صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے فضائل، اَقوال اور زُہد وتقویٰ کا بیان

(جلد ۱)

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاءِ

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

امام ابو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی شافِعی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡکَافِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجم کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

نام کتاب : حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاءِ (جلد ۱)

ترجمہ بنام : اللہ والوں کی باتیں

مصنف : اِمام ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی

مترجمین : مدنی عُلما (شعبہ تراجمِ کتب)

سن طباعت : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء تعداد: 8000

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۰ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ حوالہ نمبر: ۱۵۵

الحمد للہ رب العٰلمین و الصلٰوۃ و السلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ اٰلہ و اصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاءِ'' کے ترجمہ

''اللہ والوں کی باتیں (جلد اول)''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر مُلاحَظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

04-07-2009

E.mail.ilmia@dawateislami.net

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''ہمیں صحابۂ کرام سے پیار ہے'' کے 21 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''21 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔
(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ اس کتاب کا مُطَالَعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ ﴿۱۳﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضَّرُوْرت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ ﴿۱۴﴾ (اپنے ذاتی نسخے کے) ''یادداشت'' والے صَفْحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ ﴿۱۵﴾ اولیا کی صفات اپناؤں گا۔ ﴿۱۶﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿۱۷﴾ اس حدیثِ پاک ''تَھَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ ﴿مؤطا امام مالک، الحدیث: ۱۷۳۱، ج۲، ص۴۰۷﴾ پر عمل کی نیت سے (ایک یاحسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ ﴿۱۸﴾ اس کتاب کے مُطَالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو اِیصال کروں گا۔ ﴿۱۹﴾ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کیا کروں گا اور ہر اسلامی ماہ کی دس تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کروں گا اور ﴿۲۰﴾ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیا کروں گا۔ ﴿۲۱﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ

مولٰینا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے۔ جس نے خالِص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت (۲) شعبۂ تراجمِ کُتُب (۳) شعبۂ درسی کُتُب

(۴) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات

بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

محمد الیاس قادری رضوی

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

مَدَنی اِنْقلاب

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!

اَللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کے حُصُول اور باکردار مسلمان بننے کے لئے ''**دعوتِ اسلامی**'' کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** سے ''**مدنی اِنعامات**'' نامی رسالہ حاصل کر کے اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کیجئے اور اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنّتوں کی بہاریں لُوٹئے۔ **دعوتِ اِسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے لئے بے شمار **مَدَنی قافلے** شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سنّتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنی زندگی میں حیرت انگیز طور پر ''**مدنی اِنقلاب**'' برپا ہوتا دیکھیں گے۔

اَللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے **دعوتِ اسلامی** تیری دھوم مچی ہو!

پہلے اِسے پڑھ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عاجز بندے اوراس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَدنیٰ غلام ہیں یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لَمحَہ بہ لَمحَہ موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا۔نجات تمام جہانوں کے پالنے والے خدائے اَحکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ کی اطاعت اور مؤمنین پر رحم وکرم فرمانے والے رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کی اِتِّباع میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشادفرماتا ہے:

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًا ﴿۶۹﴾ (پ ٥، النساء: ٦٩)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صِدّیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر کا خُلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’جو مسلمان صحیح معنی میں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کرے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض پر کاربند ہوگا، اس کی مَنْع کی ہوئی چیزوں سے بچے گا اور رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی سنّتوں کا مُتَّبِع (یعنی پیروکار) ہوگا وہ کل قیامت اور جنّت میں یا قبر وحشر وجنّت میں نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ابوبکر صِدّیق، عُمَر وعُثمان وعلی اور تمام مُہاجِرین وانصار صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے ساتھ ہوگا، (اور) ساتھ رہے گا کہ اسے ہر وقت ان مَحْبُوبوں کے جمال کی زیارت، ان کی ملاقات، ان سے گفتگو مُیَسَّر رہے گی اور یہ دِین ودُنیا میں بڑے اچھے، نرم، نَفْع پہنچانے والے ساتھی ہیں کہ ان کی بَرَکت سے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھیوں پر بھی مہربانی فرما دیتا ہے۔ یہ مَحْبُوبوں کی ہمراہی، ان کا قُرب اللہ تعالیٰ کا خاص فَضْل ہے جو اس کے کرم سے ہی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے وہ جانتا ہے کہ کون ان بزرگوں کی صُحبت کے لائق ہے کون نہیں۔‘‘ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ آیت مبارکہ اوراس کی تفسیر واضح کررہی ہے کہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

(1) ...... تفسیر نعیمی، سورۃ النساء، تحت الآیۃ: ٦٩، ج٥، ص٢٠٨.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کرنے والے اہلِ ایمان کو حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صدیقین، شہدا اور صالحین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی رفاقت ملے گی مگر چونکہ اِطاعت ومعصیت کا انسان کو اختیار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی نفس وشیطان کو اسے بہکانے کی قدرت بھی دی گئی ہے۔ لہٰذا جب اُسے دُنیوی راحتیں اور فانی آسائشیں ملتی ہیں تو اسے راہِ راست سے ہٹا کر گمراہی، سرکشی اور نافرمانی کی راہ پر ڈال دیتی ہیں اور نفسانی وشیطانی خواہشات اس کے نورِ ایمان کو بجھانے کی سرتوڑ کوششیں کرتی ہیں۔ اور وہ عالیشان محلات اور عمدہ وپختہ مکانات کی تعمیر اور اہل وعیال کی دُنیاوی راحتوں کی خاطر ہر جائز وناجائز طریقوں سے مال کمانے میں دن رات مصروف رہ کر اپنی آخرت کو بھول جاتا ہے۔ اور نَفس وشَیطان کی حیلہ سازیوں کا شکار ہو کر گناہوں کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ انہیں چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔

گویا جب دُنیا میں ہر طرف سے خوشیوں، راحتوں، نعمتوں، آسائشوں اور مال ودولت کی فراوانی کی ٹھنڈی، مہکی، مہکی مگر عارضی ہوائیں چلتی ہیں تو انسان اس دنیا کو دائمی سمجھ بیٹھتا ہے۔ تو ایسے میں بیان کردہ نجات کے طریقے یعنی خدائے اَحکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ کی اِطاعت اور مؤمنین پر رحم وکرم فرمانے والے رسولِ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کی اِتباع پر اِستقامت پانے کے لئے صحابۂ کرام اور سلف صالحین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے حالات وواقعات کا مُطالَعہ کرنا ازحد ضَروری ہے۔ یقیناً ان حضرات نے اپنی زندگیاں خدائے اَحکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ کی اِطاعت اور رسولِ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کی اِتباع میں گزاریں۔ ان کا زُہد وتقویٰ بے مثال تھا۔ وہ مال میں رغبت رکھتے نہ دنیا سے محبت۔ جذبۂ عبادت، شوقِ تِلاوت اور فَقر وفاقہ گویا ان کا لبادہ تھا۔ خوفِ خدا ایسا کہ انہیں خشیت الٰہی میں روتا دیکھ کر لوگ بھی رونے لگتے۔ عشقِ مصطفٰی ایسا کہ اپنے آقا ومولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتے۔ یہ نُفُوس قُدسیہ نجات پانے کے لئے اپنے ظاہر وباطن کی اِصلاح میں لگے رہے اور اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے مقدس جذبے کے تحت حتی المقدور دوسروں پر بھی اِنفرادی کوششیں کرتے رہے۔ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے راہِ خدا میں سفر کر کے نہ صرف اپنے مال کی قربانیاں دیں بلکہ اس عظیم کام کے لئے اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔ انہیں ڈرایا گیا، دھمکایا گیا، مارا گیا، سخت گرمیوں کی کڑکتی دھوپ میں تپتی ریت پر لٹایا گیا، بھوکا، پیاسا رکھا گیا، قید کیا گیا، سولی پر چڑھایا گیا اور گلے میں رسیاں ڈال کر گلیوں میں گھسیٹا گیا اَلغرض ہر طرح سے اَذیت وتکلیف پہنچائی گئی

لیکن اس کے باوجود وہ دینِ اسلام کی ترویج واِشاعت سے پیچھے نہ ہٹے اور اس راہ میں اپنا تن، من، دھن سب قربان کر دیا گویا وہ ان اَشعار کے حقیقی مِصداق تھے:

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو — تلاطُم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے
غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے — یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے وہ پرواہ نہیں کرتے
زباں پر شکوۂ رنج و اَلم لایا نہیں کرتے — نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

اَلغرض ان نُفُوس قُدسیہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سربلندی کی خاطر قربانیاں دیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں دُنیا وآخرت میں عزّت وکرامت سے سرفراز فرمایا۔ بالخُصُوص، حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن اور ان کی عظمت وشان کے کیا کہنے! مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے جابجا ان کی عَظمت وشان بیان فرمائی۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم) کو نبیوں اور رسولوں (عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے علاوہ تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔'' (1)

حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے عداوت وبرائی دونوں جہاں میں خسارے کا باعث ہے۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو میرے صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) میں سے کسی کو بھی برا کہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔'' (2)

ایک حدیثِ پاک میں یہ مضمون بھی موجود ہے: ''جس نے میرے صحابہ کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ (دنیا یا آخرت میں) اس کی پکڑ فرمائے۔'' (3)

---

(1)......مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اصحاب رسول اللہ، الحدیث: ١٦٣٨٣، ج٩، ص٧٣٦.

(2)......المعجم الاوسط، الحدیث ١٨٤٦، ج١، ص٥٠٠.

(3)......مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابة، الفصل الثانی، الحدیث: ٦٠١٤، ج٢، ص٤١٤.

شارحِ مشکوٰۃ حکیم الاُمّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اس کی شرح میں حضرت سیِّدُنا اِمام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ فرمان نقل فرمایا کہ ''صحابہ (رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو بُرا کہنے کا یہ عمل عداوتِ رسول کی دلیل ہے۔'' (مرقاۃ) اس کے بعد فرماتے ہیں: ''اور عداوتِ رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) عداوتِ رب (عَزَّوَجَلَّ) ہے۔ ایسا مردود دوزخ ہی کا مُسْتَحِق ہے۔'' [1]

اِنہی نُفُوسِ قُدْسِیَّہ میں سے ایک گروہ ''اَصحابِ صُفَّہ'' کہلاتا ہے۔ یہ حضرات ہر وقت مُصْطَفٰی جانِ رَحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَرِ دولت پر حاضر رہتے تھے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ مَحْبُوب و پسندیدہ بندے ہیں کہ جب ان سے نفرت کرتے ہوئے عُیَیْنَہ بن حَصِیْن اور اَقْرَع بن حَابِس وغیرہ نے بارگاہِ رسالت میں انہیں دور کرنے کی عرض کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ (پ۱۵، الکھف:۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صُبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے اور صُفَّہ والوں کو تلاش کرنے لگے حتی کہ انہیں مَسْجِد کی پچھلی جانب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر میں مشغول پایا تو فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک وفات نہیں دی جب تک مجھے اپنی اُمّت کے کچھ لوگوں کے ساتھ اپنی جان کو مانوس رکھنے (یعنی ان کے پاس بیٹھنے) کا حکم نہ دے دیا۔ لہٰذا میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہی ہے۔'' [2]

پیارے اسلامی بھائیو!

دیکھا آپ نے حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا مقام اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاں کس قدر بلند ہے۔ پس اِیمان و اِیقان کا تقاضا ہے کہ ہمارے دل صحابۂ کرام اور اولیائے عُظّام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عَظْمت و مَحبّت اور اُلفت و چاہت سے لبریز ہوں اور یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ کسی سے مَحبّت اس کی اِطاعت و اِتّباع پر اُبھارتی ہے۔ یقیناً حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی

---

1 ......مراۃ المناجیح، ج۸، ص۳۴۳، ملخصًا۔

2 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ۱۰۴۹۴، ج۷، ص۳۳۶۔

مَحبت وعقیدت میں ڈوب کران کی سیرت پاک کے مختلف حالات وواقعات کا مُطالعہ کرنا اوراس سے حاصل ہونے والے **مدنی پھولوں** کے مطابق اپنی زندگی کے شب وروز گزارنا عین سعادت ہے اور کیوں نہ ہو کہ ان کے تقویٰ وپرہیزگاری کی گواہی خودقرآن کریم دے رہاہے۔چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا (پ۲۶،الفتح:۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے۔

مفسرِ شہیر،حکیم الاُمت مفتی احمد یارخان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس (یعنی پرہیزگاری کا کلمہ ان پرلازم فرمایا) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''کہ یہ کلمۂ تقویٰ یعنی ایمان واِخلاص ان سے جدا ہوسکتا ہی نہیں،اس میں ان سب کے حسنِ خاتمہ کی یقینی خبر ہے کہ ان صحابۂ کرام (رَضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن) سے دنیا میں وفات کے وقت،قبر میں،حشر میں تقویٰ جدا نہ ہوسکے گا'' اور آخری حصّہ (یعنی اور (وہ) اس کے اہل تھے) کے تحت فرماتے ہیں: ''کیونکہ ربّ تعالیٰ نے ان بزرگوں کو اپنے محبوب کی صُحبت،قرآنِ کریم کی خدمت،دِین کی حفاظت کے لئے چُنا ہے،اگر ان میں کچھ بھی نقصان ہوتا تو اس پاکوں کے سردار محبوب کی ہمراہی کے لئے ان کا چناؤ نہ ہوتا۔موتی ہر ڈبیہ میں نہیں رکھا جاتا اس کے لئے خاص قیمتی ڈبہ ہوتا ہے۔خیال رہے کہ یہاں کلمۂ تقویٰ سے مراد یا کلمہ طیبّہ ہے یا وفاداری یا ہر قسم کی ظاہری وباطنی پرہیزگاری۔ وَهُوَالظَّاهِر. اس سے معلوم ہوا کہ کوئی صحابی فاسق نہیں تمام متقی وعادل ہیں جو انہیں فاسق کہے وہ اس آیت کا مُنکر ہے ربّ تعالیٰ جس کے ساتھ تقویٰ وپرہیزگاری لازم کردے اسے جدا کرنے والا کون۔''[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اندازہ کیجئے! جن نُفُوس قُدسیہ کے زُہد وتقویٰ کی گواہی قرآن مجید دے رہا ہے اور جنہوں نے مُعلِّمِ کائنات،شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت میں رہ کر براہِ راست آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تربیت حاصل کی ہو ان کے فضائل وکمالات اور زُہد وتقویٰ کا کیا عالَم ہوگا۔

اللہ اللہ وہ کیالوگ تھے جن لوگوں نے چلتے پھرتے میرے آقا کی زیارت کی ہے
آسمانوں پہ زمینوں پہ حکومت کی ہے جس نے میرے آقا کی اِطاعت کی ہے

اور جو خوش نصیب بھلائی کے ساتھ ان نُفُوس قُدسیہ کی پیروی کرتا ہے وہ بھی رضائے ربُّ الانام پانے میں

1 ......تفسیر نور العرفان،پ۲۶،الفتح،تحت الآیۃ:۲۶.

کامیاب ہوجاتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (پ۱۱،التوبة۱۰۰) ترجمۂ کنزالایمان:اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''یعنی قیامت تک کے تمام وہ مسلمان جو مُہاجِرین وانصار (صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی اِطاعت و پیروی کرنے والے ہیں یا باقی صحابہ، ان سب سے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) راضی ہے مگر اگلے، اِمام (یعنی پیشوا) ہیں اور پچھلے، مُقتَدِی (یعنی پیروی کرنے والے) اس سے تین مسئلے مَعْلُوم ہوئے ایک یہ کہ قیامت تک وہی مسلمان حق پر ہیں جو تمام مُہاجِرین وانصار صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے پیروکار رہیں لہٰذا روافض و خوارِج باطِل پر ہیں۔ دوسرے یہ کہ ہر مُتَّقِی سُنّی مسلمان کو ''رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم'' کہہ سکتے ہیں۔ یہ لفظ صرف صحابہ کے لئے خاص نہیں۔ تیسرے یہ کہ جب ربّ تعالیٰ صحابہ کے غلاموں سے راضی ہے تو خود صحابہ سے کتنا راضی ہوگا۔''[1]

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!

آیئے! ہم اپنے قُلُوب واَذہان (یعنی دل ودماغ) میں اللہ والوں بالخُصُوص صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عَظمت وشان اور ان سے محبت کی ایسی شمع روشن کریں کہ اس کا فَیضان ہماری آئندہ نسلوں کو بھی حاصل ہو۔ سچی بات ہے کہ شب و روز سرکارِ دوجہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ اَقدس پر حاضر رہنے اور تربیت پانے والی ان عَظِیْمُ الشَّان ہستیوں کی مُبارک و پاکیزہ زندگیوں اور ان کے مُبارک حالات کا مُطالَعہ کرکے ہر ایک خواہ وہ زندگی کے کسی بھی شُعبہ سے تعلُّق رکھتا ہو، بھرپور راہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''اللہ والوں کی باتیں'' حضرت سیِّدُنا امام حافظ اَبُو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (مُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ) کی اللہ والوں سے محبت میں ڈوب کر لکھی ہوئی شہرۂ آفاق مُبارک کتاب ''حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء'' کی پہلی جلد کا ترجمہ ہے۔ یہ کتاب حضرات خُلفائے راشدین، ان کے علاوہ عشرہ مبشرہ میں شامل صحابۂ کرام، مہاجر صحابۂ کرام، اہلِ صُفَّہ، ساکنین مَسْجِدِ نبوی، صحابیات، تابعین، تبع تابعین، مشرقی اَولیائے کرام، سرداران صوفیاء، عراقی عارِفین، بغدادی

[1] ......تفسیر نور العرفان، پ۱۰، التوبة، تحت الآیة:۱۰۰.

اَولیائے کرام اور مُصنِّف کے ہم عَصر اَولیائے عُظَّام رِضْوَانُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰی، فضائل وکمالات، سیرت وکردار، صفات وعادات، عِبادات واَخلاقیات، اَعمال واَقوال، اَفعال واَحوال، زُہد وتقویٰ اور حالات وواقعات پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں حضرت مصنف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اَحادیثِ مُبارَکہ کی روشنی میں اَولیائے کرام کی شان، مقام ومرتبہ اور تَصَوُّف کو بیان فرمایا ہے جس سے اِسلام میں تَصَوُّف کی اَہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کتاب کی اِفادیت کے پیشِ نظر قبلہ امیرِ اہلسنّت، شیخ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے ''مجلس المدینۃ العلمیۃ'' کو اس کے اُردو ترجمہ کرنے کی طرف متوجہ فرمایا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''مجلس المدینۃ العلمیۃ'' کے شعبۂ تراجمِ کُتُب (عَربی سے اُردو) کے مَدَنی عُلما کَثَّرَہُمُ اللّٰہ تَعَالٰی نے **''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش''** کے مُقَدَّس جذبہ کے تحت مسلسل کوششوں اور اَنتھک کاوشوں سے اس کِتاب کا اُردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کی پہلی جلد کا اُردو ترجمہ بنام **''اللہ والوں کی باتیں''** آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری پر اِستقامت پانے، فیضانِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو عام کرنے اور اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا مُقَدَّس جذبہ اُجاگر کرنے کے لئے خود بھی اس کتاب کا مُطَالَعہ کریں اور حسبِ اِستطاعت **مکتبۃ المدینہ** سے خرید کر دوسروں کو بطورِ تحفہ پیش کریں۔

ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل اُمور کا خُصُوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے:

﴿۱﴾......ترجمہ کے لئے **دارُالکتب العلمیۃ (بیروت، لبنان) کا نسخہ (مطبوعہ ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء) استعمال کیا گیا ہے۔**

﴿۲﴾......چونکہ ہمارے پاس اس کتاب کا ایک ہی نُسخہ ہے اور اس کے عَربی متن میں بہت جگہ غَلَطیاں ہیں جس کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر دیگر کُتُب سے تلاش کر کے حتی الامکان دُرُستی کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم پھر بھی آپ غلطی پائیں تو تحریری طور پر مجلس کو مطلع فرمائیں۔

﴿۳﴾......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی اچھی طرح سمجھ سکیں۔

﴿۴﴾......آیاتِ مُبارَکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ترجمۂ قرآن **کنزالایمان** سے لیا گیا ہے۔

﴿۵﴾......آیاتِ مُبارَکہ کے حوالے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور حتیُ المقدور احادیثِ طیبہ اور اَقوالِ صحابہ وتابعین وغیرہ کی تخریج بھی کی گئی ہے۔

﴿۶﴾......بعض مقامات پر مفید حواشی اور اَکابرینِ اَہلسنّت کی تحقیق کو دَرج کر دیا ہے۔

﴿۷﴾......صحابۂ کرام، راویوں رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن اور شہروں کے ناموں پر اِعراب کا اِہتمام کیا گیا ہے۔

﴿۸﴾......کئی مقامات پر مشکل اَلفاظ کے معانی ہلالین (brackets) میں لکھ دیئے گئے ہیں۔

﴿۹﴾......تَلَفُّظ کی دُرُستی کے لئے مشکل وغیر معروف اَلفاظ پر اِعراب کا اِلتزام کیا گیا ہے۔

﴿۱۰﴾......موقع کی مناسبت سے جگہ بہ جگہ عُنوانات قائم کئے گئے ہیں۔

﴿۱۱﴾......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اَوقاف) کا بھی بھرپور خیال رکھا گیا ہے۔

اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، صحابۂ کرام واَولیائے عُظّام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی عنایتوں اور قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَۃ کی پُرخلوص دعاؤں کا ثمرہ ہیں اور جو خامیاں ہیں وہ ہماری کم فہمی کے سبب ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ ہمیں "اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش" کرنے کے لئے مَدَنی اِنعامات پر عَمَل اور مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشُمول "مجلس المدينة العلمية" کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِم کُتُب (مجلس المدينة العلمية)

اس کتاب کی پہلی جلد میں جن 89 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کا ذکرِ خیر ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

﴿1﴾......حضرات خُلَفائے راشِدین: (۱) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق (۲) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق (۳) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُثمان غَنِی اور (۴) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن۔

﴿2﴾......حضرات عَشَرہ مُبَشَّرہ [1]: چار خُلَفائے راشدین کے علاوہ باقی چھ حضرات کے اسمائے شریفہ یہ ہیں: (۱) حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْدُاللّٰہ (۲) حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام (۳) حضرت سیِّدُنا سَعْد بن اَبی وَقَّاص (۴) حضرت سیِّدُنا سَعِید بن زَیْد (۵) حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف اور (۶) حضرت سیِّدُنا ابو عُبَیْدَہ بن جَرَّاح رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن۔

﴿3﴾......حضرات مُہاجِرین صحابۂ کرام: (۱) حضرت سیِّدُنا عُثمان بن مَظْعُون (۲) حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر (۳) حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن جَحْش (۴) حضرت سیِّدُنا عامِر بن فُہَیْرَہ (۵) حضرت سیِّدُنا عاصِم بن ثابِت (۶) حضرت سیِّدُنا خُبَیْب بن عَدِی (۷) حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن اَبی طالِب (۸) حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن رَوَاحَہ (۹) حضرت سیِّدُنا اَنَس بن نَضْر (۱۰) حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ ذُوالبِجَادَین (۱۱) حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مَسْعُود (۱۲) حضرت سیِّدُنا عَمَّار بن یاسِر (۱۳) حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَلْاَرَت (۱۴) حضرت سیِّدُنا بِلال بن رَباح (۱۵) حضرت سیِّدُنا صُہَیْب بن سِنان (۱۶) حضرت سیِّدُنا ابو ذَر غِفَارِی (۱۷) حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوَان (۱۸) حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد بن اَسْوَد (۱۹) حضرت سیِّدُنا سالِم مَوْلٰی اَبی حُذَیْفَہ (۲۰) حضرت سیِّدُنا عامِر بن رَبِیْعَہ (۲۱) حضرت سیِّدُنا ثَوبَان ابو البَہِی رَافِع (۲۲) حضرت سیِّدُنا ابو رَافِع اَسْلَم (۲۳) حضرت سیِّدُنا سَلْمَان فَارِسی (۲۴) حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء (۲۵) حضرت سیِّدُنا مُعَاذ بن جَبَل (۲۶) حضرت سیِّدُنا سَعِید بن عامِر (۲۷) حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن سَعْد (۲۸) حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب (۲۹) حضرت سیِّدُنا ابو مُوسٰی

---

[1] ......فتاوی رضویہ میں ہے کہ ''وہ دس صحابی جن کے قطعی جنتی ہونے کی بشارت وخوشخبری رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کی زندگی ہی میں سنادی تھی وہ عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں۔'' (فتاوی رضویہ، ج۲۹، ص۳۶۳)

اَشعَرِی (۳۰)حضرت سیِّدُناشَدَّادبن اَوس (۳۱)حضرت سیِّدُناحُذَیفَه بن یَمان (۳۲)حضرت سیِّدُناعبداللّٰه بن عَمروبن عَاص (۳۳)حضرت سیِّدُناعبداللّٰه بن عُمَربن خَطَّاب(۳۴)حضرت سیِّدُناعبداللّٰه بن عَبَّاس(۳۵)حضرت سیِّدُنا عبداللّٰه بن زُبَیررِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡهِمۡ اَجۡمَعِیۡن۔

﴿4﴾......حضراتِ اصحابِ صُفّہ:(۱)حضرت سیِّدُنا اَوس بن اَوس (۲) حضرت سیِّدُنااَسمَاء بن حَارِثَه (۳)حضرت سیِّدُنااَغَرّمُزَنِی (۴)حضرت سیِّدُنابَرَاء بن مالِک (۵)حضرت سیِّدُناثَابِت بن ضَحَّاک(۶)حضرت سیِّدُنا ثَابِت بن وَدِیعَه(۷)حضرت سیِّدُنا ثَقِیف بن عَمرو(۸)حضرت سیِّدُنا جَرهَدبن خُوَیلَد (۹)حضرت سیِّدُناجُعَیل بن سُرَاقَه(۱۰)حضرت سیِّدُناجَارِیَه بن حَمِیل (۱۱)حضرت سیِّدُناحُذَیفَه بن اُسَید (۱۲) حضرت سیِّدُناحَبِیب بن زَید (۱۳)حضرت سیِّدُناحَارِثَه بن نُعمَان (۱۴) حضرت سیِّدُناحَازِم بن حَرمَلَه(۱۵)حضرت سیِّدُناحَنظَلَه بن اَبِی عامِر (۱۶)حضرت سیِّدُنا حَجَّاج بن عَمرو(۱۷)حضرت سیِّدُناحَکَم بن عُمَیر (۱۸)حضرت سیِّدُناحَرمَلَه بن اِیَاس (۱۹)حضرت سیِّدُناخَبَّاب بن اَلْاَرَت (۲۰)حضرت سیِّدُناخُنَیس بن حُذَافَه (۲۱) حضرت سیِّدُنا خَالِدبن زَید (۲۲)حضرت سیِّدُناخُرَیم بن فَاتِک (۲۳)حضرت سیِّدُناخُرَیم بن اَوس (۲۴)حضرت سیِّدُناخُبَیب بن یَسَاف(۲۵) حضرت سیِّدُنادُکَین بن سَعِید (۲۶) حضرت سیِّدُناعبداللّٰه ذُوالبِجَادَین (۲۷)حضرت سیِّدُنااَبولُبَابَه اَنصَارِی (۲۸)حضرت سیِّدُنااَبورُزَین (۲۹)حضرت سیِّدُنازَیدبن خَطَّاب (۳۰)حضرت سیِّدُناسَفِینَه (۳۱)حضرت سیِّدُنااَبوسَعِیدخُدرِی (۳۲)حضرت سیِّدُناسَالِم مَولٰی اَبِی حُذَیفَه(۳۳) حضرت سیِّدُناسَالِم بن عُبَید (۳۴) حضرت سیِّدُناسَالِم بن عُمَیر (۳۵)حضرت سیِّدُنا سَائِب بن خَلَّاد(۳۶)حضرت سیِّدُنا شُقرَان (۳۷)حضرت سیِّدُنا شَدَّادبن اُسَید (۳۸) حضرت سیِّدُنا صُهَیب بن سِنَان(۳۹) حضرت سیِّدُنا صَفوَان بن بَیضَاء (۴۰)حضرت سیِّدُنا طِخفَه بن قَیس (۴۱)حضرت سیِّدُنا طَلحَه بن عَمرو(۴۲) حضرت سیِّدُناطُفَاوِی دَوسِی (۴۳)حضرت سیِّدُنا عبداللّٰه بن مسعوداور(۴۴)حضرت سیِّدُناابوھریرہ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡهِمۡ اَجۡمَعِیۡن۔

۞===۞===۞===۞

تعارُفِ مُصَنِّف

نام ونسب:

آپ کا نام مُبارَک حافظ اَبُونُعَیم اَحمد بن عبداللہ بن اَحمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران مہرانی اَصْبَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ہے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَجداد میں سے سب سے پہلے مہران نے اِسلام قبول کیا جو حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن جعفر بن اَبی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلام تھے۔حافظ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نانا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی پائے کے عالِمِ دِین، ولیٔ کامِل اور عابِد وزاہد تھے۔

پیدائش اور تعلیم وتربیت:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رجب المرجب 336ھ کو ایران کے اس مشہور شہر اَصبہان میں پیدا ہوئے جس کی سرزمین نے کئی مشہور ومعروف اَکابر عُلما وحُفّاظ کو جنم دیا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علم وعُلما کے درمیان پرورِش پائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن اَحمد عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اَصبہان کے عُلما ومحدِّثین میں سے ایک تھے، گویا شہرِ اَصبہان عُلما ومحدِّثین سے اِکْتِسابِ فیض کرنے والوں سے بھرا ہوا تھا۔اس لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علمی مہارت حاصل کرنے کے کثیر مواقع میسر ہوئے اور یہ چیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عُمدہ صلاحیت اور علمی رغبت کے مُوافِق ثابت ہوئی۔پس آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہم عَصر عُلما وحُفّاظ سے اِکتسابِ فیض کیا اور اَصبہان کے نامور عُلما میں سے ہوئے۔

طلبِ علم کے لئے سفر:

طلبِ علم کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا طریقہ کار وہی تھا جو باقی عُلما وحُفّاظ کا رہا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بغدادِ معلّیٰ، مکۂ مُعظّمہ، کوفہ اور نیشاپور کا سفر کیا۔بغداد میں ابوعلی صَوَّاف، مکہ میں ابوبکر آجُرِّی، بصرہ میں فاروق بن عبدالکریم خطابی، کوفہ میں ابوعبداللہ بن یحییٰ، اور نیشاپور میں ابواحمد حاکم رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہم عَصر حُفّاظ سے علم حاصل کرنے کے بعد جب اَصبہان میں اقامت اِختیار کی تو

مختلف مقامات سے لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اِکتسابِ علم کرنے کے لئے اَصبہان آنے لگے۔

مشائخ:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جن محدثین سے اَحادیث سنیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں: اَبوعَلِی مُحَمَّد بن اَحْمَد بن حَسَن اَلْمَعْرُوْف بِابْنِ صَوَّاف، اَبواِسْحاق اِبراھِیْم بن عبداللّٰہ بن اِسْحاق اَصْبَھَانی، اَبواِسْحاق اِبراھِیْم بن مُحَمَّد بن یَحیٰی مُزَکِّی، اَبواَحْمَد عَسَّال مُحَمَّد بن اَحْمَد بن اِبراھِیْم، اَبوحَفْص فاروق بن عبدالکریم خَطَّابی، اَبوبکر عَطَّار احمد بن یوسف بن خَلَّاد، اَبوقاسِم قزار حَبِیْب بن حَسَن بن دَاود، اَبوقاسِم سُلَیْمَان بن اَحمد طَبَرانی، اَبوبَکر مُحَمَّد بن جَعْفَر بَغْدَادی، ابوشَیْخ بن حَیَّان، اَحْمَد بن بُنْدَار شَعَّار وغیرہ۔

تلامذہ:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تلامذہ کی تعداد بے شمار ہے، جن میں سے چند مشہور کے نام یہ ہیں: ابوبکر خَطِیب اَحمد بن عبداللّٰہ بن ثابِت بن اَحمد بن مَھْدِی صاحب تاریخ بغداد، عبدالوَاحِد بن مُحَمَّد بن اَحمد صَبَّاغ اَصْبَھانی، حَسَن بن اَحمد بن حَسَن حَدَّاد اَصْبَھانی، یُوسُف بن حَسَن بن مُحَمَّد زَنْجانی تَفکُّرِی، ابوبکر مُحَمَّد بن اِبْراھِیْم عَطَّار، ہِبَۃُ اللّٰہ بن مُحَمَّد شِیرازِی وغیرہ۔

تعریفی کلمات:

خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''سَیِّدُنا حافظ اَبُونُعَیم اور سَیِّدُنا ابوحازم عبدوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمَا کے علاوہ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جسے ''**حافظ الحدیث**'' کہا جاسکے۔''

امام سُبکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''سَیِّدُنا حافظ اَبُونُعَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امامِ جلیل، حافظ، صوفی، فقہ وتصوُّف کا مجموعہ، حفظ وضبط کی انتہا اور ان نمایاں لوگوں میں سے ایک تھے کہ جنہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے رِوایت ودِرایت میں بلندی اور اِنتہائی دَرَجہ عطا فرمایا۔''

امام ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے حافظ الحدیث، محدثِ زمانہ اور حقیقی صوفی تھے۔'' اور ''سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاء'' میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شیخ الاسلام کے لقب سے یاد فرمایا۔

امام ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''محدثین کی عظیم جماعت نے انہیں روایت حدیث کی اجازت عطا فرمائی کیونکہ آپ دُنیا میں منفرد مقام رکھتے ہیں جیسا کہ مخلوق میں سے سماعِ حدیث میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔

ابنِ خلکان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ''سیِّدُ نا حافظ اَبُو نُعَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشہور اکابر وثقہ حُفَّاظ اور جلیل القدر محدثین میں سے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جید عُلما سے علم حاصل کیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں کا شمار بھی جید عُلما میں ہوتا تھا۔''

تصانیف:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی دَرس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں گزری۔ حضرت سیِّدُ نا اَحمد بن محمد بن مردویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُ نا حافظ اَبُو نُعَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وقت کے مرجع الخلائق تھے۔ دنیا میں آپ سے زیادہ مستند حافظ الحدیث کوئی نہ تھا جتنے بھی حُفَّاظِ حدیث ہوتے آپ کی بارگاہ میں حاضر رہتے۔ روزانہ ایک جماعت ظہر کے وقت تک پڑھتی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب گھر کی طرف تشریف لے جاتے تو لوگ راستہ میں بھی ان سے کچھ نہ کچھ پڑھ لیا کرتے لیکن پھر بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکتاہٹ وپریشانی محسوس نہ کرتے۔ سماعِ حدیث اور تصنیف وتالیف سے اس قدر لگاؤ تھا کہ گویا یہ ان کی غذا میں شامل ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت سی کُتُب تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

(1) اَلْاَجْزَاءُ الْوَخْشِیَّات (2) اَحَادِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْن جَعْفَرِ الْجَابِرِی (3) اَحَادِیْثُ مَشَایِخِ اَبِی الْقَاسِمِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَبَّاس اَلْبَزَّار اَلاَصَم (4) اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاۃً (5) اَلاَرْبَعِیْن عَلٰی مَذْہَبِ الْمُتَحَقِّقِیْن (6) اَطْرَافُ الصَّحِیْحَیْن (7) کِتَابُ الْاِمَامَۃ (8) اَلْاَمْوَال (9) اَلْاِیْجَازُ وَجَوَامِعُ الْکَلِم (10) تَارِیْخُ اَصْبِہَان (11) تَثْبِیْتُ الرُّؤْیَا لِلّٰہِ (12) تَسْمِیَۃُ الرُّوَاۃِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَالِیًا (13) تَسْمِیَۃُ مَا انْتَہٰی اِلَیْنَا مِنَ الرُّوَاۃِ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمِ الْفَضْلِ بْنِ دُکَیْن (14) جُزْءُ صَنَمٍ جَاہِلِیٍّ یُقَالُ لَہٗ قُرَاص (15) حُرْمَۃُ الْمَسَاجِد (16) حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء

وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء (17)دَلَائِلُ النُّبُوَّة (18)ذِكْرُمَنْ اِسْمِهٖ شُعْبَة (19)رِيَاضَةُ الْاَبْدَان (20)رِيَاضَةُ الْمُتَعَلِّمِين (21)اَلرِّيَاضَةُ وَالْاَدَب (22)اَلشُّعَرَاء(23)صِفَةُ الْجَنَّة (24)صِفَةُ النِّفَاق وَنَعْتُ الْمُنَافِقِين (25)اَلطِّبُّ النَّبَوِی (26)طَبَقَاتُ الْمُحَدِّثِين وَالرُّوَاة (27)طَرِيْقُ حَدِيْث (اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی تِسْعَةٌ وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا) (28)طَرِيْقُ حَدِيْث (زُرْغِبًّاتَزْدَدْحُبًّا) (29)عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَة (30)فَضَائِلُ الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَة (31)فَضَائِلُ الصَّحَابَة (32)فَضْلُ السِّوَاک (33)فَضْلُ سُوْرَةِ الْاِخْلَاص (34)فَضْلُ الْعَالِمِ الْعَفِيْف (35)فَضْلُ الْعِلْم (36)فَضِيْلَةُ الْعَادِلِيْن مِنَ الْوُلَاةِوَمَنْ اَنْعَمَ النَّظْرُفِیْ حَالِ الْعُمَّالِ وَالْبُغَاة (37)مَاانْتَفٰی اَبُوْبَكْرِبْنِ مَرْدُوَيَّة عَلَى الطَّبْرَانِی (38)مُسْتَخْرَجُ اَبِیْ نُعَيْم عَلَى التَّوْحِيْدِلِاِبْنِ خُزَيْمَة (39)اَلْمُسْتَخْرَجُ عَلَى الْبُخَارِی (40)اَلْمُسْتَخْرَجُ عَلٰى كِتَابِ عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ لِلْحَاكِم (41)اَلْمُسْتَخْرَجُ عَلٰى مُسْلِم (42) مُسَلْسَلَاتُ اَبِیْ نُعَيْم (43)اَلْمُعْتَقِد (44)مُعْجَمُ الشُّيُوْخ (45)مُعْجَمُ الصَّحَابَة (46)مَعْرِفَةُ الصَّحَابَة (47)مُنْتَخَبٌ مِّنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدَة (48)اَلْمَهْدِی (49)مُسْنَدٌ (50) كِرَاسْتَانُ فِی الْحَدِيْث وغیرہ۔

وصالِ پُر ملال:

عِلم وعَمل کا یہ بحرِ ذَخَّار علم کے پیاسوں کو سیراب کرتا ہوا صحیح قول کے مطابق 94 سال کی عمر میں 20 محرم الحرام 430ھ کو اس فانی دنیا سے باقی رہنے والی زندگی کی طرف کوچ کر گیا۔لیکن اہلِ اسلام کے دلوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی یادیں نقش کر گیا۔(اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّآاِلَيْهِ رَاجِعُوْن) (ماخوذ ازمعرفة الصحابةوحلية الاولياء ودلائل النبوة وغيره)

ـ هَرْگِزْنَمِيْرَدْآں كه دِلَشْ زِنْدَه شُدْ بَعِشْق

ثَبْتْ اَسْتْ بَرْ جَرِيْدَهٔ عَالَمْ دَوَامْ مَا

(حَافِظ شِيْرَازِی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْكَافِی)

ترجمہ: جن کے دل عشقِ الٰہی میں زندہ ہیں وہ کبھی نہیں مرتے ان کا نام ہمیشہ کے لئے صحیفۂ کائنات پر نقش ہو جاتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء اور المدینۃ العلمیۃ

﴿1﴾......کام کرنے والوں کااِنتخاب:

کسی بھی کام کو بحسن خوبی پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے متعلقہ کام کے ماہرین درکار ہوتے ہیں، زیرِنظر کتاب کے ترجمہ کا کام کس قدر اہمیت کا حامل ہے اس کا اندازہ اسے پڑھ کرہی کیا جاسکتا ہے۔اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر دنیائے اسلام کی عظیم ہستی سیِّدی ومرشدی حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے بارہا اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء کا ترجمہ ہونا چاہئے۔چنانچہ، مجلس المدینۃ العلمیہ نے اس عظیم المنافع کتاب کے ترجمہ کی ذمہ داری شعبہ تراجم کتب (عربی سے اُردو) کو سونپی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! المدینۃ العلمیہ کے اس شعبہ میں موجود مدنی **عُلَمائے کرام** کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء کے ترجمہ کا کام شروع کردیا۔جس کا نتیجہ پہلی جلد کے ترجمے بنام''اللہ والوں کی باتیں'' کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔دوسری اور تیسری جلد کے ترجمہ کا کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰه اپنے وقت پر وہ بھی آپ کے پیش نظر ہوگا۔

﴿2﴾......ترجمہ اورکام کااَنداز:

اس عظیم الشان، کثیرالمنافع کتاب میں عُلما وطلبا کی دلچسپی اور کتاب کی افادیت کے پیش نظر عزم کیا گیا کہ ''مکررات کے علاوہ ازاول تا آخر پوری کتاب کا ترجمہ کیا جائے گا۔پھر اس انداز پر کام شروع کردیا گیا۔ابتدائی طور پر یہ طے پایا تھا کہ اس کتاب کو قسط وار شائع کیا جائے اور اس کی پہلی قسط بنام **''تذکرۂ خلفائے راشدین''** شائع بھی کی گئی۔اس طرح 10 جلدوں پر مشتمل اس کتاب کی تقریباً 40 اقساط ہوتیں۔پھر فیصلہ کیا گیا کہ ایک جلد کا ترجمہ ایک ہی جلد میں شائع کیا جائے۔اب اسی نہج پر ترجمہ کیا جارہا ہے۔المدینۃ العلمیہ کی کوشش ہوتی ہے کہ ترجمہ حتی المقدور آسان اور عام فہم کیا جائے نیز اسے اُردو کے قالب میں ڈھالتے وقت اردو کے محاورات وغیرہ کا خوب خیال رکھا جائے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔پیش نظر کتاب میں بھی اس کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

﴿3﴾......ترجمۂ قرآنی آیات:

کتاب میں موجود قرآن کریم کی آیاتِ مُقدَّسہ کا ترجمہ خُصُوصیت کے ساتھ، مجددِ اعظم، سیّدنا اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (مُتَوفّٰی 1340ھ) کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' سے لیا گیا ہے۔ نیز کتاب کی عبارت میں اگر کہیں قرآنی آیاتِ مُبارکہ سے اِقْتِباس[1] کیا گیا ہے تو اس کا ترجمہ کرتے وقت بھی ''کنزالایمان'' کے ترجمہ کو پورے طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

﴿4﴾......شروحات اورتراجم سے مراجعت:

ترجمہ کرتے وقت یہ کوشش رہی ہے کہ شُرُوحات اور اَکابرینِ اہلسنّت دَامَتْ فُیُوْضُھُمْ کے تراجم کے آئینے میں ترجمہ کیا جائے۔ جن شروحات وتراجم کو مدِنظر رکھا گیا: (1)فَتْحُ الْبَارِی شَرْحُ الصَّحِیْحِ الْبُخَارِی (2)عُمْدَةُ الْقَارِی شَرْحُ الصَّحِیْحِ الْبُخَارِی (3)نُزْهَةُ الْقَارِی شَرْحُ الصَّحِیْحِ الْبُخَارِی (اُردو)(4)فُیُوْضُ الْبَارِی شَرْحُ الصَّحِیْحِ الْبُخَارِی (اُردو)(5)شَرْحُ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ لِلنَّوَوِی (6)فَیْضُ الْقَدِیْر شَرْحُ الْجَامِعِ الصَّغِیْر (7)مِرْقَاةُ الْمَفَاتِیْح شَرْحُ مَشْکٰوةِ الْمَصَابِیْح (8)مِرْاٰةُ الْمَنَاجِیْح شَرْحُ مِشْکٰوةِ الْمَصَابِیْح (اُردو)(9)اَشِعَّةُ اللَّمْعَات (10)اَلشِّفَاء (11)اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّیَّة (12)اَلرَّوْضُ الْاُنُف (13)اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی (14)مَدَارِجُ النُّبُوَّة (15)حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَی الْعَالَمِیْن وغیرہ۔

بنیادی طور پر یہ کتاب تَصَوُّف وطریقت سے تَعَلُّق رکھتی ہے، اس میں جابجا تَصَوُّف اور صوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا مُبارَک تذکرہ ہے، ان مضامین وعِبارات کا ترجمہ کرتے وقت تَصَوُّف کی دَرْج ذیل کُتُب کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا: (1)اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن (2)اِتِّحَافُ السَّادَةِ الْمُتَّقِیْن (3)اَلرِّسَالَةُ الْقُشَیْرِیَّة (4)اَلْفُتُوْحَاتُ الْمَکِّیَّة (5)رَوْضُ الرِّیَاحِیْن (6)اَلطَّبَقَاتُ الْکُبْرٰی لِلشَّعْرَانِی (7)اَلْاِبْرِیْز (8)کَشْفُ الْمَحْجُوْب (9)عَوَارِفُ الْمَعَارِف (10)جامِعُ کَرَامَاتِ الْاَوْلِیَاء وغیرہ۔

---

[1] ......اِقْتِباس اصل میں وہ کلام ہے جو قرآن وحدیث کے کچھ الفاظ کو اپنے ضمن میں لئے ہوئے ہو لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ کلام قرآن وحدیث کا ہی ایک جزو ہے۔ جیسا کہ علمائے علم البدیع رَحِمَھُمُ اللّٰہ تعالٰی فرماتے ہیں: ''(بطورِ اِقْتِباس) الفاظ میں تبدیلی یا کمی نقصان نہیں دیتی۔''

﴿6﴾...... عُنْوانات وبندسازی:

مُطَالَعَہ کرنے والوں کی دِلچسپی برقرار رکھنے اورذوق بڑھانے کی غرض سے متعلقہ مضمون کے مطابق عُنْوانات (درمیانی وبغلی سرخیوں) کا اِہتمام کیا گیا ہے اورایک مضمون کی تکمیل کے بعددوسرا مضمون نئے پیرے اورنئی سطر سے شُروع کیا گیا ہے کیونکہ عُنْوانات وبندسازی (یعنی پیراگرافنگ)، کسی بھی کتاب کے حُسنِ صوری کی عکاسی کرتے ہیں۔

﴿7﴾...... مشکل اَلفاظ کے معانی واِعراب:

اس بات کا اِہتمام کیا گیا ہے کہ ترجمہ میں جہاں کہیں عَرَبی عبارات یامشکل الفاظ آئے ہیں ان پر اِعراب بھی لگایا گیا ہے اور ہلالین ''(......)'' میں مرادی معانی بھی لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو آسانی رہے۔

﴿8﴾...... آیاتِ مُبارَکہ کی پیسٹنگ:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کمپیوٹر(COMPUTER) نے انسانی ترقی میں بڑا اَہم کردار ادا کیا ہے۔اسی کمپیوٹر کی بدولت اب کتابوں کی ہاتھ سے کتابت کے کٹھن، جاں سوز اور وقت طَلب مَرحَلہ سے نجات مل گئی اوراب کتابوں کو ان پیج (INPAGE) یامائیکروسوفٹ آفس ورڈ(MICROSOFT OFFICE WORD) سے کمپوز کرلیا جاتا ہے مگراس کاایک نقصان (SIDE EFFECT) یہ ہوا کہ کتابت کی غَلَطیاں اُردُو کُتُب کا مقدر بن کے رہ گئیں جو کہ ہاتھ سے کتابت کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ یہ تجربہ سے ثابت ہے کہ ہاتھ سے کتابت میں غَلَطیاں بہت کم ہوتی ہیں۔مسئلہ صرف عام جملوں کانہیں بلکہ عقائد اور فقہی مسائل کا ہے کہ ان میں ''ناجائز'' کا ''جائز'' اور ''جائز'' سے ''ناجائز'' ہوجاتا ہے۔اسی طرح قرآنی آیاتِ مُبارَکہ کا مسئلہ تھا کہ کمپوزنگ کی صورت میں اس میں بھی کہیں کوئی حَرف رہ جاتا اور کہیں کوئی حرکت (یعنی زبر، زیر وغیرہ) چھوٹ جاتی ہے۔ہماری خوش قسمتی کہ کچھ عرصہ قبل **دعوتِ اسلامی** کوایک دردمند اِسلامی بھائی نے تین لاکھ روپے کی مالیت کا Q.P.S (قرآن پبلشنگ سوفٹ ویئر) اوراس کی ڈیوائس (DEVICE) خرید کرہدیہ (DONATE) کیا جس کی مدد سے قرآنِ کریم کا مسودہ تیار کیا گیا۔**قبلہ شیخ طریقت، امیراہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ کی خواہش تھی کہ **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ** کی کُتُب میں بھی اس سوفٹ ویئر سے آیات پیسٹ کی جائیں۔ چنانچہ، **علمیہ** میں موجود کمپیوٹر کے

ماہرایک مَدَنی عالم مَـدَّظِلُّـہُ الْعَالِی نے اس سوفٹ ویئر سے مختلف سائز کی P.D.F فائلز بنالیں اوراب اس کی مدد سے ''اَلْـمَـدِیْـنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ'' کی کُتُب میں آیاتِ مُبارکہ پیسٹ (PASTE) کی جاتی ہیں۔ کیونکہ قبلہ امیراہلسنّت مَـدَّظِلُّـہُ الْعَالِی کی خَواہش کے اِحترام میں ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ'' کی مجلس نے یہ اُصُول بنالیا ہے کہ آیاتِ قرآنیہ کی کمپوزنگ کے بجائے ہرآیتِ طیّبہ کو پیسٹ کیاجائے گا جس کے بغیر وہ کتاب نامکمل تصوُّرکی جائے گی۔ پیش نظر کِتاب میں بھی تقریباً تمام آیاتِ مُبارکہ پیسٹ کی گئی ہیں۔

﴿9﴾......حواشی اَز علمیہ:

متعدد مقامات پرتوضیح،تَطْبِیق،تشریح اورتسہیل کی غرض سے''اَلْـمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ'' کی طرف سے حواشی دیئے گئے ہیں۔

﴿10﴾......علاماتِ ترقیم:

تحریر کے معیار،ظاہِری حُسن اوراس کی تفہیم میں آسانی کے لئے تقریباً ہرزبان میں کچھ نہ کچھ علامات ضَرور اِستعمال ہوتی ہیں تاکہ بیان کردہ معانی ومفاہیم سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔اسی طرح اُردُو جوایک عالمگیرزبان ہے کی علامات بھی اَہل زبان نے مقرر کیں جنہیں ''علاماتِ ترقیم'' یا ''رُموزِ اَوقاف'' کہا جاتا ہے جیسے کاما(،)اورفل اِسٹاپ(۔)وغیرہ۔ اَلْـحَمْدُ لِلّٰـهِ عَزَّوَجَلَّ!اَلْـمَـدِیْـنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی تقریباً تمام کُتُب میں حتی المقدوراس کا اِہتمام کیاجاتا ہے۔''حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء'' کے اس ترجمہ بنام''اللہ والوں کی باتیں'' میں بھی اس کا اِلْتِزام کیا گیا ہے۔

﴿11﴾......تخریج کااِہْتِمَام:

تخریج کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اَحادیث، اَقوال یاحکایات کوان کُتُب کی طرف مَنْسُوب کیاجائے جن میں وہ ابتداءً بیان ہوئی ہوں۔ جس سے مَعْلُوم ہوتا ہے کہ اس حدیث،قول یاحکایت کوکن اَئِمَّۂ فن نے اپنی کتابوں میں کن مقامات پربیان کیا ہے۔ عـلمیہ کی کتب میں حتی المقدورکوشش کی جاتی ہے کہ رِوایات کوان کے اَصل ماخذ سے تَلاش کرکے اس کا حوالہ دَرج کیاجائے اور جب مقدوربھرکوشش کے باوجوداَصل ماخذ سے نہ ملے تو دیگر مستندومعتبر کتب سے حوالہ لکھا جاتا ہے۔ چنانچہ، زیرِنظرکتاب میں بھی احادیثِ مُبارکہ،اقوالِ بُزُرگانِ دِین کے حوالہ جات'کتاب، باب،فصل،جلداورصَفْحہ نمبرکی قید کے ساتھ دَرج کئے گئے ہیں(مثلاً:صحیح البخاری، کتاب العلم،باب من یرداللّٰہ بہ

خیر ایفقهه فی الدین، الحدیث: ۷۱، ج ۱، ص ۴۲) اور ہر کتاب کا مطبوعہ حوالے میں دَرج کرنے کے بجائے آخر میں ماٰخذ ومراجع کی فِہرِست، مصنفین ومؤلفین کے ناموں اوران کے سن وفات کے ساتھ بیان کردیا گیا ہے۔نیز آخر میں ''مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ'' کی طرف سے پیش کردہ کُتُب ورسائل کی فِہرِست بھی دی گئی ہے۔

﴿12﴾......فِہرِست کتاب:

کسی بھی کتاب کی اہمیت اور یہ جاننے کے لئے کہ اس میں کیا بیان ہوا ہے، فِہرِست بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اوراس کی مدد سے مُطَالَعہ اور تحقیقی کام کرنے والے اپنے مطلوب تک جلد رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔اس چیز کا خیال رکھتے ہوئے کم وبیش علمیہ کی تمام کُتُب میں فِہرِست کا اِہتمام ہوتا ہے۔لہٰذا کتاب میں دیئے گئے عُنْوانات وموضوعات کی مفصل فِہرِست شروع میں بنادی گئی ہے۔

﴿13﴾......مُبلِّغِین کے لئے فِہرِست:

نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کا حکم، قرآنِ کریم اوراَحادیثِ مُبارَکہ میں بکثرت وارد ہےاور بیانات اس کا ایک اَہم ذَرِیْعَہ ہیں۔عُلما کرام، واعِظین وخُطَبا اور مُبَلِّغِین اِسلامی بھائی بکثرت اس ذریعہ سے نیکی کی دعوت دینے کی سعادت پاتے ہیں۔اس بات کے پیشِ نظر ایک فِہرِست مزید بنائی گئی ہے جس کی مدد سے اصلاحی موضوعات کے لئے باآسانی موادلیا جاسکتا ہےاور موضوع سے مناسبت رکھنے احادیث طیبہ، اَقوالِ بُزُرگانِ دِین اورواقعات کو کم سے کم وقت میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔

﴿14﴾......اسماء کی فِہرِست:

صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ناموں کی ایک فِہرِست علیحدہ سے دی گئی ہے۔ جو اس اَنداز میں ہے کہ فلاں صحابی کا تذکرہ صَفْحہ نمبر فلاں سے شُروع ہو رہا ہے (مثلاً: حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صفحہ نمبر 262) تا کہ اگرکسی خاص صحابی کا تذکرہ پڑھنا ہو تو اس تک آسانی سے پہنچا جاسکے۔

﴿15﴾......شعبہ تراجم کُتُب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! قرآن وسنّت کی عالمگیر غیرسیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کی متعدد مجالس میں سے ایک

''مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ'' بھی ہے جس نے خالِص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔اس کے شعبہ جات میں سے ایک ''شعبہ تراجم کُتُب'' بھی ہے۔جس کی ذمہ داری اپنے اَکابرین عُلَمَائے اِسلام کی عَرَبی میں لکھی گئی کُتُب اور رسائل کے اُردُو زبان میں تراجم کرنا ہے۔محض لفظی ترجمہ نہیں بلکہ تحقیقی و بامحاورہ ترجمہ کیا جاتا ہے۔شعبہ تراجم میں بالترتیب ہونے والے کاموں کی تفصیل یہ ہے:(1)......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ(2)......حتی الامکان آسان وعام فہم الفاظ کا استعمال(3)......ترجمہ کی کمپوزنگ(4)......ترجمہ کا تقابل(5)......نظرثانی بلحاظ اُردُو اَدب (6)......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اَوقاف) کا اہتمام(7)...... پروف ریڈنگ۔کم ازکم دوبار خُصُوصاً آیات قرآنیہ کی تین بار (8)......ضروری ومفید حواشی کا اِہتمام(9)......فارمیشن (بڑی وذیلی سرخیوں اور عَرَبی واُردُو عبارات کے لئے جداجدا فونٹ کا استعمال وغیرہ)(10)......شرعی تفتیش(11)......بیان کردہ تفسیری عبارات،احادیثِ مُبارَکہ، اَقوال اور واقعات کی تخریج کا حتی المقدور اِہتمام(12)......تخاریج کی کمپوزنگ، تفتیش اور پیسٹنگ وغیرہ وغیرہ۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ شکر کہ اب تک شعبہ تراجم کُتُب کے مَدَنی عُلَمَائے کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی مسلسل کاوشوں اور اَنتھک کوششوں سے سلف صالحین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی بیسوں کُتُب ورسائل زیورِ ترجمہ سے آراستہ ہوکر طَبع ہوچکے ہیں۔6 کُتُب ورسائل کا ترجمہ طباعت کے لئے پریس میں مَوجود ہے اور پیشِ نظر کتاب ان کے علاوہ ہے۔نیز 7 کُتُب ورسائل پر کام جاری ہے اور مستقبل کے اَہداف ان کے علاوہ ہیں۔فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذَالِک.

﴿16﴾......شَرْعِی تفتیش:

''شعبہ تراجم کُتُب'' جب اپنے حصّے کا کام مکمل کرلیتا ہے تو پھر''ترجمہ''کو''مجلسِ تفتیش کُتُب ورسائل'' سے متعلقہ دارالافتا کے مَدَنی علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے سپُرد کردیتا ہے اور وہ اس ترجمہ کو عقائد، کُفریہ عبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل، اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ فرماتے ہیں۔آپ کے ہاتھوں میں موجود''حِلیۃ الاولیاء'' کا ترجمہ بنام''اللہ والوں کی باتیں''(جلداول) بھی اس مَرحَلہ سے ہوکر آپ تک پہنچا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن! آج اس کِتاب کی پہلی جلد زیورِ ترجمہ سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں

ہےاورمزید کام جاری ہے۔اس ترجمہ میں جوبھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور شیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارقادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُرخُلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہےاور جوخامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

عِلمِ دِین اورتقوٰی کے حُصُول اور اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری پر اِستقامت پانے اور''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش'' کا مُقَدَّس جذبہ اُجاگر کرنے کے لئے خود بھی اس کتاب کا مُطَالَعَہ کیجئے اورحسبِ اِستطاعت''دعوتِ اسلامی'' کے اِشاعتی ادارے''مکتبۃ المدینہ'' سے ہدیۃً حاصل کر کے دوسرے اِسلامی بھائیوں بالخُصُوص مفتیانِ کرام اورعُلَمائے اہلسنّت دَامَتْ فُیُوضُہُم کی خدمت میں بطورِتحفہ پیش کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی! تیری دھوم مچی ہو

(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

شعبہ تراجم کُتُب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

غیبت کے خلاف جنگ
ہم نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے
ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

خطبة الكتاب

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ مُحۡدِثِ الۡاَکۡوَانِ وَالۡاَعۡیَان ۞وَ مُبۡدِعِ الۡاَرۡکَانِ وَ الۡاَزۡمَان ۞وَ مُنۡشِیءِ الۡاَلۡبَابِ وَالۡاَبۡدَان ۞مُنۡتَخِبِ الۡاَحۡبَابِ وَ الۡخُلَّان ۞مُنَوِّرِ اَسۡرَارِ الۡاَبۡرَارِ بِمَااَوۡدَعَهَامِنَ الۡبَرَاهِیۡنِ وَالۡعِرۡفَان ۞وَمُکَدِّرِ جَنَانِ الۡاَشۡرَارِ بِمَا حَرَمَهُمۡ مِنَ الۡبَصِیۡرَةِ وَالۡاِیۡقَان ۞اَلۡمُعَبِّرِ عَنۡ مَعۡرِفَتِهِ الۡمَنۡطِقِ وَاللِّسَان ۞وَالۡمُتَرۡجِمِ عَنۡ بَرَاهِیۡنِهِ الۡاَکُفِّ وَالۡبَنَان ۞بِالۡمُوَافِقِ لِلتَّنۡزِیۡلِ وَ الۡفُرۡقَان ۞وَالۡمُطَابِقِ لِلدَّلِیۡلِ وَاللِّسَان ۞فَاَلۡزَمَهُمُ الۡحُجَّةَ بِالۡقَادَةِ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡن ۞وَاَبۡهَجَ الۡمِنۡهَجَ بِالسَّادَةِ مِنَ الۡمُحَقِّقِیۡن ۞اَلَّذِیۡنَ جَعَلَهُمۡ خُلَفَاءَ الۡاَنۡبِیَاء ۞وَعُرَفَاءَ الۡاَصۡفِیَاءِ الۡمُقَرَّبِیۡنَ اِلَی الرُّتَبِ الرَّفِیۡعَة ۞وَالۡمُنَزَّهِیۡنَ عَنِ النَّسَبِ الۡوَضِیۡعَة ۞وَالۡمُؤَیَّدِیۡنَ بِالۡمَعۡرِفَةِ وَ التَّحۡقِیۡق ۞وَالۡمُقَوَّمِیۡنَ بِالۡمُتَابَعَةِ وَالتَّصۡدِیۡق ۞مَعۡرِفَةً تَعۡقُبُ لِمَعۡرِفَتِهِمۡ مُوَافَقَة ۞وَتُوۡجِبُ لِحُکۡمِ نُفُوۡسِهِمۡ مُفَارَقَة ۞وَتَلۡزَمُ لِخِدۡمَةٍ مَشۡهُوۡرَةٍ مُعَانَقَة ۞وَتَحَقَّقَ لِشَرِیۡعَةِ رَسُوۡلِهِمۡ مُرَافَقَة ۞وَالصَّلٰوةُ عَلٰی مَنۡ عَنۡهُ بَلَّغَ وَ شَرَعَ ۞وَ بِاَمۡرِهٖ قَامَ وَ صَدَعَ ۞وَ لِمُتَّبِعِیۡهِ غَرَسَ وَزَرَعَ ۞ مُحَمَّدِ الۡمُصۡطَفَی الۡمُصۡطَنَع ۞وَعَلٰی اِخۡوَانِهٖ مِنَ النَّبِیِّیۡنَ وَالۡمُرۡسَلِیۡن ۞وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحَابَتِهِ الۡمُنۡتَخَبِیۡنَ وَسَلَّم ۞

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے تمام موجودات اور تمام اشیاء کو تخلیق فرمایا۔ ہر شے کی حقیقت اور زمانہ ومدت کو ایجاد کیا۔ جواہر واَبدان پیدا فرمائے۔ بندوں میں سے اپنے دوستوں اور محبوبوں کو منتخب فرمایا۔ نیک بندوں کے دلوں میں پوشیدہ رازوں کو دلائل ومَعْرِفَت سے روشن فرمایا۔ بدکاروں کو بصیرت ویقین سے محروم کرکے ان کے دلوں کو پریشانی میں مبتلا فرمایا۔ اپنی مَعْرِفَت کو کلام سے ظاہر فرمایا۔ قرآنِ حکیم سے مُوافقت، عَربی زبان ولُغت سے مُطابَقت رکھنے والے دلائل کو ہتھیلیوں اور پوروں کی طرح واضح فرمایا۔ مرسلین عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کو مَبْعُوث فرما کر اپنی حجت کو تمام فرمایا۔ ائمہ محققین کو لوگوں کا راہنما بنا کر راہِ حق کو خوشنما بنایا۔ انہیں انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خلیفہ ونائب اور اپنے مخلصین کا جانشین کیا۔ گھٹیا نسب سے پاک صاف رکھا، بلند مراتب پر فائز اپنے مُقرَّبین میں شامل فرمایا۔ تحقیق ومَعْرِفَت سے ان کی تائید فرمائی۔ اِطاعت وفرمانبرداری سے انہیں راہِ راست پر گامزن فرمایا۔ انہیں مَعْرِفَت درمَعْرِفَت عطا فرمائی۔ جس نے ہر جان کے لئے مُفارَقت (یعنی موت) کا فیصلہ فرمایا۔ دین اسلام کی

خدمت کے لئے بغل گیر ہونے کو لازم ٹھہرایا۔رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی شَرِیعَت کا ساتھ دینے کا پابند بنایا۔

اور دُرُود و سلام ہو حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی ، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے دِین و شَرِیعَت کی تبلیغ فرمائی اور حکمِ الٰہی سے حَق کا اعلان فرمایا۔اپنے اِطاعت گزار اُمتیوں کے لئے خیر و بَرکت کے درخت لگائے اور دیگر انبیائے کرام و مرسلین عُظّام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل اور جان نثار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پر بھی رَحمت و سلامتی ہو۔

(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

کتاب لکھنے کی وجہ!

اے میرے **اِسلامی بھائی!** اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین) میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طَلَب کرتے ہوئے تیری اس خَواہش کو قبول کرلیا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جو صوفیائے کرام اور ائمۂ عُظّام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے اَحوال و اَقوال پر مشتمل ہو اور ان کے طَبقات کی ترتیب زُہد و تقویٰ کے اِعتبار سے ہو۔ پہلے صحابۂ کرام پھر تابعین ، پھر تبع تابعین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پھر ان کے بعد آنے والی برگزیدہ ہستیوں کا ذکرِ خیر ہو۔ان برگزیدہ ہستیوں نے دلائل و حَقائق کو پہچانا ، حالات کا مُقابلہ کیا اور راہِ حق پر گامزن رہے اور جنّت کے باغات کے حقدار قرار پائے ، دنیوی جھنجھٹوں اور تَعَلُّقات سے جدا رہے ، طَعن کرنے والوں ، بلند و بانگ دعوے کرنے والوں ، کاہلوں ، حوصلہ شکنوں ، صرف لباس و کلام میں مشابہت اختیار کرنے اور عقیدہ و عَمل میں مُخالَفت کرنے والوں سے بیزار ہوئے۔

اس کتاب **"حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء"** کی تالیف کا سبب یہ ہے کہ جب فاسِق و فاجِر اور بے دِین و کافر اپنے فاسِد خیالات کو ان برگزیدہ ہستیوں کی طرف مَنْسُوب کرنے لگے اگرچہ وہ جھوٹ و باطِل کے ذریعے ان نیک لوگوں کی شان میں کوئی عَیب نہیں لگا سکتے اور نہ ہی ان کے دَرَجات میں کمی کر سکتے ہیں۔لہٰذا ان جھوٹوں اور بد باطنوں سے اِظہارِ بَراءت کر کے صادقین اور محققین کی شان کو بلند کیا جائے اگرچہ ہم اہلِ باطل لوگوں کی غَلَطیوں کو پوری طرح ظاہر نہیں کر سکتے لیکن اپنی کوشش کے مطابق حفاظت کے لئے ان کو ظاہر کرنا اور ان کی اِشاعت کرنا ضروری ہے کیونکہ ہمارے اَسلاف تَصَوُّف میں نمایاں دَرَجہ اور شُہرت کے حامل ہیں۔میرے نانا حضرت سیِّدُنا محمد بن یُوسُف بنا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی

انہی برگزیدہ ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے رِضائے الٰہی کے لئے ہر چیز سے جدائی اختیار کی اور بہت سے لوگوں کے احوال کی اِصلاح کا سبب بنے۔

اَولیائے کرام کی دُشمنی سے بچو!

ہم اَولیاء اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِم کی تَنْقِیص (یعنی شان گھٹانا) کیسے گوارا کریں جبکہ ان کو ایذا دینے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ اعلانِ جنگ کرتے ہیں جیسا احادیثِ مُبارکہ میں آیا ہے۔ چنانچہ،

﴿1﴾......حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جس نے کسی ولی کو اذیت دی میں اس سے اِعلانِ جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قُرب سب سے زیادہ فَرائِض کے ذَرِیعے حاصل کرتا ہے اور نوافل کے ذریعے مسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے مَحبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ میری پناہ چاہے تو پناہ دیتا ہوں اور میں کسی کام کے کرنے میں کبھی اس طرح تردد نہیں کرتا جس طرح جانِ مومن قَبض کرتے وقت تردد کرتا ہوں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے مکروہ سمجھنے کو براجانتا ہوں۔'' (1)

﴿2﴾......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جس نے میرے کسی ولی کو اَذیت دی اس نے اپنے لئے میری جنگ حلال ٹھہرالی۔'' (2)

﴿3﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ۶۵۰۲، ص ۵۴۵.

2 ......الزهد الكبير للبيهقي، فصل في قصر الامل والمبادرة بالعمل......، الحديث: ۶۹۹، ص ۲۷۰.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور کے پاس بیٹھ کر روتے ہوئے دیکھ کر سبب دریافت فرمایا تو حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ مجھے اس بات نے رُلایا ہے جو میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے کہ ''تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کسی ولی سے دُشمنی کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِعلان جنگ کیا۔'' (1)

اَولیائے کرام کی صفات و علامات

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''جان لو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوستوں کی کچھ ظاہری صفات اور مشہور علامات ہیں۔''

اَنبیاء و شُہَدا بھی رشک کریں گے:

(۱)......عقلمند اور نیک لوگ اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی دوستی کے سبب ان کے مطیع و فرمانبردار ہوتے ہیں (قیامت کے دن) اَنبیائے کرام و شُہَدائے عُظَّام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی ان کے مرتبہ پر رشک کریں گے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ چنانچہ،

﴿4﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ نہ وہ نبی ہیں، نہ شہید لیکن قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ان کو ملنے والے رتبے پر اَنبیاء و شُہَدا بھی رشک کریں گے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''ہمیں ان کے اَعمال کے بارے میں بتائیں تاکہ ہم بھی ان سے مَحبت کریں!'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر کسی رشتہ داری اور لین دین کے مَحض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے مَحبت کریں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان کے چہرے روشن ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے۔ جب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے تو انہیں خوف نہ ہوگا اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو انہیں کوئی غم نہ ہوگا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تِلاوت فرمائی:

1......سنن ابن ماجه ،ابواب الفتن،باب من ترجى له السلامة من الفتن ،الحديث:۳۹۸۹،ص۲۷۱۶.

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ (پ۱۱، یونس:۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔"(1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجاتا ہے:

(۲)......اَولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام اپنے ہم نشینوں کو کامل ذکر اور دوستوں کو نیکی کی راہ پر لگا دیتے ہیں (اور انہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجاتا ہے)۔ چنانچہ،

﴿5﴾......حضرت سیِّدُنا عمرو بن جموح رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "میرے اَولیا اور محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا چرچا کرتا ہوں۔" (2)

﴿6﴾......حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: "اولیاء اللّٰه کون لوگ ہیں؟" ارشاد فرمایا: "اولیاء اللّٰه وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے۔" (3)

﴿7﴾......حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟" صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: "کیوں نہیں!" تو آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "(تم میں بہترین لوگ) وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے۔" (4)

فتنوں سے عافیت:

(۳)......اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فتنوں سے محفوظ اور دُنیاوی مشقتوں سے بچے رہتے ہیں۔ چنانچہ،

---

1 ......سنن ابی داؤد، کتاب الاجارة، باب فی الرهن، الحدیث: ۳۵۲۷، ص ۱۴۸۵۔
التمهید لابن عبدالبر، عبداللّٰه بن عبدالرحمٰن بن معمر، تحت الحدیث: ۴۶۰، ج۷، ص ۱۹۰.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عمرو بن الجموح، الحدیث: ۱۵۵۴۹، ج۵، ص ۲۹۳.

3 ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث: ۱۵، ج۲، ص ۳۹۰.

4 ......الادب المفرد للبخاری، باب النمام، الحدیث: ۳۲۶، ص ۱۰۱.

﴿8﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں جنہیں وہ اپنی رحمت سے رزق عطا فرماتا ہے۔ زندگی میں حفظ واَمان اور بعدِ وصال جنّت عطا فرماتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر فتنے رات کی تاریکی کی طرح چھا جاتے ہیں لیکن وہ ان سے عافیت میں رہتے ہیں۔''[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ قسم پوری فرماتا ہے:

(۴)......اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کھانے اور لباس کے مُعَامَلَہ میں خستہ حال ہوتے ہیں مصائب وحادثات میں (اگر وہ کسی مُعَامَلَہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو) اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔ چنانچہ،

﴿9﴾......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہت سے ضعیف، کمزور، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے اور براء بن مالِک (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ) بھی اِنہی میں سے ہیں۔''

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت سیِّدُنا براء بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مشرکین کے خِلاف ایک لڑائی میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مُشرِکین نے مسلمانوں کو بُہت زیادہ نُقصان پہنچایا تو مسلمانوں نے حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''اے براء رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھاؤ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور تمہاری قسم کو پورا فرمائے گا پس آپ (مُشرِکین کے خلاف) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھا لیجئے!'' حضرت سیِّدُنا براء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں مشرکین پر غَلَبہ عطا فرما۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ دُعا قبول ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو مشرکین پر غَلَبہ عطا فرما دیا۔ پھر ایک مرتبہ ''سوس'' کے پل پر مسلمانوں کا کُفّار سے آمنا سامنا ہوا تو کُفّار نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا مسلمانوں نے کہا: ''اے براء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر قسم

---

[1] ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث: ۲، ج ۲، ص ۳۸۵.

کھایئے!'' انہوں نے عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں کُفّار پر غَلَبہ عطا فرما اور مجھے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ملا دے (یعنی شہادت عطا فرما)۔'' حضرت سیِّدُنا براء بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شہید ہوگئے۔ (1)

﴿10﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہت سے پراگندہ حال، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ لوگ ان سے نظریں پھیر لیتے ہیں (لیکن ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ) اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو ضَرور پورا فرما دیتا ہے۔'' (2)

اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے تَصَرُّفات:

(۵)...... اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے یقین کی طاقت سے چٹانیں شق ہو جاتی ہیں اور ان کے اِشارے سے سَمُنْدَر پھٹ جاتے (یعنی راستہ دے دیتے) ہیں۔ چنانچہ،

﴿11﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ اُنہوں نے تکلیف میں مبتلا ایک شخص کے کان میں کچھ پڑھا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے دریافت فرمایا: ''تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: میں نے یہ آیاتِ مُبارَکہ تِلاوت کی ہیں:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَ مَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ

ترجمۂ کنز الایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزّت والے عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کا چھٹکارا نہیں اور تم عرض کرو

1 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر شهادة البراء بن مالك، الحديث: ٥٣٢٥، ج٤، ص ٣٤٠.

2 ......المستدرك، كتاب الرقاق، باب قلب الشيخ شاب......الخ، الحديث: ٨٠٠٢، ج٥، ص ٤٦٧.

الْكٰفِرُوْنَ﴿۱۱۷﴾وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴿۱۱۸﴾ع (پ۱۸،المؤمنون:۱۱۵تا۱۱۸) اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا۔

سرکارِمدینہ،قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''اگر کوئی شخص ان آیات کو یقین کے ساتھ پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔''(1)

﴿12﴾......حضرت سیِّدُنا سَہم بن مِنْجَاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے فرماتے ہیں:''ہم نے حضرت سیِّدُنا علاء بن حضرمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی۔جب ہم چلتے چلتے ''دارین'' کے مقام پر پہنچے جہاں ہمارے اور دشمن کے درمیان سَمُندر حائل تھا تو حضرت سیِّدُنا علاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ دعا مانگی:یَاعَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَاعَظِیْمُ اِنَّاعَبِیْدُکَ وَفِیْ سَبِیْلِکَ نُقَاتِلُ عَدُوَّکَ،اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ لَنَااِلَیْھِمْ سَبِیْلًافَتَقْحَمَ بِنَاالْبَحرَ. ترجمہ:اے علم والے، اے حلم والے،اے بلندوبرتر،اے عظمت والے مالک ومولاعَزَّوَجَلَّ!ہم تیرے بندے ہیں اور تیری راہ میں تیرے دشمن سے جہاد کرنے نکلے ہیں۔یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!ہمارے لئے ان تک پہنچنے کا راستہ بنا،ہمیں سَمُندر کے اس پار لگا۔'' حضرت سیِّدُنا سَہم بن مِنْجَاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:''پھر ہم گھوڑوں پر سوار سَمُندر میں کود گئے اور پانی ہمارے گھوڑوں کی زین تک بھی نہ پہنچا کہ ہم دشمنوں تک پہنچ گئے۔''(2)

﴿13﴾......حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:میں نے حضرت سیِّدُنا علاء بن حضرمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میں تین عادتیں دیکھی ہیں۔ان میں سے ہر عادت دوسری سے عجیب تر تھی ایک دفعہ ہم کسی سَفَر پر روانہ ہوئے اور''بحرین'' تک جا پہنچے۔پھر سَفَر جاری رکھا یہاں تک کہ ہم سَمُندر کے کنارے پہنچ گئے۔حضرت سیِّدُنا علاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''چلتے رہو۔یہ کہہ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی سواری سمیت سَمُندر میں اُتر گئے اور چل دیئے ہم بھی ان کے پیچھے سمندر میں اُترے اور چلنے لگے۔اور سَمُندر کا پانی ہماری سواریوں کے گھٹنوں تک بھی نہ پہنچ سکا۔جب ''کسریٰ'' کے ایک گورنر ابن مُکَعْبَر نے ہمیں دیکھا تو اس نے کہا:''خداعَزَّوَجَلَّ کی قسم!ہم ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے پھر وہ اپنی کشتی میں بیٹھ کر فارس(ایران)چلا گیا۔''

---

1 ......المسندلابی یعلی الموصلی،مسندعبداللّٰہ بن مسعود،الحدیث:۵۰۲۳،ج۴،ص۳۴۵.

2 ......موسوعۃ لابن ابی الدنیا،کتاب مجابی الدعوۃ،الرقم۴۰،ج۲،ص۳۳۳.

(۶)......اَولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام ہر زمانے میں دوسرے تمام لوگوں سے (نیکیوں کے مُعاملے میں) آگے ہوتے ہیں انہی کے اِخلاص کے سبب بارش برستی اور لوگوں کی مدد کی جاتی ہے۔ چنانچہ،

﴿14﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مَروِی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت، مَخزنِ جودوسخاوت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر دور میں میری اُمّت کے کچھ لوگ سابِقین (یعنی نیکیوں میں سَبقت لے جانے والے) ہوں گے۔''[1]

﴿15﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مَروِی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''40 اَبدال اور 500 بہترین لوگ میری اُمّت میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ نہ 500 میں کمی آتی ہے نہ 40 میں۔ جب بھی ان 40 میں سے کسی کا وصال ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ 500 میں سے ایک کو اس کے مقام و مرتبے پر فائز فرما دیتا ہے اور یوں 40 کی کمی پوری فرما دیتا ہے۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِین نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! ہمیں ان کے اَعمال ارشاد فرمایئے!'' فرمایا: ''جو ان پر ظُلم کرے وہ اسے مُعاف کر دیتے ہیں، جو ان سے بُرائی کرے وہ اس سے بھلائی کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا اس سے لوگوں کی غم خواری کرتے ہیں۔''[2]

﴿16﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَخْلُوق میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے 30 بندے ایسے ہیں جن کے دِل حضرت آدم صفی اللہ (عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دِل پر ہیں۔ 40 کے دِل حضرت موسیٰ کلیم اللہ (عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دِل پر۔ 7 کے دِل حضرت ابراہیم خلیل اللہ (عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دِل پر۔ 5 کے دِل حضرت جبرائیل (عَلَیْهِ السَّلَام) کے دِل پر اور 3 اَفراد کے دِل حضرت میکائیل (عَلَیْهِ السَّلَام) کے دِل پر ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے ایک بندۂ خاص کا دِل حضرت اسرافیل (عَلَیْهِ السَّلَام) کے دِل پر ہے۔ جب اس بندۂ خاص کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان 3 میں سے ایک کو اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے اور جب ان 3 میں سے کسی کا اِنْتقال ہوتا ہے تو اس کی جگہ

1 ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب الفاء، الحدیث: ۴۷۸۵، ج۲، ص ۱۲۵.

2 ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب الخاء، الحدیث: ۲۶۹۳، ج۱، ص ۳۶۴.

ان 5 میں سے ایک کو مقرر فرما دیتا ہے جب 5 میں سے کسی کا وصال ہوتا ہے تو 7 میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ مُقرَّر کردیتا ہے۔ جب ان 7 میں سے کسی کا اِنتقال ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ 40 میں سے ایک کو اس کی جگہ دے دیتا ہے۔ جب ان 40 میں سے کوئی اس دُنیا سے رخصت ہوتا ہے تو 300 میں سے کسی کے ذریعے اس خلا کو پُر فرما دیتا ہے۔ جب ان 300 میں سے کسی کا وصال ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ عام لوگوں میں سے کسی کو اس کی جگہ مُقرَّر فرما دیتا ہے۔ پس انہی اولیا کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کو زندگی اور موت عطا فرماتا، اِنہی کے طفیل بارش ہوتی، فصلیں اُگتی اور انہیں کی بدولت مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا: ''ان کے سبب لوگوں کو زندگی اور موت کیسے ملتی ہے؟'' فرمایا اس لئے کہ ''وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کثرتِ اُمّت کا سوال کرتے ہیں تو اس میں اِضافہ کردیا جاتا ہے اور ظالموں کے خِلاف دعا کرتے ہیں تو ان کو نیست و نابود کردیا جاتا ہے۔ بارش طلب کرتے ہیں تو بارش برسادی جاتی ہے۔ نباتات کے اُگنے کا سوال کرتے ہیں تو ان کے لئے زمین فصلیں اُگا دیتی ہے۔ وہ دُعا کرتے ہیں تو مختلف قسم کے مَصائب ان کی دعا کی وجہ سے دُور کردیئے جاتے ہیں۔'' (1)

﴿17﴾......حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے حُذَیفہ! میری اُمّت کے ہر گروہ میں سے چند لوگ ایسے ہوں گے جو پراگندہ حال اور گرد آلود ہوں گے وہ میری اِتباع اور میرا ہی ارادہ کریں گے اور اَحکامِ خداوندی کی پابندی کریں گے وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اگرچہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا ہو۔'' (2)

﴿18﴾......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص میرے مُتَعَلِّق سوال کرے یا مجھے دیکھنا چاہے تو وہ پراگندہ حال، لاغر اور محنتی شخص کو دیکھ لے جس نے نہ تو اینٹ پر اینٹ رکھی ہو اور نہ ہی بانس پر بانس رکھا (یعنی کوئی عمارت نہ بنائی) ہو جب اس کے لئے جہاد کا عَلَم (جھنڈا) بلند کیا جائے تو وہ اس کی طرف چلا جائے۔ آج تیاری کا دن ہے اور کل سَبْقَت

(1)......تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، باب ان بالشام يكون الابدال الذين......الخ، ج١، ص٣٠٣.

(2)......الفردوس بماثور الخطاب للديلمی، باب الياء، الحديث:٨٥٣٧، ج٥، ص٣٩٥.

لے جانے کا دن اور انتہاء جنّت ہے یا جہنم۔'' (1)

دُنیا سے بے رغبتی اور اُمیدوں کی کمی:

(۷)......اَولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے دُنیا کے باطن کی طرف دیکھا تو اس کا اِنکار کر دیا اور اس کی ظاہری چمک دَمک کو دیکھا تو اسے اپنی نظر سے گرادیا۔ چنانچہ،

﴿19﴾......حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی روح اللّٰه عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے حواریوں (یعنی ساتھیوں) نے عرض کی: ''اے عیسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام! اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا کون لوگ ہیں جن پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ کچھ غم؟'' آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دُنیا کے باطِن کو دیکھا جب اور لوگوں نے دُنیا کے ظاہِر کو دیکھا اور دُنیا کے اَنجام کو دیکھا جب اور لوگوں نے دنیا کی رنگینیوں کو دیکھا۔ انہوں نے ان چیزوں کو چھوڑ دیا جن کے بارے میں اندیشہ تھا کہ وہ عَیب دار کریں گی اور ان کو بھی ترک کر دیا جن کے مُتَعَلِّق یقین تھا کہ وہ بہت جلد ان سے چھوٹ جائیں گی۔ انہیں دُنیا کی زیادتی کی خواہش نہیں ہوتی۔ انہوں نے دُنیا کا ذکر کیا تو اس کا فانی ہونا بتایا۔ دُنیا کا غم ملا تو خوش ہوئے۔ دُنیا کی جو چیز ان کے سامنے آئی اسے ٹھکرا دیا۔ دُنیاوی ناحق رِفعت وعَظمت کو حقیر جانا۔ ان کے نزدیک دُنیا پُرانی ہو چکی ہے اب وہ اس کی تجدید نہیں چاہتے۔ ان کے گھر ویران ہو گئے لیکن اُنہوں نے آباد نہ کئے۔ خواہشوں نے ان کے سینوں میں گُھٹ گُھٹ کر دم توڑ دیا لیکن انہوں نے دوبارہ انہیں بیدار نہ کیا بلکہ دُنیاوی خواہشات کو تہس نہس کر کے اس کے بدلے اپنی آخرت کی تیاری کی۔ اور دُنیا کو بیچ کر اس کے عوض وہ چیز (یعنی آخرت) خریدی جو ان کے لئے ہمیشہ رہے گی۔ انہوں نے خوشی خوشی دنیا کو ٹھکرا دیا۔ انہوں نے دُنیا داروں کو دُنیا پر اوندھے منہ گرے دیکھا جس کی وجہ سے ان پر مصیبتیں نازِل ہوئیں تو تذکرۂ موت کو جلا بخشی اور تذکرۂ حیات کو مات دی۔ وہ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ سے مَحبت کرتے۔ اس کے ذکر کو پسند کرتے اور اس کے نور سے روشن ہو کر دُنیا کو روشن کرتے ہیں۔ انہیں حیرت انگیز خیر و بھلائی عطا کی گئی۔ تَعَجُّب خیز علم عطا کیا گیا۔ ان کی بدولت کتابُ اللّٰه کی بقا ہے تو کتابُ اللّٰه کے سبب ان کی بقا۔ کتابُ اللّٰه نے ان کا ذکر کیا تو انہوں نے کتابُ اللّٰه کو عام کیا۔ انہیں سے کتابُ اللّٰه کو سیکھا جاتا ہے اور وہ کتابُ اللّٰه کے مُطابِق عَمل کرتے ہیں۔ انہیں جو عطا

1 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۳۲۴۱، ج۲، ص۲۶۶.

کر دیا جائے اسی پر اِکتفا کرتے اور مزید عطیے کی خواہش نہیں کرتے۔ وہ کسی کی امان پر بھروسا نہیں کرتے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اُمّید رکھتے ہیں۔ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔'' (1)

اَولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی نرالی زیب وزینت:

(٨)......اَولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام دھوکا دینے والی آنکھ سے دُنیا کو دیکھتے رہنے سے پرہیز کرتے اور اپنے محبوب کی بنائی ہوئی چیزوں کو نگاہِ فکر وعبرت سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ،

﴿20﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ وحضرت سیِّدُنا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''جو لباس میں نے اسے پہنایا ہے وہ تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے کیونکہ اس کی پیشانی میرے قَبضۂ قُدرت میں ہے۔ وہ میری اِجازت کے بغیر نہ بول سکتا ہے اور نہ ہی پلک جھپک سکتا ہے۔ اور تمہیں اس کی دُنیاوی ناجائز زیب وزینت بھی دھوکے میں مُبتَلا نہ کر دے اس لئے کہ اگر میں دُنیاوی زینت کے ساتھ تمہیں مُزیَّن کرنا چاہتا تو فرعون جان لیتا کہ وہ ایسی زینت اختیار کرنے سے عاجِز ہے اور تمہاری یہ حالت اس وجہ سے نہیں کہ تمہاری میرے نزدیک کوئی وُقعت نہیں لیکن میں تمہیں بُزُرگی کا لباس پہنانا چاہتا ہوں جو تمہارا نصیب ہے تاکہ دنیا تمہارے آخرت کے حصّہ میں کچھ کمی نہ کر سکے۔ میں اپنے اَولیا کو دُنیا سے اس طرح بچاتا ہوں جس طرح چرواہا اپنے تندرست اُونٹوں کو خارشی اُونٹوں کے باڑے میں جانے سے بچاتا ہے اور انہیں دُنیا کی تروتازگی سے اسی طرح دُور رکھتا ہوں جس طرح چرواہا اپنے اُونٹوں کو ہلاک کر دینے والی چراگاہ سے دور رکھتا ہے اور میں اس کے ذَرِیعے ان کے مراتب کو منور کرنے (بڑھانے) اور ان کے دِلوں کو دُنیا سے پاک رکھنے کا اِرادہ رکھتا ہوں۔ انہی نشانیوں کے ذَرِیعے وہ پہچانے جاتے اور اسی چیز کے سبب فَخْر کرتے ہیں۔ اے موسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) جان لو! جس نے میرے کسی ولی کو ڈرایا اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا اور بروزِ قیامت میں اپنے اَولیا کا اِنتقام لینے والا ہوں۔'' (2)

﴿21﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالصَّمد بن مَعْقِل رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ

---

(1)......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث: ١٨، ج٢، ص ٣٩١.

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار موسیٰ، الحدیث: ٣٤١، ص ٩٩.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوفرماتے ہوئے سنا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُ نا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اوران کے بھائی حضرت سیِّدُ نا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کوفرعون کی طرف بھیجا تو ارشادفرمایا: ''تمہیں اس کی دنیاوی زیب وزینت اورلطف اندوز ہونے کی چیزیں تَعَجُّب میں نہ ڈالیں اور نہ تم ان چیزوں کی طرف توجہ دینا کیونکہ وہ دُنیا داروں اورسرمایہ داروں کی زینت ہے۔ اگر میں دُنیاوی زینت کے ساتھ تمہیں مُزَیَّن کرنا چاہتا تو فرعون اسے دیکھ کر جان لیتا کہ اس قسم کی زینت اس کے بس میں نہیں تو میں ایسا کرسکتا ہوں لیکن میں تمہیں دنیا سے بچانا اور دُنیا کو تم سے دُور رکھنا چاہتا ہوں۔ اور میں اپنے وَلیوں کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں اور پہلے بھی میں نے ان کے لیے اسے پسند نہیں کیا بلکہ انہیں دنیا کی نعمتوں اورآسائشوں سے اس طرح بچاتا ہوں جس طرح مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاک کر دینے والی چراگاہ سے بچاتا ہےاور میں انہیں دُنیا کی رنگینیوں اور عَیش وعشرت سے اس طرح دُور رکھتا ہوں جس طرح مہربان چرواہا اپنے اُونٹوں کو خارش زدہ اُونٹوں سے دُور رکھتا ہے اور یہ اس وجہ سے نہیں کہ ان کی میرے نزدیک کوئی وَقعت نہیں بلکہ اس وجہ سے کرتا ہوں کہ وہ میری کرامت سے پورا پورا حصّہ وُصول کریں اور اس میں نہ دُنیا کوئی کمی لا سکے اور نہ ہی خواہشات کوئی کمی کر سکے۔ اور جان لو! بندوں کے لئے میرے نزدیک ترکِ دُنیا سے بڑھ کر کوئی زینت نہیں کیونکہ یہ (ترکِ دُنیا) متقین کی زینت ہے اور ان پر ایسا لباس ہوتا ہے جس کے ساتھ ان کا سکون وخُشُوع پہچانا جاتا ہے۔ ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان ہیں۔ یہی میرے سچے دوست ہیں۔ جب تم ان سے ملو تو ان کے لئے عاجزی اختیار کرو اور دِل وزبان کو ان کے تابِع بنادو۔

اور جان لو! جس نے میرے کسی دوست کی اہانت کی یا اسے خوفزدہ کیا اس نے مجھ سے اِعلانِ جنگ کیا، میرے ساتھ دشمنی کی، اپنے آپ کو میرے مُقابِل پیش کیا اور مجھے لڑائی کی طرف بلایا۔ میں اپنے دوستوں کی مَدَد کرنے میں جلدی کرتا ہوں تو جس نے مجھے جنگ کے لئے بلایا کیا اس کا خیال ہے کہ وہ میرے سامنے ٹھہر سکے گا؟ جس نے مجھ سے دشمنی کی کیا وہ سمجھتا ہے کہ مجھے عاجز کردے گا؟ جس نے مجھ سے اِعلانِ جنگ کیا وہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھ جائے گا یا بچ جائے گا؟ یہ کیونکر ممکن ہوگا جبکہ میں اپنے دوستوں کا دُنیا وآخرت میں خود اِنتقام لیتا ہوں۔ ان کی مدد کسی کے سپرد نہیں کرتا۔'' (1)

(1)......موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث: ١٥٥، ج٢، ص ٤٢٣۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار موسیٰ، الحدیث: ٣٤٢، ص ٩٩۔ تفصیلاً۔

حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عیسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت کردہ حدیث میں اتنا زائد ہے کہ ''اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! جان لو! بے شک میرے اَولیا وہ ہیں جن کے دل میرے خوف سے کانپتے ہیں اور وہ خوف ان کے لباس میں اور جسموں پر عیاں ہے۔ وہ ایسی کوشش کرتے ہیں جس کے سبب وہ قیامت کے دن کامیاب ہوں۔ وہ لوگ اپنی موت کو یاد رکھتے اور اپنی نشانیوں سے پہچانے جاتے ہیں پس جب تم ان سے ملو تو ان کے سامنے عاجزی اختیار کرو۔''

اَبدال کون ہیں؟

﴿22﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن عبدالملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدالباری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی: ''مجھے اَبدال کی صفات بتایئے!'' انہوں نے فرمایا: ''تم نے مجھ سے شدید تاریکیوں کے بارے میں پوچھا ہے۔ لیکن اے عبدالباری! میں تیرے سامنے ضَرور ان سے پردہ ہٹاؤں گا۔ (چنانچہ سنو!) اَبدال وہ لوگ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَظْمت وجُلال کی مَعْرِفَت رکھتے، دِل سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم اور اس کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق پر اس کی حجتیں ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مَحبت کے نُورِ سَاطِع (چمکتے نور) کا لباس انہیں پہنایا۔ نیز ان کے لئے ہدایت کے عَلَم بلند فرمائے۔ اپنی چاہت کے لئے انہیں بہادروں کے مقام پر کھڑا کیا اور اپنی مُخَالَفَت سے بچنے کے لئے انہیں صَبْر عطا فرمایا۔ اپنے مُراقبے کے ساتھ ان کے جسموں کو پاک کیا۔ اچھائی کرنے والوں کے ساتھ انہیں اچھا کیا۔ انہیں اپنی مَحبت کے بنے ہوئے حلے پہنائے اور ان کے سروں پر اپنی مُسَرَّت کے تاج سجائے پھر ان کے دلوں میں غیب کے خزانے وَدِیْعَت فرمائے۔ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کے لئے ہر دم بے تاب ہیں۔ ان کے رنج وغم کا محور وہی ہے اور ان کی آنکھیں اسے غیب سے دیکھتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنے قرب سے اپنی ذات کے مشاہدہ کے دروازے پر ٹھہرایا۔ انہیں اہل مَعْرِفَت کے اطبا کے مَنْصَب پر فائز فرمایا۔''

پھر فرمایا: ''اگر میرے غم میں مبتلا کوئی بیمار تمہارے پاس آئے تو اس کو دوا دو۔ میرے فراق کا مریض آئے تو اس کا علاج کرو۔ مجھ سے ڈرنے والا آئے تو اسے اَمن کی امید دلاؤ۔ کوئی مجھ سے بے خوف آئے تو اسے میری ذات سے ڈراؤ۔ کوئی میرے وِصال کا خواہش مند آئے تو اسے مُبارَک باد دو۔ کوئی مجھ سے بچھڑا ہوا آئے تو اسے میری طرف لوٹا دو۔ کوئی میری راہ میں لڑنے سے بزدلی دکھانے والا آئے تو اسے بہادر و دلیر بنا دو۔ کوئی میرے فضل وکرم سے

مایوس آئے تو اسے میرا وعدہ یاد دلاؤ۔کوئی میرے احسان کا امیدوار آئے تو اسے خوشخبری سناؤ۔کوئی میرے ساتھ حُسنِ ظن رکھے تو اس کا دِل بڑھاؤ۔مجھ سے محبت کرنے والا آئے تو اسے میری محبت پر مزید اُکساؤ۔کوئی میری تعظیم کرنے والا آئے تو اس کی تعظیم کرو۔کوئی میری راہ کا مُتلاشی آئے تو اس کی میری طرف رہنمائی کرو۔کوئی نیکی کے بعد بُرائی کرنے والا آئے تو اسے عِتاب کرو۔جو شخص میرے لئے تم سے ملاقات کا خواہش مند ہو تو اس سے ملاقات کرو۔جو تم سے غائب ہو اس کی خبر گیری کرو۔جو تم سے زیادتی کرے اسے برداشت کرو۔جو تمہاری حق تلفی کرے اسے مُعاف کردو۔جو غَلَطی کر بیٹھے اسے نصیحت کرو۔میرے دوستوں میں سے جو بیمار ہو اس کی عیادت کرو۔جو غمزدہ ہو اسے خوشخبری سناؤ اور اگر کوئی مَظْلُوم تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ عطا کرو۔

اے میرے اولیا! میں تمہارے لیے ہی کسی پر عِتاب کرتا اور تمہیں ہی محبوب رکھتا ہوں۔تم سے اِطاعت طَلَب کرتا اور تمہارے لئے ہی دوسروں کو منتخب کرتا ہوں۔تم سے اپنی (یعنی دِین کی) خدمت چاہتا اور تمہیں اپنے لئے خاص کرتا ہوں کیونکہ میں سرکشوں سے خدمت لینا پسند نہیں کرتا، نہ تکبُّر کرنے والوں سے ملاقات کو پسند کرتا ہوں، نہ ہی (حق وباطل کو) خَلْط مَلْط کرنے والوں سے تَعَلُّق رکھنا چاہتا ہوں، نہ دھوکا دہی کرنے والوں سے کلام کرنا، نہ ہی غرور کرنے والوں سے قُرب رکھنا چاہتا ہوں، نہ باطِل لوگوں کی ہم نشینی اور نہ ہی شر پسندوں سے تَعَلُّق رکھنا چاہتا ہوں۔

اے میرے اَولیا! میرے پاس تمہارے لئے بہترین بدلہ ہے۔میری عطا تمہارے لئے عُمدہ ترین عطا ہوگی۔میرا خرچ تمہارے لئے افضل ترین خرچ ہوگا۔میرا فَضل تم پر سب سے زیادہ ہوگا۔میرا مُعَامَلَہ تمہارے لئے پورا پورا ہوگا اور میرا مُطَالَبَہ تمہارے لئے شدید ترین ہوگا۔میں دلوں کا اِنتخاب کرنے والا، تمام غَیبوں کو جاننے والا، تمام حرکات کو دیکھنے والا، تمام لمحات کو مُلَاحَظَہ فرمانے والا، دلوں کو دیکھنے والا اور میدانِ فکر سے باخبر ہوں پس تم میری طرف بلانے والے بن جاؤ! میرے سوا کوئی بھی بادشاہ تمہارے لئے گھبراہٹ کا باعث نہ بنے۔لہٰذا جو تم سے دُشمنی رکھے گا میں اس سے عَدَاوت رکھوں گا۔جو تم سے دوستی رکھے گا میں اسے دوست رکھوں گا۔جو تمہیں تکلیف دے گا میں اسے ہلاک کردوں گا۔جو تمہارے ساتھ اچھا سُلوک کرے گا میں اسے اس کا صلہ عطا کروں گا اور جو تمہیں چھوڑ دے گا میں اسے محتاج کردوں گا۔“ (1)

---

1 ......تاریخ بغداد، الرقم٤٤٩٧ ذوالنون بن ابراهيم، ج٨، ص ٣٩١، مختصرًا بتغيرٍ.

اَحکاماتِ الٰہی کی پابندی:

(۹)......اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات اوراس کی محبت میں مُسْتَغْرَق رہتے اوراس کے حکم کی پابندی کرتے ہیں۔

﴾23﴿......اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے مَروِی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: حضرت موسیٰ (عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام) نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزّت والاکون ہے؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشادفرمایا: ''وہ شخص جومیری رضا حاصل کرنے کے لئے اس طرح تیزی کرتا ہے جس طرح گِدھ اپنی خواہش کی طرف تیزی کرتا ہے۔جو میرے نیک بندوں سے اس طرح مَحبت کرتا ہے جس طرح بچہ لوگوں سے مَحبت کرتا ہے اور وہ جو میرے اَحکامات کی خِلاف ورزی پراس طرح غضبناک ہوتا ہے جس طرح چیتا اپنے لئے غضبناک ہوتا ہے کہ جب چیتا غصہ میں آتا ہے تو وہ لوگوں کے قلیل وکثیر ہونے کی پرواہ نہیں کرتا۔'' [1]

﴾24﴿......حضرت سیِّدُنا ذوالنون مِصْری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں بعض اس کے برگزیدہ اور نیک بندے ہیں۔ پوچھا گیا: ''اے ابوفیض رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه! ان کی علامت کیا ہے؟'' فرمایا: ''جب بندہ راحت کوترک کرکے طاعت وعِبادت میں بھرپور کوشش کرے اور قدر ومنزلت کے نہ ہونے کو پسند کرے۔ پھرآپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے یہ اشعار پڑھے:

مَنَعَ الْقُرْاٰنُ بِوَعْدِهٖ وَوَعِيْدِهٖ   مَقِيْلَ الْعُيُوْنِ بِلَيْلِهَا اَنْ تَهْجَعَا

فَهِمُوْا عَنِ الْمَلِكِ الْكَرِيْمِ كَلَامَهٗ   فَهِمَا تَذِلُّ لَهُ الرِّقَابُ وَتَخْضَعَا

ترجمہ: (۱)......قرآن نے اپنے وعدہ ووعید کے ساتھ ہر برائی سے روک دیا۔رات کوآنکھوں کی نیندغائب ہوگئی۔

(۲)......انہوں نے کریم بادشاہ کے کلام کواس طرح سمجھا کہ اس کے آگے ان کی گردنیں جھک گئیں۔

حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: ''اے ابوفیض رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پررحم فرمائے! یہ کون لوگ ہیں؟'' آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''تجھ پرافسوس ہے! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سواریوں کو پیشانی کا

1......المعجم الاوسط ،الحدیث:۱۸۳۹،ج۱،ص۴۹۸ .

تکیہ اور مٹی کو پہلوؤں کا بچھونا بنالیا۔قرآن پاک ان کے گوشت وخون میں ایسا بس گیا کہ انہیں بیویوں سے دور کر کے ساری رات سفر میں رکھا۔ انہوں نے قرآن پاک کو اپنے دلوں پر رکھا تو وہ نرم ہو گئے۔ سینوں سے لگایا تو وہ کشادہ ہو گئے۔ اس کی برکت سے ان کی پریشانیوں اور غموں کے بادل چھٹ گئے۔ انہوں نے قرآن پاک کو اپنی تاریکیوں کے لئے چراغ، اور (قرآنِ پاک کی تلاوت کو اس طرح اپنے لئے لازم کرلیا جس طرح) سونے کے لئے بچھونا لازم ہے۔ اپنے راستے کے لئے رہنما اور اپنی حجت کے لئے کامیابی بنالیا۔لوگ خوشیاں مناتے ہیں جبکہ یہ غمگین رہا کرتے ہیں۔ لوگ سورہے ہوتے ہیں لیکن یہ بیدار رہتے ہیں۔لوگ کھاتے پیتے ہیں اور یہ روزے رکھتے ہیں۔لوگ (قبر وحشر سے غافل ہوتے اور) بے خوف رہتے ہیں جبکہ یہ (قبر وحشر کے مُعاملات سے) خوفزدہ رہتے ہیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے اور اس کی نافرمانیوں سے بچتے، گھبرائے رہتے اور نیک اَعمال میں خوب مُشقّت اُٹھاتے ہیں۔عمل کے فوت ہو جانے کے ڈر سے اسے جلد ہی ادا کر لیتے اور ہر دم مَوت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ان کے نزدیک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دردناک عذاب کے خوف اور وعدہ کئے گئے عَظِیْمُ الشَّان ثواب کی وجہ سے مَوت کوئی چھوٹا مُعامَلہ نہیں ہے۔ یہ قرآن حکیم کے راستوں پر گامزن اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے قربانی پیش کرنے کے مُعاملے میں مُخْلِص ہیں۔ یہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے نور سے منور اور اس بات کے منتظر ہیں کہ قرآن کریم ان کے ساتھ کئے ہوئے وَعدوں اور عہدوں کو پورا کرے، اپنی سعادت کے مقام میں انہیں ٹھہرائے اور اپنی وعیدوں سے انہیں امن بخشے۔ چنانچہ، یہ لوگ قرآنِ پاک کے ذَرِیْعے اپنی خواہشات اور خوبصورت حوروں کو پا کر ہلاکتوں اور بُرے اَنجام سے مامون ہو گئے کیونکہ انہوں نے دُنیا کی رونقوں کو غضبناک نگاہوں سے تَرک کر کے رضامندی والی آنکھوں سے آخرت کے ثواب کی طرف دیکھا۔ نیز فَناء ہونے والی (دُنیا) کے بدلے ہمیشہ رہنے والی (آخرت) کو خرید لیا۔ انہوں نے کتنی اچھی تجارت کی، کہ دونوں جہاں میں نَفْع پایا اور دُنیا وآخرت کی بھلائیاں جمع کیں۔ کامِل طور سے فضیلتوں کو پانے میں کامیاب ہوئے۔ کچھ دن صَبْر کر کے اپنی منزلوں تک پہنچ گئے۔ عذاب والے دن کے خوف سے کم مال وزَر پر ہی قناعت کر کے زندگی کے ایام گزار دیئے۔ مُہلَت کے دنوں میں بھلائی کی طرف جلدی کی۔ حوادثِ زمانہ کے خوف سے نیکیوں میں تیزی دکھائی۔ اپنی زندگی کھیل کود میں گنوانے کے بجائے باقی رہنے والی نیکیوں کے حُصُول کے لئے مشقتیں اُٹھائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عِبادت کی تھکاوٹ نے ان کی قوت کمزور کر دی اور مُشقّت نے ان کی رنگت بدل ڈالی۔

انہوں نے بھڑکنے والی (جہنم کی) آگ کو یاد رکھا، نیکیوں کی طرف جلدی کی اور لہو ولعب سے دور رہے۔ شک اور بد کلامی سے بری ہو گئے وہ فَصِیحُ اللِّسَان گونگے اور دیکھنے والے اندھے ہیں ان کی صفات بیان کرنے سے زبان قاصر ہے۔ ان کی بدولت مصیبتیں ٹلتیں اور برکتیں اُترتی ہیں۔ وہ زبان وذوق میں سب سے میٹھے اور عہد و پیمان کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے ہوتے ہیں۔ مخلوق کے لئے چراغ، شہروں کے مَنارے، تاریکیوں میں روشنی کا مَنبع، رحمت کی کانیں، حکمت کے چشمے اور اُمت کے ستون ہیں، بستروں سے ان کے پہلو جدا رہتے ہیں۔ وہ لوگوں کی مَعذِرَت کو سب سے زیادہ قبول کرنے والے، سب سے زیادہ مُعاف کرنے والے اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ثواب کی طرف مُشتاق دلوں سے ٹکٹکی باندھی۔ آنکھوں اور مُوافقت کرنے والے اَعمال سے دیکھا۔ ان کی سواریاں دنیا سے دور ہو گئیں۔ انہوں نے دُنیا سے اپنی اُمیدوں کو ختم کرلیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف نے ان کے مالوں میں ان کی کوئی رَغبت وخواہش نہ چھوڑی لہٰذا تو دیکھے گا کہ انہیں نہ تو مال جمع کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور نہ ہی اون وغیرہ کے ریشمی لباس کی تمنا کرتے ہیں۔ نہ تو عُمدہ سواریوں کے دلدادہ ہوتے ہیں اور نہ ہی محلات کو پختہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ جی ہاں! انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے دیکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف الہام فرمایا۔ ان کی مَعرِفَت نے انہیں صَبْر پر آمادہ کیا۔ انہوں نے اپنے جسموں کو محرمات کے اِرْتِکاب اور اپنے ہاتھوں کو اَنواع واَقسام کے کھانوں سے باز رکھا۔ اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر سیدھے راستے پر گامزن اور ہدایت کے لئے آمادہ رہے اور دنیا والوں کے ساتھ ان کی آخرت بہتر بنانے کے لئے شریک ہوئے۔ مصیبتوں پر صَبْر کیا۔ امیدوں کا گلا گھونٹا۔ موت اور اس کی سختیوں، مصیبتوں اور تکلیفوں سے ڈر گئے۔ قَبْر اور اس کی تنگی، منکر نکیر اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ، سوال وجواب سے خوفزدہ رہے اور اپنے مالک رب عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرتے رہے۔"

رُشد وہدایت کے چراغ:

(۱۰)......اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام تاریکیوں کے لئے چراغ، رُشد وہدایت کے چراغ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص رازدار اور ہر تصَنُّع وبناوٹ سے پاک مُخلِص بندے ہیں۔ چنانچہ،

﴿25﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت

سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ،حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گزرے اورانہیں روتا ہوا دیکھ کروجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے عرض کی: میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو متقی و پرہیز گاراور ایسے گُمنام ہیں کہ جب لوگوں میں موجود نہ ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو پہچانا نہ جائے۔یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔'' (1)

﴿26﴾......رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ سرکارِمدینہ،قرارِقلب وسینہ،باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اَقدس میں حاضر تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِخلاص والوں کے لئے بِشارت ہو،یہی لوگ چراغِ ہدایت اور انہی کی بدولت تاریک فتنے چھٹ جاتے ہیں۔'' (2)

سایۂ رحمت کی طرف سَبْقت کرنے والے:

(١١)......اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رسی کو تھامنے والے،اس کے فَضل کے مُتلاشی اور عَدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہیں۔چنانچہ،

﴿27﴾......اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سَرْوَر،دوجہاں کے تاجْوَر،سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سایۂ رحمت کی طرف سَبْقَت لے جانے والے کون لوگ ہیں؟'' صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''اللّٰہ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جنہیں حق بات کہی جائے تو قبول کرتے،جب ان سے سوال کیا جائے تو خرچ کرتے اور لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔'' (3)

---

1 ......المعجم الاوسط،الحدیث: ٤٩٥٠،ج٣،ص٤٠٣.

2 ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی اخلاص العمل لله و ترك الریاء،الحدیث: ٦٨٦١،ج٥،ص٣٤٣۔

فردوس الاخبار للدیلمی، باب الطاء ، الحدیث: ٣٧٤٩،ج٢،ص٤٧.

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل،مسند السیدة عائشة،الحدیث: ٢٤٤٣٣،ج٩،ص٣٣٦.

اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کی خَلْوَت وجَلْوَت:

(۱۲)......اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام جَلْوَت (یعنی محافل) میں خوش وخرم اور خَلْوَت میں اَفسُردَہ رہتے ہیں، اشتیاقِ ملاقات ان کی روح کی خوشی بڑھاتا اور ہجر وفراق کا ڈر انہیں اَفسُردَہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ،

﴿28﴾......حضرت سیِّدُنا عِیَاض بن غَنْم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ انہوں نے حُضُور نبیِٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے بلند دَرَجات میں ملائکہ مُقربین نے بتایا کہ میری اُمت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی وُسْعَتِ رحمت پر اعلانیہ خوشی کا اظہار کرتے اور رب عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کی شدّت کے خوف سے پوشیدہ طور پر روتے ہیں۔ وہ اس کے پاکیزہ گھروں میں صُبح وشام اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے اپنی زبانوں کے ساتھ اُمید وڈر کی حالت میں اسے پکارتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں کو بلند وپست کر کے اس سے سوال کرتے ہیں۔ اپنے دلوں کے ساتھ اوّل وآخر اسی کے مُشْتَاق رہتے ہیں۔ ان کا بوجھ لوگوں کے نزدیک تو ہلکا لیکن ان کے اپنے نزدیک بھاری ہے۔ وہ زمین پر ننگے پاؤں چیونٹی کی طرح عاجزی واِنکساری سے پرسکون انداز سے چلتے ہیں۔ وسیلہ کے ذَرِیعے قُربِ الٰہی پاتے، بوسیدہ کپڑے پہنتے، حق کی اِتباع کرتے، قرآن مجید کی تِلاوت کرتے اور قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے گواہ ونگہبان فرِشتے مُقرَّر ہوتے اور ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ظاہر ہوتی ہیں وہ لوگ نورِ فِراسَت سے بندوں کو جان لیتے اور دنیا میں غور وفکر کرتے ہیں۔ ان کے جسم زمین پر تو آنکھیں آسمان میں، پاؤں زمین پر تو دِل آسمان میں، نَفْس زمین پر تو دِل عرش کے پاس ہوتے ہیں۔ ان کی روحیں دنیا میں ہوتی ہیں جبکہ عقلیں فکرِ آخرت میں مَصْرُوف رہتی ہیں۔ چنانچہ،

ان کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ اُمید وخواہش کرتے ہیں۔ ان کی قبریں دنیا میں لیکن ان کا مقام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۱٤)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔[1]

[1]......المستدرک، کتاب الھجرۃ، باب وصف اھل الصفۃ، الحدیث: ٤٣٥٠، ج٣، ص ٥٥٤.

حُقُوقِ الٰہی کی ادائیگی میں جلدی:

(۱۳)......اَولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نہ تو حُقُوق کی ادائیگی میں تاخیر کرتے ہیں اور نہ ہی طاعات بجالانے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ چنانچہ،

﴿29﴾......حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بندے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تین حُقُوق ہیں۔ **پہلا حق** یہ ہے کہ جب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی حق اپنے اوپر آتا دیکھے تو اس کی ادائیگی کل پر نہ چھوڑے کیونکہ اسے خبر نہیں کہ وہ کل تک زندہ رہے گا یا نہیں۔ **دوسرا حق** یہ ہے کہ بندہ اِعلانیہ کئے جانے والے نیک عَمل کو ان لوگوں کے سامنے کرے جو اسے پوشیدہ طور پر (یعنی لوگوں سے چھپ کر) کرتے ہیں اور **تیسرا حق** یہ ہے کہ اپنے عَمل کے ساتھ ساتھ اپنی نیک اُمّیدوں کے حُصُول کی کوشش جاری رکھے۔''

اس کے بعد حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ مُبارَک سے تین کا اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی ایسا ہوتا ہے۔''(1)

﴿30﴾......حضرت سیِّدُنا بَرَاء بن عَازِب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ جنّت کے بلند مقام پر فائز فرمائے گا اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عَقل مند ہیں۔ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! وہ لوگ سب سے زیادہ عقل مند کیسے ہیں؟'' فرمایا: ''وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سَبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور ان اَعمال کو بجالانے میں جلدی کرتے ہیں جو رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا باعث ہیں وہ دنیائے فانی، اس کی سرداری اور (دُنیاوی) نعمتوں سے بے رغبتی کرتے ہیں۔ دُنیا ان کے نزدیک ذلیل وحقیر ہے۔ پس وہ لوگ تھوڑی مُشَقَّت برداشت کرکے طویل آرام حاصل کرتے ہیں۔''(2)

1......المعجم الاوسط، الحدیث: ٦١٣٧، ج٤، ص٣٢٩.

2......مسندالحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، الحدیث: ٨٤٤، ج٢، ص٨١٤.

تَصَوُّف کی تحقیق

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''ہم نے اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کے چند مَناقِب اور اَصْفِیاء کے کچھ مراتب بیان کردیئے ہیں۔ اور جہاں تک تَصَوُّف کا تعلُّق ہے تو محققین ومدققین فرماتے ہیں کہ ''تصوُّف ''صَفَاءٌ'' اور ''وَفَاءٌ'' سے مُشْتَق ہے اور لغوی حقائق کے اعتبار سے چار چیزوں میں سے کسی ایک سے مُشْتَق ہے (۱) تصوُّف ''صُوْفَانَۃٌ'' سے مُشْتَق ہے جس کے معنٰی سبزی اور گردوغبار کے ہیں یا (۲) ''صُوْفَۃٌ'' سے مُشْتَق ہے۔ پہلے زمانے میں ''صوفۃ'' نامی ایک قبیلہ تھا جو حاجیوں کی دیکھ بھال کرتا اور کَعْبَۃُ اللّٰہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعْظِیْمًاوَّ تَکْرِیْمًا کی خدمات سرانجام دیتا تھا۔ یا (۳) یہ ''صُوْفَۃُ الْقَفَا'' سے مُشْتَق ہے۔ جس کا معنٰی گدی پر اُگنے والے بال ہیں۔ یا پھر (۴) تصوُّف ''صُوْفٌ'' سے بنا ہے جس کے معنی بھیڑ کی اُون کے ہیں۔

تصوُّف کے پہلے معنٰی کی تحقیق:

اگر تصوُّف کو ''صُوْفَانَۃٌ'' سے ماخوذ مانا جائے جس کے معنٰی سبزی کے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگوں کا اس چیز (یعنی سبزی وغیرہ) پر اِکْتِفا کرنا کہ جسے ایک ہی خدا عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا ہے اور جس میں دوسری مخلوق کو تکلیف دیئے بغیر اپنی ضَرورت پوری کرلی جاتی ہے۔ پس اُنہوں نے اس سبزی پر جو لوگوں کے کھانے کے لئے پیدا کی گئی ہے اس طرح قَناعت کی جس طرح پاکیزہ و پارسا لوگ قَناعت کرتے ہیں اور جس طرح تمام مہاجرین نے اپنے ابتدائی اَحوال میں قَناعت اختیار کی۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے۔ چنانچہ،

﴿31﴾......حضرت سیِّدُ نا قَیس بن اَبی حَازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا سَعد بن اَبی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اہلِ عَرب میں سب سے پہلے جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں تیر چلایا وہ میں ہوں اور بلاشبہ ہم رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں شرکت کیا کرتے تھے اور حالت یہ ہوتی تھی کہ ہمارے پاس انگور اور بیری کے پتوں کے سوا کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ پتے کھا کھا کر ہماری باچھیں زخمی ہوجاتیں اور ہم اس طرح پاخانہ کرتے جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہے۔'' [1]

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنۃ للکافر، الحدیث: ۷۴۳۵/۷۴۳۳، ص ۱۱۹۲۔
صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش...... الخ، الحدیث: ٦٤٥٣، ص ٥٤٢.

تَصَوُّف کے دوسرے معنیٰ کی تحقیق:

اور اگر تصوُّف کو ''صُوْفَۃ'' سے مُشتَق مانا جائے جو کہ (حاجیوں اور حرم شریف کی خدمت پر مامور ایک) قبیلہ ہے تو اس صورت میں ''صوفی'' سے مراد وہ ہوگا جو دُنیا کے رَنج وغَم سے چھٹکارا حاصل کر کے اپنے مال سے فائدہ اٹھا کر اسے اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیتا ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے ہدایت پر ہونے کی وجہ سے ہَلاکتوں سے محفوظ رہتا، نیکیوں میں کوشش کرتا، اپنی زندگی کے لمحات کو غنیمت جان کر اس میں اپنی آخرت کے لئے اچھے اَعمال کا زادِراہ اکٹھا کر لیتا اور اپنے اَوقات کی حفاظت کرتا ہے اور یوں وہ برگزیدہ لوگوں کے راستے پر چل کر موت کی سختیوں اور ہَلاکتوں سے نجات پالیتا ہے۔ چنانچہ،

﴿32﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَروِی ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے علی! جب لوگ نیکی کے دروازوں کے ذَرِیعے اپنے خالِق عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کریں تو تم عَقل کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرو کہ اس طرح تم لوگوں سے دَرَجات میں بڑھ جاؤ گے اور یہ دُنیا میں لوگوں کے نزدیک بلند مرتبہ اور آخرت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کا باعث ہے۔''[1]

﴿33﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر تھا۔ میں نے اِستفسار کیا: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحیفوں میں کیا تھا؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس میں ہر قسم کی مثالیں تھیں ان میں یہ بھی تھا کہ عَمَل کرنے والا جب تک عَقل کے مُعاملے میں مَغلُوب نہ ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے اَوقات کو اس طرح تقسیم کرے کہ ایک وقت میں اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات کرے۔ ایک وقت میں اپنے نَفس کا مُحاسَبہ کرے، ایک وقت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں غور وفکر کرے اور ایک وقت میں اپنے کھانے پینے کی حاجات کو پورا کرے۔''[2]

---

1 ......الترغیب فی فضائل الأعمال وثواب ذلك...... الخ، الحدیث: ٢٥٦، ج١، ص٢٨٦.

2 ......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، الحدیث: ٣٦٢، ج١، ص٢٨٨، بتغیر.

تَصَوُّف کے تیسرے معنٰی کی تحقیق:

اگر تصوُّف "صُوْفَةُ الْقَفَا" (جس کا معنی گدی کے بال ہے) سے مُشْتَق ہو تو اس کے معنٰی یہ ہوں گے کہ صوفی خالق عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوتا اور مخلوق سے منہ موڑ لیتا ہے نیز وہ مخلوق سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتا ہے اور نہ ہی حق سے پھرنے کا اِرادہ رکھتا ہے۔ چنانچہ،

﴿34﴾...... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب آگ کے دن حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو آگ کے پاس لایا گیا تو آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے آگ کی طرف دیکھ کر ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' پڑھا'' یعنی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کارساز ہے۔'' (1)

﴿35﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے ''حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' پڑھا یعنی مجھے اللہ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کارساز ہے۔'' (2)

﴿36﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے کہا: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ وَاحِدٌ فِی السَّمَآءِ وَاَنَا فِی الْاَرْضِ وَاحِدٌ اَعْبُدُکَ'' یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری آسمان پر حکومت ہے اور میں زمین میں اکیلا تیری عِبادت کرنے والا ہوں۔'' (3)

﴿37﴾...... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکَالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عَرض کی: ''اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! زمین میں میرے سوا کوئی تیری عِبادت کرنے والا نہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین ہزار فِرِشتے اتارے اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تین دن تک ان فِرِشتوں

(1)......معجم شيوخ أبي بكر الإسماعيلي، باب العين، الحديث: ٣٢٧، ج١، ص٤٩٥.

(2)......تاريخ بغداد، الرقم ٤٧٢٨ سهل بن سورين المدائني، ج٩، ص١١٩.

(3)......تاريخ بغداد، الرقم ٥٤٨٥ عبيد الله بن عبد الله بن محمد، ج١٠، ص٣٤٤.

کی امامت فرمائی۔"[1]

﴿38﴾......حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالا جانے لگا تو ساری مخلوق نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجاء کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا خلیل آگ میں ڈالا جارہا ہے ہمیں آگ بجھانے کی اجازت عطا فرما!" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "وہ میرا خلیل ہے اور اس وقت زمین میں اس کے سوا میرا کوئی خلیل نہیں۔ میں اس کا رب ہوں اور میرے سوا اس کا کوئی رب نہیں ہے۔ اگر وہ تم سے مدد چاہتے ہیں تو تم اس کی مدد کرو ورنہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔" پھر بارش پر مقرر فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کی: "اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرا خلیل آگ میں ڈالا جارہا ہے مجھے اجازت عطا فرما کہ میں بارش کے ذریعے آگ کو بجھا دوں!" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "وہ میرا خلیل ہے اور اس وقت زمین میں اس کے سوا میرا کوئی خلیل نہیں اور میں اس کا رب ہوں اور میرے سوا اس کا کوئی رب نہیں اگر وہ تجھ سے مدد چاہتے ہیں تو اس کی مدد کرو ورنہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ چنانچہ، جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالا جانے لگا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آگ کو حکم ارشاد فرمایا:

یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔ (پ۱۷،الانبیاء:۶۹)

تو اس دن مشرق و مغرب کے تمام لوگوں پر آگ ٹھنڈی ہوگئی اور اس سے بکری کا ایک پایہ بھی نہ پک سکا۔"[2]

﴿39﴾......حضرت سیِّدُنا مُقاتِل وسَعِید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالنے کے لئے لایا گیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے کپڑے اُتار لئے گئے اور رسی سے باندھ کر مِنْجَنِیق میں ڈالا گیا تو آسمان، زمین، پہاڑ، سورج، چاند، عرش، کرسی، بادل، ہوا اور فِرِشتے رو دیئے اور سب نے مل کر عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندۂ خاص کو آگ میں ڈالا جارہا ہے ہمیں اس کی مدد کرنے کی اِجازت عطا فرما۔ آگ نے روتے ہوئے عرض کی: "اے رب عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے بنی آدم کے لئے مسخر کیا اور تیرا بندۂ خاص میرے

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابراهيم الخليل، الحديث:٤١٦، ص ١١٤.

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابراهيم الخليل، الحديث:٤١٧، ص ١١٥.

ذریعے جلایا جارہا ہے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سب سے ارشاد فرمایا: ''میرے بندے نے میری عبادت کی اور میری ہی وجہ سے اسے تکلیف دی جارہی ہے اگر وہ مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں گا اور اگر وہ تم سے مدد طلب کرے تو تم اس کی مدد کرسکتے ہو۔'' چنانچہ، جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ کی طرف پھینکا گیا تو مَنْجَنِیْق اور آگ کے درمیان حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام! آپ پر سلام ہو میں جبریل ہوں، کیا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کوئی حاجت ہے؟'' حضرت سیِّدُنا ابرہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''ہے، مگر تم سے نہیں۔ مجھے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف حاجت ہے۔'' پھر جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈال دیا گیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام آگ تک پہنچیں اس سے پہلے ہی حضرت سیِّدُنا اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام پہنچ گئے اور آگ کو رسیوں پر مسلط کردیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آگ کو حکم دیا:

يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔ (پ١٧، الانبیاء: ٦٩)

حکمِ خداوندی پاتے ہی وہ آگ ٹھنڈی ہوگئی اور ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ اگر اس کے ساتھ ''وَسَلٰمًا'' لفظ نہ فرمایا جاتا تو سخت سردی کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَعضائے مُبارَکہ سُکڑ جاتے۔'' (1)

﴿40﴾...... حضرت سیِّدُنا مِنْہال بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس آگ میں رہے اور میں یہ نہیں جانتا کہ چالیس دن رہے یا پچاس دن، البتہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: ''جب میں آگ میں تھا (تو اس میں اتنے اچھے دن گزرے کہ) مجھے زندگی میں ان سے بڑھ کر اچھے دن رات میسر نہیں آئے میں چاہتا تھا کہ میری ساری زندگی اسی آگ میں گزر جائے۔'' (2)

تَصَوُّف کے چوتھے معنیٰ کی تحقیق:

اگر تَصَوُّف کو معروف لفظ ''صُوف''، جس کا معنیٰ اُون ہے، سے مُشْتَق مانا جائے تو پھر صوفیہ کو صوفی کہنے کی وجہ یہ

(1)...... تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، ابراھیم، ج٦، ص١٨٢۔ (2)...... المرجع السابق، ص١٩١۔

ہوگی کہ وہ اُون کالباس پہنتے ہیں کیونکہ اس کو بنانے میں انسان کو کوئی مَشَقَّت نہیں ہوتی اور سرکش نَفْس اُون کا لباس پہننے سے فرمانبردار ہوجاتا ہے اور ذلت و رسوائی کا سامنا ہونے سے اس کا غرور و تکبُّر ٹوٹ جاتا ہے اور انسان قناعت کا عادی بن جاتا ہے۔مزید فرماتے ہیں: ''ہم نے اپنی کتاب ''لُبْسُ الصُّوف'' میں اس کی مثالیں احسن انداز سے ذکر کردی ہیں اور تصوُّف کے مُتَعَلِّق محققین کے کئی مسائل کو ہم نے ایک اور کتاب میں بیان کیا ہے اور عنقریب یہاں بھی ان میں سے بعض کو ذکر کریں گے۔''

سُنّی اور صوفی کی تعریف:

﴿41﴾......حضرت سیِّدُ نا امام جَعْفَر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: ''جو شخص رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہری اَحوال کے مطابق زندگی گزارے وہ سنی (یعنی سنّت کا پیروکار) ہے اور جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے باطنی اَحوال کے مطابق زندگی گزارے وہ صوفی ہے۔'' اور باطنی زندگی سے حضرت سیِّدُ نا امام جَعْفَر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مراد رحمتِ عالَم، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ اَخلاق اور آخرت کو اختیار کرنا ہے۔پس جو شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمہ سے اپنے آپ کو مُزَیَّن کرے اور جس چیز کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اختیار فرمایا اسے اختیار کرے، جس چیز میں رغبت رکھی اس میں رغبت رکھے، جن چیزوں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِجْتِناب فرمایا ان سے اِجْتِناب کرتا رہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن کاموں کی ترغیب دلائی انہیں تھام لے تو بے شک وہ گندگی سے پاک وصاف ہوکر غیر سے نجات پا گیا اور جو شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستہ سے ہٹ کر اپنے نفس کی پیروی کرنے اور اپنے پیٹ و شرمگاہ کی خواہشات کو پورا کرنے میں مشغول رہا تو ایسا شخص تصوُّف سے عاری، نادانی میں کوشاں اور آنے والے خطرناک اَحوال سے غافل ہے۔

عقلمند کون ہے؟

﴿42﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوسُوَیْد بن غَفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ باہر تشریف لائے تو حُضُور نبیٔ دوجہان، سرورِ کون ومکان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات ہوئی۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی:''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس چیز کے ساتھ مَبْعُوث کیا گیا؟''ارشاد فرمایا:عقل کے ساتھ۔عرض کی: ''ہم کس طرح عقل اختیار کر سکتے ہیں؟''ارشاد فرمایا:''بے شک عقل کی کوئی انتہا نہیں لیکن جس شخص نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام سمجھا اسے عقلمند کہا جاتا ہے اگر وہ اس کے بعد مزید راہِ خدا میں کوشش کرے تو اسے عابد کہا جاتا ہے اس کے بعد مزید کوشش کرے تو اسے جَوَّاد کہا جاتا ہے مگر جو شخص عبادت میں کوشش کرے اور نیکی کی راہ میں تکالیف پر صَبْر کرے لیکن عقل کا سہارا نہ لے جو اسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی اتباع کی طرف رہنمائی کرے اور اس کی مَنْع کردہ اشیاء سے باز رکھے تو یہی لوگ ہیں جو بدترین اَعمال والے ہیں جن کی دُنیا میں کی گئی کوششیں بیکار گئیں حالانکہ اپنے گُمان میں وہ اَچھے اَعمال کرنے والے تھے۔''[1]

عقل کے 3 حصّے:

﴿43﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں:میں نے سرکارِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے عقل کو 3 حصّوں میں تقسیم فرمایا ہے جس شخص میں وہ تینوں حصّے ہوں وہ کامل عقل والا ہے اور جس شخص میں کوئی حصّہ نہ ہو اس میں کچھ عقل نہیں (وہ تین حصّے یہ ہیں)(۱)......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حُسنِ مَعْرِفَت (۲)......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حُسنِ طاعت اور (۳)......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام پر حُسنِ صَبْر۔''[2]

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں:''ایسے شخص کو تَصَوُّف کی طرف کیسے منسوب کیا جائے کہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَتِ حقیقی سے اس کا واسطہ پڑے تو وہ اس میں دوسری باتیں ملا دے اور جب اس سے طاعتِ الٰہی کے لوازمات کا مُطَالَبہ کیا جائے تو وہ ان سے جاہل ہو اور دوسرے کو پاگل بنادے اور جب ایسی مُشَقَّت میں مُبْتَلا ہو جس پر صَبْر کرنا ضَروری ہے تو بے صبری کا مظاہرہ کرے۔''

---

1 ......مسندالحارث،کتاب الادب،باب ماجاء فی العقل،الحدیث:۸۳۲،ج۲،ص۸۱۰.

2 ......مسندالحارث،کتاب الادب،باب ماجاء فی العقل،الحدیث:۸۱۰،ج۲،ص۸۰۰.

صُوفی اورتَصَوُّف کے مُتَعَلِّق اَقوال

عُلَمائے تَصَوُّف رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالٰی نے تَصَوُّف کے بارے میں کلام کیا ہے اوراس کی حُدُود، معانی، اَقسام ومبانی کے بارے میں وضاحت کی ہے۔ چنانچہ،

تَصَوُّف کے 10 معانی:

﴿44﴾......حضرت سیِّدُنا اَزدیار بن سلیمان فارسی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْکَافِی سے مَروِی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا جنید بن محمد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الصَّمَد سے تَصَوُّف کے مُتَعَلِّق سوال کیا گیا تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''تَصَوُّف ایک ایسا نام ہے جو 10 معانی پر مشتمل ہے:

(۱)......دُنیا کی ہر شے میں کثرت کی بجائے قلت پر اِکْتِفا کرنا۔

(۲)......اَسباب پر بھروسا کرنے کی بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر دل سے اعتماد رکھنا۔

(۳)......صحت وتندرستی میں نفلی عبادات میں رغبت رکھنا۔

(۴)......دُنیا چھوٹ جانے پر بھیک مانگنے اور شکوہ وشکایت کرنے کے بجائے صَبْر کرنا۔

(۵)......کسی چیز کے پائے جانے کے باوجود استعمال کے وقت تمیز رکھنا۔

(۶)......ساری مشغولیات ترک کرکے ذکرُ اللہ میں مشغول رہنا۔

(۷)......تمام اذکار کے مقابلے میں ذکرِ خفی کرنا۔

(۸)......وساوس کے باوجود اِخلاص پر ثابت قدم رہنا۔

(۹)......شک کے باوجود یقین کو مُتَزَلزِل نہ ہونے دینا۔

(۱۰)......اِضطِراب ووَحشَت کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوکر سکون حاصل کرنا۔

پس جس شخص میں یہ صفات پائی جائیں وہ صوفی کہلانے کا مستحق ہے ورنہ وہ جھوٹا ہے۔''

صوفی، حقائق سے پردہ اُٹھاتا ہے:

﴿45﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن محمد بن میمون رَحْمَةُ اللّٰهِ تعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا

ذوالنون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی سے صوفی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''صوفی وہ ہے کہ جب گفتگو کرے تو حقائق سے پردہ اٹھائے اگر خاموش ہو تو اس کے اُعضاءِ دُنیا سے ترکِ تعلُّق کی گواہی دیں۔'' (1)

﴿46﴾......حضرت سیِّدُنا جُعْفَر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوحسن مُزَیِّن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تَصَوُّف ایسی قمیص ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کو پہنائی ہے اگر وہ اس پر شکر ادا کریں تو ٹھیک ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بارے میں مواخذہ فرمائے گا۔''

﴿47﴾......حضرت سیِّدُنا خواص عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے سوال ہوا کہ تَصَوُّف کیا ہے؟ فرمایا: ''یہ ایک ایسا نام ہے جس کی آڑ لے کر انسان عام لوگوں سے اوجھل ہو جاتا ہے سوائے اہلِ مَعْرِفَت کے اور یہ بہت تھوڑے لوگ ہیں۔''

﴿48﴾......حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن مُشَاقِف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا جنید بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے تَصَوُّف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''ہر بُری عادت کو ترک کر دینا اور ہر اچھی عادت کو اپنا لینا تَصَوُّف ہے۔'' (2)

عارِف اور صوفی کی علامات وصفات:

﴿49﴾......حضرت سیِّدُنا ابوحسن فَرْغَانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوبکر شبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے عارِف کی علامت دریافت کی تو فرمایا: ''عارِف کا سینہ کھلا ہوتا ہے، دل زخمی اور جسم بے حال ہوتا ہے۔'' پھر میں نے پوچھا: ''یہ تو عارِف کی علامت ہے، لیکن عارِف کون ہے؟'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''عارِف وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی مراد کو پہچان کر اس کے اَحکامات پر عمل کرے، جس چیز سے اس نے مَنْع فرمایا اس سے رک جائے اور اس کے بندوں کو اس کی طرف بلائے۔'' ابوحسن فَرْغَانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''میں نے پھر پوچھا: ''صوفی کون ہے؟'' فرمایا: ''جس نے اپنے دِل کی صفائی کی ہو اور اس کا دِل صاف ہو گیا ہو اور حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلا، دنیا کو اپنے پیچھے پھینکا اور خواہشات کو جفا کا مزہ چکھایا۔''

---

1 ......تاریخ بغداد، الرقم ٥٢٢٨ عبد اللّٰہ بن محمد بن میمون، ج ١٠، ص ١٠٦.

2 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب التصوف، ص ٣١٢.

میں نے عرض کی: ''یہ صوفی ہے تو پھر تصوُّف کیا ہے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہو کر دُنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور تکلف سے بچنا۔'' میں نے پوچھا: ''اس سے بہتر تصوُّف کیا ہے؟'' فرمایا: ''دِل کے صاف کرنے کا مُعاملہ عَلَّامُ الْغُیُوْب عَزَّوَجَلَّ کے سِپُرد کرنا۔'' میں نے عرض کی: ''اس سے بہتر تصوُّف کیا ہے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تعظیم کرنا اور اس کے بندوں پر مہربانی کرنا۔'' میں نے پوچھا: ''اس سے بہتر صوفی کی کیا صفات ہیں؟'' فرمایا: ''جو گندگی سے پاک ہو کر اور بخل سے نجات پا کر فکرِ الٰہی سے بھر گیا ہو اور اس کے نزدیک سونے اور مٹی کی حیثیت برابر ہو۔''[1]

﴿50﴾...... حضرت سیِّدُنا نصر بن ابی نصر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا علی بن محمد مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا سری سَقَطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے پوچھا گیا: ''تَصَوُّف کیا ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تَصَوُّف ایسے اَخلاقِ کریمہ (یعنی اچھی عادات وصفات) کا نام ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ معزز لوگوں کو عطا فرماتا ہے۔''[2]

﴿51﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مجیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُجِیْب سے صوفی کے مُتَعَلِّق پوچھا گیا: تو فرمایا: ''صوفی اپنے نفس کو ذبح کرنے والا، اپنی خواہشات کو رسوا کرنے والا، اپنے دُشمن (شیطان) کو نقصان پہنچانے والا، مخلوق کو نصیحت کرنے اور ہمیشہ خوفِ خُدا رکھنے والا ہوتا ہے۔ عمل کو ٹھیک طور انجام دیتا اور اُمیدوں سے دُور رہتا ہے، بگاڑ دور کرتا اور لَغزِشوں سے درگزر کرتا ہے۔ اس کا عذر سرمایہ، اس کا ہنر غم، اس کی زندگی سراپا قناعت، حق کو پہچاننے والا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دروازے پر ڈیرہ جمانے والا، ہر چیز سے بے نیاز رہنے والا، نیکی کی کاشت کرنے والا، محبت کا درخت لگانے والا اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔''

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبداللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''میں نے اس کتاب کے علاوہ دوسری کتاب میں مشائخ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے تَصَوُّف کے مُتَعَلِّق کثیر جوابات اور مختلف عبارتوں کو

---

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم ۳۰۳۷_الشبلی دُلَف بن جَحدر، ج ۱۲، ص ۵۰۔
الزھد الکبیر للبیھقی، فصل فی قصر الامل والمبادرة......الخ، الحدیث: ۷۵۶ / ۷۵۷، ص ۲۸۹، مختصرًا.

2 ......الرسالة القشیریة، باب التصوف، ص ۳۱۳، بتغیرٍ.

ذکر کردیا ہے جن میں سے ہر ایک نے تَصَوُّف کو اپنے حال کے مطابق بیان کیا ہے۔

کلام صوفیہ کی تین اَقسام

صوفیہ کا کلام تین اقسام پر مشتمل ہوتا ہے:

(۱)......توحید کی دعوت دینا۔ (۲)......مراد و مراتب کے بارے میں کلام کرنا۔

(۳)......مرید اور اس کے اَحوال کے بارے میں کلام کرنا۔

پھر ہر قسم بے شمار مسائل و فروعات پر مشتمل ہے لہٰذا صوفیہ کا سب سے پہلا اُصول اللہ تبارک و تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنا ہے اور پھر اس کے اَحکام پر اپنے آپ کو ثابت قدم رکھنا اور اس پر ہمیشگی اختیار کرنا ہے۔ چنانچہ،

﴿52﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ جب رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''تم اہل کتاب کی طرف جا رہے ہو لہٰذا سب سے پہلے تم انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی دعوت دینا، جب انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عرفان حاصل ہو جائے تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں اور جب وہ نمازوں کی پابندی کرنے والے بن جائیں تو پھر انہیں یہ خبر دینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے اَغنیا کے اَموال سے لے کر انہی کے فُقَرا میں تقسیم کر دی جائے گی۔''[1]

﴿53﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مِسور رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں: ایک شخص نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نادِر عُلُوم میں سے کچھ سکھا دیجئے!'' آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے اصل علم میں کیا سیکھا ہے جو نادر علوم طلب کر رہے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''اصل علم کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت حاصل کر لی ہے؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''پھر تم نے اس کا کتنا حق ادا کیا ہے؟'' اس نے عرض کی: ''جتنا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا

1......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدعاء الی الشھادتین و شرائع الاسلام، الحدیث:۱۲۳، ص۶۸۴.

اتنا ادا کیا ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''کیا تم نے مَوت کو پہچان لیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''جی ہاں!'' فرمایا: ''تم نے اس کے لئے کس قدر تیاری کی؟'' اس نے عرض کی: ''جتنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہی اتنی میں نے مَوت کی تیاری کر لی ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جاؤ پہلے ان چیزوں کو پختہ کرو پھر آنا میں تمہیں نادِر عُلوم سکھا دوں گا۔'' (1)

تصوُّف کے بُنیادی اَرکان

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''حقیقی تصوُّف کی بُنیاد چار اَرکان پر ہے: (۱)...... اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے اَسما، صفات واَفعال کی مَعرِفَت۔ (۲)...... نَفس، اس کی بُرائیوں اور ان بُرائیوں کی طرف لے جانے والے اَسباب کی مَعرِفَت نیز دُشمن (یعنی شیطان) کے وَساوِس، مکروفریب اور گمراہیوں کی مَعرِفَت۔ (۳)...... دُنیا کی مَعرِفَت، اور اس بات کی مَعرِفَت کہ دنیا ایک دھوکہ ہے، دُنیا فانی ہے، اس کی رنگینیاں عارضی ہیں نیز اس سے بچنے اور دُور رہنے کے طریقوں کی مَعرِفَت۔ (۴)...... ان کی مَعرِفَت کے بعد اپنے نَفس کو ہمیشہ مجاہدہ اور سخت مُشَقَّت کا عادی بنائے، اپنے اَوقات کی حفاظت کرے، طاعت کو غنیمت سمجھے، راحت وآرام اور لَذَّات سے کنارہ کشی اختیار کرے، کرامات کی حفاظت کرے لیکن مُعامَلات سے ناطہ نہ توڑے اور نہ بے جا تَأْوِیلات کی طرف مائل ہو بلکہ دُنیاوی تَعَلُّقات سے بے رغبت ہو کر ہر چیز سے اعراض کر لے اور تمام غموں کو ایک ہی غم گُمان کرے، مال ومتاع میں اضافے سے دامن چھڑائے، مُہاجِرین وانصار کی پیروی کرے، زمین وجائیداد سے کَنارہ کشی اختیار کرے، راہِ خدا میں خرچ وایثار کرنے کو ترجیح دے، اپنے دین کی حفاظت کی غرض سے پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف نکل جائے، بلاضَرورت نگاہیں اٹھائے اِدھر اُدھر دیکھنے سے اِجْتِناب کرے کہ اس کی وجہ سے اس کی طرف اُنگلیاں اُٹھیں کیونکہ یہ چیز انوار وبَرَکات سے دُوری کا باعث ہے۔ پس انہیں صفات سے مُتَّصِف لوگ مُتَّقِی، گوشہ نشین، اپنے دِین کی حفاظت کے لیے بھاگنے والے اور اَعلیٰ کردار کے مالک ہوتے ہیں ان کا عقیدہ دُرُست اور باطن محفوظ ہوتا ہے۔ چنانچہ،

﴿54﴾...... حضرت سیِّدُنا سَعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

(1)...... الزھد لو کیع، باب الاستعداد للموت، الحدیث: ۱۲، ج ۱، ص ۱۷.

متقی ،سخی دل اور مخفی (یعنی گمنام) بندے سے محبت فرماتا ہے۔'' (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ لوگ:

﴿55﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ لوگ غُرَبا ہیں۔'' عرض کی گئی: ''غُرَباء کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اپنے دِین کی حفاظت کے لیے بھاگنے والے۔ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں حضرت عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے ساتھ اُٹھائے گا۔'' (2)

چنے ہوئے لوگ:

﴿56﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے اپنے لئے چن لیتا اور اسے اہل وعیال میں مشغول نہیں ہونے دیتا۔'' نیز بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کسی مسلمان کا دِین سلامت نہیں رہے گا سوائے اس کے جو اپنے دِین کی حفاظت کے لئے ایک بستی سے دوسری بستی، ایک گھاٹی سے دوسری گھاٹی اور ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگے گا۔'' (3)

قابلِ رشک مومن:

﴿57﴾......حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے دوستوں میں سب سے زیادہ قابلِ رَشک وہ مومن ہے جو تھوڑے مال والا، نماز روزے کا پابند، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے والا اور تنہائی میں بھی اس کی طاعت کرنے والا ہو اور لوگوں میں اس قدر گمنام ہو کہ اُنگلیوں سے اس کی طرف سے اشارہ نہ کیا جائے، بقدرِ کفایت روزی میسر آنے پر صَبْر کرے، جب اس کی مَوت قریب آجائے تو اس پر رونے والوں کی تعداد کم ہو اور اس

(1)......صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، الحدیث: ۷۴۳۲، ص ۱۱۹۲.

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عمران بن الحصین، الحدیث: ۸۰۹، ص ۱۷۲.

(3)......الزھد الکبیر للبیھقی، فصل فی ترك الدنیا......الخ، الحدیث: ۴۳۹، ص ۱۸۳، بتغیرٍ قلیلٍ.

کاترکہ بھی بہت تھوڑا ہو۔" (1)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبداللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: "اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام اچھی صفات اور عُمدہ عادات کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کا مقام بلند اور سوال قابلِ رشک ہوتا ہے۔"

﴿58﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: حُضُور نبی مُکَرَّم، نُوْرِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: "اے لڑکے! کیا میں تم پر بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: "کیوں نہیں یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قُربان ہوں۔" فرماتے ہیں: میں نے سمجھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے کچھ مال عطا فرمائیں گے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر دِن رات میں 4 رَکْعَت والی ایک نماز ہے۔ جس میں سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد 15 مرتبہ "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر" کہو پھر رُکُوع کرو اور رُکُوع میں (تسبیح کے بعد) 10 مرتبہ پڑھو پھر رُکُوع سے اٹھو تو (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنے کے بعد) 10 مرتبہ، پھر نماز کی ہر رَکْعَت میں اسی طرح پڑھو جب فارِغ ہو جاؤ تو تَشَہُّد کے بعد اور سلام سے پہلے یہ پڑھو: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجَدَّ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَۃَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ فِی التَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حُبًّا لَّکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ الظَّنِّ بِکَ سُبْحٰنَ خَالِقِ النُّوْرِ" (ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہدایت یافتہ لوگوں کی توفیق، اہلِ یقین کے اعمال، توابین کے خُلُوص، صابرین کے عزم، اہلِ خشیت کی کوشش، اہلِ شوق کی طلب، مُتَّقِین کی سی عِبادت، عِلْم والوں کی مَعْرِفَت کا سوال کرتا ہوں کہ میں تجھ سے ڈروں اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے باز رکھے حتی کہ میں ایسا عَمَل بجالاؤں کہ تیری رضا کا مستحق بن جاؤں اور تجھ سے ڈرتے ہوئے سچی توبہ کرلوں اور تیری محبت کے باعث تیرے لئے خُلُوص اِختیار کروں اور تجھ سے حُسنِ ظَن رکھتے ہوئے تمام اُمُور میں تجھ پر بھروسا کروں۔ پاکی ہے نور کے خالق عَزَّوَجَلَّ کو۔) (پھر آپ

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۸۶۰، ج۸، ص۲۱۳.

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا) اے ابنِ عبّاس! جب تم ایسا کرو گے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے چھوٹے اور بڑے، نئے اور پرانے، چُھپے اور ظاہِر، بھول کر کئے اور جو جان بوجھ کر کئے تمام گناہ بخش دے گا۔" (1)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سفیر

حضرات اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام مخلوق کی طرف رب عَزَّوَجَلَّ کے سفیر اور خود حق تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کے اسیر ہوتے ہیں۔ ہجر و فراق نے انہیں پریشان اور بے قراری نے پراگندہ حال کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ،

﴿59﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے مُعاذ! بے شک مومن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا اسیر ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ اس پر اور اس کے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں، پیٹ، شرمگاہ پر نگہبان مقرر ہے جو اس کو اُنگلی کے ساتھ مٹّی سے کھیلتے، سُرمہ لگاتے اور تمام اَعمال کرتے حتی کہ ہر لمحے اسے دیکھ رہا ہے۔ بے شک مومن کا دل نہ تو امن میں ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا خوف واِضطِراب جاتا ہے۔ اسے صُبح وشام مَوت کا انتظار رہتا ہے۔ تقویٰ اس کا دوست، قرآن اس کی دلیل، خوف اس کی حجت، شَرافت اس کی سواری، احتیاط اس کا ہم نشیں، خشیتِ الٰہی اس کا شِعار، نماز اس کی جائے پناہ، روزہ اس کی ڈھال، صَدَقہ اس کی آزادی کا پروانہ، صِدق اس کا وزیر، حیا اس کی امیر اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات ان تمام پر نگہبان ہے۔

اے مُعاذ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! قرآن مومن کو بُہت سی نَفسانی خواہشات وشہوات سے روک دیتا ہے اور (قرآنِ کریم) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اِذن سے بندے اور خواہشات وشہوات کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

اے معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور میں تمہیں ان چیزوں سے مَنْع کرتا ہوں جن چیزوں سے حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے روکا ہے۔ پس قیامت کے دن تم مجھے اس حال میں ملو گے کہ تم سے زیادہ کوئی سعادت مند نہیں ہوگا۔" (2)

---

1 ......المعجم الاوسط ،الحدیث:۲۳۱۸ ،ج۲ ،ص۱۱ .

2 ......تفسیرابن ابی حاتم ،سورۃ الفجر ،تحت الآیۃ ۱۴ ،ج۱۲ ،ص۴۰۲ ،مختصرًا .

اِیمان کی مٹھاس

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی محبت حق تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور وہ حق تعالیٰ کی راہ میں ہی جیتے اور مرتے ہیں۔حق تعالیٰ کے سوا ساری مخلوق ان کا قرب پاتی اور اپنے غم بُھول جاتی ہے۔

﴿61﴾......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''3 باتیں جس میں ہوں گی وہ اِیمان کی مٹھاس کو پالے گا: (۱)......اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔(۲)......اسے آگ میں ڈالا جانا کُفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند ہو جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے آگ سے بچالیا ہو اور (۳)......وہ کسی شخص سے محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت کرے۔''[1]

﴿62﴾......حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا: (۱)......اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔(۲)......محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کسی سے محبت کرے۔(۳)......کُفر سے نجات ملنے کے بعد دوبارہ اس میں لوٹ جانے کو اس طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔''[2]

مشکل اَحْوال اور پاکیزہ اَخْلَاق کا نام تَصَوُّف ہے

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حدیث اور اس کے علاوہ روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ تَصَوُّف مشکل اَحوال اور پاکیزہ اَخلاق کا نام ہے اور اَحوال، صوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو مَغْلُوب کر کے اسیر بنالیتے ہیں۔صوفیائے کرام رَحِمَھُمُ

1 ......المسند لابی داوٗد الطیالسی، ما اسند انس بن مالک، الحدیث: ۱۹۵۹، ص۲۶۳.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۱۲۰۰۲، ج۴، ص۲۰۶.

السَّلَام جب اَخلاق کاعِلم حاصل کرتے ہیں تو وہ ان کے سامنے بالکل ظاہر ہوکر انہیں حق تعالیٰ کی خالِص عبادت سے آراستہ کرتے ہیں۔لہٰذا وہ حیرت کے راستوں سے بچتے اور حق تعالیٰ سے تَعَلُّق ٹوٹ جانے سے محفوظ رہتے ہیں۔ وہ حق تعالیٰ سے ہی مانوس ہوتے اور اسی سے راحت وآرام پاتے ہیں۔پس وہ ایسے دِلوں کے مالِک ہیں جو اپنے نورِ فِراست سے اُمُورِ غیبیہ کو جان لیتے اور اپنے محبوب کا مُراقبہ کرتے ہیں۔حق سے مُنْحَرِف شخص کو چھوڑ دیتے اور حق ہی کے لئے جنگ کرتے ہیں۔وہ صحابۂ کرام وتابعین عُظّام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔وہ جو لوگوں میں سے پھٹے پرانے لباس میں ملبوس بقاوفنا کو جاننے والے، اِخلاص وریا میں تمیز کرنے والے، وسوسوں اور عزیمت ونیت کو جاننے والے، باطنی عُیُوب کا مُحاسبہ کرنے والے، رازوں کی محافظت کرنے والے، نَفْس کی مخالفت کرنے والے اور ہر وقت غور وفکر اور ذکر واَذکار میں مشغول رہنے کے ذریعے شیطانی وسوسوں سے بچنے والے ہیں۔لوگ ان صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا قُرب چاہتے ہوئے اور سستی وکوتاہی سے جان چھڑاتے ہوئے ان کی پیروی کرتے ہیں، ان کی خدمت کو حقیر وہی سمجھے گا جو بے دین ہو چکا ہو اور ان کے اَحْوال کا دعویٰ بے وقوف شخص ہی کرسکتا ہے۔ان کے عقیدے کا معتقد عالی ہمت اور بہت خواہش مند ہی ان سے تَعَلُّق رکھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔یہ لوگ آفاق کے سورج ہیں۔ان کی جھلک دیکھنے کے لیے گردنیں اُٹھتی ہیں ہم اِنہی نُفُوس قُدسیہ کی پیروی کرتے اور مرتے دم تک اِنہی سے اپنی دوستی کا دم بھرتے ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں:''ہم اس کتاب میں ہر اس صحابی کا ذکر کریں گے جو کسی واقعہ کی وجہ سے مشہور ہوئے، جن کے اَچھے اَفعال محفوظ کر لئے گئے، جو فُتُور اور سُستی سے مُبرَّا، جن کے ساتھ اچھی یادیں وابستہ ہیں اور تھکاوٹ وملال انہیں راہِ خُدا سے مُنْحَرِف نہ کرسکا۔مہاجرین صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سب سے پہلے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

امیرالمؤمنین حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق

رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ

امیرالمؤمنین حضرت سیّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی۔ بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عتیق کا لقب پایا۔ توفیقِ الٰہی کی تائید انہیں حاصل رہی، سَفَر وحضَر میں حُضُور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق، زندگی کے ہر موڑ پر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُخْلِص دوست اور بعدِ وصال بھی روضۂ انور میں (آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے) ساتھ آرام فرما رہے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قرآن مجید میں فَخْر کے ساتھ ذکر فرمایا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تمام چنے ہوئے لوگوں سے بڑھ گئے اور رہتی دُنیا تک آپ کی بُزُرگی وشَرف باقی رہے گا، کوئی صاحبِ طاقت وبصارت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بلند رتبہ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ (پ۱۰، التوبہ: ۴۰) ترجمۂ کنزالایمان: صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے۔

اس کے علاوہ بہت سی آیات واحادیث آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں وارد ہوئی ہیں جن میں روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر صاحبِ فَضل سے زیادہ فضیلت والے اور ہر مقابل سے برتری لے جانے والے ہیں۔ نیز یہ آیات مُبارکہ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں نازِل ہوئی ہیں۔ چنانچہ،

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ (پ۲۷، الحدید: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا۔

امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمام حالات میں اپنی انفرادیت قائم رکھی اور جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حُضُور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسلام کی دعوت دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فوراً اسے قبول کرلیا اور مال وعزت حتی کہ ہر چیز راہِ خُدا میں قربان کردی۔ توحیدِ الٰہی کو قائم کرنا ہی آپ کا مقصدو

مدعا تھا اسی بنا پر پریشانیوں اور مصیبتوں کا نشانہ بنے اور اسلام کی خاطر ہر چیز ترک کر دی اور مخلوق سے مُنہ موڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ اختیار کی۔ منقول بھی یہی ہے کہ راستوں کے اِختِلاف کے وقت حقائق کو تھامے رکھنا ہی تَصَوُّف ہے۔

صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا درسِ توحید:

﴿63﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروِی ہے کہ جب حُضُور نبیِّ اَکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ باہر تشریف لائے اور دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں سے کلام فرما رہے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! بیٹھ جایئے! لیکن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (شدتِ جذبات) کی وجہ سے نہ بیٹھے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر فرمایا: اے عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! بیٹھ جایئے! (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیٹھ گئے) تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خطبہ دیا اور حمد وصلوٰۃ کے بعد ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری فرما چکے ہیں اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ (پ٤،اٰل عمران:١٤٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایسا لگتا تھا گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس آیت کو نازِل فرمایا حتی کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آیت تِلاوت کی تو لوگوں نے سن کر اسے یاد کر لیا پھر اس کے بعد ہم نے لوگوں کو اس کی تِلاوت کرتے سنا۔''

حضرت سیِّدُنا امام ابن شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سَعید بن مُسَیَّب رَضِیَ

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس آیتِ مُبارَکہ کی تِلاوت کرتے سنا تو میں کانپنے لگا حتی کہ میرے پاؤں سُن ہوگئے اور میں گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑا اور یہ آیت سُن کر مجھے یقین ہوا کہ حُضُور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وِصالِ ظاہِری فرما چکے ہیں۔''[1]

دِین پر اِستِقامت:

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کامل وفاداری کی بدولت اعلیٰ مَراتِب پر فائز ہوئے۔ اور کہا گیا ہے کہ تصوُّف بھی یہی ہے کہ انسان اللہ وحدہ لاشریک کے لیے گوشہ نشینی اختیار کرلے۔

﴿64﴾......اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب ابن دَغِنَہ نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی ذمے داری میں لیا اور قریش نے قبول کرلیا تو انہوں نے ابن دَغِنَہ سے کہا کہ ابوبکر سے کہو کہ اپنے ربّ کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں، گھر میں جتنی چاہیں نمازیں پڑھیں اور جتنا چاہیں قرآن پڑھیں، ہمیں اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی لیکن وہ اپنے گھر سے باہر کھلم کھلا نماز نہ پڑھیں۔ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس پر عَمَل کیا اور اپنے گھر کے صحن کو جائے نماز بنالیا، اسی جگہ نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تِلاوت کرتے لیکن یہاں بھی مُشرِکین کی عورتوں اور بچوں کا اژدھام لگا رہتا وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھ دیکھ کر حیرت وتَعَجُّب کرتے کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ حال تھا کہ جب قرآن کریم کی تِلاوت فرماتے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پاتے اور خوب آنسو بہاتے۔

اس بات سے سردارانِ قریش بُہت پریشان تھے (کہ کہیں ان کی عورتیں اور بچے اسلام کی طرف مائل نہ ہوجائیں) چنانچہ، انہوں نے ابن دَغِنَہ کو بلا کر اپنی تشویش کا اظہار کیا تو ابن دَغِنَہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور کہا: ''اے ابوبکر! جس بات پر میں نے آپ کی ذمہ داری قبول کی ہے وہ آپ کو مَعلُوم ہے لہٰذا آپ اسی پر قائم رہیں یا میرا ذمہ چھوڑ دیں کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں کہ قریش میرے بارے میں یہ سنیں کہ میں نے

1......صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الدخول علی المیت......الخ، الحدیث: ۱۲۴۲، ص۹۷۔
صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی وفاته، الحدیث: ۴۴۵۴، ص۳۶۵۔

اپنے ذمہ کی حفاظت نہیں کی۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تیرا ذمہ تجھے لوٹاتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذمہ پر راضی ہوتا ہوں۔'' ان دنوں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ ہی میں تشریف فرما تھے۔ [1]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قرآن فہمی:

﴿65﴾...... حضرت سیِّدُنا اسود بن ہلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے رُفقا سے فرمایا: ان دو آیتوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (پ۲۶، الاحقاف: ۱۳)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (پ۷، الانعام: ۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔

رُفقا نے عرض کی: ''رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے دوسرا دین اختیار نہیں کیا اور وَلَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ایمان میں گناہ کر کے ناحق کی آمیزش نہیں کی۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم نے ان آیتوں کا محمل دُرست بیان نہیں کیا۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غیر کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوئے اور وَلَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی آمیزش نہیں کی۔'' [2]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فکرِ آخرت:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دُنیا سے کنارا کشی اختیار کرنے اور فکر آخرت میں مگن رہنے والے تھے۔

---

1 ...... صحیح البخاری، کتاب الکفالۃ، باب جوار ابی بکر......الخ، الحدیث: ۲۲۹۷، ص ۱۷۹.

2 ...... المستدرك، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ حمٓ السجدۃ، باب ان اول من یتکلم یوم القیامۃ......الخ، الحدیث: ۳۷۰۰، ج۳، ص ۲۲۹، "فلم یدینوا" بدلہ "فلم یلتفتوا".

اور صوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''تَصَوُّف دُنیا کو چھوڑ کر اس کے مال ومَتاع سے مُنہ موڑنے کو کہتے ہیں۔''

﴿66﴾......حضرت سیِّدُنا زَید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پینے کے لئے پانی طَلَب فرمایا تو ایک کٹورے میں پانی اور شہد پیش کیا گیا۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے منہ کے قریب کیا تو رو پڑے اور حاضرین کو بھی رُلا دیا پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تو خاموش ہو گئے لیکن لوگ روتے رہے۔ (ان کی یہ حالت دیکھ کر) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر رقت طاری ہو گئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دوبارہ رونے لگے یہاں تک کہ حاضرین کو گمان ہوا کہ وہ اب رونے کا سبب بھی دریافت نہیں کر سکیں گے پھر کچھ دیر کے بعد جب اِفاقہ ہوا تو لوگوں نے عرض کی: ''کس چیز نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس قدر رُلایا؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک مرتبہ حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے آپ سے کسی چیز کو دور کرتے ہوئے فرما رہے تھے، مجھ سے دور ہو جا، مجھ سے دور ہو جا، لیکن مجھے آپ کے پاس کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ میں نے عَرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی چیز کو اپنے آپ سے دور فرما رہے ہیں جبکہ مجھے آپ کے پاس کوئی چیز نظر نہیں آ رہی؟'' سرکارِ دو جہان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ دنیا تھی، جو بَن سنور کر میرے سامنے آئی تو میں نے اس سے کہا: ''مجھ سے دور ہو جا تو وہ ہٹ گئی۔'' اس نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو مجھ سے بچ گئے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد آنے والے نہ بچ سکیں گے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے خوف لاحق ہوا کہ دنیا مجھ سے چمٹ گئی ہے۔ بس اسی بات نے مجھے رُلا دیا۔''[1]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تقویٰ:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راہ خدا میں اپنی کوشش کو کم نہیں کرتے تھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حدوں سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ جیسا کہ صوفیائے عظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام تصوُّف کا معنیٰ بیان فرماتے ہیں

[1] ......المستدرك، كتاب الرقاق، باب اذا مرض المؤمن......الخ، الحديث: ۷۹۲۶، ج۵، ص۴۳۹، بتغيرٍ قليلٍ.

کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پانے کی کوشش میں لگے رہنے کا نام تصوُّف ہے۔''

﴿67﴾......حضرت سیِّدُنا زُید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک غلام تھا جو کما کر لایا کرتا تھا۔ایک رات جب وہ کھانا لایا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ابھی اس میں سے ایک ہی لقمہ تناوُل فرمایا تھا کہ غلام نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر رات مجھ سے دریافت کیا کرتے تھے کہ کھانا کہاں سے آیا ہے لیکن کیا بات ہے آج آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ سوال کیوں نہیں کیا؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے سخت بھوک لگی تھی اس وجہ سے نہ پوچھ سکا اب بتاؤ کہاں سے لائے ہو؟'' غلام نے عرض کی: ''میں نے زمانہ جاہلیت میں منتر پڑھ کر کسی کا علاج کیا تھا اور انہوں نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا، آج جب میں ان کے پاس سے گزرا تو ان کے ہاں شادی تھی انہوں نے اس کھانے میں سے مجھے بھی دے دیا۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دیتا۔'' یہ کہہ کر اُنگلی منہ میں ڈالی اور قے کرنے لگے، لیکن کھانا نہ نکلا، کسی نے کہا: ''یہ پانی کے بغیر نہیں نکلے گا۔'' تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پانی منگوایا اور اسے پی کر قے کرتے رہے یہاں تک کہ اس کھانے کو پیٹ سے باہر نکال دیا۔ کسی نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر رحم فرمائے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک لقمے کی وجہ سے اتنی مُشَقَّت کیوں اٹھائی۔'' فرمایا: اگر یہ لقمہ میری جان لے کر نکلتا تب بھی اسے نکال کر رہتا کیونکہ میں نے حُضُور نبیٔ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو جسم حرام سے پلا بڑھا وہ آگ کے زیادہ لائق ہے۔''[1] پس مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس لقمے سے میرے جسم کی کچھ نشو و نما نہ ہو جائے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا عشقِ رسول:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تکالیف کو برداشت کرنے میں سب سے آگے ہوتے تھے کیونکہ اس میں بلندیٔ دَرَجات کی زیادہ امید ہوتی ہے۔ جیسا کہ اہلِ تَصوُّف، تَصوُّف کا ایک معنیٰ یہ بیان فرماتے ہیں کہ محبوب کے دیدار کے لئے جلنے، تڑپنے اور بے قرار رہنے میں راحت و آرام محسوس کرنا تَصوُّف کہلاتا ہے۔

---

1 ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی المطاعم والمشارب، الحدیث: ۵۷۶۰، ج۵، ص۵۶.

﴿68﴾......حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مَروِی ہے کہ ایک فریادی آلِ ابوبکر کے پاس آیا اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''اپنے رفیق کی خبر لو!'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فوراً ہمارے پاس سے تشریف لے گئے اور حالت یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بال چار حصّوں میں تقسیم تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ کہتے ہوئے مَسْجِد میں داخل ہوئے تمہاری ہلاکت ہو، کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللّٰہ ہے اور بے شک وہ تمہارے رب کی طرف سے روشن نشانیاں تمہارے پاس لائے؟ پس وہ لوگ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چھوڑ کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر جھپٹ پڑے۔ حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتی ہیں جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ واپس گھر تشریف لائے تو حالت یہ تھی کہ سر کے جس حصّے پر بھی ہاتھ پھیرتے تو بال ہاتھ میں آجاتے اور اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ پڑھ رہے تھے: تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام یعنی: اے بزرگی و کرامت والے رب عَزَّوَجَلَّ! تیری ذات بابرکت ہے۔ (1)

راہِ خُدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بڑی چیز (یعنی آخرت) کے بدلے میں حقیر چیز (یعنی دُنیا) کو قربان کردیتے تھے۔ جیسا کہ صوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام تَصَوُّف کا ایک معنیٰ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اپنی تمام تر کوششوں کو نعمتیں عطا کرنے والے پَروَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ کے لیے وقف کردینے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿69﴾......حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں صَدَقہ لے کر حاضر ہوئے اور اسے چھپاتے ہوئے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ میری طرف سے صَدَقہ ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر اور بھی حق ہے۔'' کچھ دیر بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں صَدَقہ لائے اور اسے ظاہر کرتے ہوئے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ میری طرف سے صدقہ ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرے لئے اس کا بدلہ ہے۔'' حُضُور نبیِّ اَکرم نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی

---

(1)......المسندلابی یعلی الموصلی ،مسند ابی بکر الصدیق ،الحدیث:٤٨ ،ج١ ،ص٤٢ .

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! تم نے بغیر دھاگے کے کمان پر تیر چڑھانے کی کوشش کی ہے اور تم دونوں کے صَدقے میں ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ تمہارے کلام میں ہے۔'' (1)

صَدَقہ کرنے میں سب سے آگے:

﴿70﴾......حضرت سیِّدُنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو صَدَقہ دینے کا حکم دیا، اِتّفاق سے اس وقت میرے پاس مال موجود تھا، میں نے (دِل میں) کہا: ''اگر میں کسی دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بڑھ سکتا ہوں تو وہ آج کا دن ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں اپنا آدھا مال لے کر بارگاہِ نبوت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو گیا۔'' حُضُور نبیِ اَکرم، رسولِ محترم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''آدھا مال گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔'' اتنے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنا سارا مال لے کر حُضُور نبیِ اَکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے دریافت فرمایا: ''گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''ان کے لئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافی ہیں۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے (دل میں) کہا: ''میں کبھی بھی کسی معاملے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔'' (2)

اپنی جان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر قربان:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سچے دوست اور بھائی چارگی کو نبھاتے تھے۔ جیسا کہ عُلَمائے تَصَوُّف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبت میں درپیش مشکلات کو خوش دلی سے سینے لگانے اور تمام اُمُور کو دلوں کی صفائی پر صَرف کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

---

1 ......الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، باب الیاء، الحدیث: ۸۲۸۳، ج۵، ص۳۱۰.

2 ......سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب الرخصۃ فی ذلک، الحدیث: ۱۶۷۸، ص۱۳۴۸.

﴿71﴾......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''غارِثَور والی رات امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے آپ پہلے غار میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائیں تاکہ اگر کوئی سانپ یا موذی چیز ہو تو پہلے مجھے نقصان پہنچائے۔'' مؤمنین پررحم وکرم فرمانے والے نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اجازت عطا فرمادی تو عاشقِ اکبر امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اندر داخل ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے سوراخ تلاش کرتے اور جو بھی سوراخ ملتا اپنا کپڑا اپھاڑ کر اسے بند کر دیتے، یہاں تک کہ کپڑا ختم ہوگیا مگر ایک سوراخ ابھی باقی تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس پر اپنے پاؤں کی ایڑی رکھ دی پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غار میں داخل ہوئے۔ صبح ہوئی تو حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''اے ابوبکر! تمہارا کپڑا کہاں ہے؟'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سارا واقعہ عرض کر دیا تو حضور نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ خداوندی میں اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور یہ دعا کی: ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَبَا بَکْرٍ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! قیامت کے دن ابوبکر کو جنّت میں میرے ساتھ جگہ عطا فرما۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف وحی فرمائی کہ ''بے شک تمہارے ربّ نے تمہاری دُعا قبول فرمالی ہے۔''[1]

اپنا مال آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر قُربان:

﴿72﴾......حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتی ہیں: ''جب حُضُور نبیِ اَکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج کیا تو حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مال نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تصرف میں تھا۔''

زبان کی حفاظت:

﴿73﴾......حضرت سیِّدُنا زَید بن اَسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیرالمؤمنین حضرت

[1]......صفة الصفوة، ابو بکر الصديق، سياق افعاله الجميلة، ج۱، ص۱۲۵.

سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے تو دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی زبان پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بخشش فرمائے۔ اسے چھوڑ دیجئے!'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس نے مجھے ہلاکت میں ڈال دیا۔'' (1)

﴿74﴾......حضرت سیِّدُ نا طَارِق بن شِہَاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مَروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس شخص کے لئے بِشارت ہے جو ''نَاْنَاۃ'' میں فوت ہوا۔'' عرض کی گئی: ''یہ ''نَاْنَاۃ'' کیا ہے؟'' فرمایا: ''ابتدائے اِسلام (یعنی جب اِسلام کمزور تھا اور اس کے مَددگار کم تھے)۔'' (2)

مضبوط و مطمئن دِل کے مالک:

﴿75﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوصالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں اہلِ یمن کا ایک وفد حاضر ہوا جب اُنہوں نے قرآن سنا تو رونے لگے۔ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''پہلے ہماری بھی یہی حالت تھی لیکن اب دِل سخت ہو گئے ہیں۔'' (3)

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فرمان ''دِل سخت ہو گئے'' سے مراد یہ ہے کہ دِل مضبوط اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت سے مطمئن ہو گئے۔''

صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیا:

﴿76﴾......حضرت سیِّدُ نا عُرْوَہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے مسلمانو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے جب میں کھلی فضا میں قضائے حاجت کے

---

1 ......الموطا للامام مالك، كتاب الكلام، باب ماجاء فيما يخاف من اللسان، الحديث: ١٩٠٦، ج٢، ص٤٦٦.

2 ......الزهد لابن المبارك، باب الاعتبار والتفكر، الحديث: ٢٨١، ص٩٥.

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب ما قالوا فی......الخ، الحديث: ٣، ج٨، ص٢٩٦.

لئے جاتا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کی وجہ سے اپنے اوپر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔'' (1)

﴿77﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسَفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیمار ہوئے تو لوگ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کی: ''کیا ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے کسی طبیب کو نہ بلا لائیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''طبیب مجھے دیکھ چکا ہے۔'' لوگوں نے اِستِفسَار کیا کہ ''اس نے کیا کہا ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس نے کہا ہے کہ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں (آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے طبیبِ حقیقی یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں یہ بات کہی)۔'' (2)

دُنیا کے بارے میں نصیحت:

﴿78﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مرض الموت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دینے کے بعد فرمایا: ''میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا ہماری طرف متوجہ ہو چکی ہے لیکن ابھی پوری طرح نہیں بلکہ آنے ہی والی ہے۔ بہُت جلد تم ریشم کے پردے اور دیباج کے تکیے اپناؤ گے اور اُونی بستروں پر اس طرح تکلیف محسوس کرو گے جس طرح ''سعدان'' کے کانٹوں پر محسوس کرتے ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم میں سے کوئی اس دُنیا کی طرف لپکے اور اس کی ناحق گردن ماردی جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ دُنیا کی تاریکیوں میں بھٹکتا پھرے۔'' (3)

خلیفہ اوّل رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کے خطبات

بادشاہوں کا اَنجام:

﴿79﴾......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مَروِی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق

---

(1)......الزهدلابن المبارك،باب الهرب من الخطايا والذنوب،الحديث:٣١٦، ص١٠٧.

(2)......الزهدللامام احمد بن حنبل ،زهد ابی بكرالصديق،الحديث:٥٨٧،ص١٤٢۔
الطبقات الكبرىٰ لابن سعد،الرقم٤٦ابو بكر الصديق ،ذكر وصية ابی بكر ،ج٣،ص١٤٨.

(3)......المعجم الكبير، الحديث:٤٣،ج،ص٦٢.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے خطبہ میں اکثر یہ فرمایا کرتے تھے: ''کہاں ہیں خوبصورت چہروں والے! جنہیں اپنی جوانیوں پہ ناز تھا؟ اور کہاں ہیں وہ بادشاہ! جنہوں نے شہر بنائے اور ان کی حفاظت کے لئے فصیلیں (بلند و مضبوط دیواریں) تعمیر کروائیں؟ کہاں ہیں وہ فاتحین! جنگوں میں کامیابی جن کے قدم چومتی تھی؟ زمانے نے ان کا نام ونشان تک مٹا ڈالا، اب وہ قبر کے اندھیروں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو جلدی! نجات حاصل کرو نجات!''[1]

قبر و حشر کی تیاری:

﴿80﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَکِیْم سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیا اور حمد وصلوٰۃ کے بعد ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ اس کی حمد و ثنا اس طرح کرو جس طرح کرنے کا حق ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں خوف اور امید کے ساتھ کثرت سے دُعا کیا کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا زکریا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے گھر والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًاؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ (۹۰)
(پ۱۷، الانبیاء: ۹۰)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! جان لو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حق کے عوض تمہاری جانوں کو گروی رکھا ہے اور اس پر تم سے پختہ وعدہ لیا ہے اور تم سے قلیل و فانی زندگی کو ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کے بدلے میں خرید لیا ہے اور تمہارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب ہے جس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور نہ ہی اس کا نور بجھایا جا سکتا ہے۔ اس کی آیات کی تصدیق کرو اور اس سے نصیحت حاصل کرو نیز تاریکی والے دن کے لئے اس سے روشنی حاصل کرو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں عبادت کے لئے پیدا فرمایا اور تم پر کِرَامًا کَاتِبِیْن (یعنی اعمال لکھنے والے فرشتوں) کو مقرر فرمایا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! جان لو تم ایک مقررہ وقت (یعنی موت آنے) تک صبح وشام کر رہے ہو جس کا علم تمہیں نہیں

1 ......شعب الایمان للبیھقی ،باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ۱۰۵۹۵، ج۷، ص ۳۶۴.

دیا گیا ہے۔ اگر تم اپنی زندگی رِضائے ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ والے کاموں میں فنا کرسکو تو ایسا ہی کرو مگر یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں لہٰذا اپنی زندگی کی مُہلَت سے فائدہ اٹھاؤ اور ایک دوسرے پر اَعمال میں سَبقت لے جاؤ اس سے پہلے کہ موت آئے اور تمہیں تمہارے برے اَعمال کی طرف لوٹا دے۔ کیونکہ بہُت سی قوموں نے اپنی عُمریں غیروں کے لئے صرف کرڈالیں اور اپنے آپ کو بھول گئے۔ اس لئے میں تمہیں روکتا ہوں کہ تم ان جیسے نہ بن جانا۔ جلدی کرو جلدی! نجات حاصل کرو نجات! بے شک موت تمہارے تعاقُب میں ہے اور اس کا مُعامَلہ بہت جلد ہے۔'' (1)

اچھے اَعمال کی ترغیب:

﴿81﴾......حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خُطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ فَقْر و فاقہ کی حالت میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور اس کی اس طرح حمد و ثنا کرو جس طرح کرنے کا حق ہے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے رہو بے شک وہ بہُت زیادہ بخشنے والا ہے۔''

اس کے بعد حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُکَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کی مثل بیان کیا۔ البتہ اِس روایت میں اتنا زائد بیان کیا کہ ''جان لو! جب تم نے خالصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عمل کیا تو تم نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور اپنے حق کی حفاظت کی۔ پس تم اپنے بقیہ دنوں میں اچھے اعمال کر کے انہیں اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کرلو تاکہ جب تمہیں ان کی حاجت پڑے تو تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! پھر تم اپنے اَسلاف کے بارے میں غور و فکر کرو کہ وہ کل کہاں تھے اور آج کہاں ہیں؟ کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے زمین کو آباد کیا؟ لوگ انہیں بھول چکے اور ان کا ذکر بھلا دیا گیا۔ آج وہ یوں ہیں گویا کبھی تھے ہی نہیں:

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ (پ١٩، النمل:٥٢)

ترجمۂ کنزالایمان: تو یہ ہیں ان کے گھر ڈھے پڑے بدلہ ان کے ظلم کا۔

اور وہ قبر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں:

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام ابی بکر الصدیق، الحدیث: ١، ج٨، ص ١٤٤.

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ (پ ۱٦، مریم:۹۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی بِھنک سنتے ہو۔

کہاں ہیں تمہارے جاننے پہچاننے والے دوست اور بھائی؟ جو انہوں نے آگے بھیجا وہ اس تک پہنچ گئے۔ کوئی سعادت مندی کو پانے میں کامیاب ہوا تو کوئی بدبختی کے گڑھے میں جا گرا۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی مخلوق کے درمیان کوئی ایسی قرابت داری نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ اسے بھلائی عطا کرے اور اس سے برائی کو دور کر دے۔ ہاں جو اس کی اِطاعت کرے اور اس کے حکم کی پیروی کرے تو وہ بھلائی کو پانے کا حقدار ہے۔ بے شک وہ نیکی نیکی نہیں جس کے بعد جَہَنَّم میں داخل ہونا پڑے اور وہ برائی برائی نہیں جس کے مُرتکِب کو جنّت نصیب ہو۔ پس مجھے تم سے یہی کہنا تھا اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے اور تمہارے لئے بخشش کا سوال کرتا ہوں۔'' [1]

خیر سے خالی چار چیزیں:

﴿82﴾......حضرت سیِّدُنا نُعَیم بن نَمِحَه رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم ایک مُقَرَّرہ مُدّت کے اندر صُبح وشام کر رہے ہو؟''

اس کے بعد حضرت سیِّدُنا نُعَیم بن نَمِحَه رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُکیم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی روایت کی مثل بیان فرمایا۔ البتہ اِس روایت میں اتنا زائد ہے کہ (۱)......اس بات میں کوئی بھلائی نہیں جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی مقصود نہ ہو (۲)......اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے (۳)......اس شخص میں خیر نہیں جس کی جہالت اس کی بردباری پر غالب آجائے اور (۴)......اس شخص میں بھلائی نہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈر جائے۔'' [2]

﴿صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد﴾

1......المعجم الكبير، الحديث:۳۹، ج۱، ص۶۰، ۶۱، مختصرًا.

2......المعجم الكبير، الحديث:۳۹، ج۱، ص۶۰.

سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نصیحتیں:

﴿83﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عبد اللّٰہ بن سَابِط عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلایا اور فرمایا: ''اے عُمر! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور جان لو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس عَمل کو دن میں ادا کرنے کا حکم دیا اگر اسے رات میں کیا گیا تو وہ اسے قبول نہیں فرمائے گا اور جس عَمل کو رات میں کرنے کا حکم ہے اگر کسی نے اسے دن میں کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بھی قبول نہ فرمائے گا اور نفل قبول نہیں فرماتا جب تک فَرائض ادا نہ کر لئے جائیں اور جنہوں نے دُنیا میں حق کی پیروی کی قیامت کے دن ان کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا اور میزان پر لازم ہے کہ جب اس میں حق رکھا جائے تو وہ (نیکیوں سے) بھاری ہو جائے اور جنہوں نے دنیا میں باطِل کی پیروی کی بروزِ قیامت ان کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگا۔ اور میزان پر لازم ہے کہ جب اس میں باطِل رکھا جائے تو وہ ہلکا ہو جائے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اہل جنت کا ذکر اچھے اَعمال سے کیا اور ان کی برائیوں سے درگزر فرمایا ہے۔ پس جب میں انہیں یاد کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ ان میں داخل ہونے سے محروم نہ ہو جاؤں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جہنمیوں کا ذکر ان کے بُرے اَعمال کے ساتھ فرمایا اور ان کی نیکیاں ان کے مُنہ پر مار دیں۔ پس جب میں انہیں یاد کرتا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا اَنجام ان کے ساتھ نہیں ہوگا اور بندے کو چاہئے کہ وہ اُمید اور ڈر کے درمیان رہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بے جا اُمیدیں باندھنے سے باز رہے اور اس کی رحمت سے نا اُمید بھی نہ ہو اگر تم نے ان باتوں کو یاد رکھا تو آنے والی موت سے زیادہ کوئی چیز تمہیں محبوب نہ ہوگی۔ اگر میری وصیت کو ضائع کر دیا تو مَوت سے زیادہ کوئی چیز تمہیں ناپسند نہ ہوگی حالانکہ تم موت سے چھٹکارا نہیں پاسکتے۔'' (1)

اَولاد کی تربیت:

﴿84﴾......حضرت سیِّدُنا علقمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ایک مرتبہ جب میں نے کپڑے پہنے اور گھر میں آتے جاتے

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب ماجاء فی......الخ، الحدیث: ۱، ج۸، ص ٥٧٤، بتغیرٍ قلیلٍ.

اپنے دامن کو دیکھنے لگی اوراس طرح میری توجہ کپڑوں کی طرف ہوگئی تو میرے والدِ گرامی، امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے پاس تشریف لائے اورفرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمہیں مَعْلُوم ہے کہ اب اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم سے اپنی نظرِ رحمت ہٹالے گا؟'' (1)

﴿85﴾......حضرت سیِّدُ ناعُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں نے اپنی ایک نئی چادر زیب تن کی اوراس کی طرف دیکھ کرخوش ہونے لگی توامیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا دیکھ رہی ہو؟ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تیری طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔'' میں نے عرض کی: ''وہ کیوں؟'' توفرمایا: ''کیا تجھے مَعْلُوم نہیں کہ جب کسی بندے کے دِل میں دُنیاوی زیب وزینت کے باعث عُجْب (یعنی خودپسندی) پیدا ہو جائے تو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس زینت کوترک کردے۔'' اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے وہ چادراُتار کرراہِ خُدا میں صَدَقہ کردی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اُمید ہے کہ اب یہ عمل تیرے لئے کفارہ بن جائے۔''

﴿86﴾......حضرت سیِّدُ نا ابن حبیب بن ضمرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک بیٹا اپنے مرض الموت میں باربار تکیے کی طرف دیکھتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہو چکا تو لوگوں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عُرض کی کہ ''ہم نے آپ کے بیٹے کو دیکھا کہ وہ بار بار تکیے کی طرف دیکھتا تھا؟'' جب لوگوں نے اس تکیے کو اٹھایا تو اس کے نیچے 5یا6 دینار پڑے تھے۔ یہ دیکھ کر امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھ کرفرمایا: ''میں نہیں سمجھتا کہ تیری جِلد اس کی سزا برداشت کرسکے گی۔'' (2)

﴿87﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوبکر بن محمد انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی سے مَروِی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا گیا: ''اے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ! آپ اَہْلِ بدر کو

1......الزھد لابن المبارك، باب فی التواضع، الحدیث:۳۹۸، ص۱۳٤، بتغیر.

2......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی بکر الصدیق، الحدیث:۵۸۹، ص۱٤۲.

عامل (یعنی گورنر) کیوں مُقرّر نہیں فرماتے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''میں ان کی قدر ومنزلت جانتا ہوں لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں انہیں دنیا کی آلودگیوں میں ملوث کردوں۔''[1]

﴿88﴾......حضرت سیِّدُنا قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو 5 اوقیہ[2] سونا دے کر خریدا۔ انہیں پتھروں کے ساتھ مارا جاتا تھا تو فَروخت کرنے والوں نے کہا: ''اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک اوقیہ پر ٹھہر جاتے تو ہم اسے ایک اوقیہ میں ہی فُروخت کردیتے۔'' تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر تم 100 اوقیہ سے کم پر راضی نہ ہوتے تو پھر بھی میں اتنے سونے کے عوض خرید لیتا۔''[3]

✡===✡===✡===✡

غیبت کے خلاف جنگ
ہم نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے
ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ......تاریخ الخلفاء للسیوطی، ابو بکر الصدیق، فصل، ص۱۰۶.

2 ......اس کی مقدار ایک اونس، 1/12 پاؤنڈ ہے۔ (القاموس)

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب اسلام ابی بکر، الحدیث:۷، ج۸، ص۴۴۸.

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق

رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْه

مسلمانوں میں دوسرے عَظِیْمُ الشَّان انسان امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں جو پسندیدہ اور بلند مقام ومرتبہ پر فائز تھے۔انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صادِق ومَصْدُوق نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ (توحید) کے غلبے اور حق وباطِل کے درمیان فرق کرنے کا ذریعہ بنایا۔اِنہی کے ذریعے ہادیٔ برحق صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے توحید کے میدان ہموار فرمائے، مَصائب کے منہ بند کیے، جس سے دعوت اِسلام پھیل گئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلمہ مضبوط ہوگیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو عسکری شان وشوکت عطا فرمائی جس کی بدولت دُنیا میں اسلامی حکومت رائج ہوئی۔ چنانچہ، توحید کے ساتھ مسلمانوں کی پست آوازیں بلند ہوگئیں اور اپنے کمزور حال ہونے کے بعد ثابت قَدَم ہوگئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کے دِل میں حق اَلْیَقِیْن ایمان راسخ فرمایا۔جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُشْرِکِیْن کے تمام منصوبوں پر غالب آگئے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کبھی کُفّار کی کثرت وطاقت کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ان کی روک ٹوک کی کبھی پرواہ نہ کی۔ بلکہ اُس پر بھروسا کیا جو سب کو پیدا کرنے والا اور سب کے لئے کافی اور اس سے مدد حاصل کی جو مصیبت کو رفع کرنے والا اور شافی ہے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس بوجھ کو اٹھایا جو حُضُور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اٹھایا تھا اور مصائب وتکالیف پر صبر کیا کیونکہ اسی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کی اُمید کی جاتی ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر عیش وعشرت اختیار کرنے والے سے دور رہے اور ہر اس شخص کو گلے لگایا جو دین کی مدد ونصرت کے لیے تیار ہوتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ باطِل پرستوں سے مُقَابَلہ کرنے میں تمام صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے سُبقت لے جاتے اور اَحکام میں (آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے) ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کے موافق ہوتی۔سکینہ و اطمینان آپ کی زبان پر گفتگو کرتا اور حکمت ودانائی آپ کے بیان سے ظاہر ہوتی۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حق کی طرف مائل، حق کی خاطر لڑنے والے اور مشکلات کو برداشت کرنے والے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ چنانچہ،

صوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''تَصَوُّف بڑے بڑے مَصائب اور مُشَقَّتوں کو برداشت کرنے کا نام ہے۔''

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی شُجاعت وبہادری:

﴿89﴾......حضرت سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: غزوۂ اُحد کے دن ابوسفیان بن حرب (انہوں نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا) مسلمانوں کی طرف آیا اور پوچھا: ''کیا تمہارے درمیان محمد (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) موجود ہیں؟'' تو حُضُور نبیٔ اَکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کو اس کا جواب دینے سے مَنْع فرمایا۔ اس نے پھر سوال کیا: ''کیا یہاں محمد (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ہیں؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اُس نے تیسری بار پھر یہی سوال کیا لیکن اب کی بار بھی اسے کوئی جواب نہ ملا۔ پھر ابوسُفیان نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کے بارے میں تین مرتبہ پوچھا کہ ''کیا تمہارے درمیان ابوقحافہ کا بیٹا موجود ہے؟'' مسلمانوں کی طرف سے اس سوال کا بھی کوئی جواب نہ پاکر پھر اس نے تین مرتبہ یہ دریافت کیا کہ ''کیا تم میں عمر بن خطاب ہے؟'' اب بھی کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو ابوسفیان نے کہا: ''شاید تم ان کی طرف سے کِفایت کر چکے ہو (یعنی وہ شہید ہو گئے)۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه جلال میں آگئے اور فرمایا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن! تو جھوٹ بکتا ہے، یہ ہیں رَسُولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور یہ ہیں ابوبکر (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه)! ہم سب زندہ ہیں اور ہماری طرف سے تمہیں ایک بُرا دن دیکھنا ہوگا۔'' ابوسفیان نے کہا: ''یہ دن بدر والے دن کا بدلہ ہے اور جنگ ڈول کی طرح ہے (یعنی کبھی فتح اور کبھی شکست)۔'' پھر اس نے کہا: ''ھبل (بت کا نام) اعلیٰ ہے۔'' حُضُور نبیٔ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسے جواب دو۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! ہم اسے کیا جواب دیں؟'' فرمایا: ''تم کہو اللہ عَزَّوَجَلَّ بلند وبالا ہے۔'' ابوسفیان نے کہا: ''ہمارے پاس عُزّٰی (بُت کا نام) ہے اور تمہارے پاس نہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے جواب دو۔ ''عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم کیا جواب دیں؟'' فرمایا: ''تم کہو: اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔'' (1)

﴿90﴾......حضرت سیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب ابوسُفیان بن حرب نے ''ھبل اعلٰی ہے'' کہا تو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عُمَرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''کہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اعلٰی وبرتر ہے۔'' ابوسفیان نے کہا: ''ہمارا حامی عُزّٰی ہے جبکہ تمہارا حامی عُزّٰی نہیں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''کہو ہمارا مددگار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جبکہ کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔'' (2)

﴿91﴾......حضرت سیِّدُنا ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ''اُحُد کے دِن ابوسُفیان نے ''ھبل اَعلٰی ہے۔'' کا نعرہ لگایا اور اپنے باطل مَعبُودوں پر فخر کرنے لگا تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنیں یہ دُشمنِ خدا کیا کہہ رہا ہے۔'' رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تم بھی اسے پکار کر جواب دو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی اعلٰی وبرتر ہے۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن میں سے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جواب دینے اور دُشمن کو للکارنے کے لئے اس لئے منتخب فرمایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ حملہ کرنے اور بہادُری کے جوہر دکھانے میں اپنی مثال آپ تھے اور ایمان کے معاملے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی سختی مشہور تھی۔ اِسی وجہ سے حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کُفّار کا مُقابَلہ کرنے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کو منع نہیں فرمایا۔''

---

1 ......مسند ابی داوٗد الطیالسی، البراء بن عازب، الحدیث: ۷۲۵، ص۹۹۔
صحیح البخاری، کتاب الجھاد، باب ما یکرہ من التنازع......الخ، الحدیث: ۳۰۳۹، ص۲۴۴.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسندعبداللہ بن مسعود، الحدیث: ۴۴۱۴، ج۲، ص۱۹۱.

3 ......دلائل النبوۃ للبیھقی، باب سیاق قصۃ خروج النبی الی احد......الخ، ج۳، ص۲۱۳.

اِیمان نہیں چھپاؤں گا:

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانی فرماتے ہیں: امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دین کا اعلانیہ اظہار فرماتے اور نیک اَعمال کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے: ''تَصَوُّف چُھپے حق کو ظاہر کرنے کا نام ہے۔''

﴿92﴾......حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میرے اِسلام لانے کی ابتدا کچھ یوں ہوئی کہ میری ہمشیرہ دردِ زِہ میں مبتلا تھیں تو میں سخت تاریک رات میں گھر سے نکلا اور بیتُ اللہ شریف پہنچا اور غلاف کعبہ کو تھام لیا۔ اِسی دوران حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حجرِ اَسود کے پاس پہنچے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نعلین شریف پہنے ہوئے تھے، جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز میں مصروف رہے پھر واپس تَشْرِیف لے گئے۔ اس کے بعد میں نے ایک ایسی آواز سنی جو اس سے پہلے نہیں سنی تھی تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: ''کون؟'' میں نے کہا: ''عمر۔'' فرمایا: ''اے عمر! تو مجھے دن میں چھوڑتا ہے نہ رات کو۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: یہ سن کر میں ڈر گیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے بددعا نہ فرمادیں تو میں نے فوراً کہا: ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے رسول ہیں۔'' یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے عمر! اِسے (یعنی ایمان کو) چھپائے رکھنا۔'' لیکن میں نے عَرض کی: ''اس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اِس کا اِسی طرح اعلان کروں گا جس طرح شِرک کا اِعلانیہ اِرْتِکاب کرتا تھا۔''[1]

فاروق کا لقب کیسے ملا؟

﴿93﴾......حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فاروق کیوں کہا جاتا ہے؟'' فرمایا: مجھ سے 3 دن

[1]......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب اسلام عمر بن الخطاب، الحدیث: ۱، ج۸، ص۴۵۲.

پہلے حضرت سیِّدُ نا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِسلام قبول کیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تو میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ ہے جس کے سوا کوئی مَعبُود نہیں، تمام اچھے نام اسی کے لائق ہیں، پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونا مجھے رُوئے زمین میں سب سے زیادہ محبوب تھا۔ میں نے پوچھا: ''رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہاں تشریف فرما ہیں؟'' میری بہن نے کہا: ''وہ صفا کے پاس دارِ اَرقم میں ہیں۔'' میں سیدھا وہاں پہنچا تو حضرت سیِّدُ نا حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) دیگر صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے ساتھ وہاں موجود تھے اور تاجدارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حجرے میں تشریف فرما تھے، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو تمام صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) جمع ہو گئے۔ حضرت سیِّدُ نا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' تو سب نے کہا: ''عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) آئے ہیں۔''

یہ سُن کر حضورِ سیِّد عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لائے اور میرے کپڑوں کو کھینچ کر چھوڑ دیا مجھ پر اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ میں گھٹنوں کے بل گر پڑا، پھر ارشاد فرمایا: ''اے عمر! کیا باز نہیں آؤ گے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے فوراً پڑھا: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. تو دارِ ارقم میں موجود صحابۂ کرام رِضِیَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَنْھُم نے اس زور سے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کا نعرہ لگایا کہ مسجد والوں نے سنا، میں نے عَرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم زندہ رہیں یا مریں کیا حق پر نہیں ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں کیوں نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اگرچہ تم زندہ رہو یا وفات پاؤ حق پر ہو۔'' میں نے عرض کی: ''تو پھر چھپیں کیوں؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مَبْعُوث فرمایا! آپ ضرور نکلیں گے۔'' پس حُضُور نبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں دو صفوں میں نکلنے کا حکم دیا، ایک میں حضرتِ سیِّد نا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دوسری میں، مَیں تھا۔ بھیڑ کی وجہ سے ہم آٹے کی طرح پِس رہے تھے یہاں تک کہ ہم مَسْجِدِ حرام میں داخل ہو گئے، جب قریش نے مجھے اور حضرت سیِّدُ نا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا تو انہیں ایسی تکلیف پہنچی جو پہلے کبھی نہ پہنچی تھی پس رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس وجہ سے مجھے ''فاروق'' کا لقب دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حق و باطل کے درمیان فرق فرما دیا۔[1]

---

[1] ......صفة الصفوة، عمر بن الخطاب، ج ۱، ص ۱۴۱، تاریخ الخلفاء، عمر بن الخطاب، ص ۱۱۳.

﴿94﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے دیکھا کہ ابھی تک حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ 39 افراد مسلمان ہوئے تھے اور میں چالیسواں مسلمان تھا، پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے دین کو غلبہ عطا فرمایا اور اپنے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدد فرمائی اور اسلام کو عزّت بخشی۔'' (1)

اِسلام کے لئے مَصائب برداشت کیئے:

﴿95﴾......حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن زید بن اَسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اپنے ابتدائے اِسلام کا واقعہ بتاؤں؟'' ہم نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' تو فرمایا: میں لوگوں میں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُشمنی میں سب سے زیادہ سخت تھا، ایک مرتبہ صَفا کے پاس ایک گھر میں حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے بیٹھ گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری قمیص کھینچی اور فرمایا: ''اے ابن خطاب! اسلام لے آ! پھر دُعا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہدایت عطا فرما۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں نے پڑھا ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہ'' مسلمانوں نے اس زور سے ''اللّٰہُ اکبر'' کا نعرہ لگایا کہ مکہ کی گلیاں گونج اٹھیں، اس وقت حالت یہ تھی کہ مسلمان اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے۔ اور جب کوئی مسلمان ہوجاتا تو کُفّار اس کے درپے ہوجاتے۔ وہ اِسے مارتے اور یہ اُنہیں مارتا۔

میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور ساری صورت حال بتائی اس نے گھر میں گھُس کر دروازہ بند کرلیا پھر میں قریش کے ایک بڑے سردار کے پاس گیا اسے اپنے اِسلام کے بارے میں بتایا لیکن وہ بھی گھر میں گھُس گیا میں نے اپنے دل میں کہا: ''یہ تو کوئی بات نہ ہوئی لوگ تو مسلمانوں کو مارتے ہیں لیکن مجھے کیوں نہیں کوئی مارتا؟'' پھر ایک شخص نے کہا: ''کیا تم سب پر اپنے اسلام کو ظاہر کرنا چاہتے ہو؟'' میں نے کہا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: ''جب لوگ حجر اسود کے پاس جمع ہوجائیں تو فلاں کے پاس جاکر اسے اپنے بارے میں بتا دینا کیونکہ وہ شخص راز کے معاملے میں ہلکا ہے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں اس کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ میں نے تمہارا دین چھوڑ دیا ہے۔'' اس نے فوراً بلند آواز سے اِعلان کیا: ''ابن خطاب بے دین ہوگیا ہے۔''

---

(1)......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم٥٢٠٦ عمر بن الخطاب، ج٤٤، ص٣٩.

اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ کُفّار مجھے مارنے لگے اور میں بھی انہیں مارنے لگا اسی دوران میرے ماموں نے آکر اِعلان کیا: ''اے لوگو! میں اپنے بھانجے کو پناہ دے چکا ہوں۔ لہٰذا اب کوئی اسے چھونے کی جرأت نہ کرے۔'' سب لوگ مجھ سے دور ہو گئے مگر میں نہیں چاہتا تھا۔ میں نے کہا: ''دوسرے مسلمانوں کو زدوکوب کیا جاتا ہے۔ لیکن مجھے نہیں مارا جاتا۔'' جب لوگ بَیْتُ اللہ شریف میں جمع ہوئے تو میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا: ''تم سن رہے ہو؟'' اس نے کہا: ''میں نے نہیں سنا تم نے کیا کہا۔'' میں نے کہا: ''میں تمہاری پناہ تمہیں لوٹاتا ہوں۔'' میرے ماموں نے کہا: ''ایسا نہ کرو!'' لیکن میں نے اس کی پناہ لینے سے اِنکار کر دیا۔ اس نے کہا: ''جیسے تمہاری مرضی ہے۔'' پھر میری مار پیٹ ہوتی رہی یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِسلام کو غلبہ عطا فرما دیا۔'' (1)

حق گوئی و صلۂ رحمی:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گفتگو سکون واطمینان، سنجیدگی اور وقار کے ساتھ ہوتی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قطعِ رحمی اور فراق سے اِجْتِناب فرماتے، احکامِ خُداوندی کو پھیلاتے اور مضبوطی کے ساتھ نافذ کرواتے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ ''تَصَوُّف، حق کی مُوافقت اور مخلوق سے دُور رہنے کا نام ہے۔''

﴿96﴾......امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ ''کوئی فرشتہ ہے جو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان پر بولتا ہے۔'' (2)

﴿97﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''ہم اس بات کو بالکل بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینہ واطمینان امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان پر بولتا ہے (3)۔'' (4)

---

1 ......دلائل النبوة للبیھقی، باب ذکر اسلام عمر......الخ، ج٢، ص٢١٦ تا ٢١٩، بتغیرٍ قلیلٍ.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب ماذکرفی فضل عمربن الخطاب، الحدیث:١٤، ج٧، ص٤٨٠، بتغیرٍ.

3 ......یعنی حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے کلام ان کی زبان میں مسلمانوں کے دلوں کو چین ہوتا تھا یا وہ فرشتہ جسے سکینہ کہتے ہیں وہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی زبان پر بولتا تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ج٨، ص٣٦٧)

4 ......جامع معمر بن راشد مع مصنف عبد الرزاق، باب اصحاب النبی، الحدیث:٢٠٥٤٨، ج١٠، ص٢١٨

﴿98﴾......حضرت سیِّدُنا عَمرو بن مَیمُون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''ہم اصحابِ رسول کثیر تعداد میں ہونے کے باوجود اس بات کا اِنکار نہیں کرتے تھے کہ سکینہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان پر بولتا ہے۔''(1)

﴿99﴾......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمر فاروق (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی زبان اور ان کے دِل پر حق کو جاری فرما دیا ہے۔''(2)

﴿100﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (قرآن پاک میں) تین باتوں میں میری مُوافقت فرمائی ہے: (۱) مقام ابراہیم (۲) پردہ اور (۳) جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔''(3)

جنگِ بدر میں خاص کردار:

﴿101﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ مجھے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ جب بدر کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُشرِکین کو شکست سے دوچار کیا تو ان کے 70 آدمی قتل ہوئے اور 70 ہی قید ہوئے تو حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحْبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے مشورہ طَلب فرمایا اور پوچھا: ''اے خطاب کے بیٹے (عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) تمہاری ان قیدیوں کے مُتَعَلِّق کیا رائے ہے؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کی ''میرا خیال یہ ہے کہ آپ میرا فلاں رشتے دار میرے حوالے فرمائیں میں اس کی گردن اُڑاتا ہوں اور اولادِ عقیل (یعنی حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چچا کی اولاد) حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے کی جائے وہ ان کی گردن اُڑائیں اور فلاں حضرت سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے ہو، وہ اسے قتل

1......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ٥٢٠٦ عمر بن الخطاب، ج ٤٤، ص ١١٠.

2......جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبه، الحدیث: ٣٦٨٢، ص ٢٠٣١.

3......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، الحدیث: ٦٢٠٦، ص ١١٠٠.

کریں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ظاہر فرما دے کہ ہمارے دلوں میں مُشرِکین کی کوئی مَحبت نہیں، یہ لوگ قریش کے سردار، اَئِمَّہ اور پیشوا تھے۔'' لیکن رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری رائے پر عَمَل نہ فرمایا اور مُشرِکین سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جب دوسرے دن میں حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صدیق اکبر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بتایئے! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے رفیق (حضرتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو کس چیز نے رُلایا؟ اگر مجھے بھی اس چیز کی وجہ سے رونا آیا تو روؤں گا ورنہ آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے میں رونے کی کوشش کروں گا۔'' حُضُور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''قیدیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب اس درخت سے بھی زیادہ قریب آچکا تھا پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ کریمہ نازِل فرمائی:

مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِؕ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ﳓ وَ اللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۶۸﴾

(پ ۱۰، الانفال: ۶۷، ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو! تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کے لئے غنیمت کے اَموال کو حلال فرما دیا اور آئندہ سال جب اُحد کا مَعرِکہ پیش آیا تو مسلمانوں نے جو بدر میں فدیہ وُصول کیا تھا اس کے بدلے میں 70 مسلمان شہید ہوئے۔ (فتح کے بعد دوسرے حملہ میں) صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین پسپا ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کے چار دندانِ مُبارَک (کے بعض حصّے) بھی شہید ہوئے اور خَود (لوہے کی جنگی ٹوپی) کی کڑیاں سر میں چُبھ گئیں اور حُضُور نبی مُکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَقدس پر خون بہنے لگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل فرمائی:

اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْهَاۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَاؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ(۱۶۵) (پ٤،ال عمران:١٦٥)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا جب تمہیں کوئی مصیبت پہونچے کہ اس سے دُونی تم پہنچا چکے ہو تو کہنے لگو کہ یہ کہاں سے آئی تم فرمادو کہ وہ تمہاری ہی طرف سے آئی بے شک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔(1)

﴿102﴾......حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروِی ہے کہ جب بدر کے دن کُفَّار کو قید کرلیا گیا تو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مشورہ لیا۔ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یہ آپ کی قوم اور خاندان والے ہیں لہٰذا آپ انہیں آزاد فرما دیں۔'' اور جب امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مشورہ لیا تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں قتل کر دینے کا مشورہ عرض کیا لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى (پ١٠،الانفال:٦٧)

ترجمۂ کنزالایمان: کسی نبی کے لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے۔

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملے تو فرمایا: ''قریب تھا کہ تمہاری مُخالَفت کی وجہ سے عذاب نازِل ہوجاتا۔''(2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے پر نُزُولِ آیات:

﴿103﴾......حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا: جب (منافقوں کا سردار) عبداللہ بن ابی سلول مرگیا تو حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا گیا، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند عمر بن الخطاب ،الحديث:٢٢١،ج١،ص٧٧.

2 ......المستدرك ،كتاب التفسير،سورة الانفال،الحديث:٣٣٢٣،ج٣،ص٦١.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مُنافِق کی نمازِ جنازہ کے اِرادے سے کھڑے ہوئے تو میں نے عَرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُشمن ابن اُبَی سَلُول کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے جس نے فلاں دن یوں کہا اور فلاں دن یوں کہا؟'' میں اس کے بُرائی کے شمار کرنے لگا اور رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکراتے رہے یہاں تک کہ جب میں نے بار بار یہ باتیں بیان کیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! مجھے چھوڑ دو کیونکہ مجھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا تو میں نے پڑھنے کو ترجیح دی چونکہ مُنافِقین کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ'' آپ ان کے لئے اِسْتِغْفار کریں یا نہ کریں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اگر مجھے مَعْلُوم ہوتا کہ 70 مرتبہ سے زائد اِسْتِغْفار کرنے میں اس کے لئے بخشش ممکن ہے تو میں اِسْتِغْفار میں زیادتی کر لیتا۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس کے جنازے کے ساتھ بھی چلے حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے دفن سے فارِغ ہونے تک اس کی قَبْر پر کھڑے رہے۔ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں اب مجھے رَسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جرأت آمیز کلام پر تَعَجُّب ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زیادہ جانتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ یہ دو آیتیں نازِل ہوئیں:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ (پ ۱۰، التوبۃ: ۸۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی وفاتِ ظاہِری تک کسی مُنافِق کی نمازِ جنازہ نہ پڑھائی۔ [1]

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں سے دور رہنے کی بھرپور کوشش کی لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی مُوافَقَت میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُنافِقین کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے روک دیا اور سابقہ لکھے ہوئے علم کی وجہ سے فِدْیَہ لینے کے مُعَامَلہ میں مسلمانوں سے درگزر فرمایا۔ یہی اس شخص کا راستہ ہے جو فتنہ میں مبتلا لوگوں سے فراق کا اِعْتِقاد رکھتا اور چاہتا ہے کہ اکثر باتوں میں اس سے اِتِّفاق کیا جائے اور اپنے اکثر اَحوال واَفعال میں مُخالَفت سے محفوظ رہے۔

1 ......جامع الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب و من سورۃ التوبۃ، الحدیث: ۳۰۹۷، ص ۱۹۶۴.

ہر مُعاملہ میں اِتّباعِ رسول:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی میں ساتھ رہے تو وفاتِ ظاہری کے بعد بھی ساتھ ہیں اور وہ سوتے جاگتے ہر حالت میں حُضُور نبیِّ اَکرم، رسولِ اَعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے رہے اور تمام اَفعال میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت کے پیکر رہے۔

عُلما فرماتے ہیں کہ ''صِراطِ مُستَقیم پر اِستِقامت اختیار کرنے اور دُرُست مَنزل تک پہنچنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

﴿104﴾......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد محترم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ''میں نے لوگوں کو آپس میں ایک بات کرتے دیکھا تو بہتر سمجھا کہ آپ کی بارگاہ میں عرض کر دوں، لوگوں کا خیال ہے کہ آپ (اپنے بعد) خِلافت کے لئے کسی کو مُقرَّر نہیں فرمارہے حالانکہ آپ کا کوئی اونٹوں یا بکریوں کا چرواہا ہو اور وہ انہیں چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آئے تو آپ ضرور سمجھیں گے کہ اس نے جانوروں کو ہلاک کر دیا جبکہ لوگوں کی حِفاظت و رعایت جانوروں سے بڑھ کر ہونی چاہئے۔'' یہ سُن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ دیر کے لئے سر جھکایا پھر سرِ مُبارک اُٹھا کر فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دین کی حفاظت فرمائے، میں کسی کو اپنا خلیفہ منتخب نہیں کروں گا۔ بے شک رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں فرمایا اور اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کروں تو یہ بھی دُرُست ہے کیونکہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خلیفہ منتخب فرمایا۔'' حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر کرنے سے میں نے جان لیا کہ آپ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقابلے میں کسی کی پیروی نہیں کریں گے اور کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کریں گے۔''(1)

﴿105﴾......حضرت سیِّدُ نا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں خواب میں حُضُور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مشرف ہوا تو

(1)......صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب الاستخلاف وترکہ، الحدیث: ٤٧١٤، ص ١٠٠٥.

دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف اِلتفات (یعنی توجہ) نہیں فرما رہے، میں نے عرض کی: ''یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھ سے ایسا کون سا فعل سرزد ہوا ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف توجہ نہیں فرما رہے ہیں؟'' سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کیا تم روزے کی حالت میں (اپنی زوجہ کا) بوسہ[1] نہیں لیتے؟'' میں نے عرض کی: ''اس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مَبْعُوث فرمایا! میں آئندہ کبھی بھی روزے کی حالت میں بوسہ نہیں لوں گا۔''[2]

چھوٹی بڑی آستینوں والی قمیص:

﴿106﴾...... حضرت سیِّدُنا عبید اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نئی قمیص زیبِ تن فرمائی پھر مجھے چھری لانے کو کہا اور فرمایا: ''اے بیٹے! میری آستینوں کو کھینچو اور اُنگلیوں کے پوروں سے زائد حصّہ کاٹ دو۔'' میں نے دونوں آستینوں کا بڑھا ہوا حصّہ کاٹا تو آستینیں چھوٹی بڑی ہوگئیں۔ میں نے عرض کی: ''ابا جان! اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اجازت دیں تو میں قینچی سے دونوں کو کاٹ کر برابر کردوں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بیٹے! رہنے دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی طرح دیکھا ہے۔'' وہ قمیص امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ زیبِ تن فرماتے رہے یہاں تک کہ پھٹ گئی اور میں اُکثر اس کے دھاگے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قدموں پر گرتے دیکھا کرتا تھا۔[3]

---

1 ...... یہ عمل امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تقویٰ کے خلاف تھا جس پر حُضُور غیب داں، سردارِ دو جہاں، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تنبیہ فرمائی ورنہ روزے کی حالت میں اگر اِنزال ہونے اور جماع میں پڑھنے کا اندیشہ نہ ہو تو بیوی کا بوسہ لینے میں کوئی حَرَج نہیں۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **فیضانِ سنّت** کے باب **فیضانِ رمضان** میں **احکامِ روزہ** کے تحت ردالمحتار ج۳ص ۳۹۶ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: ''بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن کو چھونا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اِنزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا (تو مکروہ ہے)۔'' (فیضان سنت، تخریج شدہ، جلد اول، باب فیضانِ رمضان "صفحہ ۱۰۵۷)

2 ...... المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الایمان والرؤیا، باب ما عبّره عمر، الحدیث: ٤، ج٧، ص ٢٤١.

3 ...... المستدرك، کتاب اللباس، باب کان نبی اللہ یکره عشرة خصال، الحدیث: ٧٤٩٨، ج٥، ص ٢٧٥.

شیطانی بول کی مذمت:

﴿107﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمررَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مَروِی ہے کہ ایک مرتبہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں عراق سے مال بھیجا گیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے تقسیم کرنا شُروع کردیا، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: ''اے امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر کچھ مال دُشمن یا کسی نازِل ہونے والی مصیبت سے بچاؤ کے لئے باقی رکھ لیں تو بہتر ہوگا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہلاک کرے! تو شیطانی بولی بول رہا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس مال کے بارے میں مجھے حجت سکھائی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں آنے والے کل کی خاطر آج اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کرسکتا، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا میں تو مسلمانوں کے لئے وہی کروں گا جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے کیا۔''

فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک خَصلَت:

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حق وثابت باتوں کا اِعتِراف کرتے اور بے بنیاد باتوں سے کنارہ کش رہتے اور کہا گیا ہے کہ ''تَصَوُّف کھرے کے لئے کھوٹے کو چھوڑ دینے کا نام ہے۔''

﴿108﴾......حضرت سیِّدُنا اَسود بن سُرِیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتا ہوں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی تعریف کرتا ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''بے شک تیرا رب عَزَّوَجَلَّ حمد کو پسند فرماتا ہے۔'' حضرت سِیِّدُنا اَسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَشعار سنانے لگا کہ اتنے میں ایک لمبے قد والے شخص نے اجازت چاہی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خاموش کرادیا۔ وہ شخص آیا، کچھ دیر بات چیت کی اور چلا گیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد میں نے دوبارہ اَشعار کہنے شُروع کئے تو وہ پھر آ گیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خاموش کرادیا۔ کچھ دیر گفتگو کرکے وہ چلا گیا تو میں نے پھر اَشعار کہے۔ ایسا دو تین مرتبہ ہوا تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون تھا جس کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے خاموش کرادیا کرتے تھے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَالِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”یہ عمر ہیں جو باطل کو پسند نہیں کرتے۔“ (1)

﴿109﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت اسود تمیمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حُضُورِ اَکرم، نُوْرِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَشعار سنانے میں مَصْرُوف ہو گیا۔ پھر ایک لمبے قد والے شخص نے اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خاموش کروا دیا۔ جب وہ چلا گیا تو رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”سناؤ“ میں پھر اَشعار سنانے میں مَصْرُوف ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ پھر آ گیا تو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خاموش کرا دیا، جب وہ چلا گیا تو رحمتِ عالم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”سناؤ۔“ میں نے عرض کی: ”یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ کون شخص ہے؟ جب آتا ہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے خاموش ہونے کا حکم فرماتے ہیں اور جب چلا جاتا ہے تو دوبارہ سنانے کا ارشاد فرماتے ہیں۔“ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یہ عمر بن خطاب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں جو باطل سے جدا ہیں۔“ (2)

حمد و نعت سننا جائز ہے:

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبداللّٰہ اَصْفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حمد و نَعت کا سننا جائز اور مُباح ہے۔ کیونکہ ان کے اشعار اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح و توصیف پر مشتمل تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانا کہ ”عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) باطل کو پسند نہیں کرتے“ اس سے وہ شخص مراد ہے جو بادشاہوں اور مالداروں کی مدح سرائی کو کمائی کا ذریعہ بنالیتا ہے اور مال کی حرص و طمع کی وجہ سے خوشامد پسند لوگوں کے آس پاس گھومتا رہتا ہے اور اپنے جھوٹ سے وہ ساری محافل و مجالس کو عیب دار بنا دیتا ہے کیونکہ وہ کسی کی ایسی تعریف بھی کر گزرتا ہے جس کا وہ مستحق نہیں ہوتا اور اگر کوئی عطیہ نہ دے تو رتبے والے شخص کی شان کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

1......الادب المفرد للبخاری، باب من مدح فی الشعر، الحدیث:٣٤٥، ص١٠٦.

2......المعجم الاوسط، الحدیث:٥٧٩٤، ج٤، ص٢٢٤.

تو اس قسم کی کمائی و پیشہ باطِل ہے اسی لیے حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ''عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) باطل کو پسند نہیں کرتے'' جبکہ صحیح اَشعار حِکْمتوں سے بھرپور، خوبصورت خزانہ ہے جس کے کہنے کی صلاحیت اللہ عَزَّوَجَلَّ ماہر علم وفن کو عطا فرماتا ہے اور خود امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم بھی اَشعار کہا کرتے تھے۔''

﴿110﴾...... حضرت سیِّدُنا اَسْوَد بن سَرِیْع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ میں رسولِ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَشعار سنایا کرتا تھا اور مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کی پہچان نہ تھی، ایک بار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں ایک ایسا شخص حاضر ہوا جس کے شانے چوڑے اور سر کے اگلے حصّے پر بال نہیں تھے کسی نے دو بار مجھے خاموش ہونے کا کہا تو میں نے کہا: ''اس کی ماں اسے گم کرے! یہ کون ہے جس کی وجہ سے میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَشعار سنانے سے خاموش ہو جاؤں؟'' کسی نے کہا: ''یہ حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' (حضرتِ سیِّدُنا اسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں) پھر میں سمجھ گیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر وہ مجھے شعر کہتے ہوئے سن لیں تو ان کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ کچھ کہے بغیر مجھے پاؤں سے گھسیٹتے ہوئے بقیع تک لے جائیں۔'' (1)

مثالی شخصیت

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''شرک وعناد سے پاک اور مَعْرِفَت ومَحَبَّت سے لبریز بندگانِ خُدا کا یہی راستہ ہے کہ کوئی باطل قول یا فعل انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل نہیں کرسکتا اور کوئی حالت انہیں حق کی جانب متوجہ ہونے سے غافل نہیں کرسکتی، وہ ہمیشہ کامل الحال اور مضبوط دل کے ساتھ حق کے رفیق ہوتے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مشکلات میں بھی اپنے عزّت وقوت والے رب عَزَّوَجَلَّ (کی رضا وخوشنودی) کے طالب رہتے اور اَحکاماتِ خُداوندی کی بجا آوری میں خوشحالی و بدحالی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اور کہا گیا ہے کہ: ''تصوُّف دنیاوی مراتب سے منہ موڑ کر آخرت کے اَرفع واعلیٰ مراتب کی طرف متوجہ ہونے کا نام ہے۔''

1 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۱۹، ج۱، ص۲۸۲.

عاجزی وانکساری:

﴾111﴿......حضرت سیِّدُنا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب سے مَروِی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ملکِ شام کی جانب تشریف لاتے ہوئے راستے میں ایک دریائی گزرگاہ پر پہنچے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے اُونٹ سے اترے، جوتے ہاتھ میں پکڑ کر اُونٹ کو ساتھ لئے پانی میں اُتر گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''آج آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اَہلِ زمین کے نزدیک بہت بڑا کام کیا (یعنی یہ آپ کی شایانِ شان نہیں) ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اے ابوعبیدہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! کاش! یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا، بے شک تم انسانوں میں سے ذلیل ترین لوگ تھے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے تم کو معزز بنا دیا لہٰذا جب بھی تم اسے چھوڑ کر کہیں اور عزت تلاش کرو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ذلت وخواری میں مبتلا فرما دے گا۔'' (1)

﴾112﴿......حضرت سیِّدُنا قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ملک شام تشریف لائے اور لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِستِقبال کرنے نکلے تو اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے اُونٹ پر سوار تھے۔ لوگوں نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین! چونکہ قوم کے سردار اور عظیم لوگ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مُلاقات کو آئیں گے اس لئے بہتر یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تُرکی گھوڑے پر سوار ہو جائیں۔'' خلیفۂ ثانی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں وہاں نہیں پاتا۔'' یہ کہنے کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا: ''بے شک اصل مُعَامَلَہ تو وہاں ہے اس لئے تم مجھے میرے اُونٹ پر ہی رہنے دو۔'' (2)

رعایا کی خبر گیری:

﴾113﴿......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبد اللہ اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کے اندھیرے میں اپنے گھر سے نکل کر ایک گھر میں داخل ہوئے پھر

---

1 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، الحدیث: ۸۱۹۶، ج۶، ص۲۹۱.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام عمر بن الخطاب، الحدیث: ۲، ج۸، ص۱۴۶.

کچھ دیر بعد وہاں سے نکلے اور دوسرے گھر میں داخل ہوئے، حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ سب دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ، صبح جب حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس گھر میں جا کر دیکھا تو وہاں ایک نابینا اور اپاہج بڑھیا کو پایا اور ان سے دریافت فرمایا: ''اِس آدمی کا کیا مُعَامَلہ ہے جو تمہارے پاس آتا ہے؟'' بڑھیا نے جواب دیا: ''وہ اتنے عرصہ سے میری خبر گیری کر رہا ہے اور میرے گھر کے کام کاج کے علاوہ میری گندگی بھی صاف کرتا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (اپنے آپ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے: ''اے طَلْحَہ! تیری ماں تجھ پر روئے، کیا تو امیر المؤمنین عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نقشِ قدم پر نہیں چل سکتا۔'' (1)

﴿114﴾...... حضرت سیِّدُنا حَسَن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک کُوڑا خانہ کے پاس سے گزرے تو وہاں رُک گئے۔ رُفَقا کو اس کی بدبُو سے اَذِیّت ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ تمہاری دُنیا ہے جس کی تم حرص ولالچ کرتے اور اس کے گُن گاتے ہو۔'' (2)

عیش وعشرت سے پاک زندگی

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عیش وعشرت سے کوسوں دور بھاگتے اور ہمیشہ رہنے والی آخرت کی زندگی کی بہتری کے خواہاں رہتے تھے۔ ہمیشہ مُشَقَّت برداشت کرتے اور شہوات وخواہشات سے دُور رہتے اور کہا گیا ہے کہ ''نفس کو سختیاں اور مُشَقَّت برداشت کرنے کا عادی بنانے کا نام تَصَوُّف ہے'' اور یہی عُمدہ مقام ہے۔

نفس پر سختیاں:

﴿115﴾...... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ قَحْط سالی کے دن تھے، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے نفس کو گھی سے روک رکھا تھا اور صرف زیتون پر گزارا کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیٹ میں تکلیف ہونے لگی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیٹ پر اُنگلی ماری اور کہا ''تجھے جتنی تکلیف ہوتی ہے ہوتی رہے، جب تک لوگوں سے فاقہ کی سختی ختم نہیں ہوتی تیرے لئے

---

1 ......صفة الصفوة ،ابو حفص عمر بن الخطاب ،ذكر اهتمامه برعيته ،ج١،ص١٤٦.

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عمر بن الخطاب ،الحديث:٦١٦،ص١٤٦.

میرے پاس یہی کچھ ہے۔'' (1)

﴿116﴾......حضرت سیِّدُ نا سَعد بن اَبی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حَفْصَہ بنتِ عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے اپنے والد سے عرض کی: ''یا امیرالمومنین! اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نرم کپڑا زیب تن فرمائیں اور اچھا کھانا تناوُل فرمائیں تو یہ بہتر ہے اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وسیع رِزْق اور کثیر مال عطا فرمایا ہے۔'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بیٹی! میں اس معاملے میں تیری مُخَالفت کروں گا، کیا تجھے یاد نہیں کہ حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زندگی میں کس قدر مُشکِلات کا سامنا کرنا پڑا؟'' پھر امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حالاتِ زندگی بیان کرنا شُروع کئے یہاں تک کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا رونے لگیں۔ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو کچھ تم نے کہا ایسا ہی ہے۔ لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس قدر مجھ سے ہوسکتا ہے میں مُشکِلات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِتباع کروں گا شاید میں آخرت کی راحت والی زندگی میں ان کا شریک ہوسکوں۔'' (2)

لذیذ اور عُمدہ غذاؤں سے پرہیز:

﴿117﴾......حضرت سیِّدُ نا حَسَن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تم سے بہتر لباس پہن سکتا ہوں، اچھا کھانا کھا سکتا ہوں اور آسائش والی زندگی گزار سکتا ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں سینے کے گوشت، گھی، آگ پر بُھنے ہوئے گوشت، چٹنی اور چپاتیوں سے ناواقف نہیں ہوں لیکن (استعمال اس لئے نہیں کرتا کہ) میں نے سنا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نعمت و آسائش پانے والی قوم کو عار دِلائی ہے۔ جیسا کہ اِرشادِ خُداوندی ہے:

اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا ترجمۂ کنزالایمان: اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک

1......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عمر بن الخطاب، الحديث: ٦٠٨، ص ١٤٥.

2......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عمر بن الخطاب، الحديث: ٦٦٠، ص ١٥٢.

وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ (پ۲۶،الاحقاف: ۲۰) چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے۔[1]

﴿118﴾......حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم بھی زندگی کی لذّات چاہتے ہیں کہ ہم حکم دیں کہ ہمارے لئے چھوٹی بکری بھونی جائے اور میدے کی روٹی اور مشکیزے میں نبیذ بنائی جائے یہاں تک کہ جب گوشت چکور (یعنی تیتر کی مثل پہاڑی پرندے کے گوشت) کی طرح (نرم) ہو جائے تو اُسے کھائیں اور اس سے پئیں لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکیزہ چیزوں کو آخرت کے لئے بچالیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا (پ۲۶،الاحقاف ۲۰) ترجمۂ کنزالایمان: اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے۔

﴿119﴾......حضرت سیِّدُ نا عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ عراقی لوگوں کا ایک وفد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کھانے کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے دیکھا کہ وہ جسموں کو طاقتور بنانے کے انداز میں کھا رہے ہیں تو ارشاد فرمایا: اے اہلِ عراق! اگر میں چاہوں تو تمہاری طرح عُمدہ کھانے بنوا سکتا ہوں لیکن ہم دُنیا کی ان نعمتوں کو چھوڑ دیتے ہیں، جو ہمیں آخرت میں ملیں گی کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک قوم کے بارے میں یہ فرمان نہیں سنا:

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا (پ۲۶،الاحقاف: ۲۰) ترجمۂ کنزالایمان: اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے۔[2]

﴿120﴾......حضرت سیِّدُ نا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ''اہلِ عراق کا ایک وفد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کی خدمت میں حاضر ہوا، جن میں حضرت سیِّدُ نا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه بھی شامل تھے۔ حضرت سیِّدُ نا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے ان کے سامنے ایک بڑا تھال پیش کیا جس میں روٹی اور زیتون کے تیل کا کھانا بنا ہوا تھا اور فرمایا: ''کھاؤ!'' انہوں نے بہت کم کھایا، تو امیر المؤمنین

1 ......الزهد لابن المبارك ،باب ماجاء في الفقر ،الحديث: ٥٧٩،ص ٢٠٤ ،مختصرًا.

2 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد،باب كلام عمربن الخطاب،الحديث: ٣٠،ج٨، ص ١٥١ .

حضرت سیِّدُ ناعُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم یہ کھانا کیوں نہیں کھاتے ؟تم کس چیز کا ارادہ رکھتے ہو کھٹا، میٹھا، ٹھنڈا، یا گرم؟ پھر اسے پیٹ میں ڈالو گے۔'' (1)

دُنیا کا نقصان برداشت کرلو:

﴿121﴾......حضرت سیِّدُ نا خَلَف بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے اس بات پر غور کیا ہے کہ جب دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کو نقصان پہنچاتا ہوں اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا کو نقصان پہنچتا ہے لہٰذا جب مُعَامَلہ اس طرح کا ہے تو تم (آخرت کی بہتری کی خاطر) فانی دُنیا کا نقصان برداشت کرلیا کرو۔'' (2)

نیکی کی دعوت کے مکتوب:

﴿122﴾......حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن ابوبُرْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک خط لکھا جس میں حمد وصلاۃ کے بعد فرمایا: ''خوش بخت حکمران وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا خوش حال ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بد بخت حکمران وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا کا بُرا حال ہو۔ خوش حال زندگی گزارنے سے اِجْتِناب کرنا ورنہ تمہارے مُقَرَّر کردہ عامل بھی خوشحالی کو پسند کریں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں تیری مثال اس جانور کی طرح ہوگی جو سبزے کو دیکھتے ہی اس پر ٹوٹ پڑتا ہے کہ کھا کر موٹا ہو جائے اور پھر اس کا موٹا ہونا ہی اس کی موت کا باعث بن جائے۔'' وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ۔ (3)

﴿123﴾......حضرت سیِّدُ نا عَامِر شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف ایک خط لکھا، اس میں فرمایا: ''جس شخص کی نیت دُرُست ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور لوگوں کے درمیان مُعَامَلات کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور جو لوگوں کی

---

1 ......الزھد لھناد بن السری، باب الزھد فی الطعام، الحدیث:٦٨٤، ج٢، ص ٣٦٠۔
المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام عمر بن الخطاب، الحدیث:٣٧، ج٨، ص ١٥٢، بتغیرٍ قلیلٍ۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عمر بن الخطاب، الحدیث:٦٦٥، ص ١٥٢۔١٥٣۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام عمربن الخطاب، الحدیث:٧، ج٨، ص ١٤٧۔

خاطر ایسی چیز سے زینت حاصل کرے جس کی حقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کچھ اور ہو تو ایسے شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ رُسوا کر دیتا ہے اور تمہارا کیا خیال ہے جلد حاصل ہونے والے مَعمولی رزق اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے خزانوں میں سے کون سی چیز افضل ہے؟'' والسَّلام.[1]

فَرامِینِ فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَنمول اِرشادات وفَرامین ان کے اَحْوال کی حقیقت پر دلالت کرتے ہیں۔

﴿124﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم نے صَبْر کو اپنی زندگی کی بہترین چیز پایا۔''[2]

﴿125﴾......حضرت سیِّدُنا ہِشام بن عُروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ لالچ محتاجی کا باعث ہے اور لوگوں سے مایوس ہو جانا مالداری کا سبب ہے اور بلاشُبہ انسان جب کسی چیز سے مایوس ہوتا ہے تو اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔''[3]

﴿126﴾......حضرت سیِّدُنا عامِر شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا دِل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مکھن سے بھی زیادہ نرم ہو گیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پتھر سے بھی سخت تر ہو گیا (یعنی ذاتی مُعامَلہ میں دل نرم اور حُدُودِ الٰہی کے مُعامَلہ میں سخت ہو گیا)۔''

تائبین کی صحبت میں بیٹھو:

﴿127﴾......حضرت سیِّدُنا عون بن عبد اللہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''توبہ کرنے والوں کی صحبت میں بیٹھو کہ وہ سب سے زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔''[4]

1 ......الزهد لهناد بن السری ،باب الرياء ،الحديث:٨٥٩،ج٢،ص٤٣٦ .
2 ......صحيح البخاری ،كتاب الرقاق ،باب الصبر عن محارم الله،ص٥٤٣ .
3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل ،زهد عمر بن الخطاب ،الحديث:٦١٣،ص١٤٦ .
4 ......المصنف لابن ابی شيبة ،كتاب الزهد ،باب كلام عمر بن الخطاب ،الحديث:٢٤،ج٨، ص١٥٠ .

﴿128﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاجِد سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''قرآنِ کریم کو یاد کرنے والے اور علم کا سرچشمہ بن جاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے آج کے دن کا ہی رزق طلب کرو۔'' (1)

صَبر و شکر اِختیار کرو:

﴿129﴾......حضرت سیِّدُ نا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے سنا: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے راستے میں اپنی جان و مال خرچ کرنا چاہتا ہوں۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: ''تم میں سے کوئی خاموش کیوں نہیں ہوتا کہ اگر آزمائش میں ڈالا جائے تو صَبر کرے اور عافیت پائے تو شکر بجالائے۔'' (2)

﴿130﴾......حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن جَعْدَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر یہ 3 چیزیں یعنی (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے پیشانی جھکانا (۲) ایسے اجتماعات میں شرکت کرنا جن میں اچھی باتیں اس طرح چننے کو ملتی ہیں جس طرح عمدہ کھجوروں کو چنا جاتا ہے اور (۳) راہ خدا میں سفر کرنا نہ ہوتا تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُلاقات کو اور زیادہ پسند کرتا (3)۔'' (4)

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل ،زهد عمر بن الخطاب ،الحديث:٦٣٢،ص١٤٨.

2 ......الزهد لهناد بن السرى ،باب سؤال الله العافية ،الحديث:٤٤٤،ج١،ص٢٥٦.

3 ......اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صَدقے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کو تا قیامت سلامت و آباد رکھے کہ اس پُرفتن دور میں 35 سے زائد شُعبہ جات میں سنّتوں کی خدمت کر رہی ہے۔ جن میں سے ایک شعبہ **''مدنی قافلہ''** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کے **مدنی قافلوں** میں بیان کردہ تینوں باتوں پر عمل کرنے کا با آسانی موقع ملتا ہے۔ اس لئے ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ وہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدنی جدول** کے مطابق زندگی میں یکمشت **12 ماہ**، ہر 12 ماہ میں **30 دن** اور عمر بھر ہر 30 دن میں کم از کم **3 دن** کے **مَدنی قافلے** میں سفر کو اپنا مَعمول بنائے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نَفرت کرنے اور اِیمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

4 ......الزهدللامام احمد بن حنبل، زهدعمر بن الخطاب، الحديث:٦٠٧، ص ١٤٥.

سردی کا موسم غنیمت ہے:

﴾131﴿......حضرت سیِّدُ نا ابوعثمان ہندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''سردی کا موسم عبادت گزاروں کے لئے غنیمت ہے۔''[1]

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گریہ وزاری:

﴾132﴿......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ''امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چہرۂ اَقدس پر بہت زیادہ گریہ وزاری کے سبب دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں۔''[2]

﴾133﴿......حضرت سیِّدُ نا ہشام بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ''امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب قرآنِ کریم کی کوئی آیتِ کریمہ تلاوت کرتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سانس رُک جاتا اور اس قدر روتے کہ زمین پر تشریف لے آتے پھر گھر سے باہر تشریف نہ لاتے یہاں تک کہ لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مریض سمجھ کر عیادت کے لئے آتے۔''[3]

﴾134﴿......حضرت سیِّدُ نا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ''میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے رونے کی آواز تین صفوں کے پیچھے تک سنی۔''[4]

حسابِ آخرت کا خوف:

﴾135﴿......حضرت سیِّدُ نا ثابت بن حَجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اپنے (اعمال کا) وزن کرلو اس سے پہلے کہ ان کا وزن کیا جائے اور اپنا مُحاسبہ کرلو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے۔ بے شک یہ تم پر قیامت کے دن کے حساب سے آسان ہے اور بڑی پیشی کے لیے تیار ہو جاؤ جس کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

---

1 ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب التهجد وقیام اللیل، الحدیث: ۴۲۱، ج۱، ص۳۳۲.

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عمر بن الخطاب، الحدیث: ۶۳۸، ص۱۴۹.

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب کلام عمر بن الخطاب، الحدیث: ۱۶، ج۸، ص۱۴۹.

4 ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الرقة والبکاء، الحدیث: ۴۱۶، ج۳، ص۲۵۳، بتغیرٍ قلیلٍ.

یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ (پ۲۹،الحاقة:۱۸)

ترجمہ کنزالایمان : اس دن تم سب پیش ہوگے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی۔[1]

﴿136﴾......حضرت سیِّدُنا ضَحَّاک رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا فرمان ہے: ''اے کاش! میں اپنے گھر والوں کے لئے ایک مینڈھا ہوتا وہ ایک عرصہ تک مجھے کھلا پلا کر موٹا تازہ کرتے حتی کہ میں خوب فربہ ہو جاتا اور گھر والوں کے کچھ مہمان آتے تو وہ میرا کچھ حصہ بھون لیتے اور کچھ حصّے کا سالن بنا لیتے پھر مجھے کھاتے اور پیٹ سے نکال دیتے (اے کاش!) میں انسان نہ ہوتا۔''[2]

بوقتِ شہادت عاجزی وانکساری:

﴿137﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سر ان کے مَرَضُ الْمَوْت میں میری ران پر تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''میرا سر زمین پر رکھ دو۔'' میں نے عرض کی: ''آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں سر میری ران پر رہے یا زمین پر؟'' فرمایا: ''اسے زمین پر رکھ دو!'' حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سر زمین پر رکھ دیا۔ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہلاکت ہو میرے اور میری ماں کے لئے اگر میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر رحم نہ فرمائے۔''[3]

﴿138﴾......حضرت سیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نیزہ مارا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میرے پاس زمین کے برابر بھی سونا ہوتا تو میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کو دیکھنے سے قبل ہی سارا سونا اس کے عوض قربان کر دیتا۔''[4]

﴿139﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نیزہ مارا گیا تو میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل ، زهد عمر بن الخطاب ،الحديث:٦٣٣،ص١٤٨ .

2 ......الزهدلهناد بن السرى،باب باب من قال،الحديث:٤٤٩، ج١، ص٢٥٨ .

3 ......مسند ابن الجعد ،شعبة بن عاصم بن عبيد الله ،الحديث: ٨٧٠،ص١٣٦ .

4 ......صحيح البخارى، كتاب فضائل اصحاب النبى،باب مناقب عمر بن الخطاب ،الحديث:٣٦٩٢،ص٣٠٠ .

''یاامیرالمؤمنین! خوشخبری ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذریعے شہر فتح کروائے ، نفاق کا خاتمہ کیا اور رزق کے دروازے کھول دیئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: ''اے ابن عباس! کیا آپ حکومت سے مُتَعَلِّق میری تعریف کررہے ہیں؟'' میں نے عرض کی کہ ''امارت کے علاوہ بھی۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں چاہتا ہوں کہ خِلَافت سے اس طرح نکل جاؤں جس طرح اس میں داخل ہوا تھا اور میرے لئے اس پر کوئی ثواب ہو نہ عذاب۔''[1]

خلیفۂ وقت کی چادر میں بارہ پیوند:

﴿140﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دورِ خِلَافت میں خطبہ دیا اور اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جو چادر پہنی ہوئی تھی اس میں بارہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے۔''[2]

اِحساسِ ذمَّہ داری:

﴿141﴾......حضرت سیِّدُنا داؤد بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر نہر فُرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوکی مرگئی تو مجھے اندیشہ ہے کہ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اس کے بارے میں باز پُرس فرمائے گا۔''

رحمتِ الٰہی کی اُمید:

﴿142﴾......حضرت سیِّدُنا یحیٰی بن ابی کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر کوئی مُنادِی آسمان سے ندا دے کہ ''اے لوگو! تم سب جنّت میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے'' تو مجھے خوف ہے کہ وہ شخص کہیں میں نہ ہوں اور اگر کوئی مُنادِی ندا دے کہ ''اے لوگو! تم سب جہنم میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے'' تو مجھے اُمّید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔

---

1 ......السنن الکبری للبیھقی، کتاب آداب القاضی، باب کراھیۃ الامارۃ......الخ، الحدیث: ۱۰۲۲۸، ج ۱۰، ص ۱۶۶.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عمر بن الخطاب، الحدیث: ۶۵۸، ص ۱۵۲.

﴿143﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحبزادے (حضرت سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی نیکی کرنے میں کوئی فرق نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ کوئی بات یا عمل ایسا نہ کرتے جس سے دونوں میں امتیاز ہو سکے۔'' (1)

فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دُعائیں

﴿144﴾......حضرت سیِّدُنا ابن عکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَکِیْم سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھ سے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ دُعا مانگا کرو ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَّتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَّتِیْ حَسَنَۃً یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بھی بہتر بنادے اور میرے ظاہر کو اوراچھا کردے۔'' (2)

﴿145﴾......حضرت سیِّدُنا اَسْوَد بن بِلال محاربی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خلیفہ بنے تو منبر پر کھڑے ہو کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: ''اے لوگو! میں دُعا مانگتا ہوں، تم آمین کہتے جاؤ! پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ دعا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں سخت ہوں، مجھے نرم کر دے۔ میں بخیل ہوں، مجھے سخی بنادے۔ میں کمزور ہوں، مجھے قوت عطا فرما۔'' (3)

﴿146﴾......حضرت سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یوں دُعا کرتے ہوئے سنا: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میری شہادت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہ ہو جس نے تجھے سجدہ کیا ہو کہ کہیں وہ اس وجہ سے بروزِ قیامت مجھ سے جھگڑا نہ کرے۔'' (4)

﴿147﴾......اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: ''میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا: ''اَللّٰھُمَّ قَتْلًا فِیْ سَبِیْلِکَ، وَوَفَاۃً فِیْ بَلَدِنَبِیِّکَ یعنی یااللہ عَزَّوَجَلَّ!

(1)......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم٥٦ عمر بن الخطاب، باب ذکر استخلاف عمر بن الخطاب، ج٣، ص٢٢١.

(2)......جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء: اللھم اجعل سریرتی خیرامن علانیتی، الحدیث:٣٥٨٦، ص٢٠٢١.

(3)......الطبقات الکبری لابن سعد، رقم٥٦ عمر بن خطاب، باب ذکر استخلاف عمر بن خطاب، ج٣، ص٢٠٨، بتغیر.

(4)......موطا للامام مالک، کتاب الجھاد، باب الشھداء فی سبیل اللّٰہ، الحدیث:١٠٢٤، ج٢، ص٢٠.

مجھے اپنی راہ میں شہادت کی موت عطا فرما اور اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر میں مرنا نصیب فرما۔'' میں نے عرض کی: ''یہ کیسے ہوسکتا ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو ایسا ہوگا۔'' (1)

﴿148﴾......حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وادیٔ بطحا میں ایک جگہ اپنے ہاتھوں سے مٹی ہموار کی پھر اس پر اپنی چادر کا ایک حصّہ بچھا کر اس پر چت لیٹ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دُعا مانگی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں بوڑھا ہو چکا ہوں میرے اَعْصاب کمزور پڑ گئے، میری رعایا پھیل چکی ہے، پس میرے ضائع کرنے اور زیادتی کرنے سے قبل تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔'' (2)

﴿149﴾......حضرت سیِّدُنا سُلَیم بن حَنْظَلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دُعا مانگا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَأْخُذَنِیْ عَلٰی غِرَّۃٍ اَوْتَذَرَنِیْ فِیْ غَفْلَۃٍ اَوْتَجْعَلَنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْن یعنی یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اچانک موت، غَفلت کی موت اور غَفلت کی زندگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (3)

﴿150﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن خِراش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک خطبہ میں یہ دُعا مانگی: ''اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنَا بِحَبْلِکَ وَثَبِّتْنَا عَلٰی اَمْرِکَ یعنی یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی رسی کے ساتھ ہماری حفاظت فرما اور اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما۔'' (4)

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جنّت میں محل:

﴿151﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: مجھے اس بات کی بُہت خواہش تھی کہ مجھے کوئی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بتائے۔ پس میں نے خواب میں ایک محل دیکھا تو پوچھا: ''یہ محل کس کا ہے؟'' فِرِشتوں نے مجھے بتایا کہ ''یہ محل عُمر بن خطاب کا ہے۔'' اتنے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس محل سے اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر

1......المعجم الاوسط، الحدیث: ۲۷۹۵، ج۲، ص۱۳۸.
2......موطا للامام مالك، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الرجم، الحدیث: ۱۵۸۵، ج۲، ص۳۳٤.
3......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام عمر بن خطاب، الحدیث: ۱۱، ج۸، ص۱٤۸.
4......شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة، باب جماع الکلام فی الایمان، قول عمرو معاذ، الحدیث: ۱۵۳۰، ج۱، ص۷۲٦.

ایک چادر تھی گویا ابھی غسل فرمایا ہے۔'' میں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعَامَلَہ فرمایا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ''اگر میرا ربعَزَّوَجَلَّ میری بخشش نہ فرماتا تو قریب تھا کہ میری خلافت مجھے لے ڈوبتی۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''مجھے تم سے جدا ہوئے کتنا عرصہ گزرا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''12 سال۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اب جا کر حساب وکتاب سے فارِغ ہوا ہوں۔'' (1)

﴿152﴾......حضرت سیِّدُنا عباس بن عبد المُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پڑوسی تھا میں نے کسی کو ان سے افضل نہیں پایا، ان کی رات عبادت میں گزرتی تو دن روزے اور لوگوں کی ضَروریات پوری کرنے میں۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ ''مجھے خواب میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت نصیب فرما۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ کے بازار کی طرف سے سر پر عمامہ باندھے تشریف لا رہے ہیں، میں نے سلام کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میرے سلام کا جواب دیا پھر میں نے پوچھا: ''آپ کیسے ہیں؟'' فرمایا: ''میں خیریت سے ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟'' فرمایا: ''اب حساب وکتاب سے فارغ ہوا ہوں۔ اگر ربِّ غفار عَزَّوَجَلَّ میری بخشش نہ فرماتا تو قریب تھا کہ میری خِلافَت مجھے لے ڈوبتی۔'' (2)

نظر فاروقی میں دوستی کا معیار:

﴿153﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن شہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے فائدہ کاموں میں مشغول نہ ہونا، اپنے دشمن سے دُور رہنا، دوستی کے لئے صرف امانت دار شخص کا انتخاب کرنا کیونکہ امانت دار کے برابر قوم کا کوئی شخص نہیں ہوتا، فاجر شخص کی صحبت اختیار کرنے سے بچنا ورنہ وہ تمہیں گناہ کے راستے پر لگا دے گا اور اسے کبھی بھی اپنا راز نہ بتانا اور اپنے مُعَامَلَات کا مشورہ ایسے لوگوں سے کرنا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوں۔'' (3)

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، الرقم ٥٢٠٦ عمر بن الخطاب، ج٤٤، ص٤٨٣ برواية عبدالله بن عمرو.

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، رقم٥٦ عمر بن خطاب، ج٣، ص٢٨٦، مختصرًا.

3 ......المصنف لابن ابى شيبة، كتاب الزهد، كلام عمر بن الخطاب، الحديث:٩، ج٨، ص١٤٧.

حق کا بول بالا کرنے والے:

﴿154﴾......حضرت سیِّدُنا ابن زُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو باطِل کو چھوڑ کر اسے مَوت کی نیند سلا دیتے اور حق کا بول بالا کر کے اسے جِلا بخشتے ہیں۔ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی طرف رغبت دلائی جائے تو خوش ہوتے اور عذابِ الٰہی سے ڈرایا جائے تو ڈرنے لگتے ہیں۔ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خوفزدہ ہونے کے بعد دوبارہ اطمینان کی سانس نہیں لیتے اور بِن دیکھے لازوال یقین سے مالا مال ہوتے ہیں۔ خوف نے ان کو ایسا خُلُوص بخشا کہ باقی رہنے والی زندگی کے مُقَابَلَہ میں انہوں نے ہر چیز سے جدائی اختیار کر لی۔ زندگی ان کے لیے نعمت اور موت کرامت ہے۔ حورعین سے ان کا نِکاح ہوگا اور ہمیشہ رہنے والے نوعُمر لڑکے ان کی خدمت پر مامور ہوں گے۔''

✧===✧===✧===✧

پیارے اِسلامی بھائیو!

سرورِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی: عِلْم کا طَلَب کرنا ہر مسلمان پر فَرض ہے۔''

(سنن ابن ماجه، الحديث ٢٢٤، ج ١، ص ١٤٦)

امیرالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عَفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کمالِ انکساری کے ساتھ اظہارِ بندگی کرنے والے۔ ذوالنورین [1] کا لقب پانے والے۔ خوفِ خُدا رکھنے والے۔ راہِ خُدا میں دو مرتبہ ہجرت کرنے والے۔ دونوں قبلوں (بیت المقدس اور خانہ کعبہ) کی طرف نماز پڑھنے کا شُرف حاصل کرنے والے۔ مسلمانوں کے تیسرے عَظِیْمُ الشَّان خلیفہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ (پ۷، المائدۃ:۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں۔

امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ان عبادت گزار بندوں میں ہوتا ہے جو ساری ساری رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ وقیام کی حالت میں رہتے۔ آخرت سے ڈرتے اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی آس لگائے رکھتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خُصُوصی صفات میں سخاوت وحیا، خوفِ خُدا اور رحمتِ خُداوندی کی ہمیشہ اُمید رکھنا شامل ہیں۔ دِن سخاوت وروزہ کی حالت میں گزرتا تو رات بارگاہِ خُداوندی میں سجدہ وقیام میں کٹ جاتی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مصیبتیں آنے اور ان پر صَبْر کرکے جنّت پانے کی خوشخبری سنائی گئی۔ کہا گیا ہے کہ ''تَصَوُّف راہِ حق میں مَصْروفِ عَمَل رہ کر منزل تک رسائی پانے کا نام ہے۔''

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل پر آیاتِ مُبارکہ:

﴿155﴾......حضرت سَیِّدُ نا محمد بن حاطِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر خیر ہونے لگا تو حضرت سَیِّدُ نا حَسَن بن علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''ابھی امیر المؤمنین تشریف لائیں گے۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ

[1]......امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ذوالنورین (یعنی دونوروں والا) اس لیے کہا جاتا ہے کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 2 شہزادیاں حضرتِ سَیِّدَتُنا رقیہ اور حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یکے بعد دیگرے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نکاح میں آئیں تھیں۔ (عامہ کتب سیرت)

الکریم تشریف لائے اور فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان خوش بختوں میں سے ہیں جن کی شانِ عظمت نشان میں رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نازل ہوا:

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۳﴾ (پ۷،المائدۃ:۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔ (1)

﴿156﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآىٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ (پ۲۳،الزمر:۹)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے۔ (2)

عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شرم و حیا

﴿157﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت میں سب سے زیادہ پیکرِ شرم و حیا اور مُعزز و مُکرم عثمان بن عفان ہیں۔'' (3)

﴿158﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان عثمان بن عفان ہیں۔'' (4)

﴿159﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کی شرم و حیا کی شدت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی کمرے میں ہوتے اور اس کا دروازہ

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، ما ذکر فی فضل عثمان بن عفان، الحدیث: ۳۸، ج۷، ص۴۹۳.

2 ......صفۃ الصفوۃ، ابوعبد اللہ عثمان بن عفان، ذکر ثناء الناس علیہ وارضاہ، ج۱، ص۱۶۱.

3 ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب الالف، الحدیث: ۱۷۹۰، ج۱، ص۲۵۰.

4 ......المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب حبر ھذہ الامۃ عبد اللہ بن عباس، الحدیث: ۶۳۳۵، ج۴، ص۶۸۹.

بھی بند ہوتا تب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے اور حیا کی وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔‘‘ (1)

﴾160﴿......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ ’’قریش کے 3 شخصوں کا چہرہ سب سے روشن و پیارا ہے۔ ان کے اَخلاق بھی سب سے اچھے ہیں اور شرم و حیا میں بھی سب سے بڑھ کر ہیں۔ (وہ ایسے ہیں کہ) اگر تجھ سے بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں اور تم ان سے بات کرو تو نہ جھٹلائیں اور وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُثمان بن عَفان اور اَمینِ اُمّت حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن ہیں۔‘‘ (2)

عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عِبادات

﴾161﴿......حضرت سیِّدُنا زبیر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔‘‘ (3)

﴾162﴿......حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ’’مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہوگئی۔ میں عشا کی نماز ادا کرکے مقامِ ابراہیم پر پہنچا یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ مجید کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآن مجید ختم کرلیا۔ پھر رُکُوع و سُجُود کرکے نماز ختم کی اور اپنے جوتے لے کر چل دیئے۔‘‘ راوی فرماتے ہیں: ’’مجھے نہیں معلوم کہ اس سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ نماز پڑھی تھی یا نہیں۔‘‘ (4)

﴾163﴿......حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: ’’جب حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند عثمان بن عفان ،الحدیث:۵۴۳،ج۱،ص۱۶۰.

2 ......المعجم الکبیر ،الحدیث:۱۶،ج۱،ص۵۶.

3 ......المصنف لابن ابی شیبة ،کتاب صلاة التطوع و الامامة، باب من کان یامر بقیام اللیل، الحدیث:۶،ج۲،ص۱۷۳.

4 ......الزھد لابن المبارک،باب فضل ذکر اللہ ،الحدیث:۱۲۷۶،ص۴۵۲ ،بتغیرٍ قلیلٍ.

کرنے کے اِرادے سے دُشمنوں نے گھر کو گھیرا ہوا تھا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس وقت بھی اس سے بے نیاز تھے کہ لوگ انہیں شہید کر دیں یا چھوڑ دیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ساری رات عبادت کرتے اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآنِ مجید ختم کر لیا کرتے تھے۔" (1)

﴿164﴾......حضرت سیِّدُ نا امام شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مَسْرُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَشْتَر سے ملے تو پوچھا: "کیا تو نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا ہے؟" اس نے کہا: "ہاں۔" تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تو نے روزہ دار اور عبادت گزار شخص کو شہید کیا ہے۔" (2)

﴿165﴾......حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مَالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا: "تم نے اس شخص کو شہید کیا جو ساری رات عبادت کرتا اور ایک رَکْعَت میں قرآن مجید ختم کرتا ہے۔" (3)

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صبر کا بیان

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: "امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مَصائب و آزمائش کے آنے اور ان پر شکوہ و شکایت اور بے صَبْری سے بچنے کی بشارت پہلے ہی دے دی گئی تھی اس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان حالات میں صبر کر کے بے صَبْری سے محفوظ رہے اور شکر کر کے آزمائش میں بھی اطاعت کرتے رہے۔" کہا گیا ہے کہ "تَصَوُّف آزمائش کی سختی میں صبر کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات کی حَلاوَت حاصل کرنے کا نام ہے۔"

﴿166﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے ایک باغ میں حُضُور نبیِّ اَکرم، نُوْرِ مُجَسَّم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھلوایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اس مصیبت پر جو اس شخص کو پہنچے گی جنّت کی خوشخبری دو۔" حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے

(1)......المعجم الكبير، الحديث: ١٣٠، ج١، ص٨٧. (2)......المعجم الكبير، الحديث: ١١٤، ج١، ص٨١.

(3)......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عثمان بن عفان، الحديث: ٦٧٣، ص١٥٣.

ہیں میں نے دروازہ کھولا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔" میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کی انہیں خبر دی تو انہوں نے فرمایا: "اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدد گار رہے۔"[1]

﴿167﴾......حضرت سیِّدُ نا عبید اللّٰہ بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے کسی باغ میں تھے۔ ایک پست آواز شخص نے آنے کی اِجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "انہیں اندر آنے دو اور ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی جنّت کی خوشخبری دو۔" راوی فرماتے ہیں: "وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ میں نے انہیں یہ خبر دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا اور قریب آکر بیٹھ گئے۔"[2]

﴿168﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اندر آنے کی اِجازت طَلَب کی تو ارشاد فرمایا: "ان کو آنے کی اِجازت دو اور ایک مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی جنّت کی خوشخبری دو۔" امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عُثمان غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سن کر فرمایا: "میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے صَبْر کا سوال کرتا ہوں۔"[3]

چہرے کا رنگ بدلتا رہا:

﴿169﴾......حضرت سیِّدُ نا قَیس بن ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُ نا ابو سَہلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ جس دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کو شہید کرنے کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے گھر کو گھیرے میں لے لیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "بے شک نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا، میں آج اس وعدے کے مطابق صَبْر کروں گا۔" حضرت سیِّدُ نا قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس وقت صحابۂ کرام کو اس دن کی حقیقت کا اندازہ ہوا کہ جس دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تھا کہ "میں اپنے ایک صحابی سے

1......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمربن الخطاب، الحدیث:٣٦٩٣، ص٣٠٠.

2......مسند ابی داوٗد الطیالسی، الافراد عن عبد اللّٰہ بن عمرو، الحدیث:٢٢٨٧، ص٣٠٢.

3......المعجم الاوسط، الحدیث:٧٥٠٦، ج٥، ص٣٣٣.

رازونیاز کی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔'' عرض کی گئی: ''حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بلالائیں؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' عرض کی گئی: ''حضرت سیِّدُنا عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' عرض کی گئی: ''حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' بالآخر حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بُلایا گیا تو حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں آہستہ سے کچھ فرمانے لگے (جسے سُن کر) حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چہرے کا رنگ بدلتا رہا۔''[1]

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دو خُصُوصی فضیلتیں:

﴿170﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی سے مَروی ہے کہ امیرالمؤمنین، حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دو ایسی فضیلتیں حاصل تھیں، کہ ان کی مثل امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق وحضرت سیِّدُنا عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بھی حاصل نہ تھیں۔(۱) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا صَبْر کرنا یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ظلماً شہید کردیا گیا (۲) تمام لوگوں کو قرآن مجید کی ایک قراءت پر جمع کرنا۔''[2]

راہِ خُدا میں مال خرچ کرنا

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے مال کے ذَرِیعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنُودی حاصل کرتے اور اس کے بندوں پر مال خرچ کرنے میں اپنے دوستوں سے بڑھ جاتے تھے۔ جبکہ اپنے لئے تھوڑے ہی مال اور مَعْمُولی لباس پر قناعت فرماتے۔ اور عُلَمائے کرام کا ایک فرمان یہ بھی ہے کہ: ''فضیلت کی اِنتہا تک پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرنا تَصَوُّف ہے۔''

﴿171﴾......حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دومرتبہ جنّت خریدی، ایک مرتبہ جب بِئرِ رُوْمَہ (پانی کا کنواں) خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا اور دوسری مرتبہ جب غَزْوَۂ تبوک کے لئے سامانِ جہاد فراہم کیا۔''[3]

1......سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل عثمان، الحديث:١١٣، ص٢٤٨٤، بتغيرٍ قليلٍ.

2......المصاحف لابن أبي داؤد، باب اتفاق الناس مع عثمان......الخ، الحديث:٣٦، ج١، ص٤٨.

3......المستدرك، کتاب معرفة الصحابة، باب اشترى عثمان الجنة مرتين، الحديث:٤٦٢٦، ج٤، ص٦٨، بتغيرٍ قليلٍ.

راہِ خُدا میں 300 اُونٹ پیش کیئے:

﴿172﴾......حضرت سیِّدُنا عَبْدُالرحمٰن بن اَبی خُبَاب سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج ومَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غَزْوَۂ تبوک کے موقع پر لوگوں کو راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دلائی تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''میں نے 100 اونٹ بمع ساز وسامان راہِ خدا میں دیئے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ ترغیب دلائی تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''مزید 100 اُونٹ سامان کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیسری بار پھر لوگوں کو ترغیب دلائی تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر عرض کی: ''میں ساز وسامان کے ساتھ 100 اونٹ اَور راہِ خُدا میں پیش کرتا ہوں۔'' راوی فرماتے ہیں: ''میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہاتھ ہلاتے ہوئے ارشاد فرما رہے ہیں: ''آج کے بعد عثمان کو کوئی عَمل نقصان نہیں دے گا[1]۔'' [2]

﴿173﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ''جب سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے

---

[1]......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 108 صفحات پر مشتمل کتاب ''چندے کے بارے میں سوال جواب'' کے صفحہ 14 اور 15 پر امیرِ اہلسنّت، شیخ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ حدیثِ پاک ''سنن الترمذی، ج۵ ص ۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰'' سے نقل فرمائی ہے جس میں بالترتیب پہلے 100 پھر 200 اور پھر 300 اُونٹوں کا ذکر ہے۔ اس کے بعد صفحہ 16 پر تحریر فرماتے ہیں: آج کل دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ دوسروں کے سامنے جذبات میں آکر چندہ لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑتا ہے حتی کہ کچھ تو دیتے بھی نہیں، مگر قربان جایئے! سَیِّدُ الاسخیا، عثمان باحیا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جود وسخا پر کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے اعلان سے بہت زیادہ چندہ پیش کیا۔ چنانچہ، مفسرِ شہیر حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو ان کا اعلان تھا مگر حاضر کرنے کے وقت (آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے) نوسو پچاس (950) اونٹ، پچاس (50) گھوڑے اور ایک ہزار (1000) اشرفیاں پیش کیں پھر بعد میں دس ہزار اشرفیاں (10'000) اور پیش کیں، (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پہلی بار میں ایک سو (100) کا اعلان کیا، دوسری بار سو کے علاوہ اور دوسو (200) کا، تیسری بار اور تین سو (300) کا، کل چھ سو (600) اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔ (مِراۃُ المناجیح، ج۸، ص ۳۹۵)

[2]......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبد الرحمٰن بن خباب السلمی، الحدیث: ۱۶۶۹۶، ج۵، ص ۶۰۳.

مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جنگِ تبوک کے دن تیاری کے لئے بھاگ دوڑ کرتے دیکھا تو یہ دُعا فرمائی: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے اگلے پچھلے، ظاہر وچھپے سب گُناہ مُعاف فرما۔'' (1)

﴿174﴾......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگِ تبوک کے موقع پر حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر تھا۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک ہزار دینار لائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر کے چلے گئے، پھر دوبارہ آئے اور مزید ایک ہزار دینار پیش کئے اور چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: ''میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان دیناروں کو اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمارہے ہیں: ''آج کے بعد عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو کسی عمل سے نُقصان نہیں ہوگا۔'' (2)

﴿175﴾......حضرت سیِّدُ نا ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب حُضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ تبوک کی تیاری فرمانے لگے تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ایک ہزار دینار پیش کئے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا مانگی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو فراموش نہ کرنا۔'' پھر فرمایا: ''آج کے بعد عُثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) جو بھی عَمل کریں ان پر کوئی حرَج نہیں۔'' (3)

﴿176﴾......حضرت سیِّدُ نا قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ''میں نے جنگِ تبوک کے موقعے پر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے ایک ہزار مجاہدین کو ساز وسامان کے ساتھ سواریاں دیں، جن میں پچاس گھوڑے تھے۔'' (4)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم٤٦١٩عثمان بن عفان، ج٣٩، ص٥٧.

2 ......جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب فی عد عثمان تسمیة شهیدا، الحدیث: ٣٧٠١، ص ٢٠٣٣، بتغیرٍ قلیلٍ.

3 ......فضائل الخلفاء الراشدین لأبی نعیم الأصبهانی، فضیلة لذی النورین عثمان بن عفان، الحدیث: ٧، ص١١.

4 ......الاستیعاب فی معرفة الصحابة، الرقم١٧٩٧عثمان بن عفان، ج٣، ص١٥٧، بتغیرٍ.

لباس میں سادگی:

﴿177﴾......حضرت سیِّدُنا حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ''میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کو مَسْجِد میں ایک کپڑے میں لپٹے سوئے دیکھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے آس پاس کوئی نہ تھا حالانکہ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ امیرالمؤمنین تھے۔'' (1)

﴿178﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالمَلِک بن شَدّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: ''میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کو جُمُعہ کے دن منبر پر اس حال میں دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے جسمِ مُبارَک پر ایک موٹی عدنی (یعنی یمنی) چادر تھی جس کی قیمت بمشکل چار یا پانچ درہم ہوگی اور ایک کوفی چادر تھی۔'' (2)

﴿179﴾......حضرت سیِّدُنا یُونُس بن عُبَیْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مَسْجِد میں قَیْلُولہ کرنے والوں کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا: ''میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کو مَسْجِد میں قَیْلُولہ کرتے دیکھا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ اُن دنوں خلیفۂ وقت تھے، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ اُٹھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے پہلو پر کنکریوں کے نشان تھے حالانکہ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ امیرالمؤمنین تھے۔'' (3)

﴿180﴾......حضرت سیِّدُنا شُرَحْبِیْل بن مسلم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ لوگوں کو امیروں والا کھانا کھلاتے اور خود گھر جا کر سرکہ اور زیتون کے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔'' (4)

﴿181﴾......حضرت سیِّدُنا سُلَیمان بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کو چند ایسے لوگوں کے بارے میں بتایا گیا جو کسی برے کام میں مَصْرُوف تھے، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ وہاں پہنچے تو وہ لوگ جا چکے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے وہاں بُرائی کے آثار دیکھے تو اس بات پر

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل ، زھد عثمان بن عفان، الحدیث: ٦٧٤، ص ١٥٤ .

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٩٢، ج ١، ص ٧٥ .

3 ......السنن الکبری للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب المسلم یبیت فی المسجد، الحدیث: ٤٣٤١، ج ٢، ص ٦٢٦ .

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل ، زھد عثمان بن عفان، الحدیث: ٦٨٤، ص ١٥٥ .

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا کہ اُنہوں نے بُرائی ہوتے نہیں دیکھی نیز اس کے شکرانے میں ایک غلام بھی آزاد کیا۔" (1)

غلام کے ساتھ حسنِ سُلوک:

﴿182﴾......حضرت سیِّدُنا میمون بن مِہْران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مجھے ہمدانی نے بتایا کہ "انہوں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا کہ ایک خچر پر سوار ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے آپ کا غلام نائل بیٹھا ہے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسلمانوں کے امیر تھے۔" (2)

﴿183﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن رومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اگر مجھے جنّت ودوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے لیکن مجھے یہ پتہ نہ ہو کہ مجھے کس طرف جانے کا حکم ہوگا تو میں یہ پسند کروں گا کہ مٹی ہو جاؤں، اس سے پہلے کہ مجھے کسی طرف جانے کا حکم دیا جائے۔" (3)

﴿184﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عامر بن رُبَیْعَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ (محاصرہ کے دن) ہم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی زنا کیا تھا اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ اسلام قبول کرنے کے بعد میری حیا میں مزید اِضافہ ہوا۔" (4)

﴿185﴾......حضرت سیِّدُنا عُقْبَہ بن صہبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "میں نے جب سے اسلام قبول کیا، کبھی بھی اپنا سیدھا ہاتھ اپنی شرمگاہ کو نہیں لگایا۔" (5)

﴿186﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلام ہانی فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل ، زھد عثمان بن عفان ،الحدیث: ۶۹۰،ص ۱۵۶.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد عثمان بن عفان ،الحدیث:۶۷۲،ص ۱۵۳.

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل،زھد عثمان بن عفان ،الحدیث:۶۸۶،ص ۱۵۵.

4 ......سنن النسائی ،کتاب المحاربة ،باب ذکر ما یحل به دم المسلم ، الحدیث:۴۰۲۴،ص ۲۳۵۱، مختصرًا.

5 ......سنن ابن ماجه ،ابواب الطھارة،باب کراھة مس الذکر بالیمین والاستنجاء بالیمین،الحدیث:۳۱۱،ص ۲۴۹۶،بتغیر.

سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے، تو اس قدر روتے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی ریش (یعنی ڈاڑھی) مُبارَک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔'' (1)

﴿187﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سوائے خالی روٹی کے عُمدہ کھانے، میٹھا پانی اور سایہ دار گھر ابنِ آدم کے لئے نعمت ہیں اور اس کے لئے اس میں کوئی فضیلت نہیں۔'' (2)

خطاؤں کو مٹانے والا کلمہ:

﴿188﴾......حضرت سیِّدُنا ابو مُشْجِعَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے: ہم ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ ایک مَرِیْض کی عیادت کے لئے گئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: ''کہو ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ'' مریض نے یہ کلمہ پڑھا۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اس شخص نے کلمہ طَیِّبہ کے ذریعے اپنی خطاؤں کو مٹا لیا۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے اِسْتِفْسار کیا کہ ''یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خود فرما رہے ہیں یا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے؟'' فرمایا: ''یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے۔'' (جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا تھا) تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو مَرِیْض کے لئے ہے، تَنْدُرُست کے لئے اس کی کیا فضیلت ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''تَنْدُرُست کے لئے یہ زیادہ گُناہوں کو مٹانے والا ہے۔'' (3)

---

1 ......جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فظاعۃ......الخ، الحدیث: ۲۳۰۸، ص۱۸۸٤.

2 ......مسند ابی داوٗد الطیالسی، الافراد، الحدیث: ۸۳، ص۱٤.

3 ......کنز العمال، کتاب الصحبۃ قسم الافعال، حق عیادۃ المریض، الحدیث: ۲۵۶۷۸، ج۹، ص۸۹.

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا مولا مُشکِل کُشا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم صاحبِ سیادت، محبِ آخرت، محبوب ربُّ الْعِزّ ت، بابِ مدینۃُ الْعِلم اور شہسوارِ میدانِ خَطَابَت تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قرآن وسنّت سے اِشارۃً ثابت ہونے والے مسائل کو نکالنے کی خوب صلاحیت رکھتے تھے۔ طَالبینِ راہِ ہدایت کے لئے نشانی وعلامت کی حیثیت رکھتے تھے۔ اِطاعت گزاروں کے لئے چراغ اور پرہیز گاروں کے دوست تھے۔ عدل کرنے والوں کے امام، (بچوں میں) سب سے پہلے ہادیٔ بَرحق صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ حق کو قبول کر کے اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک کی وَحْدَانِیَّت اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت پر ایمان لانے والے، پختہ یقین واِعْتماد کے ساتھ دُرُست فیصلے فرمانے والے، سب سے بڑھ کر حِلْم اور عِلْم والے تھے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہلِ تقویٰ کے پیشوا اور اہلِ مَعْرِفَت کی زینت ہیں۔ حقائقِ توحید سے آگاہ کرتے، علم توحید کے انوار کی طرف اشارہ فرماتے۔ بہت دانشمند و بڑے سمجھدار دل کے مالک تھے، کثرت سے سوال کرنے والی زبان اور محفوظ کرنے والے کان رکھتے تھے، وعدہ پورا کرتے، مصیبت وآزمائش کے اَسباب سے بچتے تھے۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عہد توڑنے والوں کو شکست دی، انصاف کا بول بالا اور دشمنانِ دین کا ڈٹ کر مُقَابَلہ کیا اور انہیں نیست ونابود کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ ''تَصَوُّف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت بجالانے اور اس کی مُقَرَّر کردہ حدود کو توڑنے سے بچنے کا نام ہے۔''

خداو مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے محبوب:

﴿189﴾...... حضرت سیِّدُ نا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیٔ اَکرم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیبر کے دن ارشاد فرمایا: ''میں یہ جھنڈا کل ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ فتح عطا فرمائے گا وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔'' راوی کہتے ہیں: ''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے وہ رات بڑی بے چینی سے گزاری

کہ کس خوش نصیب کوسرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جھنڈا عطا فرمائیں گے۔''صُبح حُضُور نبیٔ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا:''علی بن ابی طالب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کہاں ہیں؟''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی:''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ آنکھوں کی تکلیف میں مُبْتَلا ہیں۔'' ارشاد فرمایا:''انہیں میرے پاس لاؤ!'' چنانچہ، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضرِ خدمت ہوئے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن کی آنکھوں پر اپنا لعابِ دہن لگایا اور ان کے لئے دُعا فرمائی۔ اس کی برکت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہوگئیں اور ایسی ٹھیک ہوئیں گویا کہ کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ پھر رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی:''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک لڑوں جب تک کہ وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں؟'' ارشاد فرمایا:''نرمی سے کام لو، ان کے پاس پہنچ کر پہلے انہیں اسلام کی طرف بلاؤ پھر انہیں بتاؤ کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کیا حُقُوق ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک آدمی کو بھی ہدایت عطا فرما دے، تو یہ تمہارے لئے سُرخ اُونٹوں سے بھی بہتر ہے۔''[1]

﴿190﴾...... حضرت سیِّدُنا سَلَمَہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جھنڈا دے کر قَلْعَہ خیبر کی طرف بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوشش کے باوجود قَلْعَہ فتح نہ کر سکے اور واپس لوٹ آئے۔ دوسرے دن سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جھنڈا دے کر بھیجا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوری کوشش کی لیکن قَلْعَہ خیبر فتح نہ کر پائے اور واپس چلے آئے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''میں یہ جھنڈا کل ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ جب تک فتح نہ پائے گا واپس نہ آئے گا۔''

حضرت سیِّدُنا سَلَمَہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حُضُور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بلایا، اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ......صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابی طالب، الحدیث:٦٢٢٣، ص١١٠١.

عَنْہ آشوبِ چشم (یعنی آنکھوں کے مرض) میں مُبتلا تھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن کی آنکھوں پر اپنا لُعابِ دہن لگایا اور فرمایا: ''یہ جھنڈا لو اور لڑتے رہو یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ہاتھوں فتح عطا فرما دے۔'' حضرت سیِّدُنا سَلَمَہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جھنڈا لے کر نکلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تیز تیز چلتے رہے اور میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قَلْعَہ کے نیچے ایک پتھر کی چٹان پر جھنڈا نصب فرمایا، قلعہ کے اُوپر سے ایک یہودی نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں علی بن ابی طالب ہوں۔'' تو اُس یہودی نے کہا: ''اب تمہیں فتح مل جائے گی کیونکہ ہماری کتاب جو حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل ہوئی (یعنی تورات شریف) میں اِسی طرح لکھا ہے۔'' چنانچہ، امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اس وقت لوٹے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھوں مسلمانوں کو فتح عطا فرما دی۔'' (1)

علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے محبت کرو:

﴿191﴾......حضرت سیِّدُنا حسن بن علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروِی ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس عرب کے سردار یعنی حیدرِ کرّار کو بلا لاوٴ۔'' اُمّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرب کے سردار نہیں ہیں؟'' فرمایا: ''میں تو اولادِ آدم (یعنی ساری کائنات) کا سردار ہوں اور علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) عَرَب کے سردار ہیں۔'' چنانچہ، جب امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم حاضر ہوئے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو انصار کو بلانے کے لئے بھیجا، جب انصار حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے انصار کے گروہ! کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو اس کے بعد کبھی بھی راہِ راست سے نہ بھٹکو گے؟'' انصار نے عرض کی: ''کیوں نہیں! یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (ضرور ارشاد فرمائیں)۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ

(1)......السیرة النبویة لابن هشام، شان علی یوم خیبر، ج٣/٤، ص٢٨٤.

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ”یہ علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں،تم میری مَحبت کے ساتھ ساتھ ان سے بھی مَحبت رکھواور میری عزّت کے ساتھ ان کی بھی عزّت کرو۔(پھرارشادفرمایا) جس بات کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے یہ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے بذریعۂ وحی مجھے بتائی ہے،یہ حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔“ (1)

سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے فضائل ومناقب

﴿193﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ”میں حکمت کا گھر ہوں اور علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) اس کا دروازہ ہیں۔“ (2)

مؤمنین کے سردار:

﴿194﴾......حضرت سیِّدُ نا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں جہاں بھی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا :اے ایمان والو۔سے خِطاب فرمایا ہے اس گروہ کے علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سردار وامیر ہیں۔“ (3)

﴿195﴾......حضرت سیِّدُ نا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں عرض کی: ”کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم علی کو خلیفہ نہیں بنائیں گے؟“ ارشادفرمایا: ”اگر تم علی کو خِلافت سپُرد کرو گے تو انہیں ہدایت یافتہ و ہدایت دینے والا پاؤ گے، جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔“ (4)

﴿196﴾......حضرت سیِّدُ نا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

(1)......المعجم الکبیر،الحدیث:۲۷۴۹، ج۳، ص۸۸.

(2)......جامع الترمذی،ابواب المناقب،باب حدیث غریب:انا دار الحکمة وعلی بابها ، الحدیث:۳۷۲۳،ص۲۰۳۵.

(3)......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل ،فضائل علی ،الحدیث: ۱۱۱٤، ج۲،ص٦٥٤.

(4)......المستدرک ، کتاب معرفة الصحابة ،باب سؤال الناس......الخ،الحدیث:٤٤٩١/٤٤٩٢،ج٤،ص١٥-١٦

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ”اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے تو انہیں ہدایت یافتہ وہدایت دینے والا پاؤ گے۔ وہ تمہیں شَرِیْعَتِ بَیْضَا (یعنی روشن وچمکدار واضح شَرِیْعَت) پر چلائے گا۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ تم ایسا کرو گے۔“ (1)

حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا عِلم، حِکمت اور دانائی

﴿198﴾......حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا کہ کسی نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ”حِکمت ودانائی کو 10 حصّوں میں تقسیم کیا گیا، 9 حصے حضرت علی کو اور ایک حصّہ اور لوگوں کو عطا کیا گیا۔“ (2)

﴿199﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ”مجھے نصیحت فرمائیے!“ ارشادفرمایا: ”قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی: کہو! میرا رب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے۔ پھر اس پر قائم رہو۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”میں نے کہا: اَللّٰہُ رَبِّیْ وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْب یعنی: میرا رب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور میری توفیق اسی کی طرف سے ہے۔ میں نے اسی پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف رُجوع کرتا ہوں)۔“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ”اے ابوحَسَن (یہ حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) تمہیں عِلم مبارک ہو۔ تم نے عِلم کے سَمُنْدر سے پی پی کر خوب پیاس بجھائی۔“ (3)

﴿200﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”بے شک قرآن مجید 7 حُرُوف پر اُترا ہے اور ان میں سے ہر حَرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ایسے عالِم ہیں جن کے پاس ظاہر وباطن دونوں کا عِلم ہے۔“ (4)

---

1 ......فضائل الخلفاء الراشدين لأبي نعيم الأصبهاني، خلافة امير المؤمنين على بن ابى طالب، الحديث: ٢٣٢، ص٣٦٠.

2 ......تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، الرقم٤٩٣٣ على بن ابى طالب، ج٤٢، ص٣٨٤.

3 ......تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، الرقم٤٩٣٣ على بن ابى طالب، ج٤٢، ص٣٩١ "ونهلته نهلا" بدله "وثاقبته ثقبا".

4 ......تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، الرقم٤٩٣٣ على بن ابى طالب، ج٤٢، ص٤٠٠.

امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خُطْبہ:

﴿201﴾......حضرت سیِّدُنا ہُبَیْرہ بن یَرِیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے وصالِ ظاہری کے ایک دن بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بڑے شہزادے) حضرت سیِّدُنا حسن بن علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خُطْبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! گزشتہ کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ جس کا علمی مقام و مرتبہ ایسا تھا کہ نہ اگلے وہاں تک پہنچ سکے اور نہ پچھلے اسے پا سکیں گے۔

اور وہ ایسے تھے کہ جب نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں جھنڈا عطا فرما کر کسی مہم پر روانہ فرماتے تو وہ اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں فتح عطا نہ فرما دیتا ان کی دائیں جانب حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ہوتے اور بائیں جانب حضرت سیِّدُنا میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسے سخی تھے کہ بوقتِ وصال آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مال میں سے صرف سات سو دِرہم باقی تھے، جن سے آپ ایک غلام خریدنا چاہتے تھے۔''[1]

نگاہِ فاروقی میں مقامِ علی:

﴿202﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم ہم میں سب سے بڑے قاضی اور حضرت اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں۔''[2]

﴿204﴾......حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے کندھوں کے درمیان ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: ''اے علی! تجھے سات ایسے فضائل حاصل ہیں کہ جن میں بروزِ قیامت تمہارے ساتھ کوئی مُقابَلہ نہیں کر سکے گا: (۱)......تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانے میں سب سے پہلے ہو۔ (۲)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عَہْد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے۔ (۳)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے۔ (۴)......رعایا میں عَدل کرنے والے۔ (۵)......مساوات کے ساتھ تقسیم کرنے والے۔ (۶)......فیصلہ کرنے میں

1......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم۳علی بن ابی طالب، ج۳، ص۲۸.

2......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی المنذر ابی بن کعب، الحدیث:۲۱۱۴۳، ج۸، ص۶.

سب سے زیادہ صاحبِ بصیرت ہو اور (۷)...... بروزِ قیامت سب سے بلند مرتبہ میں ہو گے۔“ (1)

﴿205﴾...... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”مرحبا! اے مؤمنین کے سردار اور مُتَّقِین کے امام!“ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے عرض کی گئی: ”آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس چیز پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرتے ہیں؟“ فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو کچھ مجھے عطا فرمایا میں اس پر اس کی حمد کرتا، اس کی نعمتوں پر شُکر کی توفیق مانگتا اور مزید عطا کا سوال کرتا ہوں۔“ (2)

بارگاہِ الٰہی میں مقامِ علی:

﴿206﴾...... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ابو بَرْزَہ اَسْلَمِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بُلانے کے لئے بھیجا (جب وہ حاضر ہوئے تو میں نے سنا کہ) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں فرمایا: ”اے ابو بَرْزَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے بارے میں عَہد لیا ہے کہ علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہدایت کے عَلَم (یعنی نشانی و علامت)، ایمان کے مَنَارے، میرے اَولیا کے امام اور میرے تمام اِطاعت شِعار بندوں کا نور ہیں۔ (پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا) اے ابو بَرْزَہ! علی بن اَبِی طَالب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کل قیامت کے دن میرے امین اور میرے عَلَم (یعنی جھنڈے) کو اُٹھانے والے ہوں گے اور علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے خزانوں کی کُنجی ہیں۔“ (3)

علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اور حفاظتِ قرآن:

﴿208﴾...... امیر المؤمنین مَولا مُشکِل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ”جب رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصالِ ظاہری فرمایا تو میں نے قسم اُٹھائی کہ قرآنِ مجید کو جمع

1...... الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، باب الیاء، الحدیث: ۸۳۱۵، ج۵، ص ۳۲۰.

2...... تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۴۹۳۳ علی بن ابی طالب، ج۴۲، ص ۳۷۰.

3...... الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ۲۰۵۳ لاھز بن عبد اللّٰہ، ج۸، ص ۴۵۹ ”رحمة رب“ بدله ”جنة ربی“.

کرنے سے پہلے پیٹھ سے چادر نہیں اُتاروں گا۔ چنانچہ، میں نے ایسا ہی کیا اور قرآنِ حکیم کو جمع کرنے سے پہلے اپنی پیٹھ سے چادر نہیں اتاری۔'' (1)

﴿209﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسَعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (یعنی چند صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل رہے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نعلِ پاک کا تسمہ ٹوٹ گیا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اسے دُرُست کیا تو کچھ دیر چلنے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم میں سے ایک شخص تاَویلِ قرآن پر اس طرح قتال کرے گا جس طرح میں نے تنزیلِ قرآن پر کیا۔'' حضرت سیِّدُنا ابوسعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں انہیں یہ خوشخبری سنانے کے لئے نکلا لیکن اُنہیں اس بات پر زیادہ خوش ہوتے نہ پایا گویا اُنہوں نے پہلے سے سُن رکھا ہو۔'' (2)

﴿210﴾......امیر المؤمنین مولا مُشکِل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ''اے علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قریب کروں اور علم سکھاؤں تا کہ تو اسے یاد رکھے اور یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی: وَتَعِیَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾ (پ۲۹، الحاقة: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو۔ پس تیرے کان میرے علم کو محفوظ رکھنے والے ہیں۔'' (3)

﴿211﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں قرآنِ مجید کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب اور کہاں نازِل ہوئی، بے شک میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بہت سمجھنے والا دِل اور بہت سوال کرنے والی زبان عطا کی ہے۔'' (4)

1......سیر اعلام النبلاء، الرقم۲۵۳۲ محمد بن عثمان بن ابی شیبة، ج۱۱، ص۱۲۱۔
المصاحف لابن أبی داود، جمع علی بن أبی طالب القرآن فی المصحف، الحدیث:۲۵، ج۱، ص۳۴، بتغیر۔

2......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، فضائل علی، الحدیث: ۱۰۷۱، ج۲، ص۶۲۷

3......الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، باب الیاء، الحدیث:۸۳۳۸، ج۵، ص۳۲۹

4......الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر من کان یفتی بالمدینة......الخ، علی بن ابی طالب، ج۲، ص۲۵۷، بتغیر۔

بِن مانگے عطا فرمانے والے:

﴿212﴾......حضرت سیِّدُنا ابوبَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی روایت کرتے ہیں کہ امیرالمؤمنین مَولَامُشْکِل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے ان کے اپنے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''جب مجھ سے کسی نے کچھ مانگا تو میں نے اُسے دیا اور جب نہ مانگا تو میں نے بِن مانگے دیا۔'' (1)

﴿213﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑی ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو فُلاں فُلاں نہ مارے جاتے۔'' (2)

﴿214﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسَعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ بعض لوگوں نے حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شکایت کی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ سن کر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خُطْبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے بارے میں شکایت نہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ سب سے زیادہ خوفِ خُدا رکھنے والے ہیں۔'' (3)

﴿215﴾......حضرت سیِّدُنا اسحاق بن کَعْب بن عُجْرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''علی کو بُرا بھلا نہ کہو، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات میں فنا ہیں۔'' (4)

70 وصیتیں:

﴿216﴾......حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ ''ہم آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو 70 وصیتیں کیں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عِلاوہ کسی اور کو نہیں کیں۔'' (5)

---

1 ......الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ۷۷۵ سُلَیم مولی الشَّعْبی کُوفِی، ج٤، ص۳۳۳.

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب ماذکر فی عثمان، الحدیث:۸۱، ج۸، ص۶۹۸.

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث:۱۱۸۱۷، ج٤، ص۱۷۲.

4 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۳۲٤، ج۱۹، ص۱٤۸. 5 ......المعجم الصغیر للطبرانی، الحدیث:۹۵۳، ج۲، ص۶۹.

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''اِطاعت وفرمانبرداری امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی شان تھی اور قوت وطاقت سے اظہارِ بَراءَت کرنا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مقام تھا۔'' ایک قول یہ بھی ہے کہ ''اپنے تمام پوشیدہ مُعامَلات، دِلوں کو پھیرنے والے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے سُپُرد کر دینے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

﴿217﴾......حضرت سیِّدُ نا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تَہَجُّد کے وقت تَشْرِیْف لائے جبکہ میں اور فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) سو رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''کیا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟'' میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہماری جانیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قبضہ میں ہیں جب وہ چاہے گا تو ہم اُٹھ کر پڑھ لیں گے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لے گئے اور کوئی بات نہ کی اور میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی رانوں پر ہاتھ مارتے جاتے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے:

وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔[1]

(پ۱۵، الکھف ۵۴)

تسبیح فاطمہ کے فضائل

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اَوراد پر ہمیشگی اختیار فرمانے والے اور توشۂ آخرت کے لئے بہت کوشش کرنے والے تھے۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''تَصَوُّف مطلوب کو پانے کے لئے محبوب کی طرف رغبت رکھنے کا نام ہے۔''

﴿218﴾......امیر المؤمنین مولا مُشکِل کُشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ نُور کے

1......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ۵۷۱، ج ۱، ص ۱۶۷.

پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے تو میں نے حضرتِ فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) سے کہا کہ ''آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) اپنے ابّا جان، حُضُور رحمتِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر کوئی غلام مانگ لائیں کہ وہ کام کاج میں آپ کا ہاتھ بٹا سکے۔'' چنانچہ، آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) شام کے وقت حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''بیٹی کیا بات ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے صرف اتنا عرض کیا کہ ''سلام کے لئے حاضر ہوئی تھی۔'' حیا کی وجہ سے مزید کچھ نہ کہہ پائیں۔ جب گھر لوٹ کر آئیں تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' کہا: ''میں حیا کی وجہ سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ نہ کہہ سکی۔'' دوسری شب پھر امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے خاتونِ جنت، حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گھر کے کام کاج میں سُہولت کے لئے ایک غلام مانگنے بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اب بھی حیا کی وجہ سے سوال نہ کر سکیں۔

(حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مزید فرماتے ہیں کہ) جب تیسری شام آئی تو ہم دونوں حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں کام میں دشواری ہوئی تو ہم نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی غلام مانگ لائیں۔'' حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو تمہارے لئے سُرخ اُونٹوں سے بہتر ہے؟'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: ''جی ہاں! یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''صُبح و شام 33 بار سُبْحَانَ اللّٰہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہو، صُبح و شام ہزار نیکیاں ملیں گی۔'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اس

کے بعد میں نے اس کو اپنا مَعْمُول بنالیا پھر کبھی بھی ترک نہ کیا، ہاں جنگِ صفین کی رات میں اسے پڑھنا بُھول گیا تھا لیکن پھر آخر میں مجھے یاد آگیا تو میں نے پڑھ لیا۔'' (1)

﴿219﴾......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور میرے اور فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا) کے درمیان بیٹھ گئے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں سکھایا کہ جب ہم اپنے بستر پر لیٹیں تو 33 مرتبہ سبحان اللّٰہ 33 مرتبہ الحمدللّٰہ اور 34 مرتبہ اللّٰہ اکبر کہہ لیں، امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں: ''اس کے بعد میں نے یہ وظیفہ کبھی ترک نہیں کیا۔'' کسی نے دریافت کیا کہ ''جنگِ صفین کی رات بھی اسے ترک نہیں کیا تھا؟'' فرمایا: ''ہاں، صفین کی رات بھی اسے ترک نہیں کیا۔'' (2)

کھانے کا حق:

﴿220﴾......حضرت سیِّدُنا ابن اَعْبُد رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابن اَعْبُد! جانتے ہو کھانے کا حق کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''یا امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه! آپ ارشاد فرمائیں کھانے کا کیا حق ہے؟'' فرمایا: ''کھانے کا حق یہ ہے کہ کھانا شُروع کرنے سے پہلے یہ دُعا پڑھی جائے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع، یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو تو نے ہمیں رزق عطا فرمایا اس میں ہمارے لئے بَرَکت داخل فرما۔'' راوی کہتے ہیں: پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''یہ جانتے ہو کہ کھانا کھانے کے بعد اس کا شکر کس طرح ادا کرنا چاہیے؟'' میں نے عرض کی: ''نہیں، یا امیرالمؤمنین! آپ ارشاد فرمادیں کہ کس طرح اس کا شکر ادا کیا جائے؟'' فرمایا: ''کھانے کے بعد یہ پڑھا جائے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔''

اس کے بعد امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے اپنی زوجہ مُحترمہ اور جانِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے لاڈلی و پیاری شہزادی، شہزادیٔ کونین، اُمِّ حسنین

1......السنن الكبرى للنسائي، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب ذلك، الحديث: ١٠٦٥٢، ج٦، ص ٢٠٤.

2......المرجع السابق، باب تسبيح والتحميد......الخ، الحديث: ١٠٦٥١.

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی گھریلو زندگی کے مُتَعَلِّق بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''سنو! میری زوجہ بنتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھوں میں چکی چلانے کی وجہ سے چھالے اور مَشک اُٹھانے کی وجہ سے بدن پر نشان پڑ جاتے اور گھر میں جھاڑو دینے اور چولہے میں آگ جلانے کی وجہ سے کپڑے غبار آلود اور میلے ہو جاتے تھے۔ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کو ان کاموں کی وجہ سے سخت تکلیف ومُشقَّت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ایک بار جب حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس چند قیدی لائے گئے تو میں نے فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) سے کہا کہ ''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جاؤ اور کوئی خادم تم بھی مانگ لاؤ تاکہ کام کی مُشقَّت سے نجات پاؤ[1]۔''[2]

چنانچہ، وہ شام کے وقت بارگاہ رِسالت مآب علٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں حاضر ہوئیں تو سرکار دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''بیٹی کیا بات ہے؟'' فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) نے صرف اتنا عرض کیا کہ ''سلام کے لئے حاضر ہوئی تھی اور حیا کی وجہ سے کچھ اور نہ کہہ پائیں۔'' جب گھر لوٹ کر آئیں تو میں نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' کہا: ''میں حیا کی وجہ سے حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ نہ کہہ سکی۔'' دوسری شب پھر میں نے انہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گھر کے کام کاج میں سَہُولت کے لئے ایک نوکر مانگنے بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اب بھی حیا کی وجہ سے سوال نہ کرسکیں۔ (حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ) جب تیسری شام آئی تو ہم دونوں نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں کام میں دشواری ہوئی تو ہم نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی خادم مانگ لائیں، حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو تمہارے لئے سُرخ اُونٹوں سے بہتر ہے؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عرض

---

1 ...... کتاب میں یہ روایت یہیں تک نقل کر کے فرمایا ''آگے سابقہ حدیث کی مثل ہے''، لیکن ہم نے پڑھنے والوں کے ذوق کے لئے اس سابقہ روایت کے بقیہ حصے کو دوبارہ درج کر دیا ہے۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ۱۳۱۲، ج۱، ص۳۲۲.

کی: ''جی ہاں یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''صبح و شام 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر، 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ اور 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو، ہزار نیکیاں صبح وشام ملیں گی۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''اس کے بعد میں نے اس کو اپنا معمول بنالیا پھر کبھی بھی ترک نہ کیا ہاں جنگِ صفین کی رات میں اسے پڑھنا بھول گیا تھا لیکن پھر آخر میں مجھے یاد آ گیا تھا اور میں نے پڑھ لیا تھا۔''

کسبِ حلال کے لئے محنت و مزدوری:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جب زندگی میں سختی وجدوجہد کو لازم کرلیا تو مخلوق سے منہ موڑ کر کسبِ حلال اور محنت میں مصروف ہوگئے۔

کہا گیا ہے کہ ''تَصَوُّف اسباب پر بھروسہ نہ کرنے اور تقدیر کی طرف نظر کرنے کا نام ہے۔''

﴿221﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم عمامہ باندھے ہمارے پاس تشریف لائے اور بتانے لگے کہ ''ایک مرتبہ مدینۃ المنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا میں مجھے سخت بھوک محسوس ہونے لگی تو میں مزدوری کی تلاش میں مدینہ کے گردونواح کی طرف نکل گیا وہاں میں نے ایک عورت دیکھی جس نے مٹی کا ایک ڈھیر جمع کیا ہوا تھا جسے وہ پانی سے تر کرنا چاہتی تھی میں نے ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور مزدوری طے کی اور سولہ ڈول کھینچے یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے میں نے ہاتھ دھوئے پھر اس عورت کے پاس آیا اور کہا کہ بس مجھے اتنا کافی ہے، تو اس عورت نے مجھے 16 کھجوریں گن کر دیں، میں انہیں لے کر حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بتایا پھر میں نے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مل کر وہ کھجوریں تناوُل فرمائیں۔'' (1)

ایک روایت میں ہے کہ ''میں نے 16 یا 17 ڈول نکالے پھر اپنے ہاتھ دھوئے اور وہ کھجوریں لے کر حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے کلماتِ خیر کہے اور دُعا فرمائی۔''

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ١١٣٥، ج١، ص٢٨٦.

﴿222﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں ایک باغ میں گیا، اُس کے مالک نے کہا کہ ہر ڈول پر ایک کھجور کے بدلے میرے اس باغ کو سیراب کردو۔ میں نے کچھ ڈول نکالے اور اس کے بدلے میں کھجوریں وُصول کیں جن سے میری ہتھیلی بھر گئی پھر میں نے کچھ پانی پیا اور کھجوریں لے کر بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو گیا اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مل کر کھجوریں تناوُل کیں۔'' (1)

شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دُنیا سے بے رغبتی

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے بھی نیکوں اور زاہدوں کی زینت سے مُزَیَّن تھے۔

﴿223﴾......حضرت سیِّدُنا عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا کہ'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر پسندیدہ زینت سے اس نے کسی کو آراستہ نہیں کیا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں نیک لوگوں کی زینت ہے یعنی دُنیا سے بے رغبتی پس اب دنیا کو تجھ سے کوئی مطلب نہ تمہیں اس سے کوئی سروکار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے مساکین کی محبت عطا فرمائی لہٰذا تم ان کے پیروکار اور وہ تمہارے امام ہونے پر راضی ہیں۔'' (2)

دُنیا کی مذمت:

﴿224﴾......حضرت سیِّدُنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''بروزِ قیامت دنیا حسین وجمیل صورت میں آئے گی اور عرض کرے گی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنا کوئی ولی عطا فرما، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جا تیری کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی میری بارگاہ میں کوئی

---

(1) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث: ۷۰۱، ص ۱۵۷.

(2) ......مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب جامع فی مناقب علی، الحدیث: ۱۴۷۰۳، ج۹، ص ۱۶۱، بتغیرٍ.

مقام ہے کہ میں تجھے اپنا کوئی ولی عطا کروں۔ چنانچہ، اسے بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

نگاہِ علی میں دُنیا کی حقیقت:

امیر المؤمنین مولا مُشکل کُشا، شہنشاہِ اولیا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم تارکِ دنیا تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے لئے دُنیا کی حقیقت سے پردہ اُٹھ گیا، ہدایت وبصارت نصیب ہوئی اور ضلالت وگمراہی سے محفوظ رہے۔

﴿225﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص دُنیا میں زُہد اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے علم لدُنی سے نوازتا اور بغیر کسی واسطہ کے ہدایت عطا فرماتا ہے، نورِ بصیرت عطا فرماتا اور ضلالت وگمراہی سے بچاتا ہے۔“

مَعرِفَتِ اِلٰہی

امیر المؤمنین مولا مُشکل کُشا، شہنشاہِ اولیا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم مَعرِفتِ الٰہی کے عُلُوم بھی جانتے تھے اور آپ کا سینہ عرفانِ الٰہی کا گنجینہ تھا۔ منقول ہے کہ ”تَصَوُّف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات سے حجابات اٹھنے کا نام ہے۔“

﴿226﴾......حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے زَید بن صُوحان کی طرف پیغام بھیجا تو اُنہوں نے کہا: ”اے امیر المومنین! میں یہ نہیں جانتا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ ذاتِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کے عالم ہیں لیکن یہ ضَرور جانتا ہوں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے سینۂ مبارَکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت زیادہ عظمت ہے۔“

توحیدِ باری تعالٰی پر شاندار گفتگو:

﴿227﴾......حضرت سیِّدُنا نُعمان بن سَعد رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میں دار الامارت کوفہ میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے گھر میں تھا کہ نَوف بن عبد اللّٰہ آئے اور عرض کی: اے

امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ! دروازے پر 40اَفراد پر مشتمل یہودیوں کا وفد حاضر ہے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُنہیں بلوایا، جب وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے بیٹھ گئے تو عرض کی: ''اے علی! آسمانوں میں جو تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ ہے ہمیں اس کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیسا ہے؟ کیسا تھا؟ کب سے ہے؟ اور کہاں پر ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اے یہودیو! سنو! اور مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تم کسی اور سے سوال کرو گے یا نہیں، بے شک میرا رب عَزَّوَجَلَّ وہ ہے جو اَزَل سے ہے اس سے پہلے کچھ نہ تھا جس سے اس کا آغاز ہوتا، نہ وہ کسی شی سے بنا ہے، وہ ہماری عقل وفہم سے بالاتر ہے۔اس کا جسم نہیں جو کسی مکان کو گھیر سکے، نہ وہ پردے میں چھپا ہے کہ اس کا اِحاطہ کیا جاسکے، وہ حادث بھی نہیں ہے یعنی ایسا نہیں کہ وہ پہلے نہیں تھا بعد میں ہوا بلکہ وہ تو اس سے بھی پاک ہے کہ دیگر اَشیاء کی طرح اس کی کیفیت بیان کی جائے کہ وہ ایسا تھا، بلکہ وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا، زمانہ کی تبدیلی اور ہر آن کے بعد نئی آن کے وجود سے اس کی ذاتِ پاک پر کوئی اثر نہیں، خیالی تصاویر سے اس کی صفت کیونکر بیان ہوسکتی ہے اور فصیح وبلیغ زبانوں سے بھی کماحقّہ اس کی تعریف کیونکر ممکن ہوسکتی ہے؟

اس کی شان یہ نہیں کہ چیزوں کے اندر پایا جائے کہ کہنا پڑے کہ وہ سب چیزوں سے جدا ہے اور نہ ہی وہ اَشیاء سے جدا ہے جو کہا جائے کہ وہ ان چیزوں میں پایا جاتا ہے۔وہ اَشیاء سے نہیں کہ کہا جائے ان سے جدا ہو گیا، نہ ہی وہ ان اَشیاء سے بنا ہے کہ کہا جائے وہ بن گیا بلکہ وہ کیفیت سے پاک ہے، شہ رگ سے زیادہ قریب اور وہ ہر قسم کی مُشابہت سے بہت بعید ہے، اس کے بندوں کا کوئی لمحہ، کسی لفظ کی بازگشت، ہَوا کا کوئی جھونکا، کسی قدم کی آہٹ انتہائی تاریک رات میں بھی اس سے پوشیدہ نہیں، چمکتے چاند کی روشنی اس پر چھا نہیں سکتی، سورج کے روشن ہالہ کی کوئی کرن اس سے باہر نہیں، نہ ہی آنے والی رات کا متوجہ ہونا اور جانے والے دن کا پھرنا اُس پر مَخْفِی ہے بلکہ وہ کائنات کی ہر شی کا احاطہ کئے ہوئے ہے، وہ ہر مکان، ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر انتہا، ہر مدت سے باخبر ہے، انتہائیں تو مخلوق کے لئے ہوتیں ہیں اور حدیں اس کے غیر کی طرف منسوب ہیں۔اَشیاء خود بخود پیدا نہیں ہوتیں اور نہ پہلے زمانے کے ساتھ متصف ہوتی ہیں کہ ان کے اول وقت کو ابتدا قرار دیا جائے، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو چاہا پیدا فرمایا اور ان کو تخلیق وافزائش بخش دی اور جیسی چاہی صورت بخشی اور کیا ہی حسین صورتیں بنائیں، وہ اپنی بلندی وبزرگی میں یکتا ہے اور کوئی شے اس کے مُقابِل نہیں اور نہ ہی مخلوق کا اِطاعت کرنا اس کو نَفْع پہنچا سکتا ہے۔وہ دعا کرنے والوں کی دُعا قبول فرماتا ہے، زمین

وآسمان اس کے عبادت گزار فرِشتوں سے بھرے پڑے ہیں، مُردوں اور زندوں کے بارے میں بھی علم رکھتا ہے، بلند آسمانوں، ساتوں زمین نیز ہر چیز کے مُتعلّق علم رکھتا ہے، کثیر آوازوں کا جمع ہونا اسے متحیر نہیں کرتا اور نہ ہی کثیر زبانوں کا سننا اسے کسی ایک سے مشغول کرتا ہے، وہ مختلف آوازوں کو سننے والا اور بغیر اَعضاء و جوارح انہیں جواب دینے والا، مدبّر، بصیر، تمام اُمور کا جاننے والا اور خود زندہ اوروں کو قائم رکھنے والا ہے۔

پاک ہے وہ جس نے بغیر اَعضاء و بغیر ہونٹ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے کلام فرمایا اور جو یہ گمان کرتا ہے کہ ہمارا خدا محدُود ہے پس وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حقیقت سے نابلد ہے اور جو یہ کہے کہ مکانات اس کا احاطہ کئے ہوئے ہیں تو وہ فساد میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تو ہر جگہ کو مُحیط ہے۔ پس اگر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی صفات بیان کرنے سے باز نہیں آتا جو اس کی شان کے لائق نہیں تو حضرت سیِّدُنا جبریل، میکائیل اور اسرافیل عَلَیْہِمُ السَّلام کی تو صفت بیان کر کے دِکھا جو اس کی مخلوق ہیں حالانکہ تو اس سے بھی عاجز ہے تو پھر خالق و مَعبُود عَزَّوَجَلَّ کی صفت کا کیسے اِدراک کر سکتا ہے جسے نہ اُونگھ آئے نہ نیند؟ زمین وآسمان پر اُسی کی بادشاہت ہے اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔''

﴿228﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوالفَرَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں بچپن میں مرجاؤں جنّت میں داخل ہو جاؤں اور بڑا ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعرِفَت نہ حاصل کر پاؤں۔''

اہلِ ایمان سے محبت:

﴿229﴾...... حضرت سیِّدُنا عمر بن علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''لوگوں کا سب سے بڑا خیر خواہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ مَعرِفَت رکھنے والا وہ شخص ہے جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والوں (یعنی مسلمانوں) سے ان کے ایمان کی وجہ سے محبت رکھتا اور ان کی تعظیم کرتا ہے۔''

صَبر، یقین، جہاد اور عدل کے شعبے:

﴿230﴾...... حضرت سیِّدُنا جُلاس بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کرم کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک خُزاعی شخص آیا اور عرض کی: ''یا امیر المؤمنین! کیا

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِسلام کی تعریف سماعت کی ہے؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ہاں! میں نے حُضُور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''(عَمل کے اعتبار سے) اسلام کی بنیاد چار اَرکان پر ہے۔ صَبْر، یقین، جہاد اور عَدل۔ پھر صبر کے چار شعبے ہیں: (۱) جنّت کا شوق (۲) جہنم کا خوف (۳) دُنیا سے بے رَغبتی (۴) مَوت کا انتظار، لہٰذا جو جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ شہوات سے خود کو بچاتا ہے اور جسے جہنم کا ڈر ہوتا ہے وہ حرام کاموں سے باز رہتا ہے، دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے کے لئے مصیبتوں پر صَبْر کرنا آسان ہوتا ہے اور جو شخص موت کا منتظر ہوتا ہے وہ نیکیوں کی طرف جلدی کرتا ہے۔

اور یقین کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) فہم و فِراست (۲) عِلم و مَعْرِفَت (۳) عِبرت و نصیحت اور (۴) اِتباعِ سنت، تو جس نے فَہم و فِراست کو پالیا اس نے عِلم و مَعْرِفَت کو حاصل کرلیا اور جس نے عِلم و مَعْرِفَت کو حاصل کرلیا اس نے عِبرت و نصیحت سے فائدہ اٹھالیا اور جس نے عِبرت و نصیحت پائی اس نے اتباع سنّت کی اور جس نے سنّت کی اتباع کی گویا کہ وہ اولین میں شامل ہوگیا۔

پھر فرمایا کہ جہاد کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) نیکی کی دعوت دینا۔ (۲) بُرائی سے مَنْع کرنا (۳) ہر حال میں سچائی پر قائم رہنا اور (۴) نافرمانوں سے نَفْرت کرنا۔ لہٰذا جس نے نیکی کا حکم دیا اس نے مومن کی پیٹھ مضبوط کی، جس نے بُرائی سے مَنْع کیا اس نے مُنافِق کی ناک خاک میں ملادی، جس نے ہر جگہ سچ بولا اس نے اپنا فریضہ ادا کردیا اور اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے نافرمانوں سے نَفْرت کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے غصّہ کیا (یعنی اس کی نافرمانیوں کی وجہ سے اس نافرمان و گنہگار کو چھوڑے رکھا) اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے غصہ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کے لئے غضب فرمائے گا۔

مزید ارشاد فرمایا: ''عدل کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) تحقیق کرنا (۲) زیورِ عِلم سے خود کو آراستہ کرنا (۳) اَحکامِ شَرع کو جاننا اور (۴) باغِ حِلم میں رہنا، پس جس نے تحقیق سے کام لیا اس نے حُسنِ عِلم کو روشن کردیا، جس نے باغِ عِلم کو سیراب کیا اس نے شَرِیْعَت کے اَحکام جان لئے اور جس نے شَرِیْعَت کے اَحکام مَعْلُوم کرلئے وہ حِلم و بردباری کے باغات میں داخل ہوگیا اور جو شخص گلستانِ حِلم میں داخل ہوتا ہے وہ کسی مُعامَلے میں کوتاہی نہیں کرتا بلکہ لوگوں میں یوں

زندگی بسر کرتا ہے کہ لوگ اس سے راحت وآرام پاتے اور خوش ہوتے ہیں۔'' [1]

موت، انسان کی محافظ:

﴿231﴾......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابی کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَبِیْر سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے عرض کی گئی: ''کیا ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حفاظت نہ کریں؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''انسان کی مُحافِظ اس کی موت ہے۔'' [2]

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے ایسی اور بھی عُمدہ باتیں اور باریک ودِلچسپ نکات منقول ہیں جو محفوظ نہ رہے۔''

فَرامِیْنِ مَولامُشْکِل کُشا

﴿232﴾......حضرت سیِّدُنا قَیس بن اَبی حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''عمل سے بڑھ کر اس کی قبولیت کا اہتمام کرو اس لئے کہ تقویٰ کے ساتھ کیا گیا تھوڑا عَمَل بھی بہت ہوتا ہے اور جو عمل مقبول ہو جائے وہ کیونکر تھوڑا ہوگا۔'' [3]

اَصل بھلائی کیا ہے؟

﴿233﴾......حضرت سیِّدُنا عبدِ خیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''بھلائی یہ نہیں کہ تجھے کثیر مال واولاد حاصل ہو جائے بلکہ بھلائی یہ ہے کہ تیرا علم کثیر ہو اور حِلم بھی عظیم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت اتنی زیادہ کرے کہ لوگوں سے سَبقت لے جائے۔ جب تُو نیکی کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر بجالائے اور اگر گُناہ میں پڑ جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی بخشش طلب

---

1 ......شرح اصول اعتقاد اھل السنة والجماعة، باب جماع الکلام فی الایمان، الحدیث: ٧٠ ٥، ج١، ص ٧٤١.

2 ......جامع معمر بن راشد مع مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب القدر، الحدیث: ٢٠٢٦٥، ج١٠، ص ١٥٤، مفھومًا

3 ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ٤٩٣٣ علی بن ابی طالب، ج ٤٢، ص ٥١١۔

تاریخ الخلفاء للسیوطی، علی بن ابی طالب، فصل فی نبذ من اخبار ...... الخ، ص ١٨١.

کرے۔اور دُنیا میں بھلائی اس آدمی کو حاصل ہوتی ہے جو گناہ ہوجانے کی صورت میں توبہ کر کے اس کا تَدَارُک (اصلاح) کرلیتا ہے یا وہ شخص جو نیکیاں کرنے میں جلدی کرتا ہے اور تقویٰ و پرہیزگاری سے کیا گیا کوئی عمل بھی قلیل نہیں ہوتا اور جو عمل مقبول ہوجائے وہ کیونکر قلیل ہوگا۔'' (1)

5 عمدہ باتیں:

﴿234﴾......حضرت سیِّدُنا ابوزَغَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''میری 5 باتیں یاد رکھو(اور یہ ایسی عُمدہ و نایاب باتیں ہیں کہ) اگر تم اُونٹوں پر سوار ہو کر انہیں تلاش کرنے نکلو گے تو اُونٹ تھک جائیں لیکن یہ باتیں نہ مل پائیں گی: (۱) بندہ صرف اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے اُمّید رکھے۔ (۲) اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈرتا رہے۔ (۳) جاہل علم کے بارے میں سوال کرنے سے نہ شرمائے۔ (۴) اور اگر عالِم کو کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو (ہرگز نہ بتائے اور لَاعلمی کا اظہار اور صاف اِنکار کرتے ہوئے) ''وَاللّٰہُ اَعْلَمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے زیادہ علم والا ہے۔'' کہنے سے نہ گھبرائے اور (۵) ایمان میں صَبْر کی وہ حیثیت ہے جیسی جسم میں سر کی، اس کا ایمان (کامل) نہیں جو بے صَبْری کا مظاہرہ کرتا ہے۔'' (2)

لمبی امیدوں کا نقصان:

﴿235﴾......حضرت سیِّدُنا مہاجر بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین مَولا مُشکِل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''میں دو چیزوں سے بہت زیادہ خوف زدہ رہتا ہوں (۱) خواہش کی پیروی اور (۲) لمبی امیدیں۔ خواہش کی پیروی سے تو اس لئے خوف آتا ہے کہ یہ حق قبول کرنے میں رکاوٹ بن جاتی اور اس پر عمل کرنے سے روکتی ہے اور لمبی امیدوں سے خوف زدہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ آخرت بھلا دیتی ہیں۔ خبردار! دنیا پیٹھ پھیرے جا رہی ہے اور آخرت ہمارا رُخ کئے ہمارے قریب آ رہی ہے۔ ان دونوں (دنیا وآخرت) کے اپنے اپنے بیٹے (یعنی چاہنے والے) ہیں لیکن سنو! تم آخرت کے بیٹے (یعنی چاہنے والے) بنو اور دنیا کے بیٹے (یعنی چاہنے والے) نہ بنو۔ اس لئے کہ آج (یعنی دُنیا) عمل کا دِن ہے، یہاں حساب نہیں ہے اور کل (یعنی آخرت)

1 ......الزهد الكبير للبيهقي، فصل في قصر الأمل و المبادرة العمل......الخ، الحديث: ۷۰۸، ص ۲۷٦، مختصرًا.

2 ......شعب الإيمان للبيهقي، باب في الصبر على المصائب، الحديث: ۹۷۱۸، ج۷، ص ۱۲٤، بتغيرٍ قليلٍ.

حساب کا دِن ہے وہاں عَمَل کا موقع نہیں ملے گا۔“ (1)

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے صُبح وشام:

﴿236﴾......حضرت سیِّدُنا ابواَراکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار امیر المؤمنین مَولا مُشکل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد آفتاب کے ایک نیزہ بلند ہونے تک اسی جگہ اَفْسُردَہ حالت میں تشریف فرما رہے، پھر فرمانے لگے کہ ”میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصْحاب کو دیکھا ہے، لیکن تم میں سے کوئی بھی ان کے مشابہ نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ صُبح اس حال میں کرتے کہ بال بکھرے ہوتے، بدن گرد آلود اور چہرہ زُرد ہوتا تھا ایسے لگتا جیسے لوگ ان کے سامنے تَعْزِیت کرنے کے لئے جمع ہیں اور رات تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے کبھی اپنے قدموں پھر زور دیتے تو کبھی اپنی پیشانیوں پر۔ جب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے تو اس طرح جھومتے جس طرح آندھی میں درخت جھومتا ہے۔ پھر ان کی آنکھیں اس قدر آنسو بہاتیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ان کے کپڑے بھیگ جایا کرتے اور اب تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! لوگ غَفْلَت میں رات گزارتے ہیں۔“ (2)

گمنام بندوں کے لئے خوشخبری:

﴿237﴾......حضرتِ سیِّدُنا حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گمنام بندوں کے لیے خوشخبری ہے! وہ بندے جو خود تو لوگوں کو جانتے ہیں لیکن لوگ انہیں نہیں پہچانتے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (جنّت پر مُقَرَّر فِرِشتے) حضرت سیِّدُنا رِضوان عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی پہچان کرادی ہے یہی لوگ ہدایت کے روشن چراغ ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام تاریک فتنے اِن پر ظاہر فرما دیئے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِنہیں اپنی رحمت (سے جنّت) میں داخل فرمائے گا۔ یہ شہرت چاہتے ہیں نہ ظُلم کرتے ہیں اور نہ ہی ریا کاری میں پڑتے ہیں۔“ (3)

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث:٦٩٣،ص١٥٦۔
المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام علی بن ابی طالب ، الحدیث:١،ج٨،ص١٥٥.

2 ......صفۃ الصفوۃ ،ابو الحسن علی بن ابی طالب ،ج١،ص١٧٣ ،بتغیرٍقلیلٍ.

3 ......الزھد لھناد بن السری ،باب الریاء ،الحدیث:٨٦١،ج٢،ص٤٣٧۔
المصنف لابن ابی شیبۃ ، کتاب الزھد،کلام علی بن ابی طالب ،الحدیث:٣،ج٨،ص١٥٥.

کامل فقیہ کون؟

﴿238﴾......حضرت سیِّدُنا عاصم بن ضَمرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولا مُشکل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''سنو! کامل فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بے خوف نہ ہونے دے، اُس کی نافرمانی کی رُخصت نہ دے اور قرآنِ حکیم چھوڑ کر کسی اور چیز میں رغبت نہ رکھے، بغیر عِلْم کے عبادت، بغیر فہم کے عِلْم اور بغیر غور و فکر اور تَدَبُّر کے تِلاوتِ قرآن میں کوئی بھلائی نہیں۔'' (1)

﴿239﴾......حضرت سیِّدُنا عَمرو بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! عِلْم کے سرچشمے، رات کے چراغ (یعنی راتوں کو جاگ کر عبادتِ الٰہی کرنے والے)، بوسیدہ لباس اور پاکیزہ دل والے بن جاؤ اِس کے سبب آسمانوں میں تمہارے چرچے ہوں گے اور زمین میں تمہارا ذکر بلند ہوگا۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے رِقّت انگیز بیانات

﴿240﴾......حضرت سیِّدُنا بکر بن خلیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم بچھڑے کی طرح بے تابی سے آوازیں نکالو، کبوتر کی طرح پکارو، راہبوں کی طرح گوشہ نشین ہو جاؤ، اپنی اولاد و مال چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بلند مرتبہ میں اس کا قرب پانے یا اپنے گُناہوں کو جنہیں کِرَامًا کَاتِبِیْن نے گن رکھا ہے بخشوانے کے لئے چل پڑو تو یہ سب اس عظیم و کثیر ثواب کے مُقابلے میں بہت تھوڑا ہے جس کی میں تمہارے لیے اُمید کرتا ہوں۔ بہر حال میں تمہیں اس کے دردناک عذاب سے ڈراتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تمہاری آنکھیں اس

---

1 ......سنن الدارمی، المقدمۃ، باب من قال: الخشیۃ وتقوی اللہ، الحدیث: ۲۹۷ / ۲۹۸، ج۱، ص۱۰۱.

2 ......سنن الدارمی، المقدمۃ، باب العمل بالعلم......الخ، الحدیث: ۲۵۶، ج۱، ص۹۲، بتغیرٍ، روی عبد اللہ بن مسعود.

کے خوف اور اس سے مُلاقات کے شوق میں آنسو بہائیں پھر تم رہتی دنیا تک جیو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں ایمان کی نعمت سے نواز کر اس کے سبب جو تمہارے لئے بڑے بڑے انعامات رکھے ان کے لئے تم اَعمالِ صالحہ کر کے، مَشَقَّتیں سہہ سہہ کے کوئی کسر باقی نہ چھوڑو اور تا قیامت نیک اَعمال پر قائم رہو پھر بھی تم اپنے عَمل کی بدولت جنّت کے حق دار نہیں بن سکتے۔ ہاں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے تم رحم کئے جاؤ گے اور تم میں انصاف کرنے والے اس کی جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں توبہ کرنے والے عبادت گزاروں میں شامل فرمائے۔''

﴿241﴾......حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک جنازہ میں شریک ہوئے تدفین کے بعد میت کے وُرثاء پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ رونے لگے، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم کیوں روتے ہو؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم ان اَحوال کا مُشَاہَدہ کر لیتے جن کا مُشَاہَدہ میت نے کیا ہے تو تم اس مردے کو بھول جاتے (اور اپنے آپ پر روتے) یاد رکھو! موت تمہارے پاس آتی رہے گی یہاں تک کہ تم میں کوئی ایک بھی زندہ نہ رہے گا۔ اتنا بیان کرنے کے بعد حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہارے لئے بہت سی مثالیں بیان فرمائیں اور تمہاری مَوت کا وقت مُقرَّر کر رکھا ہے۔ اس نے تمہیں ایسے کان عطا کئے ہیں کہ وہ جو سُن لیتے ہیں اسے یاد کر لیتے ہیں اور ایسی آنکھیں بخشیں ہیں کہ جس چیز کو ان آنکھوں سے دیکھ لیا جاتا ہے وہ واضح ہو جاتی ہے۔ اس نے تمہیں ایسے دِل بھی دیئے ہیں جو مُعَامَلات کو سمجھ لیتے ہیں بے شک اُس نے تمہیں بے مَقْصَد پیدا نہیں فرمایا بلکہ کامل نعمتوں اور عمدہ اَشیاء کے ساتھ تمہیں عزّت بخشی، تمہارے لئے ہر چیز کی مقدار مقرر فرمائی اور تمہارے اَعمال کے مطابق جزا مقرر فرمائی۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! اسے پانے کی کوشش کرو! خواہشات کا دم توڑنے والی موت سے ہمکنار ہونے سے پہلے پہلے (نیک) عَمل کے ذریعے اس کے لئے تیاری کرو کیونکہ دنیا کی نعمتیں عارضی و فانی ہیں۔ اس کی آفتوں سے نہ کسی متکبر و مغرور کا غرور بچا سکتا ہے تو نہ ہی کسی اَفواہ ساز کی بات اور نہ باطل و ناحق کی طرف میلان رکھنے والے کسی شخص کا سہارا امن دے سکتا ہے کہ جو مشکل وقت میں ساتھ چھوڑ دیتا اور ہر وقت شہوت میں بدمست ہو کر خود فریبی کا شکار رہتا ہے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! آیات واَحادیث سے عبرت ونصیحت حاصل کرو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرو! وعظ و نصیحت سے نفع حاصل کرو! موت تم میں اپنے پنجے گاڑ چکی اور تمہیں مٹی کے گھر سے ملا کر رہے گی پھر صور پھونکنے کے ساتھ ہی قبروں سے اُٹھنے، میدان محشر کی طرف ہانکے جانے اور حساب کے لئے اللہ جبار وقہار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہونے والے ہولناک قسم کے اُمور پیش آنے والے ہیں اور یہ وہ دن ہے جب ہر نفس کے ساتھ ہانکنے والا ہوگا جو اسے میدان محشر کی طرف لے جائے گا اور ایک گواہ ہوگا جو اس کے اعمال کی گواہی دے گا۔ چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾

(پ ٢٤، الزمر: ٦٩)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین جگمگا اُٹھے گی اپنے رب کے نور سے اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیا اور یہ نبی اور اُس کی اُمت کے اُن پر گواہ ہوں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔

اس دن تمام شہر تھرا اُٹھیں گے۔ منادی ندا دے گا۔ وہ دن ملاقات کا دن ہوگا۔ پنڈلی سے پردہ اُٹھ جائے گا۔ سورج بے نور ہو جائے گا۔ دَرِندے محشر میں جمع کئے جائیں گے۔ راز ظاہر ہو جائیں گے۔ بدکاروں کے لئے ہلاکت کا دن ہوگا۔ دل کانپ اُٹھیں گے۔ اہلِ جہنم کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پھٹکار ہوگی۔ جہنم ان پر اپنے آنکڑے اور ناخن نکال لے گی اور ان پر چیخے چلائے گی۔ اس کی آگ کو ہوا مزید بھڑکائے گی۔ اس میں رہنے والے سانس نہ لے سکیں گے نہ ان پر موت طاری ہوگی اور نہ ان کی تکلیفیں ختم ہوں گی۔ ان کے ہمراہ فرشتے ہوں گے جو انہیں جہنم میں داخلے اور کھولتے پانی کی خوشخبری سنائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیدار سے محروم نیز اس کے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے دور ہوں گے اور جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس شخص کی طرح ڈرو جو ڈرا اور عاجزی اِختیار کی۔ خوفزدہ ہوا اور کوچ کے لئے چل پڑا۔ محتاط نظروں سے دیکھا تو کانپ اُٹھا۔ تلاش میں نکلا تو نجات کے لئے بھاگ پڑا۔ قیامت کی تیاری کے لئے زادِ راہ کمر پر رکھ لیا اور یاد رکھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ بدلہ لینے کے لئے کافی، ہر عمل کو دیکھنے والا، اعمال نامہ مضبوط فریق اور حجت کے لئے کافی، جنت ثواب دینے میں اور جہنم عذاب دینے میں کافی ہے۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے اور

تمہارے لیے مَغْفِرت طَلَب کرتا ہوں۔'' (1)

نُوف بِکَالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کو نصیحت:

﴿242﴾......حضرت سیِّدُنا نُوف بِکَالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ ایک رات امیر المؤمنین مولا مُشکل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم باہر نکلے اور ستاروں کی طرف دیکھنے لگے پھر فرمایا: ''اے نُوف! سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''یا امیر المومنین! جاگ رہا ہوں۔'' فرمایا: اے نُوف! دنیا میں زُہد اختیار کرنے اور آخرت میں رغبت رکھنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے (رہنے کے لئے بلند و بالا مکانات تعمیر کرنے کے بجائے خالی) زمین کو اختیار کیا، اس کی خاک کو اپنا بچھونا بنالیا اور اس کے پانی کو خوشبو تصوُّر کرلیا، تِلاوتِ قرآنِ پاک اور دُعا کو اپنی پہچان اور شِعار بنالیا، دنیا سے حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح کَنارہ کشی اختیار کی۔

اے نُوف! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ''بنی اسرائیل کو حکم فرمادو کہ وہ پاکیزہ دل، جھکی نگاہ اور (ظُلم سے) پاک وصاف ہاتھ لے کر میرے گھر (یعنی مَسْجِد) میں داخل ہوں اس لئے کہ میں ان میں سے کسی ایسے کی دُعا قبول نہیں کروں گا جس نے میرے کسی بندے پر ظُلم کیا ہوگا۔

اے نُوف! شاعر، نگران، (ظالم) پولیس والا، خراج وُصول کرنے والا اور (ظلمًا) ٹیکس لینے والا نہ بننا۔ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رات کے کسی وقت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''یہ وہ گھڑی ہے جس میں بندہ جو دعا مانگتا ہے قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ نگران، (ظالم) پولیس والا، خراج وُصول کرنے والا، (ظلمًا) ٹیکس لینے والا، ستار (طنبورے کی قسم کا ایک باجا) اور ڈھول بجانے والا نہ ہو۔'' (2)

عالِم، طالبِ علم اور جاہل:

﴿243﴾......حضرت سیِّدُنا کُمَیْل بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِبَاد سے مروی ہے کہ ایک دن امیر المؤمنین مولا

(1)......صفة الصفوة، ابو الحسن علی بن ابی طالب، کلمات منتخبة من کلامه و مواعظه، ج١، ص١٧١-١٧٢، مختصرًا.

(2)......تاریخ بغداد، الرقم٣٦٠٨، جعفر بن مبشر، ج٧، ص١٧٣، مختصرًا۔

تفسیر القرطبی، سورة البقرة، تحت الآیة١٨٦، ج١، الجزء الثانی، ص٢٣٩-٢٤٠

مُشکل کُشا، شہنشاہِ اولیا حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک قبرستان کے کنارے چلنے لگے یہاں تک کہ جب ہم ایک کھلے میدان میں پہنچے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه ایک جگہ بیٹھ کر سانس لینے لگے۔ پھر کچھ دیر بعد فرمانے لگے: ''اے کُمَیْل بن زیاد! دِل برتنوں کی طرح ہیں اور ان میں بہترین دِل وہ ہے جو بات کو زیادہ یاد رکھے۔ یہ بات یاد رکھو! کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں: (١)......عالمِ رَبّانی (٢)......راہِ نجات پر چلنے والا طالبِ عِلمِ دِین اور (٣)......وہ بےوُقُوف اور جاہل لوگ جو ہر سنی سنائی بات کی پیروی کرنے لگ جاتے ہیں، ہر ہوا کے ساتھ بدل جاتے ہیں، نورِ عِلم سے اپنے قلب و باطن کو روشن کرنے سے محروم رہتے اور کسی مضبوط ستون کو ذریعۂ حفاظت نہیں بناتے ہیں۔

عِلم مال سے بہتر ہے۔ عِلم تیری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تجھے حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ عِلم پھیلانے سے بڑھتا ہے جبکہ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے۔ عالِم سے لوگ مُحبت کرتے ہیں۔ عالِم، عِلم کی بدولت اپنی زندگی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت بجالاتا ہے۔ عالِم کے مرنے کے بعد بھی اس کا ذِکرِ خَیر باقی رہتا ہے جب کہ مال کا فائدہ اس کے زوال کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اور یہی مُعَامَلَہ مالداروں کا ہے کہ دنیا میں مال ختم ہوتے ہی ان کا نام تک مٹ جاتا ہے اس کے بَرعکس عُلما کا نام رہتی دنیا تک باقی رہتا ہے۔ مالداروں کے نام لینے والے کہیں نظر نہیں آتے جبکہ عُلمائے دِین کی عزّت اور مقام ہمیشہ لوگوں کے دِلوں میں قائم رہتا ہے۔ ہائے افسوس!'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہاں ایک عِلم ہے، کاش! تم اُسے اس کے اُٹھانے والوں تک پہنچا دو، ہاں تم اسے ذَہین وفَطِین کو پہنچا دو گے جس پر اطمینان نہیں رہا، دِین کو دُنیا کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حجتوں کے ذَرِیعے اس کی کتاب پر اور اس کی نعمتوں کے ذَرِیعے اس کے بندوں پر غَلَبَہ پا رہا ہے یا پھر وہ اہلِ حق کے سامنے تو سرِ تسلیم خم کئے ہوئے ہے لیکن اس میں کوئی بصیرت نہیں۔

ایسے عِلم والے کے دِل میں پہلی ہی دفعہ شک جگہ بنا لیتا ہے نہ اسے کامیابی ملتی ہے اور نہ ہی دوسرا کامیاب ہوتا ہے جسے یہ عِلم سکھاتا ہے۔ وہ لذات وخواہشات میں مُنْہَمِک رہتا ہے۔ شہوات کی زنجیروں میں جکڑا ہوتا ہے یا مال و دولت کے جمع کرنے میں لگا رہتا ہے اور یہ دونوں شخص دِین کی طرف بُلانے والے نہیں ان دونوں کی مثال تو چرنے

والے جانور کی سی ہے۔اس طرح علم بھی ایسے لوگوں کے ساتھ مرجاتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ زمین اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حق کو دلائل کے ساتھ قائم کرنے والوں سے کبھی خالی نہیں ہوتی تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حجتیں اور اس کے واضح دلائل ضائع نہ ہوجائیں۔ ایسے نفوسِ قدسیہ کی تعداد بہت کم ہوتی ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ان کی قدر ومنزلت بہت زیادہ ہے۔ان کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی حجتوں کا دِفاع فرماتا ہے یہاں تک کہ پھران کی مثل لوگ آکران کی جگہ یہ فریضہ انجام دیتے ہیں اور وہ ان کے دلوں میں شجرِ حق کی آبیاری کرتے ہیں پھر حقیقی علم ان کے پاس آتا ہے جس سے عیش پرست لوگ کنارہ کشی کرتے ہیں۔ جب کہ یہ لوگ تیزی سے اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اور جن چیزوں سے جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے اُنہیں اس سے اُنسیت حاصل ہوتی ہے۔

ان کے جسم تو دُنیا میں ہوتے ہیں لیکن ان کی روحیں اعلیٰ مناظر کے ساتھ مُعَلَّق ہوتی ہیں۔ یہی لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شہروں میں اس کے نائب اور اس کے دین کی دعوت دینے والے ہیں۔آہ! آہ! ان کی زیارت کا کس قدر شوق ہے! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی اور تمہاری بخشش کا سوال کرتا ہوں۔اب اگر تم چاہو تو کھڑے ہوجاؤ۔" (1)

سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی مُبارَک زندگی

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے زُہد وقناعت نیز عبادت وخوف کے مُتَعَلِّق جومنقول ومشہور ہے اس کا کچھ تذکرہ کیا جاتا ہے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں کہ "تَصَوُّف دنیاوی ساز وسامان سے منہ پھیر کر حقیقی مقصد کی طرف بڑھنے کا نام ہے۔"

سارا مال تقسیم فرمادیا:

﴿244﴾......حضرت سیِّدُنا علی بن ربیعہ والبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں ابنِ نَبَّاج حاضر ہوا اور عرض کی: "یا امیر المؤمنین! اس وقت

1 ......تاریخ بغداد ،الرقم٣٤١٣ اسحاق بن محمدبن احمدبن أبان، ج٦، ص٣٧٦، مختصرًا۔

صفة الصفوة، ابو الحسن علی بن ابی طالب ، کلمات منتخبة من کلامه ومواعظه ، ج١، ص١٧٢۔١٧٣.

بَیْتُ الْمَال سونے چاندی سے بھرا ہوا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ اکبر کہا اور ابنِ نَبَّاج کے سہارے کھڑے ہو کر بیتُ المَال تشریف لے گئے اور فرمایا:

هٰذَا جَنَایَ وَخِیَارُهٗ فِیْهِ　　　وَکُلُّ جَانٍ یَدُهٗ اِلٰی فِیْهِ

ترجمہ: یہ میری خطا ہے اور بہترین مال اس میں ہے اور ہر خطا کار کا ہاتھ اس کے منہ میں ہے۔

پھر فرمایا: ''اے ابن نَبَّاج! میرے پاس کوفہ والوں کو لاؤ۔'' لوگوں میں اعلان کر دیا گیا پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیتُ الْمَال کا سارا مال لوگوں میں تقسیم فرما دیا اور حالت یہ تھی کہ ہاتھوں سے مال تقسیم فرماتے جاتے اور زبانِ اَقدس سے یہ کلمات دُہراتے جاتے: ''اے سونا! اے چاندی! میرے پاس سے جا، ہائے افسوس! ہائے افسوس! حتی کہ کوئی درہم و دینار نہ بچا پھر بیتُ الْمَال میں پانی کے چھڑکاؤ کا حکم دیا اور اس جگہ دو رَکعت نماز ادا فرمائی۔''(1)

﴿245﴾......حضرت سیِّدُنا مُجَمِّع تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم بیتُ الْمَال کی صفائی کراتے، پھر اس میں اس اُمّید پر نماز ادا فرماتے کہ بروزِ قیامت یہ جگہ ان کے حق میں گواہی دے۔''(2)

﴿246﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عَمرو بن عَلَاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم نے لوگوں کو خُطْبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تمہارے مالِ فَیْ (جو بغیر جنگ کے حاصل ہو) میں سے میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے یہ کہہ کر اپنی آستین سے ایک بوتل نکالی اور فرمایا یہ میرے دیہاتی غلام نے مجھے ہبہ کی (یعنی تحفے میں دی) ہے۔''(3)

''فالودہ'' سے خطاب:

﴿247﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن شَرِیک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم کو کسی نے فالودہ پیش کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

---

1 ......فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل، اخبارامیرالمؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث: ۸۸۴، ج ۱، ص ۵۳۱.

2 ......الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، الرقم ۱۸۷۵ علی بن ابی طالب، ج ۳، ص ۲۱۱، بتغیر.

3 ......الزهد للامام احمدبن حنبل، زهدامیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث: ۶۹۵، ص ۱۵۷، بتغیر.

نے اسے سامنے رکھ کر ارشاد فرمایا: ''بے شک تیری خوشبو عُمدہ، رنگ اُچھا اور ذائقہ لذیذ ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے نَفس کو اس چیز کا عادی بناؤں جس کا وہ عادی نہیں۔'' [1]

﴿248﴾......حضرت سیِّدُنا عَدِی بن ثابِت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین مولا مُشکِل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سامنے فالودہ پیش کیا گیا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے تناوُل نہ فرمایا۔'' [2]

کھجور اور گھی کا حلوا:

﴿249﴾......حضرت سیِّدُنا زِیاد بن مُلَیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سامنے کھجور اور گھی کا حلوا پیش کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے اپنے رُفقا کے سامنے رکھ دیا، انہوں نے اسے کھانا شُروع کر دیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''اِسلام گم شدہ اونٹ نہیں ہے لیکن قریش نے یہ چیز دیکھی تو اس پر ٹوٹ پڑے۔'' [3]

مُہر لگا ہوا ستو کا تھیلا:

﴿250﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالْمَلِک بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک ثَقَفی شخص نے مجھے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے مجھے عُکْبَرا (بغداد میں ایک علاقہ ہے) پر عامل مُقرَّر کیا اور فرمایا: ''نماز پڑھنے والے راتوں کو آرام نہیں کرتے لہٰذا ظہر کے وقت میرے پاس آنا۔ چنانچہ، میں ظہر کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا دروازے پر دربان (یعنی چوکیدار) نہ ہونے کی وجہ سے میں سیدھا اندر چلا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف فرما تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک پیالہ اور پانی کا لوٹا رکھا ہوا تھا۔ کچھ دیر کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا تھیلا منگوایا میرے دِل میں خیال آیا کہ مجھے کچھ جواہر عطا فرمائیں گے حالانکہ مجھے نہیں مَعْلُوم تھا کہ اس تھیلے میں کیا ہے۔ تھیلا بند تھا۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی

---

1 ......الزھد للامام احمدبن حنبل، زھدامیر المؤمنین علی بن ابی طالب ،الحدیث:۷۰۷،ص۱۵۸.

2 ......الزھد للامام احمدبن حنبل، زھدامیر المؤمنین علی بن ابی طالب ،الحدیث: ۷۰۰،ص۱۵۷.

3 ......فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل، اخبار امیر المؤمنین علی بن ابی طالب،الحدیث:۸۹۵،ج۱،ص۵۳۷.

کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اس کو کھول کر کچھ ستو نکالا اور انہیں پیالے میں ڈالا اور اس میں پانی ملایا پھر خود بھی پیا اور مجھے بھی پلایا۔ مجھ سے رہا نہ گیا تو میں نے عرض کی: ''یاامیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! عراق میں کھانے کی فراوانی (یعنی کثرت) ہے لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عراق میں ایسا کھانا کیوں کھاتے ہیں؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کنجوسی و بخل کی وجہ اسے تھیلے میں بند کر کے نہیں رکھا بلکہ ضرورت کے لئے جمع کر رکھا ہے اور تھیلے کو اس ڈر سے بند کر رکھا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ضائع ہو جائے اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کی محتاجی ہو۔ لہٰذا میں نے اس کی حفاظت کی خاطر ایسا کیا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میں پاکیزہ کھانا ہی کھاؤں۔''

﴿251﴾...... حضرت سیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے پاس مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعْظِیْمًاوَّتَکْرِیْمًا سے کوئی چیز آیا کرتی تھی جسے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صبح وشام تناول فرمایا کرتے تھے۔''

﴿252﴾...... حضرت سیِّدُنا ہارون بن عَنْتَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں خَوَرْنَق کے مقام پر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک معمولی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر کپکپی طاری تھی۔ میں نے عرض کی: ''یاامیر المؤمنین! بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ اور آپ کے گھر والوں کے لیے اس مال سے حصّہ مقرر فرمایا ہے۔ اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ حالت بنا رکھی ہے؟'' فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تمہارے مال سے کوئی چیز استعمال نہیں کی یہ چادر بھی میں اپنے گھر سے یا فرمایا مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعْظِیْمًاوَّتَکْرِیْمًا سے لایا تھا۔''

حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا لباس

﴿253﴾...... حضرت سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اہلِ بصرہ کا وفد امیر المؤمنین مولا مُشکِل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس وفد میں جَعْد بن نَعْجَہ نامی ایک خارجی شخص بھی موجود تھا اس نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو لباس کے بارے

میں ملامت کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میرا لباس مُتکبّرانہ نہیں اور مسلمانوں کو اس مُعاملے میں میری پیروی کرنی چاہیے۔'' (1)

﴿254﴾......حضرت سیِّدُنا عُمرو بن قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین مَولا مُشکِل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے کسی نے عرض کی: ''یاامیرالمؤمنین! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لباس میں پیوند نہیں لگاتے؟'' فرمایا: ''اصل تو یہ ہے کہ بندے کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہو اور مومن بندہ اسی کی پیروی کرتا ہے۔'' (2)

﴿255﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسعید اَزْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بازار میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ''کسی کے پاس اچھی قمیص ہے جو تین درہموں میں فروخت کرتا ہو؟'' ایک شخص نے عرض کی: ''میرے پاس ہے، پھر جا کر ایک قمیص لایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بہت پسند آئی فرمایا: ''یہ تو تین درہم سے زیادہ کی ہے۔'' اُس نے کہا: ''نہیں، بلکہ اس کی قیمت یہی ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تھیلی سے تین درہم نکال کر اسے دیئے پھر قمیص زیبِ تن فرمائی تو اس کی آستینیں لمبی تھیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے زائد حصّہ اُتروادیا۔'' (3)

﴿256﴾......حضرت سیِّدُنا علی بن اَرْقَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے والدِ محترم فرماتے ہیں کہ میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو بازار میں تلوار بیچتے دیکھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمارہے تھے: ''یہ تلوار مجھ سے کون خریدے گا؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس تلوار نے کئی بار حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اقدس سے تکلیف کو دور کیا ہے۔ اگر میرے پاس تہبند کے لئے رقم ہوتی تو میں اسے کبھی بھی فروخت نہ کرتا۔'' (4)

﴿258﴾......حضرت سیِّدُنا یزید بن مِحْجَن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں رَحْبَہ کے مقام پر امیرالمؤمنین

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث:۷۰۶، ص۱۵۸.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث:۶۹۹، ص۱۵۷.

3 ......فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل، اخبار امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث:۹۱۲، ج۱، ص۵۴۵.

4 ......المعجم الاوسط، الحدیث:۷۱۹۸، ج۵، ص۲۴۰، بتغیرٍ.

مولا مُشکِل کُشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے تلوار منگوائی اور اسے فَروخت کرنے کا اعلان کیا اور فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میرے پاس تہبند کے لئے رقم ہوتی تو میں اسے کبھی بھی نہ بیچتا۔'' [1]

﴿259﴾......حضرت سیِّدُ نا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین مولا مُشکِل کُشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تلوار لے کر نکلے اور فرمایا: ''اس تلوار کو کون خریدے گا؟'' اگر میرے پاس تہبند کی قیمت ہوتی تو میں اسے کبھی فروخت نہ کرتا۔'' ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ''میں نے عرض کی: ''یاامیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں اسے خریدتا ہوں اور وظیفہ ملنے تک اُدھار کروں گا۔'' [2]

ابواُسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ''جب عطیات ملے تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے وہ تلوار مجھے دے دی۔''

﴿260﴾......حضرتِ سیِّدُ نا عَنبَسَہ نَحوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ میں حضرت سیِّدُ نا حسن رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس قبیلہ بَنِی نَاجِیَہ کا ایک آدمی آیا، اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: اے ابوسَعِید! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں کہ ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جو کچھ کیا اس سے بہتر تھا کہ وہ مدینہ کی سوکھی کھجوریں کھالیتے۔'' حضرت سیِّدُ نا حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بھتیجے! کیا میں باطل بات کے ذریعے کسی کی جان بچاؤں گا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! لوگوں سے ایک پاکیزہ تیر گم ہوگیا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہوں نے کبھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مال چوری نہیں کیا اور نہ ہی اس کے حکم سے رُوگردانی کی، انہوں نے قرآنِ پاک کے تمام حُقُوق پورے کئے اس کے حلال کو حَلال اور حَرام کو حَرام جانا یہاں تک کہ اس بات نے انہیں میٹھے حوضوں اور عُمدہ باغوں میں پہنچادیا۔ اے بیوقوف شخص! یہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شان ہے۔''

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث: ۷۰۲، ص ۱۵۸.

2 ......فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل، ومن فضائل امیر المؤمنین علی، الحدیث: ۹۲۵، ج ۱، ص ۵۴۹.

اَمیرِ مُعَاوِیَہ اورشانِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا

﴿261﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوصالح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا ضرار بن ضَمْرہ کنانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ حضرت سیِّدُ نا امیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے پاس آئے تو حضرت سیِّدُ نا امیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے ان سے فرمایا: ''میرے سامنے امیر المؤمنین حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم کی شان بیان کرو!'' اُنھوں نے (مَعذِرَت کرتے ہوئے) کہا: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ! (میں ان کی شان کیسے بیان کرسکتا ہوں) کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ مجھے اس سے مُعاف نہیں رکھتے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''میں تمہیں اس وقت تک معاف نہیں کروں گا جب تک حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم کے اَوصاف بیان نہیں کروگے۔'' حضرت سیِّدُ نا ضرار بن ضَمرہ کنانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے کہا: ''چلیں اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ مجھ پر لازم قرار دیتے ہیں تو پھر سنئے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم خواہشات سے دور رہنے والے اور بُہت طاقت والے تھے، فیصلہ کن گفتگو فرماتے، لوگوں کے فیصلوں میں ہمیشہ عَدل وانصاف سے کام لیتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے عِلۡم وحِکۡمت کے چشمے جاری ہوتے، دنیا اور اس کی آسائشوں سے وَحۡشت محسوس کرتے اور رات اور اس کے اندھیرے سے اُنسیت حاصل کرتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم ہمیشہ فکرِ آخرت میں مُتفکر رہتے، اپنا محاسبہ کرتے، پہننے اور کھانے کے لئے جو اور جیسا میسر آتا اسی پر راضی رہتے اور اتنے ہی پر قناعت فرماتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب ان کی خدمت میں کوئی جاتا تو اس پر شَفۡقَت فرماتے اپنے پاس بٹھاتے، ہر سوال کا جواب عنایت فرماتے، اتنی شَفۡقَت ومحبت، اُلفت وقُربَت کے باوجود بھی ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے رُعب وجلال کی وجہ سے بات نہ کرپاتے، جب مسکراتے تو دانت پروئے ہوئے چمکتے موتیوں کی طرح نظر آتے، اہلِ دِین کو عزّت وتکریم سے نوازتے، مساکین آتے تو وہ بھی محبت کی چاشنی پاتے، کوئی طاقتور ان سے باطل کی امید لگاتا تو مایوسی کو گلے لگاتا اور عَدل وانصاف ایسا کہ کمزور لوگ اپنی کمزوری سے نہ گھبراتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بعض دفعہ اِنہیں دیکھا جب رات کی تاریکی میں

ستارے چھپ جاتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ محراب میں تشریف لے جاتے اوراپنی ریش (داڑھی) مُبارَک پکڑ کر مُضْطَرِب وغمزدہ شخص کی طرح آنسو بہاتے گویا کہ میں اب بھی ان کی آواز سن رہا ہوں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کہہ رہے ہیں اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑاتے پھر دُنیا کو للکارتے اور فرماتے: تو نے مجھے دھوکہ دینا چاہا میری طرف بن سنور کر آئی، مجھ سے دُور ہو جا، دُور ہو جا، کسی اور کو دھوکہ دینا میں تجھے تین طلاقیں دے چکا ہوں، تیری عمر قلیل، تیری مجلس حقیر اور تیرا خطرہ آسان ہے، ہائے افسوس! ہائے افسوس! زادِ راہ قلیل، سفر طویل اور راستہ پُر خطر ہے۔''

حضرت سیِّدُنا ضِرَار بن ضَمْرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اَوصاف بیان کرتے رہے اور حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی حالت یہ تھی کی آنسوؤں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی داڑھی مُبارَک تر ہوگئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ انہیں اپنی آستین سے پونچھتے رہے، حاضرین بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگے، پھر حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک ابوحَسَن علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایسے ہی تھے۔ اے ضرار! ان پر تمہارا غم کیسا ہے؟'' عرض کی: ''اس عورت کی طرح جس کی گود میں اس کے بیٹے کو ذبح کر دیا گیا ہو نہ تو اس کے آنسو تھمتے ہیں، نہ ہی غم میں کمی آتی ہے۔'' (1)

تین مُشْکِل عمل:

﴿262﴾......امامِ عالی مقام حضرت سیِّدُنا امام حسین ابن حیدر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''تین عمل مُشْکِل ہیں: (۱) اپنی جان کا حق ادا کرنا (۲) ہر حال میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے رہنا اور (۳) اپنے حاجت مند مسلمان بھائیوں سے مالی تعاون کرنا۔'' (2)

اسلام میں نفاق کی گنجائش نہیں:

﴿263﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالواحد دِمَشْقِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ جنگِ صفین کے دن

---

1 ......الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، حرف العین، الرقم ۱۸۷۵ علی بن ابی طالب، ج۳، ص ۲۰۹، مختصر.

2 ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب السین، الحدیث: ۳۲۹۳، ج۱، ص ۴۴۲، "اشد الاعمال" بدلہ "سید الاعمال".

حَوْشَب خِیْرِی نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو ندا دی: ''اے اِبن اَبی طَالب! ہم آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسطہ دیتے ہیں کہ جنگ بند کر دیں، ہم آپ کے لئے عراق کا راستہ چھوڑ دیتے ہیں آپ ہمارے لئے شام کا راستہ چھوڑ دیں، اس طرح خون ریزی کا سلسلہ بند ہو گا اور مسلمانوں کی جانیں بچ جائیں گی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے اُم ظُلَیم کے بیٹے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر دِین میں مُدَاھَنَت (مُ۔دَا۔ہَ۔نَت: یعنی نفاق) کی گنجائش ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا اور میرے لئے بھی آسان تھا لیکن یہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند نہیں ہے کہ اس کی نافرمانی ہوتی رہے اور اَہلِ اِسلام مُدَاھَنَت سے کام لیتے ہوئے خاموش رہیں۔''[1]

پیٹ پر پتھر باندھتے:

﴿264﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن کَعْب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''میں حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک زمانہ میں بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا اور اب میرا صدقہ 40ہزار دینار ہوتا ہے۔''[2]

محبِّ مولا علی کی پہچان:

﴿265﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ ''امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مَحبت کرنے والے بُردبار، علم والے، خشک ہونٹوں والے، ایسے نیکوکار ہوتے ہیں جو عبادت کی وجہ سے گوشہ نشین مَعلُوم ہوتے ہیں۔''[3]

﴿266﴾......حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ''ہم سے مَحبت کرنے والے خشک ہونٹوں والے ہوتے ہیں اور ہم میں سے اِمام وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاعت وعبادت کی طرف بلانے والا ہو۔''

---

1. ......الاستيعاب فی معرفة الاصحاب، حرف الحاء، الرقم ٥٩٩ حوشب بن طخية الحميری، ج١، ص٤٥٧.
2. ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد امير المؤمنين علی بن ابی طالب، الحديث ٧١١، ص١٥٩، بتغيرٍ.
3. ......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، باب ومن فضائل امير المؤمنين علی، الحديث: ١١٤٤، ج٢، ص٦٧١.

محبانِ اہل بیت کی علامات:

حضرت سیِّدُ ناامام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اہل بیتِ اطہار کے محبین خشک ہونٹوں والے ہوتے ہیں، وہ اپنی پیشانیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جھکائے رکھتے اور موت کو یاد رکھتے ہیں، دنیا دار ظالموں اور مالداروں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے دُنیوی راحتوں اور آسائشوں، لذتوں اور شہوتوں، اَنواع واَقسام کے کھانوں اور لذیذ شربتوں کو ترک کردیا اور رسولوں، ولیوں اور صدیقوں کی راہ پر گامزن ہوئے، فناوزوال پذیر ہونے والی دُنیا کے تارِک، ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت میں راغب رہے بالآخر اِنْعام واکرام، فضل واحسان فرمانے والے ربِّ حنّان ومنّان، رحیم ورحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور جا پہنچے۔''

حضرتِ سیِّدُ ناطلحہ بن عُبَیْدُاللّٰہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناطَلْحہ بن عُبَیداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار مشہور ومَعْرُوف صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اچھی عادات وعُمدہ صفات کے حامل تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کرتے حتی کہ جان بھی قربان کردی۔اپنی منّتیں پوری فرماتے، اپنے پروَرْدِگار عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اس کی راہ میں خرچ کرتے، تنگدستی میں محض اپنے (اور اپنے گھر والوں کے) لئے مال خرچ کرتے اور خوشحالی میں اپنے مال سے دیگر لوگوں کی بھی خیر خواہی کرتے۔

عُلَمائے تصوُّف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: ''بُری صفات سے خود کو صاف ستھرا رکھنے اور دُنیا وآخرت میں مال وگُناہ کے بوجھ سے اپنے آپ کو ہلکا رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔''

راہِ خُدا میں 70 زخم کھائے:

﴿269﴾......اُمُّ المؤمنین، حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مَروِی ہے کہ ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب جنگِ اُحُد کے دن کو یاد کرتے تو فرماتے: ''وہ سارا دِن تو طَلْحہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا دن تھا۔'' مزید فرماتے ہیں: ''اس دن سب سے پہلے مَیں حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اور ابوعبیدہ بن جَرَّاح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کو ارشاد فرمایا: ''اپنے رفیق (یعنی حضرت طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی خبر لو کیونکہ وہ زخمی ہیں۔'' چنانچہ، ہم پہلے تو حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کا شَرَف حاصل کرتے رہے پھر حضرت طَلْحَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے پاس آئے، دیکھا تو ان کے جسم پر تیروں، تلواروں اور نیزوں کے کم وبیش 70 زخم تھے اور ایک اُنگلی بھی کٹ گئی تھی۔ پس ہم نے ان کی خبر گیری کی۔'' (1)

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا عہد پورا کرنے والے:

﴿270﴾......حضرت سَیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب نُور کے پیکر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ اُحد سے واپس تشریف لائے تو منبر پر جلوہ فرما ہوکر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کی پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ (پ ۲۱، الاحزاب: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمانوں میں سے کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو عہد اَللّٰہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی مَنّت پوری کرچکا۔

ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے کون لوگ مراد ہیں؟'' حضرت سَیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اتنے میں، مَیں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اس وقت میرے بدن پر دو سبز چادریں تھیں، حُضُور نبیِّ مُکَرَّم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف اِشارہ کرکے اس سُوال کرنے والے سے ارشاد فرمایا: ''یہ بھی اُن میں سے ہے۔'' (2)

زندگی میں مَنّتیں پوری کرلیں:

﴿271﴾......اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ساتھ صَحْن میں تشریف فرما تھے کہ اس دوران حضرتِ طَلْحَہ بن عُبَیْدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے

1 ......مسند ابی داود الطیالسی، احادیث ابی بکر الصدیق، الحدیث: ٦، ص ٣.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۱۷، ج ۱، ص ۱۱۷.

محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو کسی ایسے زندہ شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو اپنی مَنّتیں پوری کر چکا ہو تو وہ طَلْحَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو دیکھ لے۔“ (1)

حضرت سَیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سخاوت

4لاکھ درہم کا صدقہ:

﴿272﴾......حضرت سَیِّدُنا قُتَیْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دِن حضرت سَیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پریشانی کے عالَم میں میرے پاس تشریف لائے میں نے ان سے دریافت کیا کہ ”آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کیوں پریشان ہیں؟ مجھے بتائیں تا کہ میں آپ کی مَدَد کرسکوں۔“ فرمایا: ”ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسلمانوں کے کتنے اچھے دوست ہیں۔“ میں نے پوچھا: ”مُعَامَلہ کیا ہے؟“ فرمایا: ”میرے پاس مال بہُت زیادہ ہوگیا ہے اور اس نے مجھے پریشان کررکھا ہے۔“ حضرت سَیِّدُنا قُتَیْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: ”یہ بھی کوئی پریشانی والی بات ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے (راہِ خدا میں) تقسیم فرمادیں۔“ چنانچہ، حضرت سَیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سارا مال لوگوں میں تقسیم فرمادیا یہاں تک کہ ایک دِرہم بھی نہ چھوڑا۔“

حضرت سَیِّدُنا طَلْحَہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: ”میں نے جب حضرت سَیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خزانچی سے مال کی مقدار مَعْلُوم کی تو اس نے 4لاکھ دِرہم بتائی۔“ (2)

بِن مانگے مال بانٹتے:

﴿273﴾......حضرت سَیِّدُنا قَبِیْصَہ بن جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سَیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صُحبت میں رہا تو میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو بِن مانگے لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔ (3)

1......مسند ابی یعلی الموصلی، مسند عائشۃ، الحدیث: ۴۸۷۷، ج۴، ص۲۷۲.

2......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۴۷ طلحۃ بن عبیداللّٰہ، ج۳، ص ۱۶۵، مفہومًا۔

المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۵، ج۱، ص۱۱۲

3......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۴، ج۱، ص۱۱۱.

﴿274﴾......حضرت سیِّدُنا عَمرو بن دِینار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یومیہ آمدنی پورے ایک ہزار درہم تھی۔'' (1)

﴿275﴾......حضرت سیِّدَتُنا سُعْدٰی بنت عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار درہم تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں میں ''فَیَّاض'' (یعنی سخی) کے نام سے مشہور تھے۔'' (2)

﴿276﴾......حضرت سیِّدُنا طَلْحہ بن عُبَیْدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ، حضرتِ سُعْدٰی بنت عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک دن ایک لاکھ دِرہم راہِ خدا میں صَدَقہ کئے اور اس دن انہیں مَسجِد میں جانے سے صرف یہ بات مانع ہوئی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔'' (3)

ساری رات پریشان رہے:

﴿277﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک زمین 7 لاکھ درہم میں فَروخت کی اور ساری رات اس مال کی وجہ سے پریشان رہے، یہاں تک کہ صُبح ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ سارا مال لوگوں میں تقسیم فرمادیا۔'' (4)

حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عَوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عَظَمت و شرافت، مَحْبوبِ رَبُّ العزت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عَوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ثابت قدم، بہادُر، مضبوط رائے والے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عاجِزی کرنے والے اور اسی سے مدد کے طلبگار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُشمنوں سے لڑنے والے اور راہِ

1......المعجم الكبير، الحديث:١٩٦، ج١، ص١١٢.
2......المعجم الكبير، الحديث:١٩٦/١٩٨، ص١١٢.
3......موسوعة لابن الدنيا، كتاب اِصلاح المال، باب فضل المال، الحديث:٩٧، ج٧، ص٤٢٤.
4......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار طلحة بن عبيد الله، الحديث:٧٨٣، ص١٦٨.

خُدا میں مال خرچ کرنے والے تھے۔

اہلِ تصوُّف کے نزدیک ''وفاداری، ثابت قدمی، راہِ خُدا میں کوشش کرنے اور مال خرچ کرنے کا نام تَصوُّف ہے۔

دِین پر اِستقامت:

﴿278﴾......حضرت سیِّدُنا ابو اَسْوَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 8 سال کی عُمر میں اِسلام قبول کیا اور 18 سال کی عمر میں ہجرت فرمائی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا چچا انہیں ایک چٹائی میں لپیٹ کر آگ سے دھواں دیتا اور کہتا: ''کُفر کی طرف لوٹ آؤ۔'' لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''میں کبھی نہیں لوٹوں گا۔'' (1)

﴿279﴾......حضرت سیِّدُنا ہشام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 16 سال کی عمر میں اسلام لائے اور تمام غَزْوات میں شریک ہوئے۔'' (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا عشقِ رسول:

﴿280﴾......حضرت سیِّدُنا ہشام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس شخص نے حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت وحمایت میں تلوار اُٹھانے کی سعادت پائی وہ حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شیطان کی پھیلائی ہوئی خبر سُنی کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا ہے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو تلوار سے ہٹاتے ہوئے حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے زُبَیر! کیا ہوا؟'' عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے خبر ملی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ ''سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھ کر حضرت سیِّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کی تلوار کے لئے دُعا فرمائی۔'' (3)

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۳۹، ج۱، ص۱۲۲.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۴۴، ج۱، ص۱۲۲.

(3)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الجهاد، باب ماذکرفی فضل الجهاد والحث علیه، الحدیث: ۲۱۶، ج۴، ص۵۹۴.

جسم پر زخموں کے نشان:

﴾281﴿......حضرت سیِّدُنا حَفْص بن خَالِد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ مَوْصَل کے رہنے والے ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ تھا کہ ''قفر'' کے مقام پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غسل کی حاجت پیش آئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پردے کا اِنْتِظام کرنے کا فرمایا تو میں نے حکم کی تعمیل کی، اَچانک میری اُن کے بدن پر نگاہ پڑی تو میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسم پر تلوار کے زخموں کے کئی نشانات دیکھے۔ میں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسم پر زخموں کے نشانات دیکھے ہیں اور میں نے اتنے نشانات کبھی کسی کے بدن پر نہیں دیکھے۔'' حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: ''کیا واقعی تم نے زخموں کے نشانات دیکھ لئے ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! میں نے دیکھ لئے ہیں۔'' تو حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ تمام زخم رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ راہِ خُدا میں آئے ہیں۔'' [1]

﴾282﴿......حضرت سیِّدُنا علی بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھنے والے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سینے پر نیزوں اور تیروں کے زخموں کے بہت سے نشانات تھے۔'' [2]

سیِّدُنا زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مَنْقَبَت:

﴾283﴿......حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنت ابی بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کی مجلس کے پاس سے گزرے اس وقت حضرت سیِّدُنا حَسّان بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شعر سنا رہے تھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھ کر حضرت سیِّدُنا حَسّان بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کی تعریف میں یہ اَشعار پڑھے:

فَکَمْ کُرْبَۃٍ ذَبَّ الزُّبَیْرُ بِسَیْفِهٖ　　عَنِ الْمُصْطَفٰی وَاللّٰهُ یُعْطِیْ وَیُجْزِلُ

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۲۹، ج۱، ص۱۲۰.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد الزُّبَیْر بن العَوَّام، الحدیث: ۷۷۷، ص۱۶۷.

فَمَا مِثْلُهُ فِيهِمْ وَلَا كَانَ قَبْلَهُ وَلَيْسَ يَكُونُ الدَّهْرَ مَادَامَ يَذْبُلُ

ثَنَاءُكَ خَيْرٌ مِّنْ فِعَالِ مَعَاشِرٍ وَفِعْلُكَ يَا ابْنَ الْهَاشِمِيَّةِ اَفْضَلُ

ترجمہ: (۱)......حضرت سیِّدُنا زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ نے حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کتنی ہی تکالیف اپنی تلوار کے ذریعے دُور کیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کو اس کا بہت بڑا اَجر عطا فرمائے گا۔ (۲)......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کے زمانے میں اور پہلے بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کی مثل کوئی نہیں اور نہ ہی کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ جیسا کوئی ہوگا۔ (۳)......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کی تعریف کئی قبیلوں کے کارناموں سے بہتر ہے اور اے اِبنِ ہاشمیہ! آپ کے کارنامے سب سے عُمدہ ہیں۔ [1]

دُنیا و دولت سے بے رغبتی:

﴿284﴾......حضرتِ سیِّدُنا وَلِید بن مُسْلِم رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سَعِید بن عبدالعزیز رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو بیان کرتے سنا کہ ''حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کے ایک ہزار خادِم تھے جو لوگوں سے خَراج (یعنی ٹیکس) وُصول کر کے آپ تک پہنچایا کرتے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ اسے راتوں رات تقسیم فرما دیتے پھر جب گھر لوٹتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کے پاس اس مال میں سے کچھ بھی باقی نہیں ہوتا تھا۔'' [2]

﴿285﴾......حضرت سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کے ایک ہزار خادم تھے جو لوگوں سے خَراج (یعنی ٹیکس) وُصول کر کے آپ تک پہنچایا کرتے تھے لیکن جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ گھر تشریف لے جاتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کے پاس ایک درہم بھی نہ ہوتا۔'' [3]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ناصر و مددگار ہے:

﴿286﴾......حضرت سیِّدُنا ہِشام بن عُروَہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا

1......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب استماعُ ابنِ الزُّبَيْر......الخ، الحديث: ٥٦١٣، ج٤، ص ٤٤٠.

2......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد الزُّبَيْر بن العَوَّام، الحديث: ٧٧٥، ص ١٦٧.

3......الإِسْتِيْعَاب فى مَعْرِفة الاَصحاب، باب حرف الزاى، الرقم ٨١١، الزُبَيْر بن العَوَّام، ج ٢، ص ٩٢.

عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جنگِ جمل کے دن میرے والدِ محترم (حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے اپنے قرض کے مُتَعلِّق وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''بیٹا! اگر تم کسی قرض کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ تو میرے مولا سے اس پر مَدَد طَلَب کر لینا۔'' حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں والدِ محترم کے کلام کی مراد نہ سمجھ سکا۔ اس لئے دوبارہ عرض کی: ''ابا جان! آپ کا مولا کون ہے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ۔'' ابن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! قرض کی ادائیگی کے معاملے میں جب بھی مجھے مصیبت کا سامنا ہوا تو میں نے کہا: ''اے زُبَیر کے مولا! ان کے قَرض کی ادائیگی کو آسان فرما دے۔'' پس آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قَرض مکمل طور پر ادا ہو گیا۔ جب حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کوئی دِرہم و دِینار نہ چھوڑا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ترکہ میں صرف غابہ کی دو زمینیں اور ایک گھر تھا۔ اور دوسری طرف قرضے کا عَالَم یہ تھا کہ جب کوئی شخص حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس امانت رکھنے کے لئے آتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''امانت نہیں، قرض ہے۔ کیونکہ مجھے اس امانت کے ضائع ہونے کا اَندیشہ ہے۔'' لہٰذا جب میں نے اس کا حساب لگایا تو وہ 20 لاکھ بنا۔ پس میں نے وہ قَرض ادا کر دیا۔

علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا طریقہ کار یہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 4 سال تک حج کے موسم میں یہ اِعلان کرواتے رہے کہ ''جس کا حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر قرض نکلتا ہو وہ آ کر لے جائے۔'' جب 4 سال کا عرصہ گزر گیا تو حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے بقیہ مال وُرَثاء میں تقسیم کر دیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وُرَثاء میں 4 بیویاں تھیں جن میں سے ہر ایک کے حصے میں 12، 12 لاکھ آئے۔'' (1)

﴿287﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جنگِ جمل کے دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے لشکر کو چھوڑ کر واپس آ رہے تھے کہ راستے میں آپ کے بیٹے عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ملے اور بزدلی کا طعنہ دینے لگے، حضرت

---

1 ...... صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب برکۃ الغازی...... الخ، الحدیث: ۳۱۲۹، ص ۲۵۲.

سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بیٹے! لوگ جانتے ہیں میں بُزدل نہیں ہوں لیکن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے مجھے ایسی بات یاد دلا دی ہے جو میں نے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی پس میں نے قسم کھائی ہے کہ جنگ میں شریک نہیں ہوں گا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بیٹے نے عرض کی: ''آپ اپنے فلاں غُلام کو بلوایئے میں اس کے ذَرِیعے آپ کی قسم کے کفارے میں 20 ہزار اَدا کردیتا ہوں۔'' اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جنگ میں شریک نہ ہوئے اور یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے:

تَرْکُ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ اَخْشٰی عَوَاقِبَھَا فِی اللّٰہِ اَحْسَنُ فِی الدُّنْیَا وَفِی الدِّیْنِ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ان کاموں کو چھوڑ دینا جن کی وجہ سے بُرے اَنجام کا خوف ہو، دِین وُدُنیا کے اعتبار سے بہتر ہے۔[1]

پھر تو یہ مُعامَلہ بہت سخت ہے:

﴿288﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابواُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازل ہوئی:

ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ۠ ﴿۳۱﴾ ترجمۂ کنزالایمان: پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔ (پ۲۳، الزمر: ۳۱)

تو حضرت سیِّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم دُنیا کی طرح وہاں بھی جھگڑیں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' حضرت سیِّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! پھر تو یہ مُعامَلہ بہت سخت ہے۔''[2]

﴿289﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے والد حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی:

ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ۠ ﴿۳۱﴾ ترجمۂ کنزالایمان: پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔ (پ۲۳، الزمر: ۳۱)

تو میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا دُنیا میں ہمارے درمیان جن چیزوں کا جھگڑا ہے ہم

---

1 ......سیر الاَعلام النُبلاء، الرقم ۸، الزُبَیر بن العَوَام بن خویلد، ج۳ ص۳۷.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الزُبَیر بن العَوَام، الحدیث: ۱۴۳۴، ج۱، ص۳۵۳، بتغیر.

قیامت کے دن بھی ان کے متعلق جھگڑیں گے؟'' ارشاد فرمایا:''ہاں!'' تو میں نے کہا:''پھر تو مُعامَلہ بہُت سخت ہے۔''[1]

حضرتِ سَیِّدُنا سَعْد بن اَبی وَقَّاص

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناسَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسلام لانے اور حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تکالیف اٹھانے میں سَبْقت لے جانے والوں میں پہلے ہیں اور جب دل میں دینِ اِسلام کی حَلاوت ومحبت پیدا ہو جائے تو تکالیف اُٹھانا اور دین کی خاطر خاندان والوں کو بُھلانا اور مال قربان کرنا مُشکِل نہیں رہتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات (یعنی جس کی ہر دعا قبول ہو) تھے اور عاجزی واِنکساری آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصفِ خاص تھا نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حکومت اور سیاست بھی عطا ہوئی، آپ محافظت (نگہبانی) کی آزمائش سے بھی گزرے، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ہاتھ پر متعدد شہر فتح کرائے اور کثیر مالِ غنیمت بھی عطا فرمایا پھر آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے حکومت ترک کر کے گوشہ نشینی وتنہائی اختیار کر لی اور باقی ساری عمر عبادت وریاضت میں گزار دی حتی کہ حکمرانوں کے امام اور گوشہ نشینوں کے لئے حُجت ودلیل بن گئے۔

سَابِقُ الْاِیْمَان:

﴿290﴾......حضرت سیِّدُ ناسَعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناسَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''جس دن میں نے اسلام قبول کرنے کا شَرف پایا اس دن سے ساتویں دن تک کوئی اور اِسلام نہ لایا اور میں اِسلام قبول کرنے میں تیسرا ہوں۔''[2]

درختوں کے پتے کھاتے:

﴿291﴾......حضرت سیِّدُ نا قَیس بن ابی حَازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناسَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''مجھے یاد ہے کہ ہم حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ

1 ......جامع الترمذی ،ابواب التفسیر،باب ومن سورۃ الزمر، الحدیث:۳۲۳٦، ص۱۹۸۲.

2 ......سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل سعد بن ابی وقاص، الحدیث: ۱۳۲، ص۲٤۸٥.

تھے اور درختوں کے پتوں کے سوا ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا اور پتے کھانے کی وجہ سے ہم بکری کی مینگنیوں کی مانند پاخانہ کرتے تھے۔‘‘ (1)

﴿292﴾......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سَعْد بن اَبِی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ’’حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مجرد (یعنی غیر شادی شُدہ) رہنے کی اجازت نہ دی اگر انہیں اِجازت مل جاتی تو ہم بھی اس پر عَمَل کرتے۔‘‘ (2)

دُعائے مصطفٰے:

﴿293﴾......حضرتِ سیِّدُنا قَیس بن ابی حَازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سَعْد بن اَبِی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حُضُور، پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور، شاہِ غیور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے دُعا فرمائی: ’’یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی تیراندازی دُرُست کردے اور اس کی دُعا قبول فرما۔‘‘ (3)

ایک ٹکڑے پر گزارا:

﴿294﴾......حضرت سیِّدُنا صالح بن کَیْسَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ آلِ سَعْد میں سے کسی نے کہا کہ ہم نے حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں بُہت تکالیف وسختیاں برداشت کیں اور ان پر صبر کیا۔ مجھے یاد ہے کہ وہاں قیام کے دوران ایک رات میں قضائے حاجت کے لئے نکلا تو اچانک مجھے کسی چیز کی آواز سنائی دی، دیکھا تو اُونٹ کی کھال کا ایک ٹکڑا پایا، میں نے اُسے اُٹھایا، پھر دھوکر اسے پکایا اور کھالیا اور اس پر کچھ پانی پی کر میں نے تین دن تک اسی غذا پر گزارا کیا۔‘‘ (4)

---

1 ......مسند ابی داود الطیالسی، احادیث سعد بن ابی وقاص، الحدیث: ۲۱۲، ص ۲۹.

2 ......المرجع السابق، الحدیث: ۲۱۹، ص ۳۰.

3 ......السنة لابی عاصم، باب ماذکر عن النبیصلی اللّٰہ علیه وسلمفی فضل سعد، الحدیث: ۱۴۴۴، ص ۳۲۱.

4 ......الزهد لهناد بن السری، باب معیشة اصحاب النبیصلی اللّٰہ علیه وسلم، الحدیث: ۷۵۶، ج ۲، ص ۳۸۸۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم ۱۲ مصعب بن عمیر بن هاشم، ج ۳، ص ۹۳، مفهومًا.

ایک چادر کے دو حصّے کر لئے:

﴿295﴾......حضرت سیِّدُ نا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ بصرہ میں منبر پر سب سے پہلے خطبہ دینے والے امیر حضرت سیِّدُ نا عُتْبَہ بن غَزْوَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مرتبہ خُطْبَہ دیتے ہوئے فرمایا: ''مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ 7 صحابہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے، ان میں ساتواں میں تھا اور ہمارے پاس درختوں کے پتّوں کے سوا کھانے کو کچھ نہیں تھا جس کی وجہ سے ہماری باچھیں چھل گئی تھیں، پھر مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اس کے دو حصّے کر کے اپنے اور حضرت سَعْد بن مالک کے درمیان تقسیم کر دیئے۔ جب کہ آج صورت حال یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص کسی نہ کسی شہر کا امیر ہے۔''[1]

خوشحالی کے فتنے کا خوف زیادہ ہے:

﴿296﴾......حضرت سیِّدُ نا سَعْد بن اَبِی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے تم پر تنگدستی کی آزمائش سے خوشحالی کے فتنے کا زیادہ خوف ہے، کیونکہ تمہیں مصیبتوں سے آزمایا گیا تو تم نے صَبْر کیا لیکن دنیا میٹھی وسرسبز ہے (یعنی اس پر صَبْر مُشْکِل ہے)۔''[2]

ورثاء کو پریشانی سے بچاؤ:

﴿297﴾......حضرت سیِّدُ نا سَعْد بن اَبِی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروِی ہے کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکۂ مکرمہ میں ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور حضرت سیِّدُ نا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ بات ناپسند تھی کہ وہ جس جگہ سے ہجرت کر آئے ان کو اسی جگہ موت آئے۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صرف ایک بیٹی تھی۔ آپ نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنا سارا مال راہِ خُدا میں صَدَقہ کرنے کی وصیت کردوں؟'' ارشاد فرمایا: ''نہیں، ایک تہائی صَدَقہ کر دو اور یہ بہت ہے، ہوسکتا ہے تم دُنیا سے چلے جاؤ اور دوسرے لوگ تو تمہارے مال سے فائدہ اٹھائیں اور تمہارے وُرَثاء کو پریشانی کا سامنا ہو۔''[3]

1......صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، الحدیث: ۷۴۳۵، ص۱۱۹۲، مفھومًا.

2......مسند ابی یعلی الموصلی، مسند سعد بن ابی وقاص، الحدیث: ۷۷۶، ج۱، ص۳۲۸.

3......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی اسحاق سعدبن ابی وقاص، الحدیث: ۱۴۸۸، ج۱، ص۳۶۶.

تقویٰ وغنا والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں:

﴿298﴾......حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ پرہیز گار، بے نیاز گوشہ نشین بندے سے محبت کرتا ہے۔'' [1]

﴿299﴾......حضرت سیِّدُنا عُمر بن سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ میرے والدِ گرامی نے مجھے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! کیا تم مجھے فتنہ پرستوں کا سردار بنانا چاہتے ہو؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس وقت تک نہیں لڑوں گا جب تک مجھے ایسی (انصاف کرنے والی) تلوار نہ لا کر دی جائے جس سے مومن پر وار کروں تو رُک جائے اور کافر پر وار کروں تو اس کا کام تمام کر دے۔ بے شک میں نے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ پرہیز گار، بے نیاز گمنام بندے کو پسند فرماتا ہے۔'' [2]

﴿300﴾......حضرت سیِّدُنا ایُّوب سَخْتِیَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابی وَقَّاص، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر اور حضرت سیِّدُنا عَمَّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم جمع ہوئے، فتنے کی بات چلی تو حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تو فتنے میں داخل ہونے کے بجائے گھر بیٹھنے کو ترجیح دوں گا۔'' [3]

آنکھوں اور زبان والی تلوار:

﴿301﴾......حضرت سیِّدُنا ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے دریافت کیا: ''اہلِ شُوریٰ میں ہونے کے باوجود آپ قتال سے کیوں گریز کرتے ہیں حالانکہ آپ دوسروں سے زیادہ اس کے حق دار ہیں؟'' فرمایا: ''میں اس وقت تک قتال نہیں کروں گا جب تک تم دو آنکھوں، دو ہونٹوں اور ایک زبان والی تلوار نہ لا کر دو، جو مومن و کافر میں فرق کر سکے کیونکہ میں نے جہاد کیا ہے اور میں

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن ......الخ، الحدیث: ۷۴۳۲، ص ۱۱۹۲.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی اسحاق سَعْد بن ابی وقاص، الحدیث: ۱۵۲۹، ج۱، ص ۳۷۴.

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج ......الخ، الحدیث: ۲۰۲، ج۸، ص ۶۲۲، بتغیر.

جانتا ہوں کہ جہاد میں کیا ہوتا ہے۔'' (1)

﴿302﴾......حضرت سیِّدُ نا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سَعْد بن ابی وَقَّاص اور حضرت سیِّدُ نا خالد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے درمیان کوئی معاملہ ہوگیا تھا۔ایک شخص حضرت سیِّدُ نا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حضرت سیِّدُ نا خالد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی برائی کرنے لگا تو حضرت سیِّدُ نا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''رُک جاؤ! ہمارا معاملہ ابھی دین تک نہیں پہنچا (یعنی ایسا نہیں جس سے دین میں نقصان کا اندیشہ ہو)۔'' (2)

حضرتِ سَیِّدُنا سَعِیْدبن زَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا سَعِید بن زَید بن عَمرو بن نُفَیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمیشہ سچ بولتے ،راہِ خدا میں مال خرچ کرتے ، خواہشات کو پورا کرنے سے بچتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعاملے میں کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُسْتَجابُ الدَّعْوات (یعنی جس کی ہر دُعا قبول ہو) بھی تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے قبل قبولِ اسلام کا شرف پایا۔جنگِ بدر میں بھی شریک ہوئے ،حکومتی عہدوں سے ہمیشہ اجتناب کیا اور عام لوگوں کی طرح زندگی بسر کی ، اپنے نَفْس پر غالب رہتے ،دُنیا سے بے رغبت ،غرور وتکبُّر اور فتنہ وفساد سے کنارہ کش رہتے اور اُخروی سعادتوں ونعمتوں کے حُصُول میں ہر دم کوشاں رہتے ۔عبادت میں مصروف رہتے اور نفسانی خواہشات کی مخالفت کرتے تھے۔

تحفظِ ناموسِ صحابہ :

﴿303﴾......حضرت سیِّدُ نا رَباح بن حارِث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُ نا مُغِیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جامع مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اردگرد کوفہ کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران حضرت سیِّدُ نا سعید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے ،حضرت سیِّدُ نا مُغِیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کا اِستقبال کیا اور اپنے قریب تخت پر بٹھایا، پھر اہلِ کوفہ میں سے ایک شخص آیا اور حضرت سیِّدُ نا مُغِیرہ رَضِیَ

1 ......المعجم الکبیر ،الحدیث: ۳۲۲،ج۱،ص۱۴۴.

2 ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمت و آداب اللسان،باب ذب المسلم......الخ،الحدیث: ۲۴۸،ج۷،ص۱۶۴.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے کھڑے ہو کر گالی دینے لگا تو حضرت سیِّدُنا سَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''اے مُغِیْرہ! یہ کس کو گالی دے رہا ہے؟'' کہا: حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو۔'' حضرت سیِّدُنا سَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تین مرتبہ پکارا اے مُغِیْرہ! میں سن رہا ہوں کہ تمہارے سامنے صحابہ کرام کو گالیاں دی جارہی ہیں اور پھر بھی آپ اسے منع نہیں کرتے؟ حالانکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا اور میں نے کبھی حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے جھوٹی حدیث بیان نہیں کی کہ کل قیامت میں جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُلاقات ہو تو مجھ سے اس کے بارے میں دریافت فرمائیں۔ بے شک حُضُور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ابو بکر جنّتی ہیں، عمر جنّتی ہیں۔ عثمان جنّتی ہیں۔ علی جنّتی ہیں۔ طَلْحہ جنّتی ہیں۔ زُبَیر جنّتی ہیں۔ (عبدالرحمٰن جنّتی ہیں۔) سَعْد بن مالک جنّتی ہیں اور مؤمنین میں نواں بھی جنّتی ہے۔'' پھر فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں اس کا نام بھی تمہیں بتاؤں؟'' مَسْجِد میں موجود سب لوگوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسِطہ دیتے ہوئے عرض کی: ''اے صحابیٔ رسول! بتایئے نواں شخص کون ہے؟'' فرمایا: ''تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسِطہ دیا ہے، سنو! عَظَمت والے رب عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نواں مَیں ہوں اور دسویں خود مُخْبِرِ صادق صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔'' پھر قسم اُٹھا کر فرمایا: ''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَعِیَّت میں جس شخص کا چہرہ غُبار آلود ہوا اس کا یہ عمل تمہارے تمام اَعمال سے افضل ہے اگرچہ تمہیں حضرت سیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جتنی عمر دے دی جائے۔''(1)

﴿304﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن ظالم مازنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک موقع پر یوں ارشاد فرمایا: ''میں 9 (صحابۂ کرام) کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنّتی ہیں اور اگر میں نے دسویں کے بارے میں گواہی دی تو گنہگار نہ ہوں گا۔''(2)

جھوٹی عورت اندھی ہو کر مرگئی:

﴿305﴾......حضرت سیِّدُنا ہِشام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اَرْوٰی بنت اُوَیس نامی ایک عورت نے مَرْوَان کے ہاں حضرت سیِّدُنا سَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شِکایت کی کہ ''اُنہوں نے میری

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سعید بن زید بن عمرو بن نُفَیل، الحدیث:١٦٢٩، ج١، ص٣٩٧.

2 ......المرجع السابق، الحدیث:١٦٤٤، ج١، ص٤٠٠.

زمین کا کچھ حصہ اپنی زمین میں شامل کرلیا ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا سَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: میں ایسا کیسے کرسکتا ہوں؟ جبکہ میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن رکھا ہے کہ ''جو کسی کی ایک بالشت زمین پر ناحق قبضہ کرے گا بروزِ قیامت اس کی گردن میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔''مَرْوَان نے کہا: ''اب میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے کوئی سوال نہیں کروں گا۔'' حضرت سیِّدُ نا سَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اِسے اندھا کردے اور یہ اپنی زمین میں ہی مرے۔'' چنانچہ اس عورت کی بینائی چلی گئی اور وہ اپنی زمین کے گڑھے میں گر کر مرگئی۔ (1)

بالشت بھر زمین پر قبضہ کا عذاب:

﴿306﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا سے مروی ہے کہ مَرْوَان نے کچھ لوگوں کو حضرت سیِّدُ نا سَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی طرف اَرْوَی بنتِ اُوَیس کی شِکایت کے مُتَعَلِّق دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت سیِّدُ نا سَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: لوگ سمجھتے ہیں کہ میں اس عورت پر ظُلم کروں گا؟ حالانکہ میں نے سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس نے کسی کی ایک بالشت زمین پر بھی ناحق قبضہ کیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔'' (پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی) یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر کے مار اور اس کا کنواں ہی اس کی قبر بن جائے۔ راوی فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ اندھی ہو کر مری، ہوا یوں کہ ایک دن وہ اپنے گھر میں بڑی احتیاط سے چل رہی تھی کہ کنوئیں میں گر کر مرگئی اور وہی اس کی قَبْر بن گیا۔'' (2)

صحابی کی بے اَدبی کی سزا:

﴿308﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوبکر بن محمد بن عَمْرو بن حَزْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ اَرْوٰی بنتِ اُوَیس نے مَرْوَان بن حَکَم کے ہاں حضرت سیِّدُ نا سَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے خلاف شِکایت کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ عورت گمان کرتی ہے کہ میں نے

---

1 ......المعجم الکبیر ،الحدیث:۳۴۲،ج۱،ص۱۴۹.

2 ......الإستیعاب فی معرفة الاصحاب،باب حرف السین ، الرقم ۹۸۷ سعید بن زید بن عمرو ،ج۲، ص ۱۸۰.

اس پر ظُلم کیا ہے۔ اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اسے اس کے اپنے ہی کنوئیں میں موت دے اور میری سچائی مسلمانوں پر ظاہر فرما دے کہ میں نے اس پر ظُلم نہیں کیا۔'' راوی کہتے ہیں کہ ''ابھی یہ مُعاملہ چل ہی رہا تھا کہ عَقِیق کی طرف سے ایسا سیلاب آیا جو پہلے کبھی نہ آیا تھا اور اس نے وہ مُعاملہ ظاہر کر دیا جس میں اِختِلاف تھا۔ اس کے بعد ایک مہینے کے اندر اندر وہ عورت اندھی ہوگئی اور گھر میں چلتے ہوئے اپنے کنوئیں میں گر کر ہلاک ہوگئی۔'' راوی کہتے ہیں کہ ہم بچپن میں سنا کرتے تھے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہتا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اس طرح اندھا کرے جس طرح اَرْوَی بنت اُوَیس کو اندھا کیا۔'' اور ہمیں معلوم تھا کہ اسے یہ سزا حضرت سیِّدُنا سَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بے اَدَبی کی وجہ سے ملی تھی۔ (1)

﴿309﴾......حضرت سیِّدُنا سعید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پڑوسن اَرْوٰی بنتِ اُوَیس نے مَرْوَان بن حَکَم کے ہاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر الزام لگایا کہ انھوں نے میری زمین پر ناحق قبضہ کر رکھا ہے اور میرا حق چھین لیا ہے۔ اس نے عاصِم بن عُمَر کو مُعامَلہ کی تصدیق کے لئے بھیجا۔ جب انہوں نے حضرت سیِّدُنا سَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حیرت سے پوچھا: کیا میں نے اَرْوٰی کا حق دبایا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر ایسا ہے تو میں اپنی 600 گز زمین اسے دینے کے لئے تیار ہوں اس لئے کہ میں نے حضور، سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو کسی مسلمان کا حق ظُلماً چھینے گا قیامت کے دن اس کی گردن میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔''

(اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اَرْوَی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا) اَرْوَی! اٹھو اور جس زمین کو تم اپنا حق سمجھتی ہو وہ لے لو۔'' تو وہ اٹھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زمین کو اپنی زمین سے ملا لیا۔ لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور یہ اپنے ہی کنوئیں میں گر کر مر جائے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اس دُعا کی قبُولیّت ظاہر ہوئی کہ وہ اندھی ہوگئی پھر اپنے ہی کنوئیں میں گر کر مر گئی۔'' (2)

---

1 ......الإصابة في تميز الصحابة ،الرقم ۳۲۷۱ سعيد بن زيد ، ج ۳،ص ۸۸.

2 ......المعجم الاوسط ،الحديث: ۸۳۸۳،ج ۶،ص ۱۶۶ .

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُالرَّحْمٰن بن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فراخ دستی و مالداری میں بھی سادہ زندگی بسر کرتے اور اپنا مال، مال عطا کرنے والے ربِّ منّان عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کردیتے، مال کی وجہ سے آنے والی آزمائش وسرکشی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرتے، خوشی ہو یا غمی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے ہی لو لگائے رکھتے، دوست اَحباب کی جُدائی کا خوف رکھتے اور ہر حال میں سچائی پر قائم رہتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قلب و نگاہ کے ذریعے عبرت حاصل کرتے رہتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس مال بہت زیادہ تھا غریبوں، مسکینوں پر اِحسان فرماتے انہیں خود اپنے ہاتھوں سے عَطِیّات دیتے۔ نیز فقیروں اور ناداروں پر خرچ کرنے میں مالداروں کے لئے ایک نُمُونہ کی حَیثِیَّت رکھتے ہیں۔

آسمان وزمین والوں کے اَمین:

﴿310﴾...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجلسِ شُوریٰ [1] سے فرمایا: ''میں تو خلافت کا اہل نہیں ہوں تو کیا تم اس پر راضی ہو کہ میں تمہارے لئے حضرت سیِّدُ نا عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو خلیفہ منتخب کروں؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: سب سے پہلے میں آپ کے فیصلہ پر راضی ہوں کیونکہ میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ کے مُتَعَلِّق ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ''تم آسمان وزمین والوں کے اَمین ہو۔'' [2]

---

1 ......اس سے مراد وہ چھ جلیل القدر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں جن کو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنے بعد خلیفہ منتخب کرنے کے لئے نامزد فرمایا۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱)......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۴)......حضرت سیِّدُ نا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(۲)......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۵)......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(۳)......حضرت سیِّدُ نا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۶)......حضرت سیِّدُ نا سعد بن ابی وقّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔(علمیہ)

2 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳۸،عبد الرحمٰن بن عوف ، ذکر تولیة عبد الرحمٰن......الخ،ج۳،ص۹۹.

سیِّدُنا عَبْدُالرَّحْمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سخاوت

700 اُونٹ مع سامان صدقہ کردیئے:

﴿311﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے گھر میں تشریف فرما تھیں کہ اچانک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک آواز سنی جس سے پورا مدینہ گُونج اٹھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِستفسار فرمایا: ''یہ کیسی آواز ہے؟'' لوگوں نے بتایا کہ ''حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا 700 اُونٹوں پر مشتمل قافلہ ملک شام سے آیا ہے، یہ آواز اُسی کی ہے۔'' اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں نے حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میں نے عبدالرحمٰن بن عَوْف کو گھسٹتے ہوئے جنّت میں داخل ہوتے دیکھا۔'' جب یہ بات حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تک پہنچی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ''میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ تمام سواریاں مع ساز و سامان راہِ خدا میں صدقہ کیں۔'' (1)

نہرِ سَلْسَبِیْل سے سیرابی کی دُعا:

﴿312﴾......حضرت سیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی کچھ زمین امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو 40 ہزار دینار میں فروخت کی اور وہ سارے دینار بنی زُہرہ، مسلمان فقرا اور اُمّہات المؤمنین میں تقسیم کردیئے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے اس مال میں سے کچھ مال دے کر اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں بھیجا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''میرے بعد تم پر صالحین ہی شفقت و مہربانی کریں

1......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲٦٤، ج ۱، ص ۱۲۹.

گے۔"اس کے بعد اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حق میں یوں دُعا فرمائی کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ عبدالرحمٰن بن عَوْف کو جنّت کی نہرِ سَلْسَبِیْل سے سیراب فرمائے۔"[1] (اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

﴿313﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن ابی اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: "تمہیں میرے پاس آنے میں کس وجہ سے تاخیر ہوئی؟" عرض کی: "میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد مال کا حساب کرنے لگ گیا اور مال چونکہ زیادہ تھا جس کی وجہ سے مجھے تاخیر ہوگئی۔" پھر عرض کی: "یہ 100 سواریاں مصر سے آئیں ہیں۔ میں ان سب کو مدینے کی بیواؤں پر صدقہ کرتا ہوں۔"[2]

بارگاہِ الٰہی میں قرضِ حَسَنہ پیش کرو:

﴿314﴾......حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما اپنے والدِ ماجد کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: "اے ابن عَوْف! بے شک تم مالداروں میں سے ہو اور جنّت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہوگے لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قرضِ حَسَنہ پیش کرو تاکہ وہ تمہارے قدم آزاد فرمادے۔" عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں قرض میں کیا پیش کروں؟" ارشاد فرمایا: "جس پر تم نے شام کی۔" انہوں نے پھر استفسار کیا: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ سارا مال جو میں نے جمع کیا ہے، وہ راہِ خدا میں خرچ کردوں؟" فرمایا: "ہاں!" پس حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس ارادے سے وہاں سے چلے تو حضرت سیِّدُنا جبریلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضر خدمت ہوکر عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عبدالرحمٰن کو فرمائیں کہ مہمان نوازی بجالائیں، مساکین کو کھانا کھلائیں اور سائل کو مَحْرُوم نہ لوٹائیں۔ جب وہ یہ اَعمال بجالائیں گے تو یہ ان کا کفارہ ہوجائیں گے۔"[3]

---

1 ......الطبقات الکبرٰی لابن سعد، الرقم۳۸ عبد الرحمٰن بن عَوف، ج۳، ص۹۸، مفهومًا.

2 ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند عبد اللّٰه بن ابی اوفیٰ، الحدیث: ۳۳۴۳، ج۸، ص۲۷۷، مفهومًا.

3 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم۳۸ عبد الرحمٰن بن عَوف، ذکر رخصة ......الخ، ج۳، ص۹۷، بتغیر.

عَظِیْمُ الشّان سخاوت:

﴿315﴾......حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہدِ مبارَک میں حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے مال میں سے 4 ہزار دینار راہِ خدا میں صدقہ کئے پھر 40 ہزار دینار اور چند دنوں کے بعد مزید 40 ہزار دینار صدقہ کئے اور پھر ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 500 سواریاں مع ساز وسامان راہِ خدا میں صدقہ کیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مال کا زیادہ تر حصہ تجارت سے حاصل ہوتا تھا۔'' (1)

﴿316﴾......حضرت سیِّدُنا جعفر بن بُرقان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 30 ہزار باندیاں آزاد فرمائیں۔'' (2)

کھانا دیکھ کر رو پڑے:

﴿317﴾......حضرت سیِّدُنا نَوفَل بن اِیَاس ھُذَلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے کتنے اچھے ہم نشیں تھے۔ ایک دن ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ ان کے گھر کی طرف گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اندر تشریف لے گئے اور غسل کر کے ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم ایک پلیٹ لائے جس میں گوشت اور روٹی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے دیکھ کر رو پڑے ہم نے عرض کی: ''اے ابومحمد! (یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنیت ہے) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کیوں روئے؟'' فرمایا: ''حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہل بیت نے کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی تھی اور ہمارا خیال نہیں کہ جو کچھ ہمارے لئے چھوڑ دیا گیا ہے وہ ہمارے لئے بہتر ہو؟'' (3)

1......المعجم الکبیر ،الحدیث: ۲٦٥، ج۱، ص۱۲۹.

2......المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، الحدیث: ۵۳۹۹، ج٤، ص ۳٦٥.

3......الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ما جاء فی عیش......الخ، الحدیث: ۳۵۹، ص ۲۱۳.

جنتی نعمتیں دُنیا میں ملنے کا ڈر:

﴿318﴾......حضرت سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پر پوتے حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے کھانا لایا گیا۔ حضرت سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میرا خیال ہے کہ آپ کا روزہ تھا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمانے لگے کہ ''جب حضرت سیِّدُنا امیرِ حمزہ اور حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا شہید ہوئے تو ہمارے پاس ان کے کفن کے لئے بھی کپڑا نہ تھا حالانکہ وہ مجھ سے بہتر ہیں اور ہمیں جو پہنچنا تھا وہ پہنچ گیا۔'' یا یہ فرمایا کہ ''ہمیں جو ملنا تھا وہ مل گیا۔'' اور ارشاد فرمایا: ''میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں جنّت کی نعمتیں ہمیں دنیا ہی میں نہ دے دی جائیں۔'' حضرت سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میرے خیال میں حضرت سیِّدُنا سعد بن ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ بھی بیان فرمایا تھا کہ ''اس کے بعد حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھانا نہ کھایا۔'' [1]

آنکھوں کے بجائے دل روتا ہے:

﴿319﴾......حضرت سیِّدُنا حَضْرَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی خوش اِلحان قاری نے حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالیہ میں قرآنِ مجید کی تِلاوت کی تو حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے علاوہ تمام حاضرین رونے لگے۔ سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عبدالرحمٰن بن عَوْف کی آنکھیں اگرچہ اشکبار نہ ہوئیں مگر ان کا دِل رو رہا ہے۔'' [2]

﴿320﴾......حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم تنگی سے آزمائے گئے تو صبر کیا اور خوشحالی سے آزمائے گئے تو

1......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند عبد الرحمٰن بن عَوْف، الحدیث: ۱۰۰۹، ج۳، ص۲۲۲۔
صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الکفن من جمیع المال......الخ، الحدیث: ۱۲۷۴/ ۱۲۷۵، ص۹۹.

2......المطالب العالیة لابن حجر العسقلانی، کتاب المناقب، الحدیث: ۳۹۷۸، ج۸، ص۴۰۶

صبر نہ کر پائے۔“ (1)

﴿321﴾......حضرت سیِّدُ نا ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے دن میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اے ابن عَوْف! جاؤ بےشک تم نے صاف زندگی کو پالیا اور کدُورَت سے آگے نکل گئے۔“ (2)

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوعُبَیْدَہ بن جَرَّاح

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا ابو عُبَیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امین، ہدایت، زُہد و عمل جیسے اَوصاف سے مُتَّصِف اور اَمِین الاُمَّت کے لقب سے مُلَقَّب تھے۔ اجنبی و ناواقف مؤمنین کے لئے پیکرِ اُلفت و محبت اور رشتہ دار مشرکین پر سخت تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شانِ عظمت نشان میں اللہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے یہ فرمانِ ذیشان نازل فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ (پ۲۸، المجادلۃ:۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عمر بھر قلیل مال پر ہی صبر و قناعت اختیار فرمائی۔

اَمِینِ اُمَّت:

﴿322﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر اُمَّت کا ایک اَمِین ہوتا ہے اور اس اُمَّت کے اَمِین ابوعُبَیدہ بن جَرَّاح ہیں۔“ (3)

---

1 ......جامع الترمذی، ابواب صفة القیامة، باب احادیث ابتلینا......الخ، الحدیث: ٢٤٦٤، ص ١٩٠٠.

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم ٣٨ عبد الرحمٰن بن عَوف، ذکر وفاة عبد الرحمٰن......الخ، ج٣، ص ١٠٠.

3 ......جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل......الخ، الحدیث: ٣٧٩١، ص ٢٠٤١.

کافر باپ کا سر قلم کر دیا:

﴿323﴾......حضرت سیِّدُنا ابن شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا والد جنگِ بدر کے دوران آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے آتا آپ اس سے الگ ہو جاتے۔ جب کئی بار ایسا ہوا کہ وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آڑے آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کا سر قلم کر دیا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس وقت یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ (پ۲۸، المجادلۃ:۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا۔ (1)

میں اس کی کھال کا کوئی حصہ ہوتا!

﴿324﴾......حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کوئی گورا ہو یا کالا، آزاد ہو یا غلام، عَجَمی ہو یا عَرَبی جس کے مُتَعَلِّق مجھے مَعْلُوم ہو کہ وہ تقویٰ و پرہیز گاری میں مجھ سے بڑھ کر ہے تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں اس کی کھال کا کوئی حصہ ہوتا۔'' (2)

کجاوے کی چٹائی اور پالان کا تکیہ:

﴿325﴾......حضرتِ سیِّدُنا ہِشَام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تشریف لے گئے، انہیں کجاوے کی چٹائی پر پالان کو تکیہ بنائے لیٹے دیکھا تو اِستفسار فرمایا: ''اے ابوعُبَیدہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! تم

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳٦۰، ج۱، ص۱۵٤.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار ابی عبیدۃ بن الجراح، الحدیث: ۱۰۲۷، ص۲۰۳.

دوسروں کی طرح آرام دِہ بستر پر کیوں نہیں لیٹتے ؟'' انہوں نے عرض کی: ''اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ ! مجھے آرام کے لئے یہی کافی ہے۔''

حضرت سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ مُلکِ شام تشریف لائے تو وہاں کے خاص وعام تمام لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کا اِستقبال کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا کہ ''میرا بھائی کہاں ہے؟'' لوگوں نے پوچھا: ''کون؟'' فرمایا: ''ابوعُبَیدہ بن جَرّاح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)۔'' لوگوں نے عرض کی: ''وہ ابھی آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچ جائیں گے۔'' پھر جب حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سواری سے اُتر کر انہیں گلے لگایا اور ان کے گھر تشریف لے گئے۔ تو ان کے گھر میں تلوار، تیروں کا ترکش اور کجاوے کے علاوہ کچھ اور نہ دیکھا۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مذکورہ رِوایت بیان کی۔'' (1)

انوکھی ونرالی تمنّا:

﴿326﴾...... حضرت سیِّدُنا زَید بن اَسْلَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اپنے والد سے رِوایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے رُفقا سے فرمایا: ''کسی چیز کی تمنّا کرو۔'' ایک شخص نے کہا: ''اے کاش! یہ گھر سونے سے بھرا ہوتا اور میں اِسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کر دیتا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر فرمایا: ''تمنّا کرو۔'' ایک شخص نے کہا: ''اے کاش! یہ گھر موتیوں، زَبَرجَد اور جواہرات سے بھرا ہوتا اور میں اسے راہِ خدا میں صدقہ وخیرات کر دیتا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر فرمایا: ''تمنّا کرو۔'' لوگوں نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ! ہم نہیں جانتے کہ ہم کیا تمنّا کریں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمنّا کرتا ہوں کہ کاش! یہ گھر حضرت ابوعُبَیدہ بن جَرّاح جیسے لوگوں سے بھرا ہوتا۔'' (2)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی عبیدة بن الجراح، الحدیث:۱،ج۸،ص۱۷۳۔
الزھد للامام احمد بن حنبل،اخبارابی عبیدة بن الجراح،الحدیث:۱۰۲۹،ص۲۰۳.

2 ......المستدرك، کتاب معرفة الصحابة،باب لما قتل سالم قالواذھب ربع القرآن،الحدیث:۵۰۵۵،ج٤،ص۲٤٤.

سیِّدُنا ابوعُبَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی نصیحتیں:

﴿327﴾......حضرت سیِّدُنا نِمْرَان بن مِخْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بن جرّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے لشکر کے ساتھ چلتے ہوئے فرمایا: ''سنو! بہت سے سفید لباس والے دین کے اعتبار سے میلے ہوتے ہیں اور بہت سے اپنے آپ کو مُکرَّم سمجھنے والے حقیر ہوتے ہیں۔ اے لوگو! نئی نیکیاں پُرانے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ اگر تم میں سے کسی کی برائیاں زمین وآسمان کو بھر دیں پھر وہ کوئی نیکی کرے تو ہوسکتا ہے کہ وہ ایک نیکی ان تمام گناہوں پر غالب آجائے اور ان کو مٹادے۔'' (1)

مومن کا دل:

﴿328﴾......حضرت سیِّدُنا خالد بن مَعْدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ امینِ اُمّت حضرت سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''مومن کا دل چڑیا کی طرح دن میں کئی بار اُلٹ پلٹ ہوتا ہے۔'' (2)

حضرتِ سَیِّدُنَا عُثمان بن مَظعُون

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ

حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے اپنی زندگی زُہد اور سادگی سے گزاری۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ اپنی آنکھ کی وجہ سے مَصِیبَت وآزمائش میں مُبتَلا تھے اور 2 مرتبہ ہجرت کر کے ذُوالْھِجْرَتَین (یعنی 2 ہجرتوں والے) کا عَظِیم لقب پایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کی بجا آوری میں پیش پیش رہتے۔ عزت وعَظمت والے اَوصاف سے اپنے کردار کو زِینت بخشی۔ عبادت و رِیاضت کے نور سے اپنے شب وروز کو مُنوَّر فرمایا۔ جنگوں میں ہمیشہ شُجاعت وبہادُری اور دِلیری کے جوہر دکھائے۔ دُنیا نہ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو کوئی عَیب ونَقْص پہنچا سکی اور نہ ہی دینی رِفعَتوں سے نیچے گرا سکی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ جلد ہی اپنے محبوبِ حقیقی اللہ رَبُّ العِزَّت عَزَّوَجَلَّ سے جا ملے اور ہر قسم کے غم سے

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار ابی عبیدۃ بن الجراح، الحدیث: ١٠٢٦، ص ٢٠٣۔
المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی عبیدۃ بن الجراح، الحدیث: ٣، ج٨، ص ١٧٣.

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی عبیدۃ بن الجراح، الحدیث: ٥، ج٨، ص ١٧٤.

نجات پالی۔

صُوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام فرماتے ہیں: ''گناہوں سے کنارہ کش رہنے والے شخص کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خالص محبت سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کا نام تصوُّف ہے۔''

اسلامی بھائیوں سے اظہارِ ہمدردی:

﴿329﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیکھا کہ میں تو وَلِید بن مُغِیرَہ کی امان پاکر راحت وآرام سے اپنے صبح وشام گزار رہا ہوں لیکن دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین سخت تنگی ومُصِیبت سے دوچار ہیں تو فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے زَیب نہیں دیتا کہ میں ایک مُشرِک کی امان میں رہ کر راحت وآرام پاؤں اور میرے رُفقا اسلامی بھائی مُصِیبت ومُشَقَّت اٹھائیں۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وَلِیدبن مُغِیرَہ کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا: ''اے عبدِشمس کے باپ! تیری ذِمَّہ داری پوری ہوئی اب میں تجھے تیری امان لوٹاتا ہوں۔'' اُس نے پوچھا: ''اے بھتیجے! کیا ہوا؟'' کیا میری قوم کے کسی شخص نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے؟'' حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ پر راضی ہوں اور مجھے اس کے علاوہ کسی کی پناہ پسند نہیں۔'' وَلِید نے کہا: ''تو پھر جس طرح میں نے تمہیں اِعلانیہ امان دی تھی اِسی طرح اِعلانیہ طور پر لوٹاؤ۔'' پھر دونوں مسجد میں پہنچے تو وَلِید نے سب کو مخاطب کر کے اِعلان کیا: ''عثمان میری اَمان لوٹانے آیا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ سچ کہتا ہے، یہ اپنی امان کو پورا کرنے والا ہے لیکن مجھے پسند نہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کی امان میں رہوں اس لئے میں اس کی دی ہوئی امان اسے واپس لوٹاتا ہوں۔''

دوسری آنکھ بھی تکلیف کی مُشتاق:

پھر حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں سے تشریف لے گئے اور قریش کی ایک مجلس میں جا بیٹھے۔ وہاں لَبِید بن رَبِیْعَہ بن مالک، قُرَیش کو اَشعار سنا رہا تھا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کے پاس بیٹھ گئے تو اُس نے یہ شعر پڑھا:

اَلا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلا اللّٰہِ بَاطِلٌ   ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔

تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تو نے سچ کہا۔'' پھر اس نے کہا:

وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مُحَالَۃَ زَائِلٌ   ترجمہ: اور ہر نعمت یقیناً زائل وختم ہونے والی ہے۔

تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تو نے جھوٹ کہا کیونکہ اہل جنّت کی نعمتیں تو کبھی بھی ختم نہیں ہوں گی۔'' اس پر لَبِید بن رَبِیْعَہ نے کہا: ''اے گروہِ قُرَیش! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے کبھی بھی تم سے تکلیف نہیں پہنچی۔ یہ کون ہے جو مجھے اَذِیَّت دیتا ہے؟'' ایک شخص نے کہا: ''تم اس کی باتوں کا بُرا نہ مناؤ۔ یہ ہماری قوم کے ان بے وقوفوں میں سے ہے جنہوں نے ہمارا دین چھوڑ دیا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اس کو جواب دیا یہاں تک کہ مُعامَلہ بڑھ گیا تو اس شخص نے اُٹھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تھپڑ دے مارا جس سے آپ کی آنکھ کو نُقصان پہنچا۔ وَلِید بن مُغِیْرہ جو قریب ہی کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا، کہنے لگا: ''اے بھتیجے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تو میری امان میں رہتا تو تجھے یہ نُقصان نہ پہنچتا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے عبدِ شَمْس کے باپ! میری دوسری آنکھ بھی راہِ خدا میں پہنچنے والی اس تکلیف کی مُشتاق ہے جو اس آنکھ کو پہنچی اور رہی امان کی بات، تو میں اس کی امان میں ہوں جو تجھ سے زیادہ عزت وقُدرت والا ہے۔'' (1)

اَشعار:

حضرتِ سیِّدُنا عُثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آنکھ کو نُقصان پہنچنے پر یہ اشعار پڑھے:

فَاِنْ تَکُ عَیْنِیْ فِیْ رِضَا الرَّبِّ نَالَھَا   یَدَا مُلْحِدٍ فِی الدِّیْنِ لَیْسَ بِمُھْتَد

فَقَدْ عَوَّضَ الرَّحْمٰنُ مِنْھَا ثَوَابَہٗ   وَمَنْ یَّرْضَہُ الرَّحْمٰنُ یَا قَوْمِ یَسْعُد

فَاِنِّیْ وَاِنْ قُلْتُمْ غَوِیٌّ مُضَلِّلٌ   سَفِیْہٌ عَلٰی دِیْنِ الرَّسُوْلِ مُحَمَّد

اُرِیْدُ بِذَاکَ اللّٰہَ وَالْحَقُّ دِیْنُنَا   عَلٰی رَغْمِ مَنْ یَّبْغِیْ عَلَیْنَا وَیَعْتَدِی

ترجمہ: (۱)......اگر رِضائے الٰہی میں کسی بے دین کے ہاتھ سے میری آنکھ کو تکلیف پہنچی ہے تو وہ ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتا۔

1 ......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، قصۃ عثمان بن مَظْعُوْن فی رد جوارالولید، ص١٤٦.

(۲)......بلاشبہ اس کے بدلے خدائے مہربان عَزَّوَجَلَّ مجھے اجرِ عَظِیم سے نوازے گا اور اے میری قوم! اللہ عَزَّوَجَلَّ جس سے راضی ہو جائے وہ خوش بخت ہے۔

(۳)......میں دِینِ محمدی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا پیروکار ہوں، اگرچہ تم مجھے گمراہ، بھٹکا ہوا اور بے وقوف کہو۔

(۴)......اور دینِ اسلام کی اِتِّباع سے میرا مَقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنا ہے، تمہارے ظُلم وزیادتی کے باوجود ہمارا دین حق ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھ کو تکلیف پہنچنے پر یہ اشعار کہے:

اَمَنْ تَذْکُرُ دَھْرَ غَیْرِ مَامُوْنٍ ‏ اَصْبَحْتَ مُکْتَئِبًا تَبْکِیْ کَمَحْزُوْن

اَمَنْ تَذْکُرُ اَقْوَامَ ذَوِیْ سَفَہٍ ‏ یَغْشُوْنَ بِالظُّلْمِ مَنْ یَّدْعُوْ اِلَی الدِّیْن

لَا یَنْتَھُوْنَ عَنِ الْفَحْشَآءِ مَا سَلِمُوْا ‏ وَالْغَدْرُ فِیْھِمْ سَبِیْلُ غَیْرِ مَأمُوْن

اَلَا تَرَوْنَ، اَقَلَّ اللّٰہُ خَیْرَھُمْ ‏ اِنَّا غَضِبْنَا لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْن

اِذْ یَلْطِمُوْنَ وَلَا یَخْشَوْنَ مَقْلَتَہٗ ‏ طَعْنًا دِرَاکًا وَضَرْبًا غَیْرَ مَافُوْن

فَسَوْفَ یُجْزِیْھِمْ اِنْ لَّمْ یَمُتْ عِجْلًا ‏ کَیْلًا بِکَیْلٍ جَزَآءً غَیْرَ مَغْبُوْن

ترجمہ: (۱)......کیا تم فتنے والے زمانے کو یاد کرکے پریشان اور غمزدہ شخص کی طرح روتے ہو۔

(۲)......اور ان بے وقوف لوگوں کو دیکھتے ہو جن کا حال یہ ہے کہ وہ دین کی طرف دعوت دینے والے پر ظُلم کرتے ہیں۔

(۳)......جو کبھی برائی سے باز نہیں آتے اور دھوکا دینا جن کا وَطِیْرہ ہے۔

(۴)......کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم حضرت عُثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تکلیف کی وجہ سے غضبناک ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اَذِیَّت دینے والوں کو بھلائی سے مَحْرُوْم کرے۔ (آمین)

(۵)......کیونکہ یہ لوگ انہیں تھپڑ مارتے اور نیزوں وتلواروں کے ساتھ ہلاک کرنے سے بھی نہیں ڈرتے۔

(۶)......اگر یہ لوگ جلدی نہ بھی مرے تو عنقریب انہیں ان کے ظُلم کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

عُثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کاوِصالِ باکمال

ایسوں کو ایسی جزا:

﴿330﴾......حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ علاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہَا فرماتی ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے ہمارے گھر میں وفات پائی۔ میں رات کو سوئی تو حضرت سیِّدُ نا عثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے لئے ایک بہتا چشمہ دیکھا۔ جب یہ بات میں نے حُضُور نبیِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بیان کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ان کا عمل ایسا ہی تھا۔'' (1)

﴿331﴾......حضرت سیِّدُ نا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ''حَبَشَہ'' قریش کی پُراَمن تجارت گاہ تھی جس کے ذریعے وہ کثیر آمدنی حاصل کیا کرتے تھے۔ جب مسلمانوں کو جَبر وتَشَدُّد کا نشانہ بنایا گیا اور انہیں فتنے کا خوف لاحق ہوا تو رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین کو حَبَشَہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ مسلمان حضرت سیِّدُ نا عثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی رہنمائی میں مکہ سے نکلے اور حَبَشَہ کی سرزمین میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ''سورۂ نجم'' نازل ہوئی۔ حضرت سیِّدُ نا عثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ اور آپ کے رُفقا واپسی پر کُفّار کے بُغض وعِناد کی وجہ سے مَکّہ میں داخل نہ ہو سکے پھر وَلید بن مُغِیرہ نے امان دی تو مکّہ میں داخل ہوئے۔ (2)

بہترین ہم نشیں:

﴿332﴾......حضرت سیِّدُ نا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ عثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کا وِصال ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی اہلیہ نے کہا: بہترین ہم نشیں چلا گیا، بلاشُبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ بہترین لوگوں میں سے تھے۔ کیونکہ جب شہزادیٔ رسول، حضرتِ سیِّدَتُنا رُقَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہَا کا وِصال ہوا تو حُضُور نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہماری صاحبزادی ہمارے بہترین ہم نشیں

1 ......صحیح البخاری، کتاب الشھادات، باب القرعة فی المشکلات، الحدیث: ۲۶۸۷، ص ۲۱۳.

2 ......الدلائل النبوة للاصبھانی، فصل فی ذکر شھادة النجاشی، الرقم ۱۰۰، ص ۱۰۲۔
دلائل النبوة للبیھقی، باب الھجرة الاولی الی الحبشة، ج ۲، ص ۲۸۵ تا ۲۹۱.

عثمان بن مَظْعُوْن سے جاملی۔'' (1)

خالص وکامل ایمان:

﴿333﴾......حضرت سیِّدُ ناابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ پیکرِ حُسن و جمال، صاحبِ جودونوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے وقت تشریف لائے اوران پر جھک گئے پھرسر اُٹھایا حتی کہ تین مرتبہ ایسا کیاتو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سسکیاں لے کررو رہے تھے۔ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوروتے دیکھاتووہ بھی رونے لگے۔ حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ'' پڑھنے لگے اور فرمایا: ''ابوسائب (یعنی عثمان بن مَظْعُوْن) اس دنیا سے اس حال میں گئے کہ دنیا سے کچھ نہ لیا۔'' (2)

دُنیا سے بے رغبتی:

﴿334﴾......حضرت سیِّدُ ناعَبْدِ رَبِّہ بن سَعِیْد مَدَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُ ناعثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے وقت تشریف لائے اور جھک کران کا بوسہ لیا پھر فرمایا: ''اے عثمان! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! نہ تم نے دنیا سے کچھ لیا اور نہ ہی دُنیا تم سے کچھ لے سکی۔'' (3)

پیوند دار پرانی چادر:

﴿335﴾......حضرت سیِّدُ ناابن شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُ ناعثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک پُرانی چادر پہن کر مسجد میں داخل ہوئے جس پر چمڑے کے پیوند لگے تھے۔ انہیں دیکھ کر نبیِّ مہربان، سرورِدوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ

1......مسند ابی داؤد الطیالسی، یوسف بن مهران عن ابن عباس، الحدیث: ۲۶۹۴، ص ۳۵۱.

2......الإستیعاب فی معرفة الاصحاب، الرقم ۱۷۹۸ عثمان بن مَظْعُوْن، ج۳، ص ۱۶۶.

3......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۶۱، ص ۳۸.

اَجْمَعِیْن رونے لگے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے صحابہ! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم صبح ایک لباس میں ہوگے اور شام کو دوسرا لباس پہنو گے اور تمہارے سامنے (کھانے کا) ایک کے بعد دوسرا پیالہ رکھا جائے گا اور تمہارے گھروں پر کعبۃ اللہ کے پردوں کی طرح پردے لٹکے ہوں گے؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم چاہتے ہیں کہ ایسا ہو جائے کیونکہ اس میں ہمارے لئے سہولت وآرام ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ایسا ضرور ہوگا، حالانکہ آج تم اس دن سے بہتر ہو۔'' (1)

رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بوسہ دیا:

﴿336﴾...... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''میں نے دیکھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کے بعد انہیں بوسہ دے رہے ہیں۔'' (2)

محبتِ خدا و مصطفٰی کافی:

﴿337﴾...... حضرت سیِّدُنا زَیْد بن اَسْلَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی تجہیز و تکفین کا حکم فرمایا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قبر میں رکھا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اہلیہ نے کہا: ''اے ابوسائب! تجھے جنّت کی بشارت ہو۔'' تو مصطفٰی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم نے ارشاد فرمایا: ''تجھے کیسے اس کا علم ہوا؟'' اس نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو عبادت کیا کرتے تھے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تو یہ کہتی کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتے تھے تو یہی کافی ہوتا۔'' (3)

---

1 ......جامع الترمذی، ابواب صفة القیامة، باب حدیث علی فی ذکر مُصْعَب بن عُمَیر، الحدیث: ۲۴۷۶، ص ۱۹۰۱۔ عن علی بن ابی طالب.

2 ......مسند ابی داود الطیالسی، القاسم عن عائشة عنه، الحدیث: ۱۴۱۵، ص ۲۰۱.

3 ......الموسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث: ۷۲، ج ۲، ص ۴۰۶.

وصال پر اہلیہ کے اشعار:

﴿338﴾......حضرت سیِّدُنا ابو اِسحاق سَبِیْعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلیہ پُرانے کپڑوں میں مَلبُوس اَزواجِ مطہرات کے پاس حاضر ہوئیں تو اُنہوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو عرض کی: ''میرے شوہر دن کو روزہ رکھتے اور رات کو عبادت کرتے ہیں (اور کماتے نہیں)۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر ملی تو حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بُلا کر تنبیہ فرمائی اور فرمایا: ''کیا تمہارے لئے میرا طریقہ کافی نہیں؟'' اُنہوں نے عرض کی: ''کیوں نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر فدا کرے!'' اس کے بعد ان کی زوجہ مُحترمہ اچھی حالت میں اور خوشبو لگائے اَزواجِ مطہرات کے پاس آئیں اور جب حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات ہوئی تو اُنہوں نے یہ اشعار کہے:

يَا عَيْنِ جُوْدِىْ بِدَمْعٍ غَيْرِ مَمْنُوْنٍ عَلٰى رَزِيَّةِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْن

عَلٰى اِمْرَءٍ بَاتَ فِىْ رِضْوَانِ خَالِقِهٖ طُوْبٰى لَهٗ مِنْ فَقِيْدِ الشَّخْصِ مَدْفُوْن

طَابَ الْبَقِيْعُ لَهٗ سُكْنٰى وَغَرْقَدُهٗ وَاَشْرَقَتْ اَرْضُهٗ بَعْدَ تَفْتِيْن

وَاَوْرَثَ الْقَلْبَ حُزْنًا لَا انْقِطَاعَ لَهٗ حَتَّى الْمَمَاتِ فَمَا تَرَقّٰى لَهٗ شَوْنِى

ترجمہ: (۱)......اے میری آنکھ! سیِّدی عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کے وصال) کی مُصِیبت پر خوب آنسو بہا۔

(۲)......اور اس ہستی پر گریہ وزاری کر جس نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی میں راتیں گزاریں، اس دفن شُدہ بے مثال شخص کے لئے خوشخبری ہے۔

(۳)......بقیعِ غرقد ان کا بہترین ٹھکانہ ہے اور دُنیوی مُصیبتوں کے بعد ان کا مدفن روشن ہو گیا۔

(۴)......ان کی وفات سے دل کو ایسا صَدمہ پہنچا ہے جو مرتے دم تک کبھی ختم نہ ہو گا اور میرے صبر کا ذخیرہ بھی اسے ختم نہیں کر سکتا۔ (3)

---

❶......مسند ابی یعلی الموصلی، حدیث ابی موسی الاشعری، الحدیث: ۷۲۰۶، ج۶، ص۲۰۵۔

الاِسْتِیْعاب فی معرفۃ الاصحاب، الرقم ۷۹۸ عثمان بن مَظْعُون، ج۳، ص۱۶۷۔

حضرتِ سَیِّدُنا مُصعَب بن عُمَیر دارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا مُصعَب بن عُمَیر دارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنے والے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے، جنگِ اُحد میں شریک ہونے والے، سب سے پہلے حق کی دعوت دینے والے، پرہیزگاروں کے سردار، نیکیوں میں سَبقَت لے جانے والے، وعدہ پورا کرنے والے، تکلّف وبناوٹ سے پاک، مُخلِص اور مَحبَّت وخوف میں مَغلُوب رہنے والے عَظِیْمُ الشَّان انسان تھے۔

صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: ''پاکیزہ باغوں میں اُنسِیَّتِ حق تلاش کرنے کا نام تصوُّف ہے۔''

تبلیغِ دین کے لئے کوششیں:

﴿339﴾......حضرتِ سیِّدُنا عُروَہ بن زُبیر رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب انصار نے حُضُور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گفتگو سُنی تو انہیں یقین کی دولت نصیب ہوئی، ان کے دل مطمئن ہوگئے اور انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی اور ایمان قبول کرکے بھلائی پانے والوں میں شامل ہوگئے اور آئندہ سال موسمِ حج میں ملنے کا وعدہ کرکے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔ وہاں پہنچ کر اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس کسی مُبَلِّغِ اسلام کو بھیجیں جو لوگوں کو قرآنِ پاک کی طرف بلائے اور لوگ اس کی اِتِّباع کریں۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلۂ بنی عبدالدار سے تَعَلُّق رکھنے والے حضرتِ سیِّدُنا مُصعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کی طرف روانہ کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قبیلۂ بنی غنم کے اسعد بن زرارہ کے ہاں قیام فرمایا اور انہیں قرآن پاک سنایا۔ پھر حضرت سیِّدُنا سَعْد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جاکر اسلام کی دعوت دی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن کے ہاتھ پر اُنہیں ہدایت عطا فرمائی۔ حتی کہ انصار کے اکثر گھرانے، ان کے سردار وشُرفا اور حضرت سیِّدُنا عَمرو بن جَمُوح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام لے آئے، بت توڑ دیئے گئے۔ پھر حضرت سیِّدُنا مُصعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ واپس بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں لوٹ آئے اور قاری کے نام سے مشہور ہوگئے۔''[1]

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۴۹، ج۲۰، ص۳۶۲.

مدینۂ منوّرہ میں تبلیغ کی ابتدا:

﴿340﴾......حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ جب ''اہلِ عقبہ'' شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر ایمان لے آئے اور ان پر قرآنِ مجید کی آیات تلاوت کی گئیں تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن عَفْرَاء اور حضرت سیِّدُنا رافع بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھیجا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس کسی ایسے شخص کو بھیجیں جو لوگوں کو قرآنِ پاک کے احکام سکھائے اور ہم اس کی پیروی کریں۔ حُضُور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلۂ بنی عبدالدار سے تعلُّق رکھنے والے حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیجا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں اسلام کی دعوت دیتے رہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ہاتھ پر کثیر لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی حتی کہ انصار کے اکثر گھرانے، ان کے سردار و شُرفا نیز حضرت عَمرو بن جَمُوح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اسلام لے آئے، بت توڑ دیئے گئے اور مسلمان مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں غالب آ گئے پھر حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں واپس لوٹ آئے اور انہیں قاری کہا جانے لگا۔ حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی وہ پہلے صحابی ہیں جنہوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے قبل مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں لوگوں کو جمعہ کے لئے جمع کیا۔'' [1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیا عہد سچّا کر دیا:

﴿341﴾......حضرت سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوَّت، مُحسنِ اِنسانیّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُحد کے دن جنگ سے فارغ ہوئے تو حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید دیکھ کر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

1......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۴۹، ج۲۰، ص۳۶۲۔
المعجم الاوسط، الحدیث: ۶۲۹۴، ج۴، ص۳۷۶.

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ (پ۲۱،الاحزاب:۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔ (1)

شُہدا، سلام کا جواب دیتے ہیں:

﴿342﴾......حضرت سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحُد سے واپسی کے موقع پر سرکارِنامدار، رسولوں کے سالار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دوسرے شُہَدائے اُحُد کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں زندہ ہو۔ (اے لوگو!) ان کی زیارت کرو اور ان پر سلام بھیجو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت تک جو بھی ان پر سلام بھیجے گا یہ اسے جواب دیں گے۔'' (2)

دُنبے کی کھال کا لباس:

﴿343﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دنبے کی کھال کا لباس پہنے دیکھا تو فرمایا: ''اس شخص کو دیکھو جس کے دل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُنَوَّر (یعنی روشن) فرما دیا ہے۔ میں نے اس کی وہ زندگی بھی دیکھی ہے کہ اس کے والدین اسے عُمدہ و بہترین خوراک دیتے تھے لیکن اب اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں اس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔'' (3)

---

1 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة،باب مُصْعَب بن عُمَيْر، الحديث:٤٩٥٧،ج٤،ص٢٠٦.

2 ......المعجم الكبير،الحديث: ٨٥٠،ج٢٠،ص٣٦٤.

3 ......شعب الإيمان للبيهقي،باب في الملابس والاواني، فصل في التواضع في اللباس،الحديث:٦١٨٩،ج٥،ص١٦٠.

حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن جَحْش

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم اٹھانے والے، اُس کی مَحَبَّت میں کوشش کرنے والے اور سب سے پہلے اِسلامی پرچم اٹھانے والے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ اُمَیمہ بنت عبدالمُطَّلِب سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شَفِیْعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ان افراد میں سے ہیں جنہوں نے حَبَشہ کی طرف ہجرت کی اور جنگِ بدر میں شریک ہوئے اور حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی بہن حضرت سیِّدَتُنا زینب بنت جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح فرمایا۔

پہلا اسلامی پرچم:

﴿344﴾......حضرت سیِّدُ ناامام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا جو پرچم لہرایا گیا وہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تھا۔ نیز مسلمان مجاہدین کے درمیان سب سے پہلے جو مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا وہ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا حاصل کیا ہوا تھا۔[1]

شہادت کی دُعا:

﴿345﴾......حضرت سیِّدُ نا اسحاق بن سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُحُد کے دن حضرت سیِّدُ ناسَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کیوں نہیں کرتے؟'' پھر خود ایک طرف جا کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! کل میرا مُقابلہ دشمنوں کے ایسے شخص سے ہو جو بہت سخت ہو میں تیری رِضا کے لئے اس سے مُقابَلہ کروں پھر وہ میرے کان، ناک کاٹ دے اور جب بروزِ قیامت میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور تو ان (کان، ناک) کے بارے میں پوچھے تو میں عرض کروں: ''تیرے اور تیرے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ میں کٹ گئے۔'' پھر تو

[1]......الإستِیعاب فی معرفة الاصحاب، الرقم ١٥٠٢ عبد اللّٰه بن جحش، ج٣، ص ١٤.

ارشاد فرمائے: ''تو نے سچ کہا۔'' حضرت سیِّدُ ناسَعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے دن کے آخری حصے میں ان کی ناک اور کان دھاگے میں پروئے ہوئے دیکھے۔'' (1)

﴿346﴾......حضرت سیِّدُ ناسَعِید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُحُد کے دن دُعا مانگی: یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کل میرا مُقابلہ ایسے دشمن سے ہو جو مجھے شہید کر کے میرا پیٹ پھاڑ دے اور میری ناک یا کان یا دونوں کاٹ لے، پھر تُو بروزِ قیامت مجھ سے ان کے بارے میں پوچھے تو میں عرض کروں: ''یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ تیری راہ میں کاٹے گئے۔'' حضرت سیِّدُ ناسَعِید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''مجھے اُمید ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جس طرح ان کی پہلی دُعا قبول فرمائی اسی طرح آخری دُعا بھی قبول فرمائے گا۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا عَامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناعَامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شرعی اَحکام کو بجالانے اور حَسَد کی نحوست سے خود کو بچانے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسم کو وفات کے بعد آسمان پر اُٹھالیا گیا۔ دین اسلام کی دعوت ملتے ہی اسے قبول کرنے والے اور ہجرت کے مواقع پر حُضُور نبیِّ رَحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت وخدمت میں رہ کر فیض پانے والے تھے۔

صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''تصوُّف اسی کا نام ہے کہ فِرِشتۂ موت کی خبر لائے تو بندہ اپنے دل میں خوشی پائے۔''

1 ......المستدرك، كتاب الجهاد، باب رأس الأمر الإسلام......الخ، الحديث: ٢٤٥٦، ج٢، ص٣٩٥.

2 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر مناقب عبد الله بن جحش، الحديث: ٤٩٥٤، ج٤، ص٢٠٥.

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رَفاقت ملی:

﴿347﴾......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان فرماتی ہیں کہ ''جب میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکّۂ مکرّمہ سے مدینۂ منوّرہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا ہجرت فرمائی اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ صرف امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور حضرت عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اور راستہ بتانے کے لئے قبیلۂ بنی دیل کا ایک شخص تھا۔'' (1)

﴿348﴾......حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتی ہیں کہ ''ہجرت کے موقع پر حُضُور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تین راتیں غارِ ثور کو شرف بخشا کہ وہاں قیام فرمایا اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام، حضرت عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے یہ بھی شام کو ان کے پاس حاضر ہو جاتے، رات وہیں گزارتے، صبح پھر چرواہوں کے ساتھ چراگاہ پہنچ جاتے۔ یہ اس طرح کرتے کہ جب شام کے وقت چرواہوں کے ساتھ واپس آرہے ہوتے تو چلنے کی رفتار کم کر دیتے یہاں تک کہ جب رات کی تاریکی چھا جاتی تو بکریاں لے کر ان حضرات کے پاس غار کی طرف تشریف لے جاتے اور چرواہے سمجھتے کہ وہ ہمارے ساتھ ہی ہیں۔'' (2)

لاشہ آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا:

﴿349﴾......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ جب حُضُور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور حضرت عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مکّہ مکرّمہ سے ہجرت کر کے مدینۂ مُنَوَّرَہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پہنچے تو حضرت عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بِئْرِ مَعُوْنَہ کے دن شہید کر دیا گیا اور حضرت عَمرو بن اُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قید کر لیا گیا۔

(1)......المسند لابی یعلی الموصلی، مسند عائشة، الحدیث: ٤٥٥٤، ج٤، ص١٣٩.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٨٤، ج٢٤، ص١٠٦.

عامر بن طفیل نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد ان کے لاشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے استفسار کیا: ''یہ کون ہے؟'' حضرت عَمرو بن اُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ حضرت عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' تو انہوں نے بتایا کہ ''جب ان کو شہید کر دیا گیا تو میں نے دیکھا کہ انہیں آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا یہاں تک کہ میں انہیں آسمان کی طرف بلند ہوتے دیکھتا رہا۔'' (1)

فِرشتوں نے دفن کیا:

﴿350﴾......حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ ''حُضُور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلہ بنی سُلَیْم کی طرف ایک وفد روانہ فرمایا جس میں حضرت سیِّدُنا عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی تھے۔ عامر بن طفیل نے بِئْرِ مَعُوْنَہ کے مقام پر ان کے خلاف لشکر کشی کی اور انہیں شہید کر دیا۔'' حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے حضرت سیِّدُنا عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جامِ شہادت نوش کرنے کے بعد ان کا جسم تلاش کیا اور نہ پا کر سمجھ گئے کہ فِرشتوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسمِ اقدس کو دفن کر دیا ہے۔'' (2)

﴿351﴾......حضرت سیِّدُنا ہِشَام بن عُرْوَہ اپنے والد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے روایت کرتے ہیں کہ عامر بن طفیل نے ایک شخص کے بارے میں انہیں بتایا کہ ''جب اسے شہید کیا گیا تو اس کا لاشہ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا یہاں تک کہ میں نے اسے آسمان کی طرف بلند ہوتے دیکھا۔ پھر لوگوں نے مجھے بتایا کہ وہ حضرت سیِّدُنا عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔'' (3)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع......الخ، الحدیث:٤٠٩٣، ص٣٣٥.

2 ......المصنّف لعبد الرزاق، کتاب المغازی، باب وقعۃ حنین، الحدیث:٩٨٠٤، ج٥، ص٢٦٢.

3 ......السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، حدیث بئر معونۃ فی صفر سنۃ اربع، ص٣٧٦.

حضرت سیِّدُ ناعاصِم بن ثابِت

رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناعاصِم بن ثابِت انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ ظاہری و باطنی طہارت ونظافت کے وصف میں نُمایاں اور ایفائے عہد کرنے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے اپنی زندگی راہِ خدا میں وَقْف کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بعد وفات بھی ان کے جسم مبارَک کو کُفّار کی پہنچ سے دور رکھا۔

عُلمائے تصوُّف فرماتے ہیں کہ: ''دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رَغْبَت رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔''

شہد کی مکھیوں کے ذریعے حِفاظت:

﴿352﴾......حضرت سیِّدُ ناعاصِم بن عمرو بن قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے 6 جاں نثار اصحاب کا ایک قافلہ روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت سیِّدُ نامَرْثَد بن ابی مَرْثَد رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کو مُقَرَّر فرمایا۔ ان میں حضرت سیِّدُ ناعاصِم بن ثابت اور حضرت سیِّدُ ناخالد بن بُکَیر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھُمَا بھی شامل تھے۔ جب یہ سب مقام رجیع پر پہنچے تو قبیلہ ہذیل نے اِنہیں امان کی پیش کش کی لیکن حضرت سیِّدُ نامَرْثَد اور حضرت سیِّدُ ناعاصِم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھُمَا نے ان کی پیش کش کو ٹھکراتے ہوئے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمیں کسی مُشرِک کا کوئی عہد قبول ہے نہ اس کی پناہ سے کچھ غرض۔'' یہ سن کر اہل ہذیل طیش میں آگئے اور ان سے قتال کیا اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت سیِّدُ ناعاصِم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے چونکہ جنگ اُحُد کے موقع پر سُلافَہ بنت سَعْد کے دو بیٹوں کو قتل کیا تھا اور اس نے قسم کھائی کہ ''اگر مجھے ان کے سر پر قدرت ملی تو میں اس کی کھوپڑی میں شراب بھر کر پیوں گی۔'' لہٰذا کُفّار نے حضرت سیِّدُ ناعاصِم بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے جسم مبارَک سے سرِ اَقدس کو جدا کرنے کا ارادہ کرلیا تاکہ اسے سُلافَہ بنت سَعْد کے ہاتھوں فروخت کر دیں اور وہ اپنی قسم پوری کرلے۔ چنانچہ، جب کُفّارِ بداطوار، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا سر کاٹنے کی غرض سے آگے بڑھے تو شہد کی مکھیوں نے آپ کے جسدِ مبارَک کے گرد گھیرا ڈال کر دشمنوں سے چھپالیا اور کسی کو قریب نہ آنے دیا۔ تو وہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چل دیئے کہ ''ابھی چھوڑو، شام کو جب مکھیاں چلی جائیں گی تو ہم سر کاٹ کرلے جائیں۔'' لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور

تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کرنی کچھ ایسی ہوئی کہ اس وادی میں خوب برسات ہوئی اور برسات کا پانی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے مبارک لاشہ کو بہالے گیا۔ اس لئے کہ حضرت عاصم بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کا عقیدہ تھا کہ مُشرِکین نَجِس ہیں۔ پس انہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کیا تھا کہ ''وہ کسی مُشرِک کو چھوئیں گے نہ کوئی مُشرِک انہیں چھوئے۔''

جب یہ واقعہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ تک پہنچا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندۂ مومن کی حفاظت فرمائی۔ انہوں نے زندگی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کیا اور وہ جس طرح زندگی میں کُفّار سے دُور رہتے تھے اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی وفات کے بعد بھی کُفّار کو ان کے قریب نہ آنے دیا۔'' (1)

مُشرِکین سے نَفرت:

﴿353﴾......حضرت سیِّدُنا بُرَیْدَہ بن سُفْیَان اَسْلَمِی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سردارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عاصم بن ثابت، حضرت سیِّدُنا زَید بن دَثِنَہ، حضرت سیِّدُنا خُبَیب بن عَدِی اور حضرت سیِّدُنا مَرثد بن ابی مَرثد رِضْوَانُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پر مُشتَمِل ایک قافلہ تبلیغِ دین کی غرض سے بنی لَحیَان کی طرف روانہ فرمایا۔ جب یہ مقام رجیع تک پہنچے تو مُشرِکین ان کے مقابلے میں اتر آئے۔ مجبوراً انہیں بھی لڑنا پڑا لیکن قلت افراد کے پیش نظر سوائے حضرت سیِّدُنا عاصم بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے سب امان لینے کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں کسی مُشرِک سے امان نہیں لوں گا۔'' پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہوئے عرض کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں آج تیرے دین کی حفاظت پر کمر بستہ ہوں پس تو میرے جسم کی حفاظت فرمانا۔'' پھر یہ اشعار پڑھتے ہوئے دشمنوں سے لڑنے لگے:

مَا عِلَّتِیْ وَاَنَا جَلْدٌ نَابِلُ ۔۔۔ وَالْقَوْسُ فِیْھَا وَتَرٌ عُنَابِلُ

اِنْ لَّمْ اُقَاتِلْکُمْ فَاُمِّیْ ھَابِلُ ۔۔۔ اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَیَاۃُ بَاطِلُ

وَکُلُّ مَا حَمَّ الْاِلٰہُ نَازِلُ ۔۔۔ بِالْمَرْءِ وَالْمَرْءُ اِلَیْہِ آئِلُ

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۷۵، ج۲۰، ص۳۲۷۔
السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ص۳۶۹.

ترجمہ: (۱)......میں کمزور نہیں بلکہ بہادُر تیر انداز ہوں اور میرے کمان میں موٹا اور سخت چلہ لگا ہوا ہے۔

(۲)......(اے دُشمنو!) اگر میں تم سے لڑائی نہ کروں تو میری ماں مجھ سے محرُوم ہو جائے۔ موت کا آنا حق اور یقینی ہے اور زندگی فانی و باطل ہے۔

(۳)......اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کے بارے میں جو ارادہ فرمالیا وہ واقع ہو کر رہتا ہے اور انسان اس کی طرف ضرور لوٹنے والا ہے۔

بالآخر جب انہوں نے حضرت سیِّدُنا عاصِم بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہلِ ہُذَیل کے ایک کنوئیں میں تھے کہ کسی نے کہا: ''یہ تو وہی شخص ہے جس کے بارے میں سُلافہ بنت سَعْد نے قسم کھائی تھی کہ اگر اس کے سر پر قدرت پاؤں گی تو اس کی کھوپڑی میں شراب بھر کر پیؤں گی۔'' اور اس نے یہ قسم اس لئے کھائی تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جنگ اُحُد میں بنی عبدُ الدار کے تین علم بردار بہادُروں کو قتل کیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تیر چلاتے جاتے اور کہتے جاتے تھے: ''میں اَقْلَح کا بیٹا ہوں۔'' چنانچہ، انہوں نے ارادہ کرلیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سر کاٹ کر سُلافہ بنت سَعْد کے پاس لے جائیں گے تاکہ وہ اس کی کھوپڑی میں شراب بھر کر پیئے۔ جب وہ اپنے اس ناپاک ارادے سے حضرت سیِّدُنا عاصِم بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مُقدَّس لاشے کی طرف بڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ارادے کو خاک میں ملا دیا۔ وہ اس طرح کہ شہد کی مکھیوں کے ایک لشکر نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاکیزہ لاشے کو چھپالیا جس کی وجہ سے مشرکین آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سَر تن سے جدا نہ کر سکے۔'' [1]

۞===۞===۞===۞

[1] ......السنن لابی عثمان سعیدبن منصور، کتاب الجهاد، باب جامع الشهادة، الحديث: ۲۸۳۷، ج ۲، ص ۳٤۷۔
السيرة النبوية لابن هشام، ذكر يوم الرجيع فى سنة ثلاث، ص ۳۷۰.

حضرت سَیِّدُنا خُبَیب بن عَدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ

حضرت سیِّدُ نا خُبَیب بن عدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ثابت قدمی اختیار کرنے، صبر کرنے والے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ راہِ خدا میں سُولی چڑھائے گئے۔

عُلَمائے تصوُّف فرماتے ہیں: ''حفاظتِ دین کی خاطر سختیاں برداشت کرنے کا نام تصوُّف ہے۔''

بہترین قیدی اور غیبی رِزق:

﴿354﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دس افراد کا ایک قافلہ کسی مہم پر روانہ فرمایا اور حضرت عاصم بن عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھُمَا کے نانا حضرت سیِّدُ نا عاصم بن ثابت اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو اس قافلے کا امیر بنایا۔ جب یہ قافلہ عُسفان اور مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے درمیان واقع ہَدَّہ کے مقام پر پہنچا اور ہُذَیل کے قبیلہ بنو لِحیان کو اس کا پتہ چلا تو انہوں نے تقریباً 100 تیر اندازوں کو ان کے تعاقُب میں بھیجا۔ یہ لوگ ان کے نشاناتِ قدم تلاش کرنے لگے یہاں تک اس مقام کو پانے میں کامیاب ہوگئے جہاں اتر کر مسلمانوں کے قافلے نے کھجوریں تناوُل فرمائیں تھیں تو کُفّار کہنے لگے کہ یہ تو یثرب (یعنی مدینہ مُنوَّرہ) کی کھجوروں کی گُٹھلیاں ہیں پس انہیں نشانات پر پیچھا کرنے لگے۔ اُدھر جب حضرت سیِّدُ نا عاصم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ اور آپ کے رُفقا نے کُفّار کو پیچھا کرتے دیکھا تو ایک کُشادہ وہموار زمین میں پناہ لی اتنے میں مُشرِکین نے انہیں گھیر لیا اور کہا: ''اپنے آپ کو ہمارے حوالے کردو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔'' امیرِ قافلہ حضرت سیِّدُ نا عاصم بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کسی کافر کی امان قبول نہیں کروں گا'' اتنا کہنے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے بارے میں اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آگاہ فرما'' اتنے میں ان بدبختوں نے لگاتار تیر برسانے شروع کردیئے۔ جس کے سبب امیرِ قافلہ حضرت سیِّدُ نا عاصم بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ اور 7 شُرکائے قافلہ جامِ شہادت نوش فرما گئے۔''

اور جو 3 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن زندہ بچے ان میں حضرت سیِّدُ نا خُبَیب بن عدی، حضرت سیِّدُ نا زید بن دَثِنَہ اور ایک اور صحابی رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن تھے۔ یہ تینوں حضرات مُشرِکین کے وعدہ پر پہاڑ

سے اتر آئے۔ جب انہوں نے ان پر غلبہ پالیا تو کمان کی تانت سے ان کے ہاتھ باندھ دیئے تو تیسرے صحابی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ پہلا دھوکا ہے، میں ان کے ساتھ ہی شہید ہو جاتا تو بہتر تھا۔'' جب مُشرِکین نے انہیں ساتھ لے جانا چاہا تو آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے جانے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے مُشرِکین نے انہیں بھی شہید کر دیا اور حضرت خُبَیب وزَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو لے کر چلے گئے اور غزوۂ بدر کے بعد انہیں مکہ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں لے جا کر بیچ دیا۔ حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بنو حارِث نے خرید لیا کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے بدر کے دن حارِث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کافی عرصہ تک قید میں رکھا یہاں تک کہ سب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کرنے پر مُتفِق ہو گئے۔ قید کے دوران حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ضرورت کے تحت بنو حارِث کی ایک عورت سے اُسترا مانگا تو اس نے دے دیا۔ اس دوران اس عورت کا بیٹا کھیلتا ہوا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف چلا گیا۔ وہ عورت کہتی ہے: ''میں نے اپنے بیٹے کو حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ران پر بیٹھے دیکھا تو گھبرا گئی کیونکہ اُسترا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ میں تھا۔'' حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی گھبراہٹ دیکھ کر کہا: ''تُو اس بات سے ڈرتی ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا حالانکہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔'' وہ عورت کہا کرتی تھی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ایک دِن ان کے ہاتھ میں انگوروں کا خوشہ دیکھا حالانکہ مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَکْرِیْمًا میں کہیں بھی انگور نہ تھے۔ یہ وہ رِزق تھا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عطا فرمایا تھا۔''

جب مُشرِکین آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کرنے کے لئے حرم سے باہر لے کر نکلے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی مُہلَت دو۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نماز پڑھ کر فرمایا: ''اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم میرے بارے میں یہ سمجھو گے کہ میں موت کے خوف سے نماز طویل کرتا ہوں تو میں ضرور طویل کرتا۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دُعا مانگی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو چُن چُن کر قتل کر اور کسی کو زندہ نہ چھوڑ۔''

پھر یہ اَشعار پڑھے:

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا　　　عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ فِی اللّٰہِ مَصْرَعِی

وَذَالِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاءْ　　　یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٖ

ترجمہ: (۱)......میں حالتِ اسلام میں شہید ہو جاؤں تو مجھے اس کی کیا پرواہ کہ کس پہلو پر گرتا ہوں جبکہ میری موت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(۲)......میری شہادت صرف رضائے الٰہی کے لئے ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو میرے بکھرے ہوئے اعضاء کے جوڑوں میں برکت عطا فرما دے گا۔

پھر ابوسِرْوَعہ عُقبہ بن حارِث نے آگے بڑھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا۔ حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے ظُلماً قتل کئے جانے والے ہر مسلمان کے لئے قتل سے پہلے نماز پڑھنے کا طریقہ جاری فرمایا۔[1]

شہادت سے قبل نماز:

﴿355﴾......حُجَیر بن ابی اِہَاب کی باندی ماریہ جو بعد میں مسلمان ہو گئی تھیں بیان کرتی ہیں: ''حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے گھر میں قید تھے۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں انسانی سر کے برابر بڑے انگور کا خوشہ تھا اور وہ اس سے انگور کھا رہے ہیں حالانکہ میں نہیں جانتی کہ اس وقت زمین پر انگور کا ایک دانہ بھی کھانے کے لئے موجود ہو۔''

حضرت سیِّدُنا ابن اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عاصِم بن عمر بن قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب بنی حارث، حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کرنے کے لئے تَنْعِیْم کی طرف لے گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو۔'' انہوں نے اجازت دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نماز ادا کی پھر ان کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر مجھے یہ گمان نہ ہوتا کہ تم سوچو گے کہ میں موت سے ڈر کر لمبی نماز پڑھتا ہوں تو میں نماز کو ضرور طویل کرتا۔'' جب آپ کو سُولی چڑھایا جانے لگا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دُعا مانگی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم نے تیرے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام لوگوں تک پہنچایا تُو اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہمارے حالات سے آگاہ فرما۔''[2]

1......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب ۱۰، الحدیث: ۳۹۸۹، ص ۳۲۵.

2......السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ذکر یوم الرجیع فی سنۃ ثلاث، ص ۳۷۱، "ماریۃ" بدلہ "ماویۃ".

سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے پُرسوز اشعار:

حضرت سیِّدُنا ابن اِسحاق عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ ''جب مُشرِکین حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کوسُولی چڑھانے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے یہ اشعار پڑھے:

لَقَدْ جَمَعَ الْاَحْزَابُ حَوْلِیْ وَاَلَّبُوْا ... قَبَائِلَھُمْ وَاسْتَجْمَعُوْا کُلَّ مَجْمَعِ

وَقَدْ جَمَعُوْا اَبْنَاءَ ھُمْ وَنِسَائَھُمْ ... وَقُرِبْتُ مِنْ جَزْعٍ طَوِیْ مَمْنَعِ

اِلَی اللّٰہِ اَشْکُوْ کُرُبَتِیْ بَعْدَ غُرْبَتِیْ ... وَمَا جَمَعَ الْاَحْزَابُ لِیْ حَوْلَ مَصْرَعِی

فَذَا الْعَرْشِ صَبِّرْنِیْ عَلٰی مَا یُرَادُ بِیْ ... فَقَدْ بَضَعُوْا لَحْمِیْ وَقَدْ یَاسُ مَطْمَعِی

وَقَدْ خَیَّرُوْنِیَ الْکُفْرَ وَالْمَوْتُ دُوْنَہٗ ... وَقَدْ ذَرَفَتْ عَیْنَایَ مِنْ غَیْرِ مَجْزَعِ

وَمَا بِیْ حَذَارُ الْمَوْتِ اِنِّیْ مَیِّتٌ ... وَلٰکِنْ حَذَارِیْ جَحْمُ نَارٍ مُلَفَّعِ

وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاءُ ... یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ فِی اللّٰہِ مَصْرَعِی

ترجمہ: (۱)......میرے اردگرد مُشرِکین کے کئی گروہ اپنے تمام قبائل کو لے کر جمع ہوگئے۔

(۲)......یہی نہیں، بلکہ وہ تو اپنے بچوں اور اپنی عورتوں کو بھی جمع کر لائے۔ اور میں جَزْع فَزَع (یعنی گریہ وزاری) کے قریب ہوگیا۔

(۳)......میں اپنی تنہائی ومُصِیبت اور میرے قتل کے لئے جمع ہونے والے مُشرِکین کی شِکایت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سے کرتا ہوں۔

(۴)......اے عرش کے مالک! مجھے ان تکالیف پر صبر عطا فرما جس کا کُفّار ارادہ کئے بیٹھے ہیں۔ بے شک وہ میرے جسم کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں اور میں اپنی زندگی سے اُمید اٹھا چکا ہوں۔

(۵)......وہ مجھے اسلام سے پھرنے کا کہتے ہیں جبکہ (میں جانتا ہوں کہ) موت کی تکلیف کفر کے عذاب سے بہت ہلکی ہے۔ اور اس حالت میں میری آنکھوں سے بے ساختہ سیلِ اشک رواں ہے۔

(۶)......مجھے یقین ہے کہ ایک دن مرنا ہے اور مجھے موت کا کوئی ڈر نہیں۔ ہاں! جہنم کی جُھلسا دینے والی آگ سے خوف آتا ہے۔

(۷)......میں حالتِ اسلام میں شہید ہو جاؤں تو مجھے اس کی کیا پرواہ کہ کس پہلو پر گرتا ہوں جبکہ میری موت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

راہ میں ہے۔

(۸)......میری شہادت صرف رضائے الٰہی کے لئے ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو میرے بکھرے ہوئے اعضاء کے جوڑوں میں برکت عطا فرمائے گا۔ [1]

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین

حضرت سَیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہترین خَطِیب اور مہمان کی خاطر تواضُع فرمانے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہلِ مَعْرِفَت میں وعظ ونصیحت فرماتے اور غریبوں مسکینوں کو اپنے ہاں مہمان بناتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دونوں ہجرتوں (یعنی پہلے حَبَشَہ پھر مدینہ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت) کا شرف پایا۔ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کی خُصُوصِیَّت بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حصہ میں آئی۔ شُجاعت وسخاوت میں بھی نُمایاں تھے۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں سے کَنارہ کش اور رب عَزَّوَجَلَّ سے لولگائے رہتے تھے۔

عُلمائے تصوُّف فرماتے ہیں: ''مخلوق سے کَنارہ کشی اِختیار کرنے اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لولگائے رہنے کا نام تصوُّف ہے۔''

نجاشی کے دربار میں اعلانِ حق:

﴿356﴾......حضرت سَیِّدُنا بُرْدَہ اپنے والد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں حضرت سَیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ حَبَشَہ کے بادشاہ نجاشی کی سلطنت میں جانے کا حکم فرمایا۔ اُدھر قُریش کو یہ خبر پہنچی تو انھوں نے عَمْرو بن عاص اور عُمارہ بن وَلید کو شاہِ حَبَشَہ نجاشی کے لئے تحائف دے کر ہمارے پیچھے بھیج دیا۔ ہم وہاں پہنچے تو یہ دونوں بھی نجاشی کے دربار میں پہنچ گئے اور تحائف پیش کئے۔ اس نے قبول کر لئے۔ پھر ان دونوں نے اسے سجدہ کیا اور عَمْرو بن عاص نے

[1]......السیرة النبویة لابن ھشام، ص ۳۷۲.

کہا: ''اے بادشاہ! ہمارے ملک کے چند لوگوں نے اپنا دِین ترک کر دیا ہے اور وہ اس وقت تمہارے مُلک میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔'' نجاشی نے پوچھا: ''میری سَلْطَنَت میں؟'' انہوں نے کہا: ''ہاں۔'' (راوی بیان کرتے ہیں کہ) پھر شاہِ حَبَشَہ نجاشی نے ہمیں بُلا لیا۔ حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے رُفقا سے فرمایا: ''تم میں سے کوئی نہ بولے گا۔ آج میں اس سے بات کروں گا۔'' جب ہم نجاشی کے دربار میں پہنچے تو دربار لگا ہوا تھا، اس کے دائیں طرف عمرو بن عاص اور بائیں جانب عُمارہ بن وَلید بیٹھا ہوا تھا جبکہ دیگر پادری وراہب اس کے سامنے ہاتھ باندھے صَف بَستہ کھڑے تھے۔ چونکہ عَمرو بن عاص اور عُمارہ بن وَلید نے پہلے ہی ہمارے بارے میں انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ دونوں بادشاہ کو سَجدہ نہیں کریں گے۔ چنانچہ، ہمارے وہاں پہنچتے ہی بادشاہ کی طرف سے پادریوں اور راہبوں نے ہم سے کہا کہ ''بادشاہ کو سَجدہ کرو۔'' حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کو سَجدہ نہیں کرتے۔'' نجاشی بادشاہ نے اس کی وجہ دریافت کی تو حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم میں ایک رسول بھیجا ہے اور یہ وہی رسول ہیں جن کی آمد کی بشارت حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دی تھی اور فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک رسول تشریف لائیں گے جن کا نام اَحمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوگا۔ تو اے بادشاہ! اسی رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اس نے ہمیں نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع فرمایا ہے۔''

نجاشی بادشاہ کو حضرت سیِّدُنا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بات بڑی اچھی لگی۔ لیکن جب عَمرو بن عاص نے یہ مُعاملہ دیکھا تو فورًا کہنے لگا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ بادشاہ کو سلامت رکھے! یہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم (عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے بارے میں تمہارے خِلاف عَقِیدہ رکھتے۔'' نجاشی نے حضرت سیِّدُنا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ''تمہارے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم (عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیِّدُنا اَحمد مُجتبٰی محمد مُصطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عَقِیدہ وہی ہے جو

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ رُوْحُ اللّٰه اور كَلِمَةُ اللّٰه ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں کنواری مریم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے پیدا فرمایا، جنہیں نہ کسی مرد نے چھوا اور نہ انہیں کسی بچے کا گمان تھا۔'' یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی اٹھائی اسے بلند کیا اور کہا: ''اے پادریو اور اے راہبو! انہوں نے بھی تو وہی کہا جو تم کہتے ہو کہ حضرت سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے برائی کا اِرتکاب نہیں کیا۔'' پھر کہا: ''اے مسلمانو! خوش آمدید! تمہیں اور اس نبی (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو جن کے پاس سے تم آئے ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں اور یہ وہی ہیں جن کی بشارت حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰه عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے دی تھی۔ اگر میں بادشاہ نہ ہوتا تو خود چل کر ان کی بارگاہ میں حاضر ہوتا اور ان کے نَعْلَیْنِ مُبارَکین چومتا۔ اے مسلمانو! جب تک چاہو میری سَلْطَنَت میں رہو۔'' اتنا کہنے کے بعد نجاشی شاہِ حَبَشَہ نے اپنے خادِموں کو ہمارے لئے کھانا تیار کرنے اور ہمیں لباس مُہَیّا کرنے کا حکم دیا اور عَمرو بن عاص و عُمارہ بن وَلید کے تحائف ان کو واپس کرنے کا حکم جاری کر دیا۔''(1)

دربارِ شاہی میں اِیمان اَفروز بیان:

﴿357﴾......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم مُہاجرین کا قافلہ حَبَشَہ کی سرزمین پر اُترا تو ہم نے نجاشی کو بہترین پڑوسی پایا۔ وہاں ہم اپنے دِین پر قائم رہتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرتے رہے اور ہمیں کوئی تکلیف پہنچی نہ ہم نے کوئی ناپسندیدہ بات سنی۔ پھر جب قُریش نے عبداللہ بن ابی رَبِیعَہ اور عَمرو بن عاص کو تحائف دے کر نجاشی اور اس کے وُزَرا کی طرف بھیجا تو نجاشی نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے صحابہ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کو بلوایا۔ جب نجاشی کا پیغام مسلمانوں کو پہنچا تو وہ جمع ہو کر آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ ''نجاشی کے پاس جا کر کیا کہیں گے؟'' چنانچہ، وہ اس بات پر مُتَّفِق ہو گئے کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نجاشی سے وہی کہیں گے جو ہم نے سیکھا اور جس کا ہمارے نبی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حکم دیا ہے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔''

جب مسلمان نجاشی کے دربار میں پہنچے تو اس نے اپنے عُلَما کو پاس بٹھایا ہوا تھا جنہوں نے اپنی آسمانی کتابیں کھول

1......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب ما جاء فی الحبشة و أمر......الخ، الحدیث: ۱، ج۸، ص ۴۶۵.

رکھی تھیں۔نجاشی نے مسلمانوں سے پوچھا:''وہ کون سا دِین ہے جس کی وجہ سے تم اپنی قوم سے بچھڑ گئے (یعنی ہجرت کر آئے) نہ میرے دِین میں داخل ہوئے اور نہ ہی ان اُمَّتوں میں سے کسی کا دِین قبول کیا؟''مسلمانوں کی طرف سے حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نجاشی سے گفتگو کی اور فرمایا:''اے بادشاہ! ہم جاہل تھے۔ بتوں کو پوجتے، مُردار کھاتے اور فواحِش کا اِرتکاب کرتے تھے۔ قَطْعِ رحمی و امان کو توڑنا ہمارا شیوہ تھا۔ طاقتور، کمزور کے حُقُوق غَصَب کرلیتے تھے۔ ہم انہی گمراہیوں میں بھٹک رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے درمیان ایک رسول مَبْعُوث فرمائے۔ ہم ان کے نَسَب، سَچّائی، اَمانت داری اور پاکدامنی کو خُوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیّت وعبادت کی طرف بُلایا اور حکم دیا کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور اُن پتھروں اور بتوں کو چھوڑ دیں جن کی ہم اور ہمارے آباء واَجداد پَرَسْتِش کرتے تھے۔ نیز ہمیں سچ بولنے، اَمانت ادا کرنے، صِلہ رحمی اور پڑوسی سے اَچھا سُلوک کرنے، مَحارِم سے باز رہنے اور خون ریزی سے رُکنے کا حکم دیا اور بے حیائی، جھوٹ، یتیم کا مال کھانے اور پاکدامن پر تہمت لگانے سے مَنْع فرمایا۔ انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں نیز انہوں نے ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔'' اسی طرح حضرت سیِّدُنا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مُتَعَدَّد اسلامی اُمُور بیان کرنے کے بعد فرمایا:''پس ہم نے ان کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لے آئے اور وہ اَحکام جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لائے ان کی اِتّباع کی اور ہم نے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔ جس چیز کو اس نے ہم پر حرام کیا ہم نے اسے حرام جانا اور جس کو حلال کیا اسے حلال جانا۔ پس اس بات پر قوم ہماری دشمن بن گئی۔ انہوں نے ہمیں طرح طرح سے ستایا اور دِین کے مُعامَلہ میں آزمائش سے دوچار کیا تاکہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت چھوڑ کر بتوں کو پوجنا شروع کردیں اور خبائث کو دوبارہ حلال سمجھیں جب انھوں نے ہمیں حد سے زیادہ ستایا، مَظالم ڈھائے، ہماری راہیں تنگ کردیں، ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان حائل ہوگئے، تب ہم تیرے ملک کی طرف نکل آئے۔ اے بادشاہ! اس اُمید پر کہ تیری پناہ میں ہم پر ظُلْم نہیں کیا جائے گا، ہم نے دوسروں کو چھوڑ کر تیرا ملک پسند کیا اور تیرے پڑوس کو ترجیح دی۔'' نجاشی نے پوچھا:''تمہارے نبی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جو پیغام لائے ہیں، اس میں سے کچھ تمہارے پاس ہے؟''حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''ہاں۔'' نَجاشی نے کہا:''مجھے اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤ!''

حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سورۂ مریم کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں جنہیں سن کر نَجَاشی رو پڑا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی نیز اس کے علما بھی تلاوت سن کر اس قدر روئے کہ ان کے صحائف آنسوؤں سے بھیگ گئے۔ پھر نَجَاشی نے کہا: ''بے شک یہ کلام اور جو حضرت سیِّدُ نا موسیٰ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) لے کر آئے (یعنی توریت) ایک ہی نور سے نکلے ہیں۔'' اور قُرَیش کے دونوں قاصدوں عبد اللّٰہ بن ابی رَبِیْعَہ اور عَمرو بن عاص سے کہا: ''تم دونوں چلے جاؤ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ان لوگوں کو تمہارے سپُرد نہیں کروں گا۔''

پھر نَجَاشی بادشاہ نے مسلمانوں سے کہا: ''آج سے میرا ملک تمہارے لئے جائے پناہ ہے، جو تمہیں چھوئے گا نُقصان اُٹھائے گا۔ جو تمہیں چھوئے گا نقصان اٹھائے گا۔ جو تمہیں چھوئے گا نُقصان اٹھائے گا۔ (اے گروہِ مسلمین!) اگر مجھے سونے کا پہاڑ بھی مل جائے، تب بھی میں یہ گوارا نہیں کروں گا کہ تم میں سے کسی ایک کو تکلیف پہنچے۔ اور کہا: (کُفّار کے) ان دونوں قاصدوں کے تحائف انہیں لوٹا دو مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے میرا ملک مجھے لوٹایا تو مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تو میں کیسے اس کے لئے رشوت لے سکتا ہوں اور اس نے مجھے لوگوں کا مُطِیع نہیں بنایا کہ میں اس کی نافرمانی میں لوگوں کی اِطاعت کروں۔'' پس قُرَیش کے دونوں قاصد ناکام و نامراد لوٹے، ان کے لائے ہوئے تحائف ان کے منہ پر مار دیئے گئے اور ہم نَجَاشی کے پاس اچھے گھر میں بہترین ہمسائے کے پڑوس میں قیام پذیر ہو گئے۔'' (1)

دربارِ نَجَاشی میں تَعظِیم وتَوقِیر:

﴿358﴾......حضرت سیِّدُ نا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (یہ اس واقعہ کے وقت تک اسلام نہیں لائے تھے) سے مروی ہے کہ جب ہم نَجَاشی کے دروازے پر پہنچے تو میں نے نِدا دی کہ ''عَمرو بن عاص کو اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ اس وقت میرے پیچھے سے حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آواز دی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گروہ کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔'' نجاشی نے حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آواز سنی تو انہیں مجھ سے پہلے اندر داخل ہونے کی اجازت دی۔ پھر جب میں داخل ہوا تو دیکھا کہ نجاشی تخت پر بیٹھا تھا جبکہ حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کے سامنے اور دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن اس کے گرد تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔'' میں نے

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث جَعْفَر بن ابی طالب، الحدیث: ۲۲۵٦۱، ج۸، ص۳٤۹.

حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بیٹھے دیکھا تو حَسَد کی وجہ سے ان کے اور تخت کے درمیان بیٹھ گیا اور اُن کی طرف پیٹھ کرلی۔یونہی ہر دو کے درمیان اپنا ایک ساتھی بٹھا دیا۔'' (1)

تلاوت سُن کر رونے لگے:

﴿359﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارِث بن ہِشام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نجاشی نے حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بُلوایا اور نصارٰی کو جمع کیا پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا کہ ''انہیں قرآن سنائیں۔'' حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے سامنے سورۂ مریم کی تلاوت کی جسے سُن کر وہ رونے لگے۔اور حُضُور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

تَرٰۤی اَعۡیُنَہُمۡ تَفِیۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ مِمَّا عَرَفُوۡا مِنَ الۡحَقِّ ۚ (پ۷،المائدۃ:۸۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔ (2)

مساکین کی خیر خواہی:

﴿360﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نہ تو خَمیری روٹی کھاتا اور نہ ہی ریشم پہنتا تھا اور بُھوک کی شدت سے میرا پیٹ سکڑ جاتا تھا یہاں تک کہ اگر میں کسی شخص کو قرآنِ مجید کی کوئی آیت سناتا جو مجھے یاد ہوتی تو اس سے مَقْصُود یہ ہوتا کہ شاید وہ مجھے اپنے ساتھ لے جا کر کھانا کھلائے اور مسکینوں کے سب سے زیادہ خیر خواہ حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔وہ ہمیں اپنے ساتھ لے جاتے اور گھر میں جو کچھ ہوتا ہمیں کھلا دیتے اور اگر کچھ نہ ہوتا تو گھی کا برتن (یعنی کپی) ہمیں دے دیتے اور ہم اسے کھول کر اس میں جو گھی لگا ہوتا اسے چاٹ کر گزارا کرلیا کرتے۔'' (3)

﴿361﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مساکین سے مَحَبَّت فرماتے ان کی صُحبت اِختیار کرتے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن سے گُفتگو فرماتے اور

---

1 ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند جعفر بن ابی طالب، الحدیث:۱۳۲۵، ج۴، ص۱۵۳.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب ما جاء فی الحبشة......الخ، الحدیث:۵، ج۸، ص۴۶۶.

3 ......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب جعفر بن ابی طالب، الحدیث:۳۷۰۸، ص۳۰۳.

وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے باتیں کرتے اسی وجہ سے حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی کُنْیَت[1] "اَبُو الْمَسَاکِیْن" رکھی۔"[2]

سَیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے مُتَعَلِّق رِوایات

70 سے زائد زخم:

﴿362﴾......حضرت سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ میں غزوۂ موتہ میں حضرت سَیِّدُنا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ تھا۔ جنگ کے بعد جب ہم نے انہیں تلاش کیا تو ان کے جسم پر تیروں اور نیزوں کے 70 سے زائد زخم دیکھے۔"[3]

﴿363﴾......حضرت سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ غزوۂ موتہ میں حضرت سَیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نہ پا کر تلاش کیا تو شُہَدا میں ملے اور ان کے جسم پر تیروں اور نیزوں کے 90 سے زائد زخم تھے اور یہ وہ زخم تھے جو جسم کے اگلے حصہ پر تھے۔"[4]

1......(کسی شخص کا ایسا نام جو عَلَم اور لقب کے علاوہ ہو اسے کُنْیَت کہتے ہیں۔ جیسے اَبُو بِلال، اُمِّ عَمَّار وغیرہ) اس کے شروع میں لفظ "اَب، اُمّ، اِبن، بِنت، اَخ، اُخت" میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے: (۱) اس سے مقصود صاحبِ کُنْیَت کی عَظمت وشان کا اظہار ہوتا ہے اور یہ معززین کے لئے خاص ہے (۲) ایسی چیز کا کِنایہ (یعنی اشارہ) جس کا نام لینا ناپسند اور برا ہو اسے بھی کُنْیَت کہتے ہیں اور (۳) ایسا نام جس میں صاحبِ کُنْیَت سے مَنْسُوب کسی چیز یا اس کے وصفِ مَشْہُور کا بیان ہوتا ہے۔ یہ بھی نام کی طرح مشہور ہو جاتا ہے اور صاحبِ کُنْیَت کی پہچان بن جاتا ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص۱۳۲، بتصرفٍ۔لسان العرب، ج۲، ص۳۴۹۴)

2......سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب مجالسة الفقراء، الحديث:٤١٢٥، ص٢٧٢٨.

3......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب وجدعلى جَعْفَر......الخ، الحديث:٤٩٩٧، ج٤، ص٢٢٢، بتغير قليل.

4......المعجم الكبير، الحديث:١٤٦٤، ج٢، ص١٠٧۔

صحيح البخاری، كتاب المغازی، باب غزوة مؤتة من ارض الشام، الحديث:٤٢٦١، ص٣٤٩.

﴿364﴾......حضرت سیِّدُنا ابن عباد بن عبد اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ میرے رضاعی والد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جو غزوۂ موتہ میں شریک ہوئے تھے مجھے بتایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں دیکھ رہا تھا کہ حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھوڑے سے اُترے اور اس کی کُونچیں (یعنی ٹخنوں کے اُوپر کے موٹے پٹھے) کاٹ کر اسے ناکارہ کر دیا (تا کہ اسے دشمن استعمال نہ کر سکے) پھر جہاد میں مَصْرُوف ہو گئے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔''

حضرت سیِّدُنا ابن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لڑائی کے وقت یہ اَشعار پڑھ رہے تھے:

يَا حَبَّذَا الْجَنَّةُ وَاقْتِرَابُهَا   طَيِّبَةٌ وَبَارِدٌ شَرَابُهَا

وَالرُّوْمُ رَوْمٌ قَدْ دَنَا عَذَابُهَا   عَلَيَّ اَنْ لَاقَيْتُهَا ضِرَابُهَا

ترجمہ: (۱)...... جنّت کتنی پیاری جگہ ہے، اس کا قُرب پاکیزہ اور مشروب ٹھنڈا ہے۔

(۲)...... یقیناً اہلِ رُوم ہلاکت کے قریب پہنچ گئے۔ مجھ پر لازم ہے کہ ان سے اس حال میں ملوں کہ ان سے خوب قِتال کروں۔'' (1)

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن رَوَاحہ اَنْصَاری

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قرآنی آیات میں غور و فکر کیا کرتے اور عَلَمِ جہاد اٹھانے میں جلد بازی نہ کیا کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (ملکِ شام کے ایک شہر) بَلْقَاء کے مَقام پر شہادت پائی۔ دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رَغْبَت رکھتے تھے۔

عُلَمائے تصوُّف فرماتے ہیں: ''مُصِیْبتوں اور پریشانیوں پر صبر کر کے اُلفت و رِضا کی منزلیں طے کرنے کا نام تصوُّف ہے۔''

---

(1)......سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی الدابة......الخ، الحديث: ٢٥٧٣، ص ١٤١٤۔
السيرة النبوية لابن هشام، ذكر غزوة مؤتة في جمادى الاولى......الخ، ص ٤٥٩.

پُل صراط سے گزرنے کا خوف:

﴿365﴾......حضرت سیِّدُنا عروہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شام سے موتہ (شہرِ بلقاء کے ایک قریبی گاؤں میں) جانے لگے تو مسلمان انہیں رُخصت کرنے آئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رونے لگے۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے دُنیا سے مَحَبَّت ہے نہ تم سے جدائی کا ڈر، لیکن میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان سنا ہے جسے یاد کر کے رو رہا ہوں:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ﴿۷۱﴾ (پ۱٦، مریم:۷۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

مجھے یہ تو معلوم ہے کہ میں جَہَنَّم پر سے گزروں گا لیکن یہ خبر نہیں کہ اس سے نجات بھی پاؤں گا یا نہیں۔'' [1]

﴿366﴾......حضرت سیِّدُنا امام ابن شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ موتہ روانگی سے کچھ دیر پہلے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو روتے دیکھ کر ان کے گھر والے بھی رونے لگے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نہ تو موت کے ڈر سے رو رہا ہوں اور نہ ہی تمہاری جدائی کی وجہ سے بلکہ میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کو یاد کر کے رو رہا ہوں:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ﴿۷۱﴾ (پ۱٦، مریم:۷۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

کیونکہ مجھے یہ تو یقین ہے کہ میں جَہَنَّم پر سے گزروں گا لیکن یہ خبر نہیں کہ اس سے نجات بھی پاؤں گا یا نہیں۔'' [2]

فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیّب و طاہر گیا:

﴿367﴾......حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب مجاہدین کا قافلہ موتہ جانے کے

1 ......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ذکر غزوۃ مؤتۃ فی جمادی الاولی سنۃ ثمان، ص۴۵۷، مفھومًا۔

2 ......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ذکر غزوۃ مؤتۃ فی جمادی الاولی سنۃ ثمان، ص۴۵۷، مفھومًا۔

المستدرک، کتاب الاھوال، باب یرد الناس......الخ، الحدیث:۸۷۸٦، ج۵، ص۸۱۰، عن قیس بن ابی حازم۔

لئے تیار ہو گیا تو میں نے لوگوں سے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا ساتھ دے اور تم سے مصائب وتکالیف دور فرمائے۔'' (یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمانے لگے:

لٰكِنَّنِیْ اَسْاَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً ۔۔۔ وَضَرْبَةً ذَاتَ فَرْعٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا

اَوْطَعْنَةً بِيَدَیْ حَرَّانَ مُجْهَزَةً ۔۔۔ بِحَرْبَةٍ تَنْفُذُ الْاَحْشَاءَ وَالْكَبِدَا

حَتّٰى يَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰى جَدَثِیْ ۔۔۔ اَرْشَدَكَ اللّٰهُ مِنْ غَازٍ وَقَدْ رَشَدَا

ترجمہ: (۱)......لیکن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت اور ایسی سخت ضَرب کا سوال کرتا ہوں جو جبڑوں کو پھاڑ دے۔

(۲)......یا کسی (میرے خون کے) پیاسے کے ہاتھوں میں ایسا نیزہ ہو جس کا وار آنتوں اور کلیجے سے پار ہو جائے۔

(۳)......یہاں تک کہ جب لوگ میری قبر سے گزریں تو کہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے فلاح بخشی کہ تو نے غازی ہو کر کامیابی پائی۔''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر مجاہدین اسلام کا قافلہ روانہ ہوا اور شام کی سرزمین پر پڑاؤ ڈالا۔ تو انہیں خبر ملی کہ ہِرَقْل نے بَلْقَاء کے مقام پر ایک لاکھ رومی فوجیوں کے ہمراہ پڑاؤ ڈالا ہوا ہے نیز عرب کے قبائل لَخْم، جُذَام، بَلْقِین، بَھْرَاء اور بَلِی کے ایک لاکھ جنگجو اس کے ساتھ مل گئے ہیں۔ مسلمان دو راتیں اس میں غور وفکر کرتے رہے بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مکتوب (یعنی خط) بھیج کر دشمنوں کی تعداد سے آگاہ کیا جائے۔ تو حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجاہدین کو جمع کر کے خِطاب کیا اور فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم شہادت کی طلب میں گھر سے نکلے ہو اور اب اسی کو ناپسند جانتے ہو حالانکہ ہم کبھی بھی دشمن سے تعداد، قُوَّت وکثرت کی بنا پر نہیں لڑے بلکہ صرف اپنے دِین کے لئے لڑے ہیں جس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں عزت عطا فرمائی ہے۔ نکلو! فتح اور شہادت میں سے ایک اچھائی تو حاصل ہو گی۔''

راوی بیان فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ بیان سُن کر تمام مجاہدین پکار اُٹھے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عبداللہ بن رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سچ کہا ہے۔'' پھر تمام مجاہدین جنگ کے لیے چل پڑے۔ (1)

رونے پر تنبیہ:

﴿368﴾......حضرت سیِّدُنا زید بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''میں یتیمی میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن

(1)......السيرة النبوية لابن هشام، ذكر غزوة مؤتة فی جمادی الأولٰی سنة ثمان، ص ٤٥٧.

رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پرورش میں تھا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جنگِ موتہ کے لئے روانہ ہوئے تو میں اُونٹ پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے سوار تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک رات دورانِ سفر میں نے آپ کو یہ اَشعار پڑھتے سنا:

اِذَا اَدْنَیْتِنِیْ وَحَمَلْتِ رَحْلِیْ — مَسِیْرَۃَ اَرْبَعٍ بَعْدَ الْحِسَاءِ

فَشَانُکِ فَانْعِمِیْ وَخَلَاکِ ذَمٌّ — وَلَا اَرْجِعُ اِلٰی اَھْلِیْ وَرَائِیْ

وَآبَ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَادَرُوْنِیْ — بِاَرْضِ الشَّامِ مُشْتَھِی الثَّوَاءِ

وَرَدَّکِ کُلُّ ذِیْ نَسَبٍ قَرِیْبٍ — اِلَی الرَّحْمٰنِ مُنْقَطِعَ الْاِخَاءِ

ھُنَالِکَ لَا اُبَالِیْ طَلْعَ بَعْلٍ — وَلَا نَخْلَ اُسَالِفُھَا رَوَاءِ

ترجمہ: (۱)......اے میری سواری! مقامِ حِساء کے بعد جب تو نے مجھے منزل کے قریب پہنچا دیا اور چار منزل کی مسافت تک میرے کجاوے کو اٹھائے رکھا۔

(۲)......اب تیرا کام یہ ہے کہ تو مجھے خوش حال رکھے اور خدا کرے کہ تجھے کوئی تکلیف نہ پہنچے البتہ! میں واپس اپنے اہل وعیال کی طرف نہ لوٹوں (یعنی شہید ہوجاؤں)۔

(۳)......اور (خدا کرے کہ) مسلمان غازی بن کر لوٹیں اور مجھے شام کی سرزمین میں وہیں ٹھہرنے کے لئے چھوڑ آئیں۔

(۴)......(اے نفس!) ہر قریبی رشتہ دار تجھ سے اپنا تَعَلُّق ختم کر کے تجھے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دے۔

(۵)......پھر وہاں مجھے پھلوں کے شگوفوں اور کھجوروں کے خوشنما باغات کے پیچھے چھوڑ دینے کی کوئی پرواہ نہیں۔

حضرت سیِّدُنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''یہ اَشعار سُن کر میں رو پڑا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے آہستہ سے دُرّہ مار کر فرمایا: ''اے نادان! تجھے کس چیز کا غم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے شہادت عطا فرمائے اور تُو کجاوے پر تنہا بیٹھ کر واپس چلا جائے۔'' (1)

نفس کو نصیحتیں:

حضرت سیِّدُنا محمد بن اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ مجھے ابن عباد بن عبد اللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہ

(1)......السيرة النبوية لابن هشام،ذكرغزوة مؤتة فى جمادى الأولى سنة ثمان،ص٤٥٨.

تَعَالٰی عَنْھُمَا نے بتایا کہ انہیں ان کے کفیل نے جو کہ اس غزوہ میں شریک تھے، بتایا کہ جب حضرت سیِّدُنا زَید اور حضرت سیِّدُنا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا شہید ہوگئے تو حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عَلَمِ جہاد اُٹھایا اور گھوڑے پر سوار ہوکر آگے بڑھتے ہوئے نَفْس میں کچھ تَرَدُّد پایا تو اسے مخاطَب کرکے فرمایا:

اَقْسَمْتُ یَا نَفْسُ لَتَنْزِلَنَّهْ لَتَنْزِلَنَّهْ اَوْلَتُكْرَهَنَّهْ

اِذَاجَلَبَ النَّاسُ وَشَدُّوْا الرَّنَّةَ مَا لِیْ اَرَاکِ تَكْرَهِیْنَ الْجَنَّه

لَطَالَمَا قَدْ كُنْتِ مُطْمَئِنَّةً هَلْ اَنْتِ اِلَّا نُطْفَةٌ فِیْ شَنَّه

ترجمہ: (۱)......اے نَفْس! میں قسم اُٹھاتا ہوں کہ تجھے میدانِ جنگ میں ضرور جانا پڑے گا چاہے تجھے ناپسند ہو۔

(۲)......جب جنگ میں لوگوں کی آوازیں بلند ہورہی ہیں اور لڑائی شدت اختیار کررہی ہے تو کیا وجہ ہے کہ میں تجھے جنّت کو ناپسند کرتے دیکھتا ہوں۔

(۳)......حالانکہ کتنا عرصہ تو نے اطمینان سے زندگی گزاری ہے جبکہ حقیقتاً تو ناپاک پانی کا محض ایک قطرہ ہے۔

اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے نَفْس کو نصیحت کرتے ہوئے مزید فرمایا:

یَا نَفْسُ اِلَّا تُقْتَلِیْ تَمُوْتِیْ هٰذَا حَمَّامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِیْتِ

وَمَا تَمَنَّیْتِ وَقَدْ اُعْطِیْتِ اِنْ تَفْعَلِیْ فِعْلَهُمَا هُدِیْتِ

ترجمہ: (۱)......اے نفس! اگر تو نے (جہاد میں شرکت کرکے) جامِ شہادت نوش نہ کیا تو بھی تجھے مرنا ہی ہے کیونکہ یہ زندگی موت کا حمام ہے جس میں تو داخل ہوچکا ہے۔

(۲)......اور تو نے جو چاہا تجھے وہ دیا گیا۔ اب اگر تو نے ان دونوں (یعنی شہید ہونے والے حضرات زید و جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کی اِتّباع کی تو ہدایت پاجائے گا۔

پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُترے تو ان کے پاس میرے چچازاد بھائی گوشت کا ٹکڑا لائے اور کہا: ''اس سے اپنی پیٹھ سیدھی کرلیجئے (یعنی کھا کر قوّت حاصل کرلیجئے) کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان دنوں شدید حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے گوشت کا وہ ٹکڑا لے کر کھانا شروع کردیا۔ ایسے میں اچانک لوگوں کی طرف سے شور کی آواز سنائی دی تو خود کو مخاطب کرکے فرمایا: ''تو دُنیا میں مَشْغُول ہے۔'' پھر وہ ٹکڑا چھوڑ دیا اور تلوار پکڑ کر آگے بڑھ

کرلڑنے لگے حتی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا گیا۔

غیبوں پر خبردار آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

جنگ میں شریک راوی بیان کرتے ہیں کہ اس طرف مسلمان مجاہدین جنگ میں مَصْرُوف تھے تو دوسری طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں موجود صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو جنگ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ''زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عَلَم اٹھایا، وہ لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ پھر جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عَلَم اٹھایا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔'' پھر حُضُور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہو گئے جس کی وجہ سے انصار کے چہروں کا رنگ بدل گیا اور سمجھے کہ شاید اب حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن رَوَاحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کوئی سخت تکلیف پہنچی ہے۔ کچھ دیر بعد حُضُور نبیٔ غیب دان، حبیبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اب عَلَمِ جہاد عبد اللّٰہ بن رَوَاحَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے ہاتھ آیا ہے۔ وہ دشمنوں سے قتال کر رہے ہیں اور بالآخر وہ بھی شہید ہو گئے۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''میں نے جنّت میں دیکھا کہ یہ تینوں سونے کے تختوں پر مَحْوِاِسْتِراحت ہیں اور عبد اللّٰہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا تَخْت اپنے دونوں رُفقا سے کچھ فاصلے پر ہے۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی کیا وجہ ہے؟'' فرمایا: ''ان کے دونوں رُفقا جامِ شہادت نوش کر چکے تھے جبکہ عبد اللّٰہ بن رَوَاحَہ کچھ تردُّد میں تھے۔'' (1)

جنّتی خیمہ:

﴿369﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے جنّت میں موتیوں کا وہ خیمہ دکھایا گیا جس میں زید، جَعْفَر اور عبد اللّٰہ بن رَوَاحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم تَخْت پر بیٹھے تھے، میں نے زید اور عبد اللّٰہ بن رَوَاحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی گردنوں میں کچھ بَل دیکھا جبکہ جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گردن میں کوئی بَل نہ تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ

1 ......السیرة النبویة لابن ھشام، مقتل عبد اللّٰہ بن رواحة /الرسول یتنبأ بما حدث، ص۴۵۹.

بوقتِ شہادت انہوں نے کچھ اعراض کیا تھا جس کی وجہ سے ان کی گردنوں میں بل آ گیا جبکہ جَعْفَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایسا نہیں کیا تھا اس لئے ان کی گردن بالکل درست رہی۔''

حضرت سیِّدُنا ابن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ یہ اس وقت ہوا جب حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن رَوَاحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ اَشعار پڑھے:

اَقْسَمْتُ یَا نَفْسُ لَتَنْزِلَنَّہٗ ۔۔۔ بِطَاعَۃٍ مِّنْکِ اَوْلَتُکْرَھَنَّہٗ

فَطَالَمَا قَدْ کُنْتِ مُطْمَئِنَّۃً ۔۔۔ جَعْفَرُ مَا اَطْیَبَ رِیْحُ الْجَنَّۃ

ترجمہ: (۱)......اے نفس! میں قسم اُٹھاتا ہوں کہ تجھے میدانِ جنگ میں ضرور جانا پڑے گا چاہے تجھے پسند ہو یا نہ ہو۔

(۲)......حالانکہ کتنا عرصہ تو نے مطمئن زندگی گزاری ہے، اے جعفر! دیکھ! جنّت کی خوشبو کیا ہی عُمدہ ہے!۔ (1)

حضرت سَیِّدُنا اَنس بن نَضْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن نَضْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ثابت قدمی ونُصرتِ الٰہی سے قُوّت وتائید حاصل تھی۔ جنگِ بدر میں کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے تھے لیکن جنگِ اُحُد میں شرکت فرمائی اور مَنْصَبِ شہادت پر فائز ہوئے اور خوشبوؤں سے مُعَطَّر ومہکتے رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے اعضاء، راہِ خدا میں قربان کر کے آخرت کی کامیابیاں پائیں۔

اہلِ تصوُّف کے نزدیک ''جنّتی ہواؤں کے جھونکوں اور اس کی نعمتوں کا مشتاق رہنے کا نام تصوُّف ہے۔''

مجھے جنّت کی خُوشبو آ رہی ہے:

﴿370﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اَنَس بن نَضْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (2) (مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں موجود نہ ہونے کے سبب) جنگِ بدر میں شرکت نہ کر سکے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لائے تو فرمایا: ''مَیں پہلے مَعْرِکَۂ حق وباطل میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شریک نہیں ہو سکا

---

1 ......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الجھاد، باب اجر الشھادۃ، الحدیث: ۹۶۲۵، ج۵، ص۱۷۹.

2 ......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چچا ہیں۔

لیکن اب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کفار سے جنگ کا موقع عطا فرمائے گا تو میں اس کے فضل وکرم سے اس کی تلافی کروں گا۔'' پھر اُحُد کے دن جب ابتداً مسلمان پیچھے ہٹنے لگے تو حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن نَضر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان مُشرِکین نے جو کچھ کیا میں اس سے بری ہوں اور مسلمانوں سے جو مُعاملہ سرزد ہوا اس کی مُعافی طلب کرتا ہوں۔'' پھر تلوار پکڑی اور کُفّار کی طرف بڑھ گئے، راستے میں حضرت سیِّدُ نا سَعْد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مُلاقات ہوئی تو فرمایا: ''اے سَعْد! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مجھے اُحُد کی طرف سے جنّت کی خُوشبو آرہی ہے۔ واہ! جنّت کی خُوشبو کتنی پاکیزہ ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نہیں معلوم کہ اس کے بعد ان پر کیا بیتی۔'' حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جنگ کے بعد ہم نے انہیں تلاش کیا تو شُہَدا میں پایا اور ان کی بہن نے انہیں انگلیوں سے پہچانا کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے جسم پر تلوار، تیر اور نیزے کے 80 سے زائد زخم تھے اور دُشمنوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا مُثلہ کردیا تھا (یعنی کان، ناک و اعضاء وغیرہ کاٹ دیئے تھے)۔''

حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ (پ۲۱، الاحزاب:۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔

تو ہم کہا کرتے تھے کہ ''یہ آیت مبارکہ حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن نَضر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ اور ان کے رُفقا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔'' (1)

---

1 ......السنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب السیر، باب من تبرع بالتعرض......الخ، الحدیث:۱۷۹۱۷، ج۹، ص۷۵.

حضرت سَیِّدُ نا عبداللہ ذوالبِجَادَین
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُ ناعبداللہ ذُو الْبِجَادَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (1) فکرِ آخرت میں مُسْتَغْرِق رہا کرتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے۔ دُنیا سے کِنارہ کَش رہتے۔ اور امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بھائی چارہ قائم کرنے والے تھے۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اپنے پیارے پیارے مبارک وُمقدّس ہاتھوں سے انہیں قبر میں اُتارا اور ان کی وفات پر آنسو بہائے۔

سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے قبر میں اُتارا:

﴿371﴾......حضرت سَیِّدُ ناعبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس حضرت عبداللہ ذُو الْبِجَادَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قبر میں رات کے وقت داخل ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے چراغ جلایا گیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اُتارا، نمازِ جنازہ بھی خود ہی پڑھائی اور پھر ان کے حق میں یہ دُعائیہ کلمات ارشاد فرمائے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! تم بہت توبہ کرنے والے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے تھے۔'' (2)

یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اس سے راضی ہوجا:

﴿372﴾......حضرت سَیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غزوۂ تبوک میں حضرت سَیِّدُ ناعبداللہ ذُو الْبِجَادَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ......ذُو الْبِجَادَیْن کا معنی ہے، دوچادروں والا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آنے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ نے آپ کو بالوں سے بنی ایک چادر دی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کے دوٹکڑے کئے ایک کی چادر اور دوسرے کا ازار بنایا۔ جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ذُو الْبِجَادَیْن کا لقب عطا فرمایا۔(معرفۃ الصحابۃ، باب الذال من باب العین، ج۳، ص۱۳۵)

2 ......جامع الترمذی، ابواب الجنائز، باب ماجاء فی الدفن باللیل، الحدیث: ۱۰۵۷، ص۱۷۵۳۔

عَنْه کی قبر میں دیکھا۔اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بھی حاضر تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ان سے فرما رہے تھے: ''اپنے بھائی کو میری طرف لاؤ۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے انہیں قبلہ کی طرف سے قبر میں اُتارا اور خود باہر تشریف لے آئے اور بقیہ کام امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کے سپرد فرمایا۔ تدفین سے فارغ ہو کر حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے قبلہ رُو ہو کر ہاتھ بلند کئے اور یہ دعا فرمائی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: ''یہ رات کا واقعہ ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں یہ خواہش کرتا تھا کہ کاش! ان کی جگہ میں ہوتا اور میں ان سے 15 برس قبل اسلام لایا تھا۔'' (1)

کاش! اِن کی جگہ میں ہوتا:

﴿373﴾...... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آدھی رات کے وقت اُٹھا تو لشکر کے ایک کونے میں آگ کا شعلہ دکھائی دیا، میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے وہاں پہنچا تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وہاں موجود تھے جبکہ حضرت عبد اللہ ذُوالْبِجَادَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه وفات پا چکے تھے۔ ان کے لئے قبر تیار کی گئی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم قبر کے اندر تشریف لے گئے جبکہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کو قبر میں اتار رہے تھے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فرما رہے تھے: ''اپنے بھائی کو میری طرف سے اُتارو۔'' پس انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے فرمان پر عمل کیا۔

تدفین سے فراغت کے بعد حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ان کے حق میں ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا فرمائی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود

(1)...... المغنی لابن قدامة، کتاب الجنائز، فصل فأما الدفن لیلا، ج۳، ص۵۰۳.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''کاش! ان کی جگہ میں ہوتا اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رحمت بھرے ہاتھوں سے قبر میں اُتار دیا جاتا۔'' (1)

بعض صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کا ذکرِ خیر

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اس طبقہ کے کثیر عارفین، زاہدین وعابدین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا ذکر ہم سے رہ گیا ہے جنہوں نے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ اَقدس میں وفات پائی ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی بیان کئے گئے ہیں جیسے حضرت سیِّدُنا زید بن دَثِنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو اپنے رُفقا سمیت مقامِ ''رَجِیع'' پر شہید ہوئے، حضرت سیِّدُنا مُنْذِر بن عَمْرو بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیِّدُنا حَرام بن مِلْحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو بِئْرِ مَعُوْنَہ کے مقام پر شہید ہوئے، ان کے احوال بے شمار ہیں، بعض احوال ہم نے اپنی کتاب ''اَلْمَعْرِفَۃ'' میں ذکر کئے ہیں یہ حضرات اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی تھے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بطور آزمائش انہیں دنیاوی شادابی عطا فرمائی تو اس سے ان کا دامن محفوظ رہا اور وہ سلامتی کے ساتھ اپنے پیارے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کے حضور حاضر ہوگئے اور (یاد رکھو!) جو ان کے راستے پر چلا اور ان کی سنت کو اپنایا وہ نجات پا گیا۔''

70 قُرّاء صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی شہادت:

﴿374﴾...... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ عَرَب کے تین قبائل رِعْل، ذَکْوَان اور عُصَیَّہ کے لوگوں نے حُضُور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی قوم کے خلاف مدد طلب کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار کے اُن 70 صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو مدد کے لئے روانہ فرمایا جو مشہور قُرّاء (یعنی قرآن کے قاری) تھے۔ اور یہ قُرّاء صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن (گزر اَوقات کے لئے) دن کو لکڑیاں اکٹھی کرتے اور رات کو نماز میں مشغول رہتے۔ جب یہ سب بِئْرِ مَعُوْنَہ کے مقام پر پہنچے تو لے جانے والوں نے دھوکا دہی اور مُنافقت کا مُظاہرہ کرتے ہوئے ان قُرّاء صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

---

1 ......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام،غزوۃ تبوک فی رجب سنۃ تسع، کتاب رسول اللّٰہ لصاحب أیلۃ،ص۵۱۹.

کوشہید کر دیا۔ جب حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس واقعہ کی خبر ملی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ماہ تک نمازِ فَجْر میں ان کے خلاف دُعائے قُنُوت پڑھی۔'' حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ہم ان کے بارے میں یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے: بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اِنَّا لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ترجمہ: ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچادو کہ ہم اپنے رب سے جاملے ہیں پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں اس نے راضی کر دیا۔ پھر یہ آیت ہم کو بھلا دی گئی (یعنی منسوخ ہوگئی)۔'' (1)

ہر روز کُفّار کے خلاف دُعا:

﴿375﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں سے 70 کا حال یہ تھا کہ جب رات ہوتی تو مدینہ طیِّبہ میں اپنے مُعَلِّم (یعنی استاذ) کے پاس چلے جاتے اور ساری رات قرآن پاک سیکھنے میں گزار دیتے اور دن میں جو طاقتور تھے وہ لکڑیاں جمع کرتے اور پانی بھر کر لاتے اور صاحبِ حیثیت بکریاں چرا کر گزر بسر کرتے۔ اور صبح ہوتے ہی اپنے مَحْبُوب آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُجرۂ مبارکہ کے قریب جمع ہو جایا کرتے۔ پھر جب حضرت سیِّدُنا خُبَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا گیا تو حُضُور سیِّد عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا بدلہ لینے کے لئے ان اصحاب کو روانہ فرمایا۔ ان میں میرے ماموں حضرت سیِّدُنا حَرَام بن مِلْحَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی تھے۔ جب یہ لوگ ''بَنُوسُلَیْم'' کے ایک قبیلہ کے پاس پہنچے تو حضرت سیِّدُنا حَرَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لشکر کے امیر سے کہا: ''ہم انہیں یہ بتا دیتے ہیں کہ ہماری تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے تم ہمارا راستہ چھوڑ دو۔'' امیر نے کہا: ''ٹھیک ہے۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا حَرَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس جا کر بات چیت کرنے لگے۔ اچانک ان میں سے ایک شخص نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سامنے سے نیزہ مارا جو جسم سے پار ہو گیا، جب حضرت سیِّدُنا حَرَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیٹ میں نیزے کی تکلیف محسوس کی تو فرمایا: ''ربِّ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔'' اس کے بعد بَنُوسُلَیْم کے قبیلے نے اسلامی لشکر کو گھیر کر شہید کر دیا یہاں تک کہ کوئی خبر دینے والا بھی نہ بچا۔ حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سَرِیَّہ (2) پر سب سے زیادہ

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع ......الخ، الحدیث: ٤٠٩٠، ص ٣٣٥.

2 ......شارحِ بخاری، نائبِ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: ''اصحاب......

دُکھ کا اِظہار فرمایا اور میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر روز نمازِ فَجْر میں ہاتھ اُٹھا کر کُفّار کے خلاف دُعا کرتے تھے (1)۔ “ (2)

حضرت سَیِّدُنَا عَبْدُاللّٰہ بن مَسْعُود

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا شمار مہاجرین کے اس طَبَقَہ میں ہوتا ہے جنہوں نے ہجرت کرنے میں پہل کی۔ اور ان بُزُرگوں میں بھی شامل ہیں جو عبادت گزار مشہور ہیں۔ قرآن پاک پڑھنے، پڑھانے والے، خداداد صلاح وخیر کے مالک تھے۔ صاحبِ فہم عالَم، رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صاحبِ اسرار (یعنی رازدار) اور صاحبِ سواد (یعنی تکیہ اٹھانے والے) تھے، (نیکیوں میں) جلدی کرنے والے، آگے بڑھنے والے، رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے زیادہ قُرب رکھنے والے اور تمام صحابہ میں امتیازی شان کے مالک تھے۔ حُضُور نبیِ رَحمت صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق ومُشیرِ خاص اور ذکی وہونہار پہرہ دار تھے۔ مَحبَّت خداوندی سے سرشار، مُشاہَدۂ حق کے طلبگار، وعدوں کے پاسدار اور مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات تھے۔“

اہلِ تصوُّف کے نزدیک ”مُشاہَدۂ حق کا غَلَبہ رہنے اور وعدوں اور حدود کی حفاظت کرنے کا نام تصوُّف ہے۔“

......سیَر نے اس لشکر کو جس میں حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس شریک ہوئے، غَزْوَہ کہا اور جس میں خود شریک نہ ہوئے کسی صحابی کو امیرِ لشکر بنا کر بھیجا اسے سَرِیّہ اور بَعْث کہا۔“ (نزھة القاری، کتاب المغازی، ج٤، ص٧٣٥)

1 ...... صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہارِ شریعت، ج١، حصہ٤، ص٦٥٧ پر نقل فرماتے ہیں: ”وتر کے سوا اور کسی نماز میں قُنوت نہ پڑھے۔ ہاں! اگر حادثۂ عَظِیمہ واقع ہو تو فَجْر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ رکوع کے قبل قُنوت نہ پڑھے۔“

(الفتاوی الرضویه، ج٧، ص٤٩٠ ـ الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج٢، ص٥٤١)

مَدَنی مَشْوَرَہ: اس مسئلہ کی روشن تحقیق مجدِّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے رسالہ ”اِجْتِنَابُ الْعُمَّال عَنْ فَتَاوِی الْجُھَّالِ“ (فتاویٰ رضویہ (مخرجه)، ج٧، ص٤٨٧) اور صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے رسالہ ”اَلتَّحْقِیقُ الْکَامِل فِیْ حُکْمِ قُنُوْتِ النَّوَازِل“ (فتاویٰ امجدیہ، باب الوتر والنوافل، ج١، ص٢٠٣) پر مُلاحظہ فرمائیے۔ (علمیه)

2 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٠٣٦، ج٤، ص٥١۔

ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح تلاوت کیا کرو:

﴿376﴾......حضرت سیِّدُنا عَلْقَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس اس شخص کی شِکایت لے کر آیا ہوں جو زبانی اپنی یادداشت سے مَصاحِف لکھتا ہے۔'' یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جلال میں آگئے اور فرمانے لگے: ''تم پر افسوس ہے! غور کرو، تم کیا کہہ رہے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حق بیان کر رہا ہوں۔'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا: ''وہ کون ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''وہ عبداللّٰہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں۔'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عبداللّٰہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے زیادہ اس کام کا حق دار اب مسلمانوں میں کوئی نہیں۔ مَیں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں کہ ایک بار امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ مسلمانوں کے کسی کام کے سلسلے میں ہمیں کافی رات ہوگئی (فراغت کے بعد) ہم رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں بائیں چلتے ہوئے وہاں سے نکلے۔ جب ہم مَسْجِد کے قریب پہنچے تو وہاں ایک شخص قرآنِ مجید کی تلاوت کر رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی تلاوت سننے کے لئے ٹھہر گئے۔ میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی تلاوت سننے کے لئے رُک گئے؟'' حُضُور نبیِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے ہاتھ مُبارَک سے خاموش رہنے کا اِشارہ فرمایا۔ پھر اس شخص نے قِرَاءت کی، رُکُوع وسجدہ کیا اور بیٹھ کر دُعا واِستغفار میں مشغول ہوگیا۔ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سوال کر تجھے دیا جائے گا۔'' پھر فرمایا: ''جسے یہ پسند ہو کہ وہ اُس طرح قرآنِ مجید کی تلاوت کرے جس طرح نازل ہوا ہے تو وہ عبداللّٰہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی طرح تلاوت کرے۔''

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں جب مَکّی مَدَنی سُلْطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا تب مجھے اور امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق

رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کو پتا چلا کہ وہ شخص حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ صبح جب میں انہیں یہ خوشخبری سنانے گیا تو وہ کہنے لگے کہ ”آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پہلے مجھے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ یہ بشارت سنا گئے ہیں۔“ اس پر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”یہ نیکی میں ہمیشہ مجھ پر سبقت لے جاتے ہیں۔“ (1)

رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے 70 سورتیں یاد کیں:

﴿377﴾...... حضرت سیِّدُنا اَبو خُمَیر بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”مَیں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرآنِ مجید کی 70 سورتیں یاد کیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کم سن بچے تھے اور میں نے حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے جو سُنا ہے اُسے دہراتا رہتا ہوں۔“ (2)

﴿378﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو سَعْد اَزْدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”میں نے حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقدّس زبان سے 70 سورتیں یاد کی تھیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ابھی اسلام سے مشرّف نہیں ہوئے تھے اور وہ بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے اور ان کے بالوں میں گرہیں لگی ہوتی تھیں۔“ (3)

﴿379﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ابھی کم سن بچّہ تھا اور مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں عُقْبہ بن ابی مُعَیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک دن حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ میرے پاس

---

(1)...... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عمر بن الخطاب، الحدیث: ۱۷۵، ج۱، ص۶۴۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۴۲۰، ج۹، ص۶۹.

(2)...... مسند ابی داود الطیالسی، ما اسند عبد اللّٰہ بن مسعود، الحدیث: ۴۰۵، ص۵۴.

(3)...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۴۳۹، ج۹، ص۷۵، "الغلمان" بدلہ "الصبیان".

تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''اے لڑکے! تمہارے پاس دودھ ہو تو ہمیں پلاؤ۔'' میں نے عرض کی: ''یہ بکریاں تو میرے پاس کسی کی امانت ہیں اس لئے میں ایسا نہیں کرسکتا۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی کم سِن بکری ہے جس سے نَر نے جُفْتی نہ کی ہو؟'' میں نے خدمت بابرکت میں حاضر کردی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے اسے پکڑا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا پڑھ کر اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اس کے تھنوں کو مَس فرمایا تو وہ دودھ سے بھر گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ دوہا۔ خود بھی نوش فرمایا اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی پلایا۔ پھر تھنوں سے فرمایا: ''اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ۔'' یہ حکم پاتے ہی تھن پہلی حالت پر لوٹ آئے۔ (یہ دیکھ کر) میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے بھی اس پاکیزہ کلام سے کچھ سکھا دیجئے۔'' ارشاد فرمایا: ''تم خداداد صلاح وخیر کے مالک ہو۔'' فرماتے ہیں: ''مَیں نے بعد میں حُضُور، سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مُقَدَّس سے 70 سورتیں حفظ کیں جن میں مجھ سے کوئی مُقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔'' (1)

﴿380﴾...... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''لوگوں پر تَعَجُّب ہے کہ وہ میری قراءت چھوڑ کر حضرت زَید بن ثابِت (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی قراءت کے مطابق تلاوت کرنے لگے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے 70 سورتیں یاد کی ہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ حضرت زَید بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ابھی بچے تھے اور بال لٹکائے مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی گلیوں میں گھوما کرتے تھے اور بالوں میں گانٹھیں لگی ہوتی تھیں۔'' (2)

۞ === ۞ === ۞ === ۞

1 ......مسند ابی داؤد الطیالسی، ماسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: ٣٥٣، ص٤٧.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٤٤٠، ج٩، ص٧٥، بدون: یجیٔ ویذھب بالمدینة.

سَیِّدُنَا عَبْدُاللّٰہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خُصُوصیات

گھر میں داخلے کی خُصُوصی اِجازت:

﴿381﴾......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ حُضُور نبی اکرم، نورِ مجسّم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: ''تجھے پردہ اٹھا کر گھر میں آنے جانے اور میری باتیں سننے کی اِجازت ہے جب تک کہ میں تجھے اس سے منع نہ کر دوں۔'' (1)

تکیہ ومِسواک والے:

﴿382﴾......حضرت سیِّدُ نا عَلْقَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ملکِ شام گیا اور حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مجلس میں جا کر بیٹھ گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''کہاں سے آئے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''کوفہ سے۔'' فرمایا: ''کیا تمہارے درمیان صَاحِبُ الْوِسَادَۃ وَالسِّوَاک (یعنی تکیہ اور مِسواک والے حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نہیں ہیں؟'' (2)

﴿383﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن شدّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شمعِ رسالت، مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تکیہ مُبارک، مِسواک اور نَعلَین شریفین اُٹھایا کرتے تھے۔'' (3)

اِسلام قبول کرنے میں سَبقت:

﴿384﴾......حضرت سیِّدُ نا قاسم بن عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ماذکر فی عبداللّٰہ بن مسعود، الحدیث:١، ج٧، ص٥٢٠، بتغیرٍ.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی الدرداء، الحدیث:٢٧٦١٩، ج١٠، ص٤٣١.

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث:٨٤٥١، ج٩، ص٧٧.

عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں چھٹے نمبر پر اِسلام لایا اور اس وقت سوائے ہم چند افراد کے کوئی مسلمان نہ ہوا تھا۔'' (1)

مُقَرَّبِ بارگاہِ الٰہی:

﴿385﴾......حضرت سیِّدُنا ابو وائل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی موجودگی میں حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے جنہیں حفظِ قرآنِ کریم کی سعادت ملی ان میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں جو بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَربین و برگزیدہ بندوں میں ہوں گے۔'' (2)

﴿386﴾......حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سب سے زیادہ مقرب بندے ہوں گے۔'' (3)

اُحد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی:

﴿387﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا کہ ''ہمیں کسی ایسے شخص کے بارے میں بتائیں جو ہدایت وسنّت میں سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہوتا کہ ہم اس کی صُحبت کو لازم کرلیں۔'' تو حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے زیادہ ہدایت وسنت کی اتباع کرنے والے کسی شخص کو نہیں جانتا کیونکہ حفاظ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سب سے زیادہ مُقَرَّب بندے ہوں گے۔'' (4)

---

1 ......المصنف ابن ابی شیبة، کتاب التأریخ، باب کتاب التأریخ، الحدیث: ۲٤، ج۸، ص٤۳.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸٤۸۸، ج۹، ص۸۸.

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸٤۸۱، ص۸۸.

4 ......مسند ابی داود الطیالسی، احادیث حذیفة بن الیمان، الحدیث: ٤۲٦، ص۵۷.

﴿388﴾......حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں پیلو کے درخت سے حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے مِسْواک توڑا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ تیز ہوا کی وجہ سے میری پنڈلیوں سے کپڑا ہٹ گیا اور لوگ میری کمزور و پتلی پنڈلیاں دیکھ کر ہنسنے لگے۔ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہنسنے کی وجہ دریافت فرمائی؟ تو لوگوں نے عرض کی: ''ان کی کمزور و پتلی پنڈلیاں دیکھ کر ہمیں ہنسی آ گئی۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! یہ میزان میں اُحد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہیں۔'' (1)

قبولیتِ دُعا کی بشارت:

﴿389﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سنا وہ اپنے والد حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ رات میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے پاس سے حُضُور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گزر ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔'' حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''(یہ سُن کر) میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف گیا (اور انہیں یہ خوشخبری سنائی) تو انہوں نے کہا: ''میری ایک دُعا ہے جسے میں ضَرور مانگوں گا اور وہ یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ اِیۡمَانًا لَّا یَبِیۡدُ وَنَعِیۡمًا لَّا یَنۡفَدُ وَقُرَّۃَ عَیۡنٍ لَا تَنۡقَطِعُ، وَمُرَافَقَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیۡ اَعۡلٰی جَنَّۃِ الۡخُلۡد (راوی کو اس میں شک ہے کہ ''لَا یَبِیۡدُ'' کہا تھا یا ''لَا تَبِیۡدُ'') یعنی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ایمانِ کامل اور اَزلی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور جنّت الفردوس میں حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس مانگتا ہوں۔'' (2)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸٤٥۲، ج۹، ص۷۸۔

مسندابی داود الطیالسی، ماأسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: ۳۵۵، ص٤۷.

2 ......مسند ابی داود الطیالسی، ماأسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: ۳٤۰، ص٤۵۔

المسند للامام احمد بن حنبل، مسندعبد اللہ بن مسعود، الحدیث: ٤۳٤۰، ج۲، ص۱۷۳، "لا یبید" بدلہ "لایرتد".

﴿390﴾......حضرت سیِّدُنا عَوْن بن عبد اللّٰہ بن عُتْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دُعا مانگ رہے تھے کہ حُضُور نبی رَحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پاس سے گُزرے، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی ساتھ تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی دُعا سُنی تو فرمایا: ''یہ کون دُعا مانگ رہا ہے؟ مانگے، اسے دیا جائے گا۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس گئے اور فرمایا: ''جو دُعا تم ابھی مانگ رہے تھے، مجھے بتاؤ!'' تو حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و بُزُرگی بیان کی پھر یہ دُعا کی:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَعْدُکَ حَقٌّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ، اَلْجَنَّۃُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَرُسُلُکَ حَقٌّ، وَکِتَابُکَ حَقٌّ، وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَقٌّ یعنی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے سوا کوئی مَعْبُود نہیں، تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیری مُلاقات حق ہے۔ جنّت و دوزخ حق ہے۔ تیرے رسول سچے، تیری کتاب سچی اور تیرے انبیاء برحق ہیں اور حُضُور نبی اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی سچے ہیں۔'' (1)

﴿392﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیِّدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عبد اللّٰہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے عَہد کو لازم پکڑ لو۔'' (2)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے 14 رُفقا:

﴿393﴾......امیر المؤمنین مولا مُشکل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نبی کو 7،7 باوفا رفیق و وزیر عطا ہوئے، جبکہ مجھے 14 عطا فرمائے گئے ہیں: امیر حمزہ، جَعْفَر، عَلِی، حَسَن، حُسَیْن، ابوبکر، عُمَر، عَبْدُ اللّٰہ بن مسعود، ابوذَر، مِقْدَاد، حُذَیْفَہ، عَمّار، سَلْمان اور بِلال۔''

حضرت سیِّدُنا مسیّب بن نَجِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۸۴۱۸/۸۴۱۹،ج۹،ص۶۸.

2 ......جامع الترمذی،ابواب المناقب،باب مناقب عبد اللّٰہ بن مسعود، الحدیث:۳۸۰۵،ص۲۰۴۳.

وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے اسی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔اوران کی روایت میں ''رُفَقا'' یا ''رُقَباء'' کالفظ ہے۔'' (1)

﴿394﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو الْاَحْوَص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے،فرماتے ہیں:جب حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو میں حضرتِ سیِّدُ نا ابوموسیٰ اور حضرتِ سیِّدُ نا ابومسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے:''کیا تمہارے خیال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے جیسا کوئی شخص چھوڑا ہے؟'' دوسرے نے کہا:''اگر ایسی بات ہے تو سنو!جب ہمیں بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضری سے روک دیا جاتا تو انہیں حاضری کی اجازت ہوتی تھی اور جب ہم غائب ہوتے تو یہ بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوتے تھے۔'' (2)

﴿395﴾......حضرت سیِّدُ نا زید بن وَہب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے،فرماتے ہیں:میں حضرت سیِّدُ نا حُذَیفہ اور حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا:''کیا آپ نے حُضُور نبی کریم،رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فُلاں فُلاں حدیث سُنی ہے؟'' دوسرے نے نفی میں جواب دیتے ہوئے پوچھا:''کیا آپ نے سُنی ہے؟'' تو پہلے نے کہا:''میں نے تو نہیں سُنی،البتہ اس گھر والے کا دعویٰ ہے کہ اس نے وہ حدیث سُنی ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا:''تو ان کی بات سچ ہے۔کیونکہ جب ہمیں بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضری سے روک دیا جاتا تھا تو اس وقت بھی انہیں داخلے کی اجازت ہوتی تھی اور جب ہم غائب ہوتے تو یہ حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضر رہتے تھے۔'' حضرت سیِّدُ نا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:''اس (گھر والے) سے حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مراد ہیں۔'' (3)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا علمی مقام:

﴿396﴾......حضرت سیِّدُ نا زید بن وَہب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا

(1)......جامع الترمذی، ابواب المناقب ،باب اَن الحسن والحسین......الخ، الحدیث:۳۷۸۵،ص۲۰۴۱.

(2)......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ،باب من فضائل عبداللّٰہ بن مسعود وامه،الحدیث:۶۳۲۹، ص۱۱۱۰.

(3)......المعجم الکبیر، الحدیث:۸۴۹۲،ج۹،ص۸۹.

عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف فرما تھے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی وہاں آ گئے انہیں دیکھ کر امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”یہ کیسا کامل فقیہ ہے۔“ (1)

﴿397﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عَطِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں سے فرمایا: ”جب تک سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی و متبحر عالم یعنی حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے درمیان موجود ہیں ہم سے کوئی مسئلہ دریافت نہ کیا کرو۔“ (2)

﴿398﴾......حضرت سیِّدُنا عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”جب تک یہ مُتَبَحِّر عالم یعنی حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تمہارے درمیان موجود ہوں مجھ سے کوئی مسئلہ دریافت نہ کیا کرو۔“ (3)

﴿399﴾......حضرت سیِّدُنا ابو بَخْتَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بارے میں پوچھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”تم کس صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں پوچھتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ”ہمیں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بتائیں۔“ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”وہ قرآن و سنّت کے عالم ہیں اور علم میں وہی کافی ہیں۔“ (4)

﴿400﴾......حضرت سیِّدُنا ابو بَخْتَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ”انہوں نے قرآنِ مجید کی تلاوت کی اور اس میں اس قدر غور و فکر کیا کہ یہ انہیں کفایت کر گیا۔“ (5)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب ما ذکر فی عبد اللہ بن مسعود، الحدیث:۱۲، ج۷، ص۵۲۱، بتغیرٍ.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۸۴۹۹/۸۵۰۰، ج۹، ص۹۱-۹۲.

3 ......صحیح البخاری، کتاب الفرائض، باب میراث ابنة ابن مع ابنة، الحدیث: ۶۷۳۶، ص۵۶۳-

المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث:۴۴۲۰، ج۲، ص۱۹۲.

4 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، مشایخ شتی، ج۲، ص۲۶۳.

5 ......تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، الرقم۳۵۷۳ عبد اللہ بن مسعود، ج۳۳، ص۱۴۳، "وقف" بدلہ "قام".

اِرشاداتِ ابنِ مسعود:

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِرشادات جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ان حالات پر مشتمل ہیں جن کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آفات سے محفوظ رہے اور اوقات میں بَرَکات حاصل ہوئیں۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں کہ ''منازل کی درستی کے لئے مُعَامَلَہ کو صحیح رکھنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

حافظِ قرآن کو کیسا ہونا چاہیے؟

﴿401﴾......حضرت سیِّدُنا مُسَیَّب بن رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حافظِ قرآن کو چاہیے کہ جب لوگ سو رہے ہوں تو وہ اپنی رات کی حفاظت کرے (کہ اس میں جاگ کر قرآن مجید کی تِلاوت اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرے ہرگز اسے غَفْلَت میں نہ گزارے)۔ جب لوگ کھا پی رہے ہوں تو وہ اپنے دن کا خیال (یعنی روزہ) رکھے۔ جب لوگ خوش ہو رہے ہوں تو وہ اپنے غم کو یاد کرے (یعنی فکرِ آخرت کرے)۔ جب لوگ ہنس رہے ہوں تو وہ آنسو بہائے۔ جب لوگ باہم مل جل رہے ہوں تو وہ خاموش رہے اور جب لوگ تکبُّر کا شکار ہوں تو وہ خُشُوع وخُضُوع اختیار کرے۔ نیز حافظِ قرآن کو چاہیے کہ وہ رونے والا، غمزدہ، حکمت و بردباری، علم واطمینان والا ہو۔ اور اسے چاہیے کہ وہ خشک رو، غافل، شور مچانے والا، چیخ وپکار کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی سخت مزاج ہو۔'' (1)

﴿402﴾......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن وَثَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے فارِغ شخص ناپسند ہے کہ جو نہ تو دُنیا کے کسی کام میں مَصْرُوف ہو اور نہ ہی آخرت کے کسی عَمَل میں مشغول ہو۔'' (2)

﴿403﴾......حضرت سیِّدُنا مُسَیَّب بن رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے ایسے شخص سے سخت نَفْرت ہے، جو نہ تو دنیا کے کسی کام میں مگن ہو اور نہ ہی اسے آخرت

1......الزھد للامام احمد بن حنبل، فی فضل ابی ھریرۃ، الحدیث:۸۹۲، ص۱۸۳۔
المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ما قالوا فی......الخ، الحدیث:۶۳، ج۸، ص۳۰۵.

2......المعجم الکبیر، الحدیث:۸۵۳۸، ج۹، ص۱۰۲.

کی کچھ فکر ہو۔'' (1)

﴿404﴾...... حضرت سیِّدُنا خَیْثَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ جِیْفَۃَ لَیْلٍ قُطْرُبَ نَھَارٍ یعنی: میں تم میں سے کسی کو ہرگز ایسے شخص کی طرح نہ پاؤں جو رات بھر بے جان لاشے کی طرح پڑا رہتا اور دِن بھر دُنیا کمانے کے لئے بھاگ دوڑ کرتا ہے (جبکہ اسے آخرت کی بالکل فکر نہیں ہوتی)۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ ''قُطْرُب سے مراد وہ شخص ہے جو اِدھر اُدھر بیٹھ کر اپنا وقت برباد کرتا ہے۔''

﴿405﴾...... حضرت سیِّدُنا مُرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب تک تم نماز میں مشغول رہتے ہو تو گویا ایسے ہو جیسے بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہو اور جو بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے اس کے لئے دروازہ کھول ہی دیا جاتا ہے۔'' (3)

جب ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' سنو!

﴿406﴾...... حضرت سیِّدُنا مَعْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جہاں تک ہو سکے باوُضو رہا کرو اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان: ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' (اے ایمان والو!) سنو تو اپنے کانوں کو اس کی طرف لگا دو کیونکہ اس میں کسی بھلائی کا حکم یا کسی بُرائی سے ممانعت ہوتی ہے۔'' (4)

شیطان کو بھگانے کا قرآنی نسخہ:

﴿407﴾...... حضرت سیِّدُنا ابُو الْاَحْوَص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک قرآنِ پاک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ضیافت ہے لہٰذا اپنی طاقت کے مطابق اس کی

(1)...... المصنف لابن ابی شیبۃ ، کتاب الزھد ، کلام ابن مسعود ، الحدیث: ۴۷ ، ج۸، ص ۱۶۴ .

(2)...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۷۶۳، ج۹، ص ۱۵۲ .

(3)...... المصنف لابن ابی شیبۃ ، کتاب التطوع والامامۃ ، باب الرکوع...... الخ، الحدیث: ۱۰، ج۲، ص ۳۶۰، مفہومًا.

(4)...... الزھد للامام احمد بن حنبل ، فی فضل ابی ھریرۃ ، الحدیث: ۸۶۶، ص ۱۸۰ .

ضیافت قبول کرو (یعنی جس قدر ہو سکے اسے سیکھو کیونکہ) جس گھر میں اس کی تِلاوت نہیں ہوتی اس میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی اور جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تِلاوت کی جاتی ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔'' (1)

﴿408﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن اَسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دِل برتنوں کی طرح ہیں۔ لہٰذا انہیں قرآنِ پاک کے عِلَاوہ کسی اور چیز سے نہ بھرو۔'' (2)

﴿409﴾......حضرت سیِّدُنا عَوْن بن عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''عِلم کثرتِ روایت سے نہیں بلکہ خشیَّت الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔'' (3)

﴿410﴾......حضرت سیِّدُنا عَلْقَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! عِلم سیکھو پھر اس پر عَمَل کرو۔'' (4)

عالم اور جاہل دونوں کے لیے ہلاکت:

﴿411﴾......حضرت سیِّدُنا عَدی بن عَدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے عِلم حاصل نہیں کیا اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو وہ ضرور حاصل کرتا اور اس کے لئے بھی ہلاکت ہے جس نے عِلم تو حاصل کیا مگر اس پر عَمَل نہ کیا۔'' یہ بات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سات مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (5)

﴿412﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُکَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس مسجد میں دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے اور فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس طرح تنہا حاضر ہوگا جس طرح تم چودھویں رات میں چاند کے ساتھ تنہا ہوتے

---

1 ......المصنف لعبد الرزاق، کتاب فضائل القرآن ، باب تعلیم القرآن وفضله ، الحدیث:۶۰۱۸، ج۳،ص۲۲۵.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة ،کتاب الزهد ،کلام ابن مسعود ،الحدیث:۳۶، ج۸،ص۱۶۲.

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل ، فی فضل ابی هریرة ،الحدیث:۸۶۷،ص۱۸۰.

4 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام ابن مسعود، الحدیث:۳۲، ج۸، ص۱۶۱، "العلم" بدله "تعلموا".

5 ......الزهد للامام احمد بن حنبل ،فی فضل ابی هریرة ،الحدیث:۸۶۸،ص۱۸۰.

ہو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اے ابنِ آدم! تجھے کس چیز نے مجھ سے فریب میں رکھا؟ اے ابنِ آدم! تو نے مرسلین (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کی پیروی کیوں نہ کی؟ اے ابنِ آدم! تو نے اپنے علم پر عمل کیوں نہ کیا؟'' (1)

عصیان سے نسیان:

﴾413﴿......حضرت سیِّدُنا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں کہ آدمی جو علم حاصل کرتا ہے نافرمانی اسے بُھلا دیتی ہے۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبداللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہل وعیال کے مُعَاملے میں دُنیا کی فُضُولیات سے دُور رہتے۔ اپنے آپ پر، اپنے دِل کے حالات اور اس پر وارِد ہونے والے خطرات پر روتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمت ایمان کی دولت کی وجہ سے اس کی رحمت پر اُمید رکھتے تھے۔''

اَصْحابِ تَصَوُّف فرماتے ہیں: ''خوف واُمّید کے ساتھ نَفْس کو نجات پر اُبھارنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

مسلمان کے لئے تحفہ:

﴾414﴿......حضرت سیِّدُنا اَبو جُحَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دنیا کا خالِص حصّہ چلا گیا اور گدلا حصہ بچ گیا۔ پس اب مَوت ہر مسلمان کے لئے تحفہ ہے۔'' (3)

﴾415﴿......حضرت سیِّدُنا اَبو جُحَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دنیا پہاڑ کے سائے میں واقع تالاب کی مانند ہے جس کا صاف حصّہ تو ختم ہو گیا لیکن گدلا حصّہ باقی رہ گیا۔'' (4)

﴾416﴿......حضرت سیِّدُنا قَیس بن حَبْتَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ

1......المعجم الكبير ،الحديث:٨٨٩٩،ج٩،ص١٨٢.

2......الزهدللامام احمد بن حنبل،فى فضل ابى هريرة، الحديث: ٨٥٣،ص١٧٨.

3......المصنف لابن ابى شيبة ،كتاب الزهد ، كلام ابن مسعود ،الحديث:١ ،ج٨،ص١٥٨.

4......المصنف لابن ابى شيبة ،كتاب الزهد ، كلام ابن مسعود ،الحديث:٢، ج٨، ص١٥٨ ،بدون:إنما.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دوناپسندیدہ چیزیں موت اور تنگدستی کتنی عُمدہ ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دو چیزوں میں سے ایک تو ضرور ہے مالداری یا ناداری اور مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ ان میں سے کسی کے ذَرِیعے بھی آزمایا جاؤں کیونکہ اگر مالداری عطا ہوئی تو اس سے لوگوں پر مہربانی کروں گا اور اگر تنگدستی عطا ہوئی تو صَبْر کروں گا۔'' [1]

حَلاوتِ اِیمان سے محرومی کے اَسباب:

﴿417﴾......حضرت سیِّدُنا عَوْن بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک اِیمان کی بلندی کو نہ پالے اور ایمان کی بلندی کو پانے میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک فَقْر کو دولت سے بہتر اور عاجزی وانکساری کو عزّت وشرافت سے اچھا خیال نہ کرے نیز جب تک تعریف کرنے والے اور مذمت کرنے والے کو یکساں حیثیت نہ دے۔'' [2]

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے رُفقا نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس فرمان ذیشان کی وضاحت یوں فرمائی کہ ''آدمی ایمان کی حَلاوَت ورِفْعت اس وقت پاسکتا ہے جب اسے حَلال پر گزارا کرتے ہوئے غریبی وناداری کو گوارا کرنا حرام اختیار کرکے مالداری حاصل ہوجانے سے زیادہ پسند ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وفرمانبرداری والی عاجزی وانکساری اس کی نافرمانی والی عزّت وشہرت سے زیادہ پسند ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات وصفات میں اس طرح فنا ہوجائے کہ اس کی نظر میں تعریف کرنے والا اور برائی ومذمت کرنے والا دونوں برابر ہوں۔''

﴿418﴾......حضرت سیِّدُنا مُغِیرَہ بن سَعْد بن اَخْرَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! جو شخص اسلام کی حالت میں صُبح وشام کرتا ہے اسے دُنیاوی رَنج وغم نقصان نہیں دیتے (بلکہ وہ اس پر صَبْر کرکے اجر پاتا ہے)۔'' [3]

1......الزھد للامام احمد بن حنبل، فی فضل ابی ھریرۃ، الحدیث: ۸۴۷، ص ۱۷۸.

2......الزھد للامام احمد بن حنبل، فی فضل ابی ھریرۃ، الحدیث: ۸۶۳، ص ۱۸۰.

3......الزھد للامام احمد بن حنبل، فی فضل ابی ھریرۃ، الحدیث: ۸۷۶، ص ۱۸۱.

﴾419﴿......حضرت سیِّدُ نا حارِث بن سُوَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کوئی صبح ایسی نہ ہوئی کہ عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی اَوْلاد کے پاس کوئی ایسی چیز ہوتی جس سے انہیں اُمید ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں خیر و بھلائی عطا فرمائے یا ان سے کسی برائی کو دور فرمائے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔'' (1)

حساب وکتاب کا خوف:

﴾420﴿......حضرت سیِّدُ نا عامر بن مَسْرُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قریب کسی نے کہا: ''میں نہیں چاہتا کہ اَصحابِ یمین (2) سے ہو جاؤں بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابن مسعود، الحدیث: ۱۸، ج۸، ص ۱۶۰.

2 ......اصحابِ یمین اہلِ جنّت کا ایک گروہ ہے جس کا ذکر قرآنِ پاک میں **سورۂ واقعہ** کے اندر ہے، اس کا ترجمہ **کنزالایمان** سے پیش کیا جاتا ہے: ''اور دہنی طرف والے (یعنی جن کے نامۂ اَعمال ان کے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے) کیسے دہنی طرف والے (یہ ان کی تعظیم شان کے لئے فرمایا کہ وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید ہیں جنّت میں داخل ہوں گے) بے کانٹوں کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں اور بلند بچھونوں میں۔ بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اُٹھان اٹھایا تو انہیں بنایا کنواریاں، اپنے شوہروں پر پیاریاں، انہیں پیار دلاتیاں، ایک عمر والیاں دہنی طرف والوں کے لئے۔'' اسی طرح مقربین بھی اہلِ جنّت کا ایک گروہ ہے جس کا تذکرہ بھی **سورۂ واقعہ** میں ملتا ہے۔ اس کا بھی ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ **ترجمۂ کنزالایمان:** ''اور جو سبقت لے گئے (نیکیوں میں) وہ تو سبقت ہی لے گئے (دخولِ جنّت میں) وہی مُقَرَّبِ بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں، اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے۔ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے، ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ان کے گرد لئے پھریں گے (آدابِ خدمت کے ساتھ) ہمیشہ رہنے والے لڑکے (جو نہ مریں، نہ بوڑھے ہوں، نہ ان میں تغیر آئے۔ یہ اللہ تعالٰی نے اہلِ جنّت کی خدمت کے لئے جنّت میں پیدا فرمائے) کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو اور نہ ہوش میں فرق آئے (بخلاف شرابِ دنیا کے کہ اس کے پینے سے حواس مختل ہو جاتے ہیں) اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں (ان کے لئے ہوں گی) جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی، صلہ ان کے اَعمال کا، اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بے کار بات، نہ گنہگاری۔ ہاں! یہ کہنا ہوگا سلام سلام۔'' (ہلالَین بریکٹس (brackets) میں لکھی ہوئی عبارات **تفسیر خزائن العرفان** از مفسِّرِ قرآن، صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی سے لی گئی ہیں) (کنز الایمان مع خزائن العرفان، پ۲۷، الواقعة: ۱۰ تا ۳۸) **ممکن ہے** اس روایت میں اصحابِ یمین و اَصحابِ مُقَربین سے یہی دو جنّتی گروہ مراد ہوں کہ کسی نے اَصحابِ یمین میں سے ہونے پر مقربین میں سے ہونے کو ترجیح دی جبکہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی......

مقربینِ بارگاہِ خداوندی میں سے کہلاؤں۔'' راوی کہتے ہیں: یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: لیکن یہاں تو ایک ایسا شخص ہے جو یہ تمنا کرتا ہے کہ ''جب وہ مرجائے تو اسے دوبارہ نہ اٹھایا جائے۔'' یہاں ''شخص'' سے انہوں نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ (1)

خوفِ خُدا کی ایک جھلک:

﴿421﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر مجھے جنّت ودوزخ کے درمیان کھڑا کر کے دونوں میں سے ایک میں جانے یا مٹی ہو جانے کا اختیار دیا جائے تو میں مٹی ہو جانا پسند کروں گا۔'' (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا زُہد:

﴿422﴾......حضرت سیِّدُنا حارِث بن سُوَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر تم میری حقیقت واَصلیت کو پہچان لو تو میرے سر پر مٹی ڈالنے لگو۔'' (3)

﴿423﴾......حضرت سیِّدُنا اَبُو الْاَحْوَص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس دیناروں کی طرح خوبصورت تین صاحبزادے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم ان کی طرف دیکھنے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس بات کو بھانپ گئے اور فرمانے لگے: ''شاید! تم انہیں دیکھ کر مجھ پر رشک کر رہے ہو؟'' ہم نے کہا: ''آدمی پر ایسوں ہی کی وجہ سے رشک کیا جاتا ہے۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چھت کی طرف سر اٹھایا تو وہاں اَبابیل پرندے نے انڈے دے رکھے تھے، انہیں مُلَاحَظہ کیا پھر فرمایا: ''انہیں (یعنی اپنے بیٹوں کو) قبروں میں دفن کر کے مٹی سے ہاتھ جھاڑ لینا مجھے اس پرندے کے

...... عَنْہ کے خوفِ خدا کا عالم یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مرنے کے بعد مٹی ہو جانے اور حسابِ آخرت کے خوف سے دوبارہ نہ اٹھائے جانے کی تمنا کر رہے ہیں۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی اپنا خوف عطا فرمائے۔

(امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) (علمیہ)

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل ،فی فضل ابی ھریرۃ ،الحدیث:۸۶۹،ص ۱۸۰، مفھومًا.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۸۵۳۵،ج۹،ص۱۰۲.

3 ......المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ ،باب کان عبد اللّٰہ یخطب......الخ، الحدیث:۵۴۳۳،ج۴،ص۳۷۵،بتغیرٍ.

انڈوں کے نیچے گر کر ٹوٹ جانے سے زیادہ پسند ہے۔'' (1)

﴿424﴾......حضرت سیِّدُنا ابوعثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں کوفہ میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا، ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر میں چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ نیچے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دو خوبصورت وصاحبِ حیثیت بیویاں بیٹھی ہوئی تھیں اور ان دونوں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خوبصورت اولاد بھی تھی۔ اچانک ایک چڑیا نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سر پر بیٹ کردی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے ہاتھ سے صاف کر کے فرمایا: ''عبداللہ کے اہل وعیال کا مرجانا اور میرا اس دُنیا سے چلا جانا مجھے اس چڑیا کی موت سے زیادہ پسند ہے۔'' (2)

سفرِ آخرت کی تیاری کا درس:

﴿425﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن حَجِیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب لوگوں کے پاس بیٹھتے تو فرماتے: ''اے لوگو! شب وروز گزرنے کے ساتھ ساتھ تمہاری عمریں بھی کم ہوتی جارہی ہیں۔ تمہارے اَعمال لکھے جارہے ہیں۔ موت اچانک آئے گی۔ پس جو نیکی کی فصل بوئے گا جلد ہی اسے شوق سے کاٹے گا اور جو بُرائی کی کھیتی بوئے گا اسے ندامت کے ساتھ کاٹنا پڑے گا۔ ہر ایک اپنی ہی اُگائی ہوئی کھیتی کاٹے گا۔ سستی وکاہلی کرنے والا اپنے عمل کے ذریعے آگے کبھی نہیں بڑھ پائے گا اور حرص ولالچ میں مُبْتَلا صرف اپنا مقدر ہی حاصل کر پائے گا۔ جسے بھی بھلائی کی توفیق ملی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے اور جسے برائی سے بچایا گیا تو وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے کرم سے ہے۔ متقی وپرہیزگار عام لوگوں کے سردار اور فقہا، رہنما ہیں۔ ان کی صُحبت اختیار کرنا نیکیوں میں اضافے کا سبب ہے۔'' (3)

﴿426﴾......حضرت سیِّدُنا ضَحَّاک بن مُزَاحِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک مہمان ہے اور مہمان ہمیشہ نہیں رہتا اسے رخصت ہونا پڑتا ہے

---

1 ......الزھد لابن المبارك ،باب فی أخبار ابو ریحانة وغیرہ،الحدیث: ٨٨٠،ص٣٠٧،بتغیر.

2 ......الزھد لابی داؤد ،باب من خبر ابن مسعود ، الحدیث: ١٤٨، ج١، ص ١٦٠،بتغیرٍقلیلٍ.

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل،باب فضل ابی ھریرة،الحدیث: ٨٨٩،ص١٨٣.

اور تمہارے پاس جو مال ہے یہ اُدھار ہے اور اُدھار اس کے مالک کو لوٹانا ہوتا ہے۔'' (1)

کلماتِ نافعہ:

﴿427﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا: ''اے ابو عبد الرحمٰن! (یہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) مجھے جامع و نافع کلمات سکھائیے!'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ قرآنِ مجید کے اَحکامات کے مطابق زندگی بسر کرو۔ اگر تمہارے پاس کوئی ناواقف و ناپسند شخص بھی حق بات لائے تو اسے قبول کر لو اور کوئی تمہارا پیارا و پسندیدہ شخص بھی ناحق بات پیش کرے تو اسے رد کر دو۔'' (2)

﴿428﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''سچ بھاری اور تلخ لگتا ہے جبکہ جھوٹ ہلکا و شیریں محسوس ہوتا ہے اور کبھی تھوڑی سی شہوت طویل غم کا سبب بن جاتی ہے۔'' (3)

﴿429﴾......حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن عُقْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی مَعْبُود نہیں! روئے زمین پر زبان سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہیں جسے طویل مدت قید میں رکھنے کی زیادہ حاجت ہو۔'' (4)

﴿430﴾......حضرت سیِّدُنا مَعْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دِل میں اچھی خواہشات بھی پیدا ہوتی ہیں اور برے خیالات بھی جنم لیتے ہیں۔ لہٰذا نیکی کو غنیمت جان کر اسے کر لو اور بدی سے اپنا دامن داغدار نہ کرو بلکہ اسے ترک کر دو۔'' (5)

﴿431﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد الرحمٰن بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

---

1 ......المعجم الكبير،الحديث:٨٥٣٣،ج٩،ص١٠١.

2 ......الموسوعة لابن ابی الدنيا،كتاب الصَّمت آداب اللسان،باب الصدق وفضله، الحديث:٤٥٤،ج٧،ص٢٦٤، مفهومًا.

3 ......الزهد لابن المبارك ،باب الاعتبار والتفكر ،الحديث: ٢٩٠،ص٩٨.

4 ......المعجم الكبير،الحديث:٨٧٤٤/٨٧٤٥،ج٩،ص١٤٩.

5 ......الزهدلابن المبارك،باب فضل ذكر الله،الحديث:١٣٣١،ص٤٦٩،مفهومًا.

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''دل کو سخت کر دینے والی اشیاء سے بچو اور جو چیز دِل میں کھٹکے اسے ترک کر دو۔''[1]

کُفّار کی خوشحالیاں قابلِ فخر نہیں!

﴿432﴾......حضرت سیِّدُنا مُنْذِر رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عنہ کی خدمت میں کچھ کسان حاضر ہوئے تو ان کی موٹی گردنیں اور صحت مند و توانا بدن دیکھ کر لوگوں کو تعجب ہوا (اس پر) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''تم دیکھتے ہو کافِروں کے جسم صحت مند ہیں لیکن دل بیمار ہیں اور مومن کا جسم اگرچہ کمزور ہو لیکن اس کا دِل صحت مند و مضبوط ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تمہارے جسم صحت مند ہوں مگر دِل مریض تو تمہاری حیثیت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک گُبرِیلا (یعنی گوبر کے کیڑے) سے بھی کم تر ہے۔''[2]

﴿433﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ نے فرمایا: ''جس سے بن پڑے اپنا مال وہاں رکھے جہاں اسے کیڑا لگے نہ چور کا ہاتھ (یعنی راہِ خدا میں صدقہ کر دے) کیونکہ بندے کا دل مال کی طرف متوجہ رہتا ہے۔''[3]

﴿434﴾......حضرت سیِّدُنا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عِتْرِیس بن عُرْقُوب شَیْبَانِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: ''ہلاک ہوا وہ شخص جس نے نہ تو نیکی کا حکم دیا اور نہ ہی بُرائی سے مَنْع کیا۔'' تو حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ نے فرمایا: ''بلکہ ہلاک تو وہ ہوا جس کا دل بھلائی کو بھلائی اور بُرائی کو بُرائی نہیں سمجھتا۔''[4]

﴿435﴾......حضرت سیِّدُنا اَبو الْاَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ نے فرمایا: ''صالحین دنیا سے رُخصت ہو گئے اور شک کرنے والے باقی رہ گئے جنہیں نیکی کی پہچان ہے نہ

---

1 ......الورع للامام احمد بن حنبل ،باب ما یکرہ من امر الربا ،ص٤٦ .

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل،باب فی فضل ابی ھریرۃ،الحدیث: ٩٤٠، ص ١٨٤، مفھومًا.

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ ،کتاب الزھد، کلام ابن مسعود، الحدیث:٨، ج٨،ص ١٥٩ .

4 ......المعجم الکبیر،الحدیث:٨٥٦٤، ج٩،ص ١٠٧ .

بُرائی کا پتہ۔'' [1]

حفاظتِ زبان کی نصیحت:

﴿436﴾......حضرت سیِّدُ نا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کی: ''اے ابو عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے!'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا: ''تیرا گھر تجھے کفایت کرے (یعنی بلا ضرورت گھر سے نہ نکلو) زبان کی حفاظت کرو اور اپنی خطاؤں کو یاد کرکے آنسو بہاؤ۔'' [2]

﴿437﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو وائل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''کہاں ہیں دُنیا کو ترک کرنے والے اور آخرت میں رغبت رکھنے والے؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''وہ جابیہ کے رہنے والے تھے، وہ تعداد میں 500 تھے اور انہوں نے قسم کھائی تھی کہ شہید ہوئے بغیر واپس نہیں پلٹیں گے پھر وہ سر منڈا کر دشمنوں سے جا بھڑے یہاں تک کہ وہ سب کے سب جامِ شہادت نوش کر گئے اور ان کی شہادت کی خبر دینے والے کے سوا ایک بھی زندہ نہ بچا۔'' [3]

سب سے زیادہ زُہد والے:

﴿438﴾......حضرت سیِّدُ نا عبد الرحمٰن بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''(اے لوگو!) تم نماز، روزہ اور اجتہاد میں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بڑھنا چاہتے ہو (یاد رکھو! ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ) وہ تم سے بہتر ہیں۔'' لوگوں نے عرض کی: ''اے ابو عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اس کی کیا وجہ ہے؟'' فرمایا: ''وہ دنیا میں سب سے زیادہ زُہد اختیار کرتے اور آخرت میں سب سے بڑھ کر رغبت رکھتے ہیں۔'' [4]

1......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۵۵۲، ج۹، ص۱۰۵.

2......الزھد لابن المبارک، باب ماجاء فی الحزن والبکاء، الحدیث: ۱۳۰، ص۴۲.

3......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۵۸۴، ج۹، ص۱۱۳.

4......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابن مسعود، الحدیث: ۳۵، ج۸، ص۱۶۲.

مومن کا آرام وسکون:

﴿439﴾......حضرت سیِّدُ نا اِبراہیم رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مومن کیلئے دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر کسی چیز میں راحت وسکون نہیں اور جس کا آرام وسکون دیدارِ الٰہی میں ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔'' (1)

فتنوں کا دَور دَورہ:

﴿440﴾......حضرت سیِّدُ نا عَلْقَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُور نبیُّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب فتنوں میں اُلجھ جاؤ گے؟ جب ایسا وقت آئے تو تم سنّت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا کیونکہ یہ فتنے ایسے خطرناک ہوں گے کہ بچے جوان اور جوان بوڑھے ہو جائیں۔ اگر ان سے کوئی چیز رہ جائے گی تو ایک دوسرے سے کہے گا: ''تو نے سنّت ترک کر دی۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسا کب ہوگا؟'' ارشاد فرمایا: ''جب تمہارے عالم کم اور قاری زیادہ، مالدار زیادہ اور دیانت دار کم ہو جائیں گے۔ آخرت کی بہتری کے لئے کئے جانے والے اَعمال کو دُنیا کمانے کا ذریعہ بنایا جائے گا اور حُصُولِ علم کا مقصد رضائے الٰہی نہیں ہوگا۔'' (2)

حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''اب تم ایسے ہی زمانہ میں ہو۔''

نیکیاں چھپاؤ:

﴿441﴾......حضرت سیِّدُ نا مَسْرُوق عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَدُوْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں صُبح کرے یا فرمایا: تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو کچھ چلے پھرے اور جب دائیں ہاتھ سے صَدَقہ دے تو بائیں ہاتھ سے چھپائے اور جب نفل نماز ادا کرے تو گھر میں پڑھے۔''

1 ......الزهد لابن المبارك ،باب التحضيض على طاعة الله،الحديث:١٧،ص٦.

2 ......سنن الدارمي،المقدمة ،باب تغير الزمان وما يحدث فيه ، الحديث: ١٨٥ / ١٨٦،ج١،ص٧٥.

دِین میں پیروی کا معیار:

﴿442﴾......حضرت سیِّدُنا ابُو الْاَحْوَص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دِین میں کسی کی اس طرح پیروی نہ کرو کہ وہ ایمان لائے تو تم ایمان لاؤ اور اگر وہ کُفر کرے تو تم بھی کُفر کرو۔ ہاں! اگر تم نے پیروی کرنی ہی ہے تو وفات یافتہ بُزُرگوں کی کرو کہ زندہ پر فتنہ سے بے خوفی نہیں(1)۔'' (2)

﴿443﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم میں سے کوئی اِمَّعَہ نہ بن جائے۔'' لوگوں نے پوچھا: ''اے ابوعبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اِمَّعَہ کون ہوتا ہے؟'' فرمایا: ''اِمَّعَہ وہ ہے جو کہے کہ میں سب کے ساتھ ہوں (یعنی ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملائے اور کہے کہ) اگر دوسرے لوگ ہدایت پر ہیں تو میں بھی ہدایت پر ہوں، اور اگر وہ گمراہ ہیں تو میں بھی گمراہ ہوں۔ بلکہ ایسے بنو کہ لوگ اگر کُفر بھی کریں تو تم اِسلام پر قائم رہو۔'' (3)

---

(1)......اس حدیث کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''اس میں تابعین سے خطاب ہے یعنی تا قیامت جو کوئی سیدھی راہ چلنا چاہے وہ صحابہ کی پیروی کرے خود قرآن وحدیث سے استنباطِ مسائل پر قناعت نہ کرے اسی لئے مجتہدین ائمہ صحابہ کے پیرو ہیں اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے کہ میرے صحابہ تارے ہیں جن کی پیروی کرو ہدایت پاجاؤ گے۔'' مزید آگے ارشاد فرمایا: ''یہاں زندوں سے مراد غیر صحابہ ہیں اور وفات پانے والوں سے سارے صحابہ، زندہ ہوں یا وفات یافتہ۔ (صاحبِ) مرقاۃ نے فرمایا یہ کلام حضرت ابن مسعود نے انکساراً فرمایا ورنہ اس وقت آپ اور تمام زندہ صحابہ قابلِ اتباع تھے۔ زندہ سے (اس زمانہ کے) تابعین مراد ہیں کیونکہ صحابہ سے اللہ رسول کا وعدہ جنت ہوچکا۔ رب نے فرمایا: ''وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى'' (پ ٢٦، الفتح: ٢٦) (ترجمہ کنز الایمان: اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا) اور فرمایا اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ (پ ٢٦، الحجرات: ٣) (ترجمہ کنز الایمان: وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے) اور فرمایا وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَؕ (پ ٢٦، الحجرات: ٧) (ترجمہ کنز الایمان: اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کردی) جس سے پتہ لگا کہ رب نے صحابہ کے لیے ایمان لازم کردیا ان کے دلوں میں کُفر اور فسق سے نُفرت پیدا فرمادی خُصُوصاً حضرت ابنِ مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو تو جنت کی بِشارت دی جاچکی تھی خیال رہے کہ مرتد صحابی نہیں رہتا اِرتداد سے صحابیت ختم ہوجاتی ہے۔

(مرآۃ المناجیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام، ج١، ص١٨١)

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٧٦٤، ج٩، ص١٥٢.

(3)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٧٦٥، ج٩، ص١٥٢.

4باتوں کا حلفیہ بیان:

﴿444﴾......حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں 3باتوں پر قسم اٹھاتا ہوں اور چوتھی بات پر اگر قسم اٹھالوں تو اس میں بھی سچا ہوں گا۔ وہ یہ ہیں: (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمان اور کافر کو برابر نہ رکھے گا (۲) جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں کوئی نعمت عطا نہیں فرماتا اسے آخرت میں عطا فرمائے گا (۳) بندے کا حَشْر اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے (۴) اور چوتھی بات جس پر میں قسم اٹھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں جس بندے کی پردہ پوشی فرماتا ہے آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔'' (1)

﴿445﴾......حضرت سیِّدُنا ابووائل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بروزِ قیامت ہر شخص یہ تمنا کرے گا کہ کاش! میں دُنیا میں بقدرِ ضَرورت ہی کھاتا اور جس کا دِل شک وشُبہ سے پاک ہو تو دُنیا میں صُبح وشام اس کے لئے کوئی نُقصان نہیں اور منہ میں اُنگارہ لے لینا اس سے بہتر ہے کہ آدمی اس بات کے نہ ہونے کی تمنا کرے جس کے ہونے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فیصلہ فرمادیا ہو۔'' (2)

ہر دن میں بارہ ساعتیں:

﴿446﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ یا عُبَیدُاللّٰہ بن مِکْرَز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کے ہاں! دن رات نہیں، زمین و آسمان کا نور اسی کے نور سے ہے۔ اس کے ہاں تمہارے دنوں کے اعتبار سے ہر دن بارہ ساعتوں پر مشتمل ہے۔ جب اس کی بارگاہ میں تمہارے اَعمال پیش کئے جاتے ہیں تو وہ تین ساعتیں ان پر نظر فرماتا ہے۔ عرش اٹھانے والے، عرش کے گرد رہنے والے اور مُقرَّبین فرِشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر رحمٰن عَزَّوَجَلَّ تین ساعتیں نظرِ رحمت فرماتا ہے حتی کہ رحمت سے بھر جاتا ہے تو یہ چھ ساعتیں ہوئیں پھر تین ساعتیں اَرحام میں نظر فرماتا ہے، جس کے مُتعلِّق قرآن

---

1 ......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، باب المرء مع من أحب، الحديث: ٢٠٤٨٦، ج١٠، ص ٢٠٣

2 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام ابن مسعود، الحديث: ٥٢، ج٨، ص ١٦٥۔
الزهد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی هريرة، الحديث: ٨٤٥، ص ١٧٧.

مجید میں اس کا فرمان عالیشان ہے:

یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ (پ۳،ال عمران:٦)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے۔

اور ارشاد فرمایا:

یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۙ(۴۹) اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ (پ۲۵،الشوری:۴۹،۵۰)

ترجمۂ کنزالایمان: جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے۔

یہ نو ساعتیں ہوئیں۔ پھر تین ساعتیں رزق کے مُعَامَلَہ میں نظر فرماتا ہے۔

اس بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ (پ۲۵،الشوری:۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: روزی وسیع کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے۔

كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ۚ(۲۹) (پ۲۷،الرحمن:۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اسے ہر دن ایک کام ہے۔

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اے لوگو! یہ تمہارا مُعَامَلَہ اور تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی شان ہے۔'' (1)

دُنیا کی خاطر آخرت کو نقصان نہ پہنچاؤ:

﴿447﴾......حضرت سیِّدُنا ہُذَیل بن شُرَحْبِیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو دُنیا (حاصل کرنے) کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو آخرت سنوارتا ہے اس کی دُنیا کو نقصان پہنچتا ہے۔ تو اے لوگو! ہمیشہ رہنے اور کبھی نہ ختم ہونے والی آخرت کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ناپائیدار و جلد ختم ہوجانے والی دُنیا کی زندگی کے نُقصان کی پرواہ نہ کرو۔'' (2)

1......المعجم الکبیر ،الحدیث:۸۸۸٦،ج۹،ص۱۷۹.

2......المصنف لابن ابی شیبة ،کتاب الزھد ،کلام ابن مسعود ،الحدیث:٤، ج۸، ص۱۵۸.

﴿448﴾......حضرت سیِّدُ نا اِیاس بَجلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے دنیا میں لوگوں کو دکھانے کے لئے عمل کیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے سب کے سامنے رسوا کرے گا اور جو شہرت کا خواہاں ہوگا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے ذلیل کرے گا اور جو بسبب تکبُّر بڑائی چاہے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مرتبہ گھٹا دے گا اور جو عاجزی اِختیار کرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرمائے گا۔'' (1)

41 سُنہرے فَرامینِ عالیشان:

﴿449﴾......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک سب سے سچی کتاب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) ہے۔ سب سے مضبوط رسی تقویٰ و پرہیزگاری کی باتیں ہیں۔ بہترین مِلّت، مِلّت ابراہیمی ہے۔ سب سے اچھا طریقہ، طریقۂ محمدی ہے۔ بہترین رہنمائی انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی ہے۔ افضل ترین ذِکر، ذِکرِ الٰہی ہے۔ بہترین واقعات قرآنِ پاک کے ہیں۔ بہترین امور وہ ہیں جن کا اَنجام اچھا ہو اور بُرے اُمُور وہ ہیں جن کا شَرِیعَت سے کوئی تَعَلُّق نہ ہو۔ تھوڑا مال جو کِفایت کرے اس کثیر سے بہتر ہے جو غَفلَت میں مُبْتَلا کردے۔ نفس کو گناہوں سے پاک رکھنا بلندیٔ دَرَجات کا باعث ہے۔ موت کے وقت کی ملامت سب سے بُری ملامت ہے۔ قیامت کی رسوائی بدترین رسوائی ہے۔ ہدایت ملنے کے بعد گمراہ ہوجانا سب سے بدتر گمراہی ہے۔ بہترین غنا دِل کا لوگوں کی طرف سے بے پرواہ ہونا ہے۔ بہترین زادِراہ تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔ دِل میں اِلْقا کی جانے والی سب سے بہترین چیز یقین اور شک کُفْر میں سے ہے۔ دل کا اندھا ہونا سب سے بڑا اندھا پن ہے۔ شراب نوشی سب گناہوں کی جڑ ہے۔ عورتیں شیطان کی رسیاں ہے۔ جوانی جنون کا ایک شعبہ ہے۔ نوحہ کرنا زمانۂ جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔ بعض لوگ جُمُعَہ میں تاخیر سے حاضر ہوتے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر بہُت کم کرتے ہیں۔ جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔ مسلمان کو گالی دینا فِسق اور اس سے (حلال سمجھ کے) قتال کرنا کُفْر ہے۔ مسلمان کے مال کی حُرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔

---

(1)......الزھد لابن المبارک، ما رواہ نعیم بن حماد فی نسختہ زائدا، باب حسن السریرۃ، الحدیث: ۷۴، ص ۱۸، مفھومًا.

جولوگوں کو مُعاف کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مُعاف فرماتا ہے۔ جو غُصّہ پی لیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اَجر عطا فرماتا ہے۔ جو لوگوں کو اپنے حُقُوق بخش دیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔ جو تکالیف پر صَبْر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اَچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ سب کمائیوں سے بُری سود کی کمائی ہے۔ سب سے برا کھانا یتیم کا مال ہے۔ خوش بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور بد بخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ ہی سے بد بخت لکھ دیا گیا ہو۔ تمہیں اتنا مال کافی ہے جتنے پر تمہارا نفس قناعت کرے۔ بے شک انسان چار گز کے ٹھکانے (یعنی قَبْر) کی طرف جا رہا ہے اور اصل زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔ سب سے بدتر روایت جھوٹی روایت ہے۔ شُہَدا کی موت بہترین موت ہے۔ جو مصیبت و آزمائش کو پہچانتا ہے اس پر صَبْر کرتا ہے اور جو نہیں پہچانتا واویلا کرتا اور شور مچاتا ہے۔ جو تکبر کرتا ہے ذلت اُٹھاتا ہے۔ جو دنیا کا والی بننے جاتا ہے عاجز آجاتا ہے۔ جو شیطان کی مانتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذاب میں مُبْتَلا کرے گا۔'' (1)

حضرت سَیِّدُنا عَمَّار بن یَاسِر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُنا ابو یَقْظَان عَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کامل ایمان اور پختہ یقین کے حامل تھے۔ امتحان و آزمائش میں ثابت قدم اور تکالیف و مصائب پر صابِر و شاکِر رہتے۔ طاعات وعِبادات میں پہل کرتے۔ حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک زمانے میں سرکشوں سے جہاد کرنے میں پیش پیش رہتے تھے اور مرتے دم تک باغیوں کی سرکوبی کرتے رہے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضری کا شرف پاتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشی کا اظہار فرماتے اور بِشارتوں سے نوازتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دنیوی زیب و آرائش کو ترک کرنے، نَفْس کو زیر کرنے، دین کے مددگاروں و حامیوں کو بلند کرنے اور امام ہدیٰ کی اِتباع کرنے والے بدری صحابی ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابن مسعود، الحدیث:۳۷، ج۸، ص۱۶۲، بتغیر.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوکوفہ کا گورنر مُقرَّر فرمایا اور وہاں کے لوگوں کو یہ لکھ کر بھیجا کہ یہ حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے ممتاز حیثیت کے حامِل ہیں اور ان کا شُمار ان 4 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے کہ خود جنّت جن کی مشتاق ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ زندگی کے آخری لمحے تک جنّت کی اَبدی نعمتوں کو پانے کے لئے کوشاں رہے یہاں تک کہ اپنے اَحباب یعنی رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے جا ملے۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''اُخروی نعمتوں کے حُصُول کی خاطر مصائب برداشت کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

اِیمانِ کامل کی بِشارت:

﴿450﴾......حضرت سیِّدُنا ہانی بن ہانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت سیِّدُنا عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مُبارَک ہو پاک اور پاکیزہ شخص کو۔'' پھر فرمایا: میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ ''عمّار بن یاسر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) حلق تک ایمان کے نور سے بھرے ہوئے ہیں۔'' (1)

﴿451﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حُضُور نبیٔ مُکرم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''بے شک عمّار بن یاسر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سر سے پاؤں تک ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔'' (2)

جنّت کی خوشخبری:

﴿452﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ وادیٔ بطحا میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

(1)......سنن ابن ماجه ، كتاب السنة ، باب فضل عمار بن ياسر ، الحديث:١٤٧ ، ص٢٤٨٦ .

(2)......صفة الصفوة ، الرقم٢٧ عمار بن ياسر بن عمار بن مالك ، ج١ ، ص٢٣١ .

نے میرا ہاتھ اپنے دستِ اَقدس میں لے لیا پھر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چلنے لگا یہاں تک کہ حضرت عمّار اور ان کی والدہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کے پاس سے گزر ہوا۔ چونکہ، ان دونوں انہیں ایمان لانے کی وجہ سے بہت ستایا جاتا تھا اس لئے حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: ''اے آلِ یاسر! صَبْر کرو! بے شک تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔'' (1)

اِسلام کے اوّلین مُبلِّغین:

﴿453﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''سب سے پہلے جنہوں نے دِینِ اِسلام کی دعوت کو عام کیا، وہ یہ 7 شخصیات ہیں: (١) حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (٢) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق (٣) حضرت سیِّدُنا خبّاب (٤) حضرت سیِّدُنا صُہَیب (٥) حضرت سیِّدُنا بلال (٦) حضرت سیِّدُنا عمار (٧) حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ عمّار سُمَیَّہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن۔''

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِفاظت کا ذریعہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چچا ابوطالب بنا اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حفاظت ان کے قبیلے کے لوگوں نے کی جبکہ بقیہ افراد کو کُفّار لوہے کی زِرہیں پہناتے اور کڑی دُھوپ میں ڈال دیتے۔ جب تک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا اُنہوں نے یوں ہی سورج اور لوہے کی گرمی کی تکالیف اُٹھائیں۔ جب شام ہوتی تو ابوجہل برچھی لے کر آتا ان معزز حضرات کو گالیاں بکتا اور برچھی کے ذَرِیعے تکالیف پہنچاتا۔'' (2)

﴿454﴾......حضرت سیِّدُنا عمّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پوتے ابوعبیدہ بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ کفارِ مکہ نے حضرت سیِّدُنا عمّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے معبودوں کی تعریف کرنے پر مجبور کیا۔ جب حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پاس تشریف لائے تو اِسْتِفْسار فرمایا: ''کیا مُعاملہ پیش آیا؟'' انہوں نے بتایا: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بہُت بُرا مُعاملہ پیش آیا، انہوں نے مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف نہیں لائے اور مجھے اپنے باطل مَعْبُودوں کی تعریف کرنے پر بھی

1 ......مسندالحارث، کتاب المناقب، باب فضل عماربن یاسر، الحدیث: ١٠١٦، ج٢، ص٩٢٣۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب التاریخ، باب کتاب التاریخ، الحدیث: ١٣، ج٨، ص٤٢، بتغیر۔

مجبور کیا۔ حُضُور نبیِّ کریم ، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: ”تم اپنی دلی کیفیت کو کیسا پاتے ہو؟“ عرض کی: ”میں اپنے دِل کو ایمان پر مطمئن پاتا ہوں۔“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اگر مُشْرِکِین دوبارہ مجبور کریں تو تمہیں ایسا کرنے کی اِجازت ہے۔“ (1)

پاکیزہ شخص:

﴿455﴾......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضرت عَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اسے اِجازت دو، مُبارَک ہو اسے پاک اور پاکیزہ شخص۔“ (2)

﴿456﴾......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضرت عَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قرآنِ پاک کی کبھی ایک سورت کا کچھ حصّہ یاد کرتے تو کبھی دوسری سورت کا۔ جب یہ بات حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِسْتِفْسار فرمایا: ”تم کبھی ایک سُورت سے اور کبھی دوسری سُورت سے کیوں یاد کرتے ہو؟“ حضرت عَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ”یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی سنا ہے کہ میں نے قرآن کے ساتھ غیر قرآن کو ملا دیا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“ تو انہوں نے عرض کی: ”یہ سارے کا سارا عُمدہ و پاکیزہ ہے۔“ (3)

کامل الایمان بنانے والے اَعمال:

﴿457﴾......حضرت سیِّدُنا عَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”تین عادتیں ایسی ہیں کہ جس نے انہیں اختیار کرلیا اس نے اپنا اِیمان کامل کرلیا۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کسی رفیق نے دریافت کیا کہ اے ابویقظان!

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد ،الرقم ٤٥ عمار بن یاسر ،ج٣،ص١٨٩ .

2 ......جامع الترمذی،ابواب المناقب،باب مناقب عماربن یاسر، الحدیث:٣٧٩٨ ، ص٢٠٤٢ .

3 ......المسند للامام احمدبن حنبل ،مسند علی بن ابی طالب ،الحدیث:٨٦٥، ج١،ص٢٣٣ .

(یہ حضرت سیِّدُنا عَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) وہ کون سی عادات ہیں جن کی نسبت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اپنے اندر یہ عادتیں اکٹھی کرلیں اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا؟'' فرمایا: ''تنگی کے وقت راہِ خُدا میں خرچ کرنا، اپنے نَفس سے اِنصاف کرنا اور عالَمِ دِین کو سلام کرنا۔''[1]

غُلامانِ مصطفٰی کی سادگی:

﴿458﴾......حضرت سیِّدُنا عَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم غزوۂ عشیرہ میں ایک دوسرے کے رفیق تھے۔ ایک جگہ ہم کھجور کے درخت کے نیچے مٹی پر سو گئے تو رحمت عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اپنے قدمِ مُبارَک سے بیدار فرمایا جبکہ ہمارے جسم مٹی سے آلودہ ہو چکے تھے۔''[2]

حقیقی ہجرت کرنے والے:

﴿459﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: دو شخص حمام سے تیل لگائے ہوئے باہر نکلے تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی ان سے ملاقات ہوئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' بولے: ''ہم ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم جھوٹ بولتے ہو، حقیقی ہجرت کرنے والے تو حضرت عَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔''[3]

نبیِ غیب دان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی غیبی خبر:

﴿460﴾......حضرت سیِّدُنا ابو بَختَری اور مَیسَرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ جنگِ صِفین کے دن حضرت سیدنا عَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دُودھ پیش کیا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے پینے کے بعد

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب اِفْشاء السلام من الاسلام، ص ٤.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عمار بن یاسر، الحدیث: ١٨٣٤٩، ج٦، ص ٣٦٥، مفهومًا.

3 ......المصنف لعبد الرزاق، کتاب الطهارة، باب الحمام للرجال، الحدیث: ١١٢٣، ج١، ص ٢٢٥.

فرمایا:''رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی غیبی خبر کے مطابق یہ میری زندگی کا آخری مَشْرُوب ہے۔'' یہ کہنے کے بعد حضرت سیِّدُنا عَمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قتال میں مَصْرُوف ہو گئے یہاں تک کہ جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ [1]

﴿461﴾......صحابیٔ رسول حضرت سیِّدُنا ابوسِنَان دُؤَلِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا عَمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مَشْرُوب منگوایا تو ایک پیالے میں دُودھ پیش کیا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے پی کر فرمایا:''اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان حق ہے، میں آج اپنے آقا و مولیٰ حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے جاملوں گا کیونکہ حُضُور نبیٔ غیب دان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق میری زندگی کی آخری غذا دودھ ہے۔'' پھر فرمایا:''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر دُشمن ہمیں شِکَسْت دے کر مقامِ ہجر کی چوٹیوں تک بھی دھکیل دے پھر بھی ہمیں یقین ہے کہ ہم حق پر اور وہ باطل پر ہیں۔'' [2]

﴿462﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حُضُور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے حضرت عَمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''یہ تمہارے ساتھ ایک ایسے مَعْرکے میں شریک ہوں گے جس کا اَجر بہُت زیادہ ہوگا اور اس کا تذکرہ بکثرت ہوگا اور اس کی تَعْرِیف کرنا اچھا ہے۔'' [3]

رضائے الٰہی کے لئے لڑنے والے:

﴿463﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، فرماتے ہیں:''میں حضرت عَمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سوا کسی کو نہیں جانتا جو (جنگ صفین) میں رضائے الٰہی اور یومِ آخرت کے لئے لڑا ہو۔'' [4]

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل ،حديث عمار بن ياسر، الحديث:۱۸۹۰۲،ج۶،ص۴۸۰۔
المسندلابی یعلی الموصلی ،مسند عمار بن یاسر ، الحدیث:۱۶۲۲،ج۲،ص۱۲۸.

2 ......صفة الصفوة ، الرقم۲۷عمار بن ياسر بن عمار بن مالك ،ج۱،ص۲۳۱.

3 ......المسندلابی یعلی الموصلی، مسند الحسين بن علی بن ابی طالب ، الحديث:۶۷۳۹،ج۶،ص۳۰،مفهومًا.

4 ......التاريخ الصغير للبخاری ، ذكر من مات بعدعثمان......الخ،الحديث:۳۳۱،ج۱، ص۸۳، بتغيرٍ.

جنّت 4 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مُشتاق ہے:

﴾464﴿......حضرت سیِّدُنا عمران طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جنّت 4 اَفراد کی مشتاق ہے۔ (۱) حضرتِ عَمَّار بن یاسِر (۲) حضرت علی المرتضٰی (۳) حضرتِ سَلْمان فارِسی اور (۴) حضرتِ مِقْدَاد (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)۔'' (1)

﴾465﴿......حضرت سیِّدُنا حارِث بن سُوَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے حضرت سیِّدُنا عَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شکایت کی۔ جب حضرت سیِّدُنا عَمَّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس کی خبر ملی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ اگر وہ جھوٹا ہے تو اسے دونوں گھاٹیوں کے درمیان روند ڈال اور اس کے لئے دنیا کشادہ فرما۔'' (2)

﴾466﴿......حضرت سیِّدُنا خالد بن عُمَیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا عَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت زیادہ خاموش رہتے اور اکثر غمزدہ واَفْسُردہ رہتے اور فتنوں سے اکثر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے۔'' (3)

﴾467﴿......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن ابوہُذَیْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا گھر بنوایا تو حضرت سیِّدُنا عَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا کہ میرا گھر دیکھئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے گھر دیکھ کر فرمایا: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مضبوط گھر تعمیر کروایا اور لمبی امید باندھی لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تو عَنْقَرِیب اس دُنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔'' (4)

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث:٦٠٤٥، ج٦، ص٢١٥.

(2)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الادب، باب من کره اَنْ یّوطأ عقبه، الحدیث:٣، ج٦، ص١٤٨۔
الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم٥٤ عمار بن یاسر، ج٣، ص١٩٤.

(3)......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الهَمّ والحُزْن، الحدیث:٣٤، ج٣، ص٢٦٨۔
الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم٥٤ عماربن یاسر، ج٣، ص١٩٤.

(4)......الزهد لابی داود، باب من خبر عمار، الحدیث:٢٦٣، ج١، ص٢٨٣.

رضائے الٰہی کے مُتلاشی:

﴿468﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن اَبْزٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک روز دریائے فُرات کے کنارے چلتے ہوئے یوں عرض کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر مجھے پتا چل جائے کہ میرے گر کر ہلاک ہونے سے تو مجھ سے راضی ہوگا تو میں یہ بھی کر گزروں اور اگر مجھے مَعْلُوم ہو جائے کہ اس پانی میں غرق ہونا تیری رضا کا سبب ہے تو میں ایسا کرنے کے لئے بھی تیار ہوں۔'' (1)

حضرت سَیِّدُنا خَبّاب بن اَلْاَرَت

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ خَبّاب بن اَلْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بنی زُہرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بخوشی اسلام قبول کرنے والے، تکالیف وآزمائش کی بھٹی سے گزرنے والے، برضا و رغبت ہجرت کرنے والے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجاہد بن کر زندگی بسر کی اور اسلام کی خاطر پیش آنے والے مصائب کو صبر وشکر سے برداشت کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار آہ وزاری کرنے اور بکثرت رونے والوں میں ہوتا ہے اور جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مالِ غنیمت سے حصہ دیا جاتا تو غمگین ہو جاتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فُقرائے مُہاجِرین و سابِقین میں سے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بکثرت حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت میں بیٹھتے اور اُنس حاصل کرتے۔ آپ اور آپ کے رُفقا رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرمایا:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ (پ۷، الانعام: ۵۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے اُنس حاصل کرتے اور حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت وصحبت میں کثرت سے بیٹھتے تھے۔

---

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد علی بن الحسین، الحدیث: ۹۸۵، ص ۱۹۶.

﴿469﴾......حضرت سیِّدُ نا کُرْدُوس غَطْفَانی رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا خَبَّاب بن اَ لْاَرَتْ رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ چھٹے نمبر پر اِسلام لائے اور اِسلام لانے میں آپ رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ کا چھٹا نمبر ہے۔'' [1]

﴿470﴾......حضرت سیِّدُ نا مَعْدِ یکَرِب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں سورۂ شُعَرا کے بارے میں پوچھنے آئے تو فرمایا: ''مجھے اس کا علم نہیں، تم حضرت ابو عبد اللّٰہ خَبَّاب بن اَ لْاَرَتْ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے پوچھ لو کہ انہوں نے اسے حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن کر یاد رکھا ہے۔'' [2]

راہِ خُدا کے مسافروں کی تکالیف:

﴿471﴾......حضرت سیِّدُ نا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا خَبَّاب بن اَ لْاَرَتْ رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ اولین مہاجرین اور راہِ خُدا میں تکالیف برداشت کرنے والوں میں سے ہیں۔ [3]

﴿472﴾......حضرت سیِّدُ نا شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مُشْرِکین کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کے بارے میں پوچھا تو حضرت سیِّدُ نا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ (بھی چونکہ وہاں موجود تھے انہوں) نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ! میری پیٹھ دیکھیں۔'' حضرت سیِّدُ نا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ نے دیکھا تو فرمایا: ''میں نے آج تک ایسی پیٹھ نہیں دیکھی۔'' حضرت سیِّدُ نا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''کُفَّار میرے لئے آگ بھڑکاتے (پھر مجھے برہنہ پیٹھ اس پر لٹاتے) تو آگ کو میری پُشت کی چربی ہی بجھاتی تھی۔'' [4]

﴿473﴾......حضرت سیِّدُ نا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضور نبیِّ مُکرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کمبل اوڑھے خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ ہم نے

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب التاریخ، باب کتاب التاریخ، الحدیث:١٦، ج٨، ص٤٣.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:٣٦١٤، ج٤، ص٥٥.

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب اسلام ابی بکر، الحدیث:٨، ج٨، ص٤٤٨.

4 ......الاِسْتِیعاب فی مَعْرِفَة الاصحاب، الرقم٦٤٦ خباب بن الارت، ج٢، ص٢٢.

مُشرِکین کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کی شِکایت کرتے ہوئے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیوں دُعا نہیں فرماتے اور کیوں مَدد طَلَب نہیں فرماتے؟'' یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ مُبارَک سُرخ ہوگیا پھر اِرشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم سے پہلے کے مسلمانوں میں سے کسی کے بدن کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تو کسی کا لوہے کی کنگھی سے گوشت اُدھیڑا جاتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ دِین سے نہ پھرتے حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دین پہ چلنے والوں کے لئے ایسا امن قائم فرمائے گا کہ تم میں سے کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا اور بھیڑیا بکریوں کی نگہبانی کرے گا لیکن تم لوگ جلد باز ہو۔'' (1)

﴿474﴾......حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''مُشرِکین مسلمانوں کو شدید تکالیف سے دوچار کر کے اپنی پسند کی باتیں کہلوا لیتے تھے لیکن حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو گرم پتھر پر لٹانے کے باوجود ان کے مُنہ سے اپنی پسند کی ایک بات بھی نہیں سُن پاتے تھے۔'' (2)

موت کی تمنا کرنا کیسا؟

﴿475﴾......حضرت سیِّدُنا حارِثہ بن مُضَرِّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا خبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جسم جگہ جگہ سے داغا ہوا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو مصائب مجھے پہنچے میں نہیں جانتا کہ وہ کسی دوسرے کو بھی پہنچے ہوں۔ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک دور میں میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا اور آج میرے گھر میں 40 ہزار درہم موجود ہیں۔ اگر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے مَنْع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضَرور موت کی تمنا کرتا۔'' (3)

﴿476﴾......حضرت سیِّدُنا حارِثہ بن مُضَرِّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا

(1)......صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، الحدیث: ٣٦١٢، ص ٢٩٤، مفهومًا.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٣٦٩٤، ج ٤، ص ٧٧، مفهومًا.

(3)......مسند ابی داود الطیالسی، خباب بن الارت، الحدیث: ١٠٥٣، ص ١٤١.

خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے پیٹ پر 7 جگہ داغنے کے نشان ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد نہ فرمایا ہوتا کہ ''تم میں سے کوئی بھی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے۔'' تو میں ضَرور موت کی تمنا کرتا۔ کسی نے عرض کی: ''حُضُور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت بابَرَکت اور بارگاہ میں حاضِری کا کچھ تذکرہ فرمادیں!'' تو فرمایا: ''میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوں (یعنی تذکرہ کرتے ہوئے) اور میرے پاس یہ 40 ہزار درہم بھی ہوں۔'' (1)

﴿477﴾......حضرت سیِّدُنا حارِثہ بن مُضَرِّب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا جسم 7 جگہوں سے داغا ہوا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ارشاد نہ فرماتے کہ ''تم میں سے کوئی بھی ہرگز موت کی تمنّا نہ کرے۔'' تو میں ضرور موت کی تمنّا کرتا۔ (2)

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن آدم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں میری یہ حالت تھی کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہ ہوتا تھا اور اب میرے گھر میں 40 ہزار درہم ہیں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا کفن لایا گیا تو اسے دیکھ کر رو پڑے اور فرمایا: ''سیدالشُّہدا حضرت سیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے کفن کے لئے ایک دھاری دار چادر تھی۔ جب اس کے ساتھ سر ڈھانکا جاتا تو پاؤں ظاہر ہو جاتے اور جب پاؤں پر ڈالی جاتی تو سر خالی رہ جاتا پھر وہ چادر اُن کے سر پر ڈالی گئی اور قدموں پر گھاس رکھی گئی۔'' (3)

﴿478﴾......حضرت سیِّدُنا ابووائل شَقِیق بن سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَلْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے پاس ان کے مرضِ موت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ''اس

---

1 ......المعجم الكبير، الحديث: ٣٦٧٢، ج٤، ص٧١، دون قوله وقال بعضهم......في البيت.

2 ......المعجم الكبير، الحديث: ٣٦٧٢، ج٤، ص٧١.

3 ......المسند للامام احمد حنبل، حديث خباب بن الارت، الحديث: ٢١١٢٩، ج٧، ص٤٥٤.

تابوت میں 80 ہزار دِرہم ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے نہ تو انہیں دھاگے سے سیا ہے اور نہ ہی کسی سائل کو محروم رکھا ہے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رو پڑے۔ ہم نے رونے کی وجہ پوچھی، تو فرمایا: ''میں اس لئے روتا ہوں کہ میرے رُفقا چلے گئے اور دُنیا انہیں کوئی نُقصان نہ پہنچا سکی جب کہ ہم زندہ ہیں اور ان دراہم کے لئے مٹی کے سوا کوئی جگہ نہیں پاتے۔''

ابواُسامہ حضرت اِدْرِیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں پسند کرتا ہوں کہ یہ دراہم مینگنیاں یا کچھ اور ہوتے۔'' (1)

﴿479﴾......حضرت سیِّدُنا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ چند صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور کہا: ''اے ابوعبداللّٰہ! (یہ حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) خوش ہو جایئے! عَنْقَرِیب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے رُفقا سے ملنے والے ہیں۔'' (یہ سُن کر) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رونے اور فرمانے لگے: ''مجھے مرنے کا غم نہیں بلکہ تم نے میرے سامنے ان لوگوں کا تَذْکِرہ کیا اور مجھے ان کا بھائی کہا ہے جو اپنا پورا پورا اجر لے چکے اور میں خوفزدہ ہوں کہ کہیں مجھے میرے اَعمال کا اَجر و ثواب دُنیا ہی میں نہ دے دیا گیا ہو۔'' (2)

﴿480﴾......حضرت سیِّدُنا قَیْس بن ابی حَازِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ ان کا جسم سات جگہوں سے داغا ہوا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے قَیْس! اگر رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں مَوت کی دُعا کرنے سے مَنْع نہ فرماتے تو میں ضَرور مرنے کی دُعا کرتا۔'' (3) (4)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۶۶۶/۳۶۶۷، ج ٤، ص ۷۰۔

المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ما قالوا فی البکاء......الخ، الحدیث: ۱۰، ج ۸، ص ۲۹۷۔

2 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤۳ خباب بن الارت، ج ۳، ص ۱۲٤۔

3 ......صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء بالموت و الحیاۃ، الحدیث: ۶۳٤۹، ص ۵۳٤۔

4 ......مفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ''مرآۃ المناجیح'' میں فرماتے ہیں: ''موت کی آرزو اچھی بھی ہے اور بری بھی، اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دیدار کے لئے یا دُنیوی فتنوں سے بچنے کے لئے موت کی تمنا کرتا ہے تو اچھا ہے اور اگر......

﴿481﴾......حضرت سیِّدُنا قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ”ہم حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پیٹ سات جگہوں سے داغا ہوا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”اگر رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں مرنے کی دُعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضَرور کرتا۔“ پھر فرمایا: ”ہم سے پہلے گزرنے والوں نے دُنیا سے کچھ نہ لیا (یعنی دُنیوی مال واَسباب جمع نہ کئے) جبکہ ہمارے پاس اتنا دُنیوی مال ہے کہ ہمیں سمجھ نہیں پڑتی کہ اسے کہاں خرچ کریں سوائے اس کے کہ مٹی میں ملا دیں اور مسلمان کو مٹی میں خرچ کرنے کے سوا ہر جگہ خرچ کرنے کا اَجر ملتا ہے (مٹی میں خرچ کرنے سے فُضُول تعمیرات وغیرہ میں خرچ کرنا مراد ہے)۔“ (1)

مَساکین صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں قرآنی آیات:

﴿482﴾......حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدُنا عَمَّار، حضرت سیِّدُنا بلال اور مجھ سمیت دیگر غریب مؤمنین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے کہ اَقْرَع بن حَابِس تَمِیْمِی اور عُیَیْنَہ بن حِصْن فَزَارِی حاضر خدمت ہوئے۔ بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں موجود اِن غریب صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کو حقارت سے دیکھتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے علیحدگی میں ملنے کو کہا اور عرض کی: ”آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابَرَکت میں ہم عرب کے وُفُد حاضر ہوتے ہیں اور ہمیں ان غُلاموں کے ساتھ بیٹھنا گوارا نہیں

......دُنیوی تکالیف سے گھبرا کر تمنائے موت کرے تو برا، موت کی یاد بہترین عبادت ہے خُصُوصاً جب اس کے ساتھ تیاریٔ موت ہو۔ خیال رہے کہ یہ کہنا جائز ہے: خدایا! مجھے شہادت کی موت دے، خدایا! مجھے مدینۂ پاک میں موت نصیب کر۔ چنانچہ، (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا) عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے دُعا کی تھی کہ مولا (عَزَّوَجَلَّ) مجھے اپنے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے شہر میں شہادت نصیب کر۔ (اُمُّ المؤمنین) حضرت (سیِّدَتُنا) حفصہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکے گا تو آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے فرمایا: اِنْ شَآءَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) ایسے ہی ہوگا۔ چنانچہ، مسجدِ نبوی محرابُ النَّبی نماز کی حالت میں مصلائے مصطفٰی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو کافر مجوسی ابولؤلؤ نے شہید کیا، دُعاء کیا تھی کمان سے نکلا ہوا تیر تھا کہ جو کہا تھا وہی ہوا، کیوں نہ ہو رب (عَزَّوَجَلَّ) کی یہ مانتے ہیں رب (عَزَّوَجَلَّ) ان کی مانتا ہے۔“ (مرآة المناجیح، باب تمنی الموت و ذکرہ، ج۲، ص۴۳٦)

(1)......مسند الحمیدی، مسند خباب بن الارت، الحدیث: ۱۵٤، ص۸۳.

ہے۔اس سے ہمیں حیا آتی ہے۔ لہٰذا جب ہم حاضرِ خدمت ہوں تو انہیں اپنے پاس سے اُٹھا دیا کریں۔'' حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' پھر انہوں نے عرض کی: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے لئے اپنے ذِمّہ ایک مُعاہَدہ لکھ دیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صحیفہ منگوایا اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو لکھنے کے لئے بُلوایا جبکہ ہم ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت سیِّدُنا جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یہ وحی لے کر حاضر ہوئے:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ(۵۲) وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّیَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَاؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ(۵۳) وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا

ترجمۂ کنزالایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صُبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لئے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے، کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

(پ۸، الانعام: ۵۲ تا ۵۴)

چنانچہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ صحیفہ پھینک دیا اور ہمیں اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے کا فرمایا۔ جب ہم حاضرِ خدمت ہوئے تو اِرشاد فرمایا: ''تم پر سلامتی ہو۔'' پھر ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس قدر قریب ہوئے کہ ہمارے گھٹنے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مل گئے۔ اس طرح رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ساتھ بیٹھنے لگے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھنے کا اِرادہ فرماتے تو ہمیں چھوڑ کر کھڑے ہو جاتے۔ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں یہ آیت نازل فرمائی:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صُبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں

عَیۡنٰكَ عَنۡهُمۡ ۚ (پ۱۵،الکھف:۲۸) انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔

حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ”اس کے بعد ہم حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بیٹھنے کا شَرَف پاتے تھے اور جب ہم جان لیتے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھنا چاہتے ہیں تو ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے ہی اٹھ جاتے یوں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے اُٹھنے سے پہلے نہ اُٹھتے بلکہ ہمیشہ ہمارے اُٹھنے کا اِنتظار فرماتے۔“ (1)

کوفہ میں تدفین کی وصیت:

﴿483﴾......حضرت سیِّدُنا زَید بن وَہْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جنگ صفین سے واپسی پر ہم امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے ہمراہ کوفہ کے دروازہ پر پہنچے تو ہمیں سات قبریں نظر آئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِستفسار فرمایا: ”یہ کن کی قبریں ہیں؟“ لوگوں نے عرض کی: ”یا امیرالمؤمنین! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صفین تشریف لے جانے کے بعد حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بوقت وفات یہ وصیت فرمائی تھی کہ انہیں کوفہ کی سرزمین پر دفن کیا جائے۔“ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ خَبَّاب پر رحم فرمائے! کہ وہ بخوشی اسلام لائے اور برضا ورغبت ہجرت کی اور جہاد کرتے ہوئے زندگی گزاری اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام کی خاطر کئی جسمانی تکالیف کا سامنا کیا۔ (یاد رکھو!) اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک عمل کرنے والے کے اجر کو ہرگز ضائع نہیں فرماتا۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جو آخرت کو یاد رکھے، حساب کے لئے عمل کرے، تھوڑے پر قناعت کرے اور ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہے۔“ (2)

---

1 ......المعجم الکبیر،الحدیث:۳٦۱۸،ج٤،ص٥٦.

2 ......سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب مجالسة الفقراء، الحدیث:٤۱۲۷،ص۲۷۲۸.

حضرت سیِّدُ نا بِلال بن رَبَاح

رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نابلال حبشی رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ تنہائی میں عبادت کرنے والے، صاحب فضل وسخاوت امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ۔آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کو دینِ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ ستایا گیا۔آپ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خازِن تھے ۔آپ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتے ۔نیکیوں میں پہل کرتے ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسہ اور یقین رکھتے تھے۔

اہلِ تَصَوُّف فرماتے ہیں کہ ''مخلوق سے اُمیدیں قطع کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

﴿484﴾......حضرت سیِّدُ نا جابر رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ) ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال (رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ) کو آزاد کیا۔'' (1)

مؤذنین کے سردار:

﴿485﴾......حضرت سیِّدُ نا زید بن اَرقم رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بلال (رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ) ایک اچھے انسان اور مُؤَذِّنِین (یعنی اذان دینے والوں) کے سردار ہیں۔'' (2)

سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی اِستقامت:

﴿486﴾......حضرت سیِّدُ نا عُرْوَہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ورقہ بن

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب بلال......لخ، الحدیث:۳۷۵٤، ص ۳۰۵.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۵۱۱۹، ج۵، ص۲۰۹.

نَوفَل کا گزر حضرت سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے ہوا جبکہ انہیں (اسلام لانے کی وجہ سے) مارا جا رہا تھا اور ایسی حالت میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ''اَحَدٌ، اَحَدٌ'' یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے'' کی صدا لگا رہے تھے۔ وَرَقَہ بن نَوفَل نے دیکھا تو کہا: ''بلال! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا نام لئے جاؤ۔'' پھر اُمَیَّہ بن خَلَف جو حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مار رہا تھا اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم انہیں اس بات پر شہید کر دو گے تو میں انہیں حَنَان (1) بناؤں گا۔''

پھر جب ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گزر حضرت سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے ہوا اور وہ لوگ حضرت سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ یہی برتاؤ کر رہے تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمَیَّہ بن خَلَف سے فرمایا: ''اس بیچارے کے معاملے میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا۔ کب تک اسے تکلیف دیتا رہے گا؟'' اُمَیَّہ نے کہا: ''آپ نے اسے بگاڑا ہے، آپ اسے اس تکلیف سے بچالیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔''

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں بچالیتا ہوں میرے پاس ایک سیاہ فام غُلام ہے جو بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے زیادہ قوی اور طاقتور ہے اور وہ تیرے ہی (باطل) دین پر ہے، میں وہ تجھے دے دیتا ہوں اور تم اس کے بدلے میں مجھے بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) دیدو۔'' اُمَیَّہ بولا: ''مجھے منظور ہے۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمَیَّہ کو اپنا غُلام دے دیا اور بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو لے لیا اور انہیں آزاد کر دیا۔ پھر مکہ معظّمہ سے ہجرت کرنے سے پہلے مزید 6 غلام اِسلام کی شرط پر آزاد فرمائے اور حضرت سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان سب سے پہلے آزاد فرمایا۔''

حضرت سیِّدُنا محمد بن اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے ذکر کیا کہ حضرت سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (قبیلہ بَنِی

---

(1) ......صاحب لِسانُ العرب نے یہ حدیث نقل کی اور ''حَنَان'' کا معنیٰ رحمت و برکت بیان کرنے کے بعد لکھا کہ وَرَقَہ بن نَوفَل کی مراد یہ تھی کہ (اگر حضرت سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس وجہ سے فوت ہو گئے تو) ان کو رحمت و برکت پانے کی جگہ (یعنی اُن کا مزار) بناؤں گا (تاکہ وہاں سے لوگوں کو برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوں) جس طرح پچھلی اُمتوں کے صالحین کے مزارات سے بَرَکات حاصل کی جاتی ہیں۔

(لسان العرب، ج۱، ص۹۶۹)

جُمَح کے غلام تھے اوران کا نام بِلال بن رَباح ہے اوران کی ماں کا نام حمامہ ہے اورآپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) اسلام میں سچے اور پاکیزہ دل والے تھے اوردوپہر کے وقت جب گرمی خوب زور پکڑتی تو اُمَیّہ بن خَلَف انہیں باہر لاکر پیٹھ کے بل مکہ کے ریتلے میدان میں ڈال دیتا پھر بڑا پتھر لانے کاحکم دیتا تو ان کے سینے پر رکھ دیا جاتا پھر کہتا: ''تم ایسے ہی پڑے رہو گے یہاں تک کہ مرجاؤیا محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے پھر جاؤ اور لات وعزّٰی (یہ مشرکین کے دو باطل معبودوں کے نام ہیں) کو پوجو۔'' لیکن حضرت سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس سخت مصیبت میں گرفتار ہونے کے باوجود ''اَحد، اَحد'' یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، کی صدا لگائے جاتے۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک نام عتیق بھی ہے۔ حضرت سیِّدُنا عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حضرت سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوخرید کرآزاد کرنے، ان کی تکالیف اوران کے رُفقا کو آزاد کرنے کے مُتَعَلِّق دَرج ذیل اشعار کہے:

جَزَی اللّٰہُ خَیْرًا عَنْ بِلَالٍ وَصَحْبِہٖ ... عَتِیْقًا وَاَخْزٰی فَاکِھًا وَاَبَاجَھْل

عَشِیَّۃَ ھُمَا فِیْ بِلَالٍ بِسَوْءَ ۃٍ ... وَلَمْ یَحْذَرَامَایَحْذَرُالْمَرْءُ ذُوالْعَقْل

بِتَوْحِیْدِہٖ رَبَّ الْاَنَامِ وَقَوْلُہٗ ... شَھِدْتُّ بِاَنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ عَلٰی مَھْل

فَاِنْ یَّقْتُلُوْنِیْ یَقْتُلُوْنِیْ فَلَمْ اَکُنْ ... لِاُشْرِکَ بِالرَّحْمٰنِ مِنْ خِیْفَۃِ الْقَتْل

فَیَارَبَّ اِبْرَاھِیْمَ وَالْعَبْدِ یُوْنُسَ ... وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی نَجِّنِیْ ثُمَّ لَا تُمْل

لِمَنْ ظَلَّ یَھْوِی الْغَیَّ مِنْ آلِ غَالِبٍ ... عَلٰی غَیْرِبِرٍّکَانَ مِنْہُ وَلَاعَدْل

ترجمہ: (۱)...... اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا بِلال اوران کے دوستوں (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی طرف سے عتیق (یعنی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو جزائے خیر عطا فرمائے اوراُمَیّہ اورابوجہل کو رُسوا کرے۔

(۲)...... وہ شام یاد کروجب ان دونوں بدبختوں (یعنی ابوجہل واُمَیّہ) نے حضرت سیِّدُنا بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے انتہائی سفاکانہ سلوک کیا اوراس سے نہ ڈرے جس سے عقل مند آدمی ڈرجاتا ہے۔

(۳)...... انہوں نے حضرت سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر اس لئے ظُلم کیا کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خداعَزَّوَجَلَّ کی وحدانیّت کا اقرار کیا اورفرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا رب ہے۔

(۴)......اور (فرمایا:) اگر تم مجھے قتل کرتے ہو تو کر دو مگر میں اس کے ڈر سے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک نہیں کر سکتا۔

(۶،۵)......اے حضرت سیِّدُنا ابراہیم، سیِّدُنا یُونُس، سیِّدُنا موسیٰ اور سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے نجات عطا فرما پھر اسے مہلت نہ دے جو ناحق آلِ غالب (یعنی قریش والوں) کی گمراہی کی آرزو کئے جاتا ہے اور اسے اِحسان و بھلائی سے کوئی واسطہ نہیں۔ (1)

﴿487﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، کہ ''سب سے پہلے دینِ اِسلام کا پیغام عام کرنے والی 7 شخصیات ہیں: (۱) حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (۲) امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۳) حضرت سیِّدُنا عمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۴) ان کی والدہ حضرت سیِّدَتُنا سُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (۵) حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۶) حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور (۷) حضرت سیِّدُنا مِقْداد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابوطالب کے ذَرِیعے فرمائی۔ حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حفاظت کا ذریعہ ان کی قوم کو بنایا جبکہ دیگر حضرات کو مشرکین نے پکڑ کر لوہے کی زرہیں پہنائیں اور انہیں سُورج کی تپتی دھوپ میں ڈال دیا۔ مشرکین نے ان میں سے ہر ایک سے جو چاہا کہلوایا لیکن حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی جان کی پرواہ نہ کی اور جب مشرکین پر ان کا مُعَامَلہ مُشکل ہوا تو انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو باندھ کر بچوں کے حوالے کر دیا جو انہیں مَکّہ کے گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان پر ''اَحَد، اَحَد یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، جاری رہتا۔'' (2)

﴿488﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں بِلال (رَضِیَ اللّٰہ

---

(1)......السیرة النبویة لابن هشام، ذکر عدو ان المشرکین......الخ، ص ۱۲۵۔
فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، باب قوله مروا ابابکر یصلی بالناس، الحدیث: ۸۹، ج۱، ص ۱۲۰۔

(2)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب فی بلال وفضله، الحدیث: ۱، ج۷، ص ۵۳۷۔

تَعَالٰی عَنْہ) سب سے پہلے ہیں۔'' (1)

﴿489﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ ہَوزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میری ملاقات ہوتی تو میں نے پوچھا کہ حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روزانہ کا کتنا خرچہ ہوتا تھا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''سرکارِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس (بظاہر) کوئی چیز نہ تھی۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بِعثَت سے لے کر وصالِ ظاہری تک مالی مُعَامَلات کا ذمہ دار تھا۔ چنانچہ، جب کوئی نومسلم بے سروسامانی کی حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے حکم فرماتے تو میں قَرض لے کر اس کے لباس اور کھانے وغیرہ کا بندوبست کرتا۔'' (2)

فقر کی اَہمّیت وترغیب کا بیان

﴿490﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تشریف لائے، ان کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا رکھا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''اے بلال! یہ کس کے لئے ہے؟'' عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میں نے آپ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مہمانوں کے لئے جمع کر رکھا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اے بلال! کیا تم جہنم کے دھوئیں سے نہیں ڈرتے، خرچ کرو اور عرش کے مالک عَزَّوَجَلَّ سے تنگی وکمی کا خوف نہ رکھو۔'' (3)

﴿491﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسَعِیْد خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اے بلال! مالداری کے بجائے ناداری کی حالت میں دُنیا سے رخصت ہونا۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میرے لئے کیسے ممکن ہوگا؟'' ارشاد فرمایا: ''جو رزق تجھے ملے اسے جمع نہ کر اور جب کوئی تجھ سے سوال کرے تو اسے

---

(1)......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب خير السودان ثلاثة، الحديث: ٥٢٩٤، ج٤، ص٣٢٩.

(2)......سنن ابی داود، كتاب الخراج، باب فی الامام يقبل هدايا المشركين، الحديث: ٣٠٥٥، ص١٤٥٣.

(3)......المعجم لكبير، الحديث: ١٠٢٠، ج١، ص ٣٤٠، الحديث: ١٠٣٠٠، ج١٠، ص١٥٥.

محروم نہ کر۔‘‘ میں نے پھر عرض کی: ’’یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! یہ میرے لئے کس طرح ممکن ہوگا؟‘‘ ارشاد فرمایا: ’’اسے اختیار کرو یا پھر جہنم کی آگ کو۔‘‘ (1)

﴿492﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’راہِ خُدا میں جس قدر مجھے ڈرایا، دھمکایا گیا اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا اور جتنا میں ستایا گیا اتنا کسی اور کو نہیں ستایا گیا۔ ایسے حالات بھی آئے کہ ایک ایک مہینے تک میرے اور بلال کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تھا سوائے اتنی چیز کے جو بلال کی بغل میں آجائے۔‘‘ (2)

﴿493﴾......حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بےکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں جنّت میں داخل ہوا اور اپنے آگے کسی کے قدموں کی آہٹ سنی۔ تو میں نے پوچھا: ’’اے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ! یہ کون ہے؟‘‘ انہوں نے بتایا: ’’یہ حضرت بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں۔‘‘ (3)

﴿494﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن بُرَیْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’میں نے جنّت میں اپنے آگے قدموں کی آہٹ سنی تو دریافت کیا: ’’یہ کون ہے؟‘‘ فِرِشتوں نے مجھے بتایا کہ ’’یہ حضرت بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں۔‘‘ جب حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضرِ خدمت ہوئے تو حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: ’’اے بِلال! کس سبب سے تم جنّت میں مجھ سے آگے آگے چل رہے تھے؟‘‘ عرض کی: ’’یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میں ہمیشہ باوضو رہتا ہوں اور جب بھی وُضُو کرتا ہوں تو دو رَکْعَت نماز (تحیۃ الوضو) پڑھ لیتا ہوں۔‘‘ (4)

﴿495﴾......حضرت سیِّدُنا قَیْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ’’امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ

1......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۲۱، ج۱، ص۳۴۱.

2......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک بن النضر، الحدیث: ۱۴۰۵۷، ج۴، ص۵۷۰.

3......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث: ۱۵۰۰۶، ج۵، ص۱۶۶.

4......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب فی بلال وفضلہ، الحدیث:۳، ج۷، ص۵۳۷.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نابِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پانچ اوقیہ (یعنی 200 درہم) کے عوض خرید کر آزاد فرمایا۔ تو حضرت سیِّدُ نابلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اے ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آزاد کیا ہے تو مجھے اجازت دیں کہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل بجالاؤں اور اگر اس لئے آزاد کیا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے خدمت لیں تو مجھے اپنا خادم بنالیں۔'' یہ سُن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رو پڑے اور فرمایا: ''میں نے تمہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد کیا ہے جاؤ اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل بجالاؤ۔'' (1)

﴿496﴾...... حضرت سیِّدُ ناسَعِید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے، کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں حضرت سیِّدُ نابِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (جہاد کے لئے) شام جانے کی تیاری کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بِلال! میرا خیال ہے کہ تم ہمیں اس حال میں چھوڑ کر نہ جاؤ ہم نے تمہیں آزاد کیا ہے اس لئے ہمارے پاس ہی ٹھہرے رہو۔'' حضرت سیِّدُ نابِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آزاد کیا ہے تو مجھے جانے دیجئے اور اگر اپنی ذات کے لئے آزاد کیا ہے تو اپنے پاس روک لیجئے۔'' چنانچہ، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں جانے کی اجازت دے دی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شام تشریف لے گئے اور وہیں وفات پائی۔'' (2)

✿===✿===✿===✿

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب فی بلال وفضله، الحدیث: ٤، ج٧، ص٥٣٨.

(2)......الجهاد لابن المبارك، الحدیث: ١٠٢، ص٨٧.

حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناصُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔ بہ نیت ثواب لوگوں کو کھانا کھلاتے۔ راہِ خُدا میں اپنا مال خرچ کرتے، نَفس کی مُخالَفت کرتے، دِین کی عُمدہ سمجھ رکھتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا وخوشنُودی کے لئے جہاد بھی کرتے تھے۔ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کو بجالانے میں جلدی کیا کرتے تھے۔

اہلِ تَصَوُّف فرماتے ہیں: ''فُضُولیات کو ترک کرکے دِین پرعَمل کرنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مُلاقات کے لئے ہر وقت تیار رہنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

پروانۂ شمعِ رِسالت:

﴿497﴾......حضرت سیِّدُ ناصُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں بھی تشریف لے جاتے میں وہاں ضرور حاضر ہوتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی کوئی بَیْعَت لیتے میں اس میں بھی ضَرور شرِیک ہوتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو لشکر بھی جنگ کے لئے روانہ فرمایا میں اس میں بھی شرِیک رہا اور جس جنگ میں مصطفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفس نفیس شریک ہوتے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہتا۔ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کی طرف سے حملہ کا اَندیشہ ہوتا تو سامنے آجاتا اگر پیچھے سے خطرہ ہوتا تو پیچھے ہوجاتا اور میں نے کبھی بھی حُضُور نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اور دُشمنوں کے درمیان تنہا نہیں چھوڑا حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا۔'' (1)

سیِّدُ ناصُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان:

﴿498﴾......حضرت سیِّدُ ناسَعِید بن مُسَیِّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُ ناصُہَیب بن

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۳۰۹، ج۸، ص۳۷.

سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کرنے کے لئے نکلے تو قریش کا ایک گروہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے لگ گیا۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی سواری سے اترے اور ترکش سے تمام تیر نکال کر فرمایا: ''اے گروہِ قریش! تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ تیراندازی کا ماہر ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم اس وقت تک مجھ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک میرے ترکش میں ایک تیر بھی باقی ہے پھر میں تلوار سے لڑوں گا یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں قوت ختم ہوجائے۔ اب تمہاری مرضی ہے یا تو میں تمہیں مکہ میں اپنے مال و دولت کے بارے میں بتادوں تو تم اس پر قبضہ کر کے میرا راستہ چھوڑ دو۔ یا مجھ سے لڑو۔'' لہٰذا کفّار مال لینے پر راضی ہو گئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا راستہ چھوڑ دیا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''ابویحیٰ نے نفع بخش تجارت کی، ابویحیٰ نے نفع بخش تجارت کی۔'' (ابویحیٰ، حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے)

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ (پ۲، البقرة:۲۰۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں۔[1]

غیبی خبر:

﴿499﴾...... حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، کہ حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لے جانے لگے تو میں نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جانے کا اِرادہ کر لیا لیکن قریش کے چند نوجوانوں نے میرا رستہ روک لیا۔ میں ساری رات کھڑا رہا یہاں تک لوگ مجھ پر طنز کرتے اور کہتے کہ ''اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیٹ کے درد میں مبتلا کر دیا ہے۔'' حالانکہ مجھے کوئی تکلیف نہ تھی۔ پھر جب

[1]......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٨ صُهَيب بن سِنَان، ج٣، ص١٧١.

وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے تو میں بھی جانے کے لئے نکلا لیکن کچھ لوگ مجھے واپس لے جانے کے ارادے سے دوبارہ میری راہ میں حائل ہوگئے۔ میں نے ان سے کہا: ''میں تمہیں چند اُوْقِیَّہ سونا اور دو قیمتی جوڑے دیتا ہوں جو مکّہ میں ہیں تم مجھ پر بھروسہ کرکے میرا راستہ چھوڑ دو۔'' چنانچہ، وہ لوگ اس بات پر راضی ہوگئے تو میں ان کے ساتھ مکہ گیا اور انہیں دروازے کی چوکھٹ کے نیچے جگہ کھودنے کے لئے کہا۔ اس کے نیچے سے چند اُوْقِیَّہ سونا ملا۔ میں نے وہ سونا انہیں دے کر کہا کہ ''فُلاں عورت کے پاس چلے جاؤ اور اسے یہ نشانی دکھا کر دو جوڑے وُصول کرلو۔'' اس کے بعد میں وہاں سے نکلا اور حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وادیٔ قباء سے نکلنے سے قبل ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''اے ابو یحییٰ! تجارت نَفْع بخش رہی۔'' اور یہ بات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار ارشاد فرمائی۔ میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھ سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس تو کوئی نہیں آیا یقیناً یہ خبر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے دی ہوگی۔'' (1)

﴾500﴿ ......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ہجرت کے موقع پر مُشْرِکِینِ مکہ مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاش میں نکلے اور غار کی طرف متوجہ ہوئے لیکن پھر لوٹ آئے۔ اس وقت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یاد کرتے ہوئے فرمایا: ''افسوس! اے صُہَیب! صُہَیب میرے ساتھ نہیں ہے۔'' جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرت کا اِرادہ فرمایا تھا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دو یا تین مرتبہ میری طرف بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے نماز میں مشغول پاکر بارگاہِ نبوّت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے انہیں نماز میں مشغول دیکھا تو ان کی نماز میں خلل ڈالنا مُنَاسِب نہ سمجھا۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔'' پھر حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راتوں رات تشریف لے گئے۔ فجر کے بعد میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۲۹۶، ج۸، ص ۳۱-۳۲.

محترمہ اُمِّ رُومان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہَا کے پاس گیا تو وہ مجھے دیکھ کر فرمانے لگیں کہ ''میں تمہیں یہاں دیکھتی ہوں جبکہ تمہارے دونوں بھائی چلے گئے اور انہوں نے اپنے زادِ راہ میں تمہارا بھی حصّہ رکھا ہے۔''

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: میں وہاں سے نکلا اپنی بیوی کے پاس پہنچ کر اپنی تلوار، کمان اور نیزہ لیا اور مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا میں حُضُور نبیِّ اَکرم، رسولِ محترم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ تشریف فرما تھے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ مجھے دیکھ کر کھڑے ہوگئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے میرے بارے میں نازل ہونے والی آیتِ کریمہ کی بِشارت دی۔ پھر میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے کچھ اظہار ناراضی کیا کہ آتے وقت مجھے خبر نہ دی۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے اس کی وجہ بیان فرمائی اور رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا تو خوشی کا اظہار کیا اور ارشاد فرمایا: ''اے ابویحییٰ! تمہاری تجارت نَفع بخش رہی۔''[1]

﴿501﴾......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''انسان جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مال کو اس اس طرح خرچ نہ کرے۔ یہ کہتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دائیں بائیں اشارہ فرمایا۔''[2]

﴿502﴾......حضرت سیِّدُنا حمزہ بن صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے ان سے فرمایا: ''اے صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ! اولاد نہ ہونے کے باوجود تم نے اپنی کنیت رکھ لی اور رومی ہو کر عَرَب کی طرف نسبت کرلی؟'' حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ! جہاں تک آپ کا یہ فرمان ہے کہ اولاد نہ ہونے کے باوجود میں نے اپنی کنیت رکھی ہوئی ہے، تو یہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ابویحییٰ کی کنیت سے یاد فرمایا ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کا یہ فرمانا کہ میں نے رومی ہونے کے باوجود عَرَب کی طرف اپنے

1......المعجم الكبير، الحديث: ٧٣٠٨، ص٣٦.

2......تاريخ بغداد، الرقم ٤٨٥٣ صالح بن حرب بن خالد، ج٩، ص٣١٧.

آپ کومنسوب کرلیا تو یہ اس وجہ سے ہے کہ درحقیقت میرا تعلُّق عَرَب کے قبیلۂ نَمِر بن قاسِط سے ہے۔ مجھے مُوصَل سے قید کر کے غلام بنایا گیا تھا، پس میں اپنا اہل ونسب جانتا ہوں۔'' (1)

﴿503﴾...... حضرت سیِّدُنا حمزہ بن صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو بُہت زیادہ کھانا کھلایا کرتے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اے صُہَیب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) تم لوگوں کو بُہت زیادہ کھانا کھلاتے ہو اور میرے خیال میں یہ مال کا اِسراف ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: بے شک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں بہترین وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سَلام کا جواب دے۔'' پس یہی فرمانِ عالی شان مجھے کھانا کھلانے پر اُبھارتا ہے۔'' (2)

تین باتوں پر اعتراض:

﴿504﴾...... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''مجھے تمہاری تین باتوں پر اعتراض ہے۔ (۱) تم نے اپنی کنیت ابویحییٰ رکھی جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝ (پ۱۶، مریم:۷) ترجمۂ کنزالایمان: اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا۔

(۲) تمہارے پاس جو چیز بھی آتی ہے تم اسے خرچ کر دیتے ہو اور (۳) تم اپنے آپ کو قبیلۂ نَمِر بن قاسِط کی طرف مَنْسُوب کرتے ہو حالانکہ تم مہاجرین اوّلین میں سے ہو جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انعام فرمایا ہے۔''

تو حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! ابویحییٰ کنیت میں نے خود اختیار نہیں کی بلکہ یہ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے عطا فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے ابویحییٰ کہہ کر یاد فرماتے تھے اور میرے پاس جو چیز بھی آتی ہے میں اسے اس لئے خَرچ کر دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

---

1 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۳۱۰، ج۸، ص۳۸.

2 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث صُھیب، الحدیث: ۲۳۹۸۱، ج۹، ص۲۴۰.

وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَهُوَ یُخۡلِفُهٗ ۚ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا۔ (پ۲۲،سبا:۳۹)

اور جہاں تک نَمِر بن قاسِط کی طرف منسوب ہونے کا مُعَامَلَہ ہے تو یہ بھی بالکل دُرُست ہے کیونکہ عَرب ایک دوسرے کو قید کر لیتے تھے، ایسے ہی عَرب کے ایک قبیلے نے مجھے بھی قید کر لیا اور کوفہ لے جا کر بیچ دیا، وہاں میں نے ان کی زبان سیکھ لی، لہٰذا اگر میں رومی ہوتا تو انہی کی طرف منسوب ہوتا۔'' (1)

کھانے میں حیرت انگیز بَرَکت:

﴿505﴾......حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے کھانا تیار کیا جب بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے جھرمٹ میں تشریف فرما پایا۔ میں نے سامنے کھڑے ہو کر اشارے سے کھانے کا عرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِشارے سے صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کا دریافت فرمایا۔ میں نے (کھانے کی کمی کی وجہ سے) عرض کی: ''نہیں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہو گئے اور میں اپنی جگہ کھڑا رہا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے پھر اِشارے سے کھانے کا عرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اب کی بار بھی یہی دریافت فرمایا: ''کیا ان کے لئے بھی؟'' میں نے عرض کی: ''نہیں۔'' دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا پھر میں نے عرض کی: ''ہاں! ان کے لئے بھی۔'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے رُفقا کو ساتھ لے کے تشریف لائے اور سب نے مل کر کھانا کھایا۔ میں نے وہ کھانا صرف حُضُور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے تھوڑا سا بنایا تھا لیکن ان سب کے کھانے کے بعد بھی وہ بچ رہا۔'' (2)

قَرض کا چور:

﴿506﴾......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ مکرّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی

1 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب نزلت آية: ومن الناس......الخ، الحديث: ٥٧٥٤، ج٤، ص ٤٩٠.

2 ......المعجم الكبير، الحديث: ٧٣٢١، ج٨، ص ٤٥.

آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص کسی عورت سے مَہر پر شادی کرے اور اس کا اِرادہ مہر ادا کرنے کا نہ ہو تو اس شخص نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کے ساتھ دھوکا دیا اور باطِل طریقے سے اس کی شرمگاہ کو اپنے لئے حلال کیا بروزِ قیامت ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ زانی ہوگا[1] اور جو واپس نہ کرنے کے ارادے سے قرض لیتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کے ساتھ دھوکا دیتا اور باطِل طریقے سے غیر کے مال کو اپنے لئے حلال ٹھہراتا ہے۔ ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ چور ہوگا۔'' [2]

میں کیوں مسکرایا؟:

﴿507﴾......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رات کی نماز پڑھی۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رُخِ انور پھیرا تو ہماری طرف مسکراتے ہوئے متوجہ ہوئے اور اِرشاد فرمایا: ''جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مسلمان بندے کے حق میں فیصلہ پر تعجّب ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جو بھی فیصلہ فرماتا ہے اس کے لئے اس میں بھلائی ہی ہوتی ہے اور جس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام فیصلے بھلائی کے فرمائے وہ بندہ مومن ہی ہوتا ہے۔'' [3]

3 دن میں 70 ہزار اَموات:

﴿508﴾......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، کہ حُضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہ

1......اس کا یہ مطلب نہیں کہ شرعی اعتبار سے اس کا نکاح ہی نہ ہوگا۔ جیسا کہ مُحدِّثِ اعظم، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت، شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ''یہ جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جن کا نکاح ہوا ان کی نیت میں ادائے مہر نہیں وہ روزِ قیامت زانی وزانیہ اٹھائیں جائیں گے، یہ ان کے واسطے ہے جو محض برائے نام جھوٹے طور پر ایک لغو رَسم سمجھ کر مہر باندھیں، شرعًا ان کا نکاح بھی ہو جائے گا اور وہ بحکمِ شَرِیعت زانی وزانیہ نہیں زن وشو (یعنی میاں بیوی) ہیں۔ اگرچہ قیامت میں ان پر اس بدنیّت کا وبال مثلِ زنا ہو کہ انہوں نے حکمِ الٰہی کو ہلکا سمجھا۔'' (فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۹)

2......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث صُھیب بن سنان، الحدیث: ۱۸۹۵٤، ج٦، ص۵۰۳.

3......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۳۱۷، ج۸، ص ٤۰.

بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ دن صبح کی نماز کے بعد اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے کچھ پڑھتے تھے ہم نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ دنوں سے صبح کی نماز کے بعد اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے کچھ پڑھتے ہیں جب کہ اس سے پہلے یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معمول نہیں تھا؟'' تو اِرشاد فرمایا: مجھ سے پہلے ایک نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) تھے، جنہوں نے اپنی اُمّت کی کثرت سے خوش ہوتے ہوئے کہا: ''ان کی کثرت کے سبب ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ''تیری اُمت کی بھلائی تین باتوں میں سے ایک میں ہے کہ میں ان پر موت، دُشمن یا بُھوک مُسلط کردوں۔'' انہوں نے یہ بات اپنی امت کو بتائی تو انہوں نے کہا: ''بُھوک برداشت کرنے اور دُشمن سے لڑنے کی تو ہم میں طاقت نہیں، ہاں! موت قبول کرلیتے ہیں۔'' چنانچہ، تین دن کے اندر اندر اس اُمّت کے 70 ہزار افراد فوت ہوگئے۔ جبکہ میں آج اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے ہی نام سے ارادہ وکوشش کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دُشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیرا نام لے کر ان سے قتال کرتا ہوں۔'' (1)

دیدارِ الٰہی:

﴿509﴾...... حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی:

لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَ زِیَادَۃٌ ؕ (پ ۱۱، یونس ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔

پھر اس کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جنتیوں کے جنت میں چلے جانے کے بعد ایک مُنادِی نِدا کرے گا کہ ''اے اہلِ جنت! ابھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک وعدہ باقی ہے۔'' تو وہ کہیں گے: ''اب کون سا وعدہ باقی ہے؟ کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟ کیا اس نے ہمارے اَعمال نامے بھاری نہیں کیے؟ کیا اس نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا؟'' یہ بات ان سے تین مرتبہ کہی جائے گی۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر اپنی تجلی فرمائے گا تو اہلِ جنت دیدارِ الٰہی

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۳۱۸، ج۸، ص ۴۰۔

المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث صُھیب بن سنان، الحدیث: ۱۸۹۶۲، ج۶، ص ۵۰۵۔

سے مُشَرَّف ہوں گے اور یہ نعمت ان کے نزدیک سب نعمتوں سے بڑھ کر ہوگی۔" [1]

﴿510﴾......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دعا فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰھُمَّ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اِسْتَحْدَثْنَاہُ، وَلَابِرَبٍّ اِبْتَدَعْنَاہُ، وَلَا کَانَ لَنَا قَبْلَکَ مِنْ اِلٰہٍ نَّلْجَأُ اِلَیْہِ وَ نَذَرُکَ، وَلَا اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِکَہُ فِیْکَ، تَبَارَکْتَ وَ تَعَالَیْتَ. یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ایسا معبود و پروردگار نہیں جسے ہم نے خود بنایا ہو اور نہ تجھ سے پہلے ہمارا کوئی معبود تھا کہ ہم اس کی پناہ لے لیں اور تجھے چھوڑ دیں اور ہماری تخلیق میں تیرا کوئی مددگار نہیں ہے کہ ہم اسے تیرا شریک ٹھہرائیں۔ تیری ذات بابرکت ہے اور تو بلند شان کا مالک ہے۔"

حضرت سیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی اسی طرح دُعا کیا کرتے تھے۔" [2]

یہ الفاظ عَمرو بن حُصَین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کے ہیں جبکہ حضرت سیِّدُنا عمرو بن مالک رَاسِبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی روایت میں یوں ہے: وَلَا بِرَبٍّ یَبِیْدُ ذِکْرُہٗ وَلَا کَانَ مَعَکَ اِلٰہٌ فَنَدْعُوْہُ وَنَتَضَرَّعُ اِلَیْہِ وَلَا اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنَشُکَّ فِیْکَ. یعنی: اور تو ایسا پروردگار نہیں جس کا ذکر ختم ہو جائے اور نہ تیرے سوا کوئی اور معبود ہے کہ ہم اسے پکاریں اور اس کے سامنے آہ وزاری کریں اور ہماری تخلیق میں تیرا کوئی مددگار نہیں ہے کہ ہم تیری (طاقت وقدرت) میں شک وشُبہ کا اظہار کریں۔" [3]

اُڑکر جنّت میں جانے والے:

﴿511﴾......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مہاجرین ہی سَبْقَت لے جانے والے، شَفَاعت کرنے والے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! بروزِ قیامت

---

1 ......مسند ابی داود الطیالسی، صُھیب، الحدیث: ۱۳۱۵، ص۱۸۶.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۳۰۰، ج۸، ص۳۴.

3 ......العظمة لابی الشیخ الاصبھانی، ذکر آیات ربنا تبارك و تعالی و عظمته و سؤدده، الحدیث: ۱۱۶، ص۵۴.

یہ اپنی گردنوں میں ہتھیار لٹکا کر جنّت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ داروغۂ جنّت (یعنی جنّت پر مُقَرَّر فِرِشتے) ان سے دریافت کریں گے تم کون ہو؟'' کہیں گے: ''ہم مہاجرین ہیں۔'' وہ پوچھیں گے: ''کیا تمہارا حساب وکتاب ہو چکا ہے؟'' یہ سُن کر وہ گھٹنوں کے بَل گر جائیں گے، ان کے تَرکَش کے تیر بکھر جائیں گے اور ہاتھوں کو اُٹھا کر پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے فریاد کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! کیا اب بھی ہمارا حساب ہو گا جب کہ ہم نے تیری رضا کے لئے اپنے اہل وعیال اور مال کو چھوڑ کر ہجرت کی۔'' ان کی فریاد بارگاہِ ربُّ العباد میں مُستَجاب ہو گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں سونے کے پر عطا فرمائے گا جس میں زَبَرجَد اور یاقوت جڑے ہوں گے اور یہ ان کے ذَرِیعے اُڑ کر جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔ (اس پر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالائیں گے جسے قرآنِ پاک میں یوں بیان کیا گیا):

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۙﰳ الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ﰴ (پ۲۲، الفاطر: ۳۴، ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دُور کیا بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اُتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو۔

حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حُضُور نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انہیں جنّت میں ایسے گھر عطا ہوں گے کہ جن کے ذریعے ان کے دُنیاوی مقام ومرتبہ کی پہچان ہو گی۔'' (1)

---

(1)......المستدرك، كتاب المعرفة الصحابة ،باب براءة المهاجرين......الخ، الحديث: ۵۷۵۷، ج۴، ص۴۹۱،
"فيجعل الله" بدله "فيمثل الله".

حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عبادت گزار، دُنیا سے بیزار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بے مثال فرمانبردار بندے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چوتھے نمبر پر اسلام قبول کیا۔ دِینِ اِسلام کی تشریف آوری سے پہلے بھی کبھی بُت پرستی کے قریب نہ گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعلانِ نبوت سے پہلے بھی لوگوں میں عبادت گزار مشہور تھے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی نے سلام عرض کیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حق بات بیان کرنے میں نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ ہوتے، نہ حکمرانوں اور بادشاہوں کے رُعب و دبدبہ سے گھبراتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی وہ شخصیت ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے علم البقا (یعنی اَحوالِ آخرت کے علم) میں کلام کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مَشَقَّتوں اور تکلیفوں میں بھی دین پر ثابت قدم رہتے، وعدہ نبھاتے اور وصیت پوری فرماتے، مَصائب و آلام پر صَبْر کرتے اور ساری عمر لوگوں سے (بلاضرورت) میل جول رکھنے سے کتراتے رہے۔ نیز فُضُولیات کو ترک کرتے ہوئے حُضُور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کرنے کا شرف بھی پایا۔''

اہلِ تَصَوُّف فرماتے ہیں: ''شدَّتِ عشق وغم کی وجہ سے پریشان وخستہ حال رہتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول رہنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جذبۂ عبادت:

﴿512﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اے بھتیجے! میں اِسلام سے چار برس پہلے بھی نماز پڑھا کرتا تھا۔'' انہوں نے پوچھا: ''اِسلام کی تشریف آوری سے قبل آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس کی عبادت کرتے تھے؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''آسمانوں کے مالک عَزَّوَجَلَّ کی۔'' انہوں نے پھر پوچھا: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس وقت کس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جس سمت میرا رُخ پھیر دیتا اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیتا۔'' [1]

---

1 ......دلائل النبوة للاصبهاني، الحديث: ١٦٠، ص١٤٧تا١٤٩.

﴿513﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے قبل بھی تین برس تک نماز پڑھی ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت کیا: ''اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس کی عبادت کرتے تھے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی۔'' انہوں نے پھر پوچھا کہ ''اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے؟'' فرمایا: ''جس طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ پھیر دیتا اسی طرف رخ کرلیتا۔ جب میں رات کے وقت نماز کے لئے کھڑا ہوتا تو نماز ہی کی حالت میں سحری کا آخری وقت آجاتا پھر مجھ میں سکت باقی نہ رہتی تو میں گر جاتا یہاں تک کہ سورج بلند ہوجاتا۔'' (1)

﴿514﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں اِسلام قبول کرنے میں چوتھے نمبر پر ہوں کیونکہ جب میں نے اِسلام قبول کیا اس وقت ابھی صرف تین اَفراد نے اِسلام قبول کیا تھا۔'' (2)

سیِّدُنا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قبولِ اِسلام:

﴿515﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میرے اسلام لانے کا واقعہ کچھ اس طرح سے ہے کہ ہمیں قحط سالی نے آلیا تو میری ماں مجھے اور میرے بھائی انیس کو لے کر نجد میں اپنے رشتے داروں (یعنی ماموں) کے ہاں چلی گئیں۔ انہوں نے ہمارا خوب اکرام کیا۔ کچھ دنوں بعد اس محلے کا ایک آدمی میرے ماموں کے پاس آیا اور کہا: ''انیس نے آپ کی زوجہ کے مُعَامَلے میں آپ سے خیانت کی ہے۔'' یہ بات ماموں کو بُہت بُری لگی۔ جب میں اُونٹ چرا کر گھر واپس آیا تو انہیں غمگین اور روتا ہوا پایا۔ میں نے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے مجھے سارا واقعہ بتایا۔ میں نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ کہ ہم ایسا فحش کام کریں اگرچہ زمانے نے ہمیں مُحتاج بناڈالا ہے۔'' اس کے بعد میں اپنی والدہ اور بھائی کو لے کر مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا چلا آیا۔ کُفّارِ مکہ نے بتایا کہ ''یہاں (معاذ اللہ) کوئی بددین یا مجنون یا جادوگر رہتا ہے۔'' ایک دن میں نے ان سے پوچھا: ''جس کے بارے میں تم ایسا

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی ذر، الحدیث: ٦٣٥٩، ص ١١١١۔
الطبقات الکبرٰی لابن سعد، الرقم ٤٣٢ ابوذر، ج٤، ص ١٦٦.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٦١٧، ج٢، ص ١٤٧.

سوچتے ہو وہ کہاں ملے گا؟''لوگوں نے کہا:''سامنے دیکھو یہ وہی ہے۔''فرماتے ہیں:''میں ان کی خدمت بابَرَکت میں حاضر ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کی خاطر کُفّار ومُشرِکین سے ہڈی، پتھر ومٹی کے ڈھیلے کھائے جس کی وجہ سے میرا اس قدر خون بہا کہ میں اس میں نہا گیا۔ پھر میں خانہ کعبہ آیا اور اس کے غِلاف وعمارت کے درمیان داخل ہو گیا۔ وہاں میں نے تیس روزے اس طرح رکھے کہ آبِ زم زم کے سوا نہ کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا۔''

آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:''ابوذر!''میں نے عرض کی:''میں حاضر ہوں۔''فرمایا:''کیا تم زمانۂ جاہلیت میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتے تھے؟''میں نے عرض کی:''ہاں! مجھے یاد ہے کہ میں سورج نکلنے کے وقت نماز پڑھنے کھڑا ہوتا اور مسلسل نماز پڑھتا رہتا یہاں تک کہ سورج کی تپش مجھے ستانے لگتی اور میں بے حال ہو کر گر پڑتا۔''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِستِفسار فرمایا:''تم کس طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے؟''میں نے عرض کی:''یہ تو مجھے یاد نہیں، البتہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ جس طرف میرا رُخ پھیر دیتا میں اسی طرف رخ کر لیتا یہاں تک کہ اس نے مجھے اِسلام لانے کی سعادت وتوفیق بخشی۔''(1)

اظہارِ اِسلام کا واقعہ:

﴿516﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں قیام کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اِسلام کے اَحکام سکھائے اور قرآنِ مجید کا کچھ حصّہ بھی پڑھایا۔ میں نے عرض کی:''یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنے دِین کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔''تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''(ابھی چونکہ کُفر کا غَلَبہ ہے اس لئے) مجھے ڈر ہے کہ کہیں کُفّار تمہیں شہید نہ کر دیں۔''میں نے عرض کی:''میں اسلام کا اظہار ضَرور کروں گا خواہ مجھے شہید کر دیا جائے۔''اس کے بعد حُضُور نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی

1......المعجم الكبير، الحديث: ٧٧٣، ج١، ص٢٦٦.

بات نہیں کی اور خاموش رہے۔ میں مَسجِد میں گیا تو وہاں قریش حلقہ بنائے محوِ گفتگو تھے۔ میں نے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے رسول ہیں۔'' یہ سنتے ہی وہ مجھ پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ مار مار کر سرخ پتھر کی طرح کر دیا۔ وہ اپنے خیال میں مجھے ختم کر چکے تھے۔ کچھ افاقہ ہوا تو میں بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری حالت دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں منع نہ کیا تھا؟'' میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میرے دِل کی خواہش تھی، لہٰذا میں نے پوری کر لی۔ میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ قیام پذیر تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اپنی قوم کے پاس چلے جاؤ جب مجھے غلبہ حاصل ہو جائے تو میرے پاس چلے آنا۔'' (1)

سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جذبۂ ایمانی:

﴿517﴾...... حضرت سیِّدُنا اَبُو جَمْرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ہمیں حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اسلام کے ظاہر ہونے کے بارے میں بتایا کہ ''انہوں نے بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو چاہیں حکم ارشاد فرمائیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تک تمہیں اسلام کے غالب آجانے کی اِطلاع نہ ملے اپنے گھر والوں کے پاس رہو۔'' حضرت ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اپنے قبولِ اسلام کا اعلان و اظہار کئے بغیر نہیں جاؤں گا۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجد کی طرف گئے اور بلند آواز سے یہ اعلان کرنے لگے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعْبُود نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے رسول ہیں۔'' مُشْرِکِین یہ سُن کر کہنے لگے کہ ''یہ بددین ہو گیا اور اپنے دِین سے پھر گیا ہے۔'' پھر مشرکین چاروں طرف سے ان پر ٹوٹ پڑے اور اتنا مارا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گر گئے۔ حضرت سیِّدُنا عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں سے گُزرے تو فرمایا: ''اے گروہِ قریش!

---

1 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ٢٧٦٤، ج٢، ص١٣٠.

تم تاجر ہو اور تمہارا گزر قبیلۂ بنو غِفار کے پاس سے ہوتا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا راستہ بند کر دیا جائے؟'' حضرت سیِّدُنا عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چھڑانے پر کُفَّار انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ دوسرے دن حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر اسی طرح اِعلان کر دیا جس کے نتیجے میں کُفَّار پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر ٹوٹ پڑے اور مارنے لگے۔ حضرت سیِّدُنا عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا آج بھی وہاں سے گزر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں چھڑا لیا۔ [1]

اظہارِ اسلام پر تکالیف کا سامنا:

﴿518﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا آیا تو وہاں کے کُفَّار مجھ پر ٹوٹ پڑے، ڈھیلوں، ہڈیوں وغیرہ سے مجھے اتنا مارا کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو اُٹھا اور دیکھا کہ خون بہنے کی وجہ سے میں سرخ پتھر کی مانند لگ رہا تھا۔'' [2]

سیِّدُنا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خُصُوصیات:

﴿519﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''میں مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا آیا اور کفار سے حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہیں؟'' کُفَّار نے سنا تو ''بَددِین، بَددِین'' کہتے ہوئے مجھے ہڈیوں اور پتھروں سے مارنے لگے یہاں تک کہ سرخ پتھر کی مانند کر ڈالا۔ صبح کی ٹھنڈک سے مجھے کچھ افاقہ ہوا تو میں اُٹھ کر آبِ زمزم تک آیا۔ اس سے پیا اور غُسل کیا۔ پھر کعبہ اور اسکے پردوں کے درمیان تیس دن تک ٹھہرا رہا اور آبِ زمزم کے سوا کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ میں بہت کمزور ہو گیا پھر ایک رات رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیت اللّٰہ شریف کے طواف کے لئے تشریف لائے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے نماز ادا فرمائی اور سب سے پہلے میں

---

1 ...... المعجم الاوسط، الحدیث: ٢٦٣٣، ج٢، ص ٩٤، مفهومًا.

2 ...... مصنف ابن ابی شیبة ، کتاب المغازی ، باب اسلام ابی ذر، الحدیث: ١، ج٨، ص ٤٥٠.

نے ہی حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوسلامِ تحیت کیا اور عرض کی: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب دیا: ''وَعَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ۔'' (1)

﴿520﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارِغ ہوئے تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً ارشاد فرمایا: ''وَعَلَیْکَ السَّلَام۔'' لٰہذا سب سے پہلے مجھے بارگاہِ رِسالت میں سلامِ تحیت پیش کرنے کی سعادت ملی۔ (2)

6 باتوں کی نصیحت:

﴿521﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے 6 باتوں کی نصیحت فرمائی: (۱) مساکین سے مَحبت کرنا۔ (۲) (دُنیوی اعتبار سے) اپنے سے کم دَرجہ لوگوں کو دیکھنا اونچے دَرجے والوں کی طرف نہ دیکھنا۔ (۳) ہر حال میں حق بات کہنا اگرچہ کڑوی ہو اور (۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعَامَلَہ میں کسی کی ملامت سے نہ ڈرنا۔ ((۵) رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا اگرچہ وہ قطع تعلّق کریں اور (۶) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰہ کی کثرت کرنا)۔'' (3)

نفاذِ حکمِ رسول کا جذبہ:

﴿522﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے میرے پاس آ کر کہا: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عاملین (یعنی زکوٰۃ کی وُصولی پر مُقرّر کردہ افراد) زکوٰۃ کے مُعَاملے میں ہم پر زیادتی کرتے ہیں تو کیا ہم بقدرِ زیادتی اپنا مال چھپا لیا کریں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''نہیں۔ بلکہ تم اپنا مال ان کے سامنے رکھو اور ان سے کہو کہ جتنا حق بنتا ہے اتنا ہی لو اور جس میں حق نہیں بنتا اسے چھوڑ

---

1 ......مصنف ابن ابی شیبة ، کتاب المغازی ، باب اسلام ابی ذر،الحدیث:۱ ،ج۸،ص ۴۵۰ ،بتغیرٍ.

2 ......صحیح مسلم ،کتاب فضائل الصحابة ،باب من فضائل ابی ذر، الحدیث:۶۳۵۹/۶۳۶۱، ص۱۱۱۱ .

3 ......المعجم الکبیر،الحدیث:۱۶۴۸ ،ج۲ ،ص ۱۵۶ ،بتقدمٍ و تاخرٍ.

دو۔ پھر بھی اگر وہ تم پر ظُلم کریں تو ان کا یہ ظُلم نیکیوں کی صورت میں کل بروزِ قیامت تمہارے نامۂ اَعمال میں رکھا جائے گا۔'' وہاں اس وقت ایک قریشی نوجوان کھڑا تھا اس نے کہا: ''کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو امیرالمومنین حضرت سیِّدُ نا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فتویٰ دینے سے مَنع نہیں کیا تھا؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا تم میرے نگہبان ہو؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اگر تم میرے گلے پر چھری بھی رکھ دو اور مجھے یقین ہو کہ میں رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کو چھری چلنے سے پہلے نافذ کرسکتا ہوں تو میں ایسا ضَرور کروں گا۔'' (1)

دُنیا سے نَفْرت:

﴿523﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھتیجے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے چچا حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چچا نے امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رَبْذَہ کی طرف جانے کی اِجازت طَلَب کی تو انہوں نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا: ''ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس صبح و شام صدقہ کے مویشی بھیجتے رہیں گے۔'' حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے ان کی حاجت نہیں۔ ابوذر کے لئے تو اس سے قَطعِ تعلُّق ہی کافی ہے۔'' پھر کھڑے ہو کر فرمایا: ''آپ کو آپ کی دُنیا مُبارک ہو۔ ہمیں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ اور دین کے ساتھ رہنے دیجئے۔'' اس وقت حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مال تقسیم کیا جارہا تھا اور حضرت سیِّدُ نا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے۔ امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو مال جمع کرتا پھر اسے صَدَقہ کرتا اور راہِ خُدا میں خرچ کرتا ہے اور اس کے ذَریعے فُلاں فُلاں نیکی کا کام کرتا ہے؟'' تو انہوں نے جواب دیا: ''مجھے اس کے بارے میں بھلائی کی امید ہے۔'' یہ سُن کر حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جلال میں آ کر اپنا عصا حضرت سیِّدُ نا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر اٹھایا اور فرمایا: ''اے بَنِی اِسرَائِیلِیَّہ کے بیٹے! تم اس مال کے

---

1 ......سنن الدارمی، المقدمة، باب البلاغ عن......الخ، الحدیث: ٥٤٥، ج١، ص١٤٦، بتغیر.

مالک کو اجازت دے رہے ہو کہ بروزِ قیامت اس مال کے عوض بچھو اس کے دِل پر ڈسیں (1)۔'' (2)

﴿524﴾......حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن خِراش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رَبَذَہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک سیاہ خیمے میں بوری کے بنے ہوئے بستر پر تشریف فرما دیکھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ بھی وہاں موجود تھیں۔ کسی نے ان سے کہا: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد تو زندہ نہیں رہتی؟'' فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہماری اولاد کو دارِ فانی (یعنی دُنیا) سے (ہمارے فائدے کے لئے) دارِ بقا (یعنی آخرت) کی طرف منتقل کر دیا۔'' لوگوں نے عرض کی: ''اے ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر آپ دوسری شادی کر لیں تو

---

1 ......مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''(حضرتِ سیِّدُنا) عثمان غنی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے (حضرتِ سیِّدُنا) ابوذر غِفاری (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی موجودگی میں (حضرتِ سیِّدُنا) کَعبُ الْاَحبار (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے مسئلہ پوچھا کہ (حضرت) عبد الرحمٰن ابن عَوف (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) بہت مال چھوڑ کر وفات پا گئے ہیں تمہارا کیا خیال ہے آیا مال جمع کرنا اور بال بچوں کے لیے چھوڑ جانا جائز ہے یا نہیں۔ مرقات میں ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن ابن عوف (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے دو لاکھ دینار چھوڑے تھے۔ خیال رہے کہ حضرت ابوذر غفاری (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) زاہد ترین صحابہ (میں سے) تھے زہد و ترکِ دُنیا کی احادیث پر سختی سے عامل تھے اس لیے ان کی موجودگی میں یہ سوال و جواب ہوئے، تا کہ وہ حکم شرعی اور زہد میں نیز تقویٰ و فتویٰ میں فرق کر لیں۔ (لہٰذا) مال جمع رکھنا، بعد وفات چھوڑ جانا حلال ہے جب کہ اس سے زکوۃ، فطرہ، قربانی، حُقُوق العباد ادا کیے جاتے رہے ہوں یہ کنز میں داخل نہیں جس کی قرآن کریم میں برائی آئی ہے۔ (حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا) یہ مارنا بحالت جذب تھا، آپ اپنے نفس پر قابو نہ پا سکے، چونکہ (حضرتِ سیِّدُنا) ابوذر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) بزرگ ترین صحابی تھے، تمام صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) آپ کا بہت احترام کرتے ان کی ناراضی یا مار پر ناراض نہ ہوتے تھے، جیسے آج بھی سعادت مند جوان محلّہ کے بُزُرگوں کی سختی پر ناراض نہیں ہوتے اس لیے خلیفۃ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ان سے قصاص کے لیے نہ کہا نہ حضرت کَعب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے کچھ برا منایا ہو سکتا ہے کہ آپ کی یہ مار تادیب و سرزنش کے لیے ہو کہ تم تو کہہ رہے ہو کہ مال جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں حالانکہ امیر سخی بھی مسکینوں سے پانچ سو برس بعد جنت میں جائیں گے، حساب میں دیر لگے گی۔ یہاں مرقات میں ہے کہ بعد میں حضرت عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے (حضرتِ سیِّدُنا) ابوذر غفاری (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو مدینۂ منورہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) سے مقام ربذہ میں بھیج دیا تھا آپ تا وفات وہاں ہی رہے، کیونکہ آپ کی طبیعت بہت جلالی تھی۔ خلاصۂ جواب یہ ہے کہ اے کعب تم تو کہتے ہو مال جمع کرنے میں حرج نہیں جب کہ اس سے فَرائض ادا کر دیئے جائیں، مگر میں نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا۔ (لہٰذا) مال سارے کا سارا خیرات کر دینا کچھ باقی نہ رکھنا سنّت ہے اور جمع کرنا خلاف سنّت کیا خِلاف سنّت میں حرج نہیں ہوتا، مگر یہ جود و سخا حُضُور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خُصُوصیات سے ہے کہ خود حُضُور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ کے سب گھر والے سید المتوکلین تھے۔ حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حدیث سننے کا اقرار تو کیا، مگر حدیث کا مطلب سمجھایا کہ حُضُور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ اپنے لیے فرمایا ہے، عام مسلمانوں کو اس کا حکم نہ دیا۔'' (مِرْآۃُ الْمَنَاجِیح، ج۳، ص۸۸)

2 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم ۱۰۶، ابو ذر جُندب بن جُنادۃ الغِفاری، ج۳، ص۳۹۱، بتغیرٍ.

بہتر ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ایسی عورت سے شادی کرنا جو (اولاد نہ ہونے کی وجہ سے) میرا نام پست کرے مجھے اس عورت سے زیادہ پسند ہے جو (اولاد ہونے کی وجہ سے) میرا نام بلند کرے۔'' لوگوں نے پھر عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس بوری کے بستر کے بجائے کوئی نرم بچھونا بنالیں؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری مَغْفِرت فرمائے تم اپنے لئے جو چاہو کرو۔'' (1)

﴿525﴾......حضرت سیِّدُنا ابواَسماء رَحَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ وہ رَبَذَہ کے مقام پر حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیوی بھی پراگندہ حال وہاں موجود تھیں۔ نہ تو ان کے پاس زعفران تھا اور نہ ہی انہوں نے کوئی خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم دیکھتے ہو کہ میری بیوی مجھے (اقتدار کے لئے) عراق جانے کا مشورہ دیتی ہے کہ جب میں وہاں پہنچوں گا تو اہلِ عراق دُنیا لے کر میرے پاس آئیں گے۔ جبکہ مجھ سے میرے خلیل محبوب ربِ جلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عہد لیا تھا کہ پل صراط کے عِلاوہ بھی ایک ایسا راستہ ہے جو بُہت زیادہ پھسلن والا ہے۔ لہٰذا اس پر اقتدار کا بوجھ لے کر پہنچنے سے بہتر ہے کہ ہم اس سے آرام وسکون کے ساتھ نجات پا جائیں۔'' (2)

بقدرِ کفایت اسباب پر قناعت:

﴿526﴾......حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن مُنْکَدِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ملکِ شام کے گورنر حضرتِ سیِّدُنا حَبیب بن مَسْلَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس 300 دینار ہدیہ بھیجے اور کہا: ''ان سے اپنی ضَروریات پوری فرمالیں۔'' حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہدیہ لوٹا دیا اور فرمایا: ''کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ دھوکہ کرنے کے لئے اسے ہمارے علاوہ کوئی اور نہیں ملا۔ ہمیں تو سر چھپانے جتنی جگہ اور کچھ بکریاں جو شام کو لوٹ آیا کریں اور ایک باندی (یعنی نوکرانی) جو ہماری خدمت کرسکے، کافی ہے اور جو اس سے زائد ہو ہم اس سے ڈرتے ہیں۔'' (3)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۶۲۹، ج۲، ص ۱۵۰.

2 ......المسند للامام احمد حنبل، حدیث ابی ذر الغِفاری، الحدیث: ۲۱۴۷۳، ج۸، ص ۹۵، "شعثۃ" بدلہ "مسغبۃ"

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی ذر، الحدیث: ۷۹۴، ص ۱۷۰.

﴿527﴾......حضرت سیِّدُ نا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین سے مروی ہے، کہ قبیلۂ قریش کا ایک حارِث نامی شخص جو ملکِ شام میں تھا اسے پتا چلا کہ حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تنگدستی میں مُبْتَلا ہیں تو اس نے 300 دینار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں بھیج دیئے لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اسے میرے عِلاوہ کوئی اور نظر نہیں آیا؟ میں نے رَسُولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُن رکھا ہے کہ ''جس کے پاس چالیس درہم ہوں اور وہ اس کے باوجود سوال کرے تو اس نے اصرار کے ساتھ مانگا۔'' جبکہ آلِ ابوذَر کے پاس چالیس درہم، چالیس بکریاں اور ماہنان (یعنی لونڈی) ہے۔ [1]

﴿528﴾......حضرت سیِّدنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بروزِ قیامت میں تم سے زیادہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہوں گا اس لئے کہ میں نے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''قیامت کے دن میرے سب زیادہ قَرِیب وہ شخص ہوگا جو دُنیا سے اس طرح گیا جس طرح میں اسے چھوڑ کر جا رہا ہوں۔'' اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے عِلاوہ تم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی دنیاوی چیز سے وابستہ ہے۔ [2]

مجھے امیر بننے کی خواہش نہیں:

﴿529﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: کسی نے مجھ سے کہا: ''آپ فلاں فلاں کی طرح جائیداد کیوں نہیں بناتے؟'' میں نے کہا: ''مجھے امیر بننے کی خواہش ہی نہیں ہے بلکہ میرے لئے ہر دن پانی یا دُودھ کا ایک گھونٹ اور ہفتہ بھر میں گندم کا صرف ایک قَفِیز (ایک پیمانے کا نام ہے) ہی کافی ہے۔'' [3]

﴿530﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عَہدِ مُبارَک میں میری خوراک صرف ایک صَاع [4] تھی اور اب میں ساری

1......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۶۳۰، ج۲، ص۱۵۰.

2......الزھد للامام احمد حنبل، زھد ابی ذر، الحدیث: ۷۹۵، ص۱۷۰.

3......الزھد للامام احمد حنبل، زھد ابی ذر، الحدیث: ۸۰۰، ص۱۷۰.

4......صاع عرب کے پیمانوں میں ایک پیمانہ ہے اور ایک صاع ہمارے ۸۰ تولہ والے سیر سے قریباً ساڑھے چار سیر ہوتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۲۴)

زندگی اس مقدار پر اِضافہ نہیں کروں گا۔“ (1)

﴿531﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دن میں رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اے ابوذر! تم نیک انسان ہو، عنقریب میرے بعد تمہیں آزمائش آئے گی۔“ میں نے عرض کی: ”کیا یہ آزمائش راہِ خدا میں آئے گی؟“ ارشاد فرمایا: ”ہاں!“ تو میں نے عَرض کی: ”میں رضائے اِلٰہی میں آنے والی ہر آزمائش کو مرحبا کہتا ہوں۔“ (2)

﴿532﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”قبیلۂ بنواُمَیَّہ نے مجھے قتل اور فقر کی دھمکیاں دیں حالانکہ مجھے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے اور ناداری مالداری سے زیادہ پسند ہے۔“ اس پر کسی نے کہا: ”اے ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! کیا بات ہے جب بھی آپ کسی قوم کے پاس بیٹھتے ہیں تو وہ آپ کو چھوڑ کر اُٹھ جاتے ہیں؟“ فرمایا: ”اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ان کو مال جمع کرنے سے مَنْع کرتا ہوں۔“ (3)

آگ کا انگارہ:

﴿533﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”میرے خلیل، محبوب ربِّ جلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے عَہد لیا کہ جو بھی سونا چاندی جمع کرے گا یہ اس کے لئے آگ کا انگارہ ہوگا مگر یہ کہ اسے راہِ خُدا میں خرچ کر دیا جائے۔“ (4)

﴿534﴾......حضرت سیِّدُنا ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گزرے جو اپنا گھر تعمیر کروا رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”تم پتھروں کو لوگوں کی پشتوں پر اُٹھوا رہے ہو؟“ انہوں نے کہا: ”میں اپنے لئے گھر بنوا رہا ہوں۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر وہی بات کہی۔ انہوں نے جواب دیا: ”اے میرے بھائی! شاید آپ اس

---

1 ......الإستیعاب فی مَعْرِفَةِ الاصحاب، الرقم ٣٤٣ جُنْدُب بن جُنادة ابوذَر الغِفاری، ج١، ص٣٢٣.

2 ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند ابی ذر الغِفاری، الحدیث: ٣٨٩٤، ج٩، ص٣٣٩.

3 ......مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام ابی ذر، الحدیث: ١٠، ج٨، ص١٨٤، مختصراً.

4 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٦٣٤، ج٢، ص١٥١.

کام کو اچھا نہیں سمجھتے۔'' فرمایا: ''تمہارا اپنے گھر والوں کی گندگی میں ہونا مجھے تمہاری اس حالت سے زیادہ پسند ہے جس میں، میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔'' (1)

﴿535﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لوگ مرنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں، ویران کرنے کے لئے مکان تعمیر کرواتے ہیں، فنا ہونے والی چیز کی حرص رکھتے ہیں اور باقی رہنے والی (یعنی آخرت) کو بھلا دیتے ہیں۔ سنو! مَوت اور غُربت کتنی اچھی ہیں حالانکہ لوگ انہیں ناپسند جانتے ہیں۔'' (2)

ہر مال میں 3 حصے دار ہیں:

﴿536﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مال میں 3 حصّے دار ہوتے ہیں: (۱) تقدیر، یہ وہ حصّے دار ہے جسے بُھلائی اور بُرائی (یعنی مال یا تجھے ہلاک کرنے) میں تیری اِجازت کی حاجت نہیں۔ (۲) دوسرا حصّے دار تیرا وارث، اسے اس بات کا انتظار ہے کہ تو مرے اور یہ تیرے مال پر قبضہ کر لے اور (۳) تیسرا حصے دار تُو خود ہے مذمت کیا ہوا، یقیناً تم ان دونوں حصے داروں کو عاجز نہیں کر سکتے لہٰذا اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کر دو۔

بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ (پ ٤، ال عمران: ٩٢)

ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

اس آیتِ کَرِیْمَہ کی تِلاوت کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے اونٹوں کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے مجھے میرے مال میں یہ اونٹ سب سے بڑھ کر پسند ہیں اس لئے میں انہیں خَیرات کر کے اپنے لئے آخرت میں ذخیرہ کرنا پسند کرتا ہوں۔'' (3)

ایک چادر کے حِساب کا ڈر:

﴿537﴾......حضرت سیِّدُنا ابوشُعْبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری

---

1 ......الزهد للامام احمد حنبل، زهد ابی ذر، الحديث: ٧٩١، ص ١٦٩.

2 ......الزهد لابن المبارك، باب النهی عن طول الأمل، الحديث: ٢٦٢، ص ٨٨.

3 ......الزهد لهناد بن السری، باب الطعام فی الله، الحديث: ٦٥١، ج ١، ص ٣٤٨.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہو کر کچھ مال پیش کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہمارے پاس دودھ کے لئے بکری، سواری کے لئے گدھا اور خدمت کے لئے بیوی ہے اور ایک چادر ضَرورت سے زائد ہے اور میں اس کی وجہ سے خوف زدہ ہوں کہ کہیں مجھ سے اس کا حساب نہ لے لیا جائے۔'' (1)

﴿538﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم پر ایک ایسا زمانہ ضَرور آئے گا کہ مالدار پر اس طرح رشک کیا جائے گا جس طرح آج عاشر (یعنی زکوۃ وُصول کرنے والے) پر کیا جاتا ہے۔'' (2)

﴿539﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسَلیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صاحبزادی اس حالت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آئی کہ اُون کے دو کپڑے پہن رکھے تھے۔ گال پچکے ہوئے تھے اور کھجور کے پتوں کی ٹوکری اٹھائی ہوئی تھی۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے رُفقا کے درمیان تشریف فرما تھے۔ ''بیٹی نے عرض کی: ''ابا جان! کسان اور کاشتکار کہتے ہیں کہ آپ کے یہ سکے کھوٹے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بیٹی! انہیں رکھ دو۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ آج تیرے باپ نے اس حال میں صبح کی ہے کہ ان کھوٹے سکوں کے سوا کوئی سونا چاندی اس کی ملکیت میں نہیں ہے۔'' (3)

﴿540﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''2 درہم والے کا حساب ایک درہم والے کے حساب سے سخت ہوگا (یعنی جتنا مال زیادہ اتنا وبال زیادہ)۔'' (4)

کاش میں درخت ہوتا!

﴿541﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو اپنی عورتوں سے بے تکلف ہونا چھوڑ دو اور تمہیں اپنے بستروں پر بھی سکون حاصل نہ ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے درخت بنا دیتا جسے کاٹ دیا جاتا اور اس کا پھل کھا لیا جاتا۔'' (5)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٦٣١، ج٢، ص١٥٠.

2 ......المستدرك، کتاب الفتن و الملاحم، باب یبعث اللہ ریحًا طیبةً......الخ، الحدیث: ٨٤٣١، ج٥، ص٦٣٦، بتغیرٍ.

3 ......صفة الصفوة، الرقم٦٤ ابو ذر جُندُب بن جُنادة، ج١، ص٣٠٢، بتغیرٍ قلیلٍ.

4 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی ذر، الحدیث: ٣، ج٨، ص١٨٣.

5 ......المرجع السابق، الحدیث: ١ ۔ الزھد لھناد بن السری، باب الطعام فی اللہ، الحدیث: ٤٥٠، ج١، ص٢٥٩.

فَرامینِ ابوذَرغِفاری:

﴿542﴾......حضرت سیِّدُنا حازِم عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک شامی بُزُرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو جنّت میں جانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ دُنیوی مال وزر سے رغبت نہ رکھے۔''

﴿543﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''دُعا کی قبولیت کے لئے نیکی وبھلائی کی حیثیت ایسی ہے جیسی سالن میں نمک کی۔'' (1)

﴿544﴾......حضرت سیِّدُنا عَوْن بن عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اُن لوگوں میں نیکی وبھلائی کی رغبت اور جذبہ زیادہ ہوتا ہے جن میں کوئی پرہیزگار اور گناہوں سے توبہ کرنے والا ہوتا ہے۔'' (2)

فکرِ آخرت:

﴿545﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے بعد ایک بصری شخص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ کے پاس آیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عبادت کے بارے میں پوچھا۔ والدہ ماجدہ نے بتایا کہ ''ان کا سارا دن فکرِ آخرت میں گزرتا تھا۔'' (3)

﴿546﴾......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمیں خبر ملی کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آرام کے لئے جگہ تلاش کرتے دیکھا تو کہا: ''اے ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کیا کر رہے ہیں؟'' جواب دیا: ''میں کوئی ایسی جگہ تلاش کر رہا ہوں جہاں آرام کرسکوں کیونکہ میرا نفس میری سواری ہے اگر میں نے اس کے ساتھ نرمی نہ برتی تو یہ مجھے میری منزل تک نہیں پہنچائے گا۔'' (4)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة ،کتاب الدعاء، باب الدعاء بلا نیة ولا عمل، الحدیث:٤،ج٧،ص٤٠.

2 ......الزهد للامام احمدبن حنبل، زهد ابی ذر، الحدیث:٧٩٢،ص١٦٩.

3 ......صفة الصفوة،الرقم٦٤ابو ذرجُنْدُب بن جُنَادة،ج١، ص٣٠١، مفهومًا.

4 ......الزهد لابن المبارك، باب فضل ذكرالله، الحدیث: ١٣٣٧، ص ٤٧٠، مختصراً.

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نصیحت بھرا بیان:

﴿547﴾......حضرت سیِّدُنا سُفْیان ثَوْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے کعبہ کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا: اے لوگو! میں جُنْدُب غِفَاری ہوں۔ اپنے شَفْقَت ونصیحت کرنے والے بھائی کے پاس جمع ہوجاؤ! سب لوگ جمع ہوگئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سفر پر جاتا تو کیا وہ زادِراہ (یعنی سفر میں کام آنے والا ضَروری سامان) ساتھ نہیں لیتا جس سے ضَروریات پوری ہوں اور اپنی منزل تک پہنچ سکے؟'' لوگوں نے عرض کی: ''کیوں نہیں!'' فرمایا: ''تو سنو! قیامت کا سفر سب سے طویل ہے۔ اس کے لئے خوب زادِراہ تیار کرو جو تمہارے کام آسکے۔'' حاضرین نے پوچھا: ''وہ کیا ہے جو اس میں ہمارے کام آئے؟'' فرمایا: ''بڑے بڑے دُشوار کاموں سے بچنے کے لئے حج کرو۔ روزِ قیامت کی گرمی وتپش سے حفاظت کے لئے سخت گرمی کے دنوں میں بھی روزے رکھو۔ قبر کی وحشت وگھبراہٹ سے نجات حاصل کرنے کے لئے رات کی تاریکی میں نماز ادا کیا کرو۔ حساب کے دن کی پیشی کے لئے اچھی بات کہو اور بُری سے باز رہو۔ قیامت کی سختیوں سے بچنے کے لئے اپنا مال صَدَقہ کرو۔ دنیا میں صرف دو قسم کی محفل اختیار کرو ایک وہ جو طَلَبِ آخرت کے لئے ہو اور دوسری وہ جو طَلَبِ حَلال کے لئے ہو اور ان کے علاوہ کوئی تیسری محفل اختیار نہ کرنا کہ اس میں تمہارے لئے کوئی نَفْع نہیں بلکہ وہ تمہارے لئے نقصان دِہ ثابت ہوگی۔ اسی طرح اپنے مال کو بھی دو حصّوں میں بانٹ لو، ایک حصّہ اہل وعیال پر خرچ کرو اور دوسرا راہِ خُدا میں خرچ کرکے اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کرلو ان کے علاوہ کوئی تیسرا حصّہ مت بناؤ کہ اس میں سراسر نقصان ہے، فائدہ کچھ نہیں۔'' اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بلند آواز سے فرمایا: ''لوگو! حرص (سے بچو کہ اس) میں تمہارے لئے ہلاکت ہے کیونکہ یہ کبھی ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی تم اسے پوار کرسکتے ہو۔'' (1)

﴿548﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمارہے تھے کہ ہمیں حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ فرمان پہنچا: ''اے لوگو! میں تمہیں نصیحت کرتا اور تم پر شَفْقَت کرتا ہوں۔ قبر کی وَحْشَت سے بچنے کے لئے رات کی تاریکی میں نماز ادا کیا کرو۔ قیامت کی گرمی سے

---

(1)......اخبار مکۃ للفاکھی، باب ذکر خطبۃ ابی ذر، الحدیث: ۱۹۰۴، ج۳، ص۱۳۴۔
صفۃ الصفوۃ، الرقم ۶۴، ابوذر جُنْدُب بن جُنَادۃ، ج۱، ص۳۰۱.

بچنے کے لئے روزے رکھو اور سخت دن (یعنی محشر) کے خوف سے (حفاظت کے لئے) صَدَقہ کرو۔ اے لوگو! میں تمہارا خیر خواہ اور تم پر شفیق ہوں۔" (1)

﴿549﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ آیت بار بار پڑھتے اور مجھے سناتے:

وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ ؕ (پ۲۸، الطلاق:۲،۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ (2)

﴿550﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے ابوذَر! ایک ایسی آیت ہے کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہ انہیں کفایت کرے۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سامنے بار بار اس آیتِ کریمہ کی تِلاوت فرمائی:

وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ ؕ (پ۲۸، الطلاق:۲،۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔" (3)

27 سوالات وجوابات:

﴿551﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں مَسْجِد میں داخل ہوا تو حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا تشریف فرما تھے۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب بیٹھ گیا تو ارشاد فرمایا: "ابوذَر! دو رکعت تحیة المسجد ادا کرلو۔" فرماتے ہیں: میں وہاں سے اُٹھا نماز ادا کی اور پھر

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابی ذر، الحديث: ۸۰۲، ص ۱۷۱.

2 ......المعجم الاوسط، الحديث: ۲۴۷۴، ج ۲، ص ۵۱۔

الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی ذر، الحديث: ۷۹۰، ص ۱۶۹.

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابی ذر، الحديث: ۷۹۰، ص ۱۶۹.

خدمت بابَرَکت میں حاضِر ہوکر بیٹھ گیا اور

عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ نے مجھے نماز پڑھنے کا حکم دیا، یہ ارشاد فرمائیں کہ نماز کیا ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''نماز کم ہو یا زیادہ اس میں خَیر ہی خَیر ہے۔''

میں نے عرض کی: ''افضل ترین عَمَل کون سا ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔''

میں نے عرض کی: ''ایمان میں کامل کون ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''سب سے اچھے اَخلاق والا۔''

میں نے عرض کی: ''اِسلام میں کامل کون ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔''

میں نے عرض کی: ''افضل ترین ہجرت کون سی ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''گناہوں کو تَرک کر دینا۔''

میں نے عرض کی: ''افضل نماز کون سی ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''جس میں قیام طویل ہو۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! روزوں کے بارے میں ارشاد فرمایئے!''

ارشاد فرمایا: ''روزے فرض ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کا اَجر کئی گنا ہے۔''

میں نے عرض کی: ''افضل جہاد کون سا ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''جس میں گھوڑے کے پاؤں کٹ جائیں اور اس کا خون بہہ جائے۔''

میں نے عرض کی: ''کیسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''جو قیمتی اور مالک کو پسند ہو۔''

میں نے عرض کی: ''افضل صَدَقہ کون سا ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''مال کم ہونے کی صورت میں بھی فقیر کی حاجت روائی کرنا۔''

میں نے عرض کی: ''قرآنِ حکیم کی سب سے بڑی آیت کون سی ہے؟''

اِرشاد فرمایا: ''آیت الکرسی۔'' پھر فرمایا: ''اے ابوذَر! کرسی اور ساتوں آسمانوں کی حیثیت میدان میں پڑی انگوٹھی کی مانند ہے اور عرش کی فضیلت کرسی پر ایسی ہے جیسی میدان کی فضیلت انگوٹھی پر۔''

میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعداد کتنی ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''(کم وبیش) ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000)۔'' (1)

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کتنے رسول مبعوث فرمائے؟''

ارشاد فرمایا: ''313 کا جم غفیر۔''

میں نے عرض کی: ''یہ کثرت تو اچھی ہے۔''

پھر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پہلے نبی کون ہیں؟''

ارشاد فرمایا: ''حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلَام)۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وہ نبی مُرسَل ہیں؟''

ارشاد فرمایا: ''ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنے دستِ قُدرت سے پیدا فرمایا اور ان میں اپنی طرف کی رُوح پھونکی پھر سب سے پہلے انہیں ٹھیک (یعنی سالمُ الاَعْضاء) بنایا۔''

حضرت سیِّدُنا اَحمد بن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت میں ہے کہ ''پھر سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے کلام فرمایا۔'' اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوذَر! 4 نبی سُریانی ہیں: (۱) حضرت آدم (۲) حضرت شِیث (۳) حضرت خَنُوخ اور وہ اِدْرِیس (عَلَیْہِمُ السَّلَام) ہیں اور یہ پہلے انبیا ہے

---

1 ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 52 پر ہے: ''انبیاء (عَلَیْہِمُ السَّلام) کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں کہ خبریں (یعنی اَحادیث) اس باب (یعنی بارے) میں مُختلِف ہیں اور تعدادِ معین (یعنی ایک تعداد مخصوص کر کے اس) پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارِج ماننے (یعنی کسی نبی کی نبوت کا انکار کرنے) یا غیر نبی کو نبی جاننے کا اِحْتِمال ہے اور یہ دونوں باتیں کُفر ہیں لہٰذا یہ اِعْتِقاد چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔''

جنہوں نے قلم سے لکھا اور (۴) نُوح (عَلَیْہِ السَّلام) ۔اور چار نبی عَرَبی ہیں: (۱) ہُود (عَلَیْہِ السَّلام) (۲) صالح (عَلَیْہِ السَّلام) (۳) شُعَیب (عَلَیْہِ السَّلام) اور اے ابوذر! (۴) تیرے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔''

میں نے عَرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کتنی کتابیں نازِل فرمائیں؟''

ارشاد فرمایا: ''100 صحیفے اور 4 کتابیں ۔50 صحیفے حضرت شیث (عَلَیْہِ السَّلام) پر، 30 صحیفے حضرت اِدْرِیس (عَلَیْہِ السَّلام) پر، 10 صحیفے حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلام) پر اور 10 صحیفے حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) پر تورات سے پہلے نازل کئے۔اس کے علاوہ تورات، انجیل، زبور اور قرآنِ حکیم نازِل فرمایا۔''

میں نے عَرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟''

ارشاد فرمایا: ''وہ سب عبرت و نصیحت پر مشتمل تھے اس میں تھا کہ اے دُنیا کے دھوکے میں مُبْتَلا بادشاہ! ہم نے تمہیں دنیا اکٹھی کرنے نہیں بھیجا بلکہ تمہیں مَظلُوم کی حاجت روائی کرنے کے لئے بھیجا ہے کیونکہ میں مظلوم کی دعا رد نہیں کرتا اگرچہ کافر ہو۔اس میں یہ بھی تھا کہ عقلمند کو چاہئے کہ جب تک اس کی عقل مغلوب نہ ہو اپنے وقت کو اس طرح تقسیم کرے کہ ایک گھڑی اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات کرے، ایک گھڑی میں اپنا مُحاسبہ کرے، ایک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں غور وفکر کرے اور ایک گھڑی کھانے پینے کے لئے چھوڑ رکھے۔عقلمند صرف تین چیزوں کے لئے سفر کرتا ہے آخرت بنانے، روزی کمانے یا حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے۔عقلمند پر لازم ہے کہ اپنے زمانے کے حالات سے واقف، اس کے مُعاملات سے آگاہ ہو اور اپنی زبان کی حِفاظَت کرے۔باتیں کرنے کے بجائے کام کرے اور اس کا کلام فُضُول باتوں پر مشتمل نہ ہو۔''

میں نے عَرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟''

ارشاد فرمایا: ''ان تمام میں عبرت کا بیان تھا کہ تَعَجُّب ہے اس پر جو موت کا یقین رکھتا ہے پھر بھی خوش ہوتا ہے۔ تعجب ہے اس پر جو تقدیر پر ایمان رکھتا ہے پھر بھی رزق کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔تَعَجُّب ہے اس پر جو دُنیا کی حقیقت سے آگاہ ہے پھر بھی اسے قبول کر کے مطمئن ہو جاتا ہے اور تَعَجُّب ہے اس پر جسے یقین ہے کہ کل اسے حساب

دیتا ہے پھر بھی نیک اَعمال نہیں کرتا۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نصیحت فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ تمام اچھے اَعمال کی بنیاد ہے۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید ارشاد فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''قرآنِ مجید کی تِلاوت اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ زمین میں تمہارے لئے نور اور آسمانوں میں تمہارے تذکرے کا باعث ہے۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید اِرشاد فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''زیادہ ہنسنے سے بچو کیونکہ اس سے دِل مردہ اور چہرہ اَفسُردہ ہوجاتا ہے۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید اِرشاد فرمایئے!''

اِرشادفرمایا: ''اچھی بات کے سوا کچھ نہ کہو۔ شیطان تم سے دور بھاگے گا اور نیکیوں میں مدد ملے گی۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید اِرشاد فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''جہاد کو لازم پکڑو۔ یہ میری اُمَّت کی رہبانیت ہے۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید ارشاد فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''غریبوں سے محبت اور اُن کی صُحبت اِختیار کیا کرو۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مزید ارشاد فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''(دُنیوی مُعاملات میں) اپنے سے کم دَرَجے والوں کو دیکھو بلند درجہ والوں (یعنی اپنے سے زیادہ مالداروں) کی طرف نہ دیکھو کہ تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی کمی کا اِحساس ہو۔''

میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید نصیحت فرمائیں!''

اِرشادفرمایا: ''اپنے رشتے داروں سے صلہ رحمی کرو اگرچہ وہ تم سے قطع تَعَلُّق کرلیں۔'' مزید فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈرو اور حق بات کہو اگرچہ کڑوی ہو۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مزید کچھ ارشاد فرمایئے!''

اِرشادفرمایا:''دوسروں کی ان خامیوں پراعتراض نہ کرو جوتمہارے اندر پائی جاتی ہیں اوران کاموں پرغصہ نہ کرو جنہیں تم خودبھی کرتے ہواورکسی کی غیبت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ تم اس کے بارے میں ایسی بات کہو جسے اپنے لئے بُراجانتے ہو یادوسروں کے ان کاموں پرغصہ کروجنہیں تم خودبھی کرتے ہو۔''

حضرت سَیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھرآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ اقدس میرے سینے پر مارکرفرمایا:''اے ابوذَر! کِفایت شِعاری سے بڑھ کرکوئی عقلمندی نہیں، گناہوں کوچھوڑنے سے بڑھ کرکوئی تقویٰ وپرہیزگاری نہیں اورحُسنِ اَخْلَاق سے بڑھ کرکوئی شرافت نہیں۔'' (1)

﴿552﴾......حضرت سَیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:''ایک دن حُضُور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَسْجِد میں تشریف فرماتھے۔میں نے اس تنہائی کوغنیمت جانا۔پھرپچھلی حدیث کی طرح بیان فرمایاالبتہ اس روایت میں اتنازائد ہے کہ میں نے عرض کی:''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرت سَیِّدُنا ابراہیم وحضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحیفوں کی کوئی ایسی بات اِرشادفرمایئے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پربھی نازل فرمائی ہو؟''اِرشادفرمایا:اے ابوذَر! پڑھو:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۱۶﴾ وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى ﴿۱۹﴾ (پ۳۰،الاعلی:۱۴تا۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مرادکوپہنچا جوستھرا ہوااوراپنے رب کا نام لے کرنماز پڑھی بلکہ تم جیتی دنیا کوترجیح دیتے ہواور آخرت بہتراورباقی رہنے والی بے شک یہ اگلے صحیفوں میں ہے ابراہیم اورموسیٰ کے صحیفوں میں۔ (2)

---

1 ......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر، باب ماجاء فی الطاعات وثوابها،الحدیث:۳۶۲،ج۱،ص۲۸۷۔
المسند للامام احمد بن حنبل،حدیث ابی ذر الغِفاری،الحدیث:۲۱۵۵۶،ج۸،ص۱۱۷۔
المعجم الکبیر،الحدیث:۱۶۵۱،ج۲،ص۱۵۷.

2 ......الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی،الرقم۲۱۴۲یحیی بن سعید السعدی،ج۹،ص۱۰۷۔
کتاب الثقات لابن حبان،السنة العاشرة من الهجرة،ج۱،ص۱۵۰.

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اکثر بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر رہتے اور ہم نشینی کا شرف پاتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کرنے اور مسائل یاد کرنے کے معاملے میں حریص تھے اور جو اِستفادہ کرتے اس پر ہمیشہ پابند رہا کرتے۔ انہوں نے حُضُور نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایمان، احسان، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیدار اور اس کے پسندیدہ کلام کے بارے میں اِستِفسار کیا نیز شبِ قدر کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ اُٹھالی جائے گی یا باقی رہے گی؟'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہر چیز کے بارے سوال کیا یہاں تک کہ نماز میں کنکریوں کو چھونے کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ چنانچہ،

﴿553﴾......آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے ہر چیز کے مُتَعَلِّق رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا یہاں تک کہ نماز میں کنکریوں کے چھونے کے مُتَعَلِّق بھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''ایک مرتبہ ہٹالو یا چھوڑ دو[1]۔''[2]

﴿554﴾......حضرت سیِّدُنا قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رَبْذَہ کی طرف نکلے تو آپ کا وقتِ وصال قریب آ گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے غُسل دے کر، کفن پہنا کر راستے میں ڈال دینا پھر سب سے پہلے گزرنے والے قافلہ سے میرا حال بیان کرنا کہ یہ حُضُور نبی اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ابوذَر ہیں۔ اسے دفنانے میں ہماری مدد کرو۔'' چنانچہ، سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اہلِ عراق کے قافلے کے ساتھ گزر ہوا۔[3]

---

1 ......دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفحہ 625 پر صدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''(نماز میں) کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سنّت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو، تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (الدرمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ......الخ، ج۲، ص۴۹۳)

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی ذر الغِفاری، الحدیث: ۲۱۵۰۲، ج۸، ص۱۰۲.

3 ......الطبقات الکبرٰی لابن سعد، الرقم ۴۳۲ ابو ذَر، ج ٤، ص ۱۷۷.

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصالِ پُرملال:

﴿555﴾......حضرت سیدتنا اُمِّ ذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وقت وصال قریب آیا تو میں رو پڑی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کفن کا کوئی بندوبست نہیں ہے، نہ تو میرے کپڑوں میں ایسا کوئی کپڑا ہے اور نہ ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس کوئی ایسا کپڑا ہے جو کفن کو کفایت کرے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مت رو! بے شک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ایسی جماعت سے فرمایا جس میں میں بھی شامل تھا کہ ''تم میں سے ایک شخص صحراء میں وفات پائے گا اور مؤمنین کی ایک جماعت اس کے جنازہ میں حاضر ہوگی۔'' اب اس جماعت میں سے صرف میں ہی بچا ہوں جو صحراء میں فوت ہو رہا ہوں کیونکہ باقی سب کسی بستی یا مسلمانوں کی جماعت میں فوت ہوئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔'' زوجہ محترمہ نے عرض کی: ''اب تو حجاج کے قافلے بھی آنا بند ہو گئے ہیں۔'' پھر مزید قافلہ دیکھنے کے لئے ٹیلے پر چڑھیں تو اچانک دُور سے انہیں ایک قافلہ نظر آیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کپڑا اہلا اہلا کر انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے لگیں یہاں تک کہ وہ قافلہ آپ کے پاس آ کر رُک گیا اور پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' حضرت سیدتنا اُمِّ ذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: ''ایک مسلمان مرنے کے قریب ہے تم اس کے کفن ودفن کا بندوبست کرو۔'' قافلے والوں نے پوچھا: ''وہ کون ہے؟'' فرمایا: ''ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔''

چنانچہ، قافلہ والوں نے اپنے اونٹوں کو ہانکا اور اپنے کوڑوں کو ان کی گردنوں کے ساتھ باندھ کر جلدی جلدی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تمہیں بشارت ہو! کیونکہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ایسی جماعت سے کہ جس میں، میں بھی شامل تھا یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''تم میں سے ایک شخص صحراء میں وفات پائے گا اور مؤمنین کی ایک جماعت اس کے جنازہ میں حاضر ہوگی۔'' لہٰذا ان میں سے ہر شخص کسی گاؤں یا جماعت میں فوت ہوا اور میں صحراء میں فوت ہو رہا ہوں۔ تم سن رہے ہو کہ اگر میرے پاس یا میری بیوی کے پاس اتنا کپڑا ہوتا جو میرے کفن کے لئے کافی ہوتا تو مجھے صرف اسی کپڑے کا کفن پہنایا جاتا۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسا شخص کفن نہ دے جو کسی علاقے کا امیر،

نجومی، سرکاری ملازم یا ڈاکیا ہو۔'' چنانچہ، قافلے والوں میں سوائے ایک انصاری نوجوان کے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کہی ہوئی تمام باتیں پائی جاتی ہوں۔ اس نوجوان نے عرض کی: ''اے چچا! میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کفن دوں گا کیونکہ جو باتیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمائیں ہیں میں ان سے خالی ہوں۔ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اُوپر اوڑھی ہوئی چادر اور ان دو کپڑوں میں کفن دوں گا جو میری والدہ نے میرے لئے سوت سے تیار کئے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم ہی مجھے کفن دینا۔'' لہٰذا انصاری نوجوان نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کفن دیا حالانکہ اس قافلہ میں حضرت سیِّدُنا حُجر بن اَدْبَر اور حضرت سیِّدُنا مالِک اَشْتَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی موجود تھے اور یہ سارے کے سارے یمنی تھے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ساتویں نمبر پر اسلام قبول کیا۔ حکومت وسَلْطَنَت سے بالکل دل نہ لگاتے تھے۔ شہروں اور ملکوں کی اِمارت کو بھی ٹھکرا دیتے تھے۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بصرہ میں مَسْجِد و منبر کی تعمیر کروانے کے بعد اِمارت سے مُسْتَعْفِی ہو گئے، رَبْذَہ میں وفات پائی، دُنیا کی ناپائیداری و بے ثباتی اور حوادثِ زمانہ پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خُطْبَہ مشہور ہے۔

حقیقتِ دُنیا کو بے نقاب کرنے والا بیان:

﴿556﴾...... حضرت سیِّدُنا خالد بن عُمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو! بلاشبہ دُنیا اپنے فنا ہو جانے کا اِعلان کر چکی ہے اور پیٹھ پھیرے جا رہی ہے اس میں سے صرف اتنا باقی ہے جتنا کہ تلچھٹ (یعنی برتن کی تہہ میں رہ جانے والی چیز)۔ سنو! تم اس گھر میں مقیم ہو جہاں سے ایک دن ضَرور تمہیں نکلنا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے نیک اَعمال لے کر اس گھر سے جاؤ۔ میں اس بات سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھوں جبکہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں چھوٹا

(1)......الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، باب اخباره عمايكون فى امته من الفتن والحوادث، الحديث: ٦٦٣٥/٦٦٣٦، ج٨، ص ٢٣٤.

ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے بعد حکمرانوں کو آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بخدا! خِلافتِ نبوت (یعنی خِلافت رَاشدہ) ختم ہوچکی ہے اور اب صرف امارت وحکومت رہ گئی ہے۔ میں ان سات صحابہ میں سے ساتواں ہوں جو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہوتے تھے، ہمارے پاس کھانے کو صرف درختوں کے پتے ہوا کرتے تھے جنہیں کھاکر ہم گزارہ کیا کرتے اور انہیں کھانے کی وجہ سے ہمارے جبڑے زخمی ہوجایا کرتے تھے۔ ایک بار مجھے ایک چادر ملی میں نے اس کے دو ٹکڑے کرکے آدھی حضرت سَعْد بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دی اور آدھی خود اوڑھ لی۔ یہ اس وقت کے حالات تھے جبکہ آج ان افراد میں سے جو بھی زندہ ہے وہ کسی نہ کسی علاقے کا حاکم ہے۔ ہائے افسوس! جہنم اس قدر گہرا ہے کہ اگر اس کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے تو 70 سال میں اس کی نچلی سطح تک پہنچے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! جہنم کو ضرور بھرا جائے گا اور کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ جنت کے ہر دو دروازں کے درمیان چالیس سال کا سفر ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ اس کا ہر دروازہ رش کی وجہ سے چرچرا اٹھے گا۔" (1)

درختوں کے پتے کھاکر گزارہ کرلیتے:

﴿557﴾......حضرت سیِّدُنا عُتبہ بن غَزْوَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "میں ان سات صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) میں سے ساتواں ہوں جو حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔ اس زمانے میں ہمارے پاس کھانے کیلئے درختوں کے پتوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ ہم اس طرح قضائے حاجت کرتے تھے جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہیں اور اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہیں ہوتی۔" (2)

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، الحدیث: ۷۴۳۵، ص۱۱۹۲، بتغیر.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۸۵، ج۱۵۔۱۷، ص۱۱۶۔

المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، الحدیث: ۱۴۹۸، ج۱، ص۳۶۸.

حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نامِقْدَادبن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پورا نام مِقْدَادبن عمرو بن ثَعْلَبَہ ہے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا اَسْوَد بن عبد یَغُوث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اسلام قبول کرنے میں سَبقَت کرنے والے اور میدانِ جنگ وجدال کے عظیم شہسواروں میں سے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضُور پرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پانی پلانے اور کھانا کھلانے کا عزم کیا تو حاکمین سے تَعَلُّق ختم کردیئے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر دلائل روشن ہوئے اور علامتیں کھل گئیں۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جہاد وعِبادت کو دیگر اُمُور پر ترجیح دیا کرتے تھے۔

لوہے کا لباس اور تپتی زمین:

﴿558﴾......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''سب سے پہلے جنہوں نے دین اِسلام کی ترویج واِشاعت کی وہ سات شخصیات ہیں: (۱) نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (۲) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۳) حضرت سیِّدُ نا عَمَّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۴) اُمِّ عَمَّار حضرت سیِّدَتُنا سُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا (۵) حضرت سیِّدُ نا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۶) حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۷) حضرت سیِّدُ نا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِفاظت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا (ابوطالب) کے ذریعے کروائی اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حِفاظت ان کی قوم سے کروائی اور ان کے علاوہ دوسرے مُبلِّغین کو مشرکین لوہے کے لباس پہنا کر تپتی دھوپ میں ڈال دیا کرتے تھے۔'' (1)

آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیارے:

﴿559﴾......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن بُرَیدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے چار بندوں سے محبت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔'' اے علی! تم ان میں سے ہو اور مِقْدَاد، ابوذَر اور سلمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

(1) ......سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب في فضائل اصحاب رسول الله......الخ، الحديث: ۱۵۰، ص۲٤۸٦.

عَنْھُم) بھی ان میں سے ہیں۔‘‘ (1)

﴿560﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کی صحبت میں بیٹھنا روئے زمین کی ہر چیز سے زیادہ پسند ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ میدانِ جنگ کے شہسوار تھے۔ ایک بار سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ نور بار جلال کی وجہ سے سرخ تھا اس وقت حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے حاضر ہو کر عرض کی: ’’یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بشارت ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا تھا کہ:

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پ٦، المائدۃ:٢٤)

ترجمۂ کنزالایمان: تو آپ جایئے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

بلکہ اس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مَبْعُوث فرمایا! ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں بائیں آگے پیچھے ہر طرف سے لڑیں گے یہاں تک اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فتح عطا فرمادے۔‘‘ (2)

جاں نثارانِ مصطفٰی:

﴿561﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن اِسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حُضُور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدر تشریف لے جانے لگے تو اپنے جاں نثار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مشورہ کیا۔ حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: ’’یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو حکم دیا ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر عَمَل فرمائیں ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ

---

1 ......سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰه......الخ، الحدیث: ١٤٩، ص٢٤٨٦.

2 ......المسند للامام احمد حنبل، مسند عبد اللّٰه بن مسعود، الحدیث:٤٣٧٦، ج٢، ص١٨٠۔

البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند عبد اللّٰه بن مسعود، الحدیث:١٤٥٥، ج٤، ص٢٨٤۔

تاریخ الطبری، ذکر وقعة بدر الکبریٰ، الرقم ٨٩، ج٢، ص٩٤.

تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہیں۔اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وہ نہ کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَ السَّلَام سے کہا تھا کہ:

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پ۶،المائدۃ:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو آپ جایئے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

بلکہ ہم اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مل کر کُفّار سے جنگ کریں گے۔ اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مَبْعُوث فرمایا! اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں بَرْکُ الْغِمَادْ (یعنی حبشہ و یمن کے شہروں میں) لے چلیں تو ہم وہاں جا کر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں شریک ہونے کو تیار ہیں۔'' اس پر جانِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہ کی تعریف فرمائی اور ان کے لئے دُعائے خَیر کی۔ (1)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مہمان:

﴿562﴾......حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد بن اَسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں نے اور میرے دو رَفیقوں نے اس قدر مُشقَّت اٹھائی کہ ہماری آنکھیں اور کان ضائع ہونے کے قریب ہوگئے۔ ہم مختلف صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے ملتے رہے لیکن کسی نے بھی ہم پر توجہ نہ دی۔ بالآخر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اپنی رہائش گاہ پر لے گئے اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہل بیت کے پاس تین بکریاں تھیں جن کا دودھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان تقسیم فرماتے اور ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حصّہ الگ کر دیا کرتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات کو تشریف لاتے تو اتنی آواز میں سلام فرماتے کہ سونے والوں کی نیند میں خلل نہ آتا اور بیدار بآسانی سن لیتا۔''

مزید فرماتے ہیں کہ ''ایک دن شیطان نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ انصار حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کرتے ہی رہتے ہیں۔ اس لئے آج اگر حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حصّے کا دودھ بھی تُو پی لے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' فرماتے ہیں: ''شیطان کی طرف سے اس طرح کے خیالات آتے

(1)......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام ،غزوۃ بدرالکبریٰ ،ابو بکر وعمر والمقداد و کلماتھم فی الجھاد ،ص۲۵۳.

رہے یہاں تک کہ میں نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حصے کا دودھ بھی پی لیا۔لیکن پینے کے بعد مجھے شرمندگی ہونے لگی (اور اس طرح کے خیالات آنے لگے) کہ یہ میں نے کیا کیا، جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائیں گے اور اپنے حصّہ کا دودھ نہیں پائیں گے تو مجھے ہلاکت کی دُعا دیں گے اور میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ میرے دونوں رفیق تو اپنے اپنے حصّے کا دودھ پی کر سو چکے تھے لیکن مجھے نیند نہیں آ رہی تھی۔ میرے پاس ایک چادر تھی جسے میں سر پر اوڑھتا تو پاؤں سے ہٹ جاتی اور پاؤں پر ڈالتا تو سر خالی رہ جاتا۔ اتنے میں حُضُور نبی ٔرحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے معمول کے مطابق تشریف لے آئے پھر جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا نماز ادا فرمائی۔ نماز سے فراغت کے بعد جب اپنے حصے کا دودھ تلاش فرمایا تو کچھ نہ پایا۔ پھر دُعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ میں نے کہا: اب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے بددعا فرمائیں گے اور میں ہلاکت میں جا پڑوں گا۔ لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ یعنی یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے مجھے کھلایا اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا اسے پلا۔''

حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے چھری، چادر اٹھائی اور ایک فربہ بکری کی تلاش میں چل دیا تا کہ اسے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ذبح کرلاؤں لیکن دیکھا تو سب بکریاں دودھ سے بھری تھیں۔ میں نے اہل بیت کے کھانے کا برتن لیا دودھ دوہ کر اس برتن میں بھر لایا اور بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں پیش کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے کچھ دودھ نوش فرمایا۔ پھر مجھے عطا کر دیا۔ میں نے اس میں سے پیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نوش فرمایا پھر مجھے عطا فرمایا میں نے پھر پیا۔ اس قدر بَرَکت دیکھ کر میں ہنس پڑا اور بقیہ دودھ زمین پر ڈال دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے مِقْدَاد! یہ بُری بات ہے۔'' میں نے ساری بات کہہ سنائی تو ارشاد فرمایا: ''یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے اگر تم اپنے دونوں رفیقوں کو اٹھا دیتے تو وہ بھی سیر ہو جاتے۔'' میں نے عرض کی: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مَبْعُوث فرمانے والے رب عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ نوش فرما لیا اور میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بچا ہوا پی لیا تو مجھے اس کی پرواہ نہ رہی کہ کون رہ گیا ہے۔''(1)

(1)......مسند داود الطیالسی ،المقداد بن الاسود ،الحدیث: ۱۱۶۰،ص۱۵۸.

﴾563﴿......حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب ہم مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پہنچے تو حُضُور اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 10، 10 کے حلقے بنا دیئے یوں ہر مکان میں 10 افراد تھے اور میں اُن 10 افراد میں تھا جو حُضُور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔ ہمارے پاس ایک ہی بکری تھی ہم اسی کا دودھ پی کر گزارا کیا کرتے تھے۔'' (1)

﴾564﴿......حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک بار سرکارِ والا تبار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے کسی کام کی ادائیگی کے لئے لوگوں پر حاکم مُقرّر فرمایا جب میں لوٹ کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''تم نے امارت کو کیسا پایا؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے یوں لگا جیسے سب لوگ میرے غُلام ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب میں پوری زندگی کسی کام پر امیر نہیں بنوں گا۔'' (2)

﴾565﴿......حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک بار حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک سریہ پر امیر بنا کر بھیجا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب واپس لوٹے تو حُضُور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''اے ابومَعْبَد! (یہ حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے۔) اِمارت کو کیسا پایا؟'' عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری خدمت وعزّت کی جاتی تھی جس سے میں سمجھا کہ مجھے لوگوں پر فضیلت حاصل ہے۔'' سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''یہ بات تو ہے! اب تمہاری مرضی اسے قبول کرو یا چھوڑ دو۔'' انہوں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مَبْعُوث فرمایا! میں آئندہ دو آدمیوں پر بھی کبھی امیر نہیں بنوں گا۔'' (3)

---

(1)......المعجم الكبير، الحديث: ٥٦٩، ج٢٠، ص٢٤٠.

(2)......الزهد الكبير للبيهقي، فصل في ترك الدنيا ومخالفة النفس والهوى، الحديث: ٣٠٦، ص١٤٨.

(3)......مجمع الزوائد، كتاب الخلافة، باب كراهة الولاية......الخ، الحديث: ٩٠٢٤، ج٥، ص٣٦٤، بتغيرٍ قَلِيلٍ.

دِل بدلتا رہتا ہے:

﴿566﴾......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن جُبَیر بن نُفَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی کام سے ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو عافیت بخشے! تشریف رکھئے! ہم آپ کی حاجت پوری کئے دیتے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: تَعَجُّب ہے ان پر جن کے پاس سے گزر کر میں آیا کہ وہ فتنے کی تمنا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو ان مصائب میں مُبتَلا کرے گا جن میں سرکارِ ابدِقرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو مُبتَلا کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''خوش بخت ہے وہ جو فتنوں سے محفوظ رہا۔'' یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر فرمایا: ''اگر اسے مُبتَلا کر دیا جائے تو صَبْر سے کام لے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں جب تک کسی کی مَوت کا حال نہ جان لوں اس کے جنّتی ہونے کی گواہی نہیں دیتا کیونکہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی کا دِل ہنڈیا کے جوش مارنے سے بھی جلدی بدلتا رہتا ہے۔'' (1)

رَفاقتِ مصطفٰی کی تڑپ:

﴿567﴾......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن نُفَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص وہاں سے گزرا اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا تو کہا: ''خوش بخت ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم بھی خواہش رکھتے ہیں کہ کاش! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح ہم بھی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مُشَرَّف ہوتے، مُختلِف جنگوں میں شریک ہوتے اور حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری باتیں سنتے۔''

راوی کہتے ہیں: مجھے اس کی باتوں پر بڑا تَعَجُّب ہوا کہ یہ کتنی اچھی باتیں کر رہا ہے۔ حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہ

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۵۹۸، ج ۲۰ ص ۲۵۲.

تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس بات کی تمنا نہیں کرنی چاہئے جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دور رکھا کیونکہ اسے کیا پتا کہ اگر اس دور میں ہوتا تو اس کے ساتھ کیا مُعَامَلَہ پیش آتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کتنے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک زمانہ پایا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اُوندھے مُنہ جہنم میں گرادے گا کیونکہ انہوں نے نہ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کی اور نہ ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کی۔ تو کیا تم اس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو معبود مانتے ہو اور اس کے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لائے ہوئے اُحکامات کی تصدیق کرتے ہو اور تمہیں بچا کر دوسرے لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سے سب سے سخت حالات میں مَبعُوث کیا گیا۔ یہ جہالت اور دین سے دوری کا دور تھا۔ اس دور میں مُشرِکین سب سے افضل دِین، بُتوں کی عبادت کو سمجھتے تھے۔

چنانچہ، ہادیٔ برحق صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے دلائل لے کر آئے جنہوں نے حق وباطل کے درمیان امتیاز کر دیا۔ ایمان و کُفر کی بنیاد پر باپ بیٹے کے درمیان جدائی ہوگئی یہاں تک کہ بعض ایسے لوگ بھی ہوئے کہ جن کا والد، بیٹا اور بھائی کافر لیکن اس کے باوجود وہ خود مسلمان کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا دل ایمان کے لئے کھول دیا تھا۔ انہیں اس بات کا یقین تھا کہ جہنم میں جانے والا تباہ و برباد ہے لیکن جہنم سے بچنے کے باوجود ان کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوتی تھیں کیونکہ ان کا بھائی، بیٹا اور والد بسببِ کُفر جہنم کے حقدار ہوتے تھے۔ یہی وہ بات ہے جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں دُعا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ (پ۱۹، الفرقان:۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ہمارے رب! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک۔''

﴿صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد﴾

1......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث المقداد بن الاسود، الحدیث: ۲۳۸۷۱، ج۹، ص ۲۱۴۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۰۰، ج ۲۰، ص ۲۵۳.

امیرِ لشکر سے معافی منگوائی:

﴿568﴾......حضرت سیِّدُنا حارِث بن سُوَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک ''سریہ'' میں تھے۔ دُشمنوں نے اس لشکر کا محاصرہ کرلیا۔ لشکر کے امیر نے اِعلان کیا: ''کوئی شخص اپنی سواری کو کھڑا نہ کرے۔'' ایک شخص نے جسے اس اِعلان کا پتا نہ چلا اپنی سواری کو کھڑا کردیا۔ امیرِ لشکر نے اس پر اسے سزا دی تو وہ یہ کہتے ہوئے چل دیا: ''آج جیسا سُلوک میرے ساتھ کیا گیا ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا۔'' حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کے پاس گئے اور پوچھا: ''کیا ہوا؟'' اس نے سارا قصّہ بیان کردیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تلوار سونتی اور اسے لے کر امیرِ لشکر کے پاس پہنچے اور امیر سے کہا: ''اس شخص سے معافی مانگو!'' معافی مانگنے پر اس شخص نے امیرِ لشکر کو مُعاف کردیا۔ جب حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ واپس لوٹے تو وہ شخص کہہ رہا تھا: ''میں اسلام کی محبت میں مروں گا (یعنی اِسلام کی خاطر اپنی جان بھی قربان کردوں گا)۔''(1)

﴿569﴾......حضرت سیِّدُنا ابو راشد حُبْرَانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جاں نثار صحابی حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملا اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حمص میں ایک تابوت پر سوار جہاد کے ارادے سے تشریف لے جارہے تھے۔ جس تابوت پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سوار تھے وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شایانِ شان نہ تھا میں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو معذور قرار دیا ہے۔'' فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ کریمہ بھی تو نازل فرمائی ہے:

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا (پ۱۰، التوبۃ:۴۱) ترجمۂ کنزالایمان: کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے۔(2)

1......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم۷۶۱۸م مِقْدَاد بن عمرو بن ثعلبۃ، ج۶۰، ص۱۷۲.

2......المستدرک، کتاب الجھاد، باب ذکر سورۃ التوبۃ، الحدیث:۲۵۹۷، ج۲، ص۴۵۰۔

المعجم الکبیر، الحدیث:۵۵۶، ج۲۰، ص۲۳۶.

حضرت سیِّدُنا سَالِم مَولٰی اَبِی حُذَیفَه

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا

حضرت سیِّدُ نا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا ابوحُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزادکردہ غلام ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حافظ بھی تھے اور قاری بھی۔ امام بھی اور محبِ اسلام بھی۔ مفسرِ قرآن بھی اور مُخْلِص عبادت گزار بھی۔

﴿570﴾...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''قرآن 4 اَشخاص سے سنا کرو! پھران کے نام ذکر فرمائے: (۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود (۲) حضرت سالم (۳) حضرت اُبی بن کَعْب اور (۴) حضرت مُعاذ بن جَبَل (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)۔'' (1)

﴿571﴾...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''جب مہاجرین اولین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدینہ شریف آمد سے پہلے ہجرت کر کے مقامِ قباء میں پہنچے تو حضرت سیِّدُ نا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کی امامت فرماتے تھے کیونکہ یہ ان سب سے زیادہ قرآن پڑھا کرتے تھے۔ (2) ان کی اقتدا میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی نماز پڑھتے تھے۔'' (3) (4)

1 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب، من فضائل عبد اللہ بن مسعود وامه، الحدیث: ٦٣٣٨، ص ١١١٠.

2 ......صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب امامة العبد والمولی، الحدیث: ٦٩٢، ص ٥٥.

3 ......صحیح البخاری کتاب الاحکام، باب استقضاء الموالی واستعمالهم، الحدیث: ٧١٧٥، ص ٥٩٨.

4 ......اس حدیث پر ایک اِشکال وارد ہوتا ہے کہ ''حضرتِ سیِّدُ نا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لانے سے پہلے قباء میں جن مُہاجِرین اولین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی امامت کیا کرتے تھے ان میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی شامِل تھے، حالانکہ انہوں نے تو حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔'' حضرتِ سیِّدُ نا امام بیہقی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ''مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف آوری کے بعد جبکہ مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُ نا ابوایوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر قیام فرما تھے، اس وقت......

محبتِ الٰہی سے سرشار:

﴿572﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یاد کرتے ہوئے فرما رہے ہیں: ''بلاشُبہ سالم، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بُہت زیادہ محبت رکھتا ہے۔'' (1)

﴿573﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن غَنْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے مَرَضُ الْمَوت میں فرمایا: میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''سالم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بُہت زیادہ محبت کرتا ہے اگر اسے خوفِ خدا نہ ہوتا تو اس کی نافرمانی کرتا۔'' (2)

﴿574﴾......حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر میں حضرت سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خلیفہ بنا دوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اس کے مُتَعَلِّق فرمائے کہ ''اے عمر! تجھے کس بات نے سالم کو خلیفہ بنانے پر آمادہ کیا؟'' تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ''یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو دل سے محبوب رکھتا ہے۔'' (3)

نمازی وروزہ دار بھی عذابِ نار میں گرفتار!

﴿575﴾......حضرت سیِّدُنا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیِّدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

......بھی حضرتِ سیِّدُنا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (قباء میں) مہاجرین اولین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی امامت کیا کرتے تھے۔ لہٰذا امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب قباء کی جانب تشریف لے جاتے تو ان کی اقتدا میں نماز ادا فرماتے۔''

(فتح الباری لابن حجر، کتاب الاحکام، باب استقضاء الموالی و استعمالهم، تحت الحديث: ٧١٧٥، ج ١٤، ص ١٤٥، ملخصًا)

1 ......فردوس الاخبار للديلمی، باب الالف، الحديث: ٨٩٦، ج ١، ص ١٤٠.

2 ......فردوس الاخبار للديلمی، باب الالف، الحديث: ٨٩٦، ج ١، ص ١٤٠.

3 ......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، باب فضائل ابی عبيدة بن الجراح، الحديث: ١٢٨٧، ج ٢، ص ٧٤٢.

نے ارشاد فرمایا: ''بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کچھ ایسے لوگوں کو لایا جائے گا جن کی نیکیاں مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے پہاڑوں کی مثل ہوں گی جب وہ حاضر ہوں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی نیکیوں کو گرد و غبار کر کے انہیں جہنم میں ڈال دے گا۔'' حضرت سیِّدُنا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! ہمیں ان کے بارے میں بتائیں تا کہ ہم انہیں پہچان پائیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مَبْعُوث فرمایا! مجھے خوف ہے کہ کہیں میں بھی ان کے زُمرے میں نہ شامل ہو جاؤں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سالم! یہ لوگ نماز و روزہ کے پابند ہوں گے لیکن جب انہیں کوئی حرام چیز میسر آئے گی تو (بغیر تحقیق کئے) اس پر ٹوٹ پڑیں گے پس اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے اَعمال برباد فرما دے گا۔''

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ نِفاق ہے۔'' حضرت سیِّدُنا معلّٰی بن زِیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے اپنی داڑھی پکڑ کر فرمایا: اے ابویحییٰ (یہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی کنیت ہے)! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سچ فرمایا یہی نِفاق ہے۔'' [1]

حضرت سیِّدُنا عامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللّٰہ عامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عطیات و جاگیر سے بے رغبت تھے، غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ مَسجِدوں اور دیگر کئی مقامات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے آباد کیا۔ نہایت سمجھداری و مہارت سے فتنوں و آزمائشوں والے اُمُور میں پڑنے سے بچتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عزّت و کرامت کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی اور بالآخر سلامتی کے ساتھ اپنے خالِقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے جا ملے۔

﴿576﴾...... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سَعِید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید فرماتے ہیں: میں نے سُنا کہ فتنوں کے زمانے میں ایک رات حضرت سیِّدُنا عامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز ادا کر کے سوئے تو کسی نے خواب میں ان سے کہا: ''اُٹھو اور اس فتنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو جس سے اس کے نیک بندے پناہ طَلَب کرتے ہیں۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ

1 ......موسوعة للامام ابن ابی الدنیا، کتاب الاھوال، باب ذکر القصاص والمظالم، الحدیث:۳۰۷، ج۶، ص۲۶۱، بتغیر قلیل.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اٹھے، نماز پڑھی اور اس قدر بیمار ہوئے کہ گھر سے نہ نکل پائے یہاں تک کہ انتقال فرما گئے۔'' (1)

﴿577﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر اِعتراضات کرنے شروع کئے تو میرے والد حضرت سیِّدُنا عامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رات اٹھ کر نماز پڑھی اور یہ دُعا کی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس فتنے سے محفوظ فرما جس سے تو نے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھا۔'' راوی کہتے ہیں: ''اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کبھی گھر سے باہر نہ نکلے یہاں تک کہ اِنتقال فرما گئے۔'' (2)

﴿578﴾......حضرت سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں فتنے نے سر اُٹھایا تو ایک شخص نے اپنے گھر والوں سے کہا: ''مجھے زنجیروں سے باندھ دو! میں پاگل ہوں۔'' جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا گیا تو اس نے کہا: ''میری زنجیریں کھول دو! تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے جنون سے شِفا بخشی اور امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قتل جیسے عظیم جرم سے مجھے بچائے رکھا۔'' (3)

یہ روایت مَعْمَر کے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی ابن طاؤس سے بیان کی ہے اور انہوں نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ یہ واقعہ حضرت سیِّدُنا عامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہے۔

﴿579﴾......حضرت سیِّدُنا عامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک عربی ان کے پاس آیا تو انہوں نے اس کا اکرام کیا اور اسے بہترین جگہ ٹھہرایا۔ پھر اس کی ضَروریات کے مُتَعَلِّق رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی۔ پھر ایک اور شخص نے ان کے پاس آ کر کہا: ''میں نے حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرَب کی بہترین زمین سے ایک حصّہ پیش کیا ہے اور ایسی ہی زمین کا ایک ٹکڑا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد کو کام آئے۔'' حضرت سیِّدُنا عامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے تیری زمین کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ آج

---

1 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٦٠ عامر بن ربیعة ، ج٣،ص ٢٩٦ .

2 ......المستدرك، کتاب معرفة الصحابة،باب عامر بن ربیعة ......الخ،الحدیث: ٥٥٨٨،ج ٤،ص ٤٣٣،بتغیرٍ.

3 ......جامع معمربن راشدمع المصنف لعبدالرزاق،باب مقتل عثمان،الحدیث: ٢١١٣٩،ج ١٠، ص ٣٦٨ .

قرآنِ مجید کی ایسی آیت نازِل ہوئی ہے جس نے ہمیں دنیا سے غافل و بے پروا کردیا ہے (وہ یہ ہے):

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ﴿۱﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں۔"

حضرت سیِّدُنا شیخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جس چیز نے حضرت سیِّدُنا عامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو زُہد وفقر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر پر آمادہ کیا وہ حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور غزوات و سرایا میں شرکت کر کے تکالیف سہنا ہے۔" (1)

﴿580﴾......حضرت سیِّدُنا عامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں کسی سریہ پر روانہ فرماتے تو ہمارے پاس زادِراہ کھجور کا ایک تھیلا ہوا کرتا تھا۔ امیر لشکر ایک ایک مٹھی کھجور ہم میں تقسیم کرتا یہاں تک کہ آہستہ آہستہ وہ مقدار ایک کھجور تک پہنچ جاتی۔ ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: "ابا جان! کیا ایک کھجور سے بھوک مٹ جاتی تھی؟" فرمایا: "بیٹا! یہ مت پوچھو! اس کی اہمیت ہمیں اس وقت معلوم ہوتی تھی جب کھجوریں ختم ہو جاتی تھیں۔" (2)

﴿581﴾......حضرت سیِّدُنا عامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں ایک سخت تاریک رات میں حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا۔ ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا، ایک شخص نے پتھر صاف کر کے نماز کے لئے جگہ بنائی پھر نماز ادا کی گئی۔ جب صُبح ہوئی تو مَعْلُوم ہوا کہ ہمارا رُخ قبلہ کی طرف نہ تھا، ہم نے عَرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے رات غیرِ قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی ہے۔ تو اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ (پ۲، البقرۃ: ۱۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور پورب و پچھم سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے۔"(3)

---

1 ......الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ۱۱۰۵، عبدالرحمن بن زید بن اسلم، ج۵، ص۴۴۸.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عامر بن ربیعة، الحدیث: ۱۵۶۹۲، ج۵، ص۳۲۵.

3 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۴۶۰، ج۱، ص۱۴۳ بتغیر.

﴿582﴾......حضرت سَیِّدُنا عامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حُضُور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے ایک شخص کو نماز میں چھینک آ گئی اس نے نماز ہی میں کہا[1]: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یَرْضٰی رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ وَبَعْدَ الرِّضٰی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنی: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو کثرت سے ہیں۔ پاکیزہ ومبارک ہیں۔ ایسی تعریف جیسی ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے اور اس کی رضا کے بعد ہر حال میں اس کا شکر ہے۔ سلام کے بعد حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''یہ کَلِمات کس نے کہے تھے؟'' ایک شخص نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے کہے اور صرف بھلائی کے لئے کہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے 12 فِرِشتوں کو دیکھا جو ان کَلِمات کو لکھنے کے لئے جلدی جلدی ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔''[2]

دُرُود شریف کے فضائل:

﴿583﴾......حضرت سَیِّدُنا عامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے، اب تمہاری مرضی کم پڑھو یا زیادہ۔''[3]

﴿584﴾......حضرت سَیِّدُنا عامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُطْبَہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بندہ جب تک مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہتا ہے فِرِشتے اس کے لئے دُعائے مَغْفِرت کرتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی کم پڑھے یا زیادہ۔''[4]

---

1 ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 605 پر ہے: ''نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے اور الحمد للہ کہہ لیا تو بھی حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔''

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیمایفسدالصلاۃ ومایکرہ فیھا، الفصل الاول، ج۱، ص۹۸)

2 ......سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما یستفتح بہ الصلاۃ من الدعاء، الحدیث:۷۷۴، ص۱۲۸۰۔

البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند عامر بن ربیعۃ، الحدیث:۳۸۱۹، ج۹، ص۲۷۲.

3 ......المصنف لعبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، الحدیث:۳۱۲۰، ج۲، ص۱۴۰.

4 ......مسند ابی داود الطیالسی، حدیث عامر بن ربیعۃ، الحدیث:۱۱۴۲، ص۱۵۶.

حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللّٰہ ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قناعت پسند، نیک و پارسا اور خوش طَبْع تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیرِ کفالت زندگی بسر کی۔ بلاضرورت کسی سے سوال نہ کرنے اور بادشاہوں کے دربار میں حاضری سے کترانے کی وجہ سے جنّت میں قیام کے حق دار قرار پائے۔

﴿585﴾......حضرت سیِّدُنا یوسف بن عَبْدُ الْحَمِید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے میری انگوٹھی اور کپڑے مُلاحَظہ کئے تو فرمایا: ''ان کپڑوں اور انگوٹھی کا کیا کرو گے؟ انگوٹھی تو بادشاہوں کے لئے ہوتی ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: ''اس کے بعد میں نے کبھی انگوٹھی نہیں پہنی۔'' مزید فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں بتایا کہ ایک مرتبہ حُضُور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ بیت کے لئے دُعا فرمائی اور دُعا میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی و حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وغیرہ کا ذکر کیا۔ حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں بھی اہلِ بیت میں ہوں؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! جب تک تم کسی سردار کے دروازے پر یا کسی امیر سے سوال کرنے نہ جاؤ۔''(1)

بلاضَرورت سوال کرنا:

﴿586﴾......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھے ایک چیز کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ضمانت دیتا ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''کبھی کسی سے سوال نہ کرنا۔'' راوی فرماتے ہیں: ''بعض اَوقات حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُونٹ پر سوار ہوتے اور کوڑا گر جاتا

1......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، باب ومن فضائل علی، الحديث: ۱۰۸۰، ج۲، ص ۶۳۴۔
المعجم الاوسط، الحديث: ۲۶۰۷، ج۲، ص ۸۵۔

تو اس کے لئے بھی کسی سے سوال نہ کرتے بلکہ خود اُتر کر اُٹھا لیتے[1] ۔“[2]

﴿587﴾......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

❶......سوال کرنا کب جائز ہے اور کب ناجائز۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے محدِّثِ اعظم، سیّدی اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا تفصیلی فتویٰ بنام ”خَیْرُ الْاٰمَال فِیْ حُکْمِ الْکَسْبِ وَالسُّوَال“ (کمانے اور مانگنے کے حکم میں بہترین اُمید) کا مُطالَعہ فرمائیے۔ اس رسالے کے اختتام سے کچھ عبارت مُلاحَظہ ہو: ”یہ تقریرِ منیر حفظ (یعنی یاد) رکھنے کی ہے کہ اوّل تا آخر اس تحقیقِ جمیل وضبطِ جلیل کے ساتھ اس کے غیر میں نہ ملے گی وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔ انہیں ضوابط سے دوسرے سوال اَعنی (یعنی) مسئلۂ سوال کا حکم مُنکشِف (یعنی معلوم) ہوسکتا ہے: (۱)...... جب غرضِ ضروری نہ ہو تو سوال حرام، مثلاً آج کا کھانے کو موجود ہے تو کل کے لئے سوال حلال نہیں کہ کل تک کی زندگی بھی معلوم نہیں، کھانے کی ضَرورت درکنار (یعنی کھانے کی ضَرورت تو دُور کی بات ہے)۔ یوہیں رسومِ شادی کے لئے سوال حرام کہ نِکاح، شَرع میں ایجاب وقبول کا نام ہے جس کے لئے ایک پیسہ کی بھی ضَرورت شرعاً نہیں، اور (۲)......اگر غرضِ ضروری ہے اور بے سوال کسی طریقۂ حَلال سے دفع (یعنی پوری) ہوسکتی ہے جب بھی سوال حرام، مثلاً کھانے کو کچھ پاس نہیں مگر ہاتھ میں ہنر ہے یا آدمی قوی تندرست قابلِ مزدوری ہے کہ اپنی صنعت یا اُجرت سے بقدرِ حاجت پیدا کرسکتا ہے قبل اس کے کہ احتیاج تا بحدِّ مَخْمَصَہ پہنچے (یعنی جب تک بُھوک سے جان جانے کا خطرہ پیدا نہ ہو) تو اسے سوال حَلال نہیں، نہ اسے دینا جائز کہ ایسوں کو دینا انہیں کسبِ حرام کا مؤیِّد (یعنی معاون) ہوتا ہے، اگر کوئی نہ دے تو جھک مار کر (یعنی عاجز آکر) آپ ہی محنت مزدوری کریں اور (۳)......اگر دوسرا طریقۂ حلال میسر نہیں، حرفت وصَنعت (یعنی کاریگری) کچھ نہیں جانتا، نہ محنت ومزدوری پر قادِر ہے خواہ بوجہِ مَرض یا ضعفِ خِلقی یا نازپروَردگی (یعنی بیماری، جسمانی کمزوری یا آسائشوں میں پلنے کے سبب مُشقَّت نہیں کرسکتا) یا کسب کرتو سکتا ہے مگر حاجت فوری ہے کسب پر مُحَوّل کرنا تاتریاق ازعراق کا مضمون ہوا جاتا ہے (یعنی اس صورت میں کمائی کا حکم دینا عراق سے زہر کا اثر زائل کرنے والی دوا منگوانے کی طرح ہے) تو سوال حَلال ہوگا کہ ہر ان صورتوں میں کارروائی یوہیں ہوسکتی ہے کہ مانگ کرلے یا چھین کر یا چُرا کر یا کوئی حرام یا مردار کھائے اور سرقہ وغَصب کی حُرمت سوال سے اَشَد (یعنی چوری اور ناحق مال چھیننا مانگنے سے زیادہ سخت حرام) ہے اور حرام ومردار کی (حرمت) غَصب وقہر سے بھی سخت تر، یہ صورتیں تو ظاہر ہیں اور عُلَما نے بوجہِ اشتغالِ جہاد و مشغولیٔ طلبِ عِلمِ دین (یعنی جہاد اور طلبِ عِلمِ دین میں مشغول ہونے کے سبب) فرصتِ کسب نہ پانے کو بھی وجوہِ معذوری سے شمار فرمایا اور ایسے کے لئے سوال حَلال بتایا جب مدارِ ضرورت، غرض وتعیُّنِ ذریعہ پر ٹھہرا تو کچھ اَکل وشُرب ہی کی تخصیص (یعنی کھانا پینا ہی خاص) نہیں کہ جس کے پاس ایک دن کا قُــوْت (یعنی کھانا) ہے اُسے سوال مطلقاً منع ہو، بلکہ اگر دس دن کا کھانا موجود ہے اور کپڑا نہیں یا کپڑا بھی ہے مگر ہلکا کہ جاڑے (یعنی سردی) کی آفت روک سکتا نہیں اور طریقۂ تحصیل (یعنی کپڑے حاصل کرنے کا طریقہ) کوئی دوسرا نہیں (تو) کپڑے کے لئے سوال ناروا (یعنی ناجائز) نہیں، یوہیں اگر کھانے پہننے سب کو موجود ہے مگر مدیون (یعنی مقروض) ہے تو اگر کچھ مال فاضل (یعنی ضرورت سے زائد) رکھا ہے جسے بیچ کر ادا کرے یا کما کر دے سکتا ہے تو سوال حرام اور اگر کمائی سے بعد نفقۂ ضروری کے کچھ نہیں بچا سکتا اور قرض خواہ گردن پر چُھری رکھے ہوئے ہے تو ادا کے لئے سوال حلال۔“

(فتاویٰ رضویہ (مخرَّجہ)، ج۲۳، ص۶۱۹)

❷......سنن ابن ماجه، ابواب الزکاة، باب کراهیة المسألة، الحدیث: ۱۸۳۷، ص۲۵۸۷.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''میں ضمانت دیتا ہوں۔'' پس آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔ (1)

﴿588﴾......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''جو شخص بلاضَرورت کسی چیز کا سوال کرے گا تو بروزِ قیامت وہ چیز اس کے چہرے پر عیب بن کر ظاہر ہوگی۔'' (2)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا اَنجام:

﴿589﴾......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: جو شخص مال چھوڑ کر مرا (جس کی زکوۃ نہ ادا کی ہو) تو بروزِ قیامت وہ مال اس کے لئے گنجے سانپ کی صورت میں آئے گا اس کی دونوں آنکھوں کے اوپر سیاہ نقطے ہوں گے وہ اس شخص کا پیچھا کرے گا تو وہ کہے گا: ''تیرا ناس ہو! تو کون ہے؟'' سانپ کہے گا: ''میں تیرا وہ خزانہ ہوں جو تو اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔'' پھر وہ سانپ اس کا تَعاقُب کرے گا یہاں تک کہ اس کا ہاتھ، مُنہ چبا لے گا پھر اس کا سارا جسم نگل جائے گا۔ (3)

﴿590﴾......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''جو شخص سونا یا چاندی (اس حال میں) چھوڑ کر مرا (کہ اس کی زکاۃ ادا نہ کی ہو) تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (بروزِ قیامت) اس کے لئے چوڑی تلواریں بنائے گا جن کے ذَرِیعے اسے قدموں سے ٹھوڑی تک داغا جائے گا۔''

حضرت سیِّدُنا ابو عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابو عامر! اگر تمہارے پاس بکری ہو اور اس کا دودھ بچ جائے تو اس بچے ہوئے دُودھ کو بھی تقسیم کردو۔'' (4)

---

1 ......سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسألۃ، الحدیث: ۱۶۴۳، ص ۱۳۴۶.

2 ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند ثَوبان، الحدیث: ۴۱۵۵، ج۱۰، ص۹۱.

3 ......صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الزکاۃ، باب ذکر اخبار رویت عن النبی فی الکنز......الخ، الحدیث: ۲۲۵۵، ج۴، ص۱۱.

4 ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب المیم، الحدیث: ۶۵۰۴، ج۲، ص ۳۲۱، اختصارًا.

دُنیا کی محبت کا وبال:

﴾591﴿......حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب تمام کُفّار تمہارے خلاف اس طرح متحد ہو جائیں گے جس طرح کھانے کے برتن پر کھانے والے متحد ہوتے ہیں۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہماری قلت کی وجہ سے ہوگا؟'' فرمایا: ''نہیں! اس وقت تمہاری تعداد تو بُہت ہوگی لیکن سیلاب کی جھاگ کی طرح تمہاری کوئی اہمیت و وقعت نہ ہوگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے دُشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کردے گا اور تمہارے دلوں میں ''وَھْن'' ڈال دے گا۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ''وَھْن'' کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''دُنیا کی محبت اور موت سے نُفرت۔'' [1]

کون سا مال بہتر ہے؟

﴾592﴿......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم سرکارِ ابد قرار، نبیوں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کسی سفر پر تھے کہ مُہاجرین نے کہا: ''سونے اور چاندی کے بارے میں تو جو نازل ہونا تھا ہوچکا، کاش! ہمیں پتہ چل جائے کہ اب کون سا مال بہتر ہے؟'' تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تمہارے لئے پوچھ لیتا ہوں؟'' انہوں نے کہا: ''ٹھیک ہے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پوچھ لیں۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ دریافت کرنے کے لئے بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف چل دیئے۔ حضرت سیدنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں بھی پیچھے پیچھے چل دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں پہنچ کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونے چاندی کے بارے میں جو حکم نازل ہونا تھا

---

1 ......سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب فی تداعی الامم علی الاسلام، الحدیث: ۴۲۹۷، ص۱۵۳۶۔
المسند للامام احمد حنبل، حدیث ثَوبان، الحدیث: ۲۲۴۶۰، ج۸، ص۳۲۷۔

ہوا، مُہاجِرین کہتے ہیں: ''کاش! ہمیں پتہ چل جائے کہ سونے، چاندی کے بعد اب کون سامال ہمارے لئے بہتر ہے؟''

حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایمان دار بیوی جو ایمان پر تمہاری مدد کرے۔'' (1)

﴿593﴾......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب سونے چاندی کو حرام کر دیا گیا (2) تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کہنے لگے کہ ''پھر ہم کون سامال اختیار کریں؟'' تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں بتاتا ہوں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اونٹ پر سوار ہوئے اور بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو گئے۔ حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی پیچھے پیچھے چل دیئے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم کون سامال اختیار کریں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''شکر کرنے والا دِل، ذکر کرنے والی زبان اور ایماندار بیوی جو آخرت کے مُعاملے میں تمہاری مدد کرے۔'' (1)

---

1 ......جامع الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ التوبۃ، الحدیث: ۳۰۹۴، ص ۱۹۶۴۔
سنن ابن ماجه، ابواب النکاح، باب افضل النساء، الحدیث: ۱۸۵۶، ص ۲۵۸۸

2 ......سونا چاندی مرد و عورت دونوں پر مطلقاً حرام نہیں بلکہ اس میں تفصیل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحہ 253 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''مرد کو زیور پہننا مطلقاً حرام ہے۔ صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے جو وزن میں ایک مِثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو اور سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے۔'' کچھ آگے چل کر مزید فرمایا: ''انگوٹھی صرف چاندی ہی کی پہنی جاسکتی ہے دوسری دھات کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ مثلاً لوہا، پیتل، تانبا، جَست وغیرہا ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں، فرق اتنا ہے کہ عورت سونا بھی پہن سکتی ہے اور مرد نہیں پہن سکتا۔'' (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۱۱)
مدنی مشورہ: مزید تفصیلات کے لئے بہارِ شریعت کو اسی مقام سے مُلاحَظہ فرمایئے۔ **(علمیہ)**

3 ......سنن ابن ماجه، ابواب النکاح، باب افضل النساء، الحدیث: ۱۸۵۶، ص ۲۵۸۸۔
المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ثَوبان، الحدیث: ۲۲۵۰۰، ج ۸، ص ۳۳۴.

حضرت سیِّدُنا رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ

سلطانِ دوجہان، سرورِ ذیشان، محبوب رحمان صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم، حضرت سیِّدُنا اَبُو الْبَہِی رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ گھٹیا و ناپائیدار دُنیا سے نَفْرت اور بارونق و چمکدار آخرت سے محبت رکھتے۔

﴿594﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن سَعِید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید بیان کرتے ہیں کہ بنو سَعِید کا ایک مشترکہ غلام تھا جسے ایک شخص کے سوا سب نے آزاد کردیا تھا۔ وہ غلام اپنے باقی حصّے کی آزادی کی سِفارِش کروانے بارگاہِ رِسالت علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں حاضر ہوا، حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مالک سے بات کی تو اس نے اپنا حصّہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہبہ کردیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے آزاد فرمادیا۔ وہ غلام کہا کرتا تھا: ''میں حُضُور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غلام ہوں۔'' اس خوش نصیب غلام کا نامِ نامی اسمِ گرامی حضرت سیِّدُنا اَبُو الْبَہِی رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ ہے۔'' (1)

مَخْمُوْمُ الْقَلْب کا مفہوم:

﴿595﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''لوگوں میں سب سے اَفضل کون ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''سچا اور ''مَخْمُوْمُ الْقَلْب'' مسلمان۔'' عرض کی گئی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''مَخْمُوْمُ الْقَلْب'' سے کیا مراد ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا، ہر قسم کے گناہ، سرکشی، دھوکا دہی اور حَسَد سے بچنے والا۔'' صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان صِفات کو کون اپنا سکتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جو شخص دُنیا سے نَفْرت اور آخرت سے محبت کرے۔'' صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُم فرماتے ہیں: ''ہم اپنے درمیان صرف حضرت رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کو ان صفات کا حامل پاتے ہیں۔'' پھر عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کون شخص ان صِفات کو پانے میں کامیاب ہوسکتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اچھے اَخلاق والا مسلمان۔'' (2)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٤٤٧٢، ج٥، ص٢٣.

2 ......مسند الشامیین للطبرانی، مسند زید بن واقد الدمشقی، الحدیث: ١٢١٨، ج٢، ص٢١٧۔

شعب الایمان للبیہقی، باب فی حفظ اللسان، الحدیث: ٤٨٠٠، ج٤، ص٢٠٥.

حضرت سیِّدُنا ابورَافِع اَسلَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

سلطانِ دوجہان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ویسے تو غزوۂ بدر سے پہلے ہی اسلام قبول کر چکے تھے لیکن اظہار نہ کیا (چونکہ حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلام تھے) اس لئے ان کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ جب قریش کا خط لے کر تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوئے تو اس وقت اسلام ظاہر کیا تاکہ مدینے ہی میں قیام پذیر ہوسکیں لیکن حُضُور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں واپس بھیجتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ہم قاصد کو روکتے ہیں نہ عہد شکنی کرتے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں جنہیں حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا: ''میرے بعد تمہیں فَقر کا سامنا کرنا پڑے گا اور انہیں ضَرورت سے زائد مال جمع کرنے سے مَنْع کرتے ہوئے زائد مال جمع کرنے والے کی سزا سے آگاہ فرمایا۔''

صدقات میں خیانت والوں کی سزا:

﴿596﴾......حضرت سیِّدُنا ابورَافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ منورہ کے قبرستان ''بقیعِ غرقد'' کے قریب سے گزرے تو فرمایا: ''اُف، اُف، اُف۔'' اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میں اکیلا ہی تھا۔ میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا بات ہے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے اس قبر والے کو فلاں قبیلہ پر عامل (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے) مُقَرَّر کیا تھا۔ اس وقت اس نے ایک چادر میں خیانت کی تھی اور اب میں دیکھتا ہوں کہ وہی چادر آگ بن کر اُسے جلا رہی ہے۔''(1)

تمنّائے فقر:

﴿597﴾......حضرت سیِّدُنا ابورَافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے ابورَافع! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم فَقر میں مُبتلا

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۹۸۸، ج۱ ص ۳۳۰.

ہو گئے؟''میں نے عرض کی:''کیا میں ابھی فَقر اختیار نہ کرلوں؟''ارشاد فرمایا:''کیوں نہیں۔''پھر اِستِفسار فرمایا:''تمہارے پاس کتنا مال ہے؟''میں نے عرض کی:''40ہزار درہم۔ میں ان سب کو راہِ خُدا میں خَیرات کرتا ہوں۔''آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:''کچھ تقسیم کردو اور کچھ اپنی اولاد کے لئے باقی رہنے دو۔''میں نے عرض کی:''یا رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم پر اولاد کے بھی حُقُوق ہے جس طرح ہمارے ان پر حُقُوق ہیں؟''ارشاد فرمایا:''ہاں! بچے کا حق والد پر یہ ہے کہ وہ اسے قرآنِ کریم کی تعلیم دلوائے، تیراندازی و تیراکی سکھائے اور اسے حلال مال سے میراث دے۔''میں نے عرض کی:''میں فَقر میں کب مُبْتَلا ہوں گا؟''ارشاد فرمایا:''میرے بعد۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابو سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابو رَافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حُضُور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد فَقر میں مُبْتَلا دیکھا یہاں تک کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیٹھتے تو بیٹھے رہتے اور فرماتے:''کون اس بوڑھے اور اندھے آدمی پر صَدَقَہ کرے گا؟ کون اس آدمی پر صَدَقَہ کرے گا جسے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا کہ تو میرے بعد فَقر میں مُبْتَلا ہوگا؟ کون صدقہ کرے گا؟ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دستِ قُدرت ہی بلند ہے اور دینے والے کا ہاتھ درمیان میں اور سائل کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے اور جو بیجا سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر نشان ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا اور غَنی و مالدار کے لئے صَدَقَہ لینا جائز نہیں۔''راوی کہتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو چار درہم دیئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے ایک درہم لوٹا دیا۔ اس نے کہا:''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میرا صَدَقَہ مجھ پر نہ لوٹا!''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''مجھے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زائد مال جمع کرنے سے مَنْع فرمایا ہے۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابو سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: پھر میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مالداری والا دور دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اتنے مالدار ہوئے کہ جب زکوٰۃ وُصول کرنے والا آتا تو فرماتے تھے:''کاش! ابو رَافع فَقر کی حالت میں ہی فوت ہو جاتا۔''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی غلام کو اس کی اصل قیمت پر ہی مکاتب بناتے اور زائد مال وُصول نہ فرماتے تھے۔''(1)

---

(1)......السنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب السبق والرمی، باب التحریض علی الرمی، الحدیث:۱۹۷۴۲، ج۱۰، ص۲۶، باختصار.

حضرت سیِّدُنا سَلْمَان فَارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا ابو عبد اللہ سَلْمان بن اِسلام فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فارس (یعنی ایران) والوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام کے سچے شیدائی تھے، اِسلام کی خاطر درپیش مصائب وآلام پر صَبْر کرتے، آخرت کے لئے نیک اعمال کا ذخیرہ کرتے، دانا وعقل مند، عالم وعبادت گزار، عَلَمِ اِسلام بلند کرنے والے اور حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق اور ممتاز صحابہ میں سے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان خوش نصیبوں میں ہوتا ہے کہ جن کی خود جنت مشتاق ہے۔ نیز تنگدستی کے باوجود ثابت قدم رہتے اور اس کے بدلے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اَجرِ عظیم پایا۔

اَہلِ تَصَوُّف فرماتے ہیں: ''جنت کی عُمدہ نعمتوں کے حُصُول کی خاطر تکلیفوں اور مصیبتوں کو برداشت کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

سَبقت لے جانے والے 4 اَفراد:

﴿598﴾......حضرت سیِّدُ نا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''4 افراد سبقت لے گئے: (۱) میں (محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مُلکِ عرب سے (۲) صُہَیب مُلکِ روم سے (۳) سلمان مُلکِ فارس سے اور (۴) بِلال مُلکِ حبشہ سے (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)۔''[1]

سنتِ نِکاح میں شرِیعت کی پاسداری:

﴿599﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو عبد الرحمٰن سُلَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُ نا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کا نکاح قبیلۂ بنی کِنْدَہ کی ایک عورت سے ہوا اور شبِ عروسی کا انتظام ان کے سسرال کے ہاں ہوا، رخصتی کی رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دوست احباب بھی دُلہن کے گھر چلے، گھر پہنچے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اب آپ لوگ لوٹ جائیں۔'' اور گھر کے اندر نہ جانے دیا جس طرح کہ بیوقوف لوگ اپنے دوستوں کو زوجہ کے گھر داخل کر لیتے ہیں۔ جب آپ رَضِی

[1]......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب السباق اربعة، الحديث: ٥٧٦٨، ج٤، ص ٤٩٥.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی دلہن کا گھر خوب سجادھجا دیکھا تو فرمانے لگے کہ ''تمہارے گھر کو بخار آ گیا ہے یا کعبہ شریف کِنْدَہ منتقل ہوگیا ہے؟'' اہل خانہ نے کہا: ''نہ تو ہمارے گھر کو بخار ہے اور نہ ہی کعبہ شریف کِنْدَہ منتقل ہوا ہے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دروازے پر لٹکے پردے کے سوا سارے پردے اُتروا کر اندر داخل ہوئے اور وہاں بہت سارا سامان دیکھا تو پوچھا: ''اتنا سامان کس کے لئے ہے؟'' گھر میں موجود لوگوں نے کہا: ''آپ اور آپ کی زوجہ کے لئے۔'' فرمایا: مجھے میرے خلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زیادہ مال ودولت جمع کرنے کی نہیں بلکہ اس بات کی نصیحت فرمائی تھی کہ ''تمہارے پاس دُنیاوی مال صرف اتنا ہو جتنا مسافر کا زادِراہ ہوتا ہے۔'' پھر وہاں ایک خادم دیکھا تو دریافت فرمایا: ''یہ کس کے لئے ہے؟'' انہوں نے کہا: ''یہ آپ اور آپ کی اہلیہ کی خدمت کے لئے ہے۔'' فرمایا: ''مجھے میرے خلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خادم رکھنے کی نصیحت نہیں فرمائی بلکہ صرف اسے روکنے کا فرمایا جس سے میں نکاح کروں اور فرمایا کہ اگر تم نے (سسرال والوں سے) مزید کچھ لیا تو تمہاری عورتیں تمہاری نافرمان ہو جائیں گی اور اس کا گُناہ ان کے خاوند پر ہوگا اور عورتوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہاں موجود دوسری عورتوں سے فرمایا: ''تم یہاں سے جاؤ گی یا یونہی میرے اور میری بیوی کے درمیان آڑ بنی رہو گی؟'' وہ بولیں: ''ہم چلی جائیں گی۔'' وہ چلی گئیں۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دروازہ بند کر کے اس پر پردہ ڈال دیا اور زوجہ کے پاس آ کر بیٹھ گئے، اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بَرَکت کی دُعا کی اور فرمایا: ''جو میں کہوں مانو گی؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں! میں آپ کی اِطاعت کروں گی۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے میرے خلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نصیحت فرمائی ہے کہ جب میں اپنی بیوی کے پاس جاؤں تو اس کے ساتھ مل کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کروں۔'' پھر دونوں میاں بیوی اُٹھے، مَسْجِد میں گئے اور جب تک ہوسکا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں مَصْرُوف رہے، اس کے بعد حق زوجیت ادا کیا۔

صُبْح جب دوستوں سے مُلاقات ہوئی تو وہ رات کے اَحوال پوچھنے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے اعراض کیا، انہوں نے پھر پوچھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر کوئی جواب نہ دیا، تیسری بار پوچھنے پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے اِعراض کرتے ہوئے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے گھروں کے پردے اور دروازے اس لئے بنائے ہیں تا کہ اندر کی بات اندر ہی رہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ مجھ سے باہر کی باتوں کے بارے میں دریافت کرو اور جو چیز انسان

سے غائب ہو اس کے بارے میں ہرگز سوال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''اس بارے میں گفتگو کرنے والے راستے میں جُفتی کرنے والے گدھوں کی طرح ہیں۔'' (1)

نِکاح نیک عورت سے کیا جائے:

﴿600﴾......حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفر سے واپسی پر حضرت سَیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ملاقات امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: ''میں تجھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ ہونے پر خوش ہوں۔'' حضرت سَیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عَرض کی: ''اگر ایسا ہے تو پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ میرا نِکاح کروا دیجئے۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت سَیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ ہونے پر تو خوش ہیں لیکن اس بات پر راضی کیوں نہیں؟'' صبح ان کے پاس امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبیلے کے لوگ آئے، حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: ''کوئی کام ہے؟'' بولے: ''جی ہاں!'' آپ نے فرمایا: ''جب بات ختم ہوگئی تو اب کیا کام ہے؟'' انہوں نے کہا: ''آپ نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جو کہا ہے اس کا اِرادہ ملتوی کر دیں۔'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حکومت یا سُلْطَنَت نے اس پر آمادہ نہیں کیا بلکہ میری نیت تو یہ تھی کہ ایک نیک آدمی کے خاندان میں نِکاح کروں گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے نیک اولاد پاؤں گا۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کِنْدَہ کی رہنے والی ایک عورت سے نِکاح کر لیا، جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر میں داخل ہوئے تو گھر کو مزیّن اور اس میں کچھ عورتوں کو موجود پایا تو فرمایا: ''کیا کعبہ شریف کِنْدَہ منتقل ہو گیا یا اس گھر کو بخار آ گیا ہے؟'' پھر فرمایا: میرے خلیل حضرت سَیِّدُنا ابو القاسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں فرمایا تھا کہ ''جب ہم میں سے کوئی نِکاح کرے تو صرف اتنا سامان بنائے جتنا مسافر کے لئے زادِ راہ ہوتا ہے اور عورتوں میں سے صرف اپنی بیوی سے تَعَلُّق رکھے۔'' اس کے بعد سب عورتیں گھر سے چلی گئیں اور تمام پردے اتار دیئے گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی زوجہ کے پاس گئے اور فرمایا: ''تم میری فرمانبرداری

---

(1)......المصنف لعبد الرزاق، کتاب النکاح، باب ما یبدا الرجل......الخ، الحدیث: ۱۰۵۰۳، ج۶، ص۱۵۴ مفھومًا.

کروگی یا نافرمانی؟'' زوجہ نے عرض کی: ''میں آپ کی فرمانبرداری کروں گی آپ جو چاہیں حکم فرمائیں۔''

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میرے خلیل حضرت سیِّدُنا ابوالقاسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں فرمایا تھا کہ جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو نماز ادا کرے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی بیوی کو اپنے پیچھے نماز پڑھنے کا کہا پھر دُعا مانگی اور اسے آمین کہنے کا فرمایا۔ چنانچہ، اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کہنے کے مطابق کیا۔ صُبح کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کِنْدَہ کی مجلس میں بیٹھے تو ایک آدمی نے پوچھا: ''اے ابو عبداللّٰہ (یہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے)! صُبح کیسی رہی اور آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا، اس نے دوبارہ پوچھا لیکن اب بھی اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور فرمایا: ''کیا بات ہے تم گھر کے اندر کی باتیں پوچھتے ہو تمہیں یہ بات کافی ہونی چاہئے کہ جب کسی سوال کا جواب نہ دیا جائے تو دوبارہ وہ سوال نہ کرے۔'' (1)

نگاہِ علی میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مقام:

﴿601﴾......حضرت سیِّدُنا ابو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: ''سلمان پہلے اور آخری علم کے پیروکار ہیں اور جوان کے پاس ہے اسے کوئی اور نہیں پا سکتا۔'' (2)

سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہل بیت سے ہیں:

﴿602﴾......حضرت سیِّدُنا زَاذَان کِنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک دن ہم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طبیعت خوش گوار دیکھ کر لوگوں نے عرض کی: ''ہمیں اپنے دوستوں کے احوال بیان کیجئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: ''تم میرے کس دوست کے بارے میں پوچھتے ہو؟'' لوگوں نے عرض کی: ''ہم حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:٦٠٦٧، ج٦، ص٢٢٦، مختصرًا.

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام سلمان، الحدیث:١٤، ج٨، ص١٨٠، بتغیرٍ.

عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصْحاب کے بارے میں پوچھتے ہیں۔'' فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تو تمام صحابہ میرے دوست ہیں تم کس صحابی کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟'' لوگوں نے عرض کی: ''ہم ان کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں جن کے تذکرے سے آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور آپ ان کے لئے رحمت کی دُعا کرتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه ہمیں حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کے بارے میں بتائیں؟'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''سلمان فارسی (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه) جیسا تم میں سے کون ہوسکتا ہے؟ وہ ہم میں سے اور اہلِ بیت میں سے ہیں۔ انہوں نے پہلے اور آخری عُلُوم حاصل کئے۔ وہ پہلی کتاب (انجیل یا توراتِ مُقدس) اور آخری کتاب (قرآن مجید) کے عالم اور عِلم کا نہ ختم ہونے والا سمندر تھے۔''(1)

سرکار صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے علم کی تعریف فرمائی:

﴿603﴾...... حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه میرے گھر آئے تو میری زوجہ کو پراگندہ حالت میں دیکھ کر سبب دریافت کیا تو میری زوجہ نے کہا: ''آپ کے بھائی عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے، دن روزے کی حالت میں گزارتے اور رات عبادت میں بسر کرتے ہیں۔'' یہ سن کر انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''بے شک آپ پر آپ کی بیوی کا بھی حق ہے۔ لہٰذا رات میں نماز بھی پڑھا کریں اور کچھ دیر آرام بھی کرلیا کریں۔ روزہ بھی رکھا کریں اور اِفطار بھی کیا کریں (یعنی ناغہ بھی کرلیا کریں)۔'' جب یہ بات حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پتا چلی تو ارشاد فرمایا: ''بے شک سلمان کو عِلم عطا کیا گیا ہے۔''(2)

اَعمال میں میانہ روی کا درس:

﴿604﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیْفَہ رَحْمَۃُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مُلاقات کے لئے گئے تو ان کی زوجہ کو پراگندہ حالت میں دیکھ کر اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا: ''آپ کے بھائی دنیا کی کسی چیز میں رغبت نہیں رکھتے وہ رات کو نماز میں

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۰۴۲، ج۶، ص۲۱۳.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام سلمان، الحدیث: ۱۴، ج۸، ص۱۸۰، بتغیر.

مشغول رہتے اور دن روزے کی حالت میں بسر کرتے ہیں۔'' جب حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے تو حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے کہا: ''کھانا کھائیں!'' انہوں نے کہا: ''میں روزے سے ہوں۔'' حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قسم اُٹھا کر فرمایا: ''اگر آپ نے نہ کھایا تو میں بھی نہیں کھاؤں گا۔''

پھر دونوں نے مل کر کھانا تناوُل فرمایا اور رات انہیں کے ہاں قیام کیا۔ جب رات کا کچھ حصّہ گزرا تو حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز کے لئے اٹھنے لگے تو حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں یہ کہہ کر روک دیا کہ ''اے ابودَرْدَاء! بے شک آپ پر آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے، آپ کی زوجہ کا حق ہے اور آپ کے جسم کا بھی حق ہے پس آپ ہر ایک کا حق ادا کریں۔ روزہ رکھیں، اِفطار (یعنی ناغہ) بھی کریں، رات کو قیام کریں، آرام بھی کریں اور اپنی بیوی کا حق بھی ادا کریں۔''

پھر رات کے آخری پہر میں حضرت سیِّدُ نا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اب اُٹھیے۔'' پھر دونوں حضرات اُٹھے، وُضُو کیا اور نماز پڑھی پھر نمازِ فَجْر کے لئے (مسجد کی طرف) چل دیئے، صبح کی نماز حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھائی، نماز کے بعد حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے اور حضرت سیِّدُ نا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی باتیں بیان کیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اے ابودَرْدَاء! بے شک تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے۔'' اور حضرتِ سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی باتوں کی تائید فرمائی۔'' (1)

اِنْفِرَادی کوشش کا دلنشین انداز:

﴿605﴾...... حضرت سیِّدُ نا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ ''بنی عَبس'' کے ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صُحْبت اختیار کی۔ اس نے دریائے دِجلہ سے ایک چلو پانی پیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے مزید پینے کا کہا۔ اس نے عرض کی: ''میں سیراب ہو گیا ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ

(1)...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۸۵۵، ج۲۲، ص۱۱۲۔
المسند لابی یعلی الموصلی، مسند ابی جحیفۃ، الحدیث: ۸۹٤، ج۱، ص۳٦۹۔

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تیرا خیال ہے کہ تیرے پینے سے اس سے پانی کم ہوا ہے؟'' اس نے عرض کی: ''میرے ایک گھونٹ پی لینے سے کیا کم ہوگا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اسی طرح علم بھی حاصل کرنے سے کم نہیں ہوتا لہٰذا تم وہ عِلم ضرور حاصل کرو جو تمہیں نفع دے۔'' (1)

﴿606﴾......حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عُمر سَعْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''اے عَبْسی بھائی! (یعنی اے قبیلۂ بنو عَبْس سے تعلق رکھنے والے) بے شک عِلم بہت زیادہ اور عمر بہت تھوڑی ہے لہٰذا دین کا ضَروری عِلم حاصل کرو اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔'' (2)

کُفّار سے جنگ میں سنّت طریقہ:

﴿607﴾......حضرت سیِّدُنا اَبُو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ مجاہدینِ اسلام کے ایک لشکر نے ایران کے ایک قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ اس لشکر کے امیر حضرت سیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ اہلِ لشکر نے عرض کی: ''اے ابو عبد اللّٰہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کردیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے جانے دو میں انہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں جس طرح میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشرکین کو دعوت دیتے ہوئے سُنا ہے۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اہلِ قلعہ سے فرمایا: ''میں تم لوگوں میں سے ہی ایک فارسی ہوں۔ تم دیکھتے نہیں کہ عَرب کس طرح میری اِطاعت کرتے ہیں؟ اگر تم اِسلام قبول کرلو تو تمہارے لئے بھی وہی اَحکام ہوں گے جو ہمارے لئے ہیں اور تم پر بھی وہی چیز لازم ہوگی جو ہم پر لازم ہے اور اگر تم نے اِسلام قبول نہ کیا تو ہم تمہیں تمہارے ہی دین پر چھوڑ دیں گے لیکن پھر تمہیں ذلّت کے ساتھ جزیہ دینا پڑے گا۔''

پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فارسی میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: ''تم قابلِ تعریف نہیں ہوا گر تم نے ہماری بات ماننے سے انکار کردیا تو ہم تم سے اِعلانِ جنگ کریں گے۔'' اہلِ قَلْعَہ نے کہا: ''ہم نہ ایمان لائیں گے اور نہ ہی جزیہ دیں گے بلکہ تم سے جنگ کریں گے۔'' مُجاہِدینِ اسلام نے عرض کی: ''اے ابو عبد اللّٰہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر

---

1 ......الزھد لابن المبارك، باب ماجاء فی قبض العلم، الحدیث: ۸۲۲، ص ۲۸۳، بتغیر.

2 ......صفة الصفوة، الرقم ۵۹ سلمان الفارسی رضی اللّٰه عنه، ذکر نبذة من کلامه ومواعظه، ج ۱، ص ۲۸۰.

دیں؟'' فرمایا: ''نہیں!'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ انہیں تین دن تک اسی طرح اِسلام کی دعوت دیتے رہے پھر فرمایا: ''اے اہلِ لشکر! ان پر حَمْلَہ کر دو!'' لشکرِ اسلام نے ان پر حَمْلَہ کر دیا اور قَلْعَہ فتح کر لیا۔'' (1)

﴿608﴾......حضرت سیِّدُنا ابو لَیْلٰی کِنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 12 یا 13 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پر مشتمل ایک قافلے میں تشریف لائے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے انہیں امامت کروانے کا کہا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نہ تو تمہارا امام بنوں گا اور نہ ہی تمہاری عورتوں سے شادی کروں گا کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں تمہارے ذَرِیعے ہدایت عطا فرمائی ہے۔'' راوی کہتے ہیں: ''پھر ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آگے بڑھے اور جب 4 رَکْعت نماز پڑھا کر سلام پھیرا تو حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہمیں 4 رکعتیں پڑھنے کی ضَرورت نہیں تھی دو ہی کافی تھی کیونکہ ہم رخصت کے زیادہ محتاج ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا عبدالرَّزّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: ''اس سے مراد سَفَر (میں رخصت) ہے۔'' (2)

عِشا کے بعد لوگ تین قِسم کے ہو جاتے ہیں:

﴿609﴾......حضرت سیِّدُنا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس رات گزاری تاکہ ان کی عبادت کو مُلاحَظہ کر سکوں۔ چنانچہ، جب رات کا پچھلا پہر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُٹھ کر نماز ادا کی گویا کہ میں جو سمجھتا تھا (کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ساری رات عبادت کرتے ہیں) ویسا دیکھنے میں نہ آیا۔ میں نے یہ بات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بیان کی تو فرمایا: ''ان پانچ فرض نمازوں کی پابندی کرو تو یہ درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں جب تک گناہِ کبیرہ کا اِرْتِکاب نہ کیا جائے۔'' مزید فرمایا کہ ''لوگ جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو تین قِسم کے ہو جاتے ہیں: (۱) وہ لوگ جن کے لئے یہ رات وبال بن جاتی ہے اور وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا پاتے (۲) بعض خوش نصیبوں کے لئے بھلائی کا سبب بن کر آتی ہے اور

---

1 ......جامع الترمذی، ابواب السیر، باب ماجاء فی الدعوۃ قبل القتال، الحدیث: ۱۵۴۸، ص ۱۸۱۰.

2 ......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی السفر، الحدیث: ۴۲۹۴، ج ۲، ص ۳۴۳۔

المصنف لعبد الرزاق، کتاب النکاح، باب الاکفاء، الحدیث: ۱۰۳۶۷، ج ۶، ص ۱۲۴.

انہیں وبال سے بچاتی ہے اور (۴) بعض نادانوں کے لئے یہ رات نہ تو فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اور نہ ہی وبال بنتی ہے۔ جن کے لئے وبال بنتی ہے اور فائدے سے خالی ہوتی ہے یہ وہ ہیں جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غَفلَت کوغنیمت جان کر دلیری سے گناہوں میں رات بسر کرتے ہیں اور جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غَفلَت کوغنیمت سمجھ کر رات میں اٹھ کر عبادت کرتے ہیں ان کے لئے یہ رات فائدہ مند ہے وبال نہیں اور جو نماز پڑھ کر سو جاتے ہیں ان کے لئے نہ فائدہ مند ہے اور نہ ہی وبال۔ لٰہذا تم غَفلَت سے بچو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کا قصد کرو اور اس پر ہمیشگی اختیار کرو۔'' (1)

محبت خُداوندی کی بشارت:

﴿610﴾......حضرت سیِّدُنا اَبو بُرَیدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جبریل امین (عَلَیْہِ السَّلَام) میرے پاس آئے اور بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے 4 صحابہ سے محبت فرماتا ہے۔'' حاضرین میں سے ایک نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ 4 صحابہ کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''علی، سلمان، ابوذر اور مِقْدَاد (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن)۔'' (2)

جنت بھی مشتاق ہے:

﴿611﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جنت 4 اَفراد کی مُشْتَاق ہے: (۱) علی (۲) سلمان (۳) عمار اور (۴) مِقْدَاد۔'' (3)

مذہبِ حق کی تَلاش:

﴿612﴾ (الف)......حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں ''اَصْبَہان'' کے ایک عَلاقے میں رہتا تھا، وہاں کے لوگ سنگِ مرمر سے بنے ہوئے ایک گھوڑنُما بُت کی پوجا کیا کرتے تھے اور میں ان کے اس عمل کو بُرا سمجھتا تھا۔ پھر کسی نے مجھے بتایا کہ تم جس دِین کی تَلاش میں ہو اس کے پیروکار مغرب میں پائے جاتے ہیں۔

---

1 ......المصنف لعبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی السفر، الحدیث: ۴۷۴۹، ج۲، ص۴۱۶.

2 ......سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل سلمان و ابی ذر و المقداد، الحدیث: ۱۴۹، ص۲۴۸۶، مختصرًا.

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۰۴۵، ج۶، ص۲۱۵، بتغیر.

چنانچہ، میں وہاں سے چل دیا اور ''مَوْصَل'' کی سرزمین پر جا پہنچا۔ وہاں کے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں سب سے بڑا عالم کون ہے؟'' انہوں نے مجھے ایک ایسے آدمی کا پتہ بتایا جو گرجا میں بیٹھا تھا۔ میں اس کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ ''میں مشرق میں رہتا ہوں۔ نیکی وبھلائی کی تلاش میں یہاں آیا ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں آپ کے پاس رَہ کر آپ کی خدمت کروں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو جو علم عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیں۔'' فرماتے ہیں: ''اس نے اِجازت دیتے ہوئے کہا ٹھیک ہے۔'' یوں میں اس کے پاس اس شخص کی طرح رہنے لگا جس کے ذمہ گندم، سرکہ، اور زیتون کا حساب ہوتا ہے اور جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا میں اس کی صُحبت میں رہا بالآخر اس کی مَوت کا وقت آ پہنچا۔ میں اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگا۔ اس نے رونے کا سبب دریافت کیا؟ تو میں نے کہا: ''میں نے بَھلائی کی جستجو میں اپنا وطن چھوڑا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آپ کی اچھی صُحبت سے نوازا اور آپ نے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ عُلُوم سکھائے۔ اب آپ وفات پا رہے ہیں۔ میں آپ کے بعد کہاں جاؤں گا؟'' اس نے کہا: ''فلاں جگہ میرا ایک بھائی رہتا ہے۔ وہ حق پر ہے۔ جب میں مر جاؤں تو تم اس کے پاس جانا اسے میرا اسلام کہنا اور بتانا کہ میں نے تمہیں اس کی صحبت اِختیار کرنے کی وصیت کی ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب اس کا انتقال ہو گیا تو میں وہاں سے اُٹھا اور اس کے بتائے ہوئے آدمی کے پاس پہنچ کر اسے بتایا کہ آپ کے فلاں بھائی نے آپ کو سَلام کہا ہے۔'' اُس نے سلام کا جواب دیا پھر پوچھا: ''اسے کیا ہوا؟'' میں نے کہا: ''اس کا اِنتقال ہو چکا ہے۔'' پھر میں نے اسے اپنا سارا قصّہ سنایا اور کہا کہ ''انہوں نے مجھے آپ کی صُحبت میں رہنے کی وصیت کی ہے۔''

اس نے مجھے ساتھ رہنے کی اِجازت دے دی اور میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور اب میں پہلے ہی کی طرح اس کے یہاں رہنے لگا۔ جب اس کی مَوت کا وقت قریب آیا تو میں اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگا۔ اس نے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا: ''میں نے اپنا وطن چھوڑا پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے فلاں کی صحبت عطا فرمائی انہوں نے اچھا ساتھ نبھایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ عُلُوم سے فیضیاب کیا اور جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے آپ کا پتہ بتایا آپ نے بھی میرے ساتھ اَچھا سُلوک کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ عُلُوم میں سے مجھے سکھایا اور اب آپ بھی دُنیا سے جا رہے ہیں تو میں کہاں جاؤں گا؟'' اس نے کہا: ''مُلکِ رُوم میں میرا ایک بھائی رہتا ہے وہ حق پر ہے اس کے پاس جا کر میرا اسلام کہنا اور بتانا کہ میں نے تمہیں اس کے پاس رہنے کا حکم دیا ہے۔''

جب وہ شخص فوت ہوگیا تو میں وہاں سے نکل کر سَفَر کرتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے شخص کے پاس پہنچ گیا اور اس سے کہا کہ ''آپ کے فلاں بھائی نے آپ کو سَلام کہا ہے اور مجھے آپ کے پاس رہنے کا حکم دیا ہے۔'' اس نے سَلام کا جواب دیا اور پوچھا: ''وہ کیسے ہیں؟'' میں نے کہا: ''وہ فوت ہوگئے ہیں۔'' پھر میں نے اسے اپنا قصّہ بتایا اور کہا کہ ''انہوں نے مجھے آپ کی صُحبت اِختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔'' اس نے مجھے قبول کر کے اچھی صُحبت سے نوازا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ عُلُوم سے سکھایا جب اس کا وقت وصال قریب آیا تو میں اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگا۔ اس نے رونے کا سبب دریافت کیا تو میں نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آپ کی صحبت عطا فرمائی اب آپ وفات پا رہے ہیں، میں کہاں جاؤں گا؟'' اس نے کہا: ''تم کہیں بھی نہ جاؤ کیونکہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو حضرت سیِّدُنا عیسیٰ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دین کا پیروکار ہو لیکن اب وہ وقت قریب آچکا ہے کہ ارضِ تِہامَہ میں ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا ظہور ہونے والا ہے یا ہو چکا ہے لہٰذا تم میری وفات کے بعد اِسی گرجا میں ٹھہرے رہنا اور یہاں سے گزرنے والے تاجروں کے ہر قافلے کے بارے میں پوچھتے رہنا کیونکہ رُوم میں داخل ہونے کے لئے اہلِ حجاز کے تجارتی قافلے یہیں سے گزرتے ہیں۔ لہٰذا جب حجاز کے تاجروں کا کوئی قافلہ روم میں آئے تو ان سے پوچھنا کہ ''کیا تمہارے ہاں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔'' جب تجھے کسی شخص کے بارے میں بتا دیا جائے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، تو تم ان کے پاس چلے جانا کیونکہ یہ وہی ہوں گے جن کی بِشارت حضرت سیِّدُنا عیسیٰ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے دی ہے اور ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت درخشاں ہوگی، وہ ہدیہ تناوُل فرمائیں گے لیکن صَدَقہ قبول نہیں کریں گے۔'' حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اتنا کہہ کر وہ شخص بھی انتقال کر گیا اور میں وہیں ٹھہرا رہا اور ہر گزرنے والے قافلے کے بارے میں مَعلُومات لیتا رہا یہاں تک کہ مکہ مُکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے کچھ لوگ میرے پاس سے گزرے، میں نے ان سے ان کا وطن پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ''ہم حجاز سے آئے ہیں۔'' میں نے دریافت کیا: ''کیا تمہارے ہاں کسی شخص نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ہاں۔'' میں نے کہا: ''تم میں سے کوئی مجھے اپنا غُلام بنا لے اور مکہ مُکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا پہنچنے تک مجھے سواری اور کھانے کی سُہُولت فراہم کر دے۔ پھر وہاں پہنچ کر چاہے تو بیچ دے اور چاہے تو خدمت لیتا رہے۔'' چنانچہ، ان میں سے ایک شخص نے مجھے اپنا غلام بنا لیا اور سواری پر جگہ بھی دی۔ مکہ مُکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا پہنچ کر

اس نے مجھے دو حبشیوں کے ساتھ ایک باغ میں کام پر لگا دیا۔ایک دن میں باغ سے نکل کرمکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں گھوم رہا تھا کہ اپنے علاقے کی ایک عورت سے میری ملاقات ہوگئی۔ میں نے کچھ دیر اس سے گفتگو کی تو اس نے مجھے بتایا کہ''اس کے آقا اور گھر والے سب نے اسلام قبول کرلیا ہے۔'' پھر میں نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات اپنے اصحاب کے ساتھ حجرِاَسْوَد کے پاس تشریف فرما ہوتے ہیں اور صُبْح کو تشریف لے جاتے ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا سَلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں رات اس غور وفکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ کہیں میرے ساتھ کام کرنے والے مجھے کھو نہ دیں اتنے میں کچھ لوگوں نے مجھ سے پوچھا:''کیا ہوا؟'' میں نے کہا:''پیٹ میں دَرد ہے۔'' پھر جب حجرِ اسود کے پاس سرکارِ اَبدقرار، بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِشمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا وقت ہوا تو میں وہاں جا پہنچا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حجرِاَسود کے پاس تشریف فرما تھے اور صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُشت مبارک کی طرف ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے دِل کی بات جان گئے اور اپنی چادر مبارک کمر سے سرکا دی۔میں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت کی زیارت سے مُشَرَّف ہوا تو دِل میں کہا:''اَللّٰہُ اَکْبَر ایک نشانی تو دیکھ لی۔'' پھر اگلی رات بھی میں نے اسی طرح کیا اور میرے ساتھ کام کرنے والوں نے کچھ ناراضی کا اظہار نہ کیا۔میں کچھ کھجوریں جمع کرکے انتظار کرنے لگا۔جیسے ہی مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کا وقت ہوا تو میں نے کھجوریں لیں اور حاضر ہوکر خدمت میں پیش کردیں۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا:''یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی:''صَدَقَہ ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ کھجوریں اپنے صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) کو تناوُل کرنے کا حکم دیا اور خود ان میں سے کچھ بھی تناوُل نہ فرمایا۔'' میں نے دل میں کہا:''اَللّٰہُ اَکْبَر یہ دوسری نشانی ہے۔''

پھر تیسری رات بھی میں نے کچھ کھجوریں جمع کیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کردیں۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے مُتَعَلِّق اِستفسار فرمایا تو میں نے عرض کی:''ہدیہ ہے۔'' سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں خود بھی تناوُل فرمائیں اور صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) نے بھی

کھائیں، یہ دیکھتے ہی میں نے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعبُود نہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے رسول ہیں [1] ۔'' حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے میرا حال دریافت فرمایا تو میں نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جاؤ اور جاکر اپنے آپ کو خرید لو۔'' چنانچہ، میں اپنے مالک کے پاس آیا اور کہا: ''میرا نفس مجھے بیچ دو۔'' مالک نے کہا: ''میں تجھے اس شرط پر بیچتا ہوں کہ تم میرے لئے کھجور کے 100 درخت لگاؤ یہاں تک کہ وہ تیار ہو کر پھل دینے لگیں اور اس کے ساتھ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا بھی دو۔''

چنانچہ، میں نے خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو کر ساری بات عرض کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو اس نے مانگا ہے اسے دے دو اور جس کنوئیں سے تم باغ کو سیراب کرتے ہو اس سے ایک ڈول پانی بھر کر میرے پاس لاؤ۔'' حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: میں اپنے مالک کے پاس گیا اور اس کی مَطلُوبہ شَرائِط پر اپنے آپ کو خرید لیا اور جس کنوئیں سے باغ کو سیراب کیا جاتا تھا اس سے پانی کا ایک ڈول لے کر بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے دُعا فرمائی پھر میں نے اس پانی سے کھجوروں کے درخت لگا دیئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان میں سے ایک بھی کھجور کا درخت نہیں مُرجھایا، جب اس کا پھل ظاہر ہو گیا تو میں نے بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ''پھل پک کر تیار ہو چکا ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا منگوایا اور مجھے عطا فرمایا میں وہ سونا لے کر ایک آدمی کے پاس گیا اور ترازو کے ایک پلڑے میں سونا اور دوسرے میں کھجور کی گٹھلی رکھ دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سونے والا پلڑا زمین سے نہ اُٹھا۔ پھر میں بارگاہِ نبوت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اگر تم اتنے اتنے وزن کی بھی شرط مان لیتے تو یہ سونے کا ٹکڑا اس سے بھاری ہوتا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: ''اس کے بعد میں حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں تشریف آوری کے بعد اسلام لائے۔ جیسا کہ بعد والی روایت سے ظاہر ہے۔ اور بعض نے کہا ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں اسلام قبول کیا۔ یہ قول ضعیف ہے۔ (ماخوذ از معرفۃ الصحابۃ، الرقم ۱۲۰۷، ج۲، ص ۴۵۵)

کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوگیا اور ہر وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت رہتا۔''

{612} (ب)......حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں شہرِ ''اَصْبَہان'' کے ایک دیہات میں رہتا تھا۔ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے دل میں یہ بات القا فرمائی کہ آسمانوں اور زمین کا خالق کون ہے؟ پس میں ایک ایسے آدمی کے پاس گیا جو اپنی باتوں سے لوگوں کو پریشان نہیں کرتا تھا میں نے اس سے پوچھا: ''کون سا دین افضل ہے؟'' اس نے کہا: ''تجھے یہ نئی بات کہاں سے سوجھی، تو اپنے باپ کے دین کے سوا اور دین اختیار کرنا چاہتا ہے؟'' میں نے کہا: ''نہیں! لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آسمانوں اور زمینوں کا مالک کون ہے؟ سب سے افضل دین کون سا ہے؟'' اس نے کہا کہ ''مُوْصَل'' میں ایک راہب ہے اس سے بڑا کوئی عالم نہیں۔'' حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں اس کی طرف چل دیا، میں اس کے پاس رہا تو میں پوری دنیا میں اس پر بھروسا کرنے لگا۔ وہ دن کو روزہ رکھتا اور رات عبادت میں بسر کرتا، میں بھی اس کی طرح عبادت کرنے لگا۔ یوں میں 3 سال اس کے پاس ٹھہرا رہا جب اس کا وقتِ وصال قریب آیا تو میں نے اس سے کہا کہ ''آپ مجھے کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟'' اس نے کہا: ''میں مشرق میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اس دین پر کاربند ہو جس پر میں ہوں۔ البتہ جزیرۂ عرب کے اس پار ایک راہب ہے تم اس کے پاس چلے جانا اور اسے میرا سلام کہنا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: (اس کے وصال کے بعد) میں اس عالم کے پاس چلا آیا اور اس کا سلام کہا اور بتایا کہ اس کا وصال ہو چکا ہے۔ میں اِس کے پاس بھی 3 سال تک رہا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو میں نے کہا کہ ''آپ اپنے بعد مجھے کس کے پاس جانے کا کہتے ہیں؟'' اس نے کہا: ''میری معلومات کے مطابق اس علاقے میں تو کوئی ایسا عالم نہیں ہے جو دینِ حق پر ہو۔ البتہ ''عَمُّوْرِیَّہ'' میں ایک بڑی عمر کا عالم ہے لیکن پتا نہیں تم اسے مل پاؤ گے یا نہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اس کے انتقال کے بعد میں نے ''عَمُّوْرِیَّہ'' کا سفر اختیار کیا۔ اس عالم کے پاس بھی کچھ عرصہ رہا۔ اسے میں نے بہت خوشحال پایا۔ جب اس کا وقتِ وصال آیا تو میں نے کہا: ''آپ مجھے کہاں جانے کا حکم دیتے ہیں؟'' اس نے کہا: ''اس وقت روئے زمین پر کوئی عالم ایسا نہیں ہے جو حق پر ہو اس لئے اب تم کسی کے پاس مت جانا لیکن اگر تم کسی زمانے میں سنو کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آل میں ایک شخص

پیدا ہوا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ تم اس زمانے کو پاؤ گے۔'' حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''لیکن مجھے امید تھی کہ میں اس زمانے کو پاؤں گا۔'' بہر حال اس نے کہا: ''اگر تم ان کا ساتھ دے سکو تو ضَرور دینا کہ وہ حق پر ہوں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کی قوم کے لوگ انہیں ساحر، مجنون اور کاہن کہیں گے اور ایک نشانی یہ ہے کہ وہ ہدیہ تناوُل فرمائیں گے لیکن صَدَقے کے مال میں سے کچھ نہ کھائیں گے اور ایک علامت یہ ہے کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان مُہرِ نبوت درخشاں ہوگی۔''

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں انتظار کرتا رہا بالآخر مدینے کی طرف جانے والا ایک قافلہ گزرا۔ میں نے ان سے پوچھا: ''تم لوگ کون ہو؟'' بولے: ''ہم مدینے کے رہنے والے ہیں۔ تاجر ہیں۔ تجارت کر کے گُزر بَسر کرتے ہیں۔ لیکن اب آلِ ابراہیم سے ایک شخص پیدا ہوا ہے اس کی قوم اسے قتل کرنے کے درپے ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ہجرت کر کے ہمارے شہر میں چلا آیا ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ ہماری تجارت میں رُکاوٹ نہ ڈال دے اور اب اُسے مدینے پر تَسَلُّط حاصل ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے ان سے پوچھا کہ ''ان کی قوم کے لوگوں کا ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ''وہ اسے سَاحر، مجنون اور کاہن کہتے ہیں۔'' میں نے (دل میں) کہا یہی تو نشانی ہے۔'' میں نے کہا: ''تم مجھے اپنے امیر کے پاس لے چلو۔'' چنانچہ، امیر کے پاس پہنچ کر میں نے اس سے کہا کہ ''مجھے اپنے ساتھ مدینے لے چلو۔'' اس نے کہا: ''تم اس کے عوض مجھے کیا دو گے؟'' میں نے کہا: ''میرے پاس تمہیں دینے کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ میں تمہارا غُلام بن جاؤں۔'' لہٰذا اس نے مجھے اپنے ساتھ لے لیا اور مدینے پہنچ کر کھجوروں کے ایک باغ میں ٹھہرایا۔ میں اونٹوں کی طرح اپنی پیٹھ پر پانی لاد کر لاتا اور باغ کو سیراب کرتا حتی کہ اس کے سبب میری پیٹھ اور سینہ زخمی ہو گئے۔ وہاں میری (فارسی) زبان کوئی نہیں سمجھتا تھا۔ ایک دن ایک بوڑھی فارسی خاتون وہاں آئی وہ بھی یہی کام کرتی تھی۔ میں نے اس سے بات کی تو وہ میری بات سمجھ گئی۔ میں نے کہا: ''مجھے بتاؤ یہ شخص جو ظاہر ہوا ہے کہاں ملے گا؟'' اس نے کہا: ''صُبح سویرے نمازِ فجر کے بعد دن کے ابتدائی حصّے میں وہ یہاں سے گزرے گا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں واپس آیا کھجوریں اکٹھی کیں، صبح کھجوریں لے کر اسی جگہ پہنچ گیا جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام

رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے جُھرمٹ میں تشریف لائے تو میں نے کھجوریں خدمت میں پیش کیں تو اِستِفسار فرمایا: ''یہ کیا ہے؟ صَدَقَہ ہے یا ہدیہ؟'' میں نے عرض کی: ''صَدَقَہ ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''یہ انہیں دے دو۔'' پھر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے وہ کھجوریں تناوُل فرمائیں لیکن حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ میں نے (دِل میں) کہا: ''ایک نشانی تو ہوگئی۔'' دوسرے دن میں پھر کھجوریں لے کر حاضر ہوا تو دریافت فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''ہدیہ ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود بھی تناوُل فرمائیں اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو بلا کر انہیں بھی اپنے ساتھ شامل فرمایا۔ پھر جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ میں مہر نبوت دیکھنے کی بے قراری مُلاحظہ فرمائی تو پُشتِ اَطہر سے کپڑا ہٹا دیا پس میں مہر نبوت کے بوسے لینے اور اس سے چمٹنے لگا۔ پھر حُضُور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دریافت فرمانے پر میں نے اپنا سارا واقعہ عرض کر دیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''چونکہ تم نے اہل قافلہ سے طے کرلیا تھا کہ تم ان کے غلام ہو۔ لہٰذا اب میں تمہیں ان سے خرید لوں گا۔'' پھر مجھے میرے آقا سے اس شرط پر خرید لیا کہ ''یہ تمہیں کھجوروں کے 300 درخت لگا کر دے گا اور 40 اُوقِیَّہ سونا بھی دے گا۔ پھر یہ آزاد ہو جائے گا۔'' اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''درخت لگاؤ!'' میں نے درخت لگائے۔ تو فرمایا: ''کنوئیں پر جاؤ! اس میں ڈول ڈالو جب بھر جائے تو درختوں کی جڑوں میں بہا دو۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایسا ہی کیا تو وہ درخت بُہت جلد اُگ آئے یہ دیکھ کر لوگ کہنے لگے: ''سُبْحَانَ اللّٰہ! ہم نے کبھی ایسا غلام نہیں دیکھا اس کی تو بڑی شان ہے۔'' پھر لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جمع ہو گئے تو حُضُور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں سونے کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا جس کا وزن 40 اُوقِیَّہ کے برابر نکلا۔'' [1]

﴿613﴾...... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''10 سے زیادہ راہبوں کی خدمت میں رہنے کے بعد مجھے صحیح دِین ملا۔'' [2]

---

1 ......المعجم الكبير، الحديث: ٦٠٧٥/٦٠٧٦، ج٦، ص ٢٣١ تا ٢٣٣.

2 ......صحيح البخاري، كتاب مناقب الانصار، الحديث: ٣٩٤٦، ص ٣٢٢.

سَیِّدُنا سَلْمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے نصیحت آموز واقعات

﴿614﴾......حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے گئے اور کہا: ''اے ابو عبد اللہ! خوشخبری ہو کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دُنیا سے تشریف لے جاتے وقت آپ سے راضی تھے۔'' حضرت سَیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: اے سَعد! یہ کیسے؟ جبکہ میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان سنا ہے کہ ''تمہارے پاس دنیاوی ساز و سامان ایک مسافر کے زادِ راہ کی مثل ہونا چاہیے۔'' [1]

مالِ دُنیا نے رُلا دیا:

﴿615﴾......حضرت سَیِّدُنا ابوسُفْیان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے گئے تو انہیں روتے دیکھ کر پوچھا: ''کیوں رو رہے ہیں؟ آپ تو حوضِ کوثر پر اپنے دوستوں (یعنی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) اور حُضُورِ نبیِّ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملنے والے ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا سے تشریف لے جاتے وقت آپ سے راضی تھے۔'' فرمایا: میں مَوت کے ڈر یا دنیا چھوٹنے کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ میرے اردگرد کثیر ساز و سامان پڑا ہوا ہے حالانکہ حُضُورِ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ''تمہارے پاس دنیاوی سامان صرف اتنا ہونا چاہیے جتنا ایک مسافر کے پاس زادِ راہ ہوتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''اس وقت ان کے پاس جو سامان تھا وہ صرف ایک برتن تھا جو وُضو کرنے یا کپڑے دھونے کے کام آتا تھا۔''

حضرت سَیِّدُنا سَعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''آپ ہم سے کوئی عہد لیں جس پر ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے بعد کاربند رہیں۔'' تو انہوں نے فرمایا:

---

1 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ١٠٣٩٦، ج٧، ص٣٠٦.

''کوئی کام کرتے وقت، فیصلہ کرتے وقت اور کوئی چیز تقسیم کرتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد رکھا کرو۔'' (1)

﴿616﴾......حضرت سیِّدُنا مُوَرِّق عِجْلِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے وقت کسی نے انہیں روتا دیکھ کر وجہ دریافت کی تو فرمایا: حُضُور نبی مکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ''تمہارے پاس دُنیاوی ساز وسامان ایک مسافر کے زادِراہ جتنا ہونا چاہئے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے بعد جب گھر کے سامان کی طرف نظر کی گئی تو ایک پالان، ایک بستر اور کھانے پینے کی چند چیزوں کے سوا اور کچھ نہ تھا اور ان سب کی قیمت تقریباً 20 درہم کو پہنچتی تھی۔'' (2)

﴿617﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کا وقت قَرِیب آیا تو رونے لگے۔ کسی نے پوچھا: ''اے ابو عبداللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ سے راضی ہو کر دُنیا سے تشریف نہیں لے گئے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں موت کے خوف سے نہیں رو رہا بلکہ میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے عَہْد لیا تھا کہ ''تمہارے پاس دنیاوی ساز وسامان ایک مسافر کے زادِراہ کی مثل ہونا چاہئے۔'' (3)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کئے عَہْد نے رُلادیا:

﴿618﴾......حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا سَعْد بن مالِک اور حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے گئے تو انہیں روتے دیکھ کر کہا: ''اے ابو عبداللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے عَہْد لیا تھا کہ ''تمہارے پاس دُنیاوی مال ودولت ایک مسافر کے زادِراہ کے برابر ہونا چاہئے۔'' ''لیکن ہم میں سے کوئی بھی صحیح مَعنوں میں اس عَہْد کی حِفاظت نہیں کر سکا۔'' (4)

---

1 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳٥۹، سلمان الفارسی، ج ٤، ص ٦٨، بتغیر.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦١٦٠، ج ٦، ص ٢٦١.

3 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳٥۹، سلمان الفارسی، ج ٤، ص ٦٨، مختصرًا.

4 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳٥۹، سلمان الفارسی، ج ٤، ص ٦٨، مختصرًا.

رنج وملال کی وجہ!

﴿619﴾......حضرت سیِّدُنا عامر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے وقت ہم نے ان پر غم کے اثرات دیکھے تو پوچھا: ''اے ابو عبداللہ! آپ کیوں گریہ وزاری کر رہے ہیں؟ حالانکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سابق الاسلام ہیں اور سرکارِ دوجہان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں کئی غَزْوَات میں شرکت کی سعادت پائی ہے اور بڑی بڑی فتوحات میں بھی شریک ہوئے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے اس بات نے رنجیدہ وملول کر رکھا ہے کہ مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے جدا ہوتے وقت عَہْد لیا تھا کہ ''مومن کے لئے مسافر کے زادِراہ کے برابر دُنیاوی سامان کافی ہے۔'' یہی بات میرے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ راوی کہتے ہیں: ''جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مال جمع کیا گیا تو اس کی قیمت 15 دینار تھی۔''

حضرت سیِّدُنا عامر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کے مطابق تو وہ 15 دینار ہی تھے لیکن دوسرے راویوں کا اس بات پر اِتفاق ہے کہ ان کے ترکہ کی کل قیمت 10 درہم سے کچھ زیادہ تھی۔''(1)

﴿620﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کرنے کی غرض سے ان کے پاس گیا تو انہیں روتا پا کر سببِ گریہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے عَہْد لیا تھا کہ ''میرے پاس ایک مسافر کے زادِراہ سے بڑھ کر ساز وسامان نہیں ہونا چاہیے۔''(2)

﴿621﴾......حضرت سیِّدُنا علی بن بَزِیْمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کے وصال کے بعد جب ان) کا ترکہ بیچا گیا تو اس کی قیمت صرف 14 درہم حاصل ہوئی تھی۔''(3)

---

1 ......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الفقراء و الزھد و القناعۃ، الحدیث: ۷۰٤، ج۲، ص٤٥.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۰۶۹ ج۶، ص۲۲۷، بتغیرٍ.

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۰٤۲، ج۶، ص۲۱٤.

ٹوکریاں بنانے والا حاکم:

﴿622﴾......حضرت سیِّدُنا سَلامَہ عِجلی رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ گاؤں سے میرے بھانجے قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آئے اور مجھ سے کہا کہ ''میں حضرت سیِّدُنا سلْمان فارِسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت کرکے انہیں سَلام پیش کرنا چاہتا ہوں۔'' اس وقت حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ''مَدَائِن'' میں 20 ہزار مسلمانوں پر امیر مُقرَّر تھے۔ چنانچہ، ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چارپائی پر بیٹھے کھجُور کے پتوں سے ٹوکریاں بنا رہے ہیں۔ ''میں نے سَلام کے بعد عرض کی: ''اے ابوعبداللہ! یہ میرا بھانجا ہے جو گاؤں سے آیا ہے اور آپ کو سَلام پیش کرنا چاہتا ہے۔'' (اس نے سلام کیا تو) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کے سَلام کا جواب ارشاد فرمایا۔ پھر میں نے عرض کی: ''یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے محبت کرتا ہے۔'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی محبت عطا فرمائے۔''[1]

﴿623﴾......حضرت سیِّدُنا حَسَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ 30 ہزار مسلمانوں پر امیر تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وظیفہ 5 ہزار درہم تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک چادر تھی جسے اوڑھ کر لوگوں کو خُطْبَہ دیتے اور سوتے وقت وہی چادر آدھی اوپر لیتے اور آدھی نیچے بچھا لیتے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس وظیفہ آتا تو اسے مسلمانوں پر خرچ کر دیتے اور خود اپنے ہاتھوں سے کھجُور کے پتوں کی ٹوکریاں بنا کر گزارہ کر لیتے۔''[2]

لونڈی سے نکاح:

﴿624﴾......حضرت سیِّدُنا عَمرو بن اَبی قُرَّہ کِندِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے حضرت سیِّدُنا سلْمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی ہمشیرہ (میری پھوپھی) سے نِکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے اِنکار کر دیا اور پھر بُقَیرَہ نامی ایک لونڈی سے نِکاح کر لیا۔ میرے والد کو خبر ہوئی کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حضرت سیِّدُنا سلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اچھے تعلقات ہیں تو وہ انہیں تَلاش کرنے لگے۔ کسی نے بتایا کہ وہ سبزی کے کھیت میں ہیں۔ ابّا حضُور ان کے پاس پہنچے تو انہیں کندھوں پر سبزی سے بھری ایک ٹوکری اُٹھائے دیکھا۔ پھر

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦١١٠، ج٦، ص ٢٤١.

[2] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد سلمان الفارسی، الحدیث: ٨١٥، ص ١٧٣.

انہیں ساتھ لے کر حضرت سیِّدُ ناسَلْمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ کے گھر پہنچے۔ حضرت سیِّدُ ناحُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ نے گھر میں داخِل ہو کر سَلام کیا اور پھر میرے والد کو اندر آنے کا کہا۔ اس وقت حضرت سیِّدُ نا سلمان رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ ایک چٹائی پر آرام فرما رہے تھے اور ان کے سر کی جانب کچھ اینٹیں اور بعض معمولی چیزیں رکھی تھیں۔ حضرت سیِّدُ نا سلمان رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس باندی کی چٹائی پر بیٹھو جو اس نے اپنے لئے تیار کی ہے (اس سے وہ سمجھ گئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ نکاح کر چکے ہیں لہٰذا انہوں نے پھر اس موضوع پر کوئی گفتگو نہ کی)۔'' (1)

محبت اور نفرت کا راز:

﴾625﴿...... حضرت سیِّدُ ناحارِث بن عُمَیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ''مدائن'' گیا تو وہاں بوسیدہ لباس میں ملبوس ایک آدمی دیکھا۔ اس کے پاس پکا ہوا سُرخ چمڑا تھا جسے وہ حرکت دے رہا تھا۔ میں نے اسے متوجہ کیا تو اس نے میری طرف دیکھا اور ہاتھ سے اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔'' میں رُک ہو گیا اور اپنے ساتھ والوں سے دریافت کیا کہ ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے بتایا کہ ''یہ حضرت سیِّدُ ناسَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' کچھ دیر بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ اپنے گھر میں داخِل ہوئے اور سفید لباس زیب تن کئے باہر تشریف لائے، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مُصافحہ کیا اور حال دریافت فرمایا۔ میں نے کہا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اس سے پہلے نہ تو میں نے کبھی آپ کو دیکھا ہے اور نہ ہی آپ نے مجھے کہیں دیکھا ہے، نہ میں آپ کو جانتا ہوں اور نہ ہی آپ مجھے پہچانتے ہیں؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''کیوں نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تجھے دیکھتے ہی میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا۔ بتاؤ! کیا تم حارِث بن عُمَیرہ نہیں ہو؟'' میں نے کہا: ''بے شک میں حارِث بن عُمَیرہ ہی ہوں۔'' حضرت سیِّدُ ناسَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان سنا ہے کہ ''اَرواح مخلوط لشکر ہیں، تو ان میں سے جو (عالَمِ اَرواح میں) جان پہچان رکھتی ہیں وہ (دُنیا میں بھی) اُلفت رکھتی ہیں اور جو (عالَمِ اَرواح میں) اجنبی رہتی ہیں وہ (دُنیا میں بھی) الگ رہتی ہیں۔'' (2)

---

(1)...... الادب المفرد للبخاری، باب الخروج الی......الخ، الحدیث: ۲۳۵، ص ۸۱.

(2)...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۱۷۲، ج۶، ص ۲۶۴.

قیامت کی بھوک:

﴿626﴾......حضرت سیِّدُنا عَطِیَّہ بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تکلّفًا کھانا تناوُل کررہے ہیں اور فرمارہے ہیں: مجھے یہ کھانا کافی ہے، مجھے یہ کھانا کافی ہے۔ کیونکہ میں نے رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو لوگ دُنیا میں پیٹ بھر کر کھاتے ہیں وہ قیامت میں زیادہ بھوکے ہوں گے۔ اے سَلْمان! بے شک دُنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافِر کے لئے جنّت[1] ہے۔''[2]

﴿627﴾......حضرت سیِّدُنا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ قبیلۂ بنی عَبس کے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صُحبت میں رہا کرتا تھا، ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسلمانوں کے کسریٰ کو فتح کرنے اور وہاں کے خزانے ملنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''جس مالک مطلق خدائے حنّان ومنّان عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں کسریٰ کے خزانے اور ملک عطا فرمایا اگر وہ چاہتا تو حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیِّبہ میں یہ خزانے عطا فرما دیتا۔ اس وقت صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی صبح اس حال میں ہوتی تھی کہ ان کے پاس درہم و دینار حتی کہ کھانا بھی معقول مقدار میں نہیں ہوتا تھا۔ اے عَبسی! اب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو اتنا مال عطا فرما دیا ہے۔'' اس شخص کا کہنا ہے کہ ''پھر ہم ان خزانوں کے قریب سے گزرے تو وہ بکھرے پڑے تھے۔'' حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان خزانوں کو یوں بکھرے پڑے دیکھا تو فرمایا:

1......مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''یعنی مومن دُنیا میں کتنا ہی آرام میں ہو، مگر اس کے لئے آخرت کے مُقَابَلَہ میں دنیا جیل ہے، جس میں وہ دل نہیں لگاتا جیل اگرچہ اے کلاس ہو، پھر بھی جیل ہے، اور کافر خواہ کتنے ہی تکالیف میں ہوں، مگر آخرت کے عذاب کے مقابل اس کے لئے دنیا باغ اور جنت ہے، وہ یہاں دل لگا کر رہتا ہے، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ بعض مومن دنیا میں آرام سے رہتے ہیں، اور بعض کافر تکلیف میں ایک روایت میں ہے کہ حُضُورِ اَنور نے فرمایا: اے ابوذر دنیا مومن کی جیل ہے اور قبر اس کے چھٹکارے کی جگہ، جنّت اس کے رہنے کا مقام ہے، اور دُنیا کافِر کے لئے جنّت ہے، موت اس کی پکڑ کا دن اور دوزخ اس کا ٹھکانا (مرقات)۔'' (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص٤)

2......سنن ابن ماجه، ابواب الاطعمة، باب الاقتصادفی الأکل و کراهة الشبع، الحدیث: ۳۳۵۱، ص۲۶۷۹۔
البحرالزخار بمسندالبزار، مسندسلمان الفارسی، الحدیث: ۲۴۹۸، ج۶، ص ٤٦١

”جس مالک مطلق خدائے حنّان ومنّان عَزَّوَجَلَّ نے کسریٰ کے خزانے اور ملک عطا فرمایا اگر وہ چاہتا تو حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں یہ خزانے تمہیں عطا فرما دیتا، اس وقت صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی صبح اس حال میں ہوتی تھی کہ ان کے پاس درہم ودینار حتی کہ کھانے کو بھی کچھ نہ ہوتا تھا، اے عَبسی! اب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو کسریٰ کے خزانے اور ملک عطا فرما دیا ہے (اب مسلمان کتنے چین میں ہیں)۔“ (1)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سادگی:

﴿628﴾......حضرت سیِّدُنا مَیْمُوْن بن مِہْرَان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبیلۂ بنی عبدالقیس کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک ایسی جنگ میں کہ جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیرِ لشکر تھے ایسی حالت میں دیکھا کہ ایک دراز گوش پر سوار تھے اور ایسی شلوار پہن رکھی تھی جس کے کنارے ہوا کی وجہ سے حرکت کر رہے تھے۔ دوسری طرف لشکر والے کہہ رہے تھے کہ ”امیرِ لشکر تشریف لا رہے ہیں۔“ یہ سن کر انہوں نے فرمایا کہ ”خیر اور شر تو آج کے بعد شُروع ہوں گے (یعنی کامیابی یا ناکامی کا پتا تو اب چلے گا)۔“ (2)

﴿629﴾......حضرت سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سر کے تمام بال مُنڈوا کے رکھتے۔ کسی نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: ”اصل زندگی تو آخرت کی ہے۔“ (3)

بخل وحرص کی مذمت:

﴿630﴾......حضرت سیِّدُنا سَہْل بن حُنَیْف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک شخص سے جھگڑا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: ”یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ جھوٹا ہے تو اسے اس وقت تک مَوت نہ دینا جب تک وہ تین باتوں میں سے ایک میں مُبتَلا نہ ہو جائے۔“ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا غصّہ کم ہوا تو میں نے پوچھا: ”اے ابو عبداللہ! وہ تین باتیں کون سی ہیں؟“ فرمایا: ”فتنۂ دجال،

---

1 ......مسند ابی داؤد الطیالسی، سلمان الفارسی، الحدیث: ٦٥٧، ص ٩١.

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الجهاد، باب فی الامارة، الحدیث: ١٣، ج٧، ص ٥٧٠، مختصرًا۔
الزهد لابی داؤد، الحدیث: ٢٥٥، ج١، ص ٢٧٢.

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی هریرة، الحدیث: ٨٤٢، ص ١٧٧.

فتنۂ اُمارت، یہ بھی فتنۂ دجال ہی کی طرح ہے اور بخل وحرص کہ جب یہ کسی انسان کو لاحق ہوتے ہیں تو وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ فلاں شئے کہاں سے آئی ہے۔" (1)

دعوت کے کھانے کا ایک مسئلہ:

﴿631﴾...... حضرت سیِّدُنا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو کھانے کی دعوت دی (کھانے کے دوران وہاں) ایک مسکین آ گیا تو مہمان نے کھانے سے ایک نوالہ اٹھایا تا کہ اسے دے لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مہمان سے فرمایا: "یہ نوالہ جہاں سے اُٹھایا ہے وہیں رکھ دو کیونکہ میں نے تمہاری دعوت کی ہے تا کہ تم خود یہ کھانا کھاؤ، مجھے یہ پسند نہیں کہ تمہارے مسکین کو نوالہ دینے کی وجہ سے مجھے اجر ملے اور تمہارے سر گناہ ہو (2) ۔" (3)

بیماروں کی خیر خواہی:

﴿632﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن بُرَیْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ "حضرت سیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے ہاتھ سے روزی کماتے، جب کچھ پیسے حاصل ہو جاتے تو اس کے عوض گوشت یا مچھلی خرید لاتے

---

(1) ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٠٥٢، ج٦، ص٢١٧.

(2) ...... یہ شرعی مسئلہ ہر مہمان کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ عموماً دعوتوں میں پیش آتا ہے۔ چنانچہ دعوتِ اِسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" حصّہ 16 صَفْحَہ 36 پر ہے: (i)...... دوسرے کے یہاں کھانا کھا رہا ہے، سائل نے مانگا اس کو یہ جائز نہیں کہ سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیدے کیونکہ اس (میزبان) نے اس کے کھانے کے لئے رکھا ہے، اس کو مالک نہیں کر دیا کہ جس کو چاہے دیدے۔ (ii)...... ایک دستر خوان پر جو لوگ کھانا تناوُل کرتے ہیں، ان میں سے ایک شخص کوئی چیز اٹھا کر دوسرے کو دیدے یہ جائز ہے، جبکہ معلوم ہو کہ صاحبِ خانہ کو یہ دینا ناگوار نہ ہوگا اور اگر مَعلُوم ہے کہ اسے ناگوار ہوگا تو دینا جائز نہیں، بلکہ اگر مشتبہ حال ہو مَعلُوم نہ ہو کہ ناگوار ہوگا یا نہیں جب بھی نہ دے۔ بعض لوگ ایک ہی دستر خوان پر معززین کے سامنے عمدہ کھانے چنتے ہیں اور غریبوں کے لئے معمولی چیزیں رکھ دیتے ہیں۔ اگرچہ ایسا نہ کرنا چاہئے کہ غریبوں کی اس میں دل شکنی ہوتی ہے۔ مگر اس صورت میں جس کے پاس کوئی اچھی چیز ہے، اس نے ایسے کو دے دی جس کے پاس نہیں ہے تو ظاہر یہی ہے کہ صاحبِ خانہ کو ناگوار ہوگا کیونکہ اگر دینا ہوتا تو وہ خود ہی اس کے سامنے بھی یہ چیز رکھتا یا کم ازکم یہ صورت اشتباہ کی ہے، لہٰذا ایسی حالت میں چیز دینا ناجائز ہے اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، مثلاً روٹی، گوشت اور ایک کے پاس روٹی ختم ہوگئی، دوسرے نے اپنے پاس سے اٹھا کر دے دی تو (جائز ہے کیونکہ) ظاہر یہ ہے کہ صاحبِ خانہ کو ناگوار نہ ہوگا۔

(3) ...... مسند ابن الجعد، باب عمرو بن ابی البختری، الحدیث: ١٢٣، ص٣٥.

پھر مرضِ کوڑھ میں مُبتَلا لوگوں کو بلاتے اور ان کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے۔'' (1)

اپنے ہاتھ کی کمائی پسند ہے:

﴿633﴾......حضرت سَیِّدُ نا ابوعثمان نَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا پسند کرتا ہوں۔''

کمزور کے ساتھ رحمت خداوندی ہوتی ہے:

﴿634﴾......حضرت سَیِّدُ نا ابوعثمان نَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو مَعْلُوم ہو جائے کہ کمزور کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تائید ونُصرت حاصل ہوتی ہے تو وہ کمزوری وناتوانی کو طاقت وقوت پر ترجیح دیں۔'' (2)

﴿635﴾......حضرت سَیِّدُ نا ثابِت بُنَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ قبیلہ ''بنی لَیث'' کے پاس گئے تاکہ ان سے بات کریں کہ حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کی ایک عورت سے نِکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ، حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قبیلے والوں کے سامنے حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل وکمالات اور سابِق الاسلام ہونے کا ذکر کیا اور انہیں بتایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تمہارے قبیلے کی فلاں عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ قبیلے والوں نے کہا کہ ''ہم اس عورت کا نِکاح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کر دیتے ہیں لیکن ان سے نہیں کر سکتے۔'' چنانچہ، حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس عورت سے نِکاح کر لیا اور جب وہاں سے نکلے تو حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہنے لگے: ''ایک بات ہے لیکن وہ بتاتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے۔'' انہوں نے کہا: ''ایسی کون سی بات ہے جو آپ حیا کی وجہ سے نہیں بتا پا رہے؟'' حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ سارا واقعہ کہہ سنایا (کہ قبیلے والوں نے اس طرح کہا ہے اور میں نے اس عورت سے شادی کر لی ہے)۔ حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے زیادہ حق پہنچتا ہے کہ ایسی عورت کو پیغامِ نِکاح دینے

---

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم ۹٦، سلمان الفارسی، ج۳، ص۳٤٦.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد سلمان الفارسی، الحدیث: ۸۲۱، ص۱۷٤.

میں حیا کروں جس کے نِکاح کا فیصلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے حق میں فرما دیا تھا۔'' [1]

خادم پر نرمی:

﴿636﴾......حضرت سیِّدُنا ابوقِلَابَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آٹا گوندھتے دیکھا تو حیرت زدہ ہو کر اس کی وجہ دریافت کی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے خادم کو کسی کام سے بھیجا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس پر دو کام جمع کروں۔'' پھر اس شخص نے کہا کہ ''فُلاں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سلام بھیجا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا: ''تم کب آئے ہو؟'' اس نے کہا: ''فُلاں دن۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر تم اس کا سلام نہ پہنچاتے تو خیانت کے مُرتکِب ہوتے [2]۔'' [3]

سلام بھی ہدیہ ہے:

﴿637﴾......حضرت سیِّدُنا ابو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث بن قَیس اور جَرِیر بن عبد اللہ بَجَلِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کے لئے نکلے تو انہیں مدائن کے گرد و نواح میں ایک جھونپڑی میں پایا حاضر ہو کر سلام عرض کیا، پھر پوچھا: ''کیا سَلْمان فارسی آپ ہی ہیں؟'' فرمایا: ''جی ہاں!'' انہوں نے پوچھا: ''کیا آپ صحابیٔ رسول ہیں؟'' فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ میں

---

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۰۵۰، ج۶، ص۲۱۶۔

[2] ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صفحہ 106 پر صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''کسی سے کہہ دیا کہ فُلاں کو میرا سلام کہہ دینا اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور جب اس نے سلام پہنچایا تو جواب یوں دے کہ پہلے اس پہنچانے والے کو اس کے بعد اس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یہ کہے: وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَام۔'' (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام، ج۵، ص۳۲۶) مزید فرمایا: ''یہ سلام پہنچانا اس وقت واجب ہے جب اس نے اس کا التزام کرلیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ ہاں تمہارا سلام کہہ دوں گا کہ اس وقت یہ سلام اس کے پاس امانت ہے جو اس کا حقدار ہے اس کو دینا ہی ہوگا ورنہ یہ بمنزلہ ودیعت ہے کہ اس پر یہ لازم نہیں کہ سلام پہنچانے وہاں جائے۔ اسی طرح حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دربار میں میرا سلام عرض کردینا یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے۔''

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۸۵)

[3] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی ھریرۃ، الحدیث: ۸۴۱، ص۱۷۷۔

صحابی ہوں یا نہیں۔'' یہ سُن کر دونوں حضرات شک میں مُبتلا ہو گئے اور کہنے لگے: ''شاید ہم جن سے ملنا چاہتے ہیں یہ وہ نہیں ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم جس سے ملنا چاہتے ہو میں وہی ہوں۔ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا شَرَف پایا ہے اور ان کی صُحبت بابَرکت بھی مجھے حاصل رہی ہے اور (حقیقت میں) صحابی تو وہ ہے جو حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔'' پھر اِسْتِفْسار فرمایا: ''تم کس کام سے آئے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''ہم ملکِ شام سے آپ کے بھائی کے پاس سے آئے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر پوچھا: ''وہ کون ہے؟'' عرض کی: ''حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔'' فرمایا: ''انہوں نے میرے لئے جو تحفہ بھیجا ہے وہ کہاں ہے؟'' عرض کی: ''انہوں نے آپ کے لئے کوئی تُحفہ نہیں بھیجا۔'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور امانت ادا کرو جو شخص بھی ان کے پاس سے آتا ہے وہ میرے لئے ان کا تُحفہ لاتا ہے۔'' بولے: ''آپ ہم پر تہمت نہ لگائیں اگر آپ کو کوئی ضَرورت ہے تو ہم اسے اپنے مال سے پورا کئے دیتے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے تمہارے مال کی کوئی ضَرورت نہیں، مجھے تو وہ ہدیہ چاہئے جو انہوں نے تمہارے ہاتھ بھیجا ہے۔'' انہوں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہوں نے ہمیں کوئی چیز دے کر نہیں بھیجا سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا: تم میں ایک ایسا شخص موجود ہے کہ جب وہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ہوتا تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی دوسرے کی حاجت نہیں ہوتی تھی۔ لہٰذا جب تم اُن کے پاس جاؤ تو میرا سلام کہنا۔'' حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہی تو وہ ہدیہ ہے جس کا میں تم سے مُطالَبہ کر رہا تھا اور ایک مسلمان کے لئے سلام سے افضل کون سا ہدیہ ہوسکتا ہے جو اچھی دعا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس سے مُبارَک و پاکیزہ ہے۔''(1)

حکمت بھرا فیصلہ:

﴿638﴾...... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن حَنْظَلہ اور ابو نُہَیک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ ایک لشکر میں شریک تھے کہ ایک شخص نے سورۂ مریم کی تِلاوت شُروع کی تو وہاں موجود ایک شخص حضرت سیِّدَتُنا مریم اور حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو برا بھلا کہنے لگا، ہم نے اسے خوب مارا یہاں تک کہ وہ لہولہان ہو گیا، اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ہماری

1 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۰۵۸، ج۶، ص۲۱۹.

شکایت کی اور کہا: ''جب انسان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شکایت کرتا ہے۔''
آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے پاس تشریف لائے اور اسے مارنے کی وجہ دریافت فرمائی۔ ہم نے عرض کی کہ ''ہم سورۂ مریم کی تلاوت کر رہے تھے تو اس نے حضرت سیِّدَتُنا مریم اور حضرت سیِّدُنا عیسٰی روح اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو گالی دی۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تمہیں اس کے سامنے یہ سورت تلاوت کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّۃٍ عَمَلَہُمۡ ۪ ثُمَّ اِلٰی رَبِّہِمۡ مَّرۡجِعُہُمۡ فَیُنَبِّئُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾ (پ۷،الانعام:۱۰۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اس کے عمل بھلے کر دیئے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے وہ انہیں بتا دے گا جو کرتے تھے۔

پھر فرمایا: ''اے گروہ عرب! (یاد کرو) تم دین و دنیا میں کس قدر بُرے اور گھٹیا تھے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں عزّت وغلبہ عطا فرمایا تو کیا اب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی عزت سے لوگوں پر غلبہ چاہتے ہو؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم اپنی ان حرکتوں سے باز آ جاؤ! ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری یہ شان وشوکت جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے، چھین کر دوسروں کو عطا فرما دے گا۔'' پھر آپ نے ہمیں دَرس دیتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا: ''مغرب اور عشا کے درمیان کچھ نوافل (یعنی صلوٰۃ الاوابین) ادا کیا کرو، اس کی بَرَکت سے تم سکون محسوس کرو گے اور اس سے ابتدائی رات کا بوجھ ختم ہو جاتا ہے کیونکہ ابتدائی رات کا بوجھ ہی آخری رات کو زائل کرتا ہے۔'' (1)

دِل کی بات:

﴿639﴾......حضرت سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے لوگوں سے سنا کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''اے ابو عبد اللہ! کیا میں آپ کے لئے ایک گھر بنوادوں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے ناپسند جانا تو انہوں نے کہا: ''آپ اِنکار نہ کریں،

1......الزهد لابی داؤد، باب من زهد سلمان، الحديث:۲۵۷، ج۱، ص۲۷۴.

میں آپ کے لئے ایسا گھر بنوانا چاہتا ہوں کہ جب آپ اس میں لیٹیں تو ایک جانب آپ کا سر لگے اور دوسری جانب پاؤں، جب آپ کھڑے ہوں تو چھت آپ کے سر کو چھوئے، حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''گویا آپ نے میرے دِل کی بات کہی ہے۔'' (1)

قیامت کی تاریکیاں:

﴿640﴾......حضرت سیِّدُنا جَرِیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اے جَرِیْر! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرو، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرمائے گا۔'' پھر فرمایا: ''اے جَرِیْر! کیا تم قیامت کی تاریکیوں کے بارے میں جانتے ہو؟'' حضرت سیِّدُنا جَرِیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''نہیں۔'' تو حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دُنیا میں لوگوں کا ایک دوسرے پر ظُلم کرنا قیامت کی تاریکیوں کا سبب ہے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک باریک لکڑی ہاتھ میں لی جو اُنگلیوں میں صحیح طرح دکھائی بھی نہیں دے رہی تھی اور فرمایا: ''اے جَرِیْر! اگر تم جنّت میں اس قسم کی لکڑی ڈھونڈو گے تو نہ پاؤ گے۔'' انہوں نے پوچھا: ''اے ابو عبداللہ! تو پھر جنت میں کھجور کے اور دیگر درخت کیسے ہوں گے؟'' فرمایا: ''جنت کے درختوں کی جڑیں موتیوں اور سونے کی اور ان کا بالائی حصہ پھلوں سے لدا ہوگا۔'' (2)

سب سے بڑا گنہگار:

﴿641﴾......حضرت سیِّدُنا شِمر بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں زیادہ کلام کرنے والا بروزِ قیامت سب سے بڑا گنہگار ہوگا۔'' (3)

بدگمانی سے اِجتناب:

﴿642﴾......حضرت سیِّدُنا حارِثہ بن مُضَرِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی هريرة، الحديث: ۸٤۰، ص ۱۷۷.

(2)......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب كلام سلمان، الحديث: ۹، ج۸، ص ۱۷۹.

(3)......الزهدللامام احمد بن حنبل، باب زهد سلمان الفارسی، الحديث: ۸۱٤، ص ۱۷۳.

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''میں خادم کے مُتَعَلِّق بدگمان ہونے کے خوف سے اپنا کھانا خود تیار کرتا ہوں۔''(1)

﴿643﴾......حضرت سیِّدُنا عبید بن ابوجَعْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک اَشْجَعِی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو پتا چلا کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مدائن کی ایک مَسْجِد میں ہیں تو وہ ان کے پاس جمع ہونے لگے یہاں تک کہ ہزار کے لگ بھگ اَفراد وہاں جمع ہوگئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہوکر فرمایا: بیٹھو بیٹھو! جب سب لوگ بیٹھ گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سورۂ یوسف کی تِلاوت شروع کردی، آہستہ آہستہ لوگ وہاں سے نکلنے لگے یہاں تک کہ 100 کے قریب اَفراد باقی رہ گئے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جلال میں آکر فرمایا:''تم نے من گھڑت وفُضُول باتیں سننا چاہیں لیکن میں نے تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام سنایا تو اُٹھ کر چلے گئے۔''

حضرت سیِّدُنا امام ثَوْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''تم جھوٹی باتیں سننا چاہتے ہو اور میں تمہیں فُلاں فُلاں سورت کی آیتیں سناتا ہوں۔''(2)

مہمان نوازی ایمان کا حصّہ ہے:

﴿644﴾......حضرت سیِّدُنا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی:''آج کے لوگوں کی عادتیں کتنی اچھی ہیں۔ میں سَفَر میں تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے جب بھی کسی کے ہاں قیام کیا تو اس نے میرے ساتھ اتنا اچھا برتاؤ کیا کہ مجھے یوں لگا جیسے میں نے اپنے بھائی کے پاس قیام کیا ہے۔''

راوی فرماتے ہیں: پھر اس شخص نے لوگوں کی چند اور اچھی عادات اور لطف و مہربانی کے واقعات بتائے تو حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''اے بھتیجے! یہ ایمان کی علامت ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب جانور پر بوجھ لادا جاتا ہے تو وہ (ابتداءً) تیزی سے چلتا ہے اور طویل سفر طے کرنے کے بعد سُست ہوجاتا ہے (غالباً یہ اس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ مہمان اگر میزبان کے ہاں ایک، دو دِن تک رُکے تو میزبان اس کی اچھی خاطر تواضع کرتا ہے

1 ......مسندابن الجعد، باب من حديث ابی خثيمة زهيربن معاوية، الحديث: ٢٥٥١، ص ٣٧١.

2 ......سير اعلام النبلاء، الرقم ٩٦، سلمان الفارسی، ج ٣، ص ٣٤٨، مختصرًا.

اوراس پر بوجھ نہیں پڑتا لیکن اگر وہ زیادہ دن تک رُکے گا تو میزبان اس سے اُکتا جائے گا)۔''

ظاہری اِصلاح کا راز:

﴿645﴾......حضرت سیِّدُنا ابو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہر شخص کا ایک باطِن ہوتا ہے اور ایک ظاہر، جو اپنے باطِن کو سنوار لیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ظاہِر کو سنوار دیتا ہے اور جو اپنے باطِن کو بگاڑ لیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ظاہِر کو بھی بگاڑ دیتا ہے۔'' (1)

بُت کی اَدنٰی سی تَعْظِیم جہنّم میں لے گئی:

﴿646﴾......حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ایک شخص مکھی کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہوا اور دوسرا شخص مکھی کے سبب جہنّم میں جا گرا۔'' لوگوں نے عرض کی: ''وہ کیسے؟'' فرمایا: گذشتہ زمانے میں دو شخص کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے پاس ان کا بُت بھی تھا اور وہاں سے جو بھی گزرتا وہ ان کے بت کو کُچھ نہ کُچھ نذر و نیاز پیش کرتا تھا۔ ان لوگوں نے گزرنے والے ایک شخص سے کہا کہ ''ہمارے اس بت کو نذرانہ پیش کرو۔'' اس نے کہا: ''میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے میں کس چیز کا نذرانہ پیش کروں۔'' بولے: ''کچھ تو پیش کرو اگرچہ ایک مکھی ہی کیوں نہ ہو۔'' چنانچہ، اس نے ایک مکھی بطورِ نذرانہ پیش کر دی۔ جب اس شخص کا اِنْتِقال ہوا تو اسے جہنم میں داخِل کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے دوسرے سے کہا کہ ''بُت کو نذرانہ پیش کرو۔'' اس نے کہا: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی سے تَعَلُّق قائم نہیں کروں گا۔'' یہ سُن کر انہوں نے اس شخص کو شہید کر دیا پس وہ جنّت میں داخِل کر دیا گیا۔'' (2)

ذِکْرُ اللہ کی فضیلت:

﴿647﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارِسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص غُلاموں اور لونڈیوں پر صَدَقہ و خیرات کرتے ہوئے رات بَسر کرے اور دوسرا شخص قرآنِ حکیم

---

(1) ......الزهد لابن المبارك، مارواه نعيم بن حماد في نسخته زائدا، باب حسن السريرة، الحديث: ۷۲، ص ۱۷.

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۸٤، ص ۴۳، بتغيرٍ.

کی تِلاوت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہوئے رات گزارے تو یہ دوسرا شخص پہلے سے افضل ہے۔''

حضرت سیِّدُنا سلیمان تَیمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''پوری رات نیزہ بازی کرنے والے سے ذِکر وتِلاوت کرنے والا افضل ہے۔''[1]

بے حیائی کی آفات:

﴿648﴾......حضرت سیِّدُنا زَاذَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی کو ذلیل ورسوا یا ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے۔ پھر تم اس سے اس حال میں ملو گے کہ وہ لوگوں سے نَفرت کرتا اور لوگ اس سے نَفرت کرتے ہیں اور جب وہ لوگوں سے نفرت کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مہربانی وشَفقت سے محروم کر دیتا ہے۔ پھر تم اسے اس حال میں ملو گے کہ وہ سخت دِل اور بدمزاج ہو جاتا ہے۔ جب وہ اس حالت کو پہنچتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے امانت داری سلب فرما لیتا ہے۔ اب جب تم اسے ملو گے تو اس حالت میں دیکھو گے کہ وہ لوگوں سے خیانت کرتا اور لوگ اس سے خیانت کرتے ہیں۔ جب وہ اس حالت کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایمان بھی سلب فرما لیتا ہے جس کی وجہ سے وہ ملعون ہو جاتا ہے۔''[2]

﴿649﴾......حضرت سیِّدُنا سَلَم بن عَطِیَّہ اَسَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس وقت وہ نَزع کے عالَم میں تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اے فِرِشتے! اس کے ساتھ نرمی سے پیش آ۔'' وہ شخص کہنے لگا کہ مَلَکُ المَوت عَلَیْہِ السَّلَام فرما رہے ہیں: ''میں ہر مومن کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہوں۔''[3]

سَلام عام کرو!

﴿650﴾......حضرت سیِّدُنا اَوْس بن ضَمْعَج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عَرض کی: ''ہمیں کوئی ایسا کام بتائیں جس پر ہم عَمل کریں۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب فضائل القرآن، باب من قال قراءۃ......الخ، الحدیث:۲، ج۷، ص۱۷۸، بتغیرٍ.

2 ......مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، باب ذکر الحیاء وماجاء فیہ، الحدیث:۱۱۳، ص۹۴.

3 ...... کرامات الاولیاء، الحدیث:۱۰۲، ص۱۴۶، مفھومًا.

''سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ اور رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز ادا کرو۔'' (1)

﴿651﴾......حضرت سیِّدُنا ابوعثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْـہ نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی جنگل بیابان میں وُضُو یا تیمّم کر کے اذان کہتا اور نماز قائم کرتا ہے تو اس کی اقتدا میں اس قدر فِرِشتے نماز ادا کرتے ہیں کہ ان کی صفوں کے کنارے نظر نہیں آتے۔'' (2)

خط کے ذریعے اِنْفِرادی کوشش:

﴿652﴾......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سَعِید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط کے ذریعے ارضِ مُقدَّسہ تشریف لانے کی دعوت دی تو انہوں نے جواب لکھا کہ ''زمین کسی کو مُقدَّس نہیں بناتی بلکہ انسان کے اَعمال اسے مُقدَّس بناتے ہیں اور مجھے مَعْلُوم ہوا ہے کہ آپ طبیب (یعنی قاضی) بنا دیئے گئے ہیں۔ اگر آپ لوگوں کو شِفا دیتے ہیں (یعنی دُرُست فیصلہ کرتے ہیں) پھر تو یہ آپ کے حق میں بہتر ہے اور اگر آپ اس سے ناواقف ہیں تو پھر کسی انسان کا قتل کر کے دوزخ میں جانے سے خود کو بچایئے۔'' اس کے بعد حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرماتے تو انہیں واپس جاتا دیکھ کر فرماتے: ''میری طرف آؤ اور اپنا واقعہ مجھے دوبارہ سناؤ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ناواقف طبیب ہوں۔'' (3)

﴿653﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط لکھا کہ ''مجھے مَعْلُوم ہوا ہے کہ آپ طبیب (یعنی قاضی) بنا دیئے گئے ہیں کہ لوگوں کا علاج کریں لیکن خیال رکھنا کہ کسی مسلمان کو قتل کر کے جہنم کے مستحق نہ بن جانا۔'' (4)

دِل اور جسم کی مثال:

﴿654﴾......حضرت سیِّدُنا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہ

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، باب کلام سلمان، الحدیث: ٢٢، ج٨، ص١٨٢، بتغیرٍ.

(2)......السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب الصلاة، باب سنة الاذان والاقامة......الخ، الحدیث: ١٩٠٧، ج١، ص٥٩٦، بتغیرٍ.

(3)......المؤطا للامام مالك، کتاب الوصیة، باب جامع القضاء وکراهیة، الحدیث: ١٥٢٤، ج٢، ص٢٨٥.

(4)......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی هریرة، الحدیث: ٨٣٩، ص١٧٧.

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: دل اور جسم کی مثال اس نابینا اور اَپاہج شخص جیسی ہے کہ اپاہج، نابینا سے کہے: ''میں ایک پھل دار درخت دیکھ رہا ہوں لیکن اُٹھ کر اس سے پھل نہیں توڑ سکتا لہٰذا تم مجھے اُٹھاؤ تاکہ میں پھل اتاروں۔'' تو نابینا اسے اُوپر اُٹھا لے اور وہ پھل توڑ کر خود بھی کھائے اور نابینا کو بھی کھلائے۔''(1)

﴿655﴾......حضرت سیِّدُنا مُغِیرَہ بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سَلَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملے اور فرمایا: ''اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر جاؤ تو پیش آنے والے حالات سے مجھے آگاہ کرنا اور اگر میں تم سے پہلے فوت ہو گیا تو میں تمہیں آگاہ کروں گا۔''(2) چنانچہ، حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال پہلے ہو گیا تو حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سَلَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابو عبداللہ! کیسے ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: ''میں خیریت سے ہوں۔'' پھر پوچھا: ''آپ نے کون سا عمل افضل پایا؟'' حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے تَوَکُّل(3) کو بُہت عمدہ پایا۔''(4)

حضرت سیِّدُنا سَعِید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تین بار فرمایا: ''تم تَوَکُّل کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ یہ کتنا عُمدہ عمل ہے۔''(5)

فِرِشتے پروں سے ڈھانپ لیتے:

﴿656﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''فرعون کی بیوی (حضرت سَیِّدَتُنا آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کو ستایا جاتا تھا اور جب تکالیف دینے والے ہٹتے

1 ......القصاص والمذکرین، ص۲۱۸.

2 ......ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: کیا زندے اور مردے بھی آپس میں ملتے ہیں؟ تو حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنّت میں ہوتی ہیں لیکن انہیں اختیار ہوتا ہے کہ جہاں چاہے جائیں۔ (شعب الایمان للبیهقی، باب التوکل والتسلیم، الحدیث: ۱۳۵۵، ج۲، ص۱۲۱)

3 ......تَوَکُّل کی تعریف: ضَروری اَسباب کے اختیار کرنے میں حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنا اور اس بات کا یقین رکھنا کہ جو کچھ مقدر میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔ (القاموس الفقهیة، ج۱٤، ص۱۸۵)

4 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳۵۹، سلمان الفارسی، ج٤، ص۷۰ 5 ......المرجع السابق.

تو فِرِشتے اپنے پروں سے انہیں ڈھانپ لیا کرتے اور جب انہیں تکلیفیں دی جارہی ہوتیں تو یہ جنّت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ رہی ہوتیں۔'' (1)

شیر سجدہ کرتے:

﴿657﴾......حضرت سیِّدُنا ابوعثمان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے لئے دو شیر بھوکے رکھے جاتے پھر انہیں آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر چھوڑ دیا جاتا تو وہ بھوکے ہونے کے باوجود آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو اپنی زبان سے چاٹتے اور آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے آگے سجدے میں گر جاتے۔'' (2)

حِکْمت کی بات:

﴿658﴾......حضرت سیِّدُنا نافع بن جُبَیْر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نماز پڑھنے کے لئے جگہ تلاش کررہے تھے کہ ''عِلْجَه'' نامی ایک عورت نے دیکھ کر کہا: ''پہلے پاکیزہ دِل تلاش کرلو پھر جہاں چاہو نماز پڑھو۔'' آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''میں اس کی بات سمجھ گیا ہوں۔'' (3)

﴿659﴾......حضرت سیِّدُنا مَیْمُوْن بن مِهْرَان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَه اور حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ایک ''نَبَطِیَّه'' عورت کے پاس قیام پزیر ہوئے اور اس سے پوچھا: ''کیا یہاں نماز پڑھنے کے لئے کوئی پاک جگہ ہے؟'' اس نے کہا: ''پہلے اپنے دِل کو پاک کرو۔'' پھر دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ''کافر کے دِل سے نکلی ہوئی حِکْمت کی بات لے لو۔'' (4)

نماز کے لئے انفرادی کوشش:

﴿660﴾......حضرت سیِّدُنا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰه

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب کلام سلمان، الحدیث: ۲، ج۸، ص۱۷۸.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب ما ذکر مما...... الخ، الحدیث: ۹، ج۷، ص۴۴۸.

3 ......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی البیعة، الحدیث: ۱٦۱٤، ج۱، ص۳۱۱.

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد سلمان الفارسی، الحدیث: ۸۱۸، ص۱۷۳.

تَعَالٰی عَنْہ کے حصّہ میں ایک لونڈی آئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فارسی زبان میں فرمایا: ''نماز ادا کرو۔'' اس نے اِنکار کیا۔ پھر فرمایا: ''اے خاتون! ایک سجدہ ہی کرلے۔'' اس نے اس سے بھی اِنکار کر دیا۔ تو کسی نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے دریافت کیا کہ ''اے ابوعبداللّٰہ! ایک سجدے سے اس کو کیا فائدہ پہنچنا تھا؟'' اِرشاد فرمایا: ''اگر یہ ایک سجدہ ہی کرلیتی تو اس کو پانچوں نمازوں کی توفیق مل جاتی اور جس کا اِسلام میں کچھ حصّہ ہو وہ اس سے بہتر ہے جس کا اِسلام میں کوئی حصّہ نہیں۔'' (1)

مومن وکافِر کی آزمائش میں فرق:

﴿661﴾......حضرت سیِّدُنا سعید بن وَہْب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے ایک دوست کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو ''کِنْدَہ'' سے تعلّق رکھتا تھا۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندے کو مصیبت وآزمائش میں مُبْتَلا فرماتا ہے۔ پھر اسے اس سے نجات عطا فرماتا ہے تو یہ اس کے گذشتہ گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے اور وہ مومن بندہ آئندہ کے لئے محتاط ہو جاتا (یعنی نافرمانیوں سے باز آجاتا) ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کافر کو بھی آزمائش میں مُبْتَلا کرتا اور پھر اسے عافیت بخشتا ہے لیکن وہ اس اُونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے باندھا اور کھولا جاتا ہے جبکہ وہ نہیں جانتا کہ اسے باندھا کیوں گیا اور کھولا کیوں گیا۔'' (2)

مومن کی مثال:

﴿662﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسعید وَھْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مومن کی مثال دُنیا میں اس مریض کی طرح ہے جس کا طبیب ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کی بیماری کو بھی جانتا اور اس کے علاج سے بھی باخبر ہوتا ہے۔ جب وہ مریض کسی نقصان دِہ چیز کی خواہش کرتا ہے تو اسے روک دیتا اور کہتا ہے: ''اس چیز کے قریب نہ جانا، اگر تم اس تک گئے تو وہ تمہیں ہلاک کردے گی۔'' وہ طبیب اس مریض کو مسلسل نقصان دِہ اشیاء سے بچنے کی تلقین کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ ان چیزوں سے پرہیز کرنے کی وجہ سے

1......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٠٥٤، ج٦، ص٢١٨.

2......الزہد لہناد بن السری، باب حط الخطایا، الحدیث: ٤١٤، ج١، ص٢٤٢.

صحت یاب ہوجاتا ہے۔اسی طرح مومن کُفّار کو عیش کرتا دیکھ کر بہُت سی چیزوں کی خواہش کرتا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ان چیزوں سے باز رہنے کا حکم فرماتا اور اسے ان چیزوں سے روک دیتا ہے یہاں تک کہ اسے مَوت دے کر جنّت میں داخِل فرمادیتا ہے۔'' (1)

3 چیزیں رُلاتی اور 3 ہنساتی ہیں:

﴿663﴾......حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن بُرقان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے 3 چیزیں ہنساتی اور 3 رُلاتی ہیں۔ ہنسانے والی 3 چیزیں یہ ہیں: تَعَجُّب ہے اس شخص پر جو دُنیا سے اُمّیدیں باندھتا ہے حالانکہ موت اس کی تلاش میں ہے، اور حیرت ہے اس غافِل انسان پر جو غَفْلت سے بیدار نہیں ہوتا اور اس پر بھی تَعَجُّب ہے جو منہ کھول کر ہنستا ہے حالانکہ اسے نہیں مَعْلُوم کہ اس کا رب عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہے یا ناراض اور رُلانے والی 3 چیزیں یہ ہیں: حُضُور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رِضوانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کی جدائی، نَزْع کی تکالیف کا پیش آنا اور بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا جبکہ مجھے مَعْلُوم نہیں کہ میں جہنم کی طرف ہانکا جاؤں گا یا جنت میں جگہ پاؤں گا۔'' (2)

وسوسوں سے چھٹکارے کی انوکھی ترکیب:

﴿664﴾......حضرت سیِّدُنا زید بن صُوحَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے آقا حضرت سیِّدُنا زید بن صُوحَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ساتھ بازار میں تھا کہ ہمارے قریب سے حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گزرے۔ آپ نے ایک وَسْق (ساٹھ صَاع یعنی 1440 تولے، بعض کے نزدیک ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر) کھانا خریدا تو میرے آقا نے عَرض کی: ''اے ابو عبد اللّٰہ! آپ صحابیٔ رسول ہو کر اتنا کھانا خرید رہے ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا سَلْمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب بندہ اپنا رزق جمع کرلیتا ہے تو اس کا دِل مطمئن ہو کر عبادت میں لگ جاتا ہے اور شیطان اس سے مایوس ہوجاتا ہے۔'' (3)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم ٥٩ سلمان الفارسی، ذکر نبذة من......الخ، ج ١، ص ٢٨٠.

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی هریرة، الحدیث: ٨٣٧، ص ١٧٦.

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٠٥٧، ج ٦، ص ٢١٩.

﴿665﴾......حضرت سیِّدُ نا ابن غَنِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بندہ جب اپنا رزق حاصل کر لیتا ہے تو دِل مطمئن ہو جاتا ہے۔'' (1)

وصال پُر ملال:

﴿666﴾......حضرت سیِّدُ نا سعید بن مَعْرُوف اور حضرت سیِّدُ نا سعید بن سُوقَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پیٹ کی تکلیف میں مُبتلا ہوئے تو ہم ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور کافی دیر تک ان کے پاس بیٹھے رہے۔ یہ بات ان پر شاق گزری تو اپنی زوجہ سے فرمایا: ''وہ خوشبو کہاں ہے جو میں (روم کے شہر) ''بَلَنْجَر'' سے لایا تھا؟'' زوجہ نے وہ خوشبو حاضر کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اسے پانی میں ملا کر میرے بستر کے اِردگرد چھڑک دو کیونکہ اب میرے پاس وہ قوم آنے والی ہے جو نہ جن ہے نہ انسان (بلکہ فِرِشتے ہیں)۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نے ایسا ہی کیا اور ہم وہاں سے چلے آئے۔ جب دوبارہ وہاں گئے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روح قَفَسِ عُنْصُرِی سے پرواز کر چکی ہے۔'' (2)

﴿667﴾......حضرت سیِّدُ نا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ بُقَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: ''جب حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس وقت وہ چار دروازوں والے کمرہ میں تھے مجھے بلا کر فرمایا: ''اے بُقَیْرَہ! دروازے کھول دو کیونکہ آج ملاقاتی آنے والے ہیں اور مجھے نہیں مَعلُوم کہ وہ کس دروازے سے اندر داخل ہوں گے۔'' پھر خوشبو منگوائی اور فرمایا: ''اسے پانی میں ملا کر میرے بستر کے اِردگرد چھڑک دو۔'' میں نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا: ''اب میرے پاس سے چلی جاؤ کچھ دیر بعد آنا۔'' پھر میں نے تھوڑی دیر کے بعد جا کر دیکھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روح قَفَسِ عُنْصُرِی سے پرواز کر چکی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بستر پر یوں لیٹے ہوئے تھے جیسے سو رہے ہوں۔'' (3)

---

1 ......شعب الایمان للبیهقی، باب التوکل و التسلیم، الحدیث: ۱۲۲۰، ج۲، ص۸۳.

2 ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۲۵۹۹ سلمان بن الاسلام ابو عبدالله الفاری، ج۲۱، ص۴۵۷.

3 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳۵۹ سلمان الفارسی، ج۴، ص۶۹.

حضرت سَیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

ہجرت میں سَبقت لے جانے والوں میں حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْ داء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غور وفکر کرنے والے، عارِف، وَعظ ونصیحت کرنے والے عالم نعمتیں عطا فرمانے والے ربِ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ اوراس کی نعمتوں (کے حق) کو پہچاننے والے، خوشی ورنج میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تخلیق کردہ اشیاء میں غور وفکر کرنے والے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عبادت سے اس قدر محبت تھی کہ عبادت کے شوق اور حساب کی شدّت کے خوف سے تجارت کو ترک فرما دیا۔عمل پر ہمیشگی اختیار کرنے والے، قربِ الٰہی کے مشتاق، دنیاوی غموں کی پرواہ نہ کرنے والے تھے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے فہم کے دروازے کھول دیئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ علم وحکمت کو جاننے والے تھے۔

اہلِ تَصَوُّف فرماتے ہیں: ''بلندیاں عطا فرمانے والے کے شوقِ دیدار ومحبت میں مُشَقَّتیں برداشت کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فکرِ آخرت:

﴿668﴾......حضرت سَیِّدُ نا عَوْن بن عبد اللّٰہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِ دَرْ داء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے پوچھا کہ حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْ داء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کون سا عمل افضل تھا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: ''فکرِ آخرت کرنا اور عبرت حاصل کرنا۔'' (1)

﴿669﴾......حضرت سَیِّدُ نا عَوْن بن عبد اللّٰہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِ دَرْ داء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے پوچھا گیا کہ ''حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْ داء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کون سا عمل کثرت سے کرتے تھے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: ''عبرت حاصل کرنا۔'' (2)

﴿670﴾......حضرت سَیِّدُ نا سالم بن ابو الْجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِ دَرْ داء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے پوچھا گیا کہ ''حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْ داء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کون سا عمل افضل تھا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ

1......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی الدرداء، الحدیث: ٧٢٠، ص ١٦٠.

2......الزھد لابن المبارک، باب ماجاء فی ذکر عامر بن قیس وصلة بن اشیم، الحدیث: ٨٧٢، ص ٣٠٢، بتغیرٍ.

تعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: ''(آخرت کے مُعاملے میں) غوروفکر کرنا۔''[1]

﴿671﴾...... حضرت سیِّدُ نامَعْدَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''(آخرت کے مُعامَلات میں) لمحہ بھر غوروفکر کرنا ساری رات کی (نفلی) عِبادت سے بہتر ہے۔''[2]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی نصیحت:

﴿672﴾...... حضرت سیِّدُ ناحَبِیب بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جنگ میں روانگی سے قبل حضرت سیِّدُ ناابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''اے ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ! مجھے وصیت فرمایئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم خوشی کی حالت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یادرکھو وہ تمہیں تمہاری مصیبت وتنگی کے وقت یادرکھے گا اور جب کوئی دنیاوی چیز تمہیں اچھی لگے تو اسے اختیار کرنے سے پہلے اس کا انجام سوچ لینا۔''[3]

﴿673﴾...... حضرت سیِّدُ ناسالم بن ابو الْجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ کھیتی باڑی میں مصروف دو بیل حضرت سیِّدُ ناابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے سامنے سے گُزرے۔ ان میں سے ایک ٹھہرا تو دوسرا بھی رُک گیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس میں بھی انسان کے لئے عبرت ہے۔''[4]

جذبۂ عبادت وترکِ تجارت:

﴿674﴾...... حضرت سیِّدُ ناعَمْرو بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِعْثَت ہوئی اس وقت میں تجارت کیا کرتا تھا۔ میں نے کوشش کی کہ میری تجارت بھی باقی رہے اور میں عبادت بھی کرتا رہوں لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ بالآخر میں تجارت کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہوگیا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں ابودَرْدَاء کی جان ہے! اگر مسجد

---

1 ...... المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث: ۷، ج۸، ص۱۶۷.

2 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ۷۴۶، ص۱۶۳.

3 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم ۱۶۴، ابو الدرداء، ج۴، ص۲۲.

4 ...... المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث: ۲۰، ج۸، ص۱۶۹.

کے دروازہ پر میری دکان ہو اور میں یومیہ اس سے 40 دینار کما کر راہِ خُدا میں صدقہ کروں اور میری نمازوں میں بھی اس سے خلل واقع نہ ہو پھر بھی میں تجارت کرنا پسند نہیں کروں گا۔'' کسی نے عرض کی: ''اے ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ تجارت کو اس قدر ناپسند کیوں جانتے ہیں؟'' فرمایا: ''حساب کی شدّت کے خوف کی وجہ سے۔''[1]

﴿675﴾......حضرت سیِّدُنا خَیْثَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِعْثَت سے پہلے میں تجارت کیا کرتا تھا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِعلان نبوت فرمایا تو میں نے عبادت وتجارت کو جمع کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ پھر میں تجارت ترک کر کے عبادت میں مشغول ہو گیا۔''[2]

﴿676﴾......حضرت سیِّدُنا ابوعبدربّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ مَسْجِد کے دروازے پر میری دکان ہو اور میں یومیہ اس سے 300 دینار کماؤں اور تمام نمازیں بھی مسجد میں باجماعت ادا کروں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خرید وفروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا شمار ان لوگوں میں ہو جنہیں بیع وتجارت ذِکرِ الٰہی سے غافل نہیں کرتی۔''[3]

بے مثال جنتی نعمتیں:

﴿677﴾......حضرت سیِّدُنا عَوْف بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے خواب میں ایک گندمی رنگ کا قبہ (یعنی گنبد) اور سبز چراگاہ دیکھی اور اس قبہ کے اِردگرد بکریوں کو چرتے دیکھا تو پوچھا: ''یہ کس کے لئے ہے؟'' جواب ملا: ''یہ عبدالرحمٰن بن عَوف کے لئے ہے۔'' راوی کہتے ہیں: ''کچھ دیر بعد حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خود اس قبہ سے نکلے اور مجھ سے کہا: ''اے عَوْف! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ ہمیں قرآنِ مجید کی تِلاوت کے اجر میں عطا فرمایا ہے اور اگر تم اس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھو تو وہاں ایسی ایسی نعمتیں پاؤ گے کہ ان کی مثل نہ تمہاری آنکھوں نے کبھی دیکھیں، نہ تمہارے کانوں نے کبھی ان کا تذکرہ سنا اور نہ ہی تمہارے دِل پر کبھی ان کا خیال گزرا ہے اور یہ سب اللہ

1 ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، ج٤٧، ص١٠٨.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث: ٣٠، ج٨، ص١٧٢.

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ٧٣٥، ص١٦٢.

عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے تیار کی ہیں کیونکہ انہوں نے دُنیا کو ان راحتوں کے لئے چھوڑ دیا۔"[1]

عَمل میں سستی کا ایک سبب:

﴿678﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "جو کھانے پینے کی نعمت کے علاوہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو نہیں پہچانتا اس کا عَمل تھوڑا ہوجاتا ہے اور اُسے تکالیف کا سامنا رہتا ہے[2] اور جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے دنیا اس کے ہاتھ نہیں آتی۔"[3]

﴿679﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی ہی نعمتیں ایک ساکن (یعنی ٹھہری ہوئی) رگ میں پوشیدہ ہوتی ہیں۔"[4]

﴿680﴾......حضرت سیِّدُنا حَسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "جب تک تم نیک لوگوں سے محبت رکھو گے بھلائی پر رہو گے اور تمہارے بارے میں جب کوئی حق بات بیان کی جائے تو اسے مان لیا کرو کہ حق کو پہچاننے والا اس پر عَمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔"[5]

﴿681﴾......حضرت سیِّدُنا مِسْعَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے فرمایا: "حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں عِلم عطا کیا گیا۔"[6]

دُشمن سے درگزر:

﴿682﴾......حضرت سیِّدُنا شُرَیح بن عُبَیْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مخاطب کر کے کہا: "اے قُراء کے گروہ! کیا بات ہے تم ہم سے بھی زیادہ بُزدل ہو، جب تم

1......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحديث: ٧١٤، ص١٥٩، بتغيرٍ.

2......الزهد لابن المبارك، باب فضل ذكر الله، الحديث: ١٥٥١، ص٥٤٢.

3......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحديث: ٧٧٢، ص١٦٦.

4......الزهد لابی داؤد، باب من خبر ابی الدرداء، الحديث: ٢٤٠، ج١، ص٢٥٦.

5......شعب الايمان للبيهقی، باب فی مقاربة وموادة......الخ، الحديث: ٩٠٦٣، ج٦، ص٥٠٣، بتغيرٍ.

6......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الفضائل، باب ما ذكر فی ابی الدرداء، الحديث: ١، ج٧، ص٥٣٥.

سے کسی چیز کا سوال کیا جاتا ہے تو اس وقت بخیل بن جاتے ہو اور کھانے کے دوران بڑے بڑے لقمے منہ میں ڈالتے ہو؟'' حضرت سیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور نہ ہی کوئی جواب دیا۔ یہ خبر جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس کے مُتَعَلِّق دریافت فرمایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس شخص کے لئے دُعائے مَغْفِرت کی، پھر کہا: ''اے عمر! کیا ہم لوگوں سے جو کچھ بھی سنیں اس پر ان سے جھگڑا کریں؟'' اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس شخص کے پاس گئے اور اسے گریبان سے پکڑ کر حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں لے آئے، اس شخص نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ''میں نے تو مذاق کے طور پر ایسا کہا تھا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف وحی فرمائی:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ (پ ۱۰، التوبة: ٦٥)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔(1)

جاہل و بے عمل کے لئے ہلاکت:

﴿683﴾......حضرت سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہْران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہلاکت ہے اس جاہل کے لئے جو علم حاصل نہیں کرتا اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو اسے علم عطا فرماتا اور ہلاکت ہے اس عالم کے لئے جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا۔'' یہ بات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سات مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (2)

﴿684﴾......حضرت سیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم اس وقت تک کامل فقیہ نہیں بن سکتے جب تک قرآن مجید کو مُخْتَلِف وجوہ سے سمجھ نہ لو اور تم اس وقت تک کامِل فقیہ نہیں بن سکتے حتی کہ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے بُرا سمجھو۔ پھر اپنے نفس کو دیکھو تو اسے لوگوں سے بڑھ کر برا سمجھو۔'' (3)

1 ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، ج٤٧، ص١١٩.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ٧٦٤، ص١٦٦، مختصرًا.

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ٧١٣، ص١٥٩.

عالم کی نشانی:

﴿685﴾......حضرت سیِّدُنا لقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''زندگی میں نرمی وآسانی آدمی کے عالم ہونے کی علامت ہے۔'' (1)

﴿686﴾......حضرت سیِّدُنا شریک بن نہیک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اہلِ علم حضرات کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا اور ان کی مجالس میں شریک ہونا آدمی کے عالم ہونے کی علامت ہے۔'' (2)

عالم وجاہل کی عبادت میں فرق:

﴿687﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسعید کِنْدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''عقلمندوں (یعنی علم والوں) کے کھانے پینے اور سونے کی بھی کیا بات ہے کہ بے وقوفوں (یعنی جاہلوں) کی شب بیداری اور روزے بھی ان کے سامنے عیب دار ہوجاتے (یعنی ناقص رہ جاتے) ہیں اور صاحبِ تقویٰ و یقین کی ذرا سی نیکی جاہلوں کی پہاڑوں جیسی عبادت سے افضل اور بہتر ہے۔'' (3)

﴿688﴾......حضرت سیِّدُنا ابوھیثم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو ان باتوں کا مکلّف نہ بناؤ جن کا انہیں مکلّف نہیں بنایا گیا اور حساب وکتاب کا مُعَامَلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ دو۔ اے ابنِ آدم! تم پر اپنے نفس کا مُحاسبہ لازم ہے کیونکہ جو کسی کی ٹوہ میں رہتا ہے اس کا غم طویل ہوجاتا ہے اور اس کا غصّہ ٹھنڈا نہیں ہوتا۔'' (4)

﴿689﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو

1......المسندللامام احمدبن حنبل، حدیث ابی الدرداء، الحدیث: ۲۱۷۵٤، ج۸، ص۱٦۳.

2......التاریخ الکبیر للبخاری، باب الشین، باب شریك، الحدیث: ۲٦۵۳، ج٤، ص۲۰۰، بتغیرٍ.

3......الزهدللامام احمدبن حبنل، باب زهدابی الدرداء، الحدیث: ۷۳۸، ص۱٦۲، بتغیرٍ.

4......الزهدللامام احمدحنبل، باب زهدابی الدرداء، الحدیث: ۷۷۱، ص۱٦٦، مختصرًا.

اور جان لو! وہ قلیل مال جو تمہاری دُنیاوی فکروں سے نجات کا ذَرِیعَہ بنے اس کثیر مال سے بہتر ہے جو تمہاری غفلت کا سبب بنے۔ جان لو! نیکی کبھی پرانی نہیں ہوتی اور گُناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا۔'' (1)

بھلائی کس میں ہے؟

﴿690﴾......حضرت سیِّدُنا مُعَاوِیَہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بھلائی اس میں نہیں کہ تجھے کثیر مال واولاد مل جائے بلکہ بھلائی تو اس میں ہے کہ تیرا حِلم بڑھے، عِلم ترقی کرے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں لوگوں سے آگے بڑھے اور جب تم کوئی نیکی کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاؤ اور بُرائی ہو جانے پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش کا سوال کرو۔'' (2)

زندگی کو پسند کرنے کی وجہ:

﴿691﴾......حضرت سیِّدُنا عَبَّاس بن جُلَیْد حَجْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر 3 چیزیں نہ ہوتیں تو میں زندہ رہنے کو مرنے پر ترجیح نہ دیتا۔'' میں نے عرض کی: ''وہ 3 چیزیں کون سی ہیں؟'' فرمایا: ''دن رات اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور سجدے کرنا، سخت گرمی کے دنوں میں پیاسا رہنا (یعنی روزے رکھنا) اور ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا جو کلام کو عُمدہ پھلوں کی طرح چنتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''کمال درجہ تقویٰ یہ ہے کہ بندہ ایک ذرہ کے مُعَاملے میں بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور جس حلال میں ذرہ بھر بھی حرام کا شُبہ ہوا سے ترک کردے، اس طرح وہ اپنے اور حَرام کے درمیان مضبوط آڑ بنالے گا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مُقدّس کلام میں بندوں کے اَنجام کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ؕ﴿۷﴾ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

(پ ۳۰، الزلزال: ۷، ۸)

اس لئے تم کسی بُرائی کو معمولی نہ سمجھو اور نہ ہی کسی نیکی کو حقیر جانو۔'' (3)

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث: ۱، ج۸، ص ۱۶۷.

(2)......المرجع السابق، الحدیث: ٦.

(3)......الزھد الکبیر للبیھقی، الحدیث: ۸۷۰، ص ۳۲٤.

دِین سیکھنے اور سکھانے والا اَجر میں برابر ہیں:

﴿692﴾......حضرت سیِّدُ نا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے راویت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''کیا بات ہے تمہارے عُلَما دُنیا سے رخصت ہو گئے اور بےعلم، علم سیکھ نہیں رہے؟ بےشک علمِ دین سیکھنے اور سکھانے والا اجر میں برابر ہیں اور ان کے علاوہ (جو نہ علمِ دین سیکھتے ہیں، نہ دوسروں کو سکھاتے ہیں) کسی میں بھلائی نہیں۔'' (1)

عِلْم کے اعتبار سے لوگوں کی اَقسام:

﴿693﴾......حضرت سیِّدُ نا لقمان بن عامر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''لوگ تین طرح کے ہیں: (۱) عالم، علم رکھنے والا (۲) طالبِ علم، علم سیکھنے والا (۳) جاہل، نہ علم رکھتا ہے نہ سیکھتا ہے اور اس میں کوئی بھلائی نہیں۔'' (2)

﴿694﴾......حضرت سیِّدُ نا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''علم حاصل کرو! اس لئے کہ علم سکھانے والے اور سیکھنے والے کا اَجر یکساں ہے اور ان دونوں کے عِلاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔'' (3)

اہلِ دمشق کو وَعظ و نصیحت:

﴿695﴾......حضرت سیِّدُ نا ضَحَّاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''اے اہلِ دمشق! تم سب دِین میں اِسلامی بھائی، گھروں میں ایک دوسرے کے پڑوسی اور دُشمن کے مُقابلے

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث:۲۶، ج۸، ص۱۷۰۔
الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحدیث:۷۲۸، ص۱۶۱، بتغیر۔

2 ......سنن الدارمی، المقدمة، باب فی ذهاب العلم، الحدیث:۲۴۶، ج۱، ص۹۰، مختصرًا۔
الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحدیث: ۷۳۲، ص۱۶۱، مفهومًا۔

3 ......سنن الدارمی، المقدمة، باب فی فضل العلم و العلم، الحدیث: ۳۲۷، ج۱، ص۱۰۷۔
الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحدیث:۷۲۷، ص۱۶۱۔

میں ایک دوسرے کے مُعاوِن و مددگار ہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے؟ میری محنت ومُشَقَّت تمہارے عِلَاوہ دوسروں پر صرف ہورہی ہے۔ میں تمہارے عُلَما کو دُنیا سے رخصت ہوتے دیکھ رہا ہوں اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے بے علم عِلْم حاصل نہیں کرتے۔ تم رزق کی تلاش میں اپنی آخرت بھولے بیٹھے ہو۔ سنو! ایک قوم نے مضبوط محلات تعمیر کئے۔ کثیر مال اکٹھا کیا اور لمبی لمبی اُمّیدیں باندھیں مگر وہی محلات ان کی قبروں میں تبدیل ہوگئے۔ ان کی اُمّیدوں نے انہیں دھوکے میں ڈالا اور ان کا مال ضائع ہوگیا۔ خبردار! عِلْم حاصل کرو کیونکہ عِلْم سکھانے اور سیکھنے والا اَجر میں برابر ہیں اور ان دونوں کے عِلَاوہ کسی شخص میں بھلائی نہیں۔"(1)

﴿696﴾......حضرت سیِّدُنا قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اے لوگو! عِلْم حاصل کرلو اس سے پہلے کہ عِلْم اُٹھ جائے۔ بے شک عُلَما کے جانے سے عِلْم اٹھ جاتا ہے اور عِلْم سیکھنے اور سکھانے والا دونوں اَجر میں برابر ہیں۔ بے شک سمجھدار لوگ دو قسم کے ہیں: (۱) عِلْم سکھانے والے (۲) عِلْم سیکھنے والے، ان کے عِلَاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔"(2)

﴿697﴾......حضرت سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اے لوگو! میں تمہیں کبھی ایسی بات کا حکم دیتا ہوں جس پر خود عَمَل نہیں کرتا لیکن اُمید ہے کہ میں اس پر اَجر پاؤں گا (یعنی میرے بتانے سے تم عَمَل کروگے تو مجھے بھی ثواب ملے گا)۔"(3)

تقویٰ بغیر عِلْم اور عِلْم بغیر عَمَل کے کامل نہیں:

﴿698﴾......حضرت سیِّدُنا ضَمْرَہ بن حَبِیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "کوئی اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک عالم نہ بن جائے اور اس وقت تک عِلْم سے آراستہ نہیں ہوسکتا جب تک اپنے عِلْم پر عَمَل نہ کرے۔"(4)

---

1 ......القصاص والمذكرين، ص ۲۲۲.

2 ......سنن الدارمی، باب فی فضل العلم والعالم، الحدیث: ۲۴۶/۲۴۵ ج ۱، ص ۹۰۔ الحدیث: ۳۲۷، ص ۱۰۷.

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث: ۱۲، ج ۸، ص ۱۶۸.

4 ......سنن الدارمی، باب من قال العلم الخشیة وتقوی الله، الحدیث: ۲۹۳، ج ۱، ص ۱۰۰، مفهومًا

سب سے زیادہ خوف زدہ کرنے والی بات:

﴿699﴾......حضرت سیّدُنا حُمَید بن ہِلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: مجھے سب سے زیادہ اس بات سے خوف آتا ہے کہ قیامت کے دن جب میں حساب کے لئے کھڑا ہوں تو مجھ سے کہا جائے: ''تم نے عِلم تو حاصل کیا لیکن عِلم پر کیوں عَمَل نہ کیا۔'' (1)

﴿700﴾......حضرت سیّدُنا حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے فرمایا جائے: ''اے عُوَیْمِر! تم نے عِلم حاصل کیا یا جاہل رہے؟'' اگر میں نے عرض کی کہ عِلم حاصل کیا ہے۔ تو پھر مجھ سے حکم اور مُمانَعت والی ہر آیتِ قرآنی کے مُتَعَلِّق پوچھ گچھ کی جائے گی کہ ''کیا تو نے حکم اور مُمانَعت والی آیت پر عَمَل کیا؟'' میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے عِلم سے جو نَفْع نہ دے، ایسے نَفْس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دُعا سے جو مقبول نہ ہو۔'' (2)

﴿701﴾......حضرت سیّدُنا لقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سیّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں بروزِ قیامت تمام مخلوق کے سامنے مجھ سے یہ سوال نہ کر لیا جائے کہ ''اے عُوَیْمِر! کیا تو نے عِلم حاصل کیا؟'' مَیں ہاں میں جواب دوں تو پھر پوچھا جائے کہ ''اپنے عِلم پر کہاں تک عَمَل کیا؟'' (3)

خط کے ذَرِیعے نیکی کی دعوت:

﴿702﴾......حضرت سیّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک دوست سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک خط لکھا کہ اے میرے بھائی! اپنی صحت و فراغت کو غنیمت جانو اس سے پہلے کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جس کو مخلوق دور نہ کر سکے اور مصیبت زدہ کی دعا

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث:۱۹، ج۸، ص۱۶۹.

(2)......الزھد لابی داؤد، باب من خبر ابی الدرداء، الحدیث:۲۱۵، ج۱، ص۲۳۱، مفھومًا.

(3)......شعب الایمان للبیھقی، باب فی نشر العلم، الحدیث:۱۸۵۲، ج۲، ص۲۹۹، مفھومًا.

کو غنیمت سمجھو۔[1] **اے میرے بھائی!** مسجد کو (عبادت کے لئے) اپنا گھر بنالو کیونکہ میں نے رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔'' اور جو لوگ مَساجِد کو اپنا گھر بنا لیتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے راحت وآرام اور پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزار کر اپنی رضا تک پہنچانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

اے میرے بھائی! یتیم پر رحم کرو، اسے اپنے قریب کرو اور اپنے کھانے میں سے اسے کھلاؤ کیونکہ ایک بار کسی شخص نے بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں قَساوَتِ قلبی (یعنی دِل کی سختی) کی شِکایَت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم اپنے دِل کو نرم کرنا چاہتے ہو؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' ارشاد فرمایا: ''یتیم کو اپنے قریب کرو، اس کے سر پر ہاتھ پھیرو اور اپنے کھانے میں سے اسے کھلاؤ کہ یہ چیزیں دِل کو نرم کرتی اور حاجات کے پورا ہونے کا بھی ذَرِیعَہ ہیں۔''

اے میرے بھائی! اتنا مال اکٹھا نہ کرو جس کا شکر ادا نہ کرسکو۔ بے شک میں نے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ ''قیامت کے دن ایک ایسے مالدار کو لایا جائے گا جس نے مال کے مُعَاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وفرمانبرداری کی ہوگی۔ وہ اس حال میں آئے گا کہ وہ آگے اور اس کا مال اس کے پیچھے ہوگا۔ پل صراط پر جب بھی کوئی رکاوٹ آئے گی تو اس کا مال اسے کہے گا: چلو! چلو! تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام حُقُوق پورے کئے ہیں۔ پھر ایک ایسے مالدار کو لایا جائے گا جس نے مال کے مُعَاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت نہ کی ہوگی۔ وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا مال اس کے کندھوں کے درمیان ہوگا وہ اسے پھسلائے گا اور کہے گا: ''تیری ہَلاکت ہو! تو نے میرے معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کیوں نہ کی؟ وہ اسی طرح کہتا رہے گا حتی کہ ہَلاکت کی دُعا مانگے گا۔''

اے میرے بھائی! مجھے مَعلُوم ہوا ہے کہ تم نے ایک خادِم خریدا ہے۔ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''بندہ جب تک کسی خادِم سے مدد نہیں لیتا، مسلسل اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب پاتا رہتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اسے اپنے قرب سے نوازتا ہے اور جب وہ کسی خادم سے خدمت لیتا ہے تو اس پر اس کا حِساب لازم ہوجاتا ہے۔'' میری زوجہ نے مجھ سے ایک خادِم رکھنے کا مُطَالَبَہ کیا تھا لیکن حِساب کے خوف سے میں نے اسے ناپسند جانا حالانکہ میں ان دنوں مالدار تھا۔ **اے میرے بھائی!** اگر ہم سے پورا پورا حساب لیا گیا تو بروزِ

1 ......الجامع لعمربن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، ج١٠، ص١٣٥.

قیامت میرا اور تیرا مددگار کون ہوگا؟

اے میرے بھائی! رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صحابی ہونے کی وجہ سے دھوکے میں نہ رہنا۔ بے شک ہم حُضُور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ایک طویل عرصہ زندہ رہے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ہمیں کن کن حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

بنتِ ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا نِکاح:

﴿703﴾......حضرت سیِّدُنا ثابت بُنَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ یَزِید بن مُعَاوِیَہ نے حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کی صاحبزادی ''دَرداء'' کے لئے نِکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رد کر دیا۔ یزید کے ساتھیوں میں سے ایک نے یزید سے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرا بھلا کرے! تو مجھے اس لڑکی سے نِکاح کرنے کی اجازت دے دے؟'' یزید نے کہا: ''تو ہلاک ہو! یہ ممکن نہیں۔'' اس شخص نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری اِصلاح کرے! مجھے اِجازت دے دے۔'' یزید نے اِجازت دے دی۔ چنانچہ، اس شخص نے حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف پیغام بھیجا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی بیٹی کا نِکاح اس آدمی کے ساتھ کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ''یہ بات لوگوں میں مشہور ہوگئی کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یزید کا پیغام رد کر کے اپنی بیٹی کا نِکاح ایک غریب مسلمان سے کر دیا ہے۔'' (اس پر) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے اپنی بیٹی دَرداء کی بہتری سوچی ہے تم اس وقت دَرداء کے بارے میں کیا سوچتے جب ایک دُنیادار بادشاہ اس کا شوہر ہوتا اور وہ ایسے گھر میں رہتی جس میں اس کی نظریں چکاچوندھ (یعنی اندھی) ہو جاتیں تو کیا اس کا دِین سَلامت رہتا؟'' (1)

تنہائی میں گناہ کرنے کی دُنیاوی سزا:

﴿704﴾......حضرت سیِّدُنا داود بن مِہْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں بچپن میں ایک بار حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیَاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام کیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھیں کھلی تھیں اور میں سمجھ رہا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے مُلاحَظہ فرما رہے ہیں۔ کافی دیر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی حالت میں رہے پھر سر جھکایا اور پوچھا: ''بیٹا! تم کب سے یہاں کھڑے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''کافی دیر سے کھڑا ہوں۔''

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحديث: ٧٦١، ص ١٦٥.

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہم کسی خیال میں تھے اور تم کسی اور خیال میں تھے۔'' پھر فرمایا: ہمیں حضرت سَیِّدُنا سلیمان بن مِہْرَان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے بیان فرمایا کہ حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِرشاد ہے کہ ''بندے کو اس بات سے خوفزدہ رہنا چاہئے کہ کہیں مسلمانوں کے دلوں میں اس کی نَفْرت نہ ڈال دی جائے اور اسے پتا تک نہ چلے۔'' پھر فرمایا: ''جانتے ہو ایسا کیونکر ہوتا ہے؟'' حضرت سَیِّدُنا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: ''مجھے نہیں مَعْلُوم۔'' فرمایا: ''بندہ تنہائی میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے جس کی وجہ سے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کے دلوں میں اس کی نَفْرت ڈال دیتا ہے اور اسے مَعْلُوم بھی نہیں ہوتا۔''(1)

دوست اور دوستی کے آداب:

﴿705﴾......حضرت سَیِّدُنا لقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تیرا دوست تجھ پر عتاب کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تجھ سے دُور رہے۔ تیرے دوست سے بڑھ کر کون تیرا خیر خواہ ہوگا۔ اپنے دوست کے سوال کو پورا کر اور اس کے مُعَامَلے میں نرمی اختیار کر اور اس کے بارے میں کسی حاسِد کی بات پہ یقین نہ کر ورنہ تو بھی اسی کی مثل اپنے دوست سے حَسَد کرنے لگے گا۔ پھر کل جب تیری موت آئے گی تو وہ تجھ سے منہ پھیر لے گا اور تم اس کی مَوت کے بعد کیوں روتے ہو جبکہ زندگی میں اس سے ملنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔''(2)

قبر و حشر کا خَوف:

﴿706﴾......حضرت سَیِّدُنا حِزَام بن حَکِیْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر تم مَوت کے بعد کے مُعَامَلات جان لو تو من پسند لذیذ کھانے، ٹھنڈے اور میٹھے مشروبات چھوڑ دو، عالیشان مکانات وعُمدہ محلات سے منہ موڑ لو، تمہاری کیفیت ایسی ہو جائے کہ سینوں کو پیٹتے، آنسو بہاتے صحراؤں کی طرف نکل جاؤ اور اس بات کی تمنا کرنے لگو کہ اے کاش! ہم درخت ہوتے جنہیں کاٹ لیا جاتا اور ان کے

1 ......الزھد لابی داؤد، باب من خبر الی الدرداء، الحدیث: ۲۲۰، ج۱، ص۲۳۶، مختصرًا.

2 ......الزھد لابی داؤد، باب من خبر الی الدرداء، الحدیث: ۲۵۱، ص۲۶۷، بتغیر.

پھل کھالئے جاتے۔‘‘ (1)

اِیمان کا اَعلیٰ دَرَجہ:

﴿707﴾......حضرت سیِّدُنا ابوعثمان یزید بن مَرْثَد ہَمْدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے کہ ’’ایمان کا اعلیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر صَبْر کرے اور تقدیر پر راضی رہے نیز توکل کے معاملے میں اِخْلاص اپنائے اور ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار رہے۔‘‘ (2)

دوست پر اِنْفِرادی کوشش:

﴿708﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن محمد مُحَارِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا حمد وثنا کے بعد فرمایا: ’’اس دُنیا میں تیرا کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ تجھ سے پہلے بھی اس میں لوگ رہتے تھے وہ اسے یونہی چھوڑ کر چلے گئے اور تیرے بعد اس میں کچھ اور لوگ آبسیں گے۔ اس دُنیا میں تیرے لئے وہی ہے جو تو آگے بھیج دے اور جو چیزیں تو یہاں چھوڑ جائے گا اس کی حقدار تیری نیک اولاد ہوگی کیونکہ مرنے کے بعد تیری پیشی ایسی بارگاہ میں ہونی ہے جہاں کوئی بہانہ چلے گا نہ عُذر قابل قبول ہوگا اور تم جن کے لئے دنیا اکٹھی کرو گے وہ تمہارے کام نہیں آسکیں گے۔ تمہارا جمع کیا ہوا مال تمہاری اولاد کے لئے ہے۔ وہ اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کر کے سعادت مند ہو جائے گی جس کو کمانے کی وجہ سے تم بدبخت بنے یا وہ اس مال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں خرچ کر کے بدبخت ہو جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان دونوں میں سے کوئی بھی ایسا معاملہ نہیں کہ جس کی وجہ سے تم اپنی کمر پر بوجھ اٹھاؤ اور انہیں اپنی ذات پر ترجیح دو۔ لہٰذا جو گزر گئے ان کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی اُمید رکھو اور جو پیچھے رہ گئے ان کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رزق پر اعتماد کرو۔‘‘ (3) وَالسَّلام!

اَہلِ قُبْرُص کی شان وشوکت کہاں گئی؟

﴿709﴾......حضرت سیِّدُنا جُبَیْر بن نُفَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب ’’قُبْرُص‘‘ فتح ہوا تو وہاں کے

---

1 ......الزھد لابی داؤد، باب من خبر الی الدرداء، الحدیث: ۲۰۱، ص۲۱۷.

2 ......الزھد لابن المبارك، ماروا ہ نعیم بن حماد فی نسختہ زائدا، باب فی الرضا بالقضاء، الحدیث: ۱۲۳، ص۳۱.

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، ج۴۷، ص۱۶۹، مفھومًا.

باشندوں میں تفریق کردی گئی۔ وہ ایک دوسرے کو یاد کرکے رونے لگے۔ میں نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا کہ تنہا بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: ''اے ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کیوں رو رہے ہیں جبکہ آج کے دن اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسلام و مسلمانوں کو عزت وعَظَمَت عطا فرمائی ہے؟'' فرمایا: ''افسوس اے جُبَیْر! جب کوئی قوم اَحکاماتِ الٰہی کو ترک کردیتی ہے تو وہ اس کے ہاں بے وَقْعَت ہوجاتی ہے۔ دیکھو! اہلِ قُبْرُص کس قدر طاقت وغَلَبہ والے تھے لیکن انہوں نے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اُحکامات کی نافرمانی کی تو ان کا یہ حال ہوا جو تم دیکھ رہے ہو۔'' (1)

مَرَضِ مَوت کی گفتگو:

﴿710﴾......حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیدُاللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کون میرے اس دن کے عمل کی طرح عمل کرے گا؟ کون میری اس گھڑی کی طرح عمل کرے گا؟ کون میرے اس لیٹنے کی طرح عمل کرے گا؟ پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ (پ۷،الانعام:۱۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو جیسا وہ پہلی بار اس پر ایمان نہ لائے تھے۔'' (2)

مال جمع کرنے والے کے لئے ہَلاکت:

﴿711﴾......حضرت سیِّدُنا فُرَات بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہر وہ شخص جو مال جمع کرتا ہے اس کے لئے ہَلاکت ہے۔ اس کا منہ بھرا ہوا ہے گویا کہ وہ مجنون (یعنی پاگل) ہے۔ ایسے شخص کی نظر اپنے مال پر نہیں بلکہ لوگوں کے مال پر ہوتی ہے، اگر اس کے بس میں ہوتا تو رات دن کماتا ہی رہتا۔ اس کے لئے سخت حساب اور دردناک عذاب کی وجہ سے ہلاکت ہے۔'' (3)

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل،باب زھد ابی الدرداء،الحدیث:۷۶۳،ص۱۶۵.

2 ......شعب الایمان للبیھقی،باب فی الزھد وقصر الامل،الحدیث:۱۰۶۶۶،ج۷،ص۳۸۲.

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل،باب زھد ابی الدرداء،الحدیث:۷۶۹،ص۱۶۶.

نصیحت کے لئے موت ہی کافی ہے:

﴿712﴾......حضرت سیِّدُنا شُرَحْبِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَلِیْل سے مَروِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: ''تم صبح کو چل پڑے ہم شام کو تمہارے پیچھے آنے والے ہیں یا تم شام کو چلے ہم صُبْح آنے والے ہیں۔ مَوت بہت بڑی نصیحت ہے۔ لیکن غَفْلَت بھی بُہت جلد طاری ہوجاتی ہے اور نصیحت کے لئے مَوت ہی کافی ہے۔ اچھے لوگ دُنیا سے رخصت ہوگئے اور باقی بچنے والوں میں حِلْم و بُرْدْ باری نام کی کوئی چیز نہیں۔'' (1)

3 محبوب چیزیں:

﴿713﴾......حضرت سیِّدُنا مُعَاوِیَہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''3 چیزیں جنہیں لوگ ناپسند کرتے ہیں مجھے بہت محبوب ہیں: فَقْر، مَرض اور مَوت۔'' (2)

﴿714﴾......حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن مُرَّۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں مَوت کو پسند کرتا ہوں تاکہ دیدارِ الٰہی حاصل ہو۔ فَقْر کو پسند کرتا ہوں تاکہ ربِّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور گڑگڑاؤں اور بیماری کو پسند کرتا ہوں تاکہ میرے گُناہوں کا کَفَّارہ ہو۔'' (3)

قومِ عاد کا حال:

﴿715﴾......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن ابو ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے اہلِ دمشق! کیا تم حیا نہیں کرتے؟ اتنا مال جمع کرتے ہو جو کھا نہ سکو گے۔ ایسے مکان تعمیر کرتے ہو جن میں رہ نہ پاؤ گے اور ایسی اُمّیدیں باندھتے ہو جو پوری نہ ہوسکیں گی۔ تم سے پہلے بھی ایسے لوگ گزرے ہیں جنہوں نے مال جمع کیا۔ لمبی امیدیں باندھیں اور مضبوط عمارتیں تعمیر کیں لیکن ان کے جمع شدہ اَمْوال تباہ و برباد ہوگئے۔ ان کی اُمیدیں خاک میں مل گئیں اور ان کے محلات ان کی قبروں میں تبدیل ہوگئے۔ یہ قومِ عاد تھی، جس نے ''عَدَن'' سے لے کر ''عَمَّان'' تک مال جمع کیا اور کثیر اولاد پائی تو کوئی ہے جو قومِ عاد کا تر کہ مجھ سے 2 دِرہم کے عوض

1 ......الزھد لابی داؤد، باب من خبر الی الدرداء، الحدیث: ٢٥٠، ج١، ص٢٦٦.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ٧٣٦، ص١٦٢، بتغیر.

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ٨١١، ص١٧٢.

خرید لے؟" (1)

مالداروں کو نصیحت:

﴿716﴾......حضرت سیِّدُنا صَفْوَان بن عَمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اے مالدارو! اپنے اَموال سے اپنے جسموں کو راحت پہنچالو اس سے پہلے کہ ہم اور تم برابر ہو جائیں اور دنیا میں جو کچھ تم دیکھتے ہو تو تمہارے ساتھ ہم بھی دیکھ لیتے ہیں۔" پھر فرمایا: "مجھے تم پر غافل کر دینے والی نعمت میں مخفی شہوت کا خوف ہے۔ وہ اس طرح کہ تم کھانا تو سیر ہو کر کھاتے ہو لیکن علم کے مُعَاملے میں بھوکے رہتے ہو، تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے کہ آؤ مرنے سے پہلے روزہ رکھ لیں اور بدترین شخص وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے کہ آؤ مرنے سے پہلے کچھ کھا پی لیں اور کھیل کود کر لیں۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا جو مکان تعمیر کرنے میں مشغول تھی تو فرمایا: "تم دُنیا کو نیا کرنے میں مشغول ہو جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے برباد و ویران کرنے کا اِرادہ فرمایا ہوا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارادہ ہی (سب پر) غالب ہے۔"

ویران عمارتوں سے عبرت:

﴿717﴾......حضرت سیِّدُنا مَکْحُول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ویران عمارتوں کے پاس جا کر کہتے: "اے ویران ہونے والی عمارتو! تمہارے پہلے رہائشی کہاں چلے گئے؟" (2)

﴿718﴾......حضرت سیِّدُنا مُعَاوِیَہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیمار ہوئے تو کچھ دوست عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور پوچھا: "اے ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کو کیا مرض ہے؟" فرمایا: "مجھے گناہوں کا مرض لاحق ہے۔" دوستوں نے پوچھا: "آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کسی چیز کی خواہش ہے؟" فرمایا: "میں جنّت کا خواہش مند ہوں۔" دوستوں نے کہا: "ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے طبیب کو بُلا لائیں؟" فرمایا: "اسی (یعنی طبیبِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ) نے مجھے بستر پر لٹایا ہے۔" (3)

---

1 ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی الزهد وقصر الامل، الحدیث: ۱۰۷۴۰، ج۷، ص۳۹۸، بتغیرٍ.

2 ......الزهد لوکیع، باب الخرب، الحدیث: ۱۰۵، ج۲، ص۷۶.

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحدیث: ۷۷۱۶، ص۱۶۰.

﴿719﴾......حضرت سیِّدُنا عَوْن بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو تلاش کرتا ہے وہ گم ہو جاتا ہے۔ جو تکلیف دِہ امور پر صبر نہیں کرتا وہ عاجز آ جاتا ہے۔ اگر تم لوگوں کے ساتھ برائی سے پیش آ ؤ گے تو وہ بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی مُعَامَلہ کریں گے۔ تم انہیں چھوڑنا چاہو گے لیکن وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔'' راوی نے عرض کی: ''پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟'' فرمایا: ''اپنی طرف سے فَقْر والے دن (یعنی قیامت) کے لئے قرض دو۔'' (1)

﴿720﴾......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے دُعا کی درخواست کی گئی تو فرمایا: ''میں اچھی طرح تیرا کی نہیں جانتا اس لئے مجھے غرق ہونے کا خوف لاحق رہتا ہے۔'' (2)

﴿721﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خوف عالم کی لَغْزِش اور اس بات کا ہے کہ مُنافِق قرآن سے مجادلہ (جھگڑا) کرے حالانکہ قرآنِ پاک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سچی کتاب ہے۔ جس طرح راستے کے سرے پر رہنما منارہ ہوتا ہے اسی طرح قرآن بھی ایک مَنارہ ہے اور جو شخص دُنیا سے بے نیاز نہ ہو اس کے لئے دُنیا بے فائدہ ہے۔'' (3)

سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دُعا:

﴿722﴾......حضرت سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ دُعا مانگتے سنا: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ تَفْرِقَۃِ الْقَلْب یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں دل کے مُتَفَرِّق ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی گئی: ''دل کے مُتَفَرِّق ہونے کا کیا مطلب ہے؟'' فرمایا: ''میرے لئے مُخْتَلِف وادیوں میں مال رکھ دیا جائے۔'' (4)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث:۱۷، ج۸، ص۱۶۹.

2 ......رجال حول الرسول، أبو الدرداء - أیّ حکیم کان، ص۹۲.

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث:۷۷۲، ص۱۶۶.

4 ......الزھد لابن المبارک، باب فی طلب الحلال، الحدیث:۶۳۵، ص۲۲۳.

ہنستا ہوا جنت میں جائے گا:

﴿723﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ”بے شک ان لوگوں میں سے کہ جن کی زبانیں ہر وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہتی ہیں ہر شخص مسکراتا ہوا جنّت میں داخل ہوگا۔“ (1)

ذکر اللہ، صَدَقہ کرنے سے اَفضل ہے:

﴿724﴾......حضرت سیِّدُنا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کی کہ ”حضرت سیِّدُنا سَعْد بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 100 غلام آزاد کئے ہیں۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”ایک آدمی کے مال سے 100 غُلام کا آزاد ہونا بُہت بڑی بات ہے لیکن تم چاہو تو میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز بتاؤں؟ وہ یہ کہ رات دن ہر وقت ایمان کو لازِم پکڑو اور اپنی زبان ہر وقت ذِکرِ الٰہی سے تر رکھو۔“ (2)

﴿725﴾......حضرت سیِّدُنا عِمْرَان قَصِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: میں نے اَبو رَجَاء عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعُلَاء کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”100 مرتبہ ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہنا مجھے 100 دینار صَدَقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔“ (3)

سب سے اچھا عمل:

﴿726﴾......حضرت سیِّدُنا کَثِیر بن مُرَّہ حَضْرَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”کیا تمہارے اَعمال میں سے سب سے اچھے عَمَل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے مالک عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ اور دَرَجات میں اضافے کا باعث اور دُشمن سے جنگ کرنے، اپنی گردن کٹوانے، اس کی گردن کاٹنے اور راہِ خُدا میں درہم و دینار خرچ کرنے سے بہتر ہو؟“ لوگوں نے عرض کی: ”اے ابودرداء رَضِیَ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحديث: ٧٢٦، ص ١٦١.

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحديث: ٧٣٠، ص ١٦١.

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحديث: ٧٣٣، ص ١٦٢.

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! وہ کون سا عمل ہے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنا اور اس کا ذِکر ہی سب سے بڑا ہے۔'' [1]

مومن اور کافر کی زبان:

﴿727﴾......حضرت سیِّدُنا اُسَید بن وَدَاعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مومن کے جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زبان سے زیادہ محبوب ہو اور مومن اسی کے سبب جنّت میں داخل ہوگا اور کافر کے جسم میں بھی کوئی عُضو ایسا نہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زبان سے زیادہ ناپسندیدہ ہو اور کافر اسی کے سبب جہنّم میں جائے گا۔'' [2]

﴿728﴾......حضرت سیِّدُنا عبدُالملِک بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے اس کی خوشیاں کم ہو جاتیں اور جسم کمزور پڑ جاتا ہے۔'' [3]

﴿729﴾......حضرت سیِّدُنا ابراہیم تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے اس کی خوشیاں کم ہو جاتیں اور جسم کمزور پڑ جاتا ہے۔'' [4]

صالحین کے ساتھ مرنے کی دُعا:

﴿730﴾......حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس طرح دُعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنِیْ مَعَ الْاَبْرَارِ وَلَا تُبْقِنِیْ مَعَ الْاَشْرَارِ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے صالحین کے ساتھ موت دینا اور بُروں کے ساتھ زندہ مت رکھنا۔''

بُرے کاموں سے حفاظت کی دُعا:

﴿731﴾......حضرت سیِّدُنا لقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یوں دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ لَا تَبْتَلِنِیْ بِعَمَلِ سُوْءٍ فَاُدْعٰی بِہٖ رَجُلَ سُوْءٍ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بُرے عمل میں

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: ۱۱، ج۸، ص۱۶۸.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: ۷۵۰، ص۱۶۴.

3 ......الزھد لابن المبارک، مارواہ نعیم بن حماد فی نسختہ زائدا، باب فی ذکر الموت، الحدیث: ۱۴۹، ص۳۷.

4 ......الزھد لابن المبارک ،، مارواہ نعیم بن حماد فی نسختہ زائدا، باب فی ذکر الموت، الحدیث: ۱۴۹، ص۳۷.

مُبتَلا نہ کرنا کہ میں بُرے آدمی کے نام سے پکارا جاؤں۔'' (1)

﴿732﴾......حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوعَوْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ''مجھے لوگوں کی طرف سے جب بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو میں اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نعمت ہی پاتا ہوں۔'' (2)

﴿733﴾......حضرت سیِّدُنا سَائِب بن خَلَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے کسی دن یا رات میں جب بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو مجھے اس سے عافیت دی جاتی ہے۔''

﴿734﴾......حضرت سیِّدُنا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! کیا بات ہے تم دنیا کے حریص بنتے جارہے ہو اور جس (دین) پر تمہیں نگہبان بنایا گیا ہے اسے ضائع کر رہے ہو۔ میں تمہارے شریر لوگوں سے آگاہ ہوں جو گھڑسواری کرتے ہوئے اَکڑتے، نمازوں میں سستی کرتے، قرآن مجید توجہ سے نہیں سنتے اور نہ ہی غلاموں کو آزاد کرنے میں رغبت رکھتے ہیں۔'' (3)

یتیم اور مظلوم کی بددعا سے بچو:

﴿735﴾......حضرت سیِّدُنا لقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مظلوم اور یتیم کی بددعا سے بچو کیونکہ ان دونوں کی دُعائیں راتوں رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہو جاتی ہیں جبکہ لوگ محوِ استراحت ہوتے ہیں۔'' (4)

﴿736﴾......حضرت سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے سب سے زیادہ نَفرت اس سے ہے جو ایسے شخص پر ظُلم کرے جس کا مددگار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی نہ ہو۔'' (5)

---

(1)......امالی ابن سمعون، ص١٣.

(2)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدَّرْدَاء، الحدیث:٩، ج٨، ص١٦٨.

(3)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی الدَّرْدَاء، الحدیث:٢٦، ج٨، ص١٧٠.

(4)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی الدَّرْدَاء، الحدیث:٧٦٦، ص١٦٦، مختصرًا.

(5)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی الدَّرْدَاء، الحدیث:١٢، ج٨، ص١٦٨.

رحمتِ الٰہی سے دُوری:

﴿737﴾......حضرت سیِّدُنا سُلَیم بن عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کُرَیب بن اَبرَھَہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ (کی رحمت) سے دُور ہوتا رہتا ہے جب تک اس کی مرضی کے خِلاف چلتا رہتا ہے۔''[1]

﴿738﴾......حضرت سیِّدُنا اِبن جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب تہجد گزاروں کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنتے تو فرماتے: ''میرا باپ ان لوگوں پر قربان جو قیامت کے دن سے پہلے ہی اپنی جانوں پر رو رہے ہیں اور ان کے دِل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے خوش ہیں۔''[2]

بھلائی کی تلاش میں رہو:

﴿739﴾......حضرت سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہر وقت بھلائی کی تلاش میں رہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بھری ہواؤں کے مُتَلاشی رہو کیونکہ وہ جس پر چاہتا ہے اپنی رحمت کی ہوائیں چلاتا ہے اور اسی سے عیب پوشی اور خوف سے امن کا سوال کرو۔''[3]

نَفع بخش باتیں:

﴿740﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیجئے جس پر عمل کرنے سے میں نفع پاؤں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''2، 3، 4 اور 5 باتیں ہیں جو ان پر عمل کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کے دَرَجات بلند ہوں گے: حلال وطیّب کماؤ، حلال وطیّب کھاؤ، اپنے گھر میں حلال وطیّب کو داخل کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرو کہ وہ تمہیں روزانہ کا رزق روزانہ ہی عطا فرمائے اور جب صبح کرو تو اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو گویا تم ان سے مل گئے ہو، اپنی عزت وآبرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دو اور جو شخص تمہیں گالی دے، بُرا بھلا کہے یا تم سے جھگڑا کرے

---

1 ......الزھد لابن المبارک،باب فی التواضع،الحدیث:٣٩٤،ص١٣٢.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل،زھد ابی الدَّرْدَاء،الحدیث:٧٢٣،ص١٦١.

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ،کتاب الزھد،کلام ابی الدَّرْدَاء،الحدیث:١٥،ج٨،ص١٦٨.

اس کا معاملہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ دو اور جب تم سے کوئی بُرائی سرزد ہو جائے تو اِستِغفار کرو۔'' (1)

﴿741﴾......حضرت سیِّدُنا خَلَف بن حَوشَب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''بعض لوگوں کے سامنے ہم ہنستے ہیں جبکہ ہمارے دل ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔'' (2)

بخار میں بھی فکرِ آخرت:

﴿742﴾......حضرت سیِّدُنا خالد بن حُدَیر اَسلَمِی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ القَوِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه پسینہ سے شرابور، اُونی چادر اوڑھے بخار کی حالت میں چمڑے یا اُون کے بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ میں نے عرض کی: ''اگر آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه پسند فرمائیں تو میں آپ کی خدمت میں امیر المؤمنین کا بھیجا ہوا عمدہ بچھونا اور چادر پیش کر دیتا ہوں؟'' آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''ہمارا ایک گھر ہے جس کی طرف ہمیں روانہ ہونا ہے اور اسی کے لئے ہم عمل کرتے ہیں۔'' (3)

مہمانوں کو درسِ آخرت:

﴿743﴾......حضرت سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے کچھ دوست آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے مہمان بنے تو آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے ان کی مہمان نوازی کی، جب رات ہوئی تو بعض اُونی بستر پر اور بعض بغیر بستر کے سو گئے۔ دوسرے دن صبح جب آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه ان کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے چہروں پر ناگواری کے آثار دیکھ کر فرمایا: ''ہمارا ایک اصلی گھر ہے جس کے لئے ہم سامان جمع کر رہے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔'' (4)

اہلِ دمشق سے خطاب:

﴿744﴾......حضرت سیِّدُنا حسّان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه

---

1 ......الزهد لابی داود، من خبر ابی الدَّرْدَاء، الحديث: ٢٤٢، ج١، ص٢٥٨.

2 ......صحیح البخاری، کتاب الادب، باب المداراة مع الناس، ص٥١٧.

3 ......الزهد للمعافی بن عمران الموصلی، باب فی التنعم واتباع......الخ، الحديث: ٢٠٨، ص٢١٨، بتغيرٍ قليلٍ.

4 ......صفة الصفوة، الرقم ٧٦ ابو الدَّرْدَاء عويمر بن زيد، ج١، ص٣٢٤، مختصرًا.

نے اہلِ دمشق سے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ سالہا سال سیر ہو کر کھاؤ اور تمہاری مجالس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے خالی ہوں؟ کیا بات ہے تمہارے عُلَما دُنیا سے رخصت ہو رہے ہیں لیکن تمہارے اَن پڑھ پھر بھی عِلْم حاصل نہیں کرتے۔ اگر تمہارے عُلَما چاہیں تو علم میں مزید اضافہ کر سکتے اور ان پڑھ عِلْم حاصل کر سکتے ہیں۔ لہٰذا نقصان دِہ چیزوں پر سودمند چیزوں کو ترجیح دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! (ماقبل) تمام امتیں نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے اور خود کو اچھا سمجھنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔'' (1)

﴿745﴾......حضرت سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو اپنے بیٹے کا بناؤ سنگار کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا: ''تم جتنا چاہو اس کا بناؤ سنگار کر لو، یہ اس کی گمراہی کا سبب ہے۔'' (2)

﴿746﴾......حضرت سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں اپنے بھائی کی شکایت کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بہت جلد اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے خِلاف تیری مدد فرمائے گا۔'' اتفاقاً وہ شخص قاصد بن کر حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے اسے 100 دینار عطا فرمائے۔'' واپسی پر حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس شخص سے فرمایا: ''کیا تجھے یقین آ گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے بھائی کے خِلاف تیری مدد فرما دی۔'' (حضرت سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں) مدد اس طرح ہوئی کہ وہ شخص قاصِد بن کر حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو انہوں نے اسے 100 دینار اور اپنا ایک خادِم عطا فرمایا۔'' (3)

لوگوں میں بدترین شخص:

﴿747﴾......حضرت سیِّدُنا ابو کَبْشَہ سَلُوْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''قیامت کے دن لوگوں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بدترین شخص وہ

---

1 ......شعب الإیمان للبیهقی، باب فی طلب العلم......الخ، الحدیث: ١٧٢٠، ج٢، ص٢٦٨، مختصرًا.

2 ......لسان العرب، حرف زوق، ج١، ص١٧١٥.

3 ......الزهد لابی داؤد، من خبر ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: ٢٣٩، ج١، ص٢٥٥.

عالِم ہوگا جو اپنے علم سے نَفْع حاصل نہیں کرتا۔'' [1]

عُلَما کی ناپسندیدگی سے بچو:

﴿748﴾......حضرت سَیِّدُنا حسّان بن عَطِیّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ یوں دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَلْعَنَنِیْ قُلُوْبُ الْعُلَمَاءِ یعنی: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عُلَما کے دل مجھ پر لعنت کریں۔'' کسی نے عرض کی: ''ان کے دل آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر کیوں کر لعنت کریں گے؟'' فرمایا: ''ان کے دلوں کا لعنت کرنا یہ ہے کہ وہ مجھے ناپسند کریں۔'' [2]

﴿750﴾......حضرت سَیِّدُنا عُمَیر بن ھَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جھٹلانے والے، نافرمانی کرنے والے اور پختہ عہد کو توڑنے والے کے لئے ہلاکت ہے اس میں کوئی بھلائی ہے نہ سچائی۔''

﴿751﴾......حضرت سَیِّدُنا ابوعبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تمہارے دل ہر وقت دُنیا کی محبت میں ڈوبے رہتے ہیں اگرچہ بڑھاپے کی وجہ سے ہنسلی کی ہڈیاں آپس میں مل جائیں، سوائے ان لوگوں کے کہ جن کے دلوں کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تقویٰ کے لئے چن رکھا ہے مگر ایسے لوگ بہت کم ہیں۔'' [3]

کامل انسان کی تین نشانیاں:

﴿752﴾......حضرت سَیِّدُنا عَوْف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''انسان کے کامل ہونے کی 3 نشانیاں ہیں: (۱) مصیبت کے وقت شکوہ نہ کرنا (۲) اپنی تکلیف کا ڈھنڈورا نہ پیٹتے پھرنا اور (۳) اپنے منہ میاں مٹھو نہ بننا۔'' [4]

---

1 ......الزھد لابن المبارک، باب التحضیض علی طاعة اللّٰه، الحدیث: ٤٠، ص ١٤.

2 ......رجال حول الرسول، أبو الدرداء ـ أیّ حکیم کان، ص ٩١.

3 ......الزھد لابن المبارک، باب النھی عن طول الأمل، الحدیث: ٢٥٧، ص ٨٧، بتغیر.

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: ٧٧٣، ص ١٦٦.

پیالے والا واقعہ:

﴿753﴾......حضرت سیِّدُ نا قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف (یا حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن کی طرف) خط لکھتے تو انہیں پیالے والا واقعہ یاد دِلاتے۔ راوی اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''اور ہم باہم یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ یہ دونوں بُزرگ پیالے میں کھانا کھا رہے تھے کہ اس پیالے اور اس میں موجود کھانے نے ان کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کی تھی۔'' (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بولنے والی ہنڈیا:

﴿754﴾......حضرت سیِّدُ نا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے، حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی پاس موجود تھے کہ اچانک حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہنڈیا سے آواز سنی پھر آواز بلند ہوئی وہ اس طرح تسبیح بیان کر رہی تھی جس طرح بچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرتا ہے پھر وہ ہنڈیا اپنی جگہ سے ہٹ کر خود بخود اپنی جگہ پہنچ گئی اور اس سے کوئی چیز بھی نہ گری۔ حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آواز دے کر فرمایا: ''اے سلمان! یہ عجیب منظر دیکھو! ایسا منظر تم نے اور تمہارے والد نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔'' حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر آپ خاموش رہتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس سے بڑی بڑی نشانیاں دیکھتے۔'' (2)

بارگاہِ الٰہی میں اِلتجا:

﴿755﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن یَزِید بن رَبِیْعَہ دِمَشْقِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ایک رات میں مسجد میں داخل ہوا تو میرا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو سجدے کی حالت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یہ التجا کر رہا تھا: ''اَللّٰھُمَّ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ فَأَجِرْنِیْ مِنْ عَذَابِکَ،

---

(1)......فوائد أبی علی بن أحمد بن الحسن الصواف، اول الکتاب، ص ۴۹.

(2)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: ۱۸، ج۸، ص ۱۶۹.

وَسَائِلٌ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ، لَامِنْ ذَنْبٍ فَاعْتَذِرُ، وَلَاذُوْقُوَّةٍ فَا نْتَصِرُ وَلٰكِنْ مُذْنِبٌ مُسْتَغْفِرٌ یعنی اے ﷲ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے عذاب سے خوف زدہ ہوں۔ پناہ چاہتا ہوں۔ مجھے اپنے عذاب سے بچا۔ میں محتاج ہوں۔ تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ مجھے اپنے فضل سے رزق عطا فرما۔ میں کسی گُناہ سے اِظہارِ براءت نہیں کرتا۔ نہ میں طاقتور ہوں کہ خود ہی اپنی مدد کرسکوں۔ ہاں! میں گناہ گار ہوں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ صُبح حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے بڑی چاہت کے ساتھ یہ کَلِمات اپنے دوستوں کو سکھائے۔''(1)

جنّت میں بھی ساتھ رہنے کی دُعا:

﴿756﴾......حضرت سیِّدُ نا لقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِ دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے بارگاہِ اِلٰہی میں یوں اِلتجا کی: ''اے ﷲ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دنیا میں مجھے نکاح کا پیغام بھیجا اور مجھ سے شادی کی۔ میں تیری بارگاہ میں عرض کرتی ہوں کہ مجھے جنت میں بھی ان کی زوجیت میں رکھنا۔'' حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن سے فرمایا: ''اگر تو اس بات کو پسند کرتی ہے تو میں بھی یہی چاہتا ہوں لہٰذا میرے بعد کسی سے شادی نہ کرنا۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سَیِّدَتُنا اُم درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا صاحبِ حُسن و جمال تھیں۔ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے بعد حضرت سیِّدُ نا امیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں نِکاح کا پیغام بھجوایا تو انہوں نے جواب دیا: ''ﷲ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں دنیا میں کسی سے شادی نہیں کروں گی۔ اگر ﷲ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو جنّت میں حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجیت میں رہوں گی۔''(2)

گنہگار سے نہیں، گُناہ سے نَفْرت کرو:

﴿757﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو قِلَابَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جسے لوگ گناہ کی وجہ سے ملامت کررہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر تم اسے کسی کنوئیں میں گرا ہوا پاتے تو اسے نکالنے کی کوشش نہ کرتے؟'' لوگوں

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الدعاء، باب مارخص للرجل......الخ، الحدیث: ٥، ج٧، ص ٣٤.

(2)......صفة الصفوة، الرقم ٧٦ ابو الدَّرْدَاء عویمر بن زید، ذکر وفاة ابی الدَّرْدَاء، ج ١، ص ٣٢٥.

نے عرض کی:''جی ہاں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''اپنے بھائی کو گالیاں نہ دو بلکہ اس بات پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کرو کہ اُس نے تمہیں اس گناہ سے عافیت بخشی۔'' انہوں نے عرض کی:''کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کو برا نہیں سمجھتے؟'' فرمایا:''میں اس کے عمل کو بُرا سمجھتا ہوں اگر یہ اسے چھوڑ دے تو میرا بھائی ہے۔''(1)

نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''اے لوگو! خوشحالی کے ایام میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرو تاکہ وہ تنگی ومصیبت میں تمہاری دُعاؤں کو قبول فرمائے۔''(2)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں:''حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حکمت ودانائی سے بھرے ہوئے اور ماہر روحانی طبیب تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کلام بکثرت حِکْمت پر مشتمل ہوتا اور وَعْظ بے حد مفید ہوتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حکمت بھرے کلام اور عُلوم سے (روحانی) مریض شِفا پاتے۔ دُنیا سے کَنارہ کش اور مظلوم انہیں اپنی حِفاظت کا ذریعہ بناتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غور وتفکُّر فرماتے تو مُعَامَلہ کی گہرائی تک رسائی پاتے اور ذکر کرتے تو شِفا پاتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دنیا کی زیب و زینت سے کتراتے اور آخرت کے مراتب کے حُصُول کی سعی فرماتے تھے۔''

﴿758﴾......حضرت سیِّدُنا ابنِ اَبِی مُلَیْکَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یزید بن مُعَاوِیَہ کو کہتے سنا کہ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار عُلَما وحُکَماء اور ان لوگوں میں ہوتا ہے جن سے لوگ شِفا پاتے ہیں۔''(3)

سب سے زِیادہ مفید چیز:

﴿759﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن یَزِیْد رَحَبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی گئی:''کیا بات ہے آپ شعر نہیں کہتے؟ جبکہ انصار میں سے سب نے کوئی نہ کوئی شعر ضرور کہا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''میں نے بھی اَشعار کہے ہیں، سنو:

1 ......شعب الإیمان للبیھقی، باب فی تحریم أعراض الناس، الحدیث: ٦٦٩١، ج٥، ص ٢٩٠، بتغیرٍ.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: ٧١٨، ص ١٦٠.

3 ......الاستیعاب فی معرفة الأصحاب، باب الدال، الرقم ٢٩٧٠ ابو الدَّرْدَاء، ج٤، ص ٢١٢، بتغیرٍ.

يُرِيْدُ الْمَرْءُ أَنْ يُّعْطٰى مَنَاهُ وَيَـأْبَـى الـلّٰـهُ اِلَّا مَـا أَرَادَ

يَـقُـوْلُ الْمَرْءُ فَائِدَتِيْ وَمَالِيْ وَتَقْوَى اللّٰهِ اَفْضَلُ مَا اسْتَفَادَا

ترجمہ: (۱)......بندہ چاہتا ہے کہ اس کی ہر اُمید پوری ہو حالانکہ ہونا تو وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو منظور ہے۔

(۲)......بندہ کہتا ہے: میرا فائدہ، میرا مال۔ جبکہ خوفِ خُدا سے بڑھ کر کوئی چیز فائدہ مند نہیں۔ (1)

دُشوار گزار گھاٹی:

﴿761﴾......حضرت سَیِّدُنا ہلال بن یَساف رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فرماتی ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے عرض کی: ''کیا بات ہے آپ اپنے مہمانوں کی اس طرح ضیافت نہیں کرتے جس طرح دوسرے لوگ کرتے ہیں؟'' اُنہوں نے فرمایا: میں نے سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جسے بھاری بوجھ والے عبور نہیں کرسکیں گے۔'' لہٰذا اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لئے مجھے ہلکے بوجھ والا رہنا پسند ہے۔ (2)

آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مَروی 6 اَحادیث:

﴿762﴾......حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ حُضُور نبی مُکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کرو وہ تمہارے گُناہ مُعاف فرمادے گا۔'' مروان نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم سے مراد یہ ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرو۔'' (3)

حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔'' حضرتِ سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے مُتَعَجِّب ہو عرض کی: ''اگر چہ وہ زِنا کرے، اگر چہ وہ چوری کرے۔'' ارشاد فرمایا: ''ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو، ہاں! اگر چہ وہ زنا کرے، اگر چہ وہ چوری کرے۔'' (4)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم ٧٦ ابو الدَّرْدَاء عويمر بن زيد، ج ١، ص ٣٢٣.

2 ......المستدرك، كتاب الأهوال، باب موت ابن وهب بسمع كتاب الأهوال، الحديث: ٨٧٥٣، ج ٥، ص ٧٩٢.

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث ابى الدَّرْدَاء، الحديث: ٢١٧٩٣، ج ٨، ص ١٧١ "مروان" بدله "ابن ثوبان".

4 ......السنن الكبرى للنسائى، كتاب عمل اليوم والليلة، الحديث: ١٠٩٦٣، ج ٦، ص ٢٧٦، بدون "حين سبر".

﴾763﴿......حضرت سَیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبی کریم ،رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''طُلُوعِ آفتاب کے وقت دوفِرِشتے ندا کرتے ہیں جسے جن واِنس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے کہ اے لوگو! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف آ ؤ، قلیل (مال) جو کفایت کرے اس کثیر سے بہتر ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کر دے۔'' (1)

﴾764﴿......حضرت سَیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِ پاک ،صاحبِ لولاک ،سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دُعا مانگا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ، اَللّٰہُ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَ اَھْلِیْ وَ الْمَاءِ الْبَارِدِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری محبت، تیرے مُحِبِّین کی محبت اور اس عَمَل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی محبت میرے نزدیک میری جان، میرے گھر والوں اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔'' (2)

﴾765﴿......حضرت سَیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت ،شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''جہاں تک ہو سکے دنیا کے غموں سے فراغت اختیار کرو کیونکہ جس شخص کی سب سے بڑی فکر دنیا بن جاتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کام پھیلا دیتا اور اسے فَقْر و فاقہ کے خوف میں مُبْتَلا فرما دیتا ہے اور جس شخص کی سب سے بڑی فکر آخرت بن جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کام سنوارتا اور اس کے دل میں غنا (یعنی دُنیا سے بے پرواہی) ڈال دیتا ہے اور جو بندہ دِل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ مؤمنین کے دلوں کو دوستی ومحبت کے ساتھ اس کی طرف مائل کر دیتا اور اسے ہر بھلائی پہنچانے میں جلدی فرماتا ہے۔'' (3)

﴾766﴿......حضرت سَیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا: ''اے عیسٰی! تمہارے بعد میں ایسی امت بھیجوں گا جو بلا حِلْم وعِلْم نعمت پر حمد وشکر بجا لائے گی اور مصیبت پر صَبْر وثواب کی طالب ہوگی۔''

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی الدَرْدَاء، الحدیث: ۲۱۷۸۰، ج۸، ص۱۶۸۔
مسند ابی داود الطیالسی، مسند ابی الدَرْدَاء، الحدیث: ۹۷۹، ص۱۳۱.

(2)......جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء داود......الخ، الحدیث: ۳۴۹۰، ص۲۰۱۱.

(3)......المعجم الاوسط، الحدیث: ۵۰۲۵، ج۴، ص۹، ''تفد علیه'' بدله ''تفد إلیه''.

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! یہ بغیر عِلْم وحِلْم کے کیسے ہوگا؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں اپنے عِلْم وحِلْم سے انہیں عطا فرماؤں گا۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''مذکورہ 6 اَحادیث مُبارَکہ مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صرف حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے روایت کی ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

ہجرت میں سبقت لے جانے والوں میں حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کاموں کو درست طریقہ سے اَنجام دیتے، لڑائی جھگڑوں سے اِجْتِنَاب کرتے، عُلَما کے پیشوا، سخیوں کے سردار، عبادت گزار، قاریٔ قرآن، حقیقی محبت میں ثابت قدم رہنے والے، خوش خُلُق وخوش مزاج، سخی وفیاض، مسلمانوں کے محافظ، فتنوں سے محفوظ، پاکدامن ووفادار، حُقُوقُ الْعِباد کے مُعامَلے میں دیانت دار، اَمْوال کے لین دین میں امانت دار اور خوش حالی وخستہ حالی میں میانہ روی پر کاربند رہنے والے تھے۔

اَہلِ تَصَوُّف فرماتے ہیں: برکت کے خزانوں کے باغات میں مسلسل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کی تلاش میں رہنا تَصَوُّف کہلاتا ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مَناقِب:

﴿767﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیٔ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''میری اُمَّت میں حلال وحَرام کا سب سے زیادہ عِلْم رکھنے والے مُعاذ بن جَبَل ہیں۔'' (2)

﴿770﴾......حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر میں حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خلیفہ نامزد کرتا اور میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اس کی وجہ پوچھتا تو میں عرض کرتا کہ میں نے تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جب

---

1 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۳۲۵۲، ج۲، ص ۲۷۰.

2 ......جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب مُعاذبن جبل......الخ، الحدیث: ۳۷۹۱، ص ۲۰۴۱.

علما اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو مُعاذ بن جَبَل ان میں نمایاں مقام ومرتبے پر فائز ہوں گے۔'' (1)

﴿771﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور سرورِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(بروزِ قیامت) مُعاذ بن جبل عُلما کے امام اور ان میں نمایاں مقام ومرتبے پر فائز ہوں گے۔'' (2)

﴿773﴾......حضرت سیِّدُنا ابو الْعَجْفَاء یا ابو الْعَجْمَاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ کسی نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کی: ''کاش آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ ہم سے، اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے بارے میں عہد لے لیتے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر میں حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کو پاتا تو انہیں خلیفہ بناتا پھر جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ارشاد فرماتا کہ ''تو نے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی امت پر کس کو خلیفہ مُقَرَّر کیا؟'' تو میں عرض کرتا: میں نے تیرے نبی و تیرے بندۂ خاص مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''بروزِ قیامت عُلما کے سامنے مُعاذ بن جَبَل کی حیثیت ایک گروہ کی مانند ہوگی۔'' (3)

﴿775﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''4 آدمیوں سے قرآن سیکھو! (۱) عبد اللّٰہ بن مسعود (۲) مُعاذ بن جَبَل (۳) اُبی بن کَعب اور (۴) ابو حُذَیفہ کے آزاد کردہ غُلام سالم (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم)۔'' (4)

﴿776﴾......حضرت سیِّدُنا قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''سیِّدِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک زمانے میں 4 اشخاص نے قرآن مجید جمع کیا جو سب کے سب انصاری تھے: (۱) حضرت اُبی بن کَعب (۲) حضرت مُعاذ بن جَبَل (۳) حضرت زَید بن ثابت اور (۴) حضرت ابو زَید (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)۔'' راوی کہتے فرماتے ہیں: ''میں نے حضرتِ سیِّدُنا اَنَس

---

1 ......فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل، باب فضائل ابی عبیدة بن الجراح، الحدیث: ۱۲۸۷، ج۲، ص۷۴۲.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۴۰، ج۲۰، ص۲۹.

3 ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۷۳۸۱ مُعاذبن جَبَل، ج۵۸، ص۴۰۳، بتغیرِ قلیلٍ.

4 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبداللّٰہ بن مسعود وامه، الحدیث: ۶۳۳۴، ص۱۱۱۰.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ''ابوزَید کون ہیں؟'' انہوں نے فرمایا: ''ابوزید میرے چچا ہیں۔'' (1)

اِمام کون ہوتا ہے؟

﴿777﴾......حضرت سیِّدُنا فَرْوَہ بن نَوْفَل اَشْجَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک اِمام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار اور ہر باطل سے جدا تھے۔'' کسی نے (یہ خیال کرکے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھول گئے ہیں) یہ آیت تلاوت کی: ''اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًاؕ (پ۱۴النحل:۱۲۰) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ابراہیم ایک امام تھا، اللہ کا فرمانبردار اور سب سے جدا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں بھولا نہیں ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ امام اور فرمانبردار کون ہوتا ہے؟'' راوی نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتا ہے۔'' فرمایا: ''امام وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے اور ''قانت'' اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطیع وفرمانبردار کو کہتے ہیں اور حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو بھلائی بھی سکھاتے تھے اور اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت بھی کرتے تھے۔'' (2)

﴿778﴾......حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک امام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار بندے تھے۔'' کسی نے کہا کہ ''امام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار تو قرآن پاک میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرمایا گیا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مشابہ ہونے کی وجہ سے امام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار کہتے ہیں۔'' کسی نے عرض کی: ''امام کون ہوتا ہے؟'' فرمایا: ''امام اسے کہتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی سکھائے۔'' (3)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب مناقب زید بن ثابت، الحدیث: ۳۸۱۰، ص۳۰۹.

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، مُعَاذ بن جَبَل، ج۲، ص۲۶۵۔

صفة الصفوة، الرقم ۵۱: مُعَاذ بن جَبَل، ذکر ثناء الصحابة علیه، ج۱، ص۲۵۶.

3 ......الطبقات الکبری لابن سعد، مُعَاذبن جَبَل، ج۲، ص۲۶۶.

مرجعِ صحابہ:

﴾779﴿......حضرت سیِّدُنا عَطَاء بن اَبِی رَبَاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو مُسْلِم خَوْلَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں حِمْص کی مَسْجِد میں داخل ہوا تو وہاں تقریباً 30 بُزُرگ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تشریف فرما تھے۔ ان میں ایک سرمگیں آنکھوں اور چمکدار دانتوں والا خوبصورت نوجوان خاموش بیٹھا تھا۔ جب لوگوں کا کسی بات میں اِخْتِلَاف ہوتا تو اس نوجوان کی طرف رُجُوع کرتے اور اس سے پوچھتے تھے۔ میں نے اپنے قریب بیٹھے ایک شخص سے دریافت کیا کہ ''یہ کون ہیں؟'' اس نے بتایا کہ ''یہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مَحبت میرے دل میں رَچ بس گئی اور جب تک وہ لوگ وہاں بیٹھے رہے میں بھی ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔'' (1)

﴾780﴿......حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن غَنْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عَائِذُ اللّٰہ بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خِلافت کے ابتدائی دور میں، مَیں حضرات صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ ایک مَسْجِد میں داخل ہوا اور وہاں ایک مجلس میں بیٹھ گیا۔ اس میں تقریباً 30 سے زیادہ افراد احادیث کی تکرار کر رہے تھے۔ اس حلقے میں ایک خوبصورت، پختہ گندمی رنگ والا، شیریں مقال نوجوان بھی بیٹھا ہوا تھا جو حاضرین میں سب سے جواں عمر مَعْلُوم ہوتا تھا۔ جب کسی حدیث میں لوگوں کا اِخْتِلَاف ہوتا تو وہ اس نوجوان کی طرف رُجُوع کرتے اور وہ انہیں تسلی بخش جواب دیتا اور لوگ جب تک اس سے نہ پوچھتے وہ کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔'' میں نے پوچھا: ''اے بندۂ خدا! تم کون ہو؟'' اس نے کہا: ''میرا نام مُعاذ بن جَبَل ہے۔'' (2)

﴾781﴿......حضرت سیِّدُنا یَعْقُوب بن زَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بَحْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، الحدیث: ٢٢١٤١، ج٨، ص٢٥١۔
الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٣٠٢ مُعَاذ بن جَبَل، ج٣، ص٤٤٢۔

2 ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث: ٢٦٧٢، ج٧، ص١١٦۔
الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٣٠٢ مُعَاذ بن جَبَل، ج٣، ص٤٤٠۔

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حِمْص کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں گھنگریالے بالوں والے ایک نوجوان کو بیٹھے دیکھا، جس کے اردگرد لوگ جمع تھے۔ وہ بات کرتا تو اس کے منہ سے نور اور موتی جھڑتے مَعْلُوم ہوتے۔ میں نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے بتایا: ''یہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' (1)

﴿782﴾...... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی موجودگی میں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جب آپس میں گفتگو کرتے تو ان کی علمی جلالت ورُعب کی وجہ سے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن انہیں دیکھتے رہتے۔'' (2)

﴿783﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن کَعْب بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خوبصورت، فیاض اور اپنے خاندان کے سب سے بہتر نوجوان تھے۔ ان سے جو مانگا جاتا ضرور عطا فرماتے۔ یہاں تک کہ مَقْرُوض ہوگئے اور قَرض ان کے مال واسباب سے بڑھ گیا۔ چنانچہ، انہوں نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کی کہ ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان قرض خواہوں سے رعایت کرنے کا فرمائیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے بات کی لیکن قرض خواہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات کو اہمیت نہ دی۔ حالانکہ اگر کسی کے کہنے پر کسی کا کوئی قرض چھوڑا جاتا تو رسولِ دوجہان، سرورِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشاد پر ان کا قرض چھوڑا جاتا۔ چنانچہ، حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مال فروخت فرمادیا اور اس سے حاصل ہونے والی رقم قرض خواہوں کے درمیان تقسیم فرمادی جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس کچھ نہ رہا۔ پھر جب انہوں نے حج کیا تو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں یمن بھیجا تاکہ وہ کمی پوری کرسکیں۔''

راوی فرماتے ہیں کہ ''(تقاضائے قرض کے سبب) سب سے پہلے جس شخص پر اپنے مال میں تصرف کرنے پر پابندی عائد کی گئی وہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم ١٥ مُعاذ بن جَبَل، ج ١، ص ٢٥٣

2 ......صفة الصفوة، الرقم ١٥ مُعاذ بن جَبَل، ج ١، ص ٢٥٦

خلافت میں یمن سے واپس لوٹے۔ (1)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قرض خواہ چونکہ یہودی تھے اس لئے انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ کوئی رعایت نہ کی۔''

﴿784﴾......حضرت سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصالِ ظاہری فرمایا تو لوگوں نے حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خلیفہ منتخب کرلیا اس وقت حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے یمن میں تھے۔ پس امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حج کے قافلے کا امیر بنا کر بھیجا۔ چنانچہ، مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں ان کی ملاقات حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس حال میں ہوئی کہ ان کے ہمراہ کچھ غلام بھی تھے۔ انہوں نے عرض کی: ''اہلِ یمن نے یہ غلام مجھے اور یہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہدیہ کئے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس چلے جائیں۔''

راوی فرماتے ہیں کہ دوسرے دن جب حضرت سیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ملاقات امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی تو انہوں نے عرض کی: ''اے ابن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں آگ کی طرف جا رہا ہوں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھے اس سے روک رہے ہیں۔ لہٰذا اب مجھے آپ کی اِتباع کے سوا کوئی چارہ نہیں۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غلاموں کو لے کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی: ''یہ غلام اہلِ یمن نے مجھے اور یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بطور ہدیہ دیئے ہیں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں آپ کا ہدیہ آپ کے سپرد کرتا ہوں۔'' پھر حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور غُلاموں کو اپنے پیچھے نماز پڑھتے دیکھا تو اِسْتِفسار فرمایا: ''تم کس کے لئے نماز پڑھ رہے ہو؟'' بولے: ''ہم

1......المعجم الکبیر، الحدیث: ٤٠، ج ٢٠، ص ٣٠ تا ٣٢، ''حجز'' بدلہ ''تجر''.

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے نماز پڑھ رہے ہیں۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "جاؤ! میں تم سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔" (1)

فتنوں کی خبر:

﴿785﴾......حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا ابو اِدْرِیس خَوْلانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے راویت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک تمہارے بعد فتنے ہوں گے، ان میں مال کی کثرت ہوگی، قرآن کریم کے راستے کھل جائیں گے یہاں تک کہ مومن ومُنافِق، چھوٹا و بڑا، سرخ و سیاہ سب اسے حاصل کریں گے۔ پھر عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی کہنے والا کہے گا کہ "کیا بات ہے لوگ میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں ان کو قرآن پڑھ کر سناتا ہوں؟ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ اس وقت میری اِتباع کریں گے جب میں ان کے سامنے کوئی بدعت گھڑ کر پیش کروں گا۔" (خبردار!) تم اس کی گھڑی ہوئی بدعت سے ضرور بچ کر رہنا کیونکہ وہ سراسر گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم کی گمراہی سے ڈراتا ہوں کہ کبھی شَیْطان عالم کی زبان سے گمراہی والی بات کہلوا دیتا ہے اور کبھی مُنافِق بھی حق بیان کر دیتا ہے۔ بہرحال تم حق قبول کر لینا کیونکہ اتباعِ حق میں نورانیت ہے۔" لوگوں نے عرض کی: "اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! ہمیں کس طرح پتا چلے گا کہ عالم گمراہی والی بات کہہ رہا ہے؟" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "وہ ایسی بات بیان کرے گا جس کا تم اِنکار کرو گے اور کہو گے کہ "یہ اس نے کیا بات کہی ہے؟" بہرحال یہ چیز تمہیں عُلما کے بیان کردہ حق پر عمل کرنے سے نہ روکے کیونکہ ہوسکتا ہے وہ اپنی غَلَطی سے رجوع کر لے اور ایمان وعمل کا مقام ومرتبہ قیامت کے دن کھلے گا۔ البتہ! جو ان کو پانے کی کوشش کرتا ہے وہ انہیں پالیتا ہے۔" (2)

﴿786﴾......حضرت سیِّدُنا یزید بن عُمَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مصاحبوں میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی کسی مجلس میں وعظ کرنے تشریف لاتے تو فرماتے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی حاکم اور انصاف فرمانے والا ہے۔ اس کا نام بَرَکت والا ہے۔

---

1 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب إن مُعاذا (كان أمة قانتاًلله)، الحديث: ٥٢٣٩، ج٤، ص٣٠٩.

2 ......سنن ابی داود، كتاب السنة، باب من دعاالی السنة، الحديث: ٤٦١١، ص١٥٦٢، مفهومًا.

شک کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔'' چنانچہ، ایک روز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک تمہارے بعد فتنے ہیں۔ ان میں مال کی کثرت ہوگی۔ قرآن حکیم کے راستے کھل جائیں گے یہاں تک کہ مومن ومُنافق، مرد وعورت، چھوٹا بڑا، آزاد وغلام ہر کوئی اسے حاصل کرلے گا۔ پھر عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی کہنے والا کہے گا: ''کیا بات ہے لوگ میری اتباع نہیں کرتے حالانکہ میں انہیں قرآن سناتا ہوں؟ میرا خیال ہے کہ یہ میری اِتباع اس وقت کریں گے جب میں قرآن چھوڑ کر کوئی بدعت گھڑ کر ان کے سامنے پیش کروں گا۔'' (خبردار!) تم اس کی گھڑی ہوئی بدعت سے بچ کر رہنا کیونکہ وہ سراسر گمراہی ہے اور میں تمہیں عالِم کی گمراہی سے ڈراتا ہوں بے شک شیطان کبھی اس کی زبان سے گمراہی والی بات کہلوا دیتا ہے اور کبھی مُنافق بھی حق بات کہہ دیتا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا یزید بن عُمَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! مجھے کیسے مَعلُوم ہوگا کہ عالِم گمراہی والی بات کہہ رہا ہے اور مُنافق حق بات بیان کر رہا ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیوں نہیں! تم عالِم کی ان باتوں سے بچو جن کے بارے میں اہل علم کہیں کہ ''یہ اس نے کیا کہا ہے؟ اور عالِم کی غَلَطی تمہیں اس کے بیان کردہ حق کو قبول کرنے سے نہ روکے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جب وہ حق سنے تو اپنی غَلَطی سے رُجُوع کر کے حق کا اِتباع کرلے، بے شک اِتباعِ حق میں نورانیت ہے۔'' (1)

اِعْتِدال کا درس:

﴿787﴾...... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''مجھے کوئی علم کی بات سکھیے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا تم میری اطاعت کرو گے؟'' اس نے عرض کی: ''میں آپ کی اطاعت پر حریص ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، رات میں قیام کرو اور آرام بھی کرو، کسبِ حَلال کے لئے کوشش کرو اور گناہ سے بھی بچو، حالت اسلام میں ہی مرو اور مظلوم کی بددُعا سے بچو۔'' (2)

---

1 ......سنن ابی داود، کتاب السنة، باب من دعاالی السنة، الحدیث: ۴۶۱۱، ص۱۵۶۲.

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث: ۱۰۱۰، ص۲۰۰.

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مناجات:

﴿788﴾......حضرت سیِّدُنا ثور بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب تہجُّد کی نماز سے فراغت پاتے تو بارگاہِ خُداوندی میں یوں مُناجات کرتے: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آنکھیں سورہی ہیں اور ستارے چھپ گئے ہیں جبکہ تو زندہ اور دوسروں کو زندہ رکھنے والا ہے۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جنت کے معاملے میں میری طلب سست ہے اور جہنم کی آگ سے میرا بھاگنا ضعیف ہے۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے پاس سے ایسی ہدایت عطا فرما جو آخرت میں بھی میرے کام آئے۔ بے شک تو اپنے وعدے کے خِلاف نہیں کرتا۔'' (1)

بیٹے کو نصیحت:

﴿789﴾......حضرت سیِّدُنا مُعَاوِیَہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! جب تم نماز پڑھو تو رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھو (یعنی اسے اپنی زِندگی کی آخری نماز خیال کرو) اور اس گمان میں نہ رہنا کہ تمہیں دوسری نماز کا موقع ملے گا۔ اے میرے بیٹے! مومن دو نیکیوں کے درمیان وفات پاتا ہے ایک وہ نیکی جسے وہ آگے بھیج چکا اور دوسری وہ جو اپنے پیچھے چھوڑی (یعنی صدقہ جاریہ)۔'' (2)

﴿790﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے ساتھ اس کے دوست بھی تھے جو اسے سَلامِ رخصت کر کے جارہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں دو باتوں کی نصیحت کرتا ہوں۔ اگر تم ان کی حفاظت کرو گے تو محفوظ رہو گے: (۱) تمہیں دنیا سے جو حصّہ ملنا ہے اس کی فکر مت کرنا (۲) تمہیں اپنی آخرت کے حصّے کی فکر کرنے کی زیادہ حاجت ہے۔ لہٰذا آخرت کے حصّہ کو دنیا کے حصّہ پر ترجیح دو یہاں تک کہ اس کا انتظام کرلو اس کے بعد تم جہاں کہیں بھی جاؤ گے وہ تمہارے ساتھ ساتھ رہے گا۔'' (3)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٤٨، ج ٢٠، ص ٣٤.

2 ......الزھد للامام احمد حنبل، أخبار مُعاذ بن جَبَل، الحدیث: ١٠٠٧، ص ١٩٩.

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٤٩، ج ٢٠، ص ٣٥.

عِلْمِ دِین کی محبت نے رُلا دیا:

﴿791﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سَلَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر گریہ وزاری کرنے لگا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے رونے کا سبب دریافت فرمایا۔ اس نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس قرابت داری کی وجہ سے نہیں رو رہا جو میرے اور آپ کے درمیان ہے اور نہ ہی میرے رونے کا باعث مجھے آپ کی طرف سے ملنے والی دنیا ہے تاہم مجھے اس بات کا خوف رُلا رہا ہے کہ میں جو آپ سے عِلْم حاصل کرتا تھا اب اس کا سلسلہ مُنْقَطَع ہو جائے گا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مت رو! بے شک جو شخص علم وایمان کا اِرادہ رکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس طرح عِلْم عطا فرماتا ہے جس طرح حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا فرمایا تھا حالانکہ اس وقت علم حاصل کرنے اور ایمان کے نور سے اپنے قلب کو چمکانے کا کوئی ظاہری ذریعہ موجود نہیں تھا۔'' (1)

انصاف کی عُمدہ ولاجواب مثال:

﴿792﴾......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سَعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دو بیویاں تھیں۔ جس دن ایک کی باری ہوتی اس دن دوسری کے گھر میں وُضو تک نہ فرماتے تھے۔ جب مُلکِ شام میں کسی مَرَض میں مُبْتَلا ہو کر دونوں انتقال کر گئیں تو چونکہ اس وقت سب لوگ اپنے اپنے مُعَامَلات میں مصروف تھے اس لئے دونوں کو ایک ہی قَبْر میں دفن کر دیا گیا اور قَبْر میں اُتارتے وقت بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قُرعہ ڈالا کہ پہلے کس کو قَبْر میں رکھا جائے۔'' (2)

﴿793﴾......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دو بیویاں تھیں جب باری کے مطابق کسی ایک کے پاس تشریف فرما ہوتے تو اس دوران دوسری کے گھر سے پانی تک نوش نہ فرماتے تھے۔'' (3)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٢٨، ج ٢٠، ص ١١٥، مفھومًا.

2 ......صفة الصفوة، الرقم ١ ٥ مُعَاذبن جَبَل، ذکر نبذہ من ورعه، ج ١، ص ٢٥٥.

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث: ١٠٢٣، ص ٢٠٢.

ذِکْرُاللہ جہاد سے اَفضل ہے

﴿794﴾......حضرت سیِّدُ ناابوزُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے بڑھ کر بندے کو عذابِ الٰہی سے نجات دِلانے والی کوئی چیز نہیں۔'' لوگوں نے عرض کی: ''کیا راہِ خُدا میں تلوار چلانا بھی نہیں؟'' یہ بات لوگوں نے تین بار کہی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہاں یہ بھی نہیں! مگر یہ کہ راہِ خدا میں لڑتے لڑتے اس کی تلوار ٹوٹ جائے۔''(1)

﴿795﴾......حضرت سیِّدُ ناابو بَحْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے بڑھ کر بندے کو عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والا کوئی عمل نہیں۔'' لوگوں نے عرض کی: ''اے ابو عبد الرحمٰن! (یہ حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) کیا راہِ خدا میں جہاد کرنا بھی نہیں؟'' فرمایا: ''نہیں، مگر یہ کہ لڑتے لڑتے تلوار ٹوٹ جائے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ (پ۲۱،العنکبوت:۴۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا۔''(2)

﴿796﴾......حضرت سیِّدُ ناسَعِید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں صبح سے رات تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہوں یہ عمل مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں عُمدہ گھوڑے پر سوار ہو کر صُبح سے رات تک راہِ خُدا میں جہاد کروں۔''(3)

تَرکِ سنّت گمراہی کا سبب:

﴿797﴾......حضرت سیِّدُ ناابو بَحْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حِمْص کی مسجد میں داخل ہوا تو حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے وقت اسے کوئی خوف نہ ہو تو اسے چاہئے کہ جب اذان دی جائے تو نماز کے لئے مَسجد میں حاضر ہو جائے کیونکہ

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث:۱۰۰۸، ص۱۹۹.

2 ......الزھد للامام احمد حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث:۱۰۲۵، ص۲۰۲.

3 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی محبۃ اللّٰہ/فصل فی ذکر أخبار وردت فی ذکر اللّٰہ، الحدیث:۶۷۵، ج۱، ص۴۴۹.

باجماعت نماز ادا کرنا سُنَنِ ھُدیٰ میں سے ہے اور یہ ان سنتوں میں سے ہے جنہیں حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہارے لئے جاری فرمایا اور کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرے گھر میں جائے نماز ہے میں گھر میں ہی نماز پڑھ لوں گا۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت کے تارِک کہلاؤ گے اور اگر تم نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت کو ترک کر دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔'' (1)

﴿798﴾...... حضرت سیِّدُنا اَسوَد بن ہِلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ چل رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہم سے فرمایا: ''بیٹھو تھوڑی دیر ایمان کی باتیں کرلیں۔'' (2)

﴿799﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو اِدْرِیس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم ایسے لوگوں کے پاس بیٹھتے ہو جو لازمی طور پر باتوں میں لگ جاتے ہیں۔ لہٰذا جب انہیں غَفلت میں دیکھو تو فوراً اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔''

حضرت سیِّدُنا وَلِید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید فرماتے ہیں: جب یہ حدیث حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ذکر کی گئی تو انہوں نے کہا: جی ہاں! مجھے ابو طلحہ حکیم بن دِینار نے بیان کیا کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرمایا کرتے تھے کہ ''مقبول دُعا کی نشانی یہ ہے کہ جب تم لوگوں کو غَفلت میں دیکھو تو فوراً اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔'' (3)

﴿800﴾...... حضرت سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے علاقے میں تشریف لائے تو ہمارے کچھ بزرگوں نے ان سے درخواست کی کہ ''اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اجازت دیں تو ہم پتھروں اور لکڑیوں کا بندوبست کر دیں تاکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے مسجد بنا دی جائے۔'' حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے خوف ہے کہ بروزِ قیامت انہیں پیٹھ پر اُٹھانے

---

1 ...... صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی، الحدیث: ۱۴۸۸، ص۷۷۹، راوی عبداللّٰہ بن مسعود، بتغیرٍ.

2 ...... صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب قول النبی بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ، ص۲۔
صفۃ الصفوۃ، الرقم ۱۵ مُعَاذ بن جَبَل، ذکر نبذہ من مواعظہ و کلامہ، ج۱، ص۲۵۷.

3 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث: ۱۰۲۴، ص۲۰۲.

کا مکلّف نہ بنا دیا جاؤں۔" (1)

فکرِ آخرت پر مبنی بیان:

﴿801﴾......حضرت سیِّدُنا عمرو بن میمون اَوْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: "اے قبیلۂ "اَوْد" والو! میں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد ہوں۔ تمہیں اس بات کا یقینی علم ہونا چاہئے کہ ایک دن ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے، اس کے بعد جنّت میں جانا ہوگا یا پھر جہنم ٹھکانہ ہوگا اور وہاں ہمیشہ ٹھہرنا ہے اس سے آگے کوچ نہ ہوگا اور ہم ہمیشہ ان جسموں میں رہیں گے جنہیں کبھی مَوت نہیں آئے گی۔" (2)

﴿802﴾......حضرت سیِّدُنا یزید بن یزید بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "تم جتنا چاہو علم حاصل کرو لیکن اس پر عمل بھی کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہرگز علم پر اجر عطا نہ فرمائے گا جب تک اس پر عمل نہ کرو گے۔" (3)

﴿803﴾......حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اگر تم علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو جتنا چاہو حاصل کرو لیکن اس پر عمل بھی کرو کیونکہ جب تک تم علم پر عمل نہ کرو گے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہرگز تمہیں اس سے نَفْع عطا نہ فرمائے گا۔" (4)

عورتوں کا فتنہ:

﴿804﴾......حضرت سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "تمہیں خستہ حالی کے فتنے میں مُبْتَلا کیا گیا تو تم نے اس پر صَبْر کیا اور عنقریب تم خوشحالی کے فتنے میں مُبْتَلا کئے جاؤ گے اور مجھے تم پر سب سے زیادہ عورتوں کے فتنے کا خوف ہے، جب وہ سونے اور چاندی کے کنگن پہنیں گی

---

1 ......الزھد لھناد بن السری، باب معیشۃ النبی، الحدیث: ٧٢٥، ج٢، ص٣٧٦.

2 ......المستدرك، کتاب الإیمان، باب یذبح الموت علی الصراط، الحدیث: ٢٨٩، ج١، ص٢٦٧.

3 ......الزھد لابن المبارك، باب من طلب العلم لعرض فی الدنیا، الحدیث: ٦٢، ص٢١.

4 ......الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ٢٦٤ بکر بن خُنَیس کوفی، ج٢، ص١٨٩، بدون: إن شئتم.

اور شام کے نرم و نازک کپڑے اور یمن کی چادریں زیب تن کریں گی تو مالداروں کو تھکا دیں گی اور غریبوں کو اس چیز کا مکلّف بنائیں گی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔'' (1)

نَفْرت کے اَسباب:

﴿806﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر حارثی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''3 باتیں ایسی ہیں کہ جوان کا عادی ہوتا ہے اسے لوگوں کی نَفْرت و ناپسندیدگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے: (۱) بغیر کسی عجیب بات کے ہنستے رہنا (۲) بلاضرورت سوئے رہنا اور (۳) بغیر بھوک کے کھانا کھانا۔'' (2)

﴿807﴾......حضرت سیِّدُنا مالِک دَارَانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے ایک تھیلی میں 400 دینار ڈال کر غلام کو دیئے اور فرمایا: ''انہیں حضرت ابو عبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کے پاس لے جاؤ پھر کچھ دیر وہاں ٹھہرنا اور دیکھنا کہ وہ انہیں کہاں صرف کرتے ہیں۔'' چنانچہ، غلام وہ تھیلی لے کر امین الامّت حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: ''امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا ہے کہ یہ دینار اپنی کسی ضَرورت میں استعمال کرلیں۔'' انہوں نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین پر رحم فرمائے۔'' پھر اپنی لونڈی کو بلا کر فرمایا: ''یہ 7 دینار فُلاں کو، یہ 5 فلاں کو اور یہ 5 فلاں کو دے آؤ۔'' یہاں تک کہ سب کے سب صَدَقہ کردیئے۔ غلام نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری صورت حال بیان کردی۔

پھر امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے اتنے ہی دینار ایک اور تھیلی میں ڈال کر غلام کے حوالے کئے اور فرمایا: ''یہ حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کے پاس لے جاؤ اور کچھ دیر وہاں ٹھہرنا اور دیکھنا کہ وہ انہیں کہاں صرف کرتے ہیں؟'' غلام نے تھیلی لی اور حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں اس رقم سے اپنی کوئی حاجت پوری کرلیں۔'' انہوں نے فرمایا: ''اللہ

---

1 ......الزهدلابن المبارك، باب ماجاء في ذنب التنعم في الدنيا، الحديث: ۷۸۵، ص ۲۷۱.

2 ......الزهدللامام احمدبن حنبل، أخبار مُعَاذبن جَبَل، الحديث: ۱۰۲۲، ص ۲۰۲.

عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پررحم فرمائے۔'' پھر اپنی لونڈی کو بلاکر فرمایا: '' اتنے درہم فلاں کے گھر اور اتنے فلاں کے گھر پہنچا دو۔'' اسی اَثنا میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ کو اس بات کا علم ہوا تو عرض گزار ہوئیں: '' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم بھی مسکین ہیں، ہمیں بھی عطا فرمائیں۔'' اس وقت تھیلی میں صرف 2 دینار باقی بچے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ تھیلی دیناروں سمیت اپنی اہلیہ کی طرف اُچھال دی۔غلام امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ سُنایا۔یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: '' بے شک تمام صحابہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔'' (1)

امیر المؤمنین کو نصیحت:

﴿808﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا نُعَیم بن اَبِی ہِنْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے ایک کاغذ نکال کر دکھایا جس پر لکھا تھا کہ یہ خط ابوعبیدہ بن جَرَّاح و مُعاذ بن جَبَل کی طرف سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْک! حمد وثناء کے بعد! ہم دونوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ '' جو مُعامَلہ (یعنی خِلافت) آپ کے سپرد کیا گیا ہے وہ اہم ترین ہے۔آپ کو اس اُمّت کے سُرخ وسیاہ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔آپ کے پاس معزز وحقیر، دُشمن ودوست فیصلے کروانے آئیں گے اور عدل وانصاف ہر ایک کا حق ہے۔اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! غور کرلیں کہ اس وقت آپ کی کیا کیفیت ہوگی۔ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن لوگوں کے چہرے جھک جائیں گے۔دل کانپ اُٹھیں گے اور تمام حجتیں ختم ہو جائیں گی۔صرف ایک بادشاہِ حقیقی اللّٰہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی حجت اپنی طاقت وقُدرت کے ساتھ غالب ہوگی اور مخلوق اس کے سامنے حقیر ہوگی۔اس کی رحمت کی امید اور عذاب کا خوف کرتی ہوگی اور ہم آپس میں گفتگو کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں اس اُمت کا حال ایسا ہو جائے گا کہ لوگ ظاہری طور پر تو ایک دوسرے کے بھائی بنیں گے جبکہ دِلی طور پر دُشمن ہوں گے۔ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ یہ خط آپ کو ہماری طرف سے وہ بات پہنچائے جو ہمارے دلوں میں نہیں۔ہم نے محض آپ کی خیر خواہی کے لئے یہ خط لکھا ہے۔وَالسَّلَامُ عَلَیْک.

(1)......الزهد للامام احمدبن حنبل،أخبارالحسن بن ابی الحسن،الحديث:١٥٦٢،ص٢٨٣،بتغير.

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس خط کا جواب یوں دیا: یہ تحریر عمر بن خطاب کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ بن جرّاح اور حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا: حمد وثناء کے بعد! مجھے آپ کا خط ملا، جس میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ "میرا معاملہ سخت تر ہے اور مجھے اس امت کے سرخ وسیاہ کی ولایت سونپی گئی ہے۔ میرے سامنے شریف وذلیل، دشمن ودوست آئیں گے۔ بے شک ہر شخص کا عدل میں حصّہ ہے۔" آپ نے لکھا ہے کہ "اے عمر! اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی۔" بے شک عمر کو اطاعت کی توفیق اور معصیت سے بچنے کی قوت دینے والا صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور آپ نے لکھا ہے کہ "آپ مجھے اس مُعَامَلَہ سے ڈراتے ہیں جس سے سَابِقَہ اُمتیں ڈرائی جاتی رہیں۔" پہلے ہی رات اور دن کے بدلنے نے لوگوں کی اَمْوات کے ساتھ ہر دُور کو قریب، ہر نئے کو پرانا اور ہر آنے والے کو حاضر کر دیا ہے یہاں تک کہ لوگ اپنے ٹھکانے جنت یا دوزخ کی طرف چلے گئے۔ آپ نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ "آخری زمانے میں اس امت کا یہ حال ہوگا کہ لوگ بظاہر بھائی بھائی جبکہ دلی طور پر ایک دوسرے کے دُشمن ہوں گے۔" لیکن آپ تو ایسے نہیں اور نہ ہی یہ وہ زمانہ ہے کیوں کہ اِس زمانہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رغبت اور اس کا خوف ظاہر ہے، لوگ اصلاحِ دنیا کے لئے ایک دوسرے کی طرف رغبت کرتے ہیں اور آخر میں تحریر کیا کہ "آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ میں یہ خط پڑھ کر وہ مفہوم لوں جو آپ کے دلوں میں نہیں ہے جبکہ آپ نے تو خیر خواہی کے لئے لکھا ہے۔" تم دونوں نے سچ کہا ہے مجھے آئندہ بھی تمہارے خط کا انتظار رہے گا، میں آپ حضرات (کی خیر خواہی) سے بے نیاز نہیں ہوں۔" (1)

وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمَا.

عِلم کے فضائل وبرکات:

﴿809﴾......حضرت سیِّدُنا رَجَاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "علم حاصل کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے علم حاصل کرنا خشیّت، اسے تلاش کرنا عبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح اور اس کی جستجو کرنا جہاد ہے۔ جاہلوں کو علم سکھانا صَدَقَہ اور اسے اس کے اہل تک پہنچانا نیکی ہے کیونکہ

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام عمربن الخطاب، الحدیث: ۱۰، ج۸، ص۱۴۸۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۴۵، ج۲۰، ص۳۲۔

یہ حلال وحرام کا شعور دیتا، اہل جنت کو روشن دلیل اور گھبراہٹ میں اُنسیت دیتا ہے۔ سفر میں ہم نشین اور تنہائی کا ساتھی ہے۔ تنگدستی وخوشحالی میں رہنمائی کرتا اور دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے۔ عظیم لوگوں کے ہاں علم کی حیثیت زینت کی سی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم ہی کی بدولت قوموں کو رِفعت و بلندی عطا فرماتا اور انہیں بھلائی میں لوگوں کا مُقتدا و پیشوا بنا دیتا ہے۔ اہلِ علم کے نقش وقدم پر چلا جاتا، ان کے اَفعال کی پیروی کی جاتی اور ان کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے۔ فرشتے ان کی دوستی میں رغبت رکھتے اور انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ہر خشک وتر یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں اور پانی کے دیگر جانور، درندے اور چوپائے سب ان کے لئے دُعائے مَغفِرت کرتے ہیں۔ علم جہالت کی تاریکی سے نجات دیتا، دلوں کو جلا بخشتا اور جہالت کے اندھیروں میں آنکھوں کو روشنی عطا کرتا ہے۔ اس کے ذریعے انسان نیک لوگوں کی منازل تک رسائی پاتا اور دنیا وآخرت میں بلند مقام تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور وفکر کرنے کا اَجر روزہ رکھنے کے برابر اور اسے پڑھنا پڑھانا نوافل کے برابر ہے۔ علم ہی صلۂ رحمی کا پیغام دیتا اور حلال وحرام کی پہچان کراتا ہے۔ علم تمام عَمَل کرنے والوں کا سردار اور عمل اس کا پیروکار ہے۔ یہ ایسی نعمت ہے جو خوش نصیبوں کو عطا کی جاتی اور بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔'' (1)

مرحبا اے موت! مرحبا:

﴿810﴾......حضرت سیِّدُنا عَمرو بن قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وقتِ وصال قریب آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دیکھو! کیا صُبح ہو چکی ہے؟'' عرض کی گئی: ''ابھی صُبح نہیں ہوئی۔'' کچھ دیر بعد پھر فرمایا: ''دیکھو! کیا صبح ہو چکی ہے؟'' عرض کی گئی: ''ابھی صُبح نہیں ہوئی۔'' پھر کچھ دیر بعد کسی نے آکر خبر دی کہ ''صُبح ہو چکی ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں ایسی رات سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جس کی صُبح آگ کی طرف لے جانے والی ہو۔ مرحبا اے موت! مرحبا! موت ایک ایسا ملاقاتی ہے جو آخر میں آیا ہے۔ ایسا دوست ہے جو فاقہ کی حالت میں آیا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں دنیا میں تجھ سے ڈرتا تھا اور آج تجھ سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ میں نے دنیا کی محبت کو دل میں بسایا نہ لمبی عمر کا ارمان رکھا کہ اس دنیا میں نہریں جاری کروں اور باغات لگاؤں لیکن سخت گرم دنوں کی پیاس،

(1)......مختصر جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر، باب جامع فی فضل العلم، الحدیث:٥٤، ص٥٣.

سختی والی ساعتیں، سفر میں عُلما سے ملاقات اور ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حلقوں کی طَلَب دل میں آج بھی باقی ہے۔"[1]

طاعون اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے:

﴿811﴾......حضرت سیِّدُنا طارق بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ ملک شام میں طاعون[2] کی وبا پھیلی تو لوگوں نے کہنا شُروع کر دیا کہ یہ بغیر پانی کے طوفان ہے۔ یہ بات حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُٹھے اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "مجھے تمہاری باتیں پہنچی ہیں حالانکہ یہ تو تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات کا سبب ہے۔ لیکن وہ اس بیماری کے بجائے اس بات سے زیادہ ڈرتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں اس حال میں صُبح کرے کہ اسے اتنی بھی خبر نہ ہو کہ وہ مومن ہے یا مُنافق اور وہ بچوں کی حکمرانی سے خوفزدہ تھے۔"[3]

اَولاد کے لئے طاعون کی دُعا:

﴿812﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن غَنْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا معاذ بن جَبَل، حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جَرَّاح، حضرت سیِّدُنا شُرَحْبِیل بن حَسَنَہ اور حضرت سیِّدُنا ابومالِک اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم چاروں بُزُرگوں پر ایک ہی دن طاعون کا حملہ ہوا تو حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "یہ تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا ہے۔ نیز تم سے قبل نیک لوگ اسی بیماری کے سبب فوت ہوئے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! معاذ کی اولاد کو اس رحمت سے وافر حصّہ عطا فرما[4]۔" چنانچہ،

1......الزهد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحديث: ١٠١١، ص ٢٠٠، بتغير.

2......مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "طاعون طعن سے بنا ہے بمعنی نیزہ مارنا، چونکہ اس بیماری میں مریض کو پھوڑے یا زخم سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اسے کوئی نیزے مار رہا ہے، سوئیاں چبھو رہا ہے اس لئے اسے طاعون کہا جاتا ہے یہ مشہور وبائی بیماری ہے۔
(مرآة المناجيح، ج٢، ص٤١٣)

3......الزهد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحديث: ١٠٢١، ص ٢٠٢.

4...... آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اپنی اولاد کے لئے طاعون کی دعا کرنا درحقیقت ان کے لئے شہادت و رحمت کی دُعا کرنا ہے کیونکہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے شہادت فرمایا ہے۔ جیسا کہ مشکوۃ المصابیح میں بخاری و مسلم کے حوالے سے فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل ہے: طاعون ہر مسلمان کی شہادت ہے۔ ایک اور روایت کا خُلاصہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے مسلمانوں کے لئے رحمت بنایا ہے۔ (مرآة المناجيح، ج٢، ص٤١٣)

ابھی شام بھی نہ ہوئی تھی کہ آپ کے بیٹے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہ جن کے نام سے آپ نے اپنی کنیت رکھی اوران سے آپ کو بہت محبت تھی طاعون کے مرض میں مُبْتَلا ہو گئے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مَسْجِد سے لوٹے تو اپنے بیٹے کو سخت تکلیف میں مُبْتَلا پا کر دریافت فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن! کیا حال ہے؟'' بیٹے نے جواب میں یہ آیتِ کریمہ تِلاوت کی:

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۶۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے سننے والے! یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا۔ (پ ۳، ال عمران: ۶۰)

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! تم مجھے صَبْر کرنے والا ہی پاؤ گے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات بھر ٹھہرے رہے اور صبح کے وقت بیٹے کو دفن کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر طاعون کا حملہ ہوا اور نزع کی تکالیف شدت اختیار کر گئیں تو جب کچھ اِفاقہ ہوتا تو عرض کرتے: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے جتنی بھی تکلیف آئے لیکن تیری عزّت کی قسم! بے شک تو جانتا ہے کہ میرا دل تیری محبت سے لبریز ہے۔''[1]

سفرِ یمن کے وقت نصیحتیں:

﴿813﴾......حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اے مُعاذ! جاؤ اپنی سواری تیار کرو پھر میرے پاس آ جانا میں تمہیں یمن بھیجنا چاہتا ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سواری تیار کی اور مَسْجِد کے دروازے پر آکر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اجازت عطا فرمائی اور میرا ہاتھ پکڑ کر میرے ساتھ چلتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے مُعاذ! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے، سچی بات کہنے، وعدہ پورا کرنے، امانت ادا کرنے، خیانت سے بچنے، یتیم پر رحم کرنے، پڑوسی کا خیال رکھنے، غُصّہ پر قابو پانے، دوسروں کے لئے نرمی اختیار کرنے، سَلام عام کرنے، گفتگو میں نرمی اپنانے، ایمان پر ثابت قدم رہنے، قرآن میں غور وفکر کرنے، آخرت سے محبت کرنے، حساب وکتاب سے ڈرنے، لمبی اُمّیدوں سے بچنے اور اچھے اَعمال کرنے کی وصیت کرتا اور مسلمان کو گالی دینے، سچے کو جھوٹا یا جھوٹے کو سچا ثابت کرنے اور عادِل حکمران کی نافرمانی کرنے سے مَنْع کرتا ہوں۔ اے مُعاذ! ہر شجر وحجر کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ

1......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند مُعاذ بن جَبَل، الحدیث: ۲۶۷۱، ج۷، ص ۱۱۴.

کا ذکر کرتے رہنا اور جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ کرنا پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ اور علانیہ کی علانیہ۔'' (1)

﴿814﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یمن بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو اس وقت حضرت مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سواری پر تھے اور پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے انہیں نصیحت فرما رہے تھے کہ ''اے مُعاذ! میں تمہیں اس طرح نصیحت کرتا ہوں جس طرح ایک حقیقی بھائی نصیحت کرتا ہے۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔'' اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کی طرح بیان کیا۔ البتہ اس میں اتنا زائد کہ ''مریض کی عیادت کرنا۔ بیواؤں اور کمزوروں کی ضروریات کو جلد پورا کرنا۔ غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔ لوگوں کو اپنی طرف سے انصاف فراہم کرنا۔ ہمیشہ حق بات کہنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا۔'' (2)

﴿815﴾......حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''اے مُعاذ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔'' میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہوں۔'' پھر حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے مُعاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھنا مت بھولنا: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے ذکر، شکر اور حُسنِ عبادت پر میری مدد فرما۔''

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا صُنَابِحِی کو یہ وصیت کی، انہوں نے حضرت ابو عبد الرحمٰن کو، انہوں نے حضرت عُقْبہ کو، انہوں نے حضرت حَیْوَہ کو، انہوں نے حضرت عبد الرحمٰن مُقْرِی کو، انہوں نے حضرت بِشر بن موسیٰ کو، انہوں نے حضرت محمد بن احمد بن حَسَن کو، انہوں نے مجھے (یعنی حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو) یہ وصیت فرمائی اور میں تمہیں اس کی وصیت کرتا ہوں (کہ ہر نماز کے بعد

1 ......الزهد الكبير للبيهقي، باب الورع والتقوى، الحديث: ٩٥٦، ص ٣٤٧، مختصرًا.

2 ......كتاب الثقات لابن حبان، السيرة النبوية، السنة التاسعة من الهجرة، ج ١، ص ١٤٧، بدون الأخ الشقيق.

مذکورہ دعا پڑھنا مت بھولنا)۔ [1]

﴿816﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ نبوت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''اے مُعاذ! تم نے صُبح کس حال میں کی؟'' عرض کی: ''میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان رکھتے ہوئے صبح کی ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر قول کا ایک تصدیق کرنے والا اور ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور تمہاری کہی ہوئی بات کی کیا تصدیق ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے جب بھی صبح کی تو یہ گمان کیا کہ شام نہیں دیکھ سکوں گا اور جب بھی شام کی تو یہ خیال کیا کہ صُبح نہیں دیکھ سکوں گا۔ جو بھی قدم اُٹھایا یہ سوچ کر اُٹھایا کہ اس کے بعد دوسرا قدم نہیں اُٹھا سکوں گا اور گویا میں (قیامت کا یہ منظر) دیکھ رہا ہوں کہ ہر وہ اُمَّت گھُٹنوں کے بل گری ہوئی ہے جسے ان کے نامۂ اَعمال کی طرف بلایا جارہا ہے اور ان کے ساتھ ان کی طرف بھیجے جانے والے نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) ہیں اور وہ بت بھی ہیں جنہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھوڑ کر پوجتے تھے اور گویا میں جہنمیوں کی سزا اور اہلِ جنت کے ثواب کو دیکھ رہا ہوں۔'' اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تم نے جان لیا پس ان اُمُور کی پابندی رکھنا۔'' [2]

﴿817﴾......حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب یمن سے واپس تشریف لائے تو مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے استفسار فرمایا: ''تم نے اپنے بعد لوگوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟'' عرض کی: ''میں نے انہیں اس حال میں چھوڑا ہے کہ ان کا مقصد صرف چوپایوں والا ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو اُن چیزوں کا علم رکھتے ہوں گے جن سے یہ لوگ جاہل ہیں مگر اِن (علم رکھنے والوں) کا مقصد بھی ان جیسا ہی ہوگا۔'' [3]

---

1 ......السنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، الحدیث: ۹۹۳۷، ج۶، ص ۳۲.

2 ......کتاب الضعفاء للعقیلی، باب العین، الرقم ۸۶۶، ج۲، ص ۶۹۱.

3 ......کنز العمال، کتاب العلم، قسم الاقوال، الحدیث: ۲۸۹۶۷، ج۱۰، ص ۸۱.

بدترین لوگ:

﴿818﴾......حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:ایک مرتبہ میں حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ طواف میں مشغول تھے۔میں نے عرض کی:''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے لوگوں میں سے سب سے بُرے شخص کے بارے میں بتایئے۔''ارشادفرمایا:''مجھ سے بھلائی کے مُتَعَلِّق سوال کرو برائی کے مُتَعَلِّق مت پوچھو، بدترین لوگ بُرے عُلما ہیں۔'' (1)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تعزیتی مکتوب:

﴿819﴾......حضرت سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن غَنْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بیٹے طاعون کی وبا میں مُبْتَلا ہو(کرانتقال فرما) گئے تو انہیں بہت صَدمہ ہوا۔جب یہ بات حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معلوم ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُ نامُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف یہ خط لکھا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، یہ خط محمد رسول اللّٰہ(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی طرف سے مُعاذ بن جَبَل کی طرف ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ! میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اَمَّا بَعْد! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اَجرِ عظیم عطا فرمائے اور صبر کی توفیق بخشے۔ہمیں اور تمہیں اپنا شکر گزار بندہ بنائے، ہماری جانیں، ہمارے اہل وعیال، ہمارے اموال اور اولاد سب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ اور ہمارے پاس اس کی طرف سے عاریت ہیں۔جو وہ ہمیں ایک مدت مُقَرَّرہ تک عطا فرماتا ہے کہ ہم ان سے نفع اُٹھائیں اور اس مُقَرَّرہ مدت کے بعد وہ ہم سے واپس لے لیتا ہے۔لہٰذا ہم پر فرض ہے کہ جب ہمیں کوئی نعمت ملے تو اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کریں اور جب وہ ہم سے لے لی جائے تو اس پر صبر کریں۔اے مُعاذ! تمہارا بیٹا بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کی ہوئی ایک نعمت تھی جو اس کی طرف سے تمہارے پاس عاریت تھی جس کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں مُسَرَّت وشادمانی عطا فرمائی اور پھر تمہیں اس کے بدلے عظیم اَجر وثواب عطا فرما کر اسے واپس لے لیا۔اگر صبر کرو گے تو تمہارے لئے رحمت، ہدایت اور ثواب ہوگا۔

(1)......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند مُعاذ بن جَبَل، الحدیث:٢٦٤٩، ج٧، ص٩٣، مفهومًا.

اے مُعاذ! تم میں 2 خصلتیں ہرگز جمع نہ ہونے پائیں کہ ان کی وجہ سے تمہارا اجر ضائع ہو جائے گا اور پھر تمہیں اپنے اَجروثواب کے کھودینے پر ندامت ہوگی۔ اگر تم اپنی مصیبت کو اس کی وجہ سے ہاتھ آنے والے اجروثواب پر پیش کروگے تو جان لوگے کہ اتنے عظیم ثواب کے مُقابلے میں تمہاری مصیبت تو بہت چھوٹی ہے۔ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے وعدہ کے مطابق اجر پاؤ گے اور اپنی مصیبت کا صَدْمہ بھول جاؤ گے۔'' گویا ایسا ہی لکھا تھا۔ وَالسَّلام۔'' [1]

مذکورہ روایت پر مُصنِّف کا تَبْصِرہ:

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''یہ تینوں روایتیں ضعیف ہیں کیونکہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بیٹے کی وفات حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری فرمانے کے 2 سال بعد ہوئی۔ البتہ بعض صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے ان کو خطوط لکھے ہیں اور راوی نے وَہم کے سبب ان کی نسبت رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف کر دی ہے۔ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے جلیل القدر اور اعلم صحابی کے بارے میں کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے بے صبری کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی نہ رہے۔ لہٰذا اس میں صحیح روایت وہی ہے جو حارِث بن عُمَیْرَہ اور ابو جُرَشی نے روایت کی ہے، اس میں انہوں نے بیٹے کی وفات پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا اور صَبْر واِسْتِقَامت کا دامن تھامے رہنا بیان کیا ہے اور پھر یہ کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مُبارَکہ میں سفرِ یمن کے علاوہ کبھی حُضُور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے دُور رہے ہوں اور یمن سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی واپسی سرکارِ والا تبار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد ہوئی تھی اور محمد بن سعید اور مجاشع اس پائے کے راوی نہیں ہے کہ جن کی روایات ومفردات پر اعتماد کیا جائے۔''

﴿822﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''دِین میں مُخْلِص رہنا، تھوڑا عمل بھی کِفایت کرے گا۔'' [2]

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۲۴، ج۲۰، ص۱۵۵، مفھوماً.

2 ......المستدرك، کتاب الرقاق، الحدیث: ۷۹۱۴، ج۵، ص۴۳۵.

حضرت سَیِّدُنا سَعِیدبن عَامِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

ہجرت میں سُبْقَت لے جانے والوں میں سے حضرت سَیِّدُنا سَعِیدبن عامِربن حِذْیَم جُمَحِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سحر انگیز وفتنہ گر دنیا سے بے رَغبتی اختیار کی، دنیا کے طلب گاروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔نیکیوں کی ترغیب دلانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرانے کے مُعامَلے میں سابِقِین کے طریقۂ کار پر گامزن رہے۔حکومت وسَلْطَنَت حاصل ہونے کے باوجود دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری کوانتہائی جانفشانی وامانت داری سے نبھاتے رہے۔

عُلَمائے تَصَوُّف کے نزدیک: صَبْر پر قائم رہتے ہوئے مُشْکِل حالات کا ڈٹ کے مُقابلہ کرنے اور بے جا گمانوں کی تحقیق میں نہ پڑنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنا؟

﴿823﴾......حضرت سَیِّدُنا حسّان بن عَطِیّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمرفاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا اَمیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوشام کی گورنری سے معزول کیا تو اِن کی جگہ حضرت سَیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوگورنر بنا کر وہاں بھیجا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی بیوی جوقبیلۂ قریش سے تَعَلُّق رکھتی تھی ،کوساتھ لے کر ملک شام روانہ ہوگئے۔وہاں کچھ ہی دنوں بعد تنگدستی نے آلیا۔امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کواس کی اطلاع ملی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک ہزار دینار انہیں بھیجے۔حضرت سَیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ دِینار لے کر اپنی زوجہ کے پاس گئے اور فرمایا: ''یہ ہمیں امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھیجے ہیں۔'' زوجہ نے عرض کی: ''اگر آپ چاہیں تو ان میں سے بعض سے گھر کا راشن خرید لیں اور جو بچیں وہ آئندہ کے لئے سنبھال کر رکھ لیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس سے بہتر صورت نہ بتاؤں؟ وہ یہ کہ ہم یہ مال کسی تاجر کو دے دیتے ہیں جو ہمارے لئے تجارت کرے اور ہم اس کا نَفْع کھاتے رہیں اور ہمارے سرمائے کی ذمہ داری بھی اسی پر ہوگی۔'' زوجہ نے کہا: ''یہ تو بہُت اچھا ہے۔''

چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ کھانے پینے کا سامان، 2اونٹ، 2غُلام خریدے پھر لوگوں کی ضَروریات

کا سامان غلاموں کے ذریعے اونٹوں پر رکھوا کر مسکینوں اور حاجتمندوں میں تقسیم فرما دیا۔ کچھ دن گزرنے کے بعد زوجہ نے عرض کی: ''فلاں فلاں سامان ختم ہوگیا ہے آپ اس تاجر کے پاس جائیں اور حاصل ہونے والے نَفْع سے سامان خرید لائیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ زوجہ نے پھر کہا لیکن اب کی بار بھی کوئی جواب نہ پا کر اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ستانا شروع کر دیا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صرف رات کو گھر میں تشریف لاتے اور سارا دن گھر سے باہر گزار دیتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر والوں میں سے ایک آدمی تھا جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ آپ کے گھر آیا جایا کرتا تھا ایک دن اس نے ان کی زوجہ سے کہا کہ ''آپ کیوں انہیں تکلیف دیتی ہیں وہ تو سارا مال صَدَقہ کر چکے ہیں؟'' یہ سن کر وہ، مال کے ختم ہونے پر افسوس کرنے اور رونے لگیں۔ ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر تشریف لائے اور زوجہ سے فرمایا: ''آرام سے بیٹھی رہو! میرے چند دوست کچھ عرصہ پہلے مجھ سے جدا ہو گئے ہیں اگر مجھے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب مل جائے تب بھی میں ان کے طریقے سے دور نہیں ہٹوں گا۔ اگر کوئی جنتی حور آسمانِ دنیا سے جھانک لے تو تمام اہلِ زمین کو روشن کر دے اور اس کے چہرے کا نور چاند سورج کی روشنی پر غالب آجائے اور جو دوپٹہ وہ اوڑھتی ہے وہ دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ لہٰذا ان حوروں کی خاطر تجھے چھوڑنا تو میرے لئے آسان ہے لیکن تیری خاطر میں انہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نرم دل اور راضی ہو گئیں۔'' (1)

اہلِ حِمْص کی چار شِکایات:

﴿824﴾......حضرت سیِّدُنا خَالِد بن مَعْدَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حِمْص کا گورنر مُقَرَّر فرمایا۔ جب امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حِمْص تشریف لائے تو اہلِ حِمْص سے فرمایا: ''تم نے اپنے گورنر کو کیسا پایا؟'' انہوں نے اپنے گورنر کی شِکایتیں کیں جس کی وجہ سے حِمْص والوں کو چھوٹے کوفی کہا جانے لگا۔ انہوں نے کہا: ''ہمیں ان سے 4 شِکایات ہیں۔ ایک یہ کہ یہ دن چڑھے ہمارے پاس آتے ہیں۔'' امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

1 ......صفة الصفوة، الرقم ٨٣ سعید بن عامر بن حِذْیَم، ج ١، ص ٣٣٦۔
الجهاد لابن المبارك، الحديث: ٢٤، ص ٤٠ .

نے فرمایا: ''یہ تو بہت بڑی شِکایت ہے۔اس کے عِلاوہ کیا شِکایت ہے؟''بولے: ''یہ رات کو کسی کی بات نہیں سنتے۔''
آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ بھی بڑی شِکایت ہے اور کیا ہے؟''بولے: ''یہ مہینے میں ایک دن گھر میں ہی رہتے
ہیں، ہمارے پاس نہیں آتے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ بھی بڑی شِکایت ہے اور کیا شِکایت ہے؟''انہوں
نے کہا: ''کبھی کبھی انہیں بے ہوشی کا ایسا دورہ پڑتا ہے جس کی وجہ سے یہ مرنے کے قریب ہو جاتے ہیں۔''

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اہلِ حِمْص اور ان کے گورنر حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک جگہ جمع فرمایا پھر بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج اس مُعاملے میں میرا فیصلہ غلط نہ ہو۔'' دُعا کے بعد اہلِ حِمْص سے فرمایا: ''تمہیں ان سے کیا شِکایت ہے؟''انہوں نے کہا: ''یہ دن چڑھے ہمارے پاس آتے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس بات کا اظہار مجھے پسند نہیں لیکن مجبوراً بتائے دیتا ہوں کہ میرے گھر میں کوئی خادم نہیں ہے اس لئے میں خود ہی آٹا گوندھتا ہوں پھر اس کے خمیرہ ہونے کا انتظار کرتا ہوں پھر روٹی پکا کر کھانا کھاتا اور وُضو کر کے ان کے پاس آ جاتا ہوں۔''
امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں سے پوچھا: ''اور کیا شِکایت ہے؟''بولے: ''یہ رات کو کسی کی بات نہیں سنتے۔''
امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پوچھنے پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اگرچہ یہ بتانا مجھے پسند نہیں لیکن مجبوراً بتائے دیتا ہوں کہ میں نے دن لوگوں (کے مُعاملات) کے لئے اور رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے خاص کر رکھی ہے۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مزید شِکایت کے بارے میں پوچھا: تو لوگوں نے کہا: ''یہ مہینے میں ایک دن ہمارے پاس نہیں آتے۔'' اس کی وجہ دریافت کرنے پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''کپڑے دھونے کے لئے میرے پاس کوئی خادِم نہیں ہے اور میرے پاس پہننے کے لئے صرف ایک ہی جوڑا ہے جب وہ میلا ہو جاتا ہے تو اسے خود ہی دھوتا ہوں پھر اس کے سوکھنے کا انتظار کرتا ہوں جب سوکھ جاتا ہے تو اسے رگڑ کر نرم کرتا ہوں پھر پہن کر شام کو ان کے پاس آتا ہوں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''اور کیا شِکایت ہے؟'' اہلِ حِمْص نے کہا: ''کبھی کبھی ان پر رنج وغم کی ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ یہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔'' اس پر حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: حضرت خُبیب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے وقت میں بھی مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں موجود تھا قریش نے پہلے تو ان کے جسم کا گوشت جگہ جگہ سے کاٹا پھر انہیں سولی پر لٹکا دیا اور

پوچھا: ''کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری جگہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں؟'' تو انہوں نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میں اپنے اہل وعیال میں ہوں اور میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کانٹا بھی چبھے (پھر فرطِ محبت سے) با آواز بلند پکارا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!'' پس جب بھی مجھے وہ دن یاد آتا اور یہ خیال آتا ہے کہ میں نے اس حالت میں ان کی مدد نہیں کی کیونکہ میں اس وقت مُشرِک تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان نہیں لایا تھا تو میں یہ گمان کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے اس گناہ کو کبھی مُعاف نہیں فرمائے گا۔ بس یہ سوچتے ہی مجھ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔''

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ سب سنا تو فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے میری فِراست کو غلط نہیں ہونے دیا۔'' پھر امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے پاس ایک ہزار دینار بھیجے اور فرمایا: ''ان سے اپنی حاجات کو پورا کرلو۔'' ان کی زوجہ نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں آپ کے کام کاج کرنے سے بے نیاز کر دیا۔'' حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے زوجہ سے فرمایا: ''کیا تم یہ پسند نہیں کرتی کہ ہم یہ دینار اسے دے دیں جو ہمیں سخت ضَرورت کے وقت لوٹا دے؟'' زوجہ نے عرض کی: ''ٹھیک ہے۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر والوں میں سے ایک قابلِ اعتماد شخص کو بلایا اور دیناروں کو بہت سی تھیلیوں میں ڈال کر فرمایا: ''یہ دینار فلاں خاندان کی بیواؤں، فلاں خاندان کے یتیموں، فُلاں خاندان کے مسکینوں اور فلاں خاندان کے مصیبت زدوں کو دے آؤ۔'' تھوڑے سے دینار بچ گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی زوجہ سے فرمایا: ''یہ اپنی ضَروریات میں خرچ کرلو۔'' پھر اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے۔ کچھ دنوں بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نے عرض کی: ''آپ ہمارے لئے کوئی خادم کیوں نہیں خرید لاتے؟ اور مال کے بارے میں بھی پوچھا۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''وہ مال تمہیں (آخرت میں) سخت ضَرورت کے وقت مل جائے گا۔'' (1)

بِلاحساب جنّت میں داخلہ:

﴿825﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن سَابِط جُمَحِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قبیلۂ بنو جُمَح کے ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر بن

2......صفة الصفوة، الرقم ٨٣ سعيدبن عامربن حِذْيَم، ج ١، ص ٣٣٧.

حِذْیَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر فرمایا: ''میں آپ کو فلاں فلاں علاقے کا گورنر بنانا چاہتا ہوں۔'' انہوں نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! مجھے اس آزمائش میں نہ ڈالئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا تم نے امارت کا وزن میرے سر ڈال دیا اور مجھے تنہا چھوڑ دیا۔'' پھر امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا میں آپ کے لئے کوئی وظیفہ مُقرّر کر دوں؟'' حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اتنا عطا فرمایا ہے کہ اس سے کم مجھے کفایت کرتا ہے میں اس سے زیادہ نہیں چاہتا۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جو وظیفہ ملتا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر کا راشن خریدنے کے بعد بقیہ صَدَقہ کر دیتے تو زوجہ پوچھتی: ''بقیہ رقم کہاں ہے؟'' فرماتے: ''میں نے قرض دے دیا ہے۔'' کچھ لوگ نے ان کے پاس آ کر کہا: ''آپ کے گھر والوں اور سسرال والوں کا بھی آپ پر حق ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں ان کے حُقُوق ادا کرنے پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا اور نہ حورِعین کی طَلَب میں کسی انسان کی رضا کا مُتَلاشی ہوں۔ اگر جنت کی ایک حور دنیا کی طرف جھانک لے تو ساری زمین آفتاب کی طرح چمکنے لگے اور میں جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے گروہ سے پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔ میں نے حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام لوگوں کو حِساب کے لئے جمع فرمائے گا تو غریب مسلمان جنّت کی طرف ایسے تیزی سے جائیں گے جیسے کبوتر پَر پھیلا کر اپنے گھونسلے کی طرف اترتا ہے۔ ان سے کہا جائے گا: ''ٹھہرو! پہلے حِساب دو۔'' تو وہ کہیں گے: ''ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں جس کا حِساب ہو۔'' ان کا پروردگار عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''میرے بندے سچ کہتے ہیں۔'' پھر ان کے لئے جنت کا دروازہ کھل جائے گا اور وہ دوسرے لوگوں سے 70 سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

یہ الفاظ حضرت جَرِیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کے ہیں جبکہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ صغیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَبِیْر کی روایت میں اس طرح ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خبر ملی کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مُشکِلات کا سامنا ہے یہاں تک کہ ان کے گھر میں آگ بھی نہیں جلتی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی طرف کچھ مال بھیجا انہوں نے وہ سارا مال مُختَلِف تھیلیوں میں ڈالا اور آس پاس کے پڑوسیوں میں

صَدَقہ کر دیا اور فرمایا: میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ''اگر کوئی حُور اپنی ایک اُنگلی ظاہر کردے تو ہر جاندار اس کی خوشبو پائے۔'' تو کیا میں تمہاری خاطر ان کو چھوڑ دوں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اے دنیا کی عورتو! تم اس بات کے زیادہ لائق ہو کہ میں تمہیں ان حوروں کی خاطر چھوڑ دوں نہ کہ انہیں تمہاری خاطر۔'' (1)

حضرت سَیِّدُنا عُمَیر بن سَعْد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْه

ہجرت میں سَبْقت لے جانے والوں میں حضرت سَیِّدُنا عُمَیر بن سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عہد کی حفاظت کرتے، وعدہ پورا کرتے تھے۔ بہت ذہین تھے اور مزاج میں قدرے سختی تھی۔ بہترین گورنر اور رعایا پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حجت تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ''نَسِیْجُ وَّحْدَہٗ'' یعنی صفاتِ محمودہ میں لاثانی و بے نظیر کہا جاتا ہے۔

حِمْص کے گورنر کا تقرُّر:

﴿826﴾...... حضرت سَیِّدُنا عُمَیر بن سعد انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے حِمْص کا گورنر بنا کر بھیجا ایک سال گزر گیا لیکن میری کوئی خبر نہ آئی تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کاتِب سے فرمایا: ''عُمَیر کی طرف خط لکھو کہ جیسے ہی یہ خط تمہیں ملے فوراً میرے پاس چلے آؤ اور وہ سارا مال بھی لے آؤ جو تم نے مسلمانوں کے مالِ غنیمت سے جمع کر رکھا ہے۔'' خط پڑھتے ہی میں نے تھیلے میں اپنا زادِ راہ، پیالہ اور چمڑے کا ایک برتن رکھا، لاٹھی لی اور حِمْص سے پیدل سفر طے کر کے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا آپہنچا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ تشریف لائے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا، چہرہ غبار آلود اور بال لمبے ہو چکے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کا حال دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کی: ''آپ ملاحظہ فرما رہے

---

1 ...... صفة الصفوة، الرقم ٨٣ سعيد بن عامر بن حِذْيَم، ج ١، ص ٣٣٥۔
المعجم الكبير، الحديث: ٥٥٠٨/٥٥١٠/٥٥١١، ج ٦، ص ٥٨

ہیں کہ میں صحت منداور پاک خون والا ہوں میرے ساتھ میری یہ دنیا ہے جسے یہاں تک کھینچ لایا ہوں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''آپ کے ساتھ کیا ہے؟'' اور یہ گُمان کیا کہ یہ اپنے ساتھ مال لائے ہوں گے۔ حضرت سیِّدُنا عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''میرے پاس میرا ایک تھیلا ہے اس میں میرا زادِراہ ایک پیالہ ہے جس میں، میں کھاتا ہوں اور اسی کے ذریعے اپنا سر اور کپڑے دھوتا ہوں اور ایک چمڑے کا برتن ہے جس میں وُضو کرنے اور پینے کا پانی رکھتا ہوں اس کے علاوہ ایک لاٹھی ہے جس پر سہارا لیتا ہوں اور اگر کوئی دشمن سامنے آجائے تو اسی سے مُقابلہ کرتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میری یہ متاع ہی میری دنیا ہے۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: ''آپ وہاں سے پیدل سَفر کر کے آئے ہیں؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' فرمایا: ''کیا وہاں ایسا کوئی نہیں تھا جو آپ کو سواری کے لئے جانور دیتا؟'' عرض کی: ''نہ انہوں نے ایسا کیا اور نہ میں نے ان سے اس کا مُطالَبہ کیا۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''وہ مسلمان کتنے بُرے ہیں جن کے پاس سے تم آئے ہو۔'' انہوں نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اس نے غیبت کرنے سے مَنْع فرمایا ہے اور میں نے وہاں کے مسلمانوں کو صبح کی نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔''

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں کہاں بھیجا تھا؟ اور تم نے کیا کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟'' فرمایا: ''سبحان اللّٰہ! (یہ بطور تعجب کے کہا جاتا ہے)۔'' انہوں نے عرض کی: ''اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میرے نہ بتانے سے آپ کو غم ہوگا تو میں نہ بتاتا۔ آپ نے جس شہر میں مجھے بھیجا میں نے وہاں پہنچ کر وہاں کے نیک لوگوں کو اکٹھا کیا اور اُنہیں مسلمانوں سے مالِ غنیمت جمع کرنے کی ذمہ داری سونپی جب وہ مال جمع کر لیا گیا تو میں نے سارے کا سارا صحیح مصرف پر خرچ کر دیا اگر اس میں امیر المؤمنین کا کوئی حصّہ بنتا تو میں ضرور آپ کے پاس لاتا۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''کیا تم ہمارے پاس کچھ نہیں لائے؟'' عرض کی: ''ہاں! میں کچھ نہیں لایا۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''عُمَیر بن سَعد کے لئے گورنری کا نیا عہد نامہ لکھ دو۔'' انہوں عرض کی: ''مجھے یہ عہدہ نہ تو آپ کی طرف سے قبول ہے اور نہ آپ کے بعد کسی اور سے قبول کروں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس کے فتنے سے نہیں بچ سکتا بلکہ بچ نہیں سکا کیونکہ ایک

دن میں نے (اس عہدے کے سبب) ایک نصرانی سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے رُسوا کرے۔'' اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! مَیں اس مُعَامَلَہ میں آپ کی وجہ سے مبتلا ہوا اور میرا سب سے بُرا دن وہ تھا جس دن میں گورنر بنایا گیا تھا۔''

پھر حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جانے کی اجازت طَلَب کی اور اجازت ملنے پر اپنے گھر تشریف لے گئے جو مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا سے چند میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ ان کے چلے جانے کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے اندیشہ ہے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ خیانت کی ہے۔''

چنانچہ، اس خیال سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حارِث نامی ایک شخص کو 100 دینار دے کر بھیجا اور فرمایا: ''عُمَیر بن سَعد کے ہاں جا کر بطورِ مہمان قیام کرو اگر ان کے گھر میں مال و دولت کی فراوانی دیکھو تو لوٹ آنا اور تنگی دیکھو تو یہ دینار دے آنا۔'' جب حارِث حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک دیوار سے ٹیک لگائے اپنی قمیص کو جوؤں سے صاف کر رہے ہیں۔ حارِث نے سلام عرض کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دینے کے بعد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! ہمارے ہاں رُک جاؤ۔'' حارث سواری سے اتر کر ان کے ہاں ٹھہر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''کہاں سے آئے ہو؟'' کہا: ''مدینے سے۔'' پھر دریافت فرمایا: ''امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کس حال میں چھوڑا ہے؟'' عرض کی: ''اچھے حال میں چھوڑا ہے۔'' پوچھا: ''مسلمانوں کو کس حال میں چھوڑا؟'' عرض کی: ''وہ بھی اچھے حال میں ہیں۔'' پھر پوچھا: ''کیا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شرعی حدود نافذ کرتے ہیں؟'' عرض کی: ''ہاں! یہاں تک کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کسی قبیح فعل کی وجہ سے کوڑے لگائے جس کی تکلیف کی شدّت ان کے بیٹے سے برداشت نہ ہوسکی اور ان کا انتقال ہو گیا(1)۔'' یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! عمر کی مدد فرما! میں ان کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ تجھ سے بہُت محبت کرتے ہیں۔''

(1)......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحبزادے کی طرف زِنا کی نسبت غَلَط ہے جیسا کہ فقیہ مِلّت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مجمع البحار کے حوالہ سے فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحبزادے جن کا نام عبد الرحمٰن اوسط اور کنیت ابوشحمہ ہے۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ ان کی جانب شراب پینے اور زنا کرنے کی نسبت غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ انہوں نے نبیذ پی تھی جس کے سبب نشہ ہوگیا تھا تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان پر حد قائم فرمائی۔ پھر وہ بیمار ہو کر انتقال فرما گئے۔ (فتاوی فیض الرسول، ج۲، ص۷۱۰)

راوی بیان کرتے ہیں کہ حارث نے حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں 3 دن قیام کیا۔ ان کے پاس صرف جَو کی ایک روٹی ہوتی جو وہ حارِث کو کھلا دیتے اور خود بھوکے رہتے۔ یہاں تک کہ جب فاقہ بہت زیادہ ہوگیا تو انہوں نے حارث سے فرمایا: ''ہم پر فاقے آگئے ہیں اگر مناسب سمجھو تو کہیں اور چلے جاؤ'' حارث نے وہ دینار نکال کر دیئے اور عرض کی: ''امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آپ کے لئے بھیجے ہیں ان سے اپنی ضروریات پوری کرلیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بلند آواز سے کہا: ''مجھے ان کی حاجت نہیں۔'' اور وہ دینار واپس لوٹا دیئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نے وہ دینار رکھ لینے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ ''اگر ضرورت نہ پڑی تو کسی مُناسب جگہ پر خرچ فرما دیجئے گا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہیں رکھنے کے لئے بھی میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔'' زوجہ نے اپنی قمیص کا نیچے والا حصّہ پھاڑ کر دیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس میں دینار رکھ لئے پھر گھر سے باہر جا کر وہ سب کے سب شُہَدا اور فُقَرا کی اولادوں میں بانٹ آئے۔'' جب واپس لوٹے تو حارِث نے خیال کیا کہ مجھے بھی ان میں سے کچھ عطا کریں گے لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تو بالکل خالی ہاتھ تھے اور حارث سے فرمایا کہ ''امیر المؤمنین کو میرا سلام عرض کیجئے گا۔'' جب حارِث امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''تم نے کیا دیکھا؟'' عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں نے انہیں سخت مُشکِل حالات میں دیکھا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیناروں کے بارے میں دریافت کیا تو عرض کی: ''مجھے نہیں مَعلُوم کہ انہوں نے ان کا کیا کیا۔'' پھر امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط لکھا کہ ''جیسے ہی آپ میرا خط پڑھیں فوراً میرے پاس چلے آئیں۔''

چنانچہ، حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیناروں کے مُتَعَلِّق اِسْتِفْسار فرمایا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''میرے دل نے جو چاہا میں نے وہی کیا آپ ان کے مُتَعَلِّق کیوں پوچھ رہے ہیں؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں قسم دیتا ہوں مجھے ضرور بتاؤ کہ تم نے وہ کہاں صرف کئے ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''میں انہیں اپنے لئے آگے بھیج چکا ہوں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے!'' پھر انہیں ایک وَسْق غلہ اور دو کپڑے دینے کا حکم دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ کہتے ہوئے غلہ لینے سے انکار کر دیا کہ ''مجھے اس کی ضَرورت نہیں کیوں کہ میرے گھر میں دو صاع غلّہ موجود ہے جب وہ ختم ہوگا اللہ عَزَّوَجَلَّ مزید رزق عطا فرما دے گا اور کپڑے اس نیت سے لے لئے کہ اُمِّ فلاں کے پاس کپڑے نہیں ہیں اسے دے دوں گا۔'' پھر وہ کپڑے لے کر اپنے گھر لوٹ آئے اور کچھ ہی عرصے بعد ان کا اِنتقال ہو گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کے انتقال کی خبر ملی تو انہیں بہت صَدمہ ہوا اور بہت سے لوگوں کے ہمراہ جنت البقیع تشریف لے گئے اور اپنے رُفقا سے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص اپنی خواہش وتمنا کا اِظہار کرے۔'' ایک نے کہا: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس بہت سا مال ہو اور میں اس کے ذریعے بہت سے غلام خرید کر رضائے الٰہی کے لئے آزاد کر دوں۔'' دوسرے نے کہا: ''کاش! مجھے اتنی جسمانی طاقت مل جائے کہ میں آبِ زمزم کے ڈول نکال نکال کر حاجیوں کو پلاتا رہوں۔'' پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میری تمنا تو یہ ہے کہ میرے پاس عُمَیر بن سعد جیسا شخص ہوتا جس سے میں مسلمانوں کے مُختَلِف کاموں پر مدد لیتا۔'' (1)

ایک غَلَط عقیدے کی تردید:

﴿827﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوطلحہ خَوْلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارا فِلَسْطِین میں حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر جانا ہوا۔ انہیں ''نَسِیْجٌ وَّحْدَہٗ'' یعنی صفاتِ محمودہ میں لاثانی و بے نظیر کے نام سے پکارا جاتا تھا یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر میں واقع ایک بڑی دکان پر تھے اور گھر میں پانی کا ایک پکا حوض بھی تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے غُلام سے فرمایا: ''گھوڑوں کو حوض پر لاؤ۔'' غُلام گھوڑے لے کر آیا تو دریافت فرمایا: ''فلاں گھوڑی کہاں ہے؟'' غُلام نے عرض کی: ''اسے خارش ہے جس کی وجہ سے اس کے بدن سے خون بہہ رہا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اسے بھی پانی پلانے کے لئے حوض پر

---

(1)...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۹، ج۱۵۔۱۷، ص ۵۱ تا ۵۳.

لاؤ۔'' غلام نے عرض کی: ''اس کی وجہ سے دوسرے گھوڑوں کو بھی خارش لگ جائے گی۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اسے لے آؤ کیونکہ میں نے حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے سنا ہے کہ ''نہ بیماری کا اُڑ کر لگنا ہے نہ پرندہ نہ اُلّو (1)۔'' تمہارا کیا خیال ہے کہ ایک اُونٹ صحرا میں ہوتا ہے اس کے سینہ کے اُبھار یا پیٹ کے نرم حصّہ پر خارش کا نکتہ ظاہر ہوتا ہے جو پہلے نہیں تھا تو اس کو پہلے کس نے بیماری لگائی؟(2)

مُصَنِّف کتاب کا تبصِرہ:

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اس حدیث کے علاوہ حضرت سیِّدُنا عُمَیْر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی کوئی حدیث ہمارے عِلم میں نہیں ہے۔''

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ

ہجرت میں سبقت لے جانے والے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پیچیدہ ومُشکل مسائل کا جواب بھی انتہائی آسان انداز میں ارشاد فرما دیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سے سرشار اور سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْن (یعنی مسلمانوں کے سردار) کے لقب سے مشہور تھے۔

---

1 ...... حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس کے تحت فرماتے ہیں: ''اہلِ عَرَب کا عقیدہ تھا کہ بیماریوں میں عقل وہوش ہے جو بیمار کے پاس بیٹھے اسے بھی اس مریض کی بیماری لگ جاتی ہے وہ پاس بیٹھنے والے کو جانتی پہچانتی ہے یہاں اسی عقیدے کی تردید ہے موجودہ حکیم ڈاکٹر سات بیماریوں کو متعدی مانتے ہیں۔ جذام، خارش، چیچک، موتی جھرہ، منہ کی یا بغل کی بو، آشوب چشم، وبائی بیماریاں اس حدیث میں ان سب وہموں کو دفع فرمایا گیا ہے۔ (مرقات و اشعہ) اس معنٰی سے مرض کا اڑ کر لگنا باطل ہے مگر یہ ہوسکتا ہے کہ کسی بیمار کے پاس کی ہوا متعفن ہو اور جس کے جسم میں اس بیماری کا مادہ ہو وہ اس تَعَفُّن سے اثر لے کر بیمار ہو جاوے اس معنٰی سے تعدی ہوسکتی ہے اس بنا پر فرمایا گیا کہ جذامی سے بھاگو لہٰذا یہ حدیث ان احادیث کے خِلاف نہیں غرضیکہ عُدْوٰی یا تَعَدِّی اور چیز ہے کسی بیمار کے پاس بیٹھنے سے بیمار ہو جانا کچھ اور چیز ہے۔ اہلِ عرب کا خیال تھا کہ میت کی گلی ہڈیاں اُلّو بن کر آجاتی ہیں اور اُلّو جہاں بول جاوے وہاں ویرانہ ہو جاتا ہے۔ یہ عقیدہ غلط ہے بعض لوگ کہتے تھے کہ جس مقتول کا بدلہ نہ لیا جاوے اس کی روح اُلّو کی شکل میں آکر لوگوں سے کہتی ہے اُسقو، اُسقو مجھے پانی پلاؤ۔ یہ سب باطل خیالات ہیں۔
(مرآۃ المناجیح، ج٦، ص٢٥٦)

2 ...... المسند لابی یعلی الموصلی، مسند عمیر بن سعد، الحدیث: ١٥٧٧، ج٢، ص١٠٠.

سَیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کامقام ومرتبہ

سب سے زِیادہ عَظْمَت والی آیت:

﴿828﴾......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن رَباح اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: ''اے ابومُنْذِر! (یہ حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) تمہارے نزدیک قرآنِ پاک کی سب سے زِیادہ عَظْمَت والی آیت کونسی ہے؟'' عرض کی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کارسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زیادہ جانتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''اے ابومُنْذِر! تمہارے نزدیک قرآنِ پاک کی سب سے زیادہ عَظْمَت والی آیت کونسی ہے؟'' تو انہوں نے عرض کی: ''سب سے زیادہ عَظْمَت والی آیت: اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ (یعنی آیت الکرسی) ہے۔'' سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''اے ابومُنْذِر! تمہیں علم مُبارک ہو۔'' (1)

محبتِ الٰہی:

﴿829﴾......حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشادفرمایا کہ ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سُناؤں۔'' انہوں نے عرض کی: ''کیا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا نام لے کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تلاوت کرنے کا حکم دیا ہے؟'' ارشادفرمایا: ''ہاں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارا نام لے کر حکم فرمایا ہے۔'' راوی کہتے ہیں: ''یہ سُن کر حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رونا شُروع کردیا۔'' (2)

﴿830﴾......حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشادفرمایا: ''مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں قرآن سکھاؤں۔'' میں نے عرض کی: ''کیا

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ الکھف وآیۃ الکرسی، الحدیث: ۱۸۸۵، ص ۸۰۵.

2 ......صحیح مسلم، باب اِستِحباب قراءۃ القرآن......الخ، الحدیث: ۱۸۶۴/۱۸۶۵، ص ۸۰۳.

میرے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے میرا نام یاد فرمایا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' پھر یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸ (پ۱۱، یونس:۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (1)

﴿831﴾...... عبدالرحمٰن بن اَبْزٰی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: ''مجھے حکمِ الٰہی ہوا ہے کہ میں تمہیں قرآن حکیم کی کوئی سُورت سناؤں۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے میرا نام لیا گیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' راوی کہتے ہیں: ''میں نے ان سے کہا کہ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کو اس سے بہت خوشی ہوئی ہوگی۔'' تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸ (پ۱۱، یونس:۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (2)

﴿832﴾...... حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''مجھے تم کو قرآن سنانے کا حکم دیا گیا ہے۔'' میں نے عرض کی: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لایا ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اَقدس پر اِسلام قبول کیا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہی علم حاصل کیا ہے۔'' حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ یہی اِرشاد فرمایا تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

---

1 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۱۱۹٤، ج۸، ص۲۳.

2 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۱۱۹۵۔ المستدرك، الحدیث: ۵۳۷٦، ج٤، ص۳۵۸.

کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرا ذکر کیا گیا ہے؟'' اِرشاد فرمایا: ''ہاں! تیرا نام ونسب عالم بالا میں ذکر کیا گیا ہے۔'' یہ سُن کر میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر تو آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ضَرور تلاوت فرمائیں۔'' (1)

﴿833﴾......حضرت سیِّدُنا سُلَیْمان بن عامر مَرْوَزِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی حضرت سیِّدُنا رَبِیْع بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابو الْعَالِیَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے قرآنِ پاک پڑھا اور حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''مجھے کہا گیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآنِ پاک کی تِلاوت کروں۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وہاں میرا ذکر کیا گیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' یہ سن کر حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رو پڑے۔ راوی کہتے ہیں: ''میں نہیں جانتا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خوشی کے مارے روئے یا ہیبت وجلال کی وجہ سے۔'' (2)

﴿834﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن اَبی لیلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ اَقدس میرے سینے پر مار کر فرمایا: ''میں تمہیں شک اور تکذیب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں دیتا ہوں۔'' فرماتے ہیں: ''یہ سن کر میں پسینے سے شرابور ہو گیا اور میں نے محسوس کیا گویا کہ میں خوف وگھبراہٹ کی حالت میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔'' (3)

﴿835﴾......حضرت سیِّدُنا قَیس بن عُباد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَیں حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زیارت کی غرض سے مدینہ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوا مجھے حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملنے کا شوق بہت زیادہ تھا۔ چنانچہ، میں مَسْجِد

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۵۳۹، ج۱، ص۲۰۰.

(2)......السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب فضائل القرآن، باب ذکر قراء القرآن، الحدیث: ۷۹۹۸، ج۵، ص۸.

(3)......المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث سُلَیمان بن صُرَد، الحدیث: ۲۱۲۱۰، ج۸، ص۲۶۔
صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، الحدیث: ۱۹۰۴، ص۸۰۶، مفهومًا.

کی پہلی صف میں جا کھڑا ہوا۔ حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے، نماز پڑھائی اور پھر حدیث بیان فرمانے لگے۔ میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بات پر توجہ دیتے لوگوں کی گردنیں آپ کی طرف اتنی دراز ہوتی دیکھیں کہ کسی چیز کی طرف اتنی دراز ہوتی نہیں دیکھیں۔ میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ ''رَبِّ کَعبہ کی قسم! حُکَماء واُمَرا ہلاک ہوگئے۔'' یہ بات تین بار کہی پھر فرمایا: ''وہ خود بھی ہَلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہَلاک کیا بہر حال مجھے اِن پر نہیں بلکہ اُن پر افسوس ہے جنہوں نے مسلمانوں کو ہَلاک کیا۔'' (1)

﴿836﴾......حضرت سیِّدُ نا قیس بن عُباد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں مسجد کی پہلی صف میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور خود میری جگہ کھڑا ہوگیا۔ سلام پھیر کر جب وہ میری طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''اے نوجوان! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے رنج نہ دے! ہمیں مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار سے یہ تاکید ہے۔'' پھر قبلہ رُو ہوکر فرمایا: ''رَبِّ کَعبہ کی قسم! اُمَرا و سلاطین ہَلاک ہوگئے۔'' یہ بات تین بار کہی پھر فرمایا: ''مجھے ان پر نہیں بلکہ اِن لوگوں پر افسوس ہے جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا۔'' (2)

خَشِیَّتِ الٰہی سے رونے کی فضیلت:

﴿837﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوالعالیہ رَفیع بن مِہرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''صراطِ مُستَقِیم اور سنّتِ مصطفٰی پر قائم رہنے کو اپنے اوپر لازِم کرلو کیونکہ جو بھی بندہ صراطِ مُستَقِیم اور سنت رسول پر گامزن رہتا ہے اور ذِکْرُ اللّٰہ کرتے وقت اس کی آنکھیں خوفِ خُدا سے آنسو بہاتی ہیں اسے آگ نہیں چُھوسکتی اور جو بندہ صراطِ مستقیم اور سنتِ مصطفٰی پر قائم رہتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے اور خوف سے اس کا بدن کانپنے لگتا ہے تو ایسے شخص کی مثال اس درخت جیسی ہے جس کے پتے خشک ہو چکے ہوں اور تیز ہوا کے جھونکوں سے جھڑ جاتے ہوں تو جس طرح اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں اسی طرح اس شخص کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ راہِ خُدا اور سنّتِ مصطفٰی میں میانہ روی اختیار کرنا ان کے خِلاف محنت وکوشش کرنے سے بہتر ہے۔ لہٰذا تم اپنے

1 ......مسند ابی داؤد الطیالسی، احادیث اُبی بن کَعب، الحدیث: ٥٥٥، ص ٧٥.

2 ......سنن النسائی، کتاب الامامۃ، باب من یلی الامام ثم الذی یلیہ، الحدیث: ٨٠٩، ص ٢١٣٩.

اَعمال کا جائزہ لو خواہ وہ میانہ روی سے ہوں یا محنت وکوشش سے، بہرحال وہ اَنبیائے کرام عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلام کے طریقے اوران کی سنّت کے مطابق ہونے چاہئیں۔'' (1)

﴿838﴾......حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا: ''قرآن کریم کو اپنا امام وپیشوا بنالو اوراس کے قاضی وحاکم ہونے (یعنی اس کے فیصلوں اوراَحکام) پر راضی رہو کیونکہ یہی وہ چیز ہے جسے تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تم میں اپنا جانشین مُقرَّر فرمایا ہے۔ یہ ایسا شُفیع ہے جس کی شَفاعَت مقبول ہے اور ایسا شاہد ہے جس پر کوئی الزام نہیں۔ اس میں تمہارا اورتم سے پہلے کی امتوں کا بیان ہے۔ یہ کتاب تمہارے درمیان حاکم ہے۔ اس میں تمہارے اورتم سے بعدوالوں کے اَحوال بھی بیان کئے گئے ہیں۔'' (2)

﴿839﴾......حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اس آیت کے بارے میں: قُلۡ هُوَ الۡقَادِرُ عَلٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابًا مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ (پ٧، الانعام: ٦٥)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اُوپر سے۔ فرمایا: ''اس میں عذاب سے 4 چیزیں مراد ہیں جو سب کی سب عذابِ الٰہی ہیں اوران سب کا واقع ہونا یقینی طور پر ثابت ہے۔ چنانچہ، حُضُور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے 25 سال بعد 2 چیزیں تو واقع ہو چکی ہیں ان میں ایک یہ کہ لوگ مُختلف گروہوں میں بٹ گئے جبکہ دوسری چیز لوگوں کے درمیان جھگڑوں کا عام ہونا ہے اور 2 چیزوں کا وُقُوع ابھی باقی ہے اور یقیناً وہ ضرور واقع ہوں گی زمین میں دھنسنا اورآسمان سے پتھر برسنا۔'' (3)

﴿840﴾......حضرت سیِّدُنا عبید بن عُمَیر رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''جو بندہ رضائے الٰہی کے لئے کسی چیز کو ترک کر دیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بدلے اس سے

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب ما قالوافی البکاء من خشیة الله، الحدیث:٥، ج٨، ص٢٩٧۔
الزهدلابن المبارک، ماروٰه نعیم بن حمادفی نسختہ زائدا، باب فی لزوم السنة، الحدیث:٨٧، ص٢١.

2 ......سیراعلام النبلاء، الرقم٨٧ اُبَیُّ بن کَعب بن قَیس، ج٣، ص٢٤٥.

3 ......المسندللامام احمدبن حنبل، حدیث ابی العالیة الریاحی، الحدیث:٢١٢٨٥، ج٨، ص٤٦.

بہتر چیز اسے عطا فرماتا ہے جس کا اسے گمان تک نہیں ہوتا اور جو کسی کو حقیر اور معمولی جان کر بے احتیاطی سے اس میں ہاتھ ڈالتا ہے اور غلط طریقے سے اسے حاصل کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی سختی و تنگی میں مُبْتَلا فرماتا ہے جس کا اسے خیال تک نہیں ہوتا۔'' (1)

﴿841﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حُضُور نبی مُکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں ہم متحد تھے لیکن بعد میں ہمارے درمیان اتحاد نہ رہا۔'' (2)

﴿842﴾......حضرت سیِّدُنا عُتَی بن ضَمْرَہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں ہم متحد تھے لیکن اب اتحاد و اتفاق نہیں رہا۔''

دُنیا کی مثال:

﴿843﴾......حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصرِی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''سنو! دنیا کی مثال ابنِ آدم کے کھانے کی طرح ہے جس کا ذائقہ نمک اور مَسَالے سے بنتا ہے۔'' (3)

﴿844﴾......حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک دُنیا کی مثال ابن آدم کے کھانے سے بیان کی گئی ہے تو تم دیکھو کہ وہ نمک مصالحے والا کھانا آدمی کے پیٹ سے کیا بن کے نکلتا ہے اور یہ مَعْلُوم ہے کہ کھانا کیا بن جاتا ہے۔'' (4)

1......الزهدلهنادبن السری، باب الورع، الحدیث: ۹۳۷، ج۲، ص۴٦٦.

2......سنن ابن ماجه، ابواب الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه صلی الله علیه وسلم، الحدیث: ۱٦۳۳، ص۲۵۷٤.

3......مسندابی داودالطیالسی، احادیث اُبَیّ بن کَعْب، الحدیث: ۵٤۸، ص۷٤.

4......المعجم الکبیر، الحدیث: ۵۳۱، ج۱، ص۱۹۸.

سَیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِرشادات

مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت:

﴿845﴾......حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''اے ابومُنذِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! قرآنِ کریم کی ایک آیت نے مجھے بہت غمزدہ کردیا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا: ''وہ کون سی آیت ہے جس نے تمہیں غمگین کردیا ہے؟'' اس نے کہا: وہ یہ آیتِ مبارکہ ہے:

مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ (پ٥، النساء:١٢٣) ترجمۂ کنزالایمان: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔

حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بندۂ مومن کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔'' (1)

﴿846﴾......حضرت سیِّدُنا عُتَی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دراز قد تھے اور ان کے سینے پر کھجور کے پرانے درخت کی طرح بہت زیادہ بال تھے۔ (جن سے ان کا ستر چھپا ہوا تھا) جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لغزش سرزد ہوئی تو وہ سب بال جھڑ گئے جس کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جنّت میں بھاگنے لگے کہ اچانک ایک درخت میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سر اُلجھ گیا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا: ''مجھے چھوڑ دے۔'' درخت نے عرض کی: ''آپ کو چھوڑنے کا مجھے حکم نہیں ہے۔'' اتنے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے آدم! کیا تو مجھ سے بھاگ رہا ہے؟'' عرض کی: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے تجھ سے حیا آرہی ہے۔'' (2)

مومن کے خصائل وفضائل:

﴿847﴾......حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ

---

(1)......الزھدلھنادبن السری، باب الصبرعلی البلاء، الحدیث:٣٩٧، ج١، ص٢٣٥.

(2)......المستدرك، كتاب التفسير، البقرة، باب خلق اللّٰه آدم عَلَیْہِ السَّلَام......الخ، الحدیث:٣٠٩٢، ج٢، ص٦٥٠، بتغیرٍ.

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مومن میں یہ 4 خصلتیں ہوتی ہیں: (۱) مصیبت میں مُبْتَلَا ہوتا ہے تو صَبْر کرتا ہے۔ (۲) نعمت پاتا ہے تو شکرادا کرتا ہے۔ (۳) بات کرتا ہے تو سچ بولتا ہے۔ (۴) فیصلہ کرتا ہے تو انصاف کرتا ہے۔ چنانچہ، وہ نور کی 5 چیزوں میں اُلٹ پُلٹ ہوتا رہتا ہے جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ (پ۱۸، النور: ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: نور پر نور ہے۔

لٰہذا مومن کا کلام نور، عِلم نور، اس کے نکلنے اور داخل ہونے کا مقام نور اور قیامت کے دن اسے نور ہی کی طرف پھرنا ہے۔ جبکہ کافران 5 ظُلْمتوں میں بھٹکتا ہے۔ چنانچہ، اس کا کلام ظُلْمت، عمل ظُلْمت، اس کے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہ ظلمت اور اسے قیامت کے دن تاریکیوں کی طرف ہی پلٹنا ہے۔'' (1)

سونے کا پہاڑ:

﴿848﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن حارِث بن نَوفَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ قلعۂ حسّان کے سائے میں کھڑا تھا، اس وقت لوگ فروٹ منڈی میں خرید وفروخت میں مشغول تھے۔ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دیکھ رہے ہو لوگ دُنیا کی طَلَب میں کس طرح مصروف ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' پھر فرمایا: میں نے حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''عنقریب دریائے فرات سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کرے گا لوگ جونہی اس کے بارے میں سنیں گے فوراً اس کی طرف دوڑیں گے وہاں کے لوگ کہیں گے کہ اگر ہم ان کا راستہ کھلا چھوڑ دیں تو یہ سونے کا سارا پہاڑ لے جائیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑیں گے۔ بس پھر اس پر لوگوں میں قتل عام شُروع ہوجائے گا اور ہر 100 میں سے 99 آدمی مارے جائیں گے۔'' (2)

---

1 ......تفسیر الطبری، سورة النور، تحت الآیة ۳۵، الحدیث: ۲۶۱۰۳، ج۹، ص۳۲۳۔
المستدرك، کتاب التفسیر، سورة النور، باب أحوال أنوار المؤمنین و......الخ، الحدیث: ۳۵۶۲، ج۳، ص۱۶۴.

2 ......صحیح مسلم کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة......الخ، الحدیث: ۷۲۷۶، ص۱۱۷۹۔
المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن الحارث، الحدیث: ۲۱۳۱۹، ج۸، ص۵۶۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم ۸۷ اُبَیُّ بن کَعْب، ج۳، ص۲۴۵.

بخار کی فضیلت:

﴿849﴾......حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کی کہ ''بخار کا اجر وثواب کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جب تک بخار میں مُبتَلا شخص کے پاؤں لڑکھڑاتے رہتے ہیں اور وہ پسینے میں شرابُور رہتا ہے اسے نیکیاں ملتی رہتی ہیں۔'' یہ سن کر میں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی: ''اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ایسے بخار کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے، تیرے گھر کا حج کرنے اور نماز باجماعت کے لئے مَسْجِدِ نبوی میں جانے سے رُکاوٹ نہ بنے۔'' راوی کہتے ہیں: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ دُعا ایسی مقبول ہوئی کہ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہر وقت بخار ہی رہتا تھا۔'' (1)

ریاکاری کی تباہ کاری:

﴿850﴾......حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس امت کو بلندیٔ رُتبہ، نُصرت ومَدَد اور غَلَبہ وقُدرت کی خوشخبری دو اور جو شخص کوئی دینی کام دنیا کے حصول کے لئے کرے گا اسے آخرت میں اس کا کوئی اجر نہیں دیا جائے گا۔'' (2)

﴿851﴾......حضرت سیِّدُنا طُفَیل بن اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ایک چوتھائی رات گزر جاتی تو حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے: ''اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرو، تھرتھرانے والی، اس کے پیچھے آنے والی آ رہی ہے اور موت اپنی تمام تر تکالیف کو ساتھ لئے آ رہی ہے۔'' یہ بات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تین مرتبہ فرمایا کرتے تھے۔'' (3)

﴿852﴾......حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ کَلِمات نہ سکھاؤں جو مجھے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے سکھائے

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۵۴۰، ج۱، ص۲۰۰.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی العالیۃ الریاحی، الحدیث: ۲۱۲۸۱، ج۸، ص۴۵.

3 ......المستدرک، کتاب التفسیر، الأحزاب، باب أکثروا علیّ الصلاۃ فی یوم الجمعۃ، الحدیث: ۳۶۳۱، ج۳، ص۱۹۸۔
جامع الترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب فی الترغیب فی ذکر اللہ......الخ، الحدیث: ۲۴۵۷، ص۱۸۹۹.

ہیں؟''میں نے عرض کی:''جی ہاں!یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔''ارشادفرمایا:''اس طرح کہو:''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَعَمْدِیْ وَھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَلَاتَحْرِمْنِیْ مِنْ بَرَکَۃِ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تُفْتِنِّیْ فِیْمَاحَرَّمْتَنِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!جوگناہ میں نے بھول کریاجان بوجھ کر،مذاق میں یاسنجیدہ رہ کرکئے سب معاف فرمااور مجھے اپنی نعمتوں کی بَرَکات سے محروم نہ فرمااوراپنی حرام کردہ چیزوں کے فتنوں سے بچا۔'' (1)

حضرتِ سَیِّدُنااَبُومُوسٰی اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ

مُہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں حضرت سیدنا ابوموسیٰ عبداللہ بن قَیس بن حَضّار اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ باعمل مُعلِّم،خوش اِلحان قاریٔ قرآن تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میدانِ گھڑ دوڑ کے شہسوار تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَحکام ومسائل کے بڑے عالم تھے۔محبت و مشاہدہ کی وادیوں میں سرگرداں رہتے،تاریک راتوں میں خوش اِلحانی کے ساتھ قیام میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اورطویل دنوں میں گرمی کی شدّت کے باوجودروزے رکھا کرتے تھے۔

صوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں:سرگرداں دل کی ہر پژمردگی کودائمی عزّت کی چراگاہوں میں عزت بخشنے کا نام تصوُّف ہے۔''

﴿853﴾......حضرت سَیِّدُنا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِمدینہ،قرارِقلب وسینہ،باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اور حضرت سَیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یمن بھیجا اور یہ حکم ارشادفرمایا کہ وہاں لوگوں کوقرآن کریم کی تعلیم دیں۔'' (2)

﴿854﴾......حضرت سَیِّدُنا ابورَجاء عُطَارِدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:''حضرت سَیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بصرہ کی اس مَسْجِد میں ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے ساتھ حلقوں میں تشریف فرما ہوتے تھے۔گویامیں اِس وقت بھی اِنہیں مُلاحَظہ کررہا ہوں کہ 2 سفید چادروں میں ملبوس مجھے قرآن مجید پڑھارہے ہیں اور

1......المعجم الاوسط،الحدیث:۷۱۱۰،ج۵،ص۲۱۴.

2......المسند للامام احمد بن حنبل،حدیث ابی موسی الاشعری،الحدیث:۱۹۵۶۱،ج۷،ص۱۳۴.

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہی میں نے قرآنِ پاک کی یہ سورت یاد کی ہے۔ یہ کہہ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیت تلاوت کی:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ(۱) ترجمۂ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ (پ۳۰، العلق:۱)

حضرت سیِّدُنا ابو رَجاء عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعُلاء فرماتے ہیں حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی۔" [1]

﴿855﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عامر خَرَّاز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "مجھے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں قرآن سکھاؤں اور تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ بتاؤں اور تمہارے طور طریقے ستھرے کروں۔" [2]

﴿856﴾......حضرت سیِّدُنا ابو اَسود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قُرَّاء کو جمع کیا اور فرمایا: "جنہیں پورا قرآن مجید یاد ہے صرف وہ میرے پاس آئیں۔" راوی بیان کرتے ہیں: "ہم تقریباً 300 قُرَّاء ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "تم لوگ اس شہر کے قُرَّاء ہو کہیں زیادہ مدت گزرنے کی وجہ سے اہلِ کتاب کی طرح تمہارے دل سخت نہ ہو جائیں۔ بے شک ایک سورت نازل کی گئی تھی جسے ہم شدت وطوالت میں سورۂ براءت سے تشبیہ دیتے تھے۔ مجھے اس میں سے یہ ایک بات یاد ہے کہ اگر ابنِ آدم کے لئے سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ پھر بھی تیسری کی تلاش میں رہتا ہے اور ابن آدم کا پیٹ تو صرف (قبر کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اسی طرح ایک اور سورت نازِل ہوئی تھی جسے ہم مُسَبِّحَات [3] یعنی جو

[1] ......المستدرك، كتاب التفسير، باب اول ﴿اقرأ باسم ربك الذى خلق﴾، الحديث: ٢٩٢٧، ج٢، ص٥٩٢، بتغيرٍ.

[2] ......سنن الدارمى، المقدمة، باب البلاغ عن رسول الله ﷺ وتعليم السنن، الحديث: ٥٦٠، ج١، ص١٤٩.

[3] ......حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان مُسَبِّحَات کی شرح میں فرماتے ہیں: "یعنی جن سورتوں کے اوّل میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ یا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ یا سُبْحٰنَ ہے یہ سورتیں کل سات ہیں سورۂ اَسْرَاء، حَدِیْد، حَشْر، صَف، جُمُعَه، تَغَابُن، اَعْلٰی۔ مرقات۔" (مراۃ المناجیح، ج۳، ص۲٤۷)

سورتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح سے شُروع ہوتی ہیں ان سے مشابہ قرار دیتے تھے۔ مجھے اس میں سے یہ بات یاد ہے کہ اے ایمان والو! جو تم خود نہیں کرتے وہ دوسروں کو کیوں کہتے ہو تمہاری گردنوں میں شہادت لکھ دی جائے گی پھر قیامت کے دن تم سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔'' (1)

عَظمتِ قرآن:

﴿857﴾......حضرت سیِّدُنا ابو کِنانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان لوگوں کو جمع کیا جو قرآنِ پاک پڑھ چکے تھے ان کی تعداد تقریباً 300 تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے سامنے قرآنِ مجید کی عُظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بے شک یہ قرآنِ مجید تمہارے لئے اَجروثواب کا ذَرِیعہ ہے لیکن یہ تم پر بوجھ بھی بن سکتا ہے۔ اس لئے تم قرآن مجید کی اتباع کرو۔ اسے اپنا تابع نہ بناؤ۔ کیونکہ جو قرآن مجید کی اتباع کرتا ہے قرآنِ پاک اسے جنت کے باغات میں پہنچا دیتا ہے اور جو قرآن مجید کو اپنا تابع بناتا ہے قرآنِ پاک اسے گدی کے بل جہنم میں دھکیل دیتا ہے۔'' (2)

﴿858﴾......حضرت سیِّدُنا بُرَیْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِّ اکرم، رَسُولِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو بلند آواز سے قرآنِ مجید پڑھتے سنا تو اِرشاد فرمایا: ''اسے آلِ داؤد کی خوش آوازی سے حصہ ملا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا بُرَیْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں: یہ بات میں نے حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتائی تو انہیں نے کہا: ''جب سے آپ نے مجھے حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ بات بتائی ہے تب سے آپ میرے دوست ہیں۔'' (3)

﴿859﴾......حضرت سیِّدُنا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی موسٰی، الحدیث: ١١، ج٨، ص٢٠٤۔
صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب لو أن لابن آدم وادیین لابتغی ثالثا، الحدیث: ٢٤١٩، ص٨٤٣.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی موسٰی، الحدیث: ٩، ج٨، ص ٢٠٤۔
فضائل القرآن للفریابی، باب فی فضل القرآن وقرائته، الحدیث: ١٩، ص٢١.

3 ......سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب تزیین القرآن بالصوت، الحدیث: ١٠٢٢، ص٢١٥٣۔
المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث بریدة الاسلمی، الحدیث: ٢٣٠١٣/٢٣٠٩٥، ج٩، ص١٠تا٢٩.

روایت کرتے ہیں کہ ایک رات سرکارِ نامدار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر کے پاس سے گزرے۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر میں قرآنِ مجید کی تِلاوت کر رہے تھے۔ دونوں مُبارَک ہستیاں ان کی قراءت سننے کے لئے وہاں ٹھہر گئے، پھر کچھ دیر بعد گھر تشریف لے گئے۔ صُبْح جب حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوموسیٰ! گذشتہ رات میں تمہارے گھر کے پاس سے گزرا میرے ساتھ عائشہ بھی تھیں اس وقت تم اپنے گھر میں قرآن مجید کی تِلاوت کر رہے تھے، ہم دونوں تمہاری قراءت سننے کے لئے ٹھہر گئے۔'' حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں اور زیادہ خوبصورت آواز سے تِلاوت کرتا۔'' (1)

﴿860﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ابوموسیٰ کو آلِ داوٗد کی خوش آوازی سے حصّہ دیا گیا ہے۔'' (2)

﴿861﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا کرتے: ''ہمیں ہمارے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کا کلام سناؤ۔'' تو وہ قرآن مجید کی تِلاوت کرتے۔ (3)

﴿862﴾......حضرت سیِّدُنا ابوعثمان نَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمیں صُبْح کی نماز پڑھاتے تھے۔ ان کی آواز اتنی سریلی اور دِلکش تھی کہ سِتار اور جھانجھ (ایک قسم کے باجے) کی آواز بھی ایسی نہ تھی۔'' (4)

---

1 ......مسندابی یعلی الموصلی، حدیث ابی موسیٰ الاَشْعَرِی، الحدیث:۷۲۴۲، ج٦، ص۲۲۱.

2 ......کتاب الضعفاء للعقیلی، باب السین، الرقم۵۷٦، سعیدبن زربی، ج۲، ص٤٦۸.

3 ......المصنف لعبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب حسن الصوت، الحدیث:٤۱۹۲، ج۲، ص۳۲۱.

4 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم۳٦۷ابوموسیٰ الاَشْعَرِی، ج٤، ص ۸۱۔
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، الرقم۱٤٦۹عبد الرحمن بن ملّ، ج۲، ص۳۹۵.

﴿863﴾......حضرت سیِّدُنا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم چندافراد ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ کسی سفر پر تھے، رات ہم نے حَرْث کے باغ میں پڑاؤ کیا۔ وہاں حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُنا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حسنِ آواز وحسنِ قراءَت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا دورانِ تِلاوت جس مضمون پر سے گزر ہوتا اسے تِلاوت کرنے کے بعد کہتے: ''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَ اَنْتَ الْمُؤْمِنُ تُحِبُّ الْمُؤْمِنَ وَاَنْتَ الْمُهَيْمِنُ تُحِبُّ الْمُهَيْمِنَ وَاَنْتَ الصَّادِقُ تُحِبُّ الصَّادِقَ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو سلامتی والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو امن دیتا اور مؤمن سے محبت کرتا ہے۔ تو نگہبان ہے اور نگہبان کو پسند کرتا ہے۔ تو سچا ہے اور سچے سے محبت کرتا ہے۔'' (1)

﴿864﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں حضرت ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ تھے۔ ایک مقام پر انہوں نے لوگوں کو آپس میں باتیں کرتے سنا پھر اچانک ایک آواز سنی تو فرمایا: ''اے اَنَس! مجھے کیا ہوگیا ہے؟ آؤ! ہم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں۔ کیا بعید ان میں سے کوئی جھوٹا اِلزام لگا رہا ہو۔'' پھر فرمایا: ''اے اَنَس! کس چیز نے لوگوں کو آخرت کی طَلَب سے بے رغبت کردیا ہے اور کس چیز نے انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت سے روک رکھا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''خواہشات اور شیطان نے انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافل کر رکھا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بخدا! ایسا نہیں ہے بلکہ ان کی غَفْلت کی وجہ یہ ہے کہ دنیا جلد سونپ دی گئی ہے اور آخرت کو مؤخر رکھا گیا ہے۔ اگر یہ لوگ آخرت کے مُعَامَلات کا مشاہدہ کر لیتے تو دنیا کی طرف مائل ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔'' (2)

﴿865﴾......حضرت سیِّدُنا ابوبُرْدَہ بن ابوموسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''اے بیٹے! اگر تم ہمیں حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں دیکھتے تو بارش کی وجہ سے ہمارے لباس کی بو کو بھیڑوں کی بو کی مثل خیال کرتے۔'' (3)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام ابی موسٰی، الحدیث: ٤، ج٨، ص٢٠٣ .

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب أخبار عبد اللّٰه بن عمر، الحدیث: ١٠٩٩، ص٢١٥ .

3 ......سنن ابن ماجه، کتاب اللباس، باب لبس الصوف، الحدیث: ٣٥٦٢، ص٢٦٩١ .

﴿866﴾......حضرت سیِّدُ نا قتَادَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ''ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوخبر ملی کہ کچھ لوگوں کو جُمُعہ کی حاضری سے یہ بات روکے ہوئے ہے کہ ان کو اس قدر لباس مُیَسَّر نہیں ہے جسے پہن کروہ جُمُعہ کی نماز میں حاضر ہوسکیں۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جبہ (اسے چوغہ بھی کہتے ہیں۔یعنی: بغیر آستینوں کے ایسا لباس جواوپر سے پہنا جاتا ہے) پہن کر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔'' (1)

﴿867﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''70 اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے رَوحَاء سے صَخْرَہ تک برہنہ پا، جبہ پہنے ہوئے سَفَر کیا۔'' (2)

﴿868﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''ایک مرتبہ ہم حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک غزوہ کے لئے نکلے، ہم 6 آدمی تھے جو ایک دوسرے کے پیچھے تھے۔ بہت زیادہ چلنے کی وجہ سے ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے میرے پاؤں کے ناخن نکل گئے۔ چنانچہ، ہم حفاظت کی غرض سے پاؤں پر کپڑوں کے ٹکڑے لپیٹتے تھے۔ اسی وجہ سے اس کو غَزْوَۂ ذاتُ الرِّقَاع کہا جاتا ہے کیونکہ ہم نے اپنے پاؤں پر کپڑوں کے ٹکڑے باندھ رکھے تھے۔''حضرت سیِّدُ نا ابوبُرْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ بات بیان کرنے کے بعد فرمایا:''میں تمہیں یہ بات بیان نہیں کرنا چاہتا تھا۔'' گویا وہ اپنے کسی عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے تھے اور آخر میں فرمایا:''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی جزا دینے والا ہے۔'' (3)

غیبی آواز:

﴿869﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم کسی جنگ میں شرکت کے لئے سَمُندری سفر پر تھے، ہوا بُہت خوشگوار تھی اور ہمارا بادبان (یعنی کشتی

---

1 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٣٦٧ ابوموسیٰ الاَشْعَرِی، ج٤، ص٨٤، بدون "فصلی بالناس".

2 ......مسند ابی یعلی الموصلی، حدیث ابی موسیٰ الاَشْعَرِی، الحدیث: ٧٢٣٤، ج٦، ص٢١٩.

3 ......صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب غزوة ذات الرقاع، الحدیث: ٤٦٩٩، ص١٠٠٤.

کی رفتار تیز کرنے اوراس کا رخ موڑنے کے لئے لگایا جانے والا کپڑا) بلند تھا، ہم نے کسی کو یہ نداء دیتے سنا کہ ''اے کشتی والو! ٹھہرو! میں تمہیں ایک خبر سناتا ہوں۔'' حتی کہ اس نے پے درپے 7 مرتبہ یہ آواز لگائی۔ تو میں نے کشتی کے اگلے کنارے پر کھڑے ہو کر پکارا: ''تم کون ہو اور کہاں ہو؟ کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حالت میں ہیں اور رُکنے کی طاقت نہیں رکھتے؟'' جواباً آواز آئی کہ ''کیا میں ایسے فیصلہ کے بارے میں نہ بتاؤں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں! بتاؤ۔'' اس نے کہا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ جو شخص سخت گرمی کے دن اپنے آپ کو میری رضا کے لئے پیاسا رکھے گا تو مجھ پر حق ہے کہ اسے قیامت کے دن سیراب کروں۔''

حضرت سیِّدُنا ابوبُردہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اس کے بعد حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ ایسے شدید گرمی کے دن کی تلاش میں رہتے تھے کہ جس میں گرمی کی وجہ سے انسان کی جان نکلتی ہو اور آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ خاص اس دن بھی روزہ رکھتے۔'' (1)

پیکرِ شرم وحیا:

﴿870﴾......حضرت سیِّدُنا ابو مِجْلَز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کی وجہ سے بہت زِیادہ تاریک جگہ میں غُسل کرتا ہوں اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے کپڑے پہن لیتا ہوں۔'' (2)

﴿871﴾......حضرت سیِّدُنا سعید بن ابوبُردہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشادفرمایا: ''انسان اس دُنیا میں زندہ رہ کر صرف کسی پریشان کُن آفت ومصیبت یا کسی فتنہ کا انتظار کرتا ہے۔'' (3)

مال کا وبال:

﴿872﴾......حضرت سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہ

---

1 ......موسوعة لابن ابی الدنيا، كتاب الهواتف، الحديث: ١٣، ج٢، ص٤٣٩.

2 ......الزهد للامام احمدبن حنبل، أخبار عبدالله بن عمر، الحديث: ١١٠٠، ص٢١٥.

3 ......الزهد لابن المبارك، باب التحضيض على طاعة الله، الحديث: ٥، ص٣.

تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''درہم ودینار نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کردیا اور یہ تمہیں بھی ہَلاکت میں ڈال دیں گے۔''[1]

﴿873﴾......حضرت سیِّدُنا غُنَیم بن قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دل کو اس کے باربار اُلٹنے پلٹنے کی وجہ سے قلب کا نام دیا گیا ہے اور دِل کی مثال اس پَر کی طرح ہے جو کسی کھلے میدان میں پڑا ہو (اور ہوا اسے اِدھر اُدھر پھینک رہی ہو)۔''[2]

رونے کا عذاب:

﴿874﴾......حضرت سیِّدُنا قَسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بصرہ میں حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خُطْبَہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! رویا کرو اور اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنا لیا کرو کیونکہ (نافرمانیوں کے سبب جہنم میں جانے والے) جہنمی اتنا روئیں گے کہ روتے روتے ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ بالآخر وہ خون کے آنسو رونا شُروع کردیں گے اور اس قدر آنسو بہائیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو چلنے لگیں۔''[3]

﴿875﴾......حضرت سیِّدُنا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک جہنمی جہنم میں اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چلنے لگیں اور آنسو ختم ہو جانے کے بعد خون کے آنسو روئیں گے اور ان کی ایسی حالت ہوگی کہ اسے یاد کرکے رونا چاہئے۔''[4]

﴿876﴾......حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوَان رِقَاشِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''تمہاری آنکھ کیوں سُوجی ہوئی ہے؟'' میں نے عرض کی: ''ایک مرتبہ لشکر کے کسی آدمی کی لونڈی پر میری نگاہ پڑی تو میں نے ایک نظر اسے دیکھ لیا۔ جب مجھے خیال آیا تو میں نے اس آنکھ پر ایک طمانچہ دے مارا جس کی وجہ سے میری یہ آنکھ سوج گئی اور اس کی یہ حالت ہوگئی جسے آپ مُلاحَظہ فرما رہے ہیں۔''

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی موسٰی، الحدیث: ١، ج٨، ص٢٠٣.

2 ......مسندابن الجعد، شعبة عن سعیدبن إیاس الجریری، الحدیث: ١٤٥٠، ص٢١٩.

3 ......الزھدللامام احمدبن حنبل، أخبارعبداللہ بن عمر، الحدیث: ١١٠٣، ص٢١٥.

4 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب ذکر النار، ماذکرفیماأعدلأھل النار و شدّتہ، الحدیث: ١٥، ج٨، ص٩٤.

حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِغْفار کرو! تم نے اپنی آنکھ پر ظُلم کیا ہے کیونکہ پہلی بار نظر پڑ جانا مُعاف ہے جبکہ دوبارہ دیکھنا جائز نہیں۔'' (1)

﴿877﴾......حضرت سیِّدُنا ابوظَبْیَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْـہ نے فرمایا: ''بے شک قیامت کے دن سورج لوگوں کے سروں پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا اور ان کے اَعمال ان کے لئے سائے کا ذَرِیعہ بنیں گے یا دھوپ ہی میں جلنے دیں گے۔'' (2)

خُدائے ستّار کی شانِ ستّاری:

﴿878﴾......حضرت سیِّدُنا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک بندے کو لایا جائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور لوگوں کے درمیان پردہ حائل فرما دے گا پھر وہ بندہ بھلائی دیکھ کر کہے گا: ''نیکیاں قبول کر لی گئیں۔'' اور برائیاں دیکھے گا تو کہے گا: ''بُرائیاں مُعاف کر دی گئیں۔'' لہٰذا بندہ بھلائی و بُرائی سے بے نیاز ہو کر سجدہ میں گر جائے گا۔ اسے دیکھ کر ساری مخلوق پکار اُٹھے گی: ''خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے کبھی کوئی بُرائی نہیں کی۔'' (3)

نیک وبد کا اَنجام:

﴿879﴾......حضرت سیِّدُنا شَقِیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ روح قبض کرنے والے فرشتے اسے لے کر آسمانوں کی طرف چڑھتے ہیں تو آسمان سے پہلے انہیں کچھ اور فِرِشتے ملتے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں: ''یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟'' وہ کہتے ہیں: ''یہ فلاں ہے۔'' اور اس کے اَچھے اَعمال کا تذکرہ کرتے ہیں۔ فِرِشتے کہتے ہیں: ''اللہ عَـزَّوَجَلَّ کی تم پر اور جو تمہارے ساتھ ہے اس پر سلامتی ہو۔'' اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس کا چہرہ چمک اٹھتا ہے۔ پھر وہ اپنے پَروَردگار عَـزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس طرح حاضر ہوتا ہے کہ اس کا

1 ......كتاب الثقات لابن حبان، كتاب التابعين، باب العين، الرقم٤٣١١٣عتبة بن غزوان، ج٢، ص٤٠٧.

2 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام ابی موسیٰ، الحديث:٣، ج٨، ص٢٠٣.

3 ......البعث والنشور للبيهقی، باب قول الله تعالٰی: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ......الآية، الحديث:٥٢، ج١، ص٥٥.

چہرہ سورج کی طرح روشن ہوتا ہے۔ پھر ایک دوسرے بندے کی رُوح نکالی جاتی ہے۔ وہ مُردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوتی ہے۔ رُوح قَبض کرنے والے فرشتے اسے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں آسمان تک پہنچنے سے پہلے انہیں کچھ اور فِرِشتے ملتے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں: ''یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟'' وہ جواب دیتے ہیں: ''یہ فُلاں ہے۔'' اور اس کے بُرے اَعمال کا ذکر کرتے ہیں۔ فِرِشتے کہتے ہیں: ''اسے واپس لے جاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر کچھ ظُلم نہیں کیا۔''

اس کے بعد حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ (پ۸، الاعراف: ۴۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں جب تک سوئی کے ناکے اونٹ نہ داخل ہو۔'' (1)

قبر کی دو حالتیں:

﴿880﴾...... حضرت سیِّدُنا ضَحّاک بن عبدالرحمٰن بن عَرزَب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بوقتِ وفات اپنے بیٹوں کو بلا کر فرمایا: ''جاؤ! قبر کھودو! اسے کشادہ اور گہرا رکھنا۔'' کچھ دیر بعد انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی: ''ہم نے قبر کھود دی ہے اور اسے خوب کشادہ اور گہرا رکھا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! قبر 2 ٹھکانوں (یعنی جنّت کا باغ یا جَہَنَّم کے گڑھے) میں سے ایک ضَرُور بنے گی یا تو میری قبر مجھ پر کُشادہ کر دی جائے گی یہاں تک کہ ہر طرف سے 40،40 گز تک وسیع ہو جائے گی۔ پھر میرے لئے جنّت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا۔ میں اس میں اپنی بیویاں، محلات اور جو عزّت و کرامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے تیار کی ہے اس کا نظارہ کروں گا۔ پھر میں اپنے ٹھکانے کی طرف اس طرح جاؤں گا جس طرح دُنیا میں اپنے گھر کی طرف آتا ہوں اور پھر دوبارہ اٹھائے جانے تک مجھے جنّت کی ہوائیں و خوشبوئیں پہنچتی رہیں گی۔ لیکن اگر میرا ٹھکانہ دوسرا (یعنی جَہَنَّم کا گڑھا) ہوا ہم اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں تو میری قبر مجھ پر تنگ کر دی جائے گی حتّٰی کہ نیزے کی نچلی نوک سے بھی زیادہ تنگ ہو جائے گی۔ پھر میرے لئے جَہَنَّم کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ میں اس میں زنجیروں، طوقوں اور رسیوں کو دیکھوں گا۔ پھر میں جَہَنَّم میں اپنے ٹھکانہ کی طرف اس طرح جاؤں گا جس طرح دُنیا میں اپنے گھر کی

1 ...... المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی موسی، الحدیث: ۵، ج۸، ص۲۰۳.

طرف لوٹتا ہوں اور پھر دوبارہ اٹھائے جانے تک مجھے اس کی تپش اور گرمی پہنچتی رہے گی۔'' (1)

روٹی والا عبادت گزار:

﴿881﴾......حضرت سیِّدُنا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے فرمایا: ''اے میرے بیٹو! روٹی والے کو یاد کرو! یہ ایک آدمی تھا جو ایک جھونپڑی میں عبادت کیا کرتا تھا۔'' راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا تھا کہ ''وہ 70 سال تک عبادت کرتا رہا۔ ہفتے میں صرف ایک دن جھونپڑی سے باہر آتا تھا۔ اسی طرح ایک بار جب وہ اپنی جھونپڑی سے نکلا تو شیطان نے اسے ایک عورت کے فتنے میں مُبْتَلا کردیا، وہ عابد 7 دن یا 7 راتیں اس عورت کے ساتھ رہا۔ پھر ایک دم اس کی آنکھوں سے غَفْلَت کا پردہ ہٹا اور وہ توبہ کرتا ہوا وہاں سے نکلا۔ اب وہ قدم قدم پر سجدے کرتا نوافل پڑھتا اور یوں چلتے چلتے ایک رات اس نے ایک چبوترے پر پناہ لی۔ وہاں پہلے ہی 12 مسکین رہتے تھے۔ چونکہ یہ بُہت تھک چکا تھا اس لئے اس نے 2 آدمیوں کے درمیان جگہ پاکر اپنے آپ کو ان کے درمیان گرادیا۔ وہاں ایک راہب رہتا تھا جو اِن 12 مسکینوں کو ہر رات روٹیاں بھیجتا تھا اور ہر مسکین کو ایک روٹی ملتی۔ حسبِ معمول آج بھی روٹیاں دینے والا آیا اور اس نے سب کو ایک ایک روٹی دینا شُروع کی، جب وہ اس توبہ کرنے والے کے پاس سے گزرا تو اسے بھی ان مساکین میں شامل سمجھ کر ایک روٹی دے دی۔ جس کی وجہ سے ایک مسکین روٹی سے محروم رہ گیا تو اس نے روٹیوں والے سے کہا: کیا بات ہے تم نے میرے حصے کی روٹی مجھے نہیں دی؟ تم مجھ سے بے پرواہ کیوں ہوگئے ہو؟ روٹی والے نے کہا: تیرا خیال ہے کہ میں نے تمہارے حصّے کی روٹی تم سے روک لی ہے؟ اِن سے پوچھو کہیں میں نے کسی کو دو روٹیاں تو نہیں دے دیں؟ سب نے کہا: نہیں۔ تو اس روٹی والے نے کہا: تو سمجھتا ہے کہ میں نے تمہاری روٹی روک رکھی ہے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آج رات میں تمہیں کچھ بھی نہیں دوں گا۔ اس عبادت گزار تائب نے جب یہ دیکھا تو اسے اس مسکین پر ترس آیا اور اس نے لی ہوئی روٹی اس کو دے دی اور خود بھوکا رہا اور صبح تک بھوک کی تاب نہ لاکر وفات پا گیا۔''

---

(1) ......صفة الصفوة، الرقم ٦٠ ابو موسٰی الاَشْعَرِی، ج ١، ص ٢٨٦۔

تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ٣٤٦١ عبداللّٰه بن قیس المعروف ابو موسیٰ الاَشْعَرِی، ج ٣٢، ص ٩٨۔

حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اس کے 70 سالوں کا وزن 7 راتوں سے کیا گیا تو وہ 7 راتیں غالب آگئیں پھر ان 7 راتوں کا اس ایک روٹی سے وزن کیا گیا جو اس نے مسکین کو دے دی تھی تو وہ روٹی ان 7 راتوں پر غالب آگئی (اور اس کو بخش دیا گیا)۔'' اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے میرے بیٹو! اس روٹی والے کو یاد رکھنا۔'' (1)

دِل کی مثال:

﴿882﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوکَبْشَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دل کے اُلٹنے پلٹنے کی وجہ سے اسے قلب کہا جاتا ہے اور دل کی مثال اس پَر جیسی ہے جو خالی زمین میں کسی درخت کے ساتھ مُعَلَّق (یعنی لٹکا) ہو اور ہوا اسے کبھی اُلٹا کر دیتی ہے اور کبھی سیدھا۔'' (2)

دُگنا اجر و ثواب:

﴿883﴾...... حضرت سیِّدُنا اَزْھَر بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حِمْص میں یُوحَنَّا کے گرجا میں نماز ادا کی پھر گرجا سے باہر تشریف لائے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ''اے لوگو! تمہارے اس زمانے میں جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل کرتا ہے اس کو ایک اَجر ملتا ہے اور تمہارے بعد جلد ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل کرنے والے کو 2 اَجر ملیں گے۔'' (3)

حضرت سَیِّدُنا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ابویَعْلٰی شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی مُہاجِرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فُضُول باتوں سے اِجْتِنَاب کرتے۔ بامعنیٰ و بامراد ایسا سَہْل کلام کرتے جو با آسانی سمجھ لیا جاتا۔ وَرَع و تقویٰ، گریہ و زاری اور عاجزی و اِنکساری جیسی عمدہ صفات سے مُتَّصِف تھے۔

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب ذکر رحمة اللّٰه، ما ذکر فی سعة رحمة اللّٰه، الحدیث: ١٤، ج٨، ص١٠٧.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی موسٰی، الحدیث: ٧، ج٨، ص٢٠٤.

3 ......الأوسط لابن المنذر، کتاب طھارات الأبدان والثیاب، باب ذکر الصلاة......الخ، الحدیث: ٢٧٥٢، ج٣، ص٢٤.

جہنم کا خوف:

﴿884﴾......حضرت سیِّدُنا اَسدبن وَدَاعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب سونے کے لئے بستر پر تشریف لے جاتے تو نیند نہ آنے کی وجہ سے کروٹیں بدلتے رہتے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جہنم کے خوف نے میری نیندیں اُڑادی ہیں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بستر سے اُٹھتے اور صُبح تک عبادت میں مصروف رہتے۔ ''(1)

آخرت کے بیٹے بنو:

﴿885﴾......حضرت سیِّدُنا زِیاد بن ماھک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے بھلائی اور بُرائی کے صرف اسباب ہی دیکھے ہیں۔ ساری خوبیاں اپنے کناروں سمیت جنت میں ہیں اور ساری بُرائیاں کناروں سمیت جہنم میں ہیں۔ دنیا، موجودہ سامان ہے (2) جس سے نیک وبدسب کھاتے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے جس میں قُدرت والا بادشاہ فیصلہ فرمائے گا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کے بچے ہیں (3)۔ لہٰذا تم آخرت کے بیٹے بنو نہ کہ دُنیا کے۔''

صاحبِ عِلْم وحِلْم:

حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بعض لوگوں کو علم عطا کیا جاتا ہے لیکن انہیں حِلْم نہیں دیا جاتا جبکہ حضرت ابویعلٰی شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو علم بھی عطا کیا گیا ہے اور حِلْم سے بھی نوازا گیا ہے۔'' (4)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم ۱۰۳ شداد بن اوس، ج۱، ص ۳۶۰.

2 ......حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''قرآن مجید میں دُنیا کو مَتاع فرمایا گیا ہے، حدیث شریف میں عرض، لیکن دونوں کے معنیٰ ہیں سامان، چونکہ دنیا کو چھوڑ کر انسان چلا جاتا ہے، دوسرے آکر اسے برتتے ہیں اس لئے اسے متاع یا عرض کہتے ہیں، زمین نے سب کو کھالیا، زمین کو کسی نے نہ کھایا، حاضر بمعنی نقد، یعنی ادھار کا مقابل دنیاوی کام کرو، تو زندگی میں اس کا نَفع نُقصان مل جاتا ہے، مگر آخرت کے کام کی جزا وسزا بعد قیامت، یہ بڑا ہی اُدھار ہے جو برزخ وقیامت گزار کر وُصول ہوتا ہے۔'' (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۷)

3 ......یہاں بچوں سے مراد تابع محکوم، زیر فرمان لوگ ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۵)

4 ......صفة الصفوة، الرقم ۱۰۳ شداد بن اوس، ج۱، ص ۳۶۰۔

المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۱۵۸، ج۷، ص۲۸۸، بتغیر.

﴿886﴾......حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حُضُور نبیُّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''اے لوگو! دنیا، موجودہ سامان ہے جس سے نیک و بد سب کھاتے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے جس میں قدرت والا بادشاہ فیصلہ فرمائے گا۔ اس دن سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دکھائے گا۔ لہٰذا تم آخرت کی اولاد بنو نہ کہ دنیا کی کیونکہ ہر بچہ اپنی ماں کے پیچھے ہوتا ہے۔'' (1)

﴿887﴾......حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سابِقہ روایت کی مثل روایت بیان کی۔ البتہ! اس میں اتنا زائد ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''خبردار! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو، عمل کیا کرو اور جان لو کہ تم اپنے اَعمال پر پیش کئے جاؤ گے اور تمہیں ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ تو جو ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ذرّہ (2) بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔'' (3)

فقیہ الامت:

﴿888﴾......حضرت سیِّدُنا ابو یَزِید غَوْثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہر اُمت کا ایک فقیہ ہوتا ہے اور اس اُمت کے فقیہ حضرت شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' (4)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۱۵۸، ج۷، ص۲۸۸.

2 ......ذرّہ سے مراد یا توریت کا ذرّہ ہے، یا چھوٹی چیونٹی، اس ''فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗؕ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۠'' (پ۳۰، الزلزال: ۷، ۸) ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔'' آیتِ کریمہ کی تحقیق یہ ہے کہ ''مَن'' سے مراد یا تو صرف مسلمان ہیں، اور خَیر سے مراد وہ نیکی ہے جو ضبط نہ ہو چکی ہو، اور شَر سے مراد وہ گناہ ہے جو مُعاف نہ ہو چکا ہو۔ اور دیکھنے سے مراد ہے اس کی سزا و جزا بھگتنا، یعنی اے مسلمان تجھ کو ذرّہ بھر نیکی کی جزا اور ذرہ بھر گناہ کی سزا ملے گی۔ بشرطیکہ نیکی ضبط نہ ہوئی ہو، گناہ مُعاف نہ ہوا ہو، یا ''مَن'' سے مراد ہر انسان ہے مومن ہو یا کافر اور دیکھنے سے مراد ہے اپنے اَعمال کو آنکھ سے دیکھ لینا، سزا جزا ہو یا نہ ہو یعنی ہر انسان اپنے ہر عمل کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا کہ مومن کو اس کے گناہ دِکھا کر مُعاف کئے جائیں گے کافر کو اس کی نیکیاں دِکھا کر ضبط کی جائیں۔ لہٰذا یہ آیت نہ معافی کی آیات و احادیث کے خِلاف ہے، نہ ضبطیٔ اَعمال کی آیات کے خِلاف۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۷)

3 ......السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الجمعۃ، الحدیث: ۵۸۰۸، ج۳، ص۳۰۶.

4 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم ۱۰۳ شداد بن اوس، ج۱، ص۳۶۰.

کبھی فضول بات نہیں کی:

﴿889﴾......حضرت سیِّدُ نا ثابت بُنَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُ نا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ایک رفیق سے فرمایا: ''دسترخوان لاؤ اس سے تھوڑا جی بہلالیں۔'' رفیق نے عرض کی: ''میں جب سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صُحبت میں ہوں کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس طرح کی بات نہیں سنی؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جُدا ہونے کے بعد کبھی کوئی بے مقصد بات میری زبان سے نہیں نکلی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آئندہ بھی کوئی فُضُول بات میری زبان سے نہیں نکلے گی۔'' (1)

ایک جامع دُعا:

﴿890﴾......حضرت سیِّدُ نا سلیمان بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُ نا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دسترخوان لاؤ اس سے تھوڑا جی بہلالیں۔'' راوی کہتے ہیں: لوگوں نے اس بات پر ان کا مؤاخذہ کیا اور کسی نے کہا: ''ابویعلی (یعنی حضرت شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو دیکھو! یہ کیسی بات کرتے ہیں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے میرے بھتیجو! جب سے میں نے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اَقْدس پر بَیْعَت کی ہے اس کے سوا کبھی کوئی بے مقصد وفُضُول بات اپنی زبان سے نہیں نکالی۔ آئیں میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں۔ فُضُول باتوں کو چھوڑ دو اور اس سے بہتر بات (یعنی رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سکھائی ہوئی دُعا) لے لو: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ التَّثَبُّتَ فِی الْاَمْرِ وَنَسْاَلُکَ عَزِیْمَۃَ الرُّشْدِ وَنَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَنَسْاَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَنَسْاَلُکَ خَیْرَ مَا تَعْلَمُ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی، شکرِ نعمت، حُسنِ عبادت، قلبِ سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتے ہیں اور ہر اس خیر و بھلائی کا سوال کرتے ہیں جسے تو جانتا ہے اور ہر اس برائی وشر سے تیری پناہ مانگتے ہیں جسے تو جانتا ہے۔ (پھر فرمایا:) پس اس دُعا کو یاد کرلو اور فُضُول بات پر دھیان نہ دو۔'' (2)

1 ......صفة الصفوة، الرقم ۱۰۳ شداد بن اوس، ج ۱، ص ۳۶۰.

2 ......جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب منه دعاء: اللّٰھم إنی أسألك......الخ، الحدیث: ۳۴۰۷، ص ۲۰۰۲، بتغیرٍ.

﴿891﴾......حضرت سیِّدُ ناحسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ ناشَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک جگہ پڑاوٗ ڈالا اور فرمایا: ''دَسترخوان لاؤ تاکہ ہم اس سے دِل بہلالیں۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''اے ابویعلٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ نے یہ کیسی بات کردی؟'' لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں جب سے اسلام لایا ہوں کبھی کوئی فُضُول بات نہیں کی صرف یہ کَلِمہ زَبان سے نکل گیا تم اسے چھوڑ دو اور اس بات کو یاد کرلو جو میں تم سے کہنے لگا ہوں اور وہ یہ کہ میں نے حُضُور نبیٔ رحمت، شَفِیْعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''لوگ سونا و چاندی جَمع کرنے لگیں تو تم ان کَلِمات کو پڑھ کر ذَخِیْرَہ کرلو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی اور ہدایت میں پختگی کا سوال کرتا ہوں۔'' اس کے بعد سابِقہ روایت میں ذِکر کردہ دُعا بیان کی۔ البتہ! اس میں اتنا زائد ہے: ''وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْب یعنی: اے پَروَردْگار عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے ان گناہوں کی بخشش کا سوال کرتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے۔ بے شک تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔'' (1)

﴿892﴾......حضرت سیِّدُ ناابوعُبید اللہ مُسْلِم بن مِشْکَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سیِّدُ ناشَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ نکلے ''مَرْجُ صُفَّر'' کے مقام پر ہم نے پڑاوٗ ڈالا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دسترخوان لاؤ تاکہ ہم اس سے دل بہلالیں۔'' کسی نے عرض کی: ''اے ابویعلٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ نے یہ کیسی بات کردی؟'' گویا لوگ آپ کی وہ بات یاد کرنے لگے تو فرمایا: تم اسے چھوڑ دو اور اس بات کو یاد کرلو جو میں تم سے کہنے لگا ہوں اور وہ یہ کہ میں نے حُضُور نبیٔ رحمت، شَفِیْعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''لوگ سونا چاندی جمع کرنے لگیں تو تم ان کَلِمات کو پڑھ کر ذخیرہ کرلو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں۔'' اس کے بعد سابِقہ روایت کی مثل حدیث بیان کی۔'' (2)

﴿893﴾......حضرت سیِّدُ ناشَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، الحدیث: ۱۷۱۱۳، ج۶، ص۷۶.

2 ......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیۃ، الحدیث: ۹۳۱، ج۲، ص۱۴۳.

نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے شدّاد! جب تم لوگوں کو سونا چاندی جمع کرتے پاؤ تو تم ان کلمات کا ذخیرہ کر لینا (یعنی ان کا وِرد کرنا): اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی اور رُشد و ہدایت میں پختگی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کے اَسباب اور تیری مَغْفِرت کے عزائم کا سوال کرتا ہوں۔'' اس کے بعد سابِقہ روایت کی مثل بیان کیا۔ (1)

﴿894﴾...... حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیٔ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ ربُّ العزّت میں اس طرح دُعا کیا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں۔'' اس کے بعد سابِقہ روایت کی مثل بیان کیا۔ (2)

﴿895﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ شُعَیْثِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجاہدین کے ہمراہ نکلے، کچھ لوگوں نے انہیں دسترخوان پر آنے کی دعوت دی تو انہوں نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اَقدس پر بَیْعَت کرنے سے پہلے کی میری عادت ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے یہ معلوم کرتا ہوں کہ کھانا کہاں سے آیا ہے۔ لیکن اب میرے پاس ایک تحفہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب تم لوگوں کو سونا چاندی جمع کرتے دیکھو تو یہ کلمات کہو: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَعَزِیْمَۃَ الرُّشْدِ وَاَسْأَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْأَلُکَ قَلْبًا تَقِیًّا وَّ لِسَانًا صَادِقًا نَقِیًّا یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تمام کاموں میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی، شکرِ نعمت، حسنِ عبادت، متقی دل اور صاف ستھری و سچی زبان کا سوال کرتا ہوں۔'' (3)

عقلمند و بے وُقوف کی پہچان:

﴿896﴾...... حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عقلمند وہ ہے جو اپنے نَفْس کو مغلوب کر دے اور موت کے بعد کے لئے عمل

1 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۱۳۵، ج۷، ص۲۷۹.

2 ...... جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب منہ دعاء: اللّٰھم إنی أسألك الثبات فی الأمر، الحدیث: ۳۴۰۷، ص۲۰۰۲.

3 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، الحدیث: ۱۷۱۱۳، ج۶، ص۷۶، بتغیر.

کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نَفْس کو خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر آرزو رکھے (1)۔'' (2)

امام زُہری کی روایت:

﴿898﴾......حضرت سَیِّدُ نا سُفیان بن عُیَینَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُ نا امام زُہری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ایک دن لوگوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''بیٹھو! میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔'' اس سے پہلے میں نے انہیں کبھی لوگوں سے یہ کہتے نہیں سنا تھا۔ بہر حال آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: مجھے حضرت سَیِّدُ نا محمود بن رَبیع عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْبَدِیع نے خبر دی ہے کہ جب حضرت سَیِّدُ نا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کے وصال کا وقت قریب آیا تو فرمایا: ''بے شک مجھے تم پر سب سے زیادہ ریا کاری اور خفیہ شہوت کا خوف ہے۔'' (3)

حدیث یاد آنے پر اشک باری:

﴿899﴾......حضرت سَیِّدُ نا عُبادَہ بن نُسَیّ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُ نا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه میرے پاس سے گزرے تو میرا ہاتھ تھام کر مجھے اپنے ساتھ گھر لے گئے اور گھر بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ انہیں روتا دیکھ کر میری آنکھیں بھی اشکبار ہو گئیں۔ جب انہیں کچھ افاقہ ہوا تو مجھ سے فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے رُلایا؟'' میں نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کو گریہ وزاری کرتے دیکھا تو میں بھی رونے لگا۔'' پھر انہوں نے اپنے رونے کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا: مجھے ایک حدیث یاد آ گئی تھی جو میں نے حُضُور نبیِ مُکَرَّم،

---

1 ......اس فرمانِ عالی میں ''عاجز'' سے مراد بے وقوف ہے ''کَیِّس'' کا مقابل۔ نَفْس اَمّارہ سے دبا ہوا یعنی وہ بے وُقوف ہے جو کام کرے دوزخ کے اور امید کرے جنت کی کہا کرے کہ اللہ غفور رحیم ہے باجرہ بوئے اور امید کرے گیہوں کاٹنے کی کہا کرے کہ اللہ غفور رحیم ہے کاٹتے وقت اسے گندم بنا دے گا اس کا نام اُمّید نہیں رب تعالٰی فرماتا ہے: ''مَاغَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝'' (پ ۳۰، الانفطار: ٦) ترجمۂ کنزالایمان: تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے۔'' اور فرماتا ہے: ''اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ'' (پ ۲، البقرۃ: ۲۱۸) ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمتِ الٰہی کے اُمیدوار ہیں۔'' جَو بو کر گندم کاٹنے کی آس لگانا شیطانی دھوکہ اور نفسانی وسوسہ ہے۔ خواجہ حَسَن بَصری (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی) فرماتے ہیں کہ ''بعض لوگوں کو جھوٹی اُمید نے سیدھے راہ نیک اَعمال سے ہٹا دیا ہے جیسے جھوٹی بات گناہ ہے ایسے ہی جھوٹی آس بھی گناہ ہے۔'' (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۰۳)

2 ......جامع الترمذی، ابواب صفة القیامة، باب حدیث الکیس من......الخ، الحدیث: ۲۴۵۹، ص ۱۸۹۹.

3 ......الزهد لابن المبارك، باب فضل ذکر الله، الحدیث: ۱۱۱٤، ص ۳۹۳.

نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی وہ یہ کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک مجھے اپنی اُمَّت پر سب سے زیادہ شرک اور خفیہ شہوت کا خوف ہے۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: ''ان دو میں ایک کی طرف تو کوئی راستہ نہیں۔'' انہوں نے فرمایا: ''میں نے بھی رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہی عرض کیا تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے ان دونوں کا خوف ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''بے شک لوگ سورج، چانداور بُتوں کی پوجا نہیں کریں گے لیکن وہ غیر اللّٰہ کے لئے عمل کریں گے۔'' (1)

شرکِ خفی اور خفیہ شہوت:

﴿900﴾......حضرت سیِّدُنا عُبَادَہ بن نُسَیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں روتا پا کر سببِ گریہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس حدیث نے رُلا دیا جو میں نے حُضُور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اپنی اُمَّت پر شرک اور خفیہ شہوت کا خوف ہے۔ خفیہ شہوت یہ ہے کہ آدمی صبح روزہ کی حالت میں کرے گا لیکن جب نَفْس کو مرغوب چیز اس کے سامنے آئے گی تو وہ اس میں پڑ جائے گا اور روزہ چھوڑ دے گا(2) اور شرک (خفی) یہ ہے کہ لوگ نہ پتھروں کو پوجیں گے نہ بتوں کو لیکن دِکھلاوے کے لئے عمل کریں گے۔'' (3)

---

(1)......سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب الرياء والسمعة، الحديث: ٤٢٠٥، ص٢٧٣٢، بتغيرٍ.

(2)......اس طرح کہ اس نے روزہ رکھ لیا ہوگا کوئی اچھے کھانے کی دعوت آ گئی یا کسی نے شربت سوڈا پیش کیا تو اس کھانے، شربت کی وجہ سے روزہ توڑ دیا یا روزہ کی نیت تھی کہ آج روزہ رکھوں گا مگر یہ چیزیں دیکھیں ارادہ بدل دیا۔ محض نفسانی لذت وخواہش کے لئے کہ ایسا مزہ دار کھانا کون چھوڑے لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اَزواجِ مُطَہَّرات سے پوچھا کہ کھانا ہے عرض کیا گیا ہاں فرمایا لاؤ ہم نے تو آج روزہ رکھ لیا تھا پھر کھانا مُلاحَظہ فرمالیا کہ یہ افطار فرمالینا خواہش نَفْس کے لئے نہ تھا بلکہ حکم شرعی بیان کرنے کے لئے تھا کہ نفل روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے اگرچہ قضا واجب ہوگی حضرت اُمِّ ہانی کو حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اپنا پس خوردہ (بچا ہوا) پانی دیا آپ نے پی کر پوچھا کہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرا روزہ تھا فرمایا کوئی حرج نہیں وہ روزہ توڑ دینا حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تبرک سے بُرکت حاصل کرنے کے لئے تھا نہ کہ نفسانی خَواہش سے لہٰذا احادیث سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے۔

(مرآة المناجيح، ج٧، ص١٤٢)

(3)......المعجم الكبير، الحديث: ٧١٤٥، ج٧، ص٢٨٤.

شرکِ خفی پر علمی مکالمہ:

﴿901﴾......حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن غَنْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب میں اور حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جابِیَہ کی جامع مسجِد میں داخل ہوئے تو ہماری ملاقات حضرت سیِّدُنا عُبادَہ بن صَامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی، ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوس اور حضرت سیِّدُنا عَوف بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی تشریف لے آئے اور ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ پھر حضرت سیِّدُنا شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! مجھے تم پر سب سے زیادہ اس چیز کا خوف ہے جو میں نے رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی یعنی شرک اور خُفیہ شہوت۔'' حضرت سیِّدُنا عُبادَہ اور حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آپ کی مغفِرت فرمائے! کیا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں یہ حدیث نہیں بیان فرمائی کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پوجا کی جائے اور رہی خُفیہ شہوت کی بات تو ہم اسے پہچان چکے ہیں اور وہ دنیا اور عورتوں کی خواہشات ہیں۔ لیکن اے شَدَّاد! یہ کون سا شرک ہے جس کا آپ ہم پر خوف فرما رہے ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو کسی کے لئے نماز پڑھے، روزہ رکھے اور صَدَقہ کرے؟'' کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس نے شرک کیا؟'' انہوں نے فرمایا: ''ہاں! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو کسی کو دِکھانے کے لئے صَدَقہ کرے، نماز پڑھے یا روزہ رکھے تو اس نے شرک کیا(1)۔'' پھر حضرت

---

(1)......شرک دو قسم کا ہے شرک جلی، شرک خفی، شرک جلی تو کھلم کھلا شرک و بُت پرستی کرنا ہے شرک خفی ریا کاری ہے یا یوں کہو کہ شرک اعتقادی تو کھلا ہوا شرک ہے اور شرک عملی ریا کاری ہے صوفیاء فرماتے ہیں: ''کُلُّ مَاصَدَّکَ عَنِ اللّٰہِ فَھُوَ صَنَمُکَ'' جو تمہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے روکے وہ ہی تمہارا بت ہے۔ نفس امارہ بھی بت ہے اسی حدیث سے مَعْلُوم ہوا کہ روزے میں بھی ریا کاری ہوسکتی ہے ہاں روزے میں ریاء خالص نہیں ہوسکتی۔ اسی لئے ارشاد ہے ''اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ'' بعض لوگ روزہ رکھ کر لوگوں کے سامنے بہت کلیاں کرتے سر پر پانی ڈالتے رہتے ہیں کہتے پھرتے ہیں ہائے روزہ بہت لگا ہے بڑی پیاس لگی ہے وغیرہ وغیرہ یہ بھی روزے کی ریاء ہے اور اس حدیث میں داخل ہے۔ خیال رہے! کہ ریاء کی دو قسمیں ہیں ایک ریاء اصل عمل میں دوسری ریاء وصف عمل میں، اصل عمل میں ریاء یہ ہے کہ کوئی دیکھے تو یہ نماز پڑھ لے نہ دیکھے تو نماز پڑھے ہی نہیں۔ وصف عمل میں ریاء یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے نماز خوب اچھی طرح پڑھے تنہائی میں معمولی طرح۔ پہلی ریاء بہت بُری ہے دوسری ریاء پہلی سے کم۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص ۱۴۱)

سیِّدُ ناعوف بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اس عمل کو نہیں دیکھتا جسے وہ اِخلاص کے ساتھ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا وخوشنُوْدِی کے لئے بجالاتا ہے تو وہ اس کے اخلاص والے عمل کو قبول فرمالے اور ریا کاری والے عمل کو رد فرمادے۔'' حضرت سیِّدُ ناشَدَّ اد رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنہ نے فرمایا: میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جسے میرا شریک ٹھہرایا جائے میں اس کے لئے بہترین تقسیم فرماتا ہوں۔ پس جو کسی کو میرا شُرِیک ٹھہراتا ہے تو اس کا جسم، اس کا عمل اور اس کا قلیل وکثیر اسی کے لئے ہے جس کو اس نے شُرِیک ٹھہرایا، میں اس سے بے نیاز ہوں[1]۔''[2]

﴿902﴾...... حضرت سیِّدُ نامحمود بن رَبیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں ایک دن حضرت سیِّدُ ناشَدَّ اد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ میرے ساتھ بازار تشریف لے گئے۔ بازار سے واپس آئے تو لیٹ گئے۔ پھر کپڑوں سے خود کو چھپا کر زار وزار روتے اور بار بار کہتے کہ ''میں اجنبی ہوں اسلام سے دور نہیں رہوں گا۔'' جب ان کی یہ کیفیت دور ہوئی تو میں نے عرض کی کہ ''میں نے پہلے کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کو ایسے کرتے نہیں دیکھا؟'' انہوں نے فرمایا: ''مجھے تم پر شرک اور خُفْیہ شہوت کا خوف ہے۔'' میں نے کہا: ''کیا ہمارے مسلمان ہونے کے باوجود بھی آپ رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنہ کو ہم پر شرک کا خوف ہے؟'' فرمایا: ''اے محمود! تیری ماں تجھ پر روئے! کیا شرک بس اتنا ہی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کوئی دوسرا مَعْبُود مانا جائے۔''[3]

دو امن اور دو خوف:

﴿903﴾...... حضرت سیِّدُ ناشَدَّ اد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک توبہ سے گُناہ مُعاف ہوجاتے ہیں اور

---

1 ......یعنی دنیا والے اپنے حصّہ داروں شریکوں سے راضی وخوش ہوتے ہیں کیونکہ وہ اکیلے اپنا کام نہیں کرسکتے مگر میں شریکوں سے پاک بے نیاز ہوں مجھے کسی شریک کی ضرورت نہیں۔ شرکاء سے مراد دُنیا کے شریک ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کے حصہ دار ہوتے ہیں لہٰذا حدیث بالکل واضح ہے۔ بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں روئے سخن مُشرکین سے ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم لوگوں نے جن چیزوں کو میرا شریک ٹھہرایا ہے میں ان سے بے نیاز بھی ہوں بےزار بھی، بے نیاز کو شریک کی کیا ضَرورت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۲۸)

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، الحدیث: ۱۷۱۴۰، ج۶، ص۸۱.

3 ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۲۷۰۸ شداد بن اوس بن ثابت الانصاری، ج۲۲، ص۴۱۴، بتغیر.

نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں اور جب بندہ خوش حالی میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آزمائش ومصیبت سے اسے نجات عطا فرماتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے لئے کبھی دو امن جمع نہیں کرتا اور نہ ہی اس پر دو خوف جمع کرتا ہوں۔ اگر وہ دُنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو جس دن میں بندوں کو جمع کروں گا وہ مجھ سے خوفزدہ ہوگا لیکن اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا تو جس دن میں بندوں کو جمع کروں گا اس دن اسے جنت میں داخل کر کے امن بخشوں گا اور اس کا امن ہمیشہ برقرار رہے گا کبھی ختم نہیں ہوگا۔'' (1)

حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُنا ابو عبداللہ حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مصیبتوں، آفتوں، فتنوں، عیبوں اور دلوں کے حالات سے باخبر رہتے۔ بُرائی کے بارے میں دریافت کرتے پھر اس سے اِجْتِناب کرتے۔ خَیر و بھلائی میں غور وفکر کرتے پھر اسے بجالاتے۔ فَقر و فاقہ میں سکون پاتے، توبہ و ندامت کی طرف مائل رہتے اور اہلِ زمانہ کی عزت و اِصلاح میں پیش پیش رہتے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کاریگری کو دیکھنے، رکاوٹوں کے باوجود حال سے مُوافَقت رکھنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

فتنوں کا سیلاب

دِل دو قسم کے ہوجائیں گے:

﴿904﴾...... حضرت سَیِّدُنا رِبْعِی بن خِرَاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ سے واپس لوٹے تو بیان کیا کہ ہم امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ انہوں نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے دریافت فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے حُضُور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے

---

(1) ......الزھد لابن المبارک، باب ماجاء فی الخشوع والخوف، الحدیث: ۱۵۷، ص ۵۰، مختصرًا۔
جامع الاحادیث للسیوطی، الھمزة مع النون، الحدیث: ۵۰۰۷، ج ۱، ص ۲۲۴۔

سمندر کی طرح موجزن ہونے والے فتنوں سے متعلق حدیث سُنی ہے؟'' سب صحابہ خاموش رہے اور میں سمجھ گیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مراد میں ہوں۔ چنانچہ، میں نے عرض کی: ''جی ہاں! میں نے سُنی ہے۔'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے باپ پر رحم فرمائے! تم نے ضرور سنی ہوگی۔'' پھر میں نے حدیث بیان کی کہ ''دلوں پر اس طرح فتنے چھا جائیں گے جس طرح کٹی ہوئی کھیتی۔ جو ان فتنوں سے نَفْرت کرے گا اس کے دل پر سفید نکتہ لگا دیا جائے گا اور جو انہیں پسند کرے گا اس کے دل پر سیاہ دَھبّا لگا دیا جائے گا حتی کہ لوگوں کے دل دو قسم کے ہو جائیں گے ایک سفید سنگ مرمر کی طرح، جب تک زمین و آسمان قائم ہیں اس دل کو کوئی فتنہ نُقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا کالا، راکھ کی طرح جیسے اوندھا کوزہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوگا۔'' حضرت سیِّدُنا ابویزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: ''پہلو جھکا ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ نہ تو کسی بھلائی کو پہچانے، نہ کسی بُرائی کو بُرا جانے سوا اس خواہش کے جو اس کے مَن کو بھائے۔'' حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا کہ ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے جو عنقریب توڑ دیا جائے گا۔'' انہوں نے فرمایا: ''تیرا باپ نہ رہے! کیا وہ توڑ دیا جائے گا؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' فرمایا: ''اگر وہ کھولا جاتا تو ہو سکتا تھا کہ دوبارہ لوٹایا جاتا۔'' میں نے کہا: ''نہیں! بلکہ اسے توڑ دیا جائے گا۔'' اور میں نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا کہ ''وہ دروازہ ایک مَرْد ہے جسے شہید کیا جائے گا یا وہ وفات پائے گا۔ یہ ایک صاف بات ہے، کوئی مُغالَطہ نہیں۔''[1]

امانت اُٹھ جائے گی:

﴿905﴾......حضرت سیِّدُنا زید بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَرْوِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حُضُور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں دو باتیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک کو تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کے اِنتظار میں ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بتایا کہ امانت لوگوں کے دِلوں کی گہرائی میں اُتاری گئی ہے۔ پھر لوگوں نے قرآن اور سنّت کو سیکھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اس امانت کے اُٹھ جانے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ ''آدمی سوئے گا تو اس کے دِل میں ایک

1 ......صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب رفع الأمانۃ والإیمان......الخ، الحدیث: ٣٦٩، ص ٧٠٢۔
المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث حذیفۃ بن الیمان، الحدیث: ٢٣٥٠٠، ج ٩، ص ١١٦۔

سِیاہ دَھبّا لگا دیا جائے گا جس کا اَثر آبْلے کی طرح ہوگا کہ جیسے تم اپنے پاؤں پر چنگاری ڈالو تو اس سے چھالا بن جاتا ہے تم اسے پھولا ہوا دیکھتے ہو جبکہ اس میں کچھ نہیں ہوتا۔ پھر لوگوں میں کوئی امین نہ رہے گا اور ان پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص کے بارے میں کہا جائے گا وہ کتنا خوش طَبْع اور کتنا زبردست عالم ہے حالانکہ اس کے دل میں جو کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔'' (1)

گونگے بہرے فتنے:

﴿906﴾......حضرت سیِّدُنا نَصر بن عاصِم لَیثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قبیلہ بنولَیث کی ایک جماعت کے ہمراہ یشکری کے پاس آیا پھر میں کوفہ میں آیا اور کوفہ کی جامع مَسْجِد میں داخِل ہوا تو دیکھا کہ مَسْجِد میں ایک حلقہ لگا ہوا ہے ان کی کیفیت یہ ہے کہ گویا ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں اور وہ سب ایک شخص کی باتوں کی طرف کان لگائے غور سے سن رہے ہیں میں بھی ان لوگوں کے پاس کھڑا ہو گیا اور پوچھا: ''یہ شخص کون ہے؟'' بتایا گیا: ''یہ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' میں نے ان کے قریب ہو کر سنا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرما رہے تھے کہ لوگ تو حُضُور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خیر کے مُتَعَلِّق پوچھا کرتے تھے جبکہ میں شَر کے بارے میں سوال کرتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ بھلائی مجھ سے سَبقت نہیں لے جاسکتی۔ چنانچہ، میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس خیر کے بعد کوئی شَر ہوگا؟'' ارشاد فرمایا: ''اے حُذَیفہ! قرآن سیکھو اور اس کی اِتباع کرو۔'' یہ بات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ ارشاد فرمائی۔ میں نے پھر عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس خیر کے بعد کوئی بُرائی ہوگی؟'' ارشاد فرمایا: ''ایک فتنہ اور شَر ہے۔'' اور ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ فرمایا: ''دھویں پر صلح۔'' میں نے عرض کی: ''دھویں پر صُلح کیا چیز ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''لوگوں کے دل اس طرف نہیں لوٹیں گے جس پر تھے۔'' اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پھر گونگے، بہرے فتنے رُونما ہوں گے، ان کی طرف بلانے والے سراسر گمراہ ہوں گے (یا فرمایا: اس کی طرف بلانے والے جہنمی ہوں گے۔) تو تمہارا کسی درخت کی ٹہنی کو اپنے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا ان

1......مسندابی داؤد الطیالسی، احادیث حذیفة بن الیمان، الحدیث: ٤٢٤، ص ٥٧.

میں سے کسی کی پیروی کرنے سے بہتر ہے۔'' (1)

فتنہ کے وقت کیا کریں:

﴿907﴾......حضرت سیِّدُنا ابو اِدْرِیس خَوْلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ لوگ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خَیر کے بارے میں پوچھتے تھے جبکہ میں شَر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس میں مُبْتَلَا نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ، میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم جہالت اور شر میں تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اس خیر کی دولت سے سرفراز فرمایا تو کیا اس خَیر کے بعد کوئی شَر ہے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کی: ''تو کیا اس شَر کے بعد پھر خَیر ہوگی؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! پھر خیر ہوگی لیکن اس میں کدورت ہوگی۔'' میں نے عرض کی: ''کدورت سے کیا مراد ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''لوگ میری سنّت کے خِلاف چلیں گے اور میرے طریقے کے عِلاوہ طریقہ اختیار کریں گے۔ ان میں بعض باتیں اچھی ہوں گی بعض بُری۔'' میں نے عرض کی: ''کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی برائی آئے گی؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! جہنم کے دروازے پر کچھ لوگ ہوں گے جو جہنم کی طرف بلائیں گے جو ان کی بات مانے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔'' میں نے پوچھا: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟'' فرمایا: ''مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو پکڑے رہنا۔'' عرض کی: ''اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت ہو نہ کوئی امام تو پھر کیا حکم ہے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان سے الگ رہنا۔ اگرچہ موت آنے تک تمہیں درخت کی جڑیں چبانا پڑیں۔'' (2)

فتنوں میں مُبْتَلَا ہونے کی پہچان:

﴿908﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عَمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''بے شک دِلوں پر فتنے چھا جائیں گے۔ جو انہیں اچھا سمجھے گا اس کے دل پر سیاہ دھبّا لگا دیا جائے گا اور جو

---

(1)......سنن ابی داود، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن وملاحم، الحدیث:٤٢٤٦، ص١٥٣١.
مسند ابی داؤد الطیالسی، احادیث حذیفۃ بن الیمان، الحدیث:٤٤٢، ص٥٩

(2)......صحیح مسلم، کتاب الإمارۃ، باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین......الخ، الحدیث:٤٧٨٤، ص١٠٠٩.

ان سے نفرت کرے گا اس کے دل پر سفید نکتہ لگا دیا جائے گا۔ پس تم میں سے جو یہ چاہتا ہے کہ اسے معلوم ہو جائے کہ وہ فتنوں میں مُبتَلا ہے یا نہیں؟ تو وہ غور کرے کہ اگر جسے وہ پہلے حَلال سمجھتا تھا اب حَرام جاننے لگا ہے یا جسے حَرام جانتا تھا اب حَلال سمجھنے لگا ہے تو بلا شُبہ وہ فتنوں میں مُبتَلا ہے۔" (1)

گُناہوں کی نَحُوسَت:

﴿909﴾......حضرت سیِّدُنا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سِیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ جب دوبارہ گناہ کرتا ہے تو ایک اور نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ (مُسَلسَل گناہوں کا اِرتکاب کرنے کی وجہ سے) اس کا دل خاکی رنگ کی بکری کی طرح ہو جاتا ہے۔" (2)

﴿910﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عَمَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے سِوا کوئی مَعْبُود نہیں! بے شک ایک آدمی صُبح کو اُٹھے گا تو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو گا لیکن شام کے وقت اسے آنکھوں کے گوشوں سے کچھ نظر نہیں آئے گا۔" (3)

فتنوں کے آنے کے مُخْتَلِف انداز:

﴿911﴾......حضرت سیِّدُنا زَید بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "فتنے تم پر جھانویں (یعنی پتھروں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے) برساتے آئیں گے۔ پھر گرم پتھر برسائیں گے۔ اس کے بعد سِیاہ تاریک اندھیرے کی طرح تم پر چھا جائیں گے۔" (4)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج......الخ، الحدیث: ۲۳۵، ج۸، ص۶۲۸۔
صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب رفع الامانة......الخ، الحدیث: ۳۶۹، ص۷۰۲.

2 ......شعب الإیمان للبیهقی، باب فی معالجة کل ذنب بالتوبة، الحدیث: ۷۲۰۵، ج۵، ص۴۴۱، بتغیر.

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کرہ......الخ، الحدیث: ۳۹، ج۸، ص۵۹۸، مفهومًا.

4 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، الحدیث: ۲۴، ج۸، ص۵۹۶۔
المستدرک، کتاب الفتن و الملاحم، باب ذکر خروج المهدی، الحدیث: ۸۴۸۳، ج۵، ص۶۵۸.

﴿912﴾......حضرت سیِّدُنا ابوطُفَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم پر تین فتنے آئیں گے اس کے بعد چوتھا فتنہ دَجّال کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔ ایک وہ فتنہ جس میں تم پر گرم پتھر برسائے جائیں گے۔ دوسرا وہ فتنہ جس میں چھوٹے چھوٹے پتھر برسائے جائیں گے۔ تیسرا وہ فتنہ جو سیاہ اندھیرا ہے جو سُمَنْدَر کی طرح جوش مارے گا اور چوتھا فتنہ دجّال کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔'' (1)

فتنوں سے بچو!

﴿913﴾......حضرت سیِّدُنا عمّارہ بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! فتنوں سے بچو! کوئی ان کے قریب نہ جائے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو فتنوں میں پڑے گا وہ اسے اس طرح تَہس نَہس کر دیں گے جس طرح سیلاب کھیتی وسبزہ کو تَہس نَہس کر دیتا ہے۔ بلاشُبہ فتنے مشتبہ ہو کر آئیں گے۔ یہاں تک کہ جاہل کہیں گے یہ تو شُبہ میں ڈال رہا ہے اور ان کی حقیقت اس وقت کھلے گی جب وہ پیٹھ پھیر کر جائیں گے۔ چنانچہ، جب تم ان فتنوں کو دیکھو تو اپنے گھروں میں بیٹھے رہو۔ اپنی تلواروں کو توڑ ڈالو اور اپنی کمانوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔'' (2)

﴿914﴾......حضرت سیِّدُنا زید بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک فتنے وقفے وقفے سے آئیں گے اور یکا یک بھی۔ پس جوان وقفوں کے درمیان مر سکتا ہو ضَرور مر جائے۔ وقفہ سے مراد تلوار کو نیام میں ڈال لینا ہے۔'' (3)

﴿915﴾......حضرت سیِّدُنا ہَمَّام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں صرف وہ شخص نجات پائے گا جو ڈوبنے والے کی دُعا جیسی دُعا کرے گا۔'' (4)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج فی الفتنة وتعوذعنها، الحدیث: ۲۴، ج۸، ص۵۹۶.

2 ......المستدرک، کتاب الفتن والملاحم، باب إیاك والفتن لایشخص لها أحد، الحدیث: ۸۴۳۴، ج۵، ص۶۳۸۔
جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الفتن، الحدیث: ۲۰۹۰۶، ج۱۰، ص۳۰۸.

3 ......المستد رك، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر فتنة الدجال، الحدیث: ۸۳۸۲، ج۵، ص۶۱۸، بتغیر.

4 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، الحدیث: ۳۸/۳۷، ج۸، ص۵۹۸.

﴿916﴾......حضرت سیِّدُ ناحَبَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ ناحُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کی: ''فتنے کا زمانہ آچکا ہے لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جو اَحادِیث اس بارے میں سُنی ہیں مجھے سنائیں۔'' حضرت سیِّدُ ناحُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا یقین یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب تمہارے پاس نہیں آئی۔''

فتنہ عَقل کو بگاڑ دیتا ہے:

﴿917﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناحُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''فتنہ شراب سے زیادہ لوگوں کی عقلوں کو بگاڑ دیتا ہے۔'' (1)

فتنے کا وبال کس پر؟

﴿918﴾......حضرت سیِّدُ نا زَید بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ ناحُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سُنا کہ ''فتنے کا وبال تین آدمیوں کے سر ہے۔ ایک عقلمند وذہین جس کے سامنے جو چیز بھی سر اُٹھاتی ہے وہ تلوار کے ساتھ اس کا قَلع قَمع کر دیتا ہے۔ دوسرا خطیب جو اپنے خِطاب سے لوگوں کو فتنے کی طرف بلاتا ہے اور تیسرا سردار ہے۔ پہلے دو کو تو فتنہ منہ کے بل گرادے گا جبکہ سردار کو برانگیختہ کرتا رہے گا یہاں تک کہ جو کچھ اس کے پاس ہوگا سب تباہ وبرباد ہو جائے گا۔'' (2)

زندوں میں مردہ کون؟

﴿919﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو طُفَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ ناحُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ ''اے لوگو! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے؟ لوگ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شَر کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ کیا تم مجھ سے زندوں میں مردہ کے بارے میں سوال نہیں کرو گے؟'' پھر فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُ نا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج فی الفتنۃ و تعوذعنہا، الحدیث: ۲۳۷، ج۸، ص۶۲۸.

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج......الخ، الحدیث: ۲۷، ج۸، ص۵۹۶، مفہومًا.

مَبْعُوث فرمایا تو انہوں نے لوگوں کو گمراہی سے ہدایت اور کفر سے ایمان کی طرف بُلایا۔ پس جس نے دعوت قبول کرنی تھی اس نے کی۔ جو شخص پہلے مردہ تھا وہ قبولِ حق کی وجہ سے زندہ ہو گیا اور جو پہلے زندہ تھا وہ مردہ ہو گیا۔ اب سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا۔ چنانچہ نبوت کے طور طریقہ پر خِلَافَت قائم ہوئی پھر ظُلم و زیادتی والی بادشاہت قائم ہوئی۔ پس بعض لوگ اپنے دل، ہاتھ اور زبان سے اس بادشاہت کا اِنکار کریں گے اور یہ وہ ہوں گے جو حق کو مکمل کرنے والے ہوں گے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو دل اور زبان سے تو اس کا اِنکار کریں گے لیکن ہاتھوں کو اس کے اِنکار سے روکے رکھیں گے۔ لامحالہ ایسے لوگ حق کے ایک شعبے کو ترک کر دیں گے اور بعض لوگ دل سے تو بادشاہت کا اِنکار کریں گے لیکن ہاتھ اور زبان کو اس کے اِنکار سے روکے رکھیں گے لَامُحَالَہ ایسے لوگ حق کے دو شعبوں کو ترک کریں گے اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں کہ جو ایسی بادشاہت کا دل اور زبان سے اِنکار نہیں کرتے۔ پس ایسے لوگ زندوں میں مردہ ہیں۔'' (1)

﴿920﴾ ...... حضرت سیِّدُنا فُلْفُلَہ جُعْفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں چاہوں تو تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہزار باتیں ایسی بتاؤں کہ تم ان کی وجہ سے مجھ سے محبت کرنے، میری اتباع کرنے اور میری تصدیق کرنے لگو اور اگر چاہوں تو ہزار باتیں ایسی بتاؤں کہ جن کی وجہ سے تم مجھ سے بُغْض ونَفْرَت کرنے، مجھ سے دُور بھاگنے اور مجھے جھٹلانے لگو۔'' (2)

﴿921﴾ ...... حضرت سیِّدُنا اَبُو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں چاہوں تو تمہیں ایک ہزار ایسی باتیں سنا سکتا ہوں جنہیں سُن کر تم میری تصدیق کرو، میری اتباع کرو اور میری مدد کرنے لگو اور اگر چاہوں تو ایک ہزار ایسی باتیں بھی سنا سکتا ہوں جنہیں سُن کر تم مجھے جھٹلاؤ، مجھ سے دور بھاگو اور مجھے گالیاں دینے لگو حالانکہ وہ باتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے سچی ہیں۔'' (3)

﴿922﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جُنْدُب بن عبد اللہ بن سُفْیَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ

---

1 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث حذیفۃ بن الیمان، الحدیث: ۲۳۴۹۲، ج۹، ص۱۱۴۔

المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج ...... الخ، الحدیث: ۱۲۳، ج۸، ص۶۶۷، مختصرًا۔

2 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۰۰۵، ج۳، ص۱۶۳، بتغیرٍ۔ 3 ...... المرجع السابق، مختصرًا۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں ایک قوم کے رہنما کو جانتا ہوں کہ وہ خود تو جنت میں جائے گا لیکن اس کے پیروکار جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔'' راوی کہتے ہیں: ''ہم نے عرض کی: ''کیا یہ وہ تو نہیں ہے جس کے بارے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں بتایا ہے؟'' فرمایا: ''تمہیں کیا معلوم کہ اس سے پہلے کتنے گزر گئے ہیں۔''

﴿923﴾......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ ''گویا میں ایک سوار کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے درمیان اقامت اختیار کرتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ ساری زمین ہماری اور سارے اَموال ہمارے ہیں۔ وہ بیواؤں، مسکینوں اور اس مال کے درمیان حائل ہے جو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے آباءواَجداد کو عطا فرمایا۔''

دل چار قسم کے ہوتے ہیں:

﴿924﴾......حضرت سیِّدُنا ابو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دل چار قسم کے ہیں: ایک وہ جو پردوں میں لپٹا ہوا ہے۔ یہ کافر کا دل ہے۔ دوسرا وہ جو اُلٹا جھکا ہوا ہے۔ یہ مُنافِق کا دل ہے۔ تیسرا وہ جو صاف ستھرا ہے۔ جس میں ایک روشن چراغ ہے۔ یہ مومن کا دل ہے اور چوتھا وہ جس میں نِفاق و ایمان دونوں ہیں۔ ایمان کی مثال اس درخت کی سی ہے جسے پاکیزہ پانی پروان چڑھاتا ہے اور نِفاق کی مثال اس زخم کی سی ہے جس میں پیپ وخون بھرا ہوتا ہے۔ پس ان میں سے جو دوسرے پر غَلَبَہ پالے وہی غالب ہو جاتا ہے۔'' (1)

﴿925﴾......حضرت سیِّدُنا ابو مُغِیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زبان کی تیزی کی شِکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم (دن میں) کتنی بار اِسْتِغْفار کرتے ہو؟ بے شک میں تو ہر روز 100 بار اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِغْفار کرتا ہوں۔'' (2)

﴿926﴾......حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ''گھر والوں پر میری زبان تیز ہو جاتی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ مجھے جہنّم میں نہ

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج......الخ، الحدیث: ۲۸۷، ج۸، ص۶۳۷.

2 ......السنن الکبرٰی للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب مایقول من......الخ، الحدیث: ۱۰۲۸۴، ج۶، ص۱۱۷.

لے جائے۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''تم (دن میں) کتنی بار اِستِغفار کرتے ہو؟ بے شک میں روزانہ 100 بار اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِستِغفار کرتا ہوں۔'' (1)

فَقْروفاقہ آنکھوں کی ٹھنڈک:

﴿927﴾......حضرت سیِّدُنا ابو اَبیض مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میری آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈک ان ایام میں پہنچتی ہے جن میں میرے گھر لوٹنے پر گھر والے فاقہ کی شِکایت کرتے ہیں۔'' (2)

﴿928﴾......حضرت سیِّدُنا اُمَیَّہ بن قَسِیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَکِیْم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میری آنکھوں کو سب سے زیادہ ٹھنڈک اس وقت پہنچتی ہے جب گھر والے مجھ سے فَقْروفاقہ کی شِکایت کررہے ہوں اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کی، دنیا سے اس طرح حفاظت فرماتا ہے جس طرح مریض کے گھر والے مریض کو کھانے سے پرہیز کرواتے ہیں۔'' (3)

﴿929﴾......حضرت سیِّدُنا ساعِد بن سَعْد بن حُذَیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے کہ میری آنکھوں کو سب سے زیادہ ٹھنڈک اس دِن پہنچتی ہے اور مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ دن ہے کہ جس دن میں گھر آؤں اور اپنے گھر والوں کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ پاؤں اور وہ مجھے کہیں کہ تم تھوڑے بہُت پر بھی قُدرت نہیں رکھتے ہو (کہ کماسکو) یہ اس لئے کہ میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جتنا پرہیز مریض کے گھر والے مریض کو کھانے سے کرواتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کی دنیا سے حفاظت فرماتا ہے اور جس قدر ایک باپ اپنی اولاد کو خیریت سے رکھنا چاہتا ہے اس سے بھی کہیں زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندۂ مومن کو آزمائش میں رکھنا چاہتا ہے۔'' (4)

---

1 ......السنن الکبرٰی للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول من......الخ، الحدیث: ۱۰۲۸۵، ج۶، ص۱۱۷.

2 ......شعب الإیمان للبیھقی، باب فی الصبرعلی المصائب، الحدیث: ۱۰۱۲۱، ج۷، ص۲۳۱.

3 ......الزھدلھنادبن السری، باب ماجاء فی الفقر، الحدیث: ۵۹۳، ج۱، ص۳۲۶.

4 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۰۰۴، ج۳، ص۱۶۲.

﴿930﴾ ...... حضرت سیِّدُنا اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سَعد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِسْتِفْسار فرمایا: ''جب ہم دُنیا میں مُبْتَلا ہو جائیں گے تو آپ ہمیں کس حالت میں دیکھنا پسند کریں گے؟'' انہوں نے فرمایا: ''ہم ایسا زمانہ نہیں پائیں گے۔'' حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرت سَعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کے گمان کے مطابق اور مجھے میرے گُمان کے مطابق دُنیا عطا کی گئی۔'' (1)

سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عاجِزی واِنکساری:

﴿931﴾ ...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سِیرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب مدائن تشریف لائے تو دراز گوش کے پالان پر سوار تھے اور ہاتھ میں ایک روٹی اور ایک بوٹی تھی جسے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دراز گوش پر بیٹھے بیٹھے تناول فرما رہے تھے۔'' (2)

﴿932﴾ ...... یہ روایت بھی سابقہ روایت ہی کی طرح ہے۔ البتہ اس کے راوی حضرت سیِّدُنا طَلْحہ بن مُصَرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں اور اس میں اتنا زائد ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے پاؤں ایک طرف کئے ہوئے تھے۔'' (3)

خوشامد سے بچو:

﴿933﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عُمارہ بن عَبد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! فتنوں کی جگہوں سے بچو۔'' کسی نے پوچھا: ''اے ابو عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! فتنوں کی جگہیں کون سی ہیں؟'' فرمایا: ''اُمَرا کے دروازے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی کسی امیر کے پاس جاتا ہے تو وہ اس کی جھوٹی بات میں بھی تصدیق کرتا ہے اور اس کی وہ خوبیاں بیان کرتا ہے جو اس میں نہیں ہوتیں (یعنی خوشامد کرتا ہے)۔'' (4)

---

1 ...... الزھد لھناد بن السری، باب معیشۃ أصحاب النبی، الحدیث: ۷۷۲، ج۲، ص۳۹۷.

2 ...... الزھد لھناد بن السری، باب التواضع، الحدیث: ۸۰۹، ج۲، ص۴۵۱.

3 ...... المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الجھاد، باب فی امام السریۃ یأمرھم ...... الخ، الحدیث: ۱۱، ج۷، ص۷۳۷.

4 ...... جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبد الرزاق، کتاب الجامع، باب ابواب السلطان، الحدیث: ۲۰۸۰۹، ج۱۰، ص۲۸۰.

﴿934﴾......حضرت سیِّدُنا زید بن وَہب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا حُذَیفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کے پاس آیا اور عرض کی: ''میرے لئے دُعائے مَغْفِرت فرما دیجئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے اس کے لئے دُعا نہ فرمائی اور فرمایا: ''اگر میں اس گناہ گار کے لئے دُعا کر دیتا تو یہ کہتا پھرتا کہ حُذَیفَه نے میرے لئے مَغْفِرت کی دُعا کی ہے۔'' پھر (کچھ دیر بعد) اس سے فرمایا: ''کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حُذَیفَه کے ساتھ رکھے۔ پھر دُعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے حُذَیفَه کے ساتھ رکھنا۔'' (1)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کا وصال:

﴿935﴾......حضرت سیِّدُنا رِبعِی بن خِرَاش رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه اپنی وفات کے وقت کہنے لگے: ''کتنے دن مَوت میرے پاس آئی لیکن مجھے اس میں تردّد نہ ہوا جبکہ آج مُخْتَلِف خیالات دل پر گزر رہے ہیں نہ معلوم کس خیال پر میری مَوت واقع ہوگی۔'' (2)

﴿936﴾......حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا سے روایت ہے کہ حضرت حُذَیفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ کوئی شخص ہو جو میرے مال کا خیال رکھے پھر میں دروازہ بند کرلوں اور میرے پاس کوئی نہ آئے یہاں تک کہ میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے جاملوں۔'' (3)

﴿937﴾......حضرت سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جس حالت میں اپنے بندے کو دیکھنا چاہتا ہے اس میں پسندیدہ ترین حالت یہ ہے کہ بندہ اپنے چہرے کو مٹی سے آلودہ کئے ہوئے ہو۔'' (4)

﴿938﴾......حضرت سیِّدُنا ضَحَّاک رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''مجھے اس اُمت پر سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ وہ اپنی رائے کو اپنے علم پر ترجیح دیں گے اور گمراہ

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد،الرقم۲۳۲۵ابراهیم النخعی،ج٦،ص٢٨٤،مختصرًا.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة،کتاب الزهد،کلام حذیفة،الحدیث:١٠،ج٨،ص٢٠١.

3 ......المصنف لابن ابی شیبة،کتاب الزهد،کلام حذیفة،الحدیث:٥،ج٨،ص٢٠١،بتغیرٍ.

4 ......الزهدللامام احمدبن حنبل،أخبارحذیفة بن الیمان،الحدیث:١٠٠٥،ص١٩٩،بتغیرٍ.

ہو جائیں گے اور انہیں اپنی گمراہی کا شعور بھی نہ ہو گا۔"[1]

﴿939﴾......حضرت سیِّدُنا اَعْمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَيْفَه رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرمایا کرتے تھے کہ "تم میں بہترین لوگ وہ نہیں جو آخرت کی خاطر دُنیا کو ترک کر دیں یا دُنیا کی خاطر آخرت کو نظر انداز کر دیں بلکہ بہترین لوگ وہ ہیں جو دونوں سے ضَرورت کے مطابق حصہ لیں۔"[2]

مَقامِ مَحمُود:

﴿940﴾......حضرت سیِّدُنا صِلَه بن زُفَر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَيْفَه رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: سب لوگ ایک وسیع میدان میں جمع کئے جائیں گے۔ وہاں کسی کو بات کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ چنانچہ، سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو بلایا جائے گا۔ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم عرض کریں گے: "اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں۔ ساری بھلائی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے اور برائی تیری طرف سے نہیں[3]۔ جسے تو نے چاہا ہدایت دی۔ تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے۔ میرا تَعَلُّق تیرے ساتھ ہے اور مجھے تجھی سے غرض ہے۔ تیرے سوا نجات و پناہ کی کوئی جگہ نہیں۔ تو برکت والا اور بلند رُتبے والا ہے۔ اے رب کعبہ! تیری ذات پاک ہے۔" حضرت سیِّدُنا حُذَيْفَه رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: قرآنِ کریم کی اس آیت کریمہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾

(پ۱۵،بنی اسرائیل:۷۹)

ترجمۂ کنز الایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

---

1 ......الزهدلهنادبن السری،باب الورع،الحديث:۹۳۵،ج۲،ص۴۶۵.

2 ......فردوس الأخبارللديلمی،باب اللام،الحديث:۵۲۹۰،ج۲،ص۲۱۲،مفهوماً، راوی انس بن مالك.

3 ......اگرچہ ہر خیر و شر کا خالق اللہ تعالٰی ہی ہے لیکن اس بارگاہ کا اَدَب یہ ہے کہ خیر کو اس کی طرف منسوب کیا جائے اور شر کو اپنی طرف، جس طرح حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کا قول ہے: وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾ (پ۱۹،الشعرآء:۸۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ بیماری کو اپنی طرف منسوب کیا اور شفا کو اللہ تعالٰی کی طرف۔

4 ......مسندابی داؤدالطيالسی،احاديث حذيفة بن اليمان،الحديث:۴۱۴،ص۵۵۔

البحرالزخارالمعروف بمسندالبزار،مسندحذيفة بن اليمان،الحديث:۲۹۲۶،ج۷،ص۳۲۹.

﴿941﴾......حضرت سیِّدُ نا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے پوچھا: ''کیا بنی اسرائیل نے ایک ہی دِن میں اپنے دین کو چھوڑ دیا تھا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ جب انہیں کسی کام کے بجالانے کا حکم دیا جاتا تو وہ اسے ترک کر دیتے اور جب کسی کام سے روکا جاتا تو اسے کرگزرتے تھے یہاں تک کہ آہستہ آہستہ اپنے دین سے اس طرح نکل گئے جس طرح آدمی اپنی قمیص سے نکل جاتا ہے۔'' (1)

''اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر'' ترک کرنے کا وبال

﴿942﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن سیِّدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو اس پر جو ہمارے طریقے پر نہ ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ضَرور نیکی کا حکم دیتے اور بُرائی سے مَنع کرتے رہو ورنہ تم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو گے اور تمہارے بُرے تمہارے نیکوں پر غالب آجائیں گے اور وہ نیک لوگوں کو قتل کر دیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی ایک بھی باقی نہ بچے گا جو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے مَنع کرے۔ پھر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگو گے لیکن وہ تم پر ناراض ہونے کی وجہ سے تمہاری دُعا قبول نہیں فرمائے گا۔'' (2)

﴿943﴾......حضرت سیِّدُ نا ابورُقاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے آقا کے ہمراہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ فرما رہے تھے کہ ''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک زمانے میں کوئی شخص ایسی بات کہہ دیتا تھا جس سے وہ مُنافِق ہو جاتا تھا اور اب میں تم سے ایک ہی مجلس میں 4، 4 مرتبہ وہ بات سنتا ہوں۔ تم ضرور نیکی کا حکم دیتے اور بُرائی سے مَنع کرتے رہو اور دوسروں کو نیکی کی ترغیب دلاتے رہو ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں عذاب میں مُبْتَلا فرما دے گا اور بدترین لوگ تم پر حکمرانی کرنے لگیں گے۔ پھر تمہارے نیک لوگ دُعا کریں گے لیکن ان کی دُعا قبول نہ کی جائے گی۔'' (3)

---

1 ......السنة لابی بکر بن الخلال، باب مناکحة المرجئة، الحدیث: ۱۳۳۲، ج۳، ص ۳۹۵.

2 ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الامر بالمعروف......الخ، الحدیث: ۱۶، ج۲، ص۱۹۸، بدون "واللّٰه، بینکم".

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۳۳۷۲، ج۹، ص ۸۷.

﴿944﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوظَبْیَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”جب بھی کوئی قوم ایک دوسرے پر لَعن طَعن کرنے میں مُبتَلا ہوتی ہے تو ان پر بات (یعنی عذاب وسزا) ثابت ہوجاتی ہے۔“ (1)

﴿945﴾......حضرت سیِّدُ نا نَزَّال بن سَبْرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ ایک گھر میں جمع تھے کہ حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: ”اے ابو عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! مجھے آپ کے بارے میں کیسی خبر پہنچی ہے؟“ انہوں نے کہا: ”میں نے کیا کہا ہے؟“ حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ”تم سب سے زیادہ سچے اور نیک ہو۔“ راوی فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لے گئے تو میں نے حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ”اے ابو عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! جو بات آپ کی طرف منسوب ہے کیا واقعی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ بات نہیں کہی؟“ فرمایا: ”ہاں! کیوں نہیں! لیکن میں دین کے بعض مُعامَلات میں توریہ(2) کرتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں سارا دین نہ جاتا رہے۔“ (3)

﴿946﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو عمرو زَاذَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”تم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس وقت تم میں بہترین شخص وہ ہوگا جو **”اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر“** نہیں کرے گا۔“ (4)

﴿947﴾......حضرت سیِّدُ نا حَبِیب بن اَبِی ثَابِت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ

---

1 ......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبد الرزاق، کتاب الجامع، باب اللعن، الحدیث: ١٩٧٠٤، ج ١٠، ص ٣٠.

2 ......دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصّہ 16 صَفحہ 160 پر ہے: ”توریہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنیٰ ہیں وہ غلط ہیں مگر اس نے دوسرے معنیٰ مراد لئے جو صحیح ہیں، ایسا کرنا بلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔ توریہ کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کے لئے بلایا وہ کہتا ہے میں نے کھانا کھالیا۔ اس کے ظاہر معنیٰ یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھالیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے۔ (مزید ارشاد فرماتے ہیں) احیائے حق کے لئے توریہ جائز ہے۔“ (ملخصًا)

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الجھاد، باب ما قالوا فی......الخ، الحدیث: ١٥، ج ٧، ص ٦٤٣، بتغیر.

4 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج فی......الخ، الحدیث: ١٢٤١، ج ٨، ص ٦٢٩.

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مومن سے مُخْلِص رہو اور کافِر سے (باجازت شرعی) راہ ورسم رکھو(1) اور اپنے دین کو عیب دار نہ کرو۔''

﴿948﴾......حضرت سیِّدُنا ابو شَعْثَاء مُحَارِبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''نِفاق جاتا رہا، اب ایمان ہے یا کُفْر(2)۔'' (3)

﴿949﴾......حضرت سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس دور کے مُنَافِقِین زمانۂ رسالت کے مُنَافِقِین سے بدتر ہیں کیونکہ وہ اپنا نِفاق چھپاتے تھے جبکہ یہ اپنا نِفاق ظاہر کرتے ہیں۔'' (4)

﴿950﴾......حضرت سیِّدُنا شِمر بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص سے فرمایا: ''کیا لوگوں میں بدترین شخص کو قتل کرنا تمہیں خوش کرتا ہے؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''پھر تو تم اس سے بھی زِیادہ بدتر ہو۔'' (5)

﴿951﴾......حضرت سیِّدُنا سَعْد بن حُذَیْفَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت سیِّدُنا

---

1 ...... کُفَّار کے ساتھ حُسنِ سُلوک، کُفْر اور کُفْر پر مدد واعانت کے علاوہ دیگر مُعامَلات میں ہوسکتا ہے مثلاً مُشْرِک پڑوسی کے ساتھ حق پڑوس کی ادائیگی اور کافِر باپ کی غیر کُفْرِیہ مُعامَلات میں اِطاعت وغیرہ، وگرنہ کُفَّار سے مُوالات (یعنی میل جول) ناجائز وحرام ہے، چنانچہ، سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ''قرآنِ عظیم نے بکثرت آیتوں میں تمام کُفَّار سے مُوالات (یعنی میل جول، باہمی اتحاد، آپس کی دوستی) قطعاً حَرام فرمائی، مجوس (آگ کے پجاری) ہوں خواہ یہود ونَصارٰی (یہودی وعیسائی) ہوں، خواہ ہُنُود (ہندو) اور سب سے بدتر مُرتدانِ عُنُود (دینِ حق سے بغاوت کرنے والے مرتدین) (**فتاوی رضویہ، ج۱۵، ص۲۷۳**)، ہاں! دنیوی مُعامَلات مثلاً خرید وفروخت وغیرہ (اپنی شرائط کے ساتھ) جس سے دین پر ضرر (نقصان) نہ ہو مرتدین کے علاوہ کسی سے ممنوع نہیں (**فتاوی رضویہ، ج۲۴، ص۳۳۱ مُلَخَّصاً**) مزید تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ شریف (مُخَرَّجہ) کے مذکورہ مقامات کا مُطالَعَہ فرمائیے۔

2 ...... یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ میں وقتی مصلحتوں کے ماتحت مُنافِقوں کو قتل نہ کیا گیا۔ اگرچہ ان سے علامات کُفْر ظاہر ہوئیں تاکہ کفار ہماری خانہ جنگی سے فائدہ نہ اٹھائیں اس زمانہ میں تین قسم کے لوگ مانے گئے کافر، مؤمن اور مُنافِق، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد نِفاق کوئی چیز نہیں، یا کُفْر ہے یا اِسلام۔ اگر کسی سے علامات کُفْر دیکھی گئیں قتل کیا جائے گا، کھلا کافِر بھی قتل ہوگا، چھپا بھی کیونکہ وہ مُرتد ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۱، ص۸۱)

3 ......صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب اذا قال عند قوم شیئًا......الخ، الحدیث: ۷۱۱۴، ص۵۹۳، مفہومًا.

4 ......مسند ابی داؤد الطیالسی، احادیث حذیفۃ بن الیمان، الحدیث: ۴۱۰، ص۵۵.

5 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج فی......الخ، الحدیث: ۲۸۶، ج۸، ص۶۳۷.

حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس نے ایک بالشت بھی جماعت سے علیحدگی اِختیار کی اس نے اِسلام کو چھوڑ دیا[1]۔'' [2]

﴿952﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابراہیم بن ہَمَّام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے قاریوں کے گروہ! سیدھے راستے پر گامزن رہو کیونکہ اگر سیدھے راستے پر چلتے رہے تو بہت آگے نکل جاؤ گے لیکن اگر دائیں بائیں ہوگئے تو دور کی گمراہی میں جا گرو گے۔'' [3]

﴿953﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابوسَلامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم پر ضرور ایسے حکمران بھی ہوں گے کہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ان میں سے کسی کا مقام جَو کے چھلکے کے برابر بھی نہ ہوگا۔'' [4]

آخرت کی تیاری کا درس:

﴿954﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابوعبدالرحمٰن سُلَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں جُمُعَہ کی نماز کے لئے اپنے والد کے ہمراہ مدائن گیا۔ جامع مَسْجِد ہم سے تین میل کے فاصلہ پر تھی۔ ان دنوں حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ بن

1 ...... یعنی جو ایک ساعت کے لئے اہلِ سنّت و جماعت کے عقیدے سے الگ ہوا یا کسی معمولی عقیدے میں بھی اِن کا مُخالِف ہوا تو آئندہ اس کے اِسلام کا خطرہ ہے، جیسے بکری وہی محفوظ رہتی ہے جو مَیخ سے بندھی رہے۔ مالِک کی قید سے آزاد ہو جانا بکری کی ہَلاکت ہے، مسلمانوں کی جماعت نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسی ہے جس میں ہر سنی بندھا ہوا ہے یہ نہ سمجھو کہ فرض کا انکار ہی خطرناک ہے کبھی مستحبات کا اِنکار بھی ہَلاکت کا باعث بن جاتا ہے، حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن سلام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے صرف اونٹ کے گوشت سے بچنا چاہا تھا کہ رب تعالیٰ نے فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ (پ ۲، البقرة: ۲۰۸) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ تفسیر کبیر میں اس کا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ ''اہلِ کتاب میں سے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن سلام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) اور ان کے اصحاب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کے بعد شریعت موسوی (یعنی حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت) کے بعض اَحکام پر قائم رہے۔ ہفتہ کے دن کی تعظیم کرتے اس روز شکار سے اِجْتِناب لازم جانتے اور اونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے اور یہ خیال کرتے کہ یہ چیزیں اسلام میں تو مُباح ہیں۔

(مرآة المناجيح، ج ١، ص ١٧٧، التفسير الكبير، البقرہ، تحت الآية: ٢٠٨)

2 ...... المصنف لابن ابی شیبة، كتاب الفتن، باب من كره الخروج فی...... الخ، الحديث: ٣٦، ج ٨، ص ٥٩٧، مفهومًا.

3 ...... البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند حذيفة بن اليمان، الحديث: ٢٩٥٦، ج ٧، ص ٣٥٨.

4 ...... مسند ابن الجعد، شريك عن سماك، الحديث: ٢٢٣٤، ص ٣٣٩.

یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدائن کے گورنر تھے۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ منبر پر تشریف فرما ہوئے، حمد وثناء کے بعد فرمایا: ''قیامت قریب آ چکی اور چاند شَق ہو گیا۔ ہاں! چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے اور دنیا جدائی کا اِعلان کر چکی ہے۔ آج دوڑ کا میدان ہے اور کل دوڑ کا مُقابَلَہ ہوگا۔'' راوی کہتے ہیں: ''میں نے اپنے والد سے ''دوڑ کے مُقابلے'' کا مطلب دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ اس سے جنت کی طرف سَبقَت لے جانا مراد ہے۔'' (1)

جنّت سے محرومی:

﴿955﴾...... حضرت سیِّدُنا کُرْدُوس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مدائن میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنے غلاموں کی آمدنی میں اچھی طرح غور کیا کرو حلال ہو تو استعمال کرو ورنہ قبول نہ کرو۔ کیونکہ میں نے حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''حرام سے پلنے والا جسم جنّت میں داخِل نہیں ہوگا۔'' (2)

عالِم کی نشانی اور جھوٹے کی پہچان:

﴿956﴾...... حضرت سیِّدُنا سُلَیم عامِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حُذَیفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''آدمی کے عالِم ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور اس کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کہے: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُعافی مانگتا ہوں اور پھر گُنا ہوں میں مبتلا ہو جائے۔'' (3)

حَرام کی نُحُوسَت:

﴿957﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک اَحْمَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حُذَیفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''شراب بیچنے والا شراب پینے والے کی طرح ہے اور خنزیروں کی دیکھ بھال کرنے والا خنزیر کھانے والے کی طرح ہے۔ اپنے خادموں کو دیکھو کہ وہ کہاں سے کما کر لاتے ہیں۔ کیونکہ حَرام سے پرورش

1 ...... المستدرك، كتاب اهوال، باب خطبة حذيفه، الحديث: ۸۸۳۶، ج۵، ص۸۳٤.

2 ...... المصنف لعبدالرزاق، كتاب الاشربة، باب ما يقال فى الشراب، الحديث: ۱۷۳۸۵، ج۹، ص۱۵۰، مفهومًا.

3 ...... المصنف لابن ابى شيبة، كتاب الزهد، كلام حذيفة، الحديث: ۲، ج۸، ص۲۰۰.

پانے والا کوئی جسم جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔‘‘ [1]

نہ خُشُوع رہے گا نہ نمازوں کا جذبہ:

﴿958﴾......حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھتیجے حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میں 45 سال سے حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ فرماتے سن رہا ہوں کہ ’’دین میں سے سب سے پہلے خُشُوع جاتا رہے گا اور سب سے آخر میں لوگوں میں نماز میں سستی ظاہر ہوگی۔‘‘ [2]

مُنافِق کون ہے؟

﴿959﴾......حضرت سیِّدُنا ابو یحیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے منافق کے بارے میں پوچھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ’’مُنافِق وہ ہے جو اسلام کی تعریف تو کرے لیکن اس پر عمل پیرا نہ ہو۔‘‘ [3]

سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے واقعات:

﴿960﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے خادِم حضرت سیِّدُنا زِیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مَرَضُ الْمَوت میں وہاں موجود ایک شخص نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ’’اگر آج کا دن میرے لئے دنیا کا آخری اور آخرت کا پہلا دن نہ ہوتا تو میں کوئی بات نہ کرتا۔ (پھر عرض کی:) اے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو جانتا ہے کہ میں غربت و ناداری کو مالداری پر، ذلت کو عزّت پر اور موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہوں۔ حبیب فَقر کی حالت میں آیا ہے۔ جو پشیمان ہوگا وہ کامیاب نہیں ہوگا۔‘‘ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوگیا۔‘‘ [4]

﴿961﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، أخبار حذيفة بن اليمان، الحديث: ۱۰۰۴، ص ۱۹۹.

2 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام حذيفة، الحديث: ۱۱، ج ۸، ص ۲۰۲.

3 ......المرجع السابق، كتاب الفتن، باب من كره الخروج فی......الخ، الحديث: ۳۰۷، ص ۶۴۰.

4 ......موسوعة لابن ابی الدنيا، كتاب المحتضرين، الحديث: ۳۵۵، ج ۵، ص ۳۸۳، مفهومًا.

کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: ''حبیب فقر کی حالت میں آیا ہے۔ جو پشیمان ہوگا وہ کامیاب نہیں ہوگا۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاتا ہوں جس نے مجھے فتنے کے پھیلنے اور اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اپنے پاس بلالیا۔'' [1]

قیمتی کفن خریدنے سے منع فرمادیا:

﴿962﴾......حضرت سَیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مَرَضُ الْمَوت نے شدّت اختیار کی تو قبیلہ ''بنوعَبس'' کے کچھ لوگ ان کے پاس حاضر ہوئے اور مجھے حضرت سَیِّدُنا خالد بن ربیع عَبْسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بتایا کہ جب ہم حضرت سَیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے اس وقت آپ مدائن میں تھے اور آدھی رات کا وقت تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہم سے وقت دریافت فرمایا تو ہم نے آدھی رات یا رات کا آخری پہر بتایا تو انہوں نے فرمایا: ''میں ایسی صبح سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جو دوزخ کی طرف لے جانے والی ہو۔'' پھر دریافت فرمایا: ''کیا تم اپنے ساتھ کفن لائے ہو؟'' ہم نے کہا: ''جی ہاں!'' ارشاد فرمایا: ''میرے کفن میں غُلُو نہ کرنا[2]۔ کیونکہ اگر تمہارے رفیق کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں خیر و بھلائی ہے تو یقیناً اس کا کفن اس سے بہتر کپڑوں سے بدل دیا جائے گا ورنہ یہ کفن بھی چھین لیا جائے گا۔'' [3]

﴿963﴾......حضرت سَیِّدُنا ابو مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کفن لایا گیا اس وقت وہ میرے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر ایک نیا کفن لایا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

1......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب المحتضرین، الحدیث: ۱۳۰، ج۵، ص۳۳۵.

2...... جیسا کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کفن میں غُلُو نہ کرو کیونکہ یہ بہت جلد خراب ہوجاتا ہے۔'' اس کی شرح میں عارِف باللہ، شیخ محقق حضرت سیدنا عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ کفن میں اِسراف اور فُضُول خرچی کی ممانعت ہے۔'' (اشعة اللمعات، کتاب الجنائز، ج ۱، ص۷۱۸) **دعوت اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' صفحہ 818 پر صدر الشَّرِیعَہ، بدر الطَّرِیقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عیدین و جُمُعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے: ''مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخُر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔'' سفید کفن بہتر ہے۔ کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اپنے مُردے سفید کپڑوں میں کفناؤ۔'' (ردالمحتار، کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، ج۳، ص۱۱۲۔غنية المتملی، ص۵۸۱۔۵۸۲۔ جامع الترمذی، ابواب الجنائز، الحدیث: ۹۹۶، ج۲، ص۳۰۱)

3......الادب المفرد للبخاری، باب العبادة جوف اللیل، الحدیث: ۶۰۵، ص۱۴۳، مفهومًا.

نے فرمایا: ”تم اس کفن کا کیا کرو گے اگر تمہارا رفیق نیک ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کفن کو اچھے کفن سے بدل دے گا اور اگر صالح نہیں ہے تو یہ کپڑے قیامت تک کے لئے قَبْر کے ایک کونے میں پھینک دیئے جائیں گے۔“ (1)

300 درہم کا کفن:

﴿964﴾......حضرت سَیِّدُ نا صِلَه بن زُفَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُ نا حُذَیْفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے مجھے اور حضرتِ سَیِّدُ نا ابومسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کوکفن لینے بھیجا تو ہم 300 درہم میں عمدہ چادروں کا ایک کفن خرید کر لے آئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ”جو کفن میرے لئے خرید کر لائے ہو وہ مجھے دکھاؤ۔“ ہم نے دکھایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے اسے قبول نہ کرتے ہوئے فرمایا: ”میرے کفن کے لئے تو دو سفید چادریں ہی کافی ہیں جن کے ساتھ قمیص نہ ہو، کیونکہ انہیں بھی مجھ پر نہیں رہنے دیا جائے گا اس لئے کہ یا تو انہیں ان سے بہتر چادروں میں تبدیل کر دیا جائے گا یا بدتر کپڑوں میں بدل دیا جائے گا۔“ راوی فرماتے ہیں: ”پھر ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کے لئے دو سفید چادریں خرید لائے۔“ (2)

﴿965﴾......حضرت سَیِّدُ نا صِلَه رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا حُذَیْفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ”صَبْر کی عادت بنا لو! عنقریب تم پر ایک مصیبت آنے والی ہے۔ البتہ! تم پر اس سے زیادہ سخت مصیبت نہیں آئے گی جو ہمیں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے زمانے میں پیش آئی تھی۔“ (3)

شدّتِ حِساب:

﴿966﴾......حضرت سَیِّدُ نا ابوخِرَاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا حُذَیْفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ”ایک حِساب قَبْر میں ہونا ہے اور ایک قیامت کے دن۔ جو قیامت کے دن حِساب میں مُبْتَلا ہوا وہ عذاب میں پھنس جائے گا۔“ (4)

---

1 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب وصية حذيفة بن اليمان، الحديث: ٥٦٨١، ج٤، ص ٤٦٥، مفهومًا.

2 ......المعجم الكبير، الحديث: ٣٠٠٧، ج٣، ص ١٦٣، مفهومًا.

3 ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند حذيفة بن اليمان، الحديث: ٢٩٢٠، ج٧، ص ٣٢٢.

4 ......المصنف لابن ابی شیبة، كتاب الزهد، كلام حذيفة، الحديث: ٧، ج٨، ص ٢٠١.

حضرت سَیِّدُ نا عَبْدُاللّٰہ بن عَمْرو بن عَاص

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

حضرت سَیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی مُہاجِرِین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خوفِ خدا رکھنے والے، طاقتور نوجوان، متواضع قاری اور روزے دار وعبادت گزار صحابی ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حق گو اور باعمل تھے۔ نیز باطل سے مُنْحَرِف، لڑائی جھگڑے سے کوسوں دور رہتے تھے۔ مسکینوں کو کھانا کھلاتے، سلام کو پھیلاتے اور پاکیزہ گفتگو فرماتے تھے۔

اہلِ تَصَوُّف کے نزدیک: ''عُمدہ اَخلاق اپنانے اور شرعی احکام کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کا نام تصوُّف ہے۔''

﴿967﴾......حضرت سیدنا عبد اللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میرے بارے میں بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں: ''میں ساری زندگی دن کو روزہ رکھوں گا اور تمام رات نوافل پڑھا کروں گا۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مجھ سے) اِستفسار فرمایا: ''کیا تم نے یہ بات کہی ہے کہ میں ساری زندگی دن کو روزہ رکھوں گا اور تمام رات نوافل پڑھا کروں گا؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان! جی ہاں! میں نے یہ بات کہی ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔'' (1)

﴿968﴾......حضرت سَیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا: ''اے عبد اللّٰہ بن عَمْرو! مجھے خبر ملی ہے کہ تم رات میں قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے کی مَشَقَّت اُٹھاتے ہو۔'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! میں ایسا ہی کرتا ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہفتے میں 3 روزے رکھ لیا کرو۔'' (فرماتے ہیں:) میں نے سختی چاہی تو مجھ پر سختی کی گئی۔ میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس کی

(1)......صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم الدھر، الحدیث: ۱۹۷۶، ص ۱۵۴۔
صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، الحدیث: ۳۴۱۸، ص ۲۷۸.

طاقت رکھتا ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمانوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے۔'' (1)

جذبۂ عبادت وشوقِ تلاوت:

﴿969﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا کہ ''رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے پاس کیوں تشریف لائے تھے اور کیا فرمایا تھا؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ حُضُور نبیِّ رَحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''اے عبد اللّٰہ بن عمرو! مجھے اس بات کی خبر ملی ہے کہ تم رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے کی مَشَقَّت اُٹھاتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک میں ایسا کرتا ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے لئے اِتنا کافی ہے کہ ہر مہینے میں 3 روزے رکھو جب تم ایسا کرو گے تو گویا تم نے ہمیشہ روزے رکھے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سختی چاہی تو مجھ پر سختی کی گئی۔ پھر میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اس سے زیادہ کی قُوَّت رکھتا ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ روزے حضرت داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے روزے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''اب مجھے بڑھاپے اور کمزوری نے آلیا ہے۔ کاش! میں اپنے مال اور گھر والوں کو بطور تاوان دے کر حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُخصت یعنی ہر مہینے 3 روزے رکھنا قبول کر لیتا۔'' (2)

﴿970﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ تم بغیر ناغہ کئے روزہ رکھتے ہو اور بغیر آرام کئے رات کو نماز پڑھتے ہو۔ ہفتے میں دو روزے رکھ لیا کرو یہ کافی ہیں۔'' فرماتے ہیں: میں نے عرض کی:

1......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص، الحدیث: ٦٨٩٥، ج٢، ص ٦٤١۔

سنن النسائی، کتاب الصیام، باب صوم یوم......الخ، الحدیث: ٢٣٩٣، ص ٢٢٤١.

2......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللّٰہ عمرو بن العاص، الحدیث: ٦٨٩٥، ج٢، ص ٦٤١، مفهومًا.

''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔''تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پھر تمہارے لئے حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح روزے رکھنا کافی ہیں اور یہ روزوں کا عُمدہ طریقہ ہے کہ تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن ناغہ کرو۔'' میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' تو ارشاد فرمایا: ''شاید تم اسی حالت میں بڑھاپے کو پہنچ جاؤ اور کمزور ہو جاؤ گے۔'' (1)

﴿971﴾......حضرت سیِّدُنا یحییٰ حکیم بن صَفْوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''میں نے قرآنِ مجید حِفظ کرلیا تھا اور ایک ہی رات میں پورا پڑھ لیا کرتا تھا تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اندیشہ ہے کہ تمہاری عُمر زیادہ ہوگی تو تم قرآنِ مجید کی تلاوت سے اُکتا جاؤ گے۔ لہٰذا مہینے میں ایک بار قرآنِ مجید ختم کیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اپنی طاقت وقُوَّت اور جوانی سے بھرپور فائدہ اُٹھانے دیجئے۔'' ارشاد فرمایا: ''تو پھر 20 دِن میں ختم کرلیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اپنی طاقت وقوت اور جوانی سے بھرپور فائدہ اُٹھانے دیجئے۔'' ارشاد فرمایا: ''پھر ہفتے میں ایک بار ختم کرلیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اپنی طاقت وقوت اور جوانی سے بھرپور فائدہ اُٹھانے دیجئے۔'' تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے مَنْع فرمادیا۔'' (2)

﴿972﴾......حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن رَافِع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بڑھاپے کو پہنچے اور قرآن مجید کی قراءت دُشوار محسوس ہونے لگی تو فرمایا: جب میں نے قرآنِ مجید حِفظ کیا تو حُضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''میں نے قرانِ مجید حِفظ کرلیا ہے۔ اب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے اِس کو پڑھنے کی مِقدار مُقرَّر فرما دیجئے۔'' ارشاد

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ عمرو بن العاص، ج۲، الحدیث: ۶۸۹۳/۶۸۹۵، ص۶۴۱ مفهومًا.

2 ......سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوات، باب فی کم یستحب یختم القرآن، الحدیث: ۱۳۴۶، ص۲۵۵۶۔
المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، الحدیث: ۶۸۹۰، ج۲، ص۶۳۹.

فرمایا: ''مہینے بھر میں پورا قرآنِ مجید پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''تو پھر مہینے میں 2 مرتبہ پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''تو پھر مہینے میں 3 مرتبہ پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے بھی زیادہ کی اِستطاعت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''تو پھر 6 دن میں پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے بھی زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''تو پھر 3 دن میں پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جلال میں آکر فرمایا: ''جاؤ اور پڑھو۔'' (1)

﴿973﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: میرے والد نے ایک قُرَیشی عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیا۔ جب وہ عورت میرے پاس آئی تو چونکہ مجھ میں نماز و روزہ کی بے پناہ قوَّت تھی اس لئے میں نماز و روزہ میں مصروف رہا اور اس سے شادی کے بعد کے مُعامَلات نہ کئے۔ چنانچہ، میرے والد حضرت سیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی بہو کے پاس تشریف لائے اور اس سے پوچھا کہ ''تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟'' اس نے کہا: ''تمام مردوں (یہاں راوی کو شک ہے) یا یہ کہا: تمام شوہروں سے بہتر پایا وہ ایک ایسا شخص ہے کہ اس نے نہ ہمارے پہلو کو تلاشا اور نہ ہمارے بستر کے قریب آیا۔'' یہ سُن کر میرے والد نے مجھے سَرزَنِش (یعنی ملامت) کرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے قُرَیش کی عُمدہ حَسَب والی عورت سے تمہارا نکاح کرایا پھر عورتوں نے اسے تجھ تک پہنچایا اور تم نے ایسا برتاؤ کیا؟'' پھر میرے والد نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں میری شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے بلوایا میں حاضر ہوا تو اشاد فرمایا: ''کیا تم دن کو روزہ رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' اِستفسار فرمایا: ''کیا رات کو عبادت کرتے ہو؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' اِرشاد فرمایا: ''لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہو اور اِفطار (یعنی ناغہ) بھی کرتا ہوں۔ رات میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور میں عورتوں کے پاس بھی جاتا ہوں۔ تو جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں (یعنی میرے طریقہ پر نہیں)۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر مہینے ایک مرتبہ

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر لمن......الخ، الحدیث: ۲۷۳۰، ص ۸۶٤، مفھومًا۔

سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوات، باب فی کم یستحب یختم القرآن، الحدیث: ۱۳٤٦، ص ۲۵۵٦، مختصرًا۔

قرآنِ مجید پڑھا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''تو ہر 10 دن میں ایک بار پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''تو ہر 3 دن میں ایک بار پڑھ لیا کرو۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''ہر مہینے 3 روزے رکھا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے زیادہ کی اِستطاعت رکھتا ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزوں کی تعداد بڑھاتے رہے یہاں تک کہ آخر میں ارشاد فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو کہ یہ سب سے افضل روزے ہیں اور یہ میرے بھائی حضرت داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے روزے ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا حُصَین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ پھر حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ہر عبادت گزار کے لئے ایک تیزی اور شِدَّت ہوتی ہے اور ہر تیزی کے بعد سُستی و کمزوری ہوتی ہے جو سُنَّت یا بدعت کے مُوافِق ہوتی ہے۔ پس جس کی کمزوری سُنَّت کے مُوافِق ہوئی اس نے ہدایت پائی اور جس کی بدعت کے مُوافِق ہوئی وہ ہلاک ہو گیا۔''

حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب ضَعِیف اور عُمر رسیدہ ہو گئے تو بھی کئی کئی دِنوں تک لگاتار روزے رکھتے۔ پھر ناغہ کرتے تا کہ اپنے اندر قوَّت جمع کر لیں اور اسی طرح کبھی اپنے وظائف کو بڑھا دیتے تو کبھی ان میں کمی کر دیتے۔ البتہ! مُقَرَّرہ تعداد کو 7 یا 3 دنوں میں ضرور پورا کر لیتے اور فرمایا کرتے کہ ''حُضُور نبیِّ رحمت، شَفِیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی رُخصَت کو قبول کر لینا مجھے اس بات سے زیادہ مَحْبُوب ہے کہ اس مُقَرَّرہ تعداد میں کمی بیشی کروں۔ لیکن جس حالت پر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جدا ہوا ہوں اس کا خلاف کرنا مجھے پسند نہیں۔'' (1)

خواب میں عِلم کی بشارت:

﴿974﴾...... حضرت سیِّدُنا وَاہِب بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میری ایک اُنگلی میں گھی اور دوسری میں شہد ہے اور میں ان دونوں انگلیوں کو چاٹ رہا ہوں۔ صبح میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا ذِکر

(1) ...... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص، الحدیث: ٦٤٨٧، ج٢، ص٥٤٩.

کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشادفرمایا: ''تم 2 کتابوں تورات اور قرآنِ مجید کا علم حاصل کروگے۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دونوں کتابوں کا علم حاصل کیا۔''[1]

﴿975﴾......حضرت سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن حُبُلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا کہ ''اس زمانے میں کسی نیکی کو بجالانا مجھے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں اس سے دُگنا عمل کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زمانے میں ہمیں آخرت کی فکر رہتی تھی، دنیا کا کچھ غم نہ تھا جبکہ آج دنیا نے ہمیں اپنی طرف مائل کرلیا ہے۔''[2]

افضل عمل:

﴿976﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ''اسلام کا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟'' ارشادفرمایا: ''تمہارا لوگوں کو کھانا کھلانا اور ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کرنا۔''[3]

جنّت میں لے جانے والے اَعمال:

﴿977﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو، سلام عام کرو اور کھانا کھلاؤ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔''[4]

﴿978﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''میں نے حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک ایسی مجلس اِختیار کی کہ اس جیسی مجلس نہ اس سے پہلے اِختیار کی نہ اس کے بعد، اس مجلس کے بارے میں مجھے اپنے آپ پر اتنا رشک آتا ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور مجلس میں شریک ہونے

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص، الحدیث: ۷۰۸۸، ج۲، ص۶۸۷.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۴۳، ج۱۳-۱۴، ص۱۶.

3 ......صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب إطعام الطعام من الإسلام، الحدیث: ۱۲، ص۳.

4 ......سنن الدارمی، کتاب الأطعمة، باب فی إطعام الطعام، الحدیث: ۲۰۸۱، ج۲، ص۱۴۸.

پر اتنا رشک نہیں آتا۔'' (1)

ادائے رسول:

﴿979﴾...... حضرت سیِّدُ نا عمرو بن شُعَیب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ جب ہم کعبہ مبارکہ کی پچھلی جانب آئے تو میں نے ان سے دریافت کیا: ''کیا آپ تَعَوُّذ نہیں پڑھتے؟'' انہوں نے فرمایا: ''میں دوزخ کی آگ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' پھر آگے چل دیئے، حجر اسود کا بوسہ لیا پھر اس کے اور بابِ کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر سینہ اور چہرہ اس پر رکھا اور کلائیاں بچھا دیں پھر فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' (2)

3 برائیاں اور 3 بھلائیاں:

﴿980﴾...... حضرت سیِّدُ نا حسین بن شُفَی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی خدمت میں حاضر تھے کہ وہاں ایک بچھڑا آیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو شخص اس پر سوار ہو کر تمہاری طرف آیا ہے میں اسے جانتا ہوں۔'' جب وہ سوار آ کر بیٹھ گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: ''ہمیں 3 بھلائیوں اور 3 برائیوں کے بارے میں بتاؤ۔'' اس نے کہا: ''ہاں! **3 بھلائیاں** یہ ہیں: سچی زبان، پرہیزگار دل اور نیک بیوی اور **3 برائیاں** یہ ہیں: جھوٹی زبان، نافرمان دل اور بُری بیوی۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک میں یہ چیزیں تمہیں بیان کر چکا ہوں۔'' (3)

﴿981﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو عبدالرحمٰن حُبُلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو فرماتے سنا کہ ''مجھے قیامت کے دن 10 مسکینوں میں سے دسواں ہونا 10 مالداروں میں

(1)...... مسند الحارث، کتاب التفسیر، باب النھی عن الجدال بالقرآن، الحدیث: ۷۳۵، ج۲، ص ۷۴۰۔
سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی القدر، الحدیث: ۸۵، ص ۲۴۸۲

(2)...... سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الملتزم، الحدیث: ۱۸۹۹، ص ۱۳۶۳۔

(3)...... تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۹۸۸ تبیع بن عامر، ج ۱۱، ص ۳۲۔

سے دسواں ہونے سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ اس دن زیادہ مال دار کم توشہ والے ہوں گے سوائے اس شخص کے جو دائیں بائیں (یعنی بکثرت) صدقہ کرے۔" [1]

بدکلام پر جنّت حرام ہے:

﴿982﴾......حضرت سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن حُبُلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کوفرماتے سنا کہ "ہر بدزبان پر جنّت میں داخلہ حرام ہے۔" [2]

مسلمان کو پانی پلانے کی فضیلت:

﴿983﴾......حضرت سیِّدُنا حُمَیْد بن ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: "جوکسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جَہَنَّم سے اتنی مَسافت دور فرمادیتا ہے جتنی مَسافت طے کرتے کرتے گھوڑا تھک جاتا ہے۔" [3]

﴿984﴾......حضرت سیِّدُنا حُمَیْد بن ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: "بے مَقْصَد کام کو ترک کردو، فضول باتوں سے بچو اور اپنی زبان کی اس طرح حِفاظت کرو جس طرح سونے چاندی کی حِفاظت کرتے ہو۔" [4]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناپسند بندے:

﴿985﴾......حضرت سیِّدُنا ابن ھُبَیْرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: "حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہونے والے صحیفے میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں 3 بندوں کو پسند نہیں فرماتا: ایک وہ جو دو دوستوں کے درمیان

---

1 ......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ٣٤٣٤ عبداللہ بن عمرو بن العاص، ج ٣١، ص ٢٦٦

2 ......موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و آداب اللسان، باب ذم الفُحش والبذاء، الحدیث: ٣٢٥، ج٧، ص ٢٠٤.

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٣٥، ج ١٣-١٤، ص ٣٩، مفهومًا.

4 ......موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و آداب اللسان، باب حفظ اللسان وفضل الصمت، الحدیث: ٢٤، ج٧، ص ٤٤.

پھوٹ (یعنی جدائی) ڈالتا ہے۔ دوسرا وہ جو تعویذات لے کر چلتا ہے[1] اور تیسرا وہ جو کسی بے عیب کو عیب لگانے اور عار دلانے کی جستجو میں رہتا ہے۔''[2]

برائی کا گڑھا:

﴿986﴾......حضرت سیِّدُنا خالد بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''تورات شریف میں لکھا ہے کہ ''جس نے کسی قسم کی ناجائز تجارت کی اس نے نافرمانی کی اور جو اپنے کسی رفیق کے لئے برائی کا گڑھا کھودے گا خود اس میں جا گرے گا۔''[3]

﴿987﴾......حضرت سیِّدُنا شُرَاحِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا کہ ''بے شک شیطان نچلی زمین میں بندھا ہوا ہے جب وہ حرکت کرتا ہے تو زمین پر موجود ہر شر دو یا زیادہ حصوں میں بٹ جاتا ہے۔''[4]

1......اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز و کفریہ الفاظ پر مشتمل ہوں جبکہ ایسے تعویذات استعمال کرنا جائز ہے جو آیاتِ قرآنیہ، اسماءِ الٰہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہوں۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم یہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ: ''حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے بالغ بچوں کو سوتے وقت یہ کلمات پڑھنے کی تلقین فرماتے: بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ. (یعنی: میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے کامل کلمات کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کے شر اور شیاطین کے وسوسوں اور ان کی حاضری سے۔) اور ان میں سے جو نابالغ ہوتے اور یاد نہ کر سکتے تو مذکورہ کلمات لکھ کر ان کا تعویذ بچوں کے گلے میں ڈال دیتے۔'' (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو، الحدیث: ۶۷۰۸، ج۲، ص ۶۰۰) دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صفحہ 294 پر صدرُ الشَّرِیْعَہ، بدرُ الطَّرِیْقَہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے جبکہ وہ تعویذ جائز ہو یعنی آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا اَدْعِیَہ (یعنی دعاؤں) سے تعویذ کیا گیا ہو اور **بعض حدیثوں میں جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں، جو زمانہ جاہلیت میں کیے جاتے تھے**۔ اسی طرح تعویذات اور آیات و احادیث و اَدْعِیَہ رکابی میں لکھ کر مریض کو بہ نیتِ شِفاء پلانا بھی جائز ہے۔ جُنُب (یعنی جس پر جماع، احتلام یا شہوت کے ساتھ مَنی خارج ہونے کے سبب غسل فرض ہو گیا ہو) و حائض و نفسا بھی تعویذات کو گلے میں پہن سکتے ہیں، بازو پر باندھ سکتے ہیں جبکہ تعویذات غلاف میں ہوں۔''

2......الجامع فی الحدیث: لابن وھب، باب الإخاء فی اللہ، الحدیث: ۲۱۷، ج۱، ص ۲۲۳.

3......کتاب روضۃ العقلاء ونزھۃ الفضلاء، ذکر الزجر عن التجسس وسوء الظن، ص ۱۲۸.

4......تفسیر القرطبی، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ ۱۶۸، الجزء الثانی، ج۱، ص ۱۶۰.

﴿988﴾......حضرت سیِّدُنا اِبْنِ اَبِی مُلَیْکَه رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ اور اگر تم علم کا حق جان لو تو اس قدر چیخو کہ تمہاری آواز ختم ہو جائے اور اتنا طویل سَجدہ کرو کہ تمہاری کمر ٹوٹ جائے۔'' (1)

آگ کی آواز:

﴿989﴾......حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن ابی عِمران عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک مرتبہ آگ کی آواز سنی تو فوراً بولے: ''اور میں؟'' کسی نے عرض کی: ''اے ابن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! یہ کیا ہے؟'' فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ دنیا کی آگ اس بات سے پناہ مانگ رہی ہے کہ اسے دوبارہ دوزخ کی آگ میں داخل کیا جائے۔'' (2)

صبر کی تلقین:

﴿990﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن حُبُلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی: ''کیا ہم فُقَرا مُہاجِرین میں سے نہیں ہیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِستفسار فرمایا: ''کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم جاتے ہو؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' فرمایا: ''کیا تمہارے پاس رہنے کا مکان ہے؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''پھر تم فُقَرا مُہاجِرین میں سے نہیں ہو، اب اگر تم چاہو تو ہم تمہیں عطا کر دیں اور اگر چاہو تو تمہارا معاملہ بادشاہ کے سامنے پیش کر دیں؟'' اس نے عرض کی: ''ہم صبر کریں گے اور کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔'' (3)

صبر کا اُخروی اِنعام:

﴿991﴾......حضرت سیِّدُنا ابو کَثِیر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فُقَرا سے فرمایا: میدانِ محشر میں ایک نداء لگائی جائے گی کہ ''اس اُمَّت کے فُقَرا و مساکین کہاں ہیں؟'' یہ

1 ......الزهد لوكيع، باب قلة الضحك، الحديث: ١٨، ج ١، ص ٢٤.

2 ......موسوعة لابن ابى الدنيا، كتاب صفة النار، الحديث: ١٥٠، ج ٦، ص ٤٣١.

3 ......صحيح مسلم، كتاب الزهد، باب الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر، الحديث: ٧٤٦٢/٧٤٦٣، ص ١١٩٤، بتغيرٍ.

ندا سُن کر تم لوگوں میں نمایاں ہو جاؤ گے تو فِرِشتے پوچھیں گے کہ ''تمہارے پاس کیا ہے؟'' تو تم (فِرِشتوں کے بجائے) بارگاہِ خداوندی میں عرض کرو گے: ''اے ہمارے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! تو نے ہمیں آزمائشوں میں مُبتلا کیا تو ہم نے صبر کیا اور تو بہتر جانتا ہے اور تو نے مال و بادشاہی دوسروں کو عطا فرمائی۔'' پس فرمایا جائے گا: ''تم نے سچ کہا۔'' حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں: ''اس کے بعد فُقَرا و مساکین ایک زمانہ پہلے جنّت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ مالداروں پر حساب و کتاب کی شِدَّت باقی رہے گی۔'' (1)

روحوں کو رزق دیا جاتا ہے:

﴿992﴾...... حضرت سیِّدُنا خالد بن مَعْدان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا کہ ''جنّت لپٹی ہوئی ہے۔ سورج کے کناروں سے بندھی ہوئی ہے۔ ہر سال ایک مرتبہ پھیلتی ہے اور مومنین کی ارواح چڑیوں کی مانند سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور انہیں جنّت کے پھلوں سے رِزق دیا جاتا ہے۔'' (2)

گِریہ وزاری:

﴿993﴾...... حضرت سیِّدُنا یعلی بن عَطاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی والدہ نے انہیں بتایا کہ ''حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بہت زیادہ گِریہ وزاری فرماتے تھے اور میں ان کے لئے سُرمہ تیار کرتی تھی۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ ''آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه دروازہ بند کرکے اس قدر روتے تھے کہ آنکھوں سے سفید میل آنے لگتا اور میری امی جان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا ان کے لئے سُرمہ بنایا کرتی تھیں۔'' (3)

﴿994﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن باباہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں عرفہ کے دن حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے حرم میں خیمہ نَصْب فرما رکھا ہے۔ میں نے اس کی وَجْہ دریافت کی تو فرمایا: ''اس لئے تاکہ میری نماز حرم میں ادا ہو اور جب اپنے گھر

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، الحدیث:۳، ج۸، ص۱۸۸.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الجنة، باب ماذکرفی الجنة ومافیھاأعدلأھلھا، الحدیث:۲۵، ج۸، ص۷۰.

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، ما قالوافی البکاء......الخ، الحدیث:۱۸، ج۸، ص۲۹۹، مفھومًا.

والوں کے پاس جاؤں تو حِل[1] میں رہوں۔‘‘[2]

فجر کے وقت خصوصی رحمت کا نُزول:

﴿995﴾......حضرت سیِّدُنا عَمرو بن نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نمازِ فجر کے بعد ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سورہا تھا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے پاؤں سے حَرکت دی تو وہ بیدار ہوگیا پھر اسے فرمایا: ’’کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کی طرف خاص توجہ فرماتا ہے اوران میں سے بعض کو اپنی رحمت سے جنّت میں داخل فرماتا ہے۔‘‘[3]

زائد پانی مت بیچو:

﴿997﴾......حضرت سیِّدُنا عَمرو بن شُعَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دادا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ایک خادم نے بچا ہوا پانی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چچا کو 20 ہزار میں بیچ دیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ’’بچے ہوئے پانی کو مت بیچو کہ اسے بیچنا مَنْع ہے[4]۔‘‘[5]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر دینے کی فضیلت:

﴿998﴾......حضرت سیِّدُنا یعقوب بن عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ’’جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر کچھ مانگا گیا اور اس نے دے دیا تو اس کے نامۂ اعمال میں 70 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔‘‘[6]

1......مکّہ مُعَظّمہ کے چاروں طرف میلوں تک اس کی حدود ہے اور یہ زمین حرمت وتَقَدُّس کی وَجہ سے ’’حرم‘‘ کہلاتی ہے ہر جانب اس کی حدود پر نشان لگے ہیں۔ حدودِ حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو ’’حِل‘‘ کہتے ہیں۔ (رفیق الحرمین، ص ۴۱، ۴۲)

2......مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب عدد الوتر، الحدیث: ۳۴۵۳، ج ۲، ص ۵۰۳.

3......مجمع الزوائد، باب فی النوم بعد الصبح، الحدیث: ۱۷۹۱، ج ۲، ص ۶۹.

4......پانی کی خرید وفرخت کے مسائل جاننے کے لئے بہارِ شریعت حصہ 17 سے ’’شُرب کا بیان‘‘ کا مطالعہ فرمالیجئے۔ (**علمیه**)

5......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب البیوع والاقضیة، باب فی بیع الماء وشرائه، الحدیث: ۸، ج ۵، ص ۱۱۰.

6......المرجع السابق، کتاب الزکاۃ، الحدیث: ۱، ج ۳، ص ۱۱۶.

سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کی سخاوت:

﴿999﴾......حضرت سیِّدُنا سلیمان بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ حکومت میں حج کیا اور بصری قراء کی ایک جماعت میں شامل مُنْتَصِر بن حارِث ضَبِّی میرے ساتھ تھا۔ وہ سب لوگ کہنے لگے کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم اس وقت تک واپس نہیں لوٹیں گے جب تک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی صحابی سے ملاقات کر کے ان سے اَحادیث نہ سُن لیں۔" چنانچہ، ہم لوگوں سے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بارے میں پوچھتے رہے یہاں تک کہ کسی نے ہمیں بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مکۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کی نچلی جانب ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ہم ان سے مُلاقات کے لئے ان کی طرف چل دیئے۔ اچانک ہم نے ایک عَظِیْم لشکر دیکھا جو کُوچ کر رہا تھا اس میں 300 اونٹ تھے جن میں سے 100 سواری کے لئے اور 200 بار برداری (یعنی ساز وسامان اٹھانے) کے لئے تھے۔ ہم نے لوگوں سے پوچھا: "یہ بھاری لشکر کس کا ہے؟" اُنہوں نے بتایا: "یہ لشکر حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کا ہے۔" ہم نے پوچھا: "کیا یہ سب کا سب اِنہی کا ہے؟" پھر ہم آپس میں باتیں کرنے لگے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں میں سب سے زیادہ عاجزی وانکساری کرنے والے ہیں۔ اتنے میں لوگوں نے بتایا کہ "ان میں 100 اُونٹ ان کے دوستوں کے لئے ہیں اور 200 اُونٹ مہمانوں کے لئے ہیں جو مختلف شہروں سے ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔" یہ سُن کر ہمیں بڑا تَعَجُّب ہوا تو لوگوں نے کہا: "یہ تَعَجُّب کی بات نہیں ہے کیونکہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ایک مالدار آدمی ہیں اور ہر آنے والے مہمان کو زادِ راہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔" ہم نے کہا: "ہمیں ان تک پہنچا دو۔" تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ "وہ مَسْجِدِ حرام میں تشریف فرما ہیں۔" ہم ان کی تلاش میں مَسْجِدِ حرام گئے تو انہیں کعبۂ مُشَرَّفہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کے پیچھے بیٹھے پایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پَستہ قد تھے اور اس وقت آشوبِ چَشْم کے مَرَض میں مُبتلا تھے، دو چادریں اوڑھ رکھی تھیں، سر پر عمامہ سجایا ہوا تھا جبکہ بدنِ مبارَک پر قمیص نہ تھی اور جوتے اپنی بائیں جانب رکھے ہوئے تھے۔" (1)

---

(1)......المستدرك، كتاب الفتن والملاحم، باب مكالمة ابن عمرو......الخ، الحديث: ۸۶۶۲، ج۵، ص۷۴۲، بتغيرٍ قليلٍ.

جہاد سے مُتَعلِّق دو رِوایات:

﴿1000﴾......حضرت سیِّدُنا ابُو مُخارِق زُھَیر عَبْسِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: کیا میں تمہیں افضل ترین شہید کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جس کا مقام ومرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت بلند ہوگا؟ جب شُہَدا صَف بَستہ دشمن کے مقابلے کے لئے نکلتے اور اس کا سامنا کرتے ہیں تو وہ دائیں بائیں مُتَوَجِّہ نہیں ہوتا مگر تلوار اپنے کندھے پر رکھے ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں آج گزرے ہوئے دنوں میں اپنے اعمال کے مقابلے میں تجھے اختیار کرتا ہوں۔'' پھر وہ قتل ہوجاتا ہے پس یہ ان شُہَدا میں سے ہے جو جنت کے بالاخانوں میں جائیں گے اور جہاں چاہیں گے اُٹھیں بیٹھیں گے۔'' (1)

﴿1001﴾......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن اَبی عَمرو شَیْبَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ اہلِ یمن کا ایک قافلہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس سے گزرا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے اسلام قبول کیا تو اچھے انداز سے، ہجرت کی تو وہ بھی احسن طریقے سے، جہاد کیا تو وہ بھی اچھے انداز پر۔ پھر اپنے والدین کی خدمت میں یمن لوٹ آیا اور ان کے ساتھ احسان وبھلائی والا مُعامَلہ کرتا رہا؟'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا: ''ایسا شخص میدانِ جہاد سے بھاگنے والا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں! بلکہ ایسا شخص جنّتی ہے۔ ہاں! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کون میدانِ جہاد سے بھاگنے والا ہے۔ سنو! وہ شخص جس نے اسلام قبول کیا تو اچھے انداز سے، ہجرت کی تو وہ بھی احسن طریقے سے، جہاد کیا تو وہ بھی اچھے انداز پر۔ پھر اس نے کنوئیں والی زمین کا قَصد کیا اور اسے اس کے جِزْیَہ ومَحْصُول کے عوض خرید لیا اور آباد کرنے میں لگ کر جہاد ترک کردیا۔ یہ ہے وہ شخص جو میدانِ جہاد سے بھاگنے والا ہے۔'' (2)

---

(1)......الجهاد لابن المبارك، الحديث: ٤٩، ص ٥٣، "انى اخترتك" بدله "انى اجزيك".

(2)......الأموال لابن زنجويه، كتاب فتوح الأرضين وسننها واحكامها، باب فى شراء أرض العنوة......الخ، الحديث: ٢٥٧، ج ١، ص ٢٧٧ بتغير.

حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بن عُمَر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بھی مُہاجِرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَمارت ومراتب سے بے رغبتی اور نیکی واچھائی میں رَغْبَت رکھتے۔ انتہائی عبادت گزار بلکہ تہجُّد گزار اور سُنَّتِ رسول پرسختی سے عمل کرتے تھے۔مساجد اور پتھریلی زمین پر پڑاؤ ڈال لیتے۔اکثر مُشاہَدات میں ڈوبے رہتے۔اپنے آپ کو دُنیا میں مسافر واَجنبی شُمار کرتے۔پیش آنے والے ہر مُعامَلہ کو قریب سمجھتے اور کثرت سے توبہ واِسْتِغْفار کیا کرتے تھے۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں:”سرکشی سے دور رہنے اور بُلند دَرَجات میں رغبت رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔“

﴿1002﴾......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کعبۃ اللّٰہ شریف میں داخل ہوئے تو میں نے سنا کہ آپ سجدہ کی حالت میں کہہ رہے ہیں:”یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ مجھے اس دُنیا پر قُرَیش سے مُزاحَمت کرنے سے صرف تیرے خوف نے روکا ہے۔“(1)

﴿1003﴾......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس آیا اور کہا کہ”آپ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لختِ جگر اور حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہیں۔“مزید کچھ مَناقِب بیان کرنے کے بعد کہا کہ”آپ کو اس مُعاملے (یعنی تلوار لے کر میدان میں نکلنے) سے کس چیز نے روک رکھا ہے؟“آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:”مجھے اس بات نے روک رکھا ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمان کا خون بہانا حرام ٹھہرایا ہے۔“اس نے کہا:بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِؕ (پ۲،البقرة:۱۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللّٰہ کی پوجا ہو۔

(1)......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة،باب ذكر اجل فضائل ابن عمر،الحديث:۶۴۲۹،ج۴،ص۷۲۷.

تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک ہم نے ایسا کیا ہے، کیونکہ ہم نے مُشرِکین سے قتال کیا ہے یہاں تک کہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہونے لگی اور اب تم لڑنا چاہتے ہو یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کی پوجا ہونے لگے۔'' (1)

حَجّاج بن یُوسُف کو جواب:

﴿1004﴾......حضرت سیِّدُنا مُطعِم بن مِقْدام صَنْعَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حَجّاج بن یُوسُف نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو خط لکھا کہ ''مجھے خبر ملی ہے کہ تم خلیفہ بننا چاہتے ہو حالانکہ کلام سے عاجز، بَخِیل اور غَیُور شخص خلافت کا اہل نہیں ہوسکتا۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب میں لکھا کہ ''تم نے جو خلافت کا تذکرہ کیا ہے کہ ''میں اس کی خواہش رکھتا ہوں'' تو سُن لو! مجھے اس کی بالکل تمنّا نہیں اور نہ ہی میرے دل میں کبھی اس کا خیال گزرا اور رہی بات کلام سے عاجز ہونے، بَخِیل و غیرت مند ہونے کی تو سُن! بے شک جو شخص قرآنِ حکیم کا حافظ ہو وہ کلام سے عاجز نہیں ہوسکتا اور جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ بَخِیل نہیں ہوسکتا اور رہا مُعامَلہ غیرت کا تو میں نے جس مُعامَلے میں غیرت کی اس کی زیادہ حقدار میری اولاد ہے کہ وہ میرے علاوہ کسی دوسرے کو اس میں شریک ٹھہرائے۔'' (2)

﴿1005﴾......حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کے درمیان فتنے کا مُعامَلہ شِدّت اِختیار کر گیا تو لوگ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سَیِّدُ النّاس، اِبْنِ سَیِّدِ النّاس ہیں اور لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے خوش ہیں۔ باہر تشریف لایئے تاکہ ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دستِ اَقدس پر بَیْعَت کریں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کسی ذِی رُوح کا پچھنے لگنے کی جگہ کے برابر بھی خون بہایا جائے۔'' پھر لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ڈرایا اور قتل کی دھمکی دی لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پھر بھی اِنکار پر مُصِر رہے۔'' حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! لوگ ان کے پائے

1 ......المعجم الكبير، الحديث:١٣٠٤٦، ج١٢، ص٢٠٢.

2 ......المعجم الكبير، الحديث:١٣٠٤٨، ج١٢، ص٢٠٢.

ثَبات (ثابت قدمی) میں ذرا برابر بھی لَغزِش پیدا نہ کرسکے یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہو گیا۔''[1]

﴿1006﴾......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اَشْعَرِی اور حضرت سیِّدُ نا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جن دنوں انہیں خلیفہ نامزد کرنے کے لئے حَکَم بنایا گیا تھا تشریف لائے تو حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں خلافت کا صحیح حقدار حضرت عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے سوا کسی کو نہیں سمجھتا۔'' پھر حضرتِ سیِّدُ نا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کہا کہ ''ہم بَیْعَت تو آپ کے ہاتھ پر کرنا چاہتے ہیں لیکن کیا آپ کثیر مال لے کر اس آدمی کے لئے خلافت چھوڑ دیں گے جو آپ سے زیادہ اس کا حریص ہے؟'' یہ بات سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جلال میں آکر مجلس سے کھڑے ہو گئے تو حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن زُبَیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لباس کو ایک کنارے سے پکڑ کر کہا: ''اے ابو عبد الرحمٰن! عَمرو بن عاص کے کہنے کا مقصد تو یہ ہے کہ آپ مالِ کثیر لے کر اس بات پر راضی ہو جائیں کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بَیْعَت کریں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے عَمرو! تم پر افسوس ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''میں تو آپ کی آزمائش کر رہا تھا۔'' حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس (یعنی خلیفہ بننے) پر کچھ نہیں لوں گا اور نہ کسی اور کو لینے دوں گا اور نہ ہی تمام مسلمانوں کی رضا مندی کے بغیر اسے قبول کروں گا۔''[2]

﴿1007﴾......حضرت سیِّدُ نا قاسم بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ پہلے فتنے میں لوگوں نے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے درخواست کی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی باہر نکلیں اور لوگوں سے قتال کریں۔ انہوں نے فرمایا: ''میں قتال کر چکا ہوں جب حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان بت رکھے ہوئے تھے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرزمینِ عَرَب کو بتوں کی گندگی سے پاک فرما دیا اور مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والوں سے قتال کروں۔'' لوگوں نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ کی رائے یہ نہیں، بلکہ آپ تو چاہتے ہیں کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ایک دوسرے کو شہید کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کے سوا کوئی زندہ

---

1 ......فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل، فضائل عبدالله بن عمر، الحديث: ۱۷۰۲، ج۲، ص ۸۹۵، مفهومًا.

2 ......تاريخ دمشق لابن عساكر، الرقم ۳۴۲۱ عبدالله بن عمربن الخطاب، ج ۳۱، ص ۱۸۴، بتغيرٍ قليلٍ.

نہ رہے پھر کہا جائے کہ عبد اللہ بن عُمَر کے امیر المومنین ہونے پر ان کی بَیْعَت کرلو۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے دل میں بالکل یہ بات نہیں ہے بلکہ جب تم حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کی صدا لگاؤ گے، میں نمازِ باجماعت میں تمہارے ساتھ حاضر ہوں گا اور جب تم میں اِنتشار ہو جائے گا میں تمہیں اِکٹھا نہیں کروں گا اور جب تم میں اِتِّفاق ہو گا، میں تمہارے درمیان اِنتشار نہیں پھیلاؤں گا۔'' (1)

سَیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نظر میں:

﴿1008﴾...... حضرت سَیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک نوجوانانِ قُرَیش میں سب سے زیادہ اپنے نَفْس کو دُنیا کی رعنائیوں سے قابو میں رکھنے والے حضرت ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔'' (2)

سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نظر میں:

﴿1009﴾...... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے علاوہ کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ جسے دُنیا کی رنگینیوں نے اپنی طرف مائل نہ کیا ہو یا وہ خود مائل نہ ہوا ہو۔'' (3)

صدقات وخیرات کے واقعات

﴿1010﴾...... حضرت سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اپنے مال میں جو چیز سب سے زیادہ پیاری ہوتی اسے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے صَدَقہ کر دیتے۔ حضرت سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلاموں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ اکثر بن سنور کر مَسْجِد میں پڑے رہتے۔ جب حضرت سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے کسی غلام کو اِس اچھی حالت میں مُلاحظہ فرماتے تو اسے آزاد کر دیتے۔ رُفقا نے عرض کی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس طرح یہ آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''جو ہمیں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے دھوکا دے گا ہم بھی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اس سے دھوکا کھاتے رہیں گے۔''

---

1 ......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۳٤۲۱ عبداللّٰہ بن عمربن الخطاب، ج ۳۱، ص ۱۹۰.

2 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤۰۲ عبداللّٰہ بن عمربن الخطاب، ج ٤، ص ۱۰۷.

3 ......فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل، فضائل عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ۱٦۹۹، ج ۲، ص ۸۹٤.

حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ شام کے وقت حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو ایک عمدہ اُونٹ پر سوار آتے دیکھا جسے آپ نے کثیر مال کے عوض خریدا تھا۔ جب اُونٹ کی چال آپ کے دل کو بھائی تو اونٹ کو بٹھایا پھر نیچے اتر کر فرمایا: ''اے نافع! اس کی لگام اور کجاوہ وغیرہ اُتار لو اور اسے بنا سوار کر قربانی کے اُونٹوں میں داخل کر دو۔'' (1)

من پسند اُونٹنی خیرات کر دی:

﴿1011﴾...... حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنی اُونٹنی پر سوار کسی سفر پر تھے کہ وہ اونٹنی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دل کو بھا گئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اونٹنی کو بیٹھایا جب وہ بیٹھ گئی تو فرمایا: ''اے نافع! اس سے کجاوہ اتار لو۔'' حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں ان کا اِرادہ سمجھ گیا۔ لہٰذا میں نے کجاوہ اُتار لیا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ایک نظر دیکھو! کیا ہمارے جانوروں میں کوئی اس سے اچھی سواری بھی ہے (کہ اُسے صَدَقہ کیا جائے)؟'' میں نے عرض کی: ''میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ اسے بیچ دیں اور اس سے حاصل ہونے والی رقم سے اور خرید لیں۔'' فرمایا: ''اسے آزاد کر دو اور اس کے گلے میں قِلادہ (یعنی ہار) لٹکا کر اسے قربانی کے جانوروں میں شامل کرو۔'' (حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب بھی اپنے مال و اَسباب میں سے کوئی چیز اچھی لگتی تو اسے صَدَقہ کر کے آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیتے۔ (2)

پسندیدہ لونڈی آزاد کر دی:

﴿1012﴾...... حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن ابی عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی رُمَیْثَہ نامی لونڈی آزاد کر دی (اس کا واقعہ یوں ہے کہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

---

1 ...... الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۴۰۲ عبداللّٰہ بن عمر، ج ۴، ص ۱۲۵.

2 ...... تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۳۴۲۱ عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ج ۳۱، ص ۱۳۳.

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ (پ٤،ال عمران:٩٢) ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

پھر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اے رُمَیْثَہ! میں دُنیا میں تجھے سب سے زیادہ چاہتا ہوں، جاؤ! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔'' (1)

﴿1013﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ (پ٤،ال عمران:٩٢) ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

تو حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی کنیز کو بلایا اور اسے آزاد کردیا۔'' (2)

30 ہزار درہم کا صَدَقہ:

﴿1014﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اپنے مال میں سے جو چیز بھی پسند آتی اسے راہِ خدا میں صَدَقہ کردیتے۔ حتی کہ بعض اوقات تو 30،30 ہزار درہم ایک ہی مجلس میں صدقہ کردیتے۔ چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا ابن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے دومرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو 30 ہزار درہم بھجوائے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے نافع! مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ابن عامر کے دراہم مجھے آزمائش میں نہ ڈال دیں۔ لہٰذا جاؤ! تم آزاد ہو۔'' اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سفر یا ماہِ رمضان کے علاوہ پورا پورا مہینہ مُسَلْسَل گوشت نہ کھاتے تھے۔ نیز بعض اوقات پورا مہینہ گوشت کی ایک بوٹی تک نہ چکھ پاتے تھے۔ (3)

﴿1015﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''بعض اَوقات حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک ہی مجلس میں 30 ہزار درہم راہِ خدا میں خرچ فرمادیا کرتے۔ پھر ان پر ایسا مہینہ بھی آتا کہ

1......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ٣٤٢١ عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ج٣١، ص١٣٧.

2......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر، الحدیث:١٠٧٨، ص٢١٠، بتغیرٍ.

3......المعجم الکبیر، الحدیث:١٣٠٤٥، ج١٢، ص٢٠٢۔

الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر، الحدیث:١٠٦٨، ص٢٠٩.

گوشت کی ایک بوٹی تک نہ چکھ پاتے تھے۔" [1]

﴿1016﴾......حضرت سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہْران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ "ایک مرتبہ ایک مجلس میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس کہیں سے 22ہزار دینار (سونے کے سکّے) آئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ تمام دینار مجلس برخاست کرنے سے پہلے ہی لوگوں میں تقسیم فرما دیئے۔" [2]

ایک ہزار غلام آزاد فرمائے:

﴿1017﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی زندگی میں ایک ہزار یا اس سے زائد غلام آزاد فرمائے۔" [3]

﴿1018﴾......حضرت سیِّدُنا عاصِم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو ان کے غلام حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بدلے میں 10ہزار یا ایک ہزار دِینار کی پیش کش کی گئی تو میں نے عرض کی: "اے ابوعبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کس چیز کا انتظار فرما رہے ہیں۔ اسے بیچ کیوں نہیں دیتے؟" فرمایا: "کیا وہ ان دیناروں سے بہتر نہیں۔ میں اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔" [4]

100 اُونٹنیوں کا وقف:

﴿1019﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی کچھ زمین 200 اُونٹنیوں کے بدلے فروخت کی پھر ان میں سے 100 اونٹنیاں راہِ خدا کے مسافروں پر وقف فرما دیں اور ان پر یہ شرط رکھی کہ وہ ان کو وادیٔ قُریٰ عُبور کرنے سے پہلے فروخت نہیں کریں گے۔" [5]

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۳۰۴۵، ج۱۲، ص۲۰۲.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر، الحدیث:۱۰۶۲، ص۲۰۹.

3 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم۱۶۲ عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ج۱، ص۲۹۲.

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر، الحدیث:۱۰۷۹، ص۲۱۱۔
کتاب الثقات لابن حبان، کتاب التابعین، باب النون، الرقم ۶۰۱۴ نافع مولی عبد اللہ بن عمر الخطاب، ج۳، ص۸۴.

5 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر، الحدیث:۱۰۷۵، ص۲۱۰.

ایک سال میں ایک لاکھ درہم صَدَقہ:

﴿1020﴾......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا امیرِ مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف ایک لاکھ درہم بھیجے۔ ابھی سال بھی نہیں گزرا تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ان میں سے ایک درہم بھی نہ بچا (یعنی تمام کے تمام راہِ خدا میں صَدَقہ کر دیئے)۔''[1]

ایک رات میں 10 ہزار درہم کی خیرات:

﴿1021﴾......حضرت سیِّدُ نا اَیُّوب بن وائل رَاسِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوا تو مجھے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حضرت سیِّدُ نا امیرِ مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے 4 ہزار درہم آئے ہیں اور ایک دوسرے آدمی کی طرف سے بھی اتنے ہی درہم آئے ہیں اور ایک شخص نے 2 ہزار درہم اور ایک عُمدہ چادر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں بھیجی ہے۔ پھر حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بازار میں تشریف لائے اور کھوٹے دِرہم کے بدلے میں اپنی سواری کے لئے چارا خریدا۔ میں نے انہیں پہچان لیا پھر میں نے ان کی اَہلیہ کے پاس آکر کہا کہ ''میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے سچ بیان کریں۔'' میں نے پوچھا: ''کیا ابو عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حضرت سیِّدُ نا امیرِ مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے 4 ہزار درہم، ایک دوسرے آدمی کی طرف سے 4 ہزار درہم اور ایک شخص کے پاس سے 2 ہزار درہم اور ایک چادر نہیں آئی تھی؟'' جواب ملا: ''کیوں نہیں! یقیناً یہ سب کچھ آیا تھا۔'' میں نے کہا کہ ''میں نے تو انہیں کھوٹے درہم کے عوض چارا خریدتے دیکھا ہے۔'' تو ان کی اہلیہ نے بتایا کہ ''انہوں نے تو وہ سب مال رات ہی کو لوگوں میں تقسیم کر دیا تھا اور چادر اپنے کندھے پر ڈال کر چل دیئے اور اسے واپس لوٹا کر گھر آ گئے۔''

تو میں نے لوگوں سے کہا: ''اے تاجروں کے گروہ! تم دُنیا کا کیا کرو گے جبکہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس گزشتہ رات 10 ہزار درہم آئے تھے اور اُنہوں نے راتوں رات وہ سب خیرات کر دیئے اور

---

[1] ......صفة الصفوة، الرقم ٦٢ عبدالله بن عمر بن الخطاب، ج ١، ص ٢٩٢.

آج صبح اپنی سواری کے لئے کھوٹے درہم کے عوض چارا خریدا ہے۔“ (1)

﴿1022﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیمار ہوگئے تو میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے ایک درہم کے انگور خرید کر لایا۔ اتنے میں ایک مسکین آ گیا۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”یہ خوشہ اسے دے دو۔“ میں نے اُٹھا کر اسے دے دیا تو ایک شخص اس کے پیچھے گیا اور وہ انگور کا خوشہ مسکین سے ایک درہم میں خرید کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لے آیا۔ اتنے میں پھر وہی مسکین آ گیا اس نے سوال کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خوشہ اسے دینے کا کہا۔ چنانچہ، وہ اس مسکین کو دے دیا گیا تو پھر وہ شخص مسکین کے پیچھے گیا اور وہ خوشہ اس سے ایک درہم کے عوض خرید کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لے آیا لیکن وہ مسکین پھر سوال کرنے آ گیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اب کی بار بھی وہ خوشہ اسے دے دینے کا حکم دیا تو پھر وہ شخص اس کے پیچھے گیا اور مسکین سے ایک درہم کے بدلے خوشہ خرید لیا۔ اب کی بار پھر اس مسکین نے لوٹ کر سوال کرنے کا ارادہ کیا تو اس شخص نے اسے روک دیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) اگر حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اس بات کا علم ہو جاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ انگور کبھی نہ چکھتے۔“ (2)

﴿1023﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بیماری کی حالت میں انگور کھانے کی خواہش ہوئی تو میں ان کے لئے ایک درہم میں انگوروں کا ایک خوشہ خرید لایا۔ میں نے وہ انگور ان کے ہاتھ میں رکھے ہی تھے کہ ایک سائل نے دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کر دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ انگور سائل کو دینے کا کہا تو میں نے عرض کی: ”اس میں سے کچھ تو تناول فرما لیجئے، تھوڑے سے تو چکھ لیجئے۔“ فرمایا: ”نہیں، یہ اسے دے دو۔“ تو میں نے وہ سائل کو دے دیئے۔

پھر میں نے سائل سے وہ انگور ایک درہم کے بدلے خرید لئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں لے آیا۔ ابھی ہاتھ میں رکھے ہی تھے کہ وہ سائل پھر آ گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”یہ اسے دے دو۔“ میں نے عرض کی: ”آپ اس میں سے کچھ چکھ لیجئے۔“ فرمایا: ”نہیں، یہ اسے دے دو۔“ میں نے وہ خوشہ اسے دے دیا۔ وہ

---

1 ......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۳۴۲۱ عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ج ۳۱، ص ۱۴۰.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۰۶۷، ج ۱۲، ص ۲۰۶.

سائل اسی طرح لوٹ کر آتا رہا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے انگور دینے کا حکم فرماتے رہے۔ بالآخر تیسری یا چوتھی بار مَیں نے اس سے کہا: ''تیرا ناس ہو! تجھے شرم نہیں آتی؟'' پھر میں اس سے ایک درہم کے عوض انگوروں کا وہ خوشہ خرید کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے تناوُل فرمالیا۔'' (1)

﴿1024﴾......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن اَبی ہلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مقامِ جُحفہ میں پڑاؤ کیا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کچھ بیمار تھے، آپ نے مچھلی کھانے کی خواہش ظاہر کی، رُفقا نے تلاش کیا لیکن صرف ایک ہی مچھلی دستیاب ہوسکی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت صَفِیَّہ بنت اَبی عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مچھلی پکا کر خدمت میں پیش کردی۔ اتنے میں ایک مسکین ان کے پاس آکر کھڑا ہوگیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: ''مچھلی اُٹھالو۔'' یہ دیکھ کر زوجہ نے عرض کی: ''سُبْحَانَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مچھلی نے تو ہمیں تھکا دیا ہے اور سائل کو دینے کے لئے ہمارے پاس دوسرا کھانا بھی موجود تھا وہ اسے دے دیتے۔'' فرمایا: ''لیکن عبداللّٰہ کو تو یہ مچھلی پسند تھی (اور پسندیدہ چیز کا صَدَقہ افضل ہے)۔'' (2)

﴿1025﴾......حضرت سیِّدُنا عُمَر بن سَعْد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بیماری کی حالت میں مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی۔ جب مچھلی پکا کر پیش کی گئی تو ایک سائل آ گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ مچھلی سائل کو دے دو۔'' زوجہ نے کہا: ''ہم اسے درہم دے دیتے ہیں۔ وہ سائل کے لئے مچھلی سے زیادہ فائدے مند ہیں۔ آپ اپنی خواہش کی تکمیل کیجئے۔'' فرمایا: ''اب میری خواہش یہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔'' (3)

مساکین سے مَحَبَّت:

﴿1027﴾......حضرت سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زوجہ کو کسی نے عِتاب کرتے ہوئے کہا: ''تم اس ضَعِیْفُ الْعُمر کے ساتھ نرم برتاؤ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبدالله بن عمر، الحديث: ۱۰۵۲، ص ۲۰۷.

2 ......تاريخ دمشق لابن عساكر، الرقم ۳۴۲۱ عبدالله بن عمر بن الخطاب، ج ۳۱، ص ۱۴۳.

3 ......الزهد لهناد بن السری، باب الطعام فی الله، الحديث: ۶۳۵، ج ۱، ص ۳۴۳.

کیوں نہیں کرتی ؟'' انہوں نے کہا: میں کیا کروں؟ ان کے لئے کھانا بناتی ہوں تو یہ کسی اور کو کھانے پر بلا لیتے ہیں۔ جب مَسْجِد جاتے ہیں تو میں راستے میں بیٹھے ہوئے مسکینوں کو کھانا بھیج کر کھلا دیتی ہوں اور اُن کو کہلواتی ہوں کہ ان کے راستے میں نہ بیٹھا کرو۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر آتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ ''فلاں کو کھانا بھجوا دینا، فلاں کو کھانا بھجوا دینا۔'' تو میں ان کی طرف کھانا بھیجتی ہوں اور ان کو کہلواتی ہوں کہ ''اگر ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تمہیں بلائیں تو مت آنا۔'' (پھر جب وہ ان کے بلانے پر نہ آتے تو) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''تم چاہتے ہو کہ میں آج کی رات کھانا نہ کھاؤں۔'' چنانچہ، اس رات کھانا تناوُل نہیں فرماتے۔ [1]

﴿1028﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہمیشہ مسکینوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناوُل فرماتے تھے حتی کہ اس کی وَجْہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسم میں کمزوری پیدا ہوگئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ (کمزوری دور کرنے کے لئے) کھجوروں کا شِیْرَہ تیار کرکے کھانے کے ساتھ آپ کو پلایا کرتی تھیں۔''

کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا:

﴿1029﴾...... حضرت سیِّدُنا حمزہ بن عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم فرماتے ہیں کہ اگر کھانا زیادہ ہوتا اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کسی کھانے والے کو پا لیتے تو خود سیر ہو کر نہ کھاتے۔ چنانچہ، ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مُطِیْع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع ان کی عیادت کو حاضر ہوئے تو ان کے جسم کی نقاہت و کمزوری دیکھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت صَفِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا: ''تم ان کا خیال رکھا کرو! ان کے لئے عُمدہ کھانا بنایا کرو! ہوسکتا ہے ان کی جسمانی طاقت لوٹ آئے۔'' زوجہ نے جواب دیا: ''ہم ایسا کرتے ہیں لیکن وہ اپنے بعض گھر والوں اور جو، ان کے پاس آتا ہے اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیتے ہیں۔ لہٰذا آپ ہی ان سے اس بارے میں بات کریں۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مُطِیْع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع نے عرض کی: ''اے ابو عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر آپ عُمدہ کھانا استعمال کریں تو ممکن ہے کہ آپ کی صِحَّت بحال ہو جائے۔'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''میری عُمر کے 80 سال بیت چکے ہیں اور میں نے اس دوران ایک مرتبہ بھی

[1] ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۴۰۲ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ج ۴، ص ۱۲۵.

پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔'' یا فرمایا: ''سوائے ایک بار کے کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور اب تم چاہتے ہو کہ میں پیٹ بھر کر کھاؤں جبکہ میری عُمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جتنی دراز گوش کی پیاس ہوتی ہے۔'' (1)

﴿1030﴾......حضرت سیِّدُنا عُمَر بن حمزہ بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم فرماتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ تھا کہ اچانک ایک آدمی گزرا۔ اس نے میرے والد سے کہا: ''ایک دن میں نے آپ کو مقامِ جرف پر حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے ساتھ بات چیت کرتے دیکھا تھا۔ مجھے بتایئے کہ آپ اس وقت ان سے کیا کہہ رہے تھے؟'' والد صاحب نے فرمایا: مَیں نے ان سے یہ عرض کی تھی: ''اے ابو عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کا جسم نَحِیف وکمزور ہوگیا ہے اور آپ کو اب بڑھاپا آرہا ہے اور آپ کے ہم نشین آپ کے حق وشَرَف سے ناواقف ہیں۔ لٰہذا اپنے گھر والوں کو حکم دیں کہ جب آپ ان کے پاس جائیں تو وہ عُمدہ کھانا بنائیں اور اچھا سلوک کریں (تاکہ آپ تَنْدُرُست وتوانا ہوجائیں)۔'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تجھ پر افسوس ہے! میں نے 11، 12، 13 اور 14 سالوں سے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تو اب یہ کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ میری عُمر صرف دراز گوش کی پیاس جتنی باقی رہ گئی ہے۔'' (2)

﴿1031﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''میں جب سے اسلام لایا ہوں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔'' (3)

یتیموں پر شفقت:

﴿1032﴾......حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن حَفْص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا جب بھی کھانا تناوُل فرماتے تو آپ کے دسترخوان پر کوئی یتیم ضرور موجود ہوتا۔'' (4)

﴿1033﴾......حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر

---

1 ......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبد الرزاق، باب زهد الصحابة، الحديث: ٢٠٧٩٦، ج١٠، ص٢٧٦.

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبد الله بن عمر، الحديث: ١٠٨١، ص٢١١.

3 ......المعجم الكبير، الحديث: ١٣٠٤٤، ج١٢، ص٢٠٢.

4 ......الادب المفرد للبخاري، باب فضل من يعول يتيمًا بين ابويه، الحديث: ١٣٦، ص٥٨.

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا جب بھی دوپہر یا شام کا کھانا تناوُل فرماتے تو اپنے اڑوس پڑوس کے یتیموں کو ضرور بلا لیتے۔ایک دن جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دوپہر کا کھانا تناوُل فرمانے لگے تو حسبِ مَعْمُول یتیم کو بلوایا لیکن کوئی نہ آیا۔آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے ستو گوٹے جاتے تھے جنہیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دوپہر کے کھانے کے بعد نوش فرماتے تھے۔ چنانچہ،کھانے سے فراغت کے بعد ابھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ ستو پینے کے لئے اٹھائے ہی تھے کہ ایک یتیم آپہنچا۔آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ ستو اسے دیتے ہوئے فرمایا:''لو میں نہیں سمجھتا کہ تم نے دھوکا کھایا ہے۔''[1]

سائل کو خالی نہ پھیرتے:

﴿1034﴾......حضرت سیِّدُنا اَفْلَح بن کَثِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے حتّٰی کہ مَجْذُوم (یعنی کوڑھ والے) کو بھی اپنے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھلاتے اگرچہ اس کی انگلیوں سے خون ٹپک رہا ہوتا۔''[2]

﴿1035﴾......حضرت سیِّدُنا عُبَید اللہ بن مُغِیْرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا عُبَید اللہ بن عَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی عراق سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے،سلام کیا پھر عرض کی:''میں آپ کے لئے ایک تُحفہ لایا ہوں۔''حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے دریافت فرمایا:''تم کیا تُحفہ لائے ہو؟''عرض کی:''جوارش۔''فرمایا:''جوارش کیا ہے؟'' عرض کی:''کھانا ہضم کرنے والی ایک دوا ہے۔''فرمایا:''میں نے 40 سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تو میں اسے کیا کروں گا۔''

﴿1036﴾......حضرت سیِّدُنا اِمام محمد بن سِیْرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے عرض کی:''میں آپ کے لئے جوارش بنادوں؟''آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے پوچھا:''جوارش کیا ہے؟''اس نے بتایا:''یہ ایک دوائی ہے جو بدہضمی کے لئے بہت مفید ہے۔''فرمایا:''میں نے تو 4 مہینے سے پیٹ بھر کر کھانا ہی نہیں کھایا مجھے اس کی کیا ضرورت،میری زندگی ان لوگوں (یعنی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل،اخبار عبداللہ بن عمر،الحدیث:۱۰۵۱،ص۲۰۷.

2 ......تاریخ دمشق لابن عساکر،الرقم ۳۴۲۱ عبداللہ بن عمر بن الخطاب،ج۳۱،ص۱۴۵،''صحنہ''بدلہ''صحفتہ''.

تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے ساتھ گزری ہے جو ایک مرتبہ پیٹ بھر کر کھاتے اور دوسری بار بھوکے رہا کرتے۔'' (1)

﴿1037﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس کُبَّرْ نامی ایک چیز لائی گئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم اس کا کیا کریں گے؟'' لانے والے نے کہا: ''یہ آپ کو کھانا ہَضْم کرنے میں مدد دے گی۔'' فرمایا: ''میں تو مہینے بھر میں ایک دو مرتبہ ہی پیٹ بھر کر کھانا کھاتا ہوں۔'' (2)

﴿1038﴾......حضرت سیِّدُنا مَیْمُوْن بن مِہْران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نجدہ حروری کے کچھ لوگ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے اُونٹوں کے پاس سے گزرے اور اُنہیں ہانک کر ساتھ لے گئے۔ اونٹوں کا چرواہا آپ کے پاس آیا اور کہا: ''اے ابوعبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے اونٹوں کے ثواب ہی کی امید رکھئے۔'' دریافت فرمایا: ''انہیں کیا ہوا؟'' چرواہے نے بتایا: ''نجدہ حروری کے کچھ لوگوں کا گزر ان کے پاس سے ہوا تو وہ انہیں ہانک کر ساتھ لے گئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''وہ اونٹوں کو لے گئے تو تمہیں کیسے چھوڑ گئے؟'' چرواہے نے عرض کی: ''وہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے لیکن میں ان سے بھاگ نکلا ہوں۔'' فرمایا: ''انہیں چھوڑ کر میرے پاس آنے پر تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا؟'' اس نے عرض کی: ''آپ مجھے ان سے زیادہ مَحْبُوب ہیں۔'' فرمایا: ''تجھے اس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کیا میں واقعی تجھے ان سے زیادہ مَحْبُوب ہوں؟'' چرواہے نے قسم اُٹھا کر اقرار کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں اونٹوں کے ساتھ تجھے بھی ثواب کا ذَرِیعہ سمجھتا ہوں۔'' اور یہ کہہ کر اسے آزاد کر دیا۔ پھر کچھ عرصے بعد ایک آدمی آیا اور اس نے اُونٹنی کا نام لے کر کہا کہ'' فلاں اونٹنی جو آپ کو پسند تھی وہ بازار میں بکنے آئی ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میری چادر دو۔'' چادر کندھوں پر ڈالی کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے اور چادر کندھوں سے اتار کر فرمانے لگے: ''میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے ثواب کی امید لگائے ہوئے ہوں۔ پھر کیوں اس کی خواہش کروں؟'' (3)

---

1 ......الزہدللامام احمدبن حنبل،اخبارعبداللہ بن عمر،الحدیث: ۱۰۵۰،ص۲۰۷.

2 ......المرجع السابق،الحدیث: ۱۰۶۰،ص۲۰۸،"لہ الکبر"بدلہ"لہ الکبل".

3 ......الزہدلابی داود،اخبارعبداللہ بن عمر،الحدیث:۳۰۳،ج۱،ص۳۲۸.

﴿1039﴾......حضرت سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ایک غلام کو مُکاتَب بنایا اور کتابت کی رقم قسط وار مقرر فرمائی۔ چنانچہ، جب پہلی قسط کی ادائیگی کا وقت آیا تو غلام آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس رقم لے آیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِستفسار فرمایا: ''یہ رقم کہاں سے لائے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''کچھ کما کر اور کچھ لوگوں سے مانگ کر۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تو کیا تم لوگوں کا مَیل کُچَیل لا کر مجھے کھلانا چاہتے ہو؟'' جاؤ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں اور جو رقم لائے ہو اسے بھی لے جاؤ۔''(1)

﴿1040﴾......حضرت سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ایک صاحبزادے نے ان سے تہبند مانگا اور عرض کی کہ ''میرا تہبند پھٹ گیا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تہبند کاٹ کر دوبارہ سی لو پھر اسی کو پہن لو۔'' لیکن انہوں نے ایسا کرنا ناپسند جانا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور ان لوگوں سے نہ ہونا جو اپنا رزق دُنیا میں ہی اپنے پیٹوں میں بھر لیتے اور اپنے جسموں پر پہن لیتے ہیں۔''(2)

﴿1041﴾......حضرت سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے گھر میرا جانا ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر میری اس چادر جتنی بھی قیمتی کوئی چیز نہ تھی۔''(3)

﴿1042﴾......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: ''میں نے عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بڑھ کر کسی شخص کو حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کے ساتھ مُشابَہت رکھنے والا نہیں پایا جو دھاری دار چادروں میں دَفن کر دیئے گئے۔''(4)

﴿1043﴾......حضرت سیِّدُنا مالک بن اَنس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ ایک مرتبہ حضرت

---

1 ......السنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب المکاتب، باب من کرہ اخذھا......الخ، الحدیث:٢١٦٦٦، ج١٠، ص٥٥٢، مفھومًا.

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ما قالوا فی البکاء من خشیۃ اللہ، الحدیث:١٠١، ج٨، ص٣١٠، مفھومًا.

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبد اللہ بن عمر، الحدیث:١٠٥٣، ص٢٠٧.

4 ......المرجع السابق، الحدیث:١٠٨٠، ص٢١١.

سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا جُحْفَہ کے مقام پر اُترے تو حضرتِ سیِّدُ نا ابن عامر بن کُرَیز نے اپنے نانبائی سے کہا کہ ''ان کی خدمت میں کھانا پیش کرو۔'' وہ ایک پیالہ لایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اسے رکھ دو۔'' پھر وہ دوسرا برتن لایا اور پہلا برتن اُٹھانا چاہا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا: ''کیا ہوا؟'' عرض کی: ''میں یہ برتن اٹھانا چاہتا ہوں۔'' فرمایا: ''اسے یہیں رہنے دو اور دوسرے برتن میں جو کھانا لائے ہو اِسے بھی اسی میں اُنڈیل دو۔'' چنانچہ، وہ جب بھی دوسرا برتن لاتا اس کا کھانا پہلے میں ڈال دیتا۔ راوی کہتے ہیں: کچھ دیر بعد نان بائی نے حضرت سیِّدُ نا ابن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے جا کر کہا کہ ''اس اَعْرابی (یعنی دیہات کے رہنے والے) کو بہت بھوک لگی ہے۔'' تو انہوں نے اسے بتایا کہ یہ تمہارے سردار حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ہیں۔''[1]

غلاموں پر شفقت:

﴿1044﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو جَعْفَر قَارِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ میرے آقا نے مجھے کہا کہ ''حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے ساتھ جاؤ اور ان کی خدمت کرو۔'' چنانچہ، میں ان کے ساتھ ہو لیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی کسی پانی کے چشمے کے پاس پڑاؤ ڈالتے تو وہاں کے رہنے والوں کو بھی اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بڑے بچے آتے اور کھانا کھاتے لیکن ایک شخص دو یا تین لقمے ہی کھاتا۔ پس جب آپ مقام جُحفَہ پر اُترے تو اھلِ جُحفَہ اور ایک عُریاں بدن سیاہ فام غلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس غلام کو اپنے پاس بلایا تو غلام نے عرض کی: ''آپ کے اردگرد لوگ بیٹھے ہیں اور میں اپنے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں پاتا۔'' راوی فرماتے ہیں: ''میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ایک جانب سَرک گئے اور غلام کو اپنے سینے سے لگا لیا۔''

﴿1045﴾...... حضرت سیِّدُ نا قَزَعَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو کھردرا لباس پہنے دیکھا تو عرض کی: ''اے ابو عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں آپ کے لئے خُراسان کا بنا ہوا ایک نرم لباس لایا ہوں۔ آپ اسے زَیبِ تن فرما لیں گے تو مجھے خوشی ہوگی کیونکہ آپ نے کھردرا لباس پہن رکھا

[1] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبد الله بن عمر، الحديث: ١٠٨٢، ص ٢١١، "جاف اعرابى" بدله "كوفى اعرابى".

ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے دکھاؤ میں دیکھوں تو کیسا لباس ہے۔'' پھر وہ لباس اپنے ہاتھوں میں لیا تو استفسار فرمایا: ''کیا یہ ریشمی ہے؟'' میں نے عرض کی: ''نہیں! بلکہ اُونی ہے۔'' فرمایا: ''مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں یہ لباس پہن کر میں شیخی وفخر میں مُبتلا نہ ہو جاؤں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہیں بھاتا کوئی اِتراتا فخر کرتا۔''(1)

کیسا لباس پہنوں؟

﴿1046﴾......حضرت سیِّدُنا یُونُس بن اَبِی یَعْفُور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کے والد نے انہیں بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ایک شخص نے پوچھا کہ ''میں کیسے کپڑے پہنوں؟'' ارشاد فرمایا: ''ایسے کہ بے وقوف لوگ تمہیں اس لباس میں دیکھ کر حقیر نہ جانیں اور عقلمند لوگ تمہیں ملامت نہ کریں۔'' عرض کی: ''ایسا لباس کون سا ہے؟'' فرمایا: ''جس کی قیمت 5 سے 20 درہم تک ہو(2)۔''(3)

﴿1047﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو دو مَعَافِرِیَّہ کپڑے (یمن کے ایک معافِر نامی قبیلے میں تیار کردہ لباس) پہنے دیکھا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا(4)۔''(5)

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر، الحدیث: ۱۰۷۱، ص ۲۱۰.

2 ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مُشتَمِل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صفحہ 52 پر صدرُ الشَّرِیعَہ، بدرُ الطَّرِیقَہ حضرت علامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''نہ نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوں نہ بہت گھٹیا، بلکہ مُتَوَسِّط (یعنی درمیانہ) قسم کے ہوں کہ جس طرح بہت اعلیٰ درجہ کے کپڑوں سے نمود ہوتی ہے، بہت گھٹیا کپڑے پہننے سے بھی نمائش ہوتی ہے۔ لوگوں کی نظریں اٹھتی ہیں، سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی صاحبِ کمال اور تارِکُ الدُّنیا شخص ہے۔''

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۰۵۱، ج ۱۲، ص ۲۰۳، ''الحلماء'' بدلہ ''الحکماء''.

4 ......''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صفحہ 60 پر ہے ''کپڑوں میں اسبال یعنی اتنا نیچا کرتہ، جبہ، پاجامہ، تہبند پہننا کہ ٹخنے چھپ جائیں ممنوع ہے، یہ کپڑے آدھی پنڈلی سے لے کر ٹخنے تک ہوں یعنی ٹخنے نہ چھپنے پائیں۔'' (الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی اللبس، ج ۵، ص ۳۳۳) مگر پاجامہ یا تہبند بہت اونچا پہننا آج کل وہابیوں کا طریقہ ہے، لہٰذا اتنا اونچا بھی نہ پہنے کہ دیکھنے والا وہابی سمجھے۔ اس زمانے میں بعض لوگوں نے پاجامے بہت نیچے پہننے شروع کردیئے ہیں کہ ٹخنے تو کیا ایڑیاں بھی چھپ جاتی ہیں، حدیث میں اس کی بہت سخت ممانعت آئی ہے، یہاں تک کہ ارشاد فرمایا: ''ٹخنے سے جو نیچا ہو، وہ جہنم میں ہے۔'' (صحیح البخاری، کتاب اللباس، الحدیث: ۵۷۸۷، ص ۴۹۴)

5 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۰۴۹، ج ۱۲، ص ۲۰۳.

﴿1048﴾......حضرت سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد میں نے کبھی کوئی مکان بنوایا نہ ہی کوئی باغ لگوایا۔'' (1)

﴿1049﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کا ایک گھر تھا جسے آپ چھوڑ چکے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی اس کے قریب سے گزرتے تو آنکھیں بند فرما لیتے۔ نہ اس کی طرف کبھی نظر اُٹھا کر دیکھا اور نہ ہی اس میں کبھی داخل ہوئے۔'' (2)

﴿1050﴾......حضرت سیِّدُنا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: میرے لڑکپن کی بات ہے جب کہ ابھی میری شادی بھی نہیں ہوئی تھی اور میں (اُن دنوں) زمانۂ نبوی میں مَسْجِد میں سویا کرتا تھا اس وقت جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو اگلے دن حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کرتا تھا۔ میرے دل میں بھی تمنّا پیدا ہوئی کہ میں کوئی خواب دیکھوں جسے حُضُور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیان کروں۔ چنانچہ، ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فِرِشتے مجھے پکڑ کر جَہَنَّم کی طرف لے جا رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ پیچ دار کنوئیں کی طرح تھی اور کنوئیں کی طرح اس کے دو سُتُون بھی تھے۔ جب میں نے اس میں چند ایسے لوگوں کو دیکھا جنہیں میں پہچانتا تھا تو میں ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّار، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّار'' (یعنی میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جَہَنَّم سے۔ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جَہَنَّم سے) کہہ کر جَہَنَّم سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگنے لگا۔ وہاں موجود ایک اور فِرِشتے نے مجھ سے کہا: ''ڈرو مت۔''

جب یہ خواب میں نے اپنی بہن حفصہ کو بتایا اور انہوں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سنایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عبد اللّٰہ اچھا آدمی ہے۔ کاش! وہ رات کے کچھ حصے میں نماز پڑھا کرے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کو بہت کم آرام فرمانے لگے۔'' (3)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی البناء، الحدیث:٦٣٠٣، ص٥٣٠.

2 ......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ٣٤٢١ عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ج٣١، ص١٢٥.

3 ......صحیح البخاری، کتاب الفضائل اصحاب النبی، باب مناقب عبداللّٰہ بن عمر۔۔۔الخ، الحدیث:٣٧٣٨، ص٣٠٥.

عِبادت کے واقعات

جماعت چھوٹنے پر رات بھر عبادت:

﴿1051﴾......حضرت سیِّدُنا نافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جب کبھی (کسی عذر کے سبب) عشاء کی جماعت میں حاضر نہ ہو پاتے تو ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔'' حضرت بشر بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ساری رات عبادت کیا کرتے تھے۔'' (1)

﴿1052﴾......حضرت سیِّدُنا نافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ساری رات نماز میں مصروف رہتے۔ پھر فرماتے: ''اے نافِع! کیا سَحَر کا وقت ہو چکا ہے؟'' میں عرض کرتا: ''نہیں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دوبارہ نماز میں مصروف ہو جاتے۔ کچھ دیر بعد پھر پوچھتے: ''اے نافِع! کیا سَحَر کا وقت ہو چکا ہے؟'' میں عرض کرتا: ''جی ہاں! سَحَر ہو چکی ہے۔'' تو پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیٹھ جاتے اور اِسْتِغْفَار و دُعا میں مشغول ہو جاتے یہاں تک کہ فَجْر کا وقت شروع ہو جاتا۔'' (2)

﴿1053﴾......حضرت سیِّدُنا محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا رات کو جب بھی بیدار ہوتے نماز میں مشغول ہو جاتے۔ (3)

سورۂ اِخلاص کا ثواب:

﴿1054﴾......حضرت سیِّدُنا خالد بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام حضرتِ سیِّدُنا ابو غالِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں ہمارے ہاں قیام پذیر تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نمازِ تہجّد ادا فرمایا کرتے تھے۔ ایک رات طلوعِ فَجْر سے کچھ پہلے مجھے فرمایا: ''اے ابو غالب! کیا تم اُٹھ کر نماز نہیں پڑھو گے؟ کاش! تم تہائی قرآن پاک کی تلاوت کر لیتے۔'' میں نے عرض کی: ''اب تو وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ صبح طلوع ہونے کے قریب ہے۔ اتنے کم وقت میں میرے لئے تہائی قرآن

---

1 ......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ فی جماعۃ، الحدیث: ۲۰۲۰، ج۱، ص۳۹۰، مفھومًا.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۰۴۳، ج۱۲، ص۲۰۱.

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابن عمر، الحدیث: ۱۹، ج۸، ص۱۷۶.

پاک پڑھنا کیونکر ممکن ہوگا؟'' فرمایا: ''سورۂ اِخلاص (یعنی قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ) تہائی قرآن کے برابر ہے۔''[1]

ظُہر تا عَصر عبادت:

﴿1055﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ظُہر سے عَصر تک عبادت میں مصروف رہتے تھے۔''[2]

﴿1056﴾......حضرت سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی طرح کسی کو نماز پڑھتے اور ان سے زیادہ کسی کو اپنا چہرہ، ہتھیلیاں اور (قیام میں) پاؤں قبلہ رُو کرتے نہیں دیکھا۔''[3]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دُعائیں:

﴿1057﴾......حضرت سیِّدُنا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پہلو میں کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔ جب آپ سجدے میں گئے تو میں نے سنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کررہے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْکَ اَحَبَّ شَیْءٍ اِلَیَّ وَاَخْشٰی شَیْءٍ عِنْدِیْ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی سب سے زیادہ مَحبّت اور اپنا سب سے زیادہ خوف عطا فرما۔'' میں نے انہیں سجدوں میں یہ دُعا کرتے بھی سنا ہے: ''رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَکُوْنَ ظَھِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْن. یعنی: اے میرے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! تیرے فضل و انعام سے میں مجرموں کا ہرگز مددگار نہ بنوں۔'' اور عاجزی کرتے ہوئے فرمایا: ''اسلام لانے کے بعد میں نے جو بھی نماز پڑھی، اس امید پر پڑھی کہ وہ میرے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔''[4]

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبدالله بن عمر، الحديث: ١٠٥٤، ص٢٠٧.

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبدالله بن عمر، الحديث: ١٠٧٢، ص٢١٠.

3 ......المصنف لعبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب السجود، الحديث: ٢٩٤١، ج٢، ص١١٣.

4 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الصلاة، باب فيما يفتتح به الصلاة، الحديث: ٢١، ج١، ص٢٦٣ـ
كتاب الدعاء، باب ما ذكر عن ابن عمر من قوله، الحديث: ٤، ج٧، ص٨٧.

صُبح کی دُعا:

﴿1058﴾......حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن سَبُرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا صُبح کے وقت یوں دُعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَعْظَمِ عِبَادِکَ عِنْدَکَ نَصِیْبًافِیْ کُلِّ خَیْرٍتَقْسِمُہُ الْغَدَاۃَ وَنُوْرًا تَھْدِیْ بِہٖ وَرَحْمَۃً تَنْشُرُھَا وَرِزْقًا تَبْسُطُہٗ وَضَرًّا تَکْشِفُہٗ وَبَلَاءً تَرْفَعُہٗ وَفِتْنَۃً تَصْرِفُھَا یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے عظیم بندوں میں سے بنادے، ہراس خیر وبھلائی کا حصہ عطافرما کر جسے تو صُبح اپنے بندوں میں تقسیم فرماتا ہے اور نورِ ہدایت، وسیع رحمت اور کثیر رزق عطافرما، تنگی دور فرما، پیش آنے والے مصائب کو ٹال دے اور فتنوں سے نجات عطافرما۔'' (1)

﴿1059﴾......حضرت سیِّدُ ناسَعِید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے راویت ہے کہ ''جس دن حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا وصال ہوا اس دن رُوئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو ان جیسا عمل لے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملتا۔'' (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خوفِ خدا

تلاوت کرتے کرتے رونے لگے:

﴿1060﴾......حضرت سیِّدُ ناقاسم بن ابو بُزَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے سننے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بیان کی کہ ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سورۂ مُطَفِّفِین کی تلاوت شروع کی اور جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے:

یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ﴿۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جس دن سب لوگ رب العالمین کے حُضور کھڑے ہوں گے۔ (پ۳۰، المطففین:۶)

تو رونے لگے حتی کہ زمین پر گر گئے اور اس کے بعد قراءت نہ کرسکے۔'' (3)

﴿1061﴾......حضرت سیِّدُ نانافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۳۰۷۹، ج۱۲، ص۲۰۸.

2 ......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم۳۴۲۱عبداللہ عمر، ج۳۱، ص۱۱۳.

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر، الحدیث:۱۰۶۹، ص۲۰۹.

عَنْہُمَا جب بھی سورۂ بقرہ کے آخر سے دو آیتیں: وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ۫ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ﱪ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾ (پ۳،البقرة:۲۸۴۔۲۸۵) ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ تلاوت فرماتے تو رونے لگتے۔ پھر فرماتے: ''بے شک یہ حساب بہت سخت ہے۔''[1]

﴿1062﴾...... حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا نماز میں جب کوئی ایسی آیت تلاوت فرماتے جس میں دوزخ کا ذکر ہوتا تو ٹھہر جاتے۔ پھر دُعا مانگتے اور اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے[2]۔''[3]

﴿1063﴾...... حضرت سیِّدُنا یوسف بن ماہک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَالِک فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو حضرت عُبَید بن عُمَیر کے پاس دیکھا وہ کچھ بیان کر رہے تھے۔ جبکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔''[4]

روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتیں:

﴿1064﴾...... حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب یہ آیت مبارکہ:

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبد الله بن عمر، الحديث: ١٠٧٠، ص٢٠٩.

2 ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صفحہ 634 پر ہے: ''آیتِ رحمت پر سوال کرنا اور آیتِ عذاب پر پناہ مانگنا، منفرد نفل پڑھنے والے کے لئے جائز ہے۔''

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبد الله بن عمر، الحديث: ١٠٧٤، ص٢١٠.

4 ......اخبار مكة للفاكهي، ذكر القصص بمكة......الخ، الحديث: ١٦٢١، ج٢، ص٣٣٨.

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُهُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰهِ (پ۲۷،الحدید:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کیاایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لئے۔

تلاوت کرتے تو رونے لگتے یہاں تک کہ روتے روتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہچکیاں بندھ جاتیں۔" (1)

اِتّباعِ صحابہ کا درس:

﴿1065﴾......حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: "جوکسی کی پیروی کرنا چاہتا ہو وہ اسلاف کی پیروی کرے جو حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں۔ یہی اس اُمّت کے بہترین لوگ ہیں۔ ان کے دل نیکی و بھلائی میں سب لوگوں سے بڑھ کر ہیں۔ ان کا علم سب سے وسیع اور ان میں بناوٹ ونُمائش نہ تھی۔ یہ وہ نُفُوسِ قُدسِیَہ ہیں کہ جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحْبَت اور دین کی تبلیغ کے لئے مُنْتَخَب فرمایا۔ لہٰذا تم ان کے اخلاق وعادات اور ان کے طور طریقوں پر چلو کیونکہ وہ حضرت سیِّدُنا محمد مُصْطَفٰے، احمد مُجتبیٰ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں۔ ربِّ کعبہ کی قسم! یہی لوگ ہدایت کے سیدھے راستے پر گامزن تھے۔ اے بندے! مَحض اپنے بدن کی حد تک دُنیا سے تَعَلُّق قائم کر اور اپنے دل ودماغ کو اس سے دور رکھ کیونکہ تیری نجات کا دارومدار تیرے عمل پر ہے۔ لہٰذا تو ابھی سے موت کی تیاری کرتا کہ تیرا انجام اور خاتمہ اچھا ہو۔"

﴿1066﴾......حضرت سیِّدُنا سُدِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمْرو، حضرت سیِّدُنا ابو سَعِید، حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ اور دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کا زمانہ پایا ہے۔ ان حضرات کی رائے یہ تھی کہ "حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے سوا ان میں سے کوئی بھی اس حالت پر قائم نہیں رہے جس حالت پر حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جدا ہوئے تھے۔" (2)

حاسد اور مُتَکَبِّر عالِم نہیں ہوسکتا:

﴿1067﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ "وہ شخص عالِم نہیں ہوسکتا جو

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ۲۱، ج۸، ص۱۷۶.

(2)......المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب کان ابن عمر خیر ھذہ الامة، الحدیث: ۶۴۳۱، ج۴، ص۷۲۷.

اپنے بڑوں سے حَسَد کرتا ہو، چھوٹوں کو حقیر سمجھتا ہو اور علم کو دُنیا کے حُصُول کا ذَرِیعہ بناتا ہو۔"[1]

﴿1068﴾......حضرت سیِّدُنا سالِم بن ابوجَعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: "کوئی بندہ اس وقت تک حقیقتِ ایمان تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ لوگ دین پر اس کی اِسْتِقامت دیکھ کر اسے بے وقوف نہ سمجھیں۔"[2]

مشورہ کرنے کی ترغیب:

﴿1069﴾......حضرت سیِّدُنا سَلِیط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: "اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے مشورہ کیا کرو لیکن برائی میں مشورہ نہ کیا کرو۔"[3]

﴿1070﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمان ہے: "انسان دُنیا کی کوئی بھی نِعْمَت پاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کے دَرَجات میں کمی آجاتی ہے۔ اگرچہ وہ بارگاہِ الٰہی میں کتنا ہی شَرَف وعِزَّت رکھتا ہو۔"[4]

﴿1071﴾......حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن مَیْمُوْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بتایا کہ حضرت سیِّدُنا زید بن حارِثہ اَنصارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وفات پاگئے ہیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحم فرمائے۔" کسی نے کہا: "اے ابوعبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! انہوں نے ایک لاکھ (درہم یا دینار) چھوڑے ہیں۔" فرمایا: "لیکن ایک لاکھ نے تو انہیں نہیں چھوڑا (یعنی ان کا تو حساب ہوگا)۔"[5]

﴿1072﴾......حضرت سیِّدُنا عاصِم اَحْوَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ "دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے اور آخرت

1......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابن عمر، الحدیث:٣، ج٨، ص١٧٤، بدون "بمکان".

2......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابن عمر، الحدیث:٤، ج٨، ص١٧٥.

3......المرجع السابق، الحدیث:١٦، ص١٧٦. 4......المرجع السابق، الحدیث:٢، ص١٧٤.

5......المعجم الکبیر، الحدیث:٥١٤٩، ج٥، ص٢٢٤

میں رَغْبت رکھنے والے کہاں گئے؟''تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مزارات مبارکہ دکھائے اور فرمایا: ''کیا تم ان لوگوں کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟''[1]

شراب سے نفرت:

﴿1073﴾......حضرت سیِّدُنا سُلَیْمان بن حُبَیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''اگر میری انگلی شراب میں پڑ جائے تو اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ رکھنا مجھے گوارا نہیں ہوگا۔''[2]

﴿1074﴾......حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن مِہْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''تانبے کے برتن کا کھولتا ہوا جلا دینے والا پانی پینا مجھے مٹی کے گھڑے میں بنائی گئی (نشہ آور) نبیذ[3] پینے سے زیادہ پسند ہے۔''[4]

﴿1075﴾......حضرت سیِّدُنا قَیس بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے مروی ہے کہ جسے شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کیا گیا ہو اس کے بارے میں حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''اگر وہ شراب پیئے نہ خنزیر کا گوشت کھائے حتّٰی کہ اسے قتل کر دیا جائے تو اس نے خیر و بھلائی[5] کو پالیا اور اگر وہ شراب پی لے

1......شعب الإيمان للبيهقي، باب في الزهد وقصر الامل، الحديث: ١٠٥٢٠، ج٧، ص٣٤٣.

2......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الاشربة، باب في الخمر وماجاء فيها، الحديث: ٦، ج٥، ص٥٠٩، مفهومًا.

3......حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''نبیذ عموماً کھجور کے شربت (زلال) کو کہتے ہیں کہ رات کو کشمش یا کھجوریں پانی میں بھگو دی جاتی ہیں۔ صبح کو وہ پانی نتھار کر پیا جاتا ہے اسے نبیذ کہتے ہیں۔ یہ بہت ہی مقوی اور زود ہضم ہوتا ہے۔ یہ حلال ہے بشرطیکہ خدشہ کو نہ پہنچے اگر بہت روز تک رکھا رہے تو جھاگ چھوڑ دیتا ہے اور نشہ آور ہے۔ اب حرام ہو جاتا ہے کہ فرمایا گیا کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔''

(مرآۃ المناجیح، ج٦، ص٩٠)

4......موسوعة لابن ابی الدنيا، كتاب ذم المسكر، الحديث: ٢٩، ج٥، ص٢٦٠، بدون ''قداغلی''.

5......معاذ اللّٰہ شراب پینے یا خون پینے یا مردار کا گوشت کھانے یا سوئر کا گوشت کھانے پر اکراہ کیا گیا، اگر وہ اکراہ غیر ملجی ہے یعنی حبس و ضرب (یعنی قید و مار پیٹ) کی دھمکی ہے تو ان چیزوں کا کھانا پینا جائز نہیں ہے، البتہ شراب پینے میں اس صورت میں حد نہیں ماری جائے گی کہ شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے اور اگر وہ اکراہ ملجی ہے یعنی قتل یا قطع عضو کی دھمکی ہے تو ان کاموں کا کرنا جائز بلکہ فرض ہے۔ اگر صبر کیا ان کاموں کو نہیں کیا اور مار ڈالا گیا تو گنہگار ہوا کہ شرع نے ان صورتوں میں اس کے لئے یہ چیزیں جائز کی تھیں جس طرح بھوک کی شدت اور اضطرار کی حالت میں یہ......

اور خنزیر کا گوشت کھالے تو وہ معذور ہے (یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں)۔''

زبان کی حفاظت کا درس:

﴿1076﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''انسان کے اعضاء میں سب سے زیادہ زبان اس بات کی حق دار ہے کہ اسے (فُضُول باتوں سے) پاک رکھا جائے۔'' (1)

کسی پر لَعْنَت نہیں بھیجتے تھے:

﴿1077﴾......حضرت سیِّدُنا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کبھی کسی خادم پر لَعْنَت نہیں کی۔ البتہ ایک خادم پر لَعْنَت کی تھی لیکن پھر اسے آزاد فرما دیا۔''

اِمام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنی خادمہ پر لَعْنَت کرنے لگے تو کہا: اَللّٰھُمَّ اَلْعِ یعنی: اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس پر لَعْ۔ یعنی لفظِ لَعْنَت زبان پر پورا نہ لائے اور فرمایا: ''مجھے یہ کلمہ (یعنی لَعْنَت) کہنا پسند نہیں۔'' (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عاجزی:

﴿1078﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ''ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو ''خَیْرُ النَّاس اَوْ اِبْنِ خَیْرُ النَّاس'' کے القابات سے پکارا یعنی: اے تمام لوگوں سے بہتر یا اے تمام لوگوں سے بہتر کے صاحبزادے!'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''نہ میں لوگوں میں سے بہتر ہوں اور نہ لوگوں میں سے بہتر کا بیٹا ہوں۔ ہاں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی اُمید اور اس کے عذاب کا خوف رکھتا ہوں۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم آدمی کے ساتھ اس طرح کرتے رہتے ہو

......چیزیں مباح ہیں۔ ہاں اگر اس کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ اس حالت میں ان چیزوں کا استعمال شرعاً جائز ہے اور ناواقفی کی وجہ سے استعمال نہ کیا اور قتل کر دیا گیا تو گناہ نہیں۔ یونہیں اگر استعمال نہ کرنے سے کُفّار کو غیظ وغضب میں ڈالنا مقصود ہو تو گناہ نہیں۔'' (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ ۱۵)

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب فی کف اللسان، الحدیث: ۷، ج۶، ص ۲۳۷.

2 ......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبد الرزاق، باب اللعن، الحدیث: ۱۹۷۰۲/۱۹۷۰۳، ج۱۰، ص ۳۰.

یہاں تک کہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہو۔'' (1)

حج کے واقعات

﴿1079﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح تلبیہ پڑھتے تھے اور اس میں اپنی طرف سے کچھ اضافہ کرتے ہوئے یوں کہتے تھے:

''لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ، لَبَّیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ، لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَل''

ترجمہ: میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور عبادت کے لئے تیار ہوں۔ میں حاضر ہوں اور بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔ میں حاضر ہوں اور تیری طرف ہی رَغْبت ہے اور تیرے ہی لئے عمل کرتا ہوں۔'' (2)

﴿1080﴾......حضرت سیِّدُنا وَبَرَہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ سفرِ حج پر تھا۔ میں نے انہیں یوں تلبیہ پڑھتے سنا: ''لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَل'' ترجمہ: میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیری طرف ہی رَغْبت ہے اور تیرے ہی لئے عمل کرتا ہوں۔'' (3)

مُقدّس مقامات پر مانگی ہوئی دُعا:

﴿1081﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (سعی کرتے ہوئے جب) صفا پر چڑھتے تو یوں دعا مانگتے:

''اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ بِدِیْنِکَ وَطَوَاعِیَتِکَ وَطَوَاعِیَۃِ رَسُوْلِکَ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ حُدُوْدَکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُحِبُّکَ وَیُحِبُّ مَلَائِکَتَکَ وَیُحِبُّ رُسُلَکَ وَیُحِبُّ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ حَبِّبْنِیْ اِلَیْکَ وَاِلٰی مَلَائِکَتِکَ وَاِلٰی رُسُلِکَ وَاِلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ یَسِّرْنِیْ لِلْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِیَ الْعُسْرٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی

---

1 ......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبد الرزاق، باب المدح، الحدیث: ۲۰۶۹۰، ج ۱۰، ص ۲۵۰۔
المدخل الی السنن الکبری للبیھقی، باب ما یکرہ لاھل العلم......الخ، الحدیث: ۵۴۱، ص ۳۳۴.

2 ......جامع الترمذی، ابواب الحج، باب ما جاء فی التلبیۃ، الحدیث: ۸۲۶، ص ۱۷۲۹.

3 ......صحیح مسلم، کتاب الحج، باب التلبیۃ و صفتھا و وقتھا، الحدیث: ۲۸۱۴، ص ۸۷۰، عن نافع.

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُتَّقِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، اَللّٰھُمَّ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزَعْنِیْ مِنْهُ وَلَا تَنْزَعْهُ مِنِّیْ حَتّٰی تَقْبِضَنِیْ وَاَنَا عَلَیْهِ"

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے دِین، اپنی اور اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طاعت کے ذریعے میری حفاظت فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی مُقرّر کردہ حُدُود سے تجاوُز کرنے سے بچا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو تجھ سے، تیرے فِرِشتوں سے، تیرے پیغمبروں سے اور تیرے نیک بندوں سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنا، اپنے فِرِشتوں کا، اپنے پیغمبروں کا اور اپنے نیک بندوں کا پسندیدہ بنا دے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے آسانی مُہَیّا فرما اور تنگی و دشواری دور فرما۔ دنیا و آخرت میں میری مَغْفِرت فرما اور مجھے پرہیزگاروں کا امام بنا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا ہی فرمان ہے کہ "مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔" اور بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب کہ تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے تو اب مجھے اس نعمت سے دور نہ کرنا اور نہ ہی اس نعمت کو مجھ سے دور کرنا یہاں تک کہ تو اسلام پر ہی میری روح قَبْض فرما لے۔"

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا صفا و مروہ پر طویل دعا کرتے تھے یہ اس دُعا کا کچھ حصہ ہے۔ اور یہی دُعا عَرَفات، دو جمروں کے درمیان اور طواف کے دوران مانگا کرتے تھے۔" (1)

حجرِ اَسود کا بوسہ لیتے تو یہ پڑھتے:

﴿1082﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جب حجرِ اسود کا بوسہ لیتے تو یہ پڑھتے تھے: "بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے جو سب سے بڑا ہے۔" (2)

بوسۂ حجرِ اَسود کا جذبہ:

﴿1083﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو حجرِ اَسود کا بوسہ لینے کے لئے سَخْت بھیڑ کا سامنا کرنا پڑتا حتی کہ بعض دَفْعہ نکسیر پھوٹ جاتی پھر لوٹ کر خون دھو ڈالتے۔" (3)

---

(1) ......اخبار مکة للفاکھی، باب ذکر کیف یوقف بین الصفا و......الخ، الحدیث: ۱۴۱۱/۱۴۱۴، ج۲، ص۲۲۹-۲۳۱.

(2) ......المصنف لعبدالرزاق، کتاب المناسك، باب القول عند استلامه، الحدیث: ۸۹۲۵، ج۵، ص۲۴، بدون "الاسود".

(3) ......المصنف لعبدالرزاق، کتاب المناسك، باب الزحام علی الرکن، الحدیث: ۸۹۳۵، ج۵، ص۲۵.

مدینے کی حاضری:

﴿1084﴾......حضرت سَیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سَیِّدُ نا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما مدینہ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوتے تو پہلے حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اقدس پر حاضری دیتے اور مُواجہہ شریف کی طرف رُخ کر کے درودِ پاک پڑھتے۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قبرِ مبارک کی طرف آتے اور اس طرف رُخ کر کے ان کے لئے دُعا کرتے۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قبرِ مبارک پر آتے اور اس طرف رُخ کر کے ان کے لئے دُعا کرتے اور پھر کہتے: ''اے ابا جان! اے ابا جان!'' (1)

﴿1085﴾......حضرت سَیِّدُ نا عُروَہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ دورانِ طواف میں نے حضرت سَیِّدُ نا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما کو ان کی بیٹی سے نکاح کا پیغام دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے (دل میں) کہا: ''اگر آپ راضی ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں آئندہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا۔'' پھر یوں ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے پہلے مدینہ طیبہ کی طرف کوچ کر آئے پھر میں بھی مدینہ شریف حاضر ہو گیا اور مَسْجِدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں داخل ہوا روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا۔ آپ نے مجھے خوش آمدید کہا اور پوچھا: ''کب آئے ہو؟'' میں نے کہا: ''ابھی آ رہا ہوں۔'' فرمایا: ''تم نے دورانِ طواف مجھ سے سودہ بنت عبد اللہ کے بارے میں تذکرہ کیا تھا مگر اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شانِ کبریائی ملحوظ تھی، تم مجھے اس کے علاوہ کہیں اور بھی مل سکتے تھے۔'' میں نے کہا: ''تقدیر میں اسی طرح مُعاملہ لکھا جا چکا تھا۔'' انہوں نے پوچھا: ''اب تمہاری کیا رائے ہے؟'' میں نے کہا: ''میری رائے وہی ہے جو پہلے تھی۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت سَیِّدُ نا سالم و حضرت سَیِّدُ نا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما کو بلایا اور اپنی صاحبزادی سے میرا نکاح کر دیا۔'' (2)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الجنائز، باب من کان یاتی قبر النبی، فیسلم، الحدیث: ۱، ج۳، ص۲۲۲، بتغیرٍ.

2 ......اخبار مکة للفاکهی، الحدیث: ۳۴۰/۳۳۹، ج۱، ص۲۰۴۔

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۴۰۲ عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ج۴، ص۱۲۶.

میں تو مغفرت چاہتا ہوں:

﴿1086﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن اَبی زِناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حِجر کے مقام پر حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن زُبَیر، حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن زُبَیر، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر اور حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم جمع ہوئے، تو انہوں نے کہا: چلو آج سب اپنی اپنی خواہش کا اِظہار کریں۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے کہا: ''مجھے تو خلافت کی تمنّا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے کہا: ''میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے علم حاصل کیا جائے۔'' پھر حضرت سیِّدُنا مُصْعَب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''میری آرزو ہے کہ میں عراق کا گورنر بنوں اور اس بات کی خواہش ہے کہ عائشہ بنت طَلْحَہ اور سَکِیْنَہ بنت حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے میرا نکاح ہو۔'' پھر حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے کہا: ''میں تو مَغْفِرت چاہتا ہوں۔'' راوی فرماتے ہیں: ''ان سب کی مرادیں پوری ہوئیں اور یقیناً حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بھی مَغْفِرت یافتہ ہیں۔'' (1)

﴿1087﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں جاری ایک ''مَعْرِکے'' کے وقت کسی نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے کہا: ''کیا آپ اِن کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیں گے اور اُن کے ساتھ بھی جبکہ وہ ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہیں؟'' فرمایا: ''جو ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ'' اور ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاح'' کہے گا میں اسے جواب دوں گا (یعنی جا کر نماز ادا کروں گا) اور جو مجھے کسی مسلمان کے قتل اور اس کا مال لوٹنے کی دعوت دے گا میں اس کی بات قبول نہیں کروں گا۔'' (2)

﴿1088﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُبَیْد بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''فتنہ میں ہماری مثال ان لوگوں کی طرح ہے جو سیدھی راہ پر چل رہے ہوں اور اس سے واقف بھی ہوں۔ پھر اس دوران ان پر بادل وسخت تاریکی چھا گئی تو ان میں سے بعض دائیں اور بعض بائیں طرف ہو گئے اور راستہ بھول گئے جبکہ ہم بادل وتاریکی میں جہاں تھے وہیں ٹھہر گئے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بادل

1......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم٤٦٨٧عروۃ بن الزُّبَیر، ج٤٠، ص٢٦٧.

2......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم٤٠٢ عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ج٤، ص١٢٧.

دور کردیئے اور تاریکی کو ختم فرما دیا۔ پھر ہم نے اپنا پہلا راستہ دیکھا اور اسے پہچان کر دوبارا اسی پر چل دیئے۔ یہ قریش کے کچھ نوجوان ہیں جو سلطنت اور دُنیا کے حُصُول کی خاطر ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور جس دُنیا کی خاطر یہ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں مجھے اس میں سے اپنے لئے ان پرانے جوتوں کے باقی رہنے کی بھی پرواہ نہیں۔‘‘ (1)

اِبنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اور اِتّباعِ سُنّت کا جذبہ:

﴿1089﴾......حضرت سیِّدُنا نافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ’’اگر تم حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرتے دیکھ لیتے تو کہتے کہ یہ تو دیوانے ہیں۔‘‘ (2)

لوگ دیوانہ سمجھتے:

﴿1090﴾......حضرت سیِّدُنا عاصِم اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَوَّل ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو دیکھتا تو حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرنے کی وَجہ سے دیوانہ سمجھتا۔‘‘ (3)

﴿1091﴾......حضرت سیِّدُنا نافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مکّہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے راستے میں اپنی سواری کے جانور کو سر سے پکڑ کر (اِدھر اُدھر) چلاتے اور فرماتے شاید میری سواری کے قدم بھی اس جگہ لگ جائیں جہاں حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سواری کے قدم لگے ہیں۔‘‘ (4)

﴿1092﴾......حضرت سیِّدُنا زید بن اَسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس طرح اُونٹنی اپنے گمشدہ بچے کی تلاش میں جنگل میں مارے مارے پھرتی ہے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اس

---

1 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد،الرقم٤٠٢عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب،ج٤،ص١٢٩،مفهومًا.

2 ......المستدرك،كتاب معرفة الصحابة،باب اتباع ابن عمر آثار النبی ﷺ،الحدیث:٦٤٣٦،ج٤،ص٧٢٩.

3 ......المصنف لابن ابی شيبة،كتاب الزهد،باب كلام ابن عمر،الحديث:٧،ج٨،ص١٧٥.

4 ......المرجع السابق،الحديث:٢٢،ج٨،ص١٧٧.

سے بھی زیادہ اپنے والد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نَقْشِ قدم پر چلتے تھے۔'' [1]

فقط سلام کرنے بازار جاتے:

﴿1093﴾......حضرت سیِّدُنا طُفَیْل بن اَبی کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس جاتا تو وہ مجھے ساتھ لے کر بازار کی طرف چل پڑتے۔ جب ہم بازار پہنچ جاتے تو حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جس رَدِّی فروش، دُکاندار اور مسکین یا کسی شخص کے پاس سے گزرتے تو سب کو سلام کرتے۔'' حضرت سیِّدُنا طُفَیْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں (ایک دن جب وہ بازار جانے لگے تو): ''میں نے پوچھا: ''آپ بازار جا کر کیا کریں گے؟ وہاں نہ تو خریداری کے لئے رُکتے ہیں۔ نہ سامان کے مُتَعَلِّق کچھ پوچھتے ہیں۔ نہ بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار کی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں۔ میری تو گزارش یہ ہے کہ یہیں ہمارے پاس تشریف رکھیں۔ ہم باتیں کریں گے۔'' فرمایا: ''اے بڑے پیٹ والے! (حضرت سیِّدُنا طُفَیْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پیٹ بڑا تھا) ہم صرف سلام کی غرض سے جاتے ہیں۔ ہم جس سے ملتے ہیں اُسے سلام کہتے ہیں۔'' [2]

﴿1094﴾......حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبد اللہ بن عُتْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (اس طرح چھپا کر عمل کرتے کہ) جب تک اپنی کسی نیکی کو بیان نہ کر دیتے یا اسے علی الاعلان نہ کرتے اس وقت تک کسی کو خبر نہ ہوتی تھی۔'' [3]

عُمر، عَقْل اور جِسْم میں کمی:

﴿1095﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابن سعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے مجھ سے کہا: ''اے ابو الغازی! حضرت سیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قوم میں کتنا عرصہ ٹھہرے؟'' میں نے کہا: ''ساڑھے نو سو سال۔'' انہوں نے فرمایا: ''بے شک اس وقت سے لوگوں کی عُمریں، اجسام اور عَقْلیں گھٹتی جا رہی ہیں (یعنی اب عُمر، عَقْل اور قد میں کمی آ گئی ہے)۔'' [4]

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم ٦٢ عبد الله بن عمر بن الخطاب، ج ١، ص ٢٩٠.

2 ......المؤطا للامام مالك، كتاب السلام، باب جامع السلام، الحديث: ١٨٤٤، ج ٢، ص ٤٤٤.

3 ......الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، الرقم ٥٦ عمر بن الخطاب، ج ٣، ص ٢٢١.

4 ......مسند ابن الجعد، الحكم مجاهد، الحديث: ٢٤٧، ص ٥٥.

صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضْوَان کا ایمان:

﴿1096﴾......حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے کسی نے پوچھا: ''کیا حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن ہنسا کرتے تھے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جی ہاں! حالانکہ ایمان ان کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی زیادہ قوی اور مضبوط تھا[1]۔'' [2]

وضو اور نماز میں کمی کرنے والے:

﴿1097﴾......حضرت سیِّدُنا آدم بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''بے شک بروزِ قیامت کچھ لوگوں کو بلایا جائے گا جو کمی کرنے والے ہوں گے۔'' کسی نے عرض کی: ''کمی کرنے والوں سے مراد کون لوگ ہیں؟'' فرمایا: ''وضو اور نماز کامل طور پر نہ بجالانے والے۔'' [3]

﴿1098﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ایک شخص کے ہاں بطورِ مہمان قیام فرمایا۔ جب تین دن گزر گئے تو فرمایا: ''اے نافع! اب ہم پر ہمارے مال سے خرچ کرو۔'' [4] [5]

---

1 ......حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''جواب کا مقصد یہ ہے ہنسنا حرام نہیں، حلال ہے۔ وہ حضرات وہ ہنسی نہ ہنستے تھے جو دل کو مُردہ کردے یعنی ہر وقت ہنستا رہنا بلکہ وہ ہنسی ہنستے تھے جو دل کو شگفتہ رکھے اور سامنے والے کو بھی شگفتہ بنا دے ان حضرات کے دل ایمان سے بھرے ہوئے تھے ساتھ ہی وہ حضرات شگفتہ دل بھی تھے ان کے پاس بیٹھنے والے بھی خوش ہو جاتے تھے۔''

(مرآۃ المناجیح، ج٦، ص٤٠٤)

2 ......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبد الرزاق، باب الامام راع، الحدیث: ٢٠٨٣٧، ج١٠، ص٢٨٦.

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الطھارت، باب من قال لاتقبل صلاۃ اِلا بطھور، الحدیث: ٥، ج١، ص١٥.

4 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٣٠٧٥، ج١٢، ص٢٠٨، بتغیر.

5 ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صفحہ 34 پر صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرت مُفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس لئے فرمایا کہ حدیث میں آیا: صحیح بخاری و مسلم میں ابو شُرَیح کَعْبی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی، کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ''جو شخص اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اکرام کرے، ایک دن رات اس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری......

دھوکے میں نہ رہنا:

﴿1099﴾......حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا: ''جس طرح لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (یعنی اِسلام) کے بغیر کوئی عمل نَفع نہیں دیتا تو کیا مسلمان کو کوئی عمل نُقصان بھی نہیں پہنچا سکتا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''(نیکیوں والی) زندگی بَسر کرو اور دھوکے میں نہ رہنا (کہ مسلمان کو کوئی برائی نُقصان نہیں پہنچا سکتی)۔''[1]

﴿1100﴾......حضرت سیِّدُنا مَعْبَد جُھَنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی: ''ایک آدمی جو ہر بھلائی اپناتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں شک کرتا ہے (اس کا انجام کیا ہوگا)؟'' فرمایا: ''وہ ضرور ہلاک ہوگا۔'' میں نے کہا: ''اور وہ شخص جو ہر قسم کی برائی کا اِرتِکاب کرتا ہے مگر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعْبُود نہیں اور مُحمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں (اس کا انجام کیا ہوگا)؟'' فرمایا: ''(نیکیوں والی) زندگی بَسر کرو اور دھوکے میں نہ رہنا۔''[2]

﴿1101﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے۔ لوگوں نے اپنے ہاتھ بلند کر رکھے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ان ہاتھوں کو ہلاک فرمائے! تمہاری خرابی ہو! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے بلند کئے ہوئے ہاتھوں بلکہ تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے[3]۔''

﴿1102﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ

......کرے، اپنے مقدور بھر اس کے لئے تکلُّف کا کھانا تیار کرائے) اور ضِیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد ماحضر پیش کرے) اور تین دن کے بعد صَدَقہ ہے۔ مہمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اُس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اُسے حَرَج میں ڈال دے۔

1......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، باب الرخص و الشدائد، الحدیث: ۲۰۷۲۰، ج۱۰، ص۲۵۸.

2......شرح اصول اعتقاد اھل السنة و الجماعة، باب جماع الکلام فی الایمان، الحدیث: ۲۰۰۲، ج۲، ص۹۱۰.

3......جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے: ''وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾'' (پ۲۶، ق:۱۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔'' اس کے تحت صَدْرُالْاَفَاضِل حضرت سید محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''یہ کمالِ علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ ''وَرِیْد'' وہ رگ ہے جس سے خون جاری ہو کر بدن کے ہر جز میں......

تَعَالٰی عَنْهُمَا کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک ہوا جب میت کو دفن کر چکے تو کسی نے صدا لگائی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر اُٹھو۔'' حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام تو ہر شے سے بلند ہے اس لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر اُٹھو۔'' (1)

﴿1103﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰه تَعَالٰی عَنْهُمَا کے ہمراہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کا گزر ایک کھنڈر کے قریب سے ہوا تو فرمایا: ''(اے مجاہد!) ذرا پوچھو! اے ویران مکان! تجھ میں بسنے والوں کا انجام کیا ہوا؟'' میں نے کہا: ''اے ویران مکان! تیرے اَندر رہنے والے انسان کہاں گئے؟'' تو حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا: ''وہ دُنیا سے چلے گئے جبکہ اُن کے اعمال باقی رَہ گئے۔'' (2)

﴿1104﴾......حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ایک عراقی شخص کے پاس سے گزرے جو بے ہوش پڑا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے اِسْتِفْسَار فرمایا: ''اِسے کیا ہوا؟'' لوگوں نے بتایا: ''جب اس کے پاس قرآنِ مجید پڑھا جاتا ہے تو اس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''بے شک ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں لیکن ہم تو بے ہوش نہیں ہوتے ہیں۔'' (3)

اِیمان کی حلاوت پانے کا ذَرِیعَہ:

﴿1105﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر مَحَبَّت رکھو اور اسی کے لئے نفرت کرو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر دوستی رکھو اور اسی کے لئے دشمنی کرو۔ بے شک تم اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پا سکتے ہو اور کوئی شخص چاہے کتنی ہی نمازیں پڑھے اور روزے رکھے اس وقت تک ایمان کی حلاوت نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ ایسا نہ کرے اور لوگوں کی

......پہنچتا ہے۔ یہ رگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزاء ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی چیز پردے میں نہیں۔'' (تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۲۶، ق، تحت الآیۃ:۱۶)

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الجنائز، باب فی الرجل یرفع الجنازة مایقول، الحدیث:۱، ج۳، ص۲۵۹.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر، الحدیث:۱۰۵۹، ص۲۰۸.

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر، الحدیث:۱۰۷۷، ص۲۱۰.

دوستیاں دُنیا کی وجہ سے ہوتی ہیں حالانکہ یہ چیز انہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔'' مزید بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''اے ابن عُمَر! صُبح کو شام کی باتیں نہ کرو اور شام کو صُبح کی فکر مت کرو۔ نیز اپنی صِحّت وتندرُستی سے اپنی بیماری کے لئے نَفْع حاصل کرو۔ زندگی سے موت کے لئے فائدہ اٹھالو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا نام کیا ہوگا (جناب یا مَحروم)؟'' پھر میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا: ''دُنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہو اور اپنے آپ کو اہلِ قُبُور میں شُمار کرو۔''(1)

عَقْلمند مسلمان کی پہچان:

﴿1106﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا مسلمان سب سے زیادہ سمجھدار ہے؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''موت کو کثرت سے یاد کرنے اور اس کے آنے سے پہلے اس کے لئے اچھی تیاری کرنے والا ہی سب سے زیادہ سمجھدار ہے۔''(2)

دُنیاوی عِزَّت باعثِ نجات نہیں:

﴿1107﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''کتنے ہی عَقْلمند ایسے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو سمجھتے ہیں اور لوگ انہیں حَقارَت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جبکہ وہ کل قیامت کے دن نجات پائیں گے اور کتنے ہی خوش زبان ایسے ہیں جنہیں لوگ اچھا سمجھتے اور عِزَّت دیتے ہیں لیکن کل قیامت میں ہلاکت ان کا مُقَدَّر ہوگی۔''(3)

﴿1108﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب نبیوں کے سلطان، سرور

---

(1)......المعجم الکبیر،الحدیث:۱۳۵۳۷،ج۱۲،ص۳۱۸۔
جامع الترمذی،ابواب الزھد،باب ماجاء فی قصر الامل،الحدیث:۲۳۳۳،ص۱۸۸۶.

(2)......سنن ابن ماجه، ابواب الزهد،باب ذکر الموت و الاستعداد له،الحدیث:۴۲۵۹،ص۲۷۳۵۔
السیرة النبویة لابن ھشام،غزوة عبدالرحمٰن بن عوف الی دومة الجندل،ص۵٦٦.

(3)......فردوس الاخبار للدیلمی،باب الکاف،الحدیث:۴۹۴۹،ج۲،ص۱۸۴ "ذمیم" بدله "دمیم".

ذیشان، مَحْبُوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَسْجِد تعمیر فرمائی تو ایک دروازہ، خاص طور پر عورتوں کے لئے بنوایا اور فرمایا: ''اس دروازے سے کوئی مرد اندر آئے نہ باہر جائے۔'' (1)

﴿1109﴾...... حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ہم پر ایک ایسا وقت بھی تھا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے درہم و دینار کا خود سے زیادہ حق دار اپنے مسلمان بھائی کو سمجھتا تھا یہاں تک کہ یہ زمانہ آ گیا اور بے شک میں نے حُضُور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب لوگ درہم و دینار میں بُخْل کرنے لگیں گے اور بطورِ ''عِیْنَہ'' (2) خرید و فروخت کریں گے اور (کھیتی باڑی کے لئے) بیلوں کی دُمیں پکڑیں گے اور راہِ خدا میں جہاد کرنا ترک کردیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو ذلیل و رُسوا کردے گا پھر ان سے ذلت کو دور نہ فرمائے گا یہاں تک وہ اپنے دِین (کے احکام) پر واپس لوٹ آئیں۔'' (3)

---

1 ...... مسند ابی داود الطیالسی، ماروی نافع عن ابن عمر، الحدیث: ۱۸۲۹، ص ۲۵۱.

2 ...... بیع ''عِیْنَہ'' قرض پر نَفْع حاصل کرنے کا ایک حیلہ ہے۔ چنانچہ، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد دوم صَفحہ 779 پر صدرُ الشَّرِیْعَہ، بدرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''سُود سے بچنے کی ایک صورت بیع ''عِیْنَہ'' ہے امام محمد رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے فرمایا کہ بیع ''عِیْنَہ'' مکروہ ہے کیونکہ قرض کی خوبی اور حُسنِ سُلوک سے مَحض نَفْع کی خاطر بچنا چاہتا ہے اور امام ابو یُوسُف رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے فرمایا کہ اچھی نیت ہو تو اس میں حَرَج نہیں بلکہ بیع کرنے والا مُستحقِ ثواب ہے کیونکہ وہ سُود سے بچنا چاہتا ہے۔ مشائخ بلخ نے فرمایا بیع ''عِیْنَہ'' ہمارے زمانہ کی اکثر بیعوں سے بہتر ہے۔ بیع ''عِیْنَہ'' کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اس نے کہا میں قرض نہیں دوں گا، یہ البتہ کرسکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خریدلو اسے بازار میں دس روپے کی بیع کردینا تمہیں دس روپے مل جائیں گے اور کام چل جائے گا اور اسی صورت سے بیع ہوئی۔ بائع نے زیادہ نَفْع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کا یہ حیلہ نکالا کہ دس کی چیز بارہ میں بیع کردی اس کا کام چل گیا اور خاطر خواہ اس کو نفع مل گیا۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تیسرے شخص کو اپنی بیع میں شامل کریں یعنی مُقرِض (قرض خواہ) نے قرض دار کے ہاتھ اس کو بارہ میں بیچا اور قبضہ دے دیا پھر قرض دار نے ثالث کے ہاتھ دس روپے میں بیچ کر قبضہ دے دیا اس نے مقرض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور قبضہ دے دیا اور دس روپے ثمن کے مقرض سے وصول کرکے قرض دار کو دے دیئے نتیجہ یہ ہوا کہ قرض مانگنے والے کو دس روپے وصول ہوگئے مگر بارہ دینے پڑیں گے کیونکہ وہ چیز بارہ میں خریدی ہے۔'' (الفتاوی الخانیۃ، کتاب البیع، فصل فیما یکون فراراً عن الربا، ج ۱، ص ۴۰۸۔ فتح القدیر، کتاب الکفالۃ، ج ۶، ص ۳۲۴۔ ردالمحتار، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب: فی بیع العینۃ، ج ۷، ص ۵۷۶)

3 ...... المسند لابی یعلی الموصلی، مسند عبداللہ بن عمر، الحدیث: ۵۶۳۳، ج ۵، ص ۱۲۳ ''ادخل اللہ'' بدلہ ''بعث اللہ''.

حضرت سیِّدُ ناعَبدُ اللّٰہ بِن عَبّاس

رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنہُمَا

مُہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک ذہین مُعَلِّم (یعنی اُستاذ)، صاحبِ فراست، قابلِ فخر، بدرُ العُلما، قُطب الافلاک، بادشاہوں کی ضرورت، (علم کے) بہتے چشمے، مُفَسِّرِ قرآن، تاویلات کو بیان فرمانے والے، باریکیوں کے جاننے والے، عُمدہ لباس زیبِ تن کرنے والے، اپنے پاس بیٹھنے والے کی عِزَّت کرنے والے اور لوگوں کو کھانا کھلانے والے تھے۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''عُمدہ اَخلاق کو اپنانے میں سَبقت لے جانے اور نَفْس کو دُنیاوی تَعَلُّقات سے دُور رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔''

﴿1110﴾......حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے لڑکے! میں تمہیں ایسی باتیں نہ بتاؤں جن سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نَفْع بخشے؟ (پھر خود ہی ارشاد فرمایا:) حُقُوقُ اللّٰہ کی حفاظت کرو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ حُقُوقُ اللّٰہ کی حفاظت کرو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ فراخی وخوشحالی میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرو وہ سختی وشِدّت میں تمہیں یاد رکھے گا۔ جب سوال کرو تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے کرو اور جب مدد مانگو تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو۔[1] قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے اور جو چیز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرا مقدر نہیں فرمائی وہ سب لوگ مل کر بھی تجھے نہیں دے سکتے اور جو شے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے مُقَدَّر میں لکھ دی ہے اسے سب لوگ مل کر بھی تجھ سے نہیں روک سکتے۔ لہٰذا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے یقین کے ساتھ عمل کرو اور جان لو کہ ناگوار چیز پر صبر کرنا بہت زیادہ بھلائی کا کام ہے اور مدد صبر کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ وُسْعَت وکُشادگی تنگی کے

1 ......حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''یعنی ہر چھوٹی بڑی چیز اعلیٰ ادنیٰ مدد اللّٰہ تعالیٰ سے مانگو یہ نہ خیال کرو کہ اتنے بڑے دربار میں ایسی ادنیٰ چیز کیوں مانگوں۔ دوسرے کریم مانگنے سے ناراض ہوتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے۔ خیال رہے! کہ مجازی طور پر بادشاہ، حاکم، اولیاء اللّٰہ، حضرت محمد مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کچھ مانگنا خدا تعالیٰ سے ہی مانگنا ہے، لہٰذا یہ حدیث ان قرآنی آیات اور احادیث کے خلاف نہیں جن میں بندوں سے مانگنے کا ذکر یا حکم ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۱۷)

ساتھ ہوتی ہے اور ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔" (1)

مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دُعاؤں سے نوازا

عِلْم وفَہم میں ترقّی کی دُعا:

﴾1111﴿......حضرت سیِّدُنا کُرَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ایک مرتبہ رات کے پچھلے پہر میں حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے نماز پڑھنے لگا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے برابر کرلیا۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے عرض کی: "کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے برابر کھڑے ہوکر نماز پڑھنا کسی کو رَوا ہوسکتا ہے جبکہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بُلند مقام عطا فرمایا ہے؟" فرماتے ہیں: "(میرا اَدب مُلاحظہ فرماکر) حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ خداوندی میں میرے لئے عِلْم وفَہم میں ترقّی کی دُعا فرمائی۔" (2)

حِکمت ودانائی کی دُعا:

﴾1112﴿......حضرت سیِّدُنا عبدالمومن اَنصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: میں حُضُور نبیِّ کریم، رَء ُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشکیزے کی طرف بڑھے۔ وُضُو فرمایا پھر کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا(3) تو میں نے ارادہ کرلیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی اسی طرح کروں گا۔ چنانچہ، میں اُٹھا وضو کیا اور پھر کھڑے کھڑے پانی پیا اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے صف میں کھڑا ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے برابر دائیں جانب کھڑے ہونے کا اشارہ فرمایا مگر میں کھڑا نہ ہوا۔ نماز مکمل کرنے کے بعد استفسار فرمایا: "میرے برابر

---

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عبّاس، الحدیث: ۲۸۰۴، ج۱، ص۶۵۹.

(2)......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عبّاس، الحدیث: ۳۰۶۱، ج۱، ص۷۰۸، بتغیر.

(3)......تین پانی کھڑے ہوکر پینا مُستحب ہے: (۱) آبِ زمزم (۲) وضو کا بچا ہوا پانی اور (۳) بُزرگوں کا پس خوردہ (جوٹھا) پانی۔ (مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۷۰، ملخصًا)

کھڑا ہونے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے دل میں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت وجلالت کی شمع روشن ہے اس نے مجھے اس سے باز رکھا۔'' یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے حکمت ودانائی عطا فرما۔''[1]

عِلم وحِکمت کی دُعا:

﴿1113﴾......حضرت سیِّدُنا عِکْرِمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے سینۂ اَقدس سے لگا کر میرے لئے علم وحکمت کی دُعا فرمائی۔''[2]

بَرَکت کی دُعا:

﴿1114﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے لئے یہ دُعا فرمائی کہ ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے بَرَکت عطا فرما اور اشاعتِ دِین کا ذَرِیعہ بنا۔''[3]

﴿1115﴾......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر سے باہر تشریف لائے تو حضرت سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ملے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے اَبُو الْفَضْل! میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟'' انہوں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیوں نہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے ذَرِیعے اس امر کی اِبتدا فرمائی اور تیری اَولاد کے ذَرِیعے اس کی تکمیل فرمائے گا۔''

﴿1116﴾......حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عبّاس کی اَولاد میں سے کچھ بادشاہ ہوں گے جو میری اُمّت

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:١١٤٦٦، ج١٢، ص٤٦، مختصرًا.

2 ......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب ذکر ابن عبّاس، الحدیث:٣٧٥٦، ص٣٠٦.

3 ......الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ٦٢٨ داود بن عطاء مدنی، ج٣، ص٥٥٠.

کے اُمورِ خلافت کے ذِمّہ دار ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے ذَرِیعے اِسلام کو شان وشوکت عطا فرمائے گا۔‘‘ (1)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا علمی مقام:

﴿1117﴾......حضرت سیِّدُنا مُجاہِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ’’حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کثرتِ عِلْم کی وجہ سے بحرِ بیکراں کہا جاتا ہے۔‘‘ (2)

سَیِّدُالْمَلَائکہ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیشین گوئی:

﴿1118﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن بریدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: میں بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا۔ اس وقت سیِّدُ الملائکہ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بھی سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھے۔ انہوں نے عرض کی: ’’ابن عبّاس اس اُمّت کے بہت بڑے عالم ہوں گے۔ لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان پر خُصُوصی توجہ فرمائیں۔‘‘ (3)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دَستِ اَقدس اور دُعا کی بَرَکت:

﴿1119﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُورِ اَنور، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ اَقدس میرے سر پر رکھا اور دعا فرمائی: ’’اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے حکمت ودانائی اور تَفْسِیر کا عِلْم عطا فرما۔‘‘ پھر اپنا دَستِ اَنور میرے سینے پر رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی پُشْت میں مَحْسُوس کی۔ پھر دعا فرمائی: ’’اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کا سینہ عِلْم وحِکْمت کا گنجینہ بنا۔‘‘ (راوی فرماتے ہیں: ’’) اس کی بَرَکت ایسی ہوئی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کبھی کسی سوال کا جواب دینے سے نہ گھبرائے اور تاحیات اُمّت کے بہت بڑے عالم رہے۔ (4)

﴿1120﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک،

---

1 ......الجامع الصغیر للسیوطی، حرف اللام، الحدیث: ۷۷۲۱، ص ۴۷۲.

2 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر من جمع القرآن......الخ، ج ۲، ص ۲۸۰.

3 ......الشریعۃ للآجری، کتاب فضائل العبّاس بن عبدالمطلب، باب فضل عبداللّٰہ بن عبّاس، الحدیث: ۱۷۰۲، ج ۴، ص ۴۴۶.

4 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۵۸۵، ج ۱۰، ص ۲۳۷.

سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے خیرِ کثیر کی دُعا فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''تم قرآنِ کریم کے کتنے اچھے ترجُمان (یعنی تفسیر بیان کرنے والے) ہو۔''(1)

اُمّت کے بڑے عالِم:

﴿1121﴾......حضرت سیِّدُنا ابنِ حنفیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس اُمّت کے بہت بڑے عالِم تھے۔''(2)

ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور تفسیرِ قرآن:

﴿1122﴾......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اصحابِ بدر کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تو ان میں سے کسی نے کہا کہ آپ ہمیں ان کے پاس کیوں لائے ہیں۔ ان جیسے تو ہمارے بیٹے بھی ہیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ ان میں سے ہیں جنہیں تم عُلما کہتے ہو۔'' فرماتے ہیں: ''پھر ایک دن امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کو بھی بلایا اور مجھے بھی۔ میں سمجھ گیا کہ آپ نے انہیں میرے مرتبہ سے آگاہ کرنے کے لئے جمع فرمایا ہے۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ (پ۳۰، النصر:۱) ترجمۂ کنز الایمان: جب اللّٰہ کی مدد اور فتح آئے۔ پوری سورت تلاوت فرمائی پھر پوچھا کہ ''تم اس کی تفسیر میں کیا کہتے ہو؟'' کسی نے کہا: ''اس سورت میں ہمیں حکم دیا جا رہا ہے کہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری مدد فرمائے اور ہمیں فتح نصیب فرمائے تو ہم اس کی حمد بجالائیں اور اس سے مَغْفِرت طلب کریں۔'' کسی نے کہا: ''ہم نہیں جانتے۔'' جبکہ بعض خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ پھر امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے فرمایا: ''اے ابن عبّاس! کیا آپ کا بھی یہی جواب ہے؟'' میں نے کہا: ''نہیں۔'' فرمایا: ''تو پھر تم کیا کہتے ہو؟'' میں نے کہا: ''اس سورت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حُضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کے وِصال کی خبر دی ہے۔ چنانچہ، فرمایا: ''اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ (پ۳۰، النصر:۱) ترجمۂ کنز الایمان: جب اللّٰہ کی مدد اور فتح آئے۔ اس میں فتح سے

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۱۱۰۸، ج۱۱، ص۶۷، بدون ''خیر کثیر''.

2 ......المستدرك، کتاب معرفة الصحابة، باب کان ابن عبّاس یسمی البحر......الخ، الحدیث: ۶۳۳۸، ج۴، ص۶۹۰.

''فَتحِ مَکّہ'' مراد ہے اور یہی حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصال کی علامت ہے اور آخر میں ارشاد ہوا: '' فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ؏ '' (پ۳۰، النصر:۳) ترجمۂ کنزالایمان: تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس سورت کا جو مَفْہُوم تم نے بیان کیا ہے میں بھی اس سے یہی سمجھا ہوں۔'' (1)

﴿1123﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، مُہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ایک گروہ میں تشریف فرما تھے وہ ایک دوسرے سے شَبِ قَدْر کا تذکرہ کرنے لگے۔ پس شبِ قدر سے مُتَعَلِّق جس نے جو سُنا تھا بیان کر دیا۔ ان سب نے اس رات کے بارے میں مُختَلِف اَقوال بیان کئے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے ابن عبّاس! آپ کیوں خاموش ہیں؟ بیان کریں اور کم عُمْری کی وجہ سے خاموش مت رہیں۔'' میں نے عرض کی: ''اے امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کی زندگی کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ سات کے عدد کے گرد گھومتی ہے۔ انسان کی تخلیق سات چیزوں سے فرمائی۔ ہمارا رزق سات چیزوں میں رکھا۔ ہمارے اُوپر سات آسمان بنائے اور نیچے سات زمینیں بنائیں۔ سورۂ فاتحہ کی بار بار تلاوت کی جانے والی سات آیات نازل فرمائیں۔ قرآنِ حکیم میں سات قسم کے (نَسَبی) رشتوں سے نکاح ممنوع و حرام ٹھہرایا۔ قرآنِ کریم میں وراثت کو سات قسم کے وُرَثاء کے لئے بیان فرمایا۔ ہم سجدہ بھی سات اعضاء پر کرتے ہیں۔ حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طوافِ کعبہ کے سات پھیرے لگائے۔ صفا و مروہ کے درمیان سَعی کے سات چکر لگائے اور جمرات کی رمی بھی سات کنکریوں سے فرمائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو بجا لانے کے لئے جو اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ لہٰذا میرا خیال ہے کہ لَیْلَۃُ الْقَدْر بھی رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں ہوتی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم یعنی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتا ہے۔''

یہ سُن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بڑے حیران ہوئے اور فرمایا: ''اس لڑکے کی اَعلیٰ صلاحیتوں کی کوئی مثال نہیں۔ اس کے سوا کسی نے اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں میری

1......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب ۵۲، الحدیث: ۴۲۹۴، ص ۳۵۱.

مُوافقت نہیں کی کہ "لَیْلَۃُ الْقَدْر کو ماہِ رمضان کی آخری 10 راتوں میں تلاش کرو۔" پھر فرمایا: "اے لوگو! عبد اللّٰہ بن عبّاس کی طرح کون میری تائید کرتا ہے؟" (1)

عِلْمِ تفسیر میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مَقام:

﴿1124﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوبکر ہُذَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تفسیرِ قرآن میں اِمتیازی مَقام رکھتے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ "تم اس مُخْتہ عُمْر کے جوان کی صُحْبَت میں رہا کرو کہ یہ بہت سوال کرنے والی زبان اور بہت سمجھدار دل کا مالک ہے۔" اور فرمایا: "وہ ہمارے اس مِنْبَر پر جلوہ افروز ہوا کرتے تھے (راوی فرماتے ہیں: شاید یہ شبِ عَرَفہ ہوتا تھا۔) اور سورۂ بَقَرہ اور سورۂ آلِ عمران کی تلاوت کر کے ایک ایک آیت کی تفسیر بیان فرمایا کرتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کلام کی سَلاسَت وَرَوانی بے مثال تھی۔" (2)

تین باتوں کی نصیحت:

﴿1125﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عَامِر شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "اے میرے بیٹے! میں دیکھ رہا ہوں کہ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تمہیں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ اپنے پاس بلاتے، قریب بٹھاتے اور تم سے مشورہ بھی کرتے ہیں۔ پس تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور میری تین باتیں یاد رکھو: (۱) امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے کبھی بھی تم سے ذرّہ برابر جھوٹ صادر نہ ہو (۲) کبھی ان کا راز کسی پر ظاہر نہ کرنا اور (۳) نہ ان کے پاس کسی کی غیبت کرنا۔"

---

1 ...... صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصیام، باب الامر بالتماس لیلۃ القدر ...... الخ، الحدیث: ۲۱۷۲، ج۳، ص۳۲۲۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۶۱۸، ج۱۰، ص ۲۶۴۔
صحیح البخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر ...... الخ، الحدیث: ۲۰۲۱، ص۱۵۷۔

2 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۶۲۰، ج۱۰، ص۲۶۵۔

حضرت سیِّدُ نا عَامِر شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی کہ ''ان میں سے ہر بات ایک ہزار (درہم ودینار) سے بڑھ کر ہے۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ میرے نزدیک ان میں سے ہر بات کی قیمت 10 ہزار سے بڑھ کر ہے۔''(1)

خارجیوں کو منہ توڑ جوابات:

﴿1126﴾......حضرت سیِّدُ نا اَبُوزُمَیْل حَنَفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: جب خارجیوں نے اہلِ حق کا ساتھ چھوڑ دیا اور علیحدہ ہو گئے تو میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں عرض کی: ''نمازِ ظہر کو ٹھنڈا کر لیں تا کہ میں ان لوگوں کے پاس جا کر ان سے بات کر سکوں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے تم پر ان کی طرف سے نُقصان کا خوف ہے۔'' میں نے عرض کی: ''اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔''

چنانچہ، میں عُمدہ یمنی لباس پہن کر ان کے پاس گیا۔ دیکھا کہ وہ عین دوپہر کے وقت قَیْلُوْلَہ کر رہے ہیں اور میں نے ان جیسی عبادت وریاضت کرنے والے لوگ نہیں دیکھے تھے کیونکہ (کثرتِ عبادت کے سبب) ان کے ہاتھ اُونٹ کے گھٹنوں کی طرح سخت ہو چکے تھے اور چہروں پر سجدوں کے نشان نُمایاں تھے۔ میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہتے ہوئے آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا: ''میں تم سے ایک بات کرنے آیا ہوں اور وہ یہ کہ پیارے مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانے میں وحی اترتی تھی اور وہ اس کی تاویل وتفسیر کو بہتر جانتے ہیں۔'' اتنے میں ایک کہنے لگا: ''ان سے بات مت کرو۔'' لیکن دوسرے بولے: ''ہم ان سے ضرور بات کریں گے۔'' پھر میں نے ان سے کہا: ''مجھے یہ بتاؤ کہ تم لوگ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے داماد اور (بچوں میں) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سب سے پہلے اِیمان لانے والے پر لَعْن طَعْن کیوں کرتے ہو حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی ان کے ساتھ ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''ہم ان پر تین باتوں کی

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۶۱۹، ج۱۰، ص۲۶۵۔

المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب مایؤ مربہ الرجل فی مجلسہ، الحدیث: ۱، ج۶، ص۱۱۳.

وجہ سے طَعن وتَشنیع کرتے ہیں۔'' میں نے وہ تین باتیں دریافت کیں تو اُنہوں نے بتایا: پہلی تو یہ کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین میں بندوں کو حَکَم بنایا ہے حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے: '' اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ '' (پ۷ الانعام: ۵۷)

ترجمۂ کنزالایمان: حکم نہیں مگر اللہ کا۔'' میں نے کہا: ''اس کے علاوہ اور کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''(حضرت) علی نے قتال کیا (یعنی جنگ کی) لیکن فریقِ مخالف کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنایا نہ ہی ان کے اَموال کو غنیمت قرار دیا۔ پس اگر وہ کافر ہیں تو لامحالہ ان کے اَموال ہمارے لئے حلال ہیں اور اگر وہ مومنین ہیں تو ان کے خون ہم پر حرام ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''ان کے علاوہ اور کون سی بات ہے؟'' وہ بولے: ''انہوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لقب مٹا دیا ہے۔ پس اگر یہ امیر المومنین نہیں ہیں تو پھر امیر الکافرین ہوں گے۔'' میں نے کہا: ''اگر میں تمہیں قرآنِ مجید کی آیات اور حُضور نبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ارشادات بیان کروں جن پر تمہارا بھی ایمان ہے تو کیا رُجوع کر لو گے؟'' وہ بولے: ''ہاں!'' میں نے کہا: ''تمہارے اس اعتراض کہ ''امیر المومنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین میں بندوں کو حَکَم بنایا ہے'' کا جواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ (پ۷، المائدۃ: ۹۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کہ دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں۔

نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خاوند اور بیوی کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ (پ۵، النساء: ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے۔

میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا مردوں کے خون و جان کی حفاظت اور ان کے باہمی اُمور کی اِصلاح کی خاطر مَردوں کو حکم بنانا زیادہ بہتر ہے یا ایک شکار کئے ہوئے خرگوش جس کی قیمت چوتھائی درہم ہے کے بارے میں مَردوں کو حکم بنانا زیادہ بہتر ہے؟'' بولے: ''مَردوں کی جان کی حفاظت اور ان کے باہمی اُمور کی اِصلاح

کے لئے مَردوں کو حکم بنانا زیادہ بہتر ہے۔'' حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے پوچھا: ''کیا یہ اعتراض اُٹھ گیا؟'' بولے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اُٹھ گیا۔'' فرمایا: ''تمہارا یہ اعتراض کہ وہ جنگ تو کرتے ہیں لیکن فریقِ مخالف کے بچوں اور عورتوں کو قید نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے اَموالِ غنیمت کے طور پر تقسیم کرتے ہیں؟'' (تو اس کا جواب یہ ہے کہ تم بتاؤ) کیا تم اپنی ماں کو قید کرو گے اور پھر تم اس سے ایسے تَعَلُّقات حلال سمجھو گے جن کو تم دیگر عورتوں سے حلال سمجھتے ہو؟'' (اگر ایسا ہے) تو بالیقین تم کافر ہو چکے ہو اور اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا تمہاری ماں نہیں ہیں تو بھی بلا شک وشبہ تم کافر اور دائرۂ اِسلام سے خارج ہو گئے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ (پ ۲۱، الاحزاب:٦)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

پس تم ان دو گمراہیوں میں پھنس رہے ہو جس کو چاہو اختیار کرو۔ اب یہ اعتراض بھی جاتا رہا؟'' بولے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جاتا رہا۔'' فرمایا: ''اب رہا یہ اِعتراض کہ حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَهُ الْکَرِیْم نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لقب کیوں مٹایا؟'' (تو سنو) بے شک سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے صُلحِ حُدَیْبِیہ کے دن قُرَیْش کو صُلح کی شرائط لکھنے کی دعوت دی اور فرمایا: ''لکھو کہ' یہ وہ مُعاہدہ ہے جسے ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه'' نے طے کیا ہے۔'' قُرَیْش نے کہا: ''اگر ہم آپ کو 'اللہ کا رسول' مانتے تو آپ کا راستہ کیوں روکتے اور آپ سے جنگ وجِدال کیوں کرتے؟ اس لئے صرف محمد بن عبد اللہ لکھوائیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہی ہوں اگر چہ تم میری تکذیب کرتے ہو۔ اے علی! مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کے بجائے محمد بن عبد اللہ لکھ دو۔'' اب بتاؤ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بدرجہا اَفضل ہیں (تو جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے لفظ ''رسول اللہ'' مٹوانے پر اعتراض نہیں تو حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَهُ الْکَرِیْم کے لفظ 'امیر المومنین' مٹانے پر اعتراض کیوں؟) فرمایا: ''کیا اس اعتراض کا بھی ازالہ ہو گیا؟'' بولے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہو گیا۔'' چنانچہ، ان میں سے 20 ہزار توبہ کر کے لوٹ آئے اور بقیہ 4 ہزار اپنی بددِینی پر اَڑے رہے جنہیں بعد میں قتل کر دیا گیا۔'' (1)

(1)......المصنف لعبدالرزاق، کتاب العقول، باب ماجاء فی الحروریة، الحدیث: ۱۸۹۴۹، ج۹، ص ۴۵۵.

تین سوالات کے جوابات:

﴿1127﴾......حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو خط لکھا اور اس میں تین چیزوں کے بارے میں سوال کیا۔ راوی کہتے ہیں: یہ تینوں سوال رُوم کے بادشاہ ھِرَقْل نے بذَرِیعَہ خط حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کئے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط ملا تو فرمایا: ''کون ان سوالوں کے جواب دے گا؟'' حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: ''حضرت عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ان کا جواب دے سکتے ہیں۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی طرف خط لکھا جس میں انہوں نے ''مجرہ، قوس اور اس جگہ کے بارے میں دریافت کیا جہاں صرف ایک بار سورج طُلُوع ہوا نہ اس سے پہلے کبھی طُلُوع ہوا نہ اس کے بعد کبھی طلوع ہوگا؟'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے خط کے جواب میں تحریر فرمایا: ''مجرہ، ایک دروازہ ہے جو آسمان میں کھلتا ہے۔ قوس، اہلِ زمین کے لئے تباہی سے بچنے کی علامت ہے اور وہ جگہ جہاں صرف ایک مرتبہ سورج طُلُوع ہوا، نہ اس سے پہلے کبھی طُلُوع ہوا تھا نہ اس کے بعد طُلُوع ہوگا تو یہ وہ راستہ ہے جو بنی اسرائیل کے لئے سمندر پھاڑ کر بنایا گیا تھا۔'' (1)

﴿1128﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے زمین و آسمان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان ''كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا'' (پ ١٧، الانبیاء: ٣٠) ترجمۂ کنز الایمان: بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا۔'' کی تفسیر دریافت کی تو میں نے اسے کہا: ''اس شیخ التفسیر (یعنی حضرت عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کے پاس جاؤ، ان سے یہ سوال کرو۔ پھر میرے پاس آؤ اور مجھے ان کے دیئے ہوئے جواب سے آگاہ کرو۔'' چنانچہ، وہ شخص حِبْرُ الْاُمَّہ، حضرت سیِّدُنا ابن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے مُتَعَلِّق پوچھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ''آسمان بند تھے ان سے بارش نہیں ہوتی تھی اور زمین بھی بند تھی کہ اس سے سبزہ نہیں اُگتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانوں سے بارش برسا کر اور زمینوں سے نباتات اُگا کر انہیں کھول دیا۔'' وہ شخص حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر

1......المعجم الكبير، الحديث: ١٠٥٩١، ج ١٠، ص ٢٤٣، مفهومًا.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس لوٹا اور انہیں وہ جواب سنایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''زمین وآسمان ایسے ہی تھے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: میں کہا کرتا تھا کہ ''حضرت عبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی قرآنِ مجید کی تفسیر پر جرأت مجھے تَعَجُّب میں ڈال دیتی ہے لیکن اب مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ انہیں کثیر علم عطا کیا گیا ہے۔'' (1)

عِلْم سیکھنے والوں کی بھیڑ:

﴿1129﴾......حضرت سیِّدُنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی ایک ایسی مجلس دیکھی کہ اگر سارے قُریش اس پر فَخْر کریں تو یہ ضرور ان کے لئے قابلِ فَخْر ہے۔ میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ راستہ تنگ پڑ گیا اور لوگوں کا ایسا تانتا بندھا کہ کوئی شَخْص ان کے درمیان سے گزر کر اِدھر اُدھر نہیں جاسکتا تھا۔ چنانچہ، میں حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس حاضر ہوا اور اِنہیں دروازے پر لوگوں کے جَمْع ہونے کی اِطلاع دی۔ انہوں نے فرمایا: ''میرے وضو کے لئے پانی لاؤ۔'' وضو کے بعد آپ بیٹھ گئے اور مجھ سے فرمایا: ''باہر جاؤ اور جو لوگ جمع ہیں ان سے کہو کہ جسے قرآنِ مجید یا اس کے حروف یا کسی اور بات کے مُتَعَلِّق سوال کرنا ہے وہ اندر آجائے۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے جیسے ہی لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی تو وہ داخل ہونا شروع ہوگئے یہاں تک کہ سارا گھر بھر گیا۔ پھر انہوں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے جس چیز کے مُتَعَلِّق بھی سوال کیا انہوں نے اس کا جواب دیا بلکہ ان کے سوال سے کچھ زیادہ ہی بیان کیا پھر فرمایا: ''اپنے بھائیوں کا خیال کرو۔'' چنانچہ، وہ لوگ باہر چلے گئے۔

پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''باہر جاؤ اور لوگوں سے کہو کہ جو قرآنِ مجید کی تفسیر یا تاویل پوچھنا چاہتا ہے وہ اندر آجائے۔'' راوی کہتے ہیں: میں باہر نکلا اور لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی تو وہ داخل ہونے لگے یہاں تک کہ سارا گھر بھر گیا۔ پھر لوگوں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے جو بھی سوال کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کا جواب دیا۔ بلکہ کچھ مزید علمی باتیں بھی بتائیں۔ پھر ان سے فرمایا: ''تم اپنے بھائیوں کا خیال کرو۔'' تو وہ باہر نکل آئے۔ پھر فرمایا: ''جاؤ اور نداء کرو کہ جس کا سوال حرام وحلال اور فقہ کے مُتَعَلِّق ہے وہ اندر

1......تفسیر ابن ابی حاتم، سورۃ الانبیاء، تحت الآیۃ ۳۰، ج۹، ص۳۲۰.

آ جائے۔'' میں نے نداء کی تو لوگ اندر داخل ہونے لگے یہاں تک کہ سارا گھر بھر گیا۔ اُنہوں نے جو پوچھا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے بڑھ کر انہیں جواب دیا پھر ان لوگوں سے فرمایا: ''اپنے بھائیوں کا خیال کرو۔'' چنانچہ، وہ باہر نکل گئے۔ تو مجھے حکم دیا کہ ''باہر جا کر لوگوں میں یہ صدا لگاؤ کہ جو فرائض اور اس جیسے دیگر مسائل دریافت کرنا چاہتا ہے وہ اندر آئے۔'' میں نے باہر آ کر لوگوں کو اندر آنے کا کہا تو وہ داخل ہونے لگے یہاں تک کہ پورا گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے ہر سوال کا کافی وشافی جواب دیا۔ پھر فرمایا: ''اپنے بھائیوں کا خیال کرو۔'' چنانچہ، وہ چلے گئے۔ پھر مجھے ارشاد فرمایا کہ ''جاؤ اور کہو کہ جو شخص عَرَبی زبان، اَشعار اور نادِر کلام کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہے وہ اندر آ جائے۔'' چنانچہ لوگ اندر داخل ہونا شروع ہوئے یہاں تک کہ گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے ہر سوال کا تسلی بخش جواب دیا۔'' راوی حضرت سیِّدُنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''اگر سارے قُریش اس مَجلس پر فخر کریں تو یہ ضرور ان کے لئے قابلِ فخر بات ہے۔ میں نے لوگوں میں ان جیسا نہیں دیکھا۔'' (1)

ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی سخاوت:

﴿1130﴾...... حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے کبھی کوئی گھر ایسا نہیں دیکھا جہاں حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے گھر سے زیادہ لوگوں کو کھلایا پلایا جاتا ہو۔''

﴿1131﴾...... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبد الرحمٰن بن ابی حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے کوئی گھر ایسا نہیں دیکھا جہاں حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے گھر سے زیادہ لوگوں کو کھانا، پانی، پھل فروٹ اور علم سیکھنا مُیَسَّر آیا ہو۔''

﴿1132﴾...... حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابی سُلَیْمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک ہزار درہم کا لباس خرید کر زیبِ تن فرمایا۔ (2)

گالی دینے والے پر نرمی:

﴿1133﴾...... حضرت سیِّدُنا ابنِ بُرَیْدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ

---

(1) ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر تبحر علم ابن عبّاس، الحديث: ٦٣٤٧، ج٤، ص٦٩٣.

(2) ......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، فضائل عبد الله بن عبّاس، الحديث: ١٩١٢، ج٢، ص٩٧٢، بدون "درهم فلبسه.

بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گالی دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم مجھے گالی دے رہے ہو جبکہ مجھ میں تین خصلتیں ہیں۔ میں کتابُ اللہ کی ایک آیت کی تلاوت کرتا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ اس آیت کے بارے میں جو میں جانتا ہوں اسے سب جان لیں اور جب میں سنتا ہوں کہ کوئی مسلمان حکمران عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ کرتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے اگرچہ میں کبھی اس سے اپنا کوئی فیصلہ نہ کرواؤں اور جب مسلمانوں کے کسی شہر پر بارش برسنے کا سنتا ہوں تو مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے اگرچہ میرے جانور وہاں نہ چرتے ہوں۔'' (1)

﴿1134﴾......حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''اگر فرعون بھی مجھے کہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے بَرَکت دے تو میں ضرور کہوں کہ ''اور تجھے بھی (اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت دے)۔'' (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِرشادات

﴿1135﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر ظُلم وزِیادتی کرنے پر اُتر آئے تو سرکشی کرنے والا پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ہموار ہو جائے۔'' (3)

کثرتِ اَموات کا ایک سبب:

﴿1136﴾......حضرت سیِّدُنا حَسَن بن مُسْلِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''جس قوم میں بھی ظُلم ظاہر ہوتا ہے اس میں کثرت سے اَموات واقع ہوتی ہیں۔'' (4)

بادشاہ کا خوف ہو تو کیا پڑھا جائے:

﴿1137﴾......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٠٦٢١، ج١٠، ص٢٦٦.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الادب، باب فی الیھودی والنصرانی یدعی له، الحدیث: ٣، ج٦، ص١٥٠.

3 ......الادب المفرد للبخاری، باب البغی، الحدیث: ٦٠١، ص١٦٧.

4 ......التمهید لابن عبدالبر، یحیی بن سعید الانصاری، تحت الحدیث: ٧٥٥، ج١٠، ص٢٦٢.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے فرمایا: ''جب تم کسی ظالم بادشاہ کے پاس جاؤ اور اس کے ظُلم کا اندیشہ ہو تو تین مرتبہ یہ پڑھ لیا کرو:

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنۡ خَلۡقِہٖ جَمِیۡعًا، اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحۡذَرُ، اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ الَّذِیۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡمُمۡسِکُ لِلسَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ اَنۡ تَقَعَ عَلَی الۡاَرۡضِ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ مِنۡ شَرِّ عَبۡدِہٖ فُلَانٍ، وَجُنۡدِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ وَاَشۡیَاعِہٖ مِنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ، اَللّٰھُمَّ کُنۡ لِیۡ جَارًا مِنۡ شَرِّھِمۡ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیۡرُکَ.

یعنی: اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی ساری مخلوق پر غالب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر بھی غالب ہے جس سے میں خوفزدہ ہوں۔ میں فلاں بندے اور فلاں کی جماعت اور اس کے پیروکار جن وانس کے شر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو ساتوں آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر اسی کے حکم سے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ان کے شر سے مجھے اپنی پناہ عطا فرما۔ تو جلیل الشان ہے۔ تیری پناہ والا ہی غالب ہے۔ تیرا نام بَرَکت والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (1)

مُختلف اَذکار کی بَرَکات:

﴿1138﴾...... حضرت سیِّدُنا ضَحّاک عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے فرمایا: ''جس نے ''بِسۡمِ اللّٰہ'' پڑھی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا۔ جس نے ''اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ'' کہا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔ جس نے ''اَللّٰہُ اَکۡبَر'' کہا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑائی بیان کی۔ جس نے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' پڑھا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توحید کا اقرار کیا اور جس نے ''لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ'' کہا وہ مطیع وفرمانبردار ہوا۔ یہ اَذکار اِنسان کے لئے جنّت میں رَونق وخزانہ ہوں گے۔'' (2)

اَنار، کی ایک خُصُوصِیَّت:

﴿1139﴾...... حضرت سیِّدُنا عبد الحمید بن جَعۡفَر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَکۡبَر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا اَنار کا (ایک ایک) دانہ تناوُل فرماتے۔ کسی نے اس کی وَجہ دریافت کی تو فرمایا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ زمین میں کوئی بھی انار کا دَرَخت ایسا نہیں جسے باردار (یعنی پھل کے قابل) کرنے کے لئے اس

1 ...... المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب الرجل یخاف...... الخ، الحدیث: ۲، ج۷، ص ۲۵.

2 ...... کتاب الدعاء للطبرانی، باب فضل التسبیح و التحمید، الحدیث: ۱۷۳۵، ص ۴۹۳.

میں جنّتی انار سے دانہ نہ ڈالا جاتا ہو، ہوسکتا ہے یہ وہی دانہ ہو۔'' (1)

ٹڈی کی عجیب حِکایت:

﴿1140﴾......حضرت سیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی بینائی جاتی رہی تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت ابن حَنَفِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں ناشتہ کیا تو اس دوران ہمارے دسترخوان پر ایک ٹڈی آ گری، میں نے اسے پکڑ کر حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف کر دیا اور عرض کی: ''اے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی! ہمارے دسترخوان پر ٹڈی گری ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میرا نام پکارا، میں نے عرض کی: ''میں حاضر ہوں۔'' فرمایا: ''اس ٹڈی پر سُرْیانی زبان میں لکھا ہے: ''بے شک میں رب ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں وحدہ لاشریک ہوں۔ ٹڈیاں میرے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ اسے میں اپنے بندوں میں سے جن پر چاہوں مُسَلَّط کر دیتا ہوں۔'' یا فرمایا: ''اپنے بندوں میں سے جن پر چاہوں پہنچا دیتا ہوں۔'' (2)

چند آیات کی تفسیر:

﴿1141﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: اس آیت مبارکہ،

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ ترجمۂ کنزالایمان: مگر وہ جو اللہ کے حُضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔ (پ۱۹، الشعراء: ۸۹)

سے مراد اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (3)

﴿1142﴾......حضرت سیِّدُنا حسین بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَاجِد فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمان بتایا کہ ''یَعْلَمُ خَآىِٕنَةَ الْاَعْیُنِ (پ۲۴، المؤمن: ۱۹)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰٦۱۱، ج۱۰، ص۲٦۳.

2 ......شعب الایمان للبیہقی، باب فی الصبر علی المصائب، الحدیث: ۱۰۱۳۱، ج۷، ص۲۳۳، بتغیرٍ.

3 ......کتاب الدعاء للطبرانی، باب تأویل قول اللّٰہ عزوجل ﴿اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾، الحدیث: ۱۵۸٦، ص۴۵۷.

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ۔ سے مراد یہ ہے کہ جب تم کسی عورت کو دیکھو تو اس سے خیانت (یعنی زیادتی) کا ارادہ کرتے ہو یا نہیں اور وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ (پ ٢٤، المؤمن: ١٩) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔ کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہیں کسی عورت پر قابو حاصل ہو جائے تو تم اس سے زِنا کرتے ہو یا اسے چھوڑ دیتے ہو۔" میرے والد صاحب فرماتے ہیں: "اس کے بعد حضرت سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه خاموش ہو گئے پھر فرمایا: "کیا میں تمہیں ان آیات کے ساتھ ملی ہوئی آیت کے مُتَعَلِّق نہ بتاؤں؟" میں نے کہا: "کیوں نہیں ضَرور بتایئے۔" فرمایا: "وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ (پ ٢٤، المؤمن: ٢٠) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے۔" یعنی وہ نیکی کا بدلہ نیکی سے اور بُرائی کا برائی سے دینے پر قادر ہے۔ اس کے بعد ہے: "اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ (پ ٢٤، المؤمن: ٢٠) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے۔" (1)

﴿1144﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوظَبیان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے اس آیت کریمہ،

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ (پ ٥، النساء: ١٣٥) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دیتے۔

کی تفسیر میں فرمایا کہ "دو آدمی قاضی کے پاس بیٹھ جائیں پھر قاضی کسی کا لحاظ نہ رکھے اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر پیش کرے۔" (2)

﴿1145﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابونَضرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا: "قیامت سے پہلے ایک پکارنے والا پکارے گا: "قیامت قائم ہوگئی، قیامت قائم ہوگئی۔" یہاں تک کہ ہر زندہ اور مردہ یہ پکار سنے گا۔ اس کے بعد پھر ایک ندا دینے والا فرمائے گا: لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ (پ ٢٤، المؤمن: ١٦) ترجمۂ کنزالایمان: آج کس کی بادشاہی ہے ایک اللہ سب پر غالب کی۔" (3)

---

1 ...... المعجم الاوسط، الحديث: ١٢٨٣، ج ١، ص ٣٥٢۔
تفسير الطبری، سورة المؤمن، تحت الآية ١٩، الحديث: ٣٠٣١٦، ج ١١، ص ٥٠.

2 ...... المصنف لابن ابی شيبة، كتاب البيوع والاقضية، باب فی الحكم يكون ...... الخ، الحديث: ١، ج ٥، ص ٣٥٤، بتغيرٍ.

3 ...... المستدرك، كتاب التفسير، تفسير سورة حٰمٓ المؤمن، باب الحواميم ديباج القرآن، الحديث: ٣٦٨٩، ج ٣، ص ٢٢٤.

﴿1146﴾......حضرت سیِّدُ نا شَقِیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ہمیں حج کے دنوں میں خُطبہ دیا۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سورۂ بَقَرہ کی تلاوت کرنے اور اس کی تفسیر بیان کرنے لگے۔ میں کہنے لگا کہ میں نے ان جیسا کلام کرتے نہ کسی آدمی کو دیکھا نہ سنا، اگر اہلِ فارس واہلِ روم اس کلام کو سُن لیں تو ضَرُور اسلام قبول کرلیں۔ ''(1)

ایک گناہ کئی گناہوں کا سَبَب ہوتا ہے:

﴿1147﴾......حضرت سیِّدُ نا ضَحَّاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''اے گناہ کرنے والے! گناہ کے برے اَنجام سے بے خوف مت رہ اور اگر تو اسے سمجھے تو جو گناہ کے نتیجے میں ہوتا ہے وہ ضرور اس گناہ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ، اِرْتِکابِ گناہ کے وقت تیرا کراماً کاتبین سے حیا نہ کرنا۔ اس گناہ سے بڑھ کر ہے جو تو کرتا ہے۔ تیرا ہنسنا جبکہ تو نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے ساتھ کیسا مُعامَلہ فرمانے والا ہے اس گناہ سے عظیم تر ہے۔ تیرا گناہ کرنے میں کامیابی ملنے پر خوش ہونا گناہ کرنے سے بڑھ کر ہے۔ تیرا گناہ میں کامیابی نہ ملنے پر غمگین ہونا اس گناہ سے بڑھ کر ہے جس کا تو اِرْتِکاب کرتا ہے اور جب تو گھر میں پردے لٹکائے گناہ میں مصروف ہو کہ ہوا سے پردے ہلنے لگیں تو تُو ڈر جائے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ جو تمہیں دیکھ رہا ہے اس سے تیرے دل کا پریشان ومُضْطَرِب نہ ہونا اس گناہ سے عظیم تر ہے جس کا تو اِرْتِکاب کرتا ہے۔ تیرا ناس ہو! کیا تجھے معلوم ہے کہ حضرت سیِّدُ نا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کس لَغْزِش کی وَجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں جِسْم کی بیماری اور مال کے ختم ہونے کی آزمائش (2) میں مُبْتَلا فرمایا تھا؟ بس یہی کہ ایک مظلوم مسکین نے اپنے ظُلْم کو دور کرنے

---

1 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب راى ابن عبَّاس جبريل فى بيت النبى، الحديث: ٦٣٤٤، ج٤، ص٦٩٢، "سورة البقرة" بدله "سورة النور".

2 ......حضرت سیِّدُ نا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش کو صدرُالْاَفاضِل، حضرت سیِّدُ نا نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی یوں بیان فرماتے ہیں کہ '' اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں، حُسنِ صورت بھی، کثرتِ اولاد بھی، کثرتِ اَموال بھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اِبْتِلاء میں ڈالا اور آپ کے فرزند واولاد مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے، تمام جانور جس میں ہزارہا اونٹ، ہزارہا بکریاں تھیں سب مر گئے، تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہو گئے، کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ کو ان چیزوں کے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حمدِ الٰہی بجالاتے تھے اور فرماتے تھے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لیا جب تک مجھے دیا اور میرے پاس رکھا......

کے لئے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے مدد طلب کی تھی لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس کی مدد نہ کر سکے، نہ ہی ظالم کو نیکی کرنے اور مسکین پر ظُلم سے باز رہنے کی تلقین کی۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں آزمائش میں مُبتلا فرما دیا۔'' [1]

تقدیر میں جھگڑنے والوں پر انفرادی کوشش:

﴿1149﴾......حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو کسی نے خبر دی کہ بابِ بنی سہم کے پاس کچھ لوگ مسئلۂ تقدیر پر جھگڑ رہے ہیں۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس جانے کے لئے اُٹھے۔ اپنی لاٹھی حضرت عِکْرِمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دی۔ پھر اپنا ایک بازو حضرت عِکْرِمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کندھے پر اور دوسرا حضرت طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کندھے پر رکھا۔ جب ان کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے جگہ کُشادہ کر دی۔ خوش آمدید کہا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس نہ بیٹھے۔

حضرت سیِّدُنا ابو شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْوَھَّاب اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ان لوگوں سے فرمایا: ''تم اپنا نَسَب بیان کرو تا کہ میں تمہیں پہچان لوں۔'' تو انہوں نے اپنا اپنا نَسَب بیان کیا یا ان میں سے ایک شخص نے ان کا نَسَب بیان کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف وخَشِیَّت نے خاموش کر رکھا ہے حالانکہ وہ لوگ گونگے ہیں نہ کلام کرنے سے عاجز، وہ ایسے عُلما، فُصَحا، شگفتہ وشیریں کلام اور مُعَزَّز لوگ ہیں جو اللہ

......اس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا میں اس کی مرضی پر راضی ہوں پھر آپ بیمار ہوئے تمام جسم شریف میں آبلے پڑے بدن مبارک سب کا سب زخموں سے بھر گیا سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اس کی دُعا سُن لی تو ہم نے دور کر دی جو تکلیف اسے تھی۔'' اس طرح کہ حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا، حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا، آپ نے بحکمِ الٰہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی۔'' (تفسیر خزائن العرفان، پ١٧، الانبیاء، تحت الآیہ:٨٣)

[1]......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم٨٤٨ ایوب نبی علیه السلام، ج١٠، ص٦٠.

عَزَّوَجَلَّ کے انعامات سے باخبر ہیں۔ باوجود اس کے جب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَظَمت وکبریائی کا تذکرہ کرتے ہیں تو ان کی عَقلیں قابو میں نہیں رہتیں، دل شِکَستہ ہو جاتے ہیں اور ان کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں۔ حتی کہ جب وہ اس کَیفِیَت سے اِفاقہ پاتے ہیں تو پاکیزہ اَعمال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف جلدی کرتے ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنی روایت میں اتنا زائد کیا ہے کہ''وہ حضرات اپنے آپ کو غافلین میں شُمار کرتے ہیں حالانکہ وہ عَقلمند و طاقتور ہوتے ہیں۔ وہ خود کو ظالموں اور خطا کاروں میں شُمار کرتے ہیں باوجودیکہ وہ نیکوکار اور گناہوں سے بیزار ہوتے ہیں مگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کسی قسم کی کثرت کے خواہاں نہیں ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے قلیل اَعمال پر راضی نہیں ہوتے اور نہ ہی اَعمال کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتے ہیں۔ تم جہاں کہیں بھی ان سے ملو گے انہیں غمگین اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرنے والے پاؤ گے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت سیِّدُنا ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنی مَجلِس میں واپس لوٹ آئے۔'' [1]

منکرِ تقدیر پر غَضَب:

﴿1150﴾......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: ''کوئی تقدیر کا منکر میرے پاس ہو تو میں اس کا سر پھوڑ دوں۔'' لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: ''اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوحِ محفوظ کو سفید موتی سے پیدا فرمایا۔ اس کے دونوں پہلو سرخ یاقوت کے ہیں۔ اس کا قلم نور کا ہے۔ اس کی لکھائی نور کی ہے۔ اس کی چوڑائی زمین وآسمان کی درمیانی وسعت کے برابر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر روز اسے 360 مرتبہ مُلاحَظہ فرماتا ہے۔ ہر نظر پر اَشیاء تخلیق فرماتا ہے، زندہ کرتا، مارتا، عزت عطا فرماتا اور ذلیل کرتا ہے۔ الغرض وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' [2]

تکالیف کیسے دُور ہوتی ہیں:

﴿1151﴾......حضرت سیِّدُنا ابوغالِب خُلْجِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم فرائض کی اَدائیگی اپنے اوپر لازم کر لو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ایوب علیه السلام، الحدیث: ۲۳۱، ص ۷۹، بتغیر.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۶۰۵، ج۱۰، ص ۲۶۰.

جو اپنے حُقُوق مُقَرَّر فرمائے ہیں انہیں ادا کرو اور اس پر اسی سے مدد طَلَب کرو کیونکہ وہ پَرْوَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے میں صِدقِ نیّت اور ثواب کی طَلَب دیکھتا ہے تو اس کی تکالیف دور فرما دیتا ہے اور وہ مالک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

رِزق میں کمی کا ایک سَبَب:

﴿1152﴾......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''بلاشُبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر مومن و فاسق کا رزق لکھ دیا ہے۔ پس اگر وہ رزقِ حلال ملنے تک صبر کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عطا فرماتا ہے اور اگر بے صبری سے کام لے اور حرام کی طرف قدم بڑھائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رزقِ حلال میں کمی فرما دیتا ہے۔''

﴿1153﴾......حضرت سیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے اس آیت مبارکہ،

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝۲ (پ ۲۰، العنکبوت: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو اس کی امت کی طرف مبعوث فرماتا ہے تو وہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام اپنی حیاتِ ظاہری تک ان کے درمیان رہتا ہے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی رُوح قَبْض فرمالیتا ہے تو اس کی اُمّت یا جو ان میں سے چاہتا ہے، کہتا ہے: ''ہم اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت اور طریقہ کار پر کاربند ہیں۔'' پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں کسی آزمائش میں مُبتلا کرتا ہے تو جو شخص اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت پر ثابت قدم رہتا ہے وہ سچا اور جو اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے طریقے سے پھر کر کوئی دوسرا راستہ اپنا لیتا ہے وہ جھوٹا ہے۔''

ایک قَدری کی توبہ کا عجیب واقعہ:

﴿1154﴾......حضرت سیِّدُنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: تم سے پہلی اُمّت میں ایک شخص تھا جو تقدیر کا منکر تھا اور اپنی بیوی سے بُرا سُلوک کیا کرتا

تھا۔ ایک مرتبہ وہ ایک ویرانے کی طرف نکلا تو وہاں اسے ایک کھوپڑی ملی جس پر لکھا تھا کہ ''اسے جلا کر اس کی خاک ہوا میں اُڑا دی جائے گی۔'' اس نے وہ کھوپڑی اُٹھائی اور اسے ٹوکری میں رکھ کر اپنی بیوی کے حوالے کر دیا۔ پھر بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے لگا اور کچھ ہی دنوں بعد وہ کسی سَفَر پر چلا گیا۔ پیچھے اس کی بیوی کے پاس پڑوسنیں آئیں اور کہنے لگیں: ''اے اُمِّ فُلاں! اب تیرا شوہر تیرے ساتھ اچھا سُلوک کرنے لگا ہے اس نے تیرے پاس کوئی چیز امانت تو نہیں رکھوائی؟'' بیوی نے کہا: ''ہاں! یہ ٹوکری امانت رکھوائی ہے۔'' تو وہ عورتیں اسے بھڑکانے لگیں اور کہا کہ ''اس میں تیرے شوہر کی مَعْشُوقہ کا سر ہے۔'' یہ سُن کر اس کی بیوی آگ بگولا ہوگئی۔ اس نے ٹوکری لی۔ اُسے کھولا تو اس میں واقعی ایک کھوپڑی نکلی۔ پڑوس کی عورتوں نے کہا: ''اے اُمِّ فُلاں! تم نہیں جانتیں کہ تم نے اس کے ساتھ کیا کرنا ہے؟ ایسا کرو کہ اسے جلا کر اس کی راکھ ہوا میں اُڑا دو۔'' چنانچہ، اُس نے ایسا ہی کیا۔ جب اس کا شوہر سَفَر سے واپس لوٹا تو بیوی کو غَیظ وغَضَب سے بھرپور پا کر ٹوکری کے مُتَعَلِّق پوچھا۔ اس کی بیوی نے اسے سارا واقعہ کہہ سُنایا تو وہ قدری کہنے لگا: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لاتا اور تقدیر کے حق ہونے کا اِقرار کرتا ہوں۔'' چنانچہ، اس نے ''تقدیر کے اِنکار سے توبہ کر لی۔

ایک صالح وخائف نوجوان:

﴿1155﴾...... حضرت سیِّدُنا مُقاتِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''تم سے پہلی اُمَّت میں ایک شخص تھا جس نے 80 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی پھر اچانک اس سے کوئی خطا سرزد ہوگئی جس کی وَجْہ سے وہ بَہُت خوفزدہ ہوا۔ اسی خوف کے عالَم میں وہ ایک بیابان میں آیا اور اسے مُخاطَب کر کے کہنے لگا: ''اے بیابان! تجھ میں ریت کے ٹیلے، جھاڑیاں، رِینگنے والے جانوروں کی بَہُت تعداد ہے، تو کیا تجھ میں کوئی ایسی جگہ بھی ہے جو مجھے میرے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے چھپا لے؟'' بیابان نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے جواب دیا: ''اے فُلاں! مجھ میں موجود ہر دَرَخت اور جھاڑی پر ایک فِرِشتہ مُقرّر ہے۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیسے چھپا سکتا ہوں؟'' پھر وہ آدمی سَمُنْدر کے پاس آیا، اسے پکارا اور کہا: ''اے گہرے پانی اور کثیر مچھلیوں والے سَمُنْدر! بتا کیا تجھ میں کوئی ایسی جگہ ہے جو مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ سے چھپا لے؟'' سَمُنْدر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بول اٹھا: ''اے فلاں! میرے اندر جو بھی کنکری یا جانور ہے اس پر ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ

سے کس طرح چھپا سکتا ہوں؟'' اس کے بعد اس شخص نے پہاڑوں کا رُخ کیا ان کے پاس آیا اور کہا: ''اے آسمان کی طرف بلند ہونے والے کثیر غاروں والے پہاڑو! کیا تم میں کوئی ایسی جگہ ہے جو مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ سے چھپا سکے؟'' پہاڑوں نے جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمارے اندر کوئی کنکری اور کوئی غار ایسا نہیں جس پر ایک نگہبان فِرِشتہ مُقرَّر نہ ہو تو ہم تجھے کہاں چھپا سکتے ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: ''پھر وہ شخص اسی جگہ قیام پذیر ہوکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور توبہ میں مصروف رہنے لگا بالآخر جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے رو کر عرض کی: ''اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! میری رُوح قَبض کر کے فوت شدہ اَرواح اور میرا جسم فوت شُدہ اَجسام سے ملا دے اور مجھے قیامت کے دن نہ اُٹھانا۔''

﴿1156﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن اَبِی مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے مکّہ مکرّمہ سے مدینہ مُنوَّرہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا جاتے ہوئے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی صحبتِ بابرکت اختیار کی۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راستے میں جب کہیں پڑاؤ ڈالتے تو آدھی رات تک عبادت کرتے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا اَیُّوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی تلاوت کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتایا کہ ''ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾ (پ٢٦،ق:١٩)

ترجمۂ کنز الایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

تو آپ اسے ٹھہر ٹھہر کر بار بار پڑھنے اور آنسو بہانے لگے۔'' (1)

زبان کی حِفاظت:

﴿1157﴾......حضرت سیِّدُنا سَعِید جُرَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنی زبان کی نوک ہاتھ سے پکڑ کر فرما رہے ہیں: ''تجھ پر

1......فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل،فضائل عبدالله بن عبّاس،الحديث: ١٨٤٠،ج٢،ص٩٥٠.

اَفسوس ہے! اچھی بات کہہ کہ اسی میں تیرا فائدہ ہے اور بری بات سے خاموش رہ کہ اسی میں تیری سلامتی ہے۔'' دیکھنے والے نے اس کی وَجہ دریافت کی تو فرمایا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ قیامت کے دن آدمی اپنی زبان کی وَجہ سے سب سے زیادہ خسارہ اُٹھائے گا۔'' (1)

مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ:

﴿1158﴾......حضرت سیِّدُنا عِکرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''مجھے کسی مسلمان گھرانے کی مہینہ بھر یا ہفتہ بھر یا جتنے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے اتنے دن کفالت کرنا نفلی حج کرنے سے زیادہ مَحْبُوب ہے اور میں اپنے کسی مسلمان بھائی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دَانِق (یعنی درہم کے چھٹے حصہ) کے برابر مال ہدیہ کروں یہ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے میں دینار خرچ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔'' (2)

درہم و دینار بننے پر شیطان کی خوشی:

﴿1159﴾......حضرت سیِّدُنا ضَحَّاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: جب درہم و دینار بنائے گئے تو ابلیس نے انہیں پکڑ کر اپنی آنکھوں سے لگایا اور کہا: ''تم میرے دل کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ میں تمہارے ذریعے لوگوں کو سرکش و کافر بناؤں گا اور تمہاری وَجہ سے میں لوگوں کو جَہَنَّم میں داخل کراؤں گا۔ میں اس آدمی سے خوش ہوں جو دنیا کی مَحَبَّت میں مُبتلا ہو کر تمہاری غلامی کرنے لگے۔'' (3)

﴿1160﴾......حضرت سیِّدُنا ابنِ اَبی مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''(نیک و باکمال) لوگ دنیا سے چلے گئے اب صرف ''نَسْنَاس'' باقی رہ گئے ہیں۔ کسی نے پوچھا: ''نَسْنَاس'' کون ہیں؟'' فرمایا: ''جو نیکیوں کا لبادہ اوڑھے رہتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ نیک نہیں ہوتے۔'' (4)

---

1 ......الزھد للامام احمدبن حنبل،اخبارعبداللّٰہ بن عبَّاس،الحدیث:۱۰۴۷، ص۲۰۶.

2 ......صفۃ الصفوۃ،الرقم۱۱۹عبداللّٰہ بن العبَّاس بن عبدالمطلب،ج۱،ص۳۸۴.

3 ......صفۃ الصفوۃ،الرقم۱۱۹عبداللّٰہ بن العبَّاس بن عبدالمطلب،ج۱،ص۳۸۴.

4 ......الزھدالکبیرللبیھقی،فصل فی العزلۃ والخمول،الحدیث:۲۱۹،ص۱۲۳،عن ابی ھریرہ.

﴿1161﴾......حضرت سیِّدُ نا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ عَقلیں ماند پڑ جائیں گی یہاں تک کہ تم ان میں کوئی بھی عَقل والا نہ پاؤ گے۔''

﴿1162﴾......حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا امیرِ مُعاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے اِستفسار فرمایا: ''کیا آپ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مِلَّت پر ہیں؟'' میں نے کہا: ''نہیں! اور نہ ہی مِلَّتِ عثمان پر ہوں بلکہ میں تو حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مِلَّت پر ہوں۔''[1]

گریہ وزاری:

﴿1163﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو رَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی یہ جگہ (یعنی آنسو بہنے کی جگہ کثرتِ گریہ کے سبب) پرانے تسمے کی طرح ہوگئی تھی۔''[2]

﴿1164﴾......حضرت سیِّدُ نا اَیُّوب سَخْتِیَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت سیِّدُ نا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''میں نے حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُرُمات کی تعظیم کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں جب بھی انہیں یاد کر کے رونا چاہتا ہوں تو رو لیتا ہوں۔''[3]

سفید پرندہ کفن میں داخل ہوگیا:

﴿1165﴾......حضرت سیِّدُ نا مَیْمُوْن بن مِہْران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں طائف میں حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے جنازے میں شریک تھا۔ جب ان کا جنازہ نماز کے لئے رکھا گیا تو اچانک ایک سفید پرندہ آیا جو ان کے کفن میں گھس گیا لوگوں نے اسے تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا۔ پھر جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قبر پر اینٹیں درست کی گئیں تو ہم نے ایک آواز سنی لیکن آواز والا دکھائی نہ دیا اس نے کہا:

---

1 ......شرح اصول اعتقاداهل السنة والجماعة، سياق......في الحث على التمسك......الخ، الحديث:۱۳۳، ج۱، ص۹۳.

2 ......فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل، فضائل عبدالله بن عبّاس، الحديث:۱۸۴۳، ج۲، ص۹۵۲.

3 ......فضائل الصحابة للاما م احمدبن حنبل، فضائل عبدالله بن عبّاس، الحديث:۱۸۳۸، ص۹۵۰.

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔ (1)

(پ ۳۰،الفجر:۲۷تا۳۰)

حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بن زُبَیر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی مُہاجِرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حق کی خاطر لڑنے والے، سچ بولنے والے، حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لُعاب دہن سے گھٹی پانے والے، خاندانی شرافت والے، رات کو قیام کرنے والے، لگاتار روزے رکھنے والے، بے مثال شمشیر زن، پختہ رائے والے، بہادروں کو للکارنے والے، حافظِ قرآن، حُضُور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت کے پیروکار، امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے رفیق، حُضُور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرت سیِّدَتُنا صَفِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پوتے، حُضُور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفا شِعار زوجہ ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھانجے، مُعاملہ کی گہرائی تک جانے والے اور جنگ میں خون سے لت پت ہونے والے ہیں۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''مخلوق کی کثرت پر حق کو غالب کر دینے کا نام تصوُّف ہے۔''

رحمتِ عالَم کا بابَرَکت خون:

﴿1166﴾......حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دربارِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ مکی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پچھنے لگوا رہے ہیں۔ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے عبد اللّٰہ! یہ

---

1 ......صفة الصفوة،الرقم۱۱۹ عبدالله بن العبّاس بن عبدالمطلب،ذكر وفاة ابن عبّاس،ج۱،ص۳۸۴.

خون لے جاؤ اور ایسی جگہ محفوظ کر آؤ جہاں کوئی نہ دیکھے۔'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: باہر جا کر مَیں نے سارا خون پی لیا[1]۔ جب خدمتِ اقدس میں لوٹ کر آیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''اے عبد اللہ! خون کہاں محفوظ کیا؟'' عرض کی: ''ایسی جگہ جہاں کوئی نہیں دیکھ سکتا۔'' کیونکہ میں سمجھ گیا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لوگوں کے مُطَّلَع ہونے کا اندیشہ تھا۔ ارشاد فرمایا: ''شاید تم نے اسے پی لیا ہے۔'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' فرمایا: ''تمہیں خون پینے کا کس نے کہا تھا۔ خرابی ہے تیرے لئے لوگوں سے اور ان کے لئے تجھ سے[2]۔''[3]

﴿1167﴾...... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے خادم حضرت کَیْسَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحِبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضری کے لئے آئے تو دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس ایک برتن تھا جس سے وہ کچھ پی رہے تھے۔ فارغ ہونے کے بعد وہ بھی بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''تم فارغ ہو گئے ہو؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' حضرت سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے انہیں کیا حکم دیا تھا؟'' ارشاد فرمایا: ''پچھنے لگوانے سے جو خون نکلا تھا وہ کسی محفوظ جگہ رکھ آنے کو دیا تھا۔'' حضرت سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

---

1 ...... سیِّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فُضلات (یعنی پیشاب وخون وغیرہ) طاہر وطیِّب ہیں ہمارے لئے ان کا کھانا پینا حلال ہے۔'' (فتاوی رضویہ، ج۱، ص۴۳۵)

2 ...... ''خرابی ہے تیرے لئے لوگوں سے۔'' اس کی شرح میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن عبد الباقی زرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو محاصرہ کر کے شہید کر دیا گیا اور پھر سولی چڑھایا گیا یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے حجاج وغیرہ کی طرف سے خرابی ہے۔'' اور ''لوگوں کے لئے تجھ سے'' اس کی شرح میں فرماتے ہیں: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قاتلوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قتل کرنے اور کعبہ معظّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی بے حرمتی کا جو بہت بڑا گناہ اپنے سر لیا وہ ان لوگوں کے لئے خرابی ہے۔'' (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ ج۵، ص۵۴۶)

3 ...... المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، شراب ابن الزُبَير دم النبي بعد احتجامه، الحديث: ٦٤٠٠، ج٤، ص٧١٧.

حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! انہوں نے تو اسے پی لیا ہے۔'' حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار فرمایا: ''کیا واقعی تم نے اسے پی لیا ہے؟'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''جی ہاں!'' ارشاد فرمایا: ''کیوں؟'' عرض کی: ''میں نے چاہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بابرکت خون میرے پیٹ میں چلا جائے۔'' تو حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا ہاتھ مبارک حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے سر پر رکھا اور ارشاد فرمایا: ''خرابی ہے تیرے لئے لوگوں سے اور لوگوں کے لئے تجھ سے۔ تجھے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی مگر یہ کہ قسم پوری کرنے کے لئے (1)۔'' (2)

یزید پلید کی بَیْعَت سے کُھلا اِنکار:

﴿1168﴾......حضرت سیِّدُنا قاسم بن محمد بن اَبی بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خبر ملی کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر، حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ یزید کی بَیْعَت سے بچنے کے لئے مدینہ طَیِّبہ سے مَکّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا روانہ ہوگئے ہیں۔ چنانچہ، جب حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم مَکّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لائے تو مقامِ تنعیم میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات ہوئی۔ مُسکراتے ہوئے ان سے ان کے اَقارب ودوستوں کا حال دریافت کیا اور جس معاملے کی خبر ملی تھی اس کے بارے میں کچھ نہ کہا۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر، حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن اَبی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مُلاقات ہوئی تو ان سے

---

1 ......یہاں اِس فرمان باری تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے: ''وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ﴿۷۱﴾'' (پ۱۶، مریم: ۷۱)

ترجمۂ کنز الایمان: ''اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو، تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔''

صدرُالاَفاضِل مُفسِّرِ شہیر مُفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیت کے پہلے حصہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''نیک ہو یا بد، مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب ان کا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اٹھے گی: اے مومن! گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ (یعنی گرمی) سرد کردی ہے۔ حَسَن وقتادہ (رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی) سے مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔'' اور دوسرے حصۂ آیت کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ''یعنی وُرُودِ جہنم قضائے لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم کیا ہے۔''

(تفسیر خزائن العرفان، پ۱۶، مریم، تحت الآیۃ: ۷۱)

2 ......جزء ابن الغطریف، الحدیث: ۶۵، ص ۶۶، مختصرًا.

یزید کی بَیْعَت کے بارے میں تبادلہ خیال کیا اور پھر حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر فرمایا کہ ''یہ سب تم نے ہی کیا ہے کہ ان دو آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور یہ مُعاملہ تیار کر لیا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کہا: ''میں کسی قسم کی مخالفت کے درپے نہیں ہوں۔ البتہ ایک ساتھ دو آدمیوں کے ہاتھ پر بَیْعَت کرنا مجھے پسند نہیں۔ کیونکہ اگر میں دونوں کی بَیْعَت کر لوں تو پھر دونوں میں سے کس کی اِطاعت کروں گا؟ اگر آپ حکومت کے اَہل نہیں ہیں تو یزید کی بَیْعَت کر لیجئے ہم بھی آپ کے ساتھ اس کی بَیْعَت کر لیں گے۔'' یوں جب سب نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تو حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ''یاد رکھو! مجھے بہت سارے لوگوں کی باتیں پہنچی ہیں جو قابلِ غور ہیں اور مجھے ان لوگوں کے بارے میں مختلف افواہیں پہنچی ہیں جنہیں میں سراسر جھوٹ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ لوگ بات سننے اور اطاعت کرنے والے ہیں اور جس صلح میں پوری اُمت داخل ہے یہ بھی اس میں داخل ہیں۔'' (1)

یزید پلید کا خط پھینک دیا:

﴿1169﴾...... حضرت سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ یزید نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف خط لکھا کہ میں ایک چاندی کی کڑی، دو سونے کی بیڑیاں اور ایک چاندی کا طوق بھیج رہا ہوں اور میں نے قسم کھائی ہے کہ تم ان چیزوں کو پہن کر ضرور میرے پاس آ ؤ گے۔'' تو حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کا خط پھینک کر فرمایا:

وَلَا اَلِیْنُ لِغَیْرِ الْحَقِّ اَسْئَلُہٗ   حَتّٰی یَلِیْنَ لِضَرْسِ الْمَاضِغِ الْحَجَرُ

ترجمہ: میں ناحق مطالبے کو پورا کرنے کے لئے معمولی سی نرمی بھی اختیار نہیں کروں گا یہاں تک کہ چبانے والی داڑھوں کے لئے پتھر نرم ہو جائیں۔'' (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بے مثل شہادت:

﴿1170﴾...... حضرت سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

1 ...... اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر ما یقال عند وداع الکعبۃ...... الخ، الرقم ۷۱۰، ج۱، ص ۳۴۴، مختصرًا.

2 ...... المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب سبب قتال ابن الزُّبَیر مع یزید، الحدیث: ۶۳۹۳، ج۴، ص ۷۱۱.

عَنْہ کے وِصال کے بعد حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے یزید کی اطاعت کرنے سے اِنکار کرتے ہوئے علانیہ طور پر اسے برا بھلا کہا۔ جب یزید کو اس کا پتا چلا تو اس نے قسم کھائی کہ انہیں گرفتار کر کے طوق پہنا کر میرے دربار میں لایا جائے ورنہ میں ان پر لشکر کشی کروں گا۔ لوگوں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی کہ ''ہم آپ کے لئے چاندی کا ایک طوق بنا دیتے ہیں آپ اسے کپڑوں کے نیچے پہن لیجئے گا تاکہ یزید کی قسم بھی پوری ہو جائے اور آپ کے لئے صلح کا بہتر راستہ بھی نکل آئے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قسم کو پورا نہ کرے۔'' پھر یہ شعر پڑھا:

وَلَا اَلِیْنُ لِغَیْرِ الْحَقِّ اَسْئَلُہٗ   حَتّٰی یَلِیْنَ لِضَرْسِ الْمَاضِغِ الْحَجَرُ

ترجمہ: میں ناحق مطالبے کو پورا کرنے کے لئے معمولی سی نرمی بھی اختیار نہیں کروں گا یہاں تک کہ چبانے والی داڑھوں کے لئے پتھر نرم ہو جائیں۔

پھر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے عزت والے معاملہ میں تلوار کا وار، ذلت والے معاملہ میں کوڑے کی ضرب سے زیادہ مَحْبُوب ہے۔'' پھر لوگوں کو اپنے ہاتھ پر بَیْعَت کرنے کی دعوت دی اور یزید کی مخالفت کا اِعلان کر دیا۔ اُدھر یزید نے حُصَیْن بن نُمَیْر کِنْدِی کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جنگ کرنے کے لئے بھیج دیا اور اس سے کہا کہ ''اے گدھے کے بچے! قُرَیْش کی دھوکہ بازیوں سے بچ کر رہنا اور ان کے ساتھ صرف نیزوں اور گھوڑوں سے مقابلہ کرنا (یعنی صلح میں نہ پڑ جانا)۔'' چنانچہ، وہ مکہ مکرمہ پہنچا تو حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس کے ساتھ بھرپور جنگ کی اور حُصَیْن نے (مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) کعبہ مُعَظَّمہ تک کو جلا ڈالا۔ مگر جب اسے یزید پلید کے مرنے کی خبر ملی تو وہ بھاگ نکلا۔ یزید کی موت کے بعد مَرْوَان بن حَکَم نے لوگوں کو اپنے ہاتھ پر بَیْعَت کرنے کا کہا۔ جب مَرْوَان مر گیا تو عبدالملک بن مروان نے اپنے ہاتھ پر بَیْعَت کرنے کا اِعلان کیا اور حَجّاج کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے مکۂ مکرمہ روانہ کیا، حَجّاج مکہ پہنچا تو جبلِ ابو قُبَیْس پر چڑھ کر وہاں مَنْجَنِیْق نَصْب کی اور مَسْجِدِ حرام میں حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور ان کے اَصحاب پر پتھر برسائے۔

جب حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کا دن طُلُوع ہوا تو اس دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صُبح سویرے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت اَبی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں آئے، اس وقت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ سو برس کی تھیں اور ابھی تک ان کا کوئی دانت گرا تھا نہ بینائی میں کچھ فرق آیا تھا۔ والدہ ماجدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پوچھا: ''اے عبد اللہ! تمہاری جنگ کا کیا ہوا؟'' عرض کی: ''دُشمن فُلاں مَقام تک پہنچ چکا ہے۔'' یہ کہہ کر مُسکرا دیئے اور کہا کہ ''بِلاشُبہ موت ہی میں راحت و آرام ہے۔'' والدہ نے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! شاید تم نے میرے لئے موت کی تمنّا کی ہے لیکن مجھے تو اس وقت تک مرنا پسند نہیں جب تک تمہارا کچھ فیصلہ نہ ہو جائے۔ اگر تم اِقتِدار حاصل کر لو گے تو اس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور اگر تم قتل کر دیئے گئے تو میں اسے باعثِ ثواب سمجھوں گی (کہ میرا بیٹا راہِ حق میں شہید ہو گیا) پھر حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی والدہ کو اَلوَداع کہا تو والدہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''بیٹا! تم قتل کے خوف سے اپنے دِین کی کوئی خصلت نہ چھوڑنا۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں سے نکل کر مَسجِد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے عرض کی کہ ''ہم دشمن سے صُلح کی بات چیت نہ کر لیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا یہ صُلح کا وقت ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر دشمن تمہیں اس وقت کعبہ کے اندر بھی پا لیں تو ضرور ذبح کر ڈالیں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ شعر پڑھا:

وَلَسْتُ بِمُبْتَاعِ الْحَيَاةِ بِذِلَّةٍ ۔۔۔ وَلَا مُرْتَقٍ مِنْ خَشْيَةِ الْمَوْتِ سُلَّمَا

ترجمہ: میں ذلت ورُسوائی کے بدلے میں زندگی کا خریدار نہیں ہوں اور نہ ہی موت کے ڈر سے سیڑھی پر چڑھنے والا ہوں۔

پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے رُفقا کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''جس طرح تمہارے چہرے غُصّہ سے بھرپور ہیں اس طرح تمہاری تلواریں بھی غُصّہ سے آگ اُگلیں، کسی کی تلوار نہ ٹوٹنے پائے کہ وہ پھر عورت کی طرح ہاتھوں سے اپنا دِفاع کرنے لگے۔ بخدا! جب بھی کسی لشکر سے میرا سامنا ہوا تو میں ہمیشہ صفِ اوّل میں رہا اور مجھے جو بھی زخم لگا میں نے اس کا اتنا ہی درد محسوس کیا جتنا اس پر دوا لگانے سے ہوتا ہے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شامیوں پر حملہ کر دیا اور آپ کے پاس دو تلواریں تھیں۔ سب سے پہلے اسود نامی آدمی سے مُقابلہ ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تلوار کے ایک ہی وار میں اس کی ٹانگ کاٹ دی۔ اس نے بکواس کی: ''اُخ (غُصّہ کے وقت کی آواز) اے زانیہ کے بیٹے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے کالی عورت کے مَردُود بیٹے! کیا حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زانیہ ہیں؟'' پھر شامیوں کو مسجد سے مار بھگایا۔ اسی طرح مُسَلسَل ان پر حملے کرتے رہے اور انہیں مَسجِد سے دور بھگاتے رہے اور ساتھ ساتھ فرماتے رہے: ''کاش کوئی ایک شخص بھی میرا ہم پلہ ہوتا تو میں اس کے لئے کافی ہوتا۔'' راوی بیان

کرتے ہیں کہ ''مَسْجِد کی چھت پر حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے کچھ مددگار چڑھے ہوئے تھے جو دشمنوں پر اینٹیں برسا رہے تھے۔ اتفاق سے ایک اینٹ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سر کے درمیان آ لگی جس سے سر پھٹ گیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ٹھہر گئے اور فرمانے لگے:

وَلَسْنَا عَلَى الْاَعْقَابِ تَدْمِيْ كُلُوْمُنَا   وَلٰكِنْ عَلٰى اَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدَّمَا

ترجمہ: ہم وہ لوگ نہیں کہ پیٹھ پھیرنے کی وجہ سے ہماری ایڑیوں پر خون گرتا ہو بلکہ سینہ سپر ہونے کی وجہ سے ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا زمین پر تشریف لے آئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دو خادم یہ کہتے ہوئے ان پر جھکے کہ ''بندہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر حملہ کرتا ہے اور اس سے بچتا ہے۔'' پھر شامیوں کی ایک جماعت نے آگے بڑھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سرِ مبارک تن سے جدا کر دیا۔ (1)

﴿1171﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو مسجدِ حرام میں شہید کیا گیا اس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ شامیوں کے لشکر مَسْجِد کے دروازوں سے داخل ہونا شروع ہوئے۔ جب کچھ لوگ مَسْجِد میں داخل ہوتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تن تنہا مردانہ وار ان پر حملہ کرتے اور اِنہیں مَسْجِد سے نکال دیتے۔ اسی دوران مَسْجِد کی ایک اینٹ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سر پر آ لگی جس کے گہرے زخموں کی تاب نہ لا کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ زمین پر تشریف لے آئے۔ اس وقت ان اَشعار کی مثل رَجَزِیہ اَشعار زبان پر تھے:

أَسْمَاءُ اِنْ قُتِلْتُ لَاتَبْكِيْنِيْ   لَمْ يَبْقَ اِلَّا حَسَبِيْ وَدِيْنِيْ

وَصَارِمٌ لَانَتْ بِهٖ يَمِيْنِيْ

ترجمہ: اے (میری والدہ ماجدہ) اسماء! اگر میں شہید ہو جاؤں تو مجھ پر مت رونا چونکہ صرف میرا حَسَب و دِین اور ایک تلوار جس پر میرا دایاں ہاتھ نرم پڑ گیا، باقی رہ جائے گی۔'' (2)

---

1 ......المستدرك، الحديث: ٦٣٩٤، باب ذكر قتال ابن الزُّبَير مع حصين بن نمير، الحديث: ٦٣٩٥، ص ٧١١۔
اخبار مكة للفاكهي، ذكر قتال ابن الزُّبَير......الخ، الحديث: ١٦٥٢/١٦٥٣/١٦٥٤، ج٢، ص ٣٥١.

2 ......تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، الرقم ٣٢٩٧ عبدالله بن الزُّبَير، ج٢٨، ص ٢٢٥.

﴿1172﴾......حضرت سیِّدُ نا عُرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا شامیوں پر حملہ آور ہوتے یہاں تک کہ انہیں مَسْجِدِ حرام کے دروازوں سے باہر نکال دیتے اور فرماتے جاتے: ''کاش! کوئی ایک شخص بھی میرا ہم پلہ ہوتا تو میں اس کے لئے کافی ہوتا۔''

اور یہ رجز پڑھتے تھے:

وَلَسْنَا عَلَى الْاَعْقَابِ تَدْمِیْ كُلُوْمُنَا وَلٰـكِنْ عَـلٰـى اَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَا

ترجمہ: ہم وہ لوگ نہیں کہ پیٹھ پھیرنے کی وجہ سے ہماری ایڑیوں پر خون گرتا ہو بلکہ سینہ سپر ہونے کی وجہ سے ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔ (1)

پیدا ہوتے ہی بارگاہِ رسالت میں حاضری:

﴿1173﴾......حضرت سیِّدُ نا ہشام بن عُرْوَہ اور حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ بنت مُنْذِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم بیان کرتے ہیں: ''حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کی۔ اس وقت وہ حضرت عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حمل سے تھیں۔ جب ان کی ولادت ہوئی تو اس وقت تک دودھ نہ پلایا جب تک حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں لے کر حاضر نہ ہوئیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اپنی گود میں لیا اور ایک چھوارا (یعنی خشک کھجور) منگوا کر اسے چبایا اور انہیں گھٹی دی۔ چنانچہ، دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لُعابِ دَہَن ان کے پیٹ میں داخل ہوا جو چھوارے سے ملا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام عبد اللہ رکھا۔''

حضرت سیِّدُ نا شُعَیب اپنی رِوایت میں بیان کرتے ہیں: ''حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چھوارا منگوایا، ہم نے کچھ دیر تلاش کر کے پیش کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے چبا کر حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے منہ میں ڈال دیا۔'' (2)

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الادب، باب الرخصة فی الشعر، الحدیث: ۷۴، ج۶، ص۱۸۲.

(2) المرجع السابق، کتاب المغازی، باب ما قالوافی مهاجرالنبی، الحدیث: ۱۵، ج۸، ص۴۶۰۔

صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیك المولود......الخ، الحدیث: ۵۶۱۶، ص۱۰۶۰.

حَجّاج ومُختار ثَقَفِی کے بارے میں پیشین گوئی:

﴿1174﴾......حضرت سیِّدُنا یَعْلٰی تَیْمِی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے تین روز بعد مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوا تو دیکھا کہ ابھی تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی لاش مبارک سُولی پر تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ ماجدہ لاش مبارک کے پاس آئیں اس وقت وہ انتہائی ضَعِیْفُ الْعُمْر اور نابینا تھیں۔ انہوں نے حَجّاج سے کہا: ''کیا ابھی تک اس شہسوار کے اُترنے کا وقت نہیں آیا؟'' حَجّاج بولا: ''یہ مُنافِق ہے۔'' حضرت سیِّدَتُنا اَسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ منافق نہیں تھا۔ بِلاشُبہ یہ روزہ دار، عبادت گزار اور نیکوکار تھا۔'' حَجّاج نے کہا: ''اے بڑھیا! واپس چلی جا! بے شک تیری عَقْل زائل ہوگئی ہے۔'' حضرت سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''نہیں! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب سے میں نے حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بات سنی میری عَقْل زائل نہیں ہوئی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''قبیلہ ثَقِیف سے ایک جھوٹا اور لوگوں کا قتلِ عام کرنے والا ایک شخص ظاہر ہوگا۔'' پس جھوٹے شخص (یعنی مُختار ثَقَفِی) کو تو ہم دیکھ چکے ہیں اور رہا لوگوں کا قتلِ عام کرنے والا، پس وہ تُو ہے۔'' (1)

﴿1175﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد (انہیں سولی پر لٹکا دیا گیا تھا اسی دوران) میں حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ ان کے مبارک لاشہ کے پاس سے گزرا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں یہی جانتا ہوں کہ آپ روزہ دار، عبادت گزار اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والے تھے اور مجھے یہی اُمید ہے کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔'' پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: مجھے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا تھا کہ حُضُور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو بُرا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔'' (2)

﴿1176﴾......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ

(1)......المعجم الكبير، الحديث: ۲۷۲/۲۰۱، ج ۲٤، ص ۱۰۱/۷۷.

(2)......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر قتال ابن الزُبير......الخ، الحديث: ٦٣٩٦، ج ٤، ص ٧١٥، بتغيرٍ.

تَعَالٰی عَنْھُمَا کواس کھجور کے دَرَخت کے قریب کیا جس پر حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کوسولی دی گئی تھی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روزہ داراور عبادت گزار انسان تھے۔'' (1)

﴿1177﴾......حضرت سیِّدُ ناعُمَر بن قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے رِوایت ہے کہ حضرت سیِّدُ ناابن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے 100 غلام تھے۔ان میں سے ہر غلام مختلف زبان میں بات کرتا تھااور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہر غلام سے اسی کی زبان میں گفتگو فرماتے تھے۔جب میں آپ کو دُنیوی کام میں مشغول دیکھتا تو کہتا کہ انہیں لمحہ بھر کے لئے بھی آخرت کا خیال نہیں اور جب اُمورِ آخرت میں مُتَفَکِّر دیکھتا تو کہتا کہ انہیں لمحہ بھر کے لئے بھی دُنیا کا خیال نہیں۔'' (2)

﴿1178﴾......حضرت سیِّدُ ناابن اَبی مُلَیْکَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کا ذکر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرت عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اِسلام میں پاکیزہ زندگی کے مالک اور قرآن پاک کے قاری ہیں۔آپ کے والد حضرت سیِّدُ ناز ُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، والدہ حضرت اَسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ، نانا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ، پھوپھی اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، دادی حضرت سیِّدَتُنا صَفِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور خالہ ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ان کے لئے ایسی سرتوڑ کوشش کروں گا جو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناابو بکر اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے لئے بھی نہیں کی تھی۔'' (3)

نماز میں خُشُوع وخُضُوع کا عالَم:

﴿1179﴾......حضرت سیِّدُ ناعَمْرو بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن

---

1 ......طبقات المحدثین باصبهان،الطبقة الاولی،عبدالله بن الزُبَیربن العوام،ج۱،ص۱۹٦.

2 ......المستدرك،كتاب معرفة الصحابة،باب كان ابن الزُبَیریواصل سبعة ایام،الحدیث:٦٣٩١،ج٤،ص٧١١.

3 ......المستدرك،كتاب معرفة الصحابة،باب كان ابن الزُبَیریواصل سبعة ایام،الحدیث،الحدیث:٦٣٨٧،ص٧١٠۔

صحیح البخاری،كتاب التفسیر،سورة التوبة،باب قوله﴿ثانی اثنین اذهما......الخ﴾الحدیث:٤٦٦٥/٤٦٦٦،ص٣٨٦.

زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما سے زیادہ حُسن وخوبی سے نماز پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا۔'' (1)

﴿1180﴾......حضرت سیِّدُنا ہشام بن عُرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ مُنْکَدِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''اگر تم حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کو نماز پڑھتے دیکھتے تو ضَرُور کہتے کہ یہ کسی دَرَخت کی ٹہنی ہیں جسے ہوا تھپکی دے رہی ہے۔ دورانِ نماز دشمن کی مَنْجَنِیق پتھر برساتی۔ پتھر ان کے اِرد گرد گرتے مگر انہیں اس کی بالکل پرواہ نہ ہوتی۔'' (2)

﴿1181﴾......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ ''جب حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں لگتا جیسے کوئی لکڑی ہے اور یہ بات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نماز میں خُشُوع وخُضُوع کی وَجہ سے کہی جاتی۔'' (3)

﴿1182﴾......حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''جب حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نماز پڑھتے تو یوں لگتا کہ وہ ابھری ہوئی کوئی چیز ہے جو حرکت نہیں کر رہی۔'' (4)

مَسْجِد کا کبوتر:

﴿1183﴾......حضرت سیِّدَتُنا ماطِرَہ مَہْدِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا بیان کرتی ہیں کہ میری خالہ اُمِّ جَعْفَر بنت نعمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما ایک مرتبہ حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت اَبی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کے پاس حاضر ہوئیں۔ سلام کے بعد حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کا ذکرِ خیر چھڑا تو حضرت اَسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''ان کی راتیں بکثرت قیام میں گزرتیں اور دن روزے میں کٹتے تھے۔ جس کی وجہ سے انہیں مَسْجِد کا کبوتر کہا جاتا تھا۔'' (5)

﴿1184﴾......حضرت سیِّدُنا ابن اَبی مُلَیْکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے مجھ سے فرمایا: ''تمہارے دل میں حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی اتنی

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم ۱۲۲ عبداللّٰہ بن الزُبیر بن العوام، ج ۱، ص ۳۸۸.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عمیر بن حبیب بن حماسة، الحدیث: ۱۰۳۷، ص ۲۰۵.

3 ......السنن الکبری للبیهقی، کتاب الصلاة، جماع ابواب الخشوع فی الصلاة......الخ، الحدیث: ۳۵۲۲، ج ۲، ص ۳۹۸.

4 ......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الصلاة، باب التحریك فی الصلاة، الحدیث: ۳۳۱۲، ج ۲، ص ۱۷۲.

5 ......صفة الصفوة، الرقم ۱۲۲ عبداللّٰہ بن الزُبیر بن العوام، ج ۱، ص ۳۸۹.

زیادہ محبّت کیوں ہے؟"میں نے عرض کی:"اگر آپ انہیں دیکھ لیتے تو ان کی مثل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات کرنے والا کسی کو نہ پاتے۔" (1)

﴿1185﴾......حضرت سیِّدُنا ابن اَبی مُلَیْکَہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں:"حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مسلسل 7 دن تک روزہ رکھتے اس کے باوجود ساتویں دن ہم سے زیادہ طاقتور ہوتے۔" (2)

گناہ بخشے جاتے ہیں:

﴿1186﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ ثَقَفِی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے حج کے موقع پر خُطبہ ارشاد فرمایا۔ میں بھی اس خُطبے میں موجود تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه آٹھ ذوالحجہ سے ایک دن قبل اِحرام کی حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے اور اتنے خوبصورت انداز میں تلبیہ پڑھا کہ میں نے اس جیسا تلبیہ کبھی نہیں سنا تھا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا:"بے شک تم لوگ مختلف مقامات سے وُفود کی حالت میں بیت اللہ کی طرف آئے ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اپنے وُفود کا اِکرام کرے۔ لہٰذا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خیر و بھلائی طلب کرنے آیا ہے تو وہ جان لے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا طالب نامراد نہیں لوٹتا۔ تم اپنے اَقوال کی اَفعال سے تصدیق کرو کیونکہ قول کا اصل سرچشمہ فعل ہے اور نیت کی اِصلاح کرو کہ دل کی نیت ہی اس کی حقیقت ہے۔ تم ان دِنوں (یعنی ایامِ حج) میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوب ذکر کرو کہ ان دنوں میں گناہ بخشے جاتے ہیں۔ تم لوگ مختلف مقامات سے آئے ہو اور تمہارے آنے کا مقصد تجارت کرنا، مال کمانا یا دُنیا حاصل کرنا نہیں ہے۔" پھر آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے تلبیہ پڑھا تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تلبیہ پڑھا اور میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کو اس دن سے زیادہ کسی دن روتے نہیں دیکھا۔" (3)

نصیحت نامہ:

﴿1187﴾......حضرت سیِّدُنا وَہب بن کَیْسان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبَیر

---

(1)......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب كان ابن الزُّبَير يواصل سبعة ايام، الحديث: ٦٣٩٢، ج٤، ص ٧١١.

(2)......اخبار مكة للفاكهي، ذكر قتال ابن الزُّبَير بمكة......الخ، الحديث: ١٦٦٥، ج٢، ص ٣٦٤.

(3)......مجمع الزوائد، كتاب الحج، باب الخطبة قبل التروية، الحديث: ٥٥٣٥، ج٣، ص ٥٥٥.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کی طرف ایک نصیحت نامہ لکھ کر بھیجا گیا۔(جس کا مضمون کچھ یوں تھا) اما بعد! بے شک مُتّقی لوگوں کی کچھ علامات ہوتی ہیں جن کے ذریعے وہ پہچانے جاتے ہیں اور وہ خود بھی ان علامتوں سے واقف ہوتے ہیں: (۱) جس نے مصیبتوں پر صبر کیا (۲) قضائے الٰہی پر راضی رہا (۳) نعمتوں کا شکر بجالایا (۴) اور قرآنِ مجید کے اَحکامات کے آگے اپنا سر جھکا لیا (وہ مُتّقی ہے) اور بے شک اِمام (یعنی حاکم) کی مثال بازار جیسی ہے جو چیز بازار میں بیچی جاتی ہے اسی کے گاہک آتے ہیں۔ لہٰذا اگر حاکمِ وقت حق کو رائج کرے گا تو اہلِ حق ہی اس کے پاس آئیں گے اور اگر باطل کو اَہمیّت دے گا تو اس کے پاس اہلِ باطل ہی آئیں گے اور باطل کو رواج ملے گا۔“ (1)

﴿1188﴾ ...... حضرت سیِّدُنا وَہب بن کَیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کو کبھی کسی سلطان وغیرہ کو اس کے خوف سے صُلح کا پیغام دیتے نہیں دیکھا۔“

﴿1189﴾ ...... حضرت سیِّدُنا وَہب بن کَیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ اہلِ شام حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کو عار دلانے کے لئے کہا کرتے تھے: ”اے ذَاتُ النِّطَاقَین کے بیٹے!“ ایک بار ان کی والدہ ماجدہ حضرت سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے فرمایا: ”اے بیٹے! اہلِ شام تمہیں نِطاقَین کے ساتھ عار دلاتے ہیں۔ درحقیقت میرے پاس ایک نِطَاق (یعنی کمر پر باندھا جانے والا پٹکا) تھا (ہجرت کے موقع پر) جس کے میں نے دو حصے کر کے ایک کے ساتھ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا زادِ راہ اور دوسرے سے مَشکیزہ باندھا تھا۔“(2)

راوی فرماتے ہیں: ”اس کے بعد جب اہلِ شام حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کو اس لفظ سے عار دلاتے تو آپ فرماتے: ”ربِّ کعبہ کی قسم! یہ سچ ہے اور میرے لئے فخر کا باعث ہے۔“ (3)

---

1 ...... الزھد لابی داود، اخبار عبد اللّٰہ بن الزُّبَیر، الحدیث: ۳۷۶، ج ۱، ص ۴۱۳.

2 ...... شارحِ بخاری، فقیہِ اعظم ہند حضرت مولانا مُفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”(حضرت سیدتنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے) اس (عمل) پر حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خوش ہو کر ان کو فرمایا: تم ذَاتُ النِّطَاقَین ہو۔ یہ حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے لئے فخر کی بات تھی جسے حجاج بن یُوسف کے لشکری بطورِ طَعن بولتے تھے۔ آزاد شریف عورتیں صرف ایک نِطاق باندھتی تھیں...... اور خادمائیں دو دو نِطاق...... (اور) ذَاتُ النِّطَاقَین کنایہ ہے خادمہ سے۔ اس طرح یہ طَعن ہو گیا۔“

(نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۵، ص ۴۱۱)

3 ...... صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الخُبز المُرَقَّق...... الخ، الحدیث: ۵۳۸۸، ص ۴۶۵۔

طبقات المحدثین باصبھان، عبد اللّٰہ بن الزُّبَیر بن العوام، ج ۱، ص ۱۹۸.

﴿1190﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا فرماتے ہیں: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ترجمۂ کنزالایمان: پھرتم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔ (پ۲۳،الزمر:۳۱)

تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا خاص گناہوں کے علاوہ ہمارے دُنیاوی مُعاملات بھی ہم پر پیش ہوں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! یہاں تک کہ ہر آدمی ہر حق والے کو اس کا حق پہنچا دے۔'' (1)

﴿1191﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا فرماتے ہیں: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پُرسش ہوگی۔ (پ۳۰،التکاثر:۸)

تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم سے کن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ہمیں تو 2 سیاہ چیزیں پانی اور کھجور ہی مُیسَّر ہیں؟'' تو حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سنو! عنقریب ان نعمتوں کی فراوانی (یعنی کثرت) ہوگی۔'' (2)

مال کی حرص کبھی ختم نہیں ہوتی:

﴿1192﴾......حضرت سیِّدُنا عبَّاس بن سَہل بن سَعد انصاری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡبَارِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا نے مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا کے مِنۡبر شریف پر خُطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک حُضُور پرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو دوسری کی تمنّا کرے گا اور اگر دوسری مل جائے تو تیسری کا طلبگار رہے گا اور انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو توبہ کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔'' (3)

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الزُبَیر بن العوام، الحدیث:۱۴۳۴، ج۱، ص۳۵۳.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الزُبَیر بن العوام، الحدیث:۱۴۰۵، ص۳۴۶.

3 ......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنۃ المال، الحدیث:۶۴۳۸، ص۵۴۱۔

البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند عبداللہ بن الزُبَیر، الحدیث:۲۲۲۲، ج۶، ص۱۸۱.

صُفّہ والوں کا بیان

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''ہم نے زاہدین وعابدین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ایک گروہ کے کچھ اَحوال اور اَجل واَعلم اَئمہ صحابہ کے ایک گروہ کے اَقوال بیان کئے ہیں جو اپنے معبود و پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ اور اس کی عبادت کے مُشتاق تھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبَّت سے سرشار تھے۔ جن کے سر اہلِ مَعْرِفت واہلِ عمل کی پیشوائی کا سہرہ سجا۔ جو دُنیا کی وجہ سے فتنوں کا شکار ہونے اور دنیا کی مَحبَّت میں گم رہنے والوں پر حجت بنے۔ ان کے حالات وواقعات ذکر کرنے کے بعد اب ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طَلَب کرتے ہوئے اہلِ صفہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شان۔ ان کی عادات وحالات بیان کریں گے۔ نیز جن کے اسمائے گرامی ہم تک اسانیدِ مشہورہ وشواہِد کے ساتھ پہنچے ان کا بھی تذکرہ کریں گے [1]۔

مختصر تعارُف:

اَصحابِ صفہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وہ مقدس وپاکیزہ حضرات ہیں جنہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دُنیا کی آرائش وزیبائش پر فریفتہ ہونے سے محفوظ رکھا۔ دنیوی ساز وسامان کے امتحان میں اِبتلا کی وَجہ سے فرائض میں کوتاہی کرنے سے ان کی حفاظت فرمائی۔ جس طرح ماقبل مذکور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ مَعْرِفت وحِکْمَت کا امام بنایا اسی طرح اہلِ صفہ کو فُقَرا وغُربا کا پیشوا کیا۔ ان مُقَدَّس وپاکیزہ لوگوں کو اَہل وعِیال کی فکر دامن گیر ہوتی نہ مال ودولت کی سوچ۔ انہیں کوئی حالت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافل کرتی نہ تجارت اور نہ ہی یہ دنیا چھوٹنے پر رنجیدہ ومَلُول ہوتے اور وہ مَحْض اس چیز سے شاد ہوتے جو آخرت میں نَفْع بخش ہوتی۔ ان کی ساری خوشیاں اپنے مالک و پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے وابستہ تھیں اور ان کے سارے غم زندگی کے قیمتی لمحات کے ضائع ہوجانے اور اَوراد ووظائف کے رَہ جانے کی وجہ سے تھے۔ یہ وہ عَظِیْمُ الشّان مردانِ حق تھے جنہیں ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے تجارت غافل کرتی نہ خرید وفروخت۔ وہ فانی دنیا کے چھوٹ جانے پر غم اٹھاتے نہ ہاتھ آنے پر خوشی مناتے۔ ان کے پَرْوَرْدگار

---

[1] ......مُجدِّدِ اعظم، امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن، حضرت علامہ طاہر فتنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: ''اہلِ صفّہ مہاجر فُقَراء میں سے تھے اور جس کے لئے گھر نہ ہوتا وہ وہیں ٹھہرتا، پس اہل صفّہ مسجدِ نبوی (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) میں ایک چھت دار جگہ میں رہتے تھے۔'' (فتاوٰی رضویّہ (مخرجہ)، ج۸، ص ٦٤)

عَزَّوَجَلَّ نے انہیں دُنیوی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے اور مال ودولت کی فراوانی سے بچائے رکھا تا کہ ان کا نَفْس بغاوت وسرکشی میں مُبتلا نہ ہو جائے۔ یہ لوگ سونے چاندی ودیگر مالِ دُنیا کے گم ہونے پر غم کرنے سے بے نیاز تھے اور حَسَب ونَسَب کی وَجہ سے خوشی وغُرُور کا ان کے ہاں تصوُّر نہ تھا۔

قرآنِ کریم اوراہلِ صُفَّہ:

﴿1193﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ میں نے عَمْرو بن حُرَیْث وغیرہ لوگوں کو یہ کہتے سنا کہ جب اَصحابِ صُفّہ نے دنیا کی تمنا کی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ (پ۲۵،الشوری:۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے۔ (1)

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَصحابِ صُفّہ پر لُطف وکرم فرمانے اور انہیں سرکشی سے بچانے کے لئے دُنیا کو ان سے دور رکھا۔ چنانچہ، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کی بجا آوری میں تنگدلی سے محفوظ رہے اور دُنیاوی مشغولیات سے بچے رہے۔ دُنیاوی اَموال نے انہیں رُسوا کیا نہ ہی اَحوالِ زمانہ سے ان پر تغیّر کی ہوا چلی۔“

﴿1195﴾......حضرت سیِّدُ نا عبد الرحمٰن بن اَبی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ صُفّہ والے مسکین لوگ تھے اور حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس کے پاس 2 آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس 4 کا کھانا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے۔“ یا جس طرح فرمایا۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 3 کو اور حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 10 اَفراد کو ساتھ لے گئے۔“ (2)

﴿1196﴾......حضرت سیِّدُ نا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ”اے

1......الزهد لابن المبارك، باب التوكل والتواضع، الحديث: ٥٥٤، ص١٩٤.

2......صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام، الحديث: ٣٥٨١، ص٢٩١.

ابو ہریرہ۔'' میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حاضر ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''صُفّہ والوں کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ۔'' حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: صُفّہ والے اسلام کے مہمان تھے۔ وہ گھر والوں اور مال کے پاس نہ جاتے تھے۔ جب حُضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں صَدَقہ آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے اہلِ صُفّہ کے پاس بھیج دیتے اور خود اس سے تھوڑا سا بھی تناوُل نہ فرماتے اور جب خدمتِ اَقدس میں ہَدِیّہ پیش کیا جاتا تو اہلِ صُفّہ کو بھی اس میں شریک کر لیتے۔'' (1)

﴿1197﴾......حضرت سیِّدُنا طَلْحہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور مدینہ طیِّبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں اس کا کوئی جان پہچان والا ہوتا تو وہ اس کے ہاں قیام کرتا اور اگر کوئی واقف کار نہ ہوتا تو وہ صُفّہ والوں کے ساتھ ٹھہر جاتا۔ فرماتے ہیں: ''میں ان لوگوں میں تھا جو صُفّہ والوں کے ہاں قیام کرتے تھے۔ پھر میری ایک شخص سے جان پہچان ہوگئی اور وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے ہر روز دو آدمیوں کے لئے ایک مُد (یعنی ایک سیر آدھ پاؤ) کھجوریں بھیجا کرتا تھا۔'' (2)

﴿1198﴾......حضرت سیِّدُنا ابو رافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادت ہوئی تو انہوں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں اپنے بیٹے کا عقیقہ نہ کروں؟'' اِرشاد فرمایا: ''نہیں! پہلے اس کے بال اترواؤ اور بالوں کے وَزْن برابر چاندی صُفّہ والوں اور دوسرے مسکینوں پر صَدَقہ کرو۔'' (3)

صُفّہ والوں کی بھوک کا عالَم:

﴿1199﴾......حضرت سیِّدُنا فَضالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حُضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تو اصحابِ صُفّہ میں سے کئی افراد بھوک کے باعث کمزوری کی وجہ

1......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی......الخ، الحدیث: ٦٤٥٢، ص ٥٤٢.

2......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، باب اخبارہ......الخ، الحدیث: ٦٦٤٩، ج٨، ص ٢٤١.

3......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی رافع، الحدیث: ٢٧٢٥٣، ج١٠، ص ٣٤٠.

سے قیام سے عاجز آکر گر جاتے یہاں تک کہ اَعراب (یعنی دیہات کے رہنے والے) کہتے کہ ''یہ لوگ پاگل ہیں۔''(1)

﴿1200﴾......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ''اہلِ صُفَّہ کی تعداد 70 تھی لیکن ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی چادر نہ تھی۔'' (2)

﴿1201﴾......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں صُفَّہ میں تھا کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہماری طرف عَجْوہ کھجوریں بھیجیں۔ ہم بھوک کی وَجہ سے دو دو کھجوریں اکٹھی کھانے لگے اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے فرمانے لگے: ''میں بھی دو کھجوریں اٹھا کر کھا رہا ہوں تم بھی دو دو کھجوریں اُٹھا کر کھاؤ۔'' (3)

﴿1202﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صُفَّہ والوں کے پاس تشریف لائے اور استفسار فرمایا: ''تم نے صُبح کس حال میں کی؟'' انہوں نے عرض کی: ''خیر و بھلائی کے ساتھ۔'' ارشاد فرمایا: ''آج تم بہتر ہو (اس وقت سے کہ) جب تمہارے پاس صبح کھانے کا ایک بڑا پیالہ اور شام دوسرا بڑا پیالہ لایا جائے گا اور اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح کعبے پر غلاف ڈالا جاتا ہے۔'' صفہ والے عرض گزار ہوئے: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہمیں اپنے دِین پر قائم رہتے ہوئے یہ نعمتیں حاصل ہوں گی؟'' فرمایا: ''ہاں۔'' عرض کی: ''پھر تو ہم اس وقت بہتر ہوں گے کیونکہ ہم صَدَقہ وخیرات کریں گے اور غلاموں کو آزاد کریں گے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں! بلکہ تم آج بہتر ہو کیونکہ جب تم ان نعمتوں کو پاؤ گے تو آپس میں حَسَد کرنے لگو گے اور باہم قَطعِ تَعَلُّقی کرنے کی آفت اور بُغض وعداوت میں پڑ جاؤ گے۔'' (4)

﴿1203﴾......حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب غریب و نادار مسلمانوں کے لئے صُفَّہ

---

1 ......جامع الترمذی، ابواب الزهد، باب ما جاء فی معیشة اصحاب النبی، الحدیث: ۲۳۶۸، ص ۱۸۸۹.

2 ......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقاق، الحدیث: ۶۸۱، ج ۲، ص ۳۶، مفهومًا.

3 ......المستدرك، کتاب الاَطْعِمَة، باب النهی عن الإقران فی التمر، الحدیث: ۷۲۱۴، ج ۵، ص ۱۶۴.

4 ......الزهد لهناد بن السری، باب معیشة اصحاب النبی، الحدیث: ۷۶۰، ج ۲، ص ۳۹۰.

(یعنی چبوترہ) بنایا گیا تو مسلمان حسبِ اِستطاعت اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے۔ حُضُور انور، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صُفّہ والوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں پکار کر سلام ارشاد فرمایا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''تم نے صُبح کس حال میں کی؟'' انہوں نے عرض کی: ''خیر و بھلائی کے ساتھ۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم آج اُس دن سے بہتر ہو جب تم میں سے کسی کے پاس صبح کے وقت کھانے کا ایک بڑا پیالہ لایا جائے گا اور شام کے وقت دوسرا پیالہ پیش کیا جائے گا۔ صبح ایک لباس پہنو گے اور شام دوسرا لباس زیبِ تن کرو گے اور اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح بیت اللہ شریف پر غلاف ڈالا جاتا ہے۔'' انہوں نے عرض کی: ''اس دن تو ہم بہتر ہوں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مختلف نعمتیں عطا فرمائے گا تو ہم ان نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالائیں گے۔'' لیکن حُضُور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بلکہ تم آج اُس دن سے بدرجہا بہتر ہو۔'' (1)

اہلِ صُفّہ کی تعداد اور حالات:

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ مختلف اَوقات اور مختلف حالات میں صفہ والوں کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ کبھی تو بعض اہلِ صفہ مختلف عَلاقوں میں چلے جاتے تھے اور باہر سے غُرَبا و مساکین بھی کم آتے جس کی وجہ سے صفہ والوں کی تعداد میں کمی آجاتی تھی اور کبھی فرداً فرداً اور گروہوں کی صورت میں آکر لوگ صفہ پر جَمْع ہو کر اہلِ صفہ میں شامل ہو جاتے جس کی وَجْہ سے ان کی تعداد بڑھ جاتی تھی۔ البتہ ان کے ظاہری احوال اور ان کی بابت مشہور رِوایات میں سے یہ ہے کہ ان پر فَقْر و فاقہ کا غَلَبہ رہتا تھا۔ اس کے باوجود بھی یہ حضرات اِیثار سے کام لیتے اور اپنے لئے فَقْر و فاقہ پسند کرتے تھے۔ انہیں پہننے کے لئے ایک سے زائد کپڑے مُیَسَّر آتے نہ رنگ برنگے کھانے ان کے ہاں پائے جاتے تھے۔ ان کے بیان کردہ اَحوال پر آنے والی اَحادیث مبارکہ دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ،

﴿1204﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے 70 اہلِ صُفّہ کو دیکھا کہ وہ ایک ہی

(1)......الزھدلھنادبن السری، باب معیشة اصحاب النبی، الحدیث: ۷۶۱، ص ۳۹۱.

کپڑے میں نماز ادا کرتے۔ (یعنی تمام کے پاس ایک ایک کپڑا تھا اور وہ بھی) کسی کا صرف گھٹنوں تک تھا تو کسی کا گھٹنوں سے نیچے تک۔ جب کوئی رکوع میں جاتا تو سترِ عورت[1] کے ظاہر ہونے کے خوف سے اپنے کپڑے پکڑ لیتا۔"[2]

﴿1205﴾...... حضرت سیِّدُنا واثِلَہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "میں صُفّہ والوں میں شامل تھا۔ ہم میں سے کسی کے پاس پورا لباس نہیں ہوتا تھا، ہمارا پسینہ ہمارے جسموں پر بہتا ہوا گرد وغبار کے دَرمیان راستہ بنالیتا۔"[3]

﴿1206﴾...... حضرت سیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا محمد بن سِیرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے روایت کرتے ہیں کہ شام کے وقت شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفہ والوں کو دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں تقسیم فرما دیتے تو کوئی 1 آدمی کو لے جاتا، کوئی 2 کو اور کوئی 3 کو۔ حتی کہ حضرتِ سیِّدُنا امام بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے 10 تک کا ذکر کیا۔ حضرت سیِّدُنا سَعْد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر رات 80 افراد کو اپنے گھر لاتے اور کھانا کھلاتے۔"[4]

فضائلِ قرآن:

﴿1207﴾...... حضرت سیِّدُنا عُقْبَہ بن عامِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم صفہ میں تھے کہ حُضُورِ اَنور، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: "تم میں کا کون چاہتا

---

1 ...... دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 499 صَفحات پر مشتمل کتاب، "نماز کے احکام" صَفحہ 193 اور 194 پر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نماز کی 6 شرائط میں سے دوسری شرط بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "(دوسری شرط) سترِ عورت (ہے، اور وہ یہ ہے کہ) مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چُھپا ہوا ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کے لئے ان پانچ اعضاء: مُنہ کی ٹِکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چُھپانا لازمی ہے۔ البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مُکَمَّل ظاہر ہوں تو ایک مُفْتٰی بِہٖ قول پر نماز دُرُست ہے۔ (الدر المختار معہ رد المحتار، ج۲، ص۹۳)

مدنی مشورہ: نماز کی شرائط، فرائض، واجبات، سنن، مستحبات اور مسائل آسان انداز میں سیکھنے کے لئے قبلہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مذکورہ کتاب "نماز کے احکام" کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔ **(علمیہ)**

2 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۳۲، ص ۳۱.

3 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۷۰، ج ۲۲، ص ۷۰، مفھومًا.

4 ...... المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب ما ذکر فی الشح، الحدیث: ۱۶، ج ۶، ص ۲۵۵.

ہے کہ صبح بُطحان یاعَقِیق[1] جائے پھر کسی گناہ (چوری یاغَصب وغیرہ) کا ارتکاب کئے بغیر یا رِشتہ توڑے بغیر دو بڑے کوہان والی اُونٹنیاں لیتا آئے ؟'' ہم نے عرض کی:''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! ہم سبھی یہ چاہتے ہیں[2]۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''تو کیوں نہیں تم میں سے کوئی مَسْجِد جاتا اور کتابُ اللہ کی دو آیتوں کی تعلیم دیتا یا انہیں پڑھتا۔ یہ دو آیتیں اس کے لئے دو بڑے کوہان والی اُونٹنیوں سے بہتر ہوں گی اور تین آیتیں اس کے لئے تین اُونٹنیوں سے بہتر اور چار آیتیں اس کے لئے چار اُونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔ اسی طرح جتنی آیتیں سکھائے یا پڑھے اتنی اُونٹنیوں اور اُونٹوں سے بہتر ہوں گی[3]۔''[4]

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں:''یہ حدیث واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ حُضُور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اہلِ صفہ کو دنیا کی تمنا کی طرف ابھارنے والے عوارض اور اس کی طرف متوجہ ہونے والے عوامل سے اس چیز کی طرف پھیر دیتے جو ان کے حال کے زیادہ مناسب و بہتر ہوتی یعنی انہیں ہمہ وقت ذکر وفکر اور اس چیز میں مصروف رکھتے جس سے انہیں یقین کے انوار ومنافع حاصل ہوتے اور ہلاکتوں اور خطرات سے ان کی حفاظت رہتی اور اس طرح وہ حضرات اپنی امیدوں سے راحت بھی پا لیتے تھے۔''

1 ......حکیم الاُمّت مولانا مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں:''عَقِیْق مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا سے دو تین میل پر ایک بازار ہے جہاں جانور زیادہ فروخت ہوتے ہیں۔ بُطْحَان مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کا ایک وسیع جنگل ہے۔

2 ......خیال رہے کہ وہ حضرات اگرچہ تارکِ دُنیا تھے مگر دین کے لئے دنیا حاصل کرنے کو بہت افضل جانتے تھے۔ دنیا اگر دین کے لئے ہو تو عین دِین ہے اور اگر طین (مٹی گارے) کے لئے ہو تو دُنیا ہے، یعنی دنی (گھٹیا) چیز، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ وہ لوگ تو مُحِبِّ دُنیا نہ تھے پھر یہ جواب کیوں دیا۔'' (مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۲۱۸)

3 ......یعنی پانچ آیات پانچ اونٹوں سے افضل اور چھ یا سات آیتیں اس قدر اونٹوں سے افضل، عَرَب میں ابل مطلقاً اونٹ کو کہتے ہیں نر ہو یا مادہ اور جمل نر اونٹ کو ناقہ مادہ کو جیسے انسان یا آدمی مطلقاً انسان کو کہتے ہیں اور رجل مرد کو، امراۃ عورت کو۔ خیال رہے کہ یہاں آیت سے مراد آیت سیکھنا یا اس کی تعلیم میں مشغول رہنا ہے یعنی ایک آیت سیکھنا ایک اونٹنی کی ملکیت سے بہتر ہے، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ آیتِ قرآنی تو تمام دنیا سے بہتر ہے ایک اونٹ کا ذکر کیوں ہوا یا یہ تفصیل ان اہل عَرَب کو سمجھانے کے لئے ہے جنہیں اونٹ بہت مرغوب ہے جیسے میٹھی نیند سونے والوں کو سمجھانے کے لئے فجر کی اذان میں کہتے ہیں ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم ''اس نیند سے بہتر ہے حالانکہ نماز تو ساری دنیا سے بہتر ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۲۱۸)

4 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قراءۃ القرآن فی الصلاۃ و تعلمہ، الحدیث:۱۸۷۲، ص۴۰۸۔
المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عقبۃ بن عامر الجھنی، الحدیث:۱۷۴۱۳، ج۶، ص۱۴۰.

﴿1208﴾......حضرت سیِّدُ نا انس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ''ایک دن حضرتِ ابوطَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صُفّہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے کھڑے صُفّہ والوں کو پڑھا رہے ہیں جبکہ حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھوک کی وَجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا تاکہ کمر سیدھی رہے۔'' (1)

اہلِ صُفّہ قرآنِ کریم کو سیکھنے اور سمجھنے میں مشغول رہتے اور وہ اس بات کے مُشتاق ہوتے کہ انہیں دینِ اسلام کی نئی بات مل جائے یا سابقہ دُہرالی جائے اور اس بات پر یہ روایات گواہ ہیں۔ چنانچہ،

﴿1209﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم مسلمانوں میں سب سے غریب تھے۔ ایک آدمی ہمیں قرآن سنا رہا تھا اور ہمارے لئے دُعا کر رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کو صحیح طرح دیکھ نہ پائے تھے کیونکہ نامکمل لباس ہونے کی وَجہ سے وہ ایک دوسرے سے خود کو چھپاتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہاتھ سے حلقہ بنانے کا اشارہ فرمایا تو سب حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفسار فرمایا: ''تم کیا کر رہے تھے؟'' انہوں نے عرض کی: ''یہ آدمی ہمیں قرآن سنا رہا تھا اور ہمارے لئے دُعا کر رہا تھا۔'' ارشاد فرمایا: ''اسی طرح کرو جس طرح تم کر رہے تھے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے میری اُمّت میں وہ لوگ شامل کئے جن کے ساتھ مجھے بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔'' پھر فرمایا: ''غریب مسلمانوں کو کامیابی کی بشارت ہو کہ وہ قیامت کے دن امیروں سے 500 سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے۔ یہ فُقَرا جنّت میں نعمتوں سے لُطف اندوز ہو رہے ہوں گے جبکہ مالداروں کا ابھی حساب وکتاب ہو رہا ہوگا۔'' (2)

﴿1210﴾......حضرت سیِّدُ نا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا سلمان رَضِیَ

---

1 ......المعجم الکبیر،الحدیث:۷۸۴،ج۲۵،ص۱۱۴.

2 ......سنن ابی داود، کتاب العلم،باب فی القصص،الحدیث:۳۶۶۶،ص۱۴۹۴۔

ترکۃ النبی لحمادبن اسحاق،الحدیث:۴۳،ص۴۴.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک گروہ میں بیٹھے ذِکْرُ اللہ میں مشغول تھے کہ وہاں سے حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ہوا تو سب خاموش ہوگئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''تم کیا کہہ رہے تھے؟'' عرض کی: ''ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کررہے تھے۔'' ارشاد فرمایا: ''ذکر کرو میں نے تم پر رحمت نازل ہوتے دیکھی تو چاہا کہ میں بھی تمہارے ساتھ شریک ہوجاؤں۔'' پھر فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے میری اُمّت میں ایسے لوگوں کو شامل فرمایا جن کے پاس مجھے بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور قیامت تک ان کی پیروی کرنے والے جنہوں نے فَقْر و فاقہ کو اپنایا وہ دین کی ایک علامت ہیں۔ ان کی صداقت کے عَلَم بلند ہیں۔ ان کے دل حق تعالیٰ کے مُشاہَدہ سے آباد ہیں اور وہ ہی ان کا گواہ اور ان کا کارساز ہے۔ حُضُور سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے کفیل اور میزبان تھے۔ اور جو شخص دُنیا اور اس کے پُرفریب مال سے منہ موڑنے، آخرت اور اس کی نعمتوں سے رشتہ جوڑنے، کمزور و ناپائیدار چیزوں سے اپنے آپ کو روکنے، رنگین دُنیا کی غافل کردینے والی آسائشوں سے دور بھاگنے، ہمیشہ رہنے والے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کا مُشاہَدہ کرنے اور آنے والی راحتوں یعنی ہمیشہ رہنے والی آخرت، اس کی تروتازگی، دائمی شگون ورونق، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات اور اس کی چاشنی اور دیدارِ الٰہی اور اس کی لذّت پانے کا خواہش مند ہے اس پر لازم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے جو فَقْر پسند فرمایا اس پر راضی رہے۔ جن کاموں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے روکا ان سے باز رہے، جو اسے پسند ہے اس میں کوشش کرے۔ اپنے دلی خیالات کی کڑی نگرانی کرے تاکہ اس کا شمار پاکیزہ لوگوں میں ہو اور اس کا حشر غُرَبا و مساکین کے ساتھ ہو اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرّب و برگزیدہ بندوں کا قُرب نصیب ہو۔ اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو غنیمت سمجھے۔ لوگوں سے بلاضَرُورت ملنے جُلنے سے اِحْتِراز کرے۔ ناحق اور باطل لوگوں سے مُصالحت کرکے اپنا وقت برباد نہ کرے اور اپنے تمام اَحوال میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں رہتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے کوشاں رہے۔ چنانچہ،

(1)......المستدرك، كتاب العلم، باب الرحمة تنزل على جماعة يذكرون الله، الحديث: ٤٢٧، ج١، ص٣٢٦۔
سنن ابی داؤد، كتاب العلم، باب فی القصص، الحديث: ٣٦٦٦، ص١٤٩٤۔

﴿1211﴾......حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی کو پریشانی میں مُبتلا دیکھتے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرماتے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: اہلِ صُفَّہ نے صُفَّہ کو اپنا ٹھکانہ بنایا اور باطنی آرائشوں سے اپنے آپ کو پاک کیا۔ اَغیار سے کنارا کَش رہے۔ شادمانیوں اور خوشیوں سے محفوظ رہے۔ نیکوں کے طریقہ پر ثابت قدم رہے۔ لہٰذا انہیں دائمی نعمتوں کے باغوں میں اتارا گیا اور انہیں خالص تَسْنِیم سے سیراب کیا گیا۔

﴿1212﴾......حضرت سیِّدُنا ابوصالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾'' (پ ۳۰، المطففین: ۲۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی ملونی تَسْنِیم سے ہے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ'' تَسْنِیم اہلِ جنت کی اعلیٰ ترین شراب ہے جو مقربینِ بارگاہِ الٰہی کو خالص ملے گی جبکہ دیگر کو تَسْنِیم کی آمیزش کی ہوئی شراب ملے گی۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اہلِ صُفَّہ مختلف قبائل وعلاقوں کے نیک لوگ تھے۔ انہوں نے انوار کا لبادہ اوڑھا۔ اذکار سے اپنے دلوں کو پاکیزہ کیا۔ ان کے اعضاء نے راحت پائی اور ان کے باطنی اسرار مُنوّر ہو گئے۔ چونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رِضا ان کے شاملِ حال کر دی تھی اس لئے انہوں نے دھوکا اور لہو ولعب میں مشغول ہونے والوں سے اعراض کیا۔ وہ زائل وختم ہونے والی اور نقصان دِہ دنیا سے صلح کرنے والوں سے دور رہے۔ حاسد دشمن سے مصالحت کرنے سے باز رہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات جس نے ان کی حمایت کی اس کے دامن رحمت کو ہر حال میں تھامے رکھا۔ الغرض دنیا سے بالکل قطع تعلُّقی اِختیار کی۔ دُنیاوی ملبوسات میں سے پھٹے پرانے کپڑے پہنے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کی طرف مُتوجہ نہ ہوئے۔ انہوں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ومَحبّت پر بھروسا کیا۔ اسی وجہ سے فرِشتوں نے بھی ان کی زیارت ودوستی میں رَغبت کی اور حُضُور نبی مُکرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ان کے ساتھ گفتگو کرنے اور مل بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ،

﴿1213﴾......حضرت سیِّدُنا خَبّاب بن اَلْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس آیت مبارکہ:

---

1 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الصلوات......الخ، الحدیث: ۳۱۸۳، ج۳، ص۱۵۴.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۳۸، ص۶۰.

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗؕ (پ۷،الانعام:۵۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور دور نہ کروانہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے۔

کاشانِ نُزُول مَنقُول ہے کہ اَقْرَع بن حابِس تَیمِی اور عُیَینہ بن حَصَن فَزارِی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آئے۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت بلال، حضرت صُہَیب، حضرت عمّار، اور چند دیگر غریب صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ انہوں نے ان غُرَبا کو بیٹھے دیکھا تو انہیں حقیر جانتے ہوئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے علیحدہ ملاقات کے لئے کہا کہ ''ہم خاص وقت چاہتے ہیں تاکہ عَرَبوں کو ہمارا مقام معلوم ہو۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس عرب کے قاصد آتے ہیں تو ہمیں شرم مَحسُوس ہوتی ہے کہ وہ لوگ ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیکھیں۔ جب ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آئیں تو ان لوگوں کو ہٹادیا کیجئے اور جب ہم چلے جائیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِختیار ہے۔'' یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں یہ ممکن ہے۔'' انہوں نے کہا: ''تو اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مضمون کی ایک تحریر لکھ دیں تو زیادہ مناسب ہے۔'' حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس تحریر کے لئے کاغذ منگوایا اور حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو لکھنے کے لئے طلب فرمایا۔ حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَلْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ہم لوگ ایک گوشہ میں صبر کئے بیٹھے تھے۔ ابھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھوانا ہی چاہتے تھے کہ حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام یہ حکمِ ربانی لے کر حاضر ہوگئے:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝۵۲ (پ۷،الانعام:۵۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور دور نہ کروانہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صُبح اور شام اس کی رِضا چاہتے تم پر ان کے حِساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حِساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام اِنصاف سے بعید ہے۔

اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَقْرَع بن حابِس تَیمِی اور عُیَینَہ بن حَصَن فَزَارِی کے بارے میں فرمایا:

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَاؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ (پ۷،الانعام:۵۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لئے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو۔

اور اس کے بعد فرمایا:

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَۙ (پ۷،الانعام:۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا خَبَّاب بن اَلْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب یہ آیات نازل ہوئیں تو حُضُور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کاغذ ایک طرف رکھ دیا اور ہمیں اپنے پاس بلایا، ہم پاس گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم پر سلام ہو۔'' پھر ہم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اتنے قریب ہو کر بیٹھتے کہ آپ کے زانو سے ہمارے زانو مل جاتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مَعْمُول تھا کہ ہمارے پاس تشریف فرما رہتے اور جب جانے کا ارادہ کرتے تو ہمارے اٹھنے کا اِنتظار کئے بغیر اٹھ کر تشریف لے جاتے تو اس کے مُتَعَلِّق یہ آیات نازل ہوئیں:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَاۚ (پ۱۵،الکھف:۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''آپ کی آنکھیں ان فُقَرا مؤمنین کو چھوڑ کر اَشرافِ قُرَیش پر نہ پڑیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَشرافِ قُرَیش کو اپنے پاس بٹھائیں۔'' مزید فرمایا:

وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ (پ۱۵،الکھف:۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کا کہانہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

وہ جن کے دل اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی یاد سے غافل کردئے وہ اَقْرَع بن حابِس تیمِی اور عُیَیْنَہ بن حَصَن فَزَارِی ہیں اور ''فُرُطًا'' سے مُراد ان کی ہلاکت ہے۔اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ''وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ'' اور ''وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا'' سے ان کی مثال بیان فرمائی۔حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَلْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''پھر ہماری حالت یہ تھی کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان بیٹھے رہتے جب تک ہم نہ اُٹھتے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نہ اُٹھتے۔پھر ہم اُٹھ کر چلے جاتے جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہیں تشریف فرما ہوتے۔'' (1)

﴿1214﴾......حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مُؤَلَّفَةُ الْقُلُوب (یعنی جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے) میں سے اَقْرَع بن حابِس تَیمِی اور عُیَیْنَہ بن حَصَن فَزَارِی اور کچھ اور لوگ بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں آئے اور کہا: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک آپ مَسْجِد میں تشریف رکھیں لیکن ہمارے لئے ان لوگوں اور ان کے جُبّوں کی بو سے علیحدہ ہو کر تشریف فرما ہوں تاکہ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت میں بیٹھ سکیں اور آپ سے کچھ عِلْم حاصل کریں۔'' (''ان لوگوں'' سے ان کی مُراد حضرت ابوذر، حضرت سلمان اور دیگر فُقَرا صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تھے جو اُونی جُبّے پہنتے تھے۔جن کے علاوہ ان کے پاس کوئی دوسرا لباس نہ تھا) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ

ترجمۂ کنز الایمان: اور تلاوت کرو جو تمہارے رب کی کتاب تمہیں وحی ہوئی اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور ہر گز تم اس کے سوا پناہ نہ پاؤ گے اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صُبح

(1)......سنن ابن ماجه،ابواب الزهد، باب مجالسة الفقراء،الحديث:۴۱۲۷،ص۲۷۲۸۔
المعجم الكبير،الحديث:۳۶۹۳،ج۴،ص۷۵تا۷۷.

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ

وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے بے شک ہم نے ظالموں کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی۔

(پ١٥،الکھف:٢٧تا٢٩)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں آگ سے ڈرایا۔ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے اور صفہ والوں کو تلاش کرنے لگے حتی کہ انہیں مَسْجِد کی پچھلی جانب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول پایا تو فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک وفات نہیں دی جب تک مجھے اپنی اُمّت کے کچھ لوگوں کے ساتھ اپنی جان کو مانوس رکھنے (یعنی ان کے پاس بیٹھنے) کا حکم نہ دے دیا۔ لہٰذا میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہی ہے۔'' (1)

﴿1215﴾......حضرت سیِّدُنا سَعْد بن اَبِی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ یہ آیت حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 6 صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی جن میں سے ایک حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔ ہم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو قریب تر ہو کر بیٹھتے تھے۔ قُرَیْش نے ہمیں دیکھ کر عرض کی: ''آپ ہمارے علاوہ ان لوگوں کو اپنے قریب بٹھاتے ہیں؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ ارادہ فرمایا ہی تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ

ترجمۂ کنز الایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ

1 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ١٠٤٩٤، ج٧، ص٣٣٦.

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ (پ۷،الانعام:۵۲)

نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام اِنصاف سے بعید ہے۔ [1]

﴿1216﴾......حضرت سیِّدُنا سَعد بن اَبی وَقّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ہم 6 افراد حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھے کہ مُشرِکین نے عرض کی: ''ان لوگوں کو اپنے سے دور کیجئے کیونکہ یہ اس اس طرح ہیں (یعنی انہیں حقیر جانا)۔'' حضرت سیِّدُنا سَعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''وہ 6 اَفراد تھے یعنی مَیں، حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود، حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ،قبیلہ ہُذَیل کے ایک فرد اور دو آدمی اور تھے جن کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دل میں وہ بات آئی جو ربّ عَزَّوَجَلَّ نے چاہی۔ پس کچھ ارادہ فرمایا ہی تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ حکم نازل فرمایا:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ (پ۷،الانعام:۵۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صُبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔ [2]

﴿1217﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ قُرَیش کا ایک گروہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزرا۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حضرت صُہَیب، حضرت بلال، حضرت خَبّاب، حضرت عمّار اور اَصحابِ صُفّہ میں سے چند دیگر نادار مسلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم موجود تھے۔ قُرَیش نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا آپ اپنی قوم سے ان لوگوں پر راضی ہو گئے؟ کیا ہم ان لوگوں کے تابع ہو گئے؟ کیا یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فَضل واحسان

1 ......تفسیر الطبری،الانعام،تحت الآیۃ ۵۲،الحدیث:۱۳۲۶۶،ج۵،ص۲۰۰.

2 ......صحیح مسلم،کتاب فضائل الصحابۃ،باب فی فضل سعد بن ابی وقاص،الحدیث:۶۲۴۱،ص۱۱۰۳.

کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں اپنے سے دور کیجئے۔ ہوسکتا ہے کہ ان کے دور کرنے سے ہم آپ کی اتباع کریں۔'' حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اس پر یہ آیات نازل ہوئیں:

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ (پ۷، الانعام: ۵۱، ۵۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس قرآن سے انہیں ڈراؤ جنہیں خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں اٹھائے جائیں گے کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو نہ کوئی سفارشی اس امید پر کہ وہ پرہیز گار ہو جائیں اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صُبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔[1]

﴿1218﴾......حضرت سیِّدُنا عائذ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ابوسُفیان، حضرت سلمان، حضرت صُہَیب اور حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے پاس سے گزرے[2] تو ان حضرات نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تلواریں ابھی تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُشمن کی گردن میں اپنی جگہ پر نہیں گذریں؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا تم قُرَیش کے مُعزز و سردار کے بارے میں ایسا کہتے ہو؟'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر اس بات کی اطلاع دی تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوبکر! شاید! تم نے انہیں ناراض کردیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم نے انہیں ناراض کردیا تو تم نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کردیا[3]۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسی وقت ان حضرات

1......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند عبداللہ بن مسعود، الحدیث: ۲۰۴۱، ج۵، ص۴۰۹.

2......مُفسِّرِ شہیر حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''یہ واقعہ صُلحِ حُدَیبیہ کے بعد اور فتحِ مکّہ سے پہلے کا ہے جب کے ابوسفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے مگر صُلح ہوجانے کی وجہ سے مدینہ منوّرہ آیا جایا کرتے تھے کیونکہ وہاں ان کی دُختر حضرت اُمِّ حبیبہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زوجہ تھیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج۸، ص۵۲۲)

3......یعنی اے ابوبکر نیت تمہاری بالکل دُرست ہے مگر اس میں ایک کافر کی حمایت کی مہک آرہی ہے ممکن ہے کہ اس وجہ سے ان حضرات کے دل کو صدمہ پہونچا ہو اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خوشنودی مساکین و غربا خصوصا مساکین صحابہ کی رضا......

کے پاس آئے اور کہا: ''اے میرے بھائیو! شاید میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے؟'' وہ بولے: ''نہیں اے ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ [1] یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مَغْفِرت فرمائے۔'' [2]

﴿1219﴾......حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس علم سے بعض قوموں کو بلند مقام عطا فرماتا اور انہیں مقتدا و پیشوا بناتا ہے۔ لوگ نیکی میں ان کی پیروی کرتے۔ ان کے نَقْشِ قدم پر چلتے اور ان کے اَعمال کو مَشعلِ راہ بناتے ہیں۔ فِرِشتے ان کی دوستی میں رَغبت رکھتے اور انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔'' [3]

﴿1220﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ جنّت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔'' فرمایا: جنّت میں سب سے پہلے فُقَرا مُہاجِرین صحابہ داخل ہوں گے جن کے ذریعے ناپسندیدہ حالات سے بچاؤ کیا گیا۔ ان میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو اس کے اَرمان اس کے دل میں ہوتے ہیں۔ انہیں اپنے اَرمان پورے کرنے کے اسباب مہیا نہیں ہوتے۔ (اس وقت) فِرِشتے عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے فِرِشتے ہیں۔ تیرے آسمانوں میں بستے ہیں۔ تو ان کو ہم سے پہلے جنّت میں داخل نہ فرما۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرایا۔ ان کے ذریعے ناپسندیدہ حالات سے بچاؤ کیا گیا۔ ان میں سے کوئی وفات پاتا تو اس کے اَرمان اس کے دل میں ہوتے تھے کیونکہ انہیں اپنے ارمان پورے کرنے کے اَسباب مہیا نہیں ہوتے تھے۔'' یہ سن کر فِرِشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر

......خوشنودی میں ہے اس کی ناراضی ان حضرات کی ناراضی میں ہے۔ شعر۔

دِلا خُوش بَاش کَان سُلْطَان دِیْن رَا بَدَرْوِیْشَاں وَمَسْکِیْنَاں سَرے ہَسْت

1 ......عَرَب میں اِظہارِ خوشی کے لئے کہتے ہیں وہ ہی محاورہ یہاں اِستعمال ہوا ہے رب فرماتا ہے: عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَہُمْ (مرآۃ المناجیح، ج۸، ص۵۲۳)

2 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل سلمان وبلال وصھیب، الحدیث: ۶۴۱۲، ص۱۱۱۸۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۸، ج۱۸، ص۱۸۔

3 ......الفردوس بماثور الخطاب، باب الیاء، الحدیث: ۸۱۲۴، ج۵، ص۲۶۰۔

تمہارے صبر کا بدلہ تو آخرت کا گھر کیا ہی خوب ملا۔'' (1)

﴿1221﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن علی بن حسین بن علی بن اَبی طالب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنۡھُم نے اس آیت: اُولٰٓئِکَ یُجۡزَوۡنَ الۡغُرۡفَۃَ بِمَا صَبَرُوۡا (پ ۱۹، الفرقان: ۷۵) ترجمۂ کنزالایمان: ان کو جنّت کا سب سے اُونچا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''بالا خانے سے مراد جنّت ہے اور یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے دُنیا میں فَقْر وفاقہ پر صبر کیا۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''میں نے متأخرین میں ایک عالم کو دیکھا کہ انہوں نے اصحابِ صُفّہ کے ناموں کو ذکر کرنے اور انہیں حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق جَمْع کرنے میں بہت زیادہ تلاش وجُستجو کی ہے اور جن فُقَرا مُہاجرین کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں انہوں نے ان کو بھی صفہ والوں میں شامل کر دیا۔ البتہ مجھے میرے بعض دوستوں نے کہا کہ میں بھی ان کی کتاب کی پیروی کروں حالانکہ ان کی کتاب میں ایسے کئی افراد کا ذکر بھی موجود ہے جن کے اصحابِ صفہ ہونے کا خالی وہم ہے کیونکہ مدینہ میں ایک جماعت اہلِ قُبّہ کے نام سے مشہور ہوئی تھی لیکن انہوں نے ان کی نسبت بھی اہلِ صفہ کی طرف کر دی اور یہ بعض ناقلین کی خطا ہے اسے ہم اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مقام پر پہنچ کر واضح کریں گے۔ اب ہم اصحابِ صُفّہ کے تذکرے کی اِبتدا کرتے ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا اَوس بن اَوس ثقفی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ

حضرت سیِّدُنا اَوس بن اَوس ثَقَفِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے نامِ نامی اسمِ گرامی میں ایک قول اَوس بن حُذَیفہ کا ملتا ہے۔ ان کی نسبت اہلِ صفہ کی طرف وہم کی وجہ سے کی گئی ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ قبیلہ بنو ثَقِیف کے ایک وفد کے ساتھ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیاتِ طیِّبہ کے آخر میں اپنے اِتّحادیوں کے ساتھ مدینہ طیِّبہ آئے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کا تَعَلُّق قبیلہ بنو مالک سے تھا۔ انہیں حُضُور

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص، الحدیث: ۶۵۸۱، ج۲، ص۵۷۲، بتغیرٍ قلیلٍ.

2 ......موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصبر، الحدیث: ۲۸، ج۴، ص۲۶، بدون "فی دار الدنیا".

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قُبَّہ میں ٹھہرایا تھا نہ کہ صفہ میں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بَہُت سی اَحادیث رِوایت کی ہیں۔البتہ اہلِ صفہ کے بارے میں آپ سے کوئی بات منقول نہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی چند مرویات یہ ہیں۔

﴿1222﴾......حضرت سیِّدُنا اَوْس بن اَوْس ثَقَفِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ہم مَسْجِدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک خیمے میں تھے کہ حُضُور نبی کَرِیم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص آیا۔اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کان میں کچھ کہا جس کا ہمیں علم نہ ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''جاؤ!ان سے کہو کہ وہ اسے قتل کر ڈالیں۔'' پھر فرمایا:''شاید وہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کی گواہی دیتا ہو؟''اس نے عرض کی:''جی ہاں۔''فرمایا:''تو پھر جا کر ان سے کہو کہ وہ اسے چھوڑ دیں کیونکہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے تا کہ وہ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کی گواہی دیں۔پس جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں تو ان کے خون، ان کے اَموال مجھ پر حرام ہیں سوائے کسی اِسلامی حق کے اور ان کا حساب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے۔''حضرت سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''میں قُبَّہ کی نچلی جانب بیٹھا ہوا تھا۔'' (1)

﴿1223﴾......حضرت سیِّدُنا عثمان بن عبد اللّٰہ بن اَوْس ثَقَفِی اپنے دادا حضرت سیِّدُنا اَوْس بن حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم بنو ثقیف کے وفد کے ہمراہ حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔مُعاہَدے والے تو حضرت مُغِیْرَہ بن شُعْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں ٹھہر گئے اور بنو مالک کو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے قُبَّہ (یعنی خیمہ) میں ٹھہرایا۔پس رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس عشا کی نماز کے بعد تشریف لاتے اور ہم سے گفتگو فرماتے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر قریش کا شکوہ کرتے اور فرماتے:''ہم مکّہ میں بے یار و مددگار اور کمزور تھے پھر جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے قوم قُرَیْش سے انصاف لیا۔'' (2)

---

1 ......المعجم الکبیر،الحدیث:۵۹۳/۵۹۲،ج۱،ص۲۱۸۔۲۱۷.

2 ......مسند ابی داود الطیالسی،حدیث اوس بن حذیفة الثقفی،الحدیث:۱۱۰۸،ص۱۵۱.

حضرت سیِّدُنا اَسماء بن حَارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا اسماء بن حارِثہ اَسْلَمِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو حضرت سیِّدُنا ہِنْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھائی ہیں۔ انہیں بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت اَسماء وحضرت ہِنْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خدمت گزاروں میں دیکھا ہے۔ یہ اَکثر دروازے پر حاضر رہتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں مصروف رہا کرتے۔'' بعض متاخرین نے کہا ہے کہ ''یہ اہلِ صفہ ہی میں سے ہیں۔''

﴿1224﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن محمد بَغَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن سَعْد وَاقِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ایک کتاب میں پڑھا کہ حضرت سیِّدُنا اسماء بن حارِثہ بن سَعِید بن عبد اللّٰہ بن عَبَّاد بن سَعْد بن عامِر بن ثَعْلَبہ بن مالِک بن اَفْصٰی حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہیں اور اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات 60ھ کو بصرہ میں ہوئی اور 80 سال کی عُمر پائی۔'' (1)

عاشورہ کے روزے کی اَہَمِّیَّت:

﴿1225﴾......حضرت سیِّدُنا اَسماء بن حارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مَحْبُوبِ رَبُّ العزت، محسنِ اِنسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے بھیجا اور ارشاد فرمایا: ''اپنی قوم کو جا کر حکم دو کہ وہ آج کا روزہ رکھیں۔'' میں نے عرض کی: ''اگر میں انہیں کھانا کھاتا پاؤں تو کیا ارشادِ عالی سناؤں؟'' ارشاد فرمایا: ''پھر وہ اپنا بقیہ دن روزے سے رہیں (یعنی شام تک کچھ نہ کھائیں)۔'' اور یہ عاشوراء (یعنی دس محرم) کا دن تھا۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا اَغَرّ مُزَنِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا اَغَرّ مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن عُقْبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے بغیر کسی اسناد کے اہلِ صفہ میں شُمار کیا گیا ہے۔

---

1 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد،الرقم ۵۱۵ اسماء بن حارثۃ،ج ۴،ص ۲۴۰،بدون "بصرۃ".

2 ......المستدرک،کتاب معرفۃ الصحابۃ،باب ھند بن حارثۃ الاسلمی،الحدیث:۶۳۱۱،ج ۴،ص ۶۸۰.

ہر روز 100 بار اِستِغفار:

﴿1226﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوبُرْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا اَغَرّ مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ حَتّٰی اَسْتَغْفِرَ اللّٰہَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ یعنی میرے دل پر پردہ آتا رہتا ہے حتی کہ میں 100 بار اِستِغفار کرتا ہوں[1]۔''[2]

﴿1227﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوبُرْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے جُہَیْنَہ قبیلے کے اَغَرّ نامی ایک شخص کو حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے سنا کہ میں نے حُضُور نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ دیکھو! میں دن میں 100 بار توبہ کرتا ہوں۔''[3]

حضرت سیِّدُنا بِلال بن رَباح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا بلال بن رَباح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار بھی اہلِ صفہ میں ہوتا ہے۔ ہم ان کا تذکرہ پہلے کر چکے ہیں۔ جن کو راہِ خدا میں سب سے پہلے ستایا گیا یہ ان میں سے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور سید عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خازن تھے۔

---

1 ......مفسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''اس پردے کے مُتَعَلِّق شارحین نے بہت خامہ فرسائی کی ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی دنیا میں مشغولیّت ہے، بعض نے فرمایا کہ اس سے سونا مراد ہے، بعض کے خیال میں اس سے مراد اجتہادی خطائیں ہیں، مگر حق یہ ہے کہ یہاں 'غین' سے مراد اپنی امت کے گناہوں کو دیکھ کر غم فرمانا ہے اور اِستغفار سے مراد ان گنہگاروں کے لئے اِستغفار کرنا ہے حُضُور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تا قیامت اپنی امت کے سارے حالات پر مُطَّلَع ہیں، ان گناہوں کو دیکھتے ہیں، دل کو صَدمہ ہوتا ہے، اس صَدمہ کے جوش میں انہیں دعائیں دیتے ہیں (لمعات، مرقات، اشعہ وغیرہ) اس کی تائید قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے ''عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ'' اے مسلمانو! تماری تکلیفیں ان پر گراں ہیں۔ شعر

بد ہنسیں تم ان کی خاطر رات بھر روؤ کرا ہو
بد کریں ہر دم برائی تم کہو ان کا بھلا ہو

(مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۳۵۳)

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث الاغر المزنی، الحدیث: ۱۷۸۶۶، ج۶، ص۲۵۷.

3 ......صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منہ، الحدیث: ۶۸۵۹، ص۱۱۴۷، بتغیرٍ.

سردی گرمی میں بدل گئی:

﴿1228﴾......حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے بتایا کہ مَیں نے ایک سخت سرد رات میں فجر کی اذان کہی لیکن مَسْجِد میں کوئی نہ آیا کچھ دیر بعد میں نے پھراذان دی مگراب کی بار بھی کوئی نہ آیا۔ جب شہنشاہِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ مُلاحظہ فرمایا تو استفسار فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوا؟'' میں نے عرض کی: ''سخت سردی نے لوگوں کو مَسْجِد میں آنے سے روک رکھا ہے۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! لوگوں سے سردی کو دور فرما۔'' حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ (سردی ایسی دور ہوئی کہ) میں نے لوگوں کو صُبح کے وقت گرمی کی وجہ سے پنکھا جھلتے ہوئے دیکھا۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا بَرَاء بِن مَالِک رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا بَرَاء بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ، حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے بھائی ہیں۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں لیکن اس بات کی سَنَد مذکور نہیں۔ حضرت سیِّدُنا بَرَاء رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ اُحد اور اس کے علاوہ دیگر غَزْوات میں بھی شریک ہوئے اور جنگ تُسْتَر میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کی شہادت ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ پاکیزہ دل کے مالک، خوش اِلحانی سے پڑھے جانے والے اشعار کی طرف میلان رکھتے۔ تَرَنُّم سے لطف پاتے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ ایک بہادُر سپہ سالار و شہسوار تھے۔

﴿1229﴾......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کتنے ہی بکھرے بالوں والے، پھٹے پرانے کپڑوں والے جن کی پرواہ نہیں کی جاتی (لیکن ان کی شان یہ ہے کہ) اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم ضرور پوری فرماتا ہے۔ براء بن مالک

---

1 ......کتاب الضعفاء للعقیلی، الرقم ۱۳۰، ایوب بن سیار الزھری ابو سنان، ج۱، ص۱۲۹۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۶۶، ج۱، ص۳۵۱.

بھی انہی میں سے ہیں۔'' چنانچہ، جب معرکۂ تُسْتَر کے دن مسلمانوں کو عارضی ہزیمت اُٹھانی پڑی تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا بَرَاء بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''اے بَرَاء! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھائیے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو ہمیں اس معرکہ میں فتح عطا فرما اور مجھے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ملا۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شہید ہو گئے۔'' (1)

﴿1230﴾...... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت بَرَاء بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خوبصورت آواز کے مالک تھے اور سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اقدس میں رَجَزِیَہ اَشعار پڑھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک سَفَر کے دوران شانِ رِسالت میں رَجَزِیَہ اَشعار پڑھ رہے تھے کہ عورتوں کے قریب سے گزر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ان شیشیوں کا خیال کرو۔ ان شیشیوں کا خیال کرو۔'' (2)

﴿1231﴾...... حضرت سیِّدُنا اِمام اِبنِ سِیْرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت بَرَاء بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پشت کے بل لیٹ کر کچھ پڑھنے لگے تو میں نے ان سے کہا: ''اے بھائی! سیدھے ہو کر بیٹھ جائیے! تو انہوں نے کہا: ''کیا آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں اپنے بستر پر مر جاؤں گا حالانکہ میں نے تن تنہا 100 مُشرِکین کو موت کے گھاٹ اُتارا ہے اور جو دوسروں کے ساتھ مل کر مارے وہ ان کے علاوہ ہیں۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے صُفَّہ والوں میں شُمار کیا گیا ہے۔ ہم ان کا تذکرہ پہلے

---

1 ...... جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب البراء بن مالك، الحديث: ٣٨٥٤، ص ٢٠٤٧۔
الاحاديث المختارة، مُصْعَب بن سُلَيْم عن انس، الحديث: ٢٦٥٩، ج٧، ص ٢١٧.

2 ...... المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب كراهة التغني عندالنساء، الحديث: ٥٣٢٤، ج٤، ص ٣٤٠.

3 ...... جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، كتاب الجامع، باب الغناء والدف، الحديث: ١٩٩١٢، ج١٠، ص ٧٢.

کرچکے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ قناعت پسند، پاکدامن، وفادار اور ظَرِیفُ الطَّبع اِنسان تھے۔

یہودی عالِم، بارگاہِ رِسالت میں:

﴿1232﴾......حضرت سیِّدُنا ابواَسماء رَحَبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حُضُورِاَنور، نُوْرِمُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا کہ میں بارگاہِ نبوی میں حاضر تھا کہ یہودیوں کا ایک عالم آیا اور کہنے لگا: ''میں آپ سے کچھ پوچھنے آیا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پوچھو۔'' اس نے کہا: ''جس دن (یعنی قیامت کے دن) زمین دوسری زمین سے اور آسمان بدل دیئے جائیں گے اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پل صراط کے قریب اندھیرے میں ہوں گے۔'' اس نے پوچھا: ''سب سے پہلے جنّت میں جانے کی اجازت کن لوگوں کو حاصل ہو گی؟'' فرمایا: ''فُقَرا مُہاجِرین کو۔'' (1)

سب سے اَفضل مال:

﴿1233﴾......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل دینار (یعنی روپیہ) وہ ہے جسے بندہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے یا رَاہِ خدا میں جہاد کی سواری پر خرچ کرے یا جہاد میں شریک اپنے رُفقا پر خرچ کرے۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا ثابِت بن ضَحّاک

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ

حضرت سیِّدُنا ثابِت بن ضَحّاک اَنصارِی اَبوزَید اَشْہَلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے حالانکہ وہ اہل شَجَرہ (یعنی درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں) میں سے ہیں۔ ان کا اپنا گھر تھا۔ انصاری صحابی تھے اور صفہ والوں میں سے نہ تھے۔

---

(1) ......صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب صفة مَنِیِّ الرجل والمرأة......الخ، الحدیث: ٧١٦/٧١٧، ص ٧٣٠.

(2) ......صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة علی العیال......الخ، الحدیث: ٢٣١٠، ص ٨٣٥۔

المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ثوبان، الحدیث: ٢٢٤٤٣، ج٨، ص ٣٢٣.

مسلمان پر کُفر کی تُہمَت اس کے قتل کی طرح ہے:

﴾1234﴿......حضرت سیِّدُ نا ثابِت بن ضَحّاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا ابوقِلابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا کہ میں نے درخت کے نیچے حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بَیْعَت کا شَرَف پایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان پر کُفر کی تُہمَت لگانا اسے قتل کرنے کی طرح ہے[1]۔'' [2]

﴾1235﴿......حضرت سیِّدُ نا ثابِت بن ضَحّاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اسلام کے سوا کسی دِین پر جھوٹی قسم کھائے[3] تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہے[4]۔'' [5]

﴾تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ　　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ﴿

---

1 ......مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''کیونکہ کُفر و ارتِداد قتل کے اَسباب سے ہیں کسی کو بلا وجہ کافر یا مُرتَد کہنا گویا اسے لائقِ قتل کہنا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۵، ص۱۹۶)

2 ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، الحدیث: ۴۱۷۱، ص۳۴۲۔
کتاب الادب، باب ما یُنھی مِنَ السِّبَاب واللَّعن، الحدیث: ۶۰۴۷، ص۵۱۱.

3 ......مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''مثلاً کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو عیسائی یہودی ہو جاؤں یا اسلام سے نکل جاؤں اور پھر وہ کام نہ کرے یا کہے کہ اگر میں نے یہ کام کیا تو یہودی ہو جاؤں حالانکہ اس نے یہ کام کیا تھا۔''

4 ......یا وہ عملاً یہودی ہی ہو گیا یا اسلام سے بری ہو گیا، یہ فرمان تشدُّد کے لئے ہے جیسے فرمایا گیا کہ جو عمداً نماز چھوڑے وہ کافر ہو گیا، ایسی قَسم میں امام ابوحنیفہ، احمد و اسحاق کے ہاں قسم مُنْعَقِد ہو جائے گی کَفّارہ واجب ہو گا اور امام شافعی کے ہاں کَفّارہ بھی نہیں صرف گناہ ہے کہ یہ قسم نہیں صرف جھوٹ ہے، یہ اختلاف جب ہے جب کہ الفاظ آئندہ کے مُتَعَلِّق بولے مثلاً کہے کہ اگر میں فلاں سے کلام کروں تو یہودی ہو جاؤں یا اسلام سے بری ہو جاؤں لیکن اگر یہ الفاظ گذشتہ کے مُتَعَلِّق بولے تو کسی کے ہاں کَفّارہ نہیں سب کے ہاں گناہ ہی ہے مثلاً کہے کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں یہودی یا عیسائی ہوں اور واقعہ میں وہ کام کیا تھا تو گنہگار ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۵، ص۱۹۵،۱۹۶)

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''اگر اس قَسَم کے کھانے والے کا یہ ذِہن بنا ہوا ہے کہ میں وہ کام کروں گا تو واقعی کافر ہو جاؤں گا تو ایسی صورت میں وہ اُس کام کے کرنے کی صورت میں کافر ہو جائے گا ورنہ قَسَم توڑنے پر کافر تو نہ ہو گا مگر گنہگار رہو گا اور اُس پر قَسَم کا کفارہ دینا واجب ہو جائے گا۔'' (فتاوٰی رضویہ، ج۱۳، ص۵۷۸، مُلخصًا)

5 ......صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من اکفر اخاہ بغیر تأویلٍ فھو کما قال، الحدیث: ۶۱۰۵، ص۵۱۵، بتغیرٍ.

حضرت سیِّدُنا ثابِت بِن وَدِیعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ثابِت بن وَدِیعَہ اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صُفّہ کی طرف مَنْسُوب کیا گیا ہے حالانکہ وہ کوفہ میں رہائش پذیر ہوئے نہ کہ صفہ میں اور ان سے یہ حدیث مروی ہے۔

﴿1236﴾......حضرت سیِّدُنا ثابِت بن وَدِیعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحِبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک گوہ لائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یہ بھی ایک اُمّت تھی جسے مَسْخ کر دیا گیا[1]۔“[2] وَاللّٰہُ اَعْلَم

حضرت سیِّدُنا ثَقِیف بِن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ثَقِیف بن عَمرو بن شُمَیط اَسدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو بنواُمَیَّہ کے حلیف تھے انہیں خَلِیفہ بن خَیَّاط کے حوالے سے اہلِ صفہ میں شامل کیا گیا ہے اور یہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے۔

حضرت سیِّدُنا جُنْدُب بِن جُنَادَہ ابوذَر غِفَارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا جُنْدُب بن جُنَادَہ ابوذَر غِفَارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہم ان کے حالات میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہادری، چوتھے نمبر پر قبولِ اسلام اور ہجرت کرنے کے بعد مَسْجِدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہی میں مقیم ہونا بیان کر چکے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مثالی عبادت گزار تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بعض اَوقات اہلِ صفہ کے پاس تشریف لاتے اور ان سے گفتگو کرتے جس کی وجہ سے انہیں اہلِ صفہ میں

1......حضرت سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ”اس میں یہ احتمال ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان اس بات کا علم ہونے سے پہلے کا ہو کہ جن کی شکلیں مَسْخ کر دی جاتی تھیں وہ تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہتے تھے یا مَحض مَسْخ شُدَہ اُمّتوں سے مُشابہت بیان کرنے کے لئے کہا ہو (نہ یہ کہ یہ اسی اُمّت میں سے ہے)۔“

(سنن النسائی بشرح السیوطی، کتاب الصید و الذبائح، الضب، ج٤، جز٧، ص١٩٩)

2......سنن النسائی، کتاب الصید و الذبائح، باب الضَّب، الحدیث: ٤٣٢٧، ص ٢٣٧٠.

ذکر کیا گیا ہے۔

﴿1237﴾......حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہنشاہِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں مصروف رہتے۔ فراغت پاتے تو مَسْجِد میں آ جاتے اور یہیں لیٹ جاتے گویا مَسْجِد ہی ان کا گھر تھا۔ ایک رات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَسْجِد میں تشریف لائے تو انہیں مَسْجِد کے فرش پر سوتے ہوئے پایا تو پاؤں مبارَک سے انہیں ہلایا حتّٰی کہ وہ بیدار ہو گئے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''مسجد میں کیوں سو رہے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''آقا! میں کہاں سوؤں؟ میرا اس کے سوا کوئی گھر نہیں۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی (کچھ دیر) ان کے پاس تشریف فرما ہو گئے۔'' (1)

لیٹنے کا شیطانی طریقہ:

﴿1238﴾......حضرت سیِّدُنا نُعَیم مُجْمَر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں بھی صفہ والوں میں تھا۔ شام کے وقت صفہ والے حُضُور نبی رَحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے پر حاضر ہو جاتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر شخص کو صفہ والوں میں سے ایک ایک آدمی کو کھانا کھلانے کے لئے ساتھ لے جانے کا فرماتے حتّٰی کہ کم وبیش 10 صفہ والے باقی رہ جاتے۔ پھر دربارِ رِسالت میں رات کا کھانا حاضر کیا جاتا تو ہم بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کھانے میں شریک ہو جاتے۔ کھانے سے فراغت پاتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے: ''مسجد میں سو جاؤ۔'' حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں منہ کے بل لیٹا سو رہا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے تو اپنے پاؤں مبارَک سے مجھے ہلایا اور فرمایا: ''اے جندب! یہ لیٹنے کا کون سا طریقہ ہے؟ اس طرح تو شیطان سوتا ہے۔'' (2)

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث اسماء ابنة یزید، الحدیث: ۲۷۶۵۹، ج ۱۰، ص ۴۴۰، مفهومًا.

2 ......تفسیر القرطبی، البقرة، تحت الایة ۲۷۳، الجزء الثالث، ج ۲، ص ۲۵۷۔

سنن ابن ماجه، ابواب الادب، باب النهی عن الاضطجاع علی الوجه، الحدیث: ۳۷۲۴، ص ۲۶۹۹، بتغیرٍ

حضرت سیِّدُنا جَرھَد بن خُوَیلِد

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه

حضرت سیِّدُنا جَرہَد بن خُوَیلِد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کا ذکر بھی صفہ والوں میں کیا گیا ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ ابنِ رِزَاخ اَسلَمی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اکثر صفہ پر رہتے نیز صُلحِ حُدیبیہ میں بھی شریک تھے۔

﴿1239﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرعَہ بن عبدالرحمٰن بن جَرہَد رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جَرہَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَصحابِ صُفّہ میں سے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مَحبوبِ ربُّ العٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف فرما تھے جبکہ میری ران برہنہ تھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ران ستر ہے[1]۔“ [2]

حضرت سیِّدُنا جُعَیل بن سُرَاقہ ضَمرِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه

حضرت سیِّدُنا جُعَیل بن سُرَاقہ ضَمرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں شُمار کیا گیا ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صفہ میں رہائش پذیر تھے۔

﴿1240﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابراہیم بن حارث تَیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کی: ”یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے عُیَیْنَہ اور اَقْرَع کو 100، 100 اونٹ عطا فرمائے لیکن حضرت جُعَیل بن سُرَاقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کچھ عطا نہیں فرمایا؟“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت

1...... مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ”یہ سوال زجر کا ہے یعنی یہ مسئلہ جاننا ضَرُوریاتِ دِین سے ہے کیا تم نے اب تک اتنا ضَرُوری مسئلہ بھی نہ سیکھا کہ مرد کی ران سترِ عورت ہے اسی حدیث کی بنا پر امام ابوحنیفہ وشافعی واحمد بن حنبل مرد کی ران کو ستر مانتے ہیں، امام مالک کے ہاں ستر نہیں لہٰذا ران کھول کر نماز دُرُست نہیں مگر خیال رہے! کہ یہ اِختلاف مرد کی ران میں ہے عورت کی ران کو سب ستر مانتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج۵، ص۱۸)

2...... سنن ابی داود، کتاب الحمّام، باب النھی عن التعرّی، الحدیث: ۴۰۱۴، ص۱۵۱۷۔

میں میری جان ہے! جُعَیل بن سُرَاقہ ، عُیَیْنہ واَقْرَع جیسے رُوئے زمین بھر کے آدمیوں سے بہتر ہے ان لوگوں کو میں نے تالیفِ قلب کے لئے عطا کیا ہے تا کہ وہ اسلام لے آئیں جبکہ جُعَیل کو اسلام کے سپرد کر دیا ہے۔'' (1)

﴿1241﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے استفسار فرمایا کہ ''جُعَیل'' کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟'' میں نے عرض کی: ''وہ ایک مسکین آدمی ہیں اور یہ بات ان کی شکل سے ظاہر ہوتی ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اور فلاں شخص کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''وہ لوگوں کے سرداروں میں سے ایک سردار ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جُعَیل اس جیسے روئے زمین بھر کے آدمیوں سے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فلاں آدمی بھی تو اس طرح ہے لیکن آپ جُعَیل کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں فرماتے جیسا اس کے ساتھ فرماتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ اپنی قوم کا سردار ہے اور میں اسے تالیفِ قلب کے لئے نوازتا ہوں (یعنی اس کے ساتھ ایسا برتاؤ اس لئے کرتا ہوں تا کہ وہ اسلام لے آئے)۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا جَارِیَہ بن حُمَیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

بعض نے حضرت سیِّدُنا جاریہ بن حُمَیل بن نُشْبَہ بن قُرْط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی امام دَارِ قُطْنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے حوالے سے صفہ والوں میں ذکر کیا ہے اور ابن جَرِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے منقول ہے کہ ''انہیں صحابیَّت کا شَرَف حاصل ہے۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت عرصہ اہلِ صفہ کے ساتھ رہے اسی وجہ سے انہیں اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ اور ان کے والد حضرت سیِّدُنا یمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُہاجرین میں سے ہیں۔ حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ہجرت ونُصرت کے درمیان اِختیار دیا تو انہوں نے نُصرت

---

1 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۴۴۱ جُعیل بن سُراقة الضَمری، ج ۴، ص ۱۸۶.

2 ......الجامع لابن وھب، باب النسب، الحدیث: ۳۲، ج ۱، ص ۳۴.

3 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۴۶۶ جاریة بن حُمَیل، ج ۴، ص ۲۱۱.

کو پسند کیا۔ وہ اَنصار کے حلیف تھے۔ چنانچہ، انہیں اہلِ صفہ میں شمار کیا گیا۔ ہم نے طَبَقۂ اولیٰ میں ان کے اَحوال بیان کردیئے ہیں۔ (1)

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رُونما ہونے والے فتنوں اور آفتوں سے آگاہ تھے۔ علم وعبادت میں ہمہ تن مشغول اور دنیا سے کنارہ کَش رہتے۔ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں غزوۂ احزاب کی رات تنہا جاسوسی کے لئے بھیجا۔ جب وہ اپنے سَفَر سے لوٹے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ٹھنڈی ہوا اور سردی سے بچانے کے لئے انہیں کپڑوں پر پہنا جانے والا اپنا بغیر آستینوں کا چوغہ پہنایا۔

غلاموں پر شفقت:

﴿1242﴾......حضرت سیِّدُنا ابراہیم تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم غزوۂ احزاب کی ایک سخت آندھی اور سردی والی رات شاہِ موجودات، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی ہے جو میرے پاس قوم (کفار) کی خبر لائے اور اسے قیامت میں میری رَفاقت حاصل ہو؟'' لوگ خاموش رہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری مرتبہ، پھر تیسری مرتبہ فرمایا (لیکن سخت آندھی وسردی کی وجہ سے سب خاموش رہے) پھر ارشاد فرمایا: ''اے حُذَیفہ! میرے پاس قریش کی خبر لاؤ۔'' چنانچہ، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا نام لے کر فرمادیا تو اب جانا ہی تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''میرے پاس قوم (کفار) کی خبر لاؤ اور انہیں میرے خلاف غصہ نہ دلانا۔'' حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں چلا تو ایسے لگا جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں (یعنی سردی بالکل محسوس نہ ہوتی تھی) حتی کہ میں قریش کے پاس پہنچ گیا پھر جب وہاں سے واپس پلٹا تو مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میں کسی حمام میں چل رہا ہوں۔ بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام میں حاضر ہو کر سب حالات کی خبر دی۔ جب میں فارغ ہوا تو مجھے سردی لگنے لگی۔ پس حُضُور نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا زائد

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٣٠١١، ج٣، ص١٦٤.

کمبل جسے اوڑھ کر نماز ادا فرماتے مجھے اُوڑھا دیا تو میں صُبح تک چین کی نیند سویا رہا۔صُبح مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''بہت سونے والے اب اُٹھ جاؤ۔'' (1)

﴿1243﴾......حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ہم سرورِ کائنات،شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَعِیّت میں صفہ میں موجود تھے کہ اتنے میں حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے اَذان دینے کا ارادہ کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا:''اے بلال!ٹھہرو۔''پھر ہم سے ارشاد فرمایا: ''کھانا کھالو۔''ہم نے کھانا کھایا،پھر فرمایا:''پانی پی لو۔''ہم نے پانی بھی پی لیا پھر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز کے لئے اذان دینے کھڑے ہوئے۔''راوی حضرت سیِّدُنا جَرِیْر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں:''یہاں کھانے سے سحری کا کھانا مراد ہے۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا حُذَیفَہ بِن اُسَید

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ابوسَرِیْحَہ حُذَیْفَہ بن اُسَید غِفَارِی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ بیعتِ رضوان میں شریک ہوئے تھے۔

قیامت کی 10 بڑی نشانیاں:

﴿1244﴾......حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ بن اُسَید غِفَارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب،مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم قیامت کا تذکرہ کررہے تھے تو ارشاد فرمایا:''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوجائیں:(۱)دھواں (۲)دجال(۳)جانور(۴) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا(۵) تین دھنسنے،ایک دھنسنا مشرق میں (۶)دوسرا مغرب میں(۷) تیسرا جزیرۂ عَرَب میں(۸)یاجوج وماجوج کا ظاہر ہونا(۹)وہ آگ جو(ملکِ یمن کے مشہور شہر)

1......صحیح مسلم،کتاب الجھاد،باب غز حدیث:۴۶۴۰،ص۹۹۷،بتغیرٍ قلیلٍ.

2......اخبار اصبهان،باب العین،من اسمه علی،الحدیث:۸۹وۃ الاحزاب،ال۱۴۰۱،ج۶،ص۵۰

عَدَن کے بیچ سے نکلے گی لوگوں کو مَحْشَر کی طرف ہانک دے گی (1)۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم اَحمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ راوی نے حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نُزُول کا بھی ذکر کیا۔

قرآنِ حکیم اور اہلِ بیت:

﴿1245﴾...... حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ بن اُسَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبی مُکَرَّم، نُوْرِ مُجَسَّم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! میں تمہارا پیش رَو ہوں اور تم حوض پر آؤ گے۔ پس جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے دو بھاری چیزوں کے مُتَعَلِّق دریافت کروں گا تو تم غور کرو کہ میرے بعد ان دونوں کے بارے میں میرے کیسے جانشین رہے ہو۔ سب سے زیادہ بھاری چیز کتابُ اللّٰہ ہے۔ اس کی رسی کا ایک کنارہ خدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ کے دستِ قُدْرت میں اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ لہٰذا کتابُ اللّٰہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور گمراہ نہ ہونا اور نہ ہی اسے بدلنا۔ اور دوسری چیز میری عِتْرت یعنی اَہل بیت ہیں۔ بے شک مجھے مہربان وخبردار پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک میرے حوض پر نہ آئیں گے۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا حَبِیب بن زَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حَبِیب بن زَیْد انصارِی اَزْدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قبیلۂ بنی نَجَّار کے ایک فرد ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں کیا گیا ہے اور یہ اِشْتِبَاہ کی وَجہ سے ہے کیونکہ دَرحقیقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار اہلِ عُقْبہ میں ہوتا ہے۔

---

1 ......اس حدیث پاک میں مذکور قیامت کی نشانیوں کے مُتَعَلِّق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 116 تا 129 کا مُطالعہ کیجئے۔ نیز مرآۃ المناجیح، ج7، ص276 (مطبوعہ ضیاء القرآن) سے اس حدیث پاک کی شرح کا مُطالعہ انتہائی مفید ہے۔ **علمیہ**

2 ......مسند ابی داود الطیالسی، حذیفۃ بن اسید الغِفَاری، الحدیث: ۱۰۶۷، ص۱۴۳.

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۰۵۲/ ۲۶۷۸، ج۳، ص ۶۵/۱۸۰.

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِستقامت وشہادت:

حضرت سیِّدُنا حَبِیب بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مُسَیْلِمَہ کَذّاب نے قید کرلیا اور کہنے لگا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مُحَمَّد، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا حبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: ''ہاں! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔'' پھر اس نے کہا کہ ''کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہوں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں!'' مُسَیْلِمَہ کَذّاب نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کردیا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وَالدہ کا ذِکرِ خیر:

حضرت سیِّدُنا حَبِیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدۂ ماجدہ حضرت سیِّدَتُنا نُسَیْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ ان کا شُمار بھی اہلِ عُقْبہ میں ہوتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عہدِ خلافت میں مسلمانوں کے ساتھ مُسَیْلِمَہ کَذّاب کے خلاف جہاد میں شریک ہوئیں۔ جس میں وہ بدبخت واصلِ جہنم ہوا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اس حالت میں واپس آئیں کہ جسم اقدس پر نیزوں اور تلواروں کے بے شُمار زخم تھے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا حَارِثہ بن نُعمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حارِثہ بن نُعمان اَنصارِی نَجّارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن نَسائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے حالانکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہلِ بدر میں سے ہیں۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان 80 جاں نثار صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے جنگِ حُنَین میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور میدانِ کارزار سے راہِ فرار اختیار نہیں کی۔ آخری عُمر میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بینائی جاتی رہی تھی۔

ماں سے حُسنِ سُلوک کا صِلہ:

﴿1247﴾...... اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک رات میں سویا تو میں نے اپنے آپ کو

1...... السيرة النبوية لابن هشام، شروط البيعة فى العقبة الاخيرة، اسماء من شهد العقبة، ص ۱۸۵.

جنت میں پایا۔ میں نے ایک قاری کی آواز سنی تو پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' فرِشتوں نے کہا: ''یہ حارِثہ بن نُعمان ہیں۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''یہ بھلائی واحسان ہی کا صلہ ہے۔ یہ بھلائی واحسان ہی کا صلہ ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا حارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سب لوگوں سے زیادہ اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی وحُسنِ سُلوک سے پیش آتے تھے۔'' (1)

صَدَقہ بُری مَوت سے بچاتا ہے:

﴿1248﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن عُثْمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بینائی چلی جانے کے بعد حضرت سیِّدُنا حارِثہ بن نُعمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حجرے کے دروازے سے اپنی نماز کی جگہ تک ایک رسی باندھ رکھی تھی اور اپنے پاس کھجوروں سے بھری ایک ٹوکری رکھ لیتے تھے۔ جب کوئی سائل آتا اور سلام کرتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ٹوکری سے کچھ کھجوریں لیتے پھر رسی کے ذریعے سائل کے پاس آتے اور اسے کھجوریں عطا فرماتے۔ آپ کے گھر والے عرض کرتے کہ ہم اس کام میں آپ کو کفایت کریں گے لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے کہ میں نے حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''مسکین کو کوئی چیز دینا (یعنی صَدَقہ کرنا) بری موت سے بچاتا ہے۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا حَازِم بن حَرمَلَہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حَازِم بن حَرمَلَہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا حَسَن بن سُفْیَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے حوالے سے اَصحابِ صُفّہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

جنّت کا خزانہ:

﴿1249﴾......حضرت سیِّدُنا حَازِم بن حَرمَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی

(1) ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدة عائشة، الحدیث: ۲۵۳۹۲، ج۹، ص۵۱۸.

(2) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۲۲۸، ج۳، ص۲۲۸.

اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزرا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے بلایا۔ میں خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا: ''اے حَازِم! لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم کثرت کے ساتھ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا حَنْظَلَہ بن اَبِی عَامِر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حَنْظَلَہ بن اَبِی عامر راہب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ محمد بن مُثَنّٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ''غَسِیْلُ الْمَلَائِکَہ'' (یعنی جنہیں فرِشتوں نے غسل دیا) کے لقب سے بھی یاد کئے جاتے ہیں۔

''غَسِیْلُ الْمَلَائِکَہ'' کہنے کی وجہ:

﴿1250﴾...... حضرت سیِّدُنا محمود بن لَبِید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید سے مروی ہے کہ جنگ اُحُد میں قبیلۂ بنی عَمْرو بن عوف کے حضرت سیِّدُنا حَنْظَلَہ بن اَبِی عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ابوسُفیان کا آمنا سامنا ہوا (اس وقت ابوسفیان ایمان نہیں لائے تھے) اور شَدَّاد بن اَسود نے جسے ''ابن شَعُوب'' کہا جاتا ہے حضرت سیِّدُنا حَنْظَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ابوسُفیان پر غالب آتے دیکھا تو انہیں شہید کر دیا۔ جنگ ختم ہوئی تو حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تمہارے رفیق یعنی حَنْظَلَہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ ذرا ان کے گھر والوں سے ان کے مُتَعَلِّق دریافت تو کرو۔'' جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلیہ سے پوچھا گیا تو اُنہوں نے بتایا کہ ''یہ حالتِ جنابت میں تھے کہ اعلانِ جہاد سنتے ہی اُٹھ کر چل دیئے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسی وَجہ سے فرِشتوں نے انہیں غُسل دیا ہے۔'' (2)

---

1 ......سنن ابن ماجه،ابواب الادب،باب ما جاء فی ﴿لاحول ولاقوة الا باللّٰه﴾،الحدیث:۳۸۲۶،ص۲۷۰۴.

2 ......السیرة النبویة لابن هشام،غزوة اُحد،شان عاصم بن ثابت،ص۳۲۹۔

المستدرك،كتاب معرفة الصحابة،باب ذكر شهادة حنظلة......الخ،الحدیث:۴۹۷۰،ج۴،ص۲۱۲.

حضرت سیِّدُنا حَجَّاج بِن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حَجَّاج بن عَمْرو اَسْلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حافظ ابو عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے لیکن یہ وَہْم ہے کیونکہ حضرت سیِّدُنا حَجَّاج اَسْلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ درحقیقت ابوحَجَّاج، حَجَّاج بن مالِک بن حَجَّاج ہیں اور حَجَّاج بن عَمْرو مازِنی اَنْصارِی ہیں اور انہیں کسی نے بھی اہلِ صفہ میں شمار نہیں کیا۔ ان کی سَنَد سے ایک یہ روایت ملتی ہے۔ چنانچہ،

﴿1251﴾......حضرت سیِّدُنا حَجَّاج بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کا پاؤں ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے اور اس پر دوسرا حج واجب ہے[1]۔''[2]

حضرت سیِّدُنا حَکَم بِن عُمَیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حَکَم بن عُمَیْر ثُمالی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں ہوتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تَعَلُّق مُلکِ شام سے ہے۔

دین میں ناقص کون؟

﴿1252﴾......صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا حَکَم بن عُمَیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا میں مہمان بن کر رہو اور مساجد کو اپنے گھر بناؤ اور

---

1 ......یعنی جس نے احرامِ حج باندھ لیا ہو، پھر اس کے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ جائے یا ہڈی تو نہ ٹوٹے، لنگ پیدا ہو جائے جس سے وہ آگے سَفَر اور ارکانِ حج ادا نہ کر سکے تو وہ اپنا احرام کھول دے اور وہاں سے لوٹ جائے یا ٹھہر جائے، ہدی مکہ معظمہ بھیج دے، اور تاریخ ذَبْح پر احرام کھول دے، سالِ آئندہ قضاء کرے۔ اس سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک یہ کہ احصار صرف دشمن ہی سے نہیں ہوتا بلکہ بیماری وغیرہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ نفلی عبادت شروع کر دینے سے فرض ہو جاتی ہے، اگر پوری نہ ہو سکے تو اُس کی قضاء لازم ہے، کیونکہ یہاں حج مطلق فرمایا گیا، فرضی ہو یا نفلی۔ (مرآۃ المناجیح، ج٤، ص١٩٩) **مَدَنی مشورہ:** احصار کے تفصیلی احکام جاننے کے لئے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اول، ص 1194 تا 1198 کا مطالعہ فرمائیے! **علمیہ**

2 ......سنن ابن ماجه، ابواب المناسك، باب المُحْصِر، الحديث: ٣٠٧٧، ص ٢٦٦٤.

اپنے دلوں کو رِقت کی عادت ڈالواور فکرِ آخرت اور رونے کی کثرت کرواور اپنی خواہشات کے پیچھے نہ پڑو۔تم ایسی عمارتیں بناتے ہو جن میں تمہیں رہنا نہیں۔ اتنا مال اکٹھا کرتے ہو جتنا تم نے کھانا نہیں اور ایسی اُمید باندھتے ہو جنہیں تم نے پانا نہیں۔'' مزید ارشاد فرمایا: ''آدمی کے دین کے ناقص ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کی خطائیں زیادہ اور حلم کم ہو اور وہ ایسی بات کہے جس کی حقیقت کم ہو، راتیں مرداروں کی طرح گزریں تو دن بے کاروں کی طرح بسر ہوں، بہت سست، لالچی، کنجوس اور آسودہ زندگی گزارنے کی فکر میں گرفتار ہو۔'' (1)

کامل حیا:

﴿1253﴾......حضرت سیِّدُنا حَکَم بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پوری حیا کرو، سر اور اس میں محفوظ چیزوں، پیٹ اور اس کے اندر کی چیزوں کی حفاظت کرو، موت اور گل جانے کو یاد رکھو، جو ایسا کرے گا اس کی جزا جنّتُ الْماوٰی ہے(2)۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا حَرمَلَہ بن اِیَاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حَرمَلَہ بن اِیَاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی حُذَیفَہ بن خَیَّاط کے حوالے سے اہلِ صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔ بعض نے کہا: ''آپ کا نام حَرمَلَہ بن عبد اللّٰہ عَنبَرِی ہے۔''

﴿1254﴾......حضرت سیِّدُنا حَرمَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے قبیلہ کے ہمراہ بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوا، جب میں واپس ہونے لگا تو میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نصیحت ارشاد فرمایئے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے حَرمَلَہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور جب تم

---

1 ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب الکاف، الحدیث: ٤٧٤٤/٤٨٩٧، ج٢، ص١٦٦/١٧٩.

2 ......یعنی صرف ظاہری نیکیاں کرلینا اور زبان سے حیا کا اقرار کرنا پوری حیا نہیں بلکہ ظاہری اور باطنی اعضاء کو گناہوں سے بچانا حیا ہے، چنانچہ، سر کو غیرِ خدا کے سجدے سے بچائے، اندرونِ دماغ کو ریا اور تکبر سے بچائے، زبان آنکھ اور کان کو ناجائز بولنے دیکھنے سننے سے بچائے، یہ سر کی حفاظت ہوئی، پیٹ کو حرام کاموں سے، شرمگاہ کو زنا سے، دل کو بری خواہشوں سے محفوظ رکھے، یہ پیٹ کی حفاظت ہے، حق یہ ہے کہ یہ نعمتیں رب کی عطا اور جنابِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سخا سے نصیب ہو سکتی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج٢، ص٤٤٠)

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٣١٩٢، ج٣، ص٢١٩.

کسی مجلس میں بیٹھو پھر وہاں سے اُٹھو تو اہلِ مجلس کی جو باتیں تمہیں بھلی لگیں ان پر عمل کرو اور جو بُری لگیں ان پر عمل کرنے سے گریز کرو۔'' (1)

﴿1255﴾......حضرت سیِّدُنا حَرْمَلَہ بن اِیَاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا تو وہیں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ حق کو سمجھ لیا۔ پھر جب دربارِ نور بار سے واپس ہونے لگا تو خدمتِ سراپا اَقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اب میرے لئے کیا حکم ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اے حَرْمَلَہ! بھلائی بجالاؤ اور برائی کے داغ سے اپنے دامن کو بچاؤ۔'' فرماتے ہیں: ''پھر میں وہاں سے رُخصت ہوا تو کچھ دیر بعد خیال آیا کہ دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر مزید نصیحت کی اِلتجا کروں۔'' چنانچہ، میں دوبارہ نصیحت کا ملتجی ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے حَرْمَلَہ! برائی سے بچو۔ نیکی پر گامزن رہو اور لوگوں کی جن باتوں کا سننا تمہیں خوشگوار معلوم ہو ان سے جدا ہو کر ان پر عمل کرو اور جن باتوں کا سننا تمہیں ناگوار لگے ان سے جدا ہو کر ان پر عمل نہ کرو۔''

حضرت سیِّدُنا اَحمد بن اِسحاق حَضْرَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ ''جب میں وہاں سے نکلا تو سمجھا کہ ان دو باتوں یعنی نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے میں تمام اُمور شامل ہیں۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَلْاَرَت

رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَلْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا کُرْدُوس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ آپ مُہاجِرین کے طبقۂ سابقین اَوّلین میں سے ہیں۔ ہم پہلے ان کے اَحوال بیان کر چکے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو راہِ خدا میں بہت ستایا گیا۔ غزوۂ بدر و دیگر غَزَوات میں شریک ہوئے۔

﴿1256﴾......حضرت سیِّدُنا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا خَبَّاب

---

1 ......مسند ابی داود الطیالسی، حرملۃ العنبری، الحدیث: ۱۲۰۷، ص ۱۶۷.

2 ......الادب المفرد للبخاری، باب اھل المعروف فی الدنیا اھل المعروف فی الآخرۃ، الحدیث: ۲۲۲، ص ۷۸، بتغیر.

بن اَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار مُہاجِرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام کے ان جاں نثاروں میں سے ہیں جنہیں راہِ خدا میں بہت ستایا گیا۔" (1)

﴿1257﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن فُضَیْل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا کُرْدُوس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چھٹے نمبر پر اسلام لائے۔ یوں انہیں اسلام سے چھٹا حصہ ملا۔" (2)

﴿1258﴾......حضرت سیِّدُنا ابولیلیٰ کِنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: "قریب ہو جائیے! میں آپ کے سوا اس مجلس کا زیادہ حقدار کسی کو نہیں سمجھتا۔" پھر حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی پیٹھ پر ان زخموں کے نشانات دکھانے لگے جو مُشرِکین کی تکالیف سے پہنچے تھے۔" (3)

﴿1259﴾......حضرت سیِّدُنا قَیس بن اَبی حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کی غرض سے ان کے پاس گئے۔ اس وقت انہیں سات جگہ سے داغا گیا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا: "ہمارے دوست دنیا سے چلے گئے اور دنیا نے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جبکہ ہمارے ہاتھ اِتنا مال آیا جس کا مصرف ہم نے مٹی ہی کو پایا۔" حضرت سیِّدُنا قَیس بن حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد ہم پھر ان کی عیادت کے لئے گئے تو انہیں دِیوار تعمیر کرنے میں مصروف پایا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "مومن کو ہر خرچ میں ثواب ملتا ہے سوائے مٹی میں خرچ کرنے (یعنی بلاضَرورت عمارت بنانے) کے اور اگر حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں موت کی دُعا کرنے سے مَنْع نہ فرماتے تو میں ضَرور مرنے کی دُعا کرتا۔" (4)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب المغازی، باب اسلام ابی بکر، الحدیث:۸، ج۸، ص۴۴۸.

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب المغازی، باب اسلام ابی بکر، الحدیث:۹، ص۴۴۹.

3 ......سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضائل خبّاب، الحدیث:۱۵۳، ص۲۴۸۶، بدون "اری".

4 ......صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب تمنی المریض الموت، الحدیث:۵۶۷۲، ص۴۸۶.

اُمّت کے حق میں تین دُعائیں:

﴿1260﴾......حضرت سیِّدُنا خبّاب بن اَلْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات حُضُور نبیِّ مکرّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات سِتُودہ صفات کو بڑے غور سے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ادا کرنے لگے یہاں تک کہ جب صُبح طُلوع ہوئی تو میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج رات میں نے آپ کو ایسی نماز پڑھتے دیکھا کہ اس طرح نماز پڑھتے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! یہ شوق وخوف کی نماز تھی۔ میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے تین چیزوں کا سوال کیا تو اس نے مجھے دو چیزیں عطا فرمادیں اور ایک سے روک دیا۔ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کیا کہ وہ ہمیں دوسری امتوں کی طرح عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک نہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری یہ دعا قبول فرمالی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ ہم پر دشمن کو مُسلّط نہ فرمائے جو ہمیں ہلاک کردے تو یہ سوال بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پورا کردیا اور تیسرا سوال میں نے یہ کیا کہ میری اُمت گروہوں میں نہ بٹے تو پروَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ سوال کرنے سے روک دیا۔'' (1)

﴿1261﴾......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن جَعْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ کچھ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حضرت سیِّدُنا خبّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ پس انہوں نے کہا: ''اے ابو عبداللہ! آپ کو بشارت ہو کہ آپ حوضِ کوثر پر حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ایسا کیونکر ہوسکے گا جبکہ یہ سب سے نچلا گھر ہے اور وہ سب سے اونچا مقام اور حُضُور رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں ارشاد فرمایا تھا کہ ''تمہیں دنیاوی مال اتنا ہی کافی ہے جتنا مسافر کا زادِ راہ ہوتا ہے۔'' (2)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

---

1 ......المعجم الکبیر،الحدیث: ٣٦٢١، ج٤، ص٥٧.

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ،کتاب الزھد،باب ما ذکر عن نبینافی الزھد،الحدیث:٨، ج٨، ص١٢٥.

حضرت سیِّدُنا خُنَیس بن حُذَافہ سَہمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا خُنَیس بن حُذَافہ سَہمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حافظ ابوطالب اور محمد بن اِسحاق بن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے حوالے سے اہلِ صُفّہ میں شُمار کیا گیا ہے۔

حضرت سیِّدُنا خُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مہاجرین اوّلین میں سے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلیہ حضرت سیِّدَتُنا حَفصہ بنت عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حَبَشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔حضرت سیِّدُنا خُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اوائلِ اِسلام میں مدینہ طیِّبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں وفات پائی۔ان کی وفات کے بعد رسول اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدَتُنا حَفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اپنی زوجیت کا شَرف بخشا۔

﴿1262﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب ان کی بیٹی حضرت سیِّدَتُنا حَفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیوہ ہوگئیں۔ان کے شوہر حضرت خُنَیس بن حُذَافہ سَہمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جو بدری صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں، مدینہ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں اِنتقال فرما گئے تو میری ملاقات حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی میں نے ان سے کہا: ''اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح آپ سے کردیتا ہوں۔'' لیکن اُنہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔

فرماتے ہیں: میں کچھ دن اِنتظار کرتا رہا پھر حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حفصہ کے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے ان کا نکاح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کردیا۔اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے ملے تو فرمایا: ''شاید آپ کو یہ بات ناگوار گزری ہوگی کہ جب آپ نے مجھ سے اپنی بیٹی حَفصہ کے نکاح کی خواہش کی تو میں نے کوئی جواب نہ دیا؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے نکاح کی پیشکش کی تھی تو میرے جواب نہ دینے کی وجہ صرف یہ تھی کہ میں نے پیارے مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حَفصہ کا ذکر کرتے سنا تھا اور میں یہ راز ظاہر نہیں کرسکتا تھا اور اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حَفْصَہ سے نکاح نہ فرماتے تو میں خود ان سے نکاح کر لیتا۔'' (1)

حضرت سیِّدُ نااَبواَیُّوب خَالِد بِن زَیْد

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه

حضرت سیِّدُ نا ابو اَیُّوب خالد بن زید اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کو محمد بن جَرِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر کے حوالے سے صفہ والوں میں ذکر کیا ہے۔ حضرت سیِّدُ نا ابو اَیُّوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه اُس مشہور گھر کے مالک تھے کہ جس میں حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے ہجرت کر کے مدینہ طَیِّبَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پہنچنے پر قیام پذیر ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجد اور حجرہ بنایا اور وہ گھر آج بھی مدینہ طَیِّبَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں موجود ہے۔ حضرت سیِّدُ نا ابو اَیُّوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کو صفہ میں قیام کی حاجت نہ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کا شمار اہلِ عُقبہ میں ہوتا ہے نہ کہ اہلِ صفہ میں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه قُسْطَنْطِیْنِیَّہ میں فوت ہوئے اور اس کی فصیل (یعنی دیوار) کے پاس دفن کئے گئے۔

﴿1263﴾...... حضرت سیِّدُ نا اِمام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''بَیْعَتِ عُقبہ میں شریک ہونے والوں میں سے ایک حضرت سیِّدُ نا ابو اَیوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه بھی ہیں۔'' (2)

مُتَّقی و غیرِ مُتَّقی کی عبادت میں فرق:

﴿1264﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو اَیوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ حُضُور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک دو آدمی مَسْجِد کو جاتے اور نماز پڑھتے ہیں۔ پھر ان میں سے ایک واپس لوٹتا ہے تو اس کی نماز اُحُد پہاڑ سے بھی زیادہ وَزنی ہوتی ہے جبکہ دوسرا لوٹتا ہے تو اس کی نماز ایک ذرہ کے برابر بھی نہیں ہوتی۔'' حضرت سیِّدُ نا ابو حُمَید ساعِدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیونکر ہوتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جب وہ آدمی دوسرے سے زیادہ عُمدہ عقل والا ہو۔'' انہوں نے پھر عرض

---

1 ...... سنن النسائی، کتاب النکاح، باب عرض الرجل ابنته علی من یرضی، الحدیث: ۳۲۵۰، ص۲۲۹۸.

2 ...... السیرة النبویة لابن ھشام، اَسْمَاء من شَھِدَ العُقْبَةَ، ص ۱۸۱، ان ابن اسحاق.

کی: ''یہ کیونکر ہوتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اَشیاء سے زیادہ بچتا اور نیکی کی طرف سَبقت لے جانے میں زیادہ حرص رکھتا ہو اگرچہ نفلی عبادات میں دوسرے سے کمتر ہو۔'' (1)

مختصر اور جامع نصیحت:

﴿1265﴾......حضرت سیِّدُنا ابو اَیوب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص دربارِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو کر مختصر نصیحت کا طلبگار ہوا تو سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اسے آخری نماز سمجھ کر پڑھو اور ایسی بات نہ کہو جس سے تمہیں مَعذِرت کرنی پڑے اور لوگوں کے مال سے بالکل مایوس ہو جاؤ۔'' (2)

70ہزار کا بلاحساب جنّت میں داخلہ:

﴿1266﴾......حضرت سیِّدُنا ابو اَیوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور اِرشاد فرمایا: ''بے شک میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے دو باتوں میں اِختیار دیا کہ 70 ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب کے جنّت میں داخل ہو جائیں یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پاس سے لَپ بھر (3) جنّت میں داخل فرمادے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے لئے لَپ بھرے گا؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اندر تشریف لے گئے پھر تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر) کہتے ہوئے باہر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''بے شک میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے اِضافہ فرمادیا ہے کہ ''ہر ہزار کے ساتھ 70 ہزار اور ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ لَپ بھر جنّت میں بھی داخل فرمائے گا۔'' حضرت سیِّدُنا ابو رُہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت کیا: ''اے ابو اَیُّوب! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لَپ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے اسے تو لوگ اپنے مونہوں سے کھالیں گے؟'' فرمایا: ''اس

---

1 ......مسند الحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، الحدیث: ۸۲۱، ج۲، ص ۸۰۵.

2 ......سنن ابن ماجۃ، ابواب الزھد، باب الحکمۃ، الحدیث: ۴۱۷۱، ص ۲۷۳۰.

3 ......لَپ سے مراد ہے بے اندازہ کیونکہ جب کسی کو بغیر گنے بغیر تولے ناپے دینا ہوتا ہے تو وہاں لَپ بھر بھر کر دیتے ہیں یا کہو کہ یہ حدیث متشابہات میں سے ہے ورنہ ربّ تعالٰی مٹھی اور لَپ سے پاک ہے۔'' (مراۃ المناجیح، ج۷، ص ۳۹۳)

میں نہ پڑو مَیں تمہیں حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لَپ کے بارے میں بتاتا ہوں جیسا کہ مجھے گمان بلکہ یقین ہے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لَپ یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''جو اس بات کی گواہی دے کہ ''(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تیرے بندے ورسول ہیں۔'' پھر اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق بھی کرے تو اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔''[1]

حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن فَاتِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن فَاتِک اَسَدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو احمد بن سُلَیمان مَرْوَزِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے اہلِ صفہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

غیبی آواز نے اسلام کی دعوت دی:

حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن فَاتِک اَسَدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بدری صحابی ہیں۔ایک بار انہیں اَبرق العِراق میں رات ہوگئی وہاں انہیں ایک غیبی آواز سنائی دی:

وَیحک عُذْ بِاللّٰہِ ذِی الْجَلَالِ وَالْمَجْدِ وَالْبَقَاءِ وَالْاَفْضَالِ

وَاقْرَءِ الْاٰیَاتِ مِنَ الْاَنْفَالِ وَوَحِّدِ اللّٰـہَ وَلَا تُبَالِی

ترجمہ: (۱)......تجھ پر افسوس! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگ جو عظمت وجلالت اور بقا وفضل والا ہے۔

(۲)......اور سورۂ اَنفال کی تلاوت کر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک مان اور بے فکر ہو جا۔

چنانچہ، حضرت سیِّدُنا خُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ طیّبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف چل دیئے۔وہاں پہنچے تو اس وقت حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منبر پر خُطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔پس آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام قبول کر لیا اور آپ کا شُمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے۔[2]

---

1 ......المعجم الکبیر،الحدیث:٣٨٨٢،ج٤،ص١٢٧۔

المسندللامام احمدبن حنبل،حدیث ابی ایوب الانصاری،الحدیث:٢٣٥٦٤،ج٩،ص١٣٢.

2 ......المعجم الکبیر،الحدیث:٤١٦٥،ج٤،ص٢١٠،بتغیر.

پائنچے ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ممنوع ہے:

﴿1267﴾......حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن فَاتِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: ''تم کتنے اچھے ہوا گر تم میں دو خصلتیں نہ ہوتیں؟'' میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ دو خصلتیں کون سی ہیں۔ نقصان پہنچانے کو تو ایک خصلت بھی کافی ہے پھر وہ دو کون سی ہیں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تہبند لٹکانا اور بال بڑھانا[1]۔'' راوی کہتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا خُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فوراً اپنا تہبند اوپر کرلیا اور بال بھی چھوٹے کروادیئے۔'' [2]

حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن اَوس طَائی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ابو الحَسَن علی بن عُمَر دَارقُطْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے حوالے سے اہلِ صفہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار مُہاجرین میں ہوتا ہے۔

نگاہِ مُصطفٰی کا کمال اور صحابی کی سادگی:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ صحابی ہیں کہ جب حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بتایا کہ ''میرے لئے ''حِیرَہ'' کے درمیان جتنے حجابات تھے سب اُٹھا دیئے گئے تو میں نے شَیْمَاء بنت

---

1 ......تہبند یا پاجامے وغیرہ کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے سے مُتَعَلِّق حاشیہ اسی کتاب کے صفحہ 531 پر مُلاحظہ کیجئے۔ اور رہا لمبے بال رکھنا تو اس کے مُتَعَلِّق صدرُ الشَّرِیْعَہ، بدرُ الطَّرِیْقَہ، مُفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینہ پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندتے ہیں یا جوڑے بنالیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلافِ شرع ہیں۔'' (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶ ص ۲۳۰)

اور مُجَدِّدِ اعظم سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت حضرت علامہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لمبے بالوں کے مُتَعَلِّق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ''(بال) نِصْف کان سے کندھوں تک بڑھانا شرعاً جائز ہے اور اس سے زیادہ بڑھانا مرد کو حرام ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۲، ص ۶۰۵)

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث خریم بن فاتك، الحدیث: ۱۸۹۲۱، ج ۶، ص ۴۸۴۔

المعجم الکبیر، الحدیث: ۴۱۵۶/ ۴۱۵۹، ج ۴، ص ۲۰۷.

بُقَیْلَہ کو سیاہ چادر اوڑھے ایک طاقتور خچر پر سوار دیکھا۔'' تو حضرت سیِّدُنا خُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم نے ''حِیرَہ'' کو فتح کرلیا اور شَیْمَاء کو اسی حالت میں پایا تو کیا میں اسے لے لوں؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں وہ تجھے ملے گی۔'' پھر (خلافت صدیقی کے زمانہ میں) حضرت سیِّدُنا خُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ لشکر میں مل گئے۔ مجاہدین نے مُسَیْلِمَہ کذّاب کو واصلِ جَہَنَّم کیا، پھر ''اَلطَّف'' کا رُخ کیا یہاں تک کہ ''حِیرَہ'' میں داخل ہو گئے۔ تو سب سے پہلے انہیں شَیْمَاء بنت بُقَیْلَہ طاقتور خچر پر اسی طرح سوار ملی جس طرح حُضُور نبیِّ غیب داں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمایا تھا۔ چنانچہ، اسے دیکھتے ہی حضرت سیِّدُنا خُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کی طرف لپک گئے اور اس پر اپنی مِلکیّت کا دعویٰ کرنے لگے۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن مَسْلَمَہ و حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے اس بات کی گواہی دی تو امیرِ لشکر حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شَیْمَاء ان کے حوالے کردی۔ پھر شَیْمَاء کا بھائی عَبْدُالْمَسِیح ان کے پاس آیا اور حضرت سیِّدُنا خُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہنے لگا: ''شَیْمَاء مجھے بیچ دو۔'' حضرت سیِّدُنا خُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک ہزار سے کم نہیں لوں گا۔'' عَبْدُالْمَسِیح نے ایک ہزار دیئے اور کہا اگر آپ اس کے ایک لاکھ مانگتے تو میں ایک لاکھ دے دیتا۔'' حضرت سیِّدُنا خُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تو سمجھتا تھا کہ مال ایک ہزار سے زیادہ نہیں ہوتا۔'' (1)

نعت سننا سنّت ہے:

﴿1268﴾...... حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں ہجرت کر کے حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غَزْوَہ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔ میں نے اسلام قبول کرلیا۔ حضرت سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ اقدس میں اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ ''میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اجازت مَرحمت فرمائی اور دُعا سے بھی نوازا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دانت صحیح وسالم رکھے۔'' (2)

---

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٤١٦٨، ج٤، ص٢١٣.

(2) ......المستدرك، کتاب معرفة الصحابة، باب انشاد العبّاس فی مدح النبی بحضرته، الحدیث: ٥٤٦٨، ج٤، ص٣٩١.

حضرت سیِّدُنا خُبَیب بن یَساف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن خُبَیب بن یَساف بن عُتْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حافظ ابو عبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے اور حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن ابی داوٗد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بدری صحابی ہونا منقول ہے۔

﴿1269﴾......حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں اور میری قوم کا ایک شخص ایسے وقت میں بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک غزوہ میں شرکت کا ارادہ فرمارہے تھے۔ ہم اس وقت تک مسلمان تو نہ ہوئے تھے لیکن (آپس میں) کہنے لگے کہ ''ہمیں شرم آنی چاہیے کہ ہماری قوم تو جہاد میں حصہ لے اور ہم ان کا ساتھ نہ دیں۔'' حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''کیا تم دونوں اِسلام قبول کر چکے ہو؟'' ہم نے عرض کی: ''نہیں۔'' تو ارشاد فرمایا: ''ہم مُشرِکین سے مدد حاصل نہیں کرتے۔'' حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''پھر ہم اسلام لے آئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوئے۔ دورانِ جنگ ایک شخص نے مجھے زخم لگا دیا تو میں نے اسے قتل کر ڈالا اور بعد کو میں نے اس کی بیٹی سے شادی کر لی تو وہ کہا کرتی تھی: ''میں ایسے شخص کو گم نہ کروں جس نے تمہیں یہ زخم لگایا۔'' اور میں اس سے کہتا تھا: ''تو ایسے شخص کو گم نہ کر جس نے تمہارے باپ کو جلد جَہَنَّم میں پہنچایا۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا دُکَین بن سَعِید

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا دُکَین بن سعید مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صُفَّہ میں ہوتا ہے اور ایک قول کے مطابق آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خَثْعَمِی ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ 400 آدمیوں کی جماعت کے ہمراہ بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے اور کھانا طَلَب کیا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سب کو کھانا کھلایا اور ان کے زادِ راہ کا اہتمام فرمایا۔

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث جد خُبَیب، الحدیث: ۱۵۷۶۳، ج۵، ص ۳۴۵.

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُ نا دُکَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صفہ کو اپنا مسکن بنانے اور وہاں ٹھہرنے کی کوئی روایت میرے علم میں نہیں۔''

ایک معجزے کا بیان:

﴿1270﴾......حضرت سیِّدُ نا دُکَین بن سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم 400 سوار بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے اور کھانا طلب کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عُمَر! جاؤ انہیں کھانا کھلاؤ اور کچھ زادِ راہ عطا کرو۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس صرف کچھ صاع کھجوریں ہیں جو مجھے اور میرے اہل و عیال کو بمشکل کفایت کریں گی۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''ہم نے حکم سنا اور اطاعت کی۔'' یہ کہہ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چل پڑے یہاں تک کہ ایک کمرہ کے پاس پہنچے۔ اس کی چابی نکالی اور دروازہ کھول دیا۔ لوگوں سے کہنے لگے: ''اندر داخل ہو جاؤ۔'' میں سب سے آخر میں اندر داخل ہوا کچھ کھجوریں لیں پھر دیکھا تو کھجوروں کا ایک بڑا ڈھیر ابھی باقی تھا۔'' (1)

حضرت مصنف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے اور یہ (یعنی کھجوروں کا بڑھ جانا) حُضُور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔''

حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ ذوالْبِجَادَیْن

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا عبدُاللّٰہ ذُو الْبِجَادَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت علی بن مَدِیْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے حوالے سے اہلِ صُفّہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہم پیچھے مُہاجِرین سابقین میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔

1......المعجم الکبیر، الحدیث: ٤٢٠٧، ج ٤، ص ٢٢٨، بتغیر.

عبدُ الْعُزّٰی سے ذُو الْبِجَادَیْن کیسے ہوئے؟

ذُو الْبِجَادَیْن نام کا سبب کچھ یوں ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے چچا کی کفالت میں تھے۔ وہ آپ کی پَرْوَرِش کرتا رہا لیکن جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام قبول کیا تو اس نے ہر چیز واپس لے لی۔ اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ والدہ نے انہیں ایک بڑی اُونی چادر دی۔ آپ نے اس چادر کے دو حصے کر لئے۔ ایک کا تہبند بنا لیا اور دوسرا حصہ اوپر اوڑھ لیا۔ پھر بارگاہِ نَبُوَّت عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نام دریافت فرمایا۔ عرض کی: ''عبدالْعُزّٰی۔'' ارشاد فرمایا: ''نہیں! بلکہ تمہارا نام عبدُاللّٰہ ذُو الْبِجَادَیْن (یعنی دو چادروں والا) ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غَزْوَہٴ تبوک میں شہید ہوئے۔ حُضُور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نَفِیس ان کی قَبْر میں اُترے اور اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے انہیں قَبْر میں اُتارا۔ (1)

حضرت سیِّدُنا ابولُبَابَہ رِفَاعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ابولُبَابَہ رِفَاعَہ اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حافظ ابو عبد اللّٰہ نیشاپُوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے اہلِ صفہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام بشیر بن عبدالمُنذِر ہے اور قبیلۂ بنو عَمْرو بن عوف سے تَعَلُّق رکھتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا رِفَاعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غَزْوَہٴ بدر میں شریک ہوئے اور مالِ غنیمت سے حصہ بھی پایا۔

جُمُعَہ کی عَظْمَتوں کا بیان:

﴿1271﴾......حضرت سیِّدُنا ابولُبَابَہ بن عبدالمُنذِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جُمُعَۃُ المُبارَک کا دِن تمام دِنوں کا سردار ہے اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عیدُ الاَضْحٰی و عیدُ الفِطر کے دنوں سے بھی زیادہ عَظْمَت والا ہے۔ اس دن میں پانچ خصلتیں ہیں: (۱) اس دن اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا فرمایا (۲) اِسی دن اِنہیں زمین پر

1 ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث: ۷۷، ج۲، ص۴۰۸، مفهومًا.

اُتارا (۳) اِسی دن انہیں وفات دی (۴) اِس دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے جس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حرام کے سوا جو مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے اور (۵) تمام مُقَرَّب فِرِشتے، آسمان، زمین، پہاڑ، ہوا اور دریا سب جُمُعَہ کی عَظَمت سے ڈرتے ہیں کہ قیامت نہ قائم ہو جائے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا ابورُزَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی حدیثِ پاک کی بنا پر حضرت سیِّدُنا ابورُزَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

ذِکرُ اللہ کی فضیلت:

رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ صفہ میں سے ایک شخص جس کی کُنیت ابورُزَین تھی سے فرمایا: ''اے ابورُزَین! جب تم تنہائی میں ہو تو اپنی زبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے تر رکھو کیونکہ جب تک تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہو گے۔ گویا نماز میں رہو گے، اگر تم لوگوں کے سامنے ذکر کرو تو یہ لوگوں کے درمیان نماز کی طرح ہے اور اگر تم تنہائی میں ذکر کرو تو یہ تنہائی میں نماز کی طرح ہے۔ اے ابورُزَین! جب لوگ رات کے قیام اور دن کے روزے کی صُعُوبت (یعنی مَشَقَّت) برداشت کر رہے ہوں تو تم مسلمانوں کے لئے خیر خواہی و نصیحت کی مَشَقَّت برداشت کرو۔ اے ابورُزَین! جب لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے میں مصروف ہوں اور تم چاہو کہ تمہارے لئے بھی ان کی مثل اجر و ثواب ہو تو تم مَسْجِد کو لازم پکڑ لو اس میں اذان دو اور اذان پر اجرت مت لو۔'' (2) (3)

---

1 ......سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوات، باب فی فضل الجمعة، الحديث: ١٠٨٤، ص ٢٥٤٠.

2 ......الاصابة فی تمیز الصحابة، الرقم ٩٨٩٨ ابورزين آخر، ج٧، ص١١٦ ـ

الفردوس بمأثور الخطاب، باب الياء، الحديث: ٨٤٣٧، ج٥، ص ٣٦٠.

3 ......سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''اصل یہ ہے کہ طاعت وعبادات پر اجرت لینا دینا (سوائے تعلیمِ قرآن وعلومِ دین واذان واقامت وغیرہا معدودے چند اشیاء کہ جن پر اجارہ کرنا متاخرین نے بناچاری و مجبوری بنظرِ حالِ زمانہ جائز رکھا) مطلقاً حرام ہے۔'' (فتاوی رضویه، ج١٩، ص٤٨٦) حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ایک حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ اذان پر اُجرت لینا جائز ہے مگر نہ لینا بہتر ہے اس لئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے یہاں اُجرت کو حرام نہیں کہا بلکہ فرمایا ڈھونڈ کر کوئی، لِلّٰہ (یعنی: فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ) اذان دینے والا رکھو۔ خیال رہے کہ اس زمانہ میں دینی خدمات پر اُجرت لینا اگر ممنوع بھی تھی تو......

ستّر ہزار فرِشتوں کی دُعا حاصل کرنے کا عمل:

﴿1272﴾......حضرت سیّدُنا ابورَزِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تمہیں اس دین کی اصل نہ بتادوں جس سے تم دنیا وآخرت کی بھلائی پالو (تو سنو!) ذکر والوں کی مَجْلِس اِختیار کرو[1] اور جب تم تنہائی میں ہو تو جہاں تک ہوسکے اپنی زبان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے ہلاتے رہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مَحَبَّت رکھو اور اسی کے لئے دشمنی رکھو۔ اے ابورَزِین! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو 70 ہزار فرِشتے اس کے ساتھ ہولیتے ہیں۔ وہ سب اس کیلئے دُعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! اس نے تیری خاطر (رشتۂ مَحَبَّت) جوڑا ہے تو اسے جوڑ دے (یعنی اس کا اپنے سے رشتۂ اطاعت جوڑ کر اپنا خاص بندہ بنالے)۔'' لہٰذا اگر اپنے جسم کو اس میں مشغول کرسکو تو ضرور کرو۔''[2]

......اس وقت کے لحاظ سے تھی اب ممنوع نہیں ورنہ سارے دِینی کام بند ہوجائیں گے، دیکھو سوا عثمان غنی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے باقی تمام خلفاء نے خلافت پر اُجرت لی حالانکہ خلافت امامت کبریٰ ہے نیز عُمَرِ فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے اپنے زمانہ میں غازیوں اور حکام کی تنخواہیں مُقرَّر کیں حالانکہ جہاد بھی عبادت ہے اور حاکمِ اسلام بننا بھی۔'' (مرآۃ المناجیح، ج۱، ص۴۱۷)

1 ......حکیم الاُمّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس کے تحت فرماتے ہیں: ''اس سے مراد عُلَماء دِین اولیاء کاملین صالحین واصلین کی مجلسیں ہیں کیونکہ یہ مجلسیں جنّت کے باغات ہیں جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ یہ مجلسیں خواہ مدرسے ہوں یا درس قرآن وحدیث کی مجلسیں یا حضرات صُوفیاء کرام کی ذکر کی محفلیں، یہ فرمان بَہُت جامع ہے جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا خوف حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عشق اور طاعتِ رسول کا شوق پیدا ہو وہ مجلس اکسیر ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ! انسان کی دو ہی حالتیں ہوتی ہیں خلوت، جلوت اس فرمان عالی میں دونوں کی اصلاح فرمادی گئی جلوت ہو تو اللہ والوں کی صُحبت میں خلوت ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں، بعض مشائخ نے اس فرمانِ عالی سے دلیل پکڑی کہ ذکرِ خفی افضل ہے ذکرِ جلی سے، بعض نے فرمایا کہ ذکرِ لسانی (زبان سے ذکر کرنا) افضل ہے ذکر جنانی (دل سے ذکر کرنے) یا پاس انفاس (سانس کے ساتھ ذکر اللّٰہ کرنے) سے، کیوں کہ یہاں زبان ہلانے کا حکم دیا مگر انسان بھی مختلف ہیں حالات بھی مختلف، بعض حالات میں ذکرِ جلی افضل بعض وقت ذکرِ خفی افضل۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اذان اور حج کا تلبیہ، نماز جہری کی قرآت آہستہ کہی جائیں اور کون کہہ سکتا ہے کہ نماز تہجد اور نماز خفی قراءت جہر سے کی جاوے۔ صُوفیاء فرماتے ہیں کہ ''ذکر وہ بہتر ہے کہ ذاکر ذکر میں فنا ہو اور مذکور سے باقی ہو'' وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ، سب کچھ بھول کر اپنے سے بھی غافل ہو کر رب کو یاد کرو۔'' کچھ آگے فرماتے ہیں: ''بعض حضرات جب کسی مقبول بندے سے ملاقات کے لئے جاتے ہیں تو باوضو اور ذکرِ الٰہی کرتے جاتے ہیں یہاں (صاحب) مرقات نے بروایت ابویعلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (ام المؤمنین) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مرفوعاً روایت کی کہ ''ایسا خفی ذکر، جلی ذکر سے ستّر درجہ افضل ہے۔'' (مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۶۰۳)

2 ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی مقاربة و موادة اهل الدین، الحدیث: ۹۰۲۴، ج۶، ص۴۹۲.

حضرت سیِّدُنازَیدبِن خَطَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا زید بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوحافظ ابو عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُسَیْلِمَہ کَذَّاب کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہادت کی سعادت سے بہرمند ہوئے۔آپ بدری صحابی ہیں اورآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔

دو بھائیوں کا شوقِ شہادت:

﴿1273﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عُمَرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے غَزْوَۂ اُحُد کے دن اپنے بھائی حضرت سیِّدُ نا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا:''میری زِرہ آپ لے لیں۔''انہوں نے کہا:''جس طرح آپ شہادت کے مُتَمَنِّی ہیں مجھے بھی شہادت کی خواہش ہے۔'' چنانچہ، دونوں نے زِرہ کو چھوڑ دیا۔[1]

﴿1274﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں ایک سانپ پر حملہ کر رہا تھا تاکہ اسے مار ڈالوں اتنے میں حضرت ابولُبَابہ یا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھے دیکھ لیا اور اسے مارنے سے روک دیا اور فرمایا:''رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گھر والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے[2]۔''[3]

حضرت سیِّدُنا سَلْمَان فَارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا ابو عبداللّٰہ سَلْمَان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کچھ احوال پہلے بیان کر چکے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک شریف و مسافر انسان تھے۔

﴿1275﴾......حضرت سیِّدُ نا سَلْمَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1......المعجم الاوسط،الحدیث:۵۳۰۰،ج۴،ص۸۶.

2......مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت مُفْتِی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس کے تحت فرماتے ہیں:''یعنی جو سانپ گھروں میں رہتے ہیں بستے ہیں۔کسی کو تکلیف نہیں دیتے وہ جنات ہیں سانپ نہیں۔یہ حکم یا تو مدینہ منوّرہ(زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا) کے لئے ہے یا عام مکانوں کے لئے۔''

(مرآۃ المناجیح،ج۵،ص۶۶۶)

3......صحیح مسلم،کتاب السلام،باب قتل الحیات وغیرھا،الحدیث:۵۸۲۵/۵۸۲۶،ص۱۰۷۴.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب راہِ خدا میں مومن کا دل کپکپاتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح کھجور کے درخت سے گچھے گرتے ہیں۔'' (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرنے کی فضیلت:

﴿1276﴾......حضرت سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''میں اپنی بِعْثَت سے قیامت تک ہر دو ایسے شخصوں کا شفیع ہوں جو محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا سَعْد بن اَبی وَقَّاص

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا سَعْد بن اَبی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صُفّہ میں ذکر کیا گیا ہے اور اس پر اس بات سے استدلال کیا گیا ہے کہ حضرت سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ یہ آیت مبارکہ ہمارے حق میں نازل ہوئی:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ (پ۷،الانعام:۵۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام۔

ہم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر مہاجرین سابقین میں کر دیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنْیَت ابو اسحاق ہے اور آپ کا وصال مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ''عَقِیق'' کے مقام پر ہوا۔

﴿1277﴾......حضرت سیِّدُنا سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں عرض کی: ''لوگوں میں سخت آزمائش کن کی ہوتی ہے؟'' حُضُور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پھر درجہ بَدَرَجہ نیک لوگوں کی۔ یہاں تک کہ بندہ اپنی دینداری کے مُطابِق آزمائش میں مُبتلا ہوتا ہے۔ ایسا ہوتا رہے گا حتی کہ وہ زمین پر بے گناہ ہو کر چلے گا۔'' (3)

1 ......المعجم الکبیر،الحدیث:۶۰۸۶،ج۶،ص۲۳۵.

2 ......فردوس الاخبار للدیلمی،باب الالف،الحدیث:۱۳۰،ج۱،ص۴۵، "لکل رجلین" بدلہ "لکل اخوین".

3 ......جامع الترمذی،ابواب الزھد،باب ماجاء فی الصبر علی البلاء،الحدیث:۲۳۹۸،ص۱۸۹۲،بتغیرٍ.

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندے:

﴿1278﴾......حضرت سَیِّدُ نا عامر بن سَعْد رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت سَیِّدُ نا سَعْد رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے مجھے بتایا کہ میں نے حُضُور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ پرہیزگار، (مخلوق سے) بے نیاز اور گوشہ نشین بندے سے مَحَبَّت فرماتا ہے۔'' (1)

حضرت سیّدُنا سَعِیْد بن عَامِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُ نا سَعِید بن عامر بن حُذَیم جُمَحِی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کو بھی امام واقِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے اہلِ صُفّہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کا مدینہ طَیِّبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں کوئی گھر ہونا معلوم نہیں۔ ہم ان کے حالات، دنیا سے بے رغبتی اور فقر کو اختیار کرنا وغیرہ مُہاجِرین کے تذکرے میں بیان کر چکے ہیں۔ (2)

حضرت سیّدُنا ابو عَبْدُ الرَّحْمٰن سَفِیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حُضُور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم حضرت سَیِّدُ نا ابو عبد الرحمٰن سَفِینہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کو حضرت سَیِّدُ نا یحییٰ بن سَعِید قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے حوالے سے اہلِ صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہَا نے انہیں اس شرط پر آزاد کیا تھا کہ جب تک زندہ رہیں گے آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کرتے رہیں گے۔ چنانچہ، حضرت سَیِّدُ نا سَفِینہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے 10 سال تک حُضُور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کا شَرَف پایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ اہلِ صفہ سے میل جول اور بے پناہ مَحَبَّت واُلفت رکھتے تھے۔

زندگی بھر صُحبتِ سرکار کی خواہش:

﴿1279﴾......حضرت سَیِّدُ نا سَفِینہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی

1......صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، الحدیث: ۷۴۳۲، ص ۱۱۹۲.

2......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٤٨ سعید بن عامر بن حِذْیَم، ج ٤، ص ۲۰۳.

عَنْھَا نے خریدا اور پھر اس شرط پر آزاد کر دیا کہ جب تک زندہ رہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کروں۔ میں نے کہا: ''مجھے بھی یہی پسند ہے کہ زندگی بھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَفاقت میں رہوں۔'' (1)

تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی:

﴿1280﴾...... حضرت سیِّدُنا سَعِید بن جُمْہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سَفِیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ان کا نام دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں تمہیں اپنا نام بتاتا ہوں میرا نام میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ''سَفِیْنَہ'' رکھا ہے۔'' میں نے پوچھا: ''کیوں؟'' تو فرمایا: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ہمراہ ایک مُہِم پر روانہ ہوئے۔ دورانِ سَفَر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے سامان کا بوجھ انہیں بھاری لگنے لگا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ارشاد فرمایا: ''چادر بچھاؤ۔'' میں نے اپنی چادر بچھادی۔ پھر سب نے اپنا سامان اس میں رکھ دیا اور اٹھا کر میرے اوپر لاد دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اُٹھاؤ تم سَفِیْنَہ (یعنی کشتی) ہو۔'' فرماتے ہیں: ''بس اس دن سے یہ حال ہے کہ میں 1 یا 2 یا 5 یا 6 اونٹوں کا بوجھ اُٹھالوں تو وہ مجھے بھاری نہیں لگتا۔'' (2)

غلام مُصْطَفٰی کی جانور بھی تعظیم کرتے ہیں:

﴿1281﴾...... پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادِم حضرت سیِّدُنا سَفِیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں سَمُندر میں کشتی پر سوار تھا تو وہ ٹوٹ گئی۔ پھر میں ایک تختے پر سوار ہو گیا تو سَمُندر کی موجوں نے مجھے ایسی جھاڑی میں لا چھوڑا جہاں ایک شیر تھا۔ میں نے شیر سے کہا: ''اے ابوحارِث! میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غلام سَفِیْنَہ ہوں۔'' یہ سنتے ہی شیر نے اپنا سر جھکا لیا اور اپنے پہلو یا کندھے سے میری رہنمائی کرنے لگا۔ میں اس کے پیچھے چلنے لگا یہاں تک کہ اُس نے مجھے ایک راستے تک پہنچا دیا۔ جب اس نے مجھے راستے پر پہنچا دیا تو دھاڑ کر

---

1 ......سنن ابن ماجه، ابواب العتق، باب من اعتق عبدا واشترط خدمته، الحديث: ٢٥٢٦، ص ٢٦٢٨۔
المستدرك، كتاب العتق، باب العتق على شرط، الحديث: ٢٩٠٣، ج ٢، ص ٥٨٢، مفهومًا.

2 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر سفينة، الحديث: ٦٦٠٧، ج ٤، ص ٧٩٤.

چل دیا، گویا کہ وہ مجھے رُخصت کرنے کے لئے اَلوَداع کہہ رہا ہے۔'' (1)

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دعوت سے لوٹ آئے:

﴿1282﴾...... حضرت سیِّدُنا سَفِیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایک شخص کو مہمان بنایا اور اس کے لئے کھانا تیار کروایا (حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے عرض کی: ''کیوں نہ ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی مدعو کرلیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہمارے ساتھ کھانا تناوُل فرمائیں۔'' چنانچہ، ان کے عرض کرنے پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور اپنے دونوں مبارک ہاتھ دروازے کی چوکھٹوں پر رکھے تو گھر کے ایک کونے میں مُنَقَّش پردہ (2) مُلاحظہ فرمایا۔ پس آپ واپس ہو گئے۔'' سنن ابی داود، الحدیث: ۳۷۵۵، ص ۱۵۰۰) پھر حضرت

---

1 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٤٣٢، ج٧، ص ٨٠، بتغیر.

2 ...... مفسِّر شہیر حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''بعض عُلماء نے فرمایا کہ یہ پردہ نقشین تھا اور اس پر جانداروں کی تصاویر تھیں، اس لیے حُضُور انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں تشریف نہ لائے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر دعوت میں کوئی ممنوع کام ہو تو نہ جائے، مگر یہ غلط ہے، اگر ناجائز پردہ ہوتا تو سرکارِ عالی (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَنْع فرماتے بلکہ دستِ اقدس سے پھاڑ دیتے۔ پردہ سادہ تھا، جائز تھا مگر دُنیاوی تکلف اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اہلِ نبوت کے لائق نہ تھی اس لیے مَنْع تو نہ فرمایا عملاً ناپسندیدگی کا اظہار فرما دیا تاکہ آئندہ جناب زہرا (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا) اپنا گھر نیک اعمال سے ہی آراستہ رکھیں۔ زینتِ دُنیا نُقصانِ آخرت کا ذَرِیْعَہ بن سکتی ہے۔''

(مراۃ المناجیح، ج۵، ص۷۸)

اور جہاں تک کسی دعوت میں شرکت کا سنّت ہونا ہے تو اس کے مُتَعَلِّق دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صَفْحَہ 35 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مُفتی محمد اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''دعوت میں جانا اُس وقت سنّت ہے جب معلوم ہو کہ وہاں گانا بجانا، لَہْو و لَعِب نہیں ہے اور اگر معلوم ہے کہ یہ خُرافات وہاں ہیں تو نہ جائے۔ جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں لَغویات ہیں، اگر وہیں یہ چیزیں ہوں تو واپس آئے اور اگر مکان کے دوسرے حصے میں ہیں جس جگہ کھانا کھلایا جاتا ہے وہاں نہیں ہیں تو وہاں بیٹھ سکتا ہے اور کھا سکتا ہے، پھر اگر یہ شخص ان لوگوں کو روک سکتا ہے تو روک دے اور اگر اِس کی قدرت اسے نہ ہو تو صبر کرے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ یہ شخص مذہبی پیشوا نہ ہو اور اگر مُقتدیٰ و پیشوا ہو، مثلاً عُلما و مشائخ، یہ اگر نہ روک سکتے ہوں تو وہاں سے چلے آئیں نہ وہاں بیٹھیں نہ کھانا کھائیں اور پہلے ہی سے یہ معلوم ہو کہ وہاں یہ چیزیں ہیں تو مُقتدیٰ ہو یا نہ ہو کسی کو جانا جائز نہیں اگرچہ خاص اُس حصۂ مکان میں یہ چیزیں نہ ہوں بلکہ دوسرے حصہ میں ہوں۔''

(الھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاکل والشرب، ج۲، ص ٣٦٥ _ الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج۹، ص ٥٧٤)

سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے عرض کی: ''حُضُور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معلوم کیجئے کہ کیوں واپس ہوگئے؟'' امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے واپسی کا سَبَب دریافت کیا تو ارشاد فرمایا: ''میرے لئے اور کسی نبی کے لئے لائق نہیں کہ وہ مُنَقَّش گھر میں داخل ہو۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا سَعدبِن مَالِک رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُ نا ابوسَعِید سَعد بن مالک خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ابوعُبَید قاسم بن سلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ نیز صبر وفَقْر اور سوال سے اِجْتِناب کرنے کی وجہ سے ان کے اَحوال تقریباً اہلِ صفہ سے ملتے جلتے ہیں اگرچہ حقیقت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ انصار میں سے ہیں۔''

صَبر کی اَہَمِیَّت کا بیان:

﴿1283﴾......حضرت سَیِّدُ نا ابوسَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ آپ کے گھر والوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فاقہ کی شِکایت کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حُضُور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گوہر بار کی طرف چل دیئے تاکہ گھر والوں کے لئے کچھ مانگ لائیں۔ جب دربارِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! اب وہ وقت آ پہنچا ہے کہ تم سوال کرنے سے بچو۔ جو سوال سے بچنا چاہے گا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بچائے گا اور جو مُسْتَغْنِی ہونا چاہے گا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے مُسْتَغْنِی کر دے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! صبر سے زیادہ وسیع تر نعمت کسی کو عطا نہیں کی گئی اور اگر تم مجھ سے سوال کرنے سے نہ رُکے تو میں جو پاؤں گا تمہیں عطا کروں گا۔'' (2)

﴿1284﴾......حضرت سَیِّدُ نا ابوسَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حُضُورِ انور، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو صبر کرنا چاہے گا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے صبر دے گا اور جو مُسْتَغْنِی ہونا

1......المستدرك، كتاب النكاح، باب الدعاء لمن افاد جارية او امراة او دابة، الحديث: ۲۸۱۲، ج۲، ص۵۴۳، مفهومًا.

2......الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب الزكاة، باب المسألة والأخذ......الخ، الحديث: ۳۳۹۰، ج۵، ص۱۶۹.

چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مُسْتَغْنِی کر دے گا اور جو ہم سے مانگے گا ہم اسے عطا کریں گے اور صبر سے بڑھ کر وسیع تر نعمت کسی کو عطا نہیں کی گئی۔'' (1)

مصیبت حَسْبِ فضیلت آتی ہے:

﴿1285﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''لوگوں میں سخت مصیبت والے کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔'' میں نے عرض کی: ''پھر کون؟'' ارشاد فرمایا: ''نیک لوگ۔ ان میں سے کسی کو اس قدر فقر میں مبتلا کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے پاس صرف کھجور یا اس جیسی کسی اور شے کے سوا کچھ نہیں پاتا اور کسی پر جوؤں کی ایسی آزمائش ڈالی جاتی ہے کہ وہ اپنے جسم سے جوئیں اُٹھا اُٹھا کر پھینکتا رہتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہیں فراخی وخوشحالی سے زیادہ آزمائش پر خوشی حاصل ہوتی ہے۔'' (2)

﴿1286﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسَعِید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے سے راضی ہوتا ہے تو ایسی 7 نیکیوں سے (فرشتوں وغیرہ کے ذریعے) اس کی تعریف بیان فرماتا ہے جو ابھی اس نے نہیں کی ہوتیں اور جب وہ کسی سے ناراض ہوتا ہے تو ایسے 7 گناہوں سے اس کی برائی بیان فرماتا ہے جو ابھی اس نے نہیں کیے ہوتے۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا سالِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ابوحُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خادِم حضرت سیِّدُنا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جنگ یَمامہ میں شہید ہوئے۔ اس جنگ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پہلے دائیں ہاتھ میں جھنڈا پکڑا جب دایاں ہاتھ کٹ گیا تو بائیں ہاتھ میں تھام لیا۔ پھر جب یہ بھی کٹ گیا تو اپنی گردن سے پکڑے رکھا اور اپنی شہادت تک یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے رہے:

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ، الحدیث: ١٤٦٩، ص ١١٦۔
المعجم الاوسط، الحدیث: ٩٠٤٦، ج٦، ص ٣٥٤، بتغیر۔

2 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ٩٠٤٧، ج٦، ص ٣٥٥۔
سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب الصبر علی البلاء، الحدیث: ٤٠٢٤، ص ٢٧١٩.

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث: ١١٣٣٨، ج٤، ص ٧٧۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ (پ٤،ال عمران:١٤٤)

ترجمۂ کنز الایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔

خوش اِلحان قاریٔ قرآن:

﴿1287﴾......ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں کہ ایک رات مجھے اپنے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہونے میں کچھ تاخیر ہوگئی۔ جب میں حاضر ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تاخیر کا سبب دریافت فرمایا تو میں نے عرض کی: ''یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مَسْجِد میں ایک شخص قرآنِ مجید کی تلاوت کررہا تھا میں وہ سننے میں مصروف ہوگئی تھی اور اس جیسی تلاوت میں نے کبھی نہیں سنی۔'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے میں بھی آپ کے پیچھے چل دی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جانتی ہو یہ کون ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''نہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''یہ ابوحُذَیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہیں۔'' پھر فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے میری اُمت میں ایسا شخص پیدا فرمایا ہے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا سَالِم بِن عُبَیْد اَشْجَعِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا سالم بن عُبَید اَشْجَعِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی صفہ میں رہے ہیں لیکن وہاں سے کوفہ مُنْتَقِل ہوگئے اور پھر ہمیشہ کے لئے وہیں مقیم ہوگئے۔

سیِّدُنا صدیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَفْضَلِیَّت:

﴿1288﴾......حضرت سیِّدُنا سالم بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرضِ موت نے شِدّت اِختیار کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غشی طاری ہوگئی۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو ارشاد فرمایا: ''بلال سے کہو اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔'' راوی فرماتے ہیں:

(1)......سنن ابن ماجة،ابواب اقامة الصلوات،باب فی حسن الصوت بالقرآن،الحدیث:١٣٣٨،ص٢٥٥٦.

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پھر غشی طاری ہوگئی (جب کچھ افاقہ ہوا) تو اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ''میرے والد (حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) بہت رَقِیْقُ الْقَلْب (یعنی نرم دل) ہیں، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی اور کو حکم فرماتے تو اچھا ہوتا۔'' ارشاد فرمایا: ''تم حضرت یُوسُف (عَلَیْہِ السَّلَام) کو گھیرے میں لینے والیوں کی مثل ہو[1] بلال سے کہو اذان دیں اور ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں[2]۔''[3]

﴿صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد﴾

---

1 ...شارحِ بخاری، فقیہِ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اس سے مراد تنہا زُلیخا ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی مَصْلِحَت کی بنا پر جمع بولتے ہیں اور مراد واحد ہوتا ہے۔'' کچھ آگے ارشاد فرماتے ہیں: ''حضرت زُلیخا کے قصے اور اس قصے میں قدرِ مُشْتَرَک (یعنی ایک جیسی بات) یہ ہے کہ زُلیخا نے مصری عورتوں کو ضِیافت کے بہانے بلایا تھا اور مقصود حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کا جلوہ دکھانا اور اپنا عذر ظاہر کرنا تھا۔ ظاہر میں ضِیافت کیا اور دل میں کچھ اور تھا۔ اسی طرح حضرت صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے کہلایا تو یہ تھا کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں۔ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو مصلّٰی پر نہ دیکھیں گے تو ضَبْط نہ کر سکیں گے، رونے لگیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے اور دل میں یہ تھا کہ لوگ کہیں حضرت ابوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی امامت کی وجہ سے بدفالی نہ لے لیں۔'' جیسا کہ بخاری ہی میں ہے کہ ''مجھے بار بار عرض پر اس خیال نے ابھارا کہ جو شخص حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جگہ نماز پڑھائے گا اسے لوگ پسند نہیں کریں گے۔ اس سے لوگ فال بدلیں گے یعنی یہ کھڑا ہوا اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا وصال ہوگیا۔ اس لئے میں چاہتی تھی کہ نماز کوئی اور پڑھائے۔'' ظاہر کچھ کیا اور دل میں کچھ اور تھا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ جیسے مصر کی عورتیں حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی مرضی کے خلاف عمل کرنے کو کہتی تھیں ویسے تم مجھ سے میری مرضی کے خلاف حکم صادر کرانا چاہتی ہو۔ یا یہ کہ مِصْر کی ان عورتوں کی طرح تم بھی اپنی بات منوانا چاہتی ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مریض مسجد نہ جاسکے تو اس پر جماعت واجب نہیں۔ (نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری، ج۲، ص۳۳۶)

2 ...مفسّرِ شہیر حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس کے تحت نقل فرماتے ہیں: ''آپ نے 17 نمازیں پڑھائی ہیں۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے **ایک** یہ کہ بعدِ انبیاء افضل الخلق ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں کیونکہ امام افضل ہی کو بنایا جاتا ہے۔ **دوسرے** یہ کہ بعد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خلافت کے آپ ہی مُسْتَحِق ہیں کیونکہ یہ امامت صغریٰ امامت کبریٰ کی دلیل ہے۔ گویا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عملی طور پر آپ کو اپنا خلیفہ بنادیا۔ خلافت صرف قول سے ہی نہیں ہوا کرتی، اسی لئے تمام صحابہ خُصُوصاً حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمارے دِین کا امام بنادیا تو ہم نے انہیں اس دنیا کا امام بنالیا۔ **تیسرے** یہ کہ امامت کا مُسْتَحِق پہلے عالم ہے پھر قاری۔ **چوتھے** یہ کہ ابوبکر صِدِّیق تمام صحابہ میں بڑے عالم ہیں۔''

(مرآۃ المناجیح، ج۲، ص۲۱۰)

3 ...سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی صلاۃ رسول اللہ فی مرضہ، الحدیث: ۱۲۳۴، ص۲۵۴۹.

حضرت سیّدُنا سالِم بِن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا سالم بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ابو عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صُفّہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تَعَلُّق قبیلہ بنو ثَعْلَبہ بن عَمْرو بن عَوْف کی شاخ اَوس سے ہے۔ بدری صحابی ہیں اوران تَوَّابِیْن میں شامل ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

تَوَلَّوْا وَّ اَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ (پ۱۰، التوبۃ:۹۲)

ترجمۂ کنز الایمان: یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو اُبلتے ہوں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان:

﴿1289﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضرت سالم بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں نازل ہوئی جو قبیلہ بنو عَمْرو بن عَمْرو بن ثعلبہ بن زید سے تَعَلُّق رکھتے ہیں۔

وَلَا عَلَى الَّذِیْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَیْهِ۪ تَوَلَّوْا وَّ اَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ (پ۱۰، التوبۃ:۹۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور نہ ان پر جو تمہارے حُضُور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو اُبلتے ہوں۔" (1)

حضرت سیِّدُنا سائِب بِن خَلَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا سائِب بن خَلَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حافظ ابو عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صُفّہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

اہلِ مدینہ کی شانِ عَظَمت نشان:

﴿1290﴾......ابو الحارث بن خَزْرَج کے ہم قوم حضرت سیِّدُنا سائِب بن خَلَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ

---

(1)......السيرة النبوية لابن هشام، غزوة تبوك في رجب سنة تسع، ص ۵۱۵، عن ابن إسحاق.

حُضُور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو ظُلم کرتے ہوئے اہلِ مدینہ کو ڈرائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے خوف میں مبتلا فرمائے گا اور اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نہ تو فرض قبول فرمائے گا نہ نَفْل۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا شُقْرَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

سرکارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادِم حضرت سیِّدُنا شُقْرَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد صادِق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

﴿1291﴾......حضرت سیِّدُنا شُقْرَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خیبر کی جانب دراز گوش پر سوار تشریف لے جاتے ہوئے دیکھا۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اُسَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اُسَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس بات کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پڑپوتے عُمَر و بن قَیْظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے دادا عامِر بن شَدّاد بن اُسَیْد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شَدّاد بن اُسَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں صفہ میں ٹھہرایا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک خُصُوصِیَّت:

﴿1292﴾......حضرت سیِّدُنا عُمَر و بن قَیْظِی بن عامِر بن شَدَّاد بن اُسَیْد سُلَمِی مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے میرے پردادا حضرت سیِّدُنا شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بتایا کہ وہ بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ پر ہجرت کی بَیْعَت کی۔ پھر کچھ عرصہ بعد بیمار ہو گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستفسار فرمایا: ''اے شَدَّاد! کیا

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث السائب بن خلاد ابی سھلۃ، الحدیث: ١٦٥٦٥، ج٥، ص٥٦٥.

2 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ٢٧٦١، ج٢، ص١٢٩.

ہوا؟" عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! بیمار ہوں۔ کاش! میں چند بار بُطحان کا پانی پی لوں (تو صحت یاب ہوجاؤں)۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: "تمہیں کس چیز نے اس سے باز رکھا ہے؟" عرض کی: "بیعتِ ہجرت نے۔" ارشادفرمایا: "جاؤ! تم جہاں کہیں بھی رہو صاحبِ ہجرت ہی ہو۔" (1)

حضرت سیِّدُنا صُہَیب بِن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہم سابِقِین اَوَّلین میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَحوال بیان کر چکے ہیں۔

دو نبیوں عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دُعا:

﴿1293﴾...... حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰھُمَّ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اِسْتَحْدَثْنَاہُ، وَلَا بِرَبٍّ اِبْتَدَعْنَاہُ، وَلَا کَانَ لَنَا قَبْلَکَ مِنْ اِلٰہٍ نَلْجَأُ اِلَیْہِ وَ نَدَعُکَ، وَلَا اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِکَہٗ فِیْکَ، تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ. ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ایسا معبود و پروَرْدِگار نہیں جسے ہم نے خود بنایا ہو اور نہ تجھ سے پہلے ہمارا کوئی معبود تھا کہ ہم اس کی پناہ لے لیں اور تجھے چھوڑ دیں اور ہماری تخلیق میں تیرا کوئی مددگار نہیں کہ ہم اسے تیرا شریک ٹھہرائیں۔ تیری ذات بابَرَکت ہے اور تو بلند شان کا مالک ہے۔" حضرت سیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی اسی طرح دُعا کیا کرتے تھے۔" (2)

حضرت سیِّدُنا صَفْوَان بِن بَیْضَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا صَفْوَان بن بیضاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حافظ ابو عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق قبیلہ بنو فِہر سے ہے۔ بدری صحابی ہیں۔ حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ایک سَرِیّہ (یعنی جنگ) میں بھی روانہ فرمایا تھا۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن جَحْش رَضِیَ

---

1 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۱۰۹، ج۷، ص ۲۷۱، "مرات" بدله "لبرأت".

2 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۳۰۰، ج۸، ص ۳۴.

اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''یہ آیتِ مُقَدَّسہ انہی کے بارے میں نازل ہوئی:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ (پ۲،البقرۃ:۲۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھربار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں۔ (1)

حضرت سیِّدُنا طِخفہ بن قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ

حضرت سیِّدُنا طِخفہ بن قیس غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔آپ مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں مقیم تھے،آپ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کا وِصال صفہ میں ہوا۔

پیٹ کے بل لیٹنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند نہیں:

﴿1294﴾......حضرت سیِّدُنا اَنس بن طِخفہ بن قَیس غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو اہلِ صفہ میں سے تھے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کو حکم دیا (کہ وہ صفہ والوں کو کھانا کھلائیں)۔چنانچہ،کوئی صحابی اہلِ صفہ میں سے ایک آدمی کو اپنے ہمراہ لے گیا، کوئی دو کو اپنے ساتھ لے گیا حتی کہ ہم پانچ باقی رہ گئے۔آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اپنے ساتھ چلنے کا حکم فرمایا۔ہم ساتھ چل دیئے اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہَا کے پاس پہنچے۔آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''اے عائشہ!ہمیں کچھ کھلاؤ، پلاؤ۔''اُم المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہَا جَشِیْشَہ (یعنی دلیا جس میں گوشت یا کھجور کو پکایا جائے) بنا کر لائیں۔ہم نے اسے کھایا پھر تیتر کے برابر حَیْسہ (یعنی کھجور، پنیر اور گھی ملا کر بنایا ہوا کھانا) لائیں۔ہم نے وہ بھی کھالیا۔پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''اے عائشہ!ہمیں پلاؤ۔''چنانچہ،آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہَا دودھ کا ایک چھوٹا برتن لے آئیں۔ہم نے دودھ پی لیا۔پھر آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے ارشاد فرمایا:''اگر چاہو تو یہیں آرام کرو اور چاہو تو مَسْجِد میں چلے جاؤ۔''ہم نے عرض

1 ......السیرة النبویة لابن ھشام،غزوة بدرالکبری......الخ،ص ۲۹۵۔

السنن الکبری للبیھقی، کتاب السیر،باب قسمة الغنیمة فی دارالحرب،الحدیث:۱۷۹۸۹،ج۹،ص۹۹۔

کی: ''ہم مَسْجِد چلے جاتے ہیں۔'' حضرت سیِّدُ ناطِخفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں مَسْجِد میں پیٹ کے بل سو رہا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے اپنے پاؤں سے ہلا کر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح لیٹنے سے ناراض ہوتا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے دیکھا تو وہ حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناطَلْحہ بن عمرو بَصرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پہلے صفہ میں اِقامت اِختیار کی پھر بَصرہ تشریف لے گئے اور مُستَقِل وہیں رہنے لگے۔

مال کی فراوانی کی خبر:

﴿1295﴾......حضرت سیِّدُ ناطَلْحہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتا اور مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں اس کا کوئی واقف کار ہوتا تو اس کے ہاں ٹھہرتا۔ ورنہ اصحابِ صفہ کے پاس قیام کرتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں بھی صفہ والوں کے پاس ٹھہرتا تھا پھر میری ایک شخص سے دوستی ہوگئی۔ حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے ہر دو افراد کے لئے ہمیں روزانہ ایک مُد کھجوریں ملتی تھیں۔ ایک دن رحمت والے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم میں سے ایک شخص نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلا دیئے ہیں۔ نیز ہماری چادریں پھٹ چکی ہیں۔'' یہ سُن کر مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِنبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی شِکایات کو بیان کیا پھر فرمایا: ''بلاشبہ میں اور میرے رفیق (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) 10 سے زیادہ دن اس حالت میں رہے کہ ہمارے پاس کھانے کو پیلو کے دَرَخت کے پھل کے سوا کچھ نہ تھا۔ پھر ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس آئے ان کا بڑا کھانا کھجور تھا۔ انہوں نے ہماری مدد کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں تمہارے لئے گوشت وروٹی پاتا تو تمہیں ضَرور کھلاتا۔ البتہ تم ایک زمانہ ایسا پاؤ گے کہ کعبہ مُعَظَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کے پردوں کی طرح (قیمتی) لباس پہنو گے اور

---

1 ......سنن ابی داؤد، کتاب الادب، الحدیث: ٥٠٤٠، ص ١٥٩١۔ المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٢٢٧، ج٨، ص٣٢٨.

صُبح شام تمہارے سامنے نت نئے کھانوں سے لبریز پیالے پیش کئے جائیں گے۔'' [1]

حضرت سیِّدُنا طُفَاوِی دَوْسِی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا طُفَاوِی دَوْسی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کو بھی حضرت سیِّدُ نا ابونَضْرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

﴿1296﴾......حضرت سیِّدُ ناطُفَاوِی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں مدینۂ طیِّبہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوا اور حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے ساتھ ایک مہینے تک قیام کیا۔ مجھے بخار نے آلیا۔ جس کی وَجہ سے میں کمزور ہو گیا۔ حُضُور نبی کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَسْجِد میں تشریف لائے اور اِستفسار فرمایا: ''وہ دَوْسی نوجوان کہاں ہے؟'' ایک شخص نے عرض کی: ''وہ بُخار میں مبتلا مَسْجِد کے کونے میں ہیں۔'' چنانچہ، پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور بھلائی کی نصیحت فرمائی۔'' [2]

حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بِن مَسْعُود

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کو یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے اور ہم مُہاجِرین سابِقین میں ان کے بعض اَحوال واَقوال بیان کر چکے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ آثار و نُصُوص کی اِتِّباع کے ساتھ ساتھ اَحادیث اور خاص باتوں کے بیان کرنے میں سردار ہیں۔ آپ کا شُمار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُن صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے جو تَحْرِیف سے محفوظ رہے اور ایسے صحابۂ کرام یہ بات جانتے تھے کہ حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ وسیلہ کے اِعتبار سے سب سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہیں۔

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨١٦٠، ج٨، ص٣١٠۔
شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ١٠٣٢٥، ج٧، ص٢٨٤.

2 ......الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم، الطفاوی، الحدیث: ٢٧٥٢، ج٥، ص٢٢٣.

اَچھائی اور بُرائی کا مدار:

﴿1297﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو حضرت سیِّدُنا محمد مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا مَحْبُوب بنایا۔ انہیں اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے مَبْعُوث فرمایا۔ اپنی رِسالت کا تاج ان کے سر سجایا اور اپنے علم سے ان کا انتخاب فرمایا۔ پھر دوبارہ اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے جاں نثار دوستوں کا انتخاب فرمایا اور انہیں اپنے دِین کا مددگار اور اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وزیر بنایا۔ پس جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بھی) اچھا ہے اور جسے مسلمان برا جانیں وہ برا ہے۔'' (1)

عِلْم کی اَہَمِّیَّت:

﴿1298﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انسان تو دو ہی ہیں: عالمِ دِین اور طالبِ علم اور ان کے علاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔'' (2)

ہر قدم کے بارے میں سوال ہوگا:

﴿1299﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انسان جو بھی قدم اُٹھاتا ہے اس کے بارے میں سوال ہوگا کہ کس کام کے ارادے سے اُٹھایا۔'' (3)

طَلَبِ عِلْم میں نو دِن کا سَفَر:

﴿1300﴾......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ

1......مسند ابی داؤد الطیالسی، ما اسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: ٢٤٦، ص ٣٣، بدون "الی خلقه".

2......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٠٤٦١، ج ١٠، ص ٢٠١.

3......فردوس الاخبار للدیلمی، باب المیم، الحدیث: ٦٤٥٥، ج ٢، ص ٣١٦.

تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضر تھے کہ ایک سوار آیا اور اس نے آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے اپنی سواری بٹھادی۔ پھر عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میں 9 دن سفر کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ میری سواری کمزور ہوچکی ہے۔ میں راتوں کو بیدار اور دن کو بھوکا رہا ہوں۔ صرف اس لئے کہ آپ سے ان دو خصلتوں کے مُتعلِّق سُوال کروں جنہوں نے مجھے جگائے رکھا۔'' آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے استفسار فرمانے پر اس نے اپنا نام ''زَیْدُ الْخَیل'' بتایا تو آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں! بلکہ تم ''زَیْدُ الْخَیر'' ہو۔ اب سوال کرو (اور یاد رکھو!) بہُت سی فضول چیزوں کے بارے میں بھی سُوال کیا جاتا ہے۔'' اس نے عرض کی: ''جس آدمی کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کی کیا علامت ہے اور جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتا اس کی کیا نشانی ہے؟'' آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے دریافت فرمایا: ''تم نے صُبح کس حالت میں کی؟'' اس نے عرض کی: ''میں نے صُبح اس حالت میں کی کہ مجھے بھلائی، بھلائی والوں اور بھلائی پر عمل کرنے والوں سے محبت تھی اور اگر میں خود کسی نیکی کو بجالاؤں تو اس کا اجر وثواب پانے کا یقین رکھتا ہوں اور اگر مجھ سے کوئی نیک کام چھوٹ جاتا ہے تو میرے دل میں اسے کرنے کا شوق ہوتا ہے۔'' آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ اس شخص کی علامت ہے جس کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اور اس کی علامت جس کے ساتھ وہ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتا یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے لئے اس کا اُلٹ کردے اور تجھے اس کے لئے تیار بھی کردے تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تیری کچھ پرواہ نہیں کہ تو جس وادی میں چاہے ہلاک ہو۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا ابُوھُریرہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ کے نام میں مختلف اَقوال ملتے ہیں۔ چنانچہ، بعض نے ''عبدُ الشَّمس'' ذکر کیا۔ بعض ''عبدالرحمٰن بن صَخْر دَوْسی'' بیان کرتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ صفہ والوں میں سب سے زیادہ مشہور ومعروف ہیں کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰٤٦٤، ج ۱۰، ص ۲۰۲۔
الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ۲٦۰ بشیر مولی بنی هاشم، ج ۲، ص ۱۸۳.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں ایک طویل مدت تک صفہ کو اپنا مسکن بنائے رکھا اور صفہ چھوڑ کر کہیں نہیں گئے۔ اسی وَجْہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صفہ میں مُسْتَقِل رہنے والے اور کچھ عَرْصہ کے لئے صفہ میں ٹھہرنے والے تمام حضرات سے بخوبی واقف تھے۔ جب پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفہ والوں کو کھانے کے لئے اکٹھا کرنا چاہتے تو حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیجتے تھے کیونکہ آپ تمام اہلِ صفہ سے واقف اور ان کے منازل و مراتب سے بھی باخبر تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مشہور فُقَرا و مساکین میں سے ایک ہیں۔ شدید فَقْر و فاقہ کی حالت میں بھی صَبْر پر قائم رہے جس کی بدولت دائمی سائے کے حقدار قرار پائے۔ یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ درخت لگانے، نہریں جاری کرنے جیسے بکھیڑوں کی طرف رُخ نہ کرتے۔ نیز تاجروں اور مالداروں سے ملنے جلنے سے پرہیز کرتے۔ عارضی و فانی دنیاوی آرائشوں سے کنارہ کش رہتے۔ معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کے انعامات سے نَفْع اٹھانے کے مُنتظر رہتے۔ نرم و ملائم اور ریشمی لباس پہننے سے گریز کرتے۔ جس کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قُوَّتِ حافظہ اور حکمت و دانشمندی سے بڑا حصہ پایا۔

اِسلام کے مہمان:

﴿1301﴾...... حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا اور بھوک کی شدت کے باعث پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں لوگوں کی عام گزرگاہ پر بیٹھ گیا تو میرے پاس سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گزرے۔ میں نے ان سے قرآنِ کریم کی ایک آیت کے مُتَعَلِّق دریافت کیا اور میرے سُوال کرنے کا مَقْصَد یہ تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلاتے لیکن وہ جواب دے کر چلے گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گزرے تو میں نے ان سے بھی ایک آیت کے بارے میں سوال کیا اور سُوال کرنے کا مَقْصَد یہ تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلاتے لیکن وہ بھی جواب دے کر چلے گئے اور کچھ نہ کیا۔ اس کے بعد رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے تشریف لے جارہے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے دل کی خواہش اور چہرے کی حالت جان گئے اور ارشاد فرمایا:

''اے ابو ہریرہ!''میں نے عرض کی:''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!میں حاضر ہوں۔''فرمایا:''آؤ۔''

چنانچہ، میں پیچھے پیچھے چل دیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اندر داخل ہوئے میں نے اجازت طَلَب کی تو مجھے اجازت مل گئی۔ چنانچہ، میں بھی اندر چلا گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک پیالے میں دودھ مُلاحظہ فرمایا تو اِسْتِفْسَار فرمایا:''یہ دودھ کہاں سے آیا؟''گھر والوں نے بتایا:''یہ فُلاں عورت یا مرد نے آپ کے لئے ہَدِیَّۃً بھیجا ہے۔''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''اے ابو ہریرہ!''میں نے عرض کی:''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!میں حاضر ہوں۔''فرمایا:''صفہ والوں کو بلالاؤ۔''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:صفہ والے اسلام کے مہمان تھے۔وہ اہل وعیال کے پاس جاتے نہ مال کماتے تھے۔جب سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس صَدَقہ آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفہ والوں کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ تناول نہ فرماتے اور جب ہدیہ وغیرہ آتا تو خود بھی اس میں سے تناوُل فرماتے اور صفہ والوں کو بھی اپنے ساتھ شریک فرمالیتے۔''(1)

﴿1302﴾......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:''مَیں بھی صفہ کے ان 70 افراد میں شامل تھا جن میں سے کسی کے پاس بھی چادر نہ تھی۔صرف تہبند تھا یا کمبل(موٹی اونی چادر)جسے وہ اپنی گردن میں باندھے رہتے تھے(یعنی گردن میں باندھ کر لٹکا دیتے تھے۔کسی کے آدھی پنڈلی تک پہنچتا اور کسی کے ٹخنوں تک)۔''(2)

سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بھوک کا ذکر:

﴿1303﴾......حضرت سیِّدُنا عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:میں اصحاب صفہ میں سے تھا۔ایک دن میں نے روزہ رکھا۔شام کے وقت پیٹ میں تکلیف کا احساس ہوا تو میں قضائے حاجت کے لئے چلا گیا۔جب واپس آیا تو صفہ والے اپنا کھانا کھا چکے تھے۔قریش کے مالدار لوگ صفہ والوں کے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے۔میں نے دریافت کیا کہ''آج کھانا کس کے ہاں سے آیا تھا؟''ایک شخص نے بتایا:

1......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی......الخ، الحدیث:۶۴۵۲، ص۵۴۲۔
جامع الترمذی، ابواب صفة القیامة، باب قصة اصحاب الصفة، الحدیث:۲۴۷۷، ص۱۹۰۱.

2......صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب عقد الازار علی......الخ، الحدیث:۷۶۴، ج۱، ص۳۷۵۔
صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب نوم الرجال فی المسجد، الحدیث:۴۴۲، ص۳۷.

''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے۔''میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز کے بعد تسبیحات پڑھنے میں مصروف تھے۔ میں انتظار کرنے لگا۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے قریب ہو کر عرض کی: ''مجھے کچھ پڑھا دیجئے۔'' اور میرا مقصد یہ تھا کہ مجھے کچھ کھانا کھلا دیں۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھے سورۂ آلِ عمران کی آیات پڑھانے لگے۔ پھر جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر پہنچے تو مجھے دروازے پر چھوڑ کر خود اندر چلے گئے کافی دیر ہوگئی لیکن واپس تشریف نہ لائے۔ میں نے سوچا شاید کپڑے تبدیل فرما رہے ہوں۔ پھر میرے لئے گھر والوں کو کھانے کا حکم دیا ہو لیکن میں نے وہاں ایسا کچھ نہ پایا۔ جب بہُت زیادہ دیر ہوگئی تو میں وہاں سے اُٹھ کر چل دیا۔ راستے میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! آج تمہارے منہ کی بُو بہُت تیز ہے۔''

میں نے عرض کی: ''جی ہاں! یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج میں نے روزہ رکھا تھا اور ابھی تک افطار نہیں کیا اور نہ ہی میرے پاس کچھ ہے جس سے روزہ افطار کروں۔'' رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کا فرمایا۔ میں ساتھ ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر پہنچ گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک سیاہ فام لونڈی کو بلایا اور ارشاد فرمایا: ''وہ پیالہ ہمارے پاس لے آؤ۔'' لونڈی نے پیالہ پیش کر دیا۔ میں نے دیکھا اس میں کھانے کا کچھ اثر باقی تھا۔ مجھے ایسے لگا جیسے اس میں کسی نے جَو کھائے ہوں۔ پیالے کے کناروں پر کچھ کھانا باقی بچا رہ گیا تھا جو بہُت قلیل تھا۔ میں نے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی اسے اِکٹھا کیا اور کھا لیا حتی کہ شِکم سیر ہو گیا۔'' (1)

﴿1304﴾......حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں منبرِ رسول اور حُجرۂ عائشہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا اور لوگ مجھے پاگل سمجھتے تھے حالانکہ میں پاگل نہیں تھا بلکہ میری یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔'' (2)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۸۸۹۵ ابو هریرة الدوسی، ج ۶۷، ص ۳۲۱.

2 ......صحیح البخاری، کتاب الاعتصام، باب ما ذکر النبی وحض......الخ، الحدیث: ۷۳۲۴، ص ۶۱۰، بتغیر.

احادیث یاد کرنے کا شوق:

﴿1305﴾......حضرت سیِّدُنا سعید اور ابوسلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم یہ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ، حُضُور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت حدیثیں روایت کرتا ہے جبکہ مُہاجِرین و انصار ابو ہریرہ کی طرح احادیث روایت نہیں کرتے۔'' (دراصل بات یہ ہے) کہ میرے مُہاجِرین بھائی تِجارَت میں مشغول رہتے تھے اور میرے انصار بھائی اپنے مال میں۔ جبکہ میں صُفَّہ کے مسکینوں میں سے ایک مسکین تھا۔ جب سیر ہو جاتا تو ہمیشہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہتا۔ جب مُہاجِرین و انصار غائب ہوتے تو میں بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوتا اور جب وہ احادیث بھول جاتے تو میں یاد رکھتا۔''(1)

خوش حالی میں خستہ حالی کی یاد:

﴿1306﴾......حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سِیرِین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِین بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کیسری رنگ میں رنگے ہوئے ''کَتان'' کے دو کپڑے زیب تن کئے ہوئے تھے۔ ان سے ناک صاف کرتے ہوئے فرمایا: ''بھلا ابو ہریرہ کو دیکھو ''کتان''(2) سے ناک صاف کر رہا ہے حالانکہ ایک وَقْت تھا کہ میں منبرِ رسول اور حجرۂ عائشہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر جاتا پھر کوئی راہ گیر آتا اور مجھے دیوانہ سمجھ کر میرے سینے پر بیٹھ جاتا تو میں اس سے کہتا: ''میں دیوانہ نہیں ہوں۔ بھوک نے میری یہ حالت بنا رکھی ہے۔''(2)

﴿1307﴾......حضرت سیِّدُنا مَقْبُرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھوک کے باعث سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَرِ اقدس پر پڑا رہتا۔ حتی کہ میں خمیری روٹی کھاتا نہ ریشمی لباس پہنتا اور نہ ہی غلام اور لونڈی میری خدمت کرتے۔ میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر چھوٹے

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب ماجاء فی قول اللہ فاذا قضیت الصلاۃ......الآیۃ، الحدیث: ۲۰۴۷، ص ۱۶۰۔

صحیح البخاری، کتاب المزارعۃ، باب ماجاء فی الغرس، حدیث: ۲۳۵۰، ص ۱۸۴.

2 ......ایک قسم کا باریک کپڑا جس کی نسبت مشہور ہے کہ چاندنی رات میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۷۱، ص ۶۷.

چھوٹے پتھر باندھ لیتا اور کسی آدمی سے قرآنِ کَرِیم کی کوئی آیت پوچھتا حالانکہ وہ مجھے بھی مَعْلُوم ہوتی۔ اس کا مقصد یہ ہوتا کہ وہ مجھے کھانا کھلادے۔'' (1)

﴿1308﴾......حضرت سَیِّدُنا قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب میں حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا تو راستے میں یہ شعر پڑھتا ہوا آیا:

یَا لَیْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا ۔۔۔ عَلٰی اَنَّهَامِنْ دَارَةِ الْكُفْرِنَجَّتِ

ترجمہ: غم کی شَبِ دَراز تھی مَصائِب کا دَور دَورا تھا صد شکر کہ کفر کے گھر سے نجات ملی۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''راستے میں میرا غلام بھاگ گیا۔ جب میں بارگاہِ رِسالَت عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَیْعَت کی۔ میں ابھی حاضر خدمت ہی تھا کہ میرا بھاگا ہوا غلام آ گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! یہ تیرا غلام ہے؟'' میں نے عرض کی: ''یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آزاد ہے اور یُوں میں نے اسے آزاد کردیا۔'' (2)

﴿1309﴾......حضرت سَیِّدُنا مُسلِم بن حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے یتیمی کی حالت میں پَرْوَرِش پائی۔ مِسْکِیْنی کی حالت میں ہجرت کی اور میں غَزْوَان کی بیٹی کا صرف کھانے پر ملازم تھا (یعنی اجرت میں صرف کھانا ملتا تھا)۔ ان کی سواری کے ساتھ پیدل چلتا۔ جب وہ سوار ہوتے تو میں اس وقت حُدِی خَوانی کر کے ان کے جانوروں کو چلاتا اور جب وہ کسی مقام پر اُترتے تو ان کے لئے لکڑیاں جمع کرتا۔ پس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے اس دین کو مضبوط بنایا اور ابو ہریرہ کو اِمام۔'' (3)

﴿1310﴾......حضرت سَیِّدُنا ابو یُونُس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد بُلَنْد آواز سے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے دین کو مضبوط بنایا اور ابو ہریرہ کو امام جبکہ پہلے وہ غَزْوَان کی بیٹی کا کھانے اور سواری کے عوض ملازم تھا۔'' (4)

1......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب جعفر بن ابی طالب، الحدیث: ٣٧٠٨، ص٣٠٣، بتغیرٍ.

2......صحیح البخاری، کتاب العتق، باب اذا قال لعبده هو للّٰه ونوی العتق والاشهاد بالعتق، الحدیث: ٢٥٣١، ص١٩٩.

3......سنن ابن ماجه، ابواب الرهون، باب اجارة الاجیر علی طعام بطنه، الحدیث: ٢٤٤٥، ص٢٦٢٣.

4......سیر اعلام النبلاء، الرقم ٢٢٢ ابو هریرة، ج٤، ص١٩٤.

﴿1311﴾......حضرت سیِّدُنا مُضارِب بن حَزْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک رات سَفَر پر تھا کہ میں نے ایک شَخْص کو تکبیر کہتے سنا تو سُواری کے ساتھ اس تک جا پہنچا۔ میں نے آواز دی: ''یہ تکبیر کہنے والا شَخْص کون ہے؟'' جواب ملا: ''ابو ہریرہ۔'' میں نے پھر دَرْیافْت کیا: ''یہ تکبیر کیسی ہے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کر رہا ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''کس بات پر شکر ادا کر رہے ہیں؟'' فرمایا: ''میں پہلے غَزْوان کی بیٹی بُرَّہ کا کھانے پر نوکر تھا۔ ان کے ساتھ پیدل چلتا تھا۔ جب وہ سُوار ہوتے میں جانوروں کو چلاتا اور جب وہ کسی مقام پر ٹھہرتے تو میں ان کی خدمت کرتا تھا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اس سے شادی کرادی اور اس وقت وہ میری بیوی ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ جب لوگ سُوار ہوتے ہیں میں بھی سُوار ہو جاتا ہوں اور جب کسی جگہ قِیام کرتے ہیں تو میری خِدْمت کی جاتی ہے۔'' (1)

﴿1312﴾......حضرت سیِّدُنا عُثْمان بن مُسْلِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام تھا جو ہمیشہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ رہتا تھا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے سلام کرتے تو فرماتے: ''تم پر سلامتی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں ہوں، تو ہمیشہ جلد باز رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے مال میں اِضافہ فرمائے اور میں مال کی وجہ سے تم پر ناراض نہیں ہوں۔''

بیٹی کو سونا نہ پہننے کی نَصِیحت:

﴿1313﴾......حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی بیٹی سے فرماتے تھے: ''سونا نہ پہنو کہ مجھے تم پر دوزخ کی آگ کے شعلوں کا خوف ہے۔'' (2)

﴿1314﴾......حضرت سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی بیٹی سے فرماتے سنا: ''اے بیٹی! تُو (سونا نہ پہننے پر عار دلانے والی اپنی سہیلیوں سے) کہا کر کہ میرے والد مجھے سونے کے زیورات سے مُزَیَّن کرنے سے اِجْتِناب کرتے ہیں کیونکہ وہ مجھ پر آگ کے شعلوں سے ڈرتے ہیں۔'' (3)

﴿1315﴾......حضرت سیِّدُنا ابو ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

1 ......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ......الخ، الحدیث: ٧١٠٦، ج٩، ص ١٤٠.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، فضل ابی ھریرۃ، الحدیث: ٨٣٣، ص ١٧٦.

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ٨٨٩٥ ابی ھریرۃ الدوسی، ج٦٧، ص ٣٦٩، بتغیر.

عَنْہ نے فرمایا: ''یہ گوڑا کرکٹ تمہاری دنیا وآخرت کی تباہی کا سبب ہے۔'' (1)

گورنر بننے سے انکار کر دیا:

﴿1316﴾......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بلایا تاکہ کسی علاقے کا گورنر مُقَرَّر فرمائیں لیکن میں نے گورنر بننے سے اِنکار کر دیا تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا آپ گورنری کو ناپسند جانتے ہیں حالانکہ آپ سے بہتر شخص نے اس کا مُطالَبہ کیا تھا؟'' حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: ''کس نے مُطالَبہ کیا تھا؟'' فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا یوسف بن یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے۔'' میں نے عَرض کی: ''حضرت سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی کے بیٹے تھے۔ جبکہ میں ابو ہریرہ، اُمَیَّہ کی اولاد ہوں۔ مجھے 2 اور 3 باتوں کا خوف ہے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم نے 5 کیوں نہیں کہا؟'' عرض کی: ''میں بغیر عِلْم کے کوئی بات کہنے اور بغیر عَدْل واِنْصاف کے فیصلہ کرنے، پِیٹھ پر کوڑے مارے جانے، مال چھینے جانے اور بے عزت کئے جانے سے ڈرتا ہوں۔'' (2)

بے مثال حافِظہ:

﴿1317﴾......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نَبیوں کے سُلْطان، سَرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جو اپنا کپڑا پھیلائے گا یہاں تک کہ میں اپنی گفتگو ختم کرلوں پھر وہ کپڑا سمیٹ لے تو اسے میرے ارشادات یاد ہو جائیں گے۔'' چُنانچہ، میں نے اپنی چادر پھیلا دی حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی گفتگو مکمل فرمائی تو میں نے اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ پس اس کے بعد سے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی ارشاد نہیں بھولا۔'' (3)

﴿1318﴾......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ

---

(1)......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ١٠٦٨٧، ج٧، ص٣٨٦.

(2)......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، باب الامام راع، الحدیث: ٢٠٨٢٥، ج١٠، ص٢٨٤.

(3)......صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب ماجاء فی قول اللہ: فاذا قضیت الصلوٰۃ......الایۃ، الحدیث: ٢٠٤٧، ص١٦٠.

افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''تم مجھ سے وہ غنیمتیں کیوں نہیں طلب کرتے جو تمہارے رُفقا طلب کرتے ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے سُوال کرتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے اس علم سے کچھ عطا فرما دیجئے جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔'' چُنانچہ، میں نے اپنی پشت سے چادر اتار کر اپنے اور مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان بچھا دی اور اسے اس قدر غور سے دیکھنے لگا گویا میں اس پر چلتی کسی جُوں کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے گفتگو فرمائی جسے میں نے محفوظ کرلیا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''چادر سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لو۔'' اس کے بعد سے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات مبارکہ میں سے ایک حرف بھی نہیں بھولا۔'' (1)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا علمِ حدیث:

﴿1319﴾...... حضرت سیِّدُنا یزید بن اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ ''لوگ کہتے ہیں: اے ابوہریرہ! آپ اتنی کثرت سے احادیث کیوں بیان کرتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرَت میں میری جان ہے! اگر میں وہ تمام احادیث جو میں نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہیں تمہیں سنا دوں تو تم لوگ مجھے ٹھیکریوں سے مارنے لگو اور پھر تم میرا سامنا نہ کرسکو گے۔'' (2)

﴿1320﴾...... حضرت سیِّدُنا عمر عبد اللّٰہ رُومی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے 5 تھیلوں کی مقدار احادیث یاد کی ہیں جن میں سے صرف 2 تھیلوں کی مقدار اَحادیث تمہارے سامنے بیان کی ہیں۔ اگر میں تیسری تھیلی کی مقدار بھی بیان کردوں تو تم مجھے سنگسار کردو۔'' (3)

ٹھنڈی غنیمت:

﴿1321﴾...... حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے

---

1 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم ۲۲۲ ابو هريرة، ج ٤، ص ١٨٥.

2 ...... الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، ذكر من جمع القرآن على عهد رسول الله، ابو هريرة، ج ٢، ص ٢٧٨.

3 ...... المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب كان ابو هريرة احفظ...... الخ، الحديث: ٦٢١٨، ج ٤، ص ٦٥٠، مفهومًا.

فرمایا: ''کیا میں تمہیں ٹھنڈی غنیمت کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' لوگوں نے پوچھا: ''اے ابو ہریرہ! وہ کیا ہے؟'' فرمایا: ''سردیوں میں روزے رکھنا۔'' (1)

ہر مہینے تین روزے:

﴿1322﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عُثمان نَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں سات روز تک حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مہمان رہا۔ میں نے پوچھا: ''اے ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کس طرح روزے رکھتے ہیں یا آپ کے روزے کیسے ہوتے ہیں؟'' فرمایا: ''میں ہر مہینے کے آغاز میں تین روزے رکھتا ہوں اور اگر کوئی عارضہ پیش آ جاتا ہے تو مہینے کے آخر میں تین روزے رکھ لیتا ہوں۔'' (2)

سارا سال روزوں کا ثواب:

﴿1323﴾......حضرت سیِّدُنا ابو عُثمان نَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک سَفَر پر تھے۔ جب قافلے والوں نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا تو دستر خوان بچھایا۔ پھر ایک شخص کو حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلانے کے لئے بھیجا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس وقت نماز میں مصروف تھے۔ بعدِ نماز پیغام ملنے پر فرمایا: ''میں روزے سے ہوں۔'' اور جب لوگ کھانے سے فارغ ہونے کے قریب تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آ کر کھانا شروع کر دیا۔ لوگ اس شخص کو گھورنے لگے جو انہیں کھانے کے لئے بلانے گیا تھا۔ اس نے کہا: ''تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ میں روزے سے ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ سچ کہتا ہے۔ بے شک میں نے حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''ماہِ رمضان کے روزے اور ہر ماہ تین روزے رکھنا سارا سال روزے رکھنے کی طرح ہے۔'' اور چونکہ میں اس مہینے کے شروع میں تین روزے رکھ چکا ہوں پس اب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ تخفیف میں کھا رہا ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے اجر روزہ دار کا پا رہا ہوں۔'' (3)

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابی هريرة، الحديث: ٩٨٦، ص ١٩٧.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی هريرة، الحديث: ٨٦٤١، ج ٣، ص ٢٦٨، بتغيرٍ.

3 ......مسند ابی داؤد الطيالسی، ابو عثمان النهدی عن ابی هريرة، الحديث: ٢٣٩٣، ص ٣٥١، مفهومًا.

﴿1324﴾......حضرت سیِّدُنا ابومُتَوَکِّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ کے رُفَقا روزہ رکھتے تو مسجد میں بیٹھ جاتے اور کہتے: ''ہم اپنے روزے کو پاک کر رہے ہیں۔'' (1)

نفل روزے کی نیت:

﴿1325﴾......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا کہ بازار جاتے۔ جب گھر آتے تو پوچھتے: ''کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟'' اگر وہ نفی میں جواب دیتے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''میں روزے سے ہوں (2)۔'' (3)

﴿1326﴾......حضرت سیِّدُنا فَرْقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ طواف کے دوران فرمار ہے تھے: ''میں اپنے پیٹ کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ جب میں اسے بھرتا ہوں تو مجھے سانس نہیں لینے دیتا اور اگر بھوکا رکھتا ہوں تو مجھے بُرا بھلا کہتا ہے۔'' (4)

﴿1327﴾......حضرت سیِّدُنا ابوعُثْمان نَہدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سات روز تک مہمان رہا۔ اس دوران وہ، ان کا خادم اور ان کی زَوجہ باری باری رات کو جاگتے (یعنی ایک سوتا تو دوسرا عبادت کرتا)۔'' (5)

---

1 ......الزهدلهنادبن السری، باب الغيبة للصائم، الحديث:١٢٠٧، ج٢، ص٧٣، "قعدوا" بدله "جلسوا".

2 ......اس سے معلوم ہوا کہ نفلی روزے کی نیت ضَحوۂ کُبریٰ یعنی نِصْفُ النَّہار شرعی سے پہلے پہلے ہو سکتی ہے رات سے ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صفحہ 967 پر مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''ادائے روزۂ رمضان اور نذرِ معین اور نفل کے روزوں کے لئے نیت کا وقت غروبِ آفتاب سے ضَحوۂ کبریٰ تک ہے، اس وقت میں جب نیت کرلے، یہ روزے ہو جائیں گے۔'' (الدرالمختاروردالمحتار، کتاب الصوم، ج٣، ص ٣٩٣) نیز کچھ آگے لکھتے ہیں: ''دن میں نیت کرے تو ضرور ہے کہ یہ نیت کرے کہ میں صبحِ صادق سے روزہ دار ہوں اور اگر یہ نیت ہے کہ اب سے روزہ دار ہوں، صبح سے نہیں تو روزہ نہ ہوا۔'' (الدرالمختار، کتاب الصوم، ج٣، ص ٣٩٤)

3 ......السنن الكبرىٰ للبيهقی، كتاب الصيام، باب المتطوع يدخل فی الصوم......الخ، الحديث:٧٩١٨، ج٤، ص٣٤٢.

4 ......الزهدللامام احمدبن حنبل، زهدابی هريرة، الحديث:٩٩٣، ص١٩٧، "سبنی" بدله "انصبنی".

5 ......صحيح البخاری، كتاب الاطعمة، باب ٤٠، الحديث:٥٤٤١، ص٤٦٩، بتغير.

روزانہ بارہ ہزار بار اِستغفار:

﴿1328﴾......حضرت سیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں ہر روز 12 ہزار بار اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ واِستغفار کرتا ہوں اور یہ میرے دین کے حساب سے ہے۔'' یا راوی نے کہا کہ ''ان کے دین کے حساب سے ہے۔''

ہزار گرہوں والا دھاگا:

﴿1329﴾......حضرت سیِّدُنا نُعَیم بن مُحَرَّز اپنے دادا حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''ان کے پاس ہزار گرہیں لگا ہوا ایک دھاگا تھا جس پر تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ اللہ) پڑھے بغیر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نہیں سوتے تھے۔'' (1)

بوقتِ وفات رونے کی وجہ:

﴿1330﴾......حضرت سیِّدُنا سالم بن بِشر بن جَحَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے مرضِ وصال میں گریہ کناں ہوئے تو کسی نے پوچھا: ''آپ کیوں روتے ہیں؟'' فرمایا: ''میں تمہاری اس دنیا چھوٹنے پر نہیں بلکہ اپنے سفر کے طویل اور زادِ راہ کے قلیل ہونے کی وجہ سے اَشک بہا رہا ہوں۔ میں صبح ایسی دُشوار گزار گھاٹی پر گامزن ہوں گا جو جنت میں پہنچائے گی یا جَہَنَّم میں اُتارے گی اور میں نہیں جانتا کہ میرا ٹھکانہ ان دونوں میں سے کہاں ہوگا۔'' (2)

مسجد میں نقش ونگار:

﴿1331﴾......حضرت سیِّدُنا ابو سَعِید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب تم مساجد میں نقش ونگار کرنے اور مصاحف کو مُزَیَّن وآراستہ کرنے لگو گے تو ہلاکت تمہارا مقدر بن

---

(1)......صفۃ الصفوۃ، الرقم ۹۷ ابو هريرة، ج ۱، ص ۳۵۱.

(2)......الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، الرقم ۵۲۰ ابو هريرة، ج ٤، ص ۲۵۳۔

الزهد لابن المبارك مع ماروا‌ه نعيم بن حماد في نسخته زائدا، باب في ذكر الموت، الحديث: ١٥٤، ص ٣٨.

جائے گی(1)۔" (2)

موت ایک کھلی نصیحت ہے:

﴿1332﴾......حضرت سیِّدُنا مَعْمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب کسی جنازے کے قریب سے گزرتے تو فرماتے: ''تم شام کو چلے گئے اور ہم صُبح کو آنے والے ہیں۔'' یا فرماتے: ''تم صبح کو چل دیئے ہم شام کو آنے والے ہیں۔ موت ایک کھلی نصیحت ہے اور غفلت جلد آتی ہے۔ اگلے جارہے ہیں

1 ...... یہ اس وقت ہے جب محض تفاخُر کے طور پر بغیر کسی فائدہ کے مساجد میں نقش ونگار کیا جائے البتہ بطورِ تعظیم مساجد کو آراستہ کرنا نہ صرف جائز بلکہ مُسْتَحْسَن ہے اسی طرح قرآنِ حکیم کو آراستہ کرنا بھی جائز ومَنْدُوب ہے۔ چُنانچہ، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ میں ایک مقام پر کچھ یوں رقمطراز ہیں: '' وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ (پ ۱۷، الحج: ۳۲) جو الٰہی نشانیوں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔ وقال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (پ ۱۷، الحج: ۳۰) جو الٰہی آداب کی چیزوں کی تعظیم کرے تو اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتری ہے۔ اس کی نظیر مصحف شریف کا مُطَلّا ومذہّب کرنا ہے کہ اگرچہ سلف میں نہ تھا، جائز ومستحب ہے کہ دلیلِ تعظیم وادب ہے۔ درمختار میں ہے: مصحف شریف مُطَلّا ومذہّب کرنا جائز ہے کیونکہ اس میں اس کی تعظیم ہے جیسا کہ مسجد کو مُنَقَّش کرنے میں۔ یوں ہی مساجد کی آرائش ان کی دیواروں پر سونے چاندی کے نقش ونگار کہ صدرِ اول میں نہ تھے، بلکہ حدیث میں تھا: ''تم مسجدوں کی آرائش کرو گے جیسے یہود ونصارٰی نے آرائش کی۔'' مگر اب ظاہری تُزُک واحتشام ہی قلوبِ عامہ پر اثرِ تعظیم پیدا کرتا ہے لہٰذا ائمۂ دین نے حکمِ جواز دیا۔ تبیین الحقائق میں ہے: گچ اور سونے کے پانی سے مسجد میں نقش بنانا مکروہ نہیں ہے۔ ردالمحتار میں ہے: اس کا قول، جیسا کہ مسجد کی آرائش میں، یعنی محراب کے علاوہ۔ یعنی گچ اور سونے کے پانی سے۔ یونہی مسجدوں کے لئے کنگرے بنانا کہ مساجد کے امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں، اگرچہ صدرِ اول میں نہ تھے۔ بلکہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا تھا: مسجدیں مُنڈی بناؤ۔ دوسری حدیث میں ہے: یعنی مسجدیں مُنڈی بناؤ اُن میں کنگرے نہ رکھو، اور اپنے شہر اونچے کنگرے دار بناؤ۔ مگر اب بلانکیر مسلمانوں میں رائج ہے۔ اور جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ خدا کے یہاں بھی اچھا ہے۔ امام ابن منیر شرح جامع صحیح میں فرماتے ہیں: ''یعنی حدیث سے مستنبط کیا گیا ہے کہ مسجدوں کی آرائش مکروہ ہے کہ نمازی کا خیال بٹے گا یا اس لئے کہ مال بیجا خرچ ہوگا، ہاں اگر تعظیمِ مسجد کے طور پر آرائش واقع ہو اور خرچ بیت المال سے نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں، اور اگر کوئی شخص وصیت کرجائے کہ اس کے مال سے مسجد کی گچ کاری اور اس میں سرخ وزرد رنگ کریں تو وصیت نافذ ہوگی کہ لوگوں میں جیسی نئی نئی باتیں پیدا ہوتی گئیں ویسے ہی ان کے لئے فتوے نئے ہوئے کہ اب مسلمانوں، کافروں سب نے اپنے گھروں کی گچکاری اور آرائش شروع کردی اگر ہم ان بلند عمارتوں کے درمیان جو مسلمین تو مسلمین کافروں کی بھی ہوں گی کچی اینٹ اور نیچی دیواروں کی مسجدیں بنائیں تو نگاہوں میں ان کی بے وقعتی ہوگی۔'' (فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۹۱)

2 ......سنن سعیدبن منصور، فضائل القرآن، الحدیث: ۱۶۵، ج ۲، ص ۴۸۶، "زوقتم" بدلہ "زخرفتم"۔

الزھدلا بن االمبارک، باب ماجاء فی ذنب التنعم فی الدنیا، الحدیث: ۷۹۷، ص ۲۷۵، عن ابی الدرداء.

اور بعد والے ابھی زندہ ہیں۔ کچھ سمجھ نہیں آتا۔'' [1]

خطبۂ ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ:

﴿1333﴾......حضرت سیِّدُنا ابو یزید مَدِیْنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں منبرِ رسول پر حُضُور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جگہ سے ایک زِینہ نیچے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ابو ہریرہ کو ہدایت بخشی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ابو ہریرہ کو قرآنِ مجید کے علوم سے نوازا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ابو ہریرہ پر احسان فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے عمدہ کھلایا اور عمدہ پہنایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے غَزْوَان کی بیٹی سے میری شادی کرائی حالانکہ پہلے میں کھانے کے عوض اس کا ملازم تھا۔ اب وہ مجھے سُوار کرتی ہے جیسے پہلے میں اُسے سُوار کرتا تھا۔'' اس کے بعد فرمایا: ''ہلاکت ہے عربوں کے لئے اس شر اور برائی سے جو قریب آ چکی ہے۔ ہلاکت ہے ان کے لئے لڑکوں کی حکمرانی سے کیونکہ وہ اپنی خواہش کے مطابق فیصلہ کریں گے اور محض غُصّہ کی بنا پر لوگوں کو قتل کریں گے۔ اے بنی فَرُّوْخ (یعنی اہل فارس اور عجمی لوگو)! تمہارے لئے خوشخبری ہے! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر دین ثُرَیَّا میں بھی ہوتا تب بھی تم میں سے کچھ لوگ ضرور اسے حاصل کر لیتے۔'' [2]

15 کھجوروں پر 2 دِن گزارا:

﴿1334﴾......حضرت سیِّدُنا ابنِ عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے خادِم حضرت سیِّدُنا ابو زِیاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میرے پاس 15 کھجوریں تھیں، میں نے 5 کھجوروں سے روزہ افطار کیا، 5 سے سَحَری کی اور باقی 5 افطاری کے لئے بچا رکھیں۔''

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الجنائز، باب القول اذا رأیت الجنازۃ، الحدیث: ٦٦٩٠، ج٣، ص٣٦٠.

2 ......الزھد للامام احمدبن حنبل، اخبار معاذ بن جبل، الحدیث: ١٠١٤، ص٢٠٠.

لونڈی کو آزاد فرمادیا:

﴿1335﴾......حضرت سیِّدُنا ابومُتوکِّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک حَبشیہ لونڈی تھی۔ اس نے اپنی حرکتوں سے لوگوں کو تنگ کر رکھا تھا۔ ایک دن حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس پر ڈنڈا اُٹھایا اور فرمایا: ''اگر قِصاص (یعنی بدلہ دینا) نہ ہوتا تو میں تجھے مار مار کر بے ہوش کر دیتا لیکن اب میں تجھے اسے فروخت کردوں گا جو مجھے تیری پوری قیمت دے گا۔ جا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آزاد ہے۔''[1]

موت خالص سونے سے بھی زیادہ محبوب ہوگی:

﴿1336﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیمار ہوگئے تو میں ان کی عیادت کے لئے گیا اور وہاں یہ دعا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ابوہریرہ کو شِفا عطا فرما۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس دعا کو قبول نہ فرما۔'' پھر فرمایا: ''اے ابوسَلَمہ! لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ موت انہیں خالص سونے سے زیادہ پسند ہوگی۔''[2]

چھ چیزوں کے خوف سے موت کی تمنا:

﴿1337﴾......حضرت سیِّدُنا عَطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب تم 6 چیزیں دیکھو تو اگر تمہاری جان تمہارے قبضے میں ہو تو اسے چھوڑ دو۔ اسی وجہ سے میں موت کی تمنا کرتا ہوں اس خوف سے کہ کہیں ان چیزوں کا زمانہ نہ پالوں۔ جب بے وقوف حکمران ہوں۔ فیصلے بِکنے لگیں۔ جانیں محفوظ نہ رہیں۔ رِشتے کاٹے جائیں۔ قوم کے محافظ قوم کے لُٹیرے بن جائیں اور لوگ قرآنِ مجید، گا کر پڑھنے لگیں۔''[3]

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابی هريرة، الحديث: ٩٩٠، ص ١٩٧، "قد غمتم" بدله "قد عمتهم".

2 ......الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، الرقم ٥٢٠ ابو هريرة، ج ٤، ص ٢٥٢.

3 ......الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، الرقم ٥٢٠ ابو هريرة، ج ٤، ص ٢٥١، مختصرًا۔

المصنف لعبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب حسن الصوت، الحديث: ٤١٩٧، ج ٢، ص ٣٢٢، مختصرًا۔

تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، الرقم ٨٨٩٥ ابو هريرة، ج ٦٧، ص ٣٧٩.

اپنا کام خود کرتے:

﴿1338﴾......حضرت سیِّدُنا ثَعْلَبہ بن اَبی مالِک قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بازار گئے اور لکڑیوں کا گٹھا اُٹھالائے۔ چونکہ ان دنوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مَرْوَان کے نائب تھے۔فرمانے لگے: ''اے ابن ابی مالک! امیر کے لئے راستہ کُشادہ کرو۔'' میں نے عرض کی: ''اس کام میں آپ کو کفایت کرنے والے (آپ کے بچے اور غلام) موجود ہیں (تو پھر کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں)۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دوبارہ یہی فرمایا: ''امیر کے لئے راستہ کشادہ کرو اس کے سر پر لکڑیوں کا گٹھا ہے۔'' (1)

گھر کے باہر کیا لکھواؤں:

﴿1339﴾......حضرت سیِّدُنا ابواَسود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں گھر بنوایا۔ گھر کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد ایک دن وہ اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وہاں سے گزر ہوا تو اس نے عرض کی: ''اے ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! ذرا ٹھہر جائیے! اور مجھے یہ بتائیے کہ میں گھر کے دروازے پر کیا لکھواؤں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لکھواؤ گھر ویران ہونے کے لئے ہوتے ہیں۔ اَوْلاد فوت ہونے کے لئے اور مال ورثا کے لئے جمع کیا جاتا ہے۔'' اس وقت وہاں ایک اَعرابی (یعنی دیہات کا رہنے والا) بھی موجود تھا۔ اس نے کہا: ''شیخ! تم نے کتنی بُری بات کہی ہے۔'' گھر کے مالک نے اَعرابی سے کہا: ''تیری ہلاکت ہو! یہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' (2)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

1 ......الزھد لابی داؤد، من اخبار ابی ھریرۃ، الحدیث: ۲۸۴، ج۱، ص۳۰۷.

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۸۸۹۵ ابو ھریرۃ، ج۶۷، ص۳۷۴.

اجمالی فہرست

اَصحاب صُفّہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن

مبلغین کے لئے فہرست

مآخذومراجع

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن لاهور
کنزالایمان فی ترجمۃِ القرآن	اعلیٰحضرت امام احمد رضاخان رحمة الله عليه متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن لاهور
تفسیر ابن ابی حاتم	امام عبد الرحمٰن بن ابی حاتم رحمة الله عليه متوفّٰی ۳۲۷ھ	المكتبة الشاملة
تفسیرالطبری	امام ابوجعفرمحمد بن جریرطبری رحمة الله عليه متوفّٰی ۳۱۰ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۲۰ھ
تفسیر القرطبی	امام ابوعبد اللہ محمد بن احمدانصاری رحمة الله عليه متوفّٰی ۶۷۱ھ	دارالفكربيروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر ابن کثیر	امام حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمة الله عليه متوفّٰی ۷۷۴ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۱۹ھ
تفسیرخزائن العرفان	مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمة الله عليه متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	ضیاء القرآن لاهور
تفسیر نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یارخان نعیمی رحمة الله عليه متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	پیر بهائی کمپنی لاهور
تفسیرنعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمة الله عليه متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن لاهور
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمة الله عليه متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار السلام رياض
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمة الله عليه متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار السلام رياض
جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمة الله عليه متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار السلام رياض
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان ابن اشعث رحمة الله عليه متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار السلام رياض
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمة الله عليه متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار السلام رياض
سنن ابن ماجه	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجه رحمة الله عليه متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار السلام رياض
صحیح ابن خزیمه	امام ابوبکرمحمد بن خزیمه رحمة الله عليه متوفّٰی ۳۱۱ھ	المكتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
صحیح ابن حبان	علاء الدین علی بن بلبان فارسی رحمة الله عليه متوفّٰی ۷۳۹ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۱۷ھ
کتاب المراسیل لابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان ابن اشعث رحمة الله عليه متوفّٰی ۲۷۵ھ	ملتان پاکستان
الزهد	امام ابو داؤد سلیمان ابن اشعث رحمة الله عليه متوفّٰی ۲۷۵ھ	المكتبة الشامله
مسند ابی داؤد الطیالسی	امام ابو داؤدطیالسی رحمة الله عليه متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفة ۱۴۱۷ھ
مسند الحارث	حارث بن ابی اسامه رحمة الله عليه متوفّٰی ۲۸۲ھ	المكتبةالشاملة
المسند	ابو یعلی احمدموصلی رحمة الله عليه متوفّٰی ۳۰۷ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۱۸ھ

المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکربیروت۱۴۱۴ھ
الزهد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالغدجدید۱۴۲۶ھ
الورع	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	المکتبة الالفیه
فردوس الاخبار	حافظ شهرویه بن شهر دارد یلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت۱۴۱۸ھ
البحرالزخا رالمعروف بمسندالبزا ر	امام ابو بکر احمد بن عمروبزا ر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۹۲ھ	مکتبة العلوم والحکم۱۴۲۴ھ
المعجم الكبير	حافظ سلیمان بن احمدطبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۳۶۰ھ	داراحیاء التراث ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمدطبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیة۱۴۲۰ھ
مسندالشاميين	حافظ سلیمان بن احمدطبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	المکتبة الالفیه
موسوعه لابن ابی الدنیا	حافظ ابی بکر عبداللہ ابن ابی الدنیارحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۸۱ھ	دارالکتب العلمیة۱۴۲۶ھ
مكارم الاخلاق	حافظ ابی بکر عبداللہ ابن ابی الدنیارحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۸۱ھ	دارالکتب العلمیة۱۴۲۳ھ
سنن الدارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۵۵ھ	دارالکتب ا لعربی۱۴۰۷ھ
المستدرك	امام محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۰۵ھ	دارالمعرفةبیروت۱۴۱۸ھ
السنن الكبرٰی للنسائی	امام احمد بن شعیب نسائیرحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیة۱۴۱۱ھ
السنن الكبرٰی للبیهقی	اماماحمد بن الحسین بیهقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیة۱۴۲۴ھ
دلائل النبوة للبیهقی	اماماحمد بن الحسین بیهقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیة ۱۴۲ھ
شعب الایمان للبیهقی	اماماحمد بن الحسین بیهقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیة۱۴۲۱ھ
الزهد الكبير للبیهقی	اماماحمد بن الحسین بیهقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۵۸ھ	موسوالکتب الثقافیة۱۴۱۷ھ
البعث والنشور	اماماحمد بن الحسین بیهقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۵۸ھ	المکتبة الشامله
دلائل النبوة	اسماعیل بن محمد التیمی اصبهانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۵۳۵ھ	المکتبة الالفیه
كتاب العظمه	ابومحمدعبداللہ بن محمد اصبهانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۵۳۵ھ	دارالکتب العلمیة۱۴۱۴ھ
مؤطا امام مالك	امام مالك بن انس رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۷۹ھ	دارالمعرفةبیروت۱۴۱۸ھ
المصنف	امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبةرحمۃ اللہ علیہ۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت۱۴۱۴ھ
المصنف	امام عبد الرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیة۱۴۱۴ھ
التاريخ الكبير	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۵۶ھ	دارالحدیث پاکستان

التاریخ الصغیر	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۵۶ھ	المکتبۃ الالفیہ
الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۲۲ھ
الشمائل المحمدیۃ	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۷۹ھ	داراحیاء التراث العربی
الاؤسط لابن المنذر	علامہ ابوبکرمحمدبن ابراھیم بن المنذ ررحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۳۱۸ھ	المکتبۃ الشاملہ
کتاب السنن	ابوعثمان سعید بن منصورخراسانی رحمہ اللہ علیہ متوفّٰی۲۲۷ھ	المکتبۃ الالفیہ
اخبارمکہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق فاکھی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۸۵ھ	دارخضربیروت۱۴۱۹ھ
السنۃ لابی عاصم	امام ابو بکر احمد بن عمرورحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۸۷ھ	دار ابن حزم ۱۴۲۴ھ
المطالب العالیہ	امام احمد بن الحجرعسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۲۴ھ
تاریخ بغداد	امام ابو بکر احمد بن خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۱۷ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۱۸ھ
کتاب الثقات	امام ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۳۵۴ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۲۲ھ
حلیۃ الاولیاء	امام الحافظ ابو نعیم اصفھانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۱۸ھ
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابو عمر یوسف عبداللہ بن عبدالبرقرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۲۲ھ
فتح الباری	امام احمدبن حجرعسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیۃ ۱۴۲ھ
الاصابہ فی تمییزالصحابہ	امام احمدبن حجرعسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۱۵ھ
المغنی لابن قدامہ	ابو محمد عبداللہ بن احمد قدامۃ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۲۰ ھ	مکتبہ ھجر۱۴۱۲ھ
سیراعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمدذھبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت۱۴۱۷ھ
کتاب الزھد	امام عبد اللہ بن مبارک مروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الجھاد	امام عبد اللہ بن مبارک مروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۱۸۱ھ	المکتبۃ الالفیہ
السیرۃ النبویۃ	ابو محمد عبدالملک بن ھشام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۳ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۲۲ھ
الجامع الصغیر	ابوبکربن عبدالرحمن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۲۵ھ
جامع الاحادیث	ابوبکربن عبدالرحمن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالفکربیروت۱۴۱۴ھ
تاریخ الخلفاء	ابوبکربن عبدالرحمن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	کراچی پاکستان
تاریخ مدینہ دمشق	حافظ امام ابن عساکررحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دارالفکربیروت۱۴۱۵ھ

کتاب الجامع	امام الحافظ معمر بن راشد ازدی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ١٥١ھ	دارالکتب العلمیة ١٤٢١ھ
الجامع	عبداللہ بن وھب بن مسلم مصری قرشی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ١٩٧ھ	المکتبة الشاملہ
الاموال	حمید بن مخلد المعروف بابن زنجویہ رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٢٥١ھ	المکتبة الشاملہ
روضة العقلاء ونزھة الفضلاء	امام ابو حاتم محمدبن حبان تمیمی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٣٥٤ھ	المکتبة الشاملہ
صفة الصّفوة	امام ابو الفَرَج بن جوزی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٢٣ھ
القصاص والمذکرین	امام ابو الفَرَج بن جوزی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	المکتبةالشاملة
الطبقات الکبریٰ	محمد بن سعد بن منیع ھاشمی بصری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٢٣٠ھ	دارالکتب العلمیة ١٤١٨ھ
کنز العمال	علامة علاء الدین علی متقی ھندی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٩٧٥ھ	دارالکتب العلمیة ١٤١٩ھ
التمھید	امام یوسف بن عبد اللہ محمد بن عبد البر رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٣ھ	دارالکتب العلمیة ١٤١٩ھ
الترغیب فی فضائل الاعمال	امام عمربن احمد المعروف بابن شاھین رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٣٨٥ھ	المکتبةالشاملة
مجمع الزوائد	انورالدین علی بن ابی بکرھیثمی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٨٠٧ھ	دارالفکر بیروت ١٤٢٠ھ
میزان الاعتدال	امام شمس الدین محمد بن احمدذھبی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٧٤٨ھ	دار الفکر بیروت ١٤٢٠ھ
سنن سعیدبن منصور	سعدبن عبداللہ بن عبدالعزیز آل حمید رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٢٢٧ھ	دارالصمیعی ١٤٢٠ھ
فضائل الصحابة	امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٢٤١ھ	المکتبة الالفیہ
معرفة الصحابہ	امام الحافظ ابو نعیم اصفھانی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٤٣٠ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٢٢ھ
فضائل الخلفاء الراشدین	حافظ امام ابو نعیم اصفھانی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٤٣٠ھ	المکتبةالشاملہ
المصاحف	ابوبکر عبداللہ بن سلیمان بن اشعث رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٣١٦ھ	المکتبةالشاملہ
المحدث الفاصل	حسن بن عبدالرحمن رامھرمزی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	المکتبة الالفیہ
السنن الوارة فی الفتن	ابوعمروعثمان بن سعیدمقرئ رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٤٤٤ھ	المکتبة الالفیہ
مسند ابن الجعد	علی بن جعدجوھری بغدادی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٢٣٠ھ	المکتبة الالفیہ
مسندحمیدی	علامہ عبداللہ بن زبیرابوبکرحمیدی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٢١٩ھ	المکتبة الالفیہ
الزھد لوکیع	ابو سفیان وکیع بن الجراح رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٢٢٩ھ	المکتبةالشاملہ
فوائدابی علی الصواف	علامہ ابوعلی محمدبن احمد صواف رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٣٥٩ھ	المکتبةالشاملہ
الرسالة القشیریة	امام ابو القاسم عبدالکریم قشیری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٥ھ	دارالکتب العلمیة ١٤١٨ھ

المکتبة الالفیة	ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاك شیبانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	الآحاد والمثانی
المکتبة الشاملة	....	معجم الاسامی شیوخ ابی بکر
المکتبة الشاملة	ابو مسعود المعافی بن عمران موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۵ یا ۱۸۶ھ	الزھد للمعافی
دار الصمیعی ۱۴۲۰ھ	محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد عقیلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۲ھ	کتاب الضعفاء للعقیلی
المکتبة الالفیة	ھناد بن سری کوفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۳ھ	الزھد لھناد
دار البصیرة مصر	ابو القاسم ھبة اللہ ابن الحسن بن منصور رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۸ھ	شرح اصول عقائد
المکتبة الالفیه	ھبة اللہ بن حسن طبری لالکائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۸ھ	کرامات اولیاء
دار الخیر بیروت ۱۴۱۳ھ	ابو عمر یوسف بن عبد البر قرطبی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	مختصر جامع بیان العلم وفضله
دار الکتب العلمیة ۱۴۱۷ھ	امام محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۲۲ھ	شرح العلامة الزرقانی
المکتبة الشامله	علامه خالد محمد خالد	رجال حول الرسول
المکتبة الشامله	علامه ابن سمعون	امالی ابن سمعون
فرید بك اسٹال ۱۴۲۱ھ	حضرت علامه شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۱ھ	نزھة القاری
ضیاء القرآن لاھور	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	مراۃ المناجیح
رضا فاؤنڈیشن ۱۴۱۲ھ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	فتاوی رضویه
کوئٹه پاکستان ۱۴۰۳ھ	علامه نظام الدین رحمة الله علیه متوفّٰی ۱۱۶۱ھ وعلمائے ھند	الفتاوی الھندیه
ضیاء القرآن لاھور	صدر الشریعه مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۷۶ھ	بھار شریعت
شبیر برادرز لاھور ۱۹۸۹ء	فقیه ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۲ھ	خطبات محرم
مکتبة المدینة کراچی	امیر اھلسنت حضرت علّامه مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظله العالی	فیضان سنت
مکتبة المدینة کراچی	امیر اھلسنت حضرت علّامه مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظله العالی	نماز کے احکام
مکتبة المدینة کراچی	امیر اھلسنت حضرت علّامه مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظله العالی	رفیق الحرمین
مؤسسة الاعلمی ۱۴۲۶ھ	جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور افریقی مصری متوفّٰی ۷۱۱ھ	لسان العرب

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 202 کُتُب ورسائل مع عنقریب آنے والی 13 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01......راہِ خدامیں خرچ کرنے کے فضائل(رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء)(کل صفحات:40)

02......فضائل دعا(اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء)(کل صفحات:326)

03......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات(كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم)(کل صفحات:199)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟(وِشَاحُ الْجِيْدفِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد)(کل صفحات:55)

05......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق(اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق)(کل صفحات:125)

06......معاشی ترقی کا راز(حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح)(کل صفحات:41)

07......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت(مکمل چار حصے)(کل صفحات:561)

08......شریعت وطریقت(مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَّعُلَمَاء)(کل صفحات:57) 09......اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة(کل صفحات:46)

10......ولایت کا آسان راستہ(تصورِ شیخ)(اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة)(کل صفحات:60) 11......اولاد کے حقوق(مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد)(کل صفحات 31)

12......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب(اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي)(کل صفحات:100) 13......ایمان کی پہچان(حاشیہ تمہید ایمان)(کل صفحات:74)

14......حقوق العباد کیسے معاف ہوں(اَعْجَبُ الْاِمْدَاد)(کل صفحات:47) 15......ثبوتِ ہلال کے طریقے(طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال)(کل صفحات:63)

عربی کُتُب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّالْمُحْتَار(المجلد الاول و الثانی و الثالث و الرابع و الخامس)
(کل صفحات:570، 672، 713، 650، 483) 21......اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِي عَلٰى صَحِيْحِ الْبُخَارِي(کل صفحات:458)

22......كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم(کل صفحات:74) 23......اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة(کل صفحات:62)

24......اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة(کل صفحات:93) 25......اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِي(کل صفحات:46)

26......تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان(کل صفحات:77) 27......اَجْلَى الْاِعْلَام(کل صفحات:70)

28......اِقَامَةُ الْقِيَامَة(کل صفحات:60)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّالْمُحْتَار(المجلد السادس) 02......اولاد کے حقوق کی تفصیل(مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد)

﴿شعبہ تراجمِ کُتُب﴾

01......مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِرفِیْ حُكْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ) (کل صفحات:112)

02......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِيْدُ الْفَرْش فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات:28)

03......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:142)

04......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلْمَوَاعِظ فِی الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّة) (کل صفحات:54)

05......جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات:743)

06......جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (اَلزَّوَاجِرعَنْ اِقْتِرَافِ الْكَبَائِر) (کل صفحات:853)

07......امام اعظم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم کی وصیتیں (وَصَايَا اِمَامِ اَعْظَم عَلَيْهِ الرَّحْمَة) (کل صفحات:46)

08......نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُبِالْمَعْرُوْف وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَر) (کل صفحات:98)

09......فیضانِ مزاراتِ اولیاء (كَشْفُ النُّوْرعَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر) (کل صفحات:144)

10......اللہ والوں کی باتیں (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) پہلی جلد (کل صفحات:694)

11......دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّهْدوَقَصْرُ الْاَمَل) (کل صفحات:85)

12......راہِ علم (تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِيْقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)

13......عُيُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)

14......عُيُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)

15......احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْيَاء) (کل صفحات:641)

16......حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق) (کل صفحات:649)

17......اچھے برے عمل (رِسَالَةُ الْمُذَاكَرَة) (کل صفحات:122)

18......حسنِ اخلاق (مَكَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:102)

19......آنسوؤں کا دریا (بَحْرُالدُّمُوْع) (کل صفحات:300)

20......آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِی الدِّيْن) (کل صفحات:63)

21......شاہراہ اولیا (مِنْهَاجُ الْعَارِفِيْن) (کل صفحات:36)

22......شکر کے فضائل (اَلشُّكْرُلِلّٰه) (کل صفحات:122)

23......بیٹے کو نصیحت (اَيُّهَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)

24......اَلدَّعْوَة اِلَی الْفِكْر (کل صفحات:148)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......قوت القلوب (جلد 1 مکمل)

02......جہنم میں لے جانے والے اَعمال (جلد 2)

﴿شعبہ درسی کُتُب﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

﴿شعبہ تخریج﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

شعبۂ اِصلاحی کُتُب

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

عنقریب آنے والے رسائل

01......V.C.D کی مدنی بہاریں (قسط3) (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟) 02......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب

03......دعوت اسلامی اصلاح امت کی تحریک

حدیث قدسی

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! تعجب ہے اس شخص پر جو موت پر یقین رکھتا ہے پھر بھی خوش ہوتا ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو حساب و کتاب پر یقین رکھتا ہے پھر بھی مال جمع کرنے میں مصروف ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو قبر پر یقین رکھنے کے باوجود ہنستا ہے۔

......تعجب ہے اس پر جسے آخرت پر یقین ہے پھر بھی پُرسکون ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو دُنیا (کی حقیقت کو جانتا) اور اس کے زوال پر یقین رکھتا ہے پھر بھی اس پر مطمئن ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو گفتگو تو عالموں جیسی کرتا ہے لیکن اس کا دِل جاہلوں جیسا ہے۔

......تعجب ہے اس شخص پر جو پانی کے ذریعے پاکی تو حاصل کرتا ہے مگر اس کا دِل آلودہ ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو لوگوں کے عیوب تلاش کرنے میں تو مصروف رہتا ہے لیکن اپنے عیوب سے غافل ہے۔

......تعجب ہے اس شخص پر جو جانتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ہر عمل سے باخبر ہے پھر بھی اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو جانتا ہے کہ اسے اکیلے مرنا، اکیلے قبر میں داخل ہونا اور اکیلے ہی حساب دینا ہے پھر بھی لوگوں سے اُنسیت رکھتا ہے۔

(اے ابن آدم! سن!) میں ہی معبودِ حقیقی ہوں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے خاص بندے اور رسول ہیں۔ (مجموعة رسائل الامام الغزالی، المواعظ فی الاحادیث القدسیة، ص ٥٦٥)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دن بھر کا شُکر ادا کرنے والے کلمات

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو شخص بوقتِ صُبح یہ کلمات کہے تو اُس نے آج کے دن کا اور جو شام کے وقت کہے تو اُس نے آج کی رات کا شکر ادا کیا۔

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ

شعب الایمان حدیث 4368

یاد رہے! مذکورہ دعائیہ کلمات میں شام کو ''اَصْبَحَ'' کی جگہ ''اَمْسٰی'' کہیے۔

آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک ''صُبح'' ہے اور دوپہر ڈھلے (یعنی ابتدائے وقتِ ظُہر) سے لیکر غُروبِ آفتاب تک شام ہے۔

(شکر کے بارے میں مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 122 صفحات پر مشتمل کتاب ''شکر کے فضائل'' پڑھ لیجئے)

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 2634

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

جلد 2

اللہ والوں کی باتیں

غوثِ پاک

جعفر طیار

سلمان فارسی

مولیٰ علی

اعلیٰ حضرت

غریب نواز

فریدالدین گنج شکر

داتا گنج بخش

مؤلف: امام ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ تراجم کتب

صحابۂ کرام وتابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فضائل، اَقوال اور زُہد وتقویٰ کا بیان

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاءِ

(جلد:2)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

اِمام ابونُعَیْم اَحمد بن عبداللہ اَصْفَہانی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی (مُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجم کُتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاءِ (جلد:2)

ترجمہ بنام : اللہ والوں کی باتیں

مصنف : اِمام ابونُعَیم اَحمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْكَافِی

مترجمین : مدنی عُلما (شعبہ تراجم کتب)

سن طباعت : رجب المرجب ۱۴۳۳ھ بمطابق جون 2012ء

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۷ جمادی الاخر ۱۴۳۳ھ   حوالہ نمبر: ۱۷۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاءِ'' کے ترجمہ

''اللہ والوں کی باتیں (جلد:2)''

(مَطْبُوْعَه مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَه) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے۔ البتہ! کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

19-05-2012

E.mail.ilmia@dawateislami.net

ضمنی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''سیرت صحابہ پر عمل کرو جنت پاؤ'' کے 23 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''23 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔
(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھّی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھّی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و (۲) صلوٰۃ اور (۳) تعوُّذ و (۴) تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ (۵) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا۔ (۶) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور (۷) قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۸) قرآنی آیات اور (۹) اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۱۰) جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور (۱۱) جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور (۱۲) جہاں جہاں کسی صحابی یا بزرگ کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پڑھوں گا۔ (۱۳) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (۱۴) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۱۵) (اپنے ذاتی نسخے کے) ''یادداشت'' والے صَفْحہ پر ضروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۶) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۷) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (۱۸) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۹) اس حدیثِ پاک ''تَهَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ ﴿موطا امام مالك، الحديث: ۱۷۳۱، ج۲، ص۴۰۷﴾ پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (۲۰) اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۲۱) اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کیا کروں گا اور ہر مدنی (اسلامی) ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کروں گا اور (۲۲) عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیا کروں گا۔ (۲۳) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

المدینۃ العلمیہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیہ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰحضرت (۲) شعبۂ تراجم کتب (۳) شعبۂ درسی کُتُب

(۴) شعبۂ اصلاحی کتب (۵) شعبۂ تفتیش کتب (۶) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشُمُول ''المدینۃ العلمیہ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

ایک نظر ادھر بھی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۝۱۰۰ (پ۱۱، التوبة:۱۰۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے اللّٰہ ان سے راضی اور وہ اللّٰہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

آیت مبارکہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور جنت کی خوشخبری پانے والے خوش بخت افراد سے مراد حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور قیامت تک کے وہ ایماندار لوگ ہیں جو ایمان، اطاعت اور نیکی میں ان کی راہ چلیں[1]......اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ان پیشواؤں اور پیروکاروں نے قرآنی علوم کو پھیلانے کا فریضہ بحسنِ وخوبی انجام دیا اور بہترین افرادِ اُمت اور عزت وعظمت کا مِعیار قرار پائے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ''خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔''......حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے سلسلہ در سلسلہ علم کی یہ خیرات آگے پہنچتی رہی اور انسانوں کی جھولیاں دولت علم سے بھرتی گئیں اور روح وبدن زیورِ عمل سے مزین ہوتے گئے......علم وعمل سے مزین اِن مردانِ حق نے ہر دور میں جانشینیٔ رسول کو دل وجان سے نبھایا......مگر ان کے بعد ایسے ناخلف آئے کہ اپنے اسلاف کے علمی وعملی سرمایہ کی حفاظت نہ کر پائے اور محض اسلاف کے کارناموں پر خوش ہونے اور ان کا نام لینے تک محدود ہو گئے۔ بقولِ شاعر:

تھے وہ تمہارے ہی آباء تم کیا ہو — ہاتھ پہ ہاتھ رکھے منتظر فردا ہو

جبکہ دوسری طرف دورِ زوال کی استعماری قوتوں (آزاد ملکوں کو غلام بنانے والی طاقتوں) نے ایک بڑا حملہ مسلمانوں کے علمی اور عملی نظام پر کیا اور ان پر خود ساختہ نصاب اور نظام مسلط کر دیا تاکہ نئی نسلوں کو اسلاف سے بیگانہ اور اسلام کی زریں تعلیمات سے بے بہرہ کر دیا جائے۔

---

[1]......ماخوذ از خزائن العرفان۔

آج بھی اگر نجات وکامیابی درکار ہے اور نئی نسل کو تباہی سے بچانا ہے اور یقیناً ہے تو اپنے اسلاف کی اتباع و پیروی کرنا ہوگی اوران کی وراثت یعنی علمی وعملی سرمایہ کے نصاب ونظام کو بحال کرنا ہوگا، اسلاف کی اس پیروی کا دوسرا نام ہے ''**تصوُّف**''......تصوف اسلامی شریعت کا ایک اہم اور بنیادی جز ہے......قانون کو اخلاق میں پرونے......علم کو حکمت میں بدلنے......ظاہر کو باطن میں ڈھالنے اور عمل کو جذبوں سے ہمکنار کرنے والا جز...... یہ محبت الٰہی، اتباع سنت اور حُسنِ اُخلاق کی شیرازہ بندی کرتا ہے...... یہ روحانیت، فلاح آخرت اور خدمت خلق کی تحریک ہے...... تصوف کہنے سننے کی نہیں، سیکھنے اور برتنے کی چیز ہے......اور جو اسے عملی زندگی میں برتتا ہے وہ دنیا و آخرت میں رضائے رب الانام اور رضائے خیرالانام سے وافر حصہ پاتا ہے......اور آسمانِ ہدایت وولایت کا ایسا درخشندہ ستارہ بن جاتا ہے کہ نہ صرف اس کی صحبت بلکہ اس کا ذکر سن یا پڑھ کر دل میں عمل کا جذبہ موجیں مارنے لگتا ہے...... نیز ایسی ہستیوں کے ذکر خیر کا مطالعہ نورِ ایمان کی روشنی میں اضافے کا سبب ہوتا ہے، راہِ حق کے متلاشیوں کے لئے صراط مستقیم کی شاہراہ روشن ومنور ہوجاتی ہے جس پر گامزن ہوکر بھٹکا ہوا انسان منزل حقیقی کو پالیتا ہے...... الغرض اسلام اپنی حقیقت کے لحاظ سے تزکیۂ روح کا دین اور تصوف اس دین کا جوہر ہے۔

پیش نظر کتاب ''**اللّٰہ والوں کی باتیں**'' جلد2 ''حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء'' کی دوسری جلد کا ترجمہ ہے، اس سے قبل پہلی جلد طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہے۔ یہ تصوف پر لکھی جانے والی اولین کتب میں سے ایک ہے جس میں حضرات صحابۂ کرام، صحابیات اور اولیائے عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے خوفِ خدا و عشق مصطفےٰ، فضائل وکمالات، سیرت وکردار، صفات وعادات، عبادات واَخلاقیات، اَعمال واَقوال، اَفعال واَحوال، زُہد وتقویٰ اور حالات وواقعات کو تصوف کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ ہمارے اور نسل نو کے لئے ایک انقلابی اور نتیجہ خیز علمی نصاب ہے جو اپنے پڑھنے والے کو عمل کی شاہراہ پر گامزن کرنے کا روحانی سامان ہے۔ پہلی جلد میں 89 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ذکر خیر تھا اور اس جلد میں 48 صحابۂ کرام، 29 صحابیات اور 43 تابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مبارک تذکرہ ہے۔ ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کے لئے اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور حسب استطاعت مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً خرید کر دوسرے اسلامی بھائیوں کو بطورِ تحفہ پیش فرمائیے۔

شعبہ تراجِم کتب (مجلس المدینۃ العلمیہ)

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ مَخْزُومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سَیِّدُ ناعبداللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ صاحِبُ الْھِجْرَتَیْن حضرتِ سَیِّدُ ناعبداللہ بن عبدالاسد مخزومی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔غزوۂ اُحد میں آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ زخمی ہو گئے تھے، غزوۂ احد سے لوٹنے کے بعد اسی سبب سے آپ کا وصال ہوا۔

مصیبت کے وقت کی دعا:

﴿1340﴾...... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ ابوسلمہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ میں نے حضور نبی کریم ،رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس کا بہتر بدل عطا فرما دیتا ہے(دعا یہ ہے): اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس مصیبت پر صبر کرتا ہوں۔پس تو مجھے اجر اور اس کا بہتر بدل عطا فرما۔'' (1)

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن حوالہ اَزدی

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سَیِّدُ ناامام ابوعیسیٰ ترمذی عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُ ناعبداللہ بن حوالہ ازدی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔آپ ان صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تعالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں جو ملکِ شام میں مقیم تھے۔

کثرتِ مال وزَر کا خوف:

﴿1341﴾...... حضرتِ سَیِّدُ ناعبداللہ بن حَوالہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں غربت و تنگدستی ،لباس اور اَسباب کی کمی کی شکایت کی تو سرکارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں بشارت ہو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تم پر مال واَسباب کی کمی سے بڑھ کر اس کی کثرت کا خوف ہے۔

(1)......مسندابی داود الطیالسی، ابو سلمہ رضی اللہ عنہ، الحدیث:۱۳۴۹، ص۱۹۲۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ معاملہ اسی طرح رہے گا یہاں تک کہ تمہارے لئے ایران، روم اور (یمن کا شہر) حِمْیَر فتح ہو جائے گا اور تم تین لشکروں میں بٹ جاؤ گے۔ ایک لشکر شام میں، ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا حتی کہ آدمی کو 100 دینار دیئے جائیں گے تو وہ اسے بھی کم سمجھے گا۔‘‘ (۱)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن اُمِّ مَکْتوم

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابورَزِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ غزوۂ بدر کے کچھ عرصہ بعد مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوئے اور اہلِ صفہ کے ساتھ رہنے لگے۔ پھر حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مَخْرَمَہ بن نَوْفَل کے گھر ٹھہرایا جسے دارالغذا کہا جاتا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں قرآنِ پاک میں یہ آیات نازل ہوئیں:

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤی ۙ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ؕ﴿۲﴾ (پ۳۰، عبس: ۱،۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا۔ (۲)

تھوڑا ہنستے زیادہ روتے:

﴿1342﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوبَخْتَرِی طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ

❶......مشکل الآثار، باب بیان مشکل ماروی عن رسول اللّٰہ فی قطع المسلمین......الخ، الحدیث: ۱۲۶۱، ج۱، جز۲، ص۲۵۔

❷...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تفسیر نورالعرفان سورۂ عبس کے تحت فرماتے ہیں: غائب کا صیغہ فرمانے میں انتہائی محبوبیت کا اظہار ہے، یعنی ہمارے ایک محبوب ہیں جو اپنے ایک غلام سے ناراض ہوگئے۔ خیال رہے کہ یہاں کوتاہی حضرت عبداللّٰہ بن اُمِّ مکتوم (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی تھی کہ درمیان کلام سوال عرض کر دیا، یہ آدابِ مجلس کے خلاف تھا۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی کبیدگی خاطر شریف بالکل حق تھی، مگر عشاق آداب سے بےخبر ہوتے ہیں، ان کے ایسے قصور معافی کے لائق ہیں، اس لئے انہیں نابینا فرمایا، یعنی جو آپ کے عشق میں آداب سے نابینا ہے، رب (عَزَّوَجَلَّ) نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے عاشق کی طرفداری فرمائی اس میں بھی حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کی شان کا اظہار ہے کہ ان کے عاشق کی غلطیاں معاف ہیں۔

تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دن چڑھے ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت کچھ لوگ حجروں کے پاس جمع تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے حجرے والو! آگ بھڑکا دی گئی اور اندھیری رات کے حصوں کی طرح فتنے آئے۔ اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمرو اَنصاری

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن ہلال شَطَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو جابر عبداللّٰہ بن عمرو بن حرام اَنصاری سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حیات جاویدانی عطا فرمائی اور بلا حجاب کلام فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر کے شرکا میں سے ہیں۔ نیز ان خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں کہ جنہیں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اپنی قوم کا سردار منتخب فرمایا۔

شہید کی تمنا:

﴿1343﴾...... اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: میں تمہیں خیر کی بشارت دیتا ہوں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے والد (عبداللّٰہ بن عمرو) کو حیاتِ جاویدانی عطا فرمائی اور اپنی بارگاہ میں بلا کر (بلا حجاب) ارشاد فرمایا: ''اے میرے بندے! جو چاہتا ہے مانگ میں عطا کروں گا۔'' اس نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں تیرے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں جہاد کروں اور تیری راہ میں دوبارہ قربان ہو جاؤں۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''یہ فیصلہ میں پہلے کر چکا ہوں کہ تجھے دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گا۔'' (۲)

---

1 ......معرفة الصحابة لابی نعیم، الرقم: ۲۰۵۱، عمرو بن زائدة بن الاصم، الحدیث: ۵۰۳۹، ج۳، ص۳۹۸۔

2 ......المستدرك، کتاب معرفة الصحابة، باب تمن عبداللّٰہ بن عمرو بعد الشهادة......الخ، الحدیث: ۴۹۶۴، ج۶، ص۲۱۰۔

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن اُنَیس جُھَنی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام ابوعبداللّٰہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن اُنَیس جہنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ دیہات میں رہائش پذیر تھے۔ رمضان المبارک میں ایک رات مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوئے مسجدِ نبوی اور صفہ میں ٹھہرے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضور انور، شافع محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک چھڑی عطا فرمائی کہ قیامت کے دن اس کے ساتھ مجھ سے ملاقات کریں۔ آپ اسی نسبت سے صَاحِبُ الْمِخْصَرَہ (یعنی چھڑی والے) مشہور ہو گئے۔

﴿1344﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا نافع بن جُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے قرب وجوار میں رہتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''مجھے ماہِ رمضان میں ایک رات مسجد میں گزارنے کی اجازت مرحمت فرما دیجئے!'' چنانچہ، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ رمضان کی تیئسویں شب مسجد میں گزارنے کی اجازت عطا فرمادی۔ لہٰذا تیئسویں رات کو اہلِ مدینہ عبادت کے لئے مسجد نبوی میں جمع ہو جایا کرتے۔ (1)

چھڑی والے صحابی:

﴿1345﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن اُنَیس جُھنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قبیلہ ہذیل کے خالد بن نُبَیح نامی شخص کو کون قتل کرے گا؟'' اس وقت یہ عَرَفہ نامی پہاڑ کے قریب مقامِ عُرَنہ میں تھا۔ حضرتِ سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اسے قتل کروں گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی کوئی نشانی بیان فرمادیجئے!'' ارشاد فرمایا: ''تم اسے دیکھ کر ڈر جاؤ گے۔'' عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں کبھی کسی سے خوف زدہ

(1)......الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبدالبر، الرقم: ۱۴۸۵، عبداللّٰہ بن انیس انصاری، ج۳، ص۷، ملخصًا۔

نہیں ہوا۔'' پھر حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں سے نکل کر عَرَفہ پہاڑ کی جانب چل دیئے اور غروب آفتاب سے پہلے خالد بن نُبَیْح سے جا ملے۔ کہتے ہیں: ''ایک شخص سے میرا سامنا ہوا میں نے اسے دیکھا تو ڈر گیا۔ جب اس کے قریب ہوا تو پہچان لیا کہ یہ وہی ہے جس کی نشاندہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی تھی۔'' بہرحال، اس نے پوچھا: ''کون ہے؟'' میں نے کہا: ''ایک حاجت مند ہوں۔ کیا میں رات یہاں ٹھہر سکتا ہوں؟'' اس نے کہا: ''ہاں! میرے پیچھے چلے آؤ۔'' میں اس کے پیچھے چل دیا (ابھی عصر کا وقت باقی تھا) میں نے جلدی جلدی عصر کی نماز ادا کی کہ کہیں وہ دیکھ نہ لے۔ پھر میں اس سے جا ملا اور فوراً تلوار کے وار سے اس کا کام تمام کر دیا اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اس کے قتل کی خبر دی۔

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تب حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک چھڑی عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''اس چھڑی سے سہارا لیتے رہو یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کے ساتھ مجھ سے ملو اور (قیامت میں) لاٹھیوں والے بہت کم لوگ ہوں گے۔''[1]

راوی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو ان کی وصیت کے مطابق وہ چھڑی ان کے سینے پر کفن کے نیچے رکھ کر ساتھ ہی دفن کر دی گئی۔

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زید جُھَنِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام ابو عبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن زید جُھَنِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُ نا امام واقدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان چار افراد میں سے ہیں جنہوں نے فتحِ مکہ کے دن قبیلہ جُھَیْنَہ کا پرچم اُٹھایا۔ آپ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے۔

---

[1]......الاحادیث المختارۃ، مسند عبداللہ بن انیس الانصاری، الحدیث: ۱۱، ج۹، ص۲۷تا۲۸۔

اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر عرفۃ و حدودھا......الخ، الحدیث: ۲۷۲۷، ج۵، ص۱۰تا۱۱۔

المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن انیس، الحدیث: ۱۶۴۷، ج۵، ص۴۳۱۔

چور کی سزا:

﴿1346﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن زید جُہنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور، شافع یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کوئی قابل قدر چیز چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ اگر پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو اور اگر اس کے بعد بھی چوری کرے تو اسے قتل کر دو (۱)۔'' (۲)

(1)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرأۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 307** پر فرماتے ہیں: پہلی چوری میں چور کا داہنا ہاتھ کلائی سے کاٹ دو، دوسری چوری میں بایاں پاؤں ٹخنوں سے کاٹ دو، تیسری چوری میں دایاں پاؤں، چوتھی چوری میں بایاں ہاتھ کاٹ دو۔ پہلی دو سزاؤں میں اجماع امت ہے۔ مگر آخری دو سزاؤں میں امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) کا اختلاف ہے، امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) فرماتے ہیں کہ تیسری چوری میں اسے قید کر دیا جائے حتّٰی کہ یا مرجائے یا سچی توبہ کے آثار اس میں نمودار ہو جائیں، امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) کی دلیل (امیر المؤمنین) حضرت علی (المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) کا فرمان ہے کہ میں شرم کرتا ہوں کہ اس چور کے کھانے کے لئے ہاتھ اور چلنے کے لئے پاؤں بالکل نہ چھوڑوں۔ چنانچہ، آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے تیسری چوری پر قید کیا اور آپ کا یہ عمل تمام صحابہ و تابعین (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی موجودگی میں ہوا اور کسی نے اعتراض نہ کیا لہٰذا اس پر اجماع منعقد ہو گیا۔

شیخُ الاسلام، بُرہانُ الدین ابو الحسن علی بن ابو بکر بن عبد الجلیل مَرْغِیْنَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی (متوفی ۵۹۳ھ) فرماتے ہیں: چور کا داہنا ہاتھ کلائی سے کاٹ کر گرم تیل سے داغا جائے گا۔ اگر چور دوسری بار چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے گا اور تیسری بار چوری کرنے پر اس کا ہاتھ یا پاؤں نہیں کاٹا جائے گا بلکہ اسے قید میں ڈال دیا جائے گا حتی کہ وہ توبہ کر لے۔ حضرت سیِّدُ نا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی دلیل امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا فرمان ہے کہ میں شرم کرتا ہوں کہ اس چور کے کھانے کے لئے ہاتھ اور چلنے کے لئے پاؤں بالکل نہ چھوڑوں۔ اسی دلیل سے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دیگر صحابہ پر غالب آ گئے اور اس پر اجماع ہو گیا۔ نیز چور کے تمام ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور حد (یعنی سزا) زجر کے لئے ہے ہلاکت کے لئے نہیں۔ نیز جن احادیث میں تیسری، چوتھی بار کاٹنے یا قتل کرنے کا بیان ہے ان پر جرح کی گئی ہے یا پھر وہ سیاست پر محمول ہیں۔

(الهدايه، كتاب السرقة، باب مايقطع فيه ومالايقطع، فصل فى كيفية القطع واثباته، ج۱، الجزء الثانی، ص۳۶۹تا۳۷۰، ملخصًا)

(2)...... معرفة الصحابة لابی نعيم، الرقم:۱۶۴۳عبدالله بن زيد جهنى، الحديث:۴۱۷۹، ج۳، ص۱۵۲۔

معرفة الصحابة لابی نعيم، الرقم:۱۵۷۸، عبدالله بن بدر الجهنى، الحديث:۴۰۴۱، ج۳، ص۱۰۸۔

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن حارث زُبَیدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن حارث بن جزءزُبَیدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں ہوتا ہے۔عمر کے آخری ایام میں مصر میں مقیم رہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، مَحْمِیَہ بن جزء زبیدی کے بھتیجے تھے۔ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نابینائی سے پہلے بھی لوگوں کو دیکھنے کے بجائے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذکر اور اس کی پاکی بیان کرنے کو ہی اپنا انیس وغمخوار سمجھتے تھے۔

نیکیاں بڑھانے والا عمل:

﴿1347﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عبدالعزیز بن مروان نے حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں کہا: اگر یہ وفات پا جائیں تو ان پر (گناہوں کا) کوئی بوجھ نہ ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: ''تکبیر و تسبیح مجھے بہت پسند ہیں یہ ضرور میزان میں نیکیاں بڑھاتی ہیں اور گناہ تو (اسلام کی وجہ سے) مٹ چکے ہیں۔''

﴿1348﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عقبہ بن مسلم رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن حارث بن جزءزُبَیدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ایک دن ہم صفہ میں حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ہمارے لئے کھانا رکھا گیا ہم نے کھایا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو ہم نے نماز ادا کی اور وضو نہ کیا(۱)۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

حضرتِ سیِّدُ نا امام ابوعبداللّٰہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر بن

(۱)...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 253** پر فرماتے ہیں: نہ وضو شرعی نہ لغوی یعنی ہاتھ دھونا بلکہ ہاتھ پونچھے بھی نہیں تاکہ معلوم ہو کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا یا پونچھنا فرض یا واجب نہیں سنت ہے جس کے کرنے پر ثواب نہ کرنے پر گناہ نہیں۔

(۲)......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبداللّٰہ بن الحارث بن جزء زبیدی، الحدیث: ۱۷۷۲۱، ج۶، ص ۲۱۵۔

خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ان کے بعض اَحوال واَقوال ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ اکثر مسجد میں ہی رہتے، مسجد میں ہی قیام کرتے اور وہیں رہائش رکھتے۔

بے عمل واعظ کی سزا:

﴿1349﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عنِ العُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگوں کو کسی بات یا عمل کی طرف بلائے اور خود اس پر عمل نہ کرے تو وہ مسلسل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے باز آجائے یا جس قول وفعل کی طرف بلاتا ہے اسے خود بھی اپنالے۔'' (۱)

بارگاہِ الٰہی میں مومن کی عزت:

﴿1350﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں مومن کی عزت لباس کو صاف ستھرا رکھنے اور تھوڑی چیز پر راضی رہنے میں ہے۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قُرط

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قُرط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کو بھی اہلِ صفہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

آسمانوں کی تسبیح:

﴿52-1351﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قُرط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے کہ معراج کی رات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بئر زمزم اور مقامِ ابراہیم کے درمیان موجود تھے۔حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام آپ کے دائیں طرف اور حضرتِ سیِّدُنا میکائیل عَلَیۡہِ السَّلَام بائیں طرف تھے۔یہ دونوں مقرب

---

1 ......مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب فیمن یامر بالمعروف، الحدیث:۱۲۱۸۳، ج۷، ص۵۴۳۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۳۴۵۸، ج۱۲، ص۳۰۲۔

فرشتے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لے کر پرواز کرنے لگے یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک جا پہنچے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: ''میں نے بلند و بالا آسمانوں میں تسبیح سنی تھی، (وہ آسمان) ہیبت وجلال والے کی وجہ سے، صاحبِ علو سے ڈرتے ہوئے اس کے بلند رتبہ کے ساتھ اس طرح اس کی پاکی بیان کر رہے تھے: سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یعنی پاک ہے سب سے اعلیٰ و بالا۔ وہ پاک اور بلند شان کا مالک ہے۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن جَبْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عَبْس عبدالرحمٰن بن جَبْر بن عمرو انصاری حارثی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

جہنم سے حفاظت:

﴿1353﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ابی مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نمازِ جمعہ کے لئے جا رہا تھا کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا عَبَایَہ بن رِفاعَہ بن رافع بن خُدَیج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ملے اُنہوں نے کہا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اَبُو عَبْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بیان کرتے سنا کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جس کے پاؤں راہِ خدا میں غُبار آلود ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم پر حرام فرما دیتا ہے۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا عُتْبَہ بن غزوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق، حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مظعون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعیسیٰ ترمذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تینوں حضرات اکابر سابقین مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔ ان کے کچھ احوال واقوال ہم کتاب کی ابتدا میں ذکر کر چکے ہیں۔

---

(1)...... کتاب الدعاء للطبرانی، باب تحمید الملائکۃ وتسبیحھم، الحدیث: ۱۷۴۷، ص ۴۹۷، بتغیر قلیل۔

(2)...... صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب المشی الی الجمعۃ، الحدیث: ۹۰۷، ج ۱، ص ۳۱۳۔

حضرتِ سیِّدُنا عُقْبَہ بن عامر جُہَنِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا عُقْبَہ بن عامر جُہَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں کیا جاتا ہے۔آپ اہل صفہ سے میل جول رکھنے والوں میں سے ہیں۔ بعد میں مصر میں مقیم ہوگئے اور وہیں وصال فرمایا۔

قرآن سیکھنے کا ثواب:

﴿1354﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم صفہ میں تھے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز بُطحان یا عقیق (1) جایا کرے اور دو اُونچی اور خوبصورت اُونٹنیاں لے آیا کرے؟'' ہم نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم سب یہ چاہتے ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''تو تم میں سے ہر شخص روزانہ صبح کو کیوں نہ مسجد چلا جایا کرے اور وہاں قرآنِ کریم کی دو آیتیں سیکھ لیا کرے کہ یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر اور چار آیات چار اونٹنیوں اور اسی قدر اونٹوں سے بہتر ہیں (2)۔'' (3)

---

1 ...... عقیق مدینہ منورہ سے دو تین میل پر ایک بازار ہے جہاں جانور زیادہ فروخت ہوتے ہیں۔ بطحان مدینہ پاک کا ایک وسیع جنگل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۲۱۸)

2 ...... مفسرشہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 218** پر ''**ہم سب یہ چاہتے ہیں**'' کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ وہ حضرات اگرچہ تارک دنیا تھے مگر دین کے لئے دنیا حاصل کرنے کو بہت افضل جانتے تھے دنیا اگر دین کے لئے ہو تو عین دین ہے اور اگر طین (مٹی گارے) کے لئے ہو تو دنیا ہے، یعنی دنی چیز لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ وہ لوگ تو محبّ دنیا نہ تھے پھر یہ جواب کیوں دیا۔ (نیز) ''**اسی قدر اونٹوں سے بہتر ہیں**'' کے تحت فرماتے ہیں: پانچ آیات پانچ اونٹوں سے افضل اور چھ یا سات آیتیں اس قدر اونٹوں سے افضل، عرب میں ابل مطلقاً اونٹ کو کہتے ہیں نر ہو یا مادہ اور جمل نر اونٹ کو ناقہ مادہ کو جیسے انسان یا آدمی مطلقاً انسان کو کہتے ہیں اور رجل مرد کو امراۃ عورت کو خیال رہے کہ یہاں آیت سے مراد آیت سیکھنا یا اس کی تعلیم میں مشغول رہنا ہے یعنی ایک آیت سیکھنا ایک اونٹنی کی ملکیت سے بہتر ہے، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ آیت قرآنی تو تمام دنیا سے بہتر ہے ایک اونٹ کا ذکر کیوں ہوا یا یہ تفصیل ان اہل عرب کو سمجھانے کے لئے ہے جنہیں اونٹ بہت مرغوب ہے جیسے میٹھی نیند سونے والوں کو سمجھانے کے لئے فجر کی اذان میں کہتے ہیں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم نماز اس نیند سے بہتر ہے حالانکہ نماز تو ساری دنیا سے بہتر ہے۔

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عقبۃ بن عامر جھنی، الحدیث:۱۷۴۱۳، ج۶، ص۱۴۰۔

نجات کا ذریعہ:

﴿1355﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناعُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نجات کا ذریعہ کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور تم کو تمہارا گھر کافی ہو(۱) اور اپنی خطاؤں پر رو۔'' (۲)

عزت وکرامت والے:

﴿1356﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو اسحاق عبد اللّٰہ بن عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم نے اونٹ چَرانے کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں۔ جب میری باری ہوتی تو میں اونٹ چرنے کے لئے چھوڑ دیتا اور خود بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو جاتا۔ ایک مرتبہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''لوگ ایک میدان میں جمع کئے جائیں گے۔ نظر سب تک پہنچے گی اور پکارنے والا سب کو آواز سنائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا تین بار اعلان کرے گا: جمع ہونے والے جان جائیں گے کہ عزت وکرامت کن کے لئے ہے؟ پھر اعلان کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں ارشاد ہوا:

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ (پ۲۱، السجدة:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے۔

پھر تین بار آواز لگائے گا کہ جمع ہونے والے عنقریب جان جائیں گے کہ عزت وشرافت کن کے لئے ہے؟ پھر کہے گا کہ کہاں ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا:

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 464** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بلاضرورت گھر سے باہر نہ جاؤ لوگوں کے پاس بلاوجہ نہ جاؤ، گھر سے نہ گھبراؤ اپنے گھر کی خلوت کو غنیمت جانو کہ اس میں صدہا آفتوں سے امان ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ سکوت، لزوم بیوت اور قناعت بالقوت اِلٰی اَنْ یَّمُوْتَ امان کی چابی ہے۔ یعنی خاموشی، گھر میں رہنا، رب کی عطا پر قناعت موت تک اس پر قائم رہنا۔

2 ...... سنن الترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، الحدیث: ۲۴۱۴، ج ۴، ص ۱۸۲۔

لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (پ۱۸، النور:۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد سے۔

پھر پکارے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرنے والے کہاں ہیں؟'' (۱)

شب بیداری کرنے والے پر انعام:

﴿1357﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ'' میرا کوئی امتی رات کے وقت اٹھتا ہے اور اپنے نفس کو طہارت کی مشقت میں ڈالتا (یعنی وضو وغیرہ کرتا) ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ (ملائکہ سے) ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو کہ کس طرح مجھ سے مانگنے کے لئے خود کو مشقت میں ڈال رہا ہے، لہٰذا میرا بندہ جو مانگے گا اسے عطا کیا جائے گا۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدُنا عُباد بن خالد غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

علامہ واقدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُباد بن خالد غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہل صفہ میں سے ہیں۔ آپ ہی وہ صحابی ہیں جو صلح حُدَیْبِیَہ کے دن تیر لئے کنویں میں اترے تھے۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی نعت پسند فرماتے:

﴿1358﴾...... حضرت سیِّدُنا عُباد بن خالد غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی لیث کے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اشعار کہنے کی اجازت چاہی لیکن تین بار عرض کرنے کے باوجود اجازت نہ ملی۔ بالآخر چوتھی بار عرض کرنے پر اجازت پائی تو شانِ رسالت میں لب کشائی کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر شعراء میں سے کسی نے اچھا کلام کہا تو تم نے کہا۔'' (۳)

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو عبد اللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عُبَیْدُ اللہ

---

1 ......المستدرك، كتاب التفسير، باب ان للمساجداو تادًا......الخ، الحديث: ۳۵۶۰، ج۳، ص۱۶۳، بتغير قليل۔

2 ......المعجم الكبير، الحديث: ۸۴۳، ج۱۷، ص۳۰۶۔

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الادب، باب الرخصة فی الشعر، الحديث: ۷۱، ج۶، ص۱۸۳۔
المعجم الكبير، الحديث: ۴۵۹۳، ج۵، ص۶۴۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ ہم ان کے حالات پیچھے ذکر کر چکے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سابقین اولین میں سے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عوف مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی جائے نماز:

﴿1359﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن عوف مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ جہاد کے لئے نکلے جب وادی رَوْحاء پر پہنچے تو آپ مقامِ عرق ظُبْیَہ پر ٹھہرے اور نماز ادا فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ''مجھ سے پہلے اس مقام پر 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نماز ادا کی ہے اور حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دو لمبے جبے پہنے، دھویں کے رنگ جیسی ایک اونٹنی پر سوار، 70 ہزار بنی اسرائیل کے ساتھ یہاں آئے تھے اور اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول حضرتِ عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام حج یا عمرہ کی غرض سے یہاں سے گزر نہ جائیں یا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان دونوں (یعنی حج و عمرہ کو) ان کے لئے جمع نہ فرمادے۔'' (۱)

تین چیزوں کا خوف:

﴿1360﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''مجھے اپنے بعد امت پر تین چیزوں کا خوف ہے۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ تین چیزیں کون سی ہیں؟'' ارشاد فرمایا: عالم کی لغزش، حاکم کا فیصلہ اور خواہش کی پیروی۔'' (۲)

---

(1) ......المعجم الكبير، الحديث: ١٢، ج١٥، ص١٦۔

(2) ......المعجم الكبير، الحديث: ١٤، ج١٧، ص١٧۔

غربا کے لئے خوشخبری:

﴿1361﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام غریبی[1] سے شروع ہوا اور غریبی کی طرف ہی لوٹ آئے گا، پس ان غربا کو خوشخبری ہو جو (میرے بعد) میری بگڑی ہوئی سنت کی اصلاح کریں گے۔'' [2]

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن تَغلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن تَغلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں کیا جاتا ہے۔ بعد میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بصرہ میں رہائش اختیار فرمائی تھی۔

سرخ اونٹوں سے پیاری بات:

﴿1362﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن تَغلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ایسی بات ارشاد فرمائی جو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری ہے۔ ایک دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اہلِ صفہ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''میں کچھ لوگوں کو ان کی بے صبری اور حرص کے خوف سے عطا فرماتا ہوں اور کچھ سے مال کو روک کر انہیں اس (دنیا سے کنارہ کشی) کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے دلوں میں پیدا فرمائی ہے۔ عمرو بن تَغلِب بھی ان میں سے ایک ہیں۔'' [3]

1...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرأۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 160** پر فرماتے ہیں: غربت کے لفظی معنی ہیں تنہائی اور بیکسی، اسی لئے مسافر اور تنگ دست کو غریب کہا جاتا ہے کہ مسافر سفر میں اکیلا ہوتا ہے اور تنگ دست، بیکس۔ یعنی اسلام کو پہلے تھوڑے لوگوں نے قبول کیا اور آخر میں بھی تھوڑے ہی لوگوں میں رہ جائے گا یہ دونوں جماعتیں بڑی مبارک ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تھوڑے مسلمان بہتوں پر غالب آتے رہے اور آتے رہیں گے، تھوڑا سونا بہت سے لوہے پر اور تھوڑا مشک بہت سی مٹی پر غالب ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ غریب مسکین لوگ اسلام پر قائم رہتے ہیں اکثر مالدار بھٹک جاتے ہیں۔

2......سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء ان الاسلام بدأ غریبا......الخ، الحدیث: ۲۶۳۹، ج ٤، ص ۲۸٦۔

3......صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب من قال فی الخطبۃ بعد الثناء، الحدیث: ۹۲۳، ج ۱، ص ۳۱۸، بتغیر قلیل۔

حضرتِ سیِّدُنا عُوَیم بن سَاعِدَہ اَنصاری

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عُوَیم بن ساعِدہ اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے ان حلیفوں میں تھے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق قبیلہ بنوعمرو بن عوف ہی سے ہے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو برا بھلا کہنے کا انجام:

﴿1363﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عُوَیم بن ساعِدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا انتخاب فرمایا اور میرے جانشین منتخب فرمائے پھر ان میں سے کسی کو میرا داماد، کسی کو سُسر، بعض کو انصار (یعنی مددگار) تو بعض کو وزیر ہونے کا شرف بخشا۔ پس جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ تو اس کے فرض قبول فرمائے گا، نہ نفل۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُ نا امام حافظ ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ ہم نے ان کا تذکرہ کتاب کی ابتدا میں بلندرُتبہ پانے والے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ضمن میں کر دیا ہے۔

سونا چاندی خیرات کرنے سے بھی بہتر:

﴿1364﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت ستھرا، تمہاری بلندیٔ درجات کا سبب، تمہارے لئے سونا چاندی خیرات کرنے سے بھی بہتر ہو اور تمہارے لئے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے جہاد کرو تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہیں شہید کریں؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰـہِ

(1)...... السنة لابن ابی عاصم، باب فی ذکر الرافضة، الحدیث: ۱۰۳٤، ص ۲۳۸۔

تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن نے عرض کی:''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سا عمل ہے؟''ارشادفرمایا: ''(کثرت سے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا(۱)۔'' (۲)

حقیقتِ ایمان کیسے حاصل ہو:

﴿1365﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبیِّ مُحتشم، رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کونہیں پا سکتا جب تک اس بات کا یقین نہ رکھے کہ جواسے ملا ہے وہ اس سے رُکنے والا نہ تھا اور جونہیں ملا وہ ملنے والا نہ تھا۔'' (۳)

﴿1366﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''جورات کے اندھیرے میں مسجد کی طرف جائے گا قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایک نورعطافرمائے گا۔'' (۴)

---

❶...... مفسرشہیر، حکیم الامت مفتی احمد یارخان نَعِیۡمِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 316** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اگر یہاں ذِکۡرُ اللّٰہ سے مراد زَبانی ذِکر ہے تو اس کی اَفضلیت کی وجہ یہ ہے کہ ذکرُ اللّٰہ بلاواسطہ رب تعالیٰ تک پہنچا تا ہے اور دوسری عبادتیں بالواسطہ، اور ظاہر ہے کہ بلا واسطہ پہنچانے والا بالواسطہ سے افضل ہے، اگر ذِکر سے مراد قلبی و دِلی ذِکرُ اللّٰہ ہے تو ظاہر ہے کہ یہ ذکر دِلی عبادت ہے اور دوسری عبادات بدنی عبادت اور دل بادشاہ ہے اعضاء اس کی رعایا، بادشاہ کا عمل بھی رعایا کے اعمال سے افضل ہے۔ اسی لئے رب تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ذِکرُ اللّٰہ کے بڑے درجے بیان فرمائے کہ فرمایا: فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ (پ۲، البقرۃ:۱۵۲) تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ حدیثِ قُدسی ہے اَنَا جَلِیۡسُ مَنۡ ذَکَرَنِیۡ یعنی میں اپنے ذاکر (ذکر کرنے والے) کا ہم نشیں ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض آسان عمل مشکل عملوں سے دَرَجہ میں بڑھ جاتے ہیں دیکھو ذِکرُ اللّٰہ آسان ہے اور جہاد دُشوار مگر ثواب میں ذِکرُ اللّٰہ بڑھ گیا مگر یہ اس جہاد کا ذکر ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے خالی ہو لیکن اگر ہاتھ میں تلوار اور زبان پر ذِکر یار ہو تو سُبۡحَانَ اللّٰہ سب سے بہتر۔ شیخ نے فرمایا کہ بعض لازم عمل متعدی عمل سے بہتر ہو جاتے ہیں جیسا یہاں ہوا۔ صوفیا فرماتے ہیں کہ جہاد میں کافروں کو مارا جاتا ہے اور ذِکرُ اللّٰہ میں نفس وشیطان کو۔ اِسی لئے ذکرُ اللّٰہ جہادِ اکبر ہے کہ اس میں دِل کا تزکیہ ہے۔ پھر ذِکروں میں بعض ذِکر دوسرے ذِکروں سے افضل ہیں جیسے تلاوتِ قرآن شریف، دُرود شریف دوسرے اَذکار سے بہتر ہیں۔

❷......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث:۳۳۸۸، ج۵، ص۲٤٦، "اعطاء" بدلہ "انفاق"۔

المسند للامام احمدبن حنبل، باقی حدیث ابی الدرداء، الحدیث:۲۱۷٦۱، ج۸، ص۱٦٤۔

❸......السنۃ لابن ابی عاصم، الحدیث:۲۵۳، ص۵۸۔

❹......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ والجماعۃ، الحدیث:۲۰٤٤، ج۳، ص۲٤٦۔

حضرتِ سیّدُنا عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام حافظ ابو عبد اللّٰہ نیشا پوری عَلَـیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حُضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (آزاد کردہ) غلام حضرتِ سیِّدُ نا عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ ہی ابو عامر اَشعری ہیں جو غزوۂ حُنین میں شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ ابو عامر نامی ایک صحابی اور ہیں ان کا نام بھی عبید ہے لیکن وہ پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (آزاد کردہ) غلام نہیں ہیں۔

﴿1367﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے پوچھا: ''کیا مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرض نماز کے علاوہ بھی کوئی نماز پڑھنے کا ارشاد فرماتے تھے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جی ہاں! حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مغرب و عشا کے درمیان نوافل پڑھنے کا ارشاد فرماتے تھے۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا عُکّاشہ بن مِحصَن اَسدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام ابو عبد اللّٰہ نیشا پوری عَلَـیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عُکّاشہ بن مِحصَن اَسدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ کو طُلَیْحَہ نے اپنے زمانۂ اِرتِداد میں بُزَاخَہ (2) کی لڑائی میں شہید کیا۔

70 ہزار خوش نصیب:

﴿1368﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ

---

(1)...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبید مولی النبی، الحدیث: ۲۳۷۱۳، ج۹، ص ۱٦۵۔

(2)...... بُزَاخَہ: قبیلہ بنی اسد یا ان کے ہمسایہ بنوطیی کے علاقہ نجد میں ایک کنواں ہے۔ حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد بنو اسد اسلام سے منحرف ہو گئے تھے، ان کے لشکر کو جو طُلَیْحَہ کے تحت مسلمانوں سے لڑنے نکلا تھا امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے امیر لشکر حضرتِ سیِّدُ نا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بئرِ بُزَاخَہ پر شکست دی۔ حضرت سیِّدُ نا عُکاشہ بن مِحصَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بُزَاخَہ کی لڑائی میں طُلَیْحَہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ حضرت سیِّدُ نا طُلَیْحَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعد میں اسلام لے آئے تھے۔ (معجم البلدان، ج۱، ص ۳۲۳، ملخصًا)

حُضورانور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر تمام انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی امتوں کے ساتھ پیش کئے گئے [1] تو میں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''اے میرے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت کہاں ہے؟'' ارشاد ہوا: ''اپنے دائیں طرف دیکھئے۔'' میں نے دیکھا تو ایک میدان تھا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے عرض کی: ''اے مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ! یہ کون لوگ ہیں؟'' ارشاد ہوا: ''یہ آپ کی اُمَّت ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا آپ راضی ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' پھر ارشاد ہوا: ''اپنے بائیں طرف دیکھئے؟'' دیکھا تو لوگوں سے آسمان بھرا ہوا تھا۔ میں نے عرض کی: ''اے مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ! یہ کون لوگ ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''یہ بھی آپ کی اُمَّت ہے۔'' پھر ارشاد ہوا: ''کیا آپ راضی ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''ان کے ساتھ 70 ہزار لوگ بلا حساب و کتاب جنت میں جائیں گے [2]۔''

حضرتِ سیِّدُنا عُکاشہ بن مِحْصَن اَسَدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمادے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا

---

1 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 109** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ پیشی یا تو میثاق کے دن ہوئی یا کسی خوابی معراج میں یا جسمانی معراج میں۔ تیسرا احتمال زیادہ قوی ہے کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے معراج میں جہاں اور چیزیں ملاحظہ فرمائیں وہاں ہی سارے نبی مع ان کی اپنی امتوں کے حال آنکھوں سے دیکھے معلوم ہوا کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہ سے کوئی نبی اور ہر نبی کا کوئی امتی غائب نہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سب کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا ہے۔

2 ...... **صفحہ 110** پر فرماتے ہیں: ''(اس) میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ اسی جماعت میں یہ لوگ بھی ہیں جو بغیر حساب جنت میں جائیں گے دوسرے یہ کہ ان کے علاوہ ستر ہزار وہ بھی ہیں جو بغیر حساب جنتی ہیں پہلا احتمال زیادہ قوی ہے ستر ہزار سے مراد بے شمار لوگ ہیں اور ہوسکتا ہے کہ یہ خاص تعداد ہی مراد ہو یعنی ساری امت میں ستر ہزار بے حساب جنتی ہیں اس دوسرے احتمال کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ فرمایا کہ ان ستر ہزار میں سے ہر شخص کے ساتھ ستر ستر ہزار ہوں گے۔ قرآن مجید سے: یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یُرْزَقُوْنَ فِیْھَا بِغَیْرِ حِسَابٍ۝ (پ ٢٤، المؤمن: ٤٠، ترجمۂ کنزالایمان: جنت میں داخل کئے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے۔) اس آیت اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں سب کا حساب نہ ہوگا بعض لوگ حساب سے مستثنیٰ بھی ہوں گے۔'' کچھ آگے جا کر فرمایا: ''خیال رہے کہ یہاں حساب سے محشر کا حساب مراد ہے نہ کہ قبر کا حساب قبر کے حساب سے تو بہت لوگ مستثنیٰ ہیں۔ قبر کے حساب سے آٹھ قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے حتی کہ جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں فوت بلکہ جو روزانہ موت کو یاد کرلیا کرے وہ بھی حساب سے محفوظ ہے۔ قبر میں ایمان کا حساب ہے محشر میں اعمال کا حساب۔''

فرمائی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے اس گروہ میں شامل فرما!'' پھر دوسرا شخص (۱) عرض گزار ہوا: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دعا فرمائیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے۔'' ارشاد فرمایا: ''اس دعا میں عُکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔'' پھر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن 70 ہزار کے بارے میں آپس میں تذکرہ کرنے لگے (کہ وہ خوش نصیب لوگ کون ہیں)۔ جب یہ بات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معلوم ہوئی تو ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگاتے، منتر جنتر نہیں کرتے، فال کے لئے چڑیاں نہیں اڑاتے (۲) اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتے ہیں۔'' (۳)

حضرتِ سیِّدُنا عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں ہوتا ہے۔ آپ اور چند دیگر صحابہ جو خوفِ خدا کے باعث بہت گریہ کناں رہتے تھے ان کے متعلق یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: تَوَلَّوْا وَّ اَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوْا مَا یُنْفِقُوْنَ ؕ﴿۹۲﴾ (پ ۱۰، التوبۃ:۹۲) ترجمۂ کنزالایمان: اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا۔

پہلی صف کی فضیلت:

﴿1369﴾...... حضرتِ سیِّدُنا جُبَیر بن نُفَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا عرباض بن ساریہ

---

❶...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 111** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ دوسرے صاحب حضرت سعد ابن عبادہ تھے (اشعہ ومرقات) اسی جواب عالی سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سب کے انجام سب کے مقام و درجات کی خبر ہے کہ ایک صاحب کے لئے دعا فرمائی خبر تھی کہ یہ ان میں سے ہیں دوسرے کے لئے خبر تھی یہ ان میں سے نہیں۔ اب جواب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جنت میں اب کوئی سیٹ خالی نہیں رہی یا وہ جماعت پوری ہوچکی تم کیسے داخل ہوگے۔ مطلب یہ ہی ہے کہ تم اس جماعت سے نہیں تمہارے لئے دعا کیسے کی جائے۔

❷...... **صفحہ 108** پر فرماتے ہیں: یعنی کفار کے چھو چھا سے بچتے ہیں ورنہ قرآنی آیات دعاءِ ماثورہ سے دم کرنا سنت ہے بلکہ نامعلوم منتر پڑھنا ہی گناہ ہے جس کے معنی کی خبر نہ ہو کیونکہ ممکن ہے کہ ان الفاظ کے شرکیہ معانی ہوں لہٰذا حدیث بالکل ظاہر ہے۔ اہلِ عرب جب کسی کام کو جاتے تو چڑیوں سے فال لیتے تھے کہ کوئی چڑیا دیکھتے تو اسے اڑاتے اگر داہنی طرف اڑ جاتی تو کہتے کہ ہمارا کام ہوجاوے گا اگر بائیں طرف اڑتی تو کہتے کہ ہمارا کام نہ ہوگا واپس لوٹ آتے یہ حرام ہے۔

❸...... مسند ابی داود الطیالسی، الحدیث: ٤٠٤، ص ٥٣ تا ٥٤۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ ''حُضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہلی صف والوں کے لئے تین بار اور دوسری صف والوں کے لئے ایک بار (مغفرت کی) دعا فرماتے۔'' (۱)

﴿1370﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان، حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عمرو سُلَمی اور حضرتِ سیِّدُنا حُجر بن حُجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان افراد میں سے ہیں جن کے متعلق یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَیْهِ۪ (پ۱۰، التوبۃ:۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں۔

ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، سلام عرض کیا اور کہا کہ ''ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کرنے، آپ کی مزاج پُرسی کرنے اور آپ سے علم حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں۔'' (۲)

پیش گوئی:

﴿1371﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے دن ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے سروں پر چھوٹے چھوٹے عمامے ملاحظہ فرماتے تو ارشاد فرماتے: ''اگر تم جان لیتے کہ (آخرت میں) تمہارے لئے کیا کچھ جمع کیا جارہا ہے تو کسی چیز سے محرومی تمہیں غمگین نہ کرتی اور فارس وروم ضرور فتح ہوں گے۔'' (۳)

سیِّدُنا عِرباض رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی دُعا:

﴿1372﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ

1 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عرباض بن ساریۃ، الحدیث:۱۷۱۵۶، ج۶، ص۸۶۔

2 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عرباض بن ساریۃ، الحدیث:۱۷۱۴۵، ج۶، ص۸۳۔

3 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عرباض بن ساریۃ، الحدیث:۱۷۱۶۱، ج۶، ص۸۷۔

مسند الشامیین للطبرانی، الحدیث:۱۶۴۷، ج۲، ص۴۳۵۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صحابہ میں بڑی عمر والے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ پسند کرتے تھے کہ ان کی رُوح قبض کر لی جائے اور یوں دُعا مانگا کرتے تھے :اَللّٰھُمَّ کَبُرَتْ سِنِّیْ وَوَھَنَ عَظْمِیْ فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں بوڑھا ہوگیا ہوں، میری ہڈیاں بھی کمزور پڑ گئی ہیں اب میری رُوح قبض فرمالے۔ (۱)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن حُبْشِی خَثْعَمی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن حُبْشِی خَثْعَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

افضل عمل کون سا ہے؟

﴿1373﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن حُبْشِی خَثْعَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !کون سا عمل افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''پختہ ایمان اور وہ جہاد جس (کے مالِ غنیمت) میں خیانت نہ ہو اور حجِ مقبول۔'' عرض کی گئی: ''نماز کا کون سا عمل افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''طویل قیام۔'' پھر عرض کی گئی: ''کون سا صدقہ افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''فقیر کی طاقت (۲)۔'' (۳)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:٦١٦، ج١٨، ص٢٤٥۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرأۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 440** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی کے دو مطلب ہوسکتے ہیں۔ایک یہ کہ غریب آدمی مشقت سے پیسہ کمائے پھر اس میں سے خیرات کرے۔ دوسرے یہ کہ فقیر کو خود بھی ضرورت ہو، خود مشقت وتکلیف میں ہو اس کے باوجود اپنی ضرورت روک کر خیرات کرے، دوسرے کی ضرورت کو مقدم رکھے۔ مگر یہ دوسرے معنی اس فقیر کے لئے ہوں گے جو خود صابر ہو اور اکیلا ہو بال بچے نہ رکھتا ہو ورنہ آج خیرات کرکے کل خود بھیک مانگنا یوں ہی بال بچوں کے حقوق مار کر خیرات کرنا کسی طرح جائز نہیں (مرقات) ہاں اگر کسی کے بال بچے حضرت ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے گھر والوں کی طرح صابر ہوں پھر وہ جنابِ صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی طرح خیرات کردے تو یہ اس کی خصوصیت ہے، سلطانِ عشق کے فیصلے عقل سے وراء ہیں۔

3 ......سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب جھد المقل، الحدیث:٢٥٢٣، ص٤١٥، "القیام" بدلہ "القنوت"۔

حضرتِ سیِّدُنا عُتْبَہ بن عبد سُلَمی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعُتْبَہ بن عبد سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

عبادت کا حق ادا نہیں ہوسکتا:

﴿1374﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعُتْبَہ بن عبد سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر کوئی بندہ اپنی پیدائش کے دن سے چہرے کے بل گر جائے یہاں تک کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا میں (بوڑھا ہوکر) مرجائے تو بھی بروزِ قیامت اس عبادت کو کچھ نہیں سمجھے گا۔'' (1)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عطا:

﴿1375﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعُتْبَہ بن عبد سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لباس مانگا تو مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے کتان کے دو کپڑے عطا فرمائے، اس کے بعد سے میں اپنے دوستوں میں خود کو عمدہ لباس والا دیکھتا تھا۔ (2)

حضرتِ سیِّدُنا عُتْبَہ بن نُدَّر سُلَمی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناعُتْبَہ بن نُدَّر سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

اُجرت پر نکاح:

﴿1376﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعُلَی بن رَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُ ناعُتْبَہ

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث عتبة بن عبدالسلمي، الحديث:١٧٦٦٦، ج٦، ص٢٠٣۔

2 ......سنن ابی داود، كتاب اللباس، باب فی لبس الصوف والشعر، الحديث:٤٠٣٢، ج٤، ص٦٣۔

بن نُدّر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کوفرماتے سنا: سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا کہ ''حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دومقررہ مدتوں میں سے کون سی مدت پوری فرمائی؟'' ارشادفرمایا: ''جوزیادہ کامل اور پرہیزگاری کے زیادہ لائق تھی۔''(۱) (۲)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۳۲، ج۱۷، ص ۱۳٤۔

2 ......فرعونیوں کے منصوبہ کی خبر پاکران کے تصرف اور جبر وتشدد سے نجات پانے کی غرض سے حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام فرعونی حدود وقلمرو سے باہر آٹھ یوم کی مسافت پر واقع مدین نامی ایک قریہ کی طرف درمیانی راستے سے اس حال میں روانہ ہوئے کہ راستے کا پتہ نہیں، کوئی سواری پاس نہیں، پاؤں میں جوتے نہیں کھانے کو پتوں کے سوا کچھ نہیں۔ الغرض اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بھیجے ہوئے ایک فرشتے کی راہنمائی میں مدین پہنچ کر ایک درخت کے سائے میں بیٹھے تو وہاں مدین کے کنارے پر واقع ایک کنویں پر اپنے مویشیوں کو پانی پلانے میں مصروف مختلف لوگ دکھائی دیئے اور دوعورتیں اپنے جانور لئے مردوں سے علیحدہ کھڑی تھیں۔ کچھ آرام پانے کے بعد ان لڑکیوں سے بکریوں کو پانی نہ پلانے کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ ہم دونوں ضعیف کمزور عورتیں ہیں اور پردہ نشین ہیں ہم میں قدرت نہیں کہ مردوں کی طرح ڈول کھینچیں اور ان سے مقابلہ کریں اور ہمارے ساتھ کوئی مرد بھی نہیں جو یہ کام کرے اور ہمارے باپ ضعیف اور بوڑھے ہیں۔ اس لئے جب سب چرواہے پانی پلاکر چلے جاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنی بکریوں کو پلالیتی ہیں جس کی وجہ سے ہم روزانہ بدیر گھر پہنچتی ہیں۔ ان کی یہ کمزوری سن کر آپ کو ان پر رحم آیا، اور وہیں دوسرا کنواں جو اس کے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر سے وہ ڈھکا ہوا تھا جس کو بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے تھے۔ آپ نے تنہا اس کو ہٹادیا اور خود ہی چلسا بھر کر ان کی بکریوں کو سیراب فرمادیا پھر دوبارہ سائے کی طرف لوٹ آئے اور عرض کی: اے میرے پروردگار جو کچھ تو اپنے خزانہ کرم سے نازل فرمائے میں اس کا حاجتمند ہوں۔ آپ بڑے خُلق والے تھے لیکن اس دن ایک کھجور کے ٹکڑے کو بھی محتاج تھے کیونکہ شکم مبارک بھوک کی شدت کے باعث پشت کو لگ گیا تھا۔ یہ دونوں لڑکیاں آج جلدی گھر پہنچیں تو حضرت سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے وجہ دریافت فرمائی۔ انہوں نے ساری بات کہہ سنائی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے فرمانے پر ان میں سے ایک آئی، شرماتی ہوئی بولی میرے باپ نے آپ کو بلایا ہے تاکہ پانی پلانے کا معاوضہ دیں۔ آپ اجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت اور ان سے ملاقات کی غرض سے یوں چلے کہ اس سے فرمایا تم میرے پیچھے چلو اور مجھے راستہ بتاتی رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہوا کا جھونکا تمہارا کپڑا اُڑائے اور جسم کا کوئی حصہ مجھے نظر آئے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچے اور اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپ کی جان کے درپے ہونے تک کے سب واقعات واحوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے بیان کردیئے۔ حضرت سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا اب خوف نہ کرو ظالم قوم سے آپ نجات پاگئے۔ یہ شام کے کھانے کا وقت تھا حضرت سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے کھانے کی دعوت دی تو حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اَعُوْذُ بِاللّٰہ کہہ کر انکار کردیا۔ پوچھا کیا آپ کو بھوک نہیں ہے۔ کہا ہے، مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ پانی پلانے کا معاوضہ نہ ہوجائے ہم اس گھرانہ کے لوگ ہیں کہ آخرت کا اجر کبھی نہیں بیچتے اگرچہ روئے زمین سونے سے پُر ملے۔ فرمایا واللّٰہ یہ بات نہیں میری تو عادت ہے میں مہمان کو بلا کر کھانا کھلاتا ہوں اور یہی عادت ہمارے آبا واجداد کی تھی۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُنا......

حضرتِ سیّدُنا عَمرو بن عَبسہ سُلَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ

حضرتِ سیّدُ نا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیّدُ نا عمرو بن عَبَسہ سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

سابقین واوّلین:

﴿1377-78﴾......ایک شامی فقیہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیّدُ نا عمرو بن عَبَسہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں اپنے آپ کو چوتھا مسلمان خیال کرتا ہوں کیونکہ جب میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اسلام میں کس کس نے آپ کی پیروی کی؟'' ارشاد فرمایا: ''ایک آزاد اور ایک غلام نے (۱)۔ یعنی ابوبکر صدیق اور بلال نے۔'' (۲)

......موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کھانا تناول فرمایا۔ ایک صاحبزادی نے عرض کی: ابا جان! انہیں نوکر رکھ لیجئے کہ طاقت ور اور امانتدار نوکر بہتر ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی صاحبزادی سے دریافت فرمایا تم نے ان کی طاقت وامانت کو کیسے جانا؟ عرض کی: قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنویں پر سے وہ پتھر اٹھالیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے تھے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے مجھے دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اٹھائی اور مجھ سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اُڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو۔ یہ سن کر حضرت سیّدُ نا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے فرمایا میں اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک آپ کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں اس مہر پر کہ تم آٹھ سال میری خدمت کرو، پھر اگر دس پورے کردو تو تمہاری مہربانی ہے اور میں تم پر مشقت نہیں ڈالنا چاہتا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم مجھے اچھا پاؤ گے۔ فرمایا میں اس پر قائم ہوں اور میرے آپ کے درمیان یہ معاہدہ ہے دونوں مدتوں میں سے جو میں پوری کردوں تو پھر مجھ پر کوئی اور ذمہ نہیں اور اس معاہدہ میں جو میں آپ سے کررہا ہوں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گواہ ہے۔ بہرحال نکاح ہوگیا اور بعد میں آپ نے وہ مدت پوری کردی۔ یہ مہر عہد شعیبی میں مہر کے بجائے خدمت بھی ہوا کرتا تھا۔ اب فقہِ حنفی میں مال ہی کو مہر مانا گیا ہے۔ حضرت سیّدُ نا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کئے پھر حضرت سیّدُ نا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص ۶۹۷ تا ۷۰۰، ملخصًا)

❶...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 67** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اب تک ابوبکر صدیق اور بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) ایمان لاچکے ہیں۔ چونکہ حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) بچے تھے حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) بی بی تھیں اس لئے ان کا ذکر نہ فرمایا یا یہ مطلب ہے کہ اسلام میں غلام وآزاد ہر قسم کے لوگ داخل ہیں، یہی معنی زیادہ قوی ہیں۔

❷......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عمرو بن عبسة، الحدیث: ۱۹۴۵۱، ج۷، ص ۱۱۱۔

بادل کا سایہ:

﴿1379﴾...... حضرتِ سیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلام بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عَبَسہ، حضرتِ سیِّدُنا مقداد بن اسود اور حضرتِ سیِّدُنا نافع بن حبیب ہُذَلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے ساتھ کہیں جاتے تو ہم میں سے ہر ایک کے ماتحت کچھ لوگ ہوتے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عَبَسہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا دن آتا تو ہم چاہتے کہ ہم گروہوں کی صورت میں نکلیں۔ چنانچہ، ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عَبَسہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے کچھ ماتحتوں کے ہمراہ نکلے تو میں بھی دوپہر کے وقت ان کے پیچھے ہولیا (آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آرام فرما رہے تھے) میں نے دیکھا کہ ایک بادل ہے جو صرف انہی پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ میں نے انہیں بیدار کیا تو انہوں نے فرمایا: ''اسے ہم لائے ہیں۔ لہٰذا اگر تم نے کسی کو بتادیا اور مجھے اس کا پتہ چل گیا تو پھر اچھا نہیں ہوگا۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی یہاں تک کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عَبَسہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوگیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے (اٰمین)۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن قُرص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن قُرص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ منقول ہے کہ ان کے والد کا نام قُرص نہیں بلکہ قُرْط ہے۔

بڑے بڑے گناہ معمولی سمجھے جانے لگے:

﴿1380﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن قُرص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نگاہ میں بال سے زیادہ باریک (یعنی بہت معمولی) ہیں حالانکہ زمانۂ رسالت میں ہم انہیں ہلاک کرنے والے سمجھتے تھے۔'' (۲) (۳)

---

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۵۳۷۰، عمرو بن عبسة، ج۴۶، ص۲۶۸۔

❷......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبادہ بن قرط، الحدیث: ۲۰۷۷۸-۲۰۷۷۷، ج۷، ص۳۸۹تا۳۹۰۔

❸...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 161** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی معمولی روزمرہ کے گناہ جو عادۃً ہوتے رہتے ہیں جیسے بدنظری یا زبان سے جھوٹ، غیبت کا نکل جانا جنہیں تم نہایت معمولی......

حضرتِ سیّدُنا عِیاض بن حِمار مُجاشِعی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عیاض بن حمار مُجاشعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

تین قسم کے لوگ جنتی ہیں:

﴿1381﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عِیاض بن حمار مُجاشعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تین قسم کے لوگ جنتی ہیں: (۱)......وہ حاکم جو عدل کرنے والا، صدقہ کرنے والا اور کامل الیقین ہو (۲)......وہ شخص جو ہر مسلمان پر رحم دل اور نرم دل ہو خواہ رشتے دار ہو یا نہ ہو اور (۳)......وہ پاک دامن فقیر جو سوال کرنے سے بچتا ہو۔'' (۱)

اِنکساری کا حکم بذریعہ وحی:

﴿1382﴾...... حضرتِ سیِّد نا عیاض بن حمار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر وحی فرمائی کہ انکساری کرو حتی کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔'' (۲)

......سمجھتے ہو۔ (صاحبِ) مرقات نے اس عبارت کے یہ معنی کیے کہ وہ اعمال جنہیں تم باریک نظری سے نیکیاں سمجھتے ہو انہیں کھینچ تان کر اچھا جانتے ہو، ہم انہیں ہلاک کردینے والے گناہ سمجھتے تھے معلوم ہوا کہ چھوٹے گناہوں کو بڑا سمجھنا ان سے بہت ڈرنا، بچنا قوت ایمانی کی دلیل ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ تابعین کے زمانہ میں بہت سی بُری بدعتیں ایجاد ہو چکی تھیں جنہیں لوگ نیکی سمجھتے تھے اور واقعہ میں وہ گناہ تھے۔ آج بعض لوگ نماز کی پرواہ نہیں کرتے تلاوت قرآن کے قریب نہیں جاتے دن رات گانا بجانا ڈھول ڈھما کا حتی کہ بھنگ چرس میں مشغول رہتے ہیں اور اسے خدارسی کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور ایسے لوگوں کو ولی سمجھتے ہیں۔

1 ......صحیح مسلم، کتاب الجنۃ، باب الصفات التی یعرف......الخ، الحدیث:۲۸۶۵، ص۱۵۳۲۔

المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عیاض بن حمار، الحدیث:۱۷۴۹۱-۱۸۳۶۸، ج۶، ص۱۵۶-۳۷۰۔

2 ......صحیح مسلم، کتاب الجنۃ، باب الصفات التی یعرف......الخ، الحدیث:۲۸۶۵، ص۱۵۳۳، ملتقطًا۔

حضرتِ سیِّدُنا فَضَالَہ بن عُبَیْد اَنصاری

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نافضالہ بن عبید انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

اہلِ صفہ کی بھوک:

﴿1383﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوعلی جُنْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نافضالہ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوفرماتے سنا کہ رحمت عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کونماز پڑھارہے ہوتے تو اصحابِ صفہ میں سے کئی افراد بھوک کے باعث کمزوری کی وجہ سے قیام سے عاجز آکر گر جاتے یہاں تک کہ اعراب (یعنی عرب کے دیہاتی) کہتے کہ یہ لوگ دیوانے ہیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارغ ہوتے تو اہلِ صفہ کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرماتے: ''اگر تم جان لو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں تمہارے لئے کیا اجر وثواب ہے تو تم حاجت وفاقہ میں اضافہ کی تمنا کرو۔'' حضرتِ سیِّدُ نافضالہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اس روز میں حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں تھا۔''[1]

قبولیت کی خوشی:

﴿1384﴾...... حضرتِ سیِّدُ نافضالہ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے: اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے رائی کے دانے کے برابر بھی میرا عمل قبول فرمالیا ہے تو یہ مجھے دُنْیَا وَمَافِیْھَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے زیادہ پسند ہے کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۷﴾ (پ۶، المائدۃ:۲۷) ترجمۂ کنزالایمان: **اللہ** اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے۔[2]

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسندفضالۃ بن عبیدالانصاری، الحدیث۲۳۹۹۳، ج۹، ص۲۴۵۔

2 ......الزھدلابن مبارک عن نعیم بن حماد فی نسختہ زائداً، باب التقوی، الحدیث۷۸، ص۱۹۔

حضرتِ سیِّدُنا فُرات بن حَیَّان عِجلی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوعبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے حضرتِ سیِّدُ نا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے بیان فرمایا کہ حضرتِ سیِّدُ نا فُرات بن حَیَّان عجلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

ابوسفیان کا جاسوس:

﴿1385﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا حارثہ بن مُضَرِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُ نا فُرات بن حَیَّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے راوی کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے قتل کا حکم فرمادیا، میں ابوسفیان کا جاسوس اور (ایک اَنصاری مسلمان کا) حلیف تھا۔ جب اَنصار کے ایک گروہ کے پاس سے گزرا تو کہا: ''میں بھی مسلمان ہوں۔'' انصار میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں ہم ان کے ایمان کے سپرد کردیتے ہیں۔ فُرات بن حَیَّان بھی ان میں سے ایک ہے۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا ابوفِراس اَسلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن عمرو بن عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابوفِراس اَسْلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا:

﴿1386﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن عمرو بن عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابوفِراس اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک جواں مرد تھے جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے ہر وقت بارگاہِ رسالت میں حاضر رہتے۔ ایک دِن تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تنہائی میں ان سے ارشاد فرمایا: مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللّٰہ

---

(1) ......سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی الجاسوس الذمی، الحدیث: ٢٦٥٢، ج٣، ص٦٧۔

عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کیجئے کہ قیامت کے دن مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت عطا فرما دے۔'' ارشاد فرمایا: ''میں ایسا کروں گا۔'' پھر فرمایا: ''کثرتِ سجود سے میری مدد کرتے رہنا۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا قُرَّہ بن اِیاس مُزَنی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومعاویہ قُرَّہ بن اِیاس مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

کھجور اور پانی پر گزارہ:

﴿1387﴾...... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا قُرَّہ بن اِیاس مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم نے ایک طویل عرصہ حُضور نبیِّ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں گزارہ۔ اس دوران ہمارے پاس کھانے کے لئے دو سیاہ چیزوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔'' پھر فرمایا: ''جانتے ہو وہ دو سیاہ چیزیں کیا تھیں؟'' پوچھنے پر فرمایا: ''کھجور اور پانی۔'' (2)

حضرتِ سیِّدُنا کَنَّاز بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور حضرتِ سیِّدُنا امام واقدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومَرثَد کَنَّاز بن حُصَین غَنَوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ غزوۂ بدر میں حضرتِ سیِّدُنا حمزہ بن عبدالمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حلیف کے طور پر شریک ہوئے تھے۔

قبر پر نماز پڑھنا اور اس پر بیٹھنا:

﴿1388﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابومَرثَد غَنَوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ربیعۃ بن کعب، الحدیث: ۱۶۵۷۹-۱۶۵۷۸، ج۵، ص۵۷۲۔
الکنی والاسماء للدولابی، ابوفراس اسلمی، الحدیث: ۲۵۳، ج۱، ص۴۴۷۔

2 ......المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث قرۃ مزنی، الحدیث: ۱۶۲۴۴، ج۵، ص۴۸۵۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''قبروں پر نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو[1]۔'' [2]

حضرتِ سیِّدُنا کَعب بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابویُسر کعب بن عمرو اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ آپ بدری صحابی ہیں۔

عباس بن عبدالمُطَّلِب بارگاہِ رسالت میں:

﴾1389﴿...... حضرتِ سیِّدُنا ابویُسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بدر کے دن عباس بن عبدالمطلب کو بت کی طرح کھڑے دیکھا۔ اس کی آنکھوں سے اشک بہہ رہے تھے۔ (یہ ان کے دامنِ اسلام سے وابستہ ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے) میں نے کہا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے شر کا ساتھ دینے پر برا بدلہ دے کیا تو دشمنوں کے ساتھ مل کر اپنے بھتیجے (یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو قتل کر دینا چاہتا ہے؟'' پوچھا: ''انہیں کیا ہوا؟ کیا وہ قتل کر دیئے گئے؟'' میں نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عزت دینے والا اور ان کی حفاظت فرمانے والا ہے۔'' عباس بن عبدالمُطَّلِب نے کہا: ''اب میرے بارے میں تمہارا کیا ارادہ ہے؟'' میں نے کہا: ''تجھے قیدی بنا کر بارگاہِ رسالت میں پیش کروں گا کیونکہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیرے قتل سے منع فرمایا ہے۔'' عباس بن عبدالمُطَّلِب نے کہا: ''یہ ان کی طرف سے پہلی مرتبہ صلہ رحمی نہیں۔'' چنانچہ، میں انہیں قیدی بنا کر بارگاہ میں لے آیا۔ [3]

1...... سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ، جلد 5، صفحہ 349 پر فرماتے ہیں: ''قَبر کے اوپر یا اس کی طرف (منہ کرکے) نماز مکروہ ہے کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے۔''

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 637 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: مقبرہ (یعنی قبرستان) میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر ہو اور اس میں قَبر نہ ہو تو وہاں نماز میں حرج نہیں اور کراہت اس وقت ہے کہ قَبر سامنے ہو اور مصلی اور قَبر کے درمیان کوئی شے سترہ کی قدر حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر دہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ صفحہ 847 پر نقل فرماتے ہیں: قَبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا ناجائز ہے، خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔

2......تاریخ مدینہ دمشق، الرقم:٨٧٣، بسر بن عبیداللّٰہ حضرمی، الحدیث:٢٥٢٤، ج١٠، ص١٥٨۔

3......المعجم الکبیر، الحدیث:٣٧٠، ج١٩، ص١٦٤۔

تنگدست کو مہلت دینے کی فضیلت:

﴿1390﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو یُسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس دن اپنے (عرش کے) سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا ابوکَبْشَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (آزاد کردہ) غلام حضرتِ سیِّدُنا ابوکبشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

افضل ترین عمل:

﴿1391﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوکبشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ قریب سے ایک عورت گزری آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فوراً اُٹھ کر اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو سرِ مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ہم نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہوگئی تھی؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! میرے قریب سے فلانی عورت گزری تو میرے دل میں عورتوں کی خواہش پیدا ہوگئی تھی لہٰذا میں اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس چلا گیا۔ جب کبھی تمہیں بھی اس چیز کا سامنا ہو تو ایسا ہی کرنا۔ بے شک تمہارے اَعمال میں سے افضل ترین عمل یہ ہے کہ تم اس چیز کے پاس آؤ جو تمہارے لئے حلال ہے۔'' (2)

درسِ استقامت:

﴿1392﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوکبشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''سیدھی راہ پر مضبوطی سے قائم رہو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی پرواہ نہیں کہ تم پر

---

(1)......سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی انظار المعسر والرفق بہ، الحدیث: ۱۳۱۰، ج۳، ص۵۲۔

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۴۸، ج۲۲، ص۳۳۹۔

کسی چیز کا عذاب آئے اور عنقریب اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی قوم لائے گا جو اپنا دِفاع نہیں کر سکے گی۔‘‘ (1)

حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے اور حضرتِ سیِّدُنا مِقداد بن اسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یحییٰ ذُہلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے اہلِ صفہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے حالات ہم طبقاتِ مہاجرین میں ذکر کر چکے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوعَبَّاد مِسْطَح بن اثاثہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابوعبد اللہ نیشا پوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعَبَّاد مِسْطَح بن اُثاثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ حدیث افک میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ناداری وقرابت داری کی وجہ سے ان کا خرچ اٹھاتے تھے (جب انہوں نے ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے والوں کی موافقت کی) تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قسم اُٹھائی کہ اب ان کا خرچ نہیں اٹھائیں گے۔ اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ (پ١٨، النور:٢٢) ترجمۂ کنزالایمان: اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دوبارہ ان کا خرچ اُٹھانے لگے اور فرمایا: ’’ہاں! کیوں نہیں! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری بخشش فرمائے۔‘‘

حضرتِ سیِّدُنا مسعود بن ربیع قاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبد اللہ نیشا پوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مسعود بن ربیع قاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

بلاضرورت سوال کرنے کا انجام:

﴿1393﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مسعود بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے

(1)...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی کبشۃ، الحدیث: ١٨٠٥١، ج٦، ص٢٩٨۔

تاجورِ، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بندہ بلاضرورت سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنی عزت کھو بیٹھتا ہے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کا کوئی مقام ومرتبہ نہیں رہتا۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدُنا ابوحلیمہ مُعاذ قاری

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبداللہ نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحلیمہ مُعاذ قاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

﴿1394﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ہمارے ساتھ بنت عبدالرحمٰن کے ہاں گئے۔ میں رات میں نماز پڑھنے اٹھا اور آہستہ آہستہ قراءت کرنے لگا تو بنت عبدالرحمٰن نے مجھ سے کہا: ''اے بھتیجے! بلند آواز سے قراءت کیوں نہیں کرتے؟ ہمیں تو رات کو صرف حضرتِ مُعاذ قاری اور حضرتِ ابوایوب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرتِ اَفْلَح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قراءت ہی بیدار کیا کرتی ہے۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مَعین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اور حضرتِ سیِّدُنا امام واقدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام واقِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس وقت اسلام لائے جب حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ تبوک کی تیاری فرمارہے تھے۔''

فقرا کے لئے خوشخبری:

﴿1395﴾...... حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم اصحاب صفہ مسجد نبوی میں رہا کرتے

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۹۰، ج۲۰، ص۳۳۳۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، باب ماقالوفی قراءۃ اللیل کیف ھی، الحدیث:۵، ج۱، ص۴۰۲۔

تھے اور ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ جس کے پاس (سَتر چھپانے کے علاوہ) کوئی کپڑا ہو۔ ہمارے جسْم پر اس قدر میل کچیل اور گردو غبار جم جاتا کہ پسینہ کے باعث نشانات پڑ جاتے۔ (ایک بار) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''فقرا مہاجرین کے لئے خوشخبری ہو۔'' (1)

دعائے سرکار کی برکت:

﴿1396﴾...... حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم صفہ میں رہائش پذیر تھے کہ رَمَضَانُ المبارک کا مہینہ تشریف لے آیا ہم نے رَمَضَانُ المبارک کے روزے رکھے۔ جب افطار کا وقت ہوتا تو ایک ایک آدمی آتا اور ہم میں سے ایک کو اپنے ساتھ لے جاتا اور شام کا کھانا کھلاتا۔ (اسی دوران) ہم پر ایک رات ایسی بھی آئی کہ افطار کروانے کے لئے ہمیں کوئی بھی لینے نہ آیا۔ ہم نے دوسرے دن پھر روزہ رکھ لیا۔ اگلی رات آئی تو پھر بھی کوئی نہ آیا۔ چنانچہ، ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اپنے مُعاملات کی خبر دی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے پاس پیغام بھیجا کہ ''کیا کھانے کو کچھ ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے اس حال میں شام کی کہ ہمارے پاس کھانے کی ایسی کوئی چیز نہیں جسے کوئی جاندار کھائے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ صفہ سے ارشاد فرمایا: ''جمع ہو جاؤ۔'' (جب وہ جمع ہو گئے) تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا مانگی: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّھُمَا بِیَدِکَ لَایَمْلِکُھُمَا اَحَدٌ غَیْرُکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتے ہیں۔ بے شک یہ دونوں (یعنی فضل ورحمت) تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں اور تیرے سوا ان دونوں کا کوئی مالک نہیں۔''

چنانچہ، کچھ ہی دیر گزری تھی کہ کسی نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب وہ اندر آیا تو اس کے پاس ایک بھنی ہوئی بکری اور کچھ روٹیاں تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا تو وہ ہمارے سامنے رکھ دی گئی اور ہم نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے فضل اور رحمت کا سوال کیا تھا۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس رحمت کو ہمارے لئے جمع کر رکھا ہے۔'' (2)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٧٠، ج٢٢، ص ٧٠۔

2 ......دلائل النبوۃ للبیھقی، جماع ابواب دعوات نبینا......الخ، باب ماجاء فی اجابة اللہ......الخ، ج٦، ص ١٢٩۔

کھانے میں حیرت انگیز برکت:

﴿1397﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن حیان عُذرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ میں اَصحاب صفہ میں تھا۔ میرے دوستوں نے بھوک کی شکایت کرتے ہوئے کہا: ''اے واثِلہ! بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ہمارے لئے کھانا طلب کرو۔'' چنانچہ، میں بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے اَصحاب بھوک کی شکایت کررہے ہیں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیِّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! روٹی کے چند خشک ٹکڑوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''وہی لے آؤ۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ایک تھیلے میں ڈال کر لے آئیں۔ پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور روٹی کے ٹکڑے اس میں ڈال کر دست مبارک سے ثرید بنانے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے پیالہ ثرید سے بھر گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''اے واثِلہ! جاؤ اور اپنے 10 اَصحاب کو لے آؤ اور دسویں تم خود ہو۔''

چنانچہ، میں گیا اور دس لوگوں کو بلا لایا اور دسواں میں خود تھا تو حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بیٹھ جاؤ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر پیالے کے اطراف سے کھاؤ اور اوپری حصہ سے مت کھانا کہ برکت اوپر سے نیچے کی جانب اترتی ہے۔'' پس دس صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے پیٹ بھر کر کھایا پھر اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ پیالہ جوں کا توں بھرا ہوا تھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیالے میں موجود ثرید کو اپنے دست مبارک سے درست کرنے لگے تو دیکھتے ہی دیکھتے پیالہ ثرید سے بھر گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''اے واثِلہ! جاؤ اور دس اَصحاب کو بلا لاؤ۔'' چنانچہ، میں گیا اور دس کو بلا لایا۔ ارشاد فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' وہ بیٹھ گئے اور پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور چلے گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: ''جاؤ! اور دس کو بلا لاؤ۔'' چنانچہ، میں گیا اور دس کو بلا لایا انہوں نے بھی سیر ہو کر کھایا اور اٹھ کر چل دیئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا کوئی باقی ہے؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! دس ابھی باقی ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''جاؤ! انہیں بھی بلا لاؤ۔'' چنانچہ، میں گیا اور انہیں بھی بلا لایا۔ ارشاد فرمایا: ''بیٹھ

جاؤ۔'' وہ بیٹھ گئے، سیر ہو کر کھایا پھر اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ پیالہ جوں کا توں بھرا ہوا تھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے واثِلہ! اسے عائشہ کے پاس لے جاؤ۔'' (۱)

غیب کی خبر:

﴿1398﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا واثِلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں اہلِ صفہ کے فقرا میں سے تھا۔ ایک دن حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''میرے بعد تمہارا کیا حال ہوگا جب تم گندم کی روٹی اور زیتون سے پیٹ بھرو گے۔ انواع واقسام کے کھانے کھاؤ گے اور طرح طرح کے لباس زیبِ تن کرو گے تو کیا تم آج بہتر حالت میں ہو یا اس دن ہو گے؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''ہم اُس دن بہتر ہوں گے۔'' ارشاد فرمایا: ''نہیں! بلکہ تم آج بہتر ہو۔'' (۲)

﴿1399﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''وہ زمانہ گزر گیا حتی کہ ہم نے انواع و اقسام کے کھانے کھائے، طرح طرح کے لباس زیبِ تن کئے اور عمدہ قسم کی سواریوں پر سواری کی۔'' (۳)

حضرتِ سَیِّدُنا وابِصَہ بن مَعبَد جُهَنِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سَیِّدُنا وابِصَہ بن معبد جُہَنِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا ایوب بن مکرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرتِ سَیِّدُنا وابِصَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فقرا کی صحبت اختیار کیا کرتے اور فرماتے کہ زمانۂ رسالت میں یہ میرے بھائی تھے۔'' حضرتِ سَیِّدُنا وابِصَہ اور حضرتِ سَیِّدُنا عُقْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فقرا کے ساتھ ہی اٹھتے بیٹھتے تھے۔

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۲۰۸، ج۲۲، ص۸۶۔

2 ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب تغیر الناس، الحدیث:۵۳۶۶، ج۲، ص۲۷۵، مفھومًا۔

3 ......تاریخ مدینہ دمشق، الرقم:۲۶۵۹، سلیمان بن حیان الدمشقی، ج۲۲، ص۲۲۳۔

نیکی اور گناہ کی پہچان:

﴿1400﴾...... حضرتِ سیِّدُنا وابِصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں اس ارادے سے حاضر ہوا کہ حضور نبیٔ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہر قسم کی نیکی اور برائی کے بارے میں پوچھوں گا۔ چنانچہ، میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے لگا تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے کہا: ''اے وابِصہ! رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دور رہو۔'' میں نے کہا: ''مجھے چھوڑ دو اور قریب ہو لینے دو کیونکہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ لوگوں کی بنسبت میں زیادہ قریب ہو کر بیٹھوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے وابِصہ! قریب آ جاؤ۔'' چنانچہ، میں اتنا قریب ہوا کہ میرے گھٹنے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مس ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے وابِصہ! میں تمہیں بتاؤں کہ تم کس چیز کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بتا دیجئے۔'' ارشاد فرمایا: ''تم نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے آئے ہو۔'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں!'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگلیاں جمع کر کے میرے سینے پر مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے وابصہ! اپنے دل اور اپنے نفس سے پوچھو! نیکی وہ ہے جس پر دل مطمئن ہو اور طبیعت جمے اور گناہ وہ ہے جو طبیعت میں چبھے اور دل میں کھٹکے اگرچہ لوگ تمہیں فتویٰ دیں یا تم سے لیں۔''(۱) (۲)

---

(1)...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث وابصہ بن معبد الاسدی، الحدیث:۱۸۰۳۳، ج۶، ص۲۹۲۔

(2)...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی **مِراٰۃُ الْمَنَاجِیْح، جلد4، ص235** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ غیبی خبر ہے کہ حضرت وابِصہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) جو سوال دل میں لے کر آئے تھے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کے بغیر عرض کئے ہوئے ارشاد فرما دیا، معلوم ہوتا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں دلوں کے حال پر مطلع فرمایا ہے، کیوں نہ ہو انہیں تو پتھروں کے دلوں پر اطلاع ہے کہ فرماتے ہیں اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے حضرت وابصہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر ان کے قلب کو فیض دیا جس سے ان کا نفس بجائے امارہ کے مطمئنہ ہو گیا اور دل خطرات شیطانی، وسوسوں سے پاک و صاف ہو گیا۔ صوفیاء کرام جو مریدوں کے سینے پر ہاتھ مار کر یا توجہ ڈال کر انہیں فیض دیتے ہیں ان کی اصل یہ حدیث بھی ہے۔ (جس پر دل مطمئن ہو) یعنی آج سے اے وابصہ گناہ اور نیکی کی پہچان یہ ہے کہ جس پر تمہارا دل و نفس مطمئنہ جمے وہ نیکی ہوگی اور جسے تمہارا دل و نفس مطمئنہ قبول نہ کرے وہ گناہ ہوگا، یہ حکم حضرت وابِصہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے لئے آج سے ہو گیا، یہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ہاتھ شریف کا اثر ہوا، ہم جیسے لوگوں کو یہ حکم نہیں، یہاں (صاحب) مرقات نے فرمایا کہ غیر مجتہد یعنی مقلد تو اپنے امام سے فتویٰ لے......

حضرتِ سیِّدُنا ہِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نامغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُ ناہِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

ایک جنتی:

﴿1401﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ ربِّ اکبر، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس دروازے سے ایک ایسا شخص داخل ہوگا جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے۔'' چنانچہ، حضرتِ ہِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ داخل ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ہِلال! مجھ پر درود پڑھو۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''تم بارگاہِ الٰہی میں کس قدر محبوب ومکرم ہو۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا ابوفَکِیْہَہ یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا صفوان بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُ نا ابوفَکِیْہَہ یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

شانِ صحابہ بزبانِ قرآن:

﴿1402﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو حضرتِ سیِّدُ نا خباب، حضرتِ سیِّدُ نا عمار، حضرتِ سیِّدُ نا صفوان بن امیہ کے آزادہ کردہ غلام حضرتِ سیِّدُ نا ابوفَکِیْہَہ یسار، حضرتِ سیِّدُ نا صُہیب بن سنان اور ان جیسے دیگر کمزور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

......اور مجتہد اپنے دل سے۔ (اگرچہ لوگ اس کا فتویٰ دے دیں) یعنی عام لوگوں کے فتوے کا تم اعتبار نہ کرنا کیونکہ ان کے دلوں پر ہمارا ہاتھ نہیں پہنچا اپنے دل ونفس کا فتویٰ قبول کرنا کہ ہمارا فیصلہ ہوگا کہ ہمارا ہاتھ تمہارے دل پر ہے۔

دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کفِ پا چاند سا   سینہ پر رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
آنکھ عطا کیجئے اس میں جلا دیجئے   جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود

(1)......الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، حرف الھاء، الرقم: ۹۰۱۰، ج۶، ص ۴۳۱۔
کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابۃ، حرف الھاء، الحدیث: ۳۷۵۴۳، ج۱۳، ص ۲۵۹، دون قولہ ماا حبک......الخ۔

الرِّضْوَان حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قرب میں بیٹھ جاتے، قریش ان کا مزاق اڑاتے اور ایک دوسرے سے کہتے کہ ''یہ ہیں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اصحاب جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ کہ جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے درمیان حق وہدایت کے ساتھ احسان فرمایا۔ اگر محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی لائی ہوئی تعلیمات بہتر ہوتیں تو یہ گھٹیا قسم کے لوگ ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے علاوہ انہیں خاص نہ فرماتا۔'' اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بارے میں یہ آیتِ مقدسہ نازل فرمائی:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗؕ (پ۷، الانعام:۵۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے۔ (1)

حضرتِ سیِّدُنا حافظ ابو نُعَیْم اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: اب تک ہم نے ان صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا تذکرہ کیا ہے کہ جنہیں حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبدالرحمٰن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ذکر کیا اور انہیں اہلِ صفہ کی طرف منسوب کیا اور ان لوگوں میں شمار کیا ہے کہ جنہوں نے صفہ کو ہی اپنا وطن بنایا اور وہیں رہائش اختیار فرمائی۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبدالرحمٰن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان افراد میں سے ہیں جنہیں صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مذہب کی عنایت تامہ حاصل تھی اور ان کے قول کے مطابق انہیں اسلافِ متقدمین کے احوال سے بھرپور آگاہی حاصل ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسلاف کی پیروی کرنے والے، ان کے طریقہ کار کو اختیار کرنے والے اور ان کے آثار کی اتباع کرنے والے ہیں۔ آپ نے نام نہاد جاہل بناوٹی صوفیوں اور نفس پرستوں کو اہلِ حق صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے گروہ سے علیحدہ کیا اور ان کی بھرپور تردید فرمائی کیونکہ آپ کے نزدیک تصوُّف حقیقت میں اتباعِ رسول اور مشروع ومروی اَقوال واَفعال پر عمل کرنے کا نام ہے اور آپ نے اسی کی طرف اشارہ کیا اور اسے ہی ظاہر کیا۔ جبکہ معتبر صوفیائے کرام، رُواتِ حدیث اور ائمہ فقہا رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی پیروی کرنا بھی تصوف ہی ہے۔ اسی لئے میں نے حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبدالرحمٰن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ذکر کردہ حضرات کے ساتھ ان کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ جنہیں محقق وفیاض حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے ذکر کیا ہے اور ابن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بلند پائے کے راویٔ حدیث اور صوفی بزرگ ہیں۔ نیز

(1)......السیرۃ النبویۃ لابن هشام، امروفد النصاری الذین اسلموا، ص۱۵۶۔

صوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی سیرت، اَحوال، سیاحت و ریاضیت اور ان کے آثار سے اِقتباس کے حوالے سے ان کی تصانیف بہت مشہور ہیں۔

میں کتاب کے بقیہ حصے میں فقط تابعینِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے ذکر پر اِکتفا کروں گا جس طرح ابن اَعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے طبقات نساک کی تالیف میں کیا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر طبقہ میں سے ایک جماعت کے ذکر پر اِکتفا کروں گا اور اگر ان سے مروی کوئی مسند روایت پائی گئی تو وہ بھی ذکر کروں گا اور زیادہ سے زیادہ ایک، دو یا تین حکایات بھی ذکر کروں گا۔ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ہی مدد طلب کرتا اور اس کی بہترین کفایت پر بھروسا کرتا ہوں کیونکہ وہی حقیقی ولی و مددگار ہے۔

دیگر اہلِ صُفّہ کا تذکرہ

اہلِ صفہ اور مسجدِ نبوی کے ان رہائشی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا تذکرہ کہ جنہیں حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبدالرحمٰن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید بن اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے ذکر نہیں کیا۔

حضرتِ سیِّدُنا بشیر بن خَصاصِیَّہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام ونسب کچھ یوں ہے بشیر بن معبد بن شراحیل بن سبع بن ضباری بن سدوس۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام نذیر یا زحم تھا۔ جب ہجرت کر کے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام بشیر رکھا اور انہیں صفہ میں ٹھہرایا۔

قبرستان کی دعا:

﴿1403﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بشیر بن خَصاصِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا جہدمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور پھر پوچھا: ''تمہارا نام کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''میرا نام نذیر ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں بلکہ تمہارا نام بشیر ہے۔'' پھر مجھے صفہ میں ٹھہرایا۔ لہٰذا

حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جب کوئی ہدیہ آتا تو اس میں ہمیں بھی شریک فرمالیا کرتے اور جب صدقہ وغیرہ آتا تو ہمارے پاس بھجوا دیتے۔ حضرتِ سیِّدُنا بشیر بن خصاصیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک رات پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر سے باہر تشریف لائے تو میں بھی پیچھے ہولیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بقیع (مدینے کے قبرستان) میں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لَقَدْ اَصَبْتُمْ خَیْرًا بَجِیْلًا وَّسَبَقْتُمْ شَرًّا طَوِیْلًا یعنی اے گروہِ مومنین کے گھر وتم پر سلام ہو! بے شک ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں اور ہم اللّٰہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ تم نے بڑی بھلائی کو پالیا ہے اور طویل شر پر سبقت لے گئے۔'' پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''کون ہے؟'' میں نے عرض کی: ''بشیر۔'' ارشاد فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں قبیلہ ربیعۃُ الفرس کے ان لوگوں میں سے چن کر اسلام کی توفیق عطا فرمائی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے تو زمین اپنے اوپر رہنے والوں سمیت اپنی جگہ سے ہٹ جاتی۔'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں!'' تو ارشاد فرمایا: ''کس چیز نے تمہیں یہاں آنے پر مجبور کیا؟'' میں نے عرض کی: ''مجھے خوف ہوا کہ کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی مصیبت نہ پہنچ جائے یا زمین کا کوئی موذی جانور (سانپ، بچھو وغیرہ) تکلیف نہ پہنچا دے۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبدالکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم فرماتے ہیں: ''انہیں ربیعۃُ الفرس اس لئے کہا جاتا ہے کہ ربیعہ کے باپ نزار بن معد کے پاس ایک فرس (یعنی گھوڑا)، ایک چمڑے کا خیمہ اور ایک گدھا تھا۔ اس نے گھوڑا اپنے بڑے بیٹے ربیعہ کو، خیمہ منجھلے (یعنی درمیان والے) بیٹے مضر کو اور گدھا تیسرے بیٹے ایاد کو دے دیا۔ اسی نسبت سے انہیں ربیعۃ الفرس، مضر الحمراء اور ایاد الحمار کہا جاتا ہے۔'' (2)

حضرتِ سیِّدُنا ابو مُوَیْہِبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا ابو مُوَیْہِبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات مسجدِ نبوی میں گزارتے اور اہلِ صفہ کے ساتھ میل جول رکھتے تھے۔

1 ...... کنزالعمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، حرف الباء، الحدیث: ۳۶۸۶۰، ج۱۳، ص ۱۳۱۔

2 ...... تاریخ مدینه دمشق، الرقم: ۹۲۲ بشیر بن الخصاصیه، ج۱۰، ص ۳۰۵۔

دنیا کے خزانوں کی چابیاں:

﴿1404﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابومُوَیْہِبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے (اور مجھے ساتھ لے کر) بقیع کی طرف چل دیئے اور ارشاد فرمایا: ''اے ابومُوَیْہِبَہ! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اہلِ بقیع کے لئے استغفار کروں۔'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بقیع میں تشریف لائے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ پھر ارشاد فرمایا: ''اے اہلِ بقیع! تمہیں مبارک ہو کہ تم اس معاملہ میں مبتلا نہیں ہو جس میں لوگ مبتلا ہیں۔ تاریک رات کی مانند فتنے پے درپے اُمڈ آئے اور ہر بعد والا فتنہ پہلے والے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے۔'' پھر فرمایا: ''اے ابومُوَیْہِبَہ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں ہیں (اور یہ اِختیار دیا گیا ہے) کہ جب تک چاہوں دنیا میں رہوں پھر میرے لئے جنت ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''اے ابومُوَیْہِبَہ! میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات اور جنت کو اِختیار کیا۔'' پھر واپس تشریف لے آئے اور اس مرض میں مبتلا ہو گئے جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال ہوا۔ (1)

حضرتِ سیِّدُنا ابوعُسَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا ابوعُسَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی رات مسجدِ نبوی میں گزارتے اور اہلِ صفہ کے ساتھ میل جول رکھتے تھے۔

ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا:

﴿1405﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوعُسَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر سے باہر تشریف لائے اور مجھے بلایا۔ میں بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو گیا (تو مجھے ساتھ لے کر چل دیئے) پھر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قریب سے گزرے تو انہیں بھی بلا لیا تو وہ بھی ساتھ ہو لئے۔ پھر امیرِ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گزرے تو وہ بھی ساتھ ہو لئے۔ پھر چلتے رہے یہاں تک کہ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے اور باغ کے مالک سے ارشاد

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی مویھبة......الخ، الحدیث:١٥٩٩٧-١٥٩٩٦، ج٥، ص٤١٦، مفھومًا۔

فرمایا: ''ہمیں گدری (یعنی نیم پختہ) کھجوریں کھلاؤ[1]۔''

چنانچہ، انصاری نے کھجوروں کا ایک خوشہ بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے مل کر اسے کھایا۔ پھر پانی منگوا کر نوش فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن ضرور تم سے اس دن (کی نعمتوں) کے بارے سوال کیا جائے گا۔'' حضرت سیِّدُنا ابوعَسِیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھجور کا خوشہ پکڑ کر زمین پر مارا حتی کہ کھجوریں حضور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے بکھر گئیں۔ پھر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس کے بارے میں بھی قیامت کے دن ہم سے پوچھا جائے گا؟''[2] ارشاد فرمایا: ''ہاں! سوائے تین چیزوں کے روٹی کا ٹکڑا کہ جس سے بھوک مٹ جائے۔ ایسا کپڑا جس سے ستر پوشی کی جا سکے اور ایسا مکان جس میں داخل ہو کر سردی گرمی سے بچا جا سکے۔''[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...... **وسوسہ:** حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سوال کرنے سے منع فرمایا ہے جبکہ اس میں ہے کہ آپ نے سوال کیا کہ کھانے کے لئے کھجوریں منگوائیں۔ **علاج وسوسہ:** مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 64** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ سوال وہ نہیں جس سے منع فرمایا گیا ہے یعنی ذات کا سوال۔ یہ سوال ایسا ہے جیسے والد اپنی اولاد سے یا مولیٰ (آقا) اپنے غلام سے یا دوست اپنے دوست سے کچھ طلب کرے اس سوال سے تو صاحبِ خانہ کو قیامت تک کے لیے فخر ہو گیا کہ مجھے سرکار، حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اس لائق سمجھا کہ مجھ سے یہ طلب فرمایا۔ لہٰذا یہ احادیث شریف میں تعارض نہیں جس سوال سے ممانعت ہے وہ اور سوال ہے یہ کچھ اور سوال۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 64** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی یہ کھجوریں اگرچہ نعمتیں ہیں مگر نہایت معمولی جن کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ یوں ہی ماری ماری پھرتی ہیں۔ ''تعجب ہے کہ ان کا حساب بھی ہوگا'' (امیر المؤمنین) حضرت عمر (فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا یہ عمل اور یہ سوال انتہائی خوف الٰہی کے باعث تھا کہ جب ان جیسی چیزوں کا بھی حساب ہے تو اعلیٰ چیزوں کا کیا بنے گا۔ ان کا حساب کس قدر سخت ہوگا تحقیر کے لئے یہ سوال نہیں۔

3 ...... شعب الایمان، باب فی تعدید......الخ، الحدیث: ۴۶۰۱، ج۴، ص۱۴۳، بتغیر قلیل۔

المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی عسیب، الحدیث: ۲۰۷۹۴، ج۷، ص۳۹۴، بتغیر قلیل۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوریحانہ شمعون ازدی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوریحانہ شمعون ازدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں ایک قول ہے کہ انصاری ہیں۔آپ بہت زیادہ گریہ وزاری اور مجاہدہ کیا کرتے تھے۔آپ کا شمار بھی اہل صفہ میں کیا جاتا ہے۔

دو قسم کی آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے:

﴿1406﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ایک رات ہم نے ایک بلند ٹیلے پر گزاری تو سخت سردی نے ہمیں آلیا حتی کہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ ان میں کوئی گڑھا کھودتا اور (سردی سے بچنے کے لئے) اس میں داخل ہو جاتا اور گڑھے کی اطراف ہی اسے کفایت کرتیں (یعنی سردی سے بچاتیں) جب حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یہ کیفیت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا: ''آج رات جو ہماری حفاظت کرے گا میں اس کے لئے فضل ومرتبہ کی دعا کروں گا۔'' چنانچہ، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کام کے لئے میں حاضر ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''تم کون ہو؟'' عرض کی: ''میں فلاں بن فلاں انصاری ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''قریب ہو جاؤ۔'' وہ قریب ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے کپڑوں کا کچھ حصہ پکڑ کر اس کے لئے دعا فرمائی۔ جب میں نے آپ کو انصاری کے لئے دعا کرتے سنا تو میں نے بھی کھڑے ہو کر عرض کی: ''میں بھی اس کام کے لئے حاضر ہوں۔'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے بھی اسی طرح پوچھا جس طرح انصاری سے پوچھا تھا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''قریب ہو جاؤ۔'' جیسا کہ اسے قریب ہونے کا حکم ارشاد فرمایا تھا پھر میرے لئے اس دعا کے علاوہ دعا فرمائی جو انصاری کے لئے مانگی تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: ''راہ خدا میں بیدار رہنے والی اور خوفِ خدا سے آنسو بہانے والی آنکھ پر (جہنم کی) آگ حرام ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیسری کا بھی ذکر فرمایا لیکن میں بھول گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو شُرَیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ حدیث پاک بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''(تیسری یہ ہے کہ) جو آنکھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بچے اس پر بھی (جہنم کی) آگ حرام ہے۔''[1]

شیطان کا تخت:

﴿1407﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک ابلیس سمندر پر اپنا تخت بچھاتا ہے اور خود پردے میں رہتا ہے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مشابہت اختیار کرے پھر اس کا لشکر (اس کے پاس) رات گزارتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ''فلاں آدمی کو کون گمراہ کرے گا؟'' اس کے دو چیلے کھڑے ہوتے ہیں۔ شیطان ان سے کہتا ہے: ''میں تمہیں ایک سال کا عرصہ دیتا ہوں اگر تم اسے گمراہ کرنے میں کامیاب ہوگئے تو تمہارے کام میں وسعت کردوں گا اور اگر (ناکام ہوئے) تو تمہیں سولی چڑھادوں گا۔'' کہا جاتا ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وجہ سے شیطان اپنے کئی چیلوں کو پھانسی دے چکا ہے۔[2]

کثرتِ سجود کا اہتمام کرو!

﴿1408﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر قرآنِ پاک کے جلد بھول جانے اور حفظ میں دشواری کی شکایت کی تو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس چیز کے اٹھانے کی تم میں طاقت نہیں اسے مت اٹھاؤ بلکہ کثرتِ سجود (یعنی نماز) کا اہتمام کرو۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو عمیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو ریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عَسقلان تشریف لے آئے اور آپ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے۔[3]

---

1 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۸۷۴۱، ج۶، ص ۲۶۹۔

سنن الدارمی، کتاب الجھاد، باب فی الذی یسھر فی سبیل اللّٰہ حارسا، الحدیث: ۲۴۰۰، ج۲، ص ۲۶۷۔

2 ......تاریخ مدینہ دمشق، الرقم: ۲۷۶۴، شمعون ابوریحانۃ الازدی، الحدیث: ۵۰۳۸، ج۲۳، ص ۲۰۱،

"وسعت عنکما العبث" بدلہ "وضعت عنکم التعب"۔

3 ......تاریخ مدینہ مشق، الرقم: ۲۷۶۴، شمعون ابوریحانۃ الازدی، الحدیث: ۵۰۳۷، ج۲۳، ص ۲۰۱۔

جنت اور اس کی نعمتوں کی خواہش:

﴿1409﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ضَمْرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَسِیْب سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کچھ عرصہ جہاد میں رہنے کے بعد جب واپس اہل وعیال کے پاس تشریف لائے تو رات کا کھانا کھا کر نمازِ عشا کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔ باجماعت نماز ادا فرما کر جب گھر لوٹے تو (نفل) نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ ایک سورت شروع کرتے جب پوری ہوجاتی تو دوسری شروع کر دیتے، اسی طرح ساری رات نماز پڑھتے رہے حتی کہ صبح ہوگئی۔ جب صبح کی اذان سنی اور اپنے کپڑے درست کر کے مسجد کی طرف تشریف لے جانے لگے تو زوجہ محترمہ نے عرض کی: ''اے ابوریحانہ! پہلے تو آپ جہاد کے لئے گئے ہوئے تھے اب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ واپس آچکے ہیں کیا میرا آپ پر کوئی حق یا (آپ کے مُعاملات میں کوئی) حصہ نہیں؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابوریحانہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیوں نہیں تمہارا بھی حق ہے۔لیکن ایک چیز نے مجھے تم سے دور رکھا ہے؟'' عرض کی: ''کس چیز نے آپ کو مجھ سے دور رکھا ہے؟'' فرمایا: ''میرا دل مسلسل اس چیز کی خواہش کر رہا ہے جس کے لباس اور دگنی نعمتوں کے اوصاف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بیان فرمائے ہیں اور فجر طلوع ہونے تک میرے دل میں تیرے بارے میں کسی قسم کا کوئی خیال پیدا نہ ہوا۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا ابوثعلبہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعْلَبہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عبادت گزار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے تھے۔آپ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں کیا جاتا ہے۔

50 آدمیوں کے برابر ثواب:

﴿1410﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوامیہ شعبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعْلَبہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور کہا: ''اے ابوثَعْلَبہ! آپ اس آیتِ مقدسہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ ۚ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ؕ (پ۷، المائدۃ:۱۰۵) ترجمۂ کنز الایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا

(1)...... تاریخ مدینہ دمشق، الرقم: ۲۷۶۴، شمعون، ج۲۳، ص۲۰۲، بتغیر۔

جب کہ تم راہ پر ہو۔'' فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اس آیت (کی تفسیر) کے بارے میں باخبر ذات (یعنی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے پوچھا تو آپ نے (اس کی تفسیر میں اس طرح) ارشاد فرمایا: ''بلکہ تم پر ضروری ہے کہ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو حتی کہ جب تم دیکھو کہ بخل کی اطاعت، خواہشات کی پیروی اور دنیا سے محبت کی جارہی ہے اور ہر صاحبِ رائے اپنی رائے پسند کر رہا ہے تو تم پر اپنی اصلاح ضروری ہے اور لوگوں (کا خیال) چھوڑ دو کیونکہ تمہارے بعد صبر کے دن ہیں اور ان ایام میں صبر کرنا ایسا ہی ہے جیسے (ہاتھ میں) انگارہ پکڑنا۔ اس وقت نیکی کرنے والے کو 50 آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعْلَبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن میں سے 50 آدمیوں کے برابر؟'' ارشاد فرمایا: ''تم میں سے 50 آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔'' (۱)

جس پر دل مطمئن ہو:

﴿1411﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن مِشْکَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعْلَبہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بتایئے کہ میرے لئے کیا چیز حلال ہے اور کیا حرام؟'' (یہ سن کر) سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: ''نیکی وہ ہے کہ جس سے نفس کو سکون حاصل ہو اور دل اس پر مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جس سے نہ تو نفس کو سکون حاصل ہو اور نہ ہی دل اس پر مطمئن ہو اگرچہ لوگ تجھے فتویٰ دیں۔'' (۲)

اسلام کی روشنی:

﴿1412﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعْلَبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک غزوہ سے لوٹے تو مسجد تشریف لے گئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ کو یہ بات پسند تھی کہ جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں

---

1 ......سنن ابی داود، کتاب الملاحم، باب الامر والنهی، الحدیث: ٤٣٤١، ج٤، ص١٦٥۔

سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة المائدة، الحدیث: ٣٠٦٩، ج٥، ص٤٢۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی ثعلبة الخشنی، الحدیث: ١٧٧٥٧، ج٦، ص٢٢٣۔

جا کر دو رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے پاس جانے سے پہلے خاتونِ جنت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گھر تشریف لے گئے، آپ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کیا، چہرۂ انور اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور رونے لگیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے رُلایا؟'' عرض کی: ''میں دیکھ رہی ہوں کہ چہرۂ مبارکہ کا رنگ بدلا ہوا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اے فاطمہ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے والد کو ایسے امر کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ زمین پر کوئی گھر اور خیمہ ایسا نہیں جہاں رات پہنچتی ہے مگر یہ کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے (یعنی دینِ اسلام کو اس میں) ضرور داخل فرمائے گا اس کے ذریعے یا تو انہیں عزت بخشے گا یا ذلیل ورسوا کرے گا۔'' (1)

خوش نصیبی کی موت:

﴿1413﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو زاہریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ثعلبہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا: ''امید ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے غفلت کی موت نہ دے گا جیسا کہ دوسروں کو دی جاتی ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کے آخری حصہ میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ حالتِ سجدہ میں ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صاحبزادی نے (خواب میں) دیکھا کہ والدِ محترم انتقال فرما چکے ہیں تو فوراً گھبرا کر اٹھیں اور والدۂ محترمہ کو آواز دی اور پوچھا: ''والد صاحب کہاں ہیں؟'' والدہ نے جواب دیا: ''نماز پڑھ رہے ہیں۔'' بیٹی نے انہیں آواز دی لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ بیٹی نے جگانا چاہا تو حالتِ سجدہ میں پایا۔ جب حرکت دی تو ایک جانب گر پڑے کیونکہ ان کی روح پرواز کر چکی تھی۔ (2)

﴿1414﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: ''امید ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے غفلت کی موت نہ دے گا جیسا کہ دوسروں کو دی جاتی ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک غیبی آواز آئی: ''اے عبد الرحمٰن!'' حالانکہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ......المستدرك، كتاب المناسك، باب الدعاء اذاقدم من سفر، الحديث: ١٨٤٠، ج٢، ص ١٥٥۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٨٤١٤، ابو ثعلبة الخشني، ج٦٦، ص ١٠٤۔

کے ساتھ کسی غزوہ میں شہید ہو گئے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے محسوس کیا کہ موت کا وقت آ گیا ہے تو مسجدِ بیت (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کے لئے مخصوص کی گئی جگہ) میں تشریف لا کر سجدہ میں گر گئے۔ چنانچہ، حالتِ سجدہ میں ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا۔ [1]

خادم رسول حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کَعْب اساسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کعب اساسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجدِ نبوی کے ان رہائشیوں میں سے تھے جنہوں نے حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کو خود پر لازم کر رکھا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہل صفہ کے ساتھ میل جول رکھتے تھے۔

﴿1415﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کعب اساسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں رات حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے پر گزارتا اور آپ کو وضو کے لئے پانی پیش کیا کرتا تھا۔ رات کے کچھ حصے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور کچھ حصے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن پڑھتے ہوئے سنتا۔ [2]

مالکِ جنت:

﴿1416﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کعب اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں رات گزارتا اور وضو کے لئے پانی پیش کیا کرتا تھا۔ ایک بار آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "جو چاہو مانگ لو۔" میں نے عرض کی: "جنت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت چاہیے [3]۔" ارشاد فرمایا: "اس کے علاوہ کچھ اور؟" عرض کی: "اسی چیز کا طلبگار ہوں۔" ارشاد فرمایا:

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٨٤١٤، ابو ثعلبة الخشنی، ج٦٦، ص١٠٤۔

2 ......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث:٣٤٢٧، ج٥، ص٢٦٣۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 84 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: مجھے آپ جنت میں اپنے ساتھ رکھیں، جیسے بادشاہ شاہی قلعہ میں اپنے خاص خادموں کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ خیال رہے کہ حضرت ربیعہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے اس جگہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے حسب ذیل چیزیں مانگیں۔ زندگی میں ایمان پر استقامت نیکیوں کی توفیق......

''کثرتِ سجود سے میری مدد کرو (یعنی کثرت سے نوافل پڑھا کرو)۔''[۱]

حضرتِ سیِّدُنا ابوبَرزَہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو برزہ اسلمی نضلہ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو دنیا کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں۔ آپ نے صفہ میں رہائش اختیار فرمائی اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔

مالداری کی ہوس کا خوف:

﴿1417﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو برزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ''مجھے تمہارے پیٹوں اور شرمگاہوں کے بارے میں مالداری کی ہوس اور خواہشات کی گمراہی کا زیادہ خوف ہے۔''[۲]

﴿1418﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو منہال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ جب حوادثاتِ زمانہ نے ابن زیاد کو دھتکار دیا تو ملکِ شام میں (خلافت کے لئے) مروان اٹھ کھڑا ہوا جبکہ مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں حضرتِ سیِّدُنا ابن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اٹھ کھڑے ہوئے اور بصرہ میں وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جنہیں قراء کہا جاتا تھا تو میرے والد شدید غم میں مبتلا ہو گئے اور میرے والد کی تعریف ہی کی جاتی تھی۔ والدِ محترم نے مجھ سے فرمایا: ''سرکارِ مدینہ، قرارِ

......گناہوں سے کنارہ کشی، مرتے وقت ایمان پر خاتمہ، قبر کے حساب میں کامیابی، حشر میں اعمال کی قبولیت، پل صراط سے بخریت گزر، جنت میں رب کا فضل و بلندیٔ مراتب۔ یہ سب چیزیں صحابی نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مانگیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابی کو بخشیں، لہٰذا ہم بھی حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) سے ایمان، مال، اولاد، عزت، جنت سب کچھ مانگ سکتے ہیں یہ مانگنا سنت صحابہ ہے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے لنگر سے یہ سب کچھ قیامت تک بٹتا رہے گا اور ہم بھکاری لیتے رہیں گے صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضرت ربیعہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے حضور سے حضور ہی کو مانگا مگر چونکہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) جنت میں ہی ملیں گے، لہٰذا جنت کا بھی ذکر کر دیا۔

﴿تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے — 100 سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے﴾

﴿تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات — مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں﴾

۱......صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیہ، الحدیث: ۴۸۹، ص ۲۵۳۔

۲......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی برزۃ الاسلمی، الحدیث: ۱۹۷۹۴، ج۷، ص ۱۸۱۔

قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں سے اس شخص یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابو برزہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس چلو۔'' چنانچہ، میں ان کے ساتھ چل پڑا حتی کہ ہم ان کے گھر پہنچ گئے اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شدید گرمی سے بچنے کے لئے نرکل (سرکنڈا) کے بنے ہوئے ایک بلند سائبان کے نیچے تشریف فرما تھے۔ میں ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ والد صاحب نے گفتگو شروع کرتے ہوئے کہا: ''اے ابو برزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! کیا آپ (آجکل کے حالات) نہیں دیکھ رہے؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابو برزہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سب سے پہلے یہ بات کی کہ ''بے شک میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس بات کو باعث ثواب سمجھتا ہوں کہ میں قریش کے قبیلوں پر غضبناک حالت میں صبح کروں اور اے گروہِ عرب! تم جانتے ہو کہ تمہیں جہالت، (مال و اسباب کی) قلت، ذلت اور گمراہی کا سامنا تھا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں اسلام اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر ذات حضرتِ سیِّدُنا محمدِ مصطفٰے، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے بلندی عطا فرمائی اور تمہیں اس مقام و مرتبہ پر پہنچا دیا جس کا تم مشاہدہ کر رہے ہو۔ بے شک دنیا تو ایسی ہی ہے جس نے تمہارے درمیان فساد پیدا کر دیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ شخص جو ملکِ شام میں ہے (یعنی مروان) محض دنیا کی خاطر قتال کر رہا ہے اور وہ لوگ جو تمہارے ارد گرد ہیں جنہیں تم قراء سمجھتے ہو بخدا! وہ بھی صرف (حصولِ) دنیا کی خاطر لڑ رہے ہیں۔'' جب انہوں نے ہر ایک گروہ کے بارے میں بات کر لی تو میرے والد صاحب نے پوچھا: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کیا حکم دیتے ہیں (کہ اس وقت کیا کیا جائے)؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابو برزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''آج میں لوگوں میں کسی کو بہتر نہیں سمجھتا (اس لئے کہ یہ تو) صرف زمین سے چمٹا ہوا ایک گروہ ہے جو پیٹوں کو لوگوں کے اموال سے بھرنا چاہتا اور لوگوں کا خون بہانا ہلکا سمجھتا ہے۔'' (۱)

صدقہ کرنے والے سے افضل:

﴿1419﴾...... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو برزہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر کسی شخص کی جھولی دیناروں سے بھری ہوئی ہو اور وہ انہیں (راہِ خدا) میں لٹا رہا ہو جبکہ دوسرا شخص ذِکْرُ اللّٰہ میں مشغول ہو تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا (دینار صدقہ کرنے والے سے) افضل ہے۔'' (۲)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب اذا قال عند......الخ، الحدیث: ۷۱۱۲، ج۶، ص۴۴۶، باختصار۔
السنن الکبری للبیہقی، کتاب قتال اهل البغی، باب النهی عن القتال......الخ، الحدیث: ۱۶۸۱۰، ج۸، ص۳۳۴، بتغیر قلیل۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عمیر بن حبیب، الحدیث: ۱۰۳۹، ص۲۰۵۔

حضرتِ سیّدُنا مُعاویہ بن حَکَم سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ سیِّدُ نا مُعاویہ بن حَکَم سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مہمان:

﴿1420﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا مُعاویہ بن حَکَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ صفہ میں بیٹھے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مہاجرین میں سے کسی انصاری کے ہمراہ ایک کو، کسی کے ساتھ دو کو اور کسی کے ساتھ تین آدمیوں کو بھیج رہے تھے حتی کہ آخر میں ہم چار افراد بچے اور پانچویں خود رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھے۔ ارشاد فرمایا: ''تم میرے ساتھ چلو۔'' چنانچہ، جب ہم دِرِ دولت پر حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! ہمیں رات کا کھانا کھلاؤ۔'' چنانچہ، انہوں نے جَشِیْشَـــہ[1] حاضر کر دیا۔ ہم نے کھالیا، پھر ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! ہمیں کچھ کھلاؤ۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حَیْسَہ[2] لے کر حاضر ہوئیں۔ ہم نے کھالیا، پھر ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دودھ سے بھرا ہوا برتن لے کر حاضر ہوئیں۔ ہم نے دودھ نوش کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! ہمیں کچھ اور پلاؤ۔'' چنانچہ، پانی کا بھرا ایک بڑا پیالہ لے کر حاضر ہوئیں۔ ہم نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو مسجد جانا چاہے وہ چلا جائے اور جو یہاں رات گزارنا چاہے وہ یہاں رہ لے۔'' ہم نے عرض کی: ''ہم مسجد جائیں گے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا مُعاویہ بن حَکَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں (مسجد میں) پیٹ کے بل سو رہا تھا کہ اچانک رات کے آخری حصہ میں کسی نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اٹھو! (اس طرح مت لیٹو) کہ اس طرح لیٹنے کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناپسند فرماتا ہے۔''[3]

1 ...... **جَشِیْشَہ:** گیہو پیس کر آٹا ہانڈی میں ڈال کر اُوپر سے گوشت یا کھجوریں ڈال کر پکانے سے جو کھانا تیار ہوا سے جشیشہ کہتے ہیں۔

2 ...... **حَیْسَہ:** کھجور، پنیر (یا ستو) اور گھی سے تیار کیا ہوا کھانا۔

3 ...... السنن الکبری للنسائی، کتاب الولیمة، باب خدمة النساء، الحدیث: ٦٦٢٠، ج٤، ص١٤٥، باختصار۔

المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٢٢٧، ج٨، ص٣٢٨، بتغیر قلیل، عن طخفة بن قیس۔

پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اھل بیت اور عزیز و اقارب

حضرتِ سیِّدُ ناشیخ حافظ ابو نُعَیْم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد اہلِ صفہ آپ کے عزیز و اقارب اور اکابر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کی زیارت کے لئے آتے اور جن نوازشوں کے ساتھ یہ ہستیاں مخصوص تھیں ان سے برکتیں حاصل کرتے اور خود کو اِسراف اور سرکشی سے بچاتے تھے۔

نسبتِ سرکار:

﴿1421﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بلا کر ان سے سرگوشی فرمائی۔ پھر انہیں لوٹ جانے کو کہا تو وہ صفہ کی جانب چلے گئے۔ وہاں حضرتِ سیِّدُ نا عباس، حضرتِ سیِّدُ نا عقیل اور حضرتِ سیِّدُ نا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے ساتھ، امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا (اپنی بیٹی) حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے نکاح کا مشورہ کیا۔ پھر فرمایا: ''مجھے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت کے دن میرے تعلق و رشتہ کے سوا ہر قسم کا تعلق و رشتہ منقطع ہو جائے گا۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُ ناشیخ حافظ ابو نُعَیْم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ اسی طرح (یعنی حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد) آپ کے اہل بیت اور اولاد اہلِ صفہ و فقرا کی مدد کیا کرتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع کرتے ہوئے اہلِ صفہ کے ساتھ میل جول رکھا کرتے تھے۔ ان حضرات میں سے جو کثرت سے اہلِ صفہ کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ان کے ساتھ میل جول رکھتے اور اپنا زیادہ وقت فقرا کے ساتھ گزارتے تھے، وہ حضرتِ سیِّدُ نا امام حسن بن علی بن ابی طالب اور حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٦٣٣، ج٣، ص ٤٤۔

ہیں۔ یہ دونوں حضرات اہلِ صفہ کی محبت کو دین کا کمال اور ان کی صحبت کو بزرگی کی انتہا اور نسبتِ رسول کا ذریعہ سمجھتے تھے باوجود اس کے کہ نسبتِ رسول انہیں حضرات کا خاصہ تھی۔ نیز اہلِ صفہ کی دعاؤں کو غنیمت سمجھتے اور ان کے اَخلاق وآداب سے اِستفادہ کرتے تھے۔ اسی طرح دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن بھی اہلِ صفہ کے ساتھ میل جول رکھنے اور ان کی دعائیں لینے کو غنیمت سمجھتے تھے۔ حتی کہ وہ ایک دوسرے کے لئے اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

نیک لوگوں سے دعا کروانا:

﴿1422﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ہم ایک دوسرے کے لئے دعا کیا کرتے تھے، اس لئے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے نیک لوگوں سے دعا کروانا ہم پر لازم کیا ہے کیونکہ وہ رات حالتِ قیام میں گزارتے اور دن روزے کی حالت میں اور فسق وفجور سے دور رہتے ہیں۔'' (1)

﴿1423﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تم ایسے لوگوں کی صحبت میں ہو جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کررہے ہوں اور کسی ضرورت کے پیشِ نظر تمہیں وہاں سے جانا پڑے تو انہیں سلام کر کے رخصت ہونا (اس کی برکت یہ ہوگی) کہ جب تک وہ بیٹھے رہیں گے تم ان کے ساتھ شریک رہو گے۔'' (2)

نواسۂ رسول حضرتِ سیِّدُنا اِمام حسن بن علی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

نواسۂ رسول حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا جنتی نوجوانوں کے سردار، لوگوں کے محبوب، صاحبِ حکمت اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرب ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے روشن ومرتب کلام میں صوفیانہ جھلک پائی جاتی ہے۔ نیز آپ بلند مقام اور پاکیزہ اَخلاق کے مالک تھے۔

---

(1)......الجامع الصغير للسيوطی، حرف الجيم، الحديث: ٣٥٩٠، ص٢١٩
المجالسة و جواهر العلم، الجزء الثامن عشر، الحديث: ٢٥٤٨، ج٢، ص ٤٢١، بتغير قليل۔

(2)......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد سلمان فارسی، الحديث: ٨٢٩، ص١٧٥۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: عمدہ وفصیح گفتگو کرنے اور مُعامَلات کو خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا نام تصوُّف ہے۔

سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مقام ومرتبہ:

﴿1424﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوبکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے مجھے ایک حدیث بیان کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ حالت سجدہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا جو ابھی چھوٹے تھے تشریف لے آئے اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک پیٹھ یا گردن پر چڑھ بیٹھے۔ آپ نے انہیں آہستہ سے اوپر اٹھایا۔ جب نماز مکمل کرلی تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس بچے سے آپ اس انداز سے پیش آتے ہیں کہ کسی اور سے ایسا سلوک نہیں فرماتے؟'' ارشاد فرمایا: ''یہ میرا پھول ہے اور بے شک میرا یہ بیٹا سیِّد (سردار) ہے اور امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہ میں صلح کروائے گا۔'' (۱)

وہ حسن کو بھی محبوب رکھے:

﴿1425﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن ثابت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا براء رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا: میں نے دیکھا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کاندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں: ''جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ حسن سے بھی محبت کرے۔'' (۲)

محبوبِ سرکار:

﴿1426﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ

---

1 ......مسند البزار، مسند ابی بکرة، الحدیث:۳۶۵۷، ج۹، ص۱۱۱، بتغیر۔

2 ......مسند ابی داود الطیالسی، البراء بن عازب، الحدیث:۷۳۲، ص۹۹۔

تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھتا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ کیونکہ ایک دن (میں نے دیکھا کہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دوڑتے ہوئے آئے اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک گود میں بیٹھ گئے اور داڑھی مبارک کو سہلانے لگے، حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا منہ کھولا اور اپنی مقدس زبان ان کے منہ میں ڈال دی اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ”اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔“ (1)

سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا علمی مقام:

﴿1427﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے چند چیزوں کے بارے میں پوچھا۔

☆...... اِستِفسار: اے بیٹے! راست روی (یعنی سچائی و دیانتداری) کیا ہے؟

☆...... عرض: اے اباجان! راست روی بھلائی کے ذریعے برائی کو دور کرنے کا نام ہے۔

☆...... اِستِفسار: عزت و بلندیٔ مرتبہ کس چیز میں ہے؟

☆...... عرض: رشتہ داروں اور قبیلہ والوں کے ساتھ بھلائی و تعاون کرنے میں۔

☆...... اِستِفسار: مروّت کیا ہے؟

☆...... عرض: پاکدامنی اور مال کی اصلاح و درستی۔

☆...... اِستِفسار: شفقت و مہربانی کس میں ہے؟

☆...... عرض: قناعت اختیار کرنے اور کسی کو حقیر و ذلیل نہ جاننے میں۔

☆...... اِستِفسار: ملامت کیا ہے؟

☆...... عرض: خود کو محفوظ رکھنا اور دوسرے کو ذلیل و رسوا کرنا۔

☆...... اِستِفسار: سخاوت کیا ہے؟

☆...... عرض: تنگدستی اور خوش حالی میں خرچ کرنا۔

---

1 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٠٨٩٣، ج٣، ص٦٣٢۔

المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب اشهد الحسين يوم الجمعة...... الخ، الحديث: ٤٨٧٦، ج٤، ص١٧٤۔

☆......اِستِفسار: بُخل کیا ہے؟

☆......عرض: جو پاس موجود ہو اسے باعث عزت سمجھنا اور جسے خرچ کر دیا اسے ضائع خیال کرنا۔

☆......اِستِفسار: بھائی چارہ کیا ہے؟

☆......عرض: خوشحالی اور مصیبت و پریشانی میں غمگساری کرنا۔

☆......اِستِفسار: بزدلی کیا ہے؟

☆......عرض: دوست پر جرأت مندی کا مظاہرہ کرنا اور دشمن سے بھاگنا۔

☆......اِستِفسار: غنیمت کیا ہے؟

☆......عرض: تقویٰ و پرہیزگاری میں رغبت رکھنا اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا ہی خوش گوار غنیمت ہے۔

☆......اِستِفسار: حِلم (بردباری) کیا ہے؟

☆......عرض: غصہ پی جانا اور نفس کو قابو میں رکھنا۔

☆......اِستِفسار: تَوَنگری کیا ہے؟

☆......عرض: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جو مقدر میں لکھ دیا ہے نفس کا اس پر راضی رہنا اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو اور اصل تَوَنگری تو نفس کا غنی ہونا ہے۔

☆......اِستِفسار: فَقْر کیا ہے؟

☆......عرض: نفس کا ہر چیز کے معاملے میں حریص ہونا۔

☆......اِستِفسار: بہادری کیا ہے؟

☆......عرض: سخت لڑائی کے وقت طاقت کا مظاہرہ کرنا اور طاقتوروں کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنا۔

☆......اِستِفسار: ذلت کس چیز میں ہے؟

☆......عرض: سچائی کا سامنا کرتے وقت گھبرا جانے میں۔

☆......اِستِفسار: عاجزی و بے بسی کی علامت کیا ہے؟

☆......عرض: ڈاڑھی کے ساتھ کھیلنا اور گفتگو کے دوران کثرت سے تھوتھو کرنا۔

☆......استِفسار: دلیری کس میں ہے؟

☆......عرض: ہم پلہ لوگوں کی موافقت کرنے میں۔

☆......استِفسار: تکلیف ومشقت کیا ہے؟

☆......عرض: لایعنی (یعنی فضول) گفتگو کرنا۔

☆......استِفسار: بزرگی کیا ہے؟

☆......عرض: نقصان کرنے والے کو کچھ عطا کرنا اور قصوروار کو مُعاف کر دینا۔

☆......استِفسار: عقل کیا ہے؟

☆......عرض: حاصل شدہ کو یاد رکھنا۔

☆......استِفسار: جہالت کیا ہے؟

☆......عرض: دشمن کے سامنے بلند آواز سے گفتگو کرنا۔

☆......استِفسار: رفعت وبلندی کس چیز میں ہے؟

☆......عرض: نیکی کرنے اور برائی چھوڑ دینے میں۔

☆......استِفسار: احتیاط کس میں ہے؟

☆......عرض: بردباری اختیار کرنے اور حاکموں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے میں۔

☆......استِفسار: بے وقوفی کیا ہے؟

☆......عرض: کم ظرف لوگوں کی اتباع کرنا اور گمراہوں کی صحبت اختیار کرنا۔

☆......استِفسار: غفلت کیا ہے؟

☆......عرض: بزرگی چھوڑ کر برائی کی پیروی کرنا۔

☆......استِفسار: محرومی کیا ہے؟

☆......عرض: حصہ ملنے پر انکار کر دینا۔

☆......استِفسار: سردار کون ہے؟

☆......عرض: جو اپنے مال کے مُعاملے میں بے فکر اور عزت کے مُعاملے میں لاپرواہو، اگر برا بھلا کہا جائے تو جواب نہ دے اور خاندان کے مُعاملہ میں غمگین و پریشان رہتا ہو۔

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جہالت سے زیادہ سخت فقر کوئی نہیں اور عقل سے بڑھ کر کوئی مال نہیں۔'' (۱)

خیر خواہِ اُمت:

﴿1428﴾...... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''لوگ کہتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خلافت کے خواہش مند ہیں؟'' فرمایا: ''بلاشبہ عرب کے تمام قبائل میری دسترس میں تھے میں جس سے جنگ کرتا وہ بھی کرتے اور جس سے صلح کرتا وہ بھی کرتے لیکن میں نے رضائے الٰہی کے حصول اور امتِ محمدیہ کے خون کی حفاظت کی خاطر خلافت چھوڑ دی۔'' (۲)

﴿1429﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے (مسلمانوں کی خیر خواہی کی خاطر) کسی پسندیدہ چیز پر صلح کی تھی اس وقت میں وہاں حاضر تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''کھڑے ہو کر لوگوں کو بتا دیجئے کہ آپ خلافت سے دستبردار ہو گئے ہیں اور اسے میرے سپرد کر دیا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: ''بے شک سب سے بڑی عقل مندی پرہیزگاری اور سب سے بڑی حماقت فسق و فجور ہے۔ جس معاملے (یعنی خلافت) میں میرا اور حضرتِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اختلاف رہا ہے یا تو یہ اس کے زیادہ حقدار ہیں یا ان کی بنسبت میں زیادہ حقدار ہوں، لہٰذا اصلاحِ امت اور لوگوں کے خون کی حفاظت کی خاطر میں خلافت سے دست بردار ہوتا ہوں اور میں یہ جانتا ہوں کہ

---

(1)......المعجم الكبير، الحديث:٢٦٨٨، ج٣، ص٦٨۔

(2)......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب حب الصبيان، الحديث:٤٨٤٨، ج٤، ص١٦٢۔

خلافت تمہارے لئے باعثِ فتنہ اور کچھ مدت کے لئے سامانِ دنیا ہے۔'' (۱)

﴿1430﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابان بن طُفَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے یہ فرماتے سنا کہ ''بظاہر تو تم دنیا میں رہو لیکن دل آخرت (کی تیاری) میں مشغول رہے۔'' (۲)

20 بار پیدل مکہ مکرمہ کی حاضری:

﴿1431﴾...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے ربعَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ اس کے گھر کی طرف کبھی نہ چلا ہوں۔'' چنانچہ، (اسی جذبہ کے تحت) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 20 بار مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے پیدل مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ (۳)

سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سخاوت:

﴿1432-33-34﴾...... حضرتِ سیِّدُنا علی بن یزید بن جدعان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دو مرتبہ اپنا سارا مال اور تین مرتبہ آدھا مال راہِ خدا میں صدقہ کیا حتی کہ ایک جوتا اور ایک موزہ صدقہ کر دیا اور ایک جوتا اور ایک موزہ رکھ لیا۔'' (۴)

﴿1435﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قرّہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے گھر کھانا کھایا۔ جب سیر ہو گیا تو ہاتھ روک لیا اور رومال سے ہاتھ صاف کر لئے تو انہوں نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے کہ ''کھانا کوئی قابلِ قدر چیز نہیں کہ اس پر قسم دی جائے۔'' (۵)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۵۵۹، ج۳، ص۲٦، بتغیر۔
المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الابرار، باب ماذکر من حدیث الامراء......الخ، الحدیث: ۱٦۵، ج۷، ص۲۷۷، بتغیر۔

2 ......طبقات الصوفیة للسلمی، الطبقة الرابعة، الرقم: ٦۷، ص۲۸۳، عن محمد بن علی الکتانی۔

3 ......تاریخ مدینه دمشق، الرقم: ۱۳۸۳، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج۱۳، ص۲٤۲۔

4 ......تاریخ مدینه دمشق، الرقم: ۱۳۸۳، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج۱۳، ص۲٤۳۔

5 ......سیر اعلام النبلاء للذهبی، الرقم: ۲٦۹، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج٤، ص۳۹۱، بدون اخذت المندیل۔

حق مہر 100 کنیزیں:

﴿1436﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک عورت سے نکاح کیا تو حق مہر میں ایسی 100 کنیزیں دیں جن میں سے ہر ایک کے پاس ایک ہزار درہم تھے۔'' (۱)

﴿1437﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دو عورتوں کو (طلاق دی تو) 20ہزار درہم اور شہد کے مشکیزے بطورِ تحفہ بھیجے۔ ایک نے کہا: ''جدا ہونے والے دوست کی طرف سے بہت کم عطیہ ملا ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: ''میرا خیال ہے کہ کہنے والی حنفیہ تھی۔'' (۲)

وقتِ وصال:

﴿1438﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمیر بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! مجھ سے سوال کر۔'' اس نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس وقت تک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سوال نہیں کروں گا جب تک کہ آپ صحت یاب نہ ہو جائیں۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اندر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد واپس تشریف لائے اور فرمایا: ''کچھ مانگ لو اس سے قبل کہ مجھ سے کچھ نہ مانگ سکو۔'' اس شخص نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ صحت یاب ہو جائیں گے تو مانگ لوں گا۔'' فرمایا: ''مجھے اپنے قریبی لوگوں سے بہت سی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا اور مجھے بار بار زہر دیا گیا لیکن اس مرتبہ جو زہر دیا گیا ہے اس سے پہلے کبھی ایسا زہر نہیں دیا گیا۔'' راوی فرماتے ہیں: پھر میں اگلے روز خدمت میں حاضر ہوا تو آپ آخری سانسیں لے رہے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سرہانے بیٹھے پوچھ رہے تھے کہ ''اے میرے بھائی! آپ کو زہر کس نے دیا؟'' حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس لئے پوچھ رہے ہو کہ اسے قتل کر دو؟'' کہا: ''ہاں!'' فرمایا: ''جس کے بارے میں میرا گمان ہے (کہ اس نے مجھے زہر دیا ہے) اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے خوب بدلہ لینے والا اور سخت سزا دینے والا ہے لیکن اگر اس کے بارے

❶......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٥٦٤، ج٣، ص٢٨۔

❷......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٥٦١، ج٣، ص٢٧۔

میں محض میرا خیال ہے تو مجھے یہ پسند نہیں کہ میری وجہ سے کسی بے گناہ کو قتل کیا جائے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روحِ قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (1)

﴿1439﴾...... حضرتِ سیِّدُنا رَقَبَہ بن مَصْقَلَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو فرمایا: ''مجھے صحن میں لے جاؤ تا کہ عجائباتِ سماویہ میں غور کر سکوں۔'' چنانچہ، جب صحن میں لایا گیا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے نفس کو تیری بارگاہ میں باعث اجر وثواب سمجھتا ہوں کیونکہ (وقتِ نزاع) مجھ پر لوگوں سے زیادہ باعثِ مشقت ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں کہ جن کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے احسان والا مُعاملہ فرمایا کیونکہ وہ خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں باعثِ اجر وثواب سمجھتے تھے۔ (2)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام حسین اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم بھی اہلِ بیت اطہار کے ان افراد میں سے ہیں جو فقرا اور اہلِ صفہ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ یہ دونوں حضرات حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اہلِ صفہ کو اپنی مجالس میں بٹھاتے اور پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ان کی حد درجہ محبت کی وجہ سے ان کے ساتھ میل جول رکھتے تھے کیونکہ انہیں اہلِ صفہ کی صحبت اختیار کرنے اور ہمیشہ ان کے ساتھ میل جول رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اسی طرح مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی بکثرت اہلِ صفہ کی ملاقات کے لئے جاتے، ان سے محبت کرتے اور ان کے ساتھ ملنے جلنے کو باعثِ اجر وثواب سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ان سے روایت کردہ احادیث میں یہ بات مشہور و معروف ہے۔ نیز حضرات صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اہلِ صفہ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو باعث سعادت، ان کے ساتھ میل جول رکھنے کو بلند مقام اور ان سے جدائی اختیار کرنے اور بغض رکھنے کو برے حال سے تعبیر کرتے تھے۔ چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جو شخص اہلِ صفہ کی سیرت کی مخالفت کرتا ہے وہ تنگ حال میں زندگی گزارتا ہے۔

---

1 ......تاریخ مدینہ دمشق، الرقم:۱۳۸۳، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج۱۳، ص۲۸۳۔

2 ......تاریخ مدینہ دمشق، الرقم:۱۳۸۳، الحسن بن علی بن ابی طالب، ج۱۳، ص۲۸۵۔

نواسۂ رسول حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین بن علی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

﴿1440﴾ ...... حضرتِ سَیِّدُ نا محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب شر پسندوں نے حضرتِ سَیِّدُ نا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر دھاوا بولا اور آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ مجھے شہید کر دیں گے تو اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: ''تم دیکھ رہے ہو کہ فتنے ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں اور دنیا تبدیل واجنبی ہو چکی ہے۔ اس کی اچھائیاں منہ موڑ چکی ہیں۔ اب اتنی ہی باقی ہیں جتنا کہ برتن کا بچا ہوا پانی۔ دنیا میں زندگی گزارنا ایسا ہے جیسے چوپائے کو مضرِ صحت چراگاہ میں چھوڑ دینا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق پر عمل نہیں کیا جا رہا اور باطل سے رُکا نہیں جا رہا۔ لہٰذا مومن کو چاہئے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات میں رغبت رکھے اور بے شک میں (موجودہ حالات میں) موت کو باعثِ سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی گزارنے کو باعثِ جرم سمجھتا ہوں۔'' (1)

تذکرۂ صحابیات

شہزادئ کونین حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سَیِّدُ نا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شمار عبادت گزار و متقی و پرہیزگار خواتین میں ہوتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سَیِّدہ بتول اور جگر گوشہ و مشابہ رسول اور پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے لاڈلی شہزادی اور آپ کے وصالِ ظاہری فرمانے کے بعد سب سے پہلے وصال فرمانے والی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دنیا اور اس کی آسائشوں سے کنارہ کش اور اس کے عیوب و آفات سے بخوبی آگاہ تھیں۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: وعدوں پر ثابت قدم رہنے اور توشہ آخرت کی تیاری میں مصروف رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

---

(1) ......المعجم الكبير، الحديث: ٢٨٤٢، ج٣، ص١١٤، "نزل القوم، وانشرشعرت، جرما" بدلهم "نزل عمربن سعد، واستمرت، برضا"۔

تمام عورتوں کی سردار:

﴿1441﴾......ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرضِ وصال میں سب ازواجِ مطہرات بارگاہِ اقدس میں حاضر تھیں اور کوئی بھی غائب نہ تھی کہ اتنے میں حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس طرح چلتی ہوئی آئیں جیسا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلا کرتے تھے۔ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید!'' پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا اور ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے ان سے کہا: ''حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ازواج میں سے تمہیں راز کے لئے خاص کیا حالانکہ میں بھی موجود تھی اور تم رو رہی ہو۔'' دوسری بار سرگوشی فرمائی تو حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہنس پڑیں۔ میں نے کہا: ''میرا تم پر جو حق ہے یا مجھے تم پر جو حق حاصل ہے تمہیں اس کی قسم مجھے اس راز کے بارے میں بتاؤ۔'' تو انہوں نے کہا: ''میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راز فاش نہیں کروں گی۔'' جب حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال ہوا تو میں نے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہاں! اب بتا دیتی ہوں۔ میرا رونا تو اس وجہ سے تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ''حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سال میں صرف ایک مرتبہ مجھے قرآنِ مجید سنایا کرتے تھے مگر اس سال انہوں نے دو مرتبہ سنایا ہے (اس وجہ سے) میرا خیال ہے کہ میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے۔'' یہ سن کر میں رونے لگی تو ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتی رہو اور صبر کرو میرا تم سے پہلے جانا تمہارے لئے بہتر ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔'' فرماتی ہیں: ''یہ سن کر میں ہنس پڑی۔'' [1]

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے:

﴿1442﴾......حضرتِ سیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة، الحدیث: ٢٤٥٠، ص ١٣٣١۔

حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ ''بے شک میری بیٹی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے بے چین کیا اس نے مجھے بے چین کیا اور جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔'' (۱)

﴿1443﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: ''میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی۔'' (۲)

﴿45-1444﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا کہ ''عورتوں کے لئے کس چیز میں بھلائی ہے؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں: ''ہم نہیں جانتے تھے کہ ہم کیا جواب دیں؟'' چنانچہ، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اس کے بارے میں بتایا تو انہوں نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ کیوں نہ کہا کہ عورتوں کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ وہ (غیر محرم) مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی (غیر محرم) مرد انہیں دیکھیں۔'' تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''یہ بات تمہیں کس نے بتائی؟'' عرض کی: ''فاطمہ نے۔'' تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔'' (۳)

خاتونِ جنت کی گھریلو زندگی:

﴿47-1446﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابن اعبد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابن اعبد! کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟''

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل فاطمۃ، الحدیث:۲۴۴۹، ص۱۳۲۹۔

2 ......فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل، فضائل فاطمۃ بنت رسول اللّٰہ، الحدیث:۱۳۴۵، ج۲، ص۷٦٤۔

3 ......الموسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب العیال، باب تخفر المرأۃ فی......الخ، الحدیث:۴۱۲، ج۸، ص۹۷، مفھومًا۔
مسند البزار، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث:۵۲٦، ج۲، ص۱٦۰، بتغیر۔

(پھر خود ہی فرمایا:) ''اہل بیت میں سے میری زوجہ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والی تھیں۔ خود ہی چکی چلایا کرتیں حتی کہ ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے اور مشکیزے میں پانی بھی خود ہی بھر کر لاتیں یہاں تک ان کے سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔'' (۱)

تسبیح فاطمہ کی فضیلت:

﴿1448﴾...... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حاملہ تھیں۔ جب روٹیاں پکاتیں تو تنور کا کنارہ پیٹ سے لگتا (جس سے انہیں کافی تکلیف ہوتی)۔ چنانچہ، بارگاہِ رسالت میں خادمہ مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں خادمہ نہیں دے سکتا اور اہلِ صفہ کو اس حال میں نہیں چھوڑ سکتا کہ ان کے پیٹ بھوک کی وجہ سے سکڑ رہے جا رہے ہوں۔ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ (فرمایا:) جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو۔'' (۲)

فضیلتِ خاتون جنت بزبانِ ام المؤمنین:

﴿1449﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بڑھ کر کسی کو سچا نہیں پایا۔ ایک بار میرے اور حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مابین کوئی مُعامَلہ ہو گیا تو میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (اس بارے میں) حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھ لیجئے کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولتیں۔'' (۳)

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسندعلی بن ابی طالب، الحدیث:۱۳۱۲، ج۱، ص۳۲۲۔

2 ...... کتاب الدعاء للطبرانی، باب القول عنداخذ المضاجع، الحدیث:۲۳۱، ص۹٤۔

3 ......مسند ابی یعلی، مسندعائشة، الحدیث:٤٦٨١، ج٤، ص١٩٢۔

شہزادیٔ کونین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی آزمائش:

﴿1450-51﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میرے ساتھ فاطمہ کی عیادت کو نہیں چلتے؟'' میں نے عرض کی: ''ہاں! کیوں نہیں۔'' چنانچہ، ہم چل پڑے یہاں تک کہ جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دروازے پر پہنچے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کیا اور اندر آنے کی یوں اجازت طلب کی: ''کیا میں اور جو میرے ساتھ ہے اندر آجائیں؟'' انہوں نے عرض کی: ''آجائیں لیکن اے ابا جان! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کون ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے پاس ایک جبے کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔'' تو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس اس طرح اوڑھ لو پورا جسم چھپ جائے گا۔'' آپ نے انہیں جسم ڈھانپنے کا طریقہ سمجھایا تو انہوں نے عرض کی: ''بخدا! میرے سر پر کوئی اوڑھنی نہیں ہے۔''

چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک چادر جو اوڑھ رکھی تھی انہیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اسے اپنے سر پر اوڑھ لو۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اجازت دی تو ہم اندر داخل ہو گئے۔ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''اے بیٹی! خود کو کس حال میں پاتی ہو؟'' عرض کی: ''تکلیف ہے اور یہ بڑھتی ہی جا رہی ہے کیونکہ میرے پاس کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے بیٹی! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام عورتوں کی سردار ہو؟'' حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ''اے ابا جان! آپ یہ بات ارشاد فرما رہے ہیں تو حضرتِ مریم بنت عمران رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کہاں گئیں؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہے اور تم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تمہاری شادی ایسے شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا و آخرت میں سردار ہوگا۔'' (1)

سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا وصال:

﴿1452﴾...... ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

(1)...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٩٣٣، علی بن ابی طالب، الحدیث:٨٥١٢، ج٤٢، ص١٣٤۔

عَنْهَا نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (وصالِ ظاہری کے 6 ماہ) بعد وفات پائی اور حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے انہیں رات کے وقت دفن کیا۔''

﴿1453﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوجعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ'' حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (وصالِ ظاہری کے) بعد میں نے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا صرف ایک دن تھوڑا سا ہنسی تھیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد صرف 6 ماہ زندہ رہیں۔'' (1)

﴿1454﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محمد بن عقیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے مروی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے وصال کا وقت قریب آیا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کو غسل کے لئے پانی رکھنے کو کہا انہوں نے پانی رکھ دیا، آپ نے غسل کیا اور کفن کے کپڑے منگوائے۔ چنانچہ، موٹے کھردرے کپڑے لائے گئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں پہن لیا اور خوشبو لگائی پھر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے عرض کی: '' جب میری روح پرواز کر جائے تو میرے کپڑے نہ اتارے جائیں، کپڑوں سمیت ہی مجھے دفنایا جائے۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: '' کیا آپ نے اس کے بارے میں کسی کو بتایا تھا؟'' فرمایا: '' ہاں! کثیر بن عباس کو اور انہوں نے کفن کے اطراف میں لکھا تھا کہ کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (2)

﴿1455﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا ام جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: '' اے اسماء! عورتوں کے (مرنے کے بعد) ان کے ساتھ جو کچھ کیا جاتا ہے وہ مجھے ناپسند ہے کہ عورت پر ایسا کپڑا ڈال دیا جاتا ہے جو اس کے اوصاف ظاہر کر دیتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: '' اے شہزادیٔ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! کیا میں آپ کو وہ چیز نہ دکھاؤں جو میں نے حبشہ میں دیکھی تھی؟'' چنانچہ، انہوں نے چند تر شاخیں منگوا کر انہیں کمان کی طرح ٹیڑھا کر کے ان پر کپڑا ڈالا تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: '' یہ کتنا اچھا اور کتنا خوبصورت طریقہ ہے کہ اس کے ذریعے عورت

---

1 ......المعجم الكبير، الحديث: ٩٩٤۔٩٩٥، ج٢٢، ص٣٩٩۔

2 ......المعجم الكبير، الحديث: ٩٩٦، ج٢٢، ص٣٩٩۔

مرد سے ممتاز ہوجاتی ہے۔ (پھر فرمایا:) جب میرا وصال ہوجائے تو تم اور حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مجھے غسل دینا اور اس وقت میرے پاس کسی کو نہ آنے دینا۔'' چنانچہ، جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال ہوا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں غسل دیا[1]۔ [2]

ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق، عتیقہ بنتِ عتیق، محبوبۂ حبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی اہلِ صفہ پر شفقت ومہربانی کرنے والوں میں سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب خاص رکھنے والی ذات یعنی حضور سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے الفت ومحبت رکھنے والی، تمام عیوب اور دلوں کے شبہات سے پاک اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قاصد حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھنے والی ہیں۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ

---

1 ......اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدد دین وملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے جب سوال پوچھا گیا کہ عورت مرجائے تو شوہر کو اسے غسل دینا جائز ہے یا نہیں۔ تو آپ نے جوب ارشاد فریا: ناجائز ہے، تنویر الابصار میں ہے، خاوند کو بیوی کے غسل سے منع کیا جائے گا۔ اعلیٰ حضرت مزید فرماتے ہیں اور وہ جو منقول ہوا کہ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہ نے حضرت بتول زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غسل دیا اس کی ایسی صحت ولیاقت حجیت محل نظر ہے۔ دوسری روایت یوں ہے کہ اُس جناب کو حضرت ام ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دائی نے غسل دیا۔ (حدیث علی اور ام ایمن کی روایت میں تعارض یوں مرتفع ہوگا کہ) ام ایمن نے اپنے ہاتھوں سے نہلایا اور سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہ نے حکم دیا یا اسبابِ غسل کو مہیا فرمایا۔ (نیز بیوی کو غسل دینا) مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہ کے لئے خصوصیت تھی اوروں کا قیاس ان پر روا نہیں۔ ہمارے علماء جو شوہر کو غسل زوجہ سے منع فرماتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ بعد موت بسبب انعدام محل (یعنی محل نہ ہونے کے سبب) ملک نکاح ختم ہوجاتی ہے تو شوہر اجنبی ہوگیا۔ مگر نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا رشتہ ابدالآباد تک باقی ہے کہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔ (جیسا کہ حاکم، بیہقی اور طبرانی معجم کبیر) حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس اور حضرت مسور رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے راوی ہیں۔ سرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا: ہر رشتہ اور ہر نسب قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا مگر میرا رشتہ اور نسب باقی رہے گا۔ (اسی طرح ردالمحتار، باب صلوۃ الجنائز میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے منقول ہے کہ) رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (مجھ سے ارشاد) فرمایا: فاطمہ تیری بی بی ہے دنیا وآخرت میں۔

(فتاوی رضویہ، ج۹، ص۹۲تا۹۴، ملخصًا)

2 ......السنن الکبری للبھیقی، کتاب الجنائز، باب ماوردفی النعش للنساء، الحدیث: ۶۹۳۰، ج۴، ص۵۶۔

تَعَالٰی عَنْہَادنیااوراس کی لذات سے کنارہ کش تھیں اوراپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال (ظاہری) فرمانے کے بعد آپ کی جدائی میں ہمیشہ آنسو بہاتی رہیں۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: ہمہ وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کا مشتاق رہنے اور (دنیا کی جدائی پر) رونے اور آہیں بھرنے کوترک کردینے کا نام **تصوُّف** ہے۔

﴿1456﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن صُبیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَاکے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تو یوں کہتے کہ ''مجھے محبوبہ محبوبِ خدا، صدیقہ بنتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کہ جن کی براءت کتابُ اللّٰہ میں بیان کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ حدیث بیان فرمائی۔'' (۱)

سب سے زیادہ پیاری:

﴿1457﴾...... حضرتِ سیِّدُنا زَمعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابی مُلیکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کہتے سنا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا امِ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَانے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف سے فریاد رسی کی آواز سنی تو اپنی خادمہ کو بھیجا کہ دیکھ کر آئے انہیں کیا مُعاملہ پیش آیا ہے۔ چنانچہ، خادمہ گئی اور واپس آکر بتایا کہ ''ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال ہوگیا ہے۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا امِ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَانے فرمایا: ''**اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحم فرمائے! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعد پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ پیاری تھیں۔**'' (۲)

﴿1458﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں (ہجرت کے بعد) حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **سب سے پہلی محبت ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَاسے کی۔ (۳)

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدۃ عائشه، الحدیث:۲۶۱۰۳، ج۱۰، ص۸۵، بدون فی کتاب اللّٰه۔

2 ......مسند ابی داود الطیالسی، ماروت ام سلمة، الحدیث:۱۶۱۳، ص۲۲۴۔

3 ......تاریخ بغداد، الرقم:۱۹۵۲، احمد بن اسحاق بن ابراھیم، ج۴، ص۲۵۴۔

﴿1459﴾ ......ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھ سے کیسی محبت فرماتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''جیسے رسی کی گرہ۔'' (فرماتی ہیں:) اس کے بعد میں پوچھا کرتی کہ ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! گرہ کیسی ہے؟'' تو ارشاد فرماتے: ''اپنی حالت پر برقرار ہے۔'' (١)

﴿1460﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عَرِیْب بن حُمَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں گستاخی کی تو حضرتِ سیِّدُنا عمار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بد بخت! گالی خور خاموش ہو جا! تو محبوبۂ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔ بیشک وہ جنت میں بھی مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ محترمہ ہیں۔'' (٢)

محبوبۂ محبوبِ خدا:

﴿1461﴾ ......ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں میرے بارے میں کوئی بات کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے بیٹی! وہ تیرے والد کی پیاری ہے۔'' (٣)

﴿1462-63﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابن مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے فرمایا: ''مجھے ان سے کوئی حاجت نہیں کہ یہ اپنے بارے میں کوئی صفائی پیش کریں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اے امی جان! حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کے گھر کے نیک آدمی ہیں، آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے ہیں۔'' تو ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''انہیں اندر آنے کی

---

1 ......الفوائد لتمام الرازی، الجزء الخامس عشر، الحدیث: ٩٨٥، ج٢، ص ١٠۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ج٨، ص ٥٢۔

3 ......اعتلال القلوب للخرائطی، باب الرغبة الی اللّٰہ......الخ، الحدیث: ٢٣، ج١، ص ٢٥۔

سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الانتصار، الحدیث: ٤٨٩٨، ج٤، ص ٣٥٩۔

اجازت دے دو۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حاضر ہوئے اور کہا: ''اے ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! آپ کو بشارت ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ کی حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے دیگر اصحاب کے ساتھ ملاقات میں صرف جسم سے روح کے جدا ہونے کی دیر ہے۔ آپ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام ازواج مطہرات میں سے سب سے زیادہ محبوب تھیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ پاکیزہ چیز سے ہی محبت فرماتے تھے۔'' ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''کیا ایسی ہی بات ہے؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: ''ابواء کے مقام پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ہار گم ہو گیا تو حُضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے جس کی وجہ سے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو (وضو کے لئے) پانی بھی نہ مل سکا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا (پ۵، النساء:۴۳) ترجمۂ کنز الایمان: تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس امت کو جو رخصت عنایت فرمائی ہے وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سبب اور برکت کی وجہ سے ہے اور مسطح نے جو افواہیں پھیلائیں تھیں ان کے متعلق بھی آپ کی براءت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سات آسمانوں سے نازل فرمائی۔ لہٰذا کوئی مسجد ایسی نہیں کہ جہاں دن اور رات کے اوقات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا جاتا ہو اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں نازل ہونے والی آیات تلاوت نہ کی جاتی ہوں۔'' ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''اے ابنِ عباس! مجھے آپ اپنی صفائی و پاکیزگی بیان کرنے سے دور رہنے دیجئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ میں بھولی بسری ہوتی۔'' [1]

نور بار پسینہ:

﴿1464﴾...... ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنزّہٌ عنِ العُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے جوتے سی رہے تھے اور میں اون کات رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک پیشانی سے پسینہ بہہ رہا تھا جو نور کی طرح چمک رہا تھا۔ (یہ

1 ......الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب اخباره عن مناقب الصحابة......الخ، الحديث:٧٠٦٤، ج٩، ص١١٩۔

خوبصورت منظر دیکھ کر) میں حیران ومتحیر ہوگئی۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف دیکھ کرارشادفرمایا:''کیا بات ہے تم اتنی حیران ومتعجب کیوں ہو؟''میں نے عرض کی:''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں نے پیشانی مبارکہ پر پسینے کونور کی طرح چمکتے دیکھا ہے اگر ابوکبیر ہُذَلی (یہ منظر) دیکھ لیتا تو جان لیتا کہ میرے اس شعر کے اصل مصداق آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں۔''تو مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''اے عائشہ!ابوکبیر ہُذَلی کیا کہتا ہے؟''عرض کی:وہ کہتا ہے:

وَمُبَـرَّأً مِّـنْ كُـلِّ غُـبَّـرِ حَيْـضَـةٍ　　وَفَسَـادِ مُـرْضِـعَـةٍ وَّدَاءٍ مُّـغْـيَّـلِ

وَاِذَانَـظَـرْتَ اِلَـى اَسِـرَّةِ وَجْـهِـهٖ　　بَـرِقَـتْ كَبَـرْقِ الْـعَـارِضِ الْـمُتَهَلِّلِ

ترجمہ: (۱)......وہ ہر اس بیماری سے جوحیض میں خرابی کا باعث ہو،دودھ پلانے کے فساداور حالت حمل میں دودھ پلانے کی بیماری سے پاک ہے۔

(۲)......جب تو اس کے چہرہ کے خطوط دیکھے گا تو وہ چمکیلے بادلوں کی طرح چمکتے نظر آئیں گے۔

فرماتی ہیں:(میں نے جب یہ اشعار پڑھے تو) آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ہاتھ میں موجود چیز رکھ کر میری طرف تشریف لائے اور میری پیشانی پر بوسہ دے کر ارشادفرمایا:''اے عائشہ!اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اچھا بدلہ عطا فرمائے تم مجھ سے اتنا خوش نہیں ہوتی ہوگی جتنا میں تم سے خوش ہوتا ہوں۔''(1)

سلامِ جبرائیل بنامِ عائشہ:

﴿1465-66﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابوسلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی:''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!میں نے آپ کو گھوڑے کی گردن پر ہاتھ رکھے حضرتِ دِحیہ کلبی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے گفتگو کرتے دیکھا۔''نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟''عرض کی:''جی ہاں!''تو ارشادفرمایا: ''وہ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تھے اور تمہیں سلام کہہ رہے تھے۔''اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا:''ان پر بھی سلام اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ملاقات کرنے والے مہمان کو اچھا

(1)......تاریخ مدینه دمشق، باب صفةِ خَلقهٖ ومَعرفَة خُلقه، الحدیث:۷۰۳-۷۰۲، ج۳، ص۳۰۸تا۳۰۹۔

بدلہ عطا فرمائے وہ کتنے اچھے ساتھی اور مہمان ہیں۔"[1]

کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا:

﴿1467﴾......اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ "میں نے حُضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سوائے چند ایک مرتبہ کے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا[2]۔ اگر میں رونا چاہتی تو رولیا کرتی۔ نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری فرمانے تک آپ کے گھر والوں نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔"[3]

﴿1468﴾......اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ "بے شک تم تواضع کو افضل ترین عبادت سمجھو گے۔"[4]

﴿1469﴾......حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الصَّمَد فرماتے ہیں کہ "اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کثرت سے روزے رکھا کرتی تھیں حتی کہ بکثرت روزے رکھنے کی وجہ سے کمزور ہو جاتیں۔"

سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سخاوت:

﴿1470-71﴾......حضرتِ سیِّدَتُنا امِ ذرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آیا کرتی تھیں۔ فرماتی ہیں: ایک مرتبہ ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف کسی نے مال کے دو تھیلے

---

1 ......مسند الحمیدی، احادیث عائشة ام المؤمنین، الحدیث: ۲۷۷، ج۱، ص۱۳۳۔
صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب اذا قال: فلان یقرئك السلام، الحدیث: ۶۲۵۳، ج۴، ص۱۷۲، باختصار۔

2 ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب فیضانِ سنت جلد اول کے باب پیٹ کا قفلِ مدینہ کے صفحہ 11 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: یاد رہے! جب بھی رِوایات میں اَہْلُ اللّٰہ کے پیٹ بھر کر کھانے کا تذکرہ پائیں تو اس سے ایک تہائی پیٹ کا کھانا ہی مراد لیں۔ ہمارے پیٹ بھر کر کھانے اور اُن کے پیٹ بھر کر کھانے میں فَرق ہوتا ہے۔ کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر (یعنی پاک ہستیوں کے کاموں کو اپنے جیسے کام مت سمجھو)۔

3 ......سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی معیشة النبی واھلہ، الحدیث: ۲۳۶۳، ج۴، ص۱۵۹، مفھومًا۔

4 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام عائشة، الحدیث: ۵، ج۸، ص۱۹۲۔

بھیجے۔ میرے خیال میں ان میں تقریباً 80 ہزار یا ایک لاکھ درہم ہوں گے۔ اس دن آپ روزے سے تھیں۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے ایک بڑا تھال منگوایا اور وہ مال اس میں رکھ کر لوگوں میں تقسیم کرنے لگیں حتی کہ شام تک ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہ بچا۔ شام کے وقت خادمہ سے فرمایا: ''افطاری کا سامان لے آؤ۔'' چنانچہ، خادمہ خشک روٹی اور زیتون کا تیل لے کر حاضر ہوئی تو میں نے عرض کی: ''آج آپ نے جو مال تقسیم کیا ہے ان میں سے کچھ بچا کر ہمارے لئے گوشت خرید لیتیں تو ہم اس سے روزہ افطار کر لیتے۔'' اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: ''مجھے شرمسار نہ کرو! اگر تم مجھے یاد دلا دیتیں تو میں ضرور کچھ نہ کچھ رکھ لیتی۔'' (1)

﴿1472﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ''میں نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو 70 ہزار درہم تقسیم فرماتے دیکھا ہے حالانکہ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پیوند دار قمیص زیبِ تن کئے ہوئے تھیں۔'' (2)

﴿1473﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی طرف ایک لاکھ درہم بھجوائے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس دن کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے انہوں نے تمام کے تمام دراہم راہِ خدا میں تقسیم کر دیئے۔ خادمہ نے عرض کی: ''کاش! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ان میں سے ایک درہم کا ہمارے لئے گوشت خرید لیتیں۔'' تو اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: ''اگر تقسیم کرنے سے پہلے تم مجھے بتا دیتیں تو میں کچھ بچا کر رکھ لیتی۔'' (3)

﴿1474﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اپنا مال واسباب ایک لاکھ درہم میں بیچ کر انہیں راہِ خدا میں تقسیم کر

---

1 ......الزهد لهنادبن السری، باب من كره جمع المال، الحديث:٦١٩، ج١، ص٣٣٧۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عائشة، الحديث:٩١٦، ص١٨٦۔

صفة الصفوة، الرقم:١٢٧، عائشة بنت ابی بكر الصديق رضی الله عنهما، ج٢، ص٢٢۔

3 ......تاريخ مدينه دمشق، الرقم:٧٥١٠، معاوية بن صخر ابی سفيان، ج٥٩، ص١٩٢۔

دیا پھر جو کی روٹی سے روزہ افطار کیا۔ خادمہ نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایسا کیوں نہ کیا کہ اس میں سے کچھ درہم بچا لیتیں تا کہ ہم اس سے گوشت خرید لیتے آپ بھی کھاتیں اور ہم بھی کھاتے؟'' فرمایا: ''تم نے مجھے یاد کیوں نہیں دلایا۔'' (1)

﴿1475﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ''امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف بطورِ ہدیہ بہت سے کپڑے، چاندی اور دیگر سامان بھیجا جو آپ کے حجرہ کے پاس ڈھیر کی صورت میں رکھ دیا گیا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا باہر تشریف لائیں تو اسے دیکھ کر رونے لگیں۔ پھر فرمایا: ''میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس قسم کا مال و اسباب نہیں پایا۔'' پھر وہ سارے کا سارا راہِ خدا میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی بچا کر نہ رکھا حالانکہ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس ایک مہمان بھی ٹھہرا ہوا تھا۔ آپ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے (وصالِ ظاہری کے) بعد کثرت سے روزے رکھا کرتی تھیں۔ جب افطار کا وقت ہوا تو خشک روٹی اور زیتون کے ساتھ روزہ افطار کیا۔ ایک عورت نے عرض کی: ''اے ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! جو مال آپ کو ہدیہ کے طور پر دیا گیا اگر آپ حکم دیتیں تو اس میں سے ایک درہم کا ہمارے لئے گوشت خرید لیا جاتا تا کہ ہم اسے کھاتیں۔'' فرمایا: ''یہی کھاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اُس میں سے ہمارے پاس کچھ بھی باقی نہیں بچا۔''

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو انگوروں سے بھری ہوئی کچھ ٹوکریاں ہدیہ کی گئیں۔ آپ نے انہیں بھی تقسیم کر دیا۔ خادمہ نے بتائے بغیر اس میں سے ایک ٹوکری اٹھا لی۔ جب رات ہوئی تو خادمہ وہ ٹوکری لے کر آئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' عرض کی: ''اے میری سردار! یا کہا: اے ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! میں نے ایک ٹوکری اپنے کھانے کے لئے اٹھا لی تھی۔'' فرمایا: ''تو نے ایک خوشہ کیوں نہ اٹھایا (پوری ٹوکری کیوں اٹھالی)؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس میں سے کچھ نہیں کھاؤں گی۔''

﴿1476﴾...... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے رضاعی بھائی حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید

---

(1)...... صفة الصفوة، الرقم: ١٢٧، عائشة بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما، ج٢، ص٢٢، مفهومًا۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغیر پائینچوں کا پاجامہ سی رہی تھیں۔ میں نے عرض کی: ''اے ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو (مال ودولت میں) وسعت عطا نہیں فرمائی؟'' فرمایا: ''جب تک کسی کی کوئی چیز قابلِ استعمال ہو تب تک اسے نئی نہیں لینی چاہئے۔'' (1)

﴿1477﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوضُحیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جب بھی نماز میں یہ آیتِ مقدسہ:

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ (پ۲۷، الطور:۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔

تلاوت کرتیں تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتیں: ''(یااللہ عَزَّوَجَلَّ!) مجھ پر بھی احسان فرما اور مجھے لُو کے عذاب سے بچا۔'' (2)

﴿1478﴾...... مروی ہے کہ ''ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جب بھی یہ آیتِ مبارکہ:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ (پ۲۲، الاحزاب:۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔

تلاوت کرتیں تو اس قدر روتیں کہ آنسوؤں سے دوپٹہ تر ہو جاتا۔'' (3)

﴿1479﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابی مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ بنت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حدیث بیان کی کہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک سانپ مارا تو انہوں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: ''بخدا! آپ نے ایک مسلمان (سانپ) کو قتل کیا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''اگر وہ سانپ مسلمان ہوتا تو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواج کے پاس نہ آتا۔'' کہا گیا کہ وہ آپ کے پاس اس وقت آیا جب آپ پردہ نشین تھیں۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا صبح جب

1...... الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، الرقم٤١٢٨، عائشة بنت ابی بکر الصدیق، ج٨، ص٥٨۔

2...... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، الحدیث:٢٠٩٢، ج٢، ص٣٧٥۔

الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عائشة، الحدیث:٩٠٩، ص١٨٥۔

3...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عائشة، الحدیث:٩١١، ص١٨٥۔

بیدار ہوئیں تو گھبرائی ہوئی تھیں، لہٰذا آپ نے 12 ہزار درہم راہِ خدا میں خیرات کرنے کا حکم دیا۔ (۱)

﴿1480﴾......ام المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے حضرتِ سیِّدُ نا عوف بن حارث بن طفیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی جائیداد فروخت کرنے کا ارادہ کیا تو حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''میں ضرور ان پر معاملات (یعنی خرید وفروخت) کرنے پر پابندی لگاؤں گا۔'' (جب اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اس بات کا پتا چلا تو) آپ نے نذر مانی کہ ''وصال فرمانے تک میں حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بات نہیں کروں گی۔'' چنانچہ، جب اسی حالت میں کچھ عرصہ گزرا تو حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے) ہر ایک کو سفارشی بنایا (تاکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بات کرنے پر راضی ہو جائیں) لیکن انہوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس قطع تعلقی پر میں گنہگار نہیں ہوں گی۔'' جب قطع تعلقی کو کافی عرصہ گزر گیا (۲) تو حضرتِ سیِّدُ نا مِسْوَر بن مَخْرَمہ اور حضرتِ سیِّدُ نا عبد الرحمٰن بن اَسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بات کی۔ چنانچہ، دونوں حضرات، حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرتِ سیِّدُ نا ابن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے لپٹ کر رونے لگے۔ آپ بھی بہت

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، رؤیا عائشة رضی اللہ عنہا، الحدیث: ۲، ج۷، ص۲۴۳۔

تذکرة الحفاظ للذهبی، الطبقة الاولی، ام المؤمنین عائشة رضی اللہ عنہا، ج۱، ص۲۶۔

2 ......شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ تین دنوں سے زیادہ مسلمان سے مفارقت جائز نہیں۔ ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے تین روز سے زیادہ ہجرت (مفارقت) کیوں کی؟ جواب یہ ہے کہ ہجرت کے معنی ملاقات کے وقت ترک کلام ہے ام المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کی عبداللہ بن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے اتنی مدت میں ملاقات ہی نہ ہوئی تھی اور نہ ہی ان کو سلام کہا گیا تھا جس سے انہوں نے اعراض کیا ہو اور عبداللہ بن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) بھی اجازت کے بغیر اُمّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے پاس نہ آئے تھے ایسی حالت کو ہجرت نہیں کہتے۔'' کچھ آگے جا کر فرماتے ہیں: ''بعض علما نے یہ جواب دیا ہے کہ عبداللہ بن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے جو بات کہی تھی وہ عقوق (نافرمانی) کے زمرہ میں آتی ہے اور اُمّ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کا عبداللہ (بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے ہجران (مفارقت) تادیب ادب سکھانے کے لئے تھا اور عاق (نافرمان) سے ہجرت کرنا مباح ہے۔'' واللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم!

(تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری، ج۹، ص۳۱۵تا۳۱۶)

روئیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور صلہ رحمی کا واسطہ دیا۔ جب دوسرے حضرات نے بھی اصرار کیا تو پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان سے بات کی پھر یمن کی طرف خادم بھیج کر 40 غلام خرید کر کفارے میں آزاد کئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے سنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنی نذر کو یاد کر کے رو پڑتیں یہاں تک کہ آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتیں۔ (۱)

﴿1481﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ایک لاکھ درہم کے عوض ایک گھر خریدا اور رقم ان کی طرف بھجوادی۔ شام تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس ان میں سے کوئی درہم باقی نہ بچا (تمام مال راہِ خدا میں خیرات کر دیا) اور خشک روٹی اور زیتون سے روزہ افطار کیا۔ خادمہ نے عرض کی: ''اے ام المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کاش! آپ ہمارے لئے ایک درہم کا گوشت خرید لیتیں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''تم نے مجھے یاد کیوں نہیں دلایا؟'' یا فرمایا: ''اگر تم مجھے یاد کرادیتیں تو میں ایسا کر لیتی۔'' (۲)

﴿1482﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بڑھ کر قرآنِ مجید، فرائض و واجبات، حلال و حرام، اشعار، عربوں کی رِوایات اور حسب و نسب کا جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔'' (۳)

علمِ طب میں مہارت:

﴿1483﴾...... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا کرتے تھے کہ ''اے امی جان! مجھے آپ کی فقاہت پر تعجب نہیں ہوتا کیونکہ آپ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ محترمہ اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صاحبزادی ہیں، نہ مجھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اشعار کا علم رکھنے اور عربوں کے حالات و واقعات جاننے پر کوئی تعجب ہوتا ہے

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الهجرة، الحدیث:۶۰۷۵-۶۰۷۳، ج۴، ص۱۱۹۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:۱۲۷، عائشة بنت ابی بکر الصدیق رضی الله عنهما، ج۲، ص۲۲، مفهومًا۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:۱۲۷، عائشة بنت ابی بکر الصدیق رضی الله عنهما، ج۲، ص۲۴۔

کیونکہ آپ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہزادی ہیں اور وہ (ان چیزوں کے متعلق) تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے تھے، البتہ مجھے آپ کی طبّی مہارت پر تعجب ہوتا ہے کہ یہ آپ کو کیسے، کہاں سے اور کیونکر حاصل ہوئی؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''اے عروہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عمر کے آخری ایام میں زہر دیا گیا تو آپ کے پاس (مختلف علاقوں سے) وفود آکر علاج تجویز فرماتے اور میں ان کے بیان کردہ طریقے کے مطابق آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علاج کرتی۔ اس لئے مجھے اس علم سے بھی آگاہی حاصل ہوگئی۔'' (۱)

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ بنتِ عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی صحابیات میں سے ہیں۔ آپ نماز، روزہ کی پابندی کرنے والی، نفس لوّامہ پر عتاب کرنے والی اور کتابی صورت میں جمع کئے گئے قرآنِ مجید کی وارث تھیں۔

مقامِ حفصہ:

﴿1484﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا قیس بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیکرِ حسن و جمال، بی بی آمنہ کے لعل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ بنتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو (ایک) طلاق دی تو جب آپ کے ماموں حضرتِ سیِّدُ نا قدامہ بن مظعون اور حضرتِ سیِّدُ نا عثمان بن مظعون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کے پاس آئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رونے لگیں اور کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خوش دلی سے طلاق نہیں دی ہے۔'' اتنے میں حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے آپ نے چادر اوڑھ لی تو مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے کہا ہے کہ میں حفصہ سے رجوع کرلوں کیونکہ یہ نماز، روزہ کی پابند ہیں اور جنت میں بھی میری زوجہ ہوں گی۔'' (۲)

---

(۱)......صفة الصفوة، الرقم:۱۲۷، عائشة بنت ابی بکر الصديق رضی الله عنهما، ج۲، ص۲٤۔

(۲)......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب نزول جبريل الفسخ طلاق حفصة، الحديث:٦٨١٧، ج٥، ص١٩۔

﴿1485﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''انہیں طلاق نہ دیجئے کیونکہ یہ نماز، روزہ کی پابند ہیں اور جنت میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ ہوں گی۔'' (۱)

﴿1486﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حُضور انور، شافعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ بنت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو (ایک) طلاق دی اور یہ بات امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو معلوم ہوئی تو اپنے سر پر مٹی ڈالتے ہوئے کہنے لگے کہ ''اس کے بعد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو عمر کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔'' اگلے روز حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ عمر پر رحم فرماتے ہوئے آپ کو حفصہ سے رجوع کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔'' (۲)

﴿1487﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے آپ رو رہی تھیں۔ پوچھا: ''تمہیں کس چیز نے رُلایا؟ (پھر خود ہی فرمایا:) شاید پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟'' (۳)

قرآنِ پاک جمع کرنے کی ابتدا:

﴿1488﴾...... حضرتِ سیِّدُنا خارجہ بن زید بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے قرآنِ مجید ایک جگہ جمع کرنے کا حکم دیا تو میں نے اسے چمڑے کے ٹکڑوں، ہڈیوں اور کھجور کی ٹہنیوں میں لکھ کر جمع کیا۔ جب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے اپنے پاس موجود ایک صحیفہ میں لکھ لیا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو وہ صحیفہ زوجۂ رسول ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۰۶، ج۲۳، ص۱۸۸۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۰۷، ج۲۳، ص۱۸۸۔

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۰۵، ج۲۳، ص۱۸۸۔

تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تھا۔ پھر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے گزارش کی کہ وہ صحیفہ مجھے عطا فرما دیں اور قسم کھائی کہ میں اسے واپس لوٹا دوں گا تو آپ نے صحیفہ ان کے سپرد کر دیا۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مُرَتَّب کردہ نئے صحیفے کا آپ کے صحیفے سے تقابل کیا پھر واپس انہیں لوٹا دیا جسے پا کر وہ بہت خوش ہوئیں اور امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو صحائف لکھنے کا حکم دیا۔ (امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت 45 ہجری میں) جب ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال ہوا (تو صحیفہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے سپرد کر دیا گیا اس وقت کے مدینے کے گورنر مروان بن حکم نے) حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو پیغام بھجوایا اور قسم دی کہ وہ صحیفہ مجھے دے دو۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صحیفہ اسے دے دیا تو مروان نے اسے دُھلوا دیا۔

ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیات میں سے ہیں۔ آپ خوفِ خدا رکھنے والی، رضائے الٰہی پر راضی رہنے والی، بہت زیادہ گڑگڑانے والی اور دین اسلام کی دعوت دینے والی تھیں۔

زوجیتِ مصطفٰے کا شرف:

﴿1489﴾......اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ مجھے قریش کے چند افراد نے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے اپنی بہن حَمْنَہ کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس مشورہ کے لئے بھیجا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اسے اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور نبی کی سنت سکھائے؟'' عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''زید بن حارثہ۔'' فرماتی ہیں: ''یہ سن کر حَمْنَہ کو بہت رنج ہوا اور عرض گزار ہوئی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام سے کرنا چاہتے ہیں؟'' پھر حَمْنَہ نے مجھے آ کر بتایا تو مجھے حَمْنَہ سے بھی زیادہ رنج ہوا اور میں نے اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ کہے تو اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مقدسہ نازل فرمائی:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا

(پ ٢٢، الاحزاب:٣٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللّٰہ و رسول کچھ حکم فرمادیں (تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار رہے)۔

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں پیغام بھیجا اور عرض کی: ''میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگتی اور اللّٰہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت بجا لاتی ہوں۔آپ جو مناسب سمجھیں حکم فرمادیں۔'' چنانچہ، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ میرا نکاح فرمادیا۔ میں حضرتِ زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر زبان درازی کرجاتی تھی۔ انہوں نے بارگاہِ رسالت میں میری شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری سرزنش فرمائی۔لیکن میں نے پھر بھی ان کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کیا انہوں پھر شکایت کی۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''اپنی زوجہ کو اپنے پاس روکے رکھو اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔'' انہوں نے عرض کی: ''میں اسے طلاق دیتا ہوں۔'' فرماتی ہیں: حضرتِ زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھے طلاق دے دی۔ جب میری عدت گزر گئی تو مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ (بغیر پیغام بھیجے) ایک دن رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ میرے سر کے بال کھلے ہوئے تھے۔ میں سمجھ گئی کہ آسمان سے کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ چنانچہ، میں نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (کیا) بغیر پیغامِ نکاح اور گواہوں کے (میرا آپ کے ساتھ نکاح ہوگیا ہے؟) ارشادفرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے نکاح فرمایا اور حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام گواہ ہیں۔'' (1)

﴿1490﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ بن طُہمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات پر فخر کرتے ہوئے فرمایا کرتی تھیں کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے

---

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث:١٠٩، ج٢٤، ص٣٩۔

آسمانوں میں میرا نکاح فرمایا اور مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ولیمہ میں روٹی اور گوشت کھلایا۔'' (1)

﴿1491﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عدت ختم ہوگئی تو سرکارِ والا تبار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ''جاؤ! اور زینب سے میرا تذکرہ کرو۔'' (حضرتِ زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:) جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اس بات کا حکم دیا تو یہ بات مجھ پر بہت گراں گزری۔ (بہرحال) میں حضرتِ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گیا اور گھر کی طرف پیٹھ کرکے کہا: ''اے زینب! رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا ہے کہ میں تمہارے سامنے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کروں۔'' حضرتِ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: ''میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کروں گی جب تک میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مشورہ نہ کرلوں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مسجد بیت (یعنی گھر میں موجود نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں تشریف لے گئیں۔ پس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی۔

(پ۲۲، الاحزاب:۳۷)

چنانچہ، حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بغیر اجازت آپ کے پاس آنا شروع کردیا۔ (2)

فضیلتِ زینب بزبانِ عائشہ:

﴿93-1492﴾...... اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ''ازواجِ مطہرات میں سے حضرتِ زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میری ہم پلہ تھیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی پرہیزگاری کے سبب انہیں (خطا و لغزش) سے محفوظ رکھا اور میں نے ان سے بڑھ کر کسی ایسی عورت کو نہیں دیکھا جو بکثرت بھلائی کرنے والی، زیادہ صدقہ کرنے والی، صلہ رحمی کرنے والی اور ہر اس عمل میں کہ جس کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل ہو زیادہ کوشش کرنے والی ہو۔ (ان میں تمام خوبیاں موجود تھیں) سوائے اس کے کہ غصہ کی تھوڑی تیز تھیں (یعنی غصہ جلد آجاتا تھا) لیکن جلد ہی

---

1 ...... کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل ازواجه......الخ، الحدیث: ۳۷۸۰۰، ج۱۳، ص۳۰۳، بتغیر قلیل۔

2 ...... صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب زواج زینب بنت جحش......الخ، الحدیث: ۱۴۲۸، ص۷۴۵، بتغیر قلیل۔

راضی ہوجایا کرتی تھیں۔'' (1)

اَوَّاہ سے مراد:

﴿1494﴾...... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ بنتِ حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مہاجرین کی ایک جماعت میں مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ ازواجِ مطہرات میں سے کسی نے کوئی پیغام بھیجا اس وقت بارگاہِ رسالت میں صرف قریبی رشتہ دار ہی تھے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی تمام ازواج کو عطیات دے چکے تو ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ازواجِ مطہرات میں سے ہر ایک اپنے بھائی یا باپ یا کسی نہ کسی قریبی رشتہ دار کو آپ کے پاس دیکھ رہی ہے۔ لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے سامنے اس (بابرکت ذات رب العالمین) کا تذکرہ کیجئے جس نے آپ سے میرا نکاح کیا۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے اس طرز گفتگو پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ڈانٹا تو انہوں نے کہا: ''اے عمر! مجھے کچھ نہ کہئے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر آپ کی بیٹی ہوتی تو آپ اِس پر راضی نہ ہوتے (یعنی اس انداز سے پیش نہ آتے)۔'' تو حضور نبیِٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ اَوَّاہ ہے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَوَّاہ سے کیا مراد ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''خشوع وخضوع اور عاجزی اختیار کرنے والی۔'' پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾ (پ ۱۱، التوبۃ: ۱۱۴) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنے والا متحمل ہے۔ (2)

﴿1495﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا برہ بنت رافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب عطیات دینے کا وقت آیا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنت جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف عطیہ بھیجا ہماری موجودگی میں وہ عطیہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' عرض کی گئی: ''یہ وہ عطیہ ہے جو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کی طرف بھیجا

1 ......سنن النسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب الرجل......الخ، الحدیث: ۳۹۵۰، ص ٦٤٥۔

2 ...... کتاب الزهد لابن مبارک، الجزء التاسع، الحدیث: ۱۱۵۳، ص ٤٠٥، باختصار۔

ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ کی مغفرت فرمائے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھ سے زیادہ میری دیگر بہنیں اس کی مستحق ہیں۔'' عرض کی گئی: ''یہ سارا آپ کے لئے ہے۔'' فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰہ! کیا تم میرے اور اس عطیہ کے درمیان چادر یا کپڑا حائل کرسکتی ہو؟ اسے رکھ کر اس پر کپڑا ڈال دو۔'' پھر فرمایا: ''اس میں سے لو اور میرے فلاں رشتہ دار اور فلاں یتیموں کو دے آؤ۔'' حتی کہ کپڑے کے نیچے تھوڑی سی رقم باقی بچی۔ حضرتِ سیِّدَتُنا برہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کہتی ہیں: ''جب ہم نے کپڑے کے نیچے والی رقم اٹھائی تو وہ 80 سے کچھ زائد درہم تھے۔ پھر اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس سال کے بعد امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے مجھے پھر کبھی عطیہ نہ ملے۔'' چنانچہ، ازواجِ مطہرات میں سے سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا ہی کا وصال ہوا۔ (1)

لمبے ہاتھوں والی:

﴿1496﴾...... اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ازواجِ مطہرات سے ارشاد فرمایا: ''میرے بعد تم میں سب سے پہلے لمبے ہاتھوں والی کا وصال ہوگا۔'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد جب ہم جمع ہوتیں تو اپنے ہاتھ دیوار کے ساتھ لگا کر ناپتی تھیں۔ ہم اسی طرح کرتی رہیں یہاں تک کہ سب سے پہلے حضرتِ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا کا وصال ہوا حالانکہ ان کا قد چھوٹا تھا اور ہم میں سے کسی سے زیادہ لمبی بھی نہیں تھیں تو میں نے جان لیا کہ لمبے ہاتھ والی سے مراد کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والی تھی۔ اُمّ المؤمنین حضرتِ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہَا ہنرمند خاتون تھیں۔ اپنے ہاتھ سے چیزیں بناتیں اور ان سے حاصل ہونے والی رقم راہِ خدا میں صدقہ کر دیا کرتی تھیں۔'' (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

---

(1)......الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، الرقم:٤١٣٢، زینب بنت جحش، ج٨، ص٨٦، برّہ بنت رافع بدلہ برزہ بنت رافع۔

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث:١٣٧، ج٢٤، ص٥٠۔
الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللّٰہ، الرقم:٤١٣٢، زینب بنت جحش، ج٨، ص٨٥۔

ام المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا صفیہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیات میں سے ہیں۔ آپ متقی و پرہیزگار، خوفِ خدا میں بکثرت آنسو بہانے والی اور پاکیزہ صفات کی مالک تھیں۔

مقامِ صفیہ:

﴿1497﴾...... حضرتِ سیّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو خبر ملی کہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں اسرائیلی کی بیٹی کہا ہے تو آپ رونے لگیں۔ اتنے میں مکی مدنی سرکار، دو جہاں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے اور آپ کو روتا دیکھ کر استفسار فرمایا: ”کیا ہوا؟“ عرض کی: ”حضرتِ حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مجھے اسرائیلی کی بیٹی کہا ہے۔“ ارشاد فرمایا: ”بے شک تم نبی (یعنی حضرتِ ہارون عَلَیْہِ السَّلَام) کی بیٹی ہو۔ تمہارے چچا (یعنی حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) بھی نبی تھے اور (تم) نبی کی زوجہ ہو تو پھر حفصہ تم پر کیسے فخر کرسکتی ہے؟“ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ام المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: ”اے حفصہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو (اور ایسی بات نہ کہو)۔“ (1)

﴿1498﴾...... حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا صفیہ بنت حیی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حجرہ کے قریب جمع ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سجدے کرنے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں آواز دے کر فرمایا: ”یہ سجود و تلاوت قرآن ہے تو پھر رونا کہاں گیا؟“ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحديث: ١٢٣٩٥، ج٤، ص٢٧٣۔
المصنف لعبدالرزاق، الباب ازواج النبي، الحديث: ٢١٠٨٦، ج١٠، ص٣٥٦۔

2 ......المصنف لابن ابي شيبة، كتاب الزهد، باب ما قالوا في البكاء من خشية الله، الحديث: ١١، ج٨، ص٢٩٨۔

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا بھی صحابیات میں سے ہیں۔آپ ہمیشہ سچ بولنے والی، کثرت سے ذِکرُ اللّٰہ کرنے والی اور صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔

عذابِ الٰہی سے پناہ:

﴿1499﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ محترم فرماتے ہیں کہ ''میں حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز ادا فرما رہی تھیں۔میں نے آپ کو یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرتے سنا:

فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیۡنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوۡمِ ﴿۲۷﴾ (پ۲۷، الطور:۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللّٰہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔

پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے پناہ مانگنے لگیں۔میں وہاں کھڑا رہا اور وہ عذاب سے پناہ مانگتی رہیں۔جب بہت دیر ہوگئی تو میں بازار چلا گیا۔واپس لوٹا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا ابھی تک رو رو کر عذابِ الٰہی سے پناہ مانگ رہی تھیں۔'' (۱)

ذاتُ النِّطاقین:

﴿1500﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا فرماتی ہیں کہ جب حضور نبیِّ مُکَرَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا تو میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے گھر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے زادِ راہ تیار کیا۔والدِ محترم نے فرمایا: ''زادِ راہ کو لٹکانے اور مشکیزہ باندھنے کے لئے رسی تلاش کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میرے پاس اپنے کمر بند کے سوا کچھ نہیں۔'' فرمایا: ''وہی لے آؤ۔'' میں نے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک سے زادراہ اور دوسرے سے مشکیزہ باندھا۔اسی وجہ سے مجھے ذات النطاقین (یعنی دو کمر بند والی) کہا جاتا ہے۔'' (۲)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، فی الرجل یصلی فیمر بآیۃ......الخ، الحدیث:۳، ج۲، ص ۱۱۵۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث اسماء بنت ابی بکر، الحدیث:۲۶۹۹٤، ج۱۰، ص۲٦۸، بتغیر قلیل۔

﴿1501﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتی ہیں کہ جب حُسنِ اَخلاق کے پیکر،محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت کے لئے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ نکلے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا سارا مال ساتھ لے لیا جو پانچ یا چھ ہزار درہموں پر مشتمل تھا۔جب تمام مال لے کر تشریف لے گئے تو میرے دادا حضرتِ سیِّدُنا ابوقحافہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے پاس آئے اس وقت وہ نابینا تھے۔انہوں نے کہا:''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!میرا خیال ہے کہ ابوبکر نے اپنے آپ اور اپنے مال سے تمہیں محروم کردیا ہے؟''میں نے کہا:''نہیں!اے دادا جان!(ایسی بات نہیں)وہ ہمارے لئے کافی مال چھوڑ گئے ہیں۔''چنانچہ،میں نے کچھ پتھر لئے اور انہیں کمرے میں موجود روشندان میں جہاں والدِ محترم مال رکھا کرتے تھے رکھ کر ان پر کپڑا ڈال دیا اور دادا جان کا ہاتھ پکڑ کر کہا:''دادا جان!اپنا ہاتھ اس مال پر رکھ کر دیکھیں۔''انہوں نے اس پر ہاتھ رکھا اور کہا:''کوئی بات نہیں اگر وہ تمہارے لئے اتنا مال چھوڑ گئے ہیں تو بہت اچھا کیا کہ اس سے تمہارا گزارہ ہوسکتا ہے۔''فرماتی ہیں:''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!والدِ محترم نے ہمارے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا لیکن میں نے یہ حیلہ صرف دادا کو تسلی دینے کے لئے کیا تھا۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت کرتے ہیں کہ جب سرکارِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لے گئے تو قریش کا ایک گروہ ہمارے پاس آیا ان میں ابوجہل بھی تھا۔وہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان کے دروازے پر آکر کھڑے ہوگئے۔میں ان کے پاس گئی تو انہوں نے پوچھا:''اے ابوبکر کی بیٹی!تیرے والد کہاں ہیں؟''میں نے کہا:''بخدا!مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں۔''فرماتی ہیں:''خبیث انسان ابوجہل نے میرے منہ پر اس زور کا تھپڑ مارا کہ میرے کان کی بالی گرگئی،پھر وہ لوگ واپس لوٹ گئے۔''[1]

موت میں عافیت ہے:

﴿1502﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت سے دس دن پہلے میں ان کے ساتھ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

[1] ...... کنز العمال،کتاب الھجرتین،الحدیث:۳۶۳۰۹،ج۱۶،ص۲۹۰۔

کے پاس گیا ان دنوں آپ بیمار تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''آپ خود کو کیسا پاتی ہیں؟'' فرمایا: ''کافی تکلیف میں مبتلا ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''بے شک موت میں عافیت ہے۔'' انہوں نے فرمایا: ''شاید تم چاہتے ہو کہ میں مر جاؤں اسی لئے اس کی تمنا کر رہے ہو ایسا نہ کرو۔'' پھر حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف متوجہ ہو کر ہنس پڑیں اور فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس وقت تک موت کی متمنی نہیں ہوں جب تک تمہارا کچھ نہ کچھ فیصلہ نہ ہو جائے یعنی یا تو تمہیں شہید کر دیا جائے تو میں تمہیں باعثِ ثواب سمجھوں گی یا فتح حاصل ہو جائے تو تم سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ اس بات سے بچنا کہ اگر تم پر جاگیریں پیش کی جائیں تو ہرگز موافقت نہ کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ موت کے خوف سے انہیں قبول کر لو۔''

(راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرتِ سیِّدُنا ابن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (موت کو عافیت کہہ کر) اس بات سے کنایہ لیا تھا کہ انہیں قتل کر دیا جائے گا اور یہ خبر حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غمزدہ کرے گی کیونکہ اس وقت ان کی عمر 100 سال تھی۔ (1)

سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا صبر:

﴿1503﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ایوب عبداللہ بن ابی مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ دشمنوں نے عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو الٹا سولی پر لٹکا دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو میرے حوالے نہ کر دیا جائے۔ انہیں غسل دیا جائے۔ خوشبو لگا کر کفن پہنایا جائے اور پھر دفن کر دیا جائے۔'' کچھ ہی دیر بعد عبدالملک کا خط آیا کہ عبداللہ کی لاش ان کے گھر والوں کے سپرد کر دی جائے۔ چنانچہ، انہیں حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس لایا گیا پھر غسل دے کر پاک وصاف کر کے خوشبو لگا کر دفن کر دیا گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دفنانے کے بعد صرف تین

1...... المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الامراء، الحدیث: ۱۴۳، ج۷، ص ۲۷۳۔
الادب المفرد، باب هل یکون قول المریض "انی وجع" شکایة ؟، الحدیث: ۵۱۸، ص ۶۹۰۔

دن زندہ رہیں۔ (۱)

ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک ظالم:

﴿1504﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنی چند باندیوں کے ہمراہ تشریف لائیں اس وقت ان کی بینائی ختم ہوچکی تھی۔ پوچھا: ''حَجَّاج کہاں ہے؟'' ہم نے کہا: ''وہ یہاں نہیں ہے۔'' فرمایا: ''اسے کہنا وہ ان ہڈیوں کو ہمارے حوالے کردے کیونکہ میں نے سنا ہے کہ ''حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُثْلَہ کرنے (یعنی ہاتھ، پاؤں، ناک، کان وغیرہ کاٹنے) سے منع فرمایا ہے۔'' ہم نے کہا: ''وہ آئے گا تو ہم اسے بتا دیں گے۔'' فرمایا: وہ آئے تو اسے یہ بھی بتا دینا کہ ''میں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''بے شک قبیلہ ثقیف میں ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک ظالم ہوگا(۲)۔'' (۳)

حضرتِ سیِّدَتُنا رُمَیصاء اُم سُلَیم

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا رُمَیصاء اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بہت سی جنگوں اور غزوات میں مسلمانوں کی طرف سے نیزہ زنی کی۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: آرام طلبی وخواہشات کو ترک کرنے اور مصائب وآلام پر صبر کرنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

---

(۱)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الامراء، الحدیث: ۱۴۲، ج۷، ص۲۷۳۔

(۲)...... حضرتِ سیِّدُنا امام یحیٰی بن شرف نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ کَذَّاب سے مراد مختار ثقفی ہے جو کہ بہت بڑا جھوٹا تھا اس کی سب سے بڑی برائی یہ تھی کہ وہ اس بات کا دعویٰ کرتا تھا کہ میرے پاس حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آتے ہیں اور علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا اس بات پر اجماع ہے کہ حدیث مبارک میں کَذَّاب سے مختار بن ابوعبیدہ ثقفی اور مُبِیْر (یعنی ظالم) سے حَجَّاج بن یوسف مراد ہے۔ (شرح المسلم للنووی، کتاب الفضائل، باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرها، ج۸، جز۱۶، ص۱۰۰)

(۳)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۷۱، ج۲۴، ص۱۰۰۔

المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب اهانۃ الحجاج......الخ، الحدیث: ۶۳۹۸، ج۴، ص۷۱۶، ملتقطًا۔

﴿1505﴾...... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا اور میں نے خود کو حضرتِ ابوطلحہ کی زوجہ رُمَیصاء کے پاس پایا۔'' (۱)

صبر ہو تو ایسا:

﴿1506-7﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحبزادے جو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطن سے تھے بیمار ہوگئے اور اسی بیماری میں فوت ہوگئے تو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں کپڑے سے ڈھانپ دیا پھر حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے حسبِ سابق رات کا کھانا تیار کرنے لگیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر آئے اور بچے کے بارے میں پوچھا تو زوجہ نے عرض کی: ''اچھے حال میں ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔ زوجہ نے کھانا پیش کیا۔ پھر اٹھیں اور بناؤ سنگھار کیا جس طرح بیویاں شوہروں کے لئے کرتی ہیں تو حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حقِ زوجیت ادا کیا۔ جب صبح ہوئی تو زوجہ نے عرض کی: ''اے ابوطلحہ! آپ کا آلِ فلاں کے بارے میں کیا خیال ہے کہ جنہوں نے کوئی چیز ادھار لی ہو اور اس سے پوری طرح نفع حاصل کر چکے ہوں، جب ان سے واپسی کا مطالبہ کیا جائے تو ان پر گراں گزرے۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''ادھار لینے والوں نے انصاف نہیں کیا۔'' زوجہ نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امانت تھی جسے اب اس نے واپس لے لیا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (۲) پڑھا۔ جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور نبیِّ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (انہیں دیکھتے ہی) ارشاد فرمایا: ''اے ابوطلحہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری گزشتہ رات میں برکت عطا فرمائے۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطن سے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پیدا ہوئے۔ (۳)

---

1. ......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر......الخ، الحدیث: ٣٦٧٩، ج٢، ص ٥٢٥۔
2. ......ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔
3. ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس ابن مالك، الحديث: ١٢٠٢٨، ج٤، ص ٢١١، بتغير قليل۔

دعائے مصطفٰے کی برکت:

﴾1508-9﴿...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا پھر وہ بیمار ہوگیا اور بیماری بڑھتی گئی حتی کہ فوت ہوگیا۔ اس کے انتقال کے وقت حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں تھے اور مغرب کی نماز ادا فرما کر واپس لوٹے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر گھر کے ایک کونے میں رکھ دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بچے کی طرف بڑھے تو زوجہ محترمہ نے عرض کی: ''میں آپ کو اپنے حق کا واسطہ دیتی ہوں کہ اس کے قریب مت جائیے کیونکہ یہ جب سے بیمار ہوا ہے آج کی رات پہلے سے بہت بہتر ہے۔'' پھر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شام کا کھانا پیش کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھانا تناول فرمایا پھر زوجہ محترمہ صحبت کی غرض سے خوشبو وغیرہ لگا کر آپ کے قریب ہوگئیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حق زوجیت ادا کر چکے تو زوجہ محترمہ نے عرض کی: ''ان پڑوسیوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنے پڑوسیوں کو کوئی چیز ادھار دیں اور وہ یہ سمجھیں کہ انہوں نے یہ چیز ان کے پاس چھوڑ دی (یعنی ان کی ملک کردی) ہے۔ جب وہ اس چیز کا مطالبہ کریں تو کیا ان کے لئے جائز ہے کہ اس میں رغبت ہونے کی وجہ سے اسے واپس نہ کریں؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''(اگر ایسا کیا تو) انہوں نے بہت بُرا کیا۔'' زوجہ نے عرض کی: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فلاں بچہ آپ کو عاریتاً دیا تھا اب اس نے اسے واپس لے لیا ہے اور وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔'' اگلے روز صبح کے وقت حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کیا تو حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (انہیں دعا سے نوازتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں) عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کی گزشتہ رات میں برکت عطا فرما۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطن سے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابی طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پیدا ہوئے (راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے مسجد میں ان کے سات بیٹے دیکھے جو سب کے سب قاریِ قرآن تھے)۔ (1)

---

(1)...... صحیح البخاری، کتاب العقیقۃ، باب تسمیۃ المولود......الخ، الحدیث: ۵۴۷۰، ج۳، ص۵۴۷۔

دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ماجاء فی دعائہ......الخ، ج۶، ص۱۹۹۔

سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا کا حق مہر:

﴾1510-11-12-13﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو نکاح کا پیغام بھیجا اور اس معاملہ میں ان سے بات چیت کی تو انہوں نے کہا: ''اے ابوطلحہ! آپ جیسے لوگوں کے پیغام کو رد نہیں کیا جاسکتا لیکن آپ مسلمان نہیں ہیں جبکہ میں مسلمان ہوں۔ لہٰذا میرا آپ سے نکاح نہیں ہوسکتا۔'' انہوں نے پوچھا: ''تمہارا مہر کیا ہے؟'' کہا: ''میرا مہر کیا ہوسکتا ہے؟'' کہا: ''سونا چاندی۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے کہا: ''مجھے سونے چاندی کی ضرورت نہیں میں تو یہ چاہتی ہوں کہ آپ اسلام قبول کرلیں۔'' پوچھا: ''اس معاملے میں کون میری مدد کرے گا؟'' کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔'' ابوطلحہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاش میں نکل پڑے اس وقت آپ صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے جھرمٹ میں جلوہ فرما تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب انہیں آتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''ابوطلحہ اپنی پیشانی میں اسلام کی چمک لئے آرہا ہے۔'' چنانچہ، انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کی ساری گفتگو عرض کردی۔ پھر اسی مہر (یعنی قبولِ اسلام) پر آپ نے ان سے نکاح کرلیا۔

حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں: ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی مہر اس سے بھی عظیم الشان ہو۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا قبولِ اسلام کے مہر ہونے پر راضی ہوگئیں اور دونوں کا نکاح ہوگیا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا بہت خوبصورت تھیں اور آنکھوں میں ہلکی سی زردی بھی تھی۔ [1]

سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا کا جذبۂ جہاد:

﴾1514-15﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے کہ غزوۂ حنین کے دن حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے ہمراہ تھیں اور ان کے پاس ایک خنجر تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے دریافت فرمایا: ''اے اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا! یہ کیا ہے؟'' عرض کی: ''میں اسے اس لئے

---

1 ......السنن الکبری، کتاب الجنائز، باب الرغبة......الخ، الحدیث: ۷۱۳۰، ج۴، ص۱۰۹۔

لائی ہوں کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو اس کے ذریعے اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔" حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: "یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے سنا کہ اُمِّ سُلَیْم کیا کہہ رہی ہیں؟" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے اُمِّ سُلَیْم! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بڑے عمدہ طریقے سے ہماری کفایت فرمائی۔" (۱)

مجاہدین کی خدمت کا جذبہ:

﴿1516﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "میں نے غزوۂ اُحد کے دن اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے پائینچے اوپر کئے ہوئے تھے۔ اچانک میری نظر پڑی تو میں نے ان کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھی (۲)۔ وہ دونوں پانی سے بھرے مشکیزے پیٹھ پر اٹھا کر لاتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتی تھیں۔" (۳)

مجھے اس پر رحم آتا ہے:

﴿1517﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ازواج مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے گھروں کے علاوہ صرف حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو ارشاد فرمایا: "اس کا بھائی میرے ساتھ شہید ہوا ہے اس لئے مجھے اس پر رحم آتا ہے۔" (۴) (۵)

---

1 ...... صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة النساء مع الرجال، الحديث: ٤٦٨٠، ص ١٠٠٢۔

2 ...... اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اس قول کہ "میں نے ان کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھی" سے بے پردگی کا احتمال ہو رہا ہے تو اس کی کیا توجیہ ہوگی؟ جواب: حضرتِ سیِّدُنا امام یحییٰ بن شرف نووی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ ابھی پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا یا (اگر حکم نازل ہو چکا تھا تو) حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نظر بلاقصد اچانک پڑ گئی تھی اور بلاقصد غیر محرم پر نظر پڑ جائے تو اس پر مواخذہ نہیں۔" (عمدة القاری شرح صحيح البخاری، تحت الحديث: ٢٨٨٠، ج١٠، ص ٢٠٠، ملخصًا، دار الفكر بيروت)

3 ...... صحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة النساء......الخ، الحديث: ٢٨٨٠، ج١، ص ٢٧٥۔

4 ...... صحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من جهز......الخ، الحديث: ٢٨٤٤، ج٢، ص ٢٦٧۔

5 ...... حضرتِ سیِّدُنا امام یحییٰ بن شرف نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ "حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حَرَام بنتِ مِلحان ......

مشکبار پسینہ:

﴾1518﴿...... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے قیلولہ فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسینہ آیا تو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ایک بوتل لے آئیں اور پسینہ اس میں بھرنے لگیں اسی دوران مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہوگئے اور ارشاد فرمایا: ''اے اُمِّ سُلَیْم! کیا کر رہی ہو؟'' عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ آپ کا پسینہ مبارکہ ہے اسے ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے کیونکہ یہ خوشبو سے بھی زیادہ مشکبار ہے۔'' (1)

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حرام بِنتِ مِلحان

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا ام حرام بنت مِلحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ نیک خصلت، سمندری لشکر میں منصب شہادت پر فائز ہونے والی اور مشاہدۂ جنت کی مشتاق تھیں۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے، ایثار کا جذبہ رکھنے اور نیک لوگوں کی خدمت کا شرف حاصل کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

بشارتِ مصطفٰے:

﴾20-1519﴿...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کبھی قباء کی جانب تشریف لے جاتے تو حضرت سیِّدُنا عبادہ بن

......اور حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما دونوں آپس میں بہنیں اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خالائیں اور محرم تھیں باعتبارِ رضاعت یا نسب کے، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ان کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا جائز تھا۔ اسی وجہ سے ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے علاوہ خاص طور پر صرف انہیں کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔''
(شرح المسلم للنووی، کتاب الفضائل، باب فضائلِ ام سلیم، ام انس بن مالك و بلال، ج۸، جز۱۶، ص ۱۰)

(1)......صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم......الخ، الحدیث: ۲۳۳۱۔۲۳۳۲، ص ۱۲۷۲۔

صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ محترمہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حرام بنتِ مِلْحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ہاں قیام فرماتے[1]۔ ایک دن تشریف لے گئے تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کچھ کھانے کو پیش کیا پھر بیٹھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر میں جوئیں[2] دیکھنے لگیں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے جو اس سمندر کی فراخی میں سوار ہوں گے جیسے بادشاہ یا (فرمایا) بادشاہ کے تخت پر بیٹھنے کی طرح۔'' میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے دعا فرمائی، پھر آرام فرمانے لگے۔ کچھ دیر بعد پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: ''کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کئے گئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مجاہدانہ شان سے۔'' جیسا کہ پہلی بار فرمایا تھا۔ میں نے عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرما دے۔'' ارشاد فرمایا: ''تم پہلوں میں سے ہو۔'' چنانچہ، حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانہ (گورنری) میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سمندری سفر پر روانہ ہوئیں۔ جب لوٹیں تو سواری پر سوار ہوتے وقت گر کر وصال فرما گئیں۔[3]

---

1 ...... حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حرام بنتِ مِلْحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا باعتبارِ رضاعت یا نسب کے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خالہ تھیں۔ (ماخوذ از شرح المسلم للنووی، ج۸، جز۱۶، ص۱۰)

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 79** پر ام المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مروی حدیث مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سر یا کپڑوں میں جوئیں پڑتی نہ تھی ہاں دوسرے کی چڑھ جاتی تھیں وہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنے کپڑوں سے صاف کرتے تھے اور اُمِّ حرام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سر شریف سے نکالتی تھیں۔ ہاں مکھی جسمِ پاک پر نہیں بیٹھتی تھی، مچھر حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو ایذا نہ دیتے تھے۔

3 ......صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الغزو فی البحر، الحدیث: ۱۹۱۲، ص۱۰۵۸۔۱۰۵۹۔

شرح المسلم للنووی، کتاب الامارۃ، باب فضل الغزو فی البحر، ج۷، جز۱۳، ص۵۹۔

﴿1521﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عمیر بن اسود عَنْسِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا اس وقت وہ حمص کے ساحل پر موجود ایک خیمے میں قیام پذیر تھے۔ ان کی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا ام حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ان کے ساتھ تھیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا ام حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہمیں ایک حدیث سنائی کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''میری امت کا پہلا گروہ جو سمندر کے راستے جہاد کرے گا وہ جنتی ہے۔'' میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں بھی ان میں ہوں گی؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! تم بھی ان میں ہوگی۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا ثور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے دورانِ سفر سمندر میں حضرتِ سیِّدَتُنا ام حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ حدیث بیان کرتے سنا۔'' حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے قاقیس کے ساحل پر حضرتِ سیِّدَتُنا ام حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قبر دیکھی اور وہاں کچھ دیر قیام بھی کیا۔'' (2)

اَہلِ قُبْرُص کا عقیدہ:

﴿1522﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن غاز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حرام بنتِ مِلْحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قبر قبرص کے مقام پر ہے اور وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ نیک خصلت عورت کی قبر ہے۔'' (3)

حضرتِ سیِّدَتُنا ام وَرقہ انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا ام وَرقہ انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ شہیدہ وقاریہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر انہیں شرفِ ملاقات سے نوازتے تھے۔

شہیدہ:

﴿1523﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن عبد اللّٰہ جُمَیْع کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدَتُنا ام وَرقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو شرفِ ملاقات سے نوازنے کے لئے

---

(1) ......صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب ما قیل فی قتال الروم، الحدیث: ۲۹۲۴، ج۲، ص۲۸۸۔

(2) ......دلائل النبوة للبیهقی، باب ماجاء فی اخبار النبی......الخ، ج۶، ص۴۵۲۔

(3) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۱۶، ج۲۵، ص۱۳۰۔

تشریف لے جایا کرتے اور انہیں شہیدہ کے نام سے یاد فرماتے تھے۔ انہوں نے قرآنِ مجید یاد کر رکھا تھا۔ جب پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ بدر کے لئے تشریف لے جانے لگے تو حضرتِ سیِّدَتُنا ام ورقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ''مجھے بھی جہاد میں جانے کی اجازت عطا فرما دیجیے! میں زخمیوں کا علاج اور مریضوں کی تیمارداری کروں گی۔ شاید (اسی خدمت کی وجہ سے) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی شہادت کے منصب پر فائز فرما دے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے شہادت تیرے لئے مقدر فرما دی ہے۔'' چنانچہ، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانہ خلافت میں حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ورقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ایک مدبر[۱] غلام اور لونڈی نے ان پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ جب امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا گیا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا ام ورقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کے غلام اور لونڈی نے شہید کر دیا ہے تو آپ نے فرمایا: ''مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سچ فرمایا۔ آپ (صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے) فرمایا کرتے تھے کہ چلو شہیدہ سے ملنے چلیں۔'' [۲]

حضرتِ سیِّدَتُنا ام سَلِیط انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

خوب محنت کرنے والی غازیہ حضرتِ سیِّدَتُنا ام سَلِیط انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ نے حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں غزوۂ اُحد میں شرکت کی اور خوب محنت کی۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی تھیں۔

عمدہ قسم کی چادر:

﴿1524﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثعلبہ بن ابی مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر

❶...... دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد دوم صفحہ 290 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: مدبر اوس کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ (آقا) نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مر جاؤں یا جب میں مروں تو تُو آزاد ہے غرض اسی قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اوس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہے۔

❷......السنن الکبری للبیهقی، کتاب الصلاة، باب اثبات امامة المرأة، الحدیث:۵۳۵۳، ج۳، ص۱۸۶۔

فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اہلِ مدینہ کی عورتوں میں چادریں تقسیم فرمائیں تو ایک عمدہ قسم کی چادر بچ گئی۔ حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! یہ چادر آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم بنت علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو عطا فرمادیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرتِ اُمِّ سَلِیط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اس کی زیادہ حقدار ہیں کیونکہ وہ انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور غزوۂ احد کے دن ہمارے لئے (پانی کے) مشکیزے بھر کر لاتی تھیں۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ بنت قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

نیک سیرت خاتون حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ بنت قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی صحابیہ ہیں۔

حلال میں برکت ہے:

﴿1525﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبید سَنُوطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ بنت قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس گئے اور عرض کی: ''اے اُمِّ محمد! ہمیں حدیث سنائیے۔'' ان کے شوہر کہنے لگے: ''اے اُمِّ محمد! تم جو حدیث بیان کرنا چاہتی ہو اس میں خوب غور وفکر کرلو کیونکہ بغیر دلیل وثبوت کے حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (طرف منسوب کرکے) حدیث بیان کرنا سخت گناہ ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے کہا: ''میرے لئے برا ہو کہ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (طرف منسوب کرکے) ایسی حدیث بیان کروں جس سے تمہیں تو فائدہ ہو جبکہ میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف جھوٹ منسوب کروں۔'' (پھر فرمایا:) میں نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''دنیا لذیذ اور سرسبز وشاداب ہے جو شخص حلال (ذرائع سے) مال کماتا ہے اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور بہت سے لوگ نفسانی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مال میں تصرف کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے جہنم کی آگ ہوگی۔'' (۲)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الجھادو السیر، باب حمل النساء......الخ، الحدیث: ۲۸۸۱، ج۲، ص۲۷۶۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۵۷۷، ج۲۴، ص۲۲۷۔

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عَمارَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمَارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے بیعت عقبہ میں شرکت کی اور کفار کے ساتھ جہاد بھی کیا۔ آپ بہت محنت وکوشش کرنے والی، نماز وروزہ کی پابند اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنے والی خاتون تھیں۔

﴿1526﴾...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ بیعت عقبہ کے موقع پر دو عورتوں نے حاضر ہوکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس پر بیعت کی۔ ان میں سے ایک اُمِّ عُمَارہ حضرتِ سیِّدَتُنا نُسَیْبَہ بنتِ کعب بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ انہوں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ مختلف غزوات میں شرکت کی۔ غزوۂ اُحد میں اپنے شوہر حضرتِ سیِّدُنا زید بن عاصم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دو بیٹوں حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن زید اور حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ہمراہ شریک ہوئیں تھیں۔ ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا حبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسیلمہ کذاب نے قید کرکے پوچھا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: ''ہاں!'' پھر پوچھا: ''کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔'' انہوں نے کہا: ''میں اس بات کی ہرگز گواہی نہیں دیتا۔'' چنانچہ، مسیلمہ کذاب نے ٹکڑے ٹکڑے کرکے انہیں شہید کردیا۔'' حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں فتنہ ارتداد کے وقت حضرتِ سیِّدَتُنا نُسَیْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ (مسیلمہ کذاب سے جنگ کرنے کے لئے) نکلیں۔ خوب گھمسان کا رن پڑا حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا معرکہ سے اس حال میں لوٹیں کہ آپ کے جسم پر تیروں اور نیزوں کے 10 زخم تھے۔ [1]

روزہ دار کے لئے فرشتوں کی دعائے مغفرت:

﴿1527﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا ام عُمَارہ بنتِ کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، بی بی آمنہ

(1)......الاستیعاب، الرقم: ۳۶۲٤-٤۸۷، ج٤-۱، ص ۵۰۲-۳۸۱۔

کے لعل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لائے، میں نے کھانا پیش کیا تو آپ نے مجھے بھی کھانے کے لئے کہا۔ میں نے عرض کی: ''میں روزے سے ہوں۔''(1) تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو کھانے والوں کے فارغ ہونے تک فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔'' (2)

حضرتِ سیِّدَتُنا حَوْلَاء بنت تُوَیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا حولاء بنت تویت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مطیع وفرمانبردار، ہجرت کرنے والی، تہجد گزار اور ثابت قدم رہنے والی خاتون تھیں۔

طاقت بھر عمل کرو!

﴿1528-29﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُرْوَہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا حولاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس سے گزریں اس وقت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ان کے پاس موجود تھے۔ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: ''یہ حضرتِ حولاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ لوگ ان کے بارے میں خیال کرتے ہیں کہ یہ رات کو سوتی نہیں ہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ رات کو نہیں سوتی؟ (پھر فرمایا:) اتنا ہی عمل کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ (اجر عطا فرمانے سے) نہیں اُکتاتا بلکہ تم اُکتا جاتے ہو۔'' (3)

---

(1)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مرأۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 201 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کھانا کھایا انہوں نے نہ کھایا اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ روزہ دار مہمان کی تواضع خاطر کھانے سے کرسکتا ہے۔ ہاں رمضان میں روزہ توڑوں اور روزہ چوروں کو نہ کھانا کھلائے نہ ان کے لیے پکائے کہ یہ گناہ پر مدد ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۪ (پ ۶، المائدۃ: ۲، ترجمۂ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔) دوسرے یہ کہ اگر مہمان کی ناراضی کا اندیشہ نہ ہو تو میزبان نفلی روزہ نہ توڑے اور مہمان سے عذر کردے۔

(2)...... المسند للامام احمد بن حنبل، حديث أم عمارة، الحديث: ۲۷۱۲۹، ج ۱۰، ص ۳۰۰۔

(3)...... صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل...... الخ، الحديث: ۷۸۵، ص ۳۹۵۔

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ شریک اَسَدِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا ام شریک اَسَدِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا بھی صحابیہ ہیں۔آپ پسندیدہ احوال اور قابلِ تعظیم و بلندرُتبہ علامات کی مالکہ تھیں۔

سیِّدَتُنا اُمِّ شریک رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کی ثابت قدمی:

﴿1530﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا فرماتے ہیں کہ حضرتِ اُمِّ شریک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا مکہ میں تھیں۔ان کے دل میں اسلام کی عظمت پیدا ہوگئی اور اسلام لے آئیں۔ان کا تعلق قریش کے قبیلہ بنی عامر بن لُؤی سے ہے اور ابوعسکر دوسی کے نکاح میں تھیں۔قبولِ اسلام کے بعد خفیہ طور پر قریش کی عورتوں سے ملتیں اور انہیں اسلام کی دعوت دے کر قبولِ اسلام کی ترغیب دلاتیں حتی کہ اہلِ مکہ پر ظاہر ہوگیا کہ یہ ایمان لاچکی ہیں۔چنانچہ، اہلِ مکہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو پکڑ کر کہا:''اگر ہمیں تمہارے قبیلہ کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم تمہیں سخت سزا دیتے لیکن اب ہم تمہیں مسلمانوں کی طرف لوٹا کر ہی دم لیں گے۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا خود بیان کرتی ہیں کہ اہلِ مکہ نے مجھے بغیر کجاوے کے اونٹ پر سوار کیا کہ میرے نیچے کوئی کپڑا اور زین وغیرہ بھی نہ تھی۔تین دن تک مجھے اسی حالت میں چھوڑے رکھا نہ کچھ کھلاتے نہ پلاتے۔مجھ پر تین دن ایسے گزرے کہ میں نے زمین پر چلنے والی کسی چیز کی آواز نہ سنی۔اہلِ مکہ جب بھی کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو مجھے باندھ کر دھوپ میں ڈال دیتے اور خود سائے میں جاکر بیٹھ جاتے اور مجھے کھانے پینے کو بھی کچھ نہ دیتے۔میں اسی حالت میں رہتی حتی کہ وہ وہاں سے کوچ کر جاتے۔اسی دوران انہوں نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور مجھے باندھ کر دھوپ میں ڈال کر خود سائے میں چلے گئے۔اچانک میں نے اپنے سینہ پر کسی چیز کی ٹھنڈک محسوس کی، دیکھا تو وہ پانی کا ایک ڈول تھا۔میں نے اس میں سے تھوڑا سا پانی پیا پھر اسے ہٹا لیا گیا اور وہ بلند ہوگیا، کچھ دیر بعد ڈول پھر آیا میں نے اس میں سے پیا اسے پھر اٹھالیا گیا پھر اسی طرح آیا میں نے اس میں سے تھوڑا سا پانی پیا اسے پھر اٹھالیا گیا، کئی بار ایسا ہوا، پھر وہ ڈول میرے حوالے کر دیا گیا، میں نے سیر ہو کر پیا اور بقیہ پانی اپنے جسم اور کپڑوں پر انڈیل لیا۔جب وہ لوگ بیدار ہوئے اور مجھ پر پانی کا اثر محسوس کیا اور مجھے اچھی حالت میں دیکھا تو کہا: ''کیا تم نے کھل کر ہمارے مشکیزوں سے پانی پیا ہے؟'' میں نے کہا: ''نہیں! بخدا! میں نے ایسا نہیں کیا بلکہ میرے

ساتھ یہ یہ معاملہ پیش آیا ہے۔'' انہوں نے کہا: '' اگر تم سچی ہو تو پھر تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔'' جب انہوں نے اپنے مشکیزوں کو دیکھا تو انہیں ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے چھوڑے تھے۔ اس وقت وہ (مجھ پر) ڈھائے ہوئے ظلم پر افسوس کا اظہار کرنے لگے۔ پھر میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر خود کو بغیر مہر کے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پیش کیا تو آپ نے قبول فرمالیا اور میرے پاس آنے لگے۔ (۱)

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ اَیْمَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَکْرِیْمًا کی طرف پیدل ہجرت کی۔ آپ روزہ دار، عبادت گزار اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے رونے اور آہیں بھرنے والی خاتون تھیں۔ نیز انہیں غیبی طور پر پانی سے سیراب کیا گیا جو ان کے لئے شافی وکافی ثابت ہوا۔

سخت گرمی میں بھی پیاس نہ لگتی:

﴿1531﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سخت گرمی میں بحالتِ روزہ بغیر کسی زادِ راہ کے بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے پیدل مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی جانب ہجرت کی۔ مقامِ روحاء میں یا اس کے قریب انہیں اس قدر سخت پیاس محسوس ہوئی قریب تھا کہ پیاس کی شدت کے سبب وصال فرما جاتیں۔ فرماتی ہیں: '' جب سورج غروب ہو گیا تو اچانک میں نے اپنے سر کے اوپر کسی ہلکی سی چیز کی سرسراہٹ محسوس کی دیکھا تو سفید رسی سے بندھا ہوا پانی کا ایک ڈول آسمان سے لٹک رہا تھا۔ جب قریب ہوا اور میرے لئے اسے پکڑنا ممکن ہو گیا تو میں نے اسے پکڑ کر سیر ہو کر پیا۔ اس واقعہ کے بعد میں سخت گرمی کے دن دھوپ میں پھرتی تھی تا کہ مجھے پیاس لگے لیکن پھر بھی پیاس نہ لگتی تھی۔'' (۲)

شفا بخش بول:

﴿1532﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی

❶......الاصابة، الرقم:۱۲۱۰۳، امّ شريك، ج۸، ص۴۱۷۔

❷......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:۴۱۵۶، امّ ايمن، ج۸، ص۱۷۹، بتغير۔

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے گھر قیام فرمایا، رات کے کسی حصے میں بیدار ہوئے تو مٹی کے ایک ٹھیکرے میں بول (یعنی پیشاب) فرمایا۔ مجھے رات کے وقت سخت پیاس محسوس ہوئی تو جو کچھ ٹھیکرے میں تھا میں اسے پی گئی حالانکہ میں نہ جانتی تھی کہ اس میں کیا ہے [1]۔ جب صبح ہوئی تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے اُمِّ ایمن! ٹھیکرے میں جو کچھ ہے اسے گرادو۔'' میں نے عرض کی: ''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اس میں جو کچھ تھا وہ تو میں پی گئی۔'' (یہ سن کر) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرائے یہاں تک دندانِ مبارک ظاہر ہوگئے۔ پھر ارشاد فرمایا: ''سنو! آج کے بعد تمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔'' [2]

﴿1533﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے آٹا چھان کر روٹی بنائی تو آپ نے استفسار فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''ہم اسی طرح آٹا چھان کر روٹی پکاتے تھے، اس لئے میں نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بھی آٹا چھان کر روٹی پکاؤں۔'' ارشاد فرمایا: ''بغیر چھنے آٹے کی روٹی پکایا کرو۔'' [3]

غمِ مصطفٰے:

﴿1534﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گیا انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھانا یا کوئی مشروب پیش کیا۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا تو روزے سے تھے یا پھر کچھ کھانے پینے کی خواہش نہ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (کھانے یا مشروب وغیرہ پینے کے لئے) اسرار کرنے لگیں کہ ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کچھ تو تناول فرمالیجئے۔'' پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

---

1 ...... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فضلات شریفہ طیب وطاہر ہیں جن کا کھانا، پینا ہمیں حلال اور ہمارے لئے باعث برکت ہے۔ (ماخوذ از در المختار ورد المحتار، ج۱، ص۵۷٤)۔ مزید تفصیل جاننے کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظات اعلیٰ حضرت'' صفحہ 456 تا 458 کا مطالعہ کیجئے!

2 ...... المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب شرب ام ايمن بول النبی و اثره، الحديث: ٦٩٩٦، ج٥، ص٨٥۔

3 ...... سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب الحوارى، الحديث: ٣٣٣٦، ج٤، ص٤٢۔

وصالِ ظاہری کے بعد ایک دن امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''چلو حضرتِ اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملنے چلتے ہیں جیسا کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں شرف ملاقات سے نوازنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔'' چنانچہ، جب حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دونوں حضرات کو دیکھا تو رونے لگیں۔ انہوں نے پوچھا: ''کیوں رو رہی ہو؟'' عرض کی: ''میں اس (یعنی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کی) وجہ سے نہیں رو رہی کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ پہلے سے بہتر مقام (یعنی رفیقِ اعلیٰ کی جانب) تشریف لے گئے ہیں بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ آسمانی خبر (یعنی وحی) کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔'' اتنا سن کر یہ دونوں حضرات بھی زار و قطار رونے لگے۔ (1)

﴿1535﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا طارق بن شہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں کہ جب حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا تو اسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رونے لگیں۔ رونے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ''میں اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ اب ہم سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔'' (2)

حضرتِ سیِّدَتُنا یُسَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا یُسَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔ آپ ہر وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تہلیل اور ذکر و اذکار میں مصروف رہتی تھیں۔

حمد و ثنا خود پر لازم کر لو!

﴿1536﴾ ...... حضرتِ سیِّدَتُنا یسیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے ارشاد فرمایا: ''اے بیبیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تہلیل اور پاکی بیان کرنے کو خود پر لازم کر لو اور انہیں

1 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل امّ ایمن، الحدیث:٢٤٥٣-٢٤٥٤، ص١٣٣٢-١٣٣٣۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:٢٢٧، ج٢٥، ص٨٨۔

اپنی (انگلیوں) کے پوروں پر شمار کیا کرو کیونکہ ان (یعنی انگلیوں) کو قوتِ گویائی دی جائے گی اور ان سے سوال ہوگا اور کبھی غافل نہ ہونا ورنہ تم رحمت سے بھلا (یعنی دور کر) دی جاؤ گی۔'' (۱)

حضرت سیّدَتُنا زینب ثقفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

حضرتِ سیّدَتُنا زینب ثقفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ کثرت سے خیرات کرنے والی اور نماز کی پابند تھیں۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے قربِ الٰہی کے حصول کے لئے اپنے زیورات راہِ خدا میں صدقہ کر دیئے تھے۔

عذابِ جہنم سے بچنے کا ذریعہ:

﴿1537﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صبح کی نماز ادا فرما کر واپس لوٹے اور عورتوں کے پاس کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: ''اے بیبیو! میں نے اہلِ جہنم میں اکثر عورتوں کو دیکھا، لہٰذا اپنی استطاعت کے مطابق (صدقہ وخیرات کے ذریعے) قربِ الٰہی حاصل کرو۔'' وہاں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ محترمہ بھی تھیں۔ وہ گھر گئیں اپنے شوہر کو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے بارے میں بتایا اور زیورات اٹھانے لگیں تو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''انہیں کہاں لے جا رہی ہو؟'' عرض کی: ''(صدقہ کر کے) ان کے ذریعے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب حاصل کروں گی تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اہلِ جہنم میں سے نہ کرے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''انہیں مجھ پر اور میرے بیٹے پر صدقہ کر دو کیونکہ ہم اس کے (زیادہ) مستحق ہیں۔'' (۲)

اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے:

﴿1538﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبد اللہ ثقفی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی بہن ریطہ جو حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ ہیں سے روایت کرتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہنر مند خاتون تھیں اور اپنے ہاتھ

❶......المعجم الكبير، الحديث: ١٨٠، ج٢٥، ص٧٤۔

❷......صحيح ابن خزيمه، كتاب الزكاة، باب استحباب اتيان المرأة زوجها......الخ، الحديث: ٢٤٦١، ج٤، ص١٠٦۔

سے چیزیں بنا کر فروخت کیا کرتی تھیں۔ (ایک دن) انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ اور آپ کے بیٹے نے مجھے راہِ خدا میں صدقہ وخیرات کرنے سے روک رکھا ہے، لہٰذا آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر پوچھیے کہ اگر مجھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر خرچ کرنے میں اجر وثواب ملتا ہے تو ٹھیک ورنہ میں راہِ خدا میں صدقہ وخیرات کیا کروں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر تمہیں ہم پر خرچ کرنے میں اجر وثواب نہ ملتا تو میں یہ کبھی پسند نہ کرتا کہ تم ہم پر خرچ کرو۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خود ہی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اس بارے میں عرض کی تو حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو! بے شک تم جو کچھ بھی ان پر خرچ کرو گی اس کا تمہیں ضرور اجر ملے گا۔'' (1)

صدقہ کرنے میں دگنا اجر:

﴿1539﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا زینب ثقفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: ''صدقہ کرو! اگرچہ اپنے زیورات ہی میں سے۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''کیا مجھے آپ پر اور اپنے یتیم بھتیجوں، بھانجوں پر صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا؟'' حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تنگ دست تھے۔ انہوں نے فرمایا: ''اس بارے میں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھ لو۔'' فرماتی ہیں: ''میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی تو اتفاق سے ایک زینب نامی انصاری عورت اسی بارے میں سوال کرنے کے لئے آئی ہوئی تھی۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے پاس آئے، ہم نے ان سے عرض کی: ''حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ پوچھئے اور ہمارے بارے میں نہ بتائیے گا کہ ہم کون ہیں؟'' لہٰذا انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر مسئلہ پیش کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انہیں بتا دو کہ تمہارے لئے اس میں دو اجر ہیں: (۱)......صلہ رحمی کا اور (۲)......صدقہ کرنے کا۔'' (2)

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث رائطة امراة عبد الله، الحدیث: ۱۶۰۸۶-۱۶۰۸۵، ج۵، ص۴۴۳۔

2 ......صحیح البخاری، کتاب الزکاة، باب الزکاة علی الزوج......الخ، الحدیث: ۱۴۶۶، ج۱، ص۴۹۵، بتغیر قلیل۔

حضرتِ سیِّدَتُنا ماریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضور سیِّد عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خادمہ حضرتِ سیِّدَتُنا ماریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ راہِ خدا میں جہاد کرنے والی اور خود کو رسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے جھکانے والی تھیں۔

﴿1540﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا ماریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ''جب حضور نبیِٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (ایک غزوہ کے موقع پر) دیوار پر چڑھ کر مشرکین کو تیر مارنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے خود کو جھکا دیا (تاکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسانی سے دیوار پر چڑھ سکیں)۔'' (1)

حضرتِ سیِّدَتُنا عُمَیْرَہ بنت مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا عُمَیْرَہ بنتِ مسعود اور ان کی بہنوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا شمار بھی جانثار صحابیات میں ہوتا ہے۔

کبھی دَرْد والم کی شکایت نہ ہوئی:

﴿1541﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا عمیرہ بنت مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ''میں نے اپنی پانچ بہنوں کے ہمراہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر بیعت کی، اس وقت پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خشک کیا ہوا گوشت تناول فرما رہے تھے۔ کچھ گوشت چبا کر ہمیں عطا فرمایا تو ہم نے اسے آپس میں تقسیم کر کے ایک ایک ٹکڑا چبا لیا۔ چنانچہ، اس کی برکت سے مرتے دم تک ہم نے نہ تو اپنے منہ میں کسی قسم کی بو محسوس کی اور نہ ہی کبھی دَرْد والم کی شکایت ہوئی۔'' (2)

حضرتِ سیِّدَتُنا سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ نے مساجد کو وطن بنا لیا تھا اور مجالس ومحافل میں ہر قسم کے گمان سے محفوظ تھیں۔

---

1 ......الاستیعاب، الرقم:٣٥٢٤، مارية خادم رسول الله، ج٤، ص٤٦٤۔

2 ......المعجم الكبير، الحديث:٨٥٢، ج٢٤، ص٣٤١، باختصار۔

اسد الغابة، الرقم:٧١٤٦، عميرة بنت مسعود، ج٧، ص٢٢٦۔

قبولِ اسلام:

﴿1542﴾......اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ (حضرتِ سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) عرب کے کسی قبیلے کی باندی تھیں انہوں نے ان کو آزاد کر دیا لیکن پھر بھی یہ انہیں کے ساتھ رہتیں۔ایک مرتبہ قبیلے کی ایک بچی گھر سے باہر نکلی، اس کے گلے میں سرخ رنگ کے قیمتی موتیوں کا ہار تھا۔بچی نے ہار اتار کر کہیں رکھ دیا یا وہ کہیں گر گیا۔ایک چیل اسے گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اٹھا لے گئی۔قبیلے والوں نے اسے بہت تلاش کیا نہ پایا تو حضرتِ سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر الزام لگا دیا اور ان کی تلاشی لینے لگے حتی کہ شرمگاہ میں بھی تلاش کیا۔خود بیان کرتی ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اسی حالت میں کھڑی تھی کہ چیل نے وہ ہار قبیلے والوں کے درمیان گرا دیا۔میں نے کہا:''یہ ہے وہ ہار جس کی چوری کا الزام تم مجھ پر لگا رہے ہو حالانکہ میں اس سے بری الذمہ ہوں۔''پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام لے آئیں۔اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ان کا خیمہ مسجد (کے احاطہ) میں تھا وہ میرے پاس آکر مجھ سے باتیں کیا کرتی تھیں اور جب بھی کسی مجلس میں بیٹھتیں تو یہ شعر پڑھتیں:

وَیَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِیْبِ رَبِّنَا　　اَلَا اِنَّہُ مِنْ بَلْدَۃِ الْکُفْرِ نَجَانِیْ

ترجمہ: ہار (گم ہونے) کے دن کا واقعہ میرے رب کے عجائبات میں سے ہے۔سنو! اسی واقعہ کے سبب مجھے کفرستان سے نجات ملی۔

میں نے ان سے پوچھا:''کیا بات ہے کہ تم جب بھی کسی مجلس میں بیٹھتی ہو تو یہ شعر پڑھتی ہو؟''تب انہوں نے یہ سارا واقعہ سنایا۔[1]

حضرتِ سیِّدَتُنا انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان صحابیات میں سے ہیں جن کی نگاہ میں مصائب و مشقتیں حقیر تھیں اور وہ آفات و مصائب پر صبر کرتی تھیں۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: مشکلات پر صبر کرنے اور عطیات وغیرہ پر شکر بجالانے کا نام تصوُّف ہے۔

[1]......صفة الصفوة، الرقم:۱۵۷، امة لبعض العرب، ج۲، ص۵۳، بتغیر۔

آپ کے ہوتے ہر مصیبت ہیچ ہے:

﴿1543﴾...... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن اہلِ مدینہ میں کھلبلی مچ گئی اور مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہر طرف سے آوازیں بلند ہونے لگیں کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شہید کر دیئے گئے۔ چنانچہ، انصار کی ایک عورت نکلی، اس نے اپنے بھائی، بیٹے، خاوند اور والد کی لاشیں دیکھیں (جو شہید ہو چکے تھے) لیکن وہ نہ جانتی تھی کہ پہلے کس کے پاس سے گزری جب آخری شہید کے پاس سے گزری تو پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' لوگوں نے بتایا: ''یہ تیرا بھائی، والد، تیرا شوہر اور تیرا بیٹا ہے۔'' اس نے کہا: ''جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بتایا: ''حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سامنے (کی جانب) ہیں۔'' چنانچہ، انصاریہ صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچیں اور دامن مبارک پکڑ کر عرض کرنے لگیں: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ سلامت ہیں تو مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔'' [1]

حضرتِ سیِّدَتُنا سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا سوداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شمار بھی ان صحابیات میں ہوتا ہے جنہیں آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا تو انہوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

صبر کا انعام جنت:

﴿1544﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابی رباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟'' میں نے عرض کی: ''کیوں نہیں۔'' فرمایا: یہ سیاہ رنگ کی عورت ہے۔ اس نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں کھل جاتی ہوں (دوپٹہ وغیرہ اتر جاتا ہے اور خوف کرتی ہوں کہ کبھی بیہوشی میں ستر نہ کھل جائے)، لہٰذا میرے لئے دعا فرمائیے۔'' تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

[1] ......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، غزوۃ احد، ص ۳۴۰، بتغیر۔

''اگر تم صبر کرو تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں تمہارے لئے صحت یابی کی دعا کر دیتا ہوں۔'' اس نے عرض کی: ''میں صبر کروں گی۔ لیکن ستر نہ کھلنے کی دعا فرما دیجئے۔'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ (۱)

اُمِّ بُجَید حضرتِ سیِّدَتُنا حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

ام بجید حضرتِ سیِّدَتُنا حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شمار بھی ان صحابیات میں ہوتا ہے جو راہِ خدا میں کثرت سے صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔

سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ!

﴿1545﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا ام بُجَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعض اوقات کوئی مسکین میرے دروازے پر آجاتا ہے تو مجھے حیا آتی ہے کیونکہ اسے دینے کے لئے میرے پاس کوئی قابل قدر چیز نہیں ہوتی۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسے کچھ نہ کچھ دے دیا کرو اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔'' (۲)

﴿1546﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ بُجَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں ہمارے پاس تشریف لایا کرتے اور میں ایک پیالہ میں ستو تیار کر کے پینے کے لئے پیش کرتی۔ ایک بار تشریف لائے تو میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنے پاس موجود چیز میں سے بعض اوقات میں سائل کو دینے کے لئے کچھ بچا کر رکھ لیتی ہوں (کیا ایسا کرنا درست ہے؟)۔'' ارشاد فرمایا: ''اے ام بُجَید! سائل کو کچھ نہ کچھ دے دیا کرو اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔'' (۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب فضل من یصرع من الریح، الحدیث: ٥٦٥٢، ج٤، ص٦۔

2 ......التمهيد لابن عبدالبر، باب الزای، حدیث ثالث وعشرون، ج٢، ص٤١٦۔

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ام بجید، الحدیث: ٢٧٢٢١، ج١٠، ص٣٢٩، "السائل" بدله "المسکین"۔

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمّ فَرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ فَرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ عبادت وریاضت میں خوب جدوجہد کرتی تھیں۔

افضل عمل:

﴿1547-48﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا ام فروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک بار حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ''اوّل وقت میں نماز ادا کرنا۔''(1)

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ اِسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ اِسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ زَادَہُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی جانب ہجرت کا شرف حاصل کیا۔ آپ (اپنے بھائی کے گم ہونے کی وجہ سے) تنہائی وفراق کے غم میں مبتلا رہتی تھیں۔

اُمِّ اِسحاق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بارگاہِ رسالت میں:

﴿1549﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا ام حکیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدَتُنا ام اسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو فرماتے سنا کہ میں نے اپنے بھائی کے ہمراہ بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے مدینہ منورہ زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی جانب ہجرت کی ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ بھائی نے مجھ سے کہا: ''تم یہاں ٹھہرو میں مکہ میں اپنا کچھ سامان بھول آیا ہوں (اسے لے آؤں)۔'' میں نے کہا: ''مجھے اپنے فاسق شوہر کا ڈر ہے (کہ کہیں وہ آپ کو شہید نہ کر دے)۔'' بھائی نے کہا: ''اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ایسا نہیں ہوگا۔'' فرماتی ہیں: میں کچھ دن بھائی کا انتظار کرتی رہی، اسی دوران میرے پاس سے ایک شخص گزرا جسے میں پہچانتی تھی لیکن اس کا نام نہیں جانتی تھی۔ اس نے پوچھا: ''اے ام اسحاق! یہاں کیوں ٹھہری ہوئی ہو؟'' میں نے کہا: ''اسحاق کا انتظار کر رہی ہوں۔'' وہ مکہ سے اپنا سامان لینے گیا ہے۔'' اس نے کہا: ''اسحاق اب لوٹ کر نہیں آئے گا کیونکہ تیرے فاسق شوہر نے اسے قتل کر دیا ہے۔'' چنانچہ، میں

(1) ......سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الوقت الاول......الخ، الحدیث: ۱۷۰، ج۱، ص۲۱۶۔

(وہاں سے چل پڑی اور) جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی تو اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو فرما رہے تھے۔ میں نے روتے ہوئے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے بھائی اسحاق کو قتل کر دیا گیا ہے۔'' آپ نے میری جانب دیکھا اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو کے لئے جھکے ہوئے تھے۔ چلو میں پانی لیا اور میرے منہ پر چھینٹے مارے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی ہیں: ''حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ اسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بہت بڑا صدمہ پہنچا تھا ان کی آنکھوں میں آنسو نظر تو آتے تھے مگر بہتے نہ تھے۔'' [1]

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت عُمَیس خَثْعَمِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ان خوش نصیب صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اور حبشہ کی جانب ہجرت کی اور دو قبلوں (یعنی بیت المقدس اور کعبۃ اللّٰہ المشرفہ) کی طرف رخ کر کے نمازیں ادا فرمائیں۔ بحریہ حبشیہ کے لقب سے مشہور، اعلیٰ نسب خاندان کی پروَرْدَہ، محبت و الفت کرنے والوں کی بیٹی اور حضرتِ سیِّدُنا جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ ان کی شہادت کے بعد اَفضل البشر بعد الانبیا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجیت کا شرف حاصل کیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حیات ہی میں جانشین رسول امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا۔

دو ہجرتوں کا ثواب:

﴿1550-51﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم (حبشہ) سے بارگاہِ رسالت میں فتح خیبر کے موقع پر حاضر ہوئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مال غنیمت میں سے) ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا (یا کہا:) اس میں سے کچھ عطا فرمایا جبکہ اصحابِ سفینہ یعنی ہم، حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کے دیگر اصحاب کے علاوہ غزوۂ خیبر میں شرکت نہ کرنے والوں میں سے کسی کو کچھ بھی نہ دیا۔ (اہلِ مدینہ میں سے) کچھ لوگ ہم سے کہا کرتے کہ ''ہجرت کرنے میں ہم تم پر سبقت لے گئے۔'' جب حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت عمیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تشریف لائیں تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا یہی حبشیہ، بحریہ

---

[1] ......اسد الغابۃ، الرقم:۷۳۵۵، امّ اسحاق، ج۷، ص۳۲۲۔

ہیں؟'' جواب دیا: ''جی ہاں!'' تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہجرت کرنے میں ہم تم پر سبقت لے گئے اور ہم حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرب کا تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔'' (یہ سن کر) حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غصہ آ گیا اور کہا: ''ہرگز نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہتے اور حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ میں سے جنہیں کھانا میسر نہ ہوتا انہیں کھانا کھلاتے اور ان پڑھوں کو نصیحت فرماتے جبکہ ہم محض اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کی خاطر زمین حبشہ یا اس کے دور دراز علاقوں میں رہتے تھے۔ ہمیں تکلیف دی جاتی اور ڈرایا دھمکایا جاتا تھا۔ بخدا! میں اس وقت تک نہ تو کچھ کھاؤں گی اور نہ ہی پیوں گی جب تک بارگاہِ رسالت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گفتگو عرض نہ کر دوں۔ میں ابھی (یہ تمام باتیں) بارگاہِ اقدس میں عرض کر کے پوچھوں گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نہ تو جھوٹ بولوں گی، نہ ہیر پھیر کروں گی اور نہ ہی اس پر کوئی اضافہ کروں گی۔''

چنانچہ، جب حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرتِ عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس، اس طرح کہا ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''پھر تم نے کیا جواب دیا؟'' عرض کی: ''میں نے یوں، یوں کہا۔'' ارشاد فرمایا: ''اسے تم سے زیادہ میرا قرب حاصل نہیں ہے کیونکہ عمر اور ان کے دیگر اصحاب کے لئے ایک ہجرت کا ثواب ہے جبکہ اے اہلِ سفینہ! تمہارے لئے دو ہجرتوں کا اجر و ثواب ہے۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''میں نے حضرتِ ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دیگر اصحابِ سفینہ کو دیکھا کہ وہ میرے پاس گروہوں کی صورت میں آتے اور اس حدیث کے بارے میں پوچھتے اور انہیں اس پر دنیا کی ہر چیز سے زیادہ خوشی ہوتی اور ان کے نزدیک یہ فرمان ہر چیز سے زیادہ قدر و منزلت والا تھا۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابوبردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضرتِ ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بار بار مجھ سے یہ فرمانِ عالیشان سنتے کہ ''تمہارے لئے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔ ایک ہجرت تم نے نجاشی کی طرف کی اور دوسری میری جانب۔'' (1)

(1)......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، الحدیث: ۴۲۳۰-۴۲۳۱، ج۳، ص۸۸-۸۹۔
دلائل النبوۃ للبیہقی، باب قدوم جعفر بن ابی طالب......الخ، ج۴، ص۲۴۴۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حفاظت فرمائے!

﴿1552﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے نکاح کر دیا تو ان کے پاس تشریف لائے۔ جب عورتوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تشریف لاتے دیکھا تو تمام عورتیں چلی گئیں اس وقت عورتوں اور آپ کے درمیان ایک پردہ حائل تھا لیکن حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت عمیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نہ گئیں۔ ارشاد فرمایا: ''تم کون ہو کہ ابھی تک یہیں ہو؟'' عرض کی: ''میں وہ ہوں جو شہزادیٔ رسول کا خیال رکھوں گی کیونکہ شب زفاف (یعنی سہاگ رات) نئی نویلی دلہن کے پاس ایک عورت کا ہونا ضروری ہے کہ اگر اسے کسی چیز کی ضرورت ہو یا وہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ اس چیز کو مہیا کر دے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دعا سے نوازا اور ارشاد فرمایا: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور ہر جانب سے شیطان مردود سے تمہاری حفاظت فرمائے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرتِ اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مجھے بتایا کہ ''میں نے ترچھی نگاہوں سے دیکھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے جا رہے تھے اور مسلسل حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور اپنی شہزادی کے لئے خصوصی دعا فرما رہے تھے یہاں تک کہ حجرہ مبارکہ میں داخل ہو گئے۔'' (1)

حکمت بھرا فیصلہ:

﴿1553﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے بعد امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح کر لیا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دونوں بیٹے حضرت سیِّدُنا محمد بن ابی بکر اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ایک دوسرے پر فخر کرتے اور ہر ایک، دوسرے سے کہتا: ''میں تم سے بہتر ہوں اور میرے والد تمہارے والد سے بہتر تھے۔'' امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ

1...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۳٦۲، ج ۲٤، ص ۱۳٤۔

الْکَرِیْم نے حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے فرمایا: ''ان کے درمیان فیصلہ کرو۔'' چنانچہ، انہوں حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے فرمایا: ''اے بیٹے! میں نے عربوں میں کوئی جوان ایسا نہیں دیکھا جو تمہارے والد (حضرت سیِّدُ نا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے بہتر ہو۔ حضرت سیِّدُ نا محمد بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے فرمایا: اے بیٹے! میں نے عربوں میں کسی ایسے بوڑھے کو نہیں دیکھا جو تمہارے والد (حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے بہتر ہو۔'' (اس پر) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''تم نے ہمارے لئے کوئی فضیلت نہیں چھوڑی اگر تم اس کے علاوہ کچھ کہتیں تو میں ناپسند کرتا۔'' حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تینوں میں سے آپ سب سے بہتر ہیں۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید بن سکن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ غرور و فتنے کا باعث بننے والی چیزوں سے دور رہتی تھیں۔

آگ کے کنگن:

﴿1554﴾...... حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئی (اس وقت) میں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ جب قریب پہنچی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی چمک دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''اے اسماء! انہیں اتار کر پھینک دو! کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتیں کہ (اگر تم نے ان کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو بروزِ قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے گا۔'' میں نے کنگن اتار کر پھینک دیئے اور میں نہیں جانتی کہ انہیں کس نے اٹھایا؟ (۲)

﴿1555﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا شہر بن حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ فرماتی ہیں:

---

(1)......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، فضائل قوم شتی من اهل الشام، الحديث: ۱۷۲۰، ج۲، ص۹۰۲۔

(2)......المسند للامام احمد بن حنبل، اسماء ابنة يزيد، الحديث: ۲۷۶۳٤، ج۱۰، ص٤۳٤۔

ایک بار میں خدمت اقدس میں حاضر تھی کہ میری خالہ بارگاہِ رسالت میں کچھ پوچھنے کے لئے حاضر ہوئیں۔ انہوں نے سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا یہ پسند کرتی ہو کہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے جائیں؟'' میں نے کہا: ''اے خالہ! رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے ان کنگنوں کے بارے میں ارشاد فرما رہے ہیں (جو آپ نے پہنے ہوئے ہیں)۔'' چنانچہ، انہوں نے وہ اتار کر پھینک دیئے اور عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر عورتیں بناؤ سنگھار نہ کریں تو شوہروں کے نزدیک ان کی کوئی قدر ومنزلت نہ رہے گی۔'' حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''کیا عورت یہ طاقت نہیں رکھتی کہ وہ چاندی کی بالیاں اور ہار لے کر اس پر زعفران کا رنگ چڑھا لے کہ وہ سونے کی طرح ہو جائیں؟ کیونکہ جس نے بھی ٹڈی کی آنکھ کے وزن کے برابر یا چھلے کے برابر سونا پہنا (اور اس کی زکوۃ نہ دی) تو بروزِ قیامت اسے اس سے داغا جائے گا۔'' (1)

﴿1556﴾...... حضرتِ سَیِّدَتُنا اسماء بنت یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دو دینار بھی ترکہ میں چھوڑے اس نے دو داغ چھوڑے (2)۔'' (3)

حضرتِ سیّدتُنا ام ھانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

حضرتِ سَیِّدَتُنا ام ہانی انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیہ ہیں۔

کیا مرنے کے بعد بھی ملاقات ہوگی؟

﴿1557﴾...... حضرتِ سَیِّدَتُنا ام ہانی انصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، اسماء ابنة يزيد، الحديث: ٢٧٦٧٣، ج ١٠، ص ٤٤٣۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 36** پر اس حدیث کہ ''اہل صفہ میں سے ایک شخص نے وفات پائی تو اس نے دو دینار چھوڑے تو ارشاد فرمایا کہ دو داغ'' کے تحت فرماتے ہیں: اس شخص نے دو دینار چھوڑ کر اپنے نام اہل صفہ پر دو دھبے لگائے کہ دعویٰ ہے ترک دنیا کا اور عمل یہ ہے کہ دو دینار پاس ہیں۔ خیال رہے کہ بعض لوگوں کے لئے مالداری اچھی ہوتی ہے کہ اس سے وہ شاکر بن جاتے ہیں اور بعض کے لئے غریبی بہتر کہ اس سے وہ صابر رہتے ہیں۔ اہل صفہ اس دوسری جماعت سے تھے لہٰذا یہ فرمان نہایت ہی موزوں ہے جیسے بعض کے لئے جلوت افضل ہے اور بعض کے لئے خلوت بہتر۔

3 ......المعجم الكبير، الحديث: ٤٦٥، ج ٢٤، ص ١٨٤۔

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا وصال فرمانے کے بعد ہم ایک دوسرے سے ملاقات کرسکیں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے؟'' حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(مؤمنین کی) روحیں پرندوں کی شکل میں درختوں کے ساتھ معلق (یعنی لٹکی) رہتی ہیں اور بروزِ قیامت اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گیں۔'' (۱)

حضرتِ سیِّدَتُنا سلمہ بنتِ قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرتِ سیِّدَتُنا سلمہ بنت قیس نجاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے اور دونوں بیعتوں (بیعت عقبہ و رضوان) میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔

شوہر کو دھوکا نہ دینا:

﴿1558﴾...... خالۂ رسول حضرتِ سیِّدَتُنا سلمہ بنت قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں دو قبلوں (یعنی بیت المقدس اور کعبۃ اللّٰہ المشرفہ) کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھا۔ فرماتی ہیں: میں انصاری عورتوں کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان شرائط پر ہم سے بیعت لی کہ ''ہم نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (یعنی موضعِ ولادت میں) اٹھائیں (۲) اور کسی اچھی بات میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید ارشاد فرمایا: ''اور کبھی اپنے خاوندوں کے ساتھ دھوکا بھی نہ کرنا۔'' فرماتی ہیں: ''ہم نے ان شرائط پر بیعت کی پھر لوٹ آئیں۔'' میں نے ایک عورت سے کہا: ''واپس جاؤ اور حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھو کہ شوہروں کے بارے میں ہم پر کیا چیز حرام ہے؟'' اس عورت نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''چوری چھپے (یعنی بغیر اجازت) شوہر کا مال کسی کو نہ دیں۔'' (۳)

---

1 ......المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث امّ ھانی، الحدیث:۲۷۴۵۶، ج۱۰، ص۳۹۱۔

2 ......یعنی پرایا بچہ لے کر شوہر کو دھوکہ دیں اور اس کے پیٹ سے جنا ہوا بتائیں۔ جیسا کہ جاہلیّت کے زمانہ میں دستور تھا۔ (خزائن العرفان، پ۲۸، الممتحنۃ، تحت الآیۃ:۱۲، ص۹۹۲)

3 ......المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث سلمی بنت قیس، الحدیث:۲۷۲۰۳، ج۱۰، ص۳۲۳۔

طبقۂ تابعین

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ آیندہ ہم طبقہ تابعین میں سے ان حضرات کا ذکر خیر کریں گے جو عابد وزاہد، قناعت پسند اور ہمہ وقت عبادت پر کمر بستہ رہنے میں مشہور تھے، نیز دنیا اور اس کے دھوکے سے اعراض کرتے اور عبادات کی لذت سے راحت وسکون پاتے تھے۔ ان کی تعداد تو بہت زیادہ ہے لیکن ہم ان میں سے مشہور ومعروف حضرات کے تذکرے پر ہی اکتفا کریں گے اور اس سے پہلے ہم بہتر زمانے کی فضیلت پر روایات وآثار ذکر کریں گے۔

بہترین لوگ:

﴿1559﴾...... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں بہترین میرا گروہ ہے پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں۔'' (1)

﴿1560﴾...... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہترین لوگ میرے قَرْن (زمانے) والے ہیں، پھر وہ جو ان سے متصل ہوں گے پھر وہ جو ان سے ملے ہوں گے۔'' (2) (3)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضائل اصحاب النبی، الحدیث: ۳۶۵۰، ج۲، ص۵۱۵۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث النعمان بن بشیر، الحدیث: ۱۸۴۷۴، ج۶، ص۳۹۳۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 398** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: قَرْن کے لغوی معنی ہیں ملنا، اسی سے ہے اقتران زمانہ اور اہلِ زمانہ اور گروہ کو قَرْن اس لیے کہتے ہیں کہ ہم زمانہ اور ایک گروہ کے لوگ ملے ہوئے ہوتے ہیں اس میں گفتگو ہے کہ قَرْن یعنی زمانہ کس مدت کا نام ہے، تیس سال، چالیس سال، ساٹھ سال، ستر سال، اسی سال، سو سال آخری قول زیادہ قوی ہے کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک بچہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا عشی قرنا تم ایک زمانہ تک جیتے رہو تو وہ سو برس جیا (مرقات) بعض اہلُ اللّٰہ فرماتے ہیں کہ حضرات خلفاء راشدین کا زمانہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا زمانہ ہے، ''ق'' میں صدیق کی طرف ''ر'' میں حضرت عمر کی طرف ''ن'' میں حضرت عثمان کی طرف اور ''ی'' میں حضرت علی کی طرف اشارہ ہے بعض نے فرمایا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صحابہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قَرْن ہیں، بعض نے فرمایا......

﴾1561﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہترین لوگ میرے ہم زمانہ ہیں، پھر وہ جوان سے متصل ہوں گے۔'' (1)

﴾1562﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا بُرَیْدَہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جوان کے قریب ہیں پھر وہ جوان کے قریب ہیں۔'' (2)

﴾1563﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''سب سے افضل لوگ کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل میں اور میرے صحابہ ہیں۔'' عرض کی گئی: ''پھر کون افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''پھر وہ لوگ افضل ہیں جوان کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔'' عرض کی گئی: ''پھر کون؟'' ارشاد فرمایا: ''پھر وہ جوان کی پیروی کریں گے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چوتھی مرتبہ

......کہ جو حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حیات ظاہری شریف میں زندہ تھا وہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ہم زمانہ ہے۔ (ازمرقات، اشعہ مع زیادت) خیال رہے کہ زمانہ نبی اور ہے زمانہ نبوت کچھ اور۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا زمانہ نبوت تا قیامت ابدالآباد تک ہے، جس زمانہ میں لوگ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھ کر صحابی بنتے تھے وہ زمانہ محدود ہے ورنہ آج بھی زمانہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ہے اور ہمیشہ زمانہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ہی رہے گا۔ لطیفہ: ایک صاحب نے بدعت کی تعریف کی کہ بدعت وہ ہے کہ جو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانہ کے بعد ایجاد ہو تو ایک عاشق دل شاد نے کہا کہ آج کس کا زمانہ ہے، آج بھی انہیں کا رواج انہیں کا زمانہ ہے ہم آج کلمہ پڑھتے ہیں محمد رسول اللّٰہ کے رسول ہیں اگر یہ زمانہ ان کا نہیں تو ''ہیں'' کسے کہہ رہے ہو جو ہمارے رسول بھی زندہ ہیں ان کی رسالت بھی قائم ودائم ہے۔ ''پھر وہ جوان سے متصل ہوں گے پھر وہ جو ان سے ملے ہوں گے'' کے تحت فرماتے ہیں: تابعین اور تبع تابعین، خیال رہے کہ صحابی وہ مومن انسان ہیں جنہوں نے حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو ایک نگاہ دیکھا یا ایک آن کے لیے صحبت پائی مگر تابعی وہ لوگ جنہوں نے صحابی کی مستقل صحبت پائی ہو ایسے ہی تبع تابعین وہ جنہوں نے تابعی کی صحبت پائی ان کا فیض حاصل کیا ہو لہٰذا امام ابوحنیفہ تابعی ہیں مگر یزید تابعی نہیں کہ اگر چہ وہ صحابی کا بیٹا ہے مگر فیض صحابہ حاصل نہ کرسکا۔ اسی لیے یہاں (صاحبِ) مرقات نے یَلُوْنَهُمْ کے معنی کئے: اَیْ یُقَرِّبُوْنَهُمْ فِی الْخَیْرِ کَالتَّابِعِیْن جو صحابہ سے خیر میں قریب ہوں۔

1 ......سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی القرن الثالث، الحدیث: ۲۲۲۸، ج ٤، ص ٩٤۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث النعمان بن بشیر، الحدیث: ١٨٤٥٥، ج ٦، ص ٣٩٠۔

المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث بریدة الاسلمی، الحدیث: ٢٣٠٨٦، ج ٩، ص ٢٦۔

جواب دینے سے احتراز فرمایا۔‘‘ (۱)

﴿1564﴾ ......ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ’’سب سے بہترین لوگ کون ہیں؟‘‘ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ’’سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر دوسرے زمانے کے پھر تیسرے زمانے کے۔‘‘ (۲)

تابعین کا پہلا طبقہ

حضرت سیِّدُنا اُوَیس بن عامر قَرَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

عبادت گزاروں کے سردار، اولیائے عظام کی نشانی حضرت سیِّدُنا اویس بن عامر قَرَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی وہ ہستی ہیں کہ جن کے بارے میں پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوشخبری دی اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کو ان سے ملاقات کرنے کی وصیت فرمائی۔

﴿1565-66﴾ ......حضرت سیِّدُنا اُسَیر بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَادِر فرماتے ہیں کہ کوفہ میں ایک محدِّث ہمیں حدیث سنایا کرتے تھے۔ ایک دن جب درسِ حدیث سے فارغ ہوئے تو اپنے شاگردوں سے فرمایا: ’’چلے جاؤ۔‘‘ لیکن چند لوگ ٹھہرے رہے ان میں ایک شخص اس طرح گفتگو کررہا تھا کہ میں نے کبھی بھی کسی کو اس جیسی گفتگو کرتے نہیں سنا مجھے بڑا تعجب ہوا (چند روز اس کے غائب رہنے پر) میں نے اسے تلاش کیا نہ پایا تو اپنے ساتھیوں سے پوچھا: ’’کیا تم فلاں شخص کو جانتے ہو جو فلاں فلاں درس میں ہمارے ساتھ تھا؟‘‘ ایک نے کہا: ’’میں اسے جانتا ہوں۔ وہ حضرت سیِّدُنا اویس قَرَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی تھے۔‘‘ میں نے پوچھا: ’’کیا تمہیں اس کے گھر کا پتا معلوم ہے؟‘‘ کہا: ’’ہاں!‘‘ چنانچہ، میں اس کے ساتھ چل دیا حتی کہ ان کے گھر پہنچ کر دروازے پر دستک دی تو وہ باہر تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: ’’اے میرے بھائی! کس چیز نے آپ کو ہمارے پاس آنے سے روک رکھا ہے؟‘‘ انہوں نے فرمایا: ’’بے لباسی نے۔‘‘ حضرت سیِّدُنا اویس قَرَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی (کی غربت وتنگدستی کے سبب ان) کے ساتھی ان کا مذاق اڑاتے اور

(1) ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسندابی هريرة، الحديث:۷۹۶۲، ج۳، ص۱۵۵۔

(2) ......صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة......الخ، الحديث:۲۵۳۶، ص۱۳۷۳۔

تکلیف پہنچاتے تھے۔ میں نے اپنی چادر دیتے ہوئے عرض کی: ''اسے باندھ لیجئے گا۔'' انہوں نے فرمایا: ''ایسا نہ کیجئے کیونکہ جب وہ مجھے اس چادر میں دیکھیں گے تو مزید اذیت پہنچائیں گے۔'' میرے اصرار کرنے پر انہوں نے چادر باندھ لی۔ جب اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے تو وہ کہنے لگے کہ ''کیا خیال ہے: انہوں نے یہ چادر کسے دھوکا دے کر لی ہے؟'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی واپس آ گئے اور چادر اتار کر مجھ سے فرمایا: ''تم نے دیکھ لیا (کہ انہوں نے کیا کہا)۔''

چنانچہ، میں لوگوں کے پاس گیا اور کہا: تم ان سے کیا چاہتے ہو؟ انہیں کیوں تکلیف پہنچاتے ہو؟ کبھی کسی کے پاس کپڑے ہوتے ہیں، کبھی نہیں ہوتے جب ہوتے ہیں تو وہ پہن لیتا ہے۔ لہٰذا زبانی کلامی میں نے ان کی خوب خبر لی۔ اتفاق سے اہل کوفہ کا ایک وفد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا ان کے ساتھ وہ شخص بھی تھا جو حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''کیا تم میں قرن کا رہنے والا کوئی ہے؟'' اس شخص نے عرض کی: ''میں قرن کا رہنے والا ہوں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''یمن سے ایک اویس نامی شخص تمہارے پاس آئے گا۔ اس کے پیچھے یمن میں صرف اس کی ماں ہوگی۔ اس کے جسم پر برص کا داغ ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرے گا تو داغ ختم ہو جائے گا مگر ایک دینار یا درہم کے برابر باقی رہ جائے گا تم میں سے جو بھی اس سے ملے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروائے۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: وہ ہمارے پاس آئے تھے میں نے ان سے پوچھا: ''کہاں سے آئے ہو؟'' کہا: ''یمن سے۔'' میں نے پوچھا: ''تمہارا نام کیا ہے؟'' کہا: ''اویس۔'' پوچھا: ''یمن میں کسے چھوڑ کر آئے ہو؟'' جواب دیا: ''اپنی والدہ کو۔'' میں نے پوچھا: ''کیا تمہارے جسم پر برص کا داغ ہے جسے تمہاری دعا کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ختم فرما دیا؟'' عرض کی: ''جی ہاں!'' میں نے کہا: ''میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے!'' عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! کیا میرے جیسا شخص آپ کے لئے استغفار کرے گا؟'' چنانچہ، (اصرار پر) انہوں نے میرے لئے دعائے مغفرت کی۔ میں نے ان سے کہا: ''تم میرے بھائی ہو، لہٰذا مجھ سے جدائی اختیار نہ کرنا لیکن وہ چلے گئے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ کوفہ میں ہیں۔'' راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا مذاق اڑانے والا شخص انہیں حقیر سمجھتے ہوئے کہنے لگا کہ ''وہ ہمارے ہاں

نہیں ہیں اور نہ ہی ہم اسے پہچانتے ہیں۔''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہاں! وہ ایسا ہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم اس کی شان گھٹا رہے ہو۔'' اس شخص نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! ہمارے ہاں ایک شخص ہے جسے اویس کہتے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس سے ملاقات کرنا لیکن میرا خیال ہے کہ تم اسے نہیں پاسکو گے۔''

چنانچہ، وہ شخص اپنے وطن روانہ ہوگیا اور گھر جانے سے پہلے حضرت سیِّدُ نا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے پاس آیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (اس کی سنجیدگی دیکھ کر) پوچھا: ''کیا بات ہے تم ایسے تو نہ تھے؟'' اس نے کہا: ''میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یوں، یوں فرماتے سنا ہے۔ لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے!'' حضرت سیِّدُ نا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''میں تمہارے لئے اس وقت تک دعا نہیں کروں گا جب تک تم مجھ سے وعدہ نہ کرو کہ آج کے بعد میرا مذاق نہیں اڑاؤ گے اور امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میرے متعلق جو کچھ سنا ہے کسی سے ذکر نہیں کرو گے۔'' چنانچہ، (اس شرط پر) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ حضرت سیِّدُ نا اُسَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کچھ ہی عرصے بعد کوفہ میں حضرت سیِّدُ نا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا چرچا ہوگیا۔ میں نے ان کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: ''اے میرے بھائی! آپ کے متعلق تعجب خیز باتیں پھیلی ہوئی ہیں جبکہ ہم ان سے ناواقف تھے۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو میں نے لوگوں تک پہنچائی ہو ہر شخص کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا۔'' اس کے بعد حضرت سیِّدُ نا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی وہاں سے کوچ کر گئے۔ [1]

سیدنا اُوَیس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی صفات:

﴿1567﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے کہ ارشاد فرمایا: ''کل تمہارے ساتھ ایک جنتی شخص نماز ادا کرے گا۔'' حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے خواہش کی کہ وہ میں ہی ہوں۔'' چنانچہ، اگلے روز میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں نماز ادا کی اور مسجد میں

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل اویس القرنی، الحدیث:۲۵۴۲، ص۱۳۷۵، باختصار۔

ٹھہرا رہا یہاں تک کہ تمام لوگ گھروں کو لوٹ گئے سوائے میرے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے۔ اسی دوران ایک سیاہ فام شخص معمولی کپڑے کا تہبند باندھے، پیوند دار چادر لپیٹے حاضر ہوا اس سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ وہ اپنا ہاتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دست اقدس میں رکھ کر عرض گزار ہوا: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے دعا کیجئے!'' آپ نے اس کے لئے شہادت کی دعا فرمائی۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہی وہ جنتی شخص ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! یہ بنی فلاں کا غلام ہے۔'' میں نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اسے خرید کر آزاد کیوں نہیں فرما دیتے؟'' ارشاد فرمایا: ''میں یہ کیسے کر سکتا ہوں جبکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے۔ اے ابو ہریرہ! جنتیوں کے کچھ بادشاہ اور سردار ہوں گے اور یہ سیاہ فام شخص جنتی بادشاہوں اور سرداروں میں سے ہوگا۔ اے ابو ہریرہ! بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں سے مخلص، پوشیدہ رہنے والے نیکوکار، پراگندہ سر، غبار آلود چہرے اور صرف حلال کمائی کھانے والے بندوں سے محبت فرماتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں امرا کے پاس آنے کی اجازت نہیں ملتی۔ اگر ناز و نعم میں پرورش پانے والی عورت کو نکاح کا پیغام دیں تو ان سے نکاح نہ کیا جائے۔ اگر غائب ہوں تو انہیں ڈھونڈا نہ جائے، موجود ہوں تو ان کی آؤ بھگت نہ کی جائے۔ اگر کسی مجلس میں حاضر ہوں تو ان کی آمد پر خوشی نہ منائی جائے۔ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہیں کی جاتی اور اگر وصال فرما جائیں تو کوئی (ان کے جنازے میں) شرکت نہیں کرتا۔''

عرض کی گئی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان صفات کا حامل کوئی شخص مل سکتا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اویس قرنی انہیں میں سے ہے۔'' عرض کی: ''اویس قرنی کی کچھ علامات بیان فرما دیجئے!'' ارشاد فرمایا: ''اس کی آنکھیں سرخی مائل، بال سرخ و سفید، کشادہ کاندھے، درمیانہ قد، گندم گوں رنگ والا، ٹھوڑی کو سینے کی طرف جھکانے والا، نگاہیں پست رکھنے والا، دائیں کو بائیں پر ترجیح دینے والا، بکثرت تلاوت قرآن کر کے آنسو بہانے والا، پھٹی پرانی چادروں والا کہ جس کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی، اون کا تہبند اور چادر لپیٹے ہوگا، اہل زمین میں غیر معروف لیکن اہل آسمان میں مشہور و معروف ہوگا۔ اگر کسی معاملے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قسم کو ضرور پورا فرما دے۔ سنو! اس کے بائیں کاندھے کے نیچے برص کا داغ ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ! بروزِ قیامت بندوں سے کہا جائے گا

کہ جنت میں داخل ہوجاؤ لیکن اویس قرنی سے کہا جائے گا کہ اے اویس! ٹھہرے رہو اور شفاعت کرو۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ قبیلہ ربیعہ ومضر کی تعداد کے برابر لوگوں کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ اے عمر وعلی! تمہاری ان سے ملاقات ہو تو ان سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری مغفرت فرمادے گا۔'' حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا 10 سال تک ان کی تلاش میں رہے لیکن ملاقات نہ ہوئی۔ چنانچہ، جس سال امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا اس سال انہوں نے جبل ابوقُبَیس (پہاڑ) پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے کہا: ''اے یمن سے حج کے لئے آنے والو! کیا تمہارے ساتھ قبیلہ مراد سے تعلق رکھنے والا اویس نامی شخص ہے؟'' ایک لمبی داڑھی والے بوڑھے نے اٹھ کر کہا: ''ہم نہیں جانتے کہ اویس کون ہے؟ ہاں! میرے ایک بھتیجے کا نام اویس ہے لیکن وہ گمنام ومفلس ہے اور اس قابل نہیں کہ اسے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لایا جائے کیونکہ وہ ہمارا چرواہا ہے اور ہمارے درمیان اس کا کوئی مقام ومرتبہ نہیں ہے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے معاملے کو) اس کے سامنے پوشیدہ رکھا گویا آپ کی مراد وہ نہیں ہے اور اس سے دریافت فرمایا: ''تمہارا بھتیجا کہاں ہے؟ کیا وہ ہم سے زیادہ حقیر ہے؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''وہ کہاں ملے گا؟'' عرض کی: ''میدانِ عرفات میں پیلو کے درخت کے قریب۔''

چنانچہ، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سوار ہوکر جلدی جلدی عرفات پہنچے تو (دیکھا کہ) ایک شخص درخت کے نیچے کھڑا نماز پڑھ رہا ہے اور اونٹ اس کے ارد گرد چر رہے ہیں۔ آپ حضرات اپنی سواریوں کو باندھ کر اس کی طرف بڑھے، سلام کیا حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے نماز مکمل کی اور سلام کا جواب دیا۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' اس نے عرض کی: ''اونٹوں کا چرواہا وقوم کا اجیر۔'' فرمایا: ''ہم تمہارے پیشے اور کاروبار کے بارے میں نہیں بلکہ تمہارا نام پوچھ رہے ہیں۔'' عرض کی: ''عبداللہ۔'' فرمایا: ''ہمیں معلوم ہے کہ تمام زمین وآسمان والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہیں۔ تمہاری والدہ نے تمہارا کیا نام رکھا ہے؟'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے عرض کی: ''آخر آپ حضرات کو مجھ سے کیا کام ہے؟'' فرمایا: ''حضور سیِّد دوعالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں

اویس قرنی کی کچھ علامات بتائیں ہیں۔ بالوں کی سرخی وسفیدی اور آنکھوں کی سرخی کو تو ہم نے پہچان لیا ہے اور ہمیں بتایا تھا کہ اس کے بائیں کاندھے کے نیچے برص کا داغ ہوگا، لہٰذا ہمیں دکھاؤ اگر واقعی یہ علامت تم میں پائی گئی تو پھر تم ہی اویس قرنی ہو۔'' چنانچہ، جب انہوں نے اپنا کاندھا دکھایا تو نشانی دیکھ کر دونوں حضرات بڑھ کر بوسے لیتے ہوئے کہنے لگے: ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہی اویس قرنی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مغفرت فرمائے! ہمارے لئے دعائے مغفرت کیجئے!'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے کہا: ''میں کسی مخصوص شخص کے لئے دعا نہیں کرتا بلکہ خشکی وتری میں جتنے بھی مسلمان مرد وعورت ہیں سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اب جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ حضرات پر میرا حال آشکار فرمادیا اور میرا معاملہ ظاہر فرمادیا ہے تو آپ بتایئے کہ آپ ہیں کون؟''

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''یہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور میں علی بن ابی طالب ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے جب یہ سنا تو فوراً باادب طریقے سے کھڑے ہوگئے اور سلام عرض کرتے ہوئے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ دونوں کو امت کی جانب سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''آپ کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! تم اسی جگہ ٹھہرو! میں مکہ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً سے اپنے عطیات میں سے تمہارے لئے کچھ خرچہ اور زائد کپڑوں میں سے کچھ کپڑے لے کر آتا ہوں میرے اور تمہارے درمیان یہی جگہ مقرر ہے۔'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! میرے اور آپ کے درمیان کوئی وعدہ نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ آج کے بعد آپ مجھے نہیں پہچان سکیں گے رہا خرچہ اور کپڑے تو میں ان کا کیا کروں گا؟ کیا آپ مجھ پر اونی چادر و تہبند نہیں دیکھ رہے؟ کیا یہ پرانی ہوگئی ہیں؟ کیا میرے جوتے نہیں دیکھ رہے؟ کیا یہ پرانے ہوگئے ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ مجھے اونٹ چرانے کے عوض چار درہم ملتے ہیں؟ آپ نے کب مجھے انہیں کھاتے دیکھا ہے؟ اے امیر المؤمنین! میرے اور آپ کے سامنے سخت پہاڑ ہیں جنہیں بوجھل لوگ طے نہ کرسکیں گے[1]۔

---

[1] ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 38** پر ''پہاڑ ہیں'' کے تحت فرماتے ہیں: یہاں پہاڑ سے مراد موت، قبر، حشر کی مشکلات ہیں۔ جن سے گزرنا بہت ہی مشکل ہے مگر اس پر آسان ہے جس پر اللہ کرم......

اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ بھی خود کو ہلکا پھلکا رکھئے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب ان کی یہ گفتگو سنی تو اپنا درہ زمین پر مارا اور بلند آواز سے کہا: ''اے کاش! عمر کو اس کی ماں نے نہ جنا ہوتا۔ اے کاش! وہ بانجھ ہوتی، اس نے حمل کی مشقت نہ اٹھائی ہوتی۔ سنو! (خلافت کی) ذمہ داری کون قبول کرے گا؟'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! آپ اپنا راستہ لیں اور میں اپنی راہ ہوتا ہوں۔'' چنانچہ، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی جانب تشریف لے گئے اور حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اونٹ ہانک کر قبیلے والوں کی طرف چل دیئے۔ اونٹ مالکوں کے سپرد کر کے رخصت ہو گئے اور وصال فرمانے تک عبادت میں مصروف رہے۔

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: خیر التابعین حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے بارے میں بالتفصیل یہی قصہ ہم تک پہنچا ہے۔ حضرت سیِّدُنا سلمہ بن شعیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی فضیلت کے متعلق بہت سی روایات لکھی ہیں لیکن اس سے بڑھ کر کامل وجامع کوئی روایت نہیں لکھی۔ (1)

غم آخرت:

﴿1568﴾...... حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: قبیلہ مراد کا ایک شخص حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے قریب سے گزرا تو اس نے پوچھا: ''آپ نے صبح کس حال میں کی؟'' فرمایا: ''میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتے ہوئے صبح کی۔'' پوچھا: ''آپ پر زمانہ کیسا گزرا؟'' فرمایا: ''ایسے شخص پر زمانہ کیسا گزرتا ہوگا کہ جو صبح کرے تو شام کی امید نہ ہو اور شام کرے تو صبح کی امید نہ ہو (اور یہ بھی نہیں جانتا کہ) جنتی ہے یا جہنمی۔ اے قبیلہ مراد کے شخص! بے شک موت اور اس کی یاد نے مومن کے لئے کوئی خوشی باقی نہیں چھوڑی اور حُقوقُ اللّٰہ کی معرفت نے اس کے

......کرے۔ ''جنہیں بوجھل لوگ طے نہ کرسکیں گے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی مال، حال، عزت وجاہ کے طالبین ان پہاڑوں کو بہ آسانی طے نہ کرسکیں گے۔ سفر میں جتنا بوجھ زیادہ اتنی ہی تکلیف زیادہ دنیا میں پھنسے ہوئے آدمی کو مرتے وقت نزع کی تکلیف کے علاوہ دنیا چھوٹنے کا غم ہوتا ہے جو بہت تکلیف کا باعث ہے۔

(1)......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۸۴۰، اویس بن عامر، الحدیث: ۲۴۴۹، ج۹، ص۴۲۳-۴۲۵۔

مال میں سونا چاندی کچھ بھی نہیں چھوڑا اور انسان کا حق پر قائم رہنا اس کے لئے کوئی دوست باقی نہیں چھوڑتا۔“ (۱)

غیبی قبر:

﴿1569﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانہ خلافت میں آذربائیجان فتح کرنے کے لئے جہاد کیا حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بھی ہمارے ساتھ تھے۔ جب ہم واپس لوٹے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہو گئے۔ اسی حالت میں ہم نے انہیں اپنے ساتھ لے لیا لیکن جان بر نہ ہو سکے اور وصال فرما گئے۔ چنانچہ، ہم نے راستے میں ایک مقام پر قیام کیا تو ایک کھدی ہوئی قبر، پانی، کفن اور حنوط (مردے کو لگائی جانے والی خوشبو) دیکھی۔ ہم نے انہیں غسل دیا، کفن پہنایا اور نماز جنازہ پڑھ کر دفنا دیا۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے: ”اگر کبھی ہم اس طرف سے گزرے تو ان کی قبر پہچان لیں گے لیکن کچھ عرصے بعد جب اس مقام سے ہمارا گزر ہوا تو وہاں نہ تو کوئی قبر تھی اور نہ ہی کسی قبر کا نشان۔“ (۲)

سیِّدُنا اُوَیس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی سادگی:

﴿1570﴾...... حضرت سیِّدُنا محارب بن دِثار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو بے لباس ہونے کے سبب مسجد میں یا نماز پڑھنے کی جگہ نہیں آسکتے۔ ان کا ایمان انہیں لوگوں سے سوال کرنے سے روکے ہوئے ہے۔ اویس قرنی اور فرات بن حیان بھی انہیں میں سے ہیں۔“ (۳)

﴿1571﴾...... حضرت سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی راہِ خدا میں اپنے کپڑے تک صدقہ کر دیتے اور خود بے لباس ہو کر (گھر میں) بیٹھ رہتے اور اتنا لباس بھی نہ پاتے کہ جسے پہن کر نمازِ جمعہ ادا کر سکیں۔“ (۴)

---

1 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم: ۲۰۷۶، اویس القرنی، ج۶، ص۲۰۶، بتغیر۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد اویس القرنی، الحدیث: ۲۰۱۶، ص۳۴۶۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد اویس القرنی، الحدیث: ۲۰۰۷، ص۳۴۲۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد اویس القرنی، الحدیث: ۲۰۱۵، ص۳۴۵۔

﴾1572﴿ ...... حضرت سیِّدُنا قیس بن بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو بے لباس ہونے کی وجہ سے دو کپڑے پہنائے۔'' (1)

سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کو وصیت:

﴾1573-74﴿ ...... حضرت سیِّدُنا ہرم بن حیان عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں فقط حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی زیارت کے لئے کوفہ گیا لوگوں سے ان کے بارے میں پوچھا کسی نے کچھ نہ بتایا، ان کی تلاش میں فرات کی جانب جانکلا دیکھا کہ ایک شخص وضو کر رہا اور اپنے کپڑے دھو رہا ہے۔ علامات واوصاف سے میں نے انہیں پہچان لیا کہ یہی حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ہیں کیونکہ آپ گندم گو، سر منڈائے ہوئے، گھنی داڑھی والے اور بارعب شخص تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن انہوں نے مصافحہ نہ کیا حالانکہ جب میں نے انہیں اس حالت میں دیکھا تو رونے کی وجہ سے میرا گلا گھٹنے لگا تھا۔ میں نے سلام کرتے ہوئے کہا: ''اے بھائی! آپ کیسے ہیں؟'' فرمایا: ''اے ہرم بن حیان! تم کیسے ہو؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں لمبی عمر عطا فرمائے! میرے بارے میں تمہیں کس نے بتایا؟'' میں نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے۔'' فرمایا: ''پاکی ہے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کو۔ بے شک ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔'' میں نے پوچھا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ نے میرا اور میرے والد کا نام کیسے جانا؟ حالانکہ بخدا! آج سے پہلے کبھی ہماری ملاقات نہیں ہوئی۔'' حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''جب میرے نفس نے (تیرے نفس سے) کلام کیا تو میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا کیونکہ جس طرح جسموں کے نفس ہیں اسی طرح روحوں کے بھی نفس ہوتے ہیں اور مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ روح کے ذریعے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اگرچہ ان کے گھر دور اور منازل جدا جدا ہی کیوں نہ ہوں۔'' میں نے عرض کی: ''مجھے کوئی حدیث سنایئے! جسے میں آپ سے سن کر یاد کرسکوں۔''

حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''میں نہ تو (ظاہری حیات میں) زیارت رسول سے مشرف ہوا اور نہ ہی صحبتِ بابرکت سے فیضیاب ہوا لیکن میں نے زیارت کا شرف پانے والوں کو دیکھا ہے اور جس طرح تمہیں حدیثیں پہنچی ہیں مجھے بھی پہنچی ہیں۔ میں اپنے لئے یہ دروازہ کھولنا پسند نہیں کرتا اور نہ ہی قاضی یا مفتی بننا پسند

(1) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد اویس القرنی، الحدیث: ۲۰۰۶، ص ۳۴۱۔

کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے نفس (کی اصلاح) میں ہی مصروف ہوں۔'' میں نے عرض کی: ''چلیں قرآنِ مجید کی کچھ آیات ہی تلاوت فرمایئے کہ میں سن لوں اور میرے لئے دعا فرمائیں اور کچھ وصیت بھی فرمائیں۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرات کے کنارے چلتے ہوئے فرمایا: میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان حق ہے، سب سے سچی بات اور سب سے اچھا کلام میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا ہے۔ (پھر اس طرح تلاوت فرمائی:)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ:

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۰﴾ (پ۲۵، الدخان:۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک فیصلہ کا دن ان سب کی میعاد ہے۔

یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرنے کے بعد ایک زوردار چیخ ماری (اور خاموش ہوگئے) میں سمجھا کہ شاید آپ بے ہوش ہوگئے ہیں۔ پھر یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَیْــٴًـا وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۲﴾ (پ۲۵، الدخان:۴۱،۴۲)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد ہوگی مگر جس پر اللہ رحم کرے بیشک وہی عزت والا مہربان ہے۔

پھر میری طرف دیکھ کر فرمایا: ''اے ہَرِم بن حیان! تمہارے والد انتقال فرما گئے اور عنقریب تمہارا بھی انتقال ہوجائے گا۔ ابوحیان کا انتقال ہوگیا ان کا ٹھکانا جنت ہوگا یا جہنم۔ اے ابن حیان! حضرت سیِّدُنا آدم وحضرت سیِّدَتُنا حواء عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دنیا سے تشریف لے گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام بھی رخصت ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ نَجِیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کا بھی وصال ہوگیا اور حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی (بظاہر) دنیا سے تشریف لے گئے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی وصال فرما گئے اور میرے بھائی، میرے مخلص دوست امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی دنیا سے چلے گئے۔ افسوس اے عمر! افسوس اے عمر!'' حضرت سیِّدُنا ہرم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یہ واقعہ خلافت فاروقی کے اخیر کا ہے۔ میں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رحم فرمائے! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تو ابھی وصال نہیں ہوا۔''

حضرت سیِّدُنا اویس قَرَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''ہاں کیوں نہیں! بے شک میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ان کی موت کی اطلاع دی ہے اور میں جو کہہ رہا ہوں اسے جانتا ہوں کیونکہ کل میرا اور تمہارا شمار بھی مردوں میں ہی ہوگا۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختصر سی دعا فرمائی۔ پھر فرمایا: ''اے ابنِ حیان! کتابُ اللّٰہ میں سے یہ تمہیں میری وصیت ہے (اسے یاد رکھنا) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں میں سے صالحین کی موت کی خبر دی ہے، میں تمہیں اپنی موت کی خبر دے رہا ہوں، لہٰذا موت کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اگر استطاعت ہو تو ایک لمحہ کے لئے بھی دل کو موت کی یاد سے غافل نہ ہونے دینا اور جب اپنی قوم کی طرف لوٹ کر جاؤ تو انہیں بھی ڈرانا اور اپنے لئے بھی کوشش کرتے رہنا اور (اہلِ حق) گروہ کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا ورنہ اپنے دین سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور تمہیں احساس تک نہ ہوگا پھر اگر اسی حالت میں مر گئے تو بروزِ قیامت آگ کا ایندھن بنو گے۔'' پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ شخص خیال کرتا ہے کہ یہ تیری رضا کی خاطر مجھ سے محبت کرتا ہے اور صرف تیری رضا کی خاطر مجھ سے ملاقات کے لئے آیا ہے، لہٰذا جنت میں بھی اس سے میری ملاقات کروانا، دنیا میں اسے قناعت عطا فرما، دنیا میں جو کچھ بھی اسے عطا فرمائے آسانی و عافیت سے عطا فرمانا اور جن اعمال کی اسے توفیق بخشے اس پر اسے شکر کی دولت نصیب فرمانا۔ اے ہَرِم بن حیان! میں تمہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرتا ہوں، وَعَلَیْکَ السَّلَام۔ آج کے بعد مجھے تلاش نہ کرنا اور نہ کسی سے میرے بارے میں پوچھنا۔ اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو میں تمہیں یاد بھی رکھوں گا اور تمہارے لئے دعا بھی کروں گا۔ تم اپنا راستہ لو میں اپنی راہ لیتا ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا ہرم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''میں نے خواہش کی کہ تھوڑی دیر ان کے ہمراہ چلوں لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر ہم دنوں روتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ وہ ایک گلی میں تشریف لے گئے اس کے بعد میں نے انہیں بہت تلاش کیا، ان کے متعلق لوگوں سے پوچھا لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو ان کے بارے میں کچھ بتاتا۔'' (1)

خیر التابعین:

﴿1575﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جنگ صفین کے دن شامیوں میں سے ایک شخص نے آواز لگائی: ''کیا تمہارے ساتھ اویس قَرَنی ہیں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں! لیکن تمہیں ان

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۸٤۰، اویس بن عامر، ج۹، ص٤٤٧، باختصار۔

سے کیا کام ہے؟''اس نے کہا: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ''اویس قَرَنی تابعین میں سے سب سے بہتر اور اچھے ہیں۔''یہ کہہ کر اس نے اپنی سواری کا رخ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اصحاب کی طرف موڑ لیا۔''[1]

قیامت کی ایک نشانی:

﴾1576﴿ ...... حضرت سیِّدُنا حُمَید بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا اویس قَرَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ حُضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''صحابہ کے معاملہ میں مجھے تکلیف نہ پہنچانا کیونکہ قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس امت کے بعد والے پہلوں پر لعنت کریں گے۔ اس وقت زمین واہل زمین پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سخت غضب فرمائے گا، لہٰذا جو بھی اس زمانہ کو پائے تو وہ تلوار کاندھے ہی پر رکھے اور شہید ہو کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو اور اگر ایسا نہ کر سکے تو خود کو ہی ملامت کرے۔''[2]

﴾1577﴿ ...... حضرت سیِّدُنا اصبغ بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ''حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی خدمت والدہ کی ذمہ داری کے سبب زیارت رسول سے مشرف نہ ہو سکے۔''[3]

جذبۂ عبادت:

﴾1578﴿ ...... حضرت سیِّدُنا اصبغ بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا اویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی جب شام کرتے تو فرماتے:''یہ رات رکوع میں گزارنے کی ہے۔''پھر ساری رات رکوع میں گزار دیتے اگلی شام آتی تو فرماتے:''یہ رات سجدہ میں گزارنے کی ہے۔''پھر صبح تک سجدہ ہی میں رہتے۔ (آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ) جب شام ہوتی تو گھر میں موجود کھانے اور پہننے کی زائد اشیاء راہِ خدا میں صدقہ کر دیتے۔ پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے:''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو شخص بھوک اور بے لباسی کی حالت میں مر جائے تُو مجھ سے اس کے بارے میں سوال نہ فرمانا۔''[4]

---

1 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب خير التابعين، الحديث: ٥٧٧١، ج ٤، ص ٤٩٦، بتغير قليل۔

2 ......سیر اعلام النبلاء، اویس القرنی، ج ٥، ص ٧٨۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد اویس القرنی، الحدیث: ٢٠١٢، ص ٣٤٤۔

4 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٨٤٠، اویس بن عامر، ج ٩، ص ٤٤٤۔

حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

زندگی کی آسائش ولذات سے کنارہ کش رہنے والے حضرت سیِّدُ ناعامر بن عبدِقیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی طبقہ اُولٰی کے تابعین میں سے ہیں۔آپ حدودِالٰہی کی محافظت کرنے والے، باحیا، عیوب ونقائص سے پاک اور نورِ ہدایت سے منور تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ سے) ملاقات کے شوق میں بلند رتبے ومقام کے حصول کی کوشش کا نام تصوُّف ہے۔

شیطان سانپ کی شکل میں:

﴿1579﴾...... حضرت سیِّدُ ناعلقمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ 8افراد زُہد کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہیں: (١)......حضرت سیِّدُ ناعامر بن عبد اللہ بن عبدِقیس (٢)......حضرت سیِّدُ نا اویس قَرَنی (٣)......حضرت سیِّدُ نا ہرم بن حیان (٤)......حضرت سیِّدُ نا ربیع بن خثیم (٥)......حضرت سیِّدُ نا مسروق بن اجدع (٦)......حضرت سیِّدُ نا اسود بن یزید (٧)......حضرت سیِّدُ نا ابو مسلم خَوْلانی اور (٨)......حضرت سیِّدُ نا حسن بن ابوالحسن رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

حضرت سیِّدُ ناعامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''دنیا رنج وغم کا مقام اور آخرت آگ اور حساب وکتاب کی جگہ ہے تو پھر راحت وسکون کہاں ہے؟ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے (میری) چاہت وخواہش کے بغیر اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا فرمایا، دنیوی آزمائشوں میں مبتلا کیا پھر مجھے (برائی سے) بچنے کا حکم فرمایا، لہٰذا اگر تو مجھے برائی سے نہ بچائے تو میں کیسے بچ سکتا ہوں۔اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو جانتا ہے کہ اگر ساری دنیا بھی اپنے ساز وسامان کے ساتھ مجھے مل جائے تو تیرے فرمان پر میں اسے تیری (رضا) کی خاطر چھوڑ دوں گا، لہٰذا مجھے میرے نفس پر قدرت وطاقت عطا فرما۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر فرمایا کرتے: ''چار چیزیں دنیا کی لذات میں سے ہیں: (١)......مال (٢)......عورتیں (٣)......نیند اور (٤)......کھانا۔ مال ودولت اور عورتوں میں مجھے کوئی حاجت ورغبت نہیں جبکہ نینداور کھانے کے بغیر گزارا نہیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ان دونوں سے بچنے کی بھی پوری کوشش کرتا ہوں۔''

(مروی ہے کہ) حضرت سیِّدُ ناعامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت کا عالم یہ ہوتا تھا کہ رات حالتِ قیام

میں گزارتے اور دن روزہ کی حالت میں بسر کرتے۔ شیطان ان کے سجدہ کی جگہ پر سانپ کی طرح کنڈلی مار کر بیٹھ جاتا جب اس کی بو محسوس کرتے تو ہاتھ سے دور کر کے سجدہ کر لیتے اور فرماتے: ''اگر تیری بو نہ ہوتی تو میں تجھ پر ہی سجدہ کر لیتا۔'' شیطان سانپ کی شکل اختیار کر لیتا تھا۔ حضرت سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑھ رہے ہیں اور شیطان ان کی قمیص میں داخل ہو کر آستین وغیرہ سے نکل جاتا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذرا بھی حرکت نہ کرتے۔ عرض کی گئی: ''آپ سانپ کو خود سے دور کیوں نہیں کرتے؟'' فرماتے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے حیا آتی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات کے علاوہ کسی اور چیز سے خوف محسوس کروں۔ بخدا! مجھے تو احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کب داخل ہوا اور کب نکلا۔'' ایک بار کسی نے عرض کی: ''عبادت و ریاضت میں آپ جتنی مشقت اٹھاتے ہیں جنت تو اس سے کم مشقت میں بھی حاصل ہو سکتی اور جہنم سے بچا جا سکتا ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نہیں! (میں اس وقت تک نہ جنتی ہو سکتا ہوں اور نہ جہنم سے بچ سکتا ہوں) جب تک کہ اپنے نفس کو خوب ذلیل نہ کر لوں۔'' حضرت سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار حضرت سیِّدُنا عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیمار ہوئے تو رونے لگے۔ عرض کی گئی: ''آپ تو بڑے پرہیزگار اور زاہد ہیں پھر کیوں رو رہے ہیں؟'' فرمایا: ''میں کیوں نہ روؤں اور مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار کون ہے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں دنیا کے چھوٹنے پر یا موت کی تلخی کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ سفر لمبا اور زادِ راہ کم ہے۔ میں شام بلندی یا پستی یعنی جنت یا دوزخ میں گزاروں گا اور معلوم نہیں کہ جنت ٹھکانا ہو گا یا جہنم۔'' [1]

﴿1580﴾ ...... یہ روایت بھی ماقبل کی مثل ہے اس میں اتنا زائد ہے کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں خوب کوشش کروں گا اگر نجات پا گیا تو یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو گی اور اگر جہنم میں چلا گیا تو اپنی کوشش میں کوتاہی کی وجہ سے جاؤں گا۔'' (کسی نے روتے دیکھ کر وجہ پوچھی تو) فرمایا: ''میں دنیا کے چھوٹنے پر نہیں رو رہا بلکہ گرمیوں میں روزہ رکھنے اور سردیوں کی راتوں میں قیام کرنے میں کوتاہی کے سبب رو رہا ہوں۔'' [2]

---

1 ...... صفة الصفوة، الرقم:٤٨٤، عامر بن عبد الله، ج٣، ص١٣٤-١٣٣، بتغير قليل۔
الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢٩٨٩، عامر بن عبد الله بن عبدالقيس، ج٧، ص٧٩۔

2 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عامر بن قيس، الحديث:١٢٥١، ص٢٤٠، بتغير۔

سب سے بڑا عبادت گزار:

﴿1581﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن وہب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد قیس رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه افضل ترین عبادت گزاروں میں سے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے خود پر روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھنا لازم کر رکھا تھا۔ طلوع آفتاب سے لے کر عصر تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے جب لوٹتے تو پاؤں اور پنڈلیاں سوجی ہوتیں۔ اپنے نفس سے فرماتے: ''اے نفس! اے بُرائی کا حکم دینے والے! تجھے تو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بخدا! میں تجھے مسلسل سرگرم عمل رکھوں گا حتی کہ بستر بھی تجھ سے اپنا حصہ وصول نہ کر سکے گا (یعنی آرام نہیں کروں گا)۔'' ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد قیس رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه وادی سباع کی طرف تشریف لے گئے وہاں حضرت سیِّدُ نا حممہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نامی ایک حبشی عابد رہتے تھے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه وادی کے ایک کونے میں اور وہ عابد دوسرے کونے میں مشغول عبادت ہو گئے 40 دن اور 40 رات تک دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ جب فرض نماز کا وقت ہوتا تو با جماعت نماز ادا کرتے پھر اپنی اپنی جگہ جا کر نوافل میں مشغول ہو جاتے 40 دن بعد حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد قیس رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه حضرت سیِّدُ نا حممہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟'' کہا: ''چھوڑو! مجھے اپنے کام میں مشغول رہنے دو۔'' حضرت سیِّدُ نا عامر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَافِر نے فرمایا: ''میں تمہیں قسم دیتا ہوں بتاؤ تم کون ہو؟'' جواب دیا: ''میں حممہ ہوں۔'' فرمایا: ''اگر تم وہی حممہ ہو جس کا مجھ سے تذکرہ کیا گیا تھا تو پھر تم دنیا میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو۔ مجھے افضل ترین خصلت کے بارے میں بتاؤ؟''

حضرت سیِّدُ نا حممہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے کہا: ''بے شک مجھ سے عمل میں کوتاہی ہوتی ہے اگر فرض نماز کے مقررہ اوقات میرے رکوع و سجود کو قطع کرنے کا سبب نہ بنتے تو میں پسند کرتا کہ ساری عمر رکوع میں گزر جاتی اور میرا چہرہ سجدے میں جھکا رہتا یہاں تک کہ میرا وصال ہو جاتا لیکن فرض نمازیں مجھے ایسا کرنے نہیں دیتیں۔'' یہ کہنے کے بعد پوچھا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟'' فرمایا: ''میں عامر بن عبد قیس ہوں۔'' کہا: ''اگر آپ وہی عامر ہیں جن کا میں نے تذکرہ سن رکھا ہے تو آپ تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گزار ہیں، لہٰذا مجھے کسی افضل خصلت

کے بارے میں بتائیے؟''حضرت سیِّدُ نا عامر عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَافِر نے فرمایا: ''بے شک مجھ سے بھی عمل میں کوتاہی سرزد ہوجاتی ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہیبت وجلال کی عظمت دل میں اس قدر ہے کہ میں اس کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ ایک بار درندوں نے مجھے گھیر لیا ایک درندہ پشت کی جانب سے مجھ پر جھپٹا اور اپنے پنجے میرے کاندھے پر گاڑ دیئے جبکہ میں یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کر رہا تھا:

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ (پ١٢، ھود:١٠٣)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ دن ہے جس میں سب لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے۔

جب درندے نے دیکھا کہ میں نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی تو وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔''حضرت سیِّدُ نا حممہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اے عامر عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَافِر! کون سی چیز آپ کے لئے باعث ہلاکت ہے؟''فرمایا: ''مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے خوف کھاؤں۔''حضرت سیِّدُ نا حممہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں پیٹ کی آزمائش میں مبتلا نہ فرماتا تو میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھے ہر وقت رکوع وسجود میں ہی مشغول پاتا لیکن جب ہم کھاتے ہیں تو قضائے حاجت کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔''حضرت سیِّدُ نا حممہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ روزانہ 800 رکعت نوافل ادا فرماتے اور پھر کہتے: ''بے شک مجھ سے عبادت میں کوتاہی ہوجاتی ہے اور اپنے نفس پر بہت زیادہ عتاب کرتے۔'' (۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت ہو تو ایسی:

﴿1582﴾...... حضرت سیِّدُ نا حزم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم کے بھائی حضرت سیِّدُ نا سہل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد قیس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرمایا کرتے تھے: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جس کے سبب ہر مصیبت مجھ پر آسان ہوگئی اور وہ ہر معاملے میں مجھ سے راضی ہوگیا اور اس سے ایسی محبت کے سبب میں جس حال میں بھی صبح وشام کروں مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔'' (۲)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٤٨٤، عامر بن عبد الله، ج٣، ص١٣٥-١٣٤۔

2 ......اسد الغابة، الرقم:٢٧١٢، عامربن عبدقيس، ج٣، ص١٣٠۔

تقویٰ وپرہیزگاری:

﴿1583﴾...... حضرت سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ امیرِ بصرہ کے قاصد نے حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدقیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آ کر کہا: ''خلیفہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے نکاح نہ کرنے کا سبب دریافت کروں؟'' حضرت سیِّدُنا عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے فرمایا: ''میں نکاح کے معاملے میں تھکا ماندہ ہوں اس لئے میں نے عورتوں کو چھوڑ رکھا ہے۔'' قاصد نے پوچھا: ''آپ پنیر کیوں نہیں کھاتے؟'' فرمایا: ''میں ایسی جگہ رہتا ہوں جہاں مجوسی (آگ کی پوجا کرنے والے) بکثرت ہیں، لہٰذا جب تک کسی چیز کے بارے میں دو مسلمان گواہی نہ دے دیں کہ اس میں مردار شامل نہیں ہے تب تک میں اسے نہیں کھاتا۔'' قاصد نے کہا: ''آپ اُمرا کے پاس کیوں نہیں جاتے؟'' فرمایا: ''تمہارے دروازوں پر حاجت مندوں کا ہجوم رہتا ہے، لہٰذا ان کی ضروریات پوری کرو اور جنہیں تمہاری کوئی حاجت نہیں انہیں چھوڑ دو۔'' [1]

﴿1584﴾...... حضرت سیِّدُنا صخر بن ابی صخر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدقیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کیا میں اہلِ جنت میں سے ہوں یا (فرمایا: کیا) میں جنتی ہوں، کیا میرے جیسا شخص بھی جنت میں داخل ہوگا؟''

مقصدِ حیات:

﴿1585﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک قاصد کو حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدقیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ ''ان سے اچھے سلوک سے پیش آؤ، ان کا ادب واحترام کرو اور کہو کہ جس عورت سے چاہیں نکاح کرلیں، مہر بیتُ المال سے ادا کیا جائے گا۔'' چنانچہ، قاصد نے خدمت میں حاضر ہوکر کہا: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ میں آپ سے اچھا برتاؤ کروں، ادب واحترام سے پیش آؤں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''فلاں شخص جس کا کافی عرصے سے حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اختلاف چل رہا ہے اور

[1] ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ٢٩٨٩، عامر بن عبد اللہ بن عبدالقیس، ج٧، ص٧٦۔

اسے ان کے پاس جانے کی اجازت نہیں ملتی مجھ سے زیادہ وہ اس سلوک کا مستحق ہے۔'' قاصد نے کہا: ''امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ سے کہوں آپ جس عورت سے چاہیں نکاح کرلیں اور مہر بیتُ المال سے ادا کردوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نکاح کے معاملہ میں تھکا ماندہ ہوں۔'' اس نے پوچھا: پھر آپ کس عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟'' فرمایا: ''جو روٹی کے خشک ٹکڑے اور بوسیدہ چادر کو قبول کرے۔'' پھر اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کے دل میں اہل خانہ کی محبت نہ ہو؟'' انہوں جواب دیا: ''ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے۔'' پھر پوچھا: ''کیا کوئی ایسا ہے جس کے دل میں اولاد کی محبت نہ ہو؟'' عرض کی: ''نہیں۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! نیزوں سے میری پسلیاں ٹوٹ پھوٹ جائیں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسا ہوجاؤں (یعنی میرے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور کی محبت ہو)۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں صرف محبت الٰہی کو ہی اپنا مقصد حیات بناؤں گا۔'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے عملی طور پر ایسا ثابت بھی کرکے دکھایا۔'' (1)

چار چیزیں:

﴿1586﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو ہاشم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے دنیا کا معاملہ چار چیزوں میں پایا: (۱)...... مال (۲)...... عورتیں (۳)...... نینداور (۴)...... کھانا۔ مال اور عورتوں میں تو مجھے کوئی دلچسپی نہیں اور جہاں تک نیند اور کھانے کا تعلق ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میری طاقت میں ہوتا تو میں ان پر بھی قابو پالیتا۔'' (2)

مظلوم کی مدد:

﴿1587-88﴾...... بنی جُشَم کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ ایک شیخ نے مجھے حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی جلاوطنی کا سبب بتایا کہ ایک مرتبہ

---

1 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عامر بن قيس، الحديث: ۱۲۲۸، ص ۲۳۵۔

2 ...... تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ۳۰۵۲، عامر بن عبد الله، ج ۲۶، ص ۱۸۔

حضرت سیِّدُنا عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بادشاہ کے ملازم کے پاس سے گزرے جو کسی ذمی [1] کو زبردستی کھینچتے ہوئے لے جا رہا تھا جبکہ ذمی مدد کے لئے پکار رہا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے ذمی سے پوچھا: ''کیا تو نے جزیہ ادا کر دیا؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے ملازم سے کہا: ''تم اس سے کیا چاہتے ہو؟'' عرض کی: ''اسے امیر کے گھر جھاڑو دینے کے لئے لے جا رہا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے ذمی سے پوچھا: ''کیا یہ کام تم خوشی سے انجام دے دو گے؟'' اس نے عرض کی: ''اس کے سبب میرے دیگر کام رہ جائیں گے۔'' حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدقیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے ملازم سے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔'' اس نے کہا: ''میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔'' پھر فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔'' اس نے کہا: ''نہیں چھوڑوں گا۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی چادر ایک طرف رکھ کر فرمایا: ''میں اپنے جیتے جی حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذمہ ٹوٹنے نہیں دوں گا۔'' پھر زبردستی ذمی کو اس سے چھڑا لیا۔ یہی عمل ان کی جلاوطنی کا سبب بنا۔ [2]

مخالفین کو بھی دُعا:

﴿1589﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید جریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے ہم نشیں ظہر مربد کے مقام تک انہیں الوَداع کرنے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔'' لوگوں نے کہا: ''ہم بھی اسی بات کے خواہش مند ہیں کہ آپ دعا کریں۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اس طرح دعا کی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے میری چغلخوری کی، میرے خلاف جھوٹ بولا، مجھے میرے شہر سے نکالا، میرے اور میرے ہم نشینوں کے درمیان جدائی ڈالی اس کے مال واولاد میں اضافہ فرما، اسے جسمانی صحت اور لمبی عمر عطا فرما۔'' [3]

﴿1590﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس

---

1 ...... فتاوی فیض الرسول جلد 1 صفحہ 501 پر فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان ومال کی حفاظت کا بادشاہِ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو (موجودہ دور کے تمام کفار حربی ہیں اب کوئی ذمی نہیں)۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عامر بن قيس، الحديث: ١٢٥٦، ص ٢٤١۔

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب عامر بن عبدقيس، الحديث: ٨، ج٨، ص ٢٤٤۔

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کوجلاوطن کر کے شام کی جانب بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تمام تعریفیں **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو مجھے سوار کر کے لے گیا۔'' (۱)

{1591} ...... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَافِر فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللّٰه رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے عرض کی گئی: ''اگر آپ بصرہ تشریف لے جائیں تو بہتر ہوگا۔'' آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: ''**اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ ایسا شہر ہے جس کی طرف میں نے ہجرت کی اور وہاں رہ کر قرآن مجید سیکھا لیکن سفرِ محبت ایسا سفر ہے کہ جس کا کوئی ٹھکانا نہیں۔'' (۲)

{1592} ...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ! سردیوں میں میرے لئے طہارت کرنا آسان فرما۔'' (اس کے بعد) جب طہارت کے لئے پانی لایا جاتا تو اُس میں سے بخارات اٹھ رہے ہوتے۔ (۳)

مخلوق کے خوف سے بے پروا:

{1593} ...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا گزر ایک ایسے قافلے کے قریب سے ہوا جو کسی مقام پر ٹھہرا ہوا تھا، آپ نے پوچھا: ''آگے کیوں نہیں جاتے؟'' کہا: ''ایک شیر ہمارے راستہ میں حائل ہو گیا ہے۔'' آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: ''یہ بھی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔'' چنانچہ، آپ شیر کے اتنا قریب ہو کر گزرے کہ کپڑے شیر کے منہ سے چھو گئے۔ (۴)

اللّٰه عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسا:

{1594} ...... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے عرض کی گئی: ''آپ کے گھر کا قرب وجوار آگ کی لپیٹ میں آچکا ہے (لہٰذا اپنے گھر کی

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهدعامر بن قيس، الحديث: ١٢٤٧، ص ٢٣٩۔

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهدعامر بن قيس، الحديث: ١٢٥٥، ص ٢٤١۔

(3) ......الزهد لابن مبارك، باب ماجاء فی ذکرعامر......الخ، الحديث: ٨٦١، ص ٢٩٥۔

(4) ......صفة الصفوة، الرقم: ٤٨٤، عامر بن عبد الله، ج٣، ص ١٣٥۔

خبر لیجئے)۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:'' آگ کو چھوڑ دو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مامور ہے۔'' پھر نماز میں مشغول ہو گئے۔ چنانچہ، جب آگ قرب وجوار کو جلاتی ہوئی ان کے گھر تک پہنچی تو دوسری جانب پھر گئی۔ (۱)

﴿1595﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ایک شخص نے کسی کو خواب میں ندا دیتے سنا کہ'' لوگوں کو آگاہ کر دو حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات ہوگی اور جس دن ان کی ملاقات ہوگی اس دن ان کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔'' (۲)

نماز میں خشوع وخضوع:

﴿1596﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ لوگوں کو دورانِ نماز جائداد وغیرہ کا تذکرہ کرتے سنا تو فرمایا:'' کیا تم اسے پا سکتے ہو؟'' انہوں نے عرض کی:'' جی ہاں!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:'' بخدا! میرا پیٹ نیزوں سے چھلنی ہو جائے تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ دورانِ نماز مجھ سے ایسی باتیں صادر ہوں۔'' (۳)

راحت وسکون کیسے حاصل ہو؟

﴿1597﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا:'' تم اپنے معاملات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دو راحت وسکون پاجاؤ گے۔'' (۴)

فرمانبردار بن جاؤ دعائیں قبول ہوں گی:

﴿1598﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوغلاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی:'' میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:'' تو

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۳۰۵۲، عامر بن عبد اللّٰہ، ج۲۶، ص۳۱۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۳۰۵۲، عامر بن عبد اللّٰہ، ج۲۶، ص۴۲۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عامر بن قيس، الحديث:۱۲۴۰، ص۲۳۸۔

4 ......المصنف لابن ابی شیبة، كتاب الزهد، باب عامر بن عبدقيس، الحديث:۶، ج۸، ص۲۴۳۔

نے ایسے شخص سے دعائے مغفرت کے لئے کہا ہے جو اپنے لئے بھی ایسی دعا کرنے سے عاجز ہے۔ ہاں! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وفرمانبرداری کرو پھر دعا مانگو وہ تمہاری دعا ضرور قبول فرمائے گا۔'' (۱)

قرآن پاک سے ناطہ جوڑو:

﴿1599﴾...... قریشیوں کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا ابوزکریا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بعض مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبیدہ نامی چچازاد بہن انہیں مجاہدات کرتے دیکھتی تو ثرید تیار کرکے ان کے پاس لاتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محلے کے یتیموں کو کھانے کے لئے بلا لیتے۔ وہ عرض کرتی: ''میں نے ثرید اپنے ہاتھ سے بنائی ہے تاکہ آپ خود تناول فرمائیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ''کیا ایسا تم نے مجھے فائدہ پہنچانے کے ارادے سے نہیں کیا تھا؟ (یتیموں کے کھانے میں میرے لئے زیادہ نفع ہے)۔'' نیز اپنی چچازاد بہن سے فرماتے: ''اے عبیدہ! دنیا سے ناطہ جوڑنے کی بجائے قرآنِ کریم سے ناطہ جوڑو کیونکہ جو قرآنِ کریم سے ناطہ نہیں جوڑتا وہ دنیا سے حسرت وافسوس کرتے ہوئے ہی رخصت ہوتا ہے۔'' (۲)

بلاحساب جنت میں داخلہ:

﴿1600﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدقیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں بیٹھا کرتے تھے لیکن کچھ عرصے بعد انہوں نے مسجد میں بیٹھنا چھوڑ دیا ہم نے گمان کیا کہ آپ خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی وجہ سے کنارہ کشی اختیار کررہے ہیں۔ چنانچہ، ہم ان کے پاس آئے اور عرض کی: ''آپ مسجد میں بیٹھا کرتے تھے لیکن اب نہیں بیٹھتے (کیا وجہ ہے)؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہاں! اب نہ بیٹھنے کی وجہ یہ ہے کہ مجلس میں بہت زیادہ شوروغل اور فضول گوئی ہونے لگی ہے۔'' عرض کی: ''ہم نے سمجھا کہ آپ نے خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی وجہ سے کنارہ کشی اختیار کی ہے۔'' پھر ہم نے عرض کی: ''خواہشات کی پیروی کرنے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر نے فرمایا: ''میں اس قابل کہاں کہ ان کے بارے میں کچھ کہوں۔ میں نے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عامر بن قیس، الحدیث: ۱۲۴۱، ص ۲۳۸۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عامر بن قیس، الحدیث: ۱۲۵۴، ص ۲۴۰۔

ہونے والوں میں سے کچھ لوگوں کو دیکھا اور ان کی صحبت اختیار کی ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ قیامت کے دن با اعتبار ایمان برگزیدہ لوگ وہ ہوں گے جو دنیا میں سختی سے اپنے نفس کا محاسبہ کیا کرتے تھے اور سب سے زیادہ غمگین وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں سب سے زیادہ خوش ہوتے تھے اور سب سے زیادہ وہ لوگ روئیں گے جو دنیا میں سب سے زیادہ ہنسا کرتے تھے۔ نیز انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کچھ فرائض مقرر کئے، کچھ سنتیں جاری فرمائیں اور کچھ حدود متعین فرمائی ہیں، لہٰذا جس نے فرائض وسنن پر عمل کیا اور اس کی مقرر کردہ حدود سے اجتناب برتا وہ بلاحساب جنت میں داخل ہوگا اور جس نے فرائض وسنن پر تو عمل کیا لیکن حدود کی پروانہ کی اور (مرنے سے پہلے) توبہ کرلی تو وہ سخت آزمائش، تکالیف اور ہولناکیوں کا سامنا کرنے کے بعد جنت میں داخل ہوگا اور جس نے فرائض وسنن پر تو عمل کیا لیکن حدود کی خلاف ورزی کی پھر بغیر توبہ کئے مرگیا لیکن بارگاہِ الٰہی میں مسلمان حاضر ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مشیت پر ہے، چاہے تو اسے معاف فرمادے اور چاہے تو عذاب دے۔'' (1)

تین پیشیاں:

﴿1601﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں پر تین پیشیاں ہوں گی۔ دو حساب وکتاب اور عذر وغیرہ کی صورت میں جبکہ تیسری پیشی اعمال ناموں کی تقسیم کی صورت میں ہوگی۔ چنانچہ، کوئی اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں لے گا کوئی بائیں ہاتھ میں۔'' پھر حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف منسوب کرکے یہ اشعار پڑھے:

قَدْ طَارَتِ الصُّحُفِ فِی الْاَیْدِیْ مُنْتَشِرَۃٌ ... فِیْھَا السَّرَائِرُ وَالْجَبَّارُ مُطَّلِعٗ

فَکَیْفَ سَھُوْکَ وَالْاَنْبِیَاءُ وَاقِعَۃٌ ... عَمَّا قَلِیْلٌ وَلَا تَدْرِیْ بِمَا تَقَعٗ

اَمَّا الْجِنَانُ وَعَیْشٌ لَا انْقِضَاءَ لَہٗ ... اَمَّا الْجَحِیْمُ فَلَا تُبْقِی وَلَا تَدَعٗ

تَھْوِیْ بِسُکَّانِھَا طَوْرًا وَّتَرْفَعُہٗ ... اِذَا رَجَوْا مَخْرَجًا مِنْ غَمِّھَا قُمِعُوْا

لِیَنْفَعِ الْعِلْمَ قَبْلَ الْمَوْتِ عَالِمُہٗ ... قَدْ سَالَ قَوْمٌ بِھَا الرَّجْعِیْ فَمَا رَجَعُوْا

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عامر بن قیس، الحدیث: ۱۲۵۳، ص ۲۴۰۔

ترجمہ :(۱)......(بروز قیامت) نامہ اعمال کی تقسیم ہوگی جو لوگوں کے ہاتھوں میں بکھرے ہوں گے ان میں ان کے راز ہوں گے جبکہ خدائے جبار و قہار عَزَّوَجَلَّ تمام رازوں پر مطلع ہے۔

(۲)......تو ان سے کیسے غافل ہے حالانکہ آئے دن خبریں (اموات) تیرے سامنے رونما ہوتی رہتی ہیں اور تو یہ بھی نہیں جانتا کہ عنقریب کیا ہونے والا ہے۔

(۳)......یا جنت اور ایسی زندگی حاصل ہوگی جس کی کوئی انتہا نہیں یا پھر جہنّم کا ایندھن بننا پڑے گا جہاں تیرے لئے نہ تو بقا ہوگی اور نہ ہی چھٹکارا ملے گا۔

(۴)......جہنّم اپنے اندر بسنے والوں کو کبھی نیچے دھکیلے گی کبھی اوپر اچھالے گی اور جب بھی انہیں جہنم کے غم واندوہ سے نکلنے کی امید ہوگی تو گرزوں سے ان کا استقبال کیا جائے گا۔

(۵)......علم رکھنے والے کو چاہئے کہ موت سے پہلے پہلے علم سے نفع حاصل کرلے کیونکہ جہنمیوں میں سے کچھ لوگ دنیا میں بھیجے جانے کی التجا کریں گے لیکن انہیں بھیجا نہیں جائے گا۔

حضرت سیِّدُ نا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ہم نے تابعین میں سے حضرت سیِّدُ نا اُویس قرنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے ذکر سے ابتدا کی کیونکہ وہ عبادت گزار تابعین کے سردار ہیں اور دوسرے نمبر پر حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ کیا کیونکہ آپ قبیلہ بنو عنبر سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ پہلے تابعی ہیں جنہوں نے بصرہ کے عبادت گزاروں میں شہرت حاصل کی۔ انہیں کوفہ سے تعلق رکھنے والے تابعین پر مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بصرہ کو کوفہ پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ بصرہ کی بنیاد کوفہ سے چار سال قبل رکھی گئی۔ اسی وجہ سے اہلِ بصرہ عبادت وریاضت میں اہلِ کوفہ پر فضیلت رکھتے ہیں نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ ان بلند بخت افراد میں سے ہیں کہ عبادت وریاضت میں جن کی تربیت حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے ہاتھوں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے قرآنِ مجید کی تعلیم انہی سے حاصل کی اور انہی کے طریقہ کار کو اختیار کیا۔ چنانچہ،

﴿1602﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو عون بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو خط لکھا کہ میں نے تم سے ایک بات کا عہد لیا تھا مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے عہد توڑ دیا ہے، لہٰذا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور اپنے عہد پر قائم رہو۔" [1]

[1]......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام ابی موسی، الحدیث:٦، ج٨، ص٢٠٤۔

حضرت سیِّدُنا مسروق رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُ نا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین میں سے ہیں۔آپ عالم ربانی، محبت الٰہی میں سرگرداں، اپنے گناہوں کو یاد رکھنے والے، علوم وفنون میں مہارت رکھنے والے، حفاظت الٰہی پر کامل بھروسا رکھنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کے محبوب ہیں۔ پورا نام ابو عائشہ حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق بن عبد الرحمٰن ہمدانی کوفی ہے لیکن مسروق کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: بارگاہِ الٰہی میں حاضری اور ملاقات کے لئے ہر وقت تیار رہنے نیز اشیاء کے وجود اور راہِ طریقت میں غور وفکر کرنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

عالم وجاہل کی پہچان:

﴿1603﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''کسی شخص کے عالم ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور کسی کے جاہل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر فخر کرے۔'' (۱)

علم کا متلاشی:

﴿1604﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ایوب طائی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے کائنات میں حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ علم کا متلاشی کسی کو نہیں دیکھا۔'' (۲)

﴿1605﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا مَسروق رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بصرہ میں کسی عالم سے ایک آیت کی تفسیر معلوم کرنے کے لئے گئے لیکن وہ اس کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔انہوں نے بتایا کہ اہل شام میں ایک عالم ہیں آپ ان کے پاس چلے جائیں۔ چنانچہ، آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۱۹۷۷، مسروق بن اجدع، ج۶، ص۱۴۲۔

2 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۳۸۴، مسروق بن اجدع، ج۵، ص۱۰۳۔

ہمارے پاس تشریف لائے۔ پھر آیت کی تفسیر جاننے کے لئے ملک شام کی جانب روانہ ہوگئے۔'' (۱)

﴿1606﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ہِلال بن یساف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جسے یہ پسند ہو کہ وہ اولین وآخرین اور دنیا وآخرت کا علم جان لے اسے چاہئے کہ سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے۔'' (۲)

عبادت کا ذوق وشوق:

﴿1607﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابواسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج کے لئے جاتے تو ساری ساری رات سجدے میں گزار دیتے۔'' (۳)

﴿1608﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج کے لئے گئے تو واپس لوٹنے تک اپنی پیشانی کو زمین پر بچھائے رکھا (یعنی خوب عبادت کی)۔'' (۴)

﴿1609﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''اے سعید! اپنے چہروں کو خاک آلود (یعنی کثرت سے سجود) کرنے کے سوا دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس میں رغبت رکھی جائے۔'' (۵)

﴿1610﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابوضُحیٰ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعُلٰی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بندہ ربِّ عَزَّوَجَلَّ کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔'' (۶)

﴿1611﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابوضُحیٰ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعُلٰی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یوں معلوم ہوتا گویا کہ راہب ہیں اور اپنے اہلِ خانہ سے فرماتے: ''تمہیں مجھ سے کچھ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۳۷۰، مسروق بن عبدالرحمن، ج۵۷، ص۳۹۷۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی مسروق، الحدیث: ۹، ج۸، ص۲۱۱۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی مسروق، الحدیث: ۲، ج۸، ص۲۱۱۔

4 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۳۷۰، مسروق بن عبدالرحمن، ج۵۷، ص۴۲۵۔

5 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ۱۹۷۷، مسروق بن الاجدع، ج۶، ص۱۴۲۔

6 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام مسروق، الحدیث: ۸، ج۸، ص۲۱۱۔

حاجت ہو تو میرے نماز شروع کرنے سے پہلے پہلے بیان کردو۔'' (۱)

﴿1612﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن منتشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ'' حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اور اہل خانہ کے درمیان پردہ لٹکا لیتے اور نماز میں مشغول ہو کر گھر والوں اور دنیا سے کنارہ کش ہو جاتے۔'' (۲)

﴿1613﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن منتشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فیصلہ کرنے پر اجرت نہ لیتے اور یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرماتے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَؕ (پ۱۱، التوبۃ:۱۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ (۳)

دنیا کی حقیقت:

﴿1614﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن منتشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر جمعہ کو خچر پر سوار ہوتے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر مقام حیرہ میں کوڑا کرکٹ کے ایک پرانے سے ڈھیر پر تشریف لاتے اور خچر کو اس پر چڑھا کر فرماتے: '' دنیا ہمارے پاؤں تلے ہے۔'' (۴)

﴿1615﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حمزہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بھتیجے کا ہاتھ پکڑا اور کوفہ میں کوڑا کرکٹ کے ایک ڈھیر پر چڑھ کر فرمایا: '' کیا میں تجھے دنیا نہ دکھاؤں؟ یہ ہے دنیا جسے لوگوں نے کھایا اور فنا کر دیا، پہنا اور پرانا کر دیا، اس پر سوار ہو کر اسے لاغر و کمزور کر دیا، اس کے لئے خون بہایا، اس کی خاطر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال ٹھہرایا اور اسی کی خاطر قطع رحمی کی۔'' (۵)

---

❶...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۳۷۰، مسروق بن عبدالرحمن، ج۵۷، ص ۴۳۰۔

❷...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۳۷۰، مسروق بن عبدالرحمن، ج۵۷، ص ۴۳۰۔

❸...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۸۴، مسروق بن الاجدع، ج۵، ص ۱۰۵۔

❹...... المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الامراء، ما ذکر من حدیث الامراء......الخ، الحدیث: ۶۰، ج۷، ص ۲۵۸۔

❺...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۳۷۰، مسروق بن عبدالرحمن، ج۵۷، ص ۴۳۰-۴۳۱۔

بہترین ٹھکانا:

﴿1616﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن منتشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''قبر سے بڑھ کر مومن کے لئے کوئی چیز بہتر نہیں کیونکہ مومن قبر میں جا کر دنیا کے غموں سے راحت حاصل کر لیتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے امن میں آجاتا ہے۔'' (۱)

﴿1617﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب میرا خادم مجھے یہ کہتا ہے کہ گھر میں نہ تو کوئی کھانے کی چیز ہے اور نہ ہی کوئی درہم تو میں اپنے گمان میں اس وقت خود کو سب سے بہتر حالت میں محسوس کرتا ہوں۔'' (۲)

﴿1618﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو العباس سراج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بندے کے لئے ایسی جگہوں کا ہونا ضروری ہے جہاں وہ تنہائی اختیار کر کے اپنے گناہوں کو یاد کرے اور ان سے مُعافی چاہے۔'' (۳)

مال و دولت کی بیجا کثرت کا نقصان:

﴿1619﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جس گھر میں مال و دولت زیادہ ہو اس میں آنسو (یعنی رنج و غم) بھی زیادہ ہوتے ہیں۔'' (۴)

﴿1620﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اَصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

وَيَكْفِيْكَ مِمَّا اُغْلِقَ الْبَابُ دُوْنَهُ ... وَاُرْخِي عَلَيْهِ السِّتْرُ مِلْحٌ وَخَرْدَقُ

وَمَاءُ فُرَاتٍ بَارِدٌ ثُمَّ تَغْتَدِيْ ... تُعَارِضُ اَصْحَابَ الثَّرِيْدِ الْمُلَبَّقِ

تَجَشَّا اِذْ مَا هُمْ تُجَشِّئُوْا كَاَنَّمَا ... غُذِيْتَ بِاَلْوَانِ الطَّعَامِ الْمُفَتَّقِ

---

❶......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام مسروق، الحدیث: ۱، ج۸، ص ۲۱۱۔

❷......المرجع السابق۔ ❸......المرجع السابق۔

❹......کتاب الزهدلابن مبارك، باب النهی عن طول الامل، الحدیث: ۲۶۳، ص ۸۹۔

ترجمہ: تیرے لئے نمک، روٹی اور فرات کا ٹھنڈا پانی کافی ہے کہ جسے حاصل کرنے کے بعد دروازہ بند کرکے پردہ ڈال دیا جائے۔ پھر تھوڑا سا کھانا کھا کر نرم وملائم ثرید کھانے والوں سے ملاقات ہو تو جب وہ ڈکار لیں تم بھی ڈکار لو تاکہ یہ گمان کیا جائے کہ تمہیں بھی انواع واقسام کے مزیدار کھانے کھلائے گئے ہیں۔ (۱)

سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

﴿1621﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بدخُلق آدمی برے شخص کو مُعاف نہیں کرتا جبکہ نیک خصلت شخص بری خصلت والے کو مُعاف کر دیتا ہے۔“ (۲)

زنا کے اَسباب:

﴿1622﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آنکھیں زنا کرتی ہیں، ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرم گاہ بھی زنا کرتی ہے۔“ (۳)

﴿...... تعریف اور سعادت ......﴾

حضرتِ سیِّدُنا امام عبداللہ بن عمر بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفی ۶۸۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ ”جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دُنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔“ (تفسیر البیضاوی، پ۲۲، الاحزاب، تحت الایۃ: ۷۱، ج۴، ص ۳۸۸)

---

1 ...... الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم الرازی، سفیان الثوری، باب ما ذکر من زھد سفیان الثوری وورعہ، ج۱، ص۹۸، بتغیر قلیل، عن سفیان الثوری۔

2 ...... مسند ابی داود الطیالسی، ما اسند عبداللہ بن مسعود، الجزء الاول، الحدیث: ۲۹۶، ص۳۸۔

3 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن مسعود، الحدیث: ۳۹۱۲، ج۲، ص۸۴۔

حضرت سیِّدُنا عَلقَمَہ بن قَیس نَخَعِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُاللّٰہِ الۡقَوِی

عالم ربانی حضرت سیِّدُ نا ابوشِبل عَلقَمہ بن قیس نَخَعی ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی بھی تابعین کے طبقہ اولیٰ میں سے ہیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کوفقاہت وعبادت، حسن تلاوت اور زہد وتقویٰ میں سے وافر حصہ عطا کیا گیا۔

﴿1623-24﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُرَّۃُ الطَّیِّب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ'' حضرتِ سیِّدُ نا عَلقَمہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ان دیندار لوگوں میں سے تھے جو (اچھی آواز کے ساتھ) کثرت سے تلاوت قرآن کیا کرتے تھے۔'' مزید فرماتے ہیں: '' آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس امت کے عالم ربانی ہیں۔'' (۱)

﴿1625﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابومعمر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن شرحبیل عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَکِیۡل کے پاس گئے توانہوں نے فرمایا: ''میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلو جو (دین اسلام کی) پیروی کرنے میں حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے سب سے زیادہ مشابہ ہے۔'' چنانچہ، وہ ہمیں حضرتِ سیِّدُ نا عَلقَمہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پاس لے گئے۔ (۲)

مرجع صحابہ:

﴿1626﴾...... حضرت سیِّدُ نا قابوس بن ابی ظبیان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمَنَّان فرماتے ہیں کہ'' میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کو چھوڑ کر خاص طور پر حضرتِ سیِّدُ نا عَلقَمہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پاس کیوں جاتے ہیں؟'' والد صاحب نے فرمایا: ''میں نے صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کو حضرت سیِّدُ نا عَلقَمہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے سوال کرتے اور فتویٰ پوچھتے دیکھا ہے۔'' (۳)

محبوبِ الٰہی:

﴿1627﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا اسحاق بن عبداللّٰہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قيس، ج٤١، ص١٧٦۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:١٩٨٢، علقمة بن قيس، ج٦، ص١٤٧، بتغير الفاظ۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:٣٨١، علقمه بن قيس، ج٣، ص١٦، بتغير۔

کے شاگردوں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ، حضرتِ سیِّدُنا اسود، حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی ان میں تشریف فرما تھے۔ کچھ دیر ان کے قریب ٹھہر کر فرمایا: ''علما پر میرے ماں باپ قربان! تم رضائے الٰہی کی خاطر جمع ہو کر تلاوتِ قرآن کرتے، مساجد کو آباد کرتے اور رحمتِ الٰہی کا انتظار کرتے ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اور تم سے محبت کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔''

﴿1628﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں جو کچھ بھی پڑھتا ہوں اور جس چیز کا بھی علم رکھتا ہوں حضرت عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اسے پڑھتے اور اس کا علم رکھتے ہیں۔'' لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: ''کیا حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہم سے زیادہ پڑھتے ہیں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ تم سے زیادہ پڑھتے ہیں۔'' (1)

خوش اِلحانی کی نعمت:

﴿1629﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے خوش اِلحانی سے قرآن مجید پڑھنے کی نعمت سے نوازا تھا۔ چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھے بلا کر قرآن پاک سنا کرتے اور جب میں تلاوت کر کے فارغ ہوتا تو فرماتے مزید کچھ تلاوت کرو۔'' (2)

﴿1630-31﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوش اِلحان قاری تھے۔ ایک بار حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قرآن مجید سنا رہے تھے، انہوں نے فرمایا: ''میرے ماں باپ تم پر قربان! ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرو کیونکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا قرآن پاک کی زینت ہے۔''

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج٤١، ص١٧٥۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:١٠٠٢٣، ج١٠، ص٨٣۔

مزید فرماتے ہیں: ''(آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی کثرتِ تلاوت کا عالم یہ تھا کہ) ہر جمعرات کو قرآن مجید ختم کرتے۔''(١)

ایمان کی تقویت کا باعث:

﴿1632﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ اپنے ہمراہیوں سے فرماتے: ''چلو اپنے ایمان کو تقویت دیں پھر فقہی مسائل سیکھنے سکھانے میں مشغول ہو جاتے۔''(٢)

﴿1633﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مسیّب بن رافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''جب بھی ہم حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کے لئے جاتے تو آپ یا تو نر مادہ کو ملا رہے ہوتے یا بکریوں کا دودھ دوہ رہے ہوتے یا انہیں چارا ڈال رہے ہوتے۔''(٣)

مجھے شہرت پسند نہیں:

﴿1634﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مسیّب بن رافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: ''اگر آپ کسی جگہ بیٹھ کر لوگوں کو قرآن کریم اور احادیث کی تعلیم دیں تو کتنا اچھا ہو؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پیچھے پیچھے چلا جائے اور کہا جائے کہ یہ عَلْقَمہ ہیں۔'' آپ جب اپنے گھر میں ہوتے تو بکریوں کے چارے وغیرہ کا بندوبست خود ہی کرتے اور ان کے ہاتھ میں کوئی چیز ہوتی جب بکریاں ایک دوسرے کو سینگ مارتیں تو اس کے ذریعے انہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیتے تھے۔(٤)

﴿1635﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: ''آپ مسجد میں کیوں نہیں بیٹھتے کہ آپ سے مسائل پوچھے جائیں اور ہم بھی آپ کی صحبت میں

---

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج٤١، ص١٨٠، بتغیر۔
شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ترتیل القراءة، الحدیث:٢١٦٠، ج٢، ص٣٩٢۔

(2)......الفقیه و المتفقه، الحدیث:١٤٣، ج١، ص١٥٣۔
شعب الایمان، باب القول فی زیادة الایمان......الخ، الحدیث:٥٧، ج١، ص٧٨۔

(3)......الزهد للامام وکیع بن الجراح، الحدیث:٤٩٢، الجزء الاول(ب)، ص٨٠٢۔

(4)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج٤١، ص١٨٢۔

بیٹھیں کیونکہ علم ومرتبے میں جو آپ سے کم ہیں ان سے مسائل پوچھے جاتے ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پیچھے پیچھے چلا جائے اور کہا جائے کہ یہ عَلقمہ ہیں۔'' (۱)

﴿1636﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب لوگوں میں چستی دیکھتے تو انہیں اسلاف کے کارنامے یاد دلاتے۔'' (۲)

سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ترکہ:

﴿1637﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن عبید اللّٰہ نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ترکہ میں صرف ایک گھر، ترکی گھوڑا اور قرآنِ مجید کا نسخہ چھوڑا اور ان کی بھی وصیت اپنے اس آزاد کردہ غلام کے لئے کر دی جو مرض وصال میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔''

عاجزی وانکساری کے پیکر:

﴿1638﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود میں عاجزی وانکساری پیدا کرنے کی نیت سے اپنے سے کمتر خاندان کی عورت سے نکاح کیا۔'' (۳)

﴿1639﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مرضِ وصال میں اپنی زوجہ سے فرمایا: ''سج دھج کر میرے سرہانے بیٹھ جاؤ شاید اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں میری کچھ مہربانیاں عطا فرمائے۔'' (۴)

صبر وتحمل کے پیکر:

﴿1640﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک بار ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے (جوابی کاروائی کے بجائے) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قيس، ج ٤١، ص ١٨١، بتغير قليل۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:١٩٨٢، علقمه بن قيس، ج٦، ص ١٥٠۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قيس، ج ٤١، ص ١٨٤۔

4 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قيس، ج ٤١، ص ١٨٤۔

وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا۠ (۵۸) (پ۲۲، الاحزاب:۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

اس نے پوچھا: ''کیا آپ مومن ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے امید ہے کہ میں (دنیا سے) ایمان سلامت لے کر جاؤں گا۔'' (۱)

قوی حافظہ کے مالک:

﴿1641﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے جوانی میں جو کچھ یاد کیا تھا اب بھی وہ مجھے اس طرح یاد ہے گویا کہ کسی ورق یا تختی پر لکھا دیکھ کر پڑھ رہا ہوں۔'' (۲)

علم کی بقا:

﴿1642﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عابس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''علم کی بقا تکرار کرنے میں ہے (یعنی اگر تکرار نہ کی جائے تو جو کچھ یاد کیا وہ بھول جاتا ہے)۔'' (۳)

﴿1643﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''حدیث کا تکرار کرتے رہا کرو کیونکہ اس کی بقا تکرار کرنے ہی میں ہے۔'' (۴)

﴿1644﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ''مجھے علمِ میراث سکھایئے۔'' آپ نے فرمایا: ''اپنے پڑوسیوں (یعنی حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دیگر شاگردوں) کے پاس جاؤ۔'' (۵)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج٤١، ص١٨٣۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج٤١، ص١٨٥، بتغیر قلیل۔

3 ......المحدث الفاصل بین الراوی والواعی، باب المذاکرة، ص٥٤٦۔

4 ......سنن الدارمی، باب مذاکرة العلم، الحدیث:٦٠٣، ج١، ص١٥٦۔

5 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفرائض، ما قالوا فی تعلیم الفرائض، الرقم:١٢، ج٧، ص٣٢٥۔

سَیِّدُ نا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وصیت:

﴿1645﴾ ...... حضرتِ سَیِّدُ نا ابراھیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُ نا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (مرضِ وصال میں وصیت کرتے ہوئے) فرمایا: ''زمانہ جاہلیت والوں کی طرح میری موت کی خبر نہ دینا، کسی کو میرے پاس مت آنے دینا، دروازہ بند کر دینا، نہ تو کوئی عورت میرے جنازے میں آئے اور نہ ہی میرے جنازے میں آگ لے کر چلنا، اگر تم سے ہو سکے کہ میرا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو تو مجھے اس کی تلقین کرتے رہنا۔'' (1)

﴿1646﴾ ...... حضرتِ سَیِّدُ نا علی بن مدرک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُ نا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سَیِّدُ نا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کو وصیت کی کہ موت کے وقت مجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرنا اور جب میرا وصال ہو جائے تو کسی کو میری موت کی خبر نہ دینا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں میری موت کی خبر زمانہ جاہلیت کی طرح مشہور نہ کر دی جائے اور جب میرا جنازہ گھر سے نکالو تو تمام مردوں کے نکلنے کے بعد دروازہ بند کر دینا اور کوئی عورت گھر سے نکلنے نہ پائے کیونکہ عورتوں کا میرے جنازے کے ساتھ جانا میرے لئے باعثِ فخر نہ ہوگا۔'' (2)

سَیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

﴿1647﴾ ...... حضرتِ سَیِّدُ نا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس طرح اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ پسند ہے کہ اس کے عطا کردہ فرائض پر عمل کیا جائے اسی طرح اسے یہ بھی پسند ہے کہ اس کی دی گئی رخصتوں پر عمل کیا جائے۔'' (3)

سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سادگی:

﴿1648﴾ ...... حضرتِ سَیِّدُ نا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم: ٣٨١، علقمة بن قيس، ج٣، ص١٧، باختصار۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٤٧٥٧، علقمة بن قيس، ج٤١، ص١٨٧۔

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الادب، باب فی الاخذبالرخص، الحديث: ١، ج٦، ص٢٣٤۔

عَنْہ بیان کرتے ہیں:ایک بار سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چٹائی پر آرام فرماتے تھے کہ چٹائی کا اثر جسمِ اطہر پر ظاہر ہوگیا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''میرا دنیا سے کیا تعلق، دنیا میں میری مثال اس مسافر کی طرح ہے جو کسی درخت کے سائے میں کچھ دیر ٹھہر کر چل دے۔''(1)

﴿1649﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''تم اس وقت تک متقی و پرہیزگار نہیں بن سکتے جب تک عاجزی وانکساری اختیار نہ کرلو۔''(2)

﴿1650﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''تمام مخلوق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پَروَرْدَہ ہے اور مخلوق میں سے اسے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی پَروَرْدَہ کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے۔''(3)

ہلاکت کا سبب:

﴿1651﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں:میں نے حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ''تم سے پہلے کے لوگ درہم و دینار (یعنی مال ودولت) کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور تمہاری ہلاکت کا سبب بھی یہ دونوں ہیں۔''(4)

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......سنن الترمذی، کتاب الزھد، الحدیث:٢٣٨٤، ج٤، ص١٦٧۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:١٠٠٤٨، ج١٠، ص٩٠۔

3 ......شعب الایمان، باب فی طاعة اولی الامر، فصل فی نصیحیة الولاة، الحدیث:٧٤٤٨، ج٦، ص٤٣۔

4 ......شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث:١٠٢٩٨، ج٧، ص٢٧٧، بتغیر قلیل۔

حضرتِ سیِّدُنا اَسود بن یزید نَخَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید نَخَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین میں سے ہیں۔آپ اعتدال پسند قاریٔ قرآن، بکثرت روزے رکھنے والے، جلیل القدر فقیہ اور محبتِ الٰہی میں گرفتار درویش صفت انسان تھے۔

دو راتوں میں ختم قرآن:

﴿1652﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد رمضان المبارک میں دو راتوں میں پورا قرآن پڑھتے اور صرف مغرب وعشا کے درمیان آرام فرماتے تھے اور رمضان المبارک کے علاوہ چھ راتوں میں ختمِ قرآن کیا کرتے تھے۔'' (1)

80 حج وعمرے:

﴿1653﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے 80 کے قریب حج وعمرے کئے تھے۔'' (2)

﴿1654﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد روزہ دار، نماز کے پابند اور ہر سال حج کیا کرتے تھے۔'' (3)

﴿1655﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا: ''حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ افضل ہیں یا حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ افضل ہیں کیونکہ حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اگرچہ ہر سال حج کرتے تھے لیکن حضرت سیِّدُنا عَلْقَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آہستہ آہستہ کام کر کے بھی

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:١٩٧٦، الاسود بن یزید، ج٦، ص١٣٧-١٣٦، بتغیر قلیل۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:١٩٧٦، الاسود بن یزید، ج٦، ص١٣٥، "حج" بدلہ "طاف بالبیت"۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج٤١، ص١٧٧۔

جلد باز کے برابر پہنچ جاتے تھے۔'' [1]

جنتی:

﴿1656﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ'' کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ، حضرتِ سیِّدُنا اسود اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی انہیں میں سے ہیں۔'' [2]

اُخروی راحت پر دنیاوی آرام قربان:

﴿1657﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آٹھ افراد ایسے ہیں جو زہد وتقویٰ کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ حضرت سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بھی ان میں سے ایک ہیں۔ خوب جدو جہد سے عبادت کرنے اور مسلسل روزے رکھنے کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جسم متغیر (یعنی سبز وزردی مائل) ہو جاتا۔ حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سے کہتے کہ'' آپ اپنے جسم کو اس قدر آزمائش میں مبتلا کیوں کرتے ہیں؟'' فرماتے: ''میں اسے (آخرت میں) راحت وآرام پہنچانا چاہتا ہوں۔'' جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو رو پڑے۔ عرض کی گئی: ''یہ جزع وفزع کیسی؟'' فرمایا: ''میں کیوں نہ روؤں اور مجھ سے زیادہ رونے کا حق دار کون ہے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر مجھے بخش دیا گیا تو پھر بھی جو کچھ میں نے کیا ہے اس کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کی فکر دامن گیر رہے گی۔ کیونکہ اگر کوئی شخص کسی کے حق میں کوئی چھوٹی سی حق تلفی کرلے اور وہ مُعاف کردے تو پھر بھی یہ (حق تلفی کرنے والا) صاحبِ حق سے حیا کرتا رہتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے 80 حج کئے تھے۔ [3]

مُعاملہ بڑا سخت ہے!

﴿1658-59﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ اور حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حج کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٧٥٧، علقمة بن قیس، ج٤١، ص١٧٧، بتقدم و تاخر۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٣٧٦١، عبدالرحمن بن اسود، ج٣٤، ص٢٣٤۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:٣٧٩، الاسود بن یزید، ج٣، ص١٤۔

الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:١٩٧٦، الاسود بن یزید، ج٦، ص١٣٥-١٣٤۔

الصَّمَد کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے۔ایک دن لوگ شدید گرمی سے بے حال ہو رہے تھے جبکہ انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور گرمی کے سبب چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔حضرتِ سیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کے پاس آئے، ان کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''اے ابوعَمرو! اپنے جسم کے مُعاملے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے کیوں نہیں ڈرتے ؟ اسے اس قدر تکلیف میں مبتلا کیوں کرتے ہو؟'' حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے فرمایا: ''اے ابوشِبل ! بے شک (حساب وکتاب کا) مُعاملہ بڑا سخت ہے۔بے شک مُعاملہ بڑا سخت ہے۔'' (۱)

﴿1660﴾...... حضرتِ سیِّدُنا علی بن مدرک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد روزے سے تھے۔حضرتِ سیِّدُنا عَلقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا کہ'' آپ اپنے جسم کو اس قدر تکلیف میں مبتلا کیوں کرتے ہیں؟'' فرمایا: ''میں اسے (آخرت میں) راحت وآرام پہنچانے کے ارادے سے ایسا کرتا ہوں۔'' (۲)

﴿1661﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حَنَش بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث فرماتے ہیں کہ'' میں نے حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کو اس حال میں دیکھا کہ بکثرت روزے رکھنے کے سبب ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔'' (۳)

﴿1662﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ'' حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد راہب (یعنی تارک الدنیا) تھے۔'' (۴)

﴿1663﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ تو کوئی راہب ہیں۔جب نماز کا وقت آتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مشغول ہو جاتے اگرچہ چٹان پر ہی کیوں نہ ہوتے۔'' (۵)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۳۷۹، الاسود بن يزيد، ج۳، ص١٤۔
2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:١٩٧٦، الاسود بن يزيد، ج٦، ص١٣٥-١٣٤۔
3 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:١٩٧٦، الاسود بن يزيد، ج٦، ص١٣٤۔
4 ......صفة الصفوة، الرقم:۳۷۹، الاسود بن يزيد، ج۳، ص١٥۔
5 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:١٩٧٦، الاسود بن يزيد، ج٦، ص١٣٥، باختصار۔

سیِّدُنا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الصَّمَد سے مروی احادیث

بلاؤں سے حفاظت کا ذریعہ:

﴿1664﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینے کے تاجدار، باذنِ پروردگار دو عالم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے اموال کو زکوٰۃ کی ادائیگی کے ذریعے محفوظ کرلو، صدقہ کے ذریعے اپنے مریضوں کا علاج کرو اور دعا کے ذریعے مصائب وآلام کا سامنا کرو۔'' (1)

خُلقِ سرکار کی ایک جھلک:

﴿1665﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب بارگاہِ رسالت میں قیدی لائے جاتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سارے گھر والوں کو ایک ساتھ رکھتے اور ان میں جدائی ڈالنے کو ناپسند فرماتے تھے (2)۔'' (3)

نمازوں کی حفاظت کرو!

﴿1666﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عَلقمہ اور حضرتِ سیِّدُ نا اسود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب کچھ ایسے امرا ہوں گے جو نمازوں کو ضائع کریں گے، انہیں وقت گزار کر پڑھیں گے یہ ایسے شخص کی نماز

---

1 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ١٠١٩٦، ج١٠، ص١٢٨۔

2 ...... مفسرشہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مِرْاٰۃُ المناجیح، جلد5، صفحہ 173 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ عمل شریف اس صورت میں تھا کہ ان قیدیوں میں بعض بہت چھوٹے ناسمجھ بچے ہوتے کہ جدائی ڈالنے سے ان کی پرورش مشکل ہو جاتی اور ماں کو تکلیف ہوتی۔ جوان لونڈی غلاموں میں علیحدگی کرنا جائز ہے، اس سے تکلیف نہیں ہوتی۔

3 ...... سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب النهی عن التفریق، الحدیث: ٢٢٤٨، ج٣، ص٦٩۔

ہے جو گدھے سے بھی بدتر ہے اور اس کی نماز ہے جو لاچار (مجبور) ہو، لہٰذا تم میں سے جو اس زمانے کو پائے تو وہ وقت پر نماز پڑھ لے پھر (فتنے سے بچنے کے لئے) بطورِ نفل ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے۔'' (1)

تائید و نصرت الٰہی:

﴿1667﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر علما علم کو محفوظ رکھتے اور اسے اہل ہی پر پیش کرتے (تو اس کی برکت سے اپنے زمانہ والوں کے سردار ہو جاتے) مگر انہوں نے علم دنیا داروں کے لیے خرچ کیا تاکہ اس سے ان کی دنیا کمائیں (اس سے وہ ان پر ہلکے ہو گئے)۔ میں نے حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جو تمام غموں کو ایک (آخرت کا) غم بنا لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے (آخرت کے) غموں سے کافی ہو گا اور جسے دنیا کے غم ہر طرف لئے پھریں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پروا بھی نہ کرے گا کہ کون سے جنگل میں ہلاک ہوا(2)۔'' (3)

حضرتِ سیِّدُنا ابویزید ربیع بن خُثَیم

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو یزید ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان آٹھ تابعین میں سے ہیں جو زہد و تقویٰ کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجز و پرہیزگار، (آخرت کے مُعاملات میں) خوب غور و خوض کرنے والے، صابر و شاکر، ظاہر و باطن میں شریعت کے پابند، گناہوں پر پشیمان اور رحمتِ الٰہی کے امیدوار تھے۔

---

1 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۲۰۶، ج۱۰، ص۱۳۱۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 223** پر ''**اگر علما علم کو محفوظ رکھتے**'' کی شرح میں فرماتے ہیں: علم کو ذلت اور اہانت سے بچاتے اس طرح کہ خود طمع اور لالچ میں دنیاداروں کے دروازے پر دھکے نہ کھاتے کہ عالم کی ذلت سے علم کی ذلت ہے اور علم کی بے حرمتی دین کی ذلت ہے۔ ''**اسے اہل ہی پر پیش کرتے**'' کے تحت فرماتے ہیں: قدر دانوں اور شریف الطبع لوگوں کو علم سکھاتے۔ ''**سردار ہو جاتے**'' کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ بادشاہ ان کے قدموں کے نیچے اور ان کے احکام ان کے قلموں کے نیچے ہوتے ہیں رب کا وعدہ ہے: وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ (پ۲۸، المجادلۃ: ۱۱، ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا)۔

3 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۳۵۷۳، عبد اللہ بن مسعود، ج۳۳، ص۱۷۴، بتغیر الفاظ۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: باطن کو اچھے اعمال سے مزین کرنے اور ظاہر میں گناہوں سے بچنے کا نام تصوُّف ہے۔

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ضرور تم سے محبت فرماتے:

﴿1668﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کے لئے جاتے تو جب تک دونوں بات چیت کر کے فارغ نہ ہو جاتے تب تک کسی کو ان کے پاس آنے کی اجازت نہ ہوتی۔ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اے ابویزید! اگر پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں دیکھ لیتے تو ضرور تم سے محبت فرماتے۔ میں جب بھی تمہیں دیکھتا ہوں تو عاجزی اختیار کرنے والوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔'' (۱)

﴿1669﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا حماد بن ابی سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی حضرتِ سَیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھتے تو خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں اپنے پہلو میں بٹھا لیتے اور فرماتے: ''اے ابویزید! اگر مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں دیکھ لیتے تو ضرور تم سے محبت فرماتے۔'' (۲)

وہ مجھ سے بہتر ہے:

﴿1670﴾...... حضرتِ سَیِّدُنا یاسین زیات رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ابن کواء نے حضرتِ سَیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آکر کہا: ''مجھے کسی ایسے شخص کے بارے میں بتایئے جو آپ سے بہتر ہو؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''وہ شخص مجھ سے بہتر ہے جس کی گفتگو ذکر خدا، خاموشی فکر آخرت اور آگے بڑھنا انجام میں غور وخوض کرنا ہو۔'' (۳)

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۲۱۱۷، الربیع بن خثیم، ج۶، ص۲۱۹۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۲۱۱۷، الربیع بن خثیم، ج۶، ص۲۱۹، باختصار۔

بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب، ج۳، ص۴۶۳۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۹۵۳، زھد محمد بن سیرین، ص۳۳۵۔

نہ کوئی طبیب باقی رہا نہ مریض:

﴾1671﴿...... حضرتِ سیِّدُنا محاربی بن عبد الملک بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (بیمار ہوئے تو) عرض کی گئی: ''کیا آپ کے لئے کسی طبیب کو بلا لائیں؟'' فرمایا: ''مجھے کچھ مہلت دو۔'' چنانچہ، کچھ دیر غور وفکر کرنے کے بعد یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

وَعَادًا وَّثَمُوْدَاْ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَیْنَ ذٰلِكَ كَثِیْرًا ﴿۳۸﴾ (پ ۱۹، الفرقان: ۳۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں کو اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں۔

پھر ان کی دنیا پر حرص ورغبت کا تذکرہ کیا اور دیگر برائیاں بیان کیں اور فرمایا: ''ان میں طبیب بھی تھے اور مریض بھی۔ اب نہ تو مجھے علاج کرنے والے نظر آتے ہیں اور نہ ہی علاج کرانے والے۔ صفات بیان کرنے والے اور جن کی صفات بیان کی گئی سب ہلاک ہوگئے، لہٰذا مجھے کسی طبیب کی ضرورت نہیں۔'' (1)

﴾1672﴿...... حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ آٹھ افراد ایسے ہیں جو زہد وتقویٰ کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ جب ان پر فالج کا حملہ ہوا تو ان سے کہا گیا کہ ''آپ علاج کروالیں (ممکن ہے کہ تندرست ہو جائیں)۔'' فرمایا: ''مجھے معلوم ہے کہ دوا حق ہے لیکن مجھے قوم عاد، ثمود، کنوئیں والے اور دیگر امتیں یاد آتی ہیں۔ ان میں بھی بیماریاں واقع ہوئی تھیں۔ بڑے بڑے طبیب موجود تھے لیکن نہ علاج کرنے والے باقی رہے نہ علاج کرانے والے۔'' ان کی خدمت میں عرض کی گئی: ''آپ لوگوں کو کوئی نصیحت کیوں نہیں کرتے؟'' فرمایا: ''میں اپنے نفس سے ہی راضی نہیں ہوں۔ اس کی مذمت سے فرصت ملے گی تو لوگوں کی مذمت کروں گا۔ لوگ دوسروں کے گناہوں کے مُعاملے میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں لیکن اپنے گناہوں کے مُعاملے میں بے خوف ہیں۔'' پوچھا گیا: ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صبح کس حال میں کی؟'' فرمایا: ''گناہوں کی حالت میں صبح کی اپنا رزق کھا رہے اور موت کے منتظر ہیں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھتے تو فرماتے: ''عاجزی وانکساری کرنے

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ربیع بن خثیم، الحدیث: ۱۹، ج۸، ص ۲۱۰۔

والوں کو خوشخبری ہو! اگر حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں دیکھ لیتے تو ضرور تم سے محبت فرماتے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو یزید ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف وتوصیف بیان کرنے کے بعد (بطورِ نصیحت) فرماتے: ''(اے انسان!) سفرِ آخرت کے لئے زادِ راہ کا بندوبست کر، نیک اعمال میں خوب کوشش کر اور نفس کو نصیحت کرتا رہ۔'' (۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ تو جانتا ہے:

﴿1673﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اہلِ خانہ سے فرمایا: ''میرے لئے خَبِیص (یعنی کھجور اور گھی کا حلوہ) بنا لاؤ۔'' چنانچہ، وہ حلوہ تیار کر کے لائے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دیوانے کو جس کے منہ سے لعاب بہہ رہا تھا کھانے کے لئے بلا لیا اسی حالت میں اس نے کھانا شروع کر دیا۔ جب وہ کھا کر چلا گیا تو اہلِ خانہ نے کہا: ''اسے تیار کرنے میں ہم نے کتنی تکلیف ومشقت اٹھائی دیوانے کو کیا معلوم کہ یہ کیا کھا رہا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اسے تو نہیں معلوم لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ تو جانتا ہے۔'' (۲)

نیکیاں چھپاؤ!

﴿1674﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے بتایا کہ ''حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تمام عمل پوشیدہ ہوتا تھا حتی کہ اگر تلاوتِ قرآن میں مصروف ہوتے اور کوئی ملنے آجاتا تو مُصحف شریف کو کپڑے سے ڈھانپ لیتے (تاکہ وہ دیکھ نہ لے)۔'' (۳)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۴۰۳، الربیع بن خثیم، ج۳، ص۳۷۔
الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۲۱۱۷، الربیع بن خثیم، ج۶، ص۲۱۹-۲۲۱، مفهومًا۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۲۱۱۷، الربیع بن خثیم، ج۶، ص۲۲۴۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۹۴۳، زهد محمد بن سیرین، ص۳۳۴۔
صفة الصفوة، الرقم:۴۰۳، الربیع بن خثیم، ج۳، ص۳۸۔

﴿1675﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناسفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہر وہ عمل جس کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضاو خوشنودی مطلوب نہ ہو وہ مردود ہے۔'' (1)

سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار:

﴿1676﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے سامنے حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شاگردوں کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تمام شاگردوں میں سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار تھے۔'' (2)

﴿1677﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا مالک بن مِغْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''میں تمہارے سامنے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شاگردوں کے اوصاف بیان کرتا ہوں تمہیں ایسا معلوم ہوگا گویا کہ تم نے انہیں دیکھا ہے۔ (ان کے شاگردوں میں سے) حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زہد و تقویٰ میں سب سے فائق تھے۔'' (3)

کفایت کرنے والی سورت:

﴿1678﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا مُنذِر ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''قرآنِ مجید کی ایک سورت ایسی ہے کہ جسے لوگ مختصر خیال کرتے ہیں جبکہ میں اسے طویل و عظیم سمجھتا ہوں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس نے ہمیں ایسی سورت عطا فرمائی ہے جس کا کوئی ہم پلا نہیں، لہٰذا تم میں سے جو بھی اس کی تلاوت کرے گا تو وہ اس کے مضامین سے جامع کسی چیز کو نہیں پائے گا اور یہ بھی جان لو کہ یہ کفایت کرنے والی ہے اور وہ سورۂ اخلاص ہے۔'' (4)

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربیع بن خثیم، ج٦، ص٢٢٢، "لایبتغی" بدلہ "لایراد"۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:١٩٦٣، زھد محمد بن سیرین، ص٣٣٦۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٧٣٧٠، مسروق بن عبدالرحمن، ج٥٧، ص٤٠٩۔

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٧٣٧٠، مسروق بن عبدالرحمن، ج٥٧، ص٤١١۔

4 ......فضائل القرآن لمحمد بن الضریس، الحدیث:٢٥٢، ج١، ص٢٧٨، باختصار۔

مرضِ عصیاں کی دوا:

﴿1679﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب بھی کوئی شخص کچھ پوچھنے کے لئے آتا تو اس سے فرماتے: ''جو کچھ تم جانتے ہو اس کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور جو چیز تم سے مخصوص کر (یعنی روک) لی جائے اسے اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو کیونکہ مجھے تمہاری خطا کی بجائے جان بوجھ کر کسی معاملے میں پڑنے کا زیادہ خوف ہے۔ میں نے آج تمہارے لئے کسی بھلائی کو منتخب نہیں کیا لیکن یہ آنے والے شر سے بہتر ہے۔ تم نے نہ تو بھلائی کی اتباع کا حق ادا کیا، نہ لوگوں سے راہِ فرار اختیار کرنے کا، تم نہ تو اس تمام کو پا سکے ہو جو پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہوا اور نہ ہی جو کچھ تم پڑھتے ہو اس کے متعلق یہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟'' پھر فرمایا: ''وہ راز (گناہ) جو تم لوگوں سے چھپاتے ہو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ایک وادی میں پڑے ہیں ان کی دوا تلاش کرو اور ان کی دوا ایسی توبہ ہے کہ جس کے بعد دوبارہ ان کی طرف نہ لوٹو۔'' (1)

﴿1680﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بکر بن ماعز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ''اے بکر بن ماعز! ضروری گفتگو کے علاوہ اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ بے شک میں اپنے دین کے مُعاملے میں لوگوں کو مُتَّہم جانتا ہوں۔ تم اپنے علم کے مطابق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرو اور جن امور کا علم تم سے مخصوص کر (یعنی روک) لیا جائے اسے اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو کیونکہ مجھے تمہاری خطا کی بجائے جان بوجھ کر کسی مُعاملے میں پڑنے کا زیادہ خوف ہے۔'' (2)

بیماری، دوا اور شفا:

﴿1681﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالملک بن اصبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے تلامذہ سے پوچھا: ''کیا تم جانتے ہو کہ بیماری، دوا اور شفا کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی:

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٩٨٠، زهد محمد بن سيرين، ص ٣٣٨۔

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٩٤٩، زهد محمد بن سيرين، ص ٣٣٥، باختصار۔

''نہیں۔''فرمایا:''بیماری گناہ، استغفار دوا اور شفا یہ ہے کہ گناہ سے ایسی پکی سچی توبہ کرو کہ پھر اس کی طرف نہ لوٹو۔'' (۱)

﴿1682﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا نسیر بن ذعلوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس قدر روتے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور فرماتے:''ہم نے ایسے لوگوں (یعنی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو دیکھا ہے جن کے پہلوؤں میں ہم چوروں کی طرح رہتے تھے (یعنی جب ہم ان کے مقابلے میں خود کو دیکھتے اور ان کے اعمال سے اپنے اعمال کا مُوازنہ کرتے تو خود کو عمل کا چور سمجھتے)۔'' (۲)

﴿1683﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالصمد بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کرتے:''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی حاجت تیری بارگاہ میں ہی پیش کرتا ہوں حالانکہ اسے پیش کرنا میں اچھا نہیں سمجھتا میں اس کی مُعافی چاہتا اور توبہ کرتا ہوں۔'' (۳)

﴿1684﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن مُنذِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے گناہوں کی مُعافی طلب کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہتھیلی میں لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ عذاب سے امن میں ہے۔''

﴿1685-86﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی:''اے ابو یزید! آپ نے صبح کس حال میں کی؟''فرمایا:''کمزوری وگناہوں کی حالت میں صبح کی اپنا رزق کھا رہے اور موت کے منتظر ہیں۔'' (۴)

9 چیزوں کی کثرت کرو!

﴿1687﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا امام ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:۱۹۸۳، زهد محمد بن سيرين، ص ۳۳۹۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:۱۹۷٦، زهد محمد بن سيرين، ص ۳۳۸۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:۴۰۳، الربيع بن خثيم، ج۳، ص ۴۳، باختصار۔

4 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:۲۱۱۷، الربيع بن خثيم، ج٦، ص ۲۲۱۔

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نو چیزوں کے علاوہ کلام کم کیا کرو: (۱)......سُبْحَانَ اللّٰہ (۲)......اَللّٰہُ اَکْبَر (۳)......لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (۴)......اَلْحَمْدُلِلّٰہ (۵)......بھلائی طلب کرنا (۶)......برائی سے پناہ مانگنا (۷)......بھلائی کا حکم دینا (۸)......برائی سے منع کرنا اور (۹)......تلاوتِ قرآن کرنا۔'' (۱)

زبان کا قفلِ مدینہ:

﴿1688-89﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''ہم نے 20 سال حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں گزارے لیکن انہیں صرف وہی بات کرتے سنا جس میں آخرت کا فائدہ ہو۔'' ایک شخص کا بیان ہے کہ ''میں دو سال حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رہا لیکن انہوں نے مجھ سے دو باتوں کے علاوہ کوئی بات نہیں کی۔'' (۲)

﴿1690﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو تیم اللّٰہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے 10 سال حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت اختیار کی لیکن انہیں دو بار کے علاوہ دنیاوی امور کے متعلق سوال کرتے نہیں سنا۔ ایک بار مجھ سے پوچھا: ''کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟'' اور دوسری بار پوچھا: ''تمہارے علاقے میں کتنی مساجد ہیں؟'' (۳)

نارِ جہنَّم کا خوف:

﴿1691﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بکر بن ماعز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا دریائے فرات کے کنارے چلتے ہوئے لوہاروں کے پاس سے گزرے۔ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب بھٹی کی آگ دیکھی تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کی طرف پلٹے اور انہیں آواز دی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ۲۱۱۷، الربیع بن خثیم، ج۶، ص ۲۲۱۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ۲۱۱۷، الربیع بن خثیم، ج۶، ص ۲۲۱، باختصار۔
الزھد للامام ھناد بن السری، الحدیث: ۱۱۱۱، الجزء الاول، ص ۵۳۷۔

3 ......الزھد للامام ھناد بن السری، الحدیث: ۱۱۱۱، الجزء الاول، ص ۵۳۷۔

دیا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لے گئے اور لوگوں کو عصر کی نماز پڑھا کر واپس تشریف لائے پھر آواز دی لیکن کوئی جواب نہ ملا۔پھر تشریف لے گئے ،مغرب کی نماز پڑھا کر لوٹے اور آواز دی لیکن ان کی طرف سے پھر کوئی جواب نہ ملا حتی کہ سحری کے وقت سخت سردی کے باعث ہوش میں آئے۔“ (1)

﴿1692﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔جب ایک لوہار کے پاس سے گزر ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھٹی کے قریب کھڑے ہو گئے اور تپتے ہوئے لوہے کو دیکھنے لگے جونہی حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر آگ پر پڑی تو قریب تھا کہ گر پڑتے۔چنانچہ،حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آگے تشریف لے گئے حتی کہ فرات کے کنارے واقع بھٹی پر پہنچ گئے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب بھٹی کی بھڑکتی آگ دیکھی تو یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾

(پ۱۸، الفرقان:۱۲،۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے۔

(یہ سنتے ہی) حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے ہوش ہو گئے۔ہم انہیں ان کے گھر والوں کے پاس لے آئے۔حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مغرب تک ان کے پاس تشریف فرما رہے۔جب انہیں ہوش آیا تو پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ (2)

اپنی اصلاح کی فکر:

﴿1693﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محمد کواء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ”(کیا بات ہے) ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نہ تو کسی کو برا بھلا کہتے ہیں اور نہ ہی کسی کی

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۹۳۰، زهد محمد بن سيرين، ص ۳۳۲۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۹۴۵، زهد محمد بن سيرين، ص ۳۳۴۔

مذمت کرتے ہیں؟''فرمایا:''اے ابن کواء! تو ہلاک ہو میں اپنے نفس سے ہی راضی نہیں ہوں۔ اپنے نفس کی اصلاح سے فارغ ہوؤں تو کسی دوسری جانب التفات کروں۔ بے شک لوگ دوسروں کے گناہوں کے مُعاملے میں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں لیکن اپنے گناہوں کے مُعاملے میں بے خوف ہیں۔''(1)

﴿1694﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بکر بن ماعز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''لوگوں کی دو قسمیں ہیں: مومن اور جاہل۔ مومن کو اذیت و تکلیف نہ دو اور جاہل سے جہالت سے پیش نہ آؤ۔''(2)

﴿1695﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے انہوں نے آنے کی وجہ پوچھی تو ہم نے کہا کہ''ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں کہ آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف و توصیف اور اس کا ذکر کرتے ہیں، لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ مل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف و توصیف اور اس کا ذکر کریں گے۔''(یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ تم میرے پاس اس لئے نہیں آئے کہ تم یوں کہتے کہ آپ شراب پیتے ہیں، لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ مل شراب پئیں گے۔ آپ زنا کرتے ہیں، لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر زنا کریں گے۔''(3)

چور کو بھی دعا دی:

﴿1696﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا علاء بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھوڑا چوری ہو گیا۔ ہم نشینوں نے عرض کی:''حضور چور کے لئے بددعا کیجئے!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''نہیں بلکہ میں تو اس کے لئے دعا ہی کروں گا۔'' پھر یوں دعا فرمائی:''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر چور مالدار ہے تو اس کے دل کو قناعت کی توفیق

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:۱۹۶۹، زهد محمد بن سيرين، ص۳۳۷، بتغير قليل۔
الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:۲۱۱۷، الربيع بن خثيم، ج۶، ص۲۲۲۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:۱۹۳۲، زهد محمد بن سيرين، ص۳۳۲۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:۱۹۳۵، زهد محمد بن سيرين، ص۳۳۲۔

عطا فرما اور اگر فقیر ہے تو اسے غنی کر دے۔'' (۱)

﴿1697﴾...... حضرت سیِّدُنا ہُبیرہ بن خُزیمہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالٰی علَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کی شہادت کی خبر حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالٰی علَیْہ کے پاس سب سے پہلے میں لایا۔''

سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْبَدِیْع کا صبر وتحمل:

﴿1698﴾...... حضرت سیِّدُنا بلال بن مُنذر رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالٰی علَیْہ سے مروی ہے کہ (حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کی شہادت کے دن) ایک شخص نے کہا: ''اگر میں آج کے دن بھی ربیع بن خُثَیم کی غلطی نہ نکال سکا تو پھر کبھی کسی کے سامنے ان کی غلطی نہ نکال سکوں گا۔'' چنانچہ، اس نے کہا: ''اے ابو یزید! حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالٰی علَیْہ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا پھر یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

(پ۲۴، الزمر:۴۶)

ترجمۂ کنز الایمان: تم عرض کرو اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے نہاں (پوشیدہ) اور عیاں (ظاہر) کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے۔

اس شخص نے کہا: ''آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالٰی علَیْہ نے فرمایا: ''میں کیا کہوں گا؟ انہوں (یعنی قتل کرنے والوں) نے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف لوٹنا ہے اور وہی ان سے حساب لے گا۔'' (۲)

سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْبَدِیْع کی وصیت:

﴿1700-1699﴾...... حضرت سیِّدُنا مُنذر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالٰی علَیْہ نے وقتِ وصال وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ وہ وصیت ہے جسے میں نے خود پر لازم کر رکھا ہے اور میں اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو گواہ بناتا ہوں اور بطورِ گواہ وہی کافی ہے۔ (اعمالِ صالحہ پر) اپنے نیک بندوں کو وہی بدلہ

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۹۳۶، زھد محمد بن سیرین، ص۳۳۲۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۹۴۲، زھد محمد بن سیرین، ص۳۳۳۔

وثواب عطا فرمانے والا ہے۔ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا(یعنی میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رب، حضرت سیِّدُ نا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں) میں اپنے اور اپنی اطاعت کرنے والوں کے لئے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ عبادت کرنے والوں اور حمد وثنا بجالانے والوں میں میرا بھی شمار ہو نیز تمام مسلمانوں کو بھی اس کی وصیت کرتا ہوں۔'' (۱)

موت کو کثرت سے یاد کرو!

﴿1701﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تم بھلائی کے ذریعے ہی رحمتِ الٰہی کو حاصل کر سکتے ہو اور اس موت کو کثرت سے یاد کرو جس کا ذائقہ تم نے پہلے کبھی نہیں چکھا کیونکہ جب کوئی زیادہ عرصہ غائب رہے تو اس کی محبت لازم (یعنی محبت میں زیادتی) ہو جاتی، گھر والے اس کے منتظر رہتے اور عنقریب وہ ان کے پاس آنے ہی والا ہوتا ہے۔'' (۲)

دھوکے میں نہ رہنا:

﴿1702﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن مُنذِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے مُنذِر!'' میں نے عرض کی: ''میں حاضر ہوں۔'' فرمایا: ''لوگوں کا کثرت سے تیری تعریف کرنا تجھے دھوکے میں مبتلا نہ کر دے کیونکہ تیرا عمل ہی تیرے کام آئے گا۔'' (۳)

ساری رات عبادت میں گزارتے:

﴿1703﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے ایک رات حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گزاری۔ آپ رات میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگے اور تلاوت کرتے ہوئے جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے:

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٩٦٤، زهد محمد بن سيرين، ص٣٣٧۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم: ٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص ٢٢٠، بتقدم وتاخر۔

3 ......بغية الطلب فى تاريخ حلب، ج٣، ص ٤٧١۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ۠ (۲۱)

(پ۲۵، الجاثیة:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ اِن کی اُن کی زندگی اور موت برابر ہو جائے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

تو بکثرت گریہ وزاری کے سبب ساری رات اسے ہی دہراتے رہے آگے نہ پڑھ سکے۔'' (۱)

﴿1704﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَدِیْع کے ایک شاگرد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے زلفیں رکھی ہوئی تھیں شام کے وقت جب گھر تشریف لے جانے لگتے تو ہم ان کے بالوں میں نشانی رکھ لیتے۔ جب صبح ہوتی تو وہ نشانی جوں کی توں ہوتی اس سے ہم پہچان جاتے کہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه ساری رات بستر پر نہیں لیٹے (یعنی ساری رات عبادت میں بسر کی)۔'' (۲)

﴿1705﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عاصم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا کہ ''آپ کے ہم نشیں تو شعر پڑھتے ہیں آپ کیوں نہیں پڑھتے؟'' فرمایا: ''جو چیز پڑھی جائے گی اسے لکھا بھی جائے گا اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ قیامت کے دن اپنے نامہ اعمال میں لکھے ہوئے اشعار پڑھوں۔'' (۳)

اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟

﴿1706﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابن مَسروق رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه ایک بار سنبلانی (روم کے کسی شہر کی طرف منسوب) قمیص زیب تن کئے ہوئے تھے جس کی قیمت تین یا چار درہم ہوگی، (ایسا لچکدار کپڑا تھا کہ) اگر آستینوں کو کھینچتے تو ناخنوں تک پہنچ جاتیں اور لٹکتی چھوڑتے تو کلائیوں تک آجاتیں۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے جب قمیص کی سفید رنگت دیکھی تو فرمایا: ''اے عبید! اپنے رب کے لئے تواضع اختیار کرو!'' پھر کہنے

(1)...... الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٢٥، زهد محمد بن سيرين، ص ٣٣١۔

(2)...... الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٢٧، زهد محمد بن سيرين، ص ٣٣١۔

(3)...... الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص ٢٢٢۔

لگے: ''اے گوشت پوست! اے خون! جب پہاڑوں کو چلایا جائے گا تو اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔'' (پھر یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:)

كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّاۙ(۲۱) وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّاۚ(۲۲) وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ۬ (پ ۳۰، الفجر: ۲۱تا۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار در قطار اور اس دن جہنم لائی جائے۔ (1)

باجماعت نماز کا جذبہ:

﴿1707-8﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوحیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَنَّان اپنے والد سے راویت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فالج زدہ تھے لیکن پھر بھی دو آدمیوں کے سہارے (باجماعت نماز کے لئے) مسجد میں تشریف لاتے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شاگران سے کہتے: ''اے ابویزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ (جیسے مریضوں) کو رخصت دی ہے، لہٰذا آپ گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کریں (2)۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ''تم درست کہتے ہو۔ لیکن میں مؤذن کو حَیَّ عَلَی الْفَلَاح (یعنی آؤ کامیابی کی طرف) کہتے سنتا ہوں اور جو مؤذن کو حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے سنے تو اسے چاہئے کہ باجماعت نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے

---

1 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٩٤٤، زهد محمد بن سيرين، ص ٣٣٤۔

2 ...... ترکِ جماعت کے اعذار: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 583** پر صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: (۱)...... مریض جسے مسجد تک جانے میں مُشقّت ہو (۲)...... اپاہج (۳)...... جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (۳)...... جس پر فالج گرا ہو (۴)...... اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے (۵)...... اندھا اگرچہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (۶)...... سخت بارش اور (۷)...... شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۸)...... سخت سردی (۱۰)...... سخت تاریکی (۱۱)...... آندھی (۱۲)...... مال یا کھانے کے تلف (یعنی ضائع) ہونے کا اندیشہ (۱۳)...... قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (۱۴)...... ظالم کا خوف (۱۵)...... پاخانہ (۱۶)...... پیشاب (۱۷)...... ریاح کی حاجت شدید ہے (۱۸)...... کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو (۱۹)...... قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (۲۰)...... مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لیے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترکِ جماعت کے لیے عذر ہیں۔

ہوئے ہی کیوں نہ آئے۔‘‘ (۱)

فقط رحمتِ الٰہی پر تکیہ نہ کرو!

﴿1709﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو یعلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ’’بندے کا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر قسمیں کھانا اچھا نہیں ہے کہ وہ یوں کہتا پھرے: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! (بندوں پر) رحم فرمانا تو نے اپنی ذات پر لازم کر رکھا ہے۔ فلاں چیز تو نے اپنے ذمہ لے کر رکھی ہے۔ کیونکہ اس طرح بندہ سستی کا شکار ہو جاتا (اور نیک اعمال میں کمی کر بیٹھتا) ہے۔ (اس کے برعکس) میں نے آج تک کسی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر جو چیز لازم تھی اسے میں نے ادا کر دیا، لہٰذا جو چیز تو نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے اسے پورا فرما۔‘‘ (۲)

﴿1710﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا بکر بن ماعز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ ’’موت کو کثرت سے یاد کرو جس کا ذائقہ تم نے ابھی تک چکھا نہیں۔‘‘ (۳)

﴿1711﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو یعلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ’’غائب اشیاء میں موت سے بہتر کوئی چیز نہیں جس کا مومن منتظر ہو۔‘‘ (۴)

﴿1712﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُ نا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کی صاحب زادی رونے لگی۔ آپ نے فرمایا: ’’اے بیٹی رومت! بلکہ یوں کہو: خوشخبری کہ میرے والد بھلائی کو پہنچے۔‘‘ (۵)

﴿1713﴾ ...... قبیلہ اسلم کا ایک شخص صبح سویرے مسجد آیا کرتا تھا اس کا بیان ہے کہ ’’حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ

---

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٩٥، زهد محمد بن سيرين، ص ٣٤٠۔
الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص ٢٢٥۔

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٨٤، زهد محمد بن سيرين، ص ٣٣٩۔

(3) ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٢١١٧، الربيع بن خثيم، ج٦، ص ٢٢٠۔

(4) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٨٥، زهد محمد بن سيرين، ص ٣٣٩۔

(5) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٩٧٢، زهد محمد بن سيرين، ص ٣٣٧۔

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب سجدہ کرتے تو یوں لگتا جیسے کوئی پھینکا ہوا کپڑا ہو، چڑیاں آتیں اور ان پر بیٹھ جاتیں۔'' (۱)

وہ مقتول کون ہے؟

﴿1714﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ہمیں خبر ملی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ انہیں (رات بھر عبادت میں مشغول پاتیں تو) فرماتیں: ''اے بیٹے ربیع! تم سوتے کیوں نہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عرض کرتے: ''اے امی جان! جس پر رات چھا جائے اور اسے خود پر شب خون مارے جانے کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ رات کو نہ سوئے۔'' کچھ دیر بعد جب والدہ نے رونے کی آواز سنی اور شب بیداری دیکھی تو کہا: ''اے بیٹے! (تیرا رونا تو ایسا ہے کہ) شاید تو نے کسی کو قتل کیا ہو؟'' حضرتِ سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع نے عرض کی: ''جی ہاں، اے امی جان! (ایسا ہی ہے) میں نے کسی کو قتل کیا ہے۔'' والدہ نے پوچھا: ''وہ مقتول کون ہے؟ کہ اس کے ورثاء سے سفارش کی جائے تاکہ وہ تمہیں مُعاف کر دیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اسے قتل کرنے کے بعد اس کے ورثاء کو اس پر تمہاری آہ وزاری اور شب بیداری کرنا معلوم ہو جائے تو وہ تم پر رحم کرتے ہوئے ضرور تمہیں مُعاف کر دیں۔'' عرض کی: امی جان! ''وہ مقتول میرا نفس ہے۔'' (۲)

اچانک عذاب آنے کا خوف:

﴿1715﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صاحبزادی نے ان سے عرض کی: ''اے ابا جان! لوگ سو رہے ہوتے ہیں آپ کیوں نہیں سوتے؟'' فرمایا: ''بیٹی رات میں اچانک عذاب کے آجانے کا خوف تیرے والد کو سونے نہیں دیتا۔'' (۳)

---

❶ ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۲۰۰۵، زهد محمد بن سيرين، ص ۳۴۱۔

❷ ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۹۹۷، زهد محمد بن سيرين، ص ۳۴۰۔

❸ ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۱۹۷۹، زهد محمد بن سيرين، ص ۳۳۸، بتغير۔

شعب الايمان، باب فی الخوف من اللّٰه تعالی، الحديث: ۹۸۴، ج ۱، ص ۵۴۳، باختصار۔

سائل کو پسندیدہ چیز کھلاتے:

﴿1716﴾...... حضرتِ سیِّدُ نانسیر بن ذعلوق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب کوئی سائل آکر (کھانے کا) سوال کرتا تو اپنے گھر والوں سے فرماتے: ''اسے شکر کھلاؤ کیونکہ ربیع کو شکر پسند ہے۔'' (۱)

﴿1717﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا بکر بن ماعز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت فالج کے باعث جب زیادہ خراب ہوگئی تو منہ سے لعاب بہنا شروع ہوگیا ایک دن میں نے بکراہیت منہ سے لعاب صاف کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بنو دیلم کا بارگاہِ الٰہی میں بڑائی کا اظہار کرنا مجھے پسند نہیں۔'' (۲)

وہ مجھ سے بڑے ہیں:

﴿1718﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابووائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: ''آپ بڑے ہیں یا حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ؟'' فرمایا: ''عمر کے اعتبار سے تو میں بڑا ہوں لیکن عقل کے اعتبار سے وہ مجھ سے بڑے ہیں۔'' (۳)

تربیت اولاد:

﴿1719﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا مسلم بطین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صاحبزادی حاضر ہوئی اور عرض کی: ''ابا جان کیا میں کھیلنے چلی جاؤں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''چلی جاؤ! لیکن اچھی بات ہی کرنا۔'' (۴)

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۲۱۱۷، الربیع بن خثیم، ج۶، ص۲۲۴، مفهومًا۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، الحدیث:۹۹۸۵، ج۷، ص۱۹۹۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۹۵۰، زهد محمد بن سیرین، ص۳۳۵۔

4 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۲۱۱۷، الربیع بن خثیم، ج۶، ص۲۲۴۔

اطاعتِ رسول اطاعتِ الٰہی ہے:

﴿1720﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُنذر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ جس نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم مانا بے شک اس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم مانا۔'' (۱)

بادشاہ، مسکین، طبیب اور ملک الموت:

﴿1721﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حصین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام اور تین قسم کے لوگوں پر بڑا تعجب ہوتا ہے: (۱)...... بادشاہ پر جو اپنی حفاظت کے لئے قلعے میں رہتا ہے لیکن ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام وہاں بھی اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور بادشاہت دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ (۲)...... مسکین پر جو راستے میں بے حال پڑا ہوتا ہے اور میل کچیل کی وجہ سے لوگ اس کے قریب جانا پسند نہیں کرتے جبکہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام میل کچیل کے باوجود اس کے پاس آ کر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور میل کچیل وہیں رہ جاتا ہے اور (۳)...... علمِ طب میں کامل مہارت رکھنے والے طبیب پر کہ (وہ لوگوں کا تو علاج کرتا ہے لیکن) ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام اس کی بھی روح قبض کر لیتے ہیں اور طب وہیں رہ جاتی ہے۔'' (۲)

﴿1722﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غَسّان بن مفضل غلابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک شاگرد کے ساتھ اہواز کے مقام پر قیام فرما تھے کہ ایک عورت انہیں اشارے سے بدکاری کے لئے بلانے لگی۔ (اس کی اس حرکت پر) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے۔ شاگرد نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ''یہ عورت بوڑھوں میں دلچسپی لینے لگی ہے کیا اس نے مجھ جیسے بوڑھے نہیں دیکھے؟'' (۳)

---

1 ......الدرالمنثور، سورۃ النساء، تحت الایۃ: ۸۰، ج۲، ص۵۹۸۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ربیع بن خثیم، الحدیث: ۱۷، ج۸، ص۲۰۹، بتقدم و تاخر۔
بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب، ج۳، ص۴۷۱۔

3 ......مسند ابن الجعد، الحدیث: ۳۱۷۶، الربیع بن صبیح، ص۴۶۱، بتغیر قلیل۔

﴿1723﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے لوگوں نے عرض کی: ''اگر آپ ہمارے ساتھ بیٹھا کریں تو کتنا اچھا ہو؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر ایک لمحہ کے لئے بھی میرا دل موت کی یاد سے غافل ہو جائے تو مجھ پر فساد طاری ہو جاتا ہے۔'' (۱)

﴿1724﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے جب تہبند باندھنا شروع کیا اس وقت سے کسی مجلس میں نہیں بیٹھے اور فرمایا: ''میں ڈرتا ہوں کہ کسی پر ظلم کیا جائے اور میں اس کی مدد نہ کرسکوں یا کوئی کسی پر زیادتی کرے اور مجھے اس پر گواہی دینے کا پابند کیا جائے، (مجلس میں بیٹھ کر) نہ نگاہ نیچی رکھ سکوں اور نہ ہدایت پر قائم رہ سکوں یا کوئی بوجھ اٹھانے والا گر جائے اور میں بوجھ اٹھانے میں اس کی مدد نہ کرسکوں (اسی خوف کے پیشِ نظر میں نے بیٹھنا ترک کر دیا)۔'' (۲)

کسرِ نفسی:

﴿1725﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیت الخلا وغیرہ کی صفائی خود ہی کیا کرتے تھے۔ عرض کی گئی: ''یہ کام تو کوئی اور بھی کرسکتا ہے آپ کیوں کرتے ہیں؟'' فرمایا: ''مجھے پسند ہے کہ کام کاج میں میرا بھی حصہ شامل ہو۔'' (۳)

آدھی روٹی کا ثواب:

﴿1726﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حفص بن عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سائل کو ایک روٹی سے کم نہ دیتے اور فرماتے: ''مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ کل بروزِ قیامت میزانِ عمل میں آدھی روٹی (کا ثواب) دیکھوں۔'' (۴)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٤٠٣، الربيع بن خثيم، ج٣، ص٤١۔

2 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام ربيع بن خثيم، الحديث:١٥، ج٨، ص٢٠٩۔

3 ......الزهد لوكيع، باب الخدمة والتواضع، الحديث:٤٩١، الجزء الاول (ب)، ص٨٠٢۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم:٤٠٣، الربيع بن خثيم، ج٣، ص٤٢۔

سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

انسان، امید اور موت:

﴿1727﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مربّع خط کھینچا پھر اس کے درمیان ایک خط اوپر کو نکلتا ہوا کھینچا اور درمیانی خط کے دونوں جانب بہت سی لکیریں اور خطوط کھینچے پھر (فرمایا:"کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟"صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی:"اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔") ارشاد فرمایا:"مربّع خط موت، درمیانی خط انسان، مربّع سے متجاوز خط انسان کی امید اور لکیریں مصائب وآلام ہیں جو ہر طرف سے اس کا پیچھا کر رہے ہیں جب ایک سے جان چھوٹتی ہے تو دوسری مصیبت آجاتی ہے اور پھر امید بر آنے سے پہلے انسان موت سے ہم کنار ہو جاتا ہے۔"(1)

تہائی قرآن کے برابر:

﴿1728﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"تم اس سے عاجز ہو کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرو۔"صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی:"کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟"ارشاد فرمایا:"قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد (پوری سورت) تہائی قرآن کے برابر ہے۔"(2)

﴿1729﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سیِّدِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار ارشاد فرمایا:"تم اس سے عاجز ہو کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرو۔"راوی کا بیان ہے کہ"ہم ڈر گئے کہ کہیں ہمیں اس چیز کا حکم نہ دے دیں جسے بجالانے سے ہم عاجز ہوں۔ ہم نے خاموشی اختیار

1 ...... صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الامل وطوله، الحدیث:٦٤١٧، ج٤، ص٢٢٤، بتغیر۔

2 ...... صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل (قل هو اللّٰه احد)، الحدیث:٥٠١٥، ج٣، ص٤٠٧، عن ابی سعید خدری۔

کرلی۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تہائی قرآن پڑھنا یہ ہے کہ جو شخص (سونے سے پہلے) سورۂ اخلاص پڑھ لے تو گویا اس نے تہائی قرآن پڑھ لیا۔'' (۱)

قرض دینا بھی صدقہ ہے:

﴿1730﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بندہ بطورِ قرض کسی کو کوئی بھی چیز دیتا ہے تو اس کے عوض اس کے لئے صدقے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔'' (۲)

حفاظتِ ایمان کی فکر:

﴿1731﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں گوشہ نشینی اختیار کرنا ضروری ہوگی اور اس وقت صرف اس کا دین سلامت رہے گا جو حفاظتِ ایمان کی فکر میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ یا ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگتا پھرے جس طرح پرند اور لومڑی اپنے بچوں کو لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''اس زمانہ میں وہ چرواہا بھلائی پر ہوگا جو اپنے علم کے مطابق نماز پڑھے، زکوٰۃ ادا کرے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہے گا اور اس وقت مقام سَلَع پر چرنے والی سفید بکری مجھے بنو نُضیر کی بادشاہت سے زیادہ محبوب ہے اور یہ تمام امور اس وقت ہوں گے جب فلاں فلاں فتنوں کا ظہور ہوگا۔'' (۳)

﴿1732﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شہرت

---

(1) ......المعجم الكبير، الحديث: ۱۰۲۰٤، ج٤، ص۱٦۷۔

(2) ......المعجم الصغير للطبراني، باب من اسمه الحسين، الجزء الاول، ص۱٤۳، دون قول "يقرضه الرجل يكتب"۔

(3) ......المطالب العالية، كتاب الفتن، باب جواز الترهيب فى ايام الفتن، الحديث: ٤۳٦٦، ج۸، ص۵۹۷، بتغير۔

کے خواہشمند، ریاکار، بیہودہ کھیل کود میں مبتلا شخص کی عبادت قبول نہیں فرماتا۔'' (1) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک رات کسی کو گانا گاتے سنا تو فرمایا: ''اس کی نماز قبول نہیں چاہے یہ اس کی مثل تین نمازیں پڑھ لے۔''

حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کا شمار بھی تابعین کے طبقہ اُولیٰ میں ہوتا ہے۔ آپ محبتِ الٰہی میں سرگرداں وحیران رہتے اور نماز روزے کے پابند تھے۔ نیز آپ نے محبتِ الٰہی کے غم میں سلگتے ہوئے زندگی گزاری۔ جب انہیں دفن کیا گیا تو رحمت الٰہی کی برسات سے قبر خوب سیراب ہوئی۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: محبتِ الٰہی سے جدائی کے خوف میں جلتے رہنے اور دارِ آخرت (یعنی جنت) کا مشتاق رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

قیامت کا خوف رلاتا رہا:

﴿1733﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مطر ورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے ایک رات صحابیٔ رسول حضرت سیِّدُنا حَمَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں بسر کی۔ حضرتِ سیِّدُنا حَمَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ساری رات گریہ وزاری میں گزار دی، صبح ہوئی تو حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے عرض کی: ''کیا چیز آپ کو ساری رات رُلاتی رہی؟'' فرمایا: ''مجھے اس رات کی یاد آ گئی جس کی صبح قبریں پھٹ جائیں گی اور ان میں موجود ہر چیز نکل رہی ہوگی۔ آسمان کے ستارے بکھر جائیں گے یہ خیال مجھے ساری رات رُلاتا رہا۔'' راوی کا بیان ہے کہ (اس کے بعد سے) کافی عرصہ تک حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان اور حضرت سیِّدُنا حَمَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دن کے وقت خوشبوؤں کے بازار جاتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال کرتے اور خوب دعائیں مانگتے پھر لوہار کے پاس آتے اور بھٹی کی بھڑکتی آگ دیکھ جہنَّم کی آگ سے پناہ مانگتے اور پھر اپنے اپنے گھر لوٹ جاتے۔'' (2)

---

1 ...... العلل المتناهية، حديث فی انه لايسمع من مرائی، الحديث: ١٤٠٨، ج٢، ص٨٤١۔

2 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٢٧٧، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمی، ص٢٤٤، باختصار۔

دو قسم کے لوگوں پر تعجب:

﴿1734﴾...... حضرتِ سیِّدُنا معلّٰی بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان رات میں کسی وقت گھر سے باہر تشریف لاتے اور بلند آواز سے فرماتے: ''مجھے جنت پر تعجب ہے کہ اسے پانے والا کیسے بے فکری کی نیند سو رہا ہے اور جہنّم پر بھی تعجب ہے کہ اس سے بھاگنے والا کیسے غفلت کی نیند سو رہا ہے۔'' پھر یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرماتے:

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىٕمُوْنَؕ(۹۷) (پ۹، الاعراف:۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں۔

اس کے بعد سورۂ عصر اور تکاثر کی تلاوت کرتے اور گھر لوٹ جاتے۔ (1)

﴿1735﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان فرمایا کرتے تھے: ''میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس کا طالب سو رہا ہے اور جہنّم جیسی بھی کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بھاگنے والا سو رہا ہے۔'' یہ بھی فرماتے کہ ''اپنے دلوں سے دنیا کی محبت نکال کر آخرت کی محبت پیدا کرو۔'' (2)

کاش میں درخت ہوتا!

﴿1736﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حجاز کی جانب سفر کے ارادے سے نکلے دورانِ سفر ان کی سواریاں درختوں سے الجھنے لگیں حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے پوچھا: ''کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ آپ ان درختوں میں سے ایک درخت ہوتے؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں جو بہت وسیع ہے۔'' دونوں میں سے بڑے فقیہ اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ معرفت رکھنے والے حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے کہا: ''لیکن بخدا! میں یہ

---

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۳۷۹، هرم بن حیان العبدی، ج۵، ص۹۰، باختصار۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۲۸۱، اخبار مالك بن عبد اللّٰه الخثعمی، ص۲۴۵، باختصار۔

پسند کرتا ہوں کہ کاش! میں ان درختوں میں سے ایک درخت ہوتا جسے کوئی سواری کھا کر مینگنیوں کی شکل میں کہیں پھینک دیتی اور بروزِ قیامت حساب و کتاب کی مشقت سے نہ گزرنا پڑتا پھر جنت ٹھکانا ہوتا یا جہنم میں جلنا پڑتا۔ اے ابن عامر! تیرے لئے ہلاکت ہو مجھے تو بڑی ہولناکی (یعنی قیامت) کا خوف ہے۔'' (1)

گناہ میں پڑنے کا خوف:

﴿1737﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کو کسی علاقے کا گورنر بنایا گیا تو آپ نے خیال کیا کہ اب میری قوم میرے پاس آئے گی۔ چنانچہ، آپ نے اپنی قوم کی جانب سے آنے والے راستے میں آگ جلانے کا حکم دیا تاکہ قوم کے لوگ آپ تک نہ پہنچ سکیں، لہٰذا جب قوم کے لوگ آئے تو آگ حائل ہونے کی وجہ سے دور ہی سے سلام کرنے لگے۔ حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے فرمایا: ''خوش آمدید! اے میری قوم! میرے قریب آجاؤ۔'' کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمارے اور آپ کے درمیان آگ حائل ہے جس کی وجہ سے ہم آپ کے قریب آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم مجھے اُس آگ میں پھینکنا چاہتے ہو جو اِس آگ سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہے، واپس لوٹ جاؤ۔'' (2)

زمانے کے شر سے پناہ:

﴿1738﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابی خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان (اکثر) یہ دعا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ زَمَانٍ تَمَرَّدَ فِیْہِ صَغِیْرُھُمْ وَتَاَمَّرَ فِیْہِ کَبِیْرُھُمْ وَتَقَرَّبَ فِیْہِ اٰجَالُھُم یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس زمانہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں چھوٹے نافرمان ہو جائیں اور بڑے حکم دینے لگیں گے جبکہ ان کی موت قریب سے قریب تر ہوتی جائے گی۔ (3)

عہدہ چھوڑ دیا:

﴿1739﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابونضرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ١٢٩٠، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمی، ص٢٤٦۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ١٢٨٦، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمی، ص٢٤٥، بتغیر قلیل۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، الشعبی، الحدیث: ٣١، ج٨، ص٢٨٤۔

اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کو گھوڑوں کی نگرانی کے عہدہ پر فائز کیا تو آپ کو کسی شخص (کی شرعی غلطی کی وجہ سے اس) پر غصہ آگیا اور اسے قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ جب اسے قتل کر دیا گیا تو اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں جزائے خیر نہ دے! اس وقت تم نے مجھے نصیحت کیوں نہ کی۔ مجھے غصے سے کیوں باز نہ رکھا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب میں اس عہدے پر قائم نہیں رہوں گا۔'' پھر امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط لکھا کہ ''میں یہ ذمہ داری پوری نہیں کر سکتا، لہٰذا اس کام کی ذمہ داری کسی اور کو سونپ دیں۔'' (1)

﴿1740﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کسی غزوہ میں امیر لشکر کی حیثیت سے شریک تھے۔ ایک شخص نے اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اجازت طلب کی آپ بھی جانتے تھے کہ یہ ضرورت کی وجہ سے اجازت مانگ رہا ہے، لہٰذا اسے اجازت دے دی۔ چنانچہ، وہ گھر والوں کے پاس گیا اور جتنا قیام کرنا تھا کر کے جب واپس آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ''تم کہاں تھے؟'' اس نے عرض کی: ''میں نے فلاں دن آپ سے اجازت لے کر گیا تھا۔'' فرمایا: کیا تم جس کام کا ارادہ رکھتے تھے اسی کے لئے گئے تھے؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' حضرتِ سیِّدُنا ابو اشہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں مجھے خبر ملی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے خوب ڈانٹا۔ ساتھیوں نے جب آپ کو غصے میں اس شخص کو ڈانٹتے اور برا بھلا کہتے دیکھا تو کسی نے کچھ نہ کہا آپ نے ان سے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں جزائے خیر نہ دے! تم دیکھ رہے ہو کہ میں اسے کتنا برا بھلا کہہ رہا ہوں پھر بھی تم مجھے اس سے نہیں روکتے۔'' پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! برے لوگوں کو برے زمانے کے لئے رکھ لے۔'' (2)

سیِّدُنا ابن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی وصیت:

﴿1741-42-43﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمیں بتایا گیا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کے وصال کا وقت قریب آیا تو ان سے عرض کی گئی: ''کچھ وصیت کیجئے!'' فرمایا: ''میں نے اپنی حیات میں کثرت سے صدقہ وخیرات کئے ہیں اب میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس کی وصیت

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، الشعبی، الحدیث:۳۲، ج۸، ص۲۸٤۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۲۸۲، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمی، ص۲٤٥۔

کروں۔البتہ اپنا قرض ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں میری ذرع بیچ کر قرض ادا کر دینا اگر اس سے پورا نہ ہو تو میرا غلام بیچ دینا۔''لوگوں نے عرض کی: ''اس کے علاوہ کیا وصیت کرتے ہیں؟''فرمایا: سورۂ نحل کی آخری آیات (تلاوت کرتے رہنے اور ان پر عمل) کی وصیت کرتا ہوں (پھر یہ آیات تلاوت فرمائیں:)

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ(۱۲۵) وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖؕ وَ لَىٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ(۱۲۶) وَ اصْبِرْ وَ مَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ لَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ(۱۲۷) اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ(۱۲۸) (پ ١٤، النحل: ١٢٥ تا ١٢٨)

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تکلیف تمہیں پہنچائی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا اور اے محبوب! تم صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔ (1)

گھر والوں کی تربیت:

﴿1744﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زید عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان جب اپنے اہل خانہ کو زیادہ ہنستے دیکھتے تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے۔''

نفس مجھے ملامت نہ کرے:

﴿1745﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابن شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان نے فرمایا: ''اگر مجھے کہا جائے کہ تم جہنّمی ہو تو پھر بھی میں عمل کرنا ترک نہ کروں گا تا کہ میرا نفس مجھے

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٢٨٠، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمی، ص ٢٤٤۔

المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، الشعبی، الحديث: ٣٠، ج٨، ص ٢٨٤۔

ملامت نہ کرے کہ تونے ایسا کیوں نہ کیا؟ تونے یہ کیوں نہ کیا؟'' (۱)

قبر پر انوار وتجلیات کی بارش:

﴿1746﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ''حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْحَنَّان کا وصال انتہائی سخت گرم دن میں ہوا۔ جب لوگ انہیں دفن کر کے ہاتھ جھاڑنے لگے تو ایک بادل کاٹکڑا آ کر قبر پر ٹھہر گیا جو نہ قبر سے لمبا تھا نہ چھوٹا اور پانی کی پھوار پھینکنا شروع کر دی جب قبر خوب سیراب ہوگئی تو واپس لوٹ گیا۔'' (۲)

﴿1747﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ جس دن حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْحَنَّان کو دفن کیا گیا اس دن ان کی قبر پر بارش ہوئی اور قبر پر گھاس اُگ آئی۔'' (۳)

﴿1748﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا ہَرِم بن حیان عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْحَنَّان کا وصال ہوا تو بادل کا ایک ٹکڑا آ کر چار پائی پر بطورِ سائبان ٹھہر گیا، جب انہیں دفن کیا گیا تو بادل نے ان کی قبر پر یوں ہلکی سی پانی کی پھوار ڈالی کہ قبر کے اردگرد کسی چیز پر ایک بوند بھی نہ پڑی۔'' (۴)

حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی تابعین کے طبقہ اُولیٰ میں سے ہیں۔ آپ نے دنیاوی غموں اور مصیبتوں سے علیحدگی اختیار کر کے اوراد و وظائف اور قربِ الٰہی سے دل کو اطمینان بخشا۔ نیز امت کو حکمت ودانائی سکھانے، ان کی نمائندگی کرنے، ہمیشہ خدمت خلق میں مصروف رہنے والے اور امت کو دنیاوی غم واندوہ سے آزاد کرانے میں کوشاں رہتے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: ختم ہوجانے والی فانی دنیا سے علیحدگی اختیار کرنے اور بعد میں آنے اور باقی رہنے والی آخرت (کی یاد سے) دل کو سکون واطمینان پہنچانے کا نام **تصوُّف** ہے۔

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٢٩١، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمي، ص٢٤٦۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:٤٨٨، هرم بن حيان العبدی، ج٣، ص١٤٢۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:٤٨٨، هرم بن حيان العبدی، ج٣، ص١٤٢۔

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٢٩٢، اخبار مالك بن عبد الله الخثعمي، ص٢٤٧۔

تم تو دنیادار نکلے:

﴿1749-50﴾...... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آٹھ افراد ایسے ہیں جو زہد وتقویٰ کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی ان میں سے ایک ہیں۔ آپ نہ تو کبھی کسی کے پاس بیٹھتے اور نہ ہی کسی سے دنیاوی امور کے متعلق کوئی گفتگو کرتے اگر کہیں ان کی موجودگی میں دنیاوی گفتگو شروع ہو جاتی تو وہاں سے تشریف لے جاتے۔ ایک دن مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو ایک جگہ جمع دیکھ کر خیال کیا کہ یہ ذکرِ خیر کے لئے جمع ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ، ان کے پاس بیٹھ گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ”میرا غلام واپس آ گیا اور وہ فلاں فلاں چیز لے کر آیا ہے۔“ دوسرا بولا: ”میں نے اپنے غلام کو (سامان تجارت دے کر) تیار کر رکھا ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: ”سُبْحٰنَ اللّٰہ! میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جو موسلا دھار بارش میں پھنس جائے، اچانک اسے دو بڑے دروازوں والا مکان نظر آئے تو وہ کہے کہ جب تک بارش ختم نہیں ہو جاتی میں اس میں پناہ لے لیتا ہوں۔ جب اس میں داخل ہو تو اس کی چھت ہی نہ ہو میں تمہارے پاس اس امید پر بیٹھا کہ تم ذکر و بھلائی میں مصروف ہو گے لیکن تم تو دنیادار نکلے۔“ جب حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بوڑھے ہو گئے اور جوانی کی قوت باقی نہ رہی تو کسی نے عرض کی: ”اگر آپ اپنی عبادت و ریاضت میں کچھ کمی کر لیں تو بہتر ہے۔“ فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم کسی گھڑ دوڑ میں چند گھوڑوں کو چھوڑو تو کیا تم شہسوار سے یہ نہیں کہتے کہ انہیں چھوڑ دو اور ان سے نرمی برتو اور جب انتہا کو دیکھ لیتے ہو تو اس سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھتے۔“ لوگوں نے عرض کی: ”جی ہاں! ایسا ہی ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”بے شک میں نے انتہا کو دیکھ لیا ہے۔ ہر کوشش کرنے والے کی ایک انتہا ہے اور وہ موت ہے۔ کوئی سبقت لے جانے والا ہوتا ہے تو کوئی پیچھے رہ جانے والا۔“ (1)

بغیر کانٹوں کے پتے:

﴿1751﴾...... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”پہلے کے لوگ خالص پتوں کی مانند ہوتے تھے جن میں کانٹوں کا نام ونشان تک نہ تھا جبکہ

(1)......صفة الصفوة، الرقم: ۷٤٥، ابو مسلم الخولانی، ج٤، ص ۱۷۷۔

آج کل کے لوگ خالص کانٹے ہیں جن میں پتوں کا وجود تک باقی نہیں۔ اگر تم انہیں برا بھلا کہو تو وہ بھی تمہیں برا بھلا کہیں گے۔ اگر تم ان سے جھگڑا کرو تو وہ بھی تم سے جھگڑا کریں گے۔ اگر تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو گے تو پھر بھی وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن جُبیر بن نُفَیر رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے اس میں اتنا زائد ہے کہ ''اگر تم ان سے دور بھاگو تو پھر بھی وہ تمہیں پالیں گے۔'' راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا: ''اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے؟'' فرمایا: ''اپنی عزت کو اپنے فقر کے دن (یعنی قیامت) کے لئے ہبہ کر دو اور کچھ نہ لینے سے کچھ لے لینا بہتر ہے۔'' (1)

حکیم الامت:

﴿1752-53﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ السَّتَّار نے حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو دیکھا تو پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے بتایا: ''یہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ہیں۔'' آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''یہ امت کو حکمت و دانائی سکھانے والے ہیں۔'' (2)

﴿1754﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہارون موسیٰ بن عیسیٰ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی امت کے لئے باعثِ تقلید ہیں۔'' (3)

لوگ تمہیں دیوانہ سمجھیں:

﴿1755﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کثرت سے باآوازِ بلند ذکر کیا کرتے حتی کہ بچوں کے ساتھ بھی بلند آواز سے تکبیریں کہتے اور فرماتے: ''اَللّٰہ

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۳۲۱۳، عبداللّٰہ بن ثوب، ج۲۷، ص۲۲۹۔
المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی ادریس، الحدیث:۳، ج۸، ص۲۷۶۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۳۲۱۳، عبداللّٰہ بن ثوب، ج۲۷، ص۲۰۳۔
الزھدللامام احمد بن حنبل، الحدیث:۲۳۲۶، زھد عبید بن عمیر، ص۳۸۸۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۳۲۱۳، عبداللّٰہ بن ثوب، ج۲۷، ص۲۰۳۔

عَزَّوَجَلَّ کا ذکر اس قدر کثرت سے کرو کہ جاہل تمہیں دیوانہ سمجھیں۔'' (۱)

نفس کی خوشی:

﴾1756﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''(اے لوگو!) اس نفس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس کی میں تعظیم کروں، اسے آسائشوں میں رکھوں، آزادی دے دوں اور کل بروزِ قیامت وہ بارگاہِ الٰہی میں میری مذمت کرے لیکن اگر اسے ناراض کروں، تھکاؤں، کام میں مصروف رکھوں تو کل قیامت میں وہ مجھ سے خوش ہو؟'' لوگوں نے عرض کی: ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اس سے کیا تعلق ہے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ میرا اپنا نفس ہے۔'' (۲)

﴾1757﴿ ...... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابومسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''اگر کہا جائے کہ جہنَّم کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں تو پھر بھی میں اپنے عمل میں مزید اضافہ نہ کر سکوں گا۔'' (۳)

جنت میں داخل ہونے والوں کی اقسام:

﴾1758﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں مشرف با اسلام ہوئے (۴)۔ ان سے پوچھا گیا کہ ''پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانہ میں آپ کو اسلام قبول کرنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟'' فرمایا: ''میں نے اس امت (کے لوگوں) کو تین قسموں پر پایا۔ ایک قسم بلاحساب وکتاب

---

(۱)......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۲۲۵۲، زهد عبيد بن عمير، ص۳۷۸۔
تاریخ مدينة دمشق، الرقم: ۳۲۱۳، عبدالله بن ثوب، ج۲۷، ص۲۰۸۔

(۲)......صفة الصفوة، الرقم: ۷۴۵، ابو مسلم الخولانی، ج۴، ص۱۷۹۔

(۳)......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۲۳۲۱، زهد عبيد بن عمير، ص۳۸۷۔

(۴)......ان کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ ایک روایت کے مطابق خلافت امیر مُعاویہ میں جبکہ ایک روایت کے مطابق خلافت صدیقی میں مشرف با اسلام ہوئے۔

جنت میں داخل ہوگی۔ دوسری قسم کا بآسانی مختصر سا حساب ہوگا اور تیسری قسم تھوڑی سی سزا کا سامنا کر کے جنت میں داخل ہوگی، لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ میں پہلی قسم میں سے ہوں اگر ان میں شامل نہ ہوسکا تو ان میں سے ہوں جن کا تھوڑا سا حساب وکتاب ہوگا اور اگر ان میں سے بھی نہ ہوسکا تو ان لوگوں میں ہوں جو تھوڑی سی سزا کا سامنا کر کے داخلِ جنت ہوں گے۔'' (۱)

سیِّدُ نا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو نصیحت:

﴿1759﴾ ...... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے محافظ حضرت سیِّدُ نا ابو عبد اللہ حرسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آکر کہا: ''اے اجیر! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ لوگوں نے کہا: ''یہ مزدور نہیں امیر ہیں۔'' آپ نے پھر کہا: ''اے اجیر! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ لوگوں نے کہا: ''یہ مزدور نہیں امیر ہیں۔'' امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو یہ اچھی طرح جانتے ہیں یہ کیا کہہ رہے ہیں۔'' حضرت سیِّدُ نا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! آپ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کسی کو اجیر رکھا ہو اور اسے اس شرط پر بکریاں چرانے کی ذمہ داری سونپی ہو کہ اچھی طرح بکریوں کی دیکھ بھال کرے گا تا کہ اون اور دودھ میں اضافہ ہو۔ اگر وہ اچھی طرح بکریاں چرائے کہ خوب اون بڑھے حتی کہ چھوٹی بکری بچے دینے کے قابل ہو جائے اور کمزور موٹی تازی ہو جائے تو مالک اسے پوری مزدوری تو دے گا ہی مگر خوش ہو کر مزید اضافے کے ساتھ دے گا اور اگر اس نے بکریوں کی اچھی طرح دیکھ بھال نہ کی یہاں تک کہ کمزور بکری ہلاک ہوگئی اور صحت مند کمزور کہ نہ تو اون میں اضافہ ہوا اور نہ ہی دودھ میں۔ تو مالک اس پر غضبناک ہوگا مزدوری تو درکنار اسے سزا دے گا۔'' (یہ سن کر) امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جو چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔'' (۲)

﴿1760﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عبید اللہ بن شُمیط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۳۲۱۳، عبداللہ بن ثوب، ج۲۷، ص۱۹۸۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۳۲۱۳، عبداللہ بن ثوب، ج۲۷، ص۲۲۳۔

سَیِّدُ نا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی لوگوں کے پاس جاجا کر انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرتے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُ نا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں تشریف لائے تو انہیں حضرت سَیِّدُ نا ابو مُسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بارے میں بتایا گیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں بُلوایا جب وہ تشریف لائے تو آتے ہی پوچھا: ''آپ کا نام کیا ہے؟'' فرمایا: ''مُعاویہ۔'' حضرتِ سَیِّدُ نا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''عنقریب آپ کو قبر میں جانا ہے، لہٰذا اگر آپ نیکی کریں گے تو اس کی جزا پائیں گے اور اگر بُرائی کے مُرتکِب ہوئے تو سزا پائیں گے۔ اے امیرَ المؤمنین! اگر آپ نے روئے زمین کے تمام لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف کیا لیکن کوئی ایک آپ کے ظُلم کا شکار ہو گیا تو یہ ظلم آپ کے عدل وانصاف کو فنا کر دے گا۔'' (۱)

﴾1761﴿ ...... حضرتِ سَیِّدُ نا شُرَحْبِیل بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُ نا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جب کسی ویران مکان کے قریب ٹھہرتے تو فرماتے: ''اے ویران مکان! تیرے رہائشی کہاں گئے؟ وہ تو چلے گئے لیکن ان کے اعمال باقی ہیں۔ ان کی خواہشات تو ختم ہوگئیں لیکن خطائیں باقی ہیں۔ اے ابن آدم! گناہ کو چھوڑنا توبہ کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔'' (۲)

﴾1762﴿ ...... حضرتِ سَیِّدُ نا یونُس بن ہرم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جامع مسجد دمشق کے منبر پر تشریف فرما تھے کہ حضرتِ سَیِّدُ نا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے انہیں آواز دی اور کہا: ''اے امیر المؤمنین! (عنقریب) آپ قبر میں ہوں گے، لہٰذا اگر بھلائی کریں گے تو اجر پائیں گے اور اگر بھلائی نہ کی تو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ یہ مت سوچنا کہ خِلافت کا مقصد مال جمع کرنا اور اسے خرچ کرنا ہے بلکہ خلافت تو حق پر عمل کرنے، عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کا نام ہے۔ اے امیر المؤمنین! جب تک ہمارے چشمے صاف شفاف ہیں تب تک ہمیں نہروں کے گدلا ہونے کی کوئی پرواہ نہیں اور ہمارا چشمہ آپ ہیں۔ آپ عرب کے کسی قبیلہ کا خوف نہ کرنا ورنہ آپ کا خوف آپ کے عدل کو ختم کر دے گا۔'' جب حضرتِ سَیِّدُ نا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے اپنی گفتگو ختم کی تو امیر المؤمنین

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۲۳۲۲، زهد عبيد بن عمير، ص ۳۸۷۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۲۳۲٤، زهد عبيد بن عمير، ص ۳۸۸۔

حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور دُعا دیتے ہوئے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے۔'' (۱)

﴿1763﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''امام وپیشوا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بہت بڑا پاک وصاف پانی کا چشمہ ہو اس کا پانی ایک بڑی نہر میں گرتا ہو لوگ نہر میں داخل ہوکر اسے گدلا کر دیتے ہوں چشمے کا صاف پانی پھر نہر میں گرے تو گدلا پن ختم ہوجائے لیکن اگر گدلا پن چشمے ہی میں ہوتو ساری کی ساری نہر خراب ہوجائے گی۔'' پھر ایک اور مثال دیتے ہوئے فرمایا: ''امام، پیشوا اور لوگوں کی مثال اس خیمے کی طرح ہے جو ستونوں کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا اور ستون میخوں کے بغیر نہیں ٹھہر سکتے کہ جب بھی کوئی میخ نکل جاتی ہے تو ستون کمزور پڑ جاتا ہے اسی طرح لوگ امام وپیشوا کے بغیر اور امام وپیشوا لوگوں کے بغیر درست وقائم نہیں رہ سکتا۔'' (۲)

دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب:

﴿1764﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن سیف خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''میرا ایک بیٹا ہو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے اچھی طرح پروان چڑھائے جب وہ جوان ہوجائے اور میرے لئے باعثِ فخر ہو تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی روح قبض فرمالے تو یہ مجھے دُنیا و مَافِیہا سے زیادہ محبوب ہے۔'' (۳)

کثرتِ عبادت کا عالَم:

﴿1765﴾...... حضرتِ سیِّدُنا شُرَحْبِیل بن مسلِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَرْوِی ہے کہ دو شخص حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے ملاقات کے لئے ان کے گھر گئے، اہلِ خانہ نے بتایا کہ آپ مَسجِد میں ہیں۔ چنانچہ، دونوں مسجد میں آئے تو انہیں نماز میں مشغول پاکر ان کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ دونوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:٢٣١٤، زھد عبید بن عمیر، ص٣٨٦۔

(2)......شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، الحدیث:٧٣٩٨، ج٦، ص٢٤۔

(3)......الزھد لابن مبارک، باب ذم الریاء والعجب، الحدیث:٤٦٦، ص١٥٨۔

عَلَیْہ کی رَکعات گننی شروع کیں ایک نے 300 جبکہ دوسرے نے 400 رکعات شمار کیں۔'' (۱)

﴿1766﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عطیہ بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی روم کی سرزمین میں جہاد میں مصروف تھے کہ اہلِ دمشق سے کچھ لوگ ملاقات کے لئے آئے انہوں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس حال میں پایا کہ اپنے خیمے میں گڑھا کھود کر اس میں ایک کپڑا بچھایا ہوا اور اس پر پانی ڈال رکھا ہے اور روزے کی حالت میں بے چینی و بے قراری کی کیفیت سے دوچار ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: ''سفر و جہاد کی حالت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی ہے پھر آپ کو اس حالت میں کس چیز نے روزہ رکھنے پر ابھارا؟'' حضرت سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''اگر جنگ شروع ہوگئی تو میں افطار کرکے جنگ پر قوت حاصل کروں گا کیونکہ موٹے تازے گھوڑے منزل تک نہیں پہنچتے لیکن سدھائے ہوئے دبلے پتلے طاقتور گھوڑے بآسانی منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔ بے شک ہمارے سامنے کچھ ایام ہیں جن کے لئے ہمیں عمل کرتے رہنا چاہئے۔'' (۲)

﴿1767﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابی عاتکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے مَعمولات میں سے ایک معمول یہ بھی تھا کہ انہوں نے اپنی مسجد میں ایک چابک لٹکا رکھا تھا اور فرماتے: ''چوپاؤں سے زیادہ میں اس کا حقدار ہوں۔'' جب کچھ سُستی محسوس کرتے تو اپنی پنڈلی پر چابک سے ایک یا دو ضربیں لگاتے اور فرماتے: ''اگر میں جنّت یا جہنّم کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلوں تب بھی اپنے عمل میں کچھ اضافہ نہ کرسکوں گا (کیونکہ آپ کا سارا وقت عبادت میں گزرتا تھا)۔'' (۳)

سواری تیار کرلو!

﴿1768﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن یزید عَدَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے اپنی زوجہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِ مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے فرمایا: ''اے ام مسلم! (اعمال کی)

❶......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:٢٣٢٥، زهد عبيد بن عمير، ص٣٨٨۔

❷......صفة الصفوة، الرقم:٧٤٥، ابو مسلم الخولانی، ج٤، ص١٧٧۔

❸......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٣٢١٣، عبدالله بن ثوب، ج٢٧، ص٢٠٥۔

صفة الصفوة، الرقم:٧٤٥، ابو مسلم الخولانی، ج٤، ص١٨٠۔

سواری تیار کرلو کیونکہ جہنم کے پُل پر کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس کے ذریعے اسے پار کیا جائے۔'' (۱)

چار کی وجہ سے چار چیزیں قبول نہیں:

﴿1769﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سفیان بن عبد الملک بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''چار چیزوں کی وجہ سے چار چیزیں قبول نہیں ہوتیں: دھوکا دینے، (ناحق) یتیم کا مال کھانے، خیانت کرنے اور چوری کرنے کی وجہ سے جہاد، حج، عمرہ اور صدقہ قبول نہیں کیا جاتا۔'' (۲)

سب سے بڑے دشمن:

﴿1770﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا شرحبیل بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار نے حضرتِ سیِّدُ نا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے پوچھا: ''آپ اپنی قوم کو اپنے لئے کیسا پاتے ہیں؟'' کہا: ''اے ابو اسحاق! (یہ حضرتِ سیِّدُ نا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار کی کنیت ہے) انہوں نے مجھے جلاوطن کیا لیکن میرا احترام بھی کرتی ہے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار نے فرمایا: ''اے ابو مسلم! توریت میں تو اس طرح نہیں ہے۔'' پوچھا: ''اے ابو اسحاق! پھر توریت میں کیا ہے؟'' فرمایا: ''توریت میں لکھا ہے کہ نیک و صالح شخص کے سب سے بڑے دشمن اس کی قوم کے لوگ ہوتے ہیں اور قریبی رشتے دار اس کے ساتھ زیادہ جھگڑتے ہیں۔'' حضرتِ سیِّدُ نا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے کہا: ''توریت میں سچ لکھا ہے۔'' (۳)

سیِّدُ نا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے رفیق:

﴿1771﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن شعیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک دمشقی شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ ملک روم سے واپسی پر حمص سے ہوتے ہوئے ہم نے دمشق کا رخ کیا تو رات کے آخری حصہ میں ہم حمص سے چار میل کے فاصلہ پر واقع عمیر نامی علاقے کے قریب سے گزرے تو وہاں گرجے میں موجود ایک راہب نے ہماری باتیں سنیں

---

(۱)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۹٤۸٤، ام مسلم الخولانية، ج ۷۰، ص ۲٦۵۔

(۲)......المصنف لعبد الرزاق، باب ما اقل الحج......الخ، الحديث: ۸۸۷۱، ج۵، ص ۱۵۔

المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام ابی ادريس، الحديث: ۷، ج۸، ص ۲۷۷۔

(۳)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۳۲۱۳، عبدالله بن ثوب، ج۲۷، ص ۲۰۳، باختصار۔

تو جھانک کر پوچھا: ''تم کون ہو؟'' ہم نے بتایا: ''ہم دمشق کے رہنے والے ہیں اور روم سے آرہے ہیں۔'' اس نے پوچھا: ''کیا تم ابومسلم خولانی کو جانتے ہو؟'' ہم نے اثبات میں جواب دیا تو اس نے کہا: ''جب تم ان کے پاس جاؤ تو انہیں میرا سلام کہنا اور بتانا کہ اپنی کتابوں میں ہم انہیں حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا رفیق پاتے ہیں۔ (پھر کہنے لگا کہ) اگر واقعی تم انہیں جانتے ہو تو انہیں بقیدِ حیات نہ پاؤ گے۔'' راوی کا بیان ہے کہ ابھی ہم مقام غوطہ پر ہی پہنچے تھے کہ ہمیں حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے انتقال کی خبر ملی۔ (1)

آگ نے نقصان نہ پہنچایا:

﴿1772-73﴾...... حضرتِ سیِّدُنا شرحبیل خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ جب یمن میں اَسْوَد بن قَیْس ابن ذِی الْخِمار عَنْسِی نے نُبُوَّت کا دعویٰ کیا تو حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو بلوا کر پوچھا: ''کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ محمد، اللّٰہ کے رسول ہیں؟'' فرمایا: ''ہاں!'' اس نے پوچھا: ''کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللّٰہ کا رسول ہوں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے سنائی نہیں دیتا۔'' چنانچہ، اس نے آگ جلانے کا کہا جب آگ خوب بھڑک اٹھی تو حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو اس میں پھنکوا دیا لیکن آگ نے انہیں ذرا بھی نقصان نہ پہنچایا۔ مَلْعُون اَسْوَد عَنْسِی کے پیروکاروں نے اس سے کہا: ''اگر تو نے انہیں اپنے شہر میں رہنے دیا تو یہ تیرے خلاف فساد برپا کردیں گے۔'' اس نے انہیں جِلاوطن کردیا۔ چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جانبِ مدینہ ہجرت کر گئے اور مدینہ منورہ زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً اس وقت پہنچے جب پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری فرما چکے اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسندِ خلافت پر فائز ہو چکے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سواری مسجد کے دروازے پر باندھ کر مسجد کے ایک ستون کے پاس جا کر نماز میں مشغول ہو گئے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں دیکھا تو ان کے پاس آکر پوچھا: ''کہاں سے آئے ہو؟'' عرض کی: ''یمن سے۔'' پوچھا: ''دشمن خدا مَلْعُون اَسْوَد عَنْسِی نے ہمارے اس ساتھی کے ساتھ کیا کیا جسے اس نے آگ میں ڈلوایا تھا لیکن آگ نے اسے کچھ نقصان نہ پہنچایا؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''وہ عبد اللّٰہ بن ثوب ہیں۔'' امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللّٰہ

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۳۱۸، زھد عبید بن عمیر، ص ۳۸۷۔

عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا وہ تم ہی ہو؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے عرض کی: ''جی ہاں! وہ میں ہی ہوں۔''

راوی کا بیان ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اپنے ساتھ لے آئے، پھر اپنے اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے درمیان بٹھا کر کہا: ''تمام تعریفیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک موت نہیں دی جب تک مجھے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے امتی سے نہیں ملوایا جس کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا جو حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کیا گیا تھا۔'' اس روایت کے ایک راوی اسماعیل بن عیاش کا بیان ہے: میں نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جو یمن سے بطورِ مدد جہاد کے لئے آئے تھے وہ عَنْس سے تعلق رکھنے والوں سے کہتے کہ ''تمہارے ساتھی (ملعون اسود عنسی) نے ہمارے صاحب (حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی) کو آگ میں ڈالا لیکن آگ نے انہیں ذرا بھی نقصان نہ پہنچایا۔'' (۱)

مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات:

﴿1774﴾...... حضرت سیِّدُنا بلال بن کعب عکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ اگر کبھی کوئی ہرن حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے قریب سے گزرتا تو بچے عرض کرتے: ''آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے ہرن کو روک دے تا کہ ہم اسے پکڑ لیں۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دعا کرتے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہرن کو روک دیتا حتی کہ بچے اسے پکڑ لیتے۔ (۲)

﴿1775﴾...... حضرت سیِّدُنا عثمان بن عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی مسجد سے اپنے گھر تشریف لے جاتے تو دروازے پر پہنچ کر بلند آواز سے تکبیر کہتے جواب میں زوجہ بھی تکبیر کہتی۔ جب گھر کے صحن میں پہنچتے تو پھر تکبیر کہتے زوجہ بھی تکبیر کہتی جب کمرہ کے دروازے پر پہنچ کر

---

❶......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۳۲۱۳، عبداللہ بن ثوب، ج۲۷، ص ۲۰۲-۲۰۱۔

صفۃ الصفوۃ، الرقم:۷۴۵، ابو مسلم الخولانی، ج۴، ص۱۷۶۔

❷......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۳۲۱۳، عبداللہ بن ثوب، ج۲۷، ص ۲۱۵۔

تکبیر کہتے تو زوجہ بھی تکبیر کہتی۔ ایک رات گھر تشریف لائے دروازے کے پاس تکبیر کہی لیکن اندر سے جواب نہ آیا، صحن میں پہنچ کر تکبیر کہی تب بھی کسی نے جواب نہ دیا، کمرے کے دروازے پر پہنچ کر تکبیر کہی تو پھر بھی کوئی جواب نہ آیا۔ زوجہ محترمہ کا یہ معمول تھا کہ آپ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو وہ آپ کی چادر اور جوتے اٹھا کر رکھتیں پھر کھانا حاضر کر دیتیں لیکن اس بار آپ گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ چراغ گل ہے اور زوجہ سر جھکائے لکڑی سے زمین کرید رہی ہیں پوچھا: ''کیا حالت بنا رکھی ہے؟'' عرض کی: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں آپ کو ایک مقام و مرتبہ حاصل ہے ہمارے پاس خادم نہیں ہے، لہٰذا کام کاج کے لئے اگر ایک خادم مانگیں گے تو وہ عطا فرما دیں گے۔'' حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے میری زوجہ کو بہکایا ہے اسے اندھا کر دے۔'' راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے گھر تشریف لانے سے پہلے ایک عورت نے ان کی زوجہ کے پاس آ کر کہا تھا کہ ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں تمہارے شوہر کو مقام و مرتبہ حاصل ہے اگر تم ان سے کہو کہ وہ امیر المؤمنین سے ایک خادم مانگ لائیں تو وہ ضرور عطا فرما دیں گے پھر تم عیش وعشرت سے زندگی گزاروگی۔'' چنانچہ، (دعا کا اثر یوں ظاہر ہوا کہ) وہ عورت اپنے گھر میں ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک اس کی بینائی جاتی رہی اس نے گھر میں موجود لوگوں سے کہا: ''چراغ کیوں بجھ گیا؟'' کہا: ''چراغ تو نہیں بجھا۔'' لہٰذا اسے اپنی خطا کا احساس ہوا اور روتی ہوئی فوراً حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض گزار ہوئی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ وہ میری بصارت لوٹا دے۔'' چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعا فرمائی تو اس کی بینائی لوٹ آئی۔'' (1)

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1)……صفة الصفوة، الرقم:٧٤٥، ابو مسلم الخولانی، ج٤، ص١٧٩-١٧٨۔
تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٣٢١٣، عبدالله بن ثوب، ج٢٧، ص٢١٤۔

سیِّدُنا ابومُسلِم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی اَحادیث

غصہ دور کرنے کا وظیفہ:

﴿1776﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن ابی سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو خطبہ دیا جبکہ دو یا تین ماہ سے انہوں نے لوگوں سے عطیات روک رکھے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ان سے کہا: ''اے امیر المؤمنین! یہ مال (جو آپ نے لوگوں سے روک رکھا ہے) نہ آپ کا ہے، نہ آپ کے والد کا اور نہ آپ کی والدہ کا۔'' امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو صبر کی تلقین کی منبر سے اترے غسل کر کے واپس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! حضرت ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے سچ کہا کہ یہ مال نہ تو میرا ہے، نہ میرے والد کا اور نہ میری والدہ کا۔ بے شک میں نے سرکارِ مدینہ، راحتِ وقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ غسل کرلے۔'' (یہ حدیث بیان کرنے کے بعد لوگوں سے کہا:) اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت عطا فرمائے! کل آکر اپنے عطیات لے جانا۔ [1]

رضائے الٰہی کی خاطر باہم محبت کرنے کا انعام:

﴿1777﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں جامع مسجد دمشق میں داخل ہوا تو میں نے تقریباً 30 اُدھیڑ عمر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو تشریف فرما دیکھا ان میں سرمگیں آنکھوں اور چمکیلے دانتوں والا ایک نوجوان بھی تھا جو بالکل خاموش بیٹھا تھا۔ بزرگ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو جب کسی بات میں شبہ ہوتا تو اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوتے اور اس کے متعلق پوچھتے۔ میں نے اپنے پاس بیٹھے شخص

---

1 ...... سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقال عندالغضب، الحدیث: ۴۷۸۴، ص ۱۵۷۵، بتغیر۔
تاریخ مدینہ دمشق، معاویہ بن صخر، ج۵۹، ص۱۶۹۔

سے پوچھا: ''یہ نوجوان کون ہے؟'' اس نے بتایا: ''یہ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' میرے دل میں ان کی محبت پیدا ہوگئی۔ میں ان کے پاس ٹھہرا رہا حتی کہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ میں جلدی سے آگے بڑھا تو دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک ستون کی آڑ میں نماز ادا فرما رہے ہیں۔ میں بھی نماز پڑھ کے بیٹھ گیا، پیٹھ اور پنڈلیوں کو چادر سے باندھ لیا۔ (نماز سے فراغت کے بعد) حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی تشریف فرما ہوگئے۔ کچھ دیر نہ تو میں نے ان سے کوئی گفتگو کی اور نہ ہی انہوں نے مجھ سے کوئی گفتگو کی۔ پھر میں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحبت کرتا ہوں۔'' انہوں نے پوچھا: ''تم مجھ سے کیوں محبت کرتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''میں رضائے الٰہی کی خاطر آپ محبت کرتا ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مُسَرت بھرے انداز میں میری چادر کھینچ کر فرمایا: اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو تمہیں مُبارک ہو کیونکہ میں نے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''(اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:) میری خاطر آپس میں مَحبت کرنے والوں کے لئے بروزِ قیامت نور کے منبر ہوں گے ان (کے اس مقام و مرتبے) پر انبیائے کرام و شہدائے عِظام بھی رشک کریں گے[1]۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے نکلا تو میری ملاقات حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے عرض کی: ''اے ابو ولید! (یہ ان کی کنیت ہے) میں آپ کو رضائے الٰہی کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کے بارے میں حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت کردہ حدیث نہ سناؤں؟'' حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 592** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یا تو یہاں غبطہ سے مراد ہے خوش ہونا۔ تب تو حدیث واضح ہے کہ حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) ان لوگوں کو اس مقام پر دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور ان لوگوں کی تعریف کریں گے (مرقات) اور اگر غبطہ بمعنی رشک ہی ہو تو مطلب یہ ہے کہ اگر حضرات انبیاء و شہداء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) کسی پر رشک کرتے تو ان پر کرتے تو یہ فرضی صورت کا ذکر ہے (اشعۃ اللمعات) یا یہ رشک اپنی امت کی بنا پر ہوگا کہ امت محمدیہ میں یہ لوگ ایسے درجے میں ہیں کہ ہماری امت میں نہیں یا یہ مقصد ہے کہ وہ حضرات اپنی امت کا حساب کرا رہے ہوں گے اور یہ لوگ آرام سے ان منبروں پر بے فکری سے آرام کر رہے ہوں گے تو حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) ان لوگوں کی بے فکری پر رشک کریں گے کہ ہم مشغول ہیں یہ فارغ البال بہر حال اس حدیث سے یہ لازم نہیں کہ یہ حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) سے افضل ہوں گے (مرقات و اشعہ وغیرہ)۔

اللہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ چنانچہ، حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سَیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میری خاطر آپس میں محبت کرنے والے میری محبت کے مُستَحِق ہوگئے۔ میری رضا کی خاطر آپس میں ملاقات کرنے والے میری محبت کے مستحق ہوگئے اور میری رضا کی خاطر ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والے بھی میری محبت کے مستحق ہوگئے۔'' (۱)

آخری سانس تک عبادت کرتے رہو!

﴿1778﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ وحی نہیں کی گئی کہ مال جمع کروں اور تاجروں میں سے ہو رہوں (۲) لیکن مجھے یہ وحی کی گئی ہے کہ اپنے رب کی تسبیح بولو اور سجدہ کرنے والوں میں ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتی کہ تمہیں موت آجائے۔'' (۳)

تُوْبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، الحدیث: ۲۲۱۴۱، ج۸، ص ۲۵۱۔

2 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 39** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: میری زندگی کا مقصد تجارت اور مال جمع کرنا نہیں۔ میری زندگی کا مقصد تبلیغِ نبوت اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی اطاعت ہے۔ اپنے پاس بقدرِ ضرورت کبھی مال رکھنا تجارت کرنا اسی کے تابع ہے۔ لہٰذا یہ حدیث اُن احادیث کے خلاف نہیں جن میں ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فتح خیبر کے بعد ازواجِ پاک کو سال بھر کا خرچ عطا فرمادیتے تھے یا یہ کہ حضورِ انور (صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے تجارت، بکریاں، چرانے کا کام کیا ہے۔ ظہورِ نبوت کے بعد حضور (صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے چیزیں خریدیں ہیں فروخت بھی کی ہیں۔ مگر وہ سب عارضی چیزیں تھیں۔ حضور (صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زندگی پاک کا مقصد وہ تھا جو آگے ارشاد ہو رہا ہے۔ لہٰذا حضرت عثمان غنی (رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ) اور دوسرے صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کا تجارتیں کرنا۔ مال جمع کرنا ممنوع نہیں تھا۔ اگر مال جمع نہ کیا جاوے تو زکوٰۃ و حج و عمرہ وغیرہ عبادتیں کیسے کی جاسکتی ہیں۔ کام کرنا اور ہے کام میں مشغول ہوجانا کچھ اور۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عبید بن عمیر، الحدیث: ۲۳۱۶، ص ۳۸۶۔

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

ابوسعید حضرت سیِّدُنا حسن بن ابی الحسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی تابعین میں سے ہیں۔ آپ ہر وقت خوف خدا سے لرزاں وترساں رہتے، غم واندوہ سے اُنسیت حاصل کرتے اور نیند واونگھ سے کوسوں دور رہتے تھے۔ فقیہ، زاہد، عبادت کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہنے والے، دنیا کی فضولیات اور حسن وزیبائی سے کنارہ کش تھے۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نفس کی خواہشات اور اس کے غرور وگھمنڈ پر ہمیشہ مہلک ضرب لگائی۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: جنتِ عدن میں دائمی بقا کے حصول کے لئے بدن کو ظاہری وباطنی میل کچیل سے پاک وصاف رکھنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

(1779)...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جحادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اچھائیاں چلی گئیں اور برائیاں رہ گئیں اب مسلمانوں میں سے جو بھی باقی ہے وہ مغموم ہی ہے۔''[1]

مومن کے صبح وشام:

(1780)...... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''مومن صبح وشام غمزدہ حالت میں کرتا ہے اور اس کے لئے اس کے علاوہ کسی چیز کی گنجائش نہیں کیونکہ اسے ہر وقت دو چیزوں کا خوف رہتا ہے: (۱)...... اس گناہ کا جو اس سے سرزد ہوا اور وہ نہیں جانتا کہ اس کے سبب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے ساتھ کیا معاملہ فرمائے گا (۲)...... موت کا خوف جس سے عنقریب واسطہ پڑے گا اور وہ نہیں جانتا کہ اس وقت اسے کن کن ہلاکت خیزیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔''[2]

(1781-82)...... حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حکم بن حجل اور حضرتِ سیِّدُنا امام ابن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی آپس میں گہری دوستی تھی۔ جب حضرتِ سیِّدُنا امام ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کا وصال ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا حکم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اس قدر غم طاری ہوا کہ ان کی یوں عیادت کی جانے

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۴۴۶، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص۲۶۹۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۴۴۷، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص۲۶۹۔

الزھد لابن مبارک، باب الھرب من الخطایا، الحدیث: ۳۰۴، ص۱۰۲۔

لگی جس طرح مریض کی عیادت کی جاتی ہے۔ صحتیابی کے بعد ایک دن فرمانے لگے: میں نے خواب میں اپنے بھائی امام ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو ایک محل میں عمدہ حالت میں دیکھ کر پوچھا: ''اے بھائی! میں آپ کو ایسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جس سے مجھے خوشی ہو رہی ہے لیکن یہ بتایئے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟'' فرمایا: ''انہیں مجھ پر 90 درجے فضیلت دی گئی۔'' میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا: ''انہیں یہ مرتبہ ہر وقت غمگین رہنے کی وجہ سے عطا کیا گیا۔'' (1)

﴿1783-84﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبید اللہ بن شُمَیط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ''مؤمن صبح و شام غمزدہ حالت میں کرتا ہے۔ اسے موت بھی غمزدہ حالت میں آتی ہے۔ دنیا سے اسے اتنی ہی مقدار کافی ہے جتنی بکری کے ایک بچے کی (خوراک) ہوتی ہے یعنی مٹھی بھر کھجور اور ایک گھونٹ پانی۔'' (2)

﴿1785﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حزم بن ابی حزم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! مؤمن کے لئے اپنے دین کے معاملے میں غمزدہ رہنے کے علاوہ کسی چیز کی گنجائش نہیں۔'' (3)

﴿1786﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عیسیٰ یَشکُری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے زیادہ غمگین کسی کو نہیں دیکھا۔ جب بھی انہیں دیکھا یہی سمجھا کہ یہ ابھی ابھی کسی مصیبت کا شکار ہوئے ہیں۔'' (4)

﴿1787﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو مروان بشر رحال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''جسے موت، قیامت اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا یقین ہو اسے چاہئے کہ وہ ان کے بارے

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٤٢، بتغیر۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:١٤٤٧، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص٢٦٩۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الھم والحزن، الحدیث:١٧٢، ج٣، ص٢٩٢، بتغیر۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:١٤٤٩، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص٢٦٩۔

میں ہر وقت فکر مند رہے۔'' (۱)

﴿1788﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اَسَد بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''دنیا میں غم واندوہ کا زیادہ ہونا نیک اعمال میں اضافے کا سبب ہے۔'' (۲)

اچھی صحبت کا اثر:

﴿1789﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس شخص نے بھی قرنِ اوّل (یعنی صحابہ کا زمانہ) پایا اس کے صبح وشام تمہارے درمیان غمزدہ حالت میں گزرتے ہیں۔''

﴿1790﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بندے کا قرآنِ مجید پر کامل ایمان اس وقت ہوتا ہے جب وہ غمزدہ، مرجھایا ہوا، بیمار، پگھلا ہوا اور تھکا ماندہ ہوتا ہے۔''

﴿1791﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اے ابن آدم! اگر تو قرآن مجید کی تلاوت کرتا اور اس پر ایمان رکھتا ہے تو دنیا میں تیرے غم اور خوف (خدا) میں اضافہ ہونا چاہئے اور تجھے بکثرت آہ وبکا کرنی چاہئے۔'' (۳)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ:

﴿1792﴾...... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''تابعین میں سے آٹھ افراد ایسے ہیں جو زہد وتقویٰ کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ان میں سے ایک ہیں۔ ہم نے لوگوں میں سے کسی کو ان سے بڑھ کر غمگین نہیں دیکھا۔ ہم جب بھی انہیں دیکھتے تو سمجھتے کہ یہ ابھی ابھی کسی مصیبت کا شکار ہوئے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے کہ ''ہم ہنستے ہیں جبکہ ہمیں یہ خیال نہیں رہتا

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الھم والحزن، الحدیث:٤٦، ج٣، ص ٢٧٠۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالی، الحدیث:٨٩١، ج١، ص ٥١٥، بتغیر قلیل، عن مالك بن دینار۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:١٤٥٣، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص٢٦٩۔

کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے اعمال پر مُطَّلِع ہے۔'' مزید فرماتے: ''میں تم لوگوں سے کسی چیز کو قبول نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! تیرے لئے ہلاکت ہو کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ بے شک جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے گویا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے 70 بدری صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تعالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے ان میں سے اکثر اونی لباس زیب تن کیا کرتے تھے۔ اگر تم انہیں دیکھتے تو دیوانہ سمجھتے اور اگر وہ تمہارے نیک لوگوں کو دیکھتے تو کہتے کہ ان کے لئے بھلائی سے کچھ حصہ نہیں اور اگر تمہارے بدکاروں کو دیکھ لیتے تو کہتے کہ یہ لوگ قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جن کے نزدیک دنیا پاؤں کی مٹی سے بھی زیادہ حقیر تھی، اگر ان میں سے کوئی سفر پر روانہ ہوتا تو اس کے پاس صرف تھوڑا سا کھانا ہوتا لیکن وہ پھر بھی یہ کہتا کہ میں یہ سارا کھانا اپنے پیٹ کا ایندھن نہیں بناؤں گا بلکہ اس میں سے بھی ضرور کچھ نہ کچھ راہ خدا میں صدقہ کروں گا۔ پھر اس میں سے کچھ صدقہ کر دیتا اگرچہ یہ خود اس کا زیادہ حاجت مند ہوتا۔'' (1)

نصیحتوں بھرا مکتوب:

{1793}...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابی اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ العَزِیْز کو خط لکھا (جس کا مضمون کچھ یوں ہے):

اچھی طرح جان لو! (آخرت کے معاملے میں) غور و فکر کرنا نیکی کی دعوت دینے اور اس پر عمل کرنے پر ابھارتا ہے اور برائی پر ندامت اس کے ترک پر ابھارتی ہے۔ فنا ہونے والی چیز اگرچہ کثیر ہی کیوں نہ ہو ہمیشہ باقی رہنے والی چیز کے برابر نہیں ہوسکتی اگرچہ اس کی طلب عزیز ہی کیوں نہ ہو۔ اس ختم ہونے والی سختی کو برداشت کرنا جس کے بعد طویل راحت و آرام مُیَسَّر ہو جلد ختم ہونے والی راحت سے بہتر ہے جس کے بعد طویل سختی کا سامنا کرنا پڑے، لہٰذا دنیا سے بچو جو پچھاڑنے والی، اپنی زیب و زینت سے لوگوں کو دھوکا دینے والی، چاہنے والوں کو امیدیں دلا کر قتل کرنے والی ہے۔ دنیا اپنی جانب متوجہ ہونے والوں کے لئے خوب آراستہ ہو کر اس دلہن کی طرح ہو جاتی ہے جس کی طرف نگاہیں اٹھتی، لوگ اس پر عاشق ہوتے اور دل اس سے والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں۔ عقل مندوں کو وَرْطۂ حیرت میں مبتلا کر دیتی اور نکاح کے بعد اپنے تمام شوہروں کو بے دردی سے قتل کر دیتی ہے۔ باقی رہنے والا گزرے ہوئے سے عبرت حاصل نہیں کرتا،

(1)......تهذيب الكمال، الرقم:١٢١٦، باب الحاء، الحسن بن ابى الحسن، ج٦، ص١١٣-١١٢۔

بعد میں آنے والا پہلے والے کے انجام سے نصیحت نہیں پکڑتا، عقل مند کثیر تجربات سے بھی نفع نہیں اٹھاتا، معرفتِ الٰہی رکھنے اور (ذاتِ باری تعالیٰ کی) تصدیق کرنے والا دھوکے باز دنیا کی معلومات ملنے پر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتا، دنیا کی محبت دلوں میں رچ بس گئی اور نفس اس پر مرے جا رہے ہیں۔ ہم یہی چاہتے ہیں کہ دنیا ہم سے عشق ہی کرے اور جو کسی کے عشق میں مبتلا ہو تو اسے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں سوجھتا پھر یا تو اس کی طلب میں وہ موت کا شکار ہو جاتا ہے یا اسے پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور یہ دونوں ہی (یعنی دنیا کے عشق میں کامیاب ہونے اور موت کا شکار ہونے والا) دونوں ہی دنیا کے عاشق اور چاہنے والے ہیں۔ عاشق تو یقیناً اسے پا کر بھی دھوکا کھا جاتا اور سرکش بن جاتا اور اپنی ابتدا و انتہا کو فراموش کر دیتا ہے۔ اس کی عقل حواس باختہ ہو کر دنیا کی محبت میں ہی گم رہتی ہے حتی کہ اس کے قدم پھسل جاتے اور موت تمام قید و بند کے ساتھ اس کے پاس آ جاتی ہے۔ پس اس کی شرمندگی میں اضافہ ہوتا، حسرت بڑھ جاتی، علاج کے باوجود تکلیف میں شدت آ جاتی، موت درد و الم کی سختی لئے اس پر جمع ہو جاتی اور اس پر رنج و غم کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ نیز جن جن تکالیف کا اسے سامنا کرنا پڑتا ہے وہ ناقابلِ بیان ہیں۔ دوسرا شخص اپنی حاجات دل میں لئے، غم و تکلیف میں مبتلا مطلوب کو حاصل کئے بغیر ہی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس تھکاوٹ و مَشَقّت سے آرام نہیں پاتا۔ یہ دونوں ہی توشۂ آخرت لئے بغیر دنیا سے رخصت ہوئے اور بغیر ٹھکانے کے وارد ہوئے۔

دنیا سے اچھی طرح محتاط رہو کیونکہ یہ اس سانپ کی مانند ہے جو چھونے میں تو نرم محسوس ہوتا ہے لیکن اس کا زہر قاتل ہے۔ لہٰذا دنیا میں جو چیز تمہیں پسند آئے اس سے اعراض کرو کیونکہ دنیا میں تمہیں بہت تھوڑا عرصہ رہنا ہے اور چونکہ تم دنیا کی تکالیف کا مشاہدہ کر چکے ہو اس لئے اس کے غموں کو خود پر سے اتار پھینکو اور اس کی جدائی کا یقین کر لو۔ آخرت میں آسانی و راحت کے حصول کے لئے دنیا سے وہی برتاؤ کرو جو یہ تمہارے ساتھ کرتی ہے۔ دنیا کی فانی نعمتوں سے خوش ہونے کے بجائے اس سے پہنچنے والے مصائب سے ہوشیار رہو کیونکہ دنیا دار جب بھی اس (کی فانی نعمتوں) سے لطف اندوز ہو کر راحت و سکون محسوس کرتا ہے تو یہ اسے کسی ناپسندیدہ چیز کے ذریعے بے قرار کر دیتی ہے اور دنیا کے حصول میں کامیاب ہونے والا جب بھی اسکی تعریف و توصیف کرتا، اس پر خوشی مناتا ہے تو کامیابی ختم ہو جاتی ہے۔ پس دنیا کے حصول میں خوش ہونے والا درحقیقت دھوکے میں ہے، اس سے نفع اٹھانے والا روزِ قیامت نقصان میں ہوگا۔ دنیا کا راحت و سکون مصائب و آلام کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ دنیا کی بقا دَرْحقیقت فنا ہے۔ اِس کی

خوشی میں بھی غم کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ دنیاوی زندگی کا انجام بڑھاپا وکمزوری ہے، لہٰذا دنیا کو بے رغبتی اختیار کرنے والے کی نظر سے دیکھو اس پر مر مٹنے والے عاشق کی نظر سے نہ دیکھو اور اچھی طرح جان لو کہ دنیا ٹھکانے وسکونت کو زائل کر دیتی ہے۔ امن حاصل کرنے والے مغرور کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ جو ایک بار دنیا سے چلا گیا وہ واپس نہیں آیا اور کوئی نہیں جانتا کہ دنیا میں کون آنے والا ہے کہ اس کا مُنتظِر رہے۔

دنیا سے دُور کیونکہ اس کی امیدیں جھوٹی اور آرزوئیں باطل ہیں۔ اس کی زندگی تنگ اور اس کی صفائی ونکھار میں گدلا پن ہے۔ تم دنیا میں ہمیشہ خطرے میں ہو کہ یا تو زائل ہونے والی نعمت کا سامنا ہوگا یا آنے والی آفت یا تکلیف دہ مصیبت میں مبتلا ہوگے یا پھر فیصلہ کرنے والی موت کا شکار ہوگے، لہٰذا اگر عقل مند ہو تو جان لو کہ مَعِیشَت تنگ پڑ گئی ہے۔ نعمتوں کے معاملہ میں خوف ہے۔ آزمائش سے بچنا ہے اور موت کا یقین ہے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کے بارے میں آگاہ نہ کیا ہوتا، اس کے لئے مثال بیان نہ کی ہوتی اور زہد وتقویٰ اختیار کرنے کا حکم نہ دیا ہوتا تو پھر بھی یہ سونے والے کو جگا چکی اور غافل کو تنبیہ کر چکی ہوتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈانٹ اور وعظ ونصیحت آچکی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دنیا کے حقیر ہونے کی وجہ سے اس کی کوئی قدر وقیمت اور وزن نہیں حتی کہ اس کے نزدیک یہ کنکریوں سے زیادہ بے وزن اور مٹی سے زیادہ بے وقعت ہے۔ نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں مخلوق میں سب سے زیادہ مُبْغُوض ونا پسندیدہ چیز دنیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب سے اسے پیدا فرمایا ہے اس کے ناپسند ہونے کی وجہ سے اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائی اور حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دنیا کے تمام خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں اور عطا فرمانے میں مچھر کے پَر برابر بھی کمی نہیں کی گئی لیکن پھر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قبول نہ فرمایا جبکہ اسے قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار دیا گیا تھا اور قبول کرنے کی صورت میں بارگاہِ الٰہی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے میں بھی کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوتی مگر چونکہ آپ جانتے تھے کہ دنیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ناپسندیدہ، حقیر اور بے وقعت ہے، لہٰذا آپ نے بھی اسے ناپسندیدہ، حقیر اور بے وقعت جانا۔ اگر اسے قبول فرما لیتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قبول فرمانا ہی اس کی محبت کی دلیل ہوتی، لہٰذا آپ نے ناپسند جانا کہ جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مبغوض وحقیر ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے محبت کریں اور اسے عزت دیں۔

اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کا حقیر ہونا بیان نہ فرماتا تو فرمانبرداروں کے لئے اس کی بھلائی کو ثواب اور نافرمانوں کے

لئے دنیا کے مصائب و آلام کو عذاب بنا دیتا لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کو حقیر جانا اس لئے نہ اس میں طاعت پر ثواب رکھا اور نہ ہی نافرمانی پر عذاب (بلکہ ثواب وعذاب کا مُعاملہ آخرت میں رکھا) اور اس کے شر پر اس طرح راہ نمائی فرمائی کہ انبیائے کرام اور اولیائے عظام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دنیا سے الگ رکھا اور دیگر لوگوں کے لئے بطورِ عبرت وآزمائش اسے پھیلا دیا۔ لیکن دنیا کے دھوکے اور آزمائش میں مبتلا شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا (کی آسائشوں) کے ذریعے اسے عزت بخشی ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کس طرح زندگی بسر فرمائی۔ آقائے دوجہاں، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تو بھوک کے باعث پیٹ پر پتھر باندھے اور حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھوک کے باعث اتنے کمزور ہوگئے تھے کہ پیٹ کی جھلی سے ترکاری کا سبز رنگ دکھائی دیتا تھا، جس دن آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سائے میں پناہ لی تھی اس دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے صرف اتنے کھانے کا سوال کیا تھا جس سے بھوک مٹ جائے۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں مروی روایات میں ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! جب فقر کو اپنی جانب آتے دیکھو تو کہو کہ صالحین کے شعار کو مرحبا اور جب مال ودولت کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو کہ کسی لغزش پر عتاب جلدی ہوگیا۔ اگر چاہو تو حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مماثلت اختیار کرو ان کا مُعاملہ بھی بڑا عجیب ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام فرمایا کرتے تھے کہ میرا سالن بھوک، میرا شعار خوف، میرا لباس اون، میری سواری میرے پاؤں، رات کے اندھیرے میں میرا چراغ چاند ہے، سردیوں میں میری انگیٹھی سورج کی دھوپ ہے، میرے پھل اور پھول وہ ہیں جو زمین درندوں اور چوپایوں کے لئے اگاتی ہے، رات سوتا ہوں تو میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور مجھ سے زیادہ مالدار بھی کوئی نہیں ہوتا۔ اگر چاہو تو حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرت میں غور وفکر کرو ان کا معاملہ بھی عجیب تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خود جو کی روٹی کھاتے، اہل وعیال کو بے چھنے آٹے کی روٹی کھلاتے جبکہ لوگوں کو عمدہ کھانا کھلاتے اور جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو ٹاٹ کا لباس زیب تن کرتے، ہاتھوں کو گردن سے باندھ لیتے اور ساری رات گریہ وزاری کرتے گزار دیتے۔ الغرض آپ عَلَیْہِ السَّلَام سادہ کھانا تناول فرماتے اور اونی لباس زیب تن فرماتے تھے۔

یہ وہ بابرکت ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناپسندیدہ چیز کو ناپسند جانا اور جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حقیر جانا انہوں نے بھی اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس چیز سے بے رغبتی اختیار کرنے کا حکم دیا انہوں نے اس سے بے رغبتی اختیار کی، صالحین نے بھی انہی کے طور طریقے کو اختیار کیا، انہی کے نَقْشِ قدم پر چلے، سخت محنت و کوشش اور کثرت سے گریہ وزاری خود پر لازم کر لی اور غور وفکر سے لطف اندوز ہوئے، فنا کی طرف لے جانے والے دھوکے پر تھوڑی مدت صبر کیا، دنیا کی ابتدا کے بجائے اس کے انجام پر نظر رکھی، جلد حاصل ہونے والی لذّت کے بجائے اختتام کی کڑواہٹ کو مَدِّنظر رکھا۔ پھر اپنے نفس پر صبر کو لازم کر لیا اور دنیا کو اس مردار کی طرح سمجھا جسے صرف مجبوری کی حالت میں بقدرِ ضرورت ہی کھانا جائز ہے، لہٰذا انہوں نے دنیا میں سے اس قدر ہی کھایا جس سے سانس چلتی رہے، روح باقی رہے، زندگی کا سلسلہ جاری وساری رہے اور دنیا کو اس مردار کی طرح سمجھا جو سخت بدبودار ہوتا ہے کہ اس کے قریب سے گزرنے والا بدبو کے باعث ناک بند کر لیتا ہے، لہٰذا صالحین بحالتِ مجبوری ہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور بدبو کی وجہ سے سیر بھی نہیں ہوتے، دنیا ان سے دور ہی رہتی ہے اور ان کے نزدیک بھی اس کا یہی مقام ہے (کہ وہ بھی اس دور رہتے ہیں)۔ یہ حضرات دنیاوی نعمتوں سے پیٹ بھرنے اور لذت حاصل کرنے والوں پر تعجب کرتے ہوئے دل ہی دل میں کہتے ہیں: انہیں کیا ہو گیا ہے کہ یہ سیر ہو کر کھانے سے نہیں ڈرتے؟ کیا انہیں بدبو نہیں آتی؟

اے بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دنیا آخرت میں مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوگی مگر کچھ لوگ جلد باز ہوتے ہیں کہ انہیں بدبو نہیں آتی۔ اسی طرح وہ شخص جو بدبودار ماحول میں پروان چڑھا ہو اسے بھی بدبو محسوس نہیں ہوتی اور بدبودار چیز کے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو بھی بدبو کا احساس نہیں ہوتا حالانکہ گزرنے والوں کو بدبو سے تکلیف ہوتی ہے۔ عقل مند کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو شخص کثیر مال چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوا اسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ کاش! وہ دنیا میں فقیر ہوتا یا شریف خواہش کرے گا کہ کاش! وہ کمتر ہوتا یا جو عافیت میں تھا وہ چاہے گا کہ کاش! مَصائب میں مبتلا ہوا ہوتا یا جو صاحبِ اِقْتِدار ہے وہ کہے گا کہ کاش! میں عام آدمی ہوتا۔ جب تم دنیا سے جاؤ گے تو تم بھی یہی خواہش کرو گے کہ کاش! میں دنیاداروں کے نزدیک کمتر ہوتا اور ان سے زیادہ فقر و فاقہ کا شکار ہوا ہوتا۔ کیا عقل مند کے لئے دنیا کے رسوا و ذلیل ہونے کے لئے بطورِ دلیل یہی کافی نہیں ہے؟

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر کوئی شخص دنیا کی کسی چیز کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے اور اسے بغیر تلاش ومحنت کے حاصل کرلے تو پھر بھی اس چیز کے متعلق اس پر حُقوقُ اللّٰہ لاگو ہوں گے، اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور اسے حساب وکتاب کے لئے کھڑا کیا جائے گا۔ لہٰذا عقل مند کو چاہئے کہ سوال وجواب اور حساب وکتاب کی مشقت سے بچنے کے لئے دنیا میں سے صرف بقدرِ ضرورت ہی غذا حاصل کرے کیونکہ جب تو دنیا کے معاملہ میں غور وفکر کرے گا تو دنیا (تیری نظر میں) تین دن ہی ہوگی: ایک دن وہ جو گزر گیا جس سے تو کوئی امید وابستہ نہیں کرسکتا۔ دوسرا وہ دن جس میں تو موجود ہے۔ لہٰذا اسے غنیمت جان اور تیسرا آنے والا دن کہ جس کے بارے میں تو جانتا نہیں کہ اس دن تو دنیا میں موجود ہوگا یا نہیں، ہوسکتا ہے کہ تیسرا دن آنے سے پہلے ہی تو موت کا شکار ہوجائے۔ چنانچہ، گزشتہ دن مودب حکیم کی طرح ہے۔ آج کا دن الوداع ہونے والے دوست کی طرح ہے۔ گزشتہ دن اگرچہ تجھے تکلیف پہنچی لیکن اس کی حکمت ابھی بھی تیرے ہاتھ میں باقی ہے۔ سابقہ دن اگرچہ تو ضائع کرچکا لیکن بطورِ نیابت آج کا دن تیرے پاس ہے جو کافی عرصہ تجھ سے غائب رہا اور اب جلد ہی کوچ کرنے والا ہے اور آنے والے دن کی صرف آرزو وخواہش ہی ہے، لہٰذا عمل پر بھروسا کر اور موت آنے سے پہلے امید کے دھوکے سے جان چھڑا لے اور آج، آیندہ آنے والے دن یا بعد کے دنوں کی فکر چھوڑ ورنہ تیرے غم میں اضافہ ہوگا اور تھکاوٹ بڑھ جائے گی اور تو ارادہ کرے گا کہ آج کچھ جمع کرلے جو آنے والے دنوں میں تجھے کِفایت کرے۔ اس طرح مصروفیت بڑھ جاتی، غم میں اضافہ ہوجاتا اور تھکاوٹ بڑھ جاتی ہے پھر بندہ امید کی وجہ سے عمل کو ضائع کر بیٹھتا ہے۔ اگر آئندہ کل کی امید تیرے دل سے نکل گئی تو عمل کے اعتبار سے تیرا آج کا دن بہتر رہا اور تو نے اپنے آج کے دن کے ارادے پر اکتفا کیا کیونکہ کل کی امید تجھے تَفرِیط کی طرف لے جاتی اور طلب میں مزید زیادتی کا مطالبہ کرتی ہے۔

اگر تم اِقْتِصار چاہو تو میں تمہارے سامنے دنیا کے اوصاف بیان کروں۔ دنیا دو ساعتوں میں سے ایک ساعت کا نام ہے۔ ایک وہ جو گزر گئی۔ ایک وہ جو آنے والی ہے اور ایک ساعت وہ ہے جس میں تو موجود ہے۔ لہٰذا جو گزر گئی اور جو آنے والی ہے ان کی راحت میں تو نے کوئی لذّت اور آزمائش میں کوئی درد والم نہیں پایا کیونکہ دنیا تو وہ ساعت ہے جس میں تو موجود ہے اور یہ ساعت تجھے جنّت سے دھوکا دے کر جہنّم کی طرف لے جارہی ہے۔ اگر تو عقل مند ہے تو جان لے کہ آج کا دن آنے والے اس مہمان کی طرح ہے جو تجھ سے رخصت ہوجائے گا۔ لہٰذا اگر تو نے اس کی اچھی طرح

میزبانی کی، اسے ہرقسم کی راحت پہنچائی تو یہ تیرا گواہ ہوگا، تیری تعریف کرے گا اور تیرے مُعاملے میں سچائی سے کام لے گا لیکن اگر اس کی اچھی طرح میزبانی نہ کی اور اسے راحت نہ پہنچائی تو یہ تیری آنکھوں میں کھٹکتا رہے گا۔ یہ دو دن ان دو بھائیوں کی طرح ہیں جن میں سے ایک نے تیرے پاس قیام کیا لیکن تو نے اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا، اپنے اور اس کے درمیان اچھے تعلقات قائم نہ کئے، اس کے بعد دوسرا آنے والا کہتا ہے کہ میں تیرے پاس اپنے بھائی کے بعد آیا ہوں، لہٰذا اگر تو نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ میرے بھائی کے ساتھ کئے جانے والے برے سلوک کا کفارہ اور جو کچھ تو نے کیا اس کی بخشش کا باعث ہوگا۔ اگر تو عقْل مند ہے تو اس بات کو غنیمت سمجھ کہ جب وہ تجھ سے آکر کہے کہ میں اپنے رخصت ہونے والے بھائی کے بعد تیرے پاس آیا ہوں اور تو بعد میں آنے والے کو پانے میں کامیاب ہوگیا ہے، لہٰذا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا کہ جو دن تو نے ضائع کردیا اس کی کمی بھی پوری ہوجائے لیکن اگر پہلے کی طرح دوسرا بھی گزر گیا تو (پھر جان لے کہ) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے تجھے اس لئے پیدا نہیں کیا کہ یہ دن تیرے خلاف گواہی دیں اور تو ہلاکت میں مبتلا ہوجائے۔ عمر کے بقیہ ایام کی نہ تو کوئی قیمت ہے اور نہ ہی کوئی چیز ان کے برابر ہوسکتی ہے۔ اگر ساری دنیا جمع کردی جائے تو بھی وہ انسان کی عمر کے بقیہ ایام کے برابر نہیں ہوسکتی، ان ایام کو ضائع نہ کر اور بے قیمت دنیا کے عوض نہ بیچ۔ کیونکہ قبروں میں چلے جانے والے زیادہ تعظیم والے نہیں ہوجاتے جو کچھ تیرے قبضہ میں ہے وہ تجھ سے اور تیرے لئے ہے (لہٰذا جو کرنا ہے ابھی کرلے)۔

میری عمر کی قسم[1]! اگر مدفون شخص سے کہا جائے کہ دنیا ابتدا تا انتہا سے تیری اولاد کے لئے ہو جو تیرے بعد ناز و نعم میں زندگی گزارے اور تیرے لئے کچھ بھی نہ ہو، تجھے یہ پسند ہے یا یہ کہ تجھے ایک دن کی زندگی عطا کردی جائے تا کہ اپنی نجات کے لئے کچھ عمل کرلے تو یقیناً وہ اس ایک دن میں رغبت رکھتے اور اس کی تعظیم کرتے ہوئے اسے ساری دنیا پر ترجیح دے گا بلکہ اگر وہ ایک ساعت پر اقتصار کرے جو صرف اس کے لئے ہو تو یہ اس دنیا اور اس جیسی چار گنا سے بھی بہتر ہے جو ابتدا تا انتہا اس کے علاوہ کے لئے ہے بلکہ صرف ایک کلمہ جو وہ کہے تو (اس کا ثواب) اسی کے حق میں لکھا

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 337** پر فرماتے ہیں: لعمری (یعنی میری عمر کی قسم) قسم شرعی نہیں، وہ تو صرف خدا کے نام کی ہوتی ہے، بلکہ قسم لغوی ہے جیسے رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۙ (پ ۳۰، التین: ۱) انجیر اور زیتون کی قسم۔ لہٰذا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ غیر خدا کی قسم نہ کھاؤ۔

جائے اس ایک کلمے اور اس دنیا جیسی چار گنا کے درمیان اگر اسے اختیار دیا جائے تو وہ اس ایک کلمے کو اس دنیا پر ترجیح دے گا لہٰذا آج کے دن کو اپنے لئے خالِص کر لے، موجودہ ساعت پر نظر رکھ، بات کی اَہمیت کو سمجھ اور موت کے وقت کی حسرت سے بچ اور اس بات سے بے خوف نہ ہو کہ تو اس کلام پر گواہ ہوگا (بلکہ یہ کلام تیرے خلاف حجت ہوگا)۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں اس نصیحت سے نفع عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بِالْخَیر فرمائے۔[1] السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

مریدین کو نصیحت:

﴿1794﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبیدہ سعید بن زربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اپنے مریدین کو نصیحت کرتے سنا کہ بے شک دنیا دارُ العَمَل ہے جس نے دنیا کو نقصان پہنچایا، اس سے کنارہ کش رہا وہ کامیاب ہوگیا اور اس کی صحبت سے فائدہ اٹھایا اور جس نے دنیا میں رغبت رکھتے اور اس سے محبت کرتے ہوئے اس کی صحبت اختیار کی وہ بد بخت اور بارگاہِ الٰہی سے ملنے والے حصے سے محروم ہوگیا، پھر (آخرت میں) دنیا اسے عذابِ الٰہی کے سپرد کر دے گی کہ جس پر نہ تو صبر ہو سکے گا اور نہ ہی اسے برداشت کرنے کی طاقت ہوگی۔ دنیا کا معاملہ بہت چھوٹا، اس کا ساز و سامان بہت تھوڑا اور اس کا فنا ہونا لکھا جا چکا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی اس کی میراث کا مالک ہے۔ دنیا دار ایسے ٹھکانوں کی طرف پھر جائیں گے جو نہ تو بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی زیادہ ٹھہرنے کی وجہ سے ان میں کسی قسم کی تبدیلی ہوگی کہ وہاں سے نکل سکیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کے پاس طاقت نہیں کہ ان ٹھکانوں سے نکال سکے پھر یہی وطن ہوگا، لہٰذا دنیا سے بچو! اور جس جگہ لوٹ کر جانا ہے اسے کثرت سے یاد کرو۔

اے ابن آدم! دنیا سے زیادہ امیدیں وابستہ کرنا چھوڑ دے ورنہ دنیا کے ساتھ وابستہ تیری امیدوں کو ختم کر دیا جائے گا۔ جس مقصد کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے اس کا ذکر بھی تجھ سے مُنْقَطَع ہو جائے گا اور تیرا دل حق بات قبول کرنے سے کجی اختیار کرے گا پھر تو دنیا کی طرف مائل ہو جائے گا جس کے نتیجے میں دنیا تجھے ہلاک کر دے گی۔ دُنْیوی ٹھکانے بہت بُرے ہیں۔ ان کا نقصان ظاہر ہے۔ ان کا نفع ختم ہونے والا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دنیا اپنے چاہنے والوں کو طویل شرمندگی اور سخت عذاب کی طرف لے جائے گی۔

[1] ......المعرفة والتاريخ، سنة مائة، ج٣، ص٣٤٢تا٣٤٦۔

اے ابن آدم! دنیا کے مَکْر وفریب سے دھوکا نہ کھانا۔ جب تک اُمان حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک اس سے بے خوف نہ رہنا کیونکہ عظیم تر ہولناکی اور قبیح امور تیرے سامنے ہیں جن سے ابھی تک تجھے چھٹکارا حاصل نہیں ہوا اور (دنیا کے معاملے میں) چاک وچَوبند رہنے کے علاوہ تیرے پاس کوئی چارہ کار نہیں۔ ان اُمور کا پیش آنا یا تو تیرے لئے دنیا کے شر سے عافیت کا باعث ہوگا اور تو اس کی ہولناکیوں سے نجات پا جائے گا یا پھر اس ہلاکت کا سامنا کرنا پڑے گا جو بہت سخت، ہیبت ناک، ڈراؤنی اور دلوں کو دہشت زدہ کرنے والی ہے، لہٰذا اس کے لئے خوب تیاری کر اور جتنا ہو سکے اس کے شر سے دور بھاگ۔ دنیا کا فنا ہونے والا قلیل ساز وسامان تجھے دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور تیرا نَفْس دنیاوی ساز وسامان کا مُنتَظِر نہ رہے کیونکہ دنیا تیزی سے تیری عمر گھٹا رہی ہے۔ اپنا کام جلد سر انجام دے لے اسے کل پر مت چھوڑ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کب تو موت کا شکار ہو جائے۔

اے لوگو! اچھی طرح جان لو! لوگ دنیاوی زینت کے حُصُول میں بہت سرگرمی دکھاتے اور اس کی خاطر ہر قسم کی سختی کا سامنا کر لیتے ہیں۔ ہر دنیا دار شخص جس حالت میں ہے اسی میں خوش ہوتا اور مزید ترقی کا خواہشمند ہوتا ہے۔ جنہوں نے دنیا میں رضائے الٰہی کے کام نہ کئے وہ خسارے میں رہیں گے اور ان کی کوشش رائگاں جائے گی اور جنہوں نے رضائے الٰہی کے کام کئے انہیں ان کا فائدہ ہوگا اور اس طرح (آخرت میں سے) وہ اپنا حصہ پالیں گے۔ ان کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور اس کا عہد موجود ہے جس میں ماضی ومستقبل اور بعد میں آنے والوں کی خبریں ہیں۔ آج بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ وہی ہے جو پہلے لوگوں کے لئے تھا کیونکہ حجتِ الٰہی پوری ہو چکی ہے اور کوئی عُذر باقی نہیں رہا۔ جو بھی عمل کیا جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پوری جزا دے گا۔ بندوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دو فیصلوں میں سے ایک فیصلہ ہوتا ہے۔ یا تو رحمت وثواب کا فیصلہ ہوتا ہے اس صورت میں نعمت وعزت کا تاج عطا کیا جاتا ہے یا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی وعُقُوبت کا فیصلہ ہوتا ہے اس صورت میں حسرت وندامت مقدر ہوتی ہے۔ لیکن جس کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے واضح بیان آ گیا ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ یہ ہے تو پھر جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حقیر ہو بندہ بھی اسے حقارت کی نظر سے دیکھے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک معظم ہو بندہ بھی اسے عزت کی نِگاہ سے دیکھے۔ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ بیان نہیں کیا کہ دنیا دار کو موت کے بعد بہت سے ناپسندیدہ اُمور کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دنیا کی عیش وعشرت جو انسان کو بھاتی ہے اس کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں، دنیا کے زَوال کا وقت قریب آ چکا ہے۔ اس کی نعمتیں زائل

ہونے والی ہیں۔ دنیاوی مصائب وآلام سے امن نہیں مل سکتا، اس کی نئی چیزیں بوسیدہ ہو جاتی ہیں۔ صحت مند بیمار اور مالدار فقیر ہو جاتا ہے۔ یہ اپنے رہنے والے کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہے اور ہر حال میں لوگوں سے کھیلتی ہے۔ دنیا میں ہر اس شخص کے لئے عبرت اور واضح بیان ہے جو عبرت حاصل کرنا چاہے، پھر تم کس چیز کے منتظر ہو۔

اے ابن آدم! آج تو ایسے گھر میں ہے جو تیرے لئے بہت سخت ہے گویا تیرے سامنے اس کی حقیقت واضح ہو چکی ہے اور یہ جلدی جلدی اِختتام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اپنے اہل کو ایسے سخت امور کی طرف لے جائے گا جو بہت خطرناک ہیں۔

اے ابن آدم! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! دنیا میں تیری تمام تر کوشش آخرت سنوارنے کے لئے ہی ہونی چاہیئے کیونکہ دنیا میں تیرے لئے کچھ نہیں سوائے اس چیز کے جو تو آگے بھیج دے، لہٰذا مال ودولت جمع نہ کر، نفس کی پیروی سے باز رہ کیونکہ تو جانتا ہے کہ اسے تو اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا۔ ہاں پرمشقت طویل سفر کے لئے زادِراہ تیار کر، زندگی کے ایام اور دنیا میں طویل قیام سے فائدہ اٹھالے اس سے پہلے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ (موت) تیرے اور تیرے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے اور تجھے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے لیکن اس وقت کی ندامت کچھ فائدہ نہ دے گی۔ دنیا کو چھوڑ دے، اپنے نفس کو دنیا سے دور رہنے پر آمادہ کر، دنیاوی فضولیات سے جان چھڑالے کیونکہ اگر تو اس (یعنی دنیا سے دور رہنے) میں کامیاب ہو گیا تو ایسی نعمتوں سے لُطف اندوز ہو گا جو کبھی زائل نہ ہوں گی اور ایسے عذاب سے نجات حاصل کرلے گا جس میں مبتلا لوگوں کے لئے نہ تو کوئی راحت ہوگی اور نہ ہی عذاب میں کوئی وقفہ ہوگا، لہٰذا جس مقصد کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے اس کے حصول کے لئے خوب محنت کر اس سے پہلے کہ تیرے اُمور مُتفرق ہو جائیں اور تیرے لئے انہیں جمع کرنا دُشوار ہو جائے۔ دنیا کو صرف جسم کی حد تک رہنے دے اسے دل میں داخل مت ہونے دے تاکہ گزشتہ عمر میں جو کچھ تو دیکھ چکا ہے اس سے تجھے نفع حاصل ہو۔ اہل دنیا اور ان کے ارادوں کے درمیان حائل ہو جا کیونکہ یہ جلد ہی فنا ہو جائے گی، اس کا وبال خوفناک ہے۔ دنیا داروں کے دنیا پر فخر وغرور کی وجہ سے تیرے زہد وتقوٰی اور دنیا سے احتراز کرنے میں اضافہ ہونا چاہئے کیونکہ صالحین کا یہی طریقہ رہا ہے۔

اے ابن آدم! خوب اچھی طرح جان لے کہ تو ایک ایسے عظیم امر کا طلبگار ہے جس میں محروم وہلاک ہونے والا ہی کوتاہی کرتا ہے۔ تیرا مقصد تیرے سامنے ہے۔ دھوکے کا شکار مت ہونا، تیرا جو حق تجھ پر پیش کیا جائے اسے کسی

صورت بھی نہ چھوڑنا کیونکہ تجھ سے اس کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی، لہٰذا عمل میں اخلاص پیدا کر، صبح وشام موت کا منتظر رہ۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے۔ لوگوں میں سے نجات یافتہ وہی شخص ہے جو خوشحالی وتنگی دونوں حالتوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرے اور لوگوں کو اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کا حکم دے۔ تم ایسے مذموم گھر میں ہو جسے بطور آزمائش پیدا کیا گیا ہے اور اس کے اہل کے لئے ایک مدت مقرر کی گئی ہے جب وہ اس مدت تک پہنچیں گے تو خود بخود ہلاک ہوجائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس میں نباتات کو پیدا کیا، ہر قسم کے چوپائے پھیلائے پھر لوگوں کو اس چیز سے جس کا وہ ارادہ رکھتے ہیں آگاہ کرتے ہوئے اپنی اطاعت کا حکم دیا اور اطاعت کی راہ ان کے لئے واضح کی، اس پر چلنے کی صورت میں ان سے جنت کا وعدہ فرمایا۔ تمام مخلوق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اسے عاجز نہیں کرسکتا۔ ان کے اعمال میں سے کوئی چیز بھی اس پر مخفی نہیں۔ دنیا میں لوگوں کی کوششیں مختلف ہیں بعض نافرمان ہیں، بعض فرمانبردار۔ بارگاہِ الٰہی سے ہر شخص کو اس کے عمل کے مطابق جزا ملے گی اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں سے جو وعدہ فرمایا اور جو کچھ ان پر اتارا اس میں یہ بیان نہیں فرمایا کہ دنیا کے کس کام میں اس کی رضا ہے اور نہ ہی یہ بیان فرمایا کہ دنیا کی طرف مائل ہونے اور اس سے دل لگانے میں اس کی ناراضی ہے بلکہ اس کی نشانیاں بیان فرمائیں اور دنیا کے عیوب واضح کرنے اور اس سے روکنے کے لئے مثالیں بیان کیں اور آخرت میں رغبت رکھنے کی ترغیب دی اور بندوں کے لئے واضح کردیا کہ جس کے لئے دنیا اور اہل دنیا کو پیدا کیا گیا ہے وہ ایک عظیم الشان مقصد ہے جس کا آغاز ہولناک صورت میں ہوگا۔ منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ میں بندے کی ایسے گھر کی طرف راہ نمائی کرتا ہوں کہ نہ تو اس کا ثواب کسی ثواب سے مشابہت رکھتا ہے اور نہ ہی اس کی سزا کسی سزا سے مشابہت رکھتی ہے۔ لیکن ہمیشہ رہنے والا گھر (یعنی جنت) اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کو ان کے نیک اعمال کی جزا کے طور پر عطا فرمائے گا، وہ ایسا مقام ہے کہ نہ تو وہاں رہائشیوں کی حالت میں کسی قسم کا تغیر واقع ہوگا اور نہ ہی کسی کی نعمت زائل ہوگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے پر رحم فرمائے جس کی تمام تر کوشش طلب حلال میں صرف ہوتی ہے حتی کہ جب وہ اسے خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی خوشنودی والے کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

اے بن آدم! تو ہلاک ہو! جب آخرت کی بھلائی تیرے لئے ظاہر ہو چکی ہے تو تجھے پہنچنے والے دنیاوی مصائب وآلام تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ اسی (یعنی مال ودولت کی حرص) نے لوگوں کو رسوا کر دیا۔ مال کی زیادہ طلبی نے تمہیں جنت سے غافل رکھا حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دعوت اور اس کی کرامت تجھ تک پہنچ چکی تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ایسی قوم کی صحبت اختیار کی ہے جو کہا کرتے تھے کہ ہمیں نہ تو دنیا سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی ہمیں دنیا کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ صبح وشام اور تمام رات عبادت کرتے اور جنت کے طلبگار رہتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جنت کی طلب میں انہوں نے خون تک بہا دیئے، انہوں نے امید رکھی، لہٰذا کامیاب ہو گئے اور نجات پا گئے۔ انہیں مبارک ہو کہ نہ تو ان میں سے کوئی کپڑا طے کر کے رکھتا تھا اور نہ ہی کوئی بستر بچھاتا تھا تُو ہمیشہ ان سے اس حال میں ملے گا کہ وہ روزہ دار، عاجز، غمگین اور (نجات کے معاملے میں) خوف زدہ ہوں گے، ان میں سے کوئی جب گھر جاتا اور گھر والے کھانے کے لئے کوئی چیز پیش کر دیتے تو کھا لیتے ورنہ خاموش رہتے اور گھر والوں سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرتے کہ یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے یہ شعر پڑھا:

لَیْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَیِّتٍ　　اِنَّمَا الْمَیِّتُ مَیِّتُ الْاَحْیَاء

ترجمہ: جو شخص مر کر راحت وآرام میں ہو وہ مردہ نہیں کیونکہ مردہ تو حقیقت میں زندوں کا مردہ ہونا ہے۔ (1)

متقین کی پہچان:

﴿1795﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالمؤمن بن عبیداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے ابن آدم! کسی عمل پر ہمیشگی اختیار کرنا ہی اصل میں تیرا عمل ہے کیونکہ یہی تیرا گوشت اور خون ہے۔ لہٰذا غور کر کہ تو کس طرح عمل بجالاتا ہے کیونکہ اہل تقویٰ کی کچھ علامات ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں (وہ یہ ہیں:) سچ بولنا، وعدہ پورا کرنا، صلہ رحمی کرنا، کمزوروں کے ساتھ مہربانی وشفقت سے پیش آنا، غرور وتکبر سے بچنا، کثرت سے نیک اعمال بجالانا، خود کو ممتاز نہ سمجھنا، اچھے اخلاق اختیار کرنا اور ایسی عادات اپنانا جو قربِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہوں۔

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، ذم الدنیا، الحدیث: ٤٠٤، ج٥، ص ١٧٢-١٧٣، باختصار۔

اے ابن آدم! بے شک تو اپنا عمل دیکھ رہا ہے اس کی بھلائی و برائی کا وزن کیا جائے گا۔ لہٰذا چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھنا کیونکہ جب تو اسے اپنے نامہ اعمال میں دیکھے گا تو تجھے خوشی و مسرت ہوگی اور کسی بھی برائی کو حقیر خیال نہ کرنا کیونکہ جب تو اسے اپنے نامہ اعمال میں دیکھے گا تو تیرے لئے پریشانی کا باعث ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے حلال ذرائع سے مال کمایا اور فقر و فاقہ کے دن (یعنی قیامت میں) ذخیرہ کرنے کے لئے اسے رضائے الٰہی کے کاموں میں خرچ کیا۔ ہائے افسوس! ہائے افسوس! دنیا انجام تک پہنچنے والی ہے اعمال تمہارے گلے کا ہار بن کر رہ جائیں گے۔ تم لوگوں کو ہانک رہے ہو جبکہ قیامت تمہیں ہانک رہی ہے۔ تمہارے نیک لوگوں نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا تم کس چیز کے انتظار میں ہو؟ آنکھوں سے دیکھنا تو ثابت ہو چکا ہے یوں کہ قرآن مجید کے بعد کوئی اور کتاب نہیں اور حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اے ابن آدم! اپنی دنیا کو آخرت کے عوض بیچ ڈال یوں تو دنیا و آخرت دونوں میں نفع پائے گا جبکہ دنیا کے بدلے آخرت کو ہرگز فروخت نہ کرنا ورنہ دونوں جہاں میں خسارہ اٹھائے گا۔ [1]

﴿1796﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ماہ رجب المرجب میں ایک دن ہم مسجد میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر تھے، آپ کلی کر رہے تھے کہ اچانک لمبی لمبی سانس لینے لگے پھر رو دیئے حتی کہ جسم پر کپکپی طاری ہوگئی پھر فرمایا: ''اگر دلوں کو زندگی ملتی اور ان میں قوت برداشت ہوتی تو میں تمہیں قیامت تک رلاتا رہتا۔ بے شک وہ رات جس کے بعد قیامت کا دن طلوع ہوگا، جس (کی ہولناکیوں) کے بارے میں مخلوق نے کبھی نہ سنا ہوگا اس دن بے پردگی بکثرت ہوگی اور آنکھیں خوب روتی ہوں گی۔'' [2]

نہ دنیا رہتی ہے نہ آخرت:

﴿1797﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابن مِغْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''صبح ہوتے ہی ہر شخص اپنے مقصد میں مصروف ہو جاتا ہے اور جس کا جو مقصد ہوتا ہے وہ اسی کی فکر میں مگن ہوتا ہے۔ جو آخرت سنوارنے کی کوشش نہیں کرتا وہ دنیا بھی نہیں سنوار پاتا اور جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے نہ

1 ......تهذيب الكمال، الرقم:١٢١٦، باب الحاء، الحسن بن ابى الحسن، ج٦، ص١١٦۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:١٤٤٥، اخبار الحسن بن ابى الحسن، ص٢٦٩-٢٦٨۔

اس کی دنیا رہتی ہے نہ آخرت۔" (۱)

دنیادار کی دنیا سے رخصتی:

﴿1798﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عیسیٰ یشکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس جب کسی دنیادار کا ذکر کیا جاتا تو فرماتے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہ تو دنیا اس کے لئے باقی رہے گی اور نہ ہی یہ دنیا کے لئے باقی رہے گا۔ دنیا کا پیروکار اس کے شر اور حساب و کتاب سے بچ نہیں سکتا۔ نیز وہ دنیا سے خوف کی حالت میں رخصت ہوتا ہے۔" (۲)

مومن و منافق میں فرق:

﴿1799﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ (پ۲۹، الحاقة:۱۹، ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: لو میرے نامۂ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: "بے شک مومن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے، لہٰذا وہ عمل بھی اچھا ہی کرتا ہے جبکہ منافق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے متعلق برا گمان رکھتا ہے، اس لئے وہ عمل بھی برا ہی کرتا ہے۔" (۳)

اِتباعِ نفس کا نقصان:

﴿1800﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ بن عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: "اے لوگو! دلوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے جلا (حیات) بخشو کیونکہ یہ جلد کاہلی و سستی کا شکار ہو جاتے ہیں اور نفسوں کو جھنجھوڑا کرو کیونکہ یہ دھوکے باز ہیں اگر تم ان کی پیروی کرتے رہو گے تو یہ تمہیں برائی کی انتہا

---

1 ......الزهدللامام احمد بن حنبل، الحديث:١٤٥١، اخبارالحسن بن ابى الحسن، ص٢٦٩۔

2 ......الزهدللامام احمد بن حنبل، الحديث:١٤٥٨، اخبارالحسن بن ابى الحسن، ص٢٧٠۔

3 ......المصنف لابن ابى شيبة، كتاب الزهد، كلام الحسن البصرى، الحديث:٥، ج٨، ص٢٥٥۔

تفسيرقرطبى، پ٢٩، سورة الحاقة، تحت الآية:١٩-٢٠، ج١٨، ص٢٠٠۔

تک لے جائیں گے۔“ [1]

چار خصلتیں:

﴿1801﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناعوام بن حُوشب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ ”جس میں چار خصلتیں ہوں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم کی آگ پر حرام فرما دیتا اور شیطان مردود سے اسے پناہ عطا فرماتا ہے۔ رغبت، خوف، شہوت اور غصہ کے وقت نفس کو قابو میں رکھنا۔“ [2]

سب سے بڑی حسرت:

﴿1802﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر ہذلی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آ کر کہا: اے ابوسعید عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمَجِیْد! (یہ سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کی کنیت ہے) ہم ابھی ابھی حضرتِ سیِّدُ ناعُبیدُ اللّٰہ بن اَہتم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکْرَم کے پاس گئے تھے وہ نزع کے عالم میں تھے، ہم نے ان سے پوچھا: ”اے ابومُعمر! آپ کیسے ہیں؟“ جواب دیا: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سخت تکلیف میں ہوں اور میرا خیال ہے کہ موت کا فرشتہ میری روح قبض کرنے ہی والا ہے لیکن تم اس صندوق میں پڑے ایک لاکھ درہم کے بارے میں کیا کہتے ہو جن سے حقوق ادا نہیں کئے گئے؟“ ہم نے کہا: ”اے ابومعمر! آپ نے انہیں کس لئے جمع کیا تھا؟“ فرمایا: ”بخدا! میں نے انہیں گردش زمانہ، بادشاہ کے ظلم اور خاندان کی کثرت کی وجہ سے جمع کیا تھا۔“ (یہ سن کر) حضرت سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نے فرمایا: ”اس مصیبت زدہ شخص کو دیکھو شیطان اس کے پاس اس انداز سے آیا، اسے گردش زمانہ اور اس بادشاہ کے ظلم سے ڈرایا کہ جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی اور اسے اس کی رعایا میں رکھا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ دنیا سے شکستہ دل، غمگین اور ذلیل و رسوا حالت میں جا رہا ہے۔ اے اس کے بعد پیچھے رہ جانے والے تو اس کی طرح دھوکے میں نہ رہنا تیرے پاس یہ مال حلال طریقہ سے آیا۔ لہٰذا خوب احتیاط کرنا کہ کہیں یہ تیرے لئے وبال نہ بن جائے۔ بخدا! تیرے پاس ایسا شخص بھی

---

1 ......الزھد لابن مبارك، باب ذكر الموت، الحديث: ٢٦٨، ص ٩١۔

2 ......المجالسة وجواهر العلم، الجزء الثالث والعشرون، الحديث: ٣١٥٦، ج٣، ص ١٤٨۔

آئے گا جوخوب مال جمع کرنے والا اور بخیل ہوگا، مال ودولت جمع کرنے کے لئے دن رات جنگل وبیابان کا سفر طے کرے گا لیکن مال جمع کرنے کی حرص پھر بھی ختم نہ ہوگی، اسے روکے رکھنا اپنا حق سمجھے گا، اسے جمع کر کے سنبھال سنبھال کرر کھے گا اور بخل سے کام لے گا کہ نہ توزکوٰۃ ادا کرے گا نہ صلہ رحمی کرے گا بروزِ قیامت ایسا شخص حسرتوں کا شکار ہوگا اور اس دن بندے کی سب سے بڑی حسرت یہ ہوگی کہ وہ اپنا مال کسی دوسرے کے میزان میں دیکھے کیا تم جانتے ہو یہ کیسے ہوگا؟ یوں کہ ایک شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور حُقوقُ اللہ کی مختلف اقسام میں خرچ کرنے کا حکم دیا لیکن اس نے بخل سے کام لیا مرنے کے بعد اس کا وارث مال کا مالک بن جاتا ہے اس طرح وہ اپنا مال دوسرے کے میزان میں دیکھتا ہے۔ اے دنیادار! (اب افسوس کرنے کا کچھ فائدہ نہیں) یہ ایسی لغزش اور ندامت ہے جو گزر چکی ہے۔'' (۱)

سب سے اہم کام:

﴿1803﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو صاحبِ معرفت وصاحب بصیرت ہو عبرت کی نگاہ سے دیکھے اور مصائب پر صبر کرے کیونکہ بہت سے لوگ صاحبِ معرفت تو ہوتے ہیں لیکن بے صبری کی وجہ سے ان کی بصارت کا چراغ گُل ہو جاتا ہے، لہٰذا نہ تو وہ مطلوب تک پہنچ پاتے ہیں اور نہ ہی اس کی طرف لوٹ سکتے ہیں جسے حاصل نہ کر سکے۔ چنانچہ، رحمت الٰہی سے دوری کا باعث اور گمراہ کن خواہشات سے بچو کیونکہ ان کی اتباع گمراہی اور انجام جہنم کی آگ ہے۔ ان کے حصول کے لئے لوگوں کو سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔ جو ان خواہشات کو پالے یہ اسے گمراہ کر دیتی اور جسے یہ پالیں اسے قتل کر دیتی ہیں۔

اے ابن آدم! اپنے دین کی خوب حفاظت کر کیونکہ تیرا دین ہی تیرا گوشت اور خون ہے۔ اگر تیرا دین سلامت رہے گا تو گوشت اور خون بھی سلامت رہے گا لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا تو پھر ہم (جہنم کی) نہ بجھنے والی آگ، نہ مندمل ہونے والے زخم، نہ ختم ہونے والے عذاب اور کبھی نہ مرنے والے نفس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(1)......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۳۱۹۶، عبداللہ بن اھتم، ج۲۷، ص۱۱۰۔

اے ابنِ آدم! تجھے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا اور تو اپنے عمل کے بدلہ میں گروی رکھا گیا ہوگا، لہٰذا جو کچھ تیرے پاس ہے اس میں سے آنے والے دنوں کے لئے کچھ لے لے۔ موت کے وقت تیرے پاس خبر آئے گی، تجھ سے سوال کیا جائے گا لیکن تو کوئی جواب نہ دے پائے گا۔ بے شک بندہ اس وقت تک بھلائی پر قائم رہتا ہے جب تک اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہے اور نفس کا محاسبہ ہی سب سے اہم کام ہے۔ (۱)

مال واسباب سے بے رغبتی:

﴿1804﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ پایا ہے جن کے گھروں میں کبھی کوئی کپڑا طے کر کے نہیں رکھا گیا، نہ انہوں نے کبھی اپنے گھر والوں کو کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی زمین میں کوئی فساد پھیلایا۔ ان میں سے کوئی کہتا: ''میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنے پیٹ میں کھانے کی بجائے پکی اینٹ ڈال لوں (تاکہ پھر کچھ کھانے کی حاجت نہ ہو)۔'' راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ہمیں بتایا کہ پکی اینٹ پانی میں 300 سال تک باقی رہتی ہے۔ (پھر فرمایا:) میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ بھی پایا ہے جن میں سے کوئی اگر کثیر مال و دولت کا وارث بنتا تو کہتا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ تو بہت مشقت والی چیز ہے۔ پھر اپنے مسلمان بھائی سے کہتا: ''اے میرے بھائی! میں جانتا ہوں کہ مال میراث میرے لئے حلال ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ میرے دل اور عمل میں بگاڑ پیدا نہ کر دے، لہٰذا اسے تم لے لو مجھے اس کی کچھ حاجت نہیں۔'' چنانچہ، سارا مال اسے دے دیتا اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھتا حالانکہ وہ اس کا سخت ضرورت مند ہوتا۔ (۲)

مومن کا اندازِ زندگی:

﴿1805﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبیدہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ

---

1 ......الزھد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ، الحدیث:۱۱۰۳، ص۳۸۹۔
التبصرۃ لابن جوزی، المجلس الخامس والعشرون، ج۱، ص۳۵۹۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۶۲۷، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص۲۹۰۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۴۵۶-۱۴۵۹، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص۲۷۰۔

الْقَوِی نے فرمایا: اے ابن آدم! تو ہر چیز کو ہڑپ کر گیا، خوب مال جمع کیا، بخل و کنجوسی کا مظاہرہ کیا، عمدہ سواریوں پر سوار ہوا اور نرم و ملائم لباس زیب تن کیا، پھر کہا گیا فلاں کا انتقال ہوگیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ آخرت کی طرف پہنچ گیا۔ بخدا! مومن رضائے الٰہی کے لئے کچھ دن عمل کرتا ہے تو (آخرت میں) ملنے والی نعمتوں اور آسانیوں پر اسے کسی قسم کی ندامت نہیں اٹھانی پڑتی کیونکہ دنیا اسے پسند آئی لیکن اس نے اسے حقیر جانا اور زادِ راہ لے کر آخرت کے حصول کی خاطر اسے نظر انداز کردیا کیونکہ اس کے نزدیک دنیا مستقل ٹھکانا نہیں۔ وہ دنیاوی نعمتوں میں نہ تو کوئی دلچسپی لیتا اور نہ ہی ان سے خوش ہوتا ہے۔ اگر کسی آزمائش میں مبتلا ہو تو اسے بڑا نہیں سمجھتا کیونکہ وہ اسے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ہاں باعث اجر و ثواب سمجھتا ہے۔ دنیاوی عطیات کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہوتی حتی کہ (آخرت میں) رغبت رکھتے ہوئے خوشی خوشی دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے۔ اس انداز زندگی کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے خوف سے امن عطا فرماتا، اس کی خامیوں پر پردہ ڈال دیتا اور حساب و کتاب میں آسانی فرماتا ہے۔ گویا عقل مند یہ کہتے ہیں کہ:

اے ابن آدم! صبح و شام کے جانے اور استقامت کے ساتھ رات بھر کی عبادت نے بندے کو نیکی کا موقع دیا اور اس پر قائم رکھا حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے جنت عطا فرما دی تو وہ فلاح پا گیا۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ تو کسی حق دار کو جنت سے محروم رکھتا ہے اور نہ ہی امیدوں اور خواہشات پر کسی کو جنت عطا فرماتا ہے جبکہ اب حالت یہ ہے کہ بخل و حرص میں شدت آتی جا رہی ہے۔ خواہشات کا دور دورہ ہے اور خواہشات کا متوالا دھوکے کا شکار ہے۔ (1)

فقیہ کی صفات:

﴿1806﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عمران قصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ایک چیز کے متعلق سوال کیا اور کہا کہ فقہا اس کے متعلق یہ فرماتے ہیں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کیا تو نے کسی فقیہ کو دیکھا ہے؟ فقیہ تو وہ ہوتا ہے جو زہد و تقویٰ کا پیکر، دینی معاملات میں کامل بصیرت رکھنے والا اور عبادت کا پابند ہو۔'' (2)

﴿1807﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد کا قول ہے کہ ''اگر کوئی حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، قصر الامل، الحدیث:۱۷۲، ج۳، ص۳۴۲، باختصار۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام الحسن البصری، الحدیث:۲، ج۸، ص۲۵۴۔

الْقَوِی کو دیکھ لیتا تو کہتا کہ میں کبھی کسی فقیہ کی صحبت میں نہیں بیٹھا۔'' (1)

نسبت سرکار کا شرف:

﴿1808﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عوف بن ابی جمیلہ اعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی زوجۂ رسول ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی باندی (خادمہ) کے بیٹے تھے۔ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اپنی باندی کوکسی کام کے لئے بھیجا اس کی غیر موجودگی میں حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی رونے لگے تو ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو ان پر بڑا رحم آیا، انہیں گود میں لیا اور دودھ پلایا۔اسی وجہ سے کہا جاتا تھا کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو علم وحکمت میں یہ مقام ومرتبہ زوجۂ رسول ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا دودھ پینے کی برکت سے حاصل ہوا ہے۔ (2)

﴿1809﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی خوب جدوجہد سے علم وحکمت سیکھتے رہے حتی کہ حکمت بھری گفتگو کرنے پر قادر ہو گئے۔حضرتِ سیِّدُ نا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے سامنے جب حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا تذکرہ کیا جاتا تو فرماتے:

''یہ وہ ہیں جن کا کلام انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے کلام کے مشابہ ہے۔'' (3)

سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی فضیلت:

﴿1810﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا خالد بن صفوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حیرہ کے مقام پر امیر مسلمہ بن عبد الملک سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: ''اے خالد! مجھے حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بارے میں بتاؤ۔'' میں نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر کی اصلاح فرمائے! میں آپ کو ان کے بارے میں یقینی خبر دوں گا اور مجھ سے پہلے جنہوں نے آپ کو ان کے بارے میں بتایا میں ان سے زیادہ معلومات رکھتا ہوں کیونکہ میں

---

1 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٥٩٠، الحسن البصری، ج٥، ص ٤٧١۔

2 ...... الطبقات الکبری، الرقم: ٣٠٥٥، الحسن بن ابی الحسن، ج٧، ص ١١٤، بتغیر۔

تھذیب الکمال، الرقم: ١٢١٦، باب الحاء، الحسن بن ابی الحسن، ج٦، ص ١١٨۔

3 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٥٩٠، الحسن البصری، ج٥، ص ٤٧١۔

ان کا پڑوسی اور شریک مجلس ہوں۔ (سنیئے!) ان کا ظاہر و باطن یکساں اور قول و عمل میں مطابقت ہے۔ یہ جس کام کی ذمہ داری لیتے ہیں اسے پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ لوگوں کو کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو خود اس پر زیادہ عمل پیرا ہوتے ہیں اور کسی بات سے منع کرتے ہیں تو خود اس سے زیادہ اجتناب کرتے ہیں۔ یہ لوگوں سے بے پروا جبکہ لوگ ان کے محتاج ہیں۔'' یہ سن کر امیر مسلمہ بن عبدالملک نے کہا: ''اے خالد! بس اتنا کافی ہے۔'' پھر کہا: ''جس قوم میں ان جیسے لوگ موجود ہوں وہ کیسے گمراہ ہوسکتی ہے۔''[1]

سب سے بڑا ظلم:

﴿1811﴾...... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عمرو حَضْرَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہمارے علاقے میں تشریف لائے میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ ان کے پاس جا بیٹھا۔ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! تیرا خالق میں ہوں جبکہ تو عبادت کسی اور کی کرتا ہے۔ میں تجھے یاد رکھتا ہوں جبکہ تو مجھے بھول جاتا ہے۔ میں تجھے (اپنی رحمت کی طرف) بلاتا ہوں جبکہ تو دور بھاگتا ہے بے شک یہ زمین میں بہت بڑا ظلم ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ (پ۲۱، لقمان:۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔[2]

نعمتوں میں اضافے کی دعا:

﴿1812﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''جو شخص خود پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں دیکھ کر یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَات یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس کی عطا کردہ نعمت سے نیک اعمال پایۂ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے غنی کر دیتا اور مزید نعمتیں عطا فرماتا ہے۔''

---

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۵۹۰، الحسن البصری، ج۵، ص ۴۶۵۔

2 ......الدر المنثور، پ۲۱، سورة لقمان، تحت الآية:۱۳، ج۶، ص ۵۲۰۔

سب سے بڑا فاسق:

﴿1813﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مبارک بن فضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ ''سب سے بڑا فاسق وہ ہے جو ہر گناہ کا مرتکب اور فخر وغرور میں مبتلا ہو اور یہ کہتا پھرے کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اسے جان لینا چاہئے کہ کبھی اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا ہی میں جلد (گناہوں کی) سزا دے دیتا ہے اور کبھی قیامت تک مؤخر فرما دیتا ہے۔'' (1)

خلیفہ کو نصیحت:

﴿1814﴾...... حضرتِ سیِّدُنا موہب بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ان کی طرف خط لکھا جس کا مضمون کچھ اس طرح تھا: ''(جان لو!) دنیا خوف کا گھر ہے اور انسان کو آزمائش کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اچھی طرح جان لو! دنیا کو پچھاڑنا حقیقی بہادری نہیں ہے۔ جو دنیا کی عزت کرتا ہے یہ اسے رسوا کر دیتی ہے۔ ہر لمحہ دنیا کا کوئی نہ کوئی مقتول ضرور ہوتا ہے۔ اے امیر المؤمنین! آپ دنیا میں اس زخمی مریض کی طرح رہیں جو زخم کے اچھا ہونے کی امید پر دوا کی کڑواہٹ برداشت کرتا ہے تا کہ بیماری میں اضافہ نہ ہو۔'' وَالسَّلَام۔ (2)

﴿1815﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے! جو پرانا لباس پہنے، خشک روٹی کا ٹکڑا کھائے، بغیر بستر کے زمین پر سوئے، اپنے گناہوں پر آنسو بہائے اور ہر وقت عبادت میں مصروف رہے۔'' (3)

نافرمانی رسوائی کا باعث ہے:

﴿1816﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حَوشَب بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر لوگوں کو تیز رفتار، تابعدار، عمدہ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز

---

1 ...... الدرالمنثور، پ ٤، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ١٥٢، ج٢، ص٣٤٩۔

2 ...... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذمّ الدنیا، الحدیث: ٢٩٣، ج٥، ص١٣٨، بتغیر قلیل۔

3 ...... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، الحدیث: ١٧٦، ج٣، ص٣٤٣۔

سنائی دے اور لوگ انہیں پاؤں تلے روند ڈالیں تو پھر بھی گناہوں کی رسوائی ان کے دلوں میں سرایت کر کے رہے گی اور جو بندہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل ورسوا کر دیتا ہے۔'' [1]

﴾1817﴿...... حضرتِ سیِّدُنا مبارک بن فضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ''موت نے دنیا کو رسوا کر دیا اور دنیا میں کسی عقل مند کے لئے کوئی خوشی نہیں چھوڑی۔'' [2]

عمر بن ہُبیرہ کو نصیحت:

﴾1818﴿...... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ بن مَرْثد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ عراق کے گورنر عمر بن ہُبیرہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو بلوا کر ایک مکان میں ٹھہرایا، دونوں تقریباً ایک ماہ وہاں رہے۔ ایک دن غلام نے آکر کہا: ''امیر تم سے ملنے آرہے ہیں۔'' عمر بن ہُبیرہ عصا کا سہارا لئے ہوئے آیا، سلام کیا، تعظیم بجالاتے ہوئے بیٹھ کر کہنے لگا: ''خلیفہ یزید بن عبدالملک کچھ احکام نافذ کرنا چاہتا ہے، مجھے معلوم ہے کہ ان کا نفاذ موجبِ ہلاکت ہے۔ اگر میں خلیفہ کی اطاعت میں ان احکام کو نافذ کر دوں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا مرتکب ٹھہروں گا اور اگر اطاعتِ الٰہی بجالاؤں تو خلیفہ کی نافرمانی ہوگی، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا خلیفہ کی اطاعت میں میرے لئے کوئی گنجائش ہے؟'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا ابوعمرو شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے فرمایا: ''امیر کو جواب دو۔'' چنانچہ، انہوں نے گفتگو کی اور عمر بن ہُبیرہ کے حق میں قدرے نرمی کا پہلو نکالا۔ پھر امیر نے حضرت سیِّدُنا ابوسعید حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے کہا: ''آپ کیا فرماتے ہیں؟'' فرمایا: ''امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے جو فرمایا تم نے سن لیا ہے نا۔'' اس نے کہا: ''میں آپ کی رائے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اے عمر بن ہُبیرہ! میں یہ کہتا ہوں کہ عنقریب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک سخت مزاج فرشتہ (یعنی ملک الموت) جو حکمِ الٰہی کی ذرہ برابر نافرمانی نہیں کرتا تیرے پاس آئے گا اور تجھے تیرے وسیع محل سے تنگ قبر کی طرف لے جائے گا۔ اے عمر بن ہُبیرہ! اگر تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے گا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے یزید بن عبدالملک (کے ظلم) سے بچالے گا لیکن یزید بن عبدالملک تجھے عذابِ الٰہی سے نہیں بچا سکے

1...... کتاب الافعال، باب الثنائی المکرر، ج۱، ص۳۷۶۔

2...... الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۴۴۸، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص۲۶۹۔

گا۔اے عمر بن ہُبَیرہ!اس بات سے امن میں نہ رہنا کہ یزید بن عبدالملک کی اطاعت میں تو جن قباحتوں کا ارتکاب کرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ان پر (توبہ کی) مہلت عطا فرمادے گا ہوسکتا ہے کہ ان کی وجہ سے تجھ پر توبہ کا دروازہ ہی بند کردیا جائے۔اے عمر بن ہُبَیرہ! میں نے اس امت میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ دنیا ان کی طرف متوجہ ہوئی لیکن انہوں نے دنیا سے راہِ فرار اختیار کی جبکہ تمہارا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ تم دنیا کی طرف متوجہ ہوتے ہو اور دنیا تم سے بھاگتی ہے۔اے عمر بن ہُبَیرہ! میں تمہیں اس مقام سے ڈراتا ہوں جس سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ڈرایا ہے۔چنانچہ، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿١٤﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

(پ ١٣، ابراھیم: ١٤)

اے عمر بن ہُبَیرہ!اگر تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرکے حفاظتِ الٰہی کی چادر میں آگیا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یزید بن عبدالملک کی شرارتوں سے تجھے محفوظ رکھے گا لیکن اگر تو نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں یزید بن عبدالملک کی فرمانبرداری کی تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اسی کے سپرد کردے گا۔'' یہ گفتگو سن کر عمر بن ہُبَیرہ روتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ اگلے روز اس نے دونوں کو واپس جانے کی اجازت دی اور تحائف وغیرہ بھی دیئے۔حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی بنسبت زیادہ انعامات دیئے۔حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی مسجد تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اے لوگو! جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو مخلوق پر ترجیح دینے کی طاقت رکھتا ہو وہ ایسا ہی کرے۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جو کچھ جانتے ہیں وہ میں بھی جانتا ہوں لیکن میں نے عمر بن ہُبَیرہ کا چہرہ دیکھ کر نرم رویہ اختیار کیا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے عمر بن ہُبَیرہ سے دور کردیا۔''

راوی کا بیان ہے کہ ایک دن مغیرہ بن مخادش نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آکر کہا: ''ہم ایسے لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کریں جو ہمیں (عذابِ آخرت سے) اس قدر ڈراتے ہیں قریب ہے کہ ہمارے دل پھٹ جائیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو دنیا میں خوف زدہ کریں لیکن آخرت میں حقیقی سکون کا باعث ہوں ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ان لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے بہتر ہے جو دنیا میں

سکون کا باعث بنیں مگر آخرت میں خوف کا سبب ہوں۔'' کسی نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی: ''ہمیں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی صفات بتایئے! آپ نے روتے ہوئے فرمایا: ''ان سے بہت سی علامات خیر ظاہر ہوتی تھیں خاص طور پر ہدایت، سچائی، کفایت شعاری اپناتے ہوئے کھر درا لباس زیب تن کرنا، عاجزی وانکساری سے چلنا پھرنا، قول وفعل میں مطابقت ہونا، رزق حلال ہی کھانا پینا، خشوع وخضوع سے اطاعتِ الٰہی بجالانا، رضائے الٰہی کی خاطر ہی محبت ونفرت کرنا، اسی کی خاطر کسی کو کچھ عطا کرنا، سخت گرمی میں بھی روزہ رکھنا، کثرتِ عبادت کی وجہ جسموں کا کمزور ہوجانا، ہمیشہ خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ ہی کی رضا کے متلاشی رہنا اگرچہ مخلوق ناراض ہو، غیظ وغضب کی حالت میں بھی ظلم وزیادتی میں حد سے تجاوز نہ کرنا، احکاماتِ الٰہی سے منحرف نہ ہونا، زبان کو ہروقت ذکرِ الٰہی سے تر رکھنا، ضرورت پڑنے پر جانوں کا نذرانہ پیش کرنا، قرض مانگنے پر خوش دلی سے مال پیش کرنا، مخلوق کے خوف سے حق بیان کرنے سے نہ رُکنا۔ نیز ان کے اخلاق اچھے، اخراجات قلیل اور آخرت کے معاملے میں دنیا کا قلیل مال ہی ان کے لئے کافی ووافی تھا۔'' (1)

رحمتِ الٰہی سے دوری کا سبب:

﴿1819﴾...... حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے عمر بن ہُبَیرہ کے دربار سے واپس آتے ہوئے کچھ قراء حضرات کو اس کے دروازے پر کھڑے دیکھا تو فرمایا: تم یہاں کیوں کھڑے ہو؟ کیا ان گھٹیا (دنیادار) لوگوں کے پاس جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ سنو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان کے پاس بیٹھنا نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا نہیں ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری روحوں اور جسموں کے درمیان جدائی ڈالے یہاں سے چلے جاؤ۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں رسوا کرے تم جوتے چمکا کر، متکبرانہ لباس پہن کر، بال کٹوا کر قراء کو رسوا کرنے آئے ہو۔ سنو! بخدا! اگر تم امرا کے مال ودولت سے کنارہ کشی اختیار کروگے تو یہ تمہارے پاس موجود چیز (دین) میں رغبت رکھیں گے لیکن اگر تم نے ان کے مال ودولت میں دلچسپی لی تو یہ تمہارے پاس موجود چیز (دین) سے کنارہ کش ہوجائیں گے اور جو دین سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے (اپنی رحمت سے) دور کردیتا ہے۔ (2)

---

1 ......تهذيب الكمال، الرقم:١٢١٦، باب الحاء، الحسن بن ابى الحسن، ج٦، ص١١٣-١١٤۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٥٢٩١، عمر بن هبيرة، ج٤٥، ص٣٧٧۔

عبادت گزار بندوں کی صفات:

﴿1820﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالحمید بن کردید زیادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ عبادت گزار بندے ایسے ہیں گویا انہوں نے ہمیشہ جنت میں رہنے والوں اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والوں کو دیکھ لیا ہے۔ ان کے دل غم زدہ اور وہ شر سے محفوظ ہیں۔ ان کی (دنیاوی) ضروریات کم اور یہ پاکیزہ نفوس کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ (آخرت میں) دائمی راحت وسکون کے حصول کی خاطر دنیا کے چند روزہ حوادث پر صبر کرتے ہیں۔ ان کی رات اس حالت میں گزرتی ہے کہ قدم صف بستہ ہوتے (یعنی رات عبادت میں گزرتی) اور آنسو رخساروں پر بہہ رہے ہوتے ہیں اور رَبَّنَا، رَبَّنَا (یعنی اے ہمارے رب! اے ہمارے رب!) کہہ کر پناہ طلب کر رہے ہوتے ہیں۔ دن کے وقت ان کا شمار متحمل مزاج، نیک سیرت اور متقی علما میں ہوتا ہے۔ جب کسی معاملے میں غور وخوض کرتے ہیں تو اس قدر منہمک ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا انہیں مریض یا گم سم خیال کرتا ہے حالانکہ وہ مریض یا گم سم نہیں ہوتے بلکہ آخرت کے عظیم معاملے کی فکر میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہوتی ہے۔'' [1]

تقویٰ ہو تو ایسا:

﴿1821﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید طویل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے ذریعے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اپنی ایک عزیزہ سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رضا مندی کا اظہار فرمایا۔ ایک دن میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے سسرال والوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا: ''اے ابوسعید! آپ کے سسر 50 ہزار درہم کے مالک بھی ہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کیا انہوں نے یہ مال حلال ذرائع سے جمع کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''آپ تو جانتے ہیں کہ آپ کے سسر متقی و پرہیزگار انسان ہیں۔'' فرمایا: ''اگر انہوں نے یہ 50 ہزار درہم حلال ذرائع سے جمع کئے ہیں تو پھر بھی ان کے حق کے معاملے میں کنجوسی سے کام لیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے اور ان کے درمیان سسرالی رشتہ کبھی

---

[1] ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۴۹۵۳، علی بن ابی طالب، ج۴۲، ص۴۹۳، عن علی رضی اللہ عنہ۔
موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الھم والحزن، الحدیث:۹۱، ج۳، ص۲۷۸۔

قائم نہیں ہوسکتا۔'' (۱)

﴿1822﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوسفیان طریف عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ اللَّطِیْف سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی یہ دوشعر اکثر پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن کی ابتدا میں اور دوسرا دن کے اختتام پر:

یَسُرُّ الْفَتٰی مَا کَانَ قَدِمَ مَنْ تَقٰی　　اِذَا عَرَفَ الدَّاءَ الَّذِیْ هُوَقَاتِلُهٗ

وَمَا الدُّنْیَا بِبَاقِیَةٍ لِحَیٍ　　وَلَاحَیٌّ عَلَی الدُّنْیَا بِبَاقٍ

ترجمہ: نوجوان کو (وہ دوائی) جس سے اسے قوت حاصل ہو خوش کرتی ہے بالخصوص اس وقت جب وہ ایسی بیماری کو جان لے جو اسے قتل کرنے والی ہو، نہ تو دنیا کسی کے لئے باقی رہی اور نہ ہی کوئی دنیا میں باقی رہے گا۔ (۲)

﴿1823﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ولید مِسْمَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: ''اے ابن آدم! چھری تیز کرلی گئی ہے۔ مینڈھے کو چارہ کھلایا جاچکا ہے اور تنور میں آگ بھڑکائی جاچکی ہے (پھر بھی تو غافل ہے)۔'' (۳)

ذلت ورسوائی کا باعث:

﴿1824﴾ ...... (الف) حضرتِ سیِّدُ نا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو شخص بھی درہم (یعنی مال ودولت) کو باعث عزت خیال کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل ورسوا کر دیتا ہے۔'' (۴)

دوسواریاں:

﴿1824﴾ ...... (ب) حضرتِ سیِّدُ نا غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اے ابن آدم! تو دو ایسی سواریوں پر سوار ہے جو کسی جگہ نہیں ٹھہرتیں یعنی تو دن اور رات کی پرخطر راہ پر گا

---

1 ......تهذيب الكمال، الرقم:١٢١٦، باب الحاء، الحسن بن ابى الحسن، ج٦، ص١٢٠۔

2 ......الزهد الكبير للبيهقى، الجزء الثالث، الحديث:٦١٤، ص٢٣٣۔

3 ......الزهدللامام احمد بن حنبل، الحديث:١٥٣٧، اخبارالحسن بن ابى الحسن، ص٢٨٠، بتغير۔

4 ......الزهدللامام احمد بن حنبل، الحديث:١٥٣٦، اخبارالحسن بن ابى الحسن، ص٢٨٠۔

منزل ہے حتی کہ آخرت تک پہنچ جائے گا پھر جنت ٹھکانا ہوگا یا جہنم۔ لہٰذا تجھ سے زیادہ خطرہ اور کس کو ہوسکتا ہے۔''(۱)

نصیحت:

﴿1825﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: ''میں سند (ایک علاقے کا نام ہے) جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمایئے!'' آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جہاں بھی رہو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو معزز ہی جانو وہ تمہیں عزت عطا فرمائے گا۔'' اس شخص کا بیان ہے: ''میں نے ان کی نصیحت کو اچھی طرح یاد کرلیا۔ چنانچہ، واپس لوٹنے تک مجھ سے زیادہ عزت والا کوئی نہیں تھا۔'' (۲)

دل مردہ ہوجاتا ہے:

﴿1826﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سالم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''مومن کا (زیادہ) ہنسنا دل کی غفلت کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا حمید عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمَجِید سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کردیتا ہے۔'' (۳)

﴿1827﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ اسلام، اسلام کیا ہے؟ پوشیدہ وظاہر دونوں اس میں مشتبہ ہیں۔ (اسلام یہ ہے کہ) تو محض رضائے الٰہی کے لئے اسلام قبول کرے اور ہر مسلمان ومعاہد (۴) تجھ سے محفوظ رہے۔'' (۵)

دخول جنت کا سبب:

﴿1828﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مختار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ

---

1 ......الزهد الكبير للبيهقي، الجزء الثاني، الحديث:٥١٢، ص ٢٠٤، باختصار۔

2 ......تهذيب الكمال، الرقم:١٢١٦، باب الحاء،الحسن بن ابى الحسن، ج٦، ص ١٢٠-١١٩۔

3 ......المصنف لابن ابى شيبة، كتاب الادب، ما ذكر فى الضحك و كثرته، الحديث:١، ج٦، ص ٢٦١۔

4 ......عہد وپیمان والے کافر جن سے ہماری صلح ہو۔ (ماخوذ ازمراۃ المناجیح، ج٥، ص٢١٧)

5 ......المصنف لابن ابى شيبة، كتاب الزهد، باب ماقالوا فى البكاء من خشية الله، الحديث:٦٠، ج٨، ص ٣٠٤۔

الْقَوِی نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خوفِ خدا کے سبب رونے سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہیں جس کے ذریعے جنت حاصل کی جاسکے۔'' (1)

مومن و منافق:

﴿1829﴾...... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن صبیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''مومن اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ جیسا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے ویسا ہی ہے اور مومن عمل کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر اور سب سے زیادہ خوفِ خدا رکھتا ہے۔ مومن اگر پہاڑ کے برابر بھی مال و دولت راہِ خدا میں خیرات کرے پھر بھی جب تک جنت کا (اپنی آنکھوں سے) مشاہدہ نہ کرلے تب تک بے خوف نہیں ہوتا۔ مومن کی راست روی، نیکی اور عبادت میں اضافہ بھی اس کے خوفِ خدا میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ (ان تمام اعمال کے باوجود) وہ یہی کہتا ہے کہ کیا میں نجات پا جاؤں گا؟ جبکہ منافق کہتا ہے کہ (میرے چاہنے والے) بہت ہیں، میری مغفرت کر دی جائے گی، مجھے کوئی پروا نہیں، لہٰذا وہ برے عمل کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر جھوٹی امید رکھتا ہے۔'' (2)

دنیا کے دھوکے سے بچو!

﴿1830﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مبارک بن فضالہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جب بھی یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرتے:

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۫ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ (پ۲۲، فاطر:۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔

تو فرماتے: ''یہ کس کا ارشاد ہے؟ یہ اس ذات باری تعالیٰ کا ارشاد ہے جس نے دنیا کو پیدا کیا اور وہی اس کے متعلق زیادہ بہتر جانتا ہے۔'' پھر فرماتے: ''دنیا کی مشغولیت سے خود کو بچاؤ کیونکہ اس کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔ بندہ خود پر مصروفیت کا ایک دروازہ کھولتا ہے قریب ہے کہ اس کے ضمن میں اس پر مزید 10 دروازے کھل جائیں۔'' (3)

---

1 ...... الزھد لابن مبارک، باب ھوان الدنیا علی اللہ عزوجل، الحدیث: ۵۳۱، ص۱۸۷۔

2 ...... الزھد لابن مبارک، باب ھوان الدنیا علی اللہ عزوجل، الحدیث: ۵۳۲، ص۱۸۸۔

3 ...... الزھد لابن مبارک، باب ھوان الدنیا علی اللہ عزوجل، الحدیث: ۵۳۵، ص ۱۸۹-۱۹۰۔

جنگلی گدھے:

﴿1831﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مسلمہ بن جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا تو اہل عرب چہرۂ انور اور حسب ونسب سے خوب اچھی طرح واقف تھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''یہ میرا نبی اور میرا چنا ہوا (خاص بندہ) ہے، لہٰذا ان کے طریقے کو اختیار کرو۔'' (حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:) سنو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! صبح یا شام کسی بھی وقت ان کے پاس کھانے کے بڑے بڑے پیالے نہیں لائے جاتے تھے۔ (کسی کے لئے) ان کے دروازے بند نہیں کئے جاتے تھے۔ ان کے دروازے پر کوئی دربان نہیں ہوتا تھا۔ یہ بغیر بستر کے زمین پر تشریف فرما ہوتے تھے اور زمین پر ہی ان کے سامنے کھانا پیش کر دیا جاتا تھا۔ موٹا لباس زیب تن فرماتے تھے۔ دراز گوش پر سواری فرماتے، دوسروں کو بھی پیچھے بٹھالیا کرتے تھے اور کھانا تناول فرمانے کے بعد انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔

نیز حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے کہ حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں سے اعراض کرنے والوں اور سنتوں کو ترک کرنے والوں کی تعداد میں (دن بدن) اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ پھر یہ جنگلی گدھے (یعنی سنتوں سے اعراض کرنے والے) فساد انگیزی، سود خوری اور دھوکا بازی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں دیگر امور میں مشغول کر کے ذلیل ورسوا کر دیا اور وہ اس گمان میں ہیں کہ جو کچھ وہ کھاتے، پیتے، گھروں کی زیب وزینت اور سجاوٹ کرتے ہیں اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں اور کہتے ہیں کہ کس نے حرام کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق اور اس سے وہ (حکم) مراد لیتے ہیں جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مراد نہیں لیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تو یہ چیزیں شیطان کے متعلقین کے لئے بنائی ہیں۔ زینت اسے کہتے ہیں جو بدن پر ظاہر ہو اور طیبات وہ ہیں جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے پیٹ کے لئے پیدا کی ہیں۔ چنانچہ کوئی نعمتوں کا ارادہ اس لئے کرتا ہے تاکہ انہیں اپنے پیٹ، شرمگاہ اور جسم کے لئے لہو ولعب کا ذریعہ بنائے، لہٰذا اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو جو چیزیں بندوں کو دی ہیں عطا فرمانے کے بعد ان کے لئے مباح کر دیتا لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے متصل وہ حکم نازل فرمایا

جسے وہ سنتے ہیں کہ کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ پس جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت اور اس کی پیدا کی ہوئی خوراک لی تو اس نے اسے رچتا پچتا کھایا اور جس نے نعمت الٰہی کو پیٹ، شرمگاہ اور جسم کے لئے لہو ولعب کا ذریعہ بنایا تو بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نعمت کو اس کے لئے وبال بنادے گا۔ (1)

اپنے دل کا علاج کرو!

﴿1832﴾...... حضرتِ سیِّدُنا خالد ابوبکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص خوبصورت چادر اوڑھے اتراتا ہوا حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے قریب سے گزرا آپ نے اسے بلا کر فرمایا: ''اے ابنِ آدم! تو اپنی جوانی، حسن و جمال اور کپڑوں پر اترا رہا ہے تجھے تو یوں سمجھنا چاہئے کہ گویا قبر نے تیرے بدن کو چھپا رکھا ہے اور تو نے اپنے عمل (کی جزا) کو پالیا ہے، لہٰذا جاؤ اپنے دل کا علاج کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں سے صرف دلوں کی اصلاح چاہتا ہے۔'' (2)

تین نصیحتیں:

﴿1833﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابان بن محبر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے وصال کا وقت قریب آیا تو کچھ شاگردوں نے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''حضور ہمیں کچھ کلمات بتائیے جن سے ہم نفع حاصل کر سکیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں تین کلمات کی نصیحت کرتا ہوں پھر تم یہاں سے چلے جانا اور مجھے تنہا چھوڑ دینا: (۱)...... جس چیز سے تمہیں باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے سب سے زیادہ اسے چھوڑنے والے بن جاؤ (۲)...... جس چیز کے بجالانے کا حکم دیا گیا ہے سب سے زیادہ اس پر عمل کرنے والے بن جاؤ اور (۳)...... جان لو جو قدم تم اٹھاتے ہو اس کی دو قسمیں ہیں ایک تمہارے لئے نفع مند ہے اور دوسرا نقصان دہ، لہٰذا خوب اچھی طرح غور کر لو کہ تم صبح وشام کہاں گزارتے ہو۔'' (3)

﴿1834﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ خالد بن شوذب جشمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت

---

1 ......تفسیر الطبری، پ۸، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ:۳۲، الحدیث:۱۴۵۴۳، ج۵، ص۴۷۳، باختصار۔

2 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التواضع والخمول، الحدیث:۲۴۰، ج۳، ص۵۸۱۔

3 ......الثبات عند الممات، الحسن البصری، ص۱۳۶۔

سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ'' جس نے بھی حضرت سیِّدُ نامحمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی یقیناً اس نے آپ کو صبح وشام دیکھا ہے،لہٰذا اس نے نہ تو اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ ہی بانس پر بانس رکھا (یعنی عمارت تعمیر نہیں کی)۔اس کے لئے علمِ جہاد بلند کیا گیا تو وہ فوراً تیار ہو گیا۔اس چیز (یعنی دنیا) سے جس پر تم مرمٹنے کے لئے تیار ہو جلدی جلدی نجات حاصل کرو کیونکہ تمہارے نیک لوگ جلد دنیا سے رخصت ہو گئے اور تمہارے آقا و مولیٰ حضرت سیِّدُ نامحمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی (بظاہر) دنیا سے رخصت ہو گئے اور تم ہو کہ دن بدن ذلت ورسوائی کے گڑھے میں گرتے جارہے ہو۔پس ہوشیار ہو جاؤ اور خوب غوروفکر سے کام لو۔'' (1)

﴿1835﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناصالح بن رستم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جسے اہلِ ثروت حضرات کی شان وشوکت دھوکے میں مبتلا نہ کرے!اے ابن آدم! بے شک تو نے اکیلے ہی موت کا شکار ہونا، اکیلے ہی قبر میں جانا، اکیلے ہی قبر سے اٹھنا اور اکیلے ہی حساب وکتاب کا سامنا کرنا ہے۔اے ابن آدم! تو ہی مطلوب ومقصود ہے۔'' (2)

اب گزارہ مشکل ہے:

﴿1836﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناابوجمیع سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا:'' میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ پایا ہے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے اور خود بھی اس پر عمل کرتے ،لوگوں کو برائی سے روکتے اور خود بھی اس سے باز رہتے تھے۔جبکہ اب ہم ایسے لوگوں کے درمیان ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہیں لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتے ، اوروں کو تو برائی سے روکتے ہیں لیکن خود اس میں مبتلا ہیں، لہٰذا ایسے لوگوں کے ساتھ کیسے گزارہ ہوسکتا ہے۔''

بُرے دوست:

﴿1837﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناحزم بن ابی حزم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ ناحسن

(1) ......شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث:١٠٧٢٥، ج٧، ص٣٩٥، باختصار۔
المجالسة وجواھر العلم، الجزء الخامس، الحدیث:٦١٦، ج١، ص٢٦١، بتغیر۔

(2) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:١٥٣٩، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص٢٨٠۔

بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ'' دو دوست یعنی درہم و دینار کتنے بُرے ہیں۔ جب تک یہ تم سے جدا نہ ہو جائیں اس وقت تک تمہیں نفع نہیں پہنچائیں گے۔'' (۱)

عنقریب یہ تیری قبر ہوگی:

﴿1838﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوداوٗد مبارک بن فضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوفرماتے سنا کہ'' اے ابن آدم! زمین کو اپنے قدموں تلے روند کیونکہ عنقریب یہ تیری قبر ہوگی۔ جب سے تو پیدا ہوا ہے اس وقت سے مسلسل تیری عمر کم ہو رہی ہے۔'' (۲)

حکمِ الٰہی کی مخالفت نہ کرو!

﴿1839﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوقیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''(اے لوگو!) کسی بھی حکم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخالفت نہ کرو کیونکہ حکم الٰہی کی مخالفت ان گھروں کے تعمیر کرنے میں ہے جن کی ویرانی کا اللہ عَزَّوَجَلَّ فیصلہ فرما چکا ہے۔''

بیٹے کی اصلاح:

﴿1840﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ضمرہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حجاج کے مرنے کے بعد جب سلیمان گورنر بنا تو اس نے لوگوں میں جاگیریں تقسیم کیں، لوگ جوش وخروش سے جاگیریں لینے لگے۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے صاحبزادے نے عرض کی: ''لوگوں کی طرح اگر ہم بھی کچھ جائیداد وغیرہ لے لیں تو کتنا اچھا ہو۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''خاموش! مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرے دو پہلوؤں کے درمیان مٹی کی ایک ٹوکری رکھی ہوئی ہو۔''

﴿1841﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حمید بن رومان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ناپسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے کو دنیا میں سے کچھ عطا فرمائے مگر یہ کہ (اسے دنیا میں سے جو چیز بھی عطا فرمائے گا وہ) کسی مصیبت وآزمائش کے عوض ہوگی خواہ آزمائش فوراً پیش آئے یا کچھ دیر بعد۔''

---

(1)...... سير اعلام النبلاء، الرقم: ٥٩٠، الحسن البصري، ج٥، ص٤٦٦ـ

(2)...... الزهد لابن مبارك، باب التواضع، الحديث: ٨٥٢، ص ٢٩٢ـ

﴿1842﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوموسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے بیٹے نے حاضر ہوکر تیر کے جلد ٹوٹ جانے کی شکایت کی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''(آخرت کا معاملہ) اس سے بھی زیادہ جلد پیش آنے والا ہے۔'' (1)

صبر وسخاوت:

﴿1843﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عمران بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا: ''اے ابوسعید! ایمان کیا ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''صبر اور سخاوت۔'' اس نے عرض کی: ''صبر اور سخاوت کیا ہے؟'' فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے باز رہنا صبر اور پابندی کے ساتھ فرائض پر عمل پیرا ہونا سخاوت ہے۔'' (2)

﴿1844﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا غالب قطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''افعال کو اقوال پر فضیلت دینا عزت وبزرگی کا باعث ہے جبکہ اقوال کو افعال پر فضیلت دینا نقصان و خسارے کا باعث ہے۔'' (3)

دُخولِ جہنم کا ایک سبب:

﴿1845﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُ نا فَرْقَد سَبَخِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو ایک ولیمہ میں شرکت کی دعوت دی گئی، جب ان کے سامنے انواع واقسام کے کھانے رکھے گئے تو حضرتِ سیِّدُ نا فَرْقَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کھانا نہ کھایا حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اے فَرْقَد! کیا ہوا کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تمہیں اس فاخرانہ لباس کی وجہ سے اپنے بھائیوں پر فضیلت حاصل ہے۔ (سنو!) مجھے خبر پہنچی ہے کہ جہنّم میں اکثر وہ لوگ ہوں گے جو فاخرانہ لباس زیب

---

1 ...... موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، قصر الامل، الحدیث: ٤٠، ج٣، ص ٣١١۔

2 ...... المجالسة وجواهر العلم، الجزء الثامن، الحدیث: ١١٥٥، ج١، ص ٤٤١۔

تهذیب الکمال، الرقم: ١٢١٦، باب الحاء، الحسن بن ابی الحسن، ج٦، ص ١٢١۔

3 ...... شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، الحدیث: ٥٠٥٠، ج٤، ص ٢٦٨۔

تن کرتے ہیں۔'' (۱)

مومن کی دوسواریاں:

﴿1846﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ضَمُرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے فرمایا: ''امیداور خوف مومن کی دوسواریاں ہیں۔'' (۲)

محبتِ دنیا کا وبال:

﴿1847﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا حَوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کوفرماتے سنا کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بنی اسرائیل نے محبتِ دنیا کی وجہ سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت چھوڑ کر بت پرستی شروع کردی تھی۔'' (۳)

﴿1848﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابوایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَدُود بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی حضرت سیِّدُ نا فَرقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَلِی کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے اور چند لوگوں کے پاس بیٹھ گئے جو محوِ گفتگو تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے ان کی گفتگو کی طرف توجہ فرمائی پھر حضرت سیِّدُ نا فَرقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَلِی کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا: ''اے فرقد! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ لوگ عبادت سے اکتا گئے اور (مباح) کلام کو ہلکا جان کر اس میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان میں تقویٰ و پرہیز گاری کم ہے اسی وجہ سے عبادت چھوڑ کر گفتگو میں مصروف ہیں۔'' (۴)

رزق تقسیم کیا جا چکا ہے:

﴿1849﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہر بندے کا رزق تقسیم کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ، عاجز اور بے وقوف کے علاوہ ہر شخص

---

1 ......اخبار اصبھان، باب العين، من اسمه علی، الحديث: ٤٠٢٦٥، ج٦، ص١٦٦۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٤٩٧، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص٢٧٥۔

3 ......احياء علوم الدين، كتاب ذم الدنيا، ج٣، ص٢٥٨۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ١٥٤٦، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص٢٨١۔

جانتا ہے کہ رزق تک پہنچنے میں اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ ضرور چنا گیا ہے۔'' (۱)

مومن کی شان:

﴿1850﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا یحییٰ بن مختار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''بے شک مومن اپنے نفس کا خود نگہبان ہے، وہ رضائے الٰہی کی خاطر اپنے نفس کی نگہبانی کرتا ہے، لہٰذا جو بغیر محاسبے کے اپنے نفس کی نگہبانی کرے گا بروزِ قیامت اس کے حساب وکتاب میں تخفیف کی جائے گی۔ مومن کو اچانک کوئی چیز ملتی ہے تو وہ متعجب ہو کر کہتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تیری بہت خواہش تھی اور مجھے تیری حاجت بھی تھی لیکن بخدا! تجھے حاصل کرنا میرے لئے ناممکن تھا کیونکہ میرے اور تیرے درمیان دوریاں حائل تھیں اور جب کوئی چیز اس سے ضائع ہو جاتی ہے تو وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کرتا ہے اور کہتا ہے: میں نے اس (کے حصول) کا ارادہ نہیں کیا تھا مجھے اس سے کیا سروکار؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے پاس اس کا کوئی عذر نہیں ہے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو میں دوبارہ اس کی طرف کبھی نہیں لوٹوں گا۔ بے شک مسلمان قرآن مجید پر بھروسا کرتے ہیں کیونکہ قرآن مجید ان کے اور ان کی ہلاکت کے درمیان حائل ہوتا ہے۔ مومن دنیا میں اس قیدی کی طرح ہوتا ہے جو رہائی کے حصول میں کوشاں رہتا ہے اور جب تک وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات نہ کر لے اس وقت تک کسی چیز سے بے خوف نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہر معاملے میں اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔'' (۲)

مومن، کافر اور منافق:

﴿1851﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو عُبَیْدَہ ناجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے ابن آدم! جب لوگوں کو بھلائی کرتے دیکھو تو بھلائی میں ان سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو اور جب کسی برائی میں مبتلا دیکھو تو ان سے اور ان کی اختیار کردہ برائی سے بچو کیونکہ میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ پایا ہے جنہوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی تو انہیں ذلت ورسوائی اور ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا۔

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام الحسن البصری، الحدیث: ۱۱، ج۸، ص ۲۵۵۔

2 ......الزھد لابن مبارک، باب الھرب من الخطایا، الحدیث: ۳۰۷، ص ۱۰۳۔

اے ابن آدم! فیصلے کی دو قسمیں ہیں تو جس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا وہ عادل حکمران ہے اور جس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے علاوہ فیصلہ کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ ہے۔ بے شک لوگوں کی تین قسمیں ہیں: (۱)......مومن (۲)......کافر اور (۳)......منافق۔ مومن کے ساتھ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اطاعت گزاروں جیسا معاملہ فرماتا ہے جبکہ کافر کو ذلیل ورسوا کرتا ہے جیسا کہ تم مشاہدہ کر چکے ہو اور منافق ہمارے ساتھ مجلسوں، راستوں اور بازاروں میں بھی ہوگا ہم اس سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! منافقین کو معرفتِ الٰہی حاصل نہیں ہوئی ان کے بُرے اعمال اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان نہیں رکھتے۔ بے شک مومن ہمیشہ خوف کی حالت میں صبح وشام کرتا ہے اگر چہ نیک ہی ہو اور اسے یہی زیبا ہے کیونکہ اسے دو چیزوں کا خوف ہوتا ہے: ایک ماضی میں کئے گئے گناہ کا کہ جس کے بارے میں اسے نہیں معلوم کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ساتھ کیا معاملہ فرمائے گا۔ دوسرا اس موت کا جس سے عنقریب واسطہ پڑے گا اور وہ نہیں جانتا کہ موت کے وقت اسے کن کن ہلاکت خیزیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مؤمنین زمین میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہیں جو بنی آدم کے اعمال کو قرآنِ مجید پر پیش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ، جس کا عمل کتابُ اللّٰہ کے موافق ہو اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہیں اور جس کا عمل اس کے مخالف ہو تو وہ جان لیتے ہیں کہ یہ عمل کتابُ اللّٰہ کے مخالف ہے اور مؤمنین مخلوق میں سے راہ راست سے بھٹکنے والوں کی گمراہی کو بھی قرآن پاک کے ذریعے جان لیتے ہیں۔ (1)

﴿1852﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اشعث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ”ہم جب بھی حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ملاقات کر کے واپس لوٹتے تو ہمارے نزدیک دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوتی۔“ (2)

مگر دل قحط زدہ ہیں:

﴿1853﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوزُہَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”میں بہت سے لوگوں کو دیکھتا ہوں لیکن ان میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں پاتا۔ مختلف آوازیں سنتا ہوں لیکن

1 ......صفة المنافق، باب ما روی فی صفة المنافق، الحدیث:۵۱، ص۶۱، باختصار۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام الحسن البصری، الحدیث:۱۱۷، ج۸، ص۲۶۷۔

مانوس کرنے والی کوئی نہیں پاتا۔ (لوگوں کی) زبانیں تو سرسبز وشاداب ہیں مگر دل قحط زدہ (بنجر زمین کی طرح) ہیں۔''(۱)

دو خصلتیں:

﴿1854﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''بندے کی دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ درست ہو جائیں تو باقی تمام خصلتیں درست ہو جائیں: (۱)......ظالموں کی طرف میلان اور (۲)......نعمتوں میں سرکشی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عظمت نشان ہے:

وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ (پ۱۲، ھود:۱۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِیْ ۚ (پ۱٦، طٰهٰ:۸۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس میں زیادتی نہ کرو کہ تم پر میرا غضب اترے۔

﴿1855﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابوموسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ''بندۂ مومن سے گناہ سرزد ہو جائے تو وہ ہمیشہ اس پر پشیمان ونادم رہتا ہے۔''(۲)

﴿1856﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا جُوَیْرِیَہ بن بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے سنا:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾ (پ۱٤، النحل:۹۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔

کچھ دیر توقف کرنے کے بعد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس ایک ہی آیت میں سارے کے سارے خیر وشر کو جمع

---

1 ......الزهدلابن مبارك، باب الاخلاص والنية، الحديث:۱۹۷، ص٦٥۔

2 ......الزهدللامام احمد بن حنبل، الحديث:۱۵۲۷، اخبارالحسن بن ابی الحسن، ص۲۷۸۔

کر دیا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عدل واحسان اطاعتِ الٰہی والے تمام امور کو شامل ہے اور فحش، منکر اور بغی نافرمانی والے تمام امور کو شامل ہے۔'' (۱)

﴿1857﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو حجاج کی موت کی خبر دی تو آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حجاج تیرے ہی تحت قدرت تھا تو نے ہی اسے موت دی، لہٰذا اس کے طریقہ کار کو بھی ختم فرما دے اور ہمیں اس کے طور طریقے اور برے اعمال کی پیروی سے محفوظ رکھ، پھر حجاج کے خلاف دعا فرمائی۔ (۲)

﴿1858﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ''اگر عبادت گزاروں کو معلوم ہو جائے کہ بروزِ قیامت وہ دیدارِ الٰہی سے محروم رہیں گے تو ضرور (اس صدمے سے) ہلاک ہو جائیں۔'' (۳)

سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی اَحادیث

یٰسٓ شریف کی فضیلت:

﴿1859﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور، شافع روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے رضائے الٰہی کے لئے رات میں یٰسٓ شریف کی تلاوت کی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔'' (۴)

علم دین سیکھنے سکھانے کی فضیلت:

﴿1860﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت

---

1 ......شعب الایمان، باب فی الایمان برسل اللّٰہ صلوات اللّٰہ علیہم، الحدیث: ۱۴۰، ج۱، ص۱۶۱۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۱۲۱۷، الحجاج بن یوسف، ج۱۲، ص۱۹۶۔

3 ......شرح حدیث لبیک لابن رجب حنبلی، اول الکتاب، ص۸۹۔

4 ......مسند ابی داود الطیالسی، الجزء العاشر، الحسن البصری عن ابی ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ، الحدیث: ۲۴۶۷، ص۳۲۳۔

کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض میں سے ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمے سیکھے اور دوسروں کو سکھائے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''جب سے میں نے یہ بات سنی ہے اس وقت سے میں کوئی حدیث نہیں بھولا۔'' (۱)

﴿1861﴾ …… حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (یعنی توحید و رسالت) کا اقرار کرلیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں جب یہ کرلیں گے تو مجھ سے اپنے خون و مال بچالیں گے سوا اسلامی حق کے ان کا حساب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے (۲)۔'' (۳)

سخاوت اور حُسنِ اخلاق سے دین کو مزین کرو!

﴿1862﴾ …… حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دین کو اپنے لئے خالص کرلیا ہے اور تمہارے دین کے لئے صرف سخاوت و اچھے اخلاق ہی زیبا ہیں۔

---

1 ……تاریخ مدینہ دمشق، الرقم: ۸۸۹۵، ابو ھریرۃ، الحدیث: ۱۳۶۱۱، ج۶۷، ص ۳۲۹۔

2 …… مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 33** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ اس وقت تک روزہ جہاد وغیرہ کے احکام نہ آئے تھے اسی لیے ان کا ذکر نہ ہوا اگر کوئی نماز یا روزہ کا انکار کرے تو کافر ہے اس پر کفار کا سا جہاد ہوگا۔ تارکین نماز و زکوٰۃ کی گوشمالی کرنی ہوگی۔ چونکہ اس زمانہ مبارک میں اسلام میں نئے فرقے نہ بنے تھے کلمہ نماز و زکوٰۃ ایمان کی علامت تھی اس لیے فرمایا کہ جو یہ تین کام کرے اس کا جان و مال محفوظ ہے اب بہت مرتد فرقے کلمہ، نماز، زکوٰۃ پر کاربند ہیں مگر مرتد ہیں ان پر ارتداد کا جہاد ہوگا جیسے (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا) صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مسیلمہ کذاب کے معتقدین پر جہاد کیا اب بھی قادیانیوں وغیرہ مرتدین کا یہ ہی حکم ہے۔ اگر اسلام لاکر قتل زنا یا ڈکیتی وغیرہ کریں تو قتل کے مستحق ہوں گے کہ یہ اسلام کا حق ہے یہ قتل کفر نہ ہوگا۔ اگر کوئی زبانی کلمہ ظاہری نماز و زکوٰۃ ادا کرے تو ہم اس پر جہاد نہ کریں گے اگر منافقت سے یہ کام کرتا ہے تو رب اسے سزا دے گا۔

3 ……صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال……الخ، الحدیث: ۳۶۔(۲۲)، ص ۳۳۔

سنو! اپنے دین کو ان دونوں سے مزین وآراستہ کرو۔'' (1)

جانوروں پرآقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رحمت:

﴿1863﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پرنور، شافعِ یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا: (۱)...... چیونٹی (۲)...... شہد کی مکھی (۳)...... ہدہد اور (۴)...... ممولہ (ایک عجیب الخلقت پرندہ) نیز تھوک سے اسم جلالت مٹانے سے بھی منع فرمایا(۲)۔ (۳)

آگ کی دو زبانیں:

﴿1864﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کی دنیا

---

1 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۴۷، ج۱۸، ص۱۵۹۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 680** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ یہ جانور حرام بھی ہیں اور بےضرر بھی۔ ان کے قتل میں کوئی فائدہ بھی نہیں اور بلا فائدہ جانور کو قتل کرنا ممنوع ہے۔ شہد کی مکھی بڑی مبارک ہے کہ اس کے منہ سے شہد اور موم ملتا ہے۔ بےضرر ہے اس کی پرورش کرنی چاہئے۔ اسے مارنا ممنوع ہے۔ نملہ سے مراد بڑی چیونٹی ہے۔ جس کے پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ وہ بالکل ہی بےضرر ہوتی ہے۔ یوں بھی ہُدہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا خاص خادم ہے۔ اس کا کھانا حرام ہے۔ گوشت بدبودار بھی ہوتا ہے۔ صرر (ممولہ) ایک عجیب الخلقت پرندہ ہے اس کا سر بڑا ہوتا ہے۔ چڑیوں کا شکار کرتا ہے۔ اس کے پر بڑے ہوتے ہیں آدھے سفید، آدھے کالے، اہل عرب اس کو منحوس جانتے ہیں۔ اس کی آواز سے یہ فال لیتے ہیں جیسے ہمارے ملک کے جہلا اُلو کو منحوس سمجھتے ہیں۔ چھوٹی چیونٹی کو ذر بڑی چیونٹی کو نمل کہتے ہیں۔ یہاں مرقات نے حضرت ابنِ عباس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے روایت کی کہ ہُدہُد کے لئے زمین صاف شیشہ کی مثل ہے۔ وہ زمین کی تہ میں پانی دیکھ لیتا ہے۔ اس لئے حضرت سلیمان (عَلَیْہِ السَّلَام) نے ایک سفر میں ہدہد کو یوں فرمایا: مَالِیَ لَاۤ اَرَی الْهُدْهُدَ ﴿ (پ۱۹، النمل: ۲۰، ترجمۂ کنزالایمان: مجھے کیا ہوا کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا۔) کیونکہ آپ کو وضو کی ضرورت تھی۔ ہدہد زمین کی تہ کا پانی بتاتا۔ جنات کنواں تیار کرتے آپ وضو فرماتے۔ یہاں ہی مرقات نے اس دعوت کا ذکر فرمایا جو ہدہد نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی تھی۔

3 ...... سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی قتل الذرہ، الحدیث: ۵۲۶۷، ج۴، ص۴۶۸، دون قولہ وان یمحی...... الخ۔

میں دوزبانیں ہوں گی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اس کی آگ کی دوزبانیں بنادے گا[1]۔" [2]

تین چیزوں کا خوف:

﴿1865﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے اپنی امت پر تین ہلاکت خیز چیزوں کا خوف ہے: (۱)......بخل کی اطاعت (۲)......خواہشات کی پیروی (۳)......ہر صاحبِ رائے کا اپنی رائے پر فخر وتکبر کرنا۔" [3]

دل کا نور اور دل کی سیاہی:

﴿1866﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں نے نیکی کو دل کا نور، چہرے کی زینت اور عمل میں قوت کا باعث پایا جبکہ برائی کو دل کی سیاہی، چہرے کا عیب اور عمل میں سستی کا سبب پایا ہے۔" [4]

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: دوزبانوں والا وہ شخص ہے جو ایسے دو آدمیوں کے درمیان جاتا ہے جو باہم دشمن ہیں اور وہ (منافق) ہر ایک سے اس کے موافق بات کرتا ہے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ یہ دو باہم عداوت رکھنے والوں کے پاس جائے اور ایسا نہ کرے۔ وہ اس صفت سے متصف ہوتا ہے اور یہ حقیقی نفاق ہے۔
(الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثالثۃ والخمسون بعد المائتین، ج٢، ص٤٨، دار المعرفۃ)

2 ......مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث: ٢٧٦٤-٢٧٦٣، ج٣، ص١٠۔

3 ...... کنزالعمال، کتاب المواعظ، الباب الثانی فی الترھیبات، الحدیث: ٤٣٨٥٦، ج١٦، ص٢٠۔

4 ...... کنزالعمال، کتاب المواعظ، الباب الثانی فی الترھیبات، الحدیث: ٤٤٠٧٧، ج١٦، ص٤٦۔

طبقۂ اہل مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ مشہور تابعین کے تذکرے کے بعد اب ہم طبقۂ اہل مدینہ کے تابعین کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں کہ جن پر تَفَقُّہ فِی الدین کا غلبہ تھا اور یہی چیز ان کی معرفت کا سبب بنی۔ مشکل مسائل پیش آنے کی صورت میں لوگ ان کے فتاویٰ جات سے مدد لیتے تھے۔ ان حضرات کو عبادت و پرہیز گاری سے وافر حصہ عطا ہوا لیکن انہوں نے اپنی عبادت و ریاضت کا ڈھنڈورا نہ پیٹا بلکہ حتی الامکان اسے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی۔ **حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب، حضرت سیِّدُنا عروہ بن زبیر، حضرت سیِّدُنا قاسم بن محمد بن ابی بکر، حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث، حضرت سیِّدُنا خارجہ بن زید بن ثابت، حضرت سیِّدُنا عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن عتبہ اور حضرت سیِّدُنا سلیمان بن یسار** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن انہی خوش نصیبوں میں سے ہیں اور انہی کو فُقَہائے سَبْعَہ[1] کہا جاتا ہے۔ زُہد و تقویٰ کے اعتبار سے عبادت میں شہرت حاصل کرنے والوں پر انہیں فوقیت حاصل تھی۔ ان کا ذکر خیر ہم اس طرح کریں گے کہ ان کے اقوال و احوال اور ان کی سند سے مروی احادیث بیان کریں گے تاکہ ہدایت و معرفت کا طلبگار شخص عبادت و ریاضت میں ان کے نقش قدم پر چل سکے۔

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...... مجدِّدِ دین و ملت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حَیَاتُ الْحَیْوَان کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ امام دُمَیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی نے بعض اہل خیر سے روایت کیا: اِنَّ اَسْمَاءَ الْفُقَهَاءِ السَّبْعَةِ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِالْمَدِيْنَةِ الشَّرِيْفَةِ اِذَا كُتِبَتْ فِيْ رُقْعَةٍ وَّجُعِلَتْ فِي الْقَمْحِ فَاِنَّهُ لَايَسُوْسُ مَادَامَتِ الرُّقْعَةُ فِيْهِ یعنی مدینہ طیبہ کے ساتوں فقہائے کرام کے اسمائے طیبہ اگر ایک پرچہ میں لکھ کر گیہوں میں رکھ دیا جائے تو جب تک وہ پرچہ رہے گا گیہوں کو گھن نہ لگے گا۔ اسی (یعنی حَیَاتُ الْحَیْوَان) میں بعض اہل تحقیق سے روایت کیا: اِنَّ اَسْمَاءَ هُمْ اِذَا كُتِبَتْ وَعُلِّقَتْ عَلَى الرَّاْسِ اَوْ ذُكِرَتْ عَلَيْهِمْ اَزَالَتِ الصُّدَاعَ (یعنی:) ان فقہائے کرام کے نام لکھ کر سر پر رکھے جائیں یا پڑھ کر سر پر دم کیے جائیں تو دردِ سر کھو دیتے ہیں۔ (فتاویٰ افریقہ، ص۱۷۳، نوری کتب خانہ لاھور پاکستان)

حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

پورا نام ابو محمد سعید بن مسیّب بن حزن مخزومی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں مختلف آزمائشوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہ کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار، پابندِ جماعت، پارسائی اور قناعت پسندی جیسی عمدہ صفات سے متصف تھے۔ نیز اپنے نام (سعید) کی طرح اطاعت وفرمانبرداری میں بھی سعید (یعنی کامیاب وخوش بخت) تھے اور نافرمانی وجہالت سے کوسوں دور تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں کہ خدمت کو سعادت سمجھنے اور محرمات سے خود کو بچانے کا نام تصوُّف ہے۔

حقیقی عبادت:

﴿1867﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بکر بن خنیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ''اے ابو محمد! آپ ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو نماز کے پابند اور خوب عبادت گزار ہیں آپ ان کے ساتھ عبادت کیوں نہیں کرتے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے بھتیجے! (جسے تم عبادت سمجھتے ہو) یہ عبادت نہیں ہے۔'' میں نے عرض کی: ''پھر عبادت کیا ہے؟'' فرمایا: ''(حقیقی عبادت) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات میں غور وفکر کرنا، اس کی حرام کردہ اشیاء سے بچنا اور فرائض کو پابندی سے ادا کرنا ہے۔''[1]

﴿1868﴾...... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن محمد بن زائدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنولیث کے چند نوجوان سخت گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت مسجد آتے اور عصر تک عبادت میں مصروف رہتے۔ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا کہ ''عبادت اسی کو کہتے ہیں۔ کاش! ہم میں بھی ان نوجوانوں جیسی طاقت و قوت ہوتی تو ہم بھی ان کی طرح عبادت کرتے۔'' حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''عبادت یہ نہیں بلکہ عبادت تو دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا اور احکاماتِ خداوندی میں غور وفکر کرنا ہے۔''

﴿1869﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب

[1] ......الزهد الكبير للبيهقي، الجزء الرابع، الحديث: ۸۳۰، ص۳۱۲، باختصار۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''جو شخص پانچوں نمازیں باجماعت پابندی کے ساتھ ادا کرتا رہا یقیناً اس نے خشکی و تری کو عبادت سے بھر دیا۔''(۱)

باجماعت نماز کی فکر:

﴿1870﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں میں کچھ تکلیف ہوئی تو ان سے عرض کی گئی:''اے ابو محمد! اگر آپ عقیق کی جانب تشریف لے جائیں، سبزہ زار کو دیکھیں اور قدرتی ہوا سے لطف اندوز ہوں تو آپ کو ضرور کچھ نہ کچھ فائدہ ہوگا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''(اگر میں چلا گیا تو) عشا و فجر کی نماز میں حاضر کیسے ہوسکوں گا۔''(۲)

نمازی ہو تو ایسا:

﴿1871﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''40 سال سے میرا یہ معمول ہے کہ کبھی میری جماعت فوت نہیں ہوئی۔''(۳)

﴿1872﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ''30 سال سے میرا یہ معمول ہے کہ میں اذان سے پہلے ہی مسجد میں ہوتا ہوں۔''(۴)

﴿1873﴾...... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ''40 سال سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی لوگوں سے اس حال میں ملاقات نہیں کی کہ لوگ نماز ادا کر کے مسجد سے نکل رہے ہوں (اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز کے لئے جا رہے ہوں بلکہ سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور سب سے آخر میں نکلتے)۔''(۵)

---

1 ......قوت القلوب، الفصل الخامس عشر فی ذکر ورد العبد......الخ، ج۱، ص۸۰۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث:۲۹۲۸، ج۳، ص۷۸۔

3 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۶۸۳، سعید بن المسیب، ج۵، ص۹۹۔

4 ......الزھدللامام احمد بن حنبل، الحدیث:۲۲۵۶، زھد عبید بن عمیر، ص۳۷۹۔

5 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۶۸۳، سعید بن المسیب، ج۵، ص۹۹۔
شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث:۲۹۲۴، ج۳، ص۷۷۔

﴿1874﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُ نا بُرد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''40 سال سے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اذان کے وقت حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں نہ ہوں۔'' (۱)

﴿1875﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا اسماعیل بن اُمَیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نماز کا وقت شروع ہوتا ہے تو میں نماز کی تیاری میں مشغول ہو جاتا ہوں اور فرض نماز کی ادائیگی کے وقت سے پہلے ہی میں شدت سے اس کا مشتاق ہوتا ہوں۔''

﴿1876﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے 20 سال سے ایسے لوگوں کی گُدّی (گردن کے پچھلے حصے) پر نظر نہیں کی جو نماز میں مجھ پر سبقت لے گئے ہوں (یعنی ہمیشہ سب سے پہلے مسجد میں حاضر ہوتا)۔'' (۲)

﴿1877﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک ایسی فضیلت حاصل ہے جو میری معلومات کے مطابق تابعین میں سے کسی کو حاصل نہیں (اور وہ یہ ہے کہ) 40 سال سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کبھی جماعت فوت نہیں ہوئی اور 20 سال سے لوگوں کی گُدی پر نظر نہیں پڑی (یعنی ہمیشہ سب سے پہلے مسجد میں حاضر ہوتے)۔'' (۳)

50 سال عشا کے وضو سے فجر کی نماز:

﴿1878﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ الْمُنْعِم بن اِدریس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 50 سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود فرماتے ہیں کہ ''50 سال سے کبھی میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ نیز 50 سال سے دوران نماز کبھی کسی شخص کی گُدی پر میری نظر نہیں پڑی (یعنی ہمیشہ پہلی صف میں نماز ادا کی)۔'' (۴)

---

❶ ......صفة الصفوة، الرقم:۱۵۹، سعید بن المسیب، ج۲، ص۵۷۔

❷ ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۲۲۵۵، زھد عبید بن عمیر، ص۳۷۹، بتغیر۔ ❸ ......المرجع السابق۔

❹ ......وفیات الاعیان، الرقم:۲۶۲، ابو محمد سعید بن المسیب، ج۲، ص۳۱۳۔

﴿1879﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن داوٗد بن ابی ہند رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''کس چیز سے نماز باطل ہوتی ہے (یعنی مقبول نہیں ہوتی)؟'' فرمایا: ''فسق وفجور سے نماز باطل ہو جاتی ہے جبکہ تقویٰ نماز کو محفوظ رکھتا ہے۔''

﴿1880﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ابی حازم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پے درپے روزے رکھا کرتے تھے۔'' (1)

﴿1881﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن حرملہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''میں نے 40 حج کئے ہیں۔'' (2)

﴿1882﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن عبد اللہ بن طلحہ خزاعی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رضائے الٰہی کے لئے خود کو مکھی سے بھی زیادہ حقیر سمجھتے تھے۔'' (3)

اتنی ہی مدد کافی ہے:

﴿1883﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نیک لوگ اطاعت الٰہی کے معاملے میں اپنے نفس کی ذرّہ برابر بھی تکریم نہیں کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے معاملے میں اپنے نفس کی خوب اہانت کرتے ہیں اور بندۂ مومن کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کا دشمن نافرمانی میں مبتلا ہو۔'' (4)

﴿1884﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن حرملہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیز بارش، کیچڑ اور تاریک رات میں عشا کی نماز پڑھ کر تشریف لا رہے تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عمرو بن سہل عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَوَّل کی ان سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ ایک غلام بھی تھا جو چراغ

---

1 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعيد بن المسيب، ج٥، ص١٠٠ـ

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:٢٢٦١، زهد عبيد بن عمير، ص٣٧٩ـ

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث:٢٢٥٧، زهد عبيد بن عمير، ص٣٧٩ـ

4 ......صفة الصفوة، الرقم:١٥٩، سعيد بن المسيب، ج٢، ص٥٨-٥٧ـ

اٹھائے ہوئے تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلام کیا پھر دونوں باتیں کرتے ہوئے چلتے رہے حتی کہ جب حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے گھر کے قریب پہنچے تو خود گھر کی طرف روانہ ہوگئے اور غلام سے کہا کہ چراغ لے کر حضرت سیِّدُنا ابومحمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کے ہمراہ جاؤ (اور انہیں گھر تک چھوڑ آؤ)۔'' حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے تمہاری روشنی کی ضرورت نہیں ہے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا (عطا کردہ) نور تمہاری روشنی سے بہتر ہے۔'' [1]

﴿1885﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھی ہوتے کثرت سے یہ دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سلامتی عطا فرما۔'' [2]

درخت کی اِلتجا:

﴿1886﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز اور دن کے اعمال کو اچھی طرح یاد کرلیا تھا۔ رات کے اعمال کے متعلق میں نے ان کے غلام سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر رات ''سورۂ ص و القرآن'' تلاوت کرتے تھے۔ میں نے خصوصی طور پر یہ سورت پڑھنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا ''ایک بار کسی انصاری نے ایک درخت کے قریب اس سورت کی تلاوت کی جب آیتِ سجدہ پر پہنچ کر سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا۔ انصاری نے درخت سے یہ آواز سنی: اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس سجدے کے عوض اجر عطا فرما، مجھ سے گناہوں کا بوجھ اتار دے، مجھے شکر کی نعمت سے نواز اور میرے اس سجدے کو قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندۂ خاص حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سجدے کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔''

تمام خوشبوؤں سے بہتر:

﴿1887﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک جنازہ اٹھائے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب سے گزرے جنازے کے ساتھ ایک شخص رجزیہ انداز میں

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعید بن المسیب، ج٥، ص١٠٤، بتغیر۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعید بن المسیب، ج٥، ص١٠٣۔

کہہ رہا تھا کہ ''اس کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔'' حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (اپنے پاس موجود لوگوں سے) فرمایا: ''تم اس بات کے گواہ ہو جاؤ کہ میرے چاہنے والوں پر حرام ہے کہ اس میت پر رجز پڑھنے والے کی طرح میری میت پر رجز پڑھ رہے ہوں اور کہہ رہے ہوں کہ سعید کا انتقال ہو گیا ہے۔ میرے لئے وہی کافی ہے جو مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں لے جائے گا اور ان پر یہ بھی حرام ہے کہ میرے جنازے کے ساتھ دھونی دار خوشبو لے کر چلیں تاکہ میں معطر ہو جاؤں (مجھے ان کی خوشبو کی کچھ حاجت نہیں) کیونکہ قربِ الٰہی کی خوشبو تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے۔'' (۱)

حجاج بن یوسف کی اصلاح:

﴿1888﴾...... حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید بن جدعان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: ''کیا وجہ ہے کہ حجاج بن یوسف نہ تو آپ کی طرف کوئی پیغام بھیجتا ہے، نہ (کسی کام پر) برانگیختہ کرتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی تکلیف دیتا ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے نہیں معلوم۔ ہاں! اتنا ضرور ہے کہ ایک دن وہ اپنے باپ کے ساتھ اس طرح نماز پڑھ رہا تھا کہ نہ رکوع مکمل کرتا نہ سجدہ، میں نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور اسے دے ماریں۔'' حجاج بن یوسف کہتا ہے کہ ''اس کے بعد سے میں عمدگی کے ساتھ نماز پڑھنے لگا۔'' (۲)

اوّاب کی تعریف:

﴿1889﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴿۲۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۲۵)

کی تفسیر میں فرمایا: ''اوّاب اسے کہتے ہیں جو گناہ سرزد ہونے کے بعد توبہ کرلے پھر گناہ کر بیٹھے پھر توبہ کرلے

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعید بن المسیب، ج٥، ص١٠٨-١٠٧۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعید بن المسیب، ج٥، ص٩٧۔

اور پھر کبھی بھی قصداً گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔''(1)

شیطان کے غیظ وغضب کا باعث:

﴿1890﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت سیِّدُنا نافع بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کے لئے گئے ان کی اُمِّ ولد(2) نے بتایا کہ ''انہوں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا، آپ ان سے کہیں کہ یہ کچھ کھالیں۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا نافع بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''اے سعید! جب تک آپ زندہ ہیں اہل دنیا میں سے ہیں اور دنیا والوں کے لئے اس چیز کا استعمال ضروری ہے جو انہیں تندرست رکھے، لہٰذا کچھ کھالیں۔'' حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بھلا وہ شخص کہ جس کی مجھ جیسی حالت ہو اور تھوڑی ہی دیر بعد اسے جنت یا جہنم کی طرف لے جایا جانا ہو وہ کیسے کچھ کھا سکتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا نافع بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپ کو شفا عطا فرمائے کیونکہ آپ کے سجدہ گاہ کا مقام شیطان کے غیظ وغضب کا باعث ہے۔'' حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دنیا سے سلامتی کے ساتھ لے جائے۔''(3)

مال ودولت سے بے رغبتی:

﴿1891﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن عبد اللہ بن طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلا کر 30 ہزار سے زائد رقم پیش کی گئی کہ اسے قبول فرمالیں۔ لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نہ تو مجھے اس کی کوئی حاجت ہے اور نہ بنی مروان کو یہاں تک کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں

1...... شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، الحدیث:۷۰۹۵، ج۵، ص۴۰۸۔

2...... دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد دوم، صفحہ 294 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ اُمّ ولد اوس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ (آقا) نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے خواہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اوس نے اقرار کیا یا زمانہ حمل میں اقرار کیا ہو کہ یہ حمل مجھ سے ہے اور اس صورت میں ضروری ہے کہ اقرار کے وقت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو۔

3...... الزھد لابی داود، الحدیث:۴۲۸، زھد سعید بن المسیب، ص۳۴۹، باختصار۔

حاضر ہوجاؤں اور وہ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمادے۔'' (۱)

﴿1892﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے غلام سے دوتہائی درہم کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، اسی دوران ان کے چچازاد بھائی نے 4 ہزار درہم ان کی خدمت میں پیش کئے لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔'' (۲)

سب سے بڑا فتنہ:

﴿1893-94-95﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب شیطان کسی چیز سے مایوس ہوجاتا ہے تو پھر عورتوں کے ذریعے حملہ آور ہوتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر 84 سال، ایک روایت کے مطابق 80 سال تھی۔ ایک آنکھ کی بینائی گُل ہوچکی تھی اور دوسری آنکھ سے بھی کم دکھائی دیتا تھا اس وقت انہوں نے ہمیں بتایا کہ ''مجھے عورتوں سے زیادہ کسی چیز کا خوف نہیں۔'' (۳)

پستی و بلندی کا سبب:

﴿1896﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبید اللّٰہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا دستِ قدرت بندوں پر سایہ فگن ہوتا ہے۔ جو شخص تکبر کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے پست کر دیتا ہے اور جو عاجزی وانکساری اپناتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ سب لوگ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حفظ و امان میں اپنے اپنے اعمال سرانجام دے رہے ہیں جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو (اس کی

---

1 ......الزهدلابی داود، الحديث: ٤٢٠، زهد سعيد بن المسيب، ص٣٤٣۔
الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم: ٦٨٣، سعيد بن المسيب، ج٥، ص٩٧۔
وفيات الاعيان، الرقم: ٢٦٢، ابو محمد سعيد بن المسيب، ج٢، ص٣١٣۔

2 ......الزهدلابی داود، الحديث: ٤٢٢، زهد سعيد بن المسيب، ص٣٤٥، بتغير۔

3 ......تاريخ بغداد، الرقم: ٥٦٤، محمد بن جعفر بن محمد، ج٢، ص١٤٥۔
شعب الايمان، باب فی تحريم الفروج......الخ، الحديث: ٥٤٥٢، ج٤، ص٣٧٤۔

بداعمالیوں کی وجہ سے) رسوا کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنے حفظ وامان سے نکال دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے پوشیدہ عیوب ظاہر ہوجاتے ہیں۔''

﴿1897﴾...... حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''کچھ لوگوں کا گمان ہے آپ نے منت مانی ہے کہ جونہی بیتُ اللّٰہ شریف پر نگاہ پڑے گی تو بنی مروان کے خلاف دعا کریں گے۔ اس بات نے آپ کو حج سے روک رکھا ہے؟'' فرمایا: ''میں نے ایسا تو نہیں کہا، البتہ میں نے جب بھی نماز پڑھی ان کے خلاف دعا کی ہے اور میں نے 20 سے زیادہ حج وعمرے کئے ہیں حالانکہ مجھ پر زندگی میں صرف ایک حج فرض تھا۔'' (1)

﴿1898﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی حکمران کو گالی دیتے نہیں سنا صرف اتنا کہتے سنا کہ فلاں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مار پڑے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیصلے کو تبدیل کیا حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بچہ صاحبِ فراش (یعنی خاوند) کا جب کہ زانی کے لئے پتھر ہیں۔'' (2)

﴿1899﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ'' حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی بھی شخص سے نہ درہم ودینار قبول فرماتے اور نہ ہی کوئی اور چیز، بعض اوقات آپ کے سامنے مختلف مشروبات پیش کئے جاتے لیکن آپ اعراض فرماتے اور کسی کے مشروب سے کچھ بھی نہ پیتے۔'' (3)

بنتِ ابنِ سعید کا نکاح:

﴿1-1900﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی وداعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا، ایک بار چند دن غائب رہنے کے بعد جب خدمت میں حاضر ہوا تو

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعيد بن المسيب، ج٥، ص٩٧، بتغير قليل۔

2 ......صحيح البخاری، کتاب الحدود، باب لعاهر الحجر، الحديث:٦٨١٨، ج٤، ص٣٤٠، عن ابی هريرة۔
سير اعلام النبلاء، الرقم:٤٥٥، سعيد بن المسيب، ج٥، ص٢٢٩۔

3 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٦٨٣، سعيد بن المسيب، ج٥، ص١٠٢، بتغير۔
سير اعلام النبلاء، الرقم:٤٥٥، سعيد بن المسيب، ج٥، ص٢٢٩، باختصار۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ''اتنے دن کہاں تھے؟'' میں نے عرض کی: ''میری زوجہ کا انتقال ہو گیا تھا اس وجہ سے چند دن مصروف رہا۔'' فرمایا: ''مجھے اطلاع کر دیتے تا کہ میں بھی جنازے میں شریک ہو جاتا۔'' حضرتِ سیِّدُ نا ابن ابی وداعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ان کی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے پوچھا: ''کیا تم نے کسی اور عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے؟'' میں نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! کون سی عورت مجھ سے نکاح کرے گی جبکہ میری ملکیت میں صرف دو یا تین درہم ہیں۔'' حضرت سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں تمہارا نکاح کرا دیتا ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''کیا آپ کرا دیں گے؟'' فرمایا: ''ہاں!'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی اور حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام کے گجرے نچھاور کئے اور دو یا تین درہم مہر کے عوض اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا۔ میں وہاں سے اٹھا تو خوشی کے مارے پھولے نہیں سما رہا تھا اور سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں۔ چنانچہ، گھر کی راہ لی اور سوچنے لگا کہ کس سے قرض لوں تا کہ رخصتی کا بندوبست ہو سکے۔ مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد آرام کی غرض سے گھر لوٹا، میں روزے سے بھی تھا، شام کے کھانے کی طرف بڑھا جو روٹی اور زیتون کے تیل پر مشتمل تھا۔ آچانک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: ''کون؟'' کہا: ''سعید۔'' حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ جتنے بھی سعید نام کے افراد کو میں جانتا تھا ان کے متعلق سوچنے لگا (کہ ان میں سے کوئی ہوگا) کیونکہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 40 سال سے صرف گھر سے مسجد تک تشریف لے جاتے دیکھا تھا (اس کے علاوہ کہیں جاتے نہ دیکھا)۔ چنانچہ،

میں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے، میں نے سوچا کہ شاید انہیں مجھ سے کوئی کام ہے۔ میں نے عرض کی: ''اے ابو محمد! پیغام بھیج دیتے میں خود حاضر ہو جاتا۔'' فرمایا: ''تم زیادہ حق رکھتے ہو کہ تمہارے پاس آیا جائے۔'' میں نے کہا: ''ارشاد فرمایئے! (کیا حکم ہے؟)'' فرمایا: ''تم تنہا تھے میں نے تمہارا نکاح کرایا تو اس بات کو ناپسند جانا کہ تم تنہا رات گزارو، یہ تمہاری زوجہ ہے۔'' چنانچہ، انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر داخل کیا اور وہیں سے لوٹ گئے، حیا کی وجہ سے میری زوجہ گر پڑیں میں نے دروازہ بند کیا اور زوجہ کو لئے اس پیالے کی طرف بڑھا جس میں زیتون اور روٹی تھی، اسے میں نے چراغ سے بچا کر اندھیرے میں رکھا تھا تا کہ دکھائی نہ دے، پھر میں نے چھت پر چڑھ کر پڑوسیوں کو آواز دی، وہ میرے پاس آئے اور بلانے کا سبب پوچھا تو میں نے

کہا: ''تم ہلاک ہو حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آج اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کر دیا اور اسے خاموشی سے میرے پاس چھوڑ گئے ہیں۔'' لوگوں نے پوچھا: ''انہوں نے اپنی بیٹی کا تجھ سے نکاح کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''ہاں!'' چنانچہ، پڑوسی اسے دیکھنے کے لئے میرے گھر آئے، یہ بات میری والدہ کو معلوم ہوئی تو وہ بھی تشریف لائیں اور کہا: ''تم اسے تین دن تک ہاتھ مت لگانا یہاں تک کہ دستور کے مطابق میں اسے خوب بناؤ سنگار نہ کر دوں۔'' چنانچہ، میں ٹھہرا رہا، تین دن بعد جب اس کے پاس گیا تو اسے تمام لوگوں سے زیادہ حسین وجمیل پایا، وہ حافظ قرآن اور سنت رسول کی عالمہ اور خاوند کے حقوق سے باخوبی واقف تھی۔ پھر تقریباً ایک ماہ تک نہ تو حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس تشریف لائے اور نہ ہی میں ان کی خدمت میں حاضر ہو سکا۔ ایک ماہ گزرنے کے بعد میں ان کے حلقۂ درس میں حاضر ہوا سلام کیا انہوں نے جواب دیا اس کے علاوہ کوئی بات نہ کی، جب اہل درس منتشر ہو گئے اور ان کے پاس میرے علاوہ کوئی نہ تھا تو انہوں نے اپنی بیٹی کے بارے میں پوچھا میں نے کہا: ''خیر وعافیت سے ہے اور اس حال میں ہے جسے دوست پسند کرتے اور دشمن رنجیدہ ہوتے ہیں۔'' فرمایا: ''اگر تمہیں کسی قسم کی نافرمانی کا اندیشہ ہو تو یہ عصا ساتھ لیتے جانا۔'' جب میں گھر لوٹا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری طرف 20 ہزار درہم بھجوائے۔

حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللہ بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ جب عبد الملک بن مروان کو حکمرانی ملی تو اس نے اپنے بیٹے ولید بن عبد الملک کے لئے حضرتِ سیِّدُ نا سعیب بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صاحبزادی کے نکاح کا پیغام بھجوایا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انکار کر دیا۔ عبد الملک بن مروان مسلسل دباؤ ڈالتا رہا حتی کہ سخت سردی کے دن اس نے آپ کو لنگوٹ پہنا کر 100 کوڑے لگوائے اور آپ پر ٹھنڈا پانی بہایا (لیکن آپ اپنی بات پر قائم رہے)۔ حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''(حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے داماد) ابن ابی وداعہ سے کثیر بن عبد المطلب بن ابی وداعہ مراد ہیں۔'' (1)

(1)......الطبقات الکبری، الرقم:۶۸۳، سعید بن المسیب، ج۵، ص۱۰۴۔

سیر اعلام النبلاء، الرقم:۴۵۵، سعید بن المسیب، ج۵، ص۲۲۶-۲۲۵۔

وفیات الاعیان، الرقم:۲۶۲، ابو محمد سعید بن المسیب، ج۲، ص۳۱۴۔

ہر جائز مقصد میں کامیابی:

﴿1902﴾ ...... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں ایک بار چاندنی رات میں مسجد میں داخل ہوا میرا خیال تھا کہ صبح ہو چکی ہے لیکن ابھی رات باقی تھی میں نے نماز ادا کی اور دعا مانگنے میں مصروف ہو گیا کہ اچانک مجھے اپنے پیچھے ایک غیبی آواز سنائی دی، کہنے والے نے کہا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! کہو۔'' میں نے کہا: ''کیا کہوں؟'' آواز آئی کہو: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ بِاَنَّکَ مَالِکُ الْمُلْکِ وَاَنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَمَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ یَّکُن یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بے شک تو مالک الملک اور ہر چاہے پر قادر ہے اور جو تو چاہے وہ ہو جاتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے ان کلمات کے ذریعے جب بھی کسی مقصد کے لئے دعا مانگی تو مجھے اس میں کامیابی حاصل ہوئی۔''

حدیث پاک کی تعظیم:

﴿1903﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مطلب بن حنطب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کے لئے آئے، آپ مرض کی وجہ لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت سیِّدُنا مطلب بن حنطب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی حدیث مبارکہ کے متعلق پوچھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا: ''مجھے بیٹھاؤ!'' جب بیٹھ گئے تو فرمایا: ''میں ناپسند کرتا ہوں کہ لیٹے ہوئے حدیث پاک بیان کروں۔'' (1)

خلیفہ کا پیغام اور مرد حق کا جواب:

﴿1904﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ ایک بار عبد الملک بن مروان مدینہ طیبہ آیا، ایک رات نیند سے بیدار ہوا (اور کوشش کے باوجود دوبارہ نیند نہ آئی) تو اپنے دربان سے کہا کہ جاؤ جا کر مسجد میں دیکھو کہ کوئی قصہ گو مل جائے۔ دربان کو مسجد میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ کوئی نظر نہ آیا دربان نے انگلی سے انہیں اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا لیکن آپ (اوراد و وظائف میں مشغول ہونے کی وجہ) نہ

---

(1) ...... جامع بیان العلم وفضلہ، باب ذکر بعض من کان لا یحدث عن رسول اللّٰہ ...... الخ، الحدیث: ۱۳۴۸، ص ۴۹۶۔

آئے۔دربان نے پاس آکر کہا: ’’میں نے آپ کو اشارے سے بلایا آپ پھر بھی نہ آئے۔‘‘ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ’’اپنی حاجت بیان کرو۔‘‘ دربان نے کہا: ’’خلیفہ عبدالملک بن مروان کو نیند نہیں آرہی انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں مسجد میں جا کر کسی قصہ گو کو لے آؤں۔‘‘ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ’’میں قصہ گو نہیں ہوں۔‘‘ دربان چلا گیا اور خلیفہ کو بتایا کہ مسجد میں صرف ایک بوڑھا شخص ہے میں نے اسے اشارہ کیا لیکن وہ متوجہ نہ ہوا میں نے اس سے کہا کہ خلیفہ کو نیند نہیں آرہی انہوں نے مجھے کسی قصہ گو کو بلانے کے لئے بھیجا ہے، اس نے کہا: ’’میں قصہ گو نہیں ہوں۔‘‘ اس پر عبدالملک بن مروان نے کہا: ’’وہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں انہیں چھوڑ دو۔‘‘ (۱)

دنیا سے بھی زیادہ حقیر:

﴿1905﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ’’دنیا حقیر ہے اور ہر حقیر چیز کی طرف مائل ہونے والی ہے اور اس سے بھی زیادہ حقیر وہ ہے جو ناحق اور بغیر کسی وجہ سے اس کا طالب ہو پھر اسے ناحق راستے میں خرچ کرے۔‘‘ (۲)

﴿1906﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو عیسٰی خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ’’ظالموں کے مددگار کبھی آنکھوں کو بھا بھی جائیں تو پھر بھی دلی طور پر ان سے نفرت کرنا تاکہ تمہارے نیک اعمال برباد نہ ہوں۔‘‘ (۳)

ثابت قدمی:

﴿1907﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عمران بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے بعد حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ولید اور سلیمان کی بیعت کی دعوت دی گئی تو آپ نے فرمایا: ’’جب تک دن رات باقی ہیں میں کبھی بھی ان دونوں کی بیعت نہیں کروں گا۔‘‘ آپ سے عرض کی گئی: ’’(صرف اتنا کریں جس

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ٢٢٦٠، زھد عبید بن عمیر، ص٣٧٩۔

2 ......البدایة والنھایة، احداث سنة اربع وتسعین، سعید بن المسیب، ج٦، ص٢٢٦، باختصار۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم: ١٥٩، سعید بن المسیب، ج٢، ص٥٧۔

کمرے میں وہ ہوں اس کے) ایک دروازے سے داخل ہوکر دوسرے سے نکل جائیں (یوں مشہور ہوجائے گا کہ آپ نے بیعت کرلی ہے) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بخدا! لوگوں میں سے کوئی بھی میری اقتدا نہیں کرے گا۔'' بیعت نہ کرنے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو لنگوٹ پہنا کر 100 کوڑے لگائے گئے۔ (1)

﴿1908﴾......مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان کے بعد ولید اور سلیمان کی بیعت کی دعوت دی گئی تو حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عبدالقاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''میں آپ کو تین باتوں کا مشورہ دیتا ہوں۔'' آپ نے کہا: ''کیا مشورہ دیتے ہو؟'' کہا: ''اپنا ٹھکانا بدل لیں کیونکہ آپ گورنر ہشام بن اسماعیل کی نگاہ میں ہیں۔'' آپ نے کہا: ''میں جہاں 40 سال سے قیام پذیر ہوں وہاں سے ہرگز نہ جاؤں گا۔'' کہا: ''پھر عمرہ کی غرض سے یہاں سے چلے جایئے۔'' فرمایا: ''جس کام کی نیت نہیں اس میں اپنا مال کیوں خرچ کروں اور اپنی جان کیوں کھپاؤں؟'' کہا: ''پھر بیعت کرلیں۔'' (حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عبدالقاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی چونکہ نابینا تھے لہٰذا) حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں بصارت سے محروم رکھا اسی طرح بصیرت سے بھی محروم کردیا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟''

راوی کا بیان ہے کہ گورنر ہشام بن اسماعیل نے حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو بیعت کے لئے بلایا تو آپ نے بیعت سے انکار کردیا ہشام نے عبدالملک کو خط لکھ کر معاملے سے آگاہ کیا تو عبدالملک نے جواباً لکھا کہ ''تمہیں سعید سے کیا مطلب ہمیں ان کی طرف سے کسی ناپسندیدہ چیز کا خطرہ نہیں ہے، اب تم انہیں بیعت کی دعوت دو (اور وہ انکار کردیں تو) لوگوں کو سبق سکھانے کے لئے انہیں لنگوٹ پہنا کر 30 کوڑے لگاؤ تاکہ لوگ ان کی اقتدا سے باز رہیں (اور بیعت کرلیں)۔'' چنانچہ، ہشام نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو بلا کر بیعت کرنے کا کہا تو آپ نے انکار کردیا اور فرمایا: ''میں ان کی بیعت نہیں کروں گا۔'' لہٰذا لنگوٹ پہنا کر آپ کو 30 کوڑے لگائے گئے۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے ان ایلیوں نے بتایا جو مدینہ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں سپاہی تھے کہ ہمیں معلوم تھا حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ بخوشی لنگوٹ پہننے پر رضامند نہ ہوں گے، ہم نے کہا: اے ابومحمد!

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۲۵۸، زھد عبید بن عمیر، ص ۳۷۹۔

آپ کو قتل کیا جا رہا ہے لہٰذا آپ لنگوٹ پہن کر شرمگاہ کو ڈھانپ لیں۔ چنانچہ، انہوں نے اسے پہن لیا۔ جب کوڑے مارے گئے تو ہم نے کہا: ''ہم نے آپ سے دھوکا کیا ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے ایلہ کے جلد بازو! اگر مجھے قتل کئے جانے کا گمان نہ ہوتا تو میں کبھی اسے نہ پہنتا۔'' (۱)

﴿1909-10﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لنگوٹ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا، میں ان کے پاس آیا تو میں نے اپنے قائد سے کہا: ''مجھے ان کے قریب کر دو۔'' اس نے مجھے ان کے قریب کر دیا۔ چنانچہ، اس خوف سے کہ کہیں یہ مجھ سے جدائی اختیار (یعنی سزا کے باعث وصال) نہ کر جائیں میں ان سے سوال کرنے لگا اور آپ تسلی سے مجھے جواب دینے لگے لوگ یہ دیکھ کر متعجب ہو رہے تھے۔ (۲)

﴿1911﴾...... مروی ہے کہ والیٔ مدینہ نے خلیفہ عبد الملک بن مروان کو خط لکھا کہ ''حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ تمام اہل مدینہ نے ولید اور سلیمان کی بیعت پر اتفاق کر لیا ہے۔'' عبد الملک نے جواباً لکھا: ''تلوار کے زور سے ان سے بیعت لو اگر بیعت کر لیں تو ٹھیک ورنہ 50 کوڑے لگواؤ اور مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں چکر لگواؤ۔'' جب عبد الملک کا یہ خط والیٔ مدینہ کے پاس پہنچا تو حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار، حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر اور حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبد اللہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے اور کہا: ''خلیفہ عبد الملک بن مروان کا آپ کے متعلق والیٔ مدینہ کے نام پیغام ہے کہ اگر آپ بیعت سے انکار کریں تو آپ کو قتل کر دیا جائے، لہٰذا ہم آپ کے سامنے تین باتیں پیش کرتے ہیں، ان میں سے کوئی ایک مان لیں۔ والیٔ مدینہ نے یہ بات مان لی ہے کہ جب آپ کے سامنے عبد الملک کا خط پڑھ کر سنایا جائے تو آپ خاموش رہیں نہ بیعت سے انکار کریں نہ اقرار۔'' حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''یوں تو لوگوں میں مشہور ہو جائے گا کہ سعید بن مسیَّب نے بیعت کر لی ہے، لہٰذا میں ایسا نہیں کروں گا۔''

راوی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی چیز کا انکار کر دیتے تو لوگوں میں

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحديث: ۲۳۰۷، زهد عبيد بن عمير، ص ۳۸۵-۳۸٤۔

2 ......سير اعلام النبلاء، الرقم: ٤٥٥، سعيد بن المسيب، ج٥، ص ۲۲٤۔

مجال نہ رہتی کہ اقرار کرواسکیں۔ تینوں حضرات نے کہا: ''دوسری بات یہ ہے کہ آپ کچھ دنوں تک گھر میں ہی بیٹھے رہیں نماز کے لئے مسجد کی طرف نہ جائیں کیونکہ جب آپ کو کسی مجلس درس میں تلاش کیا جائے گا اور آپ نہ ہوں گے تو آپ سے اعراض کیا جائے گا۔'' آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوة، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح سنتا ہوں لہٰذا میں ایسا نہیں کرسکتا۔'' انہوں نے کہا: ''تیسری بات یہ ہے کہ آپ کہیں اور منتقل ہوجائیں کیونکہ جب آپ یہاں نہ ہوں گے تو آپ کو تنگ نہیں کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''مخلوق کے ڈر سے میں ایک بالشت بھی اپنی جگہ سے آگے پیچھے نہیں ہوں گا۔'' چنانچہ، سب مل کر نماز ظہر کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بعد نماز اپنی مجلس درس میں تشریف فرما ہوگئے۔ نماز ظہر کے بعد والیٔ مدینہ نے آپ کو بلایا، آپ کے آنے پر اس نے کہا: ''خلیفہ نے خط لکھا ہے کہ بیعت سے انکار کی صورت میں آپ کو قتل کردیا جائے۔'' آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے (بطور حکمران) ہمیں ایک وقت میں دو کی بیعت سے منع فرمایا ہے۔'' والیٔ مدینہ نے جب دیکھا کہ آپ بات نہیں مان رہے تو آپ کو کھلی جگہ لے جایا گیا، گردن کھینچی گئی، تلواریں سونت لی گئیں لیکن آپ اپنے موقف پر قائم رہے، کپڑے اتروا کر لنگوٹ پہنا دیا گیا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''اگر معلوم ہوتا کہ مجھے قتل نہیں کیا جائے گا تو میں اسے ہرگز نہ پہنتا۔'' چنانچہ، آپ کو 50 کوڑے مارے گئے اور مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں پھرایا گیا اور اس وقت چھوڑا گیا جب لوگ عصر کی نماز پڑھ کر لوٹ رہے تھے۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''یہ سب کچھ ان چہروں کی وجہ سے ہوا جن کی طرف میں نے 40 سال سے نظر نہیں کی تھی۔''

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قاسم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ کو حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی حدیث کو کئی سندوں کے ساتھ بیان کرتے سنا لیکن میں یاد نہ رکھ سکا۔'' جب کوڑے مارنے کے لئے کپڑے اتروائے گئے تو ایک عورت نے کہا: ''کوڑے مارنے کے لئے کپڑوں کا اتروانا تو رسوائی کا مقام ہے۔'' تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''ہم نے تو رسوائی کے مقام ہی سے راہ فرار اختیار کی ہے (یہ ذلت ورسوائی کا مقام نہیں ہے)۔''[1]

---

[1] ......وفیات الاعیان، الرقم: ٢٦٢، ابو محمد سعید بن المسیب، ج٢، ص ٣١٥-٣١٤۔
المحن، ذکر ضرب تمیم الداری، ص ٣١٣۔

﴿1912-13﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا انہوں نے فرمایا: ''لوگوں کو میرے پاس بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔'' میں نے کہا: ''میں ایک اجنبی و مسافر ہوں۔'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تب تو مجھے پسند ہے کہ میں تمہیں علم سکھاؤں۔'' (۱)

نفس کی ذلت ورسوائی:

﴿1914﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں بیٹھنے کا ارادہ کرتا تو آپ فرماتے: ''حکومتی کارندوں نے مجھے کوڑے لگائے ہیں اور لوگوں کو میرے پاس بیٹھنے سے منع کیا ہے۔'' (۲)

نسبت الٰہی کی تعظیم:

﴿1915﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مصحف (یعنی قرآن پاک) کو (اسم تصغیر کے ساتھ) مُصَیْحَف اور مسجد کو مُسَیْجَد نہ کہو کیونکہ جس چیز کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہو جاتی ہے وہ عظیم الشان اور حسین و جمیل ہو جاتی ہے۔'' (۳)

سیِّدُنا ابن مسیّب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی عظمت وشان:

﴿1916﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن حرملہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''لوگوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو جرأت کر کے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے کسی چیز کے متعلق سوال کرے جب تک کہ اجازت نہ لے لے جس طرح کسی حاکم و امیر سے اجازت طلب کی جاتی ہے۔'' (۴)

---

1 ......المعرفة والتاريخ، اخبارسعيد بن المسيب، ج۱، ص۲۵۵۔

2 ......سير اعلام النبلاء، الرقم:٤٥٥، سعيد بن المسيب، ج٥، ص٢٢٥۔

3 ......الطبقات الكبرى، الرقم:٦٨٣، سعيد بن المسيب، ج٥، ص١٠٤۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم:١٥٩، سعيد بن المسيب، ج٢، ص٥٧۔

اچھی نیت سے مال جمع کرنا:

﴿1917﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمَجِید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو فرماتے سنا: ''اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو حلال کمائی سے مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھے تاکہ اس سے خود پر واجب حقوق ادا کرے اور لوگوں سے اپنی عزت کی حفاظت کرے۔'' (1)

﴿1918﴾......انہی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو (اس نیت سے) مال سے محبت نہ کرے کہ اس سے صلہ رحمی کرے گا، امانت ادا کرے گا اور اس کے ذریعے مخلوق سے بے نیاز رہے گا۔'' (2)

﴿1919﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمَجِید بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ترکہ میں دو یا تین ہزار دینار جبکہ ایک روایت کے مطابق 100 دینار چھوڑے اور فرمایا: ''میں نے اتنے دینار اس لئے چھوڑے ہیں تاکہ ان کے ذریعے دین اور حسب ونسب کو محفوظ رکھ سکوں۔'' (3)

﴿1920﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بے نیازی کی دعا کرتا ہے لوگ اس کے محتاج ہوجاتے ہیں۔'' (4)

﴿1921﴾...... حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے مجھے اون اور ریشم کا بُنا ہوا جبہ پہنے دیکھ کر فرمایا: ''تم نے تو بڑا عمدہ جبہ پہن رکھا ہے۔'' میں نے کہا: ''اسے میں نے جلدی بیماری کی وجہ سے پہنا ہے اس لئے اسے نہیں اتارتا۔'' فرمایا: ''پہلے اپنے دل کی

---

(1) ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٤٥٥، سعید بن المسیب، ج٥، ص٢٢٩۔

(2) ...... شعب الایمان، باب التوکل باللّٰہ عزوجل والتسلیم، الحدیث: ١٢٥٢، ج٢، ص٩٢۔

(3) ......شعب الایمان، باب التوکل باللّٰہ عزوجل والتسلیم، الحدیث: ١٢٥٣، ج٢، ص٩٢، باختصار۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٤٥٥، سعید بن المسیب، ج٥، ص٢٢٩، بدون "ترك مائة دينا"۔

(4) ......صفة الصفوة، الرقم: ١٥٩، سعید بن المسیب، ج٢، ص٥٨۔

اصلاح کرو پھر جو چاہو پہنو۔'' (1)

سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

﴿1922﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسجد نبوی کے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو عنقریب رجم (سنگسار کرنے) کو جھٹلائیں گے اور کہیں گے کہ ''یہ حکم تو قرآن میں نہیں ہے۔'' اگر میں قرآن میں زیادتی کرنے کو ناپسند نہ جانتا تو اس کے آخری ورق پر لکھوا دیتا کہ بے شک رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رجم کے حکم پر عمل کیا، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اس پر عمل کیا اور میں نے بھی اس پر عمل کیا۔'' (2)

﴿1923﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم آیتِ رجم کے متعلق ہلاکت میں پڑنے سے بچو۔'' پھر ماقبل روایت بیان کی۔ (3)

پہلی اور آخری چیز:

﴿1924﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''امت سے سب میں پہلے امانت اٹھالی جائے گی اور آخر میں صرف نماز باقی رہ جائے گی اور بہت سے نمازی ایسے ہیں جن میں کوئی بھلائی نہیں۔'' (4)

---

1 ......غذاء الالباب شرح منظومة الآداب، ج٢، ص٢٦٨۔

موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، التواضع والخمول، الحدیث:١٥٢، ج٣، ص٥٦٥، باختصار۔

2 ......تهذیب التهذیب، حرف السین، الرقم:٢٤٧٠، سعید بن المسیب، ج٣، ص٣٧٥۔

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عمربن الخطاب، الحدیث:٢٤٩، ج١، ص٨٥۔

4 ......المعجم الصغیر للطبرانی، الحدیث:٣٨٨، ج١، ص١٣٨۔

عزت کب باعث ذلت ہے؟

﴿1925﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور، شافع محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے لوگوں سے عزت چاہی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل ورسوا کر دیتا ہے۔'' (۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق:

﴿1926﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب اذان سنو تو فوراً نماز کی تیاری میں مشغول ہو جاؤ کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق میں سے ہے۔'' (۲)

جگر کا ٹکڑا:

﴿1927﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے شہزادیٔ کونین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: ''عورتوں کے لئے بھلائی کس میں ہے؟'' جواب دیا: ''عورتیں (غیر محرم) مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی (غیر محرم) مرد انہیں دیکھیں۔'' جب یہ بات انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔'' (۳)

خوف خدا کی برکت:

﴿1928﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ آقائے دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، الزهد عبيد بن عمير، الحديث: ۲۳۰۸، ص ۳۸۵۔

2 ......فردوس الاخبار، باب الالف، الحديث: ۱۰۴۰، ج ۱، ص ۱۵۹۔

3 ......صحيح البخاري، كتاب فضائل اصحاب النبي، باب مناقب فاطمة، الحديث: ۳۷۶۷، ج ۲، ص ۵۵۰۔

سے ڈرتا ہے وہ قوت کے ساتھ زندگی گزارتا اور اپنے شہروں میں امن وسلامتی سے چلتا پھرتا ہے۔'' (1)

گھڑ دوڑ میں شرط کی جائز صورت:

﴿1929﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے جبکہ پیچھے رہ جانے سے امن میں نہ ہو تو وہ جوا نہیں (2)۔'' (3)

خلق عظیم:

﴿1930﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حسن خلق اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عظیم خلق ہے۔'' (4)

---

1 ......الفردوس بماثور الخطاب، الحدیث:۸۷٦۳، ج۳، ص ۵٦۲، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 475** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: زید اور عمر اپنے گھوڑے مقابلہ میں دوڑا رہے ہیں تو بکر نے بھی ان کے درمیان اپنا گھوڑا کھڑا کر دیا اور شرط یہ ٹھہری کہ اگر بکر کا گھوڑا نصب العین حد پر پہلے پہنچ گیا پھر زید و عمر کے گھوڑے ایک ساتھ یا آگے پیچھے وہاں پہنچے تو بکر ان دونوں سے سو سو روپیہ لے گا اور اگر زید و عمر کے گھوڑے ایک ساتھ وہاں پہلے پہنچ گئے پھر تیسرا گھوڑا بکر کا پہنچا تو کسی کو کچھ نہ ملے گا اور اگر زید و عمر کے گھوڑوں میں سے کسی کا گھوڑا پہلے پہنچ گیا پھر دوسرا گھوڑا بکر کے گھوڑے کے ساتھ یا آگے پیچھے پہنچے تو یہ اگلے گھوڑے والا یہ پوری رقم دوسو روپیہ پر قبضہ کر لے گا اور اگر بکر کا گھوڑا اور اس کے ساتھ پہلے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا ایک ساتھ پہلے پہنچے پھر ایک گھوڑا بعد میں پہنچا تو وہ دونوں اگلے گھوڑے والے اس رقم پر قبضہ کرلیں یہ جائز ہے اب جوا نہ رہا۔ (پیچھے رہ جانے سے امن میں نہ ہو تو وہ جوا نہیں) یعنی اگر تیسرے شخص بکر کو یقین ہے کہ میرا گھوڑا ان دونوں سے آگے نکلے گا کہ یہ تیز ہے وہ دونوں سست تو اس مال کا لینا بکر کو بہتر نہیں اور اگر مشکوک معاملہ ہوا تو مال اسے حلال ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ میں دونوں فریقوں کا مالی شرط لگانا ہار جیت مقرر کرنا جوا اور حرام ہے لیکن جب تیسرا آدمی ان میں اپنا گھوڑا شامل کر دے جو مال نہ دے اور اسے اپنے اس گھوڑے کے جیتنے کا یقین بھی نہ ہو شک میں ہو کہ نامعلوم جیتے یا ہارے تو وہ دونوں فریق مالی ہار جیت طے کر سکتے ہیں اور وہ عمل جوا نہ رہے گا اس تیسرے گھوڑے کو شریعت میں محلل کہتے ہیں یعنی اس عمل یا اس مال کو حلال کرنے والا، اب جیت و ہار کی چار پانچ صورتیں ہو گئیں جو ابھی عرض کی گئیں۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الجہاد، باب السباق و الرہان، الحدیث:٦، ج۷، ص ۷۱٤۔

4 ......المعجم الاوسط، الحدیث:۸۳٤٤، ج٦، ص ۱۵۵۔

فضیلتِ عمر:

﴿1931﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُ نا ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا کہ عمر کی موت پر اہل اسلام روئیں گے۔'' (۱)

شرفِ امت:

﴿1932﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَ تُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر شے کے لئے کوئی نہ کوئی چیز عزت وشرف کا باعث ہوتی ہے جس کی وجہ سے لوگ باہم فخر کرتے ہیں میری امت کی رونق وشرف قرآن پاک ہے۔'' (۲)

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر بن عوام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ کی عادت کریمہ ایسی تھی کہ جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی انکار نہ فرماتے، مشکل وقت میں بھی علم وعمل کی دعوت دیتے رہے، ساری زندگی اطاعت الٰہی میں گزاری، حصول ثواب کی نیت سے مختلف آزمائشوں پر ثابت قدم رہے۔ الغرض آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجتہد، عبادت گزار اور صوم وصلاۃ کے پابند تھے۔

علمائے تصوف فرماتے ہیں کہ احسانات کو پہچاننے اور مصائب وآلام کو چھپانے کا نام تصوُّف ہے۔

علم پھیلانے کا جذبہ:

﴿1933﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن ابی زناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُ نا مصعب بن زبیر، حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر، حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن زبیر اور حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رِضْوَانُ اللّٰہِ

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦١، ج ١، ص ٦٨۔

2 ......تفسیر روح البیان، پ ٢٥، الزخرف، تحت الآیۃ: ٤٤، ج ٨، ص ٣٧٣، بتغیر قلیل۔

تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن حجر اسود کے پاس جمع ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے اپنی اپنی خواہش کا اظہار کرو۔ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''میری خواہش ہے کہ مجھے خلافت ملے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے علم حاصل کیا جائے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا مصعب بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''میری تمنا ہے کہ عراق کی خوبصورت عورت اور قریش کی دو عورتیں عائشہ بنت طلحہ اور سکینہ بنت حسین میرے عقد میں آجائیں۔'' حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مغفرت فرمادے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ ''ان میں سے ہر ایک کی تمنا پوری ہوئی اور امید ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی تمنا بھی پوری ہوگئی ہوگی (یعنی ان کی بخشش ہوگئی ہوگی)۔'' (۱)

﴿1934﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حدیث سننے کے لئے لوگ جمع ہوتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُ نا عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ''میرے پاس آیا کرو تو علم حاصل کیا کرو۔'' (۲)

﴿1935﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن ابی زناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہم کہا کرتے تھے کہ ہم کتابُ اللہ (یعنی قرآن پاک) کے ہوتے ہوئے کوئی دوسری کتاب پاس نہیں رکھیں گے۔ چنانچہ، میں نے اپنی تمام تحریرات مٹادیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب میں چاہتا ہوں کہ کاش! وہ تمام کتابیں میرے پاس ہوتیں کیونکہ قرآن مجید کے احکام ذہنوں میں پختہ اور مصاحف میں محفوظ ہو چکے ہیں (اب اس کے خلط ملط ہونے کا خطرہ ٹل گیا ہے)۔'' (۳)

﴿1936﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن ضحاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُ نا مصعب بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹوں کا مال بطورِ امانت حضرتِ سیِّدُ نا طلحہ بن عبیداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس رکھوایا، پھر انہیں خبر ملی کہ وہ اور ام طلحہ عائشہ بنت طلحہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا ملک شام چلے گئے ہیں اور امانت کے مال سے گھر تعمیر کرنا، غلام، اونٹ اور بکریاں خرید نا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ، حضرتِ

(1)......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٤٦٨٧، عروۃ بن زبیر، ج٤٠، ص٢٦٧۔

(2)......المرجع السابق، ص٢٥٦۔ (3)......المرجع السابق، ص٢٥٨۔

سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ جب ملک شام آئے تو اپنے آنے کی وجہ بیان کرنا اور مال کا تقاضا کرنا مناسب نہ سمجھا۔ لہٰذا ان سے ملاقات تو کرتے لیکن مال کا تقاضا کرنے میں حیا برتتے۔ ایک دن حضرتِ سیِّدُ نا طلحہ بن عبید اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: ''کیا امانت واپس لینے کا ارادہ نہیں ہے؟'' کہا: ''کیوں نہیں۔'' کہا: ''تو پھر کسی کو بھیج کر منگوالیں۔'' پوچھا: ''کب؟'' کہا: ''جب چاہیں لے جائیں۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے کسی کو ان کے ساتھ بھیج دیا لیکن جس گھر میں مال رکھا تھا اچانک وہ منہدم ہوگیا، لہٰذا جب مال نکال کر آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے بطورِ تمثیل درج ذیل اشعار پڑھے:

فَمَا اسْتَخْبَأْتُ فِي رَجُلٍ خَبِيْئًا ... كَمِثْلِ الدِّيْنِ اَوْ حَسَبٍ عَتِيْقٍ

ذَوُو الْاَحْسَابِ اَكْرَمُ مَاثُرَاتٍ ... وَاَصْبَرُ عِنْدَ نَائِبَةِ الْحُقُوْقِ

ترجمہ: میں نے ایک شخص کے متعلق (دل میں) ایک بات پوشیدہ رکھی جیسا کہ دین اور عمدہ حسب ونسب لیکن صاحبِ حسب ونسب عزت ووقار کے اعتبار سے افضل ہوتے اور حقوق کی ادائیگی کے وقت صبر واستقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ (۱)

عزت کا سبب:

﴿1937﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ہشام بن عُروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ذلت کا باعث بننے والے بہت سے کلمات سن کر میں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اس کے سبب مجھے طویل عزت سے نوازا گیا۔'' (۲)

نیکی اور برائی میں فرق:

﴿1938﴾...... انہی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب تم کسی کو نیکی کرتے دیکھو تو جان لو کہ کچھ اور نیکیاں بھی اس کے نامۂ اعمال میں ہیں اور جب کسی کو برائی کرتے دیکھو تو سمجھ لو کہ وہ کچھ اور برائیوں کا بھی مرتکب ہے کیونکہ نیکی دیگر نیکیوں کی طرف اور برائی دوسری برائی کی طرف لے جاتی ہے۔'' (۳)

---

1 ......تهذيب التهذيب، حرف الطاء، الرقم: ۲٤۷۰، طلحة بن عبد الله بن عبد الرحمٰن، ج٤، ص۱۱۱، بتغير۔

2 ...... تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٤٦٨٧، عروة بن زبير، ج٤٠، ص۲۷۱۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٤٦٨٧، عروة بن زبير، ج٤٠، ص۲٦۹۔

بیٹوں کو نصیحت:

﴿1939﴾...... انہی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: اے بیٹو! تم میں سے کوئی بھی بارگاہِ الٰہی میں ایسی چیز پیش نہ کرے جو کسی صاحب عزت کے سامنے پیش کرتے ہوئے شرم آتی ہو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے زیادہ عزت والا اور اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اسے ہی ترجیح دی جائے۔ اے بیٹو! علم حاصل کرو کیونکہ اگر تم لوگوں میں کم مرتبہ ہوئے تو امید ہے کہ علم کی بدولت بڑے مرتبہ والے ہو جاؤ۔ ہائے افسوس! بوڑھا جاہل سب سے زیادہ برا ہے۔ اے بیٹو! جب کسی کو شر کا خوشنما لباس پہنے دیکھو تو اس سے بچو اور اگر لوگوں کے پاس کوئی سچا آدمی ہو تو یہ سمجھنا کہ اس صدق کے ضمن میں اس کے پاس اور بھی سچائیاں ہوں گی اور جب کسی کو بھلائی کا خوشنما لباس زیب تن کئے ہوئے دیکھو تو اس سے ناامید نہ ہونا اور اگر لوگوں کے پاس کوئی برا آدمی ہو تو یہ خیال کرنا کہ اس برائی کے ضمن میں یہ اور بھی برائیوں کا مرتکب ہوگا کہ لوگ ماں باپ کے ہی نقش قدم پر ہوتے ہیں۔'' (۱)

﴿1940﴾...... انہی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (اپنے بیٹوں سے) فرمایا کرتے: ''جس طرح حسن وجمال کے عاشق ہیں ایسے ہی شرف وعزت کے بھی عاشق ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فلاں عورت کے دل میں فلاں قبیلہ کی الفت پیدا فرما دی وہ سب طویل القامت اور خوبصورت تھے مگر اس نے انہیں سیاہ وکوتاہ قامت میں تبدیل کر دیا۔'' (۲)

﴿1941﴾...... انہی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''حکمت کے موضوع پر لکھی گئیں کتب میں ہے کہ ''تمہاری گفتگو اچھی، پاکیزہ اور تم خوش مزاج ہو تو جنہیں تم عطیات دیتے ہو ان کے نزدیک تم سب سے زیادہ محبوب ہو جاؤ گے۔'' (۳)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:١٦١، عروة بن زبير بن العوام، ج٢، ص٦١۔
شعب الايمان، باب فى الزكاة......الخ، الحديث:٣٤٥٣، ج٣، ص٢٥٠۔
تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٤٦٨٧، عروة بن زبير، ج٤٠، ص٢٦٩، بتغير قليل۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٤٦٨٧، عروة بن زبير، ج٤٠، ص٢٦٩۔

3 ......شعب الايمان، باب فى حسن الخلق، الحديث:٨٠٥٧، ج٦، ص٢٥٤۔

صبر واستقلال کے پیکر:

﴿1942﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُسلمہ بن محارب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بیٹے حضرت سیِّدُنا محمد بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ ولید بن عبدالملک کے پاس تشریف لے گئے، بیٹے اصطبل میں گئے تو کسی گھوڑے کے ٹانگ مارنے کے سبب گر پڑے اور ان کی موت واقع ہوگئی، اسی دوران حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں میں آکِلَہ کا مرض (Cancer سرطان) ہوگیا لیکن آپ نے اس رات بھی اپنے اوراد ووظائف نہ چھوڑے۔ ولید نے کہا: پاؤں کٹوادیں لیکن آپ نے انکار کردیا۔ جب یہ پنڈلی کی جانب سرایت کرنے لگا تو ولید نے مشورہ دیا کہ پاؤں کٹوادیں ورنہ آپ کا تمام جسم بیکار ہوجائے گا۔ چنانچہ، پاؤں آری سے کاٹ دیا گیا، اس وقت آپ بوڑھے تھے لیکن پھر بھی کسی کا سہارا نہ لیا۔ جب (ولید بن عبدالملک کے پاس) واپس لوٹے تو فرمایا: ''اس سفر میں ہمیں بہت مشقت کا سامنا کرنا پڑا۔'' [1]

﴿1943﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محمد بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جس رات مرض آکِلَہ کی وجہ سے حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پاؤں کاٹا گیا اس کے علاوہ کبھی آپ نے اپنے اوراد ووظائف ترک نہ کئے۔ اس وقت آپ معن بن اوس کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

لَعَمْرُكَ مَا اَهْوَيْتُ كَفِّيْ لِرِيْبَةٍ ... وَلَا حَمَلَتْنِيْ نَحْوَ فَاحِشَةٍ رِجْلِيْ

وَلَا قَادَنِيْ سَمْعِيْ وَلَا بَصَرِيْ لَهٗ ... وَلَا دَلَّنِيْ رَأْيِيْ عَلَيْهَا وَلَا عَقْلِيْ

وَاَعْلَمُ اِنِّيْ لَمْ تُصِبْنِيْ مُصِيْبَةٌ ... مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا قَدْ اَصَابَتْ فَتًى قَبْلِيْ

ترجمہ: (۱)......تیری عمر کی قسم! میں نے اپنی ہتھیلی کسی بے قراری کی وجہ سے بلند نہیں کی اور نہ ہی اس (یعنی پاؤں میں موجود) جیسے ناسور نے کبھی مجھ پر حملہ کیا ہے۔

(۲)......میرے کانوں اور آنکھوں نے میری راہ نمائی نہیں کی اور نہ ہی اس پر میری رائے یا عقل نے دلالت کی۔

(۳)......مجھے معلوم ہے کہ مجھے سوائے اس مصیبت کے جو مجھ سے پہلے نوجوان کو پہنچ گئی زمانہ میں کوئی مصیبت نہیں پہنچی۔ [2]

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٤٦٨٧، عروة بن زبير، ج٤٠، ص٢٦٢-٢٦١۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧٥٧٧، معن بن اوس، ج٥٩، ص٤٢٩۔

﴿1944﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام حضرت سیِّدُ ناعبدالواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ''جب حضرتِ سیِّدُ ناعروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پاؤں ٹخنوں سے کاٹا گیا میں وہاں موجود تھا اس وقت آپ روزے سے تھے۔'' (1)

﴿1945﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرتِ سیِّدُ ناعُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر روز چوتھائی قرآن کی تلاوت کرتے اور اتنا ہی رات کو نماز میں پڑھتے اور کبھی اسے ترک نہ کیا سوائے اس کے کہ جس رات آپ کا پاؤں کاٹا گیا لیکن اگلی رات اس کا اعادہ کیا۔'' (2)

﴿1946﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناہشام بن عُروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُ ناعروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ولید بن عبدالملک کے پاس گئے تو ان کے پاؤں میں آکِلَہ کا مرض ہوگیا۔ ولید نے کہا: ''اے ابوعبداللّٰہ! میرا مشورہ ہے کہ پاؤں کٹوادیں۔'' چنانچہ، جب آپ کا پاؤں کاٹا گیا اس وقت آپ روزے سے تھے، لیکن پھر بھی چہرے پر ذرّہ برابر تکلیف کے اثرات نہیں تھے۔ اسی دوران آپ کا بڑا بیٹا اصطبل کی طرف گیا تو کسی گھوڑے نے ٹانگ ماری جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہوگیا۔ چنانچہ، مدینہ منورہ واپسی تک میں نے اپنے والد محترم کے منہ سے کوئی بات نہ سنی، مدینہ طیبہ پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوئے: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میری چار اطراف تھیں (یعنی دو ہاتھ اور دو پاؤں) ایک تو نے لے لی اور تین باقی رہنے دیں اس پر تیرا شکر ہے اور میرے چار بیٹے تھے ایک تو نے لے لیا تین رہنے دیئے اس پر بھی تیرا شکر ہے۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تیری قسم! اگر تو نے اسے لے لیا ہے تو باقی بھی رکھا ہے اور اگر تو نے آزمائش میں مبتلا کیا ہے تو بہت عرصہ عافیت و آرام میں بھی رکھا ہے۔'' (3)

﴿1947﴾...... حضرتِ سیِّدُ نامسلمہ بن مُحارب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُ ناعُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ولید کے پاس سے مدینہ منورہ لوٹے تو قریش وانصار آپ کے بیٹے اور پاؤں کی تعزیت کے لئے آئے۔ حضرت سیِّدُ ناعیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: ''اے ابوعبداللّٰہ! یقیناً اللّٰہ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٤٣٥٠، عبدالواحد بن میمون، ج٣٧، ص٢٧٩۔

2 ......شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، الحدیث: ٢٢٣٠، ج٢، ص٤١٠۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم: ١٦١، عروة بن زبیر بن العوام، ج٢، ص٦٢، بتغیر۔

عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ بھلائی کی، وگرنہ بخدا! آپ کو سفر کی چنداں ضرورت نہ تھی۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر کتنا فضل واحسان ہے کہ مجھے سات بیٹے عطا فرمائے جب تک چاہا ان سے لطف اندوز ہونے دیا پھر ان میں سے ایک کو واپس لے لیا اور چھ کو میرے پاس رہنے دیا، ایک عضو واپس لے لیا اور پانچ اعضاء یعنی دو ہاتھ، ایک پاؤں، کان اور آنکھ میرے پاس رہنے دیئے۔'' (1)

﴿1948﴾...... حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں میں آکِلَہ کا مرض ہو گیا تھا اس کا اثر پنڈلی تک تجاوز کرنے لگا تو ولید بن عبد الملک نے اطبا کو ان کے پاس بھیجا، انہوں نے کہا: ''اس عضو کو کاٹنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔'' چنانچہ، پاؤں کاٹ دیا گیا مگر آپ کے چہرے پر ذرہ بھی تکلیف کے آثار ظاہر نہ ہوئے۔'' (2)

﴿1949﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی دنیا کی زیب وزینت دیکھے تو فوراً اپنے اہل خانہ کے پاس آجائے، انہیں نماز کا حکم دے اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ﳔ لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی کہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں۔ (3)

کنارہ کشی ہی میں عافیت ہے:

﴿1950﴾...... انہی سے مروی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عقیق کے مقام پر مکان تعمیر کروایا تو لوگوں نے کہا: ''آپ نے مسجد نبوی سے دوری اختیار کر لی ہے۔'' فرمایا: ''میں نے لوگوں کی مسجد کو لہو ولعب کا مرکز اور ان کے بازار کو مہنگائی کا گڑھ پایا، ان کے راستے بے حیائی کے بازار ہیں، لہٰذا ان سے کنارہ کشی

---

1 ...... تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٤٦٨٧، عروة بن زبير، ج ٤٠، ص ٢٦٥، بتغير قليل۔

2 ...... تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٤٦٨٧، عروة بن زبير، ج ٤٠، ص ٢٦٠۔

3 ...... المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام الحسن البصری، الحديث: ١٤٩، ج ٩، ص ٢٧١۔

اختیار کرنے ہی میں عافیت ہے۔'' (۱)

سیِّدُ ناعُروہ بن زبیر عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی سخاوت:

﴿1951﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب پکی ہوئی تازہ کھجوروں کا موسم آتا تو حضرتِ سیِّدُ نا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے باغ کی دیوار میں شگاف بنا دیتے اور لوگوں کو داخلے کی اجازت دے دیتے۔ چنانچہ، لوگ جوق در جوق داخل ہوتے، کھاتے پیتے اور ساتھ بھی لے جاتے۔ آس پاس کے دیہات کے لوگ بھی آتے، کھاتے پیتے اور ساتھ بھی لے جاتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی باغ میں داخل ہوتے تو بار بار اس آیت مقدسہ کی تلاوت کرتے:

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ (پ۱۵، الکھف:۳۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا۔

یہاں تک کہ گھر تشریف لے جاتے۔ (۲)

سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبار صحابۂ کرام وصحابیات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے بے شمار احادیث روایت کی ہیں جو احاطۂ شمار سے باہر ہیں۔ ان کی اپنے والد و دیگر حضرات سے روایت کردہ چند احادیث:

﴿1952﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُ نا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بڑھاپے کی نشانی بدلو (۳) اور

---

(1)...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٤٦٨٧، عروة بن زبیر، ج٤٠، ص٢٨٠۔

(2)...... شعب الایمان، باب فی ان یحب الرجل لاخیه المسلم، الحدیث:١١٢٢٦، ج٧، ص٥٢٨۔

(3)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 167 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ حکم مجاہدین کے لئے ہے کہ وہ سفید بال لیکر جہاد میں نہ جائیں یا ان کے لئے جو سفید بالوں کی حالت میں مسلمان ہوں دوسرے......

یہود سے مشابہت نہ کرو۔“ (۱)

جنت میں افضل گھر:

﴿1953﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا(۲)۔“ (۳)

سات زمینوں کا طوق:

﴿1954﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو بالشت بھر زمین ظلماً لے لے تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق (ہار) پہنایا جائے گا(۴)۔“ (۵)

﴿1955﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

......مسلمانوں کے لئے اختیار ہے کہ بال سفید رکھیں یا سیاہ کے علاوہ کوئی اور خضاب لگائیں۔

1......سنن النسائی، کتاب الزینة، باب الاذن بالخضاب، الحدیث: ۵۰۸۳، ص ۲۴۱۴۔

2...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 433** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی مسجد بنانے والے کے لیے جنت میں ایسا گھر بنایا جائے گا جو وہاں دوسرے مکانوں سے ایسا افضل ہوگا جیسے مسجد دنیا کے دوسروں گھروں سے ورنہ جنت کے گھروں کو یہاں کی عمارات سے کیا نسبت، خیال رہے کہ پوری مسجد بنانا اور تعمیر مسجد میں چندہ دینا دونوں کے لیے یہی بشارت ہے بشرطیکہ ریاء کے لیے نہ ہو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے ہو اسی لیے علماء مسجد پر اپنا نام لکھنے کو منع کرتے ہیں کہ اس میں ریاء کا شائبہ ہے ہاں اگر طلب دعا کے لیے ہو تو حرج نہیں (مرقاۃ) اسی حدیث کی بناء پر صحابۂ کرام اور اسلامی بادشاہوں نے اپنی یادگاروں میں مسجدیں چھوڑیں، مسجد بڑی ہو یا چھوٹی کچی ہو یا پکی ثواب بقدر اخلاص ہے۔

3......سنن ابن ماجه، ابواب المساجد، باب من بنى مسجدا، الحدیث: ۷۳۷، ص ۲۵۲۱۔

4...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 313** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: پہلے تو اس غاصب کو زمین کے سات طبق کا طوق پہنایا جائے گا پھر اسے زمین میں دھنسایا جائے گا۔ لہٰذا جن احادیث میں ہے کہ اسے زمین میں دھنسایا جائے گا وہ احادیث اس حدیث کے خلاف نہیں۔

5......صحیح مسلم، کتاب المساقات، باب تحریم الظلم......الخ، الحدیث: ۱۶۱۰، ص ۸۷۰۔

سے روایت کرتے ہیں کہ مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے استفسار فرمایا: ''اے ابومحمد! تم نے حَجرِ اسود کا استلام کس طرح کیا؟'' میں نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اس کا بوسہ لیا اور ہٹ گیا۔'' ارشاد فرمایا: ''تم نے درست کیا۔'' (۱)

گمراہ اور گمراہ کن پیشوا:

﴿1956﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حُضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ علم کھینچ کر نہ اٹھائے گا کہ بندوں سے کھینچ لے بلکہ عُلَما کی وفات سے علم اٹھائے گا حتی کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے جن سے مسائل پوچھے جائیں گے وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' (۲)

بہترین صدقہ:

﴿1957﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو قوتِ غنا سے ہو اور ان سے ابتدا کرو جن کی تم پرورش کرتے ہو۔'' (۳) (۴)

---

(1)......المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر وفاۃ عبدالرحمن بن عوف، الحدیث:۵۳۸۸، ج۴، ص۳۶۲۔

(2)......صحیح مسلم، کتاب العلم، باب رفع العلم......الخ، الحدیث:۲۶۷۳، ص۱۴۳۷۔

(3)......تاریخ بغداد، الرقم:۴۵۹۶، زیادبن خلیل، ج۸، ص۴۸۳۔

صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان، ان الیدالعلیا......الخ، الحدیث:۲۳۸۶، ص۸۴۱۔

(4)...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 116** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: صدقہ بہتر وہ ہے کہ صدقہ دینے والا صدقہ دے کر خود بھی خوب غنی رہے یا تو مال کا غنی رہے یعنی سب خیرات نہ کردے کہ کل کو خود اور اس کے بال بچے بھیک مانگتے پھریں، غرض کہ صدقہ دے کر خود فقیر بھکاری نہ بن جاؤ یا دل کا غنی کہ سب کچھ دے کر بھی لوگوں سے بے نیاز رہے، جیسے حضرت ابوبکر صدیق نے سب کچھ راہ خدا میں دے دیا کہ گھر میں کچھ نہ رکھا لہٰذا یہ حدیث صدیق اکبر کے اس عمل کے خلاف نہیں، خلاصہ یہ ہے کہ عوام مسلمین اصلی ضرورت سے زیادہ مال خیرات کریں رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَیَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ (پ۲، البقرۃ:۲۱۹، ترجمۂ کنزالایمان: اورتم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل بچے) عَفْو سے مراد ضرورت سے بچا مال......

بُرا ساتھی:

﴿1958﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناعروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا سے روایت کرتے ہیں کہ جب سردارِ دو جہان، محبوب رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دُعا پڑھتے: ''اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَعَقْلِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی عُدُوِّیْ وَاَرِنِیْ فِیْہِ ثَارِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرے کانوں، آنکھوں اور عقل سے فائدہ پہنچا، انہیں میرا وارث بنا، دشمن کے خلاف میری مدد فرما اور مجھے اس سے بدلہ دکھا۔''

ایک روایت میں اتنا زائد ہے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں قرض کے غلبے اور بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ یہ بُرا ساتھی ہے۔'' (1)

بیت الخلا جاتے وقت کی سنت:

﴿1959﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناعروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بیت الخلا تشریف لے جاتے تو سرِ انور کو ڈھانپ لیتے۔'' (2)

جہنم سے مومن کا حصہ:

﴿1960﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ ناعُروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، وہ شدت بخار کی وجہ سے چیخ و پکار کر رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

......اور خاص متوکلین کل مال بھی لٹا سکتے ہیں، یہ حدیث دونوں کو شامل ہے۔ یعنی اپنا مال پہلے اپنے پر پھر اپنے بال بچوں پر پھر غریب قرابت والوں پر پھر دوسروں پر خرچ کرو چونکہ مومن کو ان سب خرچوں میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے، اسی لیے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان خرچوں کو صدقہ میں شامل فرمایا، سُبْحَانَ اللّٰہ کیسی پیاری ترتیب ہے اور کیسی نفیس تعلیم، اہل قرابت کو صدقہ دینے میں صدقہ کا بھی ثواب ہے اور قرابت ادا کرنے کا بھی۔

1 ......شعب الایمان، باب فی تعدید......الخ، فصل فی فضل العقل، الحدیث: ۴۷۰۱، ج۴، ص۱۷۰۔

2 ......السنن الکبری للبیقهی، کتاب الطهارة، باب تغطیة الرأس عند دخول الخلاء، الحدیث: ۴۵۵، ج۱، ص۱۵۵۔

ارشادفرمایا: ''بخار جہنم کی تپش سے ہے اور یہ جہنم سے مؤمن کا حصہ ہے۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دعا سے نوازا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی تمنا پوری فرما۔'' اس نے ایک دردناک آہ بھری اور اس کا انتقال ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر (کسی معاملے میں) وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم ضرور پوری فرمادے۔'' (1)

اولیا وعلما کی زیارت عبادت ہے:

﴿1961﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''علی کو دیکھنا عبادت ہے (2)۔'' (3)

بدترین لوگ:

﴿1962﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''میرے صحابہ پر جرأت کرنے والے میری امت کے بدترین لوگ ہیں۔'' (4)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)......مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب فی الحمّی، الحدیث:۳۸۲۸، ج۳، ص۳۸، دون قولہ اللھم اعطہ......الخ۔

(2)......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیکھنا کلمۂ توحید کہنے پر ابھارتا ہے جو افضل عبادات میں سے ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابن الاعرابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم لوگوں کے سامنے تشریف لاتے تو لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہوئے ان کی تعریف میں یوں رطبُ اللِّسان ہوتے کہ اس نوجوان سے زیادہ حسین وجمیل، صاحب علم وعزت، بردبار اور بہادر کوئی نہیں۔ گویا ان کی زیارت کرنا عبادت لسانی پر ابھارتا ہے جو بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف النون، تحت الحدیث:۹۳۱۹، ج۶، ص۳۸۸)

(3)......المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب النظر الی علیّ عبادۃ، الحدیث:۴۷۳۶، ج۴، ص۱۱۸، عن عمران بن حصین۔

(4)......الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم:۲۲۰۰، ابوبکر بن عبداللّٰہ، ج۹، ص۱۹۹۔

حضرت سیِّدُنا قاسم بن محمد بن ابوبکر

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ فقیہ، متقی و پرہیز گار، مہربان وشفیق، عاجزی وانکساری کے پیکر، اعلیٰ حسب ونسب کے مالک امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پوتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دین کے احکامات کی باریکیوں پر فوقیت اور عمدہ اخلاق کی طرف سبقت لے جانے والوں میں سے تھے۔

علمائے تصوف فرماتے ہیں کہ لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے والے کا زیب وزینت اختیار کرنے اور طالب کا بلندیٔ درجات کے حصول میں لگے رہنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

(1963)...... حضرتِ سیِّدُنا فلیح بن حمید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب عبدالملک بن مروان کا انتقال ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو بہت زیادہ رنج ہوا، زندگی کی نعمتوں کو خود سے دور کر دیا حالانکہ آپ ناز ونعم میں پلے بڑھے تھے، 70 دن تک کھردرا لباس پہنے رہے۔ حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد نے ان سے کہا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے اسلاف مصائب کا بڑی جواں مردی سے استقبال کیا کرتے اور نعمتیں ملنے پر عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے تھے۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اسی دن یمنی لباس خریدا جس کی مالیت آٹھ ہزار دینار تھی، اسے پہن کر غم کی کیفیت کو ختم کر دیا۔ [1]

(1964)...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرمایا کرتے تھے: ''گناہ اہل گناہ ہی سے سرزد ہوتے ہیں۔'' [2]

سب سے بڑا فقیہ:

(1965)...... حضرتِ سیِّدُنا ابوزناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے افضل کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔'' [3]

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۵۲۴۰، عمر بن عبد الرحمن، ج۴۵، ص۱۳۸۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۵۲۴۰، القاسم بن محمد، ج۴۹، ص۱۷۳۔

3 ......المرجع السابق، بتغیر قلیل۔ المرجع السابق، ص۱۶۷، بتغیر قلیل۔

﴿1966﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ ”تابعین مدینہ منورہ میں ہمیں کوئی ایسا شخص نہیں ملا جسے ہم حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد پر فضیلت دے سکیں۔“ (1)

﴿1967﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد بیان کرتے ہیں کہ منیٰ میں لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے کچھ سوالات کئے تو آپ نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا، مجھے علم نہیں ہے۔“ کثیر سوالات ہوئے تو فرمایا: ”اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو کچھ تم پوچھتے ہو اس کا مجھے علم نہیں، اگر مجھے علم ہوتا تو تم سے کبھی نہ چھپاتا اور میرے لئے جائز بھی نہیں کہ تم سے کوئی علم کی بات چھپاؤں۔“ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کو فرماتے سنا: ”جو کچھ تم پوچھتے ہو وہ سب میں بیان نہیں کرسکتا۔ اگر حقوقُ اللّٰہ کو جاننے کے بعد بھی بندہ جاہل رہے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی بات کہے جس کا اسے علم نہیں۔“ (2)

عالم کی ایک نشانی:

﴿1968﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابوزناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ ”میں نے حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے بڑھ کر سنت رسول کا عالم کسی کو نہیں پایا، اُس زمانے میں کسی کو اس وقت تک عالم نہیں سمجھا جاتا تھا جب تک وہ سنت کی معرفت حاصل نہ کرلیتا۔“ (3)

﴿1969﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابی سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلے تو مکہ و مدینہ کے درمیان ان کا وصال ہوا۔ بوقت وصال بیٹے سے فرمایا: قبر میں رکھنے کے بعد آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا اور قبر کو برابر کردینا، پھر گھر لوٹ جانا اور یوں نہ کہنا کہ ”میرا باپ ایسا تھا، میرا باپ ایسا تھا۔“ (4)

﴿1970﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ایک اعرابی نے حضرتِ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٥٢٤٠، القاسم بن محمد، ج٤٩، ص١٦٧۔

2 ......المرجع السابق، ص١٧٥۔ 3 ......المرجع السابق، ص١٦٨۔

4 ......المرجع السابق، ص١٨٨۔

سیِّدُ نا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے پوچھا: ''آپ بڑے عالم ہیں یا حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم؟'' فرمایا: ''یہ مقام ومرتبہ تو حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم کو حاصل ہے۔'' اس کے علاوہ آپ نے کچھ نہ کہا حتی کہ اعرابی لوٹ گیا۔ (۱)

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے یہ کہنا ناپسند جانا کہ ''حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم مجھ سے بڑے عالم ہیں۔'' کیونکہ یہ جھوٹ ہوتا (اس لئے کہ آپ زیادہ علم رکھتے تھے) نیز اگر یہ کہتے کہ ''میں بڑا عالم ہوں'' تو یہ اپنی تعریف خود کرنا ہے جو ناپسندیدہ ہے۔ (۲)

متقی و پرہیزگار:

﴿1971﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے حضرتِ سیِّدُ نا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کو سبز رنگ کی ٹوپی اور زعفران سے رنگی ہوئی سابری چادر پہنے دیکھا، جبکہ تقویٰ و پرہیزگاری کا عالم یہ تھا کہ ایک لاکھ درہم صرف اس لئے نہ لئے کہ ان کے لینے میں دل مطمئن نہ تھا۔'' (۳)

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۵۲۴۰، القاسم بن محمد، ج۴۹، ص۱۷۲۔

2 ......المرجع السابق۔ 3 ......المرجع السابق، ص۱۸۴۔

سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ نا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد کی سند سے کثیر احادیث مروی ہیں، زیادہ تر مرویات احکام ومناسکِ حج کے بارے میں ہیں۔

﴿1972﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ﳘ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ﳕ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ(۷) (پ۳، اٰل عمرٰن:۷)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللّٰہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

اور ارشاد فرمایا: ''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہات کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ زَیْغ کا نام دیا ہے، لہٰذا ان سے دور رہو۔'' (1)

خلافت صدیق اکبر:

﴿1973﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے (دردِ سر کی وجہ سے) کہا: ''ہائے میرا سر!'' تو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر یہ ہو گیا اور میں زندہ ہوا تو تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا:

(1)...... صحیح مسلم، کتاب العلم، باب النھی عن اتباع......الخ، الحدیث: ٦٧٧٥، ص ١٤٤٠، بتغیر قلیل۔

"ہائے ہلاکت! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں، اگر ایسا ہو گیا تو آج دن کے آخر میں آپ کسی اور زوجہ کے پاس آرام فرمائیں گے۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بلکہ ہائے میرا سر! میں نے قصد یا ارادہ کیا تھا کہ ابو بکر اور ان کے بیٹے کو بلاؤں اور ولی عہد کروں اس خطرے سے کہ کہنے والے کہیں یا تمنا کرنے والے تمنا کریں، پھر سوچا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انکار کرے گا اور مسلمان دفع کریں گے یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دفع کرے گا اور مسلمان انکار کریں گے[1]۔" [2]

بادل دیکھو تو یہ دعا پڑھو!

﴿1974﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بادل دیکھتے تو یہ دعا کرتے: "اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا ھَنِیْئًا یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! موسلا دھار اور سکون کی بارش نازل فرما۔" [3]

احد پہاڑ کے برابر ثواب:

﴿1975﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

1...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 305** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: میرا دل چاہتا ہے کہ ابو بکر صدیق کو ان کے بیٹے عبد الرحمٰن کے ساتھ بلا کر باقاعدہ ابو بکر کو اپنا خلیفہ جانشین کر دوں اور ان کے ولی عہد ہونے کا عبد الرحمٰن کے گواہ ہونے کا اعلان کر دوں۔ (پھر سوچا کہ) ابو بکر صدیق کی خلافت کا ارادہ الٰہی ہو چکا ہے وہ میری خلافت کے لئے منتخب ہو چکے ہیں۔ نیز مسلمانوں کے دل کہیں گے کہ میرے بعد خلیفہ وہی ہوں اس لئے میں ان کی خلافت کا اعلان نہیں کرتا۔ خیال رہے کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے عملی طور پر حضرت صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو اپنا ولی عہد کر دیا تھا کہ اپنے سامنے آپ کو اپنے مصلے پر کھڑا کر دیا، مسلمانوں کا امام بنا دیا یہ امامت گویا آپ کی دستار خلافت تھی۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دستار بندی خود کر دی تھی، صراحۃً اعلان نہیں کیا تا کہ ولی عہد بنانے کا یہ بھی ایک طریقہ رہے بلکہ حجۃ الوداع سے ایک سال پہلے حج میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے حضرت صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو ہی اپنا نائب بنا کر سورۂ توبہ کے احکام کا اعلان کرنے بھیجا کہ آئندہ سے کوئی مشرک حج نہ کرے کوئی ننگا طواف نہ کرے۔ ان امور سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا خلافت کے لئے انتخاب اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے تھا۔ مسلمانوں کا اس پر اجماع ہوا حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اس کی عملی وضاحت فرما دی۔ لہٰذا اس خلافت کا انکار کفر ہے۔

2...... صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب مارخّص للمریض...... الخ، الحدیث: ۵۶۶۶، ج۴، ص ۱۱۔

3...... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سیدۃ عائشۃ، الحدیث: ۲۴۹۳۱، ج۹، ص ۴۳۲۔

عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَء ُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم میں سے کسی ایک کے لقمہ (کا ثواب) اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح کوئی اپنی اونٹنی کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتی کہ اس ایک لقمہ کا ثواب احد پہاڑ کے برابر عطا فرماتا ہے۔'' (1)

بہترین نکاح:

﴿1976﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ ''بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو(2)۔'' (3)

بہترین عورت:

﴿1977﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بڑی برکت والی عورت وہ ہے جس کا بوجھ (نفقہ) کم ہو۔'' (4)

سایۂ عرش کی طرف سبقت لے جانے والے:

﴿1978﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے (عرش کے) سائے کی طرف سبقت لے جانے والے کون ہیں؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی

---

1 ......صحیح ابن خزیمه، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة......الخ، الحدیث: ۲٤۲٦، ج٤، ص۹۳۔

صحیح ابن حبان، کتاب الزکاة، باب صدقة التطوع، الحدیث: ۳۳۰٦-۳۳۰۷، ج٥، ص۱۳٤، بتغیر قلیل۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 11** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ کلمہ نہایت جامع ہے یعنی جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے شرط سخت نہ ہو اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے توکل پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے ایسی شادی خانہ آبادی ہے آج ہم حرام رسموں بیہودہ رواجوں کی وجہ سے شادی کو خانہ بربادی بلکہ خاہنا بربادی بنالیتے ہیں اللّٰہ تعالٰی اس حدیث پر عمل کی توفیق دے۔

3 ......شعب الایمان، باب الاقتصاد فی النفقة......الخ، الحدیث: ٦٥٦٦، ج٥، ص۲٥٤۔

4 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسندسیدة عائشة، الحدیث: ۲٥۱۷۳، ج۹، ص٤۷۸۔

عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم (یعنی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوب جانتے ہیں)[1]۔'' ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ کہ جب حق دیئے جائیں تو قبول کرلیں اور جب ان سے حق مانگا جائے تو دے دیں اور لوگوں کے لئے ایسے ہی فیصلے کریں جیسے اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں۔''[2]

﴿1979﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قدرت ہونے کے باوجود کسی عورت کے محاسن کو دیکھنے سے بچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل میں عبادت (کا ایسا شوق) ڈال دیتا ہے جس کی وہ لذت پاتا ہے۔''[3]

حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن عبدالرحمن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام مخزومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ عالی مرتبت فقیہ، عبادت گزار اور قبیلۂ قریش کے عابد وزاہد مشہور تھے۔ ان سے زیادہ تر قضا و احکام کے متعلق احادیث مروی ہیں۔

﴿1980﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا زبیر بن بکار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث کو راہبِ مدینہ کہا جاتا تھا۔''

﴿1981﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق ثقفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''میں نے ابوحسان کی کتاب میں لکھا دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو بکثرت نماز پڑھنے کی وجہ سے قریش کا راہب کہا جاتا تھا۔''

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 365** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) کا ادب یہ تھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایسے سوال کے جواب میں یہ ہی عرض کرتے تھے کہ اللہ رسول جانیں، حج کے دن سوال فرمایا کہ آج کیا دن ہے یہ کون سی جگہ ہے سب کے جواب میں یہ ہی عرض کیا گیا کہ اللہ رسول جانیں معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو رب سے ملا کر ذکر کرنا بالکل جائز ہے۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سیدة عائشة، الحدیث: ٢٤٤٣٣، ج٩، ص٣٣٦۔

3 ......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم: ١٥٣٥، عصمة بن محمد، ج٤، ص٨٨۔

تین خوبیوں کے مالک:

﴿1982﴾...... حضرتِ سیِّدُ نامغیرہ بن عبدالرحمٰن مخزومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرتِ سیِّدُ ناابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث نے فرمایا: ''علم تین میں سے کسی ایک کے لئے (نفع مند) ہوتا ہے: (١)......صاحب حسب ونسب کے لئے کہ اس کے ذریعے وہ اپنے نسب کو زینت بخشتا ہے (٢)......دین دار کے لئے کہ اس کے ذریعے وہ اپنے دین کو مزین کرتا ہے (٣)......یا سلطان کے لئے کہ وہ اس سے نفع حاصل کرتا ہے۔ میں حضرتِ سیِّدُ ناعُروہ بن زبیر اور حضرتِ سیِّدُ ناعمر بن عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے سوا کسی کو نہیں جانتا کہ جس میں یہ تینوں خوبیاں جمع ہوں۔ یہ دونوں حضرات دین دار، اعلیٰ حسب ونسب اور سلطنت کے مالک تھے۔''

سیِّدُنا ابوبکر بن عبدالرحمن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی حدیث

﴿1983﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناابوبکر بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حضرتِ سیِّدُ ناابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں دن میں 70 سے زیادہ مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔'' [1]

حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُاللّٰہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُ ناعبیداللّٰہ بن عبداللّٰہ بن عتبہ بن مسعود ہزلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ منورہ اور چار بڑے علما میں سے ایک ہیں۔ سحری کے وقت بیدار ہو کر کثرت سے ذکر الٰہی کرتے اور ہلاکت ودھوکے کے خوف سے دنیا سے کنارہ کش رہتے تھے۔

علم کے سمندر:

﴿1984﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناامام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ''میں نے قریش کے چار ایسے اشخاص کا زمانہ پایا جو علم کے سمندر تھے: (١)......حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن مسیّب (٢)......حضرتِ سیِّدُ ناابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث

[1]......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی هريرة، الحديث: ٧٧٩٨، ج٣، ص١٢٣۔

(۳)......حضرتِ سیِّدُنا عبیدُاللہ بن عتبہ اور (۴)......حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔“ (۱)

﴿1985﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں کہ ”جس وقت خلافت کا بوجھ مجھ پر ڈالا گیا اس وقت اگر حضرتِ سیِّدُنا عبیدُاللہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زندہ ہوتے تو اس کی وجہ سے مجھے حقیر جانتے۔“ (۲)

﴿1986﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو زناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ ”کئی بار میں نے دیکھا کہ والیٔ مدینہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز حضرتِ سیِّدُنا عبیدُاللہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہتے تو آپ انہیں اکثر اجازت نہ دیتے، کبھی دے بھی دیتے۔“ (۳)

﴿1987﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو زناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبیدُاللہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو یہ اشعار لکھ کر بھیجے:

بِاسْمِ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ مِنْ عِنْدِہِ السُّوَر ... وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَمَّا بَعْدُ یَا عُمَرُ

اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا تَاْتِیْ وَمَا تَذَرُ ... فَكُنْ عَلٰی حِذْرٍ قَدْ یَنْفَعُ الْحَذَرُ

وَاصْبِرْ عَلَی الْقَدْرِ الْمَحْتُوْمِ وَارْضَ بِہٖ ... وَاِنْ اَتَاكَ بِمَا لَا تَشْتَهِی الْقَدَرُ

فَمَا صَفَا لِامْرِئٍ عَیْشٌ یُسَرُّ بِہٖ ... اِلَّا سَیَتْبَعُ یَوْمًا صَفْوَہٗ كَدِرُ

ترجمہ: (۱)...... اس ذات کے نام سے شروع جس کی پاک بارگاہ سے سورتوں کا نزول ہوا، تمام خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

(۲)......اے عمر بن عبد العزیز! اگر سر انجام دینے اور چھوڑنے والے اعمال کو تم جانتے ہو تو محتاط رہو کیونکہ محتاط رہنا انسان کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

(۳)......جو مقدر میں ہے اس پر صبر کرو اور راضی رہو اگرچہ تقدیر تمہاری خواہش کے خلاف ہو۔

(۴)......صاف شفاف زندگی آدمی کو بھلی لگتی ہے مگر ایک نہ ایک دن اس کے ضمن میں اسے تکلیف دہ ایام کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (۴)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٣٣٦٤، عبداللہ بن عبد الرحمٰن، ج٢٩، ص٢٩٩۔

2 ...... صفة الصفوة، الرقم: ١٦١، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبة، ج٢، ص٧٢۔

3 ...... صفة الصفوة، الرقم: ١٦١، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبة، ج٢، ص٧٢۔

4 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٢٣٥٨، سابق بن عبد اللہ، ج٢٠، ص٩، عن سابق بن عبداللہ البربری۔

سیِّدُنا عُبَیدُاللّٰہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کثیر احادیث مروی ہیں۔زیادہ تر مرویات حقارت دنیا اور زُہد اختیار کرنے کے متعلق مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو دی جانے والی تعلیمات پر مشتمل ہیں۔

مردہ بکری سے بھی زیادہ حقیر:

﴿1988﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبیداللّٰہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سردارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ''دنیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اس مردہ بکری سے بھی زیادہ حقیر ہے۔'' (۱)

﴿1989﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبیداللّٰہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میرے پاس اُحد پہاڑ برابر سونا ہو تو مجھے یہ پسند ہے کہ تین راتیں ایسی نہ گزریں کہ اس میں سے کچھ میرے پاس ہو سوائے اتنے کے کہ جس سے قرض ادا کیا جاسکے۔'' (۲)

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مقام ومرتبہ:

﴿1990﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبیداللّٰہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک کسی نبی کی روح قبض کرنے سے پہلے اسے اختیار دیا جاتا ہے(۳)۔'' اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ...... المسند للامام احمد حنبل، مسند عبداللّٰہ ابن عباس، الحدیث: ۳۰۴۸، ج۱، ص۷۰۵۔

2 ...... السنن الکبری للبیھقی، کتاب النکاح، باب ماأمرہ اللّٰہ تعالٰی ......الخ، الحدیث: ۱۳۳۰۶، ج۷، ص۷۴۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 289** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ساری مخلوق کی موت اضطراری ہوتی ہے مگر حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی وفات اختیاری کہ پہلے انہیں رب کی طرف ......

عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کے آخری کلمات جو میں نے سنے یہ تھے: ''(یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!) بلکہ جنت میں رفیق اعلیٰ کا ساتھ (اختیار کیا)۔'' میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار دیا گیا ہے تو آپ ہمیں ترجیح نہیں دیں گے اور میں جان گئی کہ یہ وہی ہے جو آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''بے شک کسی نبی کی روح قبض کرنے سے پہلے اسے اختیار دیا جاتا ہے۔''(1)

حضرت سیِّدُنا خارِجہ بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

فقیہ ابن فقیہ حضرت سیِّدُنا خارِجہ بن زید بن ثابت انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ ان مقبول بارگاہ حق میں سے ہیں کہ جنہوں نے فقہ میں مہارت حاصل کی لیکن پھر بھی تنہائی اختیار کرنے کو ترجیح دی، ان کا کلام زیادہ عام نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان سے زیادہ تر احادیث قضا و احکام کے بارے میں مروی ہیں۔

سیِّدُنا خارِجہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

﴿1991﴾...... حضرتِ سیِّدُنا خارِجہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک یہ مال خوش نما خوش ذائقہ ہے۔'' (2)

زمین کی فریاد:

﴿1992﴾...... حضرتِ سیِّدُنا خارِجہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں وعظ و نصیحت کرتے

...... سے اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہیں تو دنیا ہی میں رہیں چاہیں تو ہمارے پاس آجاویں جو کہتے ہیں کہ نبی ہماری طرح ہوتے ہیں وہ اس حدیث میں غور کریں۔ وہ حضرات زندگی و موت اور ان کے ہر شعبہ میں دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ (رفیق اعلیٰ) سے مراد یا تو جماعت ملائکہ ہے یا جماعت انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) یا رب تعالیٰ کی ذات۔ حدیث شریف میں ہے: اَللّٰہُ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ یا اس سے مراد ہے جنت کیونکہ وہ رفق یعنی نرمی کی جگہ ہے۔

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سیدۃ عائشۃ، الحدیث: ۲۶۴۰۶، ج۱۰، ص۱۴۳۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۴۸۷۲، ج۵، ص۱۳۷۔

ہوئے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک روئے زمین پر شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ناحق قتل کرنا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک زمین اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں فریاد کرتی اور اجازت طلب کرتی ہے تاکہ قتل جیسا گھناؤنا عمل کرنے والے کو اپنے اندر دھنسا دے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا سلیمان بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار

حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار اور ہر قسم کے فتنہ فساد اور فسق و فجور سے کنارہ کش تھے۔

گناہ سے باز رہے:

﴿1993﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مصعب بن عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بہت خوبصورت تھے۔ ایک بار کسی عورت نے انہیں بدکاری پر اکسانا چاہا لیکن آپ نے انکار کر دیا، عورت نے کہا: ''تھوڑے میرے قریب ہو جائیے۔'' لیکن آپ وہاں سے بھاگ گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں خواب میں حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زیارت سے مشرف ہوا تو ان سے عرض کی: ''کیا آپ ہی حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام ہیں؟'' فرمایا: ''ہاں! میں ہی یوسف ہوں جس کا عورت نے ارادہ کیا اور تو وہ ہی سلیمان ہے جو ارادے سے محفوظ رہا۔'' (2)

﴿1994﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی جانب سفر کے ارادے سے نکلے، ایک رفیق بھی ساتھ تھا۔ جب مقام ابواء پر پڑاؤ کیا، تو ساتھی کھانا لینے کے لئے بازار کی طرف چل دیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خیمہ میں ہی تشریف فرما رہے۔ آپ بہت خوبصورت اور متقی و پرہیز گار تھے۔ کچھ فاصلے پر پہاڑ پر موجود خیمہ میں سے ایک

---

1 ......التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ، باب ماجاء فی قتل المؤمن والاعانۃ علی ذلک، ص۴۹۸۔

2 ...... صفۃ الصفوۃ، الرقم: ۱۶۰، سلیمان بن یسار، ج۲، ص۵۸۔

اعرابیہ کی آپ پرنظر پڑی آپ کا حسن جمال دیکھا تو برقع ودستانے پہنے نیچے اتر آئی اور آپ کے سامنے آکر چہرے سے پردہ ہٹایا تو یوں لگا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو، اس نے کہا: ''آپ مجھے کچھ ہبہ کریں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سمجھا شاید کھانا وغیرہ مانگ رہی۔ چنانچہ، آپ دسترخوان کی طرف بڑھے تاکہ اسے کچھ دیں۔ اعرابیہ نے کہا: ''مجھے کھانا وغیرہ نہیں چاہئے میں تو چاہتی ہوں کہ اپنا نفس مجھے ہبہ کردیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تجھے شیطان نے تیار کرکے میری طرف بھیجا ہے۔'' یہ کہا اور سر آستینوں میں چھپا کر گریہ وزاری شروع کردی، جب عورت نے یہ دیکھا تو برقع چہرے پر ڈالا اور خاموشی سے جلدی جلدی اپنے خیمہ کی طرف لوٹ گئی۔ اتنے میں رفیق بھی مطلوبہ سامان خرید کر واپس آگیا، رونے کے سبب اس نے آپ کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھیں تو رونے کی وجہ پوچھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کچھ نہیں بس بچے یاد آگئے تھے۔'' رفیق نے کہا: ''نہیں ضرور آپ کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آیا ہے کیونکہ بچوں سے جدا ہوئے آپ کو تقریباً تین دن ہی ہوئے ہیں۔ دوست کے زیادہ اصرار کرنے پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعرابیہ کا واقعہ بیان کردیا۔ رفیق نے دسترخوان لگایا اور زاروقطار رونا شروع کردیا۔ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے پوچھا: ''تم کیوں رو رہے ہو؟'' کہا: ''آپ کی بنسبت رونے کا میں زیادہ حقدار ہوں کیونکہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو شاید صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ دونوں مسلسل روتے رہے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پہنچے، طواف وسعی وغیرہ سے فارغ ہوکر حجر اسود کے پاس آئے اور احتبا کرکے بیٹھ گئے، اسی اثنا میں آنکھ لگ گئی، خواب میں ایک انتہائی خوبصورت، حسین وجمیل، قد آور اور خوشبو سے مہکتے شخص کی زیارت ہوئی۔ پوچھا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟'' فرمایا: ''میں یوسف بن یعقوب ہوں۔'' عرض کی: ''کیا حضرت سیِّدُنا یوسف صدیق عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام؟'' فرمایا: ''ہاں!'' عرض کی: ''آپ اور عزیز مصر کی بیوی کے معاملہ کی بھی عجیب شان ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ''تمہارا اور مقام ابواء کی اعرابیہ کا معاملہ اس سے بھی عجیب ہے۔'' [1]

---

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، ج۳، ص ۱۳۰۔

سیِّدُنا سُلَیمان بن یَسار عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَفَّار سے مَروِی اَحادیث

ریا کار شہید، قاری اور سخی کا انجام:

﴿1995﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے علیحدہ ہوگئے تو آپ نے فرمایا: ''شامیوں کا ہم قوم سبقت لے گیا۔'' لوگوں نے عرض کی: ''اے ابو ہریرہ! ہمیں کوئی حدیث سنایئے!'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے تین آدمیوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا: (۱)...... پہلے ایک شہید کا فیصلہ ہوگا جب اسے بارگاہِ الٰہی میں لایا جائے گا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ ان کا اقرار کرے گا پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کرے گا: ''میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تو جھوٹا ہے تو نے جہاد اس لئے کیا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا، پھر اس کے متعلق جہنم میں جانے کا حکم فرمائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (۲)...... پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم سیکھا، سکھایا اور قرآن کریم پڑھا ہوگا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ بھی ان کا اقرار کرے گا، پھر اس سے دریافت فرمائے گا: ''تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟'' وہ عرض کرے گا: ''میں نے علم سیکھا، سکھایا اور تیرے لئے قرآن پڑھا۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تو جھوٹا ہے تو نے علم اس لئے سیکھا تاکہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن کریم اس لئے پڑھا تاکہ تجھے قاری کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا۔'' پھر اسے بھی جہنم میں ڈالنے کا حکم ہوگا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (۳)...... پھر ایک مال دار شخص کو لایا جائے گا جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے کثرت سے مال عطا فرمایا تھا، اسے بھی نعمتیں یاد دلائی جائیں گی وہ بھی اقرار کرے گا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟'' وہ عرض کرے گا: ''میں نے تیری راہ میں جہاں ضرورت پڑی وہاں خرچ کیا۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرئے گا: ''تو جھوٹا ہے تو نے ایسا اس لئے کیا تھا تاکہ تجھے سخی کہا جائے اور وہ کہہ لیا گیا۔'' پھر اس کے بارے میں

جہنم کا حکم ہوگا۔ چنانچہ، اسے بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا[1]۔'' [2]

افضل عبادت:

﴿1996﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُورانور، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا مجھے رات بھر کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔ یقیناً ایک فَقِیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ ہر چیز کا ایک سُتُون ہوتا ہے اور دین کا ستون فِقہ ہے۔'' [3]

ایمان اور امانت:

﴿1997﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تین چیزیں ایمان ہیں اور تین چیزیں امانت۔ (۱)...... اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا (۲)...... تمام رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تصدیق کرنا اور (۳)...... اس بات کا یقین رکھنا کہ دوبارہ زندہ کیا جائے گا، یہ ایمان ہیں اور امانت یہ ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندے کو (۱)...... نماز (۲)...... وضو اور (۳)...... روزے پر امین بنایا ہے۔ بندے کی مرضی ہے عمل نہ کرے اور بیان کرتا پھرے کہ عمل کیا ہے (البتہ نہ کرنے پر پکڑ ہے)۔'' [4]

1...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 191** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ جیسے اخلاص والی نیکی جنت ملنے کا ذریعہ ہے ایسے ہی ریا والی نیکی جہنم اور ذلت حاصل ہونے کا سبب۔ یہاں ریاکار شہید، عالم اور سخی ہی کا ذکر ہوا، اس لئے کہ انہوں نے بہترین عمل کئے تھے جب یہ عمل ریا سے برباد ہوگئے تو دیگر اعمال کا کیا پوچھنا! ریا کے حج و زکوٰۃ اور نماز کا بھی یہی حال ہے۔

2...... سنن النسائی، کتاب الجهاد، باب من قاتل لیقال......الخ، الحدیث:۳۱۳٤، ص ۵۱۰، بتغیر۔
السنن الکبری للبیهقی، کتاب السیر، باب بیان نیة التی......الخ، الحدیث:۱۸۵٤۹، ج۹، ص۲۸۳۔

3...... سنن الدار القطنی، کتاب البیوع، الحدیث:۳۰٦٦، ج۳، ص۹۷، بتقدم و تاخر۔

4...... اللباب فی علوم الکتاب، پ۳۰، الطارق، تحت الایة:۹، ج۲۰، ص۲٦۷-۲٦٦، بتغیر قلیل۔

حضرت سیِّدُنا سالِم بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُ نا ابوعمر سالم بن عبد اللّٰہ بن عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ بہت بڑے فَقِیہ، خوف خدا رکھنے والے، خشوع وخضوع کے پیکر اور قناعت پسند تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: خشوع وخضوع اور قناعت پسندی اختیار کرنے اور جزع وفزع اور بے صبری سے خود کو بچائے رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔

کیک اور زیتوں کا تیل:

﴿1998﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا حَکَم بن عبد اللّٰہ اَیْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ جب سلیمان بن عبد الملک مدینہ طیبہ آیا تو حضرتِ سیِّدُ نا قاسم اور حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اس کے پاس آئے۔ حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم خوبرو اور قدرے صحت مند تھے۔ سلیمان نے ان سے پوچھا: ''اے ابن عمر! آپ کیا کھاتے ہیں؟'' فرمایا: ''روٹی اور زیتون کا تیل۔'' پوچھا: ''کیا پسند کرتے ہیں؟'' فرمایا: ''جب تک کسی چیز کی خواہش پیدا نہیں ہوتی تب تک اسے چھوڑے رکھتا ہوں۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر سلیمان بن عبد الملک نے ان کے لئے خوشبو منگوائی۔ ایک خوبصورت، قد آور لونڈی خوشبو لائی اور انہیں لگانے لگی۔ حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم نے فرمایا: ''ہم سے دور ہو جا۔'' پھر دونوں حضرات نے تیل لیا، تھوڑا سا تناول کیا اور باقی سر پر لگالیا پھر فرمایا: ''بیشک جب بارگاہِ رسالت میں پاکیزہ (یعنی زیتون کا) تیل پیش کیا جاتا تو کچھ تناول فرماتے اور بقیہ سر انور پر لگا لیتے۔'' (1)

﴿1999﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میں ولید بن عبد الملک کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا: ''آپ کتنے خوبرو ہیں، کیا تناول فرماتے ہیں؟'' میں نے کہا: ''کیک اور زیتون کا تیل۔'' پوچھا: ''کیا پسند کرتے ہیں؟'' میں نے کہا: ''جب تک کسی چیز کی خواہش پیدا نہیں ہوتی تب تک اسے چھوڑے رکھتا ہوں، جب خواہش پیدا ہوتی ہے تو کھا لیتا ہوں۔'' (2)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۲۳٦۷، سالم بن عبداللّٰہ بن عمر، ج۲۰، ص٦۷۔

2 ......وفیات الاعیان، الرقم:۲۵۲، سالم بن عبداللّٰہ، ج۲، ص۲۹۰۔

گوشت اور شراب:

﴿2000﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ ”گوشت کا سالن استعمال کرنے سے بچو کہ جس طرح شراب کی عادت پڑ جاتی ہے اسی طرح اس کی بھی پڑ جاتی ہے۔“ (۱)

﴿2001﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حنظلہ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ میں اس قدر عاجزی وانکساری تھی کہ اپنی ضرورت کی اشیاء خریدنے خود بازار جاتے۔ (۲)

﴿2002﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا اَشعب بن اُمِّ حمید رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کا صدقہ تقسیم کررہے تھے۔ میں نے ان سے سوال کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے کھڑکی سے جھانک کرفرمایا: ”اے اشعب! تو ہلاک ہو، سوال مت کر۔“ (۳)

﴿2003﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا اشعب رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے سوال مت کرو۔“ (۴)

بدبودار مردار:

﴿2004﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حنظلہ بن ابی سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو خط لکھا کہ ”امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کی کچھ نصیحتیں لکھ کر بھیجئے۔“ چنانچہ، آپ نے لکھا: ”اے عمر! ان بادشاہوں کو یاد کرو جن کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں، جن کی لذّت کبھی ختم نہیں ہوتی تھی، ان کے پیٹ کبھی بھرتے نہیں تھے پھٹ

---

1 ......وفيات الاعيان، الرقم:٢٥٢، سالم بن عبدالله، ج٢، ص٢٩٠۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:١٦٣، سالم بن عبدالله بن عمر، ج٢، ص٦٥۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧٧٥، اشعب بن جبير، ج٩، ص١٤٨۔

4 ......سير اعلام النبلاء، الرقم:٥٤٣، سالم بن عبدالله، ج٥، ص٣٨٦۔

گئے، اب وہ زمین میں مَنوں مٹی تلے بدبودار مردار کی طرح ہیں کہ اگر کسی مسکین کے پہلو میں ہوتے تو اسے ان کی بدبو سے سخت اذیت پہنچتی۔'' (۱)

﴿2005﴾...... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عقبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللّٰہ بن عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن یا رات کے وقت جب بھی کسی قبر کے پاس سے گزرتے تو سلام ضرور کرتے (۲)، یوں کہتے: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم!'' میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اسی طرح کہتے تھے۔'' (۳)

سیِّدُنا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والدِ ماجد اور جلیل القدر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے کثیر احادیث روایت کی ہیں، چند درج ذیل ہیں:

قابلِ رشک لوگ:

﴿2006﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم اپنے والد حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حسد نہیں مگر دو پر: (۱)......وہ شخص جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید کا علم عطا فرمایا اور وہ رات دن اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ (۲)......وہ شخص جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور وہ رات دن اس سے صدقہ کرتا ہے۔'' (۴) (۵)

---

1 ......وفیات الاعیان، الرقم:۲۵۲، سالم بن عبداللّٰہ، ج۲، ص۲۹۰تا۲۹۱۔

2 ...... **قبرستان میں سلام کرنے کا طریقہ:** اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر، الحدیث:۱۰۵۵، ج۲، ص۳۲۹)

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الجنائز، ماذکر فی التسلیم علی القبور......الخ، الحدیث:۵، ج۳، ص۲۲۱۔

4 ......صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقران......الخ، الحدیث:۸۱۵، ص۴۰۷۔

5 ...... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد سوم، صفحہ 541 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حسد سے مراد غبطہ ہے جس کو لوگ......

﴿2007﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے [1]، نہ تو اس پر ظلم کرے نہ اسے رسوا کرے، جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت میں رہے گا۔ جو مسلمان سے کوئی تکلیف دور کرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے قیامت کے دن کی تکالیف دور کرے گا۔ جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا قیامت کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔'' [2]

﴿2008﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مومن کا پیپ سے بھرا ہوا پیٹ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرا ہو [3]۔'' [4]

......رشک کہتے ہیں، جس کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے اور حسد میں یہ آرزو ہوتی ہے، اسی وجہ سے حسد مذموم ہے اور غبطہ مذموم نہیں۔ (ایک سطر بعد لکھتے ہیں:) یہی دو چیزیں غبطہ کرنے کی ہیں، کہ یہ دونوں خدا(عَزَّوَجَلَّ) کی بہت بڑی نعمتیں ہیں غبطہ ان پر کرنا چاہئے نہ کہ دوسری نعمتوں پر۔

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 551** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ''مسلمان مسلمان کا دینی واسلامی بھائی ہے یا مسلمان مسلمان کے لئے سگے بھائی کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی اہم کہ نسبی بھائی کو ماں باپ نے بھائی بنایا اور مسلمان کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھائی بنایا۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) سے رشتہ غلامی قوی ہے ماں باپ سے رشتہ نسبی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) مسلمانوں کے بھائی نہیں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) تو مثل والد کے ہیں اس لئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں بھاوج نہیں۔'' کچھ آگے فرماتے ہیں: ''خیال رہے یہاں بھائی ہونا رحمت وشفقت کے لحاظ سے ہے نہ کہ احکام کے اعتبار سے۔''

2 ......صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب لا یظلم المسلم......الخ، الحدیث:۲۴۴۲، ص۱۲۶۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 433** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ''بعض شارحین نے فرمایا کہ اس سے مراد برے اشعار ہیں، بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد کوئی خاص شخص ہے ورنہ اچھے اشعار عام مسلمانوں کے لئے برے نہیں مگر قوی یہ ہے کہ اس سے ہر اچھے برے شعر مراد ہیں مطلب یہ ہے کہ اشعار میں بہت مشغولیت کہ ہر وقت ایں ایں کرتا رہے نہ نماز کا خیال ہو نہ کسی اور عبادت کا یہ ہر حال برا ہے خواہ اچھے اشعار ہوں ایسی مشغولیت ہو یا برے اشعار ہیں دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ ہر وقت ہی روں روں کرتے رہتے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے گاتے رہتے ہیں یہ برا ہے۔'' اور **صفحہ 444** پر فرماتے ہیں: ''یا برے اشعار مراد ہیں یا اشعار کا طبیعت پر غلبہ کہ اسے گانے کے سواء کچھ سوجھے ہی نہیں۔''

4 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث:۵۷۰۸، ج۲، ص۴۱۱۔

﴿2009﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَاکِم حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص محض رضائے الٰہی کے لئے کسی چیز کو چھوڑتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بطورِ عوض اس سے بہتر چیز عطا فرماتا ہے جو اس کے لئے دین و دنیا میں بہتر ہوتی ہے۔'' (۱)

نِسیان کے بادل:

﴿2010﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَاکِم حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: ''کبھی آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں اور ہم غائب اور کبھی ہم حاضر ہوتے ہیں اور آپ غائب۔ کیا آپ ایسے شخص کے متعلق کچھ جانتے ہیں جو حدیث بیان کرتا ہو کبھی اسے بھول جاتا ہو اور کبھی یاد آجاتی ہو؟'' امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے کہا: میں نے حضور نبیٔ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''ہر دل پر بادل چھا جاتے ہیں جس طرح چاند پر کہ جب وہ چمک رہا ہو جب اس پر بادل چھا جاتے ہیں تو تاریک ہو جاتا ہے جب چھٹ جائیں تو روشن و مُنوّر ہو جاتا ہے، اسی طرح ایک شخص حدیث بیان کرتا ہے کہ اچانک اس پر (نسیان) کے بادل چھا جاتے ہیں تو وہ بھول جاتا ہے پھر اچانک بادل چھٹ جاتے ہیں تو اسے یاد آجاتی ہے۔'' (۲)

رونے والی آنکھیں مانگو!

﴿2011﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ھَطَّالَتَیْنِ تَشْفِیَانِ الْقَلْبَ بِذَرْفِ الدَّمْعِ مِنْ خَشْیَتِكَ قَبْلَ اَنْ یَّکُوْنَ الدَّمْعُ دَمًا وَّالْاَضْرَاسُ جَمْرًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے رونے والی آنکھیں عطا فرما جو خوب رو رو کر دل کو شفا بخشیں قبل اس کے کہ آنسو خون اور داڑھیں انگارا بن جائیں۔'' (۳)

---

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۹٤٥، بکار بن محمد، ج۱۰، ص۳۷٤۔

❷......المعجم الاوسط، الحدیث: ۵۲۲۰، ج٤، ص٦۳، بتغیرقلیل۔

❸......تاریخ مدینه دمشق، الرقم:۱۰۲٤، ثابت بن سرج، الحدیث:۲۷۳۰، ج۱۱، ص۱۲۰۔

﴿2012﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا کہ ایک شخص قریب سے گزرا، کسی نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں محض رضائے الٰہی کے لئے اس شخص سے محبت کرتا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''کیا اس کا نام جانتے ہو؟'' عرض کی: ''نہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''اس سے نام پوچھو۔'' چنانچہ، پوچھنے پر اس نے اپنا نام بتایا اور کہا: ''تم رضائے الٰہی کے لئے مجھ سے محبت کرتے ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت کرے۔'' اس نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ساری گفتگو عرض کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(جنت) واجب ہوگئی۔'' (۱)

سب سے بُرے لوگ:

﴿2013﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں سب سے بُرے مُجاہِرین ہیں۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجاہرین کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''جو رات میں گناہوں کا اِرتکاب کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی پردہ پوشی فرمائے لیکن صبح کے وقت لوگوں سے بیان کرتے پھریں کہ گُزشتہ رات ہم نے فلاں فلاں گناہ کیا۔'' چنانچہ، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پردہ (ستاری) کو پھاڑ دیتے ہیں۔'' (۲)

جنّتی پودے:

﴿2014﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم حضرتِ سیِّدُ نا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام مجھے حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس سے لے کر گزرے تو انہوں نے پوچھا: ''اے جبرائیل! تمہارے ساتھ کون ہے؟'' عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔'' آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے

---

1 ......سنن ابی داود، کتاب الادب، باب اخبار الرجل......الخ، الحدیث:۵۱۲۵، ج۴، ص۴۲۹، بتغیر۔

2 ......المعجم الصغیر، الحدیث:۶۳۳، ج۱، ص۲۲۷، بتغیر۔

مجھ سے کہا: ''اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنی امت کوحکم دیجئے کہ جنت میں کثرت سے پودے لگائیں کیونکہ جنّت کی زمین وسیع اور مٹی پاکیزہ ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: ''جنت کے پودے کیا ہیں؟'' کہا: ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہ (پڑھنا جنت کے پودے ہیں)۔'' (۱)

حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللّٰہ بن شِخِّیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔آپ نہایت عبادت گزار، صابروشاکر، نفس کو ذلیل ورسوا کرنے اور عَلَی الْاِعْلَان ذِکْرُاللّٰہ کرنے والے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: اطاعت واعمال پر ہمیشگی اختیار کرنے اور کم و بے وُقعت چیز بھی ایثار کردینے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2015﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے سے فرمایا: ''جب بھی کسی نے میری تعریف کی تو میرا نفس میری نظر میں مزید حقیر ہوگیا۔'' (۲)

اہل جنّت کی صفات:

﴿2016﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو قرآن مجید میں غور وفکر کرتا اور اپنے عمل کا اہل جنت کے عمل سے تقابل کرتا ہوں تو ان کے اعمال مجھے بڑے نظر آتے ہیں (ان کی صفات یوں بیان کی گئی ہیں) کہ وہ رات میں کم سویا کرتے، رات اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں گزارتے، وہ فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں سجود اور قیام میں گزارتے ہیں۔ میں خود کو ان میں نہ پاکر اپنے نفس کو اس آیت مقدسہ پر پیش کرتا ہوں:

مَاسَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ (پ۲۹، المدثر:۴۲) ترجمۂ کنزالایمان: تمہیں کیابات دوزخ میں لے گئی۔

تو خود کو جھوٹوں میں سے پاتا ہوں۔'' پھر لوگوں کو درجِ ذیل آیتِ مبارکہ تلاوت کرنے کی نصیحت کرتے:

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث ابى ايوب الانصارى، الحديث: ۲۳۶۱۱، ج۹، ص۱۴۱۔

2 ......كتاب الزهد لابن مبارك فى نسخته زائدا، باب فى الذب عن عرض المومن، الحديث: ۲۱۳، ص۶۱۔

وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا (پ۱۱، التوبۃ:۱۰۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر (اقراری) ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا برا۔

پھر فرماتے: ''اے دوستو! مجھے امید ہے کہ میں اور تم انہیں میں سے ہوں۔'' (1)

﴿2017﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غَیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کریں کہ اپنے خوف سے ہمیں ہلاک کر دے تو ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں اور مجھے یقین ہے کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ اس کے علاوہ (یعنی ہم کوتاہی و زیادتی کرنے والے ہیں پھر) بھی ہم سے راضی ہو جاتا ہے۔'' (2)

میں مٹی ہو جاؤں:

﴿2018﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غَیلان بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''اگر رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی میرے پاس آئے اور مجھے جنت یا جہنّم میں داخل ہونے یا مٹی ہو جانے کا اختیار دے تو میں مٹی ہو جانے کو اختیار کروں گا۔'' (3)

اگر دو نفس ہوتے:

﴿2019﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر میرے دو نفس ہوتے تو ایک دوسرے سے مقدّم ہوتا، اگر ایک بھلائی پر آمادہ ہوتا تو میں دوسرے کو بیچ دیتا وگرنہ روکے رکھتا لیکن میرا ایک ہی نفس ہے نہیں معلوم کہ وہ کس چیز پر آمادہ ہے، بھلائی پر یا برائی پر؟'' (4)

دل، عمل اور نیت کی اصلاح:

﴿2020﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ

1 ......شعب الایمان، باب فی معالجۃ......الخ، الحدیث:۷۶۶، ج۵، ص ۴۳۲۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث:۱۳۲۹، ص ۲۵۱، بتغیر قلیل۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث:۱۳۲۰، ص ۲۵۰۔

4 ......المنصف لابن ابی شبیۃ، کتاب الزھد، باب مطرف بن الشخیر، الحدیث:۷، ج۸، ص ۲۴۵۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''دل کی اصلاح عمل کی اصلاح پر اور عمل کی اصلاح نیت کی اصلاح پر موقوف ہے۔'' (1)

پانی کے ایک گھونٹ کے برابر بھی نہیں:

﴿2021﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد باہلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زہیر بانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو کہتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ اپنے بیٹے کے انتقال پر زلفوں میں کنگھی اور عمدہ جوڑا زیب تن کئے ہوئے محلے میں نکلے، کسی نے عرض کی: ''آپ کو یہ حالت زیبا نہیں کیونکہ آپ کا بیٹا فوت ہوا ہے۔'' فرمایا: ''کیا تم مجھے یہ حکم دیتے ہو کہ میں محض مصیبت کا ہو کر رہ جاؤں، بخدا! اگر دنیا و مَافِیْھَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) میری ملک ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ سب ایک گھونٹ پانی کے وعدے پر مجھ سے لے لے تو میں اس تمام کو پانی کے ایک گھونٹ کے ہم پلہ بھی نہیں سمجھتا چہ جائیکہ نمازوں، ہدایت اور رحمت کا اس سے تقابل کیا جائے۔'' (2)

﴿2022﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر ساری دنیا میری ملک ہو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت پلائے جانے والے ایک گھونٹ کے عوض مجھ سے لے لے تو میں سمجھوں گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ساری دنیا کی اچھی قیمت عطا فرما دی۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب:

﴿2023﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بندوں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب ترین وہ صابر و شاکر بندہ ہے کہ اگر مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر کرے اور نعمت مُیَسَّر ہو تو شکر کرے۔'' (3)

﴿2024﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن ابی حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو کہتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ اُون کا لباس پہن کر مساکین کی صحبت میں بیٹھتے، اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا تو فرمایا: ''میرے والد بڑے سخت تھے، میں یہ پسند کرتا ہوں کہ

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:۱۳۲۳، ص۲۵۱۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبدالله، ج۵۸، ص۳۱۹۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبدالله، ج۵۸، ص۳۱۶۔

اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی وانکساری کروں تاکہ میرا مہربان رب عَزَّوَجَلَّ میرے والد کے ساتھ مہربانی والا معاملہ فرمائے۔'' (۱)

﴿2025﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حمید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''میں اس چیز میں غور وفکر کرتا ہوں جس میں سراسر بھلائی ہو نہ تو اس میں کوئی شر ہو اور نہ ہی آفت کیونکہ میں نے آفت میں مبتلا کسی شخص کو چھٹکارا ملنے کے بعد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر گزار نہیں پایا۔'' (۲)

اس سے زیادہ پسند یہ ہے......!

﴿2026﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے کسی مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ عافیت میں ہوں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاؤں۔'' (۳)

﴿2027﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابواَشعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے رات بھر عبادت کرنے اور صبح غرور میں مبتلا ہونے سے زیادہ پسند ہے کہ میں رات سو کر گزاروں اور صبح اس پر شرمندہ ہوں۔'' (۴)

﴿2028﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر قیامت کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے یوں سوال کرے کہ ''اے مطرف! کیا تو نے یہ عمل نہیں کیا؟'' تو اس کا مجھے نام لے کر پکارنا زیادہ پسند ہے۔'' (۵)

﴿2029﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر میں کسی معاملے میں قسم اٹھا لوں تو امید ہے کہ اس میں پورا اتروں گا حالانکہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جو اپنے اور رب عَزَّوَجَلَّ کے درمیان معاملات میں کوتاہی کا مُرتکِب نہ ہوتا ہو۔''

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۵٦، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۵۸، ص۲۹٦۔

2 ......المرجع السابق، ص۳۱۷، بتغیر قلیل۔ 3 ......المرجع السابق۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث:۱۳۴۲، ص۲۵۳۔

5 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۵٦، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۵۸، ص۳۱۵، بتغیر۔

﴿2030﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیتِ طیبہ:

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ﴿۵۵﴾ (پ۲۳، الصفت:۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی آگ میں دیکھا۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''جہنمیوں کو دیکھا کہ ان کی کھوپڑیاں اُبل رہی ہیں اور آگ نے ان کی رونق وہیئت تبدیل کردی ہے۔'' (۱)

پتھر کی مانند:

﴿2031﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''انسان پتھر کی مانند ہے کہ اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس میں بھلائی رکھ دے تو وہ اس میں پائی جاتی ہے۔'' پھر یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی:

وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴿۴۰﴾ (پ۱۸، النور:۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جسے اللّٰہ نور نہ دے اس کے لئے کہیں نور نہیں۔

پھر فرمایا: ''یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو جنّت میں داخل ہوجائیں اور چاہیں تو جہنّم میں داخل ہوجائیں پھر تین بار قسم اٹھائی اور فرمایا: کوئی بندہ رضائے الٰہی کے بغیر کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔'' (۲)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، بندہ اور شیطان:

﴿2032﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حمید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں بندے کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور شیطان کے درمیان پڑا پاتا ہوں اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے شیطان سے بچالے تو وہ نجات پاجاتا ہے اور اگر چھوڑ دے تو شیطان اسے لے جاتا ہے۔'' (۳)

1 ......تفسیر الطبری، پ۲۳، سورۃ الصفت، تحت الآیۃ:۵۵، الحدیث:۲۹۳۹۲، ج۱۰، ص۴۹۲، باختصار۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۵٦، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۵۸، ص۳۰۸۔

3 ......الزھد لابن مبارک، باب الاعتبار والتفکر، الحدیث:۲۹۸، ص۱۰۰۔

﴿2033﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر میرا دل نکال کر بائیں ہاتھ میں رکھ دیا جائے اور نیکی دائیں ہاتھ میں رکھ دی جائے تو میں اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ رضائے الٰہی کے بغیر نیکی میں سے کچھ اپنے دل میں داخل کرلوں۔'' (۱)

''تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا'' نہ کہو!

﴿2034﴾...... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابی ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کسی شخص کو یہ زیبا نہیں کہ خود کو کنوئیں میں گرادے اور کہے میری تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا بلکہ اسے چاہئے کہ ڈرے، کوشش کرے اور بچے پھر بھی اگر کوئی مصیبت پہنچے تو یقین رکھے کہ تقدیر میں ہونے کی وجہ سے لاحق ہوئی ہے۔'' (۲)

﴿2035﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ اور حضرتِ سیِّدُنا بُدَیْل عقیلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کو تقدیر کے سپرد نہیں کیا البتہ لوگ تقدیر ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔'' (۳)

نفس کا عیب:

﴿2036﴾......(الف) حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر نَہْشَلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نفس کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ لوگوں کے سامنے اس کی تعریف میں مبالغہ کیا جائے گویا کہ تو لوگوں کے سامنے اس کی تعریف وزینت چاہتا ہے جبکہ یہ چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں نفس کا عیب ہے۔'' (۴)

﴿2036﴾......(ب) حضرتِ سیِّدُنا معلّٰی بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کچھ لوگ جنتی نعمتوں کے متعلق گفتگو کر رہے تھے آپ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۵۸، ص ۳۱۰۔

2 ......تذکرۃ الحفاظ للذھبی، الطبقۃ الثانیۃ، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۱، ص ۵۲۔

3 ......الجامع لمعمر بن راشد علی ھامش المصنف لعبد الرزاق، باب القدر، الحدیث:۲۰۲۵۸، ج۱۰، ص ۱۵۲۔

4 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۵۸، ص ۳۰۱۔

کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیونکہ میرے اور جنت کے درمیان جہنم کا تذکرہ حائل ہے۔'' (1)

﴿2037﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا غَیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا: ''(غفلت کا یہ عالم ہے کہ) گویا دلوں کا ہمارے ساتھ کوئی تعلُّق نہیں اور گویا اس حدیث (کہ کتنی وعیدیں ایسی ہیں جو کانوں کو پھاڑ دیتی ہیں) میں ہمارے علاوہ کوئی اور مراد لیا جا رہا ہے۔'' (2)

شکاری اور شکار:

﴿2038﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: ''اگر کوئی شخص شکار کو دیکھے جبکہ شکار اسے نہ دیکھ رہا ہو اور شکاری آہستہ آہستہ اسے پکڑنے کے لئے آگے بڑھے تو کیا وہ اسے پکڑ نہ لے گا؟'' لوگوں نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''بے شک شیطان ہمیں دیکھ رہا ہے جبکہ ہم اسے نہیں دیکھ رہے، اس وجہ سے وہ ہمیں اپنے جال میں پھنسا لیتا ہے۔'' (3)

ایمان کے بعد افضل چیز:

﴿2039﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو علاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بندے کو ایمان کی دولت کے بعد عقل سے افضل کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔'' (4)

﴿2040﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا غیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''لوگوں کی عقلیں ان کے زمانے کے مطابق ہوتی ہیں۔'' (5)

ناس اور نسناس:

﴿2041﴾ ...... حضرتِ سیِّدُ نا غیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللّٰہ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث: ١٣٢١، ص ٢٥١۔

2 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث: ٢، ج ٨، ص ٢٤٥۔

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث: ١٩، ج ٨، ص ٢٤٦۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم: ٤٩٢، مطرف بن عبدالله، ج ٣، ص ١٤٩۔

5 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث: ١١، ج ٨، ص ٢٤٦۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''علما ہی ناس (انسان) کہلانے کے حق دار ہیں بقیہ سب نسناس (یعنی روایت کرنے والے اور جن سے روایت کی جاتی ہے) ہیں اور کچھ لوگوں کو میں دیکھتا ہوں جو دوسروں کے پانی (علم) میں غوطہ زن ہیں (جیسا کہ ہم اور ہماری مثل لوگ)۔'' (۱)

﴾2042﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا غیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''یہ نہ کہو: اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ بلکہ یہ کہو: قَالَ اللّٰہُ۔'' ایک مرتبہ فرمایا: ''بندہ دو مرتبہ جھوٹ بولتا ہے یوں کہ بعض اوقات اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا ہے یہ کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: کچھ نہیں، کچھ نہیں۔ کیا کچھ بھی نہیں ہے؟'' (۲)

﴾2043﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن سُوَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ نگاہِ قدرت تیری وجہ سے ٹھنڈی ہو کیونکہ نگاہِ قدرت کسی کی وجہ سے ٹھنڈی نہیں ہوتی بلکہ یوں کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ سے تیرے چاہنے والوں کی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔'' (۳)

﴾2044-45﴿ ...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت مبارکہ:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ (پ۲۲، فاطر: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے: یہ قُرّاء کے حق میں نازل ہوئی ہے۔'' (۴)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب مطرف بن الشخیر، الحدیث: ۱۰، ج۸، ص۲٤٦۔

2 ......الموسوعة للامام ابن ابی دنیا، کتاب الصف، باب مانهی ان یتکلم به، الحدیث: ۳۷۲، ج۷، ص۲۲٦۔

3 ......النهایة فی غریب الحدیث والاثر، باب النون مع العین، ج۵، ص۱۸٦۔

4 ......الزهد لابن مبارك، باب ماجاء فی ذم التنعم، الحدیث: ۷۹٤، ص۲۷٤۔

﴿2046﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بے شک موت نے اہل نعمت کی نعمتوں میں فساد برپا کردیا ہے، لہٰذا تم ایسی نعمتوں کے طالب بنو جن میں موت نہ ہو۔'' (1)

خوف اور امید:

﴿2047﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم اکثر حضرت سیِّدُ نا زید بن صُوحان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے پاس جاتے، وہ کہا کرتے تھے: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! (ایک دوسرے کی) تکریم کرو اور اچھے سلوک سے پیش آؤ کیونکہ بارگاہِ الٰہی تک رسائی کا ذریعہ دو خصلتیں یعنی خوف اور امید ہیں۔'' ایک دن میں ان کے پاس آیا تو لوگوں کو ایک معاہدہ لکھتے دیکھا، اس کا مضمون کچھ یوں تھا: ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا رب، حضرت سیِّدُ نا محمد مصطفٰے، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے نبی اور قرآن ہمارا امام و راہ نما ہے تو جس نے ہمارا ساتھ دیا ہم بھی اس کا ساتھ دیں گے لیکن جس نے ہماری مخالفت کی تو ہمارا ہاتھ اس کی گردن پر ہوگا اور ہم اس کے مخالف ہوں گے۔'' حضرت سیِّدُ نا زید بن صُوحان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن یہ معاہدہ لوگوں میں سے ایک ایک کے سامنے پیش کرتے، لوگ کہتے: ''اے فلاں! کیا تو نے اقرار کیا۔'' حتی کہ مجھ تک پہنچے۔ پوچھا: ''اے لڑکے! کیا تم نے بھی اقرار کیا؟'' میں نے کہا: ''نہیں۔'' حضرت سیِّدُ نا زید بن صُوحان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے کہا: ''لڑکے کے معاملہ میں جلد بازی سے کام نہ لو۔'' پھر کہا: ''تم کیا کہتے ہو؟'' میں نے کہا: ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید میں مجھ سے وعدہ لیا ہے، لہٰذا میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کئے ہوئے عہد کے علاوہ کوئی نیا عہد ہرگز نہیں کرسکتا۔'' چنانچہ، لوگوں نے معاہدے سے رجوع کرلیا یہاں تک کہ ایک بھی اقرار کرنے والا باقی نہ رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''آپ کتنے لوگ تھے؟'' فرمایا: ''تقریباً 30 تھے۔''

حضرتِ سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی فتنہ بپا ہوتا تو حضرتِ سیِّدُ نا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو اس سے دور رہنے کی تلقین کرتے اور خود بھی دور رہتے جبکہ حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث: ۱۳۳۹، ص ۲۵۳۔

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لوگوں کو تو فتنہ سے دور رہنے کی تلقین کرتے لیکن خود دور نہ ہوتے۔ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ''حضرتِ حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مثال اس شخص کی سی ہے جو لوگوں کو تو سیلاب سے ڈراتا ہے لیکن خود اس کی راہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔'' (۱)

﴿2048-49﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''فتنہ لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے نہیں بلکہ یہ مومن کو اس کے دین سے برگشتہ کرنے کے لئے وقوع پذیر ہوتا ہے۔'' مزید فرماتے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ فرمائے کہ تو نے فلاں کو کیوں قتل کیا اس سے زیادہ محبوب مجھے یہ ہے کہ وہ کہے: تو نے فلاں کو کیوں قتل نہ کیا۔''

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ:

﴿2050﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللّٰہ بن شخّیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب بندے کا ظاہر و باطن یکساں ہو جاتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔ بروز قیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مخلوق کے درمیان ضرور عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائے گا حتی کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کو بھی بدلہ دلوائے گا۔'' (۲)

﴿2051﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو تیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر جُمُعہ کی رات دیہات کی طرف جاتے، رات کی تاریکی میں کبھی کبھار ان کے کوڑے سے نور کی روشنی ظاہر ہوتی۔ چنانچہ، ایک بار رات کے وقت نکلے قبرستان پہنچے تو گھوڑا کھڑا کر کے آرام کی غرض سے کچھ دیر کے لئے سر جھکا لیا۔ فرماتے ہیں: میں نے ہر صاحبِ قبر کو اپنی قبر پر بیٹھے دیکھا جب انہوں نے مجھے دیکھا تو بولے: ''یہ مطرف ہیں جو جمعہ کو تشریف لاتے ہیں۔'' فرماتے ہیں: ''میں نے کہا کیا عالَمِ بَرزَخ میں بھی جمعہ کا دن پہچانا جاتا ہے؟'' کہا: ''ہاں! بلکہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ پرندے اس دن کیا کہتے ہیں؟'' میں نے پوچھا: ''پرندے کیا کہتے ہیں؟'' کہا: ''کہتے ہیں:

---

(۱) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبدالله، ج٥٨، ص٣١٣تا٣١٤۔

(۲) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:١٣٢٧، ص٢٥١، باختصار۔

الزهد للامام وكيع بن الجراح، باب كتاب اهل الخير......الخ، الحديث:٥٢٦، الجزء الاول(ب)، ص٨٤٨۔

اچھے دن کا سلام ہو، سلام ہو۔" (۱)

جھٹلانے والا زیادہ جھوٹا ہوتا ہے:

﴿2052﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کا ایک رفیق اندھیری رات میں سفر پر نکلے اچانک ان کے کوڑے سے روشنی نمودار ہوئی۔ رفیق نے کہا: "اگر ہم یہ بات لوگوں کو بتائیں تو وہ ہمیں جھٹلائیں گے۔" حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "جھٹلانے والا زیادہ جھوٹا ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو جھٹلاتا ہے۔" (۲)

﴿2053﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غُیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر دیہات کی طرف جایا کرتے تھے، ایک بار اپنے بھتیجے کے ہمراہ واپس لوٹ رہے تھے کہ اچانک ان کے کوڑے سے تسبیح کی آواز سنائی دی، بھتیجے نے عرض کی: "اگر ہم نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو وہ ہمیں جھٹلائیں گے۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "جھٹلانے والا لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹا ہوتا ہے۔" (۳)

﴿2054﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ "ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی عبادت گاہ سے لوٹ رہے تھے کہ رات کے اندھیرے میں آپ کا کوڑا روشن ہوگیا۔" (۴)

برتن بھی تسبیح کرتے:

﴿2055﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن مُغِیْرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ "حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب گھر میں داخل ہوتے تو گھر کے برتن بھی ان کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرتے۔" (۵)

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:۱۳۷۷، ص۲۵۷۔

2 ......الجامع لمعمر بن راشد على هامش المصنف لعبد الرزاق، باب مايعجل لاهل اليقين من الآيات، الحديث:۲۰۷۱۰، ج۱۰، ص۲۵۵۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبدالله، ج۵۸، ص۳۲۱۔

4 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث:۱۴، ج۸، ص۲۴۶۔

5 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:۱۳۴۷، ص۲۵۳۔

نیک شخص کی دعا:

﴿2056﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حُمید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اوران کی قوم کے ایک شخص کے درمیان کچھ ناچاقی تھی۔ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے کہا: ''اگر تو جھوٹا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے موت دے دے۔'' وہ اسی وقت گرا اور فوت ہوگیا۔ چنانچہ، اس کے اہل خانہ بصرہ کے گورنر زیاد کے پاس شکایت لے کر گئے، زیاد نے پوچھا: ''کیا انہوں نے اسے کوئی چیز ماری ہے؟ کیا اسے چھوا ہے؟'' کہا: ''نہیں۔'' زیاد نے کہا: ''یہ نیک شخص کی دعا ہے جو تقدیرِ الٰہی کے موافق ہوگئی۔'' (1)

﴿2057﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا بشر بن کثیر اُسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جنگل و بیابان میں پڑاؤ کیا اور عبادت کے لئے خط کھینچ کر عصا چہرے کے سامنے نَصب کر کے مصروفِ عبادت ہوگئے، میں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا کُتا بار بار سامنے سے گزرتا آپ پھر بھی نماز میں مصروف رہے، آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسے شکار سے محروم کر دے۔'' حضرتِ سیِّدُنا بشر بن کثیر اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''میں اس کتے کے بارے میں اتنا جانتا ہوں کہ شکار اس کی دَسترس میں ہوتا ہے لیکن وہ پھر بھی اسے پکڑ نہ پاتا۔'' (2)

سورۂ حم السَّجدہ کی برکت:

﴿2058﴾ ...... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عمرو فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اور ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوئے اس وقت ان پر بے ہوشی طاری تھی، انہوں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نور کی تین شعائیں بلند ہو رہی ہیں، ایک سر، دوسری درمیان اور تیسری پاؤں کی جانب سے۔ یہ دیکھ کر ہم گھبرا گئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب کچھ افاقہ ہوا تو ہم

(1) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبداللّٰه، ج٥٨، ص٣٢٣۔

(2) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبداللّٰه، ج٥٨، ص٣٢٥۔

نے پوچھا: ''کیسے ہیں؟'' فرمایا: ''اچھا ہوں۔'' ہم نے عرض کی: ''ہم نے ایک چیز دیکھی ہے جس نے ہمیں خوفزدہ کر دیا ہے۔'' پوچھا: ''کیا دیکھا؟'' عرض کی: ''ہم نے آپ کے سر، درمیان اور پاؤں سے نور کی شعائیں بلند ہوتی دیکھی ہیں۔'' پوچھا: ''کیا واقعی تم نے دیکھی ہیں؟'' عرض کی: ''جی ہاں!'' حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''یہ سورۂ حٰمٓ السَّجدہ کی تلاوت کی بَرَکت ہے۔ اس کی 30 آیتیں ہیں۔ ابتدائی 10 آیتیں سر کی جانب سے، درمیانی درمیان سے اور آخری پاؤں کی جانب سے بلند ہوتی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہ میری شفاعت بھی کرے گی، یہ اس سورت کا ثواب ہے جو میری حفاظت کرتا ہے۔'' (1)

دعا کی بَرَکت سے رہائی:

﴿2059﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غَیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے حضرت سیِّدُنا مُوَرِّق عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو قید کر دیا، حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے کہا: ''میں دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہنا۔'' چنانچہ، ہم نے آپ کی دعا پر آمین کہا۔ عشا کے وقت جب حجاج کا دربار لگا تو لوگ داخل ہوئے حضرت سیِّدُنا مُوَرِّق عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے والد بھی داخل ہونے والوں میں تھے۔ حجاج نے چوکیدار سے کہا: ''جیل جاؤ اور اس بوڑھے شخص کا بیٹا اس کے حوالے کر دو۔'' حضرتِ سیِّدُنا خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ''حجاج نے اس کے علاوہ کسی سے کوئی بات نہ کی۔'' (2)

سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دعائیں:

﴿61-2060﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوغیلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر یہ دعا مانگتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ السُّلْطَانِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَجْرِیْ بِهٖ اَقْلَامُهُمْ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقُوْلَ بِحَقٍّ اَطْلُبُ بِهٖ غَيْرَ طَاعَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَتَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِشَیْءٍ يَّشِيْنُنِیْ عِنْدَكَ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْتَعِيْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ مَعَاصِيْكَ عَلٰى ضُرٍّ نَزَلَ بِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ تَجْعَلَنِیْ عِبْرَةً لِّاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَحَدًا اَسْعَدُ بِمَا عَمَّلْتَهٗ مِنِّیْ، اَللّٰھُمَّ لَا تُخْزِنِیْ فَاِنَّكَ بِیْ عَالِمٌ اَللّٰھُمَّ لَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّكَ عَلَیَّ قَادِرٌ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں بادشاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا

1...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۴۵۶، مطرف بن عبداللہ، ج۵۸، ص ۳۳۴۔

2...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۴۵۶، مطرف بن عبداللہ، ج۵۸، ص ۳۲۴۔

ہوں اور اس شر سے جس پر بادشاہوں کے قلم چلیں اور ایسی بات سے جس کی وجہ سے تیرے علاوہ کسی کی اطاعت کروں اور پناہ مانگتا ہوں کہ لوگوں کے سامنے ایسی چیز سے مزین ہوں جو مجھے تیری بارگاہ میں عیب دار بنادے اور آنے والی مصیبت میں کسی چیز سے مدد لے کر تیری نافرمانی میں مبتلا ہونے سے بھی پناہ مانگتا ہوں، نیز میں پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے مخلوق کے لئے نشانِ عبرت بنادے اور اس سے کہ تو کسی کو مجھ سے زیادہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے رسوا مت کرنا بے شک تو میرے بارے میں خوب جانتا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قادر ہے۔'' (۱)

﴿2062﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا مانگا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تُبْتُ اِلَیْکَ مِنْہُ ثُمَّ عُدْتُّ اِلَیْہِ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا جَعَلْتُہٗ لَکَ عَلٰی نَفْسِیْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ بِھَا وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا زَعَمْتُ اِنِّیْ اَرَدْتُّ بِہٖ وَجْھَکَ فَخَالَطَ قَلْبِیْ فِیْہِ مَا قَدْ عَلِمْتُ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں ہر اس خطا سے جس سے توبہ کرنے کے بعد پھر اس کا مرتکب ہوا اور اس بات سے جسے تیری رضا کی خاطر خود پر لازم کیا پھر اسے پورا نہ کرسکا اور اس کام سے جسے صرف تیری رضا کی نیت سے کیا پھر اس میں کوئی اور نیت شامل ہوگئی۔'' (۲)

﴿2063﴾...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا مانگتے: ''اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنَّا فَاِنْ لَمْ تَرْضَ عَنَّا فَاعْفُ عَنَّا فَاِنَّ الْمَوْلٰی قَدْ یَعْفُوْ عَنْ عَبْدِہٖ وَھُوَ عَنْہُ غَیْرُ رَاضٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم سے راضی ہوجا، اگر راضی نہیں تو ہمیں معاف فرمادے کیونکہ بعض اوقات آقا غلام کو معاف کردیتا ہے حالانکہ وہ اس سے راضی نہیں ہوتا۔'' (۳)

﴿2064﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ صَلَاۃً، اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ صِیَامًا، اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ حَسَنَۃً یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری نمازیں اور روزے قبول فرما اور میرے لئے نیکیاں لکھ دے۔'' پھر فرماتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر رہے۔'' (۴)

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبداللّٰہ، ج٥٨، ص٣٢٦، "عملتہ" بدلہ "علمتہ"۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبداللّٰہ، ج٥٨، ص٣٢٧۔

3 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم:٤٩٢، مطرف بن عبداللّٰہ، ج٣، ص١٥٠۔

4 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبداللّٰہ، ج٥٨، ص٣٢٦۔

دین کا اہم جز:

﴿2065﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے اس عظیم الشان اَمْر (یعنی دین) میں غور وفکر کیا کہ یہ کس ذات کی طرف سے ہے؟ تو مجھ پر عیاں ہوا کہ یہ مِنْ جانبِ اللہ ہے، پھر سوچا اس کا خاتمہ کس پر ہوگا؟ تو ظاہر ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر، پھر اس کے اہم جز پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا اہم جز دعا ہے۔'' (١)

﴿2066﴾...... حضرتِ سیِّدُنا شکیر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب تم کسی مریض کی تیمارداری کے لئے جاؤ تو ہو سکے تو اس سے اپنے لئے دعا کرواؤ کیونکہ مریض کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔'' (٢)

﴿2067﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر مومن کے خوف اور امید کا وزن کیا جائے تو دونوں ہم وزن ہوں گے، کوئی ایک دوسرے سے زیادہ نہیں ہوگا۔'' (٣)

خیر خواہ اور دھوکے باز:

﴿2068﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے فِرِشتوں کو بندوں کا سب سے زیادہ خیر خواہ جبکہ بندوں کے لئے سب سے زیادہ دھوکے باز شیاطین کو پایا۔'' (٤)

سب سے بُرا عمل:

﴿2069﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب مطرف بن الشخیر، الحدیث: ٢٠، ج٨، ص٢٤٧۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم: ٤٩٢، مطرف بن عبداللہ، ج٣، ص١٥٠۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث: ١٣٢٥، ص٢٥١۔

4 ......تفسیر عبد الرزاق، پ٢٤، سورة المؤمن، الآیة: ٧، الحدیث: ٢٦٥٧، ج٣، ص١٤٠۔

تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''سب سے برا عمل وہ ہے جو آخرت سے متعلق ہو لیکن اس سے دنیا طلب کی جائے۔'' (1)

﴿2070﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے عرض کی: ''میں بوڑھی بیوہ سے بھی زیادہ جماعت کا محتاج ہوں کیونکہ میں جماعت میں تو اپنا قبلہ اور جہت پہچان لیتا ہوں لیکن جماعت سے علیحدگی میں معاملہ مجھ پر مُشْتَبہ ہو جاتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''تم جب تک ڈرتے رہو گے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں کفایت کرتا رہے گا۔'' (2)

﴿2071﴾...... حضرت سیِّدُنا غیلان علیہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''بوڑھی بیوہ جتنا اپنے دامن پر بیٹھنے (یعنی اسے داغ دار ہونے سے بچانے) کی محتاج ہے میں اس سے بھی زیادہ جماعت کا محتاج ہوں۔'' (3)

شانِ الٰہی کی تعظیم کا درس:

﴿2072﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان اس سے بلند ہے کہ اس کا ذکر کسی کتے یا گدھے کے پاس کیا جائے، تم میں کوئی اپنے کتے یا بکری کو کہتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے رسوا کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے ساتھ بُرا معاملہ کرے۔'' (4)

علم عمل سے افضل ہے:

﴿2073﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مطرف رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کثرت سے عبادت میں مشغول ہوئے تو ان کے والد حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''اے بیٹے! علم حاصل کرنا عمل (یعنی عبادت) سے افضل ہے۔ برائی دو نیکیوں کے درمیان ہوتی ہے۔ دو

1 ...... صفة الصفوة، الرقم:٤٩٢، مطرف بن عبدالله، ج٣، ص١٥٠۔

2 ...... الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٣٠٢٧، مطرف بن عبدالله بن الشخير، ج٧، ص١٠٤، باختصار۔

3 ...... المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث:٢٣، ج٨، ص٢٤٧۔

4 ...... المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب مطرف بن الشخير، الحديث:٢١، ج٨، ص٢٤٧۔

چیزوں میں سے بُری حَقْحَقَہ[1] ہے۔'' [2]

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''درست ہے کہ برائی دونیکیوں کے درمیان ہوتی ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ نیکی دو برائیوں کے درمیان ہے یعنی حد سے نہ بڑھنے اور کوتاہی کو ترک کرنے میں۔''

﴿2074﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابوتیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان میں افضل جلد باز ہوگا جبکہ آج کل افضل وہ ہے جو بردبار اور اچھی طرح غور وفکر کرنے والا ہے۔'' [3]

﴿2075﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب سَخْتِیَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''اگر دین میں مجھ پر سختی آئے تو یہ اس سے زیادہ ہے کہ میں کسی ایسے شخص کے پاس جاؤں جس کے پاس ایک لاکھ تلواریں ہوں اور اس سے ایسی بات کہوں جس پر وہ مجھے قتل کر دے۔''

﴿2076﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے مروی ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیٹا کہیں گم ہوگیا آپ نے جبہ پہنا اور ہاتھ میں عصا لے کر فرمایا: ''میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے مِسْکِیْنی اپناتا ہوں تاکہ وہ مجھ پر رحم فرمائے اور میرا بیٹا مجھے واپس لوٹا دے۔'' [4]

تقسیم الٰہی پر راضی رہو!

﴿2077﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بخدا! اگر ہماری یہ مجلس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سابق تقدیر کے مطابق ہے تو جو گزرا وہ ہمارے لئے

1...... حَقْحَقَہ: کا معنی ہے کہ چلنے کی مزید استطاعت نہ رہنا یا جانور پر اس کی استطاعت سے زیادہ بوجھ لاد دینا۔ مراد یہ ہے کہ عبادت میں میانہ روی اختیار کی جائے اور نفس کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالا جائے۔ (فیض القدیر، تحت الحدیث:۵۷۰۸، ج۴، ص۵۰۷، ملخصًا)

2......شعب الایمان، باب فی الصیام، الحدیث:۳۸۸۸، ج۳، ص۴۰۲۔

3......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبد اللہ، ج۵۸، ص۳۱۱۔

4......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۵۶، مطرف بن عبد اللہ، ج۵۸، ص۳۲۵۔

بہت اچھا ہے۔اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی تقسیم کے مطابق ہمیں عطا فرمایا ہے تو ہمارے لئے بہت اچھی تقسیم کی۔''(1)

﴿2078﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غُیلان بن جریر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''اگر میں اپنی تعریف کروں تو یقیناً مجھے لوگوں سے بُغض رکھنا پڑے گا۔''(2)

﴿2079﴾...... حضرتِ سیِّدُنا غیلان بن جریر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرمایا کرتے تھے: ''لوگوں کے مُتعلّق بدگمانی سے بچو۔''(3)

جانوروں پر رُحم باعثِ رحمت ہے:

﴿2080﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''بے شک (بروزِ قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک چڑیا پر رحم کرنے کے سبب بندۂ مومن پر رحم فرمائے گا۔'' ایک مرتبہ ایک سرخ رنگ کا پرندہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے ہاتھ لگا تو فرمایا: ''آج میں تجھے تیرے بچوں پر صدقہ کروں گا۔'' چنانچہ، اسے آزاد کر دیا۔(4)

حقیقی موت:

﴿2081﴾...... حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوبکر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنے ایک بھائی سے فرمایا: ''اے ابوفلاں! اگر تمہیں مجھ سے کوئی حاجت ہو تو اس کے متعلق بات نہ کرنا بلکہ کسی رُقعہ میں لکھ کر میری طرف بھیج دینا کیونکہ میں تیرے چہرے پر سُوال کی ذلت دیکھنا ناپسند کرتا ہوں۔ پھر کسی شاعر کے یہ اشعار پڑھے:

لَاتَحْسَبَنَّ الْمَوْتَ مَوْتَ الْبَلٰی ۔۔۔ اِنَّمَا الْمَوْتُ سُوَالُ الرِّجَال

کِلَاهُمَا مَوْتٌ وَلٰکِنْ ذَا ۔۔۔ اَشَدُّ مِنْ ذَاكَ لِذُلِّ السُّوَال

---

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:١٣٢٢، ص٢٥١۔

(2)......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٣٠٢٧، مطرف بن عبدالله بن الشخير، ج٧، ص١٠٥۔

(3)......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:١٣٥٤، ص٢٥٤۔

(4)......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧٤٥٦، مطرف بن عبدالله، ج٥٨، ص٣٢٨۔

ترجمہ:(۱)......آزمائش کی موت کو موت ہرگز نہ سمجھو بلکہ موت حقیقت میں مردوں کا سوال کرنا ہے۔

(۲)......دونوں ایک ہی طرح کی موتیں ہیں لیکن سوال کی ذلت کی وجہ سے موت آزمائش کی موت سے زیادہ شدید ہے۔

اسی طرح ایک اور شاعر کا قول ہے:

مَا اعْتَاضَ بَاذِلُ وَجْهِهٖ بِسُوَالِهٖ عِوَضًا وَاِنْ نَالَ الْغِنٰی بِسُوَال

وَاِذَا السُّوَالُ مَعَ النَّوَالِ وَزَنْتَهٗ رَجَحَ السُّوَالُ وَخَفَّ كُلُّ نَوَال

فَاِذَا ابْتُلِيْتَ بِبَذْلِ وَجْهِكَ سَائِلًا فَابْذِلْهُ لِلْمُكَرَّمِ الْمُفْضَال

ترجمہ:(۱)......وہ سوال کے ذریعے خود کو رسوا کر کے عوض نہیں چاہتا اگرچہ سوال کر کے وہ مالدار ہو جائے۔

(۲)......اور اگر تو سوال وعطا کا وزن کرے گا تو سوال بھاری ہو گا جبکہ عطا ہلکی۔

(۳)......اگر مجبوراً کبھی تجھے سوال کی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے تو خود کو کسی بڑے بخشش وفضل کرنے والے کے سامنے ہی پیش کرنا۔ (۱)

﴿2082﴾...... حضرتِ سیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ''میں نے اس غفلت کو جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مخلوق میں سے صدِّیقین کے دلوں میں ڈالا ہے رحمت پایا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی کے سبب مخلوق پر رحم فرماتا ہے اور اگر ان کے دلوں میں ان کی معرفت کے مطابق خوف ڈال دیتا تو مخلوق کی زندگی خوش گوار نہ ہوتی۔'' (۲)

سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَرْوی اَحادیث

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابونُعَیْم احمد بن عبداللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کی اپنے والد حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن شِخِّیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کردہ چند احادیث:

﴿2083﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن شخیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ادا فرما

(1)......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۷۴۵٦، مطرف بن عبداللّٰہ، ج۵۸، ص۳۲۹تا۳۳۰۔

(2)......شعب الایمان، باب فی الرجاء من اللّٰہ، الحدیث:۱۰٦۱، ج۲، ص۲٤۔

رہے تھے اور رونے کی وجہ سے سینۂ مبارکہ سے ہانڈی کے جوش مارنے کی طرح آواز آرہی تھی۔'' (۱)

ابنِ آدم کا حقیقی مال:

﴿2084﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن شِخِّیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورۂ تکاثر تلاوت فرمارہے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا: ''ابن آدم کہتا ہے میرا مال۔ اے ابن آدم حقیقتاً تیرا مال تو وہ ہے جو تو کھا کر فنا کردے یا صدقہ کرکے آگے بڑھادے یا پہن کر گلا دے۔'' (۲)

﴿2085﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں ایک شخص کے متعلق ذکر کیا گیا کہ وہ ہمیشہ روزے رکھتا ہے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا(۳)۔'' (۴)

ننانوے بلائیں:

﴿2086﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن شِخِّیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انسان اس طرح بنایا گیا ہے کہ اس کے آس پاس 99 بلائیں ہیں اگر ان سب بلاؤں سے بچ گیا تو بڑھاپے میں پڑے گا حتی کہ مرجائے۔'' (۵)

---

1 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث مطرف بن عبداللّٰہ، الحدیث: ۱۶۳۱۲، ج۵، ص۴۹۹۔

2 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث مطرف بن عبداللّٰہ، الحدیث: ۱۶۳۰۶، ج۵، ص۴۹۸۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 183** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ایسا شخص ہمیشہ دن میں کھانے سے محروم رہا اور روزوں کا ثواب بھی نہ پاسکا، کیونکہ سال میں پانچ دن روزے منع تھے، اور وہ ان دنوں میں بھی روزے رکھ گیا، گنہگار ہوا، یا یہ حکم اس کے متعلق ہے جو ہمیشہ روزوں پر قادر نہ ہو، بہت مشقت اٹھا کر اور نفس کو ہلاکت میں ڈال کر روزے رکھے اور ان روزوں کی وجہ سے حق والوں کے حقوق ادا نہ کرسکے۔

4 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث مطرف بن عبداللّٰہ، الحدیث ۱۶۳۲۰، ج۵، ص۵۰۰۔

5 ...... سنن الترمذی، کتاب القدر، الحدیث: ۲۱۵۷، ج۴، ص۶۰۔

﴿2087﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیْفہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''علم کو عبادت پر فضیلت دینا مجھے زیادہ محبوب ہے اور تمہارا بہترین عمل پرہیزگاری ہے۔'' (۱)

حضرت سیِّدُنا یزید بن عبداللّٰہ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی ابوالعلاء حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللہ بن شِخِّیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو کثرتِ عبادت میں مشہور تھے۔ ان کا کلام اگرچہ کم ہے لیکن پھر بھی مذکور ہے۔ آپ سے منقول بعض باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کی: ''کیا ہم اپنی مسجد کی چھت دُرُست نہ کرلیں؟'' فرمایا: ''اپنے دلوں کی اصلاح کرو یہ تمہیں مسجد کی درستی سے کفایت کرے گا۔''

جہنَّمی وہ ہے......!

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''بے شک جہنمی وہ ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف کسی مَخْفِی گناہ سے باز نہ رکھے۔''

﴿2088﴾...... حضرتِ سیِّدُنا بدیل بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''مجھے کسی مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ عافیت میں ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاؤں۔'' جبکہ ان کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا ابوالعلاء یزید بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان (یعنی عافیت ومصیبت) میں سے جو بھی میرے حق میں بہتر ہو اس کا میرے لئے جلد فیصلہ فرمادے۔'' (۲)

---

1 ......المستدرك، كتاب العلم، باب فضل العلم احب......الخ، الحديث: ۳۲۰، ج۱، ص۲۸۳۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم: ۴۹۹، يزيد بن عبدالله، ج۳، ص۱۵۵۔

عافیت کے ساتھ شکر اور مصیبت پر صبر:

﴿2089﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناعمرو بن سکن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُ ناسفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھا کہ اہل بغداد میں سے ایک شخص نے کھڑے ہوکران سے کہا: اے ابومحمد! مجھے بتایئے کہ حضرتِ سیِّدُ نامُطَرِّف بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان کہ ''مجھے کسی مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ عافیت میں ہوں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاؤں۔'' آپ کو زیادہ پسند ہے یا ان کے بھائی حضرت سیِّدُ ناابوالعلاء یزید بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ فرمان کہ ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو تو میرے لئے پسند فرماتا ہے میں بھی اپنے نفس کے لئے وہی پسند کرتا ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُ ناسفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ دیر خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا: ''حضرت سیِّدُ نامطرف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول مجھے زیادہ پسند ہے۔'' اس شخص نے کہا: ''وہ کیوں حالانکہ ان کے بھائی نے اپنے لئے وہی پسند کیا جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے پسند کیا؟'' فرمایا: ''میں نے قرآن مجید کی تلاوت کی تو حضرتِ سیِّدُ ناسلیمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عافیت سے موصوف پایا۔ چنانچہ، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی صِفَت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّہٗۤ اَوَّابٌ ﴿ؕ۳۰﴾ (پ۲۳، ص:۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا۔

اور حضرتِ سیِّدُ نااَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آزمائش سے موصوف پایا ان کی صفت بیان کرتے ہوئے بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّہٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ (پ۲۳، ص:۴۴) ترجمۂ کنزالایمان: کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔

چنانچہ، دونوں صِفَتیں برابر ہوئیں کہ حضرتِ سیِّدُ ناسلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو عافیت نصیب ہوئی جبکہ حضرتِ سیِّدُ ناایوب عَلَیْہِ السَّلَام کو آزمائش وتکالیف کا سامنا کرنا پڑا لہٰذا میں نے شکر کو صبر کے قائم مقام پایا۔ جب دونوں حالتیں برابر ہوئیں تو عافیت کے ساتھ شکر ادا کرنا مجھے مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ پسند ہے۔'' (1)

﴿2090﴾...... حضرتِ سیِّدُ ناثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک مجلس میں حضرت سیِّدُ ناحسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی موجودگی میں حضرت سیِّدُ نایزید بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: ''کچھ ارشاد

(1)...... تہذیب الکمال، الرقم:۲۴۱۳، سفیان بن عیینۃ، ج۱۱، ص۱۹۳۔

فرمائیے۔"فرمایا:"میں یہاں کلام کروں؟(یہ امتحان گاہ ہے یہاں زیادہ گفتگو نقصان کا باعث ہے)۔"پھر کلام کی احتیاطوں اوراس کے انجام کے بارے میں کچھ بیان فرمایا۔حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں:"مجھے اس بات سے بڑا تعجب ہوا۔" (۱)

سیِّدُنا یزید بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

موت کے وقت سورۂ اِخلاص پڑھنے کی فضیلت:

﴿2091﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"جس شخص نے مرضُ الموت میں سورۂ اِخلاص کی تلاوت کی وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ اور قبر کے دبانے سے امن میں رہے گا۔نیز قیامت کے دن فرشتے اسے اپنے پروں پر اٹھا کر پُلِ صراط عُبُور کروا کر جنت کی طرف جائیں گے۔" (۲)

﴿2092﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو رزق کے معاملے میں آزماتا ہے تاکہ دیکھے کہ وہ کیا عمل کرتا ہے اگر تقسیمِ الٰہی پر راضی رہے تو اس کے رزق میں بَرَکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر راضی نہ ہو تو برکت سے محروم رہتا ہے۔" (۳)

حضرت سیِّدُنا صفوان بن مُحَرِّز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز مازنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔آپ کا شمار بھی کثرت سے عبادت کرنے، خوب گریہ وزاری کرنے، تنہائی پسند اور کثرت سے دعا کرنے والوں میں ہوتا ہے۔

---

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٥٦٠، یزید بن عبداللّٰہ بن الشخیر، ج٥، ص٤٠٧۔

2 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ٥٧٨٥، ج٤، ص٢٢٢۔

3 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ٨٣٦٢، ج٦، ص١٦١، دون قولہ الرزق۔

﴿2093﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب میں اپنے اہل خانہ کے پاس جاتا ہوں تو وہ میرے سامنے روٹی رکھتے ہیں، میں کھا کر بھوک ختم کر لیتا ہوں۔ (پھر فرمایا:) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اہل دنیا کی طرف سے دنیا کو بُرا بدلہ دے۔'' (۱)

﴿2094﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن رباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز مازنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے:

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴿۲۲۷﴾ (پ۱۹، الشعراء:۲۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

تو اس قدر روتے میں سمجھتا کہ ان کا سینہ پھٹ گیا ہے۔'' (۲)

پُرتاثیر گفتگو:

﴿2095﴾ ...... حضرت سیِّدُنا غُیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا صفوان بن مُحرِز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجمع میں بیٹھ کر باہم گفتگو کرتے اور رِقت کی طرف ان کا کوئی دھیان نہ ہوتا۔ پھر لوگ ان کی خدمت میں عرض کرتے: اے صفوان! اپنے اصحاب کے سامنے حدیث بیان کرو۔ چنانچہ، آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے تو لوگوں پر اس قدر رِقت طاری ہو جاتی کہ ان کی آنکھوں سے ایسے آنسو بہنا شروع ہو جاتے گویا مشکیزوں کے منہ کھول دیئے گئے ہوں۔'' (۳)

عبادت کی برکت:

﴿2096﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبیداللّٰہ بن زیاد نے حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے کو گرفتار کر لیا۔ آپ نے لوگوں سے اس کی رہائی کے بارے میں بات کی لیکن عبیداللّٰہ بن زیاد نے کسی کی بات نہ مانی، جب کوئی صورت نظر نہ آئی تو آپ مصلے پر کھڑے ہوئے اور عبادت میں مصروف ہو گئے، اسی دوران کچھ دیر کے لئے آنکھ لگ گئی، خواب میں ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ ''اے صفوان! اٹھ اور

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۴۹۳، صفوان بن محرز المازني، ج۳، ص۱۵۱۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب ماقالوا فی البكاء من خشیة الله، الحدیث:۱۷، ج۸، ص۲۹۸۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام صفوان بن محرز، الحدیث:۲، ج۸، ص۲۴۹۔

قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی حاجت طلب کر۔'' چنانچہ، آپ نے اٹھ کر وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا مانگی۔ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ رات کے کسی حصے میں عبیدُاللہ بن زیاد حضرت سیِّدُ نا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حاجت سے آگاہ ہوا تو کہا: ''حضرت سیِّدُ نا صفوان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے کو میرے پاس لاؤ۔'' چنانچہ، کارندوں نے اسے ابن زیاد کے سامنے پیش کر دیا، اس نے پوچھا: ''کیا تم ہی حضرت سیِّدُ نا صفوان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے ہو؟'' کہا: ''ہاں!'' چنانچہ، ابن زیاد نے اسے رہا کر دیا۔ حضرت سیِّدُ نا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ذرا برابر بھی خبر نہ ہوئی حتی کہ دروازے پر دستک ہوئی، آپ نے پوچھا: ''کون؟'' جواب دیا: ''میں فلاں ہوں، رات کے کسی حصہ میں ابن زیاد میرے معاملہ سے آگاہ ہوا تو اس کے کارندے روشنی لے کر میرے پاس آئے قید خانے کا دروازہ کھولا اور مجھے اس کے پاس لے گئے۔ لہٰذا اس نے بغیر کسی ضمانت کے مجھے رہا کر دیا۔'' [1]

سیِّدُ نا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کا خوفِ خدا:

﴾2097﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُ نا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے توبہ واِستغفار کے لئے ایک دن خاص طور پر مقرّر کر رکھا تھا، اس دن آپ خوب آہ وزاری کرتے اور بار بار کہتے: ''آہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب (میں اس سے پناہ مانگتا ہوں) قبل اس کے کہ پناہ کا دروازہ بند کر دیا جائے۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُ نا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دن اپنے حلقۂ درس میں اس کا تذکرہ کیا اور اس قدر روئے کہ حالت غیر ہوگئی پھر وہاں سے تشریف لے گئے۔ [2]

﴾2098﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا ربیع بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت سیِّدُ نا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ نفس وخواہش کا پیروکار ایک شخص آیا، اس نے کوئی بات کی تو آپ نے فرمایا: ''اے نوجوان! کیا میں تمہاری ایک خاص آیت کی طرف راہ نمائی نہ کروں جس کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو خاص کیا ہے۔'' پھر یہ آیتِ مُقدَّسہ تلاوت فرمائی:

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، حديث العلاء بن زياد، الحديث: ١٤٣٧، ص ٢٦٧۔

2 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام داود عليه السلام، الحديث: ١٢، ج٨، ص ١١٦۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والوتم اپنی فکر رکھوتمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جوگمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔ (1)

(پ۷، المائدۃ:۱۰۵)

﴿2099﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه اور دیگر لوگوں کو مسجد میں قریب قریب بیٹھے محوِ گفتگو دیکھا، اچانک لوگ باہم جھگڑنے لگے، آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھے اور فرمایا: ''تم سب تو لڑائی کے عیب میں مبتلا ہو۔'' (2)

﴿2100﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا جھونپڑا بانس سے بنا ہوا تھا، اس میں لگا ایک شہتیر ٹوٹ گیا۔ عرض کی گئی: ''اسے صحیح کیوں نہیں کر لیتے؟'' فرمایا: ''اسے یونہی رہنے دو کیونکہ عنقریب مجھے بھی موت سے ہمکنار ہونا ہے۔'' (3)

سیِّدُنا صفوان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں جن میں سے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر، حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری، حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن اور حضرت سیِّدُنا حکیم بن حزام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں۔

بندۂ مومن کی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سرگوشی:

﴿2101﴾...... حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بیتُ اللہ کا طواف کر رہے تھے، کچھ لوگ آپ کے گرد جمع ہو کر عرض گزار ہوئے: ''اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے (اللہ عَزَّوَجَلَّ اور بندے کی) سرگوشی کے متعلق پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو کیا ارشاد فرماتے سنا؟'' فرمایا: میں نے آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کو

1 ......تفسیر الطبری، پ۷، سورۃ المائدۃ، تحت الآیۃ:۱۰۵، الحدیث:۱۲۸۷۰، ج۵، ص۹۸۔

2 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، الحدیث:۱۲۶، ج۷، ص۹۴۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام صفوان بن محرز، الحدیث:۴، ج۸، ص۲۴۹۔

اپنا قُرب عطا فرمائے گا گویا وہ بکری کا بچہ ہے۔اسے اپنے سایۂ رحمت سے ڈھانپ لے گا (پھر اس کے گناہ اسے بتائے گا) بندہ اِقرار کرتے ہوئے عرض گزار ہوگا: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں جانتا ہوں۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کی اور آج تجھے بخشش و مغفرت سے نوازتا ہوں۔'' اسے نیکیوں سے پر نامۂ اعمال عطا کیا جائے گا جبکہ کفار و منافقین کو تمام مخلوق کے سامنے آواز دی جائے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رب عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھا۔سنو! ظالموں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے۔

حضرت سیِّدُنا سعید و حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمَا فرماتے ہیں: ''(بروزِ قیامت) تم مخلوق میں سے کسی کو ایسا نہیں پاؤ گے کہ جس کی رسوائی دوسروں سے پوشیدہ ہو (سوائے اس کے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہو)۔'' (1)

﴿2102﴾...... حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے بنو تمیم! خوشخبری قبول کرو۔'' عرض کی: ''ہم نے قبول کی، ہم نے قبول کی، ہمیں اس چیز (یعنی دنیا) کی ابتدا کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا تھی؟'' ارشاد فرمایا: ''ہر چیز سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بابرکت ذات تھی، اس کا عرش پانی پر تھا، اس نے لوحِ محفوظ میں ہر چیز لکھی۔'' حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: ''پھر میرے پاس ایک شخص آیا اور بولا اے عمران اپنی اونٹنی پکڑو وہ بھاگ گئی ہے۔ چنانچہ، میں وہاں سے نکلا دیکھا تو وہ بہت دور نکل چکی تھی، میں اس کے پیچھے پیچھے چل دیا پھر مجھے معلوم نہیں کہ میرے بعد کیا ہوا؟'' (2)

﴿2103﴾...... حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''میں ہر اس چیز سے بری الذمہ ہوں جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم بری ہیں۔ بے شک رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہر اس شخص سے بری ہیں جو (مصیبت کے وقت) سر منڈائے، چیخ و پکار کرے اور کپڑے پھاڑے۔'' (3)

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبدالله بن عمر، الحديث:۵۸۲۹، ج۲، ص۴۳۲۔

2 ......صحيح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قول الله......الخ، الحديث:۳۱۹۱، ج۲، ص۳۷۴۔
صحيح البخاری، کتاب التوحيد، باب و کان عرشه علی الماء، الحديث:۷۴۱۸، ج۴، ص۵۴۵۔

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث ابی موسیٰ الاشعری، الحديث:۱۹۷۵۰، ج۷، ص۱۷۱۔

دور ونزدیک کے سننے والے وہ کان:

﴿2104﴾...... حضرت سیِّدُنا صفوان بن محرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حکیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانثار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے، اچانک ارشاد فرمایا: ''جو کچھ میں سنتا ہوں کیا تم بھی سنتے ہو؟'' عرض کی: ''ہم تو کچھ نہیں سن رہے۔'' ارشاد فرمایا: ''میں آسمان کے چرچرانے کی آواز سن رہا ہوں اور اس کا چرچرانا بجا ہے کیونکہ آسمان میں بالشت بھر جگہ بھی خالی نہیں کہ جہاں کوئی فِرِشتہ سجدہ یا قیام کی حالت میں نہ ہو۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رفیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ عظیمُ الشّان احوال کے مالک اور پوشیدہ طور پر کثرت سے نیک اعمال کرنے والے تھے۔ آپ کی وصیتوں میں سے ہے کہ آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت واتباع کرنے اور بدعت وغیرہ سے دور رہنے کی تاکید فرماتے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: تقسیمِ الٰہی پر راضی رہنے اور نعمتوں کے معاملے میں سخاوت سے کام لینے کا نام تصوُّف ہے۔

گھر والوں کو بھی خبر نہ ہوئی:

﴿2105﴾...... حضرت سیِّدُنا خالد بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے کتابت سیکھی اور قرآن مجید پڑھا جبکہ میرے گھر والوں کو محسوس تک نہ ہوا اور نہ ہی کبھی میرے کپڑوں پر سیاہی کے اثرات دیکھے گئے۔'' (2)

مسلمانوں کا اندازِ ملاقات:

﴿2106﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوخالدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۱۲۲، ج۳، ص۲۰۱۔

(2) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۲۱۸۹، رفیع بن مھران، ج۱۸، ص۱۷۴۔

تعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ ”سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو بندہ اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح دے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔“ نیز یہ بھی فرماتے سنا کہ ”ایک مرتبہ عبدالکریم ابواُمَیَّہ اُون کا لباس پہنے مجھ سے ملاقات کے لئے آیا میں نے کہا: تو راہبوں کی سی حالت میں ہے جبکہ مسلمان جب ایک دوسرے سے ملاقات کے لئے جاتے ہیں تو خوب آراستہ ہوکر اچھی حالت میں جاتے ہیں۔“ (1)

﴿2107﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ”حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں جب چار سے زیادہ آدمی بیٹھ جاتے تو آپ (شُہرت کے خوف سے) فوراً اُٹھ کھڑے ہوتے۔“ (2)

محبوب اور ناپسندیدہ:

﴿2108﴾...... حضرت سیِّدُنا انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں اطاعتِ الٰہی والے کام کرتا ہوں اس لئے اس سے محبت کرتا ہوں جو اطاعت بجالائے اور میں گناہوں سے بچتا ہوں اس لئے گناہوں کے مرتکِب کو ناپسند رکھتا ہوں، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو گنہگاروں کو عذاب دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔“ (3)

﴿2109﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ دونعمتوں میں سے کونسی افضل ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھے قبول اسلام کی توفیق عطا فرمانا یا نفس وخواہش کے پیروکاروں سے عافیت بخشنا۔“ (4)

بغض وعداوت کا باعث:

﴿2110-11﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”دین اسلام کو اچھی طرح سیکھو، جب اسے اچھی طرح سیکھ لو تو اس سے اعراض نہ کرنا۔ صراطِ مستقیم پر چلنا تم پر

---

1 ......الزهد للامام وكيع بن الجراح، باب فضل عمل السر، الحديث: ٢٤٧، الجزء الاول(ب)، ص ٥١٣، باختصار۔
الادب المفرد، باب من زار قوما فطعم عندهم، الحديث: ٢٥١، ص ١٠٨۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٢١٨٩، رفيع بن مهران، ج ١٨، ص ١٨٣۔

3 ......المرجع السابق، ص ١٨٥۔ 4 ......المرجع السابق، ص ١٧٩۔

لازم ہے کہ بے شک وہی اسلام ہے اس راہ سے دائیں بائیں نہ ہونا، نیز اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے طریقے کو مضبوطی سے تھام لو قبل اس کے کہ لوگ اپنے صاحب کو قتل کریں اور وہ کام کریں جو انہوں نے 15 سال پہلے (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کر کے) کیا تھا۔ نیز خواہشات و تَفْرِقہ سے بچو کہ یہ بُغض و عداوت کا باعث ہیں۔''

حضرت سیّدنا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت حضرت سیّدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے سامنے بیان کی تو آپ نے فرمایا: ''یقیناً انہوں نے تمہیں اچھی نصیحت کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہوں نے سچ فرمایا۔'' (۱)

﴿2112﴾...... حضرت سیّدنا ابو خُلْدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے 60 یا 70 سال سے اپنا سیدھا ہاتھ شرمگاہ پر نہیں لگایا۔'' (۲)

﴿2113﴾...... حضرت سیّدنا ابو خلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مابین جنگ جیسا عظیم سانحہ رونما ہوا میں اس وقت جوان تھا۔ چنانچہ، میں نے تیاری کی اور اسلحہ اٹھا کر لوگوں کے پاس آیا تو دیکھا کہ دو صفیں باہم مقابلہ کے لئے کھڑی ہیں، حد نگاہ تک لوگ ہی لوگ نظر آرہے تھے، لہٰذا میں نے یہ آیت طیبہ تلاوت کی:

وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا (پ۵، النساء:۹۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے۔

اور لوگوں کو وہیں چھوڑ کر فوراً لوٹ آیا۔'' (۳)

شکر و استغفار کی نعمت:

﴿2114﴾...... حضرت سیّدنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۲۱۸۹، رفیع بن مهران، ج۱۸، ص ۱۷۰۔

2 ......المرجع السابق، ص ۱۸۳۔ 3 ......المرجع السابق، ص ۱۸۲۔

نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ بندہ دو نعمتوں کے درمیان ہلاک نہیں ہوگا ایک وہ نعمت کہ جس کے ملنے پر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتا ہے دوسرا وہ گناہ کہ جس سے وہ توبہ کرلیتا ہے۔'' (۱)

اٹھارہ ہزار عالَم:

﴿2115﴾...... حضرت سیِّدُنا انس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝۳۶ (پ۲۵، الجاثیة:۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''عالَم جن و اِنس کے علاوہ زمین پر فِرِشتوں کے 18 ہزار عالَم ہیں۔ زمین کے چار کنارے ہیں اور ہر کنارہ چار ہزار عالموں پر مشتمل ہے اور 500 عالَم ایسے ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محض اپنی عبادت کے لئے تخلیق فرمایا ہے۔'' (۲)

خوش نصیب مریض:

﴿2116﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْحَاكِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: ہم 50 سال سے بیان کرتے آئے ہیں کہ جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ (فرشتوں) سے ارشاد فرماتا ہے: ''میرے بندے کے وہ اعمال لکھتے رہو جنہیں وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا حتی کہ میں اس کی روح قبض کرلوں یا اسے صحت عطا کروں۔'' پھر فرمایا: ہم 50 سال سے بیان کرتے آئے ہیں کہ اعمال بارگاہِ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ پس ہر وہ عمل جو رضائے الٰہی کی نیت سے ہو اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے: ''یہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔'' اور جو غیر کے لئے ہو اس کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے: ''اس کا ثواب اسی سے لو جس کے لئے یہ عمل کیا ہے۔'' (۳)

---

(1)......شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث:۴۵۱۳، ج۴، ص۱۲۲۔

(2)......الدر المنثور، پ۱، سورۃ الفاتحۃ، تحت الآیۃ:۱، ج۱، ص۳۴، بتغیر قلیل۔

(3)......شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل للّٰہ عزوجل، الحدیث:۶۸۳۸، ج۵، ص۳۳۶، بتقدم و تاخر۔

حفظِ قرآن کا آسان طریقہ:

﴿2117﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوخلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''قرآن مجید کو پانچ، پانچ آیات کر کے سیکھو کیونکہ یہ حفظ کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ بے شک حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام پانچ، پانچ آیات لے کر تشریف لاتے تھے۔'' (۱)

علم پر اجرت نہ لو!

﴿2118﴾...... حضرت سیِّدُنا ربیع بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ (پ۱، البقرۃ:۴۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''اپنے علم پر اُجرت مت لو کیونکہ علما، حکماء اور حلماء کا اجر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر ہے، وہ اپنا اجر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس پائیں گے۔ تورات میں لکھا ہے کہ اے ابن آدم! جس طرح تو نے بغیر کسی معاوضہ کے علم حاصل کیا اسی طرح لوگوں کو بھی بغیر معاوضہ کے علم سکھا۔'' (۲)

نماز ایک پیمانہ ہے:

﴿2119﴾...... حضرت سیِّدُنا ربیع بن اُنس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں کئی دن کا سفر طے کر کے کسی کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے جاتا ہوں تو سب سے پہلی چیز جو اس کے امور میں سے جانچتا ہوں وہ نماز ہے اگر وہ نماز کا پابند ہوتا ہے تو اس کے ہاں ٹھہر جاتا اور حدیث کی سماعت کرتا ہوں اور اگر وہ نماز کا پابند نہ ہو تو حدیث سماعت کئے بغیر لوٹ آتا ہوں کہ نماز کے علاوہ دیگر امور کو تو یہ بطریقِ اولیٰ ضائع کرتا ہوگا۔'' (۳)

---

❶......تاریخ بغداد، الرقم:۷۲۵۴، نصر بن مالك، ج۱۳، ص۲۸۸، بدون فانه احفظ لکم۔

❷......الدرالمنثور، پ۱، سورة البقرة، تحت الآية:۴۱، ج۱، ص۱۵۵۔

❸......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۲۱۸۹، رفیع بن مهران، ج۱۸، ص۱۷۶۔

علم سے محروم رہنے والے:

﴿2120﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ" دو قسم کے لوگ علم سے محروم رہتے ہیں: (۱)...... حُصُولِ علم میں حیا کرنے والا اور (۲)...... متکبر۔" (۱)

میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو:

﴿2121﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "کبھی بھی غیرُ اللہ کے لئے عمل نہ کرنا ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اسی کے سپرد کر دے گا جس کے لئے تم نے عمل کیا ہے۔" (۲)

﴿2122﴾ ...... حضرت سیِّدُنا تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ" حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ جب دن کے آخری حصہ میں ختمِ قرآن کا ارادہ کرتے تو آخری لمحات میں ختم کرتے اور جب رات کے آخری حصہ میں ختم کا ارادہ کرتے تو بھی آخری لمحات میں ختم کرتے۔" (۳)

﴿2123﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ" وراءُ النَّہر کے مقام پر سب سے پہلے اذان دینے والے حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ ہیں۔" (۴)

﴿2124﴾ ...... بَنُوثَقِیف کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ میرے پڑوسی حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ مجھ سے فرمایا کرتے تھے: "مجھ سے پوچھ پوچھ کر علم کو لکھ لیا کرو قبل اس کے کہ تم کسی اور کے پاس جاؤ تو وہاں علم نہ پاؤ۔" (۴)

﴿2125﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو خلدہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ

---

1 ......بغية الطلب فی تاريخ حلب، رفيع ابو العالية، ج٤، ص٨۔

2 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، ابو العالية، الحديث:٥، ج٨، ص٢٧٨۔

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، ابو العالية، الحديث:٤، ج٨، ص٢٧٧۔

4 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٢١٨٩، رفيع بن مهران، ج١٨، ص١٨٤۔

5 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٢١٨٩، رفيع بن مهران، ج١٨، ص١٧٨۔

کے شاگرد جب ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ انہیں مرحبا کہتے پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے:

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (پ۷، الانعام:۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے۔ (1)

﴿2126﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''دورانِ کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے میں سبقت لے جایا کرو۔''

﴿2127﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو خُلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے ارشاد فرمایا: ''خوش الحانی کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح وتقدیس بیان کیا کرو کیونکہ اس طرح کی تقدیس کی طرف زیادہ توجہ کی جاتی ہے۔''

﴿2128﴾...... حضرت سیِّدُنا معمر بن ابی عالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب آسمانوں پر اٹھایا گیا تو ان کی ملکیت میں صرف اون کا جبہ، دو موزے اور منجنیق نما کوئی چیز تھی جس سے پرندوں کا شکار کرتے تھے۔'' (2)

قرآنی تائیدات:

﴿2129﴾...... حضرت سیِّدُنا ربیع بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھا ہے کہ جو ایمان لائے گا وہ اسے ہدایت دے گا، اس کی تصدیق کتابُ اللہ سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ (پ۲۸، التغابن:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت فرمادے گا۔

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۲۱۸۹، رفیع بن مهران، ج۱۸، ص۱۸۵۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۵۵۱۸، عیسی بن المثنی الکلبی، ج۴۷، ص۴۲۱۔

جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرے وہ اسے کفایت فرمائے گا، اس بات کی تائید کتابُ اللّٰہ سے بھی ہوتی ہے۔

چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ (پ۲۸، الطلاق:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللّٰہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو قرض دے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بہتر بدل عطا فرمائے گا، اس کی تصدیق کتابُ اللّٰہ سے ہوتی ہے۔

چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ (پ۲، البقرۃ:۲۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللّٰہ کو قرض حسن دے تو اللّٰہ اس کے لئے بہت گنا بڑھا دے۔

جو عذابِ الٰہی سے پناہ چاہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے پناہ عطا فرماتا ہے۔ اس کی تائید کتابُ اللّٰہ سے بھی ہوتی ہے۔

چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا (پ٤، ال عمرٰن: ۱۰۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللّٰہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر۔

مضبوط تھامنے سے مراد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسا کرنا ہے۔ جو دعا کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اس کی تصدیق کتابُ اللّٰہ سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ (پ۲، البقرۃ:۱۸٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ [1]

﴿2130﴾...... حضرت سیِّدُنا سیار ابومنہال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابُوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وضو کرتے دیکھ کر یہ آیت مقدسہ تلاوت کی:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَ یُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ۲، البقرۃ:۲۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللّٰہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

---

[1] ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۲۱۸۹، رفیع بن مہران، ج۱۸، ص۱۸۵۔

تو فرمایا: ''پانی سے پاکی حاصل کرنے والوں کو نہیں بلکہ گناہوں سے پاک ہونے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''(1)

سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی، حضرت سیِّدُنا سُہَیل بن حَنْظَلَہ، حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿2131﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(چار رکعتی نماز) مسافر دو رکعتیں جبکہ مقیم چار رکعتیں پڑھے گا۔ میری جائے پیدائش مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ منورہ ہے۔ جب میں سفر کی نیت سے ذُوالْحُلَیْفَہ کی چڑھائی سے نکل جاتا ہوں تو واپس لوٹنے تک دو رکعت ہی پڑھتا ہوں(2)۔''(3)

حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس فرمانِ باری تعالٰی:

اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ (پ٤، ال عمرٰن:١٠٦) ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم ایمان لاکر کافر ہوئے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''کیا تم حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پشت میں پہلے اقرار کرنے کے بعد پھر کافر ہوئے۔''(4)

---

(1)...... تفسیر ابن ابی حاتم، پ١، سورة البقرة، تحت الآية: ١٢١، الحديث: ١٢٧ ٢، ج٢، ص ٤٠٣۔

(2)...... نمازِ مسافر کے تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ 739 تا 752 کا مطالعہ کیجئے!

(3)...... الكامل فی ضعفاء الرجال، رفيع بن مهران، ج٤، ص ٩٩۔

(4)...... تفسیر ابن ابی حاتم، پ١، سورة آل عمرٰن، تحت الآية: ١٠٦، الحديث: ٣٩٥٧، ج٣، ص ٧٣٠۔

نیک اعمال کا وسیلہ کام آگیا:

﴿2132﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تین آدمی سفر پر نکلے اچانک انہیں بارش نے آلیا تو انہوں نے ایک غار میں پناہ لی۔ ایک چٹان گری جس سے غار کا دہانہ بند ہو گیا[1] ﴿ تب انہوں نے آپس میں کہا کہ اپنے ان نیک اعمال کو سوچو جو رضائے الٰہی کے لئے کئے ہوں اور ان کے وسیلے سے دعا کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے کھول دے۔ چنانچہ، ایک نے عرض کی: الٰہی میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے بچے چھوٹے تھے، میں ان کے لئے جانور چراتا تھا، جب شام کو ان کے پاس آتا اور دودھ دوہتا تو اپنے ماں باپ سے ابتدا کرتا کہ انہیں بچوں سے پہلے پلاتا، مجھے ایک درخت دور لے گیا (یعنی بکریاں چرانے کے لئے دور جانا پڑا) تو لوٹنے میں دیر ہوگئی، والدین سو چکے تھے، میں نے دودھ دوہا اور دودھ سے بھرا برتن لئے ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور یہ بھی نہ چاہا کہ ان سے پہلے بچوں سے ابتدا کروں حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس بھوک سے رو رہے تھے حتی کہ صبح ہوگئی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا ہے تو اتنی کشادگی کر دے جس سے ہم آسمان دیکھ لیں۔ چنانچہ، اتنی کشادگی ہوگئی کہ آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرا بولا: میری چچا زاد بہن تھی، جس سے میں بہت محبت کرتا تھا، میں نے اس سے خواہش کی تکمیل کا اظہار کیا تو وہ 100 دینار اجرت پر رضامند ہوگئی۔ چنانچہ، میں نے محنت کی اور 100 دینار جمع کر کے اس کے پاس لے آیا جب اس کے دونوں پاؤں کے بیچ میں بیٹھا تو وہ بولی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر مہر نہ کھول (یعنی زنا نہ کر)۔ پس میں اپنے ارادے سے باز رہا، الٰہی اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کی خاطر کیا ہے تو مزید کشادگی فرما دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اور کشادگی فرما دی۔ تیسرے نے عرض کی: الٰہی میں نے چاول کے ایک پیمانے کے عوض ایک مزدور رکھا تھا، جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو کہا: مجھے میرا حق دے دو۔ میں نے اس پر اس کا حق پیش کیا۔ وہ اسے چھوڑ گیا، اس سے بے رغبتی کی، میں اس چاول کو بوتا رہا حتی کہ میں نے اس سے بیل اور چرواہے جمع کر لئے، پھر وہ میرے پاس آیا۔ بولا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر مجھے میرا حق دے دے۔ میں نے کہا: بیلوں اور چرواہوں کی طرف جا (یہ تیرا حق ہے)۔ بولا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر مجھ سے دل لگی نہ کر۔ میں نے کہا: میں تجھ سے دل لگی نہیں کرتا تو یہ بیل اور چرواہے لے لے۔ اس نے قبضہ کر لیا اور لے گیا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں نے یہ عمل محض تیری رضا کے لئے کیا ہے تو باقی ماندہ بھی کھول دے (تاکہ ہم باہر نکل سکیں) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے نکلنے کا راستہ بنا دیا ﴾۔''[2]

---

1 ...... یہ طویل روایت ہے جبکہ حلیۃ الاولیاء میں اتنی ہی مذکورہ ہے، لہٰذا ہم نے پوری روایت ذکر کر دی ہے۔

2 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۴۵۹۷، ج۳، ص ۲۸۲۔

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کا ایک سبب:

﴿2133﴾ ...... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کنکریاں مارنے کی صبح سواری پر سوار تھے کہ مجھ سے ارشاد فرمایا: ''میرے لئے کنکریاں چنو!'' میں نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں لیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ مبارک میں رکھ دیں۔ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''ہاں اسی طرح کی کنکریاں مارو اور غلو سے بچو کہ تم سے پہلی اُمتیں دین میں غُلو کرنے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئیں۔'' (1)

سخت تکلیف کے وقت کی دعا:

﴿2134﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سخت تکلیف کے وقت یہ کہتے: ''لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَااِلٰہَ اِلَّارَبُّ الْعَالَمِیْنَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ، لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ عظمت والا حلم والا ہے۔ کوئی معبود نہیں سوا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جو عالمین کا رب اور عرش کریم کا رب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں، زمین اور عرش عظیم کا رب ہے۔'' (2)

حیاتِ انبیا:

﴿2135﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وادیٔ ارزق سے گزرے تو اِستفسار فرمایا: ''یہ کون سی وادی ہے؟'' عرض کی گئی: ''وادیٔ اَزْرَق۔'' ارشاد فرمایا: ''گویا میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ کہہ رہے ہیں۔'' پھر ایک اور گھاٹی سے گزرے تو استفسار فرمایا: ''یہ کون سی گھاٹی ہے؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یہ فلاں فلاں (ھَرْشٰی) گھاٹی ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''گویا میں

---

1 ......سنن النسائی، کتاب مناسك الحج، باب التقاط الحصی، الحدیث: ۳۰۵۴، ص۴۹۶۔

2 ......صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عندالکرب، الحدیث: ۶۳۴۶-۶۳۴۵، ج۴، ص۲۰۲۔

حضرت یونس بن متی عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں، اس کی مہار کھجور کی چھال کی ہے اور آپ اونی جبہ زیب تن کئے ہوئے ہیں[1]۔'' [2]

حضرت سیِّدُنا بَکر بن عبداللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبد اللّٰہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ خیر خواہِ اُمت، پاکیزہ صفات کے حامل، ذات باری تعالیٰ پر کامل بھروسا رکھنے والے اور مخلوق سے بے پرواتھے۔

بہترین اور شریر ہونے کی علامت:

﴿2136﴾...... حضرت سیِّدُ نا معاویہ بن عبد الکریم ثقفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبد اللّٰہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو جمعہ کے دن لوگوں کے مجمع میں فرماتے سنا: ''اگر مجھ سے کہا جائے کہ اہل مسجد میں سب سے بہتر شخص کو پکڑو۔ تو میں کہوں گا کہ اس آدمی کی طرف میری راہ نمائی کرو جو عوام الناس کے لئے سب سے زیادہ خیر خواہ ہو۔ جب کہا جائے کہ وہ یہ شخص ہے۔ تو میں اسی کا ہاتھ پکڑلوں گا اور اگر کہا جائے کہ اہل مسجد میں سب سے شریر آدمی کا ہاتھ پکڑو۔ تو میں کہوں گا کہ مجھے ایسے شخص کے متعلق بتاؤ جو عوام الناس کو سب سے زیادہ دھوکا دینے والا ہو۔ اگر آسمان سے کوئی منادی ندا دے کہ تم میں سے جنّت میں صرف ایک شخص داخل نہیں ہوگا تو ہر شخص کو چاہئے کہ ڈرے کہیں وہ میں ہی نہ ہوں۔'' [3]

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرأة المناجیح، جلد7، صفحہ 589** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ یہ حج حضور سیِّدُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا آخری حج تھا۔ اس لیے آسمانوں اور زمین سے حضرات انبیاء کرام برکت حاصل کرنے کے لیے شریک ہوئے۔ حضور انور نے انہیں ملاحظہ فرمایا۔ اس واقعہ سے چند مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ حضرات انبیاء کرام بہ حیات کامل زندہ ہیں۔ ان کی موت ان کی زندگی کو فنا نہیں کرتی جیسے شہداء کا قتل ان کی زندگی فنا نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ وہ حضرات جہاں چاہیں جاتے آتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ ان کی صرف روح نہیں جاتی بلکہ جسم شریف بھی سیر کرتا ہے۔ چوتھے یہ کہ انہیں اس دنیا کی خبر رہتی ہے کہ آج کہاں کیا ہو رہا ہے۔ دیکھو حضور انور کا حج اس دنیا میں ہوا اور ان حضرات کو اس جہاں میں خبر ہوئی۔ پانچویں یہ کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور بعض حضور کے غلام ان بزرگوں کو دیکھتے ان کی آواز سنتے ہیں۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۲۷۵۶، ج ۱۲، ص ۱۲۳۔

3 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۵۸۲، بکر بن عبد اللّٰہ، ج ۵، ص ۴۳۷ تا ۴۳۸۔

﴿2137﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوبکر مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: جمعہ کے دن مسجد لوگوں سے بھری ہو اور کوئی مجھ سے کہے کہ ”ان میں سب سے برا شخص کون ہے؟“ تو میں کہنے والے سے پوچھوں گا: ”ان میں لوگوں کو سب سے زیادہ دھوکا دینے والا کون ہے؟“ جب وہ کسی ایسے شخص کی نشاندہی کرے گا تو میں کہوں گا: ”یہی ان میں سب سے بُرا ہے۔“ پھر فرمایا: ”میں ان میں سب سے بہتر کی گواہی نہیں دیتا کہ یہ کامِلُ الْاِیمان مومن ہے۔ کیونکہ پھر تو میں یہ گواہی بھی دے سکتا ہوں کہ وہ جنّتی ہے اور نہ ہی ان میں سب سے برے کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ منافق اور ایمان سے بری ہے۔ کیونکہ تب تو میں اس کے جہنّمی ہونے کی گواہی دینے والا ہوں گا۔ البتہ، مجھے ان کے نیکوکار کے گناہ میں مبتلا ہو جانے کا خوف اور گنہگار کے بارے میں توبہ کی امید ہے۔ جب مجھے ان کے نیکوکار کے بارے میں خوف ہے تو گنہگار کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اور جب میں ان کے گنہگار کے بارے میں اتنا پر امید ہوں تو نیکوکار کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے؟“ (۱)

متقی وپرہیزگار شخص کی ایک علامت:

﴿2138﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: ”کوئی شخص متقی نہیں ہو سکتا جب تک نفسانی خواہش اور غصہ کو ختم نہ کر دے۔“ (۲)

﴿2139﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن بکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ”مجھے میری بہن حضرت سیِّدَتُنا ام عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے بتایا، والد ماجد کا یہ معمول تھا کہ جونہی مسئلۂ تقدیر میں جھگڑنے والوں کی بات سنتے تو فوراً کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرتے۔“ (۳)

﴿2140﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو حُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کے مرضِ وصال میں ہم ان کی عیادت کے لئے آئے تو آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جسے اس نے تندرستی وقوت عطا فرمائی تو اس نے طاعتِ الٰہی میں زندگی گزاری اور اس پر بھی رحم فرمائے

---

1 ...... المتفق والمتفرق للخطیب البغدادی، الحدیث: ۱۶۹، ج۲، ص۶۲۔

2 ...... صفة الصفوة، الرقم: ۵۰۵، بکر بن عبداللّٰہ، ج۳، ص۱۶۶۔

3 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۵۸۲، بکر بن عبداللّٰہ، ج۵، ص۴۳۵۔

جو کمزوری کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے باز رہا۔'' (۱)

﴿2141﴾...... حضرت سیِّدُنا کَھْمَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ'' دنیا میں سے تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے جس پر تمہیں قناعت کی توفیق ملے اگرچہ مٹھی بھر کھجور، ایک گھونٹ پانی اور خیمہ کا سایہ ہو اور جب بھی دنیا کی کوئی چیز تیرے پاس آئے گی تو تیرے غم و غصہ میں اضافہ ہی ہوگا۔''

بہترین دعا:

﴿2142﴾...... حضرت سیِّدُنا مبارک بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اکثر یہ دعا مانگا کرتے: '' اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً لَّاتُعَذِّبُ بَعْدَهَا اَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا لَّا تُفْقِرُنَا بَعْدَهٗ اِلٰى اَحَدٍ سِوَاكَ اَبَدًا، تُزِيْدُنَا لَكَ بِهِمَا شُكْرًا وَّاِلَيْكَ فَاقَةً وَّفَقْرًا وَّبِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ غِنًى وَّتَعَفُّفًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے جس کے بعد تو ہمیں نہ تو دنیا میں کبھی عذاب دے اور نہ آخرت میں، ہمیں اپنے وسیع فضل سے ایسا پاکیزہ حلال رزق عطا فرما کہ جس کے بعد ہمیں اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرے ہم تیرے سوا کسی کے محتاج نہ ہوں، ہمیں شکر کی توفیق عطا فرما تاکہ فقر و فاقہ کی حالت میں ہم تجھی سے اِلتجا کریں اور تیری عنایت سے ہم تیرے سوا ہر ایک سے بے نیاز اور سوال کرنے سے بچتے رہیں۔'' (۲)

اجر وثواب کچھ نہیں گناہ ضرور ہوگا:

﴿2143﴾...... حضرت سیِّدُنا سُہَیل بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی جب کسی بوڑھے کو دیکھتے تو فرماتے: '' یہ مجھ سے بہتر ہے اور مجھ سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ ہونے کا شرف رکھتا ہے اور جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے یہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ میں اس سے زیادہ گناہوں کا مرتکب ہوا ہوں۔'' نیز یہ بھی فرمایا کرتے کہ'' خود پر ایسا کام لازم کرلو کہ اگر اسے بجالاؤ تو اجر وثواب کے حقدار ٹھہرو اور اگر عمل نہ کرسکو تو گنہگار نہ ٹھہرو اور ایسے کاموں سے بچو کہ اگر بجالاؤ تو اجر نہ پاؤ اور رہ جائے تو گنہگار رہو۔'' پوچھا گیا: '' وہ کیا

---

1 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۸۳۳، ص ۳۱۹۔

2 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۸۳۶، ص ۳۱۹۔

ہے؟'' فرمایا: ''لوگوں سے بدگمانی رکھنا کیونکہ اگر تمہارا گمان درست ثابت ہوا تمہیں اس پر اجر وثواب نہیں ملے گا لیکن اگر گمان غلط ثابت ہوا تو گنہگار ٹھہرو گے۔''(۱)

بڑا ہو یا چھوٹا مجھ سے بہتر ہے:

﴿2144﴾...... حضرت سیِّدُنا سہل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''اگر شیطان سے تمہارا آمنا سامنا ہو اور وہ کہے کہ تجھے فلاں مسلمان پر فضیلت حاصل ہے تو غور کرو اگر وہ عمر میں تم سے بڑا ہو تو کہو: یہ ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے میں مجھ سے سبقت لے گیا، لٰہذا یہ مجھ سے بہتر ہے۔ اگر چھوٹا ہو تو کہو: میرے گناہ اور خطائیں زیادہ ہیں اور میں سزا کا حق دار ہوں، لٰہذا یہ مجھ سے بہتر ہے۔ چنانچہ، مسلمانوں میں سے جسے بھی تم دیکھو گے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اسے خود سے بہتر سمجھو گے۔'' مزید فرمایا: ''اگر دیکھو کہ مسلمان تمہاری تعظیم کرتے، ادب واحترام سے پیش آتے اور اچھا سلوک کرتے ہیں تو کہو: یہ ایسی فضیلت ہے جو ان کے حصہ میں آئی۔ اگر انہیں جفا کرتے اور خود سے متنفر ہوتے دیکھو تو کہو: یہ کسی گناہ کی وجہ سے ہے جو مجھ سے صادر ہوا ہے۔''(۲)

﴿2145﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوسلمہ ثقفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''کسی کا اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے عاجزی وانکساری کرنا ان کے ہاں اس کی عظمت کی علامت ہے۔''

کسی کو حقیر نہ جانو ورنہ......!

﴿2146﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن عبدالکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک صاحب کرامت شخص تھا، جب وہ کسی منزل پر پہنچتا اور لوگوں میں چلتا تو بادل اس پر سایہ کرتا۔ ایک مرتبہ یہ صاحب کرامت کسی کے پاس سے گزرا تو اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فضل وکرم کی وجہ سے اس کی بہت عزت کی لیکن صاحب کرامت نے اسے حقیر جانا یا اس کے بارے میں کوئی

---

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٥٨٢، بکر بن عبداللّٰه، ج٥، ص٤٣٧، باختصار۔

محاسبة النفس للامام ابن ابی الدنیا، الحدیث:٨٠، ص٨٤، باختصار۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٥، بکر بن عبداللّٰه، ج٣، ص١٦٦، باختصار۔

حقیر بات کہی تو بادل کو حکم ہوا کہ اس صاحب کرامت کے سر سے ہٹ کر اس شخص کے سر پر سایہ فگن ہو جائے جس نے امرِ الٰہی کو عظیم سمجھا۔'' (١)

﴿2147-48﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حمید الطَّوِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی چار ہزار درہم کا لباس زیب تن کئے فقرا کے پاس بیٹھتے، ان سے گفتگو کرتے اور فرماتے: ''میرا ان کے ساتھ بیٹھنا انہیں خوش کرتا ہے۔'' (٢)

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ایک صفت:

﴿2149﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن ابی وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''جو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن عمدہ لباس زیب تن فرماتے وہ کم قیمت کا لباس پہننے والوں کو طعنہ نہ دیتے اور نہ ہی کم قیمت کا لباس پہننے والے عمدہ لباس پہننے والوں پر طعنہ زنی کرتے۔'' (٣)

﴿2150﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مبارک بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''میں مالداروں جیسی زندگی بسر کرتا ہوں اور فقرا کی موت مرنا چاہتا ہوں۔'' راوی کا بیان ہے کہ ''جب حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا وصال ہوا تو آپ پر کچھ قرض تھا۔'' (٤)

﴿2151﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی بیماری میں ہم ان کی تیمارداری کے لئے گئے، لوگ ان کی خدمت میں آنے جانے لگے تو آپ متعجب ہوئے اور فرمایا: ''مریض کی عیادت کی جاتی ہے ملاقات نہیں کی جاتی۔'' حضرت سیِّدُنا عَفّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کہتے: ''مریض کی عیادت کی جاتی جبکہ تندرست سے ملاقات کی جاتی ہے۔'' (٥)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٥، بكر بن عبدالله، ج٣، ص١٦٦۔

2 ......سير اعلام النبلاء، الرقم:٥٨٢، بكر بن عبدالله، ج٥، ص٤٣٦۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٨٣٧، ص٣١٩۔

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٨٣١، ص٣١٨۔

5 ......الكامل فى ضعفاء الرجال، الرقم:١٦٨٥، ابو هلال محمد بن سليم الراسبى، ج٧، ص٤٣٦۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے......!

﴿2152﴾...... حضرت سیِّدُنا حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''ماقبل امتوں میں ایک سرکش بادشاہ تھا۔ مسلمانوں نے اس کے ساتھ جہاد کیا اور بالآخر اسے گرفتار کرلیا پھر مشورہ کرنے لگے کہ اسے کیسے ماریں؟ سب اس بات پر متفق ہوئے کہ ایک بڑی دیگ کے نیچے آگ بھڑکاتے ہیں اور اسے اس وقت تک نہ ماریں گے جب تک یہ عذاب کا ذائقہ نہ چکھ لے، انہوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ چنانچہ، وہ ایک ایک کرکے اپنے معبودوں کو پکارنے لگا اور واسطے دینے لگا کہ میں تجھے پوجا تا تھا، تیرے سامنے سجدہ کرتا اور تیرا چہرہ صاف کرتا تھا، لہٰذا مجھے اس مصیبت سے بچا۔ جب اس نے دیکھا کہ یہ لاچار و بے بس معبود مجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا رہے تو اس نے سر آسمان کی طرف اٹھا کر لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور خلوص نیت سے بارگاہ الٰہی میں التجا کی تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فوراً آسمان سے بارش نازل فرمائی جس سے آگ بجھ گئی اور اس زور کی ہوا چلی کہ وہ دیگ سمیت زمین وآسمان کے درمیان اڑنے لگا، وہ مسلسل لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرتا رہا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی قوم میں لے گیا جو ایمان نہیں رکھتی تھی، انہوں نے اسے دیگ سے نکالا اور پوچھا: تیرا برا ہو تجھے کیا ہوا؟ کہا: میں فلاں قوم کا بادشاہ ہوں۔ پھر انہیں سارا واقعہ سنایا اور کہا: یہ میرا واقعہ اور میرا معاملہ ہے۔ چنانچہ، وہ سب ایمان لے آئے۔'' (۱)

مصائب وآلام کا آنا بھی باعث عافیت ہے:

﴿2153﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید الطَّوِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللّٰہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کو مصائب وآلام سے دوچار کرتا ہے تاکہ اس کی عاقبت درست ہوجائے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ عورت کو بچے کی ولادت پر صبر کرنے کی وجہ سے اجر وثواب سے نوازا جاتا ہے۔'' یا فرمایا: ''عورت کا حیض کی مشقت سے گزرنا اس کے لئے عافیت کا باعث ہے۔'' (۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۸۲۹، ص ۳۱۸۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۸۳۲، ص ۳۱۸ تا ۳۱۹، باختصار۔

حاسد اور چغلخور کا انجام:

﴿2154﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید الطَّویل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: ماقبل امتوں میں ایک بادشاہ تھا، وہ اپنے ایک دربان کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ دربان بادشاہ سے کہتا: ''بادشاہ سلامت! نیکوکار کے ساتھ اچھائی سے پیش آئیں اور برے کو چھوڑ دیں کہ اسے اس کی برائی کا بدلہ خود ہی مل جائے گا۔'' بادشاہ سے اس قدر قرب کی وجہ سے ایک شخص دربان سے حسد کرنے لگا۔ چنانچہ، اس نے بادشاہ سے دربان کی چغلی کھائی اور کہا: ''بادشاہ سلامت! اس دربان نے لوگوں میں یہ بات پھیلا دی ہے کہ آپ کے منہ سے بو آتی ہے۔'' بادشاہ نے کہا: ''مجھے اس کی حرکت کا کیسے علم ہوسکتا ہے؟'' اس نے کہا: ''اب وہ آپ کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کرے تو دیکھئے گا کہ اس نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھا ہوگا۔'' پھر چغلخور چلا گیا اور دربان کو دعوت پر بلایا اور سالن میں لہسن زیادہ ڈال دیا (جس سے دربان کے منہ سے بو آنے لگی)، اگلے دن جب دربان بادشاہ کے پاس گیا اور بادشاہ نے اسے گفتگو کے لئے قریب بلایا تو اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا (تاکہ لہسن کی بو بادشاہ کو نہ پہنچے) بادشاہ نے کہا: ''دور ہو جاؤ۔'' فوراً قلم دوات منگوائی اور مہر زدہ خط لکھ کر کہا: ''اسے فلاں کے پاس لے جاؤ اور بطور انعام ایک لاکھ وصول کرلو۔'' دربان جونہی دربار سے نکلا تو چغلخور نے اس کا استقبال کیا اور پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' کہا: ''یہ خط بادشاہ نے دیا ہے کہ فلاں کو دے آؤں (اور ایک لاکھ انعام کا وعدہ کیا ہے)۔'' چغلخور نے خط مانگا تو اس نے خط دے دیا۔ چغلخور خط لے کر مطلوبہ شخص کی طرف روانہ ہوگیا، جب مکتوب الیہ (جس کی طرف خط لکھا گیا اس) نے خط کھول کر پڑھا تو جلادوں کو بلایا، چغلخور نے کہا: ''اے قوم! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو یہ غلط حکم ہے جو مجھ پر وقوع پذیر ہورہا ہے، تم بادشاہ سے رجوع کرو۔'' بولے: ''ہمیں زیبا نہیں کہ حکم نامہ ملنے کے بعد بادشاہ سے پوچھیں کیونکہ اس میں ہے کہ جب خط لانے والا تمہارے پاس آئے تو اسے ذبح کرکے اس کی کھال میں بھوسہ بھر کر میری طرف روانہ کرو۔'' چنانچہ، انہوں نے اسے ذبح کیا اور کھال میں بھوسہ بھر کر بادشاہ کے پاس پہنچ گئے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ بڑا متعجب ہوا اور دربان کو بلا کر کہا: ''مجھے سچ سچ بتاؤ کہ اس دن جب میں نے تمہیں اپنے قریب بلایا تو تم نے اپنی ناک پر ہاتھ کیوں رکھا تھا؟'' دربان نے کہا: ''بادشاہ سلامت! اس چغلخور نے مجھے اپنے ہاں دعوت پر بلایا اور سالن میں بہت زیادہ لہسن ڈال

کر مجھے کھلا دیا جب آپ نے مجھے بلایا تو میں نے سوچا کہ آپ کولہسن کی بو محسوس نہ ہو اس لئے میں نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔" بادشاہ نے کہا: "اپنی جگہ پر لوٹ جاؤ اور وہی کہو جو کہا کرتے تھے۔" پھر اسے بہت زیادہ انعام واکرام سے نوازا۔ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم فرمائے!

﴿2155﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو حُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی عیادت کے لئے گئے، آپ قضائے حاجت کے لئے جا رہے تھے، ہم گھر میں بیٹھ گئے، قضائے حاجت کے بعد دو آدمیوں کا سہارا لئے واپس لوٹے۔ ہمیں سلام کیا پھر ہماری طرف دیکھ کر فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے پر رحم فرمائے جسے اس نے قوت وطاقت عطا فرمائی تو اس نے اطاعت الٰہی میں زندگی بسر کی اور اس پر بھی رحم فرمائے جو اپنی کمزوری کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیاء سے بچتا رہا۔" (2)

﴿2156﴾...... حضرت سیِّدُنا غالب قطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: "جو ہنستے ہوئے گناہ کرے گا وہ روتا ہوا جہنّم میں جائے گا۔" (3)

مومن کی خوشبو:

﴿2157﴾...... حضرت سیِّدُنا ابراہیم یشکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: "اے ابن آدم! تیری مِثْل کون ہو سکتا ہے؟ تیرے اور محراب کے درمیان راستہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے تو جب چاہے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو سکتا ہے، تیرے اور اس کے درمیان کوئی پردہ وترجمان حائل نہیں ہے، بے شک یہ نمکین پانی (آنسو) مومن کی خوشبو ہیں۔" (4)

میزان کا دایاں پلڑا:

﴿2158﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُجِیْب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی

---

(1)......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، ج۳، ص۲۳۳۔

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار ابی العالیۃ، الحدیث:۱۷۵۹، ص۳۰۹۔

(3)......شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، الحدیث:۷۱۵۷، ج۵، ص۴۲۹۔

(4)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار ابی العالیۃ، الحدیث:۱۷۵۲، ص۳۰۸، باختصار۔

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''آدمی کا وہ مال جو وہ اپنے اہل خانہ کی ضروریات میں صرف کرتا ہے بروزِ قیامت میزان کے دائیں پلڑے میں ہوگا اور میزان کا دایاں پلڑا جنت ہے۔''

﴿2159﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید الطّویل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی مستجاب الدعوات تھے۔'' (1)

گوشت فروش کی توبہ:

﴿2160﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن نشیط ہلالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللّٰہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ایک قصاب (گوشت فروش) اپنے کسی پڑوسی کی باندی پر عاشق ہوگیا، ایک بار آقا نے اپنی باندی کو کسی کام کے لئے قریبی بستی کی طرف بھیجا تو قصاب بھی اس کے پیچھے ہولیا اور اس سے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ باندی نے کہا: ''ایسا نہ کر میں بھی تجھ سے بہت محبت کرتی ہوں لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتی ہوں۔'' گوشت فروش نے کہا: ''تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتی ہے تو مجھے تو اس کا زیادہ خوف رکھنا چاہئے۔'' چنانچہ، اپنے ارادے سے باز آیا، فوراً توبہ کر کے لوٹ آیا۔ اسی دوران اسے پیاس نے آلیا قریب تھا کہ ہلاک ہوجاتا اچانک بنی اسرائیل کے کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا قاصد اس کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' کہا: ''سخت پیاس لگی ہے۔'' قاصد نے کہا: ''آؤ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ بادل ہم پر سایہ فگن ہوجائیں یہاں تک کہ ہم بستی میں داخل ہوجائیں۔'' قصاب نے کہا: ''میرا کوئی ایسا نیک عمل نہیں ہے جس کے وسیلے سے دعا کروں۔'' قاصد نے کہا: ''میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔'' چنانچہ، گوشت فروش نے اس کی دعا پر آمین کہی تو بادل کا ایک ٹکڑا ان پر سایہ فگن ہوگیا یہاں تک کہ وہ بستی میں پہنچ گئے، وہاں پہنچ کر قصاب اپنے گھر کی طرف چل دیا، بادل کا ٹکڑا بھی اس کے ہمراہ ہولیا۔ قاصد نے کہا: ''تم تو کہتے تھے کہ میرا کوئی نیک عمل نہیں ہے، اس لئے میں نے دعا کی اور تم نے آمین کہی، پس بادل نے ہم پر سایہ کیا اب وہ تیرے ساتھ ہو لیا، لہٰذا مجھے اپنے مُعامَلہ کے بارے میں بتاؤ'' قصاب نے سارا واقعہ سنا دیا۔ قاصد نے کہا: ''بے شک توبہ کرنے والا بارگاہِ الٰہی میں اس مرتبہ پر فائز ہوتا ہے جس پر لوگوں میں سے کوئی بھی فائز نہیں ہوتا۔'' (2)

---

(1) ......صفة الصفوة، الرقم: ۵۰۵، بكر بن عبدالله، ج۳، ص۱۶۶۔

(2) ......شعب الايمان، باب فی معالجة كل ذنب بالتوبة، الحديث: ۷۱۶۳، ج۵، ص۴۳۱۔

﴿2161﴾...... حضرت سیِّدُ نا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبداللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ ''تم بکثرت گناہوں کا ارتکاب کرتے ہو، لہٰذا توبہ بھی کثرت سے کیا کرو کیونکہ جب بندہ نامۂ اعمال میں استغفار کی کثرت پائے گا تو اسے خوشی ہوگی۔'' (1)

سیِّدُنا بکر بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک، حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر، حضرت سیِّدُ نا جابر اور حضرت سیِّدُ نا مَعْقِل بن یسار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

﴿2162﴾...... حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے دو بچوں کے ساتھ ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے دو کھجوریں دونوں بچوں کو دے دیں۔ بچے کھجور کھا کر للچائی نظروں سے ماں کی جانب دیکھنے لگے۔ عورت نے تیسری کھجور بھی دونوں میں تقسیم کردی۔ جب جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس واقعہ سے اتنا متعجب ہو رہی ہو؟ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بچوں پر رحم کی وجہ سے اس عورت پر رحم فرماتا ہے۔'' (2)

رحمتِ الٰہی کی وسعت:

﴿2163﴾...... حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبداللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تیرے گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مُعافی مانگے

(1)......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التوبة،الحدیث:۱۷۹، ج۳، ص ۴۲۱۔

(2)......الادب المفرد، باب الولدات رحیمات، الحدیث:۸۹، ص ۳۴۔

تو میں تجھے بخش دوں گا کچھ پروانہ کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر خطاؤں کے ساتھ مجھ سے ملے مگر ایسے ملے کہ کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر بخشش کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا[1]۔'' [2]

﴿2164﴾...... حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی اور حضرت سیِّدُنا بسر بن عائذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمَا حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' [3]

امت محمدیہ کی مثال:

﴿2165﴾...... حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کی مثال اس بارش کی سی ہے کہ خبر نہیں اگلی خیر ہے یا پچھلی۔'' [4]

﴿2166﴾...... حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے واجب کرنے والی دو چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ''جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملا کہ کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک نہیں مانتا وہ جنت میں جائے گا اور جو اس حال میں ملا کہ کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک مانتا ہو وہ آگ میں جائے گا۔'' [5]

1...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 363** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جیسے رازق ہر مرزوق (رزق دیے گئے) کو بقدر حاجت روٹی دیتا ہے، ہاتھی کو من اور چیونٹی کو کن (ذرہ) دیتا ہے، ایسے ہی وہ غفار بقدر گناہ مغفرت عطا فرمائے گا، مگر شرط یہ ہے کہ گنہگار ہو غدار نہ ہو، اسی لیے شرط لگائی گئی کہ میرا شریک نہ ٹھہراتا ہو، خیال رہے کہ ایسے مقامات پر شرک بمعنی کفر ہوتا ہے، رب تعالٰی فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ (پ۵، النساء:۴۸، ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے) اور نبی یا کتاب یا اسلامی احکام میں سے کسی کا انکار در حقیقت رب تعالٰی کا ہی انکار ہے لہٰذا حدیث بالکل واضح ہے اور اس میں کفار کی مغفرت کا وعدہ نہیں، کفر و مغفرت میں تضاد ہے۔

2......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث:۳۵۵۱، ج۵، ص۳۱۹۔

3......صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم استعمال اناء الذھب......الخ، الحدیث:۲۰۶۹، ص۱۱۴۷۔

4......سنن الترمذی، کتاب الامثال، الحدیث:۲۸۷۸، ج۴، ص۳۹۷۔

5......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من مات لا یشرك باللّٰہ......الخ، الحدیث:۹۲، ص۶۱۔

حضرت سیِّدُنا خُلَید بن عبداللّٰہ عَصرِی

عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَلِی

حضرت سیِّدُ نا خُلَید بن عبداللّٰہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔آپ تخلیق کائنات میں غوروخوض کرنے والے، کثرت سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے اور مشاہدۂ حق کے لئے شب بیداری کرنے والے تھے۔

﴿2167-68﴾...... حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا خُلَید بن عبداللّٰہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جمعہ کے دن تشریف لائے اور دروازے کی چوکھٹ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''اے بھائیو! تم میں سے ہر ایک اپنے محبوب سے ملاقات کا مشتاق ہے تو سنو! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے حد درجہ محبت کرو اور اچھے طریقہ سے اسی کی طرف متوجہ رہو۔'' (۱)

مومن کی تین حالتیں:

﴿2169﴾...... حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا خُلَید بن عبداللّٰہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''مومن سے ہمیشہ تم تین حالتوں میں ملاقات کرو گے: (۱)......وہ مسجد کی آبادکاری کا سبب بن رہا ہوگا (۲)......یا گھر میں محوِ استراحت ہوگا (۳)......یا کسی دنیاوی ضرورت کی تگ ودو میں ہوگا جس میں کوئی حرج نہیں۔'' (۲)

﴿2170﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُ نا خُلَید بن عبداللّٰہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی گھر کی صفائی وغیرہ کا حکم دیتے پھر دو تکیے منگواتے اور دروازہ بند کر کے بستر پر بیٹھ جاتے اور فرماتے: میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے فرشتوں کو خوش آمدید! بخدا! میں ضرور آج تمہیں بھلائی پر گواہ بناؤں گا پھر کثرت سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھتے رہتے، روزانہ آپ کا یہی معمول تھا۔'' حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

---

❶......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار خلید العصری، الحدیث: ۱۳۱۴، ص ۲۴۹۔

❷......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار خلید العصری، الحدیث: ۱۳۱۳، ص ۲۴۹۔

عَلَیْہ سے مروی روایت میں اتنا زائد ہے کہ ”آپ مسلسل اس کا ورد کرتے رہتے حتی کہ نیند کا غلبہ ہو جاتا یا نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔“ (۱)

﴿2171﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”حضرت سیِّدُنا خُلَید بن عبداللّٰہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔“ (۲)

مومن کے اخلاق:

﴿73-2172﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا خُلَید بن عبداللّٰہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”تم مومن سے اس حال میں ملو گے کہ وہ پاک دامن، سوالی اور بے نیاز ومحتاج ہوگا کہ لوگوں سے اپنا دامن بچانے والا، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے در کا سوالی اور عاجزی وانکساری کا پیکر، فی نفسہ عزات دار، لوگوں سے بے نیاز اور بارگاہ الٰہی کا محتاج ہوگا۔“ حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”اچھے اخلاق سے پیش آنا اور آسانی پیدا کرنا مومن کے اخلاق میں سے ہے۔“ (۳)

مساجد کی زیب وزینت:

﴿75-2174﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوسلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا خُلَید بن عبداللّٰہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے: ”ہر گھر کی زیب وزینت ہوتی ہے اور مساجد کی زیب وزینت وہ لوگ ہیں جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔“ (۴)

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار خلید العصری، الحدیث:۱۳۱۵، ص ۲۵۰، بتغیر قلیل۔

2 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم:۴۹۷، خلید بن عبداللّٰہ العصری، ج۳، ص ۱۵۴۔

3 ...... کتاب الجامع لمعمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، باب مسالۃ الناس، الحدیث:۲۰۱۹۴، ج۱۰، ص۱۳۴۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار خلید العصری، الحدیث:۱۳۱۸، ص ۲۵۰، بتغیر قلیل۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار خلید العصری، الحدیث:۱۳۱۷، ص ۲۵۰۔

سیِّدُنا خُلَید عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی اَحادیث

کم زیادہ سے بہتر ہے:

﴿2176﴾...... حضرت سیِّدُ نا خُلَید بن عبد اللہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُ نا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجتا ہے جو ندا دیتے ہیں، ان کی آواز جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے، وہ کہتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! خرچ (صدقہ) کرنے والے کو جلد بدلہ عطا فرما اور روکنے والے (بخیل) کے مال کو ضائع فرما اور جب سورج غروب ہوتا ہے تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دونوں پہلوؤں میں فرشتے بھیجتا ہے، وہ آواز لگاتے ہیں جسے جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے، کہتے ہیں: تھوڑا اگر کفایت کرنے والا اس زیادہ سے بہتر ہے جو غفلت کا باعث ہو۔'' (١)

جنت میں داخلہ:

﴿2177-78﴾...... حضرت سیِّدُ نا خُلَید بن عبد اللہ عصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُ نا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پانچ احکام ایسے ہیں جو ایمان کے ساتھ انہیں بجا لائے گا وہ جنت میں داخل ہو گا: (١)...... جس نے اچھی طرح وضو کیا، اطمینان سے رکوع و سجود کئے اور وقت کا خیال رکھتے ہوئے پانچوں نمازیں پابندی سے ادا کیں (٢)...... رمضان المبارک کے روزے رکھے (٣)...... فرض ہونے کی صورت میں حج کیا (٤)...... خوش دلی سے زکوٰۃ دی (٥)...... امانت ادا کی۔'' حضرت سیِّدُ نا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا: ''امانت سے کیا مراد ہے؟'' فرمایا: ''غسلِ جنابت کرنا، بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابن آدم کو دین میں سے غسل کے علاوہ کسی چیز کا امین نہیں بنایا۔'' (٢)

---

1 ...... مسند ابی داود الطیالسی، مسند ابی الدرداء، الحدیث: ٩٧٩، ص ١٣١۔

2 ...... سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، الحدیث: ٤٢٩، ج ١، ص ١٧٨۔

مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فیما بنی علیہ الاسلام، الحدیث: ١٣٩، ج ١، ص ٢٠٥۔

حضرت سیِّدُنا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرت سیِّدُ نا مورق بن مُشَمْرِج عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ فرمانبردار اور بھول چوک سے محفوظ و مامون تھے۔ مخلوق کی بجائے حق تعالیٰ کے ذکر سے تسلی پاتے اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ہر چیز کو بھلا دیتے۔

اجر و ثواب کے متلاشی:

﴿2179﴾...... حضرت سیِّدُ نا معلیٰ بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''جو صدمہ بھی مجھے پہنچا ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ مجھے اپنے اہل خانہ کی موت ہے (جس پر میں صبر کی صورت میں اجرِ عظیم کا مستحق ٹھہرا)۔'' (۱)

﴿2180﴾...... حضرت سیِّدَتُنا حفصہ بنت سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے میں ان سے ان کے اہل و عیال کے بارے میں پوچھتی تو جواب دیتے بخدا! وہ تو بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔'' میں کہتی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟'' فرماتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے ہلاکت میں نہ ڈال دیں۔'' نیز یہ بھی فرمایا کرتے: ''زمین میں کوئی جان ایسی نہیں جس کی موت میں میرے لئے اجر و ثواب ہو مگر میں نے اس کی موت نہ چاہی ہو۔'' (۲)

﴿2181﴾...... حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''میں مومن کے لئے دنیا میں کوئی مثال نہیں پاتا سوائے اس شخص کے جو سمندر میں لکڑی پر بیٹھا بہتا جا رہا ہو اور پکار رہا ہو: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! (میری مدد فرما) امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس مصیبت سے نجات عطا فرما دے۔'' (۳)

---

(1)......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٦، مورق بن المشمرج العجلی، ج٣، ص١٦٧۔

(2)......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٣٠٩٤، مورق بن المشمرج العجلی، ج٧، ص١٦١-١٦٠۔
صفة الصفوة، الرقم:٥٠٦، مورق بن المشمرج العجلی، ج٣، ص١٦٧۔

(3)......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مورق العجلی، الحدیث:١٧٦٠، ص٣١٠۔

پلٹ کر دوبارہ حملہ کرنے والے کی مثل:

﴾2182﴿...... حضرت سیِّدُنا ابو تیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''جب لوگ طاعت الٰہی سے اعراض کر رہے ہوں اس وقت اطاعت پر قائم رہنے والا جہاد سے بھاگ کر پلٹ کر دوبارہ حملہ کرنے والے کی طرح ہے۔'' (۱)

دل کی سختی کا سبب:

﴾2183﴿...... حضرت سیِّدُنا یزید شَنِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''مجھے بہت کم غصہ آتا ہے اور جب بھی غصہ آتا ہے تو پر سکون ہونے کے بعد غصہ کی حالت میں کی ہوئی باتوں پر مجھے سخت شرمندگی ہوتی ہے۔'' کسی نے عرض کی: ''میں آپ سے قساوتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) کی شکایت کرتا ہوں کہ میں (نفل) روزے اور نماز کی طاقت نہیں رکھتا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر تمہیں نیکی میں کمی و کمزوری کا سامنا ہے تو برائی میں کمی کرو (اس سے بچو) کہ بے شک جب نیند میں مجھے سکون میسر ہو تو میں سو جاتا ہوں۔'' (۲)

﴾2184-85﴿...... حضرت سیِّدُنا علی بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''میں نے 10 سال میں خاموشی سیکھی اور جب بھی مجھے غصہ آتا ہے تو پر سکون ہونے کے بعد غصہ میں کی ہوئی باتوں پر نادم ہوتا ہوں۔'' (۳)

میں مایوس بھی نہیں ہوا:

﴾2186﴿...... حضرت سیِّدُنا معلّٰی بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''20 سال ہو گئے ہیں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے فلاں فلاں حاجت کے بارے میں سوال کر رہا ہوں لیکن وہ پوری نہیں ہوئی اور میں مایوس بھی نہیں ہوا۔'' اہل خانہ میں سے کسی نے اس حاجت کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ''(میری

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مورق العجلی، الحدیث:١٧٦٣، ص ٣١٠۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٣٠٩٤، مورق بن المشمرج العجلی، ج٧، ص ١٦١-١٦٠۔

3 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٣٠٩٤، مورق بن المشمرج العجلی، ج٧، ص ١٦٠۔

الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مورق العجلی، الحدیث:١٧٦١، ص ٣١٠۔

حاجت یہ تھی کہ) میں فضول باتیں کرنا چھوڑ دوں۔'' (۱)

﴿2187﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو اشہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''میرے پاس زکوٰۃ کا مال کبھی بھی نہیں پایا گیا۔'' (۲)

مال جمع نہ فرماتے:

﴿2188﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی تجارت کرتے تھے جس سے انہیں کافی مال حاصل ہوتا لیکن ہفتہ بھر بھی آپ کے پاس نہ رہتا یوں کہ جب اپنے بھائی سے ملتے تو اسے تین، چار یا پانچ سو (درہم) دے دیتے اور فرماتے: ''انہیں اپنے پاس رکھ لو شاید تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔'' کچھ عرصہ بعد جب دوبارہ اس سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: ''(مزید رقم لے لو) شاید تمہیں اس کی حاجت پڑے۔'' وہ کہتا: ''مجھے اس کی بالکل ضرورت نہیں۔'' فرماتے: ''بخدا! میں اسے کبھی واپس نہیں لوں گا۔ تمہیں اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے (اس لئے اسے اپنے پاس ہی رکھو)۔'' مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کوئی چیز کسی کو بطور صدقہ دینا ناپسند کرتے تھے۔'' (۳)

﴿2189﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید جریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ''اگر لوگ ہمارے متعلق وہ باتیں جان لیں جو ہماری قوم جانتی ہے تو ہمارے پاس بیٹھنا بھی گوارہ نہ کریں۔''

﴿2190﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اپنا نفقہ اپنے سر کے نیچے پا لیتے تھے۔'' (۴)

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مورق العجلی، الحدیث:١٧٦٢، ص٣٠١، بتغیر قلیل۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار ابی العالیۃ، الحدیث:١٧٥٦، ص٣٠٩۔

3 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم:٥٠٦، مورق بن المشمرج العجلی، ج٣، ص١٦٨۔

4 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم:٥٠٦، مورق بن المشمرج العجلی، ج٣، ص١٦٨۔

سیِّدُنا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ ناشیخ حافظ ابو نُعَیْم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُ نا ابوذر، حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے بہت سی مرسل احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

جنگلوں کی طرف نکل جاتے:

﴿2191﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی حضرت سیِّدُ نا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے [1]، آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کا حق ہے کہ چرچرائے، اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! آسمانوں میں چار انگل برابر جگہ بھی نہیں کہ جہاں کوئی فرشتہ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بیویوں سے بستروں پر لذت حاصل نہ کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل جاتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تو یہ پسند ہے کہ میں جنت کا ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔“ [2]

جتنا کہ مسافر کا زادِ راہ:

﴿2192﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُورِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُ نا سلیمان فارسی رَضِیَ

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 154** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہ غیبی چیزیں دیکھتی ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے کان غیبی آوازیں سنتے ہیں جس نگاہ سے اللہ تعالیٰ ہی نہ چھپا اس سے اور کیا چیز چھپے گی۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا — جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

مالا تروں میں ما عام ہے ہر غیبی چیز حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) پر ظاہر ہے۔

2 ......سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب فی قول النبی: لو تعلمون ما اعلم ......الخ، الحدیث: ٢٣١٩، ج٤، ص ١٤٠۔

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رو دیئے، عرض کی گئی: ''کیوں رو رہے ہیں؟'' فرمایا: ''(مجھے یہ بات رلا رہی ہے کہ) حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ دنیا میں تمہارا ساز و سامان اتنا ہو جتنا کہ مسافر کا زادِ راہ ہوتا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا سلیمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے بعد لوگوں نے ان کے گھر کو دیکھا تو صرف ایک پالان، بستر اور تھوڑا سا سامان پایا جس کی قیمت تقریباً 20 درہم ہوگی۔'' (۱)

باجماعت نماز کی فضیلت:

﴿2193﴾...... حضرت سیِّدُنا مُورِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی کا باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے 25 درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔'' (۲)

حضرت سیِّدُنا صِلَہ بن اَشْیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

حضرت سیِّدُنا ابو الصہباء صِلَہ بن اَشْیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ کتاب اللہ کی لوگوں کو نصیحت کرنے والے، بندگانِ خدا سے محبت کرنے والے، حصولِ ثواب کی نیت سے مصائب پر صبر کرنے والے اور رات کی تاریکی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوب ذکر کرنے والے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: اپنے مُعاملات کی نگرانی کرتے اور احتساب کا یقین رکھتے ہوئے نیک اعمال کی بجا آوری میں خوب کوشش کرنے اور کمر بستہ ہونے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2194﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو سلیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَلِیْل بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیِّدُنا صِلَہ عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ علم سے مجھے بھی کچھ سکھایئے!'' فرمایا: آج تم نے میری مثل سوال کیا ہے کہ جب میں حصولِ علم کے لئے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی خدمت میں

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۱۶۰، ج۶، ص ۲۶۱، باختصار۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۳۵۶۷-۳۵۶۴، ج۲، ص ۱۰-۹۔

حاضر ہوا تو عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ علم سے مجھے بھی کچھ سکھایئے!'' تو انہوں نے فرمایا: ''قرآن مجید کی نصیحت قبول کرلو، مسلمانوں کے لئے مخلص ہو جاؤ، کثرت سے دعا مانگا کرو اور فتنوں میں مبتلا ہو کر مقتول نہ بننا کہ کہا جائے: اے آلِ فلاں کے گمراہ مقتول! بے شک اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ زمانہ فلاں کو مہلت دے یا خنزیر اسے ہلاک کردے۔ نیز ان لوگوں سے بچنا جو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں بلکہ وہ تو خوارج ہیں۔'' (1)

مُبلّغ کو ایسا ہونا چاہئے:

﴿2195﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے، ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور آپ کے تلامذہ کے پاس سے ایک نوجوان کپڑے گھسیٹتے ہوئے گزرا، تلامذہ نے ارادہ کیا کہ زبانی کلامی اس کی خوب خبر لی جائے۔ حضرت سیِّدُنا صِلہ عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اس شخص سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اے بھتیجے (ٹھہرو)! مجھے تم سے کام ہے۔'' پوچھا: ''کیا کام ہے؟'' فرمایا: ''میں پسند کرتا ہوں کہ تم اپنا تہبند اوپر کرلو۔'' اس نے کہا: ''جی ہاں!'' چنانچہ، اس نے تہبند اوپر کرلیا۔ حضرت سیِّدُنا صِلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے تلامذہ سے فرمایا: ''یہ طرزِ عمل اس سے بہتر ہے جس کا تم نے ارادہ کیا تھا اگر تم اسے برا بھلا کہتے تو جواباً وہ بھی تمہیں برا بھلا کہتا۔'' (2)

﴿2196﴾...... حضرت سیِّدَتُنا مُعاذہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا صِلہ عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے شاگرد جب ایک دوسرے سے ملتے تو معانقہ کرتے (یعنی گلے ملتے) تھے۔'' (3)

﴿2197﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اکثر عبادت کے لئے جنگل و بیابان کی طرف جایا کرتے تھے، جب بھی راستے میں لہو ولعب میں مشغول چند نوجوانوں کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ''مجھے ایسے لوگوں کے بارے میں بتاؤ جو سفر کے ارادے سے نکلے ہوں، دن کے وقت منزل کی طرف جانے والے راستے سے کنارہ کش ہو جائیں اور رات میں نیند کے مزے لوٹیں تو

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٣٠٢٢، صلة بن اشیم العدوی، ج٧، ص٩٦تا٩٧۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٣٠٢٢، صلة بن اشیم العدوی، ج٧، ص٩٧۔

3 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٣٣٥، صلة بن اشیم العدوی، ج٥، ص٢٠۔

کیا وہ اپنا سفر طے کر سکیں گے؟'' چنانچہ، ایک دن ان کے پاس سے گزرتے ہوئے یہی بات دہرائی تو ان میں سے ایک نوجوان غفلت سے بیدار ہو گیا اور کہا: ''اے لوگو! ان کے اس قول کا مصداق ہم ہی ہیں کیونکہ ہم دن میں لہو و لعب میں مشغول رہتے اور رات کو نیند کے مزے لیتے ہیں۔'' چنانچہ، وہ شخص حضرت سیِّدُنا صِلہ عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی پیروی میں لگ گیا، ان کے ساتھ بیابان کی طرف جاتا اور عبادت کرتا حتی کہ موت سے ہم آغوش ہو گیا۔ (1)

﴿2198-99﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشْیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: ''آپ کا فلاں بھائی قتل کر دیا گیا یا فوت ہو گیا۔'' آپ نے اس سے فرمایا: ''قریب آؤ کھانا کھاؤ، اس کی موت کی خبر ہمیں دے دی گئی ہے۔'' اس نے عرض کی: ''مجھ سے پہلے آپ کے پاس کوئی نہیں آیا پھر آپ کو کس نے خبر دی؟'' آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۳۰)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ (2)

سیِّدَتُنا عدویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کا صبر:

﴿2200﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشْیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک غزوہ میں شریک تھے، بیٹا بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے بیٹے سے فرمایا: ''آگے بڑھو! اور خوب قتال کرو حتی کہ میں تمہیں باعث اجر و ثواب پاؤں۔'' چنانچہ بیٹا قتال کرتے کرتے شہید ہو گیا۔ عورتیں تعزیت کے لئے آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سیِّدَتُنا مُعاذہ عدویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے پاس آئیں تو آپ نے انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا: ''اگر تم مجھے بیٹے کی شہادت کی مبارک باد دینے آئی ہو تو مرحبا لیکن اگر کسی اور مقصد کے لئے آئی ہو تو واپس لوٹ جاؤ۔'' (3)

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبدالله بن عمر رضی الله عنه، الحديث: ١١٥٨، ص ٢٢٣۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم: ٣٠٢٢، صلة بن اشيم العدوى، ج٧، ص ٩٨۔

3 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم: ٣٠٢٢، صلة بن اشيم العدوى، ج٧، ص ٩٩۔

غیبی امداد:

﴿2201﴾...... حضرت سیِّدُ نا حمید بن ہِلال عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا صِلہ بن اشیم عدوی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی نے فرمایا: ''سیلاب کے موسم میں ایک مرتبہ میں نہرِ تیری کی ایک بستی کی جانب گیا، اپنی سواری پر سوار نہر کے کنارے سارا دن چلتا رہا مجھے کھانے کی کوئی چیز میسر نہ آئی، سخت بھوک کے عالم میں ایک تندرست وتوانا شخص سے میری ملاقات ہوئی جو کاندھے پر کچھ اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے وہ چیز اسے نیچے رکھنے کے لئے کہا تو اس نے رکھ دی، دیکھا تو روٹیاں تھیں، میں نے کہا: ''مجھے اس میں سے کچھ کھلاؤ۔'' اس نے کہا: ''اس میں خنزیر کی چربی ملی ہوئی ہے اگر آپ کھانا چاہیں تو کھالیں۔'' چنانچہ، میں اسے چھوڑ کر چل دیا۔ پھر ایک اور شخص ملا جو کاندھے پر کھانا اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے کہا: ''اس میں سے مجھے کچھ کھلاؤ۔'' اس نے کہا: ''یہ فلاں فلاں کا زادِ راہ ہے اگر آپ نے اس میں سے کچھ لے لیا تو میرے لئے باعث ضرر ہوگا۔'' چنانچہ، اسے بھی چھوڑ کر میں آگے چل دیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ابھی تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے پرندے کے پھڑ پھڑانے کی آواز سنی مڑ کر دیکھا تو خوبصورت باریک کپڑے میں کوئی چیز لپٹی ہوئی تھی، قریب جا کر دیکھا تو کھجور کے پتوں سے بنی ٹوکری میں تازہ کھجوریں تھیں حالانکہ اس موسم میں روئے زمین پر کہیں تازہ کھجوریں دستیاب نہ تھیں، میں نے کھائیں تو اتنی لذیذ تھیں کہ اس سے زیادہ لذیذ کھجوریں میں نے کبھی نہ کھائی تھیں، پھر پانی پیا اور باقی ماندہ کھجوریں لپیٹ کر رکھ لیں، گٹھلیاں بھی اٹھالیں اور گھوڑے پر سوار ہوگیا۔ حضرت سیِّدُ نا اوفی بن دلہم عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَکۡرَم بیان کرتے ہیں: ''میں نے کپڑا ان کی زوجہ کے پاس دیکھا جس میں وہ قرآن پاک لپیٹتی تھیں، پھر وہ کپڑا گم ہوگیا۔'' راوی کا بیان ہے کہ ''معلوم نہیں اس کپڑے کا کیا ہوا چوری ہوگیا یا گم گیا۔'' (1)

اے درندے! اپنا رزق کہیں اور تلاش کر!

﴿2202-3﴾...... حضرت سیِّدُ نا حماد بن جعفر بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ بیان کرتے ہیں: مجھے میرے والد محترم نے

1......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبدالله بن عمر رضى الله عنه، الحديث: ۱۱۵۹، ص ۲۲۳۔
الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم: ۳۰۲۲، صلة بن اشيم العدوى، ج۷، ص ۹۷ تا ۹۸۔

بتایا کہ ہم ایک لشکر کے ساتھ کابل کی طرف جہاد کے لئے نکلے حضرت سیِّدُ نا صِلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہمارے ساتھ تھے۔ان کا یہ معمول تھا کہ رات ہوتے ہی لوگوں سے جدا ہو جاتے۔ میں نے کہا: ''لوگوں میں ان کی عبادت کا چرچا ہے دیکھوں تو سہی یہ کیا عمل کرتے ہیں۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُ نا صِلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نمازِ عشا ادا کر کے لیٹ گئے اور لوگوں کے غافل ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ جب سب سو گئے تو آپ اٹھے اور میرے قریب سے ایک جھاڑی کی طرف نکل گئے، میں ان کے پیچھے ہولیا، انہوں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، جونہی نماز شروع کی تو اچانک ایک شیر نمودار ہوا اور ان کے قریب آ گیا، میں درخت پر چڑھ گیا تا کہ دیکھوں کہ وہ شیر کی طرف متوجہ ہو کر اسے بھگاتے ہیں یا نہیں لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مشغول رہے، جب سجدے میں گئے تو میں نے دل میں کہا کہ شیر اب ان پر حملہ کر دے گا لیکن کچھ نہ ہوا۔ آپ نے نماز مکمل کی اور شیر سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اے درندے! کسی اور جگہ جا کر اپنا رزق تلاش کر۔'' چنانچہ، شیر چنگھاڑتا ہوا چلا گیا۔ پھر آپ صبح تک نماز میں مشغول رہے، پھر بیٹھ گئے اور یوں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کی کہ اس کی مثل میں نے کبھی نہ سنی تھی۔ پھر دعا کی: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ اَوْ مِثْلِیْ یَجْتَرِیءُ اَنْ یَّسْاَلُکَ الْجَنَّۃ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم کی آگ سے پناہ عطا فرما، کیا میرے جیسا شخص جرأت کر سکتا ہے کہ تجھ سے جنت کا سوال کرے۔'' پھر لوٹ آئے اور صبح اس حال میں کی کہ گویا ساری رات پہلو کے بل لیٹے رہے اور سو کر گزاری جبکہ رات بھر جاگنے کی وجہ سے صبح میری جو حالت تھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے۔ (۱)

﴿2204﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا صِلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے: ''میں نہیں جانتا کہ مجھے کس دن زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے اس دن کہ جس دن صبح سویرے ہی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول ہو جاتا ہوں یا وہ کہ جس دن اپنے کسی کام کے لئے نکلوں لیکن ذکرِ الٰہی کے باعث پورا نہ کر سکوں۔'' (۲)

---

1 ......الزهد لابن مبارك، باب ماجاء في ذكر عامر بن عبد قيس......الخ، الحديث:۸۶۳، ص ۲۹۵۔

2 ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:۳۰۲۲، صلة بن اشيم العدوى، ج۷، ص۹۷۔

کم عقل اور عاجز:

﴾2205﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا صِلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''میں نے جب بھی مال کو مال ہونے کی حیثیت سے حاصل کرنے کی کوشش کی تو اس نے مجھے تھکا دیا سوائے روز کا رزق روز ملنے کے۔ پس میں نے جان لیا کہ یہی میرے لئے بہتر ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس بندے کو روز کا رزق روز ملے اور وہ اسے بہتر نہ سمجھتا ہو تو وہ کم عقل اور عاجز ہے۔'' (۱)

﴾2206﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا صلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''میں نے دنیا کو حلال جگہوں سے طلب کیا تو مجھے گزارے کے مطابق رزق حاصل ہوا۔ بہر حال میں رزق کے مُعاملے میں خود کوتھکاتا نہیں ہوں اور نہ ہی وہ مجھ سے تجاوز کرسکتا ہے۔ میں نے جب یہ مُعاملہ دیکھا تو اپنے نفس سے کہا: تیرے لئے بقدرِ کفایت رزق مقرر کیا گیا ہے، لہٰذا اسی پر راضی رہ۔ چنانچہ، وہ راضی ہو گیا حالانکہ کہ وہ راضی ہونے والا نہ تھا۔'' (۲)

بڑی مصیبت سے نجات:

﴾2207﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا، ہم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی، جب اسے قبر میں رکھ کر کپڑا کھینچ لیا گیا تو حضرت سیِّدُ نا صِلہ بن اشیم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تشریف لائے اور کپڑے کا ایک کنارہ پکڑ کر پکارا: اے فلاں بن فلاں! (پھر یہ شعر پڑھا:)

فَاِنْ تَنْجُ مِنْھَا تَنْجُ مِنْ ذِیْ عَظِیْمَۃٍ ۔۔۔ وَاِلَّا فَاِنِّیْ لَا اَخَالُكَ نَاجِیًا

ترجمہ: اگر تو قبر کے امتحان میں کامیاب ہو گیا تو بڑی مصیبت سے نجات پا گیا ورنہ میں تجھے نجات پانے والا نہیں سمجھتا۔

پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود بھی روئے اور لوگوں کو بھی رلایا۔ (۳)

---

1 ......المصنف لابن ابی شبیة، کتاب الزھد، کلام عکرمة، الحدیث:۲۸، ج۸، ص۲۹۲۔

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:۳۰۲۲، صلة بن اشیم العدوی، ج۷، ص۹۸۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:۴۸۹، صلة بن اشیم العدوی، ج۳، ص۱۴۵۔

غیب کی خبر بزبانِ مصطفٰے:

﴿2208﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں ایک صلہ نامی شخص ہوگا اس کی شفاعت سے کثیر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔'' (1)

﴿2209﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی: ''میرے لئے دعا کیجئے!'' فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے باقی ماندہ زندگی میں نیکی میں رغبت اور جس چیز سے بے نیازی برتی جاتی ہے اس سے کنارہ کشی کی توفیق عطا فرمائے اور ایسا یقین عطا فرمائے جس کا مسکن صرف اسی کی ذات ہو اور دین میں صرف اسی کی طرف رجوع کرے۔'' (2)

سیِّدُنا صِلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابونُعَیم احمد بن عبداللّٰہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، ان سے علم سیکھا اور اکتسابِ فیض کیا۔

کوئی سامنے سے گزرے تو نماز نہیں ٹوٹتی:

﴿2210﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوصہباء صِلہ بن اَشیَم عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اور بنو عبدالمطلب کا ایک شخص دراز گوش (یعنی گدھے) پر سوار ایک مقام سے گزرے، ہم نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھلی فضا میں نماز ادا فرماتے دیکھا تو سواری سے اترے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے جبکہ دراز گوش کو چرنے کے لئے سامنے کی جانب چھوڑ دیا اور کسی نے کچھ پروا نہ کی، یوں ہی ایک بار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ بنو عبدالمطلب کی دو بچیاں ایک

---

1 ...... دلائل النبوة للبیهقی، جماع ابواب اخبار النبی، باب ماروی فی اخباره بانه......الخ، ج٦، ص٣٧٨۔

2 ...... صفة الصفوة، الرقم: ٤٨٩، صلة بن اشیم العدوی، ج٣، ص١٤٥۔

دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی آئیں اور سامنے سے گزر گئیں لیکن کسی نے کچھ پروانہ کی (یعنی عورت اور گدھا وغیرہ نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی البتہ بالغ جان بوجھ کر گزرے تو گنہگار رہوگا)۔'' (۱)

حضرت سیِّدُنا علاء بن زِیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد

حضرت سیِّدُ نا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔آپ خوشخبری سنانے والے، غمزدہ، عبادت کے مُعاملے میں نمود ونمائش سے بچنے والے، دنیا سے کنارہ کش، آخرت کے لئے ہمہ وقت تیار رہنے والے، اعمالِ صالحہ کا ذخیرہ کرنے والے اور تنہائی پسند تھے۔

علمائے تصوف فرماتے ہیں: بارگاہ الٰہی میں مقام ومرتبہ کے حصول کی خاطر اطاعت کی ذلت کو برداشت کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

غم پر غم:

﴿2211﴾...... حضرت سیِّدُ نا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ہمراہ حضرت سیِّدُ نا علاء بن زیاد عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی عیادت کے لئے گیا، آپ غمزدہ رہنے کی وجہ سے مرضِ سل (پھیپڑوں کی بیماری) میں مبتلا ہوگئے تھے، ان کے نیچے بچھانے کے لئے ان کی بہن صبح وشام روئی دھنتی تھیں تاکہ آرام وسکون پائیں۔حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے پوچھا: ''اے علاء! کیا حال ہے؟'' فرمایا: ''غم پر غم ہے (یعنی کم غمزدہ ہونے کی وجہ سے غمگین ہوں)۔'' حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے لوگوں سے فرمایا: ''چلو، بخدا! ان پر غم کی انتہا ہو چکی ہے۔'' (۲)

ریاکار پر فضل الٰہی:

﴿2212﴾...... حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ''ایک شخص ہر عمل میں ریاکاری کرتا تھا حتی کہ چلتا تو تکبرانہ انداز میں کپڑوں کو گردوغبار سے بچانے کے لئے

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۲۸۹۲، ج۱۲، ص۲۰۱۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث:۱۴۳۳، ص۲۶۶۔

سمیٹ لیتا، تلاوت کرتا تو بلند آواز سے کرتا اور جس سے بھی ملتا لعن طعن کرتا۔ (پھر اسے توبہ کی توفیق ملی تو) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اخلاص و یقین کی دولت سے مالا مال کر دیا اس کے بعد وہ تلاوت کے دوران آواز دھیمی کر لیتا، رضائے الٰہی کے لئے نماز پڑھتا اور جس سے بھی ملتا اس کے لئے دعائے خیر کرتا اور اچھے کلمات سے یاد کرتا۔" (1)

رحمتِ الٰہی کے امیدوار:

﴿2213﴾...... حضرت سیِّدُنا اوفی بن دلہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد کے پاس کافی مال و دولت اور غلام تھے۔ آپ نے کچھ غلام آزاد کر دیئے، کچھ رشتہ داروں کو دیئے، کچھ بیچے اور ایک یا دو اپنے لئے رکھ لئے جن کی کمائی سے گزارہ چلاتے۔ خود عبادت میں مصروف رہتے، روزانہ صرف دو روٹیاں تناول فرماتے، لوگوں سے الگ تھلگ رہتے، باجماعت نماز، جمعہ، نمازِ جنازہ اور مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو فراغت کے بعد فوراً گھر لوٹ جاتے، مجاہدات کے باعث جب کافی کمزور ہو گئے تو خبر ملنے پر دوست تیمارداری کے لئے آئے۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا انس بن مالک، حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور دیگر حضرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کہنے لگے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ نے تو خود کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے، اب آپ میں مجاہدات کی سکت باقی نہیں رہی۔" جب تک وہ گفتگو کرتے رہے آپ خاموش رہے۔ پھر فرمایا: "میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی و انکساری اختیار کرتا ہوں تاکہ وہ مجھ پر رحم فرمائے۔" (2)

﴿2214﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد ہر روز صرف ایک روٹی تناول فرماتے، مسلسل روزے رکھنے کے باعث جسم سبز پڑ جاتا، اتنا طویل قیام کرتے کہ تھک کر گر جاتے۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا انس بن مالک اور حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ان کے پاس آئے اور فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اس قدر شدت سے ان معاملات پر عمل کا پابند نہیں بنایا۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: "میں مملوک بندہ ہوں، لہٰذا جس چیز سے عاجزی و انکساری حاصل ہو میں اسے بجالانے میں کوتاہی نہیں کرتا۔" (3)

---

1 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث: ١٤٢٦، ص ٢٦٥۔

2 ...... صفة الصفوة، الرقم: ٥٠٩، العلاء بن زیاد بن مطر العدوی، ج ٣، ص ١٦٩۔

3 ...... کتاب الزھد لابن مبارك، باب فضل ذکر اللّٰہ، الجزء الثامن، الحدیث: ٩٦٥، ص ٣٤٣۔

کانی بوڑھیا:

﴿2215﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں لوگوں کو کسی چیز کے پیچھے جاتے دیکھا تو میں بھی اس کے پیچھے چل دیا، جب دیکھا تو وہ ٹوٹے ہوئے دانتوں والی ایک کانی بوڑھیا تھی جو ہر قسم کے زیور سے آراستہ اور خوب زیب وزینت اختیار کئے ہوئے تھی، میں نے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' کہا: ''میں دنیا ہوں۔'' میں نے کہا: ''میں بارگاہِ الٰہی میں التجا کرتا ہوں کہ وہ میرے دل میں تیرے لئے بغض ونفرت ڈال دے۔'' اس نے کہا: ''جی ہاں! اگر آپ مال ودولت سے نفرت کریں گے تو مجھ سے خود بخود نفرت پیدا ہو جائے گی۔'' (1)

﴿2216﴾...... حضرت سیِّدُنا ہارون بن ریاب اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ''ایک مرتبہ میں نے خواب میں ایک بدصورت عورت کو دیکھا جو ہر قسم کی زیب وزینت سے آراستہ تھی۔ میں نے کہا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دشمن! تو کون ہے؟ میں تجھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' اس نے کہا: ''میں دنیا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مجھ سے پناہ عطا فرمائے تو تم مال ودولت سے بغض ونفرت رکھو۔'' (2)

﴿2217﴾...... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن سوید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ''عورت کی چادر پر بھی نظر نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کر دیتی ہے۔'' (3)

اٹھو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو!

﴿2218﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد خاص طور پر شب جمعہ ساری رات عبادت میں گزارتے تھے۔ ایک رات خود پر سستی طاری پائی تو اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا: ''اے اسماء! آج میں کچھ سستی وکمزوری محسوس کر رہا ہوں جب اتنا اتنا وقت گزر جائے تو مجھے جگا دینا۔'' زوجہ نے عرض کی: ''ٹھیک ہے۔'' آپ سو گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ کسی نے خواب میں آکر ان

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، حديث العلاء بن زياد، الحديث:۱۴۲۹، ص۲۶۵۔

2 ......احياء علوم الدين، كتاب ذم الدنيا، ج۳، ص۲۶۵۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، حديث العلاء بن زياد، الحديث:۱۴۲۸، ص۲۶۵۔

کی پیشانی پکڑ کر کہا: ''اے ابن زیاد! اٹھو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو وہ تمہارا چرچا کرے گا۔'' آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور پیشانی کے وہ بال جس سے اٹھانے والے نے پکڑا تھا مرتے دم تک باقی رکھے۔ (١)

﴿2219﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرمایا کرتے تھے: ''تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے نفس کو یہ باور کروائے کہ اس پر موت طاری ہو چکی ہے اور اس سے ہونے والی لغزش پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی چاہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خطائیں مُعاف فرما دے گا، پھر اطاعت الٰہی میں زندگی بسر کرے۔'' (٢)

گناہوں کا دلدل:

﴿2220﴾...... حضرت سیِّدُنا ہِشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد کے پیچھے پیچھے کیچڑ سے بچ کر چل رہا تھا کہ کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دھکا دیا تو آپ کا پاؤں کیچڑ میں جا پڑا اور پھنستا چلا گیا، جب گھر کے دروازے پر پہنچے تو ٹھہر گئے اور فرمایا: ''اے ہِشام! دیکھا؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں!'' فرمایا: ''اسی طرح مسلمان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہتا ہے لیکن جب پڑتا ہے تو گناہوں کے دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے۔'' (٣)

﴿2221﴾...... حضرت سیِّدُنا مَخلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے کسی نے کہا: ''میں نے خواب میں آپ کو جنت میں دیکھا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''تو ہلاک ہو! کیا شیطان کو تمسخر کے لئے میرے اور تیرے علاوہ کوئی اور نہیں ملا۔'' (٤)

﴿2222﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ''ہم ایسے لوگ ہیں جنہوں نے خود کو آگ میں ڈال رکھا ہے اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس سے نکالنا

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث: ١٤٢٧، ص ٢٦٥۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث: ١٤٣٠، ص ٢٦٥۔

3 ......تھذیب الکمال، الرقم: ٤٥٦٨، العلاء بن زیاد بن مطر العدوی، ج ٢٢، ص ٥٠١ شاملہ۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث: ١٤٢٥، ص ٢٦٥۔

چاہے تو نکال سکتا ہے۔“ (۱)

یہ خیر کی نشانی ہے:

﴾2223﴿ ...... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبید عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے عرض کی: ”جب میں تنہا نماز پڑھتا ہوں تو مجھے اپنی نماز کی سمجھ نہیں آتی۔“ انہوں نے فرمایا: ”خوشخبری ہو بے شک یہ خیر کی نشانی ہے، کیا تم نے چوروں کو نہیں دیکھا جب وہ کسی ویران مکان کے پاس سے گزرتے ہیں تو اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے لیکن جب کسی ایسے گھر کے قریب سے گزرتے ہیں جو آباد اور مال ومتاع سے بھرا ہو تو تلاش وجستجو میں لگ جاتے ہیں حتی کہ اس میں سے کوئی نہ کوئی چیز لے اڑتے ہیں۔“ (۲)

جنت کی خوشخبری:

﴾2224﴿ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے حضرت سیِّدُنا ہشام بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے ایک واقعے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: اہل شام میں سے ایک شخص حج کے ارادے سے سامان سفر تیار کئے ہوئے تھا۔ ایک رات اس نے خواب میں کسی کو کہتے سنا کہ ”عراق سے ہوتے ہوئے بصرہ جاؤ اور قبیلہ بنو عدی سے تعلق رکھنے والے حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے ملاقات کرو (ان کی نشانی یہ ہے کہ) ان کا قد درمیانہ اور سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں، ہونٹوں پر مسکراہٹ رہتی ہے، انہیں جنت کی خوشخبری سنانا۔“ اس نے خواب کو اہمیت نہ دی حتی کہ دوسری اور تیسری رات پھر وہی خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: ”عراق کیوں نہیں جاتے؟“ پھر پہلی رات والی بات دہرائی۔ چنانچہ، صبح ہوتے ہی اس نے عراق کی طرف رخت سفر باندھا، جب اپنی بستی سے نکلا تو خواب میں آنے والے شخص کو اپنے آگے چلتے دیکھا، جب یہ سواری سے اترتا تو چلنے والا غائب ہو جاتا۔ چنانچہ، کوفہ میں داخل ہونے تک نظر آتا رہا پھر غائب ہو گیا، جب کوفہ سے روانہ ہوا تو اسے پھر اپنے آگے چلتے دیکھا حتی کہ بصرہ میں قبیلہ بنو عدی پہنچ گئے اور وہ دکھائی دینے والا شخص علاء بن زیاد کے گھر میں داخل ہو گیا۔ مسافر نے کچھ دیر دروازے پر کھڑے رہنے کے بعد سلام کیا۔

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، حديث العلاء بن زياد، الحديث: ١٤٣١، ص ٢٦٥ـ

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، حديث العلاء بن زياد، الحديث: ١٤٣٣، ص ٢٦٦ـ

حضرت سیِّدُ نا ہشام بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ میں باہر نکلا تو اس نے مجھ سے پوچھا: ''آپ علاء بن زیاد ہیں؟'' میں نے کہا: ''نہیں۔'' میں نے اس سے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! سواری سے اترو اور اپنا سامان بھی رکھ دو۔'' اس نے کہا: ''نہیں! پہلے علاء بن زیاد کے بارے میں بتاؤ وہ کہاں ہیں؟'' میں نے کہا: ''وہ مسجد میں ہیں۔'' حضرت سیِّدُ نا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد مسجد میں بیٹھ کر کثرت سے دعائیں مانگتے اور احادیث بیان کرتے تھے۔ جب میں نے انہیں مسافر کے آنے کی خبر دی تو آپ نے حدیث کو مختصر کیا، دو رکعت نماز ادا کی اور مسکراتے ہوئے اس کے پاس تشریف لائے تو سامنے کے ٹوٹے ہوئے دانت ظاہر ہو گئے، اس نے نشانی دیکھ کر کہا: ''بخدا! یہی میرا مطلوب ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا علاء بن زیادہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے مجھ سے فرمایا: ''تم نے اس کی سواری کو بٹھا کر اس کا سامان کیوں نہیں اتارا؟'' عرض کی: ''میں نے اس سے بیٹھنے اور سامان اتارنے کے لئے کہا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! سواری سے اتر آؤ۔'' اس نے کہا: ''مجھے تنہائی میں آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر گئے اور اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا: ''اے اسماء! دوسرے کمرے میں چلی جاؤ۔'' ان کے جانے کے بعد وہ شخص کمرے میں داخل ہوا اور انہیں اپنا خواب سنایا اور جنت کی خوشخبری دی، پھر نکل کر سوار ہوا اور رخصت ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد حضرت سیِّدُ نا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد اٹھے، دروازہ بند کیا اور تین دن یا سات دن تک روتے رہے، نہ تو کھانا کھایا، نہ پانی پیا اور نہ ہی دروازہ کھولا۔

حضرت سیِّدُ نا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: آپ روتے ہوئے کہتے: ''کیا میں! کیا میں! (اس لائق ہوں!)'' ہم ڈر گئے کہ کہیں انتقال نہ فرما جائیں۔ چنانچہ، میں حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ کہہ سنایا اور عرض کی: ''میرا خیال ہے وہ انتقال فرما جائیں گے کہ نہ تو کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں مسلسل روئے چلے جا رہے ہیں۔'' حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تشریف لائے، دروازہ کھٹکھٹا کر کہا: ''اے بھائی! دروازہ کھولو۔'' جب انہوں نے ان کی آواز سنی تو دروازہ کھول دیا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ کس قدر سخت تکلیف میں تھے۔ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو آپ ضرور اہلِ جنت سے ہوں گے۔ کیا آپ اپنے آپ کو قتل کر دیں گے؟'' حضرت سیِّدُ نا

ہِشام بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجھے اور حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب والا واقعہ سنا کر فرمایا: ''میرے جیتے جی اس بارے میں کسی کو کچھ مت بتانا۔'' (۱)

﴿2225﴾...... حضرت سیِّدُنا اسید بن عبدالرحمٰن فلسطینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ''تم ایسے زمانہ میں ہو کہ عزت و مرتبہ کے اعتبار سے تم میں کمتر وہ ہے جس کے دین کا دسواں حصہ چلا جائے اور عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کمتر وہ ہوگا جس کے دین کا دسواں حصہ باقی ہوگا۔'' (۲)

سب سے زیادہ نقصان دہ چیز:

﴿2226﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ''تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ چیز یہ ہے کہ تم کسی مسلمان کے کافر ہونے کی گواہی دو یا اسے قتل کردو۔'' (۳)

سیِّدُنا علاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین، حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مسنداً و مرسلاً احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

انسانوں کا بھیڑیا:

﴿2227﴾...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''شیطان آدمی کا

---

1 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث: ۱۴۱۹، ص ۲۶۳۔

2 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۶۹، اسید بن عبدالرحمن الخثعمی، ج ۹، ص ۱۰۱ تا ۱۰۲۔

3 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۴۴۹، العلاء بن زیاد، ج ۵، ص ۲۰۶۔

بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے کہ وہ الگ، دور اور کنارے والی بکری کو پکڑتا ہے[1]، لہٰذا تم گھاٹیوں سے بچو جماعت مسلمین اور عوام کو لازم پکڑو۔'' [2]

افضل دعا:

﴿2228﴾ ...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اس سے زیادہ پسند کوئی دعا نہیں کہ بندہ یوں دعا مانگے :اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْمُعَافَاۃَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ یعنی میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دنیا وآخرت میں بخشش اور امن وچین مانگتا ہوں[3]۔'' [4]

خدا چاہتا ہے رضائے محمد:

﴿2229﴾ ...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین اور حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: ایک رات ہم بارگاہ رسالت میں بیٹھے کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے (پھر اپنے اپنے گھر لوٹ گئے) صبح جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر تمام انبیا مع اپنے متبعین کے پیش کئے گئے، کسی نبی کے ساتھ تین امتی تھے اور کسی کے ساتھ کوئی بھی نہیں، یقیناً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں قومِ لوط کے بارے میں خبر دی ہے کہ حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا: ''کیا تم میں عقل مند کوئی نہیں؟'' حتی کہ حضرت موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام اور بنی اسرائیل میں سے ان کے پیروکاروں کا گزر ہوا، میں نے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! میری امت کہاں ہے؟'' ارشاد فرمایا:

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مرآۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 177 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: دنیا ایک جنگل ہے جس میں ہم لوگ مثل بکریوں کے ہیں شیطان بھیڑیا ہے جو ہر وقت ہماری تاک میں ہے جو جماعت مسلمین سے الگ رہا شیطان کے شکار میں آ گیا۔

2 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، الحدیث: ٢٢١٦٩، ج٨، ص٢٥٨۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مرآۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 74 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: دین وبدن میں امن اور مخلوق کی شر سے چین کہ کوئی جن وانس ہمیں بے چین نہ کر سکے۔ نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔

4 ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ٣٤٦، ج٢٠، ص١٦٥۔

''اپنی دائیں طرف دیکھئے!'' دیکھا تو مکہ کے میدانوں کی طرح ایک میدان تھا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ راضی ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔'' پھر ارشاد ہوا: ''اپنی بائیں جانب دیکھئے!'' دیکھا تو لوگوں سے آسمان بھرا ہوا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ راضی ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''ان کے ساتھ 70 ہزار لوگ بلا حساب و کتاب جنت میں جائیں گے۔''

حضرتِ سیِّدُنا عُکاشہ بن مِحْصَن اسدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے اس گروہ میں شامل فرما!'' پھر ایک اور شخص عرض گزار ہوا: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دعا فرمائیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے۔'' ارشاد فرمایا: ''اس دعا میں عُکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔'' پھر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پر کمال شفقت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں! اگر تم ان 70 ہزار میں شامل ہونے کی استطاعت رکھو تو ضرور کوشش کرنا اور اگر عاجز آ جاؤ یا کوتاہی برتو تو پھر ٹیلے والوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنا، اگر اس سے بھی عاجز آؤ اور کوتاہی کا ارتکاب کرو تو اُفق والوں میں سے ہونے کی کوشش کرنا بے شک میں نے بہت سے لوگوں کو ایک دوسرے میں گھسے دیکھا۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ ایک چوتھائی اہل جنت میرے متبعین ہوں گے۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اس پر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ اہل جنت کا نصف حصہ تم ہو گے۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مقدسہ تلاوت کی:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۰﴾

(پ۲۷، الواقعۃ: ۳۹، ۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ۔

پھر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن 70 ہزار کے بارے میں آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ وہ خوش نصیب لوگ کون ہیں؟ بعض نے کہا: ''یہ وہ خوش نصیب ہیں جو مسلمانوں کے ہاں پیدا ہوئے اور مسلمان ہی دنیا سے رخصت

ہوئے۔'' جب یہ بات پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچی تو ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگاتے، منتر جنتر نہیں کرتے، فال کے لئے چڑیاں نہیں اڑاتے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتے ہیں۔'' (1)

سونے، چاندی کی اینٹ:

﴿2230﴾ ...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار مکہ مکرمہ، سردار مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے۔'' حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی روایت میں اتنا زائد ہے کہ ''جنت کی مٹی زعفران اور گارا مشک کا ہے (2)۔'' (3)

﴿2231﴾ ...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنت کی ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی ہے۔ مٹی زعفران اور گارا مشک کا ہے۔'' جبکہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ ''جنت کے درجات یاقوت اور موتیوں کے ہیں، نہروں کے کنارے موتیوں کے اور مٹی زعفران ہے۔'' (4)

افضل جہاد:

﴿2232﴾ ...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا جہاد افضل

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۹۷۶۶-۹۷۶۵، ج۱۰، ص۵۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 492** پر فرماتے ہیں: دیکھو یہ ہے اس غیب داں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا علم کہ جنت کی ساری حقیقت بیان فرمادی جس کی نگاہ سے جنت کی حقیقت نہیں چھپی انہیں سب کی حقیقت معلوم ہے۔

3 ......المعجم الاوسط، الحدیث:۲۵۳۲، ج۲، ص۶۵۔

4 ......المعجم الاوسط، الحدیث:۳۷۰۱، ج۳، ص۷، عن ابی سعید الخدری۔

کتاب الجامع لمعمر بن راشد مع المصنف لعبد الرزاق، باب الجنة وصفتها، الحدیث:۲۱۰۳۹، ج۱۰، ص۳۴۔

ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''تو محض رضائے الٰہی کے لئے اپنے نفس اور خواہشات سے جہاد کرے۔'' (۱)

﴿2233﴾...... حضرت سیِّدُنا علاء بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ''کون سا مجاہد افضل ہے؟'' فرمایا: ''جو محض رضائے الٰہی کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے۔'' اس نے عرض کی: ''یہ آپ کہہ رہے ہیں یا پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے؟'' فرمایا: ''یہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے۔'' (۲)

حضرت سیِّدُنا ابوسَوَّار عَدَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرت سیِّدُنا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ خوش دلی سے ملاقات کرنے والے، نرم طبیعت کے مالک، اچھے تعلقات و ملاپ پر فخر کرنے والے اور نفس کو (عبادت کی) مشقت میں ڈالنے والے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے بے حد محبت کرنے اور اس کی محبت میں بے چین رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2234﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوتیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖؕ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگادی ہے۔

پھر فرمایا: ''دونوں نوشتے لپیٹے ہوئے ہیں۔ اے ابن آدم! جب تک تو زندہ ہے تیرا صحیفہ کھلا ہوا ہے تو اس میں جو چاہے سوچ و بچار (یعنی عمل) کر جب تو فوت ہوگا تو اسے لپیٹ دیا جائے گا پھر جب تجھے دوبارہ اٹھایا جائے گا تو اسے کھول دیا جائے گا اور فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ، آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔'' (۳)

---

1 ......جمع الجوامع، حرف الھمزہ، الحدیث:۳۶۵۶، ج۲، ص۱۳۔

2 ......تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی، الحدیث:۶۳۹، ج۲، ص۶۰۰۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:۱۸۴۱، ص۳۲۰۔

مغرور و متکبر شخص اور مردِ قلندر:

﴿2235﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک مغرور و متکبر شخص نے حضرت سیِّدُنا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو بلا کر اپنے کسی دینی مُعاملے کے بارے میں سوال کیا، آپ نے اپنے علم کے مطابق اسے جواب دیا اور کہا: ''اگر تم ایسا کرو تو ٹھیک ہے ورنہ تم دین اسلام سے بری ہو۔'' اس پر اس شخص نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پے در پے 40 کوڑے لگوائے۔ حضرت سیِّدُنا ابوجعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کو کوڑے مارے گئے اور قید کیا گیا تو مجھ پر مصیبت وغم کی کیفیت طاری ہوگئی۔ ایک رات کسی نے خواب میں مجھ سے کہا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ بارگاہ الٰہی میں احمد بن حنبل کا مرتبہ ابوسوار عدوی کے برابر ہو۔'' چنانچہ، میں نے حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کی خدمت میں حاضر ہو کر جب اس بات کی اطلاع دی تو انہوں نے: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (۱) پڑھا۔ (۲)

﴿2236﴾...... حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو برا بھلا کہہ رہا تھا مگر آپ خاموش تھے، جب گھر کے قریب پہنچے یا گھر میں داخل ہونے لگے تو فرمایا: ''بس اتنا ہی یا اور بھی کچھ کہنا ہے۔'' (۳)

کاش! دسواں حصہ ہی درست ہو جائے:

﴿2237﴾...... حضرت سیِّدُنا سالم بن نوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن حضرت سیِّدُنا عوف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں جا رہے تھے، حضرت سیِّدُنا یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کا حال دریافت کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت سیِّدُنا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے ایک بار پوچھا گیا: ''کیا آپ کا ہر حال اچھا ہے؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''کاش! دسواں حصہ ہی درست ہو جائے۔'' (۴)

---

1 ...... یعنی: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

2 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۱۸۷۶، احمد بن حنبل، ج۹، ص۵۴۳، باختصار۔

3 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث: ۱۸۴۵، ص ۳۲۰۔

4 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث: ۱۸۴۳، ص ۳۲۰۔

﴿2238﴾ ...... حضرت سَیِّدُ نا ابوخَلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنو عدی کی مسجد میں حضرت سَیِّدُ نا ابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے حضرت سَیِّدَتُنا معاذہ عدویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے فرمایا: ''تم میں سے کوئی عورت مسجد میں آکر[1] اپنا سر نیچے کر لیتی اور سرین اوپر اٹھا لیتی ہے۔'' عرض کی: ''آپ کیوں دیکھتے ہیں؟ اپنی آنکھوں کو مٹی پر جمائے رکھیں ہمیں نہ دیکھا کریں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بخدا! میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ نہ دیکھوں مگر پھر بھی نگاہ پڑ جاتی ہے۔'' حضرت سَیِّدَتُنا مُعاذہ عدویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے معذرت چاہی اور عرض کی: ''اے ابوسوار! جب میں گھر میں ہوتی ہوں تو بچے مجھے مصروف رکھتے ہیں اور جب مسجد میں ہوتی ہوں تو نشاط محسوس کرتی ہوں۔'' حضرت سَیِّدُ نا ابوسوار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''اسی نشاط کا مجھے تم پر خوف ہے۔''[2]

---

1 ...... اب تو عورتوں کی عریانیت اور ان کی آزادی بہت بڑھ چکی ہے۔ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے زمانہ کی عورتوں کا بھی مسجد میں آنا پسند نہیں فرمایا جیسا کہ بخاری اور مسلم میں ان کا ارشاد مروی ہے: لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَھُنَّ الْمَسْجِد (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العالم، الحدیث: ۸۶۹، ج۱، ص ۳۰۰) یعنی جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں اگر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ان باتوں کو ملاحظہ فرماتے تو مسجد میں آنے سے انہیں ضرور منع فرما دیتے یہاں تک کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عورتوں کا حال دیکھ کر انہیں مسجد میں آنے سے منع فرما دیا حالانکہ اِس زمانہ میں اگر ایک عورت نیک ہے تو ان کے زمانۂ مبارکہ میں ہزاروں عورتیں نیک تھیں اور ان کے زمانہ میں اگر ایک عورت فاسقہ تھی تو اب ہزاروں عورتیں فاسقہ ہیں اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے کہ عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ کے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار مار کر عورتوں کو مسجد سے باہر نکالتے اور حضرت امام ابراہیم نخعی تابعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہیں جانے دیتے تھے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دیگر متقدمین نے اگرچہ بوڑھی عورتوں کو فجر، مغرب اور عشاء کی جماعتوں میں شرکت کو جائز ٹھہرایا تھا لیکن متاخرین نے بوڑھی ہو یا جوان ہر عمر کی عورتوں کو سب نمازوں کی جماعت میں دن کی ہو یا رات کی شرکت سے منع فرما دیا اور ممانعت کی وجہ فتنہ کا خوف ہے جو حرام کا سبب ہے اور جو چیز حرام کا سبب ہوتی ہے وہ بھی حرام ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب فساد زمانہ کے سبب اب سے سیکڑوں برس پہلے مسجدوں میں حاضر ہونے اور جماعتوں میں شرکت کرنے سے عورتیں روک دی گئیں حالانکہ ان دونوں باتوں کی شریعت میں بہت سخت تاکید ہے تو اس زمانہ میں جب کہ فتنہ وفساد بہت بڑھ چکا ہے بھلا عورتوں کا بے پردگی کے ساتھ سڑکوں، پارکوں اور بازاروں میں گھومنا پھرنا اور نامحرموں کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ فیض الرسول، ج۲، ص ۶۳۵ تا ۶۳۶)

2 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۸۵۳، ص ۳۲۱۔

سیِّدُنا ابوسوّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُ ناشیخ حافظ ابونُعَیْم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُ ناعمران بن حصین اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

بھلائی ہی بھلائی:

﴿2239-40﴾...... حضرت سیِّدُ ناابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی حضرت سیِّدُ ناعمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حیا ساری خیر (یعنی بھلائی) ہے[1]۔'' [2]

﴿2241﴾...... حضرت سیِّدُ ناابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی حضرت سیِّدُ ناعمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حیا بھلائی ہی لاتی ہے۔'' [3]

نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر درود:

﴿2242﴾...... حضرت سیِّدُ ناابوسوار عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ''مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کنواری، پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے اور جب کوئی ناپسند چیز دیکھتے تو اظہارِ ناپسندیدگی چہرہ انور سے پہچانا جاتا تھا۔'' [4]

1...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 637** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: حضرت جنید بغدادی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی) فرماتے ہیں کہ شرعی حیاء کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی نعمتوں اور اپنی کوتاہیوں میں غور کر کے شرمندہ و نادم ہو اس شرمندگی کی بنا پر آئندہ گناہوں سے بچنے نیکیاں کرنے کی کوشش کرے، جو غیرت نیکیوں سے روک دے وہ عجز ہے حیا نہیں۔

2......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب......الخ، الحدیث:۳۷، ص ۴۰۔ 3......المرجع السابق۔

4......المعجم الکبیر، الحدیث:۵۰۸، ج۱۸، ص۲۰۶۔

حضرت سیّدنا حُمَید بن ہِلال عَدَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حضرت سیِّدُ ناحمید بن ہِلال عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔آپ علم فقہ سیکھ کر لوگوں سے کنارہ کش ہوگئے،علم دین حاصل کر کے عمل میں مشغول ہوگئے،علمی میدان میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمایاں اور میدان تحقیق میں اچھی سمت کے مالک تھے۔

﴿2243﴾...... حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ''حضرت سیِّدُ ناحمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال کا شمار فقہا علمائے کرام میں ہوتا ہے،آپ نہ تو کسی سے تکرار کرتے اور نہ ہی ان سے سوال کیا جاتا کیونکہ آپ لوگوں سے کنارہ کش رہتے تھے۔''(۱)

سب سے بڑے عالم:

﴿2244﴾...... حضرت سیِّدُ ناموسیٰ بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے:''اہلِ مصر میں حضرت سیِّدُ ناحمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ہے۔'' یہاں تک کہ وہ حضرت سیِّدُ ناحسن بصری اور حضرت سیِّدُ ناامام محمد بن سرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا بھی استثناء نہیں کرتے تھے(یعنی ان سے بھی بڑا عالم کہتے تھے)۔(۲)

بازار میں ذکر اللہ کرنے والے کی مثال:

﴿2245﴾...... حضرت سیِّدُ ناابوہِلال خالد بن ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناحمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال نے فرمایا:''بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے کی مثال سوکھے درختوں میں سرسبز و شاداب درخت کی مانند ہے۔''

ہمیشہ باقی رہنے والی خوشی:

﴿2246﴾...... حضرت سیِّدُ ناسلیمان بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناحمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال نے ہمیں بتایا کہ جب کوئی شخص جنت میں داخل ہوگا تو اسے جنتیوں کی صورت میں ڈھالا جائے گا،جنتی

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٥١٤، حميد بن هلال العدوى، ج٣، ص١٧٥۔
2 ......المرجع السابق۔

لباس اور زیورات سے آراستہ کیا جائے گا، وہ جنت میں اپنی بیویاں، خدام اور مکانات دیکھے گا تو اسے اس قدر خوشی حاصل ہوگی کہ اگر خوشی کی وجہ سے مرنا چاہے تو مرسکتا ہے۔ اسے کہا جائے گا: ''کیا تو نے اپنی فرحت ومسرت دیکھ لی؟ یہ خوشی کے لمحات تیرے لئے ہمیشہ باقی رہیں گے۔'' (۱)

﴿2247﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال نے فرمایا: ''کسی کا قول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو یہ آیتِ طیّبہ تلاوت کرے:

وَّ یَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

(پ۲۷، الرحمٰن:۲۷)

پھر کریم و باقی رہنے والے رب عَزَّوَجَلَّ کی ذات کے وسیلے سے سوال کرے۔'' (۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ اور حقیقی دشمن:

﴿2248﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کتابُ اللہ میں تین چیزیں ایسی ہیں جو بڑی عظمت والی ہیں جس نے ان کی حفاظت کی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ ہے اور جس نے انہیں ضائع کیا وہ اس کا حقیقی دشمن ہے: (۱)......نماز (۲)......روزہ اور (۳)......غسلِ جنابت۔'' (۳)

﴿2249﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوئے، رات دن سفر کرتے رہے حتی کہ نیند نے انہیں نڈھال کر دیا۔ چنانچہ، انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سفر کی سختی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''ابھی تو اتنا فاصلہ بھی طے نہیں ہوا جتنی جگہ میں جہنمی بیٹھے گا۔''

---

1 ......الزهد لابن مبارك فى نسخته زائدا، باب صفة النار، الحديث:٤٢٩، ص١٢٩۔

2 ......الدر المنثور، پ٢٧، سورة الرحمٰن، تحت الآية:٢٧، ج٧، ص٦٩٩۔

3 ......شعب الايمان، باب فى الطهارات، الحديث:٢٧٤٩، ج٣، ص١٩۔

جہنمی تنور:

﴿2250﴾...... حضرت سیِّدُ نا یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حمید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال نے فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ جہنم میں بہت سے تنور ہیں جن کی تنگی زمین میں تم میں سے کسی کے نیزے کے نچلے حصے میں لگے لوہے کی مانند ہے وہ لوگوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے تنگ ہوں گے۔'' (۱)

سیِّدُنا حُمَید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ نا حمید بن ہِلال عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مُغَفَّل، حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک، حضرت سیِّدُ نا ہشام بن عامر، حضرت سیِّدُ نا ابورفاعہ عدوی اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

﴿2251-52﴾...... حضرت سیِّدُ نا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں نے چربی کی ایک تھیلی لٹکی دیکھی، میں اس کے پاس آیا اور اسے قبضہ میں کر لیا اور کہا: ''آج میں اس میں سے کسی کو کوئی چیز نہیں دوں گا۔ مڑ کر دیکھا تو رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے، مجھے بڑی حیا آئی۔'' (۲)

دوربین نبوت:

﴿2253﴾...... حضرت سیِّدُ نا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُ نا جعفر، حضرت سیِّدُ نا زید بن حارثہ اور حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو ان کی شہادت کی خبر دے دی تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

---

1 ...... المصنف لابن ابی شیبة، کتاب ذکر النار، الحدیث:۲۳، ج۸، ص۹۵۔

2 ...... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند البصریین، الحدیث:۲۰۵۹۰، ج۷، ص۳۴۴، باختصار۔

آنکھیں اشکبار تھیں (۱)۔'' (۲)

بڑا فتنہ:

﴿2254﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ہشام بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق اور قیامت کے درمیان دجال کا بڑا فتنہ برپا ہوگا۔'' (۳)

حضرت سیِّدُنا اسود بن کُلْثُوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا اسود بن کلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ وہ خوش نصیب ہیں جو نقاب باندھے ہوئے راہ خدا میں شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ آپ خلوص نیت کے ساتھ (شہادت کی) دعائیں کرتے تھے، پس آپ کی کرامت سبقت لے گئی۔

انوکھی دعا:

﴿2255﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال بیان کرتے ہیں کہ ہم میں ایک صاحب تھے جنہیں اسود بن کلثوم کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اتنے باحیا تھے کہ چلتے وقت نظریں جھکی رہتی تھیں۔ اس زمانہ میں گھروں کی دیواریں چھوٹی ہوتی تھیں۔ ایک بار آپ کسی مکان کے قریب سے گزر رہے تھے، ایک عورت دوپٹا اتارے ہوئے

---

❶ ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 187** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ واقعہ غزوۂ موتہ میں ہوا جو ۸ آٹھ ہجری میں ہوا اس غزوہ میں مسلمان تین ہزار تھے اور ہرقل کی رومی فوج ایک لاکھ تھی۔ حضور انور نے لشکر اسلام روانہ فرماتے وقت سپہ سالار مقرر فرمادیئے تھے کہ اوّلاً زید ابن حارثہ سپہ سالار رہوں گے پھر جعفر ابن طالب طیار پھر ان کی شہادت کے بعد عبد اللہ ابن رواحہ ہوں گے۔ موتہ میں یہ حضرات یکے بعد دیگرے شہید ہو رہے تھے اور یکے بعد دیگرے جھنڈا لے رہے تھے اور یہاں حضور مسجد نبوی شریف میں ان تمام واقعات کی خبر دے رہے تھے۔ یہ ہے حضورِ انور کا علمِ غیب بلکہ حاضر و ناظر ہونا، آج دوربین کے ذریعہ انسان دور کی چیز دیکھ لیتا ہے تو نبوت کی دوربین کا کیا کہنا اس زمانہ میں جھنڈا لشکر کے سردار کے ہاتھ میں ہوتا تھا حضور انور کا یہ فرمان کہ جھنڈا فلاں نے لے لیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ امیر لشکر بن گئے۔

❷ ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ مؤتۃ من ارض الشام، الحدیث: ۴۲۶۲، ج۳، ص۹۶۔

❸ ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ہشام بن عامر، الحدیث: ۱۶۲۶۵، ج۵، ص۴۸۸۔

تھی۔ عورتوں نے آپ کو آتے دیکھا تو کہا دوپٹا اوڑھ لو کوئی آرہا ہے۔ پھر کہا: یہ تو حضرت سیِّدُنا اسود بن کلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ ایک مرتبہ آپ جہاد کے لئے روانہ ہوئے تو چلتے وقت اس طرح دعا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرا نفس راحت وآرام میں یہ گمان کرتا ہے کہ اسے تیری ملاقات عزیز ہے اگر یہ سچا ہے تو اس کی خواہش پوری فرما اگر جھوٹا ہے تو اسے سچا ہونے کی توفیق عطا فرما اگرچہ اسے ناپسند ہو اور میرا گوشت درندوں، پرندوں کی خوراک بنے۔'' چنانچہ، لشکر کے ہمراہ چل دیئے، لشکر ایک باغ کے قریب پہنچا تو دشمنوں نے انہیں ڈرایا دھمکایا لیکن لشکر اسلام آگے بڑھتا رہا حتی کہ ایک سوراخ پاکر باغ میں داخل ہوگیا، حضرت سیِّدُنا اسود بن کلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گرد آلود چہرہ لئے گھوڑے سے اترے اور زوردار حملہ کر کے واپس لوٹے۔ ایک تالاب کے پاس آئے وضو کیا اور نماز ادا کی، پھر کہا: ''عجمی کہتے ہیں: جب اہل عرب کسی کو زیر کرنے پر آتے ہیں تو اس طرح زیر کرتے ہیں۔'' پھر آگے بڑھے اور لڑتے لڑتے جام شہادت نوش کر گئے۔ (فتح ونصرت کے بعد) عظیم لشکر کا اس دیوار کے قریب سے گزر ہوا تو آپ کے بھائی سے کہا گیا: ''باغ میں داخل ہو کر دیکھیں شاید حضرت سیِّدُنا اسود بن کلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کچھ گوشت اور ہڈیاں باقی ہوں۔'' بھائی نے کہا: ''نہیں! میرے بھائی نے بہت سی دعائیں کی تھیں جو قبول ہوئیں میں نہیں چاہتا کہ ان کا اظہار کروں۔'' [1]

حضرت سیِّدُنا شُوَیس بن حَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابورقاد شُویس بن حیّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بنی عدی کے شیوخ میں سے ہیں۔ ہجرت کے سال پیدا ہوئے اور زمانۂ رسالت کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوئے اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عطیات وصول کئے۔

﴿2256﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوخُلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: ''بنو عدی کے شیوخ میں سے کون باقی ہے؟'' میں نے کہا: ''حضرت سیِّدُنا ابوسوار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار۔'' فرمایا: ''وہ تو نوجوان ہیں۔'' میں نے کہا: ''ان کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہو چکے ہیں۔'' فرمایا: ''وہ تو نوجوان ہیں میں نے تم سے شیوخ کے متعلق پوچھا ہے۔'' میں نے کہا: ''حضرت سیِّدُنا شُویس بن حیّاش عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی باقی ہیں۔'' فرمایا: ''ہاں! یہ وہی ہیں جو زمانۂ فاروقی میں دو درہم وصول کیا کرتے تھے۔''

---

[1] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبدالله بن عمر رضی الله عنه، الحدیث: ۱۱۵۳، ص ۲۲۲۔

جلدی نہ کر شاید نیکی کرلے:

﴿2257﴾...... حضرت سیِّدُنا ابومسعود جریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا شُوَیس بن حیّاش عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی دو درہم وظیفہ لینے والوں میں سے تھے۔آپ فرماتے ہیں: ''دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے پر امین یا فرمایا: امیر ہے کہ جب ابن آدم کسی برائی کا ارتکاب کرتا ہے اور بائیں جانب والا فرشتہ اسے لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو دائیں جانب والا فرشتہ کہتا ہے جلدی نہ کر شاید یہ نیکی کرلے۔ جب وہ نیکی کرتا ہے تو فرشتہ ایک کے ساتھ ایک اور نیکی لکھ دیتا ہے حتی کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا بڑھا کر لکھا جاتا ہے۔ پس شیطان کہتا ہے: ہائے افسوس! کون ہے جو ابن آدم کے دگنے ثواب کو پاسکے۔'' (1)

﴿2258﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''میں نے بنو عدی کے ایسے مردوں کو دیکھا ہے کہ ان میں سے کوئی اس قدر نماز پڑھتا کہ تھک ہار کر سرین کے بل گھسٹ کر بستر پر پہنچتا۔'' (2)

سیِّدُنا شُوَیس بن حَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا شُوَیس بن حیّاش عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُنا عتبہ بن غزوان مازِنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

درسِ زہد:

﴿2259﴾...... حضرت سیِّدُنا خالد بن عمیر اور حضرت سیِّدُنا شُوَیس بن حیّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عتبہ بن غزوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''سنو! بے شک دنیا نے ختم ہونے کا اعلان کردیا اور پیٹھ پھیر کر جانے والی ہے۔ دنیا سے صرف اتنا باقی رہ گیا ہے جتنا کہ برتن کا تلچھٹ۔ تم ایسے گھر میں ہو جہاں سے تمہیں منتقل ہونا ہے، لہٰذا جو کچھ تمہارے سامنے ہے اس میں سے اچھائی لے کر منتقل ہو۔ میں

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، ج٤، ص١٨٢تا١٨٣، بتغیر۔

2 ......الزھد لابن مبارك فی نسختہ زائدا، باب فی الذب عن عرض المؤمن، الحدیث:٢١٧، ص٦٢۔

رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سات میں سے ساتواں تھا ہمارے پاس درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ نہ تھا حتی کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔‘‘ (۱)

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن غالب

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابوفراس عبداللّٰہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ عبادت گزار، صاف گو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے رونے والے، دیدارِ الٰہی کے مشتاق اور آخرت کے سچے طالب تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے اس سے دور بھاگنے اور آخرت میں رغبت رکھتے ہوئے اس کی طلب میں کوشش کرتے رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2260﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ’’حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دو گھر تھے۔ ایک عبادت کے لئے اور دوسرا رہائش کے لئے۔ آپ کچھ اوراد دن میں اور کچھ رات میں پڑھتے تھے۔‘‘ (۲)

مقصدِ تخلیق:

﴿2261﴾...... حضرت سیِّدُنا عون بن ابی شداد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاشت کے وقت 100 رکعت نفل ادا کرتے اور فرماتے: ’’ہمیں عبادت کے لئے ہی پیدا کیا گیا اور اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ قریب ہے کہ مقربین بارگاہِ الٰہی دیگر کاموں سے رک جائیں اور عبادت ہی میں مصروف رہیں۔‘‘ (۳)

﴿2262﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامع مسجد میں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ان کے پاس سے

---

❶...... صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، الحدیث: ۲۹۶۷، ص ۱۵۸۶۔

❷...... تھذیب الکمال، الرقم: ۳۴۷۶، عبداللّٰہ بن غالب، ج ۱۵، ص ۴۲۱، باختصار۔

❸...... شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث: ۳۲۴۲، ج ۳، ص ۱۶۹۔

گزرے اور فرمایا: ''اے عبداللہ! تم نے اپنے اصحاب کو مشقت میں ڈال دیا ہے۔'' آپ نے فرمایا: میں نہ تو خوف خدا میں رونے کی وجہ سے ان کی آنکھیں پھٹی دیکھتا ہوں اور نہ ہی ان کی کمریں جھکی ہوئی ہیں۔ اے حسن! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کثرت سے اس کا ذکر کریں اور آپ مشورہ دے رہے ہیں کہ تھوڑا ذکر کریں (ہرگز نہیں، فرمان باری تعالیٰ ہے:)

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ (پ۳۰، العلق:۱۹)

ترجمۂ کنز الایمان: ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ[1]۔

پھر حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سجدہ کیا۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''بخدا! مجھے آج سمجھ نہیں آیا کہ میں سجدہ کر سکوں گا یا نہیں۔'' [2]

﴿2263﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یوں دعا مانگتے سنا: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَشْکُوْ اِلَیْكَ سَفَهَ اَحْلَامِنَا وَنَقْصَ عَمَلِنَا وَاقْتِرَابَ اٰجَالِنَا وَذَهَابَ الصَّالِحِيْنَ مِنَّا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم اپنی کم عقلی، اعمال کی کمی، موت کا وقت قریب آنے اور نیک لوگوں کے رخصت ہونے کی شکایت تجھی سے کرتے ہیں۔'' [3]

---

1 ...... یہ آیت سجدہ ہے اور آیت سجدہ یا اس کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ، دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 728 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: ''آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔'' اور صفحہ 730 پر فرماتے ہیں: ''فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نا معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔''

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے بہارِ شریعت کے مذکورہ مقام کا صفحہ 726 تا 739 کا یا دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 49 صفحات پر مشتمل رسالے ''تلاوت کی فضیلت'' کا مطالعہ کیجئے۔

2 ...... تهذيب الكمال، الرقم: ٣٤٧٦، عبدالله بن غالب، ج١٥، ص ٤٢٠۔

3 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث: ١٣٨١، ص ٢٥٨۔

نعمتِ الٰہی کا چرچا کرو!

﴿2264﴾...... حضرت سیِّدُنا نصر بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں کہتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے گزشتہ رات بھلائی کی توفیق بخشی میں نے اتنا قرآن پڑھا، اتنی رکعات ادا کیں، اتنا ذکر کیا اور فلاں فلاں نیک عمل سرانجام دیا۔'' عرض کی جاتی: ''اے ابوفراس! آپ جیسے لوگ اس طرح نہیں کہتے (یعنی اپنے اعمال شمار نہیں کرتے) حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرتے:

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ (پ۳۰، الضحیٰ:۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اور فرماتے: ''تم کہتے ہو کہ میں اپنے رب کی نعمت کا چرچا نہ کروں۔'' [1]

اِک سجدہ کروں ایسا:

﴿2265﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز تھے، قریب سے ایک شخص چارہ خریدنے کے لئے پل کی جانب گیا اپنی حاجت پوری کرکے واپس لوٹا تو دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی تک سجدے میں تھے۔'' [2]

مشکبار قبر:

﴿2266﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ معرکۂ زاویہ[3] کے دن حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا معاملہ دیکھ رہا ہوں جس پر مجھ سے صبر نہیں ہو رہا، آؤ! میرے ساتھ جنت کی طرف چلو۔'' چنانچہ، تلوار لئے آگے بڑھے اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ ''ان کی قبر مبارک سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔'' [4]

---

1. ......تفسیر القرطبی، پ۳۰، سورۃ الضحی، تحت الآیۃ:۱۱، ج۲۰، ص۷۲۔
2. ......تھذیب الکمال، الرقم:۳۴۷٦، عبداللہ بن غالب، ج۱۵، ص۴۲۰۔
3. ......**زاویہ**: بصرہ کے قریب ایک مقام ہے۔ یہاں حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حجاج بن یوسف کے مابین ۸۲ ہجری میں جنگ ہوئی تھی۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، الجزء السادس، باب احداث سنۃ اثنتین و ثمانین، ص۸، شاملہ)
4. ......شعب الایمان، باب فی الثبات للعدو......الخ، الحدیث:۴۳۲۳، ج۴، ص۵٦۔

﴿2267﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوعیسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ زاویہ کے دن بڑی گرمی تھی، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس دن بھی روزے سے تھے۔ آپ اپنے اصحاب کے درمیان تھے کہ پانی منگوایا اور سر پر انڈیل دیا، پھر تلوار ہاتھ میں لئے ساتھیوں سے فرمایا: ''آؤ! میرے ساتھ جنت کی طرف چلو۔'' عبدالملک بن مہلب نے آواز دی: ''اے ابوفراس! آپ تو ایمان والے ہیں۔'' لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی طرف توجہ نہ دی بلکہ آگے بڑھتے چلے گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ جب آپ کو دفن کیا گیا تو قبر مبارک سے مشک کی خوشبو آنے لگی اور لوگ قبر کی مٹی اٹھا کر اپنے کپڑوں پر لگانے لگے۔ (1)

سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں:

کامل مومن کی علامت:

﴿2268﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب حدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مومن میں دو خصلتیں کبھی جمع نہیں ہوتیں کنجوسی اور بد خُلقی۔'' (2) (3)

---

1 ......تهذيب الكمال، الرقم:٣٤٧٦، عبدالله بن غالب، ج١٥، ص ٤٢٠ تا ٤٢١۔

2 ......سنن الترمذي، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في البخل، الحديث:١٩٦٩، ج٣، ص٣٨٧۔

3 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 75** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی کامل مومن بھی ہو اور ہمیشہ کا بخیل اور بد خُلق بھی، اگر اتفاقاً کبھی اس سے بخل یا بد خُلقی صادر ہو جائے تو فوراً وہ پشیمان بھی ہو جاتا ہے اس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ مومن نہ بخیل ہوتا ہے نہ بد خُلق، جس دل میں ایمان کامل جاگزیں ہو تو اس دل سے یہ دونوں عیب نکل جاتے ہیں (لمعات) خیال رہے کہ بد خُلقی اور ہے غصہ کچھ اور، اللہ تعالٰی کے لئے غصہ کرنا عبادت ہے رب تعالٰی فرماتا ہے: اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (پ٢٦، الفتح:٢٩، ترجمۂ کنزالایمان: کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل) ہماری اس شرح......

حضرت سیّدُنا زُرارہ بن اَوفٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔آپ نرم مزاج اور خوف خدا سے اس قدر لرزاں وترساں رہتے کہ ملائے اعلیٰ سے جا ملے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: دنیا سے رخصت ہونے تک (خوف خدا سے) خوب گریہ وزاری کرنے اور اپنے تمام اعمال پر گواہ بنانے کا نام تصوُّف ہے۔

کاش! موت یوں آئے:

﴿2269-70﴾...... حضرت سیّدُنا بہز بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ ''حضرت سیّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں بنوقشیر کی مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے، جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے:

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾ (پ۲۹، المدثر:۸) ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا۔

توغش کھا کر گرے اور انتقال فرما گئے۔میں انہیں اٹھا کر گھر تک لے جانے والوں میں شامل تھا۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے گھر میں بیٹھ کر احادیث بیان کیا کرتے تھے۔جب حجاج بن یوسف بصرہ آیا تو اس وقت بھی گھر میں بیٹھے احادیث بیان کررہے تھے۔'' (1)

سیّدُنا زُرارہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرت سیّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔چند درج ذیل ہیں:

امت محمدی کی ایک خصوصیت:

﴿2271﴾...... حضرت سیّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت

......سے حدیث پر نہ یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ بعض مومن بخیل بھی ہوتے ہیں اور بد خلق بھی، کیونکہ وہ یا تو مومن کامل نہیں ہوتے یا ان کے یہ عیب عارضی ہوتے ہیں، اور نہ یہ اعتراض رہا کہ یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے کہ قرآن کریم نے بعض غصوں کی تعریف فرمائی ہے۔

(1)......سنن الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب اذا نام عن صلاتہ......الخ، الحدیث:٤٤٥، ج١، ص٤٤٤، باختصار۔

الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخير، الحديث:١٣٨٣، ص٢٥٨۔

کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ میری امت کے دلی خطرات سے درگزر فرماتا ہے جب تک وہ اس پر عمل یا اس کے بارے میں کلام نہ کریں[1]۔'' [2]

﴿2272﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''(نفسانی) خواہش کے خواہاں کو خواہشِ نفس معاف ہے جب تک کہ اس پر عمل یا اس کے متعلق کلام نہ کرے۔'' [3]

ملعونہ:

﴿2273﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''جو عورت اپنے شوہر کے بستر کو چھوڑ دے ملائکہ اس پر لعنت کرتے ہیں۔'' [4]

﴿2274﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''میری امت میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن میں مجھے مبعوث کیا گیا پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں پھر ان کے

1...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 81** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: برے خیالات پر پکڑ نہیں یہ اس امت کی خصوصیت ہے۔ پچھلی امتوں میں اس پر بھی پکڑ تھی۔ خیال رہے کہ برے خیالات اور ہیں برا ارادہ کچھ اور برے ارادے پر پکڑ ہے حتی کہ ارادۂ کفر کفر ہے۔ شیخ عبدالحق (محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) فرماتے ہیں کہ جو برا خیال دل میں بے اختیار اچانک آجاتا ہے اسے ''ھاجس'' کہتے ہیں یہ آنی فانی ہوتا ہے آیا اور گیا یہ پچھلی امتوں پر بھی مُعاف تھا ہم کو بھی مُعاف۔ لیکن جو دل میں باقی رہ جائے وہ ہم پر مُعاف ہے ان پر نہ تھا اور اگر اس کے ساتھ دل میں لذت اور خوشی پیدا ہوا سے ''ھـم'' کہا جاتا ہے اس پر بھی پکڑ نہیں اور اگر اس کے ساتھ کر گزرنے کا ارادہ بھی ہو تو وہ عزم ہے اس کی پکڑ ہے۔ خیال رہے کہ ارادۂ گناہ اگرچہ گناہ ہے مگر اس پر حد نہیں۔ ارادۂ زنا گناہ ہے مگر زنا نہیں۔

2......صحیح البخاری، کتاب العتق، باب الخطاو النسیان......الخ، الحدیث:۲۵۲۸، ج۲، ص۱۵۳۔

صحیح البخاری، کتاب الایمان و النذر، باب اذاحنث ناسیا، الحدیث:٦٦٦٤، ج٤، ص۲۹۲۔

3......فردوس الاخبار، باب الھاء، الحدیث:۷۲۵۲، ج۲، ص۳۸۷۔

4......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث:۸۵۸۷، ج۳، ص۲۵۸۔

بعد ایسی قوم ہوگی جو نذر ماننے گی اور پوری نہ کرے گی، خیانت کرے گی امانت دار نہ ہوگی، گواہی دے گی حالانکہ گواہ بنائی نہ جائے گی اور ان میں موٹا پا خوب پھیل جائے گا(۱)۔'' (۲)

فرشتوں کا ساتھ اور دو اجر:

﴿2275﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور وہ اس میں مہارت رکھتا (یعنی بغیر کسی دشواری و مشقت کے پڑھ لیتا)

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرأۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 339** پر **(پھر وہ جو ان سے قریب ہوں)** کے تحت فرماتے ہیں: ''یہاں پہلے قرن (زمانہ) سے مراد صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) ہیں، دوسرے سے مراد تابعین، تیسرے سے مراد تبع تابعین ہیں۔ خیال رہے کہ زمانہ صحابہ حضور کی ظہور نبوت سے ایک سو بیس (120) سال تک رہا یعنی قریباً ۱۰۰ھ سو ہجری تک اور زمانہ تابعین ۱۰۰ھ سے ۱۷۰ھ ایک سو ستر تک اور زمانہ تبع تابعین ۱۷۰ھ سے ۲۲۰ھ دو سو بیس تک۔ اس کے بعد مسلمانوں پر بڑے فتنے، تفرقہ بازیاں شروع ہوگئیں۔ معتزلہ، فلاسفہ، جہمیہ وغیرہ فرقے بعد ہی کی پیداوار ہیں بدعات کا زور بعد ہی میں ہوا۔'' **(نذر پوری نہ کرے گی)** کے تحت فرماتے ہیں: ''مانی ہوئی نذریں پوری نہ کریں گے۔ معلوم ہوا کہ نذر پوری کرنا بڑا ضروری ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے: یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا۝ (پ ۲۹، الدھر: ۷، ترجمۂ کنزالایمان: اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی پھیلی ہوئی ہے) خیال رہے کہ زیادہ نذریں ماننا اچھا نہیں مگر مانی ہوئی نذر کا پورا کرنا بہت ضروری ہے یہ شرعی نذر کا حکم ہے لغوی نذر جو اولیاء اللہ کے نام کی ہو اس کا پورا کرنا بہتر ہے۔ فرض نہیں، جیسے میلاد شریف یا گیارہویں شریف کی نذریں ماننا۔'' **(حالانکہ گواہ بنائی نہ جائے گی)** کے تحت فرماتے ہیں: ''وہ لوگ واردات کے موقعہ پر موجود نہ کئے گئے ہوں گے بلائے نہ گئے ہوں گے مگر قاضی کے ہاں گواہی دیں گے یعنی جھوٹی گواہی جیسا کہ آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ کچہریوں میں لوگ مقدمہ والوں سے پوچھتے پھرتے ہیں کہ کیا تمہیں گواہ چاہئیں تو ہم حاضر ہیں اتنے روپیہ دو جو بتاؤ اس کی گواہی دے دیں لہٰذا یہ فرمان عالی اُس حدیث کے خلاف نہیں کہ اچھے گواہ وہ ہیں جو بغیر بلائے گواہی دیں۔ وہاں سچی گواہی مراد ہے۔'' **(موٹا پا خوب پھیل جائے گا)** کے تحت فرماتے ہیں: ''وہ لوگ بہت عیش و آرام میں رہیں گے کام کاج کریں گے نہیں۔ جس سے موٹے ہو جائیں گے۔ انہیں موٹا ہونا بہت پسند ہوگا۔ قدرتی موٹاپے کا یہاں ذکر نہیں یا یہ مطلب ہے کہ جھوٹی شیخی مارا کریں گے۔ یا یہ مطلب ہے کہ بہت مال دار ہونا پسند کریں گے تاکہ موٹے تازے رہیں وہ جو حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ موٹے عالم کو ناپسند کرتا ہے وہاں بھی موٹاپے سے یہ ہی احتمالات ہیں۔''

2 ......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضائل اصحاب النبی......الخ، الحدیث: ۳۶۵۰، ج۲، ص ۵۱۵۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۵۲۷، ج۱۸، ص ۲۱۳۔

ہے تو وہ عزت دار، پیغام رساں نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ جو (بدِقّت) قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔'' (۱)

اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِل سے مراد:

﴿2276﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! بارگاہِ الٰہی میں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِل (یعنی منزل پر پہنچ کر پھر سفر پر روانہ ہو جانا)۔'' صحابی نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِل سے کیا مراد ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ صاحبِ قرآن (یعنی تلاوت کرنے والا) جو ابتدا سے آخر تک پڑھے پھر ابتدا سے شروع کر دے۔'' (۲)

دنیا و مافیہا سے بہتر:

﴿2277﴾...... حضرت سیِّدُنا زُرارہ بن اَوفی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے، ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا روایت کرتی ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اسے (اس کے اہل کے لئے) چھوڑ دو۔'' (۳)

حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فجر کی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔''

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......السنن الکبری للنسائی، کتاب فضائل القرآن، باب المتتمتع فی القرآن، الحدیث:۸۰۴۷، ج۵، ص۲۱۔
سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل قاریء القرآن، الحدیث:۲۹۱۳، ج۴، ص۴۱۴۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۲۷۸۳، ج۱۲، ص۱۳۱۔

3 ......الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث:۹۵۷۸، ص۵۶۹۔

حضرت سیِّدُنا عُقْبَہ بن عبدالغافر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَافِر

حضرت سیِّدُ نا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَافِر بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ بھلائی کی دعوت دینے اور شکر کرنے والے تھے۔ مصیبت وتکلیف میں کثرت سے ذکر کرتے اور کشادگی وخوشحالی میں شکر بجالاتے۔

70 درجے افضل:

﴿2278﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَافِر نے فرمایا: خفیہ طور پر دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے 70 درجے افضل ہے۔ جب کوئی بندہ علانیہ نیک عمل کرتا ہے پھر پوشیدگی میں بھی ایسا عمل بجالاتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ملائکہ سے ارشاد فرماتا ہے: ''یہ میرا سچا بندہ ہے۔'' (۱)

حج وعمرہ کی مثل:

﴿2279﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَافِر نے فرمایا: ''عشا کی نماز باجماعت ادا کرنا حج کرنے کی مثل ہے اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا عمرہ کرنے کی طرح ہے۔'' (۲)

فرشتوں کی دعا وبددعا:

﴿2280﴾...... حضرت سیِّدُ نا وائل بن داود رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَافِر کو فرماتے سنا کہ جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی دونوں جانب دو فرشتے ندا دیتے ہیں جسے جن وانس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے۔ وہ کہتے ہیں: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ عطا فرما اور بخیل کو بربادی دے (۳)۔''

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:۱۸۰۳، ص۳۱۵۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:۱۸۰۴، ص۳۱۵۔

3 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیۡمِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 69** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: سخی کے لئے دعا اور کنجوس کے لئے بددعا روزانہ فرشتوں کے منہ سے نکلتی ہے جو یقیناً قبول ہے۔ خیال رہے کہ خلف مطلقاً عوض کو کہتے ہیں دنیاوی ہو یا اخروی، حسی ہو یا معنوی مگر تلف دنیوی اور حسی کو کہا جاتا ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَهُوَ یُخۡلِفُهٗ ۚ ......

سیِّدُنا عُقْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُ ناعُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر نے حضرت سیِّدُ نا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

خوفِ خدا نے عذاب سے بچالیا:

﴿2281﴾...... حضرت سیِّدُ ناعُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حدیث بیان کرتے سنا کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے زمانے میں یا پہلی امتوں میں ایک شخص تھا جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شمار مال و دولت اور اولاد کی نعمت سے نوازا۔ حضرت سیِّدُ نا ابوعَوانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اسے بے شمار مال و دولت سے نوازا گیا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: ''میں کیسا باپ ہوں؟'' عرض کی: ''اچھے۔'' اس نے کہا: ''میں نے تو بارگاہِ الٰہی میں کوئی نیکی نہیں بھیجی۔'' اس روایت کے ایک راوی حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ ''میں نے بارگاہ الٰہی میں کوئی نیکی جمع نہیں کروائی، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادر ہے وہ مجھے عذاب دے گا، جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، جب کوئلہ ہو جاؤں تو پیس لینا اور جس دن ہوا تیز ہو (میری راکھ) اس میں اڑا دینا۔'' جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ''میری راکھ سمندر میں ڈال دینا۔'' حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس پر اس شخص نے بیٹوں سے عہد لے لیا۔ چنانچہ، اس کے مرنے کے بعد انہوں نے ایسا ہی کیا۔ انتقال کے بعد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے (اس کی راکھ سے) کُنْ فرمایا تو وہ انسانی صورت میں کھڑا ہو گیا، ارشاد فرمایا: ''تجھے ایسا کرنے پر کس نے امادہ کیا؟'' عرض کی: ''تیرے خوف نے یا کہا: تجھ سے ڈرتے ہوئے میں نے ایسا کیا۔'' پس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر رحم فرمایا اور یوں اسے چھٹکارا حاصل ہو گیا۔ (1)

......(پ ۲۲، سبا: ۳۹، ترجمۂ کنز الایمان: اور جو چیز تم اللّٰہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا) (اس) کا تجربہ دن رات ہو رہا ہے کہ کنجوس کا مال حکیم، ڈاکٹر، وکیل یا نالائق اولاد برباد کرتی ہے۔

1 ......صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ تعالٰی یریدون......الخ، الحدیث: ۷۵۰۸، ج ۴، ص ۵۷۵۔

لازوال نعمتیں:

﴾2282﴿ ...... حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔'' (۱)

﴾2283﴿ ...... حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عبد الغافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جہنّم سے اس شخص کو نکال لیا جائے گا جس نے خلوص دل سے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھا ہو اور اس کے دل میں جَو برابر بھی ایمان ہو اور اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے خلوص دل سے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو۔ نیز جس شخص میں بھی بھلائی ہوگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنّم سے نکال لے گا۔'' (۲)

حضرت سیِّدُنا ابوبکر محمد بن سِیرِین

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن

حضرت سیِّدُنا ابوبکر محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ پختہ عقل کے مالک، متقی پرہیزگار، بھائیوں اور ملاقات کے لئے آنے والوں کی خیرخواہی کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والوں اور گنہگاروں کی ڈھارس بندھانے والے، بہت محتاط، امانت دار، پاکدامن، نفس کی حفاظت کرنے والے تھے۔ راتوں کو اٹھ کر خوب گریہ وزاری کرتے، دن کے وقت چہرے پر مسکراہٹ سجائے مسجد میں بیٹھے رہتے اور ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔

علمائے تصوف فرماتے ہیں: راہِ خدا میں خرچ کرنے، مخلوق کی خیرخواہی کرنے اور لوگوں پر انعام واکرام کی

1 ...... المعجم الصغیر للطبرانی، الجزء الاول، ص۲۶، عن ابی ہریرۃ۔

2 ...... صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب زیادۃ الایمان ونقصانہ، الحدیث:٤٤، ج۱، ص۲۸، بتغیر قلیل، عن انس۔

بارش کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

حرمتِ الٰہی کا پاس:

﴿2284﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمُبِيْن سے عرض کی گئی: ''اے ابوبکر! فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے تو (مخالفت میں) آپ کا بھی اس کی غیبت کرنا جائز ہے۔'' آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: ''مجھے یہ بات زیبا نہیں کہ میں اسے حلال سمجھوں جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام قرار دیا ہے۔'' (۱)

﴿2285﴾...... حضرت سیِّدُنا ضَمرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ سری بن یحییٰ یا کسی اور نے حضرت سیِّدُنا امام ابن سیرین عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمُبِيْن سے کہا: ''میں نے آپ کی غیبت کی ہے لہٰذا آپ مجھے اپنے لئے حلال سمجھیں (یعنی بدلے میں میری غیبت کرلیں)۔'' آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: ''مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام قرار دیا ہے میں اسے حلال سمجھوں۔'' (۲)

﴿2286﴾...... حضرت سیِّدُنا عبیداللّٰہ بن محمد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ ایک شیخ کا بیان ہے، ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمُبِيْن سے مسئلہ پوچھا گیا آپ نے اس کا بہترین جواب دیا، ایک شخص نے کہا: ''اے ابوبکر! بخدا! آپ نے بہت اچھا جواب دیا یا بات کی۔'' راوی کا بیان ہے گویا اس نے یوں کہا کہ ''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن بھی اس سے اچھا فتویٰ نہ دے سکتے۔'' حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمُبِيْن نے فرمایا: ''اگر ہم صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کی سمجھ بوجھ کا ارادہ کریں تو ہماری عقلیں اس کے ادراک سے قاصر رہیں۔''

رزقِ حلال بقدرِ کفایت حاصل کرو!

﴿2287﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص تجارت کے ارادے سے سفر پر روانہ ہوتا تو حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمُبِيْن اسے نصیحت کرتے ہوئے فرماتے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

1 ......شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس......الخ، الحدیث: ٦٧٩٠، ج٥، ص٣١٨۔

2 ......تاریخ مدینه دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢١٢۔

سے ڈرتے رہو اور جتنا حلال رزق تمہارے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے اس کے حصول کی کوشش کرو اگر زیادہ کی کوشش کرو گے تو بھی اتنا ہی حاصل ہوگا جتنا تمہارے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔'' (۱)

﴿2288﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی چیز کے بارے میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سرین عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِیْن سے بات کی، آپ نے فرمایا: ''میں یہ نہیں کہتا کہ اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ میں کہہ رہا ہوں کہ اس کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا۔'' (۲)

زندہ اور مردہ کے ساتھ خیر خواہی کا اجر:

﴿2289﴾...... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عتیق رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِیْن سے پوچھا: ''ایک شخص جنازے کے ساتھ ثواب کی نیت سے نہیں بلکہ میت کے اہل خانہ سے حیا کی وجہ سے جاتا ہے کیا اس صورت میں اسے کوئی اجر وثواب ملے گا؟'' فرمایا: ''ایک نہیں بلکہ اس کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک تو اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھنے کا اور دوسرا زندوں کے ساتھ صلہ رحمی کا۔'' (۳)

واعظ:

﴿2290﴾...... حضرت سیِّدُنا حبیب عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْحَسِیْب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں ایک واعظ پیدا فرما دیتا ہے جو اسے نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے۔'' (۴)

﴿2291﴾...... حضرت سیِّدُنا اشعث رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِیْن سے جب حلال وحرام کے متعلق کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا (بہت محتاط ہو جاتے) اور یوں محسوس ہوتا کہ آپ وہ ابن سرین نہیں جو سوال پوچھنے سے پہلے تھے۔'' (۵)

---

1 ......الورع للامام احمد بن حنبل، باب الرجل یعطی الشیء فیتبین انه یکره، ص ۷۰۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٤، محمد بن سیرین، ج٣، ص ١٦١۔

3 ......الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاهین، باب فضل من تبع الجنازة مختصرا، الحدیث:٤٠٩، ج١، ص ٤٦٣۔

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سیرین، الحدیث:١٧٦٨، ص ٣١٠۔

5 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص ١٩٩۔

﴿2292﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرمایا کرتے تھے: ''اپنے بھائی کا ایسا احترام نہ کرو جو تم پر گراں گزرے۔'' (1)

﴿2293﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ عمر بن ھُبَیْرَہ نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی طرف پیغام بھیجا، آپ اس کے پاس گئے تو اس نے پوچھا: ''آپ نے اپنے شہر کے لوگوں کو کس حال میں چھوڑا؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اس حال میں کہ ان میں ظلم پھیلا ہوا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا امام ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سمجھتے تھے کہ یہ ایک شہادت (گواہی) ہے جس کے بارے میں ان سے پوچھا گیا ہے، لہٰذا اس کا چھپانا انہوں نے ناپسند جانا۔'' (2)

﴿2294﴾ ...... حضرت سیِّدُنا شَبِیب بن شَیْبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو فرماتے سنا: ''کلام اس بات سے وسیع ہے کہ کوئی ظَرِیفُ الطَّبع شخص اس میں صریح جھوٹ سے کام لے (یعنی ضرورتاً جہاں شریعت اجازت دے وہاں جب توریہ سے کام چل جاتا ہو تو جھوٹ نہیں بولنا چاہئے)۔'' (3)

وہ تو خود کو عالم سمجھتا ہے:

﴿2295﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے ایک شخص کے متعلق بات کرتے ہوئے کہا: ''وہ اہل علم میں سے ہے۔'' اگلے روز میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو پوچھا: ''اے ابوبکر! آپ نے ہمارے ساتھی کو کیسا پایا؟'' فرمایا: ''جیسا تم نے کہا اس سے کوسوں دور ہے اس کا خیال ہے کہ وہ سارے علم پر حاوی ہے اور جو بات اس نے نہیں سنی اس کے بارے میں یہ نہیں کہتا کہ میں نے یہ بات نہیں سنی۔''

﴿2296﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو جرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:١٧٧٢، ص ٣١١، بتغیر قلیل۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٥٢٩١، عمر بن ھبیرۃ، ج٤٥، ص٣٧٧تا٣٧٨۔

3 ......شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، الحدیث:٤٨٩٨، ج٤، ص٢٣٢۔

اللّٰہِ الْمُبِیْن ناپسند فرماتے تھے کہ کسی عورت کے لئے طَمَثَت[1] کا لفظ استعمال کریں بلکہ فرمان باری تعالیٰ کے مطابق حَاضَت کا لفظ استعمال فرماتے تھے۔'' [2]

تب تو وہ سچے ہیں:

﴿2297﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عمران بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے ایسے لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا جو قرآن سنتے اور غش کھا کر گر جاتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''ہمارے اور ان کے درمیان ایک جگہ مقرر کرلو وہ دیوار پر بیٹھ جائیں اور ان کے سامنے اوّل تا آخر قرآن مجید کی تلاوت کی جائے اگر وہ دیوار پر سے گر جائیں تو پھر تو اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔'' [3]

﴿2298﴾ ...... حضرت سیِّدُنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلم بن قتیبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں عمدہ ترکی گھوڑے پر آیا کرتے تھے، پھر پیدل آنے لگے، آپ نے پوچھا: ''تمہارا ترکی گھوڑا کہاں گیا؟'' کہا: ''بیچ دیا۔'' پوچھا: ''کیوں؟'' کہا: ''اس کا خرچہ زیادہ ہونے کی وجہ سے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے اس کے اخراجات کے بغیر اسے اپنے پاس رکھ سکتے ہو۔''

﴿2299﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قُرّہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

اِنَّکَ اِنْ کَلَّفْتَنِیْ مَالَمْ اَطِقْ ۔۔۔ سَائَکَ مَاسَرَّکَ مِنِّیْ مِنْ خُلُقِ

ترجمہ: بے شک اگر تو نے مجھے اس چیز کا پابند کیا جس کی میں طاقت نہیں رکھتا تو میرا وہ خلق جو تیری خوشی کا باعث ہے تیرے لئے برائی کا سبب بن جائے گا۔ [4]

---

1 ...... طمث: کا معنی ہے حیض کا خون، جماع کرنا، گندگی، میل کچیل۔

2 ...... الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم: ١٤١١، عکرمۃ مولی ابن عباس، ج٦، ص٤٧٧، بتغیر، عن عکرمۃ۔

3 ...... فضائل القرآن للقاسم بن سلام، باب القاری یصعق عندقراء ۃ القرآن......الخ، الحدیث: ٣٠٩، ج١، ص٣٤٣۔

4 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٢٢۔

ایسی عورت سے نکاح کرو!

﴿2300﴾...... حضرت سیِّدُنا اَصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابن ابی عطارد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی اس وقت وہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: ''آپ نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے کیا کچھ یاد کیا ہے؟'' فرمایا: میرے والد نے مجھے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے مجھ سے کہا: ''ایسی عورت سے نکاح کرو جو تمہارے ہاتھ کی طرف دیکھتی ہو نہ کہ تم اس کے ہاتھ کی طرف (یعنی عورت تمہاری محتاج ہو تم عورت کے محتاج نہ ہو)۔''

نیک اولاد ذریعۂ نجات ہے:

﴿2301﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: ''بیٹے! میری طرف سے قرض ادا کر دینا اور میرے وعدے پورے کرنا۔'' بیٹے نے پوچھا: ''ابا جان! کیا آپ کی طرف سے غلام بھی آزاد کروں؟'' فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ قادر ہے کہ تو جو بھی نیکی و بھلائی کرے گا وہ مجھے اور تجھے اس کا اجر عطا فرمائے گا۔'' (۱)

ان جیسا کوئی متقی و پرہیز گار نہیں:

﴿2302﴾...... حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ ''جو اہل زمانہ میں سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار کو دیکھنا چاہے وہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو دیکھ لے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے ان سے زیادہ متقی و پرہیز گار کوئی نہیں دیکھا۔'' (۲)

﴿2303﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم احول عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مُوَرِّق عجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ''میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے علاوہ کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو تقویٰ و پرہیز گاری میں سب سے بڑا فقیہ اور فقہ میں سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار ہو۔'' (۳)

---

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٧٧٨، ص٣١١۔

(2)......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٧٨٧، ص٣١٣۔

(3)......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سيرين، ج٥٣، ص١٩٥۔

﴿2304﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا محمد بن عمرو باہلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''کوفہ یا بصرہ کا رہنے والا کوئی بھی شخص حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن جیسا متقی و پرہیز گار نہیں۔'' (1)

﴿2305﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے ایک سودا کیا جس میں انہیں 80 ہزار کا منافع ہوا لیکن آپ کے دل میں اس کے متعلق معمولی سا کھٹکا پیدا ہوا تو آپ نے بیع فسخ کر دی۔'' راوی کا بیان ہے کہ اس میں سود کا ذرہ برابر بھی شائبہ نہ تھا۔ (2)

﴿2306﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے ایک سودے میں 40 ہزار منافع محض اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ ان کے دل میں اس کے متعلق کچھ شبہ پیدا ہو گیا تھا۔'' راوی کا بیان ہے، میں نے حضرت سیِّدُ نا سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو کہتے سنا کہ ''انہوں نے وہ بیع معمولی سے شبہ کی وجہ سے ترک کر دی حالانکہ انہیں ایسی چیز میں شبہ پیدا ہوا تھا جس میں علما کا بھی اختلاف نہیں تھا۔'' (3)

﴿2307﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن سے جب کسی دعوت ولیمہ میں شرکت کی درخواست کی جاتی تو اپنے گھر جاتے اور فرماتے: ''مجھے کچھ ستو پلاؤ۔'' عرض کی جاتی: ''آپ نے تو فلاں کے ولیمہ میں شرکت کرنی ہے اور آپ ستو پی رہے ہیں؟'' فرماتے: ''میں اس بات کو ناپسند سمجھتا ہوں کہ اپنی بھوک کی گرمی لوگوں کے کھانے پر نکالوں۔'' (4)

حقوق کی رعایت:

﴿2308﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وصیت کی کہ مجھے غسل حضرت محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن دیں۔ آپ ان دنوں قید میں تھے، جب وصیت

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٦١٣، محمد بن سیرین، ج٥، ص٤٨٩۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٢٩تا٢٣٠۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٤، محمد بن سیرین، ج٣، ص١٦٣۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٤، محمد بن سیرین، ج٣، ص١٦٣۔

پوری کرنے کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: ''میں تو قیدی ہوں۔''لوگوں نے کہا: ''ہم نے امیر سے اجازت لے لی ہے۔'' حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''مجھے امیر نے نہیں بلکہ صاحب حق نے قید کیا ہے۔'' چنانچہ، صاحب حق کے اجازت دینے پر قید خانہ سے باہر آئے اور حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غسل دیا۔'' (1)

﴿2309﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کسی کے ہاں جا کر کھانا تناول نہیں کرتے تھے، جب آپ کو ولیمہ کی دعوت دی جاتی تو قبول فرما لیتے لیکن کھانا تناول نہ فرماتے نیز اپنے مال میں سے کھوٹے درہم نکال دیا کرتے تھے۔''

درہم و دینار کا غلام:

﴿2310﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو فرماتے سنا: ''(آج کا) مسلمان درہم و دینار کا غلام ہے۔'' (2)

﴿2311﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن رائج الوقت درہم و دینار کے ساتھ کہ جن پر اسم جلالت کندہ ہوتا تھا خرید و فروخت کرنا نامناسب سمجھتے تھے اور فرماتے: ''(آج کا) مسلمان درہم کا غلام ہے۔'' (3)

﴿2312﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَدُوْد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کا ذکر خیر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''ہم میں سے کون محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی سی طاقت رکھتا ہے، وہ تو نیزوں کی دھار کی مثل چیز پر بھی سوار ہو جاتے تھے۔'' (4)

﴿2313﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٤، محمد بن سيرين، ج٣، ص١٦٢تا١٦٣۔

2 ......كنزالعمال، كتاب الاخلاق، الباب الاول فى الاخلاق المحمودة، الحديث:٨٥٩٥، ج٣، ص٢٩٢۔

3 ......الورع للامام احمد بن حنبل، باب الرجل يعطى الشيء فيتبين انه يكره، ص١٧٠، باختصار قليل۔

4 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سيرين، ج٥٣، ص٢٠٢۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اپنے ہمراہ چلنے والے ہر شخص کی حاجت پوری کر دیتے۔'' (۱)

عالِم کی شان:

﴿2314﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرِیْن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آ کر عرض کی: ''اے ابوبکر! فلاں مسئلے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اس کے مُتَعَلِّق مجھے کچھ یاد نہیں۔'' ہم نے عرض کی: ''اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرما دیجئے۔'' فرمایا: ''میں اپنی رائے سے جواب دوں اور پھر اس سے رُجوع کرتا پھروں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ایسا نہیں کرسکتا۔'' (۲)

مردِ مُجاہِد:

﴿2315﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن مرزوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ عُمَر بن ھُبَیْرَہ نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرِیْن، حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو بلوایا۔ جب تینوں حضرات اس کے پاس آئے تو اس نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے کہا: ''اے ابوبکر! جب آپ ہمارے دروازے پر پُہنچے تو کیا دیکھا؟'' فرمایا: ''میں نے بے انتہا ظُلم وسِتَم دیکھا۔'' آپ کے بھتیجے نے کندھا دبا کر آپ کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''سوال مجھ سے کیا جا رہا ہے تجھ سے نہیں۔'' چنانچہ، عمر بن ھُبَیْرَہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو چار ہزار درہم، حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو تین ہزار اور حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو دو ہزار بھجوائے۔ دونوں حضرات نے تو قبول کر لئے لیکن حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے قبول نہ کئے۔ (۳)

﴿2316﴾...... حضرت سیِّدُنا حازم بن رَجاء بن ابی سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یونُس بن عُبَیْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے اوصاف

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٠١۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٠٠، بتغیر۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم: ٥٠٤، محمد بن سیرین، ج٣، ص١٦٤۔

بیان کرتے ہوئے کہنے لگے: ''جہاں تک حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کا تَعلُّق ہے تو ان کے سامنے جب بھی دین سے مُتَعَلِّق دو اُمُور پیش کئے جاتے تو اسے اختیار کرتے جو زیادہ قابل اعتماد ہوتا۔'' (۱)

کہیں یہ غیبت تو نہیں:

﴿2317﴾...... حضرت سیِّدُنا جریر بن حازم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے مجھ سے فرمایا: ''تم نے اس سیاہ رنگت والے آدمی کو دیکھا'' پھر استغفار پڑھ کر فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ ہم نے اس کی غیبت کی ہے۔'' (۲)

مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ:

﴿2318﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے کئی مکانات تھے جو کرائے پر لوگوں کو رہائش کے لئے دیتے لیکن کرایہ صرف ذِمّیوں سے لیتے تھے، جب آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''جب مہینہ خَتْم ہوتا ہے تو میں ڈرتا ہوں اور ناپسند کرتا ہوں کہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کروں۔'' (۳)

﴿2319﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے سامنے خالص شَہْد رکھا تھا۔ چنانچہ، مجھ سے فرمایا: ''آؤ کھانا کھاؤ، کھانا کوئی قابل قدر چیز نہیں کہ اس پر قَسَم دی جائے۔''

﴿2320﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قُرَّہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے گھر کھانا کھایا، جب سیر ہو گیا تو ہاتھ روک لیا اور رومال سے ہاتھ صاف کر لئے۔ پھر انہوں نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: ''کھانا کوئی قابل قَدْر چیز نہیں کہ اس پر

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۷۷۷، ص ۳۱۱۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سيرين، ج٥٣، ص ٢١٤۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم: ٥٠٤، محمد بن سيرين، ج٣، ص ١٦٤۔

قسم دی جائے۔'' (۱)

﴿2321﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''ہم جب بھی حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے پاس جاتے تو آپ ہمیں حلوہ یا فالودہ کھلاتے۔'' (۲)

میزبان ہو تو ایسا:

﴿2322﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو خُلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں، حضرت سیِّدُ نا ابن عون اور حضرت سیِّدُ نا سہم فرائضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ تمہیں کیا کھلاؤں؟ کیونکہ تم میں سے ہر ایک کے گھر میں روٹی اور گوشت تو ہوتا ہے۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شہد کا چھتا ہمارے سامنے رکھا، اپنے ہاتھ سے شہد نکال کر ہمیں دیتے رہے اور ہم کھانے میں مصروف رہے۔ (۳)

﴿2323﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو خُلدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''سمجھ نہیں آ رہی کہ تمہیں کیا پیش کروں؟ کیونکہ تم میں سے ہر ایک کے گھر میں روٹی اور گوشت تو ہے ہی۔'' چنانچہ، اپنی باندی (خادمہ) سے فرمایا: ''شہد لے آؤ۔'' وہ شہد کا چھتا لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے اپنے ہاتھ سے شہد نکال کر خود بھی کھایا اور ہمیں بھی کھلایا۔ (۴)

﴿2324﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے ہاں خوشی کا موقع آیا تو حضرت سیِّدُ نا فرقد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی مبارک باد دینے کے لئے آئے۔ اہل خانہ نے گھی، شہد اور روٹی سے بنا ہوا حلوہ کھانے کے لئے پیش کیا لیکن آپ نے کھانے سے انکار کر دیا، پھر گھی، شہد اور تازہ روٹی پیش کی گئی تو کھانے لگے، حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''آپ نے جس چیز کے کھانے

---

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٦١٣، محمد بن سیرین، ج٥، ص٤٩٠، بتغیر۔

2 ......مکارم الاخلاق للطبرانی علی ہامش مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، باب فضل اطعام الطعام، الحدیث:١٨١، ص٣٧٨۔

3 ......المرجع السابق، الحدیث:١٨٢۔ 4 ......المرجع السابق، الحدیث:١٨٢۔

سے انکار کیا وہی کھا رہے ہیں۔‘‘ (1)

﴿2325﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن حبیب بن شہید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سخت گرمی کے دن حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے چہرے پر کمزوری کے آثار دیکھ کر فرمایا: ’’اے کنیز! حبیب کے لئے جلدی سے کھانا لے آؤ۔‘‘ یہ بات آپ نے کئی بار دہرائی، میں نے عرض کی: ’’مجھے کھانے کی خواہش نہیں ہے۔‘‘ فرمایا: ’’کھانا لے آؤ۔‘‘ باندی جب کھانا لے آئی تو میں نے کہا: ’’مجھے خواہش نہیں ہے۔‘‘ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ’’ایک لُقمہ لے لو پھر تمہیں اختیار ہے (کھاؤ یا نہ کھاؤ)۔‘‘ چنانچہ، جب میں نے ایک لُقمہ کھایا تو ہشاش بشاش ہو گیا اور سیر ہو کر کھایا۔ (2)

﴿2326﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ’’حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے اہل خانہ کے پاس جب بھی کوئی آتا تو وہ کھانا پیش کرتے، بعض اوقات کھانا خَتْم ہو جاتا تو تازہ پکی ہوئی عمدہ کھجوریں خریدتے اور مہمان کے سامنے پیش کر دیتے۔‘‘

﴿2327﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ’’حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن جب مقروض ہو جاتے تو کھانے کی مقدار میں کمی کر دیتے حتی کہ مجھے ان پر ترس آتا کہ ان کا سالن ایک چھوٹی سی مچھلی ہوتی۔‘‘

﴿2328﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو ہلال راسبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ’’ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے ہمیں کھانے کے لئے بلایا حالانکہ ان کا سالن ایک چھوٹی سی مچھلی تھی۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا ابو عطارد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھانا کھائے بغیر اٹھ کھڑے ہوئے۔‘‘

سب سے زیادہ پُراُمّید:

﴿2329﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے بڑھ کر کسی کو اہل توحید کے لئے امید رکھنے والا نہیں پایا (ان کے اس عمل پر ان آیات سے استدلال

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٩١٠، ص ٣٢٩، بتغير قليل۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سيرين، ج ٥٣، ص ٢٢٣۔

کیا جاتا ہے جو آپ تلاوت کیا کرتے تھے)۔ چنانچہ، آپ یہ آیاتِ مُقَدَّسہ تلاوت کرتے:

﴿1﴾......

اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۙ﴿۳۵﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچے کھینچتے (تکبر کرتے) تھے۔

﴿2﴾......

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴۳﴾ (پ۲۹، المدّثّر:۴۲،۴۳)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

﴿3﴾......

لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ؕ﴿۱۶﴾ (پ۳۰، اللیل:۱۵،۱۶)

ترجمۂ کنز الایمان: نہ جائے گا اس میں مگر بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

(چونکہ ان آیات میں مذکور اوصاف اہل توحید کے اوصاف نہیں ہیں، اس لئے اہل توحید کے بارے میں آپ سب سے زیادہ پُراُمید تھے۔) (1)

ہلاکت ونجات:

﴿2330﴾...... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے یا آگ (یعنی جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت نہ کی وہ جہنّم میں جائے گا)۔'' اور حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرمایا کرتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے یا آگ (یعنی نجات کا سبب نیکیاں نہیں بلکہ رحمتِ الٰہی ہے)۔'' (2)

﴿2331﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''لوگ لمبی لمبی اُمیدیں رکھتے ہیں حتی کہ ماں کے پیٹ میں موجود حمل کی بھی اُمید رکھتے ہیں۔''

1 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب حسن الظن باللہ، الحدیث:٦٦، ج١، ص٨٣۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:١٩٠١، ص٣٢٨، بتغیر۔

﴿2332﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے پاس یہ آیتِ طیّبہ تلاوت کی:

لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ (پ٢٢، الاحزاب:٦٠) ترجمۂ کنزالایمان: اگر باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے۔

تو آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اپنے علم کے مطابق منافقین کے لئے ہم اس آیت سے زیادہ امید والی کوئی چیز نہیں جانتے (کہ وہ ایمان لے آئیں)۔ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری تک منافقین کو ایمان لانے پر اکساتے رہے۔''

کسی کو بُرا بھلا نہ کہو!

﴿2333﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سہیل رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے ایک شخص کو حَجّاج بن یوسف کو برا بھلا کہتے سنا۔ چنانچہ، آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا: ''اے شخص! رک جا! کیونکہ آخرت میں تجھے اپنا صغیرہ گناہ بھی حجاج کے دنیا میں کئے ہوئے کبیرہ گناہوں سے بڑا لگے گا اور جان لے کہ بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حاکم وعادل ہے اگر حَجّاج سے اس کے ظلم کا بدلہ لے گا تو جس نے حجاج پر ظلم کیا ہوگا اس سے بھی بدلہ لے گا، لہٰذا اپنے نفس کو کسی کو برا بھلا کہنے میں مشغول مت کر۔'' (١)

40 سال قبل کی گئی خطا کی سزا:

﴿2334﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن مقروض ہوتے تو بہت مغموم ہوجاتے اور فرماتے: ''میں جانتا ہوں کہ یہ غم مجھے 40 سال پہلے کی گئی ایک خطا کے سبب ہو رہا ہے۔'' (٢)

﴿2335﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن سری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین

---

(1) ......شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس ومایلزم......الخ، الحدیث:٦٦٨١، ج٥، ص٢٨٧۔

(2) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٢٦۔

عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِيْن نے فرمایا: ''میں اس خطا کو بخوبی جانتا ہوں جس کی وجہ سے مجھے مقروض ہونا پڑا وہ یہ ہے کہ میں نے ایک شخص کو 40 سال پہلے اے مُفلِس! کہہ کر پکارا تھا۔'' (1)

﴿2336﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوسلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِيْن نے فرمایا: ''اسلاف کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے گناہ کم سرزد ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ کہاں سے سرزد ہوتے ہیں جبکہ موجودہ زمانہ کے لوگوں سے گناہ بکثرت سرزد ہوتے ہیں اور جانتے بھی نہیں کہ یہ کہاں سے وارد ہوتے ہیں۔'' (2)

شُہرت کا خوف:

﴿2337﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِيْن نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابومحمد! صرف شہرت کے خوف نے مجھے تمہارے ساتھ بیٹھنے سے باز رکھا ہے۔ مجھے مسلسل مصائب کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ میں نے چبوترے پر رہائش اختیار کرلی۔ چنانچہ، کہا گیا کہ یہ محمد بن سیرین ہے جس نے لوگوں کے اموال کھائے اور اس پر بہت زیادہ قرض ہے۔'' (3)

﴿2338﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِيْن جب مقروض ہوجاتے تو کھانے کی مقدار میں کمی کردیتے حتی کہ مجھے ان پر ترس آتا کہ ان کا سالن ایک چھوٹی سی مچھلی ہوتی۔''

﴿2339﴾ ...... حضرت سیِّدُنا انس بن سیرین عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِيْن بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِيْن کے سات مخصوص اوراد تھے جنہیں وہ رات میں پڑھتے تھے، جب کبھی ان میں سے کوئی ورد رہ جاتا تو اسے دن میں پڑھ لیتے۔''

سیِّدُنا ابن سیرین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کے شب وروز:

﴿2340﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن حارث عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن

(1) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٢٦۔

(2) ......المرجع السابق، بتغیر قلیل۔ (3) ......المرجع السابق، ص٢٢٨۔

سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن عشا کے بعد کچھ دیر آرام فرماتے پھر نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے اور ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔''

﴿2341﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) اور جس دن افطار کرتے اس دن صرف صبح کا کھانا کھاتے شام کو نہ کھاتے۔ پھر دوسرے دن سحری کرتے اور صبح روزے کی حالت میں کرتے۔'' (۱)

﴿2342﴾ ...... زوجۂ ہِشام حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ عباد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں کہ ''ہم حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے گھر بطور مہمان آتے رہتے تھے۔ رات کے وقت ان کی آہ وبکا کی آواز سنتے اور دن کے وقت ہنستا ہوا پاتے تھے۔'' (۲)

جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجائے:

﴿2343﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوعوانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو بازار میں دیکھا جو بھی انہیں دیکھتا اسے خدا یاد آجاتا۔'' (۳)

غَفلت کا وقت:

﴿2344﴾ ...... حضرت سیِّدُنا موسی بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو دوپہر کے وقت تکبیر وتسبیح اور ذکر کرتے ہوئے بازار تشریف لے جاتے دیکھا، ایک شخص نے پوچھا: ''اے ابوبکر! اس وقت؟'' فرمایا: ''یہ غفلت کا وقت ہے (اس لئے میں اس وقت ذکرُ اللّٰہ میں مشغول ہوں)۔'' (۴)

﴿2345﴾ ...... حضرت سیِّدُنا زُہَیر اَقْطَع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن جب موت کو یاد کرتے تو ان کا ہر ہر عُضو بے حس وحرکت ہو جاتا۔'' (۵)

1 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٧٨٠، ص ٣١٢۔
2 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٧٨٢، ص ٣١٢۔
3 ...... تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٦٤٤٤، محمد بن سيرين، ج ٥٣، ص ٢١٢۔
4 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٧٧٩، ص ٣١٢۔
5 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٧٨٦، ص ٣١٢۔

﴿2346﴾...... حضرت سیِّدُ نا جریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، جب ہم نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو عرض کی: ''اے ابوبکر! ہمارے لئے دعا فرمادیجئے۔'' چنانچہ، آپ نے یوں دعا کی: ''اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اَحْسَنَ مَانَعْمَلُ وَتَجَاوَزْ عَنَّا فِیْ اَصْحَابِ الْجَنَّۃِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْن یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری نیکیاں قبول فرما اور ہماری تقصیروں (کوتاہیوں) سے درگزر فرما، جنتیوں میں سے کردے جنہیں سچا وعدہ دیا جاتا تھا۔'' (۱)

خواب نقصان نہ پہنچائیں:

﴿2347﴾...... حضرت سیِّدُ نا سلام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو فرماتے سنا کہ ''جب بندہ بیداری میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے تو نامناسب خواب اسے نقصان نہیں پہنچاتے۔'' (۲)

﴿2348﴾...... حضرت سیِّدُ نا وہب بن جَرِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے خواب کی تعبیر پوچھتا تو آپ اس سے فرماتے: ''بیداری میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو نامناسب خواب تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔'' (۳)

سونے کی پنڈلیوں والا:

﴿2349﴾...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن کردوس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے مجھے فرمایا: میں نے سونے کی پنڈلیوں والے ایک شخص کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرما کر مجھے جنّت میں داخل کردیا اور میری پنڈلیاں سونے میں تبدیل فرمادیں، ان کے ذریعے میں جنّت میں جہاں چاہتا ہوں سیر کرتا ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''اس قدر انعام واکرام کس عمل کے سبب عطا ہوا؟'' کہا: ''میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کرتا تھا۔''

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۷۹۱، ص ۳۱۳۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۷۸۱، ص ۳۱۲، بتغير۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم: ۵۰۴، محمد بن سيرين، ج ۳، ص ۱۶۵۔

ماں کا اَدَب:

﴿2350﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہِشام بن حسام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے اہل وعیال میں سے کسی نے مجھے بتایا کہ ''حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن جب بھی اپنی والِدہ ماجِدہ سے گفتگو کرتے تو نہایت عاجزی وانکساری کرتے۔'' (۱)

﴿2351﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے پاس آیا اس وقت آپ اپنی والِدہ ماجِدہ کی خدمت میں حاضر تھے (اور حالت سے یوں محسوس ہو رہا تھا گویا تکلیف میں مبتلا ہوں) اس نے پوچھا: ''انہیں کیا ہوا کیا کسی تکلیف میں مبتلا ہیں؟'' لوگوں نے کہا: ''نہیں! جب یہ اپنی والِدہ ماجِدہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ان کی یہی حالت ہوتی ہے (اور ان پر عاجزی وانکساری کی کیفیت طاری رہتی ہے)۔'' (۲)

بخشش کا سَبَب:

﴿2352﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''جنگل میں ایک درخت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی، ایک شخص نے کلہاڑا لیا اور اسے کاٹ دیا۔ پس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی مغفرت فرمادی۔''

﴿2353﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دینی معاملات میں مدد کرنے کو حسن اخلاق میں شمار کرتے تھے۔'' (۳)

﴿2354﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان شک وشُبہ سے بالاتر ہوکر باہم پیار ومحبت سے رہا کرتے تھے۔'' (۴)

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:۱۷۶۷، ص ۳۱۰، بتغیرلفظ۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:۱۷۶۹، ص ۳۱۱۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التواضع والخمول، الحدیث:۱۹۱، ج۳، ص۵۷۲۔

4 ......ذم الھوی، الباب الواحد والثلاثون فی الافتخار بالعفاف، ص۲۲۷۔

سُنَّتِ نبوی کا ادب:

﴿2355﴾...... حضرت سیِّدُنا مہدی بن مَیمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اَشعار پڑھا کرتے اور مزاح والی بات کہہ کر مسکراتے بھی تھے لیکن جب سنّتِ نبوی کے متعلق کوئی بات ہوتی تو چہرے کا رنگ پھیکا پڑ جاتا اور محتاط ہو کر بیٹھ جاتے۔ (1)

خوش اَخلاق:

﴿2356﴾...... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ اور حضرت سیِّدُنا ابن شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا روایت کرتے ہیں کہ بعض اوقات حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اس قدر ہنستے کہ چت لیٹ جاتے اور پاؤں سمیٹ لیتے۔ (2)

﴿2357﴾...... حضرت سیِّدُنا حبیب بن شہید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ ”حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے کبھی بھی مصائب وآلام پر پریشانی کا اظہار نہیں کیا۔ بعض اوقات آپ اس قدر ہنستے کہ آنکھوں سے آنسو بہ پڑتے۔“ (3)

﴿2358﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوسہل یوسف بن عَطِیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ”حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بہت زیادہ مزاح کرنے والے اور بہت زیادہ ہنسنے والے تھے۔“ (4)

﴿2359﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اپنے اَصحاب کے ساتھ ہنسی مزاق کیا کرتے اور فرماتے: ”مُدَرْفِشِیْن کو خوش آمدید یعنی تم وہ ہو جو جنازوں میں حاضر ہوتے اور میت کو کاندھا دیتے ہو۔“ (5)

”انار“ کی اہمیت:

﴿2360﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید بن ابی عَرُوبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین

---

1 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم:٦١٣، محمد بن سیرین، ج٥، ص٤٩١۔

2 ...... تاریخ مدینه دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمدبن سیرین، ج٥٣، ص٢٠٨، باختصار۔

3 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم:٦١٣، محمد بن سیرین، ج٥، ص٤٩٢۔

4 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص١٨٣۔

5 ...... المعرفة و التاریخ، الحسن البصری، ج٢، ص١٩۔

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''پھلوں کے درمیان انار کو وہ اہمیت حاصل ہے جو ملائکہ کے مابین حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حاصل ہے۔''

﴿2361﴾...... حضرت سیِّدُنا جویریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے کہا: ''میں نے ایک بڑے ہونٹوں والی باندی خریدی ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''یہ زیادہ بہتر ہے تاکہ تم اس سے لطف اندوز ہوسکو۔''

کیا اشعار پڑھنا جائز ہے؟

﴿2362﴾...... حضرت سیِّدُنا قرہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے پوچھا: ''کیا صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن آپس میں مذاق کیا کرتے تھے؟'' تو آپ نے فرمایا: ''صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم بھی دیگر لوگوں کی طرح تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مذاق کرتے اور یہ شعر[1] پڑھا کرتے تھے:

يُحِبُّ الْخَمْرَ مِنْ كِيسِ النَّدَامِي ‌ ‌ ‌ ‌ وَيَكْرَهُ اَنْ تُفَارِقَهُ الْفُلُوس

ترجمہ: شراب پینے والوں میں سے عقل مند شراب تو پسند کرتا ہے لیکن اس کے لئے پیسے خرچ کرنا پسند نہیں کرتا۔[2]

﴿2363﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن شعیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: نماز عصر کے وقت میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر شعر کے متعلق کچھ

---

1 ...... اشعار اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی، اگر اللّٰہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تعریف کے اشعار ہوں یا ان میں حکمت کی باتیں ہوں اچھے اخلاق کی تعلیم ہو تو اچھے ہیں اور اگر لغو و باطل پر مشتمل ہوں تو برے ہیں۔ جو اشعار مباح ہوں ان کے پڑھنے میں حرج نہیں، اشعار میں اگر کسی مخصوص عورت کے اوصاف کا ذکر ہو اور وہ زندہ ہو تو پڑھنا مکروہ ہے اور مر چکی ہو یا خاص عورت کا ذکر نہ ہو تو پڑھنا جائز ہے۔ شعر میں لڑکے کا ذکر ہو تو وہی حکم ہے جو عورت کے متعلق اشعار کا ہے (صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شاعری ایسے برے اشعار سے خالی ہوا کرتی تھی)۔ اشعار کے پڑھنے سے اگر یہ مقصود ہو کہ ان کے ذریعہ سے تفسیر و حدیث میں مدد ملے یعنی عرب کے محاورات اور اسلوب کلام پر مطلع ہو، جیسا کہ شعراء جاہلیت کے کلام سے استدلال کیا جاتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

(ماخوذ از بہارشریعت، ج٣، ص٥١٤)

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٣٠٦٦، ج١٢، ص٢٠٦۔

پوچھا تو آپ نے دَرْج ذیل اشعار پڑھے:

كَأَنَّ الْمُدَامَةَ وَالزَّنْجِيلَ وَرِيحَ الْخُزَامِي وَذُوبَ الْعَسَلْ

يُعَلُّ بِهِ بَرْدُ اَنْيَابِهَا اِذَا النَّجْمُ وَسْطُ السَّمَاءِ اِعْتَدَلْ

ترجمہ: گویا کہ شراب، سونٹھ، خزامی (خوشبودار پودے) کی خوشبو اور خالص شہد محبوبہ کے دانتوں کی ٹھنڈک کے برابر ہیں کہ ستارہ سطح آسمان پر ہی اچھا لگتا ہے۔

پھر نماز میں مصروف ہو گئے۔ (۱)

﴿2364﴾...... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن خلیف بن عقبہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے پوچھا گیا: ''کیا باوضو شخص اشعار پڑھ سکتا ہے؟'' تو آپ نے یہ اشعار پڑھے:

نُبِّئْتُ اَنَّ فَتَاةً كُنْتُ اَخْطِبُهَا عُرْقُوبُهَا مِثْلُ شَهْرِ الصَّوْمِ فِي الطُّوْلْ

اَسْنَانُهَا مِائَةٌ اَوْزِدْنُ وَاحِدَةٍ سَائِرُ الْخَلْقِ مِنْهَا بُعْدُ مَمْطُوْلْ

ترجمہ: جس عورت کو میں نے نکاح کا پیغام بھیجا تھا اس کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کی ایڑی کا پٹھا (اوپری حصہ) طوالت میں ماہ رمضان کی مثل ہے۔ اس کی عمر 101 سال ہے۔ ساری مخلوق اس سے دوری اختیار کئے ہوئے ہے اور ٹالم ٹول سے کام لے رہی ہے۔

پھر نماز شروع کر دی۔ (۲)

بیٹھو تو جوتے اتار لو!

﴿2365﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''جوتے اتارے بغیر بیٹھ جانے والے شخص کی مثال اس چوپائے کی طرح ہے جس پر سے بوجھ تو اتار لیا جائے لیکن پالان اوپر ہی رہنے دیا جائے۔''

﴿2366﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کو فرماتے سنا کہ ''تین چیزوں کے ساتھ کوئی اَجْنَبِیَّت نہیں: (۱)......اچھا ادب (۲)......(لوگوں سے)

❶......الآغانی، ج٦، ص ٢٢٠۔

❷......بھجة المجالس وانس المجالس، باب المزاح اباحة وکراهة، ص ١٢٥۔

تکلیف دور کرنا (۳)......شک وشبہ سے دور رہنا۔''

ایک ہزار اندھے:

﴿2367﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: دو شخص اپنی اپنی زمین کی حدِ فاصل کے بارے میں جھگڑنے لگے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین کو ان سے گفتگو کا حکم دیا۔ چنانچہ، زمین نے ان سے کہا: ''اے مسکینو! یا کہا: اے بدبختو! تم میری وجہ سے جھگڑ رہے ہو حالانکہ تندرستوں کے علاوہ ایک ہزار اندھے میرے مالک بن چکے ہیں۔''

آسمان پر سرخی اور چتکبرے گھوڑے:

﴿2368﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت سے قبل آسمان کے کناروں پر سرخی نہیں دیکھی گئی اور نہ ہی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت سے پہلے جنگوں میں کبھی چتکبرے گھوڑے گم ہوئے۔'' (۱)

سب سے زیادہ سعادت مند:

﴿2369﴾...... حضرت سیِّدُنا مرحوم بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد صاحب کو یہ کہتے سنا کہ جب یزید بن مُہَلَّب کا فتنہ برپا ہوا تو ایک شخص اور میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: ''اس فتنہ کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟'' فرمایا: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد سے اس وقت لوگوں میں جو سب سے زیادہ سعادت مند ہوا سے دیکھو اور اس کی اقتدا کرو۔'' ہم نے کہا: ''موجودہ زمانہ میں سب سے زیادہ سعادت مند تو حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہی ہیں کہ جنہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔'' (۲)

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٤٦١٩، عثمان بن عفان، ج٣٩، ص٤٩٣۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٣٤٢١، عبداللّٰہ بن عمر، ج٣١، ص١٨٢۔

خوابوں کی تعبیر

﴿2370﴾...... حضرت سیِّدُنا یوسف صباغ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''جو خواب میں دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوا وہ داخلِ جنّت ہوگا۔'' (1)

دو مُنہ کا کوزہ:

﴿2371﴾...... حضرت سیِّدُنا خالد بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر کہا: ''اے ابوبکر! میں نے خواب میں دیکھا کہ دو ٹونٹیوں والے کوزے سے پانی پی رہا ہوں ایک ٹونٹی کا پانی میٹھا جبکہ دوسری کا کھارا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! بیوی کے ہوتے ہوئے تم اس کی بہن (یعنی اپنی سالی) کا ارادہ کئے ہوئے ہو۔''

شرمگاہ سے خون آنا:

﴿2372﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے پوچھا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میری پیشاب گاہ سے خون آرہا ہے۔'' آپ نے پوچھا: ''کیا تم اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مُجامَعَت کرتے ہو(2)؟'' اس نے کہا: ''ہاں!'' تو آپ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! آیندہ ایسا مت کرنا۔'' (3)

---

(1)......سنن الدارمی، باب فی رؤیۃ الرب تعالٰی فی النوم، الحدیث: ۲۱۵۰، ج۲، ص ۱۷۰۔

(2)...... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ 382** پر صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: ہم بستری یعنی جماع اس (یعنی حیض کی) حالت میں حرام ہے۔ ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب۔ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔

(3)......سنن الدارمی، باب اذا اتی الرجل امراتہ وھی حائض، الحدیث: ۱۱۰۲، ج۱، ص ۲۶۹۔

گود میں بچہ:

﴿2373﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں خواب کی تعبیر پوچھنے کے لئے حاضر ہوا اور عرض کی: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میری گود میں ایک بچہ بیٹھا چیخ رہا ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! (بیوی، بچوں کو) چھڑی سے مت مارو۔''

سانپ کا دودھ:

﴿2374﴾...... حضرت سیِّدُنا حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُجِیْب سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت سیّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے خواب کی تعبیر پوچھنے کے لئے آئی اور عرض گزار ہوئی: ''میں نے خواب دیکھا کہ میں سانپ کا دودھ دوہ رہی ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''دودھ فطرت ہے جبکہ سانپ دشمن اور فطرت سے اس کا کوئی تعلُّق نہیں یہ وہ عورت ہے جس کے پاس خواہش کے پیروکار آتے ہیں۔'' (1)

دو فتنے:

﴿2375﴾...... حضرت سیِّدُنا مُغِیرہ بن حَفْص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حجاج بن یوسف نے خواب دیکھا کہ دو حوریں اس کے پاس آئیں ایک کو تو اس نے پکڑ لیا جبکہ دوسری ہاتھ سے نکل گئی۔ چنانچہ، اس نے تعبیر معلوم کرنے کے لئے عبد الملک کو خواب لکھ بھیجا، عبد الملک نے جواباً لکھا کہ اے ابو محمد! مبارک ہو (پریشانی کی بات نہیں ہے) کیونکہ حضرت سیّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے جب اس کی تعبیر پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا: ''اَخْطَاَتْ اِسْتُہُ الْحُفْرَۃَ یعنی اس کی سرین گڑھے سے چوک گئی (2) یہ دو فتنے ہیں ایک اسے پہنچے گا جبکہ دوسرے سے بچ جائے گا۔'' راوی کا بیان ہے کہ (تعبیر کے مطابق ابن اَشْعَث کی سَرکردگی میں) بصورتِ جم غفیر ایک فتنہ حجاج کو پہنچا جبکہ دوسرے (یعنی ابن مُہَلَّب) کے فتنے سے بچ گیا۔

---

1 ......شرح السنة، کتاب الرؤیا، باب رؤیة العیون والمیاه، الحدیث:٣١٨٨، ج٦، ص٣٢١۔

2 ......اَخْطَاَتْ اِسْتُہُ الْحُفْرَۃَ: اسے اہل عرب بطورِ مثال اس کے لئے کہا کرتے تھے جو اپنی حاجت کے مقام تک نہ پہنچ سکا۔ (لسان العرب، ج١، ص٢١٥٤)

موت کی خبر:

﴿2376﴾...... حضرت سیِّدُنا مُغیرہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِیْن نے خواب دیکھا کہ جوزا ستارہ ثریا ستارے سے آگے بڑھ گیا۔ چنانچہ، آپ نے اپنی وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کا وصال مجھ سے پہلے ہوگا کیونکہ وہ مجھ سے افضل ہیں۔'' (1)

کچھ اُگتا ہی نہیں:

﴿2377﴾...... حضرت سیِّدُنا حارث بن مشقف رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِیْن سے خواب کی تعبیر پوچھی: ''میں نے خواب دیکھا کہ موتیوں سے مزیّن ومرصّع برتن سے میں شہد چاٹ رہا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! قرآن مجید دہراؤ کیونکہ تم نے قرآن پڑھ کر بھلا دیا ہے۔'' ایک شخص نے پوچھا: ''میں نے خواب دیکھا کہ میں زمین میں ہل چلا رہا ہوں لیکن اگتا کچھ نہیں۔'' فرمایا: ''تم اپنے بیوی سے عزل کرتے ہو (یعنی انزال کے وقت اس سے جدا ہو جاتے ہو)۔'' (2)

زمین وآسمان کے درمیان پرواز:

﴿2378﴾...... حضرت سیِّدُنا مبارک بن یزید بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''میں نے خواب دیکھا کہ اپنے کپڑے دھو رہا ہوں لیکن وہ صاف نہیں ہوتے۔'' فرمایا: ''تم نے اپنے بھائی سے قطع تعلقی کر رکھی ہے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''میں نے خواب دیکھا کہ میں زمین وآسمان کے درمیان پرواز کر رہا ہوں۔'' آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''تم بہت زیادہ خواہش وامیدیں رکھتے ہو۔'' (3)

سر پر سونے کا تاج:

﴿2379﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا امام محمد بن

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٦٤٤٤، محمد بن سیرین، ج٥٣، ص٢٣٣۔

2 ......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم:٣٧٣، الحارث بن ثقف، ج٢، ص٤٥٨۔

3 ......شرح السنة، کتاب الرؤیا، باب تأویل رؤیة السماء ومافیها، الحدیث:٣١٨٢، ج٦، ص٣١٢، باختصار۔

سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر سونے کا تاج ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! تمہارا باپ پردیس میں ہے اس کی بصارت زائل ہو چکی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ تم اس کے پاس آجاؤ۔'' راوی کا بیان ہے کہ اس شخص نے آپ کی بات کا جواب نہ دیا بلکہ اپنا ہاتھ نیفے میں ڈالا اور باپ کی طرف سے بھیجا گیا خط نکالا جس میں لکھا تھا کہ میری بینائی زائل ہو چکی ہے، میں پردیس میں ہوں لہٰذا تم میرے پاس آجاؤ۔ (۱)

﴿2380﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''بے شک یہ علم دین ہے لہٰذا اچھی طرح غور کرو کہ کس سے حاصل کر رہے ہو۔'' (۲)

قابلِ اعتماد گروہ:

﴿2381﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے فرمایا: ''ابتداءً مُحَدِّثین اَسناد کے متعلق بحث ومباحثہ نہیں کرتے تھے لیکن جب فِتنہ بپا ہوا تو حدیث بیان کرنے والے سے راوی کے متعلق معلومات لیتے۔ اگر اس کا تعلق اہلسنّت سے ہوتا تو اس سے مروی حدیث لیتے اور اگر اہلِ بدعت سے ہوتا تو نہ لیتے۔'' (۳)

سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مَرْوِی احادیث

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری، حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر، حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عباس، حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین، حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ، حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے مروی چند روایات دَرْج ذیل ہیں:

---

(1)......تفسير الاحلام الكبير لابن سيرين، الباب الاربعون، التاج، ص٣٠٦۔

(2)......صحيح مسلم، المقدمة، باب بيان ان الاسناد من الدين......الخ، ص١١۔ (3)......المرجع السابق۔

بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

﴿2382-83﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین اور حضرت سیِّدُنا خلاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی روزے کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے تو اپنے روزے کو پورا کرے کیونکہ اسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے کھلایا پلایا ہے۔'' (1)

قَبولِیَّت کی گھڑی:

﴿2384-85﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جمعہ میں ایک ساعت ہے کوئی نمازی مسلمان اسے پا کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی طلب کرے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے ضرور دیتا ہے (2) وہ

---

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی هریرة، الحدیث:۹۱۴۷، ج۳، ص۳۵۳۔

صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب اکل الناسی وشربه وجماعه لایفطر، الحدیث:۱۱۵۵، ص۵۸۲۔

(2)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 319** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس ساعت میں مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ کافر کی۔ نمازی متقی کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ فساق و فجار کی جو جمعہ تک نہ پڑھیں صرف دعاؤں پر ہی زور دیں، یصلی میں اسی جانب اشارہ ہے ورنہ نماز کی حالت میں دعا کیسے مانگی جائے گی۔

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1124 صفحات پر مشتمل کتاب **احیاء العلوم، جلد اول، صفحہ 575 تا 577** پر ہے: فضیلت والی گھڑی کے متعلق مختلف اقوال ہیں: (۱)......وہ مبارک ساعت طلوعِ آفتاب کے وقت ہے۔ (۲)......زوال کے وقت۔ (۳)......اذان کے وقت۔ (۴)...... جب امام منبر پر چڑھ کر خطبہ شروع کردے۔ (۵)...... جب لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوں۔ (۶)......عصر کا آخری وقت ہے۔ (۷)......سورج غروب ہونے سے پہلے کا وقت ہے کہ شہزادیٔ کونین حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس وقت کا خیال رکھا کرتیں اور اپنی خادمہ کو حکم دیتیں کہ وہ سورج کو دیکھے اور اس کے جھکنے کے بارے میں آگاہ کرے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا غروبِ آفتاب تک دعا و استغفار میں مشغول رہتیں اور بتاتیں کہ یہ وہ گھڑی ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے اور اسے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتیں۔ (۸)...... یہ ساعت شبِ قدر کی طرح (جمعہ کے) پورے دن میں مخفی ہے تاکہ اس کی حفاظت کی زیادہ سے زیادہ کوشش ہو۔ (۹)......شب قدر کی طرح جمعہ کے دن میں یہ ساعت تبدیل ہوتی رہتی ہے یہ معنی زیادہ مناسب ہے۔ اس میں ایک راز ہے جس کا ذکر علمِ معاملہ کے مناسب نہیں مگر جو کچھ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی ......

گھڑی مختصر ہے۔'' (۱)

آدھا انسان:

﴿2386﴾...... حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''ایک رات حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آج رات میں اپنی 100 بیویوں کے پاس جاؤں گا تاکہ ہرعورت ایک لڑکے کوجنم دے جو راہِ خدا میں جہاد کرے۔ لیکن اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ کہا۔ چنانچہ، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی 100 بیویوں سے صحبت کی لیکن صرف ایک نے آدھے انسان کوجنم دیا۔ اگر آپ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہہ دیتے تو ضرور ہر عورت لڑکے کوجنم دیتی جو راہِ خدا میں جہاد کرتا۔'' (۲)

......عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایااس کی تصدیق کرناضروری ہے۔ چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''بے شک زمانے کے دنوں میں تمہارے ربّ کی طرف سے خوشبودار جھونکے ہیں۔ سنو! انہیں حاصل کرو۔'' اور جمعہ کا دن بھی انہیں ایام میں سے ہے۔ لہٰذا بندے کو چاہئے کہ جمعہ کا سارادن اس گھڑی کے حصول کے لئے دل کو حاضر رکھے، ذکر کو لازم پکڑے اور دنیا کے وسوسوں سے بچے تو قریب ہے کہ وہ ان خوشبودار جھونکوں میں سے کچھ حصہ پالے۔ (۱۰)......حضرت سیِّدُ نا کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ جمعہ کی آخری ساعت ہے اور یہ غروب آفتاب کے وقت ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ آخری گھڑی کیسے ہوسکتی ہے جبکہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوارشادفرماتے سنا کہ وہ ایسے بندے کے موافق ہوتی ہے جو نماز پڑھتا ہے اور یہ نماز کا وقت نہیں۔'' تو حضرت سیِّدُ نا کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا مکی مدنی سرکار، حبیب پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشادنہیں فرمایا کہ'' نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا نماز میں ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جی ہاں! یہ تو فرمایا ہے۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''یہ نماز ہی ہے۔'' (یہ سن کر) حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش ہوگئے۔ حضرت سیِّدُ نا کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس طرف مائل تھے کہ اس دن کا حق پورا کرنے والوں کے لئے یہ ایک رحمت ہے اوراس کے بھیجنے کا وقت وہ ہے جب بندہ عمل سے مکمل طور پر فارغ ہوجائے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ یہ اوراس کے ساتھ امام کے منبر پر بیٹھنے کا وقت باعث فضیلت ہے۔ لہٰذا ان دووقتوں میں زیادہ سے زیادہ دُعا کرنی چاہئے۔

❶......صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فی الساعۃ التی یوم الجمعۃ، الحدیث:۸۵۲، ص ۴۲۴۔

❷...... ہر امید پر'' اِنْ شَآءَ اللّٰہُ'' ضرور کہنا چاہئے ورنہ وہ امید پوری نہ ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کہنے میں عقیدے اور عمل کی اصلاح ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کہنے والا اپنی طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ رب کی مدد پر۔ قرآن کریم میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرمایا......

پروردگار جواد وکریم ہے:

﴿2387-88﴾ ...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر تھا۔ اِسْتِفْسار فرمایا: ''اے بلال! یہ کیا ہے؟'' عرض کی: ''کچھ کھجوریں میں نے جمع کر رکھی ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''اے بلال! تم ہلاک ہو کیا اس سے نہیں ڈرتے کہ اس کے سبب جہنّم میں تمہارے لئے بخار ہو۔ اے بلال! خرچ کرو اور عرش کے مالک عَزَّوَجَلَّ سے کمی کا خوف نہ رکھو۔'' (1)

شَیْخَیْن جیسی فضیلت کوئی نہیں پاسکتا:

﴿2389﴾ ...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، اس کی قبر کی کچھ مٹی اس پر چھینکی جاتی ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ابوعاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو جو فضیلت حاصل ہے اس جیسی فضیلت کوئی نہیں پاسکتا کیونکہ ان دونوں (کی قبر) کی مٹی روضۂ رسول کی مٹی سے ہے۔'' (2)

﴿2390﴾ ...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضُورِ انور، شافعِ مَحْشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

......گیا ہے کہ آپ آئندہ بات پر اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ضروری فرمایا کریں مگر خیال رہے کہ جائز اور بہتر باتوں پر اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کہنا چاہئے۔ نہ کہ حرام چیزوں اور بلاؤں آفتوں پر۔ یہ کہو کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ نماز پڑھوں گا یوں نہ کہو کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ میں چوری یا زنا کروں گا۔ شراب پیوں گا۔ اسی طرح یوں کہو کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بیمار کو آرام ہوگا یوں نہ کہو کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عنقریب بیماری پھیلے گی۔ کیونکہ بیماری بلا ہے۔ یہاں لفظ اندیشہ وغیرہ استعمال کرو۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کہنا بعض جگہ سنت ہے اور بعض جگہ منع اور بعض موقع پر کفر بھی ہے۔

(ماخوذ از تفسیر نعیمی، ج ۱، ص ۴۰۷)

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۲۴، ج ۱، ص ۳۴۱۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۲۵، ج ۱، ص ۳۴۲۔

(2)......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۵۲۰۶، عمر بن الخطاب، ج ۴۴، ص ۱۲۲۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ (پ٥، النساء:٩٣) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔

کے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ''اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جزا دے تو جہنم ہی اس کی جزا ہے[1]۔'' [2]

قبیلہ لخم وجذام کا ایمان:

﴿2391﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یمن کے قبیلہ لَخْم و جُذام کا ایمان بہت اچھا ہے قبیلہ جذام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں ہوں کہ وہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کے دین) کی مدد کے لئے بڑھ چڑھ کے کُفّار سے جہاد کرتے ہیں۔'' [3]

چار چیزیں چار سے سیر نہیں ہوتیں:

﴿2392﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''چار چیزیں چار سے سیر نہیں ہوتیں: (۱)...... زمین بارش سے (۲)...... عورت مرد سے (۳)...... آنکھ دیکھنے سے اور (۴)...... عالِم علم سے۔'' [4]

آسمانوں میں چرچا:

﴿2393﴾...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آسمان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فِرِشتے ہیں جو بنی آدم میں سے بعض کے اعمال کا ستاروں کے ساتھ موازنہ کرتے

---

1 ...... یہ حکم مومن کے لئے ہے نہ کہ کافر کے لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو مومن سے درگزر فرمائے اور چاہے تو عذاب دے۔
(الدر المنثور، سورۃ النساء، تحت الآیہ:٩٣، ج٢، ص٦٢٧)

2 ...... المعجم الاوسط، الحدیث:٨٦٠٦، ج٦، ص٢٣٠۔

3 ...... کنزالعمال، کتاب الفضائل، الباب الرابع، الحدیث:٣٣٩٥٦، ج١٢، ص٢٥۔

4 ...... المعجم الاوسط، الحدیث:٨٢٦٦، ج٦، ص١٣٥۔

ہیں۔پس جب کسی بندے کو اطاعتِ الٰہی میں دیکھتے ہیں تو نام لے کر آپس میں اس کا تذکرہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں: آج رات فلاں نے فلاح پائی، آج رات فلاں کامیاب ہوگیا اور جب کسی کو نافرمانی میں مبتلا دیکھتے ہیں تو (اس کا نام لے کر) کہتے ہیں: آج رات فلاں شخص خسارے میں رہا، فلاں ہلاک ہوا۔'' (۱)

دم دُرُود کرنا، کروانا جائز ہے:

﴾2394﴿...... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے نکلا راستے میں ہمیں بھوک نے آلیا۔ ہم ایک بستی کے قریب سے گزرے تو ایک باندی ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی: ''ہمارے مردوں میں اختلاف ہوگیا ہے جبکہ ہمارے سردار کو کسی مُوذِی چیز نے ڈس لیا ہے کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟'' چنانچہ، میں گیا اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہوگیا۔بستی والوں نے ہمیں ایک بکری دی اور کھانا کھلایا، کھانا تو ہم نے کھالیا لیکن بکری کے متعلق خوف زدہ ہوگئے (کہ آیا لینا جائز ہے یا نہیں)، لہٰذا جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر اس واقعہ کی خبر دی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورۂ فاتحہ دم بھی ہے؟'' میں نے عرض کی: ''بخدا! میں نے تو یوں ہی برکت کے لئے پڑھ کر دم کیا تھا۔'' پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بکری لے لو اور اس میں سے مجھے بھی حصہ دینا۔'' (۲) (۳)

---

1 ......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم:٧٦٦، سلام بن سلیم، ج٤، ص ٣٠٨۔

2 ......صحیح مسلم، کتاب السلام، باب جواز اخذ الاجرۃ......الخ، الحدیث:٢٢٠١، ص١٢٠٨، بتغیر۔

3 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 336** پر اسی مفہوم کی ایک حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''ناجائز کام پر اجرت لینا منع ہے، قرآن کریم پڑھنا یا اس سے علاج کرنا منع نہیں تو اس کی اجرت کیوں منع ہوگی۔اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: (۱) قرآنی آیات سے علاج جائز ہے خواہ دم کرکے ہو یا تعویذ لکھ کر یا گنڈا کرکے، کہ دھاگے وغیرہ پر دم کردے اور دھاگہ مریض کے باندھے، اس علاج پر اجرت لینا جائز ہے۔(۲) قرآن کریم یا احادیث یا فتویٰ لکھنے کی اجرت لینا جائز ہے۔'' **(مجھے بھی حصہ دینا)** کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوتا ہے کہ اب تک ان حضرات نے یہ بکریاں بانٹی اور کھائیں نہ تھیں اور واپس بھی نہ کی تھیں، کہ اب تک انہیں جائز یا ناجائز ہونے کا یقین نہ تھا، یہ ساری بکریاں دم کرنے والے کی تھیں، مگر حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ان تمام صحابہ میں تقسیم کرانا اور اپنا حصہ بھی ان میں رکھنا، یہ بتانے کے لئے ہے کہ یہ بڑی طیب اور بہترین کمائی ہے جسے......

﴿2395﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُ نا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مومن بندے سے محبت فرماتا ہے جو محتاج ہونے کے باوجود سوال کرنے سے بچے۔'' (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ عبدُاللّٰہ بن زید جَرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرت سیِّدُ نا ابوقِلابہ عبداللہ بن زید جرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ عقل مند، نصیحت کرنے والے، فصیح و بلیغ خطیب، خوفِ خدا رکھنے والے اور خوش دلی کے ساتھ راہ خدا میں خرچ کرنے والے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: مخلوق خدا کی خُلُوصِ دل کے ساتھ خیر خواہی کرنے اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

﴿2396﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا صالح بن رُستم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُ نا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے فرمایا: ''اے ایوب! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں علم کی نعمت سے سرفراز فرمائے تو کثرت سے اس کی عبادت کرو اور لوگوں کی باتوں پر غمزدہ نہ ہونا۔'' (2)

سب سے بڑا عالِم:

﴿2397﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

......ہم بھی اور ہمارے صحابہ بھی کھا رہے ہیں، اس میں اشارۃً یہ بتایا گیا کہ مسافر لوگ آپس میں مل بانٹ کر چیزیں کھائیں، اکیلے کھالینا مروت اور اخلاق کے خلاف ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے خدام سے کچھ مانگنا نہ ناجائز ہے نہ اس میں کوئی ذلت، یہ تو ان خدام کے لئے باعث فخر و عزت ہے۔'' اور جلد 6، صفحہ 213 پر ہے: ''ناجائز یا شرکیہ الفاظ سے دم کرنا حرام یا کفر ہے جائز دعائیں پڑھ کر دم کرنا سنت ہے۔''

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٤٤١، ج١٨، ص١٨٦۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٣٣٠٢، عبداللہ بن زید بن عامر، ج٢٨، ص٣٠٦۔

نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا کہ ''سب سے بڑا عالِم کون ہے؟'' فرمایا: ''وہ جو لوگوں کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کرتا رہے۔'' (۱)

حکم دینے والا اور منع کرنے والا:

﴿2398﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب بھی کوئی شخص بھلائی یا برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے دل میں ایک حکم دینے والا اور ایک منع کرنے والا پاتا ہے حکم دینے والا نیکی کا حکم دیتا اور منع کرنے والا برائی سے روکتا ہے۔''

علما کی مثال:

﴿2399﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''علما کی مثال ستاروں کی مانند ہے جن سے راہ نمائی حاصل کی جاتی ہے یا ان نشانات جیسی ہے جن کی پیروی کی جاتی ہے۔ ستارے غائب ہو جائیں تو مسافر حیران و پریشان ہو جاتے ہیں اور اگر نشانات کو چھوڑ دیں تو راستہ بھول جاتے ہیں۔'' (۲)

علما کی اقسام:

﴿2400﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''علما کی تین قسمیں ہیں: (۱)......وہ جو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ (۲)...... وہ جو خود تو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی نہیں گزارتے۔ (۳)......وہ جو نہ تو خود اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور نہ ہی لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔'' (۳)

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ٣٠٥٨، ابو قلابۃ الجرمی، ج٧، ص١٣٦۔

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، حدیث ابی قلابۃ، الحدیث: ١، ج٨، ص٢٥٣۔

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٣٣٠٢، عبداللّٰہ بن زید بن عامر، ج٢٨، ص٣٠٦۔

عوام اور حکمران کی مثال:

﴿2401﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا رکیسان عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَةُ اللهِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''لوگوں کی اور حکمران کی مثال خیمے کی سی ہے کہ خیمہ کسی موٹی لکڑی کے سہارے کے بغیر کھڑا نہیں ہوسکتا اور لکڑی بغیر میخوں کے کھڑی نہیں ہوتی اور جب بھی کسی میخ کو نکالا جاتا ہے تو لکڑی کی کمزوری میں اضافہ ہوجاتا ہے۔'' (۱)

زیادہ اجر وثواب پانے والا خوش نصیب:

﴿2402﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّورَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَةُ اللهِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اس شخص سے بڑھ کر زیادہ اجر وثواب کوئی نہیں پاتا جو اپنے بچوں پر خرچ کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے انہیں سوال کرنے سے بچاتا، نفع دیتا اور غنی کردیتا ہے۔'' (۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِبلیسِ لَعِین کا مکالمہ:

﴿2403﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّورَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَةُ اللهِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابلیس لعین کو اپنی رحمت سے دور کیا تو اس نے مُہلت مانگی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے قیامت تک کی مہلت عطا فرمائی۔ اس نے کہا: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! تیری عزت وجلال کی قسم! جب تک ابن آدم کے جسم میں روح رہے گی میں اس کے دل یا پیٹ سے نہیں نکلوں گا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جب تک ابنِ آدم کے جسم میں روح رہے گی تب تک میں اس سے توبہ کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔'' (۳)

﴿2404﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّورَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَةُ اللهِ تعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا مانگا کرتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ وَاِذَا اَرَدْتَّ لِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَوَفَّانِيْ غَيْرَ مُفْتُوْن. یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کے حصول، منکرات کے ترک، مساکین

❶ ......الامثال من الکتاب والسنة للحکیم الترمذی، مثل الامام، ص ٥٧۔

❷ ......صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقة علی العیال......الخ، الحدیث: ٩٩٤، ص ٤٩٩۔

❸ ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب ذکر رحمة الله، ما ذکر فی سعة رحمة الله تعالی، الحدیث: ١٩، ج٨، ص ١٠٨۔

سے محبت اور اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اس میں مبتلا کئے بغیر وفات دے دینا۔'' (1)

علما کی موجودگی باعث برکت ہے:

﴿2405﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو رجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو قلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میری موجودگی میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے سامنے قسامت (2) کے متعلق بحث ہونے لگی (کہ آیا یہ درست ہے یا نہیں) تو میں نے حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی عُرَنِیِّیْن کا قصہ بیان کیا، اس پر حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: ''اے اہل شام! جب تک تم میں یہ یا ان جیسی عظیمُ الشّان ہستی ہے تم ہمیشہ بھلائی پر رہو گے۔'' (3)

﴿2406﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو رجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عَنْبَسَہ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے حضرت سیِّدُنا ابو قلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق فرمایا: ''جب تک یہ شیخ کسی لشکر میں موجود ہیں وہ ہمیشہ بھلائی پر رہے گا۔'' (4)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، حدیث ابی قلابة، الحدیث:٢، ج٧، ص٢٥٣۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 258** پر قسامت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''قسامت کے لغوی معنے ہیں قسم کھانا یا قسم لینا مگر احناف کے نزدیک قسامت کے معنے شرعی یہ ہیں کہ کسی محلّہ میں کوئی مقتول پایا گیا قاتل کا پتہ نہیں چلتا تو مقتول کے ورثاء اس محلّہ کے پچاس آدمیوں سے قسم لیں ہر ایک یہ قسم کھائے کہ نہ ہم نے اسے قتل کیا ہے نہ ہم کو قاتل کا پتہ ہے، ان پچاس آدمیوں کے چننے میں مقتول کے ورثاء کو اختیار ہو گا کہ محلّہ میں سے جن سے چاہیں قسم لیں مگر آزاد عاقل بالغ مردوں سے قسم لیں، خیال رہے کہ قسامت کے بعد قصاص کسی پر واجب نہ ہوگا، بلکہ دیت واجب ہوگی خواہ مقتول کے وارث قتل عمد کا دعویٰ کریں یا قتل خطاء کا، نیز قسم صرف ملزمین پر ہوگی مقتول کے ورثاء پر نہ ہوگی جیسا کہ تیسری فصل میں آرہا ہے یا مقتول کے ورثاء دو عینی گواہ پیش کریں ورنہ ملزمین قسمیں کھائیں، قسامت کا یہ طریقہ زمانہ جاہلیت میں مروّج تھا جسے اسلام نے بھی باقی رکھا، قسامت کے تفصیلی احکام کتب فقہ میں اور اسی جگہ لمعات، اشعۃ اللمعات اور مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں ملاحظہ فرمائیں۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٣٣٠٢، عبداللّٰه بن زید بن عامر، ج٢٨، ص٢٩٧۔

4 ......صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب القسامة، الحدیث:٦٨٩٩، ج٤، ص٣٦٩۔

عجمیوں کے چیف جسٹس ہوتے:

﴿2407﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ''بخدا! حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صاحبِ بصیرت فُقَہا میں سے تھے۔'' نیز مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ ''اگر حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عجمی ہوتے تو عجمیوں کے قاضی القُضات (چیف جسٹس) ہوتے۔'' (1)

بندے کی ہلاکت ونجات:

﴿2408﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم احول عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کوئی بھی شخص نجات کے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ لوگوں سے زیادہ اپنے نفس سے آگاہ ہو اور ہلاکت کے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب لوگ اس سے زیادہ اس کے نفس سے آگاہ ہوں۔'' (2)

عظیم کامیابی:

﴿2409﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک تھا کہ اچانک ہم نے قصہ گو اور اس کے ساتھیوں کی بلند آوازیں سنیں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ایمان وعافیت کی موت کو عظیم کامیابی سمجھتے تھے۔'' (3)

جہاں تک ہوسکے بدگمانی سے بچو!

﴿2410﴾...... حضرت سیِّدُنا حمید الطَّوِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر تجھے اپنے بھائی کی جانب سے کوئی ایسی چیز پہنچے جو باعث تکلیف ہو تو اس کے لئے کوئی نہ کوئی عذر تلاش کرنے کی کوشش کر اگر کوئی عذر سمجھ نہ آئے تو دل میں یہ کہہ کہ شاید میرے بھائی کو کوئی ایسا عذر ہو جس کا مجھے علم نہ ہو۔'' (4)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، حدیث ابی قلابة، الحدیث:٤_٥، ج٨، ص٢٥٤_

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم:٣٠٥٨، ابو قلابة الجرمی، ج٧، ص١٣٦_

3 ......الزھد لوکیع بن الجراح، باب الحزن وفضله، الحدیث:٢٠٩، الجزء الاول(ب)، ص٤٦١_

4 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٠٢، ابوقلابة عبد اللّٰه بن زید الجرمی، ج٣، ص١٥٨_

دو چیزوں پر بندے کو اختیار نہیں:

﴿2411﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! میں نے تجھے دو چیزیں دی ہیں لیکن ان میں سے ایک میں بھی تجھے اختیار نہیں: (۱)...... اپنی مِلکیت میں آنے والی چیز پر تو بُخل سے کام لیتا ہے، جب میں تجھے نکیل سے پکڑتا (یعنی موت دیتا) ہوں تو وہ چیز دوسرے کی ہوجاتی ہے پھر اس میں تیرا حصہ مقرر کردیتا ہوں یا فرمایا: اس سے تیرے لئے کچھ حصہ فرض کردیتا ہوں جس کے ذریعے تجھے پاک وصاف کرتا ہوں۔ (۲)...... (تیرے مرنے کے بعد) میرے بندے تجھ پر نماز پڑھتے ہیں باوجود یہ کہ تیرا نامہ اعمال لپیٹ دیا جاتا ہے اور اس کے بعد تیرے لئے کوئی عمل نہیں ہوتا۔''

﴿2412﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ''عبدالرحمٰن بن اُذَینَہ کے انتقال کے بعد عہدۂ قضا کے لئے حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نامزد کیا گیا تو آپ ملکِ شام کی جانب ہجرت کرگئے۔'' (۱)

﴿2413﴾...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر قضا کا علم رکھنے والا اور اس سے راہِ فرار اختیار کرنے والا کسی کو نہیں پایا اور نہ ہی اس شہر میں ان سے بڑھ کر کسی کو قضا کا عالم پایا۔'' (۲)

﴿2414﴾...... حضرت سیِّدُنا غَیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی تو انہوں نے فرمایا: ''اگر تم خارجی نہیں ہو تو آجاؤ۔''

اولیا کی شان:

﴿2415﴾...... حضرت سیِّدُنا یزید رشک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''قیامت کے دن عرش کی جانب سے ایک منادی نِدا دے گا کہ سن لو! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ ہر شخص سر اٹھائے گا تو منادی کہے گا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی (دوست) وہ جو ایمان لائے اور

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب البیوع والاقضیۃ، فی القضاء وماجاء فیہ، الحدیث: ۹، ج۵، ص۳۵۸۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۳۳۰۲، عبداللہ بن زید بن عامر، ج۲۸، ص۳۰۲۔

پرہیز گاری کرتے ہیں۔ چنانچہ، منافق اپنا سر جھکالیں گے۔'' (۱)

نفع کے بجائے نقصان:

﴿2416﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص حدیث کی عظمت و معرفت نہیں رکھتا اس کے سامنے حدیث بیان نہ کرو کیونکہ ایسے شخص کے لئے حدیث نفع کے بجائے نقصان کا باعث ہوگی۔'' (۲)

بہترین کام:

﴿2417﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بہترین کام وہ ہیں جو میانہ روی کے ساتھ کئے جائیں۔'' (۳)

﴿2418﴾...... حضرت سیِّدُ نا صالح بن رستم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے فرمایا: ''اے ایوب! بازار (تجارت) کو لازم پکڑو کیونکہ غنا (مالداری) بھی عافیت میں سے ہے۔'' (۴)

دنیا کے نقصان سے کیسے بچا جائے؟

﴿2419-20﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں وسیع مال و دولت عطا فرماتا ہے۔ پس جب تک تم اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے رہو گے دنیا تمہیں ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔'' (۵)

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار ابی العالية، الحديث:۱۷۴۸، ص۳۰۸۔

2 ......الجامع لاخلاق الراوی، باب كراهة التحديث لمن لايبتغيه......الخ، الحديث:۷۳۰، ج۱، ص۳۲۸۔

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، حديث ابی قلابة، الحديث:۶، ج۸، ص۲۵۴۔

4 ......شعب الايمان، باب التوكل بالله والتسليم، الحديث:۱۲۶۳-۱۲۶۲، ج۲، ص۹۵۔

5 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، كتاب الشكرلله، الحديث:۵۹، ج۱، ص۴۸۴۔

الزهدلهنادبن السری، باب الشكر علی النعم، الحديث:۷۷۴، الجزء الثانی، ص۳۹۹۔

﴿2421﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا خالد حذاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''نماز میں رفع یدین کرنا کیسا ہے[1]؟'' فرمایا: ''تعظیم (الٰہی) کے لئے ہے۔''

کس چیز میں بَرَکت نہیں؟

﴿2422﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابوقِلابہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے ردی کھجوریں خریدتے دیکھا تو فرمایا: ''میں خیال کرتا تھا کہ ہماری صحبت میں بیٹھنے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں کچھ نفع پہنچایا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر ردی چیز سے برکت نکال دی ہے۔''[2]

---

1 ...... احناف کے نزدیک نماز میں تکبیر تحریمہ اور تکبیر قنوت کے سوا کہیں بھی رفع یدین جائز نہیں۔ چنانچہ، مفسر شہیر حکیم الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی **مِرْاٰةُ الْمَنَاجِیْح، ج2، صفحہ 16** پر حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی اس حدیث پاک کہ ''نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے مقابل اٹھاتے اور جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی یونہی ہاتھ اٹھاتے اور کہتے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور سجدے میں یہ نہ کرتے'' کے تحت فرماتے ہیں: ''(کندھوں کے مقابل ہاتھ اٹھانے سے مراد یہ ہے) کہ گٹے کندھوں تک رہتے اور انگوٹھے کانوں تک۔ (نیز) اس حدیث سے یہ تو معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کیا مگر یہ ذکر نہیں کیا کہ آخر وقت تک کیا۔ حق یہ ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔ چنانچہ عینی شرح بخاری میں ہے کہ سیِّدُ نا عبد اللہ ابن زبیر (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا ایسا نہ کیا کرو یہ وہ کام ہے جسے حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اوّلاً کیا تھا پھر چھوڑ دیا نیز سیِّدُ نا ابن مسعود، عمر ابن خطاب، علی مرتضٰی، براء ابن عازب، حضرت علقمہ وغیرہم بہت صحابہ (رَضِیَ اللهُ عَنْہُمْ) سے کہ وہ رفع یدین نہ کرتے تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے تھے نیز ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے حضرت مجاہد (عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد) سے روایت کی کہ میں نے حضرت ابن عمر (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ) کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سوا تکبیر اولیٰ کے کسی وقت ہاتھ نہ اٹھائے معلوم ہوا کہ سیِّدُ نا ابن عمر (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ) کے نزدیک بھی رفع یدین منسوخ ہے نیز رسالہ آفتاب محمدی میں ہے کہ حضرت ابن عمر (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ) کی حدیث چند روایتوں سے منقول ہے جس میں سے ایک روایت میں یونس ہے جو سخت ضعیف ہے دوسری اسناد میں ابوقلابہ ہے جو خارجی المذہب تھا (دیکھو تہذیب) تیسری اسناد میں عبید اللہ ہے۔ یہ پکا رافضی تھا، چوتھی اسناد میں شعیب ابن اسحاق ہے جو مرجیہ مذہب کا تھا غرض کہ رفع یدین کی احادیث کی اکثر اسنادوں میں بد مذہب خصوصاً روافض بہت شامل ہیں کیونکہ یہ ان کا عمل ہے ہوسکتا ہے کہ روافض کے تقیہ کی وجہ سے امام بخاری کو بھی پتا نہ لگا ہو۔ لہٰذا مذہب حنفی نہایت قوی ہے کہ نمازوں میں سوا تکبیر تحریمہ کے اور کہیں رفع یدین نہ کیا جائے۔''

نوٹ: رفع یدین کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کی مایہ ناز تصنیف ''جاء الحق'' سے حصہ دوم، چھٹا باب: رفع یدین نہ کرو کا مطالعہ مفید رہے گا۔

2 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٥٤٥، ابو قلابة عبد اللہ بن زید، ج٥، ص ٣٩١، باختصار۔

﴿2423﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حماد بن خالد حذاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''فاخرانہ لباس پہننے والوں (کی صحبت) سے بچو!'' (۱)

﴿2424﴾ ...... حضرت سیِّدُنا خالد حذاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس جاتے تو وہ ہمیں تین احادیث بیان کرکے فرماتے: ''میں نے زیادہ بیان کردیں۔'' (۲)

سب سے زیادہ پاکیزہ چیز:

﴿2425﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''کوئی چیز بھی روح سے زیادہ پاکیزہ وطیب نہیں کیونکہ جب بھی یہ کسی چیز سے نکال لی جاتی ہے تو وہ بدبودار ہوجاتی ہے۔'' (۳)

قصہ گو اور عالِم کی صحبت میں فرق:

﴿2426﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''قصہ گو لوگوں نے علم کو برباد کردیا ہے۔ کوئی شخص ایک سال تک قصہ گو کے پاس بیٹھتا رہتا ہے لیکن کچھ بھی حاصل نہیں کرپاتا، جبکہ کسی صاحبِ علم کے پاس کچھ دیر بیٹھتا ہے تو کچھ نہ کچھ حاصل کرکے ہی اٹھتا ہے۔'' (۴)

دونوں ناپسند:

﴿2427﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن مَیمون رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا: ''اے ابوقلابہ! احادیث بیان کرو!'' آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''بخدا! میں زیادہ احادیث بیان کرنے

---

(1) ......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم:۱۴۹۶، عبدالکریم بن ابی المخارق، ج۷، ص۳۹۔

(2) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۳۳۰۲، عبداللّٰہ بن زید بن عامر، ج۲۸، ص۳۰۲۔

(3) ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۵۴۵، ابوقلابة عبد اللّٰہ بن زید، ج۵، ص۳۹۱۔

(4) ......القصاص والمذکرین، الرقم:۲۰۶، ص۳۵۴-۳۵۳۔

اور زیادہ خاموش رہنے دونوں کو ناپسند کرتا ہوں۔'' (۱)

﴿2428﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مُقاتِل بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص بھی کوئی (خلافِ شرع) بدعت ایجاد کرتا ہے وہ اپنے لئے تلوار کو حلال کر لیتا ہے۔'' (۲)

خواہشات کے پیروکاروں کی صحبت سے بچو!

﴿2429﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نہ تو خواہش کے پیروکاروں کے پاس بیٹھو اور نہ ہی ان سے گفتگو کرو کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ تمہیں اپنی گمراہی میں مبتلا نہ کر لیں یا جو کچھ تم جانتے ہو اس کے متعلق تمہیں شک وشبہ میں نہ ڈال دیں۔'' (۳)

﴿2430﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''خواہشات کے پیروکار اور منافقین کی مثال ایک سی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے منافقین کا ذکر یوں کیا ہے کہ وہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ اور ان کا اجتماع سراسر گمراہی ہے جبکہ اہل ہوا خواہشات میں تو مختلف ہوتے ہیں لیکن تلوار پر جمع ہوتے ہیں۔'' (۴)

سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند روایات درج ذیل ہیں:

﴿2431﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کنواری عورت کے

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار ابی العالية، الحديث:١٧٤٩، ص٣٠٨۔

2 ......سنن الدارمی، باب اتباع السنة، الحديث:٩٩، ج١، ص٥٨۔

3 ......سنن الدارمی، باب اجتناب اهل الاهواء والبدع والخصومة، الحديث:٣٩١، ج١، ص١٢٠۔

سير اعلام النبلاء، الرقم:٥٤٥، ابو قلابة عبد الله بن زيد، ج٥، ص٣٩١۔

4 ......الدر المنثور، پ١٠، سورة التوبة، تحت الآية:٧٥، ج٤، ص٢٤٨۔

لئے سات دن اور ثیبہ (غیر کنواری) کے لئے تین دن ہیں (1)۔'' (2)

ایمان کی لذت:

﴿2432﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کی لذت پالے گا: (۱)...... جو بندے سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرے۔ (۲)...... اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے ہر چیز سے زیادہ پیارے ہوں۔ (۳)...... کفر میں لوٹ جانا جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بچالیا ایسا برا جانے جیسے آگ میں ڈالا جانا۔'' (3)

عیدین کا تحفہ:

﴿2433﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عیدین کو تہلیل (لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ)، تقدیس (سُبْحَانَ اللّٰہِ)، تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) اور تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر) کے ساتھ مُزَیَّن کرو۔'' (4)

---

(1)...... مفسر شہیر، حکیم الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح، ج5، صفحہ 83 پر فرماتے ہیں: باکرہ جدیدہ بیوی کے پاس سات دن ٹھہرے، پھر پرانی بیویوں کے پاس بھی سات دن ہی قیام کرے اور بیوہ جدیدہ کے پاس تین دن ٹھہرے، پھر پرانی بیویوں کے پاس بھی تین تین دن ہی قیام کرے۔ غرضیکہ یا سات یا تین دن باریوں میں شمار ہوں گے یہ ہی احناف کا مذہب ہے، قرآن کریم فرماتا ہے: فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً (پ ٤، النِّسَآء: ٣، ترجمۂ کنزالایمان: پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو) آئندہ احادیث بھی اسی معنی کی تائید کر رہی ہیں۔ امام شافعی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی) کے ہاں اس کے معنی یہ ہیں کہ نئی بیوی کے پاس سات دن یا تین دن قیام کر کے پھر باری مقرر کرے، یہ قیام ان باریوں میں شمار نہ ہوگا۔ مگر احناف کا قول بہت قوی ہے طریقۂ شوافع عدل کے خلاف ہے، عدل تمام بیویوں میں چاہیئے نئی ہوں یا پرانی، قرآن کریم اور دیگر احادیث میں مطلقاً عدل کا حکم ہے نئی و پرانی میں فرق نہیں کیا گیا۔ شوافع کے اس معنی کی بنا پر یہ حدیث قرآن کریم کے بھی خلاف ہوگی اور دیگر احادیث کے بھی۔

(2)...... سنن الدارمی، باب الاقامة عندالثیب والبکر...... الخ، الحدیث: ٢٢٠٩، ج٢، ص ١٩٤۔

(3)...... صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حلاوة الایمان، الحدیث: ١٦، ج١، ص ١٧۔

(4)...... فردوس الاخبار، الحدیث: ٣١٥١، ج١، ص ٤٢٢۔

سردار، داعی، گھر اور دسترخوان:

﴿2434﴾...... حضرت سیّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدُنا عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حضرت سیّدُنا ربیعہ جرشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں ایک فرشتہ حاضر ہوا۔ آپ سے کہا گیا: ''آپ کی آنکھیں سوتی رہیں گی لیکن کان سنتے اور دل سمجھتا رہے گا۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری آنکھیں سوجاتی ہیں لیکن کان سنتے رہتے اور دل سمجھ لیتا ہے۔'' چنانچہ، عرض کی گئی: ''ایک سردار نے عالی شان گھر بنایا، اس میں دسترخوان سجایا اور ایک دعوت دینے والے کو بھیجا تو جو دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرے گا وہ اس گھر میں داخل ہوگا اور دسترخوان سے کھائے گا سردار اس سے راضی ہوگا اور جو اس کی بات نہیں مانے گا وہ اس گھر میں داخل نہیں ہوگا اور دسترخوان سے نہیں کھائے گا سردار اس سے ناراض ہوگا۔'' پس سردار اللّٰہ ربُّ العالمین کی ذات، دعوت دینے والے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، گھر اسلام اور دسترخوان جنت ہے۔ [1]

حاضِر و ناظِر غیب دان نبی:

﴿2435﴾...... حضرت سیّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدُنا ابواُسماء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حضرت سیّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی تو میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھے اور میری امت کا ملک وہاں تک پہنچے گا جہاں تک میرے لئے سمیٹ دیا گیا اور مجھے دو خزانے دیئے گئے سرخ و سفید اور میں نے اپنے رب سے اپنی اُمت کے لئے سوال کیا کہ انہیں عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کی جماعت کے سوا کوئی دشمن مُسلّط نہ کرے جو ان کی اصل اکھیڑ دے اور میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے محمد! ہم جب کوئی فیصلہ فرما دیتے ہیں تو وہ رد نہیں ہوسکتا (میں نے آپ کو آپ کی امت کے متعلق یہ وعدہ دے دیا کہ انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہ کروں گا اور ان پر ان کی جماعت کے علاوہ کوئی دشمن مسلط نہ کروں گا جو ان کی اصل اکھیڑ دے) اگرچہ وہ دنیا کے ہر طرف سے جمع ہو جائیں، امت ہی میں سے بعض بعض کو قیدی بنائیں گے اور بعض بعض کو ہلاک کریں گے [2]۔ میں اپنی امت پر گمراہ گر پیشواؤں

---

1 ......سنن الدارمی، باب صفة النبی فی الکتب قبل مبعثه، الحدیث: ۱۱، ج ۱، ص ۱۸۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح**، **جلد 8**، **صفحہ 11** پر حدیث پاک کے اس جز......

کا خوف کرتا ہوں اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو ان سے روز قیامت تک نہ اٹھے گی (٢)۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں حتی کہ کچھ قبیلے بتوں کی پوجا

...... ''**مشرق ومغرب دیکھے**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''ساری زمین مجھے مختصر کر کے دکھا دی گئی میرے سامنے رکھ دی گئی یہاں مرقاۃ میں ہے کہ ساری زمین حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے سامنے کر دی گئی جیسے آئینہ دار کے ہاتھ میں آئینہ (مرقات) حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو مشرق ومغرب کی سلطنت عطا کی گئی (دیکھو اشعۃ اللمعات) اس سے معلوم ہوا کہ زمین وآسمان مشرق ومغرب حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی نظر میں بھی ہیں اور حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تصرف میں بھی، سمیٹ دینے اور دکھا دینے سے یہ دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں، حاضر ناظر کے یہ ہی معنی ہیں مشرق ومغرب دیکھنے کے معنی ہیں کہ میں نے ساری زمین دیکھ لی اس کا کوئی ذرہ چھپا نہیں رہا۔ یہاں سمیٹ دینے دکھا دینے کا ذکر تو ہوا مگر بعد میں چھپا لینے کا ذکر نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے سامنے ہے۔'' اور صفحہ 12 پر ''**جہاں تک میرے لئے سمیٹ دیا گیا**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''ساری روئے زمین پر میری امت کی سلطنت ہوگی زمین کے اکثر حصہ پر مسلمانوں کی بادشاہت رہ چکی ہے قریب قیامت حضرت امام مہدی وعیسی عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانہ میں تمام روئے زمین پر مسلمانوں کی بادشاہت ہوگی۔'' اور ''**سرخ وسفید**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''سرخ خزانہ سے مراد ہے کسریٰ شاہ فارس کے خزانے جن میں سونا زیادہ تھا اور سفید خزانہ سے مراد ہے روم کے خزانہ جن میں چاندی زیادہ تھی یہ دونوں ملک حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانہ میں فتح ہوئے اور حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی پیش گوئی پوری ہوئی۔'' اور ''**جو ان کی اصل اکھیڑ دے**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''بیضہ کے معنی ہیں انڈا بھی اور خود بھی پھر اسے بمعنی اصل استعمال کیا جاتا ہے یہاں اس سے مراد مسلمانوں کا وہ دار السلطنت ہے جس کی تباہی سے مسلم قوم بالکل تباہ ہو جائے خواہ مدینہ منورہ مراد ہو یا کوئی اور جگہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اس دعا کا ہی اثر ہے کہ اگرچہ مسلمانوں پر کبھی کفار غالب آ جاتے ہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں فنا نہیں کر سکتے اور نہ فنا کر سکیں گے۔ مسلمان اگرچہ گنہگار ہیں مگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اس دعا کے سایہ میں ہیں۔ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تیسری دعا اور بھی مانگی تھی جس کا ذکر دوسری احادیث میں ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں جنگ اور خونریزی نہ ہو یہ متفق رہیں۔ اس کے متعلق آگے ارشاد ہے خیال رہے کہ اس حدیث میں کفار کی سلطنت کی نفی نہیں بلکہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی نفی ہے کفار مسلمانوں پر بادشاہ تو ہو جائیں گے مگر انہیں بالکل مٹا نہ سکیں گے کہ زمین پر ایک مسلمان نہ رہے۔'' اور ''**فیصلہ فرما دیتے ہیں تو وہ رد نہیں ہو سکتا**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''اے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! نبی کو چاہیے کہ ایسی دعا نہ فرمائیں جو ہمارے فیصلے کے خلاف ہو کیونکہ ہمارے فیصلہ کے خلاف ہو نہیں سکتا اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ نبی کی دعا خالی جاوے لہٰذا نبی ایسی دعا کریں ہی نہیں آپ کی یہ دونوں دعائیں تو قبول ہیں مگر تیسری دعا کرنے کی آپ کو اجازت نہیں۔'' اور صفحہ 13 پر ''**کوئی دشمن مسلط نہ کروں گا**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''مسلمان خود آپس میں لڑتے بھڑتے رہیں گے اس لیے کبھی کمزور بھی ہو جائیں گے اور تکلیف بھی پائیں گے اس کا ظہور آج تک ہو رہا ہے اس گئے گزرے زمانہ میں بھی مسلمانوں کی اتنی بادشاہتیں موجود ہیں کہ اگر یہ سب متفق ہو جائیں تو کوئی طاقت انہیں دبا نہ سکے مگر یہ ایسے نیک ہیں کہ دو ایک نہیں ہوتے۔''

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 203** پر ''**گمراہ گر پیشواؤں کا خوف کرتا ہوں**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''علماء فرماتے ہیں کہ تلوار کے فتنے سے علمی فتنہ بڑا ہے۔ خونخوار ظالم ایک آدمی کی زندگی ختم ......

کرنے لگیں گے۔ میری امت میں 30 جھوٹے ہوں گے وہ سب گمان کریں گے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمّت کا ایک گروہ حق پر رہے گا ان کا مخالف انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم آجائے۔'' (۱)

حضرت سیّدُنا مسلِم بن یَسَار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار

حضرت سیّدُنا مسلم بن یسار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ نگاہِ عبرت سے عجائباتِ کائنات کا مشاہدہ کرنے والے، صاحبِ بصیرت، مجاہد اور نفس کی اِصلاح کے معاملے میں جلدی کرنے والے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر حمایت الٰہی حاصل کرنے اور بلند مرتبے کے حُصول کی کوشش کرنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

﴿2436﴾...... حضرت سیّدُنا جعفر بن حیان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا مسلم بن یسار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار سے عرض کی گئی: ''آپ کو نماز میں کبھی اِدھر اُدھر متوجہ ہوتے نہیں دیکھا گیا۔'' فرمایا: ''تمہیں کیا پتا کہ میرا دل کہاں ہوتا ہے؟'' (۲)

عبادت ہو تو ایسی:

﴿2437﴾...... حضرت سیّدُنا حبیب بن شہید عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمَجِیۡد سے مروی ہے کہ ''حضرت سیّدُنا مسلم بن یسار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار اس قدر انہماک کے ساتھ نماز پڑھتے کہ اپنے قرب و جوار کی بھی خبر نہ ہوتی ایک بار نماز میں مشغول تھے کہ قریب آگ بھڑک اٹھی لیکن انہیں احساس تک نہ ہوا حتی کہ لوگوں نے آکر آگ بجھائی۔'' (۳)

......کردیتا ہے۔ مگر فتنہ گر گمراہ عالم ہزار ہا خاندانوں کی روحانی زندگی تباہ کرڈالتا ہے۔ اس لیے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے خصوصیت سے ان پر خوف ظاہر فرمایا۔'' اور '' **قیامت تک نہ اٹھے گی**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے قتل کے وقت سے مسلمانوں میں کشت و خون شروع ہوا ہے۔ آج تک تلوار میان میں نہیں پہنچی یہ ہے اس مخبر صادق صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا علم اور یہ ہے ان کی خبر کی تصدیق۔''

❶......سنن ابی داود، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها، الحدیث: ٤٢٥٢، ج٤، ص١٣٢۔

❷......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث: ١٤١١، ص٢٦٢۔

❸......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث: ١٤٠١، ص٢٦١۔

﴿2438﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک روز میرے والدِ محترم حضرت سیِّدُنا مسلم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نماز میں مشغول تھے کہ اچانک ایک شامی گھر میں داخل ہوگیا سب لوگ گھبرا کر اس کے گرد جمع ہوگئے، جب معاملہ رفع دفع ہوگیا تو میری والدۂ ماجدہ نے والد صاحب سے عرض کی: ''ایک شامی گھر میں داخل ہوا، سب لوگ گھبرا گئے لیکن آپ نے اس طرف توجہ ہی نہیں کی؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے تو پتا ہی نہیں چلا۔'' حضرت سیِّدُنا معتمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اپنے اہلِ خانہ سے فرماتے: ''جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے تو آپس میں گفتگو کرلینا میں نماز میں مشغول ہوتا ہوں۔'' (١)

﴿2439﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے جب بھی اپنے والدِ محترم حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو نماز پڑھتے دیکھا تو سمجھا کہ بیمار ہیں۔'' (٢)

﴿2440﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شوذب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب گھر میں نماز شروع کرتے تو اہلِ خانہ سے فرماتے: ''تم گفتگو کرتے رہو میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔'' (٣)

﴿2441﴾...... حضرت سیِّدُنا عون بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''ایک بار حضرت سیِّدُنا مُسلم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک مسجد کی دیوار گرگئی لیکن انہیں پتا تک نہ چلا۔'' (٤)

﴿2442﴾...... حضرت سیِّدُنا میمون بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو دورانِ نماز کبھی بھی اِدھر اُدھر متوجہ ہوتے نہیں دیکھا، ایک مرتبہ مسجد کا ایک سُتُون گرگیا، اس کے گرنے سے اہلِ بازار میں کھلبلی مچ گئی جبکہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار مسجد میں نماز پڑھتے رہے اور اس طرف بالکل بھی توجہ نہ کی۔'' (٥)

﴿2443﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالحمید بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧٤٣٠، مسلم بن یسار، ج٥٨، ص١٣٤۔

2 ......المرجع السابق، ص١٣٥۔ 3 ......المرجع السابق، ص١٣٤۔ 4 ......المرجع السابق، ص١٣٥۔

5 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث: ١٤٠٩، ص٢٦٢۔

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب گھر میں داخل ہوتے تو سب گھر والے خاموش ہو جاتے کسی قسم کی گفتگو نہ کرتے لیکن جب آپ نماز شروع کر دیتے تو وہ باتوں میں مشغول ہو جاتے اور ہنستے۔'' (۱)

﴿2444﴾...... حضرت سیِّدُ ناغَیلان بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ'' حضرت سیِّدُ نامُسلِم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب نماز پڑھ رہے ہوتے تو یوں دکھائی دیتے گویا پڑا ہوا کپڑا ہے (یعنی اس قدر خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے کہ بالکل حرکت نہ کرتے)۔'' (۲)

﴿2445﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابنِ عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ'' حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو بھی یوں لگتا جیسے نماز میں ہیں۔'' (۳)

﴿2446﴾...... حضرت سیِّدُ ناسفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ'' ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اس قدر کثرت سے سجدے کیا کرتے تھے کہ (کثیر سجدوں کے سبب) ان کے سامنے کے دو دانت گر گئے۔ حضرت سیِّدُ نا ابو ایاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تعزیت کے لئے آئے اور اسے معمولی سمجھا تو حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑائی بیان کرنے لگے۔'' (۴)

﴿2447﴾...... حضرت سیِّدُ نامُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: '' تم میرے پاس آئے ہو حالانکہ میں اپنے جسم کا کچھ حِصہ دفن کر رہا ہوں۔'' حضرت سیِّدُ نا معاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طویل سجدے کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے سامنے کے دو دانتوں میں پِیپ پڑ گئی تھی۔ چنانچہ، جب وہ گر گئے تو آپ نے انہیں دفن کر دیا۔ (۵)

﴿2448﴾...... حضرت سیِّدُ ناعون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُ نامسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن يسار، الحديث: ١٤١٦، ص ٢٦٣۔

2 ......شعب الايمان، باب فی الصلوات، الحديث: ٣١٥٨، ج٣، ص١٤٨۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧٤٣٠، مسلم بن يسار، ج٥٨، ص ١٣٥۔

4 ......الزهد لابن مبارك، باب الهرب من الخطايا والذنوب، الحديث: ٣٠٥، ص ١٠٢۔

5 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن يسار، الحديث: ١٤٠٠، ص ٢٦٠۔

الْغَفَّار کونماز پڑھتے دیکھتا تو یوں لگتا جیسے میخ ہو، بالکل حرکت نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ان کے کپڑوں میں حرکت پیدا ہوتی۔ حضرت سیِّدُنا معاذ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نماز میں ایک پاؤں پر زور نہیں دیتے تھے۔ (۱)

﴿2449﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبدالحمید بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ میں نے حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو سجدہ میں دیکھا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے: ''(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) جب میں تجھ سے ملاقات کروں تو تُو مجھ سے راضی ہونا۔'' (۲)

﴿2450﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُسلِم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''اس شخص کی طرح عمل کرو جسے اس کا عمل ہی نجات دلائے گا اور ذات باری تعالیٰ پر اس شخص کی طرح بھروسا رکھو جسے صرف مُقرر کردہ حصہ ہی ملتا ہے۔'' (۳)

امید اور خوف رکھنے والا:

﴿2451﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جو شخص کسی چیز کی امید کرتا ہے تو اس کی طلب میں کوشاں رہتا ہے اور جو کسی چیز سے ڈرتا ہے اس سے دور بھاگتا ہے، نہیں معلوم بندے کا امید کرنا کیسا ہے حالانکہ جب اس پر کوئی آزمائش آجائے تو امید رکھنے کے باوجود اس پر صبر نہیں کرتا اور یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کا خوف کرنا کیسا ہے حالانکہ جب اس کے سامنے کوئی قابلِ شہوت چیز پیش کی جاتی ہے تو خوف رکھنے کے باوجود اسے ترک نہیں کرتا۔'' (۴)

ایمان کا تقاضا:

﴿2452﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُسلِم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ۳۰۵۹، مسلم بن یسار، ج۷، ص۱۳۹۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث: ۱۳۹۰، ص۲۵۹۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث: ۱۴۰۴، ص۲۶۱۔

4 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب حسن الظن باللہ، الحدیث: ۹۱، ج۱، ص۹۸۔

الْغَفَّار نے فرمایا: ''نہیں معلوم کہ بندے کے ایمان کی حقیقت کیا ہے کیونکہ وہ اس چیز کو ترک نہیں کرتا جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناپسند فرماتا ہے۔'' (۱)

﴾2453﴿ ...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: ''میرے پاس اس کے سوا کوئی بڑا عمل نہیں ہے کہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے رحمت کی امید رکھتا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مَاشَآءَاللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے تو اس سے پرہیز کرتا اور احتیاط برتتا ہے اور جس کی امید رکھتا ہے اس کی طَلَب میں کوشاں رہتا ہے۔نہیں معلوم کہ اس کا خوف کرنا کیسا ہے حالانکہ جب اس کے سامنے کوئی قابلِ شہوت چیز پیش کی جاتی ہے تو خوف رکھنے کے باوجود اسے ترک نہیں کرتا یا کسی آزمائش میں مبتلا ہو تو امید رکھنے کے باوجود صبر نہیں کرتا۔'' حضرت سیِّدُنا معاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے اس وقت اپنے نفس کی بڑائی بیان کی جب مجھے اس بات کا علم نہیں تھا۔'' (۲)

﴾2454﴿ ...... حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''اس وقت تک حدیثِ قدسی بیان نہ کرو جب تک اس کا ماقبل و مابعد نہ جان لو۔'' (۳)

خاموش رہنے سے بہتر:

﴾2455﴿ ...... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو اِدریس کے بیٹے عائذ اللّٰہ نے اپنے والد سے عرض کی: ''اے ابا جان! کیا آپ کو حضرت سیِّدُنا ابو عبداللّٰہ مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی طویل خاموشی تعجّب میں مبتلا نہیں کرتی؟'' انہوں نے کہا: ''اے بیٹے! اچھی بات کرنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔'' حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''بری بات کہنے سے خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے۔'' (۴)

---

(1) ......الزھد للامام احمدبن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث:۱۴۰۲، ص۲۶۱۔

(2) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث:۱۴۰۰، ص۲۶۰-۲۶۱۔

(3) ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، ما قالوا فی البکاء من خشیة اللّٰہ، الحدیث:۶۷، ج۸، ص۳۰۵۔

(4) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن یسار، الحدیث:۱۴۱۵، ص۲۶۲-۲۶۳۔

فسادِ عمل کا خوف:

﴿2456﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”میں اپنے عمل کے بارے میں خوفزدہ رہتا ہوں کہ کہیں اس میں ایسی چیز داخل نہ ہو جائے جو اسے فاسد کر دے۔ نیز وہ مَحبّت مَحبّت نہیں جو رضائے الٰہی کے لئے نہ ہو، میں محض رضائے الٰہی کی خاطر محبت کرتا ہوں۔“(1)

قابل اعتماد عمل:

﴿2457﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا اور میرے نامۂ اعمال میں کوئی ایسا عمل نہیں تھا کہ جس پر اعتماد کرتا سوائے اس کے کہ میں ایک قوم سے محض رضائے الٰہی کی خاطر محبت کرتا ہوں۔“ (2)

صِدّیق کی شان:

﴿2458﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے والدِ ماجِد حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”صدیق کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لَعْنَت کرنے والا ہو۔ اگر میں کسی چیز پر لعنت کروں تو اسے اپنے گھر میں نہ رہنے دوں۔“ (3)

﴿2459﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار دائیں ہاتھ سے شرمگاہ چھونا ناپسند جانتے تھے اور فرماتے: ”مجھے امید ہے کہ اپنا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں پکڑوں گا۔“ (4)

گناہ سے بچے رہے:

﴿2460﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ

(1) ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم:٣٠٥٩، مسلم بن يسار، ج٧، ص١٣٩، باختصار۔

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مسلم بن يسار، الحديث:١٣٩٤، ص٢٦٠۔

(3) ......المرجع السابق، الحديث:١٤١٣، ص٢٦٢۔

(4) ......المرجع السابق، الحديث:١٣٩١، ص٢٥٩۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حج کے لئے گئے ہوئے تھے اور اپنی رہائش گاہ میں بیٹھے کھانے وغیرہ میں مصروف تھے کہ اچانک ایک عورت نے آ کر کوئی چیز طلب کی، آپ نے اسے کچھ دے دیا۔ اس نے کہا: ''یہ میرا مطلوب نہیں میں تو وہ چاہتی ہوں جو ایک عورت اپنے شوہر سے چاہتی ہے۔'' چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ میں جو کچھ تھا اسے ایک طرف ڈال کر جلدی جلدی وہاں سے تشریف لے گئے۔ جب وہاں سے نکل گئے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں اس مقصد کے لئے تو یہاں نہیں آیا۔'' (۱)

برا لباس:

﴿2461﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جب کوئی لباس پہن کر تم یہ خیال کرو کہ ان کپڑوں میں تم دوسرے کپڑوں کی بنسبت اچھے لگتے ہو تو (جان لو کہ) یہ لباس تمہارے لئے بہت برا ہے۔'' (۲)

اہلِ بصرہ کا سردار:

﴿2462﴾...... حضرت سیِّدُنا ربیع بن صَبیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مکحول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اہلِ بصرہ سے فرمایا: اے بصرہ والو! میں نے تمہارے ایک سردار کو دیکھا، وہ کعبہ معظّمہ میں داخل ہوا اور سامنے والے دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد سجدے میں اس قدر رویا کہ آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی۔ میں نے اسے یہ کہتے سنا: ''(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میرے گزشتہ گناہ اور برے اعمال سے درگزر فرما۔'' دیکھا تو وہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ دَیرِ جَماجِم کے معرکہ (۳) میں شرکت کی وجہ سے رو رہے تھے (کیونکہ اس جنگ میں شرکت کو فتنہ میں شرکت سمجھتے تھے)۔ (۴)

---

1 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۴۳۰، مسلم بن یسار، ج۵۸، ص۱۴۱۔

2 ...... الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار مطرف بن الشخیر، الحدیث: ۱۳۸۹، ص۲۵۹۔

3 ...... **دَیرُ جَماجِم**: فرات کی جانب مغرب کوفہ سے تقریباً 7 فرسخ (تین میل سے زائد، 18 ہزار فٹ) کے فاصلے پر واقع ایک مقام ہے۔ (اردو دائرۂ معرف اسلامیه، ج۹، ص۵۳۷) یہاں حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حجاج بن یوسف کے مابین ۸۲ یا ۸۳ ہجری میں جنگ ہوئی تھی۔ (تاریخ الاسلام للذهبی، الجزء السادس، باب احداث سنة اثنتین و ثمانین، ص۹-۸)

4 ...... الزهد لهناد بن السری، باب البکاء، الحدیث: ۴۶۳، الجزء الاول، ص۲۶۷۔

﴿2463﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسلم رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد کے پاس ایک لڑکا رہتا تھا جو نماز نہیں پڑھتا تھا اور والد صاحب اسے سرزنش نہیں کرتے تھے۔ میں نے عرض کی: ''آپ اسے تنبیہ کیوں نہیں کرتے؟'' فرمایا: ''مجھے سمجھ نہیں آتا اس کے ساتھ کیا سلوک کروں کیونکہ یہ مجھ پر غالب آچکا ہے۔'' (۱)

ریاکاری سے بچو!

﴿2464﴾ ...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرمایا کرتے تھے: ''ریاکاری سے بچو کیونکہ یہ ایسی گھڑی ہے جس میں عالم جہالت کا اظہار کرتا ہے اور اسی گھڑی میں شیطان اس سے لغزش کرواتا ہے۔'' (۲)

سب سے زیادہ لذیذ چیز:

﴿2465﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عمر بن ابی سلمہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''حقیقی لذت کے خواہش مندوں کو تنہائی میں بارگاہ الٰہی میں مناجات کرنے سے زیادہ لذیذ کوئی چیز میسر نہیں ہوتی۔'' (۳)

بیماری بھی فائدے مند ہے:

﴿2466﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے جب کوئی بیماری سے صحت یاب ہوتا تو اس سے کہا جاتا آپ کو گناہوں سے خلاصی مبارک ہو۔'' (۴)

کریم ذات کا کرم:

﴿2467﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَةُ

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ٣٠٥٩، مسلم بن یسار، ج٧، ص ١٤٠۔

2 ......سنن الدارمی، باب اجتناب اهل الاهواء، الحدیث: ٣٩٦، ج١، ص ١٢٠۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب العزلة والانفراد، الحدیث: ١٧٦، ج٦، ص٥٣٨۔

4 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام عکرمة، الحدیث: ٤٢، ج٨، ص٢٩٣۔

اللّٰہِ الْغَفَّار کووصال کے ایک سال بعد میں نے خواب میں دیکھ کر سلام کیا تو انہوں نے جواب نہ دیا، میں نے عرض کی: ”آپ نے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟“ فرمایا: ”میرا وصال ہو چکا ہے میں سلام کا جواب کیسے دوں؟“ میں نے پوچھا: ”وفات کے دن آپ کی کیا کیفیت تھی؟“ فرمایا: ”خوف و ہراس اور شدید مصائب نے مجھے گھیر لیا تھا۔“ میں نے پوچھا: ”اس کے بعد کیا ہوا۔“ فرمایا: ”کریم ذات کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ رب کریم عَزَّوَجَلَّ نے نیکیوں کو شرف قبولیت بخشا اور برائیوں سے درگزر فرما کر انہیں نیکیوں سے بدل دیا۔“ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اسے بیان کرتے ہوئے سسکیاں لے لے کر روئے اور بے ہوش ہو گئے، کچھ دنوں بعد بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ لوگ سمجھتے تھے کہ ان کا دل پھٹ گیا ہے۔ (١)

﴾2468﴿ ...... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن سوید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سال سفر مکہ کے دوران میں حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی صحبت میں رہا، اس دوران میں نے ان کی زبان سے کوئی بات نہیں سنی۔ جب ہم ”ذاتِ عرق“ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ہمیں ایک راویت بیان کی کہ بروزِ قیامت ایک شخص کو بارگاہِ خداوندی میں حاضر کیا جائے گا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (فرشتوں سے) ارشاد فرمائے گا: ”اس کی نیکیاں دیکھو۔“ نامۂ اعمال دیکھا جائے گا تو اس میں کوئی نیکی نہیں ہوگی۔ پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ”اس کی برائیاں دیکھو۔“ اس کے نامۂ اعمال میں بے شمار برائیاں ہوں گی۔ چنانچہ، اسے جہنّم کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا۔ اسے جہنّم کی طرف لے جایا جائے گا تو وہ مڑ کر دیکھے گا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ”اسے واپس لے آؤ۔“ پوچھے گا: ”تو نے مڑ کر کیوں دیکھا؟“ عرض کرے گا: ”اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے اچھا گمان رکھتا تھا یا مجھے تیری رحمت سے امید تھی۔“ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ”تو نے سچ کہا۔“ چنانچہ، اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (٢)

انوکھی حکایت:

﴾2469﴿ ...... حضرت سیِّدُنا عثمان بن عبد الحمید بن لاحق بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ میں تجارت کی غرض سے بحرین و یمامہ گیا، اچانک میں نے کچھ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧٤٣٠، مسلم بن یسار، ج٥٨، ص١٤٩۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار خلید العصری، الحدیث: ١٣٩٧، ص٢٦٠۔

لوگوں کو ایک مکان کی طرف آتے جاتے دیکھا تو میں بھی اس طرف چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت موٹا لباس پہنے غمزدہ و پریشان حالت میں مصلّے پر بیٹھی ہے، زیادہ بات بھی نہیں کرتی جبکہ اس کی اولاد، رشتہ دار، غلام اور دیگر لوگ خرید و فروخت اور تجارت میں مشغول تھے۔ چنانچہ، اپنی حاجت پوری کرنے کے بعد میں اس عورت کے پاس گیا اور اسے الوداع کہا تو وہ بولی: ''مجھے آپ سے کچھ کام ہے، اگر دوبارہ کسی حاجت کے لئے یہاں آنا ہو تو ہمارے ہاں قیام کرنا۔'' حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ''میں واپس لوٹ آیا اور کچھ عرصہ تک اپنے وطن میں قیام پذیر رہا پھر کسی حاجت کی غرض سے وہاں جانے کا اتفاق ہوا تو اس عورت کے گھر کی طرف گیا وہاں سابقہ حالات دیکھنے کو نہ ملے اور نہ ہی گھر میں کسی کو آتے جاتے دیکھا، دستک دی تو ایک عورت کے ہنسنے اور گفتگو کرنے کی آواز سنائی دی۔ چنانچہ، میرے لئے دروازہ کھولا گیا تو میں گھر میں داخل ہو گیا، دیکھا کہ وہی عورت عمدہ لباس زیب تن کئے ہوئے اچھی حالت میں بیٹھی تھی، مگر اکیلی تھی کوئی بھی اس کے پاس نہ تھا، میں اس کے حالات سے ناواقف تھا، لہٰذا پوچھا: ''میں نے تمہیں دو حالتوں میں دیکھا تو مجھے تعجب ہوا، ایک تیری وہ حالت تھی جو پہلی مرتبہ آنے پر دیکھنے کو ملی اور ایک یہ حالت ہے۔'' اس نے کہا: ''آپ تعجب میں نہ پڑیں پہلی حالت جو آپ نے ملاحظہ کی خیر و خوشحالی کی تھی، اس میں اولاد، نوکر چاکر، مال و تجارت میں مجھے کبھی خسارے کا سامنا نہیں کرنا پڑا، جب بھی کسی چیز کی تجارت کی نفع ہی اٹھایا (اس قدر آسائش وراحت دیکھ کر) میں خوف زدہ تھی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے، اسی وجہ سے غمزدہ و پریشان حال تھی اور کہتی تھی کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرے لئے کوئی بھلائی ہے تو وہ ضرور مجھے آزمائش میں مبتلا کرے گا۔ پس آپ دیکھ رہے ہیں کہ اولاد، نوکر چاکر اور مال و دولت کے معاملے میں مجھے پے در پے مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور میرے پاس ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا، لہٰذا مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے اسی لئے مجھے آزمائش میں مبتلا کیا اور یاد رکھا۔ اس سے مجھے بے حد خوشی ہوئی اور میرا دل باغ باغ ہو گیا۔''

حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس واقعہ کی وجہ سے میں بڑا پریشان تھا کیوں کہ عادتاً ایسا نہیں ہوتا (کہ خوشحالی میں بندہ غمزدہ اور آزمائش میں خوش و خرم ہو)، لہٰذا جب واپس لوٹا تو اس کے متعلق راہ نمائی کی غرض

سے حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس قول: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس عورت پر رحم فرمائے اس کی اور حضرت سیِّدُ نا ایوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش میں تھوڑا سا فرق ہے'' سے میری اُلجھن دور نہ ہوئی۔ (۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ نا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور ان سے احادیث روایت کیں۔ تابعین میں سے حضرت سیِّدُ نا ابوقِلابہ، حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین اور حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند روایات درج ذیل ہیں:

﴿2470﴾...... حضرت سیِّدُ نا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُ نا حمران بن ابان کی سند سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جسے کوئی بندہ صدقِ دل سے پڑھ لے تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔'' (۲)

سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا عشقِ رسول:

﴿72-2471﴾...... حضرت سیِّدُ نا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُمران بن ابان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور دونوں ہاتھ دھوئے، کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا، تین مرتبہ چہرہ اور بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٦٥٨، عابدة من البحرين او اليمامة، ج٤، ص٧٢۔

2 ......الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب الايمان، باب فضل الايمان، الحديث:٢٠٤، ج١، ص٢١٣۔

مسکرا دیئے اور فرمایا: ''مجھ سے مسکرانے کی وجہ نہیں پوچھو گے؟'' ہم نے کہا: ''امیر المؤمنین! آپ کیوں مسکرائے؟'' فرمایا: ''اس لئے کہ ایک مرتبہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی جگہ پانی منگوا کر وضو کیا جس طرح میں نے کیا پھر مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا: ''مجھ سے مسکرانے کی وجہ نہیں پوچھو گے؟'' ہم نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کیوں مسکرائے؟'' ارشاد فرمایا: ''میرے مسکرانے کی وجہ یہ ہے کہ (وضو میں) جب بندہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چہرے سے صادر ہونے والے گناہ، اسی طرح بازو دھوتے وقت بازوؤں کے، سر کا مسح کرتے وقت سر کے اور پاؤں دھوتے وقت پاؤں کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔'' (1)

سودی (2) کاروبار ناجائز ہے:

﴿2473﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوقِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں ایک جماعت میں بیٹھا تھا، حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بھی تشریف فرما تھے، اتنے میں حضرت سیِّدُنا ابوالاشعث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لے آئے، لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ''ابوالاشعث ابوالاشعث!'' کہنے لگے (جب آپ بیٹھ گئے تو) میں نے کہا: ''اے ابوالاشعث! (ہمیں) اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حدیث سنایئے!'' چنانچہ، فرمایا: ہم ایک غزوہ میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ تھے، ہمیں کثیر مال غنیمت حاصل ہوا اس میں چاندی کے برتن بھی تھے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ''برتن لوگوں کو ان کے عطیات کے عوض فروخت کر دو۔'' جب حضرت سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ بات پہنچی تو آپ کھڑے ہو گئے اور حدیث بیان کی کہ ''رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سونا سونے کے عوض، چاندی چاندی کے عوض، گندم گندم کے عوض، جو جو کے عوض، کھجور کھجور کے عوض، نمک نمک کے عوض بیچنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ بیچو تو جو زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سود کا کاروبار کیا۔'' چنانچہ، لوگوں نے جو کچھ خریدا تھا واپس لوٹا دیا۔ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر

---

1 ......مسند البزار، مسلم بن یسار عن حمران، الحدیث: ٤٢٠، ج٢، ص ٧٤۔

2 ...... سود سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد دوم صفحہ 765 تا 778 اور 92 صفحات پر مشتمل مطبوعہ رسالہ ''سود اور اُس کا علاج'' کا مطالعہ کیجئے!

ہوکرصورت حال عرض کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال جو حدیث بیان کرتے ہیں حالانکہ ہم حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت بابرکت سے فیضیاب اور زیارت سے مشرف ہوئے ہیں لیکن ہم نے ایسی حدیث نہیں سنی۔'' حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہوکر دوبارہ حدیث بیان کی اور فرمایا: ''بخدا! ہم وہی احادیث بیان کرتے ہیں جو ہم نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہیں اگرچہ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کچھ بھی گمان کریں یا فرمایا: اگرچہ انہیں ناگوار گزرے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ اپنی زندگی کی تاریک رات میں ان کی صحبت میں نہ رہوں۔'' (1)

موزوں پر مسح کرنا(2):

﴿2474﴾...... حضرت سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے والد محترم سے مروی ہے کہ حُضور نبیٔ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لئے تین دن، تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور رات ہے۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا مُعاوِیَہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابوایاس مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ دن کے وقت مسکراتے رہتے اور رات میں خوف خدا سے خوب آہ وزاری کرتے۔

﴿2475﴾...... حضرت سیِّدُنا حجاج بن اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا معاویہ بن قرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''راتوں میں رونے اور دن کے وقت ہنسنے والے کی طرف کون میری راہ نمائی کرے گا۔'' (4)

﴿2476﴾...... حضرت سیِّدُنا تمام بن نَجیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا معاویہ بن قرہ رَحْمَۃُ

---

1 ......المسند لابی عوانة، باب حضر بیع البر بالبر......الخ، الحدیث:٥٣٩٣، ج٣، ص٣٨٠۔

2 ......موزوں پر مسح سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1250** صفحات پر مشتمل کتاب **بہارشریعت جلد اول صفحہ 362 تا 369** کا مطالعہ کیجئے!

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧٤٣٠، مسلم بن یسار، ج٥٨، ص١٢٤۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار الحسن بن ابی الحسن، الحدیث:١٦٧٢، ص٢٩٦۔

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں 70 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں اگر وہ آج موجود ہوتے تو جس پر تم عمل پیرا ہو اس میں سے اذان کے علاوہ کسی چیز کو بھی نہ پہچانتے۔'' (۱)

﴿2477﴾ ...... حضرت سیِّدُنا شداد بن سعید ابوطلحہ راسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں ایسے 30 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں جنہوں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ دشمنوں کو نیزہ مارا یا نیزے کا زخم کھایا، تلوار سے کفار کو واصلِ جہنَّم کیا یا تلوار کا زخم کھایا۔'' (۲)

﴿2478﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو ہِلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم جب عشا کی نماز ادا کر لیتے تو والد ماجد فرماتے: ''بیٹو! سو جاؤ تاکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں رات کی بھلائی عطا فرمائے۔'' (۳)

سب سے افضل عمل:

﴿2479﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عون بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ لوگ رات کے قیام کے افضل ہونے پر متفق ہو گئے جبکہ میں نے کہا: ''حرام کردہ چیزوں کو ترک کرنا سب سے افضل ہے۔'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے متوجہ ہو کر فرمایا: ''مُعاملہ انجام کو پہنچ گیا، مُعاملہ انجام کو پہنچ گیا۔'' (۴)

پورا ماہ خیریت یا فساد وشر:

﴿2480﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن میمون بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۵۲٤، معاویۃ بن قرۃ، ج۵۹، ص۲٦۹۔

2 ......الفقیہ والمتفقہ، فضل تدریس الفقہ فی المساجد، الحدیث: ۹٦۳، ج۲، ص۲۷۳۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عمیر بن حبیب، الحدیث: ۱۰٤۰، ص۲۰۵۔

4 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم: ۵۱۰، معاویۃ بن قرۃ بن ایاس، ج۳، ص۱۷۲۔

مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو پورے مہینے کا رزق ایک دن میں عطا فرما دیتا ہے اگر وہ اپنے مُعاملات کو درست کر لے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کے ہاتھوں میں اصلاح پیدا فرما دیتا ہے پھر وہ اور اس کے اہل وعیال پورا مہینہ خیریت سے گزارتے ہیں اور اگر اپنے مُعاملات کو درست نہ کرے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہاتھوں میں فساد پیدا کر دیتا ہے پھر وہ اور اس کے اہل وعیال پورا مہینہ فساد وشر سے گزارتے ہیں۔'' (۱)

جن پر تو نے احسان کیا:

﴿2481﴾...... حضرت سیِّدُنا حجاج بن اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا: '' اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو نے صالحین کی اصلاح فرمائی اور انہیں رزق عطا فرمایا تو وہ تیری اطاعت وفرمانبرداری میں لگ گئے اور تو ان سے راضی ہوگیا۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جس طرح تو نے ان کی اصلاح فرمائی، رزق عطا فرمایا اور ان سے راضی ہوگیا اسی طرح ہمیں بھی اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی توفیق عطا فرما اور ہم سے بھی راضی ہو جا۔'' (۲)

محبوب ترین عمل:

﴿2482﴾...... حضرت سیِّدُنا مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں بندرگاہ سے لوٹ رہا تھا کہ میری ملاقات حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی، انہوں نے پوچھا: '' کیا کچھ خرید کر لائے ہو؟'' میں نے کہا: '' اہل وعیال کے لئے فلاں فلاں چیز خریدی ہے۔'' پوچھا: '' یہ سب حلال طریقے سے حاصل کیا ہے؟'' میں نے کہا: '' جی ہاں!'' فرمایا: '' جس طرح تم نکلے ہو اسی طرح صبح سویرے ہر روز (رزق حلال کی تلاش میں) نکلنا مجھے رات بھر قیام کرنے اور دن بھر روزہ رکھنے سے زیادہ پسند ہے۔'' (۳)

موت کی خبر:

﴿2483﴾...... حضرت سیِّدُنا قریش بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم: ٥١٠، معاوية بن قرة بن اياس، ج٣، ص١٧٢۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧٥٢٤، معاوية بن قرة، ج٥٩، ص ٢٧٠۔

3 ......المجالسة و جواهر العلم، الجزء الثامن عشر، الحديث: ٢٦٠٧، ج٢، ص٤٣٨۔

قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفر سے واپسی پر اپنے بیٹے ایاس کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''میرے لئے آج کے دن زندہ رہنا مناسب نہیں کیونکہ میں نے خواب دیکھا کہ میں اور میرے والد ماجد ایک مقرر حد کی طرف دوڑ رہے ہیں اور اکٹھے اس تک پہنچے، آج میں اپنے والد کی عمر کو پہنچ چکا ہوں۔'' چنانچہ، اسی دن آپ کا وصال ہوگیا۔ (1)

﴿2484﴾...... حضرت سیِّدُنا شبیب بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''قوم کے سرداروں کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ وہ دوسروں سے زیادہ مختار اور عقل مند ہوتے ہیں۔'' (2)

﴿2485﴾...... حضرت سیِّدُنا شبیب بن شیبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' فرمایا: ''مجھ سے کیوں محبت کرتے ہو حالانکہ نہ تو میں تمہارا پڑوسی ہوں اور نہ ہی قریبی رشتہ دار۔''

عقل کی اہمیت:

﴿2486﴾...... حضرت سیِّدُنا خلید بن دعلج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''کچھ لوگ حج وعمرہ کرتے، جہاد کرتے، نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں مگر قیامت کے دن اعمال کا ثواب انہیں ان کی عقلوں کے مطابق دیا جائے گا۔'' (3)

بربادیٔ اعمال کا سبب:

﴿2487﴾...... حضرت سیِّدُنا عوام بن حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''دینی مُعاملات میں جھگڑنا اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔'' (4)

بہترین نصیحت:

﴿2488﴾...... حضرت سیِّدُنا علی بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٧٥٢٤، معاویۃ بن قرۃ، ج٥٩، ص٢٧٤۔ 2 ......المرجع السابق، ص٢٧٣۔

3 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم: ٥١٠، معاویۃ بن قرۃ بن ایاس، ج٣، ص١٧٢۔

4 ......تفسیر الطبری، پ٦، سورۃ المائدۃ، تحت الآیۃ: ١٣، ج٤، ص٥٠٠۔

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عقل مندی کے ہوتے ہوئے بے وقوفوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور بے وقوفی کے ہوتے ہوئے علما کی صحبت میں نہ بیٹھو۔'' (۱)

اس کا علم علم نہیں:

﴿2489﴾...... حضرت سیِّدُنا سوادہ بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص علم کو لکھتا نہیں اس کا علم، علم شمار نہیں ہوتا۔'' (۲)

﴿2490﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو قتیبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''جو شخص علم کو لکھتا نہیں ہم اس کے علم کو علم شمار نہیں کرتے۔'' (۳)

سلام کی برکت:

﴿2491﴾...... حضرت سیِّدُنا بسطام بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے مجھ سے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تم کسی خیر و برکت والی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہو اور تمہیں کسی حاجت کے سبب وہاں سے جانا پڑے تو سلام کر کے رخصت ہونا، اس کی برکت سے اہلِ مجلس کو ملنے والے اجر و ثواب میں تم بھی برابر کے شریک ہو گے۔'' (۴)

سیِّدُنا مُعاوِیہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی صحیح روایات میں سے چند درج ذیل ہیں:

---

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، الحدیث:٥٨، ج٢، ص ٥٤۔

2 ......سنن الدارمی، باب من رخص فی کتابة، الحدیث: ٤٩٠، ج١، ص١٣٧۔

3 ......تقیید العلم للخطیب البغدادی، الروایة عن الطبقة الثانیة و......الخ، کتاب العلم حتی اکرهنا علیه......الخ، ص١٠٩۔

4 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٥٢، ج١٩، ص ٢٥۔

مہاجرین وانصار کے لئے دعا:

﴿2492﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مہاجرین وانصار کے لئے یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے، تو انصار ومہاجرین کی اصلاح ودرستی فرما۔'' (1)

فرض نماز کے بعد کی دعا:

﴿2493﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام الانبیا، محبوب کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سلام پھیرتے تو سیدھا ہاتھ پیشانی مبارک پر رکھ کر یہ دعا پڑھتے: ''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمٰن ورحیم ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے غم ورنج کو دور کردے۔'' (2)

اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے گا:

﴿95-2494﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب میں کسی بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹاتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اگر تم بکری پر رحم کرو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے گا۔'' (3)

﴿2496﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ میرے والد محترم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب میں بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اگر تم بکری پر رحم کرو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے گا۔'' (4)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الرقاق......الخ، الحدیث:٦٤١٣، ج٤، ص٢٢٢۔

2 ......الدعاء للطبرانی، جامع ابواب القول فی ادبار الصلوات، الحدیث:٦٥٩، ص٢١٠۔

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث:٤٤-٤٧، ج١٩، ص٢٣-٢٤۔

4 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند البصریین، الحدیث:٢٠٣٨٥، ج٧، ص٣٠٢۔

دوسیاہ چیزیں:

﴿2497-98﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد نے فرمایا: ''ایک مرتبہ ہم نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ عمرے کی سعادت حاصل کی، اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف دوسیاہ چیزیں تھیں، کیا تم جانتے ہو وہ سیاہ چیزیں کیا تھیں؟'' میں نے عرض کی: ''نہیں۔'' فرمایا: ''کھجور اور پانی۔'' (1)

شیطان چرواہے کے روپ میں:

﴿2499﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا تو میں اسلام لانے کی نیت سے چلا، میں نے سوچا کہ اپنے ساتھ دو یا تین شخصوں کو بھی اسلام میں داخل کرلوں۔ چنانچہ، میں مدینہ منورہ کے قرب وجوار میں مجمع الماء کے مقام پر پہنچا تو بستی والوں کے چرواہے کو کہتے سنا: ''اے بستی والو! میں تمہاری بکریاں نہیں چراؤں گا۔'' بستی والوں نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: ''بھیڑیا ہر رات ایک بکری اٹھا کر لے جاتا ہے جبکہ تمہارا یہ بت بس کھڑا رہتا ہے نہ نقصان پہنچاتا ہے نہ نفع، نہ تو کسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کو روکتا ہے۔'' (اتنا سننے کے بعد) بستی والے چلے گئے، مجھے امید پیدا ہوئی کہ یہ ایمان لے آئیں گے لیکن اگلے روز چرواہا بھاگتا ہوا آیا اور کہنے لگا: ''خوشخبری! خوشخبری! بھیڑیا تمہارے بت کے سامنے بغیر پھندے کے جکڑا ہوا ہے۔'' بستی والے گئے تو میں بھی ان کے ساتھ ہولیا، انہوں نے بھیڑیئے کو مار دیا اور بت کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے کہا: ''(اے معبود!) اسی طرح کر۔'' چنانچہ، بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر میں نے سارا واقعہ بیان کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''شیطان نے بستی والوں کے ساتھ کھیل کھیلا ہے۔'' (2)

آخرت مانگو دنیا خود مل جائے گی:

﴿2500﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مُعاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا مَعْقِل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند المدنیین، الحدیث: ١٦٢٤٤، ج٥، ص ٤٨٥۔

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٧، ج١٩، ص ٣٢۔

روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہوجا میں تیرے دل کو غنا سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔ اے ابن آدم! مجھ سے دوری اختیار نہ کرورنہ میں تیرے دل کو فقر سے اور تیرے ہاتھوں کو کام کاج سے بھر دوں گا(۱)۔'' (۲)

رات اور دن کی پکار:

﴿2501﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا مَعقِل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نانائے حسنین، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر دن ابن آدم کو ندا دیتا ہے کہ اے ابن آدم! میں جدید مخلوق (نیا دن) ہوں آج تو جو بھی عمل کرے گا کل (قیامت کے دن) میں تجھ پر گواہ ہوں گا، لہٰذا اچھا عمل کر تا کہ کل میں تیرے حق میں گواہی دوں کیونکہ میرے گزرنے کے بعد تو مجھے کبھی نہیں دیکھ سکے گا۔'' پھر فرمایا: ''رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔'' (۳)

نظر رحمت کا مستحق کون؟

﴿2502﴾...... حضرت سیِّدُ نا مُعاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ خلق کے رہبر، محبوب داوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

1...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 15** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اگر تو نے اپنے کو دنیا کی فکروں میں ہی لگا دیا، تیرے دل میں دنیا اتر گئی تو تو کام کرے گا زیادہ، فکر کرے گا زیادہ ملے گا وہی جو تیرے مقدر میں ہے، تو مالدار ہو کر بھی فقیر ہی رہے گا۔ دل کا چین اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بڑی نعمت ہے۔ یہ اس کے ذکر سے نصیب ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پر ملک، مال، علم پیش فرمائے گئے تو آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے علم اختیار فرمایا رب (عَزَّوَجَلَّ) نے علم کی برکت سے انہیں ملک و دولت بھی عطا فرمائے (مرقات) اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) سے آخرت مانگو دنیا خود بخود مل جاوے گی کسان دانہ کے لئے کاشت کرتا ہے بھوسا خود ہی مل جاتا ہے بندہ مومن کو روزی بے گمان ملتی ہے۔

2......المستدرك، كتاب الرقاق، النبی صلی اللہ علیہ وسلم اكل خشنا......الخ، الحديث: ٧٩٩٦، ج٥، ص ٤٦٥۔

3......تفسير القرطبی، پ ٣٠، سورة البروج، تحت الآية: ٣، ج ١٩، ص ٢٠١۔

''میں اس وقت تک بندے کے حق کی رعایت نہیں کرتا جب تک بندہ میرے حق کی رعایت نہ کرے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا ابورَجاء عُطارِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرت سیِّدُ نا ابورَجاء عُطارِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لمبی عمر عطا کی، آپ بہت بڑے عالم، نیکوکار اور خوشخبری سنانے والے تھے۔ جونہی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام اسلام آپ تک پہنچا آپ نے فوراً تصدیق وقبول کے ساتھ لبیک کہا اور تادم حیات دین اسلام کے احکامات پر ثابت قدم رہے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: بارگاہ الٰہی تک رسائی حاصل کرنے کے لئے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیغام اسلام کو قبول کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2503﴾...... حضرت سیِّدُ نا عمارہ مَعْوَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابورَجاء عُطارِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جنت کی دعوت دینے کے لئے مبعوث فرمایا اس وقت میں چھوٹا بچہ تھا۔'' (2)

سانپ نما جن:

﴿5-2504﴾...... حضرت سیِّدُ نا کثیر بن عبداللہ ابوھاشم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت سیِّدُ نا امام ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن بھی تشریف فرما تھے۔ دو شخص حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ''ہم کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔'' حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''پوچھو۔'' عرض کی: ''کیا آپ کو معلوم ہے کہ جو جنات رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دست اقدس پر ایمان لائے تھے ان میں سے کوئی باقی ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مسکرا کر فرمایا: ''میرا خیال نہیں تھا کہ کوئی مجھ سے اس بارے میں بھی سوال کرے گا تم حضرت ابورَجاء عُطارِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس

---

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٢٩٢٢، ج١٢، ص٢١٢۔

(2) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦١٣، ج١٨، ص٢٤٤۔

جاؤ (وہ اس بارے میں بہتر بتا سکتے ہیں)۔'' چنانچہ، راوی کہتے ہیں: ہم نے حضرت سیِّدُنا ابورَجاءعُطارِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا: ''جو جنات رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس پر ایمان لائے تھے کیا ان میں سے کوئی باقی ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، ایک مرتبہ ہم نے ایک مقام پر استراحت کی غرض سے خیمے نصب کئے تو اچانک ایک سانپ کو مضطرب حالت میں دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ مر گیا، ہم نے اسے دفن کر دیا، اچانک بہت سی آوازیں آنے لگیں کہ تم پر سلام ہو لیکن کوئی نظر نہیں آرہا تھا، میں نے کہا: ''تم کون ہو؟'' آواز آئی: ''ہم جن ہیں۔ آپ نے ہم پر جو احسان کیا ہے اس کے بدلے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔'' میں نے کہا: ''میں نے تم پر کیا احسان کیا ہے؟'' آواز آئی: ''جس سانپ کو آپ نے دفن کیا ہے وہ ان جنات میں سے آخری جن تھا جنہوں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس پر بیعت کی تھی۔'' حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''آج میری عمر 135 سال ہے۔''[1]

﴿2506﴾...... حضرت سیِّدُنا وہب بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''(قبول اسلام سے قبل) جب ہمیں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کی خبر پہنچی اس وقت ہم سند نامی پانی کے گھاٹ کے قریب رہائش پذیر تھے، اپنے اہل وعیال کو لے کر ہم ایک درخت کی طرف بھاگ نکلے، میں لوگوں کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اچانک مجھے ہرن کے تازہ پائے ملے، میں انہیں اٹھا کر اپنی زوجہ کے پاس لایا اور پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ جو ہیں؟ اس نے کہا: ہمارے برتن میں پہلے تو کچھ جو تھے معلوم نہیں کہ اب اس میں کچھ ہے یا نہیں۔ میں نے برتن کو اٹھا کر جھٹکا تو مٹھی بھر جو نکلے، میں نے انہیں دو پتھروں سے پیس لیا، پھر جو اور پائے ایک پتھر کی ہنڈیا میں ڈال دیئے اور ایک اونٹ کی رگ کاٹ کر خون بھی اس میں ڈال دیا، پھر اس کے نیچے آگ جلا دی اور لکڑی سے اسے خوب ہلایا یہاں تک کہ وہ پک گئے، پھر ہم نے اسے کھا لیا۔'' کسی نے پوچھا: ''اے ابورَجاء! خون کا ذائقہ کیسا تھا؟'' فرمایا: ''میٹھا۔''[2]

---

1 ......الاصابة فی تمییز الصحابة، الرقم:٦٨٠٦، ج٤، ص٥٠٤۔

موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الھواتف، الحدیث:٣٥، ج٢، ص٤٥٠۔

2 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٤٦٠، ابو رجاء العطاردی، ج٥، ص٢٤١۔

منہ کے بل بت گر پڑا:

﴿2507﴾...... حضرت سیِّدُنا یوسف بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ (قبول اسلام سے قبل کا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: ''حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے وقت ہم پانی کے ایک گھاٹ پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے، ہمارے پاس گولائی میں تراشا ہوا ایک بت تھا جسے ہم نے کجاوے میں رکھ لیا، ہم یہاں سے دوسری طرف بھاگ نکلے، ہمارا گزر ریتیلی زمین سے ہوا تو بت گر کر ریت میں دھنس گیا، جب ہم گھاٹ کی طرف لوٹے تو ہم نے بت کو غائب پایا۔ چنانچہ، ہم اس کی تلاش میں چل دیئے، ہم نے اسے ریت میں دھنسا پایا تو نکال لیا۔ میں نے کہا: جو معبود خود کو ریت میں دھنسنے سے نہیں بچا سکتا بہت برا (وجھوٹا) معبود ہے جبکہ ایک بکری میں اتنی سوجھ بوجھ ہوتی ہے کہ دم کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو چھپا لیتی ہے۔ یہ واقعہ میرے اسلام لانے کا سبب بنا۔ چنانچہ، میں مدینہ منورہ کی طرف لوٹا جبکہ مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری فرما چکے تھے۔'' (١)

﴿2508﴾...... حضرت سیِّدُنا عمارہ مَعْوَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''(زمانۂ جاہلیت میں) کبھی ہم ریت جمع کر کے اس پر دودھ ڈالتے اور اسے پوجنا شروع کر دیتے اور کبھی سفید پتھر تلاش کر کے کچھ عرصہ اسے پوجتے پھر اسے پھینک دیتے۔ نیز زمانۂ جاہلیت میں ہم حرم شریف کی اتنی تعظیم کرتے تھے جتنی تم اب بھی نہیں کرتے۔'' (٢)

﴿2509﴾...... حضرت سیِّدُنا سلم بن رَزِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''زمانۂ جاہلیت میں ہم مٹی جمع کر کے اس کے درمیان گڑھا بناتے اور اس میں دودھ ڈال کر یہ پڑھتے ہوئے اس کے گرد چکر لگاتے: ''لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ اِلَّا شَرِیْكًا هُوَلَكَ تَمْلِكُهُ وَمَامَلَكَ یعنی اے معبود! ہم حاضر ہیں تیرا شریک صرف وہ ہے جس کا تو مالک ہے جبکہ وہ مالک نہیں۔'' (٣)

﴿2510﴾...... حضرت سیِّدُنا قُرّہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَۃُ

---

1 ...... صفة الصفوة، الرقم: ٤٩٠، ابورجاء عمران بن ملحان العطاردی، ج٣، ص١٤٦-١٤٥۔

2 ...... صفة الصفوة، الرقم: ٤٩٠، ابورجاء عمران بن ملحان العطاردی، ج٣، ص١٤٦، باختصار۔

3 ...... البداية والنهاية، قصة خزاعة وخبر عمرو بن لحی ......الخ، ج٢، ص١٢٤، بتغير۔

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ ''میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو ایک تیر مارا جس کا بعد میں مجھے بے حد افسوس ہوا، کاش! وہ تیر ان تک پہنچنے سے قبل ہی ٹوٹ گیا ہوتا۔''

عمدہ ونفیس چیز:

﴿2511﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو رجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا: ''میرے نزدیک رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے دن رات میں پانچ بار اپنے چہرے کو خاک آلود کرنے سے زیادہ عمدہ ونفیس چیز کوئی نہیں جسے اپنے پیچھے چھوڑ جاؤں۔'' (۱)

﴿2512﴾...... حضرت سیِّدُ نا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو رجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مومن با اعتبار نفس اونٹ کے بیٹھنے سے بھی زیادہ عاجزی وانکساری کا پیکر ہوتا ہے۔'' (۲)

﴿2513﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابواشہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُ نا ابو رجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رمضان المبارک میں ہمارے ساتھ حالت قیام میں 10 دنوں میں قرآن مجید ختم کرتے تھے۔'' (۳)

﴿2514﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعد ابوعثمان یشکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو رجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''کیا آپ نے ایسے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زیارت کی ہے جو اپنے متعلق نفاق کا اندیشہ رکھتے تھے؟'' فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے ابتدائی اور اچھے اخلاق کے مالک صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت کی ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا ابوعثمان یشکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے عرض کی: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بھی زیارت کی ہے۔'' فرمایا: ''ہاں! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (نفاق کے معاملے) بڑے سخت تھے۔'' (۴)

﴿2515﴾...... حضرت سیِّدُ نا شعیب بن درہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو رجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:۱۸۳۸، ص۳۱۹۔

2 ......المرجع السابق، الحدیث:۱۸۴۰، بتغیر قلیل۔ 3 ......المرجع السابق، الحدیث:۱۸۳۹۔

4 ......صفة الصفوة، الرقم:۴۹۰، ابو رجاء عمران بن ملحان العطاردی، ج۳، ص۱۴۶۔

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''(خوفِ خدا سے رونے کے سبب) حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے آنسو بہنے کی جگہ بوسیدہ تسمے کی طرح ہوگئی تھی۔'' (1)

اولاد کے لئے برکت کی دعا:

﴿2516﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابو رَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک پڑوسی نے مجھے بتایا کہ ''میں اپنے بیٹوں کو عمدہ لباس پہنا کر اچھی طرح تیار کر کے حضرت سیِّدُنا ابو رَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں لایا اور عرض کی: حضور ان کے لئے برکت کی دعا کیجئے!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یوں دعا فرمائی: ''اَللّٰھُمَّ قَدْ اَحْسَنْتَ نَبْتَھُمْ فَاَحْسِنْ حَصَدَتَھُمْ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جس طرح تو نے انہیں پیدا کیا اسی طرح ان کے اخلاق کو بھی اچھا کر دے۔''

قصہ گو سے دور رہو!

﴿2517﴾...... حضرت سیِّدُنا جریر بن حازم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو رَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے بتایا گیا ہے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کو مختلف قصے سنا کر کتابُ اللّٰہ (قرآن پاک) سے بے رغبت کر دیتے ہو، ایسا نہ کرو جہاں تک ممکن ہو کتابُ اللّٰہ کی پیروی کرو اور ایسوں سے علیحدہ رہو کیونکہ لوگوں کو اپنی ضروریاتِ زندگی اور اہلِ خانہ کو بھی وقت دینا ہوتا ہے۔''

کامل مومن چور نہیں ہوسکتا:

﴿2518﴾...... حضرت سیِّدُنا عوف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو رَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ''اگر میں کسی کو اپنے گھر میں نقب زنی (یعنی چوری) کرتے دیکھوں اور میرے پاس ایک بڑا پتھر ہو (کیا وہ اس پر گرادوں)؟'' فرمایا: ''گرادو۔'' میں نے عرض کی: ''ہوسکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو۔'' فرمایا: ''اسلام کہاں؟ اسلام تو وہ دیوار کے پیچھے چھوڑ آیا ہے۔''

---

(1)......معرفة الصحابة، الرقم: ١٦٩٤، عبدالله بن عباس، الحديث: ٤٢٨٨، ج٣، ص١٨٣۔

سیِّدُنا ابورَجاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی اَحادیث

حضرت سَیِّدُ نا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا عمر فاروق اعظم اور حضرت سَیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت سَیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی چند روایات درج ذیل ہیں:

رحمت دادریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا:

﴿2519﴾...... حضرت سَیِّدُ نا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ بڑا رحیم ہے، جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کر پاتا اس کے لئے اس کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، اگر نیکی کر لے تو اسے اس کا 10 سے 700 گنا تک ثواب دیا جاتا ہے اور جو برائی کا ارادہ کرتا اور اس کے ارتکاب سے محفوظ رہتا ہے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، اگر ارتکاب کر بیٹھے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک برائی لکھی جاتی یا نامۂ اعمال سے ایک نیکی مٹا دی جاتی ہے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور فضل وکرم سے وہی محروم رہتا ہے جس کی قسمت میں ہلاکت لکھ دی گئی ہو۔'' (۱)

فقرا کے لئے خوش خبری:

﴿21-2520﴾...... حضرت سَیِّدُ نا ابورَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُ نا عمران بن حصین اور حضرت سَیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے روایت کرتے ہیں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے عام باشندے فقیر لوگ دیکھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں کے اکثر باشندے عورتیں دیکھیں۔'' (۲) (۳)

---

1 ...... شعب الایمان، باب فی حشر الناس......الخ، الحدیث: ٣٣٤، ج١، ص ٣٠٠۔

2 ...... صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة......الخ، الحدیث: ٣٢٤١، ج٢، ص ٣٩٠۔
المسند للامام احمد بن حنبل، مسند البصریین، الحدیث: ١٩٩٤٧، ج٧، ص ٢١٥۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 60** پر حدیث پاک کے اس جز......

﴿2522﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابورجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا کہ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابن صائد[1] سے فرمایا: ''میں نے تمہارے لئے ایک بات چھپا رکھی ہے، وہ کیا ہے؟ (حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ ''یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۰﴾ (پ ٢٥، الدخان: ١٠) ''سوچی تھی۔)'' اس نے کہا: ''دخ ہے[2]۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دور ہو جا۔''[3]

...... کہ ''فقیر لوگ دیکھے'' کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی اطاعت کرنے والے اکثر فقراء ہی رہے آج بھی دیکھ لو علماء، حفاظ وقت پڑنے پر غازی شہید اکثر غریب لوگ ہی ہوتے ہیں اب بھی مسجد میں دینی مدرسے غریبوں کے دم سے آباد ہیں امیروں کے لئے کالج، سینما، کھیل تماشے ہیں فرمان پاک بالکل درست ہے۔ اور ''عورتیں دیکھیں'' کے تحت فرماتے ہیں: کہ عورتیں ناشکری بے صبری زیادہ ہیں، عورت بگڑ کر سارے گھر کو بگاڑ دیتی ہے اور سنبھل کر سارے گھر کو سنبھال لیتی ہے بچہ کا پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے۔ جنت و دوزخ کا یہ داخلہ بعد قیامت ہوگا مگر حضور کی نگاہ شریف نے اسے ملاحظہ فرمالیا ہمارے خواب وخیال سے بھی زیادہ تیز حضور کی نگاہ شریف ہے ہم خواب وخیال سے اگلی آیندہ چیزیں دیکھ لیتے ہیں۔

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 322** پر ''**بَابُ قِصَّۃِ ابْنِ صَیَّاد، ابن صیاد کا قصہ**'' کے تحت فرماتے ہیں: اس (ابن صیاد) کا نام عبد اللّٰہ ہے لقب صاف کنیت ابن صیاد یا ابن صائد یہود مدینہ میں سے ایک یہودی کا لڑکا تھا جو بچپن میں بڑے شعبدے دکھاتا تھا بعد میں جوان ہو کر مسلمان ہو گیا عبادات اسلامی ادا کرتا تھا اس کے متعلق علماء کے تین قول ہیں ایک یہ کہ وہ دجال نہیں تھا بلکہ مسلمان ہو گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ دجال تو تھا مگر وہ مشہور دجال نہ تھا حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہے کہ میری امت میں بہت سے دجال ہوں گے یہ بھی انہیں دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔ تیسرے یہ کہ وہ دجال مشہور ہی تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ میں ہی مرا وہاں ہی دفن ہوا۔ مگر یہ غلط ہے وہ جنگ حرہ تک دیکھا جاتا رہا۔ حرہ کے دن غائب ہو گیا۔ تمیم داری (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) والی حدیث میں جو دجال کا ذکر ہے اس کے متعلق مرقات میں ہے کہ اس جزیرے میں دجال کا جو جسم تمیم داری (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے دیکھا وہ اس کا مثالی جسم ہے یہ جسم ظاہری۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم

2 ...... **صفحہ 325** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس پوری آیت میں سے وہ پورا ایک لفظ بھی معلوم نہ کر سکا لفظ دخان کا صرف دخ معلوم کر سکا یہی حال کاہنوں کا ہوتا ہے ان کی دس باتوں بلکہ سو میں سے ایک درست نکلتی ہے اور وہ سو میں سے ایک کا پتہ چلاتے ہیں۔

نوٹ: اس کے متعلق دلچسپ اور تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے **مراٰۃ المناجیح** کے اسی مقام کا مطالعہ کیجئے!

3 ...... صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قول الرجل للرجل اخسا، الحدیث: ٦١٧٢، ج٤، ص١٤٨۔

اہلِ زمین کے لئے امن کا پیغام:

﴿2523﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو رجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم قَوْسُ قُزَحٍ نہ کہو اس لئے کہ قُزَح تو شیطان ہے بلکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قوس کہا کرو کیونکہ وہ زمین والوں کے لئے امن کا پیغام ہے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا ابوعِمران جَوْنِی

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَوْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ بیدار مغز واعظ، اونگھنے والوں کو جگاتے اور شیطان کو دور بھگاتے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: بیدار و ہوشیار رہنے اور توہم ومشتبہات سے دور رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2524﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَوْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ''طویل مہلت اور حسن طلب تمہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں دھوکے میں نہ ڈال دے بے شک اس کی پکڑ سخت ودردناک ہے۔'' (2)

﴿2525﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَوْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو بارہا یہ فرماتے سنا کہ ''احمقوں کی غفلت کو غنیمت جانو اور اس جگہ چلے جاؤ جسے میں تمہارے لئے مناسب سمجھتا ہوں، جن باتوں کا تمہیں علم نہیں انہیں ان کے جاننے والوں کے سپرد کر دو قبل اس کے کہ تمہیں موت اور ایسے بڑے بڑے امور کا سامنا کرنا پڑے جنہیں دور کرنے کی تم میں طاقت نہ ہو۔''

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی شان:

﴿2526﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران

(1)......الضعفاء للعقیلی، الرقم:٥٤٣، زکریا بن حکیم البدی، ج٢، ص٤٤٦۔

(2)......الدر المنثور، پ١٢، سورة الهود، تحت الآیة:١٠٢، ج٤، ص٤٧٤۔

جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کوفرماتے سنا: ’’لوگو! اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام اپنی قبروں میں تمہاری بقیہ زندگیوں کی مقدار رہیں گے یہاں تک کہ (روزِ قیامت) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جنت میں داخل فرما کر اچھا بدلہ عطا فرمائے گا۔‘‘ (۱)

﴿2527﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ (پ۱۳، الرعد:۲۴)

ترجمۂ کنز الایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

کی تفسیر میں فرمایا: ’’اپنے دین پر صبر کرنے کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو، دنیا کے بعد جنت کا حاصل ہونا کتنا اچھا ہے۔‘‘(۲)

سب سے بڑا محافظ:

﴿2528﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کوفرماتے سنا کہ ’’اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذکر کی بدولت ہمارے اور تمہارے دلوں میں محبت پیدا کر دی اور انہیں اقامت گاہ بنا دیا ہے دل جس کے مشتاق ہوتے ہیں۔ جب ہم سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری مغفرت کے اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔ بے شک جو چیز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت میں دی جاتی ہے وہ اسے محفوظ رکھتا ہے، لہٰذا میں اپنے اور تمہارے دین واعمال کا خاتمہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت میں دیتا ہوں، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ ماجدہ(۳) نے انہیں اور حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت میں دیا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت میں دی گئی چیزیں زمین وآسمان میں ضائع نہیں ہوتیں تم پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی سلامتی اور رحمت ہو۔‘‘

---

1 ...... صفة الصفوة، الرقم:٧١٥، ابوعمران عبد الملك، ج٣، ص١٧٨۔

2 ...... الدر المنثور، پ١٣، سورة الرعد، تحت الآية:٢٤، ج٤، ص٦٤٠۔

3 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے والد کا نام عمران ہے جو اپنے قبیلہ کے سردار تھے۔ لاوی بن یعقوب کی اولاد سے تھے۔ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ کے نام میں اختلاف ہے یارخا، ایارخت، نوحانذ، یوخانذ، لوخا، مریم۔ یہ تمام نام ذکر کرنے کے بعد حاشیہ جلالین میں ذکر کیا گیا ہے: ﴿وَالْاَصَحُّ هُوَ الْاَوَّلُ كَمَا فِیْ رُوْحِ الْبَیَان﴾ صحیح قول پہلا ہی ہے۔ یعنی یارخا جیسے روح البیان میں ہے: مفتی احمد یارخان رَحْمَۃُ اللّٰہ نے تفسیر نعیمی میں ’’عائذ‘‘ لکھا ہے۔ (تذکرة الانبياء مترجَم، ص٤٦٠، مطبوعه ضياء العلوم راولپنڈی پاکستان)

نہ کھلنے والی بیڑیاں:

﴿2529﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے یہ آیتِ طیّبہ تلاوت کی:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًاۙ(۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ۔

(پ۲۹، المزمل:۱۲)

پھر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ ایسی بیڑیاں ہیں جو کبھی نہیں کھلیں گی۔'' (۱)

مقصدِ حقیقی:

﴿2530﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگرچہ ہم نے خود کو ضائع کر دیا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کو نفسانی خواہشات پر ترجیح دیتے ہیں وہ دنیا سے آہستہ آہستہ گئے، نیزوں پر چلے حتی کہ ان کی آنتیں نیزے کی نوک پر نکل آئیں اس سے ان کا مقصد آخرت کی کامیابی تھی۔'' (۲)

رات کی پکار:

﴿2531﴾...... حضرت سیِّدُ نا ہمام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ''ہر آنے والی رات ندا دیتی ہے کہ جو نیکی کر سکتے ہو کر لو! میں قیامت تک دوبارہ لوٹ کر تمہارے پاس نہیں آؤں گی۔'' (۳)

وہ جہنم میں گیا:

﴿2532﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ ''جنت و جہنم کے درمیان نہ تو کوئی راستہ ہے نہ ہموار جگہ اور نہ ہی وہاں کسی کا ٹھکانہ تو جو

❶......تفسیر عبد الرزاق، پ۲۹، سورۃ المزمل، تحت الآیۃ:۱۲، ج۳، ص۳۵۸۔

❷......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۷۳۲، ابو عمران الجونی، ج٦، ص۷۹۔

❸......التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، باب ما جاء فی بعث الایام واللیالی ویوم الجمعۃ، ص۱۸۲۔

جنت سے محروم رہا وہ جہنّم میں جائے گا۔''

چوپایوں کی پکار:

﴿2533﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ ''جب چوپائے بارگاہ الٰہی میں بنی آدم کو دو قسموں یعنی اہلِ جنت اور اہلِ جہنّم میں بٹے ہوئے دیکھیں گے تو پکاریں گے، اے بنی آدم! تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے آج ہمیں تمہاری مثل نہیں بنایا، نہ ہمیں جنت حاصل ہونے کی امید ہے اور نہ ہی کسی سزا کا ڈر۔''

آیاتِ مبارکہ کی تفسیر:

﴿2534﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ (پ۲۹، الحاقۃ:۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اس دن تم سب پیش ہوگے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''سب کچھ یوں عیاں ہوگا جیسے پانی شیشے میں سوائے اس کے جس کی اللہ عَزَّوَجَلَّ پردہ پوشی فرمائے۔''

﴿2535﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ: وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ (پ۲۹، الحاقۃ:۴۴تا۴۶)[1] کی تفسیر میں فرمایا: اَلْوَتِیْنَ سے رگِ دل مراد ہے۔ اور وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿۸﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۸)[2] کی تفسیر میں فرمایا: حَصِیْرًا سے سِجْنًا (قید خانہ) مراد ہے۔ اور اُولِی الْاَيْدِیْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ (پ۲۳، ص:۴۵)[3] کی تفسیر میں فرمایا: اَلْاَيْدِیْ سے عبادت میں قوت اور اَلْاَبْصَارِ سے ہدایت میں بصیرت ہونا مراد ہے۔''

1...... ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ دیتے۔

2...... ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے۔

3...... ترجمۂ کنز الایمان: قدرت اور علم والوں کو۔

﴿2536﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا مُعتَمِر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ: وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ﴿۳۹﴾ (پ ۱۶، طٰہٰ: ۳۹) (1) کی تفسیر میں فرمایا: ''تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نگرانی میں پروان چڑھے۔'' (2)

﴿2537﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ''بخدا! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ہمارے لئے ایسے ایسے مضامین بیان فرمائے ہیں کہ اگر انہیں پہاڑوں کی طرف پھیرا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے۔''

سیِّدُ نا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان:

﴿2538﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا گیا میں آپ کے بعد زمین کو کسی کی بھی فرماں برداری کا حکم نہیں دوں گا۔'' (3)

﴿2539﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''آنکھوں کو جتنا علم نے رلایا ہے کسی چیز نے نہیں رلایا۔''

﴿2540﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا سلام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ ''آنکھوں کو لکھی ہوئی تقدیر نے ہی رلایا ہے۔''

﴿2541﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا عِلْمَكَ فِیْنَا فَاِنَّكَ تَعْلَمُ مِنَّا مَا یَعْلَمُہٗ اَحَدٌ وَکَفٰی بِعِلْمِكَ فِیْنَا اِسْتِکْمَالًا لِکُلِّ عُقُوْبَۃٍ اِلَّا مَا عَفَوْتَ وَرَحِمْتَ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے متعلق جو کچھ تیرے علم میں ہے بخش دے، بے شک تو ہمارے متعلق وہ کچھ جانتا ہے جو کوئی نہیں جانتا، تیرا ہمارے گناہوں کو جاننا ہی ہمارا سزا کا مستحق ہونے کے لئے کافی

1 ...... ترجمۂ کنزالایمان: اور اس لئے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو۔

2 ...... تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۷۴۱، موسی بن عمران علیہ السلام، ج ۶۱، ص ۲۴۔

3 ...... تفسیر الطبری، پ ۲۰، سورۃ القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ج ۱۰، ص ۱۱۲۔

ہے مگر جو تو اپنے رحم وکرم سے معاف فرما دے۔‘‘

ظالم وسرکش کا انجام:

﴿2542﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ’’ہر ظالم وسرکش اور اس شخص کو جس کے شر سے دنیا میں لوگ ڈرتے تھے زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا پھر انہیں جہنّم میں ڈال کر ان پر جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! (اس کے بعد) ان کے قدم کبھی قرار نہ پکڑیں گے، پھر یہ کبھی آسمان کو نہ دیکھ سکیں گے، کبھی سو نہ سکیں گے، انہیں کبھی ٹھنڈا پانی میسر نہ ہوگا۔ پھر اہلِ جنت سے کہا جائے گا: اے جنتیو! دروازے کھول دو آج کسی شیطان یا ظالم سے نہ ڈرو! آج کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔‘‘

حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ’’اے بھائیو! بخدا! یہی تمہارے دن ہیں۔‘‘ (1)

﴿2543﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابن شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: ’’کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ خواہشات پر کس چیز کے سبب جہنم واجب کر دی؟‘‘

موت یاد ہونے کی علامت:

﴿2544﴾...... حضرت سیِّدُ نا بشر بن حازم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ’’موت جس کے پیش نظر ہو وہ نیک اعمال کی کثرت کرتا ہے۔‘‘ (2)

بیٹیوں کو نصیحت:

﴿2545﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ’’حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر جب نزع کا وقت آیا تو آپ پر گھبراہٹ

---

(1) ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب صفة النار، الحدیث:٦٧، ج٦، ص٤١٤-٤١٣۔

(2) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٥٢٤٢، عمر بن عبدالعزیز، ج٤٥، ص٢٣٩۔

طاری ہوگئی، پھر فرمایا: میں موت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے گھبراہٹ کا شکار ہوں کہ موت کے وقت میری زبان ذکرُاللہ سے روک دی جائے گی۔'' حضرت سیِّدُنا ابوعمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی تین صاحبزادیاں تھیں۔آپ نے ان سے فرمایا: ''بیٹیو!عنقریب بنی اسرائیل تم پر دنیا پیش کریں گے ہرگز اسے قبول نہ کرنا، فقط روئی (کے لباس) اور گیہوں کے خوشوں پر قناعت کرنا، ان سے حاصل شدہ گیہوں ہی کھانا تم جنت تک پہنچ جاؤ گی۔'' (۱)

﴾2546﴿ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے میرے معبود! میں صبح کیسے کروں؟ جبکہ تیرا دشمن شیطان مجھے عار دلاتے ہوئے کہتا ہے: اے داود! جب کوئی خطا واقع ہوتی ہے تو اس وقت آپ کا خیال کہاں ہوتا ہے؟'' (۲)

سلطنتِ سلیمانی سے افضل:

﴾2547﴿ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داود عَلَیْہِمَا السَّلَام اپنے لشکر کے ہمراہ کہیں جارہے تھے، پرندے آپ پر سایہ کئے ہوئے تھے جبکہ جن وانس دائیں بائیں چل رہے تھے، اسی دوران بنی اسرائیل کے ایک عابد کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے عرض کی: ''اے ابن داود! بخدا! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عظیم الشان سلطنت عطا فرمائی ہے۔'' آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی بات سن کر فرمایا: ''(مومن کے) صحیفے میں لکھی ہوئی ایک تسبیح ابن داود (عَلَیْہِمَا السَّلَام) کو عطا کی گئی سلطنت سے افضل ہے کیونکہ جو کچھ ابن داود کو عطا ہوا وہ ختم ہونے والا ہے جبکہ تسبیح ہمیشہ باقی رہے گی۔'' حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام جذام زدہ لوگوں اور یتیموں کو خالص آٹے کی روٹی کھلاتے جبکہ خود جو تناول فرماتے اور انتقال کے دن آپ نے وراثت میں کوئی درہم و دینار نہ چھوڑا۔'' (۳)

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۷۴۱، موسی بن عمران علیہ السلام، ج۶۱، ص۱۷۵۔

2 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الرقۃ والبکاء، الحدیث: ۳۷۸، ج۳، ص۲۴۵۔

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۲۶۶۲، سلیمان بن داود، ج۲۲، ص۲۷۵۔

اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے:

﴿2548﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: فرشتے (بندوں کے) اعمال لے کر اوپر جاتے ہیں اور آسمان دنیا میں ان کی تعریف وتوصیف کرتے ہیں تو ایک فرشتہ کہتا ہے: ''یہ صحیفہ پھینک دو، یہ صحیفہ پھینک دو۔'' فرشتے رب عَزَّوَجَلَّ سے عرض کرتے ہیں: ''بندوں نے اچھی بات کہی اور اس پر ہم نے ان کی حفاظت بھی کی ہے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اس سے انہوں نے میری رضا کا ارادہ نہیں کیا۔'' فرشتہ پھر ندا دیتا ہے کہ ''فلاں کے لئے اتنا اتنا (اجر) لکھ دو۔'' وہ عرض کرتے: ''اس نے تو یہ عمل کیا ہی نہیں؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''بے شک (اس پر عمل کی) اس کی نیت ہے، بے شک اس کی نیت ہے۔'' (1)

﴿2549﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''بروزِ قیامت ہر وہ رشتہ وتعلق منقطع ہو جائے گا جو رضائے الٰہی کے لئے قائم نہ کیا گیا ہو۔'' (2)

﴿2550﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھجور اور گھی سے تیار کیا ہوا حلوہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیجا۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے کھول کر چکھا اور دو بار فرمایا: ''اسے واپس لوٹا دو نہ تو قریش اسے دیکھیں اور نہ ہی چکھیں ورنہ وہ ایک دوسرے کو مارنے پر تُل جائیں گے۔'' (3)

زمین آگ کی مانند:

﴿2551﴾...... حضرت سیِّدُنا مرحوم عطار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جُونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''ایک وقت ایسا آئے گا کہ زمین آگ کی مانند ہو گی (یعنی اس میں آگ کی سی تپش ہو گی) تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس فرمانِ باری تعالیٰ سے یہی مراد ہے:

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۵۱۷، ابوعمران عبد الملك، ج۲، جز۳، ص۱۷۸، بدون "فتصف في سماء الدنيا"۔

2 ......معجم ابن المقرئ، الحديث:۲۴۹، ج۱، ص۲۵۰۔

3 ......معجم ابن المقرئ، الحديث:۱۵۲۴، ج۴، ص۳۰۔

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ (پ١٦، مريم:٧١، ٧٢)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچا لیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔ (۱)

بدنصیب لوگ:

﴿2552﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَوْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شخص پر بھی نظر فرماتا ہے اس پر رحم ضرور فرماتا ہے، اگر اہلِ جہنّم پر نظر فرمائے تو ان پر بھی ضرور رحم فرمائے لیکن وہ یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ اہل جہنم کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔'' (۲)

جہنّم سے آزادی نہیں بلکہ پناہ مانگو!

﴿2553﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَوْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: جن لوگوں سے میری ملاقات ہوئی ہے میں نے ان میں سے چار کو افضل پایا وہ یہ کہنا ناپسند کرتے تھے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں جہنّم سے آزادی عطا فرما کیونکہ آزاد تو اس میں داخل ہونے والے کو کیا جاتا ہے بلکہ وہ یوں کہتے تھے کہ ہم جہنّم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں۔ (۳)

﴿2554﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوعمران جَوْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ (پ٢٥، الدخان:٤٣) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تھوہڑ کا پیڑ۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''ہمیں خبر ملی ہے کہ ابن آدم جب بھی زقوم کے درخت سے کچھ کھائے گا تو وہ درخت اسی کی مثل اس کی کھال نوچے گا۔'' (۴)

---

1 ......تفسیر الطبری، پ١٦، سورة المریم، تحت الآیة:٧١، الحدیث:٢٣٨٣٧، ج٨، ص٣٦٥۔

2 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب صفة النار، الحدیث:٢٥٣، ج٦، ص٤٥٦۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، الحدیث:٣٤٨، ج٧، ص٢١٦۔

4 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب صفة النار، الحدیث:١٨٨، ج٦، ص٤٤١۔

﴿2555﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے وعظ فرمایا جسے سن کر ایک شخص نے اپنی قمیص پھاڑ دی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اس سے فرماؤ کہ اپنے دلی جذبات دکھانے کے لئے اپنی قمیص نہ پھاڑے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا ابوعِمران جَونِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے مروی اَحادیث

حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے ملاقات اور ان سے احادیث سماعت کی ہیں۔ ان میں چند کے اسماء قابل ذکر ہیں: حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک، حضرت سیِّدُ نا جندب بن عبد اللہ، حضرت سیِّدُ نا عائذ بن عمرو اور حضرت سیِّدُ نا ابو برزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں:

دائمی عذاب سے چھٹکارا:

﴿2556﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اہلِ جہنّم میں سے سب سے کم تر عذاب والے سے دریافت فرمائے گا: ''اگر تو زمین بھر کے خزانوں کا مالک ہو تو کیا سب کچھ اس عذاب سے چھٹکارے کے لئے دے دے گا؟'' وہ عرض کرے گا: ''ہاں!'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''جب تو ابن آدم کی صلب (پیٹھ) میں تھا اس وقت میں نے تجھ سے اس سے بھی کم تر چیز طلب کی تھی کہ تو کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرانا لیکن تو اس سے انکاری ہو گیا۔'' (2)

---

(1) ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد یوسف علیہ السلام، الحدیث: ٤٤٦، ص ١٢١۔

(2) ...... صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم...... الخ، الحدیث: ٣٣٣٤، ج ٢، ص ٤١٣۔

امید بھی بڑی عبادت ہے:

﴿2557﴾...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی اور حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِما حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آگ سے دو آدمی نکال کر بارگاہِ الٰہی میں پیش کئے جائیں گے، انہیں پھر آگ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا تو ان میں سے ایک مڑ مڑ کر دیکھے گا اور عرض کرے گا: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں پر امید تھا کہ جب تو نے مجھے جہنّم سے نکال لیا تو اب دوبارہ نہ لوٹائے گا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جہنّم سے نجات دے دے گا[1]۔'' (یہ سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی روایت کے مطابق ہے جبکہ سیِّدُ نا ابو عمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی روایت میں چار کا تذکرہ ہے۔) [2]

﴿2558﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور میرے کاندھوں کے درمیان ہاتھ مارا۔ چنانچہ، میں اٹھ کر ایک درخت کی طرف گیا، اس میں پرندوں کے گھونسلوں کی مثل دو جگہیں بنی ہوئی تھیں، ایک میں حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اور دوسری میں میں بیٹھ گیا، وہ بلند ہونے لگا حتّٰی کہ آسمان تک جا پہنچا میں اپنے پہلو بدل رہا تھا اگر میں آسمان کو چھونا چاہتا تو چھو لیتا، میں حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ وہ اپنی جگہ پر جم کر بیٹھے تھے۔ چنانچہ، میں اپنے

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 453** پر مذکور روایت جس میں چار کا تذکرہ ہے کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ رب تعالٰی سے امید بھی بڑی عبادت ہے ایسی عبادت کہ مشکلیں حل کر دیتی ہے۔ امید ہی وہ عبادت ہے جو اس عالم میں بھی ہوگی اور کام آوے گی امید ہی وہ عبادت ہے جو ہم جیسے گنہگاروں کا سہارا ہے۔ شعر

ز طاعت نہ آوردم الا امید　　　خدایا مگرداں مرا نا امید

(ترجمہ: یارب عَزَّوَجَلَّ میں امید کے سوا کوئی عبادت نہیں لایا میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ مجھے نا امید نہ لوٹانا)

اس فرمان عالی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان چار میں سے ایک شخص یہ عرض کرے گا باقی تین بھی اسی کی عرض سے بخش دیئے جائیں گے رحمت والے کا ساتھ بھی رحمت سے حصہ دلاتا ہے۔ یا وہ چاروں باری باری سے یہ عرض کریں گے یہاں صرف ایک کا ذکر ہوا ہے۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث: ١٤٠٤٣، ج٤، ص٥٦٨۔

مقابلے میں بارگاہِ الٰہی میں ان کی علمی فضیلت جان گیا(1)۔ پس میرے لئے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا گیا اور میرے علاوہ ہر چیز کو موتیوں اور یاقوت سے مزین پردوں سے ڈھانپ دیا گیا پھر میں نے ایک عظیم الشان نور دیکھا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو چاہا میری طرف وحی فرمائی۔'' (2)

﴿2559﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُنا جُندب بن عبد اللہ بَجلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کہا: ''بخدا! اللہ عَزَّوَجَلَّ فلاں کو نہ بخشے گا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''وہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا؟ میں نے فلاں کو تو بخش دیا اور تیرے عمل ضبط کر لئے (3)۔'' (4)

سونے چاندی سے مزین جنتیں:

﴿2560﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن قیس ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان کے برتن اور سامان بھی چاندی کے ہیں اور دو جنتیں سونے کی ہیں، ان کے برتن اور سامان بھی سونے کے ہیں جبکہ جنت عدن میں بندوں اور دیدارِ الٰہی کے درمیان کبریائی کی چادر حائل ہوگی۔'' یہ

1...... حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بات بطورِ عاجزی ارشاد فرمائی کیونکہ اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ مخلوق میں سب سے افضل ذاتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی ہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ملائکہ میں سے کون افضل ہے۔

(سبل الھدیٰ و الرشاد، جماع ابواب معراجه، الباب التاسع: فی تنبیھات علی بعض......الخ، ج۳، ص۱۶۹)

2......المعجم الاوسط، الحدیث: ۶۲۱۴، ج۴، ص۳۵۲-۳۵۱۔

3...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 361** پر ''**فلاں کو نہ بخشوں گا**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''یہ دونوں شخص مصر کے باشندے تھے، پہلا فاسق تھا اور دوسرا متقی، مگر اپنے کو گنہگار جانتا تھا اور یہ عابد اپنے زہد و تقوے پر نازاں تھا اس بارگاہ بے نیاز میں کسی کو ناز کرنے کا حق ہی نہیں، وہاں نیاز دیکھا جاتا ہے۔'' اور ''**تیرے عمل ضبط کر لئے**'' کے تحت فرماتے ہیں: ''اس شخص کی شیخی کی وجہ سے میری غیرت کا دریا جوش میں آ گیا، اس فاسق کو میں نے نیک بننے کی توفیق دے دی جس سے اس کے سارے گناہ بخشے گئے اور اس متکبر زاہد کی توفیق سلب کر لی جس سے یہ کافر ہو کر مرا، اور اس کی تمام نیکیاں ضبط ہو گئیں۔''

4......صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والادب، باب النھی عن تقنیط الانسان......الخ، الحدیث: ۲۶۲۱، ص۱۴۱۲۔

عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی سے مروی روایت کے مطابق ہے جبکہ حارث سے مروی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جناتُ الفردوس چار ہیں دو سونے کی ہیں، ان کی زیب وزینت، برتن اور سامان سب کچھ سونے کا ہے اور دو چاندی کی ہیں، ان کی زیب وزینت، برتن اور ان کا سامان سب کچھ چاندی کا ہے۔'' (1)

﴿2561﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جنگ کے موقع پر بیان کیا کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔'' لوگوں میں سے ایک فقیر الحال شخص نے کھڑے ہو کر کہا: ''اے ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! کیا یہ بات رسول پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ نے خود سنی ہے؟'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہاں!'' چنانچہ، وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور کہا: ''میں تمہیں سلام کرتا ہوں۔'' پھر تلوار کا غلاف توڑ کر میدان کارزار کی طرف چل دیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ (2)

وہ جنتی ہو گیا:

﴿2562﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ ایک مشرک نے ایک مسلمان کو مقابلے کے لئے پکارا۔ چنانچہ، مشرک نے مسلمان کو شہید کر دیا پھر ایک مسلمان نے اسے مقابلے کی دعوت دی تو مشرک نے اسے بھی شہید کر دیا پھر وہ مشرک رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور کہا: ''آپ کس وجہ سے لوگوں سے جنگ کر رہے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اپنے دین کی خاطر لوگوں سے لڑ رہے ہیں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حق کو پورا کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔'' اس نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ تو بہت اچھی بات ہے میں اس پر ایمان لایا۔'' چنانچہ، وہ مسلمانوں کے گروہ میں شامل

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المؤمنین......الخ، الحدیث: ۱۸۰، ص ۱۱۰۔
المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، الحدیث: ۱۹۷۵۲، ج۷، ص ۱۷۲۔

2 ......صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشهید، الحدیث: ۱۹۰۲، ص ۱۰۵۳۔

ہوگیا اور مشرکوں سے لڑنے لگا حتی کہ شہید ہوگیا۔ مسلمانوں نے اسے اٹھا کر پہلے والے دوشہیدوں کے ساتھ رکھ دیا جنہیں اس نے اسلام لانے سے قبل شہید کیا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اہلِ جنت میں سے یہ لوگ آپس میں سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔'' (۱)

حضرت سیِّدُنا ثابت بن اسلم بُنانِی

قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرت سیِّدُنا ابومحمد ثابت بن اسلم بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ عبادت گزار اور تہجد کے پابند تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: عہد و پیمان کی حفاظت اور مخلوق خدا کی خدمت کرتے رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

بھلائی کی کنجی:

﴿2563﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک دن فرمایا: ''بے شک بھلائی کی بھی کنجیاں ہیں اور حضرت ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھلائی کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہیں۔'' (۲)

﴿2564﴾...... حضرت سیِّدُنا غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے زمانے کے سب سے بڑے عبادت گزار کو دیکھنا چاہے وہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو دیکھ لے کہ ہم نے ان سے بڑا عبادت گزار کسی کو نہیں پایا۔'' حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے مروی روایت میں اتنا زائد ہے کہ ''سخت گرمی کے دن ان پر قدرتی سائبان بنا رہتا اور آپ روزے کی حالت میں پیشانی سے قدموں تک ٹھنڈک محسوس کرتے تھے۔'' (۳)

---

1 ......المعجم الاوسط، الحدیث:۶۰۱۶، ج۴، ص۲۹۰۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، حدیث العلاء بن زیاد، الحدیث:۱۴۲۰، ص۲۶۴۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث:۱۷۸۷، ص۳۱۳۔

وہ عبادت گزار نہیں:

﴿2565﴾...... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''کوئی شخص اس وقت تک عابد کہلانے کا حق دار نہیں جب تک اس میں دو خصلتیں نہ ہوں اگرچہ وہ ہر بھلائی کا جامع ہو: (۱)......نماز اور (۲)......روزہ، کیونکہ یہ دونوں اس کے گوشت وخون سے ہیں۔'' (۱)

نماز سے محبت ہو تو ایسی:

﴿2566﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو یوں دعا کرتے سنا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے مخلوق میں سے کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کا شرف عطا فرمایا ہے تو مجھے بھی عطا فرمانا۔'' (۲)

﴿2567﴾...... حضرت سیِّدُنا یوسف بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے حضرت سیِّدُنا حمید الطّویل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے فرمایا: ''اے ابو عبید! کیا تمہیں اس بارے میں کوئی خبر پہنچی ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علاوہ کسی نے قبر میں نماز پڑھی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی ہے تو ثابت کو بھی قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرمانا۔'' راوی بیان کرتے ہیں ''حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس قدر طویل قیام کرتے کہ تھک جاتے، جب کھڑے ہونے سے عاجز ہو جاتے تو بیٹھ کر نماز پڑھنے لگتے اور احتباء کر کے (یعنی اپنی کمر و ٹانگوں کے گرد کپڑا لپیٹ کر) تلاوت کرتے رہتے، جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو بیٹھے بیٹھے کپڑا کھول دیتے۔'' (۳)

﴿2568﴾...... حضرت سیِّدُنا شیبان بن جسر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو میں نے اور حضرت حمید الطّویل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم: ۳۱٤۱، ثابت بن اسلم، ج۷، ص ۱۷٤۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث: ۳۱۹۱، ج۳، ص ۱۵٦۔

3 ......شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث: ۳۱۸۹، ج۳، ص ۱۵۵، باختصار۔

اُلوَکِیل یا کسی اور شخص نے لحد میں اتارا، جب ہم اینٹیں درست کر چکے تو اتفاقاً ایک اینٹ گر گئی، اچانک میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھ کر اپنے ساتھی سے پوچھا: ''کیا تم نے دیکھا؟'' تو اس نے کہا: ''خاموش رہو!'' چنانچہ، دفن سے فراغت کے بعد ہم ان کی بیٹی کے پاس آئے اور پوچھا: ''تمہارے والد محترم کیا عمل کرتے تھے؟'' اس نے پوچھا: ''آپ نے کیا دیکھا؟'' ہم نے سارا واقعہ بتایا تو اس نے کہا: ''میرے والد ماجد 50 سال مسلسل شب بیداری کرتے رہے جب سحری کا وقت ہوتا تو یوں دعا کرتے: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو قبر میں نماز ادا کرنے کا شرف عطا فرمایا ہے تو مجھے بھی عطا فرمانا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی دعا قبول فرمالی ہے۔'' (۱)

﴿2569﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص اندھا، اپاہج، کوڑھ زدہ اور بہت سی مصیبتوں کا شکار تھا، ایک دن حضرت سیِّدُنا حبیب، حضرت سیِّدُنا ثابت، حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع اور حضرت سیِّدُنا مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کہنے لگے: ''چلو فلاں مصیبت زدہ کے پاس چلتے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی جو ابھی کم سن تھے وہ بھی ان کے پیچھے ہو لیئے۔ چنانچہ، یہ حضرات نہر عبور کر کے اس شخص کے پاس پہنچے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے جب گفتگو فرمائی تو اس نے پوچھا: ''آپ کون ہیں؟'' فرمایا: ''ثابت۔'' اس نے کہا: ''آپ ہی وہ ہیں جس کے بارے میں لوگوں کا گمان ہے کہ سب سے بڑے عبادت گزار ہیں۔ میں آپ سے ملاقات کا خواہش مند تھا اور دعا کرتا تھا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے میری ملاقات کروادے۔''

نماز سے افضل کوئی عمل نہیں:

﴿2570﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''نماز زمین میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خدمت ہے اگر علم الٰہی میں کوئی چیز نماز سے افضل ہوتی تو یہ نہ فرماتا:

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ ۙ (پ۳، ال عمرٰن:۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ (۲)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم: ۵۱۵، ثابت بن مسلم البنانی، ج۳، ص۱۷۷۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث: ۳۱۸۶، ج۳، ص۱۵۵۔

موت کی دعا:

﴿2571﴾...... حضرت سیِّدُ نا مبارک بن فضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی کے مرضِ وصال کے دوران ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ گھر کی بالائی منزل میں تھے اور مسلسل اپنے شاگردوں کو یاد کر رہے تھے، جب ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو فرمایا: ''اے بھائیو! گزشتہ رات میں اس طرح نماز نہیں پڑھ سکا جس طرح پہلے پڑھا کرتا تھا، جس طرح روزے رکھتا تھا اس طرح روزے بھی نہیں رکھ سکتا اور جس طرح اپنے ہم نشینوں کے ساتھ ذکرُ اللّٰہ کرتا تھا اب اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا، پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے مجھے ان تینوں چیزوں (نماز، روزہ اور ذکر) سے روکنا ہی ہے تو پھر مجھے لمحہ بھر بھی دنیا میں نہ رہنے دے یا فرمایا: جس طرح میں نماز پڑھنے، روزے رکھنے اور تیرا ذکر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اگر تو نے مجھے ان سے روکنا ہی ہے تو پھر لمحہ بھر بھی مجھے دنیا میں نہ رہنے دے۔'' چنانچہ، اسی وقت آپ کا انتقال ہو گیا۔ (۱)

ایک عبادت گزار کی دعا:

﴿2572﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''ایک عبادت گزار شخص کہا کرتا تھا کہ جب میں سو کر بیدار ہو جاؤں اور پھر سونے کی کوشش کروں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نہ سلائے۔'' حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''ہمارا خیال ہے کہ وہ عبادت گزار شخص حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی ہی تھے۔'' (۲)

﴿2573﴾...... حضرت سیِّدُ نا سلیمان بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرمایا کرتے تھے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عبادت پے در پے حملوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔'' (۳)

﴿2574﴾...... حضرت سیِّدُ نا عمرو بن محمد بن ابی رَزِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی نے فرمایا: ''میں نے 20 سال تک نماز کے معاملے میں مشقت اٹھائی اور 20 سال تک

---

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٧٠٥، ثابت بن اسلم، ج٦، ص٥٦، بتغیر۔

2 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التھجد وقیام اللیل، الحدیث: ٤١٧، ج١، ص٣٣٢۔

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٣٠٩١، العباس بن حمزہ، ج٢٦، ص٢٤٦۔

خوشی سے نماز ادا کی۔‘‘ (1)

﴿2575﴾...... حضرت سیِّدُ نا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ’’حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی دن اور رات میں پورا قرآن مجید ختم کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔‘‘ (2)

﴿2576﴾...... حضرت سیِّدُ نا منہال بن خلیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ’’کہا جاتا ہے کہ فقہ کوفی اور عبادت بصری ہے۔‘‘

﴿2577﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ’’جامع مسجد کا کوئی ستون ایسا نہیں جس کے پاس میں نے قرآن مجید ختم نہ کیا ہو اور رویا نہ ہوں۔‘‘ (3)

عاشقِ نماز:

﴿2578﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ’’جب کبھی میں حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ہمراہ کہیں جاتا تو جس مسجد کے قریب سے بھی گزر ہوتا وہ اس میں نماز ضرور ادا فرماتے۔‘‘

﴿2579﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ’’جب کبھی ہم حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ہمراہ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو مریض کے گھر جا کر آپ پہلے مسجد بیت میں نماز ادا کرتے پھر مریض کے پاس تشریف لاتے۔‘‘

﴿2580﴾...... حضرت سیِّدُ نا حمید الطَّوِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضری کے لئے جاتے تو حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی ہمراہ ہوتے، جب بھی کسی مسجد کے قریب سے گزر ہوتا تو آپ اس میں نماز ضرور ادا فرماتے۔ جب ہم حضرت سیِّدُ نا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ دریافت فرماتے: ’’ثابت کہاں ہیں؟ بے شک وہ (عبادت میں) خوب کوشش کرتے ہیں اس لئے میں ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔‘‘ (4)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٥١٥، ثابت بن مسلم البناني، ج٣، ص١٧٥۔

2 ......المرجع السابق، ص١٧٦۔ 3 ......المرجع السابق۔

4 ......المصنف لابن ابی شيبة، کتاب الزهد، ما قالوا فی البکاء من خشية الله، الحديث:١٥٧، ج٨، ص٣١٧۔

﴾2581﴿ ...... حضرت سیِّدُنا حرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو قاضی سے کوئی حاجت پیش آئی تو اس نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مدد چاہی۔ چنانچہ، آپ اس کے ساتھ چل دیئے، جس مسجد کے پاس سے بھی گزرتے نماز ادا کرتے حتی کہ قاضی کے پاس پہنچ گئے، اس وقت مجلس برخاست ہو چکی تھی، آپ نے قاضی صاحب سے اس شخص کی حاجت کے متعلق بات کی تو اس کی حاجت پوری کر دی گئی، پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''دوران سفر جو کچھ تم نے دیکھا وہ تم پر گراں گزرا ہوگا۔'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے جب بھی نماز پڑھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تیری حاجت کو ضرور طلب کیا۔''

﴾2582﴿ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو یوں دعا مانگتے سنا: ''یَابَاعِثُ یَاوَارِثُ لَا تَدَعْنِی فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْن یعنی اے دوبارہ زندہ کرنے والے! اے حقیقی وارث! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا بے شک تو سب سے بہتر وارث ہے۔'' راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہم قبلہ کی جانب بیٹھ جاتے (تاکہ آپ نوافل نہ پڑھیں بلکہ ہمیں احادیث بیان کریں)، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ''اے نوجوانوں کے گروہ! تم میرے اور رب عَزَّوَجَلَّ کے درمیان حائل ہو گئے ہو کہ میں اسے سجدہ کروں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نماز بہت زیادہ محبوب تھی۔ (1)

قبر سے تلاوت کی آواز:

﴾2583﴿ ...... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن صِمَّہ مہلبی بیان کرتے ہیں کہ ''جو لوگ سحری کے وقت حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں انہوں مجھے بتایا کہ جب بھی ہم ان کی قبر کے قریب سے گزرے ہمیں تلاوت قرآن پاک کی آواز سنائی دی۔'' (2)

﴾2584﴿ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کو موت کے وقت کلمہ طیّبہ کی تلقین کرنی شروع کی تو انہوں نے فرمایا:

---

1 ......المسند لابن الجعد، من اخبار ثابت البنانی، الحدیث: ۱۳۹۲، ص ۲۱۱۔

موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التہجد وقیام اللیل، الحدیث: ۴۱۴، ج ۱، ص ۳۳۱، باختصار۔

2 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التہجد وقیام اللیل، الحدیث: ۴۱۵، ج ۱، ص ۳۳۲۔

"بیٹا! مجھے چھوڑ دو میں اپنے چھٹے یا ساتویں وظیفہ میں مشغول ہوں۔" (1)

﴿2585﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: "ہم جنازہ کے ساتھ چلتے تھے تو ہر شخص کو سر ڈھانپے روتے ہوئے یا سر جھکائے متفکر پاتے تھے۔" (2)

﴿2586﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو اس قدر روتے ہوئے دیکھا کہ ان کی ہچکیاں بندھ جاتیں۔" (3)

ان آنکھوں میں کچھ بھلائی نہیں:

﴿2587﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس قدر رویا کرتے تھے قریب تھا کہ بینائی چلی جاتی۔ چنانچہ، شاگرد کسی معالج کو علاج کے لئے لائے، اس نے کہا: "میں اس شرط پر علاج کروں گا کہ آپ میری بات مانیں گے۔" حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے پوچھا: "کونسی بات؟" اس نے کہا: "آپ روئیں گے نہیں۔" آپ نے فرمایا: "آنکھیں اگر روئیں نہ تو ان میں کچھ بھلائی ہی نہیں۔" لہٰذا آپ نے علاج کروانے سے انکار کر دیا۔ (4)

﴿2588﴾...... حضرت سیِّدُنا عبید اللہ بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے عرض کی گئی: "اگر آپ کثرت سے رونا چھوڑ دیں تو آپ کی آنکھوں کی تکلیف ختم ہو جائے۔" فرمایا: "مجھے آنکھوں کی پروا نہیں۔"

﴿2589﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہوئے تو طبیب نے کہا: "اگر آپ مجھے ایک بات کی ضمانت دیں تو آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی۔" آپ نے پوچھا: "کیا بات ہے؟" کہا: "آپ روئیں گے نہیں۔" فرمایا: "جو آنکھ روتی نہیں

1......صفة الصفوة، الرقم: ٥١٥، ثابت بن مسلم البنانی، ج٣، ص١٧٧۔

2......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، ما قالوا فی البکاء من خشیة اللّٰہ، الحدیث: ١٧٠، ج٨، ص٣١٨۔

3......سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ١٦٣٠، ج٢، ص٢٨٨۔

4......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٧٠٥، ثابت بن اسلم، ج٦، ص٥٦، مفھومًا۔

اس میں کوئی بھلائی نہیں۔"(1)حضرت سیِّدُنا احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی زیارت کی نیت سے جب مکہ مکرمہ پہنچے تو حضرت سیِّدُنا عسکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: "میں نے اس نابینا شخص سے بڑھ کر کسی کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتے نہیں دیکھا۔"

﴿2590﴾...... حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے فرمایا: "تمہاری آنکھیں حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمانِ مبارک سے مشابہ ہیں۔" آپ مسلسل روتے رہتے حتی کہ آپ کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ (2)

﴿2591﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِؕ(۷) (پ۳۰، الھمزۃ:۷) ترجمۂ کنز الایمان: جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔

پھر فرمایا: "جہنم کی آگ (ظاہر جسم کو) کھاتی (جلاتی) ہوئی دلوں تک پہنچ جائے گی اس حال میں کہ وہ زندہ ہوگا اور عذاب انتہا کو پہنچ جائے گا، پھر آپ رودیئے اور پاس بیٹھے لوگوں کو بھی رلایا۔" (3)

ذکرُ اللّٰہ کی برکت:

﴿2592﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ "تم میں سے جو کوئی ہر روز ایک ساعت کے لئے بھی ذکرُ اللّٰہ میں مشغول ہو تو اس کا دن منافع بخش ہے۔"

﴿2593﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ

---

(1)......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الرقة والبکاء، الحدیث: ۲۱۰، ج۳، ص۲۱۰۔

(2)......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الرقة والبکاء، الحدیث: ۲۰۶، ج۳، ص۲۰۹۔

(3)......تفسیر ابن کثیر، پ۳۰، سورة الھمزہ، تحت الآیة: ۷، ج۸، ص۴۵۷-۴۵۸۔

النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مل کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا کرتے، پھر (ایک دوسرے سے) پوچھتے: ''کیا خیال ہے کیا ہم آج کے دن کا دسواں حصہ بیٹھے ہیں؟'' جب ہاں میں جواب آتا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتے ہوئے کہتے: ''امید ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں آج کے پورے دن کا ثواب عطا فرمائے گا۔''

﴿2594﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ''اے جبرائیل! فلاں بن فلاں کی (عبادت کی) حلاوت زائل کردو۔'' جب حلاوت ختم کردی جاتی ہے تو وہ پریشان، غمزدہ وغمگین ہو جاتا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے جبرائیل! میں نے اسے آزمایا تو صابر و شاکر پایا، لہٰذا حلاوت اسے لوٹا دو، بے شک میں نے اسے (عبادت کے مُعاملے میں) سچا پایا، عنقریب اسے مزید حلاوت عطا فرماؤں گا۔''

مومن کی دعا رد نہیں ہوتی:

﴿2595﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ روزِ قیامت بندۂ مومن کو بارگاہِ الٰہی میں کھڑا کیا جائے گا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پوچھے گا: ''اے بندے! کیا تو میری ہی عبادت کرتا تھا؟'' عرض کرے گا: ''ہاں!'' رب عَزَّوَجَلَّ پوچھے گا: ''کیا تو مجھ سے ہی دعا کرتا تھا؟'' کہے گا: ''ہاں!'' رب عَزَّوَجَلَّ! پھر پوچھے گا: ''کیا تو مجھے ہی یاد کرتا تھا؟'' عرض کرے گا: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! ہاں!'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس جگہ بھی تو نے مجھے یاد کیا میں نے اسی جگہ تجھے یاد رکھا اور جب بھی تو نے دعا مانگی تو میں نے تیری دعا کو شرفِ قبولیت بخشا۔'' پھر حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بندۂ مومن کی کوئی دعا رد نہیں کی جاتی جو کچھ اس نے مانگا یا تو وہ اسے دنیا ہی میں عطا کر دیا جاتا ہے یا اس کا ثواب آخرت کے لئے ذخیرہ کرلیا جاتا ہے یا اس دعا کے سبب اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔''(1)

یقین ہو تو ایسا:

﴿2596﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے

(1)......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، الحدیث:٣٦١٨، ج٥، ص٣٤٧، باختصار۔

فرمایا: مروی ہے کہ ایک عبادت گزار شخص نے ایک دن اپنے بھائیوں سے کہا: ''میرا رب عَزَّوَجَلَّ جب مجھے یاد کرتا ہے تو میں جان لیتا ہوں۔'' بھائی اس کی بات سن کر گھبرا کر کہنے لگے: ''تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ تمہیں یاد کرتا ہے تو کیا تمہیں پتا چل جاتا ہے؟'' کہا: ''ہاں!'' پوچھا: ''کب؟'' کہا: ''جب میں اسے یاد کرتا ہوں تو وہ میرا چرچا کرتا ہے۔'' پھر کہا: ''میرا رب عَزَّوَجَلَّ جب میری دعا قبول کرتا ہے تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے۔'' بھائیوں نے متعجب ہو کر پوچھا: ''تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ جب تمہاری دعا قبول فرماتا ہے تو کیا تمہیں علم ہو جاتا ہے؟'' کہا: ''ہاں!'' پوچھا: ''تم کیسے جان لیتے ہو؟'' کہا: ''جب دعا کے وقت دل خوف زدہ ہو، جسم پر کپکپی طاری ہو اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں تو میں جان لیتا ہوں کہ میری دعا قبول کر لی گئی ہے۔'' یہ سن کر اس کے بھائی خاموش ہو گئے۔ (۱)

محفل ذکر کی برکت:

﴿2597﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''ذکرُ اللہ کرنے والے اس حال میں ذکر کی محفل سجاتے ہیں کہ پہاڑوں کی مثل گناہوں کے بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں لیکن جب ذکر کی محفل سے اٹھتے ہیں تو گناہوں کے بوجھ سے آزاد ہوتے ہیں (یعنی ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا)۔'' (۲)

﴿2598﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''ایک مزدور بہت سا مال اکٹھا کر کے ایک جگہ جمع کرتا رہا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس کے حکم سے سارا مال اس کے سامنے بکھیر دیا گیا، وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا: ''کاش! یہ مینگنیاں ہوتا، کاش! یہ مینگنیاں ہوتا۔'' (۳)

﴿2599﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''اس بندہ سے بڑھ کر عظمت والا کون ہو سکتا ہے جس کے پاس موت کا فرشتہ تنہا آتا، اسے قبر میں تنہا داخل کیا جاتا اور تنہا ہی اسے بارگاہِ الٰہی میں حاضر کیا جاتا ہے، اس کے گناہ بے شمار ہوتے ہیں اور اس پر اللہ

---

1 ......شعب الایمان، باب فی الرجاء من اللّٰہ تعالی، الحدیث:۱۱۳۹، ج۲، ص۵۱، بتغیر۔

2 ......فیض القدیر، تحت الحدیث:۴۰۹، ج۱، ص۵۸۵۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المحتضرین، الحدیث:۱۱۶، ج۵، ص۳۳۲۔

عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں بھی بکثرت ہوتی ہیں۔‘‘ (۱)

بندۂ مومن کی شان:

﴿2600﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ’’جب بندۂ مومن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے نیک اعمال اسے گھیر لیتے ہیں۔‘‘

﴿2601﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے سورۂ حٰم السجدہ کی تلاوت کی، جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا (پ ۲۴، حم السجدۃ: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔

تو ٹھہر گئے، پھر فرمایا: ’’ہمیں خبر پہنچی ہے کہ جب بندۂ مومن کو قبر سے اٹھایا جائے گا تو دو فرشتے کراماً کاتبین اس کا استقبال کرتے ہوئے کہیں گے نہ ڈر اور نہ غم کر اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تجھے وعدہ دیا جاتا تھا۔ پس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کو اپنے خوف سے امن عطا فرمائے گا اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی کرے گا تو قیامت کے دن کتنی بڑی مصیبت لوگوں کو ڈھانپے ہو گی مگر مومن کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو گی کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہدایت بخشی اور اس نے دنیا میں نیک اعمال کیے۔‘‘ (۲)

﴿3-2602﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ’’خوشخبری ہے اس کے لئے جو موت کو یاد رکھتا ہے۔ بندے کے عمل سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔‘‘ (۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

❶......الزهد الكبير للبيهقي، الحديث: ٥٥٦، الجزء الثالث، ص ٢١٨۔

❷......التذكرة باحوال الموتى وامور الاخرة، باب ما جاء ان العبد المؤمن......الخ، ص ١٨٣۔

❸......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، ما قالوا فى البكاء، الحديث: ١٥٥، ج٨، ص ٣١٦۔

اَجَل آ کے سر پر کھڑی ہے:

﴿2604﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن بجیر بن حمدان قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کوفرماتے سنا کہ ''دن اور رات 24 گھنٹوں پر مشتمل ہیں اور کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی کہ جس میں موت کا فرشتہ کسی ذی روح (جاندار) کے پاس کھڑا نہ ہو اگر اس کی روح قبض کرنے کا حکم ہو تو کر لیتا ہے۔'' (۱)

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے:

﴿2605﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کوفرماتے سنا کہ ''مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ (کامل) ہے کیونکہ بندۂ مومن نیت کرتا ہے کہ رات کو قیام کرے گا اور دن کو روزہ رکھے گا نیز اپنے مال سے خیرات کرے گا لیکن نفس اس کی اتباع نہیں کرتا پس مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ ہے۔'' (۲)

رحمت ہی کی امید رکھنی چاہئے:

﴿2606﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ایک مغرور و متکبر نوجوان کو اس کی والدہ نصیحت کرتے ہوئے کہتی تھی: ''بیٹا! تجھے ایک عظیم دن کا سامنا کرنا ہے، اسے یاد رکھ۔'' جب نوجوان کی موت کا وقت قریب آیا تو ماں جھک کر کہنے لگی: ''میں تجھے اسی پچھاڑ (یعنی موت) کے دن سے ڈراتے ہوئے کہتی تھی کہ بیٹا! تجھے ایک عظیم دن کا سامنا کرنا ہے، اسے یاد رکھ۔'' اس نے کہا: ''امی جان! بے شک میرا رب عَزَّوَجَلَّ بڑا مہربان ہے، مجھے امید ہے کہ آج وہ مجھے عذاب نہیں دے گا، اگر وہ میری مغفرت نہ بھی فرمائے تب بھی وہ میرا والی ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسی حسنِ ظن کی وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی۔'' (۳)

---

1 ......التذكرة باحوال الموتى وامور الاخرة، باب ما جاء ان ملك الموت هو القابض......الخ، ص ۷۱۔

2 ......قوت القلوب، الفصل الثامن والثلاثون فى الاخلاص......الخ، ج۲، ص۲۷۲۔

3 ......شعب الايمان، باب فى معالجة كل ذنب بالتوبة، الحديث: ۷۱۱۴، ج۵، ص۴۱۷۔

﴾2607-8﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ایک عورت سے نکاح کیا تو شب زفاف (شادی کی پہلی رات) ایک شخص نے انہیں اپنے کاندھے پر اٹھا کر ان کی زوجہ کے پاس پہنچایا تو لوگ کہنے لگے: ''اگر مردوں کا مُعاملہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے گوشت اور خون کی طرح (کمزور) ہوتا تو ختم ہو چکا ہوتا لیکن یہ مُعاملہ تو ان کی ہڈیوں کی طرح (مضبوط) ہے۔''

بزرگوں کے ہاتھ چومنا جائز ہے:

﴾2609﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آزاد کردہ باندی جمیلہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُ نا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے فرماتے: اے جمیلہ! خوشبو لا کر دو تا کہ میں اپنے ہاتھوں پر لگا لوں کیونکہ ثابت بنانی اس وقت تک خوش نہیں ہوتے جب تک میرے ہاتھوں کو بوسہ نہ دے لیں اور بوسہ دینے کے بعد کہتے ہیں: یہ وہ ہاتھ ہیں جنہوں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دست اقدس کو چھوا ہے۔ (1)

﴾2610﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُ نا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام طویل قیام کرتے، پھر رکوع کرتے اور سر اٹھا کر عرض کرتے: ''آسمانوں کو (فرشتوں سے) آباد کرنے والے! میں نے تیری طرف سر اٹھایا۔ ملائکہ کو عبادت کے لئے آسمانوں میں بسانے والے! بندے اپنے آقا و مالک ہی کی طرف نظر کرتے ہیں۔'' (2)

کوئی گھڑی عبادت سے خالی نہ ہوتی:

﴾2611﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُ نا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دن اور رات کے اوقات کو اپنے اہلِ خانہ میں تقسیم کر رکھا تھا، پس رات کی کوئی گھڑی ایسی نہیں ہوتی تھی کہ جس میں آل داوٗد کا کوئی فرد نماز نہ پڑھ رہا ہو۔ اس آیتِ مقدسہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی عمومیت کو بیان فرمایا ہے:

---

1 ......شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی، الحدیث: ١٦٠٥، ج٢، ص٢٢٩۔

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد یوسف علیه السلام، الحدیث: ٤٥٥، ص١٢٢۔

اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا ؕ وَ قَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ ﴿۱۳﴾ (پ٢٢، سبا:١٣) ترجمۂ کنزالایمان: اے داؤد والو شکر کرو اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے۔ (1)

سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی گریہ وزاری:

﴿2612﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بالوں سے بنے ہوئے سات تکیے راکھ سے بھر کر رکھ لیتے پھر (خوفِ خدا سے) اس قدر روتے کہ آنسو راکھ کو بہا کر لے جاتے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب بھی کوئی مشروب پیتے تو اس میں آپ کے آنسو بھی شامل ہو جاتے۔'' (2)

قبولیت دعا میں تاخیر کا سبب:

﴿2613﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''مومن جب بھی کوئی دعا مانگتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت روائی حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سپرد کرکے ارشاد فرماتا ہے: اس کی حاجت پوری کرنے میں جلدی نہ کرنا کیونکہ میں اپنے بندۂ مومن کی آواز سننا پسند کرتا ہوں اور جب کوئی فاسق وفاجر دعا کرتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت روائی حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سپرد کرکے ارشاد فرماتا ہے: اے جبرائیل! اس کی حاجت جلد پوری کرو کیونکہ میں فاسق وفاجر کی آواز سننا پسند نہیں کرتا۔'' (3)

دو عظیم چیزیں:

﴿2614﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، پھر جنت کا سوال اور جہنّم سے پناہ طلب کئے بغیر وہاں سے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں: ''یہ مسکین لوگ دو عظیم چیزوں سے غافل ہیں۔'' (4)

---

(1)...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٢٠٣٧، داود بن ایشا علیه السلام، ج١٧، ص٩٣۔

(2)...... زاد المسیر فی علم التفسیر، پ٢٣، سورة ص، تحت الآیة:٢٤، ج٧، ص١٢٣۔

(3)...... صفة الصفوة، الرقم:٥١٥، ثابت بن مسلم البنانی، ج٣، ص١٧٥۔

(4)...... موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب صفة النار، الحدیث:٣، ج٦، ص٣٩٩، بتغیر قلیل۔

﴿2615﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا محمد بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”حضرت سیِّدُ نا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی موجودگی میں جب عذاب الٰہی کا تذکرہ کیا جاتا تو آپ کے اَعضاء تھرتھرانے لگتے اور باندھنے سے ہی پُرسکون ہوتے اور جب رحمتِ الٰہی کا ذکر کیا جاتا تو نارمل حالت میں رہتے۔“

﴿2616﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا حَمَّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”میں حضرت سیِّدُ نا مُصْعَب بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خیمے کے پاس چوپایوں کی گزرگاہ کے علاوہ ایک جگہ بیٹھ کر سورۂ مؤمن کی یہ آیتیں تلاوت کرنے لگا:

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ (پ۲۴، المؤمن: ۱ تا ۳)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ کتاب اتارنا ہے اللّٰہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب کرنے والا۔

جب غَافِرِ الذَّنْۢبِ پر پہنچا تو اچانک کسی کی آواز آئی، کہو: اے گناہ بخشنے والے! میرے گناہ بخش دے، جب میں قَابِلِ التَّوْبِ پر پہنچا تو آواز آئی، کہو: اے توبہ قبول کرنے والے! میری توبہ قبول فرما اور جب شَدِیْدِ الْعِقَابِ پر پہنچا تو آواز آئی: کہو اے سخت عذاب کرنے والے! میری سزا معاف فرما۔ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔“ (1)

سیِّدُ نا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور اِبلیسِ لَعین کا مُکالَمہ:

﴿2617﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ شیطانِ لعین حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے ظاہر ہوا، آپ نے اس کے پاس کچھ مَرغُوب ومحبوب چیزیں لٹکی ہوئی دیکھیں تو پوچھا: ”اے ابلیس! یہ کیا ہیں؟“ بولا: ”یہ شہوات کے جال ہیں جن سے میں آدمیوں کا شکار کرتا ہوں۔“ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: ”کیا مجھے پھانسنے کے لئے بھی ان میں سے کوئی جال ہے؟“ بولا: ”(نہیں) البتہ ایک رات آپ نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا تو میں نے اس رات آپ پر نماز اور ذکرُ اللّٰہ کو بھاری کر دیا۔“ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: ”کیا اور بھی کچھ ہے؟“ بولا: ”نہیں۔“ حضرت

(1) ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الھواتف، الحدیث: ۶۹، ج۲، ص ۴۷۱۔

سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آیندہ میں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا[1]۔'' شیطان لعین نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی کبھی کسی مسلمان کو ایسی (فائدے والی) بات نہیں بتاؤں گا۔'' [2]

سَیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی اَحادیث

حضرت سَیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر، حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن زبیر، حضرت سَیِّدُنا شدّاد بن اَوس، حضرت سَیِّدُنا اَنس بن مالک اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔آپ کی زیادہ تر مرویات حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہیں۔تابعین میں سے حضرت سَیِّدُنا عطاء بن ابی رَباح، حضرت سَیِّدُنا قتادہ، حضرت سَیِّدُنا ایوب، حضرت سَیِّدُنا یُونُس بن عبید، حضرت سَیِّدُنا سلیمان تیمی، حضرت سَیِّدُنا حمید، حضرت سَیِّدُنا داؤد بن ابی ہند، حضرت سَیِّدُنا علی بن زید بن جدعان اور حضرت سَیِّدُنا اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے علاوہ کئی حضرات نے حضرت سَیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے احادیث روایت کی ہیں۔آپ کی حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں:

دنیا وآخرت میں بھلائی ہی کا سوال کرو!

﴿2618﴾...... حضرت سَیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی مسلمان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، وہ (بیماری کے باعث کمزور ہوکر) چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 ...... دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب **فیضان سنت جلد اول** کے باب **پیٹ کا قفل مدینہ** کے **صفحہ 11** پر شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: یادرہے! جب بھی رِوایات میں اَھْلُ اللّٰہ کے پیٹ بھر کر کھانے کا تذکرہ پائیں تو اس سے ایک تہائی پیٹ کا کھانا ہی مراد لیں۔ ہمارے پیٹ بھر کر کھانے اور اُن کے پیٹ بھر کر کھانے میں فرق ہوتا ہے۔ کارِ پاکاں را قیاس اَز خود مگیر (یعنی پاک ہستیوں کے کاموں کو اپنے جیسے کام مت سمجھو)۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۸۱۳۵، یحیی بن زکریاعلیہ السلام، ج ٦٤، ص ۲۰٤۔

دریافت فرمایا: ''کیا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی دعا مانگتے یا کسی چیز کا سوال کرتے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''میں یہ دعا مانگتا ہوں: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے آخرت میں مجھے جو سزائیں دینی ہیں وہ دنیا میں ہی دے دے۔'' حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سُبْحَانَ الله! تم ان سزاؤں کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، تم یوں کیوں نہیں کہتے: اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔'' (۱)

﴿2619﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو اپنے دو بیٹوں کے سہارے گھسٹتے ہوئے آتے دیکھ کر دریافت فرمایا: ''اس کا کیا حال ہے؟'' لوگوں نے عرض کی: ''انہوں نے پیدل بیتُ اللہ تک جانے کی نَذْر مانی ہے (۲)۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اپنے نفس کو تکلیف میں مُبْتَلا کرنے سے بے نیاز ہے۔'' پھر اسے سُوار ہونے کا حکم دیا تو وہ سُوار ہو گیا۔ (۳)

﴿2620﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیِّدُنا جَرِیر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا رفیق سفر تھا۔ آپ عمر میں مجھ سے بڑے ہونے کے باوجود میرے کام کر دیتے اور فرماتے: ''میں نے اَنصار کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آتے دیکھا ہے، لہٰذا میں انصار میں سے جسے بھی دیکھتا ہوں اس کی عزت کرتا ہوں۔'' (۴)

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء ......الخ، باب کراھة الدعا بتعجیل ......الخ، الحدیث: ۲۶۸۸، ص ۱۴۴۳۔

2 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیمِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 205** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی پیدل حج کرنے کی کہ میقات سے یا حرم شریف سے عرفات تک، پھر وہاں سے حرم شریف تک پیدل چلونگا، خیال رہے کہ جو شخص پیدل حج کرنے کی نذر مانے اس پر واجب ہے کہ اپنے گھر سے پیدل جائے اور حج کرے، بعض نے فرمایا کہ میقات سے پیدل چلے بعض کے نزدیک مقام احرام سے، اگر پیدل نہ چلا سوار ہو گیا تو اس پر قربانی یعنی دم واجب ہے کہ اس نے حج کا ایک واجب چھوڑ دیا جو اس نے خود واجب کر لیا تھا۔

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الایمان و النذور و الکفارات، الحدیث: ۲، ج ۳، ص ۴۹۲۔

4 ......صحیح البخاری، کتاب الجھاد و السیر، باب فضل الخدمة فی الغزو، الحدیث: ۲۸۸۸، ج ۲، ص ۳۶۹۔

تا قیامت باقی رہنے والا ایک معجزہ:

﴿2621﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے خواب میں میری زیارت کی یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا[1] اور فرمایا: مسلمان کا خواب نُبُوَّت کا چھیالیسواں حِصہ ہے۔“ [2]

﴿2622﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ”رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ میں جب مُؤذن مغرب کی اذان دیتا تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سُتُونوں کی طرف جلدی کرتے اور (جماعت سے قبل) دو رکعت ادا کرتے[3]۔“ [4]

﴿2623﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (بعض اوقات) اذانِ مغرب کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے ہم دو رکعت نماز پڑھنے میں مشغول ہوتے، پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (جماعت سے قبل) نہ تو

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 285** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ”علماء فرماتے ہیں کہ شیطان خواب میں خدا بن کر آ سکتا ہے مگر مصطفےٰ بن کر نہیں آ سکتا کیونکہ حضور ہادی مطلق ہیں اور شیطان مضل مطلق گمراہ گر ہادی کی شکل میں کیسے آئے ضدین جمع نہیں ہو سکتیں اللّٰہ تعالیٰ ہادی بھی ہے مضل بھی دیکھو مدعی اُلوہیت کے ہاتھ پر عجائبات ظاہر ہو سکتے ہیں۔ جیسے دجال مگر مدعی نبوت کے ہاتھ پر کبھی عجائبات ظاہر نہیں ہو سکتے۔“ نیز **صفحہ 288** پر فرماتے ہیں: یہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا وہ معجزہ ہے جو تا قیامت باقی ہے کہ جیسے شیطان زندگی شریف میں آپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا تھا یوں ہی تا قیامت کسی کی خواب میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شکل میں نہیں آ سکتا حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سواء اور تمام کی شکلوں میں آ جاتا ہے خواب میں باتیں کر جاتا ہے۔

2 ......صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام......الخ، الحدیث: ٢٢٦٤، ص ١٢٤٤۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 224** پر **”مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو“** کے تحت فرماتے ہیں: بعض امام اس حدیث کی بنا پر فرماتے ہیں کہ نماز مغرب سے پہلے دو نفل مستحب ہیں۔ لیکن امام اعظم، امام مالک اور اکثر فقہا فرماتے ہیں کہ یہ نفل مکروہ ہیں۔ اس حدیث کو منسوخ مانتے ہیں کہ شروع اسلام میں یہ حکم تھا پھر نہ رہا۔

4 ......صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب رکعتین......الخ، الحدیث: ٨٣٦، ص ٤١٨، مفھومًا۔

ہمیں دو رکعت پڑھنے کا حکم دیتے اور نہ ہی منع فرماتے۔'' (1)

﴿2624﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے فرمایا: ''اے ثابت! مجھ سے (کچھ) لے لو، تم مجھ سے بڑھ کر با اعتماد کسی کو نہیں پاؤ گے میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل کیا ہے اور آپ تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے سے پہنچا ہے۔'' (2)

بے عمل عالم کے لئے ہلاکت ہے:

﴿2625﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ معلم کائنات، شاہ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بروز قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اَن پڑھوں سے تو درگزر فرمائے گا جبکہ علما کو معاف نہیں فرمائے گا(3)۔'' (4)

﴿2626﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب

---

1 ......مسند ابی داود الطیالسی، ثابت البنانی عن انس بن مالک، الحدیث: ۲۰۲۱، ص ۲۷۰۔

2 ......سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب انس بن مالک، الحدیث: ۳۸۵۷، ج۵، ص ۴۵۱۔

3 ...... حضرت سیِّدُنا علامہ عبدالرءوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کے تحت فرماتے ہیں: ان پڑھوں سے مراد وہ جاہلین ہیں جنہوں نے فرائض وواجبات سیکھنے میں کوتاہی نہیں کی اور علما سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ جاہل سے اس لئے درگزر فرمائے گا کہ وہ تو چوپایوں کی طرح ہے، جدھر منہ اٹھا ادھر چل دیا اسے روک ٹوک اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے والا کوئی نہیں ہوتا، جب اس نے فرائض وواجبات سیکھنے میں کوتاہی نہیں کی تو اس سے زیادہ میں وہ معذور ہے جبکہ عالم کا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ اگر وہ خواہشات کی پیروی میں مبتلا ہو تو اس کا علم اسے روکتا ہے، اس کے باوجود اگر وہ خواہشات سے نہ رکا تو اس نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا اور ہر وہ برائی جو لوگوں کے حق میں بری ہو تو وہ علما کے حق میں زیادہ بری ہوگی کیونکہ جس کا مرتبہ جتنا بلند ہوگا اس سے گناہوں کا صدور اتنا ہی زیادہ برا ہوگا اور جو نعمتیں اور فضائل ومراتب علما کو حاصل ہیں وہ مخلوق میں سے کسی کو حاصل نہیں۔ نیز ہر فعل کا انجام اس کے تابع ہوتا ہے، لہٰذا جو فعل جتنا زیادہ برا ہوگا اس کا انجام بھی اتنا ہی سخت ہوگا، اس لئے خطا کار عالم کو گناہ گار جاہل سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔
(ماخوذ از فیض القدیر، تحت الحدیث: ۱۹۱۴، ج۲، ص ۳۸۵)

4 ...... کنز العمال، کتاب العلم، الباب فی آفات العلم......الخ، الحدیث: ۲۸۹۸۰، ج۱۰، ص ۸۲۔

آخری زمانہ میں عبادت گزار جاہل اور قراء فاسق ہوں گے۔'' (1)

﴿2627﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم جب تک آپ کی صحبت بابرکت میں رہتے ہیں تو ہم پر ایک ہی حالت طاری رہتی ہے لیکن جب آپ سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ حالت باقی نہیں رہتی، ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں یہ نفاق تو نہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''تمہارا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' عرض کی: ''ہم ظاہر و باطن میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو رب مانتے ہیں۔'' پھر دریافت فرمایا: ''تمہارا اپنے نبی کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' عرض کی: ''ہم ظاہر و باطن میں آپ کو نبی مانتے ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''یہ نفاق نہیں ہے۔'' (2)

صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا عشقِ رسول:

﴿2628﴾...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: غزوۂ اُحد کے دن مسلمانوں کو سخت مصیبت و پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، لوگوں نے کہا: ''حضرت سیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا'' مدینہ طیبہ کے گرد و نواح میں یہ خبر پھیل گئی۔ چنانچہ، انصار کی ایک عورت پریشانی کے عالم میں دوڑتی ہوئی اپنے باپ، بیٹے، بھائی اور شوہر (کی میت) کے قریب سے گزری۔ راوی کا بیان ہے: مجھے نہیں معلوم کہ وہ پہلے کس کے قریب سے گزری، جب آخری کے قریب سے گزری تو پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بتایا: ''یہ تمہارا والد، بھائی، شوہر اور بیٹا ہیں (جو شہید ہو چکے ہیں)۔'' اس نے ان کی کچھ پروہ نہ کی بلکہ کہنے لگی: ''رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے ہیں؟'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بتایا: ''تمہارے سامنے (کی جانب) ہیں۔'' چنانچہ، جب خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی تو چادر مبارک کا کونہ پکڑ کر کہنے لگی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ سلامت ہیں تو سب مصیبتیں ہیچ ہیں۔'' (3)

---

1 ......التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ، باب امور تکون بین یدی الساعۃ، ص ٥٨٥۔

2 ......مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فی الوسوسۃ، الحدیث: ٨٦، ج ١، ص ١٨٥، بتغیر قلیل۔

3 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ٧٤٩٩، ج ٥، ص ٣٢٩۔

ایمان وکفر کی علامت:

﴾2629﴿ ...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عرب[1] کی محبت ایمان ہے اور ان کا بغض کفر ہے، جس نے عرب سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔'' [2]

کلمۂ توحید کی بَرَکت:

﴾2630﴿ ...... حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن بندے کے اعمال لاکر میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے لیکن وہ اس وقت تک بھاری نہیں ہوگا جب تک کہ دَستِ قدرت سے مُہر زَدَہ ایک صحیفہ لاکر اس میں نہ رکھ دیا جائے، تو جب وہ صحیفہ اس میں رکھا جائے گا تو میزان کا پلڑا بھاری ہوجائے گا، اس میں لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھا ہوگا۔'' [3]

حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابوخطاب قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ نرم طبیعت حافظ اور خوفِ خدا سے سرشار باعمل عالِم وواعظ تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: دینی احکامات کو ملحوظ خاطر رکھنے، ان کی حفاظت کرنے، مصائب وآلام برداشت کرنے اور نفس کی اصلاح پر توجہ دینے کا نام تصوُّف ہے۔

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 333** پر فرماتے ہیں: عرب سے مراد عرب کے مؤمنین ہیں۔ کفار عرب اور عرب کے یہود ونصاری سے نفرت وعداوت ضروری ہے کہ یہ نفرت ان کے کفر سے ہے نہ کہ عربی ہونے سے۔ (یہی حکم مرتدین کا ہے) مؤمنین عرب ہمارے سروں کے تاج ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پڑوسی ہیں۔

2 ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۲۵۳۷، ج۲، ص۶۶۔

3 ......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم: ۲۰۱۸، الهیثم بن جماز بصری، ج۸، ص۳۹۷۔

﴿2631﴾ ...... حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنِی نے فرمایا: ''جو شخص اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ کو دیکھنا چاہے وہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو دیکھ لے کہ ہم نے ان سے بڑا حافظ کسی کو نہیں پایا۔'' (1)

باکمال حافظہ کے مالک:

﴿2632﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوعوانہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: میں چار دن تک حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسیّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی صحبت میں رہ کر احادیث سنتا رہا۔ ایک دن آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تم احادیث لکھتے نہیں، جو احادیث میں نے تمہارے سامنے بیان کی ہیں ان میں سے کوئی یاد ہے؟'' میں نے کہا: ''اگر چاہیں تو آپ کی بیان کردہ احادیث بعینہٖ آپ کو سنا دوں۔ چنانچہ، میں نے تمام احادیث ان کے سامنے بیان کر دیں۔'' آپ عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِد میری طرف دیکھتے رہے اور فرمانے لگے: ''تم اس بات کے اہل ہو کہ تمہیں احادیث بیان کی جائیں۔ لہٰذا سوال کرتے رہو۔'' پس میں ان سے سوال کرنے لگا۔

﴿2633﴾ ...... حضرت سیِّدُنا معمر بن راشد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو فرماتے سنا: ''میرے کانوں نے جو بھی بات سنی دل نے اسے محفوظ کر لیا۔'' (2)

﴿2634﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہمام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے مجھے فرمایا: ''میں نے مختلف فیہ مسئلے میں تم سے زیادہ سوال کرتے کسی کو نہیں دیکھا۔'' میں نے عرض کی: ''سمجھدار ہی کسی مسئلے کے بارے میں سوال کرتا ہے۔'' (3)

آٹھ روز میں سارا علم حاصل کر لیا:

﴿2635﴾ ...... حضرت سیِّدُنا معمر بن راشد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: میں آٹھ دن حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی صحبت میں رہا، آٹھویں دن انہوں

1 ......تذكرة الحفاظ، الرقم: ۱۰۷، قتاده بن دعامة، الطبقة الرابعة، ج۱، ص۹۲، مفهومًا۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم: ۵۱۳، قتادة بن دعامة السدوسی، ج۳، ص۱۷۴۔

3 ......سير اعلام النبلاء، الرقم: ۷۴۶، قتادة بن دعامة، ج۶، ص۹۵۔

نے مجھے فرمایا: ''اے نابینا شخص! اب تم چلے جاؤ تم نے تو مجھے خالی کر دیا ہے (یعنی میرا تمام علم حاصل کر لیا ہے)۔'' (۱)

﴿2636﴾...... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ایک مجلس میں حدیث کا تکرار اس کی نورانیت کو زائل کر دیتا ہے اور میں نے کبھی کسی کو یہ نہیں کہا کہ مجھے دوبارہ حدیث سناؤ۔'' (۲)

﴿2637﴾...... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن راشد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''میں نے خواب دیکھا کہ ایک کبوتر موتی اٹھاتا اور پھر پھینک دیتا ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''وہ حضرت قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ میں نے ان سے بڑا حافظ نہیں دیکھا۔'' (۳)

عِلْم کے شہ سوار:

﴿2638﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال نے حضرت سیِّدُنا مطر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے بیان کیا کہ ''حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم کے شہ سوار تھے۔''

﴿2639﴾...... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''قرآن مجید لیجئے اور مجھ سے سُنئے!'' چنانچہ، آپ نے سورۂ بقرہ کی تلاوت کی، اس میں سے نہ تو واؤ چھوڑا نہ اَلِف اور نہ ہی کوئی اور حَرف۔ پھر حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''اے ابونضر! کیا میں نے اچھی طرح پڑھا؟'' انہوں نے فرمایا: ''ہاں!'' حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا صُحیفہ مجھے سورۂ بقرہ سے بھی زیادہ اچھی طرح یاد ہے۔'' راوی کا بیان ہے: ''حالانکہ صَحِیفۂ جابر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے صرف ایک بار پڑھا گیا تھا۔'' (۴)

﴿2640﴾...... حضرت سیِّدُنا مطر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کوئی حدیث سنتے تو اسے فوراً اچک لیتے اور جب حدیث سنتے تو گریہ وزاری کرتے اور ان پر لرزہ طاری

---

1 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٧٤٦، قتادة بن دعامة، ج٦، ص ٩١، بتغیر قلیل۔

2 ......المرجع السابق، ص ٩٣۔ 3 ......المرجع السابق، ص ٩٥۔ 4 ......المرجع السابق، ص ٩٢، مفهومًا۔

ہوجاتا حتی کہ اسے یاد کرلیتے۔'' (۱)

﴿2641﴾...... حضرت سیِّدُنا عاصم اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ عمرو بن عُبَید کا ذکر چل نکلا۔ اس پر تنقید کی جانے لگی تو میں نے کہا: ''اے ابوخطاب! میں دیکھ رہا ہوں کہ علما ایک دوسرے کو تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے اُحَیْوِل (اَحول کی تصغیر)! کیا تم نہیں جانتے کہ جب کوئی شخص کسی بدعت کا ارتکاب کرے تو اس کی بدعت کا اس وقت تک چرچا کیا جائے جب تک وہ اسے چھوڑ نہ دے۔'' (۲)

﴿2642﴾...... حضرت سیِّدُنا عوانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''30 سال سے میں نے اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیا۔'' (۳)

علم کے شیدائی:

﴿2643﴾...... حضرت سیِّدُنا مطر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم کے شیدائی تھے اور آخری سانس تک علم حاصل کرتے رہے۔'' (۴)

احادیث مبارکہ کی تعظیم:

﴿2644﴾...... حضرت سیِّدُنا مُعْمَر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''احادیث طیبہ کو باوضو پڑھنا مُسْتَحَب ہے۔'' (۵)

آیات مبارکہ کی تفسیر:

﴿2645﴾...... حضرت سیِّدُنا شَیْبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

---

(1)......سير اعلام النبلاء، الرقم: ٧٤٦، قتادة بن دعامة، ج٦، ص٩٢۔

(2)......تاريخ بغداد، الرقم: ٦٦٥٢، عمرو بن عبيد بن باب، ج١٢، ص١٧٥۔

(3)......سير اعلام النبلاء، الرقم: ٧٤٦، قتادة بن دعامة، ج٦، ص٩٢۔

(4)......المرجع السابق، ص٩٤۔ (5)......المرجع السابق، ص٩٣۔

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ (پ۲۲، فاطر:۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''کہا جاتا ہے کہ خوف وخشیت کے لئے علم ہی کافی ہے۔'' (۱)

﴿2646﴾...... حضرت سیِّدُنا شَیبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ اور حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے اس فرمان باری تعالیٰ:

اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُہٗ ؕ (پ۲۲، فاطر:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''کوئی قول عمل کے بغیر قابل قبول نہیں اور جو اچھا عمل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا قول بھی قبول فرمالیتا ہے۔'' (۲)

اہل ایمان کی صفات:

﴿2647﴾...... حضرت سیِّدُنا حجاج بن ابی زیاد اَسْوَد قَسْمَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''اے ابن آدم! اگر تو چاہتا ہے کہ چستی کے ساتھ نیکی بجالائے تو ضرور تیرا نفس اکتاہٹ اور سستی کی طرف زیادہ مائل ہوگا لیکن مومن مشقت برداشت کرنے والا اور قوت والا ہوتا ہے، نیز اہل ایمان رات دن بارگاہ الٰہی میں گڑگڑاتے اور پوشیدہ وعلانیہ: یَارَبَّنَا یَارَبَّنَا (یعنی اے ہمارے رب! اے ہمارے رب!) پکارتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔'' (۳)

طالبِ دنیا اور طالبِ آخرت کی علامات:

﴿2648﴾...... حضرت سیِّدُنا شیبان بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے ابن آدم! لوگوں کو مال ودولت اور اولاد کی وجہ سے نہیں بلکہ ایمان (کی پختگی) اور

---

1 ......تفسیر الطبری، پ۲۲، سورۃ الفاطر، تحت الآیۃ:۲۸، الحدیث:۲۸۹۸۷، ج۱۰، ص۴۰۹۔

2 ......تفسیر الطبری، پ۲۲، سورۃ الفاطر، تحت الآیۃ:۱۰، الحدیث:۲۸۹۴۲، ج۱۰، ص۳۹۹۔

3 ......تفسیر القرطبی، پ۱، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:۳، ج۱، ص۱۴۸-۱۴۷۔

نیک عمل کے سبب قابل قدر جانو اور جب کسی نیک بندے کو اچھا عمل کرتے دیکھو تو تم بھی اس پر عمل کرنے میں جلدی کرو اور بقدر طاقت اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور نیکی کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ بے شک صغیرہ گناہوں پر اصرار بندے کی ہلاکت کا سبب ہے۔ میری عمر کی قسم [1]! ہم جانتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں سے وہی بچتا ہے جو صغیرہ گناہوں سے سب سے زیادہ ڈرتا ہے اور اس فرمان باری تعالیٰ:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ (پ ۲، البقرة: ۲۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہ بندہ دنیا کی نیت کرتا ہے، لہٰذا اسی کے لئے خرچ کرتا، اسی کے لئے تگ و دو کرتا اور تھکتا ہے۔ اسی کے لئے کام کرتا اور اسی کا ارادہ کرتا ہے۔ یہ اسی کے لئے پروان چڑھتا، اسی کے لئے غصہ کرتا اور اسی کے حُصول کی کوشش کرتا ہے۔ اس فرمان باری تعالیٰ:

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (پ ۲، البقرة: ۲۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے۔

کی تفسیر میں فرمایا: یہ بندہ آخرت کی نِیّت کرتا ہے، لہٰذا اسی کے لئے تگ و دو کرتا، اسی کی خاطر خرچ کرتا اور اسی کے لئے تھکتا ہے۔ یہ اسی کا ارادہ کرتا، اسی کی خاطر غصہ کرتا اور اسی کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ یقیناً علم الٰہی میں ہے کہ عنقریب لوگوں میں سے پھسلنے والے پھسلیں گے، لہٰذا پہلے ہی بتا دیا اور تنبیہ فرما دی تا کہ مخلوق پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُجّت و دلیل قائم ہو جائے۔" [2]

---

1 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 337** پر فرماتے ہیں: لعمری (یعنی میری عمر کی قسم) قسم شرعی نہیں، وہ تو صرف خدا کے نام کی ہوتی ہے، بلکہ قسم لغوی ہے جیسے رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴿۱﴾ (پ ۳۰، التین: ۱) انجیر اور زیتون کی قسم۔ لہٰذا یہ فرمان عالی اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ غیر خدا کی قسم نہ کھاؤ۔

2 ......الدر المنثور، پ۱۸، سورة المؤمنون، تحت الآية: ۵۶، ج۶، ص ۱۰۴۔

تفسير ابن ابى حاتم، پ۲، سورة البقرة، تحت الآية: ۲۰۰، الحديث: ۱۸۷۵، ج۲، ص ۳۵۷۔

تفسير الطبرى، پ۱۵، سورة الكهف، تحت الآية: ۴۹، الحديث: ۲۳۱۱۲، ج۸، ص ۲۳۴۔

تفسير البغوى، پ۲، سورة البقرة، تحت الآية: ۲۰۹، ج۱، ص ۱۳۳۔

﴿2649﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں تھا کہ بندے سے گناہ سرزد ہوں گے لیکن پھر بھی بچنے کا حکم دیا تاکہ حجت ودلیل قائم ہوجائے۔''

زندہ دل اور گونگا بہرا:

﴿2650﴾ ...... حضرت سیِّدُنا شَیْبان بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا میثاق (عہد) توڑنے سے بچو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے متعلق تنبیہ فرمائی اور وعید سنائی ہے۔ نیز کئی آیات مبارکہ میں تنبیہ، نصیحت اور حُجَّت کے طور پر عہد کا ذکر کیا ہے۔ عقل مند، سمجھدار اور صاحب علم کے نزدیک وہ امور بڑی عظمت والے ہیں جن کی عظمت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیان فرمائی ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی گناہ کے ارتکاب پر اتنی سخت وعید نہیں سنائی جتنی عہد توڑنے پر سنائی ہے۔ بے شک بندۂ مومن زندہ دل اور صاحبِ بصیرت ہوتا ہے، کتابُ اللہ سن کر اس سے نفع حاصل کرتا، خوب اچھی طرح حفظ کرکے اس کے مفاہیم سمجھنے کی کوشش کرتا ہے جبکہ کافر گونگا بہرا ہوتا ہے کہ نہ تو بھلائی کی بات سنتا ہے نہ اسے یاد رکھتا ہے اور نہ ہی سمجھتا ہے اور گمراہیّت میں اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ اس سے نجات کی کوئی راہ نہیں پاتا۔ اس نے شیطان مردود کی پیروی کی تو وہ اس پر غالب آ گیا۔'' پھر حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت مقدسہ تلاوت کی:

وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۱﴾ (پ۷، الانعام: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لئے گردن رکھ دیں جو رب ہے سارے جہان کا۔

اور اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو مقابلے میں غالب آنے کا طریقہ سکھا دیا تاکہ اس کے ذریعے گمراہوں پر غالب آجائیں۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں اچھی تعلیم دی اور اچھا ادب سکھایا۔ پس کوئی شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیئے ہوئے علم کے مطابق تو عمل کرتا ہے لیکن مزید حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا جس کے سبب دین سے نکل جاتا اور تکلیف اٹھانے والوں میں سے ہوجاتا ہے، لہٰذا تم تکلُّف، مُبالغہ آرائی، غرور وتکبر اور خود پسندی سے بچتے ہوئے اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرو وہ تمہیں بلندی عطا فرمائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے ایسے کئی لوگ دیکھے جو فتنوں کی طرف دوڑتے اور ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بہت سے لوگ خوفِ خدا کی وجہ سے فتنوں سے دور رہتے ہیں۔ جب فتنوں کے بادل چھٹ جاتے تو دور رہنے والے خوش وخرم ہوتے، قلبی سکون محسوس کرتے اور ان کی کمریں بوجھ سے آزاد ہو جاتیں جبکہ مبتلا ہونے والے جب بھی فتنوں کو یاد کرتے تو اپنے اعمال کے سبب دلوں میں گھٹن محسوس کرتے۔ بخدا! جس طرح لوگ فتنوں کو جاتے ہوئے پہچان لیتے ہیں اسی طرح اگر آتے ہوئے پہچان لیں تو اس میں مبتلا لوگ عقل مندی سے کام لیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب بھی کوئی فِتنہ ظاہر ہوتا ہے تو شک وشبہ کے ساتھ ہی ظاہر ہوتا ہے۔ میں نے دنیادار کو کبھی خوش، کبھی غمزدہ، کبھی راضی اور کبھی ناراض دیکھا۔ اگر دنیادار دنیا کے ساتھ چمٹا رہا اور اس کی طرف مائل رہا تو قریب ہے کہ دنیا اسے چھوڑ دے اور اسے موت آجائے۔'' (1)

دوستی دشمنی میں بدل جائے گی، مگر......!

﴿2651﴾...... حضرت سیِّدُنا شَیْبان بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تم پر عہد پورا کرنا لازم ہے اور معاہدوں کو توڑنے سے بچو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں توڑنے سے منع فرمایا اور پیشگی سخت وعید سنائی ہے اور تقریباً 20 سے زیادہ آیات میں اس کا ذکر فرمایا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو، اس پر عمل کرو اور تم پر حُجّت قائم ہو جائے (اور عمل کرنے والوں کے لئے دنیا و آخرت میں انعام ہے)۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ (پ١٣، ابراھیم:١٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور ہم تم کو ان کے بعد زمین میں بسائیں گے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں بندوں کی مدد اور آخرت میں جنّت کا وعدہ کر رکھا ہے اور واضح طور پر بیان فرمادیا کہ وہ

1 ......تفسیر ابن ابی حاتم، پ٧، سورة الانعام، تحت الآیة:٧١، الحدیث:٧٤٧٦، ج٤، ص١٣٢٢۔
الدرالمنثور، پ٦، سورة المائدة، تحت الآیة:١٣، ج٣، ص٤١۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم:٧٤٦، قتادة بن دعامة، ج٦، ص٩٥۔
تفسیر الطبری، پ١١، سورة یونس، تحت الآیة:٧، الحدیث:١٧٥٧١، ج٦، ص٥٣٣۔
تفسیر الطبری، پ١١، سورة یونس، تحت الآیة:٢٤، الحدیث:١٧٦١٤، ج٦، ص٥٤٧۔

اپنے بندوں میں سے کسے زمین میں بسائے گا۔ چنانچہ، ارشاد فرمایا (یہ اس کے لئے ہے):

لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی شایانِ شان ایک مقام ہے جہاں بندہ اس کی بارگاہ میں کھڑا ہوگا اہل ایمان اس مقام سے ڈرتے ہوئے دن رات اس کے لئے تھکتے اور کوشش کرتے ہیں۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا:

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ (پ۱۳، ابراھیم:۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللّٰہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا۔

بخدا! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اس سے ڈرتے رہے اور دن رات نیک اعمال کے معاملے میں تھکتے و کوشش کرتے رہے۔ ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سودا گری ہوگی نہ یارانہ۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ دنیا میں دوستیاں ہوں گی تو بندہ غور کرے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا اور کسے اپنا رفیق بنا رہا ہے۔ اگر دوستی رضائے الٰہی کے لئے ہو تو اسے ہمیشہ قائم رکھے اور اگر رضائے الٰہی کے لئے نہ ہو تو جان لے کہ قیامت کے دن ہر دوستی عداوت میں بدل جائے گی سوائے متقین کی دوستی کے (کہ وہ ہمیشہ باقی رہے گی)۔" (1)

قبولِ اسلام کے بعد صحابہ کے معمولات:

﴿2652﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو اسماعیل ابراہیم قنات رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا

1 ......الدرالمنثور، پ٦، سورة المائدة، تحت الآية:١٣، ج٣، ص٤١، مفهومًا۔

المرجع السابق، پ١٣، سورة ابراهيم، تحت الآية:١٤، ج٥، ص١٢۔ المرجع السابق، تحت الآية:٣١، ص٤٣۔

قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے سنا کہ ''نیکی نیند کو روکتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن اسلام لانے سے پہلے تو سوتے تھے لیکن اسلام لانے کے بعد اُنہوں نے اپنی نیند، دن رات، مال و دولت اور جسموں کو ایسے اعمال کی بجا آوری میں لگا دیا جن کے ذریعے قربِ خداوندی حاصل ہو۔''

﴿2653﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کہا جاتا تھا کہ منافق رات کو کم جاگتا ہے۔'' (1)

اچھے اور بُرے کی پہچان:

﴿2654﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو رُوح سلام بن مِسْکِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مشہور تھا کہ لوگ آگ کو نہیں بلکہ صرف اس کے نشانات کو مٹاتے ہیں اور وہی باتیں کرتے ہیں جنہیں رد کر دیا جاتا ہے۔ محسن، محسن کے نقش قدم پر چلتا، اسی کی مثل عمل کرتا اور ثواب بھی اسی کی مثل پاتا ہے جبکہ بدکار، بدکار کے نقشِ قدم پر چلتا، اسی جیسا عمل کرتا اور جزا بھی اسی کی مثل پاتا ہے۔ نیک شخص عمل کے وقت متقین کی صَف میں جبکہ فاسق و فاجر بدبختوں کی صَف میں ہوتا ہے۔ ہر ایک کے ساتھ گزشتہ عمل کے مطابق ہی معاملہ کیا جائے گا اور جو کچھ اس نے آگے بھیجا اسے ہی دیکھے گا اگر بھلائی کی ہوگی تو اس کے ساتھ بھی بھلائی کی جائے گی اور اگر بُرائی کی ہوگی تو برائی کا سامنا کرے گا۔''

ہر رات ایک قرآن پاک کا ختم:

﴿2655﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سلام بن ابی مُطِیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (عام دنوں میں) سات راتوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرتے، رمضان المبارک میں تین راتوں میں اور رَمَضَانُ الْمُبارک کے آخری عشرہ میں ہر رات ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے۔'' (2)

دلوں کا چین:

﴿2656﴾ ...... حضرت سیِّدُنا شَیْبان بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

(1) ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٧٤٦، قتادۃ بن دعامۃ، ج٦، ص ٩٤۔

(2) ......المرجع السابق، ص ٩٥۔

وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ (پ۱۳، الرعد:۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: اوران کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''مؤمنین کے دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر کی طرف مائل ہوتے اور اس سے اُنسیّت حاصل کرتے ہیں۔'' اوراس فرمان باری تعالیٰ:

فَلَوۡلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُسَبِّحِيۡنَ ﴿۱۴۳﴾ۙ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۱۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: تواگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''(حضرت سیِّدُنا یونُس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) رحمت کی امید پر کثرت سے نماز پڑھا کرتے تھے، لہٰذا نجات پا گئے۔ منقول ہے کہ نیک شخص ٹھوکر کھائے تو اُس کا عمل اسے بلند کرتا ہے اور اگر پچھاڑ دیا جائے تو کوئی نہ کوئی سہارا پا ہی لیتا ہے۔'' اوراس فرمان باری تعالیٰ:

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ (پ۱۸، المؤمنون:۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔

کی تفسیر میں فرمایا: بخدا! مؤمنین کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم آتا ہے جو انہیں باطل سے پھیر دیتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق فرمائی تو فِرِشتوں نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی مخلوق پیدا نہیں فرمائے گا جو ہم سے زیادہ علم والی اور بارگاہِ الٰہی میں ہم سے زیادہ مُکرَّم ہو۔'' فِرِشتے تخلیق آدم کے ذریعے آزمائے گئے اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تاکہ ظاہر ہو کہ کون اطاعت کرتا اور کون نافرمانی کرتا ہے اور جو دنیا و آخرت کے بارے میں غور و فکر کرتا ہے وہ ایک کی دوسری پر فضیلت جان لیتا ہے اور پہچان لیتا ہے کہ دنیا آزمائش کا گھر اور فنا ہونے والا ہے جبکہ آخرت دارِ جزا اور ہمیشہ باقی رہنے والا گھر ہے، لہٰذا اگر تم طاقت رکھتے ہو تو ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو دنیا کی حاجت کو آخرت کی حاجت کی خاطر ترک کر دیتے ہیں اور نیکی کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔'' (1)

---

1 ......تفسیر الطبری، پ۱۳، سورۃ الرعد، تحت الآیۃ:۲۸، الحدیث:۲۰۳۵۷، ج۷، ص۳۸۰۔
الدر المنثور، پ۲۳، سورۃ الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ:۱۴۳، ج۷، ص۱۲۵۔
الزھد لابن مبارک، باب ماجاء فی الخشوع، الحدیث:۱۷۰، ص۵۵۔
تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۵۷۸، آدم نبی اللہ علیہ السلام، ج۷، ص۳۹۹۔
الدر المنثور، پ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۱۹، ج۱، ص۶۱۱۔

باقی رہنے والی اچھی باتیں:

﴿2657﴾...... حضرت سیِّدُنا ابنِ قاسم بن ولید علَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ (پ۱۵، الکھف:٤٦) ترجمۂ کنزالایمان: اور باقی رہنے والی اچھی باتیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''ہر وہ نیک عمل جس کے ذریعے رضائے الٰہی کا ارادہ کیا جائے وہ باقی رہنے والی اچھی باتوں میں سے ہے۔'' (۱)

سیِّدُنا یوسف علَیْہِ السَّلَام کی دعا:

﴿2658﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن ابی عروبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کسی نبی اور غیر نبی نے کبھی موت کی تمنا نہیں کی سوائے حضرت سیِّدُنا یوسف علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے۔ جب ان پر نعمتیں کامل ہوگئیں اور تمام کام پورے ہوگئے تو ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کا شوق پیدا ہوگیا۔ (چنانچہ، دعا فرمائی جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:)

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ(۱۰۱) (پ۱۳، یوسف:۱۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں۔ (۲)

خوفِ خدا کی بَرَکات:

﴿2659﴾...... حضرت سیِّدُنا مَطَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ساتھ حاصل ہوجاتا ہے اور جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

---

1 ......الدر المنثور، پ۱۵، سورۃ الکھف، تحت الآیۃ:٤٦، ج٥، ص۳۹۹۔

2 ......تفسیر البغوی، پ۱۳، سورۃ الیوسف، تحت الآیۃ:۱۰۱، ج۲، ص۳۷۹۔

مُعِیَّت حاصل ہو جائے اس کے ساتھ ایک ایسی جماعت ہو جاتی ہے جس پر کوئی غالِب نہیں آسکتا، اسے ایسا نِگہبان مل جاتا ہے جو سوتا نہیں اور ایسا راہ نما مل جاتا ہے جو بھٹکنے نہیں دیتا۔'' (۱)

﴿2660﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو دنیا کی زندگی اطاعتِ الٰہی میں بسر کرتا ہے آخرت میں اسے کرامت و بزرگی کے ساتھ نوازا جائے گا۔'' (۲)

﴿2661﴾...... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بلال بن ابی بردہ سے اس کے خلاف مدد چاہی لیکن اس نے کوئی توجہ نہ دی۔ چنانچہ، آپ نے کِسْرٰی سے شکایت کی تو اس نے بلال بن ابی بُردہ کو لکھا: ''تم نے ابوخطاب حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔'' چنانچہ، بلال بن ابی بردہ نے تھپڑ مارنے والے کو بلایا اور بصرہ کے سرداروں کو بھی بلایا۔ وہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ نے سفارش قبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: ''تم بھی اسی طرح اسے تھپڑ مارو جس طرح اس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اوپر کرلو اور ہاتھ بلند کر کے زوردار تھپڑ مارو۔'' چنانچہ، بیٹے نے آستینیں اوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: ''ہم نے رضائے الٰہی کے لئے اسے معاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔''

جنّتی کھڑکی:

﴿2662﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید بن بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مَرْوِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جنت میں ایک کھڑکی ہے جو جہنّم کی طرف کھلتی ہے۔ اہلِ جنت اس سے جہنّمیوں کی طرف جھانک کر کہیں گے: بدبختوں کا کیا حال ہے؟ ہم تو تمہاری دی ہوئی تعلیم (پرعمل) کے سبب جنت میں داخل ہوئے ہیں۔'' وہ کہیں گے: ''ہم تمہیں تو حکم دیتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے، تمہیں تو برائیوں سے روکتے تھے لیکن خود نہیں رکتے تھے۔'' (۳)

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۵۱۳، قتادة بن دعامة السدوسی، ج۳، ص۱۷۴۔

2 ......الزهد الكبير للبيهقي، الحديث:۷۶۷، ص۲۹۲۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم:۵۱۳، قتادة بن دعامة السدوسی، ج۳، ص۱۷۴۔

﴿2663﴾...... حضرت سیِّدُنا شَیبان بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! دین پر صبر کرو اور صبر میں گمراہوں سے آگے رہو کیونکہ تم حق پر ہو اور وہ باطل پر اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔'' (1)

تنگدستی سے نجات:

﴿2664﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ

(پ۲۸، الطلاق:۲،۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا (2) اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''قیامت کے دن مُوقِف میں (حساب کے لئے) کھڑے ہونے، موت کی سختیوں اور دنیا کے شُبُہات سے نجات کی راہ نکال دے گا اور جس جگہ سے روزی ملنے کی امید و توقع نہ ہو اسے وہاں سے روزی عطا فرمائے گا۔'' (3)

﴿2665﴾...... حضرت سیِّدُنا خُلَید بن دَعْلَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ

---

1 ......تفسیر الطبری، پ ٤، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۲۰۰، الحدیث: ۸۳۸۷، ج۳، ص ۵٦۱۔

2 ......صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت کی نسبت سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے علم میں ایک ایسی آیت ہے جسے لوگ محفوظ کرلیں تو ان کی ہر ضرورت و حاجت کیلئے کافی ہے۔ شانِ نزول: عوف بن مالک کے فرزند کو مشرکین نے قید کرلیا تو عوف نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی و ناداری کی شکایت کی۔ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتے رہو۔ عوف نے گھر آکر اپنی بی بی سے یہ کہا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا۔ وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا دشمن غافل ہوگیا تھا۔ اس نے موقع پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کی ساتھ لے آیا۔ عوف نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ یہ بکریاں انکے لئے حلال ہیں؟ حضور نے اجازت دی اور یہ آیت نازل ہوئی۔

3 ......الدر المنثور، پ۲۸، سورۃ الطلاق، تحت الآیۃ: ۲، ج۸، ص ۱۹۵، مفھومًا۔

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمان باری تعالیٰ:

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ (پ ۳۰، عبس: ۳۴تا۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو (بیوی) اور بیٹوں سے۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''ہابیل، قابیل سے، حضرت سیِّدُنا ابرہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے چچا (آزر) سے، حضرت سیِّدُنا لوط عَلَیْہِ السَّلَام اپنی بیوی (واعلہ) سے اور حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے (کنعان) سے بھاگیں گے۔'' (۱)

سال بھر کی عبادت سے افضل:

﴿2666﴾...... حضرت سیِّدُنا شہاب بن خراش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کسی شخص کا اپنی اور لوگوں کی اصلاح کے لئے علم کا ایک باب یاد کرنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔'' (۲)

﴿2667﴾...... حضرت سیِّدُنا قرہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادت تھی کہ جب کوئی حدیث پڑھتے تو فرماتے: ''سنو! تمام امور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔''

مومن کے ملنے کی تین جگہیں:

﴿2668﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوعوانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مومن صرف تین جگہوں پر پایا جاتا ہے: (۱)......گھر میں جس میں وہ رہتا ہے (۲)......یا مسجد میں جسے وہ آباد کرتا ہے (۳)......یا کسی جائز دنیوی حاجت کو پورا کرنے مصروف ہوگا۔'' (۳)

بیٹے کو نصیحت:

﴿2669﴾...... حضرت سیِّدُنا ابواشہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ''جس طرح شرتم سے دور

(۱)......تفسیر البغوی، پ ۳۰، سورة عبس، تحت الآیة: ۳۴تا۳۶، ج ۴، ص ۴۱۸۔

(۲)......صفة الصفوة، الرقم: ۵۱۳، قتادة بن دعامة السدوسی، ج ۳، ص ۱۷۴۔

(۳)......شعب الایمان، باب فی الاعراض عن اللغو، الحدیث: ۱۰۸۱۱، ج ۷، ص ۴۱۷۔

رہتا ہے اسی طرح تم بھی شر سے دوری اختیار کرو کیونکہ ایک شر ہی دوسرے شر کا سبب بنتا ہے۔'' (۱)

سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَرْوِی احادیث

حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک، حضرت سیِّدُنا ابوطفیل، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سرجس، حضرت سیِّدُنا حَنظَلَہ اور دیگر کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرنے والے تابعین میں حضرت سیِّدُنا سلیمان تیمی، حضرت سیِّدُنا حمید الطّویل، حضرت سیِّدُنا اَیُّوب سَختیانی، حضرت سیِّدُنا مَطَر وَرّاق، حضرت سیِّدُنا محمد بن جحادہ اور حضرت سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِمُ الرَّحمہ جیسی ہستیاں شامل ہیں۔ نیز حضرت سیِّدُنا امام شعبہ، حضرت سیِّدُنا ہِشام، حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی، حضرت سیِّدُنا مُسْعَر، حضرت سیِّدُنا عمرو بن حارث اور حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن ابی سُلَیْم عَلَیْہِمُ الرَّحمہ جیسے جلیلُ القدر ائمہ نے بھی آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی چند روایات درج ذیل ہیں:

علاماتِ قیامت:

﴿2670﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جسے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا۔ چنانچہ، میں نے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت کا دور دورہ ہوگا، شراب پی جائے گی، عورتوں کی کثرت ہوگی اور مرد کم ہوں گے حتی کہ ایک مرد 50 عورتوں کا مُنْتَظِم (نگہبان) ہوگا (۲)۔'' (۳)

---

❶......شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، الحدیث: ۷۲۷۰، ج۵، ص۴۵۷۔

❷...... مفسرِ شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 255** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک خاوند کی پچاس بیویاں ہوں گی کہ یہ تو حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک خاندان میں عورتیں بیٹیاں پچاس ہوں گی۔ ماں، دادی، خالہ، پھوپھی وغیرہ اور ان کا منتظم ایک مرد ہوگا۔

❸......صحیح البخاری، کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ، باب اثم الزناۃ، الحدیث: ۶۸۰۸، ج۴، ص۳۳۷۔

﴿2671﴾...... حضرت سیِّدُ نا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے باتیں کرتا ہے، لہٰذا ہرگز کوئی قبلہ کی طرف یا اپنے دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا قدموں کے نیچے تھوکے (۱)۔'' (۲)

قدرتِ الٰہی سے کچھ بعید نہیں:

﴿2672﴾...... حضرت سیِّدُ نا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کے دن کافر اپنے چہرے کے بل کس طرح مَحْشَر میں لایا جائے گا؟'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ اسے قیامت کے دن منہ کے بل چلائے۔'' (۳)

ہلاکت و نجات کا باعث:

﴿2673﴾...... حضرت سیِّدُ نا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی اور تین نجات دلانے والی ہیں۔ ہلاکت میں ڈالنے والی تین چیزیں یہ ہیں: (۱)......ایسا بخل جس کی اطاعت کی جائے (۲)......نفسانی خواہش جس کی پیروی کی جائے اور (۳)......بندے کا خود پسندی میں مبتلا

---

1 ...... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 458** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ بھی وہاں جہاں مسجد کا فرش کچا یا بجری ہو جس سے تھوک کو دبایا جا سکے پکے فرش میں قطعاً منع کہ اس میں مسجد کی گندگی ہے۔

نیز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1250** صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ 646** پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: مسجد میں وضو کرنا اور کلی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنا اور ناک سنکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اوپر ڈالنے سے زیادہ برا ہے اور اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے، تو کپڑے میں لے لے۔

2 ......صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب لیبزق عن یسارہ......الخ، الحدیث: ۴۱۳، ج۱، ص۱۶۰۔

3 ......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب کیف الحشر، الحدیث: ۶۵۲۳، ج۴، ص۲۵۲۔

ہونا۔ نجات دلانے والی تین چیزیں یہ ہیں: (۱)......ظاہر وباطن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا (۲)...... مفلسی و مالداری میں میانہ روی سے کام لینا اور (۳)......خوشی وناخوشی میں عدل سے کام لینا۔'' (1)

﴿2674﴾ ...... حضرت سیِّدُنا بکر بن ظَبْیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ''اے موسیٰ! اگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی گواہی دینے والا کوئی نہ ہوتا تو میں جہنَّم کو اہلِ دنیا پر مُسلَّط کر دیتا۔ اے موسیٰ! اگر میری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں اپنے نافرمان کو پلک جھپکنے کی بھی مُہلت نہ دیتا۔ اے موسیٰ! میرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو ایمان لے آیا۔ اے موسیٰ! عاق (نافرمان) کی ایک بات دنیا میں پائی جانے والی ریت کے تمام ذرّات کے برابر رہے۔'' حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر احسان فرما اور راہ نمائی فرما کہ عاق سے کون مراد ہے؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''جو اپنے والدین کی آواز پر لبیک نہ کہے۔'' (2)

صدقۂ جارِیہ:

﴿2675﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سات چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی بندے کو قبر میں پہنچتا رہتا ہے: (۱)......وہ علم جو اس نے دوسروں کو سکھایا (۲)......یا نہر جاری کروادی (۳)......یا کنواں کھدوایا (۴)......یا کوئی درخت لگایا (۵)......یا مسجد بنوائی (۶)......یا مُصْحَف (قرآن پاک) ورثہ میں چھوڑا (۷)......یا نیک اولاد چھوڑ کر مرا جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے۔'' (3)

نماز گناہوں کو دھو ڈالتی ہے:

﴿2676﴾ ...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے

1 ......فردوس الاخبار، الحديث: ٢٢٩٤، ج١، ص٣١٤۔

2 ......كنز العمال، كتاب النكاح، الباب الثامن، الحديث: ٤٥٥٤٥، ج١٦، ص٢٠٠۔

3 ......التذكرة باحوال الموتى وامور الآخرة، باب ما يتبع الميت الى قبره......الخ، ص٨٦۔

روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پانچ نمازوں کی مثال میٹھے پانی کی اس نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس جاری ہو وہ اس میں روزانہ پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس پر میل کچیل باقی رہے گا (نماز بھی اسی طرح گناہوں کو دھوڈالتی ہے)۔'' (۱)

﴿2677﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب استراحت فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: ''رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ یعنی اے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا(۲)۔'' (۳)

تمام جہاں کی بہتر عورتیں:

﴿2678﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(باِعتبارِ فضیلت) تمہارے جہان کی عورتوں میں جناب مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ کافی ہیں۔'' (۴)

بِلاحساب جنّت میں جانے والے:

﴿2679﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت میں سے ایک لاکھ (بلاحساب) جنت میں داخل فرمائے گا۔'' امیر المؤمنین

---

(1)......شعب الایمان، باب فی الصلوات، الحدیث: ۲۸۱۲، ج۳، ص ۴۱۔

(2)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 112** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ دعا امت کی تعلیم کے لئے ہے ورنہ ہم جیسے گنہگار اِنْ شَآءَ اللّٰہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی برکت سے عذاب سے نجات پائیں گے حضور عَلَیْہِ السَّلَام کو عذاب سے کیا تعلق۔

(3)......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اوی......الخ، الحدیث: ۳۴۱۰، ج۵، ص ۲۵۵۔

(4)......سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فضل خدیجۃ رضی اللہ عنہا، الحدیث: ۳۹۰۴، ج۵، ص ۴۶۹۔

حضرت سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اور زیادہ دیجئے!'' ارشاد فرمایا: ''اتنے اور۔'' عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اور زیادہ دیجئے!'' ارشاد فرمایا: ''اتنے اور۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قادر ہے کہ تمام لوگوں کو ایک ہی لپ بھر کر جنت میں داخل فرما دے۔'' تو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عمر نے سچ کہا۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابوعبداللّٰہ محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رضائے الٰہی کے لئے عمل کرنے والے، خوفِ خدا رکھنے والے، گمنام اور عاجزی واِنکساری کے پیکر تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: خُشوع وخضوع اور قناعت اختیار کرنے اور گمنام ومَغْموم رہنے کا نام تصوُّف ہے۔

قُراء کی اَقسام:

﴿2680﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''بعض قراء (عبادت گزار) دورخے ہوتے ہیں یوں کہ جب بادشاہوں سے ملتے ہیں تو ان کے طور طریقے اختیار کر لیتے ہیں اور جب خوفِ آخرت رکھنے والوں سے ملتے ہیں تو ان کی صِفات اختیار کر لیتے ہیں۔ تم رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے قراء میں سے ہونا اور بے شک حضرت سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرائے رحمٰن میں سے ہیں۔''

﴿2681﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''قراء کی تین قسمیں ہیں: (۱)......قرائے رحمٰن (۲)......قرائے دنیا (۳)......قرائے بادشاہ اور اے لوگو! حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے نزدیک قرائے رحمٰن میں سے ہیں۔'' (2)

﴿2682﴾...... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

(1) ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحديث: ١٣٠٠٦، ج٤، ص٣٨٥۔

(2) ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٤٩۔

الْغَفَّار فرماتے ہیں: ''کچھ قراء امرا کی خوشنودی کے خواہاں ہوتے ہیں اور کچھ مالداروں کی جبکہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه قرائے رحمٰن میں سے ہیں۔'' (۱)

مؤمنین کے دل کس طرف متوجہ ہوتے ہیں؟

﴿2683﴾...... حضرت سیِّدُنا لیث بن ابی سُلَیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''جب کوئی بندہ دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مؤمنین کے دل اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔'' (۲)

ہر برائی سے مُعافی کی دعا:

﴿2684﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام بن ابی مطیع عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه مغرب کی نماز کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر دعا و مناجات میں مشغول ہو جایا کرتے۔ چنانچہ، آپ کی صحبت میں رہنے والے خیاط نامی شخص نے مجھے بتایا کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه یوں دعا مانگا کرتے تھے: ''اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَقَامِ سُوْءٍ وَّمَقْعَدِ سُوْءٍ وَّمَدْخَلِ سُوْءٍ وَّمَخْرَجِ سُوْءٍ وَّعَمَلِ سُوْءٍ وَّقَوْلِ سُوْءٍ وَّنِيَّةِ سُوْءٍ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْهُ فَاغْفِرْلِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهُ فَتُبْ عَلَيَّ وَاَلْقٰى اِلَيْكَ بِالسَّلَامِ قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ لِزَامًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں ہر برے مقام، برے ٹھکانے، برے داخل ہونے، برے نکلنے، برے عمل، بری بات اور بری نیت سے، پس تو میری بخشش فرما اور میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، لہٰذا میری توبہ قبول فرما اور میں موت سے قبل ہی اطاعت و سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔'' (۳)

﴿2685﴾...... حضرت سیِّدُنا اَصْمَعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان تیمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے بارے میں مجھے یہ پسند ہو کہ میں اس جیسا نامہ اعمال لے کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں۔'' (۴)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۴۸۔

2 ......الزهد الكبير للبيهقي، الحديث: ۷۹۸، ص۲۹۹۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۴۸۔

4 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۴۸۔

دورانِ سفر بھی رات بھر عبادت:

﴿2686﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوطیب موسیٰ بن بَشّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مجھے مکہ سے بصرہ تک حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل ہوئی، دورانِ سفر آپ کجاوے میں بیٹھے ساری رات سر کے اشارے سے نماز پڑھتے رہتے، حُدِی خواں (مخصوص گانے کے ذریعہ اونٹوں کو ہنکانے والے) کو حکم دیتے وہ پیچھے ہو جاتا تو آپ بلند آواز سے تلاوت شروع کر دیتے لیکن حدی خواں کو اچھی طرح آواز سمجھ نہ آتی، بعض اوقات رات کے کسی حصے میں کہیں پڑاؤ کرتے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سواری سے اتر کر نماز میں مشغول ہو جاتے، جب صبح ہوتی تو ایک ایک کے پاس جا کر اسے اٹھاتے اور فرماتے: ''نماز کا وقت ہو گیا ہے، نماز کا وقت ہو گیا ہے۔'' جب سب بیدار ہو جاتے تو فرماتے: ''پانی قریب میں ہی ہے وضو کر لو۔'' اور دور ہونے کی وجہ سے پانی کی قلت ہوتی تو فرماتے: ''تیمّم کر لو اور اسے پینے کے لئے رہنے دو۔'' (۱)

﴿2687﴾...... حضرت سیِّدُنا ہِشام بن حَسَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: ''اے ابوعبد اللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟'' فرمایا: ''موت میرے قریب، امیدیں مجھ سے دور جبکہ اعمال برے ہیں۔'' (۲)

قراء کی زینت:

﴿2688﴾...... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا حُوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا، وہ مجھے ساتھ لے کر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کی: ''اے ابو یحییٰ! میں نے خواب میں ایک مُنادی کو یہ کہتے سنا کہ اے لوگو! کوچ کا وقت قریب آ گیا! کوچ کا وقت قریب آ گیا! تو میں نے صرف حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کوچ کرتے دیکھا۔'' یہ سن کر حضرت سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرت سیِّدُنا مضر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا محمد

---

❶......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۵۲۔ ❷......المرجع السابق، ص۱۵۷۔

بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوقراء کی زینت کہا کرتے تھے۔'' (۱)

عارِفین کا باغ:

﴿2689﴾ ...... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن مُسلِم عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''قرآن مجید عارفین کے لئے باغ ہے جہاں سے پڑھتے ہیں لُطف وسُرور پاتے ہیں۔''

زوجہ کو بھی خبر نہ ہوئی:

﴿2690﴾ ...... حضرت سیِّدُنا یوسف بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جو اپنی زوجہ کے ساتھ ایک ہی تکیے پر آرام کرتے اور تکیہ ان کے آنسوؤں سے بھیگ جاتا لیکن زوجہ کو خبر تک نہ ہوتی اور ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جو باجماعت نماز پڑھتے اور ان کے رخسار آنسوؤں سے تَر ہوجاتے لیکن برابر میں کھڑے شخص کو اِحساس تک نہ ہوتا۔'' (۲)

﴿2691﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عمران بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''ایک شخص 20 سال تک (خوفِ خدا سے) روتا رہا جبکہ زوجہ کو اس کے ساتھ رہنے کے باوجود اس بات کی خبر تک نہ ہوئی۔'' (۳)

﴿2692﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تیمارداری کے لئے گئے تو حضرت سیِّدُنا یحییٰ بَکّاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آنے کی اجازت چاہی، لوگوں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''اے ابوعبداللہ! آپ کے بھائی ابوسَلَمہ دروازے پر کھڑے اجازت طلب کررہے ہیں۔'' پوچھا: ''کون ابوسَلَمہ؟'' لوگوں نے کہا: ''یحییٰ۔'' پوچھا: ''کون یحییٰ؟'' لوگوں نے کہا: ''یحییٰ بَکّاء۔'' پھر فرمایا: ''تمہارے دِنوں میں بُرا دن وہ ہے جس میں تمہیں کسی خاص وَصف کے ذریعہ پہچانا جائے۔''

---

(۱) ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٥٤-١٥٣۔

(۲) ......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، كتاب الاخلاص والنية، الحديث: ٣٦، ج١، ص١٧٩۔

(۳) ......صفة الصفوة، الرقم: ٥٢٠، محمد بن واسع، ج٣، ص١٨٠۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جانتے تھے کہ یہ ابو سلمہ یحییٰ بکاء ہیں۔ (۱)

﴿2693﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ ایسی محفل میں حاضر ہوئے جہاں لوگ رو رہے تھے، جب لوگ خاموش ہو گئے تو کھانا لایا گیا۔ چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ لوگوں نے کہا: ''اے ابو بکر! آیئے کھانا کھایئے۔'' فرمایا: ''رونے والا شخص کھانا کیسے کھا سکتا ہے؟'' گویا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے کے بعد یا روتے ہوئے کھانا کھانا معیوب سمجھتے تھے۔ (۲)

بزرگوں کی زیارت کے فوائد:

﴿2694﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں اپنے دل میں سختی محسوس کرتا ہوں تو ایک نظر حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہرے کو دیکھ لیتا ہوں اور جب بھی میں ان کے چہرے کو دیکھتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان کا چہرہ اس عورت کے چہرے کی مثل ہے جو اپنے بیٹے سے محروم ہو گئی ہو'' (۳)

﴿2695﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ہِشام بن حَسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب پوچھا جاتا: ''اے ابو عبداللّٰہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟'' تو فرماتے: ''اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو ہر روز آخرت کی جانب ایک منزل بڑھتا چلا جا رہا ہو۔'' (۴)

عراقی ابدال:

﴿2696﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک ہم نشیں کو یہ کہتے سنا کہ ''میں خواب میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

---

1 ......الضعفاء للعقيلي، الرقم:٢٠٤٢، يحيى البكاء ابو سلمة، ج٤، ص١٥٢١۔
صفة الصفوة، الرقم:٥٢٠، محمد بن واسع، ج٣، ص١٨١۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٦٠۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٥٠۔

4 ......احياء علوم الدين، كتاب آداب العزلة، ج٢، ص٢٨٨۔

زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کی، یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ کی اُمت کے اَبدال کہاں ہیں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمایا تو میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا ان میں سے کوئی عراق میں بھی ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! وہ محمد بن واسع ہیں۔'' (۱)

﴿2697﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عَمّارہ بن مِہران مَعْوَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ''تمہارا گھر مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔'' میں نے پوچھا: ''میرا گھر آپ کو کیوں اچھا لگتا ہے حالانکہ وہ تو قبرستان کے قریب ہے۔'' فرمایا: ''تمہیں ان سے کیا نقصان ہے؟ یہ تمہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتے البتہ آخرت کی یاد ضرور دلاتے ہیں۔'' (۲)

﴿2698﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر اپنے کسی رفیق سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت ناساز ہوگئی تو لوگ بکثرت عیادت کے لئے آنے لگے، جب میں حاضر خدمت ہوا تو کچھ لوگوں کو کھڑے اور کچھ کو بیٹھے دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''مجھے بتاؤ کہ کل (قیامت کے دن) جب مجھے ماتھے اور پاؤں سے پکڑ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا تو کیا یہ لوگ مجھے کچھ فائدہ پہنچا سکیں گے؟'' پھر یہ آیتِ مُقدَّسہ تلاوت کی:

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (۳)

﴿2699﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حزم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (اپنی موت سے کچھ دیر قبل) فرمایا: ''بھائیو! کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کہاں لے جایا جائے گا؟ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! مجھے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو مجھے معاف فرما دے۔'' (۴)

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۴۹۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الصلاۃ علی من مات......الخ، الحدیث: ۹۳۱۱، ج۷، ص۲۰۔

3 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۷۳۔

4 ......الزھد الکبیر للبیھقی، الحدیث: ۵۱۰، ص۲۰۳۔

﴿2700﴾...... حضرت سیِّدُ نا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے کہا: ”میں محض رضائے الٰہی کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جس کی رضا کے لئے تو مجھ سے مُحبت کرتا ہے وہ بھی تجھ سے محبت کرے۔ (پھر بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کی:) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ سے تیری رضا کی خاطر محبت کی جائے جبکہ تو مجھ سے ناراض ہو۔“ (1)

مجھے مَسخ نہ کر دیا جائے:

﴿2701﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو یحییٰ محمد بن عبداللہ رَدَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی نیند سے بیدار ہوتے تو اپنی سُرین پر زور سے ہاتھ مارتے، اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے مسخ کر کے بندر نہ بنا دیا جائے۔“

قابلِ رشک بندہ:

﴿2702﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار اور حضرت سیِّدُ نا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”مجھے اس بندے پر رشک آتا ہے جو ایمان کی دولت سے مالا مال ہو، اس کے پاس دنیا نام کی کوئی چیز نہ ہو اور اس حال میں بھی وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہو۔“ راوی کا بیان ہے کہ لوگ یہ خیال کرتے ہوئے واپس لوٹے کہ باعتبارِ ایمان حضرت سیِّدُ نا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زیادہ قوی ہیں۔ (2)

اگر گناہوں کی بو اب بھی ہوتی......!

﴿2703﴾...... حضرت سیِّدُ نا یونُس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”اگر گناہوں کی بُو اَب بھی ہوتی تو میرے گناہوں کی بو کے سبب تم میرے قریب نہ آتے۔“ (3)

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفة والاخوة......الخ، ج۲، ص۲۰۱۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۷۰۸۰، محمد بن واسع، ج۵۶، ص۱۵۵۔

3 ......صفة الصفوة، الرقم: ۵۲۰، محمد بن واسع، ج۳، ص۱۸۰۔

رحمتِ الٰہی ہے یا آگ:

﴿2704﴾...... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرمایا کرتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے یا آگ (یعنی جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت نہ کی وہ جہنم میں جائے گا)۔''اور حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مُعافی ہے یا آگ (یعنی نجات کا سبب نیکیاں نہیں بلکہ رحمتِ الٰہی ہے)۔'' (۱)

﴿2705﴾...... حضرت سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنا ایک گدھا فروخت کرتے دیکھا، ایک شخص نے ان سے کہا: ''کیا آپ اسے میرے لئے پسند کرتے ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر میں اسے پسند کرتا تو فروخت نہ کرتا۔'' (۲)

علانیہ نیکی:

﴿2706﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: ''اے ابوعبداللہ! کچھ گفتگو فرمایئے!'' چنانچہ آپ نے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' کہہ کر فرمایا: ''یہ علانیہ نیکی ہے۔'' پھر یہ آیت طیبہ:

اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تم لائق ہوئے تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

تلاوت کرنے کے بعد خاموش ہوگئے۔ (۳)

آخرت کی رُسوائی سے بہتر ہے:

﴿2707﴾...... حضرت سیِّدُنا ہِشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ پولیس کے انچارج مالک بن مُنذِر نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلا کر عہدۂ قضا کی پیش کش کی لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ اس

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ۱۹۰۱، ص۳۲۸، مفهومًا۔

2 ......شعب الايمان، باب فى الامانات......الخ، الحديث: ۵۲۹۶، ج۴، ص۳۳۰۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابى الدنيا، كتاب التوبة، الحديث: ۱۳۳، ج۳، ص۴۱۳۔

نے دوبارہ پیش کش کی، آپ نے پھر انکار کر دیا۔ اس نے کہا: ''عہدۂ قضا قبول کر لیں ورنہ میں آپ کو 300 کوڑے لگاؤں گا۔'' آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تو ایسا کر سکتا ہے لیکن دنیا کی ذِلّت آخرت کی رسوائی سے بہتر ہے۔''

نیز مروی ہے کہ ایک بار کسی امیر (حاکم) نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلا کر حکومتی عہدے کی پیش کش کی لیکن آپ نے انکار کر دیا، اس نے کہا: ''آپ احمق ہیں۔'' آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''یہ بات مجھے بچپن سے کہی جا رہی ہے۔'' (1)

بیٹے کی تربیت:

﴿2708﴾...... حضرت سیِّدُنا اَصْمَعی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے نے کسی کو تکلیف پہنچائی تو آپ نے بیٹے سے فرمایا: ''میرا بیٹا ہونے کے باوجود تو کسی کو تکلیف دیتا ہے حالانکہ (حیثیت یہ ہے کہ) میں نے تیری ماں کو 100 دِرہم میں خریدا تھا۔'' (2)

﴿2709﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو یحییٰ محمد بن عبد اللہ رداد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو اکڑ کر چلتے دیکھ کر فرمایا: ''یہاں آؤ! تیرے لئے ہلاکت ہو! کیا تو جانتا ہے کہ تو کس کا بیٹا ہے؟ تیری ماں کو میں نے 200 درہم میں خریدا تھا اور تیرے باپ کا حال یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں میں سے کسی کو بھی اس جیسا نہ کرے۔'' (3)

بدن کی زکوٰۃ:

﴿2710﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن حَوْشَب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''رزقِ حلال کی طَلَب میں کوشاں رہنا بدن کی زکوٰۃ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو حلال کھائے اور حلال ہی کھلائے۔'' (4)

﴿2711﴾...... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''فاسِق وفاجِر اپنے چہرے ہی

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٦٧۔

2 ......المرجع السابق، ص١٥٩۔ 3 ......المرجع السابق، ص١٥٩۔

4 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الجوع، الحدیث: ١٢٦، ج٤، ص١٠٠۔

سے پہچان لیا جاتا ہے۔'' (١)

ناراضیٔ الٰہی سے امن:

﴿2712﴾...... حضرت سیِّدُنا عمارہ بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو شخص رضائے الٰہی کے لئے اپنے نفس پر ناراضی کا اظہار کرتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی ناراضی سے امن عطا فرما دیتا ہے۔'' (٢)

فِرِشتہ بن جاؤ!

﴿2713﴾...... حضرت سیِّدُنا ابومحمد خزیمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''مجھے وصیت کیجئے!'' تو آپ نے فرمایا: ''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ دنیا و آخرت میں فِرِشتہ بن جاؤ۔'' اس نے کہا: ''یہ کیسے ممکن ہے؟'' فرمایا: ''دنیا میں زہد اختیار کرو۔'' (٣)

مُردہ دِلی کا باعث:

﴿2714﴾...... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن حکم بن عوانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''چار چیزیں مردہ دلی کا باعث ہیں: (١)...... گناہ پر گناہ کرنا (٢)...... عورتوں کے ساتھ کثرت سے میل جول رکھنا اور گفتگو کرنا (٣)...... بے وقوف سے جھگڑا کرنا کہ تم اس کے خلاف کچھ کہو، وہ تمہیں برا بھلا کہے اور (٤)...... مُردوں کی صحبت اختیار کرنا۔'' عرض کی گئی: ''مردوں کی صحبت اختیار کرنے سے کیا مراد ہے؟'' فرمایا: ''ہر عیش پرست مالدار اور ظالم بادشاہ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔'' (٤)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(١)...... عیون الاخبار، کتاب الحوائج، باب حال المسؤل عند السوال، ج٣، ص١٧٥۔

(٢)...... کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول فی الاخلاق المحمودة، الحدیث:٨٧٤٨، ج٣، ص٣١٥، عن ابی بکر صدیق رضی اللّٰہ عنه۔

(٣)...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٥٣۔

(٤)...... الدر المنثور، پ٣٠، سورة المطففین، تحت الآیة:١٤، ج٨، ص٤٤٧، عن النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم، مرفوعًا۔

قساوتِ قلبی کا باعث:

﴾2715﴿ ...... حضرت سیِّدُنا سعید بن عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ ایک قِصہ گو حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مسجد کے قریب بیٹھتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ڈانٹتے ہوئے کہا: ''کیا بات ہے کہ میں دلوں میں خُشوع وخُضوع، آنکھوں کو آنسو بہاتے اور جسموں کو کانپتے ہوئے نہیں دیکھتا۔'' حضرت سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! کیا بات ہے کہ میں لوگوں کو تیری وجہ سے گناہوں کا ارتکاب کرتے دیکھتا ہوں (یاد رکھ) جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر دلوں سے نکل جاتا ہے تو دلوں پر سختی غالب آجاتی ہے۔'' (1)

کم کھانے کے فوائد (2):

﴾2716﴿ ...... حضرت سیِّدُنا خُلَیْد بن دَعْلَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جو کم کھانے کا عادی ہوتا ہے وہ خود بھی بات سمجھتا ہے اور دوسروں کو بھی سمجھا لیتا ہے، اس کا باطن صاف اور اس پر رقت طاری ہوجاتی ہے، جبکہ زیادہ کھانا انسان کو بہت سے اِرادوں کی تکمیل سے روک دیتا ہے۔'' (3)

﴾2717﴿ ...... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی موجودگی میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو حضرت سیِّدُنا حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے یہ کہتے سنا: ''تمہارا پیٹ بھرا ہوا ہو تو تم رات جاگ کر نہیں گزار سکتے، لہٰذا طَلَب وخواہش کے باوجود کھانا کم کھاؤ۔'' حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: ''یہ تو اہلِ دنیا کے اَطِبّا کی صِفَت ہے۔'' دونوں کی گفتگو سن کر حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جی ہاں! اطبا کا وصف آخرت کا راستہ ہے۔''

---

1 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٨٦٤، محمد بن واسع، ج٦، ص٣٤٥۔

2 ...... کم کھانے کے فوائد اور زیادہ کھانے کے نقصانات سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف کردہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ''فیضان سنت جلد اول'' کے باب ''پیٹ کا قفل مدینہ'' کا مطالعہ کیجئے!

3 ...... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الجوع، الحدیث: ٤٩، ج٤، ص٨٧۔

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''واہ! واہ! یہ تو دین و دنیا دونوں کا وصف ہے۔'' (1)

﴿2718﴾ ...... حضرت سیِّدُنا محمد بن بہرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ روزہ رکھتے لیکن اسے پوشیدہ رکھتے تھے۔'' (2)

مصیبت میں بھی نعمت ہے:

﴿2719﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز بن ابی رَوّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ پر ایک بڑی پُھنسی دیکھ کر بڑا پریشان ہوا، آپ نے میرے چہرے پر پریشانی ومَشَقَّت کے آثار دیکھ کر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اس پھنسی کے سبب مجھ پر کتنا بڑا انعام ہوا؟'' راوی کا بیان ہے کہ میرے خاموش رہنے پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''(شکر ہے کہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے میری آنکھ کی سیاہی، میری زبان اور میرے عُضوِتناسُل پر نہیں نکالا بلکہ (میرے ہاتھ پر نکال کر) اسے مجھ پر ہلکا کر دیا ہے۔'' (3)

﴿2720﴾ ...... حضرت سیِّدُنا حارِث بن نُبہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''افسوس! میرے ساتھی جا چکے ہیں۔'' میں نے عرض کی: ''اے ابوعبداللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! کیا وہ دن کو روزہ، رات میں شَب بیداری اور راہِ خدا میں جہاد نہیں کرتے تھے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تھتکارتے ہوئے فرمایا: ''ہاں کیوں نہیں! لیکن خود پسندی نے انہیں بگاڑ دیا تھا۔'' (4)

بادشاہ کے قُرب سے بہتر:

﴿2721﴾ ...... حضرت سیِّدُنا خُلَید بن دَعْلَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بانس وغیرہ کو چبانا اور خاک پھانکنا بادشاہ کے قرب سے بہتر ہے۔'' (5)

﴿2722﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الجوع، الحدیث:٤٨، ج٤، ص٨٧۔

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٥٢۔ 3 ......المرجع السابق، ص١٦٤۔

4 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار الحسن بن ابی الحسن، الحدیث:١٥٧٢، ص٢٨٤۔

5 ......شعب الایمان، باب فی مباعدۃ الکفار......الخ، الحدیث:٩٤٢٩، ج٧، ص٥٣۔

تعَالٰی عَلَیْہ یزید بن مہلب کے ہمراہ خراسان میں ایک محاذ پر نکلے۔ آپ نے یزید بن مُہَلَّب سے حج کی اجازت چاہی، اس نے اجازت دے دی اور کہا: ''میں آپ کو کچھ دینا چاہتا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''(صرف میرے لئے نہیں بلکہ) پورے لشکر کو دو۔'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''پھر مجھے بھی اس کی حاجت نہیں۔''

﴿2723﴾...... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ امیر بصرہ بلال بن ابی بُردہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس نے کھانے کی دعوت دی لیکن آپ نے انکار کر دیا اور نہ کھانے کا عذر بھی بیان کر دیا، اس پر امیر بصرہ نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''میرا خیال ہے کہ آپ ہمارا کھانا ناپسند کرتے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے امیر! ایسا نہ کہو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تمہاری پسندیدہ چیزیں ہمیں اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔'' (1)

30 ہزار اونٹوں سے زیادہ محبوب:

﴿2724﴾...... حضرت سیِّدُنا مُخَلَّد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ امیر خراسان قُتَیبہ بن مسلم کے ساتھ ایک لشکر میں شریک تھے، ترک ان کی طرف نکلا کرتے تھے۔ چنانچہ، قتیبہ نے ایک شخص کو بھیجا کہ دیکھ کر آؤ مسجد میں کون ہے؟ اسے بتایا گیا کہ ''حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ کوئی نہیں ہے اور آپ مخصوص انداز میں اپنی انگلی اٹھائے دعا میں مشغول ہیں۔'' قتیبہ بن مسلم نے کہا: ''ان کا یوں انگلی بلند کرنا مجھے 30 ہزار اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔'' (2)

اس رزق سے پناہ جو رب عَزَّوَجَلَّ سے دور کر دے:

﴿2725﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ آپ اکثر یہ دعا مانگا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ کُلِّ رِزْقٍ یُبَاعِدُنَا مِنْکَ طَھِّرْنَا مِنْ کُلِّ خَبِیْثٍ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا الظَّلَمَہ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم ایسے رزق سے تیری پناہ مانگتے ہیں جو ہمیں تجھ سے دور

(1) ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۹۷۷، بلال بن ابی بردة، ج۱۰، ص۵۱۳۔

(2) ......صفة الصفوة، الرقم:۵۲۰، محمد بن واسع، ج۳، ص۱۸۰۔

کردے اور (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) ہمیں ظاہری و باطنی نجاست سے پاک کردے اور ہم پر ظالموں کو مسلّط نہ فرمانا۔'' پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد دوبارہ ان کلمات کو دہراتے۔

﴿2726﴾...... حضرت سیِّدُنا حیان بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر یہ دعا مانگا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ اَخْلَقَ وَجْھِیْ کَثْرَۃُ ذُنُوْبِیْ فَھَبْنِیْ لِمَنْ اَحْبَبْتَ مِنْ خَلْقِکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر گناہوں کی کثرت کے سبب میرا چہرہ بگڑ جائے تو مجھے اس کے سپرد کر دینا جو تجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔'' (1)

﴿2727﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شُوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''میرا خیال ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے معمولی تقویٰ ہی کافی ہے۔'' (2)

مال کے حلال ہونے کی صورتیں:

﴿2728﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن بہرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''مال و دولت صرف چار صورتوں میں پاک و حلال ہے: (۱)...... جائز طریقہ سے تجارت کی جائے (۲)...... قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق میراث حاصل ہو (۳)...... کسی مسلمان بھائی کی طرف سے بطورِ عطیہ ملے اور (۴)...... عادل حکمران کے زیرِ سایہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کی صورت میں حصہ ملا ہو۔'' حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع کسی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحب زادے نے کہا: ''وقت ایک سا نہیں رہتا (میں نے وہ وقت بھی دیکھا کہ) والد ماجد روٹی اور نمک منگوا کر کھانے لگے، پھر فرمایا: ''تم دیکھ رہے ہو کہ میں نے اس کھانے پر قناعت کی اور اسی پر راضی رہا۔ میں نے مالداروں سے مدد حاصل کی، ان کے پاس گیا یا ان سے دوستی کی؟ (کبھی نہیں)۔'' (3)

﴿2729﴾...... حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عہدۂ قضا کی پیش کش کی گئی لیکن آپ نے ٹھکرا دی، اس پر ان کی زوجہ محترمہ نے ناراضی کا اظہار

(1)...... صفة الصفوة، الرقم: ۵۲۰، محمد بن واسع، ج۳، ص۱۸۲۔

(2)...... شعب الایمان، باب فی الرجاء من اللہ، الحدیث: ۱۱۴۹، ج۲، ص۵۳۔

(3)...... المصنف لابن ابی شیبة، کتاب البیوع والاقضیة، فی الرجل یھدی الی الرجل......الخ، الحدیث: ۱۲، ج۵، ص۲۳۱۔

کرتے ہوئے کہا: ”عیال دار اور محتاج ہونے کے باوجود آپ نے عہدے کی پیش کش ٹھکرا دی۔“ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: ”تم نے کیا مجھے سبزی اور سرکہ ہی کھاتے دیکھا ہے، (خبردار) مجھ سے کبھی اس کی امید نہ رکھنا۔“ (١)

سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی اصلاح:

﴿2730﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن شُوذَب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ کے کسی حکمران نے علمائے بصرہ کے درمیان تحائف تقسیم کئے، اس نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار کی طرف ہدیہ بھیجا تو آپ نے قبول کرلیا جبکہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے قبول نہ کیا اور فرمایا: ”اے مالک! آپ نے سلطان کے تحائف قبول کرلئے؟“ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار نے کہا: ”اے ابوبکر! میرے ہم نشینوں سے پوچھ لیجئے (کہ میں نے اُن کا کیا کیا)!“ اُنہوں نے پوچھنے پر بتایا: ”اے ابوبکر! انہوں نے تحائف کے بدلے کچھ غلام خرید کر آزاد کئے ہیں۔“ (یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار سے فرمایا: ”آپ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم ہے! بتائیے انعام قبول کرنے سے پہلے آپ کی جو دلی کیفیت تھی بعد میں ایک لمحہ کے لئے بھی وہ کیفیت آپ نے محسوس کی؟“ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے کہا: ”**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں۔“ فرمایا: ”کیا خیال ہے آپ کو کون سی چیز حاصل ہوئی ہے؟“ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار نے ہم نشینوں سے کہا: ”مالک تو حمار ہے۔ بے شک حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی مثل ہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنی چاہئے۔“ (٢)

﴿2731﴾...... حضرت سیِّدُنا عُتبہ بن مِنہال بصری ازدی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ امیر بصرہ بلال بن ابی بُردہ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے کہا: ”قضا وقدر کے مسئلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”اے امیر! قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بندوں سے قضا وقدر کے بارے سوال نہیں فرمائے گا، ہاں! بندوں سے ان کے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھے گا۔“ (٣)

---

❶......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٥٣۔

❷......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٥٦۔

❸......التمهيد لما في الموطا من المعاني والمسانيد، باب الراء، ربيعة بن ابي عبد الرحمن المدني، ج٢، ص٨٧۔

قدرت واختیار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے:

﴿2732﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص کی حاجت کے سلسلے میں کسی کے پاس گئے اور فرمایا: ''میں ایک حاجت کے لئے تمہارے پاس آیا ہوں اور تم سے پہلے اسے دربارِ الٰہی میں پیش کر چکا ہوں۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں حاجت روائی کی اجازت دے تو پوری کر دو تم قابلِ تعریف ہو گے اور اگر اجازت عطا نہ فرمائے تو تم معذور ہو گے۔'' (1)

﴿2733﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوسعید مؤدِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جلد اکتا جانے والے کا کوئی دوست نہیں اور نہ ہی کسی حاسد کے لئے کوئی غنا (تونگری) ہے۔ اس شخص کی طرف اشارہ کرنے سے بچو جو اپنی رائے پر غرور کا اظہار کرتا ہے کیونکہ وہ تمہاری رائے قبول نہیں کرے گا۔'' (2)

سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابونُعَیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست حافظہ رکھنے والے عالم تھے، ناقل راوی نہ تھے۔ احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچتے اور جس کام کی بھی نیت کرتے اسے ضرور مکمل کرتے۔ کم گو تھے۔ (احادیث بھی) کم ہی روایت کرتے تھے۔ کثرت سے روزے رکھتے اور نیکیوں میں کوشاں رہتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک، حضرت سیِّدُنا مطرف، حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین، حضرت سیِّدُنا سالم، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن صامت اور حضرت سیِّدُنا ابوبُردہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند مرویات درج ذیل ہیں:

آگ کی لگام:

﴿2734﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ معلمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧٠٨٠، محمد بن واسع، ج٥٦، ص١٦٨۔ 2 ......المرجع السابق، ص١٦٦۔

کردہ علم میں سے کچھ چھپایا تو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی۔'' (1)

﴿2735﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے مصطفٰے جان رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں دو بار حجِ تَمَتُّع (2) کیا (اس سلسلے میں قرآن مجید میں کوئی حکم ممانعت کا نازل نہیں ہوا) ایک شخص نے اپنی رائے سے اس کے متعلق کہہ دیا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا۔'' (3)

بازار میں داخل ہونے کی دعا:

﴿2736﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ حاضر ہوا وہاں میری ملاقات حضرت سیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی انہوں نے اپنے والد حضرت سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور اپنے دادا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سند سے ایک حدیث بیان کی کہ حضور انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کہہ لے: ''لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّایَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے حمد ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے اس کو ہرگز موت نہیں آئے گی، تمام بھلائیاں اسی کے دست قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، اس کے دس لاکھ گناہ مٹاتا ہے، اس کے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں خُراسان لوٹا اور

---

1 ......تاریخ بغداد، الرقم: ٧٦٤٧، یوسف بن جعفر بن احمد، ج ١٤، ص ٣٢٥۔

2 ...... مکہ معظّمہ میں پہنچ کر اشہر الحج (یکم شوال سے دس ذی الحجہ) میں عمرہ کرکے وہیں سے حج کا احرام باندھے۔ اسے تَمَتُّع کہتے ہیں اور اس حج کرنے والے کو مُتَمَتِّع کہتے ہیں۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ١٠، ص ٨١٤)

مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 121** پر فرماتے ہیں: یہاں تمتع بمعنی لغوی میں ہے یعنی حج وعمرہ دونوں سے نفع حاصل کرنا تمتع عرفی یعنی قِران کا مقابل مراد نہیں تاکہ یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہ ہو جن میں قِران ثابت ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اولاً حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا بھی باندھ لیا جس سے قِران ہوگیا۔

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٥٢، ج ١٨، ص ١٢٣۔

قُتَیبہ بن مسلم کے پاس آکر کہا: میں تمہارے لئے ایک تحفہ لایا ہوں، پھر یہ حدیث سنائی، اس کے بعد سے قُتَیبَہ بن مسلم کا یہ معمول رہا کہ وہ سواری پر سوار ہو کر بازار جاتا اور یہ دعا پڑھ کر واپس لوٹ آتا۔'' (۱)

ھَبْھَب نامی وادی کا رہائشی:

﴿2737﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر بصرہ بلال بن ابی بُردہ کے پاس آکر کہا: آپ کے والد اور دادا کی سند سے مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ باذنِ پروردگار، دوعالم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جہنم میں ایک وادی ہے جسے ھَبْھَب کہا جاتا ہے، یہ حق ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ظالم وسرکش کو اس میں ٹھہرائے گا تو تم اس وادی کے رہائشی بننے والوں میں شامل ہونے سے بچتے رہنا۔'' (۲)

خوش اخلاق پر جہنّم کی آگ حرام ہے:

﴿2738﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی سند سے حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نرم طبیعت، نرم زبان، ضرورت کے وقت لوگوں کے کام آنے والے اور درگزر کرنے والے پر جہنّم کی آگ حرام ہے۔'' (۳)

جنتی بالاخانوں کا رہائشی:

﴿2739﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کی سند سے حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ایک دن پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے بالاخانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' ہم نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور ارشاد فرمائیے!'' ارشاد فرمایا: ''جنت میں جواہر کی مختلف اقسام کے بالاخانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی

---

(1)......سنن الدارمی، کتاب الاستیذان، باب مایقول اذا دخل السوق، الحدیث:۲۶۹۲، ج۲، ص۳۷۹، بدون"بنی له بیتا"۔

(2)......سنن الدارمی، کتاب الرقاق، باب فی اودیة جهنم، الحدیث:۲۸۱۶، ج۲، ص۴۲۷۔

(3)......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم:۱۶۵۰، محمد بن الفضل، ج۷، ص۳۵۸۔

مَنظَر باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ ان میں ایسی نعمتیں، ثواب اور عزت وکرامت ہے جن کے متعلق نہ توکسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی آنکھ نے انہیں دیکھا۔'' ہم نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! یہ کس کے لئے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اس خوش بخت کے لئے جو سلام کو عام کرے، ہمیشہ روزے رکھے، لوگوں کو کھانا کھلائے اور نماز پڑھے جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔'' میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کون ان کاموں کی طاقت رکھتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''میری اُمت میں سے جو اس کی طاقت رکھتا ہے عنقریب میں اس کے بارے میں تمہیں آگاہ کروں گا۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''جو مسلمان بھائی سے ملے، اسے سلام کرے اور وہ جواب دے تو یقیناً اس نے سلام کو عام کیا، جو اپنے اہل وعیال کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو یقیناً اس نے کھانا کھلایا، جس نے پورا ماہِ رمضانُ المبارک اور ہر مہینے تین روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے اور جس نے عشا وفجر کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے اس وقت نماز پڑھی جب لوگ یعنی یہود ونصاریٰ اور مجوسی سوئے ہوئے تھے۔'' (1)

سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو وصیتیں:

﴿2740﴾ ...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے چند وصیتیں فرمائیں کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کروں، اور (دنیوی معاملے میں) اپنے سے کمتر کو دیکھوں اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھوں، مساکین سے محبت اور ان کا قرب اختیار کروں، ہمیشہ حق بات کہوں اگرچہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو، صلہ رحمی کروں اگرچہ رشتہ دار مجھ سے پیٹھ پھیریں، لوگوں سے کسی بھی چیز کا سوال نہ کروں اور لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کی کثرت کروں کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔'' (2)

﴿2741﴾ ...... حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا سمیر بن نہار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی سند سے

(1) ......الفوائد لتمام الرازی، الحدیث:١٤٤٨، ج٢، ص١٧٠۔

(2) ......المعجم الصغیر، الحدیث:٧٥٩، ج١، ص٢٦٨۔

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اشاد فرمایا: ''اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم کیسے اپنے ایمان کی تجدید کیا کریں؟'' ارشاد فرمایا: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کثرت سے کیا کرو۔'' (۱)

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار

حضرت سیِّدُنا ابو یحییٰ مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ معرفت الٰہی میں نگاہ بصیرت رکھنے والے، خوف خدا رکھنے والے، خلق خدا کے مددگار، شہوات دنیا سے کنارہ کش اور نفس کے مالک تھے کیونکہ عطائے الٰہی سے آپ کو نفس پر غلبہ حاصل تھا۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: مالک حقیقی کا بندہ ہونے پر ناز و فخر کرنے اور بارگاہ خداوندی میں عاجزی و محتاجی کے اظہار کا نام تصوُّف ہے۔

﴿2742﴾...... حضرت سیِّدُنا ہارون بن حسن بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سلیمان خواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''دنیا والے پاکیزہ ترین چیز کا مزہ چکھے بغیر ہی دنیا سے چلے گئے۔'' ہم نشینوں نے پوچھا: ''اے ابو یحییٰ! وہ کیا ہے؟'' فرمایا: ''معرفت الٰہی۔'' (۲)

ذکر الٰہی جیسی نعمت کوئی نہیں:

﴿2743﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''عیش پرست ذکر الٰہی جیسی نعمت نہیں پاسکتے۔'' (۳)

﴿2744﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ

---

1 ......المستدرك، كتاب التوبة والانابة، الحديث: ٧٧٣١، ج٥، ص٣٦٤۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٢١۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث: ١٧٧٥، ص٣٢٤۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''میں نے تورات شریف میں پڑھا: اے گروہِ صدیقین! دنیا میں ذکرِ الٰہی سے لطف اندوز ہو کیونکہ ذکرُ اللہ دنیا میں تمہارے لئے نعمت جبکہ آخرت میں عظیم الشان اجروثواب کا باعث ہے۔''

صدیقین اور یادِ الٰہی:

﴿2745﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''صدیقین کے سامنے جب قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے دل آخرت کی یاد میں خوشی سے جھوم اٹھتے ہیں۔'' جبکہ ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ '' قرآن کا دامن مضبوطی سے تھام لو پھر تلاوت کرتے ہوئے فرمایا: جب قرآن پاک پڑھا جائے تو عرش کے سچے مالک عَزَّوَجَلَّ کا فرمان خوب غور سے سنو۔'' (1)

﴿2746﴾...... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اے صدیقین! پرسوز آواز میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح وتقدیس بیان کرو۔''

﴿2747﴾...... حضرت سیِّدُنا مرحوم بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''ہم نے تمہارے سامنے بانسری بجائی لیکن تم رقص میں نہیں آئے یعنی ہم نے تمہیں وعظ و نصیحت کی لیکن تم نے قبول نہ کی۔'' (2)

قلب مومن کی بہار:

﴿2748﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''اے حاملین قرآن! قرآن کریم نے تمہارے دلوں میں کیا کاشت کاری کی؟ یقیناً قرآن (قلب) مومن کے لئے بہار ہے جس طرح بارش زمین کے لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسمان سے بارش برساتا ہے وہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر بھی برستی ہے جس میں دانہ ہوتا ہے تو اسے بڑھنے، سرسبز ہونے اور خوبصورت پودا بننے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ تو اے حاملین قرآن! قرآن مجید نے تمہارے دلوں میں کیا کاشت کاری کی ہے؟ کہاں

---

1 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم:۷۷۹، مالك بن دینار، ج۶، ص۱۶۳۔

2 ...... معجم ابن المقرئ، الحدیث:۱۰۸۲، ج۳، ص۱۴۱۔

ہیں ایک سورت یاد کرنے والے؟ کہاں ہیں دو سورتوں والے؟ تم نے اِن پر کتنا عمل کیا ہے؟'' (1)

﴿2749﴾ ...... حضرت سیِّدُنا رَباح بن عَمرو قَیسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''بندہ اس وقت تک صِدِّیقین کا مرتبہ نہیں پا سکتا جب تک وہ اپنی زوجہ کو ایسے نہ چھوڑ دے گویا وہ بیوہ ہے اور اس کی پناہ گاہ کتوں کے ٹھکانوں کی طرح نہ ہو۔'' (2)

مُتَّقِین کی صِفات:

﴿2750﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''اے متقین کے گروہ! آؤ میں تمہیں خوفِ خدا کی تعلیم دوں۔ تم میں جو بھی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ زندہ رہے اور نیک اعمال دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنی آنکھ اور زبان کی حفاظت کرے نہ تو برائی کی طرف نظر کرے اور نہ ہی زبان سے کوئی غلط بات نکالے کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نگاہِ کرم صدیقین پر ہے اور وہ ان کی بات جلد سنتا ہے۔'' (3)

﴿2751﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ ''اے ابنِ آدم! میری بارگاہ میں حاضری کے وقت رونے سے عاجز نہ ہونا، میں اللّٰہ ہوں جو تیرے دل سے قریب ہے اور تو نے غیب سے میرے نور کو دیکھا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''نمازی اپنے دل میں جو رقت و کشادگی پاتا ہے یہ اس لئے ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (اپنی بارگاہ میں حاضری کی بَرَکت سے) اس کے سینے کو کشادہ فرما دیتا ہے۔'' (4)

خطا کاروں کی دوا:

﴿2752﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ

(1) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٨٦١، ص٣٢٢۔

(2) ......سير اعلام النبلاء، الرقم:١١٨٩، رياح بن عمرو القيسي، ج٧، ص٤٦٣۔

(3) ......ذم الهوى، الباب الحادى عشر فى الامر بغض البصر، الحديث:٢٦٤، ص٨١۔

(4) ......الدرالمنثور، پ٩، سورة الاعراف، تحت الآية:١٤٤، ج٣، ص٥٥٩۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''بے شک سچ اِبتداءً دل میں ہوتا ہے جس طرح کھجور کے پودے کی ابتدا ایک ٹہنی سے ہوتی ہے کہ اگر بچہ بھی اسے اُکھیڑے یا بکری کھالے تو اس کی جڑ ہی ختم ہوجاتی ہے۔ چنانچہ، اسے مسلسل پانی دیا جاتا ہے جس سے وہ نشونما پاتا رہتا ہے حتی کہ اس کی ایک مضبوط جڑ تیار ہوجاتی ہے، اس سے سایہ حاصل کیا جاتا اور اس کا پھل کھایا جاتا ہے، اسی طرح سچائی بھی ابتداءً دل میں کمزور ہوتی ہے۔ چنانچہ، بندہ اس کی حفاظت و دیکھ بھال کرتا ہے جس کے سبب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس میں اضافہ فرمادیتا (یعنی سچائی کو تقویت بخشتا) ہے حتی کہ بندے پر اپنی برکات کا نزول فرماتا ہے پھر بندہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کا کلام خطاکاروں اور گنہگاروں کے لئے دوا کا کام دیتا ہے۔'' پھر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''کیا تم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے؟ پھر خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ہاں! کیوں نہیں، بخدا! ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے اور وہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور ان جیسے دیگر خوش بخت اَفراد ہیں، ان میں سے ایک شخص کے کلام سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں لوگوں کو زندگی بخشتا (یعنی برائی سے نیکی کی راہ پر گامزن کردیتا) ہے۔''

ہر گناہ کی جڑ:

﴿2753﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''ایک صاحبِ علم کا قول ہے کہ میں نے ہر گناہ کی جڑ (یعنی بنیاد) کے متعلق غور وخوض کیا تو ہر گناہ کی جڑ مال کی محبت ہی کو پایا۔ جس نے مال کی مَحبت کو اتار پھینکا اس نے راحت وسکون پالیا۔'' [1]

راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا کہ ''سچ اور جھوٹ دل میں ایک دوسرے سے برسرِ پیکار رہتے ہیں حتی کہ ایک دوسرے کو نکال پھینکتا ہے۔''

دنیادار عالِم کی سب سے ہلکی سزا:

﴿2754﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے، حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ بعض کتابوں میں لکھا ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جب کوئی صاحبِ علم دنیا سے محبت کرتا

[1] ......الزھد الکبیر، الحدیث: ۲۵۲، ص ۱۳۵۔

ہے تو میں اس کے ساتھ سب سے ہلکا معاملہ یہ کرتا ہوں کہ اس کے دل سے اپنے ذکر کی حلاوت نکال دیتا ہوں۔“ (1)

مشکلات و پریشانیوں سے نجات کی راہ:

﴿2755﴾...... حضرت سیِّدُنا راشد بن نُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”جب تک بندہ سچ اختیار نہیں کرتا مشکلات و پریشانیوں میں گھرا رہتا ہے۔“ (2)

ویران دل:

﴿2756﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”جب گھر میں کوئی رہنے والا نہ ہو تو جس طرح گھر ویران و برباد ہو جاتا ہے اسی طرح جس دل میں غم (آخرت) نہ ہو وہ بھی ویران و برباد ہو جاتا ہے۔“ (3)

﴿2757﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ”اے لوگو! جب کتے کی طرف سونا چاندی پھینکا جائے تو وہ ان کی طرف نہیں لپکتا لیکن جب ہڈی پھینکی جائے تو فوراً جھپٹ پڑتا ہے اسی طرح بے وقوف حق کی مَعرِفت نہیں رکھتا۔“

اے دِلوں کو پھیرنے والے!

﴿2758﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو اکثر یہ دعا مانگتے سنا: ”اَللّٰھُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِنَا اِلَیْکَ حَتّٰی نَعْرِفَکَ حَسَنًا وَحَتّٰی نَرْعٰی عَھْدَکَ وَحَتّٰی نَحْفَظَ وَصِیَّتَکَ حَسَنًا اَللّٰھُمَّ سَوِّمْنَا سِیْمَا الْاَبْرَارِ وَ اَلْبِسْنَا لِبَاسَ التَّقْوٰی وَاللّٰھُمَّ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَیْکَ قَبْلَ الْمَمَاتِ وَ نَلْقِیْ بِالسَّلَامِ قَبْلَ اللِّزَامِ اَللّٰھُمَّ اَنْظِرْ اِلَیْنَا مِنْکَ نَظْرَۃً تَجْمَعُ لَنَا بِھَا الْخَیْرَ کُلَّہٗ خَیْرَ الْاٰخِرَۃِ وَخَیْرَ الدُّنْیَا حَتّٰی اَلْقَاکَ یَوْمَ اَلْقَاکَ وَ اَنْتَ عَنَّا رَاضٍ رَغْبَۃً وَّ رَھْبَۃً اِلَیْکَ یَا اِلٰہَ السَّمَاءِ وَ اِلٰہَ الْاَرْض یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے دلوں کو اپنی جانب متوجہ کر دے حتی کہ ہم اچھی طرح تیری معرفت حاصل کر لیں، تجھ سے کیا ہوا عہد نباہ سکیں اور تیری وصیت کو اچھی طرح یاد رکھیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نیک

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٨٨۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٩٠۔

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٨٧٠، ص٣٢٣۔

لوگوں کے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں لباسِ تقوٰی سے مزین فرما۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مرنے سے پہلے ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرما اور پکڑ سے پہلے سلامتی کے ساتھ اپنی ملاقات نصیب فرما۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ایسی مہلت عطا فرما جو ہمارے لئے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں جمع کردے حتی کہ قیامت کے دن جب میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تو تُو مجھ سے راضی ہو۔ اے زمین و آسمان کے مالک! ہمیں اپنی طرف رغبت اور اپنا خوف عطا فرما۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہلکی سی آواز سے رونے لگتے اور حاضرین مجلس بھی رونے لگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب ''خَیْرَ الدُّنْیَا'' تک پہنچتے تو خاموش ہو جاتے اور فرماتے: ''لوگ خیال کرتے ہیں کہ دنیا کی بھلائی سے میری مراد درہم و دینار ہیں نہیں بلکہ اس سے میری مراد نیک عمل ہے۔'' (۱)

﴿2759﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''میں نے اس وصیت کا ارادہ کیا ہے کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے جکڑ دیا جائے تاکہ مجھے بارگاہِ الٰہی میں اس طرح جکڑا ہوا حاضر کیا جائے جس طرح بھاگے ہوئے غلام کو آقا کے سامنے لایا جاتا ہے۔'' (۲)

دنیا سے بیزاری کا اظہار:

﴿2760﴾...... حضرت سیِّدُنا حَزْم قُطَیْعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے مرضِ موت میں ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ موت و حیات کی کشمکش تھے۔ چنانچہ، آسمان کی جانب سر اٹھا کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو جانتا ہے کہ میں شرم گاہ یا پیٹ کی شہوت کے لئے دنیا میں بقا (زندگی) کا طَلَب گار نہیں ہوں۔'' (۳)

﴿2761﴾...... حضرت سیِّدُنا مُغِیرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے پیٹ میں کچھ تکلیف ہوئی تو ان سے عرض کی گئی: ''کوئی دوا لا دی جائے تاکہ پیٹ کا مرض دور ہو جائے۔'' فرمایا: ''تم مجھے اپنی طِب سے دور رکھو۔ (پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:) اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ میں شرمگاہ یا پیٹ کی شَہوت کے لئے دنیا میں بقا (زندگی) نہیں چاہتا، لہٰذا مجھے دنیا میں باقی نہ رکھ۔'' (۴)

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٨٩٤، ص٣٢٧۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٨٥۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٣٨۔ 4 ......المرجع السابق، ص٤٣٩۔

جہنم کا خوف:

﴿2762﴾...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے داماد حضرت سیِّدُ نا ابوصالح مغیرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے وصال سے چند روز قبل میں ان کے گھر میں تھا، مجھے ان کے معاملات کا علم نہ تھا، لہٰذا نمازِ عشا ادا کرنے کے بعد میں چادر اوڑھ کر لیٹ گیا (تاکہ دیکھوں کہ آپ کیا عمل کرتے ہیں)۔ چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے، کھانا پیش کیا گیا، کھانا تناول فرمانے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوگئے، پھر اپنی داڑھی پکڑ کر عرض کرنے لگے: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب تو اولین وآخرین کو جمع فرمائے تو بوڑھے مالک کو آگ پر حرام کر دینا۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ یہی کلمات دہراتے رہے حتی کہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے میں سو گیا پھر (رات میں کسی وقت) بیدار ہوا تو دیکھا کہ آپ اسی حالت پر ہیں کبھی ایک پاؤں آگے کرتے اور کبھی دوسرا اور یہی کلمات دہرا رہے ہیں کہ ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب تو اولین وآخرین کو جمع فرمائے تو بوڑھے مالک کو آگ پر حرام کر دینا۔'' چنانچہ، طُلوعِ فجر تک آپ یہی کلمات دہراتے رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: ''بخدا! اگر حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے مجھے دیکھ لیا تو ان کے ہاں میری کوئی قدر و منزلت نہیں رہے گی۔ لہٰذا انہیں اسی حالت میں چھوڑ کر میں اپنے گھر لوٹ آیا۔'' (1)

﴿2763﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: ہمیں خبر ملی ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل اپنی عبادت گاہ کی جانب گئے تو ان سے کہا گیا: ''اے بنی اسرائیل! تم اپنی زبانوں سے تو مجھے پکارتے ہو جبکہ تمہارے دل مجھ سے دور ہیں، جس راستے پر تم چل رہے ہو وہ باطل ہے۔'' (2)

﴿2764﴾...... حضرت سیِّدُ نا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ رب تعالٰی مجھے شب کوری (رات میں دکھائی نہ دینے) سے محفوظ فرمائے۔'' (3)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دینار، ج۵۶، ص۴۱۳۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الرجاء من اللّٰہ، الحدیث:۱۱۵۶، ج۲، ص۵۴۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الیقین، الحدیث:۲۴، ج۱، ص۳۱۔

ناپسندیدہ عالم:

﴿2765﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''میں نے حکمت کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر موٹے عالم کو ناپسند فرماتا ہے [1]۔'' [2]

عالم کی صحبت کا فائدہ:

﴿2766﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ نیکی کس طرح وجود میں آتی ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا:) جیسے کسی شخص نے زمین میں کوئی پودہ لگایا اگر اس کے قریب سے گزرتے ہوئے کوئی بچہ اسے اکھیڑے یا کوئی بکری کھالے پھر تو اس کی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے لیکن اگر اسے پانی دیا جائے اور اچھی طرح دیکھ بھال کی جائے تو قریب ہے کہ وہ ایسا تناور درخت بن جائے جس سے سایہ حاصل کیا جائے اور اس کا پھل کھایا جائے یوں ہی عالم کا کلام خطا کاروں کے لئے دَوا کا کام دیتا ہے۔''

﴿2767﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''کتنے ہی لوگ اپنے بھائی کی زیارت اور اس سے ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں لیکن کوئی نہ کوئی مصروفیت انہیں روکے رکھتی ہے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ایسے گھر میں جمع فرمادے جس میں جدائی نہ ہو۔'' پھر فرمایا: ''میں بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں طوبیٰ درخت کے سائے اور عابدین کی راحت وآرام کی جگہ جمع فرمائے۔'' [3]

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والا دل:

﴿2768﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن

---

1 ...... موٹے عالم سے مراد وہ ہے جو کثیر علم رکھتا ہے لیکن اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچاتا۔
(تفسیر الماوردی، پ ۲۴، الغافر، تحت الآیۃ: ۷۵، ج۵، ص ۱۶۵)

2 ......المقاصد الحسنۃ، حرف الھمزۃ، الحدیث: ۲۴۵، ص ۱۳۲۔

3 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمدبن سیرین، الحدیث: ۱۸۷۲، ص ۳۲۳۔

دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ایک صحابیٔ رسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''(اے لوگو!) اگر میں نفس کی تعظیم کروں، اسے آسائشوں میں رکھوں اور آرام پہنچاؤں تو کل بروزِ قیامت وہ بارگاہِ الٰہی میں میری مذمت کرے گا لیکن اگر میں اسے تھکاؤں، ڈراؤں اور مشقت میں ڈالوں تو کل قیامت میں وہ مجھ سے خوش ہوگا۔'' راوی کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے صالحین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''جب صالحین کا ذکر کیا جاتا ہے تو میں خود کو جھڑکتا اور تف کہتا ہوں۔'' نیز ایک بار میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ فرماتے سنا کہ ''جو دل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے تو وہ رضائے الٰہی کے لئے مشقت وتھکاوٹ کو بھی پسند کرتا ہے۔'' (۱)

﴾2769﴿ ...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''لوگ کہتے ہیں جہاد کرو جبکہ میں اپنے نفس کے ساتھ مسلسل جہاد کر رہا ہوں۔''

نیکی کا حکم نہ دینے اور گناہوں سے منع نہ کرنے کا سبب:

﴾2770﴿ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''ہم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو گئے ہیں اسی لئے نہ تو ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور نہ ہی برائی سے منع کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں یوں ہی نہیں چھوڑ دے گا۔ کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ ہم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کون سا عذاب نازل ہوگا؟'' (۲)

دنیاداروں کی صحبت سے بچو!

﴾2771﴿ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''بعض لوگ ایسے ہیں کہ جب علمائے کرام سے ملتے ہیں تو نیکی کے کاموں میں ان کے شریک بن جاتے اور جب ظالم وجابر اور دنیادار لوگوں سے ملتے ہیں تو معاملات میں ان جیسے ہو جاتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت دے تم رحمانی عُلَما میں سے ہونا۔''

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم:۵۲۲، ابو مسلم الخولانی، ج۴، ص۱۷۹، باختصار، عن ابی مسلم الخولانی۔
شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، الحدیث:۸۲۵۱، ج۶، ص۳۰۲، باختصار۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الامر بالمعروف......الخ، الحدیث:۷۵۹۶، ج۶، ص۹۷۔

﴿2772﴾...... حضرت سیِّدُنا حزم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''تم ایسے دشوار گزار زمانہ میں ہو جس کی شناخت صرف صاحب بصیرت ہی کر سکتا ہے۔ تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں لوگ کثرت سے فخر ومباہات میں مبتلا ہیں، ان کی زبانیں ان کے منہ میں پھول چکی ہے یہ لوگ اعمالِ آخرت سے دنیا کے طلب گار ہیں، لہٰذا خود کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمہیں اپنے جال میں پھانس نہ لیں۔'' (۱)

جسم اور دل:

﴿2773﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''جب جسم بیمار ہوتا ہے تو کھانا، پینا، سونا اور آرام کرنا اسے کچھ فائدہ نہیں دیتا یوں ہی جب دل دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو نصیحت اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔'' (۲)

کاش! کسی طرح دل کی اصلاح ہو جائے:

﴿2774﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر بیٹھنے سے میرے دل کی اصلاح ممکن ہے تو میں اس پر بھی بیٹھ جاؤں۔'' (۳)

﴿2775﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کچھ سزائیں ہیں، لہٰذا تم اپنے نفس کی خبر رکھو اور اسے ان سے بچنے کا پابند کرو (وہ سزائیں یہ ہیں) تنگیِ معیشت، عبادت میں سستی اور رزق کے معاملہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرنا۔'' (۴)

جادوگرنی:

﴿2776﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْهِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''تم جادوگرنی (یعنی دنیا) سے بچو کہ بے شک یہ عُلَمائے کرام کے دلوں پر اپنا جادو چلاتی ہے۔'' (۵)

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٣٤۔
2 ......المرجع السابق، ص٤٢٥۔
3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٨٧١، ص٣٢٣۔
4 ......المرجع السابق۔
5 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، كتاب ذم الدنيا، الحديث:٣٩، ج٥، ص٣٥۔

قُربِ الٰہی کا ذریعہ:

﴿2777﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے کہاں تلاش کروں؟'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے شکستہ دل لوگوں (یعنی راضی برضا رہنے والے فقرا) کے پاس تلاش کرو۔'' (1)

﴿2778﴾...... حضرت سیِّدُنا حارث بن نبہان جرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مکہ مکرمہ سے لوٹا تو میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو پانی پینے کا مٹی کا ایک برتن تحفہ میں پیش کیا، کچھ عرصہ وہ آپ کے پاس رہا۔ ایک دن میں ان کی مجلس میں آکر بیٹھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے حارث! آؤ اور وہ برتن لے لو کیونکہ اس نے میرے دل کو مشغول کر دیا ہے کہ جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو شیطان میرے پاس آکر کہتا ہے: اے مالک! وہ برتن چوری ہو گیا ہے، یوں میرا دل مشغول ہو جاتا ہے۔'' (2)

خواہشات پر قابو پانے والا:

﴿2779﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''جو شخص دنیاوی زندگی کی رونقوں سے دور رہا اس نے اپنی خواہشات پر قابو پالیا اور جو باطل کی تعریف کر کے خوش ہوا اس نے شیطان کو اپنے دل میں داخل ہونے پر قدرت دے دی۔ اے قاری! تو قاری ہے اور قاری کو چاہئے کہ وہ اون کا جبہ زیب تن کئے ہوئے ہو اور ہاتھ میں ایک نگہبان عصا ہو جس سے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھاگنے والے (نفس) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی جانب لے جائے اور بندوں کو بھی جمع کر کے بارگاہِ الٰہی کی طرف لے جائے۔'' (3)

ترکِ دنیا کا خواہش مند:

﴿2780﴾...... حضرت یوسف بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب الفقر و الزھد، بیان فضیلۃ خصوص الفقر من......الخ، ج٤، ص٢٤٦

2 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دینار، ج٥٦، ص٤١١۔

3 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:٧٧٩، مالك بن دینار، ج٦، ص١٦٣، باختصار۔

الْغَفَّار نے فرمایا: میں نے کسی پہاڑ پر ایک راہب (دنیا سے کنارہ کش شخص) کو دیکھ کر آواز دی اور کہا: ''اے راہب! مجھے کوئی ایسی بات بتاؤ جو مجھے بھی ترک دنیا پر آمادہ کر دے۔'' اس نے کہا: ''کیا تم صاحب قرآن وفرقان (یعنی مسلمان) نہیں ہو؟'' میں نے کہا: ''ہاں! کیوں نہیں لیکن میں یہ پسند کرتا ہوں کہ تم مجھے کوئی ایسی بات بتاؤ جو مجھے ترک دنیا پر آمادہ کر دے۔'' اس نے کہا: ''اگر تم اپنے اور شہوات کے درمیان لوہے کی دیوار قائم کرنے کی طاقت رکھتے ہو تو ایسا کر گزرو۔'' (۱)

شیطان اس کے سائے سے بھی ڈرتا ہے:

﴿2781﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''جس نے خواہشات دنیا پر غلبہ پالیا شیطان اس کے سائے سے بھی ڈرتا ہے۔'' (۲)

میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں:

﴿2782﴾...... حضرت سیِّدُنا خثیم بن معاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شیخ نے بتایا کہ بصرہ کے ایک مال دار شخص نے اپنی خوبرو اور حسین وجمیل بیٹی سے کہا: ''بنو ہاشم کے عربوں اور عجمیوں نے تجھے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن تو نے انکار کر دیا میرا خیال ہے کہ تو حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار یا ان کے ہم نشینوں میں سے کسی (سے نکاح) کا ارادہ رکھتی ہے۔'' لڑکی نے کہا: ''بخدا! وہی میرا مطلوب ہیں۔'' چنانچہ، لڑکی کے باپ نے اپنے بھائی سے کہا: ''حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں جاؤ اور انہیں میری بیٹی کے مکان اور مقام ومرتبے سے آگاہ کرو اور اس کی خواہش کے بارے میں بتاؤ۔'' اس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: ''فلاں شخص نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے: ''آپ کو معلوم ہے کہ میں اس شہر میں سب سے زیادہ مال دار اور سب سے بڑا جاگیر دار ہوں، میری ایک حسین وجمیل بیٹی ہے جو آپ سے محبت کرتی ہے اور نکاح کا ارادہ رکھتی ہے۔'' حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے پیغام لانے والے سے فرمایا: ''اے فلاں! مجھے تم پر تعجب ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں؟'' (۳)

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:۱۸۹٦، ص۳۲۷، بتغير۔

2 ......ذم الهوى، الباب الثانی فی ذم الهوى والشهوات، الحديث:۴۵، ص۳۷۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۱٦۷، مالك بن دينار، ج۵٦، ص۴۱۰۔

﴿2783﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بن ابی جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے کسی نے پوچھا: ''آپ نکاح کیوں نہیں کرتے؟'' فرمایا: ''اگر طاقت رکھتا تو میں اپنے نفس کو بھی طلاق دے دیتا۔'' (1)

دنیا سے بے رغبتی ہو تو ایسی:

﴿2784﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام بن ابی مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوئے، گھر میں کوئی چراغ نہ تھا، آپ کے ہاتھ میں روٹی تھی جسے چبارہے تھے۔ ہم نے پوچھا: ''اے ابویحییٰ! کیا آپ کے پاس چراغ نہیں ہے اور کیا کوئی ایسی چیز بھی نہیں جس پر روٹی رکھ سکیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مجھے چھوڑ دو! بخدا! جو کچھ ہے میں اس پر بھی شرمندہ ہوں۔'' (2)

﴿2785﴾...... حضرت سیِّدُنا ابومعمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دادا بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے اپنی کلائی پکڑ کر فرمایا: ''میں نے اس سال نہ تو تر کھجور کھائی، نہ انگور کھایا اور نہ ہی خربوزہ۔'' یوں آپ نے کئی چیزیں گنوائیں، پھر فرمایا: ''تو کیا میں مالک بن دینار نہیں؟'' (3)

خواہشات کو ہمیشہ مغلوب ہی رکھا:

﴿2786﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے ہم نشیں حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابراہیم حمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو اپنے ایک شاگرد سے یہ کہتے سنا: ''مجھے دہی کے ساتھ نرم روٹی کھانے کی خواہش ہے۔'' چنانچہ، اس نے روٹی خدمت میں حاضر کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روٹی الٹ پلٹ کر دیکھی اور فرمایا: ''40 سال سے مجھے تیری خواہش تھی لیکن میں تجھ پر غالب رہا حتی کہ یہ دن آ گیا اب تو مجھ پر غالب آنا چاہتی ہے، مجھ سے دور ہو جا۔'' اور آپ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا۔ (4)

﴿2787﴾...... حضرت سیِّدُنا ابویحییٰ مُنذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سیِّدُنا

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٠٩۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٨٥۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٠٥۔ 4 ......المرجع السابق۔

مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے پاس بکری کے پکے ہوئے پائے دیکھے جنہیں آپ بار بار سونگھ رہے تھے، اسی دوران راستے میں بیٹھے ایک بوڑھے مسکین کے پاس سے گزرے تو وہ پائے اسے صدقہ کر دیئے اور کہا: ''اسے لو اور کھالو۔'' پھر اپنے ہاتھ دیوار سے صاف کئے اور چادر سر پر رکھ کر چل دیئے۔ چنانچہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک دوست سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: ''آج حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کا میں نے یہ معاملہ دیکھا ہے۔'' دوست نے بتایا: ''ایک عرصہ سے انہیں پائے کھانے کی خواہش تھی۔ چنانچہ، خرید لائے لیکن دل ان کے کھانے پر راضی نہ ہوا، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صدقہ کر دیئے۔'' (1)

﴿2788﴾...... حضرت سیِّدُنا سَرِی بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''میں سال میں صرف بقرہ عید کے دن اور وہ بھی صرف اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کھاتا ہوں کیونکہ اس بارے میں حدیث مروی ہے۔'' (2)

20 سال نفس کا محاسبہ:

﴿2789﴾...... حضرت سیِّدُنا نضر بن زرارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''ایک مرتبہ میں نے اپنے گھر والوں کے لئے چند دراہم کے عوض ایک ہرن خریدا، 20 سال سے اس کے متعلق اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہوں لیکن نجات کی کوئی راہ نہیں پاتا۔'' (3)

﴿2790﴾...... حضرت سیِّدُنا معلّٰی وراق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''میں نے آٹے کو راکھ میں ملا کر کھایا تو نماز کی ادائیگی میں کمزوری محسوس ہونے لگی، اگر اس سے نماز پر قوت ملتی تو اس کے علاوہ کچھ نہ کھاتا۔'' (4)

﴿2791﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''بخدا! میں نے صبح اس حال میں کی کہ میرے پاس نہ درہم و دینار تھے اور نہ ہی دانق (درہم

---

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٠٥۔

(2)......المرجع السابق۔ (3)......المرجع السابق، ص٤١٠۔

(4)......شعب الایمان، باب فی المطاعم والمشارب......الخ، الحدیث:٥٧٢٨، ج٥، ص٤٧۔

کے چھٹے حصہ کی مقدار)۔اگر ربعَزَّوَجَلَّ کے پاس میرے لئے آخرت میں کچھ بھلائی نہ ہوتی تو دنیا میں مجھے آزمائشوں کا سامنا نہ ہوتا۔'' (۱)

﴿2792﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوکُرَیب محمد بن عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے لئے صرف دو درہم کافی تھے ایک کتابت قرآن کے لئے کاغذ خریدنے کے لئے اور ایک درہم کھجور کے پتے خریدکران کی ٹوکریاں بنانے اور بیچنے کے لئے۔''

﴿2793﴾...... حضرت سیِّدُنا رَبَاح بن عمرو قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ میں قرآن پاک کی کتابت کررہا تھا کہ حضرت سیِّدُنا جابر بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز آئے اور کہنے لگے: ''اے مالک بن دینار! آپ اس کے علاوہ بھی کوئی کام کرتے ہیں؟ بخدا! کتابُ اللّٰہ کی خطاطی بھی حلال روزگار ہے۔'' (۲)

سال بھر کا سالن:

﴿2794﴾...... حضرت سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کا سال بھر کا سالن دو فلس (عراق وکویت میں رائج دینار کے ہزارویں حصہ کے برابر مقدار) سے خریدا ہوا نمک ہوتا تھا۔'' (۳)

﴿2795﴾...... حضرت سیِّدُنا یوسف بن عطیہ صَفّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جو شخص میرے گھر میں داخل ہوکر کوئی چیز اٹھالے تو وہ اس کے لئے حلال ہے مجھے تالے اور چابی کی ضرورت نہیں ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر سجدہ کی جگہ سے کنکریاں اٹھا کر فرماتے: ''میں چاہتا ہوں کہ جب تک دنیا میں رہوں صرف انہیں چوس کر گزارہ کروں نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں۔'' اور فرمایا کرتے: ''اگر میرے لئے ممکن ہوتا کہ کوئی چادر لے کر اس کے دو حصے کرلوں ایک کو تہبند اور ایک کو چادر کے طور پر استعمال کروں تو میں ایسا کر گزرتا۔'' (۴)

﴿2796﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دینار، ج٥٦، ص٤٠٧۔ (2)......المرجع السابق، ص٣٩٩۔

(3)......المرجع السابق، ص٤٠٤۔ (4)......المرجع السابق، ص٤٠٦۔

الْغَفَّار نے فرمایا: ''جب فتنہ واقع ہوا تو میں تین دن مسلسل حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آ کر ان سے پوچھتا رہا کہ اے ابوسعید! ان حالات میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ تین دن بعد میں نے کہا: اے ابوسعید! میں تین دن سے آپ کے پاس آ کر سوال کر رہا ہوں آپ کوئی جواب نہیں دے رہے حالانکہ آپ میرے استاذ ہیں۔ بخدا! میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ زمین کو اپنے پاؤں تلے روندوں، نہروں سے پانی پیوں اور جنگل و بیابان سے سبزی کھاؤں حتی کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے۔'' راوی کا بیان ہے کہ (یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پھر فرمایا: ''اے مالک! جو طاقت تم رکھتے ہو وہ کون رکھ سکتا ہے۔ بخدا! ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔'' (1)

مہینے بھر کی غذا:

﴿2797﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ہشام، حضرت سیِّدُنا سعید بن ابی عروبہ اور حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن اپنے دلوں کے علاج کے لئے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے پاس آتے تھے۔ ایک مرتبہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے آ کر پوچھا: ''ابویحییٰ کہاں ہیں؟'' ہم نے کہا: ''سبزی فروش کے پاس گئے ہیں۔'' انہوں نے کہا: ''میرے ساتھ ان کی طرف چلو۔'' جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''اے ہشام! میں اس سبزی فروش کو ہر مہینے ایک درہم اور دو دانق (درہم کے چھٹے حصہ کی مقدار) دیتا اور اس سے 60 روٹیاں لیتا ہوں یعنی ہر رات دو روٹیاں اور جب میں انہیں گرم کر لیتا ہوں تو یہی ان کا سالن ہوتا ہے۔ اے ہشام! میں نے زبور شریف میں پڑھا ہے کہ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو میرے ارادوں سے باخبر اور بلند تر ہے۔ اے ہشام! تم دیکھو کہ تمہارا ارادہ و مقصد کیا ہے۔'' (2)

﴿2798﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اُونی کپڑے کا تہبند اور باریک سا جبہ زیب تن فرماتے۔ جب سردی کا موسم آتا تو چمڑے سے بنا جبہ پہن لیتے۔

---

(1)......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٠٩۔

(2)......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٠٢۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرآن مجید کی کتابت کیا کرتے تھے اور جتنا کام کرتے اتنی ہی اجرت لیتے اور حاصل شدہ اجرت سبزی فروش کو دے کر کھانا کھالیتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرآن مجید کا ایک نسخہ چار ماہ میں لکھتے تھے۔ (۱)

بوجھ والے ہلاک و برباد ہوگئے:

﴿2799﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالملک بن قُرَیْب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بصرہ کے ایک نیک شخص نے مجھے بتایا کہ ''ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے گھر میں آگ لگ گئی، آپ نے قرآن مجید اور ایک چادر اٹھائی اور گھر سے باہر نکل آئے۔'' عرض کی گئی: ''ابو یحییٰ! آپ کا گھر!'' فرمایا: ''اس میں کوئی کعبہ نہیں ہے اس لئے اس کے جلنے کی مجھے کچھ پروا نہیں۔'' حضرت سیِّدُنا احمد بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ بصرہ میں آگ لگ گئی، حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اپنی چادر کا پلو پکڑ کر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: ''بوجھ والے ہلاک و برباد ہوگئے۔'' (۲)

انسان کے پیٹ کی مثال:

﴿2800﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''اے لوگو! تمہارے ہاں جہلا کی کثرت ہے اگر یہ نہ ہوتے تو میں ٹاٹ کا لباس پہنتا۔ اے لوگو! مچھلی میں اس کے سر سے زیادہ بری کوئی چیز نہیں اور مجھے مچھلی کا سر کھالینا حرام کھانے سے زیادہ پسند ہے۔ اے لوگو! انسان کا پیٹ کتے کی طرح ہے، لہٰذا اس کے سامنے روٹی کا ٹکڑا یا مچھلی کا سر ڈال دو تاکہ وہ پرسکون رہے اور اپنے پیٹوں کو شیطان کا تھیلا نہ بناؤ کہ وہ اس میں جو چاہے بھرتا رہے۔'' (۳)

میں کبھی نہ سوتا:

﴿2801﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ

---

1 ...... تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧١٦٧، مالك بن دینار، ج٥٦، ص ٤٠٠۔ 2 ...... المرجع السابق، ص ٤١١-٤١٠۔

3 ...... صفة الصفوة، الرقم: ٥٢٢، مالك بن دینار، ج٣، ص ١٨٤، ملتقطًا۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''اگر میں ہمیشہ جاگنے کی طاقت رکھتا تو کبھی نہ سوتا اس خوف سے کہ کہیں عذاب نازل ہو اور میں سو رہا ہوں اور اگر میں کچھ مددگار پاتا تو انہیں ساری دنیا میں بھیجتا جو یہ آواز لگاتے پھرتے کہ اے لوگو! آگ سے بچو! آگ سے بچو!'' (1)

﴿2802﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جب میں کھانا کھاتا ہوں اور میرا دل خوش ہو جاتا ہے تو بستی میں میری مثل کوئی غلام نہیں ہوتا سوائے اس غلام کے جو مجھ سے پہلے کھا چکا ہو۔''

خشیت الٰہی اور جنت الفردوس کی محبت:

﴿2803﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ''خشیت الٰہی اور جنت الفردوس کی محبت بندے کو دنیا کی رنگینیوں سے دور کر کے اس میں مشقت پر صبر کرنے کا حوصلہ پیدا کرتے ہیں۔'' (2)

﴿2804﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ''جو کی روٹی کھانا اور کچرے کے ڈھیر پر کتوں کے ساتھ سو جانا بھی جنت الفردوس کی طلب میں کم ہے۔'' (3)

سادگی پسند:

﴿2805﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے مرضِ وصال میں ان کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ گھر میں مضبوط رسی سے بٹی ایک چارپائی جھاؤ کے درخت (جس سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں اس) کے نیچے رکھی ہے اور اس پر ایک موٹی چادر ڈلی ہوئی ہے جس کا ایک حصہ آپ کے سر کے نیچے ہے اور قریب ہی مٹی کے دو برتن رکھے ہوئے ہیں اور ایک خشک ٹوکری لٹکی ہوئی ہے۔

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤١٣۔

2 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٥٥١٩، عيسى بن مريم، ج٤٧، ص٤٢٢۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٥٥١٩، عيسى بن مريم، ج٤٧، ص٤٤٤۔

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تعالٰی عَلَيْه نے اپنے سر کے نیچے سے دو خشک روٹیاں نکالیں اور ٹکڑے کر کے پانی میں ڈالنے لگے، جب محسوس ہوا کہ روٹیاں تر ہو چکی ہیں تو مجھ سے فرمایا: ''یہ ٹوکری دو۔'' میں نے ٹوکری پیش کی تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تعالٰی عَلَيْه نے اس میں سے نمک کی ایک تھیلی نکالی اور مجھے فرمایا: ''قریب آؤ۔'' میں نے عرض کی: ''اے ابو یحییٰ! مجھے کھانے کی خواہش نہیں ہے۔'' فرمایا: ''افسوس! تم ان لوگوں میں سے ہو جو میٹھے پانی سے غذا حاصل کرتے ہیں تم نمک والے پانی سے نہیں کھاؤ گے۔'' (1)

دنیا میرے گھر میں داخل نہ فرما!

﴿2806﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو داؤد طَیالسی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار کے ایک بوڑھے پڑوسی نے بتایا کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار کے ساتھ سفرِ مکہ کی سعادت حاصل ہوئی، آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: میں دعا کرتا ہوں تم اٰمین کہو۔ پھر یوں دعا کی: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مالک بن دینار کے گھر میں دنیا داخل نہ فرما نہ تھوڑی نہ زیادہ۔''

﴿2807﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا رزق کسی کنکری میں رکھ دے جسے چوس کر میں گزارہ کروں اور اس کے علاوہ کوئی چیز طلب نہ کروں حتی کہ مجھے موت آجائے۔'' (2)

محبوبِ الٰہی اور مبغوضِ الٰہی:

﴿2808﴾...... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن سعید عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمَجِيْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنے حواریوں سے فرمایا: ''اپنے نفسوں کو بھوکا، پیاسا، گوشہ نشین اور تکلیف میں رکھو تاکہ تمہارے دل معرفتِ الٰہی حاصل کرسکیں۔'' حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار فرمایا کرتے تھے: ''جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس پر دنیا تنگ اور اس کے دنیاوی مشاغل کم کر دیتا

(1)......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٠٣۔

(2)......المرجع السابق، ص٤٠٧۔

ہے اور فرماتا ہے: میری بارگاہ سے دور نہ ہونا۔ چنانچہ، بندہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہوجاتا ہے اور جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو اس کے سامنے دنیا پھیلا دیتا ہے اور فرماتا ہے: مجھ سے دور ہوجا، میں تجھے اپنی بارگاہ میں نہ دیکھوں۔ چنانچہ، اس کا دل فلاں زمین اور فلاں تجارت میں پھنسا رہتا ہے۔'' (۱)

نیکوں اور بدوں کے دل:

﴿2809﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''نیک لوگوں کے دل نیک اعمال کی طرف سبقت کر رہے ہیں اور بدکاروں کے دل برائیوں میں حد سے بڑھ رہے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ارادوں سے باخبر ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! تم بھی اپنے ارادوں پر نظر رکھو۔'' (۲)

مغرور ومتکبر قاری اور فاسق وفاجر:

﴿2810﴾...... حضرت سیِّدُنا حَزْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''مجھے فخر وغرور میں مبتلا قاری کا علانیہ بدکاری کرنے والے فاجر سے زیادہ خوف ہے کیونکہ یہ بات ان دونوں کو بہت گہرائی کی طرف دھکیلنے والی ہے۔'' (۳)

عقل مند کون؟

﴿2811﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن بَحْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرمایا کرتے تھے: ''حقیقتاً عقل مند وہ ہے جو جاہل وبدکردار کے ساتھ بھی نرمی سے پیش آئے۔''

﴿2812﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''ہم موت کے قیدی ہیں جبکہ ہم سے پہلے (موت کا شکار ہونے والے) لوگ منتظر و رُکے ہوئے ہیں حتی کہ ہمیں ان کی طرف لوٹا دیا جائے پھر سب کو جمع کیا جائے گا۔'' (اتنا کہنے کے بعد) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

❶......صفة الصفوة، الرقم: ٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٨٩۔

❷......شعب الايمان، باب في معالجة كل ذنب بالتوبة، الحديث: ٧٢٨٥، ج٥، ص٤٥٩۔

❸......الزهد لابي حاتم الرازي، الحديث: ٦٦، ص٥٧۔

تَعَالٰی عَلَیْہ پر غشی طاری ہوگئی۔

ایک لاکھ صدقہ کرنے سے زیادہ پسند:

﴿2813﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''مجھے حلال کمائی سے ایک کھجور صدقہ کرنا حرام کی کمائی سے ایک لاکھ صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔''

﴿2814﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: اگر میں کچھ مددگار پاتا تو راتوں کو بصرہ کے اطراف میں ضرور ان سے یہ آواز لگواتا کہ ''آگ سے بچو! آگ سے بچو!'' (1)

سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی عاجزی:

﴿2815﴾...... حضرت سیِّدُنا عَبَاد بن ولید قرشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ مالک بن دینار دیوانہ ہو گیا ہے تو میں ضرور ٹاٹ کا لباس پہنتا اور سر پر خاک ڈال کر لوگوں میں آواز لگاتا پھرتا کہ جو مجھے دیکھے وہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کرے۔'' (2)

دشوار گزار گھاٹی عبور کرنے والا:

﴿2816﴾...... حضرت سیِّدُنا رُباح بن عمرو قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''ہر نیک عمل کے پیچھے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے اگر آدمی صبر سے کام لے تو اسے عبور کر کے خوشی حاصل کرتا ہے اور اگر گھبرا جائے یا بے صبری سے کام لے تو واپس لوٹ جاتا ہے۔'' (3)

دشمنانِ خدا سے میل جول مت رکھو!

﴿2817﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دینار، ج٥٦، ص٤١٣، بتغیر۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ، الحدیث:٩٢٥، ج١، ص٥٢٤۔

3 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصبر، الحدیث:٤٣، ج٤، ص٢٩۔

الْغَفَّار نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی قوم سے کہو: ''نہ تو میرے دشمنوں کے گھروں میں داخل ہو نہ ان کا کھانا کھاؤ نہ ان کے کپڑے پہنو اور نہ ہی ان کی سواریوں پر سوار ہو ورنہ ان کی طرح تم بھی میرے دشمن بن جاؤ گے۔'' (۱)

بے عمل عالم کی مثال:

﴾2818﴿...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جو عالم اپنے علم پر عمل نہیں کرتا اس کی مثال اس چکنی چٹان کی سی ہے جس پر بارش برستی ہے تو پانی پھسل کر بہ جاتا ہے۔''

﴾2819﴿...... حضرت سیِّدُنا حزم قطعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جس کی صحبت سے کچھ بھلائی حاصل نہ ہو اس سے دور رہو۔'' (۲)

ہر جوڑ گفتگو کرے گا:

﴾2820﴿...... قبیلہ بنو حمزہ کے حضرت سیِّدُنا ابو ابراہیم عثمان جُمَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''تورات شریف میں لکھا ہے کہ جس دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا اس دن آدمی کی ہڈیوں کو جدا جدا کر دے گا، پس ہر جوڑ بارگاہِ الٰہی میں اس کی خواہشات کا ذکر کرے گا۔''

﴾2821﴿...... حضرت سیِّدُنا مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جب سے میں نے لوگوں کو پہچانا ہے اس وقت سے ان کے تعریف کرنے پر نہ خوش ہوتا ہوں اور نہ ہی ان کی مذمت کو برا جانتا ہوں۔'' وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ''کیونکہ تعریف کرنے والے بیجا تعریف کرتے ہیں اور مذمت کرنے والے حد سے بڑھ جاتے ہیں۔'' (۳)

---

1 ......فیض القدیر، تحت الحدیث: ٨٦١٣، ج٦، ص١٤٥، باختصار۔

2 ......الزھد لابن ابی عاصم، الحدیث: ٨٦، ص٤٩۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤١٨۔

علم عاجزی یا غرور کا باعث ہے:

﴿2822﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''جب بندہ عمل کی نیت سے علم حاصل کرتا ہے تو علم اس میں عاجزی پیدا کرتا ہے اور جب عمل کے علاوہ کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو علم اس کے فخر وغرور میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔'' (۱)

ایک عالم باپ کا عبرت ناک انجام:

﴿2823﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل کے ایک عالم کے پاس کثیر تعداد میں لوگ جمع ہوتے جنہیں وہ وعظ ونصیحت کرتا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ایام یاد دلاتا۔ ایک دن اس نے اپنے ایک بیٹے کو کسی عورت کی طرف اشارہ کرتے دیکھ کر کہا: ''بیٹا! صبر کر!'' چنانچہ، وہ عالم اپنی چارپائی سے گرا جس کی وجہ سے اس کی کمر ٹوٹ گئی، اس کی بیوی کا حمل ضائع ہوگیا اور ایک لشکر میں اس کے بیٹے بھی قتل کر دیئے گئے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس وقت کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں عالم کو جا کر بتایئے کہ میں تیری اولاد میں کبھی صدیق پیدا نہ کروں گا کہ تیرا غصہ میرے لئے اتنا ہی تھا کہ تو نے کہا: بیٹا! صبر کر۔'' (۲)

﴿2824﴾...... (الف) حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ایک نیک شخص کسی عابد کے پاس رہنے کے لئے اس کے گھر گیا، عابد کی ایک بیٹی بھی تھی، اس نے بیٹی سے کہا: میرے اس بھائی کو میری قوم نے امان دے دی ہے تم بھی اسے امان میں رکھنا اس کی عزت کرنا۔ شیطان نیک شخص کو مسلسل بہکاتا رہا حتی کہ وہ اس لڑکی سے زنا کر بیٹھا، لڑکی حاملہ ہوگئی اور کچھ عرصہ بعد اس کے ہاں بچہ پیدا ہوگیا۔ نیک شخص خوف زدہ ہوگیا کہ اب اس پر حد جاری کی جائے گی۔ چنانچہ اس نے لڑکی کے والد سے کہا: یہ بچہ آپ مجھے دے دیں اس کی دیکھ بھال اور پرورش میں کروں گا۔ عابد نے بچہ اسے دے دیا۔ اس نے بچے کو کاندھے پر اٹھایا اور بنی اسرائیل کے نیک لوگوں کے مجمع میں جا کر کہنے لگا: ''اے لوگو! مجھ سے ہونے والی خطا کے

---

1 ......شعب الایمان، باب فی نشر العلم......الخ، الحدیث: ۱۸۲۷، ج۲، ص ۲۹٤، مفهومًا۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، بقية زهد عیسٰی علیه السلام، الحدیث: ٥٢٦، ص ١٣٤۔

ذریعے میں تمہیں ڈراتا ہوں جسے میں اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہوں (مجھے دیکھ کر عبرت حاصل کرو)۔''

خائن ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے:

﴿2824﴾ ......(ب) حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''جب تم کسی عالم یا واعظ کے ہاں جاؤ اور اسے اپنے گھر میں نہ پاؤ تو اس کا گھر تمہیں اس کے حالات بیان کردے گا۔ پس تم نماز کے لئے چٹائی، قرآن مجید اور وضو کے لئے لوٹا دیکھو تو تم آخرت کے آثار دیکھ لوگے۔ اے لوگو! تمہارے چھوٹوں، بڑوں میں فاجروں کی کثرت ہوتی جارہی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو اچھی بات اور نیک اعمال کو ہمیشہ اپنائے رکھے۔ آدمی کے خائن ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ خیانت کرنے والوں کا امین ہو۔'' (1)

﴿2825﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سیلاب کے زمانے میں ہم حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے ہمراہ کسی ڈھئی ہوئی بستی کے قریب سے گزرتے تو مُردوں کو جمع کرکے ان کے کفن وغیرہ کا اہتمام کرتے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جبہ پہنے کر کھجور کی چھال کی لگام دیئے ایک چھوٹے قد کے گدھے پر سوار ہو کر قبرستان کی طرف چل دیتے، راستے میں وعظ ونصیحت کرتے جاتے، جب قبرستان پہنچ جاتے تو آپ کے چہرے ہی سے ہمیں آپ کا غمزدہ ہونا معلوم ہوجاتا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ اشعار پڑھتے:

اَلَاحَيُّ الْقُبُوْرِوَمَنْ بِهِنَّه ... وُجُوْهٌ فِي التُّرَابِ اُحِبُّهُنَّه

فَلَوْ اَنَّ الْقُبُوْرَ اَجَبْنَ حَيًّا ... اِذًا لَّاجَبْنَنِيْ اِذْ زُرْتُهُنَّه

وَلٰكِنَّ الْقُبُوْرَ صُمْتُنَّ عَنِّيْ ... فَاَبَتْ بِحَسْرَةٍ مَّنْ عِنْدَهُنَّه

ترجمہ: منوں مٹی تلے قبروں میں رہنے والے کچھ لوگ ایسے ہیں جن سے میں محبت کرتا ہوں۔ اگر قبریں کسی زندہ سے کلام کرتیں تو ضرور مجھ سے بھی کرتیں کیونکہ میں ان کی زیارت کے لئے آیا ہوں۔ لیکن یہ خاموش ہیں اور خاموشی کی وجہ حسرت ہے جو انہیں اپنے پاس موجود لوگوں سے کلام نہیں کرنے دیتی۔

راوی کہتے ہیں: جب ہم آپ کی آواز سنتے تو آپ کے پاس آجاتے۔ آپ فرماتے: ''بھلائی صرف جوانی میں

---

(1) ......شعب الایمان، باب فی مباعدة الکفار......الخ، الحدیث: ۹۴۳۰، ج۷، ص۵۳۔

ہے۔'' پھر تمام مردوں کو جمع کر کے نماز جنازہ پڑھاتے۔ [1]

﴿2826﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار کی خدمت میں عرض کی: ''ہم کسی قاری کو لے آئیں جو آپ کے پاس قرآن مجید پڑھا کرے؟'' فرمایا: ''جس عورت کا بچہ فوت ہو جائے وہ کسی نوحہ کرنے والی کی محتاج نہیں ہوتی۔'' (قحط کے دنوں میں) ہم نے ان کی خدمت میں عرض کی: ''آپ بارش کی دعا کیوں نہیں کرتے؟'' فرمایا: ''تم بارش کا انتظار کر رہے ہو جبکہ مجھے پتھر برسنے کا خوف ہے۔'' [2]

ایک کی قبول ہو اور ہزاروں کی نہ ہو:

﴿2827﴾...... حضرت سیِّدُنا حسین بن زیاد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مُنیع عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَدِيْع کو کہتے سنا کہ ایک تاجر ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس سے گزرا تو انہوں نے اس کی کشتی روک لی۔ تاجر نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ اس کے ہمراہ ٹیکس وصول کرنے والوں کی طرف چل دیئے۔ جب انہوں نے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو آتے دیکھا تو عرض گزار ہوئے: ''اے ابو یحییٰ! (آپ نے کیوں تکلیف کی) کوئی کام تھا تو پیغام بھیج دیا ہوتا۔'' فرمایا: ''اس کی کشتی چھوڑ دو۔'' انہوں نے کہا: ''چھوڑ دی۔'' راوی کا بیان ہے کہ ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس ایک کوزہ تھا جس میں وہ لوگوں سے چھینا ہوا مال رکھتے تھے۔ ٹیکس وصول کرنے والوں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار کی خدمت میں عرض کی: ''اے ابو یحییٰ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمارے لئے دعا کیجئے!'' فرمایا: ''اس کوزے کو کہو کہ تمہارے لئے دعا کرے! میں تمہارے لئے کیسے دعا کروں جبکہ ہزاروں آدمی تمہارے لئے بددعا کرتے ہیں۔ کیا خیال ہے کہ ایک آدمی کی دعا قبول ہو جائے گی اور ہزاروں کی بددعا قبول نہ ہو گی۔'' [3]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤١٧۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٩٢۔

3 ......تاريخ مدينة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤٢٨۔

آٹے والا اور بکری والا:

﴾2828﴿ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار ٹیکس وصولی کے دفتر میں داخل ہوئے تو ایک افسر کو اپنے پاؤں پر کمبل ڈالے بیٹھے دیکھا، اسی دوران اس کے سامنے کھانا رکھا گیا، یہ تمام صورت حال دیکھ کر آپ بڑے متعجب ہوئے، افسر نے آپ سے کہا: ''اے ابویحییٰ! آیئے کھانا کھایئے!'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے یہ کھانا کھایا تو مجھے بھی اپنی ٹانگوں پر اسی طرح کمبل رکھنا پڑے گا۔'' اتنے میں افسر کا چچازاد بھائی آگے بڑھ کر عرض گزار ہوا: ''اے ابویحییٰ! یہ میرا چچازاد بھائی ہے، یہ میری اور میرے اہل خانہ کی کفالت کرتا ہے، آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی نجات کے لئے دعا کر دیجئے!'' حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جانتے ہو تمہارے چچازاد بھائی کی مثال کیا ہے؟ اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جس نے لوگوں کا گوندھا ہوا آٹا کھالیا جس کے سبب اس کا پیٹ پھول گیا اور وہ مرگئی۔ اب آٹے کا مالک آٹا کھانے والے اور بکری کا مالک بکری کو مارنے والے کے لئے بددعا کر رہا ہے۔ تمہارے خیال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ان میں سے کس کی جلد قبول فرمائے گا (بکری کی طرح اس نے بھی خود ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا ہے)؟''

﴾2829﴿ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''ثابت قدمی کے ساتھ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرو۔''

﴾2830﴿ ...... حضرت سیِّدُنا حارث بن عُبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''اگر لوگوں کو خاموش رہنے کا پابند کیا جائے تو پھر بھی وہ تھوڑی بہت باتیں ضرور کریں گے۔''

مزید علم کے حُصول میں کچھ بھلائی نہیں جب تک ......:

﴾2831﴿ ...... حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن عبدالعزیز عُمّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''میں نے حکمت کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ تمہارے لئے مزید علم حاصل کرنے میں کچھ بھلائی نہیں یا مزید علم حاصل کرنا تم پر لازم نہیں جب تک اس پر عمل نہ کرو جو تم جانتے ہو۔ ایسا کرنے والا اس شخص

کی طرح ہے جو لکڑیاں جمع کرے پھر ایک ساتھ باندھ کر انہیں اٹھانا چاہے تو نہ اٹھا سکے اس کے باوجود لکڑیوں کا اضافہ کرتا چلا جائے۔‘‘ (1)

﴿2832﴾...... حضرت سیِّدُنا عَبّاد بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: مجھے کتابیں پڑھنے کا بے حد شوق تھا، ایک مرتبہ میرا حاجیوں کی تربیت گاہ میں جانا ہوا تو انہوں نے مجھے بھی ایک کتاب دی، جب میں نے اسے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: ’’اے ابن آدم! جو تو جانتا ہے اس پر تو عمل نہیں کرتا پھر جو نہیں جانتا اسے حاصل کرنے کی کوشش کیوں کرتا ہے۔‘‘

﴿2833﴾...... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن نعمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ’’(اے لوگو!) اگر تم میں بے وقوف لوگ نہ ہوتے تو میں ایسا لباس پہنتا کہ غمزدہ شخص مجھے دیکھ کر رونے لگتا۔‘‘

برا چرواہا:

﴿2834﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ’’میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ قیامت کے دن ایک چرواہے کو بری حالت میں لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اے چرواہے! تو نے دودھ پیا، گوشت کھایا لیکن نہ تو گم شدہ بکری تلاش کی نہ بکری کے زخم پر پٹی باندھی اور نہ ہی بکریاں چرانے کا حق ادا کیا، آج تجھ سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔‘‘ (2)

دنیاوی مال و دولت سے بے رغبتی:

﴿2835﴾...... حضرت سیِّدُنا حَزْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ’’میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میرے لئے مقامِ جِیْل سے مقامِ اُبُلَّہ تک ایک گٹھلی یا مینگنی برابر بھی مال ہو، نہ ہی مجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ مقامِ جِسْر سے خُراسان تک ایک گٹھلی یا مینگنی برابر مال ہو، اگر میں تمہارے سامنے کسی بھی وقت اس کا ارادہ کروں تو میں ضرور بدنصیب ہوں۔‘‘

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد لقمان عليه السلام، الحديث:٢٧٦، ص٨٩۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٩٠٣، ص٣٢٨۔

﴿2836﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''شیطان قراء کے ساتھ ایسے کھیلتا ہے جیسے بچے اخروٹ کے ساتھ کھیلتے ہیں۔'' (1)

مومن ومنافق اور بھیڑیا و بکری:

﴿2837﴾...... حضرت سیِّدُنا حسین بن ابوجعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''مومن ومنافق کے درمیان صلح نہیں ہوسکتی جیسے بھیڑیئے اور بکری کے درمیان صلح نہیں ہوسکتی۔'' (2)

﴿2838﴾...... حضرت سیِّدُنا عبدالوہاب ثقفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''تم مومن کو (فکرِ آخرت کے سبب) بے رنگ وکمزور جبکہ منافق کو (دنیاوی غرور وتکبر کے سبب) شوخ رنگ وچمکتا پاؤ گے۔''

﴿2839﴾...... حضرت سیِّدُنا مرحوم عطار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: زبور شریف میں لکھا ہے کہ متکبر منافق مسکین کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ضرور منافق سے منافق کا بدلہ لے گا پھر تمام منافقین کو سزا دے گا۔ اس کی مثال یہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝۱۲۹ (پ۸، انعام:۱۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں بدلہ ان کے کئے کا۔ (3)

اگر منافقین کی دُمیں ہوتیں......!

﴿2840﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر منافقین کی دُمیں ہوتیں تو مومنین زمین پر چلنے کے لئے جگہ نہ پاتے۔'' (4)

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۱۱۹۳، ابو محمد حبیب بن محمد عجمی، ج۱۲، ص۵۷۔

2 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دینار، ج۵٦، ص۴۳۵۔

3 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۲۰۱۱، احمد بن ابراهیم، ج۱۰، ص۱۱۴۔

4 ......قوت القلوب، الفصل الخامس والثلاثون فیه ذکر اتصال الایمان......الخ، ج۲، ص۲۲۹۔

﴿2841﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک رات تبالہ پہاڑ پر سے دکھ بھری آواز میں کوئی یہ کہتا سنائی دیا:

لِیَبْکِ عَلَی الْاِسْلَامِ مَنْ کَانَ بَاکِیاً ۔۔۔ فَقَدْ اَوْشَکُوْا ھَلْکٰی وَمَا قَدُمَ الْعَھْدُ

وَاَدْبَرَتِ الدُّنْیَا وَاَدْبَرَ خَیْرُھَا ۔۔۔ وَقَدْ مَلَّھَا مَنْ کَانَ یُوْقِنُ بِالْوَعْدِ

ترجمہ: رونے والے کو چاہئے کہ اسلام پر روئے کہ لوگ ہلاکت کے قریب ہو رہے ہیں اور زمانہ گزرتا جا رہا ہے۔ دنیا اور اس کی بھلائی پیٹھ پھیر کر جارہی ہے اور وعدوں پر یقین رکھنے والا دنیا میں بے چین و بے قرار ہے۔

جب میں نے اس طرف دیکھا تو کوئی دکھائی نہ دیا۔ (۱)

خوبصورت بدکار عورت کی مثال:

﴿2842﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابوعون حکم بن سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: توریت شریف میں لکھا ہے کہ خوبصورت بدکار عورت کی مثال اس خنزیر کی سی ہے جس کے سر پر تاج اور گلے میں سونے کا ہار ہو، اسے دیکھنے والا کہتا ہے: زیور کتنا خوبصورت اور چہرہ کتنا بدصورت ہے۔

مومن کی مثال:

﴿2843﴾ ...... حضرت سیّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''لوگو! مومن اس بکری کی طرح ہے جس نے سوئی کھالی ہو، پھر مزید چارہ کھائے تو تکلیف کے سبب اسے کچھ لذت حاصل نہیں ہوتی ایسے ہی جب مومن کو غمِ آخرت لاحق ہوتا ہے تو دنیاوی نعمتوں سے اسے لذت حاصل نہیں ہوتی۔'' (۲)

﴿2844﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سَرِی بن یحیٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''مومن موتی کی طرح ہے کہ وہ جہاں بھی ہو خوبصورت ہی لگتا ہے۔''

﴿2845﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہ

(1) ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، الاشعار فى رثاء عمررضى الله عنه، الحديث: ٤٥٨٠، ج٤، ص٤٩۔

(2) ......شعب الايمان، باب فى الخوف من الله، الحديث: ٩٦٤، ج١، ص٥٣٨۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے یہ کہتے سنا: ''میں لوگوں کو زخمی کر کے ان کے جسموں سے خون اور پیپ نکالتا ہوں اور آپ ہیں کہ تیل سے ان کے جسموں کی مالش کرتے ہیں۔یعنی آپ انہیں رُخصتیں بیان کرتے ہیں جبکہ میں ان پر سختی کرتا ہوں۔''

﴿2846﴾...... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''عمل، قبول نہ ہونے کا خوف عمل کرنے سے بڑھ کر ہے۔''

ربّ کی عطائیں اور بندے کی خطائیں:

﴿2847﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوجعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! میری طرف سے تجھے مسلسل بھلائی ہی پہنچ رہی ہے جبکہ تیری جانب سے میری طرف مسلسل برائی آرہی ہے، تجھے نعمتیں عطا فرما کر میں تجھ سے محبت کا اظہار کرتا ہوں جبکہ تو گناہوں کے ذریعے مجھ سے دشمنی مول لیتا ہے کہ ایک معزز فرشتہ مسلسل تیرے برے اعمال ہی میری بارگاہ میں لا رہا ہے۔'' (1)

حاکم کو برا نہ کہو بلکہ اپنی اصلاح کرو!

﴿2848﴾...... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن خَلَف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں نے حکمت کی کسی کتاب میں پڑھا کہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:) میں اللہ ہوں، میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بندوں کے دل میرے قبضۂ قدرت میں ہیں، جو میری اطاعت کرتا ہے میں اس کے لئے بندوں کے دلوں میں رحم ڈال دیتا ہوں اور جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اس کے لئے بندوں کے دلوں کو سزا سے بھر دیتا ہوں۔تم خود کو بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مصروف نہ رکھو بلکہ میری بارگاہ میں توبہ کرو میں انہیں تم پر مہربان بنادوں گا۔ (2)

﴿2849﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے لشکر کے ہمراہ خاردار ٹہنی پر بیٹھی

---

1 ...... المجالسة وجواهر العلم، الحديث: ١٨٢، الجزء الثانی، ج ١، ص ١٠٣، مفهومًا، عن وهب۔

2 ...... موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب العقوبات، الحديث: ٣٠، ج ٤، ص ٤٣٦۔

ایک بلبل کے پاس سے گزرے جو چہچہاتے ہوئے اپنی دم ہلا رہی تھی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ''جانتے ہو یہ کیا کہہ رہی ہے؟'' ہمراہیوں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔'' فرمایا: ''یہ کہہ رہی ہے کہ میں نے آج اس ناپائیدار دنیا میں آدھا پھل کھایا ہے۔'' (۱)

عُلَما کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی:

﴿2850﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بن ابوجعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''قراء (علما) کی ہر گواہی قبول ہے سوائے ایک دوسرے کے خلاف دی جانے والی گواہی کے کیونکہ یہ باڑے میں بندھے بکروں سے بھی زیادہ آپس میں حسد کرتے ہیں۔''

﴿2851﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ (پ۲۸، الحشر:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔

پھر فرمایا: ''میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو بندہ بھی (کما حقہ) قرآن پاک پر ایمان لاتا ہے اس کا دل (خوف خدا) سے پھٹ جاتا ہے۔'' (۲)

﴿2852﴾...... حضرت سیِّدُنا حَزْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''اے عالم! تو اپنے علم کے ذریعے کھاتا اور اپنے علم پر فخر کرتا ہے اگر تو نے علم رضائے الٰہی کے لئے حاصل کیا ہوتا تو تیرا علم تجھ میں تیرے عمل کی صورت میں دکھائی دیتا۔'' (۳)

﴿2853﴾...... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۲۶۶۲، سلیمان بن داود، ج۲۲، ص۲۸۶۔

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سیرین، الحدیث:۱۸۵۹، ص۳۲۲۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دینار، ج۵۶، ص۴۳۵۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''جو شخص عمل کی نیت سے علم حاصل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عمل کی توفیق عطا فرما دیتا ہے اور جو عمل کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو وہ علم اس کے فخر و غرور میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔''

﴿2854﴾...... حضرت سیِّدُنا عُبَیْس بن مَرحوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: خطیب جو بھی بیان کرتا ہے (مرنے کے بعد) اس کا بیان اس کے عمل پر پیش کیا جاتا ہے اگر وہ سچا ہوتا ہے تو اس کی تصدیق کی جاتی ہے اور اگر جھوٹا ہوتا ہے تو آگ کی قینچی سے اس کے ہونٹ کاٹے جاتے ہیں اور جب بھی کاٹے جاتے ہیں پھر درست ہو جاتے ہیں (یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہتا ہے)۔[1]

نصیحت کرنے والے باعمل عالم کی شان:

﴿2855﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''میں تمہیں ان باتوں کا حکم دیتا ہوں جہاں تک میرا عمل بھی نہیں پہنچا (یعنی ان پر میں عمل نہیں کرتا لیکن میں جھوٹا نہیں) البتہ اگر میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں اور خود اس پر عمل پیرا ہوں تو اس دن میں جھوٹا ہوں گا۔'' ایک روایت میں اتنا زائد ہے: مجھے خبر ملی ہے کہ قیامت کے دن باعمل، نصیحت کرنے والے عالم کو بلا کر شاہی تاج پہنا کر اسے جنت کی خوشخبری دی جائے گی تو وہ عرض کرے گا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہاں اور بھی بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے اس مقام تک پہنچنے میں دنیا میں میری مدد کی تھی۔'' پھر انہیں بھی وہی مقام و مرتبہ دیا جائے گا جو اسے دیا گیا۔ پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ عزت کی بدولت ان تمام لوگوں کی قیادت کرتا ہوا جنت میں داخل ہو جائے گا۔[2]

دو قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو!

﴿2856﴾...... حضرت سیِّدُنا غالب قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو دو قُبطی یعنی مصری چادریں اوڑھے اسی مسجد میں بیٹھے دیکھا جس میں بیٹھا کرتے تھے۔ آپ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ''دو قسم کے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ ان کی صحبت ہر

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الکذب، الحدیث:۳۳، ج۵، ص۲۱۰۔

2 ......الدرالمنثور، پ۱۲، سورۃ الھود، تحت الایۃ:۸۸، ج۴، ص۴٦۸۔

مسلمان کے دل کوخراب کردیتی ہے: (۱)......حد سے بڑھنے والا بدعتی اور (۲)......عیش پرست دنیا دار۔'' (۱)

متقین کی مہمانی کا دن:

﴿2857﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی حیات میں بصرہ آیا لیکن ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔ میں نے ان کا ذکر اپنے والد صاحب سے کیا تو انہوں نے کہا: میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''قیامت متقین کی ضیافت کا دن ہے۔'' (۲)

﴿2858﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں امیر بصرہ بلال بن ابی بُردہ کے پاس گیا وہ اپنے خیمہ میں بیٹھا تھا، میں نے سوچا کہ آج یہ تنہا ہے (نصیحت اس پر اثر انداز ہوسکتی ہے) لہٰذا بطور عبرت اس کے سامنے کسی کا واقعہ بیان کرتا ہوں، پھر سوچا کہ کسی ایسے شخص کا واقعہ بیان کرتا ہوں جو دنیاوی اعتبار سے اس سے بہتر تھا۔ چنانچہ، میں نے کہا: ''جانتے ہو یہ خیمہ کس نے تعمیر کروایا تھا؟ (پھر خود ہی جواب دیا:) یہ خیمہ، مسجد اور دیگ عبیداللہ بن زیاد نے اپنے دور حکومت میں بنوائی تھی، پھر کسی معاملے کی وجہ سے وہ یہاں سے فرار ہوگیا لیکن اسے پکڑ کر قتل کردیا گیا۔ پھر بشر بن مروان کو بصرہ کا امیر بنادیا گیا۔ پھر لوگوں نے بتایا کہ خلیفہ کا بھائی بصرہ میں انتقال کرگیا تو اس کے جنازے میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اسی دوران ایک حبشی کا بھی انتقال ہوگیا، اس کے جنازے کو بانس کی چارپائی پر رکھا گیا پھر دونوں کو دفن کردیا گیا۔ (مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں:) یوں ہی میں امرا کے قصے بیان کرتے کرتے اس تک پہنچ گیا۔ میں نے دل میں کہا: (اے بلال!) تیرے لئے کوفہ میں ایک مکان بنایا گیا ہے تو اسے اس وقت دیکھے گا جب تجھے گرفتار کرکے قید میں ڈال دیا جائے گا، طرح طرح کی اذیتیں دی جائیں گی حتی کہ تجھے وہیں قتل کردیا جائے گا۔ (۳)

کمزور دین والا:

﴿2859﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دینار، ج۵۶، ص۴۴۳، باختصار۔

2 ......الدر المنثور، پ۱، سورة البقرة، تحت الآیة:۲، ج۱، ص۶۳۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۹۷۷، بلال بن ابی بردة، ج۱۰، ص۵۱۵۔

الْغَفَّار کے زمانے میں دیباجۃ الحرم لوگوں میں خوبصورت ترین اور شہنشاہِ روم کی بیٹی کو کہا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”مرد یا تو دیباجۃ الحرم سے یا کسی ایسی لڑکی سے شادی کرتا ہے جس کے باپ نے اسے ناز ونعم میں رکھا ہو اور شادی کی عمر کو پہنچنے تک وہ مکھن کے پیڑے کی طرح ہو، شادی کے بعد اسے دل میں بسالیتا ہے اور کہتا ہے: تجھے کس چیز کی خواہش ہے؟ وہ کئی چیزوں کی خواہش کا اظہار کرتی ہے۔ بخدا! ایسے شخص کا دین کمزور ہے، اسے چاہئے کہ کسی یتیم وکمزور لڑکی سے شادی کرے، اسے اچھے کپڑے پہنائے، اچھی طرح دیکھ بھال کرے اس پر وہ اجر وثواب کا مستحق ہوگا۔“ (1)

﴿2860﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عون بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں ایک آدمی کی عمر پانچ سو سال ہوئی، موت کے وقت اس سے پوچھا گیا: ”کیا تو موت کو پسند کرتا ہے؟“ اس نے کہا: ”افسوس! روح سے جدائی کون پسند کرتا ہے۔“ (2)

﴿2861﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عون حکم بن سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اکثر یہ دعا کرتے: ”(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) تو ہی بندوں کو نیک بناتا ہے لہٰذا ہمیں بھی نیک بنادے تاکہ ہم بھی نیکوں میں شمار کئے جائیں۔“ (3)

خوش بخت کون؟

﴿2862﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز بن عبدالصمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ”زبور شریف میں لکھا ہے کہ خوشخبری ہے اس کے لئے جو نہ تو گنہگاروں کے راستے پر چلتا ہے نہ فضولیات میں مشغول رہنے والوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے اور نہ ہی ٹھٹھا کرنے والوں کے پاس ٹھہرتا ہے کیونکہ اس کا مقصد صرف معرفت الٰہی کا حصول ہے وہ اسی کی طلب میں کوشاں رہتا اور اسی کے متعلق گفتگو کرتا ہے۔ اس کی مثال اس درخت کی سی ہے جو پانی کے درمیان ہے اس کا کوئی پتہ نیچے نہیں گرتا اور اس طرح کا ہر عمل مکمل ہے

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد محمد بن سيرين، الحديث:١٨٧٥، ص٣٢٤۔

2 ......الزهد الكبير للبيهقي، الحديث:٦٢٢، ص٢٣٥۔

3 ......شعب الايمان، باب فى معالجة كل ذنب بالتوبة، الحديث:٧٣١٥، ج٥، ص٤٦٨۔

اس میں سے کچھ بھی ضائع نہیں ہوتا۔‘‘ (۱)

﴿2863﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ’’جو اپنے عمل میں مخلص ہو وہ گفتگو بھی اچھی کرتا ہے اور جو اپنے عمل میں مخلص نہ ہو وہ گفتگو بھی اچھی نہیں کرتا اور جو لوگ کسی دنیاوی بات پر متفق ہو جاتے ہیں وہ ذلیل ورسوا ہو جاتے ہیں۔‘‘ (۲)

شیطان ابن آدم کی تاک میں ہے:

﴿2864﴾...... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن عبدالعزیز بن عبدالصمد عَمِّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ’’میں نے حکمت کی کتابوں میں پڑھا کہ تیز آندھی جس طرح درخت کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اسی طرح شیطان کو بھی اقتدار و اختیار حاصل ہے کہ وہ انسان کو نیکی کی راہ سے بہکا دے۔‘‘

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مشابہت:

﴿2865﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ہر قبیلہ سے ایک منتخب فرد یعنی میں، حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سیِّدُنا یزید رَقاشی، حضرت سیِّدُنا زیاد نُمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور ہم جیسے دیگر کئی لوگ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا: ’’تم لوگ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے کتنی مشابہت رکھتے ہو۔‘‘ پھر فرمایا: ’’تمہارے سر اور داڑھیاں (توہو بہو ان کے مشابہ ہیں)۔ بخدا! تم مجھے اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہو مگر یہ کہ وہ فضیلت میں تمہارے درجہ کو پالیں، بے شک میں سحری کے وقت تمہارے لیے ضرور دعا کروں گا۔‘‘ (۳)

﴿2866﴾...... حضرت سیِّدُنا معلّٰی وراق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: ایک روز ہم حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر تھے، آپ گفتگو فرما رہے تھے کہ اسی دوران حضرت سیِّدُنا ابوعُبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھجور کی چھال کی رسی لے کر آئے جس کے دونوں کونوں پر پھندے بنے ہوئے تھے، ایک پھندا اپنے گلے

---

1 ...... الدر المنثور، پ۱۵، سورة الاسراء، تحت الآية:۵۵، ج۵، ص۳۰۴۔

2 ...... تاريخ مدينة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دينار، ج۵۶، ص۴۲۶۔

3 ...... المرجع السابق، ص۳۹۸۔

میں اورایک حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے گلے میں ڈال کرفرمایا: ''اے مالک بن دینار! ذرا غور کرو! اگر میں اورتم اس حالت میں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں تو اس وقت تم کیا کہو گے؟'' (ان کا اتنا کہنا تھا کہ) حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار رونے لگے اورلوگوں کو بھی رلا دیا۔ (1)

گناہوں کا سبب:

﴿2867﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''کسی اہل علم کا قول ہے کہ میں نے ہر گناہ کے متعلق غور کیا تو اس کا سبب مال کی محبت کو پایا، تو جس نے اپنے دل سے مال کی محبت کو نکال پھینکا اس نے سکون حاصل کرلیا۔''

﴿2868﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ جب حضرت سیِّدُ نا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مبعوث فرمایا گیا تو دنیا اوندھے منہ گرپڑی پھر ان کے بعد لوگوں نے اسے اٹھالیا، پھر جب پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا گیا تو دنیا پھر اوندھے منہ گرپڑی لیکن جب ہمارا اس سے واسطہ پڑا تو ہم نے بھی اسے اٹھالیا۔'' (2)

﴿2869﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو عیسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے وصال کے وقت ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری طرف دیکھ کرفرمایا: ''ابو یحییٰ کی کوشش اسی دن (کو بہتر بنانے) کے لئے تھی۔'' (3)

ترغیب کے لئے سراپا ترغیب بنئے!

﴿2870﴾...... حضرت سیِّدُ نا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کوفرماتے سنا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُ نا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی:

---

(1)......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الرقة والبکاء، الحدیث:۲۸۳، ج۳، ص۲۲۶۔

(2)......الدرالمنثور، پ۳، سورۂ ال عمرٰن، تحت الآیة:۴۸، ج۲، ص۲۰۳، باختصار۔

(3)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۷۱۶۷، مالك بن دینار، ج۵۶، ص۴۳۸۔

''اے عیسیٰ! پہلے اپنے نفس کو نصیحت کرو اگر وہ قبول کر لے تو پھر لوگوں کو نصیحت کرو، ورنہ مجھ سے حیا کرتے رہو۔'' (۱)

﴿2871﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''آخری زمانہ میں ہوا اور تاریکی ہوگی لوگ گھبرا کر (دنیادار) علما کے پاس جائیں گے تو انہیں مسخ شدہ پائیں گے۔'' (۲)

﴿2872﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سعید بن شبل رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے ہمیشہ مسجد میں رہنے والے ایک نوجوان سے فرمایا: ''ٹیکس وصول کرنے والوں سے تمہارے لئے بات کروں کہ تم ان کے ساتھ کام کرو اور وہ تمہارے لئے کچھ روزینہ مقرر کر دیں؟'' اس نے کہا: ''اے ابو یحییٰ! آپ کا جو جی چاہے کریں۔'' پھر اس نوجوان نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور اپنے سر میں ڈالنے لگا۔

سانپوں کی اولاد:

﴿2873﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عون حکم بن سنان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بیت المقدس میں داخل ہوئے تو لوگوں کو خرید فروخت میں مصروف پایا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی چادر کو بل دیا اور لوگوں کو مار کر فرمانے لگے: ''اے سانپوں کی اولاد! تم نے مساجد کو بازار بنا رکھا ہے۔'' (۳)

مرے ہوئے کتے کی برائی سے بھی بچو!

﴿2874﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو عون حکم بن سنان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حواریوں کے ہمراہ ایک مرے ہوئے کتے کے پاس سے گزرے تو حواریوں نے کہا: ''یہ کتا کس قدر بدبودار ہے؟'' حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ''اس کے دانت کتنے سفید ہیں؟'' گویا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں وعظ

---

(1) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، من مواعظ عیسٰی علیہ السلام، الحدیث: ۳۰۰، ص ۹۳۔

(2) ......تاریخ بغداد، الرقم: ۷۱۵۸، المؤمل بن اھاب، ج ۱۳، ص ۱۸۲۔

(3) ......تفسیر القرطبی، پ ۱۸، سورۃ النور، تحت الآیۃ: ۳۶، ج ۱۲، ص ۲۰۷۔

ونصیحت کرتے ہوئے مردار کتے کی غیبت سے بھی منع فرمایا۔ (۱)

﴿2875﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا فطر بن حماد بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''ایک عبادت گزار نوجوان میرے پاس آیا کرتا تھا، ایک مرتبہ اسے ٹیکس وصولی کے لئے پل پر کھڑا کر دیا گیا، ایک دن اسے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا، وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک کشتی وہاں سے گزری، اس کے ساتھیوں نے کشتی والوں کو آواز دی قریب آؤ تا کہ عامل تم سے ایک بطخ بطور ٹیکس وصول کرے۔ اس نوجوان نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور دو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ! سُبْحَانَ اللّٰہ! کہا یعنی ایک نہیں بلکہ دو بطخیں۔'' راوی کا بیان ہے کہ میرے والد صاحب جب بھی یہ قصہ بیان کرتے تو رو پڑتے جبکہ پاس بیٹھے لوگ خوب ہنستے۔

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے:

﴿2876﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا فطر بن حماد بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک قبر پر گیا تو وہاں یہ اشعار لکھے دیکھے:

يٰاَيُّهَا الرَّكْبُ سِيْرُوْا اَنَّ غَايَتَكُمْ ... اَنْ تُصْبِحُوْا ذَاتَ يَوْمٍ لَا تَسِيْرُوْنَا

حُثُّوْا الْمَطَايَا وَاَرْخُوْا مِنْ اَزِمَّتِهَا ... قَبْلَ الْمَمَاتِ وَقُضُوْا مَا تَقْضُوْنَا

كُنَّا اُنَاسًا كَمَا كُنْتُمْ فَغَيَّرَنَا ... دَهْرٌ فَسَوْفَ كَمَا كُنَّا تَكُوْنُوْنَا

ترجمہ: اے سواروں کی جماعت! خوب سیر و سیاحت کرو کیونکہ تمہاری انتہا کا ایک دن مقرر ہے جس دن تم سیر نہیں کر سکو گے۔ اپنی سواریوں کی لگام ڈھیلی چھوڑ کر انہیں سرپٹ دوڑاؤ اور مرنے سے پہلے پہلے اپنی ضرورتیں پوری کرلو۔ پہلے ہم بھی تمہاری طرح تھے زمانے نے ہمیں بدل دیا اور عنقریب تم بھی ہماری طرح ہو جاؤ گے۔ (۲)

دنیا کا امیدوار:

﴿2877﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا عُبیدُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار ایک شخص کے قریب سے گزرے جو کھجور کے پودے لگا رہا تھا، آپ وہاں سے جلد گزر گئے، کچھ عرصہ

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الغیبة والنمیمة، الحدیث: ۱۵۹، ج۴، ص۴۱۹۔

2 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب القبور، الحدیث: ۲۰۰، ج۶، ص۱۰۲-۱۰۱۔

بعد دوبارہ وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ وہ پودے پھل دار ہو چکے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے کھجور لگانے والے کے بارے میں دریافت فرمایا تو کسی نے بتایا کہ وہ انتقال کر چکا ہے۔ اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے یہ اشعار کہے:

مُؤَمِّلُ دُنْیَا لِتَبْقٰی لَہٗ فَمَاتَ الْمُؤَمِّلُ قَبْلَ الْاَمَل

یُرَبِّیْ فَسِیْلًا وَیُعْنٰی بِہٖ فَعَاشَ الْفَسِیْلُ وَمَاتَ الرَّجُل

ترجمہ: آدمی نے دنیا سے امید لگائی کہ وہ اس کے پاس رہے گی لیکن امیدوار امید پوری ہونے سے پہلے ہی موت کا شکار ہو گیا۔ اس نے کھجور کی پرورش ونگہداشت کی پھر کھجور کا درخت تو باقی رہا لیکن وہ شخص دنیا سے چلا گیا۔ (1)

اپنے اہل وعیال پر رحم کرو!

﴿2878﴾...... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز درست نہیں پڑھ رہا تھا، فرمایا: ''مجھے اس کے اہل وعیال پر رحم آرہا ہے۔'' پوچھا گیا: ''اے ابو یحییٰ! نماز غلط یہ شخص پڑھ رہا ہے اور آپ کو اس کے اہل خانہ پر رحم آرہا ہے؟'' فرمایا: ''اس لئے کہ یہ ان میں سب سے بڑا ہے اور وہ اسی سے سیکھتے ہیں۔'' (2)

پہچان کے لئے عمل ہی کافی ہے:

﴿2879﴾...... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''تم کبھی ایسے شخص سے ملتے ہو جو زبان سے تو ایک لفظ بھی نہیں کہتا مگر اس کا ہر ہر عمل اس کے معمولات کو واضح کر دیتا ہے۔'' (3)

﴿2880﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب اپنی عبادت گاہ میں تشریف لاتے تو یہ دعا کرتے: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تو جنت اور جہنم میں رہنے والے کو جانتا ہے، معلوم نہیں کہ مالک کا ٹھکانا کیا ہوگا؟'' پھر رونے لگتے۔

1 ......تاریخ بغداد، الرقم:٦٦٥٨، عمرو بن عثمان بن قنبر، ج١٢، ص١٩٣، بتغیر، عن سیبویہ۔

2 ......صفة الصفوة، الرقم:٥٢٢، مالك بن دینار، ج٣، ص١٩٣۔

3 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٢٦٢٣، سلمة بن كلثوم الكندی، ج٢٢، ص١١٥۔

ایک لقمہ صدقہ کرنے کی برکت:

﴿2881﴾...... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ایک مرتبہ کسی درندے نے ایک عورت کا بچہ اٹھالیا، جیسے ہی عورت نے ایک لقمہ صدقہ کیا تو درندے نے بچے کو چھوڑ دیا۔ ہاتف غیب سے آواز آئی: لقمے کے بدلے لقمہ۔" (1)

برے ہم نشیں سے بہتر:

﴿2882﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک کتے کو حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے پیچھے پیچھے چلتے دیکھا تو کہا: "اے ابو یحییٰ! آپ کے ساتھ یہ؟" فرمایا: "یہ بُرے ہم نشیں سے بہتر ہے۔" (2)

﴿2883﴾...... حضرت سیِّدُنا حماد بن واقد صفار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّتَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ تنہا تشریف فرما تھے، قریب ہی ایک کتا آپ کی طرف منہ کئے بیٹھا تھا، میں اسے بھگانے کے لئے آگے بڑھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اسے بیٹھا رہنے دو یہ بُرے ہم نشیں سے بہتر ہے اور مجھے تکلیف بھی نہیں دیتا۔" (3)

﴿2884﴾...... حضرت سیِّدُنا بکر بن محمد عابد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار امیرِ بصرہ کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے کہا: "میرے لئے دعا کیجئے!" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "میں تیرے لئے دعا کیسے کروں تیرے دروازے پر آنے والے کتنے ہی مظلوم تجھے بددعائیں دیتے ہیں۔"

انسان کی حقیقت:

﴿2885﴾...... حضرت سیِّدُنا سلام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ راستے میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی ملاقات بلال بن ابی بُردہ سے ہوئی، اس کے گرد لوگ جمع تھے، بلال نے آپ سے

---

1 ......صفة الصفوة، الرقم: ٥٢٢، مالك بن دينار، ج٣، ص١٩١۔

2 ......المعجم الاوسط، الحديث: ٦٤١، ج١، ص١٩٢۔

3 ......الزهد الكبير للبيهقي، الحديث: ١٥٨، ص١٠٢، بتغير۔

کہا: ''کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کیوں نہیں! ابتدا میں تو نطفہ تھا پھر مردار ہوگا اور تیرا انجام (قبر کے) کیڑے ہوں گے۔'' لوگوں نے آپ کو مارنا چاہا تو اس نے کہا: ''یہ مالک بن دینار ہیں۔'' چنانچہ، اسے وہیں چھوڑ کر آپ آگے بڑھ گئے۔

﴿2886﴾ ...... حضرت سیِّدُنا اَصمعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مُہَلَّب بن ابوصفرہ متکبرانہ چال چلتے ہوئے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے قریب سے گزرا۔ آپ نے اس سے فرمایا: ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ جنگ کے علاوہ اس طرح چلنا ناپسند کیا جاتا ہے۔'' مہلب کہنے لگا: ''کیا آپ مجھے نہیں جانتے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں تجھے اچھی طرح جانتا ہوں۔'' اس نے کہا: ''(اچھا!) تو میرے بارے میں کیا جانتے ہیں؟'' فرمایا: ''تیری ابتدا کیا ہے گندے پانی سے بنا نطفہ اور انجام بدبودار مردار اور زندگی بھر (پیٹ میں) پاخانہ اٹھائے پھرتا ہے۔'' مہلب نے کہا: ''اب آپ نے مجھے صحیح پہچانا ہے۔''

﴿2887﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کا قرآن مجید چوری ہوگیا، آپ نے اپنے ساتھیوں کو وعظ و نصیحت کی تو وہ تمام رونے لگے، آپ نے فرمایا: ''ہم میں سے ہر ایک رو رہا ہے، پھر چور کون ہے؟''[1]

بازار کا فائدہ اور نقصان:

﴿2888-89﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ''بازار جانے سے مال میں تو اضافہ ہوتا ہے لیکن دین ختم ہو جاتا ہے۔''

﴿2890﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''اے لوگو! تم مجھ سے مٹکے کی نبیذ کے بارے میں تو سوال کرتے ہو لیکن اس کی قیمت کے بارے میں نہیں پوچھتے اور نہ ہی یہ پوچھتے ہو کہ یہ کہاں سے آئی؟ اور اس کی قیمت کہاں سے حاصل ہوئی؟''

﴿2891﴾ ...... حضرت سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار

[1] ......عیون الاخبار، کتاب الزھد، ج۲، ص۳۱۹۔

سے کسی نے پوچھا: ''آپ لوگوں پر ان کے لباس اور کھانے کے بارے میں سختی کیوں کرتے ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''حلال کماؤ اور جو جی میں آئے پہنو۔''

فضول گفتگو چھوڑ دو!

﴿2892﴾...... حضرت سیِّدُنا کنانہ بن جبلہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''تمہارے اعمال لکھنے والے فرشتے اگر روزانہ تم سے ان صحیفوں کی قیمت طلب کریں جن میں وہ تمہارے اعمال لکھتے ہیں تو تم اپنی بہت سی فضول باتیں چھوڑ دو، لیکن یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ ان صحیفوں کو تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے تم اپنے آپ کو (فضول باتوں سے) کیوں نہیں روکتے؟'' (1)

نہر کی صدا:

﴿2893﴾...... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: مجھے خبر ملی ہے کہ ایک نوجوان گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد غسل کے لئے ایک نہر پر آیا تو اسے اپنا گناہ یاد آ گیا، وہ حیا کرتے ہوئے غسل کرنے سے رُک گیا اور پیچھے ہٹ گیا، اچانک نہر سے آواز آئی: ''اے گنہگار! اگر تو میرے قریب آتا تو میں تجھے ہلاک کر دیتی۔'' (2)

﴿2894﴾...... حضرت سیِّدُنا سیار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ السَّتَّار حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام جب کسی مرنے والے کے گھر کے پاس سے گزرتے تو اس کے قریب ٹھہر کر پکارتے: ''افسوس ہے تیرے ان مالکان پر جن کی وراثت میں تو ہے، پہلے گزر جانے والے بھائیوں کے ساتھ جو تو نے کیا وہ اس سے عبرت کیوں نہیں پکڑتے؟'' (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:٧١٦٧، مالك بن دينار، ج٥٦، ص٤١٨۔

2 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، كتاب التوبة، الحديث:١٧١، ج٣، ص٤٢٠۔

3 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، كتاب قصر الامل، الحديث:٣٢١، ج٣، ص٣٧٢۔

سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی احادیث

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور اَجِلَّہ تابعین میں سے حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین، حضرت سیِّدُنا قاسم بن محمد اور حضرت سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی روایات میں سے چند درج ذیل ہیں:

بے عمل خطبا و واعظین کا انجام:

﴿2895-96﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''معراج کی رات میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے جب بھی کاٹے جاتے دوبارہ درست ہو جاتے۔ میں نے پوچھا: ''اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟'' بتایا: ''یہ آپ کی امت کے خطبا ہیں، یہ جو کچھ کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ یہ قرآن کریم کی تلاوت تو کرتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے (۱)۔'' (۲)

حکمت کی اصل اور عمل کا سردار:

﴿2897﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

---

(1)...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 439** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: (صاحب) مرقات نے فرمایا کہ خطباء میں بے عمل عالم، واعظ، شاعر سب ہی داخل ہیں۔ خیال رہے کہ بے عمل عالم سے بدعمل عالم زیادہ برا بھی ہے خطرناک بھی۔

(2)......شعب الایمان، باب فی نشر العلم......الخ، الحدیث: ۱۷۷۳، ج۲، ص۲۸۳۔

’’خشیتِ الٰہی ہر حکمت کی اصل ہے۔ تقویٰ عمل کا سردار ہے۔ جس شخص میں اس درجے کا تقویٰ نہ ہو جو تنہائی میں اسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے روکے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کے کسی عمل کی کچھ پروا نہیں۔‘‘ (1)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تو حیا فرمائے لیکن بندہ حیا نہ کرے!

﴿2898﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے خبر دی کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ’’مجھے اپنی عزت وجلال، وحدانیت اور مخلوق کے میری طرف محتاج ہونے، مجھے اپنے عرش پر (اپنی شان کے مطابق) استوا کرنے اور اپنی رفعت شان کی قسم! میں اپنے اس بندے اور بندی کو عذاب دینے سے حیا کرتا ہوں جنہیں اسلام میں بڑھاپا پہنچا ہو۔‘‘ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: یہ بیان کرتے وقت میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روتے دیکھ کر رونے کی وجہ پوچھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’مجھے اس شخص کی وجہ سے رونا آرہا ہے جس سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی حیا فرماتا ہے لیکن وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا نہیں کرتا (کہ اس کی نافرمانی سے باز آجائے)۔‘‘ (2)

﴿2899﴾...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دین کو ایسے لوگوں سے بھی تقویت دے گا جن کا دین میں کچھ حصہ نہیں (3)۔‘‘ (4)

---

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الورع، الحدیث:۱۱، ج۱، ص۱۹۶۔

2 ......میزان الاعتدال، حرف المیم، الرقم:۸۲۱۹، محمد بن عبداللّٰہ الانصاری، ج۳، ص۵۷۴۔

3 ...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 195** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: بعض لوگ دینی خدمات کریں گے جن سے اسلام کو قوت پہونچے مسلمان ان سے فائدے اٹھائیں گے مگر وہ خود اس کے فائدوں سے محروم رہے جیسے کوئی ریاکار مسجد، خانقاہ، مدرسہ دینی بنا جاوے لوگ فائدے اٹھائیں یہ خود اپنی خراب نیت کی وجہ سے ثواب نہ پائے یا جیسے کوئی شخص صدقات جاریہ قائم کرے مگر اس کا خاتمہ خراب ہو جاوے لوگ اس کے صدقات کی وجہ سے جنتی بن جاویں وہ خود دوزخی ہو الٰہی تیری پناہ لہٰذا کوئی اپنے اعمال پر نازاں نہ ہو رب (عَزَّوَجَلَّ) کا فضل مانگتا رہے۔

4 ......صحیح ابن حبان، ذکر البیان بأن الامراء......الخ، الحدیث:۴۵۰۰، ج۷، ص۲۵۔

﴿2900﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرین عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمُبِین کی سند سے حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے لہٰذا بال دھوؤ اور کھال صاف کرو۔'' (۱)

﴿2901﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُ نا قاسم بن محمد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الصَّمَد کی سند سے ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارَسُوْلَ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! لوگ حج و عمرہ کرکے لوٹیں گے اور میں صرف حج کرکے لوٹوں گی؟'' راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کو حضرت سیِّدُ نا عبد الرحمٰن بن ابی بکر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کے ہمراہ مقام تنعیم کی طرف بھیجا تو انہیں اپنے پیچھے سواری پر سوار کرکے لے گئے، پس آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے عمرہ ادا کیا۔ (۲)

سخاوتِ مصطفےٰ:

﴿2902﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُ نا سالم بن عبد الله رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی سند سے حضرت سیِّدُ نا عبد الله بن عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک یہودی کے قریب سے گزرے، آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے دو قمیصیں زیب تن فرما رکھی تھیں۔ یہودی نے عرض کی: ''اے ابو القاسم! مجھے پہننے کے لئے کچھ دیجئے!'' تو پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے عمدہ قمیص اتار کر یہودی کو پہنا دی۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے عرض کی: ''اگر آپ اسے دوسری قمیص پہنا دیتے (تو بہتر ہوتا)۔'' سیِّدُ الْاَسْخِیا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارے صحیح اور ہر باطل سے جدا دین میں بخل نام کی کوئی چیز نہیں، میں نے اسے عمدہ قمیص اس لئے پہنائی تا کہ یہ اسلام کی طرف زیادہ راغب ہو۔'' (۳)

---

1 ......سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب فی الغسل من الجنابة، الحدیث: ۲۴۸، ج۱، ص۱۱۷۔

2 ......صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوه الاحرام......الخ، الحدیث: ۱۲۱۱، ص۶۲۷۔

3 ......تنزیه الشریعة المرفوعة، کتاب اللباس والزینة والطب، الحدیث: ۴۳، ج۲، ص۲۷۸۔

کامل مومن کی نشانی:

﴿2903﴾...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حضرت سیِّدُ نا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن میں دو خصلتیں کبھی جمع نہیں ہوتیں: (۱)...... بد خلقی اور (۲)...... کنجوسی[۱]۔“ [۲]

برے اعمال کی سزا:

﴿2904﴾...... حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حضرت سیِّدُ نا خلاص بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تمام جہانوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے قبضۂ قدرت میں ہیں، بندے جب میری فرمانبرداری کریں گے تو میں ان کے بادشاہوں کے دل ان پر رحمت والفت سے بھر دوں گا اور جب بندے میری نافرمانی کریں گے تو ان کے دل ناراضی وسزا کے ساتھ پھیر دوں گا کہ وہ انہیں سخت عذاب چکھائیں گے۔ تو تم اپنے کو بادشاہوں پر بدعا کرنے میں مشغول نہ کرو بلکہ اپنے کو ذکر وعاجزی میں مشغول کرو تا کہ میں تمہیں بادشاہوں سے کفایت کروں۔“ [۱]

---

❶...... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مرأۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 75** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی کامل مومن بھی ہو اور ہمیشہ کا بخیل اور بد خلق بھی، اگر اتفاقاً اس سے بخل یا بد خلقی صادر ہو جائے تو فوراً وہ پشیمان بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے ایک معنیٰ یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ مومن نہ بخیل ہوتا ہے نہ بد خلق، جس دل میں ایمان کامل جاگزیں ہو تو اس دل سے یہ دونوں عیب نکل جاتے ہیں (لمعات) خیال رہے کہ بد خلقی اور ہے غصہ کچھ اور، اللہ تعالیٰ کے لئے غصہ کرنا عبادت ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے: اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (پ ۲۶، الفتح: ۲۹، ترجمۂ کنز الایمان: کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل) ہماری اس شرح سے حدیث پر نہ یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ بعض مومن بخیل بھی ہوتے ہیں اور بد خلق بھی، کیونکہ وہ یا تو مومن کامل نہیں ہوتے یا ان کے یہ عیب عارضی ہوتے ہیں، اور نہ یہ اعتراض رہا کہ یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے کہ قرآن کریم نے بعض غصوں کی تعریف فرمائی ہے۔

❷......سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی البخل، الحدیث: ۱۹۶۹، ج۳، ص۳۸۷۔

❸......المعجم الاوسط، الحدیث: ۸۹۶۲، ج۶، ص۳۳۵۔

تفصیلی فہرست

......علم سیکھنے سے آتا ہے......

فرمانِ مصطفٰے: ''علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث:۹۲۹، ج۱۹، ص۳۹۵)

ماٰخذ و مراجع

مطبوعہ	مصنف/مؤلف	نام کتاب
مکتبة المدینه١٤٣٢ھ	کلام باری تعالیٰ	قرآن پاك
مکتبة المدینه١٤٣٢ھ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی ١٣٤٠ھ	ترجمۂ کنزالایمان
دارالکتب العلمیه١٤١٩ھ	ابوحفص عمر بن علی ابن عادل دمشقی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی ٨٨٠ھ	اللباب فی علوم الکتاب
کوئٹه پاکستان	امام شیخ اسماعیل حقی البروسوی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی١١٣٧ھ	روح البیان
دارالکتب العلمیه١٤١٩ھ	امام حافظ ابوبکرعبدالرزاق بن همام رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی ٢١١ھ	تفسیر عبد الرزاق
المکتبة العصریه	امام ابومحمد عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی٣٢٧ھ	تفسیر ابن ابی حاتم
دارالکتب العلمیه١٤١٤ھ	امام ابومحمدحسین بن مسعودبغوی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی٥١٦ھ	تفسیرالبغوی
دارالکتب العلمیه١٤١٩ھ	ابوالفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی٧٧٤ھ	تفسیر ابن کثیر
دارالکتب العلمیه١٤١٦ھ	علامه نظام الدین حسن بن محمدنیشاپوری رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی٧٢٨ھ	تفسیرغرائب القرآن ......
المکتب الاسلامی١٤٠٤ھ	ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمدجوزی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی٥٩٧ھ	زادالمسیرفی علم التفسیر
دارالفکربیروت١٤٠٣ھ	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی ٩١١ھ	الدرالمنثور
دارالفکربیروت١٤٢٠ھ	ابوعبداللّٰه محمدبن احمدانصاری قرطبی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی ٦٧١ھ	تفسیرالقرطبی
دارالکتب العلمیه١٤١٩ھ	امام محمدبن اسماعیل بخاری رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی٢٥٦ھ	صحیح البخاری
دارابن حزم١٤١٩ھ	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی ٢٦١ھ	صحیح مسلم
داراحیاء التراث العربی١٤٢١ھ	امام ابوداودسلیمان بن اشعث سجستانی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی٢٧٥ھ	سنن ابی داود
دارالفکربیروت١٤١٤ھ	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمة اللّٰه علیهمتوفّٰی٢٧٩ھ	سنن الترمذی
دارالکتب العلمیه١٤٢٦ھ	امام احمد بن شعیب نسائی رحمة اللّٰه علیهمتوفّٰی٣٠٣ھ	سنن النسائی
دارالمعرفه بیروت١٤٢٠ھ	امام محمد بن یزید القزوینی الشهیربابن ماجه رحمة اللّٰه علیهمتوفّٰی٢٧٣ھ	سنن ابن ماجه
دارالمعرفه بیروت١٤٢٠ھ	امام مالك بن انس اصبحی حمیری رحمة اللّٰه علیهمتوفّٰی١٧٩ھ	الموطا
ملتان پاکستان	امام محمدبن اسماعیل بخاری رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی٢٥٦ھ	الادب المفرد
المکتب الاسلامی١٣٩٠ھ	امام ابوبکرمحمد بن اسحاق نیشاپوری شافعی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی ٣١١ھ	صحیح ابن خزیمه
دارا لکتب العلمیه١٤١١ھ	امام احمد بن شعیب نسائی رحمة اللّٰه علیهمتوفّٰی٣٠٣ھ	السنن الکبری
دارا لکتب العلمیه١٤٢٤ھ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی ٤٥٨ھ	السنن الکبری
دارالکتب العلمیه١٤٢٣ھ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی رحمة اللّٰه علیه متوفّٰی ٤٥٨ھ	دلائل النبوة

التمهيد	ابو عمر یوسف عبد الله بن محمد بن عبدالبر قرطبی رحمة الله عليه متوفّٰی ٤٦٣ھ	دارالکتب العلمیه ١٤١٩ھ
شعب الايمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی رحمة الله عليه متوفّٰی ٤٥٨ھ	دارالکتب العلمیه ١٤٢١ھ
السنة	امام ابوبکر احمدبن عمرو ابن ابی عاصم رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٨٧ھ	دار ابن حزم بیروت ١٤٢٤ھ
الزهدالكبير	امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی رحمة الله عليه متوفّٰی ٤٥٨ھ	مؤسسة الکتب الثقافیه ١٤١٧ھ
مسند الشاميين	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمة الله عليه متوفّٰی ٣٦٠ھ	مؤسسة الرساله ١٤٠٥ھ
المعجم الكبير	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمة الله عليه متوفّٰی ٣٦٠ھ	داراحیاء التراث العربی ١٤٢٢ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمة الله عليه متوفّٰی ٣٦٠ھ	دارالکتب العلمیه ١٤٢٠ھ
المعجم الصغير	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمة الله عليه متوفّٰی ٣٦٠ھ	دارالکتب العلمیه ١٤٠٣ھ
المعجم	ابوبکر محمد بن ابراهیم بن علی ابن المقرئ رحمة الله عليه متوفّٰی ٣٨١ھ	المکتبة الشامله
كتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمة الله عليه متوفّٰی ٣٦٠ھ	دارالکتب العلمیه ١٤٢١ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبدالرزاق بن همام رحمة الله عليه متوفّٰی ٢١١ھ	دارالکتب العلمیه ١٤٢١ھ
المصنف	حافظ عبداللّٰه محمدبن ابی شیبة عبسی رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٣٥ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
المسند	ابوالحسن علی بن جعد بن عبید بغدادی رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٣٥ھ	مؤسسة نادر بیروت ١٤١٠ھ
المسند	امام ابوبکر عبد الله بن زبیر حمیدی رحمة الله عليه متوفّٰی ٢١٩ھ	دارالکتب العلمیه
المسند	امام ابویعلی احمدبن علی موصلی رحمة الله عليه متوفّٰی ٣٠٧ھ	دارالکتب العلمیه ١٤١٨ھ
المسند	حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٠٤ھ	دارالمعرفه بیروت
المسند	امام ابوعبداللّٰه احمد بن محمد بن حنبل رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٤١ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
المسند	ابوعوانة یعقوب بن اسحاق اسفرائنی رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٤١ھ	دارالمعرفه بیروت
محاسبة النفس	ابوبکر عبداللّٰه بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٨١ھ	المکتبة الشامله
الموسوعة	ابوبکر عبداللّٰه بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٨١ھ	المکتبة العصریه ١٤٢٦ھ
سنن الدارمي	امام عبد اللّٰه بن عبدالرحمن رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٥٥ھ	دارالکتب العربی ١٤٠٧ھ
سنن الدارقطني	امام علی بن عمر دارقطنی رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٨٥ھ	ملتان پاکستان
المسدرك	امام ابوعبداللّٰه محمدبن عبداللّٰه حاکم رحمة الله عليه متوفّٰی ٤٠٥ھ	دارالمعرفه بیروت ١٤١٨ھ
الاحسان بترتيب......	امام حافظ محمد بن حبان رحمة الله عليه متوفّٰی ٣٥٤ھ	دارالکتب العلمیه ١٤١٧ھ
الجامع	امام حافظ معمر بن راشد ازدی رحمة الله عليه متوفّٰی ١٥١ھ	دارالکتب العلمیه ١٤٢١ھ
شرح السنة	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی رحمة الله عليه متوفّٰی ٥١٦ھ	دارالکتب العلمیه ١٤٢٤ھ
البحرالزخار بمسندالبزار	امام ابوبکر احمدبن عمرو بزار رحمة الله عليه متوفّٰی ٢٩٢ھ	مکتبة العلوم والحکم ١٤٢٤ھ

النہایۃ فی غریب......	امام ابوالسعادات مبارک بن محمد ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	المکتبۃ الشاملہ
مشکل الآثار	ابو جعفراحمدبن محمد بن سلامہ طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۱ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۵ھ
الفردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شہرداربن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۰۶ھ
الاحادیث المختارۃ	ضیاء الدین ابوعبداللہ محمدبن عبدالواحدحنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۴ھ	دار خضر بیروت ۱۴۲۱ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکرھیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دارالفکربیروت ۱۴۲۰ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۵ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابوبکراحمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۲ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۷ھ
تاریخ مدینۃ دمشق	حافظ ابوالقاسم علی بن حسن ابن عساکرشافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکربیروت ۱۴۱۶ھ
میزان الاعتدال	امام شمس الدین محمد بن احمد ذھبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الفکربیروت ۱۴۲۰ھ
تذکرۃ الحفاظ	امام شمس الدین محمد بن احمد ذھبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
معرفۃ الصحابۃ	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۲ھ
الفوائد	ابوالقاسم تمام بن محمد رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۴ھ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۱۲ھ
الفقیہ والمتفقہ	حافظ ابوبکراحمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۲ھ	دار ابن جوزی ۱۴۲۸ھ
کنزالعمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برھان پوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
القصاص والمذکرین	ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمدجوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۰۹ھ
الجامع لاخلاق الراوی	حافظ ابوبکراحمدبن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۲ھ	مکتبۃ المعارف ریاض ۱۴۰۳ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
المطالب العالیۃ	امام حافظ ابن حجرعسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۴ھ
فیض القدیر	امام محمد عبد الرءُوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۲ھ
المعرفۃ والتاریخ	ابویوسف یعقوب بن سفیان فسوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۷ھ	دارالکتب العلمیہ
تھذیب الکمال	یوسف بن الزکی عبد الرحمن بن یوسف مزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۴ھ	مؤسسۃ الرسالہ ۱۴۰۰ھ
تھذیب التھذیب	امام حافظ ابن حجرعسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دارالفکربیروت ۱۴۱۵ھ
کتاب الضعفاء	ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسٰی عقیلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۲ھ	دارالصمیعی ریاض ۱۴۲۰ھ
الزھد	حافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الریان للتراث ۱۴۰۸ھ
الزھد	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
الزھد	امام عبداللہ بن المبارک مروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دارالکتب العلمیہ

الزھد	امام ابوحاتم محمد بن ادریس بن منذر رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٧٧ھ	دارالبشائرالاسلامیہ ١٤٢٢ھ
الزھد	امام ھناد بن سری بن مصعب کوفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٤٣ھ	دارالخلفاء کویت ١٤٠٦ھ
الزھد	امام ابوداودسلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٧٥ھ	دارالمشکاۃ قاھرہ ١٤١٤ھ
الزھد	امام وکیع بن جراح بن ملیح رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ١٩٧ھ	مکتبۃ الدار ١٤٠٤ھ
الورع	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٤١ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٠٣ھ
مکارم الاخلاق	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٢١ھ
قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمدبن علی مکی رحمۃاللہ علیہ متوفّٰی ٣٨٦ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٢٦ھ
صِفۃ الصفوۃ	ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمدجوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٢٧ھ
بھجۃ المجالس......	ابوعمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبدالبر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤٦٣ھ	المکتبۃ الشاملہ
ذمّ الھوی	ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمدجوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	مکتبۃ الکتاب والسنۃ پشاور
السیرۃ النبویۃ	ابومحمد عبد الملک بن ھشام بن ایوب حمیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢١٣ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٢٢ھ
الکنی والاسماء	ابوبشر محمد بن احمد بن حماد دولابی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣١٠ھ	دارابن حزم بیروت ١٤٢١ھ
غذاء الالباب شرح	محمد بن احمد بن سالم سفارینی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ١١٨٨ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٢٣ھ
عیون الاخبار	ابومحمد عبد اللہ بن مسلم قتیبہ دینوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٧٦ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤١٨ھ
تنزیہ الشریعۃ	ابوالحسن علی بن محمد بن عراق کنانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٩٦٣ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٠١ھ
العلل المتناھیۃ	ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمدجوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥٩٧ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤٢٢ھ
التذکرۃ باحوال الموتی	ابوعبداللہ محمدبن احمدانصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٦٧١ھ	دار السلام قاھرہ ١٤٢٩ھ
فضائل القرآن	ابوعبد اللہ محمد بن ضریس رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٩٤ھ	المکتبۃ الشاملہ
فضائل القرآن	ابوعبید قاسم بن سلام بن عبد اللہ ھروی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٢٤ھ	المکتبۃ الشاملہ
بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب	ابوالقاسم عمر بن احمد ابن العدیم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٦٦٠ھ	المکتبۃ الشاملہ
شرح حدیث لبیک	عبدالرحمن بن احمد بن رجب حنبلی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٧٩٥ھ	دار عالم الفوائد ١٤١٧ھ
تعظیم قدر الصلاۃ	ابوعبد اللہ محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٩٤ھ	مکتبۃ الدار ١٤٠٦ھ
کتاب الافعال	ابوالقاسم علی بن جعفر بن علی سعدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥١٥ھ	عالم الکتب بیروت ١٤٠٣ھ
المحدث الفاصل بین......	امام حسن بن عبد الرحمن رامھرمزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٦٠ھ	دار الفکر بیروت ١٤٠٤ھ
اعتلال القلوب	امام ابوبکر محمد بن جعفربن محمد خرائطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٣٢٧ھ	المکتبۃ الشاملہ
الطبقات الکبری	محمد بن سعد بن منیع ھاشمی بصری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٢٣٠ھ	دارالکتب العلمیہ ١٤١٨ھ

تفسیر الاحلام الکبیر	امام ابو بکر محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۰ھ	دارابن حزم۱۴۲۴ھ
الامثال من الکتاب والسنة	ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارابن زیدون بیروت۱۴۰۵ھ
المتفق والمتفرق	حافظ ابوبکراحمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۲ھ	المکتبة الشاملہ
تقیید العلم	حافظ ابوبکراحمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۲ھ	دار احیاء السنة النبویہ۱۹۷۴ء
جامع العلوم والحکم	عبدالرحمن بن شہاب الدین بن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۹۵ھ	المکتبة الفیصلیہ مکة المکرمہ
جامع بیان العلم و فضلہ	حافظ ابوعمر یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البررحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۸ھ
احیاء علوم الدین	امام ابوحامد محمد بن محمد طوسی غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۱ھ
الثبات عند الممات	ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمدجوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	مؤسسة الکتب الثقافیہ ۱۴۰۶ھ
المجالسة وجواہر العلم	حافظ ابوبکراحمد بن مروان دینوری مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۳۳ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
وفیات الاعیان	ابوالعباس شمس الدین احمدبن محمدبن خلکان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۸۱ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
البدایة والنہایة	ابوالفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۷۴ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دارالفکربیروت ۱۴۱۷ھ
الاصابة فی تمییز الصحابة	امام حافظ ابن حجرعسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۵ھ
اسد الغابة	امام ابوالحسن علی بن محمد ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۰ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۱۷ھ
الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	ابوعمریوسف عبداللہ بن محمدبن عبدالبرقرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۲ھ
فضائل الصحابة	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	مؤسسة الرسالہ ۱۴۰۳ھ
طبقات الصوفیة	ابوعبد الرحمن محمد بن حسین سلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۲ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
اخبار اصبہان	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	المکتبة الشاملہ
اخبار مکة	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق فاکہی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۵ھ	دار خضر بیروت ۱۴۱۹ھ
الجرح والتعدیل	امام ابومحمد عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
المحن	ابوالعرب محمد بن احمد بن تمیم افریقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۳۳ھ	دار العلوم ریاض ۱۴۰۴ھ
التبصرة	ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمدجوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۳ھ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 222 کُتُب ورسائل
مع عنقریب آنے والی 14 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01......راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)

02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)

03......فضائلِ دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاء لِاٰدَابِ الدُّعَاء مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات:55)

05......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

06......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)

07......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

08......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَه) (کل صفحات:60)

09......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)

10......شریعت وطریقت (مَقَالُ عُرَفَا بِاِعْزَازِ شَرْع وعُلَمَا) (کل صفحات:57)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)

12......اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَه (کل صفحات:46)

13......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)

14...... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

15......کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)

16......اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات 31)

عربی کُتُب:

17 تا 21......جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَار (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات:570، 672، 713، 650، 483)

22......اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِي عَلٰى صَحِيْحِ الْبُخَارِي (کل صفحات:458)

23......كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم (کل صفحات:74)

24......اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَه (کل صفحات:62)

25......اِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات:60)

26......اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّه (کل صفحات:93)

27......اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِي (کل صفحات:46)

28......تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان (کل صفحات:77)

29......اَجْلَى الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......جَدُّ الْمُمْتَار جلد ۵،۶،۷

شعبہ تراجم کتب

عنقریب آنے والی کتب

﴿شعبہ درسی کُتُب﴾

﴿شعبہ تخریج﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

﴿شعبہ اِصلاحی کُتُب﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

﴿گناھوں سے نفرت کرنے کا ذھن﴾

''دعوت اسلامی'' کے سنتوں کی تربیت کے **''مدنی قافلوں''** میں سفر اور روزانہ **''فکرِمدینہ''** کے ذریعے **''مدنی انعامات''** کا رسالہ پر کرکے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی 10 دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوت اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے **''پابندِ سنت''** بننے، **''گناہوں سے نفرت''** کرنے اور **''ایمان کی حفاظت''** کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-579-793-8
0101508
MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

تابعین کے اَقوال واَحوال اور زُہد و تقویٰ کا بیان

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:3)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

اِمام اَبُونُعَیم احمد بن عَبْدُ اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ

(شعبہ تراجِمِ کُتُب)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:3)

ترجمہ بنام : اللہ والوں کی باتیں

مُصَنِّف : امام اَبُونُعَیم احمد بن عَبْدُ اللہ اَصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

مُتَرجِمِین : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجم کُتب)

پہلی بار : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۶ھ، اپریل 2015ء

تعداد : 6000 (چھ ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۹ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۳۶ھ حوالہ نمبر: ۱۹۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:3)" کے ترجمہ بنام "اللہ والوں کی باتیں" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب و رَسائل کی جانِب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظَہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

23 - 11 - 2014

اِجمالی فہرست

❀...❀...❀...❀...❀

تمام مؤمنین کی مائیں

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی تعداد 11 تھی اور یہ سب اُمّہاتُ المؤمنین یعنی مؤمنین کی مائیں کہلاتی ہیں، ان کے اَسمائے مُبارَکہ یہ ہیں:

﴿1﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا خَدِیجہ بِنْتِ خُوَیْلِد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿2﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا سَوْدَہ بِنْتِ زَمْعَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿3﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ بِنْتِ اَبُو بَکْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

﴿4﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا حفصہ بِنْتِ عُمَر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

﴿5﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿6﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا اُمِّ حَبِیْبَہ بِنْتِ اَبُو سُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿7﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا زَیْنَب بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿8﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا زَیْنَب بِنْتِ خُزَیْمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿9﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا مَیْمُوْنَہ بِنْتِ حارِث بن حَزْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿10﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا جُوَیْرِیَہ بِنْتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿11﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا صَفِیَّہ بِنْتِ حُیَیّ بن اَخْطَب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب رغم انف رجل... الخ، ۵/ ۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”ہمیں اولیا سے محبت ہے“ کے 17 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”17 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم الکبیر، ٦/ ١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں ”**اللہ**“ کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور جہاں جہاں ”**سرکار**“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** اور جہاں جہاں کسی صحابی یا بزرگ کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ** اور **رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ** پڑھوں گا۔ (٦) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا (٧) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصال ثواب کروں گا۔ (٨) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (٩) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (١٠) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (١١) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (١٢) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (١٣) اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ٢/ ٤٠٧، حدیث: ١٧٣١) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (١٤) اس کتاب کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (١٥) **اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے** روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پر کیا کروں گا اور ہر مدنی (اسلامی) ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروادیا کروں گا۔ (١٦) عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیا کروں گا۔ (١٧) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

المدینۃُ العلمیہ

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تبلیغ قرآن و سنّت** کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ''** بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتب اعلیٰحضرت　(۲) شعبہ تراجم کتب　(۳) شعبہ درسی کُتُب

(۴) شعبہ اصلاحی کتب　(۵) شعبہ تفتیش کتب　(۶) شعبہ تخریج

''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **''دعوتِ اسلامی''** کی تمام مجالس بَشُمُول **''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ''** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تابعین کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان سے اکتساب فیض کیا پھر اس فیض کو آگے پہنچایا اور اُس اُسوۂ حسنہ کو اپنایا جسے صحابہ نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے حاصل کیا تھا۔ یہی وہ ہستیاں ہیں جو انسانوں کے حقیقی راہ نما ہونے کا اعزاز رکھتی ہیں۔ انہیں اگر تلاش کیا جائے تو یہ علم و فضل کے خزانوں میں... احادیثِ کریمہ کی کتابوں میں... قرآنِ کریم کی تفسیروں میں... اعلیٰ اخلاق کے حامل لوگوں میں... گفتار و کردار کے غازیوں میں... باطل کے خلاف بر سر پیکار معرکوں میں... اسلامی قوانین کے مباحثوں میں... شریعت و طریقت کے جلووں میں... اور تَفَقُّهٌ فِی الدِّین کے جہانوں میں دکھائی دیتی ہیں۔ انسان کو اپنی حقیقت دیکھنے کے لئے ایک آئینۂ نور چاہئے جس میں وہ دیکھتا جائے اور اپنے قلب و روح کو سنوارتا اور منور کرتا جائے۔ یہ آئینۂ نور تابعین کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام ہیں کیونکہ انہیں اسلام کا نور صرف ایک واسطے سے پہنچا ہے۔ پھر یہ کہ ان کے زمانے کو زبانِ رسالت سے "بہترین زمانہ" ہونے کی سند حاصل ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ یعنی بہترین زمانے کے لوگ میرے زمانے کے ہیں (یعنی صحابۂ کرام) پھر جو ان سے ملے ہوئے ہیں (یعنی تابعین عظام) [1]۔ یہی وجہ ہے کہ تابعین نے اپنے سیرت و کردار سے اسلام کو دور دور تک پہنچایا اور اپنی زندگی کے مختلف گوشوں سے **تَصَوُّف** کے ان نکات کو اجاگر کیا جو اسلام کی روح ہیں۔ ان نُفُوسِ قُدْسِیہ نے عِلْمِ دِین کی اشاعت اور حق کی سربلندی کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور لوگوں کی اِمامت کا خوب حق ادا کیا۔

سَلَف صالحین کے حالات و واقعات اور اقوال و احوال ہمارے لئے مشعل راہ اور نفس کی اصلاح کا ذریعہ ہیں اور ان کی مشقت سے بھرپور عبادات ہمارے لئے عبادت پر کمربستہ ہونے کا باعث ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی فرماتے ہیں: **"اگر تم نفس کی نگرانی چاہتے ہو تو مجاہدہ کرنے والے مردوں اور عورتوں کے حالات کا مطالعہ کرو تاکہ طبیعت بھی راغب ہو اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہو۔"**[2] مزید فرماتے ہیں: "مجاہدہ کرنے والوں کے واقعات بے شمار ہیں اور ہم نے **احیاء العلوم** میں جس قدر بیان کئے ہیں عبرت حاصل کرنے

1... مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذین یلونهم... الخ، حدیث: ۲۵۳۳، ص۱۳۷۱

2... احیاء علوم الدین، کتاب المراقبة والمحاسبة، ۵/ ۱۵۲

والوں کے لئے یہ مقدار کافی ہے۔ اگر تم مزید حالات جاننا چاہتے ہو تو کتاب "**حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءوَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء**" کا مطالعہ کرو۔ یہ کتاب صحابۂ کرام، تابعین عِظام اور تبع تابعین کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے تمہیں پتا چلے گا کہ تمہارے زمانے کے لوگوں اور بُزرگانِ دِین کے مابین کس قدر دوری ہے۔"[3]

پیش نظر کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (متوفّٰی ۴۳۰ھ) کی اُسی شہرۂ آفاق تصنیف "**حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء**" کی **تیسری جلد** کا ترجمہ ہے جس کے مطالعے کی ترغیب سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے دلائی ہے۔ یہ **جلد 48 تابعین** عِظام کے سیرت و کردار، اَقوال و اَفعال اور ان سے منقول تفسیر اور مروی اَحادِیثِ مبارکہ پر مشتمل ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "**مجلس المدینۃ العلمیۃ**" کے شعبہ تراجِمِ کُتُب (عربی سے اردو) کے **مَدَنی عُلَما نے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش** کے مُقَدَّس جذبے کے تحت اس کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بالخصوص تین اسلامی بھائیوں نے خوب کوشش کی: (۱)...**ابو واصف مولانا محمد آصف اقبال عطاری مَدَنی** (۲)...**ابو محمد محمد عمران الٰہی عطاری مَدَنی** (۳)...**ابن داؤد محمد گلفراز عطاری مَدَنی** سَلَّمَھُمُ الْغَنِی۔ اس کتاب کی شرعی تفتیش دارالافتاءاہلسنت کے نائب مفتی حافظ **محمد حسّان رضا عطاری مَدَنی اور مُتَخَصِّص اسلامی بھائی محمد کفیل عطاری مدنی** زِیْدَعِلْمُھُمَا نے فرمائی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں دنیاوی واُخروی ترقّی کے لئے اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیانِ عِظام اور عُلَمائے کرام کی خدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور ہمیں **اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کرنے کے لئے **مَدَنی اِنعامات** پر عمل اور **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقّی عطا فرمائے!

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِمِ کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ)

---

[3]...احیاء علوم الدین، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/ ۱۵۲

حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب سَخْتِیَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرت سیِّدُنا اَیُّوب بن کیسان سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ نوجوانوں کے سردار، عبادت گزاروں اور زاہدوں کے سرپرست، یقین و ایمان سے لبریز، دلائل سے بھرپور فقیہ، اہتمام کے ساتھ مناسکِ حج ادا کرنے والے، مخلوق سے ناامید اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانوس و پُراُمید تھے۔

نوجوانوں کے سردار:

﴿2905-6﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ میمون قَصَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر تھے، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی تشریف فرما تھے، ان کے وہاں سے تشریف لے جانے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''یہ نوجوانوں کے سردار ہیں۔''

﴿2907-8﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان جَعْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ''حضرت ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اہلِ بصرہ کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔''

﴿2909﴾... حضرت سیِّدُنا حُمَیْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 86 تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔''

سچائی کے پیکر:

﴿2910﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا امام ابوبکر محمد بن سِیْرِیْن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے کوئی حدیث روایت کرتے تو فرماتے: ''صدوق (یعنی سچائی کے پیکر) نے مجھ سے حدیث بیان کی۔''

فقہا کے سردار:

﴿2911﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جب حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی حدیث

بیان کرتے تو) فرماتے ہیں: ”مجھے فُقَہا کے سردار نے حدیث بیان کی۔“

﴾2912﴿... حضرتِ سیِّدُنا اشعث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی عُلَما کو پرکھنے والے ہیں۔“

سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے:

﴾2913﴿... حضرتِ سیِّدُنا سلّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع نے چار حضرات حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا یونس، حضرتِ سیِّدُنا ابن عون اور حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا: ”اِن چاروں میں دین کی سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ہیں۔“

﴾2914﴿... حضرتِ سیِّدُنا ہِشَام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے بصرہ کے رہنے والوں میں حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔“

﴾2915﴿... حضرتِ سیِّدُنا ہِشَام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے ہاں عراق میں حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے افضل کوئی نہیں آیا۔

﴾2916﴿... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”ہم حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس آیا کرتے، جب ہم ان کے سامنے احادیث بیان کرتے تو آپ اس قدر روتے کہ ہمیں ان پر رحم آنے لگتا۔“

﴾2917﴿... حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب بن سُلَیمان بن بِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ حج کے ایام میں آپ اہلِ عراق سے ملاقات کی جستجو کرتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے)؟ آپ نے جواب دیا: ”بخدا! میں پورے سال میں صرف حج کے موسم میں خوش ہوتا ہوں کیونکہ میں (ان دِنوں میں) ایسے لوگوں سے ملتا ہوں جن کے دِلوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نورِ ایمان سے منور فرمایا ہے، جب میں اِنہیں دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی اِنہیں میں سے ہیں۔“

﴾2918﴿... حضرتِ سیِّدُنا ہِشَام بن حسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ”حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ

سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے 40حج کئے۔"

سیِّدُنا ابوبکر و عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی جنازہ میں شرکت:

﴿2919﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ مَیْمُون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے قبل میرے پاس آئے اور کہا: آج رات میں خواب میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زیارت سے مشرف ہوا، میں نے عرض کی: "آپ حضرات کیوں تشریف لائے ہیں؟" فرمایا: "ہم ایوب سختیانی کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔" حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ مَیْمُون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے وصال کا علم نہ تھا، میں نے کہا: "گزشتہ رات حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی وصال فرما گئے ہیں۔"

﴿2920﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے کسی جگہ ملنے کا وعدہ کیا تو آپ مجھ سے پہلے اس جگہ موجود ہوتے۔"

سرداری کے حصول کی دو خصلتیں:

﴿2921﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شُمَیْط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ "بندہ اِس وقت تک دُرُست نہیں ہو سکتا یا فرمایا: بندہ اِس وقت تک سردار نہیں بن سکتا جب تک کہ اس میں دو خصلتیں نہ پائی جائیں: (۱)...لوگوں کے پاس موجود چیزوں سے ناامیدی اور (۲)...لوگوں کے معاملات سے بے پرواہو جانا۔"

ولیِ کامل کی ٹھوکر کی برکت:

﴿2922﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ہمراہ حرا پہاڑ پر تھا کہ مجھے سخت پیاس محسوس ہوئی حتّٰی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے آثار میرے چہرے پر دیکھ کر پوچھا: "میں تمہارے چہرے پر کس چیز کے اثرات دیکھ رہا ہوں؟" میں نے عرض کی: "پیاس لگی ہے اور اس قدر شدید ہے کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔" فرمایا: "کیا تم میرے معاملے کو

پوشیدہ رکھو گے ؟ ''میں نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ نے مجھ سے قسم لی کہ جب تک میں زندہ ہوں اس وقت تک اس کے بارے میں کسی کو نہ بتاؤں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے اپنے پاؤں سے پہاڑ کو ٹھوکر ماری تو اس سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔ میں نے سیر ہو کر پیا اور اس میں سے کچھ لے بھی لیا، آپ کے وصال تک میں نے اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا۔ چنانچہ ان کے وصال کے بعد میں موسیٰ اَسْواری کے پاس آیا، انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا: ''اس شہر میں حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمَا سے افضل کوئی نہیں ہے۔''

﴿2923﴾... حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''جب صالحین کا ذکر کیا جاتا ہے تو میں خود کو ان میں شمار نہیں کرتا۔''

﴿2924﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''میں یہ پسند کرتا ہوں کہ (آخرت میں) حدیث کے معاملے میں برابر برابر ہی چھوٹ جاؤں (یعنی نہ ثواب ملے نہ گناہ ہو)۔''

﴿2925﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمَّاد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اور یزید بن ولید کی آپس میں دوستی تھی، جب یزید بن ولید خلیفہ بنا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِسے میری یاد بُھلا دے۔''

زہد کو چھپانا بہتر ہے:

﴿2926﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمَّاد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرمایا کرتے تھے: ''بندے کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہے اگرچہ زہد اختیار کئے ہوئے ہو، اپنے زہد کو لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنائے، بندے کا اپنے زہد کو چھپانا اسے ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ان افراد میں سے تھے جو اپنے زہد کو چھپاتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے بستر پر کتان کا سرخ رنگ کا کپڑا اچھا دیکھا، میں نے یا میرے کسی رفیق نے اسے اٹھایا تو دیکھا کہ وہ ایک موٹا کپڑا ہے جس میں پتے بھرے ہوئے ہیں۔''

مجھے گم نام رہنا پسند ہے:

﴿2927﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب کبھی میں حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ساتھ کسی کام کے لئے جاتا تو میں چاہتا کہ ان کے ساتھ ساتھ چلوں لیکن وہ مجھے ایسا نہ کرنے دیتے۔ چنانچہ وہ نکلتے اور کوئی چیز یہاں سے لیتے، کوئی وہاں سے تاکہ کوئی ان کا ارادہ نہ سمجھ سکے۔ حضرتِ سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''میرا تذکرہ کیا جاتا ہے لیکن مجھے اپنا تذکرہ کیا جانا پسند نہیں۔''

﴿2928﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''بندے کا اپنے زہد کو چھپانا اسے ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔''

﴿2929﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب بھی کوئی بندہ صادق بن جاتا (یعنی سچ بولنے لگتا) ہے تو اسے اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ اس کے مقام و مرتبے کو نہ پہچانا جائے۔''

﴿2930﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی پر شدت سے گریہ طاری ہوا تو فرمایا: جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کے منہ سے پانی بہنے لگتا ہے اور وہ بڑی بڑی باتیں کرنے لگتا ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''کبھی کبھار اِسے زُکام بھی ہو جاتا ہے۔''

﴿2931﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے حضرتِ سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مکتوب لکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی قمیص کچھ لمبی تھی آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''آج کل شہرت چھوٹی قمیص پہننے میں ہے۔''

حقیقی زہد:

﴿2932﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مُعاوِیہ غَلابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے رفیق حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو

فرماتے سنا کہ ”دُنیا میں زُہد تین چیزوں میں ہے۔ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں زیادہ محبوب، زیادہ بلند اور ثواب کے اعتبار سے زیادہ بڑا ہے وہ یہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ ہر چیز کی عبادت سے بے رغبتی اختیار کرنا خواہ وہ بادشاہ ہو، یا عام پتھر کا بت ہو یا تراشے ہوئے پتھر کا بُت۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے بے رغبتی اختیار کرنا۔“ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”اے علم والو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تمہارا یہ زہد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک انتہائی کم درجہ رکھتا ہے، حقیقی زہد تو حلال چیزوں سے بے رغبتی اختیار کرنا ہے۔“

نعمتوں کا بدلہ کیوں کر ادا ہو سکتا ہے؟

﴿2933﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمزہ بن ابو عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی میرے اور ایک شخص کے درمیان چل رہے تھے کہ اچانک ٹھہر گئے اور فرمایا: لوگ اس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے انہیں عافیت بخشی اور پردہ پوشی فرمائی جب کہ ہمارے تمام اعمال تو ٹھنڈے پانی کے اس ایک گھونٹ کا بدلہ بھی نہیں ہو سکتے جو ہم میں سے کسی نے پیاس کی حالت میں پیا، اس کے علاوہ دیگر نعمتوں کا بدلہ کیوں کر ادا ہو سکتا ہے؟

﴿2934﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن ابو اخضر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی خدمت میں عرض کی: مجھے وصیت کیجئے! تو آپ نے فرمایا: ”گفتگو کم کیا کرو۔“

سیِّدُنا ایوب سختیانی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی صحبت کی برکت:

﴿2935﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب بھی کوئی شخص حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی صحبت میں بیٹھتا تو آپ کے اعمال دیکھ کر اور گفتگو سن سختی سے اس پر عمل پیرا ہو جاتا۔

ساری رات عبادت:

﴿2936﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطِیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ساری رات عبادت کرتے لیکن اسے یوں چھپاتے کہ جب صبح ہوتی تو اپنی آواز اِس طرح بلند کرتے گویا ابھی ابھی (نیند سے) بیدار ہوئے ہیں۔

﴿2937﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَیَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بکر بن ایوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''اے ابو یحییٰ! کیا آپ کے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی رات کے وقت بُلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے؟'' فرمایا: ''ہاں! آپ صبحِ کاذِب[1] کے وقت بیدار ہوتے اور بہت بلند آواز سے تلاوت کرتے تھے۔''

﴿2938﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے ایک چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس چیز کے بارے میں کوئی روایت نہیں پہنچی۔'' عرض کی گئی: ''اپنی رائے سے اس بارے میں کچھ فرمادیں۔'' فرمایا: ''میری رائے بھی اس تک نہیں پہنچتی۔''

﴿2939﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے عرض کی گئی: ''کیا بات ہے آپ اس چیز یعنی رائے میں غور و فکر نہیں کرتے؟'' فرمایا: ''(یہ تو اسی طرح ہے کہ) کسی گدھے سے کہا جائے کہ تم جُگالی کیوں نہیں کرتے؟ تو وہ کہے: میں باطل (خراب) چیز کو چبانا پسند نہیں کرتا۔''

بچے کی پیدائش پر مبارک باد دینے کا طریقہ:

﴿2940﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جب کسی شخص کو بچے کی پیدائش پر مبارکباد دیتے تو فرماتے: ''جَعَلَهُ اللّٰهُ مُبَارَكًا عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے تمہارے اور اُمَّتِ محمدیہ کے لئے باعثِ برکت بنائے۔''

﴿2941﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کے سامنے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے بڑھ کر مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

---

[1]... صبح صادق سے پہلے آسمان کے درمیان میں ایک دراز سفیدی ظاہر ہوتی ہے جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے پھر یہ سفیدی صبح صادق کی وجہ سے غائب ہو جاتی ہے اسے صبح کاذب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/۴۴۸)

سیِّدُنا ایوب سختیانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی دعا:

﴿2942﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی دُعا کرتے تھے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ایمان، اس کے حقائق اور مضبوط کرنے والے اعمال کا سوال کرتا ہوں، مجھ پر احسان فرما اور مجھے وہ اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرما جو تیری طرف سے بہترین بدلہ ملنے کا سبب ہیں اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو تیری نافرمانی سے بچتے، تیرے عذاب سے ڈرتے، تیری رحمت کی اُمید رکھتے اور تجھ سے حیا کرتے ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر عافیت کا پردہ ڈال دے۔

﴿2943﴾... حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفُور بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی کی خدمت میں حاضر تھے کہ بلند آواز سے باتیں کرنے لگے تو آپ نے ہم سے فرمایا: ”خاموشی اختیار کرو اگر میں چاہوں تو ہر وہ بات جو میں نے آج کی ہے تمہیں بتا سکتا ہوں۔“

تیل کی شیشی:

﴿2944﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی کو دیکھا کہ جب بھی بازار سے واپس تشریف لاتے تو اپنے اہل وعیال کے لئے کوئی نہ کوئی چیز ضرور لاتے، ایک دن میں نے انہیں ہاتھ میں تیل کی شیشی اٹھائے دیکھا، اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کو فرماتے سنا کہ ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندۂ مومن کو اچھا ادب سکھایا ہے تو جب اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے پر فراخی کرے تو اسے چاہئے کہ (نفقہ میں اہل وعیال پر) وُسعت کرے اور جب رزق میں کمی ہو تو نفقہ میں کمی کر دے۔“

خواہش کے پیروکاروں سے بیزاری:

﴿2945﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ البَدِیع بیان کرتے ہیں کہ خواہش کے پیروکاروں میں سے ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی سے کہا: میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: ”آدھی بات بھی نہ کرو۔“

﴿2946﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن حَسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''بدعتی جتنا زیادہ اِجتِہاد کرتا ہے اِتنا ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہوتا جاتا ہے۔''

اہلِ سنت سے محبت ہو تو ایسی:

﴿2947﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''اہلِ سنّت میں سے جب کسی شخص کے وصال کی خبر مجھ تک پہنچتی ہے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میرا کوئی عضو کٹ گیا ہے۔''

﴿2948﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو دیکھو اور دورانِ حج وہ تم سے پانی طلب کریں تو تم انہیں نہیں پلا سکو گے، ان کے سر اور مونچھوں کے بال بہت زیادہ ہیں، عمدہ ہَرَوی قمیص پہنتے ہیں جو زمین کو چھورہی ہوتی ہے، عمدہ ترکی ٹوپی، عمدہ سبز رنگ کی کُرْدی شال اور عَدَنی چادر زیب تن کئے ہوتے ہیں۔

﴿2949﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ہم سے فرمایا: ''تم اپنے استاد کی خطا پر اس وقت تک آگاہ نہیں ہوسکتے جب تک کسی اور کی ہم نشینی اختیار نہ کرلو، لہٰذا لوگوں کے پاس بیٹھا کرو۔''

﴿2950﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''میرا خیال ہے جس طرح نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اسی طرح تعریف میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔''

سرخ و سفید پردہ:

﴿2951﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''میں خوش نما چیزوں سے دور رہتا ہوں، مومن کے لئے اس کے دین کے معاملے میں حرام حلال سے زیادہ خطرناک نہیں بلکہ میں تو حلال کو زیادہ خطرناک سمجھتا ہوں۔''

﴿2952﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ

النُّوْرَانِی نے ہم سے فرمایا: ”اگر میرے اہل وعیال سبزی کی ایک مٹھی کے محتاج ہوں تو میں اسے تم سے پہلے ان کے سامنے پیش کروں گا۔“ یہ بھی فرمایا: تجارت کرو کہ غنا (دولت مندی) بھی عافیت میں سے ہے۔

کسی قسم کی عار محسوس نہ کی:

﴿2953﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی مکۂ مکرّمہ سے واپس تشریف لائے، نمازِ جمعہ کے لئے نکلے تو آپ نے سفید دھاری دار کپڑے کی گول ٹوپی پہن رکھی تھی اس کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا: ”میں گھر آیا تو اس کے علاوہ میرے پاس کوئی چیز نہ تھی، لہٰذا اسے پہننے میں مجھے کوئی حرج محسوس نہیں ہوا اور لوگوں کے دیکھنے (اور باتیں کرنے) کی وجہ سے میں نے اسے چھوڑ دینا ناپسند جانا۔“

پُرتکلّف دعوت:

﴿2954﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جب مکۂ مکرّمہ سے واپس لوٹے تو روٹیاں پکانے کا حکم دیا، روٹیاں پکائی گئیں، نیز سرکہ اور خوشبودار مصالحہ ڈال کر گوشت پکایا گیا۔ چنانچہ جو بھی آپ سے ملاقات کے لئے آتا تو یہ کھانا اس کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمارے سامنے بھی رکھا گیا، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”کھاؤ میں نے 10 سے زیادہ مرتبہ کھایا ہے۔“ یعنی جو بھی آیا آپ نے اس کے ساتھ کھانا کھایا۔

بلندیِ درجات کا سبب:

﴿2955﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمَہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ”بے شک بعض لوگ ناز و نِعَم میں رہتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں رسوا کرنا چاہتا ہے جبکہ بعض لوگ عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں رِفْعَت وبلندی عطا فرمانا چاہتا ہے۔“

﴿2956﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”میرے علم کے مطابق گندا رہنا دین میں سے نہیں ہے۔“

﴿2957﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنا ہاتھ سر پر رکھے فرما رہے تھے: ''تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں شرک سے عافیت بخشی حالانکہ میرے اور شرک کے درمیان صرف میرے والد ابو تمیمہ تھے۔''

﴿2958﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ہم سے فرمایا: ''یہاں سے چلو کہیں ان کا جرب (اثر) ہم تک نہ پہنچ جائے[1]۔''

باعزت رہنا چاہتے ہو تو۔۔۔!

﴿2959﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے مجھ سے فرمایا: ''بازار کو لازم پکڑو کیونکہ تم اس وقت تک اپنے بھائیوں کے ہاں عزت والے رہو گے جب تک اِن کے محتاج نہ ہو گے۔''

باعمل بارعب ہوتا ہے:

﴿2960﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''میں 40 سال تک حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مجلس میں بیٹھتا رہا لیکن ان کی ہیبت کی وجہ سے کبھی سوال نہیں کیا۔''

﴿2961﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہَمّام حارِثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن

---

[1]... حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے اس فعل سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہوتی جس سے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تنقیص ہو۔ ان کا اٹھ کر چلے جانا نہ تو حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے کلام میں عیب پر دلالت کرتا ہے اور نہ ہی ان کی رائے میں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ کھڑے ہو کر چلے جانے سے ان کا ارادہ خود کو اور اپنے متبعین کو بحث و مباحثہ سے بچانا تھا کیونکہ آپ خود بھی مجتہد تھے۔ نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیان فرمایا ہے کہ اس نے اپنے نور کو پورا کرنا ہے، بے شک حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے مذہب کا کوئی نام لیوا بھی نہ رہا جبکہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کا مذہب جاری و ساری ہے۔ (کتاب الرد علی ابی بکر الخطیب البغدادی، ۲۲/ ۶۷، ملخصاً، ہامش ذیل تاریخ بغداد)

انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب اور حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیْرِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمَا کے زمانے میں عراق میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جسے میں ان دونوں پر مُقَدَّم کروں۔“

﴿2962﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس (کلام میں نحوی یا) اعرابی غَلَطی ہوئی تو فوراً کہا: میں اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طَلَب کرتا ہوں۔“

لوگوں میں فساد برپا کرنے والے:

﴿2963﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”لوگوں کو سب سے زیادہ قصہ خوانوں کی باتیں خراب کرتی ہیں۔“

﴿2964﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ”اگر وہ کام نہ ہو رہا ہو جس کا تم ارادہ رکھتے ہو تو جو کام ہو رہا ہو اس کا ارادہ کر لو۔“

سیِّدُنا ایوب سختیانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن سَلَمَہ جَرمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اور جید تابعین کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہدی، حضرتِ سیِّدُنا ابو رجاء عُطارِدی، حضرتِ سیِّدُنا ابو العالیہ، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیْرِین اور حضرتِ سیِّدُنا ابو قلابہ رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی سے اَحادیث روایت کی ہیں۔

﴿2965﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مسجدیں تعمیر کرو اور سب مل کر بناؤ۔“(1)

جنتی خزانہ:

﴿2966﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں پیارے

---

(1)...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الصلاة، باب فی زینة المساجد، ۱/ ۳۴۴، حدیث: ۹

مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں جنت کے خزانوں میں سے کسی خزانے پر تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ (عرض کی: ضرور) ارشاد فرمایا: ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھا کرو۔“[1]

﴿2967-68﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”(صدقہ فطر میں) ایک صاع غلّہ ادا کرو[2]۔“[3]

اختیاراتِ مصطفٰے:

﴿2969﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے جھرمٹ میں چار ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کی صبح کو حج کا تَلْبِیَہ[4] پڑھتے ہوئے مکّۂ مکرّمہ پہنچے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کہ جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لائے حج کو عمرہ میں تبدیل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔[5] [6]

1...مسلم، کتاب الذکر والدعاو التوبة، باب استحباب خفض الصوت بالذکر، ص۱۴۴۹، حدیث: ۲۷۰۴

2...صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے گیہوں یا اس کا آٹا یا ستّو نصف صاع، کھجور یا مُنَقّٰی یا جَو یا اس کا آٹا یا ستّو ایک صاع۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/۹۳۸)۔ نیز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنّت، جلد اوّل صفحہ 1321 پر ہے: ایک سو ”پَچھتّر روپے اَٹھنّی بھر“ وزن (یعنی دو سیر تین چھٹانک آدھا تولہ یا دو کلو میں اسی گرام کم) گیہوں یا اس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت ایک صدقۂ فطر کی مقدار ہے۔

3...سنن کبری للبیہقی، کتاب الزکاة، باب من قال یخرج من الحنطة... الخ، ۴/ ۲۸۱، حدیث: ۷۷۰۶

4...تَلْبِیَہ کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ یعنی میں تیرے پاس حاضر ہوا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے حضور حاضر ہوا، تیرے حضور حاضر ہوا، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا، بے شک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۷۳)

5...بخاری، کتاب تقصیر الصلوة، باب کم اقام النبی فی حجتہ، ۱/ ۳۷۲، حدیث: ۱۰۸۵

مسلم، کتاب الحج، باب جواز العمرة فی شہر الحرام، ص۶۵۲، حدیث: ۱۲۴۰

6...جمہور علما کے نزدیک یہ جائز نہیں کہ میقات سے حج کا احرام باندھیں اور پھر اسے عمرے سے بدل دیں۔ البتہ امام احمد بن حنبل (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل) اور داود ظاہری اسے جائز کہتے ہیں۔ ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ جمہور یہ جواب دیتے...

﴿2970﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دین کو ایسے فاسق لوگوں سے بھی قوت دے گا جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہو گا۔ "[1]

مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پسند:

﴿2971﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب بھی دو کاموں کی پیش کش کی جاتی تو آپ اسے زیادہ پسند فرماتے جو دونوں میں سے زیادہ آسان ہوتا۔ "[2]

فضیلت ابوبکر:

﴿2972﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ "[3] [4]

...... ہیں کہ یہ ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ خاص ہے جو حجۃ الوداع میں شریک تھے۔ تخصیص (یعنی ان کے ساتھ خاص ہونے) کی دلیل ابوداؤد اور ابن ماجہ کی یہ حدیث ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! حج کا فسخ کرنا ہمارے ساتھ خاص ہے یا ہمارے بعد والوں کے لئے بھی ہے۔ ارشاد فرمایا: خاص تمہارے لئے ہے۔ (ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الرجل یھل بالحج...الخ، ۲/ ۲۳۱، حدیث: ۱۸۰۸)۔ نیز ابوداؤد میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے تھے: حج فسخ کرکے عمرہ کرنا صرف ان حضرات کے لئے تھا جنہوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ حج کیا تھا۔ (ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الرجل یھل بالحج...الخ، ۲/ ۲۳۱، حدیث: ۱۸۰۷)۔ (نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، ۲/ ۶۵۱، ماخوذا)

1... مسند احمد، مسند البصریین، حدیث ابی بکرۃ، ۷/ ۳۲۲، حدیث: ۲۰۴۷۶، بتغیر قلیل

2... مسند احمد، مسند عائشۃ، ۱۰/ ۱۵۵، حدیث: ۲۶۴۶۷ عن عائشۃ

3... بخاری، کتاب الصلوۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، ۱/ ۱۷۷، حدیث: ۱۷۷، حدیث: ۴۶۷

4... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد 8، ص 346** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: خلیل یا تو بنا ہے خُلّت خ کے پیش سے بمعنی ولی دوست جس کی محبت دل کی گہرائی میں اتر جاوے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ایسا محبوب صرف اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی ہے یا بنا ہے خَلّت خ کے فتحہ سے بمعنی حاجت یعنی وہ دوست جس پر توکُّل ...

﴿2973﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے آباواجداد جو زمانۂ جاہلیت میں (کفر پر) مر گئے ان پر فخر نہ کرو۔''[1]

عدل وانصاف کا دامن کبھی نہ چھوڑو:

﴿2974﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کنواری کے لئے سات دن اور شادی شدہ کے لئے تین دن ہیں[2]۔''[3]

تین خوش نصیب:

﴿2975﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرَّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تین آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذمہ داری میں ہیں: (۱)...حج کرنے والا (۲)... عمرہ کرنے والا اور (۳)... راہِ خدا میں جہاد کرنے والا[4] حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ثواب ومالِ غنیمت کے ساتھ لوٹاتا ہے یا انہیں موت دے کر جنت میں داخل فرماتا ہے۔''

بادل دیکھو تو یہ پڑھو:

﴿2976﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میرے سر تاج، صاحِبِ

......کیا جاوے اور ضرورت کے وقت اس سے مشکل کشائی حاجت روائی کرائی جاوے حضور انور کا ایسا کارساز حاجت روا محبوب سوائے خدا کے کوئی نہیں ورنہ اصل محبت حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو جناب صدیق (اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) سے بہت ہی ہے۔

1...مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن عباس، ۱/ ۶۴۵، حدیث: ۲۷۳۹

2... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد5، ص84** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: مرد اگر کنورای عورت سے شادی کرے، تو سات دن اس کے پاس رہے پھر بقیہ بیویوں کے پاس سات سات دن رہے اور اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین دن اس کے پاس رہے، پھر بقیہ بیویوں کے پاس بھی تین دن ہی رہے، اس کی پہلی باری میں بھی برابری ومساوات ہوگی، یہ باری اس نئی کے لئے خاص علیحدہ نہ ہوگی۔

3...مسلم، کتاب الرضاع، باب قدر ماتستحق البکر والثیب... الخ، ص۷۶۹، حدیث: ۱۴۶۰، عن عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمن
ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الاقامۃ علی البکر والثیب، ۲/ ۴۴۶، حدیث: ۱۹۱۶، بتقدم وتاخر

4...نسائی، کتاب مناسک حج، باب فضل حج، ص۴۳۳، حدیث: ۲۶۲۲

معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بادل آتا دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: ”اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا ھَنِیْئًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے خوب برسنے والا خوشگوار (نافع) بنا۔“[1]

نجاشی شاہِ حبشہ کی نمازِ جنازہ:

﴿2977﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ غیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس پر چار تکبیریں کہیں[2]۔[3]

❶... مسند احمد، مسند عائشة، ۹/ ۵۱۸، حدیث: ۲۵۳۹۱، بخاری، کتاب الاستسقاء، باب مایقال اذا امطرت، ۱/ ۳۵۳، حدیث: ۱۰۳۲، بتغیر

❷... مفسر شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، ص468** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ”نجاشی بادشاہ حبشہ کا لقب تھا ان کا نام اَصْحَمَہ تھا یہ پہلے عیسائی تھے بعد میں مسلمان ہوئے اور حبشہ میں مہاجر (ہجرت کرنے والے) صحابہ کو امن بھی دی، ان کی خدمتیں بھی کیں ان کا انتقال رجب ۹ھ میں ہوا اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہ دور نزدیک غائب حاضر سب کو دیکھ لیتی ہے کہ حبشہ اور مدینہ منورہ میں ایک مہینہ کا فاصلہ ہے (مرقات)۔“ **مفتی صاحب** چند سطروں بعد لکھتے ہیں: اس حدیث کی بنا پر بعض لوگ نمازِ جنازہ غائبانہ کے قائل ہیں مگر ان کی یہ دلیل کمزور ہے اس لئے کہ نمازِ غائبانہ صرف حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی نے پڑھی کسی صحابی نے کبھی نہ پڑھی چنانچہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات کے وقت جو صحابہ غزووں یا مکہ مکرمہ وغیرہ میں تھے انہوں نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر نمازِ غائبانہ نہ پڑھی، نیز حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی یہی نمازِ غائبانہ پڑھی بارہا صحابہ کی شہادتوں یا وفات کی خبریں آتی تھیں آپ نماز نہ پڑھتے تھے جن روایات میں ہے کہ آپ نے مُعاوِیہ اِبْنِ مُعاوِیہ مزنی، زید اِبْنِ حارِثہ، جعفر اِبْنِ اَبِی طالِب پر (یہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تھے) نمازِ غائبانہ پڑھی ہے ان کی اَسنادوں میں مُحدِّثِین کو کلام ہے کیونکہ ان اَسنادوں میں علاء اِبْنِ زید یا بقیہ اِبْنِ ولید وغیرہم راوی ہیں جو بالاِتِّفاق ضعیف ہیں اور اگر یہ اَحادیث صحیح بھی ہوں تو ان نمازوں کی وجہ یہ ہے کہ جبریل امین (عَلَیْہِ السَّلَام) نے ان میتوں کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے لا کر حاضر کر دیا، چنانچہ حضرت اِبْنِ عبّاس کے الفاظ یہ ہیں: کُشِفَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجَاشِی حَتّٰی رَاٰہُ وَصَلّٰی عَلَیْہِ (یعنی نجاشی شاہ حبشہ کا جنازہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے کر دیا گیا حتّٰی کہ آپ نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی)۔ لہٰذا یہ نماز حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خصوصیت میں سے ہے کیونکہ میت کا امام کے آگے ہونا کافی ہے مقتدی دیکھیں یا نہ دیکھیں، ورنہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تو ہر صحابی کا جنازہ پڑھاتے تھے حتّٰی کہ جو رات میں دفن کر دیئے جاتے ان کی قبر پر جا کر جنازہ پڑھاتے اور فرماتے کہ مجھے ہر ایک کی موت کی خبر دیا کرو میری نماز ان کے لئے رحمت ہے، مگر سوائے اس ایک کے اور کسی غائب صحابی پر نمازِ غائبانہ نہ پڑھی لہٰذا اس حدیث سے نمازِ غائبانہ کا جواز ثابت کرنا بہت کمزور ہے مذہبِ حنفی نہایت قوی ہے کہ جنازے کی نماز حاضر میت پر ہو سکتی ہے نہ کہ غائب پر۔

❸... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب موت النجاشی، ۲/ ۵۸۲، حدیث: ۳۸۷۹

مُردوں کو اچھا کفن دو:

﴿2978﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم میں کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا دے[1]۔“[2]

تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کا ثواب:

﴿2979﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں وہ ان کی کفالت کرے، ان کا بوجھ اٹھائے اور انہیں لباس پہنائے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر دو ہوں تو۔“ ارشاد فرمایا: ”اگر دو ہوں تو بھی یہ کچھ ہے۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: ”اگر ہم ایک کے بارے میں پوچھتے تو آپ ایک کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔“[3]

﴿2980﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تلبیہ پڑھنے کے وقت میں حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اونٹنی کے پاس تھا، میں نے آپ کو فرماتے سنا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے حضور حج و عمرہ دونوں سے ایک ساتھ حاضر ہوتا ہوں۔“[4]

❀...❀...❀...❀...❀

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، ص462 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہاں اچھے سے مراد بہت بھاری اور بیش قیمت کفن نہیں بلکہ جیسے کپڑے مرنے والا جمعہ کو پہنتا تھا ایسے کپڑے میں کفن دیا جائے نہ عید والوں میں نہ شادی والوں میں یعنی درمیانہ لہٰذا یہ حدیث اِس حدیث کے خلاف نہیں کہ کفن میں غُلُوّ نہ کرو بعض روایات میں ہے کہ مُردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ آپس میں ملتے ہیں تو اچھے کفن سے خوش ہوتے ہیں۔

2...مسلم، کتاب الجنائز، باب فی تحسین کفن المیت، ص ٤٧٠، حدیث: ٩٤٣

3...مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ٥/ ٢٨، حدیث: ١٤٢٥١

4...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ٤/ ٤٤٨، حدیث: ١٣٣٤٨

حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن عُبَیْد رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد اللہ یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ انتہائی پرہیز گار، عاجزی وانکساری کے پیکر، موزوں کلام کرنے والے اور زبان کو لغو گفتگو سے بچانے والے تھے۔

غَیْرُاللہ کے وسیلے سے دعا:

﴿2981﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل سے مروی ہے کہ اَہلِ شام میں سے ایک شخص ریشم فروشوں کے بازار میں (خریداری کے لئے) آیا، (حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دکان پر پہنچا) تو آپ کے بھتیجے مُطَرِّف نے (ایک چادر دکھاتے ہوئے) کہا: یہ 400 درہم کی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہمارے ہاں یہ چادر 200 درہم کی فروخت ہوتی ہے۔'' اسی دوران مُؤَذِّن نے اذان دی تو آپ بنی قُشیر کو نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے، جب واپس آئے تو آپ کے بھتیجے مُطَرِّف نے وہ مُنَقَّش چادر شامی شخص کو 400 درہم میں فروخت کردی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (دکان میں کثیر درہم دیکھ کر) پوچھا: ''یہ درہم کہاں سے آئے؟'' بھتیجے نے بتایا: ''وہ چادر میں نے اس شخص کو 400 درہم میں فروخت کردی۔'' حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شامی شخص سے فرمایا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! وہ چادر جو تم نے مُطَرِّف سے خریدی ہے، 200 درہم کی ہے، اگر تم چادر لینا چاہو تو لے جاؤ اور اپنے 200 درہم بھی لے جاؤ اور اگر چاہو تو چادر واپس کر کے اپنے 400 درہم لے لو۔'' اس شخص نے پوچھا: ''آپ کون ہیں؟'' فرمایا: ''میں ایک مسلمان ہوں۔'' اس نے کہا: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہیں اور آپ کا نام کیا ہے؟'' فرمایا: ''میرا نام یونس بن عبید ہے۔'' اس شامی شخص نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب ہم دشمن کے نرغے میں ہوتے ہیں اور ہم پر معاملہ دشوار ہو جاتا ہے تو ہم بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: اے یونس بن عبید کے رب! ہم سے اس مصیبت کو دور فرما۔ یا اس قسم کے الفاظ کہتے ہیں۔'' (یہ سن کر) حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''سُبْحٰنَ اللہ، سُبْحٰنَ اللہ۔''

حق و سچ کا پرچار:

﴿2982﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُمَیَّہ بن بِسطام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن

عبید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں ایک عورت ریشمی جبہ لے کر حاضر ہوئی اور کہا: ''اسے خرید لیجئے!'' آپ نے فرمایا: ''کتنے میں بیچو گی؟'' کہا: ''500 درہم میں۔'' آپ نے فرمایا: ''یہ اس سے مہنگا ہے۔'' اس نے کہا: ''600 میں۔'' آپ نے فرمایا: ''یہ اس سے بھی مہنگا ہے۔'' آپ اسی طرح فرماتے رہے۔حتّٰی کہ وہ ایک ہزار تک پہنچ گئی حالانکہ وہ اسے 500 درہم میں فروخت کر رہی تھی۔

﴿2983﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُمَیَّہ بن بِسطام عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ السَّلَام بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بصرہ سے ریشم خرید کر سُوْس (شہر) میں اپنے وکیل کے پاس بھیج دیتے،وکیل آپ کی طرف ریشم کا کپڑا بھیجتا تھا،اگر وکیل ان کی طرف پیغام بھیجتا کہ لوگوں کے پاس سامان زائد (ریشم وافر مقدار میں) ہے تو آپ وہاں کے لوگوں سے خرید وفرخت نہ کرتے،لوگوں کو بھی بتادیتے کہ میرے وکیل نے بتایا ہے کہ یہاں لوگوں کے پاس سامان وافر مقدار میں ہے۔

خیر خواہی کا جذبہ:

﴿2984﴾... حضرتِ سیِّدُنا غَسَّان بن مُفَضَّل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک عورت ریشم کی مُنَقَّش چادر لائی تا کہ آپ اسے بازار میں بیچ دیں، آپ نے چادر دیکھ کر فرمایا: ''کتنے میں بیچو گی؟'' اس نے کہا: ''60 درہم میں۔'' آپ نے وہ چادر پڑوسی دکان دار کو دکھا کر اس کی رائے پوچھی تو اس نے کہا: ''یہ 120 درہم کی ہے۔'' آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میرے خیال میں بھی اس کی اتنی ہی قیمت ہے۔'' پھر اس عورت سے فرمایا: ''جاؤ اور اپنے گھر والوں سے 125 درہم میں فروخت کرنے کے بارے میں مشورہ کرلو۔'' اس نے کہا: ''میرے گھر والوں نے مجھے 60 درہم میں فروخت کرنے کا حکم دیا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''جاؤ اور ان سے (125 درہم میں فروخت کرنے کا) مشورہ کرکے آؤ۔''

نفع کے چار ہزار درہم نہ لئے:

﴿2985﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن ابی مُضَر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے ساتھ کاروبار کرتے تھے،ایک دن ہم حساب کتاب کرنے بیٹھے،حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تشریف فرما تھے۔ جب ہم حساب کتاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے

فرمایا:”فلاں شخص جس نے ایک کلمہ بھی کہا وہ بھی ہمارے حساب میں شامل ہے۔“ہم نے کہا:”ٹھیک ہے۔“آپ نے (خیر خواہی کی نیت سے) فرمایا:”مجھے نفع کی ضرورت نہیں میرا اصل سرمایہ مجھے لوٹا دو۔“ چنانچہ آپ نے اپنا اصل سرمایہ لے لیا اور نفع کے چار ہزار درہم چھوڑ دیئے۔

﴿2986﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن سَعید دارِمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں:میں نے حضرتِ سیِّدُنا نضر بن شُمَیل اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کو فرماتے سنا کہ ریشم مہنگا ہو گیا، ان میں سے ایک نے کہا:ریشم فلاں جگہ پیدا ہوتا ہے جب وہاں مہنگا ہو گیا تو بصرہ میں بھی مہنگا ہو گا۔حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ریشم کی تجارت کرتے تھے۔آپ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ایک شخص سے 30ہزار کا ریشم خریدا، خریدنے کے بعد آپ نے بیچنے والے سے فرمایا:”کیا تمہیں معلوم ہے کہ فلاں جگہ ریشم مہنگا ہو گیا ہے؟“اس نے کہا:”اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں اتنا مال نہ بیچتا۔“(یہ سن کر) آپ نے فرمایا: ”میری رقم مجھے لوٹا دو اور اپنا مال واپس لے لو۔“ چنانچہ اس نے 30ہزار درہم واپس لوٹا دیئے۔

کہیں یہ کپڑے کی تعریف نہ ہو:

﴿2987﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُہَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ریشم کا کپڑا بیچا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک شخص آپ کے پاس کپڑا لینے کے لئے آیا، آپ نے اپنے غلام سے فرمایا:”کپڑوں کی گٹھڑی پھیلا دو۔“ چنانچہ غلام نے گٹھڑی پھیلا دی اور گٹھڑی پر ہاتھ مار کر ”صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد“ پڑھا۔یہ سن کر آپ نے گٹھڑی کو لپیٹنے کا حکم دیا اور اس خوف سے کپڑا بیچنے سے انکار کر دیا کہ کہیں غلام کا قول کپڑے کی تعریف نہ ہو۔

﴿2988﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن ابوعامر خَزّاز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بطورِ تعزیت یہ اشعار پڑھتے سنا:

مِنَ الْمَوْتِ لَا ذُوالصَّبْرِ يُنْجِيْهِ صَبْرُهٗ ... وَلَا لِلْجَزُوْعِ كَارِهُ الْمَوْتِ مَجْزَعٗ

اَرٰى كُلَّ ذِيْ نَفْسٍ وَّاِنْ طَالَ عُمْرُهَا ... وَعَاشَتْ لَهَا سُمٌّ مِّنَ الْمَوْتِ مُنْقَعٗ

فَكُلُّ امْرِئٍ لَّاقٍ مِنَ الْمَوْتِ سَكْرَةً ... لَهٗ سَاعَةٌ فِيْهَا يُذَلُّ وَيُصْرَعٗ

فَاِنَّکَ مَنْ یُّعْجِبُکَ لَا تَکُ مِثْلَہٗ　　اِذَا اَنْتَ لَمْ تَصْنَعْ کَمَا کَانَ یَصْنَعُ

ترجمہ: (۱)...نہ تو صابر کو اس کا صبر موت سے بچا سکتا ہے اور نہ ہی موت کو ناپسند کرنے والے انتہائی پریشان کی پریشانی۔

(۲)...میں دیکھتا ہوں کہ ہر ذی روح چاہے وہ لمبی عمر ہی کیوں نہ جیا ہو موت ہی اس کے لئے مہلک زہر ہے۔

(۳)...ہر شخص کو موت کی سختی کا سامنا ہے جس میں اس کے لئے ایسا وقت بھی آسکتا ہے کہ وہ رسوا ہو جائے اور پچھاڑا جائے۔

(۴)...بے شک تو اس کی مثل نہیں ہو سکتا جسے تو پسند کرتا ہے جب تک کہ تو اس کی طرح کے کام نہ کرے۔

بعض نے ان میں درجِ ذیل اشعار کا اضافہ کیا ہے:

فَلِلّٰہِ فَانْصَحْ یَاابْنَ اٰدَمَ اِنَّہٗ　　مَتٰی مَا تُخَادِعْہُ فَنَفْسُکَ تَخْدَعُ

وَاَقْبِلْ عَلَی الْبَاقِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَارْجُہٗ　　وَلَاتَکُ مَا لَاخَیْرَ فِیْہِ تَتَبَّعُ

ترجمہ: (۱)...اے ابن آدم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے نصیحت قبول کر کہ جب تک تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دھوکا کرتا رہے گا تو خود دھوکے میں رہے گا۔

(۲)...باقی رہنے والی بھلائی کی طرف بڑھ اور اسی کی امید رکھ اور جس چیز میں کوئی بھلائی نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔

پاکیزہ درہم اور مسلمان بھائی:

﴿2989﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن مُغِیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”میں ایسے بہت کم پاکیزہ دراہم کو جانتا ہوں جنہیں بندہ کسی حق کی ادائیگی میں خرچ کرتا ہے اور ایسے بہت کم مسلمانوں کو جانتا ہوں جن سے سکون حاصل کیا جائے اور یہ دونوں کم ہی ہوتے ہیں۔“

﴿2990﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”جب بھی کوئی شخص دولت کمانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا ارادہ اسے پستی و ذلت کی طرف لے جاتا ہے۔“

عزت و شرف والی چیزیں:

﴿2991﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَسماء بن عُبَیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس

بن عبید رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو فرماتے سنا کہ ”دو چیزوں سے بڑھ کر عزت و شرف والی کوئی چیز نہیں ایک پاکیزہ درہم اور دوسرا وہ شخص جو سنت پر عمل پیرا ہو۔“

دو درہم:

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو فرماتے سنا کہ ”دو درہم ہیں ایک درہم وہ ہے جسے لینے سے تو اِجۡتِناب کرتا ہے یہاں تک کہ وہ تیرے لئے حلال ہو جاتا ہے پھر تو اسے لے لیتا ہے اور دوسرا وہ درہم ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تجھ پر کسی کا حق لازم ہے پس تو اسے ادا کر دیتا ہے۔“

قرض سے بہتر مال:

حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالۡفَضۡل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے مجھ سے فرمایا: ”اے ابو الفضل! مُضارَبت [1] کا مال بہت برا ہے لیکن یہ قرض سے بہتر ہے اور میرے لئے کبھی بھی سیاہ کو سفید میں ملا کر نشان نہیں لگایا گیا اور جو 100 درہم مجھے حاصل ہوں میں ان کے بارے میں یہ کہنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ ان میں سے میرے لئے صرف 10 درہم ہی حلال و پاکیزہ ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں ان میں سے پانچ بھی کہہ دوں تو میں اپنی قسم میں سچا ہوں گا۔“ یہ بات آپ نے کئی بار کہی۔

چور سے بھی برا شخص:

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو فرماتے سنا کہ ”لوگوں کا مال چرانے والا میرے نزدیک اس شخص سے برا نہیں جو کسی مسلمان کے پاس آکر اس سے ایک مُقرَّرہ مدت تک (قیمت ادا کرنے کا وعدہ کرکے) مال خریدتا ہے پھر مدت پوری ہو جاتی ہے لیکن اس وقت وہ آدمی شہر شہر گھومتا اور تجارت کرتا ہے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل تلاش کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر وہ اس مال سے ایک درہم بھی حاصل کرے گا تو وہ اس کے لئے روا (جائز) نہ ہو گا۔“

1... یہ تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے کہ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام، مال دینے والے کو ربُّ المال اور کام کرنے والے کو مُضارِب اور مالک نے جو دیا اُسے راسُ المال (مالِ مضاربت) کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/ ۱)

خریدار کو عیوب ضرور بتا دینا:

﴿2992﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَکَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بکریوں کا کاروبار کیا کرتے تھے، آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس ایک بکری لے کر آئے اور فرمایا: اسے بیچ دو لیکن یہ ضرور بتا دینا کہ یہ چارے کو الٹ پلٹ کرتی اور کھونٹے کو اکھاڑ دیتی ہے اور یہ تمام عیوب بیچنے کے بعد نہیں بلکہ سودا پورا ہونے سے پہلے بیان کر دینا۔

﴿2993﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن مُقْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو کپڑا فروخت کرنے کے لئے دکھایا، آپ کے ہم نشینوں میں سے کسی نے سُبْحٰنَ اللہ کہا تو آپ نے غلام سے فرمایا: کپڑا اسمیٹ لو۔ راوی کا بیان ہے: میرا خیال ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس ہم نشین سے فرمایا: تجھے تسبیح پڑھنے کے لئے یہی جگہ ملی تھی۔

﴿2994﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید اور حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ عَوْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک جگہ جمع ہو کر حلال و حرام کے متعلق گفتگو کرنے لگے، دونوں نے فرمایا: ''مجھے نہیں معلوم کہ میرے مال میں کوئی درہم حلال ہے۔''

نفس سے دو چیزوں کا مطالبہ:

﴿2995﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَعْفَر بن بُرقان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علم و فضل اور صلاح و تقویٰ کی خبر پہنچی تو میں نے انہیں لکھا کہ اے بھائی! مجھے ان اعمال کے متعلق بتائیے جو آپ سر انجام دیتے ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً لکھا: ''میرے پاس آپ کا پیغام پہنچا، آپ نے مجھ سے میرے اعمال کے متعلق سوال کیا، میں بتاتا ہوں بے شک میں نے اپنے نفس پر یہ بات پیش کی کہ لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور لوگوں کے لئے اس چیز کو ناپسند جان جو اپنے لئے ناپسند جانتا ہے لیکن میرا نفس اس سے کوسوں دور ہے۔ پھر میں نے اس سے یہ مطالبہ کیا کہ لوگوں کا تذکرہ بھلائی کے ساتھ ہی کرنا لیکن بصرہ کی آگ برساتی شدید گرمی کے دن روزہ رکھنا میں نے اس سے زیادہ آسان پایا۔ اے بھائی میرا تو یہ معاملہ ہے۔''

مجھ میں تو ایک بھی خصلت نہیں: :

﴿2996﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”بے شک میں 100 اچھی خصلتیں گنتا ہوں لیکن اپنے اندر ان میں سے ایک بھی نہیں پاتا۔“

مجھے ڈر ہے کہ کہیں کچھ بھی قبول نہ ہو:

﴿2997﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جَعْفَر جِسْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عید الاضحیٰ کے دنوں میں حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”اے ابو جعفر! ہمارے لئے اتنی اتنی بکریاں لے آؤ۔“ پھر کئی بار قسمیں اٹھائیں اور فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ میری کوئی قربانی قبول نہیں ہو گی یا فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے کوئی چیز بھی قبول نہیں کی جائے گی یا فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ میں اہْلِ نار میں سے نہ ہو جاؤں۔“

﴿2998﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطِیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (نفل) نماز و روزے کی کثرت تو نہیں کرتے تھے لیکن بخدا! حُقُوقُ اللّٰہ میں سے کسی حق کا مطالبہ ہوتا تو اسے پورا کرنے کے لئے (ہر وقت) تیار رہتے تھے۔

﴿2999﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشَام بن حَسَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر کسی کو بھی علم کے ذریعے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی طلب کرنے والا نہیں پایا۔

گم شدہ چیز اور نماز:

﴿3000﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”مجھے کیا ہو گیا ہے؟ مجھے کیا ہو گیا ہے؟ کہ میری ایک مرغی گم ہو جائے تو میں اسے ڈھونڈ نکالتا ہوں لیکن میری نماز فوت ہو جاتی ہے تو میں اس کے لئے کوشش نہیں کرتا۔“

﴿3001﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے لئے یہ بات آسان ہے کہ میں (اپنا حق) ناقص ہی وصول کروں لیکن یہ بات مجھ پر غالب (دشوار) ہے کہ (دوسرے کا حق) پورا ادا کروں۔"

افسوس! میرے پاؤں غبار آلود نہیں ہوئے:

﴿3002﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وفات کے وقت اپنے پاؤں کی طرف دیکھ کر رونے لگے۔ عرض کی گئی: "اے ابوعبداللہ! آپ کو کس چیز نے رلایا؟" فرمایا: "میرے پاؤں راہِ خدا میں غبار آلود نہیں ہوئے۔"

﴿3003﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑھ کر کسی کو غمگین نہیں دیکھا، آپ فرمایا کرتے تھے: ہم ہنستے ہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے اعمال کو دیکھ کر ارشاد فرمائے: "میں تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی قبول نہیں کروں گا۔"

مؤمنوں کے گرجے:

﴿3004﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو عَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: "مؤمنوں کے گرجے ان کے گھر ہیں۔"

لوگوں کے نزدیک باعزت رہنے کا نسخہ:

﴿3005﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن سعید رَقَّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: "تم اس وقت تک لوگوں کے ہاں باعزت رہو گے یا لوگ اس وقت تک تمہاری عزت کرتے رہیں گے جب تک تم ان کے پاس موجود مال وغیرہ لینے کی کوشش نہ کرو گے، اگر تم ان کے پاس موجود چیز لینے کی کوشش کرو گے تو وہ تمہیں حقیر سمجھیں گے، تمہاری باتوں کو ناپسند جانیں گے اور تم سے نفرت کریں گے۔"

نماز اور زبان:

﴿3006﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر بندے میں وہ درست ہو جائیں تو اس کے باقی تمام معاملات درست ہو جائیں وہ نماز اور زبان ہیں۔“

﴿3007﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُبارک بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم زبان کی نیکی کے علاوہ کوئی نیکی ایسی نہیں پاؤ گے کہ تمام نیکیاں جس کے تابع ہوں۔ بے شک تم ایسے شخص کو بھی پاؤ گے جو بکثرت روزے رکھتا ہے لیکن حرام سے افطار (یعنی غیبت) کرتا ہے۔ رات کو قیام کرتا ہے لیکن دن میں جھوٹی گواہی دیتا ہے۔ اسی طرح آپ نے کئی باتیں ذکر کیں۔ (پھر فرمایا:) لیکن تم کوئی ایسا شخص نہیں پاؤ گے جو صرف حق بات کرتا ہو اور اس کا عمل ہمیشہ اس بات کے مخالف ہو۔

﴿3008﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوسی حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن موسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ اِسْتِغْفار کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، آپ بار بار نگاہ آسمان کی طرف بلند کرتے اور استغفار کرتے۔

بندے کے متقی ہونے کی پہچان:

﴿3009﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندہ جب گفتگو کرتا ہے تو اس کا تقوٰی و پرہیز گاری اس کے کلام سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

گمراہوں سے نفرت:

﴿3010﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُوَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: آپ ہمیں عمرو بن عبید (معتزلی) کے پاس بیٹھنے سے منع کرتے ہیں لیکن کچھ دیر پہلے آپ کا بیٹا اس کے پاس گیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ آپ جلال میں آ گئے، اتنے میں بیٹا خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”اے بیٹا! تمہیں عمرو بن عبید

کے متعلق میری رائے معلوم ہے اس کے باوجود تم اس کے پاس جاتے ہو؟'' بیٹے نے عرض کی: اَبا جان! میرے ساتھ فلاں شخص تھا۔ یوں بیٹا معذرت کرنے لگا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں زنا، چوری اور شراب نوشی سے منع کرتا ہوں، لیکن تمہارا ان گناہوں کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَمْرو اور اس کے ساتھیوں کی رائے کے ساتھ حاضر ہو۔''

تین نصیحتیں:

﴿3011﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میری تین نصیحتیں یاد رکھو: (۱)... تم میں سے کوئی بھی بادشاہ کے پاس جا کر قرآنِ مجید کی تلاوت نہ کرے (۲)... تم میں سے کوئی بھی جوان عورت کو تنہائی میں قرآنِ پاک نہ پڑھائے اور (۳)... تم میں سے کوئی بھی اصحابِ ہوٰی (خواہشات کے پیروکاروں) کی بات نہ سنے۔''

بغیر نیتِ ثواب شرکت کرو:

﴿3012﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُوَیل بن واقِد صَفّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''میرا ایک پڑوسی مُعْتَزِلی ہے کیا میں اس کی عیادت کر سکتا ہوں؟'' فرمایا: ''(اگر فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو تو) کر سکتے ہو مگر ثواب کی نیت سے نہیں۔'' پوچھا: ''مر جائے تو کیا نمازِ جنازہ پڑھوں؟'' فرمایا: ''(فتنہ وفساد سے بچنے کے لئے) بغیر نیّتِ ثواب شریک ہو جاؤ۔''

﴿3013﴾... حضرتِ سیِّدُنا حزم بن ابو حزم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ابنِ لاحق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کے دروازے کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دراز گوش (گدھے) پر سوار ہمارے پاس سے گزرے، ہمیں دیکھ کر ٹھہر گئے اور فرمایا: ''آج کے دور میں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتیں جاننے والے کو عجیب اور انوکھا سمجھا جاتا ہے اور بزرگانِ دین کے طریقے جاننے والے کو تو اس سے بھی زیادہ عجیب وانوکھا سمجھا جاتا ہے۔''

فرقۂ معتزلہ کے عقائد:

﴿3014﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز رَقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس

بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''مُعْتَزِلَہ کا فتنہ اس امت کے لئے فتنۂ اَزارِقَہ (یعنی خوارج کے فتنے) سے زیادہ سخت ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان گمراہ ہیں، فرقۂ مُعْتَزِلَہ کی گواہی قبول نہیں کیونکہ انہوں نے بُری بدعتیں ایجاد کیں، یہ شفاعت، حوضِ کوثر اور عذابِ قبر کے منکر ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لعنت فرمائی، انہیں (حق سننے اور ماننے سے) بہرا اور اندھا کر دیا، حاکِم وقت پر لازم ہے کہ انہیں گمراہ کن عقائد سے توبہ کرنے پر مجبور کرے اگر توبہ کرلیں تو ٹھیک ورنہ انہیں مسلمانوں کے شہروں سے نکال دے۔''

﴿3015﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو جَعْفَر جِسْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو مسئلۂ تقدیر میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر انہیں اپنے گناہوں کی فکر ہوتی تو وہ اس مسئلہ میں نہ اُلجھتے۔''

چار خصلتیں مردانہ کمالات سے ہیں:

﴿3016﴾... حضرتِ سَیِّدُنا غَسَّان بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: قبیلۂ قریش کے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ ابن زیاد نے ایک بستی کے رئیس کی اولاد میں سے کسی سے پوچھا: ''تمہارے نزدیک مردانہ کمالات کون سے ہیں؟'' اس نے کہا: ''ہمارے نزدیک چار خصلتیں مردانہ کمالات سے ہیں: (۱)... شک سے اس طرح الگ ہونا کہ اس کے قریب نہ پھٹکنا، کیونکہ جب آدمی شک میں مبتلا ہوتا ہے تو ذلیل ہو جاتا ہے (۲)... اپنے مال کا خیال رکھنا، اسے ضائع نہ کرنا، کیونکہ جو شخص اپنے مال کو برباد کرتا ہے اس میں مُرُوَّت نہیں ہوتی (۳)... اپنے اہل و عیال کی ضرورتوں کو پورا کرنا حتّٰی کہ اس کے ذریعہ وہ ہر ایک سے بے نیاز ہو جائیں، کیونکہ جس کے اہل و عیال لوگوں کے محتاج ہوں اس میں مروت نہیں پائی جاتی اور (۴)... آدمی اپنے کھانے، پینے کی چیزوں میں غور کرے کہ کون سی اس کے موافق ہے پس اسے لازم پکڑے کیونکہ یہ بھی مُرُوَّت میں سے ہے کہ وہ اپنے کھانے پینے کو خلط ملط نہ کرے۔''

اصلاح کا انوکھا انداز:

﴿3017﴾... حضرتِ سَیِّدُنا غَسَّان بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہلِ بصرہ میں سے میرے ایک

رفیق نے مجھے بتایا کہ ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معاشی تنگی اور اس کی وجہ سے فکر مندی کی شکایت کی، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”آنکھ جس کے ذریعے تم دیکھتے ہو اسے ایک لاکھ کے عوض فروخت کرنے پر راضی ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: ”کان جن کے ذریعے تم سنتے ہو ایک لاکھ کے بدلے فروخت کرنے پر راضی ہو؟“ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ”زبان جس کے ذریعے تم گفتگو کرتے ہو اسے ایک لاکھ میں دینے پر راضی ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: ”دل جس کے ذریعے تم سمجھتے ہو اسے ایک لاکھ میں فروخت کرنے پر راضی ہو؟“ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ”اپنے ہاتھ ایک لاکھ کے عوض فروخت کرنے پر راضی ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ پوچھا: ”ٹانگیں؟“ عرض کی: نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیگر نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے پاس کئی لاکھ درہم موجود ہیں لیکن اس کے باوجود تم حاجت مندی کی شکایت کر رہے ہو۔“

آخرت کا معاملہ سخت ہے:

﴿3018﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک دن (اپنے نفس سے مخاطب ہو کر) فرماتے سنا کہ ”عنقریب تیری آنکھیں وہ دیکھیں گی جو انہوں نے کبھی نہیں دیکھا، تیرے کان وہ سنیں گے جو انہوں نے کبھی نہیں سنا، پھر تم جس طبقہ سے نکلو گے تو اس سے سخت میں داخل ہو گے، یہاں تک کہ اس سختی کی انتہا پل صراط عبور کرنے پر ہو گی۔“

یہ گھر تمہیں راس نہیں:

﴿3019﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پیٹ کے درد کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا: ”اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے بندے! یہ گھر (دنیا) تجھے راس نہیں، لہٰذا ایسا گھر تلاش کر جو تجھے راس ہو۔“

﴿3020﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”جو چیزیں لوگوں کے لئے مفید ہیں ہم نے ان کا ارادہ کیا اور انہیں لکھ لیا اور جو چیزیں ہماری اپنی ذات کے لئے مفید ہیں ان کا ارادہ کیا لیکن انہیں چھوڑ دیا۔“ حضرتِ سیِّدُنا خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ الوَاحِد فرماتے ہیں: ”ان چیزوں سے مراد تسبیح، تہلیل (سُبْحٰنَ اللہ، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) اور ذکرِ خیر ہے۔“

جنت کی امید اور جہنم کا خوف:

﴿3021﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماء بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”نیکی و بھلائی سے نا آشنا و جاہل شخص کے لئے جنت کی امید کی جاسکتی ہے لیکن نافرمانی میں حد سے گزرنے والے کے بارے میں جہنم کا خوف ہے۔“

تقویٰ سے زیادہ کوئی چیز آسان نہیں:

﴿3022﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُثمان بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تین آدمیوں نے ایسی بات کہی کہ ان پر تہمت نہیں لگائی جاسکتی: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ”میں نے کبھی کسی آدمی سے حسد نہیں کیا اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی ہے تو وہ تو جنت کی طرف رواں دواں ہے جب میں اس پر حسد نہیں کرتا تو پھر دنیاوی چیز پر کسی سے حسد کیوں کر کروں۔“ (۲)... حضرتِ سیِّدُنا مُوَرِّق عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”میں نے کبھی ایسا غصہ نہیں کیا جس میں مجھ سے کوئی ایسی بات واقع ہوئی ہو کہ غصہ زائل ہونے کے بعد مجھے اس پر شرمندگی ہو۔“ اور (۳)... حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابو سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ”میرے نزدیک تقویٰ سے زیادہ کوئی چیز آسان نہیں مجھے جب بھی کسی چیز کے بارے میں شک ہوتا ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔“

﴿3023﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہوگئے تو حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”آپ کے چلے جانے کے بعد زندہ رہنے میں کوئی بھلائی باقی نہیں۔“

معزز کون؟

...حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عزت والا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کر دے۔ (شعب الایمان للبیہقی، ۶/ ۳۱۹، حدیث: ۸۳۲۷)

سیِّدُنا یُونُس بن عُبَیْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی اکثر روایات اہلِ بصرہ میں سے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیْرِین، حضرتِ سیِّدُنا ابوقِلابہ اور حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن ہِلال رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی وغیرہ سے جبکہ اہلِ حجاز میں سے حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر، حضرتِ سیِّدُنا نافع اور حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن عُروَہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے مروی ہیں۔

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی روایات میں سے چند درج ذیل ہیں

کامل مومن، کامل مسلمان اور حقیقی مہاجر:

﴿3024﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کامل مومن وہ ہے جس سے سب لوگ امن میں ہوں اور کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دیگر مسلمان محفوظ ہوں اور حقیقی مہاجر (ہجرت کرنے والا) وہ ہے جو برائی چھوڑ دے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے امن میں نہ ہو۔"(1)

جنت وخلافت کی خوشخبری:

﴿3025﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک باغ میں تشریف لے گئے، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "انہیں داخل ہونے کی اجازت دو، نیز جنت اور میرے بعد خلافت کی خوشخبری سناؤ۔" پھر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضرِ خدمت ہوئے اور اجازت طلب کی، ارشاد فرمایا: "انہیں داخل

1... بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون... الخ، ۱/ ۱۵، حدیث: ۱۰، مختصرا، عن عبد اللہ بن عمرو

مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۹۸، حدیث: ۱۲۵۶۲

ہونے کی اجازت دو، نیز جنت اور ابو بکر کے بعد خلافت کی بشارت دو۔'' پھر ذُوالنُّوْرَین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے اور داخلے کی اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انہیں داخل ہونے کی اجازت دو، نیز جنت اور عمر کے بعد خلافت کی خوشخبری سناؤ۔''[1]

یہ حدیث حضرتِ سیِّدُنا ابو عُثمان نَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے بھی حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کی ہے لیکن انہوں نے خلافت کا ذکر نہیں کیا۔[2]

پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایک خاصہ:

﴿3026﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیوں میں سے ایک کرم نوازی یہ ہے کہ میں ختنہ شدہ حالت میں پیدا ہوا اور کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا۔''[3]

﴿3027﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قریب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عجمیوں کے اموال سے تمہارے ہاتھوں کو بھر دے پھر انہیں ایسے شیر (بہادر) بنا دے جو میدانِ جنگ سے نہیں بھاگتے۔ چنانچہ وہ تمہارے جوانوں کو قتل کریں گے اور تمہارے اموال کھائیں گے۔''[4]

مسلمان بھائی کی مدد کرنے کی فضیلت:

﴿3028﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیع

---

1 ...السنة لابن ابی عاصم، باب ذکر فی خلافة ابی ابکر، ص۲۶۷، حدیث: ۱۱۸۴

السنة لابن ابی عاصم، باب ذکر فی خلافة عمر، ص۲۷۰، حدیث: ۱۲۰۲

السنة لابن ابی عاصم، باب ذکر فی خلافة عثمان بن عفان، ص۲۷۱، حدیث: ۱۲۰۴

مسند البزار، مسند ابی حمزة انس بن مالک، ۱۴/ ۵۵، حدیث: ۷۵۰۱، ۷۵۰۲

2 ...بخاری، کتاب اخبار الاحاد، باب قول اللہ تعالی: لا تدخلوا بیوت النبی...الخ، ۴/ ۴۹۴، حدیث: ۷۲۶۲

3 ...معجم الاوسط، ۴/ ۳۳۲، حدیث: ۶۱۴۸

4 ...مسند احمد، مسند البصریین، حدیث سمرة بن جندب، ۷/ ۲۵۶، حدیث: ۲۰۱۴۳

امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے اِسْتِطاعَت رکھتے ہوئے اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا۔“[1]

گناہوں کی سزا دنیا میں ہی مل جانے کی ایک حکمت:

﴿3029﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کے گناہ کی سزا دنیا ہی میں جلد دے دیتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ شَرّ کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا روک لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس کے گناہوں کی پوری پوری سزا دے گا،[2] اس کے گناہ ”عَیْر“ کی مثل ہوں گے۔“

عَیْر مدینہ منورہ میں ایک پہاڑ ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گناہوں کے بڑے اور زیادہ ہونے کی وجہ سے اس پہاڑ سے تشبیہ دی۔

﴿3030﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرّمہ، سردارِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ کا اقرار کرلیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ ایسا کریں گے تو ان کے خون اور مال مجھ سے محفوظ ہو جائیں گے، سوائے کسی (واجب) حق کے اور ان کا حساب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّہ ہے۔“[3]

مبارک و نفع پہنچانے والے:

﴿3031﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (قرآنِ پاک میں مذکور) حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے قول:

---

1 ...سنن کبری للبیھقی، کتاب قتال اھل البغی، باب فی الشفاعة والذب...الخ، ٨/ ٢٩٠، حدیث: ١٦٦٨٥، عن انس، بتغیر

2 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ٤/ ١٧٨، حدیث: ٢٤٠٤، عن انس، دون ”کانہ عیر“

مسند احمد، مسند المدنیین، حدیث عبد اللہ بن مغفل، ٥/ ٦٣٠، حدیث: ١٦٨٠٦

3 ...بخاری، کتاب الایمان، باب فان تابوا واقاموا الصلوة...الخ، ١/ ٢٠، حدیث: ٢٥ عن ابن عمر

وَّ جَعَلَنِیۡ مُبٰرَكًا اَیۡنَ مَا كُنۡتُ ۪ (پ١٦، مریم: ٣١) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”میں جہاں کہیں بھی ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے زبردست نفع پہنچانے والا بنایا ہے۔“[1]

سب سے زیادہ لطف و کرم فرمانے والے:

﴿3032﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ لطف و کرم کا معاملہ فرمانے والے تھے۔ بخدا! سخت سردی میں صبح کے وقت کوئی غلام، باندی یا بچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ اور ہاتھ مبارک دھلوانے کے لئے پانی لاتا تو آپ منع نہ فرماتے، جب بھی کوئی سوال کرتا تو توجہ سے اس کی بات سنتے اور اس وقت تک پیچھے نہ ہٹتے جب تک وہ خود پیچھے نہ ہٹ جاتا، جب بھی کوئی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہاتھ پکڑنا چاہتا تو اپنا ہاتھ اسے پکڑا دیتے اور اس وقت تک نہ چھڑاتے جب تک وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔[2]

ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَام کے ابتدائی 10 دنوں کی فضیلت:

﴿3033﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَام کے ابتدائی 10 دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں۔“ عرض کی گئی: ”نہ راہِ خدا میں جہاد؟“ ارشاد فرمایا: ”نہ جہاد مگر وہ کہ اپنے جان و مال لے کر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے (یعنی یہ جہاد جس میں مجاہد جان و مال سب کچھ قربان کردے یہ اس عشرہ کی نیکیوں سے افضل ہے[3])۔“[4]

پسندیدہ سنت:

﴿3034﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ”میرے سرتاج، صاحبِ

1... مسند الفردوس، فصل فی تفسیر القرآن، ٢/ ٤٠٣، حدیث: ٧٣٩٩

2... مسند الحارث، کتاب علامات النبوۃ، باب فی حسن خلقہ وتواضعہ، ٢/ ٨٨٢، حدیث: ٩٥٠

3... مراٰۃ المناجیح، ٢/ ٣٧١

4... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، ٢/ ١٩١، حدیث: ٧٥٧، عن ابن عباس وفی الباب عن ابن عمر

معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات میں بیدار ہوتے تو مسواک فرماتے۔"[1]

جنتی باغ:

﴿3035﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میرے کاشانۂ اَقدس اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"[2]

عرش کے پائے پر کیا لکھا ہے؟

﴿3036﴾... صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابو حَمْراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شَبِ اسرا کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں نے معراج کی رات عرش کے پائے پر لکھا دیکھا: میں نے جنّتِ عدن کو پیدا فرمایا، حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مخلوق میں سے میرے منتخب بندے ہیں اور میں نے علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذریعے ان کی مدد فرمائی[3]۔"[4]

دو افضل عمل:

﴿3037﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قلابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "دو عمل ایسے ہیں کہ ان سے افضل عمل کوئی نہیں مقبول حج اور عمرہ۔"[5]

---

1 ...بخاری، کتاب الوضوء، باب السواک، ۱/ ۱۰۴، حدیث: ۲۴۵، عن حذیفة

2 ...بخاری، کتاب فضل الصلوة فی مسجد مکة والمدینة، باب فضل ما بین القبر والمنبر، ۱/ ۴۰۳، حدیث: ۱۱۹۶ عن ابی ہریرة

مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللّٰہ، ۵/ ۲۰۰، حدیث: ۱۵۱۸۹

3 ...حافظ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حافظ ابو نُعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کو ذکر کر کے فرمایا: ھٰذَا حَدِیْثٌ لَّا یَصِحُّ۔ (حافظ ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند میں احمد بن حسن کوفی ہے) ابن حبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے اسے حدیث گھڑنے والا اور دار قطنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے متروک کہا ہے۔ (العلل المتناهية، ۱/ ۲۳۷، تحت الحدیث: ۳۷۸) سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن موضوع حدیث کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رافضی، حضراتِ اہلبیت کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے فضائل میں ایسی باتیں روایت کرے جو اس کے غیر سے ثابت نہ ہوں (تو وہ موضوع ہیں یعنی قابل قبول نہیں)۔ (فتاوی رضویہ، ۵/ ۴۶۱، ملخصًا)

4 ...تاریخ ابن عساکر، ۱۶/ ۴۵۶، حدیث: ۴۰۱۱، الرقم: ۱۹۸۹، ابو القاسم الخطاب بن سعد الازدی

5 ...مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث عمرو بن عبسة، ۶/ ۵۸، حدیث: ۱۷۰۲۴

سچائی، امانت داری اور پرہیز گاری:

﴿3038﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کسی شخص کے نماز وروزہ کی طرف نہ دیکھو، بلکہ جب وہ گفتگو کرے تو اس کی سچائی کو ملاحظہ کرو، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس کی امانت داری کو جانچو اور جب وہ کسی دنیاوی چیز کی طرف بڑھے تو اس کے تقوٰی وپرہیز گاری کو دیکھو۔

❀...❀...❀...❀...❀

حضرت سیِّدُنا سُلَیمان بن طَرخان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا ابو مُعْتَمِر سُلَیمان بن طَرخان تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعینِ مدینہ مُنوَّرہ میں سے ہیں۔ آپ تَہَجُّد گزار اور عبادت پر ثابت قدمی کے ساتھ ہمیشگی اختیار فرمانے والے تھے۔

عُلَمائے تصوُّف فرماتے ہیں: وقت کو غنیمت جانتے ہوئے درست سمت وراہ اختیار کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

ہر وقت اِطاعتِ الٰہی:

﴿3039﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتے ہی پایا، اگر نماز کا وقت ہوتا تو ہم انہیں نماز پڑھتے ہوئے پاتے اور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو ہم انہیں وضو کرتے ہوئے یا مریض کی عیادت کرتے ہوئے یا جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے یا مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھتے۔ ہم یہ خیال کرتے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نافرمانی کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔

﴿3040﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ (اہلِ تشیع کے ایک گمراہ فرقے) خبشیہ نے تقریباً مجھے خراب کر دیا تھا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چار قابلِ احترام اشخاص کے ذریعے مجھے بچالیا، ان کی مثل میں نے نہیں دیکھا، وہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَون اور حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

سب سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والے:

﴾3041﴿... حضرتِ سیِّدُنا علی بن مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے سامنے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ”ہم ان سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والے کسی شخص کے پاس نہیں بیٹھے۔“

40سال تک ایک دن روزہ ایک دن افطار:

﴾3042﴿... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبدُالاعلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ اگر تم میرے اہلِ خانہ میں سے نہ ہوتے تو میں تمہیں اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے معمولات کے بارے میں کبھی نہ بتاتا، میرے والدِ محترم کا40سال تک یہ معمول رہا کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے)، عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے اور بعض اوقات بغیر سوئے ہی دوبارہ وضو کر لیتے۔

ہر وقت کچھ نہ کچھ صدقہ کرتے ہی رہتے:

﴾3043﴿... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کا خیال ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی ہر وقت کوئی نہ کوئی چیز راہِ خدا میں صدقہ کرتے رہتے، اگر ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو دو رکعت نماز ادا کرتے پھر یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرتے:

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ (پ۱۸، المؤمنون: ۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو۔

سیِّدُنا سلیمان تیمی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے معمولات:

﴾3044﴿... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کئی سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے رہے، نماز کے وقت نماز میں مشغول رہتے، عصر کے بعد سے مغرب تک تسبیح میں مشغول رہتے، ہمیشہ روزہ رکھتے، ایک مرتبہ

عید کے دن لوگ مقام جَبان سے لوٹ رہے تھے کہ بارش ہونے لگی لوگ (بارش سے بچنے کے لئے) مسجد میں داخل ہوگئے اور ایک دوسرے سے لین دین و گفتگو میں مصروف ہوگئے، اچانک انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو جسم لپیٹے نماز میں مصروف ہے، غور سے دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی تھے۔

نیند کا غلبہ ہو تو وضو کر لو:

﴿3045﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی جانبِ مکہ سَفَر پر روانہ ہوئے آپ فجر کی نماز عشا کے وضو سے ادا فرماتے اور حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے قول پر عمل کرتے کہ ”جب دل پر نیند کا غلبہ ہو تو وضو کر لینا چاہئے۔“ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے صبر پر تعجب کا اظہار کرتے تھے۔

﴿3046﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُسَیَّب بن واضح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی 40سال تک بصرہ کی جامع مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے، آپ عشا اور فجر کی نماز ایک ہی وضو سے ادا کرتے تھے۔

﴿3047﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن قُرَیب اَصْمَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے اپنے اہلِ خانہ سے فرمایا: ”آؤ رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کر لیں اگر تم چاہو تو میں رات کے اوّل حصہ میں تمہیں کفایت کروں اور اگر چاہو تو رات کے آخری حصہ میں کفایت کروں۔“

ساری رات ایک ہی آیت پڑھتے رہے:

﴿3048﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے مؤذِّن حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی عشا کی نماز کے بعد میرے پہلو میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، میں نے آپ کو سورۂ ملک کی تلاوت کرتے سنا، جب اس آیتِ مُبارَکہ پر پہنچے:

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (پ٢٩، الملک: ٢٧)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب اسے پاس دیکھیں گے کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے۔

تو اسے بار بار دھرانے لگے حتّٰی کہ سب لوگ مسجد سے چلے گئے، میں بھی چلا گیا، جب فجر کی اذان کے لئے میں مسجد میں آیا تو دیکھا کہ اسی جگہ کھڑے ہیں، آواز سنی تو اسی آیت کو دہرا رہے تھے اس سے آگے نہیں بڑھے تھے۔

﴿3049﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے 40 سال تک اپنے بستر کو لپیٹے رکھا اور 20 سال تک اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا حالانکہ آپ کی دو بیویاں بھی تھیں۔

﴿3050﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن عَرْعَرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بصریوں میں سے کسی کو بھی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔

چار عظیم الشان ہستیاں:

﴿3051﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: بصرہ میں جو چار عظیم الشان ہستیاں موجود ہیں ان کی مثل میں نے کسی شہر میں اکٹھی نہیں دیکھیں، وہ چار عظیم الشان ہستیاں یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبَید، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَون رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

عمل میں قوت و کمزوری کا سبب:

﴿3052﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے روایت کرتے ہیں کہ نیکی دل میں نورانیت اور عمل میں قوت کا باعث بنتی ہے جب کہ برائی دل میں ظلمت اور عمل میں کمزوری کا سبب بنتی ہے۔

﴿3053﴾... مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے

کہا: ”آپ تو آپ ہیں آپ جیسا کون ہو سکتا ہے؟“ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کہو مجھے علم نہیں کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ میرے لئے کیا ظاہر فرمائے گا، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان سن رکھا ہے:

وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ (پ۲۴، الزمر: ۴۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی۔

﴿3054﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن طَرخان تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جس گھر میں رہتے تھے وہ گر گیا تو آپ نے ایک خیمہ لگالیا اور وصال تک اسی میں رہائش پذیر رہے۔ عرض کی جاتی: ”اگر آپ مکان تعمیر کر لیتے تو اچھا ہوتا۔“ فرماتے: ”معاملہ اس سے بھی جلدی کا ہے کل ہی موت نے آدبوچنا ہے۔“

﴿3055﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی تقریباً 30 سال تک ٹاٹ کے خیمہ میں رہائش پذیر رہے۔

﴿3056﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ابھی نو عمر تھے کہ میں انہیں نماز میں مشغول پاتا تھا۔ لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ انہوں نے عبادت کا یہ ذوق و شوق حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے حاصل کیا ہے۔

سردی کا موسم بندۂ مومن کے لئے غنیمت ہے:

﴿3057﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”سردیوں کا موسم بندۂ مومن کے لئے غنیمت ہے[1]۔“

ولی کو تکلیف پہنچانے کا انجام:

﴿3058﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک

[1]... اس لئے کہ سردیوں میں رات لمبی ہوتی ہے تو وہ اس میں عبادت کرتا ہے اور دن چھوٹے ہوتے ہیں تو وہ روزے رکھتا ہے۔ (روح البیان، پ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۵۰، ۲/ ۴۰۱)

شخص کا حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا، اس شخص نے آپ کے پیٹ میں مُکّا مارا تو اس کا وہ ہاتھ شَل ہو گیا۔

﴿3059﴾... حضرتِ سیِّدُنا سوَّار بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ جب میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمایا: اے معتمر! میرے سامنے امید اور آسانیوں کا تذکرہ کرو تاکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہوئے اس سے ملاقات کروں۔

کیا تمہارا دوست سنت پر عمل پیرا تھا؟

﴿3060﴾... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میرا ایک رفیق جو میرے ساتھ علم حدیث حاصل کرتا تھا وفات پا گیا، میں نے اس کی موت پر بے صبری اور جَزع وفَزع کا مظاہرہ کیا، جب میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے میری بے صبری دیکھی تو فرمایا: اے معتمر! کیا تمہارا دوست سنت پر عمل پیرا نہیں تھا؟ میں نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' فرمایا: ''تو پھر اس پر بے صبری کا مظاہرہ نہ کرو یا فرمایا: اس پر غمگین مت ہو۔''

﴿3061﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن یحییٰ مُرادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے زیادہ سچا آدمی نہیں دیکھا، آپ جب کوئی مرفوع حدیث بیان کرتے تو آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

گناہ باعث ذِلّت ہے:

﴿3062﴾... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: بندہ جب گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ اس کے لئے ذلت کا باعث بن جاتا ہے۔

﴿3063﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن عُبَیْدُ اللہ بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا

سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”نبیذ (جس میں نشہ نہ ہو اسے)[1] پینا کوئی اتنی بڑی خطا نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے بندے کا دین خطرے میں پڑ جائے۔“

﴿3064﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے سامنے نبیذ کی سبیل کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ میں حج کرنے جاؤں اور نبیذ کی سبیل سے پیوں۔“

﴿3065﴾... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”میرے سامنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے جب بھی کسی کا ذکر ہوتا میں کھڑا ہو جاتا حتّٰی کہ کلام سننے والا یہ خیال کرتا کہ میری رائے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہی کی رائے سے ہے۔“

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حسن ظن:

﴿3066﴾... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ذِمّہ کچھ قرض تھا، آپ صرف استغفار کیا کرتے تھے، عرض کی گئی: ”آپ بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرض کی ادائیگی کا کوئی وسیلہ پیدا فرمادے۔“ فرمایا: ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ میری بخشش فرمادے گا تو قرض کی ادائیگی کا بھی کوئی سبب بنادے گا۔“

بارگاہِ الٰہی میں مقام و مرتبہ:

﴿3067-68﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَقَبہ بن مَصْقَلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں خواب میں دیدارِ باری تعالیٰ سے مشرف ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں سلیمان تیمی کو ضرور عمدہ ٹھکانا عطا فرماؤں گا۔“

﴿3069﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن

---

[1]... نبیذ: وہ مشروب جس میں کھجوریں ڈالی جائیں جس سے پانی میٹھا ہو جائے مگر (اعضا کو) سست کرنے والا اور نشہ آور نہ ہو، نشہ آور ہو تو اس کا پینا حرام ہے۔ (فتاوی خانیہ، ۱/ ۹)

طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”اگر تم پورا سال رخصتوں پر عمل کرتے رہو یا (فرمایا:) پورا سال لغزشوں کا ارتکاب کرتے رہو اگر تم ہر عالِم کی رخصت یا (فرمایا:) ہر عالِم کی لغزش پر ہی چلنا شروع کر دو گے تو تمہارے اندر ہر قسم کی برائی جمع ہو جائے گی۔“

خوفِ خدا:

﴿3070﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیمار ہوئے تو بہت زیادہ روئے، کسی نے پوچھا: ”کیا آپ موت سے گھبرا رہے ہیں؟“ فرمایا: ”نہیں! بلکہ ایک مرتبہ فرقۂ قَدَرِیَّہ سے تعلق رکھنے والے شخص کے پاس سے میرا گزر ہوا تو میں نے اسے سلام کیا تھا، لہٰذا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں رب عَزَّوَجَلَّ اس وجہ سے میرا مُحاسَبہ نہ فرمالے۔“

﴿3071﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَہْدِی بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا سلمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن زُرَیع، حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن مُفَضَّل رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور بصرہ کے کچھ دیگر حضرات بھی تشریف فرماہیں، آپ جب بھی کسی سے حدیث بیان کرتے تو اس سے امتحاناً سوال کرتے: ”کیا زانی کی تقدیر میں زنا لکھا ہوتا ہے؟“ اگر وہ ہاں میں جواب دیتا تو آپ اس سے قسم لیتے کہ ”یہ تمہارا عقیدہ و دین ہے؟“ اگر وہ اس بات پر قسم کھاتا کہ اس کا یہی دین و عقیدہ ہے تو آپ اس سے پانچ احادیث بیان کرتے اور اگر وہ قسم نہ کھاتا تو حدیث بیان نہ کرتے۔

﴿3072﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (احادیث سماعت کرنے کے لئے) حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہم میں سے کسی کو بھی پانچ احادیث سے زیادہ بیان نہ کرتے، ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جو آپ سے بحث کرنے لگا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جَہْمِی (فِرقۂ جَہْمِیَہ سے) ہو؟“ اس نے کہا: ”آپ کتنے ذہین ہیں، کتنی آسانی سے پہچان لیا کہ میرا تعلق اس فرقہ سے ہے۔“

﴿3073﴾... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”اگر تم دیکھو کہ نبیذ کی حرمت اور اثباتِ

تقدیر کے معاملے میں میری رائے تبدیل ہو گئی ہے تو جان لینا کہ مجھے کوئی عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔“

بدمذہب و گمراہ کے پیچھے نماز نہ پڑھتے:

﴿3074﴾... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ میں تلوار زنی (قتل و غارت گری) کرنے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہوں لیکن کسی قَدَری (فِرقۂ قَدَرِیّہ سے تعلق رکھنے والے شخص) کی اقتدا میں نہیں پڑھتا کیونکہ تلوار زنی کرنے والا اپنے کام میں مخلص ہوتا ہے۔

﴿3075﴾... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: بخدا! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ پردہ ہٹادے تو قدریہ (فِرقۂ قَدَرِیّہ سے تعلق رکھنے والے) لوگ خود بخود پہنچانے جائیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

سیِّدُنا سلیمان بن طرخان عَلَیْهِ الرَّحْمَہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو عُثمان نَہدی، حضرتِ سیِّدُنا ابو مِجلَز، حضرتِ سیِّدُنا ابو نَضْرہ، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین، حضرتِ سیِّدُنا ابو العالیہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو قِلابہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو العُلاء بن شِخِّیر اور دیگر تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3076﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“[1]

کہیں لوگ اسی پر بھروسا نہ کر بیٹھیں:

﴿3077﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

[1] ...بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی، ۱/ ۵۷، حدیث: ۱۱۰ عن ابی ہریرۃ

دارمی، مقدمہ، باب اتقاء الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتثبت فیہ، ۱/ ۸۸، حدیث: ۲۳۵

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مرتبہ کاشانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دروازے پر پایا، ارشاد فرمایا: ”اے مُعاذ!“ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حاضر ہوں۔ ارشاد فرمایا: ”جو شخص اس حال میں وفات پائے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔“ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ”کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں؟“ ارشاد فرمایا: ”نہیں بلکہ انہیں چھوڑ دو تاکہ وہ اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہیں، مجھے ڈر ہے کہ وہ اسی بات پر بھروسا نہ کر بیٹھیں۔“[1]

چھینک آنے پر کیا کہا جائے؟

﴿3078﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک کی چھینک کے جواب میں ”یَرْحَمُکَ اللہ[2]“ کہا لیکن دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا۔ عرض کی گئی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا دوسرے کا نہیں دیا؟“ ارشاد فرمایا: ”اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا) اس لئے اس کی چھینک کا جواب دیا جبکہ دوسرے نے نہ کی اس لئے اس کا جواب نہ دیا۔“[3]

بابرکت کھانا:

﴿3079﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔“[4]

چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ عمل:

﴿3080﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ...بخاری، کتاب الایمان، باب من خص بالعلم قوما...الخ، ۱/ ۶۷، حدیث: ۱۲۸ بتغیر

2 ...یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے!

3 ...مسند احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۲۱۹، حدیث: ۸۳۵۴ عن ابی هریرة بتغیر

4 ...بخاری، کتاب الصوم، باب برکة السحور من غیر ایجاب، ۱/ ۶۳۳، حدیث: ۱۹۲۳

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فجر کی نماز سے لے کر طلوعِ آفتاب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے حضرتِ اسماعیل ذَبِیْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔"[1]

سب سے بہتر کون؟

﴾3081﴿... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"[2]

مَردوں کے لئے سب سے نقصان دہ فتنہ:

﴾3082﴿... حضرتِ سیِّدُنا اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں نے اپنے پیچھے مَردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ کوئی نہیں چھوڑا[3]۔"[4]

﴾3083﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عنقریب آخری زمانہ میں بھیڑیوں جیسے قُرّاء ہوں گے جو شخص بھی وہ زمانہ پائے تو چاہئے کہ وہ ان کے شر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرے۔"[5]

1... ابو داود، کتاب العلم، باب فی القصاص، ۳/ ۴۵۲، حدیث: ۳۶۶۷ دون "محررین"

2... مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۳۲۳، حدیث: ۱۳۱۷ عن علی

3... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ5 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: دنیا میں مَردوں کے لئے عورتیں بڑے فتنہ کا باعث ہیں کہ عورت کے سبب آپس کی عداوت لڑائی جھگڑے بلکہ خونریزی بہت ہوگی، عورت ہی حُبِّ دنیا کا ذریعہ ہے اور حُبِّ دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ مِنْ بَعْدِی (یعنی اپنے پیچھے) فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ حضور کے زمانہ میں عورتوں کے فتنہ کا ظہور صحابۂ کرام پر نہ ہوا کہ وہ حضرات نورِ مصطفوی سے بہت منوّر تھے بعد میں اس کا ظہور ہوا، آج بھی عورتوں کی وجہ سے فساد و قتل وخون بہت ہو رہے ہیں۔ علما فرماتے ہیں کہ زمین میں پہلا قتل عورت کی وجہ سے ہوا کہ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو اقلیما عورت کی وجہ سے مارا، شعر: جھگڑے کی بنیادیں تین ہیں: زن ہے زر ہے اور زمین۔ عورتوں کے فتنہ سے بچنے کا واحد ذریعہ شریعتِ اسلامیہ کی مضبوطی سے پیروی ہے۔

4... بخاری، کتاب النکاح، باب ما یتقی من شؤم المرأۃ، ۳/ ۴۳۱، حدیث: ۵۰۹۶

5... کنز العمال، کتاب العلم من قسم الاقوال، الباب الثانی، ۱۰/ ۸۲، حدیث: ۲۸۹۸۵

قنوتِ نازِلہ:

﴿3084﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مکۂ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مہینے تک قنوتِ نازلہ پڑھتے رہے اور عرب کے بعض قبیلوں کے خلاف دعا کرتے رہے یا قبیلہ رِعْل، ذَکوان اور عُصَیَّہ جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی ان کے خلاف دعا کرتے رہے[1]۔[2]

﴿3085﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مٹکے میں نبیذ بنانے، پکی اور کچی کھجوریں ملا کر بھگونے اور ہلکی کھجور و کشمش

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 284** پر فرماتے ہیں: وتر کی دعا قنوت ہمیشہ رکوع سے پہلے رہی کبھی رکوع کے بعد نہ پڑھی گئی رکوع کے بعد والی قنوت یعنی قنوتِ نازِلہ جو فجر میں تھی وہ صرف ایک ماہ رہی پھر منسوخ ہو گئی۔ قنوتِ نازِلہ کی وجہ ان ستر قاریوں کی شہادت تھی جو نہایت بیدردی سے قتل کئے گئے تھے۔ یہ حضرات فقراء صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) تھے جو دن کو لکڑیاں جمع کر کے فروخت کرتے اور اس سے اصحابِ صفہ کے لئے کھانا تیار کرتے تھے رات عبادت میں گزارتے انہیں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نجدیوں کی تبلیغ کے لئے بھیجا جب یہ بئر معونہ پر پہنچے جو مکہ معظمہ و عسفان کے درمیان ہے جہاں بنی ہُزیل رہتے تھے تو عامر بن طُفَیل نے قبیلہ بنی سُلَیم، عُصَیّہ، رِعْل ذَکْوان، قَعرہ کے ساتھ ان لوگوں کو گھیر لیا اور سب کو شہید کر دیا صرف حضرتِ کَعب ابن زید انصاری بچے جنہیں وہ مردہ سمجھ کر سخت زخمی حالت میں چھوڑ گئے، پھر یہ غزوۂ خندق میں شہید ہوئے یہ واقعہ قتل ۴ ھ میں ہوا انہیں شہدا میں عامر ابن فُہَیرہ بھی تھے جنہیں فرشتوں نے دفن کیا، کسی کو ان کی نعش نہ ملی اس واقعہ پر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سخت صدمہ ہوا جس پر آپ نے ایک ماہ تک قنوتِ نازِلہ پڑھی (مرقات) اسی موقعہ پر ایک واقعہ یہ بھی ہوا کہ قبیلہ عَضَل اور قَعرہ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ہم مسلمان ہو چکے ہیں، ہماری تعلیم کے لئے کچھ علماء دیجئے تو آپ نے چھ صحابہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا جن کا امیر حضرت عاصم ابن ثابت کو بنایا ان کفار نے مقام رَجیع میں پہنچ کر حضرت عاصم کو قتل کر دیا اور حضرت خَبیب و زید ابن سدانہ کو قید کر کے مکہ معظمہ فروخت کر دیا، پہلے واقعہ کا نام **بئر معُونہ** ہے اور اِس کا نام **واقعہ رَجیع** یہ دونوں واقعات ایک ہی مہینے میں ہوئے یعنی ماہِ صفر ہجرت سے ۳۶ ماہ بعد ان دونوں واقعات کی بنا پر قنوتِ نازِلہ پڑھی گئی۔

2... مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت... الخ، ص۳۳۹، حدیث: ۶۷۵، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۵۱۶، حدیث: ۱۳۷۲۷، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا[1]۔[2]

قاتل اور مقتول دونوں جہنمی:

﴿3086﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آجائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔“ عرض کی گئی: ”قاتل کا تو جہنمی ہونا ظاہر ہے لیکن مقتول جہنمی کیوں؟“ فرمایا: ”کیونکہ اس نے بھی اپنے مدِّ مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔“[3]

بندے اور کفر کے درمیان فرق:

﴿3087﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں شرک سخت پتھر پر رینگنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی (پوشیدہ) ہے۔[4] نیز بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنا ہے[5]۔“

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 330** پر فرماتے ہیں: ان دو دو چیزوں کو ملا کر پانی میں بھگو کر ان کا شربت (نبیذ) نہ بناؤ کہ ان دو کے ملانے سے نشہ جلد پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی متغیر ہو گیا تو دوسرے کو بھی خراب کر دے گا، یہ حکم احتیاطی ہے اگر دونوں کو ملا کر بھگویا گیا اور نشہ پیدا نہ ہوا تو پینا حلال ہے۔

2... ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب نبیذ الجر، ۴/ ۷۴، حدیث: ۳۴۰۷ عن عائشۃ

ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن الخلیطین، ۴/ ۷۰، حدیث: ۳۳۹۵ مفھوماً، عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

3... بخاری، کتاب الایمان، باب وان طائفتان من... الخ، ۱/ ۲۳، حدیث: ۳۱، عن ابی ابکرۃ رضی اللہ عنہ

4... نوادر الاصول للحکیم ترمذی، الاصل السادس والسبعون والمائتان، ۱/ ۱۱۹۴، حدیث: ۱۴۹۲

5... بندۂ مومن اور کفر کے درمیان نماز کی دیوار حائل ہے جو اس تک کفر کو نہیں پہنچنے دیتی جب یہ آڑ ہٹ گئی تو کفر کا اس تک پہنچنا آسان ہو گیا ممکن ہے کہ آیندہ یہ شخص کفر بھی کر بیٹھے، خیال رہے کہ بعض ائمہ ترکِ نماز کو کفر بھی کہتے ہیں، بعض کے نزدیک بے نمازی لائقِ قتل ہے اگرچہ کافر نہیں ہوتا ہمارے امام صاحب (امام اعظم عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) کے نزدیک بے نمازی کو مار پیٹ اور قید کیا جائے جب تک کہ وہ نمازی نہ بن جائے ہمارے ہاں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے نمازی قریبِ کفر ہے یا اس کے کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے یا ترکِ نماز سے مراد نماز کا انکار ہے یعنی نماز کا منکر کافر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۳۶۳)

سوادِ اعظم کی پیروی نجات کا باعث ہے:

﴿3088﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔" ایک روایت میں ہے: میری امت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تائید جماعت کے ساتھ ہوگی اس لئے سوادِ اعظم کی پیروی کرو کیونکہ جو شخص اس سے علیحدہ ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی زبان کی حفاظت کرنے والے، احکامِ شرع پر پابندی سے عمل کرنے والے، قلبِ سلیم کے مالک، صراطِ مستقیم پر گامزن، کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے، پابندِ جماعت اور مسلمانوں کی عزتوں کے محافظ تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: بھلائی و نفع پہنچانے اور تکلیف برداشت کرنے کا نام **تصوُّف** ہے۔

شریعت کی پاسداری:

﴿3089﴾... حضرتِ سیِّدُنا خارجہ بن مُصْعَب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: "میں 24 سال حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رہا لیکن میں نہیں جانتا کہ فرشتوں نے ان کی کوئی خطا لکھی ہو۔" ایک روایت میں ہے کہ "میں 14 سال ان کی صحبت میں رہا لیکن ان کی کوئی خطا نہیں لکھی گئی (یعنی انہیں خلاف شرع عمل کرتے نہیں دیکھا گیا)۔"

زبان کی حفاظت کی برکت:

﴿3090﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قَطّان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لوگوں پر سرداری اس لئے نہیں ملی کہ تارکُ الدنیا (دنیا سے کنارہ کش) تھے بلکہ اپنی زبان کی

---

[1] ...نوادر الاصول للحکیم ترمذی، الاصل التاسع والثمانون، ۱/ ۳۸۲، حدیث: ۵۵۲

حفاظت کرنے کی بدولت لوگوں کے سردار بنے۔

﴿3091﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب لوگوں سے زیادہ اپنی زبان کی حفاظت کرنے والے تھے۔

﴿3092﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کئی شاگردوں نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو 20 سال سے یہ تمنا کر رہا ہے کہ اس کی زندگی کا کوئی ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دنوں کی طرح سلامتی سے ساتھ گزرے لیکن وہ اس پر قادر نہیں ہوتا۔ اس کی یہ تمنا نہیں ہے کہ وہ خاموش رہے اور گفتگو نہ کرے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ باتیں بھی کرے لیکن زبان کی آفت سے اس طرح محفوظ رہے جس طرح حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محفوظ رہتے ہیں۔

40 سال نفس کو قابو کرنے کی کوشش:

﴿3093﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک دن نفس کو قابو کرنے کی طرح 40 سال تک نفس کو قابو کرنے کی کوشش کی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس سے ان کی اپنی ذات مراد ہے۔

﴿3094﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب لوگوں سے زیادہ اپنے نفس پر قابو رکھنے والے تھے۔

ان جیسا نمازی کوئی نہیں:

﴿3095﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا نمازی نہیں دیکھا۔" راوی کا بیان ہے میں نے عرض کی: حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اور فلاں شخص بھی نہیں؟ فرمایا: "تمہارے لئے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی کافی ہیں۔

سب سے بڑے عبادت گزار:

﴿3096﴾... حضرتِ سیِّدُنا روح بن عبادہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر عبادت گزار کوئی نہیں دیکھا۔

ان کی مثل کوئی نہیں:

﴿3097﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن معاذ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کو فرماتے سنا کہ ”مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس کی مثل میری آنکھوں نے کوئی نہیں دیکھا۔“ راوی کا بیان ہے، میں نے دل میں کہا کہ ” آج حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی فضیلت ظاہر ہوگئی لیکن حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے اپنے ہاتھ سے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ کیا، آپ وہیں تشریف فرما تھے۔“ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عثمان بَتّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”میری آنکھوں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی شخصیت نہیں دیکھی۔“

﴿3098﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن داؤد خُرَیبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں بصرہ صرف حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کے لئے گیا، جب میں بنی دار کی بلند عمارتوں کی طرف گیا تو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی، مجھے اس قدر خوشی حاصل ہوئی کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے۔

﴿3099﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِنْہال بن بحر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”اگر میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سُواری کی رِکاب پکڑنے کی قدرت رکھتا تو ضرور پکڑتا۔“

﴿3100﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو داؤد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون

رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کی مثل میں نے کبھی کوئی شخص نہیں دیکھا۔“

نقصان پر انعام:

﴿3101﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حَفْص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اَزْہر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا غلام ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھ سے اونٹنی کی آنکھ پھوٹ گئی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت دے۔“ غلام نے عرض کی: مجھ سے نقصان ہوا ہے اور آپ برکت کی دعا دے رہے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تم رضائے الٰہی کے لئے آزاد ہو۔“

﴿3102﴾... حضرتِ سیِّدُنا بکار بن محمد اور حضرتِ سیِّدُنا ابن قَعْنَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو غصہ نہیں آتا تھا، جب کوئی شخص آپ کو غصہ دلاتا تو فرماتے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت دے۔“

ماں کے سامنے آواز بلند ہوجانے پر دو غلام آزاد کئے:

﴿3103﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عمر بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک رفیق سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی والدہ نے بلایا تو جواب دیتے وقت ان کی آواز قدرے (یعنی تھوڑی سی) بلند ہوگئی، اس وجہ سے آپ نے دو غلام آزاد کئے۔

﴿3104﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَکّار بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی موت تک طویل عرصہ ان کی صحبت میں رہا لیکن انہیں کبھی جھوٹی یا سچی قسم کھاتے نہیں سنا حتّٰی کہ موت نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی، آپ نے میرے والدِ ماجد کو کچھ وصیت بھی کی تھی۔

محبوبِ خدا و رسول:

﴿3105﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فضالہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں خواب میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: عبد اللہ بن عون کی زیارت کیا

کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے محبت فرماتا ہے۔ یا فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے محبت فرماتے ہیں۔

﴿3106﴾... حضرتِ سیِّدُنا قُرّہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے زہد و تقویٰ پر تعجب کیا کرتے تھے لیکن حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (کے تقویٰ و پرہیز گاری) نے ہمیں ان کی یاد بھلا دی۔

﴿3107﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَکّار بن عبد اللہ سِیْرِیْنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے)۔

جو ارادہ کرتے اسے پورا کرتے:

﴿3108﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَبّاد مُہَلَّبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے والد ماجد بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام عرض کیا اور گھر کی طرف لوٹ آیا کچھ ہی دیر بعد ایک شخص نے دروازے پر دستک دی، دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔ میں نے کہا: اندر تشریف لایئے! میں نے سوچا کہ آپ کسی مقصد کے لئے تشریف لائے ہوں گے کیونکہ میں آپ سے ابھی ابھی رخصت ہو کر آیا ہوں۔ چنانچہ میں نے کہا: ''اے ابن عون! کیا بات ہے؟'' فرمایا: ''میرا آپ کو سلام کرنے کے لئے آنے کا ارادہ تھا، لہٰذا میں نے ناپسند جانا کہ اپنے نفس کو اس بات کا عادی بناؤں کہ ایک چیز کی نیت کروں پھر اسے پورا نہ کروں۔''

﴿3109﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضْر بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں ایک شخص کو مسجد کے دو بلند مقام کے درمیان کھڑے دیکھا، وہ ندا لگا رہا تھا کہ ''حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا راستہ سیدھا راستہ ہے۔''

﴿3110﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: عراق میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ سُنَّت کو جاننے والا کوئی نہیں ہے۔

بلند مرتبے کا سبب:

﴿3111﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُثنّٰی ابو بکر بن اَضْرَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس عمل کے سبب بلند مقام حاصل کیا؟ تو آپ نے فرمایا: ''استقامت کے ذریعے۔''

﴿3112﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن مُکْرَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ مجھے عَمْرو بن عُبَیْد کے ساتھ بازار میں دیکھا تو مجھ سے اعراض کیا، میں نے ان سے معذرت چاہی تو انہوں نے صرف یہ کہا کہ ''میں نے تمہیں اس کے ساتھ دیکھا ہے۔''

﴿3113﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضْر بن شُمَیْل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قریش کے ایک شخص کو عَمْرو بن عُبَیْد کے پاس بیٹھے دیکھا تو سلام کرتے ہوئے فرمایا: ''تم یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو؟''

تقدیر کے معاملے میں گفتگو کرنے والے ظالم ہیں:

﴿3114﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک شاگرد نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں کچھ لوگوں کو تقدیر کے معاملے میں گفتگو کرتے پاتا ہوں کیا میں ان کی بات سنوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖؕ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ(۶۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(پ۷، الانعام: ٦٨)

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقدیر کے معاملے میں پڑنے والوں کو ظالم قرار دیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا مہربان ہے:

﴾3115﴿... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر کسی کو بھی مسلمانوں کے لئے پُر امید نہیں دیکھا، ایک مرتبہ میری موجودگی میں آپ کے سامنے حجاج کا تذکرہ کیا گیا اور پوچھا گیا: ''بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ حجاج کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔'' فرمایا: ''میں حجاج کے لئے مغفرت کی دعا کیوں نہ کروں؟ جبکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی تنازعہ بھی نہیں ہے اور مجھے کوئی پروا نہیں کہ میں اس کے لئے ایک لمحہ کے لئے استغفار کروں۔''

حضرتِ سیِّدُنا معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب بھی کسی شخص کا برائی کے ساتھ تذکرہ کیا جاتا تو فرماتے: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا رحیم (مہربان) ہے۔''

تین پسندیدہ چیزیں:

﴾3116﴿... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے میرے بھائیو! میں تمہارے لئے تین چیزیں پسند کرتا ہوں: (۱)... قرآن پاک کہ دن رات اس کی تلاوت کرتے رہو (۲)... مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو اور (۳)... مسلمانوں کی عزتوں کے درپے ہونے سے بچو۔''

﴾3117﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: اگر آپ کے لئے آسان ہو تو مجھے فلاں حدیث بیان کر دیجئے! فرمایا: ''یوں نہ کہو کہ اگر آپ کے لئے آسان ہو۔'' میں نے عرض کی: ایسا کیوں نہ کہوں؟ فرمایا: ''میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ تمہارے سامنے احادیث بیان کروں اور اسے بیان کرنا میرے لئے آسان نہ ہو تو یہ تمہارے سوال کے خلاف ہوگا۔''

نِفاقِ اِعتِقادی کی تعریف

...زبان سے اسلام کا دعویٰ کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نِفاق ہے۔ (بہار شریعت، ۱/ ۱۸۲)

سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ کی صحبت اختیار کی۔ بعض محدِّثین کرام بیان کرتے ہیں کہ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی اکثر احادیث اَہْلِ بصرہ کے تابعین کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیْرِین، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو رجاء عُطارِدی رَحِمَہُمُ اللّٰہ تَعَالٰی سے جبکہ اَہْلِ حجاز کے تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد اور حضرتِ سیِّدُنا نافع رَحِمَہُمُ اللّٰہ تَعَالٰی سے مروی ہیں۔

﴿3118﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جُبّہ، عمامہ اور خز کی چادر زیب تن کئے ہوئے دیکھا۔''

قبولیت کی گھڑی:

﴿20-3119﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ بندۂ مومن نماز کی حالت میں اسے پالے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ضرور عطا فرماتا ہے[1]۔''[2]

سب سے افضل روزے:

﴿3121﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل روزے میرے بھائی حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 319 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: وہ ساعت قبولیّتِ دُعا کی ہے رات میں روزانہ وہ ساعت آتی ہے مگر دِنوں میں صِرف جمعہ کے دن، یقیناً نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے۔ غالِب یہ ہے کہ دو خطبوں کے درمِیان یا مغرب سے کچھ پہلے۔ اس ساعت میں مسلمان کی دُعا قبول ہوتی ہے نہ کہ کافر کی۔ نمازی متقی کی دُعا قبول ہوتی ہے نہ کہ فُسّاق و فُجّار کی، جو جمعہ تک نہ پڑھیں صرف دعاؤں پر ہی زور دیں۔

2... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجمعۃ، باب عظم یوم الجمعۃ، ۳/ ۱۳۷، حدیث: ۵۵۷۵، دون ''یصلی''

کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی نہ رکھتے)۔"[1]

مددِ الٰہی شامل حال رہتی ہے:

﴿3122﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی ّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اس وقت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ غمزدہ کی دادرسی کرنے کو پسند فرماتا ہے۔"[2]

نماز کے ذریعے آگ کو بجھادو:

﴿3123﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی ّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت اعلان کرتا ہے کہ اے بنی آدم! اس آگ کی طرف اٹھو جسے تم نے اپنے گناہوں کی بدولت بھڑکا رکھا ہے، نماز کے ذریعے اسے بجھادو۔"[3]

سردارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سادگی:

﴿3124﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں حضور نبی ّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس حالت کو نہیں بھولتی جب آپ غزوۂ خندق کے دن اینٹیں اٹھا اٹھا کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دے رہے تھے اور غبار سینۂ مبارکہ کے مقدس بالوں کے بوسے لے رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے: "بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے۔ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔"[4]

﴿3125﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک تھا، میں عام رفتار سے چلتا تو آپ سے پیچھے رہ جاتا پھر دوڑ کر آپ کے قریب آجاتا، آپ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے لئے

1... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی سرد الصوم، ۲/ ۱۹۷، حدیث: ۷۷۰، عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

2... سنن کبری للنسائی، کتاب الرجم، باب الترغیب فی ستر العورۃ...الخ، ۴/ ۳۰۸، حدیث: ۷۲۸۴، ملتقطاً، بتغیر قلیل

3... معجم الصغیر، ۲/ ۱۳۰، حدیث: ۱۱۳۱، بتغیر قلیل، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

4... بخاری، کتاب الاحکام، باب کیف یبایع الامام الناس، ۴/ ۴۷۵، حدیث: ۷۲۰۱، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

زمین لپیٹ دی جاتی ہے جس طرح حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے لپیٹ دی جاتی تھی۔“[1]

بابرکت گھوڑے:

﴿3126﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”گھوڑے کی پیشانی کے بالوں سے قیامت تک بھلائی وابستہ ہے[2]۔“[3]

﴿3127﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاجیوں کو زمزم پلانے کی خدمت انجام دینے لئے منیٰ کی راتیں مَکَّۂ مکرَّمہ میں گزارنے کی اجازت چاہی تو آپ نے انہیں اجازت عطا فرما دی۔[4]

پہلا لقمہ کھاتے وقت کی دعا:

﴿3128﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کھانے کا پہلا لقمہ کھاتے تو یہ پڑھتے: یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِیْ یعنی اے وسیع مغفرت والے! میری بخشش فرما۔[5]

﴿3129﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ صاحِبِ قرآن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سورۂ انعام مجھ پر یک بارگی نازل کی گئی، اس کے ساتھ 70 ہزار فرشتے تھے جن سے تسبیح و تحمید کی وجہ سے گنگناہٹ کی آواز آرہی تھی۔“[6]

1... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۷۱، حدیث: ۷۵۰۹

2... بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الخیل معقود فی... الخ، ۲/ ۲۶۸، حدیث: ۲۸۴۹

3... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 469** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہاں گھوڑے سے مراد جہاد کا گھوڑا ہے نہ کہ عام گھوڑے جو تانگہ میں چلانے، یا ریس میں جوا کھیلنے کے لئے پالے جاتے ہیں۔

4... بخاری، کتاب الحج، باب سقایۃ الحاج، ۱/ ۵۴۶، حدیث: ۱۶۳۴

5... مسند الشھاب، باب ان لکل صائم دعوۃ، ۲/ ۱۲۸، حدیث: ۱۰۳۱

6... معجم الصغیر، ص ۸۱، حدیث: ۲۲۰

حالتِ جنابت میں سونا ہو تو۔۔۔!

﴿3130﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو جنابت لاحق ہوئی (تو اپنے والد ماجد سے مسئلہ پوچھا کہ حالت جنابت میں سونا کیسا ہے؟) تو حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کیا تو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وضو کرو عُضْوِ خاص دھو لو پھر سو جاؤ(1)۔''(2)

تَشَہُّد:

﴿3131﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں تَشَہُّد (اَلتَّحِیَّات) اسی طرح سکھاتے جس طرح قرآنِ مجید کی کوئی سورت سکھاتے۔ تشہد یہ ہے: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔(3)

جھوٹ کی تعریف

...خلافِ واقع بات کرنا خواہ جان بوجھ کر ہو یا غَلَطی سے۔ (فتح الباری، ۱/ ۱۸۲، تحت الحدیث: ۱۰۷)

1... یہ حکم استحبابی ہے کیونکہ وضو کر کے سونا سُنَّتِ مُسْتَحَبَّہ ہے بغیر وضو سونا نہ حرام ہے نہ مکروہ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۰۸)

2... مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب... الخ، ص۱۷۳، حدیث: ۳۰۶ مفہومًا

3... مسلم، کتاب الصلوۃ، باب تشھد فی الصلوۃ، ص۲۱۳، حدیث: ۴۰۳

حضرتِ سیِّدُنا فَرقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب فَرْقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فانی و بوسیدہ دنیا سے اعراض کرنے والے اور ہمیشہ رہنے والی تروتازہ زندگی یعنی آخرت کی طرف متوجہ اوراس کی تیاری میں مصروف رہتے تھے۔

عُلَمائے تصوُّف فرماتے ہیں: دنیا سے اعراض کرتے ہوئے اسے چھوڑ کر آخرت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے لئے خوب جدوجہد کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

ہر گناہ کی اصل وبنیاد:

﴿3132﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''میں نے تورات شریف میں پڑھاہے کہ گناہوں کی اصل وبنیاد تین ہیں اوریہی وہ گناہ ہیں جن کے ذریعے سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی گئی وہ تکبر، حسد اور حرص ہیں پھر ان تین سے مزید چھ گناہ جنم لیتے ہیں: پیٹ بھر کر کھانا، زیادہ سونا، راحت پسندی، مال کی محبت، جماع کی رغبت اور حکومت کی خواہش وچاہت، یہ کل نو ہوئے۔''

شکم سیری کے نقصانات[1]:

﴿3133﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن نَضر حارِثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''شکم سیری ناشکری کا باعث ہے۔''

﴿3134﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ''پیٹ والے کے لئے پیٹ کی وجہ سے ہلاکت ہے کہ اگر اسے سیر نہ کرے تو کمزور پڑ جاتا ہے اور اگر خوب سیر کرے تو بوجھل ہو جاتا ہے۔''

[1]... بھوک کے فضائل اور شکم سیری کے نقصانات سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 206 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' کا مطالعہ کیجئے!

روٹی کے سیاہ ٹکڑوں سے ضیافت:

﴿3135﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہیثم بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک بزرگ نے بتایا کہ کوفہ کے کچھ عبادت گزار جمع ہو کر کہنے لگے: آؤ بصرہ چلتے ہیں تاکہ اہلِ بصرہ کی عبادت کا مشاہدہ کریں۔ کسی نے کہا: آؤ حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے، آپ ان سے گفتگو کرتے رہے، کافی دیر بعد انہوں نے کہا: اے ابو یعقوب! بھوک لگی ہے۔ فرمایا: ''میں تم سے دیر تک اس لئے گفتگو کرتا رہا تاکہ تمہیں بھوک لگے اور میں اپنے پاس موجود کھانے سے تمہاری ضیافت کروں۔'' اتنا کہنے کے بعد آپ نے ایک ٹوکری میں سے جو کی روٹی کے کچھ سیاہ ٹکڑے نکال کر پیش کر دیئے کوفہ کے عبادت گزاروں نے عرض کی: ''اے ابو یعقوب! نمک کا بندوبست کیجئے!'' فرمایا: ''ہم نے آٹا گوندھتے وقت نمک ڈال دیا تھا، لہٰذا اب تم مجھے نمک تلاش کرنے کی مشقت میں نہ ڈالو۔''

دنیا دایہ اور آخرت ماں کی مثل ہے:

﴿3136﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ''(اے لوگو!) دنیا کو دایہ اور آخرت کو ماں بنالو، کیا تم اس بچے کو نہیں دیکھتے جو خود کو دایہ کے حوالے کر دیتا ہے لیکن جب بڑا ہوتا اور اپنی والدہ کو پہچاننے لگتا ہے تو دایہ کو چھوڑ کر خود کو ماں کے حوالے کر دیتا ہے، بے شک آخرت بھی تمہاری ماں کی طرح ہے اور قریب ہے کہ وہ تمہیں اپنی طرف کھینچ لے۔''

نصیحت آموز گفتگو:

﴿3137﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے: میں نے حضرتِ سیِّدُنا فَرْقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ''میں نے تورات شریف میں پڑھا ہے کہ جس نے دنیا پر غمگین حالت میں صبح کی تو اس نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ پر ناراضی کی حالت میں صبح کی، جو کسی مال دار کے پاس بیٹھا اور اس کے لئے عاجزی کی تو اس کا دو تہائی دین چلا گیا اور جس نے مصیبت پہنچنے پر لوگوں کے سامنے اس کی شکایت کی تو گویا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شکایت کی۔''

﴿3138﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''بنی اسرائیل کے بادشاہ

علما کو دین کی وجہ سے قتل کیا کرتے تھے جبکہ تمہارے حکمران تمہیں دنیا کی وجہ سے قتل کرتے ہیں، لہٰذا تم انہیں اوران کی دنیا کو چھوڑ دو۔“

بااعتبارِ ثواب سب سے بہتر صدقہ:

﴿3139﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاوِیہ بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”خوشخبری ہے اس کے لئے جو ایسی قوم کو نصیحت کرتا ہے جو اس کی بات سنتی ہے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اجر و ثواب کے اعتبار سے اس وعظ و نصیحت سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں جس کے ذریعے کوئی قوم جنت میں داخل ہو جائے۔“

﴿3140﴾... حضرتِ سیِّدُنا دَیلم بن غَزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”کوئی بندہ سات سال تک خود کو کسی گناہ سے بچاتا رہے تو اس کے بعد وہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا۔“

اے یہود سے مشابہت اختیار کرنے والو!

﴿3141﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ ایک دن صبح کے وقت میں حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو فرماتے سنا: ”آج رات میں نے خواب میں آسمان سے ایک منادی کو یہ کہتے سنا: اے یہود سے مشابہت رکھنے والو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو۔“

﴿3142﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ ایک دن صبح کے وقت میں حضرتِ سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو فرماتے سنا کہ ”آج رات میں نے خواب میں آسمان سے ایک منادی کو یہ کہتے سنا: اے محلات والو! اے محلات والو! اے یہود سے مشابہت اختیار کرنے والو! اگر تمہیں کچھ عطا کیا جائے تو شکر ادا نہیں کرتے اور اگر آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر نہیں کرتے، عذاب کے بعد تم میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔“

گری پڑی چیز ملنے کا حکم:

﴿3143﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب فرقد

سبخی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی سے کہا: ”اے ابو عمران! آج میں نے صبح کی تو اپنے ٹیکس کے بارے میں فکر مند تھا جس کی مقدار چھ درہم تھی کیونکہ مہینہ ختم ہو گیا تھا اور میرے پاس ٹیکس ادا کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا، میں نے دعا کی، میں اسی پریشانی میں دریائے فرات کے کنارے چل رہا تھا کہ اچانک میں نے چھ درہم پڑے دیکھے، انہیں اُٹھا کر ان کا وزن کیا تو وہ وزن میں بھی چھ درہم ہی تھے نہ کم نہ زیادہ۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی نے فرمایا: ”انہیں صدقہ کر دو کیونکہ وہ تمہارے نہیں ہیں[1]۔“

﴿3144﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”میں جب بھی نیند سے بیدار ہوتا ہوں تو مجھ پر خوف طاری رہتا ہے کہ کہیں میرا چہرہ مسخ نہ کر دیا گیا ہو۔“

﴿2145﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شَوۡذَب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”(اے لوگو!) تم کام سے قبل ہی فراغت کا لباس پہن لیتے ہو، کیا تم کام کرنے والے کو نہیں دیکھتے کہ وہ کام کے دوران ادنیٰ لباس پہنتا ہے اور جب کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو

[1]... لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو تلاش نہ کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظن غالب ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو اٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لئے اٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے اور اگر یہ ظن غالب ہو کہ میں نہ اٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع وہلاک ہو جائے گی تو اٹھا لینا ضرور ہے لیکن اگر نہ اٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ لقطہ کو اپنے تصرف (استعمال) میں لانے کے لئے اٹھایا پھر نادم ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بری الذمہ نہ ہو گا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اس کے حوالہ کر دے اور اگر مالک کو دینے کے لئے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان نہیں۔ ملتقط (اٹھانے والے) پر تشہیر (اعلان کرنا) لازم ہے یعنی بازاروں اور شارع عام اور مساجد میں اتنے زمانہ تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہو گا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین (شرعی فقیر) پر تصدق کر دے۔ اٹھانے والا اگر (خود شرعی) فقیر ہے تو مدتِ مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صرف (استعمال) میں بھی لا سکتا ہے اور مالدار ہے تو اپنے رشتہ والے فقیر کو دے سکتا ہے مثلاً اپنے باپ، ماں، شوہر، زوجہ، بالغ اولاد کو دے سکتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۷۳ تا ۴۷۶، ملتقطاً)

غسل کر کے صاف ستھرا لباس پہن لیتا ہے جبکہ تم کام سے قبل ہی فراغت کا لباس پہن لیتے ہو۔“

کراماً کاتبین کی گفتگو:

﴿3146﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَکَم بن اَبان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی فرماتے ہیں: بائیں جانب والا فرشتہ دائیں جانب والے سے کہتا ہے: ”اس کے ساتھ نرمی سے پیش آ۔“ دائیں جانب والا فرشتہ کہتا ہے: ”میں اس کے ساتھ نرمی سے پیش نہیں آؤں گا، ہو سکتا ہے کہ (تکلیف کی وجہ سے) یہ کلمۂ طیبہ پڑھ لے تو میں اسے لکھ لوں۔“

تنہا کون؟

﴿3147﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاویہ بن یحییٰ مازنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی فرماتے ہیں: ”تنہا وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔“

عفو ودرگزر:

﴿3148﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کو ایک دعوت میں بلایا گیا، آپ نے وہاں حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی کو اُونی جُبَّہ زیبِ تن کئے دیکھ کر فرمایا: ”اے فرقد! اگر تم بارگاہِ الٰہی میں حساب و کتاب کے لئے کھڑے ہوتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عفو و درگزر کا مشاہدہ کرتے تو اپنے ان کپڑوں کو ضرور پھاڑ دیتے۔“

سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا رِبعی بن خِراش، حضرتِ سیِّدُنا مُرَّہ طَیِّب، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخْعِی، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر اور حضرتِ سیِّدُنا ابوشَعْثاء جابِر بن زید رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

گناہ گارو نہ گھبراؤ:

﴿3149﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ”میرے صِدِّیقین بندوں سے کہہ دو کہ میرے بارے میں دھوکے میں نہ رہیں اگر میں نے ان کے معاملہ میں عدل و انصاف سے کام لیا تو انہیں بغیر کسی ظلم کے عذاب دوں گا اور میرے گناہ گار بندوں سے کہہ دو کہ میری رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ ان کا کوئی بھی گناہ بخش دینا مجھ پر بھاری نہیں ہے۔“[1]

دعا کرنے والا ہی نجات پاسکے گا:

﴿3150﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ”میرے بندوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں یا وہ مجھے ہی دھوکا دینا چاہتے ہیں؟ مجھے اپنی عزت و جلال اور بلندی و رفعت کی قسم! میں ضرور انہیں ایسی آزمائش میں مبتلا کروں گا کہ بردبار و مہربان شخص بھی حیران و پریشان ہو گا، اس سے ڈوبنے والے کی طرح دعا کرنے والا ہی نجات پاسکے گا۔“[2]

وہ مسلمانوں کے طریقے پر عمل پیرا نہیں:

﴿3151﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور کا ارادہ کئے ہوئے ہو تو اس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی تعلق نہیں اور جو اس حالت میں صبح کرے کہ اسے مسلمانوں (کے احوال) کی کوئی پروانہ ہو تو اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں (یعنی وہ ان کے طریقے پر عمل پیرا نہیں)۔“[3]

1... فردوس الاخبار، ۱/ ۸۹، حدیث: ۵۱۸

2... فردوس الاخبار، ۱/ ۸۸، حدیث: ۵۱۲

3... مستدرک حاکم، کتاب الرقاق، باب ان الصالحین یشدد علیھم، ۵/ ۴۵۶، حدیث: ۷۹۷۲، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا:

﴿3152﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "(عام لوگوں میں سے) سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا شخص وہ غلام ہو گا جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے آقا کے حقوق ادا کئے ہوں گے۔"[1]

مسلمانوں کو دھوکا دینے والا کون؟

﴿3153﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "جس نے کسی مسلمان کو نقصان پہنچایا یا اسے فریب (دھوکا) دیا تو وہ ملعون ہے۔"[2]

﴿3154﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو (حالتِ احرام میں) بغیر خوشبو کا زیتون کا تیل لگاتے دیکھا[3]۔[4]

ہر بھلائی صدقہ ہے:

﴿3155﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر بھلائی صدقہ ہے خواہ مال دار کے ساتھ کی جائے یا فقیر کے ساتھ۔"[5]

1... شعب الایمان، باب فی حق السادة... الخ، ۶/ ۳۸۶، حدیث: ۸۶۱۱

2... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الخیانة والغش، ۳/ ۳۷۸، حدیث: ۱۹۴۸

3... ابن ماجه، کتاب المناسک، باب مایدھن به المحرم، ۳/ ۵۰۶، حدیث: ۳۰۸۳، عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

4... تل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو (حالت احرام میں لگایا تو مختلف صورتوں میں مُحرم پر دم یا صدقہ واجب ہو گا)، البتہ ان کے کھانے اور ناک میں چڑھانے اور زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۶۶)۔

(حضرتِ سیِّدُنا) امام اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے یہاں (نزدیک) اس حدیث میں دواءً تیل لگانا مراد ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۸۹)

5... بخاری، کتاب الادب، باب کل معروف صدقة، ۴/ ۱۰۵، حدیث: ۶۰۲۱، معجم الکبیر، ۱۰/ ۹۰، حدیث: ۱۰۰۴۷

مِسواک کرنا سُنَّت ہے:

﴿3156﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مسواک کرنا سنت ہے، لہٰذا دن کے جس حصّہ میں چاہو مسواک کرو۔"(1)

مصیبت زدہ مومن سے تکلیف دور کرنے کی فضیلت:

﴿3157﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے کسی مصیبت زدہ مومن سے تکلیف دور کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی 73 مغفرتیں فرمائے گا ایک سے اس کے دنیا و آخرت کے معاملات کی اصلاح فرمائے گا اور 72 اسے قیامت کے دن عطا فرمائے گا۔"(2)

﴿3158﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بنی اسرائیل تمہارے لئے خوب تھے کہ ان کے مزاج میں کڑواہٹ و تلخی تھی جبکہ تمہارے مزاج میں مٹھاس ہے۔"

❀...❀...❀...❀...❀

حسد کی تعریف

...کسی کی نعمت چھن جانے کی آرزو کرنا۔(فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۴۲۸) مثلاً: کسی شخص کی شہرت یا عزت ہے اب یہ آرزو کرنا کہ اس کی عزت یا شہرت ختم ہو جائے۔ البتہ دوسرے کی نعمت کا زوال (یعنی ضائع ہو جانا) نہ چاہنا بلکہ ویسی ہی نعمت کی اپنے لئے تمنّا کرنا یہ غِبطہ (یعنی رشک) کہلاتا ہے اور یہ شرعاً جائز ہے۔

(طریقہ محمدیہ، ۱/ ۶۱۰)

1... کنز العمال، کتاب الطہارۃ من قسم الاقوال، الباب الثانی، الفصل الثانی، ۹/ ۱۳۷، حدیث: ۲۶۱۵۸، "النہار" بدلہ "ای وقت"

2... شعب الایمان، باب فی التعاون علی البر والتقوی، ۶/ ۱۲۰، حدیث: ۷۶۷۰، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بھی تابعین میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیکوکار، خوب گریہ وزاری کرنے والے اور سخت گرمی میں بھی روزہ رکھتے تھے۔

علمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: آخرت میں چھٹکارا پانے کے لئے مشقت برداشت کرنے اور شرف وعزت کا دامن تھامے رہنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

40سال روزے رکھے:

﴿3159﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ابان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے خود کو بصرہ کی گرمی میں 40سال تک پیاسا رکھا(یعنی روزے سے رہے) پھر اپنے شاگردوں سے فرمایا: ''آؤ ہم ٹھنڈے پانی کی نعمت کا شکر ادا کر کے روئیں۔''

60سال بھوکے رہے:

﴿3160﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الخالق بن موسٰی لَقیطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ابان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے خود کو رضائے الٰہی کے لئے 60سال تک بھوکا رکھا(یعنی روزے سے رہے) حتّٰی کہ آپ کا جسم کمزور ولاغر اور رنگ متغیر ہو گیا، اس کے باوجود آپ فرمایا کرتے تھے: ''میرا پیٹ مجھ پر غالب آ گیا ہے اور اس سے چھٹکارے کے لئے میں کوئی حیلہ اختیار کرنے پر بھی قادر نہیں ہوں۔''

42سال روزے رکھے:

﴿3161﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث بن سَوّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ سخت گرمی کے دن حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے اشعث! آؤ ہم سخت پیاس کے دن ٹھنڈے پانی کی نعمت پر شکر ادا کر کے روئیں۔ پھر فرمایا: ہائے افسوس! عبادت گزار مجھ سے سبقت لے گئے اور مجھے پیچھے چھوڑ دیا۔'' حالانکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عمل یہ تھا کہ آپ نے 42سال مسلسل روزے رکھے۔

بروزِ قیامت سب سے آگے رہنے والا گروہ:

﴿3162﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق خُمَیْسِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقَاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کو فرماتے سنا کہ ”(دنیا میں) رضائے الٰہی کے لئے بھوک برداشت کرنے والے قیامت کے دن سب سے آگے رہنے والے گروہ میں ہوں گے۔“

﴿3163﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مُطَہَّر سَعْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقَاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ”نیک لوگوں کی ہمتیں ایسی ہوتی ہیں جو انہیں نیک اعمال تک پہنچاتی ہیں جبکہ تیرے لئے وہ ہمت بھلی ہے جو تجھے کسی نیکی کی طرف بلائے۔“

﴿3164﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق خُمَیْسِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقَاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”اے یزید! تو ہلاک ہو تیری طرف سے تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کو کون راضی کرے گا؟ کون تیرے لئے روزے رکھے گا یا نمازیں پڑھے گا؟“ پھر فرمایا: ”اے میرے بھائیو! قبر جس کا گھر اور موت کے آنے کا وعدہ ہو (وہ راحت و آرام میں کیسے رہ سکتا ہے؟) تم روتے کیوں نہیں؟“ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس قدر روئے کہ آپ کی پلکیں جھڑ گئیں۔

گناہوں کے چور:

﴿3165﴾... کِنانہ بن جَبَلَہ ہَرَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقَاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗؕ (پ۲۳، الزمر: ۱۸) ترجمۂ کنز الایمان: جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں۔

پھر فرمایا: تم اس ذات کی حمد و ثنا کیوں نہیں بجالاتے جسے تم فانی چیز دیتے ہو تو وہ تمہیں ہمیشہ رہنے والی چیز عطا فرماتا ہے۔ فنا ہونے والے ایک درہم کے بدلے 10 گنا سے لے کر 700 گنا تک ہمیشہ رہنے والا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ کیا تمہارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تمہیں کھلانے، پلانے اور کفایت کرنے کا بدلہ نہیں ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رات میں تمہاری حفاظت فرمائی، مشکلات میں تمہاری دعا کو شرفِ قبولیت بخشا، گویا تم کان کے درد یا رات

میں ہونے والے آنکھوں کے درد یا خشکی وتری کے خوف کو بھول گئے حالانکہ اس نے تمہاری دعا وپکار کو شرفِ قبولیت سے نوازا، تم تو گناہوں کے چوروں میں سے ایک چور ہو کہ جب بھی کوئی گناہ تمہارے سامنے آیا تم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگالیا، اگر دنیا اوراس میں موجود چیزوں سونا، چاندی اورزیب وزینت کی طرف دیکھنا تمہیں اچھا لگتا ہو تو آؤ میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں: کسی جنازے کے ساتھ ساتھ چلو یہ جنازہ ہی دنیا اوراس میں موجود سونا، چاندی اورزیب وزینت ہے، پھر قبر کو اس میں موجود چیز سمیت اٹھالو میں تمہیں اس کی مٹی اٹھانے کا نہیں کہہ رہا بلکہ یہ کہہ رہا ہوں کہ قبر وآخرت کی فکر کو خود پر سوار کرلو۔

سیِّدُنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کو نوح کہنے کی وجہ:

﴿3166﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نوح کے نام سے اس لئے پکارا گیا کہ آپ کثرت سے گریہ وزاری کرتے تھے۔

سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کثیر اَحادیث روایت کی ہیں۔ تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا غُنَیم بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش، حضرتِ سیِّدُنا امام اَوْزَاعی، حضرتِ سیِّدُنا حَجاج بن اَرْطاہ، حضرتِ سیِّدُنا زید عَمّی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر، حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم، حضرتِ سیِّدُنا عطا بن سائب اور حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید اور حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جیسے جَیِّد عُلَما واَئِمَّہ شامل ہیں۔

سب سے زیادہ فکر مند کون؟

﴿3167﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں میں سب سے زیادہ فکر مند وہ بندۂ مومن ہے جو اپنی

دنیاوآخرت کے معاملات (سنوارنے) کی فکر میں لگا رہتا ہے۔"[1]

پہلا سینگ:

﴿3168﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں ایک شخص کا تذکرہ ہوا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جہاد میں اس کی قوت وبہادری اور عبادت میں خوب کوشش کا ذکر کیا، اسی دوران وہ شخص آتا دکھائی دیا، عرض کی: یہی وہ شخص ہے جس کا ہم تذکرہ کررہے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں اس کے چہرے میں شیطانی بدبختی دیکھ رہا ہوں۔" اس نے قریب آکر سلام کیا تو رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے استفسار فرمایا: "جب تو اس مجلس میں آیا تو کیا تیرے دل میں یہ خیال نہیں آیا تھا کہ لوگوں میں کوئی بھی تجھ سے بہتر نہیں؟" اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر وہ مسجد میں گیا، نماز کے لئے جگہ مختص کی، اپنے قدموں کو سیدھا کیا اور نماز پڑھنے لگا۔ رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کون ہے جو جاکر اسے قتل کردے؟" حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: "میں قتل کروں گا۔" چنانچہ آپ اس کی طرف گئے لیکن اسے نماز کی حالت میں دیکھا تو قتل کرنے سے ڈر گئے اور واپس لوٹ آئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "تم نے کیا کِیا؟" عرض کی: "یارسولَ **اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اسے نماز کی حالت میں پایا تو قتل کرنے سے خوف محسوس کیا۔" پھر ارشاد فرمایا: "کون ہے جو جاکر اسے قتل کردے؟" حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: میں۔ ارشاد فرمایا: "اگر تم نے اسے پالیا تو ضرور قتل کردوگے۔" چنانچہ آپ تشریف لے گئے لیکن وہ جاچکا تھا، لہٰذا واپس لوٹ آئے، رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "تم نے کیا کِیا؟" عرض کی: وہ جاچکا تھا۔ حضور نبیِّ غیب داں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہی وہ پہلا سینگ ہے جو میری امت میں ظاہر ہوا اگر تم اسے قتل کردیتے تو اس کے بعد کبھی میری امت کے دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے۔" پھر ارشاد فرمایا: "بنی اسرائیل 71 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے جبکہ میری امت 72 فرقوں میں بٹے گی سوائے ایک کے سب جہنم میں

---

[1] ...ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ، ۳/ ۸، حدیث: ۲۱۴۳

جائیں گے۔"(1) حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: وہ نجات پانے والا بڑا گروہ (مسلمانوں کی) جماعت ہے(2)۔

حسد اور فقر کا وبال:

﴿3169﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فقیری قریب ہے کہ کفر ہو جاوے اور حسد قریب ہے کہ تقدیر پر غالب آجاوے(3)۔"(4)

دو دروازے:

﴿3170﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر انسان کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک سے اس کا عمل اوپر جاتا ہے اور دوسرے

1... مصنف عبد الرزاق، کتاب العقول، باب ماجاء فی الحروریۃ، ۹/ ۴۵۳، حدیث: ۴۱۳۲ مفھومًا، عن یزید الرقاشی علیہ الرحمہ

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 170** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس میں بتایا گیا کہ جنتی ہونے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ سنت کی پیروی اور جماعتِ مسلمین کے ساتھ رہنا اسی لئے ہمارے مذہب کا نام اہل سنت والجماعت ہے۔ جماعت سے مراد مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جس میں فقہاء، علماء، صوفیاء اور اولیاءُ اللہ ہیں الحمد للہ یہ شرف بھی اہلسنت ہی کو حاصل ہے۔ سوا اس فرقہ کے اولیاءُ اللہ کسی فرقہ میں نہیں۔

3... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 623** پر حدیث پاک کے جز "**فقیری قریب ہے کہ کفر ہو جاوے**" کے تحت فرماتے ہیں: "فقیر آدمی کبھی **اللہ** تعالیٰ پر اعتراض کر دیتا ہے کہ تو نے مجھ پر ظلم کیا کہ فقیر کر دیا۔ کبھی لوگوں سے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی شکایت کرتا ہے کبھی مال حاصل کرنے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اسلام چھوڑ کر دوسرے مذہب میں داخل ہو جاتا ہے اپنے دین کو فروخت کر ڈالتا ہے۔ کبھی رضا بالقضاء سے منہ موڑ لیتا ہے یہ سب کفر یا سببِ کفر ہیں۔ امیری کے فتنوں سے غریبی کے فتنے زیادہ ہیں۔ خیال رہے کہ فقر مع صبر **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی رحمت ہے جس کے متعلق ارشاد ہوا: اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ (یعنی فقر میرا فخر ہے) اور فقر مع ضجر (ناشکری) **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کا عذاب ہے لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔ فقیر صابر کو غنی شاکر سے افضل مانا گیا ہے۔" اور حدیثِ پاک کے جز "**حسد قریب ہے کہ تقدیر پر غالب آجاوے**" کے تحت فرماتے ہیں: "قریب ہے کہ حسد تقدیر کو بدل دے کیونکہ حاسد خود محسود کی تقدیر بدلنا چاہتا ہے اس کی نعمت کا زوال چاہتا ہے اس کا کچھ نہیں بگڑتا حاسد کی نعمتیں زائل ہو جاتی ہیں۔ چونکہ کبھی حسد بھی کفر تک پہنچا دیتا ہے اس لئے حسد کو فقیر کے ساتھ بیان فرمایا شیطان حسد کا کافر ہے۔

4... شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد، ۵/ ۲۶۷، حدیث: ۶۶۱۲

سے رزق اُترتا ہے، جب بندۂ مومن کا انتقال ہو جاتا ہے تو دونوں دروازے اس کی جدائی میں روتے ہیں۔“[1]

﴿3171﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آٹھ ہزار انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام مبعوث فرمائے، چار ہزار بنی اسرائیل کی طرف اور بقیہ چار ہزار تمام لوگوں کی طرف[2]۔“[3]

صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوا کرو:

﴿3172﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ انور، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”نماز کی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوا کرو کیونکہ شیطان (تمہیں وسوسہ دلانے کے لئے) خالی جگہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔“[4]

مہمان نوازی اور حاجت روائی کی فضیلت:

﴿3173﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی مومن کی مہمان نوازی کی یا اس کی حاجات میں سے

1... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الدخان، ۵/ ۱۷۱، حدیث: ۳۲۶۶

2... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعداد کے بارے میں روایات مختلف ہیں اگرچہ مشہور روایت یہ ہے کہ انبیا کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جبکہ ایک روایت میں دو لاکھ چوبیس ہزار کا بھی ذکر ہے، لہٰذا تعداد معین نہ کی جائے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 268 پر ہے: (انبیائے کرام کی) تعداد مُعَیَّن نہ کی جائے۔ کہنا ہی ہو تو اِس طرح کہے: ”کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ---“ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی کوئی تعداد مُعَیَّن کرنا جائز نہیں کہ خبریں اِس باب میں مختلف ہیں اور تعدادِ مُعَیَّن پر ایمان رکھنے میں نبی کو نُبُوَّت سے خارج ماننے، یا غیرِ نبی کو نبی جاننے کا اِحتمال (یعنی پہلو) ہے اور یہ دونوں باتیں (یعنی نبی کو نُبُوَّت سے خارج ماننا یا غیرِ نبی کو نبی جاننا) کفر ہیں۔ لہٰذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۵۲)

3... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۴۰۵، حدیث: ۴۱۱۸

4... مسند ابی یعلی، مسند ابن عباس، ۲/ ۵۰۸، حدیث: ۲۷۰۰، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کوئی حاجت پوری کردی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ جنت میں اسے خُدّام عطا کرے۔"[1]

مسلمان بھائی کو میٹھی چیز کھلانے کی فضیلت:

﴿3174﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کوئی میٹھی چیز کھلائی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے محشر کی سختیاں دور فرمادے گا۔"[2]

قبولیّتِ دعا کا وقت:

﴿3175﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔"[3]

سفرِ حج پر روانہ ہوتے وقت کی دعا:

﴿3176﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک سواری پر حج فرمایا اور آپ جو چادر اوڑھے ہوئے تھے وہ چار درہم سے زیادہ کی نہ تھی، جب مکۂ مکرّمہ کی طرف روانہ ہوئے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اَللّٰھُمَّ حَجَّةً لَّا سُمْعَةَ فِیْھَا وَلَا رِیَآءَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ایسا حج ہے جس میں نہ دکھاوا ہے نہ ریاکاری۔"[4]

بروزِ قیامت ہر شخص پیاسا ہوگا مگر۔۔۔!

﴿3177﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہیثم بن حمّاد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان

1... مکارم الاخلاق، باب فضل معونة المسلمین... الخ، ص ۳۴۵، حدیث: ۹۴

2... مکارم الاخلاق، باب فضل اطعام الطعام، ص ۳۷۳، حدیث: ۱۲۶

3... کتاب الدعاء للطبرانی، باب فضل الدعاء بین الاذان والاقامة، ص ۱۲۶، حدیث: ۴۸۵

4... ابن ماجه، کتاب المناسک، باب الحج علی الرحل، ۳/ ۴۰۹، حدیث

رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے خود کو 40 سال پیاسا رکھا (یعنی روزے سے رہے) ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ رو رہے تھے، مجھے دیکھ کر فرمانے لگے: ”اے ہیثم! اندر آؤ ہم گرم دن میں ٹھنڈے پانی کی نعمت پر شکر ادا کر کے روئیں۔“ پھر فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن ہر آنے والا شخص پیاسا ہو گا[1] سوائے اس کے جسے اس دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا[2]۔“

حضرتِ سیِّدُنا ھارون بن رِیاب اَسَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اَسَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زُہد و تقوٰی کو پوشیدہ رکھتے اور وعدہ پورا کرتے تھے۔

﴿3178﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اَسَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی زہد کو پوشیدہ رکھنے کے لئے اُونی لباس عام لباس کے نیچے پہنتے تھے۔

نورانی چہرے والے:

﴿3179﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ریاب اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو دیکھا ان کے چہرے پر نور ہی نور تھا۔

﴿3180﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اَسَدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”وہ اپنے زہد کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔“

---

1 ...شعب الایمان، باب الصیام، فصل اخبار وحکایات فی الصیام، ۳/ ۴۱۳، حدیث: ۳۹۳۲

2 ...عرش کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 88 صفحات پر مشتمل کتاب ”سایۂ عرش کس کس کو ملے گا......؟“ کا مطالعہ کیجئے!

﴿3181﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اَسَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو دیکھتا تو یوں محسوس ہوتا کہ وہ خود کو رونے سے بتکلف روکے ہوئے ہیں۔

﴿3182﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ریاب اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہمارے پاس تشریف لائے، آپ تمام لوگوں سے زیادہ بااخلاق تھے اور آپ صرف تین یا سات احادیث روایت کرتے تھے۔

حاملینِ عرش کیا کہتے ہیں؟

﴿3183﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ریاب اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی تعداد آٹھ ہے، وہ دلکش و نرم آواز میں ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں، ان میں سے چار کہتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ جاننے کے باوجود بردباری اختیار فرماتا ہے۔ دوسرے چار کہتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ قدرت کے باوجود تُو درگزر فرماتا ہے۔

عمارتیں تو آباد ہیں لیکن دل ویران:

﴿3184﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَجّاج بن اَسْوَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ریاب اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو بتادو کہ انہوں نے اپنی عمارتوں کو تو آباد کیا ہے لیکن اپنے دلوں کو (فکرِ آخرت سے) ویران رکھا اور اپنے نفس کو اس طرح موٹا کر رکھا ہے جس طرح قربانی کے جانور کو کھلا پلا کر خوب موٹا کیا جاتا ہے، میں ان کی طرف ناپسندیدگی کی نظر فرماتا ہوں، وہ مجھ سے دعا کرتے ہیں تو میں ان کی دعا قبول نہیں کرتا، مجھ سے سوال کرتے ہیں تو میں انہیں عطا نہیں فرماتا۔

...فرمانِ مصطفٰے: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ 200 بار درودِ پاک پڑھا اس کے 200 سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال، ۱/ ۲۵۶، حدیث: ۲۲۳۸)

سیِّدُنا ھارون بن رِیاب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اَسَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جبکہ تابعین عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا اَحْنَف بن قَیْس اور حضرتِ سیِّدُنا کِنَانَہ بن نُعَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

اہل جنت کی صفات:

﴿3185﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اہلِ جنت کو حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت پر 33 سال کی عُمْر کے بے داڑھی والے اٹھایا جائے گا، ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی، پھر انہیں ایک جنتی درخت کی طرف لے جایا جائے گا وہ اس سے لباس پہنیں گے (جنت میں) نہ تو ان کے لباس پرانے ہوں گے نہ ہی ان کی جوانی ختم ہو گی [1]۔“ [2]

ایک درجہ بلند اور ایک گناہ معاف:

﴿3186﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے خلیل حضرتِ سیِّدُنا ابو القاسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بندۂ مومن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب اُس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے۔“ [3]

نکاح کے بارے میں سوال کرنے سے بہتر:

﴿3187﴾... حضرتِ سیِّدُنا قُبَیْصَہ بن مُخَارِق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،

1... کتاب العظمۃ لابی الشیخ، ذکر الجنات وصفتھا، ص۲۰۹، حدیث: ۵۸۴

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 497 پر فرماتے ہیں: سوا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے جنت میں کسی کے منہ پر داڑھی نہ ہو گی۔ خیال رہے کہ بے ڈاڑھی ہونا اور چیز ہے اور ڈاڑھی منڈانا کچھ اور ہے۔ جنتی لوگ قدرتی طور پر بے ڈاڑھی ہوں گے۔ قدرتی طور پر ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی یہ سرمہ کبھی ان کی آنکھوں سے زائل نہ ہو گا۔ چونکہ جنت میں سورج نہیں، دن رات نہیں، مہینے سال نہیں اس لئے ان کی عمروں میں اضافہ بھی نہ ہو گا۔

3... ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی کثرۃ الرکوع والسجود، ۱/ ۳۹۸، حدیث: ۳۸۸، عن ثوبان رضی اللہ عنہ

حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کسی کا اپنے عضوِ تناسُل کو چمڑے سے باندھے رکھنا یہاں تک کہ مردانگی ختم ہو جائے یہ لوگوں سے نکاح کے بارے میں سوال کرنے سے بہتر ہے۔“(1)

بندۂ مومن کی عزت و تعظیم کرنے کی فضیلت:

﴿3188﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی بندۂ مومن کو خوش کیا تو گویا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کیا، جس نے کسی بندۂ مومن کی تعظیم کی تو گویا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کی اور جس نے کسی بندۂ مومن کی عزت کی تو گویا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عزت و تکریم کی۔“(2)

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قُرَّاء حضرات اور نوجوانوں کی زینت اور ذوق و شوق کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے تھے۔

﴿3189﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبّاد بن عَوّام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے جنازے میں شریک تھا، میں نے عیسائی، مجوسی اور یہود کو دیکھا کہ الگ الگ گروہوں کی شکل میں ان کے جنازے میں شریک ہیں، میں اس وقت نو عمر (کم سِن) تھا اور بِھیڑ کی وجہ سے میرے ماموں جان میرا ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔

﴿3190﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے جنازے میں مردوں، عورتوں اور یہود و نصارٰی کو الگ الگ گروہوں کی شکل میں شریک دیکھا۔

﴿3191﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن حسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے جمعہ کے دن واسِط کی

1... معجم کبیر، ۱۸/ ۳۷۰، حدیث: ۹۴۶

2... تاریخ اصبہان، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن شبویہ الوراق، ۲/ ۲۹۴

جامع مسجد میں حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے پہلو میں نماز پڑھی، انہوں نے دو مرتبہ پورا قرآنِ مجید ختم کیا اور تیسری مرتبہ "طٰوٰسٓیٓن" تک تلاوت کی، آپ نے 12 ہاتھ لمبا عمامہ باندھ رکھا تھا جسے اپنے آنسوؤں سے تر کر دیا، پھر اتار کر اپنے سامنے رکھ دیا۔

سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے معمولات:

﴿3192﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُحَمَّد بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن حسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں اور حضرتِ منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اکٹھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مغرب وعشا کے درمیان دو مرتبہ پورا قرآنِ پاک ختم کرتے، پھر نماز کے لئے اٹھنے سے پہلے "طٰوٰسٓیٓن" تک تلاوت فرماتے۔ اس زمانہ میں رمضان المبارک میں لوگ عشا کی نماز چوتھائی رات تک مُؤَخَّر کر کے پڑھتے تھے۔ پھر مسجد میں تشریف لاتے، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے شاگردوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما ہوتے، آپ ایک ستون کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور ایک مرتبہ پورے قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے، پھر حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس ختم ہونے سے پہلے ان کے پاس آکر بیٹھ جاتے۔ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے معمولات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ظہر وعصر کے درمیان بھی ایک قرآنِ کریم ختم فرماتے، رمضان المبارک کے علاوہ بھی مغرب وعشا کے درمیان ایک مرتبہ پورا قرآن پاک ختم فرماتے، آپ مسجد میں تشریف لاتے تو عمامہ کاندھے پر رکھا ہوتا اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دیتے اور اس قدر روتے کہ عمامہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا، پھر اسے لپیٹ کر اپنے سامنے رکھ دیتے۔ حضرتِ سیِّدُنا مُحَمَّد بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن حسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے علاوہ کوئی اور مجھے یہ بات بتاتا تو میں تصدیق نہ کرتا کیونکہ آپ اور حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اکٹھے نماز پڑھا کرتے تھے۔

﴿3193﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے شاگردوں کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ان کے اٹھنے سے پہلے پورا قرآنِ کریم ختم کر لیا کرتے تھے۔

مغرب وعشا کے درمیان ختم قرآن:

﴿3194﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن حسّان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے مغرب وعشا کے درمیان حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان کے پہلو میں نماز پڑھی، آپ نے ایک مرتبہ پورے قرآنِ پاک کی اور دوسری مرتبہ سورۂ نحل تک تلاوت فرمائی۔

دن رات تلاوتِ قرآن:

﴿3195﴾... حضرتِ سیِّدُنا مخلد بن حُسَیْن رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان ہر دن اور رات میں قرآنِ مجید ختم کیا کرتے تھے۔

﴿3196﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں واسط کی جامع مسجد میں نماز کے لئے آیا، مؤذِّن نے ظہر کی اذان دی تو حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان تشریف لائے اور نماز شروع کر دی۔ چنانچہ جماعت کھڑی ہونے سے پہلے میں نے انہیں گیارہ مرتبہ سجدۂ تلاوت کرتے دیکھا (یعنی آپ نے سورۂ حٰمٓ السجدہ تک قرآنِ کریم کی تلاوت فرمائی)۔

﴿3197﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عوانہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان سے کہا جائے کہ آپ آج یا کل انتقال فرما جائیں گے تو بھی اپنے عمل میں کچھ اضافہ نہ کر سکیں گے۔

﴿3198﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن شُرَیح رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ہُشَیْم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان کا وصال ہوا تو ان کی ایک رومی باندی نے بتایا کہ میں نے انہیں صرف دو مرتبہ پہلو کے بل لیٹے دیکھا، ایک مرتبہ جب ان کی والدہ کا انتقال ہوا اور دوسری مرتبہ جب ان کے بیٹے کا انتقال ہوا اس کے علاوہ جب بھی ضرورت محسوس کرتے تو مجھ سے اپنی حاجت پوری کرتے اور غسل کر لیتے (اور پھر عبادت میں مشغول ہو جاتے)۔

نیکیوں میں اضافے اور برائیوں میں زیادتی کا باعث:

﴿3199﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن خَلِیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن

زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ”رنج و غم نیکیوں میں اضافے کا باعث جبکہ تکبر و بڑائی برائیوں میں زیادتی کا سبب بنتے ہیں۔“

جہنمیوں کے لئے باعثِ اذیت:

﴿3200﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان ابوسَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ جہنم میں جانے والوں میں سے کوئی ایسا بھی ہو گا کہ جس کی بدبو سے اہلِ جہنم بھی اذیت محسوس کریں گے، اس سے پوچھا جائے گا: ”تیرے لئے ہلاکت ہو تو کیا عمل کیا کرتا تھا؟ کیا ہمیں وہ بدبو کافی نہیں جس میں ہم پہلے سے تھے کہ مزید تیری بدبو کے عذاب میں مبتلا ہو گئے۔“ تو وہ کہے گا: ”میں عالِم تھا لیکن میں نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا۔“

سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ آپ کی اکثر احادیث مشہور تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیْرِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے مروی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرتِ سیِّدُنا ابوقِلابہ، حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن ہِلال، حضرتِ سیِّدُنا مُعاوِیہ بن قُرّہ، حضرتِ سیِّدُنا قتادہ، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قاسم، حضرتِ سیِّدُنا نافع، حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابوشَبِیْب، حضرتِ سیِّدُنا حارث عُکْلِی اور دیگر تابعین کرام سے بھی آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عرب کے آتش پرست:

﴿3201﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قدریہ[1] عرب کے مجوسی (آتش پرست) ہیں اگرچہ وہ نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں۔“[2]

1... ایک فرقہ جو تقدیر کا انکار کرتا ہے اور ان کے نزدیک بندہ اپنے افعالِ اختیاریہ کا خود خالق ہے۔

2... ابو داود، کتاب السنة، باب فی القدر، ۴/ ۲۹۴، حدیث: ۴۶۹۱، ''عرب'' بدلہ ''امت'' دون ''صلوا وصاموا''

حیا اور فحش گوئی:

﴿3-3202﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں جانے کا ذریعہ ہے جبکہ فحش گوئی جفا سے ہے اور جفا جہنم میں لے جانے والی ہے۔''[1]

﴿3204﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے مرض الموت میں چھ غلاموں کو آزاد کر دیا، اس کے پاس سوائے ان کے اور کوئی مال نہ تھا۔ حضور نبیّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اطلاع ہوئی تو ارشاد فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھوں گا۔'' پھر ان غلاموں کو بلوایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر کے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام برقرار رکھا۔[2]

اہلِ یمن کی فضیلت:

﴿3205﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے پاس اہلِ یمن آئے وہ دلوں کے نرم ہیں ایمان تو یمن والوں کا ہے اور حکمت یمن والی ہے۔''[3]

حق کے مددگار:

﴿3206﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرب کے قبائل کے بارے میں پوچھا گیا تو اس دن آپ نے کسی مصروفیت کی وجہ سے نہ بتایا یا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس دن جاننے کی فرصت نہ ملی، کسی اور دن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے تین قبیلوں کے بارے میں پوچھا۔ قبیلہ بنی عامر کے بارے میں پوچھنے پر آپ نے ارشاد فرمایا: ''وہ اس خوش نما

1... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الحیاء، ۳/ ۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۶

2... نسائی، کتاب الجنائز، باب الصلوة علی من یحیف فی وصیتہ، ص۳۳۱، حدیث: ۱۹۵۵

3... مسلم، کتاب الایمان، باب تفاضل اهل الایمان... الخ، ص۴۵، حدیث: ۵۲

حسین و جمیل اونٹ کی طرح ہے جو کنارے کنارے سے درخت کے پتے کھاتا ہے۔" غَطفان کے بارے میں پوچھنے پر ارشاد فرمایا: "وہ پانی میں اُگنے والے خوبصورت پھول کی طرح ہے۔" تَیِم کے بارے میں پوچھنے پر ارشاد فرمایا: "وہ سرخ ٹیلے یا بڑی بڑی بوندوں والی بارش کی مانند ہے۔ اس سے دشمنی کرنے والا اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔" کچھ لوگوں نے بنو تمیم کے بارے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "خاموشی اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ بنو تمیم کے ساتھ صرف بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، وہ بڑے بڑے سروں والے، زیادہ عقل مند، ثابت قدم، دجال سے شدت کے ساتھ جنگ کرنے والے اور آخری زمانے میں حق کے مدد گار ہوں گے۔"[1]

نقصان اٹھانے والے:

﴿3207﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کوئی صبح ایسی پیدا نہیں فرمائی کہ کوئی مُقَرَّب فِرِشتہ یا رسول (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بتائے بغیر) جانتا ہو کہ اس دن کے آخری حصہ میں کیا ہو گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں ہر جاندار کی غذا تقسیم فرماتا ہے، حتّٰی کہ ایک شخص دور دراز علاقے سے آتا ہے اور شیطان اس کے دونوں کاندھوں کے درمیان ہوتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ "حق کے معاملہ میں جھوٹ بول۔" چنانچہ بعض لوگ اپنا رزق جھوٹ اور گناہ کے ذریعے حاصل کرتے ہیں، یہ نقصان اٹھانے والے ہوتے ہیں جبکہ بعض لوگ اپنا رزق نیکی و تقویٰ سے حاصل کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کی ہدایت کا اللہ عَزَّوَجَلَّ ارادہ کئے ہوتا ہے۔"[2]

﴿3208﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے قاسِمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سحری کی اور پھر نماز کے لئے چل دیئے۔[3]

چار نہریں دو خفیہ دو ظاہر:

﴿3209﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1... مسند الحارث، کتاب المناقب، باب فی قبائل العرب، ۱/ ۹۴۲، حدیث: ۱۰۳۹، دون "مہ"

2... موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب القناعة والتعفف، ۲/ ۲۶۰، حدیث: ۶۲

3... مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور وتاکید استحباب...الخ، ص ۵۵۳، حدیث: ۱۰۹۷

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سدرۃ المنتہٰی[1] کے نیچے سے چار نہریں نکلتی ہیں، دو خفیہ، دو ظاہر، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح اور اس کا پھل (یعنی بیر) مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح ہے[2]۔“[3]

کن صفات کی حامل عورت سے نکاح کیا جائے؟

﴿3210﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! میں نے حسب ونسب اور دین دار عورت سے نکاح کا ارادہ کیا ہے مگر وہ بانجھ ہے۔“ آپ نے اسے منع فرمادیا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ اجازت چاہی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو، بے شک میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری اُمّتوں پر فخر کروں گا۔“[4]

آقا صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کرنے والا:

﴿3211﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”فتنہ کے دنوں میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔“[5]

---

❶... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 143** پر فرماتے ہیں: یہ ایک نورانی بیری کا درخت ہے۔ جس کی جڑ چھٹے آسمان پر ہے۔ شاخیں ساتویں آسمان کے اوپر اسے منتہٰی چند وجہ سے کہتے ہیں ایک یہ کہ فرشتوں کے علم کی انتہاء یہاں ہے اس سے اوپر کی خبر کسی فرشتے کو نہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے سوا کوئی نبی (عَلَيْهِ السَّلَام) یہاں سے آگے تشریف نہ لے گئے۔ تیسرے یہ کہ سب سے بڑے فرشتہ حضرت جبریل (عَلَيْهِ السَّلَام) کی انتہاء یہاں ہی ہے۔ کہ وہ اس سے آگے نہیں بڑھتے چوتھے یہ کہ لوگوں کے اعمال یہاں تک ہی بذریعہ فرشتے پہنچتے ہیں۔ پھر یہاں سے اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔ یوں ہی احکامِ الٰہی اوپر سے یہاں تک آتے ہیں۔ پھر فرشتے یہاں سے لیتے ہیں۔ بہر حال یہ بیری چند وجہوں سے منتہٰی یعنی ختم ہونے کی جگہ ہے۔

❷... ہجر یمن کا ایک شہر ہے۔ جہاں کے مٹکے بہت بڑے ہوتے ہیں۔ فرمایا اس بیری کے بیر مقامِ ہجر کے مٹکوں کی طرح ہیں۔ خیال رہے کہ تمام درختوں میں بیری افضل ہے۔ اس کے بعد کھجور کا درخت۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۱۴۴)

❸... مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ... الخ، ص۹۷-۱۰۱، حدیث: ۱۶۲-۱۶۴، دون ”ھجر“

❹... ابوداود، کتاب النکاح، باب النھی عن تزویج من لم یلد... الخ، ۲/ ۳۱۹، حدیث: ۲۰۵۰، دون ”دین وحسب“

❺... مسند احمد، مسند البصریین، ۷/ ۲۸۸، حدیث: ۲۰۳۳۳

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

﴿3212﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی: "(کیا وجہ ہے کہ) آپ حج تو کرتے ہیں لیکن جہاد نہیں؟" آپ نے جواباً یہ حدیث بیان کی کہ "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیتُ اللہ کا حج کرنا۔"[1]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا بُدَیل بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا بُدَیل بن مَیْسَرہ عُقَیْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سراپائے اخلاص، عبادت گزار، انتہائی محنتی اور دنیا سے کنارہ کش تھے۔

بندوں کے دل کس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں؟

﴿3213﴾... حضرتِ سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بدیل بن میسرہ عقیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: "جو اپنے علم سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی چاہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی رضا سے نوازتا اور بندوں کے دلوں کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا اور بندوں کے دلوں کو بھی اس سے پھیر دیتا ہے۔"

عبادت گزاروں کی پناہ گاہ:

﴿3214﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بدیل بن میسرہ عقیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: "روزہ عبادت گزاروں کے لئے پناہ گاہ کی طرح ہے۔"

﴿3215﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مَیْمُون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جس رات حضرتِ سیِّدُنا بُدَیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا انتقال ہوا اس رات میں نے خواب میں ایک منادی کو یہ کہتے سنا: "سنو! بے شک بدیل جنتی ہے۔"

---

[1] ...بخاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس من الایمان، ۱/ ۳۳، حدیث: ۵۳، دون "الحج"، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

سیِّدُنا بُدَیل بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا بُدَیل بن مَیْسَرہ عُقَیْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابوجَوزاء اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن شَقِیق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندے کون ہیں؟

﴿3216﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کنبہ ہیں۔ عرض کی گئی: وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ اہلِ قرآن[1] ہیں، یہی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کنبہ اور اس کے خاص بندے ہیں (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب خاص کے لائق اہلِ قرآن ہی ہیں)۔"[2]

﴿3217﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کی ابتدا تکبیرِ تحریمہ سے، قراءت کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن (یعنی سورۂ فاتحہ) سے کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو سرِ انور نہ زیادہ بلند کرتے نہ زیادہ جھکاتے بلکہ درمیان میں ہوتا تھا۔[3]

﴿3218﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ صاحبِ قرآنِ عظیم، محبوبِ ربِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (اکثر) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کیا کرتے:

فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ ۬ (پ۲۷، الواقعۃ: ۸۹) ترجمۂ کنز الایمان: تو راحت ہے اور پھول[4]۔[5]

❀...❀...❀...❀...❀

1... اصطلاح میں اہلِ قرآن ہر قرآن کے ماننے والے، پڑھنے والے، اس پر عمل کرنے والے کو کہتے ہیں اور اہلِ حدیث وہ خاص جماعت ہے جو اپنی زندگی علمِ حدیث حاصل کرنے اور سکھانے میں گزار دے یعنی مُحَدِّث، نہ تو اہلِ قرآن سے چکڑالوی منکرِ حدیث مراد ہوتے ہیں نہ لفظ اہلِ حدیث سے موجودہ وہابی منکرِ فقہ مراد ہوتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۷۴)

2... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القران وعلمہ، ۱/ ۱۴۰، حدیث: ۲۱۵

3... مسلم، کتاب الصلوۃ، باب مایجمع صفۃ الصلوۃ... الخ، ص ۲۵۵، حدیث: ۴۹۸

4... ترمذی، کتاب القراءات، باب من سورۃ الواقعۃ، ۴/ ۴۳۱، حدیث: ۲۹۴۷

5... ابوالعالیہ نے کہا کہ مُقَرَّبِیْن سے جو کوئی دنیا سے مُفارَقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے۔ (خزائن العرفان، پ ۲۷، سورۂ واقعہ، تحت الآیہ: ۸۹)

حضرتِ سیِّدُنا طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب

حضرتِ سیِّدُنا طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وفادار، شریف النفس، عبادت گزار اور انتہائی عقل مند تھے۔

سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی دعا:

﴿3219﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب اکثر یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمَ الْخَآئِفِیْنَ لَكَ وَخَوْفَ الْعَالِمِیْنَ بِكَ وَیَقِیْنَ الْمُتَوَكِّلِیْنَ عَلَیْكَ وَتَوَكُّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِكَ وَاِنَابَةَ الْمُخْبِتِیْنَ اِلَیْكَ وَاِخْبَاتَ الْمُنِیْبِیْنَ اِلَیْكَ وَشُكْرَ الصَّابِرِیْنَ لَكَ وَصَبْرَ الشَّاكِرِیْنَ لَكَ وَنَجَاةَ الْاَحِیَآءِ الْمَرْزُوْقِیْنَ عِنْدَكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ڈرنے والوں کے علم، تیرے بارے میں علم رکھنے والوں کے خوف، تجھ پر بھروسا کرنے والوں کے یقین، تجھ پر ایمان رکھنے والوں کے توکل، تیری بارگاہ میں تواضع کرنے والوں کے رجوع، تیری طرف رجوع کرنے والوں کی تواضع، تیرے لئے صبر کرنے والوں کے شکر، تیرا شکر ادا کرنے والوں کے صبر، تیرے چُنے اور نوازے ہوئے بندوں کو دی جانے والی نجات کا سوال کرتا ہوں۔

حقیقی تقوٰی:

﴿3220﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصِم اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب سے ملے تو عرض کی: ”آسان لفظوں میں تقوٰی کی تعریف فرمادیجئے جسے ہم یاد کرلیں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کے نور کی توفیق سے اس کی اطاعت بجالانا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس کے نور کی توفیق سے گناہوں کو ترک کرنا حقیقی تقوٰی ہے۔“

﴿3221﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو نَجِیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: ہمارے شہر میں حضرتِ سیِّدُنا طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب سے بڑھ کر احسن انداز میں نماز کا اہتمام کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

عبادت کا جذبہ ہو تو ایسا:

﴿3222﴾... منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیب جب نماز شروع کرتے تو سورۂ عنکبوت تک تلاوت کرنے سے پہلے رکوع نہ کرتے اور فرماتے: میں چاہتا ہوں کہ قیام کروں حتّٰی کہ میری کمر میں درد ہونے لگے۔

اچھی آواز میں تلاوت کرنے والا کون؟

﴿3223﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیب فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والوں میں سب سے اچھی آواز والا وہ ہے تلاوت کرتے وقت جس پر خوفِ خدا طاری ہو۔'' راوی کا بیان ہے کہ تلاوت کرتے وقت حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیب کی یہی حالت ہوتی تھی اور فرماتے تھے: میں چاہتا ہوں کہ قیام کروں حتّٰی کہ میری کمر میں درد ہونے لگے۔ آپ جب نماز شروع کرتے تو سورۂ عنکبوت تک تلاوت کرنے سے پہلے رکوع نہ کرتے تھے۔

قابلِ رشک عبادت اور حلم:

﴿3224﴾... حضرتِ سیِّدُنا کُلثُوم بن جَبْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں رہنے والے لوگ حضرتِ سیِّدُنا طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیب کی عبادت اور حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے حِلْم کی تمنّا کیا کرتے تھے۔

﴿3225﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عَوْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیب وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرماتے: ''اے ابن آدم! دنیا تیرا گھر نہیں ہے، لہٰذا تو اس میں کوئی چیز بھی جمع نہ کر۔ اے ابن آدم! باطنی معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر جس کے ساتھ تو بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو گا۔''

صبح و شام توبہ کرتے رہو:

﴿3226﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم فرماتے ہیں: ہم جب بھی حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیب سے ملتے تو جدا ہونے سے پہلے آپ یہ دعا ضرور کرتے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مؤمنین

کے لئے ہدایت کے معاملے کو پختہ فرما جس کے ذریعے وہ تیرے دوستوں کو عزت بخشے، تیرے دشمنوں کو ذلیل ورسوا کرے، تیری اطاعت بجالائے اور تیری ناراضی سے دور رہے۔'' نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق اس قدر ہیں کہ بندے انہیں ادا نہیں کرسکتے اور نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ انہیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ پس بندوں کو چاہئے کہ صبح وشام توبہ کرتے رہیں۔''

بہترین مددگار:

﴿3227﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب فرماتے ہیں: انجیل مقدس میں لکھا ہے: ''اے ابن آدم! جب تجھے غصہ آئے تو مجھے یاد کرلیا کر، میں غضب کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ تجھے ہلاک نہ کروں گا۔ اے ابن آدم! جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو صبر کر کہ میرا تیری مدد کرنا تیرے لئے اپنی مدد کرنے سے بہتر ہے۔''

مسلمان کی موت دو نیکیوں کے درمیان ہوتی ہے:

﴿3228﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب فرماتے ہیں: ''مسلمان دو نیکیوں کے درمیان انتقال کرتا ہے ایک نیکی کرچکا ہوتا ہے اور دوسری کے انتظار میں ہوتا ہے۔'' نیکی سے مراد نماز ہے۔

سیِّدُنا طلق بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس اور حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا بشیر بن کعب عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اور دیگر کبار تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔

دنیوی واخروی بھلائی کی جامع چار چیزیں:

﴿3229﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''چار چیزیں جسے عطا کی گئیں اسے دنیا و آخرت کی

بھلائی دے دی گئی: (۱)... شکر کرنے والا دل (۲)... ذکر کرنے والی زبان (۳)... مصائب پر صبر کرنے والا بدن اور (۴)... شوہر کی عدم موجودگی میں اپنے نفس اور شوہر کے مال میں خیانت کرنے سے بچنے والی بیوی۔"[1]

منکرینِ شفاعت کے لئے لمحۂ فکریہ:

﴿3230﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب فرماتے ہیں: میں شفاعت کا انکار کرنے والوں میں سب سے سخت ترین موقف رکھتا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان کے سامنے وہ تمام آیات جو مجھے یاد تھیں پڑھیں جن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ نار کے ہمیشہ جہنم میں رہنے کا تذکرہ فرمایا ہے تو آپ نے فرمایا: "اے طلق، اے طلیق! کیا تم خود کو مجھ سے زیادہ قرآن وسُنَّت کا عالِم سمجھتے ہو؟" میں نے عجز کا اظہار کرتے ہوئے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: "جو آیتیں تم نے تلاوت کیں ان کا مصداق مشرکین ہیں لیکن جن کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی وہ گناہ گار مؤمنین ہیں جنہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا، پھر جہنم سے نکالا جائے گا۔" پھر آپ نے اپنے کانوں کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے فرمایا: میرے یہ دونوں کان بہرے ہوجائیں اگر میں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے نہ سنا ہو کہ "(بعض گناہ گار مؤمنین کو) جہنم میں داخل کرنے کے بعد اس سے نکالا جائے گا۔" جو آیات تم نے تلاوت کی ہیں ہم بھی انہیں پڑھتے ہیں (لیکن ان کا معنٰی ومفہوم وہ نہیں جو تم نے سمجھا)۔[2]

جنتی خزانہ:

﴿3231﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "(اے ابوذر!) کیا جنتی خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف میں تمہاری راہ نمائی نہ کروں؟" میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ" ہے۔[3]

1... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، طلق بن حبیب، ۸/ ۲۴۹، حدیث: ۱، بتقدم وتاخر

2... مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۸۲، حدیث: ۱۴۵۴۱، در منثور، پ۶، سورۃ المائدۃ، تحت الآیۃ: ۳۶، ۳/ ۷۲

3... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ۳/ ۸۳، حدیث: ۴۲۰۵، عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر

حضرتِ سیِّدُنا ابو نصر یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ باخبر راوی، مضبوط حافظے کے مالک، دور اندیش، صاحبِ ہدایت، خوب جدوجہد کرنے والے متقی وپرہیزگار انسان تھے۔

حصولِ علم میں رکاوٹ:

﴿3232﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کو فرماتے سنا کہ ”علم جسمانی راحت وآرام کے ساتھ حاصل نہیں ہوتا۔“

بہترین میراث:

﴿3233﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کو فرماتے سنا کہ ”علم کی میراث سونے (چاندی) کی میراث سے بہتر ہے اور نیک سیرت ہونا موتیوں سے بہتر ہے۔“

سب سے زیادہ خطرناک:

﴿3234﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر اور حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرمایا کرتے تھے: ”سلف صالحین کے نزدیک اس امت کے حق میں خواہشاتِ نفسانی میں امید سے بڑھ کر خطرناک چیز کوئی نہیں۔“

﴿3235﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن یَساف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر عمدہ لباس پہننے والے وجیہہ صورت انسان تھے۔ آپ نے وصال کے وقت میراث میں صرف 30 درہم چھوڑے جن سے آپ کے کفن ودفن کا انتظام کیا گیا۔

نماز پڑھنے کی طرح عبادت:

﴿3236﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید کِنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کو فرماتے سنا کہ ”علم فقہ اور قرآنِ پاک کی تعلیم میں مشغول ہونا نماز پڑھنے کی طرح (عبادت) ہے۔“

قیامت کے دن سب سے پہلا سوال:

﴿3237﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے اگر نماز درست ہوئی تو تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز ہی درست نہ ہوئی تو بقیہ اعمال بھی درست نہ ہوں گے۔''

عالم کی تعریف:

﴿3238﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''خوفِ خدا رکھنے والا شخص ہی حقیقی عالم ہے۔''

﴿3239﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''میں نے جب بھی دو عالموں کو دیکھا تو ان میں سے زیادہ وسعت رکھنے والے کو بڑا فقیہ پایا۔''

علما نمک کی مانند ہیں:

﴿3240﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''علما نمک کی مانند ہیں جو ہر چیز کی درستی کا سبب ہے اگر نمک خراب ہو جائے تو اسے کوئی چیز درست نہیں کر سکتی پھر اسے پاؤں کے نیچے روندنا اور پھینک دینا ہی مناسب ہوتا ہے۔''

کامل الایمان بنانے والی چھ صفات:

﴿3241﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''چھ چیزیں جس میں ہوں اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا: (۱)... دشمنانِ خدا (یعنی کفار) کے ساتھ تلوار سے جہاد کرنا (۲)... گرمیوں میں روزے رکھنا (۳)... سردیوں میں اچھی طرح وضو کرنا (۴)... ابر کے دن (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں) نماز جلد ادا کرنا (۵)... حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑا ترک کر دینا اور (۶)... مصیبت پر صبر کرنا۔''

حقیقی عبادت گزار کون؟

﴾3242﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کو فرماتے سنا: ''لوگ کہتے ہیں کہ فلاں عبادت گزار ہے حالانکہ عبادت گزار تو صرف وہ ہے جو متقی و پرہیز گار ہے۔''

﴾3243﴿... (الف) حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر ایک دن بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوئے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں آج گزرے ہوئے دنوں میں (اپنے اعمال کے مقابلے میں) تجھے اختیار کرتا ہوں۔''

گفتگو اچھی ہو تو اعمال بھی اچھے ہوتے ہیں:

﴾3243﴿... (ب) حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''جس شخص کی گفتگو درست ہو تو اس کا اثر مجھے اس کے تمام اعمال میں دکھائی دیتا ہے اور جس کی گفتگو خراب ہو تو اس کا اثر بھی مجھے اس کے تمام اعمال میں دکھائی دیتا ہے۔''

بہت بڑا دھوکا:

﴾3244﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''نیکیاں یاد رکھنا اور گناہوں کو بھول جانا بہت بڑا دھوکا ہے۔''

افضل عمل اور افضل عبادت:

﴾3245﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''افضل عمل تقوٰی و پرہیز گاری اور افضل عبادت تواضع (عاجزی و انکساری) اختیار کرنا ہے۔''

﴾3246﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر سے کہا: ''میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے دل میں پہلے ہی سے اسے جان لیا تھا۔''

﴿3247﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرمایا کرتے تھے: ”اگر راستے میں کسی بدعتی سے آمنا سامنا ہو جائے تو دوسرا راستہ اختیار کر لو۔“

﴿3248-49﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن یَساف اور حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فِیۡ رَوۡضَۃٍ یُّحۡبَرُوۡنَ ﴿۱۵﴾ (پ۲۱، الروم: ۱۵) ترجمۂ کنزالایمان: باغ کی کیاری میں ان کی خاطرداری ہوگی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”خاطر داری سے مراد سماع ہے[1]۔ پس جب اہلِ جنت سماع میں مشغول ہوں گے تو جنت کے ہر درخت پر پھول نکل آئیں گے۔“

رمضان المبارک کی آمد پر خصوصی دعا:

﴿3250﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر رمضان المبارک کی آمد پر یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِیْ لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْ لِیْ رَمَضَانَ وَتَسَلَّمْہُ مِنِّیْ مُتَقَبَّلًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے رمضان المبارک کے لئے اور اسے میرے لئے سلامت رکھ اور اس میں کی جانے والی میری عبادات کو شرفِ قبولیت سے نواز۔“

حلال سے روزہ حرام پر افطار:

﴿3251﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کو فرماتے سنا کہ ”بندہ روزہ تو حلال و پاکیزہ چیز سے رکھتا ہے لیکن افطار حرام و خبیث چیز یعنی غیبت کی صورت میں اپنے بھائی کے گوشت سے کرتا ہے۔“

بردباری اور امانت داری پرکھنے کا آلہ:

حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کو یہ بھی فرماتے سنا کہ ”تمہیں کسی شخص کی بردباری تعجب میں نہ ڈالے حتّٰی کہ اسے غصے کی حالت

---

[1]... کہ انہیں نغمات طرب انگیز سنائے جائیں گے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح پر مشتمل ہوں گے۔ (خزائن العرفان، پ۲۱، سورۂ روم، تحت الآیہ: ۱۵)

میں دیکھ لو اور کسی کی امانت داری بھی تمہیں تعجب میں نہ ڈالے حتّٰی کہ اس کی طمع ولالچ کا مشاہدہ کرلو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کس کروٹ بیٹھے گا۔"

گھر میں بے برکتی کے اسباب:

﴿3252﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: "تین چیزیں جس گھر میں ہوتی ہیں اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے: (۱)... فضول خرچی (۲)... زنا اور (۳)... خیانت۔"

﴿3253﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر کو فرماتے سنا کہ "اگر اس اُمّت سے قیامت کا وعدہ نہ کیا گیا ہوتا تو ایک گروہ کی نگاہوں کے سامنے دوسرے گروہ کو دھنسا دیا جاتا۔"

﴿3254﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن یَساف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: میں نے حکمت کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ "اے ابن آدم! اچھے اخلاق کی ابتدا اپنے گھر والوں سے کر کیونکہ ان کے ہاں تیرا قیام بہت تھوڑا ہے۔"

﴿3255﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: فرشتہ خوشی خوشی بندے کا عمل لے کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "اسے سِجِّیْن (جہنم کی ایک وادی) میں ڈال دو کہ (یہ عمل میری رضا کے لئے نہیں کیا گیا) مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔"

اَنمول اَوقات:

﴿3256﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: "دو اوقات میں جنت کو آراستہ کیا جاتا اور حوریں مُزَیَّن ہوتی ہیں: ایک نماز کا وقت اور دوسرا قتال (جہاد) کا، ان دو موقعوں سے لوٹنے والا اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حوروں اور جنت کا سوال نہیں کرتا تو حوریں بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتی ہیں: اس کا برا ہو نہ تو اس نے ہمیں مانگا اور نہ ہی جنت کا سوال کیا اور قتال (جہاد) کے وقت مجاہد کی جنتی بیوی (حور) اس سے کہتی ہے: آگے بڑھ! اور مجھے میری سہیلیوں کے سامنے رسوا نہ کر۔"

علم نیت سیکھو:

﴿3257﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن یَساف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ”علم نیت سیکھو کہ یہ عمل سے زیادہ بلیغ (یعنی پہنچانے والی) ہے۔“

چغل خور اور جادو گر:

﴿3258﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ”چغل خور ایک لمحے میں اتنا فساد برپا کر دیتا ہے جتنا جادو گر ایک مہینے میں نہیں کر سکتا۔“

سیِّدُنا سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بیٹے کو نصیحتیں

﴿3259﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”اے بیٹے! چغل خوری سے بچنا کیونکہ یہ تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے۔ ظالِم بادشاہ کے غضب سے بچنا کیونکہ اس کا غضب ملک الموت کے غضب کی طرح ہے۔ جھگڑے سے بچنا کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں بلکہ یہ بھائیوں کے درمیان دشمنی کو بھڑکاتا ہے۔ اے بیٹے! بنی آدم کا فخر کرنا اس کی خطا اور زنا تمام گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اے بیٹے! خواب سچے کم جبکہ جھوٹے زیادہ ہوتے ہیں، لہٰذا ان کی وجہ سے غمگین نہ ہونا، کتابُ اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور اس پر عمل کرنا تم پر لازم ہے۔ اے بیٹے! زیادہ غصہ کرنے سے بچنا کیونکہ زیادہ غصہ کرنا بردبار آدمی کے دل کو کمزور کر دیتا ہے۔“

﴿3260﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن داوٗد عَلَیْہِمَا السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اگر تم اپنے دشمن کو غصہ دلانا چاہتے ہو تو اپنے بیٹے اور بیوی سے لاٹھی کو دور نہ رکھنا۔“

﴿3261﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اپنی زوجہ پر حد سے زیادہ غیرت کا مظاہرہ نہ کرنا جب تک کہ اس سے کوئی برائی نہ دیکھ لو ورنہ تمہاری وجہ سے اس پر تہمت لگائی جائے گی حالانکہ وہ اس سے بری ہو گی۔“

سب سے بُری بات:

﴿3262﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”مال داری کے بعد فقر وفاقہ کتنا برا ہے اور فقر وفاقہ اور مسکینیت کے ساتھ گناہ کتنا برا ہے اور اس سے بری بات یہ ہے کہ بندہ عبادت گزار ہو اور پھر عبادت کرنا چھوڑ دے۔“

بہترین اور بدترین دوست:

﴿3263﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ”بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے: آؤ مرنے سے پہلے روزہ رکھ لیں اور بدترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے: آؤ مرنے سے پہلے کچھ کھا پی لیں۔“

﴿3264﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”خود پر خوفِ خدا کو لازم جانو کیونکہ یہ ہر چیز پر غالب آجاتا ہے۔“

برائی کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے؟

﴿3265﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”برائی کرنے والا برائی کی ابتدا اپنے نفس سے ہی کرتا ہے۔“

کوئی بھی کام کرنے سے پہلے مشورہ ضرور کرو:

﴿3266﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”کسی بھی کام کا قطعی فیصلہ کرنے سے پہلے کسی مرشد (راہ نما) سے مشورہ ضرور کر لینا کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو اپنے فیصلے پر غمزدہ نہ ہوگے۔“

﴿3267﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”پہلے دوست کو لازم پکڑو کیونکہ دوسرا اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔“

سب سے بڑی مال داری:

﴿3268﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے بیٹے! ہلاک ہونے والے کی ہلاکت پر تعجب نہ کرنا کہ وہ کیسے ہلاک ہوا بلکہ نجات پانے والے کی نجات پر تعجب کرو کہ اسے نجات کیسے حاصل ہوئی۔ اے بیٹے! جسمانی صحت سے بڑھ کر مال داری کوئی نہیں اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے بڑھ کر نعمت کوئی نہیں۔''

بُری زندگی:

﴿3269﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے بیٹے! ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہوتے رہنا بری زندگی (کی علامت) ہے۔''

سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر نے متعدد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا ابو کاہل، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اَوفیٰ اور حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن عبد اللہ بن سلام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جبکہ اَجِلَّہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب، حضرتِ سیِّدُنا ابو سَلَمہ بن عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو قتادہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

تمہارا کھانا نیکوں نے کھایا:

﴿3270﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے ہاں افطار کرتے تو فرماتے: ''اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ یعنی تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، تمہارا کھانا نیکوں نے کھایا اور تم پر رحمت کے

فرشتے نازل ہوئے۔"(1)

﴿3271﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے محسن کے علاوہ کسی اور کی طرف احسان کی نسبت کی تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل کی۔"(2)

چمکتا دمکتا دن اور سیاہ نقطہ:

﴿3272﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھ پر تمام دن پیش کئے گئے ان میں چمکتا دمکتا جمعہ کا دن بھی تھا، اس میں ایک سیاہ نقطہ بھی تھا، میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن قائم ہوگی۔"(3)

﴿3273﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو ہاں جو روزہ رکھتا ہو تو وہ معمول کے مطابق اس دن روزہ رکھ لے(4)۔"(5)

---

1 ...ابو داود، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی الدعا لرب... الخ، ۳/ ۵۱۴، حدیث: ۳۸۵۴، "وتنزلت" بدلہ "وصلّت"

2 ...کتاب الدعاء للطبرانی، باب ذکر من لعنہ الرسول، ص۵۸۷، حدیث: ۲۱۴۲

3 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الجمعة، باب عظم یوم الجمعة، ۳/ ۱۳۸، حدیث: ۵۵۲۳، عن حسن رضی اللہ عنہ

4 ...**دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **1250** صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 5، صفحہ 972** پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: اگر تیسویں تاریخ ایسے دن ہوئی کہ اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا تو اُسے روزہ رکھنا افضل ہے، مثلاً کوئی شخص پیر یا جمعرات کا روزہ رکھا کرتا ہے اور تیسویں اسی دن پڑی تو رکھنا افضل ہے۔ یوہیں اگر چند روز پہلے سے رکھ رہا تھا تو اب یَوْمُ الشَّک میں کراہت نہیں۔ کراہت اُسی صورت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھا جائے یعنی صرف تیس شعبان کو یا انتیس اور تیس کو۔ اگر نہ تو اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا نہ کئی روز پہلے سے روزے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں اور عوام نہ رکھیں، بلکہ عوام کے لئے یہ حکم ہے کہ ضحوۂ کبریٰ تک روزہ کے مثل رہیں، اگر اس وقت تک چاند کا ثبوت ہو جائے تو رمضان کے روزے کی نیت کرلیں ورنہ کھا پی لیں۔ خواص سے مراد یہاں علما ہی نہیں، بلکہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ یَوْمُ الشَّک میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے، وہ خواص میں ہے ورنہ عوام میں۔

5 ...مسلم، کتاب الصیام، باب لاتقدموا رمضان بصوم یوم... الخ، ص۵۴۶، حدیث: ۱۰۸۲

﴿3274﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حاطب بن ابو بلتعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایک غلام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرتِ سیِّدُنا حاطب بن ابو بَلْتَعَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جنت میں نہیں جائیں گے کیونکہ وہ غلاموں پر ظلم کیا کرتے ہیں۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے جھوٹ بولا، جو شخص بھی غزوۂ بدر اور صُلحِ حدیبیہ میں شریک ہوا وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنم میں داخل نہیں ہو گا[1]۔''[2]

اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے:

﴿3275﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے: (۱)...لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ یعنی توحید ورسالت) کا اقرار کرنے والوں کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو اور ان کے بارے میں شرک کی گواہی نہ دو (۲)...اچھی وبری تقدیر کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جانو اور (۳)...جہاد قیامت تک جاری رہے گا کسی ظالم کا ظُلم اور کسی عادِل کا عدل اسے ختم نہیں کر سکے گا۔''[3]

مل کر کھانے کے آداب:

﴿3276﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات

---

❶... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 556 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: دوزخ میں نہیں جاسکتے کہ وہ غزوۂ بدر اور بیعتُ الرضوان دونوں میں شریک ہوئے ہیں اور ان دونوں میں سے ایک میں شرکت کرنے والا بھی جنتی ہے ان کا جاسوسی کا قُصور ربِّ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ اور وہ تجھ پر ظلم نہیں کر سکتے جسے تو ظلم سمجھتا ہے وہ ظلم نہیں ہے خیال رہے کہ نبی کے صحابی ظالم نہیں ہوتے حضرتِ سلیمان کے صحابی کے متعلق چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا تھا: لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗۙ وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پ۱۹، النمل: ۱۸) کہ تم کو وہ لوگ اپنے پاؤں سے کچل نہ دیں، حالانکہ انھیں خبر نہ ہو معلوم ہوا کہ چیونٹی کا بھی عقیدہ ہے کہ نبی اور نبی کے صحابی ظالم نہیں ہوتے وہ چیونٹیوں پر بھی ظلم نہیں کرتے اگر چیونٹی بھی ان کے پاؤں سے کچل جائے تو ان کی بے خبری بے توجہی کی وجہ سے کچل جائے گی۔

❷... مسلم، کتاب فضائل صحابہ، باب من فضائل اھل بدر... الخ، ص ۱۳۵۶، حدیث: ۲۱۹۵، عن جابر رضی اللہ عنہ

❸... معجم الاوسط، ۳/ ۳۳۷، حدیث: ۴۷۷۵

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب دستر خوان بچھایا جائے تو تم میں سے ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے اور برتن کے درمیان سے نہ کھائے کہ درمیان میں برکت اترتی ہے اور جب تک دستر خوان نہ اٹھایا جائے اس وقت تک نہ تو کوئی اٹھے اور نہ ہی کھانے سے اپنا ہاتھ روکے اگرچہ سیر ہو چکا ہو جب تک کہ لوگ کھانے سے اپنا ہاتھ نہ روک لیں (اگر نہ کھانا چاہے تو) معذرت کر لے (کیونکہ اس کے نہ کھانے کی وجہ سے) دوسرے شرمندہ ہوں گے اور وہ بھی اپنا ہاتھ روک لیں گے اور ممکن ہے کہ انہیں ابھی مزید کھانے کی حاجت ہو اور (اس بات کا بھی خیال رکھے کہ) کھاتے وقت اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ کھائے۔“[1]

دو نعمتیں صحت اور فراغت:

﴿3277﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن سے اکثر لوگ دھوکے میں ہیں[2]۔“[3]

زیادہ بولنے والا غلطیاں بھی زیادہ کرتا ہے:

﴿3278﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو زیادہ بولتا ہے وہ غلطیاں زیادہ کرتا ہے اور جو غلطیاں

1... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل مما یلیک، ۴/ ۱۵، حدیث: ۳۲۷۳

ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب النھی ان یقام عن الطعام... الخ، ۴/ ۲۴، حدیث: ۳۲۹۵

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 2** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: تندرستی اور عبادت کے لئے موقعہ مل جانا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بڑی نعمتیں ہیں، مگر تھوڑے لوگ ہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اکثر لوگ انہیں دنیا کمانے میں صرف کرتے ہیں، حالانکہ دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ محنت سے جوڑنا مشقت سے اس کی حفاظت کرنا، حسرت سے چھوڑنا۔ خیال رہے کہ فراغت اور بیکاری میں فرق ہے فراغت اچھی چیز ہے، بیکاری بری چیز۔ فرمایا: نبیّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کہ جنتی لوگ کسی چیز پر حسرت نہ کریں گے، سوائے اُن ساعتوں کے جو انہوں نے دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر صرف کر دیں۔

3... بخاری، کتاب الرقاق، باب ما جاء فی الرقاق... الخ، ۴/ ۲۲۲، حدیث: ۶۴۱۲

زیادہ کرتا ہے اس کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں جہنم اس کے زیادہ لائق ہے اور جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔"[1]

خودکشی کا عذاب:

﴿3279﴾ ... حضرتِ سیِّدُنا **ثابت بن ضَحّاک انصاری** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**بندے پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔ جس نے دنیا میں جس چیز سے خودکشی کی قیامت کے دن اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا۔ جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور مومن پر کفر کی تہمت لگانے والا اسے قتل کرنے والے کی طرح ہے**[2]۔"[3]

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/ ۲۴۱، حدیث: ۶۴۷۶ ...... معجم اوسط، ۵/ ۴۷، حدیث: ۶۵۴۱

2 ... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب من حلف بملة سوی ملة الاسلام، ۴/ ۲۸۹، حدیث: ۶۶۵۲

مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان... الخ، ص۶۹، حدیث: ۱۱۰

3 ... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 196** پر حدیثِ پاک کے جز "**اس چیز میں نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں**" کے تحت فرماتے ہیں: "مثلاً کہے کہ اگر میرے بیمار کو شفا ہو جائے تو فلاں کی بکری کو قربانی دے دوں گا یا فلاں کا غلام آزاد ہے، اس صورت میں نہ اس بکری کی قربانی واجب ہے نہ وہ غلام آزاد ہو گا کیونکہ بروقتِ نذر نہ بکری اس کی ملک تھی نہ وہ غلام، پھر اگر یہ چیزیں بعد میں اس کی ملک میں آ بھی جائیں، تب بھی یہ نذر پوری نہ کرے کہ نذر درست ہوئی ہی نہیں۔" اور حدیث پاک کے جز "**مومن پر لعنت اس کے قتل کی طرح ہے**" کے تحت فرماتے ہیں: "جو شخص لعنت کے لائق نہ ہو (کوئی) اُسے لعنت کرے تو اس لعنت کا عذاب قتل کا سا ہے معلوم ہوا کہ غیر مستحق پر لعنت ناحق قتل کی طرح حرام ہے۔" اور حدیث پاک کے جز "**جس چیز سے خودکشی کی اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا**" کے تحت فرماتے ہیں: "مثلاً کوئی اپنے کو چُھری سے ذبح کر لے تو کل قیامت میں چُھری اس کے ہاتھ میں ہو گی جسے وہ اپنے میں گھونپتا ہو گا جب تک رب تعالیٰ چاہے یہ ہوتا رہے گا اس گھونپنے میں تکلیف پوری ہو گی مگر جان نہ نکلے گی جیسا کہ دوسری روایات میں ہے۔" اور حدیثِ پاک کے جز "**مومن پر کفر کی تہمت لگانے والا اسے قتل کرنے والے کی طرح ہے**" کے تحت فرماتے ہیں: "کیونکہ کفر وارتداد قتل کے اسباب سے ہیں کسی کو بلاوجہ کافر یا مرتد کہنا گویا اسے لائق قتل کہنا ہے۔" اور صفحہ **195** پر حدیثِ پاک کے جز "**جو اسلام کے سوا کسی دین پر جھوٹی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہا**" کے تحت فرماتے ہیں: "مثلاً کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو عیسائی، یہودی ہو جاؤں یا اسلام سے نکل جاؤں اور پھر وہ کام نہ کرے یا کہے...

اے سب سے بڑے فاسق!

﴿3280﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی مسلمان اپنا مکان سات یا نو گز بلند کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا دیتا ہے: اے سب سے بڑے فاسق! اسے کہاں تک لے جائے گا!“[1]

❀...❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا مَطَر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَاق

حضرتِ سیِّدُنا ابو رجاء مَطَر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محتاط عالِم اور راہِ خدا میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والے باعمل انسان تھے۔

عِلم کے غُلام:

﴿3281﴾... جعفر بن سُلَیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ مَطَر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق پر رحم فرمائے! آپ عِلْم کے غُلام تھے۔“

﴿3282﴾... حضرتِ سیِّدُنا خلیل بن عُمَر بن اِبراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا ابو عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”میں نے فقہ وزہد میں حضرتِ سیِّدُنا مطر ورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔“

......کہ اگر میں نے یہ کام کیا تو یہودی ہو جاؤں حالاں کہ اس نے یہ کام کیا تھا (تو) وہ عملاً یہودی ہی ہو گیا یا اسلام سے بری ہو گیا یہ فرمان تشدد کے لئے ہے جیسے فرمایا گیا کہ جو عمداً نماز چھوڑے وہ کافر ہو گیا، ایسی قسم میں امام ابو حنیفہ، احمد و اسحاق کے ہاں قسم منعقد ہو جائے گی کفارہ واجب ہو گا اور امام شافعی کے ہاں کفارہ بھی نہیں صرف گناہ ہے کہ یہ قسم نہیں صرف جھوٹ ہے یہ اختلاف جب ہے جبکہ یہ الفاظ آئندہ کے متعلق بولے مثلاً کہے کہ اگر میں فلاں سے کام کروں تو یہودی ہو جاؤں یا اسلام سے بری ہو جاؤں لیکن اگر یہ الفاظ گزشتہ کے متعلق بولے تو کسی کے ہاں کفارہ نہیں سب کے ہاں گناہ ہی ہے مثلاً کہے کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں یہودی یا عیسائی ہوں اور واقعہ میں وہ کام کیا تھا تو گنہگار ہے۔“

[1]... کنز العمال، کتاب المعیشۃ من قسم الاقوال، الباب الرابع، الفصل الثانی، ۱۵/ ۱۷۰، حدیث: ۴۱۵۴۶

﴿3283﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ مطر ورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق پر رحم فرمائے! مجھے امید ہے کہ یہ جنتی ہیں۔"

﴿3284﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا شیبہ بنتِ اَسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مطر ورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کو بیان کرتے دیکھا۔

مومن کا خوف اور امید:

﴿3285﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شُوذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مطر ورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: "اگر مومن کے خوفِ (خدا) اور امید کو انتظار کے ترازو میں تولا جائے تو ان میں سے کوئی بھی دوسرے سے زیادہ نہیں ہوگا۔"

ہے کوئی طالب علم:

﴿3286﴾... حضرتِ سیِّدُنا مطر ورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ (پ۲۷، القمر: ۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "کیا کوئی طالبِ علم ہے کہ علم پر اس کی مدد کی جائے!"

سنت کے مطابق کئے جانے والے عمل کا ثواب:

﴿3287﴾... حضرتِ سیِّدُنا مطر ورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: "سنت کے مطابق کیا جانے والا تھوڑا عمل اس زیادہ عمل سے بہتر ہے جو سنت کے مطابق نہ ہو۔ سنت کے مطابق عمل کرنے والے کا عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرماتا ہے جبکہ کسی بدعت کے مطابق عمل کرنے والے کے عمل کو اسی پر لوٹا دیتا ہے۔"

توکل کی تعریف

...توکُّل ترکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اِعْتِمَاد عَلَی الْاَسْبَاب کا ترک ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۳۷۹) یعنی اَسباب کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ صرف اسباب پر بھروسا نہ کرے۔

سیِّدُنا مَطر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو رَجاء مَطر ورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین، حضرتِ سیِّدُنا ابو رَجاء عُطارِدی، حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن شِخِّیر، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید، حضرتِ سیِّدُنا ابو قِلابہ، حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دِینار، حضرتِ سیِّدُنا عَطا، حضرتِ سیِّدُنا عِکرمہ، حضرتِ سیِّدُنا نافع، حضرتِ سیِّدُنا حَکَم اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3288﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی نو ازواج مطہرات کے پاس چاشت کے وقت جایا کرتے تھے۔[1]

﴿3289﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا: ”اگر تیرے پاس زمین بھر سونا ہو تو کیا چھٹکارا پانے کے لئے اسے بطورِ فدیہ دے دے گا؟“ وہ عرض کرے گا: ”ہاں، اے رب عَزَّوَجَلَّ!“ تو اس سے کہا جائے: ”تو جھوٹا ہے، تجھ سے تو اس سے بھی ہلکی چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا (کہ تو کسی کو میرا شریک نہ مان) لیکن تو نے انکار کر دیا۔“[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے محبت و ناپسندیدگی:

﴿3290﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو فرشتوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے اور جب کسی بندے کو ناپسند فرماتا ہے تو فرشتوں کے دلوں میں اس کی ناپسندیدگی ڈال دیتا ہے، پھر لوگوں کے دلوں میں بھی اس کی نفرت ڈال دیتا ہے۔“[3]

---

1 ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۷۶، حدیث: ۱۳۳۰۵

2 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۶۵۳۸ بتغیر قلیل

3 ...مسلم، کتاب البر والصلة، باب اذا احب اللہ... الخ، ص۱۴۱۷، حدیث: ۲۶۳۷، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

آگ سے پکی چیز کھانے کے بعد وضو:

﴿3291﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہَمّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میری موجودگی میں حضرتِ سیِّدُنا مطر ورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق سے پوچھا گیا: ''حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا مسلک کس سے اخذ کیا (لیا) ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے، انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور انہوں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اخذ کیا ہے[1]۔''[2]

﴿3292﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری سرزمین میں زینت و سکون رکھ دے۔''[3]

﴿3293﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح ذَکْوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو بیع صَرف[4] سے منع کیا گیا تھا۔ یہ

---

❶... آگ کی پکی چیز کھانے کے بعد وضو سے مراد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ہے نہ کہ نماز کا وضو۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۶)

❷... شرح معانی الآثار، کتاب الطھارۃ، باب اکل ما غیرت النار... الخ، ۱/ ۷۹، حدیث: ۳۳۸

❸... معجم الاوسط، ۳/ ۳۱۳، حدیث: ۴۶۹۲

❹... (بیع صرف یہ کہ) ثمن کو ثمن سے بیچنا۔ (بیع) صرف میں کبھی جنس کا تبادلہ جنس سے ہوتا ہے جیسے روپیہ سے چاندی خریدنا یا چاندی کی ریزگاریاں (سکے) خریدنا۔ سونے کو اشرفی سے خریدنا۔ اور کبھی غیر جنس سے تبادلہ ہوتا ہے جیسے روپے سے سونا یا اشرفی خریدنا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ۲/ ۸۲۰) **بیع صرف کے جائز ہونے کی صورتیں: احناف کے نزدیک:** بیع صرف چند شرائط کے ساتھ جائز ہے، چنانچہ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے کلام کا خلاصہ ہے: (۱)... **دونوں طرف ایک ہی جنس** (مثلاً چاندی کے بدلے چاندی یا سونے کے بدلے سونا) ہے تو شرط یہ ہے کہ دونوں وزن میں برابر ہوں اور اسی مجلس میں دست بدست (نقد) قبضہ ہو یعنی ہر ایک دوسرے کی چیز اپنے فعل سے قبضہ میں لائے، اگر عاقدین نے ہاتھ سے قبضہ نہیں کیا بلکہ فرض کرو عقد کے بعد وہاں اپنی چیز رکھ دی اور اس کی چیز لے کر چلا آیا یہ کافی نہیں ہے اور اس طرح کرنے سے بیع ناجائز ہوگئی بلکہ سُود ہوا۔ (۲)... اتحادِ جنس کی صورت میں کھرے کھوٹے کا کچھ لحاظ نہ ہوگا یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ جدھر کھرا مال (خالص مال) ہے ادھر کم ہو اور جدھر کھوٹا ہو زیادہ ہو کہ اس صورت میں کمی بیشی (کمی اور زیادتی) سود ہے۔ (۳)... اس کا بھی لحاظ نہیں ہوگا کہ ایک میں صنعت (کاری گری) ہے اور دوسرا چاندی کا ڈھیلا (ٹکڑا) ہے یا ایک سکہ ہے اور دوسرا ویسا ہی ہے اگر ان اختلافات کی وجہ سے کم و بیش کیا تو حرام و سُود ہے۔ (۴)... **اگر دونوں جانب ایک جنس نہ ہو** ...

حدیث ان تین صحابہ میں سے دو نے مرفوعاً روایت کی ہے۔[1]

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا کیسا؟

﴿3294﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز میں اختصار کرنے (یعنی کوکھ پر ہاتھ رکھنے) سے منع فرمایا ہے[2]۔"[3]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا اَوس بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو جوزاء اوس بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعینِ کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خواہشاتِ نفسانی، (دین میں) اپنی رائے کا اظہار کرنے، لعن طعن کرنے اور بُرا بھلا کہنے سے دور رہتے تھے۔

خواہشات کے پیروکاروں کی صحبت سے بہتر:

﴿3295﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بندروں اور خنزیروں کے پاس بیٹھنا مجھے خواہشات کے پیروکاروں کے پاس بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے۔"

﴿3296﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن

......بلکہ مختلف جنسیں ہوں (مثلاً روپے کے بدلے سونا یا اشرفی ہو) تو کمی بیشی میں کوئی حرج نہیں مگر تقابُضِ بدلین (ثمن و مبیع پر قبضہ) ضروری ہے اگر تقابُضِ بدلین سے قبل مجلس بدل گئی تو بیع باطل ہو گئی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ۲/ ۸۲۱، ۸۲۲)

1...مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۸، حدیث: ۱۱۰۴۷

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 140** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا سخت بُرا ہے کہ یہ طریقہ دوزخیوں کا ہے جنتی ہو کر دوزخیوں سے مشابہت کیوں کرتا ہے۔ خیال رہے کہ نماز کے علاوہ بھی دونوں کوکھوں یا ایک کوکھ پر ہاتھ رکھنا یا پیٹھ کے پیچھے ہاتھ باندھنا بلا ضرورت منع ہے یا ہاتھ کھلے رکھے یا نمازی کی طرح آگے باندھے۔

3...ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی النھی عن... الخ، ۱/ ۳۹۳، حدیث: ۳۸۳

عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میرے گھر کا بندروں اور خنزیروں سے بھر جانا مجھے خواہشات کے پیروکاروں کا پڑوسی بن جانے سے زیادہ پسند ہے کیونکہ خواہشات کے پیروکار اس فرمانِ باری تعالیٰ کے مصداق ہیں:

هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ لَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ﱠ (پ۴، آل عمرٰن: ۱۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور حال یہ ہے کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔

کبھی کسی پر لعنت نہ کی:

﴿3297﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”میں نے نہ تو کبھی کسی چیز پر لعنت کی، نہ کبھی کوئی ملعون چیز (یعنی جس چیز پر لعنت کی گئی ہو) کھائی اور نہ ہی کبھی کسی کو کوئی تکلیف دی۔“

﴿3298﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن عَمْر بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے سنا کہ ”حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہ تو کبھی کسی چیز پر لعنت کی اور نہ ہی کبھی کوئی ملعون چیز کھائی اور آپ اپنے خادم کو ہر مہینے دو یا تین درہم صرف اس لئے دیتے کہ اگر اسے تنور کی تپش یا ہنڈیا کی گرمائش محسوس ہو تو وہ کھانے پر لعنت نہ کرے۔“

شرک کے سوا ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے:

﴿3299﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں 12 سال حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پڑوس میں رہا، قرآنِ پاک کی کوئی آیت ایسی نہیں جس کے بارے میں، میں نے ان سے سوال نہ کیا ہو اور میرا پیغام لے جانے والا صبح و شام اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، میں نے نہ تو کسی عالم کو یہ کہتے سنا اور نہ ہی یہ بات سنی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شرک کے سوا کسی اور گناہ کے بارے میں یہ فرمایا ہو کہ میں اسے نہیں بخشوں گا۔“

پانی کا کوزہ:

﴿3300﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''اگر تمہارے فقہا اور مال دار لوگ کسی مال دار فقیہ کے پاس جائیں اور اس سے ایک کوزہ پانی مانگیں تو کیا وہ دے دے گا؟'' لوگوں نے عرض کی: ''اے ابو جوزاء رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ! ایک کوزہ پانی دینے سے کون انکار کرسکتا ہے؟'' (یہ سُن کر) آپ نے فرمایا: ''بخدا! اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی جنت کے معاملہ میں اس شخص کے پانی کا کوزہ دینے سے بڑھ کر جواد ہے۔''

﴿3301﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید بن عَمرو بن مالک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔''

﴿3302﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے کبھی کسی (غیر محرم) کو نہیں دیکھا۔''

مسلسل روزے رکھ کر بھی ہشاش بشاش رہتے:

﴿3302﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن علی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ مسلسل سات دن روزے رکھتے اس کے باوجود طاقت کا یہ عالَم ہوتا کہ کسی نوجوان کا بازو دباتے تو ایسا لگتا کہ بازو ٹوٹ جائے گا۔

﴿3303﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ ہمیں احادیث بیان کررہے تھے کہ اچانک ایک شخص گر کر تڑپنے لگا، آپ فوراً اٹھے اور اس کی طرف چل دیئے، عرض کی گئی: ''یہ تو نزع کے عالَم میں ہے۔'' فرمایا: میں تو اسے اچھل کود کرنے والوں میں سے سمجھ رہا تھا، اگر یہ ان میں سے ہوتا تو میں اسے مسجد سے باہر نکالنے کا حکم دیتا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''ان کی آنکھیں بہنے لگتیں اور جسم کپکپانے لگتے ہیں۔''

شیطان کو دل سے کیسے دور کیا جائے؟

﴿3304﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن

عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک شیطان دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے حتّٰی کہ انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کی استطاعت نہیں رکھتا، کیا تم اپنی مجالس میں غور نہیں کرتے کہ بعض لوگ پورا دن گزرنے کے باوجود سوائے ”قسم“ کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! شیطان کو دل سے دور کرنے والی چیز صرف ”لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ“ (یعنی ذکر الٰہی) ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝۴۶ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۴۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی یاد کرتے ہو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے۔

منافق اور تلاوتِ قرآن:

﴿3305﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مالک نُکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”منافق کے لئے پتھروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے زیادہ آسان ہے۔“

سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو جوزاء اوس بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔

جنتی اور جہنمی کی پہچان:

﴿3306﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَّلَاَ اُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا وَّهُوَ يَسْمَعُ وَاَهْلُ النَّارِ مَنْ مَّلَاَ اُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا وَّهُوَ يَسْمَعُ یعنی جس کے کان لوگوں سے اپنی تعریف سنتے سنتے بھر جائیں وہ جنتی ہے اور جس کے کان لوگوں سے اپنی برائی سنتے سنتے بھر جائیں وہ جہنمی ہے[1]۔“[2]

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الثناء الحسن، ۴/ ۴۷۹، حدیث: ۴۲۲۴

2... یعنی جنتی وہ ہے جو نیک عمل کرتا ہی رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نیک عمل لوگوں میں پھیل جاتا ہے اور اس پر اس...

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کثرت سے کرو:

﴿3307﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ تُرَاءُوْنَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔''(1)

﴿3308﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں ایک حسین و جمیل عورت نماز پڑھا کرتی تھی(2)، بعض لوگ مردوں کی آخری صف میں

......کی تعریف کی جاتی ہے یوں ہی بُرائی کا معاملہ ہے اور جنتی ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ دوزخ میں بالکل نہ جائیں گے اور دوزخی سے مراد یہ ہے کہ جو اپنے بُرے اعمال کے سبب دوزخ کے مستحق ٹھہرے، دوزخ میں داخل ہونے کے سبب انہیں دوزخی کہا گیا ہے اگر یہ صاحبِ ایمان ہوئے تو بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوں گے۔ اگر دوزخی سے یہی مراد لیا جائے جو کبائر اور بُرے اعمال کے سبب دوزخ کے مستحق ہیں تو پھر شفاعت کے ذریعے انہیں دوزخ سے نکالا جائے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان میں سے کسی پر رحم فرمائے اور اسے عذاب میں مبتلا نہ کرے۔ (فیض القدیر، ۳/ ۸۶، تحت الحدیث: ۲۷۶۴)

1...معجم الکبیر، ۱۲/ ۱۳۱، حدیث: ۱۲۷۸۶

2...(ابتدائے اسلام میں عورتوں کو مسجد میں حاضری کی اجازت تھی) اب تو عورتوں کی عریانیت اور ان کی آزادی بہت بڑھ چکی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عورتوں کا حال دیکھ کر انہیں مسجد میں آنے سے منع فرما دیا حالانکہ اِس زمانے میں اگر ایک عورت نیک ہے تو اُن کے زمانۂ مبارکہ میں ہزاروں عورتیں نیک تھیں اور اُن کے زمانے میں اگر ایک عورت فاسِقہ تھی تو اب ہزاروں عورتیں فاسِقہ ہیں اور سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے تھے کہ عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ سے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے اور سیِّدُنا ابن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار مار کر عورتوں کو مسجد سے باہر نکالتے اور سیِّدُنا امام ابراہیم نَخَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی مستورات (عورتوں) کو جمعہ اور جماعت میں نہیں جانے دیتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر متقدمین نے اگرچہ بوڑھی عورتوں کو فجر، مغرب اور عشا کی جماعتوں میں شرکت کو جائز ٹھہرایا تھا لیکن متاخرین نے بوڑھی ہو یا جوان ہر عُمر کی عورتوں کو سب نمازوں کی جماعت میں دن کی ہو یا رات کی شرکت سے منع فرما دیا اور ممانعت کی وجہ فتنے کا خوف ہے جو حرام کا سبب ہے اور جو چیز حرام کا سبب ہوتی ہے وہ بھی حرام ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب فسادِ زمانہ کے سبب اب سے سیکڑوں برس پہلے مسجدوں میں حاضر ہونے اور جماعتوں میں شرکت کرنے سے عورتیں روک دی گئیں حالانکہ ان دونوں باتوں کی شریعت میں بہت تاکید ہے تو اس زمانے میں جبکہ فتنہ وفساد بہت بڑھ چکا ہے بھلا عورتوں کا بے پردگی کے ساتھ سڑکوں، پارکوں اور بازاروں میں گھومنا پھرنا اور نامحرموں کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے۔ (ماخوذ از فتاوی فیض الرسول، ۲/ ۶۳۵ تا ۶۳۶)

نماز پڑھتے تا کہ اسے دیکھ سکیں، ان میں سے کوئی (جب رکوع کرتا تو) اپنی بغلوں کے نیچے سے اسے دیکھتا بعض لوگ اگلی صفوں میں کھڑے ہوتے تا کہ اسے نہ دیکھ سکیں، پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ طیبہ نازل فرمائی:

وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ (پ۱۴، الحجر: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے۔[1]

عذابِ قبر سے نجات دلانے والی سورت:

﴿3309﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مگر انہیں علم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے لیکن بعد میں پتا چلا کہ وہاں کسی شخص کی قبر ہے جو سورۂ ملک پڑھ رہا ہے اور اس نے پوری سورت ختم کی وہ صحابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ”میں نے ایک قبر پر خیمہ تان لیا مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے جبکہ وہاں ایک ایسے شخص کی قبر ہے جو روزانہ پوری سورۂ ملک پڑھتا ہے۔“ تو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ھِیَ الْمَانِعَةُ ھِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنی یہ سورت روکنے والی ہے، یہ نجات دلانے والی ہے جس نے اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھا۔“[2]

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعائیں:

﴿3310﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نماز شروع کرتے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے، ہم بھی اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے، پھر ”سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ[3]“ پڑھتے اور جب رکوع کرتے تو ”اَللّٰھُمَّ لَكَ رَکَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ اَنْتَ رَبِّیْ وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ[4]“ پڑھتے اور جب ”سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ[5]“ کہتے (یعنی رکوع سے اٹھتے) تو یہ پڑھتے ”اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوة، باب الخشوع فی الصلوة، ۱/ ۵۴۷، حدیث: ۱۰۴۶

2 ...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورة الملک، ۴/ ۴۰۷، حدیث: ۲۸۹۹

3 ...ترجمہ: پاک ہے تُو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

4 ...ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے ہی لئے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا کہ تُو ہی میرا رب ہے اور تجھ پر ہی بھروسا کیا۔

5 ...ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

اَلْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلِ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ[1] ”اور جب سجدہ کرتے تو یہ پڑھتے ”اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ[2] “ اور جب قعدہ کرتے تو تَشَہُّد (اَلتَّحِيَّات) کے بعد یہ پڑھتے ”اَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ لِقَاءَكَ حَقٌّ وَّاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّاَشْهَدُ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اِنَّ اللهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادِ[3] “۔[4]

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نماز:

﴿3311﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے رکوع میں نہ جاتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جاتے اور (قعدہ میں) بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور ہر دو رکعت کے بعد تَشَہُّد پڑھتے، نیز آپ شیطان کی بیٹھک سے منع کرتے اور اپنی کہنیاں درندے یا کتے کی طرح بچھا کر بیٹھنے سے بھی منع فرماتے اور اپنی نماز سلام سے ختم فرماتے تھے۔[5]

﴿3312﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کی ابتدا تکبیرِ تحریمہ سے اور قراءت سورۂ فاتحہ سے شروع کرتے اور نماز کا اختتام سلام سے کرتے تھے۔[6]

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

1... ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو اس تعریف کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان وزمین اور جو ان کے درمیان ہے بھر جائیں اور تیری حمد وبزرگی بیان کرنے والوں کے بعد جو تو چاہے وہ بھی بھر جائے۔

2... ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا، تجھ پر ہی ایمان لایا کہ تُو ہی میرا رب ہے اور تجھ پر ہی بھروسا کیا۔

3... ترجمہ: (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تیرا وعدہ سچا ہے، تجھ سے ملاقات حق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک جنت حق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ قیامت قائم ہو کر رہے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ (روزِ قیامت) قبر والوں کو اٹھائے گا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

4... شرح ابن ماجہ لمغلطای، کتاب الصلوۃ، باب اقامۃ الصلوۃ، الجزء الرابع، ص ۱۳۶۴، مختصرًا، منقطعًا

5... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب الجلوس بین السجدتین، ۱/ ۴۸۲، حدیث: ۸۹۳

مسند ابی داود طیالسی، مسند عائشۃ، ص ۲۱۷، حدیث: ۱۵۴۷

6... ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب من لم یر الجھر... الخ، ۱/ ۳۰۲، حدیث: ۷۸۳

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن حُمَیْد ضُبَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو تَیّاح یزید بن حُمَیْد ضُبَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار، فکرو عبرت سے قدرت کے نظارے کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ طلب کرنے والے اور اس کے خوف سے با آوازِ بلند گریہ وزاری کرنے والے تھے۔

اپنا عمل پوشیدہ رکھا:

﴿3313﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن حمید ضبعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”ایک شخص 20 سال تک قرآنِ مجید کی اس طرح تلاوت کرتا رہا کہ اس کے پڑوسیوں کو بھی علم نہ ہوا۔“

﴿3314﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن حمید ضبعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”میں نے اپنے والد ماجد اور محلے کے بزرگوں کو دیکھا کہ جب ان میں سے کوئی روزہ رکھتا تو بالوں میں تیل لگاتا اور عمدہ لباس زیبِ تن کرتا اور ایک شخص 20 سال تک قرآنِ مجید کی اس طرح تلاوت کرتا رہا کہ اس کے پڑوسیوں کو بھی علم نہ ہوا۔“

مسلمان کو کیسا ہونا چاہیئے؟

﴿3315﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا یزید بن حمید ضبعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ”بخدا! مسلمان کو چاہیئے کہ جب وہ احکامِ الٰہی کی تکمیل کے معاملے میں لوگوں میں سستی اور غفلت دیکھے تو احکام کی بجا آوری میں اپنی کوششوں کو مزید تیز کر دے اور خوب محنت و جاں فشانی سے کام لے۔“ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے۔

سیِّدُنا یزید بن حُمَیْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو تَیّاح یزید بن حُمَیْد ضُبَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہْدی، حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ بن شِخِّیر، حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو مُلَیکہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی، ابو حمزہ اور اسحاق بن سُوید سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا امام شُعْبہ، حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید اور حضرتِ سیِّدُنا

حماد بن سلمہ اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الوارث رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد بہت کم ہے، ان میں سے اکثر احادیث صحاح میں مذکور ہیں۔

ہجرتِ مدینہ اور مسجدِ نبوی کی تعمیر:

﴿3316﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت کر کے جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں قبیلہ بنو عَمْرو بن عوف کے پاس 14 دن قیام پذیر رہے، پھر آپ نے بنو نجار کے کچھ لوگوں کی طرف پیغام بھیجا (اور انہیں بلوایا)۔ چنانچہ وہ تلواریں حمائل کئے ہوئے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوگئے۔ حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: گویا میں اب بھی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی سواری پر تشریف فرما، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آپ کے پیچھے اور بنو نجار کی جماعت کو آپ کے ارد گرد چلتے دیکھ رہا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کے اوقات میں جہاں بھی ہوتے نماز ادا فرماتے، بکریوں کے باڑے میں تو نماز ادا فرما لیتے لیکن اونٹوں کے تھان میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنو نجار کی طرف پیغام بھیجا کہ ''اپنا فلاں باغ مجھے بیچ دو۔'' انہوں نے عرض کی: ''بخدا! ہم اس باغ کی قیمت صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لیں گے (یعنی ثواب کی امید پر اسے مسجد کے لئے وقف کرتے ہیں)۔'' حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اس باغ میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کھجور کے کچھ درخت تھے۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مشرکین کی قبروں کو اکھیڑنے، کھنڈرات کو برابر کرنے اور درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا، لہٰذا حکم کی تعمیل کی گئی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے درختوں کو مسجد کے سامنے والی دیوار میں (بطورِ ستون) لگا دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مسجد کی تعمیر کے لئے پہاڑوں سے پتھر اٹھا کر لا رہے تھے اور رِجز یہ اشعار پڑھ رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ان کے ساتھ تھے اور فرما رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّاخَیْرَ الْاٰخِرَۃ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُھَاجِرَۃ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔[1]

1... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مقدم النبی واصحابہ، ۲/ ۲۰۳، حدیث: ۳۹۳۲، ''فاغفر'' بدلہ ''فانصر''

سختی و تنگی نہ کرو:

﴿3317﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا یعنی (لوگوں کے لئے) آسانیاں پیدا کرو سختی و تنگی نہ کرو، سکون واطمینان دو متنفر نہ کرو۔''[1]

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی انصار سے محبت:

﴿3318﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ غزوۂ حنین کے دن انصار نے کہا: بخدا! یہ بھی عجیب معاملہ ہے کہ ہماری تلواروں سے (کفارِ) قریش کا خون ٹپک رہا ہے جبکہ ہمارا مالِ غنیمت قریش کے نو مسلم لوگوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ یہ بات جب بارگاہِ اقدس تک پہنچی تو حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار کو بلوا کر ارشاد فرمایا: ''مجھے تمہاری طرف سے ایسی بات پہنچی ہے۔'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان چونکہ جھوٹ نہیں بولتے تھے، لہٰذا انہوں نے اقرار کرلیا، تو سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مالِ غنیمت لے کر جائیں اور تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو جاؤ۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''اگر انصار ایک گھاٹی میں چلیں (یعنی اگر انصار کی ایک رائے ہو اور لوگ کی دوسری) تو میں انصار کے ساتھ ہوں گا۔''[2]

سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو تین وصیتیں:

﴿3319﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل، محبوبِ ربِّ جلیل صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔[3]

﴿3320﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللہُ

1... بخاری، کتاب الادب، باب قول النبی: یسروا ولا تعسروا، ۴/ ۱۳۳، حدیث: ۶۱۲۵

2... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب الانصار، ۲/ ۵۵۴، حدیث: ۳۷۷۸، ''غزوۂ حنین'' بدلہ ''فتح مکہ''

3... بخاری، کتاب الصوم، باب صیام ایام البیض...الخ، ۱/ ۶۵۱، حدیث: ۱۹۸۱

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِیْ الْجَنَّۃِ النِّسَاءُ یعنی جنت کے رہائشیوں میں عورتیں بہت کم ہوں گی[1]۔''[2]

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو شَعْثاء جابر بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے علم کے ذریعے شبہات اور جہالت کی تاریکیوں سے دور رہنے اور مشقت وتکلیف میں ذکرِ الٰہی سے اُنسِیَّت حاصل کرنے والے تھے۔ آپ علم کا صاف شفاف چشمہ اور عبادت میں مضبوط ستون کی مانند تھے۔ حق (یعنی بارگاہِ الٰہی) کی طرف رجوع کرنے اور مخلوق سے دور بھاگنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار اولین تابعین کرام میں ہوتا ہے لیکن آپ کا ذکر طبقۂ اولین میں نہیں کیا گیا۔

کتابُ اللہ کے سب سے بڑے عالِم:

﴿3321-22﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا کہ ''اگر اہلِ بصرہ حضرتِ جابر بن زید کے پاس جائیں تو وہ ان کے سامنے کتابُ اللہ (یعنی قرآنِ پاک) کا علم کھول کر رکھ دیں گے۔''

﴿3323﴾... حضرتِ سیِّدُنا رُباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''حضرتِ جابر بن زید تمہارے درمیان موجود

---

[1]... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 382 پر فرماتے ہیں: پہلے دوزخ میں عورتیں زیادہ ہوں گی اور جنت میں مرد زیادہ مگر بعد میں عورتیں زیادہ ہو جائیں گی، اس طرح کہ دوزخی عورتیں معافی سے یا سزا بھگت کر جنت میں پہنچ جائیں گی اگرچہ مرد معافی پا کر آئیں گے مگر ان کی تعداد عورتوں سے تھوڑی ہو گی، لہٰذا یہ حدیث اُس کے خلاف نہیں جس میں فرمایا گیا کہ جنَّت میں ادنیٰ جنتی کے نکاح میں دنیا کی عورتیں ہوں گی۔ (طبرانی) کیونکہ یہاں ابتداء کا ذکر ہے اور اس حدیث میں انتہا کا۔

[2]...مسلم، کتاب الرقاق، باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء...الخ، ص۱۴۶۴، حدیث:۲۷۳۸

ہیں پھر بھی تم مجھ سے سوال کرتے ہو۔''

مُفتیِ اَہلِ بصرہ:

﴿3324﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضحّاک ضَبّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ دورانِ طواف حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ملاقات حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی، آپ نے فرمایا: ''اے جابر! تم فقہائے اَہلِ بصرہ سے ہو، عنقریب تم سے فتوے لئے جائیں گے، لہٰذا صرف قرآنِ مجید یا سنَّتِ رسول کے مطابق ہی فتوٰی دینا اگر تم نے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کیا تو خود بھی ہلاک ہو گے اور دوسروں کی ہلاکت کا باعث بھی بنو گے۔''

﴿3325﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ایک مسئلہ پوچھا، آپ نے جواب دینے کے بعد فرمایا: ''جب حضرتِ جابر بن زید تمہارے درمیان موجود ہیں تو پھر ہم سے مسائل کیوں پوچھتے ہو۔''

سب سے بڑے فقیہ:

﴿3326﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر فتوٰی کے بارے میں علم رکھنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

﴿3327﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اَہلِ بصرہ اور ان کے فقیہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اَہلِ عمان میں پایا۔

زمین کا علم دفن کر دیا گیا:

﴿3328﴾... مروی ہے کہ جس دن حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دفن کیا گیا، اس دن حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''آج زمین کا علم دفن کر دیا گیا۔''

دنیاوی عہدے اور منصب سے بچنے والے:

﴿3329﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ ”حکم بن ایوب نے مجھ سمیت کچھ لوگوں کو عہدۂ قضا کے لئے نامزد کیا، اے عَمْرو! اگر اس معاملے میں مجھے آزمائش میں ڈالا جاتا تو میں سواری پر سوار ہو کر کہیں بھاگ جاتا۔“

﴿3330﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ ”میری ایک اونٹنی ہے جس پر سوار ہو کر میں وقوفِ عرفہ کرتا ہوں، مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میدانِ عرفات میں موجود تمام اونٹ اس کے بدلے میں میرے ہو جائیں، اس اونٹنی کے بدلے مجھے 200 دینار کی پیش کش کی گئی لیکن میں نے بیچنے سے انکار کر دیا۔“ حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: اہلِ بصرہ نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کا چاند نظر آنے کے بعد اس پر سوار ہوئے اور ایامِ حج میں مَکَّۂ مُکَرَّمَہ پہنچ گئے۔

﴿3331﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن بَرَّجان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تمام حاجیوں سے چند قدم آگے آگے چلتے دیکھا۔

نماز، روزہ افضل ہے یا حج؟

﴿3332﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح دَہّان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے نیک اعمال میں غور کیا تو جانا کہ نماز و روزے میں بدنی مشقت ہے مالی نہیں جبکہ حج میں بدنی و مالی دونوں مشقتیں ہیں، لہٰذا میرا خیال ہے کہ حج تمام عبادات سے افضل ہے۔“

تین چیزوں کی قیمت کم نہ کرواتے:

﴿3333﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح دَہّان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تین چیزوں کی قیمت کم نہ کرواتے: (۱)...مَکَّۂ مُکَرَّمَہ تک سواری کے کرائے کی (۲)... اس غلام کی جسے آزاد کرنے کے لئے خریدتے (۳)... قربانی کے جانور کی۔ بلکہ جو چیز بھی قربِ الٰہی کا ذریعہ بنتی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی قیمت کم نہ کرواتے۔

ایک شاخ کی کیا اہمیت ہے؟

﴿3334﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جابر

بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات کی تاریکی میں کسی کام کے لئے کہیں تشریف لے گئے تو کتوں کو بھگانے کے لئے (بامرِ مجبوری) کسی باغ سے ایک شاخ اٹھالی، صبح کے وقت وہ شاخ اسی باغ میں واپس رکھ دی۔

﴿3335﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح دہّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ایک باغ سے گزرے تو کتوں کو بھگانے کے لئے وہاں سے ایک شاخ اٹھالی اور گھر لوٹتے وقت مسجد میں رکھ دی اور مسجد میں موجود لوگوں سے کہا: ”اس کا خیال رکھنا یہ میں نے ایک قوم کے باغ کے پاس سے گزرتے وقت اٹھالی تھی۔“ لوگوں نے کہا: ”اے ابو شعثاء! اس شاخ کی کیا اہمیت ہے؟“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اگر باغ سے گزرنے والا ہر شخص ایک ایک شاخ لیتا رہے تو باغ میں کچھ بھی نہیں بچے گا۔“ چنانچہ صبح ہوئی تو آپ وہ شاخ اسی باغ میں واپس رکھ آئے۔

روزِ جمعہ بابِ مسجد پر کھڑے ہو کر یہ دعا مانگو:

﴿3336﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ”(اے عثمان!) جمعہ کے دن مسجد جاؤ تو دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دُعا مانگو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیَ الْیَوْمَ اَوْجَہَ مَنْ تَوَجَّہَ اِلَیْكَ وَاَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیْكَ وَاَنْجَحَ مَنْ دَعَاكَ وَطَلَبَ اِلَیْكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج مجھے تیری طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا، تیرا قرب پانے والوں میں سب سے زیادہ قرب حاصل کرنے والا، تجھ سے دعا کرنے اور مانگنے والوں میں سب سے زیادہ کامیاب وکامران بنادے۔

بے عمل زندگی سے بہتر:

﴿3337﴾... حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن ابو عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہماری مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے، ایک دن پرانے جوتے پہنے تشریف لائے اور فرمایا: ”اگر میں نے اپنی 60 سالہ زندگی میں کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تو یہ جوتے مجھے گزشتہ زندگی سے زیادہ محبوب ہیں۔“

خیر خواہی کا جذبہ:

﴿3338﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح دہّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کوئی کھوٹا درہم آجاتا تو اس کے ٹکڑے کر کے پھینک دیتے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کو دھوکا نہ دیا جاسکے۔

یہ کام کتنا اچھا ہے!

﴿3339﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں قرآن پاک کی کتابت میں مصروف تھا کہ حضرت جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس تشریف لائے، میں نے عرض کی: ''اے ابوشعثاء! اس کام کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟'' فرمایا: ''تمہارا یہ کام کتنا اچھا ہے! اس سے اچھی بات کیا ہو سکتی ہے کہ تم کتابُ اللہ کو ایک ورق سے دوسرے ورق پر، ایک آیت کے بعد دوسری آیت اور ایک کلمے کے بعد دوسرا کلمہ نقل کرتے ہو، یہ حلال و جائز کام ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔''

آیتِ مقدسہ کی تفسیر:

﴿3340﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَوْلَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْــٴًـا قَلِیْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾

(پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۷۴، ۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دُونی عُمر اور دو چند موت کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے۔

میں موجود ضِعْفَ الْحَیٰوةِ اور ضِعْفَ الْمَمَاتِ کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ''ضِعْفَ الْحَیٰوةِ سے دُنیاوی عذاب کا دُگنا ہونا اور ضِعْفَ الْمَمَاتِ سے اُخروی عذاب کا دُگنا ہونا مُراد ہے۔''

﴿3341﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''میرے ساتھ نصر بن عاصم کی قراءت سننے کے لئے چلو۔'' چنانچہ ہم ان کی مجلس میں جا کر بیٹھ گئے، انہوں نے یہ آیتِ طیبہ تلاوت کی:

وَ هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الْاَرْضِ اِلٰهٌؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہی آسمان والوں کا خدا اور زمین والوں

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾ (پ۲۵، الزخرف: ۸۴) کا خدا اور وہی حکمت و علم والا ہے۔

حضرت جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''(اے نصر!) کیا تمہاری قراءت میں یہ اس طرح نہیں ہے: هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۴﴾؟''

﴿3342﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ''حضرتِ جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات درہم و دینار کے نزدیک مسلم تھی یعنی آپ ہر ایک کے نزدیک متقی و پرہیزگار تھے۔''

سیِّدُنا جابر بن زید عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی ملکیت:

﴿3343﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے عَمرو! میں دنیا میں صرف ایک گدھے کا مالک ہوں۔''

آخری خواہش زیارتِ ولی:

﴿3344-45﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عُمَیر حارث بن عُمَیر اور حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان سے ان کی خواہش پوچھی گئی، فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی زیارت۔'' چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ فوراً سواری پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے گھر والوں سے کہا: ''مجھے بٹھا دو۔'' چنانچہ آپ بیٹھ کر مسلسل یہ دعا مانگتے رہے: اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ النَّارِ وَ سُوْءِ الْحِسَاب یعنی میں جہنم اور برے حساب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔

﴿3346﴾... حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن ابو عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا ہند بنتِ مُہَلَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے پاس حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ کیا گیا، کچھ لوگوں نے کہا: ''ان کا تعلّق فرقہ اِباضِیّہ [1] سے ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ

[1] ...(یہ خوارج کا ایک گروہ ہے) حضرتِ سیِّدُنا ابو شعثاء جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرقۂ اِباضِیّہ سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ انہوں نے خود اس فرقہ سے اپنی براءت ظاہر کی ہے۔ چنانچہ، منقول ہے کہ ان سے کہا گیا: لوگ آپ کو اِباضیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اس فرقے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں آتا ہوں۔
(تھذیب التھذیب، حرف الجیم، من اسمہ جابر، ۹۰۶۔ جابر بن زید الازدی، ۲/ ۵)

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں سے الگ تھلگ رہتے تھے، صرف میرے اور میری والدہ کے پاس آتے جاتے تھے، میرے علم کے مطابق انہوں نے مجھے ہر اس عمل کے بجالانے کا حکم دیا جس کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل ہو اور ہر اس عمل سے بچنے کا حکم دیا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دوری کا باعث بنے، انہوں نے نہ تو کبھی مجھے اِباضیہ کی طرف دعوت دی اور نہ ہی مجھے اس کا حکم دیا، مجھے دوپٹہ اوڑھے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔" پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ دیا۔

نفلی حج سے زیادہ محبوب عمل:

﴿3347﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَطَر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "کسی یتیم یا مسکین پر ایک درہم صدقہ کرنا مجھے نفلی حج سے زیادہ محبوب ہے۔"

امامت، بستر اور سواری:

﴿3348﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس تشریف لائے، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا (میں نے انہیں نماز پڑھانے کا کہا تو) انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا: "تین چیزوں کا مالک ہی ان کا زیادہ حق دار ہے: (۱)... گھر کا مالک اپنے گھر میں امامت کا (۲)... بستر کا مالک اپنے بستر پر بیٹھنے کا اور (۳)... سواری کا مالک اپنی سواری کے اگلے حصے پر بیٹھنے کا۔"

سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو شَعثاء جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے کثیر احادیث روایت کی ہیں جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دِینار، حضرتِ سیِّدُنا قتادہ اور حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن ہَرِم رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے احادیث روایت کی ہیں۔

دو نمازیں صورتاً و فعلاً ایک ساتھ پڑھنا:

﴿3349﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ظہر و عصر کی نماز اکٹھی ادا کی (یعنی ظہر آخری وقت میں اور عصر اول وقت میں پڑھی)، اس گمان سے کہ

مدینہ منورہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں ظہر وعصر کی نماز اسی طرح ادا کی ہے[1]۔[2]

﴿3350﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بغیر کسی مَرَض وتکلیف (وغیرہ) کے آٹھ اور سات رکعتیں اکٹھی

---

❶... **جمع بَیْنَ الصَّلَاتَیْن** (دو نمازوں کو جمع کرنے) سے متعلّق اَحناف کا موقف: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے ارشادات سے نمازِ فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین (ظہر وعصر) عرفہ وعشائین (مغرب وعشا) مُزدَلِفَہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً (حالتِ سفر یا اقامت میں) ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآنِ عظیم واحادیثِ صحاحِ سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کی ممانعت پر شاہدِ عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے جید صحابۂ کرام، تابعین عظام، ائمۂ دین واکابر تبع تابعین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا۔ تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بین الصلاتین یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا دو قسم (کا) ہے: **جمع فعلی** جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں جیسے ظہر اپنے آخری وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقتِ عصر آگیا اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی، ہوئیں تو دونوں اپنے اپنے وقت میں اور فعلاً وصورتاً مل گئیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہو گیا وہ پڑھ لی، ایسا ملانا بعذرِ مَرَض وضرورتِ سفر (یعنی عذر وسفر کی حالت میں) بلاشبہ جائز ہے ہمارے عُلَمائے کرام بھی اس کی رخصت دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارش، سفر یا کسی اور وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ پہلی کو آخر وقت تک مُؤَخَّر کردے اور دوسری میں جلدی کرکے اول وقت میں ادا کرے، اس طرح دونوں کو جمع کرلے، تاہم ہوگی ہر نماز اپنے وقت میں۔ دوسری قسم **جمع وقتی** ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔ اس جمع کے یہ معنٰی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں: **جمع تقدیم** کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر یا مغرب پڑھ کر اس کے ساتھ ہی متصلاً بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلاً عصر یا عشاء پیشگی پڑھ لیں، اور **جمع تاخیر** کہ پہلی نماز مثلاً ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار اٹھا رکھیں کہ جب اس کا وقت نکل جائے گا پچھلی نماز مثلاً عصر یا عشاء کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصلاً خواہ منفصلاً اس وقت کی نماز ادا کریں گے، یہ دونوں صورتیں بحالتِ اختیار صرف حُجاج کو صرف حج میں صرف عصر عرفہ ومغرب مُزدَلِفَہ میں جائز ہیں۔ ان کے سوا کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت جمع وقتی کی اصلاً اجازت نہیں اگر جمع تقدیم کرے گا (تو) نماز اخیر محض باطل وناکارہ جائے گی جب اس کا وقت آئے گا فرض ہوگی نہ پڑھے گا ذمے پر رہے گی اور جمع تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا عمداً نماز قضا کردینے والا ٹھہرے گا اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اُتر جائے گا۔

(فتاوٰی رضویہ "مخرجہ"، ۵/ ۱۶۰تا۱۶۳، ملتقطاً)

❷... مسند ابی داود طیالسی، مسند ابن عباس، ص۳۴۱، حدیث: ۲۶۱۴

ادا فرمائی ہیں[1]۔[2]

﴿3351﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خطبے میں ارشاد فرماتے سنا کہ ''اَلسَّرَاوِیْلُ لِمَنْ لَّمْ یَجِدِ الْاِزَارَ وَالْخُفَّانُ لِمَنْ لَّمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ یعنی (مُحْرِم) تہبند نہ پائے تو پائجامہ پہن لے اور جوتے نہ پائے تو موزے پہن لے[3]۔''[4]

رضاعی بھائی کی بیٹی سے نکاح کرنا کیسا؟

﴿3352﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''آپ حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صاحبزادی سے نکاح فرمالیں۔'' تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے لئے اس سے نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔''[5]

درودِ پاک نہ پڑھنا محرومی کا باعث ہے:

﴿3353﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ اَخْطَاَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ یعنی جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔''[6]

1... یوں کہ ظہر آخری وقت میں اور عصر اول وقت میں (یوں آٹھ رکعتیں) اسی طرح مغرب آخری وقت میں اور عشا اول وقت میں (یوں سات رکعتیں ہوئیں)۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین... الخ، باب الجمع بین... الخ، ص ۳۵۶، حدیث: ۷۰۵، ملخصاً)

2... مسند ابی داود طیالسی، مسند ابن عباس، ص ۳۴، حدیث: ۲۶۱۳

3... موزے یا جرابیں وغیرہ جو وسطِ قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا (احرام کی حالت میں حرام ہے) اگر جوتیاں نہ ہوں تو موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۷۸) اگر تہبند نہ ہو تو پائجامہ چادر کی طرح لپیٹ لے، اس میں فدیہ نہیں، اگر پائجامہ عادت کے مطابق پہنا تو دم یعنی قربانی دینا ہو گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۸۴)

4... مسلم، کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ... الخ، ص ۶۰۰، حدیث: ۱۱۷۸

5... بخاری، کتاب النکاح، باب وامھاتکم اللاتی ارضعنکم، ۳/ ۴۳۲، حدیث: ۵۱۰۰

مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم ابنۃ الاخ من الرضاعۃ، ص ۷۶۱، حدیث: ۱۴۴۷

6... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب الصلوۃ علی النبی، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۸

مصائب وآلام میں مبتلا لوگوں کا اجر و ثواب:

﴿3354﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن شہید کو لا کر حساب و کتاب کے لئے کھڑا کیا جائے گا پھر (دنیا میں) آزمائش و مصائب میں مبتلا افراد کو لایا جائے گا نہ تو ان کے لئے میزان رکھا جائے اور نہ ہی ان کے نامۂ اعمال کھولے جائیں گے بلکہ انہیں بے انتہا اجر و ثواب سے نوازا جائے گا حتّٰی کہ (دنیا میں) عافیت میں رہنے والے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا تاکہ جس قدر اجر و ثواب مصائب وآلام میں مبتلا لوگوں کو ملا انہیں بھی مل جاتا۔“[1]

ایک نیکی بھی نجات کا باعث ہے:

﴿3355﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے بتایا کہ ”(قیامت کے دن) بندے کی نیکیوں اور گناہوں کو لایا جائے گا بعض گناہوں کا بعض نیکیوں سے حساب برابر کر دیا جائے گا، پس اگر ایک نیکی بھی بچ گئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے کو جنت میں داخل فرمادے گا۔“[2]

❀...❀...❀...❀...❀...❀

توریہ کی تعریف

...توریہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنٰی ہیں وہ غلط ہیں مگر اس نے دوسرے معنٰی مراد لئے جو صحیح ہیں۔ مثلاً: آپ نے کسی کو کھانے کے لئے کہا وہ بولا: میں نے کھانا کھالیا۔ اس کے ظاہر معنٰی یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھالیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے۔ **حکم:** ایسا کرنا بلاحاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔ (فتاوی عالمگیری، ۵/ ۳۵۲)

---

[1] ...معجم الکبیر، ١٢/ ١٤١، حدیث: ١٢٨٢٩

[2] ...مستدرک حاکم، کتاب التوبة والانابة، باب یوتی بحسنات العبد... الخ، ۵/ ۳۵۷، حدیث: ۷۷۱۶

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہِنْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہِنْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ثابت قدم رہنے والے صاحبِ علم، دنیا سے کنارہ کش رہنے والے اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔

علم کا سرچشمہ:

﴿3356﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیْج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے آپ کو علم کا سرچشمہ پایا۔

﴿3357﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد فرماتے ہیں: میں واسط گیا، حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی وہاں موجود تھے، میں نے لوگوں کو کہتے سنا کہ یہ قاری داوٗد ہیں (یعنی آپ قاری کے لقب سے مشہور تھے)۔

﴿3358﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو واسط میں جوانی کے عالَم میں دیکھا، آپ قاری داوٗد کے نام سے مشہور تھے اور حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے زمانے میں فتوے دیا کرتے تھے۔

مفتیِ اہلِ بصرہ:

﴿3359﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن زُرَیْع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اہلِ بصرہ کے مفتی تھے۔

جمہور کا موقف اختیار کرو:

﴿3360﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "جس پر عُلَما کا اِتّفاق ہے اسے مضبوطی سے تھام لو تو وہ چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی جس میں عُلَما کا اِختلاف ہے۔ لوگوں کو اُسی چیز سے منع کیا گیا ہے جس میں عُلَما کا اختلاف ہے۔"

﴿3361﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن

ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مسئلۂ تقدیر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں اس بارے میں وہی کہتا ہوں جو حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ ''ہمیں (اعمال میں) تقدیر کے حوالے نہیں کیا گیا، ہم تقدیر ہی کی طرف لوٹ رہے ہیں۔''

﴿3362﴾... ایک انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور عوف بن ابوجمیلہ کو تقدیر کے مسئلے میں گفتگو کرتے دیکھا، دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا سر پکڑے ہوئے تھا، حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا موقف اِثباتِ تقدیر کا تھا۔

غَیلان قدری کو لاجواب کر دیا:

﴿3363﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ملک شام گیا تو قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے غَیلان نامی شخص سے میری ملاقات ہوئی، اس نے کہا: اے داوٗد! میں آپ سے کچھ مسائل پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: ''50 مسائل پوچھو، لیکن میں تم سے صرف دو مسئلے پوچھوں گا۔'' اس نے کہا: اے داوٗد! پوچھیں۔ میں نے کہا: ''بتاؤ ابن آدم کو عطا کی گئی چیزوں میں سے سب افضل چیز کون سی ہے؟'' اس نے کہا: عقل۔ میں نے کہا: ''عقل کے بارے میں بتاؤ کیا وہ لوگوں کے لئے مباح ہے کہ جو چاہے لے لے اور جو چاہے نہ لے یا وہ لوگوں میں تقسیم کی گئی ہے؟'' یہ سن کر غیلان قدری جواب دیئے بغیر چل دیا۔

ان سے کتنی نیکیاں کی گئی ہیں!

﴿3364﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابوعَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے، ایک میرے سر کے پاس جبکہ دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھ گیا، ایک نے دوسرے سے کہا: ''ادھر دیکھو!'' اس نے میرے پاؤں کی طرف دیکھ کر کہا: ''ان سے کتنی نیکیاں کی گئی ہیں!'' پھر کہا: ''ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔'' چنانچہ وہ میرے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

میں تو اس کے پاس نیکیاں ہی پاتا ہوں:

﴿3365﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ طاعون کی وبا پھیلی ہوئی تھی میں بھی طاعون میں مبتلا ہو گیا، مجھ پر بے ہوشی طاری ہونے لگی، میں نے بے ہوشی کے عالَم میں دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے، ایک نے دوسرے سے کہا: "اس کے پاس کیا پاتے ہو؟" دوسرے نے جواب دیا: "میں اس کے پاس تسبیح، تکبیر، مسجد کی طرف چلنا اور قرآنِ کریم کی تلاوت پاتا ہوں۔" پھر وہ دونوں چلے گئے اور میں تندرست ہو گیا۔ چنانچہ میں نے قرآنِ پاک یاد کرنے پر توجہ دی حتّٰی کہ میں نے اسے حفظ کر لیا حالانکہ اس سے پہلے میں قرآنِ مجید کا حافظ نہیں تھا۔

لڑکپن کی عمر اور ایسا جذبہ:

﴿3366﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو عدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اے نوجوانو! میں تمہیں کچھ بتاتا ہوں شاید تم میں سے کوئی اس سے نفع حاصل کرے، (سنو!) میں لڑکپن کی عمر میں اکثر بازار جایا کرتا تھا، جب ایک جگہ پہنچتا تو خود پر لازم کر لیتا کہ فلاں فلاں جگہ تک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہوئے جاؤں گا حتّٰی کہ ذکر کرتے کرتے میں اپنی منزل تک پہنچ جاتا۔"

روزہ دار موچی:

﴿3367﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو عَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 40 سال تک اس طرح روزے رکھے کہ گھر والوں کو بھی علم نہ ہوا، آپ موچی کا کام کرتے تھے، صبح کے وقت گھر والوں سے کھانا لے کر نکلتے اور راستے میں صدقہ کر دیتے، شام کو واپس لوٹ کر گھر والوں کے ساتھ روزہ افطار کر لیتے۔

﴿3368﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے والد محترم نے مجھے بتایا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لاتے تو ان سے ملنے کے لئے ہم باہر نکل جایا کرتے اور ان کی شکل و صورت، ہیئت اور لباس کو (تعجب سے) دیکھتے۔

موت اور زمین:

﴿3369﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو شَیْبَہ عَبْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اگر دو چیزیں نہ ہوتیں تو اہْلِ دنیا، دنیا سے کوئی نفع نہ اٹھا پاتے: (۱)...موت اور (۲)...زمین جو تری کو خشک کر دیتی ہے۔''

سیِّدُنا داوٗد بن ابو ھِنْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب، حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہْدِی، حضرتِ سیِّدُنا ابو عالیہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو قلابہ، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا امام ابن سیرین، حضرتِ سیِّدُنا زرارہ بن اوفیٰ، حضرتِ سیِّدُنا ابو شَعْثاء جابر بن زید، حضرتِ سیِّدُنا شَہْر بن حَوشَب، حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی، حضرتِ سیِّدُنا سِماک، حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ، حضرتِ سیِّدُنا جابر، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رباح، حضرتِ سیِّدُنا ابو زبیر، حضرتِ سیِّدُنا نافع، حضرتِ سیِّدُنا مَکْحُول، حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی اور حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طلحہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مَظْلُوم:

﴿3370﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَخُذْ لَهٗ وَاِنْ كَانَ ظَالِمًا فَاحْجِزْهُ عَنْ ظُلْمِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ یعنی اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مَظْلُوم، اگر مظلوم ہو تو اس کا دفاع کرو اور اگر ظالم ہو تو اسے ظُلْم سے باز رکھو کیونکہ یہی اس کی مدد ہے۔''(1)

جَنَّتُ الفِردوس کس پر حرام ہے؟

﴿3371﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،

---

(1)...بخاری، کتاب الاکراہ، باب یمین الرجل لصاحبہ...الخ، ۴/ ۳۸۹، حدیث: ۶۹۵۲

حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَنَی الْفِرْدَوْسَ بِیَدِہٖ وَحَظَرَھَا عَلٰی کُلِّ مُشْرِكٍ وَّکُلِّ مُدْمِنٍ لِّلْخَمْرِ سِکِّیْرٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنَّتُ الفردوس کی اپنے دستِ قدرت سے تخلیق فرمائی اور یہ ہر مشرک اور شراب کے عادی پر حرام فرمادی ہے۔“[1]

﴿3372﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمانِ باری تعالیٰ:

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ (پ۱۴، الحجر: ۹۲، ۹۳)

ترجمۂ کنز الایمان: تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے جو کچھ وہ کرتے تھے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ان سب سے ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ (یعنی توحید و رسالت کی گواہی) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[2]

﴿3373﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسجد نبوی میں منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: بے شک میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو عنقریب رجم[3] (سنگسار کرنے) کو جھٹلائیں گے اور کہیں گے کہ ”یہ حکم تو قرآن میں نہیں ہے۔“ اگر میں قرآنِ کریم میں زیادتی کرنے کو ناپسند نہ جانتا تو اس کے آخری ورق پر لکھوا دیتا کہ بے شک رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رجم کے حکم پر عمل کیا، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اس پر عمل کیا اور میں نے بھی اس پر عمل کیا۔

نیکی نیک سے ہی صادر ہوتی ہے:

﴿3374﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ یَاْتِیْ بِالْخَیْرِ وَالرَّجُلُ السُّوْءُ یَاْتِیْ بِالسُّوْءِ یعنی نیک آدمی

1... شعب الایمان، باب فی المطاعم والمشارب، ۵/ ۱۱، حدیث: ۵۵۹۰

2... الدعاء للطبرانی، ص۴۳۸، حدیث: ۱۴۹۳

3... رَجم: زانی مرد یا زانیہ عورت (جس کے متعلق رجم کا حکم ہے اس) کو میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر مارنا کہ مر جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۷۴)

نیکی ہی کرتا ہے جبکہ برا شخص برائی ہی کرتا ہے۔"[1]

﴿3375﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ "اہلِ مغرب ہمیشہ غالب رہیں گے انہیں رسوا کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتّٰی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔"[2]

نگاہِ مصطفٰے کا کمال:

﴿3376﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (حِجَّۃُ الْوِداع کے موقع پر) وادیٔ ازرق سے گزرے تو دریافت فرمایا: "یہ کون سی وادی ہے؟" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: "یہ وادیٔ ازرق ہے۔" ارشاد فرمایا: "میں یقینی طور پر حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ رہا ہوں، وہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تَلْبِیَہ[3] پڑھ رہے ہیں۔" پھر ایک گھاٹی کے پاس سے گزرے تو استفسار فرمایا: "یہ کون سی گھاٹی ہے؟" عرض کی گئی: "یہ فلاں فلاں (ہرشی یا لفت) گھاٹی ہے۔" ارشاد فرمایا: "میں یقینی طور پر حضرتِ یونس بن متی عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ رہا ہوں، آپ گھنگھریالے بالوں والی سرخ اونٹنی پر سوار ہیں، اس کی نکیل کھجور کے پتوں کی ہے اور آپ اونی جُبّہ زیبِ تن کئے ہوئے ہیں[4]۔"[5]

---

1 ... الکامل فی ضعفاء الرجال، ۶/ ۴۵۹، الرقم: ۱۴۰۶، عنبسۃ بن عبد الرحمن، عن انس رضی اللہ عنہ

2 ... مسلم، کتاب الامارۃ، باب قولہ لاتزال طائفۃ من امتی... الخ، ص ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، حدیث: ۱۹۲۳، ۱۹۲۵

3 ... تَلْبِیَہ کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ یعنی میں تیرے پاس حاضر ہوا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے حضور حاضر ہوا، تیرے حضور حاضر ہوا، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا، بے شک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۷۳)

4 ... مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ... الخ، ص ۱۶۶، ص ۱۰۳

5 ... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 589** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ یہ حج حضور سید الانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا آخری حج تھا۔ اس لئے آسمانوں اور زمین سے حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) برکت حاصل کرنے کے لئے شریک ہوئے۔ حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے انہیں ملاحظہ فرمایا اس واقعہ سے چند مسئلے معلوم ہوئے **ایک** یہ کہ حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) بہ حیاتِ کامل زندہ ہیں، ان کی موت ان کی زندگی کو...

﴿3377﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن حِزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے تجارت میں برکت ڈال دی گئی ہے تو کیا میں ایک چیز بیچ کر پھر خرید سکتا ہوں؟“ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”نہیں[1]۔“[2]

نمازِ فجر ادا کرنے والا امانِ الٰہی میں ہے:

﴿3378﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكَ اللهُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذِمَّتِهٖ یعنی جس نے فجر کی نماز ادا کی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امان میں ہے، لٰہذا اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے اپنی امان کے معاملے میں کچھ مواخذہ نہ فرمائے گا۔“[3]

محبت اور قربِ مصطفٰے پانے والے:

﴿3379﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعْلَبَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ محسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میری مجلس میں زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے اور تم میں سے میری مجلس میں مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو بہت زیادہ باتیں کرنے والے، تکبر کرنے والے اور بک بک کرنے والے ہوں گے۔“[4]

...... فنا نہیں کرتی جیسے شہدا کا قتل ان کی زندگی فنا نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ وہ حضرات جہاں چاہیں جاتے آتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ ان کی صرف روح نہیں جاتی بلکہ جسم شریف بھی سیر کرتا ہے۔ چوتھے یہ کہ انہیں اس دنیا کی خبر رہتی ہے کہ آج کہاں کیا ہو رہا ہے۔ دیکھو حضور انور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کا حج اِس دنیا میں ہوا اور ان حضرات کو اُس جہاں میں خبر ہوئی۔ پانچویں یہ کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور بعض حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے غلام ان بزرگوں کو دیکھتے ان کی آواز سنتے ہیں۔ ان سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ خیال رہے کہ اونٹنی پر سوار ہونا کانوں میں انگلیاں دینا تلبیہ کہنا جسم کا کام ہے صرف روح کا نہیں اور یہ اونٹنی قدرتی تھی جیسے جبریل امین گھوڑے پر سوار نمودار ہوتے تھے وہ گھوڑا قدرتی ہوتا تھا نہ کہ یہ دنیاوی گھوڑا۔

[1]... مبیع اگر منقولات کی قسم سے ہے تو بائع کا اُس پر قبضہ ہونا ضروری ہے قبل قبضہ کے (یعنی قبضہ سے پہلے) چیز بیچ دی بیع ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۱، ۲/ ۶۲۵)

[2]... معجم الكبير، ۳/ ۲۰۷، حديث: ۳۱۴۲

[3]... مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوة، باب فضل صلوة العشاء والصبح فی جماعة، ص ۳۲۹، حديث: ۶۵۷

[4]... مسند احمد، مسند الشاميين، حديث مرداس ابی ثعلبة، ۶/ ۲۲۰، حديث ۱۷۷۴۷

حضرتِ سیِّدُنا مُنْذِر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق

حضرتِ سیِّدُنا ابونَضْرہ منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار اہلِ بصرہ کے طبقۂ متقدمین میں ہوتا ہے۔ آپ خوفِ خدا سے بکثرت آنسو بہانے والے، (گزری ہوئی امتوں کے احوال سے) عبرت حاصل کرنے والے، خرید و فروخت سے دور رہنے والے متبحر عالم تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: لغزش سے بچتے رہنے اور اپنی کمزوری و سستی سے آگاہ رہنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿3380﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعقیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق کو فرماتے سنا کہ ”جب کوئی شخص یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرے:

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآىٕمُوْنَؕ(۹۷) (پ۹، الاعراف:۹۷)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں۔

تو چاہئے کہ بلند آواز سے تلاوت کرے۔“

چار نصیحت آموز باتیں:

﴿3381﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید جُرَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: ”ابتدائے اسلام میں ہمیں چار باتوں کی نصیحت کی جاتی تھی: (۱)... فراغت کو غنیمت جانتے ہوئے مشغولیت کے دنوں کے لئے عمل کرنا (۲)... تندرستی کو غنیمت جانتے ہوئے بیماری کے دنوں کے لئے عمل بجالانا (۳)... جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے بڑھاپے کی حالت کے لئے عمل کرنا (۴)... زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے موت (کے بعد والی زندگی) کے لئے تیاری کرنا۔“

ایک ہزار آیات تلاوت کرنے کی فضیلت:

﴿3382﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اَشْہَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: ”جو شخص رات کے وقت 100 سے لے کر ایک ہزار تک آیات تلاوت کرتا ہے اسے ایک قِنْطار ثواب دیا جائے گا اور قنطار ایک بیل کے وزن جتنا سونا ہے۔“

سب سے سخت چیز:

﴿3383﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید جُرَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: ”ہم آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ اہْلِ کتاب کے دل سخت ہو جائیں تو اس سے زیادہ سخت چیز کوئی نہیں۔“

﴿3384﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید جُرَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: مسئلۂ تقدیر اس آیتِ مبارکہ پر آکر ختم ہو جاتا ہے:

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۲، ھود:۱۰۷) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارا رب جب جو چاہے کرے۔

سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا اندازِ دعا:

﴿3385﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن دَغْفَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق کی عیادت کے لئے گیا، آپ نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے کہا: ”اے ابو سعید! میرے قریب تشریف لائیے!“ آپ قریب ہوئے تو انہوں نے ان کی گردن پر ہاتھ رکھ کر رخسار پر بوسہ دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”اے ابو نضرہ! اگر قیامت کے دن کی ہولناکیاں نہ ہوتیں تو آپ کے بھائیوں میں سے کئی لوگوں کو یہاں کی چیزوں سے جدائی پر خوشی ہوتی۔“ لوگوں نے کہا: ”اے ابو سعید! آپ کوئی سورت تلاوت کیجئے اور دعا فرمایئے!“ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے سورۂ اِخلاص، فلق اور ناس تلاوت کی، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کی اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک کا نذرانہ پیش کیا، پھر دعا کی: ”اَللّٰھُمَّ مَسَّ اَخَانَا الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارا بھائی تکلیف میں مبتلا ہے، تُو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔“ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق رو پڑے، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی رونے لگے انہیں روتا دیکھ بقیہ لوگ بھی اپنے بھائی پر ترس کھاتے ہوئے رو دیئے۔ راوی کا بیان ہے: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اس سے پہلے کبھی اس قدر روتے نہیں دیکھا۔ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق نے کہا: ”اے ابو سعید! میرا جنازہ آپ ہی پڑھایئے گا۔“

سیِّدُنا مُنذر بن مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو نَضْرہ منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللّٰہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشْعَری، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرتِ سیِّدُنا قتادہ، حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید، حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان تَیْمِی، حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہِنْد، حضرتِ سیِّدُنا ابو بشر جعفر بن ابو وَحْشِیَّہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو سلمہ، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید، حضرتِ سیِّدُنا ابو نَعامہ سَعْدِی، حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن ابو کثیر، حضرتِ سیِّدُنا خُلَید بن جعفر، حضرتِ سیِّدُنا سعید جُرَیْرِی اور حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی جیسے جلیل القدر تابعین کرام شامل ہیں۔

حق بات کہنے سے نہ رکو!

﴿3386-87﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لَایَمْنَعَنَّ اَحَدَکُمْ مَّخَافَۃُ النَّاسِ اَنْ یَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اِذَا شَہِدَہٗ اَوْعَلِمَہٗ یعنی تم میں سے کسی کو لوگوں کا ڈر حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ وہ حاضر ہو یا جانتا ہو۔"

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "مجھے اس حدیث نے اس بات پر اُبھارا کہ میں سوار ہو کر فلاں آدمی کے پاس جاؤں اور اسے یہ حدیث بیان کر کے واپس آجاؤں۔"[1]

﴿3388﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مٹکے میں نبیذ بنانے، پکی اور کچی کھجوریں ملا کر بھگونے اور کشمش و ہلکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا[2]۔[3]

---

1 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی... الخ، ۴/ ۸۱، حدیث: ۲۱۹۸

2 ...اس پر حاشیہ روایت: 3085 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

3 ...ابوداود، کتاب الاشربۃ، باب فی الخلیطین، ۳/ ۴۶۶، حدیث: ۳۷۰۳، بتغیر قلیل

غیر کی ملک میں تصرُّف:

﴿3389﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی اونٹوں کے چرواہے کے پاس آئے تو اسے تین مرتبہ آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ورنہ دودھ دوھ کر پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے اور جب تم میں سے کوئی کسی باغ کے پاس آئے تو تین مرتبہ باغ کے مالک کو آواز دے اگر وہ جواب دے دے تو ٹھیک ورنہ (باغ کے کچھ پھل توڑ کر) کھالے لیکن ساتھ نہ لے جائے[1]۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی فرمایا کہ ”دعوت تین دن ہے اس کے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے۔“[2]

﴿3390﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری اُمَّت دو گروہوں میں بٹ جائے گی، ایک تیسرا گروہ (خارجیوں کا) ان میں سے نکلے گا جسے پہلے دو گرہوں میں سے وہ قتل کرے گا جو حق سے زیادہ قریب ہو گا۔“[3]

---

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 321** پر حدیث پاک کے جز ”**دودھ دوھ کر پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے**“ کے تحت فرماتے ہیں: ”یہ حکم مجبور و مضطر کے لئے ہے جو بھوک سے مر رہا ہو اور کوئی کھانے کی چیز میسر نہ ہو وہ ایسی مجبوری میں اس جانور کا دودھ بغیر مالک کی اجازت بھی پی لے بلکہ اگر مالک موجود ہو اور اجازت نہ دے تب بھی پی لے کہ جان جارہی ہے اس کا بچانا ضروری ہے، پھر جب خدا دے تو اس کی قیمت مالک کو ادا کردے اور یہ پینا بھی بقدر ضرورت جائز ہے جس سے جان بچ جائے، بلاضرورت یا ضرورت سے زیادہ ہر گز نہ پیئے (مرقات، لمعات وغیرہ) ایسی مجبوری میں تو مردار بلکہ سور وغیرہ حرام گوشت بھی حلال ہو جاتے ہیں: رب تعالیٰ فرماتا ہے: **فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ** (پ۶، المائدۃ: ۳، ترجمۂ کنزالایمان: تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار (مجبور) ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے) اسی لئے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ لے نہ جائے کہ یہ ضرورت سے زیادہ ہے لہٰذا حدیث پر چکڑالویوں کا یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اس میں چوری جائز کر دی گئی۔“ اور حدیث پاک کے جز ”**پھل کھالے لیکن ساتھ نہ لے جائے**“ کے تحت فرماتے ہیں: ”بھوکا مسافر جب بھوک سے جان بلب ہو اور کسی باغ پر گزرے جس کا مالک موجود نہیں، یا ہے تو اجازت نہیں دیتا، ایسی حالت میں اس کی بغیر اجازت بقدر بقاءِ حیات پھل کھالے، لے نہ جائے، پھر آمدنی ہونے پر اس کی قیمت ادا کر دے۔“

[2]... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۴۳، حدیث: ۱۱۱۵۹

[3]... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۹۲، حدیث: ۱۱۹۲۱

سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شہادت کی خبر:

﴿3391﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: "ایک شہید زمین پر چل رہا ہے۔"[1]

ہر ہر قدم پر نیکی:

﴿3392﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مسجدِ نبوی کے ارد گرد کے کچھ مکانات خالی ہوئے تو بنو سلمہ نے مسجد کے قریب آنے کا ارادہ کیا، جب مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کا علم ہوا تو ارشاد فرمایا: "اے بنو سلمہ! تم نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا ہے؟" عرض کی: "جی ہاں!" ارشاد فرمایا: "اے بنو سلمہ! اپنے گھروں کو لازم پکڑو کیوں کہ تمہارے (نامۂ اعمال میں ثواب کے لئے) قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں[2]۔"[3]

خُطبۂ حِجَّۃُ الْوِداع:

﴿3393﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ عدل وانصاف کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حِجَّۃُ الْوِداع کے موقع پر ایامِ تشریق[4] کے دنوں میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! سنو! بے شک تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ ایک ہے۔ بے شک تمہارا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ایک ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ، ۵/ ۴۱۳، حدیث: ۳۷۶۰

2... مسلم، کتاب المساجد، باب فضل کثرت الخطا الی المسجد، ص ۳۳۵، حدیث: ۶۶۵

3... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 434 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ گھر کا مسجد سے دور ہونا متقی کے لئے باعثِ ثواب ہے کہ وہ دور سے جماعت کے لئے آئے گا مگر غافلوں کے لئے ثواب سے محرومی کہ وہ دوری کی وجہ سے گھر میں ہی پڑھ لیا کریں گے، لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ منحوس وہ گھر ہے جس میں اذان کی آواز نہ آئے یعنی غافلوں کے لئے دوریٔ گھر نحوست ہے۔

4... 10 ذُوالْحِجَّہ کے بعد کے تین دن (11، 12، 13 ذُوالْحِجَّہ) کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، ۳/ ۷۱)

حاصل نہیں سوائے یہ کہ وہ متقی وپرہیز گار ہو، بے شک لوگوں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی وپرہیز گار ہے۔ کیا میں نے فریضۂ نبوت ادا کر دیا؟" لوگوں نے عرض کی: "کیوں نہیں۔" ارشاد فرمایا: "تو جو حاضر ہیں وہ یہ باتیں ان تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں۔"(1)

﴿3394﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیکرِ شرم وحیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یَا شَبَابَ قُرَیْشٍ لَا تَزْنُوا اِحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ اَلَا مَنْ حَفِظَ اللّٰہُ فَرْجَہٗ فَلَہُ الْجَنَّۃُ یعنی اے قریش کے نوجوانو! بدکاری سے دور رہنا، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنا کیونکہ جس کی شرم گاہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (بدکاری وبرائی سے) بچائے رکھا اس کے لئے جنت ہے۔"(2)

﴿3395﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رکوع فرماتے تو پیٹھ مبارک اس قدر سیدھی ہوتی کہ اگر اس پر پانی اُنڈیل دیا جائے تو ٹھہرا رہے۔(3)

حضرتِ سیِّدُنا بکر بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو صدیق بکر بن عمرو ناجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دلائل کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف دعوت دینے والے، عبادت میں سبقت لے جانے والے اور بھلائی طلب کرنے میں سچے تھے۔

چیونٹی کی فریاد:

﴿3396﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید عمّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بکر بن عمرو ناجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے فرمایا: (منقول ہے کہ) ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

(1)...مسند احمد، مسند الانصار، ۹/ ۱۲۷، حدیث: ۲۳۵۴۸

(2)...مسند البزار، مسند ابن عباس، ۱۱/ ۴۴، حدیث: ۴۷۲۹

(3)...معجم الکبیر، ۱۲/ ۱۲۹، حدیث: ۱۲۷۸۱

اِستسقا[1] کے لئے تشریف لے جارہے تھے کہ ایک چیونٹی کے پاس سے گزرے جو پیٹھ کے بل لیٹی پاؤں آسمان کی جانب اٹھائے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کررہی تھی: اَللّٰھُمَّ اِنَّاخَلْقٌ مِّنْ خَلْقِكَ لَيْسَ بِنَاغِنًى عَنْ سُقْيَاكَ وَرِزْقِكَ فَاِمَّااَنْ تَسْقِيَنَاوَتَرْزُقَنَاوَاِمَّاتُهْلِكَنَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم بھی تیری اس مخلوق سے ہیں جو تیری عطا کردہ بارش و رزق سے بے پروا نہیں، لہٰذا بارش برسا کر رزق عطا فرما ورنہ ہمیں ہلاک کردے۔ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''لوٹ چلو یقیناً دوسروں کی دعا سے تم پر بارش برسائی جائے گی۔''

﴿3397﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید عَمِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بکر بن عَمْرو ناجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''جنازہ اس قدر تیز لے جاؤ کہ اگر کسی شخص کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ لوگوں سے مل نہ سکے۔''

سیِّدُنا بکر بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو صدیق بکر بن عَمْرو ناجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام مہدی کا ظہور:

﴿3398﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''زمین ظلم و سرکشی سے بھر جائے گی، پھر میرے گھر والوں اور میری اولاد میں سے ایک شخص (یعنی امام مہدی) کا ظہور ہو گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و سرکشی سے بھری ہوئی تھی۔''[2]

قاتل کی توبہ:

﴿3399﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،

1... اِستسقا دُعا و اِستغفار کا نام ہے اِستسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے، مگر جماعت اس کے لئے سنت نہیں، چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ٤، ١/ ٧٩٣)

نوٹ: تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت کے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے!

2... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ٤/ ٧٣، حدیث: ١١٣١٣

حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ایک شخص نے 99 قتل کئے پھر لوگوں سے پوچھنے لگا: کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ ایک راہب سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا پھر توبہ کے ارادے سے اپنی بستی سے نکل کر نیک لوگوں کی بستی کی طرف چل دیا، ابھی آدھا راستہ طے کیا تھا کہ اس کا انتقال ہو گیا، رحمت و عذاب کے فرشتے آ گئے لیکن چونکہ وہ بالشت بھر نیک لوگوں کی بستی کے قریب تھا اس لئے اسے نیکوں میں شمار کیا گیا (یعنی اس کی مغفرت کر دی گئی)۔“[1]

میت کو قبر میں رکھتے وقت کی دعا:

﴿3400﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاکُمْ فِیْ قُبُوْرِھِمْ فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنی جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو یہ پڑھو: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین پر۔“[2]

❁...❁...❁...❁...❁...❁

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن زَید رَقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو حسّان فضیل بن زید رقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اہلِ بصرہ کے عبادت گزار تابعین کرام کے اولین طبقہ سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں مختلف غزوات میں شریک رہے۔ اپنے اوقات کی حفاظت کرنے والے اور کم کھانے والے تھے تاکہ گناہوں سے بچے رہیں۔

اپنی اصلاح سے غافل نہ ہونا:

﴿3401﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم اَحول عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن زید رقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے مجھ سے فرمایا: ”اے بھائی! لوگوں کا ہجوم ہرگز تمہیں تمہارے نفس کی اصلاح سے غافل نہ

---

1 ...مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول التوبۃ القاتل... الخ، ص۱۴۷۹، حدیث: ۲۷۶۶

2 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ادخال المیت القبر، ۲/۲۴۱، حدیث: ۱۵۵۰

کرے کیونکہ پوچھ گچھ تم سے ہوگی نہ کہ لوگوں سے، اِدھر اُدھر گھومنے سے بچنا کہ یوں تمہارا دن بے کار گزر جائے گا کیونکہ موت تمہیں ضرور آکر رہے گی میں نے گناہ سرزد ہو جانے کے بعد کی جانے والی نیکی سے بڑھ کر کبھی کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو گناہ کو جلد اور تیزی سے ڈھونڈ لیتی ہے۔''

﴿3402﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم احول عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن زید رقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہے، آپ فرماتے ہیں: ''لوگ تجھے تیرے نفس کی اصلاح سے غافل نہ کر دیں کیونکہ پوچھ گچھ تجھ سے ہوگی نہ کہ لوگوں سے، اپنے دن کو ادھر ادھر گھومنے اور فضولیات میں گزارنے سے بچنا کہ دن بھر جو تم کرتے اور کہتے ہو اسے لکھا جا رہا ہے اور ہم نے گناہ سرزد ہونے کے بعد کی جانے والی نیکی سے بڑھ کر کبھی کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو گناہ کو جلد اور تیزی سے ڈھونڈ لیتی۔''

﴿3403﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن محمد تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن زید رقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''جب دل غم کے سبب بیمار ہو جاتا ہے تو کمزور پڑ جاتا ہے اور جب کمزور پڑ جاتا ہے تو ختم ہو جاتا ہے۔''

سیِّدُنا فُضَیل بن زید رقّاشی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی حدیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو حسان فضیل بن زید رقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مغفل اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3404﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُبَّاء، مُزَفَّت اور حَنْتَم (یعنی تونبی، پیالہ اور ٹھلیا) استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے[1]۔[2]

1... بخاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس من الایمان، ۱/ ۵۳، مسند احمد، مسند المدنیین، ۵/ ۶۲۷، حدیث: ۱۶۷۹۵

2... یہ شراب کے برتنوں کا ذکر ہے۔ پختہ کدو جو لمبا ہوتا ہے اسے کھکھل کر لیا جاتا تھا، اسے جگ کی جگہ کام لیتے تھے کہ اسے دُبَّاء کہتے تھے۔ چھوٹا گھڑا جس میں تھوڑی شراب رکھتے تھے اسے حَنْتَم کہتے تھے۔ اس پر اکثر سبز رنگ کر دیتے تھے۔ شراب پینے کا پیالہ جس میں تار کول لگا ہوتا اسے مُزَفَّت کہتے یعنی زفت لگا ہوا روغنی پیالہ۔ ان برتنوں کا استعمال بھی حرام ...

حضرتِ سیِّدُنا قسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو منہال قَسامہ بن زہیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (فکر آخرت میں) ہر وقت بے چین و بے قرار رہتے، پھٹا پرانا لباس زیبِ تن فرماتے اور بوریا نشین رہتے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: دنیا سے کنارہ کش ہو کر قبر و آخرت کے لئے تیار رہنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

خون کے آنسو:

﴿3405﴾... حضرتِ سیِّدُنا قَسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بصرہ میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”اے لوگو! رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنالیا کرو کیونکہ (نافرمانیوں کے سبب جہنم میں جانے والے) جہنمی اتنا روئیں گے کہ روتے روتے ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے، بالآخر وہ خون کے آنسو رونا شروع کر دیں گے اور اس قدر آنسو بہائیں گے کہ اگر ان آنسوؤں میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو چلنے لگیں۔“

سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا:

﴿3406﴾... حضرتِ سیِّدُنا قَسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں یہ خیال گزرا کہ آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کو اوپر اٹھایا حتّٰی کہ آپ نے تمام اہلِ زمین کے اعمال کا مشاہدہ کیا، جب آپ نے اہلِ زمین کی بداعمالیاں دیکھیں تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”اے رب عَزَّ وَجَلَّ! انہیں نیست و نابود فرمادے!“ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابراہیم! میں تم سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم فرمانے والا ہوں، لہٰذا تم نیچے اترو ممکن ہے کہ یہ لوگ توبہ کریں اور میری بارگاہ کی طرف لوٹ آئیں۔“

علم و حکمت کے پیکر شخص کی مثال:

﴿3407﴾... حضرتِ سیِّدُنا قَسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشْعَری

......کر دیا گیا اور فرمایا گیا تھا کہ ان برتنوں میں دودھ، پانی، نبیذ اور کوئی شربت بھی نہ پیو، نہ رکھو، تاکہ شراب کا تصوُّر نہ آنے پائے (پھر منسوخ کر دیا گیا)۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۸۳، ملتقطًا)

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”علم و حکمت کے پیکر شخص کی مثال مشک اٹھانے والے کی سی ہے کہ اگر تم اس کے پاس بیٹھو اور وہ تمہیں کچھ بھی نہ دے تب بھی تمہیں خوشبو ضرور آئے گی اور بُرے شخص کی مثال لوہار کی طرح ہے کہ تم اس کے پاس کتنے ہی محتاط ہو کر بیٹھو پھر بھی جب وہ بھٹی میں پھونک مارے گا تو اس کی چنگاریاں اور دھواں تمہیں ضرور پہنچے گا۔“

﴿3408﴾... حضرتِ سیِّدُنا قسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”دلوں کو راحت و سکون پہنچایا کرو کہ ہر وقت ذکر میں مشغول رہنے سے یہ تھک جاتے ہیں۔“

سیِّدُنا قَسامَہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو منہال قسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو مُوسٰی اشعری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

لوگوں کی صورتیں اور سیرتیں مختلف ہونے کی وجہ:

﴿3409﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مُوسٰی اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک مٹھی (مٹی) سے پیدا کیا جو تمام روئے زمین سے لی گئی، لہٰذا اولادِ آدم زمین کے مطابق آئی (کہ مٹیاں مختلف تھیں لہٰذا انسانوں کی صورتیں اور سیرتیں بھی مختلف ہوئیں)، ان میں سرخ و سیاہ، سفید و درمیانے (یعنی سانولے یا سفیدی سرخی سے مخلوط)، نرم و سخت اور پلید و پاک ہیں[1]۔“[2]

---

❶... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 108** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: جیسے انسانوں کی مختلف صورتیں مختلف مٹیوں کی وجہ سے ہیں ایسے ہی ان کی سیرتیں بھی مختلف مٹیوں کے اثرات سے مختلف ہیں کہ جن میں نرم مٹی کے اجزاء غالب ہیں ان کی طبیعت نرم ہے، اور سخت مٹی والوں کی طبیعت بھی سخت، جو گندی مٹی سے بنے وہ طبیعت کے گندے ہیں، پاک مٹی والے طبیعت کے پاک صاف خیال رہے کہ جیسے جسم کا اصلی رنگ نہیں بدلتا ایسے ہی انسان کی اصلی فطرت نہیں بدلتی، اور جیسے پوڈر یا سیاہی کا عارضی رنگ اتر جاتا ہے، ایسے ہی طبیعت کی عارضی حالتیں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ابو جہل کا کفر اصلی تھا نہ ڈھل سکا، عُمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا عارضی، ایک نگاہِ مصطفٰے نے دھو کر پھینک دیا۔

❷... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ البقرۃ، ۴/ ۴۴۴، حدیث: ۲۹۶۵

جنتی پھولوں کے گلدستے:

﴿3410﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو فرشتے ریشمی رومال لاتے ہیں جس میں مشک اور پھولوں کے گلدستے ہوتے ہیں، اس کی روح یوں نکالی جاتی ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے میں سے بال اور اس سے کہا جاتا ہے: اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ پھر اس پر ریشمی کپڑا لپیٹ کر اسے علیین کی طرف بھیج دیا جاتا ہے۔“(1)

❁...❁...❁...❁...❁

حضرتِ سیِّدُنا ابو حِلال عَتَکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو حِلال عتکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سستی وا کتاہٹ سے بچتے، ذوق وشوق کے ساتھ عبادت کرتے اور زاہدانہ زندگی بسر کرتے تھے۔

﴿3411﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عَیناء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں: میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا ابو حلال عتکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی مکان کے اوپر والے حصے میں رہتے تھے، آپ کمرے کے چاروں اطراف سے باری باری محلے والوں کو آواز دیتے: اے فلاں بن فلاں! پھر یہ آیتِ طیبہ تلاوت فرماتے:

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ (پ۱۶، مریم: ۹۸)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی بھنک سنتے ہو۔

پھر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ آپ نے 120 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

﴿3412﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عیناء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں: میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا ابو حلال عتکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اتنے بوڑھے ہو چکے تھے کہ کھڑے نہیں ہو پاتے تھے اس لئے (بیٹھ کر نماز پڑھتے اور) چونے کے ایک پتھر پر سجدہ کر لیا کرتے تھے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے تھے: اے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے قرآنِ مجید سلب نہ فرمانا۔

---

1 ...معجم الاوسط، ۱/ ۲۱۶، حدیث: ۷۴۲

سَیِّدُنا ابوحِلال عَتَکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سَیِّدُنا ابوحِلال عَتَکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرتِ سَیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سمیت کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حضرتِ سَیِّدُنا قتادہ اور حضرتِ سَیِّدُنا غَیلان بن جریر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا جیسے جلیل القدر تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3413﴾... حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کدو ملا شوربہ اپنے سامنے سے تناوُل فرماتے دیکھا، آپ کدو تلاش کر کے تناوُل فرما رہے تھے۔[1]

دن بھر میں 12 رکعتیں ادا کرنے کی فضیلت:

﴿3414﴾... حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "مَنْ صَلّٰی فِی الْیَوْمِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً حَرَّمَ اللہُ لَحْمَہٗ عَلَی النَّار یعنی جو دن بھر میں 12 رکعتیں پڑھا کرے[2] تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گوشت کو جہنم پر حرام فرما دے گا۔"[3] حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "یہ فرمانِ عالیشان سننے کے بعد میں نے کبھی وہ بارہ رکعتیں نہیں چھوڑیں۔"

﴿3415﴾... حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دورانِ سفر حضرت اَنْجَشَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: "اے اَنْجَشَہ! خیال رکھنا سفر میں تمہارے ساتھ کچی شیشیاں (یعنی عورتیں) بھی ہیں۔"[4]

---

1 ...مسلم، کتاب الاشربۃ، باب جواز اکل المرق... الخ، ص۱۱۲۹، حدیث: ۲۰۴۱

2 ...چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشا کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب السنن وفضائلہا، ۱/ ۲۳۰، حدیث: ۱۱۵۹)

3 ...نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب ثواب من صلی... الخ، ص۳۰۷، حدیث: ۱۷۹۵، عن ام حبیبۃ رضی اللہ عنہا

الاحادیث المختارۃ للمقدسی، مسند انس بن مالک، ۶/ ۱۳۶، حدیث: ۲۱۳۵

4 ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۱۱، حدیث: ۱۳۱۴۲

﴿3416﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حلال عتکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں کسی حاجت و ضرورت کے لئے حاضر ہوا، جب حاجت پوری کر چکا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "کیا تمہاری اور بھی کوئی حاجت ہے؟" میں نے عرض کی: "نہیں، البتہ ایک مسئلہ پوچھنا ہے، وہ یہ کہ ہم میں سے ایک شخص نے حَقِ طلاق بیوی کے سپرد کیا (اس کے بارے میں کیا حکم ہے)۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اب وہ عورت جو چاہے فیصلہ کرے (1)۔"

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن سِیاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن سِیاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُغض و نفرت اور نافرمانی سے اعراض کرنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کی طرف متوجہ رہنے والے تھے۔

قُرّا کے سردار:

﴿3417﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَلّام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا میمون بن سیاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قُرّا کے سردار تھے۔

ہم تو غیبت کریں نہ سنیں:

﴿3418﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَزم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا میمون بن سیاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی کسی کی غیبت نہ کی، اگر کوئی شخص آپ کے پاس کسی کی غیبت کرتا تو اسے منع فرما دیتے اگر باز نہ آتا تو آپ وہاں سے تشریف لے جاتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے بھلائی کی علامت:

﴿3419﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جُنُوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا

1... طلاق عورت کے سپرد کرنے سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت، حصہ 8، جلد 2، صفحہ 133 تا 148" کا مطالعہ کیجئے!

میمون بن سیاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اپنے ذکر کو اس کا محبوب مشغلہ بنا دیتا ہے۔“

﴿3420﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اَشْہَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا میمون بن سیاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لَنَا مَا نَخَافُ عُسْرَہٗ وَسَھِّلْ لَنَا مَا نَخَافُ حُزُوْنَتَہٗ وَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَخَافُ ضَیْقَہٗ وَنَفِّسْ عَنَّا مَا نَخَافُ غَمَّہٗ وَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَخَافُ کَرْبَہٗ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس چیز کی دشواری کا ہمیں خوف ہے اسے ہمارے لئے آسان فرما، جس کی سختی کا ہمیں ڈر ہے اسے ہمارے لئے نرم فرما، جس کی تنگی کا ہمیں خوف ہے اسے ہمارے لئے کشادہ فرما، جس کے غم سے ہم خوف زدہ ہیں اس سے ہمیں راحت وسکون عطا فرما اور جس چیز سے ہمیں تکلیف ورنج پہنچنے کا ڈر ہے اسے ہم سے دور فرما۔

سیِّدُنا مَیْمُون بن سِیاہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن سِیاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ چند درج ذیل ہیں:

مسلمان بھائی سے ملاقات کی فضیلت:

﴿3421﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی مسلمان بندہ محض رضائے الٰہی کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کے لئے جاتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے: تم خوش ہو، تمہارے لئے جنت ہے جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے نے مجھ سے ملاقات کی، لہٰذا مجھ پر اس کی مہمانی لازم ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوست کی ضیافت جنت ہی سے فرماتا ہے۔“[1]

عُمر میں اِضافہ اور رزق میں برکت:

﴿3422﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

1 ...مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۴۰۸، حدیث: ۴۱۲۶

"مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّمَدَّ لَهٗ فِیْ عُمْرِهٖ وَيُبَارَكَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عُمر میں اضافہ اور رزق میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ والدین کے ساتھ بھلائی اور رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔"[1]

مجالسِ ذکر کی فضیلت:

﴿3423﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو لوگ محض رضائے الٰہی کی خاطر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔"[2]

❁...❁...❁...❁...❁

حضرتِ سیِّدُنا حَجّاج بن فُرافِصَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فُرافِصَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیا سے کنارہ کش اور آخرت کی طرف متوجہ رہتے تھے۔

14دن تک پانی نہ پیا:

﴿3424﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن شُمَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فرافصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 14 دن تک پانی نہ پیا۔" راوی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا نضر بن شمیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فرافصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سماعَتِ حدیث کا شرف حاصل کیا اور زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔

11دن تک آرم نہ کیا:

﴿3425﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فرافصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں 11 دن ٹھہرا رہا، ان دنوں میں نہ تو انہوں نے کچھ کھایا پیا اور نہ ہی آرام کیا۔

---

[1] ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۵۳۰، حدیث: ۱۳۸۱۲

[2] ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۶

محبتِ الٰہی مَعْرِفَتِ الٰہی پر موقوف ہے:

﴿3426﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فرافصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری طرف مکتوب بھیجا کہ حضرتِ سیِّدُنا بُدَیل بن مَیْسَرہ عُقَیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو پہچان لیتا ہے وہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو دنیا کو پہچان لیتا ہے وہ اس سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے اور مومن لہو ولعب میں پڑ کر غفلت کا شکار نہیں ہوتا، اگر وہ غور وفکر کرتا ہے تو غمزدہ ہو جاتا ہے۔

دنیاوی اور جنتی پھلوں میں فرق:

﴿3427﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شوذب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فُرافِصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بازار میں ایک پھل فروش کے پاس کھڑے دیکھ کر عرض کی: ”آپ یہاں خیریت سے کھڑے ہیں؟“ فرمایا: ”میں ان مقطوع وممنوع (یعنی ختم اور روکے ہوئے) پھلوں کو دیکھ رہا ہوں[1]۔“

شیطان کی شکست:

﴿3428﴾... حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فُرافِصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ جس نے مشورے کے بغیر کوئی کام کیا وہ فضول میں تکلیف برداشت کرتا ہے، جس نے ظالم سے ہاتھ یا زبان سے اِنتقام نہ لیا بلکہ ظالم کے لئے مغفرت کی دعا کی تو اس نے شیطان کو شکست دی۔“

سیِّدُنا حَجّاج بن فُرافِصَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فُرافِصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہدی، حضرتِ سیِّدُنا ابو عمران جونی اور حضرتِ سیِّدُنا مکحول رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

---

[1]...اس روایت میں اس فرمانِ باری تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے: لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان: جو نہ ختم ہوں (جب کوئی پھل توڑا جائے فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود) اور نہ روکے جائیں (اہلِ جنت پھلوں کے لینے سے)۔

(پ۲۷، الواقعۃ: ۳۳)

700 گناہ معاف:

﴿3429﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”استغفار کرو۔“ ہم استغفار کرنے لگے۔ ارشاد فرمایا: ”70 مرتبہ پورا کرو۔“ جب ہم نے یہ تعداد پوری کرلی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے (ایک دن میں) 70 مرتبہ استغفار کیا اس کے 700 گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور یقیناً وہ شخص خائب وخاسر ہے جو ایک دن رات میں 700 سے زیادہ گناہ کرے۔“[1]

﴿3430﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب باتیں زیادہ ہوں لیکن عمل کچھ نہ ہو، لوگوں کی زبانیں تو ایک ہوں لیکن دل ایک دوسرے کے مخالف ہوں اور لوگ رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرنے لگیں تو اس وقت ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہوگی اور وہ انہیں بہرہ اور اندھا کر دے گا۔“[2]

حسد اور فقر کی آفات:

﴿3431﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا وَّکَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدَرَ یعنی فقیری قریب ہے کہ کفر ہو جائے اور حسد قریب ہے کہ تقدیر پر غالب آ جائے[3]۔“[4]

دل لگا کر عبادت کرو:

﴿3432﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِجْتَمِعُوْا عَلَی الْقُرْاٰنِ مَا ائْتَلَفْتُمْ عَلَیْہِ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ فَقُوْمُوْا

1... الدعاء للطبرانی، باب من قال سبعین مرۃ، ص۵۱۶، حدیث: ۱۸۳۹

2... معجم الکبیر، ۶/ ۲۶۳، حدیث: ۶۱۷۰

3... اس پر حاشیہ روایت: 3169 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

4... شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد، ۵/ ۲۶۷، حدیث: ۶۶۱۲

یعنی جب تک دل لگے تلاوت کرتے رہو، جب اکتاہٹ ہونے لگے تو اٹھ جاؤ[1]۔"[2]

حلال روزی کس نیت سے طلب کی جائے؟

﴿3433﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو حلال روزی سوال سے بچنے، گھر والوں کی خبر گیری کرنے اور پڑوسیوں پر شفقت کی نیت سے طلب کرے گا وہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتا) ہوگا اور جو حلال روزی مال بڑھانے، فخر و تکبُّر اور دکھلاوے کی نیت سے طلب کرے گا تو وہ بارگاہِ الٰہی میں اس حال میں حاضر ہوگا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ناراض ہوگا۔"[3]

مومن و فاجر میں فرق:

﴿3434﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَّالْفَاجِرُ خِبٌّ لَّئِیْمٌ یعنی مومن سیدھا سادھا کرم والا ہوتا ہے جبکہ فاجر چالاک بد خُلق ہوتا ہے۔"[4]

❀...❀...❀...❀...❀

---

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 265 پر حدیث پاک کے جز "تلاوت کرتے رہو" کے تحت فرماتے ہیں: "یہ قاعدہ ان خوش نصیب لوگوں کے لئے ہے جن کو قرآن شریف کی تلاوت میں لذت اور حضورِ قلب میسر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ تلاوت کی وجہ سے دل اکتا جاتا ہے وہ دل لگنے تک پڑھتے رہیں مگر وہ شخص جس کا دل تلاوت میں لگتا ہی نہ ہو وہ دل کو مجبور کرکے تلاوت کرے دل نہ لگنے کے عذر سے تلاوت چھوڑ نہ دے پہلے کچھ دن دل پر جبر کرنا پڑے گا پھر اِنْ شَآءَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) دل لگنے لگے گا جیسا کہ تجربہ ہے۔" اور حدیث پاک کے جز "اٹھ جاؤ" کے تحت فرماتے ہیں: "کچھ دیر کے لئے تلاوت بند کردو حتّٰی کہ وہ حالت جاتی رہے تمام عبادات کا یہی حال ہے کہ دل لگا کر ادا کرو۔"

[2]... مسلم، کتاب العلم، باب النھی عن اتباع متشابه... الخ، ص۱۴۳۳، حدیث: ۲۶۶۷، "اجتمعوا" بدله "اقرأوا"

[3]... مصنف ابن شیبة، کتاب البیوع، باب فی التجارة والرغبة فیھا، ۵/ ۲۵۸، حدیث: ۷

[4]... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی البخل، ۳/ ۳۸۸، حدیث: ۱۹۷۱

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ تَمِیمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا اَحنف بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھانجے، بنو تمیم کے قاضی حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ تمیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ اپنی لغزشوں کی معافی طلب کرنے والے، اپنے ایام واوقات کو درست رکھنے والے، تنہائی سے انسیت اور بڑھاپے سے عبرت حاصل کرنے والے تھے۔

﴿3435﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَصْمَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ تمیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے ایک مرتبہ آئینہ دیکھا تو اپنا بڑھاپا دیکھ کر فرمایا: ”میں بنو تمیم کی حاجات پوری کرنے کے لئے گدھا بنا ہوا ہوں جبکہ موت میرے تعاقب میں ہے۔“ چنانچہ آپ مقامِ شَبَکَہ کی طرف تشریف لے گئے اور وصال تک وہیں قیام پذیر رہے۔ راوی کا بیان ہے: مجھے یہ بھی خبر ملی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بنو تمیم سے فرمایا: ”اے بنو تمیم! میں نے اپنی جوانی تمہیں ہبہ کر دی تم میرا بڑھاپا ہبہ کر دو۔“

سیِّدُنا ایاس بن قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ تمیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مشہور تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے احادیث روایت کی ہیں۔

اہل عقدہ ہلاک ہو گئے:

﴿3436﴾... حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کے لئے مدینہ طیبہ حاضر ہوا، مجھے حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کا زیادہ شوق تھا۔ چنانچہ میں مسجدِ نبوی میں پہلی صف میں نماز کے لئے کھڑا ہو گیا، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ تشریف لائے، ایک شخص لوگوں کو دیکھنے لگا، مجھے اجنبی سمجھ کر میری جگہ کھڑا ہو گیا، مجھے اپنی نماز کی خبر نہ رہی، نماز کے بعد اس شخص نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے کبھی غمزدہ نہ کرے! میں نے یہ سب کچھ جہالت کی بنا پر نہیں کیا بلکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس صف میں کھڑے ہوں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سے قریب ہو[1]، لوگوں میں سے تم اجنبی معلوم ہوئے اس لئے میں تمہاری جگہ کھڑا ہو گیا۔" راوی کا بیان ہے کہ لوگ پوری توجہ سے ان کی باتیں سننے لگے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی کہ "ربِّ کعبہ کی قسم! اہلِ عقدہ (حکومتوں والے) ہلاک ہو گئے۔" یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔ پھر فرمایا: "بخدا! مجھے اس پر افسوس نہیں کہ وہ خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے ان کی ہلاکت پر ذرا افسوس نہیں بلکہ مجھے مسلمانوں میں سے ان پر افسوس ہے جو ان کی ہلاکت (و گمراہیت) کا سبب بنے۔"

حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔[2]

❊...❊...❊...❊...❊

حضرتِ سیِّدُنا ابو ابیض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو ابیض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار اور فرائض و واجبات کی پابندی کرنے والے تھے، نہ تو کسی کو کمتر و حقیر سمجھتے اور نہ ہی کسی بات پر غصہ کرتے تھے۔

دنیا سے کس طرح بچا جاسکتا ہے؟

﴿3437﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حفص عُمَر جَزری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ابیض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑے عبادت گزار تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے اپنے کسی بھائی کو مکتوب بھیجا: "(اے بھائی!) تم دنیا میں صرف ایک نفس کے مُکَلَّف بنائے گئے ہو، اگر تم نے اس کی اصلاح کر لی تو مفسدین کا فساد تمہیں کچھ

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ195** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: "امام کے پیچھے عاقل بالغ علم والا کھڑا ہو کہ بوقتِ ضرورت امام کے قائم مقام کھڑا ہو سکے، غالب یہ ہے کہ قیس نابالغ تھے اس لئے انہیں ہٹایا گیا، اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ کسی کو اس کی جگہ سے ہٹا کر خود کھڑا ہونا ممنوع ہے مگر شرعی ضرورت سے جائز ہے، دوسرے یہ کہ بچہ بڑے کے برابر نماز میں کھڑا ہو جائے تو اس سے بڑے کی نماز جاتی نہیں، کیونکہ اب تک جن کے برابر قیس کھڑے تھے ان کی نماز درست رہی، تیسرے یہ کہ امام کے پیچھے لائقِ امامت آدمی کھڑا ہو۔

2...مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۵۷، حدیث: ۲۱۳۲۲

نقصان نہیں پہنچاسکے گا لیکن اگر تم نے اسے بگاڑ دیا تو صالحین کی اصلاح سے تمہیں کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔ جان لو! تم اس وقت تک دنیا سے نہیں بچ سکتے جب تک اس کے سفید وسیاہ سے بے پروانہ ہو جاؤ۔"

سیِّدُنا ابوابیض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرتِ سیِّدُنا ابوابیض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3438﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عصر کی نماز ادا فرمائی جبکہ سورج حلقہ بنائے چمک رہا تھا[1]۔[2]

❀...❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا لاحِق بن حُمَیْد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد

حضرتِ سیِّدُنا ابومِجْلَز لاحِق بن حُمَیْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صائِبُ الرَّائے فقیہ اور ہدایت یافتہ عبادت گزار تھے۔

سب سے زیادہ عقل مند کون؟

﴿3439-40﴾... حضرتِ سیِّدُنا رُدَینی بن ابومِجْلَز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ "مؤمنین میں سے یا لوگوں میں سے سب سے زیادہ دانا (عقل مند) وہ ہے جو حد درجہ محتاط ہو۔"

افضل نماز اور افضل عبادت:

﴿3441﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومِجْلَز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "سب سے افضل نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو اور سب سے افضل

1... سورج کے صاف اور روشن ہونے سے یہ لازم نہیں کہ ایک مثل سایہ پر اذان ہوئی دو مثل پر بھی سورج صاف ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۷۱)

2... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۳۸، حدیث: ۱۲۷۲۶

عبادت وہ ہے جس میں رکوع لمبا ہو۔“

قرض دار کے ساتھ بھلائی کرو:

﴿3442﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُدَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ قرض دار کو تکلیف نہ پہنچاؤ تو ایسا ضرور کرو اور حق ثابت ہونے کے بعد قرض دار کو جو کچھ معاف کرو گے اس کا اجر تمہیں ضرور دیا جائے گا۔“

﴿3443﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث وفقہ کے مذاکرے وگفتگو میں مشغول تھے کہ ایک شخص نے کہا: ”اگر آپ قرآنِ مجید کی کوئی سورت تلاوت کرتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سورت تلاوت کرنا حدیث وفقہ کے مذاکرے وگفتگو سے افضل ہو[1]۔“

احادیث بھی قرآن کی طرح ہیں:

﴿3444﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بے شک پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث طیبہ بھی قرآنِ کریم کی طرح ہیں کہ بعض بعض کے لئے ناسخ ہیں۔“

﴿3445﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا (پ۵، النسآء: ۹۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو سزا بیان فرمائی ہے قاتل اسی کے لائق ہے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

[1] ... گھڑی بھر علمِ دین کے مسائل میں مذاکرہ اور گفتگو کرنا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔ کچھ قرآنِ مجید یاد کر چکا ہے اور اسے فرصت ہے تو افضل یہ ہے کہ علمِ فقہ سیکھے، کہ قرآنِ مجید حفظ کرنا فرضِ کفایہ ہے اور فقہ کی ضروری باتوں کا جاننا فرضِ عین ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۶۲۹)

درگزر کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔"

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بنے جو۔۔۔!

﴿3446﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابومجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَواد فرماتے ہیں: ایک شخص رضائے الٰہی کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کے لئے گیا، راستے میں ایک اجنبی سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پوچھا: کہاں جارہے ہو؟ جواب دیا: فلاں سے ملاقات کے لئے۔ پوچھا: کیا تمہاری آپس میں کوئی رشتہ داری ہے؟ کہا: نہیں۔ پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے؟ کہا: نہیں! میں صرف رضائے الٰہی کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تمہیں بتاؤں کہ رضائے الٰہی کے لئے مسلمان سے محبت کرنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت فرماتا ہے۔

﴿3447﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے حضرتِ سیِّدُنا ابومجلز لاحق بن حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں کچھ رقم بطورِ قرض دے دیں اس شرط پر کہ جب تک ہم خود واپس نہ کریں آپ مطالبہ نہیں کریں گے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابومجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 300 درہم انہیں بھیج دیئے۔

﴿3448﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابومجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: "لوگ مجھ پر دو آدمیوں کو حاکم بنانے کا الزام لگاتے ہیں حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک پرندے کے حق میں بھی دو آدمیوں کو حاکم بنایا ہے۔"

سیِّدُنا لاحِق بن حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابومجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ جیسے جلیل القدر صحابہ شامل ہیں۔

نمازِ فجر اور دعائے قنوت:

﴿3449﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے

غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلہ رِعْل وذَکْوان کے خلاف دعا کرتے ہوئے نمازِ فجر میں رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی[1] اور فرمایا: ”قبیلہ عُصَیَّہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی۔“[2]

وہ ہم میں سے نہیں:

﴿3450﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص ریشم پہنے اور چاندی کے برتنوں میں پیئے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر پر یا غلام کو اس کے آقا پر خراب کر دے وہ بھی ہم میں سے نہیں۔“[3]

رینگنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ پوشیدہ:

﴿3451﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیّ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلشِّرْكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ الذَّرِّ عَلَی الصَّفَا وَلَیْسَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الْكُفْرِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ یعنی میری اُمّت میں شرک سخت پتھر پر رینگنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی (پوشیدہ) ہے۔ نیز بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنا ہے[4]۔“[5]

❀...❀...❀...❀...❀

1... اس پر حاشیہ روایت:3084 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

2... بخاری، کتاب الجھاد، باب فضل قول اللّٰہ تعالٰی: ولا تحسبن الذین... الخ، ۲/ ۲۵۸، حدیث: ۲۸۱۴

3... معجم الصغیر، ۱/ ۲۴۸، حدیث: ۶۹۹

4... اس پر حاشیہ روایت:3087 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

5... نوادر الاصول، الاصل السادس والسبعون والمائتان، الجزء الثانی، ص۱۱۹۴، حدیث: ۱۴۹۲
نسائی، کتاب الصلاۃ، باب الحکم فی تارک الصلاۃ، ص۸۴، حدیث: ۴۶۱

حضرتِ سیِّدُنا حسّان بن ابوسِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا حسّان بن ابوسِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبان سمیت اپنے تمام ظاہری اعضاء، دل اور باطنی معاملات کی حفاظت کرنے والے تھے۔

عراقی ابدال:

﴿3452﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہم نشینوں میں سے کسی کو یہ کہتے سنا کہ مجھے خواب میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، میں نے عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی اُمَّت کے ابدال کہاں ہیں؟'' آپ نے اپنے دستِ اَنور سے شام کی جانب اشارہ فرمایا۔ میں نے عرض کی: ان میں سے کوئی عراق میں بھی ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! محمد بن واسع، حسان بن ابوسنان اور مالک بن دینار۔''

بارگاہِ الٰہی میں مقام و مرتبہ:

﴿3453﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ ایک شخص خواب میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے فیض یاب ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اگر حسان بن ابوسنان پہاڑ کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی دعا کریں تو ضرور وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔''

آنکھوں کا قفلِ مدینہ[1]:

﴿3454﴾... مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نمازِ عید کے لئے تشریف لے گئے، واپس لوٹے تو زوجہ محترمہ نے پوچھا: ''آج آپ نے کتنی حسین عورتوں کو دیکھا؟'' زوجہ کے اصرار پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! گھر سے نکلنے کے بعد لوٹنے تک میں اپنے پاؤں کے انگوٹھوں کی طرف ہی دیکھتا رہا ہوں۔''

1... قفلِ مدینہ: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بولی جانے والی ایک اصطلاح ہے۔ کسی بھی عضو کو گناہوں اور فضولیات سے بچانے کو قفلِ مدینہ لگانا کہتے ہیں۔

﴿3455﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ”میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کو دیکھا تو وہ مجھے ہمیشہ بیمار ہی لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوجعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حضرتِ سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: ”واقعی میں نے بھی جب کبھی انہیں دیکھا تو مجھے اس جاندار کی طرح لگے جس کے گوشت سے چربی اتار لی گئی ہو۔“

﴿3456﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محمد زَرّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نمازِ عید کے لئے تشریف لے گئے، واپسی پر کسی نے عرض کی: اے ابوعبداللہ! اس عید پر تو عورتیں بہت زیادہ تھیں۔ فرمایا: ”میں نے تو واپسی تک کسی عورت کو نہیں دیکھا۔“

لایعنی گفتگو کرنے پر نفس کو سزا:

﴿3457﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالجبار بن نضر سُلَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ایک تعمیر شدہ مکان کے قریب سے گزرے تو پوچھا: ”یہ کب بنایا گیا؟“ پھر فوراً اپنے نفس سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”تجھے اس سے کیا غرض کہ یہ کب بنا؟ تو لایعنی چیزوں کے بارے میں پوچھتا ہے۔“ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک سال مسلسل روزے رکھ کر نفس کو سزا دی۔

نماز اور دکان:

﴿3458﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمارہ بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنی دکان کا دروازہ کھول کر دوات رکھتے، حساب کتاب کے کاغذ پھیلاتے اور پردہ لٹکا کر نماز شروع کر دیتے، جب کسی کے آنے کی آہٹ محسوس کرتے تو حساب کتاب میں مشغول ہو جاتے اور یہ ظاہر کرتے گویا حساب کتاب میں مصروف تھے۔

﴿3459﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَلَّام بن ابومُطِیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ”اگر مساکین نہ ہوتے تو میں تجارت کا پیشہ اختیار نہ کرتا۔“

سب سے زیادہ آسان:

﴿3460﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُہَیر بن نُعَیْم بابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا

یُونُس بن عُبَید اور حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما ایک محفل میں جمع ہوئے، حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تقویٰ وپرہیز گاری سے بڑھ کر مجھ پر کوئی چیز گراں ثابت نہیں ہوئی۔“ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے فرمایا: ”مجھ پر تو یہ سب سے زیادہ آسان ثابت ہوئی۔“ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ”وہ کیسے؟“ فرمایا: ”میں نے مشکوک چیز کو چھوڑ کر یقینی کو اختیار کیا، لہٰذا آرام وسکون میں رہا۔“

﴿3461﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ”تقویٰ وپرہیز گاری کتنی آسان چیز ہے کہ جب کسی چیز میں شک ہو تو اسے چھوڑ دو (یہی تقویٰ ہے)۔“

ضرورت سے زائد رقم صدقہ کر دیتے:

﴿3462﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بصرہ کے تاجر تھے، لیکن اہواز میں رہائش پذیر تھے، بصرہ میں ایک شخص آپ کا شراکت دار تھا، آپ بصرہ میں اسے سامانِ تجارت مہیا کرتے اور سال کے اختتام پر دونوں جمع ہو کر منافع تقسیم کر لیتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے حصے کی رقم سے گزر بسر کے لئے کچھ خرید کر بقیہ رقم صدقہ کر دیتے، جبکہ شراکت دار جائداد بنانے میں لگا رہتا، ایک مرتبہ آپ بصرہ تشریف لے گئے، جتنی رقم صدقہ کرنے کا ارادہ تھا آپ نے اتنی رقم صدقہ کر دی، پھر کسی نے بتایا کہ فلاں گھرانے کے لوگ ضرورت مند ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟“ چنانچہ آپ نے 300 درہم ادھار لئے اور انہیں بھجوا دیئے۔

کہیں یہ گناہ نہ کر بیٹھے:

﴿3463﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رنگ دار کپڑوں میں ملبوس ایک عورت نے آکر حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے سوال کیا، آپ نے اپنے شراکت دار کو شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا تو وہ دو درہم لے آیا، آپ نے فرمایا: ”اسے 200 درہم دے دو۔“ لوگوں نے عرض کی: ”اے ابوعبداللہ! وہ تو کم پر بھی راضی تھی۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

فرمایا: ”میں نے ایسی بات کا مشاہدہ کیا جس تک تمہارا خیال نہیں گیا، وہ یہ کہ ابھی یہ نوجوان ہے، لہٰذا مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کی حاجت اسے کسی ناپسندیدہ چیز (یعنی گناہ) پر مجبور نہ کر دے۔“

پسندیدہ خصلت:

﴿3464﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ عبدُالمومن بن عَبّاد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان کی ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جو تکبر و غرور میں مبتلا تھا، آپ کے ساتھ ایک شخص بھی تھا، آپ نے اس سے کوئی بات پوچھی تو مغرور شخص خود کو کچھ سمجھتے ہوئے کہنے لگا: ”آپ اس جیسے شخص سے یہ سوال پوچھتے ہیں۔“ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تجھے کیا معلوم؟ ہو سکتا ہے اس میں کوئی ایسی عادت ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہو اور تجھ میں کوئی ایسی خصلت ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہو۔“ مغرور شخص نے پوچھا: ”اے ابوعبداللہ! اس میں ایسی کون سی عادت ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے اور مجھ میں ایسی کون سی خصلت ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے؟“ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ہو سکتا ہے کہ اس نے تجھے دیکھتے وقت دل میں کہا ہو یہ مجھ سے بہتر ہے اور تو نے اسے دیکھتے وقت یہ خیال کیا ہو کہ میں اس سے بہتر ہوں۔“

نفس کو اعتدال پر کس طرح لایا جائے؟

﴿3465﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابوسلمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان سے پوچھا: ”کیا آپ کا نفس فاقہ کی حالت میں آپ کو پریشان نہیں کرتا؟“ فرمایا: ”کیوں نہیں!“ میں نے پوچھا: ”تو پھر آپ اسے کس چیز سے بہلاتے ہیں؟“ فرمایا: ”میں اس سے کہتا ہوں کہ پھاوڑا لو اور مزدوروں کے ساتھ بیٹھ جاؤ، یوں ایک یا دو دانق کما کر اس سے گزارہ کر لو، یہ سن وہ اعتدال پر آجاتا ہے۔“

کب تک اپنے نفس کو سزا دیتے رہیں گے؟

﴿3466﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُوسٰی بن ہلال رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہمارا ہم نشین تھا،

اس کی باندی حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی زوجہ تھی، اس کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ میری باندی نے مجھے بتایا کہ میرے شوہر میرے ساتھ بستر پر لیٹ کر مجھے اس طرح بہلاتے جس طرح عورت اپنے بچے کو بہلاتی ہے، جب انہیں معلوم ہو جاتا کہ میں سوچکی ہوں تو آہستہ سے بستر سے اٹھتے اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دیتے، ایک مرتبہ میں نے ان سے عرض کی: ''اے ابوعبداللہ! کب تک اپنے نفس کو سزا دیتے رہیں گے؟ اس پر کچھ نرمی کیجئے!'' تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''خاموش ہو جاؤ! افسوس ہے تم پر! قریب ہے کہ میں سو جاؤں اور ایسا سوؤں کہ پھر کبھی بیدار نہ ہو سکوں۔''

قابلِ رشک خواہش:

﴿3467﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوجعفر محمد بن احمد بن احمد بن ابوزید خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مہدی بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ان کی کیا شان ہے! میں نے انہیں مرض الموت میں دیکھا، کسی نے ان سے پوچھا: ''آپ خود کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟'' فرمایا: ''اگر میں جہنم سے نجات پا جاؤں تو خیریت ہے۔'' پوچھا گیا: ''آپ کی خواہش کیا ہے؟'' فرمایا: ''مجھے ایک طویل رات کی خواہش ہے کہ جس میں ساری رات عبادت کرتا رہوں۔''

پریشانی کا سبب:

﴿3468﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محمد بن اسماء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کو فرماتے سنا کہ کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان میں ایک ایسا شخص بھی تھا جس کے معاشی حالات پہلے بہتر تھے لیکن پھر وہ تنگ دست ہو گیا، لوگ اس ارادے سے آئے تھے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں بات کریں تاکہ آپ اس کی کچھ مدد کر دیں، لیکن آپ کو غمزدہ و بے قرار دیکھ کر آپس میں مشورہ کیا کہ اس حال میں ان سے بات کرنا مناسب نہیں، لہٰذا انہوں نے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے پوچھا: ''کیا تمہاری کوئی حاجت؟'' لوگوں نے عرض کی: اے ابوعبداللہ! ہم پھر حاضر ہو جائیں گے۔

آپ نے فرمایا: ”نہیں! تم آنے کا مقصد بیان کرو۔“ چنانچہ لوگوں نے عرض کی: یہ فلاں شخص ہے، آپ اسے جانتے ہیں، یہ پہلے مال دار تھا لیکن اب تنگ دست ہے، ہم نے سوچا کہ اس کے لئے کچھ اسباب پیدا کر دیں (اس لئے حاضر ہوئے تھے)۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”یہیں ٹھہرو!“ چنانچہ آپ گھر گئے اور 400 درہم سے بھری تھیلی لے کر آئے اور فرمایا: ”اس کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔“ پھر فرمایا: ”ٹھہرو! میں تمہیں اپنے غم زدہ و بے قرار ہونے کی وجہ بتاتا ہوں، میں نے گھر والوں کے لئے کمرے میں کوٹھڑی بنائی ہے جس پر تقریباً 27 درہم خرچ ہوئے ہیں، اگرچہ اس سے ہمیں راحت ملی ہے لیکن اگر اسے نہ بناتے تب بھی گزارا ہو جاتا، میری پریشانی کی وجہ یہی ہے۔“

30 ہزار نفع واپس لوٹا دیا:

﴿3469﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے غلام نے مقام اہواز سے انہیں پیغام بھیجا کہ گنے کی فصل کو اس بار کافی نقصان پہنچا ہے، لہٰذا آپ ابھی سے شکر خرید لیں۔ چنانچہ آپ نے ایک شخص سے شکر خرید لی، گنے کی فصل کم ہونے کی وجہ سے آپ کو اس شکر پر 30 ہزار کا نفع ہوا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ شکر والے کے پاس گئے اور اس سے کہا: ”میرے غلام نے مجھے پیغام بھیجا تھا (کہ گنے کی فصل کو کافی نقصان ہوا ہے)، میں نے اس بارے میں تمہیں نہیں بتایا تھا، لہٰذا ہمارے درمیان جو خرید و فروخت ہوئی ہے اسے آپ فسخ کر دیں۔“ اس نے عرض کی: اب تو آپ نے مجھے بتا دیا ہے، میں اس پر بخوشی راضی ہوں۔ آپ لوٹ آئے لیکن دل بے چین رہا۔ چنانچہ پھر اس کے پاس آئے اور فرمایا: ”میں نے یہ معاملہ اپنی مرضی سے نہیں کیا، اس لئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ اس بیع کو فسخ کر کے اپنی رقم واپس لے لیں۔“ راوی کا بیان ہے کہ آپ اصرار کرتے رہے حتّٰی کہ اس نے بیع فسخ کر دی۔

مجھے ان دراہم کی کوئی ضرورت نہیں:

﴿3470﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک ساتھی نے ہمیں بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے مصاحبوں میں سے کچھ لوگ تجارت کی غرض سے کشتی میں سوار کہیں جا رہے تھے کہ انہوں نے چاولوں سے بھری ایک کشتی دیکھی، لہٰذا انہوں نے سارے

چاول خرید لئے، بعض نے کہا: ”جتنا حصہ ہم میں سے ایک کو ملے اتنا ہی حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان کے لئے بھی رکھ لو۔“ چنانچہ ایک حصہ ان کے لئے بھی مقرر کر دیا۔ ان چاولوں پر انہیں اتنا نفع حاصل ہوا کہ ہر شخص کے حصے میں دو ہزار درہم آئے، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حصہ ایک تھیلی میں رکھ دیا، جب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو درہم پیش کرتے ہوئے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان نے فرمایا: ”اگر اس سودے میں تمہیں نقصان ہوتا تو کیا نقصان میں بھی مجھے برابر کا شریک کرتے؟“ عرض کی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو پھر مجھے ان دراہم و نفع کی کوئی ضرورت نہیں۔“

سیِّدُنا حسّان بن ابوسنان عَلَیْہِ الرَّحۡمَہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے سب سے زیادہ احادیث لینے والے آپ ہی ہیں۔ لیکن کثرتِ عبادت کی وجہ سے آپ نے احادیث بیان نہ کیں۔

﴿3471﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہارون اعور رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بصرہ میں حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان سے بڑھ کر حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی سے مروی احادیث جاننے والا کوئی نہ تھا، لیکن آپ نے ان کی صرف پانچ احادیث روایت کی ہیں، کیونکہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا زیادہ وقت عبادت و نماز میں گزرتا تھا۔

غافلین میں ذکر کرنے والے کی مثال:

﴿3472﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان سے مرفوعاً روایت ہے: ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الۡغَافِلِیۡنَ کَالۡمُقَاتِلِ عَنِ الۡمُدۡبِرِیۡنَ یعنی غافلوں کے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے میدانِ جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنے والوں کے درمیان ثابت قدم رہ کر لڑنے والا۔

بغیر علم کے فتوٰی دینا کیسا؟

... جس نے بغیر علم کے فتوٰی دیا اس کا گناہ فتوٰی دینے والے پر ہے۔ (ابوداود، ۳/ ۴۴۹، حدیث: ۳۶۵۷)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سند سے روایت کردہ احادیث

قیامت کی ایک نشانی:

﴿3473﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ الزُّهْدُ رِوَايَةً وَّالْوَرَعُ تَصَنُّعًا یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ زہد محض روایت اور تقویٰ وپرہیز گاری تصنع نہ بن جائے۔''[1]

بندروں اور خنزیروں کی صورت والے:

﴿3474﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جائیں گے۔'' عرض کی گئی: کیا وہ توحید ورسالت کی گواہی دیتے اور روزے رکھتے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر انہیں مسخ کرنے کی کیا وجہ ہوگی؟ ارشاد فرمایا: ''وہ گانے باجے کے آلات اپنائیں گے، شرابیں پئیں گے، رات شراب پی کر لہو ولعب میں گزاریں گے اور صبح اس حال میں کریں گے کہ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جائیں گے۔''[2]

نعتِ مصطفٰے سُنَّتِ صحابہ ہے:

﴿3475﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انصار کی بچیوں کے پاس سے گزرے، وہ دف بجاتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہی تھیں:

نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّار   يَاحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَار

ترجمہ: ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کتنے اچھے پڑوسی ہیں۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان بچیوں کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔[3]

1... کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل الثالث، ۱۴/ ۱۰۱، حدیث: ۳۸۴۸۸

2... اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب الفتن، باب مایکون فی ھذہ الامۃ من فساد وخسف... الخ، ۱۰/ ۲۴۳ حدیث: ۹۸۹۴

3... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الغناء والدف، ۲/ ۴۳۹، حدیث: ۱۸۹۹، مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۲۱۰، حدیث: ۳۳۹۶

حضرتِ سیِّدُنا عاصِم بن سُلَیمان اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَوَّل

حضرتِ سیِّدُنا عاصِم بن سُلَیمان اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَوَّل بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار اور عظیم شخصیت کے مالک تھے۔

لوگوں کے ہجوم سے دھوکا نہ کھانا:

﴿3476﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن سلیمان اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَوَّل بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن زید رقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَالِی سے نصیحت کا طالب ہوا تو آپ نے فرمایا: ”اے فلاں! لوگوں کا ہجوم ہرگز تجھے تیرے نفس کی اصلاح سے غافل نہ کرے کیونکہ پوچھ گچھ تم سے ہوگی نہ کہ لوگوں سے، اِدھر اُدھر گھومنے سے بچنا کہ یوں تمہارا دن بے کار گزر جائے گا کیونکہ موت تمہیں ضرور آکر رہے گی، میں نے گناہ سرزد ہوجانے کے بعد کی جانے والی نیکی سے بڑھ کر کبھی کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو گناہ کو جلد اور تیزی سے ڈھونڈ لیتی ہے۔“

﴿3477﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَبّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد کے والد ماجد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن سلیمان احول عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَوَّل اکثر و بیشتر مجھ سے ملنے آتے، روزے سے ہوتے لیکن افطار کر لیتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد ایک طرف ہو کر نماز میں مشغول ہو جاتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے، ایک لمحہ کے لئے بھی اپنا پہلو بستر سے نہ لگاتے۔

سیِّدُنا عاصِم بن سُلَیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن سلیمان اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَوَّل نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سرجس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین، حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نہدی، حضرتِ سیِّدُنا ابو قلابہ اور دیگر تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کی ہیں۔

موت کفارہ ہے:

﴿3478﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْمَوْتُ کَفَّارَۃٌ لِّکُلِّ مُسْلِمٍ یعنی موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے۔''[1]

وسیلے کا ثبوت:

﴿3479﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی والدہ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہوا تو حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ان کے سرہانے بیٹھ کر ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! میری والدہ محترمہ کے بعد آپ میری والدہ تھیں، خود بھوکی رہتیں مجھے کھلاتیں، خود پرانے کپڑوں میں گزارہ کرتیں مجھے نئے کپڑے پہناتیں، اچھے کھانے خود نہ کھاتیں بلکہ مجھے کھلاتیں، صرف اس نیت سے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور آخرت کی کامیابی حاصل ہو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ غسل دینے کا حکم دیا، جب کافور ملا پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دستِ انور سے ان پر پانی بہایا، پھر کفن پہنانے سے پہلے اپنی مبارک قمیص پہنانے کے لئے دی، پھر حضرتِ سیِّدُنا اسامہ بن زید، حضرتِ سیِّدُنا ابوایوب انصاری، حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم اور ایک حبشی غلام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بلایا اور ان کے لئے قبر کھودنے کا حکم دیا، جب لحد بنانے کا وقت آیا تو آپ نے خود لحد بنائی اور اس میں لیٹ کر یہ دعا کی: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اِغْفِرْ لِاُمِّیْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ اَسَدٍ وَّلَقِّنْہَا حُجَّتَہَا وَاَوْسِعْ عَلَیْہَا مَدْخَلَہَا بِحَقِّ نَبِیِّكَ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ فَاِنَّكَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو جِلاتا اور مارتا ہے اور خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا، (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میری ماں فاطمہ بنتِ اسد کو بخش دے، انہیں ان کی حجت سکھا اور اپنے نبی اور مجھ سے پہلے انبیا کے صدقے ان کی قبر کو وسیع فرما، تُو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔'' پھر چار تکبیروں کے ساتھ ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور حضرتِ سیِّدُنا عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ہمراہ اپنے مبارک ہاتھوں سے انہیں قبر میں اتارا[2]۔''[3]

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی ذکر ما فی الاوجاع، ۷/ ۱۷۱، حدیث: ۹۸۸۶

2 ...معجم الکبیر، ۲۴/ ۳۵۱، حدیث: ۸۷۱

3 ...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر مشتمل شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ''مدنی پنج سورہ''...

حجامہ میں شفا ہے:

﴿3480﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن سرجس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”فِی الْحَجْمِ شِفَاءٌ یعنی پچھنے لگوانے (رگ سے خون نکلوانے) میں شفا ہے۔“[1]

سفر پر روانا ہوتے وقت کی دعا:

﴿3481﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن سرجس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر پر روانہ ہوتے تو یہ پڑھتے: ”اَللّٰھُمَّ بَلِّغْنَا بَلَاغَ خَیْرٍ وَّ مَغْفِرَۃٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں خیریت سے منزل مقصود تک پہنچا اور ہماری مغفرت فرما!“ پھر یہ دعا پڑھتے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَ الْمَالِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں سفر کے نقصانات، واپسی کی تکالیف، بھلائی کے بعد برائی، مظلوم کی بد دعا، اہل وعیال اور مال میں برائی دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“[2]

اسمائے حُسنٰی یاد کرنے کی فضیلت:

﴿3482﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے 99 نام ہیں جو ان ناموں کو یاد کرلے (اور روزانہ ان کا ورد کیا کرے) جنت میں داخل ہوگا۔“[3]

......صفحہ 169 پر ہے: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ“ بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔
(اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ، ص۱۵۱، ملخصًا)

1... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الطب، باب فی الحجامۃ من قال... الخ، ۵/ ۴۶۰، حدیث: ۲، عن بشیر بن عمیر

2... کنز العمال، کتاب السفر من قسم الافعال، فصل فی آدابہ، ۶/ ۳۰۷، حدیث: ۱۷۶۰۲
مسلم، کتاب الحج، باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ، ص۷۰۰، حدیث: ۱۳۴۳

3... بخاری، کتاب الشروط، باب ما یجوز من الاشتراط... الخ، ۲/ ۲۲۹، حدیث: ۲۷۳۶

﴿3483﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عیش پرستی اور عجمیوں سے مشابہت ترک کردو اور ریشم پہننے سے بچو کیونکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اتنے کے اور اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔(1)

خاص صفات کے حامل صحابہ:

﴿3484﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورپرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری امت میں میری امت پر بہت رحیم وکریم "**ابو بکر**" ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں سب سے زیادہ سخت "**عمر**" ہیں اور ان سب میں سچے حیاوالے "**عثمان**" ہیں اور زیادہ عِلْمِ فرائض (عِلْمِ میراث) جاننے والے "**زید بن ثابت**" ہیں، سب میں بڑے قاری "**ابی بن کعب**" ہیں، حلال و حرام کے بہت جاننے والے "**معاذ بن جبل**" ہیں اور ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اس امت کے امین "**ابو عبیدہ بن جراح**" ہیں(2) (اور سب سے بڑھ کر فیصلہ فرمانے والے "**علی**" ہیں)(3)۔"

❋...❋...❋...❋...❋

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو واثِلہ ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صاحِبِ حکمت اور گزشتہ احکام کے جاننے والے تھے۔

﴿3485﴾... حضرتِ سیِّدُنا محبوب بن ہلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: "پیدائش کا عمل کب ختم ہوگا کہ کوئی پیدا نہ ہو؟" فرمایا: "جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

1...بخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحریر وافتراشہ...الخ، ۴/ ۵۸، حدیث: ۵۸۲۹

2...ترمذی، کتاب المناقب، باب معاذ بن جبل...الخ، ۵/ ۴۳۵، حدیث: ۳۸۱۵

3...خیال رہے کہ اس حدیث میں ہر جگہ اسم تفضیل ارشاد ہوا ہے جس میں بتایا گیا کہ یہ تمام صفات دیگر صحابہ میں بھی موجود ہیں مگر فلاں صحابی میں فلاں صفت کامل تر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۸/ ۴۳۸)

کا عرش پانی پر ہو گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اہلِ جنت کی مقررہ تعداد پوری ہو جائے گی اس وقت پیدائش کا عمل ختم ہو جائے گا پھر کوئی پیدا نہ ہو گا۔“

چار عادتیں:

﴿3486﴾... حضرتِ سیِّدُنا نوح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: آپ میں چار عادتیں ہیں:(۱)...بدصورتی (۲)...زیادہ باتیں کرنا(۳)...خود پر فخر کرنا اور(۴)...فیصلہ کرنے میں جلدی کرنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جہاں تک **بدصورتی** کا تعلق ہے تو وہ میرے اختیار میں نہیں (بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں ہے)۔**زیادہ بولنے میں**، میں درست بات کرتا ہوں یا غلط ؟لوگوں نے کہا: درست بات۔ فرمایا: اچھی باتیں زیادہ کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ جہاں تک **خود پر فخر** کرنے کا معاملہ ہے تو جو کچھ تم مجھ سے دیکھتے ہو کیا وہ تمہیں خوش کرتا ہے ؟لوگوں نے کہا: ہاں! فرمایا: پھر مجھے اس بات کا زیادہ حق ہے کہ میں خود پر فخر کروں۔ **جلد فیصلہ** کرنے کی وضاحت کے لئے آپ نے اپنی پانچوں انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: یہ کتنی ہیں؟لوگوں نے کہا: جو چیز مشہور و معروف ہو اسے ہم آسانی سے شمار کر لیتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جس چیز کا حکم میرے لئے واضح ہو چکا ہو اسے بیان کرنے سے میں کیوں رکوں۔“

﴿3487﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں کوئی ایسی خلافِ واقع بات کہوں جس پر صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی مطلع ہو، بروزِ قیامت اس کا مجھ سے مواخذہ بھی نہ اور دنیا میں مجھے اس سے فرحت حاصل ہو۔

ایک دروازہ بند کر دیا گیا:

﴿3488﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب عہدۂ قضا سونپا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ان سے ملنے آئے تو وہ رو رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: ”اے ابو واثلہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟“ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”میرے لئے جنت کے دو دروازے کھلے تھے ایک بند کر دیا گیا۔“

احمق کون؟

﴿3489﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جو شخص اپنے عیوب کو نہ پہچان پائے وہ احمق ہے۔“ لوگوں نے عرض کی: ”اے ابو واثلہ! آپ میں کون سا عیب ہے؟“ فرمایا: ”زیادہ باتیں کرنا۔“

حقوق اللہ میں کوتاہی اسراف ہے:

﴿3490﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بِشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ (پ۸، الانعام: ۱۴۱) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حق میں کوتاہی برتنا اسراف ہے۔“

﴿3491﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”عمدہ قسم کی پختہ و تر کھجور کھانے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔“

بیٹا ہو تو ایسا:

﴿3492﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد حذاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ان کے بیٹے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”میرا بیٹا کتنا اچھا ہے کہ اس نے دنیاوی معاملات میں میری کفایت کی اور مجھے آخرت کی تیاری کے لئے فارغ کر دیا۔“

﴿3493﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ”میں لوگوں سے اپنی نصف عقل کے ساتھ گفتگو کرتا ہوں اور جب دو شخص کسی معاملے میں میرے پاس فیصلے کے لئے آتے ہیں تو (ان میں فیصلہ کرنے کے لئے) میں اپنی پوری عقل جمع کر لیتا ہوں۔“

ظلم کیا ہے؟

﴿3494﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن شہید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایاس

بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”میں نے باطل فرقوں میں سے سوائے قدریہ کے کسی سے بھی کبھی پوری عقل کے ساتھ گفتگو نہیں کی، میں نے قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والوں سے کہا: ”تمہارے نزدیک ظلم کیا ہے ؟“ انہوں نے جواب دیا: ”انسان اس چیز پر قبضہ جمانے کی کوشش کرے جو اس کی نہیں ہے۔“ تو میں نے کہا: ”بے شک ہر چیز کا مالکِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے۔“

﴿3495﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابویحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”گزشتہ زمانے کے لوگوں میں سے میرے نزدیک سب سے افضل وہ ہے جس کا سینہ ہر قسم کی کُدورت سے پاک تھا اور وہ غیبت سے بچتا رہا۔“

سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو واثلہ ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن قرہ اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے بھی احادیث سماعت کی ہیں۔

ساحلِ سمندر پر بلند آواز سے تکبیر کہنے کی فضیلت:

﴿3496﴾... حضرتِ سیِّدُنا قرہ مُزَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے غروب آفتاب کے وقت ساحلِ سمندر پر بلند آواز سے تکبیر کہی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے سمندر کے ہر قطرے کے بدلے 10 نیکیاں عطا فرمائے گا، اس کی 10 خطائیں مٹائے گا اور (جنت میں) اس کے 10 درجات بلند فرمائے گا، ہر دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہو گی جتنی تیز رفتار گھوڑا 100 سال میں طے کرتا ہے۔“[1]

آخرت میں اضافے اور دنیا میں کمی کا باعث:

﴿3497﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عمر بن

---

[1]... مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب اجر من کبر عند غروب... الخ، ۴/ ۷۶۶، حدیث: ۶۵۴۳

عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر تھے کہ حیا کا تذکرہ ہوا، تو میں نے کہا: حیا دین سے ہے۔اس پر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: ”(نہیں)بلکہ پورے کا پورا دین حیا ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا ایاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے دادا سے مروی حدیث بیان کی کہ میرے دادا بیان کرتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ حیا کا تذکرہ ہوا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا حیا دین سے ہے ؟تو پیکرِ شرم وحیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک حیا، پاک دامنی، عجز اور عمل ایمان کا حصہ ہے اور عجز اصل زبان کا ہے نہ کہ دل کا، یہ چیزیں آخرت میں اضافے کا اور دنیا میں کمی کا باعث ہیں، جتنا یہ دنیا میں اضافے کا باعث بنتی ہیں اس سے کہیں زیادہ آخرت میں اجر و ثواب بڑھاتی ہیں۔“(1)

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے مجھے اس حدیث کو لکھوانے کا حکم دیا، آپ نے خود اپنے ہاتھ سے اسے لکھا، پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، لکھنے پر آپ کو اس قدر خوشی حاصل ہوئی کہ اسے اپنے ہاتھ میں ہی تھامے رکھا۔

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا شُمَیط بن عَجْلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہَمّام شُمَیط بن عَجْلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (مخلوق سے) بے انتہا محبت کرنے والے اور بیدار مغز واعظ تھے۔ ان کی کنیت میں اختلاف ہے: ایک قول کے مطابق ان کی کنیت ”ابو عبدُ اللہ“ ہے۔

متقین کی صفات:

﴿3498﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شُمَیط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن جب اہلِ یقین کی تعریف کرتے تو فرماتے: ”اہلِ یقین کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایسا امر (حکم) آیا جس نے انہیں باطل سے دور کر دیا، انہوں نے آنکھوں کو بیدار، پیٹوں کو بھوکا

(1)...سنن کبری للبیہقی، کتاب الشھادات، باب بیان مکارم الاخلاق ومعالیھا، ۱۰/ ۳۲۸، حدیث: ۲۰۸۰۸

اور کلیجوں کو پیا سا رکھا، بدنوں کو عبادت میں تھکا دیا اور نئے و پرانے مال کو خیر باد کہہ دیا۔"

حقیقی عقل مند کون؟

﴿3499﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُاللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: "بے شک متقین کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایسا امر آیا جس نے انہیں بے قرار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے کچھ کھایا بھی تو بقدر کفایت ہی کھایا اور راتیں اپنے نفس کی حفاظت کرتے ہوئے بسر کیں۔ بے شک حقیقی عقل مند تو متقین ہی ہیں۔ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پاکیزہ رزق کھایا اور اخروی نعمتوں میں اضافہ کرتے ہوئے زندگی گزاری۔"

﴿3500﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شُمَیط بن عَجْلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "متقین کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے وعید آئی تو وہ خوف کی حالت میں سوئے اور سنجیدگی و وقار کی حالت میں بیدار ہوئے۔"

دنیا داروں کی حالت و غفلت:

﴿3501﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مہاجر رباح بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو دنیا داروں کی حالت اور ان کی غفلت بیان کرتے سنا کہ دنیا دار حیران و پریشان دنیا کے نشے میں مست ہیں۔ جو گھوڑے پر سوار ہیں وہ اسے ایڑ پہ ایڑ لگا رہے ہیں اور جو پیدل ہیں وہ دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ وہ دنیا کے عشق میں مبتلا ہیں۔ دنیا انہیں سر کی چوٹی تک لپٹ گئی ہے۔ دنیاوی لذات میں اس قدر محو ہیں کہ اس سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب ان میں سے کسی کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ ریا و شہوت کا شکار ہو کر سرخ، سبز اور سنہری چیزوں کی محبت میں مبتلا ہو جاتا اور لوگوں سے کہتا ہے: آؤ اور دیکھو۔ مؤمنین اسے دیکھ کر کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس میں کوئی حسن و خوبصورتی نہیں ہے، اگر یہ حلال مال سے ہے تو اسراف ہے اور اگر حرام سے ہے تو پھر اس کے لئے ہلاکت ہے۔ جبکہ منافقین دیکھ کر کہتے ہیں: ہمارے لئے ہلاکت ہو، کاش! یہ ہماری ملک ہوتی یہ نعمت کتنی زیادہ اور اچھی ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! منافقین اور ان کی اختیار کردہ آسائشوں کو ان کے لئے چھوڑ دو، تم ایک دن سبزی،

ایک دن سرکہ اور ایک دن نمک کھاکر گزارا کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وعدے پر یقین رکھو۔ دنیادار اپنی اولاد کے لئے گھی اور شہد خریدتے ہیں پھر انہیں یتیم ومساکین کے ساتھ کھیلنے کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ چنانچہ (ان کی آسائشوں کو دیکھ کر) یتیم ومسکین بھی اپنی ماں کے پاس جاکر اس کادوپٹہ کھینچ کر کہتا ہے: ہمارے لئے بھی گھی اور شہد کا بندوبست کرو کیونکہ میں نے فلاں کے بیٹے کے پاس گھی اور شہد دیکھا ہے۔ ماں اسے کہتی ہے: میں نے تمہارے لئے نمک روٹی کا بندوبست کیا ہے تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ دنیاداروں کی حالت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی عجمی باندی خریدتا ہے جو مشرکین کے علاقے سے مسلمانوں کے علاقے میں لائی گئی ہوتی ہے وہ نہ تو اسے دین کے احکام سکھاتا ہے اور نہ ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنتیں سکھاتا ہے۔ چنانچہ وہ نقش ونگار والے لباس میں ملبوس، زیورات سے آراستہ ہوکر بازاروں میں فُسّاق وفُجّار کے سامنے گھومتی پھرتی ہے، اگر وہ بدکاری کر بیٹھے تو اس میں دنیادار کا قصور ہوتا ہے۔

رات کا مردار اور دن کا بے کار:

﴿3502﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو اہلِ دنیا کی مذمت بیان کرتے سنا کہ ”دنیادار پیٹ کا پجاری اور کم عقل ہوتا ہے۔ اس کی ساری کوشش صرف پیٹ، شرم گاہ اور جِلد کے لئے ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے: کب صبح ہو کہ میں کھاؤں، پیوں، کھیلوں کودوں اور لذت وتفریح حاصل کروں، کب شام ہو کہ سوؤں۔ دنیادار رات کا مردار اور دن کا بے کار ہوتا ہے۔“

اولیاءُ اللہ کی صفات:

﴿3503﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”بے شک اولیاءَ اللہ نے رضائے الٰہی کو خواہشاتِ نفسانی پر ترجیح دی اگرچہ خواہشات ان کے لئے بڑی آزمائش تھیں، لیکن انہوں نے رضائے الٰہی کے لئے اپنے نفسوں کو ذلیل ورُسوا کیا، لہٰذا وہ کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوئے۔“

﴿3504﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم حضرتِ

سیِّدُنا شمیط بن عجلان اور حضرتِ سیِّدُنا غَیلان طُفاوِی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہِما فرمایا کرتے تھے: ''دنیا سے روزہ رکھو (یعنی گوشہ نشینی اختیار کرو) اور افطار کا وقت موت کو بنالو۔''

تین سے پہلے تین کو غنیمت جانو:

﴿3505﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کو فرماتے سنا کہ ''بیماری سے پہلے صحت کو، مصروفیت سے قبل فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانو۔''

محبوب ترین اوقات:

﴿3506﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کو فرماتے سنا کہ ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! دنیا میں اپنے ذکر و عبادت کے اوقات کو ہمارے محبوب ترین اوقات بنادے اور ہمارے کھانے، پینے اور سونے کے اوقات کو ہمارے ناپسندیدہ ترین اوقات بنادے۔''

دنیا صبح و شام کا نام ہے:

﴿3507﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کو فرماتے سنا کہ ''اے ابن آدم! دنیا تو صبح و شام کا نام ہے، اگر تم صبح کے کھانے کو شام تک مؤخر کر دو تو تمہارا دفتر (نامۂ اعمال) روزہ داروں کے دفتر میں شمار ہو گا۔''

مومن کا پیٹ اور دِین:

﴿3508﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ بن سُمَیع اَزدِی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی حاکم نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کو کھانے کی دعوت دی تو آپ نے عذر کرتے ہوئے دعوت قبول نہ کی، کسی نے اس بارے میں پوچھا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ نے فرمایا: ''چند لقمے چھوڑ دینا مجھ پر امرا کے لئے دین بیچنے سے زیادہ آسان ہے، کیونکہ دین کی عزت و اہمیت مومن کے پیٹ سے زیادہ ہے۔''

ناپسندیدہ لمحات:

﴿3509﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو معاویہ غَلابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی زوجہ محترمہ نے ان سے عرض کی: ''ہم کھانے کے لئے کچھ پکاتے ہیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ تناوُل فرمائیں، لیکن آپ نہیں آتے، یہاں تک کہ وہ چیز پڑے پڑے ٹھنڈی و بے مزہ ہو جاتی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے اوقات میں سے میرے نزدیک سب سے ناپسندیدہ لمحات وہ ہیں جو کھانے پینے میں صرف ہوں۔''

مومن کا اصل سرمایہ:

﴿3510﴾... عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ''مومن کا اصل سرمایہ اس کا دین ہے، وہ جہاں بھی جاتا ہے دین اس کے ساتھ ہوتا ہے کسی سفر میں اس سے پیچھے نہیں رہتا اور دین کے معاملے میں وہ لوگوں سے بے خوف بھی نہیں ہوتا۔''

منافقین کی لگام:

﴿3511﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ''دنیا اور اس کا مال و دولت منافقین کی لگام ہیں جس کے ذریعے انہیں برائیوں کی طرف ہانکا جاتا ہے۔''

دعائیں قبول نہ ہونے کی وجہ:

﴿3512﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: تم منافق کو نہیں دیکھتے کہ وہ اپنے گمان میں مجھے دھوکا دینے کی کوشش کرتا ہے اور میں اسے غافل کر کے ماروں گا۔ وہ اپنی زبان کے کنارے سے میری پاکی بیان کرتا ہے جبکہ اس کا دل مجھ سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ اے داوٗد! بنی اسرائیل سے کہہ دو اس حال میں مجھے نہ پکاریں کہ

ان کے پہلو گناہوں سے آلودہ ہوں بلکہ گناہوں کو چھوڑ کر میری بارگاہ میں دستِ طَلَب دراز کریں تو میں ان کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازوں گا۔

منافق کی ایک علامت:

﴿3513﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُاللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”منافق کی علامت یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کم کرتا ہے۔“

کیا منافق بھی روتا ہے؟

جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے پوچھا: کیا منافق بھی روتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی آنکھیں تو روتی ہیں لیکن دل نہیں روتا۔

بدترین بندہ:

﴿3514﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُاللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”بدترین بندہ وہ ہے جسے پیدا تو عبادت کے لئے کیا گیا ہے لیکن اس کی خواہشات نے اسے عبادت سے روک دیا۔ بدترین بندہ وہ ہے جسے آخرت کے لئے پیدا کیا گیا لیکن دنیا نے اسے آخرت سے غافل کر دیا، لہٰذا اس کی دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئیں۔“

تجھے کچھ غم نہیں:

مزید فرماتے ہیں: ”(اے ابن آدم!) ہر دن تیری زندگی سے کم ہو رہا ہے لیکن تجھے کچھ غم نہیں، ہر دن تجھے پورا رزق ملتا ہے، تجھے اتنا عطا کیا جاتا ہے جتنا تیرے لئے کافی ہو لیکن تو مزید کی طلب میں ہے جو تجھے سرکشی میں مبتلا کر دے گا، نہ تو تُو قلیل پر قناعت کرتا ہے اور نہ ہی زیادہ سے تیرا پیٹ بھرتا ہے۔ عالم پر ایسے شخص کا جہل (بے علم ہونا) کیسے ظاہر ہو گا جو اپنی موجودہ حالت پر شکر نہ کرے بلکہ مزید کی طلب میں دھوکے کا شکار ہو یا ایسا شخص آخرت کے لئے کیا تیاری کرے گا جس کی نہ تو دنیاوی خواہشات پوری ہوں اور نہ ہی رغبت

ختم ہو اور سب سے زیادہ تعجب تو اس شخص پر ہے جو دارِ حق (آخرت) کی تصدیق تو کرے لیکن دارِ غرور (دھوکے کے گھر دنیا) کی تگ و دو میں مصروف ہو۔"

چُپ رہنے میں عافیت ہے:

﴿3515﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عاصم بن عبد اللہ بن عُبَیْدُ اللہ عَبّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ "اے ابن آدم! جب تک تو خاموش رہے گا سلامت رہے گا اگر تو کوئی بات کرنا چاہے تو احتیاط کا دامن تھامے رکھنا۔"

کیڑوں کی خوراک:

﴿3516﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے عید کے اجتماع میں لوگوں کو دیکھ کر فرمایا: "ایسے کپڑے دکھائی دے رہے ہیں جو پرانے ہو جائیں گے اور ایسے گوشت نظر آرہے ہیں جو کل (قبر) میں کیڑوں کی خوراک بنیں گے۔"

موت کو ہر وقت پیشِ نظر رکھو:

﴿3517﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ "جو شخص موت کو ہر وقت پیشِ نظر رکھتا ہے اسے دنیا کی تنگی و کشادگی کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔"

مومن کی قوت:

﴿3518﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مومن کی قوت اس کے دل میں رکھی ہے نہ کہ اس کے اعضاء میں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایک بوڑھا کمزور شخص دن میں روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا ہے جبکہ کوئی (منافق) نوجوان شخص اس سے عاجز ہوتا ہے۔"

لوگوں کی گمراہیت کا باعث:

﴿3519﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی

حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”لوگوں میں سے کوئی قرآن سیکھنے اور علم حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ کچھ علم حاصل کر لیتا ہے تو دنیا کے حصول میں لگ جاتا ہے اور اسے اپنے سینے سے چمٹا لیتا اور سر پر سوار کر لیتا ہے، تین کمزور افراد بوڑھی عورت، جاہل دیہاتی اور عجمی اس کی طرف دیکھ کر کہتے ہیں: یہ ہم سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت رکھتا ہے اگر دنیاوی چیزیں ذخیرہ کرنا درست نہ ہوتا تو یہ ایسا ہرگز نہ کرتا، لہٰذا یہ لوگ بھی دنیا میں رغبت کرتے اور اسے جمع کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے شخص کی مثال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍؕ (پ۱۴، النحل: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ بوجھ ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں۔

﴿3520﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ میں تمہیں باخبر اور کھوٹے کھرے کی پہچان رکھنے والا اس وقت کہوں گا جب تم ہلاکت میں پڑنے والے شخص کو بچاؤ گے۔“

گناہ پر رضامندی بھی گناہ ہے:

﴿3521﴾... حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا: گناہ پر راضی ہونے والا بھی گناہ گار ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی پر راضی ہو اس کا کوئی عمل بھی بارگاہِ الٰہی تک نہیں لے جایا جاتا۔

ابن آدم پر تعجب ہے:

﴿3522﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”ابن آدم پر تعجب ہے کہ اس کا دل فکرِ آخرت میں مصروف ہوتا ہے لیکن جب اسے کوئی پسو یا جوں تکلیف پہنچاتی ہے تو وہ آخرت کو بھول جاتا ہے۔“

بے سکونی و بے اطمینانی کیسے دور ہو؟

﴿3523﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابرہیم بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط

بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں وحشت و بے سکونی رکھی ہے تاکہ لوگ اس کی ذات (ذکر) سے ہی انس و سکون حاصل کریں۔"

مال دار اور فقیر:

﴿3524﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "دو شخص دنیا ہی میں عذاب میں مبتلا ہیں: ایک وہ مال دار جسے دنیا دی گئی، لہٰذا وہ دنیا میں مشغول ہو کر مشقت میں مبتلا ہے اور دوسرا وہ فقیر جسے دنیا نہیں دی گئی، پس اس کا نفس دنیا پر حسرت کی وجہ سے گھٹ گھٹ کر مرتا رہتا ہے۔"

بارگاہِ الٰہی تک پہنچانے والی سواریاں:

﴿3525﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "بخدا! میں تمہارے جسموں کو بارگاہِ الٰہی تک پہنچانے والی سواریاں خیال کرتا ہوں، لہٰذا اطاعتِ الٰہی بجالا کر انہیں دبلا و کمزور کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت عطا فرمائے گا۔"

﴿3526﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے! جس نے جنتی عورتوں (حوروں) کے ملنے کا یقین رکھتے ہوئے چھوٹے قد والی بدصورت عورت پر اکتفا کیا۔"

﴿3527﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے یہ فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ (پ۸، الاعراف: ۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے۔

تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: "ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ نے اس آیتِ طیبہ میں ہماری اپنی ذات کی طرف راہ نمائی فرمائی ہے۔"

کامیاب کون؟

﴿3528﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ محترم

حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”یقیناً وہ شخص کامیاب ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بصیرت والی آنکھیں، فصیح زبان اور یاد کرنے والا دل عطا فرمایا جو بھلائی کو یاد رکھتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔“

لوگ تین طرح کے ہیں:

﴿3529﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرمایا کرتے تھے: ”لوگ تین طرح کے ہیں: (۱)...جو ابتدا ہی سے نیکی کے کاموں میں مشغول رہا اور اس پر ہمیشگی اختیار کی حتّٰی کہ دنیا سے رخصت ہو گیا یہ مُقَرَّبِین میں سے ہے (۲)...جس کی ابتدائی زندگی تو گناہوں اور غفلت میں گزری لیکن پھر وہ تائب ہو گیا یہ اہْلِ یمین (دائیں جانب والوں یعنی جنتیوں) میں سے ہے اور (۳)...جو ابتدا ہی سے گناہوں میں مگن رہا اور (بغیر توبہ کئے) دنیا سے چلا گیا یہ اصحاب شمال (بائیں جانب والوں یعنی دوزخیوں) میں سے ہے۔“

ایک ساعت دنیا اور ایک ساعت آخرت کے لئے:

﴿3530﴾... حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے شاگردوں سے فرمایا کرتے تھے: ایک ساعت دنیا کے لئے اور ایک ساعت آخرت کے لئے مُقَرَّر کر لو اور بات چیت کے دوران بھی یہ پڑھتے رہا کرو: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بخش دے۔

سیِّدُنا شُمَیط بن عَجْلان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہمام شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بہت کم احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ نے کئی تابعین کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کی ہیں۔

ٹاٹ اور پیالے کی نیلامی:

﴿32-3531﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کمبل اور پیالہ لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور فقر و فاقہ کی شکایت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (وہ کمبل و پیالہ اس سے لے کر) ارشاد فرمایا: ”یہ دونوں چیزیں مجھ سے ایک درہم میں

کون خریدے گا؟'' ایک شخص نے عرض کی: ''میں خریدتا ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''اس سے زیادہ میں کون خریدے گا؟'' دوسرے شخص نے عرض کی: ''میں انہیں دو درہم میں خریدتا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ دونوں تمہاری ہوئیں[1]۔''[2]

﴿3533﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن زُہَیر عامری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے والدِ ماجد فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے صدقے کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیسا مال ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اس کا لینا برا ہے کیونکہ یہ اندھوں، لنگڑوں اور مسافروں کے لئے ہوتا ہے۔'' میں نے عرض کی: ''صدقہ وصول کرنے اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے اس میں سے کتنا حلال ہے؟'' فرمایا: ''وصول کرنے والوں کے لئے ان کے کام کی مقدار کے مطابق اور مجاہدین کے لئے ان کی ضرورت کے مطابق حلال ہے۔ صدقہ نہ تو مالدار کے لئے حلال ہے اور نہ ہی درست اعضاء والے کے لئے[3]۔''

1... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 278** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: **ایک** یہ کہ نیلام جائز ہے جسے عربی میں بَیْعُ مَنْ یَّزِیْد کہتے ہیں۔ **دوسرے** یہ کہ ایک کے بھاؤ پر دوسرا آدمی بھاؤ لگا سکتا ہے جب کہ پہلا بھاؤ طے نہ ہوا ہو، جن احادیث میں بھاؤ پر بھاؤ لگانے سے منع کیا گیا ہے وہاں بھاؤ طے ہو چکنے کے بعد مراد ہے۔ **تیسرے** یہ کہ کسی کی چیز دوسرا آدمی وکیل بن کر فروخت کر سکتا ہے۔ **چوتھے** یہ کہ بیع تعاطی یعنی فقط لین دین سے جائز ہے اگرچہ منہ سے ایجاب و قبول نہ ہو۔ **پانچویں** یہ کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہماری جان و مال کے مالک ہیں کہ ہماری چیز بغیر ہماری رضامندی فروخت کر سکتے ہیں کیونکہ وہ صحابی حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) سے مانگنے آئے تھے نہ کہ چیز بکوانے مگر حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے ان سے بغیر پوچھے ان کی چیزیں نیلام کر دیں، قرآن شریف فرما رہا ہے کہ مسلمان کو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے مقابلہ میں اپنی جان و مال کا کوئی اختیار نہیں جس کا جس سے چاہیں نکاح کر دیں، (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد) فرماتا ہے: **وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًاؕ** (پ۲۲، الاحزاب: ۳۶، ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب **اللہ** و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انھیں اپنے معاملہ کا اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے **اللہ** اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا)۔

2... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی بیع من یزید، ۳/ ۹، حدیث: ۱۲۲۲

3... سنن کبری للبیھقی، کتاب قسم الصدقات، باب لا وقت فیما یعطی الفقراء، ۷/ ۳۹، حدیث: ۱۳۲۱۳

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 50** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرتِ امام شافعی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الکَافِی) کی دلیل ہے، ان کے ہاں تندرست اور کمانے کی قدرت رکھنے والا...

ہر چیز رونے لگتی ہے:

﴿3534﴾... حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو کعب کے مؤذن کا بیان ہے: ایک مرتبہ بیابان سے گزرتے ہوئے میں نے اذان دی تو اپنے پیچھے سے کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا کہ "تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کیا خوب ادب سکھایا ہے۔" میں متوجہ ہوا تو دیکھا کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبرزہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے، آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "جو شخص جنگل و بیابان میں اذان دیتا ہے تو درخت، ڈھیلے، مٹی اور وہاں موجود ہر چیز اس جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں کی کمی کی وجہ سے رونے لگتی ہے۔"(1)

❀...❀...❀...❀...❀

......زکوٰۃ نہیں لے سکتا، اگرچہ فقیر ہو، امام اعظم (عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) کے ہاں لے سکتا ہے، امام اعظم کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ٘ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْۚ لَا یَسْــٴَـلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًاؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ۠(۲۷۳) (پ۳، البقرۃ: ۲۷۳، ترجمۂ کنزالایمان: ان فقیروں کے لئے جو راہِ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے)۔ اور حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ عمل کہ سرکار اصحابِ صفہ کو جو سٹر تھے اور سب کمانے پر قادر تھے مگر انہوں نے اپنے کو علم دین سیکھنے کے لئے وقف کر دیا زکوٰۃ دیتے تھے، اس کا ذکر اسی آیت میں مذکور ہے یہ حدیث اس آیت اس عمل سے منسوخ ہے یا یہاں لَایَحِلُّ کے معنٰی ہیں لائق نہیں، یعنی غنی کو صدقہ لینا لائق نہیں حرام ہے اور تندرست فقیر کو لائق نہیں (غیر مناسب ہے) یا صدقہ سے مراد بھیک مانگنا ہے، جیسا کہ اگلے باب کی احادیث سے ثابت ہے، وہ احادیث اس حدیث کی شرح ہیں امام اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ) کا مذہب قوی ہے، کیونکہ رب تعالٰی نے زکوٰۃ کے جو آٹھ مصرف بیان فرمائے: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ(۶۰) (پ۱۰، التوبۃ: ۶۰، ترجمۂ کنزالایمان: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل (وصول) کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے)۔ ان میں مجبور، بیمار یا تندرست کی قید نہ لگائی۔ معلوم ہوا کہ ہر فقیر تندرست یا بیمار زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

(1)...شرح ابن ماجہ لمغلطای، کتاب الصلوۃ، باب فضل الاذان وثواب المؤذنین، الجزء الرابع، ص۱۱۷۹

تابعین مدینہ منورہ کے سات فُقَہا کا ذکر

زہد وعبادت میں مشہور تابعین مدینہ منورہ کے ایک طبقہ کا ذکر طبقۂ بصریین میں گزر چکا ہے، یہ سات فقہا ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا زَیْنُ الْعابِدِیْن عَلِی بن حُسَیْن عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ

حضرتِ سیِّدُنا امام زین العابدین علی بن حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عابدین کی زینت، اطاعت گزاروں کے سردار، وفادار عبادت گزار اور مہربان سخی تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: وفا کی حفاظت اور جفا کو ترک کر دینے کا نام تَصَوُّف ہے۔

لرزہ طاری ہو جاتا:

﴿3535﴾... منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نماز کے لئے وضو کر کے فارغ ہوتے تو ان پر لرزہ طاری ہو جاتا، آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ”تم پر افسوس ہے! کیا تم نہیں جانتے کہ میں کس کی بارگاہ میں کھڑا ہو رہا ہوں اور کس سے مناجات کا ارادہ کر رہا ہوں؟“

اِتّباعِ رسول وصحابہ:

﴿3536﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ”اے بیٹے! اگر طبعی حاجت (استنجا وغیرہ میں جانے) کے لئے تم میرے لئے کوئی لباس بنوالو تو بہتر ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ مکھیاں نجاست پر بیٹھتی ہیں پھر میرے کپڑوں پر آکر بیٹھ جاتی ہیں۔“ پھر فوراً رجوع فرمایا: میرے نانا جان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس تو صرف ایک ہی لباس ہوتا تھا۔ لٰہذا آپ نے دوسرا لباس بنوانے سے منع فرمادیا۔

﴿3537﴾... عَمْرو بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا مکہ ومدینہ کے راستے میں اپنے اونٹ کو نہیں مارتے تھے۔

علم کی کُلّی:

﴿3538﴾... حضرتِ سیّدُنا فضیل بن غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے مجھ سے فرمایا: ''جو عالِم ہنستا ہے وہ علم کی کُلّی کرتا ہے۔''

جسم بیمار نہ ہو تو۔۔۔!

﴿3539﴾... حضرتِ سیّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ''اگر جسم بیمار نہ ہو تو وہ اکڑ جاتا ہے اور اکڑنے والے جسم میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔''

حقیقی غربت و تنہائی:

﴿3540﴾... حضرتِ سیّدُنا جعفر بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ''حقیقی غربت و تنہائی، چاہنے والوں سے محروم ہو جانا ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تُحَسِّنَ فِیْ لَوَائِحِ الْعُیُوْنِ عَلَانِیَتِیْ وَتُقَبِّحَ فِیْ خَفِیَّاتِ الْعُیُوْنِ سَرِیْرَتِیْ اَللّٰھُمَّ کَمَا اَسَاْتُ وَاَحْسَنْتَ اِلَیَّ فَاِذَا عُدْتُّ فَعُدْ عَلَیَّ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میرے ظاہری افعال تو اچھے ہوں لیکن پوشیدہ اَعمال برے ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے بُرے اعمال کے باوجود جس طرح تو نے میرے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمایا اسی طرح اگر دوبارہ مجھ سے کوتاہی ہو تو تُو میرے ساتھ عفوو درگزر کا معاملہ ہی فرمانا۔''

عبادت کے معاملے میں لوگوں کی اقسام:

حضرتِ سیّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرمایا کرتے تھے: ''(عبادت میں لوگوں کی تین قسمیں ہیں:) کچھ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت (جہنم کے) خوف کی وجہ سے کرتے ہیں، یہ غلاموں کی سی عبادت ہے۔ کچھ لوگ حصول جنت کے لئے کرتے ہیں، یہ تاجروں کی سی عبادت ہے اور کچھ لوگ بطورِ شکر عبادت کرتے ہیں، یہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے۔''

سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے گفتگو:

﴿3541﴾... ابوحمزہ ثُمالی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرتِ سَیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے دروازے پر آیا میں نے دروازہ بجانا مناسب نہ سمجھا، لہٰذا وہیں بیٹھ کر آپ کے باہر تشریف لانے کا انتظار کرنے لگا، جب آپ تشریف لائے تو میں نے سلام عرض کیا اور آپ کے لئے دعا کی، آپ نے سلام کا جواب دیا اور میرے لئے دعا کی، پھر ایک دیوار کے قریب جا کر ٹھہر گئے اور فرمایا: اے ابوحمزہ! اس دیوار کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں اے ابن رسول!" فرمایا: میں ایک دن غم زدہ حالت میں اس دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھا کہ اچانک خوبصورت چہرے اور صاف ستھرے لباس میں ملبوس ایک شخص نمودار ہوا اور میری طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا: اے علی بن حسین! کیا بات ہے میں تمہیں غم زدہ و پریشان دیکھ رہا ہوں؟ کیا آپ دنیا پر غم زدہ ہیں؟ وہ تو موجود رزق ہے جس سے ہر نیک و بد اپنا حصہ کھا رہا ہے۔ میں نے کہا: میں دنیا پر غم زدہ نہیں ہوں کیونکہ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے آپ نے کہا۔ پوچھا: کیا آخرت کے متعلق کوئی پریشانی ہے؟ وہ تو سچا وعدہ ہے اس دن مالک قہار عَزَّوَجَلَّ فیصلہ فرمائے گا۔ میں نے کہا: میں اس پر بھی پریشان نہیں ہوں کیونکہ یہ اسی طرح ہے جس طرح آپ نے کہا۔ اس نے پوچھا: پھر آپ کے غم زدہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میں حضرتِ عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آزمائش کی وجہ سے غم زدہ ہوں[1]۔ اس شخص نے کہا: اے علی بن حسین! کیا آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ مانگا ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے عطا نہ فرمایا ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہا: کیا ایسے کسی شخص کو دیکھا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے کفایت نہ کی ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر وہ شخص غائب ہو گیا۔ مجھے بتایا گیا کہ اے علی بن حسین! جو آپ سے گفتگو کر رہے تھے یہ حضرتِ خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔

---

❶... اس سے حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت اور انہیں سولی دیئے جانے والے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بے مثل شہادت کا تفصیلی واقعہ پڑھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 695 صفحات پر مشتمل کتاب "اللہ والوں کی باتیں، جلد1، صفحہ 580 تا 584" اور "جلد2، صفحہ 97 تا 99" کا مطالعہ کیجئے!

سیِّدُنا امام زین العابدین عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی کرامت:

﴿3542﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: جس دن حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو مدینہ منورہ سے ملک شام عبد الملک بن مروان کے پاس لے جایا جارہا تھا میں وہاں موجود تھا، آپ لوہے کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے، آپ کی پہرہ داری پر کئی لوگ مقرر تھے، میں نے ان سے آپ کو سلام کرنے اور الوداع کہنے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی گئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک خیمہ میں قید تھے، پاؤں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں، آپ کو اس حال میں دیکھ کر میں نے روتے ہوئے عرض کی: کاش! آپ کے بدلے مجھے قید کر دیا گیا ہوتا اور آپ سلامت ہوتے۔ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے زہری! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اس حالت میں اذیت میں ہوں؟ اگر میں چاہوں تو یہ فوراً کھل جائیں، یہ چیزیں تو ہم جیسے لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب یاد دلاتی ہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے بیڑیوں اور ہتھکڑیوں سے خود کو آزاد کرتے ہوئے فرمایا: ”اے زہری! میں اس حالت میں مدینہ منورہ سے دو منزلیں زیادہ نہیں چلوں گا۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: ابھی چار راتیں ہی گزری تھیں کہ ان پر مقرر پہرے دار انہیں تلاش کرنے کے لئے مدینہ منورہ پہنچ گئے لیکن انہوں نے آپ کو نہ پایا، میں نے پہرہ داروں سے ان کے بارے میں پوچھا تو ایک نے مجھے بتایا کہ ہم ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، ایک جگہ پڑاؤ کیا، ہم ان کے ارد گرد پہرہ دیتے رہے، ہم میں سے کوئی بھی نہ سویا، صبح ہوئی تو ان کے کجاوے میں لوہے کے سوا ہم نے کچھ نہ پایا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اس کے بعد میں عبد الملک بن مروان کے پاس گیا، اس نے مجھ سے حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے بارے میں پوچھا تو میں نے اسے سارا واقعہ بتا دیا۔ اس نے مجھ سے کہا: جس دن وہ پہرہ داروں سے گم ہوئے تھے اس دن میرے پاس آئے تھے، مجھ سے فرمانے لگے: یہاں نہ میں رہوں گا نہ تم۔ میں نے کہا: میرے پاس ٹھہریئے! فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں۔ پھر تشریف لے گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں خوف کی وجہ سے کانپنے لگا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے اس سے کہا: اے خلیفہ! حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایسے نہیں ہیں جیسا تم سوچتے ہو وہ تو اپنے آپ میں

مشغول ہیں۔ عبد الملک بن مروان نے کہا: ان کی مشغولیت کتنی اچھی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جب بھی ان کا تذکرہ کرتے تو رو پڑتے اور انہیں ''زَیْنُ الْعَابِدِیْن'' کے لقب سے یاد فرماتے۔

سب سے زیادہ مال دار:

﴿3543﴾... ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو فرماتے سنا کہ ''سب سے زیادہ مال دار وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرر کردہ رزق پر قناعت کرے۔''

سیِّدُنا علی بن حسین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کی سخاوت

پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کی فضیلت:

﴿3544﴾... ابو حمزہ ثُمالی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا رات کو روٹیوں کا تھیلا اپنی کمر پر اٹھا کر لے جاتے اور صدقہ کر دیتے اور فرماتے: ''پوشیدہ طور پر کیا جانے والا صدقہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بجھاتا ہے۔''

100 گھروں کے کفیل:

﴿3545﴾... حضرتِ سیِّدُنا شَیْبَہ بن نَعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو بخیل سمجھتے تھے۔ جب آپ کا وصال ہوا تو پتا چلا کہ آپ اہلِ مدینہ کے 100 گھروں کی کفالت کیا کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا وصال ہوا تو لوگوں نے آپ کی پیٹھ مبارک پر تھیلوں کے نشانات دیکھے جو آپ رات کے اندھیرے میں اٹھا کر مساکین پر صدقہ کرنے کے لئے لے جایا کرتے تھے۔

کمر پر سیاہ نشانات:

﴿3546﴾... عَمْرو بن ثابت کا بیان ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا وصال ہوا اور آپ کو غسل دیا گیا تو پیٹھ مبارک پر سیاہ نشانات دیکھ کر لوگوں نے پوچھا: یہ نشانات کیسے ہیں؟ بتایا گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات کے اندھیرے میں آٹے کے تھیلے کمر پر اٹھا کر مدینہ منورہ کے فقرا پر صدقہ

کرنے کے لئے لے جاتے تھے (یہ ان کے نشانات ہیں)۔

﴿3547﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایسے لوگ بھی رہتے تھے جنہیں معلوم نہ تھا کہ ان کی روزی کا بندوبست کہاں سے ہو رہا ہے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا وصال ہوا تو جو کچھ ان کے پاس رات کو لایا جاتا وہ انہوں نے نہ پایا (اس وقت پتا چلا کہ ان کی کفالت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا کرتے تھے)۔

﴿3548﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ محترم بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ مدینہ کو یہ کہتے سنا کہ جب تک حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بقیدِ حیات تھے ہم نے پوشیدہ صدقہ نہ کھویا (یعنی ہمیں پوشیدہ طور پر کچھ نہ کچھ ملتا رہتا تھا)۔

قیمتی غلام آزاد کر دیا:

﴿3549﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مَرجانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے اپنے ایک ایسے غلام کو آزاد کیا جس کے عوض میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا 10 ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دینے کو تیار تھے۔

﴿3550﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: (کوفہ کے رہنے والے) کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کوئی بات کی تو آپ نے ان سے فرمایا: ''ہم سے اسلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت رکھو کیونکہ اگر تم (کسی اور مقصد سے) ہم سے محبت رکھو گے تو وہ ہمارے لئے باعثِ عار ہو گی۔''

گستاخِ صحابہ سے مناظرہ:

﴿3551﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عراق کے کچھ لوگ میرے پاس آئے، انہوں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی شان میں کچھ نازیبا کلمات کہے،

جب وہ کہہ چکے تو میں نے ان سے کہا: کیا تم اولین مہاجرین ہو جو اس فرمانِ باری تعالیٰ کے مصداق ہیں:

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَۚ(۸)

(پ۲۸، الحشر: ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔

انہوں نے جواب دیا: ''نہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کیا اس آیتِ مقدسہ کے مصداق تم ہو:

وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ۫ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَۚ(۹)

(پ۲۸، الحشر: ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے خود ہی ان دونوں گروہوں میں ہونے سے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں سے بھی نہیں ہو جو اس آیتِ طیبہ کے مصداق ہیں:

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۠(۱۰)

(پ۲۸، الحشر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا برا کرے یہاں سے نکل جاؤ۔

﴿3552﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے اہلِ عراق اور اہلِ کوفہ سے فرمایا: ”ہم سے اسلام کے لئے محبت رکھو اور ہمیں ہمارے مرتبے سے بلند نہ کرو۔“

﴿3553﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ”مجھے نرمی سے جو حصہ ملا ہے اس کے بدلے سرخ اونٹ ملیں یہ مجھے پسند نہیں۔“

﴿3554﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مِنْہال طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کسی سائل کو صدقہ دینے سے پہلے (شفقت ومحبت سے) اسے بوسہ دیتے پھر عطا فرماتے۔

علم کی جستجو کرتے رہو:

﴿3555﴾... حضرتِ سیِّدُنا نافع بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے عرض کی: ”**اللہ** عَزَّ وَجَلَّ آپ کی مغفرت فرمائے! آپ تمام لوگوں کے سردار اور ان سے افضل ہونے کے باوجود اس غلام یعنی حضرتِ زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس جاتے اور بیٹھتے ہیں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”علم جہاں بھی ہو اس کی جستجو کرتے رہنا چاہئے۔“

کس کی صحبت اختیار کی جائے؟

﴿3556﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد الرحمٰن بن مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اپنی قوم کے حلقوں کو چھوڑ کر حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے حلقے میں جا کر بیٹھ جاتے اور فرماتے: ”آدمی اسی کے پاس بیٹھتا ہے جو دینی اعتبار سے اسے فائدہ پہنچائے۔“

کثرت سے گریہ وزاری کی وجہ:

﴿3557﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے کثرتِ گریہ وزاری کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”اے لوگو! مجھے (کثرت سے رونے پر) ملامت نہ کرو کیونکہ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے ایک بیٹے حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کھویا تو اس قدر

روئے کہ ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں (یعنی بینائی کمزور ہو گئی) حالانکہ آپ خود سے نہیں جانتے تھے کہ بیٹے کا وصال ہو چکا ہے (یا زندہ ہیں)، جبکہ میں نے اپنے گھر کے 14 افراد کو اپنی آنکھوں کے سامنے ایک ہی جنگ میں شہید ہوتے دیکھا ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ ان کا غم میرے دل سے نکل جائے گا[1]؟"

اہل بیت کی شان:

﴿3558﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کچھ لوگوں کے پاس تشریف فرما تھے کہ آپ نے اپنے گھر سے موت کی خبر دینے والی ایک عورت کی آواز سنی۔ چنانچہ آپ گھر تشریف لے گئے کچھ دیر بعد واپس لوٹے تو پوچھا گیا: "کیا گھر میں کسی کی وفات ہوئی ہے؟" فرمایا: "ہاں۔" چنانچہ لوگ آپ سے تعزیت کرنے لگے اور آپ کے صبر پر تعجب کرنے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "ہم اہلِ بیت کو جب کوئی خوشگوار بات پیش آتی ہے تو ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتے اور ناپسندیدہ چیز پر اس کی حمد بجالاتے ہیں۔"

صبر کا انعام:

﴿3559﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک منادی ندا لگائے گا کہ "صابرین کہاں ہیں؟" کچھ لوگ کھڑے ہوں گے، ان سے پوچھا جائے گا: "تم نے کس چیز پر صبر کیا؟" وہ کہیں گے: "ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت پر ڈٹے اور اس کی نافرمانی سے باز رہے۔" ان سے کہا جائے گا: "جنت میں داخل ہو جاؤ تم نے سچ کہا۔"

اہل بیت کے فضائل:

﴿3560﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ گرامی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ بننے سے پہلے ہشام بن عبد الملک حج کے لئے گیا، اس نے حجر اسود کا بوسہ لینے کی پوری کوشش کی لیکن کامیاب نہ

[1]... دنیا میں پانچ حضرات بہت روئے ہیں: حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام فراقِ جنت میں، حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام و (حضرتِ) یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام خوفِ خدا میں، حضرتِ فاطمہ زہرا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) فراقِ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں، حضرتِ امام زین العابدین (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن) واقعۂ کربلا کے بعد حضرتِ حسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی پیاس یاد کر کے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۲۹۱)

ہو سکا، اسی دوران حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا تشریف لے آئے اور لوگ تعظیماً کھڑے ہوگئے اور آپ کے لئے راستہ چھوڑ دیا حتّٰی کہ آپ نے حجر اسود کا بوسہ لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہشام بن عبد الملک کے لئے مسند لگائی گئی، وہ اس پر بیٹھ گیا، اہلِ شام نے حضرتِ سیِّدُنا امام زین العابدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہشام بن عبد الملک سے پوچھا: "اے یہ کون ہیں؟" (پہچاننے کے باوجود) اس نے کہا: "میں انہیں نہیں پہچانتا۔" فرزدق شاعر نے کہا: "میں انہیں پہچانتا ہوں، یہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ہیں۔" پھر اس نے ان کی شان میں یہ قصیدہ کہا:

هٰذَا ابْنُ خَيْرِعِبَادِ اللهِ كُلِّهِمْ هَذَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ الطَّاهِرُ الْعَلَم

هٰذَا الَّذِىْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْاَتَهٗ وَالْبَيْتُ يَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَم

يَكَادُ يُمْسِكُهٗ عِرْفَانُ رَاحَتِهٖ عِنْدَ الْحَطِيْمِ اِذَا مَاجَاءَ يَسْتَلِم

اِذَا رَاَتْهُ قُرَيْشٌ قَالَ قَائِلُهَا اِلٰى مَكَارِمِ هٰذَا يَنْتَهِى الْكَرَم

اِنْ عُدَّ اَهْلُ التُّقٰى كَانُوْا اَئِمَّتَهُمْ اَوْ قِيْلَ مَنْ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ قِيْلَ هُمْ

هٰذَا ابْنُ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ جَاهِلَهٗ بِجَدِّهٖ اَنْبِيَاءُ اللهِ قَدْ خُتِمُوْا

وَلَيْسَ قَوْلُكَ مَنْ هَذَا؟ بِضَائِرِهٖ العَرَبُ تَعْرِفُ مَاانْكَرْتَ وَالْعَجَم

يُغْضِىْ حَيَاءً وَّيُغْضٰى مِنْ مَّهَابَتِهٖ وَلَا يُكَلَّمُ اِلَّا حِيْنَ يَبْتَسِم

ترجمہ: (۱)... یہ بندگانِ خدا میں سے سب سے بہتر کے بیٹے اور متقی پاکباز، طاہر اور لوگوں کے سردار ہیں۔

(۲)... یہ وہ ہیں جنہیں بطحاء کی نرم زمین، بیتُ اللہ اور حل و حرم سب پہچانتے ہیں۔

(۳)... یہ حجر اسود کو بوسہ دینے آئیں تو ممکن ہے کہ ان کی ہتھیلی کی خوشبو انہیں حطیم کے پاس ہی روک لے۔

(۴)... جب قریش انہیں دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: انہیں کے مکارم (اَخلاق) پر کرم کی انتہا ہوتی ہے۔

(۵)... اگر متقین کا شمار کیا جائے تو یہ ان کے امام ہیں، اگر پوچھا جائے کہ اہلِ زمین میں سب سے بہتر کون ہے تو کہا جائے گا کہ انہی کا گھرانہ ہے۔

(۶)... یہ سیِّدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لختِ جگر ہیں، اگر تمہیں ان کے بارے میں معلوم نہیں تو جان لو کہ ان کے جدِّ امجد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نبوت کا اختتام ہوا۔

(۷)... تمہارا یہ کہنا کہ یہ کون ہیں؟ ان کے لئے نقصان دہ نہیں کیونکہ تم نہیں جانتے تو کیا ہوا عرب و عجم (کے لوگ) تو انہیں جانتے ہیں۔

(۸)... یہ حیا سے آنکھیں جھکاتے ہیں جبکہ ان کی ہیبت سے آنکھیں جھکالی جاتی ہیں اور ان کے ہیبت و جلال کی وجہ سے ان سے اسی وقت بات کی جاسکتی ہے جب یہ مسکراتے ہیں۔

اہلِ فضل، اہلِ صبر اور مقربین:

﴿3561﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ”روزِ قیامت ایک منادی ندا لگائے گا کہ اہلِ فضل کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہوں، ان سے کہا جائے گا: جنت میں چلے جاؤ۔ راستے میں فرشتے ان سے ملیں گے، پوچھیں گے: کہاں جا رہے ہو؟ وہ کہیں گے: جنت میں۔ فرشتے پوچھیں گے: حساب و کتاب سے پہلے۔ وہ کہیں گے: ہاں۔ فرشتے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اہلِ فضل ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا فضل کیا ہے؟ وہ کہیں گے: جب ہمارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جاتا تو ہم بردباری سے کام لیتے، جب ہم پر ظلم کیا جاتا تو ہم صبر کرتے اور جب ہم سے بدسلوکی کی جاتی تو ہم معاف کر دیتے تھے۔ فرشتے کہیں گے: جنت میں داخل ہو جاؤ، عمل (یعنی اللہ و رسول کی اطاعت) کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ۔ پھر منادی ندا کرے گا کہ اہلِ صبر کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا: جنت میں چلے جاؤ۔ راستے میں فرشتے ان سے ملیں گے، ان سے بھی وہی گفتگو کریں جو اہلِ فضل سے کرتے ہیں۔ یہ لوگ کہیں گے: ہم صابرین ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا صبر کیا ہے؟ کہیں گے: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت پر ڈٹے اور اس کی نافرمانی سے باز رہے۔ فرشتے کہیں گے: جنت میں داخل ہو جاؤ، عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ۔ پھر ایک منادی ندا دے گا کہ جنت میں قربِ الٰہی پانے والے کھڑے ہو جائیں تو تھوڑے سے لوگ کھڑے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا: جنت میں چلے جاؤ۔ راستے میں ان سے بھی فرشتے ملیں گے اور اسی طرح سوال جواب کرتے ہوئے پوچھیں گے: تمہیں قربِ الٰہی کس طرح حاصل ہوا؟ وہ کہیں گے: ہمارا ایک دوسرے سے ملاقات کرنا، ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا اور ایک دوسرے پر خرچ کرنا محض رضائے الٰہی کے لئے ہوتا تھا۔ فرشتے کہیں گے: جنت میں داخل ہو جاؤ، عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کس سے محبت فرماتا ہے؟

﴿3562﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے حصے کا مال دو مرتبہ لیا اور فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے گناہ گار مومن سے محبت فرماتا ہے۔''

چڑیوں کا تسبیح پڑھنا:

﴿3563﴾... ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی خدمت میں حاضر تھا کہ اچانک کچھ چڑیاں آکر ان کے گرد منڈلانے اور چہچہانے لگیں، آپ نے فرمایا: ''اے ابو حمزہ! جانتے ہو یہ چڑیاں کیا کہہ رہی ہیں؟'' میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ''یہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کر رہی اور آج کے رزق کا سوال کر رہی ہیں۔''

کون سا علم فائدہ نہیں دیتا؟

﴿3564﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن ابو حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ''اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر ترک کرنے والا ایسا ہے جیسا کتابُ اللہ کو پس پشت ڈالنے والا مگر یہ کہ وہ کوئی بچاؤ کا راستہ اختیار کرے۔'' پوچھا گیا: بچاؤ کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا: ''وہ جابر و ظالم بادشاہ کے ظلم و زیادتی سے ڈرے۔'' مزید فرماتے ہیں: ''جس نے علم کی کوئی بات چھپائی یا اس پر حد سے زیادہ اجرت لی تو وہ علم اسے کبھی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔''

﴿3565﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی انگوٹھی پر کندہ تھا: اَلْقُوَّۃُ لِلّٰہِ جَمِیْعًا یعنی سارا زور خدا کو ہے۔

جنت کا سوال کس طرح کیا جائے؟

﴿3566﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر جنت صدقہ فرما کیونکہ صدقہ

تو گناہ گاروں کی طرف سے ہوتا ہے بلکہ یہ کہو: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے جنت عطا فرمایا مجھے جنت عطا فرما کر احسان مند بنا۔"

سب سے بڑے متقی و پرہیز گار:

﴿3567﴾... صالح بن حسان کا بیان ہے کہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: "کیا آپ نے فلاں شخص سے بڑھ کر کوئی پرہیز گار دیکھا ہے؟" آپ نے پوچھا: "کیا تم نے حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو دیکھا ہے؟" اس نے عرض کی: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "میں نے ان سے بڑھ کر کوئی متقی و پرہیز گار نہیں دیکھا۔"

﴿3568-69﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام زہری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے افضل کوئی ہاشمی نہیں دیکھا۔

15ہزار دینار قرض کی ذمہ داری:

﴿3570﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسامہ بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ان کے مرض الموت میں تشریف لائے تو وہ رونے لگے، آپ نے وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کی: مجھ پر قرض ہے۔ پوچھا: کتنا ہے؟ عرض کی: 15ہزار دینار۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ میرے ذمہ ہے۔

سیِّدُنا امام زین العابدین عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی قرآن فہمی:

﴿3571﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی خدمت میں حاضر (ہو کر کچھ گفتگو کر رہے) تھے آپ نے پوچھا: اے زہری! تم کیا کر رہے تھے؟ میں نے عرض کی: ہم روزوں کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے اور ہمارا اس بات پر اتفاق ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے علاوہ کوئی روزہ واجب نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے زہری! ایسا نہیں ہے جیسا تم کہہ رہے ہو بلکہ روزے کی 40 قسمیں ہیں، 10 قسم کے روزے رمضان المبارک کی طرح

واجب ہیں، 10 قسم کے روزے حرام ہیں، 14 صورتوں میں رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے، نذر (منت) اور اعتکاف کا روزہ بھی واجب ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: اے ابن رسول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! ان کی وضاحت فرمادیجئے۔ آپ نے یوں وضاحت فرمائی:

واجب روزے: رمضان المبارک کے روزے واجب ہیں اور دو مہینے کے متواتر روزے (اس کی تین صورتیں ہیں: ظِہار کا کفارہ، روزے کا کفارہ اور قتل خطا کا کفارہ[1]) مثلاً: کوئی شخص غلطی سے قتل کر بیٹھے اور غلام آزاد کرنے کی استطاعت نہ رکھے تو اس پر متواتر دو مہینے کے روزے رکھنا واجب ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّصَّدَّقُوْاؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍؕ وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ فَدِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍۚ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ٘ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا (۹۲) (پ۵، النساء: ۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان (مسلم غلام) کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

قسم کے کفارے کا روزہ[2]: قسم کے کفارے میں اگر (کوئی غلام آزاد کرنے یا 10 مسکینوں کو) کھانا کھلانے

---

[1]... ظِہار، کفارۂ ظِہار، کفارۂ روزہ اور کفارۂ قتل سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **1182 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہار شریعت، جلد دوم، حصہ 8، صفحہ 205 تا 217**" کا مطالعہ کیجئے! قتل خطا اور قتل کی دیگر اقسام سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے **1197 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہار شریعت، جلد سوم، حصہ 17، صفحہ 751 تا 762**" کا مطالعہ کیجئے!

[2]... قسم اور اس کے کفارے سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **1182 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہار شریعت، جلد دوم، حصہ 9، صفحہ 295 تا 311**" کا مطالعہ کیجئے!

(یا کپڑے دینے) پر قادر نہ ہو تو پے در پے (لگاتار) تین روزے رکھنا واجب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ (پ۷، المائدۃ:۸۹)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ۔

سر منڈانے کا روزہ: (کسی مجبوری کی بنا پر) حلق کروانے کی صورت میں محرم پر روزہ ہے، البتہ اسے اختیار ہے چاہے تین روزے رکھے (یا خیرات کرے)[1]۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ (پ۲، البقرۃ:۱۹۶)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی۔

دمِ تمتع کا روزہ[2]: حجِ تمتع کرنے والا اگر قربانی کی استطاعت نہ رکھے تو اس پر روزے واجب ہیں۔

1... تمتع اور قران والے پر قربانی کے بعد حلق کروانا واجب ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے (کسی مجبوری کی بنا پر) سر منڈائے گا تو دم واجب ہو گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۴۲) جہاں دم (دم سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہے) کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہو گا تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہو گا کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلائے یا تین روزے رکھ لے، اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دے دیے یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیے تو کفارہ ادا نہ ہو گا بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ حرم کے مساکین ہوں اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور بمجبوری کیا تو اختیار ہو گا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۶۲)

2... محتاج محض جس کی ملک میں نہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو، نہ اس کے پاس اتنا نقد یا اسباب کہ اسے بیچ کر لے سکے، وہ اگر قِران یا تمتع کی نیت کرے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد، اس بیچ میں جب چاہے رکھ لے۔ ایک ساتھ خواہ جُدا جُدا اور بہتر یہ ہے کہ ۷۔۸۔۹ کو رکھے اور باقی سات تیرھویں ذِی الْحِجَّہ کے بعد جب چاہے رکھے اور بہتر یہ کہ گھر پہنچ کر ہوں۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۴۱)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(پ۲، البقرۃ: ۱۹۶)

شکار کے کفارے کا روزہ[1]: (محرم پر) شکار کے کفارے میں روزہ رکھنا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں سے جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثِقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال

[1]...(محرم پر) خشکی کا وحشی جانور شکار کرنا یا اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا اور کسی طرح بتانا، یہ سب کام حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب اگرچہ اس کے کھانے میں مضطر ہو۔ یعنی بھوک سے مرا جاتا ہو اور کفارہ اس کی قیمت ہے یعنی دو عادل وہاں کے حسابوں جو قیمت بتادیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ ہے اور ایک ہی عادل نے بتادیا جب بھی کافی ہے۔ شکار کی قیمت میں اختیار ہے کہ اس سے بھیڑ بکری وغیرہ خرید سکتا ہے تو خرید کر حرم میں ذبح کرکے فقرا کو تقسیم کردے یا اس کا غلہ خرید کر مساکین پر صدقہ کردے، اتنا اتنا کہ ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی قدر پہنچے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کے غلہ میں جتنے صدقے ہو سکتے ہوں ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اگر کچھ غلہ بچ جائے جو پورا صدقہ نہیں تو اختیار ہے وہ کسی مسکین کو دیدے یا اس کے عوض ایک روزہ رکھے اور اگر پوری قیمت ایک صدقہ کے لائق بھی نہیں تو بھی اختیار ہے کہ اتنے کا غلہ خرید کر ایک مسکین کو دیدے یا اس کے بدلے ایک روزہ رکھے۔
(بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ملتقطاً)

صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ (پ۷، المائدۃ: ۹۵)

چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔

پہلے شکار کی قیمت لگائی جائے گی، پھر اس کی قیمت کا گندم سے موازنہ کیا جائے گا۔

جن روزوں کے رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے: وہ پیر اور جمعرات کا روزہ، شوالُ المکرّم کے چھ روزے، عرفہ (9 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام) اور 10 محرمُ الحرام کا روزہ ان سب میں اختیار ہے چاہے رکھے یا نہ رکھے۔

اجازت کے روزے: بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر اور غلام و باندی اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتے۔

حرام روزے: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ، ایامِ تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام) کے روزے اور یومُ الشك (تیسویں شعبان) کا روزہ[1] ہمیں رمضان المبارک کی طرح رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ صومِ وصال، خاموشی، معصیت (گناہ) کی نذر کا روزہ اور صومِ دہر حرام ہے[2]۔

مہمان میزبان کی اجازت سے روزہ رکھے گا کہ میرے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ نَزَلَ عَلٰی قَوْمٍ فَلَا یَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ یعنی جو شخص کسی قوم کے پاس بطورِ مہمان ٹھہرے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔''[3]

جو بچہ بلوغت کے قریب ہو اسے عادی بنانے کے لئے روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے لیکن اس پر فرض نہیں۔ اسی طرح جو شخص (رمضان میں) کسی سبب سے دن کے شروع میں روزہ نہ رکھ سکے پھر اپنے بدن میں

---

[1]...(احناف کے نزدیک:) یومُ الشّك یعنی شعبان کی تیسویں تاریخ کو نفل خالص کی نیت سے روزہ رکھ سکتے ہیں اور نفل کے سوا کوئی اور روزہ رکھا تو مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۷۲) **نوٹ:** یومُ الشّك کے روزے سے متعلق تفصیلی معلومات و احکام جاننے کے لئے ''**بہارِ شریعت**'' کے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے!

[2]...(احناف کے نزدیک:) صومِ دہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا)، صومِ سکوت (یعنی ایسا روزہ جس میں کچھ بات نہ کرے)، صومِ وصال کہ روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے، یہ سب مکروہِ تنزیہی ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۶۶)

[3]...ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فیمن نزل بقوم فلا یصوم الا باذنهم، ۲/ ۲۰۶، حدیث: ۷۸۹

قوت محسوس کرے تو اسے بھی کھانے پینے سے رکنے کا حکم دیا جائے گا۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے تادیب ہے فرض نہیں۔ اسی طرح مسافر نے دن کے شروع میں کھا لیا پھر سفر سے لوٹ آیا تو اسے بھی پورا دن کھانے پینے سے رکے رہنے کا حکم دیا جائے گا[1]۔

اباحت کے روزے: بغیر ارادے کے بھول کر کھا پی لیا تو اس کے لئے کھانا پینا مباح ہو گیا اور اس کے روزے پر اثر انداز نہیں ہو گا۔

مریض اور مسافر کا روزہ: مریض اور مسافر روزہ رکھیں گے یا نہیں اس میں اختلاف ہے: بعض کا موقف ہے کہ یہ روزہ رکھیں گے۔ بعض کے نزدیک نہیں رکھیں گے۔ بعض کی رائے ہے کہ انہیں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے۔ جبکہ ہمارا (یعنی امام زین العابدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن) کا موقف یہ ہے کہ یہ دونوں روزہ نہیں رکھیں گے، اگر رکھ بھی لیا تو ان پر قضا لازم ہو گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ (پ۲، البقرۃ:۱۸۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں (رکھے)۔[2]

1...(احناف کے نزدیک:) مسافر نے اقامت کی، حیض و نفاس والی پاک ہو گئی، مجنون کو ہوش ہو گیا، مریض تھا اچھا ہو گیا، جس کا روزہ جاتا رہا اگرچہ جبراً کسی نے توڑوا دیا یا غلطی سے پانی وغیرہ کوئی چیز حلق میں جا رہی۔ کافر تھا مسلمان ہو گیا، نابالغ تھا بالغ ہو گیا، رات سمجھ کر سحری کھائی تھی حالانکہ صبح ہو چکی تھی، غروب سمجھ کر افطار کر دیا حالانکہ دن باقی تھا ان سب باتوں میں جو کچھ دن باقی رہ گیا ہے، اُسے روزے کے مثل گزارنا واجب ہے اور نابالغ جو بالغ ہوا یا کافر تھا مسلمان ہوا اُن پر اس دن کی قضا واجب نہیں باقی سب پر قضا واجب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۹۰)

2...صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیت مبارکہ کے تحت **"خزائن العرفان فی تفسیر القرآن"** میں فرماتے ہیں: "اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مریض و مسافر کو رخصت دی کہ اگر اس کو رمضان مبارک میں روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ہلاک کا اندیشہ ہو یا سفر میں شدت و تکلیف کا تو وہ مرض و سفر کے ایام میں افطار کرے اور بجائے اس کے ایامِ مَنْہِیّہ کے سوا اور دنوں میں اس کی قضا کرے "ایامِ مَنْہِیّہ پانچ دن ہیں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ دونوں عیدین اور ذِی الْحِجَّہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخیں۔ **مسئلہ:** مریض کو محض وہم پر روزے کا افطار (یعنی نہ رکھنا) جائز نہیں جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہرُ الفسق طبیب کی خبر سے اس کا غلبہ ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول یا زیادتی کا سبب ہو گا۔" نیز آیتِ مبارکہ کے جز "وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۸۴، ترجمۂ کنزالایمان: اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو)۔" کے تحت فرماتے ہیں: "اس سے معلوم ہوا کہ ...

سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا امام زَیْنُ العابِدین علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مروان سے بھی احادیث کی سماعت کی ہے۔

تارہ کیوں ٹوٹتا ہے؟

﴿3572﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ چند انصاری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مجھے بتایا کہ ایک رات ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور روشنی پھیل گئی، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ سے دریافت فرمایا: ”اس طرح ستارہ ٹوٹنے پر تم دورِ جاہلیت میں کیا کہتے تھے؟“ عرض کی: ”اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوب جانتے ہیں۔ ہم کہا کرتے تھے: آج رات کوئی عظیم شخص پیدا ہوا یا کوئی عظیم شخص مرا ہے۔“ ارشاد فرمایا: ”یہ تارے نہ تو کسی کی موت پر ٹوٹتے ہیں نہ کسی کی زندگی پر بلکہ ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ جب کسی چیز کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش اٹھانے والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں، پھر ان سے متصل آسمان والے فرشتے، پھر ان سے متصل آسمان والے فرشتے حتّٰی کہ آسمان دنیا کے فرشتوں تک تسبیح پہنچتی ہے، پھر عرش اٹھانے والے فرشتوں سے متصل فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے کیا فرمایا۔ وہ انہیں خبر دیتے ہیں۔ پھر فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، یہاں تک کہ یہ خبر آسمانِ دنیا تک پہنچتی ہے۔ تو جنات سنی باتوں کو اچک لیتے اور اپنے دوستوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر کاہن جو کچھ اس کے موافق لاتے ہیں وہ حق ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا دیتے اور بڑھا دیتے ہیں۔ اس لئے شیاطین کو ستاروں سے مارا جاتا ہے[1]۔“[2]

......اگرچہ مسافر و مریض کو افطار (روزہ نہ رکھنے) کی اجازت ہے لیکن زیادہ بہتر و افضل روزہ رکھنا ہی ہے۔“

1...مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان، ص ۱۲۲۴، حدیث: ۲۲۲۹

2... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 279 پر فرماتے ہیں: ...

﴿3573﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت رسولُ اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم میرے اور حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: "تم (رات میں) نماز کیوں نہیں پڑھتے ؟" میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! ہمارے نفس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ اگر وہ ہمیں رات میں عبادت کی توفیق دینا چاہے گا تو دے دے گا۔ میری یہ بات سن کر پیارے مصطفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کوئی بات کئے بغیر واپس تشریف لے گئے۔ میں نے آپ کو لوٹتے وقت ہاتھ ران مبارک پر مار کر یہ آیتِ طیبہ تلاوت کرتے سنا:

وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔[1]

(پ۱۵، الکھف: ۵۴)

﴿3574﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن مجھے ایک جوان اونٹنی ملی اور ایسی ہی ایک اونٹنی مجھے رسولُ اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے عطا فرمائی، میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھادیا تاکہ اس پر اِذْخر (ایک قسم کی) گھاس لادوں (اور بیچ کر) حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کے ولیمہ میں اس سے مدد حاصل کروں، بنو قَینُقاع کا ایک شخص بھی میرے ساتھ تھا، اس گھر میں حضرتِ سیِّدُنا حمزہ بن عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه (کچھ لوگوں کے ساتھ موجود) تھے (شراب کا دور چل رہا تھا) اور گانے والی کچھ گاتے ہوئے کہنے لگی: اے حمزہ! اٹھو فربہ جوان اونٹنیوں کی طرف۔ پس حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه تلوار لے کر نکلے اور ان اونٹنیوں کی کوہان کاٹ دی، پہلوؤں کو چیرا اور جگر نکال لئے۔ میں یہ عجیب منظر دیکھ کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کردیا، آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم حضرتِ زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه کو ساتھ لئے حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه

......جب یہ چیزیں دنیا کے آسمان یعنی پہلے آسمان والے فرشتوں کو ان کے اوپر والے بتاتے ہیں تو وہاں چھپے ہوئے جنات جو کان لگائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں سن لیتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ جن یہ باتیں سنا کر شہاب سے مارے جاتے ہیں اور کبھی اس سے پہلے ہی۔ جب یہ کاہن لوگ وہ بات جو اس جن سے سنی ہے وہ لوگوں کو بتاتے ہیں تو حق ہوتی ہے اس کے علاوہ جو بتاتے ہیں وہ ناحق ہوتی ہے۔ یہ زیادتی ننانوے فی صد ہوتی ہے یعنی سو میں ایک بات درست اور ننانوے باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

[1]...بخاری، کتاب التوحید، باب: ۳۱، ۴/ ۵۶۴، حدیث: ۷۴۶۵

کے پاس تشریف لائے اور ناراضی کا اظہار فرمایا۔ حضرتِ حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سر اٹھایا اور (غنودگی کی کیفیت میں) کہا: کیا تم میرے آباء واجداد کے غلام نہیں ہو؟[1] یہ کیفیت دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لے آئے۔"[2]

مسلمان و کافر میں میراث نہیں:

﴿3575-76-77﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لَایَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَاالْکَافِرُ الْمُسْلِمَ یعنی نہ تو مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے اور نہ ہی کافر مسلمان کا۔"[3]

لوگوں کو بدگمانی سے بچاؤ:

﴿3578﴾... ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صَفِیَّہ بنتِ حُیَیّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں معتکف تھے، میں ملاقات کے لئے رات کے وقت حاضر ہوئی، کچھ دیر گفتگو کرنے کے بعد لوٹنے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوگئے، ان دنوں آپ حضرتِ اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں قیام پذیر تھیں، اسی دوران دو انصاری صحابہ وہاں سے گزرے، جب انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے، آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: "ذرا ٹھہرو! یہ (میری زوجہ) صَفِیَّہ بنتِ حُیَیّ ہیں۔" انہوں نے عرض کی: "سُبْحَانَ الله! یا رسولَ

1... حضرتِ عبد المطلب (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جدِ کریم ہیں۔ اور دادا بمنزلہ آقا کے ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ عرض کر دیا۔ وہ بھی نشے کی حالت میں۔ غالباً نشے میں یہ ترنگ پیدا ہوگئی کہ ان اونٹیوں پر میرا حق تھا۔ اس کو مستی میں ان الفاظ سے تعبیر کر دیا۔ یہ قصہ شراب کی تحریم (حرام ہونے) سے پہلے کا ہے۔ اور اسی طرح غنا کی بھی تحریم سے قبل کا ہے شراب کی حرمت غزوۂ احد کے بعد نازل ہوئی ہے۔ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بعد میں حمزہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے ان اونٹیوں کی قیمت حضرتِ علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو دلوائی۔ (نزہۃ القاری، کتاب الجہاد، باب فرض الخمس، ۴/ ۱۸۴، تحت الحدیث: ۱۶۵۷)

2... بخاری، کتاب المساقاۃ، باب بیع الحطب والکلأ، ۲/ ۱۰۲، حدیث: ۲۳۷۵

3... بخاری، کتاب الفرائض، باب لا یرث المسلم الکافر، ۴/ ۳۲۵، حدیث: ۶۷۶۴

اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم!(ہم آپ کے بارے میں بدگمانی کرسکتے ہیں؟)۔" تو آپ نے ارشاد فرمایا: "بے شک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی چیز نہ ڈال دے۔ یا فرمایا: کوئی برائی نہ ڈال دے۔"(1)

مقامِ محمود:

﴿3579﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے مجھے بتایا کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن زمین رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی عظمت کی وجہ سے چمڑے کی طرح پھیلا دی جائے گی، بنی آدم میں سے ہر شخص کو صرف پاؤں رکھنے کی جگہ ملے گی، پھر سب سے پہلے انسان (یعنی حضرتِ آدم عَلَيْهِ السَّلَام) کو بلایا جائے گا، وہ سجدے میں گر پڑیں گے، پھر مجھے اجازت ملے گی تو میں بارگاہِ الٰہی میں عرض کروں گا: اے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے حضرتِ جبریل عَلَيْهِ السَّلَام نے بتایا اور تو نے ہی انہیں میری طرف بھیجا تھا، اس وقت وہ عرش کے دائیں جانب ایسی حالت میں کھڑے ہوں گے کہ بخدا! کسی نے انہیں ایسی حالت میں کبھی نہ دیکھا ہو گا، وہ بالکل خاموش کھڑے ہوں گے کوئی بات نہیں کریں گے۔ پھر مجھے شفاعت کا اذن عطا ہو گا۔ میں عرض کروں گا: "اے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندے زمین کے گوشے گوشے میں عبادت بجالائے۔" یہی مقامِ محمود ہے (جس کا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے وعدہ کیا گیا ہے)۔(2)

❀...❀...❀...❀...❀...❀

کامل الایمان

... رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، ۱/ ۱۷، حدیث: ۱۵)

1... بخاری، کتاب الاعتکاف، باب ھل یخرج المعتکف... الخ، ۱/ ۶۶۸، حدیث: ۲۰۳۵

ابو داود، کتاب الصوم، باب المعتکف یدخل البیت لحاجتہ، ۲/ ۴۹۱، حدیث: ۲۴۷۰

2... مستدرک حاکم، کتاب الاھوال، باب ذکر المقام المحمود، ۵/ ۷۸۸، حدیث: ۸۷۴۲

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبرت کی نگاہ رکھنے والے، کثرت سے ذکر کرنے والے اور معافی چاہنے والے تھے۔ آپ معافی مانگنے (اور نصیحت حاصل کرنے) میں جلدی کرتے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: نصیحت حاصل کرنے اور معافی مانگنے میں جلدی کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

ایک آیت نے رُلادیا:

﴿3580﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن فَضْل اُنَیْسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک رات نماز پڑھتے پڑھتے رونے لگے اور اس قدر روئے کہ گھر والے گھبرا گئے، انہوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ مزید رونے لگے، گھر والوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلوا کر سارا واقعہ عرض کیا، آپ نے انہیں روتے دیکھ کر پوچھا: ”اے بھائی! کس چیز نے تمہیں رُلایا کہ تم نے گھر والوں کو بھی پریشان کر دیا، کسی بیماری کے سبب رو رہے ہیں یا کوئی اور وجہ ہے؟“ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ایک آیتِ مقدسہ میری نظر سے گزری۔“ پوچھا: ”کون سی آیت؟“ فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ (پ۲۴، الزمر: ۴۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی[1]۔“

یہ سن حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی رونے لگے اور بہت زیادہ روئے۔ گھر والوں میں سے کسی نے کہا: ”ہم نے آپ کو اس لئے بلایا تھا کہ آپ انہیں اس کیفیت سے نکالیں لیکن آپ نے تو اس میں مزید اضافہ کر دیا۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اہلِ خانہ کو اپنے اور ان کے رونے کا سبب بتایا۔

﴿3581﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1... یعنی ایسے ایسے عذابِ شدید جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گمان کرتے ہوں گے کہ ان کے پاس نیکیاں ہیں اور جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔ (خزائن العرفان، پ۲۴، سورۂ زمر، تحت الآیہ: ۴۷)

تَعَالٰی عَلَیْہ پر موت کے وقت گھبراہٹ طاری ہوئی، آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: ایک آیتِ مبارکہ کے سبب مجھ پر خوف طاری ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ (پ۲۴، الزمر: ۴۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی۔

مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے میرے لئے وہ بات ظاہر ہو جائے جو میرے خیال میں نہ ہو۔

سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر عَلَیْہِ الرَّحْمَہ اور بیمار پڑوسی:

﴿3582﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (میرے بیٹے) محمد رات کو اٹھ کر وضو کر کے دعا مانگتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاتے، اس کی ثنا بیان کرتے اور شکر ادا کرتے پھر بلند آواز سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے، ان سے بلند آواز سے ذکر کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو کہا: "میرا ایک پڑوسی ہے جو بیمار ہے وہ درد کی وجہ سے آواز بلند کرتا ہے جبکہ میں (تندرستی کی) نعمت کے سبب بلند آواز سے ذکر کرتا ہوں۔"

﴿3583﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات میں نماز پڑھنے کے لئے اٹھتے اور فرماتے: کتنی آنکھیں تکلیف کی وجہ سے راتوں کو جاگتی ہیں۔ ان کا ایک پڑوسی بیمار تھا، وہ رات کو تکلیف کی وجہ سے کراہتا رہتا تھا جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بلند آواز سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاتے، آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: "وہ تکلیف کی وجہ سے آوازیں نکالتا ہے جبکہ میں (تندرستی کی) نعمت پر بلند آواز سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاتا ہوں۔"

عُلَما کے سردار:

﴿3584﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اہلِ علم کے سردار ہیں، جب بھی کوئی شخص ان سے حدیث پوچھتا تو آپ رو پڑتے۔

﴿3585﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب جُبْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑے عبادت گزار تھے، ایک مرتبہ آپ نماز میں مشغول تھے کہ لوگ (نصیحت حاصل کرنے

کے لئے) ان کے گرد جمع ہوگئے، آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''تم نے نصیحت کرنے والوں کو تھکا دیا کب تک تمہیں جانوروں کی طرح ہانکا جاتا رہے گا۔''

40سال نفس کی اصلاح:

﴿3586﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث صَوَّاف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 40سال تک اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے رکھا حتّٰی کہ وہ دُرُست ہو گیا۔

دورانِ تلاوت باندی سے گفتگو:

﴿3587﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تلاوت کے لئے قرآنِ پاک دیا کرتا تھا، ایک مرتبہ دورانِ تلاوت ان کی باندی قریب سے گزری، آپ نے اس سے کوئی بات کی جس پر مسکرانے لگے، پھر متوجہ ہو کر کہنے لگے: اِنَّا لِلّٰہِ اِنَّا لِلّٰہِ! میں سمجھا انہیں کوئی تکلیف پہنچی ہے، میں نے عرض کی: کیا ہوا؟ فرمایا: ''میں تلاوت میں مشغول تھا کہ اس باندی کا گزر ہوا اور میں نے اس سے بات کر لی۔''

﴿3588﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَرَضُ الموت میں حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کے پاس آئے اور کہا: ''اے ابوعبداللہ! میں محسوس کر رہا ہوں کہ موت آپ پر گراں گزر رہی ہے؟'' راوی کا بیان ہے کہ پھر آہستہ آہستہ معاملہ آسان ہوتا گیا اور حالت سنبھلتی گئی یہاں تک کہ ان کا چہرہ چراغ کی طرح روشن ہو گیا، پھر آپ نے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: ''میں جس حالت میں ہوں اگر آپ کو معلوم ہو جائے تو آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔'' پھر آپ کا انتقال ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔ (آمین)

پہاڑوں کی گفتگو:

﴿3589﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَقِیْل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ صبح کے وقت پہاڑ ایک دوسرے سے اس کا نام لے کر پوچھتے ہیں:

اے فُلاں! کیا آج تیرے قریب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے کسی شخص کا گزر ہوا ہے؟ دوسرا کہتا ہے: ہاں۔ پہلا کہتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری آنکھیں ٹھنڈی کرے، لیکن میرے پاس سے آج کسی ذکر کرنے والے کا گزر نہیں ہوا۔

ڈرنے والا اور امیدوار:

﴿3590﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا تھا کہ ہمارے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا جو لوگوں کو حدیثیں سناتے ہوئے فتوے دے رہا تھا اور قصے سنا رہا تھا۔ والد صاحب نے اسے بلا کر فرمایا: ”اے فُلاں! بے شک گفتگو کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے ڈرتا ہے جبکہ سننے والا رحمتِ الٰہی کا امیدوار ہوتا ہے۔“

﴿3591﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”گفتگو کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے ڈرتا ہے جبکہ استفادہ کرنے والا رحمتِ الٰہی کا امیدوار ہوتا ہے۔“

بندۂ مومن کی برکات:

﴿3592﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کی اور اس کی اولاد در اولاد کی حفاظت فرماتا ہے، اس کے اور اس کے اردگرد کے گھروں کی بھی حفاظت فرماتا ہے اور جب تک مومن ان کے درمیان رہتا ہے وہ حفظ و امان میں رہتے ہیں۔“

میت پر عورتیں کیوں روتی ہیں؟

﴿3593﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ماجِشُون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: مجھے خبر ملی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام کے بیٹے کا انتقال ہوا تو آپ نے حضرتِ سیِّدَتُنا حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: ”تیرے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے۔“ انہوں نے پوچھا: ”موت کیا ہوتی ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”موت یہ ہے کہ مرنے والا نہ کچھ کھائے گا، نہ پیئے گا، نہ کھڑا ہو گا، نہ چلے گا اور نہ ہی کبھی گفتگو کرے گا۔“ یہ سن کر حضرتِ سیِّدَتُنا حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے چیخ ماری۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”تم اور تمہاری بیٹیاں بلند آواز سے روئیں چلائیں گی جبکہ میں اور میرے بیٹے اس سے بری ہیں۔“

﴿3594﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کے لئے رحمت کی دعا کی، کسی نے عرض کی: ”آپ فلاں کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں (وہ تو بہت گناہ گار ہے)۔“ فرمایا: ”مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس بات پر حیا آتی ہے کہ اسے میری طرف سے یہ بات پہنچے کہ میں اس کی رحمت کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے لئے عاجز سمجھتا ہوں۔“

﴿3595﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مَعْشَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف 40 دینار بھیجے اور اپنے بیٹوں سے فرمایا: ”تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے حضرتِ صفوان کو عبادت کے لئے فارغ کر دیا۔“

حصولِ تقوٰی کے لئے بہترین مددگار:

﴿3596﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”مال داری تقوٰی و پرہیز گاری کے حُصُول کے لئے بہترین مددگار ہے۔“

پسندیدہ خواہش:

﴿3597﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن واقِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: دنیا میں آپ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: (مسلمان) بھائیوں پر خرچ کرنا۔

﴿3598﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”آپ کی کوئی خواہش باقی ہے؟“ فرمایا: ”مسلمان بھائیوں سے ملاقات کرنا اور انہیں خوش رکھنا۔“

﴿3599﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو معشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مِنٰی میں قیام فرماتے تھے، آپ سردار تھے، لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے اور آپ کے پاس اہلِ علم کا ہجوم رہتا تھا۔

مغفرت کو واجب کرنے والا عمل:

﴿3600﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بے شک مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک بھوکے مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔“

﴿3601﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”کھانا کھلانا اور اچھی گفتگو کرنا تمہیں جنت میں لے جائے گا۔“

پسندیدہ عمل:

﴿3602﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کون سا عمل آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: بندۂ مومن کو خوش کرنا۔ پوچھا: اس کے علاوہ کوئی اور بات جس سے آپ کو لذت حاصل ہوتی ہو؟ فرمایا: (مسلمان) بھائیوں پر خرچ کرنا۔

﴿3603﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مقروض ہونے کے باوجود حج کا ارادہ کیا، کسی نے عرض کی: آپ حج کے لئے جارہے ہیں حالانکہ آپ پر قرض ہے؟ فرمایا: ”حج قرض کو جلد ادا کرواتا ہے۔“

﴿3604﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میرے والدِ محترم بچوں کے ساتھ حج کررہے تھے، عرض کی گئی: آپ بچوں کے ساتھ حج کررہے ہیں۔ فرمایا: ”ہاں! میں (بطورِ گواہ) انہیں بارگاہِ الٰہی میں پیش کروں گا۔“

والدہ کی خدمت:

﴿3605﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”ایک رات میں نے اپنی والدہ ماجدہ کے پاؤں دباتے ہوئے گزاری جبکہ

میرے بھائی عمر نے نماز پڑھتے ہوئے، مجھے یہ پسند نہیں کہ میری رات ان کی رات کا بدلہ ہو۔"

﴿3606﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا رخسار زمین پر رکھ کر اپنی والدہ محترمہ سے عرض کرتے: میرے رخسار پر اپنا قدم رکھیئے۔

نیک لوگوں کی زیارت باعث برکت ہے:

﴿3607﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے والدِ گرامی فرماتے ہیں: "حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت مجھے دینی اعتبار سے فائدہ پہنچاتی ہے۔"

بنو منکدر کی شان:

﴿3608﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا، اس نے بَنُو مُنْکَدِر کے حالات اور لوگوں کے نزدیک ان کا مقام و مرتبہ دیکھا، پھر مدینہ منورہ سے رخصت ہو گیا، ایک شخص سے اس کی ملاقات ہوئی، اس نے پوچھا: تم نے اَہْلِ مدینہ کو کس حال میں چھوڑا؟ اس نے کہا: خیریت سے ہیں، اگر تم بنو منکدر کی آل میں شامل ہو سکو تو ضرور شامل ہونا۔

عمر میں اضافے کا نسخۂ کیمیا:

﴿3609﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو سلمہ ماجِشُون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "توریت شریف میں لکھا ہے کہ اے ابنِ آدم! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈر، والدین سے حُسنِ سُلُوک اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر میں تیری عمر میں اضافہ کر دوں گا، تیرے لئے آسانیاں پیدا کروں گا اور تنگیاں دور کر دوں گا۔

جہنم کی تخلیق اور فرشتے:

﴿3610﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن ابو اُنَیسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جب جہنم کی تخلیق ہوئی تو فرشتے اس قدر ڈرے کہ ان میں بے چینی پھیل گئی اور حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش تک ان کی یہی کیفیت رہی، ان کی پیدائش کے

بعد ان کے دل اپنی حالت پر لوٹ آئے اور ان کی وہ کیفیت ختم ہو گئی۔“

جنتی باغوں کے رہائشی:

﴿3611﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو خود کو اور اپنے کانوں کو لہو ولعب اور مزامیر سے بچاتے تھے انہیں جنتی باغوں میں داخل کرو۔ پھر فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا: ”انہیں میری حمد وثناسناؤ اور بتاؤ کہ اب انہیں نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔“

دنیاوی غموں کو غمِ آخرت بنالو:

﴿3612﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے دنیا کے غموں کو ایک (آخرت کا) غم بنالیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دنیا و آخرت کے غموں میں کافی ہو گا اور جس نے اپنے غموں کو بکھیر دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی کوئی پروا نہیں کرے گا کہ وہ کس غم کی وجہ سے ہلاک ہوا یا قتل کیا گیا۔“(1)

﴿3613﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو غسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں صرف وہ شخص چھٹکارا پائے گا جو ڈوبنے والے کی طرح دعا کرے گا۔“

﴿3614﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چند مصاحبوں کے ساتھ سرزمین روم میں تھے، بعض نے کہا: ”کاش! اس وقت ہمارے پاس تر پنیر ہوتا۔“ راستے میں اچانک انہیں کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ٹوکرا ملا جو اوپر سے بند تھا جس میں تر پنیر تھا۔ پھر کہنے لگے: ”کاش! ہمارے پاس شہد ہوتا تاکہ ہم پنیر کے ساتھ کھاتے۔“ اچانک انہوں نے اپنے سامنے شہد سے بھری بوتل دیکھی۔

1...ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ، ۱/ ۱۶۷، حدیث: ۲۵۷، بتغیر قلیل

مستجابُ الدعوات:

﴿3615﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوداود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (قحط کے زمانے میں) ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک ادھیڑ عمر شخص کو منبر کے پاس بارش کی دعا مانگتے دیکھا، اچانک گرج چمک کے ساتھ بارش ہونے لگی، اس نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”میں نے اس طرح تو نہیں چاہا تھا۔“ (پھر وہ لوٹ گیا) میں اس کے پیچھے ہولیا، وہ آلِ حزم یا آلِ عثمان کے محلے میں گیا، میں نے ان کی رہائش گاہ کو پہچان لیا، میں نے ان کے سامنے ایک چیز پیش کی تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا، میں نے کہا: ”آپ میرے ساتھ حج کے لئے چلیں گے؟“ انہوں نے کہا: ”یہ بھی ایسی چیز ہے جس میں تمہارے لئے اجر وثواب ہے میں اس بات کو ناپسند جانتا ہوں کہ اپنا بوجھ تم پر ڈالوں اور جہاں تک کوئی چیز لینے کا تعلق ہے تو ایسا نہیں ہو سکتا (یعنی میں کوئی چیز نہیں لے سکتا)۔“

﴿3616﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں آدھی رات کے وقت منبر کے پاس بیٹھا دعا میں مشغول تھا کہ اچانک میں نے ایک شخص کو سر جھکائے ایک ستون کے پاس بیٹھے دیکھا، وہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہا تھا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندے شدید قحط میں مبتلا ہیں۔ اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ پر قسم اٹھاتا ہوں تُو انہیں سیراب کر دے۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ بادل آکر برسنے لگا۔ یہ بہت مشکل تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کوئی نیک شخص مخفی رہ جاتا۔ آپ فرمانے لگے: یہ بزرگ مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں اور میں انہیں جانتا تک نہیں۔ جب امام نے (نمازِ فجر کا) سلام پھیرا تو وہ شخص سر جھکائے چل دیا۔ میں بھی پیچھے ہولیا، وہ وعظ و نصیحت کے لئے کہیں نہ ٹھہرا حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے محلے میں داخل ہو گیا، ایک جگہ پہنچ کر چابی نکالی اور تالا کھول کر گھر میں داخل ہو گیا۔ میں واپس لوٹ آیا، اگلے روز کام سے فارغ ہونے کے بعد میں وہاں آیا تو میں نے گھر سے لکڑی چیرنے کی آواز سنی، سلام کے بعد داخلے کی اجازت چاہی تو اجازت مل گئی، میں نے دیکھا کہ وہ ایک پیالہ بنا رہا تھا، میں نے کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکات سے نوازے تمہاری صبح کیسی رہی؟“ اس نے جواب دینے کے بجائے اپنے کام کو ترجیح دی، جب میں نے یہ

معاملہ دیکھا تو کہا: ''اے بھائی! گزشتہ رات تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جو قسمیں دیں وہ میں نے سنیں، کیا تمہارے پاس خرچ وغیرہ کے لئے کچھ نہیں جو تمہیں اس کام سے بے نیاز کر کے آخرت کی تیاری کے لئے فارغ کر دے؟'' اس نے کہا: ''نہیں! لیکن آپ اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا اور میرے مرنے تک یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ اے ابن منکدر! آپ میرے پاس نہ آنا کیونکہ اگر آپ میرے پاس آئیں گے تو آپ کی وجہ سے لوگوں میں میری شہرت پھیلے گی۔'' میں نے کہا: ''میں تم سے ملنا پسند کرتا ہوں۔'' کہا: ''مسجد میں ملتے رہنا۔'' وہ شخص ''فارس'' کا رہنے والا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی سے ان کا تذکرہ نہ کیا یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔ (آمین)

حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ وَہْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ وہ بُزرگ اس محلے سے چلے گئے، کسی نے انہیں نہ دیکھا اور نہ ہی یہ پتا چلا کہ وہ کہاں گئے، اہلِ محلہ کہنے لگے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے اور محمد بن منکدر کے درمیان فیصلہ فرمائے انہوں نے ہمارے درمیان سے ایک نیک شخص کو نکال دیا۔

غیبی امداد:

﴿3617﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے میرے پاس 100 دینار بطورِ امانت رکھوائے، میں نے اس سے کہا: ''اے بھائی! ضرورت پڑنے پر ہم اسے خرچ کر لیں گے، وقت آنے پر آپ کو لوٹا دیں گے۔'' اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ ضرورت پڑنے پر ہم نے انہیں خرچ کر لیا، اس شخص کا قاصد آیا تو میں نے کہا: ضرورت پڑی تو ہم نے انہیں خرچ کر لیا، اس وقت گھر میں بھی کچھ نہیں ہے، میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! میری امانت خراب نہ فرما، اس کی ادائیگی کا بندوبست فرما۔ چنانچہ میں گھر سے نکلا، پھر جب گھر میں داخل ہونے کے لئے قدم رکھا تو اچانک ایک اجنبی شخص نے میرا کاندھا پکڑا اور مجھے ایک تھیلی دی جس میں 100 دینار تھے، لہٰذا میں نے امانت ادا کر دی۔ لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں سے آئے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عامر اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو ایک شخص نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبداللہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے (100 دینار کی) تھیلی دے کر ان کی طرف بھیجا تھا اور فرمایا تھا

کہ انہیں دے آؤ اور میری یا ان کی موت تک کسی کو اس کے بارے میں نہ بتانا، لہٰذا ان دونوں کے وصال تک میں نے یہ بات کسی کو نہ بتائی۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے ان کی بات سنی، گھر گئے دیناروں کا وزن کیا اور لے آئے، جب حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سجدے میں گئے تو دیناروں کی تھیلی ان کے جوتوں کے پاس رکھ دی۔

﴿3618-19﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”فقیہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے بندوں کے درمیان ترجمان ہوتا ہے، لہٰذا اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کس طرح دخل انداز ہوتا ہے۔“

70ہاتھ لمبی زنجیر:

﴿3620﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن رُسْتُم اَیْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”اگر ابتدا سے لے کر انتہا تک پوری دنیا کا لوہا جمع کرلیا جائے تو بھی اس زنجیر کے حلقوں میں سے ایک حلقے کے برابر نہیں پہنچ سکے گا جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا ترجمۂ کنزالایمان: ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے۔

(پ۲۹، الحاقۃ: ۳۲)

بچوں سے زیادہ مذاق نہ کرو:

﴿3621﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بچوں سے زیادہ مذاق نہ کیا کرو ورنہ ان کے نزدیک تمہاری قدر و منزلت کم ہو جائے گی اور وہ تمہارے حق کو ہلکا سمجھیں گے۔“

رخصت ہوتے وقت کا ایک ادب:

﴿3622﴾... حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوتا جب آپ اٹھنے کا ارادہ کرتے تو پوچھتے: ''کیا مجھے اجازت ہے؟''

مجھے رب عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے:

﴿3623﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خطائے اجتہادی سرزد ہونے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زمین پر تشریف لائے تو سرِانور جھکائے رکھتے اور آنکھیں آسمان کی جانب نہ اٹھاتے اور فرماتے: ''جو کچھ مجھ سے سرزد ہوا ہے مجھے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میں اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاؤں۔''

سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد اللہ محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی **صحابۂ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوقتادہ، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس اور حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔

جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے **تابعین کرام** کی ایک جماعت نے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا سَعد بن ابراہیم، حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم، حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن سعید بن سعید انصاری، حضرتِ سیِّدُنا ابوحازِم، حضرتِ سیِّدُنا سُہَیل، حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن عُقْبہ، حضرتِ سیِّدُنا یزید رَقاشی، حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید بن جُدعان، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن عُبَید، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ، حضرتِ سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ اور حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن تَغْلِب رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

جید علما وائمۂ کرام نے بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج، حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس، حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری، حضرتِ سیِّدُنا امام شُعْبہ، حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی اور حضرتِ سیِّدُنا رَوح بن ھَیْثَم رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

ابن صائد ہی دجّال ہے:

﴿3624﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس بات پر قسم اٹھاتے دیکھا کہ اِبنِ صائِد ہی دَجّال ہے۔(1) میں نے عرض کی: آپ اس پر قسم اٹھا رہے ہیں؟ فرمایا: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس بات پر قسم اٹھائی کہ ابن صائد ہی دجال ہے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا انکار نہ فرمایا۔(2)

﴿3625﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہود کہا کرتے تھے کہ اگر عورت کے ساتھ پیچھے سے فرج میں جماع کیا جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیتِ مُقدَّسہ نازل ہوئی:

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ (پ۲، البقرۃ: ۲۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔

شہید کی تمنا:

﴿3626﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: غزوۂ اُحد میں میرے والدِ ماجد کو بڑی بے دردی سے شہید کیا گیا، مجھے خبر ملی تو میں زیارت کے لئے حاضر ہوا، والد صاحب کی میت رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کپڑے سے ڈھانپ کر رکھی ہوئی تھی، میں دیدار کے لئے چہرے سے کپڑا اٹھانے لگا تو مُثلہ (ہاتھ، پاؤں، ناک اور کان وغیرہ کٹے) ہونے کی وجہ سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مجھے دیکھنے سے منع فرمایا، پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف فرما تھے لیکن آپ نے مجھے منع نہ فرمایا، جب کپڑا اٹھایا گیا تو محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فرشتوں نے انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ رکھا تھا کپڑا اٹھایا گیا تو (عورتوں کے چیخ و پکار کی وجہ سے) وہ چلے گئے۔''(3) کچھ دن بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میری ملاقات ہوئی تو ارشاد فرمایا: اے بیٹے! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے والد کو زندہ کیا اور فرمایا: تمنا کرو۔ عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میری روح لوٹا کر مجھے دنیا میں واپس بھیج دیا جائے یہاں تک کہ میں دوبارہ شہید کیا جاؤں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد

1... دَجّال سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کی مشہورِ زمانہ کتاب ''مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 7، صفحہ 276 تا 337، مطبوعہ ضیاء القرآن'' کا مطالعہ کیجئے!

2... بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب من رای ترک النکیر من النبی... الخ، ۴/ ۵۲۳، حدیث: ۷۳۵۵

3... مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضائل عبد اللہ بن عمرو، ص ۱۳۴۰، حدیث: ۲۴۷۱

فرمایا: بے شک میں اس بات کا فیصلہ کر چکا ہوں کہ ارواح کو دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹاؤں گا۔[1]

﴿3627﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَیْدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلو کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ جگہ مومن کا پہلو ہے۔''[2]

مُرُوَّت کیا ہے؟

﴿3628﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے دریافت فرمایا: ''تمہارے نزدیک مروت کیا ہے؟'' اس نے عرض کی: ''انصاف اور اصلاح (یعنی درستی) کرنا۔ ارشاد فرمایا: ''ہمارے نزدیک بھی یہی مروت ہے۔''[3]

جمعہ کے دن مرنے کی فضیلت:

﴿3629﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ مَاتَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَوْلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اُجِیْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلَیْہِ طَابَعُ الشُّھَدَاء یعنی روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ مرنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ قیامت کے دن جب وہ حاضر ہوگا تو اس پر شہدا کی مہر ہوگی۔''[4]

﴿3630﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ یعنی بھلائی خوبصورت چہرے والوں سے مانگو۔''[5]

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ آل عمران، ۵/ ۱۲، حدیث: ۳۰۲۱، بتغیر قلیل

2 ...تاریخ ابن عساکر، ۲۵/ ۴۵۷، حدیث: ۵۴۲۰، الرقم: ۳۰۵۱، ابو عبیدۃ عامر بن عبد اللہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

3 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق من قسم الافعال، الباب الاول، الفصل الثانی، ۳/ ۳۱۲، حدیث: ۸۷۵۹

4 ...ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فیمن مات یوم الجمعۃ، ۲/ ۳۳۹، حدیث: ۱۰۷۶، بتغیر عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

مسند الفردوس، ۲/ ۲۷۴، حدیث: ۵۹۲۸

5 ...مسند ابی یعلی، مسند عائشۃ، ۴/ ۲۲۳، حدیث: ۴۷۴۰، عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

قبولیَّتِ حج کی ایک علامت:

﴿3631﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "افضل اعمال یہ ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا، راہِ خدا میں جہاد کرنا اور حج مقبول۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: قبولیتِ حج کی علامت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "کھانا کھلانا اور اچھی گفتگو کرنا۔"(1)

لَاحَوْل شریف کی فضیلت:

﴿3632﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں شدید گرمی میں تخفیف چاہی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تخفیف نہ فرمائی بلکہ ارشاد فرمایا: "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ سے مدد حاصل کرو کیونکہ اس سے مصیبت کے 70 دروازے بند ہوجاتے ہیں، سب سے چھوٹا دروازہ غم و پریشانی ہے۔"(2)

صفائی و زینت اپناؤ:

﴿3633﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھ کر ارشاد فرمایا: "کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے یہ اپنے کپڑے صاف کرلے۔" ایک شخص کو پراگندہ بال دیکھ کر ارشاد فرمایا: "کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے یہ اپنا سر سنوار لے۔"(3)

حلال لو حرام چھوڑ دو:

﴿3634﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ...مسند ابی داود الطیالسی، محمد بن المنکدر عن جابر، ص۲۳۸، حدیث:۱۷۱۸، معجم الکبیر، ۲۴/ ۳۱۵، حدیث: ۷۹۳

2 ...مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب تقدیم الظھر فی اول... الخ، ص۳۱۲، حدیث: ۶۱۹، عن خباب رضی اللہ عنہ

اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب الصلوۃ، باب وقت الظھر، ۲/ ۴۹، حدیث: ۱۱۵۹

3 ...مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/ ۲۷۷، حدیث: ۲۰۲۲

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رزق میں تاخیر کا اندیشہ نہ کرو کیونکہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کرلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور تلاشِ رزق میں درمیانی راہ اختیار کرو حلال لو حرام چھوڑ دو۔“[1]

دنیا ملعون ہے مگر۔۔۔!

﴿3635﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ مَّلْعُوْنٌ مَّا فِیْھَا اِلَّا مَا کَانَ مِنْھَا لِلّٰہِ یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ملعون ہے سوائے اس کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہو۔“[2]

دو ہزار نیکیاں:

﴿3636﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے (ایک مرتبہ) یہ پڑھا: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ[3] تو اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو زیادہ بار پڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے مزید نیکیاں لکھ دیتا ہے۔“[4]

مشکل و آسانی کے وقت کی دعا:

﴿3637﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حمد کے دو جملے مشہور و معروف تھے، جب کوئی ناپسندیدہ معاملہ پیش آتا تو ارشاد فرماتے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے۔“ اور جب کوئی خوش کُن مُعاملہ مُلاحظہ کرتے تو ارشاد

---

1 ...ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب جمع المال من حلہ...الخ، ۵/ ۹۸، حدیث: ۳۲۲۸

2 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب منہ: ۱۴، ۴/ ۱۴۴، حدیث: ۲۳۲۹، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۴۱، حدیث: ۱۰۵۱۲

3 ...ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ یکتا و بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

4 ...المنتخب من مسند عبد بن حمید، عبد اللہ بن ابی اوفی، ۱/ ۴۲۰، حدیث: ۵۲۸، بتغیر قلیل

فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِنِعْمَةٍ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ یعنی سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان رحمت والا، اسی کی نعمت ومہربانی سے تمام اچھے کام تکمیل تک پہنچتے ہیں۔"[1]

﴿39-3638﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میری خوبصورت گھنی زلفیں تھیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ان کا اکرام کرو۔" چنانچہ (انہیں سنوارنے کے لئے) میں دن میں دو مرتبہ تیل لگاتا تھا۔[2]

نابینا کی مدد کا ثواب:

﴿3640﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ غمخوارِ امت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ قَادَ اَعْمٰى اَرْبَعِيْنَ خُطْوَةً وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ یعنی جس نے کسی نابینا کو 40 قدم چلایا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔"[3]

عرش اٹھانے والا فرشتہ:

﴿3641﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے اجازت دی گئی کہ میں عرش اٹھانے والے فرشتے کے بارے میں بتاؤں، اس کے دونوں پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے ہیں، عرش اس کے سر پر ہے، اس کے کانوں کی لَو سے کاندھے تک کا فاصلہ پرندے کی 100 سالہ اُڑان کی مسافت کے برابر ہے۔"[4]

﴿3642﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، ۴/ ۲۵۰، حدیث: ۳۸۰۳

2 ...الموطا، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، ۲/ ۴۳۵، حدیث: ۱۸۱۸، بتغیر قلیل

3 ...مسند ابی یعلی، مسند عبد اللہ بن عمر، ۵/ ۱۰۶، حدیث: ۵۵۸۷

4 ...ابوداود، کتاب السنة، باب فی الجھمیة والمعتزلة، ۴/ ۳۰۷، حدیث: ۴۷۲۷

معجم الاوسط، ۵/ ۳۶، حدیث: ۶۵۰۳، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ طیبہ میں ظہر چار رکعتیں اور ذُوالحُلَیفَہ کے مقام پر عصر دو رکعتیں پڑھیں (یہ حجۃ الوداع کے سفر کا واقعہ ہے) [1]۔[2]

❁...❁...❁...❁...❁

حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ مُنَوَّرہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محنتی، وفادار، عبادت گزار اور سخی تھے۔ آپ عبادت و ریاضت میں خوب جِدّ و جُہد کرتے، لوگوں سے بے نیاز رہتے، بہادری کا مظاہرہ کرتے اور ہر کام پوری توجہ و اہتمام کے ساتھ سر انجام دیتے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: وفا کی حفاظت کے لئے مال خرچ کرنے اور جفا ترک کرنے کے لئے تکلیف برداشت کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿3643﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابوحازِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی مکۂ مکرَّمہ جانے کے لئے میرے ہم رکاب تھے لیکن واپسی تک انہوں نے اپنا پہلو کجاوے میں نہیں رکھا۔

عبادت و ریاضت کا جذبہ

بیدار رہنے کا طریقہ:

﴿3644﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن سالِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی گرمیوں میں گھر کے اندر اور سردیوں میں چھت پر نماز پڑھتے تاکہ نیند نہ آئے۔

﴿3645﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن

---

[1] ...نمازِ مسافر سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 4، صفحہ 739 تا 752'' کا مطالعہ کیجئے!

[2] ...بخاری، کتاب الحج، باب من بات بذی الحلیفۃ...الخ، ۱/ ۵۲۰، حدیث: ۱۵۴۷

سُلَیْم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سردیوں میں چھت پر اور گرمیوں میں گھر کے اندر نماز پڑھتے اور صبح تک سردی وگرمی کی وجہ سے بیدار رہتے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ صفوان کی طرف سے کوشش ہے اور تو زیادہ جانتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت وریاضت کا یہ عالَم تھا کہ (لمبا قیام کرنے کی وجہ سے) پاؤں سوج جاتے، رات کے قیام کی وجہ سے سوکھی لکڑی کی طرح ہوگئے اور سبز رگیں ظاہر ہوگئیں۔

﴿3646﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوضَمْرہ اَنَس بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی زیارت کی ہے، اگر ان سے کہا جاتا کہ کل قیامت ہے تو (ہر وقت عبادت میں مشغول رہنے کی وجہ سے) عبادت میں مزید اضافہ نہ کرپاتے۔

مرتے دم تک پہلو زمین سے نہ لگایا:

﴿3647﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے قسم کھائی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات تک اپنا پہلو زمین سے نہیں لگائیں گے۔ جب آپ کا آخری وقت آیا تو اس وقت بھی پہلو زمین سے نہ لگایا، بیٹی نے عرض کی: ابوجان! اس حالت میں تو کچھ آرام کرلیں۔ فرمایا: اے بیٹی! اگر میں نے ایسا کرلیا تو اپنی قسم پوری نہیں کرسکوں گا۔

﴿3648﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابوحازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے کچھ پوچھنے کے لئے ان کے گھر گئے، معلوم ہوا کہ وہ نماز میں مصروف ہیں، والد صاحب وہیں ٹھہرے رہے، حتّٰی کہ انہیں اٹھا کر بستر کی طرف لایا گیا، ان کی باندی (خادمہ) نے مجھے بتایا کہ تمہارے وہاں سے نکلتے ہی ان کا وصال ہوگیا تھا۔

﴿3649﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی صرف ایک قمیص میں نماز پڑھتے تاکہ نیند نہ آئے۔

﴿3650﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعید جَوہَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبداللہ مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا تذکرہ کرتے ہوئے مجھے ان کی عبادت وفضیلت کے بارے میں آگاہ کیا۔

﴾3651﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابوضمرہ انس بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عیدُ الفِطْر یا عیدُ الاَضْحٰی کے دن حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے گھر تشریف لائے، ایک دوست بھی ساتھ تھا، آپ نے کھانے میں دوست کو روٹی اور زیتون پیش کیا، اسی دوران ایک سائل نے دوازے پر آکر سوال کیا تو آپ نے اسے ایک دینار عطا فرمایا۔

سب سے افضل عطا:

﴾3652﴿... بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا ابومروان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن میں حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ہمراہ ان کے گھر گیا، آپ نے کھانے کے لئے سوکھی روٹی پیش کی۔ حضرتِ سیِّدُنا یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: روٹی اور نمک پیش کیا، اسی دوران ایک سائل نے دوازے پر آکر سوال کیا تو حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اٹھ کر ایک روشن دان کی طرف بڑھے، وہاں سے کچھ نکالا اور سائل کو دے دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں سائل کے پیچھے ہولیا تاکہ دیکھوں کہ آپ نے اسے کیا دیا ہے۔ میں نے سائل کو یہ کہتے سنا کہ انہوں نے مجھے سب لوگوں سے بہتر عطا فرمایا ہے اور ان کے لئے سچے دل سے دعا کی۔ میں نے اس سے پوچھا: انہوں نے کیا دیا ہے؟ سائل نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھے ایک دینار عطا فرمایا ہے۔

﴾3653﴿... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حج کے لئے تشریف لے گئے، آپ کے پاس سات دینار تھے، جن سے آپ نے قربانی کا جانور خریدا، کسی نے عرض کی: آپ کے پاس صرف سات دینار ہیں، ان سے بھی قربانی کا جانور خرید رہے ہیں (بعد میں کیا کریں گے)؟ فرمایا: میں نے یہ فرمانِ باری تعالیٰ سن رکھا ہے:

لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ (پ۱۷، الحج: ۳۶) ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے۔

500 دینار نہ لئے:

﴾3654﴿... حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک مدینہ منورہ آیا، ان دنوں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اس کی طرف سے مدینہ منورہ کے

عامل تھے، اس نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی، پھر بابُ الْمَقْصُورہ کھولا گیا اور وہ محراب کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا، لوگ اس کے پاس آنے جانے لگے، اچانک اس کی نظر حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی پر پڑی، وہ آپ کو نہیں جانتا تھا، اس نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے اس سے خوبصورت چہرے والا کوئی نہیں دیکھا۔ جواب دیا: اے خلیفہ! یہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہیں۔ خلیفہ نے اپنے غلام سے کہا: وہ تھیلی لے آؤ جس میں 500 دینار ہیں۔ غلام تھیلی لے آیا، خلیفہ نے صفات بیان کرتے ہوئے کہا: فلاں شخص جو کھڑا نماز پڑھ رہا اسے دیکھ رہے ہو (یہ اسے دے آؤ)۔ چنانچہ غلام تھیلی لے کر گیا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے نماز سے فراغت کے بعد اس سے پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے عرض کی: خلیفہ سلیمان بن عبد الملک جو سامنے تشریف فرما ہیں انہوں نے 500 دیناروں سے بھری یہ تھیلی آپ کی طرف بھیجی ہے اور کہا ہے کہ آپ اسے خود پر اور اہل وعیال پر خرچ کریں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غلام سے فرمایا: جس کی طرف تمہیں بھیجا گیا ہے میں وہ نہیں ہوں۔ اس نے عرض کی: مجھے آپ ہی کی طرف بھیجا گیا ہے۔ فرمایا: جاؤ پوچھ کر آؤ، یقین ہو جائے تو میرے پاس چلے آنا۔ غلام نے عرض کی: تھیلی اپنے پاس رکھ لیں میں پوچھ کر آتا ہوں۔ فرمایا: نہیں، اگر میں نے رکھ لی تو گویا لے لی، پوچھ کر آجاؤ۔ غلام گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے جوتے اٹھائے اور وہاں سے تشریف لے گئے اور اس وقت تک کسی کو نظر نہ آئے جب تک سلیمان بن عبد الملک مدینہ طیبہ سے چلا نہ گیا۔

بے لباس کو لباس پہنانے کی فضیلت:

﴿3655﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ اہلِ شام میں سے ایک شخص نے آکر کہا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے بارے میں بتاؤ، میں نے انہیں جنت میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ پوچھا گیا کس عمل کے سبب؟ اس نے بتایا: کسی کو ایک قمیص پہنانے کے سبب۔ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کسی نے اس قمیص کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: "ایک مرتبہ میں سخت سردی کی رات میں مسجد سے نکلا تو ایک برہنہ شخص پر نظر پڑی، میں نے اپنی قمیص اتار کر اسے پہنا دی۔

﴿3656﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے منٰی میں اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص سے کہا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے کہا: مغرب کے بعد منارے کے سامنے دیکھنا انہیں وہیں بیٹھا پاؤ گے۔ میں نے کہا: ان کا حلیہ بیان کرو۔ اس نے کہا: ان کے خشوع و خضوع کی وجہ سے دیکھتے ہی تم انہیں پہچان لو گے۔ چنانچہ مغرب کی نماز کے بعد اپنے سامنے منارے کی طرف دیکھا تو ایک بُزرگ تشریف فرما تھے، میں آکر ان کے پہلو میں بیٹھ گیا اور عرض کی: کیا آپ مدنی ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں نے دل میں کہا: آج کی رات میں ان سے ان کا نام نہیں پوچھوں گا۔ چنانچہ میں ان کے پاس بیٹھا رہا لیکن ان کا نام نہ پوچھا۔

﴿3657﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن ابو جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو بھی فرشتہ زمین سے جاتا ہے وہ ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللہ'' پڑھتے ہوئے جاتا ہے۔

کانٹے اور پتے:

﴿3658﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرمایا کرتے تھے: ''پہلے کے لوگ ایسے پتے تھے کہ ان کے ساتھ کانٹے نہیں ہوتے تھے جبکہ اب لوگ ایسے کانٹے ہیں جن کے ساتھ کوئی پتا نہیں ہے۔''

سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان سے اَحادیث روایت کیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔

اس کے علاوہ آپ نے جید تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے بھی احادیث کی سماعت کی اور ان سے علم حاصل کیا۔ چند کے نام یہ ہیں: ، حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ بن سَہْل بن حُنَیف اور حضرتِ سیِّدُنا ثَعْلَبہ بن ابو مالک قُرَظی، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب، حضرتِ سیِّدُنا ابو سَلَمہ بن عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر، حضرتِ

سیِّدُنا سالم بن عبد اللہ بن عمر، حضرتِ سیِّدُنا حمزہ بن عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن عبد الرحمٰن بن عوف، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن یَسار، حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن یَسار، حضرتِ سیِّدُنا نافع بن جُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد، حضرتِ سیِّدُنا طاؤس، حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ، حضرتِ سیِّدُنا نافع، حضرتِ سیِّدُنا ذَکوان اور حضرتِ سیِّدُنا صالح رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی ان کے علاوہ قُریش واَنصار کے کئی لوگ شامل ہیں۔

جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر، حضرتِ سیِّدُنا مُوسٰی بن عُقْبہ، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَجلان اور حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جیسے جید تابعین کرام شامل ہیں۔

﴿3659﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے آٹھ ہزار انبیا کے بعد مبعوث کیا گیا، ان میں سے چار ہزار انبیائے کرام بنی اسرائیل سے تھے[1]۔“[2]

رحمت بھری ہوائیں:

﴿3660﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر وقت بھلائی کی طلب اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بھری ہواؤں کے متلاشی رہو کیونکہ اس کی رحمت کی ہوائیں ہیں وہ جس پر چاہتا ہے چلاتا ہے اور عیب پوشی اور خوف سے امن کا سوال بھی اسی سے کرو۔“[3]

جہنم سے نجات کا ذریعہ:

﴿3661﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی (جہنم کی) آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور ہی کے ذریعے (یعنی صدقہ کرکے)۔“[4]

---

❶... اس پر حاشیہ روایت: 3171 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❷... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۴۰۵، حدیث: ۴۱۱۸

❸... مصنف ابن شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی الدرداء، ۸/ ۱۶۸، حدیث: ۱۵

❹... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اتقوا النار ولو بشق... الخ، ۱/ ۴۷۸، حدیث: ۱۴۱۷

﴿3662﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورنَبِیّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُّصَلُّوْنَ بِکُمُ الصَّلَاۃَ فَاِنْ اَتَمُّوْا فَلَکُمْ وَلَھُمْ وَاِنْ نَقَصُوْا فَعَلَیْھِمْ یعنی عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو تمہیں نمازیں پڑھائیں گے اگر وہ کامل نماز پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور انہیں بھی اور اگر ناقص پڑھائیں تو اس کا وبال انہیں پر ہو گا۔"[1]

خوش نصیب آنکھیں:

﴿3663﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورنَبِیّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن ہر آنکھ روتی ہو گی سوائے تین آنکھوں کے: (۱)...وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے باز رہی (۲)...وہ آنکھ جو راہِ خدا میں راتوں کو جاگتی رہی اور (۳)...وہ آنکھ جس سے خوفِ خدا کے باعث مکھی کے سر برابر آنسو نکلا۔"[2]

عورت کی برکت:

﴿3664﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نَبِیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مِنْ یُّمْنِ الْمَرْاَۃِ تَیْسِیْرُ خِطْبَتِھَا وَتَیْسِیْرُ صَدَاقِھَا یعنی عورت کی برکت میں سے ہے کہ اسے نکاح کا پیغام دینے میں اور اس کا مہر ادا کرنے میں آسانی ہو (یعنی مہر کم ہو)۔"[3]

﴿3665﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نَبِیّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے (یعنی رفع یدین کرتے) دیکھا[4]۔[5]

---

1 ...مسند ابی یعلی، مسند ابی هريرة، ۵/ ۲۰۱، حدیث: ۵۸۱۷

2 ...مسند الفردوس، ۲/ ۱۷۰، حدیث: ۴۷۹۶

3 ...مسند احمد، مسند السيدة عائشة، ۹/ ۳۵۵، حدیث: ۲۴۵۳۲

4 ...ترمذی، کتاب الصلوة، باب ماجاء فی رفع اليدين... الخ، ۱/ ۲۹۰، حدیث: ۲۵۵

5 ...احناف کے نزدیک: نماز میں تکبیرِ تحریمہ اور تکبیرِ قُنُوت کے سوا کہیں بھی رفع یدین جائز نہیں۔ چنانچہ مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مرآۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 16 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث سے ...

نورِ ایمان نکل جاتا ہے:

﴿3666﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَا یَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ وَّھُوَ مُؤْمِن یعنی زانی زنا کرتے وقت (کامل) مومن نہیں ہوتا، شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور ڈاکو ڈاکازنی کے وقت مومن نہیں ہوتا (یعنی ان گناہوں کے وقت مجرم سے نورِ ایمان نکل جاتا ہے)۔''(1)

پیشہ ور بھکاری کا انجام:

﴿3667﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مکّہ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَا عَلٰی وَجْھِہٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ یعنی بندہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے حتّٰی کہ قیامت کے دن وہ بارگاہِ الٰہی میں اس

......یہ تو معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کیا مگر یہ ذکر نہیں کیا کہ آخر وقت تک کیا۔ حق یہ ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔ چنانچہ عینی شرح بخاری میں ہے کہ سیِّدُنا عبداللہ ابن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا ایسا نہ کیا کرو یہ وہ کام ہے جسے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اولاً کیا تھا پھر چھوڑ دیا، نیز سیِّدُنا ابنِ مسعود، عُمَرابنِ خَطّاب، علی مرتضٰی، بَرَّاء ابنِ عازِب، حضرتِ عَلْقَمہ وغیرہم بہت صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) سے کہ وہ رفع یدین نہ کرتے تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے تھے، نیز ابن ابی شَیْبَہ اور طَحاوِی نے حضرتِ مُجاہِد (عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَاحِد) سے روایت کی کہ میں نے حضرتِ ابنِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سوا تکبیرِ اولیٰ کے کسی وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ معلوم ہوا کہ سیِّدُنا ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) کے نزدیک بھی رفع یدین منسوخ ہے، نیز رسالہ آفتابِ محمدی میں ہے کہ حضرت ابنِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی حدیث چند روایتوں سے منقول ہے جس میں سے ایک روایت میں یُونُس (نامی راوی) ہے جو سخت ضعیف ہے، دوسری اسناد میں ابوقلابہ ہے جو خارجی المذہب تھا (دیکھو تہذیب)، تیسری اسناد میں عُبَیْدُاللہ ہے۔ یہ پکا رافضی تھا، چوتھی اسناد میں شعیب ابنِ اِسحاق ہے جو مُرجِیَہ مذہب کا تھا غرض کہ رفع یدین کی احادیث کی اکثر اسنادوں میں بد مذہب خصوصاً روافض بہت شامل ہیں کیونکہ یہ ان کا عمل ہے ہو سکتا ہے کہ روافض کے تقیہ کی وجہ سے امام بخاری کو بھی پتہ نہ لگا ہو۔ لہٰذا مذہبِ حَنَفِی قوی ہے کہ نمازوں میں سوا تکبیرِ تحریمہ کے اور کہیں رفع یدین نہ کیا جائے۔

نوٹ: رفع یدین کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان کی مایہ ناز تصنیف ''جَاءَ الْحَق، حصہ دوم، چھٹا باب: رفع یدین نہ کرو'' کا مطالعہ مفید رہے گا۔

(1)... بخاری، کتاب المظالم، باب النھی بغیر اذن صاحبہ، ۲/ ۱۳۷، حدیث: ۲۴۷۵

حال میں حاضر ہو گا کہ اس کے چہرے میں گوشت کا ایک لوتھڑا بھی نہ ہو گا[1]۔"[2]

ہلاکت میں ڈالنے والا ایک کلمہ:

﴿3668﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يُضْحِكُ بِهَا جُلَسَاءَهٗ يَهْوِیْ بِهَا اَبْعَدَ مِنَ الثُّرَيَّا یعنی آدمی اپنے ہم نشینوں کو ہنسانے کے لئے ایک کلمہ کہتا ہے لیکن اس کے سبب وہ ثُریّا (ستارے کے فاصلے) سے بھی دور (جہنم میں) جا گرتا ہے۔"[3]

نورانی ستون:

﴿3669﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بارگاہِ الٰہی میں نور کا ایک ستون ہے، جب کوئی بندہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ" پڑھتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ٹھہر جا۔ وہ عرض کرتا ہے: میں کیسے ٹھہر جاؤں جبکہ کلمہ طیبہ پڑھنے والے کی بخشش نہیں ہوئی۔ ارشاد ہوتا ہے: میں نے اسے بخش دیا۔ تو وہ ستون ساکن ہو جاتا ہے۔[4]

---

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 56 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: پیشہ ور بھکاری اور بلا ضرورت لوگوں سے مانگنے کا عادی قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے میں صرف ہڈی اور کھال ہوگی گوشت کا نام نہ ہوگا جس سے محشر والے پہچان لیں گے کہ یہ بھکاری تھا یا یہ مطلب ہے کہ اس کے چہرے پر ذلت وخواری کے آثار ہوں گے جیسے دنیا میں بھی بھکاری کا منہ چھپا نہیں رہتا لوگ دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ یہ سائل ہے۔ خیال رہے کہ وہ جو حدیث شریف میں ہے کہ قیامت میں رب تعالیٰ اُمّتِ محمدی کی پردہ پوشی فرمائے گا، اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ ان کے دنیاوی چھپے عیب لوگوں پر ظاہر نہ کرے گا اور بھیک چھپا عیب نہ تھا، کھلا تھا جس پر بھکاری شرم بھی نہ کرتا تھا، یا یہ مطلب ہے کہ ہمارے عیوب دوسری امتوں پر ظاہر نہ کرے گا، بھکاری کا یہ واقعہ خود مسلمانوں ہی میں ہو گا لہٰذا حدیثوں میں تعارض نہیں۔ مرقات میں اس جگہ ہے کہ امام احمد ابن حنبل (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَوَّل) یہ دعاء مانگا کرتے تھے: الٰہی جیسے تو نے میرے چہرے کو غیر کے سجدے سے بچایا ایسے ہی میرے منہ کو دوسرے سے مانگنے کی لعنت سے بچا۔

[2]... معجم الکبیر، ۲۰/ ۳۳۳، حدیث: ۷۹۰، بتغیر

[3]... مسند احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۳۶۶، حدیث: ۹۲۳۱

[4]... مسند البزار، مسند ابی حمزة انس بن مالك، ۱۴/ ۳۶۱، حدیث: ۸۰۶۵

سُترے کی برکت:

﴿3670﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی سُتْرَةٍ فَلْیَدْنُ مِنْھَا لَا یَقْطَعُ الشَّیْطَانُ عَلَیْہِ صَلَاتَہٗ یعنی جب تم میں سے کوئی سُترہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے شیطان اس کی نماز نہ توڑ سکے گا[1]۔“[2]

﴿3671﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا طَلَاقَ لِمَنْ لَّا یَمْلِكُ وَلَا عَتَاقَ لِمَنْ لَّا یَمْلِكُ یعنی جو طلاق کا مالک نہیں اس کی طلاق نہیں اور جو (غلام کا) مالک نہیں اس کا آزاد کرنا نہیں۔“[3]

دُگنا اجر:

﴿3672﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے (اس کا ہر جائز حکم مانے) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اچھے طریقے سے بجالائے تو اس کے لئے دُگنا اجر ہے۔“[4]

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے:

﴿3673﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔“[5] [6]

1... اس سترے یا قرب کی برکت یہ ہوگی کہ شیطان نماز میں وسوسہ نہ ڈال سکے گا۔ معلوم ہوا کہ جیسے بسم اللہ کی برکت سے شیطان کھانے سے دور رہتا ہے اور کھلے گھڑے پر لکڑی کھڑی کر دینے سے بلائیں دور رہتی ہیں ایسے ہی سترے کی برکت سے نمازی سے شیطان دور رہتا ہے۔ یہ قدرتی چیز ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۸)

2... ابو داود، کتاب الصلوة، باب الدنو من السترة، ۱/ ۲۷۴، حدیث: ۶۹۵

3... مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، سورة الاحزاب، ۳/ ۱۹۶، حدیث: ۳۶۲۵

4... بخاری، کتاب العتق، باب العبد اذا احسن عبادة... الخ، ۲/ ۱۵۸، حدیث: ۲۵۴۶

5... مسند احمد، مسند ابی هريرة، ۳/ ۱۶۸، حدیث: ۸۰۳۴

6... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 599 پر اس کے تحت فرماتے...

حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حق کی طرف بلانے والے باعمل اور رازوں کو چھپانے والے عاقل و دانا تھے۔ آپ قیامت کے دن کے لئے تیاری کرنے والے اور شرعی احکام کی سمجھ بوجھ رکھنے والے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: سبب و وجہ دریافت کئے بغیر عمل کی طرف متوجہ ہونے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿3674﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُسْلِمَہ قَعْنَبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک چادر اوڑھے جنازہ گاہ کے قریب کھڑے ہو کر دعا مانگا کرتے تھے بعض اوقات چادر گر جاتی لیکن (دعا میں انہماک کی وجہ سے) آپ کو خبر تک نہ ہوتی۔

ساری رات دعا میں مشغول رہتے:

﴿3675﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بسا اوقات حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد نبوی سے عشا کی نماز پڑھ کر نکلتے، گھر پہنچنے سے پہلے آپ کو کوئی دعا یاد آجاتی تو وہیں کھڑے ہو کر دعا میں مشغول ہو جاتے اور صبح تک دعا مانگتے رہتے، پھر مسجد کی طرف لوٹ آتے اور عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرماتے۔

والد کے لئے بخشش کی دعا:

﴿3676﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن

......ہیں: کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ رسول (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مطیع ہے یا نہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۱۹، ترجمۂ کنزالایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو) صُوفیاء فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اَخذ یعنی لے لینے کی خاصیَّت ہے۔ حَریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صحبت سے زُہد و تقویٰ ملے گا۔ خیال رہے کہ خُلَّت دلی دوستی کو کہتے ہیں جس سے محبَّت دل میں داخل ہو جاوے۔ یہ ذِکر دوستی و محبَّت کا ہے کسی فاسِق و فاجِر کو اپنے پاس بیٹھا کر متقی بنا دینا تبلیغ ہے۔ حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے گنہگاروں کو اپنے پاس بلا کر متقیوں (یعنی پرہیز گاروں) کا سردار بنا دیا۔

عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے بعد میں نے کئی سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان کی بخشش و مغفرت کے سوا کوئی سوال نہ کیا۔''

﴾3677﴿... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود کو چھ مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خریدا۔

﴾3678﴿... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود کو سات دیتوں کے بدلے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خریدا۔

﴾3679﴿... حضرتِ سیِّدُنا مَعْن بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ بعض اوقات حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر سے 10ہزار درہم لے کر نکلتے اور عشا کی نماز ادا کرنے تک سب تقسیم فرما دیتے۔

﴾3680﴿... حضرتِ سیِّدُنا اَصْمَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جوتے چوری ہو گئے تو وصال فرمانے تک جوتے نہ پہنے۔

سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور کئی صحابۂ کرام اور تابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ تابعین میں حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن سُلَیْم اور حضرتِ سیِّدُنا عوف بن حارث بن طُفَیْل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے نام قابل ذکر ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کثیر تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار اور حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید انصاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے نام شامل ہیں۔

جید اَئِمَّۂ کرام نے بھی آپ سے اَحادیث روایت کی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو اَسْوَد، حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابو سُلَیْمان، حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن سعید، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سعید، حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ ابو ہِنْد، حضرتِ سیِّدُنا رَبِیْعَہ بن عثمان، حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حکیم، حضرتِ سیِّدُنا امام مالک اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابو حُمَیْد رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

﴾3681﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ

لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عصا تھامے خطبہ دیا کرتے تھے[1]۔[2]

﴿3682﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز میں قعدہ کرتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور (اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پر) شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔[3]

﴿3683﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا ابنِ زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: "کہاں تھے؟ میں نے عرض کی: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن سے بہتر کوئی نہیں تھا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے تو ان میں سے کسی پر کپکپی طاری ہو جاتی حتّٰی کہ خشیّتِ الٰہی کے باعث بے ہوش ہو جاتا، لہٰذا میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ والدِ محترم نے فرمایا: آئندہ ان کے پاس ہر گز نہ بیٹھنا[4]۔ میں نے ان کی بات پر توجہ نہ دی تو آپ نے فرمایا: "میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق کو اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو تلاوت کرتے دیکھا ہے ان پر تو ایسی کیفیت طاری نہیں ہوتی تھی تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تم تذکرہ کر رہے ہو وہ شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بھی زیادہ خوفِ خدا رکھتے ہیں۔" چنانچہ میں نے غور کیا تو صورتِ حال اسی طرح تھی، لہٰذا میں ان کی صحبت میں پھر کبھی نہ بیٹھا۔[5]

تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد:

﴿3684-85-86﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قتادہ اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

1... عصا تھامے خطبہ دینے سے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن "فتاوٰی رضویہ، جلد8، صفحہ 303" پر فرماتے ہیں: خطبہ میں عصا ہاتھ میں لینا بعض علماء نے سنت لکھا اور بعض نے مکروہ، اور ظاہر ہے کہ اگر سنت بھی ہو تو کوئی سنّتِ مؤکّدہ نہیں، تو بنظرِ اختلاف اس سے بچنا ہی بہتر ہے مگر جب کوئی عذر ہو۔

2... شرح السنة، کتاب الجمعة، باب التسليم اذا صعد المنبر... الخ، ٢/ ٥٧٤، حديث: ١٠٦٥

3... مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلوة، ص ٢٩٢، حديث: ٥٧٩، ٥٨٠

4... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ انہیں پہچانتے تھے کہ یہ لوگ ریاکاری و دکھاوے کے طور پر ایسا کرتے ہیں اس لئے بیٹے سے فرمایا کہ آئندہ ان کے پاس نہ بیٹھنا۔ کسی قرینہ و پہچان کے بغیر مطلقاً کسی پر ایسا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

5... معجم الکبير، ١٣، ١٤/ ٧١، حديث: ٢٤٣

محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْن یعنی جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے[1]۔“[2]

صغیرہ گناہوں سے بھی بچو:

﴿3687﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے عائشہ! صغیرہ گناہوں سے بھی بچتی رہنا کیونکہ ان کے متعلق بھی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے سوال کیا جائے گا۔“[3]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراھیم زُھری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فقیہِ عصر، ہمیشہ روزہ رکھنے والے، عبادت گزار، قاریٔ قرآن اور بے لباس کو لباس پہنانے والے تھے۔

﴿3688﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید حزبی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن فَضْل ہاشمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی خدمت میں حُصُولِ علم کے لئے حاضر ہوتا تھا، یہ ان چند گنے چنے افراد میں سے تھے جن سے علم حاصل کیا جاتا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد نے حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی مدح میں

---

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 437** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ نفل تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد ہیں جو مسجد میں داخلے کے وقت پڑھے جاتے ہیں جب کہ وقتِ کراہت نہ ہو، لہٰذا فجر اور مغرب کے سواء باقی نمازوں میں یہ نفل پڑھنا مستحب ہے۔ خیال رہے کہ یہ حکم عام مسجدوں کے لئے ہے، مسجد حرام کے لئے بجائے ان نوافل کے طواف بہتر ہے اور یہ حکم غیرِ خطیب کے لئے ہے، خطیب جمعہ کے دن مسجد میں آتے ہی خطبہ پڑھے گا۔

[2]... بخاری، کتاب التھجد، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، ۱/ ۳۹۴، حدیث: ۱۱۶۳

[3]... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الذنوب، ۴/ ۴۸۸، حدیث: ۴۲۴۳

مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۳۴۳، حدیث: ۲۴۴۶۹

کسی شخص کے لکھے اشعار سنائے:

اَقِلِّیْ عَلَیَّ اللَّوْمَ یَا اُمَّ حَاجِبٍ　　فَظُنِّیْ بِسَعْدٍ خَیْرَ ظَنٍّ بِغَائِبِ

فَظُنِّیْ بِہٖ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ حَضَرْتُہٗ　　اِذَا مَا الْتَقَیْنَا خَیْرَ ظَنٍّ بِصَاحِبِ

اَبُوْہٗ حَوَارِیُّ النَّبِیِّ وَجَدُّہٗ　　اَبُوْ اُمِّہٖ سَعْدٌ رَئِیْسُ الْمَقَانِبِ

رَمٰی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوَّلَ مَنْ رَمٰی　　بِسَہْمٍ عَظِیْمِ الْاَجْرِ وَ الذِّکْرِ صَائِبِ

ترجمہ:(۱)...اے اُمِّ حاجب! مجھے ملامت نہ کر، جس طرح غائب کے بارے میں اچھا گمان رکھا جاتا ہے سعد کے بارے میں بھی اچھا گمان رکھ۔

(۲)...ہر اس معاملے میں جس میں، میں ان کے ساتھ شریک رہا اچھا گمان رکھ جس طرح دوست کے بارے میں اچھا گمان رکھا جاتا ہے۔

(۳)...ان کے دادا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حواری (جاں باز، معاون ومددگار) اور ان کے نانا (سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) گھڑ سوار جماعتوں کے سردار۔

(۴)...اور راہِ خدا میں سب سے پہلا تیر چلانے والے عظیم اجر و ثواب اور صائب الرائے شخصیت کے مالک تھے۔

سب سے بڑا فقیہ کون؟

﴿3689﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مدینہ منورہ کے سب سے بڑے فقیہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "سب سے زیادہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا سب سے بڑا فقیہ ہے۔"

﴿3690﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی عہدۂ قضا پر فائز تھے، پھر معزول کر دیئے گئے، معزول ہونے کے بعد بھی تقوٰی و پرہیزگاری کے اس مقام پر فائز تھے جس پر عہدۂ قضا کے ہوتے ہوئے فائز تھے۔

﴿3691﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے 40 سال مسلسل روزے رکھے۔

﴿3692﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

تلاوت کرتے رہتے:

﴿3693﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن سعد بن ابراہیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم اپنی پیٹھ اور پنڈلیوں کو کسی کپڑے سے باندھ کر بیٹھ جاتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے۔

﴿3694﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا حزب (تلاوت کا وظیفہ و معمول) سورۂ بقرہ کی ابتدا سے لے کر اس آیتِ مقدسہ تک ہوتا تھا:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَؕ (پ۲۱، الاحزاب:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا۔

ختم قرآن سے قبل افطار نہ کرتے:

﴿3695﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی رمضان المبارک میں اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں کو اس وقت تک افطار نہ کرتے جب تک قرآن مجید ختم نہ کرلیتے اور مغرب وعشا کے درمیان اُخروی معاملے میں غور وفکر کرتے رہتے اور اکثر افطار کے وقت مجھے مساکین کو بلانے کے لئے بھیجتے تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ کھائیں۔

قُرّاء سے محبت:

﴿3696﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ کچھ قُرّاء حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ہُرمُز اور تَوْاَمَہ (امیہ بن خلف کی بیٹی) کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا صالح بن نَبہان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بھی ان کے

ساتھ تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ہُرمُز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک آہ بھری اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے رونے کی وجہ پوچھی تو عرض کی: بخدا! گویا میں کل ایک کہنے والی کو سن رہا ہوں جو کہے گی: ہائے سعد!" آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر کوئی ایسا کہے بھی تو میں نے بھی تو 40 سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کی۔ پھر فرمایا: "کیا میرے رب عَزَّوَجَلَّ کو معلوم نہیں کہ تم یعنی قُرّاء مجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہو۔"

سیِّدُنا سعد بن ابراھیم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زُہری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر بن ابوطالب، حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حاطِب اور حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ بن سَہل بن حُنَیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زیارت بھی کی ہے۔

آپ نے اپنے والد ماجد سے اور حضرتِ سیِّدُنا ابوسَلَمہ، حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عبد الرحمٰن بن عوف، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبد اللہ بن عُتْبہ، حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد بن ابوبکر، حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن عاصِم اور حضرتِ سیِّدُنا نافع رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرنے والوں میں حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اور حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا جیسے جید تابعین کرام شامل ہیں۔ عُلَما و ائمہ میں سے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری، حضرتِ سیِّدُنا مِسْعَر، حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ اور حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3697-98﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر بن ابوطالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تر کھجور کے ساتھ ککڑی تناول کرتے دیکھا۔[1]

اَئمہ قریش سے ہوں گے:

﴿3699﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

[1]... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اکل القثاء بالرطب، ص ۱۱۳۰، حدیث: ۲۰۴۳

نے ارشاد فرمایا: ”اَئمہ قریش سے ہوں گے، جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں، وعدہ کریں تو پورا کریں، ان سے رحم کی اپیل کی جائے تو رحم کریں اور ان میں سے جو اس طرح نہ کرے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت، اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ تو اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔“[1]

کسی کے لئے تعظیماً کھڑا ہونا کیسا؟

﴿3700﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب بَنُوْ قُرَیْظَہ حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فیصلے پر راضی ہو گئے[2] تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی طرف پیغام بھیجا وہ مدینہ منورہ میں ہی رہتے تھے۔ چنانچہ آپ (بیماری کے باعث) دراز گوش (گدھے) پر سوار ہو کر حاضر خدمت ہوئے، جب آتے دکھائی دیئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ یعنی اپنے سردار کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ[3]۔“ آپ قریب آئے

---

❶...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۶۶، حدیث: ۱۲۸۹۹، مسند ابی داود طیالسی، الافراد عن انس، ص، ۲۸۴، حدیث: ۲۱۳۳

❷... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ531** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ واقعہ شوال ۵ ؁ھ پانچ ہجری کا ہے کہ یہود مدینہ بنی قریظہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور مسلمانوں سے بدعہدی کر کے مشرکین مکہ کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارا جس کی وجہ سے غزوہ احزاب یعنی خندق کا واقعہ پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کفار کی تمام تدبیروں کو ایک آندھی کے ذریعے ختم فرما دیا۔ مسلمانوں نے غزوۂ خندق سے فارغ ہو کر بحکم خداوندی ان بدعہد یہودیوں بنی قریظہ کا محلہ گھیر لیا۔ یہ لوگ پچیس دن اپنے قلعوں میں محصور رہ کر تنگ آ گئے تو انہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم حضرتِ سعد ابن معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ وہ ہمارے متعلق جو فیصلہ کریں ہم کو منظور ہے۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بھی ان کی یہ درخواست قبول فرمالی۔ چونکہ حضرتِ سعد ابن معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) قبیلہ اوس کے سردار تھے اور بنی قریظہ کے حلیف تھے زمانہ جاہلیت میں۔ اس لئے انہیں یقین تھا کہ حضرتِ سعد ہمارے حلیف ہونے کا لحاظ کر کے ہم پر نرمی کریں گے۔ اس لئے وہ آپ کے فیصلہ پر راضی ہوئے۔

❸... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ532** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس میں خطاب ان انصار سے ہے جو حاضر بارگاہ تھے یا سارے حاضرین سے یعنی اپنے ان سردار کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ، اور ان کے استقبال اور پیشوائی کے لئے جاؤ۔ ابھی حضرتِ سعد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کا خچر دور ہی تھا تب ہی یہ حکم صادر ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی آمد پر اُن کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا اُن کا استقبال کرنا سنت ہے جن احادیث میں تعظیمی قیام سے منع فرمایا گیا ہے وہ وہ ہے کہ سردار بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوں یہی جمہور علماء کا مذہب ہے۔

اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جا کر بیٹھ گئے، آپ نے ارشاد فرمایا: ”بَنُو قُرَیْظَہ تمہارے فیصلے پر متفق ہوئے ہیں۔“ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ”تو پھر ان کے بارے میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ قتال کرنے والوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا جائے۔“ اس پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یقیناً تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا۔“[1]

﴿3701﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں بائیں دو شخص دیکھے جو سفید لباس میں ملبوس تھے، میں نے نہ پہلے انہیں دیکھا نہ بعد۔[2]

جنت میں داخلے سے رکاوٹ:

﴿3702﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا تَزَالُ نَفْسُ ابْنِ اٰدَمَ مُعَلَّقَةً بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهٗ یعنی ابن آدم کی جان اپنے قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے[3]۔“[4]

ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے:

﴿3703﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بندے کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا کوئی شخص

---

1 ...بخاری، کتاب الجهاد، باب اذا نزل العدو علی حکم رجل، ۲/ ۳۲۲، حدیث: ۳۰۴۳

2 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب فی قتال جبریل و میکائیل... الخ، ص ۱۲۶۲، حدیث: ۲۳۰۶

3 ...مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 299 پر فرماتے ہیں: یا تو فی الحال جنت میں داخل ہونے یا نیکوں کے ساتھ ملنے یا دَرَجات حاصل کرنے سے روکی جاتی ہے، ادائے قرض کی منتظر رہتی ہے یا قیامت میں قرض کی ادا تک جنت میں جانے سے روکی جائے گی جب تک کہ قرض کی مُعافی یا کوئی اور صورت نہ ہو جائے، کتنی ہی صالح نیک ہو جنت میں داخل نہ ہو سکے گی۔

4 ...مسند احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۵۱۵، حدیث: ۱۰۱۶۰، مسند البزار، مسند ابی حمزة انس بن مالك، ۱۵/ ۲۳۳، حدیث: ۸۶۶۴

اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں! بندہ کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے، یہ کسی کی ماں کو گالی دے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے۔“[1]

﴿3704﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے استفسار فرمایا: ”تم وتر کب پڑھتے ہو؟“ عرض کی: ”سونے سے پہلے (یعنی رات کے اول حصے میں)۔“ اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے استفسار فرمایا: ”تم کب پڑھتے ہو؟“ عرض کی: ”سو کر اٹھنے کے بعد (یعنی رات کے آخر حصے میں)۔“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ”میرے نزدیک تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنی نذر پوری کرنے کے درپے ہو اجبکہ وہ نوافل کا ارادہ رکھتا ہے۔“ اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ”تمہارا عمل طاقت ور لوگوں کا عمل ہے۔“[2]

﴿3705﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے منیٰ میں خطبہ دینے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی: اسے مدینہ منورہ پہنچنے تک مؤخَّر کر دیں (تو بہتر ہے)۔ فرمایا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مدینہ منورہ پہنچ کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”بے شک رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ رجم کیا۔“[3]

﴿3706﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ فَعَلَ شَیْئًا لَّیْسَ مِنْ اَمْرِنَا فَھُوَ مَرْدُوْدٌ یعنی جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کا ہمارے دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ مردود ہے۔“[4]

مومن اور کافر کی مثال:

﴿3707﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرَّمہ، سردارِ مدینہ

---

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر و اکبرھا، ص ۶۰، حدیث: ۹۰

2 ...معجم الکبیر، ۱۷/ ۳۰۳، حدیث: ۸۳۸، عن عقبۃ بن عامر رضی اللّٰہ عنہ

3 ...مسند احمد، مسند عمر بن خطاب، ۱/ ۷۰، حدیث: ۱۵۶، بتغیر

4 ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۳۴۸، حدیث: ۲۴۵۰۴

مُنَوَّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مومن کی مثال کچی کھیتی کی سی ہے جسے ہوا کبھی اِدھر گراتی ہے کبھی اُدھر لیکن اسے اُکھاڑتی نہیں اور کافر کی مثال صنوبر درخت کی سے ہے جسے کوئی آفت نہیں پہنچتی یہاں تک کہ اس کا اکھڑنا ایک ہی مرتبہ میں ہوتا ہے۔''(1)

﴾3708﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر کسی نے عذابِ قبر سے نجات پائی ہوتی تو سعد بن مُعاذ ضرور نجات پاتے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی تین انگلیوں کو جمع کرتے ہوئے کمی کی جانب اشارہ کیا پھر ارشاد فرمایا: ''بھینچا گیا پھر چھوڑ دیا گیا۔''(2)

❁...❁...❁...❁...❁

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوالقاسم محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دانشور امام، فصیح و بلیغ خطیب، چمکتے دمکتے ستارے، اچھے جانشین، مخفی اشارات اور ظاہر وواضح عبارات کے خوب جاننے والے تھے۔

چمکتے سورج کی مانند:

﴾3709﴿... حضرتِ سیِّدُنا وَرْدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں اس گروہ میں شامل تھا جو پہلے پہل حضرتِ سیِّدُنا ابنِ حنفیہ محمد بن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں اپنی بیعت کر لینے تک مکۂ مکرَّمہ میں داخل ہونے سے روکا لیکن آپ نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور ملکِ شام جانے کا ارادہ کیا، لیکن عبد الملک بن مروان نے بیعت کئے بغیر انہیں ملکِ شام میں داخلے سے روک دیا۔ چنانچہ ہم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ چل دیئے کہ اگر آپ ہمیں لڑنے کا

---

1 ...مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۴۷، حدیث: ۱۵۷۶۹

2 ...اثبات عذاب القبر، باب تخفیف اھل الایمان بعذاب القبر، ص ۸۳، حدیث: ۱۰۸

حکم دیں گے تو ہم آپ کی حمایت میں لڑیں گے۔ ایک دن آپ نے ہمیں جمع کیا اور ہمارے درمیان کچھ مال تقسیم کیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ''اپنی سواریوں کے پاس جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو، جن نیک اعمال کی تمہیں معرفت ہے ان پر پابندی اختیار کرو، منکرات (برائیوں) کو چھوڑ دو، عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ کر اپنی فکر کرو اور ہمارے معاملے (طریقے) پر اس طرح برقرار رہنا جس طرح زمین و آسمان قرار پکڑے ہوئے ہیں کیونکہ ہمارا معاملہ چمکتے سورج کی مانند ہے۔''

حلم وبردباری کا مظاہرہ:

﴿3710﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ تھا، حضرتِ سیِّدُنا ابْنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی وفات کے تقریباً 40 دن بعد ہم طائف سے اَیْلَہ کی طرف روانہ ہوئے، عبد الملک بن مروان نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عہد لیا تھا کہ جب تک لوگ ایک شخص کی بیعت پر متفق نہ ہو جائیں اس وقت تک آپ اور آپ کے اصحاب میرے پاس رہیں، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملک شام تشریف لائے تو آپ نے عبد الملک بن مروان کو پیغام بھیجا کہ مجھے اور میرے اصحاب کو امان دو۔ چنانچہ اس نے امان دے دی۔ آپ نے کھڑے ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: تمام امور کا والی وحاکم اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے وہ جو چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ واقع ہونے والی ہر چیز قریب ہی ہے تم نے مُعاملے کے واقع ہونے سے قبل جلدی کی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تمہاری نسلوں میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو آلِ محمد کے ساتھ جنگ کریں گے۔ مشرکین پر آلِ محمد کا معاملہ مخفی نہ تھا، پس آلِ محمد کا معاملہ مؤخر رہا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ تم میں اسی طرح لوٹ آئے گا جس طرح ابتدا میں تھا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے تمہارے خون کو بہنے سے بچا لیا۔ تم میں سے جسے یہ پسند ہو کہ وہ امن وامان سے بحفاظت اپنے شہر لوٹ جائے تو وہ ضرور ایسا کرے۔ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ لوٹ گئے 900 آپ کے ساتھ رہ گئے، آپ نے عمرے کا احرام باندھا، قربانی کے جانور کو بطور نشانی ہار پہنایا اور مَکَّۂ مکرَّمہ کی طرف روانہ ہو گئے، ہم بھی آپ کے ہم راہ تھے۔ جب ہم نے مَکَّۂ مُعَظَّمہ میں داخل ہونے کا

ارادہ کیا تو حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھڑ سواروں کے ایک دستے سے ہمارا سامنا ہوا انہوں نے ہمیں داخل ہونے سے روک دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیغام بھیجا کہ جب میں یہاں سے گیا تھا اس وقت بھی آپ سے لڑنے کا ارادہ نہیں تھا اور اب بھی لڑائی نہیں چاہتا، آپ ہمیں داخلے کی اجازت دے دیں، جس مقصد کے لئے ہم آئے ہیں اسے پورا کر کے چلیں جائیں گے۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور قربانی کے جانور بھی روک لئے۔ چنانچہ ہم مدینہ منورہ لوٹ آئے اور حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت تک مدینہ ہی میں رہے۔ ان کی شہادت کے بعد ہم حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہم راہ حج کے لئے مکہ معظمہ حاضر ہوئے اور مناسک حج ادا کئے، میں نے جوئیں آپ پر گرتی دیکھیں، حج سے فراغت کے بعد ہم مدینہ طیبہ لوٹ آئے، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تین مہینے بقیدِ حیات رہے پھر آپ کا وصال ہو گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔ (آمین)

﴿3711﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "تم دیکھ رہے ہو کہ ہمارا معاملہ سورج سے بھی زیادہ واضح وروشن ہے، لہٰذا جلد بازی سے کام نہ لو اور خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

عقل مند و دانا کون؟

﴿3712﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُنْذِر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جو حُسنِ معاشرت سے کام نہ لے وہ عقل مند و دانا نہیں اور جو معاشرت میں کوئی چارہ کار نہ پائے وہ انتظار کرے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے کُشادگی اور اس سے نکلنے کی راہ پیدا فرما دے۔"

﴿3713﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: "جس سے ہو سکے وہ اپنے ہاتھ اور زبان کو قابو میں رکھے اور گھر میں بیٹھا رہے کیونکہ بَنُو اُمَیَّہ کے گناہ لوگوں پر مسلمانوں کی تلواروں سے بھی زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔"

ذاتِ باری تعالٰی پر کامل بھروسا:

﴿3714﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ روم کے بادشاہ نے عبد الملک بن مروان کو خط لکھا، جس میں اسے ڈرایا دھمکایا اور قسم دے کر کہا کہ جزیہ ادا کرو ورنہ میں ایک لاکھ جنگجو

خشکی اور ایک لاکھ سمندر کے راستے لے کر تجھ پر حملہ آور ہوں گا۔ خط پڑھ کر عبد الملک بن مروان کے ہوش اڑ گئے، اس نے حجاج بن یُوسُف کو پیغام بھیجا کہ خط لکھ کر محمد بن حَنَفِیہ کو ڈراؤ دھمکاؤ اور ان کے جواب سے مجھے آگاہ کرو۔ حجاج بن یوسف نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خط بھیجا جس میں اس نے انہیں خوب ڈرایا اور قتل کی دھمکی دی۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً لکھا کہ بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ مخلوق کی طرف 360 مرتبہ نظر فرماتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ایسی نظر سے دیکھتا ہے جس کے ذریعے مجھے تم سے محفوظ رکھے گا۔ ان کا یہ خط حجاج بن یوسف نے عبد الملک بن مروان کی طرف بھیج دیا، عبد الملک نے اس کی ایک نقل بادشاہِ روم کی طرف بھیج دی۔ اس نے کہا: یہ بات نہ تم نے کہی ہے اور نہ ہی تم ایسا لکھ سکتے ہو، یہ خانوادۂ نبوت میں سے کسی کا قول ہے۔

﴿3715﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یَعْلٰی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”تم سے پہلے زمانے میں ایک قوم تھی جو بحث و مباحثہ اور کھوج میں لگی رہتی تھی حتّٰی کہ ہلاکت میں جا گری، ان میں سے کسی کو پیچھے سے آواز دی جاتی تو وہ سامنے سے جواب دیتا اور جب سامنے سے بلایا جاتا تو پیچھے سے جواب دیتا۔“

ہر چیز ختم ہو جاتی ہے مگر۔۔۔!

﴿3716﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُنْذِر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے پکارا تو میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں۔ فرمایا: ”ہر وہ چیز جس کے ذریعے رضائے الٰہی حاصل نہ کی جائے وہ ختم ہو جاتی ہے۔“

نفس کا احترام اور دنیا کی حیثیت:

﴿3717﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان مؤذِّن رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ” جس کی نظر میں اس کا نفس محترم ہوتا ہے اس کے نزدیک دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔“

انسانی جانوں کی قیمت:

﴿3718﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت کو تمہارے نفسوں کی قیمت قرار دیا ہے، لہٰذا اسے اس کے غیر کے بدلے میں نہ بیچو۔“

سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو قاسم محمد بن علی بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے مروی زیادہ تر احادیث آپ کی اولاد نے روایت کی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محمد بن عقیل اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قیس بن مَخْرَمہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے بھی آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

نکاحِ متعہ[1] کی حرمت:

﴿3719﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاحِ متعہ (وقتی نکاح) خیبر کے دن حرام فرمایا۔[2]

﴿3720﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مہدی اہلِ بیت سے ہوں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہی

1... نکاحِ متعہ: یعنی عورتوں سے عارضی نکاح کرنا۔ اس کی حرمت کے متعلق سیِّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حدیث مبارکہ بیان فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ہے: متعہ ابتدائے اسلام میں تھا مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اُتنے دنوں کے لیے عقد (نکاح) کرلیتا جتنے روز اس کے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا، وہ عورت اس کے اسباب کی حفاظت اُس کے کاموں کی درستی کرتی، جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی (اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ پ۱۸، المؤمنون: ۶) کہ سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا اپنی بیوں اور کنیزوں کے، اس دن سے ان دو کے سوا جو فرج ہے وہ حرام ہوگئی۔ (فتاوی رضویہ، ۱۱/ ۳۵۰)

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے فتاوٰی رضویہ کے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے!

2... بخاری، کتاب النکاح، باب نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن نکاح المتعۃ آخرا، ۳/ ۴۳۷، حدیث: ۵۱۱۵

رات میں یا دو روز میں ان میں صلاحیت پیدا فرما دے گا۔“[1]

﴿3721﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ شہزادۂ رسول حضرتِ ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا مارِیَہ قِبْطِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملنے کے لئے ان کا چچازاد اکثر آیا جایا کرتا تھا، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”یہ تلوار لے کر اس کی طرف جاؤ اگر اسے مارِیَہ کے پاس دیکھو تو قتل کر دینا۔“ میں نے عرض کی: جس کام کے لئے آپ مجھے بھیج رہے ہیں اسے میں مہر لگے سکے کی طرح کر گزروں یا اس پر عمل کروں کہ جو موجود دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھتا؟“ ارشاد فرمایا: ”اس پر عمل کرنا کہ جو موجود دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھتا۔“ چنانچہ میں تلوار گردن میں لٹکائے روانہ ہوا، میں نے اسے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس پایا تو تلوار سونتے اس کی طرف بڑھا، اس نے میرا ارادہ بھانپ لیا، وہ کھجور کے درخت کی طرف گیا اور اس پر چڑھ کر خود کو گدی کے بل گرا دیا اور ایک ٹانگ اوپر اٹھالی، میں نے دیکھا کہ اس کا عضوِ تناسُل کٹا ہوا ہے، اس میں مردوں والی کم یا زیادہ کوئی علامت نہ تھی، میں نے تلوار نیام میں ڈالی اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔ ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمارے اہلِ بیت سے شر کو دور رکھا۔“[2]

اِثْمد سُرمہ کی خصوصیات:

﴿3722﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ مُنْبِتٌ لِّلشَّعْرِ مُذْهِبٌ لِّلْقَذٰى مِصْفَاةٌ لِّلْبَصَرِ یعنی تم اِثْمد سُرمہ لگایا کرو کہ یہ پلکیں اُگاتا، میل دور کرتا اور بینائی تیز کرتا ہے۔“[3]

اغنیا کے مال میں فقرا کا حصہ:

﴿3723﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: میں نے حضور

---

1 ...ابن ماجه، کتاب الفتن، باب خروج المهدی، ٤/ ٤١٣، حدیث: ٤٠٨٥

2 ...مسند البزار، مسند علی بن ابی طالب، ٢/ ٢٣٧، حدیث: ٦٣٤

3 ...معجم الکبیر، ١/ ١٠٩، حدیث: ١٨٣

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اغنیا کے مال میں فقرا کے لئے بقدرِ کفایت حصہ رکھا ہے، اگر وہ انہیں ان کا حصہ نہ دیں یہاں تک کہ وہ بھوکے رہیں یا برہنہ رہیں یا مشقت میں پڑ جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے سخت حساب لے گا اور انہیں بری مار دے گا۔“[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ بندہ:

﴿3724﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَقِرَ التَّوَّاب یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے محتاج مومن بندے کو پسند فرماتا ہے۔“[2]

سب سے زیادہ امید افزا آیت:

﴿3725﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَرب بن شُرَیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے عرض کی: میں آپ پر فدا ہوں! اہلِ عراق جس شفاعت کا چرچا کر رہے ہیں اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، کیا وہ حق ہے؟ پوچھا: کون سی شفاعت؟ میں نے عرض کی: شفاعتِ مصطفٰے۔ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے میرے چچا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا حتّٰی کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ارشاد فرمائے گا: اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ راضی ہیں۔ تو میں عرض کروں گا: ”ہاں، اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔“ راوی کا بیان ہے: پھر حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے اہلِ عراق! تم کہتے ہو کہ کتابُ اللہ میں سب سے زیادہ امید دلانے والی آیتِ مقدسہ یہ ہے:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک

[1]...تاریخ بغداد، ۲/ ۳۷۸، الرقم: ۸۸۸، ابو عبد اللہ محمد بن سعید المروزی

[2]...مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۱۷۴، حدیث: ۶۰۵، ”المفتقر“ بدلہ ”المفتن“

یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ (پ۲۴، الزمر: ۵۳) اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔

میں نے عرض کی: جی ہاں! ہم ایسا ہی کہتے۔ فرمایا: لیکن ہم اہلِ بیت کہتے ہیں کہ قرآنِ پاک میں سب سے زیادہ امید افزا آیت یہ ہے:

وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾ (پ۳۰، الضحیٰ: ۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اور وہ شفاعت ہے۔[1]

بیری کا درخت کاٹنا کیسا؟

﴿3726﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جاؤ لوگوں میں میرے طرف سے نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلان کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیری کا درخت کاٹنے والے پر لعنت فرمائی ہے[2]۔[3]

---

[1]... مسند البزار، مسند علی بن ابی طالب، ۲/ ۲۳۹، حدیث: ۶۳۸، کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الافعال، ۱۴/ ۲۶۹، حدیث: ۳۹۷۵۱

[2]... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حُبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللهُ رَأْسَهُ فِي النَّار یعنی جو بیری کاٹے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اوندھے منہ آگ میں ڈالے گا۔" حضرتِ سیِّدُنا امام ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس حدیث کی وضاحت پوچھی گئی تو فرمایا: یہ حدیث مختصر ہے کہ جو جنگل کی وہ بیری کاٹے جس سے مسافر سایہ لیتے ہوں اور محض ظلم و ستم سے کاٹے اس میں اس کا کوئی حق نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اوندھے منہ آگ میں ڈالے گا۔ (ابو داود، کتاب الادب، باب فی قطع السدر، ۴/ ۴۶۱، حدیث: ۵۲۳۹)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 327** پر حدیث پاک کے جز "**جو بیری کاٹے**" کے تحت فرماتے ہیں: "اس سے مکّہ معظمہ یا مدینہ منوّرہ کی بیری مراد ہے، حرم مکّہ میں تو ہر خود رَو درخت کا کاٹنا ممنوع ہے، مدینہ منوّرہ میں بیریاں کمیاب ہیں، نیز اس کا سایہ ٹھنڈا و مفید ہوتا ہے اس لئے خصوصیت سے بیری کا ذکر فرمایا۔" اور صفحہ 328 پر حدیث پاک کے جز "**اوندھے منہ آگ میں ڈالے گا**" کے تحت فرماتے ہیں: "جنگل کی بیری رفاہ عام کی چیز ہے جس سے انسان و حیوان فائدے اٹھاتے ہیں، اسے ظلماً کاٹ دینا سب پر ظلم ہے اس لئے وہ کاٹنے والا دوزخ کا مستحق ہے، سر سے مراد سارا جسم ہے۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ بلاضرورت مفید درخت کاٹنا ممنوع ہے اور درخت لگانا ثواب کہ جب تک لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے اسے ثواب پہنچتا رہے گا، یہ بھی صدقہ جاریہ ہے۔

[3]... معجم الکبیر، ۱۹/ ۴۲۰، حدیث: ۱۰۱۶، عن معاویۃ بن حیدۃ

کرسی اور قلم:

﴿3727﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ عالَم ماکان وَمایکون صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کرسی بھی موتی کی اور قلم بھی موتی کا ہے، قلم کی لمبائی 700سال کی مسافت ہے اور کرسی کی لمبائی جاننے والے بھی نہیں جانتے۔“(1)

﴿3728﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور قاسِمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”وہ چیز جو کسی کو عُمْر بھر کے لئے ہبہ کر دی جائے وہ اس کے لئے جائز ہے۔“(2)

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر

حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارگاہِ الٰہی میں حاضر رہنے والے، ذِکرِ الٰہی کرنے والے، خوفِ خدا رکھنے والے اور صبر کرنے والے تھے۔ آپ خانوادۂ نبوت اور ان لوگوں میں سے ہیں جو خاندانی و دینی حسب و نسب کے مالک ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حوادثات و خطرات کے وقت بھی حق گوئی سے کام لیتے، خوب آنسو بہاتے اور گریہ وزاری کرتے اور لوگوں کو لڑنے جھگڑنے سے منع کرتے تھے۔

﴿3729﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”ایمان دلوں میں راسخ ہوتا ہے جبکہ یقین خطرات کا شکار رہتا ہے، یقین جب دل پر گرتا ہے تو لوہے کے تختے کی مانند ہو جاتا ہے لیکن جب نکلتا ہے تو پھٹے پرانے کپڑے کی مانند ہو جاتا ہے۔“

کم عقلی کا سبب:

﴿3730﴾... عُفْرَہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا

1... کتاب العظمۃ لابی الشیخ، ذکر عرش الرب تبارک وتعالی، ص۱۰۱، حدیث: ۲۶۰

2... ترمذی، کتاب الاحکام، باب ماجاء فی العمری، ۳/ ۷۲، حدیث: ۱۳۵۵، عن جابر بن عبد اللہ

محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: جس قدر تکبر انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے اسی قدر اس کی عقل کم ہو جاتی ہے خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔

سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی پاکدامنی:

﴿3731﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محمد بن عُمَر بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں اپنے ماموں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر کی خدمت میں حاضر تھا، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اور حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ رائے رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی موجود تھے کہ دربان نے حاضر ہو کر عرض کی: عراق سے کچھ لوگ آئے ہیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سبیعی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عطاء اور حضرتِ سیِّدُنا حکم بن عُیَیْنَہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی حاضر خدمت ہو کر گفتگو کرنے لگے، جابر جُعفی بھی ساتھ تھا، حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر نے جابر جُعفی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: عراق کے فقہاء اس آیت طیبہ:

وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ (پ۱۲، یوسف: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

میں موجود لفظ ''بُرْهَانَ'' (دلیل) سے کیا مراد لیتے ہیں؟ جابر جعفی نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والد محترم حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا کہ انگوٹھا مبارک دندانِ اَقدس کے نیچے دبا کر اس فعل سے باز رہنے کا اشارہ فرما رہے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: نہیں، میرے والدِ ماجد میرے داد امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کمر بند کھولنے کا ارادہ کرتے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا زُلیخا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا گھر کے کونے میں موجود موتیوں اور یاقوت سے جڑے بت کی طرف گئیں اور اسے سفید کپڑے سے ڈھانپ دیا، آپ نے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو عرض کی: مجھے اپنے معبود سے حیا آتی ہے کہ وہ مجھے اس حالت میں دیکھے۔ ارشاد فرمایا: تو اس بت سے حیا کرتی ہے جو کھاتا ہے نہ پیتا ہے تو میں اپنے معبودِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کیوں نہ کروں جو ہر نفس کے اعمال سے باخبر ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم مجھ سے اپنا ارادہ کبھی پورا نہ کر سکو گی۔ یہی وہ ''بُرْهَانَ'' ہے جو حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام نے ملاحظہ فرمائی۔

غنا اور عزت کا دل میں ٹھکانا:

﴾3732﴿... حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کو فرماتے سنا کہ ”غنا اور عزت مومن کے دل میں گھومتے رہتے ہیں جب توکل والے مقام پر پہنچ جاتے ہیں تو اسے اپنا ٹھکانا بنا لیتے ہیں۔“

ذِکْرُ اللہ کی فضیلت:

﴾3733﴿... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن خَیْثَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”عذابات سے ہر مومن و کافر کا سامنا ہوتا ہے لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا ان سے محفوظ رہتا ہے۔“

مصائب اور فقر و فاقہ پر صَبْر کا اِنعام:

﴾3734﴿... حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اُولٰٓىٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا (پ۱۹، الفرقان: ۷۵)

ترجمۂ کنز الایمان: ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (یہ انعام انہیں) دنیا میں فقر و فاقہ پر صبر کرنے کی وجہ سے ملے گا۔

﴾3735﴿... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِیْرًاۙ﴿۱۲﴾ (پ۲۹، الدھر: ۱۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صِلہ میں دیئے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دنیاوی مصائب اور فقر و فاقہ پر صبر کرنے کی وجہ سے انہیں یہ جزا دی جائے گی۔

مؤمنین و متقین کی شان:

﴾3736﴿... حضرتِ سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے جابر جُعفی سے فرمایا: ''میں غمگین ہوں اور میرا دل تشویش میں مبتلا ہے۔'' جابر جُعفی نے وجہ پوچھی تو فرمایا: جس شخص کے صاف شفاف دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دین داخل ہو تو وہ اسے ماسوا سے غافل کر دیتا ہے۔اے جابر! دنیا اور اس کی امیدوں کی کیا حیثیت ہے؟ یہ تو ایک سُواری ہے جس پر تو سوار ہوا یا کپڑا ہے جسے تو نے پہنا یا عورت ہے جسے تو نے پالیا۔ اے جابر! اہلِ ایمان اس پر مطمئن نہیں ہوئے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں گے، نہ وہ آخرت کے واقع ہونے سے بے خوف ہوئے ہیں۔ ان کے کان جن فتنوں کا تذکرہ سنتے ہیں اس سے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے بہرے نہیں ہوئے اور دنیاوی زیب وزینت دیکھنے کے سبب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے اندھے نہیں ہوئے، لہٰذا وہ نیکوکاروں کو ملنے والا ثواب پانے میں کامیاب ہوگئے۔ بوجھ کے اعتبار سے اہلِ تقویٰ اہلِ دنیا سے آسانی میں ہیں اور اہلِ دنیا کے مقابلے میں تمہارے زیادہ مددگار ہیں۔ تم انہیں بھول جاتے ہو لیکن وہ تمہیں یاد رکھتے ہیں۔ اگر تم انہیں یاد کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے۔ یہ حق بات کہنے والے اور امرِ الٰہی کو قائم کرنے والے ہیں۔ یہ حضرات محبَّتِ الٰہی کے سبب اپنی محبتوں کو ختم کرکے ذات باری تعالیٰ اور اس کی محبت کی طرف کامل طور پر متوجہ ہوئے اور اپنے مالکِ حقیقی کی اطاعت میں دنیا سے بےزار ہوگئے، انہوں نے جان لیا کہ ان کے مُعاملے میں یہی چیز قابل ستائش ہے۔ انہوں نے دنیا کو اس جگہ کے برابر ٹھہرایا جہاں تو کچھ دیر کے لئے ٹھہرا پھر کوچ کرگیا، یا ایسے مال کے برابر ٹھہرایا جسے تو نے خواب میں پایا جب آنکھ کھلی تو تیرے ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ بس تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے دین و عقل کی حفاظت کا سوال کر۔

﴿3737﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوجعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کو زرد رنگ کا تہبند باندھے دیکھا، آپ فرض نمازوں کے علاوہ دن رات میں 50 رکعتیں ادا کرتے تھے۔

گھٹیا لوگوں کا سلام:

﴿3738﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: گھٹیا لوگوں کا سلام بُری گفتگو ہے۔

علم کی آفت بھولنا ہے:

﴿3739﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ''لِكُلِّ شَیْءٍ اٰفَةٌ وَّاٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ یعنی ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت بھولنا ہے۔''

ہزار عابدوں سے افضل:

﴿3740﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ''عَالِمٌ يُّنْتَفَعُ بِعِلْمِهٖ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ یعنی وہ عالم جس کے علم سے فائدہ حاصل کیا جائے ہزار عابدوں سے افضل ہے۔''

ابلیس لعین کی پسند:

﴿3741﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ''وَاللّٰهِ لَمَوْتُ عَالِمٍ اَحَبُّ اِلٰی اِبْلِيْسَ مِنْ مَّوْتِ سَبْعِيْنَ عَابِدًا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک عالم کی موت شیطان لعین کو 70 عابدوں کی موت سے زیادہ پسند ہے۔''

تین قسم کے لوگ:

﴿3742﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن ابو یعفور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ''تین قسم کے لوگوں نے ہمیں بوڑھا کر دیا: (۱)... وہ لوگ جو ہمارے ساتھ کھانا کھاتے ہیں (۲)... جو شیشے کی طرح ٹوٹ جاتے ہیں اور (۳)... جو سرخ سونے کی طرح ہیں کہ جب بھی اسے آگ میں ڈالا جائے تو اس کی عمدگی میں مزید اضافہ ہو جائے۔''

ہر بُرائی کی چابی:

﴿3743﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَصْمَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ''اے بیٹے! سستی اور تنگ دلی سے بچنا کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہیں کہ اگر سستی کا شکار ہو گے تو حق ادا نہیں کر پاؤ گے اور اگر تنگ دلی کا شکار ہو گے تو حق پر صبر نہیں کر سکو گے۔''

سب سے زیادہ مشکل اعمال:

﴿3744﴾... حضرتِ سیِّدُنا حجاج رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَافِر فرماتے ہیں: ”تین اعمال سب سے زیادہ مشکل ہیں: (۱)...ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے رہنا (۲)...اپنے آپ سے انصاف کرنا اور (۳)...حاجت مند مسلمان بھائی سے مالی تعاون کرنا۔“

پانچ قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو:

﴿3745﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَافِر فرماتے ہیں: میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا امام زینُ العابدین علی بن حسین رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”پانچ قسم کے لوگوں کی نہ تو صحبت اختیار کرنا، نہ ان سے گفتگو کرنا اور نہ ہی سفر میں ان کی رفاقت اختیار کرنا۔“ میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان! وہ کون ہیں؟ فرمایا: ”فاسق کی صحبت اختیار نہ کرنا کیونکہ وہ تجھے ایک یا ایک سے کم لقمہ کے بدلے میں بیچ دے گا۔“ میں نے عرض کی: لقمے سے کم کیا مراد ہے؟ فرمایا: ”لقمے کا لالچ کرے گا لیکن اسے حاصل نہیں کر سکے گا۔“ میں نے عرض کی: دوسرا شخص؟ فرمایا: ”بخیل کی صحبت میں نہ بیٹھنا کیونکہ وہ ایسے وقت میں تجھ سے مال روک لے گا جب تجھے اس کی سخت حاجت وضرورت ہوگی۔“ میں نے عرض کی: تیسرا کون ہے؟ فرمایا: ”جھوٹے کی صحبت میں نہ بیٹھنا کیونکہ وہ سَراب کی طرح ہے جو تجھ سے قریب کو دور اور دور کو قریب کر دے گا۔“ میں نے عرض کی: چوتھا شخص؟ فرمایا: ”اَحمق (بے وقوف) کی صحبت اختیار کرنے سے بچنا کیونکہ وہ تجھے فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نقصان پہنچا دے گا۔“ میں نے عرض کی: پانچواں شخص کون ہے؟ فرمایا: ”رشتہ داروں سے قطع تعلُّق کرنے والے کی صحبت میں بیٹھنے سے بچنا کیونکہ میں نے کتابُ اللہ میں تین مقامات پر اسے ملعون پایا ہے۔“

دنیادار اور چور:

﴿3746﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو داؤد رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَافِر کو فرماتے سنا کہ ”جب تم کسی قاری (عالِم) کو مال داروں سے محبت کرتا دیکھو تو جان لو کہ وہ دنیادار ہے اور جب اسے بلاضرورت بادشاہ کے پاس آتا جاتا دیکھو تو سمجھ لو کہ وہ چور ہے۔“

شیر سے زیادہ جرأت مند:

﴿3747﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے گروہ کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے۔ پس جب ہمارا نائب کھڑا ہو گا اور امام مہدی کا ظہور ہو گا تو آدمی شیر سے زیادہ جرأت مند اور نیزے سے زیادہ تیز ہو گا۔"

﴿3748﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت بجالانے والا ہمارے گروہ میں سے ہے۔"

دلوں کے بگاڑ اور نفاق کا سبب:

﴿3749﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد بن علی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "لڑائی جھگڑے سے بچنا کیونکہ یہ دلوں کو بگاڑتا اور نفاق پیدا کرتا ہے۔"

﴿3750﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات میں خواہ مخواہ بحث ومباحثہ کرنے والے لوگ ہی جھگڑالو ہیں۔"

صِدِّیقِ اَکبَر کو "صِدِّیق" نہ کہنے کا انجام:

﴿3751﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن عبد اللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر سے تلوار کو مُزَیَّن کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "اس میں کوئی حرج نہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی تلوار کو مُزَیَّن کیا تھا۔" میں نے عرض کی: آپ بھی انہیں "صِدِّیق" کہتے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور قبلہ کی جانب رخ کر کے فرمایا: ہاں! یہ "صِدِّیق" ہیں اور جو انہیں "صِدِّیق" نہ کہے اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا وآخرت میں اس کی کسی بات کو سچا نہ کرے گا۔

شیخین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے محبت:

﴿3752﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے جابر جُعفی سے فرمایا: اے جابر! مجھے خبر ملی

ہے کہ عراق میں کچھ لوگ ہیں جو ہم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شان میں نازیبا کلمات کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں اس کا حکم دیا ہے، انہیں پہنچا دو کہ میں بارگاہِ الٰہی میں ان سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے حکمرانی ملی تو ان کے خون بہا کر میں قربِ الٰہی حاصل کروں گا۔ اگر میں شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے لئے بلند درجات ورحمت کی دعا نہ کروں تو مجھے میرے نانا جان حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔ ان حضرات سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن ہی غافل و بے زار ہیں۔

﴿3753﴾... جابر جُعفی کے غلام شعبہ خیاط کا بیان ہے: مجھے میرے آقا جابر جعفی نے بتایا کہ جب میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کو رخصت کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”اہْلِ کوفہ تک یہ بات پہنچا دینا کہ جس نے شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شان میں گستاخی کی میں اس سے بریُٔ الذمہ اور شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے راضی ہوں۔“

﴿3754﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”جو شخص شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی فضیلت نہیں جانتا وہ سنت سے ناواقف ہے۔“

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان:

﴿3755﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ (پ۶، المائدۃ: ۵۵)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: ”اس آیت کے مصداق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں۔“ میں نے عرض کی: لوگ کہتے ہیں کہ اس آیت کے مصداق امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ہیں۔ فرمایا:

”وہ بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہی میں سے ہیں۔“

﴿3756﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر جب مسکراتے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے ناراض نہ ہونا۔“

سیِّدُنا امام محمد باقر عَلَیْہِ الرَّحمہ کا مقام و مرتبہ:

﴿3757﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کے علاوہ عُلَما میں سے ایسا کوئی نہیں دیکھا جس کے پاس عُلَما کا علم بھی کم پڑ جائے، میں نے حَکَم بن عُیَیْنَہ کو ان کی خدمت میں اس طرح بیٹھے دیکھا گویا طالب علم ہو۔

﴿3758﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد بن علی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کی انگوٹھی پر: اَلْقُوَّۃُ لِلّٰہِ جَمِیْعًا یعنی سارا زور خدا کو ہے“ کندہ تھا۔

﴿3759﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”میرا ایک بھائی ہے جو میرے نزدیک بڑی عزت و عظمت رکھتا ہے اور میرے نزدیک اس کی عظمت کی وجہ اس کی نظر میں دنیا کا حقیر ہونا ہے۔“

بارگاہِ الٰہی میں مناجات:

﴿3760﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر آدھی رات کے وقت بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے حکم دیا لیکن میں نے بجا آوری نہ کی، مجھے منع فرمایا لیکن میں باز نہ آیا، تیرا یہ بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے اور اس کے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔“

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جامع مانع حمد:

﴿3761﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کا خچر گم ہو گیا، آپ نے فرمایا: ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوٹا دے تو میں اس کی ایسی حمد بیان کروں گا جس سے وہ راضی ہو جائے گا۔“ تھوڑی ہی دیر بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے زین

ولگام سمیت لوٹا دیا، آپ اس پر سوار ہوئے جب درست ہو کر بیٹھ گئے تو کپڑے سمیٹ کر آسمان کی طرف سر اٹھایا اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' کہا اس کے علاوہ کچھ نہ کہا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''کیا میں نے کچھ چھوڑ دیا یا کچھ باقی رکھا؟ میں نے تو تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے کر دی ہیں۔''

حُسنِ خُلق و نرمی:

﴿3762﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محمد بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ''جسے حُسنِ خُلق اور نرمی عطا کی گئی اسے تمام بھلائی وراحت دی گئی اور دنیا و آخرت میں اس کا حال بہتر ہو گا اور جو حُسنِ خُلق و بھلائی سے محروم رہا تو یہ ہر بُرائی و مصیبت کا راستہ ہے مگر وہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے محفوظ رکھے۔''

﴿3763﴾... عُبَیْدُ اللہ بن ولید کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی خواہش کے مطابق کچھ لے سکتا ہے؟'' ہم نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ''پھر تمہارے درمیان وہ بھائی چارہ نہیں جیسا تم گمان کرتے ہو۔''

بھائی کے دل میں اپنی محبت کی پہچان:

﴿3764﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن فضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ''تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے اس کا اندازہ تم اس بات سے لگاؤ کہ اپنے بھائی کی تمہارے دل میں کتنی محبت ہے۔''

دنیا سائے کی مانند ہے:

﴿3765﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے جابر جُعفی سے فرمایا: ''اے جابر! دنیا کو اس مقام کی طرح سمجھ جہاں تو کچھ دیر کے لئے ٹھہرا پھر کوچ کر گیا یا اس مال کی طرح سمجھ جسے تو نے خواب میں پایا لیکن جب آنکھ کھلی تو تیرے ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ دنیا عقل مندوں اور معرفتِ الٰہی رکھنے والوں کے لئے سائے کی مانند ہے۔ پس تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے

دین وعقل کی حفاظت کا سوال کر۔“

﴿3766﴾... ابو حمزہ ثُمالی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے چڑیوں کی چہچہاہٹ سنی تو مجھ سے فرمایا: ”اے ابو حمزہ! جانتے ہو یہ کیا کہہ رہی ہیں۔“ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ”یہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کرتے ہوئے آج کے رزق کا سوال کر رہی ہیں۔“

﴿3767﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”اپنی پسندیدہ چیزوں میں ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں اگر کوئی چیز ہماری پسند کے خلاف واقع ہو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پسندیدہ چیزوں میں ہم اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔“

بندے کے عیب دار ہونے کی نشانی:

﴿3768﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو سب سے زیادہ محبوب اس سے سوال کرنا اور مانگنا ہے اور قضا کو دعا ہی سے ٹالا جا سکتا ہے[1]۔ سب سے زیادہ جلد حصولِ ثواب کا باعث بننے والا عمل صلہ رحمی ہے اور سب سے زیادہ جلد سزا کا سبب بننے والا عمل بغاوت و سرکشی ہے۔ آدمی کے عیب دار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ لوگوں میں اس عیب کو دیکھے جسے خود میں دیکھنے سے اندھا ہو اور لوگوں کو اس چیز کا حکم دے جسے خود سے دور نہیں کر سکتا اور اپنے ہم نشینوں کو بلاوجہ تکلیف پہنچائے۔“

﴿3769﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”ایک مرتبہ ایک شخص مکہ مکرّمہ جانے کے لئے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شریک سفر ہوا لیکن راستے

1... قضا تین قسم ہے۔ مُبرَمِ حقیقی، کہ علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلّق نہیں اور معلّق محض، کہ صُحفِ ملائکہ میں کسی شے پر اُس کا معلّق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے اور معلّق شبیہ بہ مُبرَم، کہ صُحفِ ملائکہ میں اُس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الٰہی میں تعلیق ہے۔ وہ جو مُبرَمِ حقیقی ہے اُس کی تبدیل ناممکن ہے، اکابر محبوبانِ خدا اگر اِتّفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انھیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے اور وہ جو ظاہر قضائے معلق ہے (یعنی معلّقِ محض)، اس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دعا سے، اُن کی ہمت سے ٹل جاتی ہے اور وہ جو متوسّط حالت میں ہے (یعنی معلّقِ شبیہ بہ مُبرَم)، جسے صُحُفِ ملائکہ کے اعتبار سے مُبرَم بھی کہہ سکتے ہیں، اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسی کو فرماتے ہیں: ”میں قضائے مُبرَم کو رد کر دیتا ہوں“ اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا: ((اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ)) ”بیشک دُعا قضائے مُبرَم کو ٹال دیتی ہے۔“ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۲تا۱۶، ملتقطاً)

میں انتقال کر گیا، آپ اس کی نمازِ جنازہ اور دفن تک ٹھہرے رہے، اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تقریباً ہر روز یہ شعر پڑھتے:

وَبَالِغُ اَمْرٍ كَانَ يَاْمُلُ دُوْنَهٗ وَمُخْتَلِجٌ مِّنْ دُوْنِ مَا كَانَ يَاْمُلُ

ترجمہ: وہ ایسے امر کو پہنچا جس سے کم کی وہ امید رکھتا تھا اور امید کے پورا ہونے سے پہلے ہی وہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔

قرآن غیرِ مخلوق ہے:

﴿3770﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَسّام صَیرَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر سے قرآنِ مجید کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا: قرآن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام اور غیر مخلوق ہے۔

﴿3771﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محمد بن علی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے قرآنِ پاک کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”نہ تو یہ خالق ہے اور نہ ہی مخلوق بلکہ یہ تو خالق عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے۔“

سیِّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ انصاری، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری، حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، (مرسلاً) حضرتِ سیِّدُنا اِمام حسن اور حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیب اور حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن ابو رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رباح، حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن تغلب رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جیسے جید تابعین کرام اور جابر جعفی نے احادیث روایت کی ہیں۔ ائمہ کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا لیث بن ابو سلیم، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج اور حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن ارطاہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3772﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نفاس والی عورتوں کو احرام باندھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: وہ اپنے اوپر پانی بہالیں۔[1]

مؤمنوں کی جان سے زیادہ قریب:

﴿3773﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خطبہ شروع کرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شایانِ شان حمد بیان کرتے پھر ارشاد فرماتے: ”جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت عطا فرمائے اسے کوئی بہکا نہیں سکتا اور جسے گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ سب سے سچی بات کتابُ اللہ ہے۔ سب سے بہترین ہدایت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہدایت ہے۔ بدترین چیز محدثات (دین کی بدعتیں) ہیں[2]۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ (جہنم) میں

---

[1]...مسلم، کتاب الحیض، باب استحباب استعمال المغسلة...الخ، ص ۱۸۲، حدیث: ۳۳۲

[2]...مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 146 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: محدث کے معنٰی ہیں جدید اور نو پید چیز، یہاں وہ عقائد یا بُرے اَعمال مُراد ہیں جو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی وفات کے بعد دین میں پیدا کئے جائیں۔ بدعت کے لغوی معنٰی ہیں نئی چیز، رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (پ۱، البقرة: ۱۱۷، ترجمۂ کنزالایمان: نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا)۔ اصطلاح میں اس کے تین معنٰی ہیں: (۱)...نئے عقیدے اسے بدعَتِ اعتقادی کہتے ہیں۔ (۲)...وہ نئے اعمال جو قرآن وحدیث کے خلاف ہوں اور حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہوں۔ (۳)...ہر نیا عمل جو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہوا۔ پہلے دو معنٰی سے ہر بدعت بُری ہے کوئی اچھی نہیں۔ تیسرے معنٰی کے لحاظ سے بعض بدعتیں اچھی ہیں بعض بُری، یہاں بدعت کے پہلے معنٰی مراد ہیں یعنی بُرے عقیدے کیونکہ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے اسے ضلالت یعنی گمراہی فرمایا۔ گمراہی عقیدے سے ہوتی ہے عمل سے نہیں، بے نمازی گنہگار ہے گمراہ نہیں، اور رب (عَزَّوَجَلَّ) کو جھوٹا یا حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو اپنی مثل بشر سمجھنا بدعقیدگی اور گمراہی ہے، اور اگر دوسرے معنٰی مراد ہوں تب بھی یہ حدیث اپنے اِطلاق پر ہے کسی قید لگانے کی ضرورت نہیں، اور اگر تیسرے معنٰی مراد ہوں یعنی نیا کام تو یہ حدیث عام مخصوص البعض ہے کیونکہ یہ بدعت دو قسم کی ہے بدعَتِ حسنہ اور سیئہ یہاں بدعَتِ سیئہ مراد ہے بدعَتِ حسنہ کے لئے کتابُ العلم کی وہ حدیث ہے جو آگے آرہی ہے: ”مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً“ الحدیث، یعنی جو اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے وہ بڑے ثواب کا مستحق ہے، بدعَتِ حسنہ کبھی جائز، کبھی واجب، کبھی فرض ہوتی ہے اس کی نہایت نفیس تحقیق اسی جگہ مرقاۃ اور اشعۃ اللمعات میں دیکھو، نیز شامی اور ہماری کتاب ”جاءَ الْحَق“ میں ...

لے جانے والی ہے۔" پھر ارشاد فرماتے: "میں اور قیامت ان دو کی طرح بھیجے گئے ہیں (اپنی شہادت اور درمیان والی انگلی سے اشارہ فرماتے)۔" جب آپ قیامت کا تذکرہ کرتے تو رخسار مبارک سرخ ہو جاتے، آواز شریف بلند ہو جاتی اور سخت غضب فرماتے گویا کہ ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہیں جو صبح یا شام کو حملہ آور ہونے والا ہے[1]۔ پھر ارشاد فرماتے: "جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو بال بچے یا قرض چھوڑ کر مرا تو وہ میرے سپرد یا میرے ذمہ ہیں کہ میں مؤمنین کا ان کی جان سے زیادہ والی ہوں[2]۔"[3]

مُبارک کلمات:

﴿3774﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں حالانکہ صور پھونکنے والا فرشتہ (منہ میں) صور لئے ہوئے پیشانی جھکائے کان لگائے[4] انتظار میں ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم ہو۔" صحابۂ کرام

...... بھی ملاحظہ کرو، بعض لوگ اس کے معنٰی یہ کرتے ہیں کہ جو کام حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہو وہ بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی، مگر یہ معنٰی بالکل فاسد ہیں کیونکہ تمام دینی چیزیں، چھ کلمے، قرآن شریف کے ۳۰ پارے، علمِ حدیث اور حدیث کی اقسام اور کُتُب، شریعت و طریقت کے چار سلسلے، حنفی، شافعی، یا قادری، چشتی وغیرہ، زبان سے نماز کی نیت، ہوائی جہاز کے ذریعے حج کا سفر اور جدید سائنسی ہتھیاروں سے جہاد وغیرہ، اور دنیا کی تمام چیزیں پلاؤ، زردے، ڈاک خانہ، ریلوے وغیرہ سب بدعتیں ہیں جو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہوئیں حرام ہونی چاہئیں حالانکہ انہیں کوئی حرام نہیں کہتا۔

1... یہاں غصہ سے مراد جلالِ الٰہی اور عظمتِ ربّانی کی تجلیات کا آپ کے چہرے پر ظاہر ہونا ہے نہ کسی پر ناراض ہونا۔ لشکروں سے مراد حضرت ملک الموت کا لشکر ہے، یعنی موت قریب ہے تیاری کرو، صبح کے وقت شام کی امید نہ کرو اور شام کے وقت صبح کی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۴۳)

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 366** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی میں اس آیتِ کریمہ کی طرف اشارہ ہے: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (پ۲۱، الاحزاب: ۶، ترجمۂ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے) اور اَولٰی کے معنٰی زیادہ قریب، زیادہ والی وارث، زیادہ خیر خواہ، زیادہ مالک یہاں شیخ نے اَولٰی کے معنٰی زیادہ خیر خواہ کئے، یعنی جس قدر مسلمان اپنے خیر خواہ ہیں اس سے زیادہ میں ان کا خیر خواہ ہوں، میں نہیں چاہتا کہ میرا کوئی اُمّتی بعد موت قرض میں گرفتار رہے۔

3... نسائی، کتاب صلوۃ العیدین، باب کیف الخطبة، ص ۲۷۴، حدیث: ۱۵۷۵

4... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 360** پر اس کے تحت فرماتے......

عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ پڑھو ”حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو بس (کافی) ہے اور کیا اچھا کارساز[1]۔“[2]

پیدائش سے موت کے بعد تک:

﴿3775﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ بے شک ابن آدم اس چیز سے غفلت میں ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، جب وہ ابن آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے ارشاد فرماتا ہے: اس کا رزق، عمر، موت کا وقت اور اس کا بدبخت یا سعید ہونا لکھو۔ (اپنا کام انجام دینے کے بعد) یہ فرشتہ چلا جاتا ہے، دوسرا فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو ابنِ آدم کے بالغ ہونے تک اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے، پھر اس پر دو فرشتے (کِراماً کاتِبِین) مقرر کئے جاتے ہیں جو اس کی نیکیاں اور برائیاں لکھتے ہیں، جب اس کی موت کا وقت آتا ہے تو یہ دونوں چلے جاتے ہیں، پھر موت کا فرشتہ آکر اس کی روح قبض کرلیتا ہے، جب اسے دفنا دیا جاتا ہے تو روح جسم میں لوٹا دی جاتی ہے، پھر ملک الموت بھی تشریف لے جاتے ہیں اور منکر نکیر آکر اس کا امتحان لیتے اور چلے جاتے ہیں۔ پس جب قیامت قائم ہوگی تو نیکیاں اور برائیاں لکھنے والے فرشتے آئیں گے اور دونوں رجسٹر کھول دیں گے جو اس کی گردن سے بندھے ہوں گے، پھر وہ دونوں اسے لئے حاضر ہوں گے ایک اس کے پیچھے اور دوسرا آگے ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا:

...... ہیں: میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرتِ اسرافیل (عَلَیْہِ السَّلَام) منہ میں صور لئے عرش اعظم کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ کب پھونکنے کا حکم ملے اور میں بلا تاخیر صور پھونک دوں جب میری آنکھیں یہ نظارہ کر رہی ہیں تو میرے دل کو چین وخوشی کیسے ہو۔ ادھر کا خوف لگا ہوا ہے معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی نظریں سب کچھ دیکھتی ہیں۔

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ361 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ کلمات بڑے مبارک ہیں جب حضرتِ خَلِیْلُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) نمرود کی آگ میں جارہے تھے تو آپ کی زبان شریف پر یہ ہی کلمات تھے اور جب صحابۂ کرام کو خبر پہنچی کہ کفار ہمارے مقابلہ کے لئے بڑی تعداد میں جمع ہوئے ہیں تو انہوں نے بھی یہی کلمات کہے یہ کلمات مصیبتوں تکلیفوں میں بہت ہی کام آتے ہیں (مرقات) ہر مصیبت میں یہ کلمات پڑھنے چاہئیں۔

[2]... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی شان الصور، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۲۴۳۹، عن ابی سعید الخدری

لَقَدۡ كُنۡتَ فِیۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الۡیَوۡمَ حَدِیۡدٌ ﴿۲۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تو اس سے غفلت میں تھا تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھایا تو آج تیری نگاہ تیز ہے۔

(پ٢٦،ق:٢٢)

پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ (پ٣٠، الانشقاق:١٩) ترجمۂ کنزالایمان: ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ایک حال کے بعد دوسرا حال پیش آئے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: ”بے شک تمہارے سامنے ایک عظیم معاملہ ہے، لہٰذا عظمت والے رب عَزَّوَجَلَّ سے اس معاملے میں کامیابی کے لئے مدد طلب کرو۔“[1]

نجات پانے والا:

﴿3776-77﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُورِ انور، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ كَانَ حَسَنَ الصُّوْرَةِ فِیْ حَسَبٍ لَّا یُشِیْنُهٗ مُتَوَاضِعًا كَانَ مِنْ خَالِصِ اللهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی جو حسین و جمیل اور شریف الاصل ہونے کے باوُجود عاجزی کا پیکر ہو گا تو وہ ان لوگوں میں سے ہو گا جنہیں قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ نجات عطا فرمائے گا۔“[2]

﴿3778﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا[3]۔“[4]

---

1 ...تفسیر ابن ابی حاتم، پ٣٠، سورۃ الانشقاق، تحت الآیۃ: ٢٣، الجزء العاشر، ص ٣۴١٢، حدیث: ١٩٢٠٣

2 ...معجم الکبیر، ٩/ ١٨١، حدیث: ٨٨٩۴ بتغیر قلیل عن عبد اللہ موقوفًا

3 ...ابوداود، کتاب الضحایا، باب العقیقۃ، ٣/ ١۴٣، حدیث: ٢٨۴١

4 ...مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 5** پر فرماتے ہیں: حضرات حسنین کریمین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کے عقیقوں کے متعلق تین روایات آئی ہیں: ایک ایک بکری سے عقیقہ فرمایا، دو دو بکریوں سے عقیقہ فرمایا، بکری سے عقیقہ فرمایا، یعنی اس میں ایک یا دو کا ذکر نہیں، یہ تیسری روایت ہے۔ اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ ایک ایک بکری کی روایت صحیح ہے، اور دو دو کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ عُلَماء کرام فرماتے ہیں کہ لڑکے کا عقیقہ ایک بکری سے ...☜

عزت تقوی و پرہیز گاری میں ہے:

﴿3779﴾... امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نافرمانی کی ذِلَّت سے نکال کر تقوٰی کی عزت کی طرف لے جائے اسے اس نے بغیر مال و دولت کے غنی کر دیا، بغیر قبیلہ کے عزت عطا فرمائی اور کسی غمخوار و ساتھی کے بغیر اُنسِیَّت عطا فرمائی۔ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز کو اس سے خوف زدہ کر دیتا ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہر چیز سے خوف زدہ کر دیتا ہے۔[1] جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تھوڑے رزق پر راضی رہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہو جاتا ہے۔[2] جو طَلَبِ معیشت میں شرم نہیں کرتا اس کا بوجھ ہلکا، دل آسودہ اور اہل و عیال خوش رہتے ہیں۔ جو دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل میں حکمت ڈال دیتا، اسے اس کی زبان پر جاری فرما دیتا اور اسے دنیا سے ہمیشہ رہنے والے گھر (یعنی جنت) کی طرف صحیح و سالم لے جاتا ہے۔

عذابِ الٰہی سے امن:

﴿3780﴾... حضرتِ سیّدُنا علی بن موسٰی رضا اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیّدُنا ابو موسٰی بن جعفر سے، وہ اپنے والدِ محترم حضرتِ سیّدُنا ابو جعفر بن محمد سے، وہ اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیّدُنا محمد بن علی سے، وہ اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیّدُنا علی بن حسین بن علی سے، وہ اپنے والدِ محترم حضرتِ سیّدُنا حسین بن علی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اور وہ اپنے والدِ گرامی امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے حوالے سے

......جائز ہے، دو سے بہتر ہے کیونکہ ایک بکری کی حدیث فعلی ہے اور دو کی حدیث قولی یعنی حکم دیا دو کا اور جب قول و فعل میں تعارُض معلوم ہو تو ترجیح قولی کو ہوتی ہے۔ نیز دو بکریوں کی حدیث بہت صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے مروی ہے۔ نیز ایک بکری میں جواز کا ذکر دو کی روایت میں استحباب کا۔

1 ...شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، ۵/ ۴۵۰، حدیث: ۷۲۴۱، عن جعفر بن محمد

2 ...شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللّٰہ وشکرھا، ۴/ ۱۳۹، حدیث: ۴۵۸۵

بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: بے شک میں ہی ہوں اللہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کرو، تم میں سے جو بھی اخلاص کے ساتھ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ“ کی گواہی دیتا میرے پاس آیا وہ میری پناہ میں آگیا اور جو میری پناہ میں آگیا اسے میرے عذاب سے امن مل گیا۔“[1]

جنون سے افاقہ:

یہ حدیث اس سند سے ثابت و مشہور ہے کہ یہ اَہلِ بیتِ اطہار کی اپنے آباء واجداد سے روایت ہے اور ہمارے اسلافِ کرام میں سے بعض محدثین جب یہ سند بیان کرتے تو فرماتے: اگر یہ سند مجنون پر پڑھی جائے تو اسے افاقہ ہو جائے۔

اخلاص کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابو علی احمد بن علی اَنصاری نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا احمد بن رَزِیْن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام علی بن موسیٰ رضا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اِخلاص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت بجالانا۔“

علم خزانہ اور اس کی چابی سوال کرنا ہے:

﴿3781﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْعِلْمُ خَزَائِنٌ وَّمِفْتَاحُھَا السُّؤَالُ فَاسْئَلُوْا یَرْحَمُکُمُ اللہُ فَاِنَّہٗ یُؤْجَرُ فِیْہِ اَرْبَعَۃٌ: اَلسَّائِلُ وَالْمُعَلِّمُ وَالْمُسْتَمِعُ وَالْمُحِبُّ لَھُمْ یعنی علم خزانہ ہے اور اس کی چابی سوال کرنا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! تم سوال کیا کرو کیونکہ اس میں چار کو اجر دیا جائے گا: (۱)... سوال کرنے والے کو (۲)... عالِم کو (۳)... غور سے سننے والے کو اور (۴)... ان سے محبت کرنے والے کو۔“[2]

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام

1... تاریخ ابن عساکر، ۴۸/ ۳۶۷، حدیث: ۱۰۴۵۷، الرقم: ۵۶۲۷، ابو المعالی الفضل بن محمد الھروی

2... الفقیہ والمتفقہ، باب فی السؤال والجواب وما یتعلق... الخ، ۲/ ۶۱، حدیث: ۶۹۳ بتغیر قلیل

جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن علی باقر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کا شمار اگرچہ ان لوگوں میں نہیں ہوتا جن کا تذکرہ یہاں کیا جارہا ہے لیکن اس مقام پر ان کا تذکرہ ''قطع و وصل سے ڈرتے ہوئے فرع کو اصل سے ملادیا جائے'' قاعدے کے تحت کیا جارہا ہے۔

❀...❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فصیح و بلیغ گفتگو کرنے اور سرداری میں سبقت لے جانے والے امام تھے۔ آپ نے عبادت وعاجزی کی طرف متوجہ ہوکر تنہائی و خشوع کو ترجیح دی، نیز سرداری و مملکت حاصل کرنے اور لوگوں کو اپنی طرف اکٹھا کرنے سے گریزاں رہے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: سبب سے نفع اٹھانے اور حسب و نسب میں بلندی حاصل کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿3782﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مِقدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کو دیکھتا ہوں تو جان لیتا ہوں کہ یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔

﴿3783﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق سے عرض کی: میں اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک آپ مجھے کوئی نصیحت نہ فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے سفیان! میں آپ سے گفتگو کرتا ہوں لیکن زیادہ گفتگو آپ کے لئے اچھی نہیں (تین باتیں یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا):

نعمتوں میں اضافہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں کسی نعمت سے نوازے اور تم اس پر ہمیشگی چاہو تو اس پر زیادہ سے زیادہ شکر بجالاؤ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ (پ۱۳، ابراھیم: ۷) ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

رزق میں برکت:

اگر تمہیں رزق میں تاخیر محسوس ہو تو استغفار کی کثرت کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر شراٹے کا مینہ (موسلا دھار بارش) بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔

(پ۲۹، نوح: ۱۰تا۱۲)

کشادگی کی چابی:

اے سُفیان! اگر کسی بادشاہ کی طرف سے تمہیں غم و تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو یا کوئی اور پریشانی لاحق ہو تو "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِالله" کی کثرت کرو کہ یہ کشادگی کی چابی اور جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اپنے ہاتھ سے حلقہ بناتے ہوئے کہا: تین باتیں ہیں اور کیا ہی بہترین باتیں ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ابوعبداللہ نے انہیں سمجھ لیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اس سے فائدہ پہنچائے گا۔"

باطن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اور ظاہر لوگوں کے لئے:

﴿3784﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو سیاہی مائل ریشمی جُبّہ اور اِیْرجانی ریشمی[1]

---

[1]... مردوں کے کپڑوں میں ریشم کی گوٹ چار انگل تک کی جائز ہے اس سے زیادہ ناجائز، یعنی اس کی چوڑائی چار انگل تک ہو، لمبائی کا شمار نہیں۔ اسی طرح اگر کپڑے کا کنارہ ریشم سے بُنا ہو جیسا کہ بعض عمامے یا چادروں یا تہبند کے کنارے اس طرح کے ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار انگل تک کا کنارہ ہو تو جائز ہے، ورنہ ناجائز۔ یعنی جبکہ اس کنارہ کی بناوٹ بھی ریشم کی ہو اور اگر سوت کی بناوٹ ہو تو چار انگل سے زیادہ بھی جائز ہے۔ عمامہ یا چادر کے پلّو ریشم سے بُنے ہوں تو چونکہ بانا ریشم کا...☜

چادر میں ملبوس دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: ”اے سُفیان! کیا بات ہے ہماری طرف دیکھے جارہے ہو؟ شاید جو تم دیکھ رہے ہو اس پر تمہیں تعجب ہو رہا ہے۔“ میں نے عرض کی: اے ابنِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! یہ نہ تو آپ کا لباس ہے اور نہ ہی آپ کے آباءواجداد کا۔ فرمایا: اے سفیان! وہ زمانہ تنگی و ترشی کا تھا، لہٰذا اس وقت کے لوگ اپنی تنگی و ترشی کے مطابق عمل کیا کرتے تھے جبکہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں ہر چیز وافر مقدار میں موجود ہے۔ پھر آپ نے آستین ہٹائی تو نیچے اون کا سفید جبہ پہن رکھا تھا جس کا دامن چھوٹا اور آستین تنگ تھی۔ فرمایا: اے سفیان! اُونی لباس ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اور یہ تمہارے لئے پہنا ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے اسے پوشیدہ رکھا اور جو تمہارے لئے ہے اسے ظاہر کر رکھا ہے۔

دنیا کو حکمِ ربّانی:

﴿3785﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کو حکم ارشاد فرمایا: اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تُو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اسے تھکا دے۔

﴿3786﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے اس فرمانِ باری تعالٰی:

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ﴿۷۵﴾ (پ۱۴، الحجر: ۷۵)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لئے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ“ سے ”لِلْمُتَفَرِّسِیْن“ (یعنی اہلِ فراست) مراد ہیں۔“

﴿3787﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق فرمایا کرتے تھے: ”میں عذر کیوں پیش کروں حالانکہ میرے پاس دلیل ہے اور میں دلیل بھی کیوں پیش کروں حالانکہ میں جانتا ہوں جو کچھ میں نے کیا ہے۔“

﴿3788﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق لوگوں کو اس قدر کھلاتے کہ

......ہونا ناجائز ہے، لہٰذا ایہ پلّو بھی چار انگل تک کا ہی ہونا چاہیے زیادہ نہ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۱۱)
نوٹ: مزید تفصیل کے لئے بہار شریعت کے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے!

اہلِ خانہ کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہتا۔

سُود حرام ہونے کی ایک وجہ:

﴿3789﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن صاحِبِ دیوان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّازِق سے کسی نے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سود کیوں حرام کیا ہے؟ فرمایا: ”اس لئے تاکہ لوگ بھلائی کرنے سے نہ رک جائیں۔“

جھوٹ اور خیانت:

﴿3790﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو یَعْفُور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: ”انسان کی بنیاد چند خصلتوں پر رکھی گئی ہے وہ انہیں پر ہوتا ہے جن پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے لیکن کبھی جھوٹ اور خیانت پر اس کی بنیاد نہیں رکھی گئی۔“

رسولوں کے امین:

﴿3791﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عَبّاد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّازِق کو فرماتے سنا کہ ”فقہا رسولوں کے امین ہیں، لہٰذا جب تم انہیں حکمرانوں کے پاس جاتا دیکھو تو انہیں مُتَّہَم جانو[1]۔“

نماز قربانی، حج جہاد اور روزہ زکوٰۃ ہے:

﴿3792﴾... حضرتِ سیِّدُنا اصمعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: ”نماز متقی و پرہیزگار کی قربانی، حج کمزور و ناتواں کا جہاد اور روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے۔ بے عمل نیکی کی دعوت دینے والا بغیر کمان کے تیر چلانے والے کی طرح ہے۔ صدقہ کے ذریعے رزق میں اضافہ اور زکوٰۃ کے ذریعے اپنے اموال کو محفوظ کرلو، میانہ روی اختیار کرنے والا تنگ دست نہیں ہوتا،

---

1 ... یہ اس صورت میں ہے کہ مال و دولت اور حکومت کی وجہ سے ان کی تعظیم کرتے ہوں، دینی مسائل کے حل کے لئے دولت مندوں اور حکمرانوں کے پاس جانے میں کوئی حرج نہیں۔

تدبیر نصف معیشت، محبت نصف عقل اور عیال کا کم ہونا ایک قسم کی مال داری ہے۔ والدین کو غم زدہ کرنے والا ان کا نافرمان ہے۔ مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارنے والے کا اجر ضائع ہو گیا۔ حقیقتاً احسان وہ ہے جو کسی صاحبِ دین اور حسب و نسب شخص سے کیا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ صبر مصیبت کے مطابق اور رزق مشقت کے مطابق عطا فرماتا ہے۔ فضول خرچ کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ محروم کر دیتا ہے۔"

اچھی زندگی گزارنے کے مَدَنی پھول:

﴿3793﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہُشَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کے ایک شاگرد نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کاظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کے پاس بیٹھے تھے اور آپ انہیں نصیحت کر رہے تھے، چند باتیں جو میں یاد رکھ سکا وہ یہ ہیں:

اے بیٹا! میری نصیحت قبول کر لو اور میری باتوں کو یاد رکھنا اگر انہیں یاد رکھو گے تو زندگی بھی اچھی گزرے گی اور موت بھی قابل رشک آئے گی۔

مال دار کون؟

اے بیٹا! مال دار وہ ہے جو تقسیم الٰہی پر راضی رہے اور جو دوسرے کے مال پر نظر رکھے وہ فقر کی حالت میں ہی مرتا ہے۔ تقسیم الٰہی پر راضی نہ رہنے والا گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کے فیصلے میں مُتَّہَم ٹھہراتا ہے۔ اپنی غلطی کو چھوٹا سمجھنے والا دوسرے کی غلطی کو بڑا اور دوسرے کی غلطی کو چھوٹا خیال کرنے والا اپنی غلطی کو بڑا سمجھتا ہے۔

عُلَما کی صحبت باعث عزت ہے:

اے بیٹا! دوسرے کے عیبوں سے پردہ ہٹانے والے کے اپنے عیوب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بغاوت کی تلوار بلند کرنے والا اسی سے قتل کر دیا جاتا ہے۔ کسی کے لئے گڑھا کھودنے والا خود ہی اس میں جا گرتا ہے۔ بے وقوفوں کی صحبت میں بیٹھنے والا حقیر و ذلیل ہوتا جبکہ عُلَما کی صحبت اختیار کرنے والا عزت پاتا ہے اور برائی کے مقام پر جانے والا متہم ہوتا ہے۔

اے بیٹا! لوگوں پر عیب لگانے سے بچنا ورنہ لوگ تم پر عیب لگائیں گے اور فضول باتوں سے بچنا ورنہ

ان کی وجہ سے ذلیل ورُسوا ہو گے۔

اے بیٹا! حق بات ہی کہنا خواہ تمہارے حق میں ہو یا خلاف کیونکہ مذمّت کا سامنا تمہیں اپنے دوستوں کی طرف سے ہی کرنا پڑے گا۔

بغض ونفرت کا سبب:

اے بیٹا! کتابُ اللہ کی تلاوت کرتے رہنا، سلام کو عام کرنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا، قطع تعلقی کرنے والے سے رشتہ جوڑنا، جو تم سے بات نہ کرے اس سے بات کرنے میں پہل کرنا، جو تم سے مانگے اسے عطا کرنا، چغلخوری سے بچنا کہ یہ دلوں میں بغض پیدا کرتی ہے۔ لوگوں کے عیوب کے درپے نہ ہونا کہ یہ چیز خود کو (مذمت وتہمت کا) ہدف بنانے کے قائم مقام ہے۔

اے بیٹا! اگر اچھائی کے طلب گار ہو تو اس کے معادِن کو لازم جانو، بے شک بھلائی کے معادِن ہیں اور معادن کی کوئی اصل (جڑ) ہوتی ہے اور اصل کی شاخیں ہوتی ہیں اور شاخوں کے ساتھ پھل ہوتے ہیں اور پھل اپنے اصول کے ساتھ ہی اچھے ہوتے ہیں اور جڑ اسی وقت مضبوط ہوتی ہے جب زمین اچھی ہو۔

فساق وفجار کی مثال:

اے بیٹا! اگر ملاقات کے متمنی ہو تو نیک لوگوں سے ملنا فُسّاق وفُجّار سے نہ ملنا کہ فساق وفجار اس چٹان کی مانند ہیں جس سے پانی نہیں بہتا، ایسے درخت کی طرح ہیں جو سرسبز وشاداب نہیں ہوتا، ایسی زمین کی مثل ہیں جس پر گھاس نہیں اُگتی۔

حضرتِ سیِّدُنا امام علی بن موسٰی کاظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے اتنی وصیت کی تھی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔

تقوٰی، خاموشی، جہالت اور جھوٹ:

﴿3794﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: ''تقوٰی سے افضل کوئی زادِ راہ نہیں، خاموشی سے بہتر کوئی چیز نہیں، جہالت سے بڑھ کر نقصان دہ دشمن کوئی نہیں اور جھوٹ سے بڑی کوئی بیماری نہیں۔''

اشراف کی دعا:

﴿3795﴾... حضرتِ سیِّدُنا غسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اہلِ مدینہ کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق یہ دعا کیا کرتے: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِیْ بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ مُوَاسَاةَ مَنْ قَتَّرْتَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی اطاعت و فرمانبرداری کے سبب مجھے عزت عطا فرما اور اپنی نافرمانی کے باعث رُسوا نہ کرنا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے فضل سے جو تو نے مجھے وسیع رزق عطا فرمایا اس کے ذریعے مجھے ان لوگوں کی خیر خواہی کی توفیق عطا فرما جن پر تو نے رزق کی تنگی فرمائی۔“

حضرتِ سیِّدُنا ابو مُعاویہ غسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: یہ دعا میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن سلیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: ”یہ اشراف کی دعا ہے۔“

تین نصیحتیں:

﴿3796﴾... حضرتِ سیِّدُنا نضر بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں: میں اور حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے عرض کی: میرا بیتُ اللہ میں حاضری کا ارادہ ہے، آپ مجھے کچھ کلمات سکھائیں جن سے میں وہاں دعا کروں۔ فرمایا: جب تم مکّۂ مکرّمہ پہنچو تو اپنا ہاتھ دیوار پر رکھ کر عرض کرنا: ”یَا سَابِقَ الْفَوْتِ یَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَیَا كَاسِیَ الْعِظَامِ لَحْمًا بَعْدَ الْمَوْتِ[1] پھر جو چاہو دعا مانگو۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے آپ سے کوئی بات کی لیکن میں سمجھ نہ سکا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے سُفیان! اگر تمہیں کوئی پسندیدہ چیز حاصل ہو تو جتنا ہو سکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو، اگر کوئی ناپسندیدہ بات پہنچے تو ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ“ کی کثرت کرو اور اگر رزق میں تاخیر محسوس ہو تو کثرت سے استغفار کرو۔

نمکینی، کڑواہٹ، حرارت اور مٹھاس:

﴿3797﴾... عَمرو بن جُمیع کا بیان ہے کہ میں، حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ اور حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ

1... ترجمہ: اے ہر نقص و محرومی سے پاک! اے التجاؤں کے سننے والے! اور اے موت کے بعد ہڈیوں پر گوشت چڑھانے والے!

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟“ عرض کی: یہ وہ شخص ہے جو امورِ دین میں گہری نظر اور مہارت رکھتا ہے۔ فرمایا: ”شاید یہ دینی اُمور کو اپنی رائے پر قیاس کرتا ہے۔“ عرض کی: جی ہاں۔ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”آپ کا نام کیا ہے؟“ عرض کی: نعمان۔ پوچھا: ”اے نعمان! کیا آپ نے اپنے سر کو ناپا ہے؟“ عرض کی: میں اپنے سر کو کیسے ناپ سکتا ہوں؟ فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ تم کسی چیز کو بہتر کر سکو گے۔ پوچھا: ”کیا تم آنکھوں کی نمکینی، کانوں کی کڑواہٹ، نتھنوں کی حرارت اور ہونٹوں کی مٹھاس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟“ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: میرا نہیں خیال کہ تم کچھ بہتر کر سکو گے۔ پوچھا: ”تم وہ کلمہ جانتے ہو جس کا اول کفر اور آخر ایمان ہے؟“ حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اے اِبْنِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! جن چیزوں کے بارے میں آپ نے پوچھا ہے ان کے بارے میں ہمیں آگاہ کیجئے۔ فرمایا: میرے دادا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل و احسان سے نمکینی ابن آدم کی آنکھوں میں رکھی کیونکہ یہ دونوں چربی کے ٹکڑے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ پگھل جاتے۔ اِبْنِ آدم پر فضل و احسان اور مہربانی کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کڑواہٹ اس کے کانوں میں رکھی جو کیڑے مکوڑوں کے لئے رکاوٹ ہے کیونکہ اگر کوئی کیڑا کان میں داخل ہو جائے تو دماغ تک پہنچ جائے لیکن جب کڑواہٹ چکھتا ہے تو نکل بھاگتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل و احسان اور رحمت سے حرارت اِبْنِ آدم کے نتھنوں میں رکھی جس سے وہ بو سونگھتا ہے اگر یہ نہ ہو تو دماغ بدبودار ہو جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِبْنِ آدم پر مہربانی اور فضل و احسان کرتے ہوئے مٹھاس اس کے ہونٹوں میں رکھی جس کے ذریعے وہ ہر چیز کا ذائقہ چکھتا ہے اور لوگ اس کی گفتگو کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔“[1]

کفر اور ایمان:

حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: مجھے اس کلمے کے بارے میں بتائیے جس کا اول کفر

[1] ...الفوائد لتمام الرازی، ۱/ ۱۱۱، حدیث: ۲۶۲

اورآخر ایمان ہے۔ فرمایا: بندے کا ''لَا اِلٰہَ یعنی کوئی معبود نہیں'' کہنا کفر جبکہ ''اِلَّا اللہُ یعنی سوا اللہ کے'' کہنا ایمان ہے۔

سب سے پہلے قیاس کس نے کیا؟

پھر حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے نعمان! میرے دادا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اُمورِ دین میں سب سے پہلے اپنی رائے سے کام لینے والا ابلیس لعین تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے کہا:

اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ(۷۶) (پ۲۳،ص:۷۶) ترجمۂ کنزالایمان: میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

لہٰذا جو شخص دین کو اپنی رائے سے قیاس کرے گا قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ابلیس لعین کے گروہ میں شامل کرے گا کیونکہ قیاس میں اس نے اسی کی پیروی کی۔''[1]

نماز افضل ہے یا روزہ؟

یہ روایت حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن شُبْرُمَہ سے بھی مروی ہے، اس میں اتنا زائد ہے کہ پھر حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''کسی جان کو قتل کرنا بڑا گناہ ہے یا زناکاری؟'' عرض کی: کسی جان کو قتل کرنا۔ فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قتل کے سلسلے میں دو جبکہ زنا کے معاملے میں چار گواہوں کی گواہی رکھی ہے۔ پھر پوچھا: ''نماز زیادہ اہم ہے یا روزہ؟'' عرض کی: نماز۔ فرمایا: ''اگر نماز اہم ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ حائضہ روزے کی تو قضا کرتی ہے لیکن نماز کی نہیں۔ تمہارا برا ہو تم کیسے قیاس کرتے ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور دین کو اپنی رائے پر قیاس نہ کرو[2]۔

1... الفوائد لتمام الرازی، ۱/ ۱۱۱، حدیث: ۲۶۲، درمنثور، پ:۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۲، ۳/ ۴۲۵
مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الاوائل، باب اول ما فعل... الخ، ۸/ ۳۳۴، حدیث: ۷۴، مختصرا

2... حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں بعض لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ نصوص کے مقابلے میں آپ اپنی رائے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں، اسی بنا پر جب پہلی بار آپ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق ...

خلیفہ منصور اور مکھی:

﴾3798﴿... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن عَمْرو بن مِقدام رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مکھی خلیفہ منصور کو پریشان کر رہی تھی، آکر اس پر بیٹھ جاتی وہ اڑا دیتا پھر بیٹھ جاتی کئی بار ایسا ہوا حتّٰی کہ منصور تنگ آگیا، اسی دوران حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق تشریف لے آئے خلیفہ نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکھی کو کس لئے پیدا کیا؟ فرمایا: ”اس لئے تاکہ اس کے ذریعے ظالم و جابر حکمرانوں کو ذلیل ورُسوا کرے۔“

......کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس انداز پر گفتگو فرمائی، لیکن جب ان کی علمیت کے ڈنکے بجنے لگے تو پھر ان کی شان میں تعریفی کلمات کہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابو رواد ازدی مکی کا بیان ہے: ”مقامِ حِجر میں ہم حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا، حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق نے سلام کا جواب دیا، انہیں گلے لگایا اور خیریت دریافت کی یہاں تک کہ ان کے خادموں کی خیریت بھی دریافت کی، حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم جب تشریف لے گئے تو کسی نے عرض کی: اے اِبْنِ رسول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! کیا آپ انہیں پہچانتے ہیں؟ فرمایا: میں نے تم سے بڑا احمق نہیں دیکھا، میں ان کے خادموں کی خیریت دریافت کر رہا ہوں اور تم کہتے ہو: کیا آپ انہیں پہچانتے ہیں؟ یہ ابو حنیفہ ہیں، یہ اپنے شہر کے بہت بڑے فقیہ ہیں۔“ (الجواھر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ، ص٤٥٨)

نیز حضرتِ سیِّدُنا ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں: ایک دن میں جامع مسجد کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرتِ سیِّدُنا مقاتل بن حیان، حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سلمہ اور حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وغیرہ فقہاء آپ کے پاس آئے اور گفتگو کرتے ہوئے کہا: ”ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ دین میں قیاس زیادہ کرتے ہیں، اس وجہ سے ہمیں آپ کے بارے میں خوف ہے کیونکہ سب سے پہلا قیاس کرنے والا ابلیس تھا۔“ اس پر حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے جمعہ کے دن صبح سے زوال تک ان سے گفتگو فرمائی، اپنا مذہب ان پر پیش کیا اور فرمایا: میں قرآنِ مجید پر عمل کرنے کو مقدم رکھتا ہوں، پھر حدیث پر، پھر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُتَّفَق عَلَیْہ فیصلوں کو مُخْتَلَف فِیْہ فیصلوں پر مقدم کرتا ہوں، اس کے بعد قیاس کرتا ہوں۔ یہ گفتگو سننے کے بعد سب کھڑے ہو کر آپ کے ہاتھ اور زانو کو بوسہ دیتے ہوئے کہنے لگے: ”آپ سَیِّدُ الْعُلَمَاء ہیں، بے خبری میں آپ کے حق میں ہم سے جو بدگوئی واقع ہوئی ہے اس کی ہم آپ سے معذرت چاہتے ہیں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور تمہیں معاف فرمائے۔ (المیزان الکبری الشعرانیۃ، فصل فی بیان ضعف قول من نسب الامام اباحنیفۃ... الخ، ١/ ٧٩)

دین میں لڑائی جھگڑے کا نقصان:

﴿3799﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کو فرماتے سنا گیا کہ ”دین میں لڑائی جھگڑے سے بچو کہ یہ دل کو مصروف رکھتا اور نفاق پیدا کرتا ہے۔“

سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی پاک دامنی:

﴿3800﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: ”جب حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرتِ زُلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں سونے یا کسی اور دھات کا بت رکھا تھا، حضرتِ زلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: ٹھہرو میں بت ڈھانپ دوں کیونکہ مجھے اس سے حیا آتی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تم بت سے حیا کرتی ہو تو میں زیادہ حق رکھتا ہوں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے حیا کروں۔ چنانچہ آپ اس سے دور رہے۔“

یہ سزا ہے جو جلد مل گئی:

﴿3801﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: ”تمہیں اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے کوئی ایسی بات پہنچے جو تمہیں بُری لگے تو غمگین نہ ہونا کیونکہ اگر ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا تو یہ سزا ہے جو جلد مل گئی اور اگر ویسا نہیں جیسا اس نے کہا تو یہ نیکی ہے جو اس نے نہیں کی۔“ مزید فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے رب عَزَّ وَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جو بھی میرا تذکرہ کرے بھلائی کے ساتھ کرے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: یہ تو میں نے اپنے لئے بھی نہیں چاہا۔

نیکی کی تکمیل:

﴿3802﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن فُرات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے فرمایا: ”نیکی تین امور سے مکمل ہوتی ہے: جلدی کرنے، مختصر کرنے اور پوشیدہ طور پر انجام دینے سے۔“

سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے **تابعین کرام** رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقر، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح، حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن ابورافع اور حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قاسم رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کثیر **تابعین کرام** رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اَنصاری، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن تغلب، حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمْرو بن علاء اور حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبداللہ بن ہاد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

جید اَئِمّہ کرام وعُلَمائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے بھی آپ سے اَحادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس، حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ بن حَجّاج، حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا روح بن قاسم، حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ، حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن بلال، حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن جعفر، حضرتِ سیِّدُنا حاتِم بن اسماعیل، حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز بن مختار، حضرتِ سیِّدُنا وہب بن خالد اور حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن طَہمان رَحِمَہُمُ اللہ، ان سے حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن حَجّاج قشیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں تخریج کی اور ان کی حدیث سے اِستدلال کیا ہے۔

﴿3803﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مقامِ ذُوالحُلَیْفہ میں محمد بن ابو بکر کی ولادت سے نفاس[1] شروع ہو گیا تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: "انہیں کہو کہ غسل کرکے احرام باندھ لے[2]۔"[3]

---

[1]... عورت کے رحم سے بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون نکلتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ (نور الایضاح، ص۹۲، مکتبۃ المدینہ)

[2]... نفاس نہ تو احرام سے مانع ہے نہ ادائے حج وعمرہ سے، صرف طواف ممنوع ہے کہ وہ مسجد میں ہوتا ہے اور نُفَساء کو مسجد میں آنے کی اجازت نہیں اور احرام کے وقت یہ عورت نفل نہ پڑھے، کہ نفاس میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۱۰۹)

[3]... مسلم، کتاب الحج، باب احرام النفساء... الخ، ص ۶۲۳، حدیث: ۱۲۱۰

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے محبت:

﴿3804﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب نیزہ مارا گیا تو آپ نے منبر اور روضۂ رسول کے درمیان بیٹھے اہْلِ بدر کی طرف پیغام بھیجا کہ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ واقعہ تمہاری رضامندی سے ہوا ہے۔ سب لوگ رونے لگے، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کھڑے ہو کر عرض کی: نہیں، ہم تو یہ پسند کرتے ہیں کہ ہماری عمر بھی آپ کو لگ جائے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کس سے حیا فرماتا ہے؟

﴿3805﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ 70 سال کی عُمر والے سے محبت فرماتا ہے[1] اور 80 سال کی عمر والے سے حیا کرتا ہے[2]۔“

تَلْبِیَہ کے الفاظ:

﴿3806﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تلبیہ یہ تھا: لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ یعنی میں حاضر ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک حمد و نعمت اور بادشاہی تیرے لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔[3]

﴿3807﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے غُسلِ جنابت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔“[4]

---

1 ...تاریخ ابن عساکر، رقم: ۴۳۸ ابراھیم بن عبد الرحمن... الخ، ۷/ ۲۲، ''ثمانین'' بدلہ ''سبعین''، عن ابن عمر

2 ...رب تعالٰی حیاء شرم وغیرہ کے ظاہری معنٰی سے پاک ہے اس کے لئے ان چیزوں کا نتیجہ مراد ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۹۹)

3 ...بخاری، کتاب الحج، باب التلبیۃ، ۱/ ۵۲۱، حدیث: ۱۵۴۹، عن عبد اللہ بن عمر

4 ...مسلم، کتاب الحیض، باب استحباب افاضۃ الماء... الخ، ص ۱۸۱، حدیث: ۳۲۷، عن جبیر بن مطعم

سعی کی ابتدا کا مقام:

﴿3808﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مسجدِ حرام سے نکل کر (سعی کے ارادے سے) صفا کی طرف جاتے ہوئے (یہ آیتِ مبارکہ: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ "پ۲، البقرۃ:۱۵۸، ترجمۂ کنزالایمان: بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں" تلاوت کرتے اور) یہ کہتے سنا: ہم وہاں سے ابتدا کریں گے جہاں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابتدا فرمائی۔ چنانچہ آپ نے صفا سے (سعی کی) ابتدا فرمائی۔[1]

﴿3809﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (استلام اور طواف سے فراغت کے بعد مقامِ ابراہیم کی طرف تشریف لائے اور) یہ آیتِ مُقَدَّسہ تلاوت فرمائی:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پ۱، البقرۃ:۱۲۵) ترجمۂ کنز الایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔[2]

اَہل کبائر کی شفاعت:

﴿3810﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ یعنی میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے[3]۔[4]

---

❶... ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء انه یبدأ بالصفا قبل المروة، ۲/ ۲۴۲، حدیث: ۸۶۳، بتغیر
موطا امام مالک، کتاب الحج، باب البدء بالصفا فی السعی، ۱/ ۳۴۲، حدیث: ۸۵۳

❷... مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی، ص ۶۳۴، حدیث: ۱۲۱۸
ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء انه یبدأ بالصفا قبل المروة، ۲/ ۲۴۲، حدیث: ۸۶۳

❸... حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شفاعت بہت قسم کی ہے جن میں سے ایک شفاعت گناہ کبیرہ والوں کے لئے ہے یہاں وہ ہی شفاعت مراد ہے یعنی معافی گناہ کی شفاعت اس سے معلوم ہوا کہ جس کا خاتمہ بالخیر ہو گیا وہ شفاعت کا حق دار ہو گیا اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو۔ جس حدیث میں ہے کہ ہم زکوٰۃ نہ دینے والوں کی شفاعت نہ کریں گے وہاں منکرین زکوٰۃ مراد ہیں جو کافر و مرتد ہیں کہ فرض کا انکار کفر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۴۶۲)

❹... ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، باب ۱۱، ۴/ ۱۹۸، حدیث: ۲۴۴۴

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جو اہلِ کبائر میں سے نہیں اسے شفاعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

﴿3811﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اَعرابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھ پر اسلام پیش کیجئے۔ ارشاد فرمایا: ”تم گواہی دو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول ہیں۔“

اس نے عرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر مجھ سے کچھ اجر طلب کریں گے؟ ارشاد فرمایا: ”نہیں مگر قرابت (رشتہ داروں) کی محبت۔“ عرض کی: اپنے رشتہ داروں کی یا آپ کے؟ ارشاد فرمایا: ”میرے رشتہ داروں کی۔“ عرض کی: میں اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیعت کرتا ہوں کہ جو آپ سے اور آپ کے رشتہ داروں سے محبت نہ کرے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔ اس پر آپ نے آمین کہی۔

دو بازو:

﴿3812﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا: ”اے حسن و حسین کے والد! تم پر سلام ہو، میں تمہیں دنیا میں اپنے پھولوں حسن و حسین سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں عنقریب تمہارے دو بازو اٹھ جائیں گے اور میرے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا نگہبان ہے۔“ پس جب پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصالِ ظاہری فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: یہ وہ ایک بازو ہے جس کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال ہوا تو فرمایا: یہ دوسرا بازو ہے جس کے بارے آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔[1]

حسن وجمال اور سبزہ کی طرف دیکھنے کا فائدہ:

﴿3813﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج

1 ...تاریخ ابن عساکر، رقم: ۱۵۶۶ الحسین بن علی ابی طالب... الخ، ۱۴/ ۱۶۶

وملال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ الْمَرْاَۃِ الْحَسْنَاءِ وَالْخُضْرَۃِ یَزِیْدَانِ فِی الْبَصَرِ یعنی خوبصورت حسین و جمیل عورت (یعنی بیوی) کے چہرے اور سبزے کو دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے[1]۔“[2]

﴿3814﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ یعنی سفر میں روزہ رکھنا بھلائی نہیں۔“[3]

مظلوم کی بددعا سے بچو!

﴿3815﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: محسن انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”یَاعَلِیُّ اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْاَلُ اللہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللہَ لَمْ یَمْنَعْ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ یعنی اے علی! مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی حق دار کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتا۔“[4] [5]

---

❶... بیوی کا حسن و جمال آنکھ کو غیر کی طرف اٹھنے سے روکتا ہے یوں بصیرت کو تقویت حاصل ہوتی اور خواہشات کی تاریکی سے امن ملتا ہے۔ روایت میں موجود لفظ ”مَرْاَۃ“ (عورت) سے ”حَلِیْلَہ“ (بیوی) مراد ہے نہ کہ اجنبیہ (غیر محرم) کیونکہ اجنبیہ کی طرف دیکھنے سے جس طرح بصیرت کمزور ہوتی ہے اسی طرح نظر بھی کمزور ہوتی ہے۔ (فیض القدیر، ۶/ ۳۸۹، تحت الحدیث: ۹۳۲۱) فائدہ: جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورۂ (قدر) اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھ لیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ (نماز کے احکام، وضو کا طریقہ، ص ۱۴)

❷... مسند الفردوس، باب النون، ۲/ ۳۷۵، حدیث: ۷۱۲۱، باختلاف الفاظ

❸... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی کراھۃ الصوم فی السفر، ۲/ ۱۶۸، حدیث: ۷۱۰

ابوداود، کتاب الصوم، باب اختیار الفطر، ۲/ ۴۶۵، حدیث: ۲۴۰۷

❹... مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی ظلم الناس... الخ، ص ۲۵۴، حدیث: ۶۳۴، ”لم یمنع“ بدلہ ”لن یضیع“

❺... مظلوم کافر ہو، یا مسلمان۔ فاسق ہو، یا پرہیزگار۔ بددعا خواہ زبان سے ہو، یا دل سے، خواہ آنکھوں کے آنسوؤں سے ہو، صبر کا گھونٹ پی جانے سے ان سب سے ہی بچو۔ مظلوم جو رب (عَزَّوَجَلَّ) سے فریاد کرتا ہے تو اپنا حق مانگتا ہے، رب تعالیٰ کے ہاں ظلم نہیں، وہ عادل بادشاہ ہے، ہر حق والے کو اس کا حق دلواتا ہے، خواہ جلدی یا دیر سے، دوسرے کا حق سخت ہڈی ہے کہ اگر نگل لی جاوے، تو پیٹ پھاڑ ڈالتی ہے، شیخ سعدی (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) فرماتے ہیں۔ شعر:

مُنْزَدْ بُرْدَنِ اُسْتُخْوَانِ دُرُشْت　　لے شِکَم بَدَرَدْ چُوْں بِگِیْرَدْ اَنْدَر نَاف

﴿ترجمہ: سخت ہڈی کا نگل جانا آسان ہے لیکن جب پیٹ درد کرتا ہے تو یہ پیٹ چیر دیتی ہے۔﴾...

بالآخر محبوب سے جدائی ہے:

﴿3816﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا: ”اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس سے چاہیں محبت کریں بے شک آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور جو چاہیں عمل کریں آپ کو اس کا سامنا کرنا ہے اور جب تک چاہیں زندہ رہیں بالآخر آپ وصال فرمانے والے ہیں۔“ آپ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مختصر خطبہ میں سب کچھ بیان کر دیا۔“[1]

نصیحت آموز گفتگو:

﴿3817﴾... حضرتِ سیّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے سنا کہ ”اے لوگو! (اعمال سے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ) گویا دنیا میں موت ہمارے علاوہ کسی اور کے لئے لکھی گئی ہے۔ حق کو قبول کرنا ہمارے علاوہ کسی اور پر لازم ہے۔ ہمارا میتوں کو رخصت کرنا گویا تھوڑی مدت کے لئے ہے پھر انہوں نے ہماری طرف لوٹ آنا ہے۔ ہم ان کی میراث یوں کھاتے ہیں گویا ان کے بعد ہم نے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے۔ ہم نے ہر نصیحت کو بھلا دیا، ہر آفت سے مامون ہوگئے۔ خوشخبری ہے اس کے لئے جس کے عیب اسے دوسروں کے عیوب سے غافل کر دیں۔ خوشخبری ہے اس کے لئے جس کی کمائی پاک، پوشیدہ اُمور دُرست، عَلانیہ اچھے اور طریقہ سیدھا ہو۔ خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے بغیر نقصان کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کی، اپنے جمع شدہ مال میں سے بغیر معصیت کے خرچ کیا، سمجھ بوجھ رکھنے والے اور صاحبِ حکمت لوگوں سے میل جول رکھا اور کمزور و مساکین پر رحم کیا۔ خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنا زائد مال خرچ کیا، فضول گفتگو سے رکا رہا، سنت نے جس کا احاطہ کئے رکھا اور وہ سنت سے بدعت کی طرف نہیں

......بہت دفعہ ہماری دعائیں یا بزرگوں کی ہمارے لئے دعائیں اس لئے قبول نہیں ہوتیں کہ ہم نے لوگوں کے حق مارے یا دبائے ہوتے ہیں، اُن کی یہ دعائیں پیچھے پڑی ہوتی ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/ ٦٧٩)

[1] ...معجم الاوسط، ٣/ ٣٦٢، حدیث: ٤٨٤٥

پھرا۔“ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (منبر سے) نیچے تشریف لے آئے۔[1]

عقل کا سرچشمہ:

﴿3818﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے نانا جان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانے کے بعد عقل کا سرچشمہ لوگوں سے محبت کرنا ہے۔“[2]

بت پرستی کرنے والے کی مثل:

﴿3819﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَشْھَدُ بِاللّٰہِ وَاَشْھَدُ لِلّٰہِ کہتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے بتایا: اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عادی شرابی بتوں کی پوجا کرنے والے کی طرح ہے[3]۔“[4]

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: عادی شرابی ہمارے نزدیک وہ شخص ہے جو شراب کو حلال سمجھتا ہو اگرچہ اس نے عُمَر بھر میں ایک مرتبہ ہی پی ہو۔

جنتی پانی کا قطرہ:

﴿3820﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے نانا جان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”بنفشہ (کے تیل) کی فضیلت تمام قسم کے تیلوں پر ایسی ہے جیسی اسلام کی تمام اَدیان پر[5] اور کاسنی پودے کے ہر پتے پر جنتی پانی کا قطرہ ہوتا ہے۔“[6]

---

1 ...مسند البزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۲/ ۳۴۸، حدیث: ۲۳۳۷، بالفاظ متقاربۃ

نوادر الاصول، الاصل الرابع والاربعون، ۱/ ۱۸۵، حدیث: ۲۷۴، بالفاظ متقاربۃ

2 ...معجم الاوسط، ۴/ ۳۰۶، حدیث: ۲۰۷۰، عن ابی ھریرۃ

3 ...اس حدیث کو روایت کرنے والے ہر راوی نے اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ”اَشْھَدُ بِاللّٰہِ وَاَشْھَدُ لِلّٰہِ“۔

4 ...ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب مدمن الخمر، ۴/ ۶۱، حدیث: ۳۳۷۵، عن ابی ھریرۃ

5 ...بنفشہ کے تیل کے فوائد و فضائل بے شمار ہیں، یہ ٹھنڈک پہنچاتا اور تر رکھتا ہے کہ گرمی کے باعث ہونے والے سر درد میں فائدہ پہنچاتا اور دماغ کو تر رکھتا، نیند لاتا اور اعضا کو نرم رکھتا ہے۔ (فیض القدیر، ۴/ ۱۵۷، تحت الحدیث: ۴۲۴۲)

6 ...معجم الکبیر، ۳/ ۱۳۰، حدیث: ۲۸۹۲

مقروض اور رحمتِ الٰہی:

﴿3821﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اللہَ مَعَ الدَّائِنِ حَتّٰی یُقْضٰی دَیْنُہٗ مَالَمْ یَکُنْ فِیْمَا یَکْرَہُ اللہ یعنی مقروض کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معیت نصیب ہوتی حتّٰی کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے جب تک وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناپسندیدہ بات میں نہ پڑے۔''[1]

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے خزانچی سے فرماتے: جاؤ میرے لئے قرض لے آؤ کیونکہ جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نہیں چاہتا کہ ایک رات بھی ایسی گزاروں کہ رحمتِ الٰہی میرے شاملِ حال نہ ہو۔

سیاہ مینڈھے کی قربانی:

﴿3822﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سینگ والے سیاہ مینڈھے کی قربانی کی جو کھاتا بھی سیاہی میں، پیتا بھی سیاہی میں، دیکھتا بھی سیاہی میں اور چلتا بھی سیاہی میں تھا (یعنی اس کی آنکھیں، منہ اور ٹانگیں سیاہ تھیں)۔[2]

آندھی اور بارش کے وقت کیفیتِ مصطفٰے:

﴿3823﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: آندھی اور بادل کے دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور میں اس کے اثرات عیاں ہوتے، کبھی آگے بڑھتے کبھی پیچھے ہٹتے، جب بارش برستی تو خوش ہو جاتے اور یہ کیفیت دور ہو جاتی۔ میں نے اس کے متعلق عرض کی تو ارشاد فرمایا: ''میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ عذاب نہ ہو جو میری اُمّت پر مُسَلَّط کیا گیا ہو۔''[3]

1... دارمی، کتاب البیوع، باب فی الدائن معان، ۲/ ۳۴۲، حدیث: ۲۵۹۵

2... ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء مایستحب من الاضاحی، ۳/ ۱۶۴، حدیث: ۱۵۰۱، دون شرب فی سواد

3... مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤیۃ الریح... الخ، ص ۴۴۶، حدیث: ۸۹۹

پانچ سُوال اور اُن کے جواب:

﴿3824﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہُرمُز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ نَجْدہ حَرُوْرِی نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو پانچ سُوالات پر مشتمل مکتوب بھیجا، آپ نے فرمایا: اگر علم چھپانا گناہ نہ ہوتا تو میں اسے جواب نہ دیتا۔ نَجْدَہ نے لکھا: مجھے بتائیے کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاد میں عورتوں کو ساتھ لے جاتے تھے؟ کیا مالِ غنیمت میں سے انہیں حصہ دیا جاتا تھا؟ کیا بچوں کو قتل کرتے تھے؟ یتیم کب تک یتیم رہتا ہے؟ اور خُمس کا حق دار کون ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواباً لکھا: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عورتوں کو جنگ میں لے جاتے تھے تاکہ وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کریں، انہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ ملتا تو ضرور تھا لیکن ان کا حصہ مقرر نہیں تھا۔ آپ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے۔ تم نے پوچھا ہے کہ یتیم کب تک یتیم رہتا ہے؟ تو میری عمر کی قسم![1] بے شک آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن وہ لین دین کے معاملے میں کمزور ہوتا ہے، لہٰذا جب وہ لوگوں کی طرح اپنے لئے بہترین چیز کا انتخاب کرنے لگتا ہے تو اس وقت اس کی یتیمی ختم ہو جاتی ہے۔ تم نے خُمس کے حق دار کے بارے میں پوچھا ہے تو ہم کہتے ہیں: وہ ہمارے لئے ہے لیکن ہماری قوم نے ہمیں دینے سے انکار کر دیا ہے۔[2]

جگر کا ٹکڑا:

﴿3825﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّمَا فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ یَقْبِضُنِیْ مَا یَقْبِضُہَا وَیَبْسُطُنِیْ مَا یَبْسُطُہَا یعنی بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے ناپسند ہے وہ مجھے بھی ناپسند ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے۔“[3]

---

1 ...لَعَمْرِی (یعنی میری عمر کی قسم) قسم شرعی نہیں، وہ تو صرف خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے نام کی ہوتی ہے، بلکہ قسم لغوی ہے جیسے رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِۙ(۱) (پ۳۰، التین: ۱) انجیر اور زیتون کی قسم۔ لہٰذا یہ فرمانِ عالی اُس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ غیرِ خدا کی قسم نہ کھاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۳۳۷)

2 ...مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب النساء الغازیات یرضخ لھن... الخ، ص۱۰۰۶، حدیث: ۱۸۱۲

3 ...مسند احمد، مسند الکوفیین، حدیث المسور بن مخرمۃ... الخ، ۶/ ۴۸۶، حدیث: ۱۸۹۲۹

﴿3826﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (قربانی کے دن) اپنی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی۔[1]

ایک ہزار دن تک نیکیاں:

﴿3827﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس درودِ پاک "جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَاھُوَ اَھْلُہٗ"[2] کو پڑھنے والے کے لئے 70 فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عبّاس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزاروں کے سردار، آسمانِ ولایت کے چاند اور مرجعِ خلائق تھے۔

ہر روز ہزار سجدے:

﴿3828-29﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ، حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی اور حضرتِ سیِّدُنا حمد بن محمد بن کُرَیْب رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے یعنی 500 رکعت نوافل ادا فرماتے۔

ذکر کے حلقے اور عالم کی صحبت:

﴿3830﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن سُلَیْمان مَخْزومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج یا عمرہ کے ارادے سے مکۂ مکرّمہ تشریف لاتے تو ان کی عظمت

---

1 ...بخاری، کتاب الاضاحی، باب الاضحیۃ للمسافر والنساء، ۳/ ۵۷۲، حدیث: ۵۵۴۸

2 ...ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری طرف سے حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی شایانِ شان جزا عطا فرمائے۔

3 ...معجم الاوسط، ۱/ ۸۲، حدیث: ۲۳۵

وجلال اور بُزرگی کی وجہ سے قریش مسجدِ حرام میں منعقد کی جانے والی اپنی مجلسیں اور حلقے لگانا بند کرکے ان کی صحبت اختیار کر لیتے، آپ بیٹھتے تو وہ بھی بیٹھ جاتے، کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوجاتے، اگر چلتے تو ان کے ارگرد چلنے لگتے یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حرم مکہ سے تشریف لے جانے تک کوئی بھی قریشی مسجدِ حرام میں ذکر کی محفل نہ سجاتا۔

﴿3831﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبدُاللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیت ابوالحسن تھی۔ایک مرتبہ آپ عبدالملک کے پاس آئے تو اس نے کہا: اپنا نام اور کنیت تبدیل کر لو کیونکہ میں یہ نام اور کنیت برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”نام تو میں تبدیل نہیں کروں گا البتہ کنیت تبدیل کرکے ابومحمد رکھ لیتا ہوں۔“

سیِّدُنا علی بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبدُاللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زیادہ تر احادیث اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کی ہیں۔ **تابعین** کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم، حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابوبکر اور حضرتِ سیِّدُنا منہال بن عَمْرو رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے اور آپ کی اولاد میں سے حضرتِ سیِّدُنا محمد، حضرتِ سیِّدُنا داوٗد، حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان اور حضرتِ سیِّدُنا صالح رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3832﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گوشت یا ایک بوٹی کھائی پھر نماز ادا فرمائی اور پانی کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔[1]

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شب بیداری ودعا:

﴿3833﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بارگاہِ رسالت میں رات گزارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میں مسجد میں حاضر ہوا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عشا کی نماز پڑھائی، نماز کے بعد سب لوگ چلے گئے، آپ میرے قریب

[1]...مسلم، کتاب الحیض، باب النسخ الوضوء مما مست النار، ص١٩١، حدیث: ٣٥٤

سے گزرے تو استفسار فرمایا: ”کون ؟“ میں نے عرض کی: عبد اللہ۔ ارشاد فرمایا: ”کیا بات ہے ؟“ عرض کی: والدِ محترم نے مجھے آپ کے پاس رات گزارنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد فرمایا: ”چلو۔“ جب گھر پہنچے تو اہلِ خانہ سے ارشاد فرمایا: ”عبد اللہ بن عباس کے لئے بستر بچھا دو۔“ میرے لئے ٹاٹ کا ایک تکیہ لایا گیا۔ والدِ ماجد پہلے ہی مجھ سے فرما چکے تھے کہ سونا نہیں بلکہ رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی نماز کا خیال رکھنا۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور آرام فرما ہوگئے، حتّٰی کہ میں نے آپ کے سانسوں کی آواز سنی، (کچھ دیر بعد) بستر پر تشریف فرما ہوئے اور آسمان کی جانب سر اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا: سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس یعنی ہر نقص و عیب سے پاک مالکِ حقیقی کی ذات ہے۔ پھر سورۂ آلِ عمران کی اس آیت مبارکہ: ”اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ“ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۹۰) سے لے کر آخر تک تلاوت فرمائی، پھر اٹھ کر مسواک کی اور دو رکعت نماز ادا فرمائی جو نہ زیادہ لمبی تھی نہ زیادہ مختصر، پھر آرام فرما ہوگئے، حتّٰی کہ میں نے سانسوں کی آواز سنی، پھر (کچھ دیر بعد) بیدار ہوئے اور وہی عمل کیا جو پہلے کیا تھا، پھر مسواک کی، وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی جو نہ زیادہ لمبی تھی نہ زیادہ مختصر، پھر آرام فرما ہوگئے، یہاں تک کہ میں نے سانسوں کی آواز سنی، پھر (کچھ دیر بعد) بستر پر تشریف فرما ہو کر پہلے کی طرح عمل کیا، نماز ادا کی، وتر پڑھے، نماز وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد میں نے آپ کو یہ دعا کرتے سنا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ فَمِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ عَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ عَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری آنکھوں میں نُور، میرے کانوں میں نُور، میری زبان میں نُور، میرے منہ میں نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے آگے نور، میرے پیچھے نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور کر دے، نیز قیامت کے دن میرے لئے نور مقرر فرما دے اور میرے نور میں مزید اضافہ فرما۔[1]

﴿3834﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بارگاہِ رسالت میں بھیجا، میں شام کے وقت حاضر ہوا، اس وقت آپ

[1]... معجم الکبیر، ۱۰/ ۲۷۵، حدیث: ۱۰۶۴۸

میری خالہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف فرما تھے۔(میں نے رات وہیں گزاری) مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات میں نماز کے لئے کھڑے ہوئے، جب فجر سے پہلے دو رکعتیں ادا فرمالیں تو یہ دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَھْدِیْ بِھَا دِیْنِیْ وَتَحْفَظُ بِھَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ وَتُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ وَتَبْیَضُّ بِھَا وَجْھِیْ وَتُلْقِنِیْ بِھَا رُشْدِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا صَادِقًا وَّیَقِیْنًا لَّیْسَ بَعْدَہٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَاءِ وَمَنَازِلَ الشُّھَدَاءِ وَعَیْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ وَافْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَاَسْئَلُكَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ مَا قَصُرَ عَنْہُ رَاْیِیْ وَضَعُفَ عَنْہُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنَلْہُ مَسْئَلَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ اُمْنِیَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّہٗ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ وَخَیْرًا اَنْتَ مُعْطِیْہِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْہِ وَاَسْئَلُكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ھَادِیْنَ مَھْدِیِّیْنَ غَیْرَ ضَالِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ حَرْبًا لِّاَعْدَائِكَ وَسَلْمًا لِّاَوْلِیَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مُحِبِّیْكَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَیْكَ الْاِجَابَةُ اَللّٰھُمَّ وَھٰذَا الْجُھْدُ وَعَلَیْكَ التُّكْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّةَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّھُوْدِ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَالْمُوْفِیْنَ بِالْعُھُوْدِ اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَبِسَ الْعِزَّ وَتَكَرَّمَ بِہٖ سُبْحٰنَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَقَالَ بِہٖ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزِّ وَالْبَھَاءِ سُبْحٰنَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ وَنُوْرًا مِّنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا۔

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کی برکت سے تو مجھے دین میں راہ نمائی عطا فرما، میرے باطن کی حفاظت، ظاہر کو بلندی اور میرے اعمال کو ستھرا فرما، میرے چہرے کو روشن کر، مجھے ہدایت

عطا فرما اور ہر برائی سے بچا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے ایمانِ صادق اور یقین (کامل) عطا فرما کہ جس کے بعد کفر نہ ہو اور رحمت عطا فرما جس کے ذریعے میں دونوں جہاں میں تیرے فضل وکرم سے مشرف ہو سکوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے موت کے وقت کامیابی، درجاتِ شہدا، سعادت مندوں جیسی زندگی، دشمنوں پر غلبے کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی حاجت وضرورت تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں اگرچہ میری رائے کمزور اور عمل ناقص ہے، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے معاملات کو کفایت کرنے والے! دلوں کو شفا دینے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو سمندروں کو ملنے سے بچائے ہوئے ہے اسی طرح مجھے بھڑکتی آگ کے عذاب، ہلاکت کی آواز اور قبر کی آزمائش سے بچالے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس عمل خیر میں میری رائے ناقص اور عمل کم ہو یا میرے سوال وخواہش میں شامل نہ ہو اور وہ بھلائی تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کو دینے کا وعدہ فرمایا ہو یا وہ بھلائی تو اپنے بندوں میں سے کسی کو عطا کرنے والا ہو تو اس خیر کی طلب مجھے بھی ہے۔ اے کل عالَم کے پروردگار! میں تجھ سے اس بھلائی کا سوالی ہوں۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں راہ نمائی کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا، گمراہ اور گمراہ کن نہ بنا، تیرے دشمنوں سے لڑنے اور تیرے دوستوں سے صلح کرنے والا بنا، تجھ سے محبت کے سبب تیرے محبوب بندوں سے محبت اور تیری نافرمانی کرنے والے تیرے دشمنوں سے دشمنی رکھنے والا بنا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری اس دعا کو شرف قبولیت سے نوازنا تیرے ذِمّۂ کرم پر ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہماری طرف سے کوشش ہے اور بھروسا تجھی پر ہے۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔ اے دینِ متین اور سیدھی راہ کے مالک! میں تجھ سے روزِ جزا امن کا اور ہمیشگی کے دن مقربین وشاہدین اور رکوع وسجود کرنے والوں اور وعدہ پورا کرنے والوں کے ساتھ جنت کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تو رحم فرمانے والا اور محبت کرنے والا ہے اور تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو صاحِبِ عزت ہے اور اپنے بندوں کو انعام واکرام سے نوازتا ہے اور عزت وکرامت سے ہر ایک پر غالب ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کسی کی پاکی بیان کرنا جائز نہیں۔ پاک ہے وہ جو فضل وخوبصورتی سے نوازتا ہے۔ پاک ہے وہ جو قدرت وبزرگی والا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنے علم وقدرت سے ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے دل میں نور، میری قبر میں نور، میرے کانوں میں نور، میری آنکھوں میں نور، میرے

بالوں میں نور، میری جلد میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور، میری ہڈیوں میں نور، میرے آگے نور، میرے پیچھے نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے نیچے نور، میرے اوپر نور کر دے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے نور میں مزید اضافہ فرما، مجھے نور عطا فرما اور مجھے سراپا نور بنا دے۔[1]

اللہ، رسول اور اہلبیت کی محبت میں ترتیب:

﴿3835﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ بِہٖ مِنْ نِعَمِہٖ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور محبتِ الٰہی کے لئے مجھ سے کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو[2]۔''[3]

روزی میں برکت کا وظیفہ:

﴿3836﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ لَّزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّمِنْ کُلِّ ضَیْقٍ مَّخْرَجًا وَّرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ یعنی جو استغفار کو خود پر لازم کر لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہر غم سے نجات دے گا اور ہر تنگی سے چھٹکارے کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس

---

1 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۳۰، ۵/ ۲۶۴، حدیث: ۳۴۳۰، بتغیر

صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء بعد رکعتی الفجر، ۲/ ۱۶۵، حدیث: ۱۱۱۹، بتغیر قلیل

2 ...مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 493** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: میری محبت حاصل کرنے کے لئے میرے گھر والوں اولادِ پاک ازواج مطہرات سے محبت کرو کیونکہ وہ میرے محبوب ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان محبتوں میں ترتیب یہ ہے کہ اہلِ بیت کی محبت زینہ ہے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی محبت کا اور حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی محبت ذریعہ ہے رب تعالٰی کی محبت کا۔ (از مرقات) مطلب یہ ہے کہ محبتِ اہلِ بیت اس لئے چاہئے کہ وہ محبتِ رسول کا ذریعہ ہے اس لئے نہیں کہ وہ بغضِ صحابہ کا ذریعہ بنے۔

3 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب اھل بیت النبی، ۵/ ۴۳۴، حدیث: ۳۸۱۴

مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، من مناقب اھل رسول اللہ، ۴/ ۱۳۱، حدیث: ۴۷۷۰

کا گمان بھی نہ ہو[1]۔"[2]

مومن کی شان:

﴿3837﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ الْمُؤْمِنَ خُلِقَ مُفَتَّنًا تَوَّابًا نَسِيًّا اِذَا ذُكِّرَ ذَكَرَ یعنی مومن کو آزمائش میں مبتلا کیا جانے والا، توبہ کرنے والا اور بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے، جب اسے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ قبول کر لیتا ہے۔"[3]

ہر بت تھر تھرا کر گر گیا:

﴿3838﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکۂ مکرَّمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ میں 360 بت نصب تھے، ابلیس لعین نے ان کے قدموں کو سیسہ (قلعی دھات) سے گاڑ رکھا تھا، آپ کٹی ہوئی شاخ دستِ اقدس میں لئے تشریف لائے اور یہ آیتِ طیبہ:

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۱) ترجمۂ کنزالایمان: حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔

پڑھتے ہوئے جس بت کی طرف بھی اشارہ کرتے وہ اوندھے منہ گر پڑتا حتّٰی کہ تمام بت زمین بوس ہو گئے۔[4]

---

[1]... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 363** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ روزانہ استغفار کے کلمے زبان سے ادا کیا کرے، گناہ کرے یا نہ کرے، بہتر یہ ہے کہ نمازِ فجر کے وقت سنّتِ فجر کے بعد فرض سے پہلے ستر بار پڑھا کرے کہ یہ وقت استغفار کے لئے بہت ہی موزوں ہے، رب تعالٰی فرماتا ہے: وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، الذٰریٰت: ۱۸، ترجمۂ کنزالایمان: اور پچھلی رات استغفار کرتے)۔ یہ عمل بہت ہی مجرب ہے: روزی سے مراد مال، اولاد، عزت سب ہی ہے: استغفار کرنے والے کو رب تعالٰی یہ تمام نعمتیں غیبی خزانہ سے بخشتا ہے۔

[2]... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۳۸۱۹

[3]... معجم الکبیر، ۱۱/ ۲۴۱، حدیث: ۱۱۸۱۰

[4]... بخاری، کتاب المغازی، باب این رکز النبی الرایۃ یوم الفتح، ۳/ ۱۰۳، حدیث: ۴۲۸۷، عن ابن مسعود، مختصرا

معجم الکبیر، ۱۰/ ۲۷۹، حدیث: ۱۰۶۵۶

ایک ہزار جنتی محل:

﴿3839﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وہ گاؤں اور شہر پیش کئے گئے جو فتوحات کی صورت میں آپ کے بعد آپ کی امت کو حاصل ہوں گے، آپ اس سے بہت خوش ہوئے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مُقدَّسہ نازل فرمائی:

وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ(۵) (پ۳۰، الضحی: ۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ہزار جنتی محل عطا فرمائے گا، ہر محل میں آپ کی چاہت کے مطابق ازواج اور خدام ہوں گے۔

مغفرت کی بِشارت:

﴿3840﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اَمْسَكَ بِرِكَابِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ لَا يَرْجُوْهُ وَلَا يَخَافُهُ غُفِرَ لَهٗ یعنی جس نے اپنے مسلمان بھائی کی سواری کی رکاب تھامی، نہ تو اسے اس سے کوئی امید تھی اور نہ ہی خوف و ڈر تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔"[1]

❁...❁...❁...❁...❁...❁

پاؤں اچھا ہوگیا

...حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا پاؤں سن ہو گیا، لوگوں نے آپ کو اس مرض کے علاج کے طور پر یہ عمل بتایا کہ دنیا میں آپ کو سب سے زیادہ جس سے محبت ہو اسے یاد کر کے پکاریئے یہ مرض جاتا رہے گا۔ یہ سن کر آپ نے "یَا مُحَمَّدَاہْ" کا نعرہ لگایا تو آپ کا پاؤں اچھا ہو گیا۔

(الشفاء، ۲/ ۲۳)

---

[1]...معجم الاوسط، ۱/ ۲۸۷، حدیث: ۱۰۱۲

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ محمد بن کعب قُرَظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعین فقہائے مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دھوکے و مصائب کے گھر (دنیا) سے نفرت دلاتے اور کشیدگی و دشواری کے برداشت کرنے کے بعد جو راحت و سکون حاصل ہوگا اس کے بارے میں خوشخبری دیتے تھے۔

تین خصلتیں:

﴿3841﴾... حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن عَبدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس میں تین خصلتیں پیدا فرمادیتا ہے: (۱)...دین کی سمجھ بوجھ (۲)...دنیا سے بے رغبتی اور (۳)...اپنے عیوب کی معرفت۔

نیک اور بد بخت کی علامت:

﴿3842﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن نَصر حارِثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرمایا کرتے تھے: دنیا فنا کا گھر اور گزارہ کا مقام ہے۔ نیک و خوش بخت لوگوں نے اس سے اعراض کیا جبکہ بد بخت لوگوں کے ہاتھوں سے یہ تیزی سے نکل بھاگی۔ اس کے پیچھے پڑا رہنے والا بد بخت جبکہ اس سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا خوش بخت ہے۔ یہ اپنے فرمانبرداروں کو تکلیف میں ڈالنے والی، پیروکاروں کو ہلاک کرنے والی اور اپنے سامنے جھکنے والوں سے خیانت کرنے والی ہے۔ جہالت اس کا علم، فقر اس کی مالداری اور زیادتی اس کا نقصان ہے اور اس کے ایام بدلتے رہتے ہیں۔

آسمان و زمین کا رونا:

﴿3843﴾... حضرتِ سیِّدُنا داود بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”زمین ایک شخص کے لئے روتی اور ایک شخص کے خلاف روتی ہے۔ جس کے لئے روتی ہے یہ وہ خوش نصیب ہے جو اس کی پیٹھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت بجالاتا ہے اور جس کے خلاف روتی ہے یہ وہ بدنصیب ہے جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے سبب زمین کو بوجھل کر دیا ہے۔“

پھر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ (پ۲۵، الدخان: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے[1] اور انہیں مہلت نہ دی گئی۔

ذرہ بھر بھلائی اور ذرہ بھر برائی:

﴿3844﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے اس فرمانِ باری تعالٰی:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

(پ۳۰، الزلزال: ۷، ۸)

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ''کافر ذرہ بھر بھلائی بھی کرے گا تو اس کا ثواب اپنے نفس، اہل یا مال میں دیکھ لے گا حتّٰی کہ وہ دنیا سے جائے گا تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا اور مومن ذرہ بھر برائی بھی کرے گا تو اس کی سزا اپنے نفس، اہل یا مال میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب وہ دنیا سے جائے گا تو اس کا دامن ذرہ بھر برائی سے بھی آلودہ نہ ہوگا۔''

شاید مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہو:

﴿3845﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بُکَیر بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی والدہ ماجدہ نے ان سے فرمایا: ''اے بیٹا! اگر میں تمہیں بچپن و جوانی میں نیک نہ پاتی تو

---

[1]... صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی ''تفسیر خزائن العرفان'' میں اس کے تحت لکھتے ہیں: ایمان دار جب مرتا ہے تو اس پر آسمان و زمین چالیس روز تک روتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کہ کیا مومن کی موت پر آسمان و زمین روتے ہیں فرمایا: زمین کیوں نہ روئے اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا ہے اور آسمان کیوں نہ روئے اس بندے پر جس کی تسبیح و تکبیر آسمان میں پہنچتی تھی۔ حسن کا قول ہے کہ مومن کی موت پر آسمان والے اور زمین والے روتے ہیں۔

تمہارا اپنے نفس کے ساتھ جو سُلُوک ہے اس کی وجہ سے یہ سمجھتی کہ تم سے کوئی ہلاکت خیز گناہ سرزد ہوا ہے۔'' عرض کی: امی جان! میں خود کو گناہوں سے محفوظ نہیں سمجھتا، ہو سکتا ہے مجھ سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہو گیا ہو جس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہو جائے اور ارشاد فرمائے: جا! میں تجھے نہیں بخشتا۔ جبکہ مجھ پر قرآن مجید کے عجائبات سے ایسے ایسے امور منکشف ہوتے ہیں کہ پوری پوری رات گزر جاتی ہے اور میں اپنی حاجت سے فارغ نہیں ہوتا۔

ایک غلام کی نصیحت:

﴿3846﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو لکھا کہ ''اپنا غلام سالم مجھے بیچ دیں کہ یہ عبادت گزار و خیر خواہ ہے۔'' آپ نے کہا: ''میں تو اسے مدبر[1] بنا چکا ہوں۔'' فرمایا: ''چلیں اس سے میری ملاقات ہی کروا دیجئے۔'' چنانچہ جب حضرتِ سیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملاقات کے لئے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں (خلافت کی) آزمائش میں مبتلا ہو چکا ہوں اور بخدا! مجھے اندیشہ ہے کہ میں نجات نہیں پاسکوں گا۔'' حضرتِ سیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''اگر ایسا ہی ہے جیسا آپ فرما رہے ہیں تو یہی آپ کی نجات کا سبب ہے، ورنہ معاملہ وہی ہو گا جس کا آپ کو اندیشہ ہے۔'' فرمایا: ''اے سالم! مجھے نصیحت کیجئے۔'' کہا: ''حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے ایک خطائے اجتہادی سرزد ہوئی تھی جس کے سبب جنت سے زمین پر بھیج دیئے گئے جبکہ آپ غلطیوں پر غلطیاں کئے جا رہے ہیں اس کے باوجود جنت میں جانے کی امید رکھتے ہیں۔'' اتنا کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش ہو گئے۔

رُسوائی کا مَقام:

﴿3847﴾... ابو مِقْدام ہِشام بن زِیاد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے

[1]... مدبر اوس (غلام) کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ (آقا) نے کہا کہ تُو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مر جاؤں یا جب میں مروں تو تُو آزاد ہے غرض اسی قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اوس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۲۹۰)

کسی نے پوچھا: رُسوائی کا مقام کون سا ہے؟ فرمایا: ''آدمی اچھائی کو بُرائی اور برائی کو اچھائی سمجھنے لگے۔''

پورا قرآن پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ عمل:

﴿3848﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن وَہْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ''ساری رات غور و فکر کرتے ہوئے بار بار سورۂ زلزال اور قارعہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا مجھے پورا قرآن پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔''

سیِّدُنا محمد بن کعب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے منقول تفسیر

اگر ذِکْرُ اللہ ترک کرنے کی رخصت ملتی تو۔۔۔!

﴿3849﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مَعْشَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اگر کسی کو ذِکْرُ اللہ نہ کرنے کی رخصت ملتی تو حضرتِ سیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کو ضرور ملتی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا (پ۳، اٰل عمرٰن: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں سے بات نہ کرے مگر اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر۔

اگر ذِکْرُ اللہ ترک کرنے کی اجازت کسی کو ملتی تو راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کو ضرور ملتی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا (پ۱۰، الانفال: ۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو۔

﴿3850﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صَخْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠ (۲۰۰) (پ۴، اٰل عمرٰن: ۲۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”اپنے دین پر صبر کرو، میں نے جو تم سے وعدہ کیا ہے اس پر ثابت قدم رہو، میرے دشمن کے مقابلے میں سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو، آپس کے معاملات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ جب مجھ سے ملاقات کرو تو کامیاب ہو۔“

﴿3851﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مَعْشَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ (پ۱۲، یوسف: ۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

کی تفسیر میں فرمایا: (یہ دلیل) قرآن مجید میں جو حلال کیا گیا ہے اسے اُس سے جان لینا ہے جو حرام کیا گیا ہے۔

﴿3852﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن رِفاعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰىۙ (۱۶) (پ۲۷، النجم: ۱۶) ترجمۂ کنزالایمان: جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”وہ سونے کے پتنگے تھے جو اس پر چھائے ہوئے تھے۔“

﴿3853﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو معشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

مِنْهَا قَآىٕمٌ وَّ حَصِیْدٌ (۱۰۰) (پ۱۲، ھود: ۱۰۰) ترجمۂ کنزالایمان: ان میں کوئی کھڑی ہے اور کوئی کٹ گئی۔

کی تفسیر میں فرمایا: قَآىٕمٌ سے مراد وہ نباتات ہیں جو کھڑے ہیں اور حَصِیْدٌ سے مراد وہ ہیں جو کاٹ دیئے گئے ہوں۔

﴿3854﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مَوْدُود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چھت کی جانب سر اٹھایا تو گھر کی دیوار پر تحریر تھا:

وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا (۳۲) (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔

﴿3855﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو معشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۶۵) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اس کا عذاب گلے کا غُل (پھندا) ہے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''(کفار) دنیا میں جن نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے تھے اس کا حق ادا نہ کرنے کے سبب انہیں یہ سزا دی جائے گی۔''

﴿3856﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن عُبَیْدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۶۵) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اس کا عذاب گلے کا غُل (پھندا) ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان (یعنی کفار) سے اپنی نعمتوں کا مطالبہ کرے گا وہ ادا نہ کر پائیں گے تو نعمتوں کا حق لازم ہونے کی وجہ سے انہیں جہنم میں داخل فرمائے گا۔''

﴿3857﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو موالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَمَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا۠ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو انہیں کے دونے ہیں۔

(پ۲۱، الروم: ۳۹)

کی تفسیر میں فرماتے سنا کہ ''وہ شخص جو اپنا مال اس لئے دے تاکہ اس کا بدلہ ملے یا مال بڑھے تو یہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ہاں نہیں بڑھتا اور دوگنے مال والے جو رضائے الٰہی کے لئے دیتے ہیں اور اس کے بدلے کے طلب گار نہیں ہوتے تو یہ وہ مال ہے جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ بندے کے لئے بڑھا دیتا ہے۔''

﴿3858﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن ہانی مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ (پ۱۵،بنی اسرائیل:۸۰) ترجمۂ کنز الایمان: مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ''(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میرے ظاہر و باطن کو اچھا بنا دے۔''

﴿3859﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَوۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَ هُوَ شَهِیۡدٌ ﴿۳۷﴾ (پ۲۶،ق:۳۷) ترجمۂ کنزالایمان: یا کان لگائے اور متوجہ ہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ اِدھر اُدھر متوجہ ہوئے بغیر قلبی توجّہ کے ساتھ کان لگا کر قرآن مجید سنتا ہے۔

﴿3860﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عُبَیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ (پ۲۸،الجمعة:۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

کی تفسیر میں فرمایا: ''سعی سے مراد ایسا عمل ہے جو ہاتھ سے نہ ہو۔''

تین کبیرہ گناہ:

﴿3861﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو موالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ''کبیرہ گناہ تین ہیں: (۱)... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا (۲)... اس کی رحمت سے مایوس ہونا اور (۳)... اس کی مہربانی سے ناامید ہونا۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ تین آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

﴿1﴾...

اَفَاَمِنُوۡا مَکۡرَ اللّٰہِ ۚ فَلَا یَاۡمَنُ مَکۡرَ اللّٰہِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿٩٩﴾ (پ۹، الاعراف:۹۹) ترجمۂ کنزالایمان: کیا اللہ کی خفیہ تدبیر سے نڈر ہیں تو اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے۔

﴿2﴾...

وَ مَنۡ یَّقۡنَطُ مِنۡ رَّحۡمَۃِ رَبِّہٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوۡنَ ﴿۵۶﴾ (پ۱۴، الحجر:۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے۔

﴿3﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے بیٹوں سے ارشاد فرمایا:

لَا تَایْــٴَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایْــٴَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔

(پ۱۳، یوسف: ۸۷)

صاحب قرآن کو ملنے والے یاقوت کی روشنی:

﴿3862﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”صاحِبِ قرآن (یعنی قرآن کے حلال و حرام پر عمل کرنے والے) کو جو یاقوت ملیں گے وہ اس قدر روشن ہوں گے کہ ان میں سے ایک یاقوت سے مشرق و مغرب کے مابین جو کچھ ہے سب روشن ہو جائے۔“

﴿3863﴾... عُفرہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد اللہ مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اہلِ زمین کے لئے آسمان پر کوئی ستارہ نہیں بلکہ لوگ کاہنوں کی پیروی کرتے اور ستاروں کو بیماری کا باعث ٹھہراتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیتِ مقدَّسہ تلاوت فرمائی:

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ﴿۲۲۱﴾ؕ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ﴿۲۲۲﴾ۙ (پ۱۹، الشعراء: ۲۲۱، ۲۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا میں تمہیں بتادوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان، اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گنہگار پر۔

ابلیس لعین اور جادوگروں کی تخلیق:

﴿3864﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابلیس لعین کی تخلیق کی بنیاد کفر پر رکھی، اس نے فرشتوں کی طرح اعمال سرانجام دیئے، آخر کار اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اسی طرف لوٹا دیا جس پر اس کی بنیاد رکھی تھی اور (بنی اسرائیل کے) جادوگروں کی تخلیق کی بنیاد سعادت مندی پر رکھی، انہوں نے جادوگروں جیسے اعمال کئے، آخر کار ان کا خاتمہ سعادت مندی (یعنی اسلام) پر ہوا۔

مومن کی موت:

﴿3865﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صَخر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مومن کی موت کے وقت ملک الموت حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اس کے پاس تشریف لاکر فرماتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں سلام فرماتا ہے۔ پھر یہ آیتِ طیبہ تلاوت فرمائی:

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ طَیِّبِیْنَ ۙ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ۙ (پ۱۴، النحل: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر۔

سیِّدُنا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں: چند کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرْقم، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زید خَطْمِی رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا حَکَم بن عُیَیْنَہ اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا جیسے جَیِّد تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے احادیث روایت کی ہیں۔

سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سچائی:

﴿3866﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرْقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن اُبَی منافق کو یہ کہتے سنا:

لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى یَنْفَضُّوْا ؕ (پ۲۸، المنافقون: ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ان پر خرچ نہ کرو جو رسولُ اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں۔

تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا، عبد اللہ بن اُبَی منافق نے حاضرِ خدمت ہو کر قسم کھائی کہ میں نے یہ بات نہیں کی، اس پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مجھے ملامت کی۔ چنانچہ میں غمزدہ حالت میں گھر آکر سو گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف پیغام بھیجا یا میں بارگاہِ رسالت میں حاضر

ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں اور تمہارے عذر کو سچا کر دکھایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دو آیاتِ مُقَدَّسہ تلاوت فرمائیں:

هُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى یَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآىٕنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝ یَقُوْلُوْنَ لَىٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۲۸، المنافقون: ۷، ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسولُ اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔[1]

بُرے سے بُرا کون؟

﴿3867﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابْنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ طاقت ور ہو اسے چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرے، جو یہ چاہتا ہے کہ سب سے زیادہ عزت والا ہو اسے چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور جو یہ چاہتا ہے کہ سب سے زیادہ مال دار ہو اسے چاہئے کہ جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے اسے اپنے پاس موجود چیز سے زیادہ قابل بھروسا جانے۔“ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں بُرے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور۔ ارشاد فرمایا: ”جو تنہا کھائے، کسی کو دینے سے رکا رہے اور اپنے غلام کو کوڑے مارے۔“ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بدتر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: ”جو لوگوں سے نفرت کرے اور لوگ اس سے نفرت کریں۔“ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بُرے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور۔ ارشاد فرمایا: جو

[1] ...معجم الکبیر، ۵/ ۱۹۹، حدیث: ۵۰۸۲

لغزش سے درگزر نہ کرے، معذرت قبول نہ کرے اور خطا معاف نہ کرے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بُرے کے بارے میں خبر نہ دوں؟ عرض کی: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: جس سے نہ تو خیر کی امید ہو اور نہ ہی اس کے شر سے امن ہو، بے شک حضرتِ عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام نے بنی اسرائیل کو خُطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”اے بنی اسرائیل! جاہلوں کے سامنے حکمت بھری گفتگو نہ کرنا ورنہ تم ان پر ظلم کرو گے اور جو اس کے اہل ہیں ان کے سامنے بیان کرنے سے نہ رکنا ورنہ ان پر ظلم کرو گے۔“ ایک مرتبہ فرمایا: تم ان پر ظلم کرو گے، کسی طالبِ حکمت پر ظلم نہ کرنا اور کسی ظالم سے بدلہ نہ لینا ورنہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں تمہارا فضل باطل ہو جائے گا۔ اے بنی اسرائیل! اُمُور تین قسم کے ہیں: ایک وہ ہے جس کا درست ہونا واضح ہو چکا اس کی پیروی کرو۔ دوسرا وہ جس کا گمراہ ہونا ظاہر ہو چکا اس سے بچو اور تیسرا وہ جس میں اختلاف ہے اسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹا دو۔[1]

تین ہلاکت خیز چیزیں:

﴿3868﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ثَلَاثٌ مُّهْلِكَاتٌ شُحٌّ مُّطَاعٌ وَّهَوًى مُّتَّبَعٌ وَّعُجْبُ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهٖ یعنی تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں: ایسا بخل جس کی اطاعت کی جائے، ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے اور ہر صاحبِ رائے کا اپنی رائے پر فخر کرنا۔“[2]

بنی اسرائیل اور امتِ محمد:

﴿3869﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: حضرتِ موسٰی بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک مرتبہ بنی اسرائیل کو روتے دیکھ کر فرمایا: اے بنی اسرائیل! تم علم تو رکھتے ہو لیکن عمل نہیں کرتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: تمہاری بھی یہی حالت ہے کہ تم

1... مسند الحارث، کتاب الادعیة، باب فی المواعظ، ۲/ ۹۶۷، حدیث: ۱۰۷۰

2... مسند البزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۳/ ۴۸۶، حدیث: ۷۲۹۳، بتغیر

بھی علم تو رکھتے ہو لیکن عمل نہیں کرتے۔

دو خونخوار بھیڑیئے:

﴿3870﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَا ذِئْبَانِ ضَارِیَانِ فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَھَا مِنْ حُبِّ ابْنِ اٰدَمَ الشَّرَفَ وَالْمَالَ فِیْ دِیْنِہٖ یعنی دو خونخوار بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا جاہ و منصب اور مال کی محبت آدمی کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔“[1]

اسلام کا خُلق:

﴿3871﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ یعنی بے شک ہر دین کا ایک خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔“[2]

رحم کی فریاد:

﴿3872﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رحم بنا ہوا ہے رحمٰن سے وہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! بے شک میں مظلوم ہوں۔ اے رب عَزَّوَجَلَّ! میرے ساتھ بُرا سُلُوک کیا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔“[3]

امانت اور عقل کی اہمیت:

﴿3873﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ صادق و امین آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب ۴۳، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳، بتغیر، معجم الاوسط، ۱/ ۲۴۷، حدیث: ۸۵۱، دون ”فی دینہ“

2... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحیاء، ۴/ ۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱

3... ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب صلۃ الرحم وقطعھا، ۱/ ۳۳۵، حدیث: ۴۴۵، بتغیر قلیل، عن ابی ھریرۃ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَااِیْمَانَ لِمَنْ لَّااَمَانَۃَ لَہٗ وَلَادِیْنَ لِمَنْ لَّاعَقْلَ لَہٗ یعنی جو امانتدار نہیں اس کا ایمان نہیں اور جو عقل مند نہیں اس کا دین نہیں۔“(1)

پل صراط سے آسانی سے گزر:

﴿3874﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ اَحْسَنَ الصَّدَقَۃَ فِی الدُّنْیَا جَازَ عَلَی الصِّرَاطِ اَلَاوَمَنْ قَضٰی حَاجَۃَ اَرْمَلَۃٍ اَخْلَفَ اللہُ فِیْ تَرِکَتِہٖ یعنی جس نے دنیا میں اچھی طرح صدقہ دیا وہ پل صراط سے (آسانی سے) گزر جائے گا، سنو! جس نے کسی بیوہ کی کوئی حاجت پوری کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس کے ترکہ سے بدلہ دے گا۔“(2)

مرتے ہی جنت میں داخل:

﴿3875﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ قَرَاَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ دُبُرَکُلِّ صَلَاۃٍ مَّا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا اَنْ یَّمُوْتَ فَاِذَا مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کے داخلِ جنت ہونے میں صرف موت حائل ہے جونہی اس کا انتقال ہوگا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔“(3)

٭...٭...٭...٭...٭...٭

خاکِ مدینہ

...سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ یعنی مدینہ منوّرہ کی خاکِ پاک جذام کے لئے شفاء ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۳۵۵، حدیث: ۵۷۵۳)

1... ابن حبان، کتاب الایمان، باب فرض الایمان، ۱/ ۲۰۸، حدیث: ۱۹۴

شعب الایمان، الباب الثالث والثلاثون، فصل من فضل العقل... الخ، ۴/ ۱۵۷، حدیث: ۴۶۴۴

2... تفسیر قرطبی، سورۃ النساء، تحت الآیۃ: ۹، ۵/ ۳۷

3... شعب الایمان، الباب التاسع عشر، ذکر سورۃ بقرۃ وآل عمران، ۲/ ۴۵۵، حدیث: ۲۳۸۵

حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم

حضرتِ سیِّدُنا ابواُسامہ زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بھی مدینہ منورہ کے تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِنتہائی بُردبار، پرہیزگار، حق بات کہنے والے، مہربانی سے پیش آنے والے اور جہالت سے کوسوں دور تھے۔

خوشخبری ہے اس کے لئے جو۔۔۔!

﴿3876﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لئے جو جہالت چھوڑ دے، علم سیکھے اور میانہ روی اختیار کرے۔[1]

﴿3877﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کر کے تعظیم بجالائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی جنت کے ساتھ اسے عزت عطا فرماتا ہے اور جو شخص نافرمانی چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم بجالائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس طرح عزت عطا فرماتا ہے کہ اسے جہنم میں داخل نہیں کرتا۔ مزید فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد مانگو وہ تمہیں اپنے سوا ہر ایک سے بے پروا کر دے گا، نہ تو تم سے بڑھ کر کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نیاز مند ہو اور نہ ہی تم سے بڑھ کر کوئی اس کا محتاج ہو۔

ریاکاری:

﴿3878﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرمایا کرتے تھے: جو تیرے نفس سے ہو اور تیرا نفس اس پر راضی ہو تو وہ تیرے نفس ہی سے ہے، لہٰذا تو اس سے رُکا رہ اور جو کچھ تیرے نفس سے ہو لیکن تیرا نفس اسے ناپسند جانے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کر۔

عرشِ الٰہی کا سایہ پانے والے خوش نصیب:

﴿3879﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا

[1]... کنز العمال، کتاب المواعظ من قسم الاقوال، ۱۵/ ۳۴۹، حدیث: ۴۳۲۸۱

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خاص بندوں کے بارے میں بتا جو تیرے مُقَرَّبِیْن ہیں اور جنہیں تو اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن تیرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”وہ جن کے دل پاک اور ہاتھ ظلم سے بَری ہیں۔ جو میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میرا تذکرہ ہوتا ہے تو میرا ذکر کرنے لگ جاتے ہیں اور جب وہ میرا ذکر کرتے ہیں تو میں ان کا چرچا کرتا ہوں۔ یہ میرے ذکر کی طرف اس طرح مائل ہوتے ہیں جس طرح پرندہ اپنے گھونسلے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ جب میری حرام کردہ چیزوں کو حلال جانا جائے تو یہ اس طرح غضب ناک ہوتے ہیں جس طرح چیتا لڑائی کے وقت غضب ناک ہوتا ہے۔ یہ میری محبت کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں جس طرح بچہ لوگوں کی محبت پر دلدادہ ہوتا ہے۔“

بہتر کون؟

﴿3880﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَکْرَم فرمایا کرتے تھے: بیٹا! تم اپنے نفس سے کس طرح خوش ہوتے ہو جبکہ تم نہیں چاہتے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے اسے دیکھو جو تم سے بہتر ہو۔ بیٹا! یہ نہ سمجھو کہ تم اس شخص سے بہتر ہو جو کلمہ طیبہ پڑھتا ہے کہ وہ جہنم میں جائے گا اور تم جنت میں داخل ہو گے۔ ہاں! جب تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور وہ جہنم میں جائے تو پھر تم پر ظاہر ہو گا کہ تم اس سے بہتر ہو۔

﴿3881﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَکْرَم فرماتے ہیں: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے لوگ نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

رحمتِ الٰہی سے مایوس کرنے کا انجام:

﴿3882﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ گزشتہ اُمّتوں میں ایک شخص تھا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خوب کوشش کرتا اور اپنے نفس پر سختی کرتا تھا اور لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس کرتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو اس نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیرے ہاں میرے لئے کیا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: آگ۔ اس نے عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ!

میری عبادت و محنت کا کیا ہوا؟ اُسے کہا گیا: بے شک دنیا میں تو لوگوں کو میری رحمت سے مایوس کرتا تھا، آج میں تجھے اپنی رحمت سے مایوس کرتا ہوں۔

عقلوں کے مطابق اَجر:

﴿3883﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو قرض دیں (اس سے ان کی مراد صدقہ دینا تھا) تو ایک سادے آدمی نے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: "اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میرے پاس تو صرف میرے گدھے کا بھوسہ و چارہ ہی ہے اگر تیرا بھی کوئی گدھا ہے تو تُو اس بھوسے سے اُسے بھی کھلا دے۔" حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: یہ شخص نماز میں یہ دعا مانگتا تھا، اس وقت کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے یہ دعا کرنے سے منع کر دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ "تم نے اسے کیوں منع کیا؟ یہ دن میں مجھے اتنی اتنی مرتبہ ہنسایا کرتا تھا۔" ایک روایت میں ہے: اسے چھوڑ دو میں بندوں کو ان کی عقلوں کے مطابق اَجر عطا فرماتا ہوں۔

بھلائی کی چابیاں اور بُرائی کے تالے:

﴿3884﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جو بھلائی کی چابیاں اور بُرائی کے تالے ہوتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جو نیکی کے تالے اور برائی کی چابیاں ہوتے ہیں۔

﴿3885﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبد الرحمٰن قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَلْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ (پ۳، آل عمران: ۱۷) ترجمۂ کنز الایمان: پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد وہ بندے ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔

100سال بے قراری 100سال صبر:

﴿3886﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اس آیتِ طیبہ:

سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: ہم پر ایک سا ہے چاہے بے قراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں پناہ نہیں۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: کُفّار 100 سال تک بے قراری دکھائیں گے اور 100 سال تک صبر کریں گے۔

﴿3887﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اس آیتِ مقدسہ:

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ (پ۲۴، حم السجدۃ:۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کفار اپنی شرم گاہوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔

پائیدار و مستحکم عمل:

﴿3888﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: آپ کے خیال میں آپ کا سب سے زیادہ پائیدار و مستحکم عمل کون سا ہے؟ فرمایا: فضول کام کو چھوڑ دینا۔

﴿3889﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے قبرستان میں رہائش اختیار کی تو کسی نے اُس پر عِتاب کیا، اس نے کہا: یہ سچے پڑوسی ہیں اور میں ان سے عبرت حاصل کرتا ہوں۔

سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔ جید تابعین کرام اور ائمۂ عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام زہری، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عمر، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَجلان، حضرتِ سیِّدُنا رُوح بن قاسم، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق، حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری، حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس، حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ اور حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن بلال

رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اولاد میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن اور حضرتِ سیِّدُنا اسامہ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے بھی آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

جاہلیت کی موت:

﴿3890﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”جو شخص خلیفہ (یا سلطانِ اسلام کی بیعت) کئے بغیر مرا وہ جاہلیت کی موت مرا[1] اور جس نے اپنا ہاتھ فرمانبرداری سے کھینچ لیا وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے پاس کوئی دلیل[2] نہ ہو گی۔“[3]

کچھ بیان جادو ہوتے ہیں:

﴿3891﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ مشرق کی طرف سے دو شخص آئے، دونوں نے خطبہ دیا، لوگ ان کی گفتگو سُن کر بڑے متعجب ہوئے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پیارے کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو متعجب دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”بے شک کچھ بیان یا فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔“[4]

تکبر سے کپڑا گھسیٹنے کی مذمّت:

﴿3892﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ یعنی جو اپنا کپڑا[5] تکبر سے گھسیٹے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ...جب خلیفۂ رسول یا سلطانِ اسلام موجود ہو پھر یہ اس کی بیعتِ خلافت نہ کرے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۴۶)

2 ...اس حدیث میں دلیل سے مراد بندے کے ایمان و تقویٰ کی دلیل و ثبوت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۴۶)

3 ...مسند ابی داود طیالسی، زید بن اسلم عن ابن عمر، ص ۲۵۹، حدیث: ۱۹۱۳

4 ...بخاری، کتاب الطب، باب من البیان سحرا، ۴/ ۴۰، حدیث: ۵۷۶۷

5 ...کپڑے میں تہبند، پاجامہ، قمیص، چادر سب ہی داخل ہیں ان میں سے جو بہت زیادہ نیچا ہو کر زمین پر گھسٹے اور ہو فخریہ فیشن کے طور پر اُس پر یہ وعید ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۹۴)

(بروزِ قیامت) اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔"[1]

﴿3893﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ یَّرْجُوْھَا وَیَجْتَنِبُ مِنَ النَّارِ مَنْ یَخَافُھَا وَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَاءَ یعنی جو شخص جنت کی اُمید رکھتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو جہنم سے ڈرتا ہے وہ اس سے دور رہے گا۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔[2]

عذابِ الٰہی سے مامون لوگ:

﴿3894﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ بندوں کو لوگوں کی حاجات کے لئے پیدا فرماتا ہے، لوگ اپنی حاجتیں لے کر ان کے پاس آتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو عذابِ الٰہی سے امن میں ہوں گے۔[3]

﴿3895﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو شخص اپنے درمیان جھگڑے کا فیصلہ کرانے کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں بھی انسان ہوں میں جو کچھ تم سے سنوں گا اسی کے مطابق فیصلہ کر دوں گا، ہو سکتا ہے کہ تم میں سے ایک اپنی دلیل کو اچھے طریقے سے بیان کرے، لہٰذا جسے میں اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دے دوں تو اسے آگ کا ایک ٹکڑا دوں گا[4]۔[5]

1... بخاری، کتاب اللباس، باب قولہ تعالی: قل من حرم زینۃ... الخ، ۴/ ۴۵، حدیث: ۵۷۸۳

2... شعب الایمان، الباب الحادی عشر، ۱/ ۴۸۳، حدیث: ۷۷۸

بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: قل ادعوا اللہ... الخ، ۴/ ۵۳۲، حدیث: ۷۳۷۷، عن اسامۃ بن زید

3... معجم الکبیر، ۱۲/ ۲۷۴، حدیث: ۱۳۳۳۴

4... بخاری، کتاب الحیل، باب ۱۰، ۴/ ۳۹۴، حدیث: ۶۹۶۷، بتقدم وتاخر

5... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 395** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: میرا جو فیصلہ گواہی یا اقرار یا قسم سے انکار پر ہو گا وہ ظاہر پر ہو گا اگر واقعہ اس فیصلہ کے خلاف ہوا اور فریق دوم کو معلوم ہو تو اس کے لیے اس فیصلہ سے وہ چیز حلال نہ ہو جائے گی، حکمِ حاکم حرام کو حلال نہیں کر سکتا لہٰذا اگر حاکم جھوٹی گواہی پر مال یا خون یا طلاق کا غلط فیصلہ کر دے تو مدعی اپنے مقابل کا نہ مال لے، نہ قصاص، نہ طلاق کی جھوٹی گواہی پر اس کی عورت ...

﴿3896﴾ ... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: جن گناہوں کے اِرتکاب پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جہنم کو واجب قرار دیا جب ان کے متعلق آیات نازل ہوئیں، مثلاً:

﴿1﴾ ...

لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (پ۵، النسآء: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔

﴿2﴾ ...

وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا (پ۵، النسآء: ۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے۔

﴿3﴾ ...

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا (پ۴، النسآء: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔

اور اسی طرح کی دیگر آیات تو ہم یہ گواہی دیتے تھے کہ جس نے ان میں سے کوئی عمل بھی کیا اس کے لئے آگ ہی ہے حتّٰی کہ یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ (پ۵، النسآء: ۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

تو ہم شہادت دینے سے رُک گئے پھر ہم یہ گواہی نہیں دیتے تھے کہ وہ آگ میں جائیں گے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے جو واجب کیا ہے اس مُعاملے میں ہم اُن کے لئے تخفیف کرتے تھے۔

فقیہ کی ایک پہچان:

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فقیہ وہ ہے جو نہ تو لوگوں کو

......سے نکاح کرے۔ خیال رہے کہ جھوٹی گواہی وغیرہ سے جو فیصلہ ہو گا وہ فیصلہ حق ہو گا مگر اس فیصلہ میں حاکم گنہگار نہ ہو گا فریقین اور گواہ گنہگار ہوں گے۔

رحمتِ الٰہی سے مایوس کرے اور نہ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی چھوٹ دے۔

قبولیّتِ دعا:

﴿3897﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ قَطُّ بِدَعْوَةٍ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ لَّا تُرَدَّ اَيْدِيَهُمْ یعنی جہاں تین آدمی دعا کے لئے جمع ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمَّۂ کرم پر حق ہے کہ وہ اُن کے ہاتھ خالی نہ لوٹائے۔[1]

فرقہ پرستی کا بانی:

﴿3898﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ لوگوں نے ایک شخص کے دشمن پر غالب آنے اور جنگ میں اس کے خوب لڑنے کا ذکر کیا تو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں اسے نہیں پہچانتا؟“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس کی صفات بیان کرتے رہے لیکن آپ یہی فرماتے رہے: ”میں اسے نہیں جانتا؟“ حتّٰی کہ وہ شخص نمودار ہوا تو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہی وہ شخص ہے۔ ارشاد فرمایا: ”میں اسے نہیں پہچانتا، میری اُمَّت میں یہ وہ پہلا شخص ہے جس میں شیطانی کالک دیکھ رہا ہوں۔“ اس نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: ”تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بتا جب تو یہاں آیا تو تیرے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی تجھ سے بہتر نہیں ہے؟“ اس نے عرض کی: ہاں! یہی بات ہے۔ پھر وہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں داخل ہو گیا، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ”اٹھو اور جا کر اسے قتل کر دو۔“ چنانچہ آپ مسجد گئے اور اسے نماز پڑھتے دیکھا تو دل میں خیال کیا کہ نمازی کا (دوسرے مسلمان پر) حق ہوتا ہے اگر میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشورہ کر لوں (تو بہتر ہے) یہ خیال کر کے آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا اسے قتل کر دیا؟“ عرض کی: نہیں۔ میں نے اسے نماز کے قیام میں دیکھا تو سوچا کہ نمازی کا حق اور اس کی حُرمت ہوتی ہے اگر آپ چاہیں تو میں اسے قتل کر دیتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: ”تم اسے

---

[1]... الکامل فی ضعفاء الرجال، من اسمہ حبیب، ۳/ ۳۲۹، بتغیر قلیل، مسند الفردوس، باب المیم، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۵۷

قتل کرنے والے نہیں۔ اے عُمَر! جاؤاور اسے قتل کر دو۔" حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گئے تو اسے سجدہ میں دیکھا کافی دیر انتظار کیا کہ وہ سر اٹھائے تو میں اسے قتل کر دوں لیکن اس نے سر نہ اٹھایا، آپ نے سوچا: بے شک سجدہ کرنے والے کا حق ہوتا ہے، اگر میں اس کے قتل کرنے کے بارے میں آپ سے مشورہ کروں (تو بہتر ہے) کیونکہ مجھ سے بہتر نے بھی مشورہ کیا ہے۔ یہ سوچ کر آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: "کیا اسے قتل کر دیا؟" عرض کی: نہیں، میں نے اسے سجدے میں دیکھا تو سوچا کہ سجدے کا حق اور اس کی حُرمت ہوتی ہے اگر آپ چاہیں تو میں اسے قتل کر دیتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: "تم اسے قتل کرنے والے نہیں۔ اے علی! اٹھو اور اسے قتل کر دو اگر تم نے اسے پالیا تو ضرور اُسے قتل کر دو گے۔" حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مسجد میں داخل ہوئے تو اسے نہ پاکر واپس لوٹ آئے اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "اگر آج وہ قتل ہو جاتا تو دجّال کے خُروج تک میری اُمّت کے دو شخصوں میں بھی اختلاف نہ ہوتا۔" پھر آپ نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے سابقہ امتوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اُمّت 71 فرقوں میں تقسیم ہوئی ان میں سے 70 جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اُمّت 72 فرقوں میں تقسیم ہوئی ان میں سے 71 جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا جبکہ میری اُمت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور 72 جہنم میں جائیں گے۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ (جنتی) لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: "وہ جماعت ہے[1]۔"

حضرتِ سیِّدُنا یعقوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جب یہ حدیثِ پاک ذکر کرتے تو قرآنِ پاک کی یہ آیات مقدسہ تلاوت کرتے:

[1]... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 170** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: جماعت سے مراد مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جس میں فقہا علماء صوفیاء اور اولیاء اللہ ہیں الحمد للہ یہ شرف بھی اہلسنت ہی کو حاصل ہے، سوا اس فرقہ کے اولیاء اللہ کسی فرقہ میں نہیں۔ خیال رہے کہ یہ ۷۳ کا عدد اصولی فرقوں کا ہے کہ اصولی فرقہ ایک جنتی اور ۷۲ جہنمی ہے۔ چنانچہ اہلِ سنت میں حنفی شافعی مالکی حنبلی چشتی قادری نقش بندی سہر وردی ایسے ہی اشاعرہ یا ماتریدیہ سب داخل ہیں کہ عقائد سب کے ایک ہی ہیں اور ان سب کا شمار ایک ہی فرقہ میں ہے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌؕ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾

(پ۶، المائدۃ: ۶۵، ۶۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم اُن کے گناہ اتار دیتے اور ضرور انہیں چین کے باغوں میں لے جاتے اور اگر قائم رکھتے توریت اور انجیل اور جو کچھ اُن کی طرف ان کے رب کی طرف سے اُترا، تو انہیں رزق ملتا اوپر سے اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے۔ ان میں کوئی گروہ اعتدال پر ہے اور ان میں اکثر بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں۔

یہ آیتِ مبارکہ بھی تلاوت کرتے:

وَمِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۸۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں۔[1]

﴿3899﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنی جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔"[2]

ماں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا:

﴿3900﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں قیدی پیش کئے گئے ان میں سے ایک عورت (اِدھر اُدھر) دوڑ رہی تھی۔ اچانک اس نے قیدیوں میں اپنے چھوٹے بچے کو دیکھا تو اسے اٹھا کر سینے سے لگایا اور دودھ پلانے لگی۔ (یہ معاملہ دیکھ کر) رحیم و کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟" عرض کی: بخدا! جہاں تک یہ طاقت و قدرت رکھتی ہے یہ اپنے بچے کو نہیں پھینکے گی۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ابو نضرۃ عن انس، ۳/ ۲۸۹، حدیث: ۳۶۵۶

2... بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، ۳/ ۴۲۱، حدیث: ۵۰۶۳

ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر ماں کے بچے پر رحم کرنے سے بھی زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔“[1]

اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا محب:

﴿3901﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا لقب حمار تھا وہ کبھی گھی کا اور کبھی شہد کا مشکیزہ (ادھار خرید کر) بارگاہِ رسالت میں تحفۃً پیش کرتا۔ جب بائع (بیچنے والا) اُس سے پیسوں کا تقاضا کرتا تو وہ اسے بارگاہِ اقدس میں لے آتا اور عرض کرتا: آپ اس کے سامان کی قیمت اسے عطا فرمادیں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دیکھ کر مسکراتے اور اسے قیمت دینے کا ارشاد فرماتے۔ ایک مرتبہ جب اسے شراب پینے کے باعث بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تو کسی نے کہا: خدایا! اس پر لعنت کر اسے کتنا زیادہ لایا جاتا ہے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے محبت کرتا ہے۔“[2]

مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ گناہوں کے سبب کوئی شخص ایمان سے خارج نہیں ہوتا جیسا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مذکورہ شخص کے بارے میں (ارتکابِ گناہ کے باوجود) یہ گواہی دی کہ وہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہے۔

صبح، شام مسجد جانے کی فضیلت:

﴿3902﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللہُ لَہٗ نُزُلًا مِّنَ الْجَنَّۃِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ یعنی جو شخص صبح یا شام مسجد کی طرف جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے ہر بار کے جانے پر جنت میں مہمانی وضیافت تیار کرتا ہے[3]۔[4]

1... بخاری، کتاب الادب، باب الرحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ، ۴/ ۱۰۰، حدیث: ۵۹۹۹

2... بخاری، کتاب الحدود، باب مایکرہ من لعن شارب الخمر... الخ، ۴/ ۳۳۰، حدیث: ۶۷۸۰، بتغیر
مسند ابی یعلی، مسند عمر بن الخطاب، ۱/ ۹۲، حدیث: ۱۷۱

3... بخاری، کتاب الاذان، باب فضل من غدا الی المسجد ومن راح، ۱/ ۲۳۷، حدیث: ۶۶۲

4... صبح شام سے مراد ہمیشگی ہے یعنی جو ہمیشہ نماز کے لئے مسجد میں جانے کا عادی ہوگا اسے ہمیشہ جنتی رزق ملے گا، نُزل اس کھانے کو کہتے ہیں، جو مہمان کی خاطر پکایا جائے چونکہ وہ پر تکلف ہوتا ہے اور میزبان کی شان کے لائق، اس لئے جنتی ...

تکبر سے بَری کردینے والی خصلتیں:

﴿3903﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُون کا لباس پہننا، مسلمان فقرا کے پاس بیٹھنا، گدھے پر سوار ہونا اور بکری یا (فرمایا:) اونٹنی کا دودھ دوہنا تکبُّر سے بری کر دیتا ہے۔[1]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار

حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم سلمہ بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بھی مدینہ منورہ کے تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پختہ ارادے کے مالک، مستقل خوفِ خدا رکھنے والے، مخفی و پوشیدہ اُمور کو حل فرمانے والے، مصائب کا مقابلہ کرنے والے اور مخلوق کو چھوڑ کر معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنے والے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: ہر قسم کی رکاوٹوں سے نکل کر معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿3904﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ کسی کے منہ سے حکمت کی باتیں نہیں سنیں۔

دنیا سے نفرت کا عالَم:

﴿3905﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے والد محترم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ کسی کو دنیا کی مذمت کرتے نہیں دیکھا۔

﴿3906﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تھوڑی سی دنیا بھی کثیر آخرت سے غافل کر دیتی ہے۔ تمہیں ایسے لوگ بھی

...... کھانے کو نُزُل فرمایا گیا، ورنہ جنتی وہاں مہمان نہ ہوں گے مالک ہوں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۳۳)

[1] ...شعب الایمان، الباب السابع والخمسون، فصل فی تواضع وترک الزھد... الخ، ۶/ ۲۸۹، حدیث: ۸۱۸۹

ملیں گے جو خود کو دوسرے کے غم میں اس قدر مشغول کر لیتے ہیں کہ اس سے زیادہ غمگین ہو جاتے ہیں۔

کبیرہ گناہوں کی بخشش کا سبب:

﴿3907﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''باطن کی پاکیزگی کبیرہ گناہوں کی بخشش کا سبب ہے، جب بندہ گناہ چھوڑنے کا پختہ اِرادہ کر لیتا ہے تو کامیابیاں اس کے قدم چومتی ہیں۔''

کون سی نعمت مصیبت ہے؟

﴿3908﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر حجاز کے رہنے والے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر وہ نعمت جو قربِ الٰہی کا ذریعہ نہ ہو وہ مصیبت ہے۔

زبان کی حفاظت زیادہ اہم ہے:

﴿3909﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''مومن کو چاہئے کہ اپنی شرم گاہ سے زیادہ زبان کی حفاظت کرے۔''

﴿3910﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن معن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹا! جو شخص تنہائی میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرے، عیب سے نہ بچے اور بڑھاپے میں اپنی اِصلاح نہ کرے اس کی اقتدا (پیروی) نہ کرنا۔

آخرت کی پیشی کا ڈر:

﴿3911﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن داود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''اگر کوئی منادی آسمان سے ندا دے کہ زمین والے آگ (یعنی جہنم) میں داخل ہونے سے امن میں ہیں تو پھر بھی ان پر لازم ہے کہ قیامت کی حاضری اور اس دن کی پیشی سے ڈریں۔''

سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عاجزی:

﴿3912﴾... حضرتِ سیِّدُنا مروان بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نفس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے اَپاہج! اگر قیامت کے دن ندا دی جائے کہ ''اے فلاں فلاں خطا کرنے والو!'' تو تُو بھی ان کے ہمراہ کھڑا ہو گا۔ پھر آواز دی جائے: ''اے فلاں گناہ کرنے والو!'' تو تُو ان کے ساتھ بھی کھڑا ہو گا۔ اے اپاہج! میرا خیال ہے کہ تو ہر قسم کے گناہ گاروں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہتا ہے۔

انسانی علم اور خواہش:

﴿3913﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب سورج طلوع ہوتا ہے تو آدمی کا علم اور خواہش بھی صبح کرتے ہیں پھر یہ دونوں اس کے سینے میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی دن علم خواہش پر غالب آجاتا ہے تو یہ دن اس کی نیکی کا ہوتا ہے اور کسی دن اس کی خواہش علم پر غالب آجاتی ہے تو وہ دن اس کے جرم کا ہوتا ہے۔ (مزید) فرماتے ہیں: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ ایسے بندے پاؤ گے جنہوں نے اپنے علم سے خواہش پر غلبہ حاصل کر لیا جیسے باہم محبت کرنے والوں میں سے دوسرے پر وہ غالب آتا ہے جو اپنے محبوب کی خاطر غصہ کرتا ہے۔

دشمن اور خواہشات:

﴿3914﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جتنا تم (جنگ میں) اپنے دشمن سے لڑتے ہو اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ اپنی خواہشات سے جنگ کرو۔

14 دشمن اور سب سے بہتر اسلحہ:

﴿3915﴾... منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ بہت متشدد ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں متشدد کیوں نہ ہوں جبکہ 14 دشمن میری گھات میں ہیں۔ ان میں سے چار تو یہ ہیں: (۱)... شیطان جو مجھے فتنوں میں ڈالتا ہے (۲)... مومن جو مجھ سے حسد کرتا ہے (۳)... کافر جو مجھے قتل کرنے کے

درپے ہے (۴)... منافق جو مجھ سے بغض رکھتا ہے اور باقی 10 یہ ہیں: (۱)... بھوک (۲)... پیاس (۳)... گرمی (۴)... سردی (۵)... بے لباسی (۶)... بڑھاپا (۷)... بیماری (۸)... فقر وفاقہ (۹)... موت اور (۱۰)... جہنم۔ ان کا سامنا میں مکمل اسلحہ کے ساتھ ہی کر سکتا ہوں اور میں تقویٰ سے بہتر کوئی اسلحہ نہیں پاتا۔

﴿3916﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد الرحمٰن جُمَحِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''شیطان جب کسی شخص کی عِصمَت[1] پر قابو پالیتا ہے تو اسے کوئی پروا نہیں ہوتی کہ آدمی جو چاہے کرتا پھرے حتّٰی کہ نماز میں اس کے چہرے کا گوشت بھی گر جائے اور شیطان اسے اس حالت سے کسی دوسری حالت کی طرف نہیں لے جاتا۔''

سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مال:

﴿3917﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ کا مال کیا ہے؟ فرمایا: (میرا مال) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جانا ہے۔

﴿3918﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم ایک شخص کو گناہ کرتا پاتے ہو مگر جب اس سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم موت کو پسند کرتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے: نہیں! ایسا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میرے پاس اتنا مال ہے۔ اگر اس سے پوچھا جائے: کیا تم گناہ چھوڑنا نہیں چاہتے؟ تو وہ کہتا ہے: میں اسے چھوڑنا نہیں چاہتا اور نہ ہی مرنا پسند کرتا ہوں کہ اسے چھوڑ دوں۔

خود کو پہچانو:

﴿3919﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نہیں چاہتے کہ توبہ کرنے سے پہلے مر جائیں لیکن ہم توبہ اس وقت کرتے ہیں جب موت آ پہنچتی ہے۔ جان لو! تم مر جاؤ گے تو بازار بند نہیں ہوں گے، یقیناً تمہاری وُقعت بہت کم ہے، لہٰذا خود کو پہچانو۔

---

[1]... قدرت کے باجود انسان کو گناہوں سے بچانے والی خوبی کو عصمت کہتے ہیں۔ (التعریفات، باب العین، ص۱۰۷)

سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا کشف:

﴿3920﴾... حضرتِ سیِّدُنا بلال بن کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر مَدِینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے پاس سے گزرے تو انہیں غمگین وپریشان دیکھ کر پوچھا: کیا بات ہے میں تمہیں غمگین و پریشان دیکھ رہا ہوں، اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتادیتا ہوں کہ تم کیوں پریشان ہو۔ انہوں نے کہا: بتادیجئے! فرمایا: تم اپنے بعد اپنی اولاد کے بارے میں سوچ کر پریشان ہو۔ کہا: جی ہاں، ایسا ہی ہے۔ فرمایا: ایسا نہ کرو اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست ہوں گے تو تمہیں ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں کرنا چاہئے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن ہوئے تو پھر تمہارے بعد ان کے ساتھ کیا ہوگا، اس کی تمہیں پروا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

سلیمان بن ہشام کو نصیحت:

﴿3921﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبد الملک فِهْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلیمان بن ہشام کو یہ نصیحت کرتے سنا کہ تم نے ہمارے کسی معاملے میں شک سے پاک ایسا یقین نہیں دیکھا ہوگا جو یقین سے خالی کسی شک کے مشابہ ہو۔

دنیا کم ہو یا زیادہ باعث نقصان ہی ہے:

﴿3922﴾... حضرتِ سیِّدُنا حضرتِ سیِّدُنا شُعبہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تھوڑی سی دنیا کثیر آخرت سے غافل کر دیتی ہے اور دنیا کی کثرت تھوڑی سی آخرت کی فکر کو بھی بُھلا دیتی ہے۔ اگر تم دنیا کو بقدرِ کفایت طلب کرنا چاہتے ہو تو تھوڑی سی دنیا بھی تمہیں کفایت کرے گی، اگر بقدرِ کفایت بھی تمہیں کافی نہ ہو تو (جان لو کہ) دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں جو تمہیں کافی ہو۔

بادشاہوں کی سی زندگی:

﴿3923﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ہمارا دین تو فرشتوں والا ہے مگر ہم بادشاہوں والی زندگی گزار رہے ہیں۔

﴿3924﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: اے ابو حازم! اکثر لوگ مجھ سے ملتے ہیں تو میرے لئے دُعائے خیر کرتے ہیں حالانکہ میں انہیں نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے ان کے ساتھ کبھی کوئی بھلائی کی ہوتی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "یہ گمان نہ کرنا کہ یہ تمہارے عمل کا ثمرہ ہے بلکہ یہ دیکھو کہ یہ کس کی طرف سے ہے، لہٰذا اس کا شکر ادا کرو۔" یہ روایت بیان کرنے بعد حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ (پ۱۶، مریم: ۹۶)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کر دے گا۔

دنیا سے دوری بڑی نعمت:

﴿3925﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ نعمت کہ وہ مجھ سے دنیا کو دور کر دے اس نعمت سے بڑی ہے کہ وہ مجھے دنیا سے عطا کرے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس قوم کو بھی دنیا عطا فرمائی تو وہ ہلاک و برباد ہو گئی۔

افضل خصلت:

﴿3926﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب سے افضل خصلت جس کی مومن سے امید کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کے مُعاملہ میں سب سے زیادہ خوفزدہ ہو اور ہر مسلمان کے لئے بھلائی کا امیدوار ہو۔

﴿3927﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا لوگوں کے سامنے آشکار ہوئی تو سب اس پر ٹوٹ پڑے۔

راہِ نجات:

﴿3928﴾... حضرتِ سیِّدُنا زَمعہ بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے سلیمان بن ہشام سے کہا: آپ ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نہیں پوچھتے کہ انہوں نے عُلَما کے

بارے میں کیا کہا؟ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تو عُلَما کے بارے میں اچھے کلمات ہی کہتا ہوں، میں نے ایسے عُلَما کو پایا جو اپنے علم کی وجہ سے دنیاداروں سے مُسْتَغْنِی (بے پروا) تھے لیکن دنیادار اپنے دنیاوی مُعاملات میں اُن سے مُسْتَغْنِی نہ تھے۔ امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اور اُن کے اَصحاب نے جب یہ دیکھا تو اپنا علم لے کر دنیاداروں کے پاس آئے مگر دنیاداروں نے ان کے علم سے کچھ نہ لیا۔ یہ اور اُن کے اَصحاب عُلَما نہیں بلکہ روایت کرنے والے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے کہا: یہ میرے پڑوسی ہیں اور مجھے معلوم نہیں کہ یہ سب کچھ ان کے پاس ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا، اگر میں مال دار ہوتا تو مجھے ضرور جانتے؟ سلیمان بن ہشام نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ہم جس میں مبتلا ہیں اس میں نجات کی راہ کیا ہے؟ فرمایا: جو تمہارے دائرۂ کار میں ہے اس میں جو حکمِ الٰہی ہو وہ کرتے جاؤ اور جس سے تمہیں شریعت نے منع کیا ہے اس سے رُک جاؤ۔ سلیمان بن ہشام نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! اس بات کی طاقت کون رکھتا ہے؟ فرمایا: جو جنّت کا طلب گار اور جہنم سے بھاگنے والا ہے وہ اس کی طاقت رکھتا ہے۔ ہاں! یہ بات الگ ہے کہ جسے تم طلب کرتے اور جس سے بھاگتے ہو وہ یہ (راہِ نجات) نہیں۔

سلیمان بن عبد الملک کو نصیحتیں:

﴿3929﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک حج کے ارادے سے مدینہ منورہ پہنچا تو پوچھا: کیا مدینہ طیبہ میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے متعدد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت کی ہو؟ لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں بتایا۔ خلیفہ نے آپ کو بلوایا۔ جب آپ تشریف لائے تو اس نے کہا: اے ابو حازم! یہ کیسی لا تعلقی ہے کہ سب مُعَزَّزِیْن شہر میرے پاس آئے لیکن آپ تشریف نہیں لائے؟ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بخدا! اس سے پہلے نہ تو آپ مجھے پہچانتے تھے اور نہ ہی میں نے آپ کو دیکھا تھا تو پھر لا تعلقی کیسی؟ خلیفہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی طرف دیکھ کر کہا: بُزُرگ نے دُرُست فرمایا اور میں نے خطا کی۔

موت کو ناپسند کرنے کی وجہ:

❁... خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے پوچھا: اے ابو حازم! کیا بات ہے کہ ہم موت کو ناپسند رکھتے ہیں؟ فرمایا:

تم نے دُنیا کو آباد اور آخرت کو ویران کیا، لہٰذا تم آبادی سے ویرانے کی طرف جانے کو پسند نہیں کرتے۔ کہا: آپ نے سچ فرمایا۔

...خلیفہ نے کہا: اے ابو حازم! کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ کل (بروزِ قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہمارے لئے کیا ہے؟ فرمایا: اپنے اعمال کو کتابُ اللہ پر پیش کرو۔ خلیفہ نے پوچھا: میں کتابُ اللہ میں اسے کہاں پاؤں گا؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿۱۴﴾ (پ۳۰، الانفطار: ۱۳، ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نیکوکار ضرور چین میں ہیں اور بے شک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔

...خلیفہ نے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کہاں ہے؟ فرمایا: اس کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔

نیکو کار اور گناہ گار کی بارگاہِ الٰہی میں پیشی:

...پھر کہا: کاش! میں بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں پیشی کی کیفیت کو جان لیتا؟ فرمایا: نیکو کار اس غائب کی طرح ہوگا جو اپنے اہل خانہ کی طرف واپس لوٹ آئے جبکہ گناہ گار اس بھاگے ہوئے غلام کی مانند ہوگا جسے اس کے مالک کی طرف لوٹا دیا جائے۔ یہ سن کر خلیفہ بلند آواز سے رونے لگا۔

اصلاح کا راز:

...خلیفہ نے پوچھا: اے ابو حازم! ہماری اِصلاح کیسے ہوگی؟ فرمایا: بے کار باتیں چھوڑ دو، مروت کو لازم پکڑو، تقسیم میں برابری کرو اور فیصلہ کرنے میں عدل سے کام لو۔ پوچھا: اے ابو حازم! اس کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا: حق سے کام لو اور ہر ایک کو اس کا جائز مقام دو۔

...پھر پوچھا: اے ابو حازم! لوگوں میں افضل کون ہیں؟ فرمایا: مروت و عقل والے۔

سب بڑھ کر عدل:

...خلیفہ نے پوچھا: سب سے بڑھ کر عدل کیا ہے؟ فرمایا: ہر اس شخص کے سامنے سچی بات کہنا جس سے تمہیں کسی قسم کی امید یا ڈر ہو۔

جلد قبول ہونے والی دعا:

❁...پھر کہا: تیزی سے شرفِ قبولیت حاصل کرنے والی دُعا کون سی ہے؟ فرمایا: نیک شخص کی نیک لوگوں کے لئے دُعا۔

سب سے افضل صدقہ:

❁...خلیفہ نے پوچھا: سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟ فرمایا: کم مال والے کا بقدر گنجائش پریشان حال فقیر کے ہاتھ میں کچھ دینا جس پر احسان جتلایا جائے نہ بعد میں تکلیف پہنچائی جائے۔

سب سے زیادہ عقل مند کون؟

❁...پھر پوچھا: اے ابو حازم! سب سے زیادہ عقل مند کون ہے؟ فرمایا: وہ جو عبادتِ الٰہی کے لئے کمربستہ ہو اور لوگوں کو اس کی ترغیب دلائے۔

سب سے بڑا احمق کون؟

❁...خلیفہ نے پوچھا: مخلوق میں سب سے بڑا احمق کون ہے؟ فرمایا: جو اپنے گناہ گار بھائی کی خواہش میں پڑ کر اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ دے۔

انوکھی حاجت:

پھر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے کہا: اے ابو حازم! کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں، یوں آپ ہم سے اور ہم آپ سے استفادہ کریں؟ فرمایا: ہرگز نہیں۔ کہا: کیوں؟ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ اگر میں تمہاری طرف تھوڑا سا بھی جھکا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے لمبی زندگی اور دُگنی موت کا مزا چکھائے گا اور مجھے اس سے بچانے والا کوئی بھی نہیں ہوگا۔ کہا: کسی چیز کی حاجت ہو تو بتایئے؟ فرمایا: ہاں، مجھے جنت میں داخل کر دو اور جہنم سے بچالو۔ کہا: یہ تو میرے بس میں نہیں۔ فرمایا: اس کے علاوہ میری کوئی حاجت نہیں۔

خلیفہ کے لئے دعا:

خلیفہ نے کہا: اے ابو حازم! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے میرے لئے دعا کیجئے۔ فرمایا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ (بارگاہِ الٰہی

میں عرض کی:) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر سلیمان بن عبد الملک تیرے دوستوں میں سے ہے تو اس کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی آسان فرما دے اور اگر تیرے دشمنوں میں سے ہے تو اسے پیشانی سے پکڑ کر اپنی پسندیدہ راہ پر چلا دے۔ خلیفہ نے کہا: بس اتنا ہی! فرمایا: جو کچھ میں نے مانگا ہے اگر آپ اس کے اہل ہوئے تو یہ کافی و کثیر ہے اور اگر اہل نہ ہوئے تو پھر کیا ضرورت ہے کہ ایسی کمان سے تیر پھینکیں جس کی تانت ہی نہ ہو۔

پھر خلیفہ نے کہا: اے ابو حازم! آپ ہماری موجودہ حالت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اے خلیفہ! کیا آپ مجھے اس سے معاف نہیں رکھیں گے؟ کہا: یہ ایک نصیحت ہو گی جو آپ کی طرف سے مجھے پہنچے گی۔ فرمایا: بے شک تمہارے آباء و اجداد نے امارت و حکومت لوگوں سے چھینی اور لوگوں کو جمع کرنے اور ان سے مشورہ لینے کے بجائے اسے تلوار کے زور پر حاصل کیا اور بہت زیادہ خون خرابہ کیا پھر اس دنیا سے کوچ کر گئے، کاش! آپ کو معلوم ہوتا کہ ان سے کیا سوال جواب کیا گیا۔ خلیفہ کے ہم نشینوں میں سے کسی نے کہا: آپ نے بُری بات کہی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُلَمائے کرام سے پختہ عہد لیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ٘ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۸۷)

ترجمۂ کنز الایمان: تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کرنا اور نہ چھپانا۔

✿...خلیفہ نے کہا: اے ابو حازم! مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا: ہاں، میں آپ کو مختصر وصیت کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم بجا لاؤ یوں کہ وہ تمہیں ایسی جگہ نہ دیکھے جہاں جانے سے اس نے تمہیں روکا ہے یا تمہیں وہاں سے غائب نہ پائے جہاں موجود رہنے کا اس نے حکم فرمایا ہے۔

کہیں یہ نیکی کا عوض نہ ہو:

پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھڑے ہو کر جانے لگے تو سلیمان بن عبد الملک نے کہا: اے ابو حازم! یہ 100 دینار ہیں انہیں خرچ کیجئے اور آپ کے لئے اور بھی حاضرِ خدمت ہیں۔ آپ نے دینار پھینکتے ہوئے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو میں آپ کے لئے پسند نہیں کرتا اسے اپنے لئے کیسے پسند کروں۔ میں آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ کا مجھ سے پوچھنا ایک مذاق ہو اور میرا آپ کو جواب دینا ایک عطا ہو کہ جب حضرتِ

سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مَدْیَن کے کنویں پر پہنچے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾ (پ۲۰، القصص: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لیے اُتارے محتاج ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے سوال کیا لوگوں سے نہیں مانگا، چرواہوں کو اس بات کا پتا نہ چلا لیکن دو لڑکیوں نے جان لیا۔ حضرتِ سیِّدُنا شعیب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب یہ معلوم ہوا تو فرمایا: شاید وہ بھوکے ہوں گے۔ پھر اپنی ایک صاحبزادی کو انہیں بلانے کے لئے بھیجا، جب وہ ان کے پاس آئی تو ان کی تعظیم بجالاتے ہوئے اپنا چہرہ ڈھانپ کر کہا:

اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ (پ۲۰، القصص: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے

تو حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس بات کو ناپسند کیا اور اس کے ساتھ نہ جانے کا ارادہ کیا لیکن اس کے ساتھ جانے کے علاوہ کوئی چارہ کار بھی نہ تھا کیونکہ آپ درندوں اور خوف والی جگہ پر تھے۔ چنانچہ اس کے ساتھ چل دیئے اور اس سے فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندی! میرے پیچھے چل۔ جب آپ حضرتِ سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچے تو رات کا کھانا تیار تھا۔ انہوں نے فرمایا: کھایئے۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کھانے سے انکار کر دیا۔ استفسار فرمایا: کیا آپ کو بھوک نہیں؟ فرمایا: بھوک تو ہے لیکن میرا تعلق ایسے لوگوں سے ہے جو آخرت کے تھوڑے عمل کو زمین بھر سونے کے عوض بھی نہیں بیچا کرتے، مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ اس کا عوض نہ ہو جو میں نے ان دونوں کو پانی بھر کر دیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے نوجوان! یہ بات نہیں بلکہ مہمان نوازی اور بھوکے کو کھانا کھلانا میری اور میرے آباء واَجداد کی عادت ہے۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے۔

پھر حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلیفہ سلیمان بن عبد الملک سے فرمایا: اگر یہ 100 دینار ان باتوں کا بدلہ ہے جو میں نے آپ کو بتائی ہیں تو مردار، خون اور خنزیر کا گوشت حالَتِ اِضْطِرار میں اس سے زیادہ حلال ہیں اور اگر یہ مسلمانوں کے بیت المال سے ہوں تو میری طرح اور بھی لوگ ہوں گے، ان

میں بھی بانٹ دیں ورنہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

بنی اسرائیل کی تباہی و بربادی کا سبب:

(پھر فرمایا:) بے شک بنی اسرائیل ہمیشہ ہدایت و تقویٰ پر گامزن رہے جب تک ان کے اُمرا علم میں رغبت کی وجہ سے اِن کے عُلَما کے پاس جاتے رہے لیکن جب بنی اسرائیل نے کوتاہی کی اور بخل سے کام لیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ان کا مرتبہ گھٹ گیا اور وہ شیطان کی پیروی اور بتوں کی پوجا میں لگ گئے۔ ان کے عُلَما اُمرا کے پاس جاتے اور ان کی دنیا اور قتل وغیرہ میں شریک ہوتے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے پوچھا: اے ابو حازم! آپ کا اشارہ میری طرف ہے یا مجھ پر اعتراض کررہے ہیں؟ فرمایا: میں نے آپ کی طرف اشارہ نہیں کیا لیکن حقیقت وہی ہے جو آپ سُن رہے ہیں۔ سلیمان بن عبد الملک نے پوچھا: اے ابنِ شہاب! آپ انہیں جانتے ہیں؟ کہا: ہاں، 30 سال سے یہ میرے پڑوسی ہیں لیکن میں نے ان سے ایک مرتبہ بھی بات نہیں کی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھول گئے تو مجھے بھی بھول گئے اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتے تو ضرور مجھ سے بھی محبت کرتے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے کہا: اے ابو حازم! آپ نے مجھے بُرا بھلا کہا ہے؟ خلیفہ نے کہا: انہوں نے تجھے بُرا بھلا نہیں کہا بلکہ تیرے نفس نے تجھے بُرا بھلا کہا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ ایک پڑوسی کا دوسرے پڑوسی پر اسی طرح حق ہوتا ہے جس طرح رشتہ دار کا ہوتا ہے؟ ان کے وہاں سے تشریف لے جانے کے بعد خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے ہم نشینوں میں سے کسی نے پوچھا: اے خلیفہ! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ تمام لوگ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح ہو جائیں؟ خلیفہ نے کہا: نہیں۔

سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا زُہد:

﴿3930﴾... حضرتِ سیِّدُنا زَمعہ بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہی کہ ایک اُمَوی نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مکتوب بھیجا اور اصرار کیا کہ آپ اپنی حاجات اسے بتائیں۔ آپ نے جواباً لکھا: میرے پاس آپ کا خط پہنچا، آپ نے مجھے اپنی حاجات بتانے کے لئے اصرار کیا ہے، یہ ناممکن ہے کہ میں آپ کو اپنی حاجات بتاؤں کیونکہ میں اپنی حاجات ایسی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں جو حاجات ذخیرہ نہیں کرتی اور وہ میرے

ربّ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اُس نے جو مجھے عطا کیا اُسے میں نے قبول کیا اور جو مجھے نہیں ملا اس بارے میں صبر کیا۔

﴿3931﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مکتوب بھیجا کہ مجھے اپنی حاجت بتائیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ ممکن نہیں کیونکہ میں اپنی حاجات ایسی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں جو حاجات ذخیرہ نہیں کرتی۔ اُس نے جو مجھے عطا کیا اُس پر میں نے قناعت اختیار کی اور جو مجھے نہیں ملا میں اُس پر راضی رہا۔

دنیا کو دو چیزیں پایا:

﴿3932﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دنیا کو دو چیزیں پایا جس میں ایک چیز میری اور دوسری میرے غیر کی ہے۔ جو دوسرے کی ہے اگر میں اس کی طلب میں زمین و آسمان بھی بطورِ حیلہ استعمال کروں تو بھی حاصل نہیں کر سکتا، جس طرح میرا رزق دوسرے کو نہیں مل سکتا اس طرح دوسرے کا رزق مجھے نہیں مل سکتا۔

رزق کو دو چیزوں میں پایا:

﴿3933﴾... حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو وازع مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے رزق کے معاملے میں غور کیا تو اسے دو چیزوں میں پایا، ایک چیز میرے لئے ہے جو مجھے وقتِ مقررہ پر ملے گی، اس سے پہلے میں اسے حاصل نہیں کر سکتا اگرچہ زمین و آسمان کی پوری قوت کے ساتھ اسے طلب کروں اور ایک چیز ہے ہی دوسرے کے لئے جو مجھے پہلے ملی ہے نہ اب طلب کرنے پر ملے گی، جس طرح ایک شے مجھے نہیں ملے گی اسی طرح ایک شے میرے غیر (دوسرے) کو بھی نہیں ملے گی، لہٰذا میں ان دونوں میں اپنی عمر کیوں فنا کروں؟

غَنا کی دولت:

﴿3934﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ جو چیز تجھے کفایت کرتی ہے اگر اس کے ساتھ غَنا کی دولت ملے تو پھر معمولی گزر بسر بھی تجھے کافی ہو گا اور اگر تجھے کفایت کرنے والی چیز غنا نہ بخشے تو پھر دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں جو تجھے غنا بخش دے۔

دین و دنیا کا حصول بہت دشوار ہے:

﴿3935﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دین و دنیا کا حُصول بہت دُشوار ہو چکا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے ابو حازم! دین کی بات تو سمجھ آگئی لیکن دنیا کیسے؟ فرمایا: اس طرح کہ جب تم کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہو تو کسی نہ کسی کو پاتے ہو کہ اس کے حصول میں وہ تم سے سبقت لے چکا ہے۔

عزت بڑھ گئی:

﴿3936﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الاَکرَم بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ موسِم گرما میں حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ تھا۔ ہمارے گھرانے کے سب سے بڑھ کر نیک و پرہیزگار شخص حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن خالد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَاحِد نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لایئے تاکہ ہم آپ سے کچھ پوچھ سکیں اور آپ ہم سے گفتگو فرمائیں۔ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ! میں نے اہلِ علم کو پایا کہ وہ دین لے کر دنیاداروں کے پاس نہیں جاتے، لہٰذا میں اس میں پہل کرنے والا نہیں بننا چاہتا۔ اگر آپ کو کوئی حاجت ہے تو ہمیں بتائیں۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ المَنَّان ان کے ہاں گئے اور سوالات پوچھے اور کہا: اس سے ہماری نظر میں آپ کی عزت اور بڑھ گئی ہے۔

﴿3937﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ المَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غور کرو! جسے تم آخرت میں اپنے پاس رکھنا پسند کرتے ہو اسے آج ہی حاصل کرلو اور جسے اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتے اسے آج ہی چھوڑ دو۔

گزری زندگی خواب کی مثل ہے:

﴿3938﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثَوابہ بن رافع رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا میں جو زندگی گزر چکی ہے وہ خواب کی طرح ہے اور جو باقی ہے وہ تمنائیں ہیں۔

﴿3939﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ المَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم

رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ہر وہ عمل جس کی وجہ سے تم موت کو ناپسند جانتے ہو اسے چھوڑ دو، جب تم مرو گے تو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دوستی:

﴿3940﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُطَرِّف رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بندہ اپنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان مُعاملہ اس وقت تک دُرُست نہیں کر سکتا جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور بندوں کے درمیان معاملہ دُرُست نہ کر دے۔ ایک کو دوست بنالینا تمام لوگوں کو دوست بنانے سے زیادہ آسان ہے، لہٰذا جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دوستی کر لو گے تو تمام لوگ تمہاری طرف مائل ہو جائیں گے اور اگر اپنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان تعلق کو بگاڑ دو گے تو سب لوگ تمہارے دشمن بن جائیں گے۔

ربّ تعالٰی پر توکل:

﴿3941﴾... مروی ہے کہ کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پاس آکر کہنے لگے: اے ابو حازم! کیا آپ نہیں دیکھتے کہ مہنگائی بڑھ گئی ہے؟ فرمایا: تمہیں اس کا کیا غم؟ بے شک وہ ذات جو ہمیں مہنگائی سے پہلے کھلاتی رہی ہے مہنگائی میں بھی کھلائے گی۔

﴿3942﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو الحسن مَدَائِنِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جو دنیا کی حقیقت کو جان لیتا ہے وہ اس میں کشادگی کے ساتھ بھی خوش نہیں رہتا اور کسی آزمائش و مصیبت پر غمگین بھی نہیں ہوتا۔

﴿3943﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُطَرِّف رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: دنیا میں جو چیز بھی تجھے خوش کرتی ہے اس کے ساتھ ایسی کوئی چیز ضرور ہوتی ہے جو تجھے غمزدہ کرنے والی ہوتی ہے۔

دین پر ہمیشگی:

﴿3944﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تم سے اس بات پر راضی ہوں کہ تم اپنے دین پر اس طرح ہمیشگی اختیار کرو جس طرح اپنے جوتے استعمال کرنے پر کرتے ہو۔

گناہوں کی طرح نیکیاں بھی چھپاؤ:

﴾3945﴿... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح پوری کوشش سے تم اپنے گناہ کو چھپاتے ہو اسی طرح اپنی نیکیوں بھی چھپانے کی کوشش کرو۔

﴾3946﴿... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سُلَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! موت کے بعد ہی تمہیں اصل آگاہی حاصل ہو گی۔

بادشاہ بازار کی مانند ہے:

﴾3947﴿... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک بادشاہ بازار کی مانند ہے کہ جو اس کے ہاں خرچ ہو گا وہی لایا جائے گا۔

﴾3948﴿... حضرتِ سیِّدُنا انس بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حاکم تو بازار کی طرح ہے کہ اگر اس کے پاس حق آئے تو اسے خرچ کرے گا اور اگر باطل آئے تو اسے خرچ کرے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو عمار ہاشم بن غَطْفان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ اگر حاکم کے پاس باطل خرچ کیا جائے تو اس کے پاس باطل آئے گا اور اگر حق خرچ کیا جائے تو حق آئے گا۔

امیر مدینہ کو نصیحت:

﴾3949﴿... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر مدینہ کے پاس گئے۔ اُس نے کہا: فرمایئے (کیسے آنا ہوا)۔ فرمایا: اپنے دروازے پر آنے والوں کو دیکھو، اگر اَہْلِ خیر کو اپنے قریب کرو گے تو اَہْلِ شر دور ہو جائیں گے اور اگر اَہْلِ شر کو قُرب بخشو

گے تو اہلِ خیر دور ہو جائیں گے۔

علم ہے لیکن عمل نہیں:

﴿3950﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: لوگ احادیث میں مشغول ہیں لیکن عمل سے دور ہیں۔

﴿3951﴾...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یحییٰ مازِنی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: لوگ عمل کے بدلے علم اور فعل کے بدلے قول پر خوش ہیں۔

وعظ و نصیحت سے مقصود:

﴿3952﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں وعظ و نصیحت ضرور کرتا ہوں مگر اسے قبول کرنے والا کوئی دل نہیں پاتا، لہٰذا اس سے اپنی اصلاح کا ہی ارادہ کرتا ہوں۔

﴿3953﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: مجھے دعا کے رد کر دیئے جانے سے زیادہ دعا سے روک دیئے جانے کا خوف ہے۔

﴿3954﴾... حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن مغیرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: پوشیدہ راز کو ظاہر کرنا کسی بات کو راز رکھنے سے زیادہ آسان ہے، کہنا آسان ہے لیکن کرکے دکھانا مشکل ہے۔

دنیا و آخرت کی بھلائی:

﴿3955﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: دو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان پر عمل کرو تو دنیا و آخرت کی بھلائی پالو گے اور ان پر عمل کرنا کوئی مشکل بھی نہیں۔ پوچھا گیا: وہ کون سی ہیں؟ فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی چیز کو پسند فرماتا ہے تو اُسے اختیار کئے رکھو اگرچہ وہ تمہیں ناپسند ہو اور جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند نہیں فرماتا اسے ناپسند جانو اگرچہ وہ تمہیں پسند ہو۔

﴿3956﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک قوم نے مشقت زیادہ ہونے کی وجہ سے حلال زیادہ حاصل کرنے سے اِجتناب برتا تو تمہارا ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جنہوں نے حرام میں مبتلا ہونے کے لئے حلال چھوڑ دیا۔

دو شخص برابر نہیں ہوسکتے:

﴿3957﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے وقت ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: اے ابو حازم! آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ فرمایا: خیریت سے ہوں اور حُسنِ ظن کا اُمیدوار ہوں۔ پھر فرمایا: بخدا! دو شخص برابر نہیں ہوسکتے۔ ایک وہ جو صبح، شام اپنے لئے آخرت کو آباد کرتا اور موت آنے سے پہلے ہی اسے اپنا مقصود بنالیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ آخرت کی منزل پر پہنچتا ہے تو آخرت کے لئے تیار ہوتا اور آخرت اس کے لئے تیار ہوتی ہے اور دوسرا وہ شخص جو صبح، شام دنیا کے لئے گزارتا ہے اس کا مقصد آخرت کی آبادی نہیں ہوتا تو وہ آخرت کی طرف اس حال میں جاتا ہے کہ وہاں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

﴿3958﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دنیا کے متعلق یہ کہتے سنا: دنیا سے جو کچھ ہمیں ملا اگر ہم اس کے شر سے نجات پالیں تو جو ہمیں حاصل نہیں ہوا وہ ہمیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر ہم اس کے کیچڑ میں پھنس جائیں تو جو باقی کو طلب کرے گا وہ احمق ہی ہوگا۔

سستا ساز و سامان:

﴿3959﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر موصلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک آخرت کا ساز و سامان (دُنیاوی زندگی میں) بہت سستا ہے، لہٰذا اس سستے زمانے میں اسے زیادہ سے زیادہ اکٹھا کرلو کیونکہ جب اس کے خرچ کا دن آئے گا تو پھر یہ نہ تھوڑا حاصل ہوسکے گا نہ زیادہ۔

نقصان دہ اور مفید عمل:

﴿3960﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کبھی کوئی نیکی نہ کرے بس گناہ ہی کرے (مگر اس کے سبب خوف میں مبتلا رہے) تو یہ اس کے لئے نیکی سے زیادہ مفید ہے اور اسی طرح ایک شخص کبھی کوئی گناہ نہ کرے بس نیکی ہی کرے (مگر اس پر اتراتا رہے) تو یہ اس کے لئے گناہ سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

﴿3961﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نیکی کرکے اس پر خوش ہوتا (اور اتراتا) ہے حالانکہ کوئی بھی گناہ اس کے لئے اس سے زیادہ نقصان دہ نہیں ہوتا اور ایک شخص گناہ کا اِرتکاب کرکے اسے بُرا جانتا (اور خوف میں مبتلا رہتا) ہے حالانکہ کوئی بھی نیکی اس کے لئے اس سے زیادہ مفید نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ نیکی کرتے ہوئے جب خوش ہوتا ہے تو یوں وہ خود کو عمل کے لئے مجبور کرتا ہے اور یہ سوچتا ہے کہ نیکی کے ذریعے اسے دوسروں پر فضیلت حاصل ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی اس نیکی اور اس کے ساتھ دیگر نیک اعمال کو بھی ضائع کر دے اور ایک بندہ گناہ کرتے ہوئے اسے بُرا محسوس کرتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ خوف پیدا فرما دے اور اسے موت آجائے جبکہ وہ خوف اس کے دل میں موجود ہو۔

تعظیمِ الٰہی کے لئے نیک اعمال:

﴿3962﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کسی چیز کا سوال کرتے ہوئے حیا آتی ہے کہ میں اس گھٹیا مزدور کی طرح ہو جاؤں جو کام کرتا ہے تو فوراً اُجرت مانگتا ہے، میں تو نیک اعمال تعظیمِ الٰہی کی خاطر سرانجام دیتا ہوں۔

اَعضاء کا شکر:

﴿3963﴾... مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ خیر کی بات دیکھو تو اسے ظاہر کر دو اور اگر بُرائی دیکھو تو پردہ پوشی کرو۔ پوچھا: کانوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر کوئی بھلائی کی بات سُنو تو یاد کر لو اور اگر بُری بات سنو تو اَن سنی کر دو۔ پوچھا: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اس چیز کو نہ پکڑو جو تمہاری نہیں اور ہاتھوں کے متعلق جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے اس سے انہیں نہ روکو۔ پوچھا: پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اس کا نچلا حصہ کھانے کے لئے اور اوپر والا حصہ

علم کے لئے ہو۔ پوچھا: شرم گاہ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَۙ(۵) اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَۚ(۶) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَۚ(۷) (پ۱۸، المؤمنون: ۵تا۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

پوچھا: پاؤں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر تم کسی قابلِ رشک شخص کا جنازہ دیکھو تو اس جیسے اعمال بجالانے میں پاؤں کو اِستعمال کرو اور اگر ایسے شخص کا جنازہ دیکھو جسے تم ناپسند جانتے ہو تو پاؤں کو اس جیسے اعمال کرنے سے روک لو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو۔ جو شخص زبان سے شکر ادا کرتا ہے لیکن اعضاء سے شکر نہیں بجالاتا اس کی مثال اس جیسی ہے جس کے پاس چادر ہو اور وہ اسے ایک کونے سے پکڑ لے مگر اوڑھے نہ تو وہ اسے گرمی، سردی، برفباری اور بارش میں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔

عالم کی تین خصلتیں:

﴿3964﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم اس وقت تک عالِم نہیں بن سکتے جب تک تم میں تین خصلتیں نہ پائی جائیں: (۱)...اپنے سے بڑے کی نافرمانی نہ کرو (۲)...اپنے سے چھوٹے کو حقیر نہ جانو اور (۳)...اپنے علم سے دنیا نہ کماؤ۔

پہلے کے علما:

﴿3965﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا گیا کہ عُلَما تو پہلے زمانہ کے تھے۔ جب ان میں سے کوئی عالِم اپنے سے زیادہ علم والے سے ملاقات کرتا تو اس دن کو غنیمت جانتا اور اگر اپنے برابر علم والے سے ملاقات ہوتی تو اس سے مذاکرہ کرتا اور جب اپنے سے کم علم والے سے ملاقات ہوتی تو اس کا مذاق نہ اڑاتا حتّٰی کہ جب یہ زمانہ آیا تو لوگ ہلاکت میں پڑ گئے۔

بہترین اُمرا اور بدترین عُلَما:

﴿3966﴾... مروی ہے کہ ایک حاکمِ وقت نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلوایا، آپ اس

کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں حضرتِ سیِّدُنا امام عبد الرحمٰن بن زیاد افریقی، حضرتِ سیِّدُنا امام ابن شہاب زُہری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دیگر لوگ بیٹھے تھے۔ حاکم وقت نے کہا: اے ابو حازم! کچھ ارشاد فرمایئے۔ فرمایا: بہترین اُمَرا وہ ہیں جو عُلَما سے محبت کرتے ہیں اور بدترین عُلَما وہ ہیں جو اُمَرا سے محبت کرتے ہیں۔ پہلے زمانے میں جب اُمَرا عُلَما کی طرف پیغام بھیجتے تو وہ تشریف نہ لاتے اور جب اُمَرا انہیں کچھ دیتے تو وہ قبول نہ کرتے اور جب وہ ان سے کوئی مسئلہ پوچھتے تو وہ انہیں کسی قسم کی رعایت نہ دیتے۔ اُمَرا عُلَما کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان سے مسائل پوچھتے تھے اور اُمَرا اور عُلَما کی اِصلاح اسی میں تھی۔ جب کچھ لوگوں نے عُلَما کی یہ قدر و منزلت دیکھی تو کہا: ہم بھی علم حاصل کر کے ان عُلَما کی طرح کیوں نہیں ہو جاتے، لہٰذا انہوں نے علم حاصل کیا، اُمَرا کے پاس آئے، اُن سے گپ شپ لگائی اور ان کے لئے دین میں رخصتیں تلاش کیں۔ اُمَرا نے انہیں مال و دولت دیا تو اُنہوں نے اسے قبول کیا۔ اب حالت یہ ہے کہ اُمَرا و عُلَما ایک دوسرے پر جری ہو گئے ہیں۔

دنیا کی محبت کب نقصان دہ نہیں؟

﴿3967﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک دن بتایا کہ مجھے ایک چیز پریشان کرتی ہے۔ آپ نے پوچھا: اے بھتیجے! وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: دنیا سے میری محبت۔ فرمایا: بھتیجے! جان لو یہ ایسی چیز ہے کہ میں اپنے نفس کو ایسی چیز کی محبت پر ملامت نہیں کرتا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دنیا کو ہمارے لئے محبوب بنا دیا ہے لیکن ہمارا اپنے نفسوں پر عتاب کرنا اس بات پر ہونا چاہیئے کہ اس کی محبت ایسی چیز کے لینے کی دعوت نہ دے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اور نہ ایسی چیز سے روکے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو دنیا کی محبت ہمیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔

﴿3968﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرو تو دنیاوی مُعامَلات میں اس سے میل جول کم رکھو۔

﴿3969﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم یہ دیکھو کہ تمہارا پروردگار تمہیں پے درپے نعمتیں عطا فرما رہا ہے اور تم اس کی نافرمانی کئے جا رہے ہو تو تمہیں ڈرنا چاہیئے۔

قرابت، لذت اور راحت:

﴿3970﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: قرابت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: محبت۔ پوچھا گیا: لذت کیا ہے؟ فرمایا: موافقت۔ پوچھا گیا: راحت کیا ہے؟ فرمایا: جنت۔

عالم اور جاہل کی مثال:

﴿3971﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عبد اللہ قُیَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عالِم اور جاہِل کی مثال مستری اور مزدور کی سی ہے تم مستری کو اپنے سازوسامان کے ساتھ بلندی پر بیٹھا دیکھو گے جبکہ مزدور کاندھے پر اینٹیں اور گارا اُٹھا کر تختوں پر چڑھتا ہے جس کے نیچے کی فضا خالی ہوتی ہے اگر پھسلے تو مر جائے، لہٰذا ڈرتے ڈرتے اوپر چڑھتا ہے یہاں تک کہ مستری کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ مستری اپنے اوزار، اندازے اور رائے سے مکان تعمیر کرتا ہے۔ مستری اور مزدور جب اپنے کام سے فارغ ہوتے ہیں تو مستری مزدور سے نو گنا زیادہ اُجرت لیتا ہے جبکہ مزدور ایک گنا، اگرچہ وہ گر کر فوت ہو جائے۔ اسی طرح عالِم اپنے علم کی بدولت کئی گنا زیادہ ثواب حاصل کر لیتا ہے۔

﴿3972﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں سے ڈرنے والے کو جو مصیبت پہنچتی ہے وہ اس مصیبت سے زیادہ سخت ہوتی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے کو پہنچتی ہے۔

شیطان نفع و نقصان کا مالک نہیں:

﴿3973﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثوابہ بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابلیس لعین کی حیثیت ہی کیا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اس کی نافرمانی کی جائے تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور اطاعت کی جائے تو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

مسلمان دشمن اور فاسق و فاجر دوست:

﴿3974﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمان دشمن کا تم سے نفرت کرنا تمہارے لئے فاسق وفاجر دوست کی محبت سے بہتر ہے۔

لذت کیا ہے؟

﴿3975﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: لذت کیا ہے؟ فرمایا: موافقت کرنا۔

﴿3976﴾... حضرتِ سیِّدُنا زَکَرِیَّا بن منصور قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: تم حاملِ قرآن کو 50 لوگوں میں بھی دیکھوگے تو پہچان لوگے کہ قرآن مجید نے اسے تھکا دیا ہے۔ میں نے ایسے قُرا کو دیکھا ہے جو حقیقی قُرا تھے جبکہ آج کل کے قُرا بے کار ہیں۔

﴿3977﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بازار سے گزرتے ہوئے پھل دیکھے تو ان کے کھانے کی خواہش ہوئی، پھر فرمایا: جنت میں ان کے ملنے کا وعدہ ہے۔

امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نصیحت بھرا مکتوب:

﴿3978﴾... حضرتِ سیِّدُنا زَیَّال بن عَبَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی طرف لکھا: اے ابو بکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں فتنوں سے محفوظ فرمائے اور آگ سے بچا کر رحم فرمائے۔ اب تمہاری حالت یہ ہوگئی ہے کہ جو بھی تمہیں جانتا ہے وہ تمہارے کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہے۔ تم بڑھاپے کو پہنچ چکے ہو، تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ہیں کہ اس نے تمہیں صحت و لمبی عمر عطا فرمائی۔ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دلائل جان لئے جو اس نے اپنی کتاب میں تم پر ظاہر فرمائے، نیز اس نے تمہیں اپنے دین کی سمجھ اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کی فہم عطا کی اور تم پر اپنی تمام نعمتیں اور دلائل ظاہر کئے تا کہ وہ اس میں تمہارے شکر کو آزمائے اور اپنے فضل و کرم کو تم پر ظاہر فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ (پ۱۳، ابراھیم: ۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

غور کرو کہ اُس وقت تمہاری کی کیا حالت ہو گی جب بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو گے؟ وہ تم سے اپنی نعمتوں کے بارے میں دریافت کرے گا کہ انہیں کیسے برتا اور اپنے دلائل کے بارے میں پوچھے گا کہ انہیں کیسے پورا کیا؟ ہر گز یہ گمان نہ کرنا کہ غفلت کے باوُجود ربّ عَزَّوَجَلَّ تم سے راضی ہو جائے گا اور تمہاری کوتاہی کو معاف فرمادے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں عُلَما سے وعدہ لیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ٘ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا، نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

تم کہتے ہو کہ میں عالِم ہوں اور بحث ومباحثہ میں مہارت رکھتا ہوں۔ تم نے اپنی فہم، رائے اور عقل پر بھروسا کرتے ہوئے لوگوں سے جھگڑا کیا اور ان پر غالب آ گئے لیکن تم اس فرمانِ باری تعالیٰ سے کیسے بچو گے؟

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (پ۵، النسآء: ۱۰۹)

ترجمۂ کنزالایمان: سنتے ہو یہ جو تم ہو دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ سے قیامت کے دن۔

سب سے بڑا جرم:

جان لو! سب سے بڑا جُرم جس کا تم نے اِرتکاب کیا وہ یہ ہے کہ تم ظالِم سے مانوس ہوئے اور تم نے اپنے قُرب کے ذریعے اُس کے لئے سرکشی کا راستہ آسان کیا اور اس کی دعوت پر لبیک کہا۔ میں نہیں چاہتا کہ کل تم اپنے گناہوں کے ساتھ اس کا جرم بھی لادے آرہے ہو اور جو تم نے ظالموں کے ظلم سے چشم پوشی کی اس کے بارے میں (بروزِ قیامت) تم سے پوچھا جائے گا۔ تم نے وہ مال لیا جو دینے والے کی ملکیت نہیں تھا، تم اس کے قریب ہوئے جو نہ تو کسی حق دار کا حق دیتا اور نہ ہی تمہارے قُرب کے باوُجود اس نے کوئی غلط کام ترک کیا، تم نے اسے پسند کیا جس نے تمہیں بُلا کر دھوکا دہی کا ارادہ کیا، ان ظالموں نے تمہیں چکی کا کیل بنا دیا کہ ان کے مظالم کی چکی تمہارے ارد گرد گھومتی رہے، تمہیں پُل بنا دیا جس سے گزر کر گناہ کرتے رہیں، اپنی گمراہی کی سیڑھی و داعی بنادیا اور اپنے راستے کا سالک بنادیا۔ تمہارے ذریعے وہ عُلَما کے بارے میں شکوک و شُبہات پھیلاتے اور جاہلوں کو ان کے پیچھے لگا دیتے ہیں۔ تم نہ تو ان کے خاص الخاص وزیر بنے اور نہ ہی مضبوط ترین

ساتھی مگر تم ان کے فساد اور عوام وخواص کو جو ان سے اختلاف ہے اس کی اصلاح میں لگے رہے۔ پس انہوں نے تھوڑے فائدے کے ساتھ ساتھ تمہارا کیا کچھ بگاڑ دیا اور تم سے کتنا زیادہ چھین کر کتنا تھوڑا عطا کیا۔ اپنے بارے میں سوچو کیونکہ تمہارے بارے میں تمہارے علاوہ کوئی غور و فکر نہیں کرے گا اور احتساب کرنے والے شخص کی طرح اپنا محاسبہ کرو پھر یہ دیکھو کہ تم اس ذات کا کیسے شکر ادا کرتے ہو جس نے تمہیں اپنی چھوٹی بڑی نعمتوں سے نوازا۔ غور کرو! اس کے فیصلے سے تمہیں کیسی عظمت ملی جس نے پہلے تمہیں اپنی تدبیر سے لوگوں میں کم رتبہ رکھا اور کس طرح اس نے لباس کے ذریعے تمہیں بچایا کہ اس نے لباس کو چھپانے والا بنا دیا اور جس ذات نے تمہیں اپنے قریب رہنے کا حکم دیا ہے تم اس کے کتنا قریب یا دور ہو؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ خوابِ غفلت سے بیدار ہی نہیں ہوتے اور اپنی لغزشوں کی معافی نہیں مانگتے ہو؟ اور تم کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے جب بھی موقع ملا میں اس کے دین کا احیا کروں گا اور کسی باطل کو سر اٹھانے نہیں دوں گا۔ تمہیں اس ذات کا شکر ادا کرنا چاہئے جس نے تمہیں اپنی کتاب کا حامل بنایا اور اپنے علم سے نوازا۔ تمہارے بارے میں خدشہ ہے کہ کہیں تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ وَّرِثُوا الۡكِتٰبَ يَاۡخُذُوۡنَ عَرَضَ هٰذَا الۡاَدۡنٰى (پ۹، الاعراف: ۱۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ان کی جگہ ان کے بعد وہ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے اس دنیا کا مال لیتے ہیں۔

خوش بخت و بد بخت:

کیا تم ایسی جگہ نہیں ہو جہاں سے کوچ کا نقارہ بجا دیا گیا ہے، انسان کی اپنے ہم عصروں کے بعد کیا زندگی ہے؟ خوش بخت ہے وہ جو دنیا میں خوف کی حالت میں رہا۔ بد بخت ہے وہ جو خود تو مر گیا لیکن اس کے گناہ باقی رہے۔ تمہیں اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ خود کو چھوڑ کر ورثا کی فکر میں لگ جاؤ کیونکہ کوئی بھی اس کا اہل نہیں کہ تم اسے اپنی پیٹھ پر سوار کرو، لذت ختم ہو گئی لیکن تھکاوٹ باقی ہے۔ وہ شخص کتنا بد بخت ہے جس کی کمائی سے دوسرے خوش بخت ہیں۔ تم اس مقام تک پہنچ چکے ہو لہٰذا ڈرو، پھنس چکے ہو لہٰذا نکلنے کی فکر کرو۔ تم اس کے ساتھ معاملہ کر رہے ہو جو جاہل نہیں ہے۔ وہ جو تمہارے اعمال محفوظ کر رہا ہے غافل نہیں ہے۔ تیاری کرو! تمہارا سفر قریب ہے۔ اپنی دین داری کا علاج کرو اس میں بڑی بیماری داخل ہو گئی ہے۔ یہ نہ

سمجھنا کہ میں تمہیں زجر و توبیخ کر رہا یا شرم وعار دلا رہا ہوں بلکہ میں تو تمہیں بھولا ہوا سبق یاد دلا رہا ہوں اور تمہارے حلم سے جو چیز تم پر مخفی ہے اسے بار بار لوٹا رہا ہوں۔ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان یاد ہے:

وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۵)

تم اسلاف کو بھول گئے:

تم اپنے گزرے ہوئے دوست واحباب کو بھول گئے اور ان کے بعد بے یار و مددگار رہ گئے، غور کرو! کیا وہ بھی اس میں مبتلا ہوئے جس میں تم مبتلا کئے گئے؟ یا وہ بھی ایسے حالات سے گزرے جن سے تم گزر رہے ہو؟ اور کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں کوئی ایسی نعمت ملی ہے جس سے وہ محروم رہ گئے یا تم نے ایسی چیز کا علم حاصل کر لیا جس سے وہ ناواقف رہے؟ بلکہ عام لوگوں کے دلوں میں تمہارا جو مقام ہے جس سے تم آزمائے گئے اس سے تم ناواقف رہے اور وہ تمہارے اس طرح پابند بنے کہ تمہاری رائے کی پیروی کرنے لگے اور تمہارے کہنے کے مطابق عمل کرنے لگے۔ اگر تم حلال کہتے تو وہ حلال سمجھتے اور اگر حرام کہتے تو حرام سمجھتے ہیں حالانکہ تمہیں اس کا اختیار نہیں۔ پھر یہ کہ تمہاری طرف جھکے ہونے اور تمہارے مال کی رغبت نے انہیں عمل سے دور کر دیا۔ تم پر اور اُن پر غفلت کا غلبہ اور دنیا و حکومت کی محبت چھائی ہوئی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم کس غفلت و دھوکے میں پڑے ہو؟ اور لوگ کس آزمائش و فتنے میں مبتلا ہیں؟ تم نے انہیں کمانے سے غافل کر کے آزمائش میں ڈالا اور وہ تم پر علم کے آثار دیکھ کر فتنے میں مبتلا ہو گئے اور علم کے ذریعے تم جس مقام تک پہنچے ان کے دلوں میں بھی علم کے ذریعے وہاں پہنچنے کا شوق پیدا ہوا اور اس منصب کو پانے کی خواہش ہونے لگی جو تم نے پایا۔ تمہاری وجہ سے وہ ایسے سمندر میں گھس گئے جس کی گہرائی کا اِدراک نہیں کیا جا سکتا، ایسی مصیبت میں گرفتار ہوئے جس سے چھٹکارا نہیں، لہٰذا ہمارا، تمہارا اور ان کا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی حامی و ناصر ہو۔

جاہ و مرتبے کی اقسام:

جان لو! جاہ و مرتبہ کی دو قسمیں ہیں: (۱)...جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کے ذریعے ان کے دوستوں کو عطا فرماتا ہے جن کا ذکر پوشیدہ اور پہچان مخفی ہوتی ہے۔ ان کی تعریف بیان کرتے ہوئے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ مخفی رہنے والے متقی وپرہیزگار لوگوں کو پسند فرماتا ہے کہ جب وہ غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں اور وہ ہر سیاہ و تاریک فتنے سے (سلامتی سے) نکل جاتے ہیں۔"(1) یہی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست ہیں جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اُولٰٓىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ (پ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ ہیں اللہ کی جماعت سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

(۲)...جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دشمنوں کے ہاتھوں اُن کے دوستوں کے لئے ظاہر فرماتا ہے اور ان کے دلوں میں ان دوستوں کی محبت ڈال دیتا ہے۔ پس لوگ دشمنانِ خدا کی طرح ان کی تعظیم کرنے لگ جاتے اور انہی کی طرح ان کے مال میں رغبت رکھتے ہیں (ایسوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:)

اُولٰٓىِٕكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ (پ۲۸، المجادلۃ: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے بے شک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے۔

جو چیز مجھے خوفزدہ کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ کہیں تم ایسے شخص کی طرح نہ ہو جاؤ جو اس حال میں زندگی گزارتا ہے کہ اس کا دین پوشیدہ اور رزق تنگ ہوتا ہے۔ مصائب اس سے دور اور فتنے اس کے قریب نہیں آتے، جوانی میں تندرست و توانا ہوتا ہے۔ پس اسی طرح وہ زمانے کا سامنا کرتا ہے حتّٰی کہ جب بوڑھا ہو جاتا، ہڈیاں کمزور ہو جاتیں، قوت ماند پڑ جاتی اور شہوت و لذت ختم ہو جاتی ہے تو دنیا اس پر بُری طرح کھل جاتی اور اسے پکڑ لیتی ہے۔ پھر اسے فتنوں کا سامنا ہوتا ہے اور اس کی آنکھوں میں دنیا کی خوبصورتی بس جاتی ہے جو اس کے لئے اپنی منفعت ظاہر کرتی ہے۔

امیر المؤمنین کی نصیحت:

سُبْحٰنَ اللہ! یہ دھوکا کتنا واضح و ظاہر ہے اور یہ مُعاملہ کتنے خسارے والا ہے۔ جب تمہارے سامنے دنیا کے فتنے آئے تو تمہیں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خط کیوں یاد نہ آیا جو آپ نے

(1)...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب من ترجع لہ السلامۃ من الفتن، ۴/ ۳۵۰، حدیث: ۳۹۸۹

حضرتِ سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس وقت لکھا جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کے بارے میں وہی خوف لاحق ہوا جس میں تم پڑے ہو۔ چنانچہ انہوں نے لکھا: ”اس مال ومتاع کی چمک دمک سے دور رہنا حتّٰی کہ تم اُن گزرے ہوئے لوگوں جیسے ہو جاؤ جنہیں پرانے کپڑوں میں دفن کیا گیا۔ اُن کے پیٹ (کم کھانے کے سبب) ان کی پیٹھوں سے ملے ہوئے تھے۔ ان کے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔ دنیا نے انہیں فتنے میں ڈالا نہ وہ دنیا کے فتنوں میں مبتلا ہوئے۔ آخرت کی طرف مائل ہوئے تو اس کی طلب میں لگ گئے اور تھوڑے ہی عرصے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جا ملے۔

جب تم جیسے شخص کو بڑھاپے، علمی پختگی اور قُربِ موت کے باوُجود دنیا پہنچ سکتی ہے تو پھر نوجوان، کم عِلْم اور کم عقل کو کون سمجھائے گا؟ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اس حال میں کس پر اعتماد و بھروسا کیا جائے اور کس کی خوشنودی حاصل کی جائے؟ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہی اپنی مصیبت کے اجر کے طالب اور اسی سے اپنے غم کی فریاد کرتے ہیں اور تجھ سے کچھ نہیں چاہتے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اس مصیبت سے عافیت بخشی، جس میں تمہیں مبتلا کیا۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سیِّدُنا سلمہ بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم سلمہ بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے **صحابۂ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے ہیں۔

تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے آپ نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب، حضرتِ سیِّدُنا ابو سَلَمہ بن عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کَعب قُرَظی، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْرَج، حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح سَمّان، حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن ابو عَیّاش، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن مِقْسَم، حضرتِ سیِّدُنا سعید مَقْبُری، حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ بن کَرِیز، حضرتِ سیِّدُنا بَعْجَہ بن عبد اللہ بن بدر جُہَنی، حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن عَمْرو بن حزم، حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر قاری، حضرتِ سیِّدُنا عطاء

بن ابورَباح، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن شُعَیب، حضرتِ سیِّدُنا یزید رَقّاشی اور دیگر تابعین کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے کثیر تابعین کرام وائمّہ عظام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے احادیث روایت کی ہیں: تابعین میں سے چند کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ الله بن عُمر عُمَرِی، حضرتِ سیِّدُنا عُمَارہ بن غَزِیَّہ، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَجْلان اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابو ہِلال رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی۔ اَئِمّہ میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس، حضرتِ سیِّدُنا امام سُفیان ثَوری، حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید، حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ، حضرتِ سیِّدُنا امام سُفیان بن عُیَیْنَہ، حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن بلال، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عبد الله مَسْعُودِی، حضرتِ سیِّدُنا زائدہ، حضرتِ سیِّدُنا خارِجہ بن مُصْعَب، حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو حازم اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الجبار بن ابو حازم رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی۔

نماز اور تعظیم رسول:

﴿3979﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعِدی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قبیلہ بنو عَمْرو بن عَوْف کے درمیان جھگڑا ہوا تو رسولُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ان کے درمیان صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے اور جاتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے ارشاد فرمایا: ”اگر نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ پہنچ سکوں تو ابو بکر سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔“ جب نماز کا وقت ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے اذان دی اور اقامت کہی پھر حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو امامت کے لئے کہا تو آپ آگے ہوگئے۔ جب آپ آگے بڑھ چکے تو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم بھی تشریف لے آئے، لوگوں نے آپ کو آتے دیکھا تو تصفیق[1] کی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه جب نماز شروع کرلیتے تو اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہوتے لیکن جب لوگوں نے بہت زیادہ تصفیق کی تو پھر آپ کی توجہ گئی کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تشریف لاچکے ہیں۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو نماز جاری رکھنے کا اشارہ کیا مگر آپ پیچھے تشریف لے آئے۔ یہ دیکھ کر رسولِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

[1]... سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اُلٹے ہاتھ کی پشت پر مارنے کو تصفیق کہتے ہیں۔ (ماخوذ از ردالمحتار، ۲/۴۸۶)

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مصلائے امامت پر تشریف لے گئے (نماز سے فارغ ہو کر) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے نماز جاری رکھنے کا اشارہ کیا تو تم نے نماز کیوں جاری نہ رکھی؟ عرض کی: ابو قحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں کہ وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب نماز میں تمہیں کوئی امر پیش آئے تو مرد سبحٰن اللہ کہیں اور عورتیں تصفیق کریں۔[1]

ہر چیز تلبیہ پڑھتی ہے:

﴿3980﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد ساعِدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی تلبیہ[2] پڑھتا ہے تو جو کچھ اس کے دائیں بائیں ہوتا ہے خواہ پتھر ہوں یا مٹی کے ڈھیلے یا درخت حتّٰی کہ اختتام زمین تک مشرق و مغرب کی ہر چیز تلبیہ پڑھتی ہے[3] اور بلند دَرَجات والے اپنے سے نیچے درجات والوں کو اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح تم آسمان پر ستارے دیکھتے ہو۔[4]

بابُ الرَّیّان:

﴿3981﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک دروازہ ہے جسے رَیّان کہا جاتا ہے جس سے روزہ داروں کے علاوہ کوئی داخل نہ ہو گا، جب آخری روزہ دار داخل ہو جائے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور جو شخص اس سے داخل ہو گا وہ پیئے گا اور جو پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔''[5]

---

1 ...بخاری، کتاب الاذان، باب من دخل لیؤم الناس فجاء الامام الاول... الخ، ۱/ ۲۴۴، حدیث: ۶۸۴

ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب مایکرہ للمصلی ومالایکرہ، ۴/ ۱۵، حدیث: ۲۲۵۸

2 ...تَلْبِیَہ کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ یعنی میں تیرے پاس حاضر ہوا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے حضور حاضر ہوا، تیرے حضور حاضر ہوا، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا، بے شک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔
(بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۷۳)

3 ...ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب التلبیۃ، ۳/ ۴۲۲، حدیث: ۲۹۲۱

4 ...مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۱۱۹۳۹

5 ...صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصیام، باب ذکر باب الجنۃ الذی یخص... الخ، ۳/ ۱۹۹، حدیث: ۱۹۰۲

نحوست:

﴿3982﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں نحوست کا ذکر کیا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ فِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ وَالْمَسْکَنِ یعنی اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہو گی۔[1]

گرہ والے:

﴿3983﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد ساعِدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے عام طور پر گرہ والے نماز پڑھتے تھے۔(حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں نے پوچھا: گرہ والے کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جن کے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا وہ گردن کے ساتھ اس کی گرہ لگا لیتے۔[2]

شرم گاہ اور زبان کی حفاظت:

﴿3984﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ حَفِظَ مَابَیْنَ لِحْیَیْہِ وَمَابَیْنَ رِجْلَیْہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس نے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔[3]

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کا محبوب:

﴿3985﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کسی ایسے عمل کی طرف میری راہ نمائی فرمایئے جسے بجالانے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگ مجھ سے محبت کریں۔ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

[1]... بخاری، کتاب النکاح، باب ما یتقی من شؤم المراۃ، ۳/ ۴۳۰، حدیث: ۵۰۹۵

[2]... اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب القبلۃ، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد، ج۲/ ۲۷۳، حدیث: ۱۶۷۴

بخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا کان الثوب ضیقا، ۱/ ۱۴۵، حدیث: ۳۶۲

[3]... مستدرک حاکم، کتاب الحدود، باب من وقاہ اللّٰہ شر... الخ، ۵/ ۵۱۰، حدیث: ۸۱۲۳، عن ابی ھریرۃ

فرمایا: اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّكَ اللهُ وَازْهَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّكَ النَّاس یعنی دنیا سے بے رغبتی اختیار کرلو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ لوگ تم سے مَحبَّت کرنے لگیں گے۔[1]

دُنیا کی حیثیت:

﴿3986﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْكَانَتِ الدُّنْیَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰی كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ اَبَدًا یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دنیا کی حیثیت مچھر کے پر برابر ہوتی تو وہ اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتا۔[2]

مؤمن کا شرف اور عزت:

﴿3987﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد ساعِدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا: اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جتنا چاہے جی لیں بالآخر دنیا سے جانا ہے، جس سے چاہیں محبت کریں آخر کار اُس سے جدا ہونا ہے اور جو بھی عمل چاہیں کریں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ پھر کہا: اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مومن کا شرف رات کے قیام اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیازی میں ہے۔[3]

آگ کے کنگن:

﴿3988﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بیٹے کو آگ کے کنگن پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کے کنگن پہنائے لیکن چاندی سے جو چاہے کرلے[4]۔[5]

---

❶... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ۴/ ۴۲۳، حدیث: ۴۱۰۲

❷... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ھوان الدنیا علی اللّٰہ، ۴/ ۱۴۳، حدیث: ۲۳۲۷

❸... مستدرک حاکم، کتاب الرقاق، باب شرف المؤمن قیام اللیل، ۵/ ۴۶۳، حدیث: ۷۹۹۱

❹... مرد کو سونا پہننا حرام ہے۔ صرف ایک نگ کی چاندی کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشے سے کم کی، اس کی اجازت ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۰۹)

❺... معجم الاوسط، ۵/ ۲۷۰، حدیث: ۷۲۹۶

اس حدیث کو روایت کرنے میں حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم منفرد ہیں جو کہ (امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نزدیک) ضعیف ہیں۔ اگر یہ روایت درست ہو تو اس کا معنٰی یہ ہے کہ سونا مَردوں کے لئے حرام ہے، جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو ان کے لئے سونے کے زیورات اور ریشم پہننا جائز ہے۔

مسجد نبوی میں ایک حرف سیکھنے یا سکھانے کی فضیلت:

﴿3989﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد ساعِدِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں داخل ہو کر کوئی حرف سیکھے یا سکھائے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور جو شخص اس میں کسی اور مقصد کے لئے داخل ہو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کسی چیز کو دیکھتا ہے تو اسے اچھی لگتی ہے لیکن وہ کسی اور کی ہوتی ہے۔[1]

غیبت کا کفارہ:

﴿3990﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اغْتَابَ اَخَاهُ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ یعنی جس نے اپنے بھائی کی غیبت کی پھر اس کے لئے استغفار کیا تو یہ اس کا کفارہ ہے[2]۔[3]

---

[1]...معجم الکبیر، ٦/ ١٧٥، حدیث: ٥٩١١

ابن حبان، کتاب العلم، باب الزجر عن کتبۃ المرء... الخ، ذکر التسویۃ بین طالب العلم... الخ، ١/ ١٥١، حدیث: ٨٧، عن ابی ہریرۃ

[2]...**دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 505 صفحات پر مشتمل کتاب **غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ 291** پر ہے: جس کی "غیبت" کی اُس کو پتا نہیں چلا تو اُس سے مُعافی مانگنا ضَروری نہیں۔ **اللہ** غفّار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں توبہ واستِغفار کیجئے اور دل میں پکّا عہد کیجئے کہ آئندہ کبھی کسی کی غیبت نہیں کروں گا۔ اگر اُس کو معلوم ہو گیا ہے تو اُس کے پاس جا کر غیبت کے مقابل اُس کی جائز تعریف اور اس سے مَحبّت کا اظہار کیجئے تاکہ اُس کا دل خوش ہو اور عاجِزی کے ساتھ عرض کیجئے کہ میں نے جو آپ کی غیبت کی ہے اُس پر نادِم ہوں مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ اب بالفرض وہ مُعاف نہ بھی کرے تب بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں مُواخذہ نہ ہو گا۔ ہاں اگر رَسْمی طور پر (SORRY کہہ دیا) بلا اِخلاص مُعافی مانگی اور اُس نے مُعاف کر بھی دیا تب بھی آخِرت میں مُواخَذے (یعنی پوچھ گچھ) کا خوف باقی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ١٦، ص ١٨١)

[3]...شعب الایمان، الرابع والاربعون، فصل فیما ورد من الاخبار فی التشدید... الخ، ٥/ ٣١٧، حدیث: ٦٧٨٦

﴿3991﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ وَلِمَنْ رَاٰی وَلِمَنْ رَاٰی یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (میرے) صحابہ کی مغفرت فرما اور جس نے انہیں دیکھا اور جس نے ان کے دیکھنے والے کو دیکھا ان کی بھی مغفرت فرما۔ میں نے عرض کی: وَلِمَنْ رَاٰی کے کیا معنٰی ہیں؟ فرمایا: جس نے میرے صحابہ کی زیارت کی اور جس نے ان کی زیارت کرنے والے کو دیکھا۔[1]

ربّ تعالٰی قرض ادا فرمائے گا:

﴿3992﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَہْل بن سعد ساعِدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی طرف سے قرض ادا فرمائے گا: (۱)...وہ شخص جسے مسلمانوں کے ملک پر کسی دشمن کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہوا اس کے پاس کچھ نہ تھا اس نے قرض لے کر اسلحہ خریدا اور اس کے ذریعے راہِ خدا میں (جہاد پر) قوت حاصل کی اور قرض ادا کرنے سے پہلے انتقال کر گیا اور ادائیگی پر قدرت بھی نہیں رکھتا تھا (۲)...وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان بھائی فوت ہو گیا اس کے پاس کفن وغیرہ کے لئے کچھ نہ تھا اس نے قرض لے کر کفن خریدا اور اپنی موت تک قرض ادا کرنے کی قدرت نہ پائی اور (۳)...وہ شخص جسے اپنے اوپر زنا کا خوف ہوا اور کنوارہ رہنا مشکل ہو گیا، اس نے قرض لے کر شادی کی لیکن قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہوا حتّٰی کہ فوت ہو گیا۔"

نیت عمل سے بہتر ہے:

﴿3993﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے جبکہ منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور ہر ایک اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ جب بندۂ مومن کوئی عمل سرانجام دیتا ہے تو اس کے دل میں اس کا نور پیدا ہو جاتا ہے۔[2]

---

1 ...معجم الکبیر، ۶/ ۱۶۶، حدیث: ۵۸۷۴

2 ...معجم الکبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

رب تعالیٰ کی پسند و ناپسند:

﴿3994﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللهَ تَعَالٰى كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ وَمَعَالِيَ الْاَخْلَاقِ وَيُبْغِضُ سَفْسَافَهَا یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کریم ہے، کرم اور بلند اَخلاق کو پسند فرماتا اور بُرے اَخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔ (1)

غلام آزاد کرنے کی فضیلت:

﴿3995﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَةً اَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ یعنی جو کسی غلام کو آزاد کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ غلام کے ہر عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے عضو جہنم سے آزاد فرمادیتا ہے۔ (2)

﴿3996﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ باذنِ پروردگار دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے وصالِ ظاہری تک روٹی کے خشک ٹکڑے بھی کبھی سیر ہو کر نہیں کھائے جبکہ تم دنیا میں پڑے ہوئے ہو۔ (3)

حضرتِ سیِّدُنا حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حدیث سننا ثابت نہیں البتہ ان کی زیارت سے ضرور مُشَرَّف ہوئے ہیں۔

خدا چاہتا ہے رضائے محمد:

﴿3997﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ میری بارگاہ میں ایک فرشتہ حاضر ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، نہ میرے بعد کسی کے پاس آئے گا وہ حضرتِ اسرفیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ اُنہوں نے

---

1 ...سنن کبری للبیہقی، کتاب الشھادات، باب بیان مکارم الاخلاق ومعالیھا... الخ، ۱۰/ ۳۲۲، حدیث: ۲۰۷۸۱

2 ...سنن کبری للنسائی، کتاب العتق، باب فضل العتق، ۳/ ۱۶۹، حدیث: ۴۸۷۷

3 ...النھایۃ فی غریب الاثر، حرف الھاء، باب الھاء مع الذال، ۵/ ۲۲۲

عرض کی: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام ہو میں آپ کی طرف آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا قاصد ہوں مجھے حکم ہوا ہے میں آپ کو اس بات سے آگاہ کروں کہ اگر آپ چاہیں تو بندگی والے نبی بنیں اگر چاہیں تو بادشاہ نبی بنیں۔ میں نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف دیکھا تو انہوں نے مجھے تواضع اختیار کرنے کا اشارہ کیا، لہٰذا میں نے کہا: میں بندگی والا نبی رہوں گا۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر میں بادشاہ نبی بننا پسند کرتا تو میری خواہش پر پہاڑ سونا بن کر میرے ساتھ چلتے۔[1]

دو وقت پیٹ بھر کر نہ کھایا:

﴿3998﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصالِ ظاہری تک کبھی ایک دن میں دو وقت پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا۔[2]

پانی اور کھجور پر گزارہ:

﴿3999-4000﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک ایک مہینہ گزر جاتا لیکن کاشانۂ اَقدس میں چولہا نہ جلتا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے پوچھا: اے خالہ جان! پھر آپ کس چیز سے گزارہ کرتے تھے؟ فرمایا: دو سیاہ چیزوں یعنی پانی اور کھجور سے۔[3]

رحمت کے فرشتے کس گھر میں نہیں آتے؟

﴿4001﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی خاص وقت میں آنے کا وعدہ کیا لیکن نہ آئے اچانک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی چارپائی کے نیچے کتے کا پلا دیکھا تو پوچھا: یہ کب داخل ہوا؟ میں نے عرض کی: معلوم نہیں۔ چنانچہ آپ نے اسے باہر نکالنے کا حکم دیا اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ نے اِستفسار فرمایا: تم نے خاص وقت میں آنے کا

---

1 ...معجم الکبیر، ۱۲/ ۲۶۷، حدیث: ۱۳۳۰۹

2 ...ابن حبان، کتاب التاریخ، باب من صفتہ صلی علیہ وسلم واخبارہ، ۸/ ۹۷، حدیث: ۶۳۳۷

3 ...معجم الاوسط، ۱/ ۴۳۴، حدیث: ۱۵۸۹

وعدہ کیا تھا میں انتظار میں رہا لیکن تم نہیں آئے۔ عرض کی: آپ کے گھر میں کتا تھا جس نے مجھے داخل ہونے سے روک رکھا تھا کیونکہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔[1]

کیا تم نے دینار صدقہ کر دیئے؟

﴿4002﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے سات یا نو دینار صدقہ کرنے کا حکم فرمایا لیکن آپ کی تیمارداری میں مشغول ہونے کی وجہ سے میں نہ کر سکی۔ جب آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو استفسار فرمایا: کیا تم نے دینار صدقہ کر دیئے؟ میں نے عرض کی: آپ کی تیمارداری کے باعث میں ایسا نہ کر سکی۔ ارشاد فرمایا: انہیں صدقہ کر دو کیونکہ میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میرے پاس دینار ہوں (یا فرمایا:) اگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کروں تو ان کی میرے پاس موجودگی مجھے فائدہ نہیں دے گی۔[2]

عمر کے متعلق عذر کا ختم ہونا:

﴿4003﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ عَمَّرَهُ اللهُ سِتِّيْنَ سَنَةً فَقَدْ اَعْذَرَ اِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ یعنی جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ 60 سال کی عُمر عطا فرما دے تو اطاعتِ الٰہی بجالانے میں اس کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔[3]

ہر حال میں اطاعتِ الٰہی لازم ہے:

﴿4004﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خوشی و ناگواری، تنگی و آسانی میں تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرنا لازم ہے اور اس کے اثرات تم پر نمایاں ہونے چاہئیں۔[4]

---

1 ...مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان... الخ، ص ١١٦٤، حدیث: ٢١٠٤

2 ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ٩/ ٣٧١، حدیث: ٢٤٦١٤

3 ...ابن حبان، کتاب الجنائز، فصل فی اعمار ھذہ الامۃ، ٤/ ٢٧٦، حدیث: ٢٩٦٨

4 ...نسائی، کتاب البیعۃ، باب البیعۃ علی الاثرۃ، ص ٦٧٨، حدیث: ٤١٦١

ربّ تعالیٰ جب کسی سے محبت کرتا ہے تو...!

﴿4005﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں۔ تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام عرش اٹھانے والے فرشتوں کو بتاتے ہیں تو وہ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، عرش کے نیچے آسمان والے اس بات کو سنتے ہیں تو وہ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک حتّٰی کہ یہ خبر آسمان دنیا تک پہنچتی ہے پھر زمین پر اُترتی ہے تو زمین والے بھی اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں، یہی حال ناپسند کا بھی ہے۔ (1)

نہ گواہ ہوں گے نہ شفاعت کرنے والے:

﴿4006﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عبد الملک بن مروان کے ہاں قیام پذیر تھیں۔ عبد الملک نے اپنے خادم کو بلایا تو اس نے آنے میں دیر کر دی، عبد الملک نے اس پر لعنت بھیجی تو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَکُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی بہت لعن طعن کرنے والے قیامت کے دن نہ تو گواہ ہوں گے نہ شفاعت کرنے والے۔ (2)

❀...❀...❀...❀...❀

نابینا کو 40 قدم چلانے کی فضیلت

...حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جو کسی نابینا کو 40 قدم ہاتھ پکڑ کر چلائے گا اس کے چہرے کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ (تاریخ ابن عساکر، ۴۸/ ۳)

---

1 ...مسلم، کتاب البر والصلة... الخ، باب اذا احب اللہ عبدا... الخ، ص۱۴۱۷، حدیث: ۲۶۳۷، بتغیر قلیل

2 ...مسلم، کتاب البر والصلة... الخ، باب النہی عن لعن الدواب وغیرها، ص۱۴۰۰، حدیث: ۲۵۹۸

حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا ابوعثمان ربیعہ بن ابوعبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی تابعینِ مدینہ مُنَوَّرہ میں سے ہیں۔ آپ صاحبِ معارف وبیان، دنیاوی کسب سے کنارہ کش اور (ہر چیز راہِ خدا میں) قربان کرنے والے تھے۔

ریا کے خوف سے رونا:

﴿4007﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک اپنا سر ڈھانپ کر پہلو کے بل لیٹ کر رونے لگے۔ کسی نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ظاہری ریا اور پوشیدہ نفسانی خواہش کے سبب رو رہا ہوں۔ لوگ اپنے عُلَما کے پاس اس طرح ہوتے ہیں جیسے بچے ماں کی گود میں، وہ جو انہیں حکم دیں بجالاتے اور جس چیز سے منع کریں رُک جاتے ہیں۔

زُہد کی اصل:

﴿4008﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن غَزِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے پوچھا: زُہد کی اصل کیا ہے؟ فرمایا: اشیاء کو جائز ذرائع سے حاصل کرنا اور جائز میں خرچ کرنا۔

شاہی انعام واکرام سے انکار:

﴿4009﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ وَہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق کو حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی فضیلت بیان کرتے سنا کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان امیر ابوعباس سَفّاح کے ہاں تشریف لائے تو اس نے آپ کو انعام واکرام دینے کا حکم دیا لیکن آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، پھر اس نے باندی خریدنے کے لئے پانچ ہزار درہم دینے کا حکم دیا لیکن آپ نے اسے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

شیخین کی فضیلت:

﴿4010﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن بلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے عرض کی: میرے سامنے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی تعریف کیجئے۔ فرمایا: میں کیسے ان دونوں کی تعریف بیان کرسکتا ہوں؟ یہ دونوں تو ایسی برگزیدہ ہستیاں ہیں جو اپنے ہم عصر دوستوں سے سبقت لے گئی ہیں اور بعد والے ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔

تقدیر کے متعلق گفتگو:

﴿4011﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان ایسے لوگوں کے پاس ٹھہرے جو تقدیر کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ فرمایا: اگر تم سچے ہو اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم سچے ہو، اگر خیر وشر تمہارے اختیار میں آجائے تو اس وقت جو تمہارے قبضے میں ہوگا وہ اس سے بڑا ہوگا جو تمہارے رب کے قبضے میں ہے (اور ایسا ہونا محال وناممکن ہے)۔

بدمذہب کو جواب:

﴿4012﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ غَیْلان قدری حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس ٹھہرا اور کہا: اے ربیعہ! کیا تم ہی ہو جو یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ معصیت کو پسند کرتا ہے؟ فرمایا: اے غَیْلان! تیرا ناس ہو کیا تو ہی ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی غیر اختیاری طور پر کی جاسکتی ہے؟

﴿4013﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن سعید بن نِقلاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بالشت بھر مقام ومرتبہ علم میں مہارت سے بہتر ہے۔

﴿4014﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ

بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے عراق جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے فرمایا: اے ابو عبد اللہ! ایسی 100 احادیث مجھے لکھ دو جن پر تمہاری نظر ہو۔ میں نے پوچھا: کیا عراق جا کر آپ انہیں بیان کریں گے؟ فرمایا: اگر تمہیں خبر ملے کہ میں عراق میں احادیث بیان کرتا ہوں تو جان لینا کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔

سیِّدُنا ابن ابو خلدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت:

﴾4015﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ ابو خَلدہ زُرَقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں نے اپنے مُعاملات تمہارے سپرد کر دیئے ہیں، لہٰذا جب تم سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو اپنے لئے اور سوال کرنے والے کے لئے بھی اس سے خَلاصی کی راہ نکال لینا۔

﴾4016﴿... حضرتِ سیِّدُنا لیث بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں: میں نارنجی رنگ کا جُبّہ پہنے حضرتِ ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے عرض کی: اے ابو عثمان! اگر آپ اپنی زبان کی اصلاح کر لیں تو بہتر ہے؟ فرمایا: اے ابو حارث! اگر میں فلاں فلاں غلطی کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ تمہاری طرح کا جبہ پہنوں۔

گمراہ ائمہ:

﴾4017﴿... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے مالک! میں تمہیں غیرِ اَہل سمجھتے ہوئے یہ بات نہیں کہہ رہا بلکہ مجھے خبر ملی ہے کہ اس اُمت میں کچھ ائمہ دین ایسے ہوں گے جو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو کہ کہیں تم ان میں سے نہ ہو جاؤ۔

﴾4018﴿... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک ہزار کا ایک ہزار سے روایت کرنا، ایک سے ایک کے روایت کرنے سے بہتر ہے۔

﴿4019﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ اچھا کہنے اور اچھا کرنے والا اس سے بہتر نہیں جو اچھا سنے اور سن کر قبول کرے۔

خَلاصی کی راہ:

﴿4020﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہمارے ہاں کے قاضی حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ خَلدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس آئے اور کہا: اے ربیعہ! لوگ آپ کے پاس آتے رہتے ہیں، لہٰذا جب آپ کے پاس کوئی سائل آئے تو آپ کو یہ فکر ہونی چاہئے کہ اس کے لئے اور اپنے لئے خَلاصی کی کوئی راہ تلاش کریں۔

صبر کی انتہا:

﴿4021﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے پوچھا: صبر کی انتہا کیا ہے؟ فرمایا: جس دن تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو تمہاری حالت وہ ہو جو اس سے پہلے والے دن تھی۔

ثریا سے بھی زیادہ دور:

﴿4022﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھے بتایا کہ میں نے مدینہ طیبہ میں کچھ بوڑھوں کو دیکھا انہوں نے سرخ رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے، ہاتھوں میں مخصوص لاٹھیاں اور نوجوانوں کی طرح مہندی کے آثار تھے[1] اگر ان میں سے کسی کا دین دیکھا جاتا تو وہ اپنے دین سے ثریا سے بھی زیادہ دور ہوتا۔

---

[1]... مردوں کو ہاتھ پاؤں میں زینت کے لئے مہندی لگانا کسی نبی کی سنت نہیں بلکہ ممنوع رہا داڑھی میں مہندی لگانا اسلام کی سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۷۸) مرد کو پاؤں کے تلووں میں مہندی لگانا درست ہے جب کہ دفع گرمی کے لئے ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۲۹)

سیِّدُنا ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے کئی **صحابۂ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا سائب بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی ان میں شامل ہیں۔

تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یَسار، حضرتِ سیِّدُنا ابو حُباب سعید بن یَسار، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن یسار، حضرتِ سیِّدُنا بشیر بن یَسار، حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد بن ابو بکر، حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا حَنْظَلہ بن قیس زُرَقی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن سعید بن سُوَیْد، حضرتِ سیِّدُنا یزید مولیٰ مُنْبَعِث اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ آپ سے روایت کرنے والے **تابعین کرام** وائمۂ عظام میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید انصاری اوران کے بھائی عَبْدُ رَبِّہٖ بن سعید، حضرتِ سیِّدُنا نافع بن ابو نُعَیْم، حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس، حضرتِ سیِّدُنا امام سُفیان ثَوری، حضرتِ سیِّدُنا امام مِسْعَر، حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی، حضرتِ سیِّدُنا امام قاسم بن مَعْن، حضرتِ سیِّدُنا فُلَیْح بن سلیمان اور حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن بلال رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حلیہ مبارک:

﴿4023﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حلیہ مبارک بیان کرتے سنا کہ آپ دراز قد تھے نہ پستہ قد بلکہ لوگوں میں درمیانے قد کے مالک تھے۔ کِھلتا ہوا رنگ نہ گندمی تھا نہ بہت زیادہ سفید۔ مُبارک بال نہ سخت گھنگریالے تھے نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ خم دار تھے۔ 40 سال کی عُمر میں آپ پر وحی نازل ہوئی۔ 10 سال مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ میں اور 10 سال مدینہ منورہ میں قیام فرما رہے۔ 60 سال کی عُمر میں دنیا سے پردہ فرمایا[1] جبکہ سر انور اور داڑھی مُبارک میں 20 بال بھی سفید نہ تھے۔[1]

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 47** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: تمام کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نبوت کا ظہور چالیس (40) سال کی عمر شریف میں ...

ربِ تعالیٰ حیا فرماتا ہے:

﴿4024﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ جواد اور کریم ہے۔ جب کوئی مسلمان بندہ اس سے دُعا کرتا ہے تو وہ اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹانے سے حیا[2] فرماتا ہے اور دعا کرتے وقت بندہ جب انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”میرے بندے نے خُلوص سے کام لیا۔“ جب وہ ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”مجھے اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ میں اسے خالی لوٹا دوں۔“[3]

﴿4025﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا اَذِنَ اللہُ لِعَبْدٍ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی اَذِنَ لَہٗ فِی الْاِجَابَةِ یعنی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو دُعا کی توفیق عطا فرماتا ہے تو اس کی دُعا کو قبول بھی فرماتا ہے[4]۔[5]

تین خوش نصیب:

﴿4026﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم

......ہوا اس پر بھی سب متفق ہیں کہ بعد ہجرت مدینہ منورہ میں قیام دس(10) سال رہا مگر اس میں اختلاف ہے کہ ظہورِ نبوت کے بعد ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں کتنا قیام رہا دس سال تیرہ(13) سال پندرہ(15) سال قوی یہ ہے کہ تیرہ سال قیام رہا لہٰذا عمر شریف کل تریسٹھ(63) سال ہوئی ساٹھ(60) یا پینسٹھ(65) سال نہیں یہاں دس سال والی روایت ہے۔(صاحبِ) مرقات نے یہاں فرمایا کہ ساٹھ والی روایت میں دہائی لی گئی ہے تین جو کسر تھی وہ چھوڑ دی گئی اور پینسٹھ سال والی روایت میں ولادت اور وفات کی سال شامل کر لی گئی ہیں ورنہ عمر شریف تریسٹھ سال ہے اور یہ دونوں روایات اس کے خلاف نہیں۔

❶...بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی، ۲/ ۴۸۷، حدیث: ۳۵۴۷

❷...ربّ تعالیٰ حیاء شرم وغیرہ کے ظاہری معنٰی سے پاک ہے اس کے لیے ان چیزوں کا نتیجہ مراد ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ایسا کرتا نہیں کہ بندے کے پھیلے ہوئے ہاتھوں کو خالی پھیرے۔(مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۹۹)

❸...الدعاء للطبرانی، باب ماجاء فی رفع الیدین فی الدعاء وباب فضل الاشارۃ...الخ، ص ۸۴، ۸۹، حدیث: ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۷

❹...اللہ تعالیٰ مانگنے والے کو ضرور دیتا ہے خواہ اس طرح کہ اس کی مُراد پوری کر دے یا اس طرح کہ اس کی کوئی آفت ٹال دے یا اس طرح کہ دَرَجات بلند کر دے، لہٰذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ بہت دفعہ ہاتھ پھیلا کر دُعائیں کی جاتی ہیں اور مُراد نہیں ملتی۔(مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۹۹)

❺...الدعاء للطبرانی، باب ماجاء فی فضل لزوم الدعاء والالحاح فیہ، ص ۳۳، حدیث: ۳۹

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین قسم کے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلام ہوں گے: (۱)...جو دو آدمیوں کے درمیان کبھی جھگڑا نہیں کراتا (۲)...جو کبھی خود کو زنا کے بارے میں نہیں کہتا اور (۳)...جو اپنی کمائی میں سود کی ملاوٹ نہیں ہونے دیتا۔[1]

انصار کی فضیلت:

﴿4027﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مرضِ وصال میں ایک مرتبہ (حجرے سے) باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: میرے لئے لوگوں کو جمع کرو۔ تو لوگ جمع ہوگئے، پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب (قرآنِ پاک) کو اپنے نبی کی زبان (یعنی عربی) میں نازل فرمایا اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا، لہٰذا جو چیز اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان سے حلال قرار دی وہ قیامت تک حلال ہے اور جو اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان سے حرام قرار دی وہ قیامت تک حرام ہے۔ اے لوگو! میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرنا۔ سنو! ہر نبی کی میراث ہوتی ہے۔ سنو! میری میراث انصار ہیں، لہٰذا میری وجہ سے ان کا خیال رکھنا۔[2]

رِیاضُ الجنہ:

﴿4028﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنی میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے[3]۔[4]

---

[1] ...تاریخ ابن عساکر، ۶۲/ ۸۱، رقم: ۷۸۸۹ النضر بن محمد بن بعیث... الخ، حدیث: ۱۲۷۱۸

[2] ...معجم الاوسط، ۴/ ۱۱۴، حدیث: ۵۳۹۸، مختصرا

[3] ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مرآۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 432 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی یہ جگہ پہلے جنت کا باغ تھی وہاں سے لائی گئی، اللہ نے خلیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کو جنت کا سنگِ اسود عطا فرمایا اور اپنے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لیے جنت کا باغ بھیجا یا یہ جگہ بعینہٖ کل جنت کا باغ ہوگی یا جو یہاں آگیا تو گویا جنت کے باغ میں داخل ہوگیا کہ آئندہ اس کی برکت سے جنت میں ضرور جائے گا یا یہ جگہ جنت کے باغ کے مقابل ہے۔

[4] ...بخاری، کتاب فضل الصلاۃ، باب فضل مابین القبر والمنبر، ۱/ ۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۵

﴿4029﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو رافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح فرمایا جبکہ آپ احرام کی حالت میں نہ تھے[1]، ان کے ساتھ صحبت فرمائی جبکہ آپ احرام میں نہ تھے اور میں نے نکاح کی پیغام رسانی کا فریضہ سرانجام دیا۔[2]

مصائب وآلام پر صبر کرنے کی فضیلت:

﴿4030﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ غمخوارِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَایَزَالُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ یُصَابُ فِیْ مَالِہٖ وَحَشَاشَتِہٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَلَیْسَ عَلَیْہِ خَطِیْئَۃٌ یعنی بندۂ مومن کو اس کے مال میں اور آخری سانس تک مسلسل مصائب وآلام کا سامنا کرنا پڑتا ہے (وہ اس پر صبر کرتا ہے) یہاں تک کہ وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔[3]

نکاح اعلانیہ ہو:

﴿4031﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتے ہیں کہ میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَعْلِنُوْا ھٰذَا النِّکَاحَ وَاضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالْغِرْبَال یعنی نکاح کا اعلان کرو اور اس پر دف بھی بجاؤ[4]۔[5]

حُصولِ رزق میں اچھا طریقہ اپناؤ:

﴿4032﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حمید ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے

1... تزوُّج سے مراد تیاری نکاح ہے اور حلال سے مراد احرام سے پہلے کا حل ہے یعنی احرام باندھنے سے پہلے بحالتِ حل تیاری نکاح فرمائی اور احرام کے بعد نکاح کیا۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۱۸۶)

2... ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کراھیۃ تزویج المحرم، ۲/ ۲۳۳، حدیث: ۸۴۲

3... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ۴/ ۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷، بتغیر قلیل

4... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، حصہ 16، جلد 3، صفحہ 510 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: شادیوں میں دَف بجانا جائز ہے جبکہ سادے دف ہوں، اس میں جھانج نہ ہوں اور قواعدِ موسیقی پر نہ بجائے جائیں یعنی محض ڈھپ ڈھپ کی بے سُری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۱۰)

5... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب اعلان النکاح، ۲/ ۴۳۶، حدیث: ۱۸۹۵

سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَجْمِلُوْا فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا فَاِنَّ کُلًّا مُیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ یعنی رزق کے حُصول میں اچھا طریقہ اپناؤ کیونکہ ہر شخص کے لئے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ (1)

مسلمانوں کے لئے جمعہ کا انتخاب:

﴿4033﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو ابتداءً جو تختیاں عطا فرمائیں، ان میں سے پہلی میں 10 ابواب مکتوب تھے، ان میں لکھا تھا: ''اے موسٰی! (اپنی قوم سے کہہ دو کہ) میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا کیونکہ میری طرف سے یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ مشرکین کے چہروں کو آگ سے جُھلسا دیا جائے گا۔ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرتے رہنا میں تمہیں ہلاکت کی جگہ سے بچاؤں گا، تمہاری عمر میں اضافہ کروں گا، تمہیں حیات طیبہ عطا کروں گا اور تمہیں اس سے بہتر کی طرف پھیر دوں گا۔ کسی جان کو ناحق قتل نہ کرنا ورنہ زمین و آسمان اپنی کشادگی و وُسعت کے باوجود تم پر تنگ ہو جائیں گے اور میری ناراضی کے سبب تمہارا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ میرے نام کے ساتھ گناہ پر یا جھوٹی قسم نہ کھانا کیونکہ جو شخص مجھے عُیُوب سے پاک قرار نہیں دیتا اور میرے ناموں کی تعظیم نہیں کرتا میں اسے پاکیزگی اور طہارت عطا نہیں کرتا۔ جو کچھ لوگوں کو میں نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ان سے حسد نہ کرنا اور انہیں جو نعمت و رزق عطا فرمایا ہے اس پر ان سے نہ جلنا کیونکہ حسد کرنے والا میری نعمت کا دشمن، میرے فیصلے کو رد کرنے والا اور لوگوں کے درمیان میری تقسیم پر ناراض ہونے والا ہے اور جو اس طرح ہو میں اس کا نہیں اور وہ میرا نہیں۔ جس بات کو نہ تو تمہارے کانوں نے اچھی طرح سنا، نہ تمہاری عقل نے محفوظ کیا اور نہ ہی تمہارے دل نے یاد کیا اس پر گواہی نہ دینا کیونکہ میں ہی بروزِ قیامت گواہی دینے والوں کو اُن کی گواہی پر مطلع کروں گا پھر میں ان سے لگاتار سوالات کروں گا۔ زِنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا اور اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری نہ کرنا ورنہ تم میرے دیدار سے محروم رہو گے اور میں تم پر آسمان کے دروازے بند کر دوں گا۔ لوگوں کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور میرے غیر کے لئے ذبح نہ کرنا کیونکہ میں صرف اس قربانی کو شرفِ

1 ...ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ، ۳/ ۸، حدیث: ۲۱۴۲

قبولیت عطا کرتا ہوں جس پر میرا نام لیا گیا ہو اور جو خالص میری رضا کے لئے ہو۔ ہفتہ کا دن میری عبادت کے لئے فارغ کردو اور اپنے تمام اہلِ خانہ کے ہمراہ میرے لئے فارغ ہو جاؤ۔'' پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے ہفتے کے دن کو عید بنایا اور ہمارے لئے جمعہ کا دن منتخب فرمایا اور اسے ہمارے لئے عید بنایا۔[1]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو عاصم عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعین مکّۂ مکرّمہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وعظ و نصیحت کرنے والے، عبادت و ریاضت کو پوشیدہ رکھنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر پر فریفتہ، اس کی نعمتوں پر خوش اور اس کے سوا ہر چیز کی یاد سے منہ موڑے ہوئے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: ذکرِ الٰہی کو غنیمت سمجھنے اور راز چھپانے کا نام تَصَوُّف ہے۔

اہلِ مکّہ کے فقیہ اور قاری:

﴿4034﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مُجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: ہم (اہلِ مکہ) اپنے فقیہ اور اپنے قاری پر فخر کرتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہمارے فقیہ اور حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے قاری ہیں۔

سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اور عُبَیْد بن عُمَیْر عَلَیْہِ الرَّحْمَہ:

﴿4035﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مسجد میں تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وعظ و نصیحت کرتے دیکھ کر خادم سے فرمایا: مجھے ان کے پاس لے چلو۔ جب وہاں پہنچے تو ان کے پیچھے کھڑے ہو کر فرمایا: اے ابو عاصم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھی یاد کرو اور انہیں بھی جن کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تذکرہ فرمایا:

[1] ...تاریخ ابن عساکر، ۶۱/ ۱۲۸، الرقم ۷۷۴۱، موسی بن عمران

﴿1﴾...

وَ اذۡكُرۡ فِی الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِیۡمَ ؕ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیۡقًا نَّبِیًّا ﴿۴۱﴾ (پ۱۶، مریم: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں بتاتا۔

﴿2﴾...

وَ اذۡكُرۡ فِی الۡكِتٰبِ مُوۡسٰۤی ۫ (پ۱۶، مریم: ۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو۔

﴿3﴾...

وَ اذۡكُرۡ فِی الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِیۡلَ ۫ (پ۱۶، مریم: ۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو۔

﴿4036﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسفیان عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ الۡحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا کی حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡه سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: اے ابوعاصم! تمہاری شان وشوکت کم نہیں ہے۔

سونے چاندی کے پہاڑوں سے زیادہ محبوب:

﴿4037﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُبید بن عمیر رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡه فرماتے ہیں: اگر تم پر شب بیداری مشکل ہو، مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لو اور دشمن سے لڑنے سے عاجز ہو تو ''سُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ'' پڑھنے کو خود پر لازم جانو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سونے اور چاندی کے پہاڑ سے زیادہ محبوب ہیں۔

کثرتِ ذکر کی تلقین:

﴿39-4038﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللّٰهِ الۡوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡه فرماتے ہیں: جب سردی آتی ہے تو اہلِ قرآن سے کہا جاتا ہے تمہاری نماز کے لئے رات طویل ہوگئی اور روزوں کے لئے دن چھوٹا ہوگیا۔ جان لو! اگر رات کی مشقت تمہیں تھکائے، دشمن سے لڑنے سے خوف محسوس ہو اور مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لو تو کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ بھولنے سے پاک ہے:

﴿4040﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی چیز کا ذکر بھول کر نہیں چھوڑا کیونکہ وہ بھولنے سے پاک ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو فرمایا وہ اسی طرح ہے جس طرح انہوں نے فرمایا اور جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چھوڑ دیا ذکر نہیں کیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے معافی اور رحمت ہے اسے چھوڑ دو اور اس کی کھوج میں نہ پڑھو۔

حلال و حرام واضح ہے:

﴿4041﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حلال و حرام کو واضح فرما دیا ہے تو جو اس نے حلال کیا اسے حلال جانو اور جو حرام فرمایا اس سے اجتناب کرو اور حلال و حرام کے درمیان کچھ چیزیں چھوڑی ہیں جنہیں اس نے حلال قرار دیا نہ حرام، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے معاف ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت کی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــٴَـلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْۚ (پ۷، المائدۃ:۱۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں۔

﴿4042﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں سے حیا کرنے سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو۔

ایمان کی سچائی و نیکی:

﴿4043﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پورا وضو کرنا مشقتوں میں[1] ایمان کی سچائی و نیکی سے ہے اور ایمان کی سچائی اور

1... پورے کرنے سے اعضائے وضو کامل دھونا اور تین بار دھونا اور وضو کی سنتوں کا پورا کرنا ہے۔ مشقت سے مراد سردی یا بیماری یا پانی کی گرانی کا زمانہ ہے، یعنی جب وضو مکمل کرنا بھاری ہو تب مکمل کرنا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۳۳)

نیکی سے یہ بھی کہ کسی آدمی کو خوبصورت عورت کے ساتھ تنہائی میسر آئے اور وہ اسے صرف خوفِ خدا کی وجہ سے چھوڑ دے۔

اَلْاَوَّاب کی تفسیر:

﴿4044﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَلْاَوَّاب (توبہ کرنے والا) وہ ہے جو تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان کی مُعافی چاہے۔

سیِّدُنا عُبَیْد بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دعا:

﴿4045﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غروبِ آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوتے تو اذان کی آواز سُن کر یہ دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِنْدَ حُضُوْرِ اِقْبَالِ لَیْلِكَ وَاِدْبَارِ نَهَارِكَ وَقِیَامِ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرِ صَلَاتِكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری رات کے آنے اور دن کے جانے کی گھڑی اور تیری طرف بلانے والوں کے قیام اور تیری نماز کے حاضر ہونے کے وقت تجھ سے اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں، مجھ پر رحم فرما اور مجھے جہنم سے پناہ عطا فرما۔'' اور صبح کے وقت نمازِ فجر سے پہلے بھی پڑھتے۔

تین دوست:

﴿4046﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کے تین خاص دوست تھے، ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر تھا۔ ایک مرتبہ اس پر مصیبت آپڑی تو وہ سب سے خاص دوست کے پاس گیا اور کہا: اے فلاں! مجھ پر فلاں مصیبت آپڑی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں۔ اس دوست نے جواب دیا: میں کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ دوسرے

کے پاس گیا اور بتایا کہ مجھ پر فلاں مصیبت آپڑی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں۔ اس نے کہا: جہاں آپ جانا چاہتے ہیں وہاں تک میں آپ کے ساتھ چلوں گا جب وہاں پہنچو گے تو میں تمہیں چھوڑ کر واپس پلٹ آؤں گا۔ وہ تیسرے کے پاس گیا اور کہا: اے فلاں! مجھے فلاں فلاں مصیبت کا سامنا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں۔ اس نے کہا: آپ جہاں جائیں گے میں ساتھ جاؤں گا اور جہاں داخل ہوں گے میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پہلا دوست اس کا مال ہے جو اس کے پیچھے گھر والوں کے پاس رہ گیا اس میں سے کچھ بھی اُس کے ساتھ نہیں گیا۔ دوسرا دوست اس کے گھر والے اور رشتہ دار ہیں جو قبر تک اس کے ساتھ گئے پھر اسے چھوڑ کر لوٹ آئے اور تیسرا دوست اس کا عمل ہے جو اس کے ساتھ ہوگا اور جہاں وہ جائے گا اور جس جگہ داخل ہوگا وہ اس کے ساتھ رہے گا۔

دین کی سمجھ بوجھ:

﴿4047﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ اور ہدایت کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

﴿4048﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم میں عبادت کے لئے محنت کرنے والے گزشتہ زمانے کے کھیلنے والوں کی طرح ہیں۔

دنیا حقیر ہے:

﴿50-4049﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک دنیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حقیر شے ہے جو وہ اسے بھی عطا فرماتا ہے جس سے مَحبَّت کرتا ہے اور اسے بھی جس سے محبت نہیں کرتا جبکہ ایمان صرف اسے عطا فرماتا ہے جس سے محبت کرتا ہے، پس اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے ایمان کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے۔

سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا اکرام:

﴿4051﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: محشر کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں[1]، ننگے بدن اور بے ختنہ اُٹھایا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: میں اپنے خلیل کو بَرَہْنَہ نہیں دیکھنا چاہتا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو سفید لباس پہنایا جائے گا، لہٰذا وہ سب سے پہلے شخص ہوں گے جنہیں لباس پہنایا جائے گا۔[2]

میزان عمل میں وزن سے خالی:

﴿4052﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک ہٹے کٹے لمبے شخص کو لا کر میزان میں رکھا جائے گا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کا وزن مچھر کے پر برابر بھی نہ ہو گا، پھر آپ نے یہ آیتِ طیبہ تلاوت فرمائی:

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۰۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے۔

﴿4053﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوزبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''عُتُلٍ'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے مراد طاقتور، زبردست اور بہت زیادہ کھانے پینے والا شخص ہے، اسے میزان میں رکھا جائے گا تو اس کا جو کے دانے کے برابر بھی وزن نہ ہو گا۔ اس جیسے 70 ہزار کو فرشتہ ایک ہی مرتبہ میں جہنم میں پھینک دے گا۔

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 366** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: تم عوام لوگ اس حالت میں اٹھو گے ننگے بدن، ننگے پاؤں، بے ختنہ مگر تمام انبیاء کرام اپنے کفنوں میں اٹھیں گے حتّٰی کہ بعض اولیاءُ اللہ بھی کفن پہنے اٹھیں گے تاکہ ان کا ستر کسی اور پر ظاہر نہ ہو۔ جامع صغیر کی روایت میں ہے کہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ میں قبر انور سے اُٹھوں گا اور فوراً مجھے جنتی جوڑا پہنا دیا جاوے گا لہٰذا یہاں اس فرمانِ عالی سے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بلکہ تمام انبیاء، بعض اولیاء مستثنٰی ہیں۔

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 367** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کفن اتار کر جنتی جوڑا پہلے حضرت خَلِیْلُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو پہنایا جاوے یا تو اس حکم سے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) علیحدہ ہیں متکلم مستثنٰی ہوتا ہے یا یہ بدلہ ہے اس کا کہ نمرودی آگ میں جاتے وقت آپ کے کپڑے اتار لئے گئے تھے یہ خصوصی فضیلت ہے۔ (مرقات) نیز آپ ننگوں کو کپڑے پہناتے تھے، نیز آپ حُضُور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے جد امجد ہیں ان وجوہ سے آپ کا یہ اکرام فرمایا گیا۔

پل صراط سے گزر اور صدائے ملائکہ:

﴿4054﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پل صراط کے متعلق فرمایا کرتے تھے: یہ ایک بچھا ہوا پُل ہے اس کی اوپر والی سطح پر پھسلن ہے جس سے پاؤں پھسلیں گے۔ ایک گزرے گا تو نجات پائے گا، دوسرا گزرے گا تو زخمی ہو کر نجات پائے گا۔ فرشتے اس پر کھڑے عرض کر رہے ہوں گے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سلامتی سے گزار، سلامتی سے گزار۔

﴿4055﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندے کو جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حاجت رہتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔

قبر کی پکار:

﴿4056﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قبر کو گفتگو کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتی ہے: اے ابنِ آدم! تو مجھے کیسے بھول گیا؟ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میں (جسم کو) کھانے اور کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں، میں وحشت اور تنہائی کا گھر ہوں۔

﴿4057﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو نوفل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر مجھے اس بات کی امید نہ ہوتی کہ میں اپنے اہل وعیال میں سے مر جانے والوں سے ملاقات کروں گا تو میں رنج وغم کے سبب مر چکا ہوتا۔

﴿4058﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں تمہارے نام، تمہاری شکل وصورت، تمہارا حلیہ اور تمہاری مجالس لکھی ہوئی ہوں گی۔

مردے میت سے حال احوال پوچھتے ہیں:

﴿4059﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مردے میت سے ایسے ملتے ہیں جس طرح کسی مسافر سے ملا جاتا ہے اور اس سے حال احوال پوچھتے ہیں۔ جب میت سے اُس شخص کے بارے

میں پوچھتے ہیں جو فوت ہو چکا ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تو وہ میت کہتی ہے: کیا وہ تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ مردے کہتے ہیں: ''اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن'' وہ دوزخ کی راہ چلا گیا۔

﴿4060﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عمرو رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو فرماتے سنا کہ قبر والے نئی خبروں کے طالب ہوتے ہیں، لہٰذا جب ان کے پاس کوئی میت پہنچتی ہے تو وہ پوچھتے ہیں: فلاں کے ساتھ کیا ہوا؟ پھر کہتے ہیں: فلاں نیک ہے۔ پھر پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ میت کہتی ہے: کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ جواب دیتے ہیں: ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن'' وہ ہماری راہ سے الگ راہ پر چلا گیا۔

فقرامہاجرین کی فضیلت:

﴿4061﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: (بروزِ قیامت) فُقَرامہاجرین اس حال میں آئیں گے کہ ان کی تلواروں اور نیزوں سے خون ٹپک رہا ہوگا۔ ان سے کہا جائے گا: انتظار کرو، تمہارا حساب و کتاب ہوگا۔ وہ کہیں گے: کیا ہم دنیا سے کچھ لائے ہیں کہ تم ہمارا حساب کرتے ہو؟ دیکھا جائے گا تو ان کے پاس ان تھیلوں کے علاوہ جن کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی تھی کچھ نہ ہوگا اور تھیلوں میں صرف ان کا زادِ راہ اور کچھ سامان ہوگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: میں اِن کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو پورا کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں، جاؤ سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ یہ لوگوں سے 500 سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

سونے کے پہاڑوں سے بہتر:

﴿4062﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو فرماتے سنا کہ قیامت کے دن مومن کے نامۂ اعمال میں حمدِ الٰہی کی ایک تسبیح ہو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔

فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں:

﴿4063﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحۡمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک بندے کی پیشانی پر سجدوں کا نشان باقی رہتا ہے، فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

”کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ“ کی تفسیر:

﴿4064﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوراشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: اُسے ہر دن ایک کام ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اس کا کام یہ ہے کہ وہ مسافر کے ساتھ ہوتا ہے، مریض کو شفا دیتا ہے اور مصیبت زدہ کی مصیبت دور کرتا ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابو مُعاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی روایت میں اتنا زائد ہے کہ وہ پکارنے والے کو جواب دیتا اور سائل کو عطا فرماتا ہے۔

ایمان گناہوں سے ڈرانے والا ہے:

﴿4065﴾... حضرت سَیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ایمان گناہوں سے ڈرانے والا ہے۔

﴿4066﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن ہُبَیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایمان خواہش کا نہیں بلکہ قول و عمل کا نام ہے۔

سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا زُہد:

﴿4067﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام بالوں کا لباس پہنتے، درختوں کے پتے کھاتے اور جہاں شام ہوتی وہیں رات گزار لیتے۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی کہ جس کی موت واقع ہو، نہ کوئی گھر تھا کہ ویرانی کا خوف ہو اور نہ ہی اگلے دن کے لئے کچھ بچا کر رکھتے۔

﴿4068﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بالوں کا لباس پہنتے، درختوں سے کھاتے اور جہاں رات ہوتی وہیں گزار لیتے، صبح کا کھانا شام کے لئے اور شام کا صبح کے لئے نہ رکھتے اور فرماتے: ہر دن کے ساتھ اس کا رزق ہے۔

دنیا اور آخرت میں فرق:

﴿4069﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا کی ایک مدت مقرر ہے جبکہ آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے۔

”فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ“ کی تفسیر:

﴿4070﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن رفیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! جس چیز کے ساتھ تو نے مجھے آزمایا کیا اس کی ابتدا میں نے خود سے کی یا وہ میری تخلیق سے پہلے ہی مقرر تھی؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ میں نے تمہاری تخلیق سے پہلے ہی اسے مُقَرَّر فرما دیا تھا۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِؕ
(پ۱، البقرۃ: ۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔

کی ایک تفسیر یہ بھی ہے۔

میدانِ محشر:

﴿4071﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن تمہیں ایک ہی میدان میں جمع کیا جائے گا جہاں تمہاری نگاہ سب پر پڑے گی اور بلانے والے کی آواز تمہیں سنائی دے گی، جہنم کے بھڑکنے کی ایسی آواز آئے گی کہ ہر مُقَرَّب فرشتہ و نبی مُرسل گر پڑے گا یا گھٹنوں کے بل جھک جائے گا اور اس کا سینہ حرکت کرنے لگے گا۔ میرا خیال ہے کہ وہ عرض کرے گا: اے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی ہی فکر ہے، مجھے اپنی ہی فکر ہے۔ جہنم پر پل صراط بچھایا

جائے گا جو تلوار کی طرح تیز اور پھسلنے والا ہو گا۔ اس کے دونوں جانب فرشتے ہوں گے جن کے پاس سَعْدان[1] کے کانٹوں کی طرح لوہے کے آنکڑے ہوں گے۔ اس سے کچھ لوگ بجلی کی طرح، کچھ پرندوں کی طرح، کچھ ہوا کی طرح اور کچھ تیز رفتار گھوڑوں کی طرح گزریں گے جبکہ ملائکہ عرض کر رہے ہوں گے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سلامتی سے گزار، سلامتی سے گزار۔ کوئی تو اس سے صحیح و سالم نجات پائے گا، کوئی زخمی ہو کر نجات حاصل کرے گا اور کوئی جہنم میں جا گرے گا۔

جہنَّم کا سب سے ہلکا عذاب:

﴿4072﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَہْلِ جہنم میں سے سب سے ہلکا عذاب جسے ہو گا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے اور آگ اس کے دونوں پاؤں کی رگوں سے نکل رہی ہو گی، اس کے ہونٹ اور داڑھیں آگ کا انگارہ ہوں گی اور اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔ اَہْلِ جنت میں سے درجہ کے اعتبار سے سب سے ادنیٰ جنتی وہ ہو گا جس کا گھر موتی سے بنا ہو گا، اس کے دروازے اور کمرے بھی موتی سے بنے ہوں گے۔

رب تعالیٰ کا ناپسندیدہ قاری:

﴿4073﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الکریم بن اُمَیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس قاری کو ناپسند فرماتا ہے جو بہت زیادہ لباس پہننے والا، زیادہ سوار ہونے والا اور بہت زیادہ فضول گھومنے پھرنے والا ہوتا ہے۔

سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی گریہ وزاری:

﴿4074﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام بھی خود کو حالتِ امن میں خیال نہیں کریں

---

[1]... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 436 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: سعدان عرب میں ایک خاص قسم کی گھاس ہوتی ہے خاردار جس کے شاخوں پتوں میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں اسے اونٹ شوق سے کھاتا ہے اس کے کانٹوں کو خشک السعدان کہا جاتا ہے، اس کے پتے پستان کی گھنڈی کی طرح ہوتے ہیں۔

گے بلکہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میری خطا، میری خطا۔ آپ سے تین مرتبہ کہا جائے گا: قریب ہو جاؤ۔ حتّٰی کہ آپ اس جگہ پہنچ جائیں گے جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے گویا کہ وہاں امن میں ہوں گے۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ (پ۲۳، ص: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قُرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔

کی ایک تفسیر یہ بھی ہے۔

﴿4075﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روتے تو اس طرح روتے جس طرح چیل گھبراہٹ کے وقت روتی و چلاتی ہے۔

بادشاہ کی قربت کا نقصان:

﴿4076﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بادشاہ کے جتنا قریب ہوتا جاتا ہے اتنا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہوتا جاتا ہے، جس قدر اس کے پیروکار زیادہ ہوتے جاتے ہیں اتنے ہی اس کے شیاطین بڑھتے جاتے ہیں اور جس قدر اس کے مال میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اس کا حساب شدید تر ہوتا جاتا ہے۔[1]

سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو خلیل بنانے کا سبب:

﴿4077﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوراشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کی مہمان نوازی کرتے تھے، ایک دن کسی شخص کی تلاش میں نکلے تاکہ اس کی مہمان نوازی کر سکیں لیکن کوئی نہ ملا تو اپنے گھر لوٹ آئے، گھر میں ایک شخص کو کھڑا دیکھ کر فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تجھے میرے گھر بغیر اجازت کس نے داخل کرایا؟ جواب دیا: میں گھر کے مالک کی اجازت سے ہی داخل ہوا ہوں۔ پوچھا: تم ہو کون؟ جواب دیا: میں ملک الموت

---

1 ... زھد لھناد، باب ماجاء فی الفقر، ۱/ ۳۲۷، حدیث: ۵۹۷

ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کی طرف بھیجا ہے تاکہ اسے خوشخبری سناؤں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنا خلیل بنالیا ہے۔ پوچھا: وہ کون ہے؟ بخدا! اگر تم مجھے اس کے بارے میں بتادو اور وہ دور دراز کے شہر میں بھی ہو تب بھی میں ضرور اس کے پاس جاؤں گا اور اس کی خدمت میں لگا رہوں گا یہاں تک کہ موت ہمارے درمیان جدائی ڈال دے۔ فرشتے نے کہا: وہ آپ ہی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: کیا میں؟ فرشتے نے کہا: جی ہاں! آپ ہی ہیں۔ پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کس سبب سے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے؟ جواب دیا: اس لئے کہ آپ لوگوں کو عطا کرتے ہیں ان سے مانگتے نہیں۔

سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بھائی چارہ:

﴿4078﴾... حضرتِ سیِّدُنا غیلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی سے بھائی چارہ قائم کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر قبلہ رخ ہو جاتے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے آقا و مولا حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کچھ لے کر تشریف لائے ہیں اس پر ہمیں گواہ بنادے اور انہیں ہمارے ایمان پر گواہ بنا اور اپنی پاک بارگاہ سے ہمارے لئے اچھائی کا فیصلہ فرما، ہمارے اموال کو ہم پر طویل نہ فرما، ہمارے دلوں کو سخت نہ کر اور ہمیں ناحق بات سے باز رکھ اور ہمیں اس چیز کے بارے میں سوال کرنے والا نہ بنا جس کے بارے میں ہمیں علم نہ ہو۔

سیِّدُنا عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب، حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری، حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا ابو عمیر بن قتادہ اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرنے والے تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا ابو زبیر، حضرتِ سیِّدُنا وَہب کیسان، حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم اور حضرتِ سیِّدُنا ابو سفیان رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

فصل میں تین حصے:

﴿4079﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص ویرانے میں تھا کہ اس نے بادل میں آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل ایک پتھریلی زمین کے اوپر آیا اور اس پر خوب پانی برسایا پھر ایک نالے کے کنارے آیا اور اس پر برسا یہاں تک کہ اُس شخص کی نالی تک جا پہنچا (جس پر برسنے کا اس نے کہا تھا)۔ یہ شخص بادل کے ساتھ ساتھ چلتا رہا حتّٰی کہ ایک شخص تک پہنچ گیا، جو باغ میں کھڑا اسے سیراب کر رہا تھا۔ آنے والے نے پوچھا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں فلاں ہوں۔ یہ سن کر اس نے بتایا: میں نے اس پانی والے بادل سے آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر یعنی تمہارا نام لیا، فصل کاٹ لینے کے بعد تم اس میں کیا عمل کرتے ہو؟ اس نے کہا: جب تم پوچھ رہے ہو تو بتاتا ہوں، میں فصل کاٹ کر اس کے تین حصے کرتا ہوں، ایک حصہ اپنے اور اہل و عیال کے لئے رکھ لیتا ہوں، ایک اسی میں لوٹا دیتا ہوں اور ایک حصہ مساکین، سائلین اور مسافروں پر خرچ کر دیتا ہوں (یعنی ان پر صدقہ کر دیتا ہوں)۔[1]

فجر کی دو سنتوں کا اہتمام:

﴿4080﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنن ونوافل میں سے سب سے زیادہ فجر کی دو سنتوں کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔[2]

مغافیر[3] کی بو:

﴿4081﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف فرما ہوتے

---

1 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الصدقة فی المساکین، ص۱۵۹۳، حدیث: ۲۹۸۴

2 ...بخاری، کتاب التھجد، باب تعاھد رکعتی الفجر... الخ، ۱/ ۳۹۵، حدیث: ۱۱۶۹

3 ...مغافیر مُغفور کی جمع ہے یہ ایک میٹھے ذائقہ کا گوند ہے جس کی بو ناگوار ہوتی ہے جو عُرفُط نامی درخت پر لگتا ہے۔ (حاشیة السندی علی البخاری، ۳/ ۳۵۹، تحت الحدیث: ۴۹۱۲)

اور شہد نوش فرماتے۔ایک دن میں نے اور حضرتِ حَفْصَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِتّفاق کیا کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب ہمارے پاس تشریف لائیں تو ہم عرض کریں گے کہ ہم آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہیں۔ چنانچہ آپ ہم میں سے ایک کے پاس آئے تو اس نے وہی بات کہی، ارشاد فرمایا: میں نے تو شہد نوش کیا ہے اور دوبارہ ہرگز نہیں پیوں گا۔ یہ کہہ کر آپ نے شہد پینا چھوڑ دیا اس پر یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَؕ (پ۲۸، التحریم: ۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی، اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو۔[1]

﴿4082﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ زمین و آسمان کو اپنے قبضہ قدرت میں لے گا، یہ کہہ کر آپ نے اپنی مٹھی بند کر لی، پھر کھول کر ارشاد فرمایا: اور فرمائے گا کہ میں جبار عَزَّوَجَلَّ ہوں، میں حقیقی بادشاہ ہوں، جابر اور متکبر لوگ کہاں ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ارشاد فرماتے ہوئے دائیں بائیں گھومتے جاتے، میں نے منبر کو دیکھا تو وہ نیچے سے حرکت کر رہا تھا حتّٰی کہ مجھے یہ خیال ہو رہا تھا کہ کہیں منبر گر نہ جائے۔[2]

پانچ خصائص مصطفٰے:

﴿4083﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاش میں نکلا تو آپ کو کھڑے نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے طویل نماز پڑھی پھر ارشاد فرمایا: ”آج رات مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: (۱)...مجھے کالے و گورے (تمام لوگوں) کی طرف مبعوث کیا گیا (۲)...رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی کہ

---

1 ...بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب اذا حرم طعامه، ۴/ ۳۰۰، حدیث: ۶۶۹۱

2 ...مسلم، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، ص ۱۵۰۰، حدیث: ۲۷۸۸

ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر البعث، ۴/ ۵۰۵، حدیث: ۴۲۷۵

دشمن مجھ سے ایک مہینہ کی مسافت پر بھی خوفزدہ رہتا ہے (۳)...میرے لئے ساری زمین مسجد (جائے نماز) اور طہارت کا ذریعہ بنادی گئی (۴)...میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھیں اور (۵)...(مجھ سے) کہا گیا مانگیئے عطا کیا جائے گا تو میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ ہر اس شخص کو ملے گی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔"[1]

﴿4084﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اعضائے وضو کو کبھی تین، کبھی دو اور کبھی ایک ایک مرتبہ دھویا[2]۔[3]

ایمان نہیں تو کچھ نہیں:

﴿4085﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ابنِ جدعان زمانۂ جاہلیت میں مہمان نوازی کرتا، قیدیوں کو چھڑاتا، پڑوسیوں کے ساتھ سلوک کرتا اور صلہ رحمی کرتا تھا کیا یہ اعمال اسے فائدہ دیں گے؟ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں کیونکہ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! قیامت کے دن میری خطاؤں کو معاف فرمانا۔[4]

---

1 ...بخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، ۱/ ۱۳۳، حدیث: ۳۳۵، عن جابر

مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ سبا، اوتیت خمسا لم یؤتھن نبی قبلی، ۳/ ۲۰۲، حدیث: ۳۶۴۰

2 ...احناف کے نزدیک: طہارت میں ہر عضو کا پورا تین بار دھونا سنت مؤکدہ ہے، ترک کی عادت سے گناہ گار ہوگا۔ اگر پانی کم ہے یا سردی سخت ہے یا اور کسی ضرورت کے لئے پانی درکار ہے اس وجہ سے اعضا ایک ایک بار دھوئے تو مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۱، حصہ دوم، ص۹۱۵، ۹۱۶، ملتقطاً)

(اعضائے وضو کا ایک ایک بار دھونا) یہ فرض کا درجہ ہے کہ کم از کم اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا جائے۔ مگر تین تین بار دھونا سنت ہے۔ وقت میں گنجائش ہو اور پانی بھی اتنا ہو کہ تین تین بار اعضاء وضو دھو سکتا ہو تو تین بار سے کم دھونا ہرگز نہیں چاہئے۔ یہ ترک سنت ہے۔ اور اگر وقت اتنا تنگ ہے کہ اعضاء وضو تین بار دھونے میں وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو فرض ہے کہ صرف ایک ایک بار دھوئے تاکہ نماز قضا نہ ہو۔ (نزہۃ القاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء مرۃ مرۃ، ۱/ ۵۴۳، تحت الحدیث: ۱۱۵)

نیز "ایک بار یا دو بار دھونا بیان جواز کے لئے ہے اور تین بار دھونا بیان استحباب کے لئے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۸۵)

3 ...ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی الوضوء مرۃ ومرتین وثلاثا، ۱/ ۱۱۵، حدیث: ۴۵، عن جابر

4 ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۴۳۴، حدیث: ۲۴۹۴۶

ابلیس لعین کے مدد گار:

﴿4086﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابلیس لعین نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے کہا: اے ربّ عَزَّ وَجَلَّ! آدم کو زمین پر اتارا گیا ہے، مجھے معلوم ہے کہ عنقریب اس کے لئے کتاب بھی ہوگی اور رُسُل بھی، اس کی کتاب اور رسل کون ہیں؟ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان کے رُسُل فرشتے اور ان ہی میں سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہوں گے، ان کی کُتُب تورات، اِنجیل، زبور اور فرقان ہیں۔ ابلیس لعین نے پوچھا: تو میری کتاب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تیری کتاب گُودنا، تیری قراءت اشعار اور تیرے رُسُل (پیغام رساں) کاہن، تیرا کھانا وہ ہے جس پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام نہ لیا گیا ہو، تیرا پینا ہر نشہ آور چیز، تیری حدیث (گفتگو) جھوٹ، تیرا گھر حمام، تیرا جال عورتیں، تیرے مؤذن بانسریاں (گانے باجے کے آلات) اور تیری مسجد بازار ہیں۔[1]

رب تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز:

﴿4087﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا کرتے تھے: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی نماز ہے۔ وہ رات کا ایک حصہ نماز پڑھتے باقی میں آرام فرماتے پھر رات کے دو تہائی حصے نماز پڑھتے اور ایک تہائی حصہ آرام فرماتے۔[2]

❀...❀...❀...❀...❀

کامل مسلمان کی پہچان

...فرمانِ مصطفٰے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی مسلمان وہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری، ۱/ ۱۵، حدیث: ۱۰)

---

1 ...معجم الکبیر، ۱۱/ ۸۴، حدیث: ۱۱۱۸۱

2 ...مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر... الخ، ص۵۸۸، حدیث: ۱۱۵۹، بتغیر قلیل

حضرتِ سیِّدُنا مُجاھِد بن جَبْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو حجاج مجاہد بن جبر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم کے سمندر، صبر و حلم کے پیکر، قرآنِ کریم کی تفسیر و تاویل کے جاننے والے، مختلف اقوال کی معرفت رکھنے والے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے والے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: اپنی نشانیوں پر مُطَّلَع ہونے اور اَحکام پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿4088﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن نُمَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد کو دیکھا تو سمجھا کہ وہ ایسے شخص ہیں جو کسی گدھے کے خدمت گزار ہوں اور اپنا گدھا گم ہونے کی وجہ سے پریشان ہوں۔

نفس کی عزت دین کی ذلت:

﴿4089﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جس نے اپنے نفس کو عزت دی اس نے اپنے دین کو ذلیل کیا اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اس نے اپنے دین کو عزت دی۔

شاگردِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا:

﴿4090-91﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: میں نے تین مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شاگردی میں پورے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور ہر آیت پر ٹھہر کر ان سے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ کس کے بارے میں اور کس طرح نازل ہوئی۔

عُمر، جسم اور عقل میں کمی:

﴿4092﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ

بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے پوچھا: اے ابو القاری! حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں کتنا عرصہ ٹھہرے رہے؟ میں نے عرض کی: 950 برس۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک اس وقت سے لوگوں کی عُمُریں، اَجسام اور عَقْلیں گھٹتی جا رہی ہیں (یعنی اب عُمر، قد اور عقل میں کمی آگئی ہے)۔

﴿4093﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: عُلَما رخصت ہوگئے صرف سیکھنے والے باقی ہیں اور گزشتہ زمانے کے مجتہدین کے مقابلے میں تمہارے (زمانے کے) مجتہد تو صرف لوگوں کے ساتھ کھیلتے ہیں۔

﴿4094﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: مسلمان اگر اپنے بھائی کو کچھ نہ کہے صرف اس سے حیا کرے تو یہ عمل بھی اسے گناہوں سے روک دے گا۔

فقیہ کی تعریف:

﴿4095﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث بن ابو سلیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرمایا کرتے تھے: فقیہ وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے۔

﴿4096﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: بے شک جب کوئی بندہ دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مؤمنین کے دلوں کو اس کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

سیِّدُنا مُجاہِد بن جَبْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول تفسیر

﴿4097﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ﴿۸﴾ (پ۲۹، المزمل: ۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو کر رہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اسی کے لئے اخلاص اختیار کرو۔

﴿4098﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ (پ۲۹، المدثر: ۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اپنے عمل کی اصلاح کرو۔

﴿4099﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ (پ۵، النساء: ۳۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے دنیاوی سازوسامان کی طلب مراد نہیں ہے۔

﴿4100-01﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ (پ۲۴، الزمر: ۳۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو (بروزِ قیامت) قرآن مجید کے ساتھ آئیں گے اور کہیں گے: یہ وہ کتاب ہے جو ہمیں عطا کی گئی اور جو کچھ اس میں ہے یقیناً ہم نے اس کی پیروی کی۔

قرآن حمایتی یا مخالف:

﴿4102﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: قرآن مجید (حاملِ قرآن) سے کہتا ہے کہ جب تک میری اتباع کروگے میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور اگر تم میری اتباع نہیں کروگے تو میں تمہارا مؤاخذہ کروں گا۔

﴿4103﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا (پ۲۰، القصص: ۷۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: دنیا میں رہتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت بجالا کر اپنی دنیا سے آخرت کے لئے حصہ لو۔

﴿4104﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠ ﴿۸﴾ (پ۳۰، التکاثر: ۸) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہر دنیاوی لذت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

﴿4105﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے جو گناہ کرتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے (اور گناہ سے باز رہے)۔

﴿4106﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ (پ۲۶، الفتح: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے نماز میں خشوع مراد ہے۔

قنوت سے مراد:

﴿4107﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ (پ۲، البقرۃ: ۲۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”قنوت سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور عاجزی سے جھکنا، خشوع اختیار کرنا، نگاہ کو پست رکھنا اور خوفِ خدا سے تواضع وعاجزی اختیار کرنا ہے۔“ مزید فرماتے ہیں: اہلِ علم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا تو جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے اپنی نظر کے بھٹکنے یا اِدھر اُدھر متوجہ ہونے یا کنکریوں کو پھیرنے یا کسی چیز سے کھیلنے یا دنیاوی چیز کے متعلق سوچنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے رُکا رہتا ہے سوائے بھولنے کے۔

بے روح جسم:

﴿4108﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: تم عربوں کو دیکھو گے تو سخت گیر سمجھو گے، گفتگو کرو گے تو بہت دین دار پاؤ گے اور جب یہ نماز پڑھیں گے تو یوں لگے گا کہ یہ بے روح جسم ہیں۔

﴿4109﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ (پ۱۶، مریم: ۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنھوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”ایسا قُربِ قیامت اور صالحینِ امت کے ختم ہو جانے کے وقت ہو گا۔“ اور

وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ (پ۱۶،مریم:۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے۔

کی تفسیر فرماتے ہیں: وہ ناخلف گلی کوچوں میں جانوروں کی جفتی کی طرح زنا میں مشغول ہوں گے۔

دلوں کا زنگ:

﴿4110﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: دل ہتھیلی کی طرح ہوتا ہے جب آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک انگلی بند ہو جاتی ہے یہاں تک کہ ایک ایک کر کے تمام انگلیاں بند ہو جاتی ہیں پھر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ اسی مہر کو علما دلوں کا زنگ خیال کرتے ہیں جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

كَلَّا بَلْ سکتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (پ۳۰، المطففین:۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

﴿4111﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ (پ۱، البقرۃ:۸۱) ترجمۂ کنزالایمان: ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کی خطا اسے گھیر لے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: گناہ دلوں کا احاطہ کر لیتے ہیں جب بھی انسان گناہ کرتا ہے تو ان کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے حتّٰی کہ وہ دلوں کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ دل یوں ہو جاتے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنے ہاتھ کو بند کر لیا پھر فرمایا: یہی وہ زنگ ہے (جس کا قرآنِ پاک میں ذکر ہے)۔

﴿4112﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾ (پ۲۹، القیامۃ:۱۳) ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا جائے گا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اُسے اس کے پہلے عمل سے لے کر آخری عمل تک آگاہ کر دیا جائے گا۔

﴿4113﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۟ۙ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۟ ترجمۂ کنزالایمان: تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔ (پ۳۰، الم نشرح: ۷، ۸)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب تم دنیاوی معاملات سے فارغ ہو جاؤ تو نماز میں مشغول ہو جاؤ اور تمہاری رغبت رب عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف ہو اور اسی کا قصد کرو۔

نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ:

﴿4114﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ۟ۗ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۟ۚ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۟ۙ ترجمۂ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو۔ (پ۳۰، الفجر: ۲۷، ۲۸)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ نفس جسے یقین ہو گیا کہ اس کا ربّ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم اور اس کی اطاعت میں مضطرب و بے چین ہو۔

جیسی صحبت ویسی جزا:

﴿4115﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب بھی کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کے اہلِ مجلس کو اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگر اہلِ مجلس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہوں تو اسے انہیں میں شمار کیا جاتا ہے اور اگر اہلِ لہو و لعب میں سے ہوں تو اس کا شمار انہیں میں ہوتا ہے۔

کثرت سے ذکر کرنے والا کون؟

﴿4116﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: آدمی اس وقت تک کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں میں سے نہیں ہو سکتا جب تک کھڑے، بیٹھے اور لیٹے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہ کرے۔

غائب کو اچھے الفاظ میں یاد کرو:

﴿4117﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: کچھ فرشتے بھی انسان کے ہم نشین ہوتے ہیں جب کوئی بندہ مومن اپنے بھائی کو اچھے الفاظ میں یاد کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تمہیں بھی اسی کی مثل عطا ہو اور جب وہ اسے بُرے الفاظ سے یاد کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے وہ انسان جس کے عیبوں پر پردہ ڈالا گیا ہے رک جا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کر جس نے تیرے عیبوں کو چھپا رکھا ہے۔

تین باتوں سے شیطان عاجز نہیں آتا:

﴿4118﴾... حضرتِ سیِّدُنا زبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: شیطان کہتا ہے: اگر آدمی مجھے عاجز و نامراد کر دے تب بھی وہ تین باتوں میں مجھے عاجز نہیں کر سکتا: (۱)... دوسرے کا مال ناحق لینے سے (۲)... ناحق مال ضائع کرنے سے اور (۳)... حق دار کو نہ دینے سے۔

بندے کا سجدہ شیطان کی ہلاکت:

﴿4119﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب بھی شیطان آدمی کو سجدہ کرتے دیکھتا ہے تو خود کو تھپڑ مارتا اور ہلاکت کی دعا کرتا ہے پھر کہتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو سجدہ کا حکم دیا تو اس نے سجدہ کیا اور جنت کا حق دار ٹھہرا جبکہ مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا لیکن میں نافرمانی کر کے جہنم کا مستحق ٹھہرا۔

﴿4120﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جو شخص رزقِ حلال کی تلاش میں شرماتا نہیں اس کا بوجھ ہلکا ہوتا اور وہ خود کو آرام پہنچاتا ہے۔

کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا:

﴿4121﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: دنیا سے جو بھی دن گزرتا ہے یہ کہتا ہے: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے دنیا سے نکالا اور اب میں اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا۔

﴿4122﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ (پ١٧، الانبیاء: ٨٧) ترجمۂ کنزالایمان: تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلَیْہِ السَّلَام نے گمان کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری لغزش پر مواخذہ نہیں فرمائے گا۔

زُخْرُف کے معنٰی:

﴿4123﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: مجھے زُخْرُف کا معنٰی اچھی طرح معلوم نہ تھا یہاں تک کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قراءت میں "زُخْرُف" کو "بَیْتًا مِّنْ ذَهَبٍ یعنی سونے کا گھر" سنا (تو مجھے معلوم ہوا کہ زُخْرُف کا معنٰی سونا ہے)۔

بادلوں پر مقرر فرشتہ:

﴿4124﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: رَعْد ایک فرشتہ ہے جو اپنی آواز سے بادلوں کو چلاتا ہے۔

نیکی کی برکت:

﴿4125﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی نیکی کی وجہ سے اس کی اولاد در اولاد کو نیک بنا دیتا ہے۔" مزید فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام فرمایا کرتے تھے: مومن کے لئے بشارت ہے پھر مومن کے لئے خوشخبری ہے کہ کس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے اُس شخص کا نائب بنا دیا ہے جو نیکی چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

﴿4126﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَتَقَطَّعَتۡ بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ ﴿١٦٦﴾ (پ٢، البقرۃ: ١٦٦) ترجمۂ کنزالایمان: اور کٹ جائیں گی ان سب کی ڈوریں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ تعلقات جو دنیاوی زندگی میں اس کے اور لوگوں کے درمیان تھے قیامت کے دن وہ کٹ (یعنی ختم ہو) جائیں گے (دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے باقی رہے گی)۔

﴿4127﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ (پ۱۰، التوبۃ:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: کسی مسلمان میں نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کسی مسلمان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا لحاظ نہ کریں۔

﴿4128﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ (پ۱۲، ھود:۸۶) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کا دیا جو بچ رہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے۔

اپنے سے چھوٹے کی تعظیم:

﴿4129﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا شریکِ سفر تھا، جب میں سوار ہونے کا ارادہ کرتا تو آپ میرے پاس تشریف لا کر میری سُواری کی رکاب تھام لیتے اور جب میں سوار ہو جاتا تو میرے کپڑوں کو درست کرتے۔ ایک مرتبہ آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے اسے ناگوار جانا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے مجاہد! تم تو تنگ دل کے مالک ہو۔

﴿4130﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: بسا اوقات حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میری سُواری کی رکاب تھام لیتے اور بعض اوقات حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنی انگلیاں میری بغل میں داخل کر دیتے۔

﴿4131﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی صحبت اِختیار کی تاکہ آپ کی خدمت کروں لیکن آپ میری خدمت کیا کرتے۔

﴿4132﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ہمراہ ایک کھنڈر کے پاس سے گزرا آپ نے فرمایا: اے مجاہد! آواز دو کہ اے کھنڈر! تمہارے مالکوں کے ساتھ کیا ہوا اور تمہارے رہائشی کہاں ہیں؟ فرماتے ہیں: میں نے آواز دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہ

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: وہ لوگ رخصت ہوگئے لیکن ان کے اعمال باقی ہیں۔

”لَہْوَ الْحَدِیْثِ“ سے مراد:

﴿4133﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَہۡوَ الۡحَدِیۡثِ ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں۔

(پ۲۱، لقمٰن: ۶)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد گانا ہے۔

صبر صدمہ کی ابتدا میں ہے:

﴿4134﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: صبر صدمہ کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

قبرستان سے گزرتے وقت کی دعا:

﴿4135﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہلال بن خَبَّاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں: مجھے مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ تک حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کے ساتھ ہم رکابی کا شرف حاصل ہوا۔ جب بھی کسی قبرستان سے گزر ہوتا تو یہ دعا پڑھتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْکُمْ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَرْحَمُ اللہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ یعنی اے قبر والو! تم میں سے مسلمانوں پر سلام ہو اور جو تم میں سے آگے بڑھ گئے ہیں ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ رحم فرمائے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

ملک الموت کے لئے زمین طشت کی طرح ہے:

﴿4136﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے زمین ایک طشت کی طرح بنادی گئی ہے وہ اس میں سے جہاں سے چاہتے ہیں لے لیتے ہیں اور ان کے کچھ مددگار بنائے گئے ہیں جو روحوں کو قبض کرتے ہیں پھر ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام ان سے روحوں کو لے لیتے ہیں۔

ویران ہونے کے لئے تعمیر کرو:

﴿4137﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابونَجِیْح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد یا ان

کے علاوہ کسی اور سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو جب زمین پر اتارا گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے ارشاد فرمایا: ویران ہونے کے لئے تعمیر کرو اور فنا ہونے کے لئے جنو۔

بارش سے محرومی کا سبب:

﴿4138﴾... حضرتِ سیّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَيَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ۲، البقرۃ:۱۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: زمین کے چوپائے، سانپ، بچھو اور دیگر مخلوق میں سے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے ان (فساق وفجار) پر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کے گناہوں کی وجہ سے بارش سے محروم ہو جاتے ہیں۔

﴿4139﴾... حضرتِ سیّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَـكَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾ (پ۳۰، العٰدیٰت:۶) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "لَکَنُوْدٌ" کے معنیٰ ناشکرا کے ہیں۔

علم دین سے محروم:

﴿4140﴾... حضرتِ سیّدُنا ابنِ ابو نَجِیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: بے شک علم دین کو شرمیلا اور متکبر شخص حاصل نہیں کر سکتا۔

خطائیں لکھنے والے فرشتے کا نام:

﴿4141﴾... حضرتِ سیّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيۡدٌ ﴿۱۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں۔

(پ۲۶، ق:۱۷)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: گناہ لکھنے والے فرشتے کا نام "قعید" ہے۔

﴿4142﴾... حضرتِ سیّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

مَا يُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ لَدَىَّ (پ۲۶، ق:۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: میرے یہاں بات بدلتی نہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو کچھ میں نے فیصلہ فرمانا تھا فرما دیا۔

﴿4143﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ (پ۱۲، یوسف: ۲۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ گواہ انسانوں اور جنوں کے علاوہ کسی مخلوق میں سے تھا۔

بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ سے مراد:

﴿4144﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ (پ۲۷، الرحمٰن: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: تم پر چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد آگ کا شعلہ ہے جو آگ سے جدا ہو۔

﴿4145﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ (پ۸، الانعام: ۱۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: (خفیہ ڈالتا ہے) بناوٹ کی بات دھوکے کو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: آدمی اور جنوں کے شیاطین باطل کو اپنی زبانوں سے مزین کرتے ہیں۔

مال دار، مریض اور غلام کی بارگاہِ الٰہی میں پیشی:

﴿4146﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: قیامت کے دن مال دار، مریض اور غلام کو بارگاہِ الٰہی میں لایا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مال دار سے ارشاد فرمائے گا کہ تجھے میری عبادت سے کس چیز نے روکے رکھا؟ وہ عرض کرے گا: تو نے کثرت سے مجھے مال و دولت عطا کیا جس کی وجہ سے میں سرکش ہو گیا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن داؤد عَلَیْہِمَا السَّلَام کو ان کی بادشاہت سمیت لایا جائے گا اور مال دار سے کہا جائے گا: تم زیادہ مصروف تھے یا یہ؟ وہ عرض کرے گا: یہ زیادہ مصروف تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: مصروفیت نے انہیں تو میری عبادت سے نہیں روکا۔ پھر مریض کو حاضر کیا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکے رکھا؟ وہ عرض کرے

گا: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے میرے جسم میں مشغول رکھا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی بیماری سمیت لایا جائے گا اور مریض سے کہا جائے گا: تم زیادہ تکلیف میں تھے یا یہ؟ وہ عرض کرے گا: یہ زیادہ تکلیف میں تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: انہیں تو اس بات نے میری عبادت سے نہیں روکا۔ پھر غلام کو لایا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکے رکھا؟ وہ عرض کرے گا: تو نے مجھے غلام بنایا میرے مالک مجھ پر حکم چلاتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا یوسف صدیق عَلَیْہِ السَّلَام کو لایا جائے گا اور غلام سے کہا جائے گا: تمہاری غلامی زیادہ سخت تھی یا ان کی (جبری غلامی)؟ وہ عرض کرے گا: ان کی غلامی زیادہ سخت تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: انہیں تو کسی چیز نے بھی میری عبادت سے نہیں روکا۔

ہاروت وماروت:

﴿4147﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد جب بھی کسی عجیب چیز کے بارے میں سنتے تو اسے دیکھنے کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ آپ چاہِ بَرَہوت[1] کو دیکھنے کے لئے حَضْرَموت گئے اور ایک مرتبہ بابِل کا سفر اختیار کیا۔ بابِل کا والی آپ کا دوست تھا۔ آپ نے اس سے کہا: کیا آپ مجھے ہاروت وماروت دکھا سکتے ہیں؟ اس نے جادوگروں میں سے ایک یہودی کو بلایا اور کہا: انہیں لے جا کر ہاروت وماروت دکھاؤ۔ اس یہودی جادوگر نے کہا: میں آپ کو اس شرط پر دکھاؤں گا کہ آپ ان کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد نہیں کریں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: وہ مجھے ایک قلعہ میں گیا اور ایک پتھر اکھاڑ کر کہا: میرا پاؤں پکڑو۔ پھر وہ مجھے لے کر آگے بڑھتا گیا حتّٰی کہ ہم ان کے پاس پہنچ گئے۔ اچانک میں نے دیکھا تو ہاروت وماروت بڑے بڑے پہاڑوں کی طرح الٹے لٹکے ہوئے تھے[2]۔

---

❶... یمن کا ایک کنواں جہاں کفار کی اَرواح قید ہیں۔ (شرح الصدور، ص٢٣٦، ٢٣٧)

❷... قصہ ہارُوت ومارُوت جس طرح عام (عوام) میں شائع (مشہور) ہے ائمہ کرام کو اس پر سخت انکار شدید ہے، جس کی تفصیل شفاء شریف اور اس کی شروح میں ہے، یہاں تک کہ امامِ اجل قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ خبریں یہودیوں کی کتابوں اور ان کی افتراؤں سے ہیں۔ راجح یہی ہے کہ ہارُوت ومارُوت دو فرشتے ہیں جن کو ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ابتلائے خلق (لوگوں کی آزمائش) کے لئے مقرر فرمایا کہ جو سحر (جادو) سیکھنا چاہے اسے نصیحت کریں کہ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ (پ١، البقرة:١٠٢) ہم تو آزمائش ہی کے لئے مقرر ہوئے ہیں تو کفر نہ کر۔ اور جو نہ مانے اپنے پاؤں جہنم میں جائے اسے تعلیم کریں تو وہ طاعت میں ہیں نہ کہ معصیت میں۔ (فتاوٰی رضویہ، ٢٦ / ٣٩٧، ملخصًا)

میرے (منہ سے بے ساختہ نکلا) تمہیں پیدا کرنے والی ذات پاک ہے۔ یہ سن کر وہ دونوں حرکت میں آگئے گویا دنیا کے پہاڑ گر کر ریزہ ریزہ ہو رہے ہوں۔ یہ دیکھ کر مجھ پر اور یہودی پر بے ہوشی طاری ہو گئی، یہودی کو مجھ سے پہلے ہوش آیا، اس نے مجھے اٹھاتے ہوئے کہا: اٹھیئے! آپ مجھے اور خود کو ہلاک کر دینا چاہتے تھے۔

حکایت: تقدیر کا لکھا پورا ہوا

﴿4148﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ (پ۵، النساء:۷۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آ لے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: پچھلے زمانہ میں ایک عورت تھی، ایک شخص اس کا اجیر (ملازم، نوکر) تھا، عورت نے بچی کو جنم دیا اور نوکر کو آگ لینے کے لئے بھیجا وہ آگ لینے نکلا تو دروازے پر ایک آدمی ملا اس نے نوکر سے پوچھا: عورت نے کیا جنا؟ کہا: لڑکی۔ آدمی نے کہا: یہ لڑکی اس وقت تک فوت نہیں ہو گی جب تک یہ 100 مردوں سے زنا نہ کر لے، اس کا نوکر اس سے شادی کرے گا اور اس کی موت مکڑی سے واقع ہو گی۔ ملازم نے دل میں سوچا: کیا 100 مردوں سے بدکاری کرنے کے بعد یہ مجھ سے شادی کرے گی؟ اگر ایسی بات ہے تو میں اسے مار ڈالتا ہوں۔ یہ سوچ کر وہ چھری لے کر اندر گیا اور بچی کا پیٹ پھاڑ دیا اور جس طرف منہ تھا اس طرف بھاگ نکلا اور سمندر کی راہ لی۔ بچی کے پیٹ کو سیا گیا اور اس کا علاج کیا گیا حتّٰی کہ وہ تندرست ہو گئی، جب وہ جوانی کی دہلیز پر پہنچی تو بدکاری میں مشغول ہو گئی اور ساحلِ سمندر پر رہنے لگی اور ایک عرصہ تک زناکاری میں مصروف رہی۔ دوسری طرف جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا وہ ملازم پردیس میں رہا پھر بہت زیادہ مال و اسباب لے کر اسی ساحل پر آگیا۔ اس نے ساحل پر قیام پذیر ایک عورت سے کہا: میرے لئے اس بستی کی سب سے خوبصورت عورت کو تلاش کرو میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے بتایا کہ یہاں ایک خوبصورت عورت رہتی ہے لیکن وہ بدکاری کرتی ہے۔ ملازم نے کہا: اسے میرے پاس لے آؤ وہ عورت اس کے پاس گئی اور کہا: ایک بہت مال دار اور دولت مند شخص یہاں آیا ہے اور اس نے مجھ سے یہ بات کی اور میں نے اس سے یہ بات کہی۔ لڑکی نے کہا: میں نے بدکاری چھوڑ دی ہے اگر وہ چاہے تو میں اس سے شادی کر لوں گی۔ نوکر نے اس سے

شادی کرلی۔ایک مرتبہ وہ لڑکی اس کے پاس بیٹھی تھی کہ اُس نے اُسے اپنے مُعاملے کے بارے میں خبر دی۔ لڑکی بولی:وہ میں ہی ہوں۔اس نے اپنے پیٹ پر شق ہونے کا نشان دکھایا اور کہا:میں بدکاری کیا کرتی تھی مجھے معلوم نہیں کہ میں نے 100یا زیادہ مردوں کے ساتھ بدکاری کی۔یہ سن کر اس نوکر نے کہا:مجھے بتایا گیا تھا کہ لڑکی کی موت مکڑی سے واقع ہوگی۔پھر اس مرد نے لڑکی کے لئے صحرا میں ایک عالی شان مضبوط محل تعمیر کروایا، ایک دن وہ دونوں اس محل میں تھے کہ انہوں نے چھت میں ایک مکڑی دیکھی مرد نے کہا:یہ مکڑی ہے۔لڑکی نے کہا:کیا یہ مجھے مارے گی؟اسے میرے علاوہ کوئی نہ مارے۔یہ کہہ کر اس نے اسے ہلایا تو وہ نیچے گر پڑی،لڑکی نے پاؤں کے انگوٹھے سے اسے مسل دیا۔مکڑی کے زہر کے چھینٹے اس کے ناخن اور گوشت میں چلے گئے جس سے اس کا پاؤں سیاہ ہوگیا اور وہ مرگئی۔اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ (پ۵،النساء:۷۸)

ترجمۂ کنزالایمان:تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔

ظلم ربّ تعالیٰ کو پسند نہیں:

﴿4149﴾...حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں:ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ایک شیر کے پاس سے گزرے، آپ نے اسے پاؤں مارا تو اس نے پنجے سے آپ کے جسم پر خراش لگادی۔آپ نے رات جاگ کر گزاری اور بارگاہِ الٰہی میں شکایت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی کہ میں ظلم پسند نہیں فرماتا۔

روح کو ابن آدم کی صورت پر پیدا کیا گیا:

﴿4150﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابونجیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں:بے شک روح کو ابنِ آدم کی صورت پر پیدا کیا گیا۔

﴿4151﴾...حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ (پ۲۶،الذّٰریٰت:۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان:اور ان کے مالوں میں حق تھا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں:اس حق سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ دیگر حقوق(نفلی صدقات وغیرہ)ہیں۔

برزخ سے مراد:

﴿4152﴾... حضرتِ سیِّدُنا قطن بن خلیفہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَمِنۡ وَّرَآئِهِمۡ بَرۡزَخٌ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے آگے ایک آڑ ہے اس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ”اس آڑ (یعنی برزخ) سے مراد موت اور دوبارہ زندہ کئے جانے کی درمیانی مدت ہے۔“ اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

بَیۡنَهُمَا بَرۡزَخٌ لَّا يَبۡغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ان دونوں سمندروں کے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایسی روک (آڑ) ہے کہ ان میں سے ایک کا پانی دوسرے میں داخل نہیں ہو سکتا، نہ نمکین پانی میٹھے میں، نہ میٹھا نمکین میں۔

﴿4153﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَمَاۤ اَصۡبَرَهُمۡ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ (پ۱، البقرۃ: ۱۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار (برداشت) ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ کس درجہ اِنہماک کے ساتھ جہنمیوں کے اعمال کرنے میں مصروف ہیں۔

سیاہ خچر کی مانند بچھو:

﴿4154﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: اہلِ جہنم کے لئے ایک گوشہ ہے جس میں وہ استراحت کے لئے آئیں گے جب وہ اس کی طرف بڑھیں گے تو سیاہ خچر کی مانند بچھو انہیں ڈسیں گے۔

سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْهِ السَّلَام کا کھانا:

﴿4155﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن قیس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْهِمَا السَّلَام کا کھانا گھاس ہوتا تھا۔ آپ خوفِ خدا سے

اس قدر روتے تھے کہ اگر آپ کی آنکھوں پر تار کول ہوتا تو وہ بھی پگھل جاتا۔

﴾4156﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ۩ ﴿۱۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے خواہ مجبوری سے[1]۔

(پ۱۳، الرعد: ۱۵)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مومن خوشی سے سجدہ کرتا ہے جبکہ کافر مجبوری سے۔

﴾4157﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ هُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ (پ۱۳، الرعد: ۱۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی پکڑ سخت ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "مِحَال" کے معنٰی سختی کے ہیں۔

﴾4158﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ (پ۱۳، الرعد: ۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: (اور کافروں کو ہمیشہ) ان کے کئے پر سخت دھمک (انتہائی سخت مصیبت پہنچتی رہے گی)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "قَارِعَةٌ" سے مراد ہلاکت ہے۔

﴾4159﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ (پ۱۴، النحل: ۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔

---

[1]... یہ آیتِ سجدہ ہے اور آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **1250** صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ چہارم، صفحہ 728** پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: "آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔" اور صفحہ **730** پر فرماتے ہیں: "فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نامعلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیتِ سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔"

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ کیڑا ہے جو پودوں کے اندر رہوتا ہے۔

﴿4160﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ (پ١٦، مریم: ٤) ترجمۂ کنزالایمان: میری ہڈی کمزور ہوگئی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زکریا عَلَیْهِ السَّلَام نے اپنی داڑھوں کے ٹوٹ جانے کی شکایت کی۔

﴿4161﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا ﴿۴۷﴾ (پ١٦، مریم: ٤٧) ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا بے شک وہ مجھ پر مہربان ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "حَفِیًّا" سے مراد "رحیم" ہے۔

موت کا قاصد:

﴿4162﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذَر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب آدمی کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْهِ السَّلَام کا قاصد اس کے پاس ہوتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی زندگی کی آخری بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو آپ عَلَیْهِ السَّلَام خود اس کے پاس تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں: تمہارے پاس پے در پے میرے قاصد آتے رہے لیکن تم نے ان کی پروانہ کی اب تمہارے پاس ایسا قاصد آیا ہے جو دنیا سے تمہارا نام ونشان مٹادے گا۔

جہنم سے پناہ مانگنے کی فضیلت:

﴿4163﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یحییٰ قَتَّات رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک آدمی کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا تو جہنم اس سے سکڑنا (یعنی دور ہونا) شروع ہو جائے گی۔ فرشتہ پوچھے گا: (اے جہنم!) تجھے کیا ہو گیا ہے؟ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہے گی: یہ شخص دنیا میں مجھ سے پناہ مانگا کرتا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: (اے فرشتو!) اسے چھوڑ دو۔

جہنم سے آزادی:

﴿4164﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یحییٰ قَتَّات رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک بندے کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا، وہ عرض کرے گا: میرا تو یہ گمان نہ تھا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ دریافت فرمائے گا: تیرا کیا گمان تھا؟ وہ عرض کرے گا: میرا گمان تھا کہ تو مجھے بخش دے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: (اے فرشتو!) اسے چھوڑ دو۔

اطاعتِ الٰہی میں خرچ کرنا اسراف نہیں:

﴿4165﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن اَسْوَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی مال اطاعتِ الٰہی میں خرچ کرے تب بھی وہ اسراف کرنے والوں میں سے نہ ہو گا۔

﴿4166﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جو دن بھی دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے دنیا اور اَہْلِ دنیا سے راحت عطا فرمائی۔ پھر اس دن کو لپیٹ کر قیامت تک کے لئے اس پر مہر لگا دی جاتی ہے یہاں تک کہ (بروزِ قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی اس مہر کو توڑے گا۔

حکمت سے مراد:

﴿4167﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُۚ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۹) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حکمت سے مراد علم اور فقہ ہے۔

﴿4168﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْۚ (پ۵، النساء: ۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد فقہا اور عُلَما ہیں۔

ایمان کی علامت:

﴿4169﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن اَسْوَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد کے پاس ایک عورت نے آکر کہا: میرے دل میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں انہیں

زبان پر نہیں لا سکتی۔ آپ نے فرمایا: یہ تو ایمان (کی علامت) ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابو الحجاج! یہ کیا بات ہے؟ فرمایا: بندۂ مومن جب گناہوں کے مُعاملے میں شیطان سے بچ جاتا ہے تو وہ اس کے پاس آکر کہتا ہے: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کس نے پیدا کیا؟ (یوں وہ اس طرح کے خیالات دل میں پیدا کرتا ہے)۔

سب سے بڑھ کر غنی:

﴿4170﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: بندوں میں سب سے بڑھ کر غنی کون ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ جسے جو کچھ دیا گیا ہے اس پر قناعت کرے۔ پوچھا: تیرے بندوں میں سب سے دُرُست فیصلہ کرنے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ بندہ جو لوگوں کے لئے بھی وہی فیصلہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ عرض کی: تیرے بندوں میں سے زیادہ علم رکھنے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ جو ان میں مجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔

﴿4171﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ (پ٨، الانعام: ١٥٣)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: راہوں سے مراد بدعات و شبہات کی راہیں ہیں۔

افضل عبادت:

﴿4172﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: افضل عبادت سُنَّت کی پیروی کرنا ہے۔

﴿4173﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ کون سی نعمت (میرے لئے) افضل ہے؟ اسلام کی طرف ہدایت یا گمراہی سے عافیت۔

﴿4174﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْۚ (پ۵، النسآء:۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس کا مصداق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں۔ آپ سے اس آیتِ طیبہ کی ایک تفسیر یہ بھی منقول ہے کہ اس سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سوجھ بوجھ رکھنے والے اور دین کے اعتبار سے فضیلت رکھنے والے ہیں۔

﴿4175﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ (پ۵، النسآء:۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد اپنے جھگڑے کو قرآن کریم کی طرف پھیرنا اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیاتِ مُبارکہ میں آپ کی طرف رجوع کرنا اور وصالِ ظاہری کے بعد سنت کی طرف رجوع کرنا ہے۔

پیٹ میں گفتگو:

﴿4176﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: جب میرے لختِ جگر عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام میرے پیٹ میں تھے تو مجھ سے کوئی بات کرتا تو وہ میرے پیٹ میں تسبیح کیا کرتے اور جب میں اکیلی ہوتی اور میرے پاس کوئی بات کرنے والا نہ ہوتا تو آپ میرے پیٹ ہی میں مجھ سے اور میں آپ سے گفتگو کیا کرتی تھی۔

ظاہری اور چھپی نعمتیں:

﴿4177﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةًؕ (پ۲۱، لقمٰن:۲۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ظاہری نعمتوں سے مراد اسلام و رزق اور چھپی سے مراد عُیُوب و گناہوں کی پردہ پوشی ہے۔

دھوئیں کا وزن:

﴿4178﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب ملکہ سبا حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو بڑی بڑی لکڑیاں دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے غلام سے پوچھا: کیا تمہارے آقا کو ان کے دھوئیں کا وزن معلوم ہے؟ غلام نے کہا: میرے آقا سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے اس کے بارے میں تو مجھے بھی معلوم ہے؟ ملکۂ سبا نے وزن پوچھا تو غلام نے کہا: لکڑیوں کا وزن کیا جائے پھر انہیں جلا کر اس کی راکھ کا وزن کیا جائے راکھ کا وزن جتنا لکڑیوں سے کم ہو گا وہ ہی دھوئیں کا وزن ہو گا۔

توبۃ النصوح:

﴿4179﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا ؕ (پ٢٨، التحریم: ٨) ترجمۂ کنزالایمان: ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”نَصُوْح“ سے مراد یہ ہے کہ تم گناہوں سے ایسی توبہ کرو پھر دوبارہ گناہ کا ارتکاب نہ کرو۔

صبح و شام توبہ نہ کرنے والا ظالم ہے:

﴿4180﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو نَجِیْح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جو شخص صبح و شام توبہ نہ کرے وہ ظالموں میں سے ہے۔

”اَیَّامُ اللہ“ سے مراد:

﴿4181﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن مِہران مُکْتِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یَغۡفِرُوۡا لِلَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ اَیَّامَ اللّٰہِ (پ٢٥، الجاثیۃ: ١٤) ترجمۂ کنزالایمان: ایمان والوں سے فرماؤ درگزر کریں ان سے جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ”جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے“ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو

نہیں جانتے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر انعام فرمایا ہے یا نہیں پھر آپ نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ (پ۱۳، ابراھیم: ۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے اجالے میں لا اور انہیں اللّٰہ کے دن یاد دلا۔

(اس پر) حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے (اپنی قوم سے) فرمایا:

يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ (پ۶، المائدۃ: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میری قوم اللّٰہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو۔

حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ”اَیَّامُ اللّٰہ“ سے مراد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ہیں۔

گھر سے نکلتے وقت پڑھے جانے والے کلمات:

﴿4182﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد کو فرماتے سنا: جب بندہ گھر سے نکلتا ہے تو شیطان اس کے پاس آجاتا ہے جب وہ ”بِسْمِ اللّٰہ“ پڑھتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ تجھے ہدایت دی گئی اور جب ”تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہ“ کہتا ہے تو کہا جاتا ہے تیری کفایت کی گئی اور جب ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ“ پڑھتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ تیری حفاظت کی گئی۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جسے ہدایت دی گئی، جس کی کفایت کی گئی اور جس کی حفاظت کی گئی؟

﴿4183﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسلم مُلائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے اپنے لئے قرآنِ مجید کا نسخہ لکھنے کے لئے ایک شخص کو 500 درہم عطا فرمائے۔

﴿4184﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ (پ۱۹، الفرقان: ۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہم متقین کی اقتدا کریں اور ان کی پیروی بجالائیں یہاں تک ہمارے بعد آنے والے ہماری اقتدا کریں۔

ہمیشہ باوضو سویا کرو کیونکہ۔۔۔!

﴿4185﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یحییٰ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَاحِد کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے فرمایا: ہمیشہ باوضو سویا کرو کیونکہ اَرواح کو جس حال میں قبض کیا جاتا ہے اسی حال میں زندہ کیا جائے گا۔

﴿4186﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (پ١٨، المؤمنون: ٩٦) ترجمۂ کنزالایمان: سب سے اچھی بھلائی سے (برائی کو) دفع کرو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب بھی اس (یعنی برائی کرنے والے) سے ملاقات ہو تو سلام کرو۔

تقویٰ اختیار کرو:

﴿4187﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: تقویٰ اختیار کرو کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی خطا پر تمہاری گرفت نہ کرے جس میں تمہیں کوئی مہلت نہ دی جائے پھر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ تمہارے پاس کوئی دلیل نہ ہو۔

ہر دن اور رات کی گفتگو:

﴿4188﴾... حضرتِ سیِّدُنا قیس بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَحَد نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَاحِد کو فرماتے سنا: ہر آنے والا دن کہتا ہے کہ اے ابنِ آدم! یقیناً تیرے پاس آج کا دن آیا ہے اور آج کے بعد یہ کبھی نہیں لوٹے گا، لہٰذا غور کر کہ تو مجھ میں کیا عمل سرانجام دیتا ہے اور ہر آنے والی رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔

﴿4189﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

سَاَلَ سَآىٕلٌۢ (پ٢٩، المعارج: ١) ترجمۂ کنزالایمان: ایک مانگنے والا مانگتا ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ایک پکارنے والا پکارتا ہے۔

﴿4190﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

مَآءً غَدَقًاۙ(۱۶) لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِؕ (پ٢٩، الجن: ١٦، ١٧) ترجمۂ کنزالایمان: (تو ضرور ہم انہیں) وافر پانی دیتے کہ اس پر انہیں جانچیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حتّٰی کہ وہ اس میں میرے علم کی طرف لوٹیں۔

﴿4191﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْــٴًـا ؕ (پ۱۸، النور: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی میرے علاوہ کسی سے مَحَبَّت نہ کریں۔

﴿4192﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًاۙ(۱۲) وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًاۙ(۱۳) (پ۲۹، المدثر: ۱۲، ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے وسیع مال دیا اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس آیت کا مصداق ولید بن مُغِیرہ ہے جس کا مال ایک ہزار دینار اور بیٹے 10 تھے۔

﴿4193﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ الَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌؕ (پ۲۲، فاطر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو بُرے داؤں (فریب) کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مُراد ریاکار ہیں۔

ایثار کی انوکھی مثال:

﴿4194﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: مدینہ طیبہ میں کچھ حاجت مند گھرانے تھے ایک مرتبہ ایک گھر والوں کو بکری کی ایک سری ملی، انہوں نے اس میں سے کچھ لیا پھر کہا: ہمیں چاہئے کہ ہم یہ سری اپنے سے زیادہ ضرورت مند کو دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ سری دوسرے ضرورت مند گھرانے کی طرف بھیج دی، پھر وہ سری مدینہ طیبہ کے مختلف گھروں کا چکر لگاتی رہی یہاں تک کہ جس گھر سے نکلی تھی اسی گھر تک پہنچ گئی۔

مسلمان سے مسکرا کر ملنے کی فضیلت:

﴿4195﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب ایک مسلمان دوسرے سے

مسکراتے ہوئے ملاقات کرتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح ہوا سے درخت کے خشک پتے جھڑ جاتے ہیں۔ پھر فرمایا: بہت خوب یہ تو معمولی عمل ہے کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ (پ۱۰، الانفال: ۶۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے ان کے دل نہ ملا سکتے لیکن اللہ نے ان کے دل ملا دیئے۔

بندۂ مومن کی وفات پر زمین روتی ہے:

﴿4196﴾ ... حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب بندۂ مومن وفات پاتا ہے تو زمین 40 دن تک اس کے (فراق) میں روتی رہتی ہے۔

﴿4197﴾ ... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَلِاَنْفُسِهِمْ یَمْهَدُوْنَ (پ۲۱، الروم: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ اپنے ہی لیے تیاری کر رہے ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ اپنی قبر کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔

﴿4198﴾ ... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: (بروزِ قیامت) حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو اٹھایا جائے گا تو آپ اپنی لغزش یاد کریں گے جو آپ کی ہتھیلی پر تحریر ہوگی اور آپ پر خوفِ خدا طاری ہوگا۔ جب آپ قیامت کی ہولناکیاں ملاحظہ فرمائیں گے تو سوائے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت و قُرب کے اس سے پناہ دینے والا اور اس سے بچانے والا کسی کو نہ پائیں گے۔ پھر آپ کو وہاں سے چلے جانے کا اشارہ کیا جائے گا۔ روایت بیان کرنے والے نے یہ کہہ کر اپنے دائیں پہلو کی طرف اشارہ کیا اور اس فرمانِ باری تعالیٰ میں بھی اسی طرف اشارہ ہے:

وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ (پ۲۳، ص: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

مصافحہ کرنے کی فضیلت:

﴿4199﴾ ... حضرتِ سیِّدُنا عَبْدَہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہ

رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے یا مٹا دیئے جاتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عَبدَہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: یہ تو بہت آسان عمل ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے فرمایا: ایسا نہ کہو! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ (پ١٠، الانفال: ٦٣)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے ان کے دل نہ ملا سکتے۔

حضرتِ سیِّدُنا عَبدَہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد مجھ سے بڑے فقیہ ہیں۔

سرزمینِ حرم کا ادب:

﴿4200﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبدَہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں سے ہر سال ایک لاکھ افراد حج کرتے تھے جب حَرَم کے قریب پہنچتے تو اپنے جوتے اتار دیتے اور حرم میں ننگے پاؤں داخل ہوتے۔

﴿4201﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر قَوَارِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ (پ٣، اٰل عمرٰن: ٤٣)

ترجمۂ کنز الایمان: اے مریم اپنے رب کے حُضور ادب سے کھڑی ہو۔

کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کا قول سنائیں۔ آپ نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس آیتِ مقدسہ:

یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ (پ٣، اٰل عمرٰن: ٤٣)

ترجمۂ کنز الایمان: اے مریم اپنے ربّ کے حُضور ادب سے کھڑی ہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: رکوع کو طویل کر۔

﴿4202﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

اِسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ (پ١٥، بنی اسرائیل: ٦٤)

ترجمۂ کنزالایمان: ڈگا دے (بہکا دے) ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''صوت'' سے موسیقی کے آلات مراد ہیں۔

﴿4203﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًاۙ (۱۲) (پ٢٩، المزمل: ١٢)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اَنْكَالًا'' سے مُراد بیڑیاں ہیں۔

﴿4204﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْؕ (پ٢٥، الشوریٰ: ١٥)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

﴿4205﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠ (۸) (پ٣٠، التکاثر: ٨)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہو گی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہر دنیاوی لذت کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔

﴿4206﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ (۴۸) (پ٢٧، القمر: ٤٨)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن آگ میں اپنے مونھوں پر گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ کی آنچ۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس آیت کا مصداق تقدیر کو جھٹلانے والے ہیں۔

﴿4207﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ (پ۲۲،سباء:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرو۔

﴿4208﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (پ۱۸،المؤمنون:۹۶) ترجمۂ کنزالایمان: سب سے اچھی بھلائی سے (برائی کو) دفع کرو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد مصافحہ ہے۔

شیطان کتنی بار دھاڑیں مار کر رویا؟

﴿4209﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: شیطان چار مرتبہ دھاڑیں مار مار کر رویا: ایک مرتبہ جب اس پر لعنت کی گئی، دوسری مرتبہ جب اسے زمین پر اتارا گیا، تیسری مرتبہ جب رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت ہوئی کیونکہ آپ کو رسولوں کے انقطاع کے کافی عرصہ بعد مبعوث کیا گیا اور چوتھی مرتبہ جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی اور یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ منقول ہے کہ دھاڑیں مار کر رونا اور واویلہ مچانا شیطانی عمل ہے، لہٰذا دھاڑیں مار کر رونے یا واویلہ مچانے والے پر لعنت کی گئی ہے۔

﴿4210﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً (پ۱۹،الشعراء:۱۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نشانی سے مراد بلندی پر کبوتروں کے لئے تعمیر ہے۔

﴿4211﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ (پ۲۱،الروم:۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: فضل سے مراد سمندر کے راستے تجارت کرنا ہے۔

﴿4212﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ (پ۳،البقرۃ:۲۶۷) ترجمۂ کنزالایمان: اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: تجارت میں سے کچھ دو۔

عورت کی ننگے سر نماز قبول نہیں:

﴿4213﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُصَیف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کو فرماتے سنا کہ جو عورت اپنے بالوں کو ڈھانپے بغیر نماز پڑھے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

﴿4214﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (پ۲۴، حم السجدۃ: ۳۰) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس کے مصداق وہ لوگ ہیں جنہوں نے مرتے دم تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہرایا۔

﴿4215﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ (پ۳۰، الاخلاص: ۴) ترجمۂ کنز الایمان: اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد بیوی ہے۔

بھیڑیئے کی مثل چیونٹی:

﴿4216﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: وہ چیونٹی جس نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے گفتگو کی وہ ایک بڑے بھیڑیئے کی مثل تھی۔

200سال میں بلوغت:

﴿4217﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: قومِ عاد میں سے کوئی لڑکا اس وقت تک بالغ نہ ہوتا تھا جب تک 200سال کی عُمر کو نہ پہنچ جاتا۔

﴿4218﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا ہر شخص کے قول کو قبول بھی کیا جاسکتا ہے اور رد بھی (جبکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قول کو رد نہیں کیا جاسکتا)۔

حضرتِ سیِّدُنا مُجاھِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابوحجاج امام مُجاہِد بن جَبْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی جَلِیْلُ الْقَدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں سے چند کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ اور حضرتِ سیِّدُنا رافع بن خدیج رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جبکہ آپ سے کئی جلیل القدر تابعین اور مختلف شہروں کے عُلَما نے احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس، حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا عِکرمہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا ابوزبیر رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔ اَہْلِ کوفہ میں سے حضرتِ سیِّدُنا حکم، حضرتِ سیِّدُنا ابواسحاق سَبِیْعِی، حضرتِ سیِّدُنا منصور، حضرتِ سیِّدُنا حماد بن ابوسلیمان، حضرتِ سیِّدُنا زبید، حضرتِ سیِّدُنا طلحہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوحصین، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش، حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ، حضرتِ سیِّدُنا حصین، حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہَیْل، حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابوثابت، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُرَّہ، حضرتِ سیِّدُنا عَبدہ بن ابولُبابہ، حضرتِ سیِّدُنا ابویحییٰ قَتَّات، حضرتِ سیِّدُنا عُبَید مُکتِب، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مُہاجر، حضرتِ سیِّدُنا حسین بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد الکریم جَزَری، حضرتِ سیِّدُنا خُصَیف جَزَری، حضرتِ سیِّدُنا سالِم اَفْطَس، حضرتِ سیِّدُنا مُطْعِم بن مِقدام، حضرتِ سیِّدُنا ابوعَمْرو بن عَلاء، حضرتِ سیِّدُنا مطر وَرَّاق رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی، جابر جعفی اور یزید بن ابوزیاد نے آپ سے روایات نقل کی ہیں۔

مشرقی اور مغربی ہوا:

﴿4219﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ یعنی مشرقی ہوا سے میری مدد کی گئی اور مغربی ہوا سے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا۔[1] [2]

1... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب قول النبی نصرت بالصبا، ١/ ٣٥٤، حدیث: ١٠٣٥

2... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 398 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: صبا وہ ہوا ہے جو مشرق سے مغرب کو چلے، یہ تیز ہوتی ہے، اکثر بارش لاتی ہے، اور دبور ہوا وہ ہے جو مغرب سے مشرق ...

دنیا میں مسافر کی طرح رہو:

﴿4220﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے کاندھے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَعَابِرِ سَبِیْلٍ یعنی دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم پردیسی یا مسافر ہو۔[1]

صبح کو شام کا اور شام کو صبح کا انتظار نہ کرو:

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرمایا کرتے: اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَفِيْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ یعنی جب تم صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو اور جب شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت سے اپنی بیماری کے لئے اور اپنی زندگی سے موت کے لئے کچھ زادِ راہ لے لو۔

حقیقتاً صلہ رحمی کرنے والا کون؟

﴿22-4221﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رحم عرش کے ساتھ معلق ہے جو شخص صلہ رحمی کے بدلے میں صلہ رحمی کرے وہ تعلق جوڑنے والا نہیں بلکہ تعلق جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اُس سے تعلق توڑا جائے تو وہ تعلق جوڑے۔[2]

مقامِ ابراہیم کو نماز کا مقام بناؤ:

﴿4223﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ

......کو جائے، یہ گرم و خشک ہوتی ہے، زمین کو خشک کرتی ہے اور اکثر بادل کو پھاڑ دیتی ہے، بارش کو دور کرتی ہے، غزوہ خندق میں جب سارے کفار عرب نے مدینہ پاک کو گھیر لیا تھا تو ایک رات پروا (مشرقی) ہوا تیز چلی جس سے کفار کے خیمے اڑ گئے، دیگچیاں ٹوٹ گئیں، جانور بھاگ گئے، ان کے منہ مٹی ریت سے بھر گئے آخر کار سب کو بھاگنا پڑا، اہلِ مدینہ کو امن ملی۔ اور ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم عاد پچھوا (مغربی ہوا) سے ہلاک ہوئی، اس حدیث میں اسی جانب اشارہ ہے غرضکہ ہوا و پانی کفار کے لئے عذاب، مؤمنوں کے لئے رحمت ہو جاتے ہیں، دریا نیل کا پانی قبطیوں پر عذاب سبطیوں پر رحمت تھا۔

1 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی کن فی الدنیا... الخ، ۴/ ۲۲۳، حدیث: ٦٤١٦

2 ...ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب صلة الرحم وقطعها، ۱/ ۳۳۵، حدیث: ٤٤٦

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے مقامِ ابراہیم کے پاس سے گزرے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہی مقامِ ابراہیم ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ عرض کی: کیا اسے نماز کا مقام نہ بنالیں؟ اس پر یہ آیتِ مُبارَکہ نازل ہوئی:

وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔[1]

(پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

﴿4224﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے حُضُور نَبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: تم اس حال میں نہ مرنا کہ تم پر قرض ہو کیونکہ آخرت میں نیکیاں اور برائیاں ہی ہوں گی وہاں درہم و دینار نہیں ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی پر ظلم نہیں فرماتا۔[2]

قاتل و مقتول دونوں جہنمی:

﴿4225﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نَبیِّ اکرم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّار یعنی جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر (قتل کرنے کے ارادے سے) ایک دوسرے کے سامنے آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔[3]

جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست:

﴿4226-4227﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لائے۔ آپ کی دونوں ہتھیلیاں بند تھیں اور یوں لگ رہا تھا کہ ان میں کوئی چیز ہے۔ جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس پہنچے تو اپنے دائیں ہاتھ کو کھول کر ارشاد فرمایا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم: یہ رحمٰن و رحیم عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عطا کردہ کتاب ہے جس میں تمام جنتیوں، ان کے آباء

1 ...بخاری، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی القبلۃ ومن لایری... الخ، ۱/ ۱۵۸، حدیث: ۴۰۲، بتغیر، عن انس

2 ...معجم الاوسط، ۲/ ۱۸۴، حدیث: ۲۹۵۹

3 ...بخاری، کتاب الدیات، باب قول اللہ تعالی: ومن احیاھا، ۴/ ۳۵۹، حدیث: ۶۸۷۵

واجدادا اور قبائل کے نام ہیں اور آخر میں ان کی کل تعداد کا ذکر ہے تو اب ان میں کچھ زیادتی ہو سکتی نہ کمی۔ پھر بائیں ہاتھ کو کھول کر ارشاد فرمایا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ: یہ رحمٰن و رحیم عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عطا کردہ کتاب ہے جس میں تمام جہنمیوں، ان کے آباء واجداد اور قبائل کے نام ہیں اور آخر میں ان کی کل تعداد کا ذکر ہے تو اب ان میں کچھ زیادتی ہو سکتی نہ کمی۔[1]

افضل حاجی:

﴿4228﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا: بیتُ اللہ کا حج کرنے والوں میں سے کون سا شخص افضل اور زیادہ اجر والا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس میں تین خصلتیں جمع ہوں: (۱)... سچی نیت (۲)... کامل عقل اور (۳)... حلال خرچ۔ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: ابْنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے سچ فرمایا۔ میں نے پوچھا: جب آدمی کی نیت درست اور خرچ حلال ہے تو عقل کی کمی سے کیا نقصان ہوگا؟ فرمایا: اے ابو حجاج! تم نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کوئی بھی شخص اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اچھی عقل سے زیادہ کسی چیز سے بھی نہیں کر سکتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کا روزہ، نماز، حج، عمرہ اور صدقہ نیز کسی بھی قسم کی نیکی اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک بندہ اسے عقل سے سرانجام نہ دے اور اگر کوئی جاہل عبادت میں خوب کوشش کرنے والوں سے بھی بڑھ جائے تو وہ اصلاح سے زیادہ فساد برپا کرے گا۔"[2]

مچھر کے پَر برابر:

﴿4229﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابْنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْ وَزَنَتِ الدُّنْیَا عِنْدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ مَّا سَقٰی کَافِرًا مِّنْہَا شَرْبَۃَ مَاءٍ یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ

1... مسند البزار، مسند ابن عباس، ۱۲/ ۱۶۸، حدیث: ۵۷۹۳

2... مسند الحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، ۲/ ۸۰۹، حدیث: ۸۳۰

کے نزدیک دنیا کی حیثیت مچھر کے پَر برابر بھی ہوتی تو وہ اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتا۔ (1)

صدیق، فاروق اور ذُوالنُّورَین:

﴿4230﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے اُس کے ہر پتے پر یا جنت کے درختوں کے ہر پتے پر (یہاں راویِ حدیث علی بن جمیل کو شک ہے) یہ لکھا ہوا ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ ابو بکر صدیق، عُمَر فاروق اور عثمان ذُوالنُّورَین ہیں۔ (2)

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تحفہ:

﴿4231﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی شخص کو تحفہ دینے کا ارادہ فرماتے تو اسے زمزم کا پانی پلاتے۔ (3)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے پر مہربانی:

﴿4232﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ دنیا کی حاجات میں سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سات آسمانوں کے اوپر اس کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرا یہ بندہ دنیا کی حاجات میں سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہے اگر میں اس کی حاجت پوری کر دوں تو اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دوں گا لیکن میں اسے اس کی حاجت سے دور رکھوں گا۔ بندہ (غصے سے) انگلیاں کاٹتے ہوئے کہتا ہے: کس نے میرے خلاف سازش کی؟ کس نے مجھے دھوکا دیا؟ حالانکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رحمت ہوتی ہے جس سے وہ اپنے بندے پر مہربانی فرماتا ہے۔ (4)

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ھوان الدنیا علی اللہ، ۴/ ۱۴۳، حدیث: ۲۳۲۷، عن سھل بن سعد

2... معجم الکبیر، ۱۱/ ۶۳، حدیث: ۱۱۰۹۳

3... الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم: ۹۴۷ ابوداود الطیالسی، ۴/ ۲۷۸

4... العلل المتناھیہ، کتاب الزھد، حدیث فی حسن التدبیر للمؤمن، ۲/ ۸۰۲، حدیث: ۱۳۴۱

قیامت کفار پر قائم ہو گی:

﴿4233﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ یعنی قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہ ہو گی جو ''لَا اِلٰهَ اِلَّا الله'' کہتا ہو گا۔[1]

ظہر سے قبل چار رکعت پڑھنے کی فضیلت:

﴿4234﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ یعنی جو ظہر سے قبل چار رکعت پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے آگ پر حرام فرما دے گا۔[2]

وقوفِ عرفات والوں کی مغفرت:

﴿4235﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کے سامنے اہلِ عرفات پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ''میرے بندوں کی طرف دیکھو وہ میری بارگاہ میں دور دراز کی راہ سے بکھرے بال اور گرد آلود حاضر ہوئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخشش دیا۔''[3]

﴿4236﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں جب وہ یہ کر لیں گے تو مجھ سے اپنے خون و مال بچا لیں گے سوائے اسلامی حق کے اور اُن کا حساب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہے۔[4]

---

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب ذهاب الایمان آخر الزمان، ص۸۸، حدیث: ۱۴۸، عن انس

2 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ما جاء فیمن صلی قبل الظھر... الخ، ۲/ ۴۱، حدیث: ۱۱۶۰، بدون: بعدھا اربعًا، عن ام حبیبۃ

3 ...صحیح ابن خزیمۃ، کتاب المناسک، باب تباھی اللہ اھل السماء باھل العرفات، ۴/ ۲۶۳، حدیث: ۲۸۴۰

4 ...بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب دعاء النبی الی الاسلام... الخ، ۲/ ۲۹۵، حدیث: ۲۹۴۶

پڑوسی کے متعلق وصیت:

﴿4237تا4240﴾... حضرتِ سیِّدُناعبداللہ بن عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُناعائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَازَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ یعنی حضرتِ جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مجھے مسلسل پڑوسی کے متعلق حکمِ الٰہی پہنچاتے رہے حتّٰی کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔[1]

جنت کی خوشبو سے محروم لوگ:

﴿4241﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مالکِ کوثر وجنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تُرَاحُ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ مِنْ مَّسِیْرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ لَّا یَجِدُ رِیْحَهَا مَنَّانٌ بِعَمَلِهٖ وَلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ یعنی جنت کی خوشبو 500 برس کی مسافت سے سونگھی جائے گی لیکن اپنے عمل پر احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان اور شراب کا عادی اس کی خوشبو نہیں پائے گا۔[2]

جنت میں اَوَّلاً داخلے سے محروم افراد:

﴿4242﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ چار شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے (یعنی یہ لوگ اولاً جنت میں جانے کے مستحق نہ ہوں گے): (۱)... والدین کا نافرمان (۲)... عادی شرابی (۳)... احسان جتانے والا اور (۴)... حرامی[3]۔

﴿4243-44﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی

1... بخاری، کتاب الادب، باب الوصاة بالجار، ۴/ ۱۰۴، حدیث: ۶۰۱۵، عن ابن عمر

2... معجم الاوسط، ۳/ ۴۰۰، حدیث: ۴۹۳۸

3... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 335 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: حرامی بچہ جِبِلّی (پیدائشی) طور پر بدکار بدمعاش ہوتا ہے کہ اس کی سرشت میں شیطان کا دخل ہوتا ہے اور کبھی بدکاری کرتے کرتے کفر تک پہنچ کر دائمی دوزخی ہو جاتا ہے۔

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَلَدُ زِنْیَۃٍ یعنی حرامی جنت میں داخل نہیں ہو گا[1]۔[2]

﴿4245-46﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا، آپ رات کے وقت تشریف لائے اور فرمایا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حدیث بیان کی کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَلَدُ زِنًا وَّلَا وَلَدُہٗ وَلَا وَلَدُ وَلَدِہٖ یعنی حرامی اور اس کا بیٹا اور اس کے بیٹے کا بیٹا بھی جنت میں داخل نہ ہو گا۔[3]

﴿4247-48﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قتادہ اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَاقٌّ وَّلَا وَلَدُ زِنًا وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ یعنی والدین کا نافرمان، حرامی اور شراب کا عادی جنت میں نہیں جائے گا۔[4]

﴿4249-50﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا وَلَدُ زِنًا یعنی احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان، شراب کا عادی اور حرامی جنت میں نہیں جائے گا۔[5]

﴿4251﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا وَلَدُ زِنًا یعنی والدین کا نافرمان،

1... ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب مایکون لہ حکم الصدقۃ، ۵/ ۱۶۲، حدیث: ۳۳۷۳، عن ابن عمر

2... علامہ محمد عبدالرؤف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی "فیض القدیر شرح جامع الصغیر، جلد4، صفحہ 562" پر اس کے تحت فرماتے ہیں: "اگر وہ زنا کو جائز و حلال جانتا ہو تو جنت میں داخل نہیں ہو گا اور اگر جائز نہ جانتا ہو تو پھر اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سابقین اولین کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا۔" "زنا کا عذاب صرف زانی وزانیہ پر ہے اولادِ زنا پر اس کا وبال نہیں۔ غالباً اس سے وہ افعال صادر ہوں گے جو سابقین کے ساتھ دخولِ جنت سے روکیں گے۔ (فتاوٰی رضویہ "مخرجہ" ۱۱/ ۴۲۳، ۴۲۴)

3... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب العتق، ذکر الاختلاف علی مجاھد... الخ، ۳/ ۱۷۸، حدیث: ۴۹۲۹، عن ابن عمر

4... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب العتق، ماذکر فی ولد الزنا وذکر اختلاف الناقلین... الخ، ۳/ ۱۷۵، حدیث: ۴۹۱۵، عن ابن عمرو

5... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب العتق، ماذکر فی ولد الزنا وذکر اختلاف الناقلین... الخ، ۳/ ۱۷۵، حدیث: ۴۹۱۵، عن ابن عمرو

ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب مایکون لہ حکم الصدقۃ، ۵/ ۱۶۲، حدیث: ۳۳۷۴، ۳۳۷۵، عن ابن عمر

شراب کا عادی اور حرامی جنت میں نہیں جائے گا۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے جو مُرسلاً روایت ہے اُس میں یہ الفاظ زائد ہیں: وَلَا مُرْتَدٌّ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ ھِجْرَتِہٖ وَلَا مَنْ اَتٰی ذَاتَ مَحْرَمٍ یعنی ہجرت کے بعد مرتد ہونے والا اعرابی اور محرم سے بدکاری کرنے والا شخص بھی جنت میں نہیں جائے گا۔[2]

﴿4252﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مَنَّانٌ یعنی شراب کا عادی، والدین کا نافرمان اور احسان جتانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔[3]

﴿4253﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یزید حَرَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا مَنَّانٌ یعنی والدین کا نافرمان، عادی شرابی اور احسان جتانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔[4]

﴿4254﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَقِّنُوْا اَمْوَاتَکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یعنی اپنے مردوں کو "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" سکھاؤ[5]۔[6]

---

❶... سنن کبری للنسائی، کتاب العتق، ماذکر فی ولد الزنا وذکر اختلاف الناقلین... الخ، ۳/ ۱۷۵، حدیث: ۴۹۱۵

❷... کتاب الجامع لمعمر ملحق مصنف عبد الرزاق، باب عوق الوالدین، ۱۰/ ۱۲۱، حدیث: ۲۰۲۹۸، بتقدم وتأخر

❸... ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب مایکون لہ حکم الصدقۃ، ۵/ ۱۶۲، حدیث: ۳۳۷۴، عن عبد اللہ بن عمر

❹... ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب مایکون لہ حکم الصدقۃ، ۵/ ۱۶۲، حدیث: ۳۳۷۴، عن عبد اللہ بن عمر

❺... مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتی: لا الہ الا اللہ، ص۴۵۷، حدیث: ۹۱۷، عن ابی ھریرۃ

❻... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 444** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ حکم استحبابی ہے یہی جمہور علماء کا مذہب ہے بعض مالکیوں کے ہاں وجوبی ہے موتیٰ کے حقیقی معنیٰ ہیں جو مر چکا ہو مجازاً قریب الموت کو موتیٰ کہہ دیتے ہیں یعنی جو مر رہا ہو اسے کلمہ سکھاؤ اس طرح کہ اس کے پاس بلند آواز سے کلمہ پڑھو اس کا حکم نہ دو کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہو وہ جنتی ہے۔ خیال رہے کہ اگر مومن بوقت موت کلمہ نہ پڑھ سکے جیسے بیہوش یا شہید وغیرہ تو وہ ایمان پر ہی مرا کہ زندگی میں مومن تھا لہٰذا اب بھی مومن بلکہ اگر نزع کی غشی میں اس کے منہ سے کلمۂ کفر سنا جائے تب بھی وہ مومن ہی ہو گا اس کا کفن دفن نماز سب کچھ ہو گی، کیونکہ غشی ...

دنیا کا بہترین سامان:

﴿4255﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِھَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ یعنی دنیا ایک برتنے کا سامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک بیوی ہے[1]۔[2]

❀...❀...❀...❀...❀

معاف کرو معافی پاؤ

...فرمانِ مصطفٰے: رحم کیا کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور معاف کرنا اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں معاف فرمادے گا۔ (مسند احمد، ۲/ ۶۸۲، حدیث: ۷۰۶۲)

......کی حالت کا ارتداد معتبر نہیں۔(از شامی) اس سے معلوم ہوا کہ مرتے وقت کلمہ پڑھانا اس حدیث مذکورہ پر عمل کے لئے ہے نہ کہ اسے مسلمان بنانے کے لئے، مسلمان تو وہ پہلے ہی ہے یا مطلب یہ ہے کہ میت کو بعد دفن کلمہ کی تلقین کرو کہ قبر پر کلمہ پڑھو یا قبر کے سرہانے اذان کہہ دو کیونکہ یہ وقت امتحانِ قبر کا ہے، اذان میں نکیرین کے سارے سوالات کے جوابات کی تلقین بھی ہے اور اس سے میت کے دل کو تسکین بھی ہوگی اور شیاطین کا دفعیہ بھی ہوگا اور اگر قبر میں آگ ہے تو اس کی برکت سے بجھے گی، اسی لئے پیدائش کے وقت بچے کے کان میں، دل کی گھبراہٹ، آگ لگنے، جنات کے غلبے وغیرہ پر اذان سنت ہے یہ دوسرے معنٰی زیادہ قوی ہیں (علامہ) شامی نے یہ ہی معنٰی اختیار کئے کیونکہ حقیقتاً موتٰی وہی ہے جو مرچکا ہو مگر زیادہ قوی یہ ہے کہ عموم مجاز کے طریقے پر دونوں معنٰی ہی مراد لئے جائیں، یعنی جو مر رہا ہو اور جو مرچکا ہو دونوں کو تلقین کرو، ہمارے ہاں بعد دفن قبر پر اذان دی جاتی ہے اس کا ماخذ یہ حدیث بھی ہے، اس مسئلے کی پوری تحقیق ہماری کتاب **جاء الحق حصہ اول** میں دیکھو۔

[1]... کیونکہ نیک بیوی مرد کو نیک بنادیتی ہے وہ اخروی نعمتوں سے ہے۔ حضرتِ علی نے "رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً" (پ۲، البقرۃ: ۲۰۱، ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے) کی تفسیر میں فرمایا کہ خدایا ہم کو دنیا میں نیک بیوی دے آخرت میں اعلٰی حور عطا فرما اور آگ یعنی خراب بیوی کے عذاب سے بچا (مرقات) جیسے اچھی بیوی خدا کی رحمت ہے ایسی ہی بری بیوی خدا کا عذاب۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴)

[2]...مسلم، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ، ص ۷۷۴، حدیث: ۱۴۶۷، عن عبد اللہ بن عمرو

حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (اہلِ) حرَم کے فقیہ، عبادت گزار اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: اُخْرَوی فائدے کے لئے مُعامَلات میں نرمی کرنے اور راحت کو چھوڑ دینے کا نام تَصَوُّف ہے۔

20سال مسجد میں سُکُونت:

﴿4256﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ 20سال تک مسجد ہی حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مسکن رہی۔

بڑھاپے میں بھی 200 آیات کی تلاوت:

﴿4257﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑھاپے و کمزوری کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور سورۂ بقرہ کی 200 آیات تلاوت کرتے، اس دوران نہ تو ہلتے اور نہ کسی قسم کی حرکت کرتے۔

﴿4258﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: میں نے آپ کی مثل نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: اگر تم حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھ لیتے (تو اس طرح نہ کہتے)۔

حدیث کا ادب:

﴿4259﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن سعد اَعوَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ نے ایک حدیث بیان کی تو دورانِ حدیث ایک شخص بول پڑا، آپ نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: یہ کیسے اَخلاق اور کیسی طبیعتیں ہیں؟ میں کسی آدمی سے حدیث سنتا ہوں حالانکہ وہ مجھے معلوم ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود میں یہی ظاہر کرتا ہوں کہ

مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں۔

﴿4260﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مکۂ مکرّمہ تشریف لائے تو لوگ آپ سے مختلف سوالات پوچھنے لگے۔ آپ نے فرمایا: تم مجھ سے سوالات پوچھتے ہو حالانکہ تمہارے درمیان حضرتِ عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ موجود ہیں۔

سب سے زیادہ مناسکِ حج جاننے والے:

﴿4261﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَسلم مِنْقَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا امام باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: (اس وقت) روئے زمین پر حضرتِ عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر مناسکِ حج جاننے والا کوئی نہیں۔

مسجد حرام میں فتویٰ:

حضرتِ سیِّدُنا امام طبرانی سلیمان بن احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کو فرماتے سنا کہ مسجدِ حرام میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے بعد فتویٰ کا حلقہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لگایا کرتے تھے۔

علم کے ذریعے رضائے الٰہی کے طالب:

﴿4262﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہَیْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے تین اشخاص کے علاوہ کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو اپنے علم کے ذریعے رضائے الٰہی کا طالب ہو: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا عطاء (۲)... حضرتِ سیِّدُنا طاؤس اور (۳)... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

اہلِ زمین کی پسندیدہ شخصیت:

﴿4263﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب بن سُوَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام

اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو سب لوگ آپ سے راضی تھے۔ آپ سے مروی اکثر روایات کو سات یا آٹھ افراد روایت کرتے ہیں۔

﴿4264﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے انہیں کبھی بھی قمیص پہنے نہیں (بلکہ قمیص کی جگہ چادر پہنے) دیکھا اور میں نے کبھی بھی ان پر ایسا کپڑا نہیں دیکھا جس کی قیمت پانچ درہم کے برابر ہو۔

پانچ باتیں:

﴿4265﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بَیْتُ اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا اس دوران آپ نے راہ نمائی کرنے والے سے فرمایا: ٹھہر و اور مجھ سے پانچ باتیں یاد کرلو: (۱)... تقدیر کی اچھائی وبُرائی اور مٹھاس و کڑواہٹ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے (۲)... تقدیر کے مُعاملے میں بندے کا اپنا ارادہ واختیار شامل نہیں (۳)... ہمارے اَہلِ قبلہ مومن ہیں جن کے خون اور اموال بغیر کسی شرعی حق کے حرام ہیں (۴)... باغی گروہ سے لڑائی ہاتھوں اور جوتوں سے ہوگی نہ کہ اسلحہ سے اور (۵)... میں گواہی دیتا ہوں کہ خوارج گمراہ ہیں۔

﴿4266﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (پ۱۸، النور: ۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان: (وہ مرد) جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد (سے)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: خرید وفروخت برگزیدہ ہستیوں کو فرض کئے گئے حقوق کی بروقت ادائیگی سے مانع نہیں ہوتی۔

نفلی اعتکاف کی نیت:

﴿4267﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا یَعلیٰ بن اُمیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھوڑی دیر کے لئے بھی

مسجد میں بیٹھتے تو اعتکاف کی نیت کر لیتے۔

﴿4268﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شہزادیِ رسول خاتون جنت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا آٹا گوندھتیں تو ان کے سر کے بال برتن سے ٹکرا رہے ہوتے۔

﴿4269﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں۔ (پ۱۸، النور: ۲)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: شرعی حد قائم کرتے ہوئے تمہیں اُن پر ترس نہ آئے۔

﴿4270﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں یمامہ میں تھا، وہاں کا حاکم امتحاناً لوگوں سے ایک صحابی کے بارے میں یہ کہلواتا کہ انہیں منافق کہو مومن نہ کہو، اس پر وہ لوگوں سے طلاق، غلام کی آزادی اور پیدل حج کرنے کی قسمیں لیتا جس پر لوگ مجبوراً اس کے سامنے ایسا کہتے۔ فرماتے ہیں: میں اس معاملے میں غور و خوض کرتے ہوئے نکلا تو حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں اس میں (مجبور کئے جانے کے باعث) کوئی حرج نہیں پاتا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ (پ۳، اٰل عمران: ۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو۔

طویل خاموشی:

﴿4271﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن اُمیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طویل خاموشی اختیار کرتے اور جب گفتگو فرماتے تو یوں محسوس ہوتا کہ ہماری تائید کر رہے ہیں۔

مجلس ذکر کی وضاحت:

﴿4272﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوھزّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ جو شخص کسی ذکر کی مجلس میں بیٹھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کو ایسی 10 بے کار مجلسوں کا کفارہ بنا دے گا جس میں اس نے شرکت کی ہو گی اور اگر کوئی راہِ خدا میں کسی ذکر کی مجلس میں

شریک ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کو ایسی 700 بے کار مجلسوں کا کفارہ بنادے گا جس میں اس نے شرکت کی ہو گی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ھِزَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: مجلسِ ذکر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: حلال و حرام کے مسائل، نماز کیسے پڑھی جائے؟ روزہ کیسے رکھا جائے؟ نکاح کس طرح ہو؟ طلاق کیسے دی جائے؟ اور خرید و فروخت کیسے ہو؟ یہ سب ذکر کی مجلسیں ہیں۔

تین مرتبہ یارَبّ کہنے پر نظرِ رحمت:

﴿4273﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر ھُذَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جب بھی کوئی بندہ تین مرتبہ یارَبّ کہہ کر پکارتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر نظرِ رحمت فرماتا ہے۔“ میں نے یہ بات حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: کیا تم قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے؟ (اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:)

رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ۚ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ

(پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۹۳تا۱۹۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لیے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے، اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما (مٹا) دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے۔[1]

عابد کی زیارت عبادت ہے:

﴿4274﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عابد کی زیارت کرنا عبادت ہے۔

---

❶... اس آیت میں تین مرتبہ رَبَّنَا (اے ہمارے رب) مذکور ہے۔

﴿4275﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اگر عرفہ (ذوالحجہ کی نو تاریخ) کی شام تم لوگوں سے الگ تھلگ رہ سکو تو ضرور ایسا کرنا۔

﴿4276﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسماعیل کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے جواب دیا۔ میں نے پوچھا: یہ جواب کس سے منقول ہے؟ فرمایا: جس مسئلے پر اُمت کا اجماع ہو وہ ہمارے نزدیک سندِ حدیث سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

﴿4277﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْقِل بن عُبَیْدُ اللہ جزری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: یہاں کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایمان میں کمی، زیادتی نہیں ہوتی۔ آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَالَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ (پ۲۶، محمد: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے راہ پائی اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیز گاری انہیں عطا فرمائی۔

اور فرمایا: اس آیت میں ہدایت جس کی زیادتی کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ذکر فرمایا ہے اس کا کیا مطلب؟ میں نے پوچھا: وہ لوگ نماز اور زکوٰۃ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین سے نہیں سمجھتے۔ آپ نے یہ آیت طیبہ تلاوت کی:

وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ؕ﴿۵﴾ (پ۳۰، البینۃ: ۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

امام اعظم اور سیِّدُنا عطاء رَحِمَہُمَا اللہ کی ملاقات:

﴿4278﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن سَلَّام بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ مکۂ مکرّمہ میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا: کوفہ سے۔ فرمایا: کیا تمہارا تعلق اس بستی سے ہے جہاں کے لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پوچھا: کس جماعت سے تعلق ہے؟ میں

نے کہا: میرا تعلق ان لوگوں سے ہے جو اَسلاف کو بُرا بھلا نہیں کہتے، تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں اور گناہ کے سبب کسی کو کافر نہیں کہتے۔ فرمایا: تم نے حق کو پہچان لیا، لہٰذا اسے مضبوطی سے پکڑے رہو۔

فضول گفتگو:

﴿4279﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جس نے مجھے نفع پہنچایا اور ہو سکتا ہے وہ تمہیں بھی نفع پہنچائے۔ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تم سے اگلے لوگ فُضُول گفتگو ناپسند کرتے تھے۔ وہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے، نیکی کا حکم دینے، بُرائی سے منع کرنے اور ضروری بات کے علاوہ تمام قسم کی گفتگو کو فضول گوئی شمار کرتے تھے۔ کیا تم ان فرامین باری تعالیٰ کا انکار کرتے ہو:

﴿1﴾...

وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَۙ(۱۰) كِرَامًا كَاتِبِیْنَۙ(۱۱)

(پ۳۰، الانفطار: ۱۰، ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزز لکھنے والے۔

﴿2﴾...

عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ(۱۷) مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ(۱۸)

(پ۲۶، ق: ۱۷، ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

کیا تم میں سے کسی کو شرم نہیں آئے گی کہ اگر اس کے دن بھر کا نامۂ اعمال اُس کے سامنے کھول دیا جائے تو اکثر اُس میں وہ چیزیں دیکھے جس کا تعلق دین و دنیا دونوں سے نہ ہو۔

گدھے کی آواز سنو تو یہ پڑھو:

﴿4280﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: رات کے وقت جب گدھے

رینگتے تو میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے اصحاب سے یہ کہتے سنتا: پڑھو! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔

﴿4281﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ربیعہ صَنْعانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ (پ۱۹، النمل: ۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور شہر میں نو شخص تھے کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے۔

کی تفسیر میں فرماتے سنا: (ان کا فساد یہ تھا کہ بُرائی میں خرچ کرنے کے لئے) وہ لوگوں کو دراہم بطورِ قرض دیتے۔

﴿4282﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ولید رَصَّافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: کاتبِ تقدیر (خوشحالی) لکھے تو آدمی اور اس کے اہل و عیال خوشحال زندگی گزارتے ہیں اور اگر (خوشحالی) نہ لکھے تو کیا آدمی تنگی کا شکار ہو جاتا ہے؟ آپ نے پوچھا: یہ بات کس نے کہی؟ میں نے کہا: خالد قسری نے۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک نیک بندے نے تو یوں عرض کی:

رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ (پ۲۰، القصص: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا۔

بندوں کو دی گئی سب سے افضل چیز:

﴿4283﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: بندوں کو دی گئی چیزوں میں سے افضل شے کون سی ہے؟ فرمایا: معرفتِ الٰہی اور یہی دین کی بھی معرفت ہے۔

دل میں نورِ ایمان پانے کا ایک سبب

...فرمانِ مصطفےٰ: جس شخص نے غصہ ضبط کر لیا باوجود اس کے کہ وہ غصہ نافذ کرنے پر قُدرت رکھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو سکونِ ایمان سے بھر دے گا۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص۵۴۱، حدیث: ۸۹۹۷)

سیّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا اسم گرامی حضرتِ سیِّدُنا اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی **صحابۂ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کیں۔ چند کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری اور حضرتِ سیِّدُنا زید بن خالد جُھَنی رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کئی **تابعین کرام** رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دِینار، حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا ابوزُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا قتادہ، حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل سَری، حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور جابر جُعْفی۔ ان کے علاوہ بے شمار اکابرین اور ائمۂ دین نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

انسان کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے:

﴿4284﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انسان کے پاس اگر سونے کے دو جنگل ہوں تو وہ تیسرا تلاش کرے گا، انسان کے پیٹ کو (قبر کی) مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔[1]

﴿4285﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں اس بات کا گواہ ہوں کہ ایک مرتبہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ عید کے دن باہر تشریف لائے، نماز پڑھائی، خطبہ ارشاد فرمایا پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے، انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ دینے کا حکم دیا تو یہ سن کر کوئی عورت کان کی بالی اور (کوئی) انگوٹھی

---

1 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنۃ المال، ۴/ ۲۲۸، حدیث: ۶۴۳۶، ۶۴۳۹

حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی جھولی میں ڈال دیتی۔[1]

اُمّت پر مہربان:

﴿4286﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ لوگ سو کر بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر پکارا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نماز۔ چنانچہ آپ تشریف لائے، آپ کے سرِ انور سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور نمازِ عشاء کو اِس وقت تک (یعنی تہائی یا آدھی رات تک) مؤخَّر کر دیتا[2]۔[3]

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا سنت ہے:

﴿4287﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا یعنی جب تم میں سے کوئی کھانا کھالے تو اپنے ہاتھ نہ پونچھے حتّٰی کہ اسے چاٹ لے یا چٹا دے[4]۔[5]

---

[1]... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب العرض فی الزکاۃ، ۱/ ۴۸۸، حدیث: ۱۴۴۹، بتغیر

[2]... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ388** پر فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ اگر امت پر گرانی کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی اتنی تاخیر کو فرض قرار دے دیتا کہ اس سے پہلے عشاء جائز ہی نہ ہوتی، اب یہ تاخیر سنت تو ہے فرض نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ سَلَّم باذنِ الٰہی احکامِ شرعیہ کے مالک و مختار ہیں کہ بحکم پروردگار جو چاہیں فرض کریں جو چاہیں فرض نہ کریں اس کے لئے ہماری کتاب **سلطنتِ مصطفٰے** دیکھو یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) امت پر ایسے رحیم و کریم ہیں کہ عبادات میں بھی اُمّت کی راحت کا خیال رکھتے ہیں۔

[3]... بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب، ۱/ ۲۰۹، حدیث: ۵۷۱

[4]... اپنی بیوی کو یا خاوند کو یا چھوٹے بچوں کو یا خاص خادم کو یا شاگرد کو یا مرید کو چٹا دے جو اس سے نفرت نہ کرے، بلکہ تبرک سمجھ کر چاٹ لیں، کتوں، بلّوں کو نہ چٹائیں۔ بعض مغربی تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں کو دیکھا گیا کہ کتے پالتے ہیں، اور کتے ان کے ہاتھ پاؤں، گردن بلکہ پیار میں منہ تک چاٹتے ہیں اور یہ خوش ہوتے ہیں، نعوذ باللہ!۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۱)

[5]... بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب لعق الاصابع... الخ، ۳/ ۵۴۲، حدیث: ۵۴۵۶

سب سے اچھا قاریٔ قرآن:

﴿4288﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی نے پوچھا: لوگوں میں سے سب سے اچھا قاری کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اِذَا قَرَاَ رَاَیْتَ اَنَّہٗ یَخْشَی اللہَ یعنی جب وہ تلاوت کرے تو تمہیں لگے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر رہا ہے۔[1]

﴿4289﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب حدیبیہ کے مقام پر ٹھہرے تو سہیل بن عمرو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے (نیک فالی کے طور) ارشاد فرمایا: یہ سہیل بن عمرو ہے لو اب تمہارا معاملہ سہل (آسان) ہو گیا ہے۔[2]

بے علمی کا علاج:

﴿4290﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ زمانۂ رسالت میں ایک شخص زخمی ہو گیا تو اسے (جنبی ہونے کی وجہ سے) غسل کا کہا گیا۔ چنانچہ اس نے غسل کیا جس کے باعث اس کا انتقال ہو گیا۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا: خدا انہیں غارت کرے جنہوں نے اسے مار دیا[3]، کیا بے علمی کا علاج سوال کرنا نہیں ہے[4]۔[5]

1... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع... الخ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ۲/ ۴۰۴، حدیث: ۶، عن طاؤس

2... بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجھاد... الخ، ۲/ ۲۲۶، حدیث: ۲۷۳۱، ۲۷۳۲

3... یعنی یہ لوگ اس کی موت کا سبب بن گئے نہ ایسا فتویٰ دیتے نہ وہ غسل کر کے وفات پاتا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۴۳)

4... مکمل حدیث یوں ہے: حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک سفر میں گئے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگ گیا جس نے اس کے سر میں زخم کر دیا پھر اسے احتلام ہو گیا تو اپنے ساتھیوں سے پوچھا: کیا تم میرے لئے تیمم کی رخصت پاتے ہو؟ وہ بولے: تمہارے لئے تیمم کی اجازت نہیں کیونکہ تم پانی پر قادر ہو۔ اس نے غسل کر لیا پس مر گیا جب ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اس کی خبر دی گئی۔ ارشاد فرمایا: انہیں خدا غارت کرے اسے انہوں نے مار دیا جب جانتے نہ تھے تو پوچھ کیوں نہ لیا؟ لاعلمی کا علاج پوچھ لینا ہے۔ اُسے یہ کافی تھا کہ تیمم کر لیتا اور اپنے زخم پر کپڑا لپیٹ لیتا پھر اس پر ہاتھ پھیر لیتا اور باقی جسم دھو ڈالتا۔ (ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب فی المجروح یتیمم، ۱/ ۱۵۴، حدیث: ۳۳۶)

5... ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب فی المجروح یتیمم، ۱/ ۱۵۴، حدیث: ۳۳۷

ایک فرشتے کا ایک لقمہ:

﴾4291﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک فرشتہ ہے اگر اسے کہا جائے کہ ساتوں آسمان و زمین کو ایک ہی لقمہ میں نگل جا تو وہ نگل جائے گا۔ اس کی تسبیح یہ ہے: سُبْحَانَكَ حَيْثُ كُنْتَ یعنی تیری ذات ہر جگہ عیوب سے پاک ہے۔[1]

﴾4292﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تب تلبیہ کہا۔[2]

مُشک کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے:

﴾4293﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: اگر میں نے یہ حدیث رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو اسے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، نہ تو یہ غمگین ہوں گے اور نہ ہی گھبراہٹ کا شکار جبکہ لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے: (۱)...وہ شخص جس نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی پھر رضائے الٰہی کی خاطر ثواب کی امید پر کسی قوم کی امامت کی (۲)...وہ شخص جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر ثواب کی امید پر دن رات پانچ نمازوں کی اذان دی اور (۳)...وہ غلام جسے دنیاوی غلامی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت سے نہ روکا[3]۔[4]

﴾4294﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: ہم پر ایسا زمانہ بھی آیا جس میں کوئی شخص اپنے درہم و دینار کا اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ حق دار نہ تھا حتّٰی کہ یہ نیا زمانہ آیا۔ میں نے

---

1 ...معجم الاوسط، ۵/ ۱۶، حدیث: ۲۲۴۲

2 ...بخاری، کتاب الحج، باب من اھل حین...الخ، ۱/ ۵۲۱، حدیث: ۱۵۵۲

3 ...سرکاری نوکر جو ڈیوٹی بھی دے اور نماز کی بھی پابندی کرے وہ بھی اس غلام میں داخل ہے جو مولیٰ اور رب (عَزَّوَجَلَّ) کے حق ادا کرے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۱۶)

4 ...معجم الکبیر، ۱۲/ ۳۳۱، حدیث: ۱۳۵۸۴

حُضُور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جب لوگ درہم و دینار میں بخل کرنا شروع کریں گے، بَیْعِ عِیْنَہ کریں گے[1]، کھیتی باڑی میں مصروف ہو جائیں گے اور راہِ خدا میں لڑنا چھوڑ دیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن پر ذلت نازل فرمادے گا، پھر یہ ذلت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک کہ وہ اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آئیں۔[2]

خوش نصیب حبشی:

﴿4295﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حبشہ سے ایک شخص بارگاہِ رسالت میں کچھ پوچھنے کے لئے حاضر ہوا، مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: سوال کرو اور سمجھو۔ اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو شکل و صورت، رنگت اور نبوت میں ہم پر فضیلت دی گئی، آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اس پر ایمان لے آؤں جس پر آپ ایمان لائے ہیں اور ان احکام پر عمل پیرا ہو جاؤں جن پر آپ عمل پیرا ہیں تو کیا میں جنت میں آپ کے ساتھ رہوں گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! سیاہ آدمی کی سفیدی جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے دکھائی دے گی۔ پھر ارشاد فرمایا: جس نے ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ کہا اس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں

1... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد دوم، حصہ 11، صفحہ 779 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: بَیْعِ عِیْنَہ کی صورت یہ ہے ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اُس نے کہا میں قرض نہیں دوں گا یہ البتہ کر سکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کو بیع کر دینا تمھیں دس روپے مل جائیں گے اور کام چل جائے گا اور اسی صورت سے بیع ہوئی۔ بائع (بیچنے والے) نے زیادہ نفع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کا یہ حیلہ نکالا کہ دس کی چیز بارہ میں بیع کر دی اُس کا کام چل گیا اور خاطر خواہ اس کو نفع مل گیا۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تیسرے شخص کو اپنی بیع میں شامل کریں یعنی مُقرِض (قرض دینے والے) نے قرضدار کے ہاتھ اُس کو بارہ میں بیچا اور قبضہ دیدیا پھر قرضدار نے ثالث (تیسرے شخص) کے ہاتھ دس روپے میں بیچ کر قبضہ دیدیا اس نے مقرض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور قبضہ دیدیا اور دس روپے ثمن کے مقرض سے وصول کر کے قرضدار کو دیدے نتیجہ یہ ہوا کہ قرض مانگنے والے کو دس روپے وصول ہو گئے مگر بارہ دینے پڑیں گے کیونکہ وہ چیز بارہ میں خریدی ہے۔

2... شعب الایمان، باب فی الجہاد، ۴/ ۱۲، حدیث: ۴۲۲۴

عہد ہے اور جس نے ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھا اس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اتنی نیکیوں کے بعد ہم کیسے ہلاک ہوسکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص اتنا عمل لے کر آئے گا کہ اگر اسے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ برداشت نہ کرسکے، اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت آئے گی اور قریب ہے کہ وہ اس کے تمام اعمال ختم کردے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے اس کے اعمال بڑھا دے گا۔ یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں:

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ① اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ② اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ③ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِيْرًا ④ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۚ⑤ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ⑥ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ⑦ وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ⑧ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ⑨ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ⑩ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ۚ⑪

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے کہ اسے جانچیں تو اسے سنتا دیکھتا کردیا بے شک ہم نے اسے راہ بتائی یا حق مانتا یا ناشکری کرتا بے شک ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ بے شک نیک پئیں گے اس جام میں سے جس کی ملَونی (آمیزش) کافور ہے وہ کافور کیا؟ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کرلے جائیں گے اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی پھیلی ہوئی ہے اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (قیدی) کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت تُرش نہایت سخت ہے تو انھیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچالیا اور انھیں تازگی اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انھیں جنت اور ریشمی کپڑے

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَ دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَاۡ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ (پ۲۹، الدھر: ۱۲تا۲۰)

صِلہ میں دیئے جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر اور اس کے سائے ان پر جھکے ہونگے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انھیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہوگی وہ ادرک کیا ہے، جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انھیں دیکھے تو انھیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔

حبشی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنت میں آپ کی آنکھیں جن چیزوں کا نظارہ کریں گی کیا میری آنکھیں بھی انہیں دیکھیں گی۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ پھر وہ حبشی اس قدر رویا کہ اس کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اسے قبر میں اتار رہے ہیں۔[1]

موت سے ایک گھڑی قبل بھی توبہ قبول ہے:

﴿4296﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو بندۂ مومن اپنی موت سے ایک ماہ یا ایک ماہ سے کم میں بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے یہاں تک کے اگر وہ ایک دن یا ایک

[1]... معجم الکبیر، ۱۲/ ۳۳۳، حدیث: ۱۳۵۹۵

گھڑی قبل بھی توبہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ واخلاص کو جانتے ہوئے اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔[1]

زکوٰۃ نہ دینے کا وبال:

﴿4297﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: جو قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے بارش روک لیتا ہے اور اگر جانور نہ ہوتے تو کبھی بارش نہ ہوتی۔[2]

﴿4298﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ یعنی جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس کا کوئی روزہ نہیں[3]۔[4]

صومِ داؤدی:

﴿4299﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عَمْرو! کیا تم دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام میں مشغول رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور جسم کمزور ہو جائے گا، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ رات میں قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو، روزہ بھی رکھو اور بغیر روزے کے بھی رہو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح ہے۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس کا کوئی روزہ نہیں اگر تم روزہ رکھنا ہی چاہتے ہو تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول حضرتِ داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح روزہ رکھو، آپ ایک دن چھوڑ

---

1 ...معجم الکبیر، ۱۲/ ۳۳۹، حدیث: ۱۳۶۰۹

2 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، ۴/ ۳۶۷، حدیث: ۴۰۱۹

3 ...حضرتِ سیِّدُنا امام یحییٰ بن شرف نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ اس صورت پر محمول ہے جب کوئی شخص عیدین اور ایامِ تشریق میں بھی روزہ رکھے یا ہمیشہ روزہ رکھنے کے سبب ضرر یا کسی کا حق ضائع ہو۔ (شرح النووی علی المسلم، ۸/ ۴۰) اور اگر ایسا نہ ہو تو احناف کے نزدیک ہمیشہ روزہ رکھنا صرف مکروہ تنزیہی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۶۶)

4 ...بخاری، کتاب الصوم، باب حق الاھل فی الصوم، ۱/ ۶۵۰، حدیث: ۱۹۷۷

کر روزہ رکھتے اور دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہتے۔[1]

بغیر ولی کے نکاح:

﴿4300﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مرفوعاً[2] روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس عورت نے اپنے ولی (سرپرست) کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے[3] اگر مرد نے عورت سے ہم بستری کر لی تو عورت مہر کی حق دار ہو گی کیونکہ مرد نے عورت کی شرم گاہ سے فائدہ اٹھایا اور ان کے درمیان جُدائی کر دی جائے گی اور اگر اس نے ہم بستری نہیں کی تو پھر (بغیر مہر کے) جُدائی کر دی جائے گی اور جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان (حاکم وقت) ہے۔[4]

زنانہ مرد اور مردانہ عورتیں ہم میں سے نہیں:

﴿4301﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَامَنْ تَشَبَّہَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ یعنی جو عورت مردوں سے اور جو مرد عورتوں سے مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں۔[5]

علم کو لکھ کر قید کر لو:

﴿4302﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں

---

1 ... بخاری، کتاب الصوم، باب حق الجسم فی الصوم، ۱/ ۶۴۹، حدیث: ۱۹۷۵، بتغیر
مسند البزار، مسند عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص، ۶/ ۳۷۹، حدیث: ۲۳۹۷

2 ... وہ قول، فعل تقریر یا صفت جس کی نسبت سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف کی جائے۔ (نصاب اصول حدیث، ص۷۸)

3 ... عورت سے مراد لونڈی یا دیوانی عورت مراد ہے یا وہ صورت مراد ہے کہ عورت غیر کفو میں بغیر اجازت ولی نکاح کرے کہ یہ نکاح درست نہیں۔ باطل سے مراد فاسد ہے کہ نکاح فاسد کا یہ ہی حکم ہے کہ حاکم تفریق کرا دے گا۔
(مرآۃ المناجیح، ۵/ ۲۷، ۲۸ ملتقطاً)

نوٹ: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب "بہار شریعت، حصہ 7، جلد 2، صفحہ 42 تا 52" کا مطالعہ کیجئے۔

4 ... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بولی، ۲/ ۴۲۷، حدیث: ۱۸۷۹، مختصراً، عن عائشة

5 ... مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۴۰، حدیث: ۶۸۹۲

عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں علم کو قید کرلوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: اسے کیسے قید کیا جاسکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: لکھ کر۔[1]

مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے کی فضیلت:

﴿4303﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صَلَاۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَام یعنی مسجدِ حرام کے سوا میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔[2]

محبت بڑھانے کا نسخۂ کیمیا:

﴿4304﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا یعنی کبھی کبھی ملنا محبت بڑھاتا ہے۔[3]

سحری میں برکت ہے:

﴿4305﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔[4]

ایمان قمیص کی مانند ہے:

﴿4306﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ بے شک ایمان قمیص کی طرح ہے جب انسان سے

---

1 ...مستدرک حاکم، کتاب العلم، باب قیدوا العلم بالکتاب، ۱/ ۳۰۳، حدیث: ۳۶۹

2 ...مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلاۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ، ص ۷۲۲، حدیث: ۱۳۹۵، عن ابن عمر

3 ...معجم الاوسط، ۱/ ۴۷۵، حدیث: ۱۷۵۴

4 ...بخاری، کتاب الصوم، باب برکۃ السحور من غیر ایجاب، ۱/ ۶۳۳، حدیث: ۱۹۲۳، عن انس بن مالک

ان گناہوں میں سے کوئی سرزد ہوتا ہے تو ایمان اس سے یوں نکل جاتا ہے جیسے قمیص اتار دی جائے پھر اگر وہ توبہ کرلے تو ایمان یوں پلٹ آتا ہے جیسے قمیص پہن لی جائے[1]۔[2]

مرض الموت میں وصیت:

﴿4307﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ جَعَلَ لَکُمْ ثُلُثَ اَمْوَالِکُمْ زِیَادَۃً فِیْ اَعْمَالِکُمْ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (موت کے وقت) تمہارے اموال کا ایک تہائی اعمال میں اضافہ کرنے کے لئے تمہیں عطا کیا ہے (یعنی تہائی مال تک تمہیں وصیت کرنے کی اجازت دی)۔[3]

شریر لوگ:

﴿4308﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے، حضرتِ اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی ہمراہ تھے، حضرتِ اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر اُکڑُوں بیٹھ گئے جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز کو طویل فرمادیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: اے اُسامہ! تم نے نماز مختصر پڑھی لیکن زیادہ دیر تک اُکڑُوں بیٹھے رہے، اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میرے بعد ایسے لوگوں میں رہو گے جو نماز تو مختصر پڑھیں گے لیکن دیر تک اُکڑُوں بیٹھیں گے، رنگ برنگے کھانے کھائیں گے، ان کی ہنسی قہقہہ ہوگی جبکہ مؤمنین کی ہنسی مسکراہٹ ہے۔ وہ میری امت کے شریر لوگ ہوں گے۔ یہ بات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

﴿4309﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا

---

[1]... ان تمام مقامات میں یا تو کمالِ ایمان مراد ہے یا نورِ ایمان، یعنی ان گناہوں کے وقت مجرم سے نورِ ایمان نکل جاتا ہے ورنہ یہ گناہ کفر نہیں نہ ان کا مُرتکِب مُرتَد، اگر اسی حالت میں مارا جائے تو وہ کافر نہ مرے گا۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۷۳)

[2]... بخاری، کتاب الاشربۃ، باب وقول اللہ تعالٰی: انما الخمر... الخ، ۳/ ۵۷۹، حدیث: ۵۵۷۸، مختصرا

[3]... ابن ماجہ، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ بالثلث، ۳/ ۳۰۸، حدیث: ۲۷۰۹، بتغیر قلیل

ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک ولیمے میں بُلایا گیا، میں بھی آپ کے ہم راہ تھا۔ آپ نے وہاں رنگ برنگے کھانے دیکھ کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگر صبح کا کھانا تناول فرماتے تو شام کا نہ کھاتے اور اگر شام کا کھانا تناوُل فرماتے تو صبح فاقہ کیا کرتے۔ [1]

عقل کی تین حصوں میں تقسیم:

﴿4310﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عقل کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا جس شخص میں یہ حصے ہوں گے وہ عاقل ہے اور جس میں یہ نہ ہوں اس کا عقل سے کوئی واسطہ نہیں: (۱)... ہر مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتماد کرنا۔ (۲)... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر حکم کی اطاعت کرنا اور (۳)... رضائے الٰہی کی خاطر اچھے طریقے سے صبر کرنا (یعنی مصائب پر یوں صبر کرنا کہ اس کا اثر ظاہر میں دکھائی نہ دے)۔ [2]

﴿4311﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: کوئی بھی شخص اپنی داڑھی کو لمبائی سے نہ کاٹے بلکہ کنپٹیوں سے بالوں کو لے لے [3]۔ [4]

عورتوں کے جہنم میں جانے کا سبب:

﴿4312﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں عید کے روز رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

❶... مسند الشامیین، ما انتھی الینا من مسند الوضین بن عطاء، الوضین عن عطاء بن ابی رباح، ۱/ ۳۷۴، حدیث: ۶۵۰

❷... مسند الحارث، کتاب الادب، باب ما جاء فی العقل، ۸۰۰، حدیث: ۸۱۰

❸... جس طرح داڑھی مونڈنا کتروانا بالاتفاق حرام وگناہ ہے یونہی ہمارے ائمہ وجمہور علماء کے نزدیک اس کا طولِ فاحش کہ بے حد بڑھایا جائے جو حدِ تناسب سے خارج وباعثِ اُنگشت نُمائی (رسوائی کا سبب) ہو مکروہ وناپسند ہے۔ اس (یعنی داڑھی) کی حد یکمشت (ایک مٹھی) ہے اس سے کم کرنا کسی نے حلال نہ جانا، قبضہ سے زائد کا قطع (کاٹنا) ہمارے (یعنی احناف کے) نزدیک مسنون ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ مخرجہ، ۲۲/ ۶۵۵) ایک مشت سے زائد داڑھی لمبائی اور کنپٹیوں ہر سمت سے کاٹنے کی اجازت ہے جبکہ ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں کسی بھی جانب سے کاٹنے کی اجازت نہیں۔

❹... مسند الفردوس، باب اللام الف، ۲/ ۴۵۰، حدیث: ۷۹۹۶

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز میں شریک ہوا۔ آپ نے خطبہ سے قبل بغیر اذان و اقامت کے نماز ادا فرمائی پھر حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سہارا لے کر لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء بیان کی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے آخرت یاد دلائی پھر حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سہارا لے کر چلے یہاں تک کہ عورتوں کے پاس تشریف لائے، انہیں وعظ و نصیحت کرتے ہوئے آخرت کی یاد دلائی اور ارشاد فرمایا: ”صدقہ دو کیونکہ جہنم کا ایندھن زیادہ تر عورتیں ہوں گی۔“ یہ سُن کر پچھلی جانب سے ایک سیاہ رخسار والی کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس سبب سے؟ ارشاد فرمایا: ”اس وجہ سے کہ عورتیں شکوہ شکایت زیادہ کرتی اور شوہر کی ناشکری کرتی ہیں۔“ چنانچہ عورتیں اپنی انگوٹھیاں اور ہار صدقہ کرنے لگیں اور آگے بڑھ کر حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جمع کرانے لگیں۔[1]

پیاز یا لہسن کھا کر مسجد آنے کی ممانعت:

﴿4313﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْمُسْلِم یعنی جس نے اس سبزی (یعنی کچا پیاز یا لہسن) میں سے کچھ کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب ہر گز نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی ان چیزوں سے تکلیف پاتے ہیں جن سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے[2]۔[3]

﴿4314﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَمَّنَ رَجُلًا عَلٰى دَمِهٖ ثُمَّ قَتَلَهٗ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَاِنْ كَانَ الْمَقْتُوْلُ كَافِرًا یعنی جس نے کسی آدمی کو امان دی پھر اسے قتل کر دیا تو اس کے لئے جہنم

---

1 ... مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، ص۴۳۸، حدیث: ۸۸۵، بتغیر قلیل

نسائی، کتاب صلاۃ العیدین، باب قیام الامام فی الخطبة متوکئا علی انسان، ص۲۷۴، حدیث: ۱۵۷۲

2 ... مسجد کے آداب جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 24 صفحات پر مشتمل شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”مسجدیں خوشبودار رکھیے“ کا مطالعہ کیجئے!

3 ... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب نھی من اکل ثوما... الخ، ص۲۸۲، حدیث: ۵۶۴

واجب ہوگئی اگرچہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔[1]

اَفْضَلُ الْبَشَر بَعْدَ الْاَنْبِیاء:

﴿4315﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آگے چلتے دیکھ کر ارشاد فرمایا: اَتَمْشِیْ اَمَامَ اَبِیْ بَکْرٍ مَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی اَحَدٍ اَفْضَلُ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ یعنی تم ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آگے چلتے ہو حالانکہ انبیاومرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد ابوبکر سے افضل کسی شخص پر سورج طلوع وغروب نہیں ہوا۔[2]

نیکی پر معاونت نیکی ہی ہے:

﴿4316﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن خالد جُہَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مجاہد کے لئے سامان (جہاد) فراہم کیا یا اس کے بعد اس کے اہلِ خانہ کی بھلائی میں لگا رہا تو اسے بھی مجاہد کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا جبکہ مجاہد کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے کسی حاجی کے لئے حج پر جانے کا انتظام کیا یا اس کے بعد اس کے گھر والوں کی بھلائی میں لگا رہا تو اس کے لئے بھی حاجی کے برابر ثواب ہے جبکہ حاجی کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لئے بھی روزہ دار کی مثل ثواب ہے۔[3]

﴿4317﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حِمْص کی چند عورتیں میرے پاس آئیں تو میں نے ان سے کہا: شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں داخل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہم تو ایسا ہی کرتیں ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں نے اپنے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَزَعَتْ ثِیَابَہَا فِیْ غَیْرِ

---

1 ...معجم الکبیر، ۲۰/ ۴۱، حدیث: ۶۴، بدون: علی دمہ

2 ...فضائل الصحابۃ للامام احمد، کتاب فضائل الصحابۃ، قولہ مروا ابابکر... الخ، الجزء الاول، ص۱۸۷، حدیث: ۱۳۵

3 ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی... الخ، ص۱۰۵۰، حدیث: ۱۸۹۵، مختصرا

صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصیام، باب اعطاء مفطر الصائم... الخ، ۳/ ۲۷۷، حدیث: ۲۰۶۴، بتغیر

بَیْت زَوْجِہَاھَتَکَتْ مَابَیْنَہَاوَبَیْنَ اللہ یعنی جو عورت اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ کپڑے اُتارتی ہے تو اس کے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان جو پردہ ہے اسے وہ ختم کر دیتی ہے۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مختلف ممالک کی سیاحت کرنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کے لئے اپنے علم کو خوب خرچ کرنے والے تھے۔

عُلَمَائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: اُصُولِ دین کی تعلیم حاصل کرنے، عقل مندوں کو تنبیہ کرنے اور جاہلوں کو علم سکھانے کا نام تَصَوُّف ہے۔

ماتحت کو قرآن وسنت کی تعلیم:

﴿4318﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میرے پاؤں میں بیڑی ڈالے رکھتے اور مجھے قرآن وسنت کی تعلیم دیا کرتے۔

پانچ عظیم شخصیات:

﴿4319﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (ایک روز) میرے پاس پانچ شخصیتیں جمع ہوئیں، اِن جیسی ہستیاں میرے پاس کبھی جمع نہ ہوئیں: (۱)...حضرتِ سیِّدُنا عطاء (۲)...حضرتِ سیِّدُنا طاؤس (۳)...حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد (۴)...حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر اور (۵)...حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا، حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے تفسیر کے بارے میں سوال

---

[1]...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۲۸۹، حدیث: ۲۴۱۹۵

جواب کرنے لگے، جس آیتِ طیبہ کے متعلق بھی پوچھتے تو آپ انہیں اس کی تفسیر بیان کرتے، جب ان کے سوالات ختم ہوگئے تو حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمانے لگے: فلاں آیت اِس بارے میں اور فلاں اس بارے میں نازل ہوئی پھر آپ تمام حضرات رات کے وقت حمام میں داخل ہوگئے۔

سب سے زیادہ علم والے:

﴿4320﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔

سب سے زیادہ قرآن کا علم رکھنے والے:

﴿4321﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ قرآنِ پاک کا علم رکھنے والا (اب) کوئی باقی نہیں رہا۔

﴿4322﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَلّام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ تفسیر کا علم رکھنے والے حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔

﴿4323﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے بڑھ کر عالِم ہو؟ فرمایا: ہاں! وہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شہید کردیا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم نے فرمایا: انہوں نے اپنے بعد اپنی مثل کوئی نہیں چھوڑا۔

پورے قرآن کی تفسیر:

﴿4324﴾... حضرتِ سیِّدُنا سِماک بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ قرآن کریم میں جو کچھ ہے میں نے اس کی تفسیر کر دی ہے۔

﴿4325﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے قرآنِ پاک کی کسی آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: یہ آیت اِس پہاڑ کے دامن میں نازل ہوئی۔ یہ کہہ کر آپ نے "سَلْع" پہاڑ کی طرف اشارہ کیا۔

﴿4326﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے پاس اس قدر لوگ جمع ہوئے کہ آپ کو مکان کی چھت پر بیٹھنا پڑا۔

علم کی خریداری:

﴿4327﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ محترم کو یہ کہتے سنا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مقامِ جیرہ میں تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں ایک عُمدہ نسل کے گھوڑے پر سُوار کیا جس کی قیمت 60 دینار تھی اور فرمایا: میں نے اس شخص کا علم خرید لیا ہے۔

﴿4328﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو ایک عمدہ نسل کے گھوڑے پر سُوار کیا جس کی قیمت 60 دینار تھی اور فرمایا: کیا ہم اس شخص کے علم کو 60 دینار میں نہ خریدلیں۔

سب سے بڑے فقیہ:

﴿4329﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے سنا کہ اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور کُثَیِّر عَزَّہ کا ایک ہی دن میں انتقال ہوا۔ لوگوں نے کہا: سب سے بڑے فقیہ اور سب سے بڑے شاعر کا انتقال ہو گیا۔

﴿4330﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جاؤ اور لوگوں کو فتویٰ دو جو شخص بامقصد سُوال پوچھے اسے جواب

دینا اور جو فُضُول سوال کرے اسے جواب نہ دینا۔ یقیناً تم مجھ سے لوگوں کی دو تہائی مشقت دور کر دو گے۔

﴿4331﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب مغازی (جنگوں کے واقعات) بیان کرتے سنتا تو یوں خیال کرتا گویا کہ آپ اس جنگ میں شریک ہونے والوں کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ کس طرح تدبیریں کر رہے اور کیسے قتل کر رہے ہیں۔

﴿4332﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت کے لئے ایک جانب سفر کا ارادہ رکھتا تھا۔ چنانچہ میں بصرہ کے بازار کی طرف آیا تو میں نے ایک شخص کو گدھے پر سوار دیکھا، کسی نے مجھے بتایا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے میں بھی حاضر ہو گیا۔ میں آپ سے کوئی سوال نہ پوچھ سکا اور کچھ مسائل سننے سے بھی محروم رہا تو میں آپ کے گدھے کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ لوگ آپ سے سوالات پوچھتے رہے اور میں انہیں یاد کرتا رہا۔

سائل تھک گیا:

﴿4333﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا خالد حَذَّاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یا کوئی اور حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کرتے کرتے خاموش ہو گیا تو آپ نے فرمایا: خاموش کیوں ہو گئے؟ کہا: (سوال کر کر کے) تھک گیا ہوں۔

اُمَّتِ محمدیہ کے حِبْر:

﴿4334﴾... حضرتِ سیِّدُنا فَرَزْدَق بن جَوَّاس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم جُرجان میں حضرتِ سیِّدُنا شہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے حضرتِ سیِّدُنا حَوْشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: کیا ہم حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس نہ جائیں؟ تو آپ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ کیونکہ ہر اُمَّت میں ایک حِبْر (بڑا عالم) ہوتا ہے اور یہ آزاد کردہ غلام اس اُمَّت کا حِبْر ہے۔

مُقَدَّس نام والی انگوٹھی پہنے بیت الخلا جانا کیسا؟

﴿4335﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو رَوَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں نے نیشا پور میں

حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام والی انگوٹھی پہنے بیت الخلا میں جانا کیسا؟ فرمایا: انگوٹھی کے نگینے کو (جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام کَندہ ہے) اپنی ہتھیلی کی طرف کر کے مٹھی بند کرلے[1]۔

﴿4336﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد حَذَّاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جس کے متعلق حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن یہ فرمائیں: ''نُبِّئْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یعنی مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے متعلق خبر دی گئی۔'' تو وہ انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنا ہے۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مختار ثقفی کے زمانے میں کوفہ میں ملاقات کی۔

مُعْتَبَر مُفَسِّرِین:

﴿4337﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن حُباب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ فرماتے سنا کہ تفسیر چار آدمیوں سے حاصل کرو: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر (۲)... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد (۳)... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رباح اور (۴)... حضرتِ سیِّدُنا عِکرمہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

﴿4338﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن حُباب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ فرماتے سنا کہ تفسیر چار آدمیوں سے حاصل کرو: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر (۲)... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد (۳)... حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ اور (۴)... حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

200 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت:

﴿4339﴾... حضرت سَیِّدُنا خالد سَختِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (ایک مسجد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: میں نے اس مسجد میں 200 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

20 ہزار گھوڑے:

﴿4340﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن گھوڑوں نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن داود عَلَیْہِمَا السَّلَام کو عبادت سے مشغول

[1]... مُتَبَرَّک نام والی انگوٹھی پہنے بیت الخلا جانا ناجائز ہے، ہاں جیب میں رکھ لیں تو حرج نہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۲۷)

رکھا ان کی تعداد 20 ہزار تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کی کونچیں کاٹ دیں۔

خاتونِ جنت کا جہیز:

﴾4341﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابویزید مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی شہزادی خاتونِ جنت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا نکاح کیا تو جہیز میں بُنی ہوئی چارپائی، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور پنیر کا ایک ٹکڑا دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وہ سامان حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے گھر لے گئے اور گھر میں پھیلا دیا۔[1]

سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول تفسیر

﴾4342﴿... حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ: لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ[2] کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ساری دنیا قریب اور ہر بُرائی جہالت ہے۔

﴾4343﴿... حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًاؕ-وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ(۸۳) (پ۲۰، القصص: ۸۳)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو زمین میں بادشاہوں اور سلطانوں کے ہاں کوئی مرتبہ نہیں چاہتے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانی کے کاموں میں مبتلا ہو کر فساد نہیں کرتے اور عاقبت (یعنی جنت) پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

---

1 ... الزھد للامام احمد، ص ٦٣، حدیث: ١٥٠

2 ... ترجمۂ کنزالایمان: (وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ) انہیں کی ہے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی ہی دیر میں توبہ کر لیں۔ (پ٤، النساء: ١٧)

خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا انجام:

﴿4344﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ قرآنِ مجید کھولے ہوئے ہیں اور اس میں نظر کرتے ہوئے رو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: اے ابو العباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: قرآنِ پاک کی ایک آیت کی وجہ سے۔ میں نے پوچھا: کون سی آیت؟ فرمایا: ایک قوم نے (لوگوں کو) نیکی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا لہٰذا وہ نجات پاگئی لیکن دوسری قوم نے (لوگوں کو) نہ تو نیکی کا حکم دیا اور نہ ہی بُرائی سے منع کیا تو وہ گناہ گاروں کے ساتھ ہلاک ہوگئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِۘ (پ۹، الاعراف: ۱۶۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی۔

اس آیت کا مصداق اَیلہ والے ہیں۔ اَیلہ سمندر کے کنارے ایک بستی تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ جمعہ کا دن عبادت کے لئے فارغ رکھیں لیکن انہوں نے کہا: ہم ہفتہ کا دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے فارغ رکھیں گے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہفتے کے دن مخلوق کی تخلیق کا کام نبٹایا تو تمام اشیاء کی تخلیق پوری ہوئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن پر ہفتے کے دن کے بارے میں سختی فرمائی اور انہیں اس دن (مچھلی کے) شکار سے منع فرما دیا۔ (خدا عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کہ) جب ہفتے کا دن آتا تو ان کی نہروں میں موٹی موٹی مچھلیاں اوپری سطح سے نیچے کی طرف بلا خوف و خطر تیرتی رہتیں، اس فرمانِ باری تعالیٰ میں اسی جانب اشارہ ہے:

اِذْ تَاْتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا (پ۹، الاعراف: ۱۶۳)

ترجمۂ کنز الایمان: جب ہفتے کے دن ان کی مچھلیاں پانی پر تیرتی ان کے سامنے آتیں۔

یعنی ان کی نہروں میں ان کے سامنے آتیں اور شب اتوار سے لے کر اگلے ہفتہ تک مچھلیاں ان سے غائب رہتیں (اس قدر کثرت سے نہ آتیں)۔ یہ دیکھ کر اَیلہ کی بستی والوں کو سخت پریشانی ہوئی کیونکہ وہ مچھلیوں کی تجارت کرتے اور اسی سے روزی کماتے تھے۔ ایک مرتبہ ہفتے کے دن ان کی ایک لونڈی نہر کی طرف

گئی، وہاں سے ایک مچھلی پکڑی اور اپنے مٹکے میں ڈال دی، اتوار کے دن اس نے اسے کھایا تو اسے کوئی نقصان نہ ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام ہفتے کے دن ان کے پاس تشریف لے جاتے، آپ ہی نے ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے والوں پر لعنت کی تھی۔ اس لونڈی نے اپنے مالکوں کو بتایا کہ میں نے ہفتہ کے دن مچھلی شکار کی اور اسے اتوار کے دن کھایا لیکن مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ چنانچہ اس کے مالکوں نے بھی ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑیں، اتوار کو ان سے فائدہ اٹھایا اور انہیں فروخت کیا یہاں تک کہ ان کے ہاں مال و دولت کی کثرت ہو گئی۔ لوگ ان کے اس فعل سے آگاہ ہوئے تو انہوں نے بھی ہفتے کے دن شکار کرنے پر اِتّفاق کر لیا، کچھ لوگوں نے کہا: ہم تمہیں ہفتے کے دن شکار نہیں کرنے دیں گے لیکن کچھ لوگوں نے مُداہَنَت (چشم پوشی) سے کام لیتے ہوئے روکنے والوں سے کہا:

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَاۨ ﰳاللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًاؕ (پ۹، الاعراف: ۱۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا۔

تو اَمر بِالْمَعروف و نَہی عَنِ الْمُنکَر کا فریضہ انجام دینے والوں نے جواباً کہا:

مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے ربّ کے حُضور معذرت کو اور شاید انہیں ڈر ہو۔

یعنی شاید یہ شکار کرنے سے رُک جائیں۔ جب انہوں نے شکار کرنے والوں کو روکا تو انہوں نے جواب دیا: ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ہفتہ کے دن کھانے سے روکا ہے لیکن ان کے شکار سے منع نہیں کیا ہے۔ چنانچہ وہ ہفتہ کے دن شکار کرنے میں مصروف ہو گئے۔ جن لوگوں نے انہیں نیکی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا وہ ان کے شہر سے نکل گئے۔ جب شام ہوئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا، انہوں نے ایک زور دار چیخ ماری تو وہ سب دھتکارے ہوئے بندر بن گئے۔ جب صبح ہوئی تو ان منع کرنے والوں کی طرف شہر میں سے کوئی بھی نہ آیا تو انہوں نے ایک آدمی بھیجا، اسے شہر میں کوئی دکھائی نہ دیا وہ گھروں میں داخل ہوا لیکن وہاں بھی کوئی نظر نہ آیا پھر کمروں میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ وہ بندروں کی صورت میں کمروں کے کونوں میں کھڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ پلٹا اور دروازہ کھول کر ندا دی: ہائے تعجب! یہاں تو دُموں والے بندر

ہیں جو آوازیں نکال رہے ہیں۔ لوگ ان کے پاس آئے تو بندر انسانوں میں سے اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے لیکن وہ ان بندر ہو جانے والوں کو نہیں پہنچاتے۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ سے یہی مراد ہے:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ (پ۹، الاعراف: ۱۶۵) ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب وہ بھلا بیٹھے جو نصیحت انہیں ہوئی تھی۔

یعنی انہیں جو نصیحت کی گئی اور عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا انہوں نے اسے بھلا دیا تو ہم نے انہیں پکڑ لیا:

بِعَذَابٍۭ بَىٕیْسٍ (پ۹، الاعراف: ۱۶۵) ترجمۂ کنزالایمان: برے عذاب میں۔

یعنی سخت عذاب میں۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ (پ۹، الاعراف: ۱۶۶) ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی۔

یعنی جب انہوں نے ہٹ دھرمی کی اور جس کام سے انہیں روکا گیا تھا اس پر جرأت کی تو:

قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـٕیْنَ ﴿۱۶۶﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۶۶) ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے اُن سے فرمایا ہو جاؤ بندر دُتکارے (دھتکارے) ہوئے۔

یعنی ذلیل و حقیر ہو جاؤ۔

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهَا وَ مَا خَلْفَهَا (پ۱، البقرة: ٦٦) ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اس بستی کا یہ واقعہ اس کے آگے اور پیچھے والوں کے لے عبرت کر دیا۔

یعنی ان کے بعد والوں اور اُمَّتِ محمدیہ کے لئے عبرت بنا دیا۔

وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۶﴾ (پ۱، البقرة: ٦٦) ترجمۂ کنزالایمان: اور پرہیز گاروں کے لیے نصیحت۔

یعنی یہ واقعہ شرک سے بچنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔ اس سے مراد اُمَّتِ محمدیہ ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس مسخ شدہ قوم کو ہلاک کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے والوں کو انسانی صورت میں زندہ کرے گا اور انہیں جہنم میں داخل کرے گا اور جن لوگوں نے نہ تو نیکی کا حکم دیا اور نہ ہی برائی سے منع کیا ان سے ان کے اعمال کا مُحاسَبہ فرمائے گا اور اَمْر بِالْمَعْرُوف

ونَہی عنِ الْمُنکَر کو ترک کرنے کی وجہ سے انہیں دنیا میں مسخ کی سزا دی گئی۔

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن اَسْوَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: کاش! مجھے معلوم ہو تا کہ ان مُداہَنَت کرنے والوں کے ساتھ کیا ہوا؟ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ان کے سامنے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَىٕیْسٍۭ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب بھلا بیٹھے جو نصیحت انہیں ہوئی تھی ہم نے بچالئے وہ جو بُرائی سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو بُرے عذاب میں پکڑا بدلہ ان کی نافرمانی کا۔

تو آپ نے فرمایا: بخدا! وہ لوگ بھی ہلاک ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: (میرے اس جواب پر) حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھے دو کپڑے عطا فرمائے۔

بنی اسرائیل کے تین قاضی:

﴿4345﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں تین قاضی ہوا کرتے۔ جب ان میں سے کسی کا انتقال ہو تا تو عہدۂ قضا دوسرے کو سونپ دیا جاتا، یوں جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو یہ تینوں فیصلہ کرتے رہتے۔ ایک مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتے کو ایک گھوڑے پر بھیجا۔ اس کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنی گائے کو پانی پلا رہا تھا اور گائے کے ساتھ اس کا بچھڑا بھی تھا۔ فرشتے نے بچھڑے کو بلایا تو وہ گھوڑے کے پیچھے پیچھے چل دیا، بچھڑے کے مالک نے دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہولیا اور کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میرا بچھڑا تو دیتے جاؤ۔ فرشتے نے کہا: یہ میرا بچھڑا ہے جو میرے گھوڑے سے ہے۔ فرشتے نے اس سے جھگڑا کیا حتّٰی کہ اسے عاجز کر دیا۔ اس شخص نے کہا: قاضی ہی میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ فرشتے نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ دونوں (تین قاضیوں میں سے) ایک کے پاس جھگڑا لے کر گئے، بچھڑے کے مالک نے کہا: یہ شخص اپنے گھوڑے پر سُوار میرے پاس سے گزرا، اس نے میرے بچھڑے کو بلایا تو وہ اس کے پیچھے ہولیا، اب یہ بچھڑا واپس دینے سے انکار کر رہا ہے۔ اس فرشتے کے

پاس تین موتی تھے وہ اس قدر خوبصورت تھے کہ لوگوں نے اس سے پہلے ان جیسے موتی نہیں دیکھے تھے۔ فرشتے نے قاضی کو موتی دے کر کہا: میرے حق میں فیصلہ کر دو۔ قاضی نے کہا: میرے لئے اس طرح فیصلہ کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ فرشتے نے کہا: گھوڑا اور گائے باہر چھوڑ دیئے جائیں اگر بچھڑا گھوڑے کے پیچھے چلے تو کہہ دینا میں فیصلہ کرنے سے معذور ہوں۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، پھر دوسرے قاضی کے پاس گئے اس کے ساتھ بھی یہی ہوا، پھر تیسرے قاضی کے پاس آئے دونوں نے اسے واقعہ سنایا۔ فرشتے نے قاضی کو دینا چاہا لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا: میں آج کے دن تمہارے درمیان فیصلہ نہیں کروں گا کیونکہ مجھے حیض آرہا ہے۔ فرشتے نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! کیا مردوں کو بھی حیض آتا ہے؟ قاضی نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! کیا گھوڑا کسی بچھڑے کو جن سکتا ہے؟ چنانچہ قاضی نے گائے والے کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

حکایت: دو روٹیاں

﴿4346﴾... ابو حمزہ ثُمالی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ نے اپنی رعایا میں اعلان کیا کہ اگر میں نے کسی کو صدقہ دیتے ہوئے پالیا تو اس کے ہاتھ کاٹ دوں گا۔ اس اعلان کے بعد ایک سائل ایک عورت کے پاس آیا اور کہا: مجھے کوئی چیز صدقہ کرو۔ عورت نے کہا: بادشاہ صدقہ دینے والے کے ہاتھ کاٹ دے گا تو میں تجھے کیسے صدقہ دوں؟ سائل نے کہا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر تم سے سوال کرتا ہوں تم مجھے صدقہ دو۔ یہ سن کر عورت نے اسے دو روٹیاں دے دیں۔ یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو اس نے عورت کو بلا کر اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے۔ ایک دن بادشاہ نے اپنی ماں سے کہا: مجھے کسی خوبصورت عورت کے بارے میں بتایئے تاکہ میں اس سے شادی کر لوں؟ ماں نے کہا: یہاں ایک عورت ہے اگر اس میں عیب نہ ہوتا تو اس کی مثل میں نے کوئی عورت نہ دیکھی ہوتی۔ بادشاہ نے اس کا عیب پوچھا تو ماں نے کہا: اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہیں۔ بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا: اسے میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ والدہ نے اس عورت کو بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔ جب بادشاہ نے اسے دیکھا تو اس کا حسن و جمال اسے پسند آیا۔ بادشاہ کی والدہ نے اس سے کہا: بادشاہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ وہ بولی: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو میں شادی کر لوں گی۔ چنانچہ بادشاہ نے اس سے شادی کر لی اور اسے بہت اعزاز و اکرام سے نوازا۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہی دنوں میں ایک دشمن

نے بادشاہ پر چڑھائی کی تو بادشاہ اس کے مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ بادشاہ نے (محاذ سے) اپنی والدہ کی طرف خط لکھا کہ ''میری فلاں بیوی کا خیال رکھنا، اس کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا اور یوں یوں کرنا۔'' بادشاہ کا پیغام رساں آیا تو وہ اس عورت کی سوکنوں کے ہاں ٹھہرا (انہوں نے جب خط دیکھا) تو حسد کرنے لگیں اور خط لے کر اس کی عبارت بدل دی اور بادشاہ کی ماں کی طرف لکھا کہ ''میری فلاں بیوی پر نگاہ رکھنا کیونکہ مجھے خبر ملی ہے کہ اس کے پاس کچھ مرد آتے ہیں، لہٰذا اسے گھر سے نکال دینا اور اس کے ساتھ یوں یوں کرنا۔'' بادشاہ کی والدہ نے جواباً لکھا: ''تجھ سے کسی نے جھوٹ بولا ہے، تیری بیوی تو نیک عورت ہے۔'' یہ لکھ کر بادشاہ کی والدہ نے پیغام رساں کو روانہ کر دیا۔ وہ پھر سوکنوں کے پاس ٹھہرا تو انہوں نے خط لے کر عبارت تبدیل کر دی اور بادشاہ کی طرف لکھا کہ ''تمہاری بیوی ایک بدکار عورت ہے اور اس نے ایک ناجائز بچے کو جنم دیا ہے۔'' بادشاہ نے اپنی والدہ کی طرف لکھا: ''میری فلاں بیوی کی طرف جاؤ اور اس کے بچے کو اس کی گردن پر باندھ کر مار کر گھر سے نکال دو۔'' جب بادشاہ کی والدہ کے پاس وہ خط پہنچا اور اس نے اس عورت کے سامنے پڑھا تو اسے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ چل دی بچے کو اس کی گردن پر رکھ دیا گیا۔ ایک نہر کے پاس سے اس کا گزر ہوا، اسے پیاس لگ رہی تھی، وہ پانی پینے کے لئے گھٹنوں کے بل جھکی تو اس کی گردن پر جو بچہ تھا وہ پانی میں گر کر ڈوب گیا، وہ نہر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگی۔ اس کے پاس سے دو آدمیوں کا گزر ہوا، انہوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو عورت نے بتایا: میرا بیٹا میری گردن پر تھا چونکہ میرے دونوں ہاتھ نہیں ہیں، وہ پانی میں گر کر ڈوب گیا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ہاتھوں کو ویسا کر دے جیسے پہلے تھے؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی تو اس کے ہاتھ ٹھیک ہو گئے۔ انہوں نے عورت سے پوچھا: تم جانتی ہو ہم کون ہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ جواب دیا: ہم وہ دو روٹیاں ہیں جو تو نے صدقہ کی تھیں۔ [1]

اَبرہہ کے لشکر پر عذابِ الٰہی:

﴿4347﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُصَین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی

---

1 ... یہ واقعہ ''عیون الحکایات، العشرون بعد المائۃ، ص١٣٩'' پر بھی ہے جس میں مزید یہ ہے کہ ان دو آدمیوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس عورت کے بچے کے لئے دعا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بچے کو لوٹا دیا۔

عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۙ﴿۳﴾ (پ۳۰، الفیل: ۳) ترجمۂ کنزالایمان: (ان پر) پرندوں کی ٹکڑیاں (فوجیں بھیجیں)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ پرندے سمندر سے نکلے، ان کے سر درندوں کے سروں کی طرح تھے۔ وہ پتھر مارتے رہے یہاں تک ان کی کھالوں میں چیچک نکل آئی۔ اس سے قبل کوئی چیچک زدہ آدمی نہیں دیکھا گیا تھا اور وہ پرندے نہ اس سے پہلے نظر آئے نہ اس دن کے بعد۔ ابرہہ کے لشکر کے ہاتھی وہاں سے بھاگ نکلے حتّٰی کہ وہ ایک وادی میں پہنچ گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حُصَین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ وادی اس سے پہلے 500 سال تک نہ بہی تھی۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر سیلاب بھیجا جس نے انہیں غرق کر دیا۔

﴿4348﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ قَدَّرَ فِیۡہَاۤ اَقۡوَاتَہَا فِیۡۤ اَرۡبَعَۃِ اَیَّامٍ ؕ (پ۲۴، حم السجدۃ: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس میں اس کے بسنے والوں کی روزیاں مُقَرَّر کیں یہ سب ملا کر چار دن میں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر زمین میں ایسی خوارک رکھی ہے جو اس کے بسنے والوں کے لئے مفید ہے۔“ پھر فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ سابری کھجور سابرہ کے رہنے والوں کے لئے مفید ہے اور یمانی کھجور اہلِ یمن کے لئے مفید ہے۔

﴿4349﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ: وَوَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ[1] کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی وہ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ نہیں کہتے۔

اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ۙ﴿۱۴﴾ (پ۳۰، الاعلی: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جس نے ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ کہا وہ مراد کو پہنچا۔

اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

---

[1]... ترجمۂ کنزالایمان: اور خرابی ہے شرک والوں کو وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ (پ۲۴، حم السجدۃ: ۶، ۷)

هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ (پ۳۰، النازعات: ۱۸) ترجمۂ کنزالایمان: کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس بات کی طرف رغبت ہے کہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کہو۔

اوراس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (پ۲۴، حم السجدۃ: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جنہوں نے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کی گواہی دی۔

اوراس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾ (پ۱۲، ھود: ۷۸) ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم میں ایک بھی نیک چلن نہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کیا تم میں ایک آدمی بھی نہیں جو کلمہ طیبہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کہتا ہو۔

اوراس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ (پ۳۰، النباء: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: (کوئی نہ بول سکے گا) مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ٹھیک بات سے مراد ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' ہے۔

اوراس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۹۴) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ وعدہ اس کے ساتھ ہے جس نے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کہا۔

﴿4350﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹۳﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۳) ترجمۂ کنزالایمان: تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: زیادتی کا مرتکب وہ ہے جو ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' نہ کہے۔

﴿4351﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيۡتَ (پ۱۵، الکھف: ۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے ربّ کی یاد کر جب تو بھول جائے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب تو غصے میں ہو تو اپنے رب کی یاد کر۔

﴿4352﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ (پ۲۶، الفتح: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد راتوں کو جاگنا ہے۔

جنت میں کھیتی باڑی:

﴿4353﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک آدمی چت لیٹا ہو گا، اپنے ہونٹ ہلائے بغیر دل میں سوچے گا کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اجازت عطا فرمائے تو میں ضرور جنت میں کھیتی باڑی کروں گا۔ اسے معلوم بھی نہ ہو گا کہ فرشتے جنتی دروازوں پر اپنی مٹھیاں بند کئے کھڑے ہوں گے، اسے سلام کریں گے تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ فرشتے اس سے کہیں گے: تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ تم نے اپنے دل میں تمنا کی حالانکہ میں تمہاری تمنا جانتا ہوں، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں بیج دے کر بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے: تم بیج بو دو۔ چنانچہ وہ ان بیجوں کو اپنے دائیں بائیں، آگے پیچھے بکھیر دے گا تو اس کی آرزو و ارادے کے مطابق پہاڑوں جتنی اُونچی فصل اُگ آئے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ عرش سے اسے مخاطب کر کے ارشاد فرمائے گا: اے ابنِ آدم! اسے کھاؤ کہ ابنِ آدم کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔

شیطان کی ندامت:

﴿4354﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیطان گناہ کو بنا سنوار کر بندے کے سامنے پیش کرتا ہے جب وہ گناہ کر بیٹھتا ہے تو شیطان اس سے براءت کا اظہار کرتا ہے۔ بندہ اس گناہ کی وجہ سے روتا رہتا اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کا اظہار کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس گناہ اور اس سے پہلے سرزد ہونے والے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ شیطان اپنی اس حرکت پر نادم ہوتا ہے کہ میں نے

بندے کو اس گناہ کا مرتکب بنایا جس کی وجہ سے اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے۔

﴿4355﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: بے شک میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ جب بھی مجھے کسی کام کو سرانجام دینے کے لئے روانہ فرماتا ہے تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم (صِفَتِ تکوین) کو پاتا ہوں کہ اس کام کی طرف وہ مجھ سے سبقت لے گیا ہوتا ہے۔

﴿4356﴾... بنو اسد کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا بسام بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے "اَلْمَاعُوْنَ"[1] کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد کوئی چیز عاریتاً (اُدھار) دینا ہے۔ میں نے پوچھا: اگر کوئی شخص آٹا چھاننے کی چھلنی، ہنڈیا، پیالہ یا گھر کے استعمال کا کوئی اور سامان (عاریتاً) مانگنے پر نہ دے تو کیا اس شخص کے لئے بھی ہلاکت ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ اگر وہ نماز سے غفلت برتنے کے ساتھ ساتھ (معمولی اشیاء) عاریتاً دینے سے گریز کرے تو اس شخص کے لئے ہلاکت ہے۔

﴿4357﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ (پ۱۳، یوسف: ۸۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس بے قدر پونجی میں کھوٹ تھا۔

﴿4358﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "اَلسَّآئِحُوْنَ"[2] کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد علم (دین) طلب کرنے والے ہیں۔

﴿4359﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ ترجمۂ کنزالایمان: جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے۔

(پ۲۸، الممتحنة: ۱۳)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کفار جب قبر میں داخل ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے جو ذلت کا

1... (پ۳۰، الماعون: ۱)

2... (پ۱۱، التوبة: ۱۱۲)

عذاب تیار کر رکھا ہے اس کا مُشاہَدہ کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے۔

ابو ضیفان:

﴿4360-61﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو ابوضِیْفان (مہمانوں والا) کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ آپ کے محل کے چار دروازے تھے تاکہ کوئی (کھانے وغیرہ سے) محروم نہ رہے۔

﴿4362﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا ﴿۱۲﴾ (پ۲۹، المزمل: ۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اَنْكَالًا“ سے مراد بیڑیاں ہیں۔

اہلِ سَبا:

﴿4363﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حبیب بن شہید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہلِ سبا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ نعمتیں عطا فرمائیں جس کا ذکر اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔[1] ان میں کچھ کاہن بھی تھے، شیاطین چوری چھپے آسمان سے باتیں سن کر ان کاہنوں کو بتاتے۔ ان میں ایک کاہن ایسا بھی تھا جو شریف الطبع، معزز، کثیر مال و دولت اور اولاد والا تھا۔ یہ کاہن اپنی قوم کو بتاتا تھا کہ ان کی حکومت کے زوال کا وقت قریب اور عذاب انہیں گھیرنے والا ہے لیکن اسے یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس عذاب سے بچنے کے لئے وہ کیا کرے۔ چنانچہ اِس نے اپنے ایک بیٹے سے جس کا ننھیال بہت عزت دار تھا کہا: کل جب سب لوگ جمع ہو جائیں تو میں تمہیں ایک کام

1... جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ (پ۲۲، السبا: ۱۵) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک سبا کے لئے ان کی آبادی میں نشانی تھی دو باغ دہنے اور بائیں اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو پاکیزہ شہر بخشنے والا رب۔

کرنے کا حکم دوں گا لیکن تم نہ کرنا، میں تمہیں جھڑکوں تو جواباً مجھے ڈانٹنا اور اگر میں تمہیں مارنے کے لئے بڑھوں تو تم مجھے تھپڑ رسید کر دینا۔ لڑکے نے کہا: ابا جان! یہ تو بہت مشکل کام ہے آپ مجھے ایسا کرنے کے لئے نہ کہیں۔ اس نے کہا: اے بیٹا! ایک عظیم حادثہ رونما ہونے والا ہے اس سے چھٹکارے کا اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ چنانچہ صبح جب لوگ جمع ہوئے تو اس نے اپنے بیٹے کو ایک کام کا حکم دیا لیکن اس نے نہ کیا۔ اسے جھڑکا تو جواباً اس نے بھی جھڑکا۔ باپ مارنے کے لئے بڑھا تو بیٹے نے باپ کو تھپڑ رسید کر دیا۔ اس پر اس شخص نے کہا: مجھے چُھری دو۔ لوگوں نے پوچھا: کیا کرو گے؟ بولا: میں اسے ذبح کروں گا۔ لوگوں نے کہا: اسے ذبح نہ کرو بلکہ مار پیٹ لو۔ اس نے کہا: نہیں میں اسے ضرور ذبح کروں گا۔ لڑکے کے ماموؤں نے آکر کہا: ہم تمہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے کیونکہ یہ بات ہمارے لئے عار کا باعث ہوگی۔ اس کاہن نے کہا: میرا ایسے شہر میں رہنے کا کیا فائدہ جس میں لوگ میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہو جائیں؟ مجھ سے میری زمین اور گھر بار خرید لو۔ چنانچہ اس نے اپنا سب کچھ بیچ دیا پھر کہا: اے میری قوم! تمہاری حکومت کا زوال قریب اور عذاب تمہیں گھیرنے والا ہے، لہٰذا تم میں سے جو شخص دور دراز کے سفر کا ارادہ رکھتا ہے یا اس کے پاس مضبوط گھوڑے ہیں تو وہ عُمان شہر کی طرف جائے اور جو شخص شراب، خمیری روٹی اور فلاں فلاں چیز کی (حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم فرماتے ہیں: یہاں حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک کلمہ کہا جو مجھے یاد نہ رہا) نیز انگور کے رس کی خواہش رکھتا ہے وہ بُصرٰی یعنی شام کی راہ لے اور جو شخص کیچڑ والی زمین میں ثابت قدم رہنے والیوں اور خشک سالی میں قیام کرنے والیوں کا ارادہ رکھتا ہے وہ یَثْرِب [1] یعنی کھجوروں والی سرزمین کا رخ کرے۔ چنانچہ وہ کاہن اور کچھ لوگ عُمان کی طرف، قبیلہ غسّان سے تعلّق رکھنے والے بُصرٰی کی طرف

---

❶... مدینہ منورہ کا پرانا نام "یَثْرِب" ہے۔ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شہر میں سکونت فرمائی تو اس کا نام "مَدِیْنَۃُ النَّبِی" (نبی کا شہر) پڑ گیا پھر یہ نام مختصر ہو کر "مدینہ" مشہور ہو گیا۔ (سیرت مصطفٰی، ص۱۴۹) اب مدینہ طیبہ کو یَثْرِب کہنا ناجائز و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۲۱/۱۱۶) امام محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی اپنی کتاب "التاریخ الکبیر" میں حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ قَالَ یَثْرِبَ مَرَّۃً فَلْیَقُلِ الْمَدِیْنَۃَ عَشْرًا یعنی جو ایک بار (مدینہ کو) یَثْرِب کہے وہ بطور کفارہ 10 بار مدینہ کہے۔" (التاریخ الکبیر، رقم: ۸۲۸۲، عثمان بن حفص بن خلدۃ الزرقی، ۶/ ۲۲)

اور قبیلہ اَوس و خَزرَج بن کعب بن عَمر واور قبیلہ خُزاعہ کھجوروں والی سرزمین یَثرِب کی طرف چل دیئے۔ جب یہ وادیِ مُر کے پاس پہنچے تو قبیلہ خُزاعہ کے لوگوں نے کہا: یہ اچھی اور عمدہ جگہ ہے اس کے علاوہ ہم کوئی جگہ پسند نہیں کرتے، ہم یہیں قیام کریں گے۔ چنانچہ وہ الگ ہوگئے اسی لئے انہیں خُزاعہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں سے جدا ہوگئے۔ قبیلہ اَوس و خَزرَج آگے بڑھتے گئے حتّٰی کہ یَثرِب میں قیام پذیر ہوگئے۔

آدمی جلد باز بنایا گیا:

﴿4364﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُصین بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام میں روح پھونکی گئی، وہ آپ کے سر میں سے گزری تو آپ کو چھینک آئی، جس پر آپ نے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' کہا۔ فرشتوں نے جواباً ''یَرْحَمُكَ الله'' کہا۔ ابھی روح پاؤں تک نہیں پہنچی تھی کہ آپ اٹھنے کی کوشش کرنے لگے۔ اس پر ارشاد فرمایا گیا:

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ (پ١٧، الانبیاء:٣٧) ترجمۂ کنز الایمان: آدمی جلد باز بنایا گیا۔

عفو و در گزر کرنے کی فضیلت:

﴿4365﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَکم بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا: اے یوسُف! تمہارے اپنے بھائیوں کو معاف کر دینے کی وجہ سے میں نے ذکر کرنے والوں کے ساتھ تمہارے ذکر کو بھی بلند کر دیا۔

اَقوالِ زرین:

﴿4366﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: میں نے کڑواہٹ کو چکھا لیکن فقر و فاقہ سے بڑھ کر کوئی چیز کڑوی نہیں۔ میں نے بھاری بوجھ اٹھایا لیکن بُرے پڑوسی سے زیادہ کوئی بوجھ بھاری نہیں اور اگر گفتگو کرنا چاندی ہے تو خاموشی سونا ہے۔

محبوب کا عمل محب کا عمل:

﴿4367﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰىۚ (پ۹، الانفال:۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو خاک پھینکی وہ ہر کافر کی آنکھ میں جا پڑی۔

"زَنِیْمٍ" کی تفسیر:

﴿4368﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُصَیف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ: "زَنِیْمٍ"[1] کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد ایسا کمینہ آدمی ہے جو اپنی کمینگی کی وجہ سے جانا پہچانا جائے جس طرح بکری اپنے کانوں سے جانی جاتی ہے۔

تصاویر بنانے والے:

﴿4369﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (پ۲۲، الاحزاب:۵۷) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس کا مصداق تصاویر بنانے والے ہیں۔

﴿4370﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ (پ۲۱، الاحزاب:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور دل گلوں کے پاس آگئے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اگر دل حرکت کرتے یا اپنی جگہ سے ہٹ جاتے تو انسان کی جان چلی جاتی لیکن اس آیت میں مراد گھبراہٹ وخوف ہے۔

---

[1]...(پ۲۹، القلم:۱۳)

﴿4371﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ (پ٢٧، الحدید: ١٤) ترجمۂ کنزالایمان: مگر تم نے اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”یعنی نفسانی خواہشات کے ذریعے اپنی جانیں فتنے میں ڈالیں۔“ اور ”وَتَرَبَّصْتُمْ“[1]

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”یعنی تم توبہ کے انتظار میں رہے۔“ اور

وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ (پ٢٧، الحدید: ١٤) ترجمۂ کنزالایمان: اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”آج کا کام کل پر ڈالنے کی عادت نے تمہیں فریب دیا۔“ اور

حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿١٤﴾ (پ٢٧، الحدید: ١٤) ترجمۂ کنزالایمان: یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا اور تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بڑے فریبی سے مراد شیطان ہے۔

دن بھر خوش رہنے کا وظیفہ:

﴿4372﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے (صبح کے وقت) یٰسین شریف کی تلاوت کی وہ شام تک خوش وخرم رہے گا۔

بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کے احوال:

﴿4373﴾... حضرت ابراہیم بن حکم بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمان وزمین سے ارشاد فرمایا: میری بات خوب توجہ سے سنو! میں بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگوں کے احوال بیان کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اپنے بندوں میں سے کچھ بندوں کا ارادہ کیا تو انہیں اپنی نعمت میں پروان چڑھایا اور انہیں اپنے لیے منتخب فرمایا لیکن انہوں نے میری دی ہوئی عزت کو قبول نہ کیا بلکہ میری فرمانبرداری چھوڑ کر کسی اور کے طالب ہوئے اور وعدہ خلافی سے کام لیا حالانکہ گائے اپنے وطن کو اور گدھا اپنے مالکوں کو پہچانتا اور غیر سے خوفزدہ ہوتا ہے،

[1] ... (پ٢٧، الحدید: ١٤)

پس ہلاکت ہے ایسے لوگوں کے لئے جن کے گناہ بڑھ گئے اور دل سخت ہوگئے اور جس طریقے پر وہ تھے اسے چھوڑ دیا۔(پہلے) انہوں نے میری کرامت پائی اور میرے محبوب کہلائے پھر میرے فرمان کو چھوڑ دیا، میرے احکام سے روگردانی کی اور میری نافرمانی کے کاموں میں مشغول ہوگئے۔یہ میری کتاب کی تلاوت تو کرتے ہیں لیکن دین کو میری رضا کے خلاف سمجھتے ہیں۔قربانی کر کے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ میں نے انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔یہ میرے لئے ایسے جانور ذبح کرتے ہیں جو انہوں نے میری مخلوق سے غصب کئے ہیں۔یہ نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کی نماز اوپر نہیں جاتی (یعنی قبول نہیں ہوتی)، مجھے پکارتے ہیں لیکن ان کی دعا میری بارگاہ تک نہیں پہنچتی۔یہ مسجدوں کی طرف جاتے ہیں تو ایسے کپڑوں میں ملبوس ہوتے ہیں جو خیانت کے مال سے حاصل کئے گئے ہوتے ہیں۔میری رحمت کا سوال کرتے ہیں جبکہ ان لوگوں سے قتال کرتے ہیں جو مجھے مانتے ہیں۔اگر یہ لوگ مظلوم سے انصاف کرتے، یتیم سے عدل کرتے، ان کے حق میں فیصلہ کرتے، گناہوں سے پاک ہوتے اور نافرمانی چھوڑ دیتے پھر مجھ سے سوال کرتے تو میں ان کے سوال کو ضرور پورا کرتا اور جنت کو ان کے لئے بطورِ مہمانی تیار کرتا اور میرے اور ان کے درمیان کوئی پیغام رساں نہ ہوتا لیکن انہوں نے مجھ پر جرأت کا مظاہرہ کیا، میرے بندوں پر ظلم کیا، یتیم کے ولی نے ہی اس کا مال کھایا، جس کے ہاں امانت رکھی گئی وہی اسے ہضم کر گیا،(یہی نہیں بلکہ) انہوں نے حق کا انکار کیا تاکہ امیر اور اس کے ماتحت ناحق کاموں میں برابر کے شریک ہو جائیں، قاصد رشوت دیتا ہے اور اسے بھیجنے والا بھی اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے، لہٰذا امیر اور اس کے ماتحت رشوت لیتے ہیں۔ایسی قوم کے لئے ہلاکت ہے۔اگر میرا عذاب آگیا تو پھر اگر یہ پتھروں میں بھی چھپ جائیں تو وہ میرے حکم سے پھٹ جائیں گے اور اگر یہ (عذاب سے بچنے کے لئے) مٹی میں دفن ہو جائیں تو وہ بھی میری اطاعت کرتے ہوئے ان سے اُڑ جائے گی۔ان شہروں اور ان کے رہنے والوں کے لئے بربادی ہے۔میں ان پر درندوں کو مسلط کر دوں گا۔ان شہروں میں شادی بیاہ کی خوشی کے بعد اُلّو کی آوازیں، گھوڑوں کے ہنہنانے کے بعد بھیڑیوں کی چیخ وپکار، عالیشان محلات کے بعد انہیں درندوں کا مسکن اور چراغ کی روشنی کے بعد گرد و غبار کر دوں گا۔ان کے تلاوت قرآن کے حلقوں کو خرگوش کے دوڑنے کی جگہوں میں اور ان کی مسجدوں کو کوڑا کرکٹ کی جگہوں

میں بدل دوں گا اور بادشاہوں کے تاج کو پرندوں کی پھڑ پھڑاہٹ، عزت کو ذلت، (شکم سیری کی) نعمت کو بھوک اور آزادی کو غلامی میں تبدیل کر دوں گا۔

(حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے انبیا میں سے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام خدا بہتر جانتا ہے کہ وہ کون تھے، انہوں نے عرض کی: الٰہی! میں تیری رحمت کے سبب تیری بارگاہ میں گفتگو کر رہا ہوں۔ کیا یہ چیز میرے لئے کچھ سود مند ثابت ہو گی؟ حالانکہ میں مٹی سے بھی زیادہ حقیر ہوں۔ بے شک تو ان دلوں کو ڈرانے والا اور اس امت کو ہلاک کرنے والا ہے جبکہ یہ تیرے خلیل حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد، تیرے صفی حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی امت اور تیرے نبی حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم ہے۔ اس امت کے بعد کون سی امت تیری بارگاہ میں جرأت کرے گی؟ اس بستی کے بعد کون سی بستی تیری نافرمانی کرے گی؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: مجھے ان کی کثرت پر کوئی فخر نہیں اور نہ ہی مجھے انہیں ہلاک کرنے میں کوئی وحشت ہو گی۔ میں نے ابراہیم، موسٰی اور داؤد عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنی اطاعت کی وجہ سے عزت بخشی، اگر یہ بھی میری نافرمانی کرتے تو میں انہیں بھی گناہ گاروں کے مرتبے میں رکھتا۔

ڈوبنے والوں کا حشر:

﴿4374﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکم بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ داؤد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر میں بیٹھا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کے یہاں مہمان تھے اور یہ گھر ساحل سمندر کے قریب تھا۔ دورانِ گفتگو ان لوگوں کا ذکر ہوا جو سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں) جو لوگ سمندر میں ڈوبتے ہیں، ان کے گوشت مچھلیاں کھا جاتی ہیں اور ان میں سوائے ہڈیوں کے کچھ باقی نہیں بچتا ہے پھر انہیں سمندر کی موجیں ادھر ادھر پلٹتی رہتی ہیں حتّٰی کے انہیں خشکی پر پھینک دیتی ہیں۔ خشکی پر یہ کافی عرصہ تک پڑی رہنے کے باعث بوسیدہ ہو جاتی ہیں پھر ان پر سے اونٹوں کا گزر ہوتا ہے تو وہ انہیں کھا جاتے اور مینگنیوں کی صورت میں نکال دیتے ہیں پھر کچھ لوگ وہاں ٹھہرتے ہیں وہ ان مینگنیوں کو لے کر جلاتے اور جلا کر راکھ کر دیتے ہیں پھر ہوا اس راکھ کو زمین پر بکھیر دیتی ہے۔ پس جب صور

پھونکا جائے گا تو یہ ڈوبنے والے اور قبروں والے برابر برابر کھڑے ہوں گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۲۴، الزمر: ۶۸) ترجمۂ کنزالایمان: جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

ایک جنتی اور ایک جہنمی سے ربّ تعالیٰ کا مکالمہ:

﴿4375﴾... حضرت ابراہیم بن حکم بن ابان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک شخص کو جنت سے اور ایک کو جہنم سے نکال کر اپنی بارگاہ میں کھڑا کرے گا۔ جنتی سے پوچھے گا: اے میرے بندے! تو نے جنت میں اپنے ٹھکانے کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: لوگ اسے بہترین ٹھکانا قرار دے رہے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ جنتی بیویوں اور دیگر نعمتوں کا تذکرہ کرے گا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنمی سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تو نے جہنم میں اپنے ٹھکانے کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: لوگ اسے بُرا ٹھکانا قرار دے رہے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ جہنمی بچھوؤں، سانپوں، بھڑوں اور دیگر مختلف قسم کے عذابوں کا تذکرہ کرے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ارشاد فرمائے گا: اے میرے بندے! اگر میں تجھے آگ سے رہائی بخشوں تو تُو مجھے کیا دے گا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے معبود! میرے پاس کیا ہے جو میں تجھے دوں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اگر تیرے پاس سونے کا پہاڑ ہوتا تو کیا تو جہنم سے رہائی کے بدلے میں دے دیتا؟ وہ عرض کرے گا: ہاں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا میں نے دنیا میں تجھ سے سونے کے پہاڑ سے بھی آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا، میں نے تجھ سے کہا تھا کہ اگر تو مجھے پکارے گا تو میں تیری دُعا قبول کروں گا، مجھ سے مغفرت طَلَب کرے گا تو تجھے بخش دوں گا اور اگر مجھ سے سوال کرے گا تو عطا کروں گا لیکن تو پیٹھ پھیر کر بھاگتا رہا۔

کوئی محروم نہ لوٹے گا:

﴿4376﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شخص کو بھی حساب و کتاب کے لئے اپنے قرب سے نوازے گا تو وہ بارگاہِ الٰہی سے عفوودرگزر کی دولت سمیٹ کر اٹھے گا۔

اسلام کی بنیاد:

﴿4377﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد اچھے اخلاق ہیں۔

﴿4378﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں بھوک اور بے لباسی کی شکایت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی طرف وحی فرمائی: "کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں نے تمہیں شرک کی گندگی سے دور رکھا۔"

﴿4379﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آسمانوں میں ایک فرشتہ ہے جس کا نام اسماعیل ہے اگر اسے یہ اجازت دی جائے کہ وہ ایک کان کھول کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرے تو زمین و آسمان کی ساری مخلوق مر جائے۔

سورج زمین سے تین گُنا بڑا ہے:

﴿4380﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورج زمین سے تین گُنا بڑا اور چاند وزمین کی وُسعت برابر ہے۔ سورج جب غروب ہوتا ہے تو عرش کے نیچے ایک سمندر میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرتا ہے یہاں تک کہ جب صبح ہوتی ہے تو وہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے نکلنے کی معافی طلب کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے اس کا سبب دریافت کرتا ہے حالانکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ زیادہ جانتا ہے۔ وہ عرض کرتا ہے: جب میں نکلتا ہوں تو لوگ تجھے چھوڑ کر میری عبادت کرتے ہیں۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: تم نکلو تم پر ان کی عبادت کا کوئی وبال نہیں، ان کے لئے جہنم ہی کافی ہے۔ میں ان کی طرف 10 ہزار فرشتے بھیجوں گا جو انہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ انہیں جہنم میں داخل کر دیں گے۔

...مرد کے لئے سب سے بڑا وظیفہ: تکبیر اُولیٰ کے ساتھ پانچ وقت مسجد کی پہلی صف میں نماز پڑھنا

سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: آپ کے آقا حِبْرُالْاُمَّہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان شامل ہیں۔

آپ سے جلیل القدر تابعین اور اکابر بُزرگانِ دین نے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اَسما یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح، حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا ابو شَعْثَاء، حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبی، حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سَبِیْعی، حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیْرِین، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی، حضرتِ سیِّدُنا امام باقر، حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا ابو زبیر، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اَنصاری، حضرتِ سیِّدُنا قتادہ، حضرتِ سیِّدُنا ثابت، حضرتِ سیِّدُنا ہِلال بن خَبَّاب، حضرتِ سیِّدُنا سِماک بن حَرْب، حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن کُہَیْل، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مَسْرُوق، حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید بَقَّال، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابو کثیر، حضرتِ سیِّدُنا خالد حَذَّاء، حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی، حضرتِ سیِّدُنا عبد الکریم جَزَری، حضرتِ سیِّدُنا خصیف بن عبد الرحمٰن اور ان کے علاوہ بے شمار تابعین وائمہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی شامل ہیں۔

آلِ محمد کا زُہد:

﴿4381﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ حراء پہاڑ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ آلِ محمد کے پاس (اس پہاڑ جتنا) سونا ہو، وہ اسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی راہ میں خرچ کریں اور جس وقت دنیا سے رخصت ہوں تو ان کے پاس اس میں سے ایک درہم و دینار بھی باقی ہو۔[1]

[1] ...الزھد للامام احمد، ص۸۳، حدیث:۲۴۷، بتغیر قلیل

(حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زرہ جسے آپ پہن کر جہاد کرتے تھے وصالِ ظاہری کے وقت 30 صاع جو کے عوض رہن رکھی ہوئی تھی۔ مزید فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب وصالِ ظاہری فرمایا تو اس وقت آپ کے پاس نہ تو کوئی دینار تھا اور نہ ہی درہم۔ بسا اوقات آپ کے اہلِ خانہ پر کئی کئی راتیں گزر جاتیں لیکن انہیں رات کا کھانا میسر نہ ہوتا۔

﴿4382﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اہلِ خانہ مسلسل کئی راتیں اس طرح گزارتے کہ ان کے پاس رات کے کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا اور اکثر و بیشتر ان کی روٹی جو کی ہوتی۔[1]

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا زہد:

﴿4383﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ ایک چٹائی پر آرام فرما تھے جس کے نشانات پہلو مبارک پر نمایاں تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ اس سے نرم بستر بنوا لیتے تو بہتر تھا؟ ارشاد فرمایا: نہیں، مجھے دنیا سے اور دنیا کو مجھ سے کیا تعلق؟ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میری اور دنیا کی مثال اس مسافر کی طرح ہے جو ایک گرم دن میں سفر کرتا ہے اور کچھ دیر کے لئے کسی درخت کے سائے میں آرام کرتا اور پھر اسے چھوڑ کر کوچ کر جاتا ہے۔[2]

﴿4384﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَّا تَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا یعنی اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔[3]

---

1 ... ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب خبز الشعير، ۴/ ۴۷، حديث: ۳۳۴۷

2 ... مستدرك حاكم، كتاب الرقاق، باب ان احب الله عبدا حماه الدنيا، ۵/ ۴۴۰، حديث: ۷۹۲۸

3 ... بخاری، كتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو كنت متخذا خليلا، ۲/ ۵۱۸، حديث: ۳۶۵۶

فضیلتِ صدیق اکبر:

﴿4385﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نَبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مَرَضِ وِصال میں سر انور ایک کپڑے سے باندھے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: ابو بکر بن ابو قُحافہ سے بڑھ کر کسی کا مجھ پر جانی و مالی احسان نہیں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کی خُلّت سب سے افضل ہے۔ ابو بکر کے دریچہ کے علاوہ (مسجد نبوی میں کھلنے والے) تمام دریچے بند کردو۔[1]

﴿4386﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کے متعلق ارشاد فرمایا: اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِہٖ یعنی فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو[2]۔[3]

اِثمد سرمہ کا فائدہ:

﴿4387﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ یعنی اِثمد سرمہ استعمال کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا اور (پلک کے) بال اُگاتا ہے۔[4]

---

1 ...بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، ۱/ ۱۷۷، حدیث: ۴۶۷

2 ...احناف کے نزدیک مرد نے چوپائے سے وطی کی یا عورت نے بندر سے کرائی تو دونوں (مرد و عورت) کو سزا دینگے اور اوس جانور کو ذبح کر کے جلا دیں، اوس (جانور) سے نفع اٹھانا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۸۰) بدفعلی کرنے والے کا قتل بطورِ تعزیر ہے قتل اس کی حد شرعی نہیں جانور کو قتل کرنے کا یہ حکم ہر جانور کے لئے ہے خواہ حلال ہو جیسے بکری گائے وغیرہ یا حرام ہو جیسے کتا گدھی وغیرہ قتل فرمانے میں اشارہ اس طرف ہے کہ اسے ذبح نہ کیا جائے کہ جانور کا ذبح صرف کھانے کے لئے ہوتا ہے اسے کھانا نہیں صرف مار کر جلا دینا یا دفن کر دینا ہے یہ جانور کا قتل یا اس لئے ہے تاکہ اس سے مخلوط بچہ نہ پیدا ہو جائے جو آدمی اور جانور کی مخلوط شکل رکھتا ہو تاکہ اس کی بقا سے اس فعل کا چرچہ نہ ہو اور اس کی بدنامی نہ ہو۔
(ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۹۵، ۲۹۶)

3 ...شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج... الخ، ۴/ ۳۵۷، حدیث: ۵۳۸۷

4 ...ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، ۴/ ۱۱۴، حدیث: ۳۴۹۵، عن عبد اللّٰہ

﴿4388﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وَاللّٰہِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَیْشًا یعنی بخدا! میں قریش سے جہاد کروں گا۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر کچھ دیر خاموشی اختیار کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا۔[1]

نمازِ کُسُوف:

﴿4389﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں نمازِ کُسُوف (سورج گہن کی نماز)[2] ادا کی اور میں نے آپ سے (قراءت کا) ایک حرف بھی نہیں سنا (یعنی آپ نے سری نماز پڑھائی)۔[3]

رجم[4] کی سزا:

﴿4390﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی مرد وعورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا۔ کچھ یہودی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: اے ابو القاسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہماری عورتیں خوبصورت چہروں والی ہیں اور ہم اس بات کو ناپسند سمجھتے ہیں کہ ان کے چہروں کو کالا کیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے منہ کالا کرنے کا حکم نہیں دیا، ان کے حسن کا انجام جہنم ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔

﴿4391﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... ابو داود، کتاب الایمان والنذور، باب الاستثناء فی الیمین بعد السکوت، ۳/ ۳۱۲، حدیث: ۳۲۸۶

2... احناف کے نزدیک: سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ اور اس کی جماعت مستحب ہے۔ گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر ابر آ جائے جب بھی نماز پڑھیں۔ ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں بلکہ دُعا میں مشغول رہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۸۷)

3... معرفة السنن والآثار للبیہقی، کتاب صلاة الخسوف، باب من روی ثلاث رکعات فی رکعة، ۳/ ۸۹، حدیث: ۱۹۹۰

4... رجم: شادی شدہ زانی مرد یا زانیہ عورت (جس کے متعلق رجم کا حکم ہے اس) کو میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر مارنا کہ مر جائے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۷۴)

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہ تو اپنے بھائی سے جھگڑا کرو، نہ اس کا مذاق اڑاؤ اور نہ ہی اس سے وعدہ خلافی کرو۔[1]

ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں:

﴿4392﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایامِ تشریق[2] میں ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے: "یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔"[3] اس وقت منادی حضرتِ سیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔

﴿4393﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عبدِ قیس کا ایک وفد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ہم ربیعہ قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مُضَر کے کفار حائل ہیں۔ ہم آپ کی خدمَتِ سراپا اقدس میں صرف حُرمت والے مہینوں[4] میں حاضر ہو سکتے ہیں، لہٰذا آپ ہمیں ایسی بات کا حکم فرمائیں جس پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں چار کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں، رمضان کے روزے رکھیں، حج کریں اور مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کریں[5] اور جن چار سے منع فرمایا وہ یہ ہیں: (۱)...حَنْتَم (۲)...دُبَّاء (۳)...نَقِیر اور (۴)...مُزَفَّت۔[6] [7]

---

1 ...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المراء، ۳/ ۴۰۰، حدیث: ۲۰۰۲

2 ...یومِ نَحر یعنی 10 ذُوالحِجَّہ کے بعد تین دن (11، 12، 13 ذُوالحِجَّہ) کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، ۳/ ۷۱)

3 ...سنن کبری للنسائی، کتاب الصیام، باب النھی عن صیام ایام التشریق... الخ، ۲/ ۱۶۶، حدیث: ۲۸۷۶، عن عبد اللہ بن حذافة

4 ...حرمت والے مہینے چار ہیں: ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام، ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام، مُحَرَّمُ الْحَرَام، رَجَبُ الْمُرَجَّب۔

5 ...اس حدیث میں چار چیزوں کا حکم دیا گیا ہے لیکن جو مذکور ہوئیں وہ چار سے زائد ہیں اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ جن چار چیزوں کا حکم دیا گیا تھا ان میں سے ایک چیز ایمان ہے اس کے بعد جن چیزوں کا ذکر ہے وہ ایمان لانے کی تفسیر ہیں اور بقیہ تین چیزوں کا ذکر کرنا راوی بھول گئے۔ (عمدة القاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس من الایمان، ۱/ ۴۴۹، تحت الحدیث: ۵۳)

6 ...بخاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس من الایمان، ۱/ ۳۳، حدیث: ۵۳

7 ...یہ شراب کے چار برتنوں کا ذکر ہے۔ پختہ کدو جو لمبا ہوتا ہے اسے کُھکّھل (کھوکھلا) کر لیا جاتا تھا، اس سے جگ کی جگہ کام لیتے تھے کہ اسے دُبَّاء کہتے تھے۔ چھوٹا گھڑا جس میں تھوڑی شراب رکھتے تھے اسے حَنْتَم کہتے تھے، اس پر اکثر سبز...

ظلم کا تماشہ دیکھنے والوں پر لعنت برستی ہے:

﴿4394﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص بھی ظلم کرنے والے کے پاس کھڑا نہ ہو کیونکہ جب تک کوئی اسے ظلم کرنے سے نہیں روکتا تو وہاں موجود سب لوگوں پر آسمان سے لعنت برستی رہتی ہے اور کوئی شخص ظلماً قتل ہونے والے شخص کے پاس بھی کھڑا نہ ہو کیونکہ جب تک اسے کوئی بچانے کی کوشش نہیں کرتا تو وہاں موجود سب لوگوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے لعنت برستی رہتی ہے۔[1]

رضائے الٰہی کے لئے بھوکا رہنے والا:

﴿4395﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا گزر ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو بے چین و بے قرار تھا۔ آپ نے کھڑے ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ وہ اسے عافیت عطا فرمائے۔ آپ سے کہا گیا: ''اے موسٰی! اسے جو تکلیف پہنچی ہے وہ ابلیس کی وجہ سے نہیں بلکہ اس نے میرے لئے خود کو بھوکا رکھا اس وجہ سے تم اسے اس حالت میں دیکھ رہے ہو۔ میں دن میں کئی مرتبہ اس کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہوں، اسے کہیئے کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے کیونکہ روزانہ میری بارگاہ میں اس کی دعا (قبول) ہوتی ہے۔''[2] یہ بیان کرنے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا میں سیر ہو کر کھانے والے کل (قیامت کے دن) بھوکے ہوں گے۔[3]

...... رنگ کر دیتے تھے۔ شراب پینے کا پیالہ جس میں تارکول لگا ہوتا اسے مُزَفَّت کہتے تھے یعنی زفت لگا ہوا روغنی پیالہ۔ موٹے درخت کی جڑ کُھکّھل کر کے زمین میں گاڑ دیتے اس میں زیادہ شراب رکھتے تھے اسے نَقِیر کہتے۔ غرضیکہ شراب رکھنے کے دو برتن تھے اور پلانے کے دو برتن۔ ان چاروں برتنوں کا استعمال بھی حرام کر دیا گیا اور فرمایا گیا کہ ان برتنوں میں دودھ، پانی، نبیذ اور کوئی شربت بھی نہ پیو نہ رکھو تاکہ شراب کا تصوُّر نہ آنے پائے (پھر یہ حکم منسوخ کر کے ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی گئی)۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦ / ٨٣)

1 ...معجم الکبیر، ١١ / ٢٠٧، حدیث: ١١٦٧٥

2 ...معجم الکبیر، ١١ / ٢١٤، حدیث: ١١٦٩٥

3 ...معجم الکبیر، ١١ / ٢١٣، حدیث: ١١٦٩٣

﴿4396﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اس آیتِ مبارکہ میں:

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا ﴿۲۴﴾ (پ۱۶، مریم: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے جس نہر کا ذکر فرمایا ہے یہ نہر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس لئے جاری فرمائی تھی تاکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس سے پئیں۔[1]

جو اپنا مال بچاتے ہوئے مارا جائے شہید ہے:

﴿4397﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: قَتْلُ الْمَرْءِ دُوْنَ مَالِہٖ شَھَادَۃٌ یعنی آدمی کا اپنے مال (کی حفاظت) کے سبب مارا جانا بھی شہادت ہے[2]۔[3]

چھینکتے وقت کی سنت:

﴿4398﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب چھینک آتی تو آپ چہرۂ انور کو کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور مقدس ہاتھوں کو اپنی مبارک پلکوں پر رکھتے۔[4]

﴿4399﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کے متعلق قسم کھائی اور سمجھتا ہے کہ وہ یہ قسم پوری کردے گا لیکن اس

---

1 ...معجم الکبیر، ۱۲/ ۲۶۵، حدیث: ۱۳۳۰۳

2 ...یعنی چور یا ڈاکو یا کسی اور ظالم نے اس کا مال چھیننا چاہا اس نے دفاع کے طور پر اس سے جنگ کی اور مارا گیا تو یہ شخص شہید ہوگا کہ ظلماً قتل ہوا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۵۰)

3 ...بخاری، کتاب المظالم، باب من قاتل دون مالہ، ۲/ ۱۳۸، حدیث: ۲۴۸۰

4 ...ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی خفض الصوت... الخ، ۴/ ۳۴۳، حدیث: ۲۷۵۴، بتغیر
الفوائد لتمام الرازی، ۱/ ۳۴۶، حدیث: ۸۸۶، شاملہ مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۲ھ

نے ایسا نہ کیا تو اس کا گناہ اسی پر ہے جس نے (باوجودِ قدرت) قسم پوری نہ کی[1]۔[2]

﴿4400﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نَبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میدانِ عرفات میں عَرَفہ (یعنی 9ذُوالْحِجَّہ) کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا[3]۔[4]

﴿4401﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ہم دو سیاہ چیزوں (یعنی کھجور اور پانی) سے سیر نہ ہوئے حتّٰی کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بنو نَضِیر کو جلاوطن اور بنو قُرَیظہ کو ہلاک کیا۔

پیوند دار لباس قرض لینے سے بہتر ہے:

﴿4402﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دو اونی موٹی اور کھردری چادریں ہوتی تھیں۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ دونوں کپڑے موٹے اور کھردرے ہیں جب آپ کو پسینہ آتا ہے تو یہ بھاری ہو جاتے ہیں۔ فلاں شخص کے پاس شام سے کپڑے آئے ہیں آپ اس کی طرف کسی کو بھیجئے کہ فراخی (یعنی خوشحالی) تک وہ آپ کو دو کپڑے اُدھار دے دے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف پیغام بھیجا۔ پیغام لے جانے والے نے کپڑے والے کو جا کر کہا: مجھے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیری طرف بھیجا ہے کہ فراخی تک تم مجھے دو کپڑے اُدھار دے دو۔ اس نے کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی

[1]... **احناف کے نزدیک:** ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تم یہ کام کرو گے اگر اِس سے خود قسم کھانا مراد ہے تو قسم ہوگئی اور اگر قسم کھلانا مقصود ہے یا نہ خود کھانا مقصود ہے نہ کھلانا تو قسم نہیں یعنی اگر دوسرے نے اس کام کو نہ کیا تو کسی پر کفارہ نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۰۳)

[2]... دارقطنی، کتاب النوادر، ۴/ ۱۲۶، حدیث: ۴۲۲۶

[3]... ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صیام یوم عرفۃ، ۲/ ۳۴۰، حدیث: ۱۷۳۲

[4]... یہ ممانعت تنزیہی ہے اور حاجی کے لئے ہے۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۱۹۱) غیر حاجی کے لئے اس دن روزہ مستحب ہے جیسا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ عَرَفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔" (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ... الخ، ص ۵۸۹، حدیث: ۱۱۶۲)

قسم! مجھے معلوم ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارادہ میرے کپڑوں کو لے لینا اور رقم دینے میں ٹال مٹول کرنا ہے۔ پیغام رساں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ساری بات عرض کر دی۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس نے جھوٹ بولا، یقیناً سب کو معلوم ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا اور سب سے بڑھ کر امانت کی ادائیگی کرنے والا ہوں۔''(1)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دن ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کا پیوند لگے کپڑے پہننا دوسرے سے ایسی چیز قرض لینے سے بہتر ہے جو اس کے پاس نہ ہو۔''

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست فقیہ اور تہجد گزار تھے۔

دنیا سے کنارہ کشی:

﴿4403﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو ہشام نے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے کہا: آپ بیٹھ کر لوگوں کو فتوٰی دیجئے میں آپ کو وظیفہ دوں گا۔ فرمایا: میں نہ تو لوگوں کو فتوٰی دینا چاہتا ہوں اور نہ ہی تمہارا وظیفہ خوار بننا پسند کرتا ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے پوچھا: آپ ہمیں اپنے بعد کس شخص سے فتوٰی لینے کی وصیت کرتے ہیں؟ فرمایا: حضرت عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے۔

---

(1)...مستدرک حاکم، کتاب البیوع، باب من تداین بدین ولیس... الخ، ۲/ ۳۲۰، حدیث: ۲۲۵۴، بدون ''فاتاہ الرسول... الی میسرۃ''

حدیث کے معاملے میں محتاط:

﴿4404﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن مُعاوِیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: آپ کی نظر میں اہلِ مکہ کے سب سے بڑے فقیہ کون ہیں؟ فرمایا: حضرتِ عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جو حدیث کے معاملے میں اہلِ مکہ میں سب سے سخت طبیعت کے مالک ہیں، جب تم ان سے کسی حدیث کے بارے میں سوال کروگے تو یوں محسوس کروگے کہ ان کی آنکھیں نکل گئی ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب خود حدیث بیان کرتے تو بالکل ٹھیک ہوتے اور جب ان سے کسی حدیث کے بارے میں پوچھا جاتا تو چت لیٹ جاتے (اور پیٹ پکڑ کر) فرماتے: میرا پیٹ، میرا پیٹ۔

﴿4405﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے ایک مسئلہ پوچھا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں اس مسئلے کو اُس شخص پر چھوڑ دوں یہ مجھے اس کا جواب دینے سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿4406﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والدِ ماجد نے مجھ سے فرمایا: اگر تم مکہ جاؤ تو حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی ہم نشینی اختیار کرنا کیونکہ انہوں نے بہت سے عُلَما کی باتیں توجُّہ سے سنی ہیں۔

علم حدیث میں مہارت:

﴿4407﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے زیادہ کسی کو بھی حدیث میں مضبوط (ماہر) نہیں دیکھا نہ حضرتِ سیِّدُنا امام حَکَم کو اور نہ ہی حضرتِ سیِّدُنا امام قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو۔

رات کی تقسیم:

﴿4408﴾... حضرتِ سیِّدُنا صَدَقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک تہائی آرام کے لئے، ایک تہائی اَحادیث بیان کرنے کے لئے اور ایک تہائی عبادت کے لئے۔

کبھی کوئی بُرا لفظ نہیں کہا:

﴿4409﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں کئی سال تک حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی صحبت میں بیٹھتا رہا لیکن آپ نے کبھی مجھے کوئی بُرا لفظ نہیں کہا۔

﴿4410﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے 40 روزے رکھے، جب آپ نے (تورات کی) تختیاں نیچے ڈال دیں تو وہ ٹوٹ گئیں۔ چنانچہ آپ نے اتنے روزے مزید رکھے تو وہ (صحیح وسالم) آپ کو لوٹا دی گئیں۔

روح دیکھ رہی ہوتی ہے:

﴿4411﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن عبد الرحمٰن عَطَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب کسی شخص کا انتقال ہوتا ہے تو اس روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ وہ اپنے جسم کی طرف دیکھتی ہے کہ کیسے اسے غسل دیا جارہا ہے، کیسے کفن پہنایا جارہا ہے اور کس طرح لوگ اسے لے جارہے ہیں یہاں تک کہ اسے قبر میں لٹا یا دیا جاتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ جب جسم چارپائی پر ہوتا ہے تو روح سے کہا جاتا ہے: اپنے بارے میں لوگوں کی تعریف سُن۔

اَوَّاب وحَفِیْظ سے مراد:

﴿4412﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار "**اَوَّاب اور حَفِیْظ**" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَوَّاب و حَفِیْظ وہ ہے جو مجلس سے اٹھے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی چاہتے ہوئے عرض کرے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَا اَصَبْنَا فِیْ مَجْلِسِنَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ یعنی اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اس مجلس میں ہم سے جو خطا سرزد ہوئی اسے معاف فرما۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پاک ہے اور وہی حمد کے لائق ہے۔

سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو اور دیگر کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿4413﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشرکین کے ہمراہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے لئے پتھر اٹھا رہے تھے، آپ نے تہبند باندھ رکھا تھا۔ آپ کے چچا حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ سے کہا: اے بھتیجے! اگر تم تہبند کھول کر اپنے کاندھے پر پتھر کے نیچے رکھ لو (تو بہتر ہے)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کاندھے پر رکھنے کے لئے تہبند کھولا ہی تھا کہ زمین پر تشریف لے آئے (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے) اس کے بعد آپ کو کبھی بَرَہْنَہ نہیں دیکھا گیا[1]۔[2]

﴿4414﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحُد کے دن ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں راہِ خدا میں لڑوں حتّٰی کہ شہید ہو جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: "جنت میں۔" چنانچہ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھجوریں پھینک دیں اور لڑائی میں شریک ہو گیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔[3]

﴿4415﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جِعِرَّانہ میں مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک اَعرابی (دیہاتی) نے کہا: عَدل

1... امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ واقعہ بُلُوغت سے قبل (یعنی چھوٹی عمر) کا ہے۔ (عمدۃ القاری، ۳/ ۲۸۳، تحت الحدیث: ۳۶۴) حضرتِ سیِّدُنا امام قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آپ کی شرم گاہ لوگوں پر مُنکَشِف ہو گئی تھی کیونکہ تہبند اتارتے ہی آپ بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے تھے اور یہ کسی کی آپ پر نظر پڑنے سے پہلے ہوا اور اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک میری تکریم یہ ہے کہ میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا اور کوئی شخص میری شرم گاہ پر مطلع نہیں ہوا۔

(اکمال المعلم بفوائد مسلم، کتاب الحیض، باب الاعتناء بحفظ العورۃ، ۲/ ۱۹۰)

2... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کراھیۃ التعری فی الصلاۃ وغیرھا، ۱/ ۱۴۲، حدیث: ۳۶۴

3... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ احد، ۳/ ۳۵، حدیث: ۴۰۴۶

کیجئے۔ تو آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: اگر میں عدل نہ کرتا تو (غیر عادل کی پیروی کے سبب) تُو گمراہ ہوتا[1]۔[2]

صحابہ کو برا کہنے والا ملعون ہے:

﴿4416﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنِّیْ اَرَی النَّاسَ یَکْثُرُوْنَ وَاَصْحَابِیْ یَقِلُّوْنَ فَلَا تَسُبُّوْھُمْ مَنْ سَبَّھُمْ فَعَلَیْہِ لَعْنَةُ اللہ یعنی میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ زیادہ ہورہے ہیں اور میرے صحابہ گھٹتے جارہے ہیں، لہٰذا میرے صحابہ کو بُرا بھلا نہ کہنا جو انہیں بُرا بھلا کہے اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے۔[3]

﴿4417﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں کئی لوگ حاضر تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یُوْشَکُ اَنْ یَّکْثُرَ النَّاسُ وَیَقِلَّ اَصْحَابِیْ لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ لَعَنَ اللہُ مَنْ سَبَّھُمْ یعنی قریب ہے کہ عام لوگ زیادہ ہوجائیں گے اور میرے صحابہ کم، لہٰذا میرے صحابہ کو بُرا بھلا نہ کہنا جو انہیں بُرا بھلا کہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر لعنت فرماتا ہے۔[4]

بہترین سحری:

﴿4418﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کھجور مومن کے لئے بہترین سحری ہے۔[5]

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 198 پر فرماتے ہیں: مجھے رب تعالیٰ نے عدل قائم فرمانے کے لئے رحمتِ عالَم بنا کر بھیجا میری ذات سے عدل، رحم، ایمان، عرفان قائم ہے اگر میں ہی عدل نہ کروں تو پھر تجھے امان و عرفان کیسے ملے گا تو تو بالکل ہی خائب و خاسر ہو جاوے گا، بندے اور رب (عَزَّوَجَلَّ) کے درمیان نبوّت ہی تو ہے جس سے بندہ کا تعلق قائم ہے اگر نبوت کا واسطہ بیچ میں نہ رہے تو بندے رب (عَزَّوَجَلَّ) سے کٹ جائیں گے خائب و خاسر ہوں گے۔

2... بخاری، کتاب فرض الخمس، باب ومن الدلیل علی ان الخمس للنوائب المسلمین، ۲/ ۳۵۵، حدیث: ۳۱۳۸

3... مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/ ۳۳۰، حدیث: ۲۱۸۱

4... مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/ ۳۳۰، حدیث: ۲۱۸۱ بتغیر قلیل

5... معجم الکبیر، ۷/ ۱۵۹، حدیث: ۶۶۸۹، عن السائب بن یزید

یتیم کے متعلق وصیت:

﴿4419﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنے ہاں پرورش پانے والے یتیم کو کس چیز سے مارنے کی اجازت ہے؟ ارشاد فرمایا: جس چیز سے تم اپنے بیٹے کو مارتے ہو یتیم کو بھی اسی سے سزا دو، اپنے مال کو اس کے مال سے پورا نہ کرو اور نہ ہی اس کے مال سے اپنے مال کو بڑھاؤ۔ (1)

بلند آواز سے ذکر کرنے والا خوش نصیب:

﴿4420﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے قبرستان میں آگ دیکھی تو اس کی طرف گئے۔ اچانک انہوں نے رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ (ایک قبر میں کھڑے) فرما رہے ہیں: اپنے بھائی کو مجھے دو (تاکہ میں اسے اپنے ہاتھوں سے قبر میں رکھوں)۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ ایسا شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔ (2)

﴿4421﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (بعثتِ نبوی کے بعد) 13 سال مکۂ مکرّمہ میں اور 10 سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور 63 سال کی عُمر میں وصالِ ظاہری فرمایا۔ (3)

﴿4422﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچھونے پر بھی نماز ادا فرمائی۔ (4)

﴿4423﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اُهْدِيَتْ لَهٗ هَدِيَّةٌ وَّعِنْدَهٗ قَوْمٌ فَهُمْ شُرَكَاءُهٗ فِيْهَا یعنی جس شخص کو

---

(1)...معجم الصغیر، ۱/ ۸۹، حدیث: ۲۴۶

(2)...ابوداود، کتاب الجنائز، باب فی الدفن باللیل، ۳/ ۲۷۰، حدیث: ۳۱۶۴

(3)...بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ھجرة النبی واصحابہ الی المدینة، ۲/ ۵۹۰، حدیث: ۳۹۰۳

(4)...صحیح ابن خزیمة، جماع ابواب، باب الصلوة علی البسط، ۲/ ۱۰۳، حدیث: ۱۰۰۵

کوئی ہدیہ (تحفہ) دیا جائے اور اس کے پاس دیگر لوگ بھی موجود ہوں تو وہ سب اس ہدیہ میں شریک ہیں[1]۔[2]

حیاتِ انبیا کا ثبوت:

﴿4424﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نَبیِّ غیب دان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (معراج کی رات) حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر مبارک کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ آپ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔[3]

کسی کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی فضیلت:

﴿4425﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اور فلاں شخص کی مغفرت فرما۔ آپ نے اُس سے پوچھا: یہ فلاں شخص کون ہے؟ عرض کی: میرا پڑوسی ہے اور اس نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: تمہاری اور اس کی بخشش فرما دی گئی کیونکہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو کہتے سنا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اور فلاں شخص کی مغفرت فرما۔ آپ نے استفسار فرمایا: فلاں کون ہے؟ اس نے عرض کی: میرا پڑوسی ہے اور اس نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔[4]

﴿4426﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... حضرتِ سیِّدُنا امام بدر الدین عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: عُلَما کے نزدیک اس پر عمل کرنا مستحب ہے اور اس ہدیہ سے مراد معمولی ہدایا ہیں جہاں تک بیش قیمت اور کثیر مال کا تعلق ہے تو اس کا مستحق وہی شخص ہے جسے مجلس میں ہدیہ دیا گیا ہے۔ (عمدۃ القاری، کتاب الھبۃ، باب من اھدی لہ ھدیۃ... الخ، ۹/ ۴۳۲)

2... سنن کبری للبیہقی، کتاب الھبات، باب ذکر الخبر الذی روی من اھدیت... الخ، ۶/ ۳۰۳، حدیث: ۱۲۰۳۷، ۱۲۰۳۶

3... معجم الکبیر، ۱۱/ ۹۱، حدیث: ۱۱۲۰۷

4... معجم الکبیر، ۱۲/ ۵، حدیث: ۱۲۲۹۹، بتغیر

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اگر (بادلوں کے سبب) چاند تم پر پوشیدہ ہو تو 30 کی گنتی پوری کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم ایک یا دو روز پہلے سے ہی روزے رکھنا شروع نہ کر دیں؟ یہ سن کر آپ کو جلال آ گیا اور ارشاد فرمایا: نہیں۔[1]

﴿4427﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کو بھی کسی جگہ کا والی بنایا جاتا ہے تو اس کے لئے عافیت کو وسیع کر دیا جاتا ہے اگر وہ عافیت کو قبول کرلے تو اس کے لئے یہ مکمل ہو جاتی ہے اور اگر وہ اس سے بے وفائی کرے تو اس کے لئے ان مصائب کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جنہیں برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔“

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا: بے وفائی کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: لوگوں کی لغزشوں اور رازوں کی ٹوہ میں لگ جانا۔[2]

اُسوۂ حَسَنہ:

﴿4428﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا: اگر کوئی شخص عمرہ کرے اور صفا و مَروَہ کے درمیان سعی نہ کرے تو کیا وہ اپنی بیوی سے اِزْدِواجی تعلقات قائم کر سکتا ہے؟ فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، بَیْتُ اللہ کے گرد سات چکر لگائے (یعنی طواف کیا)، مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔[3]

---

1 ...بخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی اذا رأیتم الھلال... الخ، ۱/ ۶۳۰، حدیث: ۱۹۰۹
مسند الحارث، کتاب الصیام، باب صوموا الرؤیتہ، ۱/ ۴۰۹، حدیث: ۳۱۷

2 ...معجم الکبیر، ۱۱/ ۹۵، حدیث: ۱۱۲۲۰

3 ...بخاری، کتاب الحج، باب ما جاء فی السعی... الخ، ۱/ ۵۵۱، حدیث: ۱۶۴۵

شراب پینے اور پلانے والا ملعون ہے:

﴿4429﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شراب پینے اور پلانے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔[1]

﴿4430﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قضائے حاجت کے لئے مقام مُغَمَّس تشریف لے جایا کرتے۔ حضرتِ سیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُغَمَّس مَکَّۂ مکرّمہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے۔[2]

مال کی حفاظت میں مارا جانے والا شہید ہے:

﴿4431﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ یعنی جو شخص اپنے مال کی وجہ سے مارا جائے وہ شہید ہے[3]۔[4]

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: میری کتاب میں یہ روایت اسی طرح حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے جبکہ دُرُست یہ ہے کہ یہ روایت حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کیونکہ اس روایت کو حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ جُرَیج، حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید، حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ اور حضرتِ سیِّدُنا حاتم بن ابو صَغِیرہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کیا ہے۔

زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ:

﴿4432﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللّٰہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی

1... معجم الکبیر، ۱۲/ ۳۴۵، حدیث: ۱۳۶۴۱

2... معجم الکبیر، ۱۲/ ۳۴۵، حدیث: ۱۳۶۳۸

3... یعنی چور یا ڈاکو یا کسی اور ظالم نے اس کا مال چھیننا چاہا اس نے دفاع کے طور پر اس سے جنگ کی اور مارا گیا تو یہ شخص شہید ہوگا کہ ظلماً قتل ہوا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۵۰)

4... بخاری، کتاب المظالم، باب من قاتل دون مالہ، ۲/ ۱۳۸، حدیث: ۲۴۸۰

ہے کہ مُعَلِّم کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَاصَدَقَۃَ فِی الزَّرْعِ وَلَافِی الْکَرْمِ وَلَافِی النَّخْلِ اِلَّامَابَلَغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ وَّذٰلِکَ مِائَۃُ فَرَقٍ یعنی کھیتی، انگوروں اور کھجوروں میں اس وقت تک عُشْر[1] واجب نہیں جب تک وہ پانچ وَسْق[2] تک نہ پہنچ جائیں اور پانچ وَسْق سو فَرَق[3] کے برابر ہوتا ہے[4]۔[5]

﴿4433﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ مکی مدنی آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے صاحبزادے کو قَضْب (یعنی کھجور کی ایک عمدہ قسم) بونے کا حکم دیں کیونکہ یہ فقر و فاقہ کو دور کرتی ہے۔[6]

---

❶... عُشْری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زراعت سے مقصود زمین سے منافع حاصل کرنا ہے تو اس پیداوار کی زکاۃ فرض ہے اور اس زکاۃ کا نام عُشْر ہے یعنی دسواں حصہ کہ اکثر صورتوں میں دسواں حصہ فرض ہے، اگرچہ بعض صورتوں میں نصف عُشْر یعنی بیسواں حصہ لیا جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۱۶)

نوٹ: زراعت اور پھلوں کی زکاۃ سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہار شریعت، حصہ 5، جلد 1، صفحہ 914 تا 921" کا مطالعہ کیجئے۔

❷... وَسْق عرب کا ایک پیمانہ ہے جو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۴) اور ایک صاع چار کلو میں 160 گرام کم کا ہوتا ہے۔ (ماخوذ از رفیق الحرمین، ص ۲۶۰)

❸... فَرَق عرب کے ایک پیمانہ کا نام ہے جس میں سولہ رطل یا بارہ مد یا تین صاع گندم سماتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۸۸)

❹... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 24** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ حدیث امام شافعی وغیرہم (عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ) کی دلیل ہے، امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاں مطلقًا پیداوار میں زکوٰۃ ہے کم ہو یا زیادہ۔ عبد الرزاق نے حضرت عُمَر ابن عبد العزیز، مجاہد اور ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سے روایت کی کہ یہ سب حضرات فرماتے ہیں: فِیْمَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ مِنْ قَلِیْلٍ وَّکَثِیْرٍ اَلْعُشْرُ زمین کی ہر تھوڑی بہت پیداوار میں دسواں حصہ ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ غلہ وغیرہ کے تاجروں پر زکوٰۃ تجارت پانچ وسق سے کم میں نہ ہو گی کیونکہ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں ایک وسق کھجور کی قیمت چالیس درہم تھی تو پانچ وسق کی قیمت دو سو ۲۰۰ درہم ہوئی، چاندی کا نصاب زکوٰۃ دو سو درہم ہی ہیں۔

❺... سنن کبری للبیهقی، کتاب الزکاۃ، جماع ابواب صدقۃ الزرع، باب لاشیء فی الثمار والحبوب... الخ، ۴/ ۲۱۵، حدیث: ۷۴۷۱

❻... مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب اتخاذ الشجر وغیر ذلک، ۴/ ۱۱۹، حدیث: ۶۲۷۳

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُبَیْد بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے ہیں۔

﴿4434﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ابو ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحتوں میں سے ہے کہ کمتر اور حقیر شخص کے عمل کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے کاموں میں اپنے لئے تھوڑے عمل پر قناعت نہ کرو بلکہ حریص اور کسی چیز کو پوری طرح جاننے والے کی طرح بھرپور کوشش اور محنت کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کمزور و ضعیف آدمی کی طرح عاجزی و انکساری نہ کرو بلکہ ایسی عاجزی اختیار کرو جیسے اجنبی قیدی (قید کرنے والے کے سامنے) عاجزی کرتا ہے۔

خواہش قائد اور عمل ہانکنے والا ہے:

﴿4435﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ابو ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحتوں میں سے ہے: خواہش قائد اور عمل ہانکنے والا ہے جبکہ نفس اَکڑنے والا ہے، لہٰذا جب نفس خواہش کے قریب ہوتا ہے تو یہ بات اس کے ہانکنے والے کے حق میں درست نہیں ہوتی اور اس کا ہانکنے والا جب نفس کے قریب ہوتا ہے تو یہ اس کے قائد کے لئے درست نہیں ہوتا اور یہ نفس اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا جب تک خواہش اور عمل دونوں کو ایک ساتھ نہ لوٹایا جائے۔

مومن کا گمشدہ سامان:

﴿4436﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز بن ابو رَوَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم مومن کا گمشدہ سامان ہے، وہ صبح سویرے اس کی تلاش میں نکلتا ہے علم میں سے جو کچھ اسے ملتا ہے اسے یاد کر لیتا اور مزید کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔

قیامت کی ہولناکیوں پر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا گریہ:

﴿4437﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ابو ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب

نیزہ مارا گیا جس کے زخم سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور انتقال فرما گئے تو زخمی ہونے کی حالت میں آپ سے کسی نے کہا: اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر آپ کچھ دودھ نوش فرمالیں تو بہتر ہو۔ چنانچہ جب آپ نے دودھ پیا تو وہ زخم سے نکل گیا اور لوگوں نے جان لیا کہ یہ وہی دودھ ہے جو ابھی آپ نے پیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ رو پڑے اور آپ کے اِردگرد موجود لوگ بھی رونے لگے۔ پھر فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ اگر دنیا کی ہر چیز میری ملکیت میں ہوتی تو میں ضرور اسے پیش آنے والی (قیامت کی) ہولناکیوں کے بدلے میں فدیہ دے دیتا۔ لوگوں نے عرض کی: کیا آپ کو صرف اسی چیز نے رُلایا ہے؟ فرمایا: مجھے اس کے علاوہ کسی چیز نے نہیں رُلایا۔

راہِ خدا کے مسافر پر نوازشاتِ فاروقی:

﴾4438﴿... حضرتِ سیِّدُنا ہارُون بن ابو ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُبَیْد بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ سے لوگ اپنے عطیات وصول کر رہے تھے کہ آپ نے سر اٹھایا تو ایک شخص پر نظر پڑی جس کے چہرے پر زخم کا نشان تھا۔ آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ زخم اسے ایک غزوہ میں لگا تھا جس میں وہ شریک تھا۔ فرمایا: اسے ایک ہزار مزید دے دو۔ چنانچہ اسے ایک ہزار درہم مزید دے دیئے گئے۔ پھر آپ نے مال کو کچھ دیر کے لئے الٹ پلٹ کیا اور فرمایا: اسے ایک ہزار اور دے دو۔ لہٰذا اسے ایک ہزار مزید دے دیئے گئے۔ آپ نے چار مرتبہ اس کے لئے حکم دیا اور ہر مرتبہ اسے ہزار درہم مزید دے دیئے گئے۔ وہ شخص اتنا زیادہ مال دیئے جانے کی وجہ سے حیا کرنے لگا اور وہاں سے نکل گیا۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بخدا! اگر وہ یہاں ٹھہرا رہتا میں اسے باقی مال میں سے دیتا رہتا کیونکہ یہ وہ انسان ہے جسے راہِ خدا میں زخم لگا جس کی وجہ سے اس کے چہرے میں گڑھا پڑ گیا۔

سیِّدُنا ایُّوب عَلَیْہِ السَّلَام کی صحت یابی:

﴾4439﴿... حضرتِ سیِّدُنا جریر بن حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے دو بھائی تھے، ایک مرتبہ (آپ کی بیماری کے زمانے میں) وہ آپ کے ہاں حاضر ہوئے تو انہوں نے کچھ بو محسوس کی تو کہا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے علم میں ان کے لئے ذرا بھی بھلائی ہوتی تو وہ اس حالت کو نہ پہنچتے۔ حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے سخت بات نہیں سنی تھی۔ چنانچہ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تیرے علم میں ہو کہ میں نے کبھی سیر ہو کر رات گزاری ہو جبکہ مجھے یہ معلوم ہو کہ فلاں جگہ کوئی بھوکا ہو تو تُو میری تصدیق فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی تصدیق فرمائی جبکہ آپ کے دونوں بھائی سُن رہے تھے۔ پھر عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تیرے علم میں ہو کہ میں نے کبھی لباس پہنا ہو جبکہ مجھے یہ معلوم ہو کہ فلاں جگہ بے لباس آدمی موجود ہے تو تُو میری تصدیق کر۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی تصدیق فرمائی جبکہ وہ دونوں سن رہے تھے۔ پھر آپ سجدہ میں گر گئے اور عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس وقت تک سجدے سے سر نہیں اٹھاؤں گا جب تک تُو میری بیماری کو دور نہ کر دے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی تکلیف دور فرما دی۔

سرکش جن اور سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام:

﴿4440﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر بن حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے سرکش جنات میں سے ایک جن کو بلوایا تو اسے آپ کی بارگاہ میں حاضر کیا گیا۔ جب وہ دروازے تک پہنچا تو اس نے ایک لکڑی لی اور اپنے ہاتھ سے ناپ کر دیوار کے پیچھے پھینکی تو وہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے جا گری۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ آپ کو اس سرکش جن کے عمل کے بارے میں بتایا گیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اس نے یہ عمل کیوں کیا؟ درباریوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: (اس کا کہنا ہے) جو کچھ کرنا ہے کرو تمہیں دنیا میں اس جیسے کاموں سے واسطہ پڑتا رہے گا۔

﴿4441﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ: وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ (1) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ یہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے توبہ کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔

﴿4442﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

---

1 ...ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔ (پ۴، اٰل عمران: ۱۳۵)

وَ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ (پ۲۷، الطور:۶) ترجمۂ کنز الایمان: اور سلگائے ہوئے سمندر کی (قسم)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد سلگائے ہوئے سمندر ہیں۔

متقی و پرہیز گار کی شان:

﴿4443﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور اسے پرہیز گاری حاصل ہو تو اسے یہ زیب نہیں دیتا کہ کسی دنیادار کے سامنے ذلیل ہو۔

سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے احادیث روایت کی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء اور حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مُرسلاً احادیث روایت کی ہیں۔

سیِّدُنا آدم و موسٰی عَلَیْہِمَا السَّلَام کا مُباحثہ:

﴿4444﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرتِ آدم اور حضرتِ موسٰی عَلَیْہِمَا السَّلَام کے درمیاں مُباحثہ ہوا۔ حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: آپ وہی ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا اور اپنی ہم کلامی کا شرف عطا فرمایا۔ پھر قبطی کو قتل کرنے کا ذکر کیا۔ حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: آپ آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں جو تمام لوگوں کے باپ ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے دستِ قدرت سے آپ کی تخلیق فرمائی، فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا پھر بھی آپ سے لغزش واقع ہوئی۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو آپ اور آپ کی اولاد جنت میں ہی رہتے۔ حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری تخلیق سے پہلے ہی لکھ دی تھی؟ یہ کہہ کر مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر غالب آگئے، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر غالب آگئے۔[1]

---

1 ...مسلم، کتاب القدر، باب حجاج آدم وموسی، ص ۱۴۲۵، حدیث: ۲۶۵۲، بتغیر

کون سی نماز اور کون سا صدقہ افضل ہے؟

﴿4445﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: لمبے قیام والی۔ عرض کی: کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: غریب آدمی کا بقدرِ استطاعت صدقہ کرنا۔ پوچھا: کس مومن کا ایمان سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔[1]

افضل جہاد:

﴿4446﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میرے ذہن میں کچھ سوالات تھے، میں ہر وقت پریشان رہتا تھا کہ ان کے بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھ نہ سکا اور نہ ہی کسی اور نے وہ باتیں پوچھیں کہ میں سن لیتا، لہٰذا میں کسی مناسب وقت وموقع کی تلاش میں رہا (تاکہ ان سوالات کے بارے میں پوچھوں)۔ ایک دن میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو فرما رہے تھے۔ مجھے اس وقت وہ دو کیفیتیں مل گئیں جن کے بارے میں میری خواہش تھی کہ آپ ان دو کیفیتوں میں ہوں اور میری ملاقات ہو جائے۔ ایک تو یہ کہ آپ فارغ تھے اور دوسری یہ کہ مزاج شریف بہت خوشگوار تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اجازت ہو تو کچھ پوچھوں۔ ارشاد فرمایا: ”جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔“ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”صبر وسَمَاحَة[2]۔“ عرض کی: کس مومن کا ایمان سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ”جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔“ ”کس مسلمان کا ایمان سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ”جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔“ عرض کی: کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ یہ سن کر آپ نے سَرِ انور جھکا لیا اور کافی دیر تک خاموش رہے حتّٰی کہ مجھے یہ خوف ہونے لگا کہ شاید میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشقت میں ڈال دیا ہے اور یہ تمنا کرنے لگا کہ کاش! میں نے یہ سوال ہی نہ کیا ہوتا کیونکہ ایک روز قبل

---

1 ...معجم الکبیر، ۱۵، ۱۷/ ۴۸، حدیث: ۱۰۳

2 ...یعنی گناہوں سے صبر اور فرائض کی ادائیگی میں خوش دلی۔ (فیض القدیر، ۳/ ۲۴۳، حدیث: ۳۰۹۹)

ہی میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ ”مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔“

حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ کیفیت دیکھ کر میں نے عرض کی: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غضب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔ یہ سن کر آپ نے سرِ انور اٹھایا اور ارشاد فرمایا: ”تم نے کیا سوال کیا تھا؟“ میں نے عرض کی: کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ”ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا۔“[1]

﴿4447﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمیر بن قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرض نمازوں میں ہر تکبیر کے ساتھ رَفْعِ یَدَیْن (یعنی ہاتھ اٹھایا) کرتے تھے[2]۔[3]

قیامت کی 72 نشانیاں:

﴿4448﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یَمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”72 خصلتیں قُربِ قیامت کی علامات میں سے ہیں: (۱)... جب تم دیکھو کہ لوگ نمازیں قضا کریں (۲)... اَمانت ضائع کریں (۳)... سود کھائیں (۴)... جھوٹ جائز جانیں (۵)... خون بہانے کو ہلکا سمجھیں (۶)... اونچی و بلند عمارتیں تعمیر کریں (۷)... دین کو دنیا کے بدلے میں بیچیں (۸)... قطع رحمی کریں (۹)... قاضی کمزور ہو جائیں (یعنی ان کی بات قبول نہ کی جائے) (۱۰)... جھوٹ کو سچ جانا جائے (۱۱)... (مرد) ریشم کا لباس پہنیں (۱۲)... ظلم و ستم عام ہو جائے (۱۳)... طلاق کی کثرت ہو (۱۴)... ناگہانی اَموات ہوں (۱۵)... خائن کے پاس امانت رکھی جائے (۱۶)... امانت دار کو خائن بتایا جائے (۱۷)... جھوٹے کی تصدیق کی جائے (۱۸)... سچے کو جھٹلایا جائے (۱۹)... تہمتوں کی کثرت ہو (۲۰)... بارشیں کثیر ہوں (۲۱)... اولاد رنج کا باعث ہو (۲۲)... کمینے لوگوں کی کثرت ہو (۲۳)... شُرفا کی قلت ہو (۲۴)... اُمَرا فاسق و فاجر ہوں (۲۵)... وُزرا جھوٹے ہوں (۲۶)... امین خیانت برتیں (۲۷)... سردار ظالم

1... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر عمیر بن قتادۃ اللیثی، ۴/ ۸۲۵، حدیث: ۶۶۸۷

2... اس پر حاشیہ ماقبل میں روایت نمبر 3665 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

3... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب رفع الیدین اذا رکع... الخ، ۱/ ۴۶۸، حدیث: ۸۶۱

ہوں(۲۸)... قُرا(عُلَما) فاسق ہوں(۲۹)...لوگ بھیڑ کی اُون پہنیں گے لیکن دل بھیڑیئے جیسے ہوں[1](۳۰)...لوگوں کے دل مردار سے بھی زیادہ بدبودار(۳۱)...لوگوں کا مزاج ایلوے سے بھی زیادہ کڑوا ہو(۳۲)...جب اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کو آزمائشوں اور فتنوں میں مبتلا کردے(۳۳)...فتنوں کے سبب لوگ ظالِم یہودیوں کی طرح (دینی اعتقادات) میں حیران وپریشان ہوں(۳۴)...سونے کے سکوں کا رواج ہو(۳۵)...چاندی کے سکوں کی مانگ ہو (۳۶)...گناہوں کی کثرت ہو(۳۷)...اُمَرا خیانت کے مرتکب ہوں (۳۸)...قرآنِ مجید کو(سونے چاندی سے) مزین کیا جائے(۳۹)...مسجدوں میں نقش ونگار ہوں(۴۰)...طویل منار تعمیر کئے جائیں(۴۱)...دل ویران ہوں (۴۲)...شرابیں پی جائیں(۴۳)...حدود کا نفاذ نہ ہو(۴۴)...لونڈی اپنے آقا کو جنم دے[2](۴۵)...(ذلیل لوگ) جن کو تن کا کپڑا اور پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں بادشاہ بن بیٹھیں(۴۶)...بیوی شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک ہو(۴۷)...مرد عورتوں کی اور (۴۸)...عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں(۴۹)...قسم طلب کئے بغیر (بلاضرورت) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی قسمیں کھائی جائیں(۵۰)...گواہی طلب کئے بغیر گواہی دی جائے(۵۱)...جاننے والے ہی کو سلام کیا جائے(۵۲)...دین کے لئے علم نہ سیکھا جائے(۵۳)...آخرت کے عمل سے دنیا طلب کی جائے(۵۴)...غنیمت کو ذاتی دولت (۵۵)...امانت کو غنیمت اور (۵۶)...زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے(۵۷)...قوم کا ذلیل ترین شخص ان پر حکمرانی کرے(۵۸)...آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے(۵۹)...والدہ سے بے وفائی برتے جبکہ (۶۰)...دوست واحباب سے بھلائی اور(۶۱)...بیوی کی اطاعت کرے(۶۲)...مساجد میں فاسقوں کی آوازیں بلند ہوں(۶۳)...گانے والیوں اور(۶۴)...آلاتِ موسیقی کا رواج ہو(۶۵)...راستوں میں شراب نوشی کی جائے(۶۶)...ظلم کرنے کو فخر سمجھا جائے(۶۷)...فیصلے بیچے جائیں(۶۸)...ظالِم کے مددگاروں کی کثرت ہو (۶۹)...قرآنِ مجید کو گا کر پڑھا جائے[3](۷۰)...لوگ درندوں کی کھالوں پر بیٹھیں(۷۱)...مساجد کو گزر گاہ بنایا جائے(۷۲)...اس اُمَّت کے بعد والے لوگ پہلوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت سرخ آندھی، زمین میں

---

❶...یعنی نرمی سے باتیں اور ریا کے طور پر عمل کریں جبکہ دل بھیڑیئے کی مانند (دشمنی سے بھرے) ہوں۔(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ،۱۰۷)

❷...مطلب یہ ہے کہ قربِ قیامت اولاد میں ماں باپ کی نافرمانی بڑھ جائے گی، بیٹا ماں سے ایسا سُلُوک کرے گا جیسے آقا اپنی لونڈی کے ساتھ کرتا ہے۔(التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ، باب فی ولاۃ آخر الزمان...الخ، ص۵۹۴)

❸...یعنی قرآنِ پاک کو صرف ترنُّم سے پڑھا جائے گا اس کے مواعظ اور اَحکام میں غور نہیں کیا جائے گا۔(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ،۱۲۳)

دھنس جانے، شکلیں تبدیل ہونے اور دوسرے عذابوں سے ڈرو۔[1]

گفتگو امانت ہے:

﴿4449﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَمِعَ مِنْ رَّجُلٍ حَدِیْثًا لَّا یَشْتَھِیْ اَنْ یُّذْکَرَ عَنْہُ فَھُوَ اَمَانَۃٌ وَّاِنْ لَّمْ یَسْتَکْتِمْہُ یعنی جو شخص کسی سے ایسی بات سنے جو وہ کسی اور کو نہ بتانا چاہتا ہو تو وہ اس کے پاس امانت ہے اگرچہ وہ اسے چھپانے کے لئے نہ کہے۔[2]

﴿4450-51﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا بات ہے کہ میں موت کو ناپسند کرتا ہوں۔ اِستفسار فرمایا: "کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے؟" اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: "اسے صدقہ کر دو۔" عرض کی: میں اسے صدقہ نہیں کر سکتا۔ ارشاد فرمایا: آدمی کا دل اس کے مال کے ساتھ ہوتا ہے، جب وہ اسے آگے بھیج دیتا ہے تو اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور اگر پیچھے ہی رکھتا ہے تو خود بھی پیچھے (دنیا) میں رہنا پسند کرتا ہے۔[3]

❀...❀...❀...❀...❀...❀

روشنی بخش چہرہ

...حضرتِ سیِّدُنا اُسید بن ابو اناس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُر انوار پھیر دیا، اس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ میں جب کبھی کسی اندھیرے گھر میں داخل ہوتا تو وہ گھر روشن ہو جاتا۔

(الخصائص الکبریٰ، ٢/ ٤٢، تاریخ ابن عساکر، ٢٠/ ٢١)

---

1 ...التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، باب اذا فعلت ھذہ الامۃ... الخ، ص٥٩٧

2 ...مسند احمد، ومن حدیث ابی الدرداء عویمر، ١٠/ ٤٢٢، حدیث: ٢٧٥٧٩

3 ...الزھد لابن مبارک، باب فی طلب الحلال، ص٢٢٤، حدیث: ٦٣٤

حضرتِ سیِّدُنا امام ابن شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر محمد بن مسلم بن شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عزت و عظمت کے حامل، صاحب فخر اور سخی انسان تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: دِرایت، صدق، سخاوت اور اچھے اخلاق کا نام تَصَوُّف ہے۔

احادیث میں خوب بصیرت رکھنے والے:

﴿4452﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے زیادہ احادیث کی بصیرت رکھنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

﴿4453﴾... حضرت سَیِّدُنا وُہَیْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے حضرتِ امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑھ کر کوئی عالِم نہیں دیکھا۔

گزشتہ واقعات کو سب سے بڑھ کر جاننے والے:

﴿4454﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے ہم نشینوں سے پوچھا: کیا تم حضرتِ ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس جاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! ہم ان کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ فرمایا: ان کے ہاں حاضر ہوا کرو کیونکہ گزشتہ واقعات کو جاننے والا ان سے بڑا کوئی عالِم (اب) باقی نہیں۔

اس روایت کے ایک راوی حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے یہ بات اس وقت فرمائی جبکہ حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور ان کے ہم عصر عُلَما بقیدِ حیات تھے۔

﴿4455﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مکحول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے علم میں گزشتہ واقعات کو جاننے والا حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑا کوئی عالِم نہیں ہے۔

سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے:

﴿4456﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس دن حضرتِ سیِّدُنا امام زہری

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا وِصال ہوا اس دن زمین پر ان سے بڑھ کر سنت کا جاننے والا کوئی شخص نہ تھا۔

تمام روایات تحریر کرنے والے:

﴿4457﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا صالح بن کَیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے مجھے بتایا کہ میں اور حضرتِ امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اکٹھے علم کی تلاش میں مصروف ہوئے، ہم نے احادیث لکھنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ہم نے رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام احادیث لکھیں پھر حضرت امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ارشادات بھی لکھتے ہیں کیونکہ وہ بھی سنت ہیں۔ میں نے کہا: وہ سنت نہیں اس لئے میں انہیں نہیں لکھوں گا۔ پس حضرت امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ان اقوال کو لکھا لیکن میں نے نہ لکھا، لہٰذا وہ کامیاب رہے جبکہ میں نے اپنا وقت ضائع کر دیا۔

حدیث میں بے مثل:

﴿4458﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حدیث میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مثل اور قیاس میں حضرتِ سیِّدُنا حماد بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی شخصیت نہیں دیکھی۔

﴿4459﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیان کرتے سنا کہ ولید بن یزید مروانی کے قتل تک ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بہت زیادہ روایات نقل کرلی ہیں لیکن ولید کے قتل کے بعد جب اس کی الماریوں سے حضرتِ سیِّدُنا زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی روایات کے رجسٹر جانوروں پر لاد کر لائے گئے اور کہا گیا یہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا علم ہے (تو ہمیں احساس ہوا کہ ہم نے بہت کم علم حاصل کیا ہے)۔

قرآن و حدیث اور تاریخ کا علم رکھنے والے:

﴿4460﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑھ کر روایات کا جامع اور ان سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی عالِم نہیں دیکھا۔ اگر تم حضرتِ

سیِّدُنا امام ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ترغیب کی احادیث بیان کرتے ہوئے سنو تو کہو گے کہ یہ صرف اس میں ہی ماہر ہوں گے اور اگر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اہل کتاب کے بارے میں روایات بیان کرتے سنو تو خیال کرو گے کہ صرف اس فن کی روایات اچھی طرح جانتے ہیں اور اگر عرب اور ان کے انساب کے متعلق گفتگو کریں تو تم سوچو گے کہ یہ صرف اس فن میں ماہر ہوں گے اور اگر قرآن و سنت کے بارے میں بات کریں تو ان کی گفتگو (غلطی سے) محفوظ اور جامع ہو گی۔

﴿4461﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام ابن شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ ہشام بن عبد الملک کے کاتِب سالم سے میری ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: خلیفہ نے حکم دیا ہے کہ آپ ان کے بیٹے کے لئے اپنی احادیث لکھ کر دیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً فرمایا: اگر تم مجھ سے پے در پے دو احادیث کے بارے میں پوچھو تو میں یہ نہیں کر سکتا لیکن تم ایک یا دو کاتبوں کو میرے پاس بھیج دو کیونکہ بہت کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کچھ لوگوں نے مجھ سے اس چیز کے بارے میں پوچھا ہو جس کے بارے میں گزشتہ دن دریافت کیا تھا (یعنی روز نئے مسائل ہوتے ہیں)۔ چنانچہ اس نے دو کاتب بھیجے جو ایک سال تک میرے پاس آتے رہے، دوبارہ سالِم کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: اے ابو بکر! میرا خیال ہے کہ ہم نے آپ کا علم کچھ کم کر دیا ہو گا۔ میں نے کہا: ہر گز نہیں بلکہ تم سطحِ زمین پر تھے اب وادیوں کی گہرائیوں میں اترے ہو۔

حفظِ حدیث میں انہماک:

﴿4462﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام لیث بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے سامنے طشت رکھا گیا۔ آپ ایک حدیث کو یاد کرنے میں مشغول ہو گئے اور آپ نے ہاتھ طشت میں رکھ دیا فجر طلوع ہو گئی لیکن آپ کا ہاتھ طشت میں ہی تھا۔ جب آپ کو وہ پوری حدیث یاد آئی تو آپ نے اس کی تصحیح فرمائی۔

طالب علم دین پر اطمینان و وقار لازم ہے:

﴿4463﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

الْقَوِی فرماتے ہیں: علم تو وادی کی طرح ہے، لہٰذا جب تم وادی میں اترو تو نکلنے تک تم پر اطمینان و وقار لازم ہے کیونکہ تم اس وادی کو اس وقت تک طے نہیں کرسکتے جب تک تمہیں طے نہ کرایا جائے۔

اُستاد کا احترام:

﴿4464﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر آکر بیٹھ جاتا پھر لوٹ جاتا لیکن اندر داخل نہ ہوتا۔ اگر میں داخل ہونا چاہتا تو ضرور داخل ہوجاتا لیکن میں ان کے عزت واحترام کی وجہ سے لوٹ جاتا۔

سیِّدُنا اِبن مسیب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے شاگرد:

﴿4465﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ آٹھ سال تک میرے گھٹنے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھٹنوں کو چھوتے رہے (یعنی آپ ان سے علم حاصل کرتے رہے)۔

اُستاد کی خدمت:

﴿4466﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت کرتا رہتا اور جب درِ دولت پر حاضر ہوتا تو آپ کی خادمہ دروازے پر آتی آپ پوچھتے کون ہے؟ تو باندی عرض کرتی: آپ کا غلام اَعْمَش ہے۔ یعنی وہ مجھے آپ کا غلام سمجھتی، میں ان کی خدمت میں مصروف رہتا حتّٰی کہ ان کے وضو کے لئے پانی بھر کر بھی لاتا۔

﴿4467﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعیب بن ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ”میں 45 سال تک شام و حجاز کے درمیان آتا جاتا رہا۔ میں نے جب بھی کوئی حدیث پائی تو اسے نیا سمجھا۔“ عبد الوہاب بن ضحّاک کی روایت میں 25 سال کا ذکر ہے۔

طلب حدیث کی جستجو:

﴿4468﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسلسل تین دن تک حدیث کی طلب میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیچھے لگا رہا۔

﴿4469﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب ہم کسی عالِم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان سے کچھ ادب سیکھتے تو یہ چیز ہمیں ان کے علم سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔

علم کا ایک برتن:

﴿4470﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ فرماتے سنتا کہ مجھے فلاں شخص نے حدیث بیان فرمائی اور وہ علم کا ایک برتن ہے۔ آپ عالِم نہیں (بلکہ علم کا ایک برتن) کہتے۔

علم حدیث کے مُدَوِّن:

﴿4471﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: علم (حدیث) کی تدوین کرنے والے سب سے پہلے شخص حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہیں۔

﴿4472﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مَلِیْح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کی امید نہ تھی کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس احادیث لکھا کریں گے یہاں تک کہ ہشام بن عبد الملک نے آپ کو مجبور کیا تو آپ نے ہشام کے بیٹے کے لئے احادیث لکھوائیں، لہٰذا لوگوں نے بھی ان احادیث کو لکھ لیا۔

﴿4473﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم لکھنے کو ناپسند جانتے تھے حتّٰی کہ سلطان نے ہمیں مجبور کیا تو ہم نے ناپسند جانا کہ لوگوں کو اس سے منع کریں۔

علم خزانہ اور سوال چابی ہے:

﴿4474﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: علم ایسا خزانہ ہے جسے سوال کے ذریعے ہی کھولا جا سکتا ہے۔

علم کو شکار کرنے کا آلہ:

﴿4475﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن احمد بن اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: علم کو سوال کے ذریعے شکار کیا جاتا ہے جیسے وحشی جانوروں کو (ہتھیار وغیرہ کے ذریعے) شکار کیا جاتا ہے۔

﴿4476﴾... حضرتِ سیِّدُنا عقیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی دیہاتیوں کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے کی غرض سے ان کے ہاں قیام کیا کرتے تھے۔

﴿4477﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں مقام رُصَافَہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر تھا جب بھی کوئی آپ سے حدیث کے بارے میں سوال کرتا تو آپ اسے میری طرف بھیج دیتے۔

حیرت انگیز حافظہ:

﴿4478﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے نہ کسی حدیث کو دہرایا اور نہ کبھی مجھے کسی حدیث میں شک ہوا سوائے ایک حدیث کے۔ میں نے اس کے بارے میں اپنے ایک رفیق سے پوچھا تو وہ اسی طرح تھی جیسی میں نے یاد کی تھی۔

﴿4479﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام لیث بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے جو چیز بھی یاد کی اسے کبھی نہیں بھولا۔

علم ختم ہونے کے اسباب:

﴿4480﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بے شک علم بھولنے اور تکرار نہ کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔

﴿4481-82﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عِلْم ختم ہونے کے بہت سے اسباب ہیں: ایک سبب عالِم کا علم کو چھوڑے رکھنا ہے حتّٰی کہ وہ ختم ہو جائے، ایک سبب نسیان (بھولنا) اور ایک جھوٹ بولنا بھی ہے اور یہ سب سے شدید سبب ہے۔

علم کیسے حاصل کیا جائے؟

﴿4483﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ علم کو اگر تم ایک ساتھ زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرو گے تو یہ تم پر غالب آجائے گا اور تم اس میں سے کچھ بھی حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو گے، البتہ اگر تم علم کو آرام کے ساتھ آہستہ آہستہ مختلف اوقات میں حاصل کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

حدیث سیکھنے میں بچوں کی حوصلہ اَفزائی:

﴿4484﴾... حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن ماجِشُون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں، میرا بھتیجا اور میرا چچازاد بھائی لڑکپن میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے احادیث کے متعلق پوچھتے تو آپ فرماتے: لڑکپن کی وجہ سے خود کو حقیر مت سمجھنا کیونکہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو آپ نوجوانوں کو بلا کر ان سے اس کے متعلق مشورہ کرتے اور اس سے ان کی عقلوں کی تیزی کو جانچا کرتے۔

﴿4485﴾... حضرتِ سیِّدُنا معن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بھتیجے سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لوگوں کی ایجاد کردہ مُرُوَّت مجھے فصاحت سے زیادہ پسند ہے۔

باجماعت نماز پڑھنے کا جذبہ:

﴿4486﴾... حضرتِ سیِّدُنا معن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بھتیجے سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ایک ایسے شخص کے

پیچھے نماز پڑھی جو غلطیاں کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو تنہا نماز پڑھنے پر فضیلت نہ ہوتی تو میں اس شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھتا۔

علم مذکر ہے:

﴿4487﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ علم مذکر ہے اور اسے مردانہ قوت کے مالک لوگ ہی پسند کرتے ہیں۔

﴿4488﴾... ابو بکر ھُذَلی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: اے ھُذَلی! کیا تم حدیث کو پسند کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: اسے صرف مردانہ قوت کے مالک لوگ پسند کرتے اور زنانہ قوت کے مالک لوگ ناپسند کرتے ہیں۔

حدیث میں احتیاط:

﴿4489﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُتْبہ بن ابو حکیم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْحَکِیْم بیان کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں اسحاق بن عبد اللہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کی مجلس میں شمولیت اختیار کی اور کہنے لگا: "رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا۔" تو حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: اے اِبْنِ ابو فَرْوَہ! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ خدا تیرا ناس کرے، تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کس نے جرأت دلائی۔ اپنی حدیث کی سند بیان کرو، تُو ہم سے ایسی احادیث بیان کرتا ہے جن کی نہ نکیل ہوتی ہے نہ مہار۔

﴿4490﴾... ولید بن محمد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کے ہمراہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس سے گزرا۔ وہ فرما رہے تھے: "رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا۔" حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: کیا بات ہے کہ میں ایسی احادیث سنتا ہوں جن کی نکیل ہے نہ مہار (یعنی بغیر سند کے احادیث بیان کی جارہی ہیں)۔

﴿4491﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو رزین عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اَحادیث میں سے ناسخ و منسوخ کی پہچان نے فقہا کو تھکا دیا اور انہیں عاجز کر دیا ہے۔

علم سے افضل کوئی شے نہیں:

﴾4492﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں علم سے افضل کوئی شے نہیں۔

عالم کی عابد پر فضیلت:

﴾4493﴿... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَجْلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عالِم عابد پر 100 دَرَجے فضیلت رکھتا ہے اور ہر درجے کے درمیان دبلے بدن والے تیز رفتار گھوڑے کی 500 سال کی مسافت ہے۔

بے عمل عالم کے علم پر بھروسا نہیں کیا جاتا:

﴾4494﴿... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن ھَزَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ لوگ ایسے عالِم کے علم پر بھروسا نہیں کرتے جو باعمل نہ ہو اور ایسے عالِم کی بات سے بھی راضی نہیں ہوتے جو خود راضی نہ ہو۔

کتابوں کی خیانت:

﴾4495﴿... حضرتِ سیِّدُنا یونُس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کتابوں کی خیانت سے بچو۔ میں نے پوچھا: کتابوں کی خیانت کیا ہے؟ فرمایا: اہل سے انہیں روکے رکھنا۔

﴾4496﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ مجلس میں نسخہ (یعنی نوٹ بک) کے بغیر حاضر ہونا ذلت ہے۔

﴾4497﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب مجلس طویل ہو جاتی ہے تو اس میں شیطان کا حصہ بھی ہو جاتا ہے۔

﴾4498﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ثعلبہ بن ابو صغیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَبِیْر کے پاس بیٹھا تو انہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ تم حُصُولِ علم سے محبت رکھتے ہو۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: اس شیخ یعنی حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس کو لازم پکڑو۔ چنانچہ سات سال تک میں ان کی صحبت میں رہا، ان کے پاس سے جب میں حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے سمندر سے ایک بڑے حصے کو چیر ڈالا (یعنی ان سے خوب علم حاصل کیا)۔

علم پر صبر اور علم کی اشاعت کرنے والے:

﴿4499﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: علم پر جس قدر میں نے صبر کیا اتنا کسی نے نہیں کیا اور علم کی اشاعت جتنی میں نے کی اتنی کسی نے نہیں کی۔ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مثال (علم کے ایک) کنویں کی طرح ہے جسے ڈول بھی گدلا نہیں کر سکتا جبکہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب لوگوں کو علم سکھانے میں مشغول ہوئے تو آپ کی شہرت ہر جانب پھیل گئی۔

﴿4500﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ بنو اُمَیَّہ میں سے کسی نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انہیں ان کے بارے میں بتایا اور ان کے مقام و مرتبے سے آگاہ کیا۔ جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات معلوم ہوئی اور حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو آپ نے نہ تو ان سے گفتگو کی اور نہ ہی سلام کا جواب دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جانے لگے تو آپ بھی ساتھ ہو لئے اور عرض کی: کیا بات ہے میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہیں دیا؟ میں نے تو آپ کے متعلق اچھی بات ہی کہی تھی۔ فرمایا: تم نے بنو مروان کے سامنے میرا تذکرہ کیوں کیا؟

سوال پوچھنے کا ایک انداز:

﴿4501﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے صرف غصہ کی حالت میں حدیث بیان کرائی جاسکتی تھی۔ میں چھ سال تک ان کی خدمت میں اس طرح بیٹھتا رہا کہ میرے گھٹنے ان کے گھٹنے سے ملے ہوئے ہوتے اور مجھے جب بھی کسی حدیث کے بارے میں سوال کرنا ہوتا تو میں کہا کرتا: فلاں نے اس طرح کہا اور فلاں نے اس طرح۔

اُمِ ولد[1] کی میراث کا مسئلہ:

﴿4502﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الاَعْلٰی بن ابو فَرْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عبد الملک بن مروان کے زمانے میں اَہْلِ مدینہ کو قحط نے آلیا اور شہر کے تمام لوگ اس کی زد میں آگئے۔ مجھے یہ خیال آیا کہ قحط نے ہمارے گھر والوں کو جتنا پریشان کیا ہے اتنا کسی کو پریشان نہیں کیا کیونکہ میں اپنے اَہْلِ خانہ کے حالات سے آگاہ تھا۔ میں نے غور و فکر کیا کہ شہر والوں میں کون ہو سکتا ہے جس سے رشتہ داری یا محبت کی وجہ سے میں امید کروں اور اس کے پاس جاؤں تو خالی ہاتھ نہ لوٹوں لیکن مجھے ایسا کوئی شخص نظر نہ آیا پھر میں نے سوچا کہ رزق تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قدرت میں ہے، لہٰذا میں مدینہ طیبہ سے نکل پڑا یہاں تک کہ دمشق پہنچ گیا۔ میں اپنا سامان رکھ کر مسجد کی طرف چل دیا۔ مسجد میں سب سے بڑی اور کثیر تعداد والی مجلس میں جا کر بیٹھ گیا۔ اسی دوران عبد الملک کی طرف سے ایک خوب موٹا تازہ اور حسین و جمیل شخص آیا اور اسی مجلس کی طرف بڑھا لوگوں نے اسے راستہ دیا تو وہ بیٹھ گیا اور کہنے لگا: آج خلیفہ کی طرف ایک ایسا خط آیا کہ جب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں منصبِ خلافت سونپا ہے اس جیسا خط نہیں آیا۔ لوگوں نے پوچھا: اس خط میں کیا لکھا ہے؟ کہا: حاکم مدینہ ہشام بن اسماعیل نے خلیفہ کی طرف لکھا ہے کہ "حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن زبیر (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے گھر بیٹے کی ولادت ہوئی ہے اس کی ماں جو اُمِّ ولد ہے اس نے اس کی میراث لینا چاہی تو حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اسے منع کر دیا[2] اور ان کا

---

1 ...اُمِّ ولد اوس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ (آقا) نے اِقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے خواہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اوس نے اقرار کیا یا زمانہ حمل میں اقرار کیا ہو کہ یہ حمل مجھ سے ہے اور اس صورت میں ضروری ہے کہ اقرار کے وقت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو۔ مولیٰ کی موت کے بعد ام ولد بالکل آزاد ہو جائے گی۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۲۹۴، ۲۹۵)

2 ...احناف کے نزدیک: اُمِّ ولد وارث نہ ہو گی۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الفرائض، الباب الخامس فی الموانع، ۶/ ۴۵۴)

خیال ہے کہ میراث میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔" خلیفہ کو وہم سا ہو رہا ہے کہ انہوں نے اس کے متعلق حضرتِ سیِّدُنا ابن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک حدیث سنی ہے جو اُمِّ ولد کے بارے میں وہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں لیکن خلیفہ کو وہ حدیث اچھی طرح یاد نہیں آرہی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: (میں نے کہا:) وہ حدیث میں تمہیں سناتا ہوں۔ (عبد الملک کے مہروڈاک کے نگران) حضرت قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری طرف بڑھے اور میرا ہاتھ پکڑ کر عبد الملک کے گھر لے گئے۔ پھر ہم اس کمرے کی طرف بڑھے جس میں عبد الملک موجود تھا۔ حضرت قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سلام کرتے ہوئے داخل ہونے کی اجازت چاہی تو عبد الملک نے اجازت دے دی حضرتِ قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرا ہاتھ پکڑے اندر داخل ہوئے اور کہا: اے خلیفہ! یہ وہ شخص ہے جو آپ سے وہ حدیث بیان کرے گا جو آپ نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے سنی تھی۔

عبد الملک بن مروان نے کہا: بیان کرو۔ میں نے کہا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنا کہ "امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمِّ ولد کے بارے میں حکم دیا کہ ان کی اولاد کے مال میں سے ایک عادل آدمی کے ذریعے ان کی قیمت لگائی جائے گی پھر اتنے مال سے انہیں آزاد کر دیا جائے گا۔" خلافتِ فارُوقی کے ابتدائی ایام میں یہی حکم نافذ رہا پھر قریش میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا، اس کی اُمِّ ولد سے ایک لڑکا تھا جسے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ لڑکا اپنے والد کی وفات کے کچھ دنوں بعد مسجد میں امیر المؤمنین کے پاس سے گزرا تو آپ نے اس سے پوچھا: "اے بھتیجے! تم نے اپنی ماں کے بارے میں کیا کیا؟" اس نے کہا: اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں نے اچھا کام کیا۔ گھر والوں نے مجھے اختیار دیا کہ میری ماں ان کی غلام رہے گی یا وہ مجھے اپنے والد کی میراث سے کچھ نہ دیں گے تو ماں کی غلامی کے مقابلہ میں والد کی میراث میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "کیا میں نے اس میں ایک عادل شخص کی قیمت کا اعتبار کرنے کا حکم نہ دیا تھا؟ میں جو بھی رائے دیتا ہوں یا حکم کرتا ہوں تو اس میں تم لوگوں کی رائے

بھی شامل ہوتی ہے۔" پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگ آپ کے گرد جمع ہوگئے حتّٰی کہ (لوگوں کی کثیر تعداد سے) آپ مطمئن ہوئے تو فرمایا: "اے لوگو! میں نے اُمِّ ولد کے متعلق ایک حکم دیا تھا جو تم جانتے ہو پھر اس کے خلاف مجھے ایک بات معلوم ہوئی ہے، لہٰذا جس شخص کے پاس اُمِّ ولد ہو جب تک وہ زندہ رہے وہ اس کی ملکیت ہے[1] اور جب وہ شخص فوت ہو جائے تو وہ اُمِّ ولد آزاد ہے کوئی بھی اس کا مالک نہیں بن سکتا۔"

عبدالملک نے پوچھا: تم کون ہو؟ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے جواب دیا: میں محمد بن مسلم بن عُبَیْدُ اللّٰہ بن شِہاب ہوں۔ عبدالملک نے کہا: بخدا! تم تو وہی ہو جس کے باپ نے فتنے کے زمانے میں بہت غارت گری کی اور ہمیں بہت تکلیف پہنچائی۔ میں نے کہا: اے خلیفہ! آپ بھی ایسا ہی کہیں جیسا ایک نیک بندے نے کہا تھا۔ عبدالملک نے کہا: ٹھیک ہے اب تم سے کوئی مواخذہ نہیں۔ میں نے کہا: اے خلیفہ! میرے لئے کچھ وظیفہ مقرر کر دیا جائے کیونکہ مجھے دیوان سے کچھ نہیں ملا۔ عبدالملک نے کہا: جب سے تمہارے شہر میں قحط پڑا ہے ہم نے کسی کے لئے کچھ بھی مقرر نہیں کیا۔ پھر اس نے حضرت قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف دیکھا جبکہ میں اور حضرت قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے سامنے کھڑے تھے گویا خلیفہ نے انہیں اشارہ کیا کہ میرے لئے کچھ نہ کچھ مقرر کر دیا جائے۔ قَبِیْصہ نے مجھے بتایا کہ خلیفہ نے تمہارے لئے حصہ مقرر کر دیا ہے۔ میں نے کہا: اے خلیفہ! کچھ صلہ بھی عطا فرمایئے کیونکہ بخدا! میں اپنے گھر والوں سے ایسی قحط سالی کی حالت میں جدا ہوا ہوں جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی خوب جانتا ہے اور قحط نے پورے شہر کو لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ حضرتِ قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: خلیفہ نے تمہیں صلہ بھی عطا کیا۔ میں نے کہا: ایک خادم بھی عنایت فرمائیں جو ہماری خدمت بجا لائے۔ بخدا! میں نے اپنے اہلِ خانہ کو اس حال میں چھوڑا کہ میری بہن کے علاوہ اُن کے پاس کوئی خدمت گار نہیں ہے، اب وہی اُن کے لئے آٹا پیستی، گوندتی اور روٹیاں بناتی ہے۔ حضرتِ قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: تمہیں خادم بھی دے دیا۔ فرماتے ہیں: مجھ سے حدیث سننے کے بعد عبدالملک نے حاکمِ مدینہ ہشام بن اسماعیل کو لکھا کہ وہ ابن مُسَیّب کے پاس کسی کو بھیجے اور اُن

[1]...احناف کے نزدیک: اُمِّ ولد سے صحبت کر سکتا ہے خدمت لے سکتا ہے اوس کو اجارہ پر دے سکتا ہے یعنی اوروں کے کام کاج مزدوری پر کرے اور جو مزدوری ملے اپنے مالک کو لا کر دے۔ (لیکن) ام ولد کو نہ بیچ سکتا ہے نہ ہبہ کر سکتا ہے نہ گروی رکھ سکتا ہے نہ اوسے خیرات کر سکتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۲۹۴)

سے اُس حدیث کے بارے میں پوچھے جو میں نے اُمِّ ولد کے متعلق امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی سنی ہے۔ ہشام بن اسماعیل نے عبد الملک کی طرف وہ حدیث لکھ بھیجی جو بالکل میری بیان کردہ حدیث کے مطابق تھی جس میں ایک حرف کی کمی بیشی نہ تھی۔

آیت کا شانِ نزول:

﴿4503﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ولید بن عبد الملک نے میری موجودگی میں یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اُن میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (پ۱۸، النور: ۱۱)

اور کہا: یہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر کی اصلاح فرمائے یہ بات اس طرح نہیں۔ مجھے حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ ولید نے پوچھا: انہوں نے آپ کو کیا بتایا؟ فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ آیت عبد اللہ بن اُبَی بن سَلُول منافق کے بارے میں نازل ہوئی۔

دین و دنیا کی بقا علم کی اشاعت میں ہے:

﴿4504﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: پہلے کے عُلَما فرمایا کرتے تھے: سنت کو مضبوطی سے تھامنے میں ہی نجات ہے اور علم تیزی سے اٹھالیا جائے گا، دین و دنیا کی بقا علم کی اشاعت میں ہے اور علم کے اٹھالینے کے بعد یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔

علم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے:

﴿4505﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ حدیثِ پاک بیان کی کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: ”لَایَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَھُوَمُؤْمِنٌ یعنی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔“[1] میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: علم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِمَّہ علم کو پہنچا دینا اور ہماری ذمہ داری تسلیم کرنا ہے، لٰہذا احادیث جیسے مروی ہیں انہیں ایسے ہی رہنے دو۔

بہترین انعام:

﴿4506﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرتِ سیِّدُنا لَبِید بن رَبِیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس قصیدے کو پڑھنے کا حکم دیتے تھے جس میں انہوں نے یہ اشعار کہے:

اِنَّ تَقْوٰی رَبِّنَا خَیْرُ نَفَل ... وَبِاِذْنِ اللہِ رَیْثِیْ وَالْعَجَل

اَحْمَدُ اللہَ فَلَا نِدَّ لَہٗ ... بِیَدَیْہِ الْخَیْرُ مَا شَاءَ فَعَل

مَنْ ھَدَاہُ سُبُلَ الْخَیْرِ اھْتَدٰی ... نَاعِمَ الْبَالِ وَمَن شَاءَ اَضَل

ترجمہ: (۱)...ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا ہی سب سے بہتر انعام ہے اور میرا جلدی اور تاخیر کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ہی ہے۔

(۲)...میں اللہ عَزَّوَجَلَّ وحدہٗ لاشریک کی تعریف کرتا ہوں، بھلائی اسی کے قبضہ قدرت میں ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۳)...وہ جسے بھلائی کے راستہ کی طرف ہدایت دے وہ ہدایت پالیتا اور آسودہ حال زندگی گزارتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔

﴿4507﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن عبد العزیز زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ غصہ سے لال پیلے ہو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا بات ہے میں آپ کو سخت غصہ میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: ابھی میں تمہارے امیر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس گیا تھا، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی وہاں موجود تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا تو میں نے یہ اشعار پڑھے:

[1]...بخاری، کتاب المظالم، باب النھی بغیر اذن صاحبہ، ۲/ ۱۳۷، حدیث: ۲۴۷۵

وَلَاتَعْجَبَا اَنْ تُؤْتَيَا فَتَكَلَّمَا   فَمَاخَشِيَ الْاَقْوَامُ شَرًّا مِّنَ الْكِبْرِ

وَجِنْسُ تُرَابِ الْاَرْضِ مِنْهُ خَلَقْتُمَا   وَفِيْهَا الْمَعَادُ وَالْمَصِيرُ اِلَى الْحَشْرِ

ترجمہ:(۱)...اس بات سے خوش نہ ہو کہ تمہیں عطا کیا گیا ہے اور تم خوش گپیوں میں مصروف ہو، بہت سے لوگ تکبر کے شر سے نہیں ڈرتے۔

(۲)...مٹی کی جنس سے ہی تمہیں پیدا کیا گیا ہے اور اسی میں تمہیں لوٹنا اور محشر کی طرف جانا ہے۔

میں نے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ جیسا فقیہ، افضل اور بڑی عمر کا شخص بھی شعر کہتا ہے؟ فرمایا: جس شخص کو تکلیف ہوئی ہو جب وہ غصہ نکال لیتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

حدیث سے پہلے لغت جاننا:

﴿4508﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن عبد اللہ تمیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شیخ نے بتایا کہ ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: مجھے حدیث بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: تم لغت نہیں جانتے۔ اس نے کہا: ہو سکتا ہے کہ سمجھ جاؤں۔ آپ نے پوچھا: شاعر کے اس قول کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

صَرِيْعُ نَدَامٰى يَرْفَعُ الشُّرْبُ رَاْسَهٗ   وَقَدْ مَاتَ مِنْهُ كُلُّ عُضْوٍ وَّمِفْصَلِ

ترجمہ: شراب کے نشہ میں چور چور اور شراب اس کے سر تک چڑھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کا ہر عضو اور جوڑ ختم ہو چکا ہے۔

اس میں ''مِفْصَل'' سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا: زبان۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کل آنا میں تمہیں احادیث سناؤں گا۔

جوانی کبھی لوٹ کر نہیں آتی:

﴿4509﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد العزیز زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ اَشعار پڑھتے سنا:

ذَهَبَ الشَّبَابُ فَمَا يَعُوْدُ جُمَانَا　　وَكَاَنَّ مَاقَدَ كَانَ لَمْ يَكُ كَانَا

وَطَوَيْتُ كَفًّا يَاجُمَانُ عَلَى الْعَصَا　　وَكَفٰى جُمَانُ بِطَيِّهَا حَدَثَانَا

ترجمہ:(۱)... جُمان! جوانی چلی گئی اب لوٹ کر نہیں آئے گی، گویا یہ جوانی جو ابھی گزری، تھی ہی نہیں۔

(۲)...اے جُمان! میں نے ہاتھ عصا پر رکھ دیئے ہیں (جو بڑھاپے کی علامت ہیں) اور اے جُمان! اب اس کے بعد تو موت ہی ہے۔

﴿4510﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی اقتدا میں ایک ماہ نماز پڑھی۔ آپ فجر کی نماز میں سورۂ ملک اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے۔

سیِّدُنا اِمام زُہری عَلَیْہِ الرَّحمہ کی انگوٹھی کا نقش:

﴿4511﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُقیل بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی: "مُحَمَّدٌ يَّسْئَلُ اللهَ الْعَافِيَةَ یعنی محمد (ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرتا ہے۔"

سواری کے چابک سے بھی مشک کی خوشبو:

﴿4512﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْن قَزّاز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بھتیجے سے پوچھا: کیا حضرتِ سیِّدُنا امام ابن شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی خوشبو لگایا کرتے؟ فرمایا: میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سُواری کے چابک سے بھی مشک کی خوشبو سونگھتا تھا۔

درہم ودینار کی حیثیت:

﴿4513﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے علاوہ کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس کے نزدیک درہم و دینار سب سے زیادہ حقیر ہوں۔ آپ کے نزدیک ان کی اہمیت مینگنیوں کی سی تھی۔

﴿4514﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا ہے کہ سخی کو تجارت زیادہ نفع نہیں پہنچاتی۔

نیکی کو آگ نہیں چھوئے گی:

﴿4515﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس چیز کی کثرت کرو جسے آگ نہیں چھوئے گی۔ پوچھا گیا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: نیکی۔

تعریف کرنے والے کو تحفہ:

﴿4516﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی تعریف کی تو آپ نے اسے اپنی قمیص عطا فرمائی۔ کسی نے عرض کی: آپ شیطانی کلام پر قمیص عطا کر رہے ہیں؟ فرمایا: جو شخص خیر کا طالب ہوتا ہے وہ بُرائی سے بچتا ہے۔

زُہد کی وضاحت:

﴿4517﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے زُہد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جس شخص کو حلال شکر کرنے سے نہ روکے اور حرام اس کے صبر پر غالب نہ آئے (یعنی وہ حرام سے باز رہے) وہ زاہد ہے۔

بغیر زُہد کے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے سے گریز:

﴿4518﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے لوگوں نے گزارش کی: اگر آپ اپنی آخری عُمر مدینہ طیبہ میں قیام کریں اور صبح و شام مسجدِ نَبَوِی میں حاضری کی سعادت حاصل کریں، اس کے سُتُونوں کے پاس بیٹھیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں اور انہیں علم حدیث سکھائیں (تو بہتر ہوگا)۔ آپ نے فرمایا: اگر میں (بغیر زُہد) ایسا کروں تو ضرور اپنی آخرت برباد کر بیٹھوں گا، یہ اس وقت تک مناسب نہیں جب تک میں دنیا سے کنارہ کشی اور آخرت میں رغبت اِختیار نہ کر لوں۔

20 سے زائد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا وصال:

﴿4519﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن جَنَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن عُمَری نامی

دو شخصیات کو یہ کہتے سنا: حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی یہ کہا کرتے تھے کہ بَیْتُ الْمَقْدِس کے پہاڑوں میں 20 سے زائد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے بھوک اور جوؤں کی وجہ سے وصال فرمایا۔ وہ صرف اس چیز کو تناوُل فرماتے جسے وہ جانتے تھے اور صرف اُس کپڑے کو زیب تن فرماتے جسے اچھی طرح پہچانتے تھے۔

سیِّدُنا اِمام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو بکر محمد بن مسلم بن شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور ان سے اَحادیث روایت کیں۔ جن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے آپ نے روایات لیں اور اُن کی زیارت سے فیض یاب ہوئے یا جنہوں نے صرف زمانۂ رسالت پایا (صحبت سے فیض یاب نہ ہوئے) اور اُن سے آپ نے روایات لیں اُن میں سے چند کے اَسمائے مُبارَکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا اَنَس، حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد، حضرتِ سیِّدُنا سائِب بن یزید، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن ثَعلبہ بن صغیر، حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ بن سَہل بن حُنَیف، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عامِر بن ربیعہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن اَزْہَر، حضرتِ سیِّدُنا محمود بن ربیع، حضرتِ سیِّدُنا محمود بن لَبید، حضرتِ سیِّدُنا مسعود بن حَکَم، حضرتِ سیِّدُنا کَثیر بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابو جمیلہ سُنَیْن، حضرتِ سیِّدُنا ابو مُوَیہِبہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو طُفَیل عامِر بن واثِلَہ، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ سَنْدَر، حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن عِباد اور حضرتِ سیِّدُنا ابو عُمَر بَلَوِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم۔

منقول ہے کہ آپ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا امام حسن اور حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی زیارت سے فیض یاب ہوئے اور ان سے احادیث بھی سنیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے بے شمار تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے احادیث روایت کیں:

اَہْلِ حَرَمَین اور حِجازِ مُقَدَّس: میں سے حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اَنصاری، ان کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا سعد، حضرتِ سیِّدُنا عِرَاک بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عُرْوَہ، امام مغازی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عُقبہ، حضرتِ سیِّدُنا صالح بن کیسان، حضرتِ سیِّدُنا امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین، سیِّدُنا امام مالک کے چچا حضرتِ سیِّدُنا ابو سُہَیل نافع بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللّٰہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن محمد بن عقیل، حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم، حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسْلَم،

حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو بکر بن محمد بن حزم، حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم، حضرتِ سیِّدُنا ابوزُبَیر، امام زہری کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسلم، حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن غَزِیَّہ، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر، حضرتِ سیِّدُنا ابوزِناد، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ذَکْوان، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن رُومان، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن ابو عَمْرو، حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ بن خالد رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اَہلِ عِراق: میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَیر، حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد، حضرتِ سیِّدُنا حَکَم بن عُیَیْنَہ، حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا عطا بن سائب، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُرَّہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن حَفْص، حضرتِ سیِّدُنا قتادہ، حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن عُبَید، حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی، حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان تیمی اور حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اَہلِ واسط، جزیرہ، شام اور مصر: میں سے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زَاذان، حضرتِ سیِّدُنا عبد الکریم جَزَری، حضرتِ سیِّدُنا مکحول شامی، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبْلَہ، حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی، حضرتِ سیِّدُنا ثور بن یزید، حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَمْرو اور حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ابو حبیب مصری رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

امام کا بیٹھ کر نماز پڑھنا:

﴿4520﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے جس کی وجہ سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ آپ نے نمازوں میں سے کوئی نماز بیٹھ کر پڑھائی ہم نے بھی آپ کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، جب وہ ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ“ کہے تو تم ”اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد“ کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو[1]۔[2]

---

[1]... بخاری، کتاب الاذان، باب انما جعل الامام لیؤتم بہ، ۱/ ۲۴۶، حدیث: ۶۸۹

[2]... حضرتِ سیِّدُنا امام حُمیدی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جو یہ ارشاد فرمایا: ”جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔“ آپ کا یہ ارشاد مرضِ قدیم میں ...

دائیں جانب والے کو فوقیت:

﴿4521﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں پانی ملا دودھ پیش کیا گیا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اَعرابی (دیہاتی) اور بائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف فرما تھے۔ حُضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے خود پیا پھر اَعرابی کو عطا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دایاں پھر دایاں[1]۔[2]

آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو:

﴿4522﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہ تو ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو، نہ پیٹھ پھیرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔[3]

سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی ثابت قدمی:

﴿4523﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،

......تھا اس کے بعد آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی جبکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں دیا اور عمل آخری حدیث پر کیا جاتا ہے اور آخری حدیث آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ عمل ہے۔

(بخاری، کتاب الاذان، باب انما جعل الامام لیؤتم بہ، ۱/ ۲۴۲، حدیث: ۶۸۹)

جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو، اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائے گی۔

(بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۷۱)

1... کھانے پینے کی ترتیب میں قُربِ مرتبہ کا اعتبار نہیں قُربِ مکان کا لحاظ ہے اور داہنا شخص بائیں سے قریب تر ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۷۵)

2... بخاری، کتاب الاشربۃ، باب الایمن فالایمن فی الشرب، ۳/ ۵۹۰، حدیث: ۵۶۱۹

3... مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم التحاسد... الخ، ص ۱۳۸۴، حدیث: ۲۵۵۹

حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ ایوب عَلَیْہِ السَّلَام 18 سال تک آزمائش (بیماری) میں مبتلا رہے سوائے دو کے دور و قریب کے تمام لوگوں نے آپ کو چھوڑ دیا۔ وہ آپ کے دو بھائی صبح و شام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: بخدا! تمہیں معلوم ہے کہ یقیناً حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام سے ایسی خطا سرزد ہوئی ہے جو تمام جہانوں میں سے کسی سے سرزد نہیں ہوئی۔ دوسرے نے پوچھا: وہ کیسے؟ اس نے جواب دیا: 18 سال ہو گئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر رحم نہیں فرمایا کہ ان کی تکلیف دور ہو جائے۔ شام ہوئی تو جس نے وہ بات سنی تھی وہ حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس سے رہا نہ گیا یہاں تک کہ اس نے ان سے اس بات کا تذکرہ کر دیا۔ حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ تم دونوں کیا کہہ رہے ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ جب میں لڑنے والے دو آدمیوں کے پاس سے گزرتا ہوں اور انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تذکرہ کرتے (یعنی قسم کھاتے) سنتا ہوں تو گھر جا کر ان کی طرف سے کفارہ ادا کرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام ناحق لیا گیا ہو۔

حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام قضائے حاجت کے لئے (اپنی زوجہ کے سہارے) تشریف لے جاتے، فراغت کے بعد زوجہ محترمہ ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنی جگہ تک پہنچا دیتیں۔ ایک دن ان کی زوجہ کو آنے میں تاخیر ہو گئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی:

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ﴿۴۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو۔ (پ۲۳، ص: ۴۲)

زوجہ جب تاخیر سے پہنچیں تو سامنے کھڑے ہو کر آپ کو دیکھنے لگیں۔ آپ زوجہ کی طرف اس حال میں متوجہ ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی ساری بیماری ختم فرما دی اور آپ پہلے سے بھی زیادہ حسین نظر آنے لگے۔ زوجہ نے جب آپ کو دیکھا تو (نہ پہچانا اور) بولیں: اے فلاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے برکت عطا فرمائے! کیا تم نے بیماری میں مبتلا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا ہے؟ بخدا! جب وہ تندرست تھے تو وہ تم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ میں ہی ہوں۔ آپ کے دو کھلیان (کھیت) تھے۔ ایک گندم کا اور ایک جو کا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دو بادل بھیجے، ایک گیہوں کے کھلیان پر برسا

اور اسے سونے سے بھر دیا اور دوسرے نے جو کے کھلیان پر چاندی برسائی یہاں تک کہ اسے بھی بھر دیا۔[1]

اُمَّتِ محمدیہ کی فضیلت:

﴿4524﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک دن حضرت موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام راستے میں جارہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ندا فرمائی: ”اے موسیٰ!“ آپ نے دائیں بائیں دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دوسری مرتبہ ندا دی: ”اے موسیٰ بن عمران!“ آپ نے دائیں بائیں دیکھا لیکن کسی کو نہ پایا تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہوگئے پھر تیسری مرتبہ ندا دی گئی: اے موسیٰ بن عمران! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ یہ کہہ کر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہوگئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ بن عمران! اپنا سر اٹھاؤ۔ آپ نے سر اٹھایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ: جس دن میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اگر اس دن تم میرے عرش کے سائے میں رہنا پسند کرتے ہو تو اے موسیٰ! یتیم کے لئے مہربان باپ اور بیوہ کے لئے خاوند کی طرح مددگار بن جاؤ۔ اے موسیٰ بن عمران! رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا۔ اے موسیٰ! جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو بتادو کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا انکار کرتا ہوگا تو میں اسے جہنم میں داخل کروں گا اگرچہ وہ میرے خلیل ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور میرے کلیم موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کون ہیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میری مخلوق میں ایسا کوئی نہیں جو میرے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو۔ میں نے زمین و آسمان اور چاند، سورج کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ان کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش میں لکھ دیا تھا۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جب تک محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمَّت جنت میں داخل نہ ہوگی اس وقت تک تمام مخلوق پر جنت حرام ہوگی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت

1... ابن حبان، کتاب الجنائز وما یتعلق بہا... الخ، باب ماجاء فی الصبر وثواب... الخ، ۴/ ۲۴۴، حدیث: ۲۸۸۷

کون سی ہے ؟ارشاد فرمایا:جو خوب حمد کرنے والی اور چلتے پھرتے ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف کرنے والی ہوگی،اس امت کے لوگ عبادت میں خوب کوشش کریں گے،اپنے جسموں کو پاک صاف رکھیں گے،دن روزے کی حالت میں اور رات میری عبادت میں گزاریں گے،میں ان سے تھوڑے اعمال بھی قبول کروں گا اور انہیں ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کی گواہی دینے پر ہی جنت میں داخل کردوں گا۔حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!مجھے اس اُمَّت کا نبی بنادے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:ان کا نبی ان ہی میں سے ہوگا۔عرض کی:مجھے اس نبی کا اُمَّتی ہونے کا ہی شرف عطا فرمادے۔ارشاد فرمایا:تم پہلے ہوئے ہو اور وہ بعد میں آئیں گے لیکن اے موسٰی!میں تمہیں اور انہیں عنقریب جنت میں جمع فرمادوں گا۔(1)

تین دن سے زیادہ سوگ:

﴿4525﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نَبیِّ پاک،صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:لَایَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِھَا یعنی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی(عزیز)میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔(2)

﴿4526﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تب تک رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سر کے بالوں کو(بغیر مانگ کے)چھوڑے رکھا بعد میں آپ نے مانگ نکالی۔(3)

نیک عورتوں سے نکاح کرو:

﴿4527﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نَبیِّ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:تَخَیَّرُوْا لِنُطَفِکُمْ وَاجْتَنِبُوْا ھٰذَا السَّوَادَ فَاِنَّہٗ لَوْنٌ مُّشَوَّہٌ یعنی اپنے نطفوں کے لئے بہتر انتخاب کرو(یعنی نیک عورتوں سے نکاح کرو)اور سیاہ فام عورتوں سے بچو کہ سیاہ رنگ قبیح ہے۔(4)

1... السنة لابن ابی عاصم، باب نسبة الرب تبارک وتعالی، ص ۱۶۲، حدیث: ۷۱۳

2... بخاری، کتاب الجنائز، باب حد المراة علی غیر زوجھا، ۱/ ۴۳۳، حدیث: ۱۲۸۱، عن ام حبیبة

3... سنن کبری للنسائی، کتاب الزینة، باب الفرق، ۵/ ۴۱۴، حدیث: ۹۳۳۵

4... العلل المتناھیة، کتاب النکاح، حدیث فی التخییر للنطف، ۲/ ۶۱۳، حدیث: ۱۰۰۸

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پسندیدہ چیزیں:

﴿4528﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ قدم کون سے ہیں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: کیوں نہیں اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی۔ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ قدم وہ ہیں جو بندہ صلہ رحمی کے لئے اٹھاتا ہے یا وہ جو بندہ باجماعت نماز پڑھنے کے لئے اٹھاتا ہے اور دو قطرے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں محبوب ترین ہیں: ایک وہ خون کا قطرہ جو راہِ خدا میں بہا ہو اور دوسرا وہ قطرہ جو خوفِ خدا کے باعث آنکھ سے ٹپکا ہو اور دو گھونٹ ایسے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک محبوب تر ہیں: ایک غصے کا گھونٹ اور دوسرا مصیبت کے وقت صبر کا گھونٹ۔

موافقتِ فاروقی میں نزولِ آیات:

﴿4529﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ تین باتوں میں مجھے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی موافقت کا شرف حاصل ہوا:

(۱)... میں نے بارگاہِ رسالت میں مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی (نماز کا مقام) بنانے کی درخواست کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

(۲)... میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نیک و بد سب آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے ہیں اگر آپ اپنی عورتوں کو حجاب (پردے) کا حکم فرمائیں (تو بہتر ہے) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پردے کے بارے میں آیت نازل فرمائی۔

(۳)... میں نے ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ سے کہا: تم رُک جاؤ ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تم سے بہتر بیویاں عطا فرما دے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مقدسہ نازل فرمائی:

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا

ترجمۂ کنز الایمان: ان کا ربّ قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق

خَیۡرًا مِّنۡكُنَّ (پ۲۸، التحریم: ۵) دے دیں کہ انھیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے۔[1]

﴿4530تا32﴾... حضرتِ سیّدُنا اَنَس بن مالک اور حضرتِ سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے[2]۔[3]

اذان کا جواب:

﴿4533تا35﴾... حضرتِ سیّدُنا ابوسعید خُدری اور حضرتِ سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمُ النِّدَاءَ اَوِ الۡمُؤَذِّنَ فَلۡیَقُلۡ مِثۡلَ مَایَقُوۡلُ یعنی تم میں سے جب کوئی اذان یا مؤذن کو سنے تو اسے چاہئے کہ وہی کہے جو مؤذِّن کہہ رہا ہو (یعنی اذان کا جواب دے)۔[4]

حضرتِ سیّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡه سے مروی روایت میں ہے کہ حضورِ انور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا سَمِعۡتُمُ النِّدَاءَ فَقُوۡلُوۡا مِثۡلَ مَایَقُوۡلُ یعنی جب تم اذان سُنو تو وہی کہو جو مؤذِّن کہہ رہا ہو۔[5]

جمے ہوئے گھی میں چوہیا گرنے کا مسئلہ:

﴿4536﴾... حضرتِ سیّدُنا امام قَعۡنَبی عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا امام مالک بن انس رَحۡمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه سے کسی نے پوچھا: جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرتِ سیّدُنا عبد الله بن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے اِس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: چوہیا کے آس پاس سے گھی نکال کر پھینک دو۔[6]

1... بخاری، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی القبلة...الخ، ۱/ ۱۵۸، حدیث: ۴۰۲، بتغیر قلیل

2... یہ ممانعت (یعنی منع نہ کرنا) واجب نہیں بلکہ مباح (یعنی جائز) ہے۔ (فیض القدیر، ۶/ ۵۵۹، تحت الحدیث: ۹۸۹۹)

3... مسند احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/ ۱۰۵، حدیث: ۷۷۰۶

سنن کبری للبیھقی، کتاب الصلح، باب ارتفاق الرجل بجدار...الخ، ۶/ ۱۱۳، حدیث: ۱۱۳۷۷

4... بخاری، کتاب الاذان، باب مایقول اذا سمع المنادی، ۱/ ۲۲۳، حدیث: ۶۱۱

5... بخاری، کتاب الاذان، باب مایقول اذا سمع المنادی، ۱/ ۲۲۳، حدیث: ۶۱۱، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

6... بخاری، کتاب الوضوء، باب مایقع من النجاسات فی السمن والماء، ۱/ ۱۰۱، حدیث: ۲۳۶، عن میمونة

﴿4537﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی نے پوچھا: جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: چوہیا اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دو۔(1)

﴿4538تا40﴾... حضرتِ سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: چوہیا اور اس کے نیچے کے گھی کو نکال کر پھینک دیا جائے اور بقیہ کھالیا جائے۔(2)

﴿4541﴾... حضرتِ سیّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: گھی یا رَوْغَن (تیل) میں چوہیا گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر گھی یا روغن جامد (جما ہوا) ہو تو چوہیا اور اس کے ارد گرد سے گھی نکال پھینک دو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر پتلا ہو تو؟ ارشاد فرمایا: اس سے نفع حاصل کرو لیکن کھاؤ نہیں (کہ وہ ناپاک ہے)(3)۔(4)

﴿4542﴾... حضرتِ سیّدُنا صَعْب بن جَثَّامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1...بخاری، کتاب الوضوء، باب مایقع من النجاسات فی السمن والماء، ۱/ ۱۰۱، حدیث: ۲۳۶

2...معجم الاوسط، ۲/ ۴۵، حدیث: ۲۴۵۲

3...ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں، یوہیں تین بار کریں یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا، بہتی ہوئی عام چیزیں، گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا یا اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں پاک ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۲،۱/ ۴۰۴)

4...دارقطنی، کتاب الاشربۃ وغیرھا، باب الصید والذبائح... الخ، ۴/ ۳۴۶، حدیث: ۴۷۴۴

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی (مباح زمین میں) چراگاہ کو اپنے لئے محفوظ کرلے۔[1]

اَیامِ مِنٰی کھانے پینے کے دن ہیں:

﴿4543﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِنٰی کے ایام میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیجا کہ وہ اعلان کریں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔[2]

فریب کے کپڑے پہننے والا:

﴿4544﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کے ساتھ بھلائی کی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ دے اور اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تو اسے چاہئے کہ (بھلائی کے ساتھ) اس کا تذکرہ کرے اور جس نے احسان کرنے والے کا (اچھے الفاظ میں) تذکرہ کیا یقیناً اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے ایسی چیز سے پیٹ بھرا جو اسے نہ دی گئی وہ فریب (دھوکے) کے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے[3]۔[4]

❀...❀...❀...❀...❀

---

1 ...بخاری، کتاب المساقاۃ، باب لاحمی الا للّٰہ ولرسولہ، ۲/ ۱۰۰، حدیث: ۲۳۷۰

2 ...ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی النھی عن صیام ایام التشریق، ۲/ ۳۳۵، حدیث: ۱۷۱۹، بتغیر قلیل

3 ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 357 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: فریب کے کپڑے کی کئی صورتیں ہیں: غریب آدمی غرور و تکبُّر کے طور پر امیروں کے کپڑے پہنے، جاہل شخص ریا کے طور پر عُلَماء و صُوفِیاء کا لباس پہنے، فاسق آدمی دھوکے دینے کے لیے متقیوں کا سا لباس رکھے تاکہ اس کی جھوٹی گواہی حُکّام مان لیا کریں، یہ سب کچھ دھوکے فریب کے لیے ہو (مرقات) ایسا آدمی بہروپیا ہے اور اس کی یہ حرکت بُری ہے، اگر اچھی نیت سے عُلَماء کا لباس پہنے تو اچھا، کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہے۔

4 ...شعب الایمان، باب فی رد السلام، فصل فی المکافاۃ بالصنائع، ۶/ ۵۱۵، حدیث: ۹۱۱۱

تَصَوُّف کی تعریفات

اِمام حافظ ابو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی عادتِ کریمہ ہے کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے **تصوُّف کی ایک تعریف** بیان کرتے ہیں **تیسری جلد** میں بیان کردہ تمام تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کردیا گیا ہے

نمبر شمار	تعریف	صفحہ نمبر
01	وقت کو غنیمت جانتے ہوئے درست سمت وراہ اختیار کرنا	43
02	بھلائی و نفع پہنچانا اور تکلیف برداشت کرنا	56
03	دنیا سے اعراض کرتے ہوئے اسے چھوڑ کر آخرت میں اللہ سے ملاقات کے لئے خوب جدوجہد کرنا	67
04	آخرت میں نجات حاصل کرنے کے لئے مشقت برداشت کرنا اور شرف وعزت کا دامن تھامے رہنا	75
05	لغزش سے بچتے رہنا اور اپنی کمزوری و سستی سے آگاہ رہنا	141
06	دنیا سے کنارہ کش ہو کر قبر وآخرت کے لئے تیار رہنا	150
07	وفا کی حفاظت اور جفا کو ترک کردینا	193
08	نصیحت حاصل کرنے اور معافی چاہنے میں جلدی کرنا	215
09	وفا کی حفاظت کے لئے مال خرچ کرنا اور جفا ترک کرنے کے لئے تکلیف برداشت کرنا	232
10	سبب ووجہ دریافت کئے بغیر عمل کی طرف متوجہ ہونا	242
11	سبب سے نفع اٹھانے اور حسب ونسب میں بلندی حاصل کرنا	278
12	ہر قسم کی رکاوٹوں سے نکل کر معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنا	330
13	ذِکرِ الٰہی کو غنیمت سمجھنا اور راز چھپانا	377
14	اپنی نشانیوں پر مطلع ہونا اور احکام پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونا	394
15	اُخروی فائدے کے لئے معاملات میں نرمی کرنا اور راحت کو چھوڑ دینا	434
16	اُصولِ دین کی تعلیم حاصل کرنا، عقل مندوں کو تنبیہ کرنا اور جاہلوں کو علم سکھانا	456
17	درایت، صدق، سخاوت اور اچھے اخلاق	507

مُبَلِّغِین کے لئے فہرست

﴿16﴾... دلچسپ معلومات

تفصیلی فہرست

ماٰخذومراجع

قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	❀...❀...❀
نام کتاب	**مصنف/مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابوعبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر ۱۴۲۰ھ
الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
تفسیر ابن ابی حاتم	امام حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	مکتبۃ نزار مصطفٰی الباز ریاض
تفسیر البیضاوی	علامہ قاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بیضاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۸۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
روح البیان	علامہ شیخ اسماعیل حقی بروسوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ پاکستان
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
شرح معانی الآثار	امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامۃ طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
السنۃ	امام حافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار ابن حزم ۱۴۲۴ھ
السنن الکبرٰی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
السنن الکبرٰی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
سنن الدارقطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان
الموطا	امام مالک بن انس اصبحی حمیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المستدرک	امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ

المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
المسند	امام ابو یعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	امام حافظ حارث بن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ
مسند الشہاب	حافظ ابو عبداللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر قضاعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
فضائل الصحابۃ	امام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	جامعۃ امّ القریٰ ۱۴۰۳ھ
معرفۃ السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
الزھد	امام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزھد	امام ابو عبد الرحمٰن عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزھد	امام ھناد بن سری کوفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۳ھ	دار الخلفاء للکتاب الاسلامی ۱۴۰۶ھ
المصنف	حافظ عبداللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ھمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
الجامع	امام حافظ معمر بن راشد ازدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۵۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
الاحادیث المختارۃ	امام ابو عبداللہ ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۴۳ھ	دار خضر بیروت ۱۴۲۱ھ
کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ھندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح ابن حبان	امام حافظ ابو حاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المنتخب من مسند عبد بن حمید	امام ابو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۹ھ	دار بلنسیۃ ریاض ۱۴۲۳ھ
فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شھردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
نوادر الاصول	ابو عبداللہ محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
شرح السنہ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ

الفوائد	امام ابو القاسم تمام بن محمد رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۴ھ	مکتبۃ الرشد ۱۴۱۲ھ
اثبات عذاب القبر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الفرقان عمان ۱۴۰۳ھ
التاریخ الکبیر	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
شرح صحیح مسلم	امام محیی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ
شرح ابن ماجہ	امام علاء الدین مغلطای بن قلیج بن عبد اللہ الحنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۶۲ھ	مکتبۃ نزار مصطفٰی الباز ریاض
اتحاف الخیرۃ المہرۃ	امام احمد بن ابوبکر بن اسماعیل بوصیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۴۰ھ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۱۹ھ
کتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مکارم الاخلاق	حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مساوئ الاخلاق	حافظ ابوبکر محمد بن جعفر السامری خرائطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفّٰی ۳۲۷ھ	مؤسسۃ الکتب لثقافیہ ۱۴۱۳ھ
الفقیہ والمتفقہ	حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۲ھ	دار ابن الجوزی ۱۴۲۸ھ
الموسوعۃ	حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تاریخ مدینہ دمشق	حافظ ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	امام مجد الدین مبارک بن محمد ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۱۱ء
العلل المتناہیۃ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
اکمال المعلم بفوائد مسلم	امام قاضی عیاض بن موسی یحصبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الوفاء ۱۴۱۹ھ
تاریخ اصبہان	امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتاب الاسلامی قاہرہ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
العظمۃ	ابو محمد عبد اللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۴ھ
مشکوۃ المصابیح	علامہ شیخ ولی الدین ابو عبد اللہ بن محمد الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
حاشیۃ السندی علی البخاری	علامہ ابو الحسن نور الدین محمد بن عبد الہادی سندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۳۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا ہند
التذکرۃ	علامہ ابو عبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار السلام قاہرہ ۱۴۲۹ھ
الاشاعۃ لاشراط الساعۃ	علامہ سید محمد بن عبد الرسول برزنجی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۰۳ھ	دار الکتاب الاسلامی ۱۴۲۶ھ

التعریفات	علامہ سید علی بن محمد جرجانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۱۶ھ	دار المنار
تھذیب التھذیب	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
الجواھر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ	علامہ محیی الدین ابو محمد عبد القادر ابن ابی الوفاء حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۹۶ھ	کراچی پاکستان
المستفاد من ذیل تاریخ بغداد	حافظ ابو الحسین احمد بن ایبک بن عبد اللہ ابن دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
احیاء علوم الدین	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
حاشیہ سعدی جلبی علی شرح العنایۃ	علامہ سعد اللہ بن عیسی المعروف بسعدی جلبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۴۵ھ	کوئٹہ پاکستان
نور الایضاح	علامہ حسن بن عمار شرنبلالی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۶۹ھ	مکتبۃ المدینہ
فتاوی خانیہ	علامہ قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۲ھ	پشاور پاکستان
الفتاوی الھندیۃ	علامہ شیخ نظام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الھند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان
رد المحتار	علامہ سید محمد امین بن عمر ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
فتاوی فیض الرسول	فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
سیرت مصطفٰی	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

...**شہزادے:** پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مُبارَک یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیِّدُنا قاسم (۲)... حضرت سیِّدُنا ابراہیم (۳)... طَیِّب وطاہِر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

...**شہزادیاں:** مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیِّدَتُنا زَینَب (۲)... حضرت سیِّدَتُنا رُقَیَّہ (۳)... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم (۴)... حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔ (المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ۱/ ۳۱۳)

مجلس المدینۃ العلمیہ کی طرف سے پیش کردہ 304 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

عربی کُتُب:

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

﴿شعبہ تخریج﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

﴿شعبہ اصلاحی کُتب﴾

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

67... سینگوں والی دلہن (کل صفحات:32)
68... سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات:32)
69... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
70... فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)
71... عجیب الخلقت بچی (کل صفحات:32)
72... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
73... ہیروئنچی کی توبہ (کل صفحات:32)
74... بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)
75... اسلحے کا سوداگر (کل صفحات:32)
76... شرابی کی توبہ (کل صفحات:33)
77... بھیانک حادثہ (کل صفحات:30)
78... پراسرار کتا (کل صفحات:27)
79... کینسر کا علاج (کل صفحات:32)
80... اجنبی کا تحفہ (کل صفحات:32)
81... انوکھی کمائی (کل صفحات:32)
82... چمکدار کفن (کل صفحات:32)
83... خوفناک بلا (کل صفحات:33)
84... سنگر کی توبہ (کل صفحات:32)
85... ڈانسر بن گیا سنتوں کا پیکر (کل صفحات:32)
86... مفلوج کی شفایابی کا راز (کل صفحات:32)
87... جھگڑالو کیسے سدھرا (کل صفحات:32)
88... عمامہ کے فضائل (کل صفحات:517)
89... باکردار عطاری (کل صفحات:32)
90... خوشبودار قبر (کل صفحات:32)
91... بد چلن کیسے تائب ہوا؟ (کل صفحات:32)
92... ڈانسر بن گیا نعت خواں (کل صفحات:32)
93... پانچ روپے کی برکت سے سات شادیاں (کل صفحات:32)

﴿شعبہ اولیاو علما﴾

01... فیضانِ محدثِ اعظم پاکستان (کل صفحات:62)
02... فیضانِ خواجہ غریب نواز (کل صفحات:32)
03... فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی (کل صفحات:33)
04... فیضانِ عثمان مروندی (کل صفحات:43)
05... فیضانِ پیر مہر علی شاہ (کل صفحات:33)
06... فیضانِ داتا گنج بخش (کل صفحات:20)
07... فیضانِ علامہ کاظمی (کل صفحات:70)
08... فیضانِ سلطان باہو (کل صفحات:32)
09... فیضانِ حافظِ ملت (کل صفحات:32)

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

01... باطنی بیماریوں کی معلومات (کل صفحات:352)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ میں اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-504-9
0126052

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

جلد 4

DAWAT-E-ISLAMI

اللہ والوں کی باتیں

غوثِ پاک
جعفر طیار
سلمان فارسی
مولیٰ علی
اعلیٰ حضرت
غریب نواز
فرید الدین گنج شکر
داتا گنج بخش

مؤلف: امام ابونُعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی المتوفّٰی ۴۳۰ھ

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ تراجم کتب

تابعین کے اَقوال واَحوال اور زُہد و تقویٰ کا بیان

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء

(جلد:4)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

اِمام اَبُونُعَیم احمد بن عَبْدُ اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ

(شعبہ تراجِم کُتُب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب	:	حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:4)
ترجمہ بنام	:	**اللہ والوں کی باتیں**
مُصَنِّف	:	اِمام اَبُو نُعَیْم احمد بن عَبْدُ اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)
مُتَرجِمِین	:	مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجِم کُتُب)
پہلی بار	:	رجب المرجب ۱۴۳۶ھ، اپریل 2015ء
تعداد	:	6000 (چھ ہزار)
ناشر	:	مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۲ مُحَرَّمُ الْحَرَام ۱۴۳۶ھ حوالہ نمبر: ۱۹۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد4)" کے ترجمہ بنام "اللہ والوں کی باتیں" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تَفْتِیشِ کُتُب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تَفْتِیشِ کُتُب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

16 - 11 - 2014

اِجمالی فہرست

❀…❀…❀…❀…❀

دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی 10 دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوتِ اسلامی کے) ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے **پابندِ سُنَّت** بننے، **گناہوں سے نفرت** کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”صالحین کا دامن تھامو“ کے 17 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”17 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور جہاں جہاں کسی صحابی یا بزرگ کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پڑھوں گا۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا (۷) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصال ثواب کروں گا۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنْدَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۹) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۰) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۱) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (۱۲) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۳) اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (۱۴) اس کتاب کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۵) **اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پر کیا کروں گا اور ہر مدنی (اسلامی) ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کروں گا۔ (۱۶) عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیا کروں گا۔ (۱۷) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

المدینۃ العِلمیہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلما و مفتیانِ کرام کَثَّرَہُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ اعلیٰحضرت (۲) شعبہ تراجمِ کتب (۳) شعبہ درسی کُتُب

(۴) شعبہ اصلاحی کتب (۵) شعبہ تفتیشِ کتب (۶) شعبہ تخریج

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بَشُمُول "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کو دن گیارھویں اور رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اٹل حقیقت ہے کہ لہلہاتے کھیت، خوش نما باغات، اونچے پہاڑ، نہروں آبشاروں، خوبصورت وادیوں، ساحل سمندر کے حسین نظاروں، ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے ندی نالوں، بلند و بالا عمارتوں، طویل شاہراہوں، آسائش و آرائش، رنگینی و زیبائش، عیش و طرب کے سامان، دل و جان سے چاہنے والے دوستوں اور عزیز رشتہ داروں کی محبتوں سے بھرپور یہ دنیا فقط دھوکے کا سامان ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال۔

(پ۲۷، الحدید: ۲۰)

دنیا میں کسی چیز کو دوام نہیں، اس کی آسائشوں کو اپنا زیور بنانا، اس کی لذتوں میں بدمست ہو کر اس کی رنگینیوں میں گم ہو جانا یقیناً نقصان و خسران کا باعث ہے۔ کیونکہ ہمیں دنیا میں بھیجا گیا ہے کہ ہمارے اعمال کی جانچ ہو سکے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (پ۲۹، الملک: ۲) ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

لہٰذا فائدے میں وہی ہے جو اپنی زندگی اُس دستور کے مطابق گزارے جس کا بیان **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک کلام میں یوں فرمایا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

(پ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

اس فرمانِ الٰہی پر جن نفوس قدسیہ نے سب سے پہلے عمل کیا وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک ہستیاں ہیں پھر ان حضرات سے تابعین اور تبع تابعین نے فیض حاصل کیا جن کے زمانے کو محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیر القرون (بہترین) زمانہ فرمایا ہے۔[1] اور ان کے لئے یوں دعا فرمائی: "**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ وَلِمَنْ رَاٰی وَلِمَنْ رَاٰی** یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! صحابہ کی مغفرت فرما اور جس نے انہیں دیکھا (یعنی تابعین)

---

[1] ...صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذین یلونھم، ص۱۳۷۲، حدیث: ۲۵۳۵

بھی جس نے انہیں دیکھا (یعنی تبع تابعین)۔[2]

ان جلیل القدر ہستیوں نے دور دراز علاقوں کا پر خطر سفر کیا اور محبوبِ خدا کے دیوانے، شمع رسالت کے پروانے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا اور ان سے اکتساب فیض کر کے اپنی زندگیوں کو ہمارے لئے مشعل راہ بنا دیا کیونکہ وہ فیض نبوت کا گنجینہ اور ہمارے لئے سرمایۂ آخرت کے حصول کا ذریعہ ہیں، ان کی مبارک حیات کا مطالعہ ہمیں حرارت ایمانی، فکر آخرت اور عمل کا جذبہ دیتا ہے جس کے ذریعے ہم دنیا کے فریب سے بچ کر بارگاہ خداوندی میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔

زیر نظر کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡکَافِی (متوفی ۴۳۰ھ) کی شہرۂ آفاق تصنیف "حِلۡیَۃُ الۡاَوۡلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الۡاَصۡفِیَاء" کی چوتھی جلد کا ترجمہ ہے جو 38 تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی سیرت و کردار، اقوال و افعال، عادات و اطوار اور ان سے مروی احادیث مبارکہ کے مدنی پھولوں سے سجا حسین گلدستہ ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کے شعبہ تراجم کتب (عربی سے اردو) کے 8 اسلامی بھائیوں نے اس جلد پر ترجمہ، تقابل، نظر ثانی، پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ کا کام کرنے کی سعادت حاصل کی بالخصوص (۱)... **ابو واصف محمد آصف اقبال عطاری مدنی** (۲)... **ابو محمد محمد عمران الٰہی عطاری مدنی** (۳)... **محمد امجد خان تنولی عطاری مدنی** (۴)... **کاشف اقبال عطاری مدنی** (۵)... **محمد خرم عطاری مدنی** سَلَّمَہُمُ الۡغَنِی نے بھرپور کوشش فرمائی۔ اس کتاب کی شرعی تفتیش دار الافتا اہلسنت کے مُتَخَصِّص اسلامی بھائی **محمد شفیق عطاری مَدَنی** زِیۡدَ عِلۡمُہٗ نے فرمائی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیانِ عِظام اور عُلَمائے کرام کی خدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس **اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیَہ** کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقّی عطا فرمائے! اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِم کُتُب (مجلس اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیَۃ)

---

[2]... معجم الکبیر، ۶/ ۱۶۶، حدیث: ۵۸۷۴

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان یَمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی تابعین میں سے ہیں۔ آپ بیدار مغز فقیہ اور نیکوکار وعبادت گزار تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعلق اہل یمن کے پہلے طبقہ سے ہے جن کے بارے میں حضور نبیّ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ یعنی ایمان تو یمن والوں کا ہے۔[1]

40حج:

﴿4545﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں 105 ہجری مکّہ مکرمہ میں حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے جنازے میں شریک ہوا تو لوگ کہہ رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن پر رحم فرمائے! انہوں نے 40حج کئے تھے۔

عظیم الشان جنازہ:

﴿4546﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا انتقال ہوا تو جب تک اِبْنِ ہِشام نے شاہی دستہ نہ بھیجا لوگوں نے آپ کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا کہ وہ جنازے کی چارپائی اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں، ان کی ٹوپی مبارک گر چکی ہے اور لباس پیچھے سے تار تار ہو گیا ہے۔

﴿4547﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مزدلفہ یا منٰی میں وفات پائی جب جنازہ اٹھایا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حسن بن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چارپائی کا پایہ پکڑ لیا اور اسے تھامے رہے حتّٰی کہ قبر تک پہنچ گئے۔

حاضر جوابی:

﴿4548﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان

1... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم...الخ، ۲/ ۴۰۵، حدیث: ۳۳۰۲

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان مکۂ مکرّمہ تشریف لائے، امیرِ وقت بھی مکّہ مکرمہ آیا ہوا تھا، لوگوں نے امیر کے فضائل گنواتے ہوئے عرض کی: اس میں یہ یہ خوبیاں ہیں اگر آپ اس کے پاس چلے چلیں (تو اچھا ہے)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”مجھے اس سے کوئی حاجت نہیں۔“ لوگوں نے عرض کی: ہم آپ کے معاملہ میں خوف زدہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”پھر تو وہ ایسا نہیں ہے جیسا تم کہہ رہے ہو۔“

﴿4549﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان ایک مرتبہ ابر آلود ٹھنڈی صبح میں نماز پڑھ رہے تھے، سجدے کی حالت میں تھے کہ حجاج بن یوسف کا بھائی محمد بن یوسف جلوس کے ہمراہ وہاں سے گزرا، اس نے عمدہ قسم کی ساگون لکڑی (کا عصا) اور سبز رنگ کی شال منگوائی اور آپ کی خدمت میں پیش کر دی، جب تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی حاجت سے فارغ نہ ہوئے سجدے سے سر نہ اٹھایا، جب سلام پھیرا اور اچانک اس چیز پر نظر پڑی تو آپ پر کپکپی طاری ہوگئی اور اس کی طرف توجہ کیے بغیر اپنے گھر کی جانب روانہ ہوگئے۔

سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ الرَّحْمَہ جنتی ہیں:

﴿4550﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میرے خیال میں طاؤس بن کیسان جنتی ہیں۔

ابن آدم کی ہر بات لکھی جاتی ہے:

﴿4551﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ابن آدم کی ہر بات لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ بیماری میں کراہنا بھی۔

خوفِ خدا:

﴿4552﴾... حضرتِ سیِّدُنا داود بن شابُور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں عرض کی: ”میرے لئے دعا کیجئے!“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (عاجزی کرتے ہوئے) فرمایا: ”میں اپنے دل میں خوف وخشیت نہیں پاتا کہ تمہارے لئے دعا کروں۔“

﴿4553﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن ابو حُصَین عَنْبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ایک سری فروش (جانوروں کے سر بیچنے والے) کے پاس سے گزرے اس نے ایک سری نکال کر رکھی ہوئی تھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (اسے دیکھ کر) بے ہوش ہو گئے۔

نیند اڑ جاتی:

﴿4554﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن بِشْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے گھر سے مسجد کی طرف دو راستے جاتے تھے ایک بازار سے جبکہ دوسرا اس کے علاوہ، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن ایک راستہ سے گزرتے اور دوسرے دن دوسرے سے، جب بازار والے راستے سے گزرتے اور وہاں بھنی ہوئی سریاں دیکھتے تو اس رات اونگھ تک نہ آتی۔

﴿4555﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے گھر پر ہی بیٹھے رہتے تھے۔ اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ”حکمرانوں کے ظلم و ستم اور لوگوں کے فساد کی وجہ سے۔“

بدشگونی کیوں لی؟

﴿4556﴾... مروی ہے کہ ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے ساتھ جا رہا تھا، اچانک اس نے کوّے کے چلانے کی آواز سنی تو کہا: ”خدا خیر کرے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کوے کے شور مچانے سے کونسا خیر یا شر ہوتا ہے؟ تم میرے ساتھ نہ رہو، یا فرمایا: میرے ساتھ مت چلو۔“

شیطان سے حفاظت کا نسخہ:

﴿4557﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: صبح سے ہی شیطان انسان کے پیچھے لگ جاتا ہے، جب وہ گھر پہنچتا ہے اور سلام کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: ”آرام کی جگہ نہ مل سکی۔“ جب کھانا کھانے لگتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیتا (یعنی بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھتا) ہے تو شیطان کہتا ہے: کھانا مل سکا نہ آرام کی جگہ۔

اس کے برعکس جب بندہ گھر میں داخل ہو اور سلام نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: آرام کی جگہ مل گئی۔ جب کھانا کھانے لگتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے: آرام کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی مل گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان مزید فرماتے ہیں: بے شک فرشتے بنی آدم کی نماز کو لکھتے ہیں کہ فلاں نے اس میں یہ یہ اضافہ کیا اور فلاں نے اتنی اتنی کمی کی اور یہ کمی بیشی خشوع و خضوع میں، یا فرمایا: رکوع و سجود میں ہوتی ہے۔

بادل گرجتے اور سوار ہوتے وقت کی دعا:

﴿4558﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کے بیٹے سے پوچھا کہ ”آپ کے والد ماجد سوار ہوتے وقت کیا پڑھتے تھے؟“ عرض کی: ”یہ پڑھا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ ھٰذَا مِنْ فَضْلِكَ وَنِعْمَتِكَ عَلَيْنَا فَلَكَ الْحَمْدُ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر ہے کہ یہ سواری ہم پر تیرا فضل اور تیری نعمت ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ (پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے:)

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ (پ۲۵، الزخرف: ۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے (قابو) کی نہ تھی۔

اور جب بادل گرجنے کی آواز سنتے تو کہتے: سُبْحٰنَ مَنْ سَبَّحْتَ لَہٗ یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی تو نے تسبیح کی۔

جہنم کی پیدائش سے فرشتوں میں بے چینی:

﴿4559﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ طاؤس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جب جہنم کو پیدا کیا گیا تو فرشتوں میں بے چینی پھیل گئی اور جب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا کیا گیا تو فرشتوں کی بے چینی دور ہو گئی۔

عنایتِ مصطفٰے:

﴿4560﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان سے کہا: ”اے ابو عبد الرحمٰن! میں نے خواب دیکھا کہ آپ کعبہ شریف میں نماز پڑھ رہے ہیں اور حضور نبیّ کریم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دروازۂ کعبہ کے قریب کھڑے آپ سے فرمارہے ہیں: تم اپنا پردہ اٹھا دو اور اپنا علم بیان کرو۔ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے کہا: ''آپ خاموش ہو جایئے! یہ بات آپ سے ہرگز کوئی نہ سنے۔'' حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق یہ تصور قائم ہو گیا کہ آپ بے تکلف حدیث بیان کر لیتے ہیں۔

خاموشی سے بہتر:

﴿4561﴾... ابنِ ابونجیح کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان یمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے میرے والد سے فرمایا: اے ابونجیح! خوفِ خدا رکھتے ہوئے کلام کرنے والا خوفِ خدا کے باعث خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

﴿4562﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسْعَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سحری کے وقت ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے، لوگوں نے عرض کی: ''حضور! وہ سو رہا ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا کہ کوئی رات کے آخری حصے میں بھی سوتا ہے۔''

زہد و تقوٰی اور نکاح:

﴿4563﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: نوجوان کا زہد و تقوٰی اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ نکاح نہ کر لے۔

﴿4564﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھ سے فرمایا: تم نکاح کر لو یا میں تمہیں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وہ قول سناتا ہوں جو انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوزوائد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا تھا: ''تجھے نکاح سے دو ہی چیزیں روک سکتی ہیں کمزوری یا پھر بدکاری۔''

﴿4565﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو فرماتے ہوئے سنا: ''بندہ (مومن) کا دین قبر میں ہی محفوظ رہتا ہے۔''

﴿4566﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

فرماتے ہیں: نیکوں کاروں کا حج کجاوں پر ہوتا ہے (یعنی سوار ہو کر)۔

﴿4567﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن شابور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی خدمت میں عرض کی گئی: دعا کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: "ابھی اس کے لئے میری نیت حاضر نہیں۔"

بخل اور حرص کی تعریف:

﴿4568﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: بخل یہ ہے کہ انسان اپنے پاس موجود چیز میں کنجوسی کرے اور حرص یہ ہے کہ انسان اس بات کو پسند کرے کہ لوگوں کا مال حرام طریقہ سے میرے پاس آئے اور پھر اس پر بھی قناعت نہ کرے۔

رات کو 10 آیات پڑھنے کی فضیلت:

﴿4569﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: سنو! بندہ رات کو 10 آیات کی تلاوت کرتا ہے تو وہ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ اس کے لئے 100 یا اس سے زائد نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

سورۂ سجدہ اور سورہ ملک پڑھنے کی فضیلت:

﴿4570﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن خالد خُزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آکر ان سے کہنے لگا: "اے ابو محمد! حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان یہ گمان کرتے ہیں کہ جو شخص نمازِ عشا کے بعد دو رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ سجدہ اور دوسری میں سورۂ ملک[1] کی تلاوت کرے تو اس کے لئے شب قدر میں قیام کرنے کی مثل اجر لکھا جاتا ہے۔" حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "حضرتِ طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

1... چاند دیکھ کر اس (یعنی سورۂ ملک) کو پڑھا جائے تو مہینے کے تیس دنوں تک وہ (یعنی پڑھنے والا) سختیوں سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ محفوظ رہے گا، اس لئے کہ یہ تیس آیتیں ہیں اور تیس دن کے لئے کافی ہیں۔ (تفسیر روح المعانی، پ۲۹، سورۃ الملک، ص ۲)

اَلْمَنَّان نے سچ فرمایا، میں بھی انہیں ترک نہیں کرتا۔“

﴿4571﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں عرض کی گئی: ”آپ کا گھر مرمت کے قابل ہو چکا ہے (اس کی مرمت کروالی جائے تو بہتر ہے)۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میری شام بھی ڈھل چکی ہے (یعنی عمر بھی پوری ہو چکی ہے)۔“

حکایت: شیطان کا وار

﴿4572﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک (عبادت گزار) شخص تھا جو اکثر پاگلوں کا علاج کرتا تھا، ایک بار ایک خوبصورت عورت پاگل ہو گئی جسے علاج کے لئے اس کے پاس چھوڑ دیا گیا، وہ عورت اسے پسند آ گئی، اس شخص نے عورت سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہو گئی، شیطان اس کے پاس آکر کہنے لگا: اگر اس معاملے کا لوگوں کو علم ہو گیا تو تیری رسوائی ہو گی، لہٰذا تو اسے قتل کر کے اپنے گھر میں دفن کر دے۔ چنانچہ اس نے عورت کو قتل کر کے گھر میں دفن کر دیا، کچھ عرصہ بعد لڑکی کے گھر والوں نے آکر اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: وہ مر چکی ہے۔ انہوں نے اس کی قناعت اور پرہیز گاری کو دیکھتے ہوئے کچھ الزام نہ لگایا، شیطان ان لوگوں کے پاس آکر کہنے لگا: وہ عورت مری نہیں بلکہ اس شخص نے اس سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہو گئی، پھر اسے قتل کر کے اپنے گھر میں فلاں جگہ دفنا دیا۔ چنانچہ لڑکی کے گھر والے اس کے پاس آئے اور بولے: ہم تم پر الزام نہیں لگاتے مگر ہمیں یہ بتا دو کہ تم نے اسے کہاں دفن کیا ہے؟ اور تمہارے ساتھ کون تھا؟ گھر کی تلاشی لینے پر لڑکی وہیں سے مل گئی جہاں دفن تھی۔ لہٰذا اس شخص کو قید میں ڈال دیا گیا، شیطان اس کے پاس آکر بولا: اگر تو چاہتا ہے کہ اس قید خانے سے چھٹکارا پالے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انکار کر دے۔ اس نے شیطان کی بات مان لی اور کفر کر بیٹھا، بالآخر اسے قتل کر دیا گیا اس وقت شیطان عابد سے الگ ہو گیا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: ”میرے علم کے مطابق یہ آیت اسی شخص کے بارے نازل ہوئی ہے:

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْۚ فَلَمَّا كَفَرَ ترجمۂ کنزالایمان: شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی

قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ (پ۲۸، الحشر: ۱۶) سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کر لیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب۔

حکایت: والد کی خدمت کا صلہ

﴿4573﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ایک شخص کے چار بیٹے تھے، وہ بیمار ہوا تو ان میں سے ایک نے کہا: "یا تو تم تینوں والد کی تیمارداری کرو اور ان کی میراث سے اپنے لئے کچھ حصہ نہ لو یا میں ان کی تیمارداری کرتا ہوں اور ان کی میراث سے کچھ حصہ نہیں لیتا۔" تینوں نے کہا: "تم تیمارداری کرو اور میراث سے کچھ حصہ نہ لو۔" چنانچہ وہ والد کی تیمارداری کرتا رہا حتّٰی کہ والد کا انتقال ہو گیا، لہٰذا اس نے میراث میں سے کچھ حصہ نہ لیا۔ ایک رات اس نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 100 دینار لے لو۔" لڑکے نے پوچھا: "کیا اس میں برکت ہے؟" جواب ملا: "نہیں۔" صبح ہوئی تو اس نے خواب اپنی بیوی کو سنایا، بیوی نے کہا: "تم ان دیناروں کو لے لو، ان کی برکت یہ ہے کہ ہم ان سے کپڑے بنوائیں اور زندگی گزاریں۔" لڑکے نے انکار کر دیا۔ اگلی رات پھر اس نے خواب میں کسی کو کہتے سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 10 دینار لے لو۔" اس نے پوچھا: "کیا ان میں برکت ہے؟" جواب ملا: "نہیں۔" صبح اس نے اپنی بیوی کو خواب سنایا تو بیوی نے پہلے کی طرح کہا مگر اس نے پھر لینے سے انکار کر دیا، تیسری رات پھر اس نے خواب میں سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور ایک دینار لے لو۔" اس نے پوچھا: "کیا اس میں برکت ہے؟" جواب ملا: "ہاں۔" چنانچہ لڑکا گیا اور دینار لے کر بازار روانہ ہو گیا، اسے ایک آدمی ملا جو دو مچھلیاں اٹھائے ہوئے تھا، لڑکے نے کہا: "ان کی قیمت کیا ہے؟" اس نے کہا: "ایک دینار۔" لڑکے نے دینار کے بدلے دونوں مچھلیاں لیں اور چل دیا۔ گھر آکر ان کا پیٹ چاک کیا تو دونوں میں سے ہر ایک کے پیٹ سے ایک ایسا موتی نکلا جس کی مثل لوگوں نے نہ دیکھا تھا۔ ادھر بادشاہ نے ایک شخص کو ایسا ہی موتی تلاش کرنے اور خریدنے بھیجا تو وہ اس لڑکے کے پاس ملا، لہٰذا اس نے وہ موتی سونے سے لدے ہوئے 30 خچروں کے عوض بیچ دیا۔ جب بادشاہ نے موتی دیکھا تو کہا: "اس کا فائدہ اسی صورت میں ہے کہ اس کی مثل ایک اور بھی ہو۔" لہٰذا بادشاہ نے خدام سے کہا: اس کی مثل ایک اور تلاش کرواگرچہ قیمت دگنی دینی پڑے۔

چنانچہ وہ اسی لڑکے کے پاس آئے اور کہا: ”جو موتی ہم نے تم سے خرید ا تھا اس کی مثل اور بھی ہو تو ہمیں دے دو ہم تمہیں دگنی رقم دیں گے۔“ لڑکے نے پوچھا: ”کیا تم واقعی اتنا دو گے؟“ انہوں نے کہا: ”ہاں۔“ چنانچہ لڑکے نے دوسرا موتی دگنی قیمت میں (یعنی سونے سے لدے ہوئے 60 خچروں کے عوض) فروخت کر دیا۔

عقل مندی کیا ہے؟

﴿4574﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابْنِ طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِماجد حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: عرصہ دراز ہوا کہ ایک نہایت سمجھدار اور عقل مند شخص تھا، جب وہ بوڑھا ہوا تو گھر میں بیٹھ گیا، ایک دن اس نے اپنے بیٹے سے کہا: میں گھر میں رہ کر افسردہ ہو گیا ہوں تم چند لوگوں کو لے آؤ جو مجھ سے باتیں کر سکیں۔ چنانچہ بیٹا گیا اور چند لوگوں کو جمع کر کے کہا: میرے والد کے پاس جاؤ اور ان سے باتیں کرو اگر ان سے کوئی ناپسندیدہ بات سنو تو در گزر کرنا کہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں اگر اچھی بات سنو تو قبول کر لینا۔ لوگ اس بوڑھے کے پاس آئے، اس نے سب سے پہلی بات یہ کہی: سب سے بڑی عقل مندی پرہیز گاری ہے جبکہ سب سے زیادہ بے بسی فسق وفجور ہے، تم میں سے کوئی شادی کرے تو نیک عورت سے کرے، تمہیں کسی آدمی کے گناہ کا علم ہو تو اس سے دور رہو کیونکہ ایک گناہ کے ساتھ کئی گناہ ہوتے ہیں۔

دفن کے بعد بھی قبر خالی تھی:

﴿4575﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر بن مسلم جیزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ”جب مجھے قبر میں اتار چکو تو قبر میں جھانک لینا اگر مجھے وہاں نہ پاؤ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا اور اگر پاؤ تو یہ پڑھنا: ”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن“ (یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا)۔“ فرماتے ہیں: ان کے ایک بیٹے نے بتایا کہ میں نے قبر میں جھانکا تو کچھ نہ پایا اور یہ بیان کرتے وقت اس بیٹے کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔

سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعا:

﴿77-4576﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ کَتَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ احْرُمْنِیْ کَثْرَۃَ الْمَالِ وَالْوَلَدِ وَارْزُقْنِیْ الْاِیْمَانَ وَالْعَمَل یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے مال واولاد کی کثرت سے محفوظ فرما اور سلامتی ایمان وعمل صالح کی توفیق عطا فرما۔''

﴾4578﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اگر تم حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو دیکھ لیتے تو جان لیتے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے۔

پانچ عظیم شخصیات:

﴾4579﴿... حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میرے پاس پانچ ایسی عظیم شخصیات جمع ہوئیں کہ ان کی مثل کبھی میرے پاس جمع نہ ہوئے اور وہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا طاؤس، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر اور حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی ہیں۔

﴾4580﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد سے پوچھا: ''آپ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں کس کے ساتھ حاضر ہوا کرتے تھے؟'' فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور عام لوگوں کے ساتھ، جبکہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان خاص لوگوں کے ساتھ حاضر ہوا کرتے تھے۔

سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حدیث دانی:

﴾4581-82﴿... حضرتِ سیِّدُنا حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھ سے فرمایا: جب میں تم سے کوئی حدیث بیان کروں یا کسی چیز کے بارے میں بتاؤں اور اسے پایہ ثبوت تک پہنچادوں تو تم میرے علاوہ کسی اور سے اس کے بارے میں مت پوچھنا۔

﴾4583﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے عرض کی: ''میں فلانی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''جاؤ اور اسے دیکھ لو۔'' چنانچہ میں بن سنور کر والد صاحب کے پاس آیا، آپ نے مجھے اس حالت میں دیکھا تو فرمایا: ''بیٹھ جاؤ، وہاں نہیں جانا۔''

﴾4584﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو بِشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے قریش کے نوجوانوں کو متکبرانہ چال چلتے دیکھ کر فرمایا: ''تم ایسا لباس پہنتے ہو جسے تمہارے آباء و اجداد نہیں پہنتے تھے اور تم ایسی چال چلتے ہو جسے ناچنے والے اچھا سمجھتے ہیں۔''

دوست کی تیمارداری:

﴿4585﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اپنے ایک بیمار دوست کی تیمارداری کی غرض سے اس کے پاس ٹھہرے رہے حتّٰی کہ (نفل) حج کے لئے بھی نہ جاسکے۔

گھر لوٹنے تک راہِ خدا میں:

﴿4586﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے ساتھ سفر پر تھا، مکّہ مکرمہ تک ہمارا سفر ایک ماہ کا تھا مگر جب ہم واپس لوٹے تو والد صاحب دو ماہ تک لے کر چلتے رہے، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ''مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بندہ گھر لوٹنے تک راہِ خدا میں ہوتا ہے۔''

سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تقویٰ:

﴿4587﴾... حضرتِ سیِّدُنا بلال بن کَعْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان جب یمن سے روانہ ہوئے تو زمانۂ جاہلیت کے پرانے کنوؤں کے علاوہ کہیں سے پانی نہ پیا۔

بیمار و لاچار کی دعا قبول ہوتی ہے:

﴿4588﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن صالح مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے ان سے عرض کی: ''اے ابو عبد الرحمن! میرے لئے دعا کیجئے۔'' آپ نے فرمایا: اپنے لئے خود دعا کرو کہ جب لاچار و بیمار دعا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرماتا ہے۔

مال اور مالک کا جھگڑا:

﴿4589﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاؤس

بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بروزِ قیامت مال اور اس کے مالک کو لایا جائے گا،وہ دونوں جھگڑیں گے، مالک مال سے کہے گا: ”کیا میں نے تجھے فلاں دن فلاں وقت جمع نہ کیا تھا؟“ مال کہے گا: ”تو نے میرے ذریعے فلاں ضرورت پوری کی اور مجھے فلاں وقت فلاں فلاں کام میں خرچ کر دیا تھا۔“ مالک کہے گا: ”وہی کام ایک ایک ہو کر مجھ پر رسیاں بن چکے ہیں جن سے مجھے باندھ دیا گیا ہے۔“ مال کہے گا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے میرے ذریعے جو کام کرنے کا حکم فرمایا تھا میں تو فقط تیرے اور اس کام کے درمیان حائل ہوا ہوں (اس میں میرا کیا قصور؟)۔

ایک جملے میں تمام احکام:

﴿4590﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ ہاشمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو ان کے بیٹے جو کافی بوڑھے تھے میری طرف آئے، میں نے ان سے پوچھا: ”کیا آپ ہی طاؤس ہیں۔“ انہوں نے کہا: ”میں ان کا بیٹا ہوں۔“ میں نے پوچھا: اگر آپ ان کے بیٹے ہیں تو پھر تو آپ کے والد کے حواس بڑھاپے کے باعث قابل اعتماد نہ ہوں گے۔ انہوں نے جواب دیا: ”عالِم پر یہ کیفیت نہیں آتی۔“ چنانچہ جب میں حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: پوچھو مگر سوال مختصر ہو۔“ میں نے عرض کی: ”اگر آپ جواب مختصر دیں گے تو میں بھی سوال مختصر کروں گا۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تم یہ چاہتے ہو کہ میں اسی مجلس میں تمہارے لئے تورات، انجیل، زبور اور قرآنِ کریم کے احکام جمع کر دوں؟“ میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا خوف رکھو کہ اس سے زیادہ کسی سے نہ ڈرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسی امید رکھو جو اس کے خوف سے بڑھ کر ہو اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔“

اپنی حاجات بارگاہِ الٰہی میں پیش کرو:

﴿4591﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”اے عطاء! اپنی ضرورتیں اس شخص کے سامنے پیش کرنے سے بچو جو تمہارے پیچھے اپنا دروازہ بند کرلے، تمہارے پیچھے پردہ ڈال دے، تم پر لازم ہے کہ اپنی ضرورتیں اسی سے پوری کرو جس کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے

جس کی چاہت یہ ہے کہ تم اسی سے دعا کرو کیونکہ اس نے تم سے دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔"

﴿4592﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان:

اُولٰٓىٕكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۴۴﴾ ترجمۂ کنز الایمان: گویا وہ دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں۔

(پ۲۴، حم السجدۃ: ۴۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: "دور جگہ سے دلوں کی دوری مراد ہے۔"

مُردوں کی طرف سے کھانا کھلاؤ:

﴿4593﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: "مُردوں کو ان کی قبروں میں سات دن تک آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، وہ خواہش کرتے ہیں کہ ان ایام میں ان کی طرف سے (ایصالِ ثواب کی نیت سے غربا کو) کھانا کھلایا جائے۔"

سب سے بڑا فتنہ:

﴿4594﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے سامنے عورتوں کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: پہلے کے لوگوں نے بھی عورتوں کی وجہ سے کفر کیا اور بعد والے بھی عورتوں کی وجہ سے کفر کریں گے۔

﴿4595﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھ سے فرمایا: جو بھی سیکھو اپنے لئے ہی سیکھو کیونکہ لوگوں سے امانت اور سچائی جا چکی ہے۔

﴿4596﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن وَہرام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ بندر کے زمانۂ حکومت میں اس کے سامنے بھی جھک جاؤ۔

﴿4597﴾... حضرتِ سیِّدُنا صَلت بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سَلْم بن قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کوئی بات پوچھی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں جھڑک دیا۔ میں نے عرض کی: یہ سَلْم بن قتیبہ خراسانی ہیں۔

فرمایا: انہیں جھڑکنا تو میرے لئے زیادہ آسان ہے۔

گھر بار سے بے فکری:

﴿4598﴾... حضرتِ سیِّدُنا دیار مُرادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو بتایا کہ آپ کا گھر گرنے کے قریب ہے۔ فرمایا: ”ہماری شام بھی ڈھل چکی ہے (یعنی عمر بھی پوری ہو چکی ہے)۔“

انسان کی سب سے بڑی کمزوری:

﴿4599﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ﴿۲۸﴾ (پ۵، النسآء:۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور آدمی کمزور بنایا گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: انسان عورتوں کے معاملہ سے بڑھ کر کسی معاملے میں کمزور نہیں۔

دنیا کی تلخی آخرت کی لذت:

﴿4600﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: دنیا کی لذت آخرت کی تلخی جبکہ دنیا کی تلخی آخرت کی لذت ہے۔

﴿4601﴾... حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو نفس سے بے خوف ہو، ہاں ایک شخص دیکھا ہے کہ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ میرے جاننے والوں میں افضل کون ہے؟ تو میں کہوں گا: وہی فلاں شخص ابھی آپ نے اتنا ہی کہا تھا کہ آپ کے پیٹ میں درد اٹھا اور اس قدر بڑھا کہ پسینہ بہنے لگا، میں آپ کو اسی درد میں مبتلا دیکھتا رہا یہ بھی نہ جان سکا کہ پیٹ کی کس جانب زیادہ درد ہے یہاں تک کہ اسی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

تقدیر کے متعلق شیطانی وسوسہ:

﴿4602﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک بار شیطان نے حضرتِ سیِّدُنا

عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام سے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے ساتھ وہی معاملہ ہو گا جو آپ کے لئے تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں۔ شیطان نے کہا: تو پھر اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر چھلانگ لگادیجئے اور دیکھئے کہ آپ زندہ رہتے ہیں یا نہیں۔ آپ نے شیطان سے فرمایا: کیا تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ "میرا بندہ میرا امتحان نہیں لیتا میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔"

حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: بے شک بندہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو نہیں آزماتا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو ضرور آزماتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے شیطان کو لاجواب کر دیا۔

﴿4603﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو داوٗد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اور ان کے شاگردوں کو دیکھا کہ جب عصر کی نماز ادا کر لیتے تو گفتگو کئے بغیر خشوع و خضوع کے ساتھ دعا میں مشغول ہو جاتے۔

﴿4604﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جس نے کسی وصیت میں دخل اندازی نہ کی اسے تنگ دستی نہ پہنچے گی۔

﴿4605﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: جو یتیموں کا والی (سرپرست) یا لوگوں کا مال تقسیم کرنے والا یا لوگوں پر امیر مقرر نہ ہو وہ غربت میں مبتلا نہ ہو گا۔

بیٹے کو نصیحت:

﴿4606﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا طاوٗس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹے! عقل مندوں کی صحبت اختیار کرو کہ انہی کی طرف منسوب کئے جاؤ گے اگرچہ تمہارا شمار ان میں نہ ہوتا ہو اور جاہلوں کی صحبت سے بچو کہ انہی کی طرف منسوب کئے جاؤ گے اگرچہ تمہارا شمار ان میں نہ ہوتا ہو، یاد رکھو! ہر چیز کی کوئی نہ کوئی انتہا ہوتی ہے اور بندے کی انتہا حسن اخلاق ہے۔

بدمذہبوں سے نفرت:

﴿4607﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ (خارجیہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے) ایک

شخص نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے سوال کیا تو آپ نے اسے جھڑک دیا، اس نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمٰن! میں آپ کا بھائی ہوں۔ فرمایا: مسلمانوں کے علاوہ میرا کوئی بھائی نہیں ہے۔

﴿4608﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک خارجی شخص نے میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس آکر کہا: آپ میرے بھائی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے بھائی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مسلمان بندے ہیں کیونکہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

﴿4609﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اسے جھڑکتے ہوئے فرمایا: ”تم یہ چاہتے ہو کہ میری گردن میں رسی ڈالی جائے اور پھر مجھے پھرایا جائے۔“

فقر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہے:

﴿4610﴾... حضرتِ سیِّدُنا داود بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے ایک مسکین شخص کو دیکھا جس کی نظر کمزور اور کپڑے میلے تھے، اس سے فرمایا: لوٹ جاؤ! فقر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہے مگر تم پانی سے کیوں دور رہتے ہو؟

﴿4611﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: غلطی کا اقرار کر لینا اس پر ڈٹے رہنے سے بہتر ہے۔

وقتِ سحر کی قدر:

﴿4612﴾... حضرتِ سیِّدُنا داود بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم فرماتے ہیں: لوگ حج پر جا رہے تھے کہ رات کے وقت راستے میں ایک شیر نے ان کا راستہ روک لیا، لوگ گھبرا کر ایک دوسرے سے بچھڑ گئے، سحری کے وقت جب شیر چلا گیا تو لوگ دائیں بائیں سے آنے لگے اور حالت یہ تھی کہ تھکاوٹ کے باعث آرام کی غرض سے زمین پر لیٹے اور سو گئے مگر حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، ایک شخص نے عرض کی: کیا آپ آرام نہیں فرمائیں گے؟ رات والے معاملے نے آپ کو بھی تھکا دیا ہو گا۔ فرمایا: کیا سحری کے وقت بھی کوئی سوتا ہے۔۔!

میت کے لئے افضل دعا:

﴿4613﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے عرض کی: میت کے لئے سب سے بہترین دعا کون سی ہے؟ فرمایا: استغفار (یعنی دعائے مغفرت)۔

مال و دولت سے بے رغبتی:

﴿4614﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن زبیر صَنْعانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کے بھائی محمد بن یوسف نے یا ایوب بن یحییٰ نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں 700 یا 500 دینار بھیجے اور قاصد سے کہا کہ اگر انہوں نے تجھ سے یہ لے لئے تو امیر وقت تجھے لباس پہنائے گا اور تجھ سے اچھا برتاؤ کرے گا۔ چنانچہ قاصد مال لے کر یمن کے شہر ''الجند'' میں حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو عبد الرحمٰن! امیر وقت نے یہ تحفہ آپ کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی حاجت نہیں۔'' قاصد نے لینے پر راضی کرنے کی کوشش کی مگر آپ نے انکار کر دیا بالآخر اس نے وہ مال مکان کے ایک روشن دان میں رکھ دیا اور واپس جا کر کہا: حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مال رکھ لیا ہے۔ کچھ عرصہ گزرا تو امیر کے دربار میں حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی جانب سے ایک ایسی بات پہنچی جو اہل دربار کو ناگوار گزری، امیر نے کہا: چند لوگوں کو ان کے پاس بھیجو کہ تحفے میں دیا ہوا ہمارا مال واپس لوٹا دیں۔ چنانچہ ایک قاصد نے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: امیر نے جو مال آپ کو بھجوایا تھا وہ واپس لوٹا دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نے اس میں سے کچھ نہیں لیا۔'' قاصد نے واپس جا کر واقعہ بیان کیا تو وہ امیر سمجھ گیا کہ یہ درست کہہ رہا ہے۔ چنانچہ امیر نے کہا: مال لے جانے والے کو ڈھونڈو اور اسی کو بھیجو۔ لہٰذا اس شخص کو تلاش کر کے بھیج دیا گیا، وہ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو عبد الرحمٰن! میں جو مال آپ کے پاس لے کر آیا تھا وہ کہاں ہے؟ فرمایا: ''کیا میں نے تھوڑے سے مال پر بھی قبضہ کیا تھا؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کیا تمہیں یاد ہے

کہ تم نے وہ مال کہاں رکھا تھا؟'' اس نے عرض کی: جی ہاں! فلاں روشن دان میں۔ فرمایا: ''تم نے جہاں رکھا تھا وہاں دیکھو۔'' جب قاصد نے روشن دان میں ہاتھ ڈالا وہاں ایک تھیلی ملی جس پر مکڑی جالا بن چکی تھی۔ چنانچہ اس نے وہ تھیلی لی اور امیر کی جانب چل پڑا۔

غلط فیصلہ کرنے والوں کا انجام:

﴿4615﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَھَّر بن ہَیْثَم بن حَجّاج طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے حج کا ارادہ کیا تو دربان کو کہا: لوگوں میں اعلان کر دو کہ خلیفہ کا حکم ہے کہ ''کسی فقیہ کو میرے پاس بھیجو تاکہ میں مناسکِ حج کے بارے میں اس سے کچھ پوچھ سکوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا وہاں سے گزر ہوا تو لوگوں نے کہا: یہ طاؤس یمانی فقیہ ہیں۔ دربان نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پکڑ کر کہا: آپ خلیفہ کے سوالات کے جوابات دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے معاف کرو۔'' مگر دربان نہ مانا اور آپ کو خلیفہ کے پاس لے آیا۔ حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جب میں خلیفہ کے سامنے کھڑا ہوا تو میں نے (دل میں) کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اس مجلس کے بارے میں سوال فرمائے گا۔ پھر خلیفہ سے کہا: ''اے خلیفہ! جہنم میں ایک وادی ہے جس کے کنارے سے ایک چٹان 70 سال تک نیچے گرتی رہی یہاں تک کہ اس کی تہہ میں ٹھہر گئی۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ کن کے لئے تیار فرمائی ہے؟'' خلیفہ نے کہا: نہیں، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کے لئے بھی اسے تیار فرمایا ہے اس کے لئے بربادی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے تیار فرمایا ہے جسے ربّ تعالٰی نے فیصلہ کرنے کا اختیار دیا لیکن اس نے غلط فیصلہ کیا۔'' یہ سن کر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک رونے لگا۔

حقیر ترین شخص:

﴿4616﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے مکّہ معظّمہ میں ایک حسین و جمیل شخص کو دیکھا جس کے گرد لوگ جمع ہو رہے تھے تو مجھ سے پوچھا: اے ابنِ شہاب! یہ کون ہیں؟ میں نے کہا: ''اے خلیفہ! یہ طاؤس یمانی ہیں جنہوں نے بہت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صحبت پائی ہے۔'' خلیفہ نے ان کو بلوایا، وہ آئے تو خلیفہ نے کہا: آپ ہمیں بھی کوئی

حدیث سنائیں۔ حضرتِ سیِّدُنا طاوس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حقیر ترین وہ شخص ہے جسے مسلمانوں کے کسی معاملے کا والی بنایا گیا مگر اس نے عدل نہ کیا۔''[1]

یہ سن کر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کا چہرہ متغیر ہو گیا اور دیر تک گردن جھکا کر بیٹھا رہا پھر سر اٹھا کر بولا: کوئی اور حدیث بیان کریں۔ فرمایا: مجھ سے ایک صحابیِ رسول نے حدیث بیان کی۔ اِبنِ شہاب زہری فرماتے ہیں: میرے خیال میں وہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ تاجدار انبیاء، محبوب کبریاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے قریش کی ایک کھانے کی دعوت میں بلایا تو ارشاد فرمایا: ''قریش پر تمہارا حق ہے اور لوگوں پر قریش کا حق ہے وہ رحم طلب کریں تو رحم کرو، انصاف چاہیں تو عدل کرو اور امانت رکھوائیں تو ادا کرو جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نہ تو کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔''[2]

یہ سن کر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کا چہرہ متغیر ہو گیا اور دیر تک گردن جھکا کر بیٹھا رہا پھر سر اٹھا کر بولا: اور حدیث بیان کریں۔ حضرتِ سیِّدُنا طاوس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ سب سے آخر میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

سب سے زیادہ عاجزی کرنے والے:

﴿4617﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا

1 ...البدایۃ والنھایۃ، احداث سنۃ ست ومائۃ، ۶/ ۳۸۰

2 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب ما ذکر فی عثمان، ۸/ ۶۹۵، حدیث: ۶۲ بتغیر

عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے کہا: ”اپنی حاجت خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے سامنے بیان کیجئے!“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”مجھے اس سے کوئی حاجت نہیں۔“ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو اس بات سے تعجب ہوا۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے سامنے کعبۂ معظّمہ کے روبرو کھڑے ہو کر حلف اٹھا کر فرمایا: ”اس عظمت والے گھر کی قسم! میں نے مکّہ معظّمہ کے سامنے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے بڑھ کر کسی کو عزت دار اور عاجزی کرنے والا نہیں پایا۔“

مال سے بے پروا بندے:

﴿4618﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم بیان کرتے ہیں کہ شاید حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کا بیٹا آیا اور حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی ایک جانب بیٹھ گیا مگر آپ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی، کسی نے عرض کی: آپ کے پاس خلیفہ کا بیٹا بیٹھا ہے مگر آپ اس کی جانب توجہ نہیں فرما رہے۔ فرمایا: میں چاہتا ہوں وہ جان لے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایسے بندے بھی ہیں جو ان کے مال سے بے پروا رہتے ہیں۔

﴿4619﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں عرصہ دراز تک اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں عرض کرتا رہا کہ آپ کو خلیفۂ وقت کے دربار میں جا کر بیٹھنا چاہیے۔ مزید فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حج کے ارادے سے نکلے، راستے میں ایک بستی میں ٹھہرے جہاں محمد بن یوسف یا ایوب بن یحییٰ کی جانب سے ابن نجیح نامی گورنر مقرر تھا جس کا شمار بدترین گورنروں میں ہوتا تھا، ہم نمازِ فجر کے لئے مسجد پہنچے تو ابنِ نجیح کو بھی والدِ محترم کے آنے کی خبر ہو گئی۔ چنانچہ وہ آیا اور والد صاحب کے سامنے بیٹھ کر سلام عرض کیا مگر آپ نے جواب نہ دیا، اس نے گفتگو کی تو آپ نے منہ پھیر لیا، وہ بائیں جانب سے آیا تو آپ نے پھر منہ پھیر لیا، یہ صورتِ حال دیکھ کر میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور حال احوال پوچھتے ہوئے کہا: ”ابو عبد الرحمٰن آپ کو پہچان نہیں سکے (اسی لئے یہ معاملہ پیش آیا)۔“ ابنِ نجیح

بولا: کیسے نہیں پہچانا، مجھے پہچان کر ہی انہوں میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے۔ پھر وہ کچھ کہے بغیر چلا گیا۔ جب میں گھر پہنچا تو والد صاحب نے مجھ سے فرمایا: ”ارے نادان! یوں تو تمہارا گمان تھا کہ اپنی تلوار سے ان کے ساتھ لڑوں گا حالانکہ ان سے بات چیت بند کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔“

سیِّدُنا طاؤس یمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے 50 جلیل القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صحبت پائی اور ہمیں ان کے فیوض وبرکات سے مُسْتَفِیض کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اکثر روایات حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ہیں جبکہ حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسرہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوزبیر، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر، حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت، حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن میسرہ، حضرتِ سیِّدُنا حکم، حضرتِ سیِّدُنا لیث بن ابو سُلَیم، حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک بن مُزاحِم، حضرتِ سیِّدُنا عبد الکریم بن ابو مُخارِق، حضرتِ سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ، حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن حکیم صَنعانی اور حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن طاؤس رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جیسے جلیل القدر تابعین وآئمہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

وقتِ تہجد دعائے مصطفٰے:

﴿4620﴾... حضرتِ سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات میں بیدار ہوتے تو نمازِ تہجد ادا فرماتے اور یوں دعا کرتے: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تیری ذات حق ہے۔ تیرا کلام، تیرا وعدہ، تجھ سے ملاقات، جنت و دوزخ اور قیامت حق ہے۔ محمد اور تمام انبیا برحق ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے لئے سرِ تسلیم خم کیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسا کیا، تیری ہی طرف اپنے تمام معاملات سپرد کئے، تیری ہی مدد سے دشمنوں سے لڑتا ہوں اور تجھی کو اپنا حاکم مانتا ہوں، پس تو میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ وعلانیہ گناہ معاف فرما تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی روایت میں اتنا زائد ہے: ''نیکی کرنے کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی طاقت تیری ہی طرف سے ہے۔''[1]

نظر اتارنے کا ٹوٹکا:

﴿4621﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَّاِنْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْہُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْتَسِلُوْا یعنی نظر لگنا حق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی، جب تمہیں دھلوایا جائے تو دھو دو۔''[2][3]

مسجدوں کو بے حرمتی سے بچاؤ:

﴿4622﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَاتُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَایُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ یعنی

1... بخاری، کتاب التھجد، باب التھجد باللیل، ۱/ ۳۸۱، حدیث: ۱۱۲۰

2... مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرضی، ص ۱۲۰۲، حدیث: ۲۱۸۸

3... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 224** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اگر کسی نظرے ہوئے کو تم پر شبہ ہو کہ تمہاری نظر اسے لگی ہے اور وہ دفعِ نظر کے لئے تمہارے ہاتھ پاؤں دھلوا کر اپنے پر چھینٹا مارنا چاہے تو تم برا نہ مانو بلکہ فوراً اپنے یہ اعضاء دھو کر اسے دے دو نظر لگ جانا عیب نہیں نظر تو ماں باپ کی بھی لگ جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عوام میں مشہور ٹوٹکے اگر خلاف شرع نہ ہوں تو ان کا بند کرنا ضروری نہیں دیکھو نظر والے کے ہاتھ پاؤں دھو کر منظور (جس کو نظر لگی ہو اس) کو چھینٹا مارنا عرب میں مروّج تھا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو باقی رکھا ہمارے ہاں تھوڑی سی آٹے کی بھوسی تین سرخ مرچیں منظور پر سات بار گھما کر سر سے پاؤں تک پھر آگ میں ڈال دیتے ہیں اگر نظر ہوتی ہے تو بھس نہیں اٹھتی اور رب تعالٰی شفا دیتا ہے۔ جیسے دواؤں میں نقل کی ضرورت نہیں تجربہ کافی ہے ایسے ہی دعاؤں اور ایسے ٹوٹکوں میں نقل ضروری نہیں خلاف شرع نہ ہوں تو درست ہیں اگرچہ ماثورہ دعائیں افضل ہیں حضرت عثمان غنی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک خوبصورت تندرست بچہ دیکھا تو فرمایا اس کی ٹھوڑی میں سیاہی لگا دو تاکہ نظر نہ لگے حضرت ہشام ابن عروہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔ علماء فرماتے ہیں کہ بعض نظروں میں زہریلا پن ہوتا ہے جو اثر کرتا ہے (مرقات)۔

مسجدوں میں حدود قائم نہ کی جائیں اور بیٹے کی وجہ سے باپ سے قصاص نہ لیا جائے[1]۔ "[2]

﴿4623﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں گواہی سے متعلق سوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے سورج کو دیکھا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ارشاد فرمایا: اس طرح (معاملہ واضح) ہو تو گواہی دو ورنہ مت دو۔[3]

سورج کی طرح چمکتا چہرہ:

﴿4624﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میں صرف اس کی نماز قبول کرتا ہوں جس نے میری بزرگی کی وجہ سے عاجزی اختیار کی اور میری مخلوق پر تکبر نہ کیا، جس نے میری رضا کی خاطر اپنے نفس کو شہوات سے روکا، جس نے اپنے دن کا اختتام میرے ذکر پر کیا اور گناہوں میں رات بسر نہ کی، جس نے بھوکے کو کھلایا، بے لباس کو پہنایا، کمزور پر رحم کیا اور مسافر کو ٹھکانا دیا یہ ایسا بندہ ہے کہ جس کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا ہے جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں لبیک کہتا ہوں، مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں، میری قسم کھاتا ہے تو میں اسے پورا کرتا ہوں، میں اسے لاعلمی میں علم اور تاریکی میں نور عطا کرتا ہوں، میں اس کی حفاظت کرتا اور فرشتوں سے حفاظت کرواتا ہوں، اس کی مثال میرے نزدیک جنتوں میں فردوس کی سی ہے کہ جس کے پھل نہ تو خراب ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کی حالت بدلتی ہے۔[4]

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ226** پر فرماتے ہیں: مسجد میں مجرموں کے فیصلے تو کرو مگر مسجدوں میں سزائیں نہ دو کہ اس میں مسجدوں کی بے حرمتی ہے کہ سزاؤں میں خون وغیرہ بھی نکلتا ہے جس سے مسجد خراب ہوگی، مسجدیں نماز، ذکر، درس وغیرہ کے لئے بنیں، یہ کام ان کے خلاف ہے۔ "**باپ سے قصاص نہ لیا جائے**" کے تحت فرماتے ہیں: اگر باپ اپنے بیٹے کو ظلماً قتل کردے تو اس کے عوض باپ کو قتل نہ کیا جائے گا بلکہ اس سے دیت لی جائے گی، ماں، دادا، نانا سب کا یہ ہی حکم ہے، یہ ہی مذہب ہے، امام ابو حنیفہ و امام شافعی و احمد کا، امام مالک (رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی) کے ہاں ان سب سے قصاص لیا جائے گا۔ خیال رہے کہ اگر بیٹا باپ کو قتل کردے تو اس سے قصاص لیا جاوے گا۔

2... ترمذی، کتاب الدیات، باب ما جاء فی الرجل یقتل... الخ، ۳/ ۱۰۱، حدیث: ۱۴۰۶

3... مستدرک حاکم، کتاب الاحکام، باب لاتشھد الاعلی... الخ، ۵/ ۱۳۳، حدیث: ۷۱۲۷، بتغیر

4... مسند بزار، ۱۱/ ۱۲۹، حدیث: ۴۸۵۵ ...... مسند الفردوس، ۲/ ۱۳۶، حدیث: ۴۴۶۹

﴾4625﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے مِنٰی میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: "اگر اہل اجتماع جان لیتے کہ کس جگہ پر ٹھہرے ہیں تو مغفرت کے بعد اس فضل وکرم پر ضرور خوشیاں مناتے۔"[1]

سب سے اچھی قراءت کس کی؟

﴾4626﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: لوگوں میں سب سے اچھی قراءت کس کی ہے؟ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَءُ رَاَيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللهَ یعنی اس کی جس کی قراءت سن کر تمہیں یہ گمان ہو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے۔"[2]

﴾4627﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اَحْسَنَ النَّاسِ قِرَاءَةً مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ يَتَحَزَّنُ بِهٖ یعنی لوگوں میں سب سے بہترین قراءت کرنے والا وہ ہے جو تلاوت قرآن کے دوران غمگین ہو جائے۔[3]

مکہ کی حرمت اور خوبصورتی کب سے ہے؟

﴾4628﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مکّہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منوّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے دن سے اس شہر مکہ کو حرمت والا بنایا ہے، جب سے چاند سورج اور ستاروں کو خوبصورتی عطا فرمائی ہے تب سے اس شہر کو خوبصورتی عطا فرمائی ہے۔ یہ (جنگ وجدال کے لئے) حرام ہے کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ ہوا اور میرے لئے بھی دن کی گھڑی بھر کے لئے حلال ہوا پھر حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی۔ کسی نے عرض کی: خالد بن ولید (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) تو ابھی تک قتل عام کر رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: "اے فلاں! خالد بن ولید

1... معجم کبیر، ۱۱/ ۴۵، حدیث: ۱۱۰۲۲

2... دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب التغنی بالقرآن، ۲/ ۵۶۳، حدیث: ۳۴۸۹

3... معجم کبیر، ۱۱/ ۶، حدیث: ۱۰۸۵۲

کے پاس جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ روک لیں۔" وہ شخص حضرتِ خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آکر کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: "جس پر بھی قدرت پاؤ اسے قتل کر دو۔" چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 70 آدمی قتل کر دیئے۔ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر معاملہ عرض کیا تو آپ نے حضرتِ خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر ارشاد فرمایا: "کیا میں نے تمہیں قتل سے منع نہ کیا تھا؟" عرض کی: فلاں شخص نے مجھ تک یہ پیغام پہنچایا کہ تمہیں جس پر قدرت ہو اسے قتل کر دو۔ آپ نے اس شخص کو بلا کر پوچھا: "کیا میں نے تجھے منع کرنے کا حکم نہ دیا تھا؟" اس نے عرض کی: "آپ نے ایک چیز کا ارادہ فرمایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی ایک چیز کا ارادہ فرمایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارادہ آپ کے ارادے پر غالب آگیا پس جو ہو گیا مجھے اسی کی طاقت تھی (یعنی میری تقدیر غالب آگئی)۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سکوت فرمایا اور اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔[1]

جنت کی بشارت:

﴿4629﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف کا محاصرہ فرمایا تو قلعہ سے ایک شخص نکلا اور ایک صحابی کو اٹھا کر لے جانا چاہا، مالک کوثر و جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اسے نجات دلائے گا اس کے لئے جنت ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور جانے لگے تو آپ نے ارشاد فرمایا: جاؤ! حضرتِ جبرائیل اور حضرتِ میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام تمہارے ساتھ ہیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دونوں کو ایک ساتھ اٹھایا اور حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لا کھڑا کیا۔[2]

طاعت وعبادت پر اجرت لینے کا حکم:

﴿4630﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اَخَذَ عَلَی الْقُرْاٰنِ تَعَجَّلَ حَسَنَاتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْقُرْاٰنُ یُخَاصِمُہٗ

---

1 ...بخاری، کتاب البیوع، باب ما قیل فی الصواغ، ۲/ ۱۲، حدیث: ۲۰۹۰ مختصرًا ...... معجم کبیر، ۱۱/ ۴۰، حدیث: ۱۱۰۰۳

2 ...تاریخ ابن عساکر، الرقم ۳۱۰۶، العباس بن عبد المطلب... الخ، ۲۶/ ۳۳۹ بتغیر قلیل

یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی جس نے قرآن پڑھانے پر اجرت لی اس نے دنیا میں ہی اپنی نیکیوں (کا عوض لینے) میں جلدی کی، بروز قیامت قرآن اس کے ساتھ جھگڑا کرے گا[1]۔"[2]

﴿4631﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تمہیں صبح کا خوف ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو[3]۔[4]

پیمانہ اور ترازو:

﴿4632﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَھْلِ مَدِیْنَةِ وَالْوَزْنُ وَزْنُ اَھْلِ مَکَّةِ یعنی پیمانے تو مدینہ والوں کے ہیں اور ترازو مکہ والوں کے[5]۔"[6]

1... علماء نے امامت تعلیمِ قرآن وغیرہ عبادتوں پر اجرت جائز کی تا کہ مسجدیں ویران نہ ہو جائیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۹۹)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت، حصہ 14، جلد 3، صفحہ 145** پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: اگر اس (یعنی طاعت وعبادت کے کاموں پر) اجارہ کی سب صورتوں کو ناجائز کہا جائے تو دین کے بہت سے کاموں میں خلل واقع ہو گا اُنھوں (یعنی متاخرین فقہا) نے اس کلیہ سے بعض اُمور کا استثنا فرما دیا اور یہ فتویٰ دیا کہ تعلیمِ قرآن و فقہ اور اذان و امامت پر اجارہ جائز ہے کیونکہ ایسا نہ کیا جائے تو قرآن و فقہ کے پڑھانے والے طلَبِ معیشت میں مشغول ہو کر اس کام کو چھوڑ دیں گے اور لوگ دین کی باتوں سے ناواقف ہوتے جائیں گے۔

2... کنز العمال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السابع، ۱/ ۳۰۸، حدیث: ۲۸۶۶

3... بہتر یہ ہے کہ نمازِ تہجد دو دو رکعتیں پڑھے چار چار یا زیادہ کی نیت نہ باندھے۔ تہجد پڑھنے والے وتر تہجد کے بعد پڑھیں مگر صبح صادق سے پہلے پہلے پڑھ لیں اگر صبح کا خوف ہو تو دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت اور ملا لے یہ ایک رکعت تمام نماز کو طاق بنا دے گی یہ مطلب نہیں کہ علیحدہ ایک رکعت پڑھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹، ملتقطاً وملخصاً)

4... بخاری، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الوتر، ۱/ ۳۴۰، حدیث: ۹۹۰

5... شرعی احکام میں جہاں وزن ضروری ہے تو مکہ والوں کا وزن معتبر کہ وہ لوگ عموماً تاجر ہیں، انہیں دن رات وزن سے کام رہتا ہے اور جہاں ناپ ضروری ہے تو مدینہ والوں کے ناپ کا اعتبار ہے کہ یہ لوگ عموماً کاشتکار ہیں، انہیں ناپنے کا کام رہتا ہے، دیکھو زکوۃ چاندی سونے کے وزن پر ہے اور وزن سے ہے تو اس میں مکہ والوں کا وزن لو اور فطرہ میں ناپ کا اعتبار ہے تو مدینہ والوں کا ناپ ملحوظ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۸۷)

6... ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی قول النبی... الخ، ۳/ ۳۳۳، حدیث: ۳۳۴۰ بتقدم وتأخر

﴾4633﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے ان لوگوں کو عمار (کے قتل) پر ابھارا حالانکہ عمار انہیں جنت کی طرف بلاتا ہے جبکہ وہ اسے دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔[1]

﴾4634﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں: میں زعفران سے رنگے دو کپڑوں میں ملبوس تھا[2] کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا تمہاری والدہ نے انہیں پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کی: کیا انہیں دھو ڈالوں؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ انہیں جلا ڈالو[3]۔[4]

جہنمی کتے:

﴾4635﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْجَلَاوِزَةُ وَالشُّرَطُ وَاَعْوَانُ الظَّلَمَةِ كِلَابُ النَّار یعنی سپاہی، بادشاہ کے لشکری اور ظالموں کے مددگار جہنمی کتے ہیں۔''[5]

﴾4636﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ یعنی جس نے اپنی تلوار سونتی

1... معجم کبیر، ۱۲/ ۳۰۱، حدیث: ۱۳۴۵۷، دون قولہ ''اللّٰھم انك''

2... زعفران کا رنگا ہوا کپڑا امرد پر حرام ہے اور کسی طرح کا زرد رنگ حرام نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۸۷)

3... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 99 پر فرماتے ہیں: چونکہ اس کا رنگ پکا ہے اور اس میں خوشبو بھی ہے اس لئے دھونے سے نہ رنگ اترے گا نہ بو جائے گی نیز اگر رنگ و بو جاتی رہی تو اس میں مال ضائع کرنا ہے کہ رنگ قیمتی چیز ہے اسے دھو کر کیوں پھینکو۔ لہٰذا اسے آگ میں ڈالو یعنی اپنے سے الگ کر دو عورتوں کو دے دو وہ پہن لیں گی، جلانے کا مطلب یہ ہی ہے جیسے اردو میں کہا جاتا ہے بھاڑ میں پھینکو۔ چنانچہ حضرت یہ مقصد سمجھے نہیں گھر آئے تنور جل رہا تھا یہ کپڑا اس میں ڈال دیا دوسرے دن حاضر ہوئے۔ حضور نے پوچھا: عبد اللہ! تم نے اس کپڑے کا کیا کیا؟ عرض کیا: تنور میں جلا دیا۔ فرمایا: اپنے گھر کی کسی عورت کو دے دیا ہوتا وہ پہن لیتی۔ عورتوں کے لئے سرخ لباس حلال ہے۔

4... مسلم، کتاب اللباس، باب النھی عن لبس الرجل الثوب المعصفر، ص۱۱۵۱، حدیث: ۲۰۷۷

5... البدایۃ والنہایۃ، احداث سنۃ ست ومائۃ، ۶/ ۳۸۵

پھر کسی کی گردن اڑادی تو قاتل کا خون رائیگاں ہے۔"(1) یعنی قاتل کو قتل کرنے پر نہ دیت ہوگی نہ قصاص۔

﴿4637﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ کَاغْتِسَالِهٖ مِنَ الْجَنَابَةِ یَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ یَجْعَلُ ذٰلِكَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ یعنی ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر سات دنوں میں جنابت کا سا غسل کرے، اپنا سر اور جسم دھوئے اور یہ کام جمعہ کے دن کرے۔"(2)

یاجوج وماجوج:

﴿4638﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل چکی ہے اور اپنے ہاتھ مبارک سے 90 کا ہندسہ بنایا۔(3) (4)

1... نسائی، کتاب تحریم الدم، باب من شھر سیفہ ثم وضعہ فی الناس، ص٦٦٨، حدیث: ٤١٠٣

2... بخاری، کتاب الجمعة، باب ھل من لم یشھد الجمعة... الخ، ١/ ٣١٠، حدیث: ٨٩٧ ملخصًا

نسائی، کتاب الجمعة، باب ایجاب الغسل یوم الجمعة، ص٢٣٧، حدیث: ١٣٧٥ بتغیر عن جابر

3... بخاری، کتاب الفتن، باب یاجوج وماجوج، ٤/ ٤٥٢، حدیث: ٧١٣٥، ٧١٣٦

4... **یاجوج وماجوج:** یہ یافث بن نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ایک فسادی گروہ ہے۔ اوران لوگوں کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے۔ یہ لوگ بلا کے جنگجو خونخوار اور بالکل ہی وحشی اور جنگلی ہیں جو بالکل جانوروں کی طرح رہتے ہیں۔ موسم ربیع میں یہ لوگ اپنے غاروں سے نکل کر تمام کھیتیاں اور سبزیاں کھاجاتے تھے۔ اور خشک چیزوں کو لاد کرلے جاتے تھے۔ آدمیوں اور جنگلی جانوروں یہاں تک کہ سانپ، بچھو، گرگٹ اور ہر چھوٹے بڑے جانور کو کھاجاتے تھے۔ **سدِ سکندری:** حضرتِ ذوالقرنین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے لوگوں نے فریاد کی کہ آپ ہمیں یاجوج وماجوج کے شر اوران کی ایذاء رسانیوں سے بچایئے اوران لوگوں نے ان کے عوض کچھ مال دینے کی بھی پیش کش کی تو حضرتِ ذوالقرنین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا کہ مجھے تمہارے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالٰی نے مجھے سب کچھ دیا ہے۔ بس تم لوگ جسمانی محنت سے میری مدد کرو۔ چنانچہ آپ نے دونوں پہاڑوں کے درمیان بنیاد کھدوائی۔ جب پانی نکل آیا تواس پر پگھلائے تانبے کے گارے سے پتھر جمائے گئے اور لوہے کے تختے نیچے اوپر چن کر ان کے درمیان میں لکڑی اور کوئلہ بھروادیا۔ اوراس میں آگ لگوادی۔ اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کردی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی۔ پھر پگھلایا ہوا تانبا دیوار میں پلادیا گیا جو سب مل کر بہت ہی مضبوط اور نہایت مستحکم دیوار بن گئی۔ (خزائن العرفان، ص٥٤٥۔٥٤٧، پ١٦، الکھف: ٨٦تا٩٨)۔ **سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟:**...☜

﴿4639﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں دجال کے بارے میں سوال ہوا تو حضور پر نور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی ماں اسے یوں جنے گی کہ قبر میں دفن ہو چکی ہو گی اور حاملہ عورتیں خطاکاروں کو اُٹھائے پھریں گیں۔[1]

﴿4640﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں رب کے سوا کوئی معبود نہیں جب یہ کرلیں گے تو مجھ سے اپنے خون و مال بچالیں گے سوائے اسلامی حق کے اور اُن کا حساب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے[2]۔[3]

جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھے:

﴿4641﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ معلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَا یَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰن یعنی حائضہ

...... حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج وماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر جب محنت کرتے کرتے اس کو توڑنے کے قریب ہو جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ اب چلو باقی کو کل توڑ ڈالیں گے۔ دوسرے دن جب وہ لوگ آتے ہیں تو خدا کے حکم سے وہ دیوار پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ جب اس دیوار کے ٹوٹنے کا وقت آئے گا تو ان میں سے کوئی کہے گا کہ اب چلو۔ اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی کل اس دیوار کو توڑ ڈالیں گے۔ ان لوگوں کے اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی کہنے کی برکت اور اس کلمہ کا یہ ثمرہ ہو گا کہ دوسرے دن دیوار ٹوٹ جائے گی۔ یہ قیامت قریب ہونے کا وقت ہو گا۔ دیوار ٹوٹنے کے بعد یاجوج وماجوج نکل پڑیں گے اور زمین میں ہر طرف فتنہ وفساد اور قتل وغارت کریں گے۔ چشموں اور تالابوں کا پانی پی ڈالیں گے اور جانوروں اور درختوں کو کھا ڈالیں گے۔ زمین پر ہر جگہوں میں پھیل جائیں گے۔ مگر مکہ مکرمہ ومدینہ طیبہ وبیت المقدس ان تینوں شہروں میں یہ داخل نہ ہو سکیں گے۔ پھر حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا سے ان لوگوں کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہو جائیں گے اور یہ سب ہلاک ہو جائیں گے۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۱۶۶، ۱۶۷، ملتقطاً)

[1]... معجم اوسط، ۴/ ۳۵، حدیث: ۵۱۲۲

[2]... اگر اسلام لا کر قتل، زنا یا ڈکیتی وغیرہ کریں تو قتل کے مستحق ہوں گے کہ یہ اسلام کا حق ہے یہ قتل کفر نہ ہو گا اگر کوئی زبانی کلمہ ظاہری نماز وزکوۃ ادا کرے تو ہم اس پر جہاد نہ کریں گے، اگر منافقت سے یہ کام کرتا ہے تو رب اسے سزا دے گا۔ اسلامی جہاد منافقوں پر نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۳۳)

[3]... مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس... الخ، ص۳۲، حدیث: ۲۱

اور جنبی (جس پر غسل فرض ہو) قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں[1]۔"[2]

لوگوں سے میل جول بڑھاؤ:

﴿4642﴾... حضرتِ سیّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا: اے علی! مؤمنین سے جان پہچان بڑھاؤ کہ دنیا میں جان پہچان بڑھانا آخرت میں فائدہ مند ہے۔ حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم چلے گئے، پھر جہاں بھی ٹھہر کر کسی سے ملاقات کرتے تو وہ آخرت کے لئے ہی ہوتی، پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس بات کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا اس بارے میں تم نے کیا کیا؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جیسا آپ نے فرمایا میں نے اسی طرح کیا۔ ارشاد فرمایا: "ان کی باتوں کو آزماؤ۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب دوبارہ تشریف لائے تو سر جھکائے ہوئے تھے، پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے علی! کیا میں یہ گمان کروں کہ آخرت کی فکر کرنے والوں کے علاوہ بھی کوئی تمہارے ساتھ ثابت قدم رہا۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! یہ گمان نہ رکھیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴿٦٧﴾ (پ٢٥، الزخرف: ٦٧)

ترجمۂ کنز الایمان: گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار۔[3]

1... جس کو نہانے کی ضرورت ہو (یعنی جس پر غسل فرض ہو) اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مُقطّعات کی انگوٹھی حرام ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ٢، ١/ ٣٢٦) حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے سب حرام ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ٢، ١/ ٣٧٩)

2... ترمذی، ابواب الطھارۃ، باب ماجاء فی الجنب والحائض... الخ، ١/ ١٨٢، حدیث: ١٣١، عن ابن عمر
دارقطنی، کتاب الطھارۃ، باب فی النھی للجنب والحائض عن قراءۃ القرآن، ١/ ١٧٤، حدیث: ٤٢٨

3... صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی تفسیر "خزائن العرفان" میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے باقی رہے گی۔ حضرت علی مرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے...

(پھر فرمایا:) "اے علی! اپنے معاملات پر غور کرو، اپنی زبان قابو میں رکھو اور اپنے زمانے کے جن لوگوں سے میل جول رکھو انہیں سمجھو سلامتی اور فائدے میں رہو گے۔"[1]

سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان:

﴿4643﴾... حضرتِ سیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا (مددگار) ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں۔[2]

میں بے خوف نہیں ہوں:

﴿4644﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب گھن گرج والا بادل دیکھتے تو چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا، باہر جاتے، اندر آتے، سامنے آتے، پیچھے جاتے، بارش برستی تو یہ کیفیت دور ہو جاتی۔ میں نے اس بارے میں عرض کی تو ارشاد فرمایا: میں اس فرمانِ باری تعالیٰ سے بے خوف نہیں ہوں:

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَاؕ بَلْ هُوَ مَا

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا اُن کی وادیوں کی

......اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے آپ نے فرمایا: دو دوست مومن اور دو دوست کافر مومن دوستوں میں ایک مر جاتا ہے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے: یارب! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے، یاربّ! اس کو میرے بعد گمراہ نہ کر اور اس کو ہدایت دے جیسی میری ہدایت فرمائی اور اس کا اکرام کر جیسا میرا اکرام فرمایا۔ جب اس کا مومن دوست مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے، اچھا دوست ہے، اچھا رفیق ہے اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مر جاتا ہے تو دعا کرتا ہے: یاربّ! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا، نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے، تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے: بُرا بھائی، بُرا دوست، بُرا رفیق۔

1... البدایۃ والنھایۃ، احداث سنۃ ست ومائۃ، ۶/ ۳۸۵، بتغیر قلیل

2... ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳ عن زید بن ارقم

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖؕ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌۙ(۲۴) (پ۲۶، الاحقاف: ۲۴)

طرف آتا بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب۔[1]

❁...❁...❁...❁...❁

حضرتِ سیِّدُنا وَھب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت سمجھدار ہیں اور ناقابل فہم باتیں کرنے والوں پر غالب آنے والے ہیں، بردبار ہیں اور بے وقوفوں کو خود سے دور کرنے والے ہیں۔

مخلوق خالق کے مشابہ ہو ہی نہیں سکتی:

﴿4645﴾... حضرتِ سیِّدُنا عقیل بن معقِل بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: کیا ابن آدم نے غوروفکر نہیں کیا کہ سمجھ لیتا اور عبرت حاصل کرتا پھر دل کی آنکھ سے دیکھتا اور غوروفکر کرتا حتّٰی کہ جان لیتا اور اس پر واضح ہو جاتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک صفت حلم ہے اسی کے ذریعے وہ مخلوق میں بردباری پیدا فرماتا ہے، ایک صفت علم ہے اس کے ذریعے علما کو علم سے نوازتا ہے، ایک صفت حکمت ہے اس کے ذریعے مخلوق اس کی نافرمانی سے بچتی اور دنیا و آخرت کے امور کی تدبیر کرتی ہے۔ بے شک ابن آدم اپنے محدود علم کے ساتھ اس کے لامحدود علم پر قدرت حاصل نہیں کر سکتا اور اپنے تھوڑے سے حلم کے ذریعے اس کے عظیم حلم تک نہیں پہنچ سکتا کہ جس کے ذریعے اس نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا اور نہ ہی اپنی کمزور حکمت کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عالی حکمت تک پہنچ سکتا ہے کہ جس کے ذریعے مخلوق نافرمانی سے بچتی اور تقدیر الٰہی پر عمل کرنے میں غوروفکر کرتی ہے تو ابن آدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مشابہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور مخلوق کیونکر اس کی مثل ہو سکتی ہے۔

---

[1]... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی قولہ: وھو الذی... الخ، ۲/ ۳۷۹، حدیث: ۳۲۰۶، بتغیر

تمہارا قبضہ کمزور ہے:

﴿4646﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الصمد بن مَعقِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وعظ فرماتے سنا: اے ابن آدم! خالق سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں اور مخلوق سے زیادہ کمزور کوئی نہیں، جس سے تم مانگتے ہو وہ اپنے قبضے پر سب سے زیادہ قادر ہے اور جو کچھ مانگنے والے کے قبضے میں ہے اس سے کمزور کچھ نہیں۔

ربّ تعالیٰ کہاں ہے؟

﴿4647﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الصمد بن معقل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں سوال کیا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کہاں اور کس گھر میں ہے؟ یا ہم اس کے لئے ایک گھر بنا دیتے ہیں جس میں اس کی عبادت کیا کریں؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: آپ کی قوم آپ سے سوال کرتی ہے کہ میں کہاں ہوں تاکہ وہ میری عبادت کریں، زمین وآسمان بھی میری وسعت نہیں رکھتے تو پھر ایسا کون سا گھر ہے جو مجھے کافی ہو؟ جب انہوں نے مجھے تلاش کرنے کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو (انہیں بتا دیجئے کہ) میں ہر پاک باز، خاموش طبیعت، متقی وپرہیز گار شخص کے دل میں ہوں۔

90 سے زائد آسمانی صحائف کا مطالعہ:

﴿4648﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ اور حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک موقع پر اکٹھے ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کی طرف سے تقدیر کا راز افشا ہو چکا ہے اس میں کتنی سچائی ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے تقدیر کے کسی راز کے بارے میں نہ کوئی بات کی ہے اور نہ ہی اس کے متعلق مجھے کوئی علم ہے۔ پھر فرمایا: میں نے 90 سے زائد آسمانی صحائف کا مطالعہ کیا ہے جن میں سے 70 یا 70 سے زائد صحائف

میں ظاہری احکام ہیں جبکہ 20 کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں میں نے ان سب میں یہ لکھا پایا ہے کہ جس نے مشیت (تقدیرِ الٰہی) میں سے کسی شے کو اپنے نفس کے ذمہ پر لیا اس نے کفر کیا۔

بغیر محنت کے رزق:

﴿4649﴾... حضرتِ سیِّدُنا عقیل بن معقل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ابن آدم کو اپنے رزق کے بارے میں ہرگز شک نہیں کرنا چاہیے، اگر ابن آدم کا رزق کم ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب رغبت کرکے رزق میں زیادتی کرے اور یوں نہ کہے: کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ کو میری اس حالت کی خبر ہو جائے حالانکہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس چیز کو نہ جانتا ہو جسے اس نے پیدا کیا اور اس کی تقدیر بنائی۔ رزق کے علاوہ آدمی ان معاملات سے کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتا جن میں لوگ مقابلہ کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کو جسم، رنگ روپ، عقل وحلم کے اعتبار سے ایک دوسرے پر فضیلت بخشی ہے پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جسے رزق اور اسبابِ زندگی میں فضیلت بخشی ہے وہ کسی اور پر تکبر نہ کرے اور جسے علم وعقل عطا فرما کر فضیلت بخشی ہے وہ دوسرے پر تکبر نہ کرے کیا آدمی نہیں جانتا کہ اس کا رزق عمر کے ان تین مراحل میں بھی ملتا ہے جن میں اسے نہ تو کوئی محنت ہوتی ہے نہ کوئی کوشش پھر عنقریب اسے عمر کے چوتھے مرحلہ میں بھی رزق دیا جائے گا، پہلا مرحلہ ماں کا پیٹ ہے جس میں اس کی تخلیق کی جاتی ہے اور بغیر مال ومحنت کے اسے پُرسکون جگہ میں رزق دیا جاتا ہے جس میں سردی گرمی تکلیف نہیں دیتی اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہوتی ہے جس کی وہ فکر کرے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارادہ فرمایا کہ اسے دوسرے مرحلے میں منتقل کرے اور اس مرحلے میں بھی اسے ماں کے ذریعے رزق عطا فرمائے جو اسے کافی ہو اور بغیر طاقت وقوت کے اسے بے پروا رکھے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارادہ فرمایا کہ اسے اس دودھ سے روکے اور تیسرے مرحلے میں منتقل کر دے جس میں اسے والدین کے ذریعے رزق عطا فرمائے اور ان کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے یہاں تک کہ دونوں نے اپنی محنت کے ساتھ اسے اپنے اوپر ترجیح دی اور اس کے لئے بھی وہی چیز ضروری سمجھی جو ان دونوں کے لئے نفع بخش تھیں جبکہ وہ خود نہ تو کوئی کام کرکے اور نہ ہی کوئی تدبیر اختیار کرکے ان دونوں کو نفع پہنچاپاتا ہے یہاں تک کہ وہ سمجھدار ہو جاتا ہے اور اپنے لئے کام کاج کا

کوئی ذریعہ چن لیتا ہے، بے شک! اس چوتھے مرحلے میں بھی اسے ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا سوائے اس ذات کے جس نے اسے پچھلے تینوں زمانوں میں رزق عطا کیا اور بے نیاز رکھا، اب آدمی کے پاس نہ کوئی عذر ہے اور نہ ہی کوئی چارہ سوائے اس خالق کی رحمت کے جس نے اسے پیدا فرمایا، بے شک! آدمی شکی مزاج ہے اور اسی وجہ سے آدمی کی عقل و بردباری معرفت الٰہی سے عاجز رہتی ہے اور اس معاملہ میں غور و فکر نہیں کرتا، اگر غور و فکر کرتا تو سمجھ جاتا اور اگر سمجھ جاتا تو خوب جان لیتا کہ ربّ تعالٰی کی تخلیق کو پہچاننے والی نشانی اس کی مخلوق اور وہ رزق ہے جو اس نے اپنی مخلوق کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

توکل کا فائدہ:

﴿4650﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ راستے میں حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کی: مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمایئے جسے میں ابھی یاد کرلوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے داود! میری عزت و جلال کی قسم! میرا جو بندہ میری مخلوق کو چھوڑ کر مجھے پہچان لیتا ہے حالانکہ میں اس کی نیت کو جانتا ہوں پس ساتوں زمین و آسمان اور ان کے رہنے والے بھی اسے تکلیف پہنچانے کا ارادہ کریں تو میں اس کے لئے کشادگی اور راستہ نکال دیتا ہوں، میری عزت و جلال کی قسم! میرا جو بندہ مجھے چھوڑ کر مخلوق سے ناطہ جوڑ لیتا ہے حالانکہ میں اس کی نیت کو جانتا ہوں، اس سے آسمانی اسباب جدا کر دیتا ہوں اور زمین اس پر تنگ کر دیتا ہوں اور وہ جہاں بھی مرے مجھے کوئی پروا نہیں۔

دعا سے پہلے عطا:

﴿4651﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک (آسمانی) کتاب میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان پایا: میں مال کے معاملہ میں اپنے بندے کو کفایت کرتا ہوں جب میرا بندہ میرا فرماں بردار ہوتا ہے تو میں اس کے مانگنے سے پہلے ہی اسے عطا کر دیتا ہوں اور دعا کرنے سے پہلے ہی اسے قبول کر لیتا ہوں کیونکہ میں اس کے دل کی حاجت جانتا ہوں کہ وہ اسے نفع دینے والی ہے۔

عقلِ مصطفٰے کی برتری:

﴿4652﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 71 صحائف کا مطالعہ کیا تو ان سب میں یہ پایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابتدائے دنیا سے فنائے دنیا تک تمام لوگوں کو جو عقل عطا فرمائی ہے وہ حضرتِ سیِّدُنا نورِ خدا، محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عقل مبارک کے مقابلے میں ایسے ہی ہے جیسے پوری دنیا کے ریگستانوں کے سامنے ایک ذرہ، بے شک! حضرتِ سیِّدُنا نورِ خدا، محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عقل اور رائے تمام لوگوں سے زیادہ راجح اور افضل ہے۔ میں نے ایک آسمانی کتاب میں یہ بھی پایا ہے: شیطان کسی چیز سے اتنی تکلیف نہیں اٹھاتا جتنی تکلیف عقلمند مومن سے اٹھاتا ہے، شیطان ایک لاکھ جاہلوں کی تکلیف برداشت کرلیتا ہے یہاں تک کہ انہیں اپنا فرماں بردار بنا کر جہاں چاہتا ہے انہیں لے جاتا ہے جبکہ عقلمند مومن سے تکلیف میں مبتلا رہتا ہے پس مومن بندہ اس پر اتنا دشوار ہو جاتا ہے کہ شیطان اس سے کچھ بھی حاصل نہیں کر پاتا۔ مزید فرماتے ہیں: شیطان پر عقلمند مومن کی تکالیف برداشت کرنے سے کہیں زیادہ آسان پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنا ہے کیونکہ جب بندہ صاحب ایمان، عقلمند اور بصیرت والا ہو جاتا ہے تو وہ شیطان پر پہاڑ سے زیادہ بھاری اور لوہے سے زیادہ سخت ہو جاتا ہے اور شیطان کے ہر وار کو ناکام کر دیتا ہے پھر جب شیطان اسے بہکانے کی طاقت نہیں پاتا تو کہتا ہے: ہائے افسوس! میری اس سے نہ خواہش پوری ہو سکی نہ اس پر زور چل سکا، پھر شیطان عقلمند مومن کو چھوڑ کر جاہل کے پیچھے لگ جاتا ہے اور اسے قیدی بنا کر مکمل قابو پالیتا ہے حتّٰی کہ اسے ایسی ذلیل حرکات میں لگا دیتا ہے جن کی وجہ سے دنیا میں ذلت آمیز سزائیں ملتی ہیں مثلاً: کوڑے لگنا، سر مونڈنا، منہ کالا کرنا، ہاتھ یا پاؤں کاٹنا، رجم کرنا اور سولی لٹکانا۔ وہ دو بندے جو نیکیوں میں تو برابر ہوں لیکن ان میں سے ایک زیادہ عقلمند ہو تو ان کے درمیان مشرق و مغرب جتنا بلکہ اس سے بھی زیادہ فاصلہ ہو جاتا ہے۔

سبز پرچہ:

﴿4653﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار پیارے آقا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد نبوی شریف میں آرام فرما رہے تھے کہ ایک آدمی بادام یا اس جیسی کوئی چیز لایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو توڑا تو اس میں ایک سبز رنگ کا پرچہ تھا جس پر تحریر تھا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَا اَنْصَفَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ مَنِ اتَّھَمَہٗ فِیْ قَضَائِہٖ وَاسْتَبْطَاَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللّٰہ کے رسول ہیں، جس نے تقدیر کے معاملہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر تہمت لگائی اور رزق کے معاملہ میں اسے تاخیر کرنے والا سمجھا اس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ انصاف نہ کیا۔

اوّل و آخر کون؟

﴿4654﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے ربّ! عنقریب لوگ مجھ سے تیری ابتدا کے متعلق پوچھیں گے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: انہیں بتاؤ کہ میں ہر شے سے پہلے ہوں اور ہر شے کے بعد بھی ہوں۔

ابن آدم سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خطاب:

﴿4655﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک صحیفہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان پڑھا ہے: اے ابن آدم! تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا، مجھے یاد کرتا ہے اور بھلا بھی دیتا ہے، مجھے پکارتا ہے اور مجھ سے دور بھی بھاگتا ہے۔ میری طرف سے تجھ پر بھلائیاں نازل ہوتی ہیں اور تیری طرف سے مجھے برائی پہنچتی ہے، ہمیشہ ایک معزز فرشتہ تیری طرف اترتا ہے مگر وہ تیری طرف سے برے اعمال لے کر میری طرف آتا ہے۔ اے ابن آدم! مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرا قرب حاصل کرنے والا کام یہ ہے کہ تو اس تقسیم پر راضی رہے جو میں نے تیرے حق میں کی ہے۔ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مجھ سے دور کرنے والی بات یہ ہے کہ تو میری کی گئی تقسیم پر ناخوش ہو اور اسے برا جانے۔ اے ابن آدم! میں نے تجھے جو حکم دیا ہے اس میں اطاعت کر اور مجھے یہ نہ بتا کہ تیرے حق میں کیا بہتر ہے، میں اپنی مخلوق کو خوب جانتا ہوں، جو میری تکریم کرتا ہے میں اس کو عزت عطا کرتا ہوں اور جس پر میرا حکم گراں ہو میں اسے ذلیل و رسوا کرتا ہوں، میرا بندہ جب تک میرے حق کی رعایت نہیں کرتا میں بھی اس کے حق کی طرف نظر نہیں کرتا۔

حکایت: آدمی اور راہب

﴿4656-57﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک آدمی ایک راہب سے ملا

اور پوچھا: اے راہب! آپ کی نماز کا کیا حال ہے؟

راہب: میرا نہیں خیال کہ کوئی بندہ ایسا بھی ہے جس نے جنت اور دوزخ کا ذکر تو سنا ہو مگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی نماز کے بغیر گزر جائے۔

آدمی: آپ موت کو کیسے یاد کرتے ہیں؟

راہب: میں قدم اٹھاتے اور زمین پر رکھتے ہر لمحہ یہی خیال کرتا ہوں کہ میں مرنے والا ہوں۔

اب **راہب** پوچھتا ہے: اے آدمی! تیری نماز کا کیا حال ہے؟

آدمی: میں نماز پڑھتے ہوئے اس قدر روتا ہوں کہ میرے آنسوؤں سے گھاس اُگ آتی ہے۔

راہب: تیرا ہنستے ہوئے رات گزار دینا اس حال میں کہ تو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہو تیرے رونے اور لوگوں کے دکھاوے کے لیے عمل کرنے سے بہتر ہے کیونکہ ریاکار کا کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

آدمی: آپ مجھے کافی عقلمند لگتے ہیں، مجھے نصیحت فرمائیں۔

راہب: دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، دنیا کے لیے دنیا داروں سے مت الجھو، دنیا میں شہد کی مکھی کی طرح ہو جاؤ کہ اس میں سے کھایا جائے تو بھی میٹھا اور چھوڑ رکھو تو بھی میٹھا اور اگر عود (ایک خوشبودار لکڑی) پر بیٹھ جائے تو اس کو بھی نہ توڑ سکے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ایسے وفادار ہو جاؤ جیسے کتا اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے کہ وہ اسے بھوکا رکھے، دور بھگائے یا مارے وہ ہر حال میں مالک کا وفادار ہی رہتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب یہ بات کہی تو فرمایا: افسوس ہے تجھ پر! تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے اتنا وفادار بھی نہیں جتنا ایک کتا اپنے مالک کے لئے وفادار ہوتا ہے۔

دنیا و آخرت میں نفع دینے والی دعا:

﴿4658﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زمین پر اتارا گیا تو آپ فرشتوں کی آوازیں نہ پا کر وحشت محسوس کرنے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے پاس زمین پہ اترے اور کہا: اے آدم! کیا میں آپ کو ایک ایسی چیز نہ سکھاؤں جو آپ کو دنیا و آخرت میں نفع دے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: کیوں نہیں۔ تو جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا:

آپ یوں پڑھیے: اَللّٰھُمَّ تَمِّمْ لِیَ النِّعْمَۃَ حَتّٰی تَھْنَئَنِیَ الْمَعِیْشَۃُ اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ لِیْ بِخَیْرٍحَتّٰی لَا تَضُرَّنِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَؤُوْنَۃَ الدُّنْیَا وَکُلَّ ھَوْلٍ فِی الْقِیَامَۃِ حَتّٰی تُدْخِلَنِی الْجَنَّۃَ فِیْ عَافِیَۃٍ یعنی اے اللہ! میرے لیے اپنی نعمت کو تمام فرما تاکہ میرے لیے زندگی پر لطف ہو جائے، اے اللہ! میرے لیے بھلائی مقرر فرما تاکہ میری لغزشیں مجھے نقصان نہ دیں، اے اللہ! تو دنیا کی تمام مشکلات اور قیامت کی ہولناکیوں سے میری کفایت فرما یہاں تک کہ تو مجھے عافیت کے ساتھ جنت میں داخل فرمادے۔

ساری مخلوق ایک جیسی کیوں نہیں؟

﴿4659﴾... حضرتِ سیِّدُنا عقیل بن معقل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: میں نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار حکمتیں ہیں کہ اس نے مخلوق کو مختلف تخلیق اور مختلف تقدیر والا پیدا فرمایا، اس میں سے ایک مخلوق ایسی ہے جو اس وقت تک رہے گی جب تک دنیا قائم ہے، دِنوں کے گزرنے سے نہ تو وہ کم ہوتی ہے اور نہ ہی ہلاک ہوتی ہے اور ایک ایسی مخلوق ہے جو ایام کے گزرنے کے ساتھ ساتھ کم بھی ہوتی ہے اور اس پر آزمائشیں اور موت بھی واقع ہوتی ہے۔ ایک مخلوق ایسی ہے جو نہ کھاتی ہے، نہ پیتی ہے، ایک مخلوق ایسی بھی پیدا فرمائی جو کھاتی بھی ہے پیتی بھی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے ساتھ اس کا رزق بھی پیدا فرما دیا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان میں سے بعض کو خشکی میں اور بعض کو تری میں پیدا فرمایا، خشکی والوں کا رزق خشکی پر اور تری والوں کا تری پر پیدا فرمایا، خشکی والوں میں سمندروں میں رہنے کی طاقت نہیں اور تری والوں میں خشکی پر رہنے کی صلاحیت نہیں۔ خشکی والوں کا رزق تری والوں کو نفع نہیں دیتا اور تری والوں کی خوراک خشکی والوں کو کفایت نہیں کرتی، سمندر کے رہنے والے خشکی پہ نکل آئیں تو ہلاک ہو جائیں اور خشکی کے رہنے والے پانی میں جائیں تو زندہ نہ رہ پائیں۔ جس کسی کو رزق اور معیشت کی تقسیم باعث تشویش ہے اس کے لیے خشکی اور تری کی اس مخلوق میں نصیحت ہے۔ اے ابن آدم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رزق کی جو تقسیم رکھی ہے اس سے سبق حاصل کر، اس میں سے ہر چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تخلیق و تقسیم کے عین مطابق ہے، کسی کو بھی اسے بدلنے یا مخلوط کرنے کی طاقت نہیں، جس طرح کہ اہل زمین، اہل سمندر کی خوراک کے ذریعے زندگی گزارنے کی طاقت نہیں رکھتے اور اگر اس پر مجبور کیے جائیں تو سب کے

سب ہلاک ہو جائیں اور جب ہر جان اسی رزق پر رہے جو اس کے لیے پیدا کیا گیا تو وہ زندہ و سلامت رہتی ہے۔ یہی حال ابن آدم کا ہے کہ جب تک وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم پر قناعت کرتا اور جما رہتا ہے تو وہ اس کے لیے باعث حیات و صحت ہوتی ہے اور جب وہ دوسروں کے رزق کھینچنا شروع کرتا ہے تو نقصان اٹھاتا ہے۔

علما کو نصیحت:

﴿4660﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ بن سنان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے فرماتے ہوئے سنا: ہم سے پہلے کے علما اپنے علم کے ذریعے دوسروں کی دنیا سے بے نیاز رہتے تھے اور اہل دنیا ان کے علم میں رغبت کرتے ہوئے اپنی دنیا ان کے لیے خرچ کرتے تھے جب کہ آج یہ وقت آ گیا ہے کہ علما اپنا علم اہل دنیا کے لیے ان کی دنیا میں رغبت کرتے ہوئے خرچ کرنے لگے ہیں اور اہل دنیا ان کے علم سے بے رغبت ہو گئے ہیں اس لیے کہ علما کی بیٹھک بُری ہوگئی ہے۔ اے عطاء! تم بادشاہوں کے دروازوں سے دور رہنا، کیونکہ ان کے دروازوں پر اونٹوں کے اصطبل جتنے بڑے بڑے فتنے ہیں، تم ان کی دنیا سے تو کچھ حاصل نہ کر سکو گے مگر تمہارے دین کو نقصان ضرور پہنچے گا، اے عطاء! جتنا تمہیں کفایت کرتا ہے وہ اگر تمہیں بے نیاز کر دے تو تمہاری زندگی تمہیں کفایت کرے گی اور جو چیز تمہارے لیے کافی ہے اگر وہ تمہیں بے نیاز نہ کرے تو کوئی بھی چیز تمہیں کفایت نہیں کر سکتی پھر تو تمہارا پیٹ سمندروں میں سے ایک سمندر یا وادیوں میں سے ایک وادی ہے جسے صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

﴿4661﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لہو و لعب میں مصروف رہنے والے حکماء (یعنی صاحبِ عقل و دانش) نہیں ہو سکتے اور نہ ہی زنا کرنے والے آسمانوں میں عزت پا سکتے ہیں۔

سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک بیان:

﴿4662﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کا دن بڑا سخت ہے۔ اپنی بد حالی کی وجہ سے طویل ہے۔ خوش بخت آج کے دن سے نصیحت پکڑے گا اور عقل مند اس سے کثیر منافع حاصل کرے گا۔ اے اِبنِ آدم! تو نے خود سے جہالت کو دور کرنے کے لیے کثیر منافع جمع کیے اور اس دن میں رہنمائی کے چراغ روشن کیے کاش کہ وہ تجھے کفایت کر جائیں، میں نے آج کے دن کوئی ایسا نہ دیکھا جو روشنی کے باوجود

راہ بھٹک کر حیران نہ ہوا ہو اور نہ کوئی ایسا جو بیماریوں سے تھک کر چور نہ ہوا ہو۔ اے ابن آدم! خالق سے زیادہ کوئی طاقتور نہیں اور مخلوق سے زیادہ کوئی کمزور نہیں، جو چیز ربُّ العزت کے قبضۂ قدرت میں ہے کہ جس کا تو طالب ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بڑھ کر کوئی قادر نہیں اور جو چیز طالب کے اپنے قبضہ میں ہے، اس چیز پر اس کی قدرت بہت ہی کمزور ہے۔ اے ابن آدم! جو کچھ تیرے پاس سے جاچکا وہ لوٹ کر نہ آئے گا اور جو پاس ہے وہ بھی عنقریب جانے والا ہے۔ لہٰذا جس کا ہونا لازمی ہے اس پر آہ وزاری کیسی؟ اور جس کی امید نہیں اس کی لالچ میں کیا پڑنا؟ جس چیز نے چلے ہی جانا ہے اس کی بقا کے لیے حیلے بہانے کرنے کا کیا فائدہ؟

اے ابن آدم! جس کا ادراک نہیں کر سکتا اس کی طلب سے رک جا اور جسے پانا ممکن نہیں اس کے حصول کی کوششیں چھوڑ دے اور جو نہیں پا سکتا اس کی چاہت مت رکھ۔ جس طرح تیری مطلوبہ چیزیں تجھ سے پیچھے ہٹ گئیں اسی طرح خود سے فضول امیدوں کو ختم کر دے۔ جان لے کہ کتنی ہی چیزیں ایسی ہیں جن کی طلب کی جاتی ہے مگر وہ طالب کے لیے نقصان دہ ہیں۔ اے ابن آدم! مصیبت کے وقت صبر کر اور یاد رکھ سب سے بڑی مصیبت برے اخلاق ہیں۔ اے ابن آدم! زمانے کے کتنے دن مال و دولت کی امید لگائی جاسکتی ہے اور کون سا دن ہے کہ اس کا انجام آنے والے وقت سے مؤخر ہو جائے گا۔ تو زمانے پہ غور کرے تو اس کو تین دن پائے گا: (۱)...ایک دن وہ جو گزر چکا تجھے اس سے کوئی امید نہیں (۲)...ایک دن وہ جو آج موجود ہے اس میں تو اضافہ نہیں کر سکتا (۳)...ایک دن وہ جو آیندہ آئے گا تو اس سے بے خوف مت ہو۔ گزرا ہوا کل ایک امانت تھا جو ادا ہو چکی اور ایسا گواہ تھا جس کی گواہی قبول ہو چکی، وہ اندرونی بیماریوں کا معالج تھا جو اب تجھ سے الٹے قدم پھر چکا لیکن تیرے لیے حکمت کے پھول چھوڑ گیا ہے اور آج کا دن ایک الوداع ہونے والا دوست ہے یہ ایک عرصہ تک چھپا رہا اور اب بہت جلد جانے والا ہے یہ تیرے پاس آیا ہے تو اس کے پاس نہیں آیا اور اس سے پہلے بھی ایک عادل گواہ رخصت ہو چکا اگر اُس میں تیرے لیے کوئی بھلا تھا تو اِس کو بھی اُسی کی طرح گزار ان دونوں کی گواہی تیرے حق میں یا تیرے خلاف زیادہ پختہ ہو گی۔ اے ابن آدم! اس سے بڑھ کر کم عقل کون ہے جس نے یقین کو ضائع کیا اور عمل میں خطا کی۔ اے لوگو! اصل بقا تو فنا کے بعد ہے۔ یقیناً ہم پیدا کیے گئے ہیں پہلے تو ہمارا وجود بھی نہ تھا، پھر ہمیں آزمایا جائے گا اور پھر ہم لوٹ کر جائیں گے۔ آج ہر چیز مستعار ہے تحائف تو کل

ہوں گے۔ خبر دار ہو جاؤ! یا تو سخت محرومی ہمارا مقدر ہو گی یا پھر عظیم عطائیں۔ لہٰذا جسے چھوڑ جانا ہے اس کے بجائے ان اعمال کی اصلاح کر لو جنہیں آگے بھیج رہے ہو۔ اے لوگو! تمہارا اس دنیا میں عارضی قیام ہے اور موت تمہارے مد مقابل ہے جبکہ تم ایک ایسے جہاں میں ہو جہاں تمہیں مصائب ہدیہ کئے گئے ہیں کہ ایک نعمت پاتے ہو تو اس کے لئے دوسری چھوڑنی ہی پڑتی ہے اور زندگی کا اگلا دن بھی ملتا ہے تو پچھلا دن فنا کرنے کے بعد، جو بھی نیا رزق ملتا ہے پہلا رزق کھا چکنے اور ختم کر چکنے کے بعد، ایک ترجیح ختم ہوتی ہے جب ہی کوئی دوسری چیز قابل ترجیح بنتی ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتے ہیں کہ اس گزری ہوئی نصیحت میں ہمارے اور آپ کے لیے برکت رکھے۔ اے ابن آدم! اہل دنیا مسافر ہیں اور مسافر اپنی سواریوں کے کجاوے سفر کے بعد ہی کھولتے ہیں اور مسافر قرض لی ہوئی چیزوں پر ہی گزارا کرتے ہیں۔ لہٰذا نعمتیں دینے والے کا شکر ادا کرنا اور خود کو وقت مقررہ کے حوالے کر دینا کیا ہی اچھا کام ہے۔ اے ابن آدم! چیز اپنی ہم مثل ہی سے ہوتی ہے یقیناً جو ہم سے پہلے گزر گئے وہ جڑ تھے ہم ان کی شاخ ہیں تو جب جڑ ہی باقی نہ رہی تو شاخ کیونکر باقی رہے گی۔

نفس ڈھیٹ خچر ہے:

﴿4663﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرمایا کرتے تھے: ایمان قائد (یعنی قیادت ورہنمائی کرنے والا)، عمل سائق (یعنی چلانے والا) اور نفس ڈھیٹ خچر ہے۔ اگر قائد ڈھیلا پڑ جائے تو یہ خچر راستے سے ہٹ جاتا ہے اور اپنے سائق کے لیے سیدھا نہیں رہتا اور اگر سائق سست ہو جائے تو یہ خچر وہیں رک جاتا ہے اور اپنے قائد کے پیچھے نہیں چلتا اور جب قائد اور سائق دونوں میں اتفاق ہو جائے تو پھر یہ خچر (یعنی نفس) طوعاً و کرھاً (چار و ناچار) راہ راست پر ہی رہتا ہے اور نفس کی راہ راست پر ہمیشگی طوعاً و کرھاً ہی ممکن ہے۔ بعض اوقات انسان کو اپنے دین میں سے بھی کوئی چیز ناپسند ہو تو اسے چھوڑ دیتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے پاس دین سے کچھ باقی ہی نہ رہے۔

خوف خدا سے ٹوٹے دل:

﴿4664﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْهِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! اگر میں تجھے تلاش کروں تو کہاں پاؤں گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان کے پاس جن کے دل میرے خوف سے ٹوٹ چکے ہیں۔

﴿4665﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعض صحائف میں لکھا پایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: مجھے کبھی کسی شے سے تردد نہیں ہوتا سوائے اس مومن کی روح قبض کرتے وقت جو موت کو ناپسند کرتا ہے اور اس کی ناپسندیدہ شے مجھے بھی ناپسند ہے لیکن موت تو لازماً آئے گی۔

حکایت: شیطان لوگوں کو کیسے بہکاتا ہے؟

﴿4666﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس نے 70 ہفتے اس طرح روزے رکھے کہ ہر سات دن بعد ایک دن چھوڑتا تھا۔ اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ شیطان لوگوں کو کیسے بہکاتا ہے؟ جب عرصہ دراز تک اسے سوال کا جواب نہ ملا تو کہنے لگا: جس چیز کا سوال میں کر رہا ہوں اس سے بہتر تو یہ ہے کہ میں کوئی خطا کروں جو صرف میرے اور میرے ربّ کے درمیان ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتے نے کہا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری طرف بھیجا ہے وہ فرماتا ہے کہ آج تک تو نے جتنی عبادت کی اس کے مقابلے میں تیرا یہ کلام مجھے بہت پسند آیا ہے اور اس نے تیری آنکھیں کھول دیں ہیں۔ چنانچہ اس عابد نے دیکھا کہ شیطان کے بہت سارے جال ہیں جو زمین کو گھیرے ہوئے ہیں اور ہر انسان کے گرد شیطان مکھیوں کی طرح جمع ہیں۔ عابد نے کہا: اے میرے رب! اس سے کون بچ پائے گا؟ ارشاد فرمایا: متقی وپرہیزگار نرم خو۔

حکایت: کھیرے کھانے ہیں؟

﴿4667﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عابد سفر کرتے ہوئے ایسی زمین میں گیا جہاں بکثرت کھیرے اگے ہوئے تھے۔ اس کے نفس نے اس میں سے کھانے کی خواہش کی تو اس نے فوراً اپنے نفس کی پکڑ کی اور وہیں کھڑے ہو کر تین دن تک مسلسل نماز پڑھتا رہا یہاں تک کہ دن کی گرمی، رات کی ٹھنڈک اور ہواؤں نے اس کی رنگت بدل ڈالی۔ اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اور دیکھ کر بولا: سُبْحٰنَ اللہ! لگتا ہے اس انسان کو آگ نے جلا دیا ہے۔ اس مسافر عابد نے کہا: ہاں مجھے آگ ہی نے جلایا ہے مجھے نارِ دوزخ کا خوف ہوا کہ اگر میں اس میں ڈالا گیا تو میرا کیا حال ہو گا۔۔!

سائے میں نہ بیٹھوں گا:

﴿4668﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: گزشتہ زمانے کی بات ہے کہ ایک آدمی سے گناہ سر زد ہو گیا تو اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے مَنت مانتے ہوئے کہا: جب تک مجھے جہنم سے آزادی کا پروانہ نہیں مل جاتا سائے میں نہ جاؤں گا۔ چنانچہ وہ سردی، گرمی میں کھلے آسمان تلے رہنے لگا اس کے پاس سے گزرنے والے ایک شخص نے اس کی بری حالت دیکھ کر کہا: اے بندۂ خدا! تجھے کیا مصیبت پہنچی کہ میں تیرا یہ حال دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: میری جو حالت تم دیکھ رہے ہو یہ جہنم کی یاد کے سبب ہوئی ہے اگر مجھے اس میں ڈال دیا گیا تو اس وقت میرا کیا حال ہو گا۔۔!

40، 50 اور 60 سال والوں کو ندا:

﴿4669﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ چوتھے آسمان پر ایک فرشتہ یہ ندا کرتا ہے: اے 40 سال والو! تم کھیتی ہو ہم تمہاری فصل کاٹیں گے۔ اے 50 سال والو! تمہارے لیے وہی ہے جو تم آگے بھیج چکے اور جو پیچھے چھوڑ آئے۔ اے 60 سال والو! تمہارے لیے کوئی عذر نہیں۔ کاش! مخلوق کو پیدا نہ کیا گیا ہوتا اور جب پیدا کر ہی دیا گیا ہے تو اے کاش! جان لیتے کہ کیوں پیدا کیے گئے ہیں۔ تمہارے پاس قیامت آنے ہی والی ہے پس تیاری کر لو۔

70 سال والوں کے لئے کوئی بہانہ نہیں:

﴿4670﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض دانائی کی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ 40 سال والے کھیتی ہیں جن کی فصل ہم کاٹیں گے، 60 سال والوں نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا اور 70 سال والو! تمہارے لئے تو اب کوئی بہانہ نہیں بچا۔

قابلِ افسوس زمانہ:

﴿4671﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا دانیال عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: افسوس ہے اس زمانے پر جس میں نیک لوگ تلاش کرنے کے باوجود نہ ملیں گے، اگر ہوں بھی تو

صرف اتنے کہ جیسے کٹی ہوئی کھیتی کے بعد بچ جانے والے خوشے یا توڑے ہوئے انگوروں کے بعد بچ جانے والے چند دانے عنقریب ان پر رونے اور نوحہ کرنے والیاں آنسو بہائیں گی۔

اعمال کا وزن کس اعتبار سے ہو گا؟

﴾4672﴿... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ (پ۱۷، الانبیاء: ۴۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن۔

اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اعمال کا وزن خاتمے کے اعتبار سے ہو گا، جب اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ نیک عمل پر فرماتا ہے اور جب کسی کے بارے میں خفیہ تدبیر فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ برے عمل پر ہوتا ہے۔

ربّ تعالیٰ کا مخلوق سے خطاب:

﴾4673﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کے بعد اس پر نظر فرمائی، جب کہ وہ زمین پر چل رہی تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے ہی تجھے اپنی طاقت و قوت سے پیدا فرمایا اور اپنی حکمت سے ٹھیک بنایا، میرا فیصلہ حق ہے اور میرا حکم نافذ ہے، میں نے جیسے تجھے پہلی بار پیدا کیا اسی طرح واپس لوٹاؤں گا اور میں اپنی حکمت سے تجھے فنا کر دوں گا یہاں تک کہ میں اکیلا ہی باقی رہوں گا۔ بے شک بادشاہی اور ہمیشہ کا رہنا میرے سوا کسی کے لائق نہیں۔ ایک دن میں اپنی مخلوق کو بلاؤں گا اور ان کو اپنا فیصلہ سنانے کے لیے جمع کروں گا، اس دن میرے دشمن نقصان میں ہوں گے اور دل میرے خوف سے تھر تھرا رہے ہوں گے، قلم میری ہیبت سے خشک ہو جائیں گے اور میرے علاوہ جن کو پوجا جاتا ہے وہ اپنے پوجنے والوں سے بیزار ہوں گے۔

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جمعہ کے دن اپنی تمام مخلوق کو پیدا فرمایا اور اس کے بعد ہفتے کا دن آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی ذات کے لائق اپنی مدح بیان فرمائی اور اپنی عظمت، طاقت، کبریائی، سلطنت، قدرت، بادشاہت اور ربوبیت کا ذکر فرمایا، ہر چیز یہ سننے کے لیے خاموش ہو

گئی اور ساری مخلوق نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں بادشاہ ہوں میرے سوا کسی کی بادشاہی نہیں، وسیع رحمت اور اچھے ناموں والا ہوں۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں بزرگی والے عرش اور بلند و بالا افلاک کا مالک ہوں۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں احسان، فضل اور نعمتیں فرمانے والا اور بڑائی والا ہوں۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں آسمان و زمین اور ان میں رہنے والوں کا بغیر نمونے کے پیدا فرمانے والا ہوں۔ ہر شے میری عظمت سے بھری ہوئی، میری بادشاہت ہر شے پر غالب، میرا علم و قدرت ہر شے کو محیط، میری رحمت ہر شے کو وسیع اور میرا لطف و کرم ہر شے تک پہنچنے والا ہے۔ میں ہی اللہ ہوں۔ اے گروہِ مخلوق! میری شان جان لو۔ زمین و آسمان میں میری ہی قدرت ہے اور ساری کی ساری مخلوق کا قیام و دوام میری ہی قدرت سے ہے۔ مخلوق میں تبدیلی میرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔ اس کی حیات میرے رزق سے ہے۔ اس کی زندگی، موت، بقاو فنا سب میری قدرت میں ہے۔ میرے علاوہ ان کی کوئی جائے پناہ نہیں۔ اگر میں مخلوق سے اپنی نظر رحمت پھیر لوں تو سب ہلاک ہو جائیں۔ اگر اپنی عنایتیں یونہی جاری رکھوں تو اس سے میرا نہ کچھ نقصان ہے نہ کوئی فائدہ اور مخلوق کا مفقود ہونا مجھے نقصان دہ نہیں۔ مجھے اپنی طاقت، بادشاہت، برہان، نور، زبردست پکڑ، علومرتبت اور عظیم شان کی عزتوں پر فخر ہے۔ میری مثل کوئی چیز نہیں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میری تخلیق کردہ کسی شے کو مجھ سے منہ پھیرنا اور میرا انکار کرنا روا نہیں، جسے میں نے پیدا کیا بھلا وہ کس طرح میری معرفت سے انکار کر سکتا ہے یا کس طرح میرے حکم میں جھگڑ سکتا ہے حالانکہ میرے علاوہ اس کا کوئی پیدا کرنے والا اور وارث نہیں اور جو میرے قبضۂ قدرت میں ہو مجھ پر کیسے غالب آسکتا ہے؟ جس کو میں زندگی عطا کروں، اس کے جسم کو بیمار کروں، اس کی عقل میں کمی کروں، موت دوں، بوڑھا کروں وہ کیونکر مجھ سے پھر سکتا ہے؟ اور یہ سب میرے لیے ناممکن نہیں۔ بھلا کیونکر میرا بندہ، بندی اور ان کی اولاد میری عبادت سے انکار کریں گے حالانکہ میرے علاوہ ان کا کوئی خالق و وارث نہیں جس کی طرف وہ منسوب کیے جائیں اور وہ میرے علاوہ کسی ایسے کی عبادت کیسے کر سکتے ہیں جسے ایام بوسیدہ اور شب و روز کا گزرنا فنا کر دے حالانکہ دن رات تو میری سلطنت کے دو ہلکے سے شعبے ہیں۔ تو اے فانی دنیا والو! آجاؤ اور فقط مجھ ہی سے لو لگا لو۔ میں نے اپنے ذمّۂ کرم پر رحمت کو لازم کر لیا

ہے اور جو مجھ سے مغفرت چاہے اس کے لئے مغفرت و معافی کا فیصلہ کر لیا ہے، میں اس کے تمام چھوٹے بڑے گناہ بخش دوں گا اور یہ مجھ پر بالکل بھاری نہیں ہے۔ اپنے ہاتھوں ہلاکت مت کماؤ اور میری رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک میری رحمت میرے غضب پہ سبقت رکھتی ہے۔ خیر و بھلائی کے سب خزانے میرے قبضہ میں ہیں۔ میں نے کوئی شے بھی اپنی حاجت و ضرورت کے لیے پیدا نہیں کی بلکہ اپنی قدرت کے اظہار کے لیے پیدا کی ہے اور اس لیے کہ اہل نظر میری باشاہت و تدبیرِ حکمت میں غور کریں، ساری مخلوق میری عزت کی تابعدار ہو جائے اور سب میری ہی حمد بیان کریں اور سب کے سب میرے ہی لیے اپنے سر جھکائیں۔

سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹے کو نصیحت:

﴿4674﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں سمجھ داری سے کام لو۔ بے شک لوگوں میں سے سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں سب سے زیادہ سمجھ داری سے کام لیتا ہے۔ شیطان عقلمند سے بھاگتا ہے اور اسے دھوکا نہیں دے سکتا۔

طب، فقہ اور حلم کے تین نکتے:

﴿4675﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک ساتھی سے فرمایا: کیا میں تجھے طِب، فقہ اور بردباری کی، ایک ایسی بات نہ بتاؤں کہ جس کے بارے میں اطبا، فقہا اور بردبار لوگوں نے کوئی کلام نہ کیا؟ اس آدمی نے کہا: اے ابوعبد اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: طب کی وہ بات جس کو اطبا نے بیان نہیں کیا وہ یہ ہے کہ جب بھی کھانا کھاؤ اس کے شروع میں بِسْمِ اللہ شریف پڑھو اور آخر میں اللہ کی حمد بیان کرو۔ اور فقہ کی وہ بات جسے فقہا نے بیان نہیں کیا وہ یہ کہ جب بھی تم سے سوال پوچھا جائے اس کا علم ہو تو جواب دو ورنہ کہہ دو کہ میں نہیں جانتا۔ اور بردباری کا نفیس نکتہ یہ ہے کہ اکثر خاموش ہی رہو سوائے اس کے کہ تم سے کسی چیز کا سوال کیا جائے (تو فقط اس کے جواب میں بولو)۔

سمجھ دار ہونے کی امید:

﴿4676﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کسی بچے میں دو خصلتیں

پائی جائیں تو اس کے سمجھ دار ہونے کی امید ہے (۱)...حیا (۲)...خوفِ خدا۔

نصیحتِ سکندری:

﴿4677﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ذُوالقَرنَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سورج کے طلوع ہونے کے مقام پر پہنچے تو ایک فرشتے نے آپ سے کہا: میرے لیے لوگوں کو جمع کریں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تمہارا نا سمجھ سے بات کرنا مُردوں کو سکھانے کی مثل ہے، بے عقل شخص سے کلام کرنا اس شخص کی مثل ہے جو چٹان کو تر کرنے کی خاطر اس پر پانی بہائے یا اس شخص کی مثل جو سالن کے لیے لوہے کو پکاتا ہے اور جو تمہاری طرف متوجہ نہیں اس سے گفتگو کرنا مُردوں کے آگے دستر خوان بچھانے کی مثل ہے اور پہاڑ کی چوٹی سے پتھر لانا تمہارے لیے بے عقل کو سمجھانے سے زیادہ آسان ہے۔

نصیحت آموز باتیں:

﴿4678﴾... حضرتِ سیِّدُنا غوث بن معقل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم اللہ کی بندگی کرنے کا ارادہ کرو تو اللہ کی رضا کے لیے اپنے علم اور اخلاص میں خوب محنت کرو کیونکہ بغیر اخلاص عمل قبول نہیں ہوتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے اخلاص، عبادتِ الٰہی ہی سے کامل ہوتا ہے۔ اس کی مثال میٹھے پھل کی سی ہے جس کی خوشبو اور ذائقہ دونوں ہی میٹھے اور ستھرے ہوتے ہیں۔ یہی مثال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی ہے۔ اخلاص اس کی خوشبو اور عمل اس کا ذائقہ ہے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاعت کو علم، بردباری اور فقہ سے آراستہ کرو اور اپنے نفس کو بے وقوفوں کے اخلاق سے بچا کر علما کے اخلاق کا پابند بناؤ اور اس کو بردبار لوگوں کے اعمال کا عادی بناؤ اور بدبختوں جیسے اعمال سے روک کر رکھو۔ اس پر فقہا کی سیرت لازم کرو اور خبیث لوگوں کے طرزِ زندگی سے دور رکھو۔ جو کچھ تمہارے پاس زائد ہو اس کے ذریعے اپنے سے کمزوروں کی مدد کرو اور جو تم سے کمتر ہوں ان کی مدد کرو یہاں تک کہ وہ تمہارے برابر ہو جائیں۔ بے شک دانا لوگ اپنا زائد مال جمع کر کے کمزوروں کو عطا کرتے ہیں پھر ان کمزوروں کے نقائص اور کمزوریاں دیکھتے اور انہیں دور کر کے ان کو اپنے برابر لاتے ہیں اور فقیہ جب دیکھتا ہے کہ کوئی اس کی صحبت اور مدد چاہتا ہے تو اس کو فقہ کا علم سکھاتا ہے اور اگر اس کے پاس مال ہو تو وہ مال سے محروم شخص کو دے

دیتا ہے اور اگر اصلاح کرنے والا ہو تو جب توبہ کی امید رکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے اور جب احسان کرتا ہے تو جو اس کے ساتھ برائی سے پیش آتا ہے اس سے بھی اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے اور اس طرح اچھائی کے اجر کا حقدار ہوتا ہے، صرف قول ہی پر غفلت نہیں برتتا بلکہ قول کے ساتھ عمل بھی کرتا ہے اور جب تک عمل نہیں کرتا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی جھوٹی تمنا نہیں کرتا۔ جب کسی نیکی کی توفیق ملتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے ہوئے حمد بیان کرتا ہے اور جس نیکی پر عمل نہ ہو سکا اس کی طلب میں لگ جاتا ہے۔ جب کوئی علم وحکمت کی بات سنتا ہے تو جب تک اس کو مکمل حاصل نہ کرلے سیر نہیں ہوتا۔ کسی کے گناہ کے بارے میں پتا چلے تو اس کی پردہ پوشی کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ قادرِ مطلق سے اس کی مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ کسی بھی کام میں جھوٹ کا سہارا نہیں لیتا کیونکہ گفتگو میں جھوٹ ایسے ہی ہے جیسے لکڑی میں دیمک کہ ظاہراً دیکھنے میں تو صحیح ہوتی ہے مگر اندر سے کھوکھلی، اس پر بیٹھنے والا اس کو صحیح گمان کرتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اچانک سے ٹوٹ جاتی ہے اور اس پر اعتماد کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہی حالت گفتگو میں جھوٹ کی ہے کہ جھوٹا شخص جھوٹ کو اپنا مددگار اور اپنے لیے نفع بخش گمان کرتا ہے مگر بالآخر اہلِ عقل اس کے دھوکے کو جان جاتے اور علما اس کی مکاریوں کو پہچان لیتے ہیں اور جب لوگ اس کی حقیقت کو جان جاتے ہیں تو اس کی خبر کو جھٹلا دیتے ہیں، اس کی گواہی سے انکار کر دیتے ہیں، اس کی سچائی میں بھی شک ہو جاتا ہے، اس کو حقیر جانتے ہیں اور اس کے پاس بیٹھنے کو برا جانتے ہیں، اس سے اپنے راز مخفی رکھتے ہیں، اپنی گفتگو اس سے چھپاتے ہیں، اپنی امانتیں واپس لے لیتے ہیں، اپنے معاملات پوشیدہ رکھتے ہیں، اپنے دین اور معیشت کے معاملے میں اس سے خوفزدہ رہتے ہیں، اسے اپنی کسی بھی قسم کی تقریب میں نہیں بلاتے، اپنے رازوں کے معاملے میں اس کی مکاریوں سے ہوشیار رہتے ہیں اور اپنے آپس کے جھگڑوں میں اس کو قاضی بھی نہیں بناتے۔

کس نبی نے اپنی قبر مبارک خود کھودی؟

﴿4679﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کھڑے ہوئے، جب بنی اسرائیل نے آپ کو دیکھا تو آپ کی طرف آ گئے۔ آپ نے ان کو بیٹھنے کا اشارہ فرمایا تو وہ بیٹھ گئے۔ پھر آپ نہر کے کنارے کی طرف آئے۔ جس کے پانی میں دنبوں کے سروں کے برابر خوشبودار کافور

بکھرے ہوئے تھے۔ آپ کو منظر پسند آیا تو آپ اس میں داخل ہوئے غسل فرمایا اور اپنے کپڑے دھوئے پھر نہر سے باہر تشریف لائے اور اپنے کپڑے خشک ہونے کے لیے ڈال دیئے اور خود واپس پانی میں چلے گئے یہاں تک کہ کپڑے خشک ہوئے تو آپ نے باہر آکر پہن لیے۔ پھر آپ سرخ چٹان کی طرف بڑھے جو کہ نہر کی بالائی جانب تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے وہاں دیکھا کہ دو آدمی قبر کھود رہے ہیں۔ آپ ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا میں آپ کی مدد کروں؟ وہ بولے کیوں نہیں۔ آپ نیچے اترے اور کھدائی شروع کر دی۔ آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ جس کی یہ قبر ہے وہ کس کی مثل ہے (یعنی اس کا قد وغیرہ کتنا ہے)؟ وہ بولے جی وہ آپ ہی کی قد و قامت کا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس قبر میں لیٹ گئے اور مٹی آپ پر برابر ہو گئی اور سوائے رحمت الٰہی کے کسی نے بھی آپ کی قبر کو نہ دیکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس رحمت کو بھی گونگا بہرا کر دیا۔

حکمت کی باتیں:

﴿4680﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:) اگر میں میت کا بدبودار ہونا مقرر نہ کرتا تو لوگ اسے گھر پر ہی رکھ لیتے۔ اگر میں کھانے کا خراب ہو جانا مقرر نہ فرماتا تو امرا غریبوں کو محروم رکھ کر اس کو ذخیرہ کر لیتے۔ اگر میں پریشانیوں اور غموں کا ختم ہونا مقرر نہ کرتا تو نہ دنیا کا نظام چلتا اور نہ ہی میری عبادت کی جاتی۔

﴿4681﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! اہلِ ذکر اور غافلین کی مثال نور اور اندھیرے کی سی ہے۔

تورات کی چار سطریں:

﴿4682﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے تورات میں پے در پے چار سطریں پڑھیں: (۱)... جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب پڑھی اور یہ گمان کیا کہ وہ اسے نہ بخشے گا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات سے مذاق کرنے والا ہے (۲)... جس نے کسی مصیبت کی شکایت کی اس نے اپنے ربّ کی شکایت کی (۳)... جو دوسرے کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر افسردہ ہوا وہ اپنے ربّ کی تقسیم پر ناراض ہوا اور (۴)... جس نے کسی مال دار کے لیے عاجزی کی اس کا تہائی دین چلا گیا۔

﴿4683﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے تورات میں پڑھا: جو گھر کمزور لوگوں کی طاقت سے (یعنی ان کا حق مار کر) بنایا گیا اس کا انجام خراب ہو گا اور جو مال حرام طریقے سے جمع کیا گیا اس کا انجام غربت و افلاس ہو گا۔

فرمانبردار اور نافرمان:

﴿4684﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں لکھا ہوا پایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: بے شک میرا بندہ جب میری اطاعت کرتا ہے تو میں اس کے مانگنے سے قبل ہی اس کی دعا قبول کر لیتا ہوں اور سوال کرنے سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہوں اور بے شک میرا بندہ جب میری فرمانبرداری کرتا ہے تو چاہے زمین و آسمان کی ساری مخلوق اس کی دشمن ہو جائے میں اس کے لیے راہ نجات نکال دیتا ہوں اور جب میرا بندہ میری نافرمانی کرتا ہے تو اس کے ہاتھوں کو آسمان کے دروازوں سے روک دیتا ہوں (یعنی اس کی دعا قبول نہیں ہوتی) اور اسے خواہشات کے تابع کر دیتا ہوں پھر مخلوق میں سے کوئی بھی چیز اس کی مددگار نہیں ہوتی۔

علمائے بنی اسرائیل پر عتاب:

﴿4685﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علمائے بنی اسرائیل پر عتاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم دین کے لیے دین نہیں سیکھتے اور نہ علم عمل کرنے کے لیے سیکھتے ہو، آخرت کے عمل پر دنیا میں جھگڑتے ہو، بھیڑ کی کھال پہنتے ہو حالانکہ تمہارے دل بھیڑیوں جیسے ہیں۔ تم اپنی غذا کو ظاہری نجاست سے تو پاک کرتے ہو اور پہاڑوں جیسے حرام نگل جاتے ہو، تم لوگوں پر دین کے احکام پہاڑوں جتنے بھاری کر دیتے ہو لیکن چھنگلی جتنی بھی ان کی مدد نہیں کرتے، تم نمازیں تو لمبی لمبی ادا کرتے ہو اور سفید صاف لباس پہنتے ہو جبکہ یتیموں اور بیواؤں کے مال اپنی اسی سادگی کے پردے میں ہڑپ کر جاتے ہو۔ میری عزت کی قسم! میں تمہیں ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا جس میں عقل مند کی رائے اور دانا شخص کی حکمت بھی گم ہو جائے گی۔

سیِّدُنا نوح و داؤد عَلَیۡہِمَا السَّلَام کا خوف خدا:

﴿4686﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے موت کے خوف سے 500 سال تک بیویوں سے قربت نہ فرمائی۔

﴿4687﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: جب حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لغزش صادر ہوئی تو آپ نے بادشاہت چھوڑ دی اور اس قدر روئے کہ آپ پر کپکپاہٹ طاری ہوگئی اور رخساروں پر آنسو بہنے لگے۔

﴿4688﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لغزش واقع ہوئی تو آپ نے عرصہ دراز تک اپنا سر اوپر نہ اٹھایا، فرشتے نے کہا: آپ کا پہلا کام بھی لغزش تھا اور آخری کام بھی لغزش ہے، اپنا سر اٹھالیجئے تب آپ نے اپنا سر اٹھایا مگر اس کے بعد آپ کی پوری زندگی اس طرح گزری کہ جب بھی پانی نوش فرماتے اس میں آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کے آنسو مل جاتے۔ جب بھی کھانا تناول فرماتے اس میں آنسو مل جاتے۔ بستر پر جاتے تو وہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا حتّٰی کہ لحاف کے اندر آپ کی موجودگی کا پتا نہ چلتا۔

بھلائی اور رحمت الٰہی کی چابی:

﴿4689﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی کے عبادت گزار ہونے پر اس کی تعریف نہیں فرماتا اور جو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کوئی بھلائی طلب کرتا ہے یہ اس کی رحمت ہی کے صدقے سے ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہ تو لوگوں سے بھلائی کی امید لگاتا ہے اور نہ ان کی برائی سے خوف کھاتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ لوگوں پر لطف و عنایت فقط اپنی رحمت سے فرماتا ہے۔ اگر لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مکر کریں تو وہ بھی خفیہ تدبیر فرماتا ہے۔ اگر وہ اسے دھوکا دینا چاہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کا دھوکا انہی پر پلٹا دیتا ہے۔ اگر وہ اسے جھٹلائیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کا جھٹلانا انہی پہ لوٹا دیتا ہے۔ اگر لوگ اس سے پیٹھ پھیریں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی جڑ کاٹ دیتا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان سے کچھ خوف نہیں رکھتا۔ اگر وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رجوع لائیں تو قبول فرماتا ہے اور سوائے عاجزی کے کوئی بھی کام ربّ کی رحمت کو لوگوں کی طرف متوجہ نہیں کرتا۔ کوئی

بھی حیلے، مکر، دھوکے بازی، ناراضی یا مشورے کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خیر کے خزانوں سے کچھ نکال نہیں سکتا۔ مگر خیر کی عطا فقط ربّ تعالیٰ کی رحمت سے ہوتی ہے اور جو کوئی حصولِ خیر کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا راستہ نہیں چنتا تو اس کے علاوہ اس کو کوئی دوسرا دروازہ نہیں ملتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بھلائی اور خیر حاصل کرنے کا ذریعہ اس کی اطاعت ہے اور لوگوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنا اور اس کے لیے عاجزی اختیار کرنا ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ پس جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہوتی ہے تو اس کی بارگاہ سے ان کی حاجت روائی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کو نہیں پایا جا سکتا۔ رحمتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ بندوں کا اس کی عبادت کرنا اور عاجزی اختیار کرنا ہی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اس کی بارگاہ سے ملنے والی ہر بھلائی کا دروازہ ہے اور اس دروازے کی چابی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزی اختیار کرنا ہے۔ لہٰذا جو یہ چابی لے کر آتا ہے اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جو بغیر چابی کے دروازہ کھلوانا چاہتا ہے اس کے لیے نہیں کھولا جاتا اور چابی کے بغیر دروازہ کھل بھی کیسے سکتا ہے اور خیر کے سب خزانے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ملک ہیں اور ان کا دروازہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی چابی عاجزی ہے تو جو اس چابی کی حفاظت کرے گا اور اسے ساتھ لیتا آئے گا تو اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ خزانوں میں داخل ہو جائے گا اور جو خزانوں میں داخل ہوں گے ان کے لیے ان کے من کی چاہتیں اور آنکھوں کی راحتیں ہوں گی۔ ان میں وہ امن کے مقام پر اپنی چاہت اور طلب کی ہر شے پائیں گے۔ وہ وہاں سے نہ پھیرے جائیں گے، نہ خوف زدہ ہوں گے، نہ بیمار ہوں گے، نہ بوڑھے ہوں گے اور نہ ان کو موت آئے گی۔ ان کے بخشنے والے مہربان ربّ کی طرف سے بطور مہمان نوازی ان کے لیے ان میں ہمیشہ کی نعمتیں، اجرِ عظیم اور بڑی عزت ہو گی۔

عقل کامل نہیں ہوتی:

﴿4690﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سب سے افضل عقل ہے اور جب تک آدمی میں یہ دس خصلتیں نہ پائی جائیں تب تک اس کی عقل کامل نہیں ہوتی: (۱)...تکبر سے بَری ہونا (۲)...معاملات کو سمجھداری سے انجام دینا (۳)...دنیا سے اتنی ہی مقدار پر قناعت کرنا جو زندہ رہنے کے لیے کافی ہو (۴)...اس سے زائد ہو تو اسے خرچ کر دینا (۵)...عزت و شرف کے مقابلے میں

عاجزی وانکساری پسند ہونا(٦)...عزت کے مقابلے میں ذلت کو پسند کرنا(٧)...طلبِ علم سے اکتاہٹ کا شکار نہ ہونا(٨)...طالب خیر کو دیکھ کر بیزار نہ ہو(٩)...دوسروں کی چھوٹی سی نیکی کو بہت بڑا اور اپنی بڑی سے بڑی نیکی کو چھوٹا سمجھنا اور دسویں خصلت بندے کے تمام معاملات کی اصل ہے اسی کے ذریعے بزرگی کا حصول ہوتا، ذکر بلند ہوتا اور اسی کے ذریعے بندے کو دنیا و آخرت میں کامیابی ملتی ہے۔ عرض کی گئی: وہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: (١٠)...وہ دیکھے کہ لوگوں میں اس سے اچھے بھی ہیں اور برے بھی، پس جب اپنے سے اچھوں کو دیکھے تو تمنا کرے کہ کاش! مجھے ان سے ملا دیا جائے اور جب خود سے کم درجہ والوں کو دیکھے تو کہے: شاید یہ نجات پاجائیں اور میں ہلاک ہو جاؤں اور شاید کہ ان کا باطن صاف ستھرا ہو جو مجھ پر ظاہر نہ کیا گیا ہو اور حقیقت میں یہ مجھ سے بہتر ہوں اور ان کے ظاہر کو شاید میرے لیے برا دکھایا گیا ہے۔ یہاں اس کی عقل مکمل ہو جاتی ہے اور زمانے والوں کا سردار بن جاتا ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور جنت کی طرف سبقت لے جانے والا ہو گا۔

منافق کی دو علامتیں:

﴿4691﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنی تعریف پسند کرنا اور مذمت کو برا جاننا منافق کی عادات میں سے ہے۔

اس کے گناہ مٹا دو:

﴿4692﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے داؤد! کیا تم جانتے ہو کہ میں اپنے بندوں میں سے کس کے گناہ بخش دیتا ہوں؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کس کے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اس بندے کے جسے اس کے گناہ یاد آجائیں تو اس کے جسم کا رواں رواں کانپ اٹھے، یہی وہ بندہ ہے جس کے لئے میں اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں۔

﴿4693﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی دینی معاملات پر سب سے زیادہ مددگار ہے اور خواہشات کی پیروی سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ مال اور مرتبے کی محبت

خواہشات کی پیروی ہی سے ہے اور یہ محبت تجھے احکامِ الٰہیہ کی خلاف ورزی کی طرف لے جائے گی اور احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی غضبِ الٰہی کا سبب ہے اور غضبِ الٰہی سے نجات کی کوئی راہ نہیں۔

ربّ کی لعنت:

﴿4694﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے بنی اسرائیل پر عتاب کیا تو ارشاد فرمایا: جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت دیتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں ہے اور جب میری نافرمانی ہوتی ہے تو میں غضب کرتا ہوں اور جب میں غضب کرتا ہوں تو لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت سات نسلوں تک پہنچتی ہے۔

نامِ محمد کی تعظیم کا انعام:

﴿4695﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جو دو سو سال تک اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانی کرتا رہا، جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے ٹانگوں سے گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پہ پھینک دیا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ جاکر اس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ وہ دو سو سال تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ ایسا ہی تھا مگر وہ جب بھی تورات کھولتا اور نامِ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتا تو اسے چوم کر آنکھوں سے لگاتا اور ان پر درود پڑھتا تھا۔ پس میں نے اس کا یہ عمل قبول کر کے اس کے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور 70 جنتی حوروں سے اس کا نکاح کر دیا ہے۔

﴿4696﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ لوگوں کی زبانوں کو مجھے تکلیف دینے سے روک دے تو ربُّ العزت عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی کے لیے ایسا کرنا ہوتا تو اپنے لیے کرتا۔

سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اور بادشاہ مصر:

﴿4697﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہ مصر کے دربار میں بلایا گیا تو آپ نے اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا: دنیا کی نسبت مجھے میرا دین

ہی کافی ہے اور مخلوق کے مقابل مجھے میرا ربّ کافی ہے، جس کا قرب عزت والا، اس کی ثنا عظیم اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر آپ اندر داخل ہوئے۔ بادشاہ آپ کو دیکھ کر تخت سے اترا اور آپ کو سجدہ کیا[1] اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا۔ پھر بولا کہ آج آپ ہمارے پاس امن میں قیام پزیر ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے زمینی خزانوں پہ نگہبان کردو میں جاننے والا اور حفاظت کرنے والا ہوں۔ یعنی آنے والے قحط کے سالوں میں حفاظت کرنے والا ہوں اور جو میرے پاس آئیں گے ان کی بولیاں جاننے والا ہوں۔

سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام مچھلی کے پیٹ میں:

﴿4698﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام جب مچھلی کے پیٹ میں گئے تو مچھلی کو حکم ربانی ہوا کہ انہیں نہ تکلیف پہنچائے اور نہ ہی زخمی کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا (توضرور قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا)۔ پھر آپ کی عبادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس سے پہلے بھی عبادت گزاروں میں سے تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب دریا سے باہر آئے تو سوگئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ پر کدو کا پیڑ اگا دیا[2]، جب آپ نے اسے دیکھا کہ وہ آپ پر سایہ کئے ہوئے ہے اور سرسبز و شاداب ہے تو آپ کو بہت اچھا لگا، آپ پھر سوگئے، دوبارہ بیدار ہوئے تو وہ سوکھ چکا تھا، لہٰذا آپ عَلَیْہِ السَّلَام غمگین ہوگئے۔ ارشاد ہوا: تم نے نہ تو اسے پیدا کیا، نہ پانی دیا اور نہ ہی اُگایا پھر بھی غمگین ہو جبکہ میں نے ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو پیدا کیا اور ان پر رحمت کی تو تم مشقت میں پڑ گئے۔

کشتی نوح میں جانوروں کی باہمی الفت:

﴿4699﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو ہر

1... یہ سجدہ تحیت و تواضع (سلام و عاجزی) کا تھا جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی معظم (بزرگ) کی تعظیم کے لئے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے۔ سجدۂ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدۂ تحیت و تعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں۔
(تفسیر خزائن العرفان، پ۱۳، سورۂ یوسف، تحت الآیۃ:۱۰۰)

2... کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۲۳، سورۂ صافات، تحت الآیۃ:۱۴۶)

مخلوق سے دو جوڑے سوار کرنے کا حکم ہوا تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! میں شیر اور گائے، بھیڑیے اور بکری، کبوتر اور بلی کو کیسے ایک ساتھ کروں گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان کے درمیان نفرت کس نے ڈالی؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے۔ ارشاد فرمایا: میں ہی ان کے درمیان الفت پیدا کر دوں گا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ دیں گے۔

سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نصیحت:

﴿4700﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: اے عطاء! تم پر افسوس ہے کیا میں نہیں جانتا کہ تم اپنا علم لے کر بادشاہوں اور دنیادار لوگوں کے پاس جاتے ہو۔ کیا تم ایسوں کے پاس جاتے ہو جو تم پر اپنے دروازے بند کرتے اور اپنی غربت کا اظہار کرتے اور اپنی مال داری تم سے چھپاتے ہیں اور تم اس ہستی کو چھوڑے بیٹھے ہو، جس نے اپنے دروازے تمہارے لیے کھول رکھے ہیں اور اپنی مالداری تم پر واضح کی ہے اور وہ فرماتا ہے۔

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰) ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

اے عطاء! افسوس ہے کہ تم تھوڑی سی دنیا پر تو حکمت کے ساتھ راضی رہو مگر تھوڑی سی حکمت کے ساتھ دنیا پر راضی نہ رہو۔ اے عطاء! جتنا تمہیں کفایت کرے اگر وہ تمہیں بے نیاز کر دے تو دنیا کا ادنیٰ حصہ تمہیں کافی ہے اور اگر حسب کفایت دنیا تمہیں بے نیاز نہ کرے تو دنیا کی کوئی چیز تمہیں کافی نہ ہو گی۔ اے عطاء! تمہارا پیٹ سمندروں میں سے ایک سمندر یا وادیوں میں سے ایک وادی ہے جسے قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

اخلاص والا افضل ہے:

﴿4701﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الصمد بن مَعْقِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: اے ابوعبداللہ! دو آدمی نماز پڑھتے ہیں ان میں سے ایک طویل قیام کرنے والا اور خاموش رہنے والا جبکہ دوسرا طویل سجدے کرنے والا ہے تو ان میں سے افضل کون ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو ان میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے زیادہ اخلاص والا ہو۔

حکایت: ایک راہب اور عابد کا مکالمہ

﴿4702﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عابد (عبادت گزار) کا ایک راہب کے پاس سے گزر ہوا تو اس کے قریب جا کر پوچھا: تم اس گرجا میں کتنے عرصہ سے ہو؟

راہب: 60 سال سے۔

عابد: تم نے یہاں 60 سال تک کس طرح صبر کیا؟

راہب: بس گزر گئے، دنیا گزرنے والی چیز ہے۔

عابد: تم موت کو کس طرح یاد کرتے ہو؟

راہب: میرا خیال ہے جو بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت رکھتا ہے اس کی کوئی گھڑی ذِکْرُ اللہ کے بغیر نہیں گزرتی اور میں جب بھی قدم اٹھاتا ہوں تو مجھے موت کے ڈر سے رکھنے کی امید نہیں ہوتی۔

عابد نے رونا شروع کر دیا تو راہب نے کہا: تیرا جلوت میں (دوسروں کے سامنے) رونے کا یہ حال ہے تو تیری خلوت (تنہائی) کیسی ہو گی؟

عابد: میں وقتِ افطار روتا ہوں تو پینے کے پانی میں آنسو بھی پیتا ہوں، میرا کھانا میرے آنسوؤں سے تر ہو جاتا ہے، جب مجھ پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے تو میرا بستر رونے کی وجہ سے بھیگ جاتا ہے۔

راہب: تمہارا ہنسا اور ساتھ ہی بارگاہِ الٰہی میں اپنے گناہ کا اقرار کرنا تمہارے لئے اس رونے سے بہتر ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے فخر کرنا شامل ہو۔

عابد: مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔

راہب: دنیا میں شہد کے چھتے کی طرح رہو، اگر کھایا جائے تو اچھا، رکھا جائے تو بھی اچھا اور اگر گرایا جائے تو نہ کسی کا نقصان کرے اور نہ تکلیف دے اور دنیا میں گدھے کی طرح نہ رہنا جس کا مقصد صرف پیٹ بھرنا اور پھر خود کو زمین پر لوٹ پوٹ کرنا ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ایسے مخلص ہو جاؤ جیسے کتا اپنے مالکوں کے لیے وفادار ہوتا ہے، وہ اسے بھوکا بھی رکھتے ہیں دھتکارتے بھی ہیں مگر وہ پھر بھی ان کی حفاظت کرتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ روایت ذکر کی تو رونے لگے اور

فرمایا: ہمارے لیے تو ایک کتا بننا بھی مشکل ہے کہ وہ ہم سے زیادہ اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے جبکہ ہم اپنے مالک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اتنے بھی مخلص نہیں۔

حکایت: راہب اور بہروپیا شیطان

﴿4703﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک راہب حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانۂ مبارکہ میں ایک گرجا میں خلوت نشیں ہوگیا۔ شیطان نے اسے گمراہ کرنا چاہا مگر نہ کرسکا۔ اس نے ہر حربہ استعمال کیا مگر کوئی بھی کارگر نہ ہوا، بالآخر شیطان حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی شکل میں آیا[1] اور راہب کو پکارا: اے راہب میرے پاس آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ راہب بولا: جاؤ مجھے اپنی زندگی میں اضافے کی کوئی خواہش نہیں۔ شیطان نے کہا: میرے پاس آؤ! میں مسیح ہوں۔ راہب بولا: اگر آپ مسیح ہیں تو بھی مجھے آپ سے حاجت نہیں۔ کیا آپ ہی نے ہمیں عبادت کا حکم نہ دیا اور ہمارے ساتھ قیامت کا وعدہ نہ کیا؟ جائیں مجھے آپ سے کوئی کام نہیں۔ بالآخر شیطان لعین وہاں سے چلا گیا اور راہب کا پیچھا چھوڑ دیا۔

شیطان کے تین ہتھیار:

﴿4704﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار شیطان ایک راہب کے پاس اس کے گرجا میں گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، راہب نے کہا: کون ہے؟ شیطان نے کہا: میں مسیح ہوں۔ راہب نے کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تو شیطان ہے تو میں ہرگز تیرے ساتھ خلوت اختیار نہ کروں گا اور اگر مسیح ہو تب بھی آج میرا آپ سے کوئی معاملہ نہیں کیونکہ آپ نے اپنے ربّ کا پیغام ہم تک پہنچا دیا اور ہم نے اسے قبول بھی کرلیا، آپ نے ہمارے لیے ایک راستہ مقرر کردیا اور ہم اسی راستے پر گامزن ہیں لہٰذا چلے جاؤ میں دروازہ نہیں کھولوں گا۔ شیطان نے کہا: تم نے سچ کہا، میں ابلیس ہوں اب کبھی تمہیں گمراہ نہ کروں گا۔ تم جو بات پوچھنا چاہو پوچھو میں تمہیں بتاؤں گا۔ راہب نے کہا: کیا تو سچ کہہ رہا ہے؟ شیطان نے کہا: تم جو بھی پوچھو گے اس کے بارے میں سوائے سچ کے کچھ نہ بولوں گا۔ راہب نے کہا: بتا کہ ابن آدم کی ایسی کونسی عادات ہیں جن پر تجھے یقین ہے کہ تو ان کے ذریعے آدمی کو بہکا سکتا ہے؟ شیطان بولا: تین عادتیں ہیں: جذباتی ہونا، لالچی ہونا اور نشہ کرنا۔

[1]... شیطان حضور کی شکل میں نہیں آسکتا آپ کے سوا اور تمام کی شکلوں میں آجاتا ہے۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۸۸)

ذکر کی فضیلت:

﴿4705﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ربِّ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: یاالٰہی! جو زبان اور دل سے تیرا ذکر کرتا ہے اس کا اجر کیا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں بروز قیامت اسے اپنے عرش کے سائے اور اپنی حفاظت میں رکھوں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے مولا! تیرے بندوں میں سے بدبخت کون ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: جس کو نصیحت کوئی فائدہ نہ دے اور نہ ہی وہ تنہائی میں میرا ذکر کرے۔

اللہ کے محبوب بندے:

﴿4706﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے بندوں میں سے محبوب ترین کون ہیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: مریضوں کی عیادت کرنے والے، بیواؤں سے تعزیت کرنے والے اور جنازوں کے ساتھ چلنے والے۔

ایک عالم سے سوال جواب:

﴿4707﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عالم نے اپنے سے بڑے عالم سے پوچھا: میں گھر کی تعمیر کس حد تک کروں؟ دوسرے عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا: اتنی کہ تجھے دھوپ اور بارش سے بچا لے۔ سائل نے پوچھا: میں کتنا کھانا کھاؤں؟ عالم نے کہا: جس سے بھوک ختم ہو جائے اور پیٹ بھی نہ بھرے۔ سائل نے پوچھا: کتنا لباس پہنوں؟ عالم نے کہا: جتنا حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پہنا۔ سائل نے پوچھا: کتنا ہنسوں؟ عالم نے کہا: اتنا کہ تیرا چہرہ تو کِھل اٹھے مگر آواز نہ آئے۔ سائل نے پوچھا: کتنا روؤں؟ عالم نے کہا: اتنا کہ تو خوفِ خدا سے رونے سے اکتا نہ جائے۔ سائل نے پوچھا: کتنا عمل چھپاؤں؟ عالم نے کہا: اتنا کہ حریص تیرا ہمنشین نہ بنے اور لوگ تیرے خلاف باتیں نہ کریں۔ مزید کہا: میں نے ایک راہب کو کہتے ہوئے سنا کہ ہر شے کے دو کنارے اور ایک درمیان ہوتا ہے۔ اگر تم ان میں سے ایک کنارے کو پکڑو گے تو دوسرا کنارہ جھک جائے گا اور اگر درمیان سے پکڑو گے تو دونوں کنارے برابر رہیں گے لہٰذا ہر شے میں میانہ روی کو خود پر لازم کر لو۔

زبور شریف کی 30 سطریں:

﴿4708﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الصمد بن معقل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر فرماتے ہیں: میں نے مسجد حرام میں ایک آدمی کو دیکھا جو میرے چچا حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زبور شریف سے نصیحت کا مطالبہ کر رہا ہے۔ چچا نے فرمایا: ہاں میں نے زبور شریف کی آخری تیس سطروں میں پڑھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! مجھ سے سنو اور میں حق کہتا ہوں: جو مجھے اس حال میں ملے گا کہ مجھ سے محبت کرتا ہو گا تو میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ اے داؤد! مجھ سے سنو اور میں حق کہتا ہوں: جو مجھے اس حال میں ملے گا کہ میرے عذاب سے خوف رکھتا ہو گا تو میں اسے عذاب نہ دوں گا۔ اے داؤد! مجھ سے سنو اور میں حق کہتا ہوں: جو مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ اپنے گناہوں کی وجہ سے مجھ سے حیا کرتا ہو گا تو میں محافظ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دوں گا (یعنی اس کو بخش دوں گا)۔ اے داؤد! مجھ سے سنو اور میں حق کہتا ہوں: اگر میرا کوئی بندہ مشرق و مغرب کو گناہوں سے بھر دے اور پھر بکری کے دودھ دوہنے کی مقدار جتنا ہی شرمندہ ہو جائے اور مجھ سے ایک ہی بار مغفرت طلب کرے اور اس کے دل میں بھی یہی ہو کہ وہ دوبارہ گناہ نہ کرے گا تو میں آسمان سے زمین پر گرنے والے بارش کے قطرے سے بھی زیادہ جلدی اس کے گناہ مٹا دیتا ہوں۔ اے داؤد! مجھ سے سنو اور میں حق کہتا ہوں: اگر میرا کوئی بندہ صرف ایک ہی نیکی لے کر آئے تو میں اس کے حق میں جنت کا فیصلہ کر دوں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام عرض گزار ہوئے: اگر یہ بات ہے تو جو تیری معرفت رکھتا ہے اسے جائز ہی نہیں کہ تجھ سے اپنی امید توڑ دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! میرے ولیوں کو تھوڑا سا عمل ہی کافی ہے جیسا کہ کھانے میں نمک تھوڑا ہی کافی ہوتا ہے۔ اے داؤد! کیا تم جانتے ہو کہ میں کب ان کو اپنا ولی بناتا ہوں؟ جب ان کا دل شرک سے پاک ہو جائے، ان کے دل سے شک زائل ہو جائے اور ان کا اعتقاد مضبوط ہو جائے کہ جنت اور دوزخ میرے ہی قبضے میں ہیں، میں ہی زندگی و موت دیتا ہوں اور قبروں میں دفن لوگوں کو میں ہی اٹھانے والا ہوں، میں بیوی رکھتا ہوں نہ اولاد۔ پس جب میں ان کو موت دوں اور ان کے پاس تھوڑا سا عمل ہو جس پر وہ یقین رکھتے ہوں تو میں اس تھوڑے کو ان کے لئے زیادہ کر دوں گا۔ اے داؤد! کیا تم جانتے ہو کہ پل صراط پر تیزی سے گزرنے والے کون ہوں گے؟ وہ جو میرے فیصلے پر راضی رہتے ہیں اور ان

کی زبانیں میرے ذکر سے تر رہتی ہیں۔ اے داؤد! کیا تم جانتے ہو کہ مؤمنین میں سے میرے ہاں کس کا مرتبہ بڑا ہے؟ اس کا جو پاس رکھنے کے بجائے دینے پر خوش ہوتا ہے۔ اے داؤد! کیا تم جانتے ہو کہ کون سے فقرا افضل ہیں؟ وہ جو میرے فیصلے اور تقسیم سے راضی رہتے ہیں اور جو رزق میں نے ان کو عطا کیا اس پر میرا شکر ادا کرتے اور حمد بیان کرتے ہیں۔ اے داؤد! کیا تم جانتے ہو کہ مؤمنین میں سے کس کو لمبی عمر عطا کرنا مجھے محبوب ہے؟ اُس کو جس کی کھال لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتے وقت کانپ اٹھتی ہے، میں اس کو موت دینا اسی طرح ناپسند کرتا ہوں جس طرح باپ اپنے بیٹے کی موت ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت ضرور آنی ہے، میں چاہتا ہوں کہ اسے اس گھر کے علاوہ دوسرے گھر میں خوش رکھوں، کیونکہ اس گھر (یعنی دنیا) کی نعمتیں تو آزمائش اور اس کی آسانیاں بھی شدت ہیں۔ دنیا کی نعمتوں کے تو دشمن ہیں اور ان کے فتنے خون کے ساتھ گردش کرتے ہیں ان سے امن نہیں، اسی لیے میں اپنے ولیوں کو جنت بھیجنے میں جلدی کرتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا تو (حضرت) آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) اور ان کی مومن اولاد صور پھونکے جانے تک فوت نہ ہوتے۔

اے داؤد! جو تم اپنے دل میں سوچ رہے ہو میں وہ جانتا ہوں، تم یہ سوچ رہے ہو کہ میں نے نیک بندوں کو موت دے کر ان کی عبادت کو منقطع کر دیا۔ اے داؤد! کیا تم جانتے نہیں کہ میں مومن کی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں پر بھی مدد کرتا ہوں تو موت جو کہ سب سے بڑی مصیبت ہے اس پر مدد کیوں نہ کروں گا۔ تم مومن کے پاکیزہ جسم کو زمین کی تہوں میں بھی دیکھو گے میں جب تک چاہوں گا عرصہ دراز تک اسے یوں ہی رکھوں گا تاکہ اس کے سبب اس کے اجر میں اضافہ ہو اور اسے قیامت تک اپنے عمل کا اچھا بدلہ ملے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: الٰہی! تیرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں اسی وجہ سے تو نے خود کو اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن فرمایا ہے۔ اے اللہ! جو تیری رضا کی خاطر کسی مصیبت زدہ غمگین کی تعزیت کرے اس کا کیا اجر ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اس کا بدلہ یہ ہے کہ میں اسے ایمان کی چادر پہناؤں گا اور پھر کبھی نہ اتاروں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام عرض گزار ہوئے: اے اللہ! جو تیری رضا کے لیے جنازے کے ساتھ چلے اس کا کیا اجر ہے؟ ارشاد ہوا: اس کا اجر یہ ہے کہ جس دن وہ مرے گا میرے فرشتے اسے گھیر لیں گے اور میں اس کی روح پر رحمت بھیجوں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر عرض کی: اے اللہ! تیری رضا کی خاطر بیواؤں

اور یتیموں کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے کا کیا اجر ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کی جزا یہ ہو گی کہ جس دن میرے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا اس دن میں اسے اپنے عرش کا سایہ عطا کروں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر عرض کی: اے اللہ! جو تیرے خوف سے اتنا روئے کہ اس کے آنسو اس کے گالوں پر بہنے لگیں اس کا کیا بدلہ ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اس کا بدلہ یہ ہے کہ میں اس کا چہرہ جہنم کی آگ پر حرام کر دوں گا۔

نیکیوں اور گناہوں کی علامات:

﴿4709﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر چیز کی علامت ہوتی ہے جس سے وہ چیز پہچانی جاتی ہے۔ یہ علامت اس کے حق میں یا اس کے خلاف گواہی دیتی ہے اور دین کی تین علامات ہیں: (۱)...ایمان (۲)...علم اور (۳)... عمل۔ ایمان کی بھی تین علامات ہیں: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان (۲)... آسمانی کتابوں پر ایمان (۳)...فرشتوں پر ایمان۔ تین علامتیں عمل کی بھی ہیں: (۱)... نماز (۲)...زکوٰۃ اور (۳)... روزہ۔ یونہی علم کی بھی تین علامات ہیں: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم (۲)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پسندیدہ اشیا کا علم اور (۳)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناپسندیدہ اشیا کا علم۔ بذاتِ خود مشقت میں پڑنے والے کی بھی تین علامات ہیں: (۱)...اپنے سے اعلیٰ سے جھگڑنا (۲)...بغیر علم کے بات کرنا اور (۳)...ایسی شے پانے کی کوشش کرنا جس تک رسائی ممکن نہ ہو۔ ظالم کی بھی تین علامات ہیں: (۱)...اپنے سے اعلیٰ پر ظلم اس کی نافرمانی کے ذریعے (۲)...اپنے سے ادنیٰ پر ظلم اس پر غلبہ کے ذریعے اور (۳)... ظلم کا اظہار اور پھیلاؤ۔ منافق کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱)...جب اکیلا ہو تو عمل میں سستی کرے (۲)...جب کوئی پاس ہو تو عمل میں چستی کرے اور (۳)...اپنے تمام کاموں میں تعریف کا حریص ہو۔ حاسد کی بھی تین علامات ہیں: (۱)... محسود (جس سے حسد کیا جائے) کی غیر موجودگی میں غیبت کرے (۲)...اس کی موجودگی میں خوشامد وچاپلوسی کرے اور (۳)...اس کی مصیبت پر خوش ہو۔ فضول خرچی کرنے والے کی بھی تین علامات ہیں: (۱)...وہ چیز خریدتا ہے جس کی اسے ضرورت نہیں (۲)...وہ کھاتا ہے جس کا فائدہ نہیں (۳)...وہ پہنتا ہے جس کے قابل نہیں۔ کاہل (سست) کی تین علامتیں ہیں: (۱)... سستی کرتا ہے یہاں تک کہ انتہائی سست ہو جاتا ہے (۲)...اتنی سستی کرتا ہے کہ عمل ضائع کر دیتا ہے اور (۳)...اس حد تک ضائع کر دیتا ہے کہ گنہگار ہو جاتا ہے۔ غافل کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱)... غلطی کرنا (۲)... فضول کاموں میں مصروف ہونا اور (۳)... بھول جانا۔

فقیری سرخ موت ہے:

﴾4710﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تورات میں یہ چار باتیں بھی ہیں: (۱)...جو مشورہ نہیں کرتا ندامت اٹھاتا ہے (۲)...جو مالدار ہوتا ہے خود کو ترجیح دیتا ہے (۳)...فقیری سرخ موت ہے (۴)...جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

نیکیاں چھپانے کی انوکھی ترکیب:

﴾4711﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک آدمی اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے افضل تھا، لوگ اس کی زیارت کو آتے اور وہ ان کو وعظ و نصیحت کرتا، ایک دن لوگ اس کے پاس جمع ہوئے تو اس نے کہا: ہم دنیا سے نکالے گئے اور ہم نے نافرمانی کے خوف سے اپنے اہل، اولاد، وطن اور اموال سب کو چھوڑا لیکن مجھے خوف ہے کہ اپنے اہل اور اموال میں رہنے والوں کی بنسبت ہم پر نافرمانی زیادہ غالب ہے، ہم میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اس کی حاجات پوری ہوں، وہ کچھ خریدے تو اس کے دینی مرتبہ کا لحاظ رکھا جائے، کسی سے ملے تب بھی دینی مرتبہ کی وجہ سے عزت دیا جائے۔ یہ بات پھیلتے پھیلتے بادشاہ تک پہنچ گئی۔ بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور وہ اس شخص کی زیارت کے لیے نکلا۔ ایک آدمی نے اسے بتایا کہ بادشاہ آپ کو سلام کرنے کے لیے آرہا ہے۔ اس شخص نے کہا: وہ کیوں آرہا ہے؟ آدمی بولا: آپ کے وعظ و نصیحت کی وجہ سے۔ وہ شخص بولا: کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ آدمی نے کہا: ایک درخت کے پھل ہیں جس سے آپ افطاری فرماتے ہیں، چنانچہ وہ پھل لائے گئے تو اس شخص نے اپنے سامنے رکھ لیے اور ان میں سے کھانا شروع کر دیا، حالانکہ وہ دن میں روزہ رکھتا تھا۔ بادشاہ اس کے پاس آیا اور سلام کیا۔ اس نے ہلکی سی آواز سے جواب دیا اور کھانے میں مصروف رہا۔ بادشاہ بولا: وہ نیک آدمی کہاں ہے؟ جواب ملا: وہ یہی تو ہے۔ بادشاہ نے کہا: کون! یہ جو کھا رہا ہے؟ جواب ملا: جی حضور۔ بادشاہ بولا: اس بندے کے پاس تو کوئی بھلائی نہیں۔ یہ کہا اور واپس لوٹ گیا۔ اس شخص نے بادشاہ کے جانے پر کہا: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے جس نے تجھے مجھ سے پھیر دیا۔

﴾4712﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک راہب تھا۔ بادشاہ کو اس کے اعلیٰ مرتبے کا علم ہوا تو کہا کہ میں فلاں دن لازمی اس کے پاس جاؤں گا اور اسے سلام عرض کروں گا۔ یہ خبر جلد

ہی راہب تک بھی پہنچ گئی۔ جب وہ دن آیا تو راہب نے سوچا کہ آج بادشاہ آئے گا چنانچہ وہ اپنی عبادت گاہ کے سامنے قربان گاہ میں گیا اور ایک برتن جس میں تیل، چنے اور لوبیا تھا اپنے پاس رکھ لیا، ادھر بادشاہ اتنے لوگوں کے ساتھ اس راہب کے پاس پہنچا کہ کیا میدان کیا پہاڑ سب ہی لوگوں سے بھر گئے۔ راہب نے وہ لوبیا کھانا شروع کر دیا، بڑے بڑے لقمے لیتا تیل میں ڈبوتا اور کھاجاتا اس کے پاس کون آیا ہے کون نہیں کچھ بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔ بادشاہ نے کہا: کہاں ہے وہ راہب؟ لوگ بولے: وہ یہی ہے۔ بادشاہ نے راہب سے کہا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ راہب جو کہ کھانے میں مصروف تھا کہنے لگا: میرا حال لوگوں کی طرح ہے۔ بادشاہ نے اپنی سواری کی لگام تھامی اور یہ کہتے ہوئے چل دیا کہ اس میں تو کوئی خیر نہیں۔ جب وہ چلا گیا تو راہب نے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے بادشاہ کو مجھ سے اس طرح دور کیا کہ وہ مجھے برا بھلا کہہ رہا تھا۔

اصل بخیل کون ہے؟

﴿4713﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: **لوگوں میں سب سے زیادہ دنیا سے منہ پھیرنے والا وہی ہے جو صرف کسبِ حلال پر رضامند ہو اگرچہ وہ دنیا پر حریصوں کی طرح گرا ہوا ہو۔ لوگوں میں سب سے زیادہ دنیا کی طرف مائل ہونے والا وہ ہے جو اپنے کمائی کے حلال یا حرام ہونے کی کچھ پروانہ کرتا ہو اگرچہ بظاہر وہ دنیا سے اعراض ہی کرتا ہو۔ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو حُقُوقُ اللہ کی ادائیگی میں جلدی کرے اگرچہ اس کے علاوہ دیگر امور میں لوگ اسے بخیل خیال کرتے ہوں اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو حُقُوقُ اللہ کی ادائیگی میں بخل کرے اگرچہ اس کے علاوہ دیگر امور میں لوگ اسے سخی خیال کرتے ہوں۔**

بہن کے لئے دعا:

﴿4714﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ایک بہن تھی جس کا نام مریم تھا اس نے ایک دن آپ سے کہا: اے موسیٰ! آپ نے حضرتِ سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی آل میں نکاح کیا کیونکہ آپ کے پاس کچھ مال و اسباب نہ تھا اور آج جب آپ نے کچھ پالیا ہے تو بنی اسرائیل کے قبائل میں نکاح کر لیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں بنی اسرائیل کے قبائل میں نکاح کیونکر کروں؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم!

میں نے جب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کیا ہے مجھے عورتوں کی طرف حاجت نہیں رہی۔ آپ کی بہن نے اپنی بات پر اصرار کیا تو آپ نے ان کے خلاف دعا کر دی جس سے ان کو برص ہو گیا۔ جب آپ نے اپنی بہن کو برص زدہ دیکھا تو آپ کو دکھ ہوا۔ چنانچہ اپنے بھائی حضرتِ ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کو بلا کر فرمایا کہ روزے رکھو۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ اور حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام نے تین دن لگاتار روزے رکھے، ٹاٹ کا لباس پہنا اور ریت پر لیٹ کر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرنے لگے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی دعا سے ان کی بہن کی بیماری دور فرما دی۔

چہرے پر نور:

﴿4715﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہزار مقامات پر کلام فرمایا اور جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرتے تو آپ کے چہرہ مبارک پر تین دن تک نور چھایا رہتا اور جب سے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلام ہوئے آپ نے عورت کو نہ چھوا (یعنی بیوی سے قربت نہ کی)۔

بارِ نبوت:

﴿4716﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نبوت کی ذمہ داریاں بہت بھاری اور محنت طلب ہیں انہیں مضبوط شخص ہی اٹھا سکتا ہے اور حضرتِ سیِّدُنا یونس بن متّٰی عَلَیْہِ السَّلَام نیک بندے تھے جب انہیں نبوت سونپی گئی تو گویا وہ اس کے بوجھ تلے دب گئے اور اس کی ذمہ داریوں سے دوسری طرف چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (پ۲۶، الاحقاف: ۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔

مزید ارشاد فرمایا:

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِۘ اِذْ نَادٰى وَ هُوَ مَكْظُوْمٌؕ ﴿۴۸﴾ (پ۲۹، القلم: ۴۸)

ترجمۂ کنز الایمان: تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا۔

﴿4717﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہوا کو حکم دیا تو مخلوق میں سے جو کوئی بھی کلام کرتا ہوا اس کی آواز حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیۡہِ السَّلَام کے کانوں تک پہنچا دیتی۔ اسی سبب سے آپ عَلَیۡہِ السَّلَام نے چیونٹی کا کلام سن لیا۔

مصر کی مچھلی:

﴿4718﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پاس لوگ جمع تھے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ان سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کون سا حکم بہت جلد پورا ہوا؟ کسی نے کہا: بلقیس کے تخت کے بارے میں جب کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیۡہِ السَّلَام کے پاس لایا گیا۔ ایک نے کہا (قیامت کا معاملہ جیسا) کہ ربّ تعالٰی کا فرمان ہے:

كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ اَوۡ هُوَ اَقۡرَبُ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: جیسے ایک پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی قریب۔

(پ۱۴، النحل: ۷۷)

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تیز ترین امر یہ تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن مَتّٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کشتی کے کنارے پر تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مصر کے دریائے نیل سے ایک مچھلی بھیجی ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ آپ کشتی کے کنارے سے اس مچھلی کے پیٹ میں پہنچ گئے۔

فضلِ الٰہی:

﴿4719﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے 40 سال بیابانوں میں عبادت کی تو اس نے قبولیت کی علامت کو دیکھ لیا، پھر بدکاری سے پیدا ہونے والے ایک شخص نے بھی اسی طرح چالیس سال عبادت کی لیکن اسے ایسا کچھ نظر نہ آیا تو اس نے کہا: اے میرے ربّ! اگر میں نیک عمل کر رہا ہوں اور میرے باپ نے برائی کی ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ اس کے بعد اسے وہ کچھ نظر آنے لگا جو دوسرے نہ دیکھ سکتے تھے۔

﴿4720﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: دنیا و آخرت کی مثال دو سوکنوں کی سی ہے اگر ایک کو راضی کیا جائے تو دوسری ناراض ہو جاتی ہے۔

﴿4721﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: شرک کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ لوگوں کا مذاق اڑانا ہے۔

﴿4722﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جب انسان روزہ رکھتا ہے تو اس کی آنکھ پھر جاتی ہے اور جب میٹھی چیز سے افطار کرتا ہے تو وہ لوٹ آتی ہے۔

﴿4723﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ایک عابد کسی دوسرے عابد کے پاس سے گزرا تو پوچھا: کیسے ہو؟ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں شخص پر تعجب ہے کہ وہ عبادت میں اتنے بڑے مرتبے پر پہنچ گیا لیکن اس کا جھکاؤ اب بھی دنیا کی طرف ہے۔ پہلے عابد نے جلدی سے کہا: اس پر تعجب نہ کر کہ جھکاؤ دنیا کی طرف ہے بلکہ اس کی استقامت پر تعجب کر۔

مساکین کی رضا میں ربّ کی رضا:

﴿4724﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: بنی اسرائیل جب تنگدستی اور سزا میں جکڑے گئے تو انہوں نے اپنے نبی عَلَیْهِ السَّلَام سے کہا: ہم چاہتے ہیں ہمیں وہ کام پتا چلے جس سے ہمارا ربّ راضی ہو جائے تاکہ ہم وہ کام کریں۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے نبی عَلَیْهِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم چاہتے ہیں ہمیں وہ کام بتایا جائے جس سے ہمارا ربّ راضی ہو تاکہ ہم وہ کام کریں، انہیں بتا دیجئے کہ اگر وہ میری رضا کے طالب ہیں تو مساکین کو راضی کریں کیونکہ جب وہ مساکین کو راضی کریں گے تو میں راضی ہو جاؤں گا اور جب انہیں ناراض کریں گے تو میں بھی ناراض ہوں گا۔

قبر سے بھی تنگ جگہ:

﴿4725﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ایک مردے کو قبر میں اتارا جا رہا تھا اور وہاں حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْهِ السَّلَام بھی اپنے حواریوں کے ساتھ موجود تھے اتنے میں کسی نے قبر کے اندھیرے، وحشت اور تنگی کا ذکر کیا تو آپ عَلَیْهِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اس سے پہلے تم میں سے ہر ایک اس سے بھی تنگ جگہ یعنی اپنی ماں کے رحم میں تھا پس اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ قبر کو کشادہ فرمانا چاہے گا کشادہ فرما دے گا۔

خود کو مت آزماؤ:

﴿4726﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُذَیل رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡه فرماتے ہیں: شیطان نے جب حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیۡهِ السَّلَام کو جَبَلِ قُدُس پر دیکھا تو کہا: آپ کا یہ گمان ہے کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں؟ آپ عَلَیۡهِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: یہی حقیقت ہے۔ شیطان نے کہا: آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں وہ اس پہاڑ کو روٹی بنا دے۔ آپ نے اس سے فرمایا: کیا تمام لوگ روٹی ہی پر زندہ رہیں گے؟ شیطان نے کہا: اگر آپ یہ کہتے ہیں تو اس پہاڑ سے کود جائیں کیونکہ فرشتے آپ کو پکڑ لیں گے۔ آپ عَلَیۡهِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: میرے ربّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں خود کو نہ آزماؤں کیونکہ میں اپنی عقل سے نہیں جانتا کہ میرا ربّ مجھے بچائے گا یا نہیں۔

شیطان کے تین جال:

﴿4727﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡه فرماتے ہیں: شیطان شہوت، رغبت اور غصے کے جال لے کر بیابانوں میں عبادت کرنے والے ایک عابد کے درپے ہوا لیکن اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا، وہ عابد جب نماز پڑھنے لگا تو شیطان سانپ بن کر اس کے قدموں سے ہوتا ہوا سر تک آگیا لیکن اس عابد کی یکسوئی میں ذرا فرق نہ آیا جب عابد سجدہ کرنے لگا تو سانپ اس کے سجدے کی جگہ بیٹھ گیا عابد نے سجدہ کرنے کے لیے سر جھکایا تو سانپ نے اپنا منہ کھول دیا تاکہ اس کے سر کو اپنا لقمہ بنالے چنانچہ عابد نے اپنا سر رکھا اور خوب زور سے دبایا حتّٰی کہ سجدے کے لئے زمین پر جم گیا، شیطان نے اس سے کہا: میں تیرا وہی ساتھی ہوں جو تجھے ڈراتا رہا، میں نے شہوت، رغبت اور غصے کے ذریعے تجھ پر وار کیا اور میں ہی درندہ اور سانپ بن کر تیرے سامنے آیا لیکن تیرا کچھ نہ بگاڑ سکا، میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تیرا دوست بن جاؤں اور آج کے بعد کبھی تیری نماز میں خلل نہ ڈالوں۔ عابد نے شیطان سے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میں کبھی تیرے خوف سے خوفزدہ نہیں ہوا اور اُس کا فضل ہے کہ مجھے تیری کوئی حاجت نہیں ہے۔ شیطان نے کہا: تم مجھ سے جو چاہو پوچھ سکتے ہو میں تمہیں بتاؤں گا۔ عابد نے کہا: میں نے کچھ نہیں پوچھنا۔ شیطان بولا: کیا یہ نہیں پوچھو گے کہ تمہارے بعد تمہارے مال کا کیا ہو گا۔ عابد نے کہا: اگر مجھے مال کی فکر ہوتی تو میں اسے چھوڑتا ہی کیوں۔ شیطان بولا: کیا اپنے خاندان والوں کا بھی نہیں پوچھو گے کہ ان میں سے پہلے کون مرے گا؟ عابد نے کہا: میں ان سے پہلے مروں گا۔ شیطان بولا: کیا یہ

بھی نہیں پوچھوگے کہ میں انسان کو کس چیز کے ذریعے گمراہ کرتا ہوں؟ عابد بولا: کیوں نہیں! چل مجھے وہ چیز بتا جس کے ذریعے تجھے گمراہ کرنے کا یقین ہے۔ شیطان نے کہا: تین چیزیں ہیں جو ان میں سے کسی ایک کو بھی برداشت نہیں کرتا میں اس پر غالب آجاتا ہوں: (۱)... لالچ (۲)... جذباتی پن اور (۳)... نشہ، جب کوئی شخص لالچی ہوتا ہے تو ہم اس کے مال کو اس کی نظروں میں گھٹا دیتے اور اسے لوگوں کے مال کا لالچ دلاتے ہیں، جب وہ جذباتی ہوتا ہے تو ہم اس سے ایسے کھیلتے ہیں جیسے بچہ گیند سے کھیلتا ہے، اگر کوئی اپنی دعا سے مردوں کو زندہ کرنے والا ہو تب بھی ہم اس سے مایوس نہیں ہوتے کیونکہ جو عمارت وہ تعمیر کرتا ہے ایک کلمہ (زبان کی غلطی) کی وجہ سے ہمارے لیے گرا دیتا ہے اور جب کوئی نشہ میں ہو تو ہم اسے جہاں چاہتے ہیں لے جاتے ہیں جیسے بکری کے چھوٹے بچے کو کان سے پکڑ کر جہاں چاہو لے جاؤ۔

سات سال قید:

﴿4728﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام سات سال بیماری کی آزمائش میں مبتلا رہے، حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سات سال قید میں رہے اور بُخْتُ نَصَّر بادشاہ کو سات سال عذاب دیا گیا اور وہ درندوں میں پھنسا رہا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مُہر:

﴿4729﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو رفیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے درہم و دینار کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ انسان کے گزر بسر کے لئے زمین میں ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کی مہریں ہیں، نہ کھائی جاتی ہیں نہ پی جاتی ہیں تم انہیں جہاں بھی لے جاؤ گے تمہاری حاجت پوری ہو گی۔

﴿4730﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بغیر عمل کے دعا مانگنے والے کی مثال بغیر کمان کے تیر پھینکنے والے کی طرح ہے۔

محبت الٰہی:

﴿4731﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دانا کا قول ہے: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میں جنت پانے کے لیے اس کی عبادت کروں اگر ایسا ہوا تو پھر میں اس بُرے نوکر کی طرح

ہو جاؤں گا جسے مزدوری دی جائے تو کام کرتا ہے نہ دی جائے تو نہیں کرتا اور مجھے اس بات پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میں کبھی جہنم سے بچنے کے لیے اس کی عبادت کروں پھر تو میں اس برے غلام کی طرح ہو جاؤں گا جسے ڈرایا جائے تو کام کرے نہ ڈرایا جائے تو نہ کرے، میں اپنے ربّ سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی شوق اور خوف اس محبت کو نہیں نکال سکتا۔

﴿4732﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لکھا کہ آپ نے لوگوں کے نزدیک محبت و شرف کے لیے اسلام کا ظاہری علم حاصل کر لیا اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک محبت اور مقام و مرتبہ کے لیے اسلام کا باطنی علم حاصل کریں اور یاد رکھیں عنقریب ان دونوں محبتوں میں سے کوئی ایک دوسری کو ختم کر دے گی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک افضل تاجر:

﴿4733﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ (بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: اے میرے بیٹے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کو اپنی تجارت بنا لے وہ تجھے دنیا و آخرت میں نفع دے گی، اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان کو کشتی بنا لے جو اس تجارت کا بوجھ اٹھایا کرے، ربّ تعالیٰ پر توکل کو اس کشتی کا چپو بنا لے اس حال میں کہ دنیا تیرا سمندر اور دن اور رات تیری موجیں ہیں اور فرض اعمال تیرا وہ مال تجارت ہے جس سے تجھے نفع کی امید ہے جبکہ نفلی عبادات تیرا تحفہ ہیں جن کے ذریعے تجھے عزت دی جائے گی اور نفلی عبادات کا لالچ ایک ایسی ہوا ہے جو ان پر چلتی ہے تو انہیں دگنا کر دیتی ہے اور نفس کو خواہشات سے روکنا تیری کشتی کے لنگر ہیں جو اسے قابو کرتے ہیں، موت اس کا ساحل ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مالک ہے اور اس کے نزدیک سب سے افضل تاجر وہ ہے جس کا سامان اور تحائف (یعنی نفلی عبادات) زیادہ ہوں اور سب سے برا تاجر اس کے نزدیک وہ ہے جس کا سامان تھوڑا اور تحائف معمولی ہوں اور تیری تجارت ایسی ہو جو تجھے نفع دے اور تحائف ایسے ہوں کہ تیری عزت کی جائے۔

عبادتِ الٰہی:

﴿4734﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اجر پھیلا دیا گیا ہے لیکن بے عمل اس کا مستحق نہیں، تلاش نہ کرنے والا اسے پا نہیں سکتا، اس کی طرف نظر نہ کرنے والا اسے دیکھ نہیں سکتا اور

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت رغبت رکھنے والے کے قریب اور بے رغبت سے دور ہوتی ہے، جو عبادت کا لالچی ہوتا ہے وہ اسے تلاش کر لیتا ہے اور جو اسے ناپسند کرتا ہے وہ اسے حاصل نہیں کر سکتا، عبادت میں جلدی کرنے والے سے کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا اور جو سستی کرے وہ عبادت کو پا نہیں سکتا، جو طاعتِ الٰہی کی عزت کرے وہ اسے شرف بخشتی ہے اور جو اسے ضائع کرے اسے ذلیل کرتی ہے کِتابُ الله اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا اس پر ابھارتا ہے۔

﴾4735﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مال کی طرح علم بھی سرکشی کا باعث ہے۔

ربّ کا پسندیدہ اور ناپسندیدہ بندہ:

﴾4736﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! تجھے کیسا بندہ زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھی نماز پڑھنے والا مومن۔ عرض کی: اے میرے ربّ! تجھے کیسا بندہ انتہائی ناپسند ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھی صورت والا ناشکرا، کسی چیز کی ناشکری کرتا ہے اور کسی پر شکر کرتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ "اے میرے ربّ! تجھے کیسا بندہ سخت ناپسند ہے؟ ارشاد فرمایا: میرا وہ بندہ جو کسی کام میں مجھ سے استخارہ[1] (مشورہ) کرے پھر میں اسے مشورہ دوں تو وہ اس پر راضی نہ ہو۔"

اپنے نفس کو سزا:

﴾4737﴿... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنگلوں، بیابانوں میں گھومنے والا ایک شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا اور خود پر پہلے سے دگنی عبادت لازم کر لیتا چنانچہ شیطان انسانی صورت میں اس کے پاس گیا اور اسے دکھانے کے واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے لگا اور خوب بڑھ چڑھ کر عبادت کرتا جب اس عابد نے اسے دیکھا تو اس کی کوشش اور عبادت سے بہت متاثر ہوا، لہٰذا جب

1...استخارہ کے متعلق مفید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مشہورِ زمانہ تصنیف "مدنی پنج سورہ" کے صفحہ 280 تا 282 کا مطالعہ کیجئے۔

عابد نماز میں مشغول ہوا تو شیطان نے اس سے کہا: کیوں نہ ہم بستی کی طرف جائیں اور لوگوں میں گھل مل جائیں پھر ان کی طرف سے ملنے والی تکلیفوں پر صبر کریں تو یوں ہمیں زیادہ ثواب ملے گا، عابد نے اس کی بات مان لی اور جیسے ہی اس کے ساتھ چلنے کے لیے اپنی عبادت گاہ سے قدم باہر نکالا ایک فرشتہ آ گیا اور کہا: یہ شیطان ہے اور تجھے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ عابد نے یہ سنتے ہی کہا: میں نے اپنا قدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی طرف اٹھایا ہے! پس وہیں رکا اور مرتے دم تک وہیں عبادت کرتا رہا۔

حکایت: حفاظتِ دین کی خاطر جان دے دی

﴿4738﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنے زمانے کا افضل شخص ایک ایسے بادشاہ کے پاس آیا جو لوگوں کو خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کرتا تھا، لوگوں کے دلوں میں اُس شخص کی بہت عظمت تھی لیکن اس کے برے انجام کا خوف بھی، بادشاہ کے محافظ نے اس شخص سے کہا: آپ میری بکری کا بچہ مجھے لا دیں میں اسے ذبح کر دوں گا کیونکہ اس کا کھانا تو آپ کے لیے حلال ہی ہے لہٰذا جب بادشاہ آپ کے لیے خنزیر کے گوشت کا حکم دے گا تو میں وہی بکری کا گوشت لے آؤں گا آپ اسے کھا لیجئے گا، یوں اس نے بکری کا بچہ ذبح کر لیا پھر جب بادشاہ نے اس شخص کو بلایا اور اس کے لیے خنزیر کا گوشت لانے کا حکم دیا تو محافظ وہی بکری کا گوشت لے آیا، بادشاہ نے اس شخص کو حکم دیا کہ کھاؤ تو اس نے انکار کر دیا، ادھر محافظ اس کو آنکھ کے اشارے سے کہتا رہا کہ کھا لو، یہ اسی بکری کا گوشت ہے جو تم نے مجھے دی تھی، اس شخص نے گوشت کھانے سے انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دے دیا، جب درباری اس شخص کو لے کر گئے تو اسی محافظ نے کہا: آپ نے وہ گوشت کیوں نہ کھایا وہ وہی تھا جو آپ میرے پاس لائے تھے کیا آپ یہ سمجھے تھے کہ میں کوئی اور گوشت آپ کے لیے لایا تھا؟ اس نیک شخص نے کہا: مجھے یقین ہے تم بکری ہی کا گوشت لائے تھے لیکن مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے وہ گوشت کھا لیا تو لوگ یہی سمجھیں گے کہ اس نے خنزیر کا گوشت کھایا ہے اور پھر جو بھی وہ ناپاک گوشت کھانا چاہے گا وہ یہی کہے گا کہ فلاں نے بھی کھایا تھا اس طرح میں لوگوں کی گمراہیت کا سبب بن جاؤں گا، یہی وجہ ہے کہ میں نے کھانے سے انکار کیا۔ پھر اس نیک شخص کو قتل کر دیا گیا۔

عہدۂ قضا کی بے برکتی:

﴿4739﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: آپ ہمیں ثریا ستارہ دیکھ کر خبریں بتایا کرتے تھے کافی عرصہ سے ایسا نہیں ہوا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب سے میں قاضی بنا ہوں یہ صلاحیت ختم ہو گئی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرتِ سیِّدُنا معمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جب عہدۂ قضا پر فائز ہوئے تو علما نے ان کی فہم و فراست کی تعریف کرنا چھوڑ دی تھی۔

﴿4740﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مصیبت مومن کے لیے ایسی ہے جیسے چوپائے کے لیے پاؤں کی بیڑی۔

﴿4741﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو کسی مصیبت میں مبتلا کیا گیا یقیناً وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے راستے پر چلایا گیا۔

﴿4742﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک حواری کی کتاب میں پڑھا: جب تجھے آزمائش میں مبتلا کیا جائے یا فرمایا: آزمائش والوں کی راہ پر چلایا جائے تو خود کو خوش نصیب سمجھ کیونکہ یقیناً تجھے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور صالحین کی راہ پر چلایا گیا ہے اور جب تجھے نرمی و آسانی کی راہ پر چلایا جائے تو یقیناً تیرے لیے انبیا اور صالحین کے علاوہ کسی دوسرے کی راہ منتخب گئی ہے۔

مصیبت کو آسانی جانتے:

﴿4743﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن بِرْدَوَیْہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عرفہ کے دن ابن عامر کے کھجور کے درختوں تلے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے ساتھ کھڑا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! حجاج سے کتنی مدت تک خوفزدہ رہے؟ حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے کہا: میں اپنی بیوی کے پاس سے اس وقت نکلا تھا جب وہ حاملہ تھی اور اس وقت ملا جب اس کے پیٹ کا بچہ میرے

سامنے آیا تو اس کا چہرہ بھر چکا تھا (یعنی وہ بڑا ہو گیا تھا)۔ حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ان سے کہا: بے شک تم سے پہلے والوں کو جب کوئی مصیبت پہنچتی تو وہ اسے آسانی شمار کرتے تھے اور جب کوئی آسانی پہنچتی تو اسے مصیبت شمار کرتے تھے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کا ڈر نہیں:

﴿4744﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جنگل میں عبادت کرنے والا ایک شخص اپنے ساتھی کے ساتھ جا رہا تھا، راستے میں ایک شیر شکار کے انتظار میں بیٹھا تھا، ساتھی اس عابد کو تنبیہ کرنے کے لیے شیر شیر پکارنے لگا لیکن عابد نے کوئی توجہ نہ دی اور شیر کے پاس سے گزر گیا، شیر بھی اٹھا اور راستے سے کنارے پر ہو گیا جب وہ ساتھی آگے بڑھ کر اس عابد تک پہنچا تو کہنے لگا: کیا میں نے تمہیں شیر سے ڈرایا نہیں تھا تم پھر بھی چل پڑے۔ عابد نے کہا: تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی چیز سے ڈرتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ میں یہ بات دیکھے کہ میں اس کے علاوہ کسی سے ڈرتا ہوں اس سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میرے جسم سے طرح طرح کی بدبوئیں پھیل جائیں۔

رزق میں رکاوٹ:

﴿4745﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: بیابان میں عبادت کرنے والے ایک شخص اور اس کے ہم نشین کو ہر تین دن میں ایک مرتبہ غیب سے کھانا آیا کرتا تھا ایک مرتبہ ان دونوں کے پاس ایک ہی شخص جتنا کھانا آیا تو اس عابد نے اپنے ہم نشین سے کہا: ہم دونوں میں سے کسی ایک سے کوئی ناپسندیدہ بات صادر ہوئی ہے جس نے ایک کا رزق روک دیا ہے لہٰذا یاد کرو تم نے ایسا کیا کیا ہے؟ ہم نشین بولا: میں نے کچھ نہیں کیا پھر کچھ یاد آیا تو کہنے لگا: ہاں ہاں! ایک مسکین سوالی بن کر ہمارے دروازے پر آیا تھا تو میں نے اس کے لیے دروازہ بند کر دیا تھا۔ عابد نے کہا: یہی تو بات ہے، پھر ان دونوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگی تو پہلے کی طرح دونوں کا رزق آنے لگا۔

جادو، بدشگونی اور کہانت کا وبال:

﴿4746﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ (اللہ

عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے) وہ میرا بندہ نہیں (یعنی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں) جس نے جادو کیا یا کروایا، کہانت کا عمل کیا یا کروایا (یعنی اپنی اٹکل سے غیب کی خبر بتائی) یا جس نے بدشگونی لی یا بری فال نکلوائی پس جس نے ایسا کیا اسے چاہیے کسی اور کو پکارے بے شک میں ہی اپنی مخلوق کے لیے ہوں اور تمام مخلوق میری ہی ہے۔

﴿4747﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا امیروں کے جنت میں داخل ہونے سے زیادہ آسان ہے۔

تکبر کی نشانی:

﴿4748﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ تورات شریف میں لکھا ہے: تکبر کی نشانیوں میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو دعوت دے لیکن وہ قبول نہ کرے، اسے اپنی زندگی کی قسم دے لیکن وہ پوری نہ کرے اور اس کے پاس کھانا لائے تو وہ کہے اچھا نہیں ہے اور جس نے کھانے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی یقیناً اس نے اس کھانے کا شکر ادا کر لیا۔

﴿4749﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اچھائی کا بدلہ اچھائی سے نہ دینا بخل ہے۔

﴿4750﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو عبادت میں لگ جاتا ہے اس کی قوت زیادہ ہوتی ہے اور جو سستی کرتا ہے اس کی کمزوری زیادہ ہوتی ہے۔

بری صحبت سے بچو:

﴿4751﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو یہ جان لیتا ہے کہ میرا آگے بھیجا ہوا ہی میرا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ غیر کا مال ہے تو وہ ضرور صدقہ کرتا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے برسرِ منبر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھ سے تین باتیں اچھی طرح یاد کر لو: پیروی والی خواہش سے بچو، برے ہم نشین سے بچو اور خود پسندی سے بچو۔

﴿4752﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیطان کو اولادِ آدم میں زیادہ سونے اور زیادہ کھانے والا سب سے زیادہ پسند ہے۔

﴿4753﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک نیک بندے کی برکت سے **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ لوگوں کی ایک جماعت کی حفاظت فرماتا ہے۔

شیطان کا پسندیدہ شخص:

﴿4754﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان بھی مقرر ہے جہاں تک کافر کی بات ہے تو شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا، پانی پیتا اور اس کے بستر پر بھی سوتا ہے اور مومن کے ساتھ جو شیطان ہے وہ موقع کی تلاش میں رہتا ہے جیسے ہی مومن غافل ہوتا یا دھوکے میں آتا ہے شیطان اس پر حملہ کر دیتا ہے اور شیطان کو زیادہ کھانے اور زیادہ سونے والا لوگوں میں سب سے زیادہ پسند ہے۔

بابرکت برتن کی بے ادبی:

﴿4755﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایک نور عطا فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: میرے بھائی یہ مجھے تحفے میں دے دو۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے وہ نور ان کو دے دیا پھر حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے دو بیٹے ان کے حوالے کر دیئے۔ بیت المقدس میں ایک برتن رکھا تھا جسے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کے بعد بادشاہ بھی بابرکت سمجھتے تھے، ان دونوں لڑکوں نے اس برتن میں شراب پینا شروع کر دی تو آسمان سے ایک آگ آئی اور ان دونوں کو اچک کر اوپر لے گئی، اس کے سبب حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام آسمان کی طرف منہ کر کے بکھرے بال لیے کھڑے آہ وزاری اور دعا کرنے لگے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ میرے عبادت گزار بندوں میں سے جو میری نافرمانی کرے میں اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں تو سوچو گناہ گاروں میں سے جو میری نافرمانی کرے اس کے ساتھ میرا معاملہ کیسا ہوگا۔

ہوا پر سواری:

﴿4756﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک ہزار گھر تھے سب سے بلندی پر شیشے کا محل اور سب سے نیچے لوہے کا گھر تھا ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام ہوا پر سوار ہوئے تو آپ کا گزر ایک کاشتکار پر ہوا جو کھیتی باڑی میں مصروف تھا اس نے نظر اٹھا کر دیکھا اور کہا: حضرتِ داود عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد کو بڑا ملک دیا گیا ہے۔ اس کی یہ بات ہوا نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام

کے کانوں تک پہنچادی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نیچے اتر کر اس کاشتکار کے پاس آئے اور فرمایا: میں نے تمہاری بات سن لی ہے اور میں اس لیے تمہارے پاس آیا ہوں کہ جس چیز کی تمہیں قدرت نہیں اس کی تمنا مت کرو، تمہارا ایک مرتبہ تسبیح کہنا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرمالے وہ حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد کو جو کچھ دیا گیا ہے اس سے بہتر ہے۔ کاشتکار نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے غم کو دور رکھے جس طرح آپ نے میرا غم دور کیا۔

خلیل کیوں بنایا؟

﴿4757﴾... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنا خلیل کس وجہ سے بنایا؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! میں نہیں جانتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ تم میرے سامنے نماز میں عاجزی سے کھڑے ہوتے ہیں۔

روحیں حال پوچھتی ہیں:

﴿4758﴾... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چوتھے آسمان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک گھر بنایا ہے جسے بَیْضَاء کہا جاتا ہے، وہاں مؤمنین کی روحیں رہتی ہیں جب دنیا والوں میں سے کوئی مرتا ہے تو وہ روحیں اس سے ملاقات کرتی اور دنیا والوں کے حال احوال پوچھتی ہیں اسی طرح جیسے کوئی پردیسی گھر آئے تو گھر والے اس کا حال چال پوچھتے ہیں۔

﴿4759﴾... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے اپنی خواہش کو اپنے قدموں تلے رکھا شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے اور جس کی بردباری اس کی خواہش پر غالب آگئی وہی زبردست عالم ہے۔

خالق یا رازق ہونے کا اقرار:

﴿4760﴾... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے اِبْنِ عمران! مجھے میری عزت کی قسم! جس جان کو آپ نے مکا مار کر قتل کیا اگر اس نے دن یارات کے کسی ایک لمحے بھی یہ اقرار کیا ہوتا کہ میں ہی اس کا خالق یا رازق ہوں تو اس کے

قتل کے بدلے میں تم پرضرور عتاب فرماتا لیکن میں نے تمہیں وہ قتل معاف کیا صرف اس وجہ سے کہ اس جان نے دن یارات کے ایک لمحے بھی میرے خالق یارازق ہونے کا اعتراف نہیں کیا تھا۔

نیکوں کے لئے انعامات:

﴿4761﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: میں جانتا ہوں برداشت کرنے والے میرے لیے جو کچھ برداشت کرتے ہیں اور میری رضا کے طالب جس قدر مشقتیں اٹھاتے ہیں، پس کیسا لگے گا جب وہ میری جنت میں حاضر ہوں گے اور اس کے باغات میں موجیں کریں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے اعمال خالص کرنے والوں کو قریبی محبوب (باری تعالیٰ) کی طرف سے نگاہِ رحمت کی خوشخبری ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ میں ان کا عمل بھلادوں گا؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ میں بڑے فضل والا ہوں جو مجھ سے منہ موڑے میں اس پر بھی کرم کرتا ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو میری طرف بڑھے میں اس پر فضل وکرم نہ کروں میں کسی پر اتنا غضبناک نہیں ہوتا جتنا اس پر ہوتا ہوں جو گناہ کرے پھر اس گناہ کو میرے عفو وکرم کے مقابل بڑا جانے، اگر میں کسی کو عذاب دینے میں جلدی کرتا اور جلد بازی میری شان ہوتی تو اپنی رحمت سے مایوس ہو جانے والوں کی جلد پکڑ کر لیتا، اگر نیک مؤمنین دیکھ لیں کہ میں انہیں ظالموں کے مقابلے میں کتنا پسند کرتا ہوں اور جن کو ہمیشہ کی جنت عطا کر دی گئی ان کو میں حکم دیتا ہوں کہ میرے فضل وکرم میں شک نہ کریں، میں دَیَّان یعنی ایسا فیصلہ کرنے والا ہوں جس کی نافرمانی جائز نہیں اور جو میری اطاعت کرے اپنی رحمت سے اسے اچھا بدلہ دینے والا ہوں، جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے میں اسے خوفزدہ نہیں کرتا، اگر میرے بندے دیکھ لیں کہ روزِ قیامت میں محلات کو کیسے بلند کروں گا کہ آنکھیں حیران ہو جائیں گی تو وہ مجھ سے پوچھیں گے: یہ کس کے لیے ہے؟ میں کہوں گا: اس کے لیے جو میری خاطر دنیا سے کنارہ کش ہوا، اپنے اوپر گناہوں کا بوجھ نہ لادا اور نہ میری رحمت سے مایوس ہوا۔ بے شک میں تعریف کا پورا پورا بدلہ دینے والا ہوں لہٰذا میری تعریف کرو۔

ایک بال سے لٹکا مردہ:

﴿4762﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا گزر ایک ایسی بستی پر ہوا جس کے انسان و جن، چرند پرند، تمام چوپائے اور کیڑے مکوڑے مر چکے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کچھ دیر کھڑے اس کو دیکھتے رہے پھر اپنے حواریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ہلاک ہوئے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک ساتھ نہ مرتے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان مردوں کو پکارا: اے بستی والو! ان میں سے ایک نے جواب دیا: لَبَّیْكَ یَا رُوْحَ اللہ یعنی اے روحُ اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا گناہ کیا تھا؟ اس نے کہا: ہم شیطان کی پوجا اور دنیا سے محبت کرتے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہاری شیطان کی پوجا کیا تھی؟ وہ بولا: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نافرمانوں کی پیروی کرتے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہاری دنیا سے محبت کیسی تھی؟ اس نے کہا: ایسی جیسے بچہ اپنی ماں سے محبت کرتا ہے جب دنیا ہمارے پاس آتی تو ہم خوش ہوتے اور جب چلی جاتی تو ہم غمگین ہوتے۔ ساتھ ہی ہم نے لمبی امیدیں باندھ رکھی تھیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت سے منہ پھیر کر اس کی ناراضی کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ اس نے کہا: ہم نے رات خیریت میں گزاری اور صبح ہاویہ میں کی۔ فرمایا: ہاوِیَہ کیا ہے؟ وہ بولا: سِجِّین۔ ارشاد فرمایا: سجین کیا ہے؟ اس نے کہا: دنیا کے تمام حصوں جتنا آگ کا ایک انگارہ ہے اس میں ہم سب کی روحیں دفن کر دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی کیوں بات نہیں کر رہے؟ وہ بولا: یہ بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ارشاد فرمایا: اس کی وجہ؟ وہ کہنے لگا: ان کے مونہوں میں آگ کی لگامیں ڈال دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: پھر تم مجھ سے کیسے بات کر رہے ہو حالانکہ تم بھی تو ان ہی میں ہو؟ اس نے کہا: یقیناً میں ان ہی میں ہوں لیکن میرا وہ حال نہیں جو ان کا ہے جب مصیبت آئی تو ان کے ساتھ مجھے بھی گھیر لیا اور اب میں ہاویہ میں ایک بال سے لٹکا ہوا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے آگ میں گرا دیا جائے گا یا پھر میں نجات پالوں گا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حواریوں سے ارشاد فرمایا: میں سچ کہتا ہوں جو کی روٹی کھانا، صاف ستھرا پانی پینا اور کوڑا دانوں پر کتوں کے ساتھ سونا دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے یقیناً کافی ہے۔

نافرمان احمق ہوتا ہے:

﴿4763﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ثواب ملنا مقدر کر دیا گیا ہے مگر بے عمل

اس کا حقدار نہیں، جو اس کی تلاش نہیں کرتا وہ بھی حاصل نہیں کر سکتا اور جو اس کی طرف نظر نہیں کرتا وہ اجر وثواب کو دیکھ بھی نہیں سکتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت رغبت رکھنے والے سے قریب اور منہ پھیرنے والے سے دور ہے، جو عبادت کا لالچی ہو وہ اس کے پیچھے جاتا ہے اور جو اسے ناپسند کرے وہ عبادت کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا، عبادت کی کوشش کرنے والا اور سستی کر کے اس سے پیچھے رہنے والا برابر نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اسے بزرگی دیتی ہے جو اس کی عزت کرے اور جو اسے ضائع کرے اسے ذلیل کرتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان اس پر ابھارتا ہے اور بردبار شخص کی زبان سے حکمت کی بات اسے مزین کرتی ہے اور کوئی بھی شخص اس وقت تک بردبار نہیں ہو سکتا جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار نہ ہو جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی احمق ہی کرتا ہے اور جس طرح دن کی روشنی سورج ہی سے مکمل ہوتی ہے اور رات کی پہچان پورا سورج ڈوبنے کے بعد ہی ہوتی ہے یونہی بردباری ربّ تعالٰی کی فرمانبرداری ہی سے مکمل ہوتی ہے اور بردبار شخص ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کرتا اور جس طرح پرندہ دو پروں سے اڑتا ہے اور جس کے پر نہ ہوں وہ طاقت پرواز نہیں رکھتا یونہی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عمل نہیں کرتا وہ اس کا فرمانبردار نہیں اور جو فرمانبردار نہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عمل کی طاقت بھی نہیں رکھ سکتا اور جس طرح آگ پانی میں نہیں ٹھہر سکتی کہ فوراً بجھ جاتی ہے یونہی عمل میں ریاکاری اسے برباد کر دیتی ہے۔ جس طرح زانیہ کا حاملہ ہونا اس کے زنا کے راز کو فاش کر کے اسے ذلیل ورسوا کر دیتا ہے یونہی جب کوئی اپنے ساتھی کو اچھی بات کہہ کر دھوکا دے اور جو کہے وہ نہ کرے تو اس کا برا عمل بھی اسے رسوا کر دیتا ہے۔ جس طرح چور کے پاس سے برآمد ہونے والا چوری کا مال چور کے عذر کو جھٹلا دیتا ہے یونہی قاریِ قرآن جب گناہ کرتا ہے تو اس کا گناہ واضح کر دیتا ہے کہ اس نے رضائے الٰہی کی خاطر تلاوتِ قرآن نہیں کی۔

عبادت گزار کے لئے خوشخبری:

﴿4764﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ایک بار آلِ داؤد کو دی گئی خوش آوازی کے تذکرہ میں فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لیے جو نہ خطاکاروں کے راستے پر چلتا ہے نہ نکموں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے بلکہ اپنے ربّ تعالٰی کی عبادت میں لگا رہتا ہے اس کی مثال اس درخت کی طرح ہے جو اپنے تنے پر کھڑا ہے اور اس میں

موجود پانی پھلوں کے موسم میں اس کے پھل بڑھاتا ہے اور پھلوں کا موسم نہ ہو تب بھی وہ ہرا بھرا رہتا ہے۔

﴿4765﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب قیامت قائم ہو گی تو پتھر عورتوں کی طرح چیخیں گے اور ہر چھوٹا بڑا خاردار درخت خون کے آنسو روئے گا۔

﴿4765﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر چیز پہلے چھوٹی سی ظاہر ہوتی ہے پھر بڑی ہوتی ہے سوائے مصیبت کے کہ مصیبت ظاہر ہوتی ہے تو بڑی ہوتی ہے پھر چھوٹی ہو جاتی ہے۔

تاجر کا رزق:

﴿4766﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک سائل نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے دروازے پر صدا لگائی: اے نبوت کے گھر اور رسالت کا سرچشمہ! مجھ پر کچھ صدقہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے اہل میں موجود تاجر کے رزق جیسا رزق عطا فرمائے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اسے دو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک زبور میں ایسا ہی ہے۔

شہرت کا اعتبار:

﴿4767﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو جھوٹا مشہور ہو گیا اس کا سچ قبول نہیں کیا جاتا، جو سچا مشہور ہو گیا اس کی بات پر اعتبار کیا جاتا ہے، جو بغض اور غیبت کی کثرت کرتا ہو اس کی خیر خواہی پر اعتماد نہیں کیا جاتا، جو جھوٹا اور دھوکے باز مشہور ہو گیا اس کی محبت پر بھروسا نہیں کیا جاتا، جو خود کو اپنی حیثیت سے بڑا ظاہر کرے اس کی عزت نہیں کی جاتی اور جو بات دوسروں میں بری سمجھی جاتی ہے وہ اس میں بھی اچھی نہیں سمجھی جائے گی۔

زم زم شریف کی برکات:

﴿4768﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عثمان بن خثیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے یہاں تشریف لائے تو آبِ زم زم کے سوا نہ کوئی پانی پیا اور نہ کسی اور پانی سے غسل کیا۔ ہم نے کہا: آپ کوئی دوسرا میٹھا پانی استعمال کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا: جب تک میں

یہاں ہوں آب زم زم ہی پیوں گا اور اسی سے وضو کروں گا تمہیں کیا معلوم آب زم زم کیا ہے ؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں وہب کی جان ہے ! کتابُ اللہ میں ہے کہ یہ کھانے کا کھانا اور بیماریوں کی شفا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں وہب کی جان ہے ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک کتاب میں ہے کہ جو بھی شخص اس پانی کو برکت کی نیت سے خوب سیر ہو کر پیئے اس کی بیماری دور ہو جائے گی اور تندرستی آجائے گی۔ مزید فرماتے ہیں: زمزم کو دیکھنا عبادت ہے اور اس کو دیکھنے سے خطائیں خوب معاف ہوتی ہیں۔

بادشاہت کا نشہ جلد نہیں اترتا:

﴿4769﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بادشاہ بخت نصر کو مسخ کر کے شیر بنایا گیا تو وہ درندوں کا بادشاہ بن گیا پھر مسخ کر کے گدھ بنایا گیا تو پرندوں کا بادشاہ بن گیا پھر مسخ کر کے بیل بنایا گیا تو چوپایوں کا بادشاہ بن گیا۔ ہر حالت میں اس کی عقل سلامت رہی اور وہ اپنی بادشاہت کو قائم رکھنے کی تدبیر میں لگا رہا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی روح کو اصلی حالت پر لوٹایا تو اس نے توحید الٰہی کا اعلان کیا اور کہا: آسمان کے معبود کے سوا تمام معبود باطل (جھوٹے) ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا بخت نصر ایمان پر مرا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اہل کتاب کا اس میں اختلاف دیکھا ہے کچھ کہتے ہیں: مرنے سے پہلے ایمان لے آیا تھا اور کچھ کہتے ہیں: اس نے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو شہید کیا، آسمانی کتابوں کو جلایا اور بیت المقدس کی بے حرمتی کی لہٰذا اس کی توبہ قبول نہیں ہوئی[1]۔

زندوں سے بھلائی کرو:

﴿4770﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے اپنے شہر والوں سے تین دن تک کھانا مانگا مگر کسی نے بھی نہ دیا، چوتھے دن وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے کفنا کر دفنا دیا اگلی صبح دیکھا گیا کہ اس کا کفن محراب میں موجود ہے اور اس پر لکھا ہوا ہے: جب وہ زندہ تھا تو تم نے اسے قتل کر دیا اور

[1]... قوم عمالقہ کا ایک لڑکا ان کے بت "نصر" کے پاس لاوارث پڑا ہوا ملا چونکہ اس کے باپ کا نام کسی کو نہیں معلوم تھا، اس لئے لوگوں نے اس کا نام بخت نصر (نصر کا بیٹا) رکھ دیا۔ خدا کی شان کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر کہراسف بادشاہ کی طرف سے سلطنت بابل پر گورنر مقرر ہو گیا۔ پھر یہ خود دنیا کا بہت بڑا بادشاہ ہو گیا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۴۷)

جب وہ مر گیا پھر تم نے اس کے ساتھ بھلائی کی۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے وہ بستی دیکھی ہے جس میں اس شخص کا انتقال ہوا وہاں ہر ایک کے ہاں مہمان خانہ موجود ہے لیکن اب نہ وہاں کوئی امیر موجود ہے نہ ہی کوئی فقیر۔ (یعنی ویران پڑی ہے)۔

﴿4771﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تحفہ دروازے سے داخل ہو تو حق روشن دان سے نکل جاتا ہے۔

صرف "آج" کی فکر کرو:

﴿4772﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا گزر کسی غار میں موجود ایک عابد کے پاس سے ہوا تو اسے سلام کیا: عابد نے سلام کا جواب دیا تو نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تو یہاں کب سے ہے؟ عابد نے عرض کی: تین سو سال سے۔ انہوں نے پوچھا: تیرا گزر بسر کہاں سے ہوتا ہے؟ عابد نے عرض کی: درخت کے پتوں سے۔ انہوں نے پوچھا: پیتا کہاں سے ہے؟ عابد نے عرض کی: چشموں کے پانی سے۔ انہوں نے پوچھا: موسم سرما میں تو کہاں ہوتا ہے؟ عابد نے عرض کی: اس پہاڑ کے نیچے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: عبادت پر اتنا صبر واستقامت کیسے؟ عابد نے عرض کی: میں کیسے صبر نہ کروں فقط آج کے دن رات ہی تو صبر کرنا ہے گزشتہ کل تو جو ہونا تھا ہو چکا اور آئندہ کل ابھی آیا نہیں ہے۔ چنانچہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو اس حکمت بھری بات سے بڑا تعجب ہوا کہ "فقط آج کے دن رات ہی تو صبر کرنا ہے۔"

نصیحت کا انوکھا انداز:

﴿4773﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے اپنے شاگرد سے پوچھا: جب تم عورتوں اور چوپایوں کو ایک ساتھ دیکھتے ہو تو ان میں فرق کرتے ہو؟ شاگرد بولا: جی ہاں۔ استاد نے پوچھا: جب تم دیناروں اور کنکریوں کو ایک ساتھ دیکھتے ہو تو ان میں فرق کرتے ہو؟ شاگرد نے کہا: جی ہاں۔ استاد نے کہا: بیٹا! یقیناً تم نے خواہش کو خود سے دور نہیں کیا بلکہ اس کو بچا کر رکھا ہوا ہے۔

دین کے تین کنارے:

﴿4774﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دین کے تینوں کناروں میں عمل کرو

بے شک دین کے تین کنارے ہیں اور جو شخص تمام نیک اعمال کرنا چاہے اس کے لئے یہ تینوں تمام اعمالِ صالحہ کا مجموعہ ہیں: پہلا کنارہ یہ ہے کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صبح وشام بے شمار ظاہری و پوشیدہ، نئی و پرانی اور گزشتہ وآئندہ ملنے والی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے عمل کر، پس مومن کو چاہیے کہ ان کا شکر ادا کرنے اور ان کے پورا ہونے کی امید پر عمل کرے۔ دین کا دوسرا کنارہ اُس جنت کی رغبت رکھنا ہے جس کی کوئی نظیر ہے نہ ہی اس کی کوئی قیمت اور بیوقوف ہی اس سے منہ موڑتا ہے۔ تیسرا کنارہ دوزخ ہے کہ تو اس سے چھٹکارے کے لیے عمل کر کیونکہ اس دوزخ پر نہ ہی صبر ہو سکتا ہے نہ کسی میں اس کا عذاب سہنے کی طاقت و قوت ہے اور کوئی مصیبت وغم اس کی مصیبت وغم جیسا نہیں، اس کی خبر بہت بڑی، معاملہ بہت شدید اور اس کی ذلت انتہائی بھیانک ہے۔ اس سے چھٹکارا پانے اور اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگنے سے جاہل، بیوقوف خسارہ اٹھانے والا ہی غافل ہو سکتا ہے یقیناً اس نے دنیا و آخرت دونوں کا گھاٹا اٹھایا اور یہی واضح نقصان ہے۔

جنت کی چابی:

﴿4775﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ جنت کی چابی نہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیوں نہیں! لیکن ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں اور جو دندانوں والی چابی لے کر دروازے پر جاتا ہے دروازہ اسی کے لیے کھولا جاتا ہے اور جو بغیر دندانوں والی چابی کے ساتھ جاتا ہے اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔

دعا کا اثر:

﴿4776﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ کا لڑکا نشے کی حالت میں سوار ہو کر نکلا تو اپنے گھوڑے سے گر پڑا اور گھوڑے نے اسے کچل دیا۔ بادشاہ کو بہت غصہ آیا اور اس نے قسم کھائی کہ ان بستی والوں کو گھوڑوں، ہاتھیوں اور پیادہ فوج سے روندھ ڈالے گا۔ اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے اس نے گھوڑوں، ہاتھیوں اور لوگوں کو شراب پلائی اور لوگوں کو حکم دیا: جاؤ اور ہاتھیوں کی مدد سے بستی والوں کو روندھ ڈالو، جب ہاتھی تھک جائیں تو گھوڑے چڑھا دینا اور وہ بھی تھک جائیں تو تم اپنے پیروں سے کچل دینا۔ ادھر جب بستی والوں کو بادشاہ کے ارادے کا علم ہوا تو سب جمع ہو کر بستی سے باہر آئے اور خوب گڑگڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی ابھی

یہ لوگ یہیں تھے کہ آسمان سے ایک گھڑ سوار بادشاہ کے لشکر کے درمیان اترا تو سب ہاتھی بدک کر گھوڑوں پر چڑھ دوڑے اور گھوڑے لوگوں کو کچلنے لگے یوں وہ بادشاہ گھوڑوں، ہاتھیوں اور تمام لوگوں سمیت ہلاک ہو گیا۔

چٹان سے کلام:

﴿4777﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بیت المقدس کی ایک چٹان سے ارشاد فرمایا: میں ضرور تجھ پر اپنا عرش رکھوں گا، ضرور تجھ پر اپنی مخلوق کو جمع کروں گا اور اس دن ضرور داؤد (عَلَیْہِ السَّلَام) گھوڑے پر سوار تجھ پر آئیں گے۔

﴿4778﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے اخلاق کی چھان بین کر رہا ہوں کیونکہ ان میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے اچھی لگے۔

﴿4779﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض اوقات میں مغرب کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتا ہوں۔

بھوک مٹانے والا حسن و جمال:

﴿4780﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنے زمانے والوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے لیکن اپنے چہرے پر نقاب ڈالے رہتے، جب کشتی والے بھوک سے تڑپنے لگے تو آپ نے ان کے لیے اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا تو سب خوب سیر ہو گئے۔

﴿4781﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا: جو تم میں مصیبت پر زیادہ روتا پیٹتا ہے وہ دنیا سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔

اپنے عیبوں کو دیکھو:

﴿4782﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خوشخبری ہے اس کے لیے جس نے دوسرے کے عیب کی بجائے اپنے عیب کی طرف نظر کی۔ خوشخبری ہے اس کے لیے جس نے مالداری کے باوجود **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزی کی، کمزور اور محتاج پر مہربانی کی، اپنے جمع شدہ مال کو نافرمانی میں خرچ نہ کیا، اہلِ علم، بردبار اور دانشمندوں کی مجلس اختیار کی اور اپنی لمبی عمر کے باوجود (بُری) بدعت کی جانب مائل نہ ہوا۔

بلند رتبہ مومن کون؟

﴿4783﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے زبور میں پڑھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے داود! کیا تم جانتے ہو پل صراط پر سب سے تیزی سے گزرنے والے کون ہوں گے؟ وہ جو میرے فیصلے پر راضی رہے اور ان کی زبانیں میرے ذکر سے تر رہیں۔ کیا تم جانتے ہو کون سے فقرا افضل ہیں؟ وہ جو میرے فیصلے اور تقسیم پر راضی رہے اور میری دی ہوئی نعمت پر میری تعریف کی۔ اے داود! کیا تم جانتے ہو میرے نزدیک کس مومن کا رتبہ بڑا ہے؟ اس کا جو بچائے ہوئے مال کے مقابلے میں خرچ کئے جانے والے مال پر زیادہ خوش ہو۔

50 سالہ عبادت کا صلہ:

﴿4784﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے 50 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی طرف الہام فرمایا کہ بے شک میں نے تیری مغفرت کر دی۔ وہ بولا: یاربّ عَزَّوَجَلَّ! تو نے میری مغفرت کیسے کر دی حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ ہی نہیں کیا؟ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی گردن کی ایک رگ کو حکم دیا تو اس نے کام کرنا چھوڑ دیا، اس کی تکلیف سے وہ نہ سو سکتا نہ نماز پڑھ سکتا تھا، جب کچھ سکون ہوا تو سو گیا اسی حالت میں ایک فرشتہ آیا تو اس نے فرشتے سے اس درد کی شکایت کی، فرشتے نے کہا: بے شک تمہارا ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ تمہاری پچاس سال کی عبادت کا صلہ اس درد سے ملنے والا سکون ہے۔

نعمتوں کی اصل:

﴿4785﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام نعمتوں کی اصل تین ہی نعمتیں ہیں: پہلی اسلام کی نعمت کہ ہر نعمت اسی کا صدقہ ہے دوسری عافیت (یعنی امن) کہ زندگی کا مزہ اسی سے ہے اور تیسری نعمت دولت کہ اس کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔

شکر کی عظیم مثال:

﴿4786﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو نابینا ہونے کے ساتھ ساتھ برص اور جذام (کوڑھ کے مرض) میں مبتلا تھا اور کہہ رہا تھا: اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر

ہے، سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ایک شخص تھا وہ کہنے لگا: اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کونسی نعمت تیرے پاس رہ گئی ہے جس پر تو شکر ادا کر رہا ہے؟ نابینا مریض نے کہا: شہر والوں کی طرف دیکھو کہ ان کی تعداد کتنی زیادہ ہے اور ان میں میرے سوا کوئی بھی ربّ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا کیا میں پھر بھی اس کا شکر ادا نہ کروں؟

مومن کی نشانیاں:

﴿4787﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: مومن کسی سے ملتا ہے تو علم حاصل کرنے کے لیے، خاموش رہتا ہے تو سلامت رہنے کے لیے، کلام کرتا ہے تو سمجھانے کے لیے اور تنہائی اختیار کرتا ہے تو پرسکون ہونے کے لیے۔

﴿4788﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومن غور و فکر کرنے والا، نصیحت پکڑنے والا، سرزنش قبول کرنے والا ہوتا ہے، جب غور و فکر کرتا ہے تو اسے اطمینان و سکون ملتا ہے، نصیحت پکڑتا ہے تو صلہ رحمی کرتا ہے، سرزنش کیا جائے تو گناہ چھوڑ دیتا ہے۔ غربت میں عاجزی کرتا ہے، قناعت کرتا ہے تو اہتمام نہیں کرتا، خواہشات کو چھوڑ کر آزاد ہو جاتا ہے، جو حسد کرے اس سے بھی محبت کرتا ہے، ہر فانی چیز سے منہ موڑ کر اپنی عقل کو کامل کرتا ہے۔ باقی رہنے والے عمل میں راغب ہو کر مقامِ معرفت تک پہنچتا ہے، اس کا دل اس کے غم سے جڑا ہوتا ہے اور اس کا غم بھی غمِ آخرت ہوتا ہے، جب دنیا والے اپنی خوشی پر خوش ہوں تو یہ خوش نہیں ہوتا بلکہ خود پر ہمیشہ رنجیدہ و غمگین ہی رہتا ہے، جب لوگ سو جائیں تو خوش ہوتا ہے اور تلاوتِ قرآن میں مشغول ہو کر اسے اپنے دل میں اتارتا ہے۔ کبھی تو اس کا دل خوف زدہ اور آنکھیں اتنی پرنم ہو جاتی ہیں کہ پوری پوری رات تلاوتِ قرآن میں گزار دیتا ہے اور پورا دن گوشہ نشین ہو کر اپنے گناہوں پر فکر مند ہوتا اور اپنی نیکیوں کو چھوٹا سمجھنے لگتا ہے۔ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کے سامنے پکار کر کہا جائے گا: اے عزت والے! اٹھ اور جنت میں داخل ہو جا۔

پتھر کی نصیحت آمیز تحریر:

﴿4789﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوزکریا تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک مسجدِ حرام میں بیٹھا تھا کہ اس کے پاس ایک منقش پتھر لایا گیا، اس نے کہا: کسی پڑھنے والے کو لے آؤ۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلایا گیا تو آپ نے اس پتھر پر لکھا ہوا پڑھا: اے ابن آدم! اگر تو دیکھ لے کہ تیری موت تک کتنا وقت باقی ہے تو ضرور لمبی امیدوں سے کنارہ کرکے اپنے عمل کو بڑھائے گا، تیری حرص اور کوششیں کم ہو جائیں گی اور اگر تیرے قدم پھسل گئے تو کل بروز قیامت تجھے ندامت ہوگی، تیرے گھر والے اور پڑوسی تجھے قبر کے حوالے کر دیں گے، والدین اور رشتے دار دور ہو جائیں گے، اولاد چھوڑ دے گی پھر نہ تو دنیا کی طرف لوٹ کر آسکے گا اور نہ ہی نیکیوں میں اضافہ کر سکے گا لہٰذا حسرت وندامت طاری ہونے سے پہلے ہی روزِ قیامت کے لئے تیاری کرلے۔ یہ سن کر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک خوب رویا۔

﴿4790﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب لوگ تمہیں نیک کہیں تو اس وقت تمہارے لیے ہلاکت ہے۔

پوشیدہ عمل کا فائدہ:

﴿4791﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بھتیجے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! بالکل تنہائی میں اخلاص کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کر وہ سب کے سامنے تیری عبادت کی تصدیق فرمائے گا کیونکہ جس نے کوئی بھلائی کی اور وہ پوشیدگی سے ربّ تعالٰی تک پہنچ گئی تو یقیناً وہ اپنے درست ٹھکانے پر پہنچ گئی اور جس نے کوئی ایسا نیک عمل کیا جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مطلع نہیں تو یقیناً اس پر وہی مطلع ہوا جو اسے کافی ہے اور عمل کرنے والے نے اپنا عمل اس کے سپرد کر دیا جو اس کا اجر ضائع نہیں فرمائے گا، لہٰذا تم جو بھی نیک عمل کرو جو صرف ربّ تعالٰی کو معلوم ہو تو اس کے ضائع ہونے کا خوف ہرگز مت کرنا اور ناانصافی یا نقصان کا خوف بھی مت کرنا اور یہ بھی ہرگز مت سوچنا کہ علانیہ عمل پوشیدہ سے زیادہ کامیاب ہے کیونکہ علانیہ عمل کا تعلق پوشیدہ عمل کے ساتھ ایسے ہی ہے جیسے درخت کے پتوں کا درخت کے پانی کے ساتھ، علانیہ عمل پتّا ہے اور پوشیدہ عمل اس کا پانی، اگر درخت کا پانی خراب ہو جائے تو اس کے پتے اور خوشبو بلکہ پورا درخت ہی برباد ہو جاتا ہے اور اگر وہ پانی درست ہو تو درخت، اس کے پتے اور اس کا پھل درست رہتا ہے، پس درخت بھی اس وقت تک تروتازہ اور نفع بخش رہے گا جب تک اس کے اندر نظر نہ آنے والا پانی رہے گا۔ یونہی دین بھی اس وقت تک سلامت رہے گا جب تک پوشیدہ عمل کا پانی

اسے ملتا رہے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کے سامنے اس کی تصدیق فرمائے گا، بے شک علانیہ عمل، پوشیدہ نیک عمل کے ساتھ ایسے ہی فائدہ دیتا ہے جیسے درخت کا پانی اس کی شاخوں کی درستی کا فائدہ دیتا ہے اگرچہ وہ شاخیں اس پانی سے پہلے بھی موجود تھیں لیکن ان کا پھلنا پھولنا درخت کو مزید خوبصورت بنا دیتا ہے، یونہی اگرچہ پوشیدہ عمل دین کا بادشاہ ہے لیکن اس کے ساتھ علانیہ کامل جانا دین کو مزید آراستہ و پیراستہ بنا دیتا ہے اور علانیہ عمل کا یہ فائدہ اس وقت ہے جب بندۂ مومن اس سے صرف رضائے الٰہی کا قصد کرے۔

کفر کی چار بنیادیں:

﴿4792﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حکمت میں پڑھا کہ کفر کی چار بنیادیں ہیں: (۱)...غصہ (۲)...شہوت (۳)...لالچ اور (۴)...خوف۔

دردناک پکڑ:

﴿4793﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: جب تم مجھے پکارو تو خوب ڈر و خوف میں مبتلا ہو جاؤ، اپنے چہرے کو مٹی کے ساتھ ملا لو اور اپنے مکمل چہرے اور بدن کے ساتھ مجھے سجدہ کرو اور جب مجھ سے مانگو تو خوف اور کانپتے دل کے ساتھ مانگو اور پوری زندگی مجھ سے ڈرتے رہو، جاہل کو میری نعمتیں بتاؤ اور میرے بندوں سے کہہ دو: جس گمراہی میں پڑے ہو اسی میں نہ پڑے رہنا کیونکہ میری پکڑ بڑی دردناک ہے۔

﴿4794﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اٹھارہ ہزار جہان ہیں اور دنیا ان میں سے ایک جہان ہے اور یہ ویرانے میں ایک عمارت اور صحرا میں ایک خیمے کی مثل ہے۔

بے عمل طالب علم:

﴿4795﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا: اے ابنِ آدم! اس میں تیرے لیے کوئی بھلائی نہیں کہ جو تو نہ جانتا تھا وہ جان گیا اور جو جان گیا اس پر عمل نہ کیا، ایسے کی مثال تو اس شخص کی طرح ہے جس نے لکڑیاں جمع کر کے ان کا ایک گٹھا باندھا جب اٹھانے لگا تو اٹھا نہ

سکا اور اس کے ساتھ ایک گٹھا اور ملا دیا۔

﴿4796﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دوزخیوں کو کپڑے پہنائے گئے حالانکہ ان کے لئے ننگا ہونا ہی بہتر تھا اور انہیں زندگی دی گئی حالانکہ ان کے لئے موت ہی بہتر تھی۔

مالدار خطرے میں:

﴿4797﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر کوئی محتاج کسی مالدار سے سوال کرے اور وہ اسے نہ دے تو میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ جب وہ تیری بارگاہ میں دعا کرے تو قبول نہ فرما اور جب تجھ سے کچھ مانگے تو عطا نہ فرما۔

﴿4798﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسکینوں کے ساتھ احسان کرو کیونکہ کل قیامت میں ان کی حکومت ہوگی۔

بے عمل عالم کی مثال:

﴿4799﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے علم سیکھا لیکن عمل نہ کیا اس کی مثال اس طبیب کی طرح ہے جس کے پاس دوا موجود ہے لیکن اس کے ذریعے علاج نہیں کرتا۔

چغل خور شیطان کا ایلچی ہے:

﴿4800﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضل بن ابو عیاش عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب کے آزاد کردہ غلام عنبر کہتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا: میں فلاں شخص کے پاس سے گزرا تو وہ آپ کو گالیاں دے رہا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو غصہ آگیا اور فرمایا: شیطان کو تیرے سوا کوئی اور ایلچی نہیں ملا۔ ابھی میں وہیں تھا کہ وہ گالی دینے والا شخص آیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلام کیا، آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا، ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا اور اسے اپنے پاس بٹھالیا۔

﴿4801﴾... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا: اے ابنِ آدم! تو اپنے دین کی فکر کر تیرا رزق تو عنقریب تجھے مل ہی جائے گا۔

سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درج ذیل صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے حدیث روایت کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس، حضرتِ سیِّدُنا جابر، حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل، ان کے بھائی اور حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرنے والے تابعینِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن رفیع، حضرتِ سیِّدُنا وہب بن کَیسان، حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عُقْبہ، حضرتِ سیِّدُنا عطا بن سائب، حضرتِ سیِّدُنا عمار دُہنی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جحادہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابان بن ابو عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

﴿4802﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دیہات میں رہا وہ سخت دل ہو گیا، جو شکار کے پیچھے رہا وہ غافل ہو گیا اور جو بادشاہ کے پاس پہنچا وہ فتنہ میں پڑا۔[1]

﴿4803﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ محبوب خدا، شفیعِ روزِ جزا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی محرم سے بدکاری کرے وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔[2]

﴿4804﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں رحم کرنے اور جنگ کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں، تاجر اور کاشتکار بنا کر نہیں بھیجا گیا، سنو! اس امت کے شریر لوگ تاجر اور کاشتکار ہیں سوائے ان کے جنہوں نے اپنے اوپر تنگی کی۔[3]

شانِ صدّیق و فاروق:

﴿4805﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ سرورِ ذیشان، راحت قلب و جاں صَلَّی

1... ابو داود، کتاب الصید، باب فی اتباع الصید، ۳/ ۱۵۱، حدیث: ۲۸۵۹

2... معجم کبیر، ۱۱/ ۴۸، حدیث: ۱۱۰۳۱

3... کنز العمال، کتاب الجہاد من قسم الاقوال، الباب الاول، ۴/ ۱۲۱، حدیث: ۱۰۴۹۶

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چند لوگوں کو شہروں کی طرف روانہ فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں، ایک صحابی نے عرض کی: اگر آپ ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کو روانہ فرما دیں تو...! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں ابو بکر و عمر سے بے پروا نہیں کیونکہ ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کا مرتبہ اسلام میں ایسا ہے جیسا انسان کے لیے آنکھ اور کان کا۔[1]

عشق و وفا کا حیرت انگیز منظر:

﴿4806﴾... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا ابن عباس اور حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ سورت نازل ہوئی:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ(۱) وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ(۲) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؔؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۠ (۳)

(پ۳۰، النصر: ۱تا۳)

ترجمۂ کنزالایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

تو مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل میری وفات کا اعلان ہوچکا، حضرتِ سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: آنے والا پل آپ کے لیے گزرے ہوئے سے بہتر ہے اور عنقریب آپ کو آپ کا ربّ عَزَّوَجَلَّ اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اذان دینے کا حکم دیا، چنانچہ مہاجرین اور انصار مسجد نبوی میں جمع ہو گئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ فرما ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ایک ایسا خطبہ دیا جس سے دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے لیے کیسا نبی ہوں؟ عرض کی گئی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ اچھے نبی ہیں، باپ کی طرح مہربان، ناصح بھائی کی طرح شفیق، آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیغامات کا حق ادا کیا اور اس کی وحی ہم تک پہنچا دی، آپ نے ہمیں حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعے اپنے رب کے

[1]... تاریخ ابن عساکر، الرقم ۳۳۹۸، عبد اللہ ویقال عتیق بن عثمان، ۳۰/ ۱۱۴، حدیث: ۶۱۲۲

راستے کی طرف دعوت دی، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس سے افضل جزا عطا فرمائے جو کسی امت کی طرف سے اس نے کسی نبی کو دی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: اے گروہِ مسلمین! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم اور تم پر اپنے حق کا واسطہ دے کر کہتا ہوں: میری طرف سے کسی پر کوئی زیادتی ہو گئی ہو تو کھڑا ہو جائے اور قیامت میں بدلہ لینے کے بجائے مجھ سے یہیں بدلہ لے لے۔ کوئی ایک بھی کھڑا نہ ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ یہی قسم دی پھر بھی کوئی کھڑا نہ ہوا تو تیسری بار قسم دیتے ہوئے اس بات کو دہرایا کہ میری طرف سے کسی پر کوئی زیادتی ہو گئی ہو تو کھڑا ہو جائے اور قیامت میں بدلہ لینے کے بجائے مجھ سے یہیں بدلہ لے لے۔ چنانچہ عکاشہ نامی ایک ضعیف العمر شخص کھڑے ہوئے اور لوگوں کو ہٹاتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے جا پہنچے اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اگر آپ نے بار بار قسم نہ دی ہوتی تو میری مجال ہی نہیں تھی کہ میں کسی چیز کے بدلے کے لیے آپ کے سامنے آتا۔ میں آپ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد کی اور ہمیں فتح عطا فرمائی۔ جب ہم واپس آرہے تھے تو میری اونٹنی آپ کی اونٹنی کے برابر آگئی، میں اپنی اونٹنی سے اتر کر آپ کے قریب ہوا تا کہ آپ کے قدم مبارک پر بوسہ دوں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چھڑی بلند کی اور میرے پہلو پر ماری، میں نہیں جانتا کہ آپ نے ایسا جان بوجھ کر کیا یا آپ کا ارادہ اونٹنی کو مارنے کا تھا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جلال سے پناہ میں لیتا کہ اللہ کا رسول تمہیں جان بوجھ کر مارے۔ اے بلال! فاطمہ کے گھر جاؤ اور وہی پتلی چھڑی لے آؤ۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے ہاتھ سر پر رکھے مسجد سے نکلے اور یہ کہتے جاتے: یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں جو خود اپنا قصاص دے رہے ہیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: اے رسولُ اللہ کی صاحبزادی! مجھے وہ پتلی چھڑی دے دو۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: بلال نہ ہی آج یوم عرفہ ہے اور نہ ہی کوئی غزوہ پھر میرے باباجان چھڑی کا کیا کریں گے؟ حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عرض کرنے لگے: کیا آپ کو معلوم نہیں آج آپ کے باباجان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا کر رہے رہیں! بے شک حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دین پہنچا دیا ہے، دنیا کو چھوڑ رہے ہیں

اور آج اپنی طرف سے بدلہ دے رہے ہیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے بلال! آخر ایسا کون ہے جس نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ لینا گوارا کر لیا؟ اے بلال! اگر یہ بات ہے تو حسن اور حسین کو کہو اس شخص کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور وہ ان سے بدلہ لے لے وہ دنوں اسے حضور سے بدلہ لینے سے باز رکھیں گے۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجد پہنچے اور وہ چھڑی حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیش کر دی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ عکاشہ کے حوالے کر دی، یہ دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آگے بڑھے اور کہا: اے عکاشہ! لو ہم تمہارے سامنے ہیں جو انتقام لینا ہے ہم سے لے لو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ نہ لو۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! ہٹ جاؤ اور اے عمر! تم بھی ہٹ جاؤ یقیناً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم دونوں کے مقام و مرتبہ کو خوب جانتا ہے۔ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے عکاشہ! میرے سامنے میری زندگی میں تم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ چھڑی مارو مجھے یہ ہرگز برداشت نہیں، یہ رہی میری پیٹھ اور یہ رہا میرا پیٹ اپنے ہاتھ سے مجھے سو کوڑے مار لو اور مجھ سے انتقام لے لو لیکن پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ نہ لینا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے علی! اپنی جگہ بیٹھ جاؤ بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے مرتبے اور نیت کو خوب جانتا ہے۔ اتنے میں نوجوانانِ جنت کے سردار حضرتِ سیِّدُنا امام حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے عکاشہ! کیا تم نہیں جانتے ہم رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں اور ہم سے بدلہ لینا گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ لینا ہے لہٰذا ہم سے بدلہ لو۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! بیٹھ جاؤ بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے اس مقام کو خوب جانتا ہے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرمایا: اے عکاشہ! اگر تم مارنا چاہتے ہو تو مارو۔

حضرتِ عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: جس وقت آپ نے مجھے مارا تھا اس وقت میرے پیٹ پر کپڑا نہیں تھا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیٹ مبارک سے کپڑا اٹھا دیا، یہ دیکھ کر مسلمانوں کی

چیخیں نکل گئیں اور کہنے لگے: ارے! عکاشہ کو دیکھتے ہو یہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک پیٹ پر مارے گا؟ جب حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک پیٹ کی سفیدی کو دیکھا گویا مصری کی ڈلی ہو تو فوراً حضور عَلَیْہِ السَّلَام سے چمٹ گئے اور بطن مبارک کا بوسہ لیتے ہوئے عرض گزار ہوئے: میرے ماں باپ آپ پر قربان! بھلا کون ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بدلہ لینے کا سوچ سکے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چاہو تو بدلہ لے لو اور چاہو تو معاف کر دو۔ حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نے آپ کو معاف کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزِ قیامت مجھے معاف فرمائے گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے جنت کے رفیق کو دیکھنا چاہے وہ اس بوڑھے کو دیکھ لے۔ پس لوگ کھڑے ہوئے اور حضرتِ سیِّدُنا عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پیشانی چومنے لگے اور یہ کہتے جاتے: تمہیں مبارک ہو! تمہیں مبارک ہو! تم تو بلند درجات اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہم نشینی کے شرف کو پہنچ گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دن سے اٹھارہ دن تک بیمار رہے اور لوگ آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوتے رہے۔

رفیقِ اعلیٰ کی طرف سفر:

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر کے دن پیدا ہوئے، پیر کے دن اعلان نبوت کیا اور پیر ہی کے دن وصال فرمایا، جب اتوار کا دن آیا تو آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اذان کا حکم دیا وہ اذان دینے کے بعد دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَ رَحْمَۃُ اللہِ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، نماز! پیارے آقا نے اپنے غلام کی آواز سن لی لیکن حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے بلال! حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شدید بیمار ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجد میں چلے گئے جب صبح کی سفیدی پھوٹنے لگی تو حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب تک میرے آقا حکم نہ فرما دیں میں نماز نہیں پڑھوں گا، چنانچہ دوبارہ درِ دولت پر حاضر ہو کر عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَ رَحْمَۃُ اللہِ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، نماز! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے غلام کی صدا سن کر ارشاد فرمایا: اے بلال! اللہ کے رسول شدید بیمار ہیں، مسجد جاؤ اور ابو بکر کو حکم دو کہ

لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دونوں ہاتھ سر پر رکھے واپس مڑے اور یہ کہتے جاتے: ہائے اللہ مدد فرما، میری امید ٹوٹ گئی، میری کمر ٹوٹ گئی، کاش! میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا، اگر میں پیدا ہو بھی گیا تھا تو کاش! مجھے یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا، پھر کہنے لگے: اے ابو بکر سنتے ہو! حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت نرم دل تھے آگے بڑھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جگہ کو خالی پا کر برداشت نہ کر سکے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے، مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ چیخ وپکار سنی تو ارشاد فرمایا: یہ کیسی چیخ وپکار ہے؟ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو نہ پا کر صحابہ کی چیخیں نکل گئی ہیں۔ چنانچہ

آپ نے حضرتِ علی اور حضرتِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بلایا اور ان کے سہارے تشریف لے جا کر دو مختصر رکعتیں پڑھائیں پھر اپنا نور برساتا رخ روشن حضراتِ صحابۂ کرام کی طرف پھیرا اور ارشاد فرمایا: میں تمہیں سپردِ خدا کرتا ہوں تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید اور اس کی امان میں ہو۔ میرے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا نگہبان ہے، اے مسلمانو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور میرے بعد اس کی اطاعت کرنا تم پر لازم ہے، میں دنیا سے پردہ کرنے والا ہوں، یہ دن آخرت کا پہلا اور دنیا کا آخری دن ہو گا۔ پھر جب پیر کا دن آیا تو بیماری شدت اختیار کر گئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ نیچے اترو میرے حبیب حضرت محمد مصطفٰے، احمد مجتبٰی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس سب سے اچھی صورت میں حاضری دو اور ان کی روح قبض کرنے میں سب سے زیادہ آسانی کرنا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نیچے اترے اور ایک اعرابی کی صورت میں دروازے پر کھڑے ہو کر کہا: اے نبوت کے گھر، رسالت کا سرچشمہ اور فرشتوں کے میزبانو! تم پر سلام ہو، کیا میں اندر آجاؤں؟ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا: اس شخص کو جواب دیں۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تیرا آنا سبب رحمت ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اجر دے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اپنی ذات میں مشغول ہیں (یعنی شدید بیمار ہیں)۔ حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے دوبارہ ندا دی تو سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: فاطمہ! اس شخص کو جواب دیں۔ چنانچہ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تیرا آنا سبب رحمت ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اجر دے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اپنی ذات میں مشغول ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے تیسری مرتبہ کہا: اے نبوت کے گھر، رسالت کا سرچشمہ اور فرشتوں کے میزبانو! تم پر سلام ہو، کیا میں اندر آجاؤں؟ میرا اندر آنا ضروری ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز سن لی اور فرمایا: فاطمہ دروازے پر کون ہے؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی شخص ہے جو اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے ہم نے اسے دو بار جواب بھی دیا ہے لیکن جب اس نے تیسری مرتبہ ندا دی تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور سانسیں پھول گئیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: فاطمہ! جانتی ہو دروازے پر کون ہے؟ یہ لذتوں کو گرانے والا، جماعتوں کو توڑنے والا، میاں بیوی میں جدائی ڈالنے والا، اولاد کو یتیم کرنے والا، گھروں کو ویران اور قبرستان کو آباد کرنے والا موت کا فرشتہ ہے، اے ملک الموت! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آجاؤ۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ملکوت الموت! دیدار کرنے آئے ہو یا روح قبض کرنے؟ عرض کی: دیدار کرنے بھی اور روح لے جانے بھی، مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے کہ آپ کی اجازت کے بغیر اندر داخل نہ ہوں اگر آپ اجازت دے دیں تو ٹھیک ورنہ میں واپس ربّ تعالٰی کی بارگاہ میں لوٹ جاؤں۔ ارشاد فرمایا: اے ملک الموت میرے دوست جبریل کو کہاں چھوڑ آئے ہو؟ عرض کی: میں ان کو آسمانِ دنیا میں چھوڑ آیا ہوں وہاں ملائکہ ان سے آپ کے معاملے میں تعزیت کر رہے ہیں۔ ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور آپ کے سرہانے بیٹھ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! یہ وقت دنیا سے رخصتی کا ہے ذرا مجھے ان انعامات کی خوشخبری تو سناؤ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرے لیے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا حبیبَ اللہ! آپ کو خوشخبری ہو میں اس حال میں آیا ہوں کہ تمام آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں، فرشتے صفیں بنا کر پھولوں اور سلاموں کے نذرانے لیے خوش آمدید کہنے کھڑے ہیں اور آپ کی روحِ پرنور پر سلام بھیج رہے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے وجہ کریم کے لیے ہیں۔ اے جبریل! اور خوشخبری دو۔ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: آپ کو خوشخبری ہو کہ جنتوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں، اس کی نہریں جھل تھل کر رہی ہیں، درخت جھلملا رہے ہیں اور اس کی حوریں سج

سنور کر آپ کی مبارک روح کا انتظار کر رہی ہیں۔ ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے وجہ کریم کے لیے ہیں۔اے جبریل! اور خوشخبری دو۔ عرض کی: روز قیامت آپ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں اور سب سے پہلے آپ ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمام تعریفیں میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے وجہ کریم کے لیے ہیں۔ اے جبریل! مزید خوشخبری دو۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے دوست! آپ کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اپنے رنج وغم کے بارے میں کہ میرے بعد تلاوتِ قرآن کرنے والوں کا کون ہو گا؟ رمضان کے روزے رکھنے والوں کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ بیتُ اللّٰہ کا حج کرنے والوں کا خیال کون رکھے گا؟ اور میرے بعد میری لاڈلی امت کا پرسان حال کون ہو گا؟ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللّٰہ کے محبوب! آپ کے لیے خوشخبری ہے کہ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! جب تک آپ اور آپ کی امت جنت میں داخل نہ ہو جائے تمام انبیا اور تمام امتوں پر جنت حرام ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر تو میں راضی وخوش ہوں، اے ملک الموت! جس کام سے آئے تھے وہ کر گزریے۔ حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: جب آپ پردہ فرما جائیں تو آپ کو غسل کون دے، آپ کو کس میں کفن دیا جائے، کون آپ کی نماز جنازہ پڑھائے اور قبر انور میں کون اتارے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم اور ابن عباس مجھے غسل دینا اور تمہارے ساتھ تیسرے جبریل ہوں گے، جب مجھے غسل دے چکو تو تین نئے کپڑوں میں کفن دینا اور جبریل عَلَیْہِ السَّلَام میرے لیے جنت سے حنوط (خوشبو) لائیں گے، جب تم مجھے چارپائی پر رکھ دو تو اسے اٹھا کر مسجد میں رکھ دینا اور سب باہر چلے جانا، سب سے پہلے ربّ عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کے اوپر سے مجھ پر درود بھیجے گا، پھر جبرائیل پھر میکائیل پھر اسرافیل اور پھر تمام فرشتے گروہ در گروہ درود بھیجیں گے پھر تم لوگ آجانا اور صفیں بنا کر درود پڑھنا اور کوئی ایک بھی آگے نہ آئے (یعنی کوئی امام نہ بنے)۔

روزِ قیامت حضور کہاں ملیں گے؟

آپ کی نورِ نظر، لختِ جگر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: آج تو جدائی کا دن ہے اب میں آپ سے کب ملوں گی؟ ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی! اب تم قیامت میں میرے حوض پر مجھ سے

ملاقات کروگی میں وہاں اپنے امتیوں کو سیراب کررہا ہوں گا۔ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ کو حوض پر نہ پاؤں تو؟ ارشاد فرمایا: پھر تم میزان پر آجانا میں وہاں اپنی امت کی شفاعت کررہا ہوں گا۔ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ کو وہاں بھی نہ پاؤں تو؟ ارشاد فرمایا: پل صراط پر آجانا میں وہاں دعا کررہا ہوں گا: اے میرے ربّ! میری امت کو دوزخ سے سلامت رکھ۔ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام آگے بڑھے اور روح نکالنا شروع کی جب روح مبارک گھٹنوں تک پہنچی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے آہ نکلی جب ناف تک پہنچی تو آپ نے وَاکَرْبَاہُ یعنی ہائے تکلیف فرمایا تو آپ کی لختِ جگر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: بابا جان! آج آپ کی تکلیف میری تکلیف ہے۔ جب روح مبارک سینے تک پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! موت کی کڑواہٹ بہت شدید ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا رخ پھیر لیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! کیا میری طرف دیکھنے کو ناپسند کررہے ہو؟ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے دوست! بھلا کس میں اتنی تاب ہے کہ آپ کو موت کی سختیوں میں دیکھ سکے۔۔؟

حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی تجہیز و تکفین:

جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روح مبارک پرواز کرگئی تو حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو غسل دیا، حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پانی ڈال رہے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ساتھ موجود تھے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین نئے کپڑوں میں کفن دیا گیا پھر چارپائی پر مسجد لے جایا گیا اور سب لوگ باہر نکل گئے سب سے پہلے ربّ تعالیٰ نے آپ پر درود بھیجا پھر حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل پھر سیِّدُنا میکائیل پھر سیِّدُنا اسرافیل اور پھر تمام فرشتے گروہ در گروہ حاضر ہوتے اور درود وسلام بھیجتے۔ حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے مسجد میں ہچکیوں کی آواز سنی لیکن کوئی شخص نظر نہ آیا پھر کسی ہاتف غیبی نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! اندر داخل ہو جاؤ اور اپنے نبی کی نماز جنازہ پڑھو، چنانچہ ہم اندر گئے اور صفیں بنا کر کھڑے ہو گئے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں یہی حکم دیا تھا، پھر ہم نے حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہی اور حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ

ہی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نمازِ جنازہ ادا کی (یعنی درود پڑھتے رہے) ہم میں سے کوئی بھی (امامت کے لیے) آگے نہیں بڑھا۔ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس اور حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ قبرِ انور میں داخل ہوئے اور یوں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تدفین عمل میں آئی۔ جب لوگ واپس پلٹے تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: اے حسن کے بابا! آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دفنا دیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا شدتِ غم میں ڈوبے ہوئے کہنے لگیں: آپ لوگوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مٹی ڈالنا کیسے گوارا کر لیا؟ کیا آپ لوگوں کے دلوں میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے کوئی مہربانی نہیں آئی؟ کیا وہ بھلائی کی باتیں سکھانے والے نہ تھے؟ حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے تسلی دیتے ہوئے کہا: اے فاطمہ! کیوں نہیں، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ اٹل ہے اسے کون ٹال سکتا ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا رونے لگیں اور کہنے لگیں: بابا جان! وہ جبریل جو آسمان سے آپ کے پاس وحی لایا کرتے تھے آج تو ہم ان کے آنے جانے سے بھی محروم ہوگئے۔[1]

تصویریں مٹا دو:

﴿4807﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وادی بطحا میں حکم دیا کہ جاؤ اور کعبہ میں جتنی تصویریں ہیں سب کو مٹا دو۔ چنانچہ جب تمام تصویریں مٹا دی گئیں تو پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کعبۃ اللہ شریف میں داخل ہوئے۔[2]

منافق کی موت:

﴿4808﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مکہ و مدینہ کے درمیان جہاد میں مشغول تھے کہ اتنے میں شدید آندھی چلی جس نے لوگوں کو ریت میں دھنسا دیا، اس

1 ...معجم کبیر، ۳/ ۵۸، حدیث ۲۶۷۶، بتغیر قلیل

2 ...دلائل النبوۃ للبیہقی، باب دخول النبی مکۃ...الخ، ۵/ ۷۳، حدیث: ۲۳

وقت حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ھٰذَا لِمَوْتِ مُنَافِقٍ یعنی: یہ آندھی منافق کی موت کی نشانی ہے۔“ جب ہم مدینے پہنچے تو ہمیں پتا چلا کہ اس دن ایک بہت بڑا منافق مرا تھا۔[1]

﴿4809-10﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وادی رقیم کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین افراد ایک غار میں تھے کہ پہاڑ کا تودہ اس غار کے دہانے پر گر گیا (اور غار کا منہ بند ہو گیا)۔[2]

70 پردے:

﴿4811﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک یہودی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانوں کے علاوہ اپنی کسی اور مخلوق سے پردہ اختیار کیا ہوا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور ان فرشتوں کے درمیان جو عرش کے گرد ہیں نور کے 70 پردے ہیں، پھر 70 پردے آگ کے، پھر 70 پردے اندھیرے کے، پھر 70 پردے دبیز ریشم کے، پھر 70 باریک ریشم کے، پھر 70 سفید موتیوں کے، پھر 70 آگ اور نور کی ملی جلی روشنی کے، پھر 70 برف کے، پھر 70 پانی کے، پھر 70 بادلوں کے، پھر 70 ٹھنڈک کے اور پھر 70 پردے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت کے ہیں جنہیں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ یہودی عرض گزار ہوا: مجھے بتائیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب تر کون سا فرشتہ ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے یہودی! جو میں کہوں گا اس پر یقین کرے گا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: سب سے قریب اسرافیل پھر جبرائیل پھر میکائیل اور پھر ملک الموت عَلَیْہِمُ السَّلَام ہیں۔[3]

روزانہ ایک لاکھ نیکیاں:

﴿4812﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مدینے تاجدار، شفیعِ روزِ شمار

1... مسند احمد، مسند جابر بن عبداللہ، ۵/ ۱۰۵، حدیث: ۱۴۶۸۲، بتغیر قلیل

2... مسند احمد، مسند کوفیین، حدیث نعمان بن بشیر، ۶/ ۳۸۷، حدیث: ۱۸۴۴۵،

3... معجم اوسط، ۶/ ۳۲۹، حدیث: ۸۹۴۲

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے حرم میں اپنی کمان کو اس لیے تیار کیا کہ کعبے کے دشمن کو قتل کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے روزانہ ایک لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے یہاں تک کے دشمن سے سامنا ہو جائے۔[1]

مانگنے میں اصرار نہ کرو:

﴾4813﴿... حضرتِ سیِّدُنا معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مانگنے میں پیچھے مت پڑ جایا کرو، خدا کی قسم! تم میں سے جو بھی مجھ سے کچھ مانگتا ہے میں اسی چیز سے اس کی مانگ پوری کر دیتا ہوں حالانکہ اس کا مانگنا مجھے پسند نہیں پھر بھی جو میں دیتا ہوں اس میں مانگنے والے کے لیے برکت ہوتی ہے۔[2]

فراستِ مومن:

﴾4814﴿... حضرتِ سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِحْذَرُوْا دَعْوَةَ الْمُؤْمِنِ وَفِرَاسَتَهٗ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ وَیَنْظُرُ بِالتَّوْفِیْقِ یعنی: مومن کی بددعا اور فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور اور اس کی توفیق سے دیکھتا ہے۔[3]

صدقے کا انعام:

﴾4815﴿... حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شافعِ محشر، ساقیِ کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: صدقہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قدرت میں جاتا ہے اس کے بدلے اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں رُسوائی کے 70 دروازے بند فرما دیتا ہے ان میں جُذام، بَرص اور دیگر بُری بیماریاں بھی ہیں اور صدقہ دینے والے کے لیے آخرت کا انعام اس کے علاوہ ہے۔[4]

1... کنز العمال، کتاب الفضائل، الباب السابع، ۱۲/ ۹۵، حدیث: ۳۴۷۰۳، بتغیر قلیل

2... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب النھی عن المسئلۃ، حدیث: ۱۰۳۸، ص ۵۱۶

3... مسند الفردوس، ۱/ ۲۱، حدیث: ۲۵۶

4... معجم کبیر، ۹/ ۱۰۹، حدیث: ۸۵۷۱، موقوفاً عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

تاریخ بغداد، الرقم: ۴۳۲۶، حارث بن نعمان الاکفانی، ۸/ ۲۰۴، مختصراً عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

اژدھے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا:

﴿4816﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا اژدھے کے منہ میں کہنی تک ہاتھ ڈالنا ایسے شخص سے مانگنے سے بہتر ہے جس کے پاس پہلے کچھ نہ تھا پھر آ گیا۔[1]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سَیِّدُنا مَیمُون بن مِهْران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان

تابعینِ کرام میں سے ایک انتہائی عقل مند بزرگ حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی ہیں آپ عمدہ سیرت اور سادہ طبیعت کے حامل ہیں۔

بحث نہ کرو:

﴿4817﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: عالم اور جاہل دونوں سے بحث و مباحثہ نہ کرو کیونکہ اگر عالم سے کرو گے تو وہ اپنا علم تم سے روک لے گا اور جاہل سے کرو گے تو وہ تم پر غصہ ہو گا۔

﴿4818﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا وجہ ہے کہ آپ کا کوئی دوست آپ سے متنفر ہو کر جدا نہیں ہوا؟ فرمایا: کیونکہ نہ میں اس سے بحث کرتا ہوں اور نہ ہی اسے کسی بات کا نشانہ بناتا ہوں۔

﴿4819﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون بن مہران رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والد نفلی نماز روزہ کی کثرت تو نہیں کرتے تھے لیکن اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانی ان کو سخت ناپسند تھی۔

کلامِ الٰہی کا اثر:

﴿4820﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ

---

[1]... کنز العمال، کتاب الزکاۃ، الفصل الثانی فی اداب طلب الحاجۃ، ۶/ ۲۲۰، حدیث: ۱۶۸۰۰

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں والد صاحب کو لے کر بصرہ کی ایک گلی میں گیا تو وہاں پر ایک پانی کا نالہ بہہ رہا تھا والد صاحب اس کو پار نہ کر سکے لہٰذا میں اس پر الٹا لیٹ گیا اور والد صاحب میری پیٹھ پر قدم رکھ کے پار ہو گئے پھر میں اٹھا ان کا ہاتھ پکڑا اور ہم حضرت حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر کی طرف چل پڑے وہاں پہنچ کر میں نے ان کا دروازہ بجایا تو اندر سے ایک کنیز آئی اور پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا: یہ حضرت میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان ہیں حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ بولی: وہی میمون بن مہران جو عمر بن عبد العزیز کے قلمدان تھے؟ میں نے کہا: ہاں۔ وہ بولی: ارے او بدنصیب! اس برے زمانے تک کیوں زندہ ہے، یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے تو حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کی آواز سن کر باہر آ گئے دونوں گلے ملے پھر اندر چلے گئے، حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے کہا: اے ابو سعید! میرے دل میں سختی آ گئی ہے اسے نرم کرو۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھی اور یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اَفَرَءَیۡتَ اِنۡ مَّتَّعۡنٰہُمۡ سِنِیۡنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَہُمۡ مَّا کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۲۰۶﴾ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُمۡ مَّا کَانُوۡا یُمَتَّعُوۡنَ ﴿۲۰۷﴾ (پ۱۹، الشعرآء: ۲۰۵تا۲۰۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انہیں برتنے دیں پھر آئے اُن پر وہ جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں تو کیا کام آئے گا اُن کے وہ جو برتتے تھے۔

میں نے دیکھا کہ والد صاحب گر پڑے اور ذبح ہونے والی بکری کی طرح کافی دیر تک ایڑیاں رگڑتے رہے پھر افاقہ ہوا تو وہ کنیز آئی اور بولی: آپ لوگوں نے ان بزرگ کو تھکا دیا ہے لہٰذا اب اٹھو اور چلے جاؤ، میں نے والد صاحب کا ہاتھ پکڑا اور ان کو لے کر باہر نکل آیا، پھر میں نے عرض کی: ابا حضور! یہ ہیں حسن میں تو ان کو بہت بڑا بزرگ سمجھتا تھا۔ ابا حضور نے میرے سینے پر ایک گھونسا مارا اور فرمایا: بیٹا! اگر تو نے اس آیت کو دل سے سمجھا ہوتا تو اس کی چوٹ ابھی تک تیرے دل میں باقی رہتی۔

فضول خرچی سے بچو:

﴿4821﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ میں کھیل کود میں ایک درہم خرچ کروں اور اس کے بدلے مجھے ایک ہزار ملیں، جو ایسا کرے مجھے اس پر اس آیت کا خوف ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۞ (پ۲۱، لقمٰن:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اُسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

بیکار لوگ:

﴿4822﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب جانے کے لیے اٹھا تو انہوں نے فرمایا: جب یہ اور ان جیسے لوگ چلے جائیں گے تو صرف بیکار لوگ ہی رہ جائیں گے۔

﴿4823﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: دنیا میں دو ہی لوگوں کے لیے بہتری ہے: توبہ کرنے والے کے لیے اور بلندیٔ درجات کے واسطے عمل کرنے والے کے لیے۔

﴿4824﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اگر علما اور قُرّا ٹھیک ہو جائیں تو لوگ ضرور ٹھیک ہو جائیں گے۔

﴿4825﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ (پ۱۳، ابراھیم:۴۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر گز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس میں ظالموں کے لیے وعید اور مظلوم کے لیے دادرسی ہے۔

﴿4826﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان فرامین باری تعالیٰ: اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۞ ۙ[1] اور اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۞ ؕ[2] کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ان دونوں نظروں کے لیے کوئی سفارش پیش کرو۔

عِلمِ حدیث کی جستجو کرو:

﴿4827﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بے شک یہ قرآن کثیر لوگوں کے

1... ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جہنم تاک میں ہے۔ (پ۳۰، النبا:۲۱)

2... ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں۔ (پ۳۰، الفجر:۱۴)

سینوں میں محفوظ ہے لہٰذا تم احادیث کی جستجو میں رہو، کچھ لوگ دنیاوی مال و متاع کے حصول کے لیے علم حدیث کی تلاش میں رہتے ہیں، بعض کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ ان کی طرف اشارہ کیا جائے، کچھ لوگ دوسروں سے بحث و مباحثہ کرنے کی خاطر سیکھتے ہیں اور ان سب میں بہتر وہ شخص ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے لیے عِلمِ حدیث حاصل کرے۔

قرآن بھی جہنم میں گرادیتا ہے:

﴿4828﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جو قرآن پاک کی پیروی کرے تو قرآن اس کی راہنمائی کرتا ہے یہاں تک کہ جنت میں پہنچا دیتا ہے اور جو قرآن پاک کو پس پشت ڈال دے تو قرآن اس کے پیچھے لگ جاتا ہے یہاں تک کہ اسے جہنم میں گرا دیتا ہے۔

﴿4829﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنا مقام و مرتبہ جاننا چاہتا ہے وہ اپنے اعمال کو دیکھے کیونکہ وہ جیسے اعمال کر رہا ہے ویسا ہی ہے۔

نفع بخش تجارت:

﴿4830﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک مہاجر نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اس نے بہت جلدی میں نماز پڑھی تو مہاجر نے اسے برا بھلا کہا، اس شخص نے کہا: مجھے اپنی نفع بخش تجارت یاد آگئی تھی، مہاجر نے کہا: اس سے بڑی نفع بخش تجارت تو تم نے ضائع کر دی۔

﴿4831﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: کسی شخص کو حلال اس وقت تک نہیں ملتا جب تک وہ اپنے اور حرام کے مابین حلال کو آڑ نہ بنالے۔

تین باتوں سے بچو:

﴿4832﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: تین باتوں سے اپنی آزمائش کبھی نہ کرنا: بادشاہ کے پاس مت جانا اگرچہ تم یہ کہو کہ میں تو اسے اطاعت الٰہی کی طرف بلاؤں گا، عورت کے پاس مت جانا اگرچہ تم یہ کہو کہ میں تو اسے قرآن پاک سکھاؤں گا، خواہش پرستوں کی بات سننے کے لیے اپنے

کان اُدھر مت لگانا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کی کون سی بات تمہارے دل سے چپک جائے۔

﴿4833﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بادشاہ کو اپنا تعارف نہ کراؤ اور نہ اسے جو بادشاہ سے تعارف کروائے۔

﴿4834﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: موجودہ زمانے میں مجھے اپنا قومی خزانے پر امین مقرر کیا جانا عورت پر امین مقرر کیے جانے سے زیادہ پسند ہے۔

جب اپنے متعلق برائی سنیں تو کیا کریں؟

﴿4835﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کسی شخص کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی تو میں نے اس کی چھان بین کرنے کے بجائے اسی سے پوچھنا زیادہ مناسب جانا، اگر اس نے کہہ دیا کہ ”میں نے ایسا نہیں کہا“ تو اس کا یہ کہنا مجھے اس کے خلاف آٹھ گواہوں سے زیادہ اچھا لگا اور اگر کہا کہ ”میں نے ایسا کہا ہے“ اور پھر معذرت بھی نہ کی تو جتنا وہ مجھے اچھا لگتا تھا اتنا ہی برا لگنے لگا۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا: جب بھی مجھے میرے کسی بھائی کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی تو میں نے اسے تین مراتب پر رکھا: اگر وہ مجھ سے بڑا ہے تو میں نے اس کی قدر ومنزلت پہچان لی، اگر میرے برابر کا ہے تو اس پر مہربانی کی اور اگر چھوٹا ہے تو پرواہ نہیں کی، میرا یہ طریقہ اپنے لیے ہے جو اس سے ہٹ کر چلنا چاہے تو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زمین بہت بڑی ہے۔

﴿4836﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن ابو راشد قُشَیْرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں جب میں سفر پر جانے کا ارادہ کرتا تو الوداع کہنے کے لیے پہلے حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس آتا آپ مجھے دو ہی جملے فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا اور لالچ اور غصہ تمہیں بدلنے نہ پائیں۔

علما کی محفل اختیار کرو:

﴿4837﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: علما ہر شہر میں میرا گمشدہ مال اور میرا مقصود ہیں، میں علما کی محفل میں اپنے دل کی اصلاح پاتا ہوں۔

﴿4838﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے ملا تو میں نہ کہا: حَیَّاكَ اللّٰہُ یعنی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی عمر دراز کرے۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ تو جوانوں کا سلام ہے، تم لفظِ سلام کے ساتھ سلام کیا کرو۔

نوکری میں بھلائی نہیں:

﴿4839﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں پسند کرتا ہوں کہ میری ایک آنکھ کی بینائی چلی جائے اور ایک کی ٹھیک رہے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں لیکن میں کسی کی نوکری نہ کروں، کہا گیا: خلیفۂ وقت حضرتِ عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، عمر بن عبد العزیز کی بھی نہیں، نوکری میں کوئی بھلائی نہیں چاہے عمر بن عبد العزیز کی ہو یا کسی اور کی۔

﴿4840﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے جب بھی اپنے قول کو اپنے فعل پر پیش کیا تو ضمیر کو اعتراض کرنے والا ہی پایا۔

خیر خواہ کون؟

﴿4841﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن بُرقان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھ سے فرمایا: اے جعفر! میری بری بات میرے سامنے کہو کیونکہ کوئی بھی شخص اپنے بھائی کا خیر خواہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اس کی برائی اسے نہ بتائے۔

﴿4842﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾ (پ۲۷، الواقعة:۳) ترجمۂ کنزالایمان: کسی کو پست کرنے والی کسی کو بلندی دینے والی۔

اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: (قیامت) بہتوں کو پست کرے گی اور بہتوں کو بلند کرے گی۔

مالداروں کا لباس:

﴿4843﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے ایک دوست کہتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے ساتھ جا رہا تھا اور اس وقت مجھ پر کتان (السی) کا لباس تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کتان یا تو مالدار پہنتے ہیں یا پھر شہرت پسند لوگ۔

خون بھی رائیگاں جائے:

﴿4844﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: سب سے پہلا شخص جو خود سوار تھا اور لوگ اس کے ساتھ پیدل چل رہے تھے وہ حضرت اَشعث بن قیس کِنْدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے، میں نے صحابہ کا دور پایا ہے وہ جب ایک شخص کو سوار اور ایک کو اس کے ساتھ پیدل دیکھتے تو فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی ہلاکت دے کہ اس کا خون بھی رائیگاں جائے۔

﴿4845﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: مجھے اتنا بھی پسند نہیں کہ ''بابِ رَھا'' سے ''حَرّان'' تک کی جگہ پانچ درہم میں مجھے مل جائے۔

مزید فرماتے ہیں: ایک بزرگ نے فرمایا: اپنے گھر میں بیٹھ جا، دروازہ بند کر دے پھر دیکھ کہ کیا تیرا رزق تیرے پاس آئے گا؟ ہاں خدا کی قسم! ایسا کرنے والے کو حضرتِ سیِّدَتُنا مریم اور حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے یقین کی طرح یقین ہو اور وہ اپنا دروازہ بند کر کے پردے گرا دے (تو رزق ضرور آئے گا)۔ حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: ہم میں سے ہر شخص کمائی کی کوشش کرے اور صرف حلال کمائے پھر مالی واجبات زکوٰۃ وغیرہ ادا کرے تو نہ وہ مالداروں کا محتاج ہو گا نہ فقرا کو کوئی حاجت رہے گی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جنت کے بالا خانے۔

﴿4846﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اے نوجوانو! اپنی جوانی اور چستی میں اپنی قوت وطاقت کو اطاعتِ الٰہی میں صَرف کرو اور اے بوڑھو! اب کس چیز کا انتظار ہے؟

زندگی کا ایک درہم:

﴿4847﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: : مجھے اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ میرے مرنے کے بعد کوئی میری طرف سے سو درہم صدقہ کرے۔

﴿4848﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ذکر تو دو ہی ہیں: ایک زبان سے اللہ کا ذکر کرنا اور دوسرا اس سے بھی افضل کہ جب بندہ گناہ کرنے لگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرلے (تاکہ بچ جائے)۔

تین باتوں میں سب برابر:

﴿4849﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: تین باتوں میں مسلمان اور کافر برابر ہیں: (۱)...امانت رکھوانے والے کو اس کی امانت واپس کرنا چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر (۲)...والدین سے حسن سلوک کرنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا٘ (پ۲۱، لقمٰن: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے۔

(۳)...وعدہ وفا کرنا چاہے مسلمان سے کیا ہو یا کافر سے۔

﴿4850﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اگر ہم کرائے کے گدھوں (نفسانی خواہشات) پر سوار نہ ہوتے تو ضرور آلِ فلاں اور آلِ شام کو سلام کرتے۔

﴿4851﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے ایسے شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی وجہ سے اپنی آنکھیں کبھی آسمان کی طرف نہیں اٹھائیں۔

﴿4852﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حجاج بن یوسف نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بلوایا، حجاج آپ کے بارے میں کوئی ارادہ کر چکا تھا چنانچہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے تو حجاج کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا: اے حجاج! تمہارے اور آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے درمیان کتنے آباء واجداد تھے؟ حجاج بولا: بہت زیادہ۔ آپ نے فرمایا: وہ سب کہاں ہیں؟ حجاج نے کہا: مر گئے۔ اتنا کہہ کر حجاج نے اپنا سر جھکا لیا اور حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تشریف لے گئے۔

حاکموں والا اسلام:

﴿4853﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلیمان بن عبد الملک یا ہشام میں سے کسی ایک کے گھر

میں گئے اور سلام کیا مگر حاکموں والا سلام نہ کیا اور فرمایا: امیر المؤمنین! آپ یہ نہ سمجھیے گا کہ میں لاعلم ہوں بلکہ خلیفہ کو حاکموں والا سلام اس وقت کیا جاتا ہے جب وہ لوگوں کے فیصلے کرنے کے لیے دربار میں بیٹھا ہو۔

دین و دنیا قائم نہیں رہتے:

﴿4854﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے الجزیرہ کا قاضی مقرر کیا تو آپ نے استعفیٰ پیش کر دیا جس میں لکھا تھا: آپ نے میرے ذمے وہ کام لگا دیا ہے جس کی مجھ میں طاقت ہی نہیں، میں نرم دل کمزور بوڑھا ہوں بھلا میں کیسے لوگوں کے درمیان فیصلہ کر سکتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے جواباً لکھا: جو خراج آسانی سے آ جائے لے لو اور جو مقدمہ تمہارے سامنے پیش ہو فیصلہ کر دو اور جب کسی معاملے میں شش و پنج کا شکار ہو تو میری طرف روانہ کر دو کیونکہ لوگوں پر جب کوئی بات شاق گزرتی ہے تو اسے چھوڑ دیتے ہیں پھر نہ دین قائم رہتا ہے نہ دنیا۔

﴿4855﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: غلام کو ہر غلطی پر سزا دو نہ مارو لیکن اسے یہ باور کروا دو کہ اگر اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی تو تم اس نافرمانی پر اسے سزا دو گے اور اسے وہ خطائیں یاد کراؤ جو اس نے تمہارے حق میں کی ہیں۔

سمجھدار لوگ:

﴿4856﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: سمجھدار لوگوں کی کمی نہیں ہے، سمجھدار شخص اس وقت تک اپنے معاملے کی طرف نہیں بڑھتا جب تک وہ لوگوں کو نہ دیکھ لے کہ انہیں کس چیز کا حکم دیا گیا ہے اور وہ کس طرح دنیا پر مرے جا رہے ہیں پھر وہ کہتا ہے: یہ سب تو ان اونٹوں کی طرح ہیں جنہیں صرف اپنے پیٹ کی فکر ہوتی ہے، پھر جب ان کی غفلت کو دیکھتا اور اپنے بارے میں غور و فکر کرتا ہے تو کہتا ہے: بخدا! ان کا شر دیکھ کر میں خود کو بھی ایک اونٹ ہی سمجھتا ہوں۔

مومن کا دل مثلِ آئینہ ہے:

﴿4857﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بندہ جب ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے اگر وہ توبہ کر لے تو مٹا دیا جاتا ہے، مومن کا دل تو آئینے کی طرح صاف

ستھرا ہوتا ہے کہ شیطان جہاں سے بھی حملہ کرنا چاہے مومن اسے دیکھ لیتا ہے اور جو لگاتار گناہوں میں پڑا رہے تو ہر ہر گناہ کے بدلے ایک ایک سیاہ نکتہ دل پر لگتا رہتا ہے یہاں تک کہ دل سیاہ ہو جاتا ہے پھر وہ یہ بھی نہیں دیکھ سکتا کہ شیطان کہاں سے آ رہا ہے۔

متقی بننے کا نسخہ:

﴿4858﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک اپنے کاروباری شراکت دار سے بھی زیادہ اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے یہاں تک کہ وہ جان لے کہ اس کا کھانا کہاں سے ہے؟ پہننا کہاں سے ہے؟ اور پینا کہاں سے ہے؟ آیا یہ سب حلال سے ہے یا حرام سے؟

مال کی تین صفات:

﴿4859﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان فرماتے تھے: مال کی تین خصلتیں ہیں: جو ایک میں کامیاب ہو گیا تو دوسری دو میں پھنس جانے کا خوف ہے جو دوسے نکل گیا تو تیسری میں پڑنے کا ڈر ہے پہلی خصلت یہ ہے کہ مال کی بنیاد حلال ہو لہٰذا اتم حلال کمائی ہی کرنا اس میں کامیاب ہو جاؤ تو اس مال سے مالی حقوق ادا کرنا اور اس میں بھی کامیاب ہو جاؤ تو پھر نہ فضول خرچی کرنا اور نہ ہی ہاتھ تنگ کرنا۔ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن بُرقان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں: میں نے ان سے یہ بھی سنا کہ سب سے آسان روزہ کھانا پینا چھوڑ دینا ہے۔

نصیحتیں:

﴿4860﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص چاہے نبی ہو یا غیر نبی بہترین بھلائی کو صبر ہی کے ذریعے پہنچتا ہے۔

﴿4861﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا: جب تک آپ لوگوں میں موجود ہیں لوگ بھلائی پر رہیں گے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: جب تک لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہیں گے بھلائی پر رہیں گے۔

﴿4862﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان فرمایا کرتے تھے: دنیا میٹھی اور سبز باغ ہے جسے خواہشات اور شیطان نے گھیر رکھا ہے، دشمن موجود اور بہت چالاک ہے، دنیا کا معاملہ درپیش ہے اور

آخرت کے معاملے میں کچھ ہی دیر ہے۔

دین کے ریاکار:

﴿4863﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شہروں میں طاعون کی وبا پھیلی تو میں نے بذریعہ مکتوب ان کے خاندان کی خیریت دریافت کی حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب میں لکھا: مجھے آپ کا مکتوب پہنچ گیا ہے، میرے اہل وعیال اور خاص لوگوں میں سے 17 کا انتقال ہو چکا ہے، مصیبتوں کا آنا مجھے پسند نہیں اور جب وہ چلی جائیں تب بھی مجھے کوئی خوشی نہیں ہوتی، تم کتابُ اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو کیونکہ لوگوں نے اسے بھلا دیا اور لوگوں کے قصے کہانیوں کو اپنا لیا ہے اور ہاں! دین کے ریاکاروں سے بچتے رہنا۔

کاش! بیٹا مرجائے:

﴿4864﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں اپنے والد صاحب کے ساتھ طوافِ کعبہ کر رہا تھا کہ وہاں ایک بزرگ آئے والد صاحب نے آگے بڑھ کر انہیں گلے لگا لیا ان کے ساتھ میری عمر کا ایک نوجوان بھی تھا، والد صاحب نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: میرا بیٹا ہے۔ والد صاحب نے پوچھا: آپ اس سے کتنے راضی ہیں؟ انہوں نے کہا: اے ابو ایوب! میں نے بھلائی کی تمام باتیں اس میں دیکھی ہیں سوائے ایک کے۔ والد محترم نے پوچھا: وہ کیا؟ انہوں نے کہا: میں چاہتا ہوں یہ مرجائے اور پھر اس پر مجھے اجر دیا جائے (یعنی میں صبر کروں اور اجر پاؤں)۔ پھر ہم ان سے جدا ہوئے تو میں نے عرض کیا: ابا جان! یہ بزرگ کون تھے؟ فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا مکحول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔

راہب نے سچ کہا:

﴿4865﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک راہب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس آیا تو آپ نے اس سے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ہر وقت روتے رہتے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ راہب بولا: یا امیر المؤمنین! بخدا! میں نے ایسے لوگوں کا دور پایا ہے جو اپنے دین پر

کسی چیز کو ترجیح نہیں دیتے تھے اور آج یہ حال ہے کہ لوگ دنیا سے زیادہ کسی چیز کو اہمیت نہیں دیتے پس میں سمجھ گیا کہ آج کے دور میں نیک اور بد دونوں کے لیے موت ہی بہتر ہے۔ جب وہ چلا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: اے ابو ایوب! راہب نے سچ کہا ہے۔

﴾4866﴿... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: فاسق شخص درندے کی طرح ہے اگر تم نے اسے زخمی کر کے اس کا راستہ چھوڑ دیا تو یقیناً تم نے مسلمانوں کے لیے ایک درندہ آزاد چھوڑ دیا۔

تین بہترین اقوال:

﴾4867﴿... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جو یہ دیکھ کر خوش ہونا چاہے کہ کل اس کا مقام و مرتبہ کیا ہو گا تو وہ دنیا میں اپنے عمل کو دیکھ لے جیسا عمل ہو گا ویسا ہی مرتبہ ہو گا۔

﴾4868﴿... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جب محبت ثابت ہو جائے تو طویل انتظار میں کوئی حرج نہیں۔

﴾4869﴿... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان تم قرض خواہ کو اپنے پیٹ یا پیٹھ سے ہلکا مت جانو۔

اون کا جبہ:

﴾4870﴿... حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو مَرزوق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو کپڑوں کے نیچے اون کا جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: یہ کیا؟ فرمایا: ہاں! اس کا کسی کو بتانا نہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ عار نہیں دلاتا:

﴾4871﴿... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جو پوشیدہ گناہ کرے وہ پوشیدہ توبہ کرے اور جو علانیہ گناہ کرے وہ علانیہ توبہ کرے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف فرماتا ہے عار نہیں دلاتا جبکہ لوگ عار دلاتے ہیں معاف نہیں کرتے۔

﴾4872﴿... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بدترین لوگ عیب نکالنے والے ہوتے ہیں اور کَتان (اَلسی کا لباس) مالدار یا سرکش ہی پہنتا ہے۔

بوجھ ہلکا کرو:

﴾4873﴿... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! اپنی پیٹھ کا بوجھ ہلکا کر کیونکہ تیری پیٹھ یہ سب سہنے کی طاقت نہیں رکھتی جو تو نے اس پر لاد رکھا ہے کہ کسی پر ظلم کیا، کسی کا مال کھایا اور کسی کو گالی دی یہ سارا بوجھ تو نے اپنی پیٹھ پر لادا ہوا ہے لہٰذا اسے ہلکا کر۔ مزید فرماتے ہیں: تمہارے اعمال بہت تھوڑے ہیں لہٰذا اس تھوڑے کو ہی خالص کر لو۔ مزید فرماتے ہیں: جب لوگوں کی ہلاکت کا وقت آجائے تو وہ اپنی مجلسوں میں گناہ کرتے ہیں۔

﴾4874﴿... ایک دن حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ (پ۲۳، یٰسٓ: ۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو۔

پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر رقت طاری ہو گئی حتّٰی کہ رو پڑے پھر فرمایا: مخلوق نے اس سے زیادہ تھکانے والا کلام کبھی نہ سنا ہو گا۔

چار کے متعلق کلام نہ کرو:

﴾4875﴿... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: چار کے بارے میں گفتگو مت کرنا (یعنی پیچھے نہ پڑ جانا): (۱)...امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم (۲)...امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (۳)...تقدیر اور (۴)...ستارے۔

﴾4876﴿... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہر ایسی خواہش سے بچو جسے اسلامی نہ کہا جاتا ہو۔

مسلمانوں کا فخر:

﴾4877﴿... حضرتِ سیِّدُنا فُرات بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ کے نزدیک حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا افضل ہیں یا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم؟ یہ سنتے ہی آپ پر کپکپی طاری ہو گئی حتّٰی کے ہاتھ سے لاٹھی بھی گر گئی، پھر فرمایا: میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ میں ایسے زمانے تک زندہ رہوں گا جس میں کسی کو ان دونوں (شیخین

کریمین) کے برابر کہا جائے گا، ان کی تو کیا بات ہے وہ دونوں اسلام کی بنیاد اور مسلمانوں کا فخر تھے۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پہلے اسلام لائے تھے یا امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ؟ آپ نے فرمایا: بخدا! حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تو اس زمانے میں ہی ایمان لے آئے تھے جب بحیرہ راہب کے پاس سے آپ کا گزر ہوا تھا اور ایسا ہی اختلاف آپ کے اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اَوَّلُ الْاِسلام ہونے میں بھی کیا گیا جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح اس واقعے کے بعد ہوا تھا اور یہ سب حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پیدائش سے بھی پہلے کی بات ہے۔

سیِّدُنا مَیمون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔

آدابِ سفر:

﴿4878﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھل دینے والے درخت کے نیچے اور بہتی نہر کے کنارے تنہا شخص کے پڑاؤ ڈالنے کو منع فرمایا ہے۔[1]

چغلی اور غیبت:

﴿4879﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چغل خوری، غیبت کرنے اور غیبت سننے سے منع فرمایا ہے۔[2]

شانِ شَیْخَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا:

﴿81-4880﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو کسی کام سے بھیجنے کا ارادہ فرمایا، اس وقت حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

1... معجم اوسط، ۲/ ۳۰، حدیث: ۲۳۹۲

2... معجم اوسط، ۲/ ۳۱، حدیث: ۲۳۹۳ ...... مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی الغیبۃ والنمیمۃ، ۸/ ۱۷۲، حدیث: ۱۳۱۲۲

عَنْہ آپ کی دائیں جانب اور حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بائیں جانب بیٹھے تھے، حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: آپ ان دونوں کو کیوں نہیں بھیج رہے؟ ارشاد فرمایا: کَیْفَ اَبْعَثُهُمَا وَهُمَا مِنْ هٰذَا الدِّيْنِ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّاْسِ یعنی میں ان دونوں کو کیسے بھیج دوں یہ دونوں دین اسلام کے لیے اتنے ہی ضروری ہیں جتنے کان اور آنکھ سر کے لیے۔(1)

حضور نے میقات مقرر فرمائے:

﴿4882﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہل مدینہ کے لیے ذُوالْحُلَيْفَه، اہل یمن کے لیے يَلَمْلَمْ، اہل شام کے لیے جُحْفَه اور اہل طائف کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا۔ مجھے دیگر صحابۂ کرام نے بتایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہل عراق کے لیے ذاتِ عِرق کو میقات مقرر فرمایا ہے۔(2)

داڑھی منڈوانا مونچھیں بڑھانا:

﴿4883﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نورِ مُعَظَّم، شافعِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجوسیوں کے بارے میں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنَّهُمْ يُوَفِّرُوْنَ سِبَالَهُمْ وَيَحْلِقُوْنَ لِحَاهُمْ یعنی یہ لوگ مونچھیں بڑھاتے اور داڑھیاں منڈواتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنی مونچھیں ایسے کاٹتے تھے جیسے ہم بکریوں کی اون اتارتے ہیں۔(3)

﴿4884﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جس کے مال کو چھینا جا رہا ہو اور وہ اسے بچانے کی مزاحمت کرتے ہوئے قتل ہو جائے تو شہید ہے۔(4)

﴿4885﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی آخر الزماں، شہنشاہِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ

1... تاریخ ابن عساکر، الرقم: ۵۲۰۶، عمر بن الخطاب، ۴۴/ ۶۸، حدیث: ۹۴۶۹

2... مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/ ۳۴۰، حدیث: ۲۲۱۹، عن جابر رضی اللہ عنہ

3... سنن الکبری للبیہقی، کتاب الطہارۃ، باب کیف الاخذ من الشارب، ۱/ ۲۳۴، حدیث: ۶۹۶

4... ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فی من قتل... الخ، ۳/ ۱۱۱، حدیث: ۱۴۲۵، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قَلَّ مَا یُوْجَدُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دِرْھَمٌ مِنْ حَلَالٍ اَوْ اَخٌ یُوْثَقُ بِہٖ یعنی آخری زمانے میں حلال کے درہم اور قابل بھروسا بھائی بہت تھوڑے ہوں گے۔[1]

سب سے بُرا مال:

﴿4886﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ آقائے دوجہاں، رحمت عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شَرُّ الْمَالِ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ الْمَمَالِیْكُ یعنی آخری زمانے میں سب سے برا مال غلام ہوں گے (یعنی انسانوں کی تجارت ہو گی)۔[2]

﴿4887﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رحمت عالم، نور مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہِ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے دیکھتا ہے۔[3]

زمین وآسمان میں امانت دار:

﴿4888﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا کہ میں نے حضور شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ کے متعلق فرماتے سنا: اَنْتَ اَمِیْنٌ فِیْ اَھْلِ السَّمَاءِ اَمِیْنٌ فِیْ اَھْلِ الْاَرْضِ یعنی تم زمین وآسمان والوں میں امانت دار ہو۔[4]

طلاق سے رجوع:

﴿4889﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی جب یہ بات بارگاہِ رسالت میں پہنچی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لیے حکم دیا کہ

1... تاریخ ابن عساکر، الرقم: ۵۵۷۹، الفتح بن شخرف... الخ، ۴۸/ ۲۲۹، حدیث: ۱۰۴۰۶

2... کنز العمال، کتاب الصحبة من قسم الاقوال، الباب الرابع، ۹/ ۳۷، حدیث: ۲۵۰۹۶

3... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الحجر، ۵/ ۸۸، حدیث: ۳۱۳۸، عن ابی سعید الخدری

تفسیر القرطبی، سورة الحجر، ۷/ ۵۲۸، حدیث: ۲۱۲۵۱

4... مستدرك حاکم، کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر مناقب عبد الرحمٰن بن عوف، ۴/ ۳۶۶، حدیث: ۵۴۰۵

بیوی سے رجوع کرلوں لیکن جب تک پاک نہ ہو جائے جماع نہ کروں اور جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو چاہوں تو طلاق دے دوں چاہوں تو روک لوں۔[1]

﴾4890﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لَوْلَاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پچھنا لگوایا اس وقت آپ حالتِ احرام میں روزے سے تھے۔[2]

درندوں اور پرندوں میں حرام کی پہچان:

﴾4891﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ یعنی نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام چیر پھاڑ کرنے والے درندوں اور پنجوں سے شکار کرنے والے پرندوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔[3]

رافضی مشرک ہیں:

﴾4892﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: نبی آخر الزماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جنہیں "رافِضَہ" کہا جائے گا وہ لوگ اسلام سے نکل چکے ہوں گے پھر بھی اس کا نام لیں گے ان سے جہاد کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔[4]

﴾4893﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں اور حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے علی! عنقریب میری امت میں کچھ لوگ ہم اہل بیت کی محبت کا دعوٰی کریں گے ان کا لقب "رافِضَہ" ہوگا تم ان سے جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔[5]

---

1 ... بخاری، کتاب التفسیر، سورة الطلاق، ۳/ ۳۵۷، حدیث: ۴۹۰۸

مصنف لابن ابی شیبة، کتاب الطلاق، باب ما قالوا فی طلاق السنة... الخ، ۴/ ۴، حدیث: ۲

2 ... ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فی الرخصة فی ذالك، ۲/ ۴۵۲، حدیث: ۲۳۷۳

3 ... ترمذی، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی کراھیة... الخ، ۳/ ۱۵۲، حدیث: ۱۴۸۳ بتغیر قلیل

4 ... مسند ابی یعلی، مسند ابن عباس، ۲/ ۵۰۱، حدیث: ۲۵۷۹

5 ... معجم کبیر، ۱۲/ ۱۸۷، حدیث: ۱۲۹۹۸

گستاخ کی سزا:

﴿4894﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے: بے شک روزِ قیامت لوگوں میں شدید ترین عذاب اس کو ہو گا جس نے انبیا کو برا کہا، پھر اس کو جس نے میرے صحابہ کو برا کہا اور پھر اس کو جس نے مسلمانوں کو برا کہا۔(1)

جنازے کی چار تکبیریں:

﴿4895﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں ایک جنازہ حاضر کیا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں اور ارشاد فرمایا: "فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام پر چار تکبیریں کہیں تھیں۔" پھر اس کے بعد امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جنازے میں اور حضرتِ صُہَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جنازے میں چار چار تکبیریں کہیں۔(2)

﴿4896﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: بعض اوقات میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کپڑوں سے منی کھرچ لیتی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی میں نماز ادا فرماتے۔(3)

روتا ہوا دوزخ میں:

﴿4897﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: مَنْ اَذْنَبَ وَهُوَ يَضْحَكُ دَخَلَ النَّارَ وَهُوَ يَبْكِي یعنی جو ہنس ہنس کر گناہ کرتا ہے وہ روتا ہوا دوزخ میں جائے گا۔(4)

1... کنز العمال، کتاب الاخلاق من قسم الاقوال، الباب الثانی، ۳/ ۲۴۲، حدیث: ۸۱۲۸

2... مستدرک حاکم، کتاب الجنائز، باب التکبیر علی الجنائز اربعًا، ۱/ ۷۲۳، حدیث: ۱۴۶۳، ۱۴۶۴

تاریخ ابن عساکر، الرقم: ۵۷۸، آدم نبی اللہ، ۷/ ۴۵۸، حدیث: ۲۰۵۸، ۲۰۵۹

3... ترمذی، ابواب الطهارة، باب ماجاء فی المنی یصیب الثوب، ۱/ ۱۲۶، حدیث: ۱۱۶، دون "وهو قائم يصلی"

کنز العمال، کتاب الطهارة من قسم الافعال، ۹/ ۲۳۳، حدیث: ۲۷۲۹۶

4... مسند الفردوس، ۲/ ۲۹۶، حدیث: ۶۲۱۹

علما اور حکمران:

﴿4898﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: حضور سیِّد عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو قسم کے لوگ جب دُرُست ہوں تو سب لوگ درست ہوتے ہیں اور جب وہ خراب ہوں تو سب خراب ہوتے ہیں ایک علما اور دوسرے حکمران۔[1]

سورۂ کافرون کی فضیلت:

﴿4899﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ عالَمِ ماکان وَمَا یَکُوْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں جو تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرانے سے باز رکھیں! سوتے وقت قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ(۱) (یعنی مکمل سورت) پڑھا کرو۔[2]

فرشتے قریب نہیں آتے:

﴿4900﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین طرح کے لوگوں کی نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول نہیں فرماتا اور نہ ہی فرشتے ان کے قریب جاتے ہیں: (۱)...نشے والا کہ جب تک نشے سے باہر نہ آجائے (۲)... جنبی کہ جب تک غسل کرکے نماز نہ پڑھ لے اور (۳)...خود کو زعفران سے رنگنے والا حتّٰی کہ اسے دھو کر خود کو صاف نہ کرلے۔[3]

حضرت سیِّدُنا یزید بن اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بہت رجوع کرنے والے اور خوب عبادت گزار تھے۔

صلہ رحمی کرنے والی:

﴿4901﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ

1... مسند الفردوس، ۲/ ۲۸، حدیث: ۳۶۰۰

2... معجم کبیر، ۱۲/ ۱۸۶، حدیث: ۱۲۹۹۳

3... مسند البزار، مسند بریدۃ بن الحصیب، ۱۰/ ۳۲۱، حدیث: ۴۴۴۶ بتغیر قلیل

تَعَالٰی عَنْھَا مکہ سے تشریف لا رہی تھیں۔ میں اور ان کا بھانجا یعنی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیٹا ان سے ملے، اس سے پہلے ہم مدینے کے ایک باغ میں گئے تھے جہاں ہمیں کچھ چوٹیں آئیں تھیں اور یہ بات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تک پہنچ چکی تھی آپ اپنے بھانجے کی طرف بڑھیں اور اسے ڈانٹا پھر میری طرف متوجہ ہوئیں اور انتہائی عمدہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہاں بھیجا حتّٰی کہ اپنے نبی کے گھر میں تمہیں جگہ دی۔ وَاللہ! میمونہ چلی گئیں اور تمہاری لگام تمہارے ہی کندھے پر ڈال دی (یعنی تمہیں آزاد چھوڑ دیا)، یقیناً وہ بہت زیادہ خوف خدا رکھنے والی اور بہت صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔

نصیحت کا طریقہ:

﴾4902﴿... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شامی شخص کافی بہادر تھا اور اپنی بہادری کی وجہ سے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نظر میں ایک مقام رکھتا تھا، کافی عرصہ تک جب وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس نہ آیا تو آپ نے اس کے متعلق پوچھا، آپ کو بتایا گیا کہ وہ اب شراب کے نشے میں رہنے لگا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے کاتب کو بلایا اور فرمایا: لکھو! عمر بن خطاب کی جانب سے فلاں کی طرف، تم پر سلام ہو، میں تمہارے ساتھ اللہ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا، شدید پکڑ کرنے والا اور خوب مہربان بھی ہے اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور اسی کے طرف لوٹنا ہے۔ پھر آپ نے دعا کی اور پاس بیٹھے لوگوں نے آمین کہی اور سب نے یہ دعا کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو پھیر دے اور وہ توبہ تائب ہو جائے۔ جب وہ مکتوب اس شخص کے پاس پہنچا تو اس نے پڑھنا شروع کیا اور کہتا جاتا: گناہوں کو بخشنے والا! یقیناً میرے ربّ نے مجھ سے بخشش کا وعدہ کیا ہے، وہ توبہ قبول فرمانے والا ہے اس کی پکڑ شدید ہے یقیناً اس نے مجھے اپنے عذاب سے بچا لیا ہے، وہ بہت مہربان ہے اور مہربانی تو بھلائی ہی بھلائی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرنا ہے۔ وہ شخص یہی کہتا رہتا اور خود پر روتا رہتا، اس نے شراب سے بھی سچی پکی توبہ کر لی، جب یہ بات امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: جب تم اپنے کسی بھائی کو بھٹکتا ہوا دیکھو تو اسی طرح اس کا راستہ روکو اور اسے نصیحت کرو اور اس کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو کہ وہ اسے توبہ کی توفیق دے۔

چاند زمین پر اتاروں گا:

﴿4903﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے زمانہ جاہلیت میں شراب پی اور نشہ میں مدہوش ہو کر چاند کے پیچھے پڑ گیا اور قسم کھالی کہ اسے نیچے اتار کر رہوں گا، اس کام کے لیے اس نے چھلانگ لگائی اور اوندھے منہ گر پڑا جس سے اس کا چہرہ زخمی ہو گیا وہ اسی طرح کرتے کرتے سو گیا، جب صبح ہوئی تو اپنے گھر والوں سے پوچھا: میرا یہ حال کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا: تم نے قسم کھائی تھی کہ چاند کو ضرور نیچے اتاروگے پھر تم نے چھلانگ لگائی تو منہ کے بل گر پڑے اور تمہارا یہ حال ہو گیا جو تم خود دیکھ رہے ہو۔ اس نے کہا: شراب نے مجھے اتنا چڑھادیا کہ میں چاند کو زمین پر اتاروں؟ خدا کی قسم! اب کبھی بھی شراب نہیں پیوں گا۔

﴿4904﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جب کوفہ کی طرف روانہ ہونے لگے تو حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو ایک مکتوب لکھا: اما بعد! بے شک اہل کوفہ آپ کو پریشان کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں اور جو چیز پریشان کی جائے وہ سلامت نہیں رہتی، میں آپ کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں کہ کہیں آپ آسمانی بجلی سے فائدہ اٹھانے والے یا سراب کے طرف بڑھنے والے کی طرح نہ ہو جائیں، صبر کیجئے گا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یقین نہ رکھنے والے آپ کو ہر گز کمزور نہ کریں۔

سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ، سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، سیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ اور سیِّدَتُنا میمونہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بالمشافہ احادیث روایت کرتے ہیں۔

﴿4905﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **یَقُوْلُ اللہُ عَزَّوَجَلَّ: عَبْدِیْ عِنْدَ ظَنِّہٖ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا دَعَانِیْ** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرا بندہ اپنے گمان کے مطابق میرے قریب ہوتا ہے اور جب وہ مجھے پکارے تو میں اس کے پاس ہی ہوتا ہوں۔ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ دل دیکھتا ہے:

﴿4906﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

(1)... بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ (ویحذرکم اللّٰہ نفسہ)، ۴/ ۵۴۱، حدیث: ۷۴۰۵، بتغیر قلیل

عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَنۡظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمۡ وَاَمۡوَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ اِنَّمَا یَنۡظُرُ اِلٰی قُلُوۡبِکُمۡ وَاَعۡمَالِکُمۡ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نظر نہیں فرماتا بلکہ وہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال دیکھتا ہے۔[1]

محتاجی کا خوف نہیں:

﴿4907﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ شَفیعِ محشر، ساقیِ کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: امیری زیادہ مال واسباب سے نہیں بلکہ امیری تو دل کی ہے اور اللہ کی قسم! مجھے تم پر غلطی کا خوف نہیں لیکن میں تمہارے جان بوجھ کر (گناہ کرنے) کا خوف رکھتا ہوں اور مجھے تم پر محتاجی کا خوف نہیں لیکن کثرت سے مال جمع کرنے کا خوف ہے۔[2]

قیامت کی چند نشانیاں:

﴿4908﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: فتنے ظاہر ہوں گے اور ہَرج زیادہ ہو جائے گا۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہَرج سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: قتل عام ہونا اور علم کا اٹھ جانا۔ جب یہ بات امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے سنی تو فرمایا: علم کے اٹھ جانے سے مراد کوئی چیز نہیں ہے جو لوگوں کے سینوں سے نکال لی جائے بلکہ اس سے مراد علما کا ختم ہو جانا ہے۔[3]

کبھی پلک نہیں جھپکی:

﴿4909﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت، شَفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم ظلم المسلم... الخ، ص۱۳۸۷، حدیث: ۲۵۶۴

2 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب الغنٰی غنی النفس، ۴/ ۲۳۳، حدیث: ۶۴۴۶

مسند احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/ ۱۷۸، حدیث: ۸۰۸۰، بتقدم وتأخر

3 ... بخاری، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، ۴/ ۴۳۱، حدیث: ۷۰۶۱، ۷۰۶۲، بتغیر

مسند الحارث، کتاب الایمان، باب ذھاب العلم، ۱/ ۲۰۳، حدیث: ۶۳

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صور پھونکنے والے فرشتے کو جب سے صور پھونکنے پر مقرر کیا گیا ہے اس وقت سے اس نے پلک نہیں جھپکی وہ نظریں جمائے عرش کی طرف دیکھ رہا ہے اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسے حکم دیا جائے اور پلک جھپکنے جتنی دیر ہو جائے اس کی آنکھیں گویا دو روشن ستارے ہیں۔[1]

﴿4910﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ صاحبِ جود و سخا، جناب احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر بھول جاتا ہے۔[2]

صرف اللہ چاہے:

﴿4911﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں یوں عرض کی: جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرا دیا؟ (یوں کہو) جو صرف اللہ چاہے[3]۔[4]

شرک، جادو اور کینہ سے بچو:

﴿4912﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں ان تین باتوں میں سے ایک بھی نہ ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے علاوہ جو چاہتا

1... العظمة لابی شیخ، صفة اسرافیل علیه السلام، ص ۱۴۵، حدیث: ۳۹۳

2... مسند الفردوس، ۲/ ۴۸۷، حدیث: ۸۳۶۱، دون "متعرضا" ...... الادب المفرد، باب البغی، ص ۱۲۸، حدیث: ۶۰۵

3... مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 423** پر اسی مفہوم کی ایک حدیث مبارکہ "یہ نہ کہو کہ چاہا اللہ نے اور چاہا محمد نے (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور کہو کہ صرف مَاشَآءَ اللّٰہ" کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمان عالی انتہائی انکسار و تواضع سے ہے کہ ہماری مشیت کا ذکر اللہ کی مشیت کے ساتھ "ثُمَّ" سے بھی نہ کرو صرف مَاشَآءَ اللّٰہ کہو۔ خیال رہے کہ قرآن کریم میں بہت جگہ حضور کا نام شریف رب کے نام سے ملایا گیا ہے دیکھو: اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ۔ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ۔ لہذا یہ حدیث یا ضعیف ہے یا ان آیات سے منسوخ ہے یا استحباب کے بیان کے لیے ہے یا اظہار تواضع وانکسار کے لیے ہے بہر حال اس ملانے میں شرعاً گناہ نہیں۔

4... مستدرک حاکم، کتاب الایمان و النذور، باب تسبیح دیک رجلاه... الخ، ۵/ ۴۲۳، حدیث: ۷۸۸۵، بتغیر، عن قتیلة بن صیفی

الادب المفرد، باب قول الرجل ما شاء اللّٰه وشئت، ص ۲۱۵، حدیث: ۸۰۴

ہے معاف فرما دیتا ہے (۱)... جو اس حال میں مرا کہ اس نے کسی چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک نہ ٹھہرایا (۲)... نہ جادوگر تھا نہ جادوگر کے پیچھے گیا اور (۳)... نہ ہی اپنے بھائی سے کینہ رکھا۔[1]

﴿4913﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما روایت کرتے ہیں: سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی چیز تہبند، سوکھی روٹی، دیوار کے سائے اور پانی کے گھڑے سے زیادہ ہو اس کا حساب ہو گا، یا فرمایا: قیامت کے دن اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[2]

باپ کی طرف سے حج:

﴿4914﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں، اگر تم اس کی بھلائی میں اضافہ نہیں کر سکتے تو برائی میں بھی نہ کرو۔[3]

﴿4915﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سجدہ فرماتے (تو اتنی کشادگی ہوتی) کہ اگر بکری کا بچہ نیچے سے گزرنا چاہتا تو ضرور گزر جاتا۔[4]

سجدے کا طریقہ:

﴿4916﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سجدہ کرتے تو اس قدر کشادگی فرماتے کہ پیچھے سے بغل کی سفیدی دیکھی جا سکتی تھی[5]۔[6]

1... الادب المفرد، باب الشحناء، ص۱۲۳، حدیث: ۴۱۸

2... مسند الفردوس، ۲/ ۳۳۰، حدیث: ۶۲۰۴ عن ابی امامة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

شعب الایمان، باب فی الزھد و قصر الامل، ۷/ ۲۹۳، حدیث: ۱۰۳۵۷، عن ابی امامة

3... ابن ماجہ، کتاب الحج، باب الحج عن المیت، ۳/ ۴۱۴، حدیث: ۲۹۰۴

4... مسند شافعی، باب و من کتاب الاختلاف علی و عبد اللّٰہ، ص۳۸۸

5... اس طرح کے چادر اوڑھے نماز پڑھتے تو چادر کچھ سرک جاتی اور بغل نظر آجاتی اور اگر قمیص میں نماز پڑھتے تو بغل کی سفیدی کی جگہ نظر آجاتی اس طرح کہ اگر کپڑا نہ ہوتا تو بغل دیکھ لی جاتی۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۸۱)

6... مسلم، کتاب الصلوة، باب ما یجمع صفة الصلوة... الخ، ص۲۵۵، حدیث: ۴۹۷

حضرت سیِّدُنا شَقِیق بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تابعینِ کرام میں سے ایک حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل شقیق بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جنہیں محبتِ الٰہی کی دیوانگی اور کثرتِ عبادت نے لاغر و کمزور کر دیا۔

ربّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف:

﴿4917﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اپنے گھر میں نماز پڑھتے تو روتے روتے آپ کی ہچکیاں بندھ جاتیں، اگر ان کے سامنے ساری دنیا رکھ دی جاتی اور کہا جاتا کہ کسی ایک کے سامنے ہی ایسا کرلیں تو وہ کبھی نہ کرتے۔

﴿4918﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تَیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر میں وعظ کیا کرتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پرندوں کی طرح پھڑ پھڑاتے تھے۔

﴿4919﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا کہ جب آپ رونے کی آواز سنتے تو رونے لگ جاتے۔

رحمتِ الٰہی:

﴿4920﴾... حضرتِ سیِّدُنا معرف بن واصل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل شقیق بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مخلوق سے قریب ہونے کا ذکر چھڑ گیا، حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! تو مجھ سے ایک بالشت قریب ہو میں ایک ہاتھ تیرے قریب ہو جاؤں گا، تو ایک ہاتھ مجھ سے قریب ہو میں ایک فرلانگ تیرے قریب ہو جاؤں گا، تو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑوں گا۔ (مراد ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے)۔

کسی اور سے ڈرنے میں حیا آتی ہے:

﴿4921﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم ایک تاریک رات میں ایک جھاڑی کے پاس سے گزرے تو وہاں ایک شخص کو سوتے پایا، اس کا گھوڑا اس کے سرہانے بندھا گھاس کھانے

میں مصروف تھا، ہم نے اس شخص کو جگایا اور کہا: تم ایسی جگہ سو رہے ہو؟ اس نے سر اٹھایا اور کہا: مجھے عرش والے سے حیا آتی ہے کہ وہ مجھے اپنے سوا کسی سے ڈرتا ہوا دیکھے۔ اس نے پھر سر رکھا اور سو گیا۔

﴿4922﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا وظیفہ دو ہزار درہم تھا جب آپ گھر سے کہیں جاتے تو گھر والوں کے لیے سال بھر کی ضرورت کے مطابق رکھ دیتے اور باقی سب صدقہ کر دیتے تھے۔

آگ کے کانٹے:

﴿4923﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو کبھی بھی ادھر ادھر متوجہ ہوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی کسی جانور کو برا بھلا کہتے سنا، ہاں ایک مرتبہ حجاج کی بات ہوئی تو آپ نے کہا: اے اللہ! حجاج کو آگ کے کانٹے کھلا جن سے نہ وہ موٹا ہو اور نہ کبھی اس کی بھوک مٹے۔ پھر اپنی اس بات کی تلافی کے لیے کہا: اے اللہ! اگر یہ تجھے پسند ہو تو۔ میں نے کہا: آپ حجاج کو مستثنیٰ کر رہے ہیں؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ہم اس بات کو بھی گناہ شمار کرتے ہیں۔

کسی کو گالی مت دو:

﴿4924﴾... حضرتِ سیِّدُنا زِبرِقان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس بیٹھا تھا، اس وقت میں حجاج کو برا بھلا کہنے اور اس کی برائیاں بیان کرنے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اسے گالی مت دو، تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے اس نے کہا ہو: اے اللہ! مجھے بخش دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بخش دیا ہو۔

رجوع کرنے والا:

﴿4925﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه جب حضرتِ ربیع بن خُثَیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو دیکھتے تو فرماتے: عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری دو اور جب حضرتِ ابو وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو دیکھتے تو فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرنے والا۔

ربّ تعالیٰ کو ثواب کی حاجت نہیں:

﴿4926﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه

کسی شخص کے یہ کہنے کو ناپسند کرتے تھے کہ ”اے اللہ! مجھے جہنم سے آزاد فرما“ کیونکہ آزاد تو وہ کرتا ہے جسے ثواب کی امید ہو اور یہ کہنا بھی ناپسند کرتے تھے کہ ”اے اللہ! مجھ پر جنت صدقہ فرما“ کیونکہ صدقہ بھی ثواب ہی کی امید پر کیا جاتا ہے (اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کسی ثواب کی کوئی حاجت نہیں)۔

﴿4927﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سجدے کی حالت میں دیکھا کہ آپ کہہ رہے ہیں: اے میرے ربّ! مجھے بخش دے، اے میرے ربّ! مجھے معاف فرما، اگر تو مجھے معاف کر دے تو یہ تیرے فضل سے مجھ پر احسان ہوگا اور اگر تو مجھے عذاب دے تو ظالم بھی نہیں اور نہ تیرے سوا کوئی جائے پناہ ہے۔ پھر آپ اتنی زور سے رونے لگے کہ آپ کی سسکیوں کی آواز مسجد کے باہر بھی سنی جا سکتی تھی۔

بُرائی پر بُرائی:

﴿4928﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ مَسْرُوق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کے ساتھ عُبیدُاللہ بن زیاد کے پاس بصرہ گیا اس وقت اس کے سامنے اصفہانی خراج کے تیس لاکھ چاندی کے سکے (درہم) پڑے ہوئے تھے، اس نے مجھ سے کہا: اے ابو وائل! جو شخص اتنا مال چھوڑ کر مرے اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: اگر یہ سب مال ظلم و دھوکا دہی سے حاصل کیا گیا ہو تو تب کیسا ہے؟ وہ بولا: پھر تو برائی پر برائی ہے۔ پھر مجھ سے کہنے لگا: جب تم کوفہ آؤ تو میرے پاس بھی آنا میں تمہارے ساتھ بھلائی کروں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں وہاں سے لوٹا تو سوچا اس بارے میں حضرتِ علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مشورہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ میں ان کے پاس چلا گیا اور کہا: میں ابنِ زیاد کے پاس گیا تھا اس نے مجھ سے ایسا ایسا کہا ہے آپ اس بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر تم میرے پاس آنے سے پہلے اس کے پاس کوفہ چلے جاتے تو پھر میں تمہیں کوئی مشورہ نہ دیتا اب چونکہ تم پہلے ہی میرے پاس آگئے ہو تو مجھ پر حق ہے کہ تمہیں نصیحت کروں، خدا کی قسم! مجھے یہ بات ہرگز خوش نہیں کرتی کہ میرے پاس دو ہزار ہوں اور میں مزید دو ہزار کے لیے لوگوں کو مجبور کروں، میں نے کہا: اے ابو شبل! ایسا کیوں؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ مجھے خوف ہے کہ جتنا لوگوں سے لیا جاتا ہے وہ اس

سے بھی زیادہ واپس لے لیتے ہیں۔

سرکاری عہدہ ناپسند ہے:

﴿4929﴾... ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور بتایا کہ آپ کے بیٹے کو بازار کا عامل مقرر کر دیا گیا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس کے بجائے تم اس کی موت کی خبر لے کر آتے تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی کیونکہ میں ہر گز پسند نہیں کرتا کہ کوئی حکومتی عامل میرے گھر میں داخل ہو۔

کُناسہ کے قاضی:

﴿4930﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے کا نام یحییٰ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کنیز بَرَکہ کو فرماتے: جب یحییٰ کوئی چیز لائے تو اس سے مت لینا اور جب میرے دوستوں میں سے کوئی کچھ لائے تو لے لینا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے یحییٰ کوفہ کے ایک علاقے کناسہ کے قاضی تھے۔

﴿4931﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہل بیت اپنے دستر خوان پر غریبوں کے لیے اپنا کھانا مباح کر دیا کرتے تھے۔

﴿4932﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بانسوں کا ایک چھپرا تھا جس میں آپ اپنے گھوڑے کے ساتھ رہتے تھے جب جہاد پر جاتے تو اسے توڑ کر صدقہ کر دیتے اور جب لوٹتے تو دوبارہ بنالیتے۔

﴿4933﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ دعا کی: اے اللہ! اگر تو نے ہمیں اپنے ہاں بدبخت لکھا ہے تو اسے مٹا کر خوش بخت لکھ دے اور اگر خوش بخت لکھا ہے تو ہمیں اسی میں باقی رکھ، بے شک تو جو چاہتا ہے مٹاتا اور باقی رکھتا ہے اور اصل علم تیرے ہی پاس ہے۔

34 سجدے:

﴿4934﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ اَسْوَد بن ہلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا تو ان سے کہا: کاش! ہم یادِ ماضی بن چکے ہوتے، انہوں نے کہا: آپ نے کتنی بری بات کہی ہے، کیا میں ہر دن ورات میں 34 سجدے نہیں کرتا۔

نماز اچھا دوست ہے:

﴿4935﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ اسود بن ہلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: میں چاہتا ہوں آپ ایک سال پہلے ہی انتقال کر چکے ہوتے۔ انہوں نے فرمایا: میرا ایک دوست ہے جو تم سے بھی اچھا ہے لہٰذا میں مہینے بھر کی زندگی کو بھی برا نہیں سمجھتا، میں روزانہ ڈیڑھ سو بلکہ اس سے دگنی نمازیں پڑھتا ہوں۔ یا فرمایا: سات سو سے بھی زیادہ پڑھتا ہوں۔

﴿4936﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا اسود بن ہلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گیا تو میں نے کہا: میں چاہ رہا تھا مجھے آپ کے مرنے کی خبر دی جائے۔ انہوں نے فرمایا: میرا ایک دوست ہے جو تم سے اچھا ہے، وہ ہے ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں جن کا ثواب 50 کے برابر ہیں۔

رحمتِ الٰہی سے حسن ظن:

﴿4937﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مؤمنوں کو دوزخ میں ڈالے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تیری عمر کی قسم! [1] جہنم کو بھرنے کے لیے تو مؤمنین کے علاوہ اور بہت ہیں۔

ربّ عَزَّوَجَلَّ کا کرم:

﴿4938﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بروز قیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے دستِ قدرت سے بندے کی پردہ پوشی فرمائے گا پھر فرمائے گا: کیا تو جانتا ہے؟ کیا تو جانتا ہے؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں۔ ربّ تعالٰی فرمائے گا: میں نے تجھے بخش دیا۔

1... لَعَمْرُكَ (تیری عمر کی قسم) قسم شرعی نہیں، وہ تو صرف خدا کے نام کی ہوتی ہے بلکہ قسم لغوی ہے جیسے رب تعالٰی فرماتا ہے: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ (پ۳۰، التین: ۱) انجیر اور زیتون کی قسم۔ لہٰذا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ غیر خدا کی قسم نہ کھاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۳۳۷)

قُرَّاء کس کے مشابہ؟

﴿4939﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم جانتے ہو ہمارے دور کے قُرَّاء کس کے مشابہ ہیں؟ میں نے پوچھا: کس کے؟ فرمایا: اس شخص کے جو اپنی بکری کو خوب موٹا کرے پھر جب اسے ذبح کرنا چاہے تو اسے کمزور اور گوشت کو خراب پائے۔ یا پھر اس شخص کے مشابہ ہیں جو دراہم کے سکے اپنی تھیلی میں جمع کرتا پھرے جب انہیں نکال کر توڑے تو وہ نرا تانبا نکلے۔

﴿4940﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے دور کے قُرَّاء کی مثال موٹی تازی اون والی بکریوں کی طرح ہے کہ جب ان میں سے ایک کو ٹٹول کر دیکھا گیا تو مریل نکلی جب دوسری کو ٹٹولا تو وہ بھی ایسی ہی نکلی پھر اس (پالنے والے) نے کہا: آج پورا دن ہی تجھ پر افسوس ہے۔

میرا ایک بیٹا ہو:

﴿4941﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک لاکھ درہم کے مقابلے میں یہ زیادہ پسند ہے کہ میرا ایک بیٹا ہو اور وہ راہِ خدا میں جہاد کرے۔

﴿4942﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے سلیمان! ہمارا ربّ کتنا اچھا ہے، اگر ہم اس کی اطاعت کریں تو وہ ہمیں محروم نہیں کرتا۔

قرآنِ پاک کی زینت:

﴿4943﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے سونے سے آراستہ کیا ہوا قرآن پاک کا نسخہ لیے گزرا تو آپ نے فرمایا: سب سے خوبصورت چیز جس سے قرآن پاک کو مزین کیا جاسکتا ہے وہ اس کی تلاوت کا حق ادا کرنا ہے۔

﴿4944﴾... اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (پ۶، المائدۃ: ۳۵) ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی نیک اعمال اختیار کرو۔

﴿4945﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ہر بستی میں ایک شخص ایسا ہوتا ہے جس کی برکت سے بستی والوں سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور مجھے قوی امید ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان ہی بابرکت لوگوں میں سے ہیں۔

﴿4946﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کبھی بھی ادھر ادھر متوجہ ہوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی کسی سے یہ کہتے سنا کہ تمہاری شام کیسی گزری، تمہاری صبح کیسی رہی۔

سیِّدُنا شقیق بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن جَلِیْلُ الْقَدْر اور مشہور و معروف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بالمشافہ اَحادیث بیان فرماتے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشْعَری، حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ، حضرتِ سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت، حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود، حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید، حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی، حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْداء، حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازب، حضرتِ سیِّدُنا سہل بن حُنَیف، حضرتِ سیِّدُنا کَعْب بن عُجْرہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا جریر بَجَلی، حضرتِ سیِّدُنا قیس بن ابو غَرَزہ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

اور جن بزرگ تابعین سے آپ احادیث روایت کرتے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مسروق بن اَجْدَع، حضرتِ سیِّدُنا سلمان بن ربیعہ، حضرتِ سیِّدُنا علقمہ بن قیس اور حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شُرَحْبِیْل رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

متأخرین بزرگوں میں سے جو حضرات حضرتِ سیِّدُنا شقیق بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اکثر روایات لیتے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اعمش، حضرتِ سیِّدُنا منصور، حضرتِ سیِّدُنا حماد بن ابو سلیمان، حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن بَہْدَلہ، حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن مِقْسَم، حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت، حضرتِ سیِّدُنا زید بن حارث، حضرتِ سیِّدُنا حُصَین بن عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہَیْل، حضرتِ سیِّدُنا حَکَم بن عُتَیْبہ،

حضرتِ سیِّدُنا عَبْدَہ بن ابو لُبَابَہ، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن مُرَّہ، حضرتِ سیِّدُنا واصل اَحدَب، حضرتِ سیِّدُنا علاء بن خالد، حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن بَطِین، حضرتِ سیِّدُنا مُعَلّٰی بن عُرفان اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام۔

التحیات یوں پڑھو:

﴿4947-48﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب ہم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے نماز ادا کرتے تو ہم کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ دُوْنَ عِبَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ، یعنی بندوں کے مقابلے میں اللہ پر سلام ہو، سلام ہو جبریل ومیکائیل پر، سلام ہو فلاں پر۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم ایسے مت کہو بلکہ یوں کہو: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ یعنی تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ کیونکہ جب تم ایسے کہو گے تو زمین وآسمان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر نیک بندے تک سلام پہنچ جائے گا۔ (پھر یوں کہو:) اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔[1]

آدابِ گفتگو:

﴿4949﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ کریم ومہربان آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّ ذٰلِكَ یُحْزِنُہٗ یعنی جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس طرح تیسرا غمگین ہو گا۔[2]

﴿4950﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کوہِ صفا پر چڑھے، اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا: اے زبان! اچھی بات کر فائدے میں رہے گی اور بری بات سے باز رہ ندامت سے بچی رہے گی۔ پھر فرمایا: میں

1... بخاری، کتاب الاستیذان، باب السلام اسم من اسماء اللہ تعالی، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۶۲۳۰ بتغیر قلیل

2... بخاری، کتاب الاستیذان، باب اذا کانوا اکثر من ثلاثۃ... الخ، ۴/ ۱۸۵، حدیث: ۶۲۹۰، بتغیر

نے نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ابنِ آدم کے اکثر گناہ زبان ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔[1]

دین کی سمجھ بوجھ:

﴿4951﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی اکرم، رحمت عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَیُلْهِمْهُ رُشْدَہٗ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ اور اس کا درست راستہ الہام فرماتا ہے۔[2]

﴿4952﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا اور یہ کہ وہ کس نیت سے اٹھایا تھا۔[3]

صحابہ کو برا نہ کہو:

﴿4953﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو انہیں برا نہ کہو جب ستاروں کی بات ہو تو رک جاؤ اور جب تقدیر کی بات ہو تو خاموش رہو۔[4]

قرآن کی شفاعت:

﴿4954﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن شفاعت کرنے والا ہے اس کی شفاعت قبول ہے اور ایسا جھگڑنے والا ہے جس کی مانی جائے گی جس نے اس کو آگے رکھا یہ اسے جنت میں لے جائے گا اور جس نے

1... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۷، حدیث: ۱۰۴۴۶

2... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین، ۱/ ۴۲، حدیث: ۷۱، دون "ویلھمہ رشدہ" عن معاویۃ رضی اللہ عنہ
مسند بزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، اعمش عن ابی وائل، ۵/ ۱۱۷، حدیث: ۱۷۰۰

3... تاریخ ابن عساکر، الرقم: ۲۸۷، احمد بن نصر بن محمد... الخ، ۶/ ۵۳، حدیث: ۱۴۰۵

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۸، حدیث: ۱۰۴۴۸

اسے پس پشت ڈال دیا یہ اسے جہنم میں پھینک دے گا۔[1]

سخی سے درگزر کرو:

﴿4955﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سخی کی غلطی سے درگزر کرو کیونکہ وہ جب بھی لغزش کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔[2]

﴿4956﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: شفیعِ محشر، ساقیِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَشِبْرٌ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا یعنی: جنت میں سے ایک بالشت بھر دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔[3]

لوگوں کی شفاعت:

﴿4957﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ (پ۲۲، فاطر: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے۔

پھر ارشاد فرمایا: ان کا ثواب یہ ہے کہ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ اور "اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے" اس سے مراد ان لوگوں کے لئے شفاعت ہے جن پر جہنم واجب ہو چکا اور ان کی شفاعت وہ لوگ کریں گے جن کے ساتھ دنیا میں انہوں نے بھلائی کی تھی۔[4]

اہم سوال و جواب:

﴿4958﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہ رسالت میں بیٹھے تھے کہ

1... مصنف عبد الرزاق، کتاب فضائل القرآن، باب تعلیم القرآن وفضلہ، ۳/ ۲۲۹، حدیث: ۶۰۳۰ بتغیر قلیل

2... معجم اوسط، ۴/ ۲۰۰، حدیث: ۵۷۱۰

3... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفة الجنة، ۴/ ۵۳۴، حدیث: ۴۳۲۹، بتغیر قلیل، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۰۱، حدیث: ۱۰۴۶۲، بتغیر قلیل ...... معجم اوسط، ۴/ ۲۱۸، حدیث: ۵۷۷۰

اتنے میں ایک سوار آیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچ کر سواری سے اترا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نو میل کی مسافت سے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں، اپنی سواری کو تھکا دیا، رات بھر جاگتا رہا اور دن بھر پیاسا رہا، میں آپ سے ان دو باتوں کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جنہوں نے مجھے سونے سے باز رکھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: زَیْدُ الْخَیْل۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلکہ اب تم زیدُ الْخَیْر ہو۔ پوچھو اس سے پہلے بھی بہت سے مشکل مسائل پوچھے جاچکے ہیں۔ اس نے عرض کی: جس شخص کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ بھلائی کا ارادہ کرے اور جس کے بارے میں نہ کرے اس میں ربّ تعالیٰ کی نشانی کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: تم نے صبح کیسی کی؟ اس نے کہا: میں نے اس حال میں صبح کی کہ بھلائی اور بھلائی کرنے والوں کو پسند کرتا تھا، اگر وہ بھلائی میں نے کر لی تو مجھے ثواب کا یقین ہو گیا اور اگر نہ کر سکا تو اس کے لیے غمگین رہا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہی نشانی ہے اس شخص میں جس سے ربّ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے اور جس کے لیے بھلائی کا ارادہ نہیں فرمایا اس میں نشانی یہ ہے کہ اگر وہ تمہارے لیے بھلائی کے علاوہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا تو اسے تمہارے لیے آسان کر دیتا پھر وہ یہ پروا بھی نہ فرماتا کہ تم کس جگہ ہلاک ہوتے ہو۔[1]

﴿4959﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: سرکار دوجہاں، سرورِ ذیشاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور ان کا مقصود دنیا ہی ہو گی تم ان کے ساتھ مت بیٹھنا کیونکہ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی سروکار نہیں۔[2]

خواہشات کے پیروکار:

﴿4960﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو آسودہ حالوں کو عزت دیں گے عبادت

1... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۰۲، حدیث: ۱۰۴۶۴، بتغیر قلیل

کنز العمال، کتاب الفراسۃ من قسم الاقوال، ۱۱/ ۴۸، حدیث: ۳۰۸۰۶، بتغیر قلیل

2... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۸، حدیث: ۱۰۴۵۲، بتغیر قلیل

گزاروں کو ہلکا جانیں گے، قرآن میں سے جو ان کی خواہشات کے موافق ہو اسی پر عمل کریں گے اور جو خواہشات کے خلاف ہو اسے چھوڑ دیں گے پس اس وقت قرآن پاک کے بعض حصے کو مان لیں گے اور بعض کا انکار کر بیٹھیں گے، اس کی کوشش کریں گے جو بغیر کوشش کے مل جانا ہے یعنی مقدر و مقرر اور اٹل رزق جو ان کے نصیب کا ہے اور اس چیز کی کوشش نہیں کریں گے جو بغیر کوشش کے ملتی ہی نہیں یعنی بھرپور ثواب، مقبول کوشش اور ایسی تجارت جس میں گھاٹا نہیں۔[1]

حج و عمرہ ایک ساتھ کرو:

﴿4961﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، سردارِ مکہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حج و عمرا ایک ساتھ کرو کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی سونے، چاندی اور لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے اور مقبول حج کا ثواب تو جنت ہی ہے۔[2]

ایک بہترین دعا:

﴿4962﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِیْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا فرما، ہمارے درمیان صلح پیدا فرما، ہمیں سلامتی کے راستوں کی ہدایت عطا فرما، ہمیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال دے اور ہمیں ظاہری و باطنی گناہوں سے بچا اور ہمارے لیے ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا

1... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۳، حدیث: ۱۰۴۳۲، بتغیر قلیل

2... ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرۃ، ۲/ ۲۱۸، حدیث: ۸۱۰

شکر گزار، ان کی تعریف کرنے والا اور ان کے قابل بنا اور انہیں ہم پر مکمل فرما۔[1]

روحیں محبت کرتی ہیں:

﴿4963﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْھَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ یعنی روحیں مخلوط لشکر ہیں ان میں سے جو جان پہچان رکھتی ہیں وہ محبت کرتی ہیں اور جو اجنبی رہ چکی ہیں وہ الگ رہتی ہیں[2]۔[3]

﴿4964﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ مدینہ، سلطانِ مکہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک قوم کی کوڑی (کچرا کنڈی) پر تشریف لائے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔[4]

---

❶... مستدرك حاكم، كتاب الامامة وصلوة الجماعة، باب الدعاء المباركة، ١/ ٥٤٩، حديث: ١٠١٢، بتغير قليل

❷... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ584 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی انسانی روحیں بدنوں میں آنے سے پہلے آپس میں مخلوط تھیں اس طرح کہ سعید روحیں ایک گروہ تھیں اور شقی روحیں دوسرا گروہ مگر سعید آپس میں مخلوط تھیں اور شقی آپس میں مخلوط۔ جب یہ روحیں بدنوں میں آئیں تو ہر روح کو اس روح سے الفت ہوگئی جس کے ساتھ پہلے خلط ملط رہ چکی ہے اگرچہ دنیا میں مختلف زمانوں مختلف زمینوں میں رہیں۔ جو روحیں وہاں عالَمِ اَرْوَاح میں الگ الگ تھیں کہ یہ روح ایک زمرہ کی تھی وہ روح دوسرے زمرہ کی وہ بدن میں آنے کے بعد اگرچہ ایک جگہ رہیں مگر ان میں الفت نہ ہوگی نفرت ہوگی:

ناریاں مَر ناریاں را طالِب اَنْد نُوریاں مَر نُوریاں را جاذِب اَنْد

کَنْعان حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا بیٹا ہو کر الگ رہا، بلقیس یمن میں رہتے ہوئے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہونچ گئی، ابو جہل مکہ میں رہتے ہوئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے دور رہا، اویس قرنی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی) دور رہتے ہوئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے قریب ہو رہے۔ بُعدِ دار اور قُربِ مزار کچھ نہیں۔

❸... بخاری، كتاب احاديث الانبياء، باب الارواح جنود مجندة، ٢/ ٤١٣، حديث: ٣٣٣٦، عن عائشة رضی اللہ عنہ

معجم اوسط، ٤/ ٦٣، حديث: ٥٢٢٠

❹... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ270 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یا تو وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ کوڑی پر ہر جگہ نجاست ہی ہوتی ہے یا پاؤں شریف میں زخم یا پیٹھ میں درد تھا جس کے لیے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مفید تھا۔ اطبا کہتے ہیں کھڑے ہو کر انگارے پر پیشاب کرنا ستر بیماریوں کا علاج ہے۔ خیال رہے کہ اس موقعہ پر سرکار اونچی جگہ کھڑے ہوئے ہوں گے جس سے پیشاب کے چھینٹوں سے محفوظ رہے ہوں گے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ”پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں سے ہٹے آپ کو پانی پیش کیا گیا تو آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔“(1)

منافق کا رونا:

﴿4965﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بُكَاءُ الْمُؤْمِنِ فِيْ قَلْبِهٖ وَبُكَاءُ الْمُنَافِقِ مِنْ هَامَتِهٖ یعنی مومن کا رونا دل میں ہوتا ہے اور منافق کا رونا چہرے سے ہی ہوتا ہے۔(2)

زنا کے نقصانات:

﴿4966﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ بری باتیں ہیں تین دنیا میں اور تین آخرت میں، دنیا کی تین یہ ہیں: (۱)...زنا چہرے کی رونق ختم کر دیتا (۲)...محتاجی لاتا اور (۳)...رزق میں کمی کرتا ہے۔ آخرت کی تین یہ ہیں: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کو دعوت دیتا ہے (۲)...حساب و کتاب برے طریقے سے ہوگا اور (۳)...ہمیشہ جہنم میں رہنا پڑے گا۔(3)

بے عمل کے لئے ہلاکت:

﴿4967﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ نَبُوَّت، شہنشاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وَيْلٌ لِمَنْ لَا يَعْلَمُ وَوَيْلٌ لِمَنْ عَلِمَ ثُمَّ لَا يَعْمَلُ یعنی ہلاکت ہے اس کے لیے جو علم حاصل نہیں کرتا اور ہلاکت ہے اس کے لیے جو حاصل تو کرتا ہے پھر عمل نہیں کرتا۔(4)

1... بخاری، کتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا، ۱/ ۹۸، حدیث: ۲۲۴
مصنف عبد الرزاق، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ۱/ ۱۵۲، حدیث: ۷۵۱

2... معجم صغیر، ۱/ ۲۶۳، حدیث: ۷۴۶

3... معجم اوسط، ۵/ ۲۰۹، حدیث: ۷۰۹۲، بتغیر عن ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ

4... کنز العمال، کتاب العلم من قسم الاقوال، الباب الثانی، ۱۰/ ۸۲، حدیث: ۲۹۰۳۶

قیامت کی نشانی:

﴿4968﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ صادق وامین آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے کچھ عرصہ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اس میں جہالت چھا جائے گی، علم اٹھا لیا جائے گا اور اس میں ہَرْج کی کثرت ہوگی اور ہرج ''قتل'' کو کہتے ہیں۔[1]

عاشقانِ رسول کو خوشخبری:

﴿4969﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔[2]

﴿4970﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان درہم و دینار نے تم سے پہلے والوں کو ہلاک کیا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ تمہیں بھی ہلاکت میں ڈالنے والے ہیں۔[3]

بے عمل واعظ کو عذاب:

﴿4971﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شافعِ محشر، ساقیِ کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزِ قیامت ایک واعظ کو لایا جایا گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا وہ وہاں اپنی آنتوں کو ایسے لیے پھرے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، اس سے کہا جائے گا: کیا تو نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے منع نہ کرتا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں! لیکن میں خود عمل نہیں کرتا تھا۔[4]

1... بخاری، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، ۴/ ۴۳۲، حدیث: ۷۰۶۲، ۷۰۶۳

2... بخاری، کتاب الادب، باب علامة حب الله... الخ، ۴/ ۱۴۷، حدیث: ۶۱۶۸، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

3... معجم کبیر، ۱۰/ ۹۵، حدیث: ۱۰۰۶۹، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

4... بخاری، کتاب الفتن، باب الفتنة التی تموج کموج البحر، ۴/ ۴۴۳، حدیث: ۷۰۹۸، بتغیر

حضرت سیّدنا خَیْثَمہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ دوستوں کی خوب خیر خواہی اور مہمان نوازی کرنے والے، نعمتوں پر بھروسا کرنے والے اور حُصُولِ نعمت کے خواہشمند تھے۔

منقول ہے: باقی رہنے والے بدلے کے لیے فانی سامان سے کنارہ کش ہو جانا تصوف ہے۔

﴿4972﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کو وراثت میں دو لاکھ درہم ملے تو آپ نے سب کے سب فقرا اور فقہا پر تقسیم کر دیئے۔

آپ کی خیر خواہی:

﴿4973﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھجور و گھی کا حلوہ اور عمدہ کھانا بناتے پھر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور ہمیں دعوت دیتے پھر فرماتے: مجھے اس کی خواہش نہیں، آپ لوگ اسے کھایئے یہ میں نے صرف آپ ہی کے لیے بنایا ہے۔

﴿4974﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چارپائی کے نیچے ایک ٹوکری ہوتی جس میں کھجور اور گھی کا حلوہ ہوتا، جب قُرَّاء کرام اور آپ کے دوست آتے تو آپ وہ ٹوکری نکال کر ان کے سامنے رکھ دیتے۔

﴿4975﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب ہم حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے پاس جاتے تو آپ اپنی چارپائی کے نیچے سے ایک ٹوکری نکالتے اور فرماتے: آپ سب کھایئے، خدا کی قسم! مجھے اس کی کوئی خواہش نہیں یہ میں نے صرف آپ لوگوں کے لیے ہی بنایا ہے۔

دوستوں سے حسن سلوک:

﴿4976﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض اوقات ہم حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاتے تو آپ اپنی چارپائی کے نیچے سے ایک ٹوکری نکالتے جس میں گھی اور کھجور کا حلوہ اور فالودہ ہوتا پھر فرماتے: مجھے اس کی کوئی خواہش نہیں، آپ لوگ کھایئے یہ میں نے آپ کے لیے ہی بنایا ہے، آپ ایک تھیلی میں درہم رکھا کرتے تھے اور فراخ دست بھی تھے، جب آپ کے پاس کوئی دوست آتا اور

اس کی قمیص یا چادر کہیں سے پھٹی ہوتی یا کوئی فقر وغیرہ ظاہر ہوتا تو جب وہ واپس جانے کے لیے دروازے سے باہر نکلتا تو آپ دوسرے دروازے سے اس کے پیچھے نکل جاتے اس سے ملتے اور کچھ درہم دے کر فرماتے: قمیص خرید لینا، چادر خرید لینا، اپنی کوئی ضرورت پوری کر لینا۔

﴿4977﴾... حضرتِ سیّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی پر سفید لباس دیکھا تو اس کے متعلق پوچھ لیا، انہوں نے کہا: یہ مجھے حضرت خیثمہ نے پہنایا ہے۔

﴿4978﴾... حضرتِ سیّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب مسجد آتے تو ان کی جیب میں چند تھیلیاں ہوتیں (جن میں درہم ہوتے)، اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ جاتے اور جب کسی دوست کی قمیص یا چادر پھٹی ہوئی دیکھتے تو جب وہ مسجد سے نکلنے لگتا تو آپ دوسرے دروازے سے نکل کر اس کے سامنے پہنچ جاتے اور اسے تھیلی دیتے ہوئے کہتے: میرے بھائی! یہ تھیلی لے لو اس سے چادر خرید لینا، قمیص خرید لینا۔

درہم کی تھیلی:

﴿4979﴾... حضرتِ سیّدُنا عَلاء بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دراہم کی تھیلیاں اپنے پاس رکھا کرتے تھے اور کافی خوشحال بھی تھے۔ آپ مسجد میں بیٹھ جایا کرتے اور جب اپنے کسی دوست کو پھٹے ہوئے یا پرانے کپڑوں میں دیکھتے تو اس کے پاس جا کر ایک تھیلی اسے دے دیتے۔

غلام خرید کر دے دیا:

﴿4980﴾... حضرتِ سیّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا مسیب بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں بچے کی پیدائش ہوئی تو آپ نے ان کی زوجہ کو چھ سو درہم میں ایک غلام خرید کر دے دیا۔

﴿4981﴾... حضرتِ سیّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سیّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ مسیب بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہر مہینے 50 درہم دیتے تھے اور انہیں ایک غلام بھی خرید کر دے رکھا تھا۔

سال میں دو مرتبہ موت:

﴿4982-83﴾... حضرتِ سیّدُنا طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

فرمایا: میں ایک ایسے شخص کے گھر کو جانتا ہوں جو تمنا کرتا ہے کہ سال میں دو مرتبہ موت آئے۔ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے وہ شخص آپ ہی ہیں اور اپنے بارے میں ہی فرما رہے ہیں۔

بڑی خرابی کیا ہے؟

﴿4984﴾... ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دثار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے ملے تو پوچھا: آپ موت کو کتنا پسند کرتے ہیں؟ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دثار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے کہا: میں موت کو پسند ہی نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: یہی تو تمہارے اندر بڑی خرابی ہے۔

﴿4985﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس شخص پر رشک کرتے تھے جو کسی نیک عمل مثلاً: حج، عمرہ، جہاد یا ماہِ رمضان کے روزے کی حالت میں انتقال کر جائے۔

ہر تین دن میں ختم قرآن:

﴿4986﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں کسی کو نہیں معلوم تھا کہ آپ کی تلاوت قرآن کیسی ہے حتّٰی کہ آپ بیمار ہوئے تو آپ کی بیوی آپ کے پاس آکر بیٹھیں اور رونے لگیں، آپ نے فرمایا: کیوں روتی ہو؟ موت تو آنی ہی ہے۔ آپ کی زوجہ نے کہا: آپ کے بعد مجھ پر سب مرد حرام ہیں (یعنی میں شادی نہیں کروں گی)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تم سے یہ سب کچھ نہیں چاہتا، مجھے تو بس اپنے بھائی محمد بن عبد الرحمٰن کا خوف ہے کیونکہ وہ شراب پیتا ہے اور فاسق آدمی ہے، مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ وہ میرے مرنے کے بعد میرے گھر میں شراب پیئے جبکہ میں نے یہاں ہر تین دن میں ایک ختم قرآن کیا ہے۔

﴿4987﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر تین دن میں ایک ختم قرآن کیا کرتے تھے۔

صدقہ کرنے کا شوق:

﴿4988﴾... ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ نے خادمہ سے کہا: مشکیزہ پانی بھرنے والے کو دے دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم لوگ اس پانی بھرنے والے کو کتنی اجرت دیتے ہو؟

زوجہ نے کہا: ڈیڑھ دانق یا دو دانق۔ آپ نے فرمایا: پانی میں لے آتا ہوں۔ چنانچہ آپ مشکیزہ بھر لائے اور فرمانے لگے: تم نے اس کی جتنی اجرت پانی بھرنے والے کو دینی تھی اتنی کوئی مسکین آئے تو اسے دے دینا۔

﴿4989﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مشکیزہ پھٹ گیا، آپ اسے لے کر موچی کے پاس گئے تو اس نے اسے سینے کے بدلے ایک صاع کھجوریں مانگیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مشکیزہ خود ہی سی لیا اور ایک صاع کھجوریں صدقہ کر دیں۔

تم زیادہ عزیز ہو:

﴿4990﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بلایا، جب میں ان کے گھر گیا تو وہاں جبے اور دستار والے لوگوں کا قافلہ دیکھ کر میرا دل جلا لہٰذا میں واپس آ گیا، اس کے بعد جب حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے: تم آئے کیوں نہیں؟ میں نے کہا: میں آیا تھا لیکن دستار، جبوں والوں کو دیکھ کر میرا دل جلا تو میں واپس چلا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم مجھے ان سے زیادہ عزیز ہو۔ مزید فرماتے ہیں: جب ہم حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاتے تو وہ اپنی چارپائی کے نیچے سے ٹوکری نکال کر ہمارے سامنے رکھ دیتے اور فرماتے: یہ کھاؤ، وَاللہ! مجھے اس کی کوئی خواہش نہیں یہ میں نے صرف تمہارے لیے ہی بنایا ہے۔

﴿4991﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وصیت فرمائی کہ مجھے مسلمان فقرا کے قبرستان میں دفن کرنا۔

﴿4992﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مومن کبھی بھی منافق سے محبت نہیں کرتا۔

﴿4993﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم قرآن پاک میں پڑھتے ہو: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے ایمان والو!۔ تورات میں اس کی جگہ یوں فرمایا گیا ہے: یٰۤاَیُّهَا الْمَسٰكِیْنُ یعنی اے مسکینو!۔

منافق محبت نہیں کرتا:

﴿4994﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ کو تکلیف دیا کرتے تھے، ایک دن حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں حالانکہ بخدا! ان میں سے جب بھی کسی نے مجھے اپنے کسی کام کے لیے بلایا تو میں نے اس کا کام کیا اور پھر بھی اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچے گی تو میں اسے دور کرنے ضرور جاؤں گا، میں جانتا ہوں یہ لوگ مجھے کالے کتے سے بھی زیادہ ناپسند کرتے ہیں مگر یاد رکھو! منافق کبھی بھی مومن سے محبت نہیں کرتا۔

عبادت کے لئے فارغ ہو جا:

﴿4995﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تورات میں لکھا ہے: اے اِبْنِ آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا۔ حضرتِ سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ اضافہ کیا کہ ”میری عبادت کی طرف بڑھ میں تیرے دل کو غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی دور کر دوں گا اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دل کو فکروں میں مشغول کر دوں گا اور تیری محتاجی بھی دور نہیں کروں گا۔“

شیطان پر غلبہ:

﴿4996﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرمایا کرتے کہ شیطان کہتا ہے: انسان مجھ پر کیسے غلبہ پا سکتا ہے حالانکہ جب وہ خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں ہوتا ہوں اور جب وہ غصے میں ہو تو میں اس کے سر میں گھس جاتا ہوں۔

﴿4997﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: شیطان اس وقت تک انسان پر غالب نہیں آسکتا جب تک انسان یہ تین کام نہ کرے: (۱)... غیر کا مال ہتھیا لینا (۲)... غیر کا حق روک لینا اور (۳)... مال کو غیر حق میں خرچ کرنا۔

مال جمع نہ کرنا:

﴿4998﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن مریم اور حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام خالہ زاد بھائی تھے، حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اُون اور حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام پشم کا لباس پہنا کرتے تھے، ان دونوں میں سے کسی کے پاس بھی کوئی دینار تھا نہ درہم، کوئی غلام نہ کوئی

باندی اور نہ ہی کوئی ٹھکانا تھا، جہاں رات ہوتی وہیں بسر کر لیتے اور جب جدا ہونے لگتے تو حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہتے: مجھے نصیحت کیجئے، وہ فرماتے: غصہ نہ کرنا۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کہتے: یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے: مال ذخیرہ نہ کرنا۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کہتے: ہاں اس کی کوشش میں کر سکتا ہوں۔

﴿4999﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ شیطان کو انسان سے کئی گھروں تک دور پھینک دیتا ہے۔

﴿5000﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مومن کے لیے خوشخبری ہے کہ اولاد کی صورت میں کس طرح اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔

شہد سے میٹھی چیز:

﴿5001﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: وہ کونسی چیز ہے جو تنگی اور فراخی دونوں میں خوب پھولتی ہے؟ اور کونسی چیز ہے جو تنگی اور فراخی دونوں میں کمزور ہو جاتی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو تنگی اور فراخی دونوں میں پھولے (خوش رہے) وہ ہے مومن کہ جب اسے دیا جاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو صبر کرتا ہے اور تنگی و فراخی دونوں میں کمزور ہونے والا کافر ہے کہ جب دیا جائے تو شکر نہیں کرتا اور جب مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر نہیں کرتا اور ایک چیز جو شہد سے زیادہ میٹھی ہے اور اس کی مٹھاس کبھی نہیں جائے گی وہ ہے محبت جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کے درمیان رکھی ہے۔

مومن پر دنیا تنگ کیوں؟

﴿5002﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: فرشتے بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! تو نے اپنے مومن بندے سے دنیا کو لپیٹ لیا اور اسے آزمائشوں میں مبتلا کر دیا، رب تعالیٰ دوسرے فرشتوں سے فرماتا ہے: انہیں میرے اس بندے کا ثواب دکھاؤ۔ پس جب وہ اس کا ثواب دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: یارب! دنیا کی تکالیف تو اس کے لیے کوئی ضرر ہی نہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں: یارب! تو نے اپنے کافر بندے سے بلاؤں کو پھیر دیا اور اس کے لیے دنیا کو کشادہ کر دیا۔ رب تعالیٰ دوسرے فرشتوں کو حکم فرماتا

ہے: انہیں اس کافر کو دیا جانے والا عذاب دکھاؤ، چنانچہ جب وہ اس کا عذاب دیکھ لیتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: یارب! دنیا میں اس نے جو بھی پایا اسے تو اس کا کوئی نفع نہیں۔

﴿5003﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ہم نے زندگی کی ہر نرمی اور آسانی کا تجربہ کیا ہے اور سب سے کمتر ہی کو کافی پایا ہے۔

موت کی جگہ معین ہے:

﴿5004﴾... حضرتِ سیِّدُنا شہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور آپ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کو مسلسل دیکھتے رہے پھر باہر چلے گئے، اس شخص نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا: یہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔ اس نے کہا: میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ مجھے یوں دیکھ رہے تھے جیسے مجھے ہی لینے آئے ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے مجھے بچا لیں اور ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِنْد کے کسی دُور دراز علاقہ میں پہنچا دے۔ حکم سنتے ہی ہوا نے اسے ہند پہنچا دیا، حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام جب دوبارہ آئے تو سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تم میرے قریب بیٹھے شخص کو مسلسل کیوں دیکھ رہے تھے؟ انہوں نے عرض کی: مجھے اس پر حیرانگی ہو رہی تھی کہ مجھے حکم یہ ملا تھا کہ کچھ دیر بعد اس کی رُوح ہند میں قبض کروں حالانکہ وہ آپ کے پاس بیٹھا تھا۔

مرنے والوں کی فہرست:

﴿5005﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دوست تھے۔ ایک مرتبہ حاضر ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: آخر کیا بات ہے کہ تم ایک گھر میں آتے ہو تو سب کی روح قبض کر لیتے ہو اور ان کے پڑوسیوں میں سے ایک کی بھی روح قبض نہیں کرتے؟ حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اس بات کو میں آپ سے زیادہ نہیں جانتا کہ کس کی روح قبض کرنی ہے، میں تو عرش کے نیچے ہوتا ہوں پس وہاں مجھے ایک فہرست دی جاتی ہے جس میں مرنے والوں کے نام ہوتے ہیں۔

خوشخبری کس کے لئے؟

﴿5006﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عورت حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس سے یہ کہتی ہوئی گزری: خوشخبری ہے! خوشخبری ہے اس پیٹ کے لیے جس نے آپ کو اٹھایا اور اس چھاتی کے لیے جس نے آپ کو دودھ پلایا۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: بلکہ خوشخبری اس کے لیے ہے جس نے کتابُ اللہ کو پڑھا اور اس کے احکام پر چلا۔

مالدار جنت میں نہیں جائے گا:

﴿5007﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حواریوں میں سے ایک مالدار شخص کو حکم دیا کہ اپنے مال سے صدقہ کرو، اسے یہ بات پسند نہ آئی چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: مالدار جنت میں نہیں جائے گا (یعنی وہ مالدار جو اپنے مال کا حق ادا نہیں کرتا)۔

ایک لمحے میں بچے بوڑھے ہو جائیں گے:

﴿5008﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا ﴿ۣ۱۷﴾ (پ۲۹، المزمل: ۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا: ہر ہزار میں سے نوسوننانوے جہنم میں جائیں گے پس اسی خوف سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔

﴿5009﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ہمارے دیگر اصحاب نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شیطان کو خود پر جری مت کرے۔

﴿5010﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تو کوئی چیز مانگے اور وہ تجھے مل جائے تو اس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت مانگ لے ہو سکتا ہے وہ دن تیرے لیے قبولیت کا ہو۔

دو ہی شخص پسند تھے:

﴿5011﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے کوفہ میں سب سے زیادہ دو ہی شخص پسند تھے

ایک حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ اور دوسرے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا۔

﴿5012﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعیم بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے میں حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا کہ آپ دونوں ہاتھ سر پر رکھے رو رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: ہائے! ہماری زندگی، ہائے! ہماری زندگی۔

نیک ہم نشین:

﴿14-5013﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ بن ابو سَبْرہ جُعْفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں مدینے گیا تو میں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا فرما۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: میں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے سچا ہم نشین عطا فرما۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو میرا ہم نشین بنا دیا، میں ان کے پاس بیٹھا اور عرض کی: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی تھی کہ مجھے سچا ہم نشین عطا فرما لہٰذا اس نے آپ کو میرا ہم نشین بنایا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کی: بھلائی اور علم کی تلاش میں کوفہ سے آیا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم مجھ سے پوچھنے آئے ہو حالانکہ تمہارے پاس صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے بہترین علما بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد امیر المؤمنین حضرت علی بن ابو طالب بھی موجود ہیں، تم میں مستجاب الدعوات حضرت سعد بن مالک ہیں، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تکیہ اٹھانے والے حضرت عبد اللہ بن مسعود موجود ہیں، تم میں حضرت حذیفہ بن یمان ہیں جو کہ حضور کے راز دار ہیں، تم میں حضرت عمار بن یاسر ہیں جن کے حق میں شیطان سے پناہ کا اعلان اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زبانِ رسول پر جاری فرمایا اور تم میں حضرت سلمان فارسی بھی ہیں جو دو کتابوں (کا علم رکھنے) والے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن پاک ہیں۔

﴿5015﴾... حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تیرہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملا ہوں میں نے ان میں سے ایک کو بھی نہیں دیکھا جس نے خضاب استعمال کیا ہو۔

حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے چند بزرگ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا زمانہ پایا اور جن سے احادیث لیں ان میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم اور حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سرِ فہرست ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی بزرگ تابعین سے بھی روایات بیان کیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سُوَید بن غَفَلہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو عَطِیّہ مالک بن عامر ہَمْدانی، حضرتِ سیِّدُنا ابو حذیفہ سَلَمہ بن صُہَیب اور حضرتِ سیِّدُنا قیس بن مَروان رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام۔

جن ائمۂ دین اور تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایات بیان کی ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش، حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصَرِّف، حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن بَہْدَلہ اور حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

سیِّدُنا خَیْثَمَہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی مرویات

﴿5016﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نمازِ عشا کے بعد گفتگو کرنا صرف مسافر یا نمازی کے لیے جائز ہے [1]۔[2]

رنج و غم کی وجہ:

﴿5017﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لے کر کسی کو ہرگز راضی مت کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل پر کسی اور کی تعریف ہرگز مت کرنا، جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نہ دے اس پر کسی کو ملامت مت کرنا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رزق کو نہ کسی لالچی کا لالچ تم تک پہنچا سکتا ہے اور نہ کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیگی

1... نمازِ عشاء سے پہلے سونا اور بعد نمازِ عشاء دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے، ضروری باتیں اور تلاوتِ قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یوہیں طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک ذکرِ الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۵۳)

2... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۷، حدیث: ۳۶۰۳

تم سے روک سکتی ہے، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے عدل وانصاف سے راحت اور خوشی کو رضا ویقین میں اور رنج وغم کو شک اور ناراضی میں رکھا ہے۔[1]

دلوں کی فطرت:

﴿5018﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو خبر ملی کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کی مذمت کی ہے تو انہوں نے امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف کپڑوں کا ایک جوڑا بھیج دیا۔ چنانچہ اب یہ ان کی تعریف کرنے لگے کسی نے کہا: حضور! پہلے آپ نے ان کی مذمت کی اور اب تعریف کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دلوں کی فطرت ہے کہ جو ان پر احسان کرے اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ان سے برائی کرے اس سے نفرت کرتے ہیں۔[2]

سب سے سخت عذاب:

﴿5019﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مظہر نور خدا، جناب احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروز قیامت سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہو گا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا جسے نبی نے قتل کیا، پھر ظالم حکمران کو اور تصویر بنانے والوں کو۔[3]

نوکر کو اس کا حق دو:

﴿5020﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصَرِّف اور حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں آپ کا مقرر کردہ وکیل (منشی) آیا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: کیا تم نے غلام کو اس کا خرچ دے دیا؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ (اور اسے خرچ دو) کیونکہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا

1...معجم کبیر، ١٠/ ٢١٥، حدیث: ١٠٥١٤، دون ”الشك“

2...مسند الشھاب، ١/ ٣٥٠، حدیث: ٥٩٩

3...معجم کبیر، ١٠/ ٢١٦، حدیث: ١٠٥١٥

ہے: کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یَحْبِسَ عَلٰی مَنْ یَمْلِكُ قُوْتَهٗ یعنی آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ جس کا خرچ اس کے ذمے ہے اسے روک لے۔(1)

جنت میں داخلے کا طریقہ:

﴿5021﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے جہنم سے دور کیا جانا اور جنت میں داخل کیا جانا خوش کرے اسے چاہیے کہ جب اسے موت آئے تو وہ یہ گواہی دینے والا ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور لوگوں کے ساتھ اس طرح پیش آئے جس طرح اپنے ساتھ پیش آنا پسند کرتا ہے۔(2)

ایک مہینے میں ختم قرآن:

﴿5022﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ارشاد فرمایا: ایک مہینے میں قرآن پاک ختم کرو۔ میں نے عرض کی: مجھے اس سے جلدی پر بھی قوت ہے۔ ارشاد فرمایا: تو تین دن میں ختم قرآن کر لیا کرو۔(3)

چار لوگوں سے قرآن پڑھو:

﴿5023﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں اس دن سے ابھی تک حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے محبت کرتا ہوں جب سے حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام پہلے لیتے ہوئے ارشاد فرمایا: چار لوگوں سے قرآن پڑھو: اِبْنِ اُمِّ عَبْد (یعنی عبد اللہ بن مسعود)، اُبَیّ بن کَعْب، مُعاذ بن جبل اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم سے (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان)۔(4)

1... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الفضل النفقۃ علی العیال... الخ، ص ۴۹۹، حدیث: ۹۹۶

2... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب ما یکون من الفتن، ۴/ ۳۳۲، حدیث: ۳۹۵۶، بتغیر

معجم اوسط، ۳/ ۳۲۷، حدیث: ۴۷۴۱

3... ابو داؤد، کتاب شھر رمضان، باب فی کم یقرء القرآن، ۲/ ۷۸، حدیث: ۱۳۹۱

4... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب سالم مولی ابی حذیفۃ رضی اللہ عنہ، ۲/ ۵۴۸، حدیث: ۳۷۵۸

آخرت کا ثواب و عذاب:

﴿5024﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرشتے بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے ربّ! تو نے اپنے مومن بندے سے دنیا کو لپیٹ لیا اور اسے آزمائشوں میں مبتلا کر دیا حالانکہ وہ تجھ پر ایمان رکھتا ہے، ربّ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: اس مومن کے اجر و ثواب سے پردے ہٹا دو۔ پس جب وہ اس کا اجر و ثواب دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: یاربّ! دنیا کی تکالیف تو اس کے لیے کوئی ضرر ہی نہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں: یاربّ عَزَّ وَجَلَّ! تو نے اپنے کافر بندے سے بلاؤں کو پھیر دیا اور اس کے لیے دنیا کو کشادہ کر دیا حالانکہ وہ تیرا انکار کرتا ہے۔ ربّ تعالٰی حکم فرماتا ہے: اس کے عذاب سے پردے ہٹا دو۔ چنانچہ جب وہ اس کا عذاب دیکھتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: یاالٰہی! دنیا میں اس نے جو بھی پایا اسے اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں۔[1]

اس حدیث کے ایک راوی حضرتِ سیِّدُنا محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن نُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میں کئی بار حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس بارے میں پوچھ چکا ہوں لیکن انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان نہیں کی بلکہ فرمایا: جب سوال زیادہ ہو تو انکار بھی زیادہ ہوتا ہے۔

﴿5025﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مؤذن اذان دیتا ہے اور کچھ لوگ نماز قائم کرتے ہیں مگر وہ ایمان والے نہیں (اس سے مراد منافقین ہیں کیونکہ ان کے دل ایمان سے خالی ہوتے ہیں)۔[2]

ریاکار کی تباہی:

﴿5026﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ غریبوں کے غم گسار، بےکسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کو اپنا عمل سنائے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اپنی

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، حیثمۃ بن عبد الرحمٰن، ۸/ ۲۳۲، حدیث: ۶، دون ''وقد کفر بك''

2 ... جمع الجوامع، حرف الیاء من قسم الاقوال، ۹/ ۲۰۵، حدیث: ۲۸۲۳۸

مخلوق کو سنادے گا اور اسے ذلیل حقیر اور چھوٹا کر دے گا۔[1]

صدقہ کی اہمیت:

﴿5027﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ساقِیِ کوثر، شافِعِ مَحشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر کوئی اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح گفتگو کرے گا کہ اس کے اور تمہارے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا، بندہ اپنے دائیں نظر کرے گا تو اپنا عمل دیکھے گا اور سامنے نظر کرے گا تو دوزخ دیکھے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہو۔[2]

﴿5028﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی: آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہو۔[3]

آنے والے کو جگہ دو:

﴿5029﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم طائی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں جب بھی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لیے جگہ کشادہ فرمائی ایک مرتبہ میں آپ کے کاشانہ اقدس پر حاضر ہوا تو گھر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بھرا ہوا تھا، جیسے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا میرے لیے جگہ بنائی حتّٰی کہ میں آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔[4]

ریاکار کا انجام:

﴿5030-31﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم طائی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ کون ومکاں، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا

1... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن عاص، ۲/ ۶۹۱، حدیث: ۷۰۰۷

2... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/ ۴۹۹، حدیث: ۳۵۹۵، بتغیر

بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیامۃ... الخ، ۴/ ۵۷۸، حدیث: ۷۵۱۲

3... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/ ۴۹۹، حدیث: ۳۵۹۵

4... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ اهل... الخ، فصل فی قیام المرء لصاحبہ، ۶/ ۴۶۷، حدیث: ۸۹۳۱

حکم ہو گا جب وہ قریب ہو کر اسے دیکھیں گے، اس کی خوشبو سونگھیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنتیوں کے لیے جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں انہیں دیکھیں گے تو پکار کر کہا جائے گا: انہیں واپس پھیر دو ان کے لیے اس میں کوئی حصہ نہیں۔ چنانچہ وہ اتنے حسرت زدہ ہو کر واپس پلٹیں گے کہ ان سے پہلے کوئی اتنی حسرت سے واپس نہ ہوا ہو گا، پھر عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! اگر تو اپنی جنت اور اس میں اپنے دوستوں کے لیے تیار کیے جانے والے انعامات واکرامات دکھانے سے پہلے ہی ہمیں دوزخ میں ڈال دیتا تو ہمیں اتنا دکھ نہ ہوتا۔ ربّ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں نے جو کیا ہے تمہارے لیے میرا ارادہ بھی یہی تھا کیونکہ جب تم تنہا ہوتے تھے تو میرے سامنے بڑے بڑے گناہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تو نہایت عاجزی سے ملتے میرے لیے جو کچھ تمہارے دلوں میں تھا اس کے برخلاف لوگوں کو دکھاتے، تم لوگوں سے ڈرتے تھے اور مجھ سے نہ ڈرتے تھے، تم نے لوگوں کو بڑا جانا اور مجھے بڑا نہ جانا، تم نے لوگوں کی خاطر (گناہ) چھوڑے اور میری خاطر نہ چھوڑے آج میں تمہیں جنت سے محرومی کے ساتھ ساتھ سب سے دردناک عذاب چکھاؤں گا۔[1]

شبہات سے بچو:

﴿5032﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں پس جو انہیں چھوڑ دے گا وہ حرام کو زیادہ چھوڑنے والا ہو گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیا ایک ممنوعہ چراگاہ ہے اور جو چراگاہ کے گرد چرائے ہو سکتا ہے وہ چراگاہ میں جا پڑے۔[2]

بہترین لوگ:

﴿5033﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں: حضور سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں پھر وہ جو ان

1... معجم کبیر، ۱۷/ ۸۵، حدیث: ۱۱۹

2... مسلم، کتاب المساقاة، باب اخذ الحلال وترك الشبهات، ص ۸۶۲، حدیث: ۱۵۹۹، بتغیر
معجم ابن العربی، ۱/ ۱۵۶، حدیث: ۲۶۰

کے بعد ہیں اور جو ان کے بعد آئیں گے ان کی قَسمیں ان کی گواہی پر اور گواہی قسموں پر سبقت کرے گی۔[1]

مسلمان کی مثال:

﴿35-5034﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے مصطفٰے کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی مثال شخصِ واحد (ایک جسم) کی طرح ہے کہ جب اس کے سر میں درد ہو تو پورے جسم میں درد ہوتا ہے اور جب آنکھ میں تکلیف ہو تو پورا جسم ہی تکلیف میں ہوتا ہے۔[2]

❁...❁...❁...❁...❁

حضرت سیّدُنا ابو عائشہ حارث بن سُوَیْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو عائشہ حارث بن سوید تمیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بھی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ اپنے وقت کے انتہائی پابند اور لہو ولعب کرنے والوں سے کامیابی کے ساتھ دامن بچانے والے تھے۔

﴿5036﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اگر بستی کا کوئی شخص آئے اور حضرتِ سیِّدُنا حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوارث کو گالیاں دے پھر تھک کر خاموش ہو جائے تو آپ اٹھ کر اپنی چادر جھاڑیں گے اور گھر میں داخل ہو جائیں گے۔

بہترین شخص:

﴿5037﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے والد فرماتے ہیں: 70 تمیمی افراد نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت اختیار کی اور حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سب میں بہترین شخص تھے۔

---

1 ... بخاری، کتاب الشھادات، باب لا یشھد علی شھادۃ ... الخ، ۲/ ۱۹۳، حدیث: ۲۶۵۱، بتغیر قلیل، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
مسند احمد، مسند کوفیین، حدیث نعمان بن بشیر، ۶/ ۳۷۲، حدیث: ۱۸۳۷۶

2 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تراحم المؤمنین ... الخ، ص۱۳۶۹، حدیث: ۲۵۸۶

یہ شمار بہت سخت ہے:

﴾5038﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایسے 70 بزرگوں سے ملا ہوں جو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت میں رہے ہیں ان میں سب سے چھوٹے سیِّدُنا حارث بن سُوَید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے میں نے ان کو ایک مرتبہ سورۂ زلزال پڑھتے ہوئے سنا جب آپ نے آخری آیات:

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾ (پ۳۰،الزلزال:۷،۸) ترجمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

تلاوت کیں تو فرمایا: یقیناً یہ شمار بہت سخت ہے۔

﴾5039﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کوئی برا بھلا کہتا تو آپ یہ آیت پڑھتے:

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾ (پ۳۰،الزلزال:۷،۸) ترجمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

پھر فرماتے: یہ سب شمار کیا جائے گا۔

قولِ صحابی کی پاسداری:

﴾5040﴿... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید بن حَبَّان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مختار ثقفی نے اہل کوفہ کے چار چار افراد کو جمع کیا تاکہ وہ ایک مہر بند دستاویز کو پڑھیں اور جو اس میں لکھا ہے اس پر مختار کی بیعت کریں، میں نے سوچا دیکھتا ہوں کہ حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا کرتے ہیں جب مجھے بلایا گیا اس وقت آپ لوگوں کے درمیان موجود تھے چنانچہ میں چلتا ہوا ان کے پاس جا پہنچا اور پوچھا: اے ابو عائشہ! آپ جانتے ہیں اس دستاویز میں کیا لکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: دور ہو جاؤ، کیونکہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سنا ہے کہ میں ایسی بات کہنا کبھی نہیں چھوڑوں گا جس کے کہنے پر میں دو کوڑوں سے بچ جاؤں۔

﴾5041﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو حیان تیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی کے والد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مختار نے تمام

لوگوں کو جمع کیا کہ ایک مہر بند دستاویز کو پڑھیں اور اس پر مختار کی بیعت کریں، کوئی بھی نہ جانتا تھا کہ اس میں کیا لکھا ہے، چنانچہ سب لوگ جانے لگے تو میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، سب آگے پیچھے بھاگ رہے تھے اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر میری نظر پڑی کہ آپ سب لوگوں سے آگے آگے ہیں، ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابو عائشہ! میں نے کسی کو بھی آپ کی طرح آگے بڑھتے ہوئے نہیں دیکھا وہ بھی ایک ایسی مہر بند دستاویز کے لیے جس کے بارے میں معلوم ہی نہیں کہ اس میں کفر لکھا ہے یا جادو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ارے بھائی چھوڑو رہنے دو، کیونکہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا ہے کہ کوئی بھی ایسی بات جسے بادشاہ کے سامنے کہنے پر مجھ سے ایک کوڑا دور ہو جائے تو میں ضرور اس کے سامنے وہ بات کہوں گا۔

﴿5042-43﴾... حضرت حارث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان جب کھانا کھاتے تو دعا کرتے: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے محنت اور بہترین رزق کو میرے لیے کافی کیا۔

سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

کانٹا چبھنے پر بھی گناہ معاف:

﴿5044﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شدید بیمار تھے میں نے آپ کو چھوا تو عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو تو شدید بخار ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے دو مردوں کے برابر بخار آتا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ اس وجہ سے کہ آپ کے لیے دگنا اجر ہو جائے۔ ارشاد فرمایا: ہاں یہی بات ہے۔ پھر فرمایا: مومن کو کانٹا چبھے بلکہ اس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔(1)

پہلوان کون؟

﴿5045﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

(1)... بخاری، کتاب المرضی، باب اشد الناس...الخ، ۴/ ۵، حدیث: ۵۶۴۸، بتغیر قلیل

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا ہے جسے اپنے وارثوں کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہو؟ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم میں ایسا کوئی نہیں جو اپنے مال سے زیادہ وارثوں کے مال سے محبت کرتا ہو۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کوئی ایسا ہے جو اپنے مال سے زیادہ وارثوں کے مال کو پسند کرتا ہے تو سن لے کہ اس نے اپنے مال سے جو آگے بھیجا وہی اس کا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ وارثوں کا مال ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: تم پہلوان کسے کہتے ہو؟ عرض کی گئی: اس کو جسے کوئی پچھاڑ نہ سکے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے۔ پھر ارشاد فرمایا: تم رَقُوب کسے کہتے ہو؟ ہم نے عرض کی: وہ مصیبت زدہ جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ رقوب وہ ہے جس نے (آخرت میں پیشوائی کے لیے) کوئی اولاد آگے نہ بھیجی ہو۔[1]

توبہ پر خوشی:

﴾5046﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ يَسْقُطُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ اَضَلَّهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اسے مل جائے۔[2]

دو بہترین فرامین:

﴾5047﴿... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں دو حدیثیں بیان فرمائیں، ایک فرمانِ رسول اور دوسرا ان کا اپنا فرمان۔ ان کا اپنا فرمان یہ ہے کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسے خیال کرتا ہے گویا وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور اسے ڈر ہے کہ یہ مجھ پر گر جائے گا اور کافر اپنے گناہوں کو ایسے دیکھتا ہے جیسے ناک پر سے مکھی گزری ہو اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ

---

1 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۲۳، حدیث: ۳۶۲۶
مسلم، کتاب البر وصلۃ الرحم، باب فضل من یملك نفسه...الخ، ص ۱۴۰۶، حدیث: ۲۶۰۸، بتغیر قلیل

2 ...بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبة، ۴/ ۱۹۱، حدیث: ۶۳۰۹، عن انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنی خوشی اس شخص کو ہوتی ہے جو پُر خطر منزل پر ٹھہرتا ہے اور اس کے پاس ایک سواری بھی ہے جس کے اوپر کھانے پینے کی چیزیں ہیں چنانچہ وہ سر رکھ کر سو جاتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو سواری کہیں جاچکی ہوتی ہے وہ اسے تلاش کرنے لگتا ہے حتّٰی کہ پیاس یا بھوک کی شدت اسے تڑپاتی ہے وہ کہتا ہے: میں اپنی جگہ پر لوٹ جاتا ہوں اور وہیں سو جاتا ہوں، چنانچہ وہ اپنی جگہ لوٹتا ہے اور سر رکھ کر سو جاتا ہے جب جاگتا ہے تو اس کی سواری کھانے پینے کے سامان سمیت اس کے پاس موجود ہوتی ہے۔[1]

پوری قوم کی پکڑ:

﴿5048﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے: جب کوئی شخص کسی قوم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرے جبکہ قوم کے لوگ تعداد و مرتبہ میں اس سے زیادہ ہوں اور پھر بھی وہ اس شخص کے معاملے میں چشم پوشی سے کام لیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سب کی پکڑ فرمائے گا۔[2]

سورہ یٰس کی فضیلت:

﴿5049﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَرَءَ یٰسٓ فِیْ لَیْلَۃٍ اَصْبَحَ مَغْفُوْرًا لَّہٗ یعنی جس نے رات میں یٰس پڑھی وہ صبح بخشا ہوا ہو گا۔[3]

ابلیس کی امید:

﴿5050﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: لوگوں کی شفاعت ہوتی رہے گی

1... بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبۃ، ۴/ ۱۹۰، حدیث: ۶۳۰۸، بتغیر قلیل

2... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۴/ ۳۶۲، حدیث: ۴۰۰۹، عن جریر بن عبد اللہ
مسند الشامیین، ۲/ ۲۷۸، حدیث: ۱۳۳۷

3... دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل یٰس، ۲/ ۵۴۹، حدیث: ۳۴۱۷، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

اور وہ جہنم سے نکالے جاتے رہیں گے یہاں تک کہ شیطانوں کا سردار ابلیس بھی یہ امید لگا بیٹھے گا کہ شاید اسے بھی شفاعت مل جائے۔[1]

﴿5051﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: مظہرِ نورِ خدا، جناب محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُبَّاء اور مُزَفَّت[2] کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔[3]

فرض قبول نہ نفل:

﴿5052﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے پوچھا گیا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عام لوگوں سے ہٹ کر آپ کو کسی چیز کے ساتھ خاص کرتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی ایسی چیز کے ساتھ خاص نہیں فرمایا جس کے ساتھ لوگوں کو خاص نہ کیا گیا ہو، سوائے اس چیز کے جو میری تلوار کے دستے سے لٹک رہی ہے۔ (آپ کی تلوار کے دستے کے ساتھ ایک پرچہ تھا) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ پرچہ نکالا اس میں اونٹوں کی عمروں کے بارے میں کچھ درج تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ ثَور (پہاڑ) اور عَیر (پہاڑ) کے درمیان مدینہ طیبہ حَرَم ہے جس نے اس میں کوئی بری بات جاری کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دیا تو اس پر اللہ کی، تمام فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، بروزِ قیامت نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا نہ نفل۔[4]

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر اور عظمتِ شان بیان کی پھر

1... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۵، حدیث: ۱۰۵۱۳

2... اہل عرب شراب کے بڑے عادی تھے جب اسلام میں شراب حرام کی گئی تو شراب بنانے، رکھنے، پینے کے برتنوں کا استعمال بھی حرام کر دیا گیا تاکہ یہ برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آوے اور لوگ پھر سے شراب نہ پینے لگیں بعد میں ان برتنوں کی ممانعت کی حدیث منسوخ ہوگئی۔ دباء: پختہ کدو جو لمبا ہوتا ہے اسے کھکھل کر دیا جاتا تھا اور اس سے جگ کی جگہ کام لیتے تھے۔ مزفت: یعنی زفت لگا ہوا روغنی پیالہ، شراب پینے کا پیالہ جس میں تارکول لگا ہوتا تھا۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ۶/ ۸۳)

3... بخاری، کتاب الاشربة، باب ترخیص النبی... الخ، ۳/ ۵۸۴، حدیث: ۵۵۹۴

4... مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۳۱۸، حدیث: ۱۲۹۷

فرمایا: کوفہ میں ان سے بہترین سند حدیث کسی کی نہیں۔ مزید فرمایا: اب میرے اور حضرت یحییٰ بن مَعین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں رہا جو ان کی سند سے حدیث بیان کرے، پھر آپ نے حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید کی ان مرویات کا ذکر کیا جو امام اعمش نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی کی سند سے بیان کیں۔

﴿5053﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم کو فرماتے سنا: حج کرلو، اس سے پہلے کہ حج نہ کر سکو، میں گویا کہ اس گنجے حبشی کو دیکھ رہا ہوں جس کے ہاتھ میں کدال ہے اور وہ کعبہ شریف کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔[1] میں نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: یہ بات آپ اپنی رائے سے فرما رہے ہیں یا پھر حضور عالم ماکان و مَایکُون صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور سانس کو جاری کیا یہ میں نے تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سے سنی ہے۔[2]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرت سیِّدُنا حارث بن قیس جُعْفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی

تابعینِ کرام میں سے ایک حضرتِ سیِّدُنا حارث بن قیس جعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی بھی ہیں۔

﴿5054﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن قیس جعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب تو آخرت کے معاملے میں لگا ہو تو اسی میں ڈٹا رہ اور جب دنیا کے معاملے میں ہو تو جلدی سے ختم کر، جب تو کسی نیک کام کا ارادہ کرے تو تاخیر مت کر اور جب تو نماز پڑھ رہا ہو اور شیطان تیرے پاس آکر کہے کہ تو ریاکار ہے تو نماز کو اور لمبا کر دے۔

❀...❀...❀...❀...❀

1... یعنی بہت پست قد دبلا پتلا کمزور شخص حبشہ کے لشکر میں ہو گا جو مکہ معظمہ پر غالب آنے کے بعد کعبہ معظمہ ڈھا دیگا۔ یہ واقعہ قیامت کے قریب ہو گا جس کے بعد دنیا برباد ہو جائے گی اور قیامت آجائے گی، کیونکہ دنیا کی آبادی کعبہ معظمہ سے وابستہ ہے جب تک یہ قائم ہے دنیا قائم ہے یہ گرا اور برباد ہوا کہ دنیا گئی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۰۳)

2... سنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الحج، باب ما یستحب من تعجیل... الخ، ۴/ ۵۵۶، حدیث: ۸۶۹۸

حضرت سیِّدُنا شُرَیح بن حارث کِنْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

حضرتِ سیِّدُنا قاضی ابو اُمَیَّہ شریح بن حارث کِنْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بھی تابعی بزرگ ہیں، آپ حالتِ تسلیم و رضا میں رہتے اور اپنے نفس کا خوب محاسبہ کرتے تھے۔

منقول ہے: باقی رہنے والی کے لیے تڑپنے اور گزرے لمحات پر آہیں بھرنے کا نام تصوف ہے۔

﴿5055﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث فرماتے ہیں: ظالموں نے جس کی بھی حق تلفی کی عنقریب اس کا حق جان لیں گے، ظالم عذاب کا منتظر ہے اور مظلوم مدد کے انتظار میں ہے۔

بھلائی کا وعدہ:

﴿5056﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں میں تکلیف ہو گئی چنانچہ آپ نے اس پر شہد کی مالش کی اور دھوپ میں بیٹھ گئے، جب عیادت کرنے والے آپ کے پاس آئے تو پوچھا: کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بہتر ہے۔ لوگوں نے کہا: طبیب (ڈاکٹر) کو دکھایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں ایسا کر چکا ہوں۔ لوگ پھر گویا ہوئے: طبیب نے کیا کہا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔

رضائے الٰہی پر راضی:

﴿5057﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث کے انگوٹھے میں ایک پھوڑا نکل گیا، لوگوں نے کہا: بہتر ہے کہ طبیب کو دکھا دیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: طبیب ہی نے تو یہ نکالا ہے۔

﴿5058﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبْدَہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور مروان کے درمیان نو سال تک جنگ رہی لیکن حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہ کسی سے خبر گیری لی نہ کسی کو دی (یعنی اس طرف دھیان ہی نہیں دیا)۔

﴿5059﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنگ رہی لیکن میں نے کبھی اس کے متعلق نہیں پوچھا۔ ایک شخص کہنے لگا: اگر میں آپ کے جیسا ہوتا تو مجھے اپنے مرنے کی بھی پروا نہ ہوتی کہ کب مرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو میرے دل میں ہے اس کے ہوتے ہوئے یہ کیسے ہو سکتا تھا۔

﴿5060﴾... حضرتِ سیِّدُنا شقیق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جنگ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: نہ اس کے متعلق میں نے کسی سے پوچھا نہ کسی کو کچھ بتایا اور میں نے کسی بھی مسلمان اور کسی بھی عہد کرنے والے کے ساتھ ایک درہم و دینار کا بھی ظلم نہیں کیا۔ میں نے کہا: اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو ضرور مرنا پسند کرتا۔ آپ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: اس کے ساتھ کس طرح؟

جنگ سے کنارہ کشی:

﴿5061﴾... حضرتِ سیِّدُنا شقیق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے میں نے اس کے متعلق نہ کسی سے کچھ پوچھا ہے نہ کسی کو کچھ بتایا ہے۔ میں نے کہا: اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو مرنا پسند کرتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو میرے سینے میں ہے اس کے ہوتے ہوئے کیسے مرتے؟ دونوں گروہ جو آمنے سامنے تھے ان میں سے ہر ایک مجھے دوسرے سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿5062﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن برقان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابن زبیر کے زمانے میں ہونے والی جنگ کے متعلق بات کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اس کے متعلق نہ کسی سے کچھ پوچھا ہے نہ کسی کو کچھ بتایا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بھی فرمایا: مجھے خوف ہے کہ شاید میری نجات نہ ہو۔

﴿5063﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث فرمایا کرتے تھے: ہمارے ساتھ کناسہ (کوفہ کے ایک مقام) کی طرف چلو تاکہ اونٹ کی تخلیق میں غور و فکر کریں۔

فارغ رہنے والوں کو نصیحت:

﴿5064﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھیل کود میں مصروف لوگوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ابو اُمامہ! ہم فارغ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: فارغ شخص کو اس کا حکم تو نہیں دیا گیا۔

قاضی کی حاضر جوابی:

﴿5065﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ سالم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: کہاں ہیں آپ؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: تمہارے اور اس دیوار کے درمیان (یعنی تمہارے سامنے)۔ اس شخص نے کہا: میں ملک شام سے آیا ہوں۔آپ نے فرمایا: کافی دور ہے۔ اس نے کہا: میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم دونوں میں محبت اور نیک اولاد عطا فرمائے۔ اس نے کہا: میں نے اسے ایک گھر دینے کی شرط بھی رکھی تھی۔آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: شرط کا پورا کرنا ضروری ہے۔اس نے کہا: ہمارے درمیان فیصلہ کیجئے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: وہ تو میں کر چکا۔

علما کی صحبت سے علم بڑھتا ہے:

﴿5066﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے کہا گیا: اس قدر علم آپ کو کیسے ملا؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: علما کی صحبت سے، میں ان سے علم لیتا بھی تھا اور دیتا بھی تھا۔

عرب کے بڑے قاضی:

﴿5067﴾... حضرتِ سیِّدُنا ھُبَیْرَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے فقہا میرے پاس آتے ہیں، وہ مجھ سے سوال کرتے ہیں اور میں ان سے کرتا ہوں۔ دوسرے دن ہم امیر المؤمنین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے پاس گئے حتّٰی کہ صحن بھر گیا، پھر آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه لوگوں سے سوال کرتے اور لوگ آپ سے سوال کرتے، آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه انہیں ان کے جوابات دیتے رہے یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی اور لوگ تھک گئے صرف حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه دوزانو بیٹھے رہے آپ سے جو بھی پوچھا جاتا آپ جواب دے دیتے اور آپ بھی جس چیز کے بارے میں پوچھتے امیر المؤمنین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه آپ کو جواب بتا دیتے حتّٰی کہ امیر المؤمنین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: اے شریح! کھڑے ہو جاؤ تم عرب کے سب سے بڑے قاضی ہو۔

فیصلے کا انوکھا انداز:

﴿5068﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک بچے کی نانی اور ماں بچے کے بارے میں فیصلہ کروانے آئیں، ہر ایک کا یہ دعوٰی تھا کہ میں اس بچے کی زیادہ حقدار ہوں چنانچہ نانی کہنے لگی:

اَبَا اُمَیَّةَ اَتَیْنَاكَ وَاَنْتَ الْمَرْءُ نَاْتِیْهِ
اَتَاكَ اِبْنٌ وَاُمَّاهُ وَ كِلْتَانِ تُفَدِّیْهِ
فَلَوْ كُنْتِ تَاَیَّمْتِ لَمَا نَازَعْتُكِ فِیْهِ
تَزَوَّجْتِ فَهَاتِیْهِ وَلَا یُذْهِبُ بِكِ التِّیْهِ
اَلَا یَا اَیُّهَا الْقَاضِیْ فَهٰذِیْ قِصَّتِیْ فِیْهِ

ترجمہ: اے ابو امیہ! ہم آپ کے پاس آئی ہیں اور آپ جیسے شخص کے پاس ہمیں آنا بھی چاہیے ایک بیٹا اور اس کی دو مائیں آپ کے سامنے حاضر ہیں اور دونوں ہی اس بیٹے پر جان قربان کرتی ہیں، (عورت کو مخاطب کرکے کہا) اگر تو بیوہ ہی رہتی تو میں اس بچے کے لیے تیرے خلاف ہرگز مقدمہ نہ کرتی اب چونکہ تو نے دوسری شادی کر لی ہے لہٰذا یہ بچہ مجھے دے دے اور تجھے کسی قسم کا غرور نہیں ہونا چاہیے، جناب قاضی صاحب! اس بچے کے بارے میں میرا یہی بیان ہے۔

ماں کہنے لگی:

اَلَا اَیُّهَا الْقَاضِیْ قَدْ قَالَتْ لَكَ الْجَدَّهْ
قَوْلًا فَاسْتَمِعْ مِنِّیْ وَ لَا تُنْظِرَنِّیْ رَدَّهْ
تَعَزَّی النَّفْسُ عَنِ ابْنِیْ وَكَبِدِیْ حَمَلَتْ كَبِدَهْ
فَلَمَّا صَارَ فِیْ حِجْرِیْ یَتِیْمًا ضَائِعًا وَحْدَهْ
تَزَوَّجْتُ رَجَاءَ الْخَیْرِ مَنْ یَّكْفِیْنِیْ فَقْدَهْ
وَمَنْ یَّظْهَرُ لِیَ الْوُدَّ وَمَنْ یُّحْسِنُ لِیْ رِفْدَهْ

ترجمہ: جناب قاضی صاحب! آپ نے نانی کی بات سن لی اب میری عرض بھی سنیں اور بچہ مجھے دینے میں ذرا تاخیر نہ فرمائیں، میرا دل مجھے بچے کے متعلق دلاسا دے رہا ہے کیونکہ میرے خون جگر سے اس کی نشو و نما ہوئی، جب وہ میری گود

میں آیا تو یتیم، بے سہارا، تنہا تھا، میں نے بھلائی کی امید پر اُس شخص سے شادی کی جو مجھے کمی محسوس نہ ہونے دے، میرے لیے اپنی محبت کا اظہار کرے اور مجھے اچھا تحفہ دے۔

حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

قَدْ سَمِعَ الْقَاضِیْ مَا قُلْتُمَا ۔۔۔ وَعَلَی الْقَاضِیْ جَهْدٌ اِنْ عَقَل

قَالَ لِلْجَدَّةِ بِیْنِیْ بِالصَّبِیّ ۔۔۔ وَخُذِیْ اِبْنَكِ مِنْ ذَاتِ الْعِلَل

اِنَّهَا لَوْ صَبَرَتْ كَانَ لَهَا ۔۔۔ قَبْلَ دَعْوَاهَا يُبْغِيهَا الْبَدَل

ترجمہ: قاضی نے تم دونوں کی بات سن لی ہے اور اگر وہ عقل مند ہے تو اس پر کوشش کرنا بھی لازم ہے۔ قاضی، نانی سے کہتا ہے: اس حیل وحجت کرنے والی سے اپنے بیٹے کو لے کر الگ ہو جا۔ اگر وہ اپنے اس دعوے سے پہلے جس نے فیصلے کو بدل دیا صبر کرتی تو فیصلہ اسی کے حق میں ہوتا۔ لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نانی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔[1]

﴿5069﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کے خلاف اسی کے اعتراف جرم پر فیصلہ دیا تو اس نے کہا: اے ابو امیہ! آپ نے بغیر گواہی کے میرے خلاف فیصلہ سنا دیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے تمہاری خالہ کی بہن کے بیٹے نے گواہی دی ہے (یعنی خود تم نے اعتراف کیا ہے)۔

مفت کا چارہ:

﴿5070﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مکھی کھانے والی بکری کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ تو مفت کا چارہ ہے اور اس بکری کا دودھ پاک ہے۔

﴿5071﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حیان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کہتے ہیں: میرے والد نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پالتو بِلا مر گیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے گھر کے صحن میں دفنا دو، میں نے دفنا دیا، اس کو پھینکنے کی کوئی عوامی جگہ نہ تھی لہٰذا مسلمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لیے گھر ہی میں دفن کروا دیا۔

﴿5072﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک شخص نے کہا: میں آپ سے عہد کرنا چاہتا ہوں

1... ماں اگر نہ ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو یا انکار کر دیا یا اجنبی سے نکاح کیا تو اب حق پرورش نانی کے لیے ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۸، ۲/ ۲۵۴) مزید تفصیل کے لیے مذکورہ مقام کے صفحہ 252 تا 258 کا مطالعہ فرمائیں۔

کیونکہ آپ کا معاملہ زیادہ محفوظ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا خیال ہے تم دوسروں پر تو نعمت الٰہی کو پہچانتے ہو لیکن جو خود تمہاری ذات میں ہے اس سے غافل ہو۔

طاعون سے مت بھاگو:

﴿5073﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طاعون کی وبا کی وجہ سے بھاگے ہوئے اپنے ایک بھائی کو مکتوب لکھا: امابعد! تم اور وہ جگہ جس میں تم ہو اس ذات کی نگاہ میں ہے جس کا مطلوب اسے عاجز نہیں کر سکتا اور بھاگنے والا اس سے چھوٹ نہیں سکتا اور وہ جگہ جسے تم پیچھے چھوڑ گئے ہو وہاں سب ہی لوگ مبتلائے طاعون نہیں ہوئے اور نہ ہی ان کے دنوں کو راتوں میں بدلا، تم اور وہ سب ایک ہی فرش پر ہو اور یہ چراگاہ قدرت والے سے ضرور قریب ہے۔ والسلام

فیصلہ کرنے کا طریقہ:

﴿5074﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میری طرف مکتوب بھیجا: ”جب تمہارے پاس کوئی ایسا معاملہ آئے جس کا حکم کتابُ اللہ میں پاؤ تو اسی سے فیصلہ کرنا اور لوگ تمہیں ہرگز فتنہ میں نہ ڈالیں، اگر کوئی ایسا معاملہ آئے جو کتابُ اللہ اور سنتِ رسول میں نہ پاؤ تو لوگوں کے اجماع کو دیکھ کر اسی کے مطابق فیصلہ کرنا۔“

ایمان کی مضبوطی اور زوال:

﴿5075﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ کوفہ کے ایک بازار میں گیا، وہاں ایک قصہ گو قصے بیان کر رہا تھا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کے پاس رک گئے اور فرمایا: اے قصہ گو! تو قصے بیان کر رہا ہے اور ہم لوگ زمانہ نبوی کے قریب ہیں، میں تجھ سے ایک سوال کرتا ہوں اگر تو نے جواب دے دیا تو ٹھیک ورنہ میں تجھے سزا دوں گا۔ قصہ گو نے عرض کی! یاامیر المؤمنین! آپ جو چاہیں پوچھ لیں۔ آپ نے فرمایا: ایمان کی مضبوطی اور اس کا زوال کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ایمان کو مضبوط کرنے والی چیز تقویٰ و پرہیزگاری ہے اور ایمان کو ختم کرنے والی چیز لالچ

ہے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تجھ جیسے شخص کو قصے بیان کرنے کی اجازت ہے۔

نعمتِ الٰہی کو یاد کر:

﴿5076﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بڑا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تو غیر کے اندر پائی جانے والی نعمت کو تو یاد کر رہا ہے جبکہ اپنے اندر پائی جانے والی نعمت کو بھول گیا۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! آپ کا یہ مقام دیکھ کر میں آپ سے حسد کرنے لگ جاؤں گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ تجھے کوئی فائدہ دے گا اور نہ مجھے کوئی نقصان۔

﴿5077﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب بھی دو افراد ملتے ہیں تو ان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو سلام میں پہل کرے۔

فیصلہ تو یہی ہے:

﴿5078﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص سے خیارِ رؤیت کی شرط پر گھوڑا خریدا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ گھوڑا ساتھ لے کر چلے تو وہ تھک گیا، واپس آئے اور گھوڑے والے سے فرمایا: اپنے گھوڑا واپس لو۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرے اور اپنے درمیان کسی کو قاضی چن لو۔ اس نے کہا: شریح فیصلہ کریں گے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کون شریح؟ اس نے کہا: شریح عراقی۔ چنانچہ دونوں حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پہنچے اور اپنا اپنا مدعا بیان کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: یا امیر المؤمنین! جیسے لیا تھا ویسے ہی واپس کر دیجئے، یا پھر یہ کہا کہ جتنے کا لیا تھا اتنے واپس لے لیجئے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: فیصلہ تو یہی ہے، آپ کوفہ چلے جائیں۔ یہ پہلا دن تھا جب امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جانا تھا۔

استاد کو پیغام:

﴿5079﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ

حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک بیٹا تھا جو پڑھنے کے بجائے کتے لڑواتا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قلم دوات منگوائی اور اس کے استاد کو لکھا:

تَرَكَ الصَّلَاةَ لِاَكْلُبٍ يَسْعٰى بِهَا طَلَبَ الْهِرَاشِ مَعَ الْغُوَاةِ الرُّجَّسِ

فَاِذَا اَتَاكَ فَعِضَّهٗ بِمُلَامَةٍ وَعِظْهُ مَوْعِظَةَ الْاَدِيْبِ الْاَكْيَسِ

فَاِذَا هَمَمْتَ بِضَرْبِهٖ فَبِدُرَّةٍ فَاِذَا ضَرَبْتَ بِهَا ثَلَاثًا فَاحْبِسْ

وَاعْلَمْ بِاَنَّكَ مَا اَتَيْتَ فَنَفْسُهٗ مَعَ مَا تَجَرَّعَنِيْ اَعَزُّ الْاَنْفُسِ

ترجمہ: اس نے کتوں کے ساتھ دوڑنے کے لیے نماز چھوڑ دی ہے، گمراہ ناپاک لوگوں کے ساتھ مل کر کتے لڑواتا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئے تو اسے ملامت کیجئے گا اور عقلمند استاد کی طرح نصیحت کیجئے گا۔ جب مارنے کا ارادے کریں تو درے سے ماریے گا اور جب تین مار چکیں تو بس کر دیجئے گا اور یاد رکھیئے! جو بھی آپ کریں گے یہ آپ ہی کی طرف سے ہو گا حالانکہ سب سے عزیز جان نے مجھے غصے کے گھونٹ پینے پر مجبور کیا ہے۔

سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جن بدری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بالمشافہ احادیث روایت کی ہیں ان میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب اور حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی ہیں۔

میں ان سے بری ہوں:

﴿5080﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! وہ جنہوں نے دین میں نئی نئی راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے وہ اس امت کے بدعتی، خواہشات کی پیروی کرنے والے اور گمراہ لوگ ہوں گے۔ اے عائشہ! ہر گناہ گار کے لیے توبہ ہے سوائے بدعتیوں اور خواہش پرستوں کے، میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری[1]۔[2]

[1]... بدعت کے معنٰی، اس کی اقسام واحکام جاننے کے لئے مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مشہور ومعروف تصنیف "جاء الحق" سے بدعت کے باب کا مطالعہ کیجئے۔

[2]... السنۃ لابن ابی عاصم، ذکر اھواء المذمومۃ...الخ، ص۹، حدیث: ۴

بارہ اوقیہ مہر:

﴿5081﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خبردار عورتوں کے حق مہر بہت زیادہ نہ رکھو کیونکہ اگر یہ بات دنیاوی یا اخروی طور پر باعثِ عزت ہوتی تو حضور نبی اکرم، رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اہل بیت اس بات کے زیادہ حقدار تھے حالانکہ آپ نے اپنی کسی زوجہ اور کسی بیٹی کا حق مہر بارہ اوقیہ (یعنی 480 درہم کے وزن) سے زیادہ نہیں رکھا[1]۔[2]

﴿5082﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم قتل کر دیئے جاؤ گے حتّٰی کہ تم ان لوگوں میں بھوسی کی طرح رہ جاؤ گے جن کے وعدے ٹوٹ چکے اور امانتیں ضائع ہو گئیں۔ کسی نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس وقت ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: جو جانتے ہو اس پر عمل کرنا اور جو ناپسند ہو اسے چھوڑ دینا اور اَحَد اَحَد کہنا (یعنی توحید الٰہی کا اعلان کرنا) اور (یوں دعا کرنا اے اللہ!) جو ہم پر ظلم کرے اس کے خلاف ہماری مدد فرما اور جو ہم سے بغاوت کرے اس کے خلاف ہماری کفایت فرما۔[3]

فرشتوں جیسا نوجوان:

﴿5083﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے کئی بدری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے یہ حدیث بیان کی ان میں سے ایک امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں جو فرماتے

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 68 پر فرماتے ہیں: رب تعالیٰ کا فرمان: اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا (پ۴، النسآء: ۲۰) (ترجمۂ کنز الایمان: اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو۔) بیان جواز کے لیے ہے اور جناب عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا فرمان بیان استحباب کے لیے لہٰذا یہ فرمان قرآن کریم کے خلاف نہیں یا یہاں زیادہ مہر مقرر نہ کرنے کا ذکر ہے اور قرآن مجید میں زیادہ مہر جو ادا کر دیا جائے واپس نہ لینے کا ذکر لہٰذا دونوں میں تعارض نہیں۔

امہات المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ) کا مہر پانچ سو درہم سے زائد نہ تھا اور حضرتِ بتول زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مہر اقدس چار سو مثقال (ڈیڑھ سو تولہ) چاندی تھا۔ (فتاوٰی رضویہ، ۱۲/ ۱۳۵، ۱۳۶ ملتقطاً)

2... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب صداق النساء، ۲/ ۴۳۱، حدیث: ۱۸۸۷، بتغیر قلیل

3... معجم اوسط، ۴/ ۳۶۳، حدیث: ۶۲۵۲

ہیں کہ حضور سیّد عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی جوان دنیا کی لذت و خواہش کو چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں لگ جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے 72 صدّیقین کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے لیے اپنی خواہش کو چھوڑنے والے اور اپنی جوانی کو میرے لیے خرچ کرنے والے جوان! تو میرے نزدیک ایک فرشتہ کی طرح ہے۔

عقل مندوں کی فضیلت:

﴿5084﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ شافعِ محشر، ساقیِ کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْجَنَّۃُ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ دَرَجَۃً لِاَھْلِ الْعَقْلِ وَدَرَجَۃٌ لِسَائِرِ النَّاسِ الَّذِیْنَ ھُمْ دُوْنَھُمْ یعنی جنت کے سو درجات ہیں ان میں سے 99 عقل والوں کے لیے ہیں اور ایک درجہ باقی تمام لوگوں کے لیے۔[1]

یہودی کا قبول اسلام:

﴿5085﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن یزید تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی زرہ گر گئی تھی اور اسے ایک یہودی نے اٹھا لیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہودی کے ہاتھ میں اپنی زرہ پہچان لی اور فرمایا: یہ میری زرہ ہے جو میرے گندمی رنگ کے اونٹ سے گر گئی تھی۔ یہودی بولا: یہ میری ہے اور میرے ہی ہاتھ میں ہے۔ پھر یہودی نے آپ سے کہا: ہمارے درمیان مسلمانوں کا قاضی فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ دونوں سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، جب آپ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو دیکھا تو اپنی جگہ سے اٹھ کر آگے بڑھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھایا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر میرا مقابل کوئی مسلمان ہوتا تو میں ضرور مجلس میں اس کے برابر ہی بیٹھتا لیکن میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ ''نشست گاہ میں ان (یعنی کفار) کے برابر نہ بیٹھو اور انہیں تنگ راستے کی طرف

---

[1]...مسند الفردوس، ۱ / ۳۳۲، حدیث: ۲۴۲۴

مجبور کر دو اگر وہ تمہیں گالی دیں تو انہیں مارو اور اگر وہ ماریں تو تم انہیں قتل کر دو۔“

پھر قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میری زرہ میرے ایک گندمی رنگ کے اونٹ سے گر گئی تھی جو کہ اس یہودی نے اٹھالی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے یہودی! تم کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: یہ زرہ میری ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: یا امیر المؤمنین! خدا کی قسم! آپ نے بالکل سچ فرمایا وہ زرہ آپ ہی کی ہے لیکن دو گواہ بھی ضروری ہیں۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے غلام قنبر اور اپنے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلایا تو ان دونوں نے گواہی دی کہ یہ زرہ آپ ہی کی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: آپ کے غلام کی گواہی تو ہم قبول کر لیتے ہیں لیکن آپ کے صاحبزادے کی گواہی آپ کے حق میں قابلِ قبول نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تمہاری ماں تم سے محروم ہو، کیا تم نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے نہیں سنا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔[1] قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: جی بالکل سنا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا تمہیں جنتی جوانوں کے سردار کی گواہی کافی نہیں لگتی؟ **اللہ** کی قسم! میں تمہیں (کوفہ کا علاقہ) بانقیا بھیج دوں گا جہاں تمہیں چالیس دن تک فیصلے کرنے پڑیں گے۔ پھر امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہودی سے فرمایا: زرہ لے لو۔ یہودی کہنے لگا: مسلمانوں کا امیر میرے ساتھ مسلمانوں ہی کے قاضی کے پاس آیا، قاضی نے امیر کے خلاف فیصلہ دیا تو امیر نے بھی قبول کر لیا، امیر المؤمنین! آپ نے سچ کہا، خدا کی قسم! یہ زرہ آپ ہی کی ہے جو آپ کے اونٹ سے گری تو میں نے اٹھالی تھی، میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **اللہ** کے رسول ہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ زرہ اسی کو دے دی اور 900 درہم بھی دیئے۔ وہ شخص جنگ صفین میں آپ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوا۔[2]

1 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب ابی محمد الحسن... الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

2 ... سنن الکبری للبیھقی، کتاب اداب القاضی، باب انساف الخصمین... الخ، ۱۰/ ۲۳۰، حدیث: ۲۰۴۶۵ بتغیر

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا تھا: یہ زرہ بھی تیری ہوئی، یہ گھوڑا بھی تیرا ہوا اور 900 درہم بھی اس کے لیے مقرر کر دیئے، وہ شخص ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا حتّٰی کہ جنگ صفین میں شہید ہوا۔

﴿5086﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جنگ کا ارادہ کیا تو اپنی زرہ کو گم پایا، یہاں تک کہ جب جنگ ختم ہو گئی اور آپ کوفہ واپس آئے تو وہ زرہ ایک یہودی کے ہاتھ میں نظر آئی جو اسے بازار میں بیچ رہا تھا، چنانچہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: او یہودی! یہ زرہ تو میری ہے نہ میں نے اسے بیچا تھا اور نہ ہی کسی کو تحفہ دی تھی۔ یہودی بولا: یہ میری زرہ ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہمارا فیصلہ قاضی کے پاس ہو گا۔ چنانچہ دونوں حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پہلو میں بیٹھ گئے جبکہ یہودی آپ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر کوئی مسلمان میرا فریق ہوتا تو میں ضرور اس کے ساتھ ہی بیٹھتا لیکن میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ ”انہیں (کفار کو) ذلیل کرو جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ذلیل کیا ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: یا امیر المؤمنین! آپ اپنا مدعا بیان فرمایئے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمانے لگے: ہاں، یہ یہودی کے ہاتھ میں جو زرہ ہے یہ میری ہے میں نے نہ اسے بیچا تھا نہ کسی کو تحفہ دی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہودی تیرا کیا دعوٰی ہے؟ یہودی بولا: یہ میری زرہ ہے اور میرے ہاتھ میں ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ گواہ پیش کیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہاں، قنبر اور حسن دونوں گواہی دیں گے کہ یہ زرہ میری ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا ایک جنتی شخص کی گواہی قبول نہیں؟ میں نے حضور ساقی کوثر، شافع محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ ”حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“[1] (حضرتِ

---

[1]... ترمذی، کتاب المناقب، باب ابی محمد الحسن... الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گواہ نہ ہونے کے سبب فیصلہ یہودی کے حق میں دیا تو) یہودی نے کہا: مسلمانوں کا امیر میرے ساتھ مسلمانوں ہی کے قاضی کے پاس آیا اور قاضی نے امیر کے خلاف فیصلہ دیا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ سچا دین ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **اللہ** کے رسول ہیں اور یہ زرہ آپ ہی کی ہے، آپ اپنے گندمی اونٹ پر سوار تھے اور مصروف جنگ تھے کہ رات کے وقت آپ سے یہ زرہ گر گئی تو میں نے اٹھالی۔ چنانچہ وہ ایمان لے آیا اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ نہروان کے خارجیوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا۔[1]

بندے پر ربّ کا کرم:

﴿5087﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مقروض کو بلائے گا اور فرمائے گا: اے آدمی! تو نے لوگوں کے حقوق کیوں ضائع کیے اور ان کے مالوں کو کہاں لے گیا تھا؟ بندہ عرض کرے گا: یاربّ! میں نے انہیں خراب نہیں کیا لیکن وہ مال ہلاک ہو گئے یا جل گئے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: میں اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ آج تیری طرف سے بدلہ دوں۔ چنانچہ اس کی نیکیاں اس کے گناہوں سے بڑھ جائیں گی اور اسے جنت میں جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔[2] ایک روایت میں ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایک چیز منگوا کر اس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دے گا جس سے وہ بھاری ہو جائے گا۔

❀...❀...❀...❀...❀

1... سنن الکبرٰی للبیہقی، کتاب اداب القاضی، باب انصاف الخصمین... الخ، ۱۰/ ۲۳۰، حدیث: ۲۰۴۶۵ بتغیر
تاریخ ابن عساکر، ۴۲/ ۴۸۷، الرقم: ۴۹۳۳ علی بن ابی طالب، بتغیر

2... مسند احمد، حدیث عبد الرحمٰن بن ابی بکر، ۱/ ۴۱۹، ۴۲۰، حدیث: ۱۷۰۷، ۱۷۰۸

حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن شُرَحْبِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل

حضرتِ سیِّدُنا ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل بھی تابعی بزرگ ہیں آپ راہِ ہدایت کی پہچان رکھنے والے اور سفر آخرت کی تیاری پر کمربستہ رہتے تھے۔

کاش! میں پیدا نہ ہوتا:

﴿5088﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل اپنے بستر پر آئے تو فرمایا: کاش! میری ماں نے مجھے نہ جنا ہوتا۔ آپ کی زوجہ محترمہ کہنے لگیں: کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا؟ آپ کو اسلام کی دولت عطا فرمائی اور فلاں فلاں انعام کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیوں نہیں بات تو یہی ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ ہمیں جہنم پر سے گزرنا ہے لیکن یہ بیان نہیں فرمایا کہ ہم اسے پار بھی کر سکیں گے (یانہیں)۔

﴿5089﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل کی زوجہ محترمہ آپ کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ آپ جب اپنے بستر پر جاتے تو فرماتے: میری خواہش ہے کہ میں کبھی بھی کچھ نہ ہوتا۔

کھال بننے کی تمنا:

﴿5090-91-92﴾... حضرتِ سیِّدُنا شقیق بن ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل کے علاوہ کسی ہمدانیہ عورت نے ایسا بچہ نہیں جنا جس کی کھال بننا مجھے پسند ہو۔ کسی نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا مسروق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! وہ بھی نہیں۔

﴿5093﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے افضل اصحاب میں سے تھے۔

﴿5094﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: مجھ سے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے عمرو!

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو قسم ہے ان کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں۔

(پ۳۰، التکویر: ۱۵، ۱۶)

اس سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا: گائے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

علما کے لیے نصیحت:

﴿5095﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُرَّہ بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: سیِّدُنا سلمان بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے وراثت کا ایک مسئلہ پوچھا گیا تو سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل نے ان سے اختلاف کیا چنانچہ سیِّدُنا سلمان بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو غصہ آگیا اور آواز بھی بلند ہوگئی، سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل نے کہا: خدا کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے بارے میں یہی حکم نازل فرمایا ہے۔ لہٰذا دونوں حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آئے (اور اپنا اپنا موقف بتایا تو) حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بات وہی درست ہے جو عمرو بن شرحبیل نے کہی ہے اور حضرت سلمان سے فرمایا: جب آپ کو کوئی نصیحت کرے تو آپ کو غصہ نہیں کرنا چاہیے اور عمرو بن شرحبیل سے فرمایا: آپ کو چاہیے تھا آپ پست آواز میں ان کو اپنا موقف بتا دیتے۔ یعنی سرگوشی میں مسئلہ حل کر دیتے اور ایسے ردنہ کرتے کہ لوگ سنیں۔

﴿5096﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابومَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کرنے آئے تو پوچھا: کیا آپ اشارے سے نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرتِ سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

جنازے کے پیچھے چلنا:

﴿5097﴾... جب حضرتِ سیِّدُنا ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل کا انتقال ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا ابومعمر عبد اللہ بن سَخْبَرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب! ابومیسرہ کے پیچھے چلو کیونکہ یہ جنازوں کے پیچھے چلنے کو مستحب جانتے تھے۔

﴿5098﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وصیت کی تھی کہ ان کا جنازہ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پڑھائیں۔

ہر دن ایک کام:

﴿5099﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ (پ۲۷، الرحمٰن:۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: اسے ہر دن ایک کام ہے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس کے کاموں میں سے ہے کہ جس کا وقت پورا ہوگیا ہے اسے موت دیتا ہے، ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے تصویر بناتا ہے، جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے اور قیدیوں کو آزاد کرتا ہے۔

دونوں فریق جنتی ہیں:

﴿5100﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور سامنے گنبد بنے ہوئے ہیں، میں نے کہا: یہ کس کے لیے ہیں؟ کہا گیا: کَلاع اور حَوْشَب کے لیے کہ وہ دونوں حضرتِ سیِّدُنا مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جنگ میں شہید ہوگئے تھے۔ میں نے کہا: عمار اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ کہا گیا: تمہارے سامنے۔ میں نے کہا: انہوں نے تو ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ جواب ملا: جب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملے تو اسے بہت زیادہ بخشنے والا پایا (یعنی وہ معاف کردیے گئے)۔

بے وضو نماز پڑھنے کا عذاب:

﴿02-5101﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہوگیا جب اسے قبر میں اتارا گیا تو فرشتے اس کے پاس آئے اور کہا: ہم تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے سو کوڑے ماریں گے۔ اس شخص نے اپنے نماز روزے اور جہاد وغیرہ کا ذکر کیا یہاں تک کہ فرشتے کمی کرتے کرتے دس کوڑوں تک پہنچ گئے، وہ شخص پھر منت سماجت کرنے لگا یہاں تک کہ صرف ایک کوڑا سزا باقی رہ گئی، فرشتوں نے کہا: ہم تجھے ایک کوڑا تو ضرور ماریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایک کوڑا مارا جس سے پوری قبر میں آگ شعلہ زن ہوگئی اور وہ شخص بے ہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو کہنے لگا: تم نے مجھے یہ کوڑا کس وجہ سے مارا؟ فرشتوں نے کہا: ایک دن تو سوکر اٹھا اور وضو کئے بغیر ہی نماز پڑھ لی اور تو نے ایک مظلوم کی فریاد بھی سنی جو مدد کے لیے پکار رہا تھا لیکن تو نے اس کی مدد نہیں کی۔

﴿5103﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ (پ۱۸، المؤمنون:۵۱) ترجمۂ کنزالایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو۔

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں جو کہ اپنی والدہ ماجدہ کے سوت کاتنے کی کمائی سے کھاتے تھے۔

سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت اور دیگر کئی انصار و مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بالمشافہ احادیث روایت کرتے ہیں۔

شراب کی حرمت:

﴿5104-05﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جب شراب کی حرمت کا حکم آیا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے واضح حکم بیان فرما۔ چنانچہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ (پ۲، البقرۃ:۲۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

لہٰذا حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی تو انہوں نے پھر دعا کی: اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں اور واضح حکم بیان فرما۔ چنانچہ سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى (پ۵، النساء:۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔

پھر جب بھی حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُنادِی نماز کے لیے پکارتے تو کہتے: نشے والے

نماز کے پاس ہرگز نہ آئیں۔ لہٰذا حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی تو آپ نے پھر دعا کی: اے اللہ! ہمارے لیے شراب کا حکم بالکل واضح فرمادے۔ چنانچہ سورۂ مائدہ کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

(پ۷، المآئدۃ:۹۱)

حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو آپ نے فرمایا: ہم باز آئے، ہم باز آئے۔

مقام ابراہیم جائے نماز کیسے بنا؟

﴿5106﴾... حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ہمارے ربّ تعالیٰ کے خلیل کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: کیا ہم اسے جائے نماز نہ بنالیں؟ چنانچہ یہ آیت مبارکہ نازل ہوگئی:

وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔[1]

(پ۱، البقرۃ:۱۲۵)

سب سے بڑا گناہ:

﴿5107-08-09﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا گناہ؟ ارشاد فرمایا: یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

1... ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ البقرۃ، ۴/ ۴۴۷، حدیث: ۲۹۷۰

اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب التفسیر، باب سورۃ البقرۃ وفضلھا... الخ، ۸/ ۴۰، حدیث: ۷۸۵۷

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ (پ۱۹، الفرقان:۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔[1]

اپنا حق ربّ تعالیٰ سے مانگو:

﴿5110﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد ناجائز ترجیح اور ایسی چیزیں دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم ان کا حق انہیں دے دو اور اپنا حق اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو۔[2]

حدیث گھڑنے کا انجام:

﴿5111﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا لِیُضِلَّ بِهٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[3]

﴿13-5112﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور شافع محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے گا اور عرض کرے گا: یاربّ!

1... بخاری، کتاب الدیانات، باب قول اللہ "ومن یقتل مؤمنا...الخ"، ۴/ ۳۵۶، حدیث: ۶۸۶۱
بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، باب قول اللہ تعالی "فلا تجعلوا اللہ...الخ، ۳/ ۱۶۶، حدیث: ۴۴۷۷
2... بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی "سترون بعدی امورا تنکرونھا، ۴/ ۴۲۹، حدیث: ۷۰۵۲
3... ترمذی، کتاب الفتن عن رسول اللہ، باب ۷۰، ۴/ ۱۱۳، حدیث: ۲۲۶۴، دون "لیضل بہ"
مسند البزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۵/ ۲۶۲، حدیث: ۱۸۷۶

اس نے مجھے قتل کیا۔ ربّ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: تاکہ عزت تیرے ہی لیے ہو۔ ربّ تعالیٰ فرمائے گا: عزت تو ہے ہی میرے لیے۔ یونہی ایک اور آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑے آئے گا اور عرض کرے گا: یاربّ! اس نے مجھے قتل کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ قاتل کہے گا: فلاں کی عزت کی خاطر۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: عزت اس کے لیے تو نہیں، تو اپنے گناہ کا ٹھکانا دیکھ۔[1]

موت کی تمنا نہ کرو:

﴿5114﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا خَبّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کرنے گیا تو انہوں فرمایا: اگر میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ ”تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا ہرگز نہ کرے“ تو میں ضرور موت کی تمنا کرتا۔[2]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرت سیِّدُنا عَمرو بن مَیمُون اَوْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون اَوْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بھی تابعی بزرگ ہیں، یہ مصیبت میں صبر کرنے، ملاقاتِ الٰہی کا شوق رکھنے، اخروی زندگی کے لیے کوشش کرنے اور عبادت میں لگے رہنے والے تھے۔

100حج و عمرے:

﴿5115﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 100 حج و عمرے کیے ہیں اور سیِّدُنا اَسْوَد بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے 70 حج و عمرے کیے ہیں۔

موت کی تمنا کا طریقہ:

﴿17-5116﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بَلْج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ

1... نسائی، کتاب تحریم الدم، باب تعظیم الدم، ص۶۵۳، حدیث: ۴۰۰۳

2... بخاری، کتاب المرضٰی، باب تمنی المریض الموت، ۴/ ۱۳، حدیث: ۵۶۷۱، ۵۶۷۲ ...... معجم کبیر، ۴/ ۷۵، حدیث: ۳۶۹۰

تَعَالٰی عَلَیْہ موت کی تمنا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ یزید بن ابو مسلم نے آپ کو بلا کر آپ پر اتنی سختیاں کیں کہ یوں لگتا تھا وہ آپ کو چھوڑے گا ہی نہیں لیکن بعد میں اس نے آپ کو چھوڑ دیا تو اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آج میں موت کی تمنا کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ! مجھے نیکوں کے ساتھ ملادے اور مجھے بُروں کے ساتھ پیچھے نہ چھوڑ اور مجھے سب سے بہترین نہروں سے سیراب فرما۔

پانچ سے پہلے پانچ کو غنیمت جانو:

﴿5118﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون اودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضور ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ حَیَاتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَشَبَابَکَ قَبْلَ ھَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ یعنی پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو (۱)... موت کو زندگی سے پہلے (۲)... فرصت کو مشغولیت سے پہلے (۳)... مالداری کو تنگدستی سے پہلے (۴)... جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور (۵)... تندرستی کو بیماری سے پہلے۔[1]

﴿5119﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یونس بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے تھے۔

﴿5120﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مسجدیں اللہ کا گھر ہیں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہے کہ زیارت کرنے والے کی مہمان نوازی کرے۔

سایۂ عرش میں رہنے والا:

﴿5121﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف جلدی کی[2] تو عرش کے سائے میں ایک شخص کو دیکھ کر آپ کو اس پر بڑا رشک آیا

1... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ما ذکر عن نبینا فی الزھد، ۸/ ۱۲۷، حدیث: ۱۸

2... حضرت موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کر کے توریت لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کلامِ پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انہیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرمادیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۱۶، سورۂ طہ، تحت الآیہ: ۸۳)

اور فرمانے لگے: یقیناً یہ شخص اپنے ربّ کے ہاں بہت عزت والا ہے۔ چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے اس کا نام پوچھا تو ربّ تعالیٰ نے بتا دیا پھر ارشاد ہوا: اب ہم تمہیں اس کا عمل بتاتے ہیں: میں نے لوگوں کو اپنے فضل سے جو کچھ دیا اس پر یہ ان سے حسد نہیں کرتا، چغلی نہیں کرتا اور والدین کی نافرمانی نہیں کرتا۔

آیتِ قرآنی کی تفسیر:

﴿5122﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ (پ۲۶، الفتح: ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور پرہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کلمے سے مراد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے۔

﴿5123﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سے بڑھ کر کبھی کوئی کلمہ اپنے منہ سے نہیں نکالا۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: جانتے ہو یہ کلمہ کیا ہے؟ خدا کی قسم! یہی وہ کلمہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اصحاب پر لازم فرمایا اور یہی حضرات اس کے زیادہ حقدار اور اہل تھے۔

ان مسائل میں نہ پڑو:

﴿5124﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون اودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: تین مسائل کو چھوڑ دو اور ان کے بارے میں گفتگو نہ کرو: (۱)... تقدیر (۲)... ستارے اور (۳)... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔

﴿5125﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۚ﴿۷۲﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ خیمے اپنی دیواروں اور دروازوں سمیت ایک ہی موتی سے ہوں گے۔

﴾5126﴿... اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ (پ۲۷، الواقعة:۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمیشہ کے سائے میں۔

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ سایہ 70 ہزار سال کی مسافت جتنا ہو گا۔

﴾5127﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں ہو گی کہ قیامت کے دن میرا معاملہ میرے والدین کے سپرد کر دیا جائے۔

شوقِ عبادت:

﴾5128﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه جب بوڑھے ہو گئے تو آپ نے اپنے لیے دیوار میں ایک کیل ٹھوک دی، لہٰذا جب لمبی نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لیتے یا پھر اس کے ساتھ رسی باندھ کر اس کے سہارے کھڑے ہو جاتے۔

﴾5129﴿... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبید کندی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو یہ دعا مانگتے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے اسلام و سلامتی، ایمان و اَمان، ہدایت و یقین اور دنیا و آخرت میں اجر کا سوال کرتا ہوں۔

سیِّدُنا عَمرو بن مَیمون رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه جن صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کرتے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابوطالب، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب اَنصاری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود عُقْبہ بن عَمْرو عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان۔

ان سے پناہ مانگو:

﴾5130﴿... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی آقا،

مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے: (۱)...بزدلی سے (۲)...بخل سے (۳)...بری عمر سے[1] (۴)...عذابِ قبر سے اور (۵)...سینوں کے فتنوں سے[2]۔[3]

مشرکین کی مخالفت کرو:

﴿5131﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اس وقت امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تھا جب آپ نمازِ فجر کے بعد لوگوں کو جمع فرما رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: مشرکین سورج نکلنے سے پہلے (مُزْدَلِفَہ سے) واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے: ثَبِیر جلدی چمک جا (ثبیر مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے۔) بے شک رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی مخالفت فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ طلوعِ آفتاب سے پہلے چل پڑے۔[4]

شہادتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿5132﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس صبح امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر حملہ ہوا اس وقت میں دوسری صف میں تھا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہیبت کی وجہ سے ہی میں پہلی صف میں کھڑا نہیں ہوتا تھا، کیونکہ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز پڑھانے لگتے تو پہلی صف کو سیدھا فرماتے اور جب کسی کو آگے پیچھے دیکھتے تو آپ کا درہ اس تک پہنچ جاتا لہٰذا اسی خوف نے مجھے پہلی صف میں کھڑا ہونے سے باز رکھا چنانچہ میں دوسری صف میں ہی کھڑا ہوا تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز پڑھانے آئے تو مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا غلام ابولُؤلُؤ سامنے آگیا، اس نے آپ سے قریب ہو کر کچھ کہا اور پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خنجر مار دیا میں نے دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہاتھ کے اشارے سے فرما رہے تھے اس شخص کو پکڑو

1... قتال نہ کر سکنا بزدلی ہے اور مال خرچ نہ کر سکنا بخل اور بری عمر سے مراد بڑھاپے کی وہ حالت ہے جب اعضاء جواب دے جائیں اور انسان اپنے گھر والوں پر بوجھ بن جائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۶۱)

2... برے عقیدے، برے اخلاق، حسد، کینہ وغیرہ سب سینوں کے فتنے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۶۱)

3... ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب ما تعوذ منہ رسول اللہ، ۴/ ۲۷۰، حدیث: ۳۸۴۴، بتغیر قلیل

4... بخاری، کتاب الحج، باب متی یدفع من جمع، ۱/ ۵۶۳، حدیث: ۱۶۸۴

اس نے مجھے قتل کر دیا۔ چنانچہ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی اور ابو لؤلؤ نے تیرہ افراد کو زخمی کر ڈالا جن میں سے چھ یا سات شہید ہو گئے، لوگ ایک دوسرے پر گر رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے ابو لؤلؤ کو پیچھے سے دبوچ لیا، کسی نے کہا: اے اللہ کے بندو! سورج طلوع ہونے والا ہے نماز پڑھ لو چنانچہ لوگ دھکم دھکا ہونے لگے اور حضرتِ سیّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آگے کر دیا، آپ نے قرآن پاک کی دو مختصر سورتوں اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ۱ اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ۱ کی تلاوت کے ساتھ لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اٹھا کر لے جایا گیا تو لوگ آپ کے پاس آنے لگے، آپ نے آواز لگائی: عبد اللہ بن عباس! جایئے اور لوگوں سے پوچھئے کہ کس نے اس کی مدد کی تھی؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی پناہ ہمیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہ تھا، پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: طبیب کو بلاؤ۔ چنانچہ طبیب کو بلا لیا گیا، اس نے آکر عرض کی: آپ کو کونسا مشروب پسند ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: نبیذ۔ چنانچہ آپ کو نبیذ پلائی گئی تو وہ زخموں کے راستے باہر آگئی۔ لوگ کہنے لگے: یہ پیپ ہے، طبیب کے کہنے پر آپ کو دودھ پلایا گیا تو وہ بھی زخموں کے راستے باہر آگیا۔ طبیب نے کہا: میرے خیال میں آپ کے پاس شام تک کا وقت بھی نہیں ہے لہٰذا جو ذمہ داری ادا کرنی ہے کر لیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: عبد اللہ! جاؤ میرے پاس شانے کی وہ ہڈی لاؤ میں نے جس میں وہ بات لکھی ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو وہ خود اس کے متعلق فیصلہ فرما دیتا۔

حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: آپ کی طرف سے میں اسے مٹا دوں گا۔ آپ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! اسے میرے علاوہ کوئی نہیں مٹائے گا۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ہاتھ سے وہ مٹا دیا۔ اس میں وراثت میں دادا کا حصہ لکھا ہوا تھا۔ پھر فرمایا: علی، عثمان، عبد الرحمٰن بن طلحہ، زبیر اور سعد (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم) کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ان حضرات کو بلایا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: لوگوں میں علی اور عثمان ہی خلافت کے اہل ہیں اور اے علی! ہو سکتا ہے لوگ آپ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرابت داری، داماد ہونے اور اس علم و فقہ کے ذریعے پہچانیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عطا کیا ہے اور آپ کو خلیفہ بنا لیں تو اس معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریے گا۔ پھر فرمایا: اے عثمان! ممکن ہے لوگ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کی رشتہ داری (داماد ہونا) اور آپ کی عزت و شرف کو پہچان کر آپ کو خلیفہ منتخب کر لیں تو آپ

بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریے گا اور ابو مُعیط کی اولاد کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کیجئے گا۔ اے صُہَیب! آپ تین دن تک لوگوں کو نماز پڑھائیں اور ان مذکورہ حضرات کو ایک گھر میں جمع کر دیں جب یہ حضرات کسی ایک شخص پر اتفاق کر لیں تو جو بھی ان کی مخالفت کرے اس کا سر اڑا دیجئے گا۔ جب سب لوگ باہر چلے گئے تو آپ نے فرمایا: اگر یہ کسی بے سینگ جانور کو بھی منتخب کر لیں تو وہ بھی انہیں درست راستے پر چلائے گا۔ آپ کے صاحبزادے سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: آپ نے یہ کام خود کیوں نہیں کیا؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی خلافت کا بار اٹھائے رکھوں۔

﴿5133﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا سب سے برا عمل یہ ہے کہ وہ اپنی مسجدوں میں سونے کا پانی پھیرنے لگیں گے۔[1][2]

---

❶... ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعة، باب تشديد المساجد، ۱/ ۴۱۰، حديث: ۷۴۱

❷... یہ اس وقت ہے جب محض تَفَاخُر کے طور پر بغیر کسی فائدہ کے مساجد میں نقش و نگار کیا جائے البتہ بطورِ تعظیم مساجد کو آراستہ کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے اسی طرح قرآنِ حکیم کو آراستہ کرنا بھی جائز و مندوب ہے۔ چنانچہ، سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ میں ایک مقام پر کچھ یوں رقمطراز ہیں: وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ (پ۱۷، الحج: ۳۲) جو الٰہی نشانیوں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔ وَقَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (پ۱۷، الحج: ۳۰) جو الٰہی آداب کی چیزوں کی تعظیم کرے تو اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتری ہے۔ اس کی نظیر مصحف شریف کا مُطَلّا و مُذَہَّب کرنا ہے کہ اگرچہ سلف میں نہ تھا، جائز و مستحب ہے کہ دلیلِ تعظیم و ادب ہے۔ در مختار میں ہے: مُصْحَف شریف مطلاّ و مذہَّب کرنا جائز ہے کیونکہ اس میں اس کی تعظیم ہے جیسا کہ مسجد کو منقش کرنے میں۔ یوں ہی مساجد کی آرائش ان کی دیواروں پر سونے چاندی کے نقش و نگار کہ صدرِ اول میں نہ تھے، بلکہ حدیث میں تھا: ''تم مسجدوں کی آرائش کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے آرائش کی۔'' مگر اب ظاہری تزک و احتشام ہی قلوبِ عامہ پر اثرِ تعظیم پیدا کرتا ہے لہٰذا ائمۂ دین نے حکمِ جواز دیا۔ تبیین الحقائق میں ہے: گچ اور سونے کے پانی سے مسجد میں نقش بنانا مکروہ نہیں ہے۔ رد المحتار میں ہے: البتہ محراب میں گچ اور سونے کے پانی سے نقش بنانا مکروہ ہے یونہی مسجدوں کے لئے کنگرے بنانا کہ مساجد کے امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں، اگرچہ صدرِ اول میں نہ تھے۔ بلکہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا تھا: مسجدیں منڈی بناؤ۔ دوسری حدیث میں ہے: یعنی مسجدیں مُنڈی بناؤ اُن میں کنگرے نہ رکھو، اور اپنے شہر اونچے کُنگرے دار بناؤ۔ مگر اب بلا نکیر مسلمانوں میں رائج ہے۔ اور جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ خدا کے یہاں بھی اچھا ہے۔ امام ابن المنیر ''شرح جامع صحیح'' میں فرماتے ہیں: ''یعنی حدیث سے مستنبط کیا گیا ہے کہ مسجدوں کی آرائش مکروہ ہے کہ نمازی کا خیال بٹے گا یا اس لئے کہ مال بیجا خرچ ہو گا، ہاں اگر تعظیمِ مسجد کے طور پر آرائش واقع ...

زبانِ علی سے تعریفِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا:

﴿5134﴾ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جب صالحین کا ذکر کیا جائے تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر بھی کیا کرو ہم منکر نہیں ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کثیر صحابہ اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کی زبان پر اطمینان وسکون جاری ہوتا ہے۔

نصف اہل جنت ہم ہوں گے:

﴿5135﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم تقریباً چالیس افراد ایک خیمہ میں حضور نبی اکرم، شفیعِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اہلِ جنت کا چوتھائی حصہ ہونا پسند کرتے ہو؟ عرض کی گئی: جی ہاں۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا تم اہلِ جنت کا تہائی حصہ ہونا پسند کرتے ہو؟ عرض کی گئی: جی ہاں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مجھے یہ قوی امید ہے کہ جنتیوں میں سے نصف تم ہو گے اور یہ اس لیے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہو گا اور مشرکین کے مقابلے میں تمہاری تعداد اتنی ہی ہے جتنا سیاہ بیل کے چمڑے میں ایک سفید بال یا سرخ بیل کے چمڑے میں ایک سیاہ بال۔[1]

دعا مانگنے کا طریقہ:

﴿5136﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب دعا مانگتے تو تین بار مانگتے اور جب سوال کرتے تو تین بار سوال کرتے تھے[2]۔[3]

...... ہو اور خرچ بیت المال سے نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں، اور اگر کوئی شخص وصیت کر جائے کہ اس کے مال سے مسجد کی گچ کاری اور اس میں سرخ وزر درنگ کریں تو وصیت نافذ ہوگی کہ لوگوں میں جیسی نئی نئی باتیں پیدا ہوتی گئیں ویسے ہی ان کے لئے فتوے نئے ہوئے کہ اب مسلمانوں، کافروں سب نے اپنے گھروں کی گچکاری اور آرائش شروع کر دی اگر ہم ان بلند عمارتوں کے درمیان جو مسلمین تو مسلمین کافروں کی بھی ہوں گی کچی اینٹ اور نیچی دیواروں کی مسجدیں بنائیں تو نگاہوں میں ان کی بے وقعتی ہوگی۔" (فتاوی رضویہ، ۹/ ۴۹۱)

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف الحشر، ۴/ ۲۵۳، حدیث: ۶۵۲۸

2 ... سوال سے مراد بھی دعا ہی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۸/ ۱۰۶)

3 ... مسلم، کتاب الجھاد، باب مالقی النبی... الخ، ص ۹۹۰، حدیث: ۱۷۹۴

﴿5137﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان:

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ ترجمۂ کنز الایمان: جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا۔ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۸)

کے متعلق حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ زمین ایسی سفید زمین سے بدل دی جائے گی گویا کہ چاندی ہو جس میں کبھی بھی خونِ ناحق نہ بہایا گیا ہو اور نہ ہی کبھی اس پر کوئی گناہ ہوا ہو۔[1]

علی کا دروازہ کھلا رہے:

﴿39-5138﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دو سوائے علی کے دروازے کے۔[2]

ایمان کی حلاوت:

﴿5140﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ مکہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَجِدَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ فَلْیُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ یعنی جو شخص حلاوتِ ایمان محسوس کرنا چاہے اسے چاہیے کہ لوگوں سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرے۔[3]

سورۂ اخلاص کی فضیلت:

﴿5141﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز نہ آئے یہ بات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بہت مشکل نظر آئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1... مستدرک حاکم، کتاب الاھوال، باب تشریح آیۃ "یوم...الخ"، ۵/ ۷۸۸، حدیث: ۸۷۴۱، موقوفًا

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب ۵/ ۴۱۰، حدیث: ۳۷۵۳

3... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۶۰۲، حدیث: ۱۰۷۴۳

فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ آخر تک ایک تہائی قرآن ہے۔[1]

﴿5142-43﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ (مکمل سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔[2]

﴿5144﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟ ہمیں بہت مشکل ہوئی کہ کہیں آپ ہمیں وہ حکم نہ دے دیں جس کی ہمیں طاقت نہیں لہٰذا ہم خاموش ہی رہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کیا تم عاجز ہو؟ پھر ارشاد فرمایا: جس نے رات میں اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ (یعنی سورۂ اخلاص) پڑھی یقیناً اس نے رات میں تہائی قرآن کی تلاوت کی۔[3]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عُتْبَہ بن فَرْقَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد

تابعینِ کرام میں سے ایک مستجاب الدعوات مجاہد و شہید، تلواروں کے سائے میں رہنے والے اور راہِ خدا میں مشقتیں برداشت کرنے والے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ بن فرقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بھی ہیں۔

شہادت کی تمنا پوری ہوئی:

﴿5145﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عَلْقَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جہاد کے لیے نکلے، ہمارے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ اور حضرتِ سیِّدُنا مِعْضَد عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ بھی تھے، جب ہم

1... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل ''قل ھو اللّٰہ احد''، ۳/ ۴۰۷، حدیث: ۵۰۱۵، عن ابی سعید الخدری
معجم کبیر، ۱۷/ ۲۵۵، حدیث: ۷۰۷

2... مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابو ایوب الانصاری، ۹/ ۱۴۰، حدیث: ۲۳۶۰۶

3... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورۃ الاخلاص، ۴/ ۴۱۰، حدیث: ۲۹۰۵
معجم کبیر، ۴/ ۱۶۷، حدیث: ۴۰۲۶، ۴۰۲۷

ماسبذان پہنچے جہاں کے امیر حضرت عتبہ بن فرقد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے تو ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں فرمایا: اگر تم ان کے پاس پڑاؤ کرو گے تو وہ تمہارے لیے ضیافت کا اہتمام کریں گے اور ہو سکتا ہے تم وہاں کسی پر ظلم کر بیٹھو، اگر تم چاہو تو ہم لوگ اس درخت کے سائے میں کچھ دیر ٹھہر جاتے ہیں اور اپنا بچا کچا کھا کر لوٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا جب ہم اپنی مقررہ جگہ پر آئے تو حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک سفید جبہ نکال کر پہن لیا اور فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس جبے پر مجھے اپنے خون کا بہنا بہت پسند ہے۔ اتنے میں آپ کو ایک تیر آ لگا تو میں نے دیکھا کہ جہاں آپ نے ہاتھ رکھ کر کہا تھا وہاں سے خون بہنے لگا اور آپ شہید ہو گئے۔

﴾5146﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم ایک لشکر میں شریک ہوئے جس میں حضرتِ سیِّدُنا علقمہ، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن معاویہ نخعی، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ اور حضرتِ سیِّدُنا مِعْضَد عِجْلی عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ بھی موجود تھے۔ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک نیا سفید جبہ زیب تن کئے ہوئے تھے، فرمانے لگے: کیا ہی اچھا ہو کہ اس جبے پر خون بہے۔ اسی وقت آپ کو ایک پتھر لگا جس سے آپ زخمی ہو گئے اور آپ کے جبے پر خون بہنے لگا، آپ اس زخم سے شہید ہو گئے تو ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دفنا دیا۔

تین دعائیں:

﴾5147﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تین چیزیں مانگی ہیں دو اس نے مجھے عطا فرما دیں اور تیسری کا میں منتظر ہوں، میں نے اس سے دنیا میں فراخی کا سوال کیا تو اب مجھے یہ پروا نہیں ہوتی کہ کتنا مال خرچ کیا اور کتنا باقی رہ گیا، میں نے اس سے نماز پر قوت مانگی تو اس نے مجھے نماز پر قوت عطا فرما دی اور تیسرا سوال میں نے شہادت کا کیا ہے جس کے ملنے کی میں امید لگائے ہوئے ہوں۔

اللہ کے سوار:

﴾5148﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چچا زاد بھائی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایک خوبصورت چراگاہ میں پڑاؤ کیا تو حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ چراگاہ کتنی خوب ہے، کتنا اچھا ہو کہ ابھی ایک پکارنے والا پکار کر کہے: اے اللہ کے سوارو! سوار ہو جاؤ۔ پس ایک شخص آگے آگے

نکل کھڑا ہو پھر وہ شہید ہو جائے تو اسے اسی چراگاہ میں سپردِ خاک کر دیا جائے۔ آپ کے چچازاد فرماتے ہیں: تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ ایک منادی نے ندا دی: اے اللہ کے سوارو! سوار ہو جاؤ۔ پس حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں میں تیزی سے اٹھے اور آگے بڑھ گئے اتنے میں آپ کے والد حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آگئے، ان کو آپ کی خبر دی گئی تو انہوں نے کہا: عَمرو کو میرے پاس لاؤ، عَمرو کو میرے پاس لاؤ۔ پھر ایک شخص کو حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیچھے بھیجا تو اس نے آپ کو شہید پایا، میں نے اس چراگاہ کے علاوہ کسی بھی جگہ کو آپ کے مدفن کے قابل نہ پایا اور حضرت سیِّدُنا عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اس دن لوگوں کے ساتھ وہیں موجود تھے۔ ایک روایت یوں بھی ملتی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک زخم لگا تو آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! تو تو چھوٹا ہے۔ پھر فرمایا: مجھے شام تک یہیں رہنے دو اگر میں شام تک زندہ رہا تو مجھے اٹھا لینا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہیں انتقال فرما گئے۔

70ہزار درہم راہ خدا میں:

﴿5149﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عتبہ بن فرقد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: کیا تم اپنے بھتیجے کے معاملے میں میری مدد نہیں کرو گے کہ وہ میرا ہاتھ بٹائے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: عمرو! اپنے ابا جان کی پیروی کرو۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہاں بیٹھے حضرتِ سیِّدُنا مِعْضَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کی طرف دیکھا تو انہوں نے فرمایا: ان کی بات مت مانو بلکہ نمازیں پڑھو اور ربّ عَزَّ وَجَلَّ کے قریب ہو جاؤ۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گویا ہوئے: ابا حضور! میں تو ایک غلام ہوں اور اپنی آزادی کے لیے عمل کر رہا ہوں۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رو پڑے اور کہنے لگے: جانِ پدر! میں تجھ سے دو محبتیں کرتا ہوں ایک محبت اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لیے اور ایک وہ محبت جو باپ بیٹے سے کرتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: ابا حضور! آپ نے مجھے 70 ہزار درہم دیئے ہیں اگر آپ وہ لینا چاہتے ہیں تو وہ بھی موجود ہیں ورنہ میرے پاس رہنے دیجئے تاکہ میں انہیں خرچ کر سکوں۔ آپ کے والد نے کہا: تم خرچ کر دو۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سارے کے سارے درہم راہ خدا میں خرچ کر ڈالے۔

چار ہزار درہم اور ایک قدم:

﴿5150﴾... اسماعیل بن عبد الرحمٰن سُدِّی کہتا ہے: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چار ہزار درہم میں ایک گھوڑا خریدا تو لوگوں نے اتنا مہنگا لینے پر آپ کو بہت ملامت کی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ گھوڑا (جہاد میں) جو بھی قدم دشمن کی طرف بڑھائے گا وہ مجھے چار ہزار درہم سے زیادہ پسند ہے۔

﴿5151﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس روزانہ دو ہی روٹیاں ہوا کرتی تھیں ایک سحری میں کھالیتے تھے اور ایک افطاری میں۔

بادل کا سایہ:

﴿5152﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُوط بن رافع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاسِع فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ساتھیوں سے طے کر لیتے تھے کہ یہ ان کی خدمت کریں گے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک سخت گرم دن بکریاں چرانے نکلے تو آپ کے ایک دوست بھی آپ کے پیچھے آگئے، انہوں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور ایک بادل آپ پر سایہ کئے ہوئے ہے، کہنے لگے: اے عمرو! آپ کو خوشخبری ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے وعدہ لے لیا کہ وہ یہ بات کسی کو نہیں بتائیں گے۔

﴿5153﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑھا کرتے اور درندے دم ہلا ہلا کر آپ کی حفاظت کرتے تھے۔

صرف خوفِ خدا:

﴿5154﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام بیان کرتے ہیں کہ ایک سخت گرمی والے دن ہم بیدار ہوئے تو ہم نے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو موجود نہ پاکر تلاش کرنا شروع کیا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں ایک پہاڑ پر نماز پڑھتے ہوئے نظر آئے ہم نے دیکھا کہ بادل آپ پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ جب ہم دشمن سے مقابلے کے لیے جاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کثرتِ نماز کی وجہ سے ہم رات کو پہرہ داری بھی نہیں کرتے تھے اور ایک رات ہم نے شیر کے دھاڑنے کی آواز سنی تو بھاگ گئے لیکن

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی جگہ نماز ہی میں مشغول رہے بعد میں ہم نے ان سے کہا: کیا آپ کو شیر سے ڈر نہیں لگا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور سے ڈروں۔

﴿56-5155﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ساتھیوں کے جانور چراتے یا پانی پلانے گھاٹ پر لے جاتے تو بادل آپ پر سایہ کئے ہوتا تھا۔

حالت نماز میں سانپ آگیا:

﴿5157﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سِیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ساتھی تھا جو آپ کے مشابہ تھا اور آپ کے ساتھ ہی رہتا تھا ایک رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خیمہ میں تھے کہ سانپ آیا آپ سمجھے میرا ساتھی ہے وہ سانپ آپ کے قریب آگیا حتّٰی کہ آپ کے پیروں میں لپٹ گیا لیکن آپ نماز میں ہی رہے جب آپ سجدہ کرنے لگے تو وہ سجدے کی جگہ جا بیٹھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے اوپر ہی یا پھر اس کو ہٹا کر سجدہ کیا، جب صبح ہوئی تو آپ کا ساتھی آپ کے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ یوں یوں سانپ آیا تھا لیکن آپ اپنی جگہ سے نہ ہٹے ہو سکتا ہے اس نے آپ کو کوئی تکلیف پہنچائی ہو، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کو اپنے پیر پر سانپ کے نشان دکھائے اور بتایا کہ سانپ نے یہ یہ کیا تھا۔

﴿5158﴾... ہِشام دَسْتُوائی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد آپ کا ایک دوست آپ کی ہمشیرہ کے پاس گیا اور آپ کے شب و روز کے بارے میں پوچھا، انہوں نے بتایا کہ ایک رات آپ نے نماز میں سورہ حٰمٓ شروع کی جب اس آیت پر پہنچے:

وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ۬ؕ (پ۲۴، المؤمن:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے۔

تو یہی پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

ساری رات قبرستان میں:

﴿5159﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رات کو قبرستان جاتے اور وہاں کھڑے ہو کر کہتے: اے قبر والو! اعمال نامے

لپیٹ دیئے گئے اور اعمال اٹھالیے گئے۔ پھر اپنے قدموں پر سر جھکائے روتے رہتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور واپس آکر نمازِ فجر میں شریک ہو جاتے۔

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کوفہ کے بزرگ تابعی تھے اور کثرتِ عبادت اور زہد میں مشہور تھے، اسی وجہ سے آپ حدیث روایت نہ کرسکے۔ قاضی ابو احمد عسال کہتے ہیں: آپ سے کوئی بھی سند نہیں ملتی۔

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا ابوزَیْد مِعْضَد عِجْلِی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی

تابعینِ کرام میں سے ہی ایک حضرتِ سیِّدُنا ابو زید معضد عجلی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بھی ہیں جو کہ انتہائی عبادت گزار، مجاہدِ اسلام اور شہید ہیں۔

﴿5160﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہَمَّام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا مِعْضَد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الصَّمَد کے پاس گیا تو آپ سجدے میں گرے یہ دعا مانگ رہے تھے: اے اللہ! تھوڑی سی نیند کو میرے لیے کافی کر دے۔ پھر نماز میں مشغول ہو گئے۔

﴿5161﴾... حضرتِ سیِّدُنا معضد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الصَّمَد نے فرمایا: اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو مجھے اپنے شہد کی مکھی ہونے کی بھی پروا نہیں ہوتی: (۱)... گرمیوں کی دوپہر کی پیاس (۲)... سردیوں کی لمبی راتیں اور (۳)... نمازِ تہجد میں کِتَابُ اللہ کی لذت۔

خون لگے لباس میں نماز:

﴿5162﴾... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ہم ایک شہر میں جہاد کرنے گئے تو میں نے اپنا ایک کپڑا حضرتِ سیِّدُنا معضد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الصَّمَد کو دیا جس کا انہوں نے عمامہ باندھ لیا دورانِ جہاد ایک پتھر آپ کے سر میں آلگا اور زخم ہو گیا، آپ اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے میری طرف دیکھ کر فرمانے لگے: یہ چھوٹا ہے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹے میں برکت عطا فرمائے گا (اسی زخم سے آپ شہید ہو گئے)۔ اس عمامے میں خون لگا ہوا تھا جسے میں نے دھویا بھی لیکن نشان نہیں گیا۔ حضرت علقمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه وہ کپڑا پہن کر نماز پڑھا کرتے

تھے(1) اور فرماتے تھے: مجھے یہ بہت اچھا لگتا ہے کیونکہ اس میں حضرت معضد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا خون لگا ہوا ہے۔

﴿5163﴾... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی چادر پر حضرتِ سیِّدُنا معضد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا خون لگ گیا تھا، آپ نے اس کو دھویا لیکن اس کا نشان نہ گیا، آپ اسی میں نماز پڑھتے اور فرماتے: مجھے یہ بہت پسند ہے کیونکہ اس میں حضرتِ سیِّدُنا معضد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الصَّمَد کا خون لگا ہوا ہے۔

خون بہنے کی تمنا:

﴿5164﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ہم ایک لشکر میں شریک ہوئے جس میں حضرتِ سیِّدُنا علقمہ، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن معاویہ نَخَعی، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ اور حضرتِ سیِّدُنا معضد رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی بھی موجود تھے، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ایک نیا سفید جبہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا ہی اچھا ہو کہ اس پر خون بہے۔ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه قلعے کی طرف بڑھے تو ایک پتھر آکر لگا جس نے آپ کو زخمی کر دیا اور اس جبے پر خون بہنے لگا آپ شہید ہو گئے تو ہم نے آپ کو سپرد خاک کر دیا پھر حضرتِ سیِّدُنا معضد عجلی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی آگے بڑھے تو آپ کو ایک پتھر آلگا جس سے آپ زخمی ہو گئے اور اپنے زخم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمانے لگے: یہ چھوٹا ہے اور یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹے میں برکت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بھی شہید ہو گئے تو ہم نے آپ کو بھی وہیں سپرد خاک کر دیا۔

حضرتِ سیِّدُنا حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا معضد عجلی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی سے کوئی مرفوع متصل حدیث نہیں ملی حالانکہ آپ کثرتِ عبادت میں کافی مشہور تھے۔

1... نجاست اگر دلدار یعنی گاڑھی ہو جسے نجاست مَرْئِیَّہ کہتے ہیں (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دو ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔ اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر بدقت (یعنی دشواری سے) جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی (یا کسی قسم کے کیمیکل وغیرہ) سے دھونے کی حاجت نہیں۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان، ص ۲۵)

مزید تفصیل کے لیے مذکورہ رسالہ کا مطالعہ فرمایئے۔

حضرتِ سیِّدُنا شُبَیل بن عَوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعی بزرگ ہیں آپ خوف و خشیت رکھنے والے اور نظر و پیٹ کی حفاظت کرنے والے تھے۔

﴿5165﴾... حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عَوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے قدم کبھی بھی طلبِ دنیا کے لیے گرد آلود نہیں ہوئے۔

﴿5166﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُبَیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جنازے کے انتظار یا کسی اور حاجت کے سوا کبھی کسی مجلس میں نہیں بیٹھا۔

﴿5167﴾... حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے کسی برائی کو سن کر پھیلا دیا وہ اسی شخص کی طرح ہے جس نے برائی کی ابتدا کی۔

سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیت ابو طفیل ہے، آپ نے زمانہ جاہلیت بھی پایا اور قادسیہ کی فتح میں بھی شریک رہے، آپ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب، حضرتِ سیِّدُنا زید بن ارقم، حضرتِ سیِّدُنا ابو جبیرہ انصاری اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث سنی ہیں۔

ایک بڑی خرابی:

﴿5168﴾... حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: آج تمہارے موذن کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہمارے آزاد کردہ اور موجودہ غلام۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: یہ بہت بڑی خرابی ہے۔

قیامت قریب ہے:

﴿5169﴾... حضرتِ سیِّدُنا شبیل بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابو جبیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اور ان کو انصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے یہ حدیث بیان کی کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھیجا گیا ہوں جب قیامت کی ہوا چلنا شروع ہو چکی تھی مجھے قیامت پر اتنی ہی سبقت ہے جتنی اس (درمیانی انگلی) کو اس (انگشتِ شہادت) پر ہے۔[1]

﴿5170﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جبیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی آخرزماں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھیجا گیا ہوں جب قیامت کی ہوا چلنا شروع ہو چکی تھی۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا مُرَّہ بن شَراحِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسماعیل مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بھی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار، پابندِ تہجد، لہو ولعب سے دور اور اپنی زبان کو بیکار باتوں سے بچانے والے تھے۔

کثرتِ عبادت:

﴿5171-72﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے ایک مرتبہ فرمایا: مرہ بن شراحیل مُرَّۃُ الطَّیِّب ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کثرت عبادت کی وجہ سے مُرَّۃُ الطَّیِّب (یعنی نفیس) کہا جاتا تھا۔

﴿5173﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُصَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل سے ملنے گئے تو لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا: وہ اپنے اس کمرے میں ہیں جس میں بارہ سال سے عبادت کر رہے ہیں لہٰذا ہم بھی اسی کمرے میں داخل ہو گئے۔

﴿5174﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل کو کثرت عبادت کی وجہ سے مُرَّۃُ الطَّیِّب کہا جاتا ہے۔

1... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی قول النبی "بعثت... الخ"، ۴/ ۹۱، حدیث: ۲۲۲۰، عن مستورد بن شداد الفهری
معجم کبیر، ۲۲/ ۳۹۰، حدیث: ۹۷۱

2... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی قول النبی "بعثت... الخ"، ۴/ ۹۱، حدیث: ۲۲۲۰، عن مستورد بن شداد الفهری
معجم کبیر، ۲۲/ ۳۹۰، حدیث: ۹۷۱

﴿5175﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل ہر دن ورات میں ایک ہزار رکعت نفل نماز پڑھتے تھے اور تمہیں ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ایسے دکھائی دے گی جیسے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہو (یعنی وہاں نماز پڑھ پڑھ کر وہ جگہ بھی گھس چکی ہے)۔

کیل کے سہارے قیام:

﴿5176﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل کو دیکھا کہ آپ ایک نمدے پر نماز پڑھ رہے ہیں، دیوار میں گڑھی کیل کو تھاما ہوا ہے اور حالتِ قیام میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ثناء اور پھر رکوع اور سجود کر رہے ہیں۔

﴿5177﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ہم حضرت مرہ ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس گئے تو انہوں نے ہمارا استقبال کیا، ہم نے ان کی پیشانی، ہتھیلیوں، گھٹنوں اور پیروں پر سجدوں کے نشان دیکھے، وہ تھوڑی دیر ہمارے ساتھ بیٹھے پھر تشریف لے گئے، یقیناً وہ بہت زیادہ رکوع و سجود کرتے تھے۔

روزانہ 250 رکعات:

﴿5178﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا مرہ ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بوڑھے ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا: اب آپ کتنی نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: پہلے سے آدھی یعنی روزانہ 250 رکعات۔

﴿5179﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہیثم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مرہ ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی روزانہ دو سو رکعات پڑھا کرتے تھے۔

روزانہ نوافل میں ایک ختم قرآن:

﴿5180﴾... جب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خلاف فتنہ برپا ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا مرہ ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو اس میں محفوظ رکھا۔ آپ نے فرمایا: میں اس فتنہ میں مبتلا نہ ہوا لہٰذا میں ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کروں گا۔ چنانچہ آپ روزانہ 50 رکعات نفل میں ایک ختم قرآن کرنے لگے،

پھر جب حضرتِ سیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ والا مسئلہ ہوا تو آپ اس میں بھی محفوظ رہے، آپ نے فرمایا: میں اس سے محفوظ رہا ہوں لہٰذا میں ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کروں گا۔ چنانچہ آپ قرآنی سورتوں کی تعداد کے مطابق روزانہ 114 رکعات پڑھتے اور ان میں ایک مرتبہ ختمِ قرآنِ مجید کرتے تھے۔

کسی صورت صحابہ کی توہین نہ ہو:

﴿5181﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبَید اِیامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مُرَّہ بن شَراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل سے پوچھا گیا: کیا آپ صفین میں حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے خلاف جنگ میں شریک نہیں ہو رہے؟ تو انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوہ بدر اور اس جیسے دیگر نیک اعمال کے سبب مجھ سے بہت بڑھ کر ہیں اور میں کسی بھی ایسے کام میں شریک ہونے کو ناپسند کرتا ہوں جس میں ان کی توہین ہو۔

﴿5182﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُرہ بن شَراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: میں تین ہزار افراد کے ساتھ قادِسِیَّہ کی فتح میں شریک ہوا اور ان میں سے میں ہی ایسا تھا جو مسلمانوں کی آپس کی جنگ سے محفوظ رہا تھا اور وہاں موجود ہر شخص مجھ پر رشک کر رہا تھا۔

آقا سے تعلق نہ ٹوٹے:

﴿5183﴾... حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل نے فرمایا: ہر شخص کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا تعلق ٹوٹے پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍؕ (پ۸، الانعام: ۱۵۹)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہوگئے اے محبوب تمہیں ان سے کچھ علاقہ (تعلق) نہیں۔

﴿5184﴾... حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل نے فرمایا: سنو! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

بندے کے لیے جو بھی مصیبت لکھ دی ہے وہ اسے پوری کرے گا اگرچہ وہ بندہ فرمانبردار ہو اور جس بندے کے لیے رزق لکھا ہے وہ اسے پورا دے گا چاہے وہ بندہ اس کا نافرمان ہی کیوں نہ ہو۔

سیّدُنا مُرَّہ بن شَراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل نے صدّیق اَوّل واکبر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿5185﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خِبٌّ وَلَا خَائِنٌ یعنی دھوکے باز اور خیانت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔[1]

دھوکے باز لعنتی ہے:

﴿5186﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صدیق اَوّل واکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَلْعُوْنٌ مَنْ اَضَلَّ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ اَوْ مَاکَرَہٗ یعنی ملعون ہے وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کو گمراہ کرے یا اس کے ساتھ دھوکا کرے۔[2]

﴿5187﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ سَیِّئُ الْمَلَکَۃِ وَمَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُسْلِمًا اَوْ غَرَّہٗ یعنی بد اخلاق جنت میں نہ جائے گا اور جس نے مسلمان کو تکلیف یا دھوکا دیا وہ ملعون ہے۔[3]

---

1 ...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی البخل، ۳/ ۳۸۸، حدیث: ۱۹۷۰، دون "ولا خائن"
مسند احمد، مسند ابی بکر الصدیق، ۱/ ۲۰، حدیث: ۱۳

2 ...ترمذی، کتاب البر الصلة، باب ما جاء فی الخیانة والغش، ۳/ ۳۷۸، حدیث: ۱۹۴۸ ابتغیر

3 ...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الاحسان الی الخدم، ۳/ ۳۸۰، حدیث: ۱۹۵۳
ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الخیانة والغش، ۳/ ۳۷۸، حدیث: ۱۹۴۸

بداخلاق جنت میں نہ جائے گا؟

﴿5188﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہاں، رحمت عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بداخلاق جنت میں نہ جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ نے ہمیں یہ خبر نہ دی کہ یہ امت تمام امتوں سے زیادہ غلاموں اور یتیموں والی ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، تم ان پر اپنی اولاد کی طرح مہربانی کرو اور انہیں اس سے کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دنیا میں ہمیں کیا چیز نفع دے گی؟ ارشاد فرمایا: وہ گھوڑا جسے تم پالو تاکہ اس پر اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور ایک غلام تمہیں کافی ہے، جب وہ نماز پڑھے تو وہ تمہارا بھائی ہے، جب وہ نماز پڑھے تو وہ تمہارا بھائی ہے۔[1]

ان تین حدیثوں کو امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے صرف حضرتِ سیّدُنا مرہ بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل نے روایت کیا ہے۔

بدعتی اور اس کا ساتھی لعنتی ہیں:

﴿5189﴾... حضرتِ سیّدُنا مرہ ہَمْدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تلوار کے دستے میں سے انگلیوں جتنا ایک پرچہ نکال کر ہمیں سنایا جس میں لکھا تھا: ”ہر نبی کا ایک حرم ہوتا ہے اور میں مدینے کو حرم بناتا ہوں جس نے اس میں کوئی بری بات جاری کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دیا تو اس پر اللہ کی، تمام فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، بروزِ قیامت نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا نہ نفل۔“[2]

کفار کے گھروں میں آگ:

﴿5190﴾... حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ (غزوۂ احزاب کے موقع پر)

1... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاحسان الی الممالیك، ۴/ ۱۹۹، حدیث: ۳۶۹۱

2... بخاری کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب ذمۃ المسلمین... الخ، ۲/ ۳۶۷، حدیث: ۳۱۷۲، بتغیر

تاریخ ابن عساکر، ۲۳/ ۲۱۸، حدیث: ۵۰۴۶، الرقم: ۲۷۶۹، شھر بن حوشب... الخ، بتغیر قلیل، عن ابن عباس

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انہوں (کفار) نے ہمیں صلوٰۃِ وسطٰی عصر کی نماز سے روکے رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قبروں کو یا فرمایا: ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔[1]

سونے چاندی سے زیادہ محبوب:

﴿5191-92﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ جنابِ سیِّدُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے درمیان اخلاق ایسے ہی تقسیم کئے ہیں جیسے تمہارے درمیان تمہارے رزق کو تقسیم فرمایا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا اسے بھی دیتا ہے جسے پسند فرماتا ہے اور اسے بھی جسے ناپسند کرتا ہے لیکن ایمان اسی کو عطا فرماتا ہے جسے پسند کرتا ہے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے ایمان عطا فرما دیتا ہے، جب تم مال خرچ کرنے میں کنجوس، دشمن سے جہاد کرنے میں بزدل اور راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے میں سست ہو جاؤ تو سُبْحٰنَ اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کی کثرت کرو کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سونے اور چاندی کے دو پہاڑوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔[2]

پلید پلید کو نہیں مٹاتا:

﴿5193﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے درمیان اخلاق ایسے ہی تقسیم کئے ہیں جیسے تمہارے درمیان تمہارے رزق کو تقسیم فرمایا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا اسے بھی دیتا ہے جسے پسند فرماتا ہے اور اسے بھی جسے ناپسند کرتا ہے لیکن دین اسی کو عطا فرماتا ہے جس سے محبت کرتا ہے لہٰذا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دین عطا کیا یقیناً ربّ تعالیٰ نے اس سے محبت کی، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! بندہ مسلمان نہیں ہوتا حتّٰی کہ اس کا دل وزبان سلامت رہے اور مومن نہیں ہوتا حتّٰی کہ اس کا پڑوسی اس کے شر سے امن میں ہو۔ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! شر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: ظلم وزیادتی کرنا اور یہ نہیں ہو سکتا کہ بندہ مالِ حرام کمائے پھر اس سے خرچ کرے تو اس میں برکت دی جائے اور صدقہ کرے

---

[1]... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، باب الدلیل لمن قال... الخ، ص ۳۱۵، ۳۱۶، حدیث: ۶۲۷، ۶۲۸ بتغیر قلیل

[2]... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۳۳، حدیث: ۳۶۷۲ باختصار

تو قبول کیا جائے اور اگر پیچھے بھی چھوڑ دے گا تو اس کے لیے آگ کا توشہ ہو گا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ بھلائی سے برائی کو مٹاتا ہے یقیناً پلید پلید کو نہیں مٹاتا۔[1]

﴿5194-95﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلٰى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ یعنی رات کی نماز کو دن کی نماز پر ایسی فضیلت ہے جیسی پوشیدہ صدقے کو علانیہ صدقے پر۔[2]

ربّ تعالیٰ کو خوش کرنے والے:

﴿5196﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ دو شخصوں سے بہت خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو نماز کے لیے اپنے بستر، اپنے پیاروں اور اپنے گھر والوں کے درمیان سے جوش میں کھڑا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو کہ میرے انعامات میں رغبت اور میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے اپنے بستر، اپنے پیاروں اور گھر والوں کے درمیان سے نماز کے لئے جوش مار کر کھڑا ہوا اور ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو بھاگ جائے پھر غور کرے کہ میرے لیے اس بھاگنے میں عذاب کتنا ہے اور لوٹنے میں ثواب کتنا ہے۔ چنانچہ وہ لوٹ جائے حتّٰی کہ اس کا خون بہا دیا جائے۔ ربّ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو میرے ثواب میں رغبت اور میرے عذاب سے خوف کرتے ہوئے لوٹ گیا حتّٰی کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔[3]

﴿5197﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگ جہنم میں داخل ہوں گے پھر اپنے اعمال کے سبب اس سے نکلیں گے۔[4]

---

1 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۳۳، حدیث: ۳۶۷۲

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۷۹، حدیث: ۱۰۳۸۲

3 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۹۲، حدیث: ۳۹۴۹، بتغیر قلیل

4 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ مریم، ۵/ ۱۰۸، حدیث: ۳۱۷۰

جنتی غمگین جہنمی خوش:

﴾5198﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر جہنمیوں کو کہا جائے کہ تم نے جہنم میں اتنے سال رہنا ہے جتنی دنیا میں کنکریاں ہیں تو وہ ضرور خوش ہو جائیں گے اور اگر جنتیوں سے کہا جائے کہ دنیا میں جتنی کنکریاں ہیں اتنے سال تم جنت میں رہو گے تو ضرور وہ غمگین ہو جائیں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ "لیکن وہ ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔"[1]

حضور کے وصالِ ظاہری کا واقعہ:

﴾5199﴿... حضرتِ سیِّدُنا مرہ ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم اپنی امی جان اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر میں جمع ہوئے، حضور ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہماری طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، جب وقت جدائی قریب آگیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اپنے سفر آخرت کی خبر دی اور ارشاد فرمایا: تمہیں خوش آمدید، اللہ تمہیں زندگی دے، اللہ تمہیں متفق رکھے، اللہ تمہاری مدد کرے، اللہ تمہیں بلندی دے، اللہ تمہیں نفع دے، اللہ تمہیں توفیق دے، اللہ تمہیں قبول کرے، اللہ تمہیں ہدایت پر رکھے، اللہ تمہیں سلامت رکھے، میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہارے بارے میں اللہ سے ڈرتا ہوں کہ کہیں تم اللہ کے مقابل اس کے بندوں اور شہروں پر سرکشی نہ کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور تمہیں ارشاد فرمایا ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ (پ۲۰، القصص: ۸۳)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم اُن کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیز گاروں ہی کی ہے۔

---

[1] ...معجم کبیر، ۱۰ / ۱۷۹، حدیث: ۱۰۳۸۴

اور یہ بھی فرمایا:

اَلَیۡسَ فِیۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡمُتَكَبِّرِیۡنَ ﴿۶۰﴾ (پ۲۴،الزمر:۶۰) ترجمۂ کنزالایمان: کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں۔

ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا وقتِ وصال کب ہے؟ ارشاد فرمایا: وقت بہت قریب ہے اور ٹھکانا بارگاہِ خدا، سدرۃ المنتہیٰ، جنت الماوٰی اور فردوسِ اعلیٰ ہے۔ ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو غسل کون دے؟ ارشاد فرمایا: میرے اہل بیت میں سے جو سب سے قریب ہو پھر جو اس کے قریب ہو۔ ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم آپ کو کس کپڑے میں کفن دیں؟ ارشاد فرمایا: چاہو تو میرے ان ہی کپڑوں میں یا پھر یمنی یا پھر سفید مصری کپڑوں میں۔ ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی نمازِ جنازہ کون پڑھائے؟ یہ کہہ کر ہم رونے لگے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صبر کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری مغفرت فرمائے اور تمہیں تمہارے نبی کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے جب تم مجھے غسل و کفن دے چکو تو مجھے میری قبر کے پاس رکھ کر کچھ دیر کے لیے میرے پاس سے چلے جانا کیونکہ سب سے پہلے میرے حبیب، میرے خلیل جبریل مجھ پر درود پڑھیں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل اور پھر ملک الموت کثیر فرشتوں کے ساتھ، پھر تم اندر آجانا اور مجھ پر درود اور خوب سلام بھیجنا اور آہ و بکا اور چیخ و پکار کر کے مجھے تکلیف مت دینا، سب سے پہلے میرے اہل بیت کے مرد اور پھر عورتیں مجھ پر درود بھیجیں پھر تم سب لوگ، میری طرف سے تم سب پر کثیر سلام ہو اور میرے جو صحابہ موجود نہیں انہیں بھی میرا سلام کہنا اور سنو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ جو اسلام میں داخل ہو اور آج سے لے کر قیامت تک جو بھی میرے دین کی پیروی کرے اس پر میرا سلام ہے۔ ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی قبر مبارک میں کون داخل ہو؟ ارشاد فرمایا: میرے اہل بیت کے مرد اُن کثیر فرشتوں کے ساتھ جو تمہیں وہاں سے دیکھ رہے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔[1]

ہم نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند اصحاب کا ذکر کر دیا ہے اور بعض کا نہیں کیا ان میں سے کچھ یہ بھی ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زید بن وَہب، حضرتِ سیِّدُنا سُوَید بن غَفَلہ، حضرتِ سیِّدُنا زِر بن

1 ...معجم اوسط، ۳/ ۱۰۲، حدیث: ۳۹۹۶، بتغیر قلیل

حُبَیْش، حضرتِ سیِّدُنا کُرْدُوس، حضرتِ سیِّدُنا ابو عمرو شَیْبانی، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن معاویہ نَخَعی اور حضرتِ سیِّدُنا ہَمَّام وغیرہ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی ہم اختصار کرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کے متعلق ایک یا دو حکایتیں ذکر کریں گے کیونکہ یہ سب علمِ قرآن و علمِ احکام میں بہت مشہور ہیں اور ان کی شہرت کے لیے ان کے متعلق خبر دینے اور ان کے اقوال واحوال کو کثرت سے ذکر کرنے کی حاجت نہیں، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے اصحاب کے بارے میں جو کچھ کہا سنا گیا ہے ہم اس میں سے کچھ ذکر کریں گے یقیناً یہ حضرات مختلف شہروں کے چشم وچراغ تھے۔

بستی کے چراغ:

﴿5200-01﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا: عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے اصحاب اس بستی کے چراغ ہیں۔

﴿5202-03﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے اصحاب کے علاوہ کسی بھی گروہ کو اتنا بردبار، اتنا فقیہ اور اس دنیا کو انتہائی ناپسند کرنے والا نہیں دیکھا، اگر صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان نہ ہوتے تو میں اِن حضرات پر کسی کو فضیلت نہ دیتا۔

﴿5204﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میرے دل کی روشنی ہو۔

فتوٰی دینے والے:

﴿5205﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے یہ چھ اصحاب فتوٰی دیتے اور قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے: حضرتِ سیِّدُنا علقمہ بن قیس، حضرتِ سیِّدُنا مسروق، حضرتِ سیِّدُنا عبیدہ سلمانی، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن شرحبیل اور حضرتِ سیِّدُنا حارث بن قیس رَحِمَهُمُ الله۔

جدائی پر کلیجہ جل جاتا:

﴿5206﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف اور حضرتِ سیِّدُنا ابو حصین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمَا میں سے ایک نے فرمایا: ہم نے ایسے لوگوں کی صحبت پائی ہے جن کے آگے ہماری حیثیت چوروں کی سی تھی۔ ایک نے فرمایا: اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو ان کی جدائی سے تمہارا کلیجہ جل جاتا۔

چوروں کی سی حیثیت:

﴿5207﴾... حضرتِ سیِّدُنا نُسَیر بن ذُعْلُوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بستی میں ایک بزرگ تھے جنہیں عروہ کہا جاتا تھا جب وہ نمازِ فجر پڑھ لیتے تو "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" پڑھنے لگتے، ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمانے لگے: میں نے ایسے لوگوں کی صحبت پائی ہے جن کے سامنے ہماری حیثیت چوروں کی سی تھی۔

❁...❁...❁...❁...❁

حضرت سیِّدُنا زید بن وَهْب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

﴿5208﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ قبرستان گیا تو وہاں ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گیا، اتنے میں ایک شخص آیا اور ایک قبر کو درست کر کے میرے پاس آکر بیٹھ گیا، میں نے پوچھا: یہ قبر والا کون ہے؟ اس نے کہا: میرا بھائی۔ میں نے پوچھا: سگا بھائی؟ کہنے لگا: میرا اسلامی بھائی ہے، گزشتہ رات میں نے اسے خواب میں دیکھا تو کہا: ارے فلاں! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہ تو زندہ ہے۔ وہ بولا: تم نے تو یہ کلمہ کہہ دیا، کاش! میں بھی یہ کہنے پر قادر ہوتا کہ یہ مجھے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے محبوب ہے، کیا تم نے نہ دیکھا کہ جب لوگ مجھے دفن کر رہے تھے تو فلاں شخص کھڑا ہوا اور اس نے دو رکعت نماز پڑھی، کاش میں وہ دو رکعت پڑھنے پر قدرت رکھتا کہ یہ مجھے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے زیادہ محبوب ہے۔ (وہ دو رکعت پڑھنے والے حضرتِ سیِّدُنا زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی تھے) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ شان تھی کہ جب پڑاؤ کرتے تو عبادت و ریاضت کے لیے اور جب سفر کرتے تو جہاد، حج یا عمرے کے لئے۔

آپ کا تقویٰ:

﴿5209﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک لشکر میں نکلا تو ہمارا گزر ایک مالدار کے باغ پر ہوا، لوگوں نے اپنے جانور اس میں چرنے کے لیے چھوڑ دیئے اور میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا، اتنے میں باغ کا مالک میرے پاس آیا اور کہنے لگا: جیسے سب لوگ اپنے جانور چرا

رہے ہیں آپ کیوں نہیں چرا رہے؟ میں نے کہا: مجھے یہ خوف ہے کہ یہ میرے لئے حلال نہیں۔ اس نے کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے جو کام لینا تھا وہ لے لیا، آپ کو ان سب پر نگہبان مقرر کیا۔ میں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے میں تو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے بیٹھا ہوں۔ اس نے کہا: اگر آپ نہ ہوتے تو یہ سب ہلاک ہو جاتے۔

﴿5210﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیز کہتی ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد حج و عمرہ کے لیے ہر وقت سواری پر کجاوہ تیار رکھتے تھے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا:

﴿5211﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جہاد کے لیے نکلے تو دیکھا کہ ایک شخص جھاڑی میں سر ڈھانپے لیٹا ہوا ہے، ہم نے اسے متوجہ کیا اور پوچھا: تم اس خوفناک جگہ پر پڑے ہو تمہیں یہاں ڈر نہیں لگتا؟ اس نے کہا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے سوا کسی اور کے خوف میں مبتلا دیکھے۔

سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر، حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ اور کئی اکابر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

بہترین زمانے والے:

﴿5212﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہترین زمانے والے وہ ہیں جن کے درمیان میں ہوں پھر دوسرے پھر تیسرے اور پھر چوتھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کی کسی چیز کی پروا نہیں فرماتا۔(1)

1... ترمذی، کتاب الفتن، باب ۴، ۴/ ۱۳۴، حدیث: ۲۳۰۹، بتغیر، عن عمران بن حصین
معجم اوسط، ۲/ ۳۲۳، حدیث: ۳۴۲۵

﴿5213﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب کسی سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنالیں، وہ ایسا امیر ہے جسے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر بنایا ہے۔[1]

تمہارا قاتل دوزخی ہوگا:

﴿5214﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قریش نے حضرتِ سیِّدُنا عمار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر بہت سختیاں کیں حتّٰی کہ آپ پر چڑھائی کی اور آپ کو بہت زیادہ مارا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر کے ہو کر رہ گئے، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کی عیادت کی پھر واپس تشریف لائے اور منبر پر جلوہ فرما ہو کر فرمایا: میں نے نبی غیب داں، رحمت عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ عمار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرماتے ہوئے سنا کہ ”تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا اور تمہارا قاتل دوزخی ہے۔“[2]

سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان:

﴿5215﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آسمان نے کسی ایسے پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی ایسے کو نہ اٹھایا جو ابو ذر سے زیادہ سچا ہو۔[3]

40 ابدال:

﴿5216﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ساقی کوثر، قاسِم نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں ہمیشہ ایسے چالیس افراد رہیں گے جن کا دل ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے دل پر ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی برکت سے دنیا والوں سے مصائب دور فرماتا ہے اور ان افراد کو ابدال

1... ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی قوم... الخ، ۳/ ۵۱، حدیث: ۲۶۰۹، بتغیر قلیل
صحیح ابن خزیمة، کتاب المناسك، باب استحباب تامیر المسافر... الخ، ۴/ ۱۴۱، حدیث: ۲۵۴۱، بتغیر قلیل

2... مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعة... الخ، ص۱۵۵۸، حدیث: ۲۹۱۶ دون ”قاتلك فی النار“ عن ام سلمة
معجم اوسط، ۶/ ۴۱۵، حدیث: ۹۲۵۲، عن عمرو بن العاص

3... ترمذی، کتاب المناسک، باب مناقب ابی ذر الغفاری، ۵/ ۴۴۰، حدیث: ۳۸۲۸، بتغیر قلیل

کہا جاتا ہے، وہ اس مرتبے تک نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ذریعے نہیں پہنچے۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر ان کو یہ مرتبہ کیسے ملا؟ ارشاد فرمایا: سخاوت اور مسلمانوں کو نصیحت کرنے کے سبب۔[1]

﴿5217﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور وہ آپس میں قطع تعلقی کر لیں تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو گا جب تک کہ زیادتی کرنے والا رجوع نہ کر لے۔[2]

ایک جیسی دو تحریریں:

﴿5218﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کراماً کاتبین کسی بندے یا بندی کے پاس آتے ہیں تو ان کے پاس ایک مہر بند کتاب بھی ہوتی ہے، وہ بندہ یا بندی جو بھی کہتے ہیں وہ فرشتے اسے لکھتے ہیں پھر جب وہ اٹھنے لگتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتا ہے: تمہارے پاس جو مہر بند کتاب ہے اسے کھولو۔ چنانچہ وہ اس کے سامنے کتاب کھولتا ہے تو اس کا لکھا اور فرشتوں کا لکھا بالکل ایک جیسا ہوتا ہے اسی وجہ سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، ق:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔[3]

﴿5219﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے اہل حجرات! جہنم بھڑکا دی گئی اور فتنے ایسے پھیل گئے گویا اندھیری رات کے ٹکڑے ہوں، خدا کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو ضرور تھوڑے ہنستے اور زیادہ روتے۔[4]

---

1. ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۸۱، حدیث: ۱۰۳۹۰
2. ...مستدرک حاکم، کتاب الایمان، باب لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ من کنز الجنۃ، ۱/ ۱۷۵، حدیث: ۶۳
3. ...تفسیر قرطبی، پ ۲۶، سورۃ ق، تحت الآیۃ: ۱۸، ۹/ ۱۰
4. ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج... الخ، ۸/ ۶۰۴، حدیث: ۸۲، بتغیر قلیل، عن عبید بن عمیر
معجم اوسط، ۵/ ۳۰۳، حدیث: ۷۴۱۳، بتغیر

علی کو دوست رکھو:

﴿5220﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی اکرم، نورِ مُجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو میری زندگی جیسی زندگی، میری وفات جیسی وفات اور اس یاقوتی دستے کو تھامنا پسند کرے جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے فرمایا: کُنْ (ہو جا) تو وہ ہو گیا تو اسے چاہیے کہ وہ میرے بعد علی بن ابو طالب کو دوست رکھے۔[1]

40سال نماز پڑھی ہی نہیں:

﴿5221﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو نماز میں کوتاہی کرتے دیکھا تو اس سے پوچھا: تم اس طرح کب سے نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا: چالیس سال سے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم نے چالیس سال سے نماز پڑھی ہی نہیں، اگر تم مر جاتے اور تمہاری نماز کی حالت یہی رہتی تو یقیناً تمہاری موت دینِ محمد پر نہ ہوتی۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا گیا کہ اس شخص نے اپنی نماز اچھی اور کامل کر لی ہے۔

❀...❀...❀...❀...❀

حضرت سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمَیَّہ سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعی بزرگ ہیں اور اذان و نماز آپ کا پسندیدہ عمل تھا جو انتہائی عمر میں بھی جاری رہا اور فتنے بھی آپ کی عقل پر اثر انداز نہ ہو سکے۔

﴿23-5222﴾... حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایک سال چھوٹا ہوں۔ مزید فرماتے ہیں: ہمارے پاس حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کرنے والے آئے، میں نے ان کے ساتھ نماز بھی پڑھی مگر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات نہ کر سکا۔

---

1 ...معجم کبیر، ۵/ ۱۹۴، حدیث: ۵۰۶۷، عن زید ابن ارقم، بتغیر قلیل

﴿5224﴾... حضرت سیِّدُنا حَنَش بن حارث نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا کہ آپ مسجد میں ہمارے پاس سے اپنی زوجہ کے ساتھ گزرے اس کا تعلق بنو اسد قبیلہ سے تھا اور اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر 127 برس تھی۔

116سال کی عمر میں شادی:

﴿5225﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 116 سال کی عمر میں شادی کی اور آپ ہمیں نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے پیدل آیا کرتے تھے۔

120سال کی عمر میں نمازِ تراویح کی امامت:

﴿5226﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میرے والد نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ماہ رمضان میں ہمیں تراویح پڑھایا کرتے تھے اور اس وقت آپ کی عمر 120 سال کے قریب تھی۔

﴿5227﴾... حضرتِ سیِّدُنا حنش بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 127 برس کی عمر میں مسجد میں نماز پڑھتے اور دعا مانگتے دیکھا۔

﴿5228﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ موذن کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہنے سے پہلے ہی تکبیر کہہ لیتے تھے۔

﴿5229﴾... حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر مجھ میں بستی والوں کا موذن بننے کی طاقت ہوتی تو ضرور بن جاتا (کیونکہ آپ بہت ضعیف ہو چکے تھے حالانکہ اس سے پہلے اذان دیا کرتے تھے)۔

دوپہر میں اذان:

﴿5230﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن مدرک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سخت گرمی کی دوپہر میں اذان دی تو حجاج نے سن لی اس وقت وہ اپنی خانقاہ میں تھا کہنے لگا: اس موذن کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لایا گیا تو حجاج نے

پوچھا: اتنی سخت دوپہر میں تمہیں کس چیز نے نماز پر ابھارا؟ آپ نے فرمایا: میں نے یہ نماز (یعنی نمازِ ظہر) امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ پڑھی ہے۔

روٹی کا ٹکڑا اور نمک:

﴿5231﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتایا جاتا کہ فلاں کو اتنا اتنا دیا گیا ہے اور فلاں کو قاضی بنا دیا گیا ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: میرے لیے میری روٹی کا ٹکڑا اور نمک کافی ہے۔

عذابِ جہنم کی کیفیت:

﴿5232﴾... حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنمیوں کو عذاب ہی میں رکھنے کا ارادہ فرمائے گا تو ان میں سے ہر ایک کے لیے اس کے برابر کا ایک تابوت آگ سے بنائے گا، پھر ان سب تابوتوں کو آگ کے تالے لگا دے گا، اس کے ہر تختے میں آگ کی کیلیں ہوں گی، پھر اس تابوت کو ایک دوسرے آگ کے تابوت میں رکھ کر تالا لگا دیا جائے گا اور پھر اس تابوت کو بھی آگ کے ایک اور تابوب میں رکھ کر تالے لگا دیئے جائیں گے، پھر ان کے درمیان آگ بھڑکا دی جائے گی تو ہر ایک یہی سمجھے گا کہ صرف میں ہی آگ میں ہوں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ (پ۲۳، الزمر: ۱۶)

ترجمۂ کنز الایمان: ان کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ (پ۸، الاعراف: ۴۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اُنہیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا۔

خیانت کی تعریف

...اجازتِ شرعی کے بغیر کسی کی امانت میں تصرف کرنا خیانت کہلاتا ہے۔ (عمدۃ القاری، ۱/ ۳۲۸)

سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا بلال اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿5233﴾... حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہے کہ وہ تجھے بہت چاہتے تھے۔[1]

ریشمی لباس کا حکم:

﴿35-5234﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مقام جابیہ پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا سوائے دو یا تین یا چار انگل کے[2]۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حدیث روایت کی ہے جو کہ عقل کی فضیلت کے بارے میں ہے، اسے ہم نے کتاب (کی پہلی جلد) کے مقدمے میں ذکر کر دیا ہے۔

1... نسائی، کتاب مناسک الحج، باب استیلام الحجر الاسود، ص ۴۷۸، حدیث: ۲۹۳۳

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 97** پر اس حدیث مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: فتاوی قاضی خاں میں ہے کہ امام اعظم و صاحبین کے نزدیک اگر کسی کپڑے میں چار انگلی تک ریشمی پھول، ریشمی بیل بوٹے ہوں تو مرد کو حلال ہے چار انگل حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے معتبر ہیں جو ہمارے ایک بالشت کے قریب ہیں، یہ چار انگل ایک جگہ کے معتبر ہیں۔ اگر قبا یا اچکن میں میں جگہ جگہ ریشمی بیل بوٹے ہوں کہ ہر ایک ایک بالشت سے کم ہو مگر جب ملاؤ تو بالشت سے زیادہ ہو جائیں وہ حلال ہے کہ ایک جگہ کا اعتبار ہے۔

3... ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الحریر و الذھب، ۳/ ۲۷۸، حدیث: ۱۷۲۷، دون "لبس"

مسلم، کتاب العلم، باب استحباب تقبیل الحجر، ص ۶۶۲، حدیث: ۱۲۷۱

ہلاکت سے بچنے کا راستہ:

﴿5236﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: آقائے دو جہاں، رحمت عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ بن مسعود! میں نے عرض کی: لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! میں نے تین مرتبہ عرض کی: لَبَّیْكَ۔ ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو اسلام کی کون سی گرہ زیادہ مضبوط ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: (اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے لیے دوستی کرنا، اسی کے لئے محبت کرنا اور اسی کے لئے دشمنی رکھنا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! میں نے تین مرتبہ عرض کی: لَبَّیْكَ۔ ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو لوگوں میں افضل کون ہیں؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: لوگوں میں افضل وہ ہیں جن کا عمل افضل ہو جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہوں۔ ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! میں نے تین مرتبہ عرض کی: لَبَّیْكَ۔ ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کون سے لوگ زیادہ علم والے ہیں؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ علم والا وہ شخص ہے جو لوگوں کے اختلاف کے وقت سب سے زیادہ حق کو پہچاننے والا ہو اگرچہ اس کا عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، اگرچہ وہ سرین کے بل گھسٹتا ہو۔ ہم سے پہلے لوگ 72 فرقوں میں بٹ گئے تھے جن میں سے صرف تین سلامت رہے باقی سب ہلاک ہو گئے۔ (سلامت رہنے والے یہ تین گروہ تھے) وہ لوگ جنہوں نے باشاہوں کا سامنا کیا اور اپنے اور عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے دین کے لئے ان سے جہاد کیا تو بادشاہوں نے انہیں پکڑ کر قتل کیا اور آروں سے ان کے ٹکڑے کر دیئے۔ وہ فرقہ جن میں نہ بادشاہوں کا سامنا کرنے کی طاقت تھی نہ اپنی قوم میں ٹھہرنے کی سکت تھی چنانچہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین اور عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے دین کی دعوت دی اور مختلف بستیوں میں خانہ بدوشی اور رہبانیت کو اختیار کر لیا۔ انہی کے بارے میں ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اُسے نہ

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ (پ۲۷، الحدید:۲۷) نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں۔

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر ایمان لایا میری تصدیق کی اور میری پیروی کی تو اس نے اسے نباہنے کا حق ادا کر دیا اور جس نے میری پیروی نہ کی تو وہی لوگ ہلاک ہونے والے ہیں۔[1]

موزوں پر مسح:

﴿5237﴾... حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا[2]۔[3]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرت سیِّدُنا ھَمَّام بن حارث نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

کثرت سے عبادت اور شب بیداری سے لذت حاصل کرنے والے حضرتِ سیِّدُنا حارث بن ہمام نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی تابعی بزرگ ہیں۔

نوافل کی کثرت:

﴿5238﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ہمام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صبح کو بالوں میں کنگھا کئے ہوئے نکلے تو ایک شخص نے کہا: حضرت کے بال بتا رہے ہیں کہ یہ ساری رات نہیں سوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے نماز پڑھنے والے تھے۔

1...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۲۰، حدیث: ۱۰۵۳۱، بتغیر قلیل

2...خیال رہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس موقعہ پر عمامہ شریف پکڑ لیا تھا تاکہ گر نہ جائے، دیکھنے والے سمجھے کہ آپ عمامہ کا بھی مسح کر رہے ہیں اس لئے ایسی روایت کر دی عمامہ پر مسح کرنا قرآن شریف کے خلاف ہے (اللّٰہ) فرماتا ہے: وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ (ترجمۂ کنزالایمان: اور سروں کا مسح کرو۔پ٦، المآئدہ:٦)، نیز چمڑے اور موٹے سوتی موزوں پر مسح جائز ہے جبکہ بغیر باندھے پنڈلی پر ٹھہرے رہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۸٦ ملتقطاً)

3...ترمذی، ابواب الطھارۃ، باب ما جاء فی المسح علی الجوربین، ۱/ ۱۵۷، حدیث: ۱۰۱

﴿5239﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے مختصر سی نیند سے چاک وچوبند کر دے اور رات بھر اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ چنانچہ آپ بیٹھے بیٹھے ہی تھوڑی دیر کی نیند کر لیا کرتے تھے۔

سیِّدُنا ھمام بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث لی ہیں۔

﴿5240﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِنَ السُّنَّۃِ یعنی جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔[1]

چغلخور جنت میں نہیں جائے گا:

﴿5241﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص بادشاہوں تک باتیں پہنچاتا ہے تو آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ ”لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“[2]

میرے بعد کوئی نبی نہیں:

﴿43-5242﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کَذَّاب اور دَجَّال (انتہائی جھوٹے فریب کار) ہوں گے ان میں سے چار عورتیں بھی ہوں گی اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[3]

بنی اسرائیل تمہارے بھائی ہیں:

﴿5244﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہمام بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ

1...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۲، حدیث: ۱۰۵۰۱

2...بخاری، کتاب الادب، باب ما یکرہ من النمیمۃ، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۶۰۵۶

3...معجم کبیر، ۳/ ۱۶۹، حدیث: ۳۰۲۶

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک شخص نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۴﴾ (پ۶، المائدۃ:۴۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

تو کسی نے کہا: یہ تو بنی اسرائیل کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! بنی اسرائیل تمہارے بھائی ہی تو ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے لیے میٹھا ہو اور ان کے لئے کڑوا، اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم ان کے ہر ہر طریقے کو اس طرح اپناؤ گے جیسے ایک تیر دوسرے تیر کے برابر ہوتا ہے۔

❀...❀...❀...❀...❀

حضرت سیِّدُنا کُرْدُوْس بن ھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیِّدُنا کردوس بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی یا پھر ابن عَیَّاش ثعلبی یا ابن عمرو (ان کے بارے میں اختلاف ہے کیونکہ کردوس نام کے اور بھی تھے بہرحال) یہ قصہ گو مشہور تھے اور تابعینِ کرام کو قصے سنایا کرتے تھے۔

جنت عمل سے ملتی ہے:

﴿5245﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے چچا نے حضرتِ سیِّدُنا کردوس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: کردوس ہمیں حجاج کے زمانے میں قصے سنایا کرتے تھے ایک مرتبہ کہنے لگے: جنت عمل سے ملتی ہے اپنی رغبت میں ڈر و خوف بھی ملا لو، نیک اعمال پر ہمیشگی اختیار کرو اور سلامت دلوں اور نیک اعمال کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور اکثر فرمایا کرتے تھے: جسے ڈر ہوتا ہے وہ رات کے ابتدائی حصہ میں سفر شروع کرتا ہے (اور جو ایسا کرتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے)۔

﴿5246﴾... حضرتِ سیِّدُنا کردوس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے انجیل میں لکھا ہوا پایا کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو اس کی ناپسندیدہ چیز میں مبتلا کرتا ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ دیکھے کہ بندہ اس کے لئے کیسے گڑگڑاتا ہے۔

﴿5247﴾... حضرتِ سیِّدُنا کردوس بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو نازل فرمایا: اس

میں یہ بھی ہے کہ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندے کی آواز سننے کو محبوب رکھتا ہے۔

ہم پیروی کرنے کو تیار ہیں:

﴿5248﴾... حضرتِ سیِّدُنا کردوس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: قریش کے سردار حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزرے تو اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حضرتِ صُہَیب اور حضرتِ خَبَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی موجود تھے، ان سرداروں نے کہا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے مقابلے میں احسان کیا ہے؟ اگر آپ انہیں نکال دیں تو ہم آپ کی پیروی کرنے کو تیار ہیں۔ اس وقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّیَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَا ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ (پ۷، الانعام: ۵۲، ۵۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لیے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر **اللہ** نے احسان کیا ہم میں سے کیا **اللہ** خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو۔[1]

حرام سے پلنے والا گوشت:

﴿5249﴾... حضرتِ سیِّدُنا کردوس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مدائن میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے لڑکوں کی کمائی کی دیکھ بھال کیا کرو اگر وہ حلال کی ہو تو کھاؤ اور حلال کی نہ ہو تو چھوڑ دو کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۷، حدیث: ۱۰۵۲۰

وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: لَیْسَ یَنْبُتُ لَحْمٌ مِنْ سُحْتٍ فَیَدْخُلَ الْجَنَّۃَ یعنی حرام سے پرورش پانے والا گوشت جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔(1)

حضرت سیِّدُنا زِربن حُبَیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں آپ صبح سویرے رخت سفر باندھنے والے اور محافل میں وعظ و نصیحت کرنے والے تھے، آپ نے علم کے لیے سفر اوراخروی فائدے کے لئے جہاد کیااور جب حصولِ کمال کی خاطر مشقتیں برداشت کیں تو شرمندگی سے محفوظ اور وصالِ محبوب میں ثابت قدم رہے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات:

﴿5250﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کوفہ والوں کے قافلے میں سفر کیااور خدا کی قسم! مجھے اس سفر پرحضور ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انصار و مہاجرین صحابہ کی ملاقات نے بر انگیختہ کیا چنانچہ جب میں مدینہ پہنچا تو حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعب اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی صحبت کو مضبوطی سے اپنالیا۔

﴿5251﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں سفر اختیار کیا اور مجھے اس سفر پر اصحابِ رسول عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ملاقات کے شوق نے ابھارا چنانچہ میں حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَسَّال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملا تو عرض کی: کیا آپ نے حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بارہ غزوات میں بھی شریک ہوا ہوں۔

لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے:

﴿5252﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں مدینے گیا تو مسجد میں داخل

1 ...معجم کبیر، ۱۱/ ۱۷۴، حدیث: ۱۱۵۴۴، بتغیر قلیل

ہوا دیکھا تو سامنے حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ موجود ہیں، میں ان کے پاس گیا اور کہا: اے ابو مُنذِر! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! میرے لیے نرمی فرمایئے۔ کیونکہ آپ کے مزاج میں سختی تھی۔ چنانچہ میں نے کہا: مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتایئے؟ آپ نے فرمایا: وہ ستائیسویں شب ہے۔ میں نے کہا: اے ابو منذر! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کو یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ فرمایا: اس نشانی سے جو حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بتائی ہے۔

شبِ قدر کی علامت:

﴿5253﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں چلا حتّٰی کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچ گیا اور میرا ارادہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انصار و مہاجرین صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کعب اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی صحبت اختیار کی، حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مزاج سخت تھا لہٰذا میں نے ان سے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! میرے لیے نرمی فرمایئے کیونکہ میں آپ سے خوب مستفیض ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ قرآن پاک کی ہر آیت کے متعلق مجھ سے پوچھو۔ میں نے عرض کی: اے ابو منذر! مجھے شب قدر کے بارے میں بتایئے کیونکہ حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تو فرماتے ہیں کہ جو پورا سال قِیَامُ اللَّیْل کرے گا وہ شب قدر کو پائے گا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! ابن مسعود جانتے ہیں کہ شب قدر رمضان میں ہے لیکن انہوں نے اس خوف سے نہیں بتایا کہ کہیں لوگ سست و کاہل نہ ہو جائیں۔ اس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس نے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کتاب نازل فرمائی! شب قدر رمضان ہی میں ہے اور وہ ستائیسویں شب ہے۔ میں نے عرض کی: اے ابو منذر! آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: اس نشانی کے ذریعے جو حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بتائی تو ہم نے اسے یاد کر لیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ وہی ہے۔ میں نے عرض کی: وہ نشانی کیا ہے؟ فرمایا: اس دن سورج طلوع ہو گا لیکن طلوع ہوتے وقت اس کی کرنیں نہیں

ہوں گی حتّٰی کہ وہ بلند ہو جائے گا۔ اس کے راوی حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ستائیسویں شب گوشہ نشین ہو جاتے اور کچھ کھانا وغیرہ نہ کھاتے حتّٰی کہ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو چھت پر چڑھ کر طلوع ہوتے سورج کو دیکھتے تو اس کی کوئی کرن (شعاع) نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ پورا سفید ہو کر بلند ہو جاتا۔

﴿5254﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اگر مجھے تمہارے بادشاہ کا خوف نہ ہوتا تو ضرور میں اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتا پھر تین مرتبہ پکار کر کہتا: سنو! شب قدر رمضان کے آخری سات دنوں میں ہے تین دن اس سے پہلے ہیں اور تین بعد میں، مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا اور اسے جس نے خبر دی ہے اس نے بھی اس سے جھوٹ نہیں کہا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بات کو بیان کیا ہے (اور دونوں سچے ہیں)۔

فرشتے پر بچھا دیتے ہیں:

﴿5255﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا: علم کی تلاش میں آیا ہوں۔ فرمایا: جو بھی شخص اپنے گھر سے علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

﴿5256﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کا مسئلہ میرے دل میں کھٹک رہا تھا لہٰذا میں صبح سویرے حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان بن عَسَّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا وہ اس وقت اپنے گھر میں تھے۔ فرمانے لگے: زر! کیسے آئے؟ علم کی طلب میں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: سنو! جو بھی شخص اپنے گھر سے علم کی تلاش میں نکلتا ہے تو فرشتے اس کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

120 سال عمر:

﴿5257﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا اس وقت آپ کی عمر 120 برس تھی اور بڑھاپے کی وجہ سے دونوں جبڑے کپکپا رہے تھے۔

﴿5258﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بہترین قاری نہیں دیکھا۔

﴿5259﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿5260﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب لوگوں سے زیادہ عربی دان تھے اور حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عربی کے متعلق ان سے پوچھا کرتے تھے۔

پوری رات عبادت:

﴿5261﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو پوری شب قدر عبادت میں گزار دیتے اور حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی انہی میں سے ایک ہیں۔

﴿5262﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی اور حضرتِ سیِّدُنا سوید کلبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عبد الملک بن مروان کو ایک نصیحت آموز مکتوب لکھا اس کے آخر میں لکھا تھا: اے امیر المؤمنین! آپ کی ظاہری تندرستی آپ کو لمبی عمر کے لالچ میں مبتلا نہ کر دے، آپ اپنے بارے میں بہتر جانتے ہیں اور اس بات کو یاد کیجئے جو پہلے والوں نے کہی:

اِذَا الرِّجَالُ وَلَدَتْ اَوْلَادُھَا وَبَلِیَتْ مِنْ کِبْرٍ اَجْسَادُھَا

وَجَعَلَتْ اَسْقَامُھَا تَعْتَادُھَا تِلْكَ زُرُوْعٌ قَدْ دَنَا حَصَادُھَا

ترجمہ: جب لوگوں کی اولاد پیدا ہو جائے اور ان کے جسم بڑھاپے کے سبب خستہ حال ہو جائیں اور بیماریاں ان کی عادت بن جائیں تو وہ ایسی کھیتیاں ہیں جن کی کٹائی کا وقت آ پہنچا ہے۔

جب خلیفہ عبد الملک نے یہ مکتوب پڑھا تو رونے لگا حتّٰی کہ اس کے کپڑے کا پہلو تر ہو گیا پھر کہنے لگا: زر نے سچ کہا اگر وہ اس بات کو نہ لکھتے تو ہمارے لیے زیادہ آسانی ہوتی۔

سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلفائے راشدین عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صحبت پائی ہے اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث بھی سنی ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے علما یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود اور حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے علم کے موتی بھی سمیٹے ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصیحتیں:

﴿5263﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے: حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی مرد عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے کیونکہ وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے، جو جنت کے وسط میں جگہ چاہتا ہے وہ جماعت کو لازم پکڑ لے کیونکہ شیطان تنہا شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے دور ہوتا ہے اور جسے اپنی برائی بری لگے اور نیکی خوش کرے تو وہ مومن ہے۔ (1)

سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فضیلت:

﴿5264-65-66﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا: قسم ہے اس ذات کی جس نے بیج کو پھاڑا، ہر جاندار کو پیدا کیا اور عظمت کو اپنی چادر بنایا! حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے تاکیداً ارشاد فرمایا: لَا یُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یَبْغُضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ یعنی تم سے مومن ہی محبت رکھے گا اور منافق ہی دشمنی رکھے گا۔ (2)

﴿5267﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری بیٹی فاطمہ سے نیک وبد دونوں ہی محبت رکھیں گے اور حضور نے میرے لیے اس بات کی تاکید فرمائی کہ تم سے مومن ہی محبت رکھے

1... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی لزوم الجماعۃ، ۴/ ۶۷، حدیث: ۲۱۷۲

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۴۱۲، حدیث: ۳۷۵۷

گا اور منافق ہی دشمنی رکھے گا۔[1]

سیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فضیلت:

﴿5268﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قاتل نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس داخلے کی اجازت مانگی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بخدا! ابن صفیہ کا قاتل ضرور جہنم میں داخل ہو گا بے شک میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ یعنی ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔[2]

﴿5269﴾... حضرتِ سیِّدُنا زر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو فرماتے سنا: میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ کر رکھ دی اگر میں نہ ہوتا تو اہل نہر اور اہل جمل قتل نہ ہوتے اور اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم عمل کرنا چھوڑ دو گے تو میں تمہیں ضرور وہ بات بتاتا جس کا فیصلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان پر جاری فرمایا ہے (وہ فیصلہ) ان لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے اس راہ ہدایت کو پہچانا جس پر ہم ہیں اور اہل نہر اور اہل جمل کی گمراہی کو دیکھتے ہوئے انہیں قتل کیا۔[3]

﴿5270﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لیے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کر دی لہٰذا اس کے علاوہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔[4]

شب قدر کی پہچان:

﴿5271﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: شب قدر (رمضان المبارک کی) ستائیسویں

---

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۴۱۲، حدیث: ۳۷۵۷، بدون "ان ابنتی فاطمة... والبر"

2 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب زبیر بن العوام، ۲/ ۵۳۹، حدیث: ۳۷۱۹، عن جابر

3 ...سنن الکبری للنسائی، کتاب الخصائص، باب ثواب من قاتلهم، ۵/ ۱۶۵، حدیث: ۸۵۷۴

4 ...سنن النسائی، کتاب الزکاة، باب زکاة الورق، ص ۴۰۷، حدیث: ۲۴۷۴، بتغیر قلیل

شب ہے اس کی پہچان اس نشانی کے ذریعے ہوئی جو حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بتائی تھی اور وہ یہ ہے کہ اس کی صبح سورج ایسا صاف طلوع ہو گا کہ اس کی کوئی شعاع (کرن) نہیں ہو گی۔[1]

پیٹ کو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے:

﴿5272﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے: لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (یعنی پارہ 30 کی سورۂ بینہ) تلاوت کی پھر فرمایا: بے شک اصل دین اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دین حنیف ہی ہے، نہ کہ شرک، یہودیت اور نہ ہی نصرانیت اور جو اچھا عمل کرے تو اس کا انکار مت کرو۔ مزید فرمایا: اگر آدمی کے لیے سونے کی ایک وادی ہو تو وہ ضرور دوسری بھی تلاش کرے گا اور اگر اسے دوسری بھی دے دی جائے تو تیسری کی کوشش کرے گا اور اِبْنِ آدم کا پیٹ تو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔[2]

انتظارِ نماز عبادت ہے:

﴿5273﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نمازِ عشا میں تاخیر فرمائی پھر مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ نماز کا انتظار کر رہے ہیں ارشاد فرمایا: سوائے تمہارے تمام ادیان میں سے کوئی گروہ بھی اس وقت اللہ کی عبادت نہیں کر رہا۔ اس وقت یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

لَیْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىٕمَةٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَ هُمْ یَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ (پ۴، آل عمرٰن: ۱۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں۔[3]

1... ترمذی، کتاب الصوم، باب، ماجاء فی لیلۃ القدر، ۲/ ۲۰۹، حدیث: ۷۹۳، دون "صافیۃ"
مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۷۲، حدیث: ۳۷۵۷، عن عبد اللہ بن مسعود

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ... الخ، ۵/ ۴۳۶، حدیث: ۳۸۱۸

3... سنن الکبری للنسائی، باب "لیسوا سواء من اھل الکتاب"، ۶/ ۳۱۳، حدیث: ۱۱۰۷۳، بتغیر قلیل

﴿5274﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک رات حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ عشا کے واسطے مسجد میں تشریف نہ لائے اور اپنے اہل خانہ (ازواج یا بیٹیوں) کے پاس رکے رہے حتّٰی کے کافی رات بیت گئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے اس وقت ہم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی لیٹا ہوا تھا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوشخبری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسی نماز نہیں پڑھ رہا۔ اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

لَیْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآىٕمَةٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَ هُمْ یَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں۔[1]

قرآن کی خوب حفاظت کرو:

﴿5275﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس قرآن کی خوب حفاظت کرو کیونکہ یہ بہت تیزی سے نکل جانے والا ہے، اور یہ لوگوں کے سینوں سے اس اونٹ سے بھی تیزی سے نکل جاتا ہے جس کی رسی کھولی جائے تو وہ اپنی جگہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ وہ بھلا دیا گیا۔[2]

خلیفۂ اول کا تقرر:

﴿5276﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پردہ فرمایا تو انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک تم (یعنی مہاجرین) میں سے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا آقائے دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ابو بکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں؟ لہٰذا تم میں سے کون اپنے لیے پسند کرتا ہے کہ وہ ابو بکر سے آگے بڑھے؟ انصار نے کہا: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ابو بکر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے آگے بڑھیں۔[3]

1 ...معجم الکبیر، ۱۰/ ۱۳۱، حدیث: ۱۰۲۰۹

2 ...مستدرک حاکم، کتاب فضائل القرآن، باب الامر بتعاھد القرآن... الخ، ۲/ ۲۵۳، حدیث: ۲۰۷۶

3 ...سنن الکبری للنسائی، کتاب الامامۃ والجماعۃ، باب ذکر الامامۃ... الخ، ۱/ ۲۷۹، حدیث: ۸۵۳

سادات کی شان:

﴿5277﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ نے اپنی عزت و پاکدامنی کی حفاظت کی لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا۔[1]

تونگری کیا ہے؟

﴿5278﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا تونگری کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جانا۔[2]

﴿5279﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سیِّدِ عالَم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم سے دھوکا کیا وہ ہم میں سے نہیں اور فریبی اور دھوکے باز جہنم میں ہے۔[3]

40 حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت:

﴿5280﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لیے جس نے چالیس حدیثیں یاد کیں جن کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں نفع عطا فرمائے تو اس سے کہا جائے گا: جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔[4]

﴿5281﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گویا میں موسٰی بن عمران کو اس وادی میں احرام کے دو سفید

---

1 ...مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب فاطمۃ احصنت فرجھا... الخ، ۴/ ۱۳۵، حدیث: ۴۷۷۹

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۳۹، حدیث: ۱۰۲۳۹

3 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۳۸، حدیث: ۱۰۲۳۴

4 ...العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ابواب ما یتعلق بالحدیث، باب ثواب من حفظ... الخ، ۱/ ۱۱۹، حدیث: ۱۶۲

کپڑوں میں دیکھ رہا ہوں۔[1]

کوئی بھلائی میں کوئی برائی میں:

﴿5282-83﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے وقت ایک پکارنے والا بھیجا جاتا ہے پس وہ کہتا ہے: اے لوگو! اٹھو اور جو آگ تم نے اپنے لیے بھڑکائی تھی اسے بجھاؤ۔ چنانچہ لوگ اٹھتے ہیں پھر طہارت کرتے ہیں تو ان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتّٰی کہ آنکھوں کے بھی پھر وہ نماز پڑھتے ہیں تو دو نمازوں کے درمیاں جو گناہ ہوئے وہ بخش دیے جاتے ہیں جب عصر کی نماز کا وقت آتا ہے پھر ایسا ہی ہوتا ہو، جب مغرب کا وقت ہو جائے پھر ایسا ہی ہوتا ہے اور جب عشا کا وقت آئے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے لہٰذا لوگ اس حال میں سو جاتے ہیں کہ بخشے ہوئے ہوتے ہیں، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پس کوئی بھلائی میں رات کرتا ہے اور کوئی برائی میں۔[2]

جنتی جوانوں کے سردار:

﴿5284﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے کہا: تم حضور ساقِیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کب ملے تھے؟ میں نے کہا: میں تو فلاں وقت ملا تھا اس کے بعد سے ابھی تک نہیں ملا۔ والدہ صاحبہ نے مجھے بہت سست کہا تو میں نے عرض کی: اچھا اب چھوڑیے میں آج مغرب کی نماز حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ پڑھوں گا اور اپنے اور آپ کے لیے ان سے دعائے مغفرت بھی کرواؤں گا۔ چنانچہ میں وہاں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز مغرب ادا فرما رہے تھے (میں وہیں رہا) حتّٰی کہ نماز عشا بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھائی اور مسجد سے نکلے تو راستے میں ایک شخص آپ سے گفتگو کرنے لگا جسے سن کر میں کچھ دور ہو گیا پھر قریب ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیچھے میری آہٹ سن کر فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: حذیفہ۔ ارشاد فرمایا:

1... مسند ابی یعلی، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۴/ ۳۶۶، حدیث: ۵۰۷۱

2... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۴۱، حدیث: ۱۰۲۵۲

حذیفہ کیسے آنا ہوا؟ میں نے اپنا مدعا عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری اور تمہاری ماں کی بخشش فرمائے۔ اے حذیفہ! تم نے مجھ سے گفتگو کرنے والے کو دیکھا؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ ایک فرشتہ تھا جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے میری ملاقات کی اجازت لی اور مجھے خوشخبری دی کہ بے شک حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے۔[1]

لباس شہرت کی نحوست:

﴿5285﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لباسِ شہرت پہنتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے اپنی نظر رحمت پھیر لیتا ہے اور اسے لوگوں کی نظروں میں گرا دیتا ہے۔[2]

توبہ کا دروازہ کہاں ہے؟

﴿5286﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسال مرادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں: میں نے حضور جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جانب مغرب توبہ کا ایک دروازہ کھول رکھا ہے جس کی چوڑائی 70 سال کی مسافت ہے وہ اس وقت تک بند نہیں ہو گا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔[3]

﴿5287﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسال مرادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص آیا، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پر نظر پڑی تو ارشاد فرمایا: خاندان کا بُرا بھائی اور بُرا شخص۔ جب وہ قریب ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اس کے قریب ہو گئے پھر وہ اٹھا اور چلا گیا۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب آپ نے اس کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: خاندان کا بُرا بھائی اور بُرا شخص، پھر آپ اس کے قریب بھی

1 ...سنن الکبری للنسائی، کتاب المناقب، باب حذیفۃ بن یمان، ۵/ ۸۰، حدیث: ۸۲۹۸، بتغیر قلیل

2 ...ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب من لبس شھرۃ من الثیاب، ۴/ ۱۶۳، حدیث: ۳۶۰۸، بتغیر قلیل

3 ...کنز العمال، کتاب التوبۃ من قسم الاقوال، ۴/ ۸۸، حدیث: ۱۰۱۹۳

ہو گئے؟ ارشاد فرمایا: وہ منافق تھا، میں اس سے اس کا نفاق دور کر رہا تھا، مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں یہ کسی دوسرے کو خراب نہ کر دے۔(1)

حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سُلَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

تابعینِ کرام میں سے ایک روزہ دار و عبادت گزار، عام و خاص کے استاد بلکہ علما کو فیض یاب کرنے والے، بندگی میں فوراً اَلبَیّک کہنے والے اور تعلیم و تَعَلُّم میں انتہائی ماہر حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عبد اللہ بن حَبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔

﴿5288﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی حالتِ نزع میں ان کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: یقیناً میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے امید لگائے ہوئے ہوں بے شک میں نے اس کے لیے 80 رمضان روزے رکھے ہیں۔

40 سال قرآن پڑھایا:

﴿5289﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سبیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے چالیس سال مسجد میں قرآن مجید پڑھایا ہے۔

پوری رات نوافل میں:

﴿5290﴾... حضرتِ سیِّدُنا شِمْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے میرا ہاتھ پکڑا اور پوچھا: فرض نماز کے علاوہ کتنے نوافل پڑھتے ہو؟ ربّ تعالیٰ نے جو چاہا وہ میں نے ان کو بتا دیا۔ کہنے لگے: میں بھی تمہاری طرح ہوں نماز عشا پڑھ کر نفل پڑھنے کھڑا ہو جاتا ہوں اور

1... مسند حارث، کتاب الادب، باب فی مداراۃ الناس، ۱/ ۷۹۲، حدیث: ۸۰۰

جب فجر پڑھتا ہوں تو رات نماز شروع کرنے کے وقت جتنا چست تھا اس سے زیادہ تر و تازہ ہوتا ہوں۔

دعا کے بدلے دعا دو:

﴿5291﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی مسجد میں کھانا لایا کرتے اور کبھی کبھی مساکین راستے میں ہی ان کے سامنے آجاتے تو وہ وہیں ان کو کھانا کھلا دیتے، مساکین دعا دیتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکت دے تو آپ بھی کہتے: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت دے۔ آپ فرماتے تھے: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا ہے: جب تم صدقہ کرو اور تمہارے لیے دعا کی جائے تو تم بھی ان کے لیے دعا کرو تاکہ جو تم نے صدقہ کیا ہے اس کا اجر و ثواب باقی رہے۔

﴿5292﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک فرشتہ صبح سویرے تمہارے پاس ایک رجسٹر کے ساتھ آتا ہے لہٰذا تم اس میں نیکی لکھواؤ کیونکہ جب اس رجسٹر کے شروع اور آخر میں نیکی ہوگی تو امید ہے دو نیکیوں کے درمیان جو خطائیں ہیں وہ معاف کر دی جائیں۔

بدمذہب سے بچو:

﴿5293﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنی مجلس شروع کرتے تو فرماتے: شقیق ضبی کے پاس بیٹھنے والا ہماری مجلس میں نہ بیٹھے اور نہ ہی کوئی خارجی اور اَبُو الاَحْوَص کے علاوہ تمام قصہ گو بھی دور ہو جائیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ہم ابو الاحوص کے پاس بیٹھتے تھے، وہ عمدہ گفتگو کرتے تھے۔

﴿5294﴾... ایک مرتبہ شقیق ضبی نے حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے کہا: آپ لوگوں کو میرے پاس بیٹھنے سے کیوں منع کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں دینی معاملات میں تمہیں گمراہ سمجھتا ہوں، اب تم بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے۔

﴿5295﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کے پاس جایا کرتے تھے اور اس وقت ہم نوعمر لڑکے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ابو الاحوص کے علاوہ

کسی قصہ گو کے پاس مت بیٹھنا اور سعد بن عبیدہ اور شقیق کے تو قریب بھی مت جانا البتہ ابو وائل کے پاس جانے میں کوئی حرج نہیں۔ شقیق ضبی بہت برا عقیدہ رکھتا تھا۔

سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب، حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود، حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء اور دیگر کئی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿5296﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: (رکوع میں) اپنے گھٹنوں کو چھوؤ بے شک یہ تمہارے لیے سنت ہے۔

تعلیم قرآن کی فضیلت:

﴿5297﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: یہی وہ بات ہے جس نے مجھے یہاں بٹھایا ہوا ہے (یعنی مسجد میں قرآن پاک پڑھانے کے لئے)۔

مراد پانے کا طریقہ:

﴿5298﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن سُلمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد میں داخل ہوا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم منبر پر جلوہ فرما تھے اور فرمارہے تھے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ میری عبادت کرنے والے اپنے امتیوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی عبادت

[1]... بخاری، کتاب فضائل القراٰن، باب خیر کم من... الخ، ۳/ ۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

پر بھروسا نہ کریں کیونکہ بروزِ قیامت میں جس بھی بندے کا حساب لوں گا اور اسے عذاب دینا چاہوں گا تو ضرور عذاب دوں گا اور میری نافرمانی کرنے والے اپنے امتیوں سے کہہ دو کہ وہ خود کو ہلاکت میں نہ ڈالیں بے شک میں بہت بڑا گناہ بھی بخشش دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں اور کوئی بھی بستی والا، شہر والا، زمین والا اور کوئی بھی خاص وعام مرد وعورت میری پسند کو محبوب رکھے تو میں اس کی پسند اسے عطا کر دیتا ہوں اور کوئی بھی شہر والا، زمین والا اور کوئی بھی خاص وعام مرد وعورت میری پسند کو محبوب رکھے تو میں اس کی پسند اسے عطا کر دوں پھر وہ میری پسند کو چھوڑ کر میری ناپسندیدہ چیز کی طرف پھر جائے تو میں بھی اسے اس کی پسند سے اس کی ناپسند کی طرف پھیر دیتا ہوں اور کوئی بھی بستی والا، شہر والا، زمین والا اور کوئی بھی خاص وعام مرد وعورت میرے ناپسندیدہ طریقے پر ہو تو میں اسے اس کی ناپسند کی طرف پھیر دیتا ہوں پھر وہ میری ناپسند سے میری پسند کی طرف پھر جائے تو میں بھی اسے اس کی ناپسند سے اس کی پسند کی طرف پھیر دیتا ہوں، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں جس نے جادو کیا یا کروایا، کہانت کا عمل کیا یا کروایا (یعنی اپنی اٹکل سے غیب کی خبر بتائی) یا جس نے بدشگونی لی یا بری فال نکلوائی بے شک میں ہی اپنی مخلوق کے لیے ہوں اور تمام مخلوق میری ہی ہے۔[1]

﴿5299﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الله بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: ہمیں نماز میں قریب قریب قدم رکھنے (یعنی کندھے سے کندھا ملا کر بغیر فاصلہ کے کھڑے ہونے) کا حکم دیا گیا ہے۔

❁...❁...❁...❁...❁

سرکار صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

...شہزادے: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیِّدُنا قاسم (۲)... حضرت سیِّدُنا ابراہیم (۳)... طیّب وطاہر حضرت سیِّدُنا عبدُ الله عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان۔

...شہزادیاں: مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیِّدَتُنا زَیْنَب (۲)... حضرت سیِّدَتُنا رُقَیَّہ (۳)... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم (۴)... حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ۔ (المواهب اللدنية، الفصل الثانى فى ذكر اولاد الكرام، ۴/ ۳۱۳)

---

1 ...معجم اوسط، ۳/ ۳۶۱، حدیث: ۴۸۴۴

حضرت سیِّدُنا زِیاد بن حُدَیر اَسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی

تابعینِ کرام میں سے ایک انتہائی امانت و دیانت دار، فقیہ و متقی اور کھرے عمل والے حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر اسلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی ہیں۔

امانت کی قسم:

﴿5300﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُنَاس بن سُحَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ کناسہ کی طرف سے آرہا تھا دورانِ گفتگو میں نے کہا: امانت کی قسم! یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور اتنا روئے کہ میں سمجھا شاید میں نے کوئی بہت بڑی بات کہہ دی ہے سو میں نے ان سے عرض کی: کیا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں! امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ امانت کی قسم کھانے سے سختی سے منع فرمایا کرتے تھے۔

﴿5301﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن عتاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں آپ نے ایک شخص کو امانت کی قسم کھاتے سنا، جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ رو رہے تھے میں نے کہا: کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: کیا تم نے اس شخص کو امانت کی قسم کھاتے نہیں سنا؟ اگر میری آنتوں کو کھرچا جائے حتّٰی کہ ان سے خون بہنے لگے تو یہ مجھے امانت کی قسم کھانے سے زیادہ پسند ہے۔

زمانہ کیوں برباد ہوتا ہے؟

﴿5302﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے زیاد ٹوٹے پھوٹے گھر میں رہتے ہو یا مکمل گھر میں؟ میں نے عرض کی: مکمل گھر میں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: سنو! عالِم کی لَغزش، منافق کے جھگڑے اور گمراہ حکمرانوں سے زمانہ برباد ہو جاتا ہے۔

اسلام کو گرانے والی چیزیں:

﴿5303﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر

بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: تم جانتے ہو اسلام کو کیا چیز گراتی ہے؟ پھر فرمایا: عالم کی لغزش، منافق کا قرآن پاک سے جھگڑنا اور گمراہوں کا فیصلہ کرنا۔

کیا تم نے تیاری کرلی؟

﴿5304﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: کیا تم نے تیاری کر لی؟ ایک دن ایک شخص نے سنا تو کہا: اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کی تیاری کرلو۔

﴿5305﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو لوگ تقوٰی اختیار نہیں کرتے وہ دین کی سمجھ بوجھ نہیں رکھ سکتے۔

﴿5306﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں لوہے کی طرح مضبوط دین میں ہوں اور اس میں میرے لیے صرف فائدے کی چیزیں ہوں، نہ میں لوگوں سے بات کروں اور نہ لوگ مجھ سے بات کریں یہاں تک کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جاملوں۔

شہادت کا سوال کرو:

﴿5307﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن حُمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیْر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَبِیْر نے مجھ سے فرمایا: اپنے کچھ بال کاٹ لو کیونکہ ان میں فتنہ ہے اور ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شہادت کا سوال کرو۔ ان سے کہا جاتا: شہادت تو ایک خزانہ ہے۔ تو فرماتے: خازن (یعنی خزانے کے مالک) سے مانگو کیونکہ وہ نہ مانگنے والے سے ناراض ہوتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا حفص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: میں فلاں فلاں سفر پر جارہا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: راستے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے رہنا۔

﴿5308﴾... حضرتِ سیِّدُنا حفص بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: مجھے کچھ قرآن سناؤ چنانچہ میں نے یہ آیات تلاوت کیں:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ ترجمۂ کنز الایمان: کیا ہم نے تمہارے لیے سینہ کشادہ نہ

وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

(پ۳۰، اَلَمْ نشرح: ۱تا۳)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے اُمِّ زیاد کے لڑکے! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیٹھ جھکی تھی، اتنا کہا اور ایسے رونے لگے جیسے چھوٹے بچے روتے ہیں۔

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی تربیت:

﴿5309﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا اس وقت میں نے سبز رنگ کی شال اوڑھ رکھی تھی اور میری مونچھیں بھی بڑھی ہوئی تھیں میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور سلام کا جواب نہ دیا، میں وہاں سے پلٹا اور ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آ گیا اور کہا: امیر المؤمنین کو کوئی بات ناگوار گزری ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: میں اس معاملے میں آپ کی مدد کروں گا چنانچہ وہ اپنے والد امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملے اور عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ کے بھائی زیاد بن حُدَیر نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے دیکھا کہ ان پر سبز شال ہے اور مونچھیں بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے واپس آکر مجھے تمام بات بتائی تو میں وہاں سے چلا آیا میرے پاس ایک اور شال تھی میں نے اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک کو تہبند اور ایک کو چادر بنایا اور اسے پہن کر دوبارہ حاضر خدمت ہوا اور امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سلام کیا تو انہوں نے: وَعَلَیْكَ السَّلَام کہا اور فرمایا: اے زیاد! یہ تمہارے پہلے والے حلیے سے زیادہ اچھا ہے۔

امیر المؤمنین کی مدد:

﴿5310﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے اَلْمَاص کا عامل مقرر کیا تو بنو تَغْلِب جب بھی آتے جاتے میں ان سے عُشر وصول کرتا، ان میں سے ایک شخص امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا اور عرض کی: یا امیر المؤمنین! جب بھی ہم آتے جاتے ہیں آپ

کے عامل زیاد بن حُدَیر ہم سے عشر وصول کرتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں تمہاری مدد کرتا ہوں چنانچہ آپ نے میری طرف حکم لکھ بھیجا کہ سال میں صرف ایک مرتبہ ان سے عشر لیا کرو۔

سیِّدُنا زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایات کی تعداد کم ہے آپ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث لی ہیں۔

معاہدے کی خاطر جنگ:

﴿5311﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو بنو تغلب کے عیسائیوں سے زبر دست جنگ کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بنالوں گا کیونکہ میں نے ان کے اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مابین یہ معاہدہ لکھا تھا کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔

﴿5312﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کو باتیں کرنا صرف مسافر اور نمازی کے لیے جائز ہے[1]۔[2]

❁...❁...❁...❁...❁...❁

دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی 10 دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوتِ اسلامی کے) ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے **پابندِ سُنّت** بننے، گناہوں سے **نفرت** کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

1... بعد نمازِ عشا باتیں کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ اول: علمی گفتگو کسی سے مسئلہ پوچھنا یا اس کا جواب دینا یا اس کی تحقیق و تفتیش کرنا اس قسم کی گفتگو سونے سے افضل ہے۔ دوم: جھوٹے قصے کہانی کہنا مسخرہ پن اور ہنسی مذاق کی باتیں کرنا یہ مکروہ ہے۔ سوم: مُوانَست کی بات چیت کرنا جیسے میاں بیوی میں یا مہمان سے اس کے اُنس کے لیے کلام کرنا یہ جائز ہے اس قسم کی باتیں کرے تو آخر میں ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جائے اور تسبیح و استغفار پر کلام کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ (بہار شریعت: حصہ ۱۶، ۳/ ۴۳۶)

2... ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء من الرخصۃ... الخ، ۱/ ۲۱۵، حدیث: ۱۶۹

حضرت سیّدُنا ابو عمرو زاذان کِنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

ناصح اور مُسْتَجَابُ الدَّعْوات، زیادہ سے زیادہ ثواب کی کوشش کرنے والے حضرتِ سیّدُنا ابو عمرو زاذان کندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی تابعی بزرگ ہیں۔

دنیاوی غرض سے تلاوت کرنے کا انجام:

﴾5313﴿... حضرتِ سیّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جو اس لیے قرآن پڑھے تاکہ لوگوں سے دنیاوی فائدہ حاصل ہو تو وہ بروز قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر صرف ہڈیاں ہوں گی جن پر گوشت نہ ہو گا۔

﴾5314﴿... حضرتِ سیّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے ایک دن کہا: اے **اللہ**! مجھے بھوک لگی ہے، اتنا کہنا تھا کہ طاق پر سے چکی کی مثل ایک روٹی آپ پر آ گری۔

دیانت داری:

﴾5315﴿... حضرتِ سیّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سوتی کپڑا فروخت کیا کرتے تھے اور جب کوئی گاہک آتا تو کپڑے کا خراب حصہ اسے دکھاتے اور اس سے ایک ہی بھاؤ کرتے۔

﴾5316﴿... حضرتِ سیّدُنا سالم بن ابو حفصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کپڑا بیچا کرتے تھے جب کپڑا دکھاتے تو اس کا خراب حصہ سامنے کرتے۔

﴾5317﴿... حضرتِ سیّدُنا زُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ ایسے تھے گویا ایک تنا ہے جسے زمین میں گھاڑ دیا گیا ہے۔

﴾5318﴿... حضرتِ سیّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان عید کے دن مختلف راستوں سے گزرتے اور تکبیر کہتے اور **اللہ** کا ذکر کرتے کرتے عید گاہ پہنچ جاتے۔

دین میں مفلس:

﴾5319﴿... حضرتِ سیّدُنا عَیزار بن جَرْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: عید کے دن میں حضرتِ سیّدُنا زاذان

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے ساتھ صحرا (عید گاہ) کی طرف نکلا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیکھا کہ حجاج بن یوسف کے پردے ہوا سے اڑ رہے ہیں تو فرمانے لگے: **اللہ** کی قسم! یہ مفلس ہے۔ میں نے کہا: آپ ایسا کہہ رہے ہیں حالانکہ اس کے پاس اس جیسے اور بہت ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اپنے دین میں مُفلس ہے۔

﴿5320﴾... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَ اِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ (پ۲۷، الطور: ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ظالموں کے لئے اس سے پہلے ایک عذاب ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس عذاب سے مراد عذابِ قبر ہے۔

حضرت سیّدنا زادان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے روایات لی ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ بجلی، حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی اور حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم وغیرہ۔

غسلِ جنابت میں احتیاط:

﴿5321﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے غسلِ جنابت میں ایک بال بھی چھوڑا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے ساتھ ایسا ایسا فرمائے گا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے یا فرمایا: بالوں سے دشمنی کرلی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے سر کے بال کُتَرا کرتے تھے۔[1]

﴿5322﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَعَ کُلِّ شَعْرَۃٍ جَنَابَۃٌ یعنی ہر بال میں جنابت ہوتی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔[2]

1... مسند ابی داؤد الطیالسی، الجزء الاول، ص۲۵، حدیث: ۱۷۵

2... ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب ماجاء ان تحت... الخ، ۱/ ۱۲۰، حدیث: ۱۰۶، مختصراً عن ابی ھریرۃ

اتباعِ سنت:

﴾5323﴿... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا: اگر میں کھڑے ہو کر پیوں تو یقیناً میں نے آقائے دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیوں تو یقیناً میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بیٹھے ہوئے پیتے دیکھا ہے۔

ہمارا سلام بارگاہِ مصطفٰے میں:

﴾25-5324﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لِلّٰہِ مَلَائِکَۃٌ سَیَّاحُوْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنَنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے ہیں وہ میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔[1]

حقوق العباد میں شہید کی پکڑ:

﴾5326﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: راہِ خدا میں شہید ہونا تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے سوائے قرض کے کیونکہ یہ روزِ قیامت آدمی سے لیا جائے گا۔ چاہے وہ راہِ خدا کا شہید ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے کہا جائے گا: اپنی امانت ادا کرو۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! مجھے اس کی طاقت نہیں، دنیا تو اب میرے پاس رہی نہیں ہے۔ پس حکم ہو گا اسے ہاویہ (جہنم کی وادی) کی طرف لے جاؤ، کتنی بری ہے اس کو جننے والی اور کتنی بری ہے اس کی تربیت کرنے والی۔ چنانچہ اسے ہاویہ میں پھینک دیا جائے گا حتّٰی کہ وہ گرتے گرتے اس کی تہہ میں جا پہنچے گا، پھر اس کی امانت کو جسمانی صورت دی جائے گی وہ اس کو اٹھا کر اوپر کو چڑھے گی حتّٰی کہ جب وہ سمجھے گا کہ اب کامیاب ہونے ہی والا ہوں کہ اتنے میں پاؤں پھسلے گا اور اس امانت کے ساتھ ہی گر پڑے گا اور ہمیشہ (جب تک رب تعالیٰ چاہے) ایسے ہی گرتا رہے گا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مزید فرمایا: امانت ہر چیز میں ہوتی ہے، وضو میں، روزے میں، غسلِ جنابت میں اور ان سب میں سخت تر لوگوں کی امانتیں ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملا

---

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۹، حدیث: ۱۰۵۲۸، دون ''فی''

اور ان سے کہا: کیا آپ نے سنا آپ کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کیا فرمایا ہے؟ یہ کہہ کر ساری بات ان کے گوش گزار کی تو انہوں نے فرمایا: ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سچ کہا، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔ (پ۵، النسآء: ۵۸)

﴿5327﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: حضور سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں شہید ہونا تمام گناہوں کو یا فرمایا: ہر چیز کو مٹا دیتا ہے سوائے امانت کے اور امانت روزے میں بھی ہے اور گفتگو میں بھی اور سب سے سخت تر لوگوں کی دی ہوئی چیزوں کی امانت ہے۔[1]

میدانِ محشر کی رسوائی:

﴿5328﴾... حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو ریشمی اور یمنی کپڑے بیچنے والے ان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے میں نے عرض کی: اے ابو عبدُاللہ! میں ایک عجمی شخص ہوں اسی وجہ سے آپ نے ان کو قریب اور مجھے دور کیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: قریب آجاؤ۔ میں ان کے اتنا قریب ہو گیا کہ ہمارے درمیان اور کوئی نہ رہا، میں نے ان کو فرماتے سنا: بندے یا بندی کے ہاتھ پکڑ کر اسے تمام اگلی پچھلی مخلوق کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا پھر ایک ندا کرنے والا ندا دے گا: یہ فلاں بن فلاں ہے اس پر جس کا حق ہو وہ آکر اپنا حق لے لے۔ پس عورت خوش ہو جائے گی کہ وہ اپنے حق کے لیے اپنے بیٹے، بھائی، باپ یا شوہر کے پاس جائے گی۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ(۱۰۱) ترجمۂ کنز الایمان: تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۱)

پس اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے سے فرمائے گا: ان سب کو ان کے حقوق دو۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے

[1] ...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۹، حدیث: ۱۰۵۲۷

رب! دنیا فنا ہو چکی اب میں کہاں سے ان کو دوں؟ ربّ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا: اس کے نیک اعمال میں سے ہر انسان کو اس کے حق کی مقدار دے دو۔ اگر بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست تھا تو اس کی نیکیوں سے رائی کے دانے برابر بچی ہوئی نیکی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام نیکیوں سے دگنا کر دے گا اور وہ بندہ اس کے سبب داخل جنت ہو جائے گا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَ یُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا(۴۰) (پ۵، النساء: ۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔

اور اگر بندہ گناہ گار ہوا تو فرشتے عرض کریں گے: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں اور طلبگار ابھی بھی باقی ہیں۔ ربّ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا: لوگوں کی برائیاں اس کی برائیوں میں ملا دو اور اسے مارتے ہوئے جہنم میں پھینک دو۔

باپ کا بیٹے سے مطالبہ:

﴿5329﴾... حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کہتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو وہاں مجھ سے پہلے ہی ریشم کے بیوپاری بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا: آپ نے لوگوں کو قریب اور مجھے دور کر دیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ پھر خود ہی مجھے اپنے بچھونے پر قریب کر کے بٹھا دیا اور فرمایا: میں نے حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: ”بے شک والدین کے لیے بیٹے پر قرض (حق) ہے پس جب قیامت کا دن آئے گا تو وہ اپنے بیٹے سے چمٹ جائیں گے وہ کہے گا: میں تو آپ کا بیٹا ہوں۔ پس وہ تمنا کریں گے کہ کاش! اس سے زیادہ اولاد ہوتی۔“[1]

﴿5330﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبداللہ بجلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا یعنی: بغلی قبر ہمارے لیے ہے

[1]... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۹، حدیث: ۱۰۵۲۶

اور صندوقی ہمارے غیروں کے لیے ہے[1]۔[2]

مرتے ہی جنتی پھل کھائے:

﴿5331﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ بَجَلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکلے جب مدینہ سے باہر آئے تو دیکھا کہ ایک سوار ہماری جانب آرہا ہے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری ہی طرف آرہا ہے۔ جب وہ ہمارے قریب آیا تو اس نے سلام کیا ہم نے جواب دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے کہا: اپنے گھر والوں، اپنی اولاد اور اپنے کنبہ کے پاس سے۔ ارشاد فرمایا: کس لیے آئے ہو؟ اس نے عرض کی: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے۔ ارشاد فرمایا: تمہارے سامنے ہوں۔ اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور کعبہ کا حج کرو۔ اس نے عرض کی: یقیناً میں نے قبول کیا۔ پھر وہ شخص اپنے اونٹ پر واپس مڑا تو اونٹ کا پاؤں کانٹے دار جھاڑی میں پھنس گیا جس سے اونٹ گر پڑا وہ شخص بھی اپنے سر کے بل گرا اور وہیں انتقال کر گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی ساری ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اتنے میں حضرت عَمّار بن یاسر اور حضرت حُذیفہ بن یَمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس کی طرف جھکے اسے سیدھا کیا اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ شخص تو انتقال کر گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے اعراض فرمایا: پھر ان دونوں صحابہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس شخص سے مجھے اعراض کرتے نہیں دیکھا (اس کی وجہ یہ تھی) کہ میں نے دیکھا کہ دو فرشتے اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے ہیں پس میں جان گیا کہ یہ بھوکا بھی تھا پھر

---

[1]... یعنی مسلمانوں کے لیے بغلی قبر بہتر ہے جیسے اہل کتاب وغیرہ صندوقی کو بہتر جانتے ہیں یہ کلام بیانِ استحباب کے لیے ہے نہ کہ بیانِ وجوب کے لیے یا یہ مطلب ہے کہ ہماری قبر اِنْ شَآءَ اللہ لحد ہو گی ہمارے علاوہ بعض امتیوں کی قبریں صندوقی بھی ہوں گی یا ہم گروہ انبیاء کی قبریں لحد ہوئیں، امتوں کے لیے شق بھی ہے یا یہ مطلب ہے کہ ہم مدینہ والوں کی قبریں لحد ہونی چاہئیں کیونکہ یہاں کی مٹی پختہ ہے دوسرے لوگوں کے لیے جہاں کی مٹی نرم ہو ٹھہرتی نہ ہو شق مناسب ہے۔ (مراۃ المناجیح، ٢/٤٩٠)

[2]... سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی استحباب اللحد، ٢/ ٢٤٤، حدیث: ١٥٥٥

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** کی قسم! یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں ربّ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ۠ (۸۲) (پ۷، الانعام: ۸۲)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی انہیں کے لیے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی طرف بڑھو۔ چنانچہ ہم اسے اٹھا کر پانی کے پاس لے گئے غسل دیا، خوشبو لگائی، کفن پہنایا اور اٹھا کر قبر کی طرف چل پڑے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور قبر کے کنارے بیٹھ کر ارشاد فرمایا: بغلی قبر بنانا سیدھی نہ بنانا کہ لحد (بغلی قبر) ہمارے لیے ہے اور صندوقی قبر ہمارے غیروں کے لیے[1]۔[2]

﴿5332﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: آقائے دو جہاں، مالکِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندہ دنیا میں جب ایک درجہ بلندی چاہتا ہے پھر بلند بھی ہو جاتا ہے مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آخرت میں اس کا ایک درجہ کم کر دیتا ہے جو اس دنیاوی درجہ سے بڑا ہوتا ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِیْلًا (۲۱) (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک آخرت درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب سے اعلیٰ۔[3]

عاجزی اختیار کرو:

﴿5333﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک مسکین عورت کے پاس گئی تو اس نے ایک چیز مجھے تحفہ دینے کو بڑھائی، میں نے بطور رحمدلی اس سے لینا پسند نہ کیا،

1... اس پر تفصیلی حاشیہ روایت: 5330 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

2... مسند احمد، مسند الکوفیین، حدیث جریر بن عبد اللہ، ۷/ ۵۹، حدیث: ۱۹۱۹۷

3... معجم کبیر، ۶/ ۲۳۹، حدیث: ۶۱۰۱

میرے سرتاج، صاحب معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم نے اس سے قبول کیوں نہ کیا اور اس سے بہتر بدلہ کیوں نہ دیا؟ میرا خیال ہے تم نے اسے حقیر سمجھا ہے۔ اے عائشہ! عاجزی اختیار کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاجزی کرنے والوں کو پسند اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔[1]

❀…❀…❀…❀…❀

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ذکر و شکر میں مشغول رہنے والے حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعی بزرگ ہیں۔

ذِکْرُ اللہ کی فضیلت:

﴾5334﴿… حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک بندے کا دل ذکر کرتا رہے وہ نماز میں ہے اگرچہ وہ بازار میں ہو اور اگر اس کے ساتھ ہونٹ بھی حرکت کر رہے ہوں تو یہ عظیم تر ہے۔

﴾5335﴿… حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص راستے میں بیٹھا ہو اور اس کے پاس دیناروں سے بھرا تھیلا ہو اور وہ ہر گزرنے والے شخص کو دینار دے جبکہ دوسری طرف ایک شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے نماز میں مصروف ہو تو اس کا اجر دینار بانٹنے والے سے زیادہ ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھانا:

﴾5336﴿… حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں: ایک شخص گزر رہا تھا کہ سجدے میں گرے ایک آدمی کی گردن پر اس کا پاؤں آ گیا اُس نے کہا: تو نے سجدے کی حالت میں میری گردن کو روندھا ہے، خدا کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری کبھی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تو مجھ پر قسم کھاتا ہے، سن لے میں نے اس کی مغفرت کر دی۔

[1]… کنز العمال، کتاب الخلافۃ مع الامارۃ من قسم الافعال، الباب الثانی، ۵/ ۳۲۷، حدیث: ۱۴۴۷۸، بتغیر قلیل

صحابۂ کرام کا حسنِ ظن:

﴿5337﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد نے فرمایا: جب تم اپنے مسلمان بھائی کو گناہ کرتے دیکھو تو یہ کہتے ہوئے شیطان کے مدد گار نہ بننا کہ اے اللہ اس کو ذلیل کر، اس پر لعنت فرما۔ بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرنا، بے شک ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں ہم کسی کے بارے میں اس وقت تک کچھ نہیں کہتے جب تک یہ نہ جان لیں کہ اس کی موت کس پر ہوئی ہے، اگر اس کا خاتمہ نیک عمل پر ہوا ہو تو ہم جان لیتے ہیں کہ وہ بھلائی کو پہنچا اور اگر اس کا خاتمہ برائی پر ہوا ہو تو ہمیں اس پر خوف ہوتا ہے۔

جنہیں دیکھ کر ربّ مسکرائے:

﴿5338﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ دو شخصوں سے بہت خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو اپنے ساتھیوں کی مثل گھوڑے پر سوار ہو اور جب دشمن سے سامنا ہو تو سب بھاگ جائیں مگر یہ شخص ثابت قدم رہے، اگر قتل کر دیا جائے تو شہید ہے اور دوسرا وہ شخص جو رات کو اس طرح اٹھے کہ کسی کو اس کی خبر نہ ہو پھر وہ وضو کرے اور حضور نبی پاک، صاحِب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کرے اور تلاوتِ قرآن میں مشغول ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر خوش ہوتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: میرے اِس بندے کو دیکھو جسے میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا۔

نمرود کی موت:

﴿5339﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکشوں میں سے ایک سرکش (یعنی نمرود) نے کہا: میں سرکشی سے باز نہیں آؤں گا دیکھتا ہوں کہ آسمانوں میں کون ہے (مجھے روکنے والا)؟ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کمزور ترین مخلوق مچھر کو اس پر مسلّط فرما دیا، وہ مچھر اس کی ناک کے راستے دماغ میں داخل ہوا تو اسے موت آنے لگی، چنانچہ اس نے کہا: میرے سر پر مارو۔ لوگوں نے اس کے سر پر اتنا مارا جس سے اس کا سر

پھٹا اور دماغ بکھر گیا۔[1]

﴿5340﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: لوگوں میں سے کوئی بھی لال، کالا، عجمی ہو یا عربی تقویٰ میں مجھ سے زیادہ ہو تو میں پسند کروں گا کہ اس کی کھال کا ایک حصہ بن جاؤں۔

صالحین کا ذکر:

﴿5341﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سوال کیا: اے ابو عبد الرحمٰن! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری فرما چکے اب وہ کہاں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: وہ جنت میں ہیں۔ انہوں نے پھر سوال کیا: حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی وفات پا چکے اب وہ کہاں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: وہ تو ہر بھلائی کو تلاش کرنے میں جلدی کرنے والے تھے۔ انہوں نے پھر پوچھا: حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی وفات پا چکے اب وہ کہاں ہیں؟ حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: جب بھی صالحین کا ذکر کیا جائے تو حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر بھی کیا کرو۔

﴿5342﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عادل بادشاہ کی شکایات نہیں ہوتیں جبکہ ظالم بادشاہ کی شکایات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کثرت سے ہوتی ہیں۔

1... نمرود تمام دنیا کا بادشاہ تھا اس کا پایۂ تخت شہر بابل میں تھا اس نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے مناظرہ کیا تو خائب خاسر ہوا۔ ربّ تعالیٰ نے ظالم نمرود کے پاس شکل انسانی میں ایک فرشتہ بھیجا، جس نے آکر کہا: تیرا رب کہتا ہے تو مجھ پر ایمان لا ہم تیری سلطنت برقرار رکھیں گے۔ وہ بولا رب تو میں ہی ہوں میرا رب کون ہے تین دفعہ یہ واقعہ ہوا تب اس کے لشکریوں پر مچھروں کا عذاب بھیجا گیا۔ مچھروں کی زیادتی کا یہ حال تھا کہ اس سے سورج چھپ گیا تھا۔ زمین پر دھوپ نہ آتی تھی مچھروں نے ان کے خون چوس لئے گوشت چاٹ لئے سوا نمرود کے باقی سب کی ہڈیاں ہی باقی رہ گئیں نمرود دیکھتا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا پھر ایک مچھر اس کی ناک کے ذریعہ دماغ میں گھس گیا اور چار سو سال تک مغز چاٹتا رہا جب اوپر سے دھمک پہنچتی تو کاٹنا چھوڑ دیتا ورنہ کاٹتا چنانچہ دن رات اس کے سر پر جوتے اور تھپڑ پڑتے تھے۔ اب اس کے دربار کا ادب یہ تھا کہ جو آئے اس کے سر پر جوتا رسید کرے۔ اس سے پہلے چار سو سال بہت آرام سے سلطنت کی اور چار سو برس پٹتا رہا۔ پھر بہزار ذلت مرا اس کی عمر آٹھ سو سال سے کچھ زیادہ ہی ہوئی۔ (تفسیر نعیمی، ۳/ ۶۱ ملتقطاً)۔

سیّدنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے تفسیری اقوال

﴾5343﴿...

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶،مریم:۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو عنقریب وہ دوزخ میں غَی کا جنگل پائیں گے۔

غَی سے مراد جہنم کی ایک نہر ہے۔

﴾5344﴿...

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (پ۲۱،السجدۃ:۲۱) ترجمۂ کنز الایمان: اور ضرور ہم اُنہیں چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے۔

اس (نزدیک کے عذاب) سے مراد عذابِ قبر ہے۔

﴾5345﴿...

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶،مریم:۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو عنقریب وہ دوزخ میں غَی کا جنگل پائیں گے۔

"غی" جہنم کی ایک وادی ہے جس کا کھانا بہت بد ذائقہ اور گہرائی بہت زیادہ ہے۔

﴾5346﴿...

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ (پ۱۱،التوبۃ:۱۱۴) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ابراہیم ضرور بہت آہیں بھرنے والا مُتَحَمِّل ہے۔

"اَلْاَوَّاہ" سے مراد "اَلرَّحِیْم" (یعنی مہربان) ہے۔

﴾5347﴿...

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ (پ۱۹،الشعراء:۵۴) ترجمۂ کنزالایمان: کہ یہ لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں۔

وہ لوگ (یعنی وہ بنی اسرائیل جن کی طرف فرعون نے لوگ بھیجے) چھ لاکھ ستّر ہزار تھے۔

شَماتت کی تعریف

...اپنے کسی نسبی یا مسلمان بھائی کے نقصان یا اُس کو پہنچنے والی مصیبت وبلا کو دیکھ کر خوش ہونے کو شَماتت کہتے ہیں۔(الحدیقۃ الندیۃ،۱/ ۶۳۱)

سیِّدُنا ابو عبیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

چار نمازیں ایک ساتھ:

﴿5348﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مشرکوں نے ہمیں ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازیں نہ پڑھنے دیں (یعنی ہم جہاد میں مصروف رہے) تو حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اذان و اقامت کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے اذان اور اقامت کہی تو ہم نے ظہر پڑھی پھر اقامت کہی تو ہم نے عصر پڑھی پھر اقامت کہی تو ہم نے مغرب پڑھی پھر اقامت کہی تو ہم نے عشا پڑھی پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمین پر تمہارے سوا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔[1]

سانپ بچ گیا:

﴿5349﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یومِ عرفہ کی رات ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مسجدِ خَیف میں تھے کہ ایک سانپ نکل آیا تو مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے مارنے کا حکم دیا، سانپ پتھر کے پیچھے سوراخ میں داخل ہو گیا، ہم کھجور کی شاخ میں آگ لگا کر لائے اور اس جگہ سے پتھر کو ہٹایا مگر سانپ کو نہ پایا، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وُقِیَتْ شَرَّکُمْ کَمَا وُقِیتُمْ شَرَّھَا یعنی وہ تمہارے وار سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے۔[2]

جنگ بدر کے قیدی:

﴿5350﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بدر کے قیدی جب سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لائے گئے تو آپ نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا: تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: انہوں نے آپ کو مکۂ مکرمہ سے

1... نسائی، کتاب المواقیت، باب کیف یقضی الفائت من الصلوۃ، ص ۱۱۰۸، حدیث: ۶۱۹، بتغیر قلیل

2... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۲۹، حدیث: ۳۶۴۹، بتغیر قلیل

نکلنے پر مجبور کیا اور آپ کو جھٹلایا اس لئے ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ایسی وادی میں ہیں جہاں لکڑیوں کی کثرت ہے لہٰذا آگ جلا کر ان سب کو اس میں ڈال دیا جائے۔ حضرتِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جو کہ ابھی تک اسلام نہ لائے تھے) حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہنے لگے: اللہ تیری رشتہ داری قطع کرے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ آپ کی قوم ہے آپ کا خاندان ہے، آپ کے اہل ہیں ان سے درگزر فرمائیں عنقریب اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے سبب ان لوگوں کو آگ سے بچائے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے حجرہ شریف میں تشریف لے گئے تو کوئی کہنے لگا: حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بات ٹھیک ہے اور کسی نے کہا: حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مشورہ ٹھیک ہے۔ اتنے میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تمہارا ان دونوں کے بارے میں کیا کہنا ہے؟ کیونکہ ان کی مثال اِن کے اُن بھائیوں کی طرح ہے جو ان سے پہلے تھے، حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ (پ۲۹، نوح: ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔

اور حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں دعا کی:

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ (پ۱۱، یونس: ۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ان کے مال برباد کر دے۔

اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں عرض کی:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ (پ۷، المآئدۃ: ۱۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا۔

اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی صدا یہ تھی:

فَمَنۡ تَبِعَنِیۡ فَاِنَّهٗ مِنِّیۡ ۚ وَ مَنۡ عَصَانِیۡ فَاِنَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۶﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو گواہ بناتا ہوں کہ لوگوں کے دل ضرور ربّ تعالیٰ کی گواہی دیں گے حتّٰی کہ نرم سے نرم تر ہو جائیں گے بے شک تم میں بھی کثیر اہل و عیال والے ہیں لہٰذا قیدیوں کے لئے چھٹکارا دو ہی صورتوں میں ہے یا تو فدیہ دیں یا پھر قتل کر دیئے جائیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: سہیل بن بیضاء کے علاوہ کیونکہ میں نے ان کو اسلام کا ذکر کرتے سنا تھا۔ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہو گئے اور میں آسمان کی طرف دیکھنے لگا کہ کب مجھ پر پتھر برستے ہیں اس لئے کہ میں نے حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے اپنا قول مقدَّم کیا، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سہیل بن بیضاء کے علاوہ۔[1]

ابو جہل کا قتل:

﴿5351﴾.... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے بدر کے دن حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے ابو جہل کو قتل کر دیا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تم نے اسے قتل کر دیا ہے؟ میں نے عرض کی: اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی میں اضافہ ہو گیا اور ارشاد فرمایا: چلو اس کی طرف۔ چنانچہ ہم اس کی طرف چل پڑے یہاں تک کہ ابو جہل کے سر پر آ کھڑے ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے تجھے ذلیل کیا، (پھر فرمایا) یہ اس امت کا فرعون ہے، اس کو قلیب (کنوئیں) کی طرف لے چلو۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے ابو جہل کو اپنی تلوار سے زخمی کیا تھا اور اسے صاف نہیں کیا تھا، پھر میں نے اُسی کی تلوار لے کر اس کام تمام کر دیا تھا لہٰذا نبی

1... مسند احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۲۴، حدیث: ۳۶۳۲
مسند ابی یعلٰی، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۴/ ۴۱۱، حدیث: ۵۱۶۵

پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا سامان مجھے عطا فرما دیا۔[1]

نابالغ بچے نجات کا سبب:

﴿5352﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان اپنے تین نابالغ بچے آگے بھیج دے (یعنی ان کا انتقال ہو جائے) تو وہ اس کے لئے آگ سے حفاظت کا مضبوط قلعہ ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر دو ہوں تو؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ حضرتِ ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دو بچے تو میں نے بھی آگے بھیج دیئے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ حضرت ابو المنذر اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نے تو ایک ہی آگے بھیجا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ ایک ہو پھر فرمایا: اِنَّمَا ذَاکَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی یعنی یہ فضیلت اول صدمے کے وقت (صبر کرنے پر) ہے۔[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کا مطلب:

﴿5353﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو جیسا حیا کا حق ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایسے نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کا حق یہ ہے کہ تم اپنے سر اور اس کے گرد (یعنی آنکھ، کان، زبان) کی حفاظت کرو، پیٹ اور اس میں جمع ہونے والے رزق کی حفاظت کرو اور موت اور گل سڑ جانے والوں کو یاد کرو۔ جو آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زینت ترک کر دیتا ہے اور جس نے ایسا کر لیا یقیناً اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسی حیا کی جیسا حیا کا حق ہے۔[3]

---

1 ...معجم کبیر، ۹/ ۸۲، حدیث: ۸۴۶۹، ''سلبه'' بدله ''سیفه''

2 ...ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الثواب... الخ، ۲/ ۲۷۲، حدیث: ۱۶۰۶،
مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۲، حدیث: ۳۵۵۴

3 ...ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۲۴، ۴/ ۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۶

لوگوں پر رحم کرو:

﴿5354﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی کسی آدمی کی طرف نیزہ بڑھائے حتّٰی کہ اس کی نوک حلق پر رکھ دے پھر اگر وہ شخص ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کہے تو اسے چاہیے کہ نیزہ ہٹالے۔ (1)

﴿5355﴾... حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (2)

﴿57-5356﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِرْحَمْ مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْكَ مَنْ فِی السَّمَاءِ یعنی تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (3)

❁...❁...❁...❁...❁...❁

حضرتِ سیِّدُنا یَزید بن شَریک تَیْمِی اور ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شریک تیمی اور ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بھی تابعی بزرگ ہیں۔

خوفِ آخرت:

﴿5358﴾.... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بیان کیا کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں بصرہ گیا تو مجھے بیس ہزار کا نفع ہوا مجھے اس سے کوئی خوشی نہ ہوئی اور نہ

1... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۵۳، حدیث: ۱۰۲۹۲

2... سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، ۴/ ۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۰

3... مسند ابو داؤد الطیالسی، الجزء الثالث، ص: ۴۴، حدیث: ۳۳۵

ہی دوبارہ بصرہ جانے کا ارادہ کیا کیونکہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سنا ہے: قیامت کے دن ایک درہم والے کا حساب دو درہم والے کے مقابلے میں ہلکا ہو گا۔

موت کا خوف:

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں لوگوں کی طرح اپنی بیوی کے پاس بیٹھا ہوں اور اچانک موت کا ذکر ہو جائے تو یہ کام (یعنی ہم بستری کرنا) مجھ پر آسمان کو چھونے سے بھی زیادہ بھاری ہو جائے گا۔

دنیا سے بے رغبتی:

﴿5359﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے والد حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ بصرہ گئے تو انہوں نے چار ہزار درہم کا ایک غلام خریدا پھر اسے بیچا تو چار ہزار درہم کا نفع ہوا۔ میں نے عرض کی: اباجان! اگر آپ واپس بصرہ جا کر اسی طرح کی خرید وفروخت کریں تو اس میں فائدہ ہو گا۔ والد ماجد نے فرمایا: بیٹا! تم ایسا کیوں کہتے ہو؟ خدا کی قسم! مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں ہوئی اور نہ ہی میرا دل یہ چاہتا ہے کہ مجھے اس جیسا اور بھی نفع ہو۔

﴿5360﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: میرے والد جب چادر اوڑھتے تو وہ نیچے کی جانب پنڈلیوں تک اور اوپر کی جانب سینے تک ہوتی، میں نے ایک بار عرض کی: اباجان! آپ ایسی چادر لے لیجئے جو آپ کی اس چادر سے بڑی ہو، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! تم ایسا کیوں کہتے ہو؟ خدا کی قسم! میری حالت تو یہ ہے کہ میں جو بھی لقمہ کھاتا ہوں وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھے ناپسند ہے۔

نفس کا محاسبہ:

﴿5361﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو جہنم پر پیش کیا کہ سخت بھڑکتی آگ میں مجھے طوق پہنا دیا گیا ہے، کھانے کو کانٹے دار تھوہڑ اور پینے کو زَمْہَرِیر (کپکپا دینے والا ٹھنڈا پانی) دیا جا رہا ہے۔ میں نے اپنے نفس سے کہا: اے میرے نفس! تو کیا چاہتا ہے؟ نفس نے جواب دیا: دنیا کی طرف لوٹ جاؤں اور ایسے عمل کروں جن کے ذریعے اس عذاب سے نجات ملے۔ پھر میں نے خود کو جنت

میں محسوس کیا کہ وہاں حوروں کا ساتھ ہے اور مجھے کریب، قنادیز اور ریشم کے ملبوسات پہنائے گئے ہیں۔ میں نے اپنے نفس سے پوچھا! تو کیا چاہتا ہے؟ نفس نے جواب دیا: دنیا کی طرف لوٹ جاؤں اور ایسے عمل کروں جن سے یہ ثواب اور بڑھ جائے۔ تو میں نے کہا: فی الحال تُو دنیا اور امن میں ہی ہے۔

﴾5362﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: میں نے جب بھی اپنے عمل کو اپنے قول پر پیش کیا تو یہی خوف ہوا کہ کہیں میں جھوٹا تو نہیں۔

﴾5363﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ بعض اوقات جب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے عرض کی جاتی: کوئی بات کریں تو جواب دیتے: میری نیت حاضر نہیں ہے۔

﴾5364﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! اپنی کتاب اور اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کے ذریعے مجھے حق کے راستے میں اختلاف کرنے سے، تیری رضا سے خالی خواہشات کی پیروی کرنے سے، گمراہی کے راستے سے، شبہے والے کاموں سے، دل کے ٹیڑھے پن سے، شکوک وشبہات سے اور جھگڑوں سے محفوظ فرما۔

آخرت کا حصہ کم ہو جاتا ہے:

﴾5365﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: کھانے والا جو بھی ایسا لقمہ کھائے جو اسے خوش کرے اور جو بھی ایسا گھونٹ پیئے جو اسے خوش کرے تو اس کے بدلے آخرت میں سے اُس کا اتنا حصہ کم کر دیا جاتا ہے۔

﴾5366﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سجدہ کرتے تو چڑیاں آکر آپ کی پیٹھ پر بیٹھ جاتیں گویا کہ آپ کسی دیوار کا حصہ ہیں۔

﴾5367﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: تم لوگوں میں کتنے ہی ایسے ہیں جن پر دنیا پیش کی گئی تو وہ اس سے بھاگ گئے اور کتنے ہی ایسے ہیں جن سے پھیری گئی تو وہ اس کے پیچھے لگ گئے۔

آگ کے کپڑے:

﴾5368﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے دورانِ بیان یہ آیت مبارک پڑھی:

فَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَہُمۡ ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: تو جو کافر ہوئے ان کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں۔ (پ۱۷، الحج:۱۹)

پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے آگ کے بھی کپڑے بنا دیئے۔

﴿5369﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَیَاۡتِیۡہِ الۡمَوۡتُ مِنۡ کُلِّ مَکَانٍ (پ۱۳، ابراھیم:۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی۔

اس کی تفسیر میں حضرت ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حتّٰی کہ ہر بال کی جگہ سے موت آئے گی۔ جبکہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بالوں کے کناروں سے بھی موت آئے گی۔

مفید کلام:

﴿5370﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے بڑھ کر کوئی بھی اپنی گفتگو سے رضائے الٰہی کی جستجو نہیں رکھتا اور میں ان سے فیض لینے کو پسند کرتا ہوں۔

﴿5371﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کے سوا کوئی بھی شخص واقعات و حکایات بیان کرنے سے رضائے الٰہی کا متلاشی نہیں اور میں ان سے فیض لینے کو پسند کرتا ہوں۔

ظالم کے لئے دعا:

﴿3-5372﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَوَّام بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے بہتر کبھی کوئی شخص نہ دیکھا اور نہ ہی کبھی انھیں نماز و غیر نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے دیکھا اور میں نے ان کو یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! فلاں نے مجھ پر ظلم کیا تو اس پر رحم فرما۔

﴿5374﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَسَقٰہُمۡ رَبُّہُمۡ شَرَابًا طَہُوۡرًا ﴿۲۱﴾ (پ۲۹، الدھر:۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: ان کی کھالوں سے مشک کی خوشبو جیسا پسینہ نکل رہا ہے۔

﴿5375﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍۚ(۴) (پ۲۹، المعارج:۴)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ عذاب اس دن ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مومن پر قیامت کا دن ظہر اور عصر کے درمیانی وقت جتنا ہو گا۔

﴿5376﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: میں خواب میں ایک نہر پر آیا، مجھ سے کہا گیا: پیو اور جسے چاہو پلاؤ یہ تمہارے صبر کا بدلہ ہے اور تم غصہ پینے والوں میں سے تھے۔

دو مہینے تک کچھ نہ کھایا:

﴿5377﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے پوچھا: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ایک ایک مہینہ کچھ نہیں کھاتے، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: جی ہاں اور کبھی دو مہینے بھی ایسے گزرتے ہیں۔ پھر فرمایا: چالیس راتیں گزر چکی ہیں جن میں صرف انگور کا ایک دانہ جو اہل خانہ نے مجھے دیا تھا لیکن میں نے اسے بھی منہ میں ڈالتے ہی پھینک دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: کیا آپ ان کی تصدیق کرتے ہیں؟ انہوں نے حیرت سے کہا: تم حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق ایسا پوچھ رہے ہو؟ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سچ کہا ہے۔

﴿5378﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: میں نے تیس دن سے کچھ کھایا ہے نہ کچھ پیا ہے سوائے انگور کے اس ایک دانے کے جس پر میرے گھر والوں نے مجھے مجبور کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو الحسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شاید انہوں نے یہ بھی فرمایا: حالانکہ مجھے جو چاہیے ہوتا ہے اس سے روکا نہیں جاتا۔

﴿5379﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: مجھ پر کبھی کبھار ایسا مہینہ بھی آتا ہے

کہ پانی کے ایک گھونٹ سے زیادہ نہیں پیتا اور اسی طرح افطار میں بھی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حیرت سے کہا: ایک مہینہ؟ تو انہوں نے کہا: ہاں اور کبھی دو مہینے بھی۔

﴿5380﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے مجھ سے فرمایا: میں نے ایک مہینے سے کچھ نہیں کھایا۔ میں نے حیرت سے کہا: ایک مہینے سے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اور دو مہینے میں صرف انگور کا ایک گچھا کھایا جو ایک شخص نے مجھے دیا تھا لیکن اس سے بھی میرے پیٹ میں تکلیف ہو گئی۔

بروزِ قیامت حسرت کرنے والے:

﴿82-5381﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرمایا کرتے تھے: اس شخص سے بڑھ کر حسرت کس کو ہو گی جس کا ایک غلام ہو اور بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس غلام کا مرتبہ آقا سے بڑا ہو؟ اور اس شخص سے بڑھ کر حسرت کس کو ہو گی جس کو مال ملا لیکن وہ غیر کو اس کا وارث بنا گیا وہ وارث مال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت والے کاموں میں خرچ کرتا ہے پس اس مال کا اجر تو وارث کے لئے ہو جائے گا اور وبال اس کے لئے جو چھوڑ کر مر گیا؟ اور اس شخص سے بڑھ کر حسرت کس کو ہو گی جس نے کسی نابینا کو دیکھا اور قیامت کے دن اس نابینا کو تو بینائی دے دی گئی اور بینا کو اندھا کر دیا گیا؟ ایک شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علم دیا اور اس نے علم پر عمل نہ کیا جبکہ اس سے سن کر دوسروں نے اس پر عمل کر لیا اب قیامت کے دن وہ عالم شخص اس عمل کرنے والے کے پاس نفع دیکھے گا تو اس سے بڑھ کر کس کو حسرت ہو گی؟ بے شک تم سے پہلے والے دنیا سے بھاگتے تھے حالانکہ دنیا ان کے قدموں میں تھی یقیناً یہ انہی کا حصہ ہے اور تم دنیا کے پیچھے بھاگتے ہو حالانکہ وہ تم سے منہ پھیر رہی ہے، تمہارے لئے ان باتوں میں سبق ہے لہٰذا اپنے معاملے کا ان لوگوں کے معاملے سے موازنہ کر لو۔

100 مَردوں جتنی طاقت:

﴿5383﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ہر جنتی مرد کو 100 مردوں کے برابر جماع کی طاقت، اتنی ہی خوراک کی طلب اور اتنی ہی خواہش دی جائے گی، جب وہ کھانا کھائے گا اور شرابِ طہور (پاکیزہ شراب) پئے گا تو اس کے بدن سے مشک کی مانند پسینہ نکلے گا پھر اس کی یہ تمام

خواہش دوبارہ لوٹ آئے گی۔

﴿5384﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسے مرد کو دیکھو جو تکبیرِ اولیٰ میں سستی کرتا ہو تو اس سے کنارہ کشی کرلو۔

﴿5385﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جو شخص غمزدہ نہ ہو اسے خوف کرنا چاہیے کہ کہیں جہنمی نہ ہو جائے کیونکہ اہل جنت تو یوں کہتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا۔ (پ۲۲، فاطر: ۳۴)

اور جسے خوف واندیشہ نہ ہو وہ ڈرے کہ کہیں وہ جنتیوں میں سے خارج تو نہیں کیونکہ اہلِ جنّت تو کہتے ہیں:

اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے۔ (پ۲۷، الطور: ۲۶)

﴿5386﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ وہ ظاہر کرے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پردہ ڈال رکھا ہے۔

سیِّدُنا ابراھیم بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسماعیل ابراہیم بن یزید تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے کئی بزرگوں سے احادیث روایت کیں ہیں البتہ آپ کی اکثر مرویات آپ کے والد اور حضرتِ سیِّدُنا حارث بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے ہیں۔

مدینہ حرم ہے:

﴿5387﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ہمارے پاس کتابُ اللہ اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دستاویز کے علاوہ کوئی اور تحریر نہیں، اس میں لکھا ہے: بے شک مدینہ عیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے تو جو اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے[1] تو

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 208 پر فرماتے ہیں: بدعتیوں کو مدینہ میں جگہ دینا سخت گناہ ہے کہ اس میں مدینہ منورہ کی بے حرمتی بھی ہے اور دین میں فساد بھی، خیال رہے کہ بدعت ...

اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نہ نفل قبول کرے گا نہ فرض۔ مزید یہ کہ ”جو اپنے مولیٰ کے علاوہ کسی اور کی وِلا اختیار کرے[1] تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے نہ نفل قبول کرے گا نہ فرض۔“[2]

﴿5388﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: غروبِ آفتاب کے وقت ہم مسجد میں بارگاہِ رسالت میں بیٹھے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ابو ذر! کیا تم جانتے ہو سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟“ میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سورج چلتا ہے یہاں تک کہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے تو اس کو اجازت دے دی جاتی ہے اور قریب ہے کہ سورج اجازت طلب کرے اور اس کو اجازت نہ ملے یہاں تک کہ اس کی سفارش کی جائے اور جب سورج کو طویل عرصہ گزر جائے گا تو اس سے کہا جائے گا: ”اپنی جگہ سے طلوع ہو۔“ اور یہ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَاؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِؕ﴿۳۸﴾ (پ۲۳، یٰسٓ: ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔

ایک دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ”پس سورج مغرب سے طلوع ہوگا، یہ وہی وقت ہوگا جس

......وبدعتی سے عقیدہ کی بدعتیں و بدعتی مراد ہیں جیسے رِفض وخَوارِج، وہابیت وغیرہ نہ کہ عملی بدعتیں، کہ وہ تو کبھی فرض واجب بھی ہوتی ہیں، جیسے کتبِ حدیث کا جمع کرنا، یا قرآن کریم کے تیس پارے اور علم فقہ وغیرہ، اگرچہ ہر جگہ ہی بدعتیں بری ہیں مگر مدینہ پاک میں زیادہ بری۔

[1]... ولا دو قسم کی ہے ولاء موالات اور ولاء عتاقہ ولاء موالات قوموں کے معائدے کو کہتے ہیں کہ چند قومیں کسی معائدے میں شریک ہو کر ایک دوسرے کے معاوِن و مددگار بن جائیں، ان میں سے ہر ایک بغیر دوسرے ساتھیوں سے مشورہ کیے کسی اور قوم سے معاہدہ نہ کرے کہ اس میں عہد شکنی ہے جو حرام ہے یا یہ مطلب ہے کہ آزاد کردہ غلام اپنے آزاد کرنے والے مولیٰ کا عتاقہ ہے کہ اسے اس غلام کی میراث کا حق پہنچتا ہے، یہ غلام دوسرے کو اپنا مولیٰ نہ بتائے جس کا معتق ہے اسی کا رہے یا یہ مطلب ہے کہ کوئی مسلمان بھائی، بھائی مسلمان کو ستانے کے لیے کافر سے دوستی نہ کرے ورنہ لعنت کا مستحق ہو گا۔ غرضیکہ اس جملہ کی تین شرحیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۲۰۹)

[2]... بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۶۱۶، حدیث: ۱۸۷۰، بتغیر قلیل

کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ (پ۸، الانعام: ۱۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی تم فرماؤ رستہ دیکھو ہم بھی دیکھتے ہیں۔[1]

سب سے پہلی مسجد:

﴿5389-90-91﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مسجد حرام پھر مسجد اقصیٰ۔" میں نے عرض کی: ان دونوں کی تعمیر کا درمیانی عرصہ کتنا ہے؟ ارشاد فرمایا: "چالیس سال اور تم جہاں بھی نماز کا وقت پاؤ تو نماز پڑھو وہی مسجد ہے۔"[2]

﴿5392-93﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مسجد بنائے اگرچہ پرندے کے گھونسلے برابر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔[3]

نیکی گناہ کو مٹا دیتی ہے:

﴿5394-95﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عمل سکھائیے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً کوئی نیکی کرلو کہ ایک نیکی دس کے برابر ہے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! "لَا اِلٰهَ اِلَّا الله" نیکیوں میں سے ہے؟ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة الشمس و القمر بحسبان، ۲/ ۳۷۸، حدیث: ۳۱۹۹، بتغیر قلیل

2 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۱۱، ۲/ ۴۲۷، حدیث: ۳۳۶۶، بتغیر قلیل

3 ...مسند ابو داؤد الطیالسی، الجزء الثانی، ص ۶۲، حدیث: ۴۶۱

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”گناہ کا کفارہ بننے میں یہ سب سے اچھی نیکی ہے۔“[1]

امام کے لئے ضروری نصیحت:

﴿5396﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تَجَوَّزُوْا فِی صَلَاتِکُمْ فَاِنَّهٗ یُصَلِّیْ خَلْفَکُمُ الضَّعِیْفُ وَالْکَبِیْرُ وَذُو الْحَاجَةِ یعنی اپنی نمازوں میں تخفیف کرو کہ تمہارے پیچھے کمزور، بوڑھے اور کام کاج کرنے والے بھی نماز پڑھتے ہیں۔[2]

﴿5397﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں: میرے والد کبھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے تو میں نے اپنے والد سے کہا: آپ ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نماز میں تخفیف کرتے ہو۔ میں نے عرض کی: پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان ”تم میں بوڑھے، کمزور اور حاجت والے بھی ہوتے ہیں“ کا کیا مطلب ہے؟ تو ابا حضور نے فرمایا: میں نے خود حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے لیکن وہ پھر بھی تمہاری نماز سے تین گنا لمبی نماز پڑھاتے تھے[3]۔[4]

کسی غلام کو نہیں ماروں گا:

﴿5398﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے یہ آواز سنی ”ابو مسعود! جان لو“ لیکن غصہ کی وجہ سے میں آواز پہچان نہ پایا حتّٰی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے قریب تشریف لے آئے آپ کو دیکھتے ہی میرے ہاتھ سے کوڑا

1... الدعاء للطبرانی، باب تاویل قولہ ”من جاء بالحسنة“، ص ۴۳۹، حدیث: ۱۴۹۸، دون ”کفوا“

2... بخاری، کتاب الاذان، باب من شکی امامہ اذا طول، ۱/ ۲۵۲، حدیث: ۷۰۴، بتغیر قلیل

3... حضر (حالتِ اقامت) میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر و عشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ **فائدہ:** حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصّے ہیں، سورۂ حجرات سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۴۶)

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۴، حدیث: ۱۰۵۰۷

گر گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: "ابو مسعود! جان لو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تم اس غلام پر قادر ہو۔" میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! میں کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔[1]

تعمیرِ مسجد کی فضیلت:

﴿5399﴾... اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پرندے کے گھونسلے برابر مسجد بنائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔[2]

﴿5400﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبی کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے غسل کرواتے اس حال میں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو کیا ہوتا تھا اور پھر اسی وضو سے نماز پڑھ لیتے۔

نکاح کی ترغیب:

﴿5401﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شادی نہ کرنے والے کو ناپسند فرماتے اور سختی سے اس بات سے منع کرتے اور ارشاد فرماتے: تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ یعنی محبت کرنے والی، بچے جننے والی سے شادی کرو بے شک میں تمہاری کثرت کے سبب دیگر امتوں پر (بروزِ قیامت) فخر کروں گا۔[3]

❀...❀...❀...❀...❀

1... مسلم، کتاب الایمان والنذور، باب صحبة الممالیک... الخ، ص ٩٠٤، حدیث: ١٦٥٨، بتغیر قلیل

2... سنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب الصلوٰة، باب فی کیفیة بناء المسجد، ٢/ ٦١٤، حدیث: ٤٢٩٢

3... ابو داؤد، کتاب النکاح، باب النهی عن التزویج... الخ، ٢/ ٣١٩، حدیث: ٢٠٥٠، عن معقل بن یسار
مسند احمد، مسند انس بن مالک، ٤/ ٣١٧، حدیث: ١٢٦١٣، بتغیر قلیل

حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن یزید نَخْعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

کامل علم رکھنے والے متقی اور ماہر فقیہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن یزید نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی تابعی بزرگ ہیں، آپ تمام علوم کے ماہر اور تکبر کرنے والوں کو نیچا دکھانے والے اور عاجزی کرنے والوں کے لیے نرم خو تھے۔

منقول ہے: عاجزی و انکساری کرنے والوں کو اہمیت دینے اور غرور و تکبر کرنے والوں کو نیچا دکھانے کا نام تصوف ہے۔

جتنا سوال اتنا جواب:

﴿5402﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی شہرت سے بچتے تھے اور ستون کی طرف نہ بیٹھتے تھے اور جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو اتنا ہی جواب دیتے جتنا پوچھا جاتا۔ ایک چیز کے متعلق ان سے مسئلہ پوچھا گیا تو میں نے کہا: کیا اس مسئلہ میں یہ یہ بات بھی نہیں ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھ سے اس بارے میں سوال نہیں کیا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث پرکھنے میں بھی ماہر تھے لہٰذا جب میں اپنے کچھ دوستوں سے کوئی حدیث سنتا تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے سامنے پیش کر دیتا تھا۔

﴿5403﴾... حضرتِ سیِّدُنا زبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے کوئی مسئلہ پوچھا تو ان کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔

﴿5404﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے کوئی مسئلہ پوچھا تو ان کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جواب میں فرماتے: ہو سکتا ہے ایسے ہی ہو۔

ہر وقت تلاوتِ قرآن:

﴿5405﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے پاس تھا اور آپ قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے قرآنِ پاک کو بند کیا اور فرمایا: اس کو معلوم نہیں ہے کہ میں ہر وقت قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہوں۔

﴿5406﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خلیفہ مختار بن ابو عبید نے بلوایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے چہرے پر تیل لگا کر اور دوا پی کر اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا اور اس کی طرف نہ گئے تو خلیفہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو چھوڑ دیا۔

سب سے بڑے فقیہ:

﴿5407﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر عبد اللہ بن شعیب بن حَبْحاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا وصال حجاج کے دورِ امارت میں ہوا، سات یا نو افراد نے رات ہی میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی اور دفنا دیا ان میں سے ایک میں بھی تھا، صبح جب میں حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے رات حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو دفن کر دیا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تم نے سب سے بڑے فقیہ کو دفن کیا ہے۔ میں نے عرض کی: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بھی بڑے؟ حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہاں، ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بلکہ اہل بصرہ، اہل کوفہ، اہل شام اور اہل حجاز سے بھی بڑے فقیہ تھے۔

علم میں بھی بڑے تھے:

﴿5408﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن اَشْعَث بن سَوَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا وصال ہو گیا ہے تو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا: وہ عمر میں بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ علم میں بھی بڑے تھے۔

﴿5410﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی، حضرتِ سیِّدُنا ابو الضُّحٰی، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی اور ہمارے دیگر اصحاب عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ مسجد میں جمع ہو کر ایک دوسرے کو احادیث سناتے تھے۔ جب ان کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آجاتا جس کا ان کے پاس کوئی حل نہ ہوتا تو سب کی نظروں کا مرکز حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہوتے تھے۔

﴿5411﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے سامنے کسی حدیث کا ذکر کیا تو ان کے پاس سے اس کے متعلق مزید علم پایا۔

ان کی مثل کوئی نہیں:

﴿5412﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس وقت حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی کے وصال کی خبر ملی تو فرمایا: کیا وہ مردِ کامل انتقال کر گیا؟ عرض کی گئی: جی ہاں۔ تو حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: کاش! تم یوں کہتے کہ علم کی موت ہو گئی کیونکہ ان کے بعد ان کی مثل کوئی نہیں ہے۔ میں تمہیں ان کے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ وہ فقیہ گھرانے میں پیدا ہوئے تو ان کی فقہ حاصل کی اور ہمارے ساتھ بیٹھے تو ہماری حدیثیں لے کر اپنے گھر کی فقہ میں ملا دیں، ان کی مثل کون ہو سکتا ہے؟ اس سے بڑھ کر تعجب کی بات تو یہ ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان کو خود پر فضیلت دیتے تھے۔

﴿5413﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب سوال کیا جاتا تو فرماتے: حضرت ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی کے موجود ہوتے ہوئے تم مجھ سے سوال کرتے ہو۔

﴿5414﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی کو موٹے جبے اور سرخ چادر میں دیکھا۔

﴿5415﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی کو سبز رنگ کی سنہری دھاری دار شال اوڑھے دیکھا ویسے آپ اکثر سرخ رنگ کی چادر اوڑھا کرتے تھے۔

﴿5416﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص سے سنا کہ حماد بن ابو سلیمان بصرہ آیا تو حضرتِ سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اون کا لباس پہنے ہوئے اس کے پاس آئے تو حماد نے ان سے کہا: تو اپنی اس نصرانیت کو چھوڑ دے۔ ہم حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی کا انتظار کر رہے تھے جب وہ تشریف لائے تو ان کا رنگ زرد ہو رہا تھا ان کی حالت سے لگتا تھا گویا کہ ان کے لئے مردار حلال ہو چکا ہے۔ (غالباً شدتِ بھوک کی وجہ سے یہ حالت ہو گئی تھی)

ذرہ برابر بھلائی نہیں:

﴿5417﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے خواہشات اور اپنی رائے کی پیروی کرنے والوں کی باتوں اور کاموں میں ذرہ برابر بھلائی نہیں دیکھی۔

﴿5418﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی بھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو کسی شے کے متعلق اپنی رائے سے بات کرتے نہیں دیکھا۔

اقوال زریں:

﴿5419﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے عرض کی: آپ میرے امام ہیں اور میں آپ کا پیروکار ہوں، خواہشات کے بارے میں آپ میری راہنمائی فرمائیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان میں رائی کے دانے برابر بھی بھلائی نہیں رکھی اور جو پہلی بات دل میں آئے وہی درست ہے۔

﴿5420﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: خواہشات کی پیروی کرنے والوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

﴿5421﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جھوٹوں سے بچو۔

﴿5422﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اہلِ رائے مُحدِّثین کے دشمن ہیں۔

﴿5423﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے کبھی کسی سے جھگڑا نہیں کیا۔

﴿5424﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِؕ (پ۶، المآئدة:۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے ان کے آپس میں قیامت کے دن تک بیر (دشمنی) اور بغض ڈال دیا۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ان کے درمیان دین میں لڑائی جھگڑے ڈال دیئے۔

﴿5425﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ اعور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوفہ میں قیل و قال کی کثرت ہو

گئی تو میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس آیا اور عرض کی: اے ابو عمران! آپ دیکھ رہے ہیں کوفہ میں کتنے اختلافات ہو چکے ہیں؟ تو آپ نے افسوس کرتے ہوئے فرمایا: وہ لوگ باریکیوں میں پڑ گئے اور اپنے پاس سے دین میں ایسی باتیں ایجاد کر لیں جو نہ کتابُ اللہ میں ہیں اور نہ ہی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت سے ہیں۔ حتّٰی کہ کہتے ہیں: یہی حق ہے اور جو اس کے خلاف ہے وہ باطل ہے۔ یقیناً انہوں نے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین کو چھوڑ دیا لہٰذا تم ان سے دور رہو اور ان کو خود سے دور رکھو۔

عاجزی وانکساری:

﴿5426﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میری خواہش ہے کہ میں گونگا ہوتا اگر مجھے کلام سے بچنے کا کوئی راستہ ملتا تو میں کلام نہ کرتا اور جس زمانے میں مجھ جیسا بھی فقیہ ہو جائے یقیناً وہ برا زمانہ ہے۔

﴿5427﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھ سے فرمایا: میں کلام کرتا ہوں اگر میں بچنے کی راہ پاتا تو کلام نہ کرتا، جس زمانے میں مجھ جیسا بھی کوفہ کا فقیہ ہو جائے یقیناً وہ برا زمانہ ہے۔

﴿5428﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اگر میں اہل قبلہ میں سے کسی کا خون حلال سمجھتا تو ضرور وہ قوم خشبیہ ہوتی[1]۔

﴿5429﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے سامنے قوم مرجئہ کا ذکر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ میرے نزدیک اہل کتاب سے بھی زیادہ بری قوم ہے (مرجئہ گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے)۔

افضلیتِ عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿5430﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے سامنے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ذکر ہوا تو ایک شخص نے امیر المؤمنین

[1]... قوم خَشَبِیّہ، جَھْمِیّہ کی ایک شاخ ہے اور جَھْمِیّہ خوارج تھے، ایک قول یہ ہے کہ خشبیہ مختار ثقفی کے ساتھی تھے۔ (تاج العروس، ۱/۴۴۵)

حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر فضیلت دی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تیرا یہی نظریہ ہے تو ہمارے ساتھ نہ بیٹھ۔

﴿5431﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے زیادہ پسند کرتا ہوں لیکن مجھے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف کسی برائی کی نسبت کرنے سے زیادہ پسند یہ ہے کہ میں آسمان سے نیچے گرا دیا جاؤں۔

﴿5432﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب تم سے کوئی پوچھے کیا تم مومن ہو؟ تو تم کہو: میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ پر اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔

﴿5433﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی زوجہ ہُنَیْدَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے۔

جھوٹ کی ملاوٹ:

﴿5434﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عَون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اور حضرتِ سیِّدُنا شعیب بن حَبْحَاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے معذرت کی تو آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جس نے کہا تھا: میں نے تیری معذرت کئے بغیر تیرا عذر قبول کیا کیونکہ عذر پیش کرنے والا بعض اوقات عذر میں جھوٹ بھی ملا دیتا ہے۔

خوف و امید:

﴿5435﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنی بیماری میں رونے لگے تو لوگوں نے کہا: اے ابو عمران! کیوں رو رہے ہو؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں کیوں نہ روؤں جبکہ میں موت کے فرشتے کا منتظر ہوں اور مجھے یہ بھی خبر نہیں کہ وہ مجھے جنت کی خبر دیتا ہے یا جہنم کی۔

﴿5436﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران خیاط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی عیادت کے لئے گئے تو وہ رو رہے تھے ہم نے عرض کی: اے ابو عمران! کیوں رو رہے ہو؟ انہوں

نے فرمایا: میں ملک الموت کا انتظار کر رہا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ وہ مجھے جنت کی خبر دیتے ہیں یا جہنم کی۔

﴿5437﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی علمی مذاکرے میں بیٹھتے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب سے زیادہ خاموش اور فضیلت والے تھے۔

﴿5438﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جمع ہو کر علم، خیر اور فقہ کے مذاکرے کرتے اور پھر جدا ہوتے تو ایک دوسرے سے معافی تلافی کی نوبت نہ آتی۔

﴿5439﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کہا کرتے تھے: اندھیری رات میں مسجد کی طرف جانا جنت کو واجب کرتا ہے۔

﴿5440﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرمایا کرتے اور یہ امید رکھا کرتے کہ جو مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ہاتھ خونِ ناحق سے آلودہ نہ ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے درگزر فرمائے گا اور خونِ ناحق کے سوا باقی گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

استاد کا انتخاب:

﴿5441﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جب کسی شخص سے علم حاصل کرنے آتے تو اس کی نماز اور عادات واطوار کو دیکھتے پھر علم حاصل کرتے۔

﴿5442﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں جب کسی سے حدیث لیتا ہوں تو پہلے اس کے راویوں کو دیکھتا ہوں پھر حدیث لے لیتا ہوں اور باقی سب کو چھوڑ دیتا ہوں۔

﴿5443﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اطراف الحدیث (حدیث کے اجزاء) کو بیان کرنے میں کوئی حرج نہ جانتے تھے۔

﴿5444﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: روایت رائے کے بغیر اور رائے روایت کے بغیر درست نہیں ہوتی۔

علمِ نجوم:

﴿5445﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی راہنمائی حاصل کرنے کی خاطر چاند ستاروں کا علم

(یعنی علمِ نجوم) سیکھنے کو برا نہیں جانتے تھے[1]۔

﴿5446﴾... حضرت سیّدنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جو شخص اس لئے مجلس لگائے کہ اس کی مجلس میں بیٹھا جائے تو اس کی مجلس میں نہ بیٹھو۔

﴿5447﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے والد فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے تعجب کرتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا: آپ کو بھی میری حاجت ہے!!!۔

﴿5448﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حُصَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی بارے میں مسئلہ پوچھنے آیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں میرے علاوہ اور کوئی نہ ملا جس سے مسئلہ پوچھتے۔

﴿5449﴾... حضرتِ سیِّدُنا زبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میرے علاوہ تمہیں اپنے گھر میں کوئی نہیں ملا جس سے یہ مسئلہ پوچھ لیتے۔

بلا ضرورت کلام نہ کرتے:

﴿5450﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث بن سَوَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں عصر سے مغرب تک حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس بیٹھا رہا مگر انہوں نے کوئی بات نہ کی۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو میں نے حضرت حکم اور حماد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا۔ انہوں نے اتنا ہی کہا تھا کہ میں نے انہیں اپنا حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھنا اور ان کا کلام نہ کرنا بتایا تو انہوں نے کہا: سن لو! وہ اس وقت تک کلام نہیں کرتے تھے جب تک ان سے سوال نہ کیا جاتا۔

﴿5451﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ایسا کہنے کو ناپسند فرماتے تھے کہ "نماز کا وقت ہو گیا ہے۔"

---

[1]... علم نجوم فقط اس قدر سیکھنا کہ جس سے جہت قبلہ، اوقات اور راستوں کی پہچان حاصل ہو جائز ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِؕ (پ۷، الانعام: ۹۷) ترجمۂ کنز الایمان: اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۸/۳۶۵)

کفار کو سلام کرنا کیسا؟

﴾5452﴿... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے پوچھا ایک سرمہ فروش نصرانی گزرتا ہے تو کیا میں اسے سلام کروں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تجھے اس سے کوئی ضرورت ہے یا تم دونوں میں جان پہچان ہے تو اسے سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[1]

﴾5453﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب کے پاس جب کوئی شخص آکر اپنے شکار کے متعلق حکم پوچھتا تو وہ فرماتے: تمہارے پاس اس شکار سے پہلے بھی کوئی چیز موجود تھی؟ اگر وہ کہتا: جی ہاں۔ تو وہ فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے انتقام لے گا۔

تلاوتِ قرآن:

﴾5454﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب بندہ دن میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے تو فرشتے شام تک اس پر درود بھیجتے ہیں اور جو رات میں تلاوتِ قرآن کرتا ہے تو فرشتے صبح تک اس پر درود بھیجتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب دن کے اول وقت یا رات کے اول وقت میں ختم قرآن کرنے کو پسند فرماتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں ایسے قاری کو دیکھنا سخت ناپسند کرتا ہوں جو موٹا ہو اور قرآن پاک بھول جائے۔

شیطان سے حفاظت:

﴾5455﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جو شخص صبح میں دس مرتبہ یہ دعا پڑھے: اَعُوْذُ بِالسَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم یعنی میں شیطان مردود سے سننے جاننے والے کی پناہ مانگتا ہوں۔ وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور جو شام میں یہ دعا پڑھے وہ صبح تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔

---

[1]... کفار کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف عَلَیْکُمْ کہے۔ کافر کو اگر حاجت کی وجہ سے سلام کیا، مثلاً سلام نہ کرنے میں اس سے اندیشہ ہے تو حرج نہیں اور بقصدِ تعظیم کافر کو ہرگز ہرگز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۶۱ ملتقطاً)

﴿5456﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ اگر مجھے کہا جائے کہ ان میں سے کسی نے اپنے ناخن پر مسح کیا ہے تو میں اس کی تصدیق نہیں کروں گا۔

﴿5457﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث عکلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا ہاتھ پکڑے ہوئے ایک شخص کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ میں نے اس کا کوئی عیب ذکر کر دیا جب ہم مسجد کے دروازے پر پہنچے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا: جاؤ وضو کرو۔ اسلاف ایسی باتوں کو بیہودہ شمار کرتے تھے۔[1]

﴿5458﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جھوٹ روزے دار کا روزہ توڑ دیتا ہے۔[2]

اسلاف کی جنازوں میں شرکت:

﴿5459﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو چند دنوں تک غمزدہ رہتے اور یہ غم ان میں واضح طور پر دیکھا جاتا۔

﴿5460﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالباً حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرمایا کرتے تھے: جب ہم کسی جنازے میں جاتے یا کسی میت کے بارے میں سنتے تو ہم چند دن تک اس کے غم میں مبتلا رہتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اسے وہ معاملہ درپیش ہوا ہے جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا یا پھر دوزخ کی طرف جبکہ تمہارا حال یہ ہے کہ تم اپنے جنازوں میں دنیا کی باتیں کرتے ہو۔

﴿5461﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر بندہ اپنے گناہوں کی طرح اپنی عبادت کو چھپائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عبادت کو ظاہر فرما دے گا۔

عابد کا خوفِ خدا:

﴿5462﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ایک عابد ایک عورت کے پاس تھا، عابد

1... عرض: وُضو کی حالت میں جھوٹ بولا یا غیبت کی یا فُحش بکا تو وُضو میں کوئی خرابی تو نہیں آتی؟
ارشاد: مُستَحب یہ ہے کہ پھر وُضو کرلے اگر نماز اسی وُضو سے پڑھ لی خِلافِ مُستَحب کیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۸۱)

2... جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزہ میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں کراہت آتی ہے (روزہ ٹوٹتا نہیں)۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۹۶)

نے ارادہ کیا کہ اپنا ہاتھ عورت کی ران پر رکھے لیکن اس نے ہاتھ آگ میں رکھ دیا حتّٰی کہ اس کا ہاتھ جل گیا۔

﴿5463﴾... فرمانِ خداوندی ہے:

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ (پ۲۲،سبا:۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور روک کر دی گئی ان میں اور اس میں جسے چاہتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب بھی مجھے یہ آیت یاد آتی ہے تو ٹھنڈے مشروب کی یاد آجاتی ہے۔

رضائے الٰہی:

﴿5464﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے علم حاصل کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو اتنا عطا فرمائے گا جو اس کو کفایت کرے گا۔

﴿5465﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میری ایک عورت سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے ہاتھ ملانے کا ارادہ کیا چنانچہ میں نے اپنے ہاتھ پر کپڑا ڈال لیا تو اس نے اپنے چہرے سے پردہ ہٹا دیا وہ بہت بوڑھی عورت تھی لہٰذا میں نے اس سے بغیر کوئی چیز حائل کیے ہاتھ ملایا[1]۔

﴿5466﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پسند کرتے تھے کہ عمل میں زیادتی ہی کریں کوئی کمی نہ کریں تاکہ استقامت باقی رہے۔

﴿5467﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو پہلے اپنے لئے کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کون سی دعا اس کے حق میں قبول ہو جائے۔

﴿5468﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی انگوٹھی میں ''بِاللهِ وَلَهُ بِحَقٍّ'' کا نقش تھا جو مکھی کی مثل تراشا ہوا تھا۔

﴿5469﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مسلمانوں میں بہترین عادل وہ ہے جس

[1]... ایسی بوڑھی عورت جو نفسانی یعنی جنسی خواہش نہ رکھتی ہو اس سے مصافحہ کرنے اور اس کے ہاتھ کو مس کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اطمینان خاطر حاصل ہو۔ (فتاوی رضویہ، ۲۲/ ۲۰۶)

کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہ ہو۔

﴿5470﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حُلْوان کے امیر کو کھیت میں چلتے دیکھا تو فرمایا: راستے میں ظلم کرنا دین میں ظلم کرنے سے بہتر ہے۔

قیامت کی نشانیاں:

﴿5471﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ایک رات ایسی آئے گی جس میں لوگوں کے سینوں سے قرآنِ پاک اٹھا لیا جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے تمام مؤمنین انتقال کر جائیں گے پھر ایسے لوگ رہ جائیں گے جو نہ سچی بات کریں گے نہ اس کو عام کریں گے، زنا ایسے کریں گے جیسے گدھے جفتی کرتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے تو اسے بہت طویل بیان کیا اور یہ ان صحابہ میں سے تھے جو قیامت کے معاملے کو بہت طویل ذکر کرتے تھے، حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: وہ لوگ 120 سال تک اسی حالت میں رہیں گے۔

﴿5472﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جب جمع ہوتے تو اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ ان میں سے کوئی شخص اپنی بہترین حدیث سنائے۔

﴿5473﴾... حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک شخص نے مال دیا اور اس میں سے (اس وقت کے) سو روپے نکال لیے کہ زعفران لے گا۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس قدر دنیا کے طلبگار نہیں تھے۔

اچھی نیت کا اثر:

﴿5474﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ایک شخص ایسی گفتگو کرتا ہے جس پر غصہ آتا ہے لیکن اس کی نیت بھلائی کی ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے لوگوں کے دلوں میں معافی ڈال دیتا ہے حتّٰی کہ لوگ کہتے ہیں: اس کا کلام بھلائی کے لیے ہی ہے اور ایک شخص اچھا کلام کرتا ہے لیکن اس سے بھلائی کا ارادہ نہیں کرتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کے دلوں میں ایک بات ڈال دیتا ہے حتّٰی کہ لوگ کہتے ہیں: اس نے اپنے کلام سے بھلائی کا ارادہ نہیں کیا۔

﴾5475﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بندہ جو بھی مال خرچ کرتا ہے اس پر اسے اجر ملتا ہے سوائے تعمیراتی کام کے، ہاں اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کے لیے مسجد تعمیر کرے تو اس پر اجر ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے پوچھا: اگر بندہ بقدرِ ضرورت گھر بنائے تو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہ ثواب ملے گا نہ گناہ۔

صدقے کا جذبہ:

﴾5476﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: تم سے پہلے وُسعَت والے لوگوں کے گھروں میں خوشحالی اور لباس میں پیوند کاری ہوتی تھی، جب وہ صدقہ کرنا شروع کرتے تو اپنے گھروں کے دروازے اپنے اوپر بند کر لیتے تھے اگر بچ جاتا تو رشتے داروں پر صدقہ کرتے اگر پھر بھی بچ جاتا تو پڑوسیوں پر صدقہ کرتے اگر پھر بھی بچ جاتا تو یہاں، وہاں صدقہ کر دیتے اور ان کو یہ بات پسند تھی کہ ان کے گھر میں ملاقاتیوں اور مانگنے والوں کے لئے کھجوریں موجود رہیں۔

﴾5477﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو منصور میمون جہنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ اپنے گھروں میں خوشحال ہوتے تھے لیکن پھر بھی ان کے لباس میں پیوند لگے ہوتے تھے۔

﴾5478﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: تم سے پہلے کے لوگ پھٹے ہوئے لباس میں مہربان دلوں والے تھے۔

﴾5479﴿... حضرت سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: بیت الخلاء میں (دل میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ اوپر کو بلند ہو جاتا ہے[1]۔

﴾5480﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان قرآنِ پاک کو

---

❶... پاخانہ کے اندر (یعنی استنجاخانہ میں) اللہ کا ذکر منع ہے کیونکہ وہاں گندگیاں ہیں حضور سوائے اس حالت کے تمام حالات میں ذِکرُ اللہ کرتے تھے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۲۶۸ ملتقطاً)

چھوٹا کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرمایا کرتے: کتابُ اللہ کی تعظیم کرو۔

اعمال کو پوشیدہ رکھو:

﴿5481﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ لوگ (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کسی غلام کا نام عبد اللہ رکھنے سے کتراتے تھے یہ خوف کرتے ہوئے کہ یوں وہ آزاد ہو جائے گا اور اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ جن نیک اعمال کو انہوں نے پوشیدہ رکھا ہے انہیں ظاہر کر دیں بایں طور کہ کوئی شخص کہے: میں نے فلاں فلاں کام کیا، میں نے فلاں فلاں چیز بنائی، وہ کسی کو کوئی چیز دیتے تو اتنا کہنے کو بھی ناپسند کرتے کہ میں نے تجھے دے کر بھلائی کی یا یوں کہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد ہے، وہ لوگ خاموشی سے دے دیتے اور کچھ نہ کہتے تھے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں جب کوئی ایسی بات دیکھتا ہوں جو مجھے ناپسند ہو تو میں اس کی برائی صرف اس لئے نہیں کرتا کہ کہیں میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔

﴿5482﴾... حضرتِ سیِّدُنا جواب تیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کے وقت کانپتے تھے، حضرتِ سیِّدنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے ان سے کہا: اگر تم اس پر قابو پا سکتے ہو تو مجھے پروا نہیں کہ میں تمہیں کسی گنتی میں شمار نہ کروں اور اگر تم اس پر قابو نہیں پا سکتے تو یقیناً تم نے اپنے سے بہتر کی مخالفت کی۔

سیِّدُنا ابراھیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے منقول تفسیری اقوال

﴿5483﴾... فرامینِ باری تعالیٰ اور ان کی تفسیر:

وَیَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (پ۱۲، ھود: ۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے۔

(گواہ سے مراد) حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔

كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے۔

(پ۲۶، الذّٰریٰت: ۱۷)

یہاں یَهْجَعُوْنَ کے معنیٰ ہیں: سونے والے۔

وَ اجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَؕ (پ۱۱، یونس:۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو اور نماز قائم رکھو۔

یعنی وہ (بنی اسرائیل) خوف زدہ ہوئے تو انھیں حکم دیا گیا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں۔

وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَۘ(۹) (پ۱۸، المؤمنون:۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔

یعنی فرض نمازوں پر ہمیشگی کرنے والے۔

وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (پ۲۱، السجدۃ:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور ہم انہیں چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے۔

یعنی ان اشیاء کے ذریعے جن سے وہ دنیا میں تکلیف میں مبتلا ہوتے تھے۔

طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ (پ۱۳، الرعد:۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام۔

یعنی وہ بہتر ہوگا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں عطا فرمائے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی نے فرمایا: کہا جاتا ہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" تمام کلاموں میں دگنا ہے (یعنی یہ ذکر بھی ہے اور شکر بھی)۔

﴿5484﴾...اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍۙ(۲۴) (پ۲۶، قٓ:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو۔

اس سے مراد حق سے دور ہونے والا ہے۔

﴿5485﴾...اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِۚ(۴۶) (پ۲۷، الرحمٰن:۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

یہ اس کے لیے ہے جو دنیا میں ڈرے۔

﴿5486﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍؕ(۴) (پ۳۰، البلد: ۴) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

یعنی ماں کے پیٹ ہی سے مشقت میں رہتا۔

﴿5487﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍۙ(۱۳) (پ۲۹، القلم: ۱۳) ترجمۂ کنز الایمان: دُرُشت خُو اس سب پر طُرَّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

یہاں "عُتُل" سے مراد فاجر اور "زَنِیْم" سے مراد لوگوں کے ساتھ بداخلاقی کرنے والا ہے۔

﴿5488﴾... حکمِ خداوندی ہے:

وَ لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو۔

(پ۲، البقرۃ: ۲۲۴)

اس سے مراد وہ شخص ہے جو قسم کھائے کہ صلہ رحمی نہیں کرے گا اور رشتہ داروں سے نیکی نہیں کرے گا اور دو لوگوں میں صلح نہیں کروائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اسے اس کی قسم ایسے کاموں سے نہ روکے اسے چاہئے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔

﴿5489﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ تکبیرِ اولیٰ میں سُستی کرتا ہے تو اس سے کنارہ کشی کرلو۔

﴿5490﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کا عقیدہ تھا کہ بروزِ قیامت لوگ آدھے دن کی مقدار میں حساب سے فارغ ہو جائیں گے اور کہا جائے گا: یہ جنتی ہیں اور یہ جہنمی ہیں۔

﴿5491﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان نزع کی شدّت کو پسند کرتے تھے تاکہ برے اعمال کا کفارہ ہو جائے۔

﴿5492﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی اور حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمَا فرماتے ہیں: بندے کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ دینی یا دنیاوی معاملے میں اس پر انگلیاں اٹھائی جائیں سوائے اس کے جسے

اللہ عَزَّوَجَلَّ محفوظ رکھے اور آپ نے تین بار اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔

﴿5493﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص بڑا نیک تھا، پھر اس سے کوئی بدعت یا کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو اس کے ساتھیوں نے اسے چھوڑ دیا اور بالکل نظر انداز کر دیا۔ جب یہ بات حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو پہنچی تو فرمایا: اس کا تدارک کرتے اور اس کو سمجھاتے، اس کو چھوڑنا نہیں چاہئے تھا۔

﴿5494﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دین میں رنگین مزاجی کو ناپسند فرماتے تھے۔

﴿5495﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حجام کے شیشے میں دیکھنا چھچھورا پن ہے۔

سیِّدُنا ابراھیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو عمران ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ایک جماعت سے ملاقات کی ہے، ان میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور امہات المؤمنین میں سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ان کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی ہیں جبکہ ان کی اکثر روایات تابعین علما رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ، حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَد، حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق، حضرتِ سیِّدُنا عَبِیدہ سَلْمانی، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مُعاویہ نخعی، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید، حضرتِ سیِّدُنا شُرَیح بن حارث، حضرتِ سیِّدُنا زِرّ بن حُبَیش، حضرتِ سیِّدُنا عُبید بن نُضَیلہ، حضرتِ سیِّدُنا وہنی بن نُوَیرہ، حضرتِ سیِّدُنا عابِس بن ربیعہ، حضرتِ سیِّدُنا تمیم بن حَذْلَم، حضرتِ سیِّدُنا سَہْم بن مِنْجاب اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ضِرار اَسَدی رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام شامل ہیں۔

سجدہ سہو کا حکم:

﴿5496﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھی اس میں کچھ زیادتی ہوئی یا کچھ کمی جب نماز مکمل ہو گئی تو عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا نماز میں کوئی نئی بات ہوئی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”نہیں، لیکن کیوں پوچھ رہے ہو؟“ ہم نے وہ معاملہ عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبلے کی جانب مڑے اور دو سجدے کیے پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ”اگر نماز میں کوئی نئی بات ہوتی تو ضرور تم کو اس کی خبر دیتا لیکن میں تمہاری مثل بشر ہوں میں بھی بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو، تو جب میں بھولوں تو مجھے یاد دلا دیا کرو اور تم میں سے جب کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو جو سب سے بہتر سمجھے اس پر اپنی نماز مکمل کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے کرلے[1]۔“[2]

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاجزی:

﴿5497﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چٹائی پر آرام فرما رہے تھے اور چٹائی کا اثر آپ کے جسمِ مبارک پر واضح تھا، میں اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا آپ ہمیں اس بات کی اجازت دیں گے کہ ہم آپ کے لئے کچھ بچھا دیں تاکہ آپ اس تکلیف سے محفوظ ہو کر اس پر آرام فرمائیں؟ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے دنیا سے اور دنیا کو مجھ سے کیا کام میں تو دنیا میں اس سوار کی مثل ہوں جو ایک درخت کے سائے میں ٹھہرا اور پھر اسے چھوڑ کر چل دیا۔[3]

﴿5498﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ

---

❶... یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب نماز کلام کرنے سے فاسد نہ ہوتی تھی، چونکہ اس سوال وجواب کے باوجود نماز باقی تھی لہٰذا سجدۂ سہو کر لیا اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ سَلَّمَ سے مراد وہی نماز کا سلام ہے جو نماز تمام کرنے کی نیت سے کیا گیا تھا۔ خیال رہے کہ اگر کسی نمازی کو سلام کے بعد اپنی بھول یاد آئے تو فوراً سجدۂ سہو میں گر جائے اور پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیرے پہلا سلام سہو کا ہو جائے گا دوسرا نماز کا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۴۶)

نوٹ: سجدہ سہو کے تفصیلی احکام جاننے کے لیے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب **”بہارِ شریعت جلد اول، حصہ 4، صفحہ 708 تا 719“** کا مطالعہ کیجئے۔

❷... بخاری، کتاب الصلوۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، ۱/ ۱۵۷، حدیث: ۴۰۱، بتغیر قلیل

❸... سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مثل الدنیا، ۴/ ۴۲۶، حدیث: ۴۱۰۹، دون ”مالی وللدنیا“

رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے دنیا سے اور دنیا کو مجھ سے کیا کام میں تو دنیا میں اس سوار کی مثل ہوں جس کو گرم دن میں سایہ دار درخت ملا تو اس نے وہاں آرام کیا اور پھر چھوڑ کر چل دیا۔[1]

سفرِ معراج:

﴿5499﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بُراق لایا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے پیچھے سوار ہو گئے براق دونوں کو لے کر چلا، جب وہ کسی پہاڑ کی چڑھائی چڑھتا تو اس کے پاؤں اوپر ہو جاتے اور جب نیچے اترتا تو اس کے ہاتھ اوپر ہو جاتے، وہ ایک بدبودار زمین سے ہوتے ہوئے خوشبودار زمین پر پہنچے تو حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جبریل! ہم بدبودار زمین سے خوشبودار زمین پر آئے ہیں؟ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: وہ بدبودار جگہ جہنم کی زمین تھی اور یہ جنت کی زمین ہے، حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ہم ایک شخص کے پاس آئے جو نماز پڑھ رہا تھا اس نے کہا: جبریل! یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: یہ آپ کے بھائی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ تو انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور مجھے برکت کی دعا دی اور کہا: اپنی امت کے لئے آسانی کا سوال کریں، میں نے پوچھا: جبریل! یہ میرے بھائی کون ہیں؟ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یہ آپ کے بھائی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ میں نے کہا: وہی بلند آواز اور غصہ والے؟ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ان کا ربّ ان کے طرزِ عمل اور مزاج کی گرمی کو خوب جانتا ہے۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: پھر ہم وہاں سے چلے تو میں نے ایک روشن جگہ دیکھی تو جبریل سے پوچھا: جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کہا: یہ آپ کے والد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا درخت ہے، کیا آپ ان سے ملاقات کریں گے؟ میں نے کہا: "ہاں۔" لہٰذا ہم ان سے ملے تو انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور برکت کی دعا دی، پھر ہم بیتُ المقدس اس جگہ گئے جہاں انبیا اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے پھر میں بیت المقدس میں

---

[1] ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۴۶، حدیث: ۴۲۰۸

داخل ہوا تو تمام انبیا کو جن کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں کیا اور جن کا نہیں کیا اس نے میرے لیے جمع فرما دیا، میں نے ان سب کو نماز پڑھائی سوائے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ السَّلَام کے۔[1]

مومن کی تین صفات:

﴿5500﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا بِالْفَاحِشِ الْبَذِیْءِ یعنی مومن طعنہ مارنے والا، لعنت کرنے والا اور بے حیائی کی باتیں کرنے والا بدکلام نہیں ہوتا۔[2]

﴿5501﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں گدھے جیسی موت کو ناپسند کرتا ہوں۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! گدھے کی موت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ناگہانی موت۔[3]

﴿5502﴾... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اچھی آواز میں قرآن پڑھتا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بلوایا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان! ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھو بے شک میں نے نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ''حُسْنُ الصَّوْتِ زِیْنَۃُ الْقُرْاٰنِ یعنی اچھی آواز قرآن کی زینت ہے۔''[4]

﴿5503﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں تشہد ایسے سکھاتے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے ہیں اور ارشاد فرماتے: تشہد سیکھو کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔[5]

﴿5504﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ٦۹، حدیث: ۹۹۷٦

2 ...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اللعنة، ۳/ ۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴

3 ...ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی التشدید عند الموت، ۲/ ۲۹۵، حدیث: ۹۸۲

4 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۸۲، حدیث: ۱۰۰۲۳

5 ...سنن الکبری للبیہقی، کتاب الصلوة، باب وجوب التشہد الاخر...الخ، ۲/ ۵۲۸، حدیث: ۳۹٦۳، دون ''تعلّموا''

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو ہم اپنا رخ آپ کی طرف کر لیتے۔[1]

﴿5505﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: افضل صدقہ درہم دینا یا سواری پیش کرنا ہے۔[2]

آقا کی نصیحتیں:

﴿5506﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تاکیداً فرمایا: تم صبح اس طرح کرو کہ تمہارے بالوں میں تیل لگا ہو اور تم نے کنگھی کی ہو اور اس طرح صبح نہ کرو کہ تم پر اداسی ہو اور مسلمانوں میں سے جو تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو جبکہ گانے باجے کا اہتمام نہ ہو اگر گانے باجے کا اہتمام ہو تو دعوت قبول نہ کرو اور اہل قبلہ میں سے جس کا بھی انتقال ہو جائے اس کا جنازہ پڑھو اگرچہ اس کو سولی دی گئی ہو یا اس کو رجم کیا گیا ہو، زمین بھر گناہوں کے ساتھ تمہارا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنا یہ اس سے بہتر ہے کہ تم اہل قبلہ میں سے کسی کے خلاف (جھوٹی) گواہی دینے والے ہو۔[3]

﴿5507﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام مخلوق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عیال ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک محبوب ترین وہ ہے جو اس کی عیال سے اچھا سلوک کرے۔[4]

زکوٰۃ، صدقہ اور دعا کا فائدہ:

﴿5508﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جناب سَیِّدُ المرسلین، رحمۃٌ

1... ترمذی، کتاب الجمعة، باب فی استقبال الامام اذا خطب، ۲/ ۴۴، حدیث: ۵۰۹

2... معجم کبیر، ۱۰/ ۸۴، حدیث: ۱۰۰۲۹

3... معجم کبیر، ۱۰/ ۸۴، حدیث: ۱۰۰۲۸

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۸۶، حدیث: ۱۰۰۳۳

لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرو، اپنی بیماریوں کا صدقے کے ذریعے علاج کرو اور دعا کے ذریعے بلاؤں کو دور کرو۔[1]

﴿5509﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مالدار ہونے کے باوجود سوال کرے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اپنے چہرے کا گوشت نوچ رہا ہو گا، اس شخص کے لئے صدقہ حلال نہیں جس کے پاس 50 درہم یا اتنی مالیت کا سونے کا سامان ہو (یعنی اسے سوال کرنا جائز نہیں)۔[2]

قرض دینے کا اجر:

﴿5510﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اسود بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نخع کے رہنے والے ایک تاجر غلام سے قرض لیا کرتے تھے، جب وہ تاجر غلام آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آتا تو آپ (اپنے پاس آنے والے تحائف سے) اس کا قرض چکا دیتے ایک مرتبہ وہ غلام قرض واپس لینے آیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہمیں کچھ مہلت دے دو کیونکہ ان تحائف سے کچھ دیگر حقوق بھی ادا کرنے ہیں؟ اس نے انکار کر دیا چنانچہ آپ نے ہاتھوں ہاتھ 500 درہم اس کو دے دیے۔ اس غلام نے لے کر واپس کرتے ہوئے کہا: چلئے رکھ لیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے بھی تو تم سے یہی کہا تھا لیکن تم نے تو انکار کر دیا تھا۔ تاجر نے کہا: میں نے آپ کو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت سے یہ حدیث پاک بیان کرتے سنا کہ رحمت عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو دو مرتبہ قرض دے تو ان میں سے ایک کا اجر صدقہ کرنے کی مثل ہے۔"[3] لہٰذا حضرت اسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ درہم رکھ لیے۔

نماز فجر و عشا کی فضیلت:

﴿5511﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر

1... سنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب الجنائز، باب وضع الید علی المریض... الخ، حدیث ۳/ ۵۳۶، حدیث: ۶۵۹۳، بتقدم وتأخر

2... ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب من سأل عن ظھر غنی، ۲/ ۴۰۲، حدیث: ۱۸۴۰

مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۹۲، حدیث: ۴۴۴۰

3... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۲۹، حدیث: ۱۰۲۰۰

ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں نے مدینے کے ایک مقام پر ایک عورت کا علاج کیا جس کی وجہ سے مجھے انزال ہو گیا جبکہ میں نے اسے چھوا بھی نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر پردہ رکھے گا جب تک تو اپنے آپ پر پردہ رکھے گا۔ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر کچھ ارشاد نہ فرمایا۔ پھر وہ شخص وہاں سے کھڑا ہوا اور چل دیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو اس کے پیچھے بھیجا اور اس کو بلوا کر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَۚ(۱۱۴) (پ۱۲، ھود: ۱۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہ اس شخص کے ساتھ خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام لوگوں کے لئے ہے۔[1]

حوضِ کوثر کیسا ہے؟

﴾5512-13﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مُلَیکہ کے دونوں بیٹے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہماری ماں اپنے شوہر کی عزت کرتی تھی اور اولاد پر شفقت کرتی تھی، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتی تھی سوائے اس کے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں انتہائی برا کام کرتی تھی، حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہاری ماں جہنم میں ہے۔ وہ واپس ہوئے اور ان کے چہرے پر اداسی نظر آرہی تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو بلوایا تو وہ واپس آئے اب ان کے چہرے پر خوشی نظر آرہی تھی اس امید پر کہ شاید کوئی نئی بات ہو گئی ہے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری والدہ بھی تمہاری والدہ کے ساتھ ہے[2]، تو ایک منافق نے کہا: جو اپنی والدہ کے بارے میں

---

1 ...مسلم، کتاب التوبة، باب ان الحسنات... الخ، ص ۱۴۷۷، حدیث: ۲۷۶۳

2 ...شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیة، جلد 1، صفحہ 314 پر ہے: حافظ ابنِ شاہین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمُبِیْن اپنی کتاب "اَلنَّاسِخ وَالْمَنْسُوخ" میں ذکر کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ حَجَّةُ الْوَداع کے موقع پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی والدہ ماجِدہ کی قبر کی زیارت کے لئے گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی والدہ ماجدہ کو ...

بے اختیار ہیں ہم ان کے نقش قدم پر کیسے چلیں؟ کثرت سے سوال کرنے والے ایک انصاری شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی یا آپ دونوں کی والدہ کے بارے میں وعدہ کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے سوال ہی نہیں کیا اور میں ضرور قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔ انصاری نے عرض کی: مقام محمود کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم سب لوگ ننگے پاؤں ننگ بدن اور بغیر ختنہ کے آؤ گے سب سے پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو کپڑے پہنائے جائیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: میرے خلیل کو کپڑے پہناؤ تو ان کو دو سفید چادریں پہنائی جائیں گی اور وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائیں گے پھر میرے لئے کپڑے لائے جائیں گے اور میں ان کو پہنوں گا اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سیدھی جانب ایک مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے علاوہ اور کوئی کھڑا نہیں ہو گا اور تمام اولین و آخرین مجھ پر رشک کریں گے اور میری نہر کوثر کو حوض کی طرف کھول دیا جائے گا۔ ایک منافق نے کہا: پانی تو فقط کالی مٹی پر یا کنکریوں پر ہی بہتا ہے۔ انصاری نے عرض کی: اس کی مٹی اور کنکر کیا ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مٹی مشک ہے اور کنکر موتی ہے۔ منافق نے کہا: میں نے تو ایسی بات کبھی نہیں سنی؟ مٹی اور کنکر پر پانی بہے تو اس میں تو جڑیں بھی نکلی ہوتی ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں اس کی جڑ سونے کی ہے۔ منافق نے کہا: میں نے تو ایسی بات کبھی نہیں سنی؟ جڑ کے ساتھ تو پتے اور پھل بھی ہوتے ہیں؟ انصاری نے عرض کی: کیا اس کے پھل

...... زندہ کرنے کی دعا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں زندہ فرمادیا اور وہ آپ پر ایمان لائیں۔ صفحہ 318 پر ہے: حافظ ابن شاہین، خطیب بغدادی، حافظ اِبنِ عَساکِر، علامہ سُہَیلی، علامہ مُحِب طَبَری، علامہ ناصر الدّین بن مُنیر اور علامہ ابنِ سیّدُ النّاس رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ مُمانعتِ اِستغفار والی روایت اس حدیث سے منسوخ ہے۔ شارح احیاء العلوم علامہ سیّد محمد بن محمد حسینی مرتضٰی زَبیدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والِدَیْن کَرِیمین بعدِ وفات زندہ ہو کر آپ پر ایمان لائے، اس راویت کو (دوسری سند کے ساتھ) علامہ سُہیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے "رَوْضُ الْاُنُف" میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کیا اور خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی نے "اَلسَّابِق وَاللَّاحِق" میں اسے ذکر کیا۔ حافظ علامہ سُیُوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدین کریمین کے ایمان کے متعلق سات رسائل تصنیف فرمائے اور اس موضوع کے متعلق میرا (یعنی صاحب اتحاف کا) بھی ایک رِسالہ بنام "اَلْاِنْتِصَار لِوَالِدَیِ النَّبِیِّ الْمُخْتَار" ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ۱۰/ ۴۳۳ ملخصًا)

ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مختلف قسم کے جواہرات اس کے پھل ہیں اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جو اس سے ایک گھونٹ پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس سے محروم رہا وہ کبھی سیراب نہ ہوگا۔(1)

﴿5514﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کپڑوں سے جنابت کے اثر کو کھرچ دیتی تھی پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کپڑوں میں نماز پڑھتے تھے۔(2)

﴿5515﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: شاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھتے ہوئے ٹھنڈ محسوس کی تو ارشاد فرمایا: عائشہ! اپنی چادر مجھ پر ڈال دو۔ میں نے عرض کی: میں حائضہ ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجبوری بھی اور بخل بھی، تمہارا حیض تمہارے کپڑوں میں نہیں ہے۔(3)

آقا کا دیوانہ:

﴿5516﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان سے زیادہ محبوب ہیں، میرے گھر والوں سے زیادہ محبوب ہیں بلکہ آپ مجھے اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، جب میں اپنے گھر میں ہوں اور آپ کی یاد آجائے تو اس وقت تک قرار نہیں آتا جب تک آپ کو دیکھ نہ لوں، جب میں اپنی موت اور آپ کے وصال کو یاد کرتا ہوں تو میں جانتا لیتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ بلند مقام پر ہوں گے اور اگر میں جنت میں داخل ہو بھی گیا تو پھر بھی مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں آپ کے دیدار سے محروم نہ ہو جاؤں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا حتّٰی کہ

---

1 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۵۲، حدیث: ۳۷۸۷

2 ...مسلم، کتاب الطهارة، باب حکم المنی، ص۱۶۶، حدیث: ۲۸۸

3 ...مسند ابی یعلی، مسند عائشة، ۴/ ۹۱، حدیث: ۴۴۶۸

حضرت جبرئیل امین عَلَیْهِ السَّلَام یہ آیت لے کر حاضر ہوئے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ (پ۵، النسآء:٦٩)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔[1]

بیمار کے لئے حضور کی دعائے شفا:

﴿5517﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی بیمار کے پاس تشریف لاتے تو یوں دعا فرماتے: اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا یعنی اے لوگوں کے پالنہار! تکلیف کو دور فرما، شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے اور شفا نہیں مگر تیری شفا، ایسی شفا جو بیماری کا نشان نہیں چھوڑتی۔[2]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا عَوْن بن عبد اللہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تابعینِ کرام میں سے ایک بزرگ حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ دل جمعی سے ذکر الٰہی میں مشغول اور حفاظت الٰہی میں رہنے والے، اُمَرا اور متکبرین سے دور رہنے والے، فُقَرا اور مساکین پر نرمی کرنے والے، قدم بقدم صاحب بصیرت اور امیدوں کے دھوکے سے بچنے والے، اپنے نفس پر گریہ کرنے والے، حق کی طرف خوشی خوشی بڑھنے والے اور آخرت کے سفر کے لیے تیزی سے زادِ راہ اکٹھا کرنے والے تھے۔

منقول ہے: کمتر کو چھوڑنے اور برتر کو اختیار کرنے کا نام تصوف ہے۔

---

1 ...معجم اوسط، ۱/ ۱۴۸، حدیث: ۴۷۷

2 ...بخاری، کتاب المرضی، باب دعاء العائد للمریض، ۴/ ۱۴، حدیث: ۵۶۷۵

عمل کا سردار:

﴿5518﴾... حضرتِ سیِّدُنا نوفَل بن ابو فُرات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر شخص کے عمل کا کوئی سردار ہوتا ہے اور میرے عمل کا سردار اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر ہے۔

﴿5519﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ذکر کی مجالس دلوں کی شِفا ہے۔

ذِکْرُ اللہ کے فضائل:

﴿5520﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر دلوں کا زنگ دور کرتا ہے۔

﴿22-5521﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غافل رہنے والوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے جنگ سے بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہ کر لڑنے والا جبکہ غافل شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں میں ایسا ہے جیسے ثابت قدم رہ کر لڑنے والوں میں جنگ سے بھاگنے والا۔

﴿5523﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غافل رہنے والوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والے شخص کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو شکست کے دہانے پر پہنچے لشکر کو شکست سے بچالے کہ اگر وہ نہ ہوتا تو لشکر ہار جاتا ایسے ہی اگر غافل لوگوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والا نہ ہو تو لوگ ہلاک ہو جائیں۔

﴿5524﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر لوگوں پر کوئی ایسی ساعت آئے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہ کیا گیا ہو تو تمام اہل زمین ہلاک ہو جائیں۔

﴿5525﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آکر ذِکْرُ اللہ کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں تو ان سے کہا گیا: اُمِّ درداء! لگتا ہے ہم نے آپ کو اکتاہٹ میں مبتلا کر دیا ہے؟ وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں اور فرمایا: کیا یہ سمجھتے ہو کہ تم نے مجھے اکتاہٹ میں مبتلا کر دیا ہے؟ میں ہر شے میں عبادت تلاش کرتی ہوں اور اہل ذکر کی مجلس سے بڑھ کر میرے دل کی شفا اور میرے نزدیک قابل ترجیح کوئی شے نہیں۔

﴿5526﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بزرگانِ دین ملاقات کرتے اور سوالات کرتے تو ان کا مقصد فقط اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنا ہوتا تھا۔

﴿5527﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر پکارتا ہے: اے فلاں! کیا تجھ سے آج کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا گزرا ہے؟ وہ کہتا ہے: "ہاں۔" تو اسے مبارک باد دیتا ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہاڑ خیر کی بات تو خوب سنتے ہیں، کیا وہ بھلائی کے علاوہ جھوٹی اور باطل بات بھی سنتے ہیں؟ پھر یہ آیت تلاوت کی:

لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْـًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ (پ۱۶، مریم: ۸۹تا۹۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تم حد کی بھاری بات لائے قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ (مسمار ہو) کر اس پر کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے اولاد بتائی۔

﴿5528﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 20 ہزار سے زیادہ درہم ملے تو آپ نے صدقہ کر دیئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوستوں نے عرض کی: اگر آپ ان کو اپنے بیٹے کی خوشحالی کے لئے استعمال کرتے تو...؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو اس کے ذریعے مضبوط کیا ہے اور میرے بیٹے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ خوشحال کرے گا، حضرتِ سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آلِ مسعود میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے سے زیادہ کوئی خوشحال نہ تھا۔

گھر والوں کو اللہ کافی ہے:

﴿5529﴾... جب حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے اپنے کچھ سامان کی وصیت کی کہ اسے بیچ کر اس کی قیمت میری طرف سے صدقہ کر دی جائے۔ عرض کی گئی: آپ اپنا سامان صدقہ کر کے اپنے گھر والوں کو خالی ہاتھ چھوڑ رہے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اسے اپنے لیے آگے بھیج رہا ہوں اور اپنے اہل کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھوڑ تا ہوں۔

﴿5530﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ آخرت سے

بچ جانے والی چیز کو دنیا کے لئے استعمال کرتے تھے اور آج تم ہو کہ دنیا سے بچ جانے والے کو آخرت کے لیے استعمال کرتے ہو۔

فقیروں کی صحبت:

﴿5531﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اغنیاء کے ساتھ رہا تو میں نے ان میں کسی ایک کو بھی خود سے زیادہ غمزدہ نہ پایا، اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہوں جس کے کپڑے میرے کپڑوں سے زیادہ اچھے ہوں اور اس کی خوشبو میری خوشبو سے زیادہ اچھی ہو تو میں غمگین ہو جاتا پھر میں فقرا کے ساتھ رہا تو مجھے چین وسکون نصیب ہو گیا۔

﴿5532﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: میں اغنیاء کے ساتھ بیٹھتا تو ان میں اکثر لوگوں سے زیادہ پشیمان و غمگین ہوتا تھا، میں کسی کی سواری اپنی سواری سے بہتر دیکھتا یا کسی کے کپڑے اپنے کپڑوں سے بہتر دیکھتا تو غمگین ہو جاتا پھر میں نے فقراء کی صحبت اختیار کی تو راحت وسکون نصیب ہو گیا۔

﴿5533﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: عصمت یہ ہے کہ تم دنیا کی کوئی چیز طلب کرو لیکن تمہیں نہ دی جائے۔ مزید فرماتے ہیں: سب سے بڑی بھلائی یہ ہے کہ تم سے دنیا لپیٹ کر تمہیں اسلام میں سے کچھ عطا کر دیا جائے تو تم اسے عظیم سمجھو۔

موت کو یاد کرو:

﴿5534﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو بھی شخص موت کو کما حقہ پہچان لیتا ہے وہ آنے والے کل کو اپنی زندگی شمار نہیں کرتا، کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے دن کا استقبال کیا مگر دن بھی پورا نہ کر سکے اور کتنے ہی کل کی تیاری کرنے والے کل کو بھی نہ پہنچ سکے، اگر تم موت اور اس کی مسافت پر غور کرو تو ضرور خواہشات اور اس کے دھوکوں سے نفرت کرو گے۔

﴿36-5535﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے دن کا استقبال کیا مگر اس کو مکمل نہ کر سکے اور کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے آنے والے دن کا انتظار کیا مگر اس کو پا نہ سکے، اگر تم موت اور اس کی مسافت پر غور کرو تو ضرور خواہشات اور اس کے دھوکوں سے نفرت کرو گے۔

حکایت: کھدال والا

﴿5537﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص مصر کے ایک باغ میں زمین سے کچھ توڑ رہا تھا اس نے سر اٹھایا تو ایک شخص کو ہاتھ میں کھدال پکڑے اپنے سر پر کھڑے دیکھا تو اسے حقیر جانا، کھدال والے نے کہا: تمہارے دل میں کیا بات ہے؟ پہلا شخص خاموش رہا تو کھدال والے نے کہا: تمہارے دل میں دنیا ہے؟ بے شک دنیا تو موجود ہے نیک اور گناہ گار دونوں ہی دنیا سے کھاتے ہیں یا پھر تمہارے دل میں آخرت اور آخرت تو ایک سچی حقیقت ہے جس میں حق و باطل کا فرق کیا جائے گا حتّٰی کہ اس نے یہ تک بتادیا کہ اس کے بھی جوڑ ہیں جیسے گوشت میں جوڑ ہوتے ہیں، پہلے شخص کو اس کی باتیں پسند آئیں اور اس نے کہا: میرے دل میں تو وہ بات ہے جس میں لوگ مبتلا ہیں یعنی ابن زبیر کے فتنے میں مبتلا ہونا۔ کھدال والے نے کہا: پوچھو کہ کون ہے جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی لیکن اس نے قبول نہ کی، اس سے سوال کیا لیکن اس نے عطا نہ کیا، اس پر بھروسا کیا لیکن وہ کافی نہ ہوا اور اس پر یقین کیا لیکن اس نے نجات نہ دی ہو...؟ پہلا شخص کہتا ہے: میں نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مِنِّیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری حفاظت فرما اور مجھ سے حفاظت فرما۔

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: فتنے تو ظاہر ہوئے مگر ان میں سے کسی ایک کو بھی کچھ نہ ہوا۔

﴿5538-39﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اٰلِ زبیر کے فتنے کے زمانے میں ایک شخص مصر کے ایک باغ میں غمزدہ حالت میں روتے ہوئے زمین سے کچھ توڑ رہا تھا اس نے سر اٹھایا تو ایک شخص کو کھدال اٹھائے اپنے سامنے کھڑے دیکھا۔ کھدال والے نے کہا: تجھے کیا ہوا تو غمزدہ کیوں ہے؟ اس نے ناگواری سے جواب دیا: کچھ نہیں۔ کھدال والے نے کہا: کیا دنیا کا معاملہ ہے؟ بے شک دنیا تو حاضر ہے اور اس سے نیک و بد دونوں ہی کھاتے ہیں اور آخرت وہ تو آنے والی ایک سچی حقیقت ہے، قادرِ مُطْلَق بادشاہ اس میں فیصلہ کرنے والا ہوگا، جو حق اور باطل کو جدا جدا فرمائے گا حتّٰی کہ اس نے یہ تک بتادیا کہ آخرت کے بھی جوڑ ہیں، جیسے گوشت میں جوڑ ہوتے ہیں جس نے اس میں خطا کی اس نے حق میں خطا کی، غمزدہ شخص کو اس کی باتیں

پسند آنے لگیں، کھد ال والے نے کہا: جس معاملے میں مسلمان پڑے ہیں اس پر غمزدہ ہو؟ مسلمانوں پر تمہاری اس شفقت کے سبب عنقریب اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نجات دے گا۔ پوچھو کہ کون ہے جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی لیکن اس نے قبول نہ کی، اس سے سوال کیا لیکن اس نے عطا نہ کیا، اس پر بھروسا کیا لیکن وہ کافی نہ ہوا اور اس پر یقین کیا لیکن اس نے نجات نہ دی ہو...؟ غمزدہ شخص کہتا ہے: میں نے دعا کی: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مِنِّیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری حفاظت فرما اور مجھ سے حفاظت فرما۔

حضرتِ عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: فتنے تو ظاہر ہوئے مگر ان میں سے کسی ایک کو بھی کچھ نہ ہوا۔ حضرتِ مسعر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ کھد ال والے حضرتِ سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔

تقوٰی کیا ہے؟

﴿5540﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسعودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب مکتوب لکھتے تو اس طرح لکھتے: اَمَّا بَعْد! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُس بات کی وصیت کرتا ہوں جسے یاد کرنا یاد کرنے والے کے لئے خوش بختی ہے اور ضائع کرنا ضائع کرنے والے کے لئے بدبختی ہے، تقوٰی کی اصل صبر ہے، تقوٰی کا ثبوت عمل ہے، تقوٰی کا کمال ورع ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تقوٰی کی شرط وہ ہے جس کو اس نے شرط مقرر کیا اور تقوٰی کا حق وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لازم کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کو پورا کرنا یہ ہے کہ معبود صرف اسی کو مانا جائے کسی اور کو نہیں اور اطاعتِ الٰہی ہی میں کسی دوسرے کی فرمانبرداری کی جائے، معاملات کو اسی کی اطاعت کی خاطر مقدّم و مؤخر کیا جائے اور اس کے عہد کو پورا کرنے کی خاطر باقی تمام وعدے توڑ دیئے جائیں مگر کسی غیر کے وعدے کو پورا کرنے کی خاطر ربّ تعالیٰ کا عہد نہ توڑا جائے، اس بات پر سب کا اتفاق ہے، اس کی مزید وضاحت بھی ہے جسے صاحب بصیرت ہی سمجھ سکتے ہیں اور اس کی معرفت رکھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

﴿5541﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے بھلائی بہت زیادہ ہے لیکن بہت کم لوگ اسے دیکھ پاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے لوگوں کے لئے اس بھلائی میں سے حصہ ہے لیکن جو اس کی طرف نظر نہیں کرتا اس کو نظر نہیں آتا اور جو اس کے لئے جستجو نہیں کرتا وہ

اس کو پا نہیں سکتا، جو اس کے بارے میں نہیں جانتا وہ اسے لازم نہیں سمجھتا، کیا تم نہیں دیکھتے کہ آسمان میں کس قدر ستارے ہیں مگر ان کے ذریعے راہنمائی وہی حاصل کرتے ہیں جو ان کا علم رکھتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن نصر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس روایت میں اضافہ کیا کہ تقویٰ کی اصل صبر ہے، تقویٰ کا ثبوت عمل ہے اور تقویٰ کا کمال ورع ہے۔

ایک چراغ تھا جو بجھ گیا:

﴿5542﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن مسعودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: آپ اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ زاہد تھے اور اُس چراغ کی مثل تھے جس سے لوگ فائدہ حاصل کرتے تھے ان کے گھر والوں نے کہا: وہ ہمارے درمیان ہمارے ساتھ رہے انہوں نے ہمیں کبھی کوئی تکلیف نہیں دی مگر یہ کہ وہ ایک چراغ تھا جو بجھ گیا اور لوگ اس سے مستفیض ہونے سے محروم ہو گئے۔

قرآن و حدیث دونوں ضروری ہیں:

﴿5543﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ قرآن کو چھوڑ کر صرف حدیث پڑھنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو باڑے کا دروازہ پکڑے کھڑا ہو اور اس باڑے میں بہت سی بھیڑ بکریاں بھی ہوں، اتنے میں وہاں سے ہرن گزریں تو وہ انہیں پکڑنے کے لیے ان کے پیچھے بھاگ کھڑا ہو لیکن پکڑ نہ سکے، جب واپس آئے تو دیکھے کہ بکریاں بھی بھاگ چکی ہیں یوں ہرن بھی ہاتھ نہ آئے اور بکریوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔

﴿5544﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان قرآن سن کر ایمان نہ لانے والے کو اس لشکر کے ساتھ تشبیہ دیتے تھے جو جنگ کے لئے نکلے پھر اسے مالِ غنیمت حاصل ہو تو وہ اس مال کو اس طرح تقسیم کریں کہ بعضوں کو دیں اور بعضوں کو نہ دیں جب یہ لوگ پوچھیں کہ ہم سب ایک ہیں پھر ہمارا کیا قصور ہے کہ تم نے ہمیں نہیں دیا؟ تو ان سے کہا جائے: تم ایمان والے نہیں ہو۔

﴿5545﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی ریشم کی ملاوٹ والے کپڑے پہنتے اور کبھی اونی لباس یا موٹی اونی چادر وغیرہ پہنا کرتے، آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ریشم کی ملاوٹ والے کپڑے اس لئے پہنتا ہوں کہ میرے پاس امیر لوگ بیٹھنے میں عار محسوس نہ کریں[1] اور اونی کپڑے اس لئے پہنتا ہوں کہ غریب لوگ میرے پاس بیٹھنے سے نہ گھبرائیں۔

﴿5546﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پہلے والے آ گئے اور دوسرے تھکے ہوئے منتظر ہیں لہٰذا جسے چھوڑ جانا ہے اس کے بجائے ان اعمال کی اصلاح کر لو جنہیں آگے بھیج رہے ہو، بے شک مخلوق خالق کے لئے، شکر انعام کرنے والے کے لئے، حیات موت کے بعد اور بقا قیامت کے بعد ہی ہے۔

کمالِ تقویٰ:

﴿5547-48﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تقویٰ کا کمال یہ ہے کہ تیرے پاس جو علم ہے اس سے بڑھ کر علم کی تلاش کرے اور نقصان یہ ہے کہ جو تو جانتا ہے اس میں زیادتی کی جستجو ختم کر دے کیونکہ موجودہ علم سے نفع کا کم ہونا آدمی کو زیادہ کی جستجو ترک کرنے پر ابھارتا ہے۔

﴿5549﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: آج کا دن تیاری کا ہے کل کا دن جیتنے کا، انعام جنت ہے اور ہار جہنم ہے، عفو و درگزر سے جہنم سے نجات ملے گی اور رحمت کے ذریعے جنت میں داخلہ ہو گا اور اعمال کے ذریعے منازل تقسیم ہوں گی۔

تکبر کی علامت:

﴿5550﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تیرے متکبر ہونے کے لئے اتنا

[1]... مردوں کے کپڑوں میں ریشم کی گوٹ چار انگل تک کی جائز ہے اس سے زیادہ ناجائز، یعنی اس کی چوڑائی چار انگل تک ہو، لمبائی کا شمار نہیں۔ اسی طرح اگر کپڑے کا کنارہ ریشم سے بُنا ہو جیسا کہ بعض عمامے یا چادروں یا تہبند کے کنارے اس طرح کے ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار انگل تک کا کنارہ ہو تو جائز ہے، ورنہ ناجائز۔ یعنی جبکہ اس کنارہ کی بناوٹ بھی ریشم کی ہو اور اگر سوت کی بناوٹ ہو تو چار انگل سے زیادہ بھی جائز ہے۔ عمامہ یا چادر کے پلّو ریشم سے بُنے ہوں تو چونکہ بانا ریشم کا ہونا ناجائز ہے، لہٰذا یہ پلّو بھی چار انگل تک کا ہی ہونا چاہیے زیادہ نہ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۱۱)

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے بہار شریعت کے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے!

ہی کافی ہے کہ توخود کو دوسروں سے بڑا گمان کرے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرمایا کرتے تھے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے وقت عاجزی وانکساری اختیار کرو اور نافرمانی کے خلاف سختی سے ڈٹ جاؤ۔

﴿5551﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تیرے متکبر ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ توخود کو دوسروں پر فضیلت دے۔

عبادت کی فضیلت:

﴿5552﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قوم کو جنت میں داخل فرمائے گا اور ان کو اتنی نعمتیں عطا فرمائے گا کہ وہ تھک جائیں گے اور کچھ لوگ ان سے بلند درجات میں ہوں گے، جب نیچے والے انہیں دیکھیں گے تو پہچان لیں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! یہ ہمارے بھائی ہیں، ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تھے، تونے انہیں کس سبب سے ہم پر فضیلت بخشی؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: پرے ہٹو! جب تم لوگ سیر ہوتے اس وقت یہ لوگ بھوکے ہوتے، جب تم سیراب ہوتے اس وقت یہ لوگ پیاسے ہوتے، جب تم لوگ سورہے ہوتے اس وقت یہ لوگ قیام کرتے اور جب تم پست ہو جاتے تو یہ بلند ہو جایا کرتے تھے۔

تین باتیں:

﴿54-5553﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: فقہا ایک دوسرے کو تین نصیحتیں کرتے اور بعض توانہیں ایک دوسرے کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے: (۱)...جو آخرت کے لئے عمل کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دنیا کے لئے کافی ہو جاتا ہے (۲)...جو اپنے پوشیدہ اعمال کی اصلاح کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ظاہری اعمال کی اصلاح فرما دیتا ہے اور (۳)...جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے درمیان تعلق کی اصلاح کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور لوگوں کے درمیان تعلق کی اصلاح فرما دیتا ہے۔

﴿5555﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا (پ۲۰، القصص: ۷۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ اس کو غیر محل میں

رکھتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور عبادت کے بارے میں آگے بڑھو۔

خشیتِ الٰہی:

﴿5556﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو وعظ کرتے ہوئے فرمانے لگے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے وہی ڈرتے ہیں جو ہم سے بڑھ کر نیک ہیں جبکہ ہم اس سے ڈرتے ہیں جو ہمارا مالک نہیں، آخر کیا وجہ ہے کہ اطاعت گزار خوف رکھتے ہیں اور نافرمان بے خوف رہتے ہیں؟ ہائے میری ہلاکت! اطاعت گزار تو علم کی وجہ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف کرتے ہیں جبکہ نافرمان کم عقلی کی وجہ سے بے خوف ہوتے ہیں۔

خواہشِ صحابہ پر نُزُولِ قرآن:

﴿5557﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر اکتاہٹ طاری ہوئی تو انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی حدیث ارشاد فرما دیں۔ اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آیت مبارکہ نازل فرمائی:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ (پ۲۳، الزمر: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: **اللہ** نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں۔

دوسری مرتبہ بھی اکتاہٹ طاری ہوئی تو عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی ایسی بات ارشاد فرمادیں جو قصص کے علاوہ ہو اور حدیث سے درجے میں اوپر ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ان کی مراد قرآن پاک تھی۔ چنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت نازل فرمائی:

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۟ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۟ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ

ترجمۂ کنزالایمان: یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم سمجھو ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں اس لیے کہ ہم نے تمہاری طرف

هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۳﴾ (پ۱۲، یوسف: ۱تا۳) اس قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی۔

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انھوں نے حدیث کا ارادہ کیا تو سب سے اچھی حدیث پر ربّ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی فرمائی اور قصص کا ارادہ کیا تو احسن القصص پر راہنمائی فرمائی۔[1]

اچھے برے اوصاف:

﴿5558﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نرمی، حیاء، عجز یعنی زبان کا عاجز ہونا نہ کہ دل کا اور فقہ ایمان کا حصہ ہیں یہ دنیا میں کمی کرتے اور آخرت میں اضافہ کرتے ہیں اور جتنی دنیا میں کمی کرتے ہیں اس سے زیادہ آخرت میں اضافہ کرتے ہیں۔ خبر دار! فحش گوئی، جفا اور بیان، نفاق کا حصہ ہیں یہ دنیا میں زیادتی اور آخرت میں کمی کرتے ہیں اور آخرت میں جتنی کمی کرتے ہیں دنیا میں اتنی زیادتی نہیں کرتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید:

﴿5559﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی نے ایک فقیہ سے کہا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ فقیہ نے کہا: خدا کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے لئے راہیں بنائی ہوئی ہیں جبکہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح نہیں ڈرتے جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رزق بھی دے رہا ہے جبکہ ہم اس سے ڈرنے کا حق ادا نہیں کر رہے، وہ ہمارے معاملات بھی آسان فرما دیتا ہے مگر ہم اس سے نہیں ڈرتے جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور ہم تو تیسری بات کی بھی امید لگائے ہوئے ہیں کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برائیاں مٹا دے گا اور اسے بڑا ثواب عطا فرمائے گا۔

حکایت: افضل کون؟

﴿5560﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے،

[1]... تفسیر قرطبی، پ۲۳، سورۃ الزمر، تحت الآیۃ: ۲۳، ۸/ ۱۸۲، عن سعد بن ابی وقاص

ایک نے دوسرے سے کہا: تیرا ایسا کون سا عمل ہے جس سے تو زیادہ خوف زدہ ہے؟ اس نے کہا: ایسا کوئی عمل نہیں جس سے میں خوف زدہ ہوں سوائے اس کے کہ میں ایک مرتبہ ایک کھیت سے گزرا تو میں نے وہاں سے ایک بالی توڑ لی پھر مجھے ندامت ہوئی تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کو اسی کھیت میں ڈال دوں جہاں سے توڑی ہے، میں بھول گیا کہ کس کھیت سے توڑی تھی لہٰذا میں نے اسے ایک کھیت ہی میں ڈال دیا بس مجھے اسی بات کا خوف ہے کہ میں اس بالی کو اس کی جگہ نہ ڈال سکا جہاں سے توڑا تھا۔ پھر کہنے لگا: تیرا ایسا کون سا عمل ہے جس سے تو خوف زدہ ہے؟ اس نے کہا: میں اس بات سے خوف کرتا ہوں کہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوں تو میرے ایک پاؤں پر دوسرے سے زیادہ وزن نہ پڑے۔ ان کا باپ ان کی بات سن رہا تھا اس نے دعا کی: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ اپنے کلام میں سچے ہیں تو فتنے میں پڑنے سے قبل ان کو موت دے دے۔ چنانچہ ان دونوں کا انتقال ہو گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا عَوْن بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون افضل ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا یزید نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میرے خیال میں باپ افضل ہے۔

مسجد آباد کرو:

﴿5561﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ابراہیم حسن بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفہ کی ایک مسجد میں داخل ہوئے اور اپنی چادر کو لپیٹ کر اس پر ٹیک لگا لی اور فرمایا: مسجد آباد کرو اگرچہ اس میں ٹیک لگا کر بیٹھے رہو۔

﴿5562﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہارون موسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں حدیث بیان کر رہے ہوتے اور ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوتی۔

گناہ کے بعد نیکی:

﴿5563﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گناہوں کے بعد گناہ کرنا بہت برا ہے اور گناہوں کے بعد نیکیاں کرنا بہت اچھا ہے اور اس سے بھی زیادہ اچھا نیکیوں کے بعد نیکیاں کرنا ہے۔

﴿5564﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو بھی شخص لوگوں کی عیب جوئی کے لئے فارغ ہے میرے نزدیک وہ اپنے آپ سے غافل ہے۔

﴿5565﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھو بے شک وہ لوگوں میں بہت زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔

خاص بندے:

﴿5566﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس کی صورت اچھی ہو یا وہ اچھی جگہ پر رہتا ہو تو اس کو بُرا مت کہو اور اس پر رزق کی وُسعت کی گئی ہو پھر وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرے تو وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں سے ہے۔

﴿5567﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جس کو اچھی صورت، اچھا رزق اور نیک منصب دیا ہو پھر وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرے تو وہ خالص **اللہ** والوں میں سے ہے۔

﴿5568﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے: کسی کی تعریف یا برائی کرنے میں جلدی نہ کرو، اس لئے کہ بہت سے ایسے ہیں جو آج تجھے اچھے لگ رہے ہیں کل برے لگیں گے اور بہت سے ایسے ہیں جو آج برے لگ رہے ہیں کل اچھے لگیں گے۔

فریبی دشمن:

﴿5569﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تقوٰی کی ابتدا حُسنِ نیت ہے اور اس کی انتہا توفیق ہے اور جو بندہ ان کے درمیان ہے وہ مُہلکات اور شُبہات کے درمیان ہے اور نفس ان کے ارتکاب پر ابھارتا ہے اور فریبی دشمن بھی غافل ہے نہ عاجز، پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ (پ٢٢، فاطر: ٦)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اُسے دشمن سمجھو۔

سیاہ دِلوں کا علاج:

﴿5570﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم نے دلوں کی سیاہی کو گناہوں کی

کثرت میں اور ان کی صفائی کو توبہ میں دیکھا حتّٰی کہ توبہ دلوں کو ایسا روشن کر دیتی ہے جیسے تیز چمکتی تلوار۔

﴿5571﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: توبہ کرنے والوں کے دل اس شیشے کی مانند ہوتے ہیں جس میں ہر شے نظر آتی ہے، ان کے دل نرمی کے زیادہ قریب ہوتے اور نصیحت کو جلدی قبول کرتے ہیں لہٰذا گناہوں کی بیماری سے دلوں کا علاج توبہ کے ذریعے کرو، یقیناً بہت سے توبہ کرنے والوں کو ان کی توبہ جنت کی طرف لے جاتی ہے حتّٰی کہ جنت میں پہنچا دیتی ہے اور توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت توبہ کرنے والوں کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

﴿5572﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ کرنے والوں کے جرم ان کی آنکھوں کے سامنے ندامت کی صورت میں قائم رہتے ہیں اور جب جب انہیں اپنا جرم یاد آتا ہے تو ان کی آنکھ دنیا میں ٹھنڈی نہیں ہوتی۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

﴿5573﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: بندے اس وقت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے سائے میں رہتے ہیں جب تک عبادت کرتے رہیں اور ناحق خون نہ بہائیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے میں سفر کا آغاز کرتا ہوں میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا گناہ سے بچنے کی قوّت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اِرْکَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ[1] اور عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا[2] یہ قرآن کی آیات ہیں ہے۔

حلف اٹھانے کا طریقہ:

﴿5574﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ

1... ترجمۂ کنزالایمان: اس میں سوار ہو اللہ کے نام پر۔ (پ۱۲، ھود:۴۱)

2... ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ (پ۹، الاعراف:۸۹)

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: شیطانی حلف نہ اٹھاؤ کہ تم میں سے کوئی یوں کہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عزت کی قسم!" بلکہ یوں قسم اٹھاؤ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا ہے: "عزت والے ربّ کی قسم!" ایک شخص نے آپ سے عرض کی: مجھے خوف ہے کہ میں منافق تو نہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر تو منافق ہوتا تو تجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا۔

سلام کی برکت:

﴿5575﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا اور آخرت ابن آدم کے دل میں ترازو کے دو پلڑوں کی مثل ہیں کہ ایک دوسرے پر وزنی ہوتا رہتا ہے۔ جو بھی دو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان میں سے افضل وہ ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے اور میں بھی اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہوں۔ مزید فرمایا: آخرت کے لئے عمل کرنے والا تجھے پسند آئے گا اور دنیا کے لئے عمل کرنے والا تجھے پسند نہیں آئے گا۔ مزید فرماتے ہیں: جب بھی دو شخص ملنے کے بعد جدا ہوتے ہیں تو شیطان ان میں سے ہر ایک کے دل میں گرہ لگا دیتا ہے، جب دوبارہ ایک دوسرے سے ملتا ہے اور اس کو سلام کرتا ہے تو گرہ کھل جاتی ہے وگرنہ ویسے ہی رہتی ہے۔ آپ کا ایک فرمان یہ بھی ہے: اگر تو کسی شخص کو انتہائی پسندیدہ حالت میں دیکھ کر خوش ہونا چاہے تو اسے حالتِ نماز میں دیکھ۔

آزمائش:

﴿5576﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو آزمائش پر مجبور کرتا ہے جس طرح مریض کے گھر والے اپنے مریض کو اور بچے کے گھر والے بچے کو دوائی پر مجبور کرتے ہیں اور کہتے ہیں: اسے پیو آخر کار اس میں تمہارے لئے بہتری ہی ہے۔

﴿5577﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حلال سے روزہ یہ ہے کہ تو اسے داخل کرے اور حرام سے روزے کا مطلب ہے تو حرام کو نکال دے۔

افضل روزہ:

﴿5578﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار قسم کا روزہ افضل ہے

(۱)... کھانے سے رکنا(۲)... گناہ سے بچنا(۳)... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا(۴)... اور صدقہ کے مال سے افطار کرنے سے بچنا۔

نامۂ اعمال کے رجسٹر:

﴿5579﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن آدمی کے رجسٹر نکالے جائیں گے، نیکیوں کا رجسٹر، گناہوں کا رجسٹر، نعمتوں کا رجسٹر پس جو بھی نیکی آئے گی اسے ایک نعمت گھیر لے گی اور اب گناہ باقی رہ جائیں گے ان میں ربّ تعالیٰ کی مرضی جو چاہے فیصلہ فرمائے۔

70 مرتبہ مغفرت:

﴿5580﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھتا تھا، اس نے ان کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیا تو اس کے خواب میں کوئی آیا اور اس سے کہا: تو نے ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیا، سن! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے بعد ان کی 70 مرتبہ مغفرت فرمائی ہے۔

بہترین نصیحت:

﴿5581﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس آئے تو ہم ان کے ساتھ مسجد میں بیٹھ گئے، پھر انہوں نے ایسا بیان فرمایا کہ ہم نے ایسا بیان کبھی نہیں سنا تھا، پھر فرمایا: تمہاری وہ مسجد کہاں ہے جہاں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نماز پڑھا کرتے تھے؟ ہم انہیں اس مسجد میں لے گئے، انہوں نے وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی پھر فرمایا: کیا کوئی مریض ہے جس کی ہم عیادت کریں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ چنانچہ انہیں حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس لے آئے جب ہم بیٹھ گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں ایسا بیان سنایا کہ ہم پہلے والا بیان بھول گئے، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہونے کے باوجود سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: بہت خوب! آپ نے بہت بڑا سمندر پایا ہے اور اس میں سے ایک تازہ نہر نکالی ہے اور اس کے کنارے کثیر درخت لگائے ہیں اگر آپ کے درخت پھل دار ہوئے تو آپ ان میں سے کھائیں گے اور کھلائیں گے اور

اگر پھل دار نہ ہوئے تو بے شک ہر درخت کے پیچھے کلہاڑی ہوتی ہے۔ پھر آپ نے حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: پھر کیا ہو گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: پھر اسے کاٹ دیا جائے گا۔ پوچھا: پھر کیا ہو گا؟ تو آپ نے فرمایا: پھر اسے آگ میں جلایا جائے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے دل پر کبھی کسی کی نصیحت نے اتنا اثر نہیں کیا جتنا حضرت یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحت نے کیا۔

دعا کا افضل وقت:

﴿5582﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تمہاری وہ ضروریات جو بہت زیادہ اہم ہیں ان کا فرض نماز کے بعد دعا میں سوال کرو کیونکہ فرض نماز کے بعد دعا کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔

﴿5583﴾... قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۶﴾ (پ۸، الاعراف: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا۔

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مکہ کا راستہ مراد ہے۔

﴿5584﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی مسکین کو کوئی شے دو اور وہ تمہیں برکت کی دعا دے تو تم بھی اسے برکت کی دعا دو تاکہ تمہارا صدقہ خالص ہو جائے۔

﴿5585﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے پوچھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: غور و فکر کرنا اور عبرت پکڑنا۔

حسنِ ظن:

﴿5586﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے بھائی حضرتِ سیِّدُنا عتبہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کی خبر ملی تو آپ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رونے لگے، کسی نے کہا: آپ رو رہے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: وہ میرے نسبی بھائی تھے اور ہم ایک ساتھ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے۔ مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میرا انتقال پہلے ہوتا اور وہ میرے بارے میں اچھا گمان رکھتے بمقابلہ اس کے کہ ان کا انتقال پہلے ہو اور میں ان کے بارے میں اچھا گمان رکھوں۔

سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی دعا:

﴿5587﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یوں دعا کرتے تھے: یَا بَادِیُ لَا بِدَاءَ لَکَ یَا دَائِمُ لَا نَفَادَ لَکَ یَا حَیُّ تُحْیِی الْمَوْتٰی اَنْتَ الْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ یعنی اے ہمیشہ سے موجود تیری کوئی ابتدا نہیں، اے ہمیشہ رہنے والے تیرے لئے فنا نہیں، اے مردوں کو زندہ کرنے والی ہمیشہ سے زندہ ذات تو نگہبان ہے ہر جان پر جو وہ کماتی ہے۔

﴿5588﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: مومن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور جو نہ محبت کرے نہ اس سے محبت کی جائے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

میت سے صلہ رحمی:

﴿5589﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: جن سے تمہارا باپ صلہ رحمی کرتا تھا ان سے صلہ رحمی کرو کیونکہ میت سے صلہ رحمی کرنا یہ ہے کہ تم ان سے صلہ رحمی کرو جن سے تمہارا باپ صلہ رحمی کرتا تھا۔

ناشکرے، بے صبرے لوگ:

﴿5590﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بھلائی وہ ہے جس میں شر نہ ہو، شکر عافیت کے ساتھ ہے، تم میں کتنے ہی ایسے ہیں جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نعمتیں دیں لیکن وہ شکر کرنے والے نہیں اور تم میں کتنے ہی ایسے ہیں جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آزمائش میں مبتلا کیا لیکن وہ صبر کرنے والے نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس کے سامنے میں نے دن رات کی جس گھڑی میں چاہا اپنی حاجت کو بغیر کسی سفارشی کے پیش کیا تو میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے میری حاجت کو پورا

فرمایا اور تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں میں جب بھی اس سے دعا کرتا ہوں وہ میری دعا قبول فرماتا ہے اگرچہ میں اس کی پکار کا جواب دینے میں سستی کرتا ہوں۔

فقر کی فضیلت:

﴿5591﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مہاجرین میں سے فقرا صحابۂ کرام اغنیا سے 70 سال پہلے جنت میں جائیں گے ان کی مثال سمندر میں چلنے والی ان دو کشتیوں کی مثل ہے کہ ایک میں کچھ بھی سامان نہ ہو اور سمندر والا کہے کہ ان کو جانے دو اور دوسری بھری ہوئی گزرے تو اسے روک لیں تاکہ اس کی تلاشی لے سکیں۔

﴿5592﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ہائے میرا برا ہو میں کیونکر خود سے غافل رہا جبکہ مجھ سے غافل نہ رہا گیا؟ میری زندگی مجھے کس طرح خوش کرے گی جبکہ ایک بھاری دن میرے پیچھے ہے؟ میں کسی گھر کو کیسے پسند کر سکتا ہوں جبکہ میرا ہمیشہ کا ٹھکانا تو کوئی اور ہی جگہ ہے۔

میں غافل رہا لیکن وہ مجھ سے غافل نہ ہوئے:

﴿5593﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی خطاؤں کو یاد کر کے روتے ہوئے فرمار ہے تھے: ہائے افسوس! ایسا کون سا معاملہ ہے میں نے جس میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کی ہو؟ ہائے افسوس! میں نے اس کی دی ہوئی نعمت کے ساتھ اس کی نافرمانی کی، ہائے افسوس! گناہ کی لذت تو ختم ہو گئی مگر اس کا بوجھ باقی رہ گیا، میرے لئے ایک ایسی کتاب ہے جس کے کاتب مجھ سے کبھی غافل نہیں ہوئے، ہائے افسوس! میں نے ان سے حیا نہ کی اور نہ ہی اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف کیا۔ ہائے افسوس! میں بھول گیا لیکن وہ مجھے نہ بھولے۔ ہائے افسوس! میں غافل رہا لیکن وہ مجھ سے نہ غافل ہوئے، میں نے ان سے حیا کی نہ خوف کیا۔ ہائے افسوس! جو مجھ سے ضائع ہوا وہ انہوں نے یاد رکھا۔

الٰہی! مجھے میرے نفس سے بچا:

ہائے افسوس! میں نے اپنے نفس کی اتّباع کی لیکن اس نے میری اتباع نہ کی۔ ہائے افسوس! میں نے ایسے

کام میں نفس کی مُوافقت کی جو مجھے بھی ضرر دے گا اور اسے بھی۔ ہائے افسوس! اس نے اس کام میں میرا ساتھ کیوں نہ دیا جو مجھے بھی نفع دیتا اور اسے بھی۔ میں اس کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں اور وہ مجھے برباد کرنا چاہتا ہے۔ نفس کا برا ہو! میں اس کے ساتھ انصاف کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ انصاف نہیں کرتا، میں اسے ہدایت کی طرف بلاتا ہوں اور وہ مجھے گمراہی کی طرف بلاتا ہے، ہائے افسوس! اگر وہ میری جگہ پر ہوتا اور میں اس کی جگہ پر ہوتا تو ضرور مجھے دشمن جانتا۔ ہائے افسوس! وہ آج مجھے خراب کرنا چاہتا ہے جبکہ کل وہی مجھ سے جھگڑے گا۔ اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میرے نفس کو مجھ پر مُسَلَّط نہ فرما، اے میرے ربّ! میرا نفس مجھ پر رحم نہیں کرتا تو مجھ پر رحم فرما۔ اے پروردگار! میں اس کا عذر قبول کرتا ہوں لیکن وہ میرا عذر قبول نہیں کرتا۔ میں کوئی اچھا کام کر کے اسے ذلیل کروں تو وہ مجھے ذلیل کرتا ہے اور برا کام کر کے اسے خوش کروں تو وہ مجھ سے خوش ہوتا ہے۔ یاالٰہی! مجھے میرے نفس سے بچا اور میرے نفس کو مجھ سے بچا کہ نہ میں اس پر ظلم کروں نہ وہ مجھ پر ظلم کرے، میں اس کی اصلاح کروں اور وہ میری اصلاح کرے، نہ میں اسے ہلاکت میں ڈالوں نہ وہ مجھے ہلاک کرے، نہ مجھے اس کے حوالے کر نہ اسے میرے حوالے کر۔

بربادی وہلاکت ہے اگر۔۔۔!

ہائے افسوس! میں کیسے اسے بھول گیا جبکہ وہ مجھے نہیں بھولا، ہائے افسوس! بے شک موت میرے پیچھے ہے اگر میں اس سے بھاگوں تو وہ مجھے پکڑ لے گی اگر میں رک جاؤں تو وہ مجھے پالے۔ ہائے افسوس! وہ اگر مجھے پالے تو کیا صبح تک یا شام تک یا رات تک چھوڑے گی؟ ہائے افسوس! میرے خیال میں میرے گناہوں نے میرے دل کو زخمی کر دیا ہے، نہ میرا پہلو بستر سے جدا ہوتا ہے نہ میری آنکھوں میں آنسو آتے ہیں اور نہ ہی وہ جاگتی ہیں، ہائے افسوس! میں اپنی ایسی راتوں میں کیسے سو سکتا ہوں؟ ہائے افسوس! کیا میرے جیسا بھی راتیں سوتا ہے؟ ہائے افسوس! میں ڈرتا ہوں کہ یہ میری جانب سے سچ نہیں ہے بلکہ اگر میرے ربّ نے مجھ پر رحم نہ کیا تو میری ہلاکت ہے۔ ہائے افسوس! میری قوّت جواب کیوں نہ دے اور مجھے پیاس کیوں نہ لگے بلکہ میری ہلاکت ہو گی اگر میرے ربّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس! میں اس روشنی میں کیسے تروتازہ رہوں جسے مجھ سے بجھا دیا گیا؟ بلکہ میری تو بربادی ہو گی اگر میرے ربّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس! میرے گناہوں

کی یاد میری سستی کو کیسے دور نہ کرے اور مجھے اس طرف کیوں لے جائے جس سے میں منہ پھیرے ہوئے ہوں بلکہ میں تو برباد ہو جاؤں گا اگر میرے ربّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس! میرے ہاتھوں نے زخم کو ٹھیک ہونے سے پہلے ہی چھیل دیا، میرے نفس پر افسوس! بلکہ میری ہلاکت ہو گی اگر میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس! مجھے پہلی خطا نے دوسری سے باز نہ رکھا اور جب میں نے پہلی خطا کی تو اس نے مجھے آخرت کی یاد بھی نہ دلائی، میری تو ہلاکت و بربادی ہی ہے اگر میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت میرے شامل حال نہ رہی۔ ہائے افسوس! میرے ان کاموں پر جن میں میری زبان، میرے کان، میرا دل، میری آنکھ مشغول رہی، میرے ربّ نے رحم نہ کیا تو میں برباد ہو جاؤں گا۔ ہائے افسوس! اگر روزِ قیامت مجھے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے روک دیا گیا تو وہ مجھے پاک بھی نہیں کرے گا، میری طرف نظر رحمت بھی نہیں کرے گا اور مجھ سے کلام بھی نہیں فرمائے گا۔ میں اپنے ربّ کے وجہِ کریم کے نور کی پناہ لیتا ہوں اپنی خطاؤں سے اور اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میرا نامہ اعمال الٹے ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے یا میرا چہرا سیاہ ہو یا میں اندھا اٹھایا جاؤں۔ بلکہ میری ہلاکت ہو گی اگر میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس! میں کیا لے کر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے جاؤں گا؟ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنی سماعت یا اپنا دل یا اپنی آنکھ ان میں سے ہر ایک کے پاس تو حجت ہے جبکہ مطالبہ تو مجھ سے ہو گا۔ میری ہلاکت ہو گی اگر میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ میرے گناہوں کی یاد مجھے لایعنی کاموں سے باز کیوں نہ رکھے، اے میرے نفس تجھ پر افسوس! تجھے کیا ہو گیا ہے تو ان باتوں کو بھلا بیٹھا جنہیں بھلایا نہیں جاتا؟ تو نے وہ کام کئے جو کئے نہیں جاتے اور سب کے سب تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں شمار ہوتے ہیں ایک ایسی کتاب ہے جو نہ کبھی بوسیدہ ہو اور نہ پرانی۔ اے نفس تجھ پر افسوس! تجھے اس دن کا خوف نہیں جس دن ہر جان کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا؟ جبکہ تو نے فنا ہونے والی زندگی کو باقی رہنے والی زندگی پر ترجیح دی ہے۔

نفس کی اصلاح:

اے نفس! تیرا برا ہو تو ایک حالت پر راضی کیوں نہیں رہتا؟ اگر تو بیمار ہو جائے تو نادم ہوتا ہے اور اگر تندرست ہو جائے تو گناہوں میں پڑ جاتا ہے۔ تجھے کیا ہے کہ جب تنگدست ہو تو غم کرتا ہے اور جب مال ملے

تو فتنوں میں پڑ جاتا ہے، تو زہد کے لئے تر و تازہ ہوتا ہے لیکن جب زہد کی طرف بلایا جائے تو سستی کیوں کرتا ہے؟ میں دیکھتا ہوں کہ تو سدھرنا چاہتا ہے لیکن جب سدھارو تو سدھرتا کیوں نہیں؟ ارے نفس تیرا ناس ہو! تو مخالفت کیوں کرتا ہے؟ تو دنیا میں باتیں تو پرہیز گاروں والی کرتا ہے اور عمل دنیاداروں جیسا کرتا ہے، تجھے موت کیوں ناپسند ہے؟ تو فرمانبرداری کیوں نہیں کرتا اور زندگی کو کیوں پسند کرتا ہے؟ تو اس کے برعکس کیوں نہیں کرتا؟ اے نفس تیرا برا ہو! کیا تو یہ امید لگائے ہوئے ہے کہ تو راضی نہ کرے بس تجھے راضی کیا جائے، تجھ سے پہلو تہی کی جائے اور تو نافرمانی کرتا رہے؟ تجھے کیا مصیبت ہے کہ تو مانگتا تو زیادہ ہے لیکن خرچ کرنے میں کیوں بخل کرتا ہے؟ کیا تو ہمیشہ زندہ رہنا چاہتا ہے؟ تو زیادہ کے ختم ہو جانے سے ڈرتا کیوں نہیں؟ تو شکر ادا کیوں نہیں کرتا؟ ترکِ دنیا کے بارے میں تجھ سے پوچھا جائے اس کو عظیم کہتا ہے لیکن جب عمل کی باری آئے تو انتہائی کاہلی دکھاتا ہے۔ تو بغیر عمل کے اچھی آخرت چاہتا ہے اور لمبی خواہشات کی بنا پر توبہ میں تاخیر کر رہا ہے۔ تو اس کی مثل نہ ہو جو اپنی باتوں میں تو جری ہو لیکن اس پر عمل مشکل ہو۔

بعض آدمی ایسے ہیں کہ بیمار ہوں تو نادم ہوتے ہیں اور صحت مند ہوں تو بے خوف ہو جاتے ہیں، محتاج ہوں تو غمزَدَہ ہوتے ہیں اور مال دار ہوں تو فتنے میں پڑ جاتے ہیں۔ زُہد کی طرف رغبت رکھتے ہیں لیکن اگر اس کی طرف بلایا جائے تو سستی کرتے ہیں۔ بھلائی کے کاموں میں رغبت رکھتے ہیں لیکن جب کرنے کا وقت آئے تو کرتے نہیں۔ باتیں زاہدوں والی کرتے ہیں اور زہد کی طرف مائل کرنے والا عمل نہیں کرتے۔ موت کو ناپسند کرتے ہیں کیوں کہ وہ چھوڑے گی نہیں اور زندگی کو پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ کچھ نقصان نہیں دے رہی، کثرتِ مال کا سوال کرتے ہیں اور خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ زندگی کی امید رکھتے ہیں جبکہ ڈرتے نہیں، نعمتوں کی زیادتی چاہتے ہیں جبکہ شکر نہیں کرتے۔ سوال کیا جائے تو رغبت ظاہر کرتے ہیں اور عمل کا وقت آئے تو رغبت میں کوتاہی کرتے ہیں، بغیر عمل کے اجر کی امید رکھتے ہیں۔

افسوس ہے اپنے آپ پر:

افسوس ہے اپنے آپ پر! کس چیز نے ہمیں دھوکے میں رکھا، افسوس ہے خود پر! کس چیز نے ہمیں غافل رکھا، افسوس ہے ہم پر! کس چیز نے ہمیں جہالت میں رکھا، افسوس ہے اپنے آپ پر! ہمیں کس چیز کے

لئے پیدا کیا گیا؟ جنت کے لئے یا جہنم کے لئے؟ ہائے افسوس! ہم کس خطرے میں پڑ گئے، ہائے افسوس! ان اعمال پر جنہوں نے ہمیں خطرے میں ڈال دیا، ہائے افسوس! ہم سے کس چیز کا ارادہ کیا گیا، ہائے افسوس ہم پر! گویا کہ ہمارے علاوہ کسی اور کا ارادہ کیا گیا ہے، ہلاکت ہے ہمارے لئے! اگر ہمارے مونہوں پر مہر کر دی گئی اور ہمارے ہاتھوں نے کلام کرنا اور پاؤں نے گواہی دینا شروع کر دی؟ تباہی ہے ہماری جب ہمارے پوشیدہ معاملات کی تفتیش ہو گی، بربادی ہے ہماری جب ہمارے جسم گواہی دیں گے۔ ہائے افسوس! ہم نے کوتاہیاں کیں، ہمارے لئے چھٹکارہ ہے اور نہ کوئی عذر، ہائے افسوس! ہم نے لمبی امیدیں باندھیں، ہائے افسوس کہ جب ہم اپنے خالق کی طرف جائیں گے، افسوس ہے ہم پر! ہمارے لئے تو بڑی ہلاکت ہو گی اگر ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر رحم نہ کیا، اے ہمارے ربّ! ہم پر رحم فرما۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت و بڑائی:

اے میرے ربّ! تیرا فیصلہ کتنا اچھا ہے، تیری بزرگی کیا خوب ہے، تیرا جود و کرم کتنا زیادہ ہے، تیری شان کتنی بلند ہے، تیری رحمت کتنی وسیع ہے، تیرا مرتبہ کتنا بلند ہے، تو کتنا قریب ہے، تیری قدرت کتنی کامل ہے، تیرا غلبہ کیا ہی خوب ہے، تیری وسعت کتنی زیادہ ہے، تیرا فیصلہ کتنا کامل ہے، تیری ذات کتنی واضح ہے، تیرے جلوے کیا ہی خوب ہیں، تیری آگاہی کیا ہی اچھی ہے، تیرا علم کتنا کامل ہے، تیرے شکر کا بدلہ کتنا اچھا ہے، تیرا حلم کتنا زیادہ ہے، تیری قضا کیسی زبردست ہے، تیرا لطف و کرم کتنا زیادہ ہے، تیرا انعام کتنا پیارا ہے، اے میرے ربّ! تیری حجت کتنی بلند ہے اور تیری تعریف کتنی زیادہ ہے، اے میرے ربّ! تیری کتاب کتنی واضح ہے اور تیرا عقاب کتنا شدید ہے، اے میرے پروردگار! تیرا عطا کردہ ٹھکانا کتنا اچھا ہے اور تیرا ثواب کتنا پیارا ہے، اے میرے مولا! تیری عطائیں کتنی زیادہ ہیں اور تیری ثنا کتنی بلند ہے۔ یا الٰہی! تیری آزمائش کتنی اچھی ہے اور تیری نعمتیں تو پے در پے ہیں، اے میرے خدا! تیری رفعت کتنی اعلیٰ ہے اور تیری سلطنت کتنی عظیم ہے، اے میرے اللہ! تیری پکڑ کتنی سخت ہے اور تیری خفیہ تدبیر کتنی غالب ہے، اے باشاہِ حقیقی! تیری بادشاہت کتنی عزت والی ہے اور تیرا حکم کتنا مکمل ہے، اے عزت والی ذات! تیرا عرش کتنا عظیم ہے اور تیری پکڑ کتنی سخت ہے، اے میرے پالنہار! تیری کرسی کتنی وسیع ہے اور تیری

ہدایت کتنی اچھی ہے، اے میرے ربّ! تیری رحمت کتنی وسیع ہے اور تیری جنت کتنی بڑی ہے، اے میرے خدایا! تیری مدد کتنی عزت والی ہے اور تیری فتح کتنی قریب ہے، اے میرے ربّ! تیرے کتنے ہی زیادہ شہر آباد ہیں اور تیرے بندے کتنے کثیر ہیں، یارزّاق! تیرا رزق کتنا وسیع ہے اور تیرا شکر کتنا زیادہ ہے، اے رحیم وکریم ذات! تیری طرف سے کشادگی کتنی جلدی آتی ہے اور تیرا بنانا کتنا محکم ہے، اے لطف وکرم فرمانے والے! تیری بھلائی کتنی لطیف اور تیرا حکم کتنا قوی ہے، اے معاف فرمانے والے! تیرا درگزر کرنا کتنا روشن اور تیرا ذکر کتنا بلند ہے، اے فضل فرمانے والے! تیرا فیصلہ کتنا انصاف والا اور قول کتنا سچا ہے، یاالٰہی! تیرا وعدہ کتنا پکا ہے کہ پورا ہو کر رہتا ہے، اے میرے ربّ! تیری طرف سے نفع کتنی جلدی ملتا ہے اور تیری صنعت کتنی پُریقین ہے۔

نجات کس میں ہے؟

میرا برا ہو! میں کیسے دھوکے میں رہ گیا جبکہ مجھ سے دھوکے میں نہیں گیا یا میری زندگی مجھے کس طرح خوشخبری دے گی جبکہ اس کے پیچھے بھاری دن بھی آرہا ہے یا میرا غم طویل کیوں نہ ہو جبکہ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ یا میری حیات مجھے کیسے خوش کرے جبکہ میں اپنی موت کو نہیں جانتا (کہ اچھی ہے یا بری) یا زندگی میں میری رغبت کیسے بڑھ گئی حالانکہ قلیل بھی مجھے کفایت کرنے والا ہے، میں کیسے بے خوف ہو گیا جبکہ میرا حال ایک سا رہنے والا نہیں اور اس گھر سے میری محبت کیسے بڑھ گئی جبکہ یہ میرا گھر ہی نہیں یا میں اس کے لئے کیوں جمع کرتا رہا جبکہ میرا ہمیشہ رہنا کہیں اور ہی ہے یا مالِ دنیا پر میری خواہش کیسے بڑھ گئی حالانکہ وہ میرے بعد مجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا یا میں کیسے اس دنیا کو ترجیح دوں جبکہ مجھ سے پہلے جنھوں نے اسے ترجیح دی اس نے انہیں نقصان پہنچایا، یا میں اپنے آپ کو عمل پر کیوں نہ ابھاروں اس سے پہلے کہ مجھ پر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، ان چیزوں سے مجھے کیسے زیادہ محبت ہو گئی جو مجھ سے جدا ہونے والی ہیں یا میں اپنے حساب کے معاملے میں کیسے غافل ہو گیا حالانکہ وہ مجھ سے بہت قریب ہے یا میں اس معاملے میں کیسے مشغول ہو گیا جو میرے ذمہ ہے یا میں کیسے اپنے گناہ بار بار دہراتا ہوں جبکہ میں اپنے اعمال پر پیش ہونے والا ہوں یا میں کیسے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت والے اعمال نہ کروں جبکہ اسی میں میری نجات ہے اس

چیز سے جس سے میں ڈرتا ہوں، یا میں کیسے نہ زیادہ سے زیادہ روؤں جبکہ میں نہیں جانتا کہ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے میرے بارے میں کیا ارادہ فرمایا ہے؟ یا میری آنکھیں کیسے اس معاملے میں ٹھنڈی ہوں جو مجھ سے ہو کر گزر گیا، میں اپنے نفس کو کیسے اس معاملے پر پیش کروں جو میری خواہش کو تقویت نہ دے یا میرا خوف اس معاملے میں کیسے نہ بڑھے جس معاملے میں میرا رونا بڑھتا ہے، جو میرے سامنے ہے اس کو یاد کر کے میرا نفس کیسے خوش ہو سکتا ہے، میری خواہشات کیسے طویل ہو سکتی ہیں جبکہ موت میرے پیچھے ہے یا میں کیسے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہ کروں حالانکہ اس نے میری خواہشات کو خوب پورا کیا۔

میرا حال کتنا برا ہے!

ہائے افسوس! کیا میری غفلت نے میرے علاوہ کسی ایک کو بھی نقصان پہنچایا؟ کیا جب میرا حصہ ضائع ہو گیا تو کسی نے میرے لئے کچھ کیا؟ کیا میرا عمل صرف میرے لئے نہیں تھا؟ تو میں نے اپنے نفس کے لئے وہ جمع کیوں نہ کیا جس کا نفع میرے لئے ہی تھا؟ ہائے افسوس! گویا میں مر چکا ہوں، میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے پھر سے بنایا جیسا کہ پہلے بنایا تھا پھر مجھے کھڑا کیا اور مجھ سے سوال کیا اور میرے متعلق پوچھا حالانکہ وہ اسے مجھ سے بہتر جانتا ہے پھر اس معاملے کو گواہ بنایا جس نے مجھے میرے احباب اور میرے اہل سے غافل رکھا اور میں اپنے آپ میں مشغول رہا۔ زمین و آسمان تبدیل ہو گئے وہ تو فرمانبرداری کرتے تھے جبکہ میں نافرمان رہا اور پہاڑوں کو چلایا گیا ان میں بھی میرے گناہوں کی مثل کوئی نہیں تھا، چاند سورج جمع کیے گئے اور ان پر بھی میرے جیسا حساب نہیں تھا اور ستارے جھڑ گئے جبکہ ان سے وہ مطالبہ بھی نہیں ہوا جو مجھ سے کیا گیا اور وحشی جانوروں کو جمع کیا گیا اور کسی کا عمل میرے عمل کی مثل نہ تھا اور چھوٹا بچہ بھی جوان ہو گیا اس حال میں کہ اس کے گناہ بھی مجھ سے کم تھے۔ ہائے افسوس! میرا حال کتنا برا اور میرا خطرہ کتنا بڑا ہے۔

اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میری مغفرت فرما اور مجھے اپنی اطاعت پر کاربند فرما، میرے جسم کو اس پر قوت عطا فرما، میرے دل کو دنیا سے پھیر دے اور مجھے ان کاموں میں مشغول فرما جو میرے مددگار ہوں اور ان کاموں پر مجھے طاقت و قوت دے حتّٰی کہ بَحُسْنِ خوبی ادا ہو جائیں، مجھے پیدا کرنے کی ملاقات کے بعد جب تو مجھے اٹھائے تو مجھ پر احسان اور رحم فرمانا اور جس دن تو حساب لے گا اس دن مجھے حساب کی سختی سے عافیت

دینا، جس دن تو گناہوں کی وجہ سے نظرِ رحمت پھیر لے گا اس دن مجھ سے نظرِ رحمت نہ پھیرنا اور اس بڑی گھبراہٹ کے دن جب مجھے اپنی ہی فکر ہو گی اس دن مجھے امان میں رکھنا، اس دن جب کسی کا عمل مجھے فائدہ نہ دے گا مجھے میرے عمل سے فائدہ دینا۔

گناہوں کی ذلت ورسوائی سے بچا:

الٰہی! تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور ماں کے پیٹ میں میری صورت بنائی اور مشرکین کی پیٹھوں سے زمانہ در زمانہ گزارتے ہوئے مجھے اُمَّتِ مرحومہ میں پیدا کیا، الٰہی! مجھ پر رحم فرما، الٰہی جس طرح تو نے مجھے مسلمان بنا کر احسان فرمایا اسی طرح اپنا اطاعت گزار بنا اور جب تک مجھے زندہ رکھے اپنی نافرمانی سے بچا کر مجھ پر احسان فرما، میرے پوشیدہ معاملات کو ظاہر نہ فرما اور کثرتِ عصیاں کی وجہ سے مجھے ذلیل ورسوا نہ کرنا۔ اے میرے خالق! تو پاک ہے میں وہی ہوں جو تیری نافرمانی کرنے سے باز نہیں آتا، گناہوں کی وجہ سے میری آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوتیں اور اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اے میرے خالق! تو پاک ہے میں کس منہ سے تجھ سے ملاقات کروں گا؟ اور کن قدموں پر تیرے سامنے کھڑا ہوں گا؟ کس زبان سے تجھ سے بات کروں گا؟ کس آنکھ سے تیری طرف دیکھوں گا؟ اور تو میرے پوشیدہ معاملات کو خوب جانتا ہے، میں کیسے تیرے سامنے اپنا عذر پیش کروں گا؟ جبکہ میری زبان پر تو نے مُہر کر دی ہو گی اور میرے اَعضاء میرا ہر ہر عمل بیان کر دیں گے۔ اے میرے خالق! تو پاک ہے میں تیرے حضور روتے گڑگڑاتے توبہ کرتا ہوں میری توبہ قبول فرما، میری دعا قبول فرما، میری جوانی پر رحم فرما، میری لغزش سے درگزر فرما، میری طویل گریہ زاری پر رحم فرما اور میری نافرمانیوں پر مجھے رسوا نہ فرما۔ اے میرے خالق! تو پاک ہے تو مددگاروں کا مددگار ہے، عبادت کرنے والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، زاہدین کے دلوں کا محبوب ہے، بس تو ہی میرا مددگار اور آخری امید ہے، میری جوانی پر رحم فرما، میری توبہ قبول فرما، میری دعا قبول فرما اور مجھے میرے گناہوں کے ذریعے ذلیل ورسوا نہ فرما۔

مجھ سے بڑا بد بخت کون ہو گا؟

الٰہی! تو نے مجھے اس کتاب کا علم دیا جو تو نے اپنے رسول محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمائی، پھر

میں تیری نافرمانیوں میں جا پڑا جبکہ تو دیکھ رہا تھا، مجھ سے بڑا بد بخت اور کون ہو گا کہ تیرے سامنے تیری نافرمانی کرتا ہوں جبکہ تیری نازل کردہ کتاب میں مجھے منع کیا گیا، الٰہی مجھے جب کبھی اپنے گناہ اور نافرمانیاں یاد آتی ہیں تو میری آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوتیں لہٰذا میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں میری توبہ قبول فرما، تیری توحید کا اقرار کرنے اور تجھ پر ایمان لانے کے بعد مجھے جہنم کا ایندھن نہ بنا، میری میرے والدین کی اور تمام مسلمانوں کی اپنی رحمت کے سبب مغفرت فرما۔ اٰمِیْن رَبَّ الْعٰلَمِیْن۔

بیٹے کو نصیحت:

﴿95-5594﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو مکتوب بھیجا: اے میرے بیٹے! اس شخص کی طرح ہو جا جو ایسے لوگوں سے دور ہوتا ہے جن سے یقین و پارسائی نے منہ پھیر لیا اور ایسوں کے قریب ہو جا کہ نرمی و مہربانی جن کے قریب ہوتی ہے اور اس شخص کا دور ہونا فخر و تکبر کی بنا پر نہیں اور نہ ہی اس کا دور ہونا دھوکا یا فریب ہے۔ بلکہ وہ اپنے سے پہلے والے کی اقتدا کر رہا ہے کیونکہ وہ اپنے بعد والوں کے لئے امام ہوتا ہے، اس کا علم چھپتا نہیں اور جہالت ظاہر نہیں ہوتی، اپنے مقصود میں جلدی نہیں کرتا، معافی اور چشم پوشی اختیار کرتا ہے، اپنے حق کو پورا کرنے کی خوب کوشش کرتا ہے، اس سے بھلائی کی امید کی جاتی ہے اور اس کے شر سے بے خوفی ہوتی ہے، اگر وہ غافلوں کے ساتھ ہو تو ذاکرین میں لکھا جاتا ہے اور اگر ذاکرین کے ساتھ ہو تو غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، جو اس کو نہیں جانتا اس کی تعریف اسے دھوکے میں نہیں ڈالتی اور جنہیں وہ جانتا ہے انہیں بھلاتا نہیں، اگر لوگ اس کی پاکی بیان کریں تو ڈرتا ہے اور ان کی لاعلمی پر استغفار کرتا ہے اور کہتا ہے: میں اوروں کے مقابلے میں اپنے آپ کو خوب جانتا ہوں اور میرا رب تو مجھے مجھ سے بھی بہتر طور پر جانتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو عمل میں تھکا دیتا ہے اور جتنی جلدی اعمال صالحہ ہو سکیں بجالاتا ہے دن ذکر میں، شام شکر میں، رات خوف خدا میں اور صبح خوشی کی حالت میں کرتا ہے، اس کا ڈرنا اس غفلت سے ہوتا ہے جس سے ڈرایا گیا ہے اور اس کا خوش ہونا اجر و ثواب اور رحمت کے ملنے کے سبب ہوتا ہے، اس کی ناپسندیدہ چیز میں نفس اس کی نافرمانی کرے تو نفس کی خواہش کو پورا نہیں کرتا پس اس کی رغبت ہمیشہ رہنے والی میں ہوتی ہے اور جو موجود ہے اس سے بچتا ہے، علم کو بردباری کے ساتھ جمع کرتا ہے، خاموش

رہتا ہے تاکہ سلامت رہے، کلام کرتا ہے تاکہ سمجھے، تنہائی اختیار کرتا ہے تاکہ (عبادت کا) فائدہ اٹھائے اور لوگوں سے فقط اس لئے ملتا ہے تاکہ علم حاصل ہو، بھلائی کی بات بولنے سے صرف اس وقت خاموش رہتا ہے جب اسے وہ بات یاد نہ ہو اور فضول کلام کی طرف کان نہیں لگاتا، امانت کا تذکرہ دوستوں سے بھی نہیں کرتا اور دشمنوں کے سامنے اپنی گواہی کو نہیں چھپاتا، عملِ خیر میں ذرّہ برابر ریاکاری نہیں کرتا اور نہ ہی حیا کا دامن ہاتھ سے جانے دیتا ہے اس کے نزدیک گلوکاروں کے ساتھ لہو ولَعِب پر مشتمل محفلوں میں بیٹھنے کے بجائے قراء کے ساتھ ذکر کی مجالس میں شریک ہونا زیادہ محبوب ہے۔

کتنا بُرا بندہ ہے وہ۔۔۔!

اے میرے بیٹے! اس شخص کی طرح نہ ہونا جو گزرے ہوئے میں خود ساختہ یقین کے ذریعے خوش ہوتا ہے اور جس کی آئندہ امید و طلب ہو اس میں یقین کو بھول جاتا ہے جبکہ گزرے ہوئے کے بارے میں کہتا ہے: اگر تقدیر میں ہوتا تو ضرور ہو کر رہتا اور آئندہ کے بارے میں کہتا: ارے آدمی! اطمینان نہ کر بلکہ خوب نگاہیں جما کر اپنا رزق تلاش کر، وہ شخص موجود رزق پر یقین نہیں رکھتا، جو وہ گمان کرتا ہے اس کا نفس اس پر غالب نہیں آتا اور اس کا یقین نفس پر غالب نہیں آتا لہٰذا وہ شک میں ہی مبتلا رہتا ہے اور اس کا گمان ہوتا ہے کہ اگر رحم نہ کیا گیا تو ہلاک ہو جاؤں گا، جب بیمار ہو تو نادم ہوتا ہے، تندرست ہو تو بے خوف ہو جاتا ہے، محتاج ہو تو غمگین ہوتا ہے اور مال مل جائے تو فتنہ کرتا ہے، عمل کی طرف رغبت ہو تو سست ہو جاتا ہے اور چست ہو تو زاہد بنتا ہے عمل کرنے سے پہلے رغبت کرتا ہے لیکن جب کرنے کا وقت آئے تو کرتا نہیں بلکہ کہتا ہے میں تھک چکا ہوں کیسے عمل کروں، میں تو بیٹھ کر تمنا ہی کروں گا چنانچہ وہ مغفرت کی تمنا لئے گناہ کرتا رہتا ہے، یوں اس کی عمر کا ابتدائی حصہ غفلت و دھوکے میں گزر گیا، درمیانی عمر لغزشوں میں نکل گئی اور اب آخری عمر میں سست و کاہل ہو گیا، اس کی خواہشات لمبی ہوئیں تو فتنہ میں پڑ گیا اور عمر کی درازی نے دھوکے میں ڈال دیا، جن اعمال میں عمر گزاری اب ان میں معذرت کرتا ہے لیکن اس کی معذرت قابل قبول نہیں، وہ اپنی وہ عمر گزار چکا جس میں نصیحت پکڑنے والا نصیحت پکڑتا ہے پس وہ گناہ اور نعمت سے نشان زدہ ہے کہ اسے نعمت دی گئی تو شکر نہیں کیا اور اگر روکا گیا تو کہنے لگا: میں رکنے کی طاقت نہیں رکھتا، کیا ہی برا بندہ ہے وہ

جو نجات کی امید رکھتا ہے لیکن بچتا نہیں، نعمت کی زیادتی چاہتا ہے لیکن کماحقہ شکر ادا نہیں کرتا وہ اسی لائق ہے کہ اس کا عذر نہ مانا جائے، جو لازم نہیں اس کو لازم کرتا ہے اور جو لازم ہے اس کے اکثر کو ضائع کر دیتا ہے مانگتا تو زیادہ ہے لیکن خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے، اس کے لئے بھلائی کی مقدار مقرر کر دی گئی، اس پر رزق کشادہ کر دیا گیا حساب میں تخفیف کر دی گئی پس اسے اتنا ہی دیا گیا جتنا اسے کافی ہو اور وہ نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے لغویات میں مشغول ہو جائے لیکن پھر بھی وہ سرکشی میں ڈالنے والی مالداری سے نظریں پھیر کر اس چیز کو نہیں دیکھتا جس نے اسے غیر کی محتاجی سے بچایا، جو رزق دیا گیا اس کے شکر سے رک جاتا ہے اور جو پاس موجود ہے اس میں اور زیادتی تلاش کرتا ہے، جو دیا گیا اس کے شکر سے تھک بیٹھا اور نعمت اس پر پوری کی گئی تو اس کے شکر کو بھلا ہی دیا، دوسروں کو منع کرتا ہے خود نہیں رکتا اور اس کام کا حکم کرتا ہے جو خود نہیں کرتا، بغض میں مرا جا رہا ہے اور محبت میں کمی کرتا ہے، جو چیز اس کے پاس نہیں ہے اس کی محبت نے اور جو موجود ہے اس کے بغض نے اسے دھوکے میں ڈال دیا، لگتا ایسے ہے گویا صالحین سے محبت کرتا ہے لیکن اعمال ان کے جیسے نہیں کرتا، بروں سے نفرت کرتا ہے جبکہ وہ خود بھی ان میں سے ایک ہے، بغض ہوتے ہوئے آخرت کی امید رکھتا ہے جبکہ یقینی طور پر عذاب کا خوف بھی نہیں رکھتا، دنیا میں اپنی خواہشات پر قادر نہیں جبکہ آخرت میں باقی رہنے والے کو قبول بھی نہیں کرتا، دنیا میں فانی کی طرف جلدی کرتا ہے جبکہ آخرت میں باقی رہنے والی چیز کو چھوڑ دیتا ہے، اگر درست رہے تو سمجھتا ہے میری توبہ قبول ہو گئی اور اگر مصیبت میں مبتلا کیا جائے تو پرہیزگاروں والی باتیں کرتا ہے جبکہ دنیاداروں جیسے اعمال کرتا ہے موت کو برا ہونے کی وجہ سے ناپسند کرتا ہے جبکہ اپنی زندگی میں برائی سے بچتا بھی نہیں، موت کو اس لئے ناپسند کرتا ہے کہ وہ کچھ نہ چھوڑے گی اور زندگی کو اپنے کاموں کی وجہ سے پسند کرتا ہے، اگر دنیا سے روکا جائے تو نہیں رکتا اور اگر دنیا دی جائے تو اس کا پیٹ نہیں بھرتا، اگر خواہش پیش کی جائے تو پوری کر لیتا ہے کہ نیک عمل کر لوں گا اور اگر عمل کرنے کو کہا جائے تو سستی کرتا ہے اور کہتا ہے خوف ہی کافی ہے، نہ اس کا خوف سستی کو دور کرتا ہے اور نہ اس کی رغبت اسے نیک عمل پر ابھارتی ہے، بغیر عمل کے اجر کی امید رکھتا ہے اور لمبی امید کی وجہ سے توبہ کو مؤخر کرتا ہے رزق کی نئی نئی راہیں تلاش کرتا ہے، ربّ کے معاملے میں مخلوق سے ڈرتا ہے جبکہ مخلوق کے

معاملے میں ربّ تعالٰی کا خوف نہیں رکھتا، جو اس سے بڑھ کر ہو اس کے شر سے ربّ تعالٰی کی پناہ مانگتا ہے جبکہ ماتحت کے بارے میں ربّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ نہیں مانگتا، موت سے ڈرتا ہے لیکن مرنے کی امید نہیں رکھتا، جس سے ڈرنا چاہیے اس سے بے خوف رہتا ہے حالانکہ اسے ہونا یقینی ہے اور اپنی امید سے مایوس نہیں ہوتا حالانکہ اس کا نہ ہونا یقینی ہے، اس علم کے نفع کی امید کرتا ہے جس پر عمل نہیں کرتا اور جہالت کے ضرر سے بےخوف رہتا ہے حالانکہ یہ یقینی ہے، مخلوق میں خود سے کمتر کو اپنا تابع سمجھتا ہے جبکہ مافوق کو بھول جاتا ہے، اپنے سے زیادہ رزق والے کی طرف نظر کرتا ہے جبکہ کمتر مخلوق کو بھول جاتا ہے، دوسرے کی ادنیٰ سی خطا پر بھی خوف کرتا ہے جبکہ اپنے کمتر عمل پر بھی امید رکھتا ہے پردے کو غیرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جبکہ اپنے معاملے میں غیرت سے غافل رہتا ہے، جب یقین کی بات کی جائے تو کہتا ہے: یہ تو پہلے والوں کا حصہ تھا۔ اگر کہا جائے کہ کیا تم پہلے والوں جیسے اعمال نہیں کرو گے؟ تو کہتا ہے؟ بھلا کس میں طاقت ہے کہ ان جیسا ہو سکے۔ باتیں بڑی بڑی کرے لیکن عمل کرنے میں جان جائے، امانت کو ہلکا جانے اور خیانت کو بہت برا سمجھے، نرمی اختیار کرے تاکہ لوگ اس کے پاس امانت رکھوائیں جبکہ اس میں خیانت کی گھات لگائے رکھے، ایسی دوستی رکھے جس میں دشمنی کو چھپائے رکھے، گناہوں میں جلدی کرنے والا ہو اور نیکیوں میں سستی کرتا ہو، شعر اس کے لئے آسان ہوں اور ذکر مشکل ہو، فقرا کے ساتھ ذکر کرنے سے زیادہ مالداروں کے ساتھ فضولیات میں مشغول ہونا پسند کرتا ہو، نیند کے معاملے میں جلدی کرے اور روزے میں تاخیر کرے، نہ راتوں میں قیام کرے اور نہ صبح میں روزہ رکھے، صبح ایسے کرے کہ آنکھوں میں نیند بھری ہو جبکہ رات بھی نہ جاگا ہو اور ایسے چلتے پھرتے شام کا انتظار کرے گویا روزے سے ہے جبکہ روزہ بھی نہ رکھا ہو۔

برے بندے کی علامات:

حضرت سیِّدُنا مسعودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نماز پڑھے تو چوڑا ہو جائے، رکوع کرے تو جانوروں کی طرح کرے، سجدہ کرے تو ٹھونگ مارے، اگر سوال کرے تو پیچھے پڑ جائے اور اگر اس سے سوال کر لیا جائے تو جان چھڑائے، اگر بات کرے تو قسم کھائے اور اگر قسم کھائے تو توڑ دے، اگر وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اگر نصیحت کی جائے تو چہرا شکن آلود رکھے اور اگر تعریف کی جائے تو

خوش ہو، اس کا طلب کرنا شر اور اس کا چھوڑ دینا جرم ہو، لوگوں کے عیب میں مشغول رہنے کے سوا کوئی کام نہ ہو، احسان میں اس کے لئے کوئی فضیلت نہ ہو، عادل لوگوں میں سے اس کی طرف کوئی مائل نہ ہو اور نہ اس سے کوئی محبت کرے، خیانت کرنے والے اس کے محبوب ہوں اور امانت دار لوگ اس کے دشمن ہوں، اگر سلام کرو تو نہ سنے اگر سنے تو جواب نہ دے، حاسدوں کی طرح دیکھے اور بغض و کینہ رکھنے والوں کی طرح پیش آئے، بخیل کا مذاق اڑائے جبکہ خود پیٹھ پیچھے کھائے، جس موجود کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اس سے راضی ہو اور جس غائب کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اس سے ناراض ہو، خیانت کرنے میں بڑا بے باک ہو، امانت کے معاملے میں بے پروا ہو، جو پسند ہو اس سے جھوٹ بولے، جو ناپسند ہو اسے دھوکا دے، برے انداز میں ہنسے، بے ادبوں کی طرح چلے، اس کے پڑوسی اس سے مامون نہ ہوں، اس کے ساتھی اس سے سلامت نہ ہوں، اگر وہ بات کرے تو سختی کرے اور اگر اس سے بات کرو تو تنگ ہو، اگر تو اسے برا کہے تو تجھے خوش کرے اور اگر تو اسے خوش کرے تو تجھے نقصان پہنچائے اور اگر تو اس سے جدا ہو جائے تو تیری غیبت کرے، اگر تو اس کا ہم راز ہو تو تجھے تکلیف پہنچائے، اگر تو اس کی اتباع کرے تو تجھ پر بہتان لگائے، اگر تو اس کی برابری کرے تو تجھ سے حسد کرے، اگر تو اس کی مخالفت کرے تو تجھے نقصان پہنچائے، فضیلت والے سے حسد کرے، فضیلت والا بننے کے لئے زہد اختیار کرے، خود سے جو افضل ہو اس سے حسد کرے، زاہدوں والے عمل کرے، جو اس کے ساتھ بھلائی کرے اس کو بدلہ دینے سے عاجز ہو، جو اس کی مخالفت کرے اس کے ساتھ زیادتی کرے، خاموش نہ رہے تاکہ سلامت رہے بلکہ بلا سوچے سمجھے کلام کرے، اس کی زبان اس کے دل پر غالب ہو، اس کا دل اس کی بات کی تائید نہ کرے، بحث و مباحثہ کرنے کے لئے علم سیکھے، ریاکاری کرنے کے لئے فقیہ بنے، اپنی بڑائی ظاہر کرے، جو بات چھپانے والی ہو اسے ظاہر کرے اور جو ظاہر ہو اسے چھپا نہ سکے، فانی چیزوں کی طرف جلدی کرے جبکہ باقی رہنے والی چیزوں میں سستی کرے اور دنیا کے معاملے میں جلد بازی کرے جبکہ تقویٰ میں سستی کرے۔

﴿5596﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ شان نہیں کہ ہمیں ایک چیز سے نکال کر پھر اسی میں لوٹا دے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ (پ۴، ال عمرٰن:۱۰۳)　ترجمۂ کنزالایمان: اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا دیا۔

مزید فرمایا اللہ عَزَّوَجَلَّ دو قسم والوں کو آگ میں جمع نہیں فرمائے گا (ایک وہ مشرک جن کا قول قرآن مجید نے بیان فرمایا:)

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَّمُوْتُ ؕ (پ۱۴، النحل:۳۸)　ترجمۂ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مردے نہ اٹھائے گا۔

جبکہ ہم اپنے حلف میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھاتے ہیں کہ وہ ہمیں مرنے کے بعد ضرور اٹھائے گا۔

﴿5597﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک شخص نے اپنے بیٹے کو وصیت کی: اے میرے بیٹے! اپنے اوپر خوفِ خدا کو لازم کر لو، کوشش کرو کہ تمہارا آج کا دن گزشتہ دن سے بہتر ہو اور آنے والا دن آج کے دن سے بہتر ہو، جب نماز پڑھو تو آخری سمجھ کر پڑھو، کثرت سے حاجات طلب کرنے سے بچو بے شک وہ عارضی فقر ہیں اور ایسے کاموں سے بچو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے۔

انوکھی لونڈی:

﴿5598﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے پاس ایک لونڈی تھی جس کا نام بشرہ تھا، وہ قرآن کی تلاوت بڑی خوب صورت آواز میں کرتی تھی، ایک دن آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: اے بُشْرہ! میرے دوستوں کو تلاوت سناؤ تو اس نے تلاوت کی اس کی آواز میں بڑا درد اور غم تھا، لوگوں نے اپنے سر سے عمامے اتار کر اس کے آگے ڈال دیے اور رونے لگے، ایک دن آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: اے بشرہ! میں نے تجھے تیری آواز کی خوب صورتی کی وجہ سے ایک ہزار دینار میں خریدا تھا، میرے سوا تجھ پر کسی کی ملکیت نہیں جا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد ہے، حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: وہ اس وقت کوفہ میں بہت بوڑھی ہو چکی تھی اگر مجھے اس پر مشقّت کا ڈر نہ ہوتا تو میں ضرور اسے اپنے پاس بلوا لیتا اور وہ اپنی آخری عمر تک ہمارے پاس رہتی۔

سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی اور حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر، حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے احادیث کی سماعت کی۔ آپ کی اکثر روایات آپ کے والد کے واسطے سے حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہیں۔ آپ کے والد حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبی، حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَد بن یزید اور کوفہ کے کِبار تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی صحبت پائی۔

آپ سے کثیر تابعین نے روایات لیں ان میں سے حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد، حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق شیبانی، حضرتِ سیِّدُنا ابو زبیر، حضرتِ سیِّدُنا ابو سُہیل نافع بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا مُجاہد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی ہیں جبکہ مشہور و معروف ائمہ و علما میں سے حضرتِ سیِّدُنا سعید مقبری، حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل اور حضرتِ سیِّدُنا مِسْعَر رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نمایاں شخصیات ہیں۔

جنت کے دروازے کھل گئے:

﴿5599﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحٰنَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا تو نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں نے اسے پسند کیا اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔" حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے جب سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سنا اس کے بعد سے کبھی ان کلمات کو ترک نہیں کیا۔[1]

امام کی قراءت کافی ہے:

﴿5600﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور پُرنور، شافعِ یومُ النشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

[1]... مسلم، کتاب المساجد و موضع الصلاۃ، باب مایقال بین التکبیرۃ ... الخ، ص ۳۰۲، حدیث: ۶۰۱

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے امام کی قراءت کافی ہے خواہ جہری ہو یا سری۔[1]

﴿5601﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اس وقت تک وصالِ ظاہری نہ ہوا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھا بھی اور لکھا بھی (یعنی آپ کو پڑھنا بھی آتا تھا اور لکھنا بھی)۔[2]

ندائے خدا:

﴿5602-3﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بنی سلیم کا ایک شخص عمرو بن عبسہ مدینہ میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آیا اس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صرف مدینہ میں زیارت کی تھی۔ عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے وہ بات سیکھائیں جو میں نہیں جانتا اور آپ جانتے ہیں اور وہ سیکھائیں جو مجھے نفع دے ضرر نہ دے رات کے کون سے نوافل افضل ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نصف رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نظرِ رحمت کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنے علاوہ اور کسی بات کا سوال نہیں کرتا اور فرماتا ہے: ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت کا طلب گار کہ میں اس کی بخشش کروں؟ ہے کوئی مدد مانگنے والا کہ میں اس کی مدد کروں؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ (اپنی شان کے مطابق) اپنے عرش پر جلوہ گر ہو جاتا ہے۔[3]

آنسو کا ایک قطرہ:

﴿5604-5﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی آنکھ سے خوفِ خدا کے باعث مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکلا

1... دارقطنی، کتاب الصلاۃ، باب ذکر قولہ: من کان لہ امام... الخ، ۱/ ۴۴۳، حدیث: ۱۲۳۸

2... سنن الکبری للبیھقی، کتاب النکاح، باب من لم یکن لہ ان یتعلم... الخ، ۷/ ۶۸، حدیث: ۱۳۲۹۰

3... سنن الکبری للنسائی، کتاب قیام الیل وتطوع النھار، باب ای الصلاۃ افضل؟، ۱/ ۴۱۳، حدیث: ۱۳۰۸، عن ابی ذر

مسند احمد، مسند المکیین، حدیث رفاعہ بن عرابہ الجھنی، ۵/ ۴۸۰، حدیث: ۱۶۲۱۸، بتغیر

اور اس آنسو کی گرمی اس کے چہرے کو پہنچی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چہرے کو جہنم پر حرام فرما دے گا۔[1]

بیماری رحمت ہے:

﴿5606﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرا دیئے، ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مسکرانے کا کیا سبب ہے؟ ارشاد فرمایا: مجھے مومن پر تعجب ہے کہ وہ بیمار ہونے پر غمگین ہوتا ہے اگر وہ جان لے کہ بیماری میں کیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کرنے تک بیمار رہنا پسند کرے۔[2]

﴿5607-08﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دن حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرائے تو ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا: ”مجھے اس مسلمان بندے پر تعجب ہے جو بیمار ہونے کو ناپسند کرتا ہے اگر وہ جان لے کہ بیماری میں اس کے لئے کیا ہے تو ہمیشہ بیمار رہنا ہی پسند کرے۔ پھر آپ نے اپنی نظر مبارکہ کو آسمان کی طرف اٹھایا پھر جھکالیا اور مسکرائے تو ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مسکرانے کا سبب؟ ارشاد فرمایا: مجھے ان دو فرشتوں پر خوش کن حیرت ہو رہی ہے جو بندے کو ڈھونڈتے ہوئے اس کی نماز پڑھنے کی جگہ پر آتے ہیں مگر دیکھتے ہیں کہ بیماری نے اسے روک رکھا ہے لہٰذا لوٹ جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: یا ربّ! حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے۔ ہم تیرے فلاں بندے کو ڈھونڈتے ہوئے اس کی نماز پڑھنے کی جگہ پر گئے تو ہم نے دیکھا کہ بیماری نے اسے روک رکھا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرماتا ہے: اس کے لئے اس عمل کا ثواب لکھ دو جو وہ کرتا تھا اور میرے پاس اس کا جو اجر ہے وہ اسے دیا جائے گا۔[3]

تین ثوابِ جاریہ:

﴿5609﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف

1 ...معجم کبیر، ١٠/ ١٧، حدیث: ٩٧٩٩

2 ...مسند ابو داؤد الطیالسی، الجزء الثانی، ص ٤٦، حدیث: ٣٤٧، بتغیر

3 ...مسند ابو داؤد الطیالسی، الجزء الثانی، ص ٤٦، حدیث: ٣٤٧، ٣٤٨، دون ”یعطی اجرہ ما کا عانیا فی حبالی“

رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کا ثواب مومن کو قبر میں بھی ملتا رہتا ہے (۱)...وہ عالم جس نے ایسا علم چھوڑا جس پر لوگ عمل کرتے ہیں تو جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا اس کو ثواب ملتا رہے گا (۲)...وہ شخص جس نے کوئی صدقہ کیا جب تک اس کے گھر والے اسے جاری رکھیں گے اس کو ثواب ملتا رہے گا اور (۳)...وہ شخص جس نے نیک لڑکا چھوڑا ہو اور وہ اس کے لئے دعا کرتا ہو۔[1]

﴿5610﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غافل لوگوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا جنگ سے بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کی طرح ہے۔[2]

مرغ نماز کے لئے بلاتا ہے:

﴿5611﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرغ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بانگ دی تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے لعنت نہ کرو اور نہ ہی برا کہو بے شک یہ نماز کے لئے بلاتا ہے۔[3]

فرشتے تمہارے لئے دعا کریں:

﴿5612﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جو شخص یوں کہے: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ تو فرشتے ان کلمات کو لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں وہ اس کہنے والے کے لئے دعا مغفرت کرتے ہیں حتی کہ فرشتے ان کلمات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور پیش کر دیتے ہیں[4]۔ حضرتِ سیِّدُنا عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ایک عالم کے سامنے اس حدیث کو

---

1 ...مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان... الخ، ص ۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱، مختصراً عن ابی ھریرۃ

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۶، حدیث: ۹۷۹۷

3 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۶، حدیث: ۹۷۹۶

4 ...مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الملائکۃ (فاطر) ۳/ ۲۰۴، حدیث: ۳۶۴۲، بتغیر قلیل

ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو بھی ان کلمات کے ساتھ یہ کلمات: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بھی ملا لے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسکی طرف نظر فرمائے گا اور وہ بندے کی طرف نظرِ رحمت ہی فرماتا ہے۔

دعا کی قبولیت کا وقت:

﴿5613﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور سرور عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے جس شے کا سوال کیا جائے وہ عطا فرما دیتا ہے[1]۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کی ابتدا فرمائی تو اتوار اور پیر کے دن زمین کو بنایا منگل اور بدھ کے دن آسمانوں کو بنایا جمعرات اور جمعہ کی عصر تک رزق اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو بنایا لہٰذا قبولیت کا وقت نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب کے درمیان کا ہے۔

ذاکرین کا ذکر:

﴿5614﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ تسبیح، تہلیل، تکبیر اور حمد کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت کا ذکر کرتے ہیں تو وہ ذکر عرش کے ارد گرد جمع ہو جاتا ہے اور اس کی آواز مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوتی ہے اور وہ اپنے صاحب (ذکر کرنے والے) کا ذکر کرتا ہے کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند نہیں کہ تمہارے لئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی چیز ہو جو تمہارا ذکر کرتی رہے؟[2]

حلال و حرام واضح ہے:

﴿5615﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان جو امور ہیں وہ مشتبہ ہیں جو ان مشکوک امور سے بچ گیا اس نے اپنا دین

1... بخاری، کتاب الطلاق، باب اشارۃ فی الطلاق و الامور، ۳/ ۴۹۴، حدیث: ۵۲۹۴

2... مسند احمد، مسند الکوفیین، ۶/ ۳۷۵، حدیث: ۱۸۳۹۰، بتغیر قلیل

اور اپنی عزت بچالی اور جو ان مشکوک امور میں پڑ گیا قریب ہے کہ وہ حرام میں پڑ جائے، جیسے ممنوعہ چراگاہ کے آس پاس چرانے والا قریب ہے کہ اس میں جا پڑے۔[1]

﴿5616﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ نے اپنے شوہر حضرتِ سیِّدُنا بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: بشیر! آپ میرے بیٹے نعمان کا حصہ اسے دے دیں اور اسے الگ نہ کرنا جب تک اسے اس کا حصہ نہ دے دیں اور اس پر حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گواہ بنا لیں۔ لہٰذا حضرتِ سیِّدُنا بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور معاملہ عرض کر کے گواہ بننے کی عرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا دوسرے بیٹے کو بھی اتنا ہی حصہ دیا ہے؟" حضرتِ سیِّدُنا بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: "نہیں۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔"

حضرتِ سیِّدُنا عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے سنا: حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ان میں برابری کا سلوک کرو۔"[2]

﴿5617﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں حضور سیِّد عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کیا جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حالتِ نماز میں تھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے سلام کا جواب بھی دیا[3]۔[4]

شرک سے بَری:

﴿5618﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل رہے تھے کہ اچانک چند لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں

1... مسلم، کتاب المساقاۃ، باب اخذ الحلال وترک الشبہات، ص ٨٦٢، حدیث: ١٥٩٩، بتغیر

2... سنن نسائی، کتاب النحل، باب ذکر اختلاف الفاظ... الخ، ص ٦٠٣، حدیث: ٣٦٨٠، ٣٦٨١، ٣٦٨٥، بتغیر قلیل

3... نماز میں سلام کا جواب دینے کے متعلق حاشیہ روایت: 5496 کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

4... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب السلام فی الصلاۃ، ٢/ ٢١٨، حدیث: ٣٥٩٩

جہاد کرنا اور حج مبرور، پھر وادی میں اس طرح گواہی دینا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ پھر ارشاد فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ جو بھی اس طرح گواہی دے وہ شرک سے بری ہے۔[1]

درود ایسے پڑھو:

﴿5619﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب حضور سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھو تو خوبصورت انداز میں پڑھو کہ تم نہیں جانتے کہ شاید تمہارا درود نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پیش کیا جائے، عرض کی گئی: ہمیں سکھایئے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اس طرح پڑھو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں، رسولوں کے سردار، پرہیز گاروں کے امام، سب سے آخری نبی، تیرے بندے اور رسول محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرما، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو مقام محمود عطا فرما جس پر سب اَوَّلین اور آخرین رشک کریں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی آل پر درود بھیجا بے شک تو حمد اور بزرگی والا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں بے شک تو حمد اور بزرگی والا ہے۔

﴿5620﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھو تو خوبصورت انداز میں پڑھو کہ تمہارا درود بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔

﴿5621﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس طرح درود پاک پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

1... بخاری، کتاب الایمان، باب من قال "ان الایمان ھو العمل"، ۱/ ۲۱، حدیث: ۲۶، ملتقطاً عن ابی ھریرۃ

معجم اوسط، ۶/ ۳۱۶، حدیث: ۸۸۹۶

صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنا درود اور اپنی رحمت رسولوں کے سردار پر فرما۔

عہد نامہ:

﴿5622﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار رکھا ہے۔

(پ۱۶، مریم: ۸۷)

پھر فرمایا: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جس کے پاس میرا عہد ہے وہ حاضر ہو جائے، لوگوں نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمٰن! ہمیں (وہ عہد) سکھا دیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: اس طرح دعا مانگا کرو: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُؤَدِّيْهِ اِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ یعنی اے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! میں تیرے پاس اپنی اس دنیا کی زندگی میں ایک عہد رکھتا ہوں، مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر، اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالے کر دے گا تو وہ مجھے خیر سے دور اور شر کے قریب کر دے گا اور میں تیری رحمت کے بغیر کسی چیز پر بھروسا نہیں کرتا، میرے اس اقرار کو بطور عہد نامہ محفوظ فرما اور قیامت کے دن مجھے عطا کر بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

***

سیِّدُنا محمد بن کرام عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ السَّلَام کی نصیحت

...کسی نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کرام عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ السَّلَام سے عرض کی: مجھے نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا: جتنی کوشش اپنے نفس کو راضی کرنے کے لئے کرتے ہو اتنی اپنے خالق کی رضا کے لئے بھی کرو۔

(احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، ۴/۶۹، دار صادر بیروت)

حضرت سیّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعی بزرگ ہیں۔آپ رونے والے فقیہ، دعا کرنے والے عالم، خوش بخت شہید اور بہترین حمد کرنے والے تھے۔

منقول ہے: توکل میں ثابت قدمی اور علوم نقلیہ میں شوق کا نام تصوف ہے۔

خوفِ خدا میں رونا:

﴿5623-24﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن ابو ایوب اَعْرَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات بھر رویا کرتے تھے حتّٰی کہ ان کی بینائی کمزور ہو گئی۔

﴿5625﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا بن سائب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھی تو ہمیں بھی رلا دیتے تھے۔

﴿5626﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن ابو ایّوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نماز میں 20 سے زائد مرتبہ اس آیتِ مبارکہ کی تکرار کرتے ہوئے سنا:

وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (۲۸۱) (پ۳، البقرۃ: ۲۸۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ڈرو اس دن سے جس میں اللّٰہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

﴿5627﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عُبَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچتے تو دو یا تین مرتبہ اس کا تکرار کرتے:

فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ (۷۰) اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ (۷۱) فِی الْحَمِیْمِ (پ۲۴، المؤمن: ۷۰تا۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ عنقریب جان جائیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں۔

﴿5628﴾... حضرتِ سیِّدُنا وِقَاء بن اِیاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: کیا حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی آج کل کے اماموں کی طرح نماز میں جھومتے یا آیات کو بار بار لوٹاتے تھے؟ حضرتِ سیِّدُنا

وقاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مَعَاذَ اللہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) وہ جب سورۂ مؤمن کی اس آیت مبارکہ:

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُؕ-یُسْحَبُوْنَۙ(۷۱) ترجمۂ کنزالایمان: جب اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں گھسیٹے جائیں گے۔ (پ۲۴، المؤمن: ۷۱)

جیسی آیات تلاوت فرماتے تھے تو کھینچ کر پڑھتے تھے۔

﴿5629﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہماری امامت فرماتے تھے اور خوبصورت انداز میں تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے۔

اتنی زیادہ تلاوتِ قرآن۔۔۔!

﴿5630﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو ایک ہی رکعت میں پورا قرآنِ پاک تلاوت کر لیا۔

﴿5631﴾... حضرتِ سیِّدُنا وِقاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رمضان کے مہینے میں مغرب اور عشا کے درمیان ایک ختمِ قرآنِ پاک کیا کرتے تھے۔

﴿5632﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر دو راتوں میں قرآنِ پاک ختم کیا کرتے تھے۔

فقہ میں مقام:

﴿5633﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن ابو مُغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہل کوفہ میں سے جب کوئی حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مسئلہ پوچھتا تو ارشاد فرماتے: کیا تم میں ام دہماء کا بیٹا موجود نہیں؟ (یعنی حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)۔

﴿5634﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ماہر ترین عالِم ہیں۔

﴿5635﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا مگر زمین پر ہر شخص ان کے علم کا محتاج ہے۔

حلاوتِ دعا قبولیت کی نشانی ہے:

﴿5636﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہِند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حَجّاج نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قید کیا تو آپ نے فرمایا: مجھے شہید کر دیا جائے گا اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے اور میرے دو ساتھیوں نے دعا مانگی تو ہم نے دعا کی مٹھاس کو پایا پھر ہم نے شہادت کی دعا مانگی میرے ساتھی تو شہادت پا چکے اور میں شہادت کا منتظر ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان کے خیال میں حلاوتِ دعا قبولیت کی نشانی ہے۔

مستجابُ الدعا:

﴿5637﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَصْبَغ بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک مرغا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی اَذان سے نماز فجر کے لئے اٹھتے تھے، ایک صبح مرغ نے اذان نہ دی تو آپ نماز کے لئے بیدار نہ ہو سکے، آپ کو اس معاملے کا بڑا صدمہ پہنچا لہٰذا آپ نے کہا: آج مرغ کو کیا ہو گیا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی آواز ختم کر دے۔ چنانچہ اس کے بعد کبھی کسی نے اس مرغ کی آواز نہیں سنی۔ آپ کی والدہ نے فرمایا: بیٹا! اب کبھی کسی کے لئے بد دعا مت کرنا۔

﴿5638﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا رکھنا ایمان کی بنیاد ہے۔

﴿5639﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس طرح دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِدْقَ التَّوَکُّلِ عَلَیْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تجھی پر سچے توکل اور حسنِ ظن کا سوال کرتا ہوں۔

جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا:

﴿5640﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حصین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس مکہ مکرمہ آیا اور ان سے کہا: خالد بن عبد اللہ آنے والا ہے اور آپ اس سے محفوظ نہیں، میری بات مانئیے اور یہاں سے چلے جائیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! فرار ہونے میں مجھے

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے۔ میں نے کہا: بخدا! میں نے آپ کو ویسا ہی پایا جیسا آپ کی والدہ نے آپ کا نام سعید (خوش بخت) رکھا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حُصَین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خالد بن عبد اللہ مکہ مکرمہ آیا اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گرفتار کر لیا۔

حضرتِ سیِّدُنا واصِل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر اس میں اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا: جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لایا گیا تو ہم ان کے پاس آئے، اس وقت وہ بہت خوش تھے اور ان کی بیٹی ان کی گود میں تھی اور ان کی گرفتاری پر رو رہی تھی، ہم ان کے ساتھ بابُ الْجِسْر (مکہ کے خارجی دروازے) تک گئے تو چوکیدار نے کہا: ہمیں اپنا ضامن دے کر جائیں، کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ آپ خود کو ہلاکت میں ڈال دیں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ان کا ضامن بن گیا۔

﴿5641﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی شہادت کے وقت اپنے بیٹے کو بلوایا تو وہ رونے لگا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم کیوں روتے ہو؟ تمہارا والد 57 سال کی عمر کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا۔

﴿5642﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِلال بن خَبَّاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ رجب کے مہینے میں عمرے کے لئے نکلا، انہوں نے کوفہ سے عمرے کا اِحرام باندھا پھر عمرہ کر کے لوٹے تو نصف ذُوالْقَعْدہ کو حج کا احرام باندھ لیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سال میں دو مرتبہ سفر کرتے تھے ایک مرتبہ عمرے کے لئے اور ایک مرتبہ حج کے لئے۔

بیٹے کے وصال کی پیش گوئی:

﴿5643﴾... حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن تمیم داری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حاضر ہوئے وہ فقہ کے اچھے عالم تھے، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں عبد اللہ کے اچھے حالات کو جانتا ہوں۔ میں نے عرض کی: وہ کیا ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس کا انتقال ہو جائے گا۔ چنانچہ

میں ان کے دن شمار کرنے لگا۔

﴿5644﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید اَعْرَج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیٹا آیا تو آپ نے فرمایا: میں اس کے اچھے وقت کو جانتا ہوں وہ یہ کہ اس کا انتقال ہو جائے گا۔ چنانچہ میں ان کے دن شمار کرنے لگا۔

والدہ کی قسم کا پاس:

﴿5645﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے بچھو نے ڈنک مارا تو میری ماں نے مجھے قسم دی کہ میں دم کرواؤں گا لہٰذا میں نے اپنا وہ ہاتھ دم کرنے والے کے سامنے کر دیا جس پر بچھو نے ڈنک نہیں مارا تھا اور میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میری ماں کی قسم ٹوٹ جائے۔

﴿5646﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے موتیوں سے بھرے کمرے پر امانت دار مقرر کیا جانا خوبصورت عورت پر امانت دار مقرر کئے جانے سے زیادہ پسند ہے۔

﴿5647﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خط پڑھا اس میں لکھا تھا: جان لو! زندگی کا ہر دن مومن کے لئے غنیمت ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت:

﴿5648﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خوف وہی ہے کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے یہاں تک کہ وہ خوف تیرے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے پس یہ خوف اور ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے تو جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی یقیناً اس نے ذکر کیا اور جس نے اطاعت نہ کی وہ ذکر کرنے والا نہیں اگرچہ کثرت سے تسبیح و تلاوتِ قرآن کرنے والا ہو۔

﴿5649﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اہلِ بصرہ سے زیادہ کعبہ شریف کی حرمت کا پاس رکھنے والا اور اس پر حریص کسی کو نہیں دیکھا، ایک رات میں نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ کعبہ کے پردے کے ساتھ چمٹی روتے اور گڑگڑاتے ہوئے دعا مانگتی رہی حتّٰی کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

ہلاکت کی نشانی:

﴿5650﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہلال بن خَبّاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: لوگوں کی ہلاکت کی کیا نشانی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ان کے علما کا دنیا سے چلے جانا۔

بنی اسرائیل کے سوالات:

﴿5651﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: کیا تمہارا ربّ سوتا ہے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارا ربّ نماز پڑھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارا ربّ رنگ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی طرف وحی فرمائی: بنی اسرائیل پوچھتے ہیں: کیا تمہارا ربّ سوتا ہے؟ لہٰذا تم دو شیشے لو اور اپنے ہاتھوں پر رکھ لو اور پھر ساری رات کھڑے رہو چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایسا ہی کیا جب کافی رات گزر گئی تو آپ کو اونگھ آگئی اور گھٹنوں تک جھک گئے لیکن پھر سیدھے کھڑے ہو گئے رات کے پچھلے پہر پھر اونگھ کی وجہ سے جھکے تو شیشے گر کر ٹوٹ گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اگر میں سوتا تو زمین و آسمان گر جاتے اور ان شیشوں کی طرح ہر چیز تباہ ہو جاتی۔

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ مبارکہ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے:

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا تمہارا رب رنگ کرتا ہے؟ تو تمام رنگ سرخ، سفید، سیاہ میں کرتا ہوں۔ اور وہ پوچھتے ہیں: کیا تمہارا رب نماز پڑھتا ہے؟ تو سنو! میں اور میرے فرشتے میرے انبیا اور رسولوں پر درود بھیجتے ہیں اور یہی میری نماز ہے۔

فرشتوں کی نماز:

﴿5652﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھا رہے تھے اور ایک منافق بیٹھا ہوا تھا وہاں سے ایک مسلمان گزرا تو منافق سے کہا: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھا رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہے؟ منافق نے کہا: جاؤ اپنا کام کرو۔ مسلمان نے کہا: عنقریب یہاں سے ایسا شخص گزرے گا جو تجھے اچھی طرح جواب دے گا چنانچہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں سے گزرے تو اس منافق سے فرمایا: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھا رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہے؟ منافق نے کہا: جاؤ اپنا کام کرو۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرا یہی کام ہے اتنا کہا اور اسے مارنا شروع کر دیا یہاں تک آپ کی سانس پھول گئی پھر آپ مسجد میں داخل ہو گئے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز ادا کی جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام پھیرا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تھوڑی دیر پہلے ہی میں ایک شخص کے پاس سے گزرا اس وقت آپ نماز پڑھا رہے تھے میں نے اس سے کہا: اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھا رہے ہیں اور تم یہاں بیٹھے ہو؟ تو اس نے کہا: جاؤ اپنا کام کرو۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "تم نے اس کی گردن کیوں نہ اڑا دی۔" حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جلدی سے اٹھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "واپس آجاؤ تمہارے غصے میں عزت اور رضا میں حکمت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرشتے ساتوں آسمانوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے نماز پڑھتے ہیں اُسے فلاں کی نماز کی حاجت نہیں۔" حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فرشتوں کی نماز کیا ہے؟ آپ نے کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا۔ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عمر نے آسمان والوں کی نماز کے بارے میں پوچھا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "ہاں۔" جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: عمر کو سلام دیجئے اور انہیں بتا دیجئے کہ آسمانِ دنیا کے فرشتے قیامت تک حالتِ سجدہ میں رہیں گے اور ان کی تسبیح "سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ" ہے، دوسرے آسمان والے فرشتے قیامت تک حالتِ رکوع میں رہیں گے اور ان کی تسبیح "سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ" ہے اور تیسرے آسمان والے فرشتے قیامت تک حالتِ قیام میں رہیں گے اور ان کی تسبیح "سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ" ہے۔

مچھلی اور گِدھ:

﴿5653﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو زمین پر اتارا گیا تو اس وقت زمین کی خشکی پر ایک گِدھ اور سمندر میں ایک مچھلی کے علاوہ کوئی نہیں تھا، گدھ مچھلی کے پاس پناہ لیتا تھا اور ہر رات اس کے پاس گزارتا تھا جب اس نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھا تو مچھلی سے کہا: اے مچھلی! آج زمین پر ایسی چیز اتاری گئی ہے جو دو پاؤں سے چلتی ہے اور دو ہاتھوں سے پکڑتی ہے۔ مچھلی نے کہا: اگر تو سچا ہے تو پھر نہ تو سمندر میں میرے لئے کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ خشکی میں تیرے لئے بھاگنے کی کوئی جگہ۔

بنی اسرائیل پر عذاب:

﴿5654﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرعون کے پاس بیٹھے تھے کہ مینڈک ٹرّایا، حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تم لوگوں کو کیا مصیبت پہنچی؟ وہ بولے: ایسا ہونے کی امید تو نہیں تھی۔ دراصل ان پر مینڈک کا عذاب نازل کیا گیا تھا، ان میں سے جب کوئی شخص کپڑے پہننے لگتا تو وہ مینڈکوں سے بھرا ہوتا اور ان پر خون کا عذاب بھیجا گیا، جب بھی ان میں سے کوئی شخص پانی پینے کے لئے نہر یا کنوئیں سے چُلّو لیتا تو وہ گندا خون ہو جاتا۔ تو اس قوم نے کہا: اے موسٰی! اپنے ربّ سے ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم سے اس عذاب کو اٹھا دے ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا کی تو ان سے عذاب اٹھ گیا لیکن وہ ایمان نہ لائے۔ مزید فرماتے ہیں: فرعون اپنی قوم کے ساتھ بہت زیادہ وفادار تھا، اس نے بنی اسرائیل سے کہا: موسٰی (عَلَیْہِ السَّلَام) کے ساتھ چلے جاؤ۔

﴿5655﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: بنی اسرائیل میں سے جب بھی کوئی شخص کلام کرنے لگتا تو مینڈک اس کے منہ میں کود جاتا۔

سیِّدُنا ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کا وصال:

﴿5656﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام کو

انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے سامنے بھیجتا تھا چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کی طرف ملک الموت کو بھیجا تا کہ ان کی روح قبض کریں۔ ملک الموت عَلَیۡہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کے گھر میں ایک خوبصورت نوجوان کی صورت میں داخل ہوئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام ایک غَیُّور شخص تھے۔ جب ملک الموت عَلَیۡہِ السَّلَام گھر میں داخل ہوئے تو آپ کی غیرت نے جوش مارا اور فرمایا: اللہ کے بندے! تجھے میرے گھر میں کس نے داخل کیا ہے؟ ملک الموت عَلَیۡہِ السَّلَام نے عرض کی: گھر کے مالک نے۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلَام معاملہ سمجھ گئے۔ ملک الموت عَلَیۡہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ابراہیم (عَلَیۡہِ السَّلَام)! مجھے آپ کی روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ملک الموت! جب تک اسحاق نہیں آجاتے مجھے مہلت دو۔ ملک الموت عَلَیۡہِ السَّلَام نے مہلت دے دی۔ جب حضرتِ سیِّدُنا اسحاق عَلَیۡہِ السَّلَام گھر میں داخل ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کھڑے ہوئے ان سے گلے ملے۔ ملک الموت عَلَیۡہِ السَّلَام کو رحم آیا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا خلیل موت سے گھبرا گیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے ملک الموت! جب میرا خلیل سو رہا ہو تب اس کے پاس جانا اور قبض کرنا لہٰذا جب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام آرام فرمارہے تھے اس وقت ملک الموت عَلَیۡہِ السَّلَام آئے اور ان کی روح قبض کرلی۔

﴿5657﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ضرور رحم فرمائے گا حتّٰی کہ فرمائے گا: جو بھی مسلمان ہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

بڑا عبادت گزار:

﴿5658﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار کون ہے؟ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: ایسا گناہ گار شخص کہ جب جب اپنے گناہوں کو یاد کرے تو اپنے (نیک) عمل کو حقیر سمجھے۔

﴿60-5659﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں اپنے اس بچے کی وجہ سے کثرت سے نماز پڑھتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: یہ امید کرتے ہوئے کہ بچہ نماز میں رغبت رکھے۔

موت کی یاد:

﴾5661﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر موت کی یاد میرے دل سے جدا ہو جائے تو مجھے اپنے دل کے خراب ہو جانے کا خوف ہے۔

﴾5662﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا آخرت کے جمعوں میں سے ایک جمعہ ہے۔

وعظ و نصیحت کرنے والے:

﴾5663﴿... حضرتِ سیِّدُنا ہلال بن خباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ راستے میں ہمیں حدیثیں سناتے رہے اور نصیحت کرتے رہے حتّٰی کہ ہم وہاں پہنچ کر بیٹھ گئے، آپ حدیثیں سناتے ہی رہے حتّٰی کہ ہم وہاں سے کھڑے ہو گئے اور واپس لوٹ آئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے تھے۔

﴾5664﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک راہب ملا اور کہنے لگا: اے سعید! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عبادت گزاروں کو فتنے کے وقت شیطان کے پجاریوں سے الگ کر دیا جائے گا۔

مکتوب میں نصیحت:

﴾5665﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرے والد کو ایک مکتوب بھیجا جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی نصیحت تھی اور لکھا تھا: اے ابو عمر! مسلمان کی زندگی کا ہر دن غنیمت ہے۔ اس کے علاوہ نمازوں اور دیگر فرائض کے ساتھ ساتھ جس بات کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توفیق دی اس کی بھی نصیحت فرمائی۔

رات کی عبادت:

﴾5666﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو شہاب موسٰی بن نافع کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتایا کہ میں نے کوفہ میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو رات کو نہ جاگ سکنے کے

خوف سے سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لیتے ہیں پھر اگر انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ رات میں اٹھنے کی توفیق دیتا ہے تو وہ حسبِ توفیق نفل پڑھنے کے بعد وتر دوبارہ ادا کرتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ بدعت ہے جب تم سونے سے قبل وتر پڑھ چکو اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں قیام کی توفیق دے تو جتنا ممکن ہو نفل پڑھو اور وتر دوبارہ نہ پڑھو اور انہی پر کفایت کرو جو پڑھ چکے ہو۔

بیماری پر صبر:

﴿5667﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو شہاب موسٰی بن نافع عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللہِ الوَاسِع فرماتے ہیں: میں مکہ مکرمہ میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا ان کے سر میں شدید درد تھا، ان کے پاس بیٹھے ایک شخص نے کہا: کیا میں کسی دم کرنے والے کو لاؤں جو اس دردِ شقیقہ (آدھے سر کا درد) کا دم کر دے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے دم کرنے والے کی حاجت نہیں۔

بزرگوں کی پیروی:

﴿5668﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو شہاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دورانِ طواف حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹا تو (جوتا اتر گیا) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دوسرا جوتا بھی اتار دیا۔ جب لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔

سلف کے ناخلف:

﴿5669﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى (پ۹، الاعراف: ۱۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر اُن کی جگہ اُن کے بعد ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے اس دنیا کا مال لیتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد گناہ ہیں۔

﴿5670﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُصَیف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امامت کے مصلّے کے پیچھے فجر کے فرضوں سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں میں بھی ان کے پہلو میں دو سنت پڑھ کر بیٹھ گیا اور ان سے کتابُ اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ

دیا پھر جب وہ نمازِ فجر پڑھا چکے تو فرمایا: جب صبح طلوع ہو جائے تو نمازِ فجر ادا کرنے سے پہلے ذِکْرُ اللہ کے علاوہ کوئی کلام نہ کیا کرو۔

یومِ عرفہ کا روزہ:

﴿5671﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ذوالحجہ کی پہلی 10 راتوں میں اپنے چراغ نہ بجھایا کرو (یعنی رات میں عبادت کیا کرو)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عبادت بہت پسند تھی اور فرمایا کرتے تھے: اپنے خادموں کو اٹھایا کرو کہ سحری کریں اور یوم عرفہ کا روزہ رکھیں۔

﴿5672﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے ساتھی آزمائش میں مبتلا رہتے جبکہ میں سمجھتا شاید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نظرِ رحمت مجھ پر نہیں ہے حتّٰی کہ مجھ پر بھی آزمائش آگئی۔

﴿5673﴾... حضرتِ سیِّدُنا بُکَیر بن عتیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک پیالے میں شہد کا شربت پیش کیا تو انہوں نے پی لیا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھ سے اس بارے میں سوال ہو گا۔ میں نے عرض کی: اس کے بارے میں کیوں؟ آپ نے فرمایا: میں نے اسے پیا ہے اور میں اس سے لذت محسوس کر رہا ہوں۔

﴿5674﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مال کا ضائع کرنا یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے حلال رزق دے اور تو اسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں خرچ کر دے۔

شکر افضل یا صبر؟

﴿5675﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسلم بَطِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: شکر افضل ہے یا صبر؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: صبر افضل ہے مگر میرے نزدیک عافیت ہی زیادہ پسندیدہ ہے۔

مؤمنین کے بچے کہاں رہیں گے؟

﴿5676﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مؤمنین کی اولاد کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ والدین میں سے بہتر کے ساتھ ہوں گے،

اگر باپ ماں سے بہتر ہو گا تو باپ کے ساتھ ہونگے اور اگر ماں باپ سے بہتر ہو گی تو ماں کے ساتھ ہوں گے۔

حکایت: قحط سالی دور ہو گئی

﴿5677﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے زمانے میں لوگ تین سال تک قحط میں مبتلا رہے۔ بادشاہ نے کہا: یا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بارش عطا فرمائے گا یا ہم اسے اذیت دیں گے[1]۔ لوگوں نے کہا: آپ کے لئے ایسا کیونکر ممکن ہے کہ آپ اسے تکلیف دیں اس کی قدرت تو آسمانوں کو محیط ہے اور آپ زمین پر ہیں؟ بادشاہ نے کہا: میں زمین پر موجود اس کے اولیا کو قتل کر دوں گا اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے باعث اَذِیَّت ہے۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں بارش عطا فرما دی۔

سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ:

﴿5678﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے ایک سرخ بیل اتارا گیا۔ آپ اس کے ساتھ ہل چلاتے اور اپنی پیشانی سے پسینا صاف کرتے ہوئے خود سے فرماتے: تیرے ربّ نے تجھے فرمایا بھی تھا:

فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے۔

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں۔ وہ مشقت یہی ہل چلانا ہے۔

﴿5679﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک بیل کے ساتھ کام کرتے اور اپنی مبارک پیشانی سے پسینا صاف کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدَتُنا حوّاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرماتے: یہ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ پس آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں جو بھی ہل چلاتا وہ یہی کہتا کہ اس میں حضرتِ سیِّدُنا آدم کی جانب سے حضرت حواء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا عمل دخل ہے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو زمین پر اتارا گیا تو آپ کی طرف ایک چتکبرا بیل بھیجا گیا جس کے ذریعے آپ

1... بادشاہ کا یہ قول لوگوں کو کامل توجہ کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے تھا۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو اپنی تمام تر توجہ کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ (اتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۲۶۳)

کھیتی باڑی کرتے اور فرماتے: یہ وہی ہے جس کا میرے ربّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ”تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے۔“

﴿5680﴾... حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ لوگ مجھ سے علم لے لیں اس لئے کہ میرے نزدیک وہ بہت اہم ہے۔

استاد کی محبت:

﴿5681﴾... حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے حدیث سنتا تھا اگر وہ مجھے اجازت دیتے تو میں ضرور ان کی پیشانی کو بوسہ دے دیتا۔

﴿5682﴾... حضرتِ سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی عُمْر ایک ہزار سال تھی، انہوں نے 40 سال حضرتِ سیّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو دے دیے اس وقت قلم تر تھے اور چل رہے تھے۔

حج کا حکم:

﴿5683﴾... حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا گیا کہ لوگوں کو حج کا فرمائیں تو آپ نے فرمایا: بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایک گھر بنایا ہے اور تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کا حج کرو۔ تو عمارت میں سے ہر شے نے اسے قبول کیا خواہ وہ پتھر ہو، لکڑی ہو یا مٹی ہو۔

ابن آدم کی قربانی:

﴿5684﴾... حضرتِ سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو مینڈھا حضرتِ اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کا فدیہ بنا[1] یہ وہی تھا جو حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے (سیّدُنا ہابیل) نے قربان کیا تھا اور ان کی یہ قربانی قبول ہوئی تھی۔

﴿5685﴾... حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو مینڈھا حضرتِ سیّدُنا اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کی جگہ قربان کیا گیا وہ جنت میں چرتا تھا اور اس پر سرخ اون تھی۔

1... اس میں اختلاف ہے کہ قربانی کس کی ہوئی تھی حضرتِ اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کی یا حضرتِ اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی، جمہور اہلِ اسلام کے نزدیک قربانی کا واقعہ حضرتِ اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام ہی سے متعلق ہے نہ کہ حضرتِ اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام سے۔
تفصیلی معلومات کے لئے ”فتاوٰی فیضُ الرسول، جلد1، صفحہ 32 تا 38“ کا مطالعہ کیجئے۔

سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے تفسیری اقوال

شانِ یارِ غار:

﴾5686﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں یہ آیت مبارکہ تلاوت کی گئی:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ (پ۳۰، الفجر: ۲۷) ترجمۂ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: یہ کتنا اچھا ہے۔ تو نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک ملک الموت آپ کو موت کے وقت ضرور یہ کہیں گے۔[1]

﴾5687﴿...

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ (پ۲۱، العنکبوت: ۵۶) ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے بندو جو ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کسی جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی جائے تو وہاں سے نکل جاؤ۔

﴾5688﴿...

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۲) ترجمۂ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔

یعنی تم میری عبادت کے ذریعے میرا ذکر کرو میں اپنی مغفرت کے ساتھ تمہارا چرچا کروں گا۔

﴾5689﴿...

وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ (پ۱۶، مریم: ۹۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور پہاڑ گر جائیں ڈھ (مسمار ہو) کر۔

یعنی ایک کے اوپر ایک۔

﴾5690﴿...

اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ (پ۲۳، ص: ۴۵) ترجمۂ کنزالایمان: قدرت اور علم والوں کو۔

[1] ...نوادر الاصول للحکیم ترمذی، الاصل العاشر، ۱/ ۶۰، حدیث: ۷۳

"اَلْاَیْدِیْ" سے کام میں قوت اور "اَلْاَبْصَارِ" سے معاملات میں بصیریت مراد ہے۔

﴾5691﴿...

لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اس سے نہ اُنہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے۔

یعنی نہ ان کے سروں میں درد ہوگا نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی۔

﴾5692﴿...

وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ (پ۱۸، المؤمنون:۶۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور اُن کے دل ڈر رہے ہیں۔

یعنی جو نیک اعمال کر سکتے ہیں کرتے ہیں ساتھ ہی ان کے دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑا ہونے اور حساب دینے سے بھی ڈرتے رہتے ہیں۔

﴾5693﴿...

وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ؕ (پ۲۲، یٰسٓ:۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم لکھ رہے ہیں جو اُنہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے۔

یعنی جو طریقے انہوں نے جاری کئے۔

﴾5694﴿...

وَ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿ؕ۱۴﴾ (پ۳۰، الطارق:۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی ہنسی کی بات نہیں۔

اس سے مراد کھیل ہے (یعنی قرآن پاک کوئی کھیل کی بات نہیں)۔

اسلام سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے:

﴾5695﴿...

وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (پ۱۹، الفرقان:۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے۔

یہ آیت حضرتِ سیِّدُنا وَحشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی تو انہوں نے کہا: ہمارے لئے توبہ کس طرح ہوسکتی ہے، ہم نے توبتوں کی پوجا کی، مؤمنین کو قتل کیا اور مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کیا۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ (پ۱۹، الفرقان: ۷۰)

ترجمۂ کنز الایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔

لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی بتوں کی عبادت کرنے کو اپنی عبادت سے، مسلمانوں کے قتل کو مشرکین کے قتل سے اور مشرک عورتوں سے نکاح کو مومن عورتوں سے نکاح کرنے میں بدل دیا۔

ایک ہزار سال ایک ہی پکار:

﴿5696﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ جہنم کی گھاٹیوں میں سے ایک شخص ایک ہزار سال تک پکارے گا: یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یعنی اے بہت مہربان بہت احسان فرمانے والے۔ اللہ ربُّ العزت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمائے گا: اے جبریل! میرے بندے کو جہنم سے نکال لاؤ، حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام اس گھاٹی پر آئیں گے تو اسے بند پائیں گے، واپس لوٹیں گے اور عرض کریں گے: اے میرے ربّ! وہ ان پر بند کر دی گئی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اے جبریل! جاؤ اسے کھولو اور میرے بندے کو نکال لاؤ۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام جائیں گے اور اس گھاٹی کو کھول کر اسے نکالیں گے وہ کوئلہ بن چکا ہوگا آپ اسے جنت کے کنارے ڈال دیں گے حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بال، اس کا گوشت اور خون دوبارہ لوٹا دے گا۔

دوزخیوں کا کھانا پینا:

﴿5697﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب دوزخیوں کو بھوک لگے گی اور حضرتِ سیِّدُنا ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب دوزخیوں کو سال گزر جائے گا تو مدد طلب کریں گے چنانچہ زَقُّوم (تھوہر) کے درخت سے ان کی مدد کی جائے گی جس کو وہ کھائیں گے تو ان کے چہروں کی کھالیں

ادھڑ جائیں گی اگر کوئی گزرنے والا ان کے پاس سے گزرتا تو ان کی کھالیں دیکھ کر انہیں پہچان لیتا کہ یہ چہرے ان کھالوں میں تھے، پھر ان پر پیاس مسلّط کر دی جائے گی، وہ پانی مانگیں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کے جیسے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جس کی گرمی انتہا کو پہنچتی ہو گی۔ جب اسے اپنے مونہوں کے قریب کریں گے تو ان کے منہ بھون دے گا، کھالیں جھڑ جائیں گی اور جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے گل جائے گا وہ چلیں گے تو ان کی انتڑیاں اور کھالیں گر رہی ہوں گی، پھر فرشتے ان کو لوہے کے گرزوں سے ماریں گے تو ان کا ہر ہر عضو الگ الگ ہو جائے گا اور وہ لوگ موت مانگ رہے ہوں گے۔

سیّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے کتنے بیٹے تھے؟

﴿5698﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ (پ۱۲، یوسف: ۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک صورت دیکھی جس میں حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا چہرہ نظر آیا جو کہ اپنی انگلی کو دانتوں میں دبائے ہوئے تھے انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے سینے پر ہاتھ مارا تو ان کی شہوت ان کی انگلیوں کے پوروں سے نکل گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے ہر بیٹے کے 12 بیٹے ہوئے سوائے حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے اس لئے کہ ان کی شہوت اُس معاملے کے سبب کم ہو گئی تھی لہٰذا ان کے 11 بیٹے تھے۔

﴿5699﴾...

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۴) ترجمۂ کنزالایمان: ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا اَستر قنادیز کا۔

ان کا ظاہر (یعنی غلاف) جمے ہوئے نور کا ہو گا۔

﴿5700﴾...

وَقَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک دنیا میں سجدہ کے لیے بلائے

سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۲۹، القلم: ۴۳) جاتے تھے جب تندرست تھے۔

اس سے مراد جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہے۔

ایک سوال اور اس کا جواب:

﴿5701﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہودیوں نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: آپ کا ربّ مخلوق کو پیدا فرماتا ہے تو پھر کیا ان کو عذاب بھی دے گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے موسٰی! کھیتی باڑی کرو۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: میں نے کھیتی باڑی کرلی۔ حکم ہوا: اسے کاٹو۔ عرض کی: کاٹ لی۔ حکم ہوا: دانا اور بُھوسا الگ کرو۔ عرض کی: کرلیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: دانے صاف کرو۔ عرض کی: کرلئے۔ ارشاد ہوا: کیا باقی رہا؟ عرض کی: جس میں بھلائی نہ تھی وہ باقی نہ رہی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اسی طرح میں بھی اپنی مخلوق میں سے صرف اسے عذاب دوں گا جس میں بھلائی نہ ہوگی۔

﴿5702﴾...

وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ﴿۵۲﴾ (پ۱۶، مریم: ۵۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا۔

حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے پیچھے بیٹھایا حتّٰی آپ کے قلم کے چلنے کی آواز سنی اس وقت آپ کے لئے تورات لکھی جارہی تھی۔

سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا پہلا کام:

﴿5703﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تخلیق فرمایا تو ان کے جسم سے پہلے سر مبارک میں روح پھونکی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے چھینک ماری اور کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ خَلَقَنِیْ یعنی تمام تعریفیں میرے مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "یَرْحَمُكَ اللّٰہُ" یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

﴿5704﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام میں روح پھونکی تو وہ ابھی پاؤں میں بھی نہیں پہنچی تھی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کھانے کی خواہش

ہوئی چنانچہ آپ نے جنتی انگوروں کے گچھے کو نیچے کیا اور اس میں سے کھایا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے یہ بیان کرنے کے بعد اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی:

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ (پ۱۷، الانبیآء:۳۷) ترجمۂ کنزالایمان: آدمی جلد باز بنایا گیا۔

﴿5705﴾... حضرت سیّدنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اگر رومیوں کا شور وغُل نہ ہوتا تو تم ضرور وقتِ غروب سورج کے ڈوبنے کی آواز سنتے۔

آباء واجداد کی نیکی کام آتی ہے:

﴿5706﴾...

وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ (پ۱۶، الکھف:۸۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ شخص امانتوں اور ودیعتوں کو ان کے مالکوں کے سپرد کرتا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے خزانے کی حفاظت فرمائی حتّٰی کہ اس کے دونوں بیٹوں نے اس خزانے کو نکال لیا۔

مٹکوں جتنے پھل:

﴿5707﴾... حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جنتی کھجور کے درخت ایسے ہیں جڑیں سرخ سونے کی، تنا سبز زمرد کا اور اس کے پتے جنتیوں کا لباس اور اسی سے ان کے زیورات یعنی بالیاں وغیرہ ہوں گی، اس کے پھل مٹکوں اور ڈولوں کی طرح بڑے، شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم و ملائم ہیں اور ان میں گٹھلی بھی نہیں۔

﴿09-5708﴾... حضرتِ سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: اہل جنت میں سے ایک شخص کا قد 90 میل ہو گا اور عورت کا قد 80 میل ہو گا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ ایک جَرِیب[1] ہو گی اور مرد کی شہوت اس کے جسم میں 70 سال تک جاری رہے گی جس کی وہ لذت پائے گا۔

[1]... جریب ایک پیمانہ ہے جو چار قفیز کے برابر ہوتا ہے اور ایک قفیز 144 ہاتھ کی لمبائی اور وزن میں 12 صاع کے برابر ہوتا ہے۔ (القاموس المحیط، ۱/ ۱۳۹، ۷۱۸)

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے بھی یہی فرمایا ہے مگر انہوں نے 70 اور 30 میل کا ذکر کیا ہے۔

﴿5710-11﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

اس کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زَبُوْر سے قرآن پاک ذِکْر سے توریت شریف اور اَرْض سے جنت مراد ہے۔

﴿5712﴾...

قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا ﴿۱۶﴾ (پ۲۹، الدھر: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہو گا۔

یعنی ان کے ربّ کے اندازے پر۔

﴿5713﴾...

رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾ (پ۲۰، القصص: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لیے اُتارے محتاج ہوں۔

اس دن وہ (یعنی سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) کھجور کے ایک ٹکڑے کے محتاج تھے۔

﴿5714﴾...

وَ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

یعنی کسی کو دکھانے کے لئے اپنے ربّ کی عبادت نہ کرے۔

﴿5715﴾...

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ (پ۱۹، الفرقان: ۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا۔

زمانۂ جاہلیت کے لوگ پتھر کو پوجتے تھے اور جب انہیں کوئی دوسرا خوبصورت پتھر نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے۔

﴿5716﴾...

اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً (پ۱۶،طٰہٰ:۱۰۴) ترجمۂ کنزالایمان: ان میں سب سے بہتر رائے والا۔

یعنی ان میں سے کامل عقل والا۔

﴿5717﴾...

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۟ؕ (پ۳۰، المطففین:۷) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کافروں کی لکھت سب سے نیچی جگہ سجّین میں ہے۔

یعنی ابلیس کے جبڑے تلے۔

اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۟ۙ (پ۳۰، الغاشیۃ:۶) ترجمۂ کنزالایمان: مگر آگ کے کانٹے۔

ضَرِیْع سے مراد پتھر ہیں۔

﴿5718﴾...

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۟ (پ۳۰، الملک:۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو۔

سَعِیْر جہنم میں ایک وادی ہے۔

﴿5719﴾...

لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۟ (پ۱۴، النحل:۶۲) ترجمۂ کنزالایمان: تو آپ ہی ہوا کہ ان کے لئے آگ ہے اور وہ حد سے گزارے ہوئے ہیں۔

وہ لوگ آگ میں قید ہوں گے اور اسی میں انہیں فراموش کر دیا جائے گا (یعنی ہمیشہ اسی میں رہیں گے)۔

تقدیر پر یقین:

﴿5720﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو مسلم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو قید کر کے حجّاج کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو میں ان کے پاس آیا اور رونے لگا: انہوں نے

فرمایا: کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کی: آپ کی اس حالت کو دیکھ کر۔ فرمانے لگے: مت رو، یہ تو علمِ الٰہی میں پہلے سے مقدّر ہو چکا تھا، پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَاؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌۚۖ (۲۲) (پ۲۷، الحدید: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: نہیں پہنچتی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں ہے قبل اس کے کہ ہم اُسے پیدا کریں بے شک یہ اللہ کو آسان ہے۔

دوستوں کے ساتھ ایسا...!

﴿5721﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی اور حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام نے حضرت سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کے دو بیٹوں کو جانور دے کر بھیجا کہ اسے قربان کر دو۔ (واپسی پر) ان دونوں نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا: اسے آگ کھا گئی۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان دونوں پر آگ کو بھیجا تو اس نے ان دونوں کھالیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی اور حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کی طرف وحی کی: میں اپنے دوستوں کے ساتھ ایسا کرتا ہوں تو اپنے دشمنوں کے ساتھ کیسا سلوک کروں گا؟

چھینک کا جواب قرض ہے:

﴿5722﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اپنے مسلمان بھائی کے پاس چھینکا اور اس نے چھینک کا جواب نہ دیا تو یہ جواب اس پر قرض ہو گا اور بروزِ قیامت اس سے وصول کیا جائے گا۔

﴿5723﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روزہ دار کے بوسہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ یہ برائی کا پیغام ہے۔

﴿5724﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے دادا کی وراثت کے بارے میں پوچھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کہا جاتا تھا: جسے جہنم کی اصل پر جراَت کرنا پسند ہو اسے چاہیے کہ دادا کی وراثت پر جراَت کرے۔

﴿5725﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مجلس سے کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھ لیا، انہوں نے

فرمایا: ایسا نہیں ہے کہ میں ہر وقت دودھ دوھ کر پیتا رہوں (یعنی میں ہر وقت ہی حدیث بیان نہیں کرتا)۔

مصیبت بھی آسانی لگے:

﴿5726﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مَرْدَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن میں حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے ساتھ ابن عامر کے کھجوروں کے باغ میں تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابوعبد اللہ! کتنا عرصہ ہو گیا حجاج سے آپ چھپتے پھر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جب میں اپنی زوجہ کے پاس سے آیا تھا تو وہ حاملہ تھی حتّٰی کہ وہ پیٹ والا جب میرے پاس آیا تو اس کی داڑھی نکل چکی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آپ سے پہلے جو لوگ تھے انہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی تو اسے آسانی شمار کرتے اور جب کوئی آسانی پہنچتی تو اسے مصیبت گردانتے تھے۔

حجاج بن یوسف کا ظلم:

﴿5727﴾... حضرتِ سیِّدُنا سالم بن ابو حفصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حجاج کے پاس لایا گیا تو حجاج نے کہا: تو شَقِی بن کُسَیر ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں سعید بن جبیر ہوں۔ حجاج نے کہا: میں ضرور تجھے قتل کروں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پھر تو ویسا ہی ہے جیسا میری ماں نے مجھے بتایا تھا۔ پھر فرمایا: مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو۔ حجاج نے کہا: اسے نصارٰی کے قبلہ کی طرف پھیر دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تو تم جدھر منہ کرو ادھر وَجْہُ اللہ (خدا کی رحمت متوجہ ہے) پھر فرمایا: میں تجھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جیسا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پناہ مانگی۔ حجاج نے کہا: مریم نے کیا پناہ مانگی؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا تھا: میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجاج نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بعد صرف ایک ہی شخص کو قتل کر سکا۔

بیعت کے پابند:

﴿5728﴾... حجاج بن یوسف کے غلام عتبہ کا بیان ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو واسط میں حجاج کے پاس لایا گیا تو میں وہاں موجود تھا، حجاج نے کہا: کیا میں نے تمہارے لئے ایسا ایسا نہ کیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں، کیوں نہیں۔ حجاج نے کہا: پھر کس چیز نے تمہیں میری نافرمانی کرنے پر ابھارا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس بیعت نے جو مجھ پر تھی۔ حجاج کو غصہ آگیا اور ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہنے لگا: امیر المؤمنین کی بیعت اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے چنانچہ اس نے آپ کی گردن مارنے کا حکم دیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شہید کر دیا گیا۔

﴿5729﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَوْشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لا کر شہید کر دیا گیا تو ان کے ازار بند کے ساتھ ایک تھیلی میں دراہم ملے، اب اس تھیلی کے معاملے میں حضرت کو لانے والے اور جلّاد کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ لہٰذا حجاج نے جلاد کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

﴿5730﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجاج نے جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قتل کا حکم دیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبلہ کی جانب منہ کر لیا۔ حجاج نے اپنی جگہ سے آواز دی: اس کا منہ قبلہ سے پھیر دو، اس کا منہ قبلہ سے پھیر دو، لہٰذا انہیں قبلہ سے پھیر دیا گیا۔

زبان پر کلمہ طیّبہ:

﴿5731﴾... حضرتِ سیِّدُنا خلیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہادت گاہ میں بھی موجود تھا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سر الگ کیا جارہا تھا تو آپ نے پڑھا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" پھر تیسری مرتبہ پڑھا لیکن مکمل نہ کر سکے۔

دشمن بھی افسوس کرے:

﴿5732﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: ام سلمہ کے بھائی یعنی حجاج بن یوسف کے بیتُ الْمال پر معمور کاتب یَعْلیٰ نے کہا: میں حجاج کے لئے لکھتا تھا جبکہ میں چھوٹی عمر کا ایک لڑکا تھا

وہ مجھے بے ضرر سمجھتا اور میری کتابت کو پسند کرتا تھا، میں اس کے پاس بغیر اجازت چلا جایا کرتا۔ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہادت کے بعد میں حجاج کے پاس گیا وہ اپنے چار دروازوں والے کمرے میں تھا میں اس دروازے سے داخل ہوا جس کی طرف حجاج کی پیٹھ تھی میں نے اسے کہتے ہوئے سنا: آخر میں نے سعید بن جبیر کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ تو میں خاموشی سے باہر آگیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اگر اسے میری موجودگی کا پتا چلا تو وہ مجھے قتل کروادے گا۔ اس کے بعد حجاج کچھ عرصہ ہی زندہ رہا۔

سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ کی شہادت:

﴿5733﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن ابو شَدَّاد عَبْدِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب حجاج بن یوسف کے پاس حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کیا گیا تو اس نے اپنے ایک خاص ساتھی مُتَلَمِّس بن اَحْوَص اس کے 20 خاص افراد کے ساتھ جن کا تعلق شام سے تھا حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف بھیجا وہ لوگ آپ کو تلاش کرتے ہوئے ایک راہب کے پاس پہنچے جو اپنے گرجے میں تھا، اس سے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا تو راہب نے کہا: مجھے ان کا حلیہ بتاؤ؟ انہوں نے حلیہ بتایا تو راہب نے ایک جگہ کا پتا بتادیا۔ وہ لوگ وہاں پہنچے تو آپ کو سجدہ کی حالت میں بلند آواز کے ساتھ مُناجات کرتے پایا۔ وہ لوگ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب ہوئے اور سلام کیا۔ آپ نے سر اٹھایا اور اپنی نماز مکمل کر کے انہیں سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا: ہمیں حجاج نے آپ کی طرف بھیجا ہے لہٰذا ہمارے ساتھ چلیں۔ آپ نے فرمایا: جانا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی اور بارگاہِ رسالت میں ہدیہ درود پیش کیا پھر کھڑے ہو کر ان کے ساتھ چل دیئے حتّٰی کہ راہب کی خانقاہ تک پہنچ گئے۔ راہب نے کہا: اے گھڑ سوارو! کیا وہ شخص تمہیں مل گیا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ راہب بولا: میرے عبادت خانے میں آجاؤ کہ اس کے اردگرد شیر اور شیرنی گھومتے ہیں لہٰذا شام سے پہلے اندر داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اندر جانے سے منع کر دیا۔ انہوں نے کہا: شاید آپ ہم سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں کبھی کسی مشرک کے گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کو اس طرح نہیں چھوڑ سکتے ورنہ درندے آپ کو قتل کر دیں گے۔ آپ نے فرمایا: کوئی مسئلہ نہیں!

میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے وہ انہیں مجھ سے پھیر کر میری حفاظت کے لئے مقرر کر دے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ ہر برائی سے میری حفاظت کریں گے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ انبیا میں سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں انبیا میں سے تو نہیں لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے ایک گناہگار بندہ ہوں۔

راہب نے کہا: کوئی ایسی ضمانت دیں جس پر مجھے اطمینان ہو۔ انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: راہب کی خواہش کے مطابق ضمانت دیں۔ آپ نے فرمایا: میں اس کی ضمانت دیتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں صبح تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹوں گا۔ راہب اس ضمانت پر راضی ہو گیا اور ان لوگوں سے کہا: گرجے میں آجاؤ اور اپنی کمانوں کو مضبوط کر لو تاکہ درندوں کو اس نیک بندے سے دور کر سکو، اس نے تو مسلمانوں کی قدر و منزلت کی وجہ سے میرے گرجا میں داخل ہونا پسند نہیں کیا۔ جب وہ لوگ عبادت خانے میں داخل ہو گئے اور کمانوں کو سنبھال لیا تو اچانک ایک شیرنی آئی اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب ہو کر اپنے جسم کو ان کے ساتھ رگڑا اور ایک طرف بیٹھ گئی پھر شیر آیا اس نے بھی ایسا ہی کیا۔ راہب نے جب یہ معاملہ دیکھا تو صبح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور دین اسلام اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے سب کچھ تفصیل کے ساتھ بیان کیا تو راہب مسلمان ہو گیا اور زبردست مسلمان رہا۔ وہ لوگ بھی حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، معافی مانگی، آپ کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیا اور جس جگہ آپ نے رات گزاری تھی وہاں کی مٹی لی اور اس پر نماز پڑھی اور کہنے لگے: اے سعید! ہم نے حجاج سے وعدہ کیا ہے کہ ہماری بیویوں کو طلاق اور ہمارے غلام آزاد ہو جائیں اگر آپ کو دیکھ لیں تو نہیں چھوڑیں گے حتّٰی کہ اس کے پاس لے جائیں گے۔ اب آپ جو چاہیں حکم کریں؟ آپ نے فرمایا: تم اپنے وعدے کو پورا کرو میرا خالق میرے ساتھ ہے اور اس کے فیصلے کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔ وہ سب چلے حتّٰی کہ واسط پہنچ گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان لوگوں سے فرمایا: اے لوگو! میں تم سے الگ بھی رہا اور تمہارے ساتھ بھی رہا مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ میری موت کا وقت آ گیا اور میری مدت پوری ہو چکی لہٰذا مجھے ایک رات کے لئے چھوڑ دو کہ میں موت کو یاد کر لوں، منکر نکیر کے سوالوں کی تیاری کر لوں، عذاب قبر کو یاد کر

لوں، اپنے اوپر ڈالی جانے والی مٹی کو یاد کر لوں، جب صبح ہو گی تو تمہاری چاہت کے مطابق جو وقت میرے اور تمہارے درمیان مقرر ہے وہ پورا ہو جائے گا۔ کسی نے کہا: ہم سب کچھ دیکھنے کے بعد آپ سے کوئی نشانی نہیں چاہتے۔ کسی نے کہا: تم اپنی خواہشات اور انعامات تک پہنچ چکے ہو لہٰذا اب انہیں مت چھوڑو۔ کسی نے کہا: تمہیں وہ ملے گا جو اس راہب کو نصیب ہوا، تمہارا برا ہو! کیا تمہارے لئے اس شیر والے معاملے میں عبرت نہیں؟ کیسے وہ ان کے ساتھ اپنا جسم رگڑ تارہا اور صبح تک ان کی حفاظت کرتا رہا۔ کسی نے کہا: مجھ پر لازم ہے کہ میں "اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ" انہیں تمہارے حوالے کر دوں گا۔ جب انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جانب دیکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، سر پراگندہ اور رنگ گرد آلود تھا، جب سے یہ لوگ ان سے ملے تھے انہوں نے نہ کچھ کھایا تھا نہ پیا تھا اور نہ ہی ہنسے تھے۔ ان سب نے کہا: اے زمین والوں میں سب سے بہتر شخص! کاش ہم آپ کو نہ جانتے اور آپ کی طرف نہ آتے، ہمارے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے، ہم آپ کے سبب کس مصیبت میں جا پڑے، اس بڑے دن میں ہمارے خالق کے پاس ہمارے لئے معذرت کرنا، بے شک وہ سب سے بڑا قاضی ہے وہ انصاف کرتا ہے ظلم نہیں کرتا۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہارے لئے کیا معذرت کروں اور کیا راضی کروں جبکہ میرے لئے تو علم الٰہی میں یہ پہلے ہی سے مقدر ہو چکا۔ جب وہ لوگ اپنے درمیان ہونے والی گفتگو اور رونے سے فارغ ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کفیل نے کہا: اے سعید! میں آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسطہ دیتا ہوں ہمیں بھی اپنی دعاؤں اور کلام میں شامل رکھنا، بے شک ہم نے آپ جیسا کبھی نہیں دیکھا اور نہ قیامت تک دیکھنے کی امید ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہامی بھر لی اور انہوں نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا۔ آپ نے اپنے سر، جبہ اور چادر کو دھویا اور ان لوگوں نے ساری رات افسوس اور غم میں گزاری۔

صبح روشن ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان لوگوں کی طرف آئے اور دروازہ بجایا۔ انہوں نے (آپس میں) کہا: ربّ کعبہ کی قسم! تمہارے ساتھی ہیں۔ وہ لوگ آپ کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ کافی دیر تک روتے رہے۔ پھر آپ کو حجاج کی طرف لے گئے۔ حجاج بولا: سعید بن جبیر کو لائے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں اور ہم نے ان کا بہت ہی عجیب معاملہ دیکھا ہے۔ حجاج نے اپنا چہرا ان سے پھیر لیا اور کہا:

اسے میرے پاس لاؤ۔ ملتمس آیا اور حضرتِ سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ پر سلامتی ہو میں آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امانت میں دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر حجاج کے پاس لے گیا۔ حجاج نے کہا: تمہارا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سعید بن جبیر۔ حجاج نے کہا: تو شقی بن کسیر ہے۔ آپ نے فرمایا: میری ماں میرا نام تجھ سے زیادہ جانتی ہے۔ حجاج نے کہا: تو بھی شقی (بدبخت) ہے اور تیری ماں بھی شقی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: غیب تو تیرے علاوہ کوئی اور ہی جانتا ہے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ)۔ حجاج نے کہا: میں ضرور تجھے دنیا میں بھڑکتی آگ میں ڈالوں گا۔ آپ نے فرمایا: اگر میں جانتا کہ یہ معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو تجھے معبود بنالیتا۔ حجاج نے کہا: محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ نبی رحمت امام الہُدیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ حجاج نے کہا: علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) کے بارے میں تیرا کیا کہنا ہے کہ وہ جنت میں ہیں یا جہنم میں؟ آپ نے فرمایا: اگر میں وہاں گیا تو جان لوں گا کہ وہاں کون کون ہے۔ حجاج نے کہا: خلفاء کے بارے میں تیرا کیا کہنا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں ان کا ذمہ دار نہیں۔ حجاج نے کہا: تم ان میں سے کس کو زیادہ پسند کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: جس سے میرا خالق زیادہ راضی ہو۔ حجاج نے کہا: خالق کس سے راضی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا علم تو اس کے پاس ہے جو ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو جانتا ہے۔ حجاج نے کہا: تو مجھ سے سچ نہیں بولتا؟ آپ نے فرمایا: میں تیری تکذیب کرنا پسند نہیں کرتا۔ حجاج نے کہا: تم ہنستے کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: مخلوق کیسے ہنس سکتی ہے حالانکہ اسے مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور مٹی کو آگ کھا جاتی ہے۔ حجاج نے کہا: ہم کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے دل ٹیڑے ہیں۔ پھر حجاج نے موتی، زَبَرْجَد اور یاقوت حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے ڈھیر کرنے کا حکم دیا تو آپ نے فرمایا: اگر تو ان سب کو بروزِ قیامت اپنے فدیہ کے لئے جمع کر رہا ہے تو ٹھیک ہے وگرنہ اس دن ایسی گھبراہٹ ہوگی کہ حامِلہ اپنا حمل گرادے گی، دنیا کے لئے جمع کی گئی کسی چیز میں بھلائی نہیں سوائے اس کے جو حلال وپاکیزہ ہو۔

پھر حجاج نے سارنگی اور بانسری منگوائی، جب سارنگی اور بانسری بجائی گئیں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے، حجاج نے کہا: کیوں روتے ہو؟ اس کھیل کی وجہ سے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں بلکہ غم کی وجہ سے، بانسری سے مجھے وہ بڑا دن یاد آگیا جب صور پھونکا جائے گا اور سارنگی تو ایک درخت سے بنائی

گئی ہے جو ناحق کاٹا گیا اور اس کی تاروں کے ساتھ بروز قیامت تجھے کھینچا جائے گا۔ حجاج نے کہا: اے سعید! تیری ہلاکت ہو۔ آپ نے فرمایا: ہلاکت تو اس کے لئے ہے جو جنت سے روک کر جہنم میں داخل کیا گیا۔ حجاج نے کہا: اے سعید! کس طرح قتل ہونا پسند کرے گا؟ آپ نے فرمایا: جو تجھے پسند ہو، خدا کی قسم! جس طرح تو مجھے قتل کرے گا بروز قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی طرح تجھے قتل کرے گا۔ حجاج نے کہا: کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے معاف کر دوں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: معافی ہو بھی گئی تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہے اور تیرے سامنے نہ کوئی عذر تراشا ہے نہ کوئی آزادی مانگی ہے۔ حجاج نے کہا: اس کو لے جاؤ اور قتل کر دو۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے دروازے سے نکلے تو مسکرا دیئے۔ حجاج کو اس بات کا پتا چلا تو اس نے واپس بلوالیا اور کہا: تم ہنسے کیوں تھے؟ آپ نے فرمایا: تیری اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جرأت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تجھ پر حلم دیکھ کر۔ حجاج نے چمڑا بچھانے کا حکم دیا اور کہا: اسے یہاں قتل کرو۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔ حجاج نے کہا: اس کو قبلہ سے پھیر دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم جدھر منہ کرو ادھر وَجْہُ اللہ (خدا کی رحمت متوجہ ہے)۔ حجاج نے کہا: اس کا منہ زمین کی طرف کر دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

حجاج نے کہا: اس کو ذبح کر دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں اور حُجَّت قائم کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، (اے اللہ!) یہ میرے طرف سے امانت رکھ لے حتّٰی کہ یہ امانت قیامت کے دن مجھ سے ملے، پھر آپ نے یہ دعا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے میرے بعد کسی کو بھی قتل کرنے کی طاقت عطا نہ فرما!'' چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ذبح کر دیا گیا۔

حجاج کی موت:

حضرتِ سیِّدُنا عَوْن بن ابو شَدَّاد عَبْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس واقعہ کے بعد حجاج 15 دن زندہ

رہا اس کے پیٹ میں لقمہ پھنس گیا تو اس نے طبیب کو معائنہ کرنے بلوایا، طبیب نے سڑے ہوئے گوشت کا ٹکڑا لیا اور اس کو دھاگے سے باندھ کر حجاج کے حلق میں ڈالا اور کچھ دیر بعد نکالا تو اس پر خون کا اثر تھا، وہ جان گیا کہ اب بچنے کی کوئی امید نہیں اور حجاج اپنی باقی زندگی یہی کہتا رہا ''آخر میں نے سعید بن جبیر کے ساتھ ایسا کیوں کیا میں جب جب سونے کا ارادہ کرتا ہوں وہ مجھے جکڑ لیتا ہے۔''

بوقتِ شہادت مسکراہٹ:

﴿5734﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو حجاج کے پاس لایا گیا تو حجاج نے کہا: تو شقی بن کسیر ہے؟ آپ نے فرمایا: میں سعید بن جبیر ہوں۔ حجاج نے کہا: تو شقی بن کسیر ہے۔ آپ نے فرمایا: میری ماں تجھ سے زیادہ میرا نام جانتی ہے۔ حجاج نے کہا: تو محمد (صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری مراد نبی پاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں؟ حجاج نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: اولادِ آدم کے سردار ہیں نبی مصطفٰے ہیں سب اگلوں پچھلوں سے بہتر ہیں۔ حجاج نے کہا: ابو بکر کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: صدّیق ہیں، رسولُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے خلیفہ ہیں، لائق تعریف اور خوش بخت زندگی گزاری اور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے طریقہ کار پر رہے، اس میں کوئی تَغَیُّر وتَبَدُّل نہیں کیا۔ حجاج نے کہا: عمر کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: عمر تو حق و باطل میں فرق کرنے والے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا انتخاب ہیں، اپنے دونوں ساتھیوں کے طریقہ کار پر رہے۔ حجاج نے کہا: عثمان کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ظلماً قتل کیے گئے، غزوۂ تبوک کی تیاری کروانے والے، بئر رومہ کھدوانے والے، جنت میں گھر خریدنے والے، دو بیٹیوں کی طرف سے رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے داماد، جن کا نکاح آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے وحی آسمانی کے ذریعے کیا۔ حجاج نے کہا: علی کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: رسولُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں، سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں، حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے شوہر اور حضرتِ سیِّدُنا حسن اور حضرتِ سیِّدُنا حسین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کے والد ہیں۔ حجاج نے کہا: معاویہ کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے نفس نے

مجھے اس امت کے اعمال کی جانچ کرنے اور تبدیل کرنے سے روکے رکھا ہے۔ حجاج نے کہا: کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: تو بہتر جانتا ہے۔ حجاج نے کہا: تو مجھ سے کچھ چھپا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، وہ بات جو تجھے بری لگے خوشی نہ دے۔ حجاج نے پھر کہا: تو مجھ سے کچھ چھپا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے معاف ہی رکھ۔ حجاج نے کہا: اگر میں نے تجھے معاف کر دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے معاف نہیں کرے گا۔ آپ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو کتابُ اللہ کا مخالف ہے اور وہ کام کرتا ہے جس سے تیری ہیبت بڑھ جائے جبکہ یہ کام تجھے ہلاکت میں ڈال دے گا، کل کو جب تو اس پر پیش ہو گا تو خود ہی جان لے گا۔ حجاج نے کہا: خدا کی قسم! میں تجھے ضرور قتل کروں گا اور ایسے طریقے سے قتل کروں گا کہ نہ تجھ سے پہلے کسی کو ایسے قتل کیا اور نہ تیرے بعد کسی کو اس طرح قتل کروں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تو میری دنیا خراب کرے گا میں تیری آخرت خراب کر دوں گا۔ حجاج نے کہا: اے غلام! تلوار اور چمڑے کا فرش لے آ۔ جب لایا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرا دیئے۔ حجاج نے کہا: مجھے تو پتا چلا تھا کہ تم ہنستے نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں نہیں ہنستا۔ حجاج نے کہا: تو پھر قتل کے وقت کیوں ہنسے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تیری جرأت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تجھ پر حِلْم دیکھ کر۔ حجاج نے کہا: اے غلام! اس کو قتل کر دے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبلے کی جانب منہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔ حجاج نے کہا: اس کا منہ قبلے سے پھیر دو۔ آپ نے فرمایا: تو تم جدھر منہ کرو ادھر وَجْہُ اللہ (خدا کی رحمت متوجہ ہے)۔ حجاج نے کہا: اسے زمین پر لٹا دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

حجاج نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن کو ذبح کر دو اسے آج ہی قرآن کی آیات یاد آ رہی ہیں۔

نفاق (منافقت) کی تعریف

...زبان سے مسلمان ہونے کا دعوٰی کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نفاقِ اعتقادی اور زبان و دل کا یکساں نہ ہونا نفاقِ عملی کہلاتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱،۱/ ۱۸۲)

سیّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث لیں جن میں سے چند یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر بن خطاب، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر بن عوام، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن قیس ابو موسٰی اشعری، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُغَفَّل مُزَنی، حضرتِ سیِّدُنا عَدِی بن حاتم اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وغیرہ جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اکثر روایات حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ہیں۔

﴿5735﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: رسول کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے اور سواری پر سرخ زین رکھ کر سوار ہونے اور رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کرنے سے مجھے منع فرمایا ہے۔[1] میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں منع فرمایا ہے۔

﴿5736﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: آقائے دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں لہٰذا انہیں مسواک کے ذریعے پاک کرو۔[2]

جانوروں پر رحم:

﴿38-5737﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے، وہ لوگ ایک زندہ مرغی کو زمین میں گھاڑ کر پتھروں سے نشانہ لگا رہے تھے، جب انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو دیکھا تو بھاگ گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ کیا معاملہ ہے؟ خدا کی قسم! دنیا ومافیہا سب کچھ میرے لئے ہو اور مجھے حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام جتنی عمر ملے تب بھی میں ایسا کرنا پسند نہ کروں کیونکہ میں نے جنابِ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جانوروں کو مُثلہ

[1]...مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النھی عن لبس الرجل... الخ، ص ۱۱۵۲، حدیث: ۲۰۷۸، بتغیر

[2]...مسند الفردوس، ۱/ ۱۳۲، حدیث: ۸۴۷

کرنے (یعنی صورت بگاڑنے) والے پر لعنت کی گئی ہے۔"[1]

﴿5739﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے سنا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گھڑے کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے، میں حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا اور عرض کی: آپ نے سنا کہ ابن عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "جَرّ" (گھڑے) کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ابن عمر نے سچ کہا۔ میں نے عرض کی: "جَرّ" کیا چیز ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہر وہ شے جو مٹی سے بنائی گئی ہو۔[2]

﴿5740﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بغیر خوشبو والا زیتون کا تیل لگایا۔[3]

﴿5741﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حیا اور ایمان دونوں ملا دیئے گئے ہیں ایک کو اٹھایا جائے گا تو دوسرا بھی اٹھ جائے گا۔[4]

ندامت کا انعام:

﴿5742﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو 20 سے زائد مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل میں ذوالکفل نامی ایک شخص تھا وہ کسی گناہ سے نہیں بچتا تھا، اس کے پاس ایک عورت آئی اور خود کو پیش کیا تو اس نے 60 دینار دیئے اور جب اس کے پاس بدکاری کے لئے بیٹھا تو عورت پر کپکپاہٹ طاری ہو گئی اور وہ رونے لگی، ذُوالْکِفْل نے کہا: کیا معاملہ ہے؟ اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! میں نے کبھی ایسا کام نہیں کیا اور اب مجبوری کی وجہ سے کر رہی ہوں۔ ذوالکفل نادم ہوا اور بغیر کچھ کئے اس کے پاس سے کھڑا ہو گیا، اسی رات اس کو موت آگئی۔ جب صبح ہوئی تو اس کے

---

1 ...بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب ما یکرہ من المثلۃ...الخ، ۳/ ۵۶۳، حدیث: ۵۵۱۵، بتغیر قلیل

2 ...نسائی، کتاب الاشربۃ، باب ذکر الادعیۃ...الخ، ص ۸۸۸، حدیث: ۵۶۳۱، بتغیر قلیل

3 ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۳۵۸، حدیث: ۵۴۰۹

4 ...مستدرک حاکم، کتاب الایمان، باب اذا زنی العبد...الخ، ۱/ ۱۷۲، حدیث: ۶۲

دروازے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے یہ لکھا ہوا پایا گیا کہ " اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ذوالکفل کو بخش دیا ہے۔ "(1)

ماں کی شان:

﴿5743-44﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عورت حمل سے لے کر وَضْعِ حَمْل بلکہ دودھ چھڑانے کی مدت تک سرحدوں پر حفاظت کرنے والے سپاہی کی مثل ہے، اگر اس دوران مر جائے تو اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔ "(2)

﴿5745﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے جبریل! تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَ مَا خَلْفَنَا وَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ﴿۶۴﴾ (پ۱۶، مریم: ۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں۔(3)

﴿5746﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دس ذوالحجہ سے زیادہ فضیلت والا عمل کسی دن میں نہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: جہاد فِیْ سَبِیْلِ اللہ بھی نہیں سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال کے ساتھ راہِ خدا میں نکلا اور ان میں سے کوئی بھی شے لے کر واپس نہ لوٹا۔(4)

1... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ باب ۴۸، ۴/ ۲۲۳ حدیث: ۲۵۰۴، بتغیر قلیل

2... کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، ۱۶/ ۱۷۱، حدیث: ۴۵۱۵۱

3... بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ "ما نتنزل الا بامر ربک" ۳/ ۲۷۱، حدیث: ۴۷۳۱، دون "یا جبرئیل"

4... بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق، ۱/ ۳۳۳، حدیث: ۹۶۹، بتغیر قلیل

دم کرنا سنت ہے:

﴿5747﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رحیم وکریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جناب حسن وحسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر اس دعا کے ذریعے دم کرتے تھے: اَعُوْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَھَامَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ یعنی میں تمہیں اللہ کے پورے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان وزہریلے جانور سے اور ہر بیمار کرنے والی نظر سے۔[1]

حالتِ احرام میں مرنے کی فضیلت:

﴿5748﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: محرم کو انہی کپڑوں میں غسل دو جن کا اس نے احرام باندھا ہے اور اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور اسے انہی کپڑوں میں کفن دو نہ اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو بے شک اسے بروز قیامت اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ حالت احرام میں تَلْبِیَہ کہہ رہا ہو گا۔[2]

﴿5749﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک شخص (حالتِ اِحرام میں) سواری سے گرا تو اس کی گردن ٹوٹ گئی (یعنی انتقال کر گیا) لوگوں نے نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کے متعلق عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور انہی کپڑوں میں کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپنا بے شک اسے بروز قیامت تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔[3]

جب جنّات نے قرآن سنا:

﴿5750﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ جنوں پر (قرآن) پڑھا تھا اور نہ انہیں دیکھا تھا، لیکن ایک دن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے چند صحابہ کے ساتھ بازار عُکاظ کی طرف چلے، ان دنوں شیاطین کو آسمانی خبریں لینے سے روک

1... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۱۱، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۳۳۷۱

2... نسائی، کتاب الجنائز، باب کیف یکفن المحرم اذا مات، ص ۳۲۴، حدیث: ۱۹۰۱، دون "ملبیا"

3... بخاری، کتاب جزاء الصید، باب سنۃ المحرم اذا مات، ۱/ ۶۱۱، حدیث: ۱۸۵۱

دیا گیا تھا اور ان پر شعلوں کی مار پڑتی تھی پس شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے، قوم بولی: کیا حال ہے؟ شیاطین نے کہا: اب ہمارا آسمانوں تک جانا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے اور ہمارے اوپر شعلے برسائے جاتے ہیں۔ قوم نے کہا: تمہارے آسمان تک جانے میں جو رکاوٹ ہے وہ اب ظاہر ہوئی ہے لہٰذا مشرق و مغرب کے تمام کناروں میں پھر کر دیکھو وہ کیا ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ بنی ہے؟ چنانچہ وہ تلاش کرتے ہوئے تِہامہ کی طرف آئے اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مقامِ نَخْلہ سے بازارِ عُکاظ کی طرف جارہے تھے جب جنات وہاں پہنچے تو آپ اپنے صحابہ کو نمازِ فجر پڑھارہے تھے، جب جنوں نے قرآن سنا تو کان لگادیئے اور بولے: بخدا! یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہے۔ پس وہیں سے اپنی قوم کے پاس لوٹے اور کہا: ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے ربّ کا شریک نہ کریں گے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی پر یہ وحی نازل فرمائی:

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ (پ۲۹، الجن: ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا۔

جنوں کی بات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بذریعہ وحی بتادی گئی تھی۔[1]

﴿5751﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو سنانا چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے سنادے گا اور جو دکھانا چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دکھادے گا۔[2]

﴿5752﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر کیل والے درندے اور پنجے (سے شکار کرنے) والے ہر پرندے سے منع فرمایا ہے۔[3]

امید کی کرن:

﴿5753﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ

---

1. ...بخاری، کتاب التفسیر، باب ''قل اوحی الی'' ۳/ ۳۶۵، حدیث: ۴۹۲۱، بتغیر قلیل
2. ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب من اشرک فی عملہ غیر اللہ، ص ۱۵۹۴، حدیث: ۲۹۸۶
3. ...مسلم، کتاب الصید والذبائح... الخ، باب تحریم اکل کل ذی ناب... الخ، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۱۹۳۴

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا مانگے اور آس لگائے تو میں تجھے تیرے عیوب کے باوجود بخشتا رہوں گا اور اگر تو زمین بھر خطاؤں کے ساتھ مجھ سے ملے تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا بشرطیکہ تو نے کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرایا ہو اور اگر تیری خطائیں آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہوں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا۔[1]

واہ! یہ شان کریمی:

﴿5754﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن کی اولاد درجے میں اس کے ساتھ ہو گی تاکہ اس کے سبب والدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اگرچہ اولاد کا عمل والدین کے برابر نہ ہو، پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍؕ (پ۲۷، الطور: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یعنی جو ہم نے اولادوں کو عطا کیا اس کے بدلے والدین کو کمی نہ دیں گے۔[2]

﴿5755﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ کا ربّ رنگتا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں، سرخ، سفید، پیلا، ایسا رنگتا ہے جس میں نقص نہیں ہوتا۔[3]

﴿5756﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ حرم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر اُمتیں پیش کی گئیں تو کسی نبی کے ساتھ کئی لوگ تھے اور کسی نبی کے

---

1 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۱۶، حدیث: ۱۲۳۴۶

2 ...تفسیر در منثور، الجزء السابع والعشرون، پ۲۷، الطور، الآیۃ ۲۱، ۷/ ۶۳۲

3 ...مسند البزار، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱۱/ ۳۰۴، حدیث: ۵۱۰۷

ساتھ ایک اور دو فرد ہی تھے۔ [1]

اذان کی حکمت:

﴿5757﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسول خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پہلی اذان اس لئے رکھی گئی ہے کہ نمازی نماز کے لئے تیاری کرلیں، جب تم اذان سنو تو وضو کرو اور تکبیر اولیٰ کے لئے جلدی کرو کہ یہ نماز کی فرع اور اسے مکمل کرنے والی ہے اور امام سے پہلے رکوع و سجود نہ کرو۔ [2]

﴿5758﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مسح ہے۔ [3]

﴿5759-60﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ نبی غیب دان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے جنّتی مردوں کی خبر نہ دوں، ہر نبی، صدیق، شہید، نابالغ بچہ اور وہ شخص جو اپنے بھائی سے شہر کے کنارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ملاقات کرنے گیا۔ [4]

مومن کی وفات پر یہ کہیں:

﴿5761-62﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک موت کی وجہ سے پریشانی ہوتی ہے لہٰذا تم میں سے جب کسی کو اپنے بھائی کی موت کی خبر آئے تو وہ یوں کہے: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْہُ فِی الْمُحْسِنِیْنَ وَاجْعَلْ کِتَابَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی عَقِبِہٖ فِی الْاٰخِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا اور بے شک ہمیں اپنے ربّ کی طرف پلٹنا ہے، اے اللہ! اسے نیکوں میں لکھ دے اور اس کے نامہ اعمال کو عِلِّیِّیْن میں کر دے اور بعد والوں میں اس کا نِعْمَ الْبَدَل بنا دے، اے

---

1 ...بخاری، کتاب الطب، باب من لم یرق، ۴/ ۳۵، حدیث: ۵۷۵۲، بتغیر قلیل

2 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۲۶، حدیث: ۱۲۳۸۳

3 ...ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب التوقیت فی المسح، ۱/ ۸۶، حدیث: ۱۵۷، دون "لیالیھن" عن خزیمۃ بن ثابت

4 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۴۶، حدیث: ۱۲۴۶۷

اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈالنا۔[1]

شانِ صدیق و فاروق:

﴿5763﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر میرے غار کے رفیق اور مجھے اُنسیت دینے والے ہیں، مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دو سوائے ابو بکر کے دروازے کے۔[2]

﴿5764﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر اور حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ارشاد فرمایا: کیا میں فرشتوں اور نبیوں میں تم دونوں کی مثل تمہیں نہ بتاؤں؟ اے ابو بکر! فرشتوں میں تمہاری مثال میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام جیسی ہے جو وہ رحمت لے کر اترتے ہیں اور انبیا میں تمہاری مثال ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جیسی ہے جنہوں (بارگاہِ الٰہی) میں عرض کی تھی:

مَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۚ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اے عمر! ملائکہ میں تمہاری مثال جبریل عَلَیْہِ السَّلَام جیسی ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں پر شدت، تنگی اور سزا لے کر اترتے ہیں اور انبیا میں تمہاری مثال نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی سی ہے جنہوں نے عرض کی تھی:

رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ (پ۲۹، نوح: ۲۶، ۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بے شک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہو گی مگر بدکار بڑی ناشکر۔[3]

---

1 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۴۷، حدیث: ۱۲۴۶۹

2 ...بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، ۱/ ۱۷۷، حدیث: ۴۶۷

فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، من فضائل عمر بن الخطاب، ۱/ ۳۹۶، حدیث: ۶۰۳

3 ...الکامل فی ضعفاء الرجال، من اسمہ رباح، ۴/ ۱۰۶، الرقم: ۶۸۰، رباح بن ابی معروف

جنات، دیمک کو پانی دیتے ہیں:

﴿5765﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: تاجدار انبیا، حبیب کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی سلیمان بن داوٗد عَلَیْہِمَا السَّلَام جب اپنے مصلّے پر کھڑے ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے ایک درخت اگ رہا ہے، سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ درخت نے جواب دیا: خَرْنُوب۔ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہاں کس لئے اگا ہے؟ درخت بولا: اس گھر کو خراب کرنے کے لئے۔ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا مانگی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میری موت کو جنوں پر پوشیدہ رکھنا تاکہ انسان جان لیں کہ جن غیب کا علم نہیں رکھتے۔ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اس درخت سے ایک لکڑی توڑ کر اس پر ٹیک لگالی تو دیمک نے اس لکڑی کو کھانا شروع کر دیا جب لکڑی ٹوٹی تو سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لے آئے لوگوں نے دیمک کے اس لکڑی کو کھانے کا اندازہ لگایا تو ایک سال بنا لہٰذا لوگوں پر خوب واضح ہو گیا کہ اگر جن غیب کا علم رکھتے تو پورا سال اس مشقت بھرے کام میں نہ لگے رہتے، جنوں نے دیمک کا شکریہ ادا کیا اور اب جہاں بھی دیمک ہو جن اسے پانی دیتے ہیں۔[1]

یہود بارگاہِ رسالت میں:

﴿5766﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہود بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے ابو القاسم! ہم آپ سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کریں گے اگر آپ نے جواب دے دیا تو ہم آپ کی پیروی کریں گے، آپ کی تصدیق کریں گے اور آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے عہد لیا جس طرح یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے آپ سے لیا تھا۔ یہود بولے: جو بھی ہم کہیں اس پر اللہ کا ذمہ ہے، ہمیں نبی کی علامت بتادیں؟ ارشاد فرمایا: نبی کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ یہود نے کہا: لڑکی اور لڑکا ماں کے پیٹ میں کیسے بنتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: دونوں پانی ملتے ہیں اگر عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آجائے تو لڑکی اور اگر مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو لڑکا ہوتا ہے۔ یہودی بولے: آپ نے سچ کہا۔ ہمیں "رَعْد" کے بارے میں بتائیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرشتوں

---

1 ...مستدرک حاکم، کتاب الطب، باب ان الجن لایعلمون الغیب، ۵/ ۲۷۸، حدیث: ۷۵۰۵، بتغیر قلیل

میں سے ایک فرشتہ جو بادلوں پر مقرر ہے اور جہاں ربّ تعالیٰ چاہتا ہے وہ فرشتہ انہیں وہاں لے جاتا ہے۔ یہود نے کہا: وہ آواز کیا ہے جو سنی جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ فرشتے کی بادلوں کو ہانکنے کی آواز ہے حتّٰی کہ بادل اس کی مرضی کے مطابق چلتے ہیں۔ یہود بولے: آپ نے سچ کہا۔ ہمیں بتائیں کہ یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے آپ پر کیا حرام کیا تھا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ دیہات میں رہنے والے تھے انہیں عرق النساء کا درد ہوا تو سوائے اونٹ کے گوشت اور دودھ کے کوئی بھی چیز اپنے لئے موافق نہ پائی چنانچہ انہوں نے اونٹ کا گوشت اور دودھ خود پر حرام کر لیا۔ یہود نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ ہمیں بتائیں کہ آپ کے پاس کون سا فرشتہ آتا ہے کیونکہ جو بھی نبی ہوتا ہے اس کے پاس فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ پیغام اور وحی لے کر آتا ہے، تو آپ کے لئے وحی لانے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جبریل۔ یہود بولے: وہی جبریل جو جنگ و قتال لے کر اترتا ہے وہ تو ہمارا دشمن ہے، اگر آپ نے میکائیل کہا ہوتا جو بارش لے کر اترتے ہیں تو ہم آپ کی اِتّباع کرتے۔ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ (پ۱، البقرۃ: ۹۷)

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرما دو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اس (جبریل) نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو۔[1]

لوحِ محفوظ کے کاغذ و قلم:

﴿5767﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں: نبی پاک، سَیّاحِ اَفْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملک میں ایک لوحِ محفوظ سفید موتیوں کا ہے، اس کے صفحے سرخ یاقوت کے، اس کا قلم نور اور اس کی لکھائی بھی نور ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر دن 360 لمحے (اپنی شان کے لائق) اس کی طرف نظر فرماتا ہے اس میں لکھتا ہے کہ کس کو پیدا کرنا ہے، کس کو کتنا رزق دینا ہے، کس کو زندگی دینی ہے، کس کو موت دینی ہے، کس کو عزت دینی ہے اور کس کو ذلت دینی ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔[2]

---

1 ...سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب کیف تؤنث المرأۃ... الخ، ۵/ ۳۳۶، حدیث: ۹۰۷۲، بتغیر قلیل

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۶۰، حدیث: ۱۰۶۰۵، بتغیر قلیل

اِس اُمت پر خصوصی انعام:

﴿5768﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں موجود تھے کہ اچانک اوپر سے ایک آواز سنائی دی، سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے سر اوپر کی جانب اٹھایا اور عرض کی: یہ آسمان کا دروازہ ہے جو آج کھولا گیا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، اتنے میں دروازے سے ایک فرشتہ اترا تو حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا۔ اُس فرشتے نے سلام کیا اور عرض کی: آپ کو ان دو سورتوں کی مبارک ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوئیں، ایک سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ بقرہ کی آخری آیات، آپ اس میں سے جو بھی حرف پڑھیں گے آپ کو اس کا بہترین بدلہ دیا جائے گا۔[1]

حجر اسود کو گواہ بناؤ:

﴿5769﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت حجرِ اَسْوَد اس طرح آئے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولے گا اور ہر اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اسے حق کے ساتھ استلام کیا ہو گا۔[2]

شانِ اہلِ بیت:

﴿5770﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جناب احمد مجتبیٰ، محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے اہلِ بیت، نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی کی مثل ہیں کہ جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے منہ موڑا وہ غرق ہوا۔[3]

قیامت کی نشانیاں:

﴿5771﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبی غیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین...الخ، باب فضل الفاتحۃ...الخ، ص ۴۰۳، حدیث: ۸۰۶

2 ...مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن عباس، ۱/ ۶۲۳، حدیث: ۲۶۴۳

3 ...مسند البزار، مسند عبد اللّٰہ بن عباس، ۱۱/ ۳۲۹، حدیث: ۵۱۴۲

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب تک فحاشی اور بخل ظاہر نہ ہو جائیں، امین کو خائن اور خائن کو امین نہ کہا جائے اور جب تک وُعُول ہلاک اور تحُوت بلند نہ ہو جائیں قیامت قائم نہ ہو گی۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وعول اور تحوت کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: وُعُول سے مراد شرفا ہیں اور تحُوت وہ لوگ جو لوگوں کے قدموں تلے ہوتے ہیں (یعنی کمینے گھٹیا لوگ)۔[1]

﴿5772﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی اکرم، سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے زائد لوگ ہوں اور ان میں ایک شخص جہنمی ہو پھر وہ سانس لے اور اس کا سانس لوگوں کو پہنچ جائے تو مسجد اور جتنے بھی اس میں ہیں سب جل جائیں گے۔[2]

ابو بکر والد کے مرتبہ میں ہیں:

﴿5773﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُتْبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ایک مکتوب کے ذریعے دادا کی میراث کا فتوٰی معلوم کیا۔ ان کا جواب آیا تو میں نے پڑھا اس میں لکھا تھا: امابعد! تم نے مجھ سے دادا کی میراث کے بارے میں فتوٰی پوچھا ہے اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد گرامی ہے: "اگر میں اپنے ربّ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور غار کے ساتھی ہیں۔" لہٰذا سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ والد کے مرتبے پر ہیں[3] اور ان کا قول اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ ہم (دادا کی میراث میں) اس کی اقتدا کریں۔

سب سے بڑے بد بخت:

﴿5774﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین لوگ سب سے زیادہ بد بخت ہیں: ایک قومِ ثَمود کا وہ شخص جس نے اونٹنی کی

---

1 ... کنز العمال، کتاب القیامۃ، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۴/ ۱۰۹، حدیث: ۳۸۵۶۴، بتغیر قلیل

2 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۵/ ۵۱۳، حدیث ۶۶۴۰، دون "الف"

مسند البزار، مسند ابو حمزۃ انس بن مالک، ۱۷/ ۸۲، حدیث: ۹۶۲۳

3 ... بخاری، کتاب الصلوۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، ۱/ ۱۷۷، حدیث: ۴۶۶، بتغیر

معجم کبیر، ۱۳/ ۸۴، حدیث: ۲۹۱

کونچیں کاٹی تھیں دوسرا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا بیٹا جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا اب زمین پر جو بھی خونِ ناحق بہائے گا اس کا گناہ ان کے اس بیٹے کو بھی ہو گا کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔[1]

(تیسرا حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قاتل۔[2])

﴿5775﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک جگہ بیٹھے تھے، ان کے ساتھ ان کا بھتیجا بھی تھا، اس نے کسی کو پتھر مارا تو آپ نے اسے منع کرتے ہوئے فرمایا: حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: نہ پتھر سے شکار کرو نہ دشمن کو زخمی کرو کہ اس سے دانت ٹوٹ جاتے اور آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ بھتیجے نے دوبارہ پتھر مارا تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں بتایا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمایا ہے پھر بھی تو پتھر مار رہا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔[3]

﴿5776﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں جس یہودی یا نصرانی نے میرا پیغام سنا اور وہ مجھ پر ایمان نہ لایا تو وہ جہنمی ہے۔[4]

کچھ شکار کے متعلق:

﴿5777﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَدِی بن حاتِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں شکار پر تیر پھینکوں اور ایک دن بعد اس میں اپنا تیر پاؤں تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم اس میں اپنا تیر پاؤ اور تمہیں یقین ہو کہ اس تیر ہی نے اسے قتل کیا ہے اور تم اس پر کسی درندے کا اثر بھی نہ پاؤ تو کھالو۔[5]

1... کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، ۲/ ۸، حدیث: ۲۹۴۲

2... مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، ۷/ ۷۷، حدیث: ۱۰۹۷۰

3... مسلم، کتاب الصید و الذبائح... الخ، باب اباحۃ ما یستعان... الخ، ص ۱۰۸۰، حدیث: ۱۹۵۴

4... مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان با الرسالۃ... الخ، ص ۹۰، حدیث: ۱۵۳، عن ابی ھریرۃ
سنن کبریٰ للنسائی، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الھود، ۶/ ۳۶۳، حدیث: ۱۱۲۴۱

5... ترمذی، کتاب الصید، باب ما جاء فی الرجل... الخ، ۳/ ۱۴۵، حدیث: ۱۴۷۳، بتغیر قلیل

﴿5778﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے ایک شکار کو تیر مارا پھر اسے تلاش کیا تو ایک رات بعد ملا اب اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم اس میں اپنا تیر دیکھ لو اور اس میں سے کسی درندے نے نہ کھایا ہو تو اسے کھالو[1]۔[2]

اعضائے جسم کی زبان سے التجا:

﴿5779﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی صبح کرتا ہے تو بدن کے تمام اعضاء زبان کے آگے جھک جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم اپنے بارے میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتے ہیں کیونکہ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔[3]

﴿5780﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کپڑوں سے منی کھرچ دیا کرتی پھر آپ ان ہی کپڑوں میں نماز ادا فرماتے۔[4]

﴿5781﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حسّان بن ثابت کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عرض کی گئی: کیا یہ ان میں نہیں ہیں جن کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فلاں فلاں عذاب تیار کر رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ان کی بینائی کا چلا جانا ہی بطور عذاب ان کو کافی ہے۔[5]

❀...❀...❀...❀...❀

1... درندے کا ذکر بطور مثال ہے ورنہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی اور وجہ سے اس کے مرنے کا احتمال ہو تو ہرگز نہ کھایا جائے مثلاً پانی میں ڈوبا ہے کیونکہ نہیں معلوم وہ مر کر پانی میں گرا ہے یا گر کر مرا ہے ایسے مشکوک شکار کو ہرگز نہ کھایا جائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۴۹)

2... نسائی، کتاب الصید والذبائح، باب فی الذی یرمی الصید...الخ، ص ۷۰۱، حدیث: ۴۳۰۸

3... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/ ۱۸۳، حدیث: ۲۴۱۵، بتغیر قلیل

4... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب حکم المنی، ص ۱۶۶، حدیث: ۲۸۸

5... تاریخ ابن عساکر، ۱۲/ ۳۹۹، الرقم: ۱۲۶۳، حسان بن ثابت...الخ، بتغیر قلیل

سیِّدُنا عامر بن شَراحیل شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

تابعین عِظام میں ایک ہستی حضرتِ سیِّدُنا عامر بن شراحیل شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی بھی ہے آپ ماہر فقیہ، رضائے الٰہی کے راستے پر چلتے ہوئے واضح اور باقی رہنے والے علم کو حاصل کرنے والے، صاف ستھرے وپاکیزہ حال والے، نیکیاں کرنے اور برائیوں سے بچنے والے، فضولیات سے دور رہنے والے اور ضروری امور پر کمربستہ رہنے والے تھے۔

امام شعبی علما کی نظر میں:

﴿5782﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے وصال کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحم فرمائے یقیناً اسلام میں ان کا بلند مقام ہے۔

﴿5784﴾... حضرتِ سیِّدُنا سوّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا وصال ہوا تو میں بصرہ میں حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور کہا: اے ابو سعید! امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا وصال ہو گیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا اور فرمایا: بے شک وہ عمر میں بڑے تھے تو علم میں بھی بڑے تھے اور اسلام میں ان کا بلند مقام ہے۔ پھر میں حضرت محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے پاس آیا اور کہا: اے ابو بکر! حضرت امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا ہے۔ تو انہوں نے بھی وہی کہا جیسا حضرت حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا تھا۔

امام شعبی کی درس گاہ:

﴿5785﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: میں کوفہ آیا تو میں نے حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے حلقہ احباب (درس گاہ) کو بہت وسیع پایا حالانکہ اس وقت کئی صحابہ بھی موجود تھے۔

امام شعبی اور علم حدیث:

﴿5786﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے کوفہ، بصرہ، حجاز اور آفاق

والوں میں حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑھ کر حدیث کا عالِم نہیں دیکھا۔

امام شعبی اور علمِ فقہ:

﴿5787﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مِجْلَز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

﴿5788﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مِجْلَز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم پر حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی پیروی لازم ہے کیونکہ میں نے ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿5789﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حُصَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے زیادہ فقہ کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔

سیِّدُنا امام شعبی کی عاجزی:

﴿5790﴾... حضرتِ سیِّدُنا لَیْث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھ سے منہ موڑ لیا اور اس مسئلہ پوچھنے کی وجہ سے مجھ سے ناگواری ظاہر کی میں نے کہا: اے علما کے گروہ! اے فقہا کے گروہ! تم ہمیں حدیثیں سناتے ہو اور مسئلہ بتانے سے بھی ناگواری ظاہر کرتے ہو؟ حضرتِ امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے علما کے گروہ! اے فقہا کے گروہ! نہ ہم فقہا میں سے ہیں نہ علما میں سے، ہم تو وہ لوگ ہیں کہ جیسی حدیثیں ہم نے سنیں ویسی تمہیں سنا دیتے ہیں، فقیہ تو وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محارم سے بچے اور عالِم وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف کرے۔

﴿5791﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو کسی شخص نے کہا: اے عالِم! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: عالِم تو وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے۔

﴿5792﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی شخص نے کہا: اے عالِم! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں عالِم نہیں ہوں اور نہ کوئی مجھے عالِم نظر آتا ہے البتہ ابو حُصَیْن نیک شخص ہیں۔

﴿5793﴾... حضرتِ سیِّدُنا اصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور مشہور شاعر اَخْطَل، خلیفہ عبد الملک کے پاس جمع ہوئے اور جب وہ وہاں سے نکلے تو اخطل نے حضرت امام

شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی: اے شعبی! مجھ پر نرمی کیا کرو آپ نے تو گھاٹ گھاٹ کا پانی پی رکھا ہے جبکہ میں تو ایک برتن سے پینے والا ہوں۔

بیان، ہدایت اور نصیحت:

﴿5794﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ (پ۴، اٰل عمران: ۱۳۸)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ لوگوں کے لئے واضح بیان ہے اندھے پن سے، ہدایت ہے گمراہی سے اور نصیحت ہے جہالت سے۔

﴿5795﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس نے قرآن پر جھوٹ باندھا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھا۔

﴿5796﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہر خطیب پر اس کا ہر خطبہ پیش کیا جائے گا۔

﴿5797﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو شخص دنیا میں کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کے لئے چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو آخرت میں اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔

مشکوک کو چھوڑ دو:

﴿5798﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مُزَارَعَت [1] کے بارے میں پوچھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سود اور شک کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اس کو اختیار کرلو۔

علم پر عمل نہ کرنے کا انجام:

﴿5799﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جنت میں جانے والا گروہ جہنم میں جانے

[1]... کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لئے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/۲۸۷)

والے گروہ کو دیکھ کر کہے گا: تمہیں کیا چیز جہنم میں لے آئی؟ حالانکہ جو تم ہمیں سکھاتے تھے ہم اسی پر عمل کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے: ہم تمہیں تو سکھاتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے۔

سہارے زندگی کے:

﴿5800-01-02-03﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لوگوں نے دین کے سہارے طویل زندگی گزاری حتّٰی کہ دین چلا گیا پھر لوگوں نے مُرَوَّت کے سہارے طویل زندگی گزاری حتّٰی کہ مُرَوَّت چلی گئی پھر لوگوں نے حیا کے سہارے طویل زندگی گزاری حتّٰی کہ حیا بھی چلی گئی پھر لوگوں نے شوق اور خوف کے سہارے طویل زندگی گزاری اور میرا خیال ہے عنقریب اس کے بعد جو چیز آئے گی وہ اس سے بھی سخت ہوگی۔

﴿5804﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب کسی کی اچھائیاں اس کی برائیوں پر غالب ہو جائیں تو عرب لوگ اس کو کامل شخص کہتے تھے اور جب دونوں برابر ہوں تو اس کو صبر وضبط والا کہتے تھے اور جب برائیاں اچھائیوں سے زیادہ ہو جاتیں تو اس کو بے حیا کہتے تھے۔

ہر رونے والا مظلوم نہیں:

﴿5805﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا قاضی شُرَیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھا اتنے میں آنسو بہاتی ایک عورت کسی مرد کے خلاف اپنا مقدمہ لے کر آئی۔ میں نے کہا: اے ابو امیہ! میرے خیال میں تو عورت مظلوم ہے؟ سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے شعبی! حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائی بھی رات گئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے تھے۔

﴿5806﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں دنیا سے اس طرح جانا پسند کرتا ہوں کہ میرا معاملہ برابر ہو نہ مجھ پر کچھ ہو اور نہ میرے لئے کچھ ہو۔

﴿5807﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کاش! میں نے علم بالکل بھی نہ سیکھا ہوتا۔

عظیم اجر و ثواب والا ترکہ:

﴿5808﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بندے نے اپنے پیچھے جو بھی مال چھوڑا

اس میں سب سے زیادہ اجر وثواب اس مال میں ہے جو اس نے اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہوئے چھوڑا تاکہ اولاد لوگوں کی محتاج نہ رہے۔

سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا خوفِ آخرت:

﴿5810﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے قیامت کا ذکر کیا جاتا تو آپ رونے لگتے اور فرماتے: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ابن مریم کے سامنے قیامت کا ذکر ہو اور وہ خاموش رہے۔

﴿5811﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو بھی امت اپنے نبی کے بعد اختلاف میں پڑ گئی اس کے اہل باطل اہل حق پر غالب ہو گئے۔

﴿5812﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ملک شام کے کنارے سے ملکِ یمن کے کنارے تک سفر کرے اور پورے سفر میں کوئی ایک ایسی بات سیکھ لے جو اسے مستقبل میں فائدہ دے تو میں سمجھتا ہوں اس کا سفر ضائع نہیں گیا۔

اچھی بات لے لو:

﴿5813﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُجالِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: علم بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہے لہٰذا جس کی جو بات اچھی لگے اپنا لو پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ (پ۲۳، الزمر: ۱۷-۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں۔

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن شَیْبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یہ انتخاب کرنے میں رخصت ہے۔

﴿5814﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عبد اللہ نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی طرف بھیجا کہ میں ان سے اس صحیفے کے بارے میں سوال کروں جس میں میری تحریر اور میری انگوٹھی کا نقش ہے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر گواہی دوں۔ تو حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا:

دراصل تمہارا اس کو یاد کرنا ضروری ہے کیونکہ لوگ جو چاہتے ہیں لکھ لیتے ہیں اور جیسا چاہیں نقش بنا لیتے ہیں۔

تنگدست پر قربانی نہیں:

﴿5815﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُجالِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے تنگ دست شخص کے قربانی کرنے کے بارے میں پوچھا جس کے پاس جانور خریدنے کے لئے کچھ نہ ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تنگدستی کی حالت میں زبردستی قربانی کرنے کے مقابلے میں خوش حالی میں قربانی نہ کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

﴿5816﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھا کہ انہوں نے موسٰی نامی ایک نصرانی شخص کو اس طرح سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ،[1] ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کیا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت میں نہیں ہے؟ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت میں نہ ہوتا تو ہلاک ہو جاتا۔

بے وقوفوں والی عیادت:

﴿5817﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بے وقوف لوگوں کا مریض کی عیادت کرنا اس کے گھر والوں پر اس کے مرض سے بھی زیادہ بھاری ہوتا ہے کیونکہ وہ بے وقت آتے ہیں اور دیر دیر تک بیٹھے رہتے ہیں۔

﴿5818﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کیا تو یقیناً اس نے بیٹی کے حق میں قطع رحمی کی۔

﴿5819﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے آسمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لپٹی ہوئی موجیں ہیں، بچھی ہوئی چھت چاروں طرف سے محافظوں سے گھیری ہوئی ہے۔

1... کفار کو سلام نہ کرے، وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف عَلَیْکُمْ کہے۔ کافر کو اگر حاجت کی وجہ سے سلام کیا، مثلاً سلام نہ کرنے میں اس سے اندیشہ ہے تو حرج نہیں اور بقصدِ تعظیم کافر کو ہرگز ہرگز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۶۱ ملتقطاً)

اتحاد کی برکت:

﴿5820﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عراق اور شام کی جنگ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: شام والے ہم پر غالب ہوتے رہیں گے اس لئے کہ وہ لوگ حق سے جاہل ہیں لیکن متحد ہیں اور تم لوگ فرقوں میں بٹے ہوئے ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی بھی فرقوں کو جماعت پر تسلط نہیں دیتا۔

خود ساختہ احتیاط باعث ہلاکت ہے:

﴿5821﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید لَحَّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ چل رہا تھا کہ ایک شخص نے کہا: اے ابو عَمْرو! آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو رمضان سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد روزہ رکھتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کس وجہ سے؟ اس نے عرض کی: اس لئے کہ ان کا رمضان کا کوئی روزہ نہ رہ جائے۔ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ہلاکت کا یہی سبب تھا، وہ لوگ مہینے سے ایک دن پہلے اور بعد میں روزہ رکھتے تھے یوں ان کے 32 روزے ہو جاتے تھے اس قوم کے جانے کے بعد دوسری قوم آئی اور انہوں نے مہینے سے پہلے دو اور بعد دو روزے رکھنا شروع کر دیئے یوں ان کے روزے 34 ہو جاتے تھے حتّٰی کہ ان لوگوں کے روزے 50 تک پہنچ گئے۔ تم لوگ چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر ختم کر دو۔

﴿5822﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد اَوْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیت الخلا میں چھینکے تو کیا وہ حمد کہے؟ آپ نے فرمایا: ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرے (یعنی فقط دل میں کہہ لے)۔

بنو اَسَد کے فضائل:

﴿5823﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میرے پاس دو شخص آئے ان میں سے ہر ایک دوسرے پر فخر کر رہا تھا، ایک بنو عامر کا تھا اور ایک بنو اسد کا عامری نے اَسَدی کا ہاتھ پکڑ لیا تو اسدی نے کہا: مجھے چھوڑ دے، عامری نے کہا: خدا کی قسم! میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے عامری سے کہا: اے بنو عامر کے بھائی! اسے چھوڑ دے اور اسدی سے کہا:

تمہاری چھ خصلتیں ہیں جو عرب میں کسی کی نہیں:(۱)...تمہاری قوم کی ایک عورت کی طرف حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاح کا پیغام بھیجا اور ان کا نکاح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کروایا اور ان دونوں کے درمیان سفیر حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام تھے وہ عورت اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنت جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں اور یہ تمہاری قوم کا خاصّہ ہے۔(۲)...تمہاری قوم کا ایک شخص اہل جنت میں سے ہے اور وہ زمین پر قناعت پسند لوگوں کی طرح چلتا ہے وہ حضرتِ سیِّدُنا عُکاشہ بن مِحْصَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور یہ تمہاری قوم کا خاصہ ہے۔(۳)...اسلام کا سب سے پہلا معاہدہ جس شخص نے کیا وہ تمہاری قوم میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور یہ تمہاری قوم کا خاصہ ہے۔(۴)...اسلام میں سب سے پہلے جو غنیمت تقسیم کی گئی وہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تھی۔(۵)... بیعتِ رضوان میں سب سے پہلے جس شخص نے بیعت کی وہ تمہاری قوم کا تھا جو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کس بات پر بیعت کرو گے؟ عرض کی: جو آپ کے دل میں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے دل میں کیا ہے؟ عرض کی: فتح یا شہادت۔ لہٰذا حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنَان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیعت کی، پھر لوگ آتے اور کہتے: ہم ابو سنان والی بیعت کرتے ہیں۔ یہ بھی تمہاری قوم کا خاصہ ہے اور (۶)...جنگ بدر میں تمہاری قوم کے سات مہاجرین تھے یہ بھی تمہاری قوم کا خاصّہ ہے۔

حکایت: پرندے کی نصیحت

﴿5824﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک شخص نے پرندے کا شکار کیا جب اس کو ہاتھ میں پکڑا تو پرندے نے کہا: تو میرے ساتھ کیا کرے گا؟ شکاری نے کہا: تجھے ذبح کروں گا اور کھاؤں گا۔ پرندے نے کہا: نہ میں تیری بیماری دور کر سکتا ہوں اور نہ تیری بھوک مٹا سکتا ہوں لیکن میں تجھے ایسی تین باتیں بتا سکتا ہوں جو تیرے لئے مجھے کھانے سے زیادہ بہتر ہیں، ایک بات تو تیرے ہاتھ میں ہی بتاؤں گا۔ دوسری پہاڑ پر اور تیسری درخت پر۔ شکاری نے کہا: پہلی بات بتا؟ پرندے نے کہا: جو تیرے ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا۔ پہاڑ پر آکر پرندے نے کہا: جو ناممکن ہو اس کی تصدیق نہ کرنا۔ درخت

پر آکر پرندے نے کہا: او نامراد! اگر تو مجھے ذبح کرلیتا تو میرے پیٹ سے دو موتی نکلتے اور ہر ایک موتی 20 مثقال کا ہے۔ شکاری اپنے ہونٹ کاٹنے لگا اور افسوس کرنے لگا اور کہا: تیسری بات بتا؟ پرندے نے کہا: تو میری پہلی دو باتیں تو بھول گیا تو تیسری کیسے بتاؤں ؟ کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ جو ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا؟ جو ممکن نہ ہو اس کی تصدیق نہ کرنا؟ میں، میرے پر، میرا گوشت اور میرا خون سب ملا کر بھی 20 مثقال کا نہیں، اتنا کہہ کر پرندہ پرواز کرگیا۔

حکایت: چالاک لومڑی اور بھیڑیے کی ٹانگ

﴿5825﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ شیر بیمار ہوا تو لومڑی کے علاوہ سب جانور اس کی عیادت کرنے گئے۔ بھیڑیے نے کہا: بادشاہ سلامت! آپ کی عیادت کرنے سب جانور آئے لیکن لومڑی نہیں آئی۔ شیر نے کہا: جب وہ آئے تو بتانا۔ یہ بات لومڑی تک پہنچی تو وہ شیر کے پاس آگئی۔ شیر نے کہا: اے ابو الحُصَیْن! (یہ لومڑی کی کنیت ہے) سب جانوروں نے میری عیادت کی لیکن تو کیوں نہیں آئی؟ لومڑی نے کہا: مجھے جب بادشاہ کی بیماری کا پتا چلا تو میں دوائی کی تلاش میں نکل پڑی۔ شیر نے کہا: کوئی دوا ملی؟ لومڑی نے کہا: کہتے ہیں کہ بھیڑیے کی پنڈلی کا گوشت بیماری ختم کرسکتا ہے۔ یہ کہنا تھا کہ شیر نے بھیڑیے کی پنڈلی پر پنجہ گاڑ دیا ادھر لومڑی چپکے سے نکل کر راستے میں جا بیٹھی۔ جب بھیڑیا اپنی خون آلود ٹانگ لئے وہاں سے گزرا تو لومڑی نے آواز لگائی: ارے او سرخ موزوں والے! اب جب بھی بادشاہ کے پاس بیٹھنا تو سوچ لینا کہ تمہارے سر سے کیا نکلنے والا ہے، ابھی تو صرف ٹانگ زخمی ہوئی ہے۔

بلی کی استقامت:

﴿5826﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: زیاد کے غلام اور دربان عجلان نے مجھے بتایا کہ زیاد جب گھر سے نکلتا تو میں اس کے آگے آگے مسجد تک جاتا اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد بھی اس کی نشست گاہ تک آگے آگے ہی چلتا، ایک دن وہ نشست گاہ میں داخل ہوا تو ایک بلی کو دیکھا جو گھر کے ایک کونے میں بیٹھی تھی، میں اسے بھگانے کے لئے گیا تو زیاد نے کہا: اسے چھوڑ دو دیکھیں کیا کرتی ہے۔ پھر اس نے ظہر پڑھی اور لوٹ آیا پھر ہم عصر پڑھ کر نشست گاہ لوٹے تو بلی کو وہیں موجود پایا، غروبِ شمس سے تھوڑا

پہلے ایک چوہا نکلا تو بلی نے جھپٹا مار کر اسے دبوچ لیا۔ زیاد نے کہا: جسے کوئی حاجت ہو تو وہ اس بلی کی طرح مستقل مزاجی سے اس میں لگا رہے اسے کامیابی مل جائے گی۔

فیصلہ کرنے والا پُرسکون ہو:

حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عجلان نے مجھے بتایا کہ زیاد نے مجھ سے کہا: تیرا برا ہو! میرے پاس کسی عقل مند شخص کو لے کر آ۔ میں نے عرض کی: میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔ زیاد نے کہا: عقل مند اپنے چہرے اور قد کاٹھ سے پہچانا جاتا ہے۔ لہٰذا میں تلاش میں نکلا تو ایک شخص کو دیکھا جس کا خوبصورت چہرا ہے اچھا قد ہے اور فَصِیْحُ اللِّسان ہے، میں اسے لے کر زیاد کے پاس آیا تو زیاد نے کہا: اے شخص! میں تجھ سے کسی معاملے میں مشورہ کرنا چاہتا ہوں تو کیا کہتا ہے؟ اس شخص نے کہا: میں حاقِن ہوں (حاقن وہ شخص جس کا پیشاب رک گیا ہو) اور حاقن کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔ زیاد نے کہا: اے عجلان! اسے وضو کراؤ (یعنی رفعِ حاجت کے لئے لے جاؤ)۔ چنانچہ وہ رفعِ حاجت کے بعد آیا تو زیاد نے پوچھا: اب تو کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں بھوکا ہوں اور بھوکے کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔ زیاد نے کہا: اے عجلان! کھانا لے آؤ۔ میں کھانا لے آیا۔ اس شخص نے کھانا کھایا اور کہا: اب پوچھیں آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ زیاد نے اس سے جو باتیں بھی پوچھیں اس نے بہتر مشورہ دیا۔ لہٰذا زیاد نے اپنے ماتحتوں کو خط لکھا: جب تم بھوکے یا حاقن ہو اس وقت لوگوں کے معاملات میں غور و فکر مت کرنا۔

گناہ سے توبہ کرنے والا:

﴿5827﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کو پسند فرماتا ہے تو اس کو گناہ نقصان نہیں پہنچاتے اور وہ گناہ جو نقصان نہ پہنچائے ایسے ہے گویا وہ ہوا ہی نہیں۔

﴿5828﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر زمین میں کمی ہوتی تو ضرور تمہارا باغ تم پر تنگ ہو جاتا دراصل صبر و ہمت اور پھل کم ہو گئے ہیں۔

اقوالِ زریں:

﴿5829﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لباس ایسا پہنو جس میں بے وقوف لوگ تمہارا مذاق نہ بنائیں اور علما اسے ناپسند نہ کریں۔

﴿5830﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے نسیان (یعنی بھولنے) کے خوف سے گوشت کھانا چھوڑ دیا۔

﴿5831﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اہل علم کا بردبار ہونا علم کی زینت ہے۔

﴿5832﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو اپنے محلے میں اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرے اس کا علم زیادہ اور عمل پاکیزہ ہو جاتا ہے۔

﴿5833﴾... حضرتِ یونس بن ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ظہر سے عصر تک مسلسل مسائل پوچھے گئے تو آپ نے فرمایا: اگر تم مجھے پیچیدہ باتوں میں الجھاتے تو مجھے برا لگتا۔

امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت:

﴿5834﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ایک چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ غصہ میں آ گئے اور مجھ سے بات نہ کرنے کی قسم کھالی، میں آپ کے دروازے پر جا بیٹھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو زید! میری قسم میری نیت کے مطابق ہے تم اپنا دل میری طرف سے صاف کر لو اور میری تین باتیں یاد رکھنا: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کسی بھی تخلیق کے بارے میں یہ نہ کہنا کہ اسے کیوں اور کس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے؟ (۲) جس چیز کے بارے میں تمہیں علم نہ ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہنا کہ میں جانتا ہوں اور (۳) دین میں قیاس کرنے سے بچنا کہ تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرا دو گے اور ثابت قدمی کے بعد ہی قدم پھسلتا ہے، اے ابو زید! اب چلے جاؤ۔

تین بہترین باتیں:

﴿5835﴾... حضرتِ سیِّدُنا داود اَوْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے

فرمایا: کیا میں تمہیں تین بہترین باتیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: پہلی بات یہ کہ جب تم کسی مسئلے کے بارے میں سوال کرو اور تمہیں اس کا جواب دے دیا جائے تو پھر اپنی خواہش کی پیروی نہ کرو، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں کیا ارشاد فرمایا ہے:

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًاۙ(۴۳) (پ۱۹، الفرقان: ۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمّہ لوگے۔

اب دوسری بات سنو! جب تم سے مسئلہ پوچھا جائے تو اسے کسی پر قیاس مت کرنا کہ کسی حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرا دوگے جبکہ تیسری بہترین بات یہ ہے کہ جب تم سے ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کے بارے میں تم نہیں جانتے تو کہہ دو میں اس بارے میں نہیں جانتا میں بھی تمہاری طرح ہوں۔

﴾5836﴿... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی سے پیچیدہ باتیں پوچھی جاتیں تو فرماتے: یہ ایسی اون والے چوپائے ہیں جنہیں نہ کھینچا جاسکے نہ ہانکا جاسکے اگر ان کے متعلق صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا جاتا تو یقیناً ان پر بھی گراں گزرتا۔

اہلِ رائے کی مذمت:

﴾5837﴿... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر کوئی صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کے حوالے سے کوئی بات بتائے تو اسے لے لو اور اگر اپنی رائے سے بتائے تو اس پر پیشاب کر دو۔

﴾5838﴿... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن مسلم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے اس بارے میں ایسا فرمایا ہے اور حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے ایسا فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی: آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ امام شعبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: ان دونوں بزرگوں کے بعد میری رائے کا کیا کروگے؟ جب میں تمہیں اپنی رائے سے کچھ بتاؤں تو اس پر پیشاب کر دو۔

﴾5839﴿... حضرتِ سیِّدُنا صالح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: اگر تم نے آثارِ صحابہ چھوڑ کر قیاس کو اختیار کیا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے، اللہ جانتا ہے اصحاب رائے کی وجہ

سے اب یہ مسجد مجھے پسند نہیں اور یہ لوگ مجھے اپنے گھر کے کوڑادان سے بھی زیادہ ناپسند ہیں۔

﴿5840﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اہلِ رائے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لعنت فرمائی ہے۔

شانِ فاروقِ اعظم:

﴿5841﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: جب لوگوں میں کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو اس میں حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا طرزِ عمل دیکھو کیونکہ وہ مشورے کے بغیر کچھ نہیں کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اس بات کو حضرتِ سیِّدُنا ابنِ سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے زیادہ علم والا ہونے کا دعویدار ہے تو اس سے بچو۔

قیاس کوئی شے نہیں:

﴿5842﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر ہُذَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے لوگو! تم اس بارے میں کیا کہتے ہو کہ اَحْنَف بن قَیْس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کے ساتھ ایک بچہ قتل ہو جائے تو کیا ان کی دِیَت برابر ہو گی یا احنف کو عقل اور حِلم کی بنا پر فضیلت حاصل ہو گی؟ میں نے کہا: برابر ہو گی۔ تو آپ نے فرمایا: معلوم ہوا کہ قیاس کوئی شے نہیں ہے۔ (یعنی وہ قیاس جو نص صریح کے خلاف ہو)

﴿5843﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم نے آثارِ صحابہ چھوڑ کر قیاس کو اختیار کیا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

اہلِ ہوا کی وجہ تسمیہ:

﴿45-5844﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اہلِ ہوا کو اہلِ ہوا اس لئے کہتے ہیں کہ ان کی خواہشات انہیں جہنم میں پھینک دیں گی۔

﴿5846﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر میں 99 مسائل درست نکالوں اور ایک میں خطا کروں تو خواہشات کے پیروکار اس ایک کو اختیار کریں گے اور 99 کو چھوڑ دیں گے۔

قوّتِ حافظہ:

﴾5847﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شُبْرُمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے کبھی حدیث نہیں لکھی اور جس شخص سے بھی حدیث سنی اس کو کبھی دوبارہ سنانے کا نہیں کہا۔ مزید فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ ان کے گھر کی طرف جارہا تھا کہ انہوں نے فرمایا: تم مجھے اٹھاؤ میں تمہیں اٹھاتا ہوں یعنی تم مجھے حدیث سناؤ میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔

﴾5848﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اور میرے والد حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے گھر گئے تو میرے والد نے ان کو پکارا: اے ابو عَمْرو! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لَبَّیْكَ یعنی حاضر ہوں۔ میرے والد نے کہا: آپ کی ان دو شخصوں کے بارے میں کیا رائے ہے جن کے متعلق لوگ باتیں کرتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کون سے دو شخص؟ والد صاحب نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا عثمان اور حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس بات سے بَری ہوں کہ مجھے قیامت کے دن حضرتِ سیِّدُنا عثمان اور حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے جھگڑے میں بلایا جائے اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہماری اور ان دونوں کی مغفرت فرمائے۔

﴾5849﴿... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرتا ہے وہ اپنے ربّ سے روایت کرتا ہے۔

آیتِ حج کی تفسیر:

﴾5850﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن بِشْر ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط (پ۴، اٰل عمرٰن: ۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔

تو آپ نے فرمایا: جس کے لئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے راستے کو آسان کر دیا اور تمام جہانوں میں سے جو بھی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا منکر ہو تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس سے بے پرواہ ہے۔

حقِّ پڑوس ادا کر دیا:

﴿5851﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک انصاری مسلمان جہاد پر گیا اور جانے سے پہلے اپنے پڑوسی کو اپنے گھر والوں کا خیال رکھنے کا کہا، اب ایک یہودی اس انصاری کے گھر آنے لگا، جب پڑوسی کو اس بات کی خبر دی گئی تو وہ رات تاک میں بیٹھ گیا اتنے میں یہودی آیا اور اس انصاری مجاہد کے بستر پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے چت لیٹ گیا اور یہ اشعار گنگنانے لگا:

وَاَشْعَثَ غَرَّہُ الْاِسْلَامُ مِنِّیْ خَلَوْتُ بِعُرْسِہٖ لَیْلَ التَّمَامِ

اَبِیْتُ عَلٰی تَرَائِبِھَا وَیَضْحٰی عَلٰی قُبَّاءِ لَاحِقَۃِ الْحِزَامِ

کَاَنَّ مَجَامِعَ الرَّبَلَاتِ مِنْھَا ثُمَامٌ قَدْ جُمِعْنَ اِلٰی ثُمَامِ

ترجمہ: اشعث کو اسلام نے مجھ سے دھوکے میں رکھا میں پوری رات اس کی بیوی کے ساتھ تنہا رہا اور اس کے سینے پر رات گزاری جبکہ اشعث راستے میں رسیوں سے بندھے خیموں میں دوپہر کر رہا ہے، اس کی بیوی کی نرم و گداز رانیں گھنی شاخوں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے پر جھکی ہوئے ہیں۔

تاک میں بیٹھے اس پڑوسی نے تلوار کا وار کر کے اس یہودی کو قتل کر دیا، صبح جب یہ معاملہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جو بھی شخص اس بارے میں کچھ جانتا ہے کھڑا ہو جائے؟ چنانچہ وہی پڑوسی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: معاملہ ایسے ایسے ہے حتّٰی کہ پوری بات بیان کر دی۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اگر یہودی دوبارہ ایسا کریں تو تم ان کے ساتھ یہی سلوک کرو (یعنی قتل کر دو)۔

برائی کا سدِّباب:

﴿5852﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: امیر المؤمنین سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کو مدینہ میں پہرہ کی غرض سے گشت کرتے ہوئے ایک عورت کے گھر کے پاس سے گزرے تو وہ کہہ رہی تھی:

ھَلْ مِنْ سَبِیْلٍ اِلٰی خَمْرٍ فَاَشْرَبَھَا اَمْ ھَلْ سَبِیْلٌ اِلٰی نَصْرِ بْنِ حَجَّاجِ

ترجمہ: کیا شراب پینے کا کوئی راستہ ہے کہ میں پیوں، یا نصر بن حجاج کی طرف کوئی راستہ ہے۔

نصر بن حجاج خوبصورت مرد تھا، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم!

جب تک میں زندہ ہوں ایسا نہیں ہو گا، جب صبح ہوئی تو آپ نے نصر بن حجاج کو پیغام بھیجا کہ مدینہ سے نکل جا۔ وہ بصرہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خلیفہ حضرتِ سیِّدُنا مُجاشِع بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس چلا گیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیوی خوبصورت جوان عورت تھی ایک دن نصر بن حجاج آپ کے پاس بیٹھا تھا جبکہ آپ کی بیوی گھر کے ایک کونے میں کھڑی تھی، نصر نے زمین پر لکھا: خدا کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اس کی بیوی نے کہا: خدا کی قسم! میں بھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی بیوی سے پوچھا: اس نے تجھے کیا کہا؟ بیوی نے جواب دیا: اس نے مجھ سے کہا کہ تمہاری اونٹنی کتنی اچھی ہے۔ آپ نے کہا: خدا کی قسم! تمہاری بات اس کی بات کا جواب نہیں بنتی، میں تمہیں قسم دیتا ہوں: بتاؤ اس نے کیا کہا؟ بیوی نے کہا: آپ نے قسم دی ہے تو بتا دیتی ہوں، اس نے مجھ سے کہا ہے: تمہارے گھر کا سامان بہت اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! تیری بات اس کی بات کا جواب نہیں بنتی، اتنے میں آپ کی نظر تحریر پر پڑی تو فرمایا: مکتب سے کسی لڑکے کو میرے پاس لاؤ، لڑکا آیا تو آپ نے اس کو کہا یہ پڑھو؟ لڑکے نے پڑھا: خدا کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تمہاری بات اس بات کا جواب بنتی ہے، لہٰذا اپنی عِدَّت شمار کرو (یعنی طلاق دے دی) اور نصر سے کہا: بھتیجے! اگر تو چاہے تو اس سے نکاح کر لے۔ وہ لوگ اپنے حاکموں سے کوئی بات نہ چھپاتے تھے۔ چنانچہ نصر نے آکر حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ساری بات بتا دی، آپ نے نصر کو کہا: خدا کی قسم! امیر المؤمنین نے تمہیں کسی اچھے کام کی وجہ سے نہیں نکالا ہو گا لہٰذا تم ہمارے ہاں سے بھی نکل جاؤ۔ نصر بن حجاج فارس آگیا، وہاں پر حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابو عاص ثَقَفی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خلیفہ مقرر تھے۔ نصر نے اپنا پڑاؤ ایک سردار کے پاس کیا تو اسے سردار کی بیٹی پسند آگئی اور اس لڑکی نے بھی نصر کی طرف پیغام بھیج دیا، اس معاملے کی خبر حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہوئی تو انہوں نے نصر سے کہا: تجھے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر اور حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کسی اچھائی کی وجہ سے نہیں نکالا لہٰذا تم ہمارے ہاں سے بھی نکل جاؤ۔

نصر نے کہا: خدا کی قسم! اگر آپ لوگ ایسے کرو گے تو میں مشرک ہو جاؤں گا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابو عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اور انہوں نے امیر المؤمنین حضرتِ

سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس معاملے کے بارے میں مکتوب بھیجا۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواباً لکھا: اس کے بال کاٹ دو، ازار ٹخنوں سے اوپر کروادو اور مسجد میں پابند کر دو۔

500 صحابہ سے ملاقات:

﴿5853﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 500 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی ہے۔

دنیا و مافیہا سے بہتر:

﴿5854﴾... ایک شخص کی باندی نے اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تو حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اس شخص سے کہا: اس باندی کا تیرے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا تیرے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

﴿5855﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں گزر جانے والے وقت پر آنسو بہاتا ہوں۔

علم کا نور:

﴿5856﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے کسی شخص نے کہا: فلاں شخص عالم ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے تو کبھی اس پر علم کا نور نہیں دیکھا۔ پوچھا گیا: علم کا نور کیا ہے؟ فرمایا: علم کا نور اطمینان ہے جب علم سکھائے تو سختی نہ کرے اور جب سیکھے تو تکبر نہ کرے۔

علم حاصل کرنے کی شرط:

﴿5857﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: علم اسی سے حاصل کیا جائے جس میں دو خَصْلَتیں جمع ہوں عقل اور عبادت، اگر بندہ عقل مند ہو اور عبادت گزار نہ ہو تو کہا جاتا ہے یہ معاملہ تو عبادت گزار سے ہی حل ہو گا اس سے نہ پوچھو اور اگر عبادت گزار ہو اور عقل مند نہ ہو تو کہا جاتا ہے یہ معاملہ تو عقل مند سے ہی حل ہو گا اس سے نہ پوچھو۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ لوگ ایک دن ایسوں سے مسئلہ پوچھیں گے جن میں ایک خَصْلَت بھی نہ ہو گی نہ عقل نہ عبادت۔

﴿5858﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب مجلس وسیع ہو جائے تو پھر یا تو وہ اعلان (ظاہر) ہو جاتی ہے یا پھر راز بن جاتی ہے۔

﴿5859﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے پلاؤ وہ چیز جو موجود ہو تو انتہائی کمتر ہے اور مفقود ہو تو سب سے زیادہ اسی کی حاجت ہوتی ہے یعنی پانی۔

﴿5860﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے ابن ذکوان! تم کھوٹے سکے لائے ہو اور کھرے لے کر جاؤ گے۔

﴿5861﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے گھر میں مزاح فرما رہے تھے تو ان سے کہا گیا: اے ابو عَمْرو! آپ مزاح کرتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہمارے پاس قُرَّاء کا آنا جانا ہے (اگر مزاح نہ کریں تو) ہم غم سے مر جائیں گے۔

﴿5862﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس زمانے کے بچوں کو عقل دی گئی اور ان کی عمروں میں بھی کمی نہیں کی گئی۔

﴿5863﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: شوروغُل کرنے والے بھی کیا خوب ہوتے ہیں، سیلاب کو روک لیتے ہیں، آگ کو بجھاتے ہیں اور برے حکمرانوں کے ساتھ ہنگامہ آرائی کرتے ہیں۔

نفس کی جھوٹی امید:

﴿5864﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعیب بن حَبْحَاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور اپنے والد کو ایک ساتھ چلتے ہوئے دیکھا، حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا تہبند سرخی مائل سوت کا تھا، میرے والد نے کہا: اے ابو عَمْرو! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا تہبند لٹک رہا ہے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے والد کی پیٹھ پر مارا اور فرمایا: یہاں پر ایسی کوئی شے نہیں جو اسے اوپر کو روک سکے (یعنی سرین پر گوشت ہی نہیں کہ تہبند رک سکے)۔ میرے والد نے پوچھا: اے ابو عمرو! آپ کی عمر کتنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

نَفْسِیْ تَشْکِیْ اِلَیَّ الْمَوْتَ مُوْجِعَۃً ۔۔۔ وَقَدْ حَمَلْتُكِ سَبْعًا بَعْدَ سَبْعِیْنَا

اِنْ تُحْدِثِیْ اَمَلًا یَا نَفْسُ کَاذِبَۃً ۔۔۔ اِنَّ الثَّلَاثَ یُوَافِیْنَ الثَّمَانِیْنَا

ترجمہ: اے میرے نفس! تو درد سے چور ہو کر مجھ سے موت کی شکایت کرتا ہے حالانکہ میں تجھے 77 سال سے اٹھائے ہوئے ہوں۔ اے نفس! اگر تو مجھے جھوٹی امید دلائے تو یہی کہے گا کہ 80 سال کو پہنچنے میں ابھی تین سال باقی ہیں۔

﴿5865﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اہل سے علم کو نہ روکو ورنہ گناہ گار ہو جاؤ گے اور نااہل کو علم مت دو ورنہ گناہ گار ہو جاؤ گے۔

خواب کی تعبیر:

﴿5866﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عَیَّاش عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ہمشیرہ حضرتِ سیِّدُنا اَعشٰی ہَمدان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی کی زوجہ تھیں اور ان کی ہمشیرہ حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی زوجہ تھیں، حضرت اعشٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے ابو عَمْرو! میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک گھر میں داخل ہوا جس میں جو اور گندم ہیں، میں سیدھے ہاتھ میں گندم اور الٹے ہاتھ میں جو کی مٹھی بھر لیتا ہوں، جب میں باہر نکل کر دیکھتا ہوں تو سیدھے ہاتھ میں جو اور الٹے ہاتھ میں گندم ہوتی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم اپنے خواب میں سچے ہو تو ضرور قرآنِ پاک کو شعر سے تبدیل کر دو گے۔ چنانچہ حضرت اعشٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑھاپے میں شعر وشاعری کرنے لگے اور نامور شاعر ہوئے حالانکہ اس سے پہلے وہ محلے کی مسجد میں امام تھے اور قرآن پاک کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ اور حجاج:

﴿68-5867﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب میں حَجّاج کے پاس قید کر کے لایا جا رہا تھا تو باب القصر پر یزید بن ابو مسلم مجھ سے ملے اور کہا: اے شعبی! مجھے آپ کی گرفتاری پر بہت افسوس ہے، آپ کے پاس علم کا ایک خزانہ ہے اس کے باوجود ایسا...! آج سفارش کا دن نہیں، امیر (یعنی حجاج) کی طرف سے آپ پر شرک ونفاق کے حملے ہوں گے انہیں برداشت کیجئے گا امید ہے کہ نجات پا جائیں۔ پھر محمد بن حجاج مجھ سے ملے تو وہی بات کہی جو یزید بن ابو مسلم نے کہی تھی، جب میں حجاج کے سامنے گیا تو اس نے کہا: اے شعبی! تو نے ہم سے خوب بغاوت کی، میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر کی اصلاح کرے ہمیں مکان راس نہ آیا، ہر جگہ ہی قحط سالی ہو گئی، راستے تنگ ہو گئے، بیداری میری آنکھوں کا سرمہ بن گئی، ہمیں خوف نے

گھیر لیا، ہمیں ہلاکتوں میں دھکیل دیا گیا جن میں کوئی نیکوکار نہ کوئی گناہ گار (یعنی سب برابر کردیئے گئے)۔ حجاج نے کہا: خدا کی قسم! تو نے سچ کہا، کوئی بھی نیک ہم پر خروج نہیں کرتا اور نہ کوئی فاجر اس کی طاقت رکھتا ہے چنانچہ اس نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی جان چھوڑ دی۔

حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اسے وراثت کا مسئلہ در پیش تھا، حجاج نے کہا: تم بہن، ماں اور دادا کی وراثت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اس مسئلہ میں رسولُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے پانچ صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کا اختلاف ہے حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان، حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت، حضرتِ سیِّدُنا عبدالله بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا علی اور حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن۔ حجاج نے کہا: حضرت ابن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کیونکہ وہ مفتی تھے؟ میں نے کہا: انہوں نے دادا کو باپ کے مرتبے میں رکھا ہے اور ماں کو تین حصے دیئے ہیں اور بہن کو محروم کیا ہے۔ حجاج نے کہا: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے اس بارے میں کیا فرمایا ہے؟ میں نے کہا: انہوں نے اس کو تین تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حجاج نے کہا: حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ میں نے کہا: انہوں نے اس کو نو حصوں میں تقسیم کیا ہے، ماں کو تین دادا کو چار اور بہن کو دو حصے دیئے ہیں۔ حجاج نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کا موقف کیا ہے؟ میں نے کہا: انہوں نے اس کو چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے بہن کو تین ماں کو ایک اور دادا کو دو حصے دیئے ہیں۔ حجاج نے کہا: ابو تراب (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه) اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: انہوں نے چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے بہن کو تین دادا کو ایک اور ماں کو دو حصے دیئے ہیں۔ حجاج نے کہا: قاضی کو حکم دو کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے مؤقف پر فیصلہ کیا کرے۔ اتنے میں دربان داخل ہوا اور کہنے لگا: دروازے پر قاصد آئے ہوئے ہیں۔ حجاج نے کہا: ان کو اندر آنے دو۔ چنانچہ وہ داخل ہوئے تو ان کے سروں پر عمامے، کاندھوں پر تلواریں اور خط ان کے سیدھے ہاتھوں میں تھے، بنی سُلَیْم میں سے سَیَابہ بن عاصم نامی ایک شخص آگے بڑھا، حجاج نے کہا: تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: شام سے۔ حجاج نے کہا: امیر المؤمنین اور ان کے ساتھی کیسے ہیں؟ اس نے سب کی خبر دی۔ حجاج نے کہا: کیا تمہارے راستے میں بارش تھی؟ اس نے کہا: جی

ہاں، راستے میں تین جگہ بادل دیکھے۔ حجاج نے کہا: مجھے بتا بارش کی کیفیت کیا تھی اور اس کا اثر کیسا تھا؟ اس نے کہا: ایک بادل میں نے حَوران میں پایا، بارش کے چھوٹے اور بڑے قطرے گرے، بڑے قطرے چھوٹوں کا حصہ بن گئے اور پھر مسلسل ایک جیسی برسنے لگی کوئی نہر بہنے لگی جبکہ کسی میں پانی کم تھا، بارش زمین پر لکیریں بن کے گر رہی تھی، دوسرا بادل میں نے مقامِ سِوا یا دو قبیلوں کے پاس پایا(شکِ راوی) اس نے نرم زمین کو سخت کر دیا اور سخت زمین سے بہنے لگی، ڈھلانوں کو پِھسلَن والا کر دیا اور کھُمبِیاں اپنی جگہ سے ظاہر ہونے لگیں تیسرے بادل کی صورتِ حال یہ تھی کہ اس نے چشموں کو جوش دے دیا خندقیں اور ندی نالے بھر گئے یوں سمجھ لیجئے کہ میں بجُّو کے گڑھوں سے ہوتا ہوا آپ کے پاس آیا ہوں، پھر حجاج نے کہا: دوسرے کو بھی اندر آنے دو۔ چنانچہ بنو اسد کا ایک شخص آگے بڑھا، حجاج نے کہا: کیا تمہارے راستے میں بھی بارش تھی؟ اس نے کہا: نہیں، سخت آندھی تھی، تمام شہر گرد و غبار سے بھرے تھے، تمام سبزہ اس آندھی نے برباد کر دیا تھا پس ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ سال قحط کا ہے۔ حجاج نے کہا: تو نے تو بہت بری خبر سنائی ہے۔ اس نے کہا: جیسا تھا میں نے ویسا آپ کو بتا دیا۔ پھر حجاج نے کہا: ایک اور کو بھی اندر آنے دو۔ چنانچہ یمامہ کا ایک شخص آیا تو حجاج نے کہا: کیا تمہارے راستے میں بھی بارش تھی؟ اس نے کہا: نرم و لطیف ہوا نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی اور میں نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا: آؤ میں تمہیں اس جگہ لے چلوں جہاں آگ بجھ جاتی ہے، عورتیں شکوہ کرتی ہیں اور وہاں بکریاں ایک دوسرے سے آگے بڑھتی ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حجاج کو اس کی باتیں سمجھ نہ آئیں اور کہنے لگا: تیری ہلاکت ہو! تو اہلِ شام کی زبان بولتا ہے ان باتوں کی وضاحت کر۔ اس نے کہا: امیر کا اقبال بلند ہو! آگ بجھ جانے سے مراد یہ ہے کہ لوگ خوش حال ہو گئے پھل، گھی، مکھن اور دودھ کثیر ہو گئے، روٹی پکانے کے لئے آگ نہیں جلائی جاتی اور عورتوں کے شکوے سے مراد یہ ہے کہ عورتیں جانوروں کو شام تک چراتی ہیں، ان کا دودھ دوھتی ہیں اور بازوؤں کے درد کی وجہ سے رات بھر کراہتی رہتی ہیں گویا کہ بازو جسم کے ساتھ ہیں ہی نہیں اور بکریوں کے آگے بڑھنے سے مراد یہ ہے کہ وہاں مختلف قسم کے درخت، پھل اور تر و تازہ پودے ہیں کہ بکریاں انہیں کھاتی ہیں تو ان کا پیٹ تو بھر جاتا ہے لیکن آنکھیں نہیں بھرتیں، وہ اسی کو معدے

سے نکال کر رات بھر جگالی کرتی رہتی ہیں حتّٰی کہ تھنوں میں دودھ اتر آتا ہے پھر حجاج نے حکم دیا کہ اگلے کو بھی آنے دو چنانچہ غلاموں میں سے ایک شخص داخل ہوا جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ اس دور کے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت جان ہے۔ حجاج نے کہا: کیا تمہارے راستے میں بارش تھی؟ اس نے کہا: جی ہاں، لیکن میں ان لوگوں کی طرح اچھے انداز میں بیان نہیں کر سکتا۔ حجاج نے کہا: تو جیسے بتا سکتا ہے بتا؟ اس نے کہا: میں حُلوان پہنچا تو شدید بارش تھی چنانچہ میں اسے روندھتا ہوا امیر کے پاس آ گیا۔ حجاج نے کہا: اگرچہ تو نے بارش کے بارے میں ان دونوں سے مختصر بات کی لیکن ان کے مقابلے میں تو نے تلوار اٹھائے زیادہ لمبا سفر کیا ہے۔

پسندیدہ شعر:

﴿5869﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس شعر کو بہت زیادہ پسند کرتے تھے:

لَیْسَتِ الْاَحْلَامُ فِیْ حِیْنِ الرِّضَا   اِنَّمَا الْاَحْلَامُ فِیْ وَقْتِ الْغَضَبِ

ترجمہ: حلم و بردباری خوشی کی حالت میں نہیں ہوتی وہ تو غصے کے وقت پتا چلتی ہے۔

﴿5870﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے:

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَعْشَقْ وَلَمْ تَدْرِ مَا الْھَوٰی   فَاَنْتَ وَعِیْرٌ بِالْفَلَاۃِ سَوَاءٌ

ترجمہ: جب تو نے عشق کیا ہی نہیں نہ تو یہ جانتا ہے کہ محبت کیا ہے تو پھر تو اور جنگلی اونٹ دونوں برابر ہیں۔

سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اکابر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی ہے ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں: حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب، حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابو وقاص، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید بن عَمْرو بن نفیل، حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا اسامہ بن زید، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ بجلی، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ، حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم، حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن مضرس، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر، حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب، حضرتِ سیِّدُنا عقبہ بن عَمْرو، حضرتِ

سیِّدُنا زید بن ارقم، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری، حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عجرہ، حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ، حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حصین اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سمرہ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ صحابیات میں سے چند ہستیاں یہ ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ہانی، حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت عُمَیس اور حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت قیس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔

حضرتِ سیِّدُنا مسروق، حضرتِ سیِّدُنا علقمہ، حضرتِ سیِّدُنا اسود، حضرتِ سیِّدُنا ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن طلحہ، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن علی بن ابو طالب، حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَیدہ بن عبد اللہ بن مسعود اور حضرتِ سیِّدُنا ابو بردہ بن ابو موسٰی رَحِمَہُمُ اللّٰهُ السَّلَام۔

حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰهِ الْقَوِی سے کثیر تابعین نے احادیث لیں جن میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سبیعی، حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق شیبانی، حضرتِ سیِّدُنا ابو حصین، حضرتِ سیِّدُنا حکم بن عتبہ، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن سائب، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ، حضرتِ سیِّدُنا حصین، حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ، حضرتِ سیِّدُنا عاصم احول، حضرتِ سیِّدُنا داود بن ابو ہند، حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحِمَہُمُ اللّٰهُ السَّلَام۔

شانِ فاروق بزبانِ علی:

﴿5871﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔

﴿73-5872﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ نے بروز جمعرات شَراحہ کو کوڑے لگائے اور بروز جمعہ رَجْم کیا، لوگوں نے اس کو پسند نہ کیا یا پھر آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھانپ لیا کہ لوگ ناپسند کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: میں نے کتابُ اللہ کے حکم پر کوڑے لگائے اور سنتِ رسول کی دلیل پر رجم کیا۔

﴿5874﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایک شراحہ نامی عورت کو اعتراف زنا پر جمعرات کو کوڑے لگائے اور جمعہ کو رجم کیا اور فرمایا: میں نے کتابُ اللہ کے حکم پر کوڑے لگائے اور سنتِ

رسول کی دلیل پر رحم کیا۔

﴿5875﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں اپنے والد کو دفن کر کے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ایسی بات ارشاد فرمائی جس کے بدلے مجھے ساری دنیا بھی ملتی تو میں پسند نہیں کرتا۔

رافضیوں کو قتل کر دو:

﴿5876﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تیرا گروہ جنت میں ہے اور عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جن کا لقب رافضی ہو گا، جب تم ان سے ملو تو ان کو قتل کر دو بے شک وہ مشرک ہیں۔[1]

اسلام کی خاطر تکالیف:

﴿5877﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہنے والوں میں ساتواں شخص تھا اور ہمارے پاس درخت کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ نہ تھا، جب ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کرتا تو وہ بکریوں کی مینگنیوں کی طرح ہوتی جس میں تَرِی تک نہ ہوتی۔[2]

﴿5878﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نجاشی کے لئے استغفار کرو۔[3]

قبر پر نماز جنازہ:

﴿5879﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان شَیْبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں نماز ادا کرنے والے ایک شخص نے بتایا

1... تاریخ ابن عساکر، علی بن ابی طالب، ۴۲/ ۳۳۴، حدیث: ۸۹۰۲، بتغیر قلیل

2... بخاری، کتاب الاطعمة، باب ما کان النبی واصحابہ یاکلون، ۳/ ۵۳۱، حدیث: ۵۴۱۲، بتغیر
مسند احمد، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، ۱/ ۳۶۸، حدیث: ۱۴۹۸

3... معرفة الصحابة لابی نعیم، ۱/ ۱۵۸، حدیث: ۵۷۵، الرقم: ۹، سعید بن زید بن عمرو

کہ آپ ایک لاوارث بچے کی قبر پر تشریف لائے، اپنے پیچھے لوگوں کی صف بنائی اور قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی[1]۔ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان شیبانی فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام شعبی سے پوچھا: اے ابو عَمْرو! آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے یہ بات بیان کی ہے۔[2]

﴿5880﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دفن کرنے کے بعد قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی۔[3]

﴿5881﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ساقی کوثر، شفیع محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھڑے ہو کر آبِ زم زم نوش فرمایا۔[4]

﴿5882﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: مسجد میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بکری کا بھنا ہوا بازو پیش کیا گیا (آپ نے تناول فرمایا) پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔[5]

صلہ رحمی کی فضیلت:

﴿5883﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ لوگوں کو شہروں میں بساتا ہے اور ان کے مالوں میں اضافہ فرماتا ہے اور جب سے ان کو پیدا کیا ہے انہیں ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ

1... قبر پر نماز جائز ہے جب غالب یہ ہو کہ ابھی میت محفوظ ہوگی، گلی پھٹی نہ ہوگی۔ چوتھے یہ کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سارے مسلمانوں کے ولی ہیں، ربّ فرماتا ہے: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (ترجمۂ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے) اگر ولی کے علاوہ اور لوگ نماز پڑھ لیں تو ولی کو دوبارہ جنازہ پڑھنے کا حق ہے، دیکھو صحابہ نے اس میت پر نماز پڑھ لی تھی مگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ پڑھی، صحابہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تابع ہو کر۔ جب اُمِّ سعد کا انتقال ہوا تھا تب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ سے باہر تھے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مہینہ کے بعد ان کی قبر پر نماز پڑھی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۷۲)

2... نسائی، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ علی القبر، ص۳۴۱، حدیث: ۲۰۲۱

3... نسائی، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ علی القبر، ص۳۴۱، حدیث: ۲۰۲۱، ۲۰۲۲

4... نسائی، کتاب مناسک الحج، باب الشرب من زمزم، ص ۴۸۲، حدیث: ۲۹۶۱

5... بخاری، کتاب الوضو، باب من لم یتوضأ من لحم... الخ، ۱/ ۹۳، حدیث: ۲۰۷، بتغیر قلیل

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کس وجہ سے؟ ارشاد فرمایا: رشتہ داروں سے صلہ رحمی کے سبب۔[1]

﴿5884﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبیّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دنیاوآخرت کے مابین اختیار دیا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آخرت کو اختیار فرمایا۔[2]

نفاق کی علامت:

﴿5885﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی: جب ہم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تو ان کی خواہش کے مطابق کلام کرتے ہیں اور جب ان کے پاس سے واپس آتے ہیں تو ان کے خلاف گفتگو کرتے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم حضور نبیّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کی حیاتِ ظاہری) کے زمانے میں اس کو نفاق شمار کرتے تھے۔

﴿5886﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے نبیّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جو چاشت کی نماز پڑھے، مہینے میں تین روزے رکھے اور سفر و حضر میں وتر ترک نہ کرے تو اس کے لئے شہید کا اجر لکھا جائے گا۔[3]

﴿5887﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے آپ کی اونٹنی پر سوار تھا، اونٹنی مسلسل چلتی رہی حتّٰی کہ ہم مُزدلفہ پہنچ گئے۔[4]

محبوبِ خدا کے محبوب:

﴿5888﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اس لشکر میں حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی شریک تھے، جب میں واپس آیا تو عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے نزدیک لوگوں میں

---

1 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۶۷، حدیث: ۱۲۵۵۶

2 ...سنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب النکاح، باب کان اذا رأی شیئا... الخ، ۷/ ۷۷، حدیث: ۱۳۳۲۰

3 ...کنز العمال، کتاب الصلاۃ، من قسم الاقوال، الباب السابع، ۷/ ۸۰۹، حدیث: ۲۱۵۱۱

4 ...معجم کبیر، ۱/ ۱۷۸، حدیث: ۴۶۲، دون "من عرفہ"

سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اس بارے میں کیوں جاننا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: میں اس بات کو پسند رکھتا ہوں کہ مجھے حضور کی پسند کا علم ہو جائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کی: میری مراد مردوں میں سے تھی۔ ارشاد فرمایا: عائشہ کے والد۔ [1]

کامل مسلمان کون؟

﴿5889﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے اور مہاجر وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے منع کردہ کاموں کو چھوڑ دے۔ [2]

﴿5890﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر بن عبد اللہ بَجَلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی تصدیق کرنے والا آئے تو وہ راضی ہو کر واپس جانا چاہیے۔ [3]

خلیفہ قریشی ہوں گے:

﴿5891﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ مسجد میں آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: "میرے بعد 12 خلیفہ ہوں گے۔" پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آواز ہلکی ہو گئی تو میں جان نہ سکا کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا۔ لہٰذا میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا کہ حضور نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے: "سب کے سب قریش سے ہوں گے۔" [4]

کون سا شکار حلال ہے؟

﴿5892﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَدی بن حاتِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سرورِ عالَم، نورِ مُجَسّم صَلَّی اللہُ

---

1. ...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات السلاسل، ۳/ ۱۲۶، حدیث: ۴۳۵۸
مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب افضل الرجال ابو بکر...الخ، ۵/ ۱۵، حدیث: ۲۸۰۰
2. ...بخاری، کتاب الرقاق، باب الانتہاء عن المعاصی، ۴/ ۲۴۳، حدیث: ۶۴۸۴، بتغیر قلیل
3. ...مسند احمد، مسند الکوفیین، ۷/ ۷ حدیث: ۱۹۲۶۶
4. ...معجم کبیر، ۲/ ۱۹۷، حدیث: ۱۷۹۹

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تیر کے ڈنڈے سے کئے جانے والے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تیر کی نوک سے شکار کیا ہے تو کھالو اور اگر عرضاً اسے ڈنڈا مارا ہے تو وہ "موقوذہ" ہے (یعنی جو بے دھار کی چیز سے مارا ہوا ہو اور یہ حرام ہے)۔ پھر میں نے کتے کے ذریعے شکار کے بارے میں پوچھا تو ارشاد فرمایا: اگر تم نے اپنے کتے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر چھوڑا اور کتے نے تمہارے لئے روک رکھا تو کھالو۔(1)

﴿5893﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن مُضَرِّس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں اس طرح حج کیا کہ میں نے لوگوں کو رات کے وقت مُزدلفہ میں پایا چنانچہ میں رات کو عرفات گیا پھر وہاں سے مُزدلفہ آیا پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے خود کو اور اپنی سواری کو تھکا دیا کیا میرا حج ہو گیا؟ ارشاد فرمایا: جس نے مُزدلفہ میں ہمارے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اور ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا حتّٰی کہ ہمارے ساتھ لوٹا اور اس سے پہلے وہ عرفات میں دن یا رات میں ہو آیا تو اس کا حج ہو گیا اور اس نے اپنا فریضہ ادا کر لیا۔(2)

دَجّال کی نشانی:

﴿5894﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بے شک میں ایک ہزار یا اس سے زائد نبیوں میں آخری ہوں اور ایسا کوئی نبی نہیں جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میرے لئے وہ کچھ بیان کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے بیان نہیں کیا گیا کہ دجال کانا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس عیب سے پاک ہے۔(3)

ربّ عَزَّوَجَلَّ کا نسب؟

﴿5895﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور

❶... بخاری، کتاب الذبائح... الخ، باب قول اللّٰہ تعالٰی "یا ایھا الذین اٰمنوا... الخ"، ۳/ ۵۴۹، حدیث: ۵۴۷۵

❷... ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فیمن ادرک الامام... الخ، ۲/ ۲۵۵، حدیث: ۸۹۲

مسند احمد، مسند المدنیین، حدیث عروۃ بن مضرس، ۵/ ۴۷۲، حدیث: ۱۶۲۰۸

❸... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۵۸، حدیث: ۱۱۷۵۲، بتغیر قلیل، عن ابی سعید الخدری

مستدرک حاکم، کتاب الایمان، باب اذا زنی العبد خرج منہ الایمان، ۱/ ۱۷۹، حدیث: ۷۲

عرض کی: ہمیں اپنے رب کا نسب بیان کریں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠ ﴿۴﴾ (پ۳۰، الاخلاص: ۱تا۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔(1)

سونے سے پہلے کی دعا:

﴿5896﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اصحاب سے پوچھا: تم لوگ سوتے وقت کیا کہتے ہو؟ سب نے اپنا اپنا بتایا حتّٰی کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی باری آگئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے عرض کی: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اَنْتَ خَلَقْتَ هٰذِهِ النَّفْسَ لَكَ مَحْيَاهَا وَمَمَاتُهَا فَاِنْ تَوَفَّيْتَهَا فَعَافِهَا وَاعْفُ عَنْهَا وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاهْدِهَا یعنی اے اللہ! تو نے ہی اس جان کو پیدا کیا، اس کی زندگی اور موت کا مالک تو ہی ہے اور اگر تو وفات دے تو اسے عذاب سے محفوظ رکھ اور اس سے درگزر فرما اور اگر زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور ہدایت عطا فرما۔

حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی اس بات سے خوش ہوگئے۔(2)

پلِ صراط پر لوگوں سے خطاب:

﴿5897﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن لوگ پل صراط سے گزریں گے اور وہ پل پھسلنے کی جگہ ہے، وہ لوگوں کے چلنے کے سبب ہچکولے کھائے گا، جو قابل گرفت ہوں گے آگ انہیں پکڑ لے گی، جب جہنم کی ناپسندیدہ آواز نکلے گی تو وہ برف کی طرف کوئی چیز ٹپکائے گی، وہ اسی حال میں ہوں گے کہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ندا آئے گی:

1... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الاخلاص، ۵/ ۲۳۹، حدیث: ۳۳۷۵، عن اُبی بن کعب

معجم اوسط، ۴/ ۱۹۴، حدیث: ۵۶۸۷

2... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، الباب ۲۹، ۱۰/ ۷۰، حدیث: ۱۷۰۴۶

اے میرے بندو! تم دنیا میں کس کی عبادت کیا کرتے تھے ؟ لوگ کہیں گے : اے ہمارے ربّ! تو جانتا ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی آواز میں جواب دے گا جو مخلوق نے کبھی نہ سنی ہوگی، اے میرے بندو! مجھ پر لازم ہے کہ آج میں تمہیں اپنے سوا کسی کے سپرد نہ کروں، میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے، میں تم سے راضی ہوں۔ اسی وقت فرشتے کھڑے ہو جائیں گے اور لوگ اس جگہ سے نجات پا جائیں گے۔ جو لوگ نیچے جہنم میں ہوں گے وہ کہیں گے : اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں اور نہ کوئی غم خوار دوست تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا کہ ہم مسلمان ہو جاتے۔ پس وہ اور سب گمراہ اوندھے کرکے جہنم میں ڈال دیئے گئے۔[1]

جسم کا سربراہ ایک لوتھڑا:

﴿5898﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان جو معاملات ہیں وہ مشتبہ ہیں، کثیر لوگ ان کو نہیں جانتے پس جو شبہات سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچا لی اور جو شبہات میں پڑا وہ حرام میں پڑ گیا جیسا کہ ممنوعہ چراگاہ کے پاس چرانے والا ہو سکتا ہے چراگاہ میں داخل ہو جائے، سن لو! ہر بادشاہ کے لئے ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چراگاہ حرام کردہ چیزیں ہیں، سن لو! جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور اگر وہ خراب ہو تو سارا جسم خراب ہوتا ہے، سن لو! وہ لوتھڑا دل ہے۔[2]

اختیاراتِ مصطفٰے:

﴿5899﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میرے ماموں نے رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نماز پڑھانے سے پہلے ہی قربانی کر لی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: تمہاری بکری صرف گوشت ہے۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس بکری کا بچہ ہے جو بکری سے بہتر ہے کیا اس کی قربانی کر دوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں اور تمہاری یہ چھوٹی قربانی بہتر ہے اور

1... تفسیر درمنثور، پارہ۱۹، سورۃ الشعرآء، آیت ۹۴، ۶/ ۳۰۹

2... مسلم، کتاب المساقاۃ، باب اخذ الحلال و ترک الشبہات، ص۸۶۲، حدیث: ۱۵۹۹، دون ''امور''

تمہارے بعد کسی کو بھی "جَذَعَہ" (ایک سال سے کم عُمر بکری کا بچہ) کفایت نہ کرے گا۔[1]

﴿5900﴾... حضرتِ سیِّدُنا شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں فلاں مسجد کے ستون کے پاس حدیث بیان کی، اگر زندگی رہی تو میں تمہیں وہ جگہ دکھاؤں گا۔ انہوں نے بتایا کہ نبیّوں کے سرور، سلطانِ بحر و برصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بقرہ عید کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج کے دن ہمارا سب سے پہلا کام ہو گا نماز پڑھنا پھر قربانی کرنا، جس نے ہمارے نماز پڑھنے کے بعد قربانی کی یقیناً اس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے ہمارے نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کیا ہے وہ بالکل بھی قربانی نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میرے ماموں حضرت ابو بُرْدَہ ہانی بن نِیَار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے تو نماز سے قبل ہی قربانی کر لی ہے اور ابھی میرے پاس جذعہ ہے جو ایک سال والے سے بھی بہتر ہے۔ ارشاد فرمایا: تم اسے ہی قربان کر دو اور تمہارے بعد یہ ہرگز کسی کے لئے جائز نہیں۔[2]

یادِ الٰہی شکرِ الٰہی ہے:

﴿5901﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تو مجھے یاد کرتا ہے تو میرا شکر ادا کرتا ہے اور جب مجھے بھول جاتا ہے تو میری ناشکری کرتا ہے۔[3]

❊...❊...❊...❊...❊

1 ...نسائی، کتاب الضحایا، باب ذبیحۃ الضحیۃ قبل الامام، ص ٧١٣، حدیث: ٤٤٠٢

2 ...بخاری، کتاب الاضاحی، باب سنۃ الاضحیۃ، ٣/ ٥٧١، حدیث: ٥٥٤٥

3 ...معجم اوسط، ٥/ ٢٦١، حدیث: ٧٢٦٥

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عبد اللہ سَبِیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

تابعین کرام میں سے ایک حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عبد اللہ سَبِیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ہیں، آپ لمبی عمر اور عبادت پر ثابت قدم رہنے والے، نیکیوں پر مُسْتَعِد اور نماز میں لمبا قیام کرنے والے، صاحبِ بصیرت وبصارت اور صبر و شکر کرنے والے ہیں۔

منقول ہے: صبر کرنے، برداشت کرنے اور مُسْتَعِد ہو کر نیک اعمال کرنے کا نام تصوّف ہے۔

﴿5902﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کی ولادت امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں ہوئی، حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے خیال سے حضرتِ سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ خلافت کے تین سال باقی تھے جب ولادت ہوئی۔

سیِّدُنا ابو اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے فضائل:

﴿5903﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغِیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کو دیکھتا ہوں تو مجھے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی یاد آجاتی ہے۔

﴿5904﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَبِیْر فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ جس نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کی مجلس اختیار کی گویا اس نے حضرتِ سیِّدُنا علی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی مجلس اختیار کی۔

﴿5905﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو احمد زُبیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے 23 یا 24 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿5906﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اور حضرت ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق جب اکٹھے ہوتے تو انتہائی خوشگواری کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی احادیث بیان کرتے۔

﴿5907﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب میں حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کے ساتھ اکیلا ہوتا تو آپ تازگی وخوشگواری کے ساتھ مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی

احادیث سناتے تھے۔

﴿5908﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں زیاد کے زمانے میں چھ یا سات جنگوں میں شریک ہوا اور زیاد کا انتقال حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پہلے ہوا تھا۔

آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وفات:

﴿5909﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کو 126 یا 127 ہجری میں خَوارِج کے زمانے میں دفن کیا۔

﴿5910﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اور حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا شَعْبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے فرمایا: اے ابو اسحاق! آپ مجھ سے بہتر ہیں۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! میں آپ سے بہتر نہیں بلکہ آپ مجھ سے بہتر اور بڑے ہیں۔

﴿5911﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: 40 سال سے میری آنکھیں بند نہیں ہوئیں۔

کثرتِ تلاوت:

﴿5912﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن سالِم عَبدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق وفات سے دو سال پہلے اتنے کمزور ہو گئے کہ خود سے کھڑے نہ ہو پاتے اور جب انہیں کھڑا کیا جاتا تو کھڑے کھڑے ایک ہزار آیات تلاوت کرتے۔

﴿5913﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَون بن عبد اللّٰہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے پوچھا: آپ کے پاس کیا بچا؟ آپ نے فرمایا: میں جب نماز پڑھتا ہوں تو ایک رکعت میں پوری سورۂ بقرہ پڑھتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللّٰہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آپ کا شر چلا گیا اور خیر باقی ہے۔

﴿5914﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: مجھ سے نماز چلی گئی اور میں کمزور ہو گیا اب میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہوں تو صرف سورۂ بقرہ اور اٰلِ عمران ہی پڑھ پاتا ہوں۔

بڑھاپے میں روزے:

﴿5915﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں اب میں

صرف یہی روزے رکھ پاتا ہوں: ہر مہینے میں تین روزے، اس کے علاوہ پیر، جمعرات اور حرمت والے مہینوں (یعنی محرم، ذوالحجہ، ذوالقعدہ اور رجب المرجب) کے۔

﴿5916-17﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کے پاس آیا انہوں نے تُرکی قبا پہن رکھی تھی اور وہ مسجد میں تھے۔ مسجد ان کے گھر کے قریب ہی تھی۔ میں نے پوچھا: ابو اسحاق! آپ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: فالج زدہ شخص کی طرح ہوں، نہ میرے ہاتھ مجھے فائدہ دیتے ہیں نہ پاؤں۔ حضرتِ سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اس وقت وہ سو سال کے ہو چکے تھے۔

﴿5918﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب جب حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کو دیکھتے تو کہتے: یہ عَمْرو قاری قرآن ہیں یہ اِدھر اُدھر متوجہ نہیں ہوتے۔

﴿5919﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: جب میں رات میں بیدار ہو جاؤں تو دوبارہ اپنی آنکھیں بند نہیں کرتا۔

﴿5920﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص طَیْلَسان (سبز رنگ کی ایک قیمتی چادر) تو خرید لے لیکن حج نہ کرے۔

﴿5921﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان امیری کو دین پر مددگار شمار کرتے تھے۔

﴿5922﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فراخ دستی کو دین پر مددگار سمجھتے تھے۔ کسی نے پوچھا: حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اس بات کو ذکر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

عالِم ربّانی:

﴿5923﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس دن حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کا انتقال ہوا اسی دن حضرتِ سیِّدُنا ضحاک بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفہ آئے۔ جنازے میں شریک ہوئے تو لوگوں کی کثرت دیکھ کر فرمایا: یہ تم میں عالِمِ رَبَّانی تھے۔

سیِّدُنا عَمرو بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سَبِیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے 23 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کیں بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید، حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا اسامہ بن زید اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔ جبکہ آپ کی اکثر روایات ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازب، حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرْقَم، حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر، حضرتِ سیِّدُنا حارث بن وہب، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن یزید خَطْمی، حضرتِ سیِّدُنا ابو جُحَیْفَہ، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن حارث مُصْطَلِقی، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن صُرَد، حضرتِ سیِّدُنا حبشی بن جُنادہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

چند صحابہ و تابعین سے روایت کرنے میں آپ منفرد ہیں آپ کے علاوہ کسی نے ان سے روایت نہیں کی۔ ان کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَبْدَہ بن حَزْن، ایک قول کے مطابق نَصْر بن حزن نام ہے، حضرتِ سیِّدُنا کُدَیر ضَبِّی اور حضرتِ سیِّدُنا مَطَر بن عُکامِس عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

﴿5924﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو جب دیکھا تو ان کی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے۔

﴿5925﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیکھا کہ وہ نمازِ جمعہ سورج ڈھلنے کے بعد پڑھاتے تھے۔

تہبند کہاں تک ہو؟

﴿5926﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ اصحاب حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ، حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرْقَم، حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازب اور حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دیکھا کہ یہ سب اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک رکھتے تھے۔

﴿5927﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا کہ ان کا تہبند آدھی پنڈلی تک تھا۔

خلفائے اربعہ کی فضیلت:

﴿5928﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حراء پہاڑ پر تھے کہ وہ ہلنے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا: حراء ساکت ہو جا کہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہیں۔ وہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر، حضرتِ سیِّدُنا عمر، حضرتِ سیِّدُنا عثمان اور حضرتِ سیِّدُنا علی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تھے۔[1]

صلح حُدیبیہ کی شرائط:

﴿5929﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ مکہ سے حُدیبیہ میں جمعہ کے دن تین باتوں پر صلح کی: (۱)... اہلِ مکہ سے جو (مدینے) آئے گا اسے واپس مکہ جانے دیا جائے گا (۲)... حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے جو (مکہ) آئے گا اسے واپس نہیں جانے دیا جائے گا اور (۳)... اگلے سال حضور عَلَیْہِ السَّلَام مکہ تشریف لائیں گے تو آپ کے تمام رفقا کے ہتھیار وغیرہ ان کے تھیلوں میں ہوں گے۔[2]

سورۂ کہف کی فضیلت:

﴿5930﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک شخص رات میں سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اچانک اس کی نظر اپنے جانور یا اپنے گھوڑے پر پڑی (شک راوی) تو وہ زمین پر پاؤں مار رہا تھا اور دھند یا بادل کی مثل ایک گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ جب اس نے یہ بات حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ذکر کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ سکینہ تھا جو قرآن کی وجہ سے، یا فرمایا: قرآن پر نازل ہو رہا تھا۔[3]

1... ابن ماجه، كتاب السنة، باب فضائل العشرة رضی الله عنهم، ۱/ ۹۲، حديث: ۱۳۴
مسند احمد، مسند سعيد بن زيد، ۱/ ۳۹۹، حديث: ۱۶۳۸، بتغير قليل

2... بخاری، كتاب الصلح، باب الصلح مع المشركين، ۲/ ۲۱۲، حديث: ۲۷۰۰، دون ''يوم الجمعة''

3... بخاری، كتاب التفسير، باب ''هو الذى انزل السكينة فى قلوب المؤمنين''، ۳/ ۳۲۹، حديث: ۴۸۳۹
مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب نزول السكينة للقرأن، ص ۳۹۹، حديث: ۷۹۵

﴿5931﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک صحابیِ رسول اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے اور ان کا گھوڑا بھی وہیں بندھا ہوا تھا کہ اس نے بِدکنا شروع کر دیا، انہوں نے باہر جا کر دیکھا تو وہاں کچھ نہ تھا، ایسا انہوں نے کئی مرتبہ کیا۔ جب صبح ہوئی تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سارا معاملہ عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ سکینہ تھا جو قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہا تھا۔[1]

سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا جنتی رومال:

﴿5932﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں ریشمی کپڑا لایا گیا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس کی نرمی کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ کا رومال اس سے بہتر ہے اور اس سے زیادہ نرم ہے۔[2]

حضور نے کتنے غزوات کیے؟

﴿5933﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: لوگ نمازِ اِسْتِسْقاء کے لئے نکلے تو حضرتِ سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ان میں شامل تھے میرے اور ان کے درمیان صرف ایک شخص حائل تھا، میں نے ان سے پوچھا: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے غزوات کیے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: 19 غزوات۔ میں نے پوچھا: آپ نے ان کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت کی؟ فرمایا: 17 غزوات میں۔ میں نے پوچھا: سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ فرمایا: ذُوالْعُشَیْرَہ۔[3]

مسلمان کی شان:

﴿5934﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِی بَلَدِکُمْ ھٰذَا یعنی تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں تمہارے اس

[1]... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب نزول السکینۃ للقراٰن، ص ۳۹۹، حدیث: ۷۹۵

[2]... بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب سعد بن معاذ، ۲/ ۵۶۰، حدیث: ۳۸۰۲

[3]... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ العشیرۃ او العسیرۃ، ۳/ ۳، حدیث: ۳۹۴۹

دن کی حرمت ہے۔[1]

﴿5935﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اَھْوَنَ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِیْ اَخْمَصِ قَدَمَیْہِ جَمْرَتَانِ اَوْ جَمْرَۃٌ یَغْلِیْ مِنْھَا دِمَاغُہٗ یعنی جہنمیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہو گا جس کے پاؤں کے نیچے دو انگارے یا فرمایا: ایک انگارہ ہو گا جس سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔[2]

مُزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا:

﴿5936﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مغرب اور عشا ایک اقامت کے ساتھ جمع فرمائیں مغرب کی تین رکعت پڑھیں اور عشا کی دو۔[3]

﴿5937﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے مُزدلفہ میں مغرب کی تین اور عشا کی دو رکعت پڑھیں اور فرمایا: میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ یہ دو نمازیں اسی جگہ پر ایک اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔[4]

﴿5938﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِنٰی میں دو رکعت پڑھائیں حالانکہ پہلے کے مقابلے میں ہماری کثرت تھی اور امن میں بھی تھے۔[5]

نمازِ استسقاء کا طریقہ:

﴿5939﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن یزید انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نمازِ اِستِسقاء کے لئے نکلے اور ان کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب اور حضرتِ سیِّدُنا زید

1 ...بخاری، کتاب العلم، باب قول النبی "رب مبلغ اوعی من سامع" ۱/ ۴۱، حدیث: ۶۷، عن ابی بکرۃ
معجم کبیر، ۵/ ۱۹۱، حدیث: ۵۰۵۶

2 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، ۴/ ۲۶۲، حدیث: ۶۵۶۱، ۶۵۶۲

3 ...مسلم، کتاب الحج، باب الافاضۃ من عرفات... الخ، ص ۶۷۱، حدیث: ۱۲۸۸

4 ...مسلم، کتاب الحج، باب الافاضۃ من عرفات... الخ، ص ۶۷۰، حدیث: ۱۲۸۸، ۱۲۸۷

5 ...مسند ابو داود الطیالسی، الجزء السادس، ص ۱۷۴، حدیث: ۱۲۴۰

بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی تھے، میں بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ منبر سے ہٹ کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے اور بارش کے لئے دعا مانگی اور اِستغفار کیا پھر انہوں نے جہر کے ساتھ ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس وقت اذان کہی گئی نہ اقامت۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں بتایا کہ میں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔[1]

﴿5940﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: نوحے کے بغیر رونے کی اجازت ہے۔[2]

داڑھی مبارک کے سفید بال:

﴿5941﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس جگہ سفیدی دیکھی ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنی بَچّی (ہونٹ اور تھوڑی کے درمیان والے بالوں) کی طرف اشارہ فرمایا۔ کسی نے پوچھا: اے ابو جحیفہ! آپ اس وقت کیا کرتے تھے؟ فرمایا: میں اس وقت تیر بناتا اور ان کے پر لگاتا تھا۔[3]

مالکِ کونین کا فقرِ اختیاری:

﴿5942﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن حارث خزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا تو ترکے میں درہم و دینار بکری و اونٹ کچھ نہ چھوڑا اور اپنا ایک سفید خچر، اپنا ہتھیار اور کچھ زمین صدقہ کرنے کے سوا کسی شے کی وصیت نہ فرمائی۔[4]

﴿5943-44﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن صُرَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے احزاب کے دن فرمایا: اب ہم ان سے جنگ کریں گے وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے۔[5]

1... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء قائما، ۱/ ۳۵۰، حدیث: ۱۰۲۲، بتغیر قلیل

2... مسند ابو داود الطیالسی، الجزء الخامس، ص ۱۶۹، حدیث: ۱۲۲۱، عن عامر بن سعد

مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی البکاء، ۳/ ۱۱۱، حدیث: ۴۰۵۶

3... مسلم، کتاب الفضائل، باب شیبۃ، ص ۱۲۷۶، حدیث: ۲۳۴۲، بتغیر قلیل

4... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ترک الوصیۃ... الخ، ص ۸۸۷، حدیث: ۱۶۳۵، دون قولہ ''قبض رسول اللہ'' عن عائشۃ

5... مسند احمد، مسند الکوفیین، ۶/ ۳۶۲، حدیث: ۱۸۳۳۷

مولائے کائنات کا مرتبہ:

﴿5945﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبشی بن جنادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: تمہارا میرے نزدیک وہ مرتبہ ہے جو موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے نزدیک ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) کا ہے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[1]

﴿5946﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبشی بن جنادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ رحمت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ذلیل کرنا بھی ظلم میں شامل ہے۔[2]

پانی پلانے کی فضیلت:

﴿5947﴾... حضرتِ سیِّدُنا کریز ضَبِّی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے ایسے عمل کے بارے میں ارشاد فرمائیں جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا ان دو (یعنی جنت و جہنم) نے تمہیں عمل پر اُبھارا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو حق بات کہو اور جو ضرورت سے زیادہ ہو صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: میں ہر وقت حق بولنے اور ضرورت سے زائد مال کو صدقہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تو لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو۔ اس نے عرض کی: یہ بھی ویسا ہی مشکل ہے۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو اونٹ اور پانی کا مشکیزہ لو اور گھر گھر جا کر ایسے لوگوں کو پانی پلاؤ جو کبھی کبھی پانی پیتے ہیں، ہو سکتا ہے ابھی تمہارا اونٹ مرنے اور مشکیزہ پھٹنے بھی نہ پائے کہ تمہارے لئے جنت واجب ہو جائے۔ وہ دیہاتی تکبیر کہتا ہوا چلا گیا اور ابھی اس کا مشکیزہ پھٹا تھا اور نہ ہی اونٹ مرا تھا کہ وہ شہید ہو گیا۔[3]

1... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص ١٣٠٩، حدیث: ٢٤٠٤، عن ابی وقاص

2... معجم کبیر، ۴/ ١٧، حدیث: ٣٥١٦

3... معجم کبیر، ١٩/ ١٨٧، حدیث: ۴٢٢

موت کی جگہ مقرر رہے:

﴿5948﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَطَر بن عُکامِس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی جگہ بندے کی موت کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس بندے کے لئے اس جگہ کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔(1)

﴿5949﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبْدہ سُوائی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ قریب شور کر رہے تھے، ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ ان لوگوں کی طرف کسی کو بھیج دیں کہ وہ انہیں منع کر دے...؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو بھیج کر انہیں منع کر دوں کہ وہ "حجون پہاڑ" کی طرف نہ آئیں تو پھر بھی ان میں سے کوئی ضرور آجائے گا اگرچہ اسے کوئی کام نہ ہو۔(2)

درود پاک کی فضیلت:

﴿5950﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمت عالَم، نورِ مُجَسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر ہو اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے بے شک جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(3)

امام سے پہل کرنا منع ہے:

﴿52-5951﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحْر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرتا یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدہ میں تشریف لے جاتے۔(4)

---

1 ...مسند احمد، مسند الانصار، حدیث مطر بن عکامس، ٨/ ٢٢٨، حدیث: ٢٢٠٤٣

2 ...معجم کبیر، ١٨/ ٨٦، حدیث: ١٥٩

3 ...سنن الکبرٰی للنسائی، کتاب عمل الیوم، باب ثواب الصلاۃ علی النبی، ٦/ ٢١، حدیث: ٩٨٨٩

4 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب متابعۃ الامام... الخ، ص ٢٤٦، حدیث: ٤٧٤

تین مرتبہ دعا:

﴿5953﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جب دعا مانگتے تو تین بار مانگتے اور جب سوال کرتے تو تین بار کرتے تھے۔(1)

﴿5954﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تین بار دعا مانگنے اور تین بار اِستغفار کرنے کو پسند فرماتے تھے۔(2)

چاندی کی زمین:

﴿5955﴾... فرمانِ باری تعالٰی ہے:

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ (پ١٣، ابراھیم: ٤٨)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں کہ رسولِ ذیشان، صاحبِ قرآن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اس کی تفسیر میں فرمایا: وہ زمین ایسی سفید ہوگی گویا کہ چاندی کی ہو جس پر نہ کبھی کوئی گناہ کیا گیا ہو اور نہ ناحق خون بہایا گیا ہو۔(3)

سلام پھیرنے کا درست طریقہ:

﴿5956﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ جب معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہ" کہتے ہوئے دائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آتی اور یہی معاملہ دوسری جانب سلام پھیرتے ہوئے بھی ہوتا۔(4)

﴿5957﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: حضور نبیّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

1... مسلم، کتاب الجهاد و السیر، باب ما لقی من المشرکین... الخ، ص ٩٩٠، حدیث: ١٧٩٤

2... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ٢/ ٥٣، حدیث: ٣٧٦٩

3... معجم اوسط، ٥/ ٢٣١، حدیث: ٧١٦٧، بتقدم و تأخر

4... ابو داود، کتاب الصلوة، باب فی السلام، ١/ ٣٧٣، حدیث: ٩٩٦، بتغیر قلیل

نے فرمایا: جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا بے شک شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔[1]

﴿5958﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: سِراجُ السَّالِکِین، مَحبوبِ ربُّ الْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس حال میں مرا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جو اس حال میں مرا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[2]

﴿5959﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھے پکارے گا تو میں عرض کروں گا: میں حاضر ہوں اور ہر حکم کے لئے تیار ہوں اور بھلائی تیرے ہی دستِ قدرت میں ہے، تو برکت والا اور بلند ہے، میں حاضر ہوں اور تیری رحمت کا طلب گار ہوں، ہدایت یافتہ وہی ہے جسے تو ہدایت دے، تیرا بندہ تیرے سامنے حاضر ہے، تیرے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں، تو برکت والا اور بلند ہے۔“حضور نبیّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پاک دامن عورت پر تہمت لگانا 100 سال کے اعمال برباد کر دیتا ہے۔[3]

روزہ دار کی فضیلت:

﴿5960﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا بھی میں دوں گا اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔[4]

بندوں پر رحم:

﴿5961﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ایک عورت اپنے دو

1... ترمذی، کتاب الرؤیا، باب ما جاء فی قول النبی...الخ، ۴/ ۱۲۲، حدیث: ۲۲۸۳

2... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب اذا قال واللہ لا اتکلم...الخ، ۴/ ۲۹۷، حدیث: ۶۶۸۳

3... معجم اوسط، ۱/ ۲۹۷، حدیث: ۱۰۵۸ ...... معجم کبیر، ۳/ ۱۶۸، حدیث: ۳۰۲۳

4... نسائی، کتاب الصیام، باب فضل الصیام والاختلاف...الخ، ص۳۶۹، حدیث: ۲۲۰۸

بچوں کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی اور سوال کیا تو آپ نے اسے تین کھجوریں عطا فرمائیں، اس نے ایک ایک کھجور دونوں بچوں کو دی تو انہوں نے کھالی پھر اپنی ماں کی طرف دیکھا تو اس نے تیسری کھجور کے دو ٹکڑے کر کے آدھی آدھی دونوں کو دے دی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے جیسے یہ عورت اپنے بچوں پر شفقت کرتی ہے۔(1)

سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی فضیلت:

﴿5962-63﴾... حضرتِ سیّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیّ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ میری طرح جیے اور میری طرح انتقال کرے اور ہمیشہ کی جنت میں رہے جس کا میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا اور اپنے دستِ قدرت سے اس کے درخت لگائے ہیں تو اسے چاہئے کہ وہ علی بن ابو طالب کو اپنا مولیٰ بنالے اس لئے کہ یہ تمہیں ہدایت سے ہرگز نہیں نکالیں گے اور ہرگز گمراہیت میں داخل نہیں کریں گے۔(2)

﴿5964﴾... حضرتِ سیّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرتِ سیّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ پر بڑھاپے کے آثار دیکھ رہا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں، مجھے ھود، واقعہ، وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا، عَمَّ یَتَسَاءَلُوْن اور اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ نے بوڑھا کر دیا ہے۔(3)

﴿5965﴾... حضرتِ سیّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم آپ پر بڑھاپا دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے "ہُود" اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔(4)

---

1 ...معجم صغیر، ۲/ ۲۹، حدیث: ۸۵۱

2 ...اللآلئ المصنوعۃ، باب اللآلئ مصنوعۃ فی الاحادیث، ۱/ ۳۳۷

3 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الواقعۃ، ۵/ ۱۹۳، حدیث: ۳۳۰۸

4 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الواقعۃ، ۵/ ۱۹۳، حدیث: ۳۳۰۸، مفصلاً

حضرتِ سیّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیّدُنا ابو عیسٰی عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ایک تابعی بزرگ ہیں، آپ منتخب فقیہ اور قاضی تھے، آپ عہدۂ قضا کے امتحان میں ڈالے گئے تو آہ وبکا اور ندامت میں مشغول ہو گئے۔

منقول ہے: مصیبتوں میں صبر کے ساتھ آسانیوں کا انتظار کرنا تصوف ہے۔

اہلِ بصرہ کی فضیلت:

﴿5966﴾... حضرتِ سیّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کئی شہروں میں گیا مگر اہلِ بصرہ سے بڑھ کر صبح سویرے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے اور کثرت سے تہجد ادا کرنے والے کسی شہر میں نہ پائے۔

﴿5967﴾... حضرتِ سیّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑھ رہے ہوتے اور ان کے پاس آنے والا ان کے بستر پر سو جاتا۔

سخاوت:

﴿5968﴾... حضرتِ سیّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ایسا گھر تھا جس میں کافی قرآن پاک رکھے ہوئے تھے، قراء کرام وہاں جمع ہوتے تھے اور کم ہی ایسا ہوتا کہ وہ کھانا کھائے بغیر چلے جائیں۔

﴿5969﴾... حضرتِ سیّدُنا صالح بن محمد رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی حضرتِ سیّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب ان کو عہدۂ قضا دیا گیا تو پہلے دن سوار ہو کر نکلے، لوگ آپ کو دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے، اہلِ کوفہ کے ایک مجنون نے کہا: دیکھو اُس کی طرف جس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آخرت کی ذلت کے بدلے دنیا میں خوشی جمع کر دی ہے۔ حضرتِ سیّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں یہ بات پہلے سن لیتا تو کوئی ادنیٰ سا عہدہ بھی قبول نہ کرتا۔

صحابۂ کرام سے ملاقات:

﴿5970﴾... حضرتِ سیّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 20 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان سے ملاقات کی ہے۔

﴿5971﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چبوترے پر لوگوں کے درمیان بیٹھے تھے اور لوگ آپ سے کہہ رہے تھے جھوٹوں پر لعنت کیجئے۔ آپ کا جسم کچھ موٹا تھا اور آپ کو دمہ کا عارضہ بھی لاحق تھا، آپ نے کہا: اے اللہ جھوٹوں پر لعنت کر۔ اتنا کہا اور خاموش ہو گئے۔

فضیلتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿5972﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُجَبِّع بن یحییٰ انصاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حجاج کے دربار میں آئے تو حجاج نے کہا: اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا چاہتے ہو جو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو برا کہتا ہے تو وہ یہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا: ان کو برا کہنے سے مجھے قرآن پاک کی یہ تین آیات منع کرتی ہیں:

﴿1﴾...

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَۚ(۸) (پ۲۸، الحشر: ۸)

ترجمۂ کنز الایمان: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ان ہی میں سے تھے۔

﴿2﴾...

وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ

ترجمۂ کنز الایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۹﴾ (پ۲۸، الحشر: ۹) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کی لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ان کامیاب لوگوں میں سے ایک ہیں۔

﴿3﴾...

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۠﴿۱۰﴾ (پ۲۸، الحشر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان میں بھی شامل تھے۔ حجاج نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔

شبِ قدر کی فضیلت:

﴿5973﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۠﴿۵﴾ (پ۳۰، القدر: ۵) ترجمۂ کنزالایمان: وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: شیطان اس رات میں تنگ نہیں کر سکتے، جادو اس رات میں اثر نہیں کرتا اور نہ کوئی نقصان ہوتا ہے، یہ رات صبح چمکنے تک سلامتی ہے۔

﴿5974﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآىٕقٌ وَّشَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾ (پ۲۶، ق: ۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ۔

حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی تنہا ہو تو اپنے ساتھی (یعنی کراماً کاتبین) کو یوں کہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے لکھو! تو وہ بھلائی ہی لکھیں گے۔

حکایت: قربانی کا بہترین صلہ

﴿5975﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک شخص پھاوڑے سے کام کر رہا تھا کہ اچانک وہ اس کے باپ کو لگ گیا اور اس کا سر زخمی ہو گیا، تو اس شخص نے اپنے ہاتھ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: جو میرے باپ کے ساتھ ایسا کرے وہ میرے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اس نے اپنا ہاتھ کاٹ دیا، یہ بات بنی اسرائیل میں مشہور ہو گئی۔ ادھر بادشاہ کی بیٹی نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو بادشاہ نے کہا: اس کے ساتھ کس کو بھیجوں؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص کو۔ بادشاہ نے اس کو بلوا لیا تو اس نے کہا: مجھے تو اس کام سے معاف ہی رکھئیے، بادشاہ نے ماننے سے انکار کر دیا تو اس شخص نے کہا: اچھا مجھے چند دن کی مہلت دے دیجئے۔ چنانچہ وہ گیا اور اپنا عضوِ تَناسُل کاٹ دیا، جب زخم ٹھیک ہو گیا تو اس نے اپنا عضو ایک ڈبیہ میں ڈال کر مُہر بند کیا اور بادشاہ کے پاس آکر کہا: یہ میری امانت ہے اسے اپنے پاس محفوظ رکھئیے گا۔ بادشاہ نے اسے راستے کے بارے میں بتایا کہ یہاں یہاں رکنا اور اتنے اتنے دن رکنا جب وہاں پہنچ جاؤ تو اتنے اتنے دن رکنا حتّٰی کہ ہر دن کی مدت معین کر دی، جب بادشاہ کی بیٹی چلی تو اس نے اس کی پابندی نہیں کی اور اپنی مرضی سے جہاں جتنا چاہتی قیام کرتی اور یہ اس کی چوکیداری کے لئے اس کے پاس ہی سو جاتا۔ جب سفر مکمل کر کے واپس بادشاہ کے پاس آیا تو لوگوں نے بادشاہ سے کہا: یہ لڑکی کے پاس سوتا رہا ہے۔ بادشاہ نے کہا: تو نے میری مخالفت کی ہے اور اس کے قتل کا ارادہ کر لیا، اس شخص نے کہا: میری امانت مجھے لوٹا دیجئے، جب امانت اسے دی گئی تو اس نے اس ڈبیہ کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر سب کے سامنے کھول دیا تو یہ بات بھی بنی اسرائیل میں مشہور ہو گئی۔ پھر جب ان لوگوں کے قاضی کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے کہا: ہم اس کی جگہ کس کو مقرر کریں؟ لوگوں نے اسی شخص کو قاضی بنانے کا فیصلہ کیا تو اس نے منع کر دیا، لوگ اصرار کرتے رہے حتّٰی کہ اس نے کہا: اچھا مجھے چھوڑو سوچنے کا موقع دو۔ چنانچہ اس نے اپنی آنکھوں میں کچھ ڈالا جس سے وہ نابینا ہو گیا، پھر منصب قضا قبول کر لیا۔ ایک رات وہ کھڑا ہوا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی: اے اللہ! اگر میں نے یہ سب تیری رضا کے لئے کیا ہے تو یہ سب پہلے سے اچھی صورت پر مجھے لوٹا دے۔ جب اس نے صبح کی تو دیکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی بینائی اور آنکھوں کی پتلیاں پہلے سے خوبصورت کر دی ہیں اور اس کا ہاتھ اور عضو تناسل بھی لوٹا دیا ہے۔

سیِّدُنا ابن ابولیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں پیدا ہوئے اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی، حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص، حضرتِ سیِّدُنا بلال، حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر، حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر، حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کعب، حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عُجْرَہ، حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازب، حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء، حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب، اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا ابو لیلٰی، حضرتِ سیِّدُنا زید بن ارقم، حضرتِ سیِّدُنا ثوبان، حضرتِ سیِّدُنا سَمُرہ بن جُندَب اور حضرتِ سیِّدُنا ابو جُحَیْفہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث مبارکہ روایت کیں۔

جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرنے والے تابعینِ کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا حکم اور دیگر کئی تابعین عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ہیں۔

﴿5976﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز دو رکعت ہے، عید الفطر کی نماز دو رکعت ہے، عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے اور مسافر کی نماز دو رکعت ہے یہ مکمل نماز ہے ناقص نہیں ہے۔ یہ تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے۔

موزوں پر مسح:

﴿5977﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک سوار آیا، اس کا گمان تھا کہ اس نے شوال کا چاند دیکھ لیا ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے لوگو! روزہ افطار کرلو پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پانی کے برتن کی طرف بڑھے، وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر مغرب کی نماز پڑھائی تو اس سوار نے عرض کی: میں تو آپ سے یہ پوچھنے آیا تھا کہ آپ نے اپنے علاوہ کسی کو ایسا کرتے دیکھا ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے خود سے بہتر کو یا فرمایا: اس امت میں سب سے بہترین شخص یعنی حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

﴿5978﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا

عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیشاب کیا، پھر مٹی سے اِستنجاء کیا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ہمیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی طرح سیکھایا ہے۔

تسبیح فاطمہ کی ابتدا کیسے ہوئی؟

﴿5979﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فاطمہ کو چکی کی وجہ سے ہاتھوں میں پڑ جانے والے چھالوں کی تکلیف ہوئی تو کوئی خادم لینے کی خاطر بارگاہِ رسالت میں گئیں مگر حضور نبیّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات نہ ہو سکی البتہ حضرتِ عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) سے ملاقات ہو گئی اور انہیں اپنا مقصد بتایا، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی خبر دی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لے آئے اس وقت ہم لیٹے ہوئے تھے، ہم کھڑے ہونے لگے تو ارشاد فرمایا: اپنی جگہ پر ہی رہو اتنا فرما کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے، میں نے آپ کے مبارک قدم کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے سوال سے بہتر ہو، جب تم سونے کے لئے لیٹو تو 34 مرتبہ اَللہُ اَکْبَرْ، 33 مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ اور 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔[1]

﴿5980﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور نبیّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) حضور کے پاس تشریف لائیں اور خادم کا سوال کیا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب سونے لگو تو 33 مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللہُ اَکْبَرْ کہہ لیا کرو۔[2] حضرتِ سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان میں سے ایک 34 مرتبہ ہے۔

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے جب سے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سنا ہے اسے کبھی ترک نہیں کیا۔ لوگوں نے عرض کی: جنگ صِفّین کی

1... بخاری، کتاب الفضائل اصحاب النبی، باب مناقب علی بن ابی طالب، ٢/ ٥٣٦، حدیث: ٣٧٠٥

2... بخاری، کتاب النفقات، باب خادم المراۃ، ٣/ ٥١٦، حدیث: ٥٣٦٢

رات بھی نہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: صِفّین کی رات بھی نہیں۔

﴿5981﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور نبیّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لائے تو میرے اور فاطمہ کے درمیان اپنا قدم مبارک رکھا۔ بقیہ مثلِ سابق۔[1]

﴿5982﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری طرف کوئی بات منسوب کی اور اس کے خیال میں وہ بات جھوٹ ہے تو وہ شخص جھوٹوں میں سے ایک ہے۔[2]

خصائلِ شیرِ خدا:

﴿5983﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تین خصلتیں بیان فرمائیں: (۱)... صبح جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔[3] (۲)... حدیث طیر[4] اور (۳)... حدیث غدیرِ خُم[5]۔

﴿5984﴾... فرمانِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

---

1 ... بخاری، کتاب النفقات، باب عمل المراۃ فی بیت زوجھا، ۳/ ۵۱۵، حدیث: ۵۳۶۱

2 ... مسلم، باب وجوب الروایۃ عن الثقات الخ، ص۷، حدیث: ۹

ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب من حدث عن رسول اللہ، ۱/ ۲۹، حدیث: ۳۸

3 ... سنن الکبری للنسائی، کتاب الخصائص، باب ذکر منزلۃ علی بن ابی طالب، ۵/ ۱۰۸، حدیث: ۸۳۹۹، مفصلاً

4 ... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک چڑیا تھی کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے پاس ایسے شخص کو لا جو ساری مخلوق سے تجھے پسند ہو کہ میرے ساتھ یہ چڑیا کھائے تو آپ کے پاس حضرت علی آئے اور آپ کے ساتھ وہ کھائی۔

(ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۴۰۱، حدیث: ۳۷۴۲)

5 ... جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳)

حضرتِ سیِّدُنا کَعب بن عُجْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم نے جان لیا لیکن آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس طرح پڑھو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! درود بھیج محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے اور برکت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔[1]

افضل و محبوب قبائل:

﴿5985﴾... حضرتِ سیِّدُنا کَعب بن عُجْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم مسجد میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے کے سامنے بیٹھے تھے ہم میں کچھ انصار، کچھ مہاجرین اور کچھ بنو ہاشم بیٹھے تھے، ہمارے درمیان اس بات پر بحث ہوئی کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک کون افضل و محبوب ہے، ہم نے کہا: ہم گروہ انصار ہیں، ہم ان پر ایمان لائے، ان کی اتباع کی، ان کے ساتھ جہاد کیا اور ان کے دشمن کے مقابلے میں ہم حضور کی فوج کا بڑا حصہ ہوتے تھے لہٰذا ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک افضل و محبوب ہیں۔ ہمارے مہاجرین بھائیوں نے کہا: ہم وہ ہیں جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کی، اپنا خاندان، اہل وعیال گھر بار سب کچھ چھوڑ دیا اور جہاں جہاں تم نے حضور کا ساتھ دیا وہاں ہم بھی موجود رہے اور ہم نے بھی وہی گواہی دی جو تم نے دی ہے لہٰذا ہم رسولُ اللہ کے نزدیک افضل و محبوب ہیں۔ ہمارے بنو ہاشم کے بھائیوں نے کہا: ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندان سے ہیں، ہم بھی وہاں حاضر تھے جہاں تم حاضر تھے اور ہم نے بھی وہی گواہی دی جو تم نے دی ہے لہٰذا ہم رسولُ اللہ کے نزدیک افضل و محبوب ہیں۔ اتنے میں پیارے آقا صَلَّی

[1]... نسائی، کتاب السھو، باب کیف الصلوۃ علی النبی، ص ۲۲۱، حدیث: ۱۲۸۵

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہو گئی اور ہمارے طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: تم کوئی بات کر رہے تھے؟ میں نے انصار کی بات گوش گزار کی تو آپ نے انصار کے لئے فرمایا: تم نے سچ کہا بھلا تمہاری بات کا کون انکار کر سکتا ہے۔ پھر میں نے اپنے مہاجر بھائیوں کی بات بتائی تو آپ نے ان سے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ان کی بات کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ پھر میں نے اپنے بنو ہاشم بھائیوں کی بات بتائی تو ارشاد فرمایا: انہوں نے بھی سچ کہا اور ان کی بات کا بھی انکار نہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہارے مابین فیصلہ نہ کر دوں؟ ہم نے عرض کی: کیوں نہیں، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ انصار! میں تمہارا بھائی ہوں۔ انصار نے کہا: اَللہُ اَکْبَر رَبِّ کعبہ کی قسم! ہم بازی لے گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: اے گروہِ مہاجرین! میں بھی تو تم میں سے ہی ہوں۔ مہاجرین نے کہا: اَللہُ اَکْبَر رَبِّ کعبہ کی قسم! ہم بازی لے گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: اے بنو ہاشم! تم مجھ سے ہو اور میری ہی طرف ہو۔ چنانچہ ہم سب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیصلے پر راضی خوشی کھڑے ہو گئے۔[1]

❀...❀...❀...❀...❀

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہُذَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تابعین کرام میں سے ایک حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہُذَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں آپ اپنے وقت سے خوب فائدہ اٹھاتے اور عبادات کو پوشیدہ رکھتے تھے۔

﴿5986﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو فَرْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھے ہوتے اور کوئی شخص آکر لایعنی گفتگو کرتا تو آپ فرماتے: اے اللہ کے بندے! ہم یہاں اس لئے نہیں بیٹھے۔

﴿5987﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہُذَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی خطاؤں کی شکایت کر رہے تھے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابو مُغِیْرہ! کیا آپ

[1]...معجم کبیر، ۱۹/ ۱۳۳، حدیث: ۲۹۳

صاف ستھرے پرہیز گار نہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ بندہ میرے قرب کا ارادہ کرتا ہے اور میں تجھے اس کے بھولے پن پر گواہ بناتا ہوں۔

﴾5988﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو ہُذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یقیناً دوزخ نے عقلمند کو جنت کی یاد سے روک رکھا ہے۔

تین بزرگ تین حالتیں:

﴾5989﴿... حضرتِ سیِّدُنا عَوّام بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھا تو ایسے دیکھا گویا وہ غصہ میں ہیں اور مجھے نہیں یاد پڑتا کہ میں نے کبھی حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کو آسمان کی طرف سر اٹھاتے دیکھا ہو اور حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب بھی دیکھا غمزدہ ہی دیکھا۔

﴾5990﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے ہی کلام کرتا ہوں اور اس کے خوف سے ہی خاموش رہتا ہوں۔

﴾5991﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے ایسے بزرگوں کی صحبت پائی ہے کہ ان میں سے ہر ایک رات کی تاریکی میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے اپنی رسوائی کا اظہار کرتے ہیں۔

﴾5992﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور پسند فرماتا ہے کہ اس کا ذکر بازار میں بھی کیا جائے اور وہ ہر حال میں اپنا ذکر کیا جانا پسند کرتا ہے سوائے بیت الخلا کے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف:

﴾5993﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بزرگ تھے، جب نماز کے وقت ان سے کہا جاتا: امامت کروائیں تو وہ منع کر دیتے، ان سے عرض کی جاتی: منع کیوں کیا؟ تو فرماتے: مجھے خوف ہوا کہ کوئی گزرنے والا یہ نہ کہہ دے: لوگوں میں یہ افضل ہے جب ہی انہوں نے اسے امام بنایا ہے۔

﴾5994﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلاف میں سے جب کوئی

پیشاب کرتا تو پانی تک پہنچنے سے پہلے ہی تیمم کرلیتا کہ کہیں اسی حالت میں قیامت قائم نہ ہو جائے۔

نبی کی نبی کو نصیحت:

﴿5995﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کی حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: مجھے نصیحت کیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: غصہ کرنا چھوڑ دو۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مال ذخیرہ نہ کیجئے گا۔ انہوں نے فرمایا: شاید یہ میں کر سکوں۔

﴿5996﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام نے اپنے حواریوں کو ایک شخص کے رجم کا حکم دیا پھر فرمایا: جو اس کی مثل ہو وہ رجم نہ کرے تو پتھر مارنے والوں میں صرف حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام تھے، حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آپ کا معاملہ کیسا ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں اس جیسا نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے نصیحت کیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: غصہ سے اجتناب کریں۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں انسان ہوں یہ مجھ سے نہ ہو سکے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مال کی ذخیرہ اندوزی سے بچیئے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہاں یہ ہو سکتا ہے۔

آیات کی تفسیر:

﴿5997﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ (پ١٨، المؤمنون: ١٠٤) ترجمۂ کنزالایمان: ان کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: انہیں ایسی لپٹ مارے گی جو ہڈیوں سے گوشت اتار کر ایڑیوں پر پھینک دے گی۔

﴿5998﴾... ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ٘ (پ٢٠، القصص: ٢٥) ترجمۂ کنزالایمان: تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی۔

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: (حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی بیٹی جب حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو لے کر گئیں تو) اپنی اوڑھنی یا آستین کے ساتھ چہرہ چھپائے ہوئے تھیں۔

دوزخ میں بیکار لوگ جائیں گے:

﴿5999﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے میرے ربّ! تو نے مخلوق کو پیدا کیا، وہ تیرے بندے ہیں پھر تو ان کو جہنم میں کیونکر جلائے گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! کھیتی اُگاؤ۔ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: میں نے اُگالی۔ ارشاد ہوا: اسے کاٹ لو۔ عرض کی: کاٹ لی۔ حکم ہوا: اس کا ڈھیر لگالو۔ عرض کی: لگالیا۔ پھر حکم ہوا: سب اٹھالو کچھ چھوڑنا نہیں۔ عرض کی: اٹھالیا۔ ارشاد فرمایا: دیکھو شاید تم نے کچھ چھوڑا بھی ہے؟ عرض کی: وہی چھوڑا ہے جو کام کا نہیں تھا۔ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں بھی اپنے ایسے بیکار بندوں ہی کو جہنم میں ڈالوں گا۔

ظالم کے حکمران بننے کی وجہ:

﴿6000﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بخت نصر کو جب بنی اسرائیل پر مسلّط کیا گیا تو انہیں قیدی بنا کر حلقوں کی صورت میں بیٹھا دیا گیا، ان کے پاس سے ان کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا گزر ہوا تو یہ لوگ انہیں دیکھ کر رونے اور چیخ وپکار کرنے لگے۔ بُخْت نَصر نے سنا تو پوچھا: انہیں کیا ہوا ہے؟ کہا گیا: ان کے نبی ان کے پاس سے گزرے ہیں۔ بخت نصر نے کہا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ (جب وہ تشریف لائے تو) اس نے کہا: مجھے کس وجہ سے آپ کی قوم پر مُسلّط کر دیا گیا ہے؟ نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تیرے بڑے گناہوں اور میری قوم کے اپنی جانوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے۔

صبر کے درجات

...بعض عارفین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے صبر کے تین درجات بیان فرمائے ہیں: (۱)...خواہش کو ترک کرنا۔ یہ توبہ کرنے والوں کا درجہ ہے۔ (۲)...جو کچھ عطا کیا گیا اس پر راضی رہنا۔ یہ زاہدین کا درجہ ہے۔ (۳)...خالقِ حقیقی سے محبت کرنا۔ یہ صدیقین کا درجہ ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/۸۵)

سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ھُذیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طالب، حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر، حضرتِ سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ بجلی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن اَبزی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

کامیابی کا معیار:

﴿6001﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تہبند کے بارے میں سوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پنڈلی کو درمیان سے پکڑا، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے لئے زیادہ فرمائیں۔ تو آپ نے پنڈلی کو تھوڑا نیچے سے پکڑا، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے زیادہ فرما دیجئے۔ ارشاد فرمایا: اس سے نیچے کرنے میں بھلائی نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم ہلاک ہو گئے۔ ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! درست رہو اور میانہ روی اختیار کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔[1]

سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی قمیص:

﴿6002﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو قیمتی قمیص پہنے دیکھا، جب اس کی آستین کو لمبا کرتے تو انگلیوں کے پوروں تک پہنچتی اور جب ویسے ہی چھوڑ دیتے تو کلائی تک آجاتی۔

﴿6003﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہیں باغی گروہ شہید کرے گا۔[2]

1... كنز العمال، كتاب المعيشة، قسم الافعال، ١٥/ ١٩٥، حديث: ٤١٨٢٣

2... مسلم، كتاب الفتن، باب لاتقوم الساعة... الخ، ص١٥٥٨، حديث: ٢٩١٦

﴿6004-05﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: افسوس! اے سمیہ کے بیٹے! تجھے باغیوں کا گروہ شہید کرے گا۔[1]

﴿6006﴾... حضرتِ سیِّدُنا خباب بن ارت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک بنی اسرائیل (جب اعمالِ صالحہ ترک کرکے) قصوں کہانیوں میں پڑے تو ہلاک ہو گئے۔[2]

چار چیزوں سے خدا کی پناہ:

﴿6007﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نفع نہ دینے والے علم، مقبول نہ ہونے والی دعا، بے خوف دل اور کبھی سیر نہ ہونے والے نفس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے تھے۔[3]

﴿6008﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے شیخ نے بتایا کہ وہ مسجدِ ایلیا میں داخل ہوئے اور ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے، اتنے میں ایک بزرگ آئے اور ایک ستون کی طرف ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں نے ان کے بارے میں سوال کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نفع نہ دینے والے علم، بے خوف دل، قبول نہ ہونے والی دعا اور کبھی نہ سیر ہونے والے نفس سے تیری پناہ چاہتا ہوں ان چاروں کے شر سے میں تیری پناہ لیتا ہوں۔[4]

﴿6009﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی قربانی سے کھائے۔[5]

1... مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ... الخ، ص ١٥٥٨، حدیث: ٢٩١٥

2... معجم کبیر، ٤/ ٨٠، حدیث: ٣٧٠٥

3... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ، ١/ ١٦٣، حدیث: ٢٥٠ بتغیر قلیل، عن ابی ھریرۃ

4... مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب التعوذ من شر ما... الخ، ص ١٤٥٧، حدیث: ٢٧٢٢، عن زید بن ارقم

مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن عاص، ٢/ ٦٣٧، حدیث: ٦٨٨٢

5... معجم کبیر، ١٢/ ١١١، حدیث: ١٢٧١٠

تقدیر کا لکھا ہو کر رہتا ہے:

﴿6010﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے: ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں مشرکین سے ایک گانے والی لونڈی کے ساتھ جدا ہوا، میں اسے بازار میں بیچنا چاہتا ہوں اور میں اس سے عَزَل کرتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کو پہنچ کر رہے گا جو اس کے لئے لکھا جاچکا۔[1]

آگ کی لپٹ:

﴿6011-12-13﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب دوزخیوں کو دوزخ کی طرف لایا جائے گا وہ انہیں گردنوں سے پکڑے گی اوران پر ایک ایسی لپٹ مارے گی کہ ان کی ہڈیوں کا گوشت جدا کر کے ان کی ایڑیوں پر ڈال دے گی۔[2]

﴿6014﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس دجال کا ذکر ہوا یا فرمایا: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس کی ایک آنکھ گویا کہ سبز شیشے کی طرح ہے اور عذاب قبر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو۔[3]

❀...❀...❀...❀...❀...❀

حقیقی شکر کیا ہے؟

❀... حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو بکر شبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت پر۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، ۴/ ۱۰۳)

1... معجم کبیر، ۲/ ۳۲۷، حدیث: ۲۳۷۰

2... معجم اوسط، ۱/ ۹۲، حدیث: ۲۷۸

3... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۵، حدیث: ۲۱۲۰۳

حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح حنفی ماہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

تسبیح و تحمید کو دل سے محبوب رکھنے اور اسی کی حالت میں انتہائی سخت اذیت سے دوچار ہونے والے ایک تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح ماہان حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ آپ کا اسمِ گرامی عبدالرحمٰن بن قیس ہے اور آپ حضرتِ سیِّدُنا طلیق بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی ہیں۔

﴿6015﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ماہان حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ تمہاری سواری اور لباس تم سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تسبیح، تکبیر اور تہلیل میں سستی نہیں کرتے تھے۔

سولی پر بھی ذکر:

﴿6016﴾... بنو حَنِیْفَہ کے مُؤَذِّن حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجّاج نے حضرتِ سیِّدُنا ماہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو ان کے دروازے پر سولی کا حکم دیا، جب انہیں تختہ دار پر چڑھایا گیا تو میں نے دیکھا تسبیح، تہلیل اور تکبیر کہتے ہوئے اسے ہاتھ پر شمار کر رہے ہیں حتّٰی کہ جب 29 تک پہنچے تو اسی حال میں ایک شخص نے انہیں نیزہ مار دیا۔ پھر میں نے انہیں ایک مہینے بعد دیکھا تو انہوں نے ہاتھ سے 99 کا عقد بنایا ہوا تھا اور ہمیں رات کے وقت ان کے پاس چراغ جیسی روشنی دکھائی دیتی تھی۔

﴿6017﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص کے حوالے سے روایت کرتے ہیں: جب حجاج نے حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح ماہان حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو سولی دی تو میں نے دیکھا کہ آپ تسبیح پڑھتے ہوئے اسے ہاتھوں پر شمار کر رہے ہیں جب 33 تک پہنچے تو ایک شخص نے ان کو نیزہ مار کر قتل کر دیا، میں نے کچھ عرصے بعد دیکھا تو ان کے ہاتھ میں ذکر شمار کرنے والا عقد ویسے ہی تھا۔ راوی نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے وہ عقد بنایا۔

﴿6018﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: جب ابن ابو مسلم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح ماہان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سولی دینے کا ارادہ کیا تو میں ان کے قریب ہو گیا تو انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! دور ہو جاؤ اس مقام کے بارے میں کچھ مت پوچھنا۔

﴿6019﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمّار دُھْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں اس وقت آیا جب حضرتِ سیِّدُنا ماہان حنفی کا تختِ دار لگایا جاچکا تھا اور لوگ جمع تھے، اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: عمار! کیا تم بھی ان میں سے ہو؟ یہ سن کر میں انہیں چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا۔

﴿6020﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں اس بات سے بے پرواہوں کہ میری بیٹی کیا کہتی ہے: میں معاف کیا جاؤں تو شکر کروں یا آزمائش میں ڈالا جاؤں تو صبر کروں۔

﴿6021﴾... حضرتِ سیِّدُنا ماہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حق وزنی ہے جبکہ ابن آدم کمزور ہے لہذا لمحہ بالمحہ ذکر ہی ہے۔

خالی گھر میں سلام کرنے کا طریقہ:

﴿6022﴾... حضرتِ سیِّدُنا ماہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب تم ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو: "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا" یعنی ہم پر ہمارے ربّ کی جانب سے سلامتی ہو۔

﴿6023﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن دینار تَمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ماہان حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سوال کیا: پہلے کے لوگوں کے اعمال کیسے تھے؟ آپ نے فرمایا: ان لوگوں کے اعمال کم لیکن دل سلامت تھے۔

سیِّدُنا ابو صالح ماھان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح ماہان حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود اور حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے روایات لیں۔

رضاعی بھائی کی بیٹی سے نکاح کا حکم:

﴿6024﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اِبنِ کَوّاء نامی شخص نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے رضاعی بھائی کی بیٹی کے متعلق مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹی سے نکاح

کرنے کے لئے عرض کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔[1]

﴿6025﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے برسرِ منبر فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو۔ ابنِ کَوَّاء نامی ایک شخص نے کہا: اے امیر المومنین! ایک مرد کا دو بہنوں کو اپنے نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: صحرا میں مت گھومو کام کا سوال کرو بے فائدہ سوال نہ کرو۔ ابن کواء نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم آپ سے وہی سوال کرتے ہیں جو ہم نہیں جانتے اور جو جانتے ہیں اس بارے میں آپ سے سوال نہیں کرتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: اس کی حرمت کِتابُ اللہ کی آیت سے ثابت ہے فرمانِ باری تعالی ہے:

وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا۔

(پ۴، النسآء: ۲۳)

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ۚ (پ۵، النسآء: ۳۶) ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنی باندی غلام سے۔

ابنِ کواء نے کہا: آپ رضاعی بھائی کی بیٹی کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا اس سے نکاح ہو سکتا ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: نہیں ہو سکتا۔ میں حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹی کو مکہ کے مشرکین کے درمیان سے شدید خوف و جنگی حالات سے نکال کر مدینہ لایا اور بارگاہِ رسالت میں پیش کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کا حال، جمال، ہیئت اور حسن اخلاق بیان کیا تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یہ میرے لئے حلال نہیں یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔[2]

ریشم پہننے کا حکم:

﴿6026﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: بارگاہِ رسالت میں ریشم کی زرد دھاریوں والا حُلّہ ہدیہ کیا گیا، آپ نے وہ مجھے عطا کیا تو میں نے پہن لیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... مسند ابی یعلٰی، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۱۹۶، حدیث: ۳۷۸

2... مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم ابنہ... الخ، ص ۷۶۰، حدیث: ۱۴۴۶

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور پر غضب کے آثار نمایاں ہوئے اور ارشاد فرمایا: ہم نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں دیا تھا۔ پھر آپ کے حکم سے میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔[1]

﴿6027﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اُکَیدِر دُومَہ نے حضور نبی پاک صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ریشمی کپڑے کا ہدیہ بھیجا، تو آپ نے وہ مجھے عطا فرما دیا، میں نے اس کے دوپٹے بنا کر عورتوں میں تقسیم کر دیئے۔[2]

فرشتے جنگ میں:

﴿6028﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدر کے دن مجھ سے اور حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: تمہاری ایک طرف جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور دوسری طرف میکائیل و اسرافیل عَلَیْہِمَا السَّلَام ہیں یہ عظیم فرشتے ہیں جو جنگ کے لئے آئے ہیں اور صف میں موجود ہیں۔[3]

﴿6029﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم دیا کہ میں بدر کے کنوؤں کا پانی نیچے کر دوں۔[4]

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست

فرمانِ مصطفٰے: توبہ کرنے والا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ (نوادر الاصول للحکیم ترمذی، ۲/ ۷۶۰، حدیث: ۱۰۳۰، بتقدم و تأخر)

1... مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم استعمال اناء الذھب... الخ، ص ۱۱۴۹، حدیث: ۲۰۷۱

2... مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم استعمال اناء الذھب... الخ، ص ۱۱۴۹، حدیث: ۲۰۷۱

3... مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۳۱۱، حدیث: ۱۲۵۶، بتغیر قلیل

4... سنن الکبرٰی للبیہقی، کتاب السیر، باب قطع الشجر... الخ، ۹/ ۱۴۴، حدیث: ۱۸۱۲۳

حضرتِ سیِّدُنا رِبعی بن حِراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبیلہ عَبْس سے تعلق رکھنے والے، عبادت گزار تابعی ہیں جنہوں نے خوش لباسی اور دنیا کے مال سے دوری اختیار کی اور نرم بستروں کو چھوڑ دیا۔

موت کے بعد کلام:

﴿6030﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم چار بھائی تھے، ہمارے ایک بھائی ربیع ہم میں سب سے زیادہ نمازیں پڑھتے اور سخت گرمیوں میں ہم میں سب سے زیادہ روزے رکھتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ہم ان کے گرد جمع ہو گئے اور ایک شخص کو کفن خریدنے کے لئے بھیج دیا اچانک ہی بھائی ربیع نے اپنے چہرے سے کپڑا اہٹایا اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم۔ لوگوں نے کہا: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام اے عبسی بھائی! کیا تم مرنے کے بعد کلام کر رہے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں تمہارے بعد اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے بہت اچھی حالت میں ملا میرا ربّ ناراض نہیں تھا، اس نے راحت، پھول اور ریشم سے میرا استقبال کیا، سنو! حضرت ابو القاسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری نماز جنازہ کا انتظار فرما رہے ہیں، لہٰذا میری نماز جنازہ میں جلدی کرو دیر نہ کرو۔ اس گفتگو کے بعد مجھے ان کی جدائی ایسے لگی جیسے بس ایک کنکری کو پانی میں پھینک دیا ہو، ہم نے اس بات کو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے آقائے دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ "میری امت میں ایک شخص مرنے کے بعد کلام کرے گا۔"[1]

اُمُّ المؤمنین کی تصدیق:

﴿6031﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے بھائی کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور میں ان کے کفن کا بندوبست کرنے چلا گیا جب میں واپس آیا تو اس نے اپنے چہرے سے کپڑا اہٹایا اور کہا: میں تمہارے بعد اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملا اس نے راحت اور پھولوں کے ساتھ مجھ سے ملاقات کی اور میرا ربّ ناراض نہیں تھا اور مجھے موٹے اور باریک ریشم کا سبز لباس پہنایا اور تمہارے دلوں میں جو خوف ہے یہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ آسان ہے بس تم غفلت نہ کرنا اور حضور نبی پاک، صاحب

1... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل التاسع والعشرون، قصۃ ربیع اخی ربعی بن خراش، ص ۳۴۷، حدیث: ۵۳۶

لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک میں ان سے ملاقات نہ کرلوں وہ نہیں جائیں گے۔ میں نے ان کی جان نکلنے کو اس پتھر سے تشبیہ دی جسے پانی میں ڈالا جائے اور وہ اس میں ڈوب جائے۔ اس معاملے کا ذکر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کیا گیا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا: ہم یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اس امت کا ایک شخص موت کے بعد کلام کرے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا ربعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے وہ بھائی سرد راتوں میں ہم سے زیادہ قیام کرنے والے اور سخت گرم دنوں میں روزے رکھنے والے تھے۔

﴿6032﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم تین بھائی تھے، ہمارا منجھلا بھائی ہم سے زیادہ عبادت گزار، روزہ دار اور افضل تھا، میں ایک دفعہ سواد کے سفر سے لوٹا تو گھر والوں نے کہا: اپنے بھائی سے ملو کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے۔ بقیہ روایت ما قبل کی مثل ہے۔

کبھی جھوٹ نہیں بولا:

﴿6033﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا ربعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یاد آتی ہے۔ تم جانتے ہو حضرتِ ربعی کون تھے؟ وہ اَشْجَع قبیلے سے تھے اور ان کی قوم کا گمان تھا کہ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، ایک چغلخور نے حجاج بن یوسف کے پاس جاکر کہا: یہاں اشجع قبیلے کا ایک شخص ہے اور ان کی قوم گمان کرتی ہے کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا لیکن آج وہ آپ کے سامنے جھوٹ بولے گا وہ اس لئے کہ آپ نے اس کے دونوں بیٹوں کو کہیں بھیجا تھا لیکن انہوں نے آپ کی نافرمانی کی ہے اور دونوں اپنے گھر میں موجود ہیں، چنانچہ حضرت ربعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلوایا گیا، حجاج نے دیکھا کہ آپ بہت بوڑھے اور کمزور ہیں، کہنے لگا: تمہارے دونوں بیٹوں نے کیا کیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ دونوں گھر میں ہیں۔ حجاج نے ان کو انعام واکرام دیا اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم جاری کیا۔

حسد کی تعریف

... کسی کی دینی یا دنیاوی نعمت کے زوال (یعنی اس کے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام حسد ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ۱/ ۶۰۰)

سیِّدُنا ربعی بن حِراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطاب، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی، حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ، حضرتِ سیِّدُنا عقبہ بن عَمرو، حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکرہ اور حضرتِ سیِّدُنا طارق بن عبد اللہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایات لیں۔

نبی پر جھوٹ باندھنے کی سزا:

﴿6034﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیوں کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔(1)

﴿6035﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بھلائی مکمل طور پر صدقہ ہے۔(2)

نہ رکنے والے فتنوں کا آغاز:

﴿6036﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے تشریف لائے تو فرمایا: کل جب ہم امیر المؤمنین کے پاس بیٹھے تو انہوں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ سے سوال کیا: تم میں سے کس نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فتنوں کا ذکر کرتے سنا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہم نے سنا ہے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: شاید تم وہ فتنہ مراد لے رہے ہو؟ جو کسی کو اس کے اہل ومال کی طرف سے پہنچے گا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں سوال نہیں کر رہا ان کو نماز، روزہ اور صدقہ مٹا دیتا ہے، بلکہ یہ بتاؤ کہ تم میں سے کس نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان فتنوں کے بارے میں سنا ہے جو سمندر

1... مسلم، باب تغلیط الکذب، ص۷، حدیث:۱

2... مسند احمد، حدیث حذیفۃ بن یمان، ۹/ ۷۵، حدیث: ۲۳۳۱۲

کی موجوں کی طرح موجزن ہوں گے؟ حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: لوگ خاموش ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ امیر المؤمنین کی مراد میں ہوں۔ میں نے عرض کی: میں نے سنا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بخدا! یہ تمہارے جیسے ہی کے شایان شان ہے۔ میں نے کہا: فتنے چٹائی کی مثل دل پر چھا جائیں گے، جو دل ان سے نفرت کرے گا اس میں ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا اور جو دل ان کو پسند کرے گا اس میں ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا حتّٰی کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے، ایک سفید سنگ مرمر کی طرح صاف کہ جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں اسے کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا اور دوسرا راکھ کی طرح سیاہ جیسے اوندھا کوزہ جس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "پہلو جھکا ہونے سے مراد یہ ہے کہ "وہ نہ تو کسی بھلائی کو پہچانے، نہ کسی برائی کو برا جانے سوا اس خواہش کے جو اس کے من کو بھائے۔"

حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا کہ آپ اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے جو عنقریب توڑ دیا جائے گا۔ انہوں نے فرمایا: تیرا باپ نہ رہے! کیا وہ توڑ دیا جائے گا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: ہو سکتا ہے وہ کھولا جائے اور دوبارہ بند کر دیا جائے۔ میں نے عرض کی: نہیں! بلکہ توڑ دیا جائے گا اور میں نے انہیں یہ بھی بتایا کہ وہ دروازہ ایک مرد ہے جسے شہید کیا جائے گا یا وہ وفات پائے گا۔ یہ ایک یقینی بات ہے، کوئی مغالطہ نہیں۔[1]

تین چیزیں:

﴿6037﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر ایک زمانہ آئے گا جس میں تین چیزوں سے بہتر کچھ نہ ہو گا: (۱)...وہ بھائی جس سے محبت ہو (۲)...رزق حلال اور (۳)...وہ سنت جس پر عمل ہو۔[2]

تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی متفقہ بات:

﴿6038﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود عُقْبہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم،

---

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الاسلام بدأ غریبا...الخ، ص ۸۶، حدیث: ۱۴۴، بتغیر قلیل

2 ...معجم اوسط، ۱/ ۳۸، حدیث: ۸۸، بتقدم و تأخر

رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام انبیاء کی متفقہ بات جو لوگوں تک پہنچی وہ یہ ہے کہ جب تجھ میں شرم وحیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔[1]

﴿6039﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی آخری متفقہ بات جو ہم تک پہنچی وہ یہ ہے کہ ”جب تجھ میں شرم وحیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔“[2]

﴿6040﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی باتوں میں سے دورِ جاہلیت کے لوگوں نے اس آخری متفقہ بات سے تعلق قائم رکھا کہ ”جب تجھ میں شرم وحیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔“[3]

حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن طلحہ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

تابعینِ کرام میں سے ایک فصیح اللّسان فقیہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن طلحہ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہیں آپ کامل فقیہ اور خوفِ خدا پر کاربند رہنے والے متقی بزرگ ہیں۔

﴿6041﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ موسٰی بن طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں بڑا کون تھا؟ فرمایا: حضرتِ عثمان بن مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔

فصیحُ اللّسان افراد:

﴿6042﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار افراد بہت فصیح اللسان تھے: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن طلحہ (۲)... حضرتِ سیِّدُنا قبیصہ بن جابر (۳)... حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن یَعْمَر اور

1... بخاری، کتاب الادب، باب اذا لم تستحی فاصنع ما شئت، ۴/ ۱۳۱، حدیث: ۶۱۲۰

2... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/ ۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۳، بتغیر عن ابی مسعود عقبة
مسند البزار، مسند حزیفة بن یمان، ۷/ ۲۵۶، حدیث: ۲۸۳۵

3... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/ ۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۳، بتغیر عن ابی مسعود عقبة
مسند احمد، مسند الانصار، ۹/ ۷۵، حدیث: ۲۳۳۱۴، بتغیر قلیل

(۴)... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ہریم سلولی رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام۔

﴿6043﴾... حضرتِ عاصم بن ابی نجود رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: تین افراد بہت فصیح اللسان تھے: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ (۲)... حضرتِ سیِّدُنا قبیصہ بن جابر اور (۳)... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یعمر رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام۔

﴿6044﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن سمیر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جب مختار کوفہ سے چلا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه ہمارے پاس آئے، لوگ انہیں اپنے زمانے کا مہدی سمجھتے تھے لہٰذا لوگ ان کے پاس امنڈ آئے، آپ بہت خاموش رہنے، بہت کم بولنے اور بہت زیادہ غمگین وافسردہ رہنے والے تھے۔

سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه کے زخم:

﴿6045﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه جب (غزوہ احد سے) واپس آئے تو ان کے جسم پر ضربوں، نیزوں اور تیروں کے 35 یا 37 زخم تھے ایک زخم ان کی پیشانی میں بھی تھا جبکہ کوئی رگ کٹ جانے کی وجہ سے ایک ہاتھ کی انگلیاں بھی شل ہو گئی تھیں۔

﴿6046﴾... ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بردہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے کہا: کیا کوفہ میں آپ کا ہم عمر اور ہم مرتبہ کوئی شخص باقی بچا ہے؟ گویا آپ کے نزدیک کوئی اور ایسا نہیں تھا۔ تو کسی نے کہا: ہاں، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه موجود ہیں۔

قیمتی خزانہ:

﴿6047﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ایک کلمہ ایسا ہے جو زیر عرش خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، جب بندہ اسے کہتا ہے تو خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے اس کی حفاظت میں آجاتا ہے وہ کلمہ یہ ہے: ”لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی توفیق سے ہے۔“

محبت دنیا کی تعریف

...دنیا کی وہ محبت جو اُخروی نقصان کا باعث ہو (قابل مذمت اور بُری ہے)۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۲۴۹)

سیِّدُنا موسٰی بن طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا موسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا طلحہ جو کہ عشرہ مبشرہ سے ہیں اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے روایات لیں۔

اور تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق، حضرتِ سیِّدُنا سِماک بن حَرْب، حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عبد اللہ بن مَوہِب، حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حکیم اور حضرتِ سیِّدُنا ابو مالک اَشجعی رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایات لیں۔

﴿6048﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ کھجور کے باغ میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: یہ لوگ کھجوروں میں قلم لگا رہے ہیں یعنی نر کھجور کی شاخ کو مادہ کھجور کی شاخ کے ساتھ ملاتے ہیں جس سے وہ پھل دار ہو جاتی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے خیال میں یہ ان کو کچھ فائدہ نہ دے گا۔ ان لوگوں کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے اس کام کو چھوڑ دیا، اس وجہ سے اس سال زیادہ پیداوار نہیں ہوئی، جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات بتائی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اس طریقے سے یہ عمل ان کو فائدہ دیتا ہے تو اس کو کرتے رہیں میرا تو ایک خیال تھا تم اس پر عمل نہ کرو لیکن جب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اسے اختیار کرو کیونکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولتا[1]۔[2]

درود کیسے پڑھیں؟

﴿6049﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ... یعنی ہمارے فرمان دو قسم کے ہیں: شرعی احکام اور دنیوی رائے شریف۔ شرعی احکام لازم العمل ہیں کیونکہ وہاں نبوت اور نورانیت کا لحاظ ہے مگر رائے مبارک کا قبول کرنا مستحب ہے نہ ماننے کا بھی اختیار ہے لیکن برا یا حقیر جاننا اس کا بھی کفر ہو گا۔ یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے اور یہی اس حدیث کا مطلب ہے کہ میرا کلام قرآن کو منسوخ نہیں کر سکتا، یعنی رائے اور مشورے کیونکہ رائے میں حضور کی بشریت کی جلوہ گری ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۱۵۲)

2 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب امتثال ما قالہ شرعا... الخ، ص۱۲۸۶، حدیث: ۲۳۶۱

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم نے آپ پر سلام کہنا تو سیکھ لیا، درود کیسے پڑھیں؟ ارشاد فرمایا: اس طرح پڑھو: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ و بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی اے اللہ! درود بھیج محمد اور ان کی آل پر اور برکت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا اور برکت نازل فرمائی ابراہیم اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔“[1]

﴿6050﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف بھیجنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زید بن خارجہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه سے اس کے متعلق پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے درود کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود پڑھو پھر اس طرح کہو: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی اے اللہ! برکت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔[2]

خدمتِ نبی کا صلہ:

﴿6051﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: احد کے دن میں نے تاجدارِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی پیٹھ پر سوار کرایا حتّٰی کہ آپ بلند ہو کر چٹان پر پہنچ گئے اور مشرکین سے آڑ کرلی پھر آپ نے ہاتھ کے ذریعے اپنی پیٹھ کے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر قیامت کے دن تمہیں کسی بھی خطرے میں دیکھیں گے تو وہاں سے نکال لیں گے۔[3]

جنت کیسے حاصل ہو؟

﴿6052﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت

1... نسائی، کتاب السھو، باب کیف الصلوۃ علی النبی، ص۲۲۱، حدیث: ۱۲۸۶، بتغیر قلیل، عن کعب بن عجرۃ
ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی صفة الصلاة... الخ، ۲/ ۲۶، حدیث: ۴۸۳، بتغیر، عن کعب بن عجرۃ

2... مسند احمد، حدیث زید بن خارجة، ۱/ ۴۲۳، حدیث: ۱۷۱۴
نسائی، کتاب السھو، باب کیف الصلاة علی النبی، ص۲۲۱، حدیث: ۱۲۸۶، بتغیر قلیل

3... معجم کبیر، ۱/ ۱۱۶، حدیث: ۲۱۳

میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ایسے عمل پر میری رہنمائی فرمائیں جسے میں بجا لاؤں تو وہ مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو۔ وہ شخص جانے کے لئے مڑا تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اس بات کو مضبوطی سے تھام لیا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔[1]

﴿6053﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی کا راستے میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سامنا ہوا تو اس نے عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔[2]

اللہ اور رسول مدد گار ہیں:

﴿6054﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسلم، غِفار، مُزَیْنہ، جُہَیْنہ، اَشْجَع اور بنو کعب سے تعلق رکھنے والے باقی لوگوں کے مقابلے میں میرے خاص مدد گار ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول ان کے مدد گار ہیں۔[3]

❀...❀...❀...❀...❀

بغض و کینہ کی تعریف

❀... کینہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اس سے غیر شرعی دشمنی و بُغض رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۲۲۳)

1... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الذی یدخل... الخ، ص۲۶، حدیث: ۱۳

2... مسند احمد، حدیث ابی ایوب الانصاری، ۹/ ۱۳۹، حدیث: ۲۳۵۹۷

3... بخاری، کتاب المناقب، باب ذکر اسلم وغفار... الخ، ۲/ ۴۷۷، حدیث: ۳۵۱۲، بتغیر عن ابی ھریرۃ

حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن ابو شَبِیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب

حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابو شبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعی بزرگ اور پاک دامن، سمجھدار اور اعلیٰ اخلاق والے فقیہ ہیں۔ آپ جماجم کے دن شہید ہوئے۔

غیبی تصدیق:

﴿6055﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابی شبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حجاج کے زمانے میں نمازِ جمعہ کا ارادہ کیا اور جانے کی تیاری کرنے لگا پھر میں نے کہا: میں کہاں جارہا ہوں؟ میں اس کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔۔؟ کبھی کہوں کہ جاؤں اور کبھی کہوں کہ نہ جاؤں بالآخر جانے کا فیصلہ کر لیا، اتنے میں گھر کے ایک گوشے سے کسی منادی نے یہ ندا دی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۸، الجمعة:۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

چنانچہ یہ سن کر میں چلا گیا۔

مزید فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا کہ ایک ایسی بات آگئی جسے لکھتا ہوں تو میری تحریر خوب نکھر جاتی ہے مگر میں جھوٹا ہو جاتا ہوں اور اگر نہیں لکھتا تو حُسنِ تحریر میں کچھ نَقص آتا ہے لیکن میں سچا ہوتا ہوں، کبھی سوچتا ہوں لکھوں اور کبھی سوچتا ہوں نہ لکھوں بالآخر نہ لکھنے کا فیصلہ کر لیتا ہوں تو گھر کے ایک گوشے سے یہ آواز آتی ہے:

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِۚ (پ۱۳، ابراھیم:۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

مسلمانوں کی خیر خواہی:

﴿6056﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابو شبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب بھی کوئی کھوٹا درہم آتا تو اسے توڑ دیتے۔

سیِّدُنا میمون بن ابو شبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی، حضرتِ سیِّدُنا معاذ، حضرتِ سیِّدُنا مِقداد، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرتِ سیِّدُنا عمار، حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعْبہ، حضرتِ سیِّدُنا سَمُرہ بن جُندب اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایات لیں۔

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحم دلی:

﴿6057﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی ملی، اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، میں نے ارادہ کیا کہ لونڈی کو بیچ دوں گا اور اس کے بچے کو پاس رکھ لوں گا تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دونوں کو بیچ دو یا دونوں کو پاس رکھ لو۔[1]

﴿6058﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نصیحت کیجئے؟ ارشاد فرمایا: "جہاں کہیں بھی ہو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور گناہ کر بیٹھو تو اس کے بعد نیکی کرو کہ وہ گناہ کو مٹا دیتی ہے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔"[2]

﴿6059﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تاجدارِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یمن بھیجا تو مجھے نصیحت کرتے رہے حتّٰی کہ آپ کی آخری نصیحت یہ تھی: "اچھے اخلاق کو لازم پکڑ لو کیونکہ جن لوگوں کا اخلاق اچھا ہوتا ہے ان کا دین بھی اچھا ہوتا ہے۔"[3]

زبان کی آفت:

﴿6060﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں غزوۂ تبوک میں سرورِ عالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گیا، میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تنہائی میں دیکھا تو

1 ...سنن الکبری للبیھقی، کتاب السیر، باب التفریق بین امرأۃ وولدھا، ٩/ ٢١٢، حدیث: ١٨٣٠٧

2 ...معجم کبیر، ٢٠/ ١٤٤، حدیث: ٢٩٦

3 ...معجم کبیر، ٢٠/ ١٤٤، حدیث: ٢٩٥

اسے موقع غنیمت جانا اور اپنی اونٹنی کو آپ کی جانب دوڑا دیا حتّٰی کہ آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، میں نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عمل سکھائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔" ارشاد فرمایا: "تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے یقیناً یہ اسی کے لئے آسان جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے آسان فرما دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز پڑھو، فرض کی گئی زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔" اس کے بعد ہم آگے بڑھے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھلائی کے دروازوں کے بارے میں بتاؤں، روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کا کفارہ ہے اور درمیانی رات میں آدمی کا نماز پڑھنا۔" پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (پ٢١، السجدۃ: ١٦)

ترجمۂ کنز الایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے۔

اس کے بعد ہم آگے بڑھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں ساری چیزوں کی اصل، ستون اور کوہان کی بلندی نہ بتادوں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔" اس کے بعد ہم آگے بڑھے تو ارشاد فرمایا: "اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاؤں جو اس پورے معاملے میں لوگوں کی حاکم ہے؟" یہ فرما کر آپ خاموش ہوگئے اور میں آپ کی جانب متوجہ رہا پھر میں نے ایک سوار کو آپ کی جانب تیزی سے آتا ہوا دیکھا تو مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ وہ یہاں آکر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توجہ میری جانب سے ہٹا نہ دے کہ اتنے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبان اور منہ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم جو کلام کرتے ہیں کیا اس کا بھی مواخذہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا: "اے ابن جبل! تمہیں تمہاری ماں روئے! جو تم کہتے ہو وہ تمہارے حق میں ہوتا ہے یا تمہارے خلاف لوگوں کو منہ کے بل جہنم میں گرانے والی ان کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں ہی تو ہیں۔"[1]

منہ میں خاک ڈال دو:

﴿6061﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابی شبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا

[1]... ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ، ٤/ ٢٠٨، حدیث: ٢٦٢٥، بتغیر قلیل

مقداد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عامل کی تعریف کرنے لگا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کے منہ میں خاک ڈال دی اور فرمایا: سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب تم خوشامد کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو۔“[1]

﴿6062﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو اس کے بعد یہ پڑھتے: ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ: اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَاَهْلُ الْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ“ یعنی اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان بھر کر زمین بھر کر اور جو ان کے درمیان ہے اس کے برابر اور اس کے لئے جو چیز تو چاہے وہ بھر کر، تعریف، کبریائی اور بزرگی والا ہے، جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا تیرے مقابل غنی کو غنا نفع نہیں پہنچاتی۔“[2]

﴿6063﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے نصیحت کیجئے۔ ارشاد فرمایا: جہاں کہیں بھی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور گناہ کر بیٹھو تو اس کے بعد نیکی کرو کہ وہ گناہ کو مٹا دیتی ہے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔[3]

﴿6064﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے غلام کو ناحق مارے گا اس سے قیامت کے دن بدلا لیا جائے گا۔[4]

1... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب النھی عن المدح... الخ، ص۱۵۹۹، حدیث: ۳۰۰۲، عن ھمام بن حارث
مسند احمد، حدیث مقداد بن اسود، ۹/ ۲۱۹، حدیث: ۲۳۸۸۴

2... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب اعتدال ارکان الصلاۃ... الخ، ص۲۴۵، حدیث: ۴۷۱، بتغیر عن عبیدۃ بن عبد اللہ
معجم کبیر، ۱۰/ ۲۲۶، حدیث: ۱۰۵۵۱

3... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی معاشرۃ الناس، ۳/ ۳۹۷، حدیث: ۱۹۹۴، بتغیر قلیل

4... مصنف عبد الرزاق، کتاب العقول، باب حزب النساء والخدم، ۹/ ۳۱۷، حدیث: ۱۸۲۷۵، بتغیر قلیل

نمازیں لمبی پڑھو:

﴿6065﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمیں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم ارشاد فرمایا: کہ ہم نماز کو لمبا کریں اور خطبہ کو چھوٹا کریں۔[1]

﴿6066﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ سے کوئی حدیث روایت کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ شخص جھوٹوں میں سے ایک ہے۔[2]

﴿6067﴾... حضرتِ سیِّدُنا سمرہ بن جندب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سفید لباس پہنو کہ یہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے اور اپنے مردوں کو ان میں ہی کفن دو۔[3]

لوگوں کو ان کے مرتبہ پر رکھو:

﴿6068﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سفر میں تھیں کہ آپ نے قریش کے لوگوں کو کھانے کا حکم دیا، وہاں سے ایک اچھی ہیئت والا مال دار شخص گزرا تو آپ نے حکم دیا کہ اس کو کھانے کی دعوت دو۔ چنانچہ وہ شخص آیا اور کھانا کھا کر چلا گیا، پھر ایک سائل آیا تو آپ نے حکم دیا کہ اس کو روٹی کا ٹکڑا دے دو۔ لوگوں نے اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں عرض کی: آپ نے ہمیں مال دار کو دعوت دینے کا حکم دیا جبکہ سائل کو روٹی کا ٹکڑا دینے کا حکم دیا؟ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: غنی کے ساتھ جو ہم نے کیا وہ اسی کا حقدار تھا اور سائل نے سوال کیا تو ہم نے اس کا سوال پورا کرنے کا حکم دیا کہ وہ اسی پر راضی تھا، اور حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ لوگوں کو ان کے مرتبہ پر رکھیں۔[4]

1... مسند ابی یعلی، مسند عمار بن یاسر، ۲/ ۱۳۴، حدیث: ۱۶۴۴

2... مسلم، المقدمہ، باب وجوب الروایۃ عن الثقات... الخ، ص۷

3... ترمذی، کتاب الادب عن رسول اللہ، باب ماجاء فی لبس البیاض، ۴/ ۳۷۰، حدیث: ۲۸۱۹

4... ابو داود، کتاب الادب، باب تنزیل الناس منازلھم، ۴/ ۳۴۳، حدیث: ۴۸۴۲، بتغیر قلیل

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن فیروز ابوبَخْتَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

متذبذب لوگوں پر تنقید کرنے اور بہتان باندھنے والوں پر خروج کرنے والے ایک تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن فیروز ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ہیں جنہوں نے علما کے ساتھ جھوٹے حجاج پر خروج کیا اور دَیرِ جَماجِم میں عبد الرحمٰن بن محمد بن اَشْعَث کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگ میں علما کے ساتھ شہید ہوئے۔

شہادت کی موت:

﴿6069﴾... حضرتِ سیِّدُنا غَسّان بن مضر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن علمائے کرام نے عبد الرحمٰن بن محمد بن اَشْعَث کے ساتھ حجاج کے خلاف خروج کیا ان میں حضرتِ سیِّدُنا ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی شامل تھے جس دن وہ لوگ جنگ کے لئے نکلے اس دن ان کا نعرہ "یاثَارَاتِ الصَّلٰوۃ" تھا۔ اور حضرتِ سیِّدُنا ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی "دَیرِ جَماجِم"[1] میں شہید ہوئے۔

﴿6070﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن سائب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے دیر جماجم کے دن فرمایا: لوگوں کی کے بھاگنے کی جگہ (یعنی جہنم) تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی لڑتے رہے حتّٰی کہ شہید ہوگئے۔

﴿6071﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن سائب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبَخْتَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جب کسی کے رونے کی آواز سنتے تو خود بھی رونے لگتے کیونکہ آپ بہت نرم دل شخص تھے۔

شوقِ علمِ دین:

﴿6072﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوبختری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایسے لوگوں میں رہنا زیادہ پسند ہے جن سے میں علم سیکھوں بجائے اس کے کہ میں ایسے لوگوں میں رہوں جنہیں علم سکھاؤں۔

﴿6073﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مجھے اپنے سے زیادہ علم رکھنے والے

1... دیر جماجم فرات کی جانب مغرب کوفہ سے تقریباً 7 فرسخ (21 میل سے زائد، ایک لاکھ 26 ہزار فٹ) کے فاصلے پر واقع ایک مقام ہے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۹/ ۵۳۷)

لوگوں میں رہنا اپنے سے کم علم لوگوں میں رہنے سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿6074﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی جائے اور میں تو ایک غلام بندہ ہوں۔

﴿6075﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: یوں نہ کہو "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم وہ جہاں بھی ہے" کیونکہ وہ (اپنی شان کے لائق) ہر جگہ موجود ہے (یعنی اپنے علم سے ہر جگہ کو محیط ہے)۔

﴿6076﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو کھانے کی دعوت دی، اتنے میں ایک مسکین آگیا، وہ شخص ایک روٹی کا ٹکڑا اٹھا کر مسکین کو دینے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اسے وہیں رکھ دو جہاں سے اٹھایا ہے، ہم نے تمہیں کھانے کی دعوت دی ہے، اس لئے دعوت نہیں دی کہ اجر کسی اور کے لئے ہو اور گناہ تم پر ہو۔

﴿6077﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور عرض کی: آج کل لوگوں کے اخلاق کتنے اچھے ہیں، میں سفر پر گیا، خدا کی قسم! میں جس کے پاس بھی رُکا مجھے ایسا لگا گویا میں اپنے سگے بھائی کے پاس رُکا ہوں۔ پھر اس شخص نے کہا: کس نے ان کے اخلاق کو اچھا اور مہربان کر دیا؟ حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ ایمان کا ایک حصہ ہے، کیا تو نہیں دیکھتا کہ جب جانور پر وزن رکھا جاتا ہے تو وہ تیز چلتا ہے اور جب مسافت لمبی ہو جاتی ہے تو وہ آہستہ ہو جاتا ہے۔

سنتِ صحابہ کو لازم پکڑ لو:

﴿79-6078﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خبر دی کہ کچھ لوگ مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھتے ہیں اور ان میں سے ایک شخص کہتا ہے اتنی اتنی مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہو، اتنی اتنی مرتبہ سُبْحَانَ اللہ کہو اور اتنی اتنی مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا وہ ایسے ذکر کرتے ہیں؟ اس شخص نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے

فرمایا: جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو میرے پاس آنا اور مجھے ان کی مجلس کی خبر دینا۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کی مجلس میں آکر بیٹھ گئے آپ نے لمبی ٹوپی پہن رکھی تھی جب آپ نے ان کا ذکر سنا تو کھڑے ہو گئے، آپ انتہائی سخت انسان تھے، آپ نے فرمایا: میں عبد اللہ بن مسعود ہوں، اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تم نے بدعت لا کر ظلم کیا یا فرمایا: کیا تم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے زیادہ علم رکھنے والے ہو؟ حضرت معضد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: ہم نہ تو ظلم کرتے ہوئے بدعت لائے ہیں اور نہ ہی ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں؟ حضرتِ عُمَر بن عُتْبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمٰن! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے استغفار کرتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم پر صحابۂ کرام کا طریقہ لازم ہے تو اسے لازم پکڑ لو، خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو تم لوگوں سے بہت زیادہ سبقت لے جاؤ گے اور اگر دائیں بائیں مائل ہوئے تو بڑی گمراہی میں پڑو گے۔ ایک روایت میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آنے والے شخص کا نام مسیب بن نَجِیَّہ ذکر ہوا ہے۔

ایک سجدہ نجات دے گا:

﴿6080﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حصے میں ایک لونڈی آئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فارسی زبان میں فرمایا: ”نماز ادا کرو۔“ اس نے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا: ”اے خاتون! ایک سجدہ ہی کر لے۔“ اس نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ تو کسی نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے دریافت کیا کہ ”اے ابو عبد اللہ! ایک سجدہ سے اس کو کیا فائدہ پہنچنا تھا؟“ ارشاد فرمایا: ”اگر ایک سجدہ کر لیتی تو اس کو پانچوں نمازوں کی توفیق مل جاتی اور جس کا اسلام میں کچھ حصہ ہو وہ اس سے بہتر ہے جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“

بدگمانی کی تعریف

...بدگمانی سے مراد یہ ہے کہ بلا دلیل دوسرے کے بُرے ہونے کا دل سے اعتقادِ جازِم (یعنی یقین) کرنا۔
(شیطان کے بعض ہتھیار، ص ٣٢)

سیدنا ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، حضرتِ سیِّدُنا ابوذر، حضرتِ سیِّدُنا سلمان، حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایات لیں۔

عطائے مصطفٰے:

﴿6081﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: تمام نبیوں کے سرور، سلطان بحر وبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے بھیج رہے ہیں، میں تو کم عُمر ہوں اور مجھے فیصلہ کرنا بھی نہیں آتا؟ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ”اِنَّ اللّٰہَ سَیَھْدِیْ لِسَانَکَ وَیُثَبِّتُ قَلْبَکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری زبان پر ہدایت جاری کرے گا اور تیرے دل کو ثابت رکھے گا۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے کبھی فیصلہ کرنے میں پریشانی نہیں ہوئی۔[1]

قناعت سنت نبوی ہے:

﴿6082﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوبختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”ہمارے پاس کچھ مال بچ گیا ہے اور میں نے لوگوں کے حقوق بھی ادا کر دیے ہیں، اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟“ لوگوں نے عرض کی: ”اے امیر المؤمنین! آپ کی بھی حاجات ہیں اور آپ کو چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے یہ آپ لے لیں اور اپنی ضروریات میں خرچ کریں ہمارا دل آپ سے صاف ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خاموش تھے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ”اے ابو الحسن! آپ خاموش کیوں ہیں؟“ آپ نے عرض کی: لوگوں نے آپ کو مشورہ دے دیا ہے۔“ امیر المؤمنین نے فرمایا: ”آپ کو بھی لازماً کچھ کہنا پڑے

1 ...ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب ذکر القضاۃ، ۳/ ۹۰، حدیث: ۲۳۱۰، بتغیر قلیل

گا۔" آپ نے عرض کی: "اے امیر المؤمنین! کیا آپ جان بوجھ کے انجان بن کر اپنے یقین کو شک میں بدل رہے ہیں؟" امیر المؤمنین نے فرمایا: آپ کو اپنی بات کی وضاحت کرنی پڑے گی۔ آپ نے عرض کی: "ٹھیک ہے، یاد کیجئے! وہ وقت جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا اور آپ حضرتِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آئے تھے اور انہوں نے آپ کو صدقہ دینے سے انکار کر دیا تھا پھر آپ میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے کہا تھا: حضرتِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے لہٰذا آپ میرے ساتھ بارگاہِ رسالت میں چلیے، تو میں آپ کے ساتھ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دربارِ گہر بار میں حاضر ہوا لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مغموم پاکر کوئی بات کیے بغیر ہم واپس آگئے، پھر دوبارہ گئے تو انہیں خوش پایا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس دو دینار بچے ہوئے تھے اور میں ان کی وجہ سے مغموم تھا حتّٰی کہ میں نے انہیں (راہِ خدا میں) خرچ کر دیا۔ پھر آپ نے عرض کی: حضرتِ عباس (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تو حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ یعنی چچا باپ کی جگہ ہے۔" یہ سن کر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یقیناً ان دونوں مواقعوں کے لئے آپ کا احسان مند ہوں۔ آپ نے عرض کی: آپ شکریہ میں تو تاخیر کرتے ہیں جبکہ سزا میں تاخیر نہیں کرتے۔[1]

بن مانگے عطا فرمانے والے:

﴿6083﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جب میں دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کرتا ہوں تو آپ مجھے عطا فرماتے ہیں۔ یا فرمایا: جب مجھ سے کسی نے کچھ مانگا تو میں نے اسے دیا اور جب نہ مانگا تو میں نے بن مانگے دیا۔[2]

---

❶... مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۲۰۲، حدیث: ۷۲۵، بتغیر قلیل

مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی تقدیم الزکاۃ ومنعھا، ص ۴۸۹، حدیث: ۹۸۳

❷... سنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الخصائص، باب ۳۸، ۵/ ۱۴۲، حدیث: ۸۵۰۴، ۸۵۰۵

بد پرہیزی کی ممانعت:

﴿6084﴾...امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم بیمار ہوئے تو حضور نبیّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا، پھر سامنے رکھے کھجوروں کے تھال کی طرف اشارہ کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اس میں سے ایک کھجور اٹھا کر آپ کو عطا کی اور آپ نے کھالی پھر دوسری عطا کی حتّٰی کہ سات کھجوریں عطا فرمائیں پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم رُک گئے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے اور کھجور لینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے“ اور انہیں بد پرہیزی سے روک دیا۔ [1]

غریب کے صدقات:

﴿86-6085﴾...حضرتِ سیّدُنا ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! مالدار اجر میں بڑھ گئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، راہِ خدا میں جہاد نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں لیکن وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں جیسا ہم کرتے ہیں لیکن وہ صدقہ دیتے ہیں جو ہم نہیں دے سکتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں صدقے کے کثیر مواقع ہیں: اچھی سماعت والے کا کمزور سماعت والے کے ساتھ اس کی حاجت کے مطابق کلام کرنا صدقہ ہے، اچھی نظر والے کا کمزور نظر والے کی مدد کرنا صدقہ ہے، اپنی طاقت و قوت سے کمزور کے ساتھ تمہارا ہاتھ بٹانا صدقہ ہے، تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے، تمہارا اچھی طرح بولنا صدقہ ہے جس سے تم زبان میں لکنت والے کی مدد کرو۔ حضرتِ سیّدُنا یحییٰ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے: بھولنے والے کی مدد کرنا صدقہ ہے اور تمہارا اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنا صدقہ ہے۔ حضرتِ سیّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے عرض کی: ہمیں اپنی شہوت پوری کرنے پر بھی اجر دیا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی غیر محل میں اپنی شہوت پوری کرے تو گناہ گار ہو گا؟ میں

---

[1]...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطب، باب فی الحمیة للمریض، ٥/ ٤٥٨، حدیث: ٣، بتغیر

نے عرض کی: جی ہاں۔ تو ارشاد فرمایا: تم برائی کو شمار کرتے ہو اور نیکی کو شمار نہیں کرتے[1]؟[2]

اللہ کا حق:

﴿6087-88-89-90-91﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیّ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے آپ کو حقیر نہ بنائے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خود کو کیسے حقیر بنائے گا؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں بولنے کی حاجت ہو اور وہ نہ بولے۔ اس سے پوچھا جائے گا: تجھے کس بات نے روکا؟ تو وہ عرض کرے گا: لوگوں کے خوف نے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: میں اس کا زیادہ حق دار تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا۔[3]

فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں:

﴿6092﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں جب یہ سورت نازل ہوئی:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ(۱) (پ۳۰، النصر:۱) ترجمۂ کنزالایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے۔

تو سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پوری سورت کی تلاوت کی پھر فرمایا: میں اور میرے صحابی ایک ہیں جبکہ دیگر لوگ دوسرے مقام پر ہیں، فتح کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث مدینہ منورہ کے امیر مروان بن حکم کو سنائی تو اس نے کہا: تم نے جھوٹ کہا۔ اس وقت حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت اور حضرتِ سیِّدُنا رافع بن خدیج رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس کے ساتھ تخت پر بیٹھے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر یہ دونوں چاہیں تو تمہیں یہ حدیث سنا سکتے ہیں لیکن ایک کو سرداری چھننے کا ڈر ہے جبکہ دوسرے کو صدقہ وصول کرنے کے عہدے سے معزول ہونے کا ڈر ہے۔ مروان نے حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر

1... صحبت بذاتِ خود ثواب نہیں بلکہ چونکہ اس کے ضمن میں زوجین کی عفت حق زوجیت کی ادا نیک اولاد کی طلب ہے اور یہ ساری چیزیں عبادت ہیں اس لیے صحبت عبادات پر شامل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۹۸)

2... سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الوکالۃ، باب فضل النیابۃ عمن لایھدی، ۶/ ۱۳۵، حدیث: ۱۱۴۴۰، بتغیر قلیل

3... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۶۲، حدیث: ۱۱۲۵۵، بتغیر قلیل

کوڑا اٹھالیا، جب ان دونوں نے یہ معاملہ دیکھا تو فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔[1]

چار طرح کے دل:

﴿6093﴾... حضرتِ سیّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دل چار طرح کے ہیں(۱)...انتہائی صاف دل جس میں چراغ کی مانند ایک چیز ہے یہ مومن کا دل ہے جس میں اس کا چراغ اس کا نور ہوتا ہے (۲)...وہ دل جو غلاف میں لپٹا ہوا ہے یہ کافر کا دل ہے (۳)...وہ دل جو اوندھا پڑا ہے یہ منافق کا دل ہے، جو جان بوجھ کر انکار کرتا ہے اور (۴)...دورُخا دل جس میں ایمان بھی ہے اور نفاق بھی، اس میں ایمان کی مثال سبزی کی طرح ہے جو پاکیزہ پانی سے نشو ونما پاتی ہے اور نفاق کی مثال اس ناسور کی سی ہے جسے پیپ اور گندا خون مزید بڑھاتے ہیں ان دونوں مادوں میں سے جو زیادہ بڑھا اس شخص پر اسی کا غلبہ ہوتا ہے۔[2]

﴿6094﴾... حضرتِ سیّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عالِم کا سونا جاہل کی نماز سے بہتر ہے۔[3]

﴿6095﴾... حضرتِ سیّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کھجوروں کی بیع سلم[4] کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمام نبیوں کے سرور، سلطانِ بحر وبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھجور کی بیع سے اس وقت تک منع فرمایا ہے جب تک کہ وہ کھانے یا کیل (ناپنے) یا وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ایک شخص نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: وزن سے کیا مراد ہے؟ (یعنی وہ تو درخت پر ہیں تو کیسے وزن کریں گے) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک شخص

1... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۸/ ۱۳۷، حدیث: ۲۱۶۲۹

تفسیر درمنثور، پ۳۰، سورۃ النصر، اٰیۃ ۱، ۸/ ۶۶۱

2... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۳۶، حدیث: ۱۱۱۲۹، بتغیر قلیل

3... کنز العمال، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۰/ ۶۱، حدیث: ۲۸۷۰۷

4... بیع سلم: وہ بیع جس میں ثمن (قیمت) فوراً ادا کرنا ضروری ہو اور مبیع (فروخت شدہ چیز) کو بعد میں خریدار کے حوالے کرنا بیچنے والے پر لازم ہو۔ (اصطلاحاتِ بہار شریعت، ۲/ ۱۵)

بیٹھا تھا اس نے کہا: یعنی اندازہ کرنے کے قابل ہو جائیں۔[1]

ایک وہم کا ازالہ:

﴿6096-97﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم حج کے لئے نکلے جب ہم وادیِ بطنِ نخلہ پہنچے تو ہم نے چاند دیکھا، کسی نے کہا: دوسری رات کا چاند ہے۔ کسی نے کہا: تیسری کا ہے۔ پھر جب ہماری ملاقات حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ہوئی تو ہم نے عرض کی: ہم نے چاند دیکھا ہے، بعض لوگ تیسری اور بعض دوسری رات کا کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: معلّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند دیکھنے کے وقت ہی سے اسے شمار کرتے لہٰذا جب تم نے دیکھا وہی اس کی پہلی رات ہے۔

پھل کی بیع:

﴿6098﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بختری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کھجور کی بیع سلم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پکنے سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔[2]

❀...❀...❀...❀...❀

آسمانوں میں شہرت رکھنے والے بندے

فرمانِ مصطفٰے: دنیا میں بھوکے رہنے والے لوگوں کی ارواح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ قبض فرماتا ہے اور ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر غائب ہوں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا، موجود ہوں تو پہچانے نہیں جاتے، دنیا میں پوشیدہ ہوتے ہیں مگر آسمانوں میں ان کی شہرت ہوتی ہے، جب جاہل و بے علم شخص انہیں دیکھتا ہے تو بیمار گمان کرتا ہے جبکہ وہ بیمار نہیں ہوتے بلکہ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دامن گیر ہوتا ہے قیامت کے دن یہ لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (مسند الفردوس، ١/ ٢٣٥، حدیث: ١٦٥٩)

1...بخاری، کتاب السلم، باب السلم من لیس عندہ اصل، ٢/ ٥٨، حدیث: ٢٢٤٦

2...بخاری، کتاب السلم، باب السلم فی النحل، ٢/ ٥٨، حدیث: ٢٢٤٩، ٢٢٥٠

تَصَوُّف کی تعریفات

اِمام حافظ ابو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کی عادتِ کریمہ ہے کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تصوُّف کی ایک تعریف بیان کرتے ہیں چوتھی جلد میں بیان کردہ تمام تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کر دیا گیا ہے

نمبر شمار	تعریف	صفحہ نمبر
01	باقی رہنے والے بدلے کے لئے فانی سامان سے کنارہ کش ہو جانا	149
02	باقی رہنے والے کے لئے تڑپنا اور گزرے لمحات پر آہیں بھرنا	171
03	عاجزی وانکساری کرنے والوں کو اہمیت دینا اور غرور تکبر کرنے والوں کو نیچا دکھانا	275
04	کمتر کو چھوڑنا اور برتر کو اختیار کرنا	300
05	توکل میں ثابت قدم رہنا اور علوم نقلیہ کا شوق رکھنا	340
06	صبر کرنا، برداشت کرنا اور مستعد ہو کر نیک اعمال کرنا	417
07	مصیبتوں میں صبر کے ساتھ آسانیوں کا انتظار کرنا	430

❀...❀...❀...❀...❀...❀

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

...**شہزادے:** پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں:

(۱)...حضرت سیِّدُنا قاسِم (۲)...حضرت سیِّدُنا ابراہیم (۳)...طَیِّب وطاہِر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

...**شہزادیاں:** مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں:

(۱)...حضرت سیِّدَتُنا زَینَب (۲)...حضرت سیِّدَتُنا رُقَیَّہ (۳)...حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلثوم (۴)...حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔ (المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ۴/ ۳۱۳)

مُبَلِّغِین کے لئے فہرست

تفصیلی فہرست

مأخذ ومراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	❀...❀...❀
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابوعبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر ۱۴۲۰ھ
الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
روح المعانی	علامہ ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
السنۃ	امام حافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار ابن حزم ۱۴۲۴ھ
السنن الکبرٰی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
السنن الکبرٰی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
سنن الدارقطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان
المستدرک	امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
المسند	امام ابویعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	حارث بن محمد بن ابی اسامۃ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ

المسند	امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند الشھاب	حافظ ابوعبداللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر قضاعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
فضائل الصحابۃ	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	جامعۃ امّ القری ۱۴۰۳ھ
فضائل الصحابۃ	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار السلام مصر قاھرۃ ۱۴۲۸ھ
دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۳ھ
معجم الصحابہ	ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۷ھ	دار البیان کویت
معرفۃ الصحابہ	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ
الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	ملتان پاکستان
المصنف	حافظ عبداللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبدالرزاق بن ھمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ھندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند الفردوس	حافظ شیرویہ بن شھردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
نوادر الاصول	ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
اتحاف الخیرۃ المھرۃ	امام احمد بن ابوبکر بن اسماعیل بوصیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۴۰ھ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۱۹ھ
کتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تاریخ مدینہ دمشق	حافظ ابوالقاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
البدایۃ والنھایۃ	حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
تاریخ بغداد	احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ

العلل المتناهية	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
اللآلئ المصنوعة	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
العظمة	ابو محمد عبد اللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۴ھ
اتحاف السادة المتقين	علامہ سید محمد بن محمد مرتضی زبیدی حسینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۹ء
تاج العروس	علامہ سید محمد بن محمد مرتضی زبیدی حسینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الہدایۃ
فتاوٰی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان
ملفوظات اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	متکبہ اسلامیہ لاہور پاکستان
عجائب القراٰن	عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ
اردو دائرۂ معارف اسلامیہ	دانش گاہ پنجاب	لاہور پاکستان
کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ

❀...❀...❀...❀...❀...❀

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

...**شہزادے:** پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیّدُنا قاسم (۲)... حضرت سیّدُنا ابراہیم (۳)... طَیِّب وطاہر حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

...**شہزادیاں:** مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیِّدَتُنا زَیْنَب (۲)... حضرت سیِّدَتُنا رُقَیَّہ (۳)... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم (۴)... حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔ (المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ۱/۳۱۳)

مجلس المدینۃ العلمیہ کی طرف سے پیش کردہ 305 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتب اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

عربی کُتُب:

﴿شعبہ تراجم کُتب﴾

32...احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْیَاء) (کل صفحات:641)
33... آدابِ دین (اَلْاٰدَابُ فِی الدِّیْن) (کل صفحات:63)
34...عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)
35...بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

01...تفسیر الجلالین مع حاشیة انوار الحرمین (کل صفحات:364)
02...نزھة النظر شرح نخبة الفکر (کل صفحات:175)
03...منتخب الابواب من احیاء علوم الدین (عربی) (کل صفحات:173)
04...تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات:144)
05...مراح الارواح مع حاشیة ضیاء الاصباح (کل صفحات:241)
06...کافیه مع شرح ناجیه (کل صفحات:252)
07...شرح العقائد مع حاشیة جمع الفرائد (کل صفحات:384)
08...نصاب اصولِ حدیث (کل صفحات:95)
09...الاربعین النوویة فی الأحادیث النبویة (کل صفحات:155)
10...المحادثة العربیة (کل صفحات:101)
11...نور الایضاح مع حاشیة النور والضیاء (کل صفحات:392)
12...خاصیات ابواب (کل صفحات:141)
13...عصیدة الشهدة شرح قصیدة البردة (کل صفحات:317)
14...خلفائے راشدین (کل صفحات:341)
15...اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسة (کل صفحات:325)
16...نصاب الصرف (کل صفحات:343)
17...مقدمة الشیخ مع التحفة المرضیة (کل صفحات:119)
18...نصاب المنطق (کل صفحات:168)
19...الفرح الکامل علی شرح مئة عامل (کل صفحات:158)
20...شرح مئة عامل (کل صفحات:44)
21...اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:299)
22...تعریفاتِ نحویة (کل صفحات:45)
23... فیض الادب (مکمل حصہ اوّل، دوم) (کل صفحات:228)
24...نصاب التجوید (کل صفحات:79)
25...دروس البلاغة مع شموس البراعة (کل صفحات:241)
26...انوار الحدیث (کل صفحات:466)
27...عنایة النحو فی شرح هدایة النحو (کل صفحات:280)
28...نصاب الادب (کل صفحات:184)
29... صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات:55)
30...الحق المبین (کل صفحات:128)
31...نحو میر مع حاشیة نحو منیر (کل صفحات:203)
32...نصاب النحو (کل صفحات:288)
33... خلاصۃ النحو (حصہ اول) (کل صفحات:107)
34... خلاصۃ النحو (حصہ دوم) (کل صفحات: 114)
35...تیسیر مصطلح الحدیث (کل صفحات:188)
36...شرح الفقه الاکبر (کل صفحات:213)
37...شرح الجامی مع حاشیة الفرح النامی (کل صفحات:419)

﴿شعبہ تخریج﴾

01... صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کا عشقِ رسول (کل صفحات:274)
02...19 دُرُود و سلام (کل صفحات:16)
03... فیضان یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات:20)
04... اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
05... بہارِ شریعت جلد اول (حصہ 1 تا 6) (کل صفحات:1360)
06... منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)
07...جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات:470)
08... کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)

09...بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7تا13)(کل صفحات:1304)
10...اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
11...بہار شریعت جلد سوم (حصہ 14تا20)(کل صفحات:1332)
12...اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
13...اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُن (کل صفحات:59)
14...آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
15...عجائب القراٰن مع غرائب القراٰن (کل صفحات:422)
16...سوانح کربلا (کل صفحات:192)
17...بہار شریعت (سولھواں حصہ)(کل صفحات:312)
18...آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)
19...گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات:244)
20...کتاب العقائد (کل صفحات:64)
21...اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
22...علم القرآن (کل صفحات:244)
23...جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
24...جنتی زیور (کل صفحات:679)
25...بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
26...فیضانِ نماز (کل صفحات:49)
27...حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)
28...تحقیقات (کل صفحات:142)
29...سیرتِ مصطفٰی (کل صفحات:875)
30تا36...فتاوٰی اہل سنت (سات حصے)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

01...فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد اول)(کل صفحات:864)
02...حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:72)
03...فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد دوم)(کل صفحات:856)
04...فیضانِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:720)
05...حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:132)
06...فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:32)
07...حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:89)
08...حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ عَنْہ (کل صفحات:60)
09...حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

01...فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ (کل صفحات:84)
02...فیضانِ عائشہ صدیقہ (کل صفحات:608)
03...شانِ خاتونِ جنت (کل صفحات:501)

﴿شعبہ اصلاحی کُتب﴾

01...حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات (کل صفحات:590)
02...تذکرہ صدر الافاضل (کل صفحات:25)
03...غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106)
04...آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)
05...40 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)
06...جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
07...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ اول)(کل صفحات:60)
08...شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
09...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ دوم)(کل صفحات:104)
10...مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

﴿شعبہ اولیا و علما﴾

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ میں اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-505-6
0126053
مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

تابعین کے اَقوال واَحوال اور زُہد و تقوی کا بیان

حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء

(جلد:5)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

امام اَبُو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

پیش کش: **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ**

(شعبہ تراجِمِ کُتُب)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:5)

ترجمہ بنام : اللہ والوں کی باتیں

مُصَنِّف : اِمام اَبُو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

مُتَرجِمِین : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجِمِ کُتُب)

پہلی بار : شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۳۶ھ بمطابق مئی 2015ء

تعداد :

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۸ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۳۶ھ حوالہ نمبر:200

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد5)'' کے ترجمہ بنام ''اللہ والوں کی باتیں'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کُتُب ورَسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

18 – 04 – 2015

اِجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

”سیرت اسلاف پر عمل کرو“ کے 17 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”17 نیّتیں“

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھّی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تعوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں ”**اللہ**“ کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور جہاں جہاں ”**سرکار**“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** اور جہاں جہاں کسی صحابی یا بزرگ کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ** اور **رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ** پڑھوں گا۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا (۷) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَالضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۹) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۰) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۱) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (۱۲) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۳) اس حدیثِ پاک ”تَهَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (۱۴) اس کتاب کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۵) **اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے** روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پر کیا کروں گا اور ہر مدنی (اسلامی) ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروادیا کروں گا۔ (۱۶) عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیا کروں گا۔ (۱۷) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

المدینۃ العلمیہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک **مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ"** بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ اعلیٰحضرت (۲) شعبہ تراجم کتب (۳) شعبہ درسی کُتُب

(۴) شعبہ اصلاحی کتب (۵) شعبہ تفتیشِ کتب (۶) شعبہ تخریج

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بَشُمُول "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اِس پُر فتن دور میں بدامنی و بے چینی کا پورے عالَم پر تسلُّط ہے، انسان اپنی بدعملیوں کے باعث انتہائی کرب و پریشانی میں مبتلا ہے۔ اس مصیبت کی سب سے بڑی اور حقیقی وجہ خوفِ خدا کا فقدان اور اِتّباعِ رسول سے روگردانی ہے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ ہاں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا سلسلہ جاری ہے۔ اس امت میں ایسے ایسے نفوسِ قدسیہ پیدا ہوئے جن کا وجود پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل اتباع اور مجاہدہ وعبادت کی بدولت ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

اللہ والوں کی باتیں، ان کے اَخلاق اور ان کی سیرت کا پڑھنا پڑھانا، سننا سنانا اور اسے اپنانا مسلمانوں کے دین و دنیا کو سنوارنے کے لئے ایک کامیاب طریقہ ہے۔ یقیناً ان کی سیرتوں اور تذکروں کا مطالعہ نورِ ایمان کی روشنی میں اضافے کا سبب بنتا اور راہِ حق کے متلاشیوں کو صراطِ مستقیم کی بابرکت اور روشن شاہراہ پر گامزن رکھتا ہے۔ پھر دین و دنیا کی وہ کامیابی نصیب ہوتی ہے جس کی تمنا ہر مسلمان کے دل میں ہوتی ہے۔ ان **اللہ** والوں نے اپنی زندگیاں کس طرح گزاریں؟ ان کے شب و روز کیسے بسر ہوتے رہے؟ ان کی خَلْوَت و جَلْوَت کا انداز کیا تھا؟ ان باتوں کا جواب سیرت و تَصَوُّف کی کتابوں میں موجود ہے۔ اسے نگاہِ شوق سے پڑھ کر اور دل کے کانوں سے سن کر اپنا دستورِ عمل بنالیا جائے تو یقیناً ہماری ساری بدامنی و بے چینی اور کرب و پریشانی دور ہوجائے گی اور رنج و مصائب میں گھری دنیا، حقیقی مسرتوں اور سچی خوشیوں سے مالامال ہوجائے گی۔

جلیل القدر مُحَدِّث حضرتِ سَیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (متوفی ۴۳۰ھ) اپنے عہد کے عظیم مُحَدِّث تھے۔ **مُجَدِّدِ اَعظم، اَعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مقام پر مُحَدِّثِیْنِ کرام کا ذکر کرتے ہوئے آپ کو "**امام محدث جلیل القدر**" فرمایا۔[1] ابونُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جہاں اور بہت سے موضوعات پر قلم اُٹھایا ہے وہیں آپ نے **اللہ** والوں کی باتوں، ان کے اَخلاق اور حالاتِ مبارکہ نیز ان سے مروی اَحادیثِ طیبہ کو جمع کر کے مسلمانوں کو ایک "روحانی تحفہ" بنام "**حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء**" عطا فرمایا۔ یہ ایسی شاندار کتاب ہے جس کے بارے میں مُحَدِّثِ ذیشان حضرتِ سَیِّدُنا شاہ عبدُ العزیز

[1]... فتاوی رضویہ مخرجہ، ۲۱ / ۴۴۰

مُحَدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ازنوادرِ کُتب اوکتاب حلیۃ الاولیاست کہ نظیر آں دراسلام تصنیف نشدہ(یعنی) ''حِلْیَۃُ الْاَوْلِیا'' ان (یعنی امام ابونُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی تصانیف میں ایسے نوادرات میں سے ہے جس کی مثل اسلام میں آج تک کوئی کتاب تصنیف نہ ہوئی۔[2]

کتاب کی افادیت کے پیشِ نظر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی چہیتی مجلس ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ'' کے شعبہ تراجمِ کُتُب (عربی سے اُردو) کو اس کے اردو ترجمہ کی ذمہ داری سونپی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! چار جلدیں بنام ''اللہ والوں کی باتیں'' زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام آچکی ہیں۔ یہ پانچویں جلد کا ترجمہ ہے۔ یہ جِلد 42 بزرگوں کے تذکرے پر مشتمل ہے جن میں 9 کوفی تابعین، 8 کوفی تبع تابعین اور 25 شامی تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام شامل ہیں۔ اس جلد پر ترجمہ، تقابل، نظرِ ثانی، پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ کے کام میں شعبہ کے تمام ہی اسلامی بھائی شریک رہے بالخصوص 5 اسلامی بھائیوں نے بھرپور کوشش فرمائی: (۱)...ابوواصف محمد آصف اقبال عطاری مدنی (۲)...ابو محمد محمد عمران الٰہی عطاری مدنی (۳)...ابوالقیس محمد اویس عطاری مدنی (۴)...ابوباقر محمد عامر عطاری مدنی (۵)... محمد خرم عطاری مدنی سَلَّمَہُمُ الْغَنِی۔ اس کتاب کی شرعی تفتیش دارالافتااہلسنت کے نائب مفتی حافظ محمد حسّان رضا عطاری مَدَنی اور مُتَخَصِّص اسلامی بھائی محمد کفیل عطاری مدنی زِیْدَعِلْمُہُمَا نے فرمائی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنی دنیاوآخرت سنوارنے کے لئے ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیانِ عِظام اور عُلَمائے کرام کی خدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کے لئے مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے کی توفیق اور مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقّی عطا فرمائے!

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِم کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ)

---

[2]... فتاوی رضویہ مخرجہ، ۵/ ۵۳۸، بحوالہ بُستان المحدثین مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۱۱۵

حضرتِ سیِّدُنا مُحَمَّد بن سُوقَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابُوعبدُ اللہ محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ خوفِ خدا والے اور نرمی میں سبقت کرنے والے ہیں، معرفت کے ساتھ آپ کا خوف بڑھتا اور نرمی کے ساتھ آپ کی سبقت بڑھتی تھی۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: خوفِ خدا زیادہ ہونے اور نرمی میں سبقت کرنے کا نام **تَصَوُّف** ہے۔

خوفِ خدا والے کی دو صفات:

﴿6099﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بے شک خوفِ خدا رکھنے والا مومن موٹا نہیں ہوتا[1] اور (خوفِ خدا کے سبب) اس کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔

تین کے علاوہ ہر بات فضول:

﴿6100﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعلٰی بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جس کے ذریعے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے نفع پہنچایا امید ہے تمہیں بھی نفع پہنچائے۔ ہم لوگ حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ فضول بات کو ناپسند کرتے اور تین باتوں کے علاوہ ہر بات کو فضول شمار کرتے تھے (۱)... قرآنِ کریم کی تلاوت (۲)... نیکی کا حکم دینا یا برائی سے منع کرنا اور (۳)... اپنی حاجت بیان کرنا جہاں بغیر بولے حاجت پوری نہ ہو۔ کیا تم ان فرامین باری تعالٰی کے بارے میں نہیں جانتے؟

وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَۙ(۱۰) كِرَامًا كَاتِبِیْنَۙ(۱۱) (پ۳۰، الانفطار: ۱۰، ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزز لکھنے والے۔

اور

1... کیونکہ موٹاپا، غفلت اور زیادہ کھانے پر دلالت کرتا ہے اور یہ بات قبیح اور بُری ہے البتہ اگر کوئی موٹا ہو تو اس کے بارے میں یہ گمان ہرگز نہ رکھا جائے کہ یہ خوفِ خدا رکھنے والا نہیں۔ (علمیہ)

عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶،ق:۱۷، ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ایک دہنے بیٹھا اور ایک بائیں کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ تم میں سے کسی کا نامۂ اعمال دن کے آخری حصے میں کھولا جائے اور اس میں دن کا اکثر حصہ ایسا گزرا ہو جس میں اس کی دنیاوی کوئی غرض ہو نہ آخرت کی۔

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو بکر بن شیبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں آخری الفاظ یوں ہیں: اس کے نامۂ اعمال میں دن کا ابتدائی حصہ زیادہ تر اُس چیز سے پُر ہو جس کا تعلق نہ اس کے دین سے ہے نہ دنیا سے۔

دو نصیحت آموز باتیں:

﴿6101﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اشعث اور حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دو باتیں ایسی ہیں کہ اگر ہمیں صرف ان کے سبب عذاب دیا جائے تو ہم اس کے مستحق ہیں (۱)... کسی کو دنیا میں زیادہ دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتا ہے جبکہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ دین میں اس کی مثل زیادہ دیئے جانے پر خوش ہوا ہو (۲)... کسی کی دنیا میں کمی کی جائے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے حالانکہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا کہ وہ اپنے دین میں اتنی ہی کمی ہونے پر غمگین ہوا ہو۔

بکثرت آنسو بہانے والے:

﴿6102﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرحمٰن بن محمد مُحارِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن آتا تو حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرتِ سیِّدُنا ضرار بن مُرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دوسرے کو تلاش کرتے، جب دونوں ملتے تو بیٹھ کر روتے رہتے۔

﴿6103﴾... جعفر الاحمر کا بیان ہے کہ ہمارے چار اصحاب بہت زیادہ رویا کرتے تھے: (۱)... حضرت سیِّدُنا مُطرِّف بن طَریف (۲)... حضرت سیِّدُنا محمد بن سوقہ (۳)... حضرت سیِّدُنا عبدُالملک بن اَبجر اور (۴)... ابو سِنان حضرت سیِّدُنا ضِرار بن مرہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

نیکیوں میں بڑھ جانے والے:

﴿6104﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بیان کیا کہ اہل کوفہ میں سے پانچ افراد روز ہی نیکیوں میں بڑھ جاتے ہیں پھر آپ نے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابجر، حضرتِ سیِّدُنا ابو حیان تیمی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ، حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس اور ابو سنان حضرتِ سیِّدُنا ضِرار بن مرہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا ذکر کیا۔

طالبِ رِضائے الٰہی:

﴿6105﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک غلام نے کہا: میرے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس چلئے کیونکہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے کوفہ میں دو ہی افراد کو رِضائے الٰہی کا طالب پایا، ایک حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ اور دوسرے حضرتِ سیِّدُنا عبد الجبار بن وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا۔

﴿6106﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق محراب میں بیٹھے تھے اور قریب ہی حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تشریف فرما تھے، آپ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق سے کچھ کہا تو دونوں نے گفتگو کرنا اور رونا شروع کر دیا۔

ایک لاکھ درہم کا صدقہ:

﴿6107﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ کوئی ایسا نہ دیکھا جس کے سبب اہل کوفہ سے بلائیں دور کی جاتی تھیں، اُن کو اپنے والد سے وراثت میں ایک لاکھ درہم ملے تو انہوں نے وہ تمام کے تمام صدقہ کر دیئے۔

﴿6108﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن لوگوں میں سے تھے جن کے ذریعے شہر والوں سے بلائیں دور کی جاتی ہیں، ان کے پاس ایک لاکھ بیس ہزار درہم تھے انہوں نے وہ سارے صدقہ کر دیئے۔

سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تقویٰ:

﴿6109﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسعود بن سَہل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پاس جمع شدہ مال کو شمار کیا تو وہ ایک لاکھ درہم تھے، پھر فرمانے لگے: میں نے ایسی کوئی بھلائی جمع نہیں کی جسے میں باقی رکھوں تو وہ بڑھتی رہے اور میں اس کے لئے بڑھتا رہوں۔

راوی کہتے ہیں: ابھی ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ آپ کے پاس اس میں سے صرف سو درہم باقی رہ گئے۔

راوی مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے تول کے حساب سے ریشمی کپڑا خریدا۔ انہوں نے آپ کو مطلوبہ مقدار میں کپڑا تول کر دے دیا۔ جب آپ نے کپڑا دوبارہ تولا تو وہ تین سو دینار کی مالیت زائد تھا۔ چنانچہ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے فرمایا: میں نے تم سے جتنا کپڑا خریدا تھا یہ اس سے کچھ زائد ہے لہٰذا زائد کپڑا تمہیں واپس لوٹاتا ہوں۔ اس پر دونوں حضرات بحث و مباحثہ کرنے لگے، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انہیں زیادتی لوٹانا چاہتے تھے اور وہ اسے قبول کرنے سے انکاری تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے کہا: حضور! اگر یہ میرا ہے تو آپ کا ہوا اور اگر آپ کا ہے تو وہ آپ ہی کا ہے۔

وِراثت کا تمام مال صدقہ:

﴿6110﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوالاَحوص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے ایک لاکھ درہم کے وارث ہوئے تو آپ سے کہا گیا: حلال کے ایک لاکھ درہم جمع نہیں ہوا کرتے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوالاحوص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ تمام مال صدقہ کر دیا حتّٰی کہ آپ قاضیِ وقت حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زکوٰۃ لے کر گزارہ کیا کرتے تھے۔[1]

کوفہ کے سب سے افضل بزرگ:

﴿6111﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ

---

[1] ... اگر کوئی بندہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح مُتوکِّل ہو اور اس کے گھر والے بھی ان کے گھر والوں کی طرح مُتوکِّل ہوں اور پھر وہ اپنا سارا مال راہِ خدا میں صدقہ کر دے تو ٹھیک ورنہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ "سارا مال راہِ خدا میں خرچ کر کے خود فقیر نہ بن جانا چاہئے۔" (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۳۱، ملخصًا) حضرت سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح توکُّل کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے اس لئے آپ نے تمام مال راہِ خدا میں صدقہ کر دیا۔

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے اور میں نے کوفہ میں ان سے افضل بزرگ نہیں دیکھے، ان کے پاس مال تھا تو وہ ہمیشہ حج کیا کرتے اور غزوہ میں شریک ہوا کرتے تھے۔

80 مرتبہ مکّہ مکرمہ کی حاضری:

﴾6112﴿... حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازہ میں شریک ہوا تھا، وہ حج وعمرہ کے لئے 80 مرتبہ مکّہ مکرمہ حاضر ہوئے۔

﴾6113﴿... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مقروض ہونے کے باوجود حج کے لئے تشریف لے جایا کرتے۔ کسی نے کہا: "آپ حج کرتے ہیں حالانکہ آپ پر قرض ہوتا ہے؟" فرمایا: "حج قرض کو زیادہ ادا کرنے والا ہے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے قرض کی ادائیگی کے اسباب پیدا فرمادے گا)[1]۔"

اسی طرح کا واقعہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں بھی منقول ہے۔

مہمان کے ساتھ حُسنِ سلوک:

﴾6114﴿... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو آپ نے اُنہیں جانور کی سواری کروائی۔ لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا: "اے ابوعبداللہ! آپ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟" فرمایا: "مومن کے دل میں خوشی داخل کرنا۔" لوگوں نے پھر پوچھا: "کوئی عمل ہے جس سے لذت حاصل کی جائے؟" فرمایا: "لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا۔"

سوال کرنے سے پہلے کیوں نہ دے دیا!

﴾6115﴿... حضرتِ سیِّدُنا مہدی بن سابق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے نے ان سے کچھ مانگا تو وہ رونے لگے۔ بھتیجے نے کہا: "چچا جان! خدا کی قسم! اگر مجھے

---

[1]... مقروض کو چاہئے کہ سفرِ حج پر روانہ ہونے سے پہلے قرض ادا کرے اس وقت نہ دے سکتا ہو تو قرض خواہ سے اجازت لے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۵۱، ماخوذاً)

معلوم ہوتا کہ میرے سوال کرنے سے آپ کو رَنج پہنچے گا تو میں سوال نہ کرتا۔" آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: "میں تمہارے سوال کی وجہ سے نہیں رویا بلکہ میں تو اس لئے رویا ہوں کہ تمہارے سوال کرنے سے پہلے ہی میں نے تمہیں کیوں نہ دے دیا؟"

دنیا کی رنگینی عارضی ہے:

﴿6116﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعلیٰ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کے سامنے ایک طشت ہے، آپ آٹا گوندرہے ہیں، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور فرمارہے ہیں: "جب میرا مال کم ہو گیا تو میرے دوست احباب مجھ سے دور ہو گئے۔"

﴿6117﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ہم حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ[1] کے ساتھ کوفہ کے ایک محل میں داخل ہوئے تو میں نے عرض کی: "آپ نے ہمیں دیکھا تھا جب ہم حجاج کے دور میں اس مکان میں قید کئے گئے تھے، ہم مرعوب، خوف زدہ اور بے حد غمگین تھے۔" آپ نے فرمایا: "تم تو ایسے چل رہے ہو جیسے تکلیف پہنچے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کیا ہی نہیں، اس مکان میں جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو اور اس نے جو نعمت دی ہے اس پر اس کی حمد و شکر بجالاؤ۔"

سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کے دو اقوال:

﴿6118﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: "جب تم چھینک سُنو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاؤ اگرچہ تمہارے اور چھینکنے والے کے درمیان سمندر کا فاصلہ ہو۔"

﴿6119﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: "جو شخص اپنے بھائی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے فائدہ پہنچاتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔"

فرمانِ مصطفٰے: اَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا یعنی گناہ کے بعد نیکی کر لے کہ وہ اسے مٹا دے گی۔
(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی معاشرة الناس، ۳/ ۳۹۷، حدیث: ۱۹۹۴)

1... متن میں اس مقام پر "ابن عمر" مذکور ہے جبکہ دیگر کتب مثلاً تاریخ دمشق، شعب الایمان میں "عون بن عبد اللہ" مذکور ہے اور درست بھی یہی معلوم ہوتا ہے لہٰذا یہی لکھ دیا گیا ہے۔ (علمیہ)

سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

آپ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا ابو طفیل عامر بن واثلہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زیارت کی ہے اور ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں اور جیّد تابعین کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون، حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبیش، حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل شقیق بن سلمہ، حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخعی اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر سے اور تابعین حجاز میں سے حضرتِ سیِّدُنا نافع بن جبیر، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر اور حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا نافع رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایات نقل کی ہیں۔

﴿6120﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”آپ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا ہے؟“ تو آپ نے فرمایا: ”میں نے انہیں انتہائی بڑھاپے کی حالت میں دیکھا لیکن اُن کی بینائی سلامت تھی۔“

فرض قبول ہے نہ نفل:

﴿6121﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دروازے کی دونوں چوکھٹیں پکڑ کر ارشاد فرمایا: خُلفا قریش سے ہوں گے، ان کا تم پر اور تمہارا اُن پر حق ہے جب تک وہ تین کام کرتے رہیں: (۱)...جب وہ حاکم بنیں تو حُسنِ سلوک کریں (۲)...جب ان سے رحم کی اپیل کی جائے تو رحم کریں اور (۳)...جب تقسیم کریں تو انصاف کریں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور ان کا فرض قبول کیا جائے گا نہ نفل۔ (1)

محبت کے جھوٹے دعوے دار:

﴿6122﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: ”یہ اُمَّت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سے شریر فرقہ وہ ہو گا جو ہم سے محبت کا جھوٹا دعوٰی کرے گا اور ہمارے طریقے پر نہ ہو گا۔“

---

(1)...مسند الطیالسی، الافراد عن انس، ص ۲۸۴، حدیث: ۲۱۳۳ بتغیر
مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۵۹، حدیث: ۱۲۳۰۹ بتغیر

دُرست وضو اور نماز کی فضیلت:

﴿6123﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ اکرم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ”جس نے ایسا وضو کیا جیسا حکم دیا گیا ہے اور ایسی نماز پڑھی جیسا حکم دیا گیا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔“[1]

پھر حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہاں موجود دیگر صحابۂ کرام سے گواہی طلب کرتے ہوئے کہا: ”کیا تم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ہاں! سنا ہے۔“

جنت کے باغات میں داخلہ:

﴿6124﴾... حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے پوچھا: ”کیا تم ملاقات کے لئے آئے ہو؟“ ہم نے کہا: ”جی ہاں۔“ پھر وہ کہنے لگے کہ میں نے مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو واپس لوٹنے تک وہ جنت کے باغات میں رہتا ہے۔“[2] یہ بھی فرماتے سنا ہے: ”توبہ کا دروازہ مغرب میں کھلا ہوا ہے اور وہ اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔“[3]

ہم نے عرض کی: ”ہم تو آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کریں۔“ پھر اُنہوں نے فرمایا: ”میں اس لشکر میں تھا جسے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روانہ فرمایا تھا، ہمیں حکم دیا تھا کہ تین دن اور تین راتوں تک موزے نہ اتاریں۔“[4]

﴿6125﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ...معجم کبیر، ۱/ ۹۲، الحدیث: ۱۴۹

2 ...معجم کبیر، ۸/ ۶۷، الحدیث: ۷۳۸۹

3 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب طلوع الشمس من مغربہا، ۴/ ۳۹۵، حدیث: ۴۰۷۰

4 ...ترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ماجاء فی المسح علی الخفین للمسافر والمقیم، ۱/ ۱۵۳، حدیث: ۹۶

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے 70 سورتیں یاد کی ہیں۔

مصیبت زدہ کو تسلی دینے کا ثواب:

﴿6126-27﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سردار، اُمت کے غم گسار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے مصیبت زدہ کو تسلّی دی اس کے لئے اُسی کے برابر ثواب ہے۔“[1]

صدقہ دینے والے کے برابر ثواب:

﴿6128﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک سائل آیا، ایک شخص نے اس کے لئے ایک درہم نکالا اور دوسرے نے اس سے لے کر سائل کو دے دیا۔ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس طرح کیا اسے دینے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا اور دینے والے کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔[2]

جنت کا مشتاق کون؟

﴿6129﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص جنت کا شوق رکھتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے، جو جہنّم کی آگ کا خوف رکھتا ہے وہ شہوات سے بچتا ہے، جو موت کو یاد رکھتا ہے وہ لذّتوں کو بھلا دیتا ہے اور جو دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے اس پر مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔“[3]

نفس کے خلاف جہاد کے مراتب:

﴿6130﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ نبیِّ غیب داں، سَروَرِ اِنس

1... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۲/ ۳۳۸، حدیث: ۱۰۷۵

2... کنز العمال، کتاب الزکاۃ من قسم الافعال، باب فی السخاء والصدقۃ، فصل فی فضلھا، ۶/ ۲۵۱، حدیث: ۱۷۰۲۳

3... شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۷۰، حدیث: ۱۰۶۱۸

وجاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:(نفس کے خلاف) جہاد چار طرح کا ہے (۱)...بھلائی کا حکم دینا (۲)...برائی سے منع کرنا(۳)...صبر کے مواقع پر ثابت قدم رہنااور (۴)...فاسقوں سے نفرت کرنا۔ پس جس نے بھلائی کا حکم دیا اس نے مومن کے ہاتھ کو مضبوط کیا اور جس نے برائی سے منع کیا اس نے فاسقوں کی ناک خاک آلود کی اور جو صبر کے مواقع پر ثابت قدم رہا اس نے اپنا فرض پورا کیا۔[1]

ایک روایت میں یہ بھی ہے:"جس نے فاسقوں سے نفرت کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے غصہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خاطر فاسقوں پر غضب فرمائے گا۔"[2]

دشمنانِ کعبہ کا انجام:

﴿6131﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کے لئے نکلے گا، جب وہ ایک بیابان میں پہنچے گا ان کے اگلے پچھلے یعنی سب دھنسا دیئے جائیں گے حالانکہ ان میں بازار والے[3] بھی ہوں گے۔"اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی:"ان کے اگلے اور پچھلے کیونکر دھنسا دیئے جائیں گے حالانکہ ان میں بازار والے اور وہ ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے؟" رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"ان کے اگلے پچھلے دھنسا دیئے جائیں گے پھر اُنہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔"[4]

راہِ خدا میں مارے جانے کی فضیلت:

﴿6132﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1...فردوس الاخبار، ۱/ ۳۳۶، حدیث: ۲۴۶۲

2...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۲/ ۱۹۸، حدیث: ۱۷

3...یہاں عربی متن میں "اَشْرَافُھُمْ" کے الفاظ ہیں جس کا معنی "ان کے سردار" ہے اور بخاری شریف میں "اَسْوَاقُھُمْ" ہے جس کا معنی "ان کے بازار" ہے اور اس سے مراد بازار والے ہیں۔ بخاری شریف کے الفاظ زیادہ درست ہیں لہٰذا اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا علامہ بدرُ الدّین عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: امام ابونعیم کی روایت کے یہ الفاظ "اَشْرَافُھُمْ" درست نہیں ہیں کیونکہ اشراف سے مراد لشکر کے سردار ہیں جو فساد و تخریب کاری کا ارادہ کرتے ہیں۔
(عمدۃ القاری، کتاب البیوع، باب ماذکر فی الاسواق، ۸/ ۳۹۸، تحت الحدیث: ۲۱۱۸)

4...بخاری، کتاب البیوع، باب ماذکر فی الاسواق، ۲/ ۲۴، حدیث: ۲۱۱۸

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا چاہتے ہوئے قتل ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عذاب نہیں دے گا۔“[1]

صدیقِ اکبر کے لئے خاص تجلّی:

﴿6133﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ عبد القیس کا ایک وفد نبیِّ غیب دان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، کلام کرنے والے نے بناوٹی کلام کیا۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”ابو بکر! آپ نے ان کا کہا سُن لیا؟“ آپ نے عرض کی: ”جی ہاں! یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اور سمجھ بھی لیا۔“ ارشاد فرمایا: ”ابو بکر! انہیں جواب دو۔“ حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں بہترین جواب دیا۔ پھر حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا دیتے ہوئے فرمایا: ”ابو بکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو رضوانِ اکبر عطا فرمائے۔“ کسی نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رضوانِ اکبر کیا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”قیامت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ مومنین کے لئے عام تجلّی فرمائے گا اور ابو بکر کے لئے خاص تجلّی فرمائے گا۔“[2]

بابرکت مقام پر دعا کے لئے کہنا:

﴿6134﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو رُکن اور مقامِ ابراہیم یا بیتُ اللہ شریف کے دروازے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان یوں دعا کرتے دیکھا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! فلاں بن فلاں کی مغفرت فرما۔“ ارشاد فرمایا: ”یہ کیا کر رہے ہو؟“ اس نے عرض کی: ”اس نے مجھے اس مقام پر دعا کرنے کو کہا ہے۔“ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جاؤ! تمہارے بھائی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بخش دیا۔“[3]

100 مرتبہ ایک ہی دعا:

﴿6135﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہم نے شمار کیا ایک ہی مجلس میں

1... معجم اوسط، ۴/ ۱۷۴، حدیث: ۵۶۲۱

2... مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب یتجلی اللّٰہ لعبادہ عامۃ ولابی بکر خاصۃ، ۴/ ۲۷، حدیث: ۴۵۲۰

3... تاریخ اصبہان، ۲/ ۲۳۳، الرقم: ۱۴۶۳، کاتب القاضی ابو عبد اللّٰہ محمد بن عاصم بن یحیی

حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سو مرتبہ یہ دعا کی: ”رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم یعنی اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

﴿6136﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہم حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں سب سے افضل حضرتِ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شمار کرتے تھے پھر حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پھر حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اور پھر سکوت اختیار کرتے۔

﴿6137﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ مجھے جنگ کے لئے بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا اس وقت میں 14 سال کا لڑکا تھا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے شرکت کی اجازت نہ دی۔

﴿6138﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے دن میں جتنی بار ملے اسے سلام کرے۔“[1]

﴿6139﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو سُرخ خضاب لگائے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”یہ کتنا اچھا ہے“ اور ایک شخص کو زرد خضاب لگائے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”یہ اچھا ہے[2]۔“[3]

بیماری سے محفوظ رہنے کی دعا:

﴿6140﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُمت کے غم خوار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جس نے مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ کہا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاہُ بِہٖ ھٰذَا وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْہِ وَعَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ

1... معجم اوسط، ۱/ ۸۵، حدیث: ۲۴۸

2... مرد کو داڑھی اور سر وغیرہ کے بالوں میں خضاب لگانا جائز بلکہ مستحب ہے مگر سیاہ خضاب لگانا منع ہے ہاں مجاہد کو سیاہ خضاب بھی جائز ہے کہ دشمن کی نظر میں اس کی وجہ سے ہیبت بیٹھے گی۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۹۷)

3... ابو داود، کتاب الترجل، باب ما جاء فی خضاب الصفرة، ۴/ ۱۱۷، حدیث: ۴۲۱۱ بتغیر قلیل عن ابن عباس

کے لئے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت بخشی جس میں یہ مبتلا ہے اور مجھے اس پر اور اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔" تو جب تک وہ زندہ رہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس مصیبت سے محفوظ رکھے گا۔[1]

﴿6141﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُزْدَلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ ادا فرمائی۔[2]

ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت:

﴿6142﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔"[3]

حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصَرِّف ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی

تابعین کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد طلحہ بن مُصَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ تقویٰ اپنانے والے، بہترین قاری، سچائی اور وفا کے پیکر اور حُسنِ اخلاق اور پاکیزہ دل والے ہیں۔

منقول ہے کہ تنہائی میں اخلاص اور خیر خواہی کے لئے حُسنِ اخلاق اپنانے کا نام تصوف ہے۔

پڑوسی کے حق کا خیال:

﴿6143﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابوغُنیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے استاذ صاحب کی دادی سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ میں آپ کی دیوار میں کیل گاڑنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: "ہاں! (آپ کو اجازت ہے) آپ اس میں روشن دان بھی کھول لیجئے۔"

1... ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا رای مبتلی، ۵/ ۲۷۲، حدیث: ۳۴۴۲ عن عمر

2... بخاری، کتاب الحج، باب من جمع بینھما ولم یتطوع، ۱/ ۵۵۹، حدیث: ۱۶۷۴، عن ابی ایوب الانصاری

3... ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب النھی عن البول فی الماء الراکد، ۱/ ۲۱۶، حدیث: ۳۴۳، ۳۴۴

اہلِ خانہ کی تربیت:

﴿6144﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابوغُنْیَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاذ محترم کی دادی کا بیان ہے کہ ہماری خادمہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر آگ لینے گئی اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے، (خادمہ آگ لانے لگی تو) آپ کی زوجہ نے کہا: "اے فلانی! رک جا کہ میں ابو محمد (حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے لئے اس پر گوشت کا ٹکڑا بُھون لوں تاکہ وہ اس سے روزہ افطار کرلیں۔" حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نماز مکمل کی تو اپنی زوجہ سے فرمایا: "یہ تم نے کیا کیا؟ میں اسے نہیں چکھوں گا جب تک تم اس کی مالکن کے پاس جاکر اس کی خادمہ کو اپنے پاس روکنے اور گوشت بھوننے کی اجازت نہ لے لو۔"

﴿6145﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے فرمایا: اگر میں باوُضو نہ ہوتا تو مختار ثَقَفی کی کرسی[1] کے بارے میں خبر دیتا۔

---

[1]... مختار ثقفی نے ایک کرسی کو باعثِ برکت سمجھ کر اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔ اس کی حقیقت کے متعلق حضرتِ سیِّدُنا ابن جریر طبری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن جعدہ بن ہبیرہ کہتا ہے: جب میں مفلس و فقیر تھا تو اپنے پڑوسی کے دروازے کے پاس سے گزرتے ہوئے دیکھا کہ وہ ایک گرد آلود کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس بارے میں مختار ثقفی کو بتانا چاہئے۔ میں گھر لوٹ گیا اور پڑوسی سے کرسی مانگی تو اس نے مجھے دے دی۔ پھر میں مختار کے پاس آیا اور اسے کہا: "میں نے تم سے ایک بات چھپا رکھی ہے جو اب بتانا چاہتا ہوں۔" مختار نے کہا: "بتاؤ کیا بات ہے۔" میں نے کہا: "ایک کرسی ہے جس پر (میرے والد) جعدہ بن ہبیرہ بیٹھا کرتے تھے اور وہ یقین رکھتے تھے کہ اس میں علمی اثرات ہیں۔" مختار نے یہ سن کر خوشی سے کہا: "سُبْحَانَ اللہ! اسے میرے پاس لاؤ۔" میں کرسی مختار کے پاس لے آیا۔ اسے دھویا گیا، تر و تازہ عود سے معطّر کیا گیا اور زیتون کی پالش کی گئی اور مجھے بارہ ہزار سکے انعام میں دیئے۔ پھر لوگوں کو جمع کیا گیا اور مختار نے اعلان کیا کہ ہر اُمت میں کوئی نشانی مدد کے لئے بھیجی جاتی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل میں تابوت بھیجا گیا اور وہ اس سے مدد حاصل کیا کرتے تھے، یہاں بھی ایسا ہی معاملہ پیش آیا ہے۔ پھر اس کے حکم پر کرسی سے کپڑا اُٹھا دیا گیا۔ مختار کے پیروکار کھڑے ہوئے اور ہاتھوں کو بلند کرکے تین بار تکبیر کہی۔ (البدایۃ والنہایۃ، ۶/ ۳۴) مزید تفصیل کے لئے اسی مقام کا مطالعہ کیجئے۔

یہ اُن بدبختوں میں سے ایک تھا جنہوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے امام حسین کی کرامات، صفحہ 53 پر فرماتے ہیں: مختار ثقفی جس نے قاتلین حسین کو چن چن کر مارا اور مُحِبِّیْن حسین کے دل جیتے مگر اُس پر شَقاوَت اَزَلی غالب ہوئی اور اس نے نبوت کا دعوٰی کر دیا اور کہنے لگا میرے پاس وحی آتی ہے۔

﴿6146﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں باوضو نہ ہوتا تو ضرور تمہیں رافضیوں[1] کے عقائد بتاتا۔

مسلمانوں کی خیر خواہی:

﴿6147﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے کہا: "اگر آپ گندم فروخت کر دیں تو کافی نفع ہو گا۔" آپ نے فرمایا: "مجھے پسند نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک میرا دل مسلمانوں پر مہنگائی کی آرزو کرنے والا ٹھہرے۔"

﴿6148﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دعا کے لئے اچھے الفاظ یہ ہیں کہ بندہ کہے: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری خاموشی کو غور و فکر کرنے، نگاہوں کو عبرت حاصل کرنے اور زبان کو ذکر کرنے والا بنا۔"

کبھی ہنستے نہ دیکھا:

﴿6149﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ ایک دن ہنسے پھر خود کو مخاطب کر کے پوچھا: "ہنسے کیوں ہو؟ ہنسنا تو اسے چاہئے جو قیامت کی ہولناکیوں سے چھٹکارا پا چکا اور پُل صراط سے گزر چکا۔" پھر انہوں نے قسم کھائی کہ میں اس وقت تک نہیں ہنسوں گا جب تک یہ نہ جان لوں کہ قیامت قائم ہو گئی۔ اس کے بعد وصال فرمانے تک کبھی آپ کو ہنستا ہوا نہ دیکھا گیا۔

ظالم کے سامنے حق گوئی:

﴿6150﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن کَرِیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں: خلیفہ سلیمان بن عبد الملک بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے پاس سے ایک شخص گزرا جو قیمتی لباس زیبِ تن کئے ہوئے شاہانہ انداز سے چل رہا تھا۔ سلیمان

---

[1] ... رافضیوں کے عقائد کے متعلق معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ: بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ اول، صفحہ 205 تا 213 کا مطالعہ کیجئے۔

نے درباریوں سے کہا: ''غالباً یہ عراق کے شہر کوفہ کا رہنے والا ہے اور اس کا تعلق قبیلہ ہمدان سے ہے۔'' پھر حکم دیا کہ اس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ جب اُسے لایا گیا تو اس سے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' اس نے کہا: ''ذرا ٹھہرو! سانس تو لینے دو۔'' خلیفہ کے کہنے پر اُسے کچھ مہلت دی گئی اور پھر اس کے علاقے اور قبیلے کے بارے میں پوچھنے پر اس نے عراق کے شہر کوفہ اور قبیلہ ہمدان کا نام لیا تو خلیفہ کی تشویش مزید بڑھ گئی اور پوچھا: ''حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''بخدا! میں نے ان کا زمانہ پایا نہ انہوں نے میرا، لوگوں نے ان کی اچھائی بیان کی ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ وہ ایسے ہی ہیں۔'' پھر پوچھا: ''حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟'' اس نے کہا: ''وہی جو حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں رکھتا ہوں۔'' خلیفہ نے حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ان کا زمانہ پایا نہ انہوں نے میرا، بعض لوگ ان کی اچھائی بیان کرتے ہیں اور بعض نے ان کے بارے میں نازیبا باتیں کی ہیں لیکن ان کا حال اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔'' پھر خلیفہ نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: ''بخدا! وہ بھی حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح ہیں۔'' پھر خلیفہ نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بُرا بھلا کہنے کو کہا تو اس نے کہا: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ان کے بارے میں بُرا نہیں کہوں گا۔'' خلیفہ نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا: ''بخدا! تم اُنہیں بُرا نہ کہو گے تو میں تمہاری گردن اُڑا دوں گا۔'' لیکن وہ شخص اپنی بات پر قائم رہا۔ پھر خلیفہ نے اس کی گردن اُڑا دینے کا حکم دیا تو ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی، اس نے تلوار کو زور سے ہلایا تو وہ اس کے ہاتھ میں کھجور کے پتے کی طرح چمکنے لگی، اس نے کہا: ''خدا کی قسم! تم اُنہیں بُرا نہ کہو گے تو میں تمہاری گردن اُڑا دوں گا۔'' وہ شخص اب بھی اپنی بات پر قائم رہا اور سلیمان کو پکارا: ''افسوس ہے تجھ پر! مجھے اپنے پاس آنے دے۔'' خلیفہ نے اُسے اجازت دی تو اس نے کہا: ''اے سلیمان! کیا تو میری وہ اِلتجا قبول نہیں کر سکتا جو تجھ سے بلند مرتبہ ہستی نے قبول فرمائی اور اِلتجا کرنے والا مجھ سے افضل تھا لیکن جن کے بارے میں اِلتجا کی گئی تھی حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شان ان سے کہیں زیادہ ہے؟'' خلیفہ نے پوچھا: ''تمہارا مطلب کیا ہے؟'' اس نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا

عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام جو کہ مجھ سے افضل ہیں وہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ (پ۷، المآئدۃ:۱۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی اِلتجا بنی اسرائیل کے حق میں قبول فرمائی جن کے مقابلے میں حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شان بلند ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن کَرِیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کہتے ہیں: میں نے سلیمان کے غصے کو کم ہوتا دیکھا حتّٰی کہ سارا غصّہ ختم ہو گیا۔ پھر سلیمان نے کہا: ”انہیں جانے دو۔“ چنانچہ وہ لوٹ گئے۔ میں نے ہزاروں لوگ دیکھے مگر اس جیسا شخص نہ دیکھا اور وہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔

﴿6151﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَرِیش بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے دِکھاوے اور شُہرت سے محفوظ رکھ۔“

﴿6152﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کے لئے گئے، حضرتِ سیِّدُنا ابو کعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”شَفَاكَ اللہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو شفا عطا فرمائے۔“ آپ نے فرمایا: ”میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خیر کا سوال کرتا ہوں۔“

مسلمان کو جھوٹ پر مجبور نہ کرو:

﴿6153﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَری بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو کسی سے معذرت کرتے دیکھا تو فرمایا: ”اپنے بھائی سے اس قدر معذرت نہ کرو کہ وہ تمہاری وجہ سے جھوٹ میں مبتلا ہو جائے۔“

﴿6154﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا۔ اُنہوں نے مجھ سے کہا: ”اگر مجھے علم ہو جائے کہ آپ مجھ سے بڑے ہیں اگرچہ ایک رات تو میں آپ سے آگے نہ بڑھوں۔“

﴿6155﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے ہنستے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”تم تو ایسے شخص کی طرح ہنس رہے ہو جو جنگ جماجم[1] میں شریک نہ ہوا ہو (اس جنگ میں شرکت کو فتنہ سمجھا جاتا تھا)۔“ کسی نے پوچھا: ”ابو محمد! کیا آپ جماجم میں شریک تھے؟“ آپ نے فرمایا: ”میں نے اس میں تیر چلائے تھے۔“ اور اپنی کہنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”کاش! میرا ہاتھ یہاں سے کاٹ دیا جاتا لیکن میں اس جنگ میں شریک نہ ہوا ہوتا۔“

﴿6156﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جَناب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”میں جَماجم میں شریک ہوا مگر کوئی تیر چلایا نہ نیزہ زنی کی اور نہ کسی کو قتل کیا۔ کاش! میرا یہ ہاتھ یہاں سے کاٹ دیا جاتا اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔“[2]

مومن اور کافر کی پہچان:

﴿6157﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ”وہ کونسی چیز ہے جو خوشحالی وخشک سالی ہَر دو حالت میں طاقتور رہتی ہے؟ اور وہ کونسی چیز ہے جو خوشحالی وخشک سالی میں کمزور ہو جاتی ہے؟ اور کونسی چیز شہد سے زیادہ میٹھی ہے؟“ پھر خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا: ”خوشحالی و خشک سالی ہر دو حالت میں ایمان طاقتور رہتا ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن کو عطا فرمائے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور جب آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر کرتا ہے اور فسق وکفر کے سبب خوشحالی اور قحط ہر حالت میں بندہ کمزور رہتا ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عطا کرے تو وہ شکر ادا نہیں کرتا اور

---

[1]... فرات کی جانبِ مغرب کوفہ سے تقریباً7 فرسخ (کم وبیش21 میل) کے فاصلے پر واقع ایک مقام ”دَیْرِ جَماجِم“ ہے۔ (اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۹/ ۵۳۷) یہاں حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن اشعث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حجاج بن یوسف کے درمیان ۸۲ یا ۸۳ ہجری میں جنگ ہوئی تھی۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، باب احداث سنة اثنتین وثمانین، ۶/ ۸، ۹)

[2]... اس روایت میں تیر چلانے کی نفی ہے جبکہ پچھلی روایت میں تیر چلانے کا ذکر ہے۔ بظاہر دونوں روایات میں تعارض و اختلاف ہے مگر دیگر کتب میں موجود روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں تیر چلانے کا ذکر ہے وہاں مراد یہ ہے کہ تیر تو چلائے مگر وہ فریق مخالف کو لگے نہیں اور جہاں تیر چلانے کی نفی ہے اس سے مراد ہے کہ اپنے تیروں سے کسی کو قتل نہیں کیا۔ جیسا کہ اس روایت میں ہے: ”میں جنگ جماجم میں شریک تھا، میں نے تیر چلائے مگر درست نشانے پر نہ لگے۔“ (مسند ابن الجعد، ص۳۹۹، رقم: ۲۷۲۵)

جب آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر نہیں کرتا اور شہد سے زیادہ میٹھی چیز باہمی محبت ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کے درمیان پیدا فرمائی ہے۔" پھر مجھ سے فرمایا: "تم سے ملاقات کرنا مجھے شہد سے زیادہ پسند ہے۔"

﴿6158﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگا تو آپ نے کہا: "وہ خوبصورت نہیں ہے۔" انہوں نے کہا: "مجھے قبول ہے۔" آپ نے پھر کہا: "اس کی آنکھوں میں کچھ مسئلہ ہے۔" انہوں نے کہا: "میں پھر بھی راضی ہوں۔"

شُہرت کا علاج:

﴿6159﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرأت میں بے حد مشہور ہوگئے تو انہوں نے اس شہرت کو ختم کرنے کے لئے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاگردی اختیار کرلی۔

استاد کو دشواری میں نہ ڈالتے:

﴿6160﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے طلحہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کوئی شاگرد نہیں دیکھا، اگر میں کھڑا ہوتا اور پھر بیٹھ جاتا تو وہ قرأت موقوف کر دیتے اور اگر میں گھٹنوں پر چادر باندھے بیٹھا ہوتا پھر چادر کو کھول دیتا تو وہ قرأت روک دیتے کیونکہ وہ مجھے دشواری میں ڈالنا نہیں چاہتے تھے۔

﴿6161﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ طلحہ بن مُصرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس آیا کرتے تھے، میں انہیں علم قرأت سکھایا کرتا تھا، جب تک میں خود پڑھانے نہیں آتا وہ مجھے بُلاتے نہیں تھے اور اگر میں کھنکھارتا یا کھانستا تو وہ اُٹھ کر چلے جاتے۔

﴿6162﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ طلحہ بن مُصرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے سبق سنایا کرتے، جب میں کہیں گرفت کرکے انہیں لُقمہ دیتا تو کہتے: "ہم نے اسی طرح پڑھا تھا۔" مزید بیان کرتے ہیں: اگر میں اپنے ہاتھ یا پاؤں کو حرکت دیتا تو وہ سلام کرکے روانہ ہو جاتے۔

استاد کے دروازے پر دستک نہ دیتے:

﴿6163﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دروازے پر آکر بیٹھ جایا کرتے تھے، خادمہ کا آنا جانا لگا رہتا مگر وہ اس سے کچھ نہ کہتے یہاں تک کہ میں خود باہر آجاتا تو وہ قرآنِ کریم پڑھنے بیٹھ جاتے۔ تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو خطا کرتا ہے نہ اعرابی غلطی کرتا ہے؟ اگر میں دیوار سے ٹیک لگاتا تو وہ سلام کر کے چلے جاتے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قراَت میں مشہور ہو گئے تو انہوں نے شہرت ختم کرنے کے لئے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاگردی اختیار کر لی۔

رات بھر تلاوت:

﴿6164﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے رمضانُ المبارک کی 27 ویں شب مسجد اِیَّامِیِّین میں طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گزاری، زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو رات کو قرآنِ مجید مکمل کر کے اپنے گھر چلے گئے جبکہ طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں ٹھہرے رہے حتّٰی کہ فجر کے وقت قرآنِ مجید ختم کیا۔

﴿6165﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مرض الموت میں مبتلا تھے تو میں نے انہیں بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا امام طاوٗس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مریض کے کراہنے کو ناپسند جانتے تھے۔ اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کراہتے ہوئے نہ سنا گیا حتّٰی کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

اختلاف نہیں بلکہ وُسعت:

﴿6166﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی جُہَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے جب اہلِ علم کی مختلف آرا کو "اختلافِ رائے" کا نام دیا جاتا تو آپ فرماتے: اسے "اختلاف" نہ

کہا کرو بلکہ ”وُسعت“[1] (یعنی رحمت) کہا کرو۔

اولاد فرمانبردار کیسے بنے؟

﴿6167﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو معشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اپنے بیٹے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: بیٹے کے لئے اس آیت سے دعا کرو:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ (پ۲۶، الاحقاف: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (نیکی) رکھ۔

﴿6168﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مغول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابوالحصین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے کسی نے کہا: ”میں نے ایسے بزرگوں کی صحبت اختیار کی ہے کہ اگر آپ انہیں دیکھ لیتے تو آپ کا کلیجا جل جاتا۔“ دوسرے نے کہا: ”ہم نے ایسے بزرگوں کی صحبت اختیار کی ہے گویا ان کے مقابلے میں ہماری حیثیت چوروں کی سی ہے۔“

ایک مسلمان اور بے شمار شیطان:

﴿6169﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسنان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ابلیس مسلمان کو بہکانے کے لئے قبیلہ رَبیعہ اور مُضَر کے لوگوں سے بھی زیادہ شیاطین اکھٹے کرتا ہے۔“

﴿6170﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ جُہَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے

---

[1]... مراد یہ ہے کہ فروعی مسائل میں مجتہدین کا اختلاف رحمت ہے اور وُسعت کا باعث ہے۔
(فیض القدیر، ۱/ ۲۷۱، تحت الحدیث: ۲۸۸، ملخصاً)

میں زبان سے کچھ کہہ گیا مگر میرا دل ان سے محبت کرتا ہے۔"

نماز کی محبت:

﴿6171﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہتے ہیں: ہمیں حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوسی نے بتایا کہ آپ بیمار ہیں۔ ہم عیادت کے لئے گئے تو حضرتِ سیِّدُنا زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: "اُٹھئے! نماز پڑھ لیجئے، مجھے معلوم ہے کہ آپ نماز سے محبت کرتے ہیں۔" یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

جائز اشیاء میں بھی احتیاط:

﴿6172﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُخلَد بن خِداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف اور حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کھانا کھانے بیٹھے تو انہیں نبیذ[1] پیش کی گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نبیذ پی اور اپنی دائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف بڑھادی۔ انہوں نے سونگھی پھر اپنی دائیں جانب بیٹھے شخص کو دے دی۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: "آپ نے نبیذ کیوں نہیں پی؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "مجھے بد ہضمی کا خوف تھا۔" حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کہیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: "دنیا کی بد ہضمی کا خوف تھا یا آخرت کی۔"

﴿6173﴾... حضرتِ سیِّدُنا حریش بن سُلیم[2] رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محلے کی مسجد میں داخل ہوئے، مسجد میں عجیب خوشبو آرہی تھی (جو خلل کا باعث بن رہی تھی)۔ اس پر آپ نے فرمایا: "ہماری مسجد میں شراب کس نے چھڑکی ہے۔"

﴿6174﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن مُثَنّٰی حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی قبیلہ کندہ کے ایک شخص کے حوالے سے

1... نبیذ وہ مشروب جس میں کھجوریں ڈالی جائیں جس سے پانی میٹھا ہو جائے مگر (اعضا کو) سست کرنے والا اور نشہ آور نہ ہو، نشہ آور ہو تو اس کا پینا حرام ہے۔ (الفتاوی الخانیہ، ۱/ ۹)

2... متن میں اس مقام پر "حریش بن مسلم" مذکور ہے جبکہ کتب اعلام میں "حریش بن سلیم" کا ذکر ملتا ہے جو طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں لہٰذا یہی لکھ دیا گیا ہے۔ (علمیہ)

بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب ہم قرض لے کر کھاتے ہیں تو سرکہ سے ابتدا کرتے ہیں اور جب قرض لئے بغیر کھاتے ہیں تو سالن سے کھاتے ہیں۔''

﴿6175﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں نَیروز (مجوسیوں کی عید) کے دن باہر نکلنا پسند نہیں کرتا کیونکہ میں اسے مجوسیت کا ایک حصہ سمجھتا ہوں، میں انسانوں کو دیکھوں یا جُھولوں کو۔''

﴿6176﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مغول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''انسان کے لئے ہر دن عبرت ہے۔'' آپ کے غلام نے عرض کی: ''اگر آپ (کی گریہ وزاری) کا یہی معمول رہا تو آپ کی بینائی جاتی رہے گی اور پھر آپ کسی راستہ بتانے والے کو طلب کریں گے۔''

﴿6177﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جس مجلس میں بھی دیکھا لوگوں پر فضیلت والا ہی پایا۔

سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

آپ نے متعدد صحابۂ کرام کی زیارت کی اور حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن اَوفٰی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث سُنیں اور جلیل القدر تابعین اور شام کے رہنے والوں میں سے حضرتِ سیِّدُنا سُوید بن غَفَلہ، حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبَیش، حضرتِ سیِّدُنا علقمہ، حضرتِ سیِّدُنا مسروق، حضرتِ سیِّدُنا ابو مَعْمَر، حضرتِ سیِّدُنا زید بن وَہب، حضرتِ سیِّدُنا ہَزِیل بن شُرَحْبِیل، حضرتِ سیِّدُنا مُرہ ہمدانی، حضرتِ سیِّدُنا ہلال بن یَساف، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر، حضرتِ سیِّدُنا ابوبردہ بن موسٰی، حضرتِ سیِّدُنا مُصعَب بن سعد بن ابی وقاص، حضرتِ سیِّدُنا عُمیرہ بن سعد اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَوسَجہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے اور حجازی تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح، حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا کُرَیب اور حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے بھی احادیث سنی ہیں۔

کتابُ اللہ کی وصیت:

﴿79-6178﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن

اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ”کیا حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی وصیت فرمائی ہے؟“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: ”نہیں۔“ میں نے پوچھا: ”تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصیت کا حکم کیوں فرمایا؟“ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتابُ اللہ کی وصیت فرمائی۔“

حضرتِ سیِّدُنا ہزیل بن شرحبیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: (اگر وصیت ہوتی تو) امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وصیت کے مطابق تمام معاملات وصی[1] کے سپرد کر دیتے کیونکہ وہ تو چاہتے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی حکم کسی کے لئے بھی پائیں تو اس کی پوری اطاعت کریں۔

گری پڑی چیز کا حکم:

﴿6180﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راستے میں پڑی ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ”اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہو گی تو میں اسے کھا لیتا۔“[2] حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کھجور کے پاس سے گزرے تو آپ نے اسے کھا لیا[3]۔

1... وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو وصیت کرنے والا (موصی) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۹، ۳/ ۹۹۳)

2... بخاری، کتاب فی اللقطة، باب اذا وجد تمرة فی الطریق، ۲/ ۱۲۱، حدیث: ۲۴۳۱

3... لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو تلاش نہ کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظن غالب ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو اٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لئے اٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے اور اگر یہ ظن غالب ہو کہ میں نہ اٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع وہلاک ہو جائے گی تو اٹھا لینا ضرور ہے لیکن اگر نہ اٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ لقطہ کو اپنے تصرف (استعمال) میں لانے کے لئے اٹھایا پھر نادم ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بری الذمہ نہ ہو گا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اس کے حوالہ کر دے اور اگر مالک کو دینے کے لئے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان...

﴿6181﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غزوۂ حنین میں ایک دراز گوش[1] پر سوار دیکھا جس کی نکیل کھجور کی چھال کی تھی۔

﴿6182﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیکھا کہ ایک شخص نے پیشاب کیا اور پھر پانی سے پاکی حاصل کی تو آپ نے فرمایا: ہم ایسا نہیں کرتے۔[2]

﴿6183﴾... حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں طلوعِ فجر (یعنی فجر کا وقت شروع ہونے) سے پہلے اذان نہ دیا کروں۔

موزوں پر مسح کی مدّت:

﴿6184﴾... حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبَیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسَّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آئے تو آپ نے پوچھا: "صبح صبح کیسے آنا ہوا؟" حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبَیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: "علم حاصل کرنے آیا ہوں۔" انہوں نے فرمایا: "جیسا تم نے کیا ایسا عمل جو بھی کرتا ہے فرشتے اس کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔" حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبَیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: "میں آپ کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔" انہوں نے بتایا کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: کیا موزوں پر مسح کیا جائے گا؟ "تو مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہاں! مسافر کے لئے اجازت ہے کہ وہ تین دن پیشاب اور

......نہیں۔ ملتقط (اٹھانے والے) پر تشہیر (اعلان کرنا) لازم ہے یعنی بازاروں اور شارعِ عام اور مساجد میں اتنے زمانہ تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین (شرعی فقیر) پر تصدق کر دے۔ اٹھانے والا اگر (خود شرعی) فقیر ہے تو مدتِ مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صرف (استعمال) میں بھی لا سکتا ہے اور مالدار ہے تو اپنے رشتہ والے فقیر کو دے سکتا ہے مثلاً اپنے باپ، ماں، شوہر، زوجہ، بالغ اولاد کو دے سکتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۷۳ تا ۴۷۶، ملتقطاً)

1... فارسی زبان میں دراز گوش "گدھے" کو کہتے ہیں۔

2... آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنّت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۴۱۰)

پاخانہ کے سبب موزے نہ اتارے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات کی اجازت ہے۔"[1]

﴿6185﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔[2]

غلاموں کے ساتھ خیر خواہی:

﴿6186﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خزانچی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا: "غلاموں کو خوراک دی؟" اس نے کہا: "نہیں۔" فرمایا: جاکر دو کیونکہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہی گناہ بہت ہے کہ تم کسی کے مالک ہو کر اس کی خوراک روکو۔"[3]

جنت میں جانے والے تین لوگ:

﴿6187﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جسے رمضان میں موت آجائے وہ جنت میں داخل ہو گا، جسے وقوفِ عَرَفہ کے دوران موت آجائے وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو صدقہ کرتے ہوئے مر جائے وہ جنت میں داخل ہو گا۔"[4]

﴿6188﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے[5]۔"[6]

1... ترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ماجاء فی المسح علی الخفین للمسافر والمقیم، ۱/ ۱۵۳، حدیث: ۹۶
معجم کبیر، ۸/ ۵۵، حدیث: ۷۳۴۹، ۷۳۵۰

2... بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب من قاتل دون مالہ، ۲/ ۱۳۸، حدیث: ۲۴۸۰ عن عبد اللہ بن عمرو

3... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال، ص۴۹۹، حدیث: ۹۹۶

4... تعزیۃ المسلم لابن عساکر، ثواب من مات من الغزاۃ... الخ، ص۲۹، حدیث: ۹۴ بتغیر قلیل

5... کفر یا بمعنی کفرانِ نعمت یعنی ناشکری ہے، ایمان کا مقابل یعنی بلا قصور مسلمان کو بُرا کہنا اور بلا قصور اس سے لڑنا بھڑنا ناشکری ہے یا کفار کا سا کام ہے یا اسے مسلمان ہونے کی وجہ سے مارنا پیٹنا یا ناجائز جنگ کو حلال سمجھ کر کرنا کفر و بے ایمانی ہے۔
(مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۴۸)

6... بخاری، کتاب الادب، باب ماینہی من السباب واللعن، ۴/ ۱۱۱، حدیث: ۶۰۴۴

صدقہ کرنے کی فضیلت:

﴿6189﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بیان کرتی ہیں: ہمیں ایک بُھنی ہوئی بکری تحفہ میں دی گئی، میں نے اسے تقسیم کردیا لیکن اس کا بازو چھوڑ دیا۔ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو میں نے انہیں سارا ماجرا سنایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بازو کے علاوہ ساری بکری تمہارے لئے ذخیرہ کردی گئی ہے۔“

مسجد بنانے کی فضیلت:

﴿6190﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے مسجد بنائی اگرچہ پرندے کے گھونسلے برابر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔“[1]

نماز میں کمی کرنے والا:

﴿6191﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو نماز (کے رکوع و سجود) میں کوتاہی کرتے دیکھا تو اس سے پوچھا: ”تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟“ اس نے کہا: ”40سال سے۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”تم نے 40سال سے نماز نہیں پڑھی، اگر تمہیں اسی حالت پر موت آگئی تو تم دینِ محمدی پر نہیں مروگے۔“

﴿6192﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت طلب کی تو معلمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ اقدس سے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”سعد! اجازت نظر کی وجہ سے ہی تو طلب کی جاتی ہے۔“[2]

1... الاحسان، کتاب الصلوۃ، باب المساجد، ۳/ ۶۹، حدیث: ۱۶۰۸

2... ابو داود، کتاب الادب، باب فی الاستئذان، ۴/ ۴۴۲، حدیث: ۵۱۷۴، بتغیر قلیل، عن سعد بن ابی وقاص

سدرۃُ المنتہیٰ کی خصوصیت:

﴿6193﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج عطا کی گئی تو آپ کو سدرۃُ المنتہیٰ لے جایا گیا یہ ساتویں آسمان پر ہے۔ جو چیزیں زمین سے اوپر اٹھائی جاتی ہیں یہاں تک ہی پہنچتی ہیں پھر یہاں سے لے لی جاتی ہیں اور جو چیزیں اوپر سے اتاری جاتی ہیں یہاں تک ہی پہنچتی ہیں پھر یہاں سے لے لی جاتی ہیں۔ سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ حضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے بارے میں فرمایا: وہ سونے کے پتنگے تھے[1]۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مزید بیان کیا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین چیزیں دی گئیں: (۱)... پانچ نمازیں (۲)... سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور (۳)... شرک کے علاوہ آپ کے اُمتی کی تمام بُرائیوں کی بخشش۔

اے اُحد! ٹھہر جا:

﴿6194﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ حکمران مجھے کہتے ہیں کہ میں اصحابِ رسول کو بُرا کہوں حالانکہ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ یہی اصحاب تھے، اُحد پہاڑ لرزنے لگا تو حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے اُحد! ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔“[2]

پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق جنتی ہیں، حضرت عمر بن خطاب جنتی ہیں،

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 158** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: سدرۃُ المنتہیٰ کے بیان میں جو آیتِ کریمہ ”اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰى ۙ﴿۱۶﴾“ (پ۲۷، النجم: ۱۶، ترجمۂ کنزالایمان: جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا) وارد ہے اس کی تفسیر حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے پتنگوں سے کی پتنگے یا تو فرشتے ہیں یا اَرواحِ انبیاء جو پتنگوں کی طرح محسوس ہوتی ہیں خیال رہے کہ اس بیری کے ہر پتہ پر فرشتوں کی فوجیں ہیں بزرگوں کی روحیں اور سبز رنگ کے غیبی پرندے اور رنگ برنگے انوار۔

2... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عثمان بن عفان، ۲/ ۵۳۱، حدیث: ۳۶۹۹

مسند امام احمد، مسند سعید بن زید، ۱/ ۳۹۹، حدیث: ۱۶۳۸

حضرت زبیر بن عوّام جنتی ہیں، حضرت عبد الرحمٰن بن عَوف جنتی ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں اور اپنا نام لیتے ہوئے فرمایا کہ سعید بن زید جنتی ہے (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)۔

﴿6195﴾... حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ جس بیماری میں حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال ظاہری ہوا اس میں فرمایا: مجھے (اونٹ یا کسی جانور کے) کاندھے کی ہڈی اور دوات لاکر دو تاکہ تمہارے لئے ایسی تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے[1]۔[2]

صدیق کا دریچہ بند نہ کرو:

﴿6196﴾... حضرتِ سیّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: ''ابو بکر غار میں میرے رفیق اور مونس تھے، ان کے دریچے کے علاوہ مسجد کا ہر دریچہ بند کر دو۔''[3]

ہر نشہ آور چیز حرام ہے:

﴿6197﴾... حضرتِ سیّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات

❶... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 296 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تین چیزوں سے معصوم ہیں: گناہ سے خصوصًا جھوٹ سے۔ شرعی اَحکام بدلنے سے۔ شرعی حکم چھپانے سے اور مخلوق تک نہ پہنچانے سے۔ حتّٰی کہ جب حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر جادو ہوا تب بھی آپ کوئی عبادت کوئی حکم شرعی نہ بھولے اور نہ تبدیل فرماسکے لہٰذا آج جو حکم لکھنا چاہتے تھے وہ وہ ہی تھا جو تندرستی شریف میں بیان کر چکے تھے کوئی نئی چیز نہ تھی۔ اس میں گفتگو ہے کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس وقت کیا لکھنا چاہتے تھے۔ بعض کے نزدیک نماز کی تاکید۔ لونڈی غلاموں سے اچھا سلوک۔ مہمانوں سے اچھا برتاؤ۔ بعض کے نزدیک حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے لیے خلافت نامہ جس کا ذکر ایک بار حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے عائشہ صدیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے کیا بھی تھا کہ ابو بکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو بلاؤ میں ان کے لئے خلافت لکھ دوں پھر فرمایا چھوڑو کوئی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابو بکر کے ہوتے کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے۔ پھر عملی طور پر آپ کو خلیفہ بنا بھی دیا کہ اپنے مُصلّے پر اِمام بنا کر کھڑا کر دیا۔ یہ امامتِ صُغریٰ آپ کی امامتِ کبریٰ کی دلیل ہے۔ جیسے کہ کسی بزرگ کا اپنے کسی خلیفہ کو دستار بندی کر دینا، سجادہ پر بٹھا دینا۔

❷... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ترک الوصیۃ لمن لیس لہ شیء یوصی فیہ، ص۸۸۸، حدیث: ۱۶۳۷

❸... فضائل الصحابۃ للامام احمد، ص۴۸۳، حدیث: ۶۰۳

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“[1]

کمزوروں کے سبب مدد کی جاتی ہے:

﴿6198﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُصعَب بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خود کو کمزوروں سے فضیلت والا گمان کیا تو حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمت کے کمزوروں کی دعاؤں اور اخلاص کے سبب اس اُمت کی مدد فرمائے گا۔“[2]

شام تک فرشتوں کی دعائیں:

﴿6199﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے دن کے ابتدائی حصے میں قرآنِ پاک ختم کیا فرشتے شام تک اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور جس نے دن کے آخری حصے میں قرآنِ پاک ختم کیا فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں[3]۔“[4]

شانِ علی:

﴿6200﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمیرہ بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے منبر پر کھڑے ہو کر حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ اور حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور ان کے ساتھ منبر کے گرد بیٹھے 12 افراد سے قسم لی کہ میں تم سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: ”مَنْ

1... بخاری، کتاب المغازی، باب بعث ابی موسی و معاذ الی یمن، ۳/ ۱۲۱، حدیث: ۴۳۴۳

2... نسائی، کتاب الجھاد، باب الاستنصار بالضعیف، ص۵۱۸، حدیث: ۳۱۷۵

3... حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اوّل شب کو۔ گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہو گی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہو گی۔ (بہار شریعت، حصہ سوم، ۱/ ۵۵۱ ملتقطا)

4... تفسیر القرطبی، خطبۃ المصنف، باب ما یلزم قاریٔ القرآن، ۱/ ۴۴ بتغیر قلیلم قول ابراھیم التیمی

کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہ یعنی جس کا میں مولا ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں۔“[1] سب کے سب کھڑے ہو کر کہنے لگے: ”ہاں ہاں! ضرور۔“ ایک شخص بیٹھا رہا تو آپ نے پوچھا: ”تمہیں کھڑے ہونے سے کس نے روکا؟“ اس نے جواب دیا: ”اے امیر المؤمنین! میں بوڑھا ہو گیا اور بھول گیا ہوں۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر اس نے خلافِ واقع بات کی ہو تو اسے آزمائش میں مبتلا فرما۔“

راوی کہتے ہیں: جب اس شخص کی وفات ہوئی تو ہم نے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سفید نشان دیکھا جو عمامے سے چھپتا نہ تھا۔

مسلمان کی خیر خواہی کا ثواب:

﴿6201﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ”جس نے کسی کو دودھ والا جانور عاریۃً دیا یا مشک تحفہ میں دی اس کے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔“[2] یہ بھی ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر درود بھیجتے ہیں۔“[3] جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو لوگوں کے کاندھوں اور سینوں کو ہاتھ لگاتے اور فرماتے: صف میں سیدھے ہو کر کھڑے ہو، آگے پیچھے کھڑے نہ ہو کہ کہیں تمہارے دل جدا جدا نہ ہو جائیں۔“[4] مزید ارشاد فرمایا: ”قرآن کو اپنی آوازں سے مزین کرو۔“[5]

اس حدیث مبارکہ کو کثیر افراد نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کیا ہے۔

صبح کی دعا:

﴿6202﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تمام نبیوں کے سرور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صبح کے وقت یہ دعا کرتے: اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳ عن زید بن ارقم

2... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المنحة، ۳/ ۳۸۵، حدیث: ۱۹۶۴

3... ابو داود، کتاب الصلوة، باب تسویة الصفوف، ۱/ ۲۶۵، حدیث: ۶۶۴

4... مسلم، کتاب الصلوة، باب تسویة الصفوف واقامتها، ص ۲۳۰، حدیث: ۴۳۲ عن ابی مسعود

5... نسائی، کتاب الافتتاح، باب تزیین القرآن بالقنوت، ص ۱۷۵، حدیث: ۱۰۱۲

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْکِبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی ہم نے اور ساری مخلوق نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے صبح کی اور تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے اِس دن اور آئندہ آنے والے دنوں کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اِس دن کے شر اور آئندہ آنے والے دنوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں سُستی، تکبر اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔[1]

﴿6203﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان رحمت نشان ہے: ”جس نے کسی دن روزہ رکھا اور اس دن کوئی گناہ نہ کیا تو اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جائیں گی۔“[2]

شیطان کو کنکری مارنے کا اَجر:

﴿6204﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے رمیٔ جمار (یعنی شیطان کو کنکریاں مارنے) کے بارے میں سوال کیا: ”اس میں کیا (اجر) ہے؟“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس چیز کی تجھے سب سے زیادہ حاجت ہو گی اسے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے پاس پائے گا۔“[3]

﴿6205﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ ہم حضور نبیِّ کریم، رؤوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سفر پر تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہوں۔ جو بھی ان دو باتوں (یعنی توحید و رسالت) پر یقین رکھتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔“[4]

---

1 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر مالم یعمل، ص۱۴۵۸، حدیث: ۲۷۲۳
معجم کبیر، ۲/ ۲۴، حدیث: ۱۱۷۰

2 ...معجم اوسط، ۵/ ۳۳۲، حدیث: ۷۵۰۲

3 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۳۰۶، حدیث: ۱۳۴۷۹

4 ...مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی أن من مات علی التوحید... الخ، ص ۳۵، حدیث: ۲۷

﴿6206﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، سلطانِ بحر وبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّ وَجَلَّ جواد (بہت دینے والا) ہے، وہ سخاوت اور بلند اَخلاق کو پسند فرماتا ہے اور بُرے اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔"[1]

حضرتِ سیِّدُنا زُبید بن حارث اِیامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد الرحمٰن زُبید بن حارث اِیامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ خوف وخشیت والے، توکل وقناعت والے اور قرآن اور اس کے احکام کے متعلق غور وفکر کرنے والے تھے۔

منقول ہے کہ عجز واِنکساری اپنانے اور توکُّل وقناعت اختیار کرنے کا نام تصوف ہے۔

﴿6207﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: جب میں حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو بازار سے آتے دیکھتا تو میرا دل کانپ اٹھتا۔

﴿6208﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں: میں نے ایک ایسا کلمہ یعنی بات سنی جس کی برکت سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے 30 سال تک نفع پہنچایا۔

﴿6209﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی سے بہتر اور افضل شخص نہیں دیکھا۔

نماز کے بعد کا وِرد:

﴿6210﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ایک کنیز تھی۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز سے فارغ ہوجاتے تو "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس" کا وِرد کرتے۔ پھر کنیز آپ کو فارسی زبان میں دن چڑھنے کی اطلاع دیتی: "رُوزْ مَادْ یعنی دن چڑھ چکا ہے۔"

﴿6211﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن ابورباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی

[1]...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب ماذکر فی الشح، ۶/ ۲۵۴، حدیث: ۱۱

قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی سے پوچھا گیا: ”کیا آپ (جہاد میں) حضرتِ سیِّدُنا زید بن امام زَیْنُ العابِدِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا ساتھ دینے نہیں جارہے؟“ تو آپ نے فرمایا: ”میں تو اپنے نفس ہی کے ساتھ جہاد میں مشغول ہوں۔“

شفا کے بجائے بھلائی کا سوال:

﴿6212﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیمار تھے۔ ہم ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کی: ”آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شفا طلب کیجئے“ یا کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو شفا عطا فرمائے۔“ تو آپ نے فرمایا: ”میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی طلب کرتا ہوں۔“

﴿6213﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیمار تھے۔ میں نے کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو شفا عطا فرمائے۔“ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خیر طلب کرتا ہوں۔“

غیبی مدد:

﴿6214﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کے بھتیجے حضرتِ عمران بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ چچاجان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج کے سفر پر تھے۔ قافلے والوں کے پاس پانی ختم ہوچکا تھا۔ آپ کو وضو کی حاجت پیش آئی تو آپ کسی کونے میں قضائے حاجت کے لئے چلے گئے۔ واپس آتے ہوئے ایک جگہ پانی دیکھا تو خود وضو کیا اور جاکر قافلے والوں کو اس کے بارے میں بتایا تاکہ وہ پانی جمع کرلیں اور وضو بھی کرلیں۔ قافلے والے اس جگہ آئے تو انہوں نے پانی کا نام ونشان نہ پایا۔

نیک بندوں کی دعا:

﴿6215﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ بن حدیج نے آلِ خارجہ کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ عورت کا ایک بھائی اس نکاح پر راضی تھا اور دوسرا ناراض تھا۔ اس نے غصہ میں آکر حاکم سے شکایت کردی۔ حاکم نے صوبے کے گورنر یوسف بن عمر ثقفی کو بذریعہ خط حکم دیا کہ گواہوں کی تفتیش کرو اور انہیں پکڑ کر قید کردو۔ ایک گواہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بھی تھے۔ آپ نے دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس سال حج کی سعادت نصیب فرما اور یوسف مجھے کبھی نہ دیکھ سکے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ

نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپ کو اسی سال حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ حج سے واپسی پر آپ کا انتقال ہو گیا اور ”نُقرہ“ نامی مقام پر آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

مینگنیاں درہم سے بہتر ہیں:

﴿6216-17﴾... حضرتِ سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے اپنے گھر میں مینگنیاں دیکھیں تو فرمایا: ”مجھے یہ بات پسند نہیں کہ ان مینگنیوں کی جگہ درہم ہوں۔“

﴿6218﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں: ”میرے نزدیک (گھر میں) ہزار مینگنیوں کی موجودگی ہزار درہم سے بہتر ہے۔“

﴿6219﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُصین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حاکمِ وقت نے حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو ایک ہزار درہم دیئے مگر آپ نے قبول نہ کئے۔

تربیت کا انوکھا انداز:

﴿6220﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی اپنے محلے کی مسجد میں مؤذن تھے۔ آپ بچوں کو کہا کرتے: ”بچو! چلو نماز پڑھو، میں تمہیں اخروٹ دوں گا۔“ بچے آکر نماز پڑھتے پھر آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے۔ ہم نے ان سے کہا: ”آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟“ فرمایا: ”اس میں میرا کیا جاتا ہے کہ میں ان کے لئے پانچ درہم کے اخروٹ خریدوں اور وہ نماز کے عادی بن جائیں۔“

بے سہارا لوگوں کی مدد:

﴿6221﴾... حضرتِ سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کا ذکر کیا تو لوگوں نے پوچھا: ”اے ابوسفیان! آپ کس کا ذکر کر رہے ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا: میں حضرت زُبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کر رہا ہوں، تمہیں معلوم ہے یہ کون تھے؟ آپ قبیلہ ”ایام“ سے تعلق رکھتے تھے، آپ نے ایک بکری پال رکھی تھی جس کی بہت ساری مینگنیاں گھر میں جمع ہو جاتی تھیں، آپ فرماتے: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ اس کی ہر مینگنی کے بدلے درہم

ملے۔ ”جب رات میں بارش ہوتی تو آگ روشن کر کے علاقے کے بے سہارا لوگوں کے پاس جا کر پوچھتے: ”کیا آپ کی چھت ٹپک رہی ہے؟ کیا آپ کو آگ کی ضرورت ہے؟“ اور صبح کو بے سہارا لوگوں کے پاس جاتے اور ان سے پوچھتے: ”کیا آپ کو بازار سے کچھ منگوانا ہے؟ کیا آپ لوگوں کو کچھ چاہئے؟“

﴿6222﴾... حضرتِ سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک نابینا سوال کے ارادے سے آیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم کچھ مانگنا ہی چاہتے ہو تو میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے۔“

رات کے تین حصے:

﴿6223﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ والد صاحب نے رات کو تین حصوں میں بانٹ رکھا تھا، ایک حصہ اپنے لئے، ایک میرے لئے اور ایک میرے بھائی کے لئے۔ آپ تہائی رات تک قیام کرتے پھر مجھے پاؤں سے ہلا کر اُٹھاتے، میری سستی دیکھتے تو فرماتے: بیٹا! سو جاؤ، میں تمہاری جانب سے عبادت کر لیتا ہوں۔ پھر میرے بھائی کے پاس آتے اور انہیں پاؤں سے ہلا کر اٹھاتے، اگر ان کے عمل میں سستی دیکھتے تو فرماتے: بیٹا! سو جاؤ، میں تمہاری جانب سے عبادت کر لیتا ہوں۔ اس طرح آپ ساری رات قیام کرتے حتّٰی کہ فجر کا وقت شروع ہو جاتا۔

﴿6224﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں: لوگوں میں مشہور تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے رات کا وقت اپنے اور اپنے بیٹوں کے لئے بانٹ رکھا تھا۔ جب ان میں کوئی سست ہو جاتا تو اس کی جانب سے عمل کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکۂ مکرّمہ سے واپس آتے تو گھر والوں کو آپ کی آمد کا علم اس وقت ہوتا جب آپ مسجد میں اذان دیتے۔

﴿6225﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کسی بندے کی کھال بننے کا اختیار ملتا تو میں حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو اختیار کرتا۔

آلاتِ موسیقی سے نفرت:

﴿6226﴾... حضرتِ سیِّدُنا اشعث بن عبد الرحمٰن بن زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ میرے

داداجان نے ایک باندی کے پاس بانسری دیکھی تو اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اور ایک باندی کے پاس دف دیکھا تو اسے بھی توڑ دیا۔

افضل عمل:

﴿6227﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن کثیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کہاں جارہے ہیں؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی طرف۔'' میں نے پوچھا: ''آپ نے کونسا عمل افضل پایا؟'' فرمایا: ''نماز اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی محبت۔''

قربِ الٰہی پانے والے:

﴿6228﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام سے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ اُمتِ محمدیہ کی عقلیں کم ہو جائیں گی اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہونگے۔'' عرض کی گئی: یانبیَّ اللہ! ان کی عقلیں کم ہونے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب ہونے کا کیا مطلب ہے؟'' فرمایا: ''عقل کم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ چوپائے کو لعن طعن کریں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگوں کی دستر خوان اُٹھانے سے پہلے مغفرت کر دی جائے گی کیونکہ وہ (کھانے سے پہلے) بِسْمِ اللّٰہ پڑھتے اور (بعد میں) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے ہوں گے۔''

سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا خوفِ خدا:

﴿6229﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مغول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو فرماتے سنا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کوئی نصیحت آموز واقعہ سنتے تو اس طرح روتے جس طرح کوئی عورت بچہ فوت ہو جانے پر روتی ہے۔

﴿6230﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے فرمایا: ''دل کی تونگری بہت نفع بخش ہے مگر یہ نفع بہت کم پایا جاتا ہے۔''

سیِّدُنا زُبید بن حارث اِیامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی مرویات

آپ نے صحابۂ کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر، حضرتِ سیِّدُنا انس اور ایک اور صحابی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی ہے جبکہ حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل، حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی اور حضرتِ سیِّدُنا مُرّہ ہمدانی رَحِمَہُمُ اللہ تَعَالٰی سے احادیث سنی ہیں۔ تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعتمر، حضرتِ سیِّدُنا اَعمش، حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جُحادہ رَحِمَہُمُ اللہ تَعَالٰی نے آپ سے روایات بیان کیں۔

سمندر کے جھاگ برابر گناہوں کی بخشش:

﴿6231﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جس نے یہ کلمات پڑھے "سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم" اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا معاذ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے آسان بات کی خبر نہ دوں؟ جو تین مرتبہ یہ پڑھے "اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہ" اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کی فضیلت:

﴿6232﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہنے کی وجہ سے ہمیشہ لوگوں سے مصیبتیں دور کرتا رہے گا جب تک وہ اپنی دنیا میں کمی کی پروا نہ کریں اور جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر مصیبت کو لوٹا دے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم ان لوگوں میں سے نہ ہونا۔"[1]

﴿6233﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضورِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کا شرف پانے والے ایک صحابی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے

1... معجم اوسط، ۴/ ۱۱۷، حدیث: ۵۴۰۸ بتغیر قلیل، عن عائشة

فرمایا: ”کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوگی کہ میں تمہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں؟“ لوگوں نے کہا: ”جی ہاں! ضرور۔“ آپ نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر جما دیئے۔

﴿6234﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے[1]۔“[2]

صبر نصف ایمان ہے:

﴿6235﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔[3]

﴿6236﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم فلاں فلاں مقام پر جنتی شخص کے پاس جمع ہوگے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا۔“ ہم ان مقامات پر حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جمع ہوئے۔[4]

اختیاراتِ نبوی:

﴿6237﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوم نحر میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”ہم اپنے اس دن کی ابتدا نماز سے کریں گے پھر قربانی کریں گے۔ جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے پہلے ذبح کرلیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کرلیا قربانی سے اُس کا کوئی تعلق نہیں۔“ حضرتِ سیِّدُنا براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میرے ماموں حضرتِ ابوبرزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے نماز سے پہلے قربانی کرلی ہے اور میرے پاس جذعہ (یعنی چھ مہینے کا بکری کا بچہ) ہے

1... اس پر حاشیہ ما قبل روایت: 6188 کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

2... بخاری، کتاب الادب، باب ما ینھی من السباب واللعن، ۴/ ۱۱۱، حدیث: ۶۰۴۴

3... شرح اصول اعتقاد اھل السنة والجماعة، حدیث: ۱۶۸۲، الجزء الثانی، ص ۷۹۰

4... مسند طیالسی، عبد اللہ بن حوالة الازدی، ص ۱۷۲، حدیث: ۱۲۵۰ بتغیر قلیل، عن عبد اللہ بن حولة الازدی

جو مسنہ (یعنی ایک سال والی بکری) سے بہتر ہے۔[1] "نبیوں کے سردار، دوجہاں کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اسے ذبح کرو اور تمہارے بعد کسی کے لئے اس طرح کرنا جائز نہیں ہے۔[2]"[3]

﴿6238﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ خندق کے دن ارشاد فرمایا: "کفار نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نمازِ عصر سے روک دیا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے گھر اور قبور کو آگ سے بھر دے[4]۔[5]"

---

❶... قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیے اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکری ایک سال کی، اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۴۰)

❷... اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکام میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو با اختیار بنایا ہے کہ جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حرام کر دیں۔ جیسا کہ اس روایت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاص ان صحابی کے لئے چھ مہینے کے بکری کے بچے کی قربانی جائز کر دی حالانکہ بکرے یا بکری کی قربانی میں ضروری ہے کہ جانور کی عمر ایک سال ہو اس سے کم ہو گی تو قربانی بالکل نہیں ہو گی البتہ دنبے یا بھیڑ کے بچے کا مسئلہ اس سے جدا ہے جیسا کہ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اُس کی قربانی جائز ہے۔" (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳، ۳۴۹)

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اختیارات کی تفصیل جاننے کے لئے شیخ الحدیث حضرتِ علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مایہ ناز کتاب "مقام رسول" کے دوسرے باب کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔

❸... بخاری، کتاب العیدین، باب التکبیر الی العید، ۱/ ۳۳۲، حدیث: ۹۶۸ عن ابی بردہ

❹... مسلم، کتاب المساجد، باب الدلیل لمن قال الصلاۃ الوسطی ھی صلاۃ العصر، ص ۳۱۵، حدیث: ۶۲۷ عن علی

❺... یعنی ان (کفار) کے حملے کی وجہ سے ہمیں خندق کھودنا پڑی جس میں مشغولیت کی وجہ سے ہماری نمازیں خصوصاً نماز عصر قضاء ہوگئی۔ خیال رہے کہ غزوۂ احد میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو جسمانی ایذا بہت پہنچی لیکن وہاں کفار کو یہ بددعا نہ دی یہاں نمازیں قضاء ہونے پر یہ بددعا دی۔ معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو نمازیں جان سے پیاری تھیں نیز اس بددعا سے اظہار غضب وملال مقصود ہے حقیقتاً بددعا مقصود نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۳۹۷ ملتقطاً)

شارح بخاری حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد بن محمد قسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: "کفار نے جب حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین کے چہرے یعنی نماز کو زخم پہنچایا (نماز نہ پڑھنے دی) تو آپ نے برداشت نہ کیا جبکہ اپنے چہرے کو پہنچنے والے زخم برداشت کر لیے پس آپ نے اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ کے حق کو اپنے حق پر ترجیح دی۔" مزید فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے معاملے میں اذیت پر صبر فرماتے تھے اور اگر معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہوتا تو اس میں حکمِ الٰہی کے موافق سختی فرماتے...

﴿6239-40﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس طرح رزق تقسیم فرمایا ہے اسی طرح تمہارے اخلاق کو بھی تقسیم فرمایا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا اسے بھی عطا کرتا ہے جسے پسند فرماتا ہے اور اسے بھی جسے پسند نہیں فرماتا لیکن آخرت صرف اپنے پسندیدہ بندے کو ہی عطا فرماتا ہے۔"(1)

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی سے یہی حدیث روایت کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: جو مال خرچ کرنے کا حوصلہ نہ پائے، دشمن کے خوف سے جہاد نہ کرے اور مشقت کے سبب شب بیداری نہ کر سکے اُسے چاہئے کہ ان کلمات کی کثرت کرے: "سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر۔"

افضل عبادت:

﴿6241-42﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز کو دن کی نماز پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی پوشیدہ صدقے کو علانیہ صدقے پر ہے۔(2)

﴿6243﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی (پ۲، البقرۃ: ۱۷۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں (کو)۔

پھر ارشاد فرمایا: تمہیں چاہئے کہ تندرستی اور بخل کے وقت صدقہ کرو جبکہ تمہیں مالداری کی امید فقر وفاقہ کا ڈر ہو۔

......تھے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو حکم فرمایا: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْؕ (پ۲۸، التحریم: ۹) ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ۔ لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مختلف اسباب کی وجہ سے غضب فرمانا حکم الٰہی کی تعمیل میں تھا۔ (المواھب اللدنیہ، المقصد الثالث، الفصل الثانی، ۲/ ۸۷)

1...مستدرک حاکم، کتاب الایمان، باب ان اللہ لا یعطی الایمان الامن یحب، ۱/ ۱۹۳، حدیث: ۱۰۲ بتغیر قلیل

2...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۷۹، حدیث: ۱۰۳۸۲

ہم ربعَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے منتظر ہیں:

﴿6244﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک مہمان آیا تو آپ نے کسی کو اَزواجِ مُطَہَّرات کے پاس کھانا لینے بھیجا۔ اس نے کسی کے پاس کچھ نہ پایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں تو ہی مالک ہے۔“ اتنے میں بھنی ہوئی بکری بارگاہِ رسالت میں تحفۃً پیش کی گئی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے اور ہم اس کی رحمت کے منتظر ہیں۔“[1]

رب تعالٰی سے کوئی عمل پوشیدہ نہیں:

﴿6245﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں: حضور نبیِّ اَکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو چاہو چھپالو۔ خدا کی قسم! جب کوئی بندہ یابندی چھپ کر عمل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر پَردہ ڈال دیتا ہے، اگر وہ عمل اچھا ہو تو بھلائی کا پردہ ڈالتا ہے اور بُرا ہو تو بُرائی کا پردہ ڈال دیتا ہے حتّٰی کہ تم میں سے کوئی نیک عمل 70 پردوں میں بھی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نیک عمل ظاہر فرمادے گا یہاں تک کہ لوگ اس کے نیک عمل کی تعریف کریں گے، اسی طرح اگر کوئی برا عمل 70 پردوں میں بھی چُھپ کر کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا برا عمل ظاہر فرمادے گا یہاں تک کہ لوگ اس کے بُرے عمل کے متعلق باتیں کریں گے۔[2]

اچھوں سے محبت کرو:

﴿6246﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک شخص

---

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۷۸، حدیث: ۱۰۳۷۹

2 ...معجم کبیر، ۲/ ۱۷۱، حدیث: ۱۷۰۲ مختصرًا، عن جندب بن سفیان

کسی قوم سے محبت رکھتا ہے مگر ان سے ملا نہیں۔" حضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی انسان جس سے محبت کرتا ہے (قیامت میں) اسی کے ساتھ ہوگا۔"[1]

﴿6247﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جمعہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور مسافر کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ یہ بغیر کسی کمی کے مکمل ہیں اور یہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ہے۔

﴿6248﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنی غِفار کے تالاب کے پاس تھے کہ جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآنِ مجید ایک قراءَت پر تلاوت کیجئے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (اُمت پر آسانی کے لئے) ایک سے زیادہ قراءَتوں کی درخواست کی یہاں تک کہ قرآنِ کریم سات قراءَتوں میں پڑھنے کی اجازت دے دی گئی۔

عرب کے سردار:

﴿6249﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: "اے انس! بے شک علی عرب کے سردار ہیں۔" یہ سن کر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: "کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟" ارشاد فرمایا: "میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔"[2]

﴿6250﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو امیر مقرر کرکے ایک لشکر روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ امیر کی اطاعت کرنا۔ امیر لشکر نے آگ جلائی اور حکم دیا کہ اس میں کود جاؤ، کچھ لوگ ایسا کرنے لگے تھے کہ بعض نے انکار کرتے ہوئے

1... بخاری، کتاب الادب، باب علامۃ حب اللہ، ۴/ ۱۴۷، حدیث: ۶۱۶۹ عن عبد اللہ بن مسعود

ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان المرء مع من احب، ۴/ ۱۷۳، حدیث: ۲۳۹۴

2... معجم کبیر، ۳/ ۸۸، حدیث: ۲۷۴۹ عن حسن بن علی

کہا: (ایمان لاکر) ہم نے آگ ہی سے تو چھٹکارا حاصل کیا ہے۔ پھر انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سارا معاملہ عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ آگ میں کود جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت صرف نیکی میں ہے۔[1]

﴿6251﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "وہ ہم میں سے نہیں جو گال پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی پکار پکارے۔"[2]

شام کے وقت کی ایک دعا:

﴿6252﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب شام ہوتی تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ پڑھا کرتے: "اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ یعنی ہم نے اور تمام جہاں والوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے شام کی، تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔"

حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عُبَیْدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اس دعا میں یہ اضافہ بھی یاد کیا ہے "لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی تمام تعریفیں اور بادشاہت اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے اِس رات اور اس کے بعد کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اِس رات اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں عمل میں سستی اور تکبر کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں قبر اور دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

---

1 ...بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاء فی اجازة خبر الواحد... الخ، ۴/ ۴۹۲، حدیث: ۷۲۵۷

ابو داود، کتاب الجہاد، باب فی الطاعة، ۳/ ۵۷، حدیث: ۲۶۲۵

2 ...بخاری، کتاب الجنائز، باب لیس منا من شق الجیوب، ۱/ ۴۳۸، حدیث: ۱۲۹۴

﴾6253﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم صرف دو متعہ ہی جانتے ہیں جو خاص ہمارے لئے تھے یعنی متعۂ نساء[1] اور متعۂ حج۔[2]

﴾6254﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اور حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دین کی تبلیغ کے لئے یمن بھیجا گیا تھا۔

... ...

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس سے اہلِ جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلوائی تھی۔ (معجم اوسط، ۱/ ۴۰، حدیث: ۹۶)

---

[1] ... متعہ کے لغوی معنیٰ ہیں نفع اسی سے ہے تمتع کرنا یہ اسلام میں دوبار حلال ہوا، دوبار حرام، چنانچہ فتح خیبر سے کچھ پہلے یہ حلال رہا اور خیبر کے دن حرام کر دیا گیا پھر فتح مکہ کے سال جنگِ اوطاس سے کچھ پہلے تین دن کے لیے حلال کیا گیا پھر ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا گیا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۴)

متعۂ نساء یعنی عورتوں سے عارضی نکاح کرنا۔ اس کی حرمت کے متعلق سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حدیث مبارکہ بیان فرماتے ہیں: حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ہے: متعہ ابتدائے اسلام میں تھا مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اُتنے دنوں کے لیے عقد (نکاح) کر لیتا جتنے روز اس کے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا، وہ عورت اس کے اسباب کی حفاظت اُس کے کاموں کی درستی کرتی، جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی: اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ (پ۱۸، المؤمنون: ۶) کہ سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا اپنی بیوں اور کنیزوں کے، اس دن سے ان دو کے سوا جو فرج ہے وہ حرام ہو گئی۔ (فتاوی رضویہ، ۱۱/ ۳۵۰)

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ سے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے۔

[2] ... متعۂ حج: یکم شوال سے دس ذی الحجہ میں عمرہ کرکے وہیں سے حج کا احرام باندھے۔ اسے تمتع کہتے ہیں (اس کا حکم اب بھی باقی ہے) (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۱۰/ ۸۱۴) حج تمتع کے متعلق مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ 1157 تا 1161 کا مطالعہ کیجئے۔

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو غیاث منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ نماز روزے کی کثرت کرتے، کم کھاتے، کم سوتے اور آپ پر فکرِ (آخرت) غالب رہتی۔

﴿6255﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن اجلح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے۔ سب سے بہتر انداز میں نماز پڑھتے اور مہندی کا خضاب کرتے تھے۔

اندازِ عبادت:

﴿6256﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں جب قیام کرتے تو سر جھکا کر داڑھی کو سینے پر جما لیتے۔

﴿6257﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: اگر تم حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نماز پڑھتا دیکھ لیتے تو کہتے بس یہ ابھی انتقال کر جائیں گے۔

﴿6258﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصو، حضرتِ سیِّدُنا عاصم اور حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا کہ ان کی داڑھیاں سینوں سے لگی ہوئی ہیں تو سمجھ گیا کہ یہ تینوں بزرگ انتہائی عمدگی سے نماز پڑھنے والے ہیں۔

وہ لکڑی کہاں ہے؟

﴿6259﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو الاَحوص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پڑوسن نے اپنے والد صاحب سے پوچھا: "ابا جان! حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چھت پر ایک لکڑی تھی وہ کہاں گئی؟" ابا حضور نے بتایا: "بیٹا! وہ حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے جو رات کو قیام کیا کرتے تھے۔"

﴿6260﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن سالم عَبدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی چھت پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا تو ایک

لڑکے نے اپنی ماں سے پوچھا: ”امی جان! فلاں کی چھت پر کھجور کا تنا تھا وہ دکھائی نہیں دے رہا؟“ ماں نے کہا: ”بیٹا! وہ کوئی تنا نہیں تھا بلکہ حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر تھے جو انتقال کر گئے۔“

﴿6261﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن کو روزہ رکھتے، رات کو عبادت کرتے اور جب کھانا کھاتے تو کھانا ان کے حلق سے دیکھا جا سکتا تھا۔

60سال تک عبادت:

﴿6262﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعتمر رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ آپ کہنے لگے: ”قریب تھا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام جیسے عمل کے ساتھ ملاقات کرتا۔“

حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر نے 60سال تک دن میں روزہ رکھا اور رات عبادت میں بسر کی۔

﴿6263﴾... حضرتِ سیِّدُنا زائدہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 60 سال تک دن میں روزہ رکھا اور رات عبادت میں گزاری، آپ روتے رہتے تھے۔ ایک بار والدہ نے پوچھا: ”بیٹا! کیا تم نے کسی کو قتل کر دیا ہے؟“ کہنے لگے: ”میں اپنے اعمال کے سبب روتا ہوں۔“ جب صبح ہوتی تو اپنی آنکھوں میں سرمہ لگاتے، سر میں تیل لگاتے، بالوں میں مانگ نکالتے اور لوگوں کے پاس جا کر بیٹھ جاتے (اپنی عبادت چھپانے کے لئے ایسا کرتے تھے)۔

آنکھیں کمزور ہو گئیں:

﴿6264﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”بکثرت رونے کی وجہ سے ان کی آنکھیں کمزور ہو گئی تھیں۔“

﴿6265﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر بن عبدُ الحمید عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ان سے کہا کرتیں: ”بیٹا! تیری آنکھوں اور تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے۔“

آپ کہتے: ”آپ منصور کو چھوڑ دو کیونکہ دو صور پھونکنے کے درمیان لمبی نیند ہے۔“

﴿6266﴾... حضرتِ سیِّدُنا زائدہ بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”کیا میں روزہ رکھ کر اُمرا کے پاس جاسکتا ہوں؟“ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: ”میں ان لوگوں کے پاس جاتا ہوں جو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی صحبت میں رہے ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”یہ ٹھیک ہے۔“

﴿6267﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعتَمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر رحم فرمائے، آپ بکثرت روزے رکھتے اور نماز پڑھتے تھے۔“

حدیث پاک کی تعظیم:

﴿6268﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے عبادت گزار تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کے پاس آیا کرتے تھے، جب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ احادیث بیان کرتے تو حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تعظیماً سمٹ کر بیٹھ جاتے تھے۔

﴿6269﴾... حضرتِ سیِّدُنا زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعتَمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”کیا میں روزے کی حالت میں حاکم سے کچھ لے سکتا ہوں؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ پھر میں نے پوچھا: ”کیا روزے کی حالت میں خواہشات کے پیروکاروں سے کچھ لے سکتا ہوں؟“ فرمایا: ”ہاں۔“

عہدۂ قضا سے بیزاری:

﴿6270﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَوانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ منصبِ قضا پر فائز ہوئے تو ایک شخص نے آکر اپنا قصہ بیان کیا۔ آپ نے پوچھا: ”میں تمہاری بات سمجھ چکا ہوں لیکن اس کا حل نہیں جانتا۔“ آپ ہر ایک کو ایسا ہی کہتے۔ آپ کو اس منصب پر فائز کرنے والے یعنی ابنِ ہبیرہ سے آپ کی شکایت کی گئی تو آپ نے فرمایا: ”یہ معاملہ اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش کرنے والے کو یہ منصب نہ دے دیا جائے۔“ پھر آپ نے منصبِ قضا چھوڑ دیا۔

﴿6271﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغفل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حاکمِ وقت داوٗد بن علی نے حضرتِ

سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گورنر بننے کا پیغام بھیجا تو میں ان کے پاس ہی موجود تھا۔ داؤد کے کاتب نے آپ سے عرض کی: ”امیر آپ کو گورنر بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”ایسا نہیں ہو سکتا، میں تو بیمار اور کمزور آدمی ہوں۔“

﴿6272﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغفل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کو ایک ماہ تک قید میں رکھا۔ وہ آپ کو عہدۂ قضا دینا چاہتا تھا لیکن آپ نے قبول نہ کیا۔

ماں کی ڈانٹ پر سر جھکا لیتے:

﴿6273﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بسا اوقات میں حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ان کے گھر میں بیٹھ جاتا، ان کی والدہ سخت طبیعت خاتون تھیں، وہ ان سے کرخت لہجے میں کہتیں: ”منصور! ابن ہبیرہ تمہیں قاضی بنانا چاہتا ہے تم انکار کیوں کرتے ہو؟“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ داڑھی کو سینے کے ساتھ جما لیتے (یعنی سر جھکا لیا کرتے) اور والدہ کی طرف آنکھ نہ اٹھاتے۔

﴿6274﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”حُسنِ سلوک کا تین چوتھائی حصہ ماں کے لئے بیان کیا گیا ہے۔“

دفتری معاملات میں احتیاط:

﴿6275﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شاہی دفتر میں تھے۔ ایک شخص نے کہا: ”مُہر لگانے والی مٹی دیجئے تاکہ مہر لگا سکوں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”مجھے اپنی تحریر دکھاؤ تاکہ میں دیکھ لوں کہ اس میں کیا لکھا ہے۔“

﴿6276﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شُعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِیْنَ ﴿۲۰﴾ (پ۱۴، الحجر: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور (تمہارے بس میں) وہ کر دیئے جنہیں تم رزق نہیں دیتے۔

اور فرمایا: ان سے مراد جنگلی جانور ہیں۔

سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی اَوفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضرتِ سیِّدُنا سفیان، حضرتِ سیِّدُنا ابووائل شقیق، حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب، حضرتِ سیِّدُنا شَعبی، حضرتِ سیِّدُنا رِبعی، حضرتِ سیِّدُنا خیثمہ، حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابوعبیدہ اور حضرتِ سیِّدُنا اَبُو الْبَخْتَرِی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے بھی روایتیں لی ہیں۔ آپ سے تابعین کی ایک جماعت نے روایات لی ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا سلیمان تیمی، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیَانی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جُحادہ، حضرتِ سیِّدُنا حصین جبکہ مشہور ائمہ اور علما میں حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرتِ سیِّدُنا مسعر بن کدام اور حضرتِ سیِّدُنا شُعبہ بن حجاج رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی شامل ہیں۔

صِدِّیق اور کَذّاب:

﴿6277﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: خلق کے رَہبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بندہ ہمیشہ سچ بولتا اور سچ کی کوششوں میں لگا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ کی کوششوں میں لگا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب (کثرت سے جھوٹ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔"[1]

حضرتِ سیِّدُنا صالح بن موسٰی طَلحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے اپنی روایت میں اتنا مزید بیان کیا ہے کہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے، نیکی ایمان کی طرف اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔[2]

اچھے بُرے عمل کی دلیل:

﴿6278﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: "مجھے کیسے علم ہو گا کہ میرا عمل اچھا ہے یا بُرا؟" ارشاد فرمایا: "جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کام کیا تو واقعی تم نے اچھا کام

---

1 ...مسند طیالسی، ما اسند عبد اللہ بن مسعود، ص ۳۳، حدیث: ۲۴۷

2 ...بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالٰی: یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ... الخ، ۴/۱۲۵، حدیث: ۶۰۹۴ بتغیر قلیل

کیا اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کام کیا تو واقعی تم نے بُرا کام کیا۔ “[1]

منافق کی نشانی:

﴿6279﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”منافق کی نشانی یہ ہے کہ بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔“[2]

سب سے زیادہ غیرت والا:

﴿6280﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بڑھ کر غیرت والا کوئی نہیں اسی لئے اس نے بے حیائی کو حرام کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بڑھ کر حمد کو پسند کرنے والا کوئی نہیں اسی لئے اس نے اپنی حمد فرمائی۔[3]

﴿6281﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نماز میں ”اَلسَّلَامُ عَلٰی رَبِّنَا“ کہا کرتے تھے، پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ تم ”اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْن“ کہا کرو کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو تم نے زمین و آسمان والوں کو سلام کیا۔[4]

نماز میں بھولنے پر سجدہ سہو:

﴿6282﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں نماز پڑھائی تو ایک رکعت زیادہ یا کم کر دی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”ایسی کوئی بات نہیں۔“ ہم نے آپ کے عمل کا ذکر کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبلے کی جانب مُڑ کر دو سجدے کئے[5]

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الثناء الحسن، ۴/ ۴۷۹، حدیث: ۴۲۲۳

2... بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالٰی: یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ... الخ، ۴/ ۱۲۵، حدیث: ۶۰۹۵ عن ابی ھریرۃ

3... مسلم، کتاب التوبۃ، باب غیرۃ اللہ تعالٰی وتحریم الفواحش، ص ۱۴۷۵، حدیث: ۲۷۶۰ بتقدم وتاخر

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۵۴، حدیث: ۹۹۳۴

5... یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب نماز کلام کرنے سے فاسد نہ ہوتی تھی، چونکہ اس سوال و جواب کے باوجود نماز باقی...

پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: "اگر نماز میں کوئی نیا حکم آتا تو میں تمہیں اُس کے بارے میں بتا دیتا، میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں، تمہاری طرح بھولتا ہوں،[1] جب میں بھول جایا کروں تو مجھے یاد دلایا کرو، جب تم میں سے کسی کو نماز (کی رکعتوں) میں شک ہو تو سوچ وبچار کر کے جتنی رکعتوں پر دل جمے اسی پر نماز پوری کرے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کرے[2]۔"[3]

بچوں کی حفاظت کا وظیفہ:

﴿6283﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گزر ہوا، یہ ان کے بچپن کا زمانہ تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے بچوں کو میرے پاس لاؤ، میں اِن کو اُس کی پناہ میں دوں جس کی پناہ میں حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق عَلَیْہِمَا السَّلَام کو دیا تھا۔ پھر آپ نے یہ دعا پڑھی: "اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ یعنی میں تمہیں اللہ

...... تھی لہٰذا سجدۂ سہو کر لیا اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۱۴۶)

[1]... یہ لفظ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے منہ سے سجتا ہے ہم بشر کہہ کر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نہیں پکار سکتے۔ رب فرماتا ہے: "لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ط (پ۱۸، النور: ۶۳، ترجمۂ کنز الایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔)" یہاں صرف بھولنے میں تشبیہ ہے نہ کہ بھولنے کی نوعیت میں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۱۴۶)

حقیقتِ حال یہ ہے کہ نماز میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کچھ رہ جانے کا معاملہ تعلیمِ اُمَّت کے لئے تھا تاکہ امت کو یہ بتا دیا جائے کہ نماز میں بھول ہو جائے تو کیا طریقہ کار اپنانا چاہیے جیسا کہ امام مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ موطا میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنِّیْ لَاَنْسٰی اَوْ اُنَسّٰی لِاَسُنَّ ترجمہ: بے شک میں بھولتا ہوں یا بُھلا دیا جاتا ہوں تاکہ سنت قائم ہو سکے (موطا امام مالک، ص۸۴)۔ (نماز میں لقمہ دینے کے مسائل، ص۱۰)

[2]... اس عمل کو سجدۂ سہو کہتے ہیں: واجباتِ نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدۂ سہو واجب ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اَلتَّحِیَّات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۰۸)

سجدۂ سہو کے متعلق مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت، جلد1، حصہ 4، صفحہ 708 تا 709 کا مطالعہ کیجئے۔

[3]... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، ۱/ ۱۵۷، حدیث: ۴۰۱ بتغیر قلیل

عَزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر بیمار کرنے والی بری نظر سے، ہر شیطان اور زہریلے جانور سے۔"[1]

﴿6284﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں دیتے ہوئے یہ کلمات پڑھتے: "اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ یعنی میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور بیمار کرنے والی ہر بُری نظر سے۔"[2]

دورانِ خطبہ سامعین کا رُخ کہاں ہو؟

﴿6285﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو ہم اپنا رُخ آپ کی جانب کر لیا کرتے۔

﴿6286﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "گروی رکھے ہوئے جانور کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے اور اس پر سواری بھی کر سکتے ہیں۔"[3][4]

---

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۷۲، حدیث: ۹۹۸۴

2 ...ترمذی، کتاب الطب، باب: ۱۸، ۴/ ۱۴، حدیث: ۲۰۶۷

3 ...مستدرک حاکم، کتاب البیوع، باب الرھن محلوب ومرکوب، ۲/ ۳۷۰، حدیث: ۲۳۹۴

4 ...احناف کے نزدیک: مرہون (گروی رکھی ہوئی) چیز سے کسی قسم کا نفع اُٹھانا جائز نہیں ہے مثلاً لونڈی غلام ہو تو اس سے خدمت لینا یا اجارہ پر دینا، مکان میں سکونت کرنا یا کرایہ پر اُٹھانا یا عاریت پر دینا، کپڑے اور زیور کو پہننا یا اجارہ و عاریت پر دینا الغرض نفع کی سب صورتیں ناجائز ہیں اور جس طرح مُرتہن (جس کے پاس گروی رکھی گئی) کو نفع اُٹھانا ناجائز ہے راہن (رکھوانے والے) کو بھی ناجائز ہے۔ مرتہن کے لیے اگر راہن نے اِنتفاع کی اجازت دے دی ہے اس کی دو صورتیں ہیں۔ یہ اجازت رہن میں شرط ہے یعنی قرض ہی اس طرح دیا ہے کہ وہ اپنی چیز اس کے پاس رہن رکھے اور یہ اس سے نفع اٹھائے جیسا کہ عموماً اس زمانہ میں مکان یا زمین اسی طور پر رکھتے ہیں یہ ناجائز اور سود ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ شرط نہ ہو یعنی عقدِ رہن ہو جانے کے بعد راہن نے اجازت دی ہے کہ مرتہن نفع اٹھائے یہ صورت جائز ہے۔ اصل حکم یہی ہے جس کا ذکر ہوا مگر آج کل عام حالت یہ ہے کہ روپیہ قرض دے کر اپنے پاس چیز اسی مقصد سے رہن رکھتے ہیں کہ نفع اُٹھائیں اور یہ اس درجہ معروف و مشہور ہے کہ مشروط کی حد میں داخل ہے لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔ جس طرح مرہون سے مرتہن نفع نہیں اُٹھا سکتا راہن کے لیے بھی اس سے انتفاع جائز نہیں مگر اس صورت میں کہ مرتہن اُسے اجازت دیدے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۷، ۳/ ۷۰۲)

رہن کے متعلق مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت،...

قربِ الٰہی پانے کا اہم ذریعہ:

﴾6287﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: "تمہارے لئے میرا قرب پانے کے لئے میرے فیصلے پر راضی رہنے سے بڑھ کر پسندیدہ کوئی شے نہیں اور تکبر کے سبب کوئی ایسا عمل نہ کرلینا جو تمہاری نیکیوں کو برباد کردے۔ اے موسٰی! (لوگوں سے فرمادو) دنیاداروں کے سامنے عاجزی نہ کرنا ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا اور ان کی دنیا کی وجہ سے دین کو ہلکا نہ کرنا ورنہ میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند کردوں گا۔ اے موسٰی! تم نادم گناہ گاروں سے فرمادو کہ تمہیں خوشخبری ہو اور عمل کرکے خود پسندی میں مبتلا ہونے والوں سے فرمادو کہ تم خسارے میں ہو۔"[1]

﴾6288﴿... حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن نُعَیم اَشْجَعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ چوری کی ہو، اگرچہ زنا کیا ہو۔"[2]

عذاب سے نجات:

﴾6289﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہا اسے بالآخر گناہوں کے عذاب سے نجات مل ہی جائے گی۔[3]

......جلد3، حصہ 17، صفحہ 694 تا 743 کا مطالعہ کیجئے۔

اس حدیث کا معنٰی یہ ہے کہ راہن و مرتہن ایک دوسرے کی اجازت سے مرہون سے نفع اٹھاسکتے ہیں۔
(المبسوط للسرخسی، کتاب الرھن، باب رھن الحیوان، ۲۱/ ۱۰۴)

1 ...فردوس الاخبار، ۱/ ۸۷، حدیث: ۵۰۸

2 ...بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب مع جبریل...الخ، ۴/ ۵۷۰، حدیث: ۷۴۸۷ عن ابی ذر

مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث سلمۃ بن نعیم، ۶/ ۳۵۷، حدیث: ۱۸۳۱۲

3 ...شعب الایمان، باب فی الایمان باللہ عزوجل، ۱/ ۱۰۹، حدیث: ۹۶، ۹۷

حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن مہران اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مہران اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ پیشوا، قاریِ قرآن، راویِ حدیث، مُفتیِ وقت، بڑے عبادت گزار، لمبی امیدیں نہ باندھنے والے، تنہائی میں رب کی عبادت کرنے والے اور مخلوق خدا سے خوش طبعی فرمانے اور ان کا دل بہلانے والے تھے۔

عُلَمائے تصوُّف فرماتے ہیں: حق کی حمایت اور مخلوق سے خوش طبعی کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

درسِ قرآن:

﴿6290﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام سلیمان اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن مجید حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن وَثّاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب سے پڑھا، انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ یا حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے پڑھا، انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرآن پاک پڑھا۔

﴿6291﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن وَثّاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب کو قرآن سنایا کرتے تھے، میں بھی ان کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو لوگوں نے مجھے گھیر لیا۔

﴿6292﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن واقد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے قراءت کی اور ان سے پوچھا: ”میری قراءت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟“ فرمایا: ”تم جیسے کسی خشک مزاج شخص نے میرے پاس زیادہ قراءت نہیں کی۔“

دھوپ میں بیٹھ کر حدیث یاد کرتے:

﴿6293﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”ہمارے اور بدری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان ایک ہی واسطہ ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَبِیْر بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب باہر نکلتے اور ان سے کسی حدیث کے متعلق پوچھا جاتا تو یاد نہ آنے کی صورت

میں دھوپ میں بیٹھ جاتے اور ہاتھوں کو آنکھوں پر رکھ کر حدیث یاد کرتے اور مسلسل آنکھوں کو ملتے رہتے حتّٰی کہ یاد آجاتی۔ پھر سوال کے بارے میں دوبارہ پوچھتے اور جواب دیتے۔

علم کی فضیلت:

﴿6294﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو الٹا کوٹ اور تہبند پہنے دیکھا، اس کے دھاگے قدموں پر لٹک رہے تھے اور آپ لوگوں سے فرما رہے تھے: ”تمہارا کیا خیال ہے اگر میں علم حاصل نہ کرتا تو میرے پاس کون آتا! اگر میں سبزی فروش ہوتا تو لوگ خرید و فرخت کے معاملے میں بھی مجھ سے دور ہی رہتے۔“

﴿6295﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبید طَنافسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ گھنی داڑھی والا ایک سادہ آدمی حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور نماز کا آسان سا مسئلہ پوچھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر خوش طبعی کرتے ہوئے فرمایا: ”اسے دیکھو، داڑھی سے لگتا ہے کہ اس کو چار ہزار حدیثیں یاد ہیں جبکہ اس کا سوال مدرسے کے بچوں کی طرح ہے۔“

سیِّدُنا امام اعمش کی حدیث دانی:

﴿6296﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو داوٗد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے کہا: ”اہل حجاز اور اہل مکہ سب سے زیادہ مسائل شرعیہ جانتے ہیں۔“ میں نے کہا: ”آپ ان کی طرف سے ہو جایئے میں اپنے اصحاب (علمائے کوفہ) کی طرف سے ہو جاتا ہوں، آپ جو بھی مسئلہ بیان کریں گے میں اس سے متعلق ایک حدیث سناؤں گا۔“

﴿6297﴾... حضرتِ سیِّدُنا مبشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”علم سوال کرنے سے آتا ہے۔“

مال داروں سے اجتناب:

﴿6298﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے گزشتہ اور موجودہ زمانے

کے لوگوں میں حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ میں نے مالداروں اور حکمرانوں کو اُن کی بارگاہ میں جتنا بے وَقْعَت دیکھا اتنا کسی اور مجلس میں نہیں دیکھا حالانکہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو پیسوں کی ضرورت ہوتی تھی۔"

﴿6299﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن عبد الرحمٰن عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی احادیث کو حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں۔

محدّث کا احترام:

﴿6300﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضِرار بن صُرَد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شریک بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے ایک بار فرمایا: "علم (حدیث) تو بس اہل عرب یا مملکت کے معزّزین کے پاس ہے۔" مجلس میں موجود ایک شخص نے کہا: "امام اعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے پاس کونسی شرافت ہے؟" حضرتِ سیِّدُنا شریک بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: "ان کی شرافت کا اندازہ اس بات سے کرلو کہ اگر تم حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو گوشت اٹھائے دیکھو اور ان کی دائیں جانب حضرت سفیان ثَوری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی اور بائیں جانب میں ہوں تو ہم دونوں اُن سے گوشت لینے کے لئے سبقت کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔"

سب سے بڑی خیانت:

﴿6301﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن موسٰی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: "سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ امانت خائن کے سپرد کردی جائے اور عہد شکنی یہ ہے کہ اس سے وفا کی جائے جو وعدے کی پاسداری نہ کرتا ہو۔"

﴿6302﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے سامنے لوگوں سے امید لگانے کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا: "جو ہمیں خود سے بڑا گمان کرے ہمیں اس سے امید نہیں لگانی چاہئے۔"

مظلوم کی فریادرسی:

﴿6303﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن نُمیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش

رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ”فلاں شرابی سے میری سفارش کر دیں۔“ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کبھی اس سے بات نہیں کی۔“ اس نے عرض کی: ”اس شرابی نے مجھ سے ناجائز وصولی کا مطالبہ کیا ہے، مجھے امید ہے کہ آپ اس سے بات کریں گے تو وہ مان جائے گا۔“ جب آپ اس شرابی کے پاس گئے تو دیکھا کہ لوگوں کے سامنے شراب رکھی ہے اور وہ پی رہے ہیں۔ شرابی نے اپنے دوستوں سے کہا: ”میں انہیں واپس جانے سے پہلے ضرور شراب پلاؤں گا۔“ پھر ان لوگوں نے شراب ایک طرف رکھ دی۔ آپ نے اندر آکر اس سے بات کی تو اس نے اپنی غلطی کا اعتراف کرلیا اور رجسٹر منگوا کر اس شخص کے ذمہ جو کچھ تھا اسے مٹا دیا۔ پھر اس نے آپ کو کھانے کی دعوت دی تو آپ نے قبول فرمالی۔ کھانے کے دوران حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”پانی پلاؤ۔“ اس نے لڑکے سے نبیذ لانے کا کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے پانی پلاؤ۔“ جب آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پانی کا اصرار کیا تو اس نے کہا کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا: ”جب تم اپنے بھائی کے ہاں جاؤ تو وہ جو کھلائے کھالو اور جو پلائے پی لو۔“ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تم ان میں سے نہیں ہو (کہ تمہاری پیش کردہ ہر چیز لے لی جائے)۔“ پھر پانی پیا اور وہاں سے چلے گئے۔

حدیث کا ادب:

﴿6304﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن یونس رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر عیسٰی بن موسٰی نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک ہزار درہم اور کاغذ بھیجے تاکہ وہ حدیث لکھ کر دیں۔ آپ نے درہم رکھ لئے اور ایک کاغذ پر بِسۡمِ اللہ اور سورۂ اخلاص لکھ کر لپیٹ کر اس کی جانب روانہ کر دیا۔ جب اس نے کاغذ کو دیکھا تو آپ کی والدہ کے بارے میں ایک نازیبا لفظ لکھ کر یہ مکتوب لکھا: ”کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں کتابُ اللہ کو اچھی طرح نہیں سمجھتا؟“ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے جوابی مکتوب لکھا: ”تم کیا مجھے حدیث بیچنے والا سمجھتے ہو؟“ آپ نے پیسے اپنے پاس رکھ لئے اور حدیث لکھ کر نہ دی۔

﴿6305﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابواُسامہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یَقْطِین سردار کے بھائی کے پاس جانے کی وجہ سے ملامت کی گئی تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ

میرے نزدیک بیت الخلاء کی طرح ہے، جب مجھے حاجت ہوتی ہے اس کی طرف چلا جاتا ہوں۔

حدیث کے لئے سفر:

﴿6306﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس چند احادیث لے کر آیا تاکہ ان سے اِن کی اسناد[1] کے بارے میں پوچھوں۔ ان کے پہلو میں قبیلہ بنی مخزوم کا ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سوال کیا: "ابو محمد! یہ حدیث کیسی ہے؟" آپ نے فرمایا: "اس کی سَنَد درست ہے۔" میں نے پوچھا: "یہ حدیث کیسی ہے؟" فرمایا: "اس کی سَنَد درست نہیں۔" اس مَخْزومی شخص نے کہا: "یہ آپ کے پاس سفر کر کے آئے ہیں (ان کی رعایت فرمائیں)۔" آپ نے فرمایا: "جانتا ہوں لیکن یہ اپنے ہم پلہ سے مقابلہ کرتے ہیں (یعنی اسناد کے بارے میں تفصیلی کلام کروں تو بحث شروع ہو جائے)۔"

باوضو مَرنے کی تمنا:

﴿6307﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: ہمیں کچھ لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق بتایا کہ ایک شب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیدار ہوئے، قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد جب وضو کے لئے پانی نہ پایا تو دیوار سے تیمم کر کے سو گئے۔ جب آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے بے وضو مَر جانے کا خوف تھا۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اکثر ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

70سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی:

﴿6308﴾... حضرتِ سیِّدُنا وَکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ تقریباً70سال سے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ میں تقریباً60سال سے ان کے پاس حاضر ہو رہا ہوں، میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کی ایک رکعت بھی چھوٹی ہو۔

---

[1]... اَسناد: راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک لے جائے۔ (نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص١٠٦)

﴿6309﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”حضرتِ مالک بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث نے کسی معاملے میں مجھ سے مدد طلب کی۔ میں پھٹے ہوئے جبے میں ان کے پاس چلا گیا۔ انہوں نے کہا: ”کاش! آپ کوئی اور لباس پہن لیتے۔“ میں نے کہا: ”جاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حاجت پوری کرے۔“ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث مسجد میں یہ کہنا شروع ہو گئے: ”میں اَعمش کے ساتھ غلام بن کر رہ گیا ہوں۔“

پہلی صف پانے کا جذبہ:

﴿6310﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عَرعَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن قَطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان جب حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کرتے تو فرماتے: ”وہ بہت عبادت گزار تھے اور نمازِ باجماعت اور پہلی صَف کی پابندی کیا کرتے تھے۔“ آپ نے یہ بھی فرمایا: ”حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسلام کی نشانی تھے اور آپ دیوار کا سہارا لیتے لیتے پہلی صف تک پہنچ جایا کرتے تھے۔“

﴿6311﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن غِیاث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام زید بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے خروج کے وقت حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: ”کاش! آپ اِن کے پاس چلے جاتے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”افسوس ہے تم پر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کسی کو اپنی عزت کا محافظ نہیں سمجھتا تو اپنے دین کا کسی کو محافظ کیسے سمجھوں؟“

کوفہ کے بہترین قاری و محدث:

﴿6312﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہُشَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑا قاری قرآن اور ان سے زیادہ عمدگی سے احادیث بیان کرنے والا کسی کو نہیں پایا۔

﴿6313﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: موت آکر ہی رہے گی اور اگر مجھے یہ پیسوں سے ملتی تو بھی اسے خرید لیتا۔

﴿6314﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پہلے ہم بازار والوں کو بُرا سمجھتے تھے جبکہ اب اُنہیں اچھا سمجھتے ہیں۔

﴿6315﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابوزائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی مجھ سے خوش طبعی کیا کرتے تھے، ایک دفعہ وہ میری عیادت کے لئے آئے تو کہنے لگے: آپ تو ایسے ہو گئے جیسے کوئی اپنے گھر میں بیٹھ کر یہ سمجھتا ہے کہ دو شہروں میں بھی اس سے بڑھ کر کوئی نہیں۔

﴿6316﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "ہم جنازے میں جاتے تو تمام حاضرین اس قدر غمزدہ ہوتے کہ معلوم نہ ہو پاتا کس سے تعزیت کریں؟"

ظالم حکمران کیوں مسلط ہوتے ہیں؟

﴿6317﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور بن ابو الاسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ نے مفسرین سے اس فرمانِ خداوندی کی کیا تفسیر سنی ہے؟

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ (پ۸، انعام: ۱۲۹) ترجمۂ کنز الایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلّط کرتے ہیں بدلہ ان کے کئے کا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مفسرین فرماتے ہیں کہ جب لوگ بُرے کام کرنے لگتے ہیں تو ان پر ظالم حکمران مُقرّر کر دیے جاتے ہیں۔

﴿6318﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وسوسہ اعمال کی قبولیت کی نشانی ہے، اہل کتاب کے اعمال آسمان کی طرف بلند (قبول) نہیں ہوتے کیونکہ وسوسے کو نہیں جانتے۔

دنیاوی زندگی کی مثال:

﴿6319﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیت مبارکہ "وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ (پ۴، ال عمران: ۱۸۵، اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا)" کی تفسیر میں فرمایا: جیسے چرواہے کا زادِ راہ۔

سیِّدُنا امام اَعمش کی عاجزی:

﴿6320﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ مرض الموت میں مبتلا تھے، میں نے عرض کی: ”طبیب کو بلاؤں؟“ فرمایا: ”میں اس کا کیا کروں گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اسے جھاڑیوں میں پھینک دیتا۔“ مزید فرمایا: ”جب میں مر جاؤں تو کسی کو مت بتانا اور مجھے لے جا کر قبر میں ڈال دینا۔“

﴿6321﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اُلٹی قمیص پہنے دیکھا اور وہ کہہ رہے تھے: ”دیوانے لوگ جسم پر موٹا لباس ڈالتے ہیں۔“

مومن بندوں کی حفاظت:

﴿6322﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ اپنے محل سے تفریح گاہ کی طرف نکلا۔ اچانک بارش شروع ہوگئی۔ اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا: ”اگر تو نے بارش نہ روکی تو میں (تیری مخلوق پر ظلم کرکے) تجھے ایذا دوں گا۔“ بارش فوراً رک گئی۔ کسی نے پوچھا: ”تم کیا کرنے والے تھے؟“ بادشاہ نے کہا: ”میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں کسی مسلمان کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔“ معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

بیماری کیوں پیدا کی گئی؟

﴿6323﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پہلے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کو نظر آتے تھے۔ جب وہ کسی کی روح قبض کرنے آتے تو اس سے فرماتے: ”اپنی حاجت پوری کر لو کیونکہ میں تمہاری روح قبض کرنے والا ہوں۔“ بارگاہِ الٰہی میں شکایت کی گئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیماری اُتار دی اور انہیں پوشیدہ کر دیا۔

رحمتِ خداوندی:

﴿6324﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک شخص غار میں عبادت کیا کرتا تھا۔ ابلیس نے اس کے پاس اپنے چیلے کو بھیجا۔ وہ غار میں آیا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگا۔ عابد نے اس چیلے سے پوچھا: ”تو کون ہے؟“ اس نے کہا: ”میں تمہارے ساتھ رہ کر عبادت کرنا چاہتا ہوں۔“ پھر اس نے کہا: ”میں تمہیں اس سے بہتر عمل نہ بتاؤں جو ہم کر رہے ہیں؟“ عابد نے پوچھا: ”وہ کونسا عمل ہے؟“ اس

نے کہا: ”میرے ساتھ چلو تاکہ ہم کوئی آبادی تلاش کریں اور وہاں کے لوگوں کو نیکی کی دعوت دیں۔“ عابد نے اس کی بات مان لی۔ (جب وہ وہاں سے نکلے تو) شہر کے مرکزی دروازے سے ایک شخص ان کی طرف آرہا تھا جیسے ہی شیطان نے اس شخص کو دیکھا تو شیطان کی ریح خارج ہوگئی۔ اس شخص نے شیطان کو پکڑا اور ذبح کر دیا۔ عابد نے اس شخص سے کہا: ”یہ تم نے کیا کر دیا! ایک بہترین انسان کو قتل کر دیا۔“ اس شخص نے کہا: ”میں نے جسے قتل کیا ہے وہ شیطان کا چیلا تھا اور میں رحمت ہوں جس کے ذریعے رب عَزَّوَجَلَّ نے تم پر رحم فرمایا ہے۔“

خنزیر کے گلے میں موتیوں کا ہار:

﴿6325﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی بستی کے کنارے رہا کرتے تھے۔ بستی کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حدیث بیان کرنے کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے انکار کر دیا۔ مجلس میں موجود ایک شخص نے کہا: ”ابو محمد! ان بے چاروں کو حدیث سنا دیتے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”خنزیر کے گلے میں موتیوں کا ہار کون ڈالتا ہے۔“

﴿6326﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمید بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دیکھو! ان دیناروں یعنی احادیث کو چوپائیوں پر نچھاور نہ کرنا۔

حضرتِ سیِّدُنا حُمید بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ان موتیوں کو خنزیروں کے پاؤں تلے نہ بچھانا (یعنی نااہل کو حدیث بیان نہ کرنا)۔

علم کی تعظیم:

﴿6327﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد السلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ حدیث بیان کرتے اور علم کی تعظیم کیا کرتے تھے۔

﴿6328﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھی صرف حدیث کا متن بیان کر دیتے تھے پھر فرمایا کرتے: سرمایہ یعنی اِسناد[1] تو رہ گئی ہیں۔

---

[1]... اس کی تعریف ماقبل روایت: 6306 کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

سیِّدُنا امام اَعمش کا مقام:

﴿6329﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ”کیا آپ کے اِرد گرد موجود لوگ غلام ہیں؟“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”خاموش! دین کے معاملے میں یہ تمہارے سردار ہیں۔“

محدث بننے کا سبب:

﴿6330﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روزانہ میری ملاقات ہوتی تھی، ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”میں نے تم سے کوئی حدیث نہیں سنی، میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں رہا ہوں پھر حَجاج کا زمانہ بھی دیکھا حتّٰی کہ اس نے تمہیں حاکم بنا دیا۔“ آپ فرماتے ہیں کہ میں ان کی بات سے شرمندہ ہوا پھر ایک شخص سے حدیث روایت کرنے لگا۔

نمازیوں کو مشقت میں نہ ڈالو:

﴿6331﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَندل بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک روز صبح کے وقت اپنے گھر سے نکل کر مسجدِ بنی اَسَد میں آئے تو مؤذن اقامت کہہ چکا تھا۔ آپ بھی نماز میں شامل ہو گئے امام نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ اور دوسری میں سورۂ اٰلِ عمران تلاوت کی۔ جب امام نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: تمہیں خوفِ خدا نہیں ہے! کیا تم نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان نہیں سنا: ”امام کو چاہیے کہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے بوڑھے، کمزور اور ضرورت وحجت والے ہوتے ہیں۔“ اس امام نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾ (پ۱، البقرۃ: ۴۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دل سے جھکنے والوں ہی کا پیغام لایا ہوں کہ تم مشقّت میں ڈالنے والے ہو۔

ساربان کی پٹائی:

﴿6332﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام وَکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (سفرِ حج پر روانہ ہوتے وقت) ایک دیہاتی کو سامان اٹھانے کے لئے اُجرت پر رکھا۔ کچھ لوگ اس امید پر آپ کے ساتھ چلے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث سنیں۔ جب آپ احرام باندھ کر وہاں سے روانہ ہوئے تو ساربان (اونٹوں کو چَرانے والا) لوگوں کو تکلیف پہنچاتا رہا، ایک دن وہ سب کسی خیمے کے اندر اکھٹے تھے اتنے میں وہ ساربان آگیا، حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھڑے ہوئے، تہبند کَسا اور خیمے کی لکڑی لے کر اس کی طرف بڑھے اور مار مار کر اس کا سر پھاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کی: ابو محمد! آپ نے احرام کی حالت میں اس کا سر کیوں پھاڑا؟ فرمایا: ساربان کو مارنا بھی احرام کی ایک سنّت ہے[1]۔

حبشی کے مذاق کا جواب:

﴿6333﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَندل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”کیا آپ کو کبھی حبشیوں سے اذیت پہنچی ہے؟“ آپ نے فرمایا: ہاں! ایک مرتبہ میں حبشیوں کے علاقے میں تھا، نہر کے پاس مجھے ایک حبشی ملا اور کہنے لگا: ”مجھے سوار کرلو تاکہ میں بھی نہر پار کرلوں۔“ جب وہ میری کمر پر بیٹھ گیا تو اس نے (سواری پر سوار ہونے کی) یہ دعا پڑھی: ”سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ یعنی پاک ہے اُسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے قابو کی نہ تھی۔“ جب میں نہر کے درمیان میں پہنچا تو میں نے یہ دعا پڑھی: ”اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے برکت والی جگہ اُتار اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔“ اور اسے نہر میں پھینک کر بھاگ کھڑا ہوا اور وہ کپڑوں سمیت غوطے کھانے لگا۔

---

[1] ...اس مقام پر آپ کا قول ”اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْاِحْرَامِ ضَرْبُ الْجَمَّال“ آیا ہے جبکہ دیگر کتب میں آپ کا قول یوں بھی ملتا ہے ”تَمَامُ الْحَجِّ ضَرْبُ الْجَمَّال“ سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یُحِبُّنِیْ اَنْ یُّحْمَلَ عَلَی الْاِضَافَةِ لِلْفَاعِلِ اَیْ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ الصَّبْرُ عَلٰی جَفَاءِ جِیْرَانِ الْحَرَمِ الْمُحْتَرَمِ اَعْنِیْ اَهْلَ الْبَدْوِ وَحَتَّی الضَّرْبِ اِنْ صَدَرَ مِنْهُمْ ۱۲ یعنی میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ اسے اس پر محمول کیا جائے کہ یہاں فاعل کی طرف اضافہ ہے یعنی اہلِ حرم کے دیہاتیوں کی زیادتی پر صبر کرنا حج کے پورا ہونے سے ہے اگرچہ ان کی طرف سے مار پڑے۔ (حاشیہ مقاصد الحسنہ)

﴿6334﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر حَنْظَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، سلام کیا، ابھی گفتگو شروع ہی کی تھی کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے خیریت دریافت کرتے ہوئے پوچھا: ”کاروبار کیسا چل رہا ہے؟ معلوم ہوا ہے کہ خوب عروج پر ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہنے لگے: ”ابو محمد! آپ خوش طبعی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔“ پھر انہوں نے پوچھا: ”کیسے آنا ہوا؟“ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ایک روایت بیان کرتے ہوئے ہمیشہ ایک بات ذکر کرتے ہیں۔“ پوچھا: ”وہ کیا ہے؟“ کہنے لگے: ”آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مختار ثقفی (کے اعلانِ نبوت سے پہلے اس) کے تحفے قبول کیا کرتے تھے۔“ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ”کیا آپ نے اس سے آگے نہیں سنا؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ تو آپ نے کہا: ”حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے مختار کے تحائف حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے پاس آتے دیکھے ہیں اور یہ حضرات قبول کر لیا کرتے تھے۔“

﴿6335﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن ابو اُسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن ابو حَفْص ابّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے پوچھا: ”آپ نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ہاں! اور میں نے انہیں یہ بھی کہتے سنا ہے کہ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ علم یا قرآن کے ذریعے کسی قوم کو بلندی عطا فرماتا ہے اور کسی کو پست کرتا ہے اور میں اس قوم سے ہوں جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بلندی عطا فرمائی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں گردن میں کشکول لٹکائے کوفہ کی گلیوں میں چکر لگا رہا ہوتا۔“

بزرگانِ دین کا اندازِ خوش طبعی:

﴿6336﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت شَبیب بن شَیبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کے رُفَقا حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے اور دروازے کے پاس کھڑے ہو کر آواز لگانے لگے: ”سُلیمان! باہر آئیے۔“ آپ نے اندر ہی سے پوچھا: ”تم کون ہو؟“ انہوں نے کہا: ”ہم وہ ہیں جو آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں۔“ آپ نے مزاحاً جواب دیا: ”اچھا وہ جن میں سے اکثر بے عقل ہیں۔“

سیِّدُنا امام اَعمش اور جید صحابۂ کرام:

حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کثیر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا زمانہ پایا، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر کے انتقال اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کی شہادت کے وقت آپ کی عُمر 13سال تھی، جب حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر 18سال تھی، حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے وقت آپ کی عمر27سال تھی اور جب حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر33سال تھی۔ آپ نے مکّہ مکرمہ میں حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت کی اور ان سے حدیث سماعت کی، حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا اور ان سے بھی سماعت حدیث کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی ولادت 60سن ہجری میں ہوئی جس میں حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا گیا اور آپ کا وصال 148سن ہجری میں ہوا۔

سیِّدُنا سلیمان اعمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

تابعین عظام کی ایک جماعت آپ سے احادیث روایت کرتی ہے ان میں حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان تیمی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جُحادہ اور حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن تَغْلِب رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی وغیرہم شامل ہیں۔

صحابیِ رسول کی نماز:

﴿6337﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجدِ حرام میں نماز پڑھتے دیکھا، جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو کمر سیدھی کر لیتے حتّٰی کہ آپ کا پیٹ برابر ہو جاتا۔

﴿6338﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

گناہ جھڑنے کا نسخہ:

﴿6339﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سفر میں تھا، آپ خشک پتوں والے ایک درخت کے پاس تشریف لائے اور اپنے دستِ مبارک میں موجود لاٹھی اس پر ماری تو اس کے پتے جھڑنے لگے، پھر ارشاد فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر'' (یہ کلمات) گناہوں کو اس درخت کے پتوں کی طرح جھاڑ دیتے ہیں۔[1]

ہلاکت کے اسباب:

﴿6340﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مالک کے لئے ہلاکت ہے غلام کی وجہ سے، غلام کے لئے ہلاکت ہے مالک کی وجہ سے، طاقتور کے لئے ہلاکت ہے کمزور کی وجہ سے، کمزور کے لئے ہلاکت ہے طاقتور کی وجہ سے، مالدار کے لئے ہلاکت ہے فقیر کی وجہ سے اور فقیر کے لئے مالدار کی وجہ سے ہلاکت ہے۔''[2]

نور کے 70 پردے:

﴿6341﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جبریل امین سے فرمایا: ''تم نے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''میرے اور رب عَزَّوَجَلَّ کے درمیان نور کے 70 پردے ہیں، اگر میں ان کے ذرا بھی نزدیک ہوا تو جل جاؤں گا۔''[3]

﴿6342﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی رسول کا انتقال ہو گیا۔ کسی نے کہا: ''تمہیں جنت کی خوشخبری ہو۔'' سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہیں نہیں معلوم! شاید اس نے فضول گوئی کی ہو یا کسی چیز میں بخل کیا ہو جس نے اسے کچھ نفع نہ دیا[4]۔''[5]

1... ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۹۷، ۵/ ۳۱۵، حدیث: ۳۵۴۴، بتقدم وتأخر

2... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۳۷۴، حدیث: ۳۹۹۶

3... معجم اوسط، ۵/ ۶، حدیث: ۶۴۰۷

4... مطلب یہ ہے کہ فوری جنتی ہونے کا فیصلہ کسی کے لئے نہیں کیا جا سکتا ممکن ہے کہ اس شخص نے بے کار بات کی ہو یا مال یا علم میں بخل کیا ہو اس کے حساب میں گرفتار ہو جنت کا داخلہ اس کے حساب سے فراغت کے بعد میسر ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۶۶)

5... ترمذی، کتاب الزھد، باب: ۱۱، ۴/ ۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۳، ''ینفعه'' بدله ''ینقصه''

جہنمی کتے:

﴿6343﴾...(الف) حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ میں نے خارجیوں[1] کے متعلق سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ''یہ جہنم کے کتے ہیں۔''[2]

﴿6343﴾...(ب) حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''خارجی جہنم کے کتے ہیں۔''[3]

شرک کے سوا ہر گناہ کی معافی:

﴿6344﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی کرے تو اس کے لئے اس جیسی دس یا اس سے بھی زیادہ ہیں اور جو ایک گناہ کرے تو برائی کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے یا اسے بخش دوں گا اور جو زمین بھر گناہ کرلے پھر میری بارگاہ میں اس طرح آئے کہ اس نے کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں اس کے ساتھ اتنی ہی بخشش کا معاملہ کروں گا۔[4]

مستقبل کی خبر:

﴿6345﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب تم میرے بعد (حکمرانوں کی) ناجائز ترجیح اور ایسے معاملات دیکھو گے جن کی تمہیں خبر نہ ہوگی۔'' ہم نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہمیں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا جو حق رکھا ہے وہ اُنہیں دے دینا

---

1 ...وہ گمراہ فرقہ جو جنگِ صفّین کے موقع پر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا اس وجہ سے مخالف ہوگیا تھا کہ انہوں نے حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جنگ بندی کے لیے ثالثی قبول کرلی تھی۔

2 ...مسند امام احمد، مسند الکوفیین، بقیۃ حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی، ۷/ ۵۱، حدیث: ۱۹۱۵۲

3 ...ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فی ذکر الخوارج، ۱/ ۱۱۲، حدیث: ۱۷۳

4 ...مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/ ۸۳، حدیث: ۲۱۴۱۸

اور اپنے حق کا سوال اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کرنا۔"[1]

ہر بات لکھی جاتی ہے:

﴿6346﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ خلق کے رہبر، محبوب ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب دونوں محافظ فرشتے (یعنی کراماً کاتبین) کسی بندے یا بندی کے پاس (اعمال لکھنے) آتے ہیں تو ان کے پاس مُہر لگی کتاب ہوتی ہے۔ بندہ یا بندی جو گفتگو کرتے ہیں وہ لکھ لیتے ہیں۔ جب وہ اٹھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے: مہر لگی کتاب کھولو جو تمہارے پاس ہے۔ وہ اسے کھولتا ہے تو اس میں وہی کچھ لکھا ہوتا ہے جو انہوں نے لکھا ہوتا ہے۔ اس فرمانِ عالی کا یہی مطلب ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، قٓ:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔[2]

اُمّتی کسی نبی سے افضل نہیں:

﴿6347﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کسی کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی عَلَیْهِ السَّلَام سے افضل ہوں۔[3]"[4]

---

1 ...بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی "ستروں بعدی اموراً تنکرونھا"، ۴/ ۴۲۹، حدیث: ۷۰۵۲

2 ...تفسیر قرطبی، پ۲۶، سورۃق، تحت الآیۃ:۱۸، ۹/ ۱۰

3 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ان قارون کان من قوم موسی، ۲/ ۴۴۲، حدیث: ۳۴۱۶

4 ...یعنی کوئی اپنے کو حضرت یونس عَلَیْهِ السَّلَام سے افضل نہ کہے کیونکہ کوئی ولی خواہ کسی درجے کا ہو نبی کی گرد قدم کو نہیں پہنچ سکتا، نبی کی شان تو بڑی ہے۔ تمام جہان کے اولیا مل کر صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچتے اور اگر "میں" سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے دوسرے نبیوں پر ایسی بزرگی نہ دو جس سے دوسرے نبی کی توہین ہو جائے یا جس سے لڑائی جھگڑے کی نوبت آئے یا نفس نبوت میں ترجیح نہ دو کہ کسی کو اصلی نبی مانو کسی کو ظلّی، بُروزی عارضی نبی لہٰذا یہ حدیث نہ تو اس آیت کے خلاف ہے کہ "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ" (پ۳، البقرۃ:۲۵۳، یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک...

بیٹی کی اچھی تربیت:

﴿6348﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس کی بیٹی ہو، وہ اسے اچھے طریقے سے ادب سکھائے، اچھی تعلیم دے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی گئی نعمتیں اُس پر خرچ کرے تو یہ بیٹی اس کے لئے آگ سے آڑ اور رُکاوٹ بن جائے گی۔"(1)

دعائے مصطفٰے:

﴿6349﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو رُخصت کرتے ہوئے یوں دعا دی: "اللہ عَزَّوَجَلَّ پرہیز گاری کو تمہارا رفیق سفر بنائے، تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں بھلائی نصیب کرے۔"(2)

﴿6350﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دوجہاں کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "حَرِیر (خالص ریشم) اور دِیباج (جس میں ریشم زیادہ ہو) نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو کیونکہ یہ دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے۔"(3)

مومن کی پہچان:

﴿6351﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مومن طعنہ باز، لعنت کرنے، فحش گوئی اور بے حیائی کی بات کرنے والا نہیں ہوتا۔"(4)

......کو دوسرے پر افضل کیا۔)" اور نہ اس حدیث کے خلاف کہ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَم (یعنی میں اولادِ آدم کا سردار ہوں) اپنی طرف سے گھڑ کر مسائل بیان نہ کرو، جو افضلیت قرآن یا حدیث سے ثابت ہو وہ بیان کرو۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ۷/ ۵۷۶، ۵۷۸ بتقدم و تاخر)

1...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۷، حدیث: ۱۰۴۴۷

2...معجم اوسط، ۱/ ۲۹۰، حدیث: ۱۰۲۷ عن ابن عمر

3...بخاری، کتاب الاشربة، باب الشرب فی آنیة الذهب، ۳/ ۵۹۳، حدیث: ۵۶۳۲

4...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اللعنة، ۳/ ۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴

جنتی جوانوں کے سردار:

﴿6352﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔"(1)

﴿6353﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔"(2)

﴿6354﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سخی کی غلطی سے درگزر کرو کیونکہ جب وہ لغزش کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہاتھ تھام لیتا (یعنی اسے ہلاکت سے بچالیتا) ہے۔"(3)

مومن اور کافر کا وقت نزع:

﴿6355﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مومن کی روح پسینے کی طرح نکلتی ہے اور کافر کی روح گدھے کی سانس کی طرح نکلتی ہے، مومن برائی کرتا ہے تو نزع کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ برائی کا کفارہ ہو جائے اور کافر کوئی اچھا عمل کرتا ہے تو نزع کے وقت اس پر آسانی کی جاتی ہے تاکہ اس کے اچھے عمل کا بدلہ ادا کر دیا جائے۔"(4)

شانِ خاتونِ جنت:

﴿6356﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر شادی والے دن کی صبح (حیا کی وجہ سے) لرزہ طاری تھا۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان

1...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی...الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

2...معجم کبیر، ۱۰/ ۷۶، حدیث: ۱۰۰۰۶

3...معجم اوسط، ۱/ ۳۳۱، حدیث: ۱۱۹۹

4...معجم کبیر، ۱۰/ ۷۹، حدیث: ۱۰۰۱۵

سے ارشاد فرمایا: تمہارا شوہر دنیا میں سردار ہے اور آخرت میں مُقَرَّبِین میں سے ہے۔ اے فاطمہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب علی سے تمہارا نکاح کرنے کا ارادہ فرمایا تو جبرئیل امین کو چوتھے آسمان پر کھڑے ہونے کا حکم دیا، ملائکہ نے صفیں بنالیں پھر جبریل امین نے ان کے سامنے (نکاح کا) خطبہ پڑھا پھر میں نے تمہارا نکاح علی سے کردیا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنتی درختوں کو حکم دیا تو انہوں نے زیور اور جوڑے اٹھالئے پھر دوبارہ حکم دیا تو انہوں نے وہ زیور اور جوڑے ملائکہ پر نچھاور کردیئے پس جس نے زیادہ حاصل کیا وہ قیامت تک اس پر فخر کرے گا۔

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا دیگر عورتوں پر فخر کیا کرتی تھیں کیونکہ وہ واحد خاتون ہیں جن کے نکاح کا خطبہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے پڑھایا تھا۔[1]

بدترین لوگ:

﴿6357﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بدترین لوگ دو منہ والے ہیں۔“[2] حضرتِ سَیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے جو ایک کے سامنے کچھ کہے اور دوسرے کے سامنے کچھ اور۔

شیطان کو رُلانے والا عمل:

﴿6358﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب ابنِ آدم آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے[3] تو شیطان روتا ہوا دور ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری خرابی! ابنِ آدم کو سجدے کا حکم ہوا تو وہ سجدہ کرکے جنتی ہوگیا اور مجھے سجدے کا حکم ہوا تو میں انکار کرکے جہنمی ہوگیا۔[4]

1... تاریخ ابن عساکر، ۴۲/ ۱۲۸، الرقم: ۴۹۳۳، علی بن ابی طالب

2... بخاری، کتاب الادب، باب ماقیل فی ذی الوجھین، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۶۰۵۸

3... سجدہ تلاوت اور اس کے احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت، جلد1، حصہ 4، صفحہ 726تا739 نیز شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”تلاوت کی فضیلت“ کا مطالعہ فرمالیجئے۔

4... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، ص ۵۶، حدیث: ۸۱

شکرِ الٰہی پر ابھارنے والا عمل:

﴾6359﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اپنے سے ادنیٰ کو دیکھو کیونکہ یہ عمل اس بات پر اُبھارتا ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کی ناقدری نہ کرو۔“[1]

بُرے اشعار کی مذمت:

﴾6360﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس میں (بُرے) اشعار بھرے ہونے سے بہتر ہے۔“[2]

﴾6361﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی بندہ اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لئے جائے، اس کے علاوہ کوئی غرض نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔“[3]

حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ بڑے عبادت گزار، راہِ خدا میں خرچ کرنے والے، مولائے رزّاق پر توکل کرنے والے، علمائے کرام کی دعوت وضیافت کرنے والے اور بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لانے والے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عاجزی کر کے بلندی پائی اور فرمانبرداری کر کے فلاح پائی۔

﴾6362﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو یحییٰ قَتّات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت

1... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب: ۵۸، ۴/ ۲۳۰، حدیث: ۲۵۲۱

2... بخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ ان یکون الغالب علی الانسان... الخ، ۴/ ۱۴۲، حدیث: ۶۱۵۴ عن ابن عمر

3... مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وانتظار الصلاۃ، ص ۳۳۳، حدیث: ۶۴۹

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ طائف آیا تو لگتا تھا گویا ان میں کوئی نبی تشریف لے آیا ہو (یعنی امت میں نبی کا جو مقام و مرتبہ ہوتا ہے اہلِ طائف میں آپ کو بھی ایسا ہی مقام حاصل تھا)۔

تکبر سے بچنے کا طریقہ:

﴿6363﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور اپنا سر جھکایا وہ تکبر سے محفوظ ہو گیا۔

﴿6364﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حَیان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھر کی حاضری دو کیونکہ اس جیسا کوئی گھر نہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ حق کو جاننے والا کوئی نہیں ہے۔

﴿6365﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو علاء کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمائے کرام پر ایک لاکھ درہم یا دینار خرچ کئے۔

ملاقات کا طریقہ:

﴿6366﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن سالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "سنت یہ ہے کہ جب کوئی ایک ہی وقت میں چند افراد سے بات کرے تو سب کی طرف برابر توجہ رکھے صرف ایک شخص کو اپنی توجہ کا مرکز نہ بنالے۔"

طویل سجدے:

﴿6366﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سجدہ کرتے دیکھا ہے، اگر تم ان کے طویل سجدے دیکھ لیتے تو کہہ اٹھتے: یہ وفات پاچکے ہیں۔

اچھی اچھی نیتوں کی ترغیب:

﴿6367﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "مجھے ہر چیز حتّٰی کہ کھانے پینے میں بھی اچھی نیت شامل کرنا پسند ہے۔"

حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرا نفس جس چیز کا مجھ سے مطالبہ کرتا ہے میں اسے کسی سے نہیں مانگتا بلکہ نفس سے کہتا ہوں: صبر کر حتّٰی کہ وہ چیز خود تیرے پاس آجائے۔

﴿6367﴾...(ب) حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم نے علم حدیث حاصل کرنا شروع کیا تو اس وقت ہماری کوئی نیت نہیں تھی، بعد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اس علم کی نیت مرحمت فرمائی۔

﴿6368﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسلم مُنْقَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اتنے ضعیف العمر ہو گئے تھے کہ ان کی اَبرو کپڑے سے اٹھائی جاتی تھیں، کسی نے پوچھا: ”آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟“ فرمایا: ”زمانے کی طوالت اور غموں کی کثرت سے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی: ”کیا آپ مجھ سے شکوہ کریں گے؟“ آپ نے عرض کی: ”اے میرے رب! مجھ سے لغزش ہو گئی مجھے معاف فرما۔“

سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام سے احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن حِزام، حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابی اوفیٰ اور حضرتِ سیِّدُنا ابو طُفیل رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن شامل ہیں۔

نیز متعدد تابعینِ عظام آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کرتے ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو رَفیع، حضرتِ سیِّدُنا شیبانی، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش اور فنِ حدیث کے ائمہ اور بڑے بڑے علما مثلاً حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری، حضرتِ سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام اور حضرتِ سیِّدُنا امام شُعبہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بھی آپ سے روایت کرتے ہیں۔

مومن کا قتل بڑا گناہ ہے:

﴿6369﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں کسی کو قتل کیا گیا لیکن قاتل کا معلوم نہ ہو سکا، جب یہ معاملہ بارگاہِ رسالت میں پیش ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی اور ارشاد فرمایا: ''لوگو! تمہارے درمیان ایک شخص قتل کیا گیا ہے مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اسے کس نے قتل کیا؟ اگر زمین و آسمان والے ایک مسلمان کے قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سب کو عذاب دے گا۔''(1)

وتر کی رکعت تین ہیں:

﴿6370﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وتر کی تین رکعات پڑھیں جس میں (آخری) رکوع سے قبل دعائے قنوت پڑھی۔(2)

صبر والوں میں افضل کون؟

﴿6371﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کے درمیان رہ کر ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرنے والا مومن اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں کے درمیان نہ رہے مگر ان کی تکالیف پر صبر کرے۔''(3)

﴿6372﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مُشْتَرک غلام آزاد کیا وہ بقیّہ شریکوں کے حصے ادا کرے گا۔(4)

نائبِ رسول:

﴿6373﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بَحرین سے مال آیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جس

1... معجم کبیر، ۱۲/۱۰۳، حدیث: ۱۲۶۸۱

2... سنن کبری للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب من قال: یقنت فی الوتر قبل الرکوع، ۳/۵۹، حدیث: ۴۸۶۶ عن ابن عباس

3... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۵۵، ۴/۲۲۷، حدیث: ۲۵۱۵

4... بخاری، کتاب العتق، باب اذا اعتق عبدا بین اثنین... الخ، ۲/۱۵۱، حدیث: ۲۵۲۲

سے حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی وعدہ ہو وہ کھڑا ہو جائے۔ "حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی: "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ "انہوں نے پوچھا: "کیا وعدہ فرمایا تھا؟ "میں نے کہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ لَپ بھر کر ارشاد فرمایا تھا: "اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے مال دیا تو میں تمہیں اتنا دوں گا۔ "چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور مجھے لَپ بھر اتنا ہی دیا جتنے کا مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا۔[1]

سیرتِ رسول کی ایک جھلک:

﴿6374﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اونی لباس پہنتے، زمین پر سوتے، زمین پر گر جانے والی چیز اُٹھا کر کھا لیتے، دراز گوش پر سواری فرماتے، اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیتے، بکری کی ٹانگیں باندھ کر دودھ دوہتے اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول فرما لیتے۔

﴿6375﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ بدر کے دن مجھ سے اور امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: "تمہاری دائیں جانب جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام اور بائیں جانب میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام تھے اور ایک بہت بڑے فرشتے اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی صف میں موجود تھے۔"[2]

والدین کے حقوق:

﴿6376﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سرکارِ مکۂ مکرّمہ، سلطانِ مدینہ مُنوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے حاضر ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ "اس نے عرض کی: "جی ہاں۔ "آپ نے ارشاد

---

1 ...بخاری، کتاب فرض الخمس، باب ومن الدلیل علی ان الخمس للنوائب المسلمین، ۲/ ۳۵۴، حدیث: ۳۱۳۷

مسلم، کتاب الفضائل، باب ما سئل رسول اللہ... الخ، ص۱۲۶۶، حدیث: ۲۳۱۴

2 ...مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب جمع النبی اهل بیتہ... الخ، ۴/ ۱۰۶، حدیث: ۴۷۰۹

فرمایا: ”ان کی خدمت میں رہو۔[1]“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”تمہارا جہاد ان کی خدمت میں ہے۔“[2]

لیلۃ القدر سے حصہ پانے والے:

﴿6377﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے رمضان المبارک کے شروع سے آخر تک باجماعت نماز پڑھی اس نے لیلۃُ القدر سے اپنا حصہ پالیا۔“[3]

﴿6378﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ہانکتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے عرض کی: ”یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔“ ارشاد فرمایا: ”افسوس ہے تم پر! ارے سوار ہو جاؤ[4]۔“[5]

﴿6379﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن سُحیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا: ”میں غسل کرتا ہوں پھر سردی ختم کرنے کے لئے زوجہ کے پاس چلا جاتا ہوں۔“

1... غالب یہ ہے کہ اس کے ماں باپ کو اس کی خدمت کی حاجت تھی۔ وہ اکیلا بیٹا خدمت گار تھا اور جہاد اُس وقت فرضِ عین نہ تھا فرضِ کِفایہ تھا۔ ایسی صورت میں ماں باپ کی خدمت جہاد پر مقدم ہے۔ اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو جہاد مقدم ہے۔“مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفلی جہاد کے لیے بغیر والدین کی اجازت کے نہیں جانا چاہیے۔ اگر جہاد فرض ہو تو بہتر ہے کہ ان سے اجازت لے لے لیکن اگر وہ اجازت نہ دیں تو بھی چلا جاوے۔ اگر وہ منع کریں گے تو وہ گنہگار ہوں گے۔ یہ حکم مومن والدین کے لیے ہے۔ کافر ماں باپ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں خواہ جہاد فرض ہو یا نفل۔ خیال رہے کہ مسلمان ماں باپ کی اجازت کے بغیر کسی نفلی عبادت کے لیے نہ جاوے جیسے نفلی حج، نفلی عمرہ، زیارت وغیرہ حتّٰی کہ اگر مسلمان ماں باپ اجازت نہ دیں نفلی روزہ بھی نہ رکھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۳۰)

2... بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الجھاد باذن الابوین، ۲/ ۳۱۰، حدیث: ۳۰۰۴ عن عبد اللہ بن عمرو

3... تاریخ بغداد، ۴/ ۳۱۲، الرقم: ۲۰۴۹، ابو الفتح احمد بن الحسن ابن الحمصی

کنز العمال، کتاب الصوم قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل السابع، ۸/ ۲۵۰، حدیث: ۲۴۰۸۵

4... قربانی کے جانور پر مجبوراً وضرورۃً سوار ہونا جائز، بلا ضرورت منع ہے۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۶۰)

5... بخاری، کتاب الادب، باب ماجاء فی قول الرجل: ویلک، ۴/ ۱۴۴، حدیث: ۶۱۶۰، ۶۱۵۹

التحیات کی تعلیم:

﴿6380﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام کو یہ تشہد سکھایا: ”اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی تمام تحِیّتیں، نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں اور ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

گناہوں کا کفارہ:

﴿6381﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسّان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے وضو کا پانی رکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک بار انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو مسلمان پورا وضو کرے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر فرض کیا ہے پھر وہ پانچوں نمازیں پڑھے تو یہ ان نمازوں کے درمیان ہونے والے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔“[1]

﴿6382﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (حج کے موقع پر) مُزدلِفہ[2] سے سورج طلوع ہونے سے پہلے روانہ ہوگئے تھے۔

کثرتِ مال والے خوش نصیب لوگ:

﴿6383﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات حاضر ہوا تو حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو موجود پایا، میں چاند کی چاندنی میں آپ کے پیچھے ہولیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”کون ہو؟“ میں نے عرض کی: ”ابوذر۔“ ارشاد فرمایا: ”بے شک

1... نسائی، کتاب الطہارۃ، باب ثواب من توضأ کما امر، ص۳۱، حدیث: ۱۴۵

2... مُزدلِفہ: ”منٰی“ سے عرفات کی طرف تقریباً 5 کلومیٹر پر واقع میدان۔ (رفیق الحرمین، ص۶۶)

زیادہ مال والے قیامت کے دن کم نیکیوں والے ہوں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خیر (خرچ کی توفیق) سے نوازا۔" اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ مبارک سے اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں اشارہ فرمایا کہ وہ راہِ خدا میں اس طرح خرچ کرے۔"[1]

توبہ کی فضیلت:

﴿6384﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن توبہ کو حسین صورت اور عمدہ خوشبو میں لایا جائے گا، اس کی خوشبو صرف مسلمان ہی سونگھ پائے گا۔ کافر کہے گا: "ہائے میری خرابی! تمہیں تمہارا حق مل گیا۔" کافر سمجھیں گے کہ وہ بھی عمدہ خوشبو سونگھیں گے حالانکہ ایسا نہ ہوگا۔ توبہ ان کافروں کو مخاطب کرکے کہے گی: "اگر تم دنیا میں مجھے قبول کرلیتے تو آج میں تمہیں بھی معطر کر دیتی۔" کافر کہے گا: "میں تجھے ابھی قبول کرتا ہوں۔" اس وقت آسمان کا فرشتہ ندا دے گا: "اگر تم ساری دنیا، تمام سونا چاندی اور دنیا کی ہر چیز پیش کردو تب بھی تمہاری توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔" پھر توبہ ان سے دور ہو جائے گی اور فرشتے بھی ان سے دور ہو جائیں گے پھر ان کے پاس داروغۂ جہنم آئیں گے اور جس میں عمدہ خوشبو پائیں گے اسے چھوڑ دیں گے اور جس میں نہ پائیں گے اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔[2]

والدین کی خدمت جہاد ہے:

﴿6385﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جہاد کی اجازت لینے آیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟" اس نے عرض کی: "جی ہاں۔" ارشاد فرمایا: "تمہارا جہاد ان کی خدمت میں ہے۔"[3]

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی "ما احب ان لی مثل احد ذھبا"، ۴/ ۲۳۱، حدیث: ۶۴۴۴
مسلم، کتاب الزکوۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ، ص۴۹۷، حدیث: ۹۴

2... اللآلئ المصنوعۃ، کتاب الادب والزھد، ۲/۲۵۸ فیہ: انہ موضوع

3... بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الجھاد باذن الابوین، ۲/ ۳۱۰، حدیث: ۳۰۰۴ عن عبد اللہ بن عمرو

﴿6386﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ آقائے دوجہان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں[1] اور اگر تمہیں صبح کا اندیشہ ہو تو (دو رکعتوں کے ساتھ ملاکر) ایک رکعت اور پڑھ لو[2]۔“[3]

فضل ورحمت کی دعا:

﴿6387﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دعا میں یوں کہا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَانَا فِيْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا فضل عطا فرما، ہمیں اپنی عطا سے محروم نہ کرنا اور جو تو نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما، ہمیں دل کی تونگری اور جو تیرے پاس ہے اس کا شوق عطا فرما۔“[4]

﴿6388﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن حِزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے کچھ دینار دیئے تاکہ آپ کے لئے قربانی کا جانور خرید لاؤں۔ جب میں نے جانور خرید لیا تو ایک شخص نے نفع کے ساتھ جانور خریدنے کی پیشکش کی۔ میں نے اسے بیچ دیا۔ میں نفع اور قربانی کا جانور لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے آپ کے لئے جانور خریدا پھر اسے بیچا اور نفع میں کچھ دینار حاصل کئے۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا دی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری تجارت اور تمہارے سودے میں برکت عطا فرمائے۔“ پھر قربانی کی اور دینار صدقہ کر دیئے۔[5]

1... یعنی بہتر یہ ہے کہ نمازِ تہجد دو دو رکعتیں پڑھے، چار چار یا زیادہ کی نیت نہ باندھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹)

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 269** پر فرماتے ہیں: اس کے معنٰی یہ ہیں کہ ایک رکعت دو رکعتوں کے ساتھ پڑھے یہ ایک رکعت تمام نماز کو طاق بنادے گی یہ مطلب نہیں کہ علیحدہ ایک رکعت پڑھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹)

3... بخاری، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الوتر، ۱/ ۳۴۰، حدیث: ۹۹۰

4... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الدعاء، باب ما کان یدعو بہ النبی، ۷/ ۶۳، حدیث: ۸ عن سعید بن جبیر

5... معجم اوسط، ۶/ ۱۵۶، حدیث: ۸۳۴۶

نماز کا پسندیدہ حصہ:

﴿6389﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا منتخب وپسندیدہ حصہ ہوتا ہے اور نماز کا پسندیدہ حصہ "تکبیرِ اُولیٰ" ہے۔[1]

﴿6390﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو طُفَیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "روحیں (عالَمِ ارواح میں) فوج کی طرح جمع ہیں جن کے مابین وہاں آشنائی ہوگئی ان کے درمیان یہاں الفت ہوگی اور جو وہاں ایک دوسرے سے ناواقف رہیں وہ یہاں بھی ناواقف رہیں گی۔"[2]

﴿6391﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موئے زیرِ ناف کی صفائی کے لئے نورہ (یعنی بال صاف کرنے کا سفوف) اپنے مبارک ہاتھوں سے لگاتے تھے۔[3]

جنت کی خوشخبری:

﴿6392﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذر! لوگوں کو خوشخبری سنادو کہ جس نے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔[4]

﴿6393﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ جس نبی کو مبعوث فرماتا ہے وہ اپنے سے پہلے نبی کے مقابلے میں آدھی عُمر پاتا ہے۔"[5]

﴿6394-95-96-97﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/ ۷۳، حدیث: ۲۹۰۸ عن ابی ھریرۃ

2 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب الارواح جنود مجندۃ، ۲/ ۴۱۳، حدیث: ۳۳۳۶ عن عائشۃ

3 ...ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاطلاء بالنورۃ، ۴/ ۲۲۶، حدیث: ۳۷۵۲

4 ...مسند طیالسی، احادیث ابی ذر الغفاری، ص ۶۰، حدیث: ۴۴۴

5 ...معجم کبیر، ۵/ ۱۷۱، حدیث: ۴۹۸۶

نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔'' آپ نے استفسار فرمایا: ''کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' ارشاد فرمایا: ''تمہارا جہاد ان کی خدمت میں ہے۔''[1]

ہر حال میں حمد الٰہی کا انعام:

﴿6398﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے لئے سب سے پہلے ان لوگوں کو پکارا جائے گا جو خوشحالی اور تنگدستی میں کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتے ہیں۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ باعمل، مسلسل روزے رکھنے والے اور عبادت گزار ہیں۔ آپ نے پے درپے روزے قربِ خداوندی کے لئے رکھے اور عبادات ونیک اعمال قبولیت کے لئے اپنائے۔

مسلسل 15 دن نفل روزے:

﴿6399﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابونعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلسل 15 دن اس طرح روزے رکھتے کہ درمیان میں کچھ کھاتے نہ پیتے۔

﴿6400﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابو سُلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ہم سفرِ حج میں حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ تھے۔ آپ غمگین آواز سے تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ احرام

1... بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الجھاد باذن الابوین، ۲/ ۳۱۰، حدیث: ۳۰۰۴

2... معجم کبیر، ۱۲/ ۱۵، حدیث: ۱۲۳۴۵

کی حالت میں خُراسان اور اس کے اَطراف و اَکناف سے گزرتے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔ آپ مہینے میں صرف دو مرتبہ اِفطار کیا کرتے تھے۔ ایک بار کسی دوست نے آپ کو اِفطار کی دعوت دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میرے پاس خالص دودھ اور گھی رکھو۔“ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ نے پیا تو پیٹ میں جاتے ہی (خالی ہونے کی وجہ سے) آنتوں سے آواز گونج اُٹھی۔

﴿6401﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغِیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پورے رمضان میں دوبار افطار کرتے تھے۔ جب ہم ان سے پوچھتے کہ ابوالحکم! آپ کس حال میں ہیں؟ تو فرماتے: ”اگر ہم نیکوکار ہیں تو پرہیز گاروں کی تعظیم کی جائے گی اور بدکار ہیں تو بُروں کو مطعون کیا جائے گا۔“

پورے سال حالت احرام میں:

﴿6402﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرحمٰن بن ابو نعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پورے سال احرام کی حالت میں رہتے اور یوں تلبیہ کہا کرتے: ”لَبَّیْكَ لَوْ كَانَ رِیَاءً لَاضْمَحَلَّ لَبَّیْكَ یعنی میں حاضر ہوں اگر یہ ریاکاری ہوتی تو میں تیری بارگاہ سے دور ہوتا۔“

دعا فوراً قبول ہو گئی:

﴿6403﴾... حضرت سیِّدُنا ابو شُبرُمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پورے سال حالت احرام میں رہا کرتے تھے۔ آپ کو جوؤں سے تکلیف پہنچی تو آپ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی۔ اسی وقت تمام جوئیں گر گئیں۔

قتل ناحق پر ظالم کو تنبیہ:

﴿6404﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغِیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے: حجاج بن یوسف جب مقامِ جماجم میں لوگوں کو قتل کر رہا تھا اس وقت حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے پاس گئے اور فرمایا: ”حجاج! ناحق قتل نہ کر کہ (بروز قیامت) ناحق قتل کئے جانے والے کی مدد کی جائے گی۔“ حجاج نے کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے زمین کو تمہارے خون سے بھرنے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”حجاج! زمین کے اندر

موجود(یعنی مرنے والے) زمین کے اوپر موجود(یعنی زندہ) لوگوں سے زیادہ ہیں۔ یہ سن حجاج نے انہیں قتل نہ کیا۔“

﴿6405﴾... حضرتِ سیِّدُنا فُضیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو نعم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گزر ایک کھنڈر سے ہوا تو آپ نے پکارا: ”تمہیں کس نے ویران کیا؟“ وہاں سے آواز آئی: ”مجھے گزرے زمانوں کے فساد پھیلانے والوں نے ویران کیا۔“

سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے متعدد صحابۂ کرام سے احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان شامل ہیں۔

﴿07-6406﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نعم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر تھا کہ کسی نے پوچھا: ”کیا مُحرِم مکھی کو مار سکتا ہے؟“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عراقیو! تم مجھ سے محرم کے مکھی مارنے کے متعلق پوچھتے ہو جبکہ تم نے نواسۂ رسول کو شہید کر دیا حالانکہ فرمانِ مصطفٰے ہے: ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یعنی حسن و حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔[1]

جوانانِ جنت کے سردار:

﴿09-6408﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تمام نبیوں کے سرور، محبوب رب داوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”حسن و حسین دو خالہ زاد یعنی عیسٰی بن مریم اور یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام کے علاوہ جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“[2]

بدمذہبوں کی علامات:

﴿6410﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس یمن سے ایسی دباغت شدہ کھال میں سونا بھیجا جس

---

1 ... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/ ۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

2 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن ... الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

سنن کبری للنسائی، کتاب المناقب، فضائل الحسن والحسین، ۵/ ۵۰، حدیث: ۸۱۶۹

پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے چار لوگوں یعنی حضرتِ سیِّدُنا اقرع بن حابس، حضرتِ سیِّدُنا عُیَیْنَہ بن بدر، حضرتِ سیِّدُنا زید الخلیل اور حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ بن عُلاثہ یا حضرتِ سیِّدُنا عامر بن طُفیل رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں تقسیم فرمادیا۔ اس دوران دھنسی ہوئی آنکھیں، پھولے ہوئے نتھنے، گھنی داڑھی، گنجا سر اور پائنچے چڑھائے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: ”اے محمد! انصاف کیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ نے آج انصاف نہیں کیا۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم مجھے امانت دار نہیں سمجھوگے حالانکہ میں آسمان والوں کا بھی امین ہوں، میرے پاس صبح وشام آسمان سے خبریں آتی ہیں۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اسے قتل نہ کر دیں؟“ ارشاد فرمایا: ”نہیں! شاید یہ نماز پڑھتا ہو۔“ عرض کی: ”بہت سے نمازی ایسے ہوتے ہیں کہ جو ان کی زبان پر ہوتا ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔“ ارشاد فرمایا: ”مجھے لوگوں کے دلوں پر سختی کا حکم نہیں دیا گیا۔“ جب وہ شخص چلا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس کی پشت سے ایسی قوم نکلے گی جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا، یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جسم کو چیر کر نکل جاتا ہے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو ضرور قتل کروں گا۔“[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بارگاہِ رسالت میں ایک صندوق میں سونا بھیجا تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی دن اسے چار افراد حضرت اَقْرَع بن حابس، حضرت عُیَیْنَہ بن بدر، حضرت زید الخلیل اور حضرت عَلقمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں تقسیم فرمادیا، قریش اور انصار ناراض ہو کر کہنے لگے: ”آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نجد کے سرداروں کو دیا اور ہمیں چھوڑ دیا۔“ ارشاد فرمایا: ”میں نے انہیں دل جوئی کے لئے دیا۔“ اس سے آگے پچھلی حدیث پاک کے الفاظ ذکر کئے اور آخر میں یہ فرمانِ مصطفٰے ذکر کیا کہ ”میں انہیں قومِ عاد کی طرح قتل کر دوں گا۔“[2]

---

[1] ...بخاری، کتاب المغازی، باب بعث علی بن ابی طالب...الخ، ۳/ ۱۲۳، حدیث: ۴۳۵۱

[2] ...بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: تعرج الملائکۃ والروح الیہ، ۴/ ۵۴۹، حدیث: ۷۴۳۲

تہمت کا وبال:

﴿6411﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مملوک (لونڈی یا غلام) پر تہمت لگائی اسے قیامت کے دن سزا دی جائے گی مگر یہ کہ وہ ایسا ہی ہو جیسا اس نے کہا۔[1]

﴿6412﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض برابر برابر بیچو، جو زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سودی کاروبار کیا۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد الرحمٰن خَلَف بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ بہت مُہذب، پُر وقار شخصیت کے مالک ہیں اور بڑی عمدہ گفتگو کرنے والے ہیں۔

اچھی تربیت کا صلہ:

﴿6413﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پسند کیا کرتے تھے۔ ایک بار میں نے پوچھا: ”ابا جان! آپ انہیں اتنا پسند کیوں کرتے ہیں؟“ والد صاحب نے فرمایا: ”بیٹا! اس لئے کہ ان کی پرورش بہت اچھی ہوئی اور وہ ہمیشہ اچھی تہذیب پر عمل پیرا رہے۔“

حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیت ابو مَرزُوق تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع نے ان سے کنیت تبدیل کرنے کو کہا تو آپ

1 ...بخاری، کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ، باب قذف العبید، ۴/ ۳۵۴، حدیث: ۶۸۵۸

2 ...نسائی، کتاب البیوع، باب بیع الدرھم بالدرھم، ص۷۳۷، حدیث: ۴۵۷۸

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”آپ ہی میری کنیت رکھ دیجئے۔“ انہوں نے آپ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن رکھی۔

موت یاد ہو تو زندگی لُطف نہیں دیتی:

﴿6414﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد السلام بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جو موت کو ہر وقت یاد کرتا ہے زندگی اسے لُطف نہیں دیتی۔“

﴿6415﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے حواریوں سے فرمایا: اہلِ زمین کے لئے نمک کی حیثیت رکھنے والو! تم خراب نہ ہونا کیونکہ جب کوئی چیز خراب ہوتی ہے تو اسے نمک صحیح کرتا ہے۔ جان لو کہ تم میں دو (بُری) خصلتیں ہیں (۱)... تعجب خیز بات کے بغیر ہنسنا اور (۲)... رات سو کر گزار دینا۔

﴿6416﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے حواریوں سے فرمایا: جس طرح بادشاہوں نے تمہاری دانائی کو چھوڑ دیا ہے اسی طرح تم بھی دنیا میں ان سے ترکِ تعلق کرلو۔

70 گمشدہ بچوں کی ماں کی طرح غمگین:

﴿6417﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا: حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قید خانے میں تھے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام یا دوسرا کوئی فرشتہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”اے پاکیزہ خوشبو اور صاف کپڑے والے فرشتے! مجھے حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں بتاؤ یا یہ بتاؤ کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟“ فرشتے نے عرض کی: ”ان کی بینائی جاتی رہی۔“ آپ نے استفسار فرمایا: ”وہ کتنے غمگین ہیں؟“ فرشتے نے کہا: ”اس ماں کی طرح جس کے 70 بچے گم ہو جائیں۔“ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: ”ان کا اجر کتنا ہے؟“ عرض کی: ”100 شہیدوں کے برابر۔“

فرمانِ مصطفٰے: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَان یعنی پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ (مسلم، ص۱۴۰، حدیث: ۲۲۳)

سیِّدُنا خَلَف بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت سے تابعین کرام سے روایتیں لی ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا حکم بن عُتَیْبہ، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد اور حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سَبِیْعی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی شامل ہیں۔

رحمتِ خداوندی سے محروم:

﴿6418﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو کسی مسلمان کے قتل پر تھوڑی بات کے ذریعے بھی تعاون کرے وہ بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے محروم۔"[1]

سود کے ایک درہم کا گناہ:

﴿6419﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سود کے 70 سے زائد حصے ہیں جن میں کمترین حصہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے زنا کرے[2] اور سود کا ایک درہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک 36 بار زنا کرنے سے سخت تر ہے۔[3]

﴿6420﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے عالی مرتبہ ہیں، ان کے بعد (امتِ محمدیہ میں) حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔

میزان میں رکھا جانے والا پہلا عمل:

﴿6421﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء

---

1. ...ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلما، ۳/ ۲۶۲، حدیث: ۲۶۲۰
2. ...یعنی ماں سے زنا کرنا جب کمترین درجہ ہوا تو بقیہ درجے اس سے زیادہ سخت ہوں گے چونکہ اہل عرب سود کے بہت زیادہ عادی تھے، ان سے سود چھوڑنا آسان نہ تھا اس لئے سود پر زیادہ وعیدیں وارد ہوئیں۔(مراۃ المناجیح، ۴/ ۲۵۸)
3. ...شعب الایمان، باب فی قبض الید علی الاموال، ۴/ ۳۹۳، حدیث: ۵۵۱۸، ۵۵۲۰، بتغیر قلیل

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: ”کیا آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ سنا ہے؟“ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: ”میزان میں سب سے پہلے اچھے اخلاق کو رکھا جائے گا۔“[1]

قیامت کی نشانی:

﴿6422﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک میرے اہل بیت سے میرا ہمنام ایک شخص بادشاہ نہ بن جائے[2]۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشاہدۂ حق میں مُسْتَغْرِق اور موت کی یاد میں گم رہتے۔

ہر وقت موت کی فکر رہتی:

﴿6423﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد لوہے کے صندوق پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کسی نے کہا: ”اے ابوعبداللہ! کاش آپ مسجد میں آکر اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بیٹھ جاتے۔“ آپ نے فرمایا: ”اگر موت کی یاد لمحہ بھر میرے

1... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب ماذکر فی حسن الخلق وکراھیۃ الفحش، ۶/ ۹۰، حدیث: ۲۴

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ265 پر فرماتے ہیں: ”ان کا نام محمد (بن عبداللہ) ہو گا، لقب مہدی۔“ مزید فرماتے ہیں: (آپ) حسنی سیِّد ہوں گے۔“ آپ اس وقت ظاہر ہوں گے جب اسلام صرف حرمین شریفین میں ہو گا اور ساری زمین کُفرستان ہو جائے گی۔“ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۲۴)

3... ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی المھدی، ۴/ ۹۹، حدیث: ۲۲۳۷

دل سے نکل جائے تو مجھے اندیشہ ہے کہ میرے دل میں بگاڑ آجائے گا۔“

﴿6424﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے عرض کی گئی: ”آپ لوگوں میں بیٹھ کر گفتگو کیوں نہیں کرتے؟“ فرمایا: ”اگر موت کی یاد لمحہ بھر میرے دل سے نکل جائے تو میرے دل میں بگاڑ آجائے گا۔“

حضرتِ سیِّدُنا مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے زیادہ غمزدہ کوئی نہیں دیکھا۔

﴿6425﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بھی میں حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کو دیکھتا تو یوں لگتا کہ شراب کے علاوہ کوئی چیز ان کی عقل پر غالب ہے۔

رضائے الٰہی کا سوال:

﴿6426-27﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے بازار میں میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی رضا کا سوال کیا یقیناً اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بہت بڑی چیز کا سوال کیا۔“

عمدہ نماز پڑھنے والے:

﴿6428﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم حضرت منصور بن مُعْتَمِر، حضرت ربیع بن ابو راشد اور حضرت عاصم رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو نماز پڑھتے دیکھ لیتے تو جان لیتے کہ وہی ہیں عمدہ نماز پڑھنے والے کہ وہ اپنے سروں کو جھکا کر اپنی داڑھیوں کو سینوں پر جما لیتے تھے۔

﴿6429﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کی موت کے بعد ان پر جو لطف وکرم فرمائے گا اگر مؤمنین اس سے ناامید ہو جائیں تو دنیا میں ان کے پتّے پھٹ جائیں اور پیٹ کٹ جائیں۔

نفع مند مال کون سا ہے؟

﴿6430﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

الْوَاحِد نے ایک بیمار شخص کو پڑوسیوں میں صدقہ کرتے دیکھا تو فرمایا: ”یہ تحفے موت سے پہلے کے ہیں۔“ کچھ دن بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ربیع عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَدِیْع روتے ہوئے فرمانے لگے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مرنے کے بعد اس پر یہ حقیقت آشکار ہو گئی کہ اسے کسی مال نے نفع نہ دیا سوائے اس کے جو اس نے صدقہ کیا۔“

﴿6431﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حوشب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِد کے ساتھ تھے، آپ نے کسی کو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے سنا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ (پ۱۷، الحج:۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے۔

تو فرمانے لگے: اگر میں گزرے ہوئے لوگوں کا مخالف ہوتا تو کبھی اپنے گھر سے نہیں نکلتا حتّٰی کہ مجھے موت آجاتی۔

﴿6432﴾... حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِد نے مجھ سے فرمایا: مجھے قرآن مجید سناؤ۔ میں نے انہیں یہ آیت مبارکہ سنائی:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ (پ۱۷، الحج:۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو۔

اس آیت مبارکہ کو سن کر فرمانے لگے: اگر مجھے بدعت کا خوف نہ ہوتا تو میں پہاڑوں کی طرف چلا جاتا۔

﴿6433﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی جنازے میں اتنے لوگ نہیں دیکھے جتنے حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِد کے جنازے میں دیکھے۔

دنیاوی گفتگو سے پرہیز:

﴿6434﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الملک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس بیٹھے تھے، حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِد بھی ہمارے درمیان اِحْتِباء کی حالت میں (یعنی گھٹنے کھڑے کرکے کپڑے کے ذریعے پیٹھ اور گھٹنوں کو باندھ کر) بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران ایک

شخص نے وہاں آکر دنیاوی گفتگو شروع کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِحْتِباء کی چادر کھولی، چپل پہنی اور وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شخص سے فرمایا: تم نے یہ کیا کیا؟ تم نے ہماری مجلس خراب کر دی۔

﴿6435﴾...(الف) حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا کوئی نہیں۔“ مزید فرماتے ہیں: ”حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد موت کے بارے میں فکر مند رہتے تھے۔“

﴿6435﴾...(ب) حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے فرمایا: موت کی یاد میرے اور بہت سی تجارت کے درمیان آڑ بن گئی ہے۔

﴿6436﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کسی اپاہج شخص کے پاس سے گزرے تو اس کے پاس بیٹھ گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی اور رونے لگے۔ آپ کے پاس سے گزرنے والے ایک شخص نے پوچھا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، کس چیز نے آپ کو رُلایا؟“ فرمایا: ”مجھے جنتی اور دوزخی یاد آگئے، میں نے جنتیوں کو نجات والوں اور دوزخیوں کو مصائب میں گرفتار لوگوں سے تشبیہ دی، بس اسی بات نے مجھے رُلا دیا۔“

سیِّدُنا رَبیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے مروی احادیث کم ملتی ہیں۔

اَفْضَلُ الْبَشَر بَعْدَ الْاَنْبِیَاء:

﴿38-6437﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے پوچھا: ”ابا جان! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔“ میں نے پوچھا: ”ان کے بعد کون ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔“ پھر میں نے

ان سے تیسرے شخص کے بارے میں سوال کرنا مناسب نہ سمجھا۔

(اگلی روایت میں آخری الفاظ یہ ہیں) پھر پوچھا: ”ان کے بعد آپ ہیں؟“ آپ نے (عاجزی کرتے ہوئے) فرمایا: ”میں تو بس ایک مسلمان ہوں۔“

کوفہ کے تبع تابعین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کا تذکرہ

حضرتِ سیِّدُنا کُرز بن وَبَرہ حارثی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا کُرز بن وَبَرہ حارِثی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَلِی تبع تابعی بزرگ ہیں۔ وطن اصلی کوفہ تھا مگر رہائش پذیر جرجان میں تھے، بہت شہرت یافتہ تھے، عبادت وریاضت میں آپ کا مقام بہت بلند تھا، جب آپ پر محبتِ الٰہی اور کشف کی کیفیت غالب آتی تو بہت سی لطیف باتوں کا مشاہدہ کرتے اور پوشیدہ راز آپ پر ظاہر ہو جاتے۔

عُلَمائے تصوف فرماتے ہیں: دنیا سے کنارہ کش ہونا اور تنہائی اختیار کرنا تَصَوُّف ہے۔

کثرتِ عبادت اور تلاوتِ قرآن کا ذوق:

﴿6439﴾... حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن غَزْوان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا کُرز بن وَبَرہ حارثی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَلِی کے گھر آیا تو میں نے دیکھا کہ طویل قیام کی وجہ سے نماز پڑھنے کی جگہ پر گڑھا بن گیا ہے جسے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے بھوسا بھر کے چادر سے چھپایا ہوا تھا۔ آپ دن اور رات میں تین مرتبہ قران پاک ختم کیا کرتے تھے۔

﴿6440﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه روزانہ تین مرتبہ قران پاک ختم کیا کرتے تھے۔

اسمِ اعظم کا سوال:

﴿6441﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شُبرُمہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَةُ اللّٰهِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اسم اعظم(1) کا سوال اس شرط کے ساتھ کیا کہ وہ اس سے کوئی بھی دنیاوی چیز نہ مانگیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اسم اعظم عطا کر دیا تو انہوں نے روزانہ تین مرتبہ ختم قران کرنے پر قدرت حاصل ہونے کا سوال کیا۔

﴿6442﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو شبرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ شریک سفر تھا۔ آپ جب بھی کسی پاک جگہ سے گزرتے تو سواری سے اُتر کر نماز ادا کرتے۔

نیکی چھوٹ جانے پر ملامت:

﴿6443﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو داؤد حَفَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا۔ انہیں روتا ہوا پایا تو پوچھا: "آپ کیوں رو رہے ہیں؟" فرمایا: "میرا دروازہ بند تھا، پردہ لٹکا ہوا تھا، میں گزشتہ رات تلاوتِ قرآن کا ہدف پورا کرنے سے رہ گیا اور یہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہوا ہے۔"

﴿6444﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ حضرت کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ کہتے سنا: میں گزشتہ رات مطلوبہ مقدار میں تلاوتِ قرآن نہ کر سکا۔ شاید! یہ میرے کسی گناہ کے سبب ہوا ہے مگر مجھے اس گناہ کا علم نہیں۔

﴿6445﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے محراب میں ایک لکڑی اس لئے رکھی رہتی تھی کہ جب آپ کو (دورانِ نماز) اونگھ آئے تو اس سے سہارا لے سکیں۔

1... اسم اعظم کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب "فضائلِ دُعا" میں اسم اعظم کے متعلق بیس بشارتیں منقول ہیں۔ اسی میں صفحہ 149 پر ہے: جمہور علماء فرماتے ہیں کہ "اللہ" اسم اعظم ہے۔ اگلے صفحے پر ہے: بعض علماء نے "بسم اللہ" شریف کو اسم اعظم کہا۔

اسم اعظم کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے اسی کتاب کے صفحہ 143 تا 152 کا مطالعہ کیجئے۔

مفسر شہیر حکیمُ الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 334 پر فرماتے ہیں: خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کے سارے ہی نام عظیم ہیں کوئی ناقص نہیں مگر بعض نام اعظم یعنی بہت بڑے ثواب و تاثیر والے ہیں۔ بعض صوفیاء نے فرمایا کہ جو نام خلوص دل اور عشق و محبت سے لیا جائے وہی اسم اعظم ہے۔ یہ ہی امام جعفر صادق کا قول ہے۔

لُعاب میں شفا:

﴿6446﴾... حضرتِ سیِّدُنا فُضیل بن غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابن شُبرُمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بِرسام (پھیپھڑے کی سوزش) میں مبتلا تھے، حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کی عیادت کرنے آئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کے کان میں اپنا لعاب ڈال دیا (اس کی برکت سے) وہ شفایاب ہوگئے۔

نیکی کی دعوت کا جذبہ:

﴿6447﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا کُرز بن وَبَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے جاتے تھے تو وہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس قدر مارتے کہ آپ بے ہوش ہو جاتے۔

﴿6448﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو طیبہ جُرجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے روایت ہے کہ ہم نے حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: "ایسا کون ہے جسے نیکوکار بھی ناپسند کرتے ہیں اور بدکار بھی؟" فرمایا: "وہ بندہ جو آخرت کا طالب ہوتا ہے پھر دنیا کا طالب بن جاتا ہے۔"

نماز کا شوق:

﴿6449﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن تَمیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد صاحب کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس جرجان سے آئے تو کوفہ کے علما جمع ہوگئے، میں بھی ان میں شامل تھا لیکن میں ان کی صرف دو ہی باتیں سن سکا۔ ایک یہ کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود اُن پر پیش کیا جاتا ہے اور دوسری بات یہ کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارا خاتمہ اچھا فرما۔

راوی کا بیان ہے: میں نے اس امت میں ان سے بڑا عابد نہیں دیکھا، آپ کجاوے میں بھی نماز پڑھتے رہتے تھے اور اس سے اُترتے تو پھر نماز شروع کر دیتے۔

تپتی دھوپ میں سر پر بادل:

﴿6450﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سُلیمان مکتب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکۂ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے میں حضرتِ سیِّدُنا کُرز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شریک سفر تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ قافلہ جب بھی کسی مقام

پر پڑاؤ ڈالتا تو اپنے اضافی کپڑے اُتار کر کجاوے میں ڈال دیتے اور نماز کے لئے علیحدہ جگہ پر تشریف لے جاتے۔ جب اونٹوں کا شور سنتے تو واپس آجاتے۔ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آنے میں تاخیر ہو گئی۔ شرکائے قافلہ آپ کی تلاش میں نکل پڑے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ سخت دھوپ میں وادیوں کے بیچ ایک کھلے میدان میں نماز پڑھ رہے تھے اور بادل آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر جب آپ نے مجھے دیکھا تو قریب آکر کہنے لگے: ''ابوسُلیمان! تم سے ایک کام ہے۔''میں نے پوچھا: ''ابوعبداللہ! کیا کام ہے؟''فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ تم نے یہاں جو کچھ دیکھا اسے پوشیدہ رکھو۔''میں نے کہا: ''آپ کی یہ بات پوشیدہ رہے گی۔''آپ نے کہا: ''وعدہ کرو۔''میں نے قسم کھا کر کہا: ''آپ کی زندگی میں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گا۔''

﴿6451﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن کثیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی باندی سے پوچھا: ''ان کا گزارا کہاں سے ہوتا تھا؟''اس نے جواب دیا کہ انہوں نے مجھ سے کہا تھا ''اے روضہ! تمہیں جب بھی کچھ چاہئے ہو تو اس طاق سے لے لیا کرو۔''لہٰذا جب مجھے کچھ چاہئے ہوتا وہاں سے لے لیتی تھی۔

40سال آسمان کی طرف نہ دیکھا:

﴿6452﴾... حضرتِ سیِّدُنا فُضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 40سال اپنا سر آسمان کی طرف نہیں اٹھایا۔

قبرستان والے آمد کے منتظر:

﴿6453﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن حُمید ابوسعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: جُرجان کے رہنے والے ایک شخص نے بتایا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا کُرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو کسی نے خواب دیکھا: مردے نئے کپڑے پہن کر اپنی قبروں کے پاس بیٹھے ہیں۔ کسی نے ان سے پوچھا: ''یہ کیا ماجرا ہے؟''تو وہ کہنے لگے: ''قبر والوں کو نئے کپڑے اس لئے پہنائے گئے ہیں کہ ان میں حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لانے والے ہیں۔''

روزانہ 70 مرتبہ طواف:

﴿6454﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شُبرُمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

لَوْ شِئْتُ کُنْتُ کَکُرْزٍ فِی تَعَبُّدِہٖ   اَوْ کَابْنِ طَارِقٍ حَوْلَ الْبَیْتِ فِی الْحَرَمِ

قَدْ حَالَ دُوْنَ لَذِيذِ الْعَيْشِ خَوْفُهُمَا وَسَارَعَا فِي طِلَابِ الْفَوْزِ وَالْكَرَمِ

ترجمہ:(۱)...میں چاہتا ہوں کہ حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے والا یا حضرتِ سیِّدُنا محمد بن طارق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح بیتُ **اللہ** کا طواف کرنے والا بن جاؤں۔

(۲)...رنگین زندگی کے آگے ان حضرات کا خوف حائل ہو گیا اور یہ لوگ فلاح وکامرانی کے حصول میں کوشاں ہو گئے۔

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن طارق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طواف کے سات چکر روزانہ 70 مرتبہ لگایا کرتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا کُرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روزانہ تین مرتبہ قرآنِ مجید کا ختم کیا کرتے تھے۔

ایک مٹھی ہی کافی ہوتی:

﴿6455﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شُبْرُمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن ہُبیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ اشعار سنائے:

لَوْ شِئْتُ كُنْتُ كَكُرْزٍ فِي تَعَبُّدِهٖ أَوْ كَابْنِ طَارِقٍ حَوْلَ الْبَيْتِ فِي الْحَرَمِ

قَدْ حَالَ دُوْنَ لَذِيذِ الْعَيْشِ خَوْفُهُمَا وَسَارَعَا فِي طِلَابِ الْفَوْزِ وَالْكَرَمِ

ترجمہ:(۱)...میں چاہتا ہوں کہ حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے والا یا حضرتِ سیِّدُنا محمد بن طارق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح بیتُ **اللہ** کا طواف کرنے والا بن جاؤں۔

(۲)...رنگین زندگی کے آگے ان حضرات کا خوف حائل ہو گیا اور یہ لوگ فلاح وکامرانی کے حصول میں کوشاں ہو گئے۔

تو انہوں نے پوچھا: ”کُرز اور ابن طارق (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا) کون ہیں؟“ میں نے کہا: ”حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہ ہیں کہ جب بھی قافلے والے کہیں پڑاؤ ڈالتے تو یہ نماز کے لئے الگ جگہ چلے جاتے اور حضرتِ سیِّدُنا ابن طارق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہ ہیں کہ اگر کسی کو مٹی کافی ہوتی تو انہیں ایک مٹھی ہی کافی ہوتی (یعنی معمولی مقدار پر گزارا کر لیتے)۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابو حَفْص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”لوگوں نے ایک دن حضرت سیِّدُنا ابن طارق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طواف کی مُسافت کو شمار کیا تو اسے 10 فرسخ[1] پایا۔“

---

[1]...ایک فَرسَخ تین میل کے برابر ہوتا ہے اور ایک میل سوا کلومیٹر کے برابر یعنی دورانِ طواف آپ نے جو مسافت طے کی اس کی مقدار تقریباً 38 کلومیٹر بنتی ہے۔

دورانِ طواف 10 فرسخ کی مسافت:

﴿6456﴾... محمد بن فُضَیل کا بیان ہے: میں نے دیکھا کہ لوگوں نے طواف کے دوران حضرتِ سیِّدُنا ابن طارق رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے جگہ کشادہ کی ہوئی تھی۔ آپ نے چپلیں پہنی ہوئی تھیں جو کثرتِ طواف کے باعث گھس چکی تھیں۔ لوگوں نے اس وقت ان کے طواف کو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ اس دن اور رات میں وہ دورانِ طواف دس فرسخ مسافت کی مقدار چلے تھے۔

سیِّدُنا کُرز بن وَبَرہ حارثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس، حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خثیم اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرظی رَحِمَہُمُ اللهُ تَعَالٰی اور دیگر سے احادیث روایت کی ہیں۔

رکنِ یمانی کے قریب یہ دعا کیجئے:

﴿6457﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الله بن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین وآسمان کی پیدائش کے وقت سے رُکنِ یمانی پر ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے۔ جب تم وہاں سے گزرو تو یہ دعا کیا کرو کیونکہ وہ فرشتہ اٰمین کہتا ہے: ”رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار یعنی اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم حجرِ اسود کے پاس سے گزرو تو تکبیر کہو اور سرورِ کائنات صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھو پھر کہو: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم نے تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے نبی کی سنت کو اپنا لیا۔

حاجیوں کے لئے خوشخبری:

﴿6458﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الله بن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ یومِ عرفہ کی صبح جب منٰی والے اپنے خیمے اٹھا کر میدانِ عرفات کی طرف کوچ کرتے ہیں تو حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام ندا دیتے ہیں: ”سنو!

تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارا اجر لکھ دیا گیا ہے۔" یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انعام ہے۔ اس ندا کو انسانوں اور جنوں کے علاوہ تمام زمین و آسمان والے سنتے ہیں۔

﴿6459﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حالتِ احتباء میں نماز ادا فرما رہے تھے۔[1]

﴿6460﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دن تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "نماز کی زینت کو اپناؤ۔" عرض کی گئی: "نماز کی زینت کیا ہے؟" ارشاد فرمایا: "جوتے پہن کر نماز پڑھو[2]۔"[3]

﴿6461﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزے دار کا سونا عبادت ہے، سانس لینا تسبیح اور اس کی دعا مقبول ہے۔[4]

﴿6462﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: قدریہ[5] پر 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طرف سے لعنت فرمائی گئی ان میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی شامل ہیں۔ جب قیامت کا دن ہو گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوق کو ایک جگہ جمع فرمائے گا اس وقت ایک منادی ندا کرے گا جسے اوّلین و آخرین سب سنیں گے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جھگڑا کرنے والے کہاں ہیں؟" تو قدریہ کھڑے ہو جائیں گے۔

1... احتباء یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کرکے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اس طرح نماز پڑھنا کسی عذر کی بنا پر تھا۔

2... عہدِ رسالت میں جوتے پہن کر نماز جائز اور موافق ادب تھا۔ مگر اب لوگوں کا عرف اور حال بدل جانے کی وجہ سے ممنوع اور خلافِ ادب ہے کہ فتاوٰی رضویہ میں ردالمحتار کے حوالے سے ہے: "مسجد میں جوتا پہن کر جانا خلافِ ادب ہے۔" (ماخوذ از فقہ حنفی میں حالات زمانہ کی رعایت، ص ۳۰، ۳۱)

3... الکامل لابن عدی، ۷/ ۳۵۴، الرقم: ۱۶۵۰، محمد بن فضل خراسانی

4... فردوس الاخبار، ۱/ ۳۳۷، حدیث: ۲۴۶۷... شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳/ ۴۱۶، حدیث: ۳۹۴۲، بتغیر قلیل

الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین، باب مختلط من فضائل الصیام... الخ، الجزء الاول، ص ۱۷۹، حدیث: ۱۴۱

5... ایک فرقہ جو تقدیر کا انکار کرتا ہے۔ (شرح النووی علی المسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان، ۱/ ۱۵۴)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر

حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن سعید بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر تبع تابعین میں سے ہیں۔ آپ کا باطن تقویٰ اور پرہیز گاری سے منوّر تھا اور آپ کثرت سے گریہ وزاری کرتے تھے۔

﴿6463﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن شُجاع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر شدید خوفِ خدا کی وجہ سے توریہ والے انداز سے گفتگو کرتے اور جب کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھ لیتے تو مسلسل یہ دعا پڑھتے: ''اَعُوْذُ بِاللہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم یعنی میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے جاننے والا ہے۔'' حتّٰی کہ یہ جان لیا جاتا کہ کوئی چیز آپ کو بری لگی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس قدر خوفِ خدا والے تھے کہ جو لوگ آپ سے ناواقف ہوتے وہ آپ کو بے وقوف کہہ دیا کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نفس کا محاسبہ سختی سے کرتے مگر کسی سے اس کے متعلق کچھ نہ کہتے۔

بکثرت آنسو بہانے والے:

﴿6464﴾... جعفر اَحمر کا بیان ہے: ہمارے چار اصحاب حضرت سیِّدُنا عبدُ الملِک بن اَبجر، حضرت سیِّدُنا محمد بن سُوقہ، حضرت سیِّدُنا مُطرِّف بن طریف اور حضرت سیِّدُنا ابو سِنان ضِرار بن مُرَّہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی خوفِ خدا میں کثرت سے آنسو بہایا کرتے تھے۔

﴿6465﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُجاع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر سے ملتا وہ یہی کہتے: ''تمہارے بعد والوں کی عمریں کم ہوں گی، موت نزدیک ہوتی جارہی ہے، تمہارے پڑوسیوں یعنی قبر والوں کے ساتھ کیا ہوا؟'' پھر خود ہی فرماتے: ''جس معاملے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مؤخر کر دیا اسے کیسے جانا جاسکتا ہے!''

﴿6466﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوفہ میں ایسا کوئی نہیں جس کی سیرت اپنانا مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کی سیرت اپنانے سے زیادہ محبوب ہو۔

روز نیکیوں میں بڑھنے والے:

﴿6467﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کوفہ کے پانچ افراد روز ہی نیکیوں میں

بڑھ جاتے ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر، حضرتِ سیِّدُنا ابو حیان تیمی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن قیس اور حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا ذکر کیا۔

بھاگے ہوئے غلام پر شفقت:

﴿6468﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین جُعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کے پاس حاضر تھا۔ ان کا غلام بھاگا ہوا تھا۔ ان کے گھر کے دو دروازے تھے اس لئے غلام کے لوٹ آنے کا انہیں علم نہیں ہوا۔ جب سامنے آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: ”افسوس ہے تمہارے بھاگنے پر! تمہاری نماز قبول نہیں ہو گی! کس دروازے سے بھاگے تھے، کیا ہم سے زیادہ تمہارا کوئی خیر خواہ ہے؟ میرا نہیں خیال کہ تم نے ہم سے زیادہ کوئی اپنا خیر خواہ پایا ہو۔ تم گئے کس دروازے سے تھے؟“ غلام نے کہا: ”فلاں دروازے سے۔“ آپ نے فرمایا: ”اب اسی سے داخل ہو اور بارگاہِ خداوندی میں اپنے گناہ سے توبہ کرو۔“ پھر اپنی لونڈی سے فرمایا: ”اسے کھانا کھلاؤ کیونکہ مجھے لگتا ہے یہ بھوکا ہے۔“

بیٹے کو نصیحت:

﴿6469﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کے بیٹے نے ان کے غلام کو جولاہا (یعنی کپڑا بننے والا) کہا تو آپ نے بیٹے سے فرمایا: ”تم اسے اس چیز سے عار دلا رہے ہو جس میں اسے ہم ہی نے مبتلا کیا ہے۔“

راوی کہتے ہیں کہ شاید انہوں نے یہ فرمایا: اگر یہ عیب ہے تو ہم نے ہی اسے یہ عیب لگایا ہے۔

خوشحالی اور مصیبت بھی ایک امتحان:

﴿6470﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین جُعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر نے فرمایا: لوگوں کو خوشحالی عطا کی جاتی ہے تاکہ دیکھا جائے کہ شکر کیسے ادا کرتا ہے یا مصیبت میں گرفتار کیا جاتا ہے تاکہ دیکھا جائے کہ کیسے اس پر صبر کرتا ہے۔

﴿6471﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن علی جُعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر سے اس آیت کی تفسیر پوچھی:

وَ جَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآىٕقٌ وَّ شَهِیْدٌ(۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ۔ (پ۲۶، ق:۲۱)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہانکنے والا ہر شخص کو وہیں ہانکے گا جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ہوگا (یعنی جنت یا جہنم میں) اور اس کے بُرے اعمال اس کے خلاف گواہی دیں گے۔

سیِّدُنا عبدُالملک بن اَبْجَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر نے صحابی رسول حضرت سیِّدُنا ابو طُفیل عامر بن واثلہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت اختیار کی ہے اور ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں، ان کے علاوہ حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبَیش، حضرتِ سیِّدُنا عامر شَعبی، حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن عمیر، حضرتِ سیِّدُنا واصل بن حَیّان، حضرتِ سیِّدُنا اِیاد بن لَقیط، حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصَرِف، حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن کُہیل، حضرتِ سیِّدُنا ثُوَیر بن ابو فاختہ، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا ابو سفیان اور حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن نافع رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

صحابہ کی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت:

﴿6472﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو طُفیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ”غالباً میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی ہے۔“ انہوں نے فرمایا: ”مجھے کیفیت بتاؤ؟“ میں نے کہا: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَروہ پہاڑ کے قریب اونٹ پر تشریف فرما تھے، آپ کے گرد لوگ جمع تھے وہ پکار رہے تھے: ”یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”لوگوں کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نہ تو ہٹایا جاتا تھا نہ دور کیا جاتا تھا۔“

لیلۃ القدر اور 27 ویں شب:

﴿6473﴾... حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبَیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بغیر اِنْ شَآءَ اللہ کہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر کہتے تھے: ”لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے اس کے علاوہ نہیں ہوتی۔“ جب ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کیسے جانا؟ تو فرمایا: ”ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک نشانی عطا کی تھی جو ہمارے لئے کافی ہے اور ہمیں یاد ہے کہ وہ 27 ویں شب ہے۔

ادنیٰ درجے والا جنتی:

﴿6474﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعْبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''جنتیوں میں ادنیٰ درجے والا کون ہوگا؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا۔'' کہا جائے گا: ''جنت میں داخل ہوجا۔'' وہ عرض کرے گا: ''کیسے داخل ہوجاؤں؟ جنتیوں نے تو اپنے اپنے درجوں میں جاکر اپنے حصے پالئے۔'' کہا جائے گا: ''کیا تو اس پر راضی ہے کہ تیرا حصہ دنیاوی بادشاہوں کی سلطنت کی مثل ہو؟'' عرض کرے گا: ''اے مولا عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔'' پھر اس سے کہا جائے گا: ''تیرے لئے اس کی مثل ہے اور اس کی مثل اور اس کی مثل۔'' وہ کہے گا: ''اے پروردگار! میں راضی ہوں۔'' پھر کہا جائے گا: ''تیرے لئے یہ بھی ہے اس کی مثل دس گنا اور بھی۔'' کہے گا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔'' پھر کہا جائے گا: ''ان کے علاوہ تیرے لئے وہ بھی ہے جو تیرے نفس کی خواہش ہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پائیں۔'' حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سب سے بلند درجے والا جنتی کون ہوگا؟'' ارشاد فرمایا: ''تمہاری یہی خواہش ہے تو اب میں تمہیں ان کے بارے میں بتاتا ہوں، بے شک میں نے اپنے دستِ قدرت سے ان کی شان بڑھا کر اس پر مہر ثبت فرمائی ہے، اسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔''

راوی فرماتے ہیں: یہی بات قرانِ مجید کی اس آیت سے بھی معلوم ہوتی ہے:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ (پ۲۱، السجدۃ:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چُھپا رکھی ہے۔[1]

جنتیوں کی شان:

﴿6475﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتیوں میں ادنیٰ درجے والا وہ ہوگا جو دو ہزار سال کی مسافت تک پھیلی ہوئی اپنی ملکیت میں اپنے تخت، اپنی بیویوں اور اپنے خدام کو دور سے بھی اس طرح دیکھے گا جیسے اپنے قریب

1... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ، ص۱۱۸، حدیث: ۱۸۹

والے کو دیکھتا ہے اور افضل جنتی وہ ہو گا جو روزانہ دو بار دیدارِ الٰہی سے مُشَرَّف ہو گا۔[1]

ماتحت کا حق:

﴿6476﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کا خزانچی آیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے پوچھا: "غلاموں کو خوراک دی؟" اس نے کہا: "نہیں۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جا کر دو کیونکہ مالک بحر وبَر، محبوب ربِّ داوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "انسان کے لئے یہی گناہ بہت ہے کہ جو اس کی ملک میں ہے اس کی خوراک روک لے۔"[2]

رات کا قیام:

﴿6477﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے قیام کا ذکر فرما رہے تھے، آپ کی آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (پ۲۱، السجدۃ:۱۶) ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جُدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے۔

﴿6478﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص اس حال میں مرے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھی امید رکھتا ہو۔[3]

---

1 ...ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ۱۷، ۴/ ۲۹۸، حدیث: ۲۵۶۲، بتغیر
مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۲۲۷، حدیث: ۴۶۲۳

2 ...مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال، ص ۴۹۹، حدیث: ۹۹۶

3 ...مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب الامر بحسن الظن باللہ تعالی، ص ۱۵۳۸، حدیث: ۲۸۷۷

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الاَعلٰی تَیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حضرتِ سیِّدُنا عبد الاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تبع تابعی بزرگ ہیں۔ آپ خشیتِ الٰہی کے سبب آنسو بہایا کرتے تھے۔ آپ کا باطن خشیَّتِ الٰہی سے لَبریز اور ظاہر مطیع وفرمانبردار تھا اور آنکھیں نم رہا کرتی تھیں۔

علم نافع کی پہچان:

﴿6479-80﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسعَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جسے علم دیا گیا اور وہ علم اسے (خوفِ خدا میں) نہ رُلائے تو ضرور وہ علمِ نافع سے محروم رہا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علما کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًاۙ۝۱۰۷ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جنہیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔[1]

﴿6481﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرتِ سیِّدُنا مِسعَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے سجدوں میں یوں دعا کرتے: اے پروردگار! ہمارے خشوع وخضوع کو اتنا بڑھا دے جتنا تیرے دشمن تیری بارگاہ سے بھاگتے ہیں، ہمیں اپنی بارگاہ میں سربسجود ہونے کے بعد اوندھے منہ جہنم میں نہ ڈالنا۔

﴿6482﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگ کہیں جمع ہوں اور جنت ودوزخ کا ذکر نہ کریں تو فرشتے کہتے ہیں: یہ لوگ دو عظیم معاملوں سے غافل ہیں۔

جنت و دوزخ کی فریاد:

﴿6483﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسعَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَبدُ الاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

[1]... یہ آیت سجدہ ہے اور "آیت سجدہ (یا اس کا ترجمہ) پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سُن سکے۔ سننے والے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلا قصد سُننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔" (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۲۸)

اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جنت اور دوزخ انسانوں کی جانب متوجہ ہیں، جب کوئی بندہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسے مجھ میں داخل فرما اور جب بندہ دوزخ سے بچنے کا سوال کرتا ہے تو وہ کہتی ہے: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس کو مجھ سے بچا۔

﴿6484﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسعَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدالاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام ہر گھر کے افراد کو روزانہ دو مرتبہ دیکھتے ہیں۔

دنیاوی لذتوں سے دوری کا باعث:

﴿6485﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ الاعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: دو چیزوں نے دنیاوی لذتیں مجھ سے دور کر دیں (۱)... موت کی یاد اور (۲)... بارگاہِ الٰہی میں حاضری۔

زمین تسبیح سے بھر دے گی:

﴿6486﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے بھائی سے ملے تو پوچھا: "آپ نے نکاح کر لیا؟" انہوں نے کہا: "ہاں۔" آپ نے فرمایا: "میرے غم نے آپ کو نکاح سے نہیں روکا؟" انہوں نے کہا: "والد محترم نے مجھے حکم دیا تھا کہ نکاح کرو کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم سے ایسی قوم پیدا فرمائے گا جو آخری زمانے میں زمین کو تسبیح سے بھر دے گی۔"

سورج کا ٹھکانا:

﴿6487﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا (پ۲۳، یٰس: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے۔

پھر مجھ سے فرمایا: "ابو ذر! کیا تم جانتے ہو کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے؟" میں نے عرض کی: "اللّٰہ اور رسول ہی خوب جانیں۔" ارشاد فرمایا: "اس کا ٹھکانا عرش کے نیچے ہے، جب یہ یہاں سے لوٹنے کی اجازت مانگتا ہے تو سجدہ کرتا ہے اور جب اس سے کہا جائے گا کہ مغرب سے طلوع ہو اس کے بعد ایمان لانا مفید نہیں ہو گا۔"

حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع بن صَمْغان تَیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع بن صمغان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تبع تابعی بزرگ ہیں، بہت متقی اور سخی ہیں۔

انوکھی تجارت:

﴿6488﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو بازار میں دیکھا کہ بکری لئے کھڑے ہیں۔ لوگ جب ان سے پوچھتے: "کیسی ہے آپ کی بکری؟" تو فرماتے: "میں اس سے خوش نہیں ہوں۔" پھر حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ متعجب ہو کر فرمانے لگے: حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے زیادہ متقی کون ہو سکتا ہے۔

مسلمان کی خیر خواہی:

﴿6489﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن غَیَّاث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس گئے، ان کا تہبند پھٹ چکا تھا، حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے چار درہم نکالے اور اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: "ایک تہبند خرید لیجئے گا۔" حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا: "مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: "سفیان! آپ سچ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو حاجت نہیں لیکن مجھے حاجت ہے۔" پھر حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے وہ دراہم لے لئے اور ان سے ایک تہبند خرید لیا۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے: "میرے بھائی مُجَمِّع نے مجھے کپڑا پہنایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔" مزید فرماتے: "میرا کوئی عمل حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی محبت سے زیادہ خالص نہیں۔"

﴿6490﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو حَیَّان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ہمارے سامنے قسم کھا کر کہا کہ ان کے دل میں حضرت مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی محبت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

یہ ہیں مسلمان:

﴿6491﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

القَوِی کے پاس تھا، آپ نے ایک درہم کی کھجوریں خریدیں، اتنے میں ایک سائل آیا اور کھجور والے سے سوال کرنے لگا۔ حضرت مُجَمِّع رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے کھجور والے سے فرمایا: میری آدھی کھجوریں اسے دے دو۔

موت کو یاد کرنے کی برکت:

﴿6492﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَہَّر عَلَیْهِ رَحمَۃُ اللهِ الاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْهِ رَحمَۃُ اللهِ القَوِی نے فرمایا: موت کی یاد (موت کے خوف سے) بے پروا کر دیتی ہے۔

﴿6493﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حَیّان تیمی عَلَیْهِ رَحمَۃُ اللهِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو ان کے بیٹے کے جنازے میں روتا دیکھا تو پوچھا: ”آپ کیوں رو رہے ہیں؟“ فرمایا: ”مجھ میں اس کے لئے وہی جذبات ہیں جو کسی باپ کے اپنے بیٹے کے لئے ہوتے ہیں اور میں اس لئے رو رہا ہوں کہ مجھے نہیں معلوم یہ جنت میں جائے گا یا دوزخ میں۔“

﴿6494﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بیان ہے کہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْهِ رَحمَۃُ اللهِ القَوِی سے پوچھا: ”اگر آپ کو مال و دولت مل جائے تو خوش ہوں گے؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ لوگوں نے کہا: ”آپ حج کیجئے گا، غلام آزاد کیجئے گا، صدقہ و خیرات کیجئے گا۔“ آپ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ”جو چیز مجھ پر لازم نہیں اس کی امید کیوں لگاؤں۔“ جب لوگوں نے آپ کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت اور اسی کی خاطر نفرت رکھنے سے متعلق گفتگو کی تو فرمایا: ”میرے نزدیک اس کے برابر کچھ نہیں۔“

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے 28 یا 29 سال تک ان سے حدیث سماعت کی، اتنے عرصے تک مجھے کوفہ میں ان سے زیادہ اچھے اخلاق والا کوئی نہیں دکھا۔

مہمان نوازی کا انداز:

﴿6495﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے ہاں ایک مہمان آیا، آپ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اس سے یہ نہیں پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ بس مہمان نوازی کرتے رہے حتّٰی کہ وہ چلا گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا ضِرار بن مُرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان ضِرار بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تبع تابعی بزرگ ہیں، آپ شب بیداری کیا کرتے اور خوفِ خدا میں آنسو بہایا کرتے تھے۔

گریہ وزاری کی کثرت:

﴿6496﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد مُحارِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ضرار بن مرّہ اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا جمعے کے دن ایک دوسرے کو ڈھونڈتے، جب اکٹھے ہو جاتے تو بیٹھ کر یادِ الٰہی میں رونے لگتے۔

﴿6497﴾... جَعْفَر اَحمر کا بیان ہے کہ ہمارے رفقا میں حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن طَرِیف، حضرت سیِّدُنا محمد بن سُوقہ، حضرت سیِّدُنا عبدُ الملک بن اَبجر اور حضرت سیِّدُنا ضِرار بن مرّہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بہت زیادہ رویا کرتے تھے۔

﴿6498﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے چار ایسے افراد سے ملاقات کی جن کی مثل کوئی نہیں دیکھا: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ (۲)... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قیس (۳)... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابجر اور (۴)... حضرتِ سیِّدُنا ضرار بن مرّہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی ہیں۔

﴿6499﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو سنان ضرار بن مرّہ، حضرتِ سیِّدُنا عمار دُہنی اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے زیادہ نرم دل انسان نہیں دیکھے۔

﴿6500﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن اَجْلَح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ضرار بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہم سے فرمایا کرتے تھے: تم لوگ میرے پاس اکٹھے نہ آیا کرو، ہر شخص اکیلا آیا کرے کیونکہ جب تم اکٹھے آتے ہو تو گفتگو شروع کر دیتے ہو، جب تم اکیلے آیا کرو گے تو تمہارے وظائف اور ذکر میں خَلَل ڈالنے والا کوئی نہیں ہو گا۔“

سیِّدُنا ابو سِنان ضِرار عَلَیْہِ رَحْمَہ کی عاجزی:

﴿6501﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سنان ضرار بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ترغیب دیتے ہوئے فرماتے تھے: آج میں نے اپنے گھر والوں کے لئے پانی بھرا اور

بکری کو چارہ دیا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: ”تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے۔“

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن زُہیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بازار سے کوئی چیز خریدتے تو خود ہی اُٹھایا کرتے، اگر کوئی ان سے کہتا کہ یہ ہمیں دے دیجئے، ہم اٹھا لیتے ہیں، تو اسے منع کر دیتے اور فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑائی چاہنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

غیبت زنا سے بدتر ہے:

﴿6502﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن قیراط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سنان ضرار بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”غیبت 70 حُوب سے بدتر ہے۔“ میں نے کہا: ”حُوب کیا ہے؟“ فرمایا: ”مرد کا اپنی ماں کے ساتھ 70 مرتبہ زنا کرنا۔“

﴿6503﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانوں کو بنانے کے بعد ملائکہ کو پیدا کیا تو جمعہ کی تین ساعتیں باقی تھیں، ایک ساعت میں مصیبت و تکلیف کو پیدا فرمایا، دوسری میں موت کو، میں نہیں جانتا کہ ان دو میں سے کس کو پہلے پیدا فرمایا اور حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آخری ساعت میں پیدا فرمایا۔

محتاجی سے بچنے کا طریقہ:

﴿6504﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے دنیا! مومن پر سخت ہو جا تاکہ وہ تجھ پر صبر کرے اور اسے بہتر بدلہ دیا جائے اور میری خاطر اس پر مہربان نہیں ہونا کہ اسے فتنہ میں مبتلا کر دے۔ اے ابنِ آدم! میری عبادت میں مشغول ہو جا، میں تیرے دل کو (دنیا سے) بے نیاز کر دوں گا اور تیری محتاجی ختم کر دوں گا، اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دل کو (دنیا میں) مشغول کر دوں گا اور تیری محتاجی دور نہیں کروں گا۔

ابلیس کے تین جال:

﴿6505﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ذکر کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: ابلیس کہتا ہے کہ میں جب انسان کو تین چیزوں سے قابو میں کر لیتا ہوں تب اس سے اپنے کام نکلواتا

ہوں وہ تین چیزیں یہ ہیں:(١)...انسان کا اپنے گناہوں کو بھول جانا(٢)...اپنے عمل کو زیادہ سمجھنا اور (٣)...اپنی رائے پر غرور کرنا۔

﴿6506﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَبِیْر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اور حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شُبرُمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں موجود انعام تم اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک اونی لباس پہننے، جَو کی روٹی کھانے اور زمین کو بچھونا بنانے پر راضی نہ ہو۔

سیِّدُنا ضِرار بن مُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن ابو ہذیل، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن حارث اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے احادیث بیان کی ہیں جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری، حضرتِ سیِّدُنا شعبہ، حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ اور حضرتِ سیِّدُنا جریر رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے احادیث روایت کی ہیں۔

دوزخ کا عذاب:

﴿6507﴾...(الف) حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب دوزخیوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو وہ ان سے سخت برتاؤ کرے گی اور ایسی تپش پہنچائے گی کہ ان کی ہڈیوں کا گوشت جدا کرکے ان کی ایڑیوں پر ڈال دے گی۔[1]

چار چیزوں سے پناہ:

﴿6507﴾...(ب) حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چار چیزوں سے پناہ مانگتے تھے: (١)...اُس علم سے جو نفع نہ دے (٢)...اُس دعا سے جو مقبول نہ ہو (٣)...اس دل سے جس میں عاجزی نہ ہو اور (٤)...اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔[2]

﴿6508﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ معلّمِ کائنات، شاہِ

---

1 ...معجم اوسط، ١/ ٩٢، حدیث: ٢٧٨

2 ...نسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من قلب لایخشع، ص ٨٦٤، حدیث: ٥٤٥٢

موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک میت کی نمازِ جنازہ تدفین کے بعد پڑھی[1]۔[2]

نبی عام بشر جیسے نہیں ہوتے:

﴿6509﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ (بہک) گیا۔ (پ۱۳، یوسف: ۹۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قمیص کی خوشبو 80 دن کی مسافت سے پالی تھی۔

حضرتِ سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ کوفہ اور بصرہ کی درمیانی مسافت جتنا فاصلہ تھا۔

بعض مخلوق جہنمی کیوں؟

﴿6510﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے رُفقا ان کے انتظار میں تھے، آپ باہر تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا: "حضور! آنے میں اتنی دیر کیوں ہوئی؟" فرمایا: ہاں دیر ہوگئی لیکن میں تمہیں پچھلے زمانے کی ایک شخصیت یعنی حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں بتاتا ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے باری تعالٰی کے حضور عرض کی: "الٰہی! مجھے اپنے سب سے پسندیدہ بندے کے بارے میں بتا؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "کیوں؟" آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "تاکہ تیری خاطر اس سے محبت کروں۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "ایک شخص زمین کے آخری حصے میں رہتا ہو اور دوسرا شخص اس کی آواز سنے لیکن پہچانتا نہ ہو اس کے باوجود جب اسے کوئی تکلیف پہنچے تو اِسے ایسا محسوس ہو گویا اِسے تکلیف پہنچی ہے، اگر اسے کانٹا چبھ جائے تو اسے ایسا محسوس ہو گویا اِسے کانٹا چبھا

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: قبر پر نماز جائز ہے جب غالب یہ ہو کہ ابھی میت محفوظ ہوگی، گلی پھٹی نہ ہوگی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر ولی کے علاوہ اور لوگ نماز پڑھ لیں تو ولی کو دوبارہ جنازہ پڑھنے کا حق ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۷۲)

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الجنائز، باب فی المیت یصلی علیہ بعد ما دفن من فعلہ، ۳/ ۲۳۹، حدیث: ۵

ہے، یہ صرف میرے لئے اس سے محبت کرتا ہو، تو ایسا شخص میرے نزدیک مخلوق میں سب سے پسندیدہ ہے۔ ”حضرتِ سیّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”پروردگار! مخلوق کو تو نے ہی پیدا کیا پھر کیوں انہیں جہنم میں داخل کرکے عذاب دے گا؟“ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی: ”سب میری ہی مخلوق ہیں۔“ پھر حکم دیا: ”تم کھیتی باڑی کرو۔“ لہٰذا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کھیتی باڑی کرنے لگے۔ پھر حکم ہوا: ”کھیتی کو پانی دو۔“ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے پانی دیا۔ پھر حکم ہوا: ”اس کام میں لگے رہنا۔“ چنانچہ جب تک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا آپ عَلَیْہِ السَّلَام یہ کرتے رہے پھر اس کی کٹائی کی اور کھلیان (گودام) پر لے گئے۔ پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ”اے موسٰی! تو نے اپنی کھیتیوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟“ عرض کی: ”میں نے کام مکمل کرلیا اور زراعت کا مال کھلیان میں ڈال دیا۔“ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ”کیا تم نے کچھ مال چھوڑا؟“ عرض کی: ”بیکار مال چھوڑ دیا۔“

حضرتِ سیّدُنا عَمرو بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تبع تابعی بزرگ ہیں۔ آپ ثقہ راوی اور مقبول بارگاہِ الٰہی ہیں۔

اندازِ دُعا:

﴿6511﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب بھی دعا کرتے دیکھا تو یہی گمان کیا کہ خشوع و خضوع کے سبب آپ کی دعا ختم ہونے سے پہلے ہی مقبول ہو جائے گی۔

﴿6512﴾... حضرتِ سیّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیّدُنا مِسعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”آپ کے نزدیک سب سے افضل کون ہے؟“ آپ نے فرمایا: میرا انہیں خیال کہ میں نے کسی شخص کو عمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر فضیلت دی ہو، میں نے انہیں جب بھی دعا کرتے دیکھا یہی کہا: ان کی دعا مقبول ہو جائے گی۔

﴿6513﴾... حضرتِ سیّدُنا مِسعَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ کے جنازہ میں شریک تھے، ہم نے حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں حضرتِ سیِّدُنا مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو روئے زمین پر سب سے نیک سمجھتا ہوں۔

﴿6514﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلیم بن رُستم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پڑھتا تھا، وہ اکثر یہ کہتے: الٰہی! مجھے ان لوگوں میں شامل فرمادے جو تیرے نزدیک عقل مند ہیں۔

عالم کی شان:

﴿6515﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ قرآنِ پاک میں موجود کوئی مثال پڑھوں اور اسے نہ سمجھوں کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے:

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۲۰، العنکبوت: ۴۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔

﴿6516﴾... محمد بن فُضیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں اس گمان کے پیشِ نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں کہ وہ مومن کو عذاب دے گا اور اس خیال کے پیشِ نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے چہروں کو سیاہ کرے گا۔

نامحرم پر نظر پڑے تو کیا کرے؟

﴿6517﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ایک عورت کی طرف دیکھا، وہ مجھے اچھی لگی، میں نے فوراً اپنی نگاہ اس سے ہٹالی، مجھے امید ہے کہ یہ عمل اس لغزش کا کفارہ بن جائے گا۔

نابینا ہونے کی خواہش:

﴿6518﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں انکھیارا ہونا پسند نہیں کرتا، مجھے یاد ہے میری نظر نے جوانی میں ایک لغزش کی تھی۔

فانی کو باقی پر ترجیح دو:

﴾6519﴿... حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن مُسیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو آخرت کا طلب گار ہوا اسے دنیا میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اور جو دنیا کا طلب گار بنا اسے آخرت میں نقصان ہو گا پس تم باقی کے بجائے فانی کا نقصان برداشت کر لو۔

﴾6520﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابوسِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے: حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابلیس کہتا ہے: ابن آدم مجھ سے کیسے بچ سکتا ہے جبکہ غصہ کے وقت میں اس کی ناک کے پاس ہوتا ہوں اور عیش و سرور کے قت میں اس کے دل میں قبضہ جمائے ہوتا ہوں۔

بندے کی امید اور رحمت خداوندی:

﴾6521﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا تو وہ کہے گا: ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ“ اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا۔ وہ پھر کہے گا: ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ“ پھر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا۔ فرشتہ کہے گا: ”تجھے حیا نہیں آتی، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے اور کتنا مانگے گا؟“ وہ شخص کہے گا: ”کیا میں نے اپنے رب سے کچھ مانگا ہے؟“ پھر حضرتِ سیِّدُنا ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ (پ۱۵، الکھف: ۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا۔

سیِّدُنا عمرو بن مُرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفٰی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سَلِمہ مُرادی، حضرتِ سیِّدُنا ابووائل شَقیق بن سلمہ، حضرتِ سیِّدُنا مرّہ ہمدانی، حضرتِ سیِّدُنا خَیثَمہ، حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن میمون، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلٰی، حضرتِ سیِّدُنا عبیدہ بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسیَّب اور حضرتِ سیِّدُنا مُصعَب بن سعد بن ابی وقاص رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور دیگر محدثین سے احادیث روایت کی ہیں۔

قابلِ تعجب لوگ:

﴿6522﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تقدیر پر راضی رہنے والے کہاں ہیں؟ اچھے کاموں کے لئے کوشاں رہنے والے کہاں ہیں؟ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو باقی رہنے والے گھر پر یقین رکھتا ہے پھر بھی دھوکے کے گھر کے لئے کوششیں کرتا ہے۔

﴿6523﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یوں دعا کرتے: اے پروردگار! میں تیری نعمتیں کیسے شمار کرسکتا ہوں، میں تو خود سرتاپا نعمت ہوں۔

مُصْطَفٰے جانِ رحمت کی رحمت بھری دعا:

﴿6524﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی گھر والا بارگاہِ رسالت میں اپنا صدقہ لاکر جمع کرواتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے دعا دیتے، جب میرے والد صدقہ لائے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں دعا دی: الٰہی! آلِ ابو اوفیٰ پر رحمت نازل فرما۔[1]

دعائے مصطفٰے کا اثر:

﴿6525﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: میں بیمار تھا، میرے پاس نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو میں کہہ رہا تھا: "الٰہی! اگر میری موت آگئی ہے تو اب مجھے چین (وفات) دے، اگر ابھی دیر ہے تو مجھے صحت دے اور اگر امتحان ہے تو مجھے صبر دے۔" آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مبارک قدم سے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: "تم نے کیا کہا؟" میں نے دوبارہ آپ پر وہی الفاظ پیش کردیئے جو کہہ رہا تھا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا کی: "الٰہی! اسے شفا عطا فرما۔" یا یہ دعا کی: "مولا! اسے عافیت عطا فرما۔" اس دعا کے بعد مجھے کبھی اس درد کی شکایت نہیں ہوئی۔[2]

1... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب صلاۃ الامام ودعائہ لصاحب الصدقۃ، ۱/ ۵۰۴، حدیث: ۱۴۹۷

2... ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، باب فی دعاء المریض، ۵/ ۳۲۹، حدیث: ۳۵۷۵

پانچ چیزوں کا علم:

﴿6526﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر چیز عطا کی گئی ہے سوائے ان پانچ چیزوں کے (جو قرآن مجید کی اس آیت میں مذکور ہیں):

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾ (پ۲۱، لقمٰن: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔(1)

عالم سے درگزر کرو:

﴿6527﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دورانِ خطاب فرمایا: اے گروہِ عرب! تم تین

---

(1)... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس آیت کے تحت بیان فرماتے ہیں کہ اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیّت اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جن میں ارشاد ہوا "عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (ترجمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔پ۲۹، الجن: ۲۶، ۲۷)" غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۂ جن میں دی ہے خلاصہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریقِ معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے، یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں، بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کو حضرت یحیٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآنِ کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنیٰ قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے یہ معنیٰ لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات و احادیث کے خلاف ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۱، لقمٰن، تحت الآیۃ: ۳۴)

چیزوں کا سامنا کیسے کروگے (۱)... گردنیں کاٹنے والی دنیا (۲)... عالم کی لغزش اور (۳)... منافق کا قرآن میں جھگڑنا۔ لوگوں پر سکتہ طاری ہوگیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عالم اگر ہدایت پر ہو تو اپنے دین کو مکمل طور پر اس کے سپرد نہ کرو اور اگر عالم کسی فتنہ و آزمائش میں مبتلا ہو جائے تو اس سے اپنی امیدیں مت توڑنا کیونکہ مومن فتنے میں پڑنے کے بعد توبہ کرلیتا ہے۔ قرآنِ کریم راستہ بتانے والی واضح نشانیوں کی طرح ہے، جب تمہیں اس کا کوئی حکم سمجھ آجائے تو کسی سے نہ پوچھو، جب تمہیں اس کے کسی حکم میں شک ہو تو اس کے جاننے والے سے پوچھو یا اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کردو۔ اور دنیا کا معاملہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کے دل میں تونگری رکھ دی وہ کامیاب ہوگیا ورنہ دنیا اسے فائدہ نہیں دے گی۔

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سارے عالَم کے نبی ہیں:

﴿6528﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَسّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا: مجھے ان نبی کے پاس لے چلو۔ دوسرے نے کہا: ”انہیں نبی نہ کہو کیونکہ اگر انہوں نے سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی خوش ہو جائیں گے)۔“ بہرحال وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان: وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۱۰۱) (کی نشانیوں) کے بارے میں پوچھا۔ حضور اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”(۱)... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک نہ ٹھہراؤ (۲)... جس جان کا قتل اُس نے حرام فرمادیا اسے ناحق قتل نہ کرو (۳)... زنا سے بچو (۴)... چوری نہ کرو (۵)... کسی بے قُصور کو قتل کے لئے حاکم کے پاس نہ لے جاؤ (۶)... سود نہ کھاؤ (۷)... کسی پاکدامن پر تُہمت نہ لگاؤ (۸)... جنگ سے نہ بھاگو اور (۹)... اے یہودیو! بالخصوص تم پر لازم ہے کہ ہفتہ کے دن کے بارے میں حد سے نہ بڑھو۔“ یہ سن کر وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر کہنے لگے: ”ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔“ ارشاد فرمایا: ”پھر میری پیروی سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”حضرتِ سیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا کی تھی کہ نبوت ان کی اولاد میں رہے۔[1] اور ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ کی پیروی کریں

1... یہ ان کا خالص اِفتراء تھا، سارے نبیوں نے ہمارے حضور کی پیش گوئی کی۔ داود عَلَیْہِ السَّلَام یہ دعا کیسے مانگ سکتے تھے۔ توریت و زبور میں خبر تھی کہ محمد مصطفٰے (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) سارے عالَم کے نبی ہوں گے، تمام شریعتوں کے ناسخ۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۷۷ ملتقطاً)

تو یہودی ہمیں قتل کر دیں گے۔"[1]

ناسمجھ لوگ:

﴿6529﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ان لوگوں کا کیا حال ہے جو مالداروں کو عزت دیتے ہیں اور نیکوں کو حقیر جانتے ہیں، قرآن کے ان احکام پر عمل کرتے ہیں جو ان کی خواہش کے مطابق ہوں اور ان پر عمل نہیں کرتے جو خواہش کے مطابق نہ ہوں۔ پس اس طرح وہ بعض قرآن پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ بغیر کوشش حاصل ہونے والی اَشیاء یعنی مُقرَّرہ تقدیر، یقینی موت اور تقسیم شدہ رزق کے لئے تو کوشش کرتے ہیں مگر جن کا حصول کوشش کے بغیر ممکن نہیں یعنی بھرپور بدلہ، مقبول عمل اور بے خسارہ تجارت اِن کے لئے کوشش نہیں کرتے۔"[2]

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا کون؟

﴿6530﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہو کر عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک شخص شہرت کے لئے، ایک مالِ غنیمت کے لئے اور ایک اپنی تعریف کے لئے لڑتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والا کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "جو کَلِمَۃُ اللہ کی بلندی کے لئے لڑے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔"[3]

کامل عورتیں:

﴿6531﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کامل مرد تو بہت ہوئے البتہ عورتوں میں کامل مریم بنتِ عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ ہوئیں اور عائشہ کو عورتوں پر ایسی فضیلت ہے جیسے ثَرید کو تمام کھانوں پر۔[4]

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، ۵/ ۹۶، حدیث: ۳۱۵۵

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۳، حدیث: ۱۰۴۳۲

3 ...بخاری، کتاب فرض الخمس، باب من قاتل للمغنم هل ينقص من اجره؟، ۲/ ۳۵۰، حدیث: ۳۱۲۶

4 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضل عائشة رضی اللہ عنها، ۲/ ۵۵۱، حدیث: ۳۷۶۹

ریاکار کا انجام:

﴿6532﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دوعالَم کے مالک و مختار، اُمت کے غمگسار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو (شہرت کی خاطر) اپنے عمل لوگوں کو سنائے اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے اپنی مخلوق کے کانوں کو سنائے گا اور اسے ذلیل اور چھوٹا کردے گا۔[1]

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عطا کردہ وظیفہ:

﴿6533﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: ایک بار نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے پھر ہمیں سکھایا کہ جب ہم بستر پر آجائیں تو 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: "اس کے بعد میں نے اسے کبھی ترک نہیں کیا۔" ایک شخص نے دریافت کیا: "جنگ صفّین کی رات بھی نہیں؟" فرمایا: "اس رات بھی نہیں۔"[2]

﴿6534﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُردار کی کھال کے بارے میں ارشاد فرمایا: "اس کھال کی دباغت اس کی پلیدی ختم کردیتی ہے۔"[3]

حضور کے اسماء:

﴿6535﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی اَشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اپنے نام بتائے، جن میں سے ہم نے کچھ یاد رکھے اور کچھ یاد نہ رکھ سکے۔ ارشاد فرمایا: "میں محمد، احمد، مُقَفّی (راہ نُما)، حاشِر (جمع کرنے والا)، نبیِ توبہ اور نبیِ مَلْحَمہ (جہاد کرنے والا نبی) ہوں۔"[4]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۲۲، حدیث: ۷۰۰۵

2 ...دارمی، کتاب الاستئذان، باب فی التسبیح عند النوم، ۲/ ۳۷۷، حدیث: ۲۶۸۵

3 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/ ۵۱۰، حدیث: ۲۱۱۷

4 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۲۸۱، حدیث: ۲۳۵۵

مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/ ۱۴۹، حدیث: ۱۹۶۴۰

کمزوروں کی دعا:

﴿6536﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کمزور لوگوں کی دعاؤں کے سبب مسلمانوں کی مدد کی جاتی ہے۔“[1]

﴿6537﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابو العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے آخری عہد یہ لیا: ”جب تم کسی قوم کی امامت کرو تو ہلکی نماز پڑھاؤ کیونکہ ان میں بوڑھے، مریض، کمزور اور حاجت مند ہوتے ہیں۔“[2]

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قَیس مُلائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس ملائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تبع تابعی بزرگ ہیں، آپ خوف وخَشیّت والے قارِیِ قرآن اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔

﴿6538﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”اہلِ کوفہ میں پانچ افراد روز ہی نیکیوں میں بڑھ جایا کرتے تھے۔“ پھر آپ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر، حضرتِ سیِّدُنا ابو حَیّان تیمی، حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا ذکر کیا۔

جنازے میں فرشتوں کی آمد:

﴿6539﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے ادب واخلاق، قراءتِ قرآن اور علم میراث سکھایا۔ میں انہیں بازار میں تلاش کرتا اگر وہاں نہ ملتے تو گھر میں نماز پڑھتے یا تلاوتِ قرآن کرتے ملتے گویا آپ ان کاموں کو پہلے سے ادا کرنا چاہتے ہیں جن کے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر گھر میں نہ ملتے تو کوفہ کی کسی مسجد کے کونے میں چور کی طرح بیٹھے گریہ وزاری کر رہے

---

1 ...بخاری، کتاب الجھاد، باب من استعان بالضعفاء...الخ، ۲/ ۲۸۰، حدیث: ۲۸۹۶، مفھوماً

2 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ فی تمام، ص ۲۴۴، حدیث: ۴۶۸

ہوتے۔ اگر مسجد میں بھی نہ ملتے تو قبرستان میں نفس پر گریہ وزاری کررہے ہوتے۔ جب ان کا وصال ہوا تو کوفہ کے لوگ گھروں کے دروازے بند کرکے ان کے جنازے میں شریک ہوئے، ان کا جنازہ میدان میں لائے اور چارپائی کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ آپ کی وصیت تھی کہ جنازہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحَیّان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی پڑھائیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے آگے بڑھ کر چار تکبیروں سے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس وقت کسی کو زور سے یہ کہتے سنا گیا: ''نیکوکار عَمرو بن قیس آچکے ہیں۔'' اس وقت میدان ایسے سفید پرندوں سے بھرا ہوا تھا کہ ان جیسے حُسن وخِلقت والا پہلے کبھی دیکھا نہ گیا تھا، لوگ ان کی خوبصورتی اور کثرت پر مُتعجب تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوحیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: تم کس پر تعجب کررہے ہو؟ یہ فرشتے ہیں، عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔

سفید لباس میں ملبوس جماعت:

﴿6540﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوخالد احمر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نفس کے ساتھ تاجروں جیسا سلوک کرتے تھے۔ ان کا انتقال شام کے کسی علاقے میں ہوا۔ جنازے کے وقت میں نے صحرا کو سفید لباس میں ملبوس لوگوں سے بھرا دیکھا اور جنازے کے بعد انہیں نہ پایا۔ کسی نے امیر عیسٰی بن موسٰی کو یہ واقعہ بذریعہ خط لکھ بھیجا۔ اس نے حضرتِ سیِّدُنا ابن شُبْرُمہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابن ابولیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے کہا: ''آپ نے مجھے عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟'' انہوں نے فرمایا: ''انہوں نے ہم سے کہا تھا کہ تم امیر کے پاس میرا تذکرہ نہ کرنا۔''

﴿6541﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سعید جُعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ہم حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازہ میں شریک تھے، آپ کے جنازے میں سفید لباس میں ملبوس ایک بہت بڑی جماعت شریک تھی، نمازِ جنازہ کے بعد وہ چلی گئی پھر کبھی نظر نہ آئی۔

عاجزی کی بنیاد:

﴿6542﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: عاجزی کی بنیاد تین چیزیں ہیں (۱)... ملاقات کے وقت سلام میں پہل کرنا (۲)... اعلیٰ کے بجائے ادنیٰ جگہ بیٹھنا پسند کرنا اور (۳)... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کئے

جانے والے عمل میں دکھاوے، شہرت اور تعریف کو پسند نہ کرنا۔

﴿6543﴾... حضرتِ سیِّدُنا نُعیم بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو اس طرح قرآنِ پاک پڑھایا کرتے کہ ہر شخص کے سامنے خود جاکر بیٹھتے حتّٰی کہ سب فارغ ہو جاتے اور کسی کے آگے نہیں چلتے تھے بلکہ سب کو ساتھ مل کر چلنے کا کہتے۔

علما کا ادب:

﴿6544﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب کوئی عالمِ دین تشریف لاتے تو آپ دوزانوں بیٹھ جاتے اور کہتے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا وہ مجھے بھی سکھا دیجئے" اور اپنی بات کو اس آیت سے مزین فرماتے:

عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ (پ۱۵، الکھف: ۶۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دوگے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی۔

خلق خدا پر ترس:

﴿6545﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: "آپ کی بدلتی حالت کا سبب کیا ہے؟" فرمایا: "لوگوں پر ترس آنا کہ وہ اپنی جانوں سے غافل ہیں۔"

﴿6546﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن خَلَف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بازار والوں کو دیکھتے تو روتے ہوئے کہتے: "جو کچھ ان کے لئے تیار کیا گیا ہے اس سے کتنے غافل ہیں۔"

اصلاح اور غفلت والے اعمال:

﴿6547﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسِنان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم اپنی ذات (کی اصلاح) میں مشغول ہو جاؤ گے تو لوگوں سے غافل ہو جاؤ گے اور جب لوگوں کے معاملات میں لگ جاؤ گے تو اپنے آپ سے غافل ہو جاؤ گے۔

﴿6548﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد اَحمر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: جب تم بھلائی کی بات سنو تو اس پر عمل کرو اگرچہ ایک ہی مرتبہ۔

قابلِ تحسین مسلمان:

﴿6549﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد اَحمر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے لوگ یہ بات ناپسند کرتے تھے کہ کوئی اپنے بچے کو کچھ دے اور بچہ اس چیز کو فقیر اور مسکین بچوں کے سامنے لے آئے پھر فقیر اور مسکین بچے اسے دیکھ کر گھر والوں کے سامنے روئیں۔

﴿6550﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُفَضَّل بن غَسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو بات میرے دل کو نرم کر دے، جس کے ذریعے میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل کرلوں وہ میرے نزدیک قاضی شُریح کے پچاس مقدموں کے فیصلوں سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿6551﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن خَلَف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روتے وقت اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیتے اور ساتھیوں سے کہتے: یہ تو زُکام ہے۔

بری صحبت کا وبال:

﴿6552﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد اَحمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: گمراہ و بدمذہب کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ تمہارا دل بھی بہک جائے گا۔

﴿6553﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے بیس رات تک غَلّہ ذخیرہ کیا پھر سب خیرات کر دیا تب بھی اس (ذخیرہ کرنے) کا کفارہ ادا نہ ہو گا۔

محدث کی صفات:

﴿6554﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکم بن بَشیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آتے اور ٹکٹکی باندھ کر انہیں دیکھتے

رہتے، ان سے اپنی نظریں نہ پھیرتے۔ غالباً وہ علم حدیث کے معاملے میں انہیں بہت اہمیت دیتے تھے۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قَیس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے استاد ہیں، میں نے انہیں فرماتے سنا: مُحدِّث کو چاہئے کہ صَرّاف (یعنی سکے تبدیل کرنے والے) کی طرح ہو جائے اور حدیث کو ایسے پرکھے جیسے سکے تبدیل کرنے والا درہموں کو پرکھتا ہے کیونکہ جس طرح دراہم کھرے کھوٹے ہوتے ہیں ایسے ہی حدیث کا معاملہ ہے۔

کس چیز کی خاطر زندہ رہنا چاہئے:

﴿6555﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد اَحمر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قَیس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ طاعون میں مبتلا ہوئے تو سکراتِ موت کے سبب بے ہوش ہو گئے، جب کچھ طبیعت سنبھلی تو یوں کہنے لگے: تجھے تیری عزت کی قسم! میرا گلا گھوٹ کر دم نکال دے، بے شک تو جانتا ہے کہ میرا دل تیری ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اے پروردگار! تجھے معلوم ہے کہ میں دنیا میں نہروں کی روانی اور درختوں کی پیداوار کے لئے زندہ رہنا پسند نہیں کرتا بلکہ وقت کی مصیبتیں جھیلنے، پیاسوں کو پانی پلانے اور علمی محفل میں بیٹھ کر علما سے علمی مذاکرے کرنے کے لئے زندگی پسند کرتا ہوں۔

سیِّدُنا عَمرو بن قَیس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قَیس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے متعدد تابعین عظام سے احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا حکم بن عُتَیْبَہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سَبِیعی، حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن عمیر، حضرتِ سیِّدُنا سِماک بن حَرب، حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن کُہَیل، حضرتِ سیِّدُنا عطِیّہ بن سعد، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابی رَباح، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر، حضرتِ سیِّدُنا مُصعَب بن سعد اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَجلان رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور دیگر شامل ہیں۔

تسبیح فاطمہ کی برکت:

﴿6556﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عُجْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”پے درپے کہے جانے والے بعض کلمات ایسے ہیں جنہیں کہنے والا نقصان میں

نہیں رہتا، تم ہر فرض نماز کے بعد 33 بار سُبْحَانَ الله، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰه اور 34 بار اَللهُ اَكْبَر کہہ لیا کرو۔"[1]

سوتے وقت کے کلمات:

﴿6557﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے تعلیم ارشاد فرمائی کہ جب میں سونے کے لئے بستر پر جاؤں تو یہ پڑھوں: "اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَهْبَةً مِّنْكَ وَرَغْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِالْكِتَابِ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِالرَّسُوْلِ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ یعنی میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، تیرے کرم پر آس لگائی، اپنا چہرہ تیری جانب متوجہ کیا اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، تیرے سوا کوئی سہارا نہیں، میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔[2]

نجومی وجادوگر کی تصدیق کا وبال:

﴿6558﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالله بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو نجومی یا جادوگر کے پاس آئے پھر ان کی تصدیق کرے تو وہ اس سے الگ ہو گیا جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے محمد (صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر نازل فرمایا۔"[3]

مشتبہ اُمور سے بچنا ہی بہتر ہے:

﴿6559﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "حلال بھی واضح ہے، حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مُشتَبہ چیزیں ہیں، جو ان سے بچے گا وہ اپنے دین و آبرو کو بچالے گا اور جو اِن میں پڑے گا قریب ہے کہ وہ حرام میں

1 ...مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ، ص۳۰۱، حدیث: ۵۹۶

2 ...بخاری، کتاب الدعوات، باب اذا بات طاھرا، ۴/ ۱۹۱، حدیث: ۶۳۱۱ بتغیر

مسند الشامیین، ثور عن عمرو بن القیس الملائی، ۱/ ۲۹۵، حدیث: ۵۱۴

3 ...ابو داود، کتاب الطب، باب فی الکھان، ۴/ ۲۰، حدیث: ۳۹۰۴...مسند البزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۵/ ۲۵۶، حدیث: ۱۸۷۳

پڑ جائے جیسے وہ چرواہا جو شاہی چراگاہ کے پاس ریوڑ چرائے تو قریب ہے کہ جانور اس میں چرلیں۔ بے شک ہر بادشاہ کی ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ممنوعہ چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔"[1]

﴿6560﴾...(الف) حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں کیسے خوشی مناؤں حالانکہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور اپنے ہاتھ میں لئے کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب پھونکنے کا حکم دیا جائے تاکہ وہ پھونکے۔"[2]

﴿6560﴾...(ب) حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ غیب دان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ﴿۸﴾ (پ۲۹، الدھر: ۸) ترجمۂ کنز الایمان: (اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر) مسکین اور یتیم اور اسیر (قیدی) کو۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: مسکین سے مراد "فقیر" ہے، یتیم سے مراد وہ ہے "جس کا والد فوت ہو چکا ہو" اور اسیر سے مراد "غلام اور قیدی" ہیں۔

حدیث یاد کرنے کی فضیلت:

﴿6561﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو تَرو تازہ رکھے جو میرا کلام سنے، اس کی حفاظت کرے اور اسے (دوسرے تک) پہنچا دے جیسے اس نے سنا تھا۔"[3]

بروزِ قیامت مشک کے ٹیلے پر:

﴿6562﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بروزِ قیامت تین لوگ مشک کے ٹیلے پر ہوں گے جنہیں

1...مسلم، کتاب المساقاۃ، باب اخذ الحلال وترک الشبھات، ص ۸۶۲، حدیث: ۱۵۹۹

2...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الزمر، ۵/ ۱۶۴، حدیث: ۳۲۵۴

3...ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع، ۴/ ۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵ عن زید بن ثابت

بڑی گھبراہٹ غمزدہ نہ کرے گی اور نہ انہیں حساب وکتاب کی فکر ہو گی: (۱)...وہ شخص جو قرآن کو بنیتِ ثواب پڑھے پھر لوگوں کی امامت کرے (۲)...وہ شخص جو ثواب کی نیت سے اذان دے اور (۳)...وہ غلام جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے مالک کا حق ادا کرے۔[1]

یقین کی کمزوری والے اعمال:

﴾6563﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یقین کی کمزوری یہ ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر لوگوں کی تعریف کرو اور ان کی برائی اس وجہ سے کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں عطا نہ کیا۔ یقیناً کسی لالچی کی لالچ تم تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا نہیں پہنچا سکتی اور نہ کسی کی ناپسندیدگی اسے روک سکتی ہے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خوشی اور کشادگی کو رضا اور یقین میں رکھا ہے جبکہ غم اور پریشانی کو شک اور ناراضی میں رکھا ہے۔[2]

﴾6564﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تلاوتِ قرآن جسے میرے ذکر اور مجھ سے مانگنے سے روک دے، میں اسے مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں گا اور قرآنِ مجید کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اپنی مخلوق پر۔[3]

شہید کی تمنا:

﴾6565﴿... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن میرے والد شہید ہو گئے۔ مجھے خبر ملی تو میں ان کی طرف چل دیا۔ انہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک کپڑا ڈال کر رکھا گیا تھا۔ میں نے چہرہ دیکھنے کے لئے کپڑا اٹھایا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مجھے منع کرنے لگے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ میں اپنے والد کا مُثلہ کیا ہوا (یعنی بگاڑا گیا) چہرہ دیکھوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں تشریف فرما تھے لیکن آپ نے مجھے منع نہ فرمایا۔ جب جنازہ اٹھایا گیا تو ارشاد فرمایا: فرشتے اپنے پروں سے مسلسل سایہ کئے ہوئے تھے

1 ...ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ۲۵، ۴/ ۲۵۵، حدیث: ۲۵۷۵، بتغیر

2 ...شعب الایمان، باب فی ان القدر خیرہ و شرہ من اللہ، ۱/ ۲۲۱، حدیث: ۲۰۷

3 ...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ۲۵، ۴/ ۴۲۵، حدیث: ۲۹۳۵

حتّٰی کہ جنازہ اُٹھالیا گیا۔[1] پھر کچھ روز بعد مجھے ملاقات کا شرف ملا تو ارشاد فرمایا: بیٹا! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے والد کو زندہ کرکے فرمایا: ''اپنی تمنا بیان کرو۔'' انہوں نے عرض کی: ''پروردگار! میں چاہتا ہوں کہ تو میری روح لوٹا دے اور مجھے پھر دنیا میں بھیج تاکہ دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''ہمارا قانون جاری ہوچکا ہے کہ دنیا میں دوبارہ نہیں لوٹایا جائے گا۔''[2]

سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا زمین پر پہلا قدم:

﴿6566﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام ہند میں اُترے تو انہیں گھبراہٹ محسوس ہوئی، جبریل امین ان کے پاس آئے اور بلند آواز میں دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، ایک مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور ایک مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: یہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ہیں۔[3]

قرآن پر عمل کی برکت:

﴿6567﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں قرآنِ مجید کی تعلیم دینے کا حکم فرمایا اور ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: قرآنِ کریم بروزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کے پاس اس وقت آئے گا جب انہیں شدید حاجت ہوگی۔ وہ مسلمان سے کہے گا: ''مجھے پہچانتے ہو؟'' مسلمان پوچھے گا: ''تم کون ہو؟'' وہ کہے گا: ''میں وہ ہوں جس سے تم محبت کرتے تھے اور ناپسند کرتے تھے کہ تمہیں کامیابی دلانے اور زینت دینے والا (یعنی قرآن) تم سے جدا ہو۔'' مسلمان کہے گا: ''شاید تم قرآن ہو۔'' پھر قرآن اسے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں لے آئے گا، مسلمان کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور

1...بخاری، کتاب المغازی، باب من قتل من المسلمین یوم احد...الخ، ۳/ ۴۴، حدیث: ۴۰۸۰

2...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ اٰل عمران، ۵/ ۱۲، حدیث: ۳۰۲۱

مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللّٰہ، ۵/ ۱۴۳، حدیث: ۱۴۸۸۷

3...تاریخ ابن عساکر، ۷/ ۴۳۷، حدیث: ۲۰۴۲، الرقم: ۵۷۸، ادم نبی اللّٰہ...الخ

بائیں ہاتھ میں جنت دی جائے گی، اس کے سر پر سکینہ اُتارا جائے گا، اس کے والدین کو دو ایسے حُلّے پہنائے جائیں گے کہ دنیا میں ایسے نہ پہنے ہوں گے۔ والدین عرض کریں گے: "ہمیں یہ کس لئے پہنائے گئے؟ ہمارے اعمال تو ایسے نہیں۔" ان سے کہا جائے گا: "یہ اس وجہ سے ہے کہ تمہارے بیٹے نے قرآن پر عمل کیا۔"[1]

﴿6568﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مقام حِجر[2] سے گزرے تو اپنے اَصحاب (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم) سے ارشاد فرمایا: ان (کھنڈرات) میں داخل نہ ہونا کہیں ایسا نہ ہو جو عذاب ان پر آیا وہ تم پر بھی آجائے۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر

آپ نیک اعمال کی نصیحت کرتے اور برائی سے منع کرتے تھے۔

ساری نیکیاں بیٹے کے نام:

﴿70-6569﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کُناسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے ذر کا اچانک انتقال ہو گیا۔ گھر والے روتے ہوئے آپ کے پاس آئے، آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ خدا کی قسم! ہم پر ظلم ہوا ہے نہ قہر نازل ہوا، ہمارا حق مارا گیا نہ ہمارے ساتھ کوئی خطا کی گئی ہے، نہ ہمارے علاوہ کسی اور کا قصد کیا گیا۔ ہمیں بارگاہِ خداوندی میں ناراضی کا اظہار زیب نہیں دیتا۔ جب بیٹے کو قبر میں رکھا گیا تو کہنے لگے: بیٹا! اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔ بخدا! تم نے میری فرمانبرداری کی اور میں نے تم پر شفقت کی، مجھے تم سے کوئی خوف نہ تھا، مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے کوئی حاجت نہیں، تم نے ہماری عزت

---

1 ...معجم کبیر، ۸/ ۲۹۱، حدیث: ۸۱۱۹

2 ... حجر وہ جگہ ہے جہاں صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم یعنی قوم ثمود آباد تھی۔ یہ جگہ تبوک جاتے ہوئے راستہ میں پڑی اور یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے، وہاں عذاب الٰہی آیا تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۶۷۰)

3 ...بخاری، کتاب المغازی، باب نزول النبی الحجر، ۳/ ۱۵۰، حدیث: ۴۴۲۰

خراب کی نہ ہمارے لئے رسوائی کا سبب بنے، تمہیں پیش آنے والے معاملات کے غم نے مجھے تمہاری موت کا غم بھلا دیا ہے۔ اے ذر! اگر قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے اور وہاں لوگوں کے جمع ہونے کا معاملہ نہ ہوتا تو میری یہ تمنا ہوتی کہ تمہیں کبھی موت نہ آئے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تم سے کیا سوال کیا جائے گا اور تم کیا جواب دو گے؟ اے پروردگار! بے شک تو نے مجھ سے بیٹے کی موت پر صبر کرنے پر اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ اے میرے خدا! اس پر اپنی سلامتی اور رحمت نازل فرما۔ اے پروردگار! اپنے بیٹے کے حسن سلوک کی وجہ سے میں نے اپنی نیکیاں اسے دیں۔ تو اس کی پہچان خطاکار کے طور پر نہ کروانا اور اس کی خطاؤں سے درگزر فرما کہ تو اس پر مجھ سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے اس کی غلطیوں کو معاف کیا تو بھی اس کی خطاؤں سے درگزر فرما کہ تو مجھ سے زیادہ جود و کرم والا ہے۔ جب قبر سے جانے کے لئے مڑے تو کہنے لگے: ذر! اب ہم تمہیں یہاں چھوڑے چلتے ہیں کیونکہ ہمارے رُکے رہنے سے تمہیں کوئی فائدہ حاصل نہ ہو گا۔

رب تعالیٰ پر کامل بھروسا:

﴿6571﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جابر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے کا انتقال ہوا تو لوگ کہنے لگے: "اب یہ بوڑھا بھی مر جائے گا کیونکہ والدین کی دیکھ بھال بیٹا ہی کرتا تھا۔" جب آپ نے یہ سنا تو حیرت میں ڈوب کر فرمانے لگے: "کیا میں اس کے بغیر مَر جاؤں گا؟ زندگی دینے والی ذات تو رب کی ہے جسے موت نہیں۔" پھر آپ خاموش ہو گئے۔ جب قبر پر مٹی ڈالی جا چکی تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر لوگوں کو بتانے کے لئے بیٹے سے یوں مخاطب ہوئے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، ہمیں تمہارے بعد کوئی پریشانی نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی سے کوئی حاجت نہیں۔ میں تم سے پہلے مرنا پسند نہیں کرتا البتہ اگر قیامت میں پیش ہونا نہ ہوتا تو میں تمہاری جگہ ہونے کی تمنا کرتا۔ آخرت کے غم نے مجھے تمہاری موت کا غم بھلا دیا۔ کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ منکر نکیر نے تم سے کیا سوال کیا اور تم نے کیا جواب دیا؟" پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کی: "اے پروردگار! میں نے اپنا حق معاف کیا جو میرے اور اس کے درمیان تھا، تو بھی اسے اپنا حق معاف فرما دے جو تیرے اور اس کے درمیان ہے۔"

راوی کہتے ہیں: لوگ اپنا طرزِ عمل اور پھر ان کا صبر و رضا دیکھ کر حیرت کرنے لگے۔

عبادتِ الٰہی کے لئے مؤمنین کا وسیلہ:

﴿6572﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن عمر بن علاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، رات اور اس کی تاریکی میں اپنے لئے (نیک) عمل کرو کیونکہ خسارے میں ہے وہ شخص جو رات اور دن میں نیکی کرنے سے دھوکے کا شکار ہے اور محروم ہے وہ شخص جو رات اور دن کی بھلائی سے محروم رہے۔ رات اور دن رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے مومنین کا وسیلہ ہیں اور جو لوگ اپنی ذات سے غافل ہیں ان لئے وبال ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنی ذات کو اس کے ذکر سے زندہ کرو کیونکہ دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے زندہ ہوتے ہیں۔ رات میں قیام کرنے والے کتنے ہی ایسے ہیں جو اپنے اس عمل کے سبب اپنی قبروں میں خوش وخرم ہیں اور کتنے ہی سونے والے ایسے ہیں جب وہ عبادت گزاروں کو بارگاہِ الٰہی سے ملنے والا مرتبہ دیکھیں گے تو اپنی لمبی نیند پر افسوس کریں گے۔ تم گزرتے ہوئے ایام اور رات دن کو غنیمت جانو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔

﴿6573﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے:

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ۝۳ (پ۱، الفاتحہ: ۳) ترجمۂ کنزالایمان: روزِ جزا کا مالک۔

تو عرض کرتے: اے روزِ جزا کے مالک! تیرا ذکر صادقین کے دلوں کو خوب لذت دیتا ہے۔

﴿6574﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اگر آج میں تمہیں قرآن مجید کی ایسی نصیحتیں نہ سناؤں کہ جس سے طالب خیر اپنی مراد کو پالے تو تمہارے دلوں کی سختی، آنکھوں کی خشکی اور بے علم رہ جانے کا ذمہ دار میں ہوں گا۔ آپ نے فرمایا: یہ دنیا فانی ہے پھر سورۂ تکویر تلاوت کی۔ پھر کہا: حاملہ اونٹنیوں اور ان کے مالکوں پر افسوس ہے، انہوں نے ان اونٹنیوں میں پہلے بخل کیا پھر انہیں آزاد چھوڑ دیں گے۔

سیِّدُنا سعید بن جُبَیر کی نصیحت:

﴿6575﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلّاد بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سعید بن جُبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرے والد کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”اے ابو عمر! مسلمان کی زندگی کا ہر دن اس کے لئے غنیمت ہے۔“ پھر فرض نمازوں اوران اذکار کا ذکر کیا جس کی انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توفیق دی تھی۔

اولیائے کرام کا عقیدہ:

﴿6576﴾... حضرتِ سیِّدُنا خلّاد بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عطا بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ذکر ہمیشہ اچھے الفاظ سے کیا جائے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا ذکر کیا اور کسی صحابی کی شان میں کسی طرح کی کمی کی جائے نہ کسی پر کسی طرح کا اعتراض کیا جائے اور جس نے کلمۂ شہادت پڑھا، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نازل کردہ احکام کو مانا اس کے بارے میں مومن یا کافر ہونے کی دلیل نہ مانگو، جن لوگوں نے نیک کام کئے ہم ان کے لئے ثواب کی توقع رکھتے ہیں اور ان کے نیک کاموں کو پسند کرتے ہیں۔ جن سے خطا سرزد ہوئی ہم ان کے اس عمل کو ناپسند کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ان کی خطا کو معاف فرمادے یا اس کے سبب عتاب فرمائے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ (پ۵، النسآء:۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

پس یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّۂ کرم پر ہے۔ ان کی بات سن کر حضرتِ سیِّدُنا عطا بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اسی بات کی وجہ سے میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور یہی بات صحابی کو غیر صحابی سے ممتاز کرتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحم فرمائے اور ہماری اور ان کی مغفرت فرمائے۔

﴿6577﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے نے ان سے عرض کی: ”ابا جان! جب متکلمین بیان کرتے ہیں تو کوئی نہیں روتا لیکن جب آپ بیان کرتے ہیں تو ہر طرف سے رونے کی آوازیں آتی ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”بیٹا! اُجرت پر رونے والی

عورت، گمشدہ بچے پر رونے والی ماں کی طرح نہیں ہوتی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اخلاص عطا فرمائے)۔"

﴿6578﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کُناسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حلم سے مانوس ہو گئے ہو اسی لئے اس کی نافرمانی پر ڈٹے ہوئے ہو۔ کیا تم اس کا غضب چاہتے ہو؟ کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا؟

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ (پ۲۵، الزخرف: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان (سب) کو ڈبو دیا۔

اے لوگو! جو اشیاء حلال نہیں ان سے بچ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان کو بلند کرو کیونکہ جب نافرمانی کی جائے تو قہرِ خداوندی سے اَمان نہیں مل پائے گا۔

موت کا عمل:

﴿6579﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن صُبَیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: موت جب کسی کے گھر داخل ہوتی ہے تو ان کی جماعت کو منتشر کر دیتی ہے اور ان کی زندگی کو تنگی کا شکار کر دیتی ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ خوشی اور تکبر میں زندگی بسر کر رہے تھے۔

نیکی کی پناہ گاہیں:

﴿6580﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمّار بن عَمرو بَجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنا: جس نے تمام امور میں صبر کا دامن مضبوطی سے تھاما اس نے بھلائی سمیٹ لی نیز نیکی کی پناہ گاہیں اور کامل اَجر تلاش کر لیا۔

﴿6581﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمارے کچھ رُفقا نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب رات شروع ہونے کے آثار دیکھتے تو کہتے: رات آچکی ہے، لوگ رات (کی تاریکی) سے ڈرتے ہیں حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

رقت انگیز دعا:

﴿6582﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عُبَیدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا

عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یوں دعا کرتے سنا: اے پروردگار! میں تجھ سے ایسی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس سے ہمیں صبر کرنے والوں جیسا ثواب ملے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں ایسے شکر کا سوال کرتا ہوں جس سے ہمیں تیرا شکر کرنے والوں جیسا اَجر ملے۔ الٰہی! میں ایسی توبہ کا سوال کرتا ہوں جو ہمیں گناہوں کے میل کچیل سے پاک کردے تاکہ ہمیں تیری بارگاہ میں توبہ کرنے والوں جیسا مقام مل جائے۔ تو ہی ہر نعمت اور بھلائی عطا کرنے والا ہے، ہر مصیبت وپریشانی اور تکلیف میں تجھ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اے پروردگار! تیرے جو فیصلے ہم پر شاق ہوں ان پر ہمیں صبر عطا فرما اور فرمانبرداروں کی طرح راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔ تو نے جس چیز کا فیصلہ کر دیا اس پر دل سے تیرا شکر ادا کرنے، اخلاص کے ساتھ تیرے حضور جھکنے اور تیرے ان عمدہ فیصلوں پر سرِ تسلیم خم کرنے کی توفیق عطا فرما جن سے ہمیں درجاتِ رفیعہ اور تیرا قرب ملنے کی امید ہو۔ اے کریم! اے میرے خدا! تیرا قرب حاصل کرنے کے لئے ایمان سے زیادہ نفع مند ہمارے لئے کچھ نہیں، بے شک تو نے ایمان عطا فرما کر ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا پس ہمیں اس سے جدا نہ کرنا اور اسے ہم سے جدا نہ کرنا حتّٰی کہ ہمیں ایمان پر موت دے، ہمیں تیرے ثواب پر یقین، تیرے عذاب کا خوف، تیری آزمائش پر صبر اور تیری رحمت کی امید ہو۔

عظیم شے کا سوال:

﴿6583﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے: حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے فرمایا: اے ابو ذر! جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی رضا کا سوال کیا اس نے عظیم شے کا سوال کیا۔

﴿6584﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اگر مجھے قسم ٹوٹ جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ قسم کھاتا کہ دنیا کی کوئی چیز حاصل نہیں کروں گا حتّٰی کہ اس بارے میں کراماً کاتبین کی رضا کو نہ جان لوں۔"

دھوکے کا سبب:

﴿6585﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

نے ایک شخص کو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے سنا:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِۙ﴿۶﴾ (پ۳۰، الانفطار:۶) ترجمۂ کنزالایمان: اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے۔

تو کہا: جہالت نے۔

﴿6586﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابونُعیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے کسی کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا:

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىۙ﴿۳۴﴾ (پ۲۹، القیامۃ:۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: تیری خرابی آلگی اب آلگی۔

تو کہنے لگے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ کس قدر سخت وعید ہے۔

آنسوؤں کے طلب گار:

﴿6587﴾... حضرتِ سیِّدُنا زکریا بن ابو زائدہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه جب وعظ شروع کرتے تو کہتے: "مجھے اپنے آنسو عاریۃً دے دو۔" ایک مرتبہ جب لوگ وعظ سن کر جانے لگے تو حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی نے لوگوں سے پوچھا: "کیا تم نے اپنے آنسو انہیں دے دیئے تھے؟"

رنجیدہ ہونا پسند ہے یا آنسو بہانا؟

﴿6588﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن صُبَیْح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا: "آپ کے نزدیک خوفِ خدا رکھنے والوں کے لئے طویل رنج زیادہ بہتر ہے یا آنسو بہانا؟" فرمایا: "کیا تمہیں معلوم ہے کہ (رونے کے سبب) جب دل نرم ہو جاتا ہے تو تندرست اور مطمئن ہوتا ہے جبکہ غمگین دل حلق میں آجاتا ہے پھر تسبیح کرتا ہے۔ پس غم ان کے حق میں زیادہ پسندیدہ ہے۔"

﴿6589﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے وعظ کیا تو قبیلہ تمیم کا ایک نوجوان چیخ کر رونے لگا اور اس (کے چہرے) کا رنگ تبدیل ہو گیا، آنسو مستقل جاری تھے اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ انہی کی ایک اور مجلس میں پھر اسے اتنا روتے دیکھا

حتّٰی کہ میں سوچنے لگا اب اس کا دم نکل جائے گا۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: بھتیجے! جب عقل سلامت نہ رہے تو جسم میں حرارت رہتی ہے نہ آنسو نکلتے ہیں اور جب عقل سلامت رہے تو عقل والا وعظ کو سمجھتا ہے اور وہ اسے حرارت پہنچاتی ہے۔ بخدا! وہ درحقیقت غمگین اور رونے والا ہے۔

﴾6590﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو بَحر بَکراوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کا بیان ہے کہ فَضل رَقاشی اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکہ مکرمہ میں ایک جگہ جمع ہوئے میں بھی وہاں حاضر تھا۔ فضل رقاشی نے طویل کلام کیا اور وعظ و نصیحت کی، دوران وعظ مختلف مذاہب بھی بیان کیے لیکن ان کے کلام سے میں نے کسی پر رقت طاری ہوتے نہیں دیکھی۔ پھر جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کلام کا آغاز کیا تو آپ رونے لگے، لوگوں پر بھی رقت طاری ہو گئی اور سب رونے لگے۔

رب تعالیٰ سے حیا:

﴾6591﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دو فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم و حوا کو جنت سے الگ کر دو کیونکہ ان سے میرے حکم میں لغزش واقع ہو گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدَتُنا حوّا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف روتے ہوئے متوجہ ہوئے اور کہا: جوارِ الٰہی سے الگ ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ، یہ ہماری لغزش کا پہلا اثر ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک سر سے تاج اُتارا، حضرتِ سیِّدُنا میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا جواہر سے مزین سر بند کھول کر اس کے ساتھ ایک ٹہنی لٹکا دی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سمجھا کہ سزا شروع ہو چکی تو سر جھکا کر معافی معافی پکارنے لگے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میرے حکم میں لغزش واقع ہونے کی وجہ سے معافی مانگ رہے ہو؟ عرض کی: میرے مولیٰ! تجھ سے حیا کی وجہ سے سر جھکا لیا ہے۔

حُسنِ سلوک کی اعلیٰ مثال:

﴾6592-93﴿... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ابن عَیّاش مَنتوف حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُرا بھلا کہتا تھا۔ ایک دن آپ نے اس سے کہا: ہمارے بارے میں اتنی زبان درازی

نہ کیا کرو، صلح کی گنجائش باقی رکھو کیونکہ جو ہمارے معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کامرتکب ہو ہم اسے صرف یہ بدلہ دے سکتے ہیں کہ اس کے معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری ہی کریں۔

تاریک رات روشن کرنے والے:

﴿6594﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن عمرو بَجَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کہتے سنا: عبادت گزاروں نے جب یہ دیکھا کہ رات تاریکی میں ڈوب گئی، غافل اور سُست لوگ پُرسکون نیند سوگئے تو وہ سستی اور نیند چھوڑ کر اپنی لذت کی جگہ لوٹ گئے اور بخوشی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہوگئے، رات کی عبادت اور لمبی نمازوں کی توفیق ملنے پر خوش ہوئے، انہوں نے اپنے بدن کو مشقت میں ڈال کر رات کا استقبال کیا اور اپنے چہروں (کی نورانیت) سے تاریک رات کو روشن کر دیا، راتیں گزر گئیں لیکن ان کی لذتِ تلاوت ختم نہ ہوئی اور نہ طویل عبادت سے ان کے جسم تھکے۔ پس دو فریقوں نے اس حال میں صبح کی کہ ایک نے رات سے نفع اُٹھایا اور دوسرے نے اپنے آرام اور نیند پر افسوس کیا اور عبادت کے لئے آنے والی رات کا انتظار کرنے لگے۔ دونوں میں کتنا فرق ہے! پس تم رات کی تاریکی میں اچھے اعمال کیا کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، جس نے رات اور دن میں نیکیاں کرکے نفع نہ اُٹھایا وہ دھوکے میں ہے اور جو ان میں نیکیاں نہ کرسکا وہ محروم ہے۔ یہ دن اور رات مومنوں کے حق میں اپنے رب کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے راہ اور اپنی ذات سے غافل رہنے والوں کے لئے وبال ہیں۔ خود کو ذکر اللہ سے زندہ کرو کہ دلوں کی زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں ہے۔ رات کو قیام کرنے والے بہت سے ایسے ہیں جو اس رات قیام کرنے کے سبب اپنی اپنی قبر میں مسرور ہوں گے اور سونے والے بہت سے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ انعام واکرام کے نہ ملنے پر نادم ہوں گے جو اس نے عبادت گزاروں کے لئے تیار کر رکھا ہے لہٰذا دن رات اور گزرتے وقت کو غنیمت جانو! اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔

پیلی رنگت اور مرجھائے دل والا:

﴿6595﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ دنیا اور آخرت سے کس قدر غافل ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو ان اعمال کے متعلق جو ایک دوسرے سے چھپاتے ہو، تم موت کی تیاری کیوں نہیں کرتے

حالانکہ اس کا وقت قریب آچکا اور یہ ٹھکانا ہے تیری پناہ چاہنے والوں کا۔ بخدا! اگر میں جان لوں کہ میں بہت نیک ہوں تو میں اس وقت تک نہ ہنسوں جب تک یہ نہ جان لوں کہ میرے اعمال کی جزا کیا ہے لیکن جب ہم وعظ ختم کرتے ہیں تو اسی کیفیت پر لوٹ آتے ہیں جو تم جانتے ہو (یعنی دنیاوی معاملات میں مشغول ہو جاتے ہیں)۔

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سورۂ حاقہ تلاوت کی، جب اس آیت پر پہنچے:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْۚ﴿۱۹﴾ (پ۲۹، الحاقۃ:۱۹)

ترجمۂ کنز الایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا لو میرے نامۂ اعمال پڑھو۔

تو فرمانے لگے: ربِ کعبہ کی قسم! اس شخص کا حسنِ ظن یقین میں بدل جائے گا۔ پھر پیلی رنگت اور مرجھائے ہوئے دل والا شخص اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر ندا کرے گا:

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ﳔ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْۚ﴿۲۵﴾ (پ۲۹، الحاقۃ:۲۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا نَوِشْتَہ (نامۂ اعمال) نہ دیا جاتا۔

پھر فرمانے لگے: اے کذاب! تو نے سچ کہا، اے کذاب! تو نے سچ کہا۔ اے کذاب! پھر فرمایا: سیاہ چہرے والا بدحال شخص جس کے دونوں ہاتھ گردن پر بندھے ہونگے وہ کہہ رہا ہو گا:

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىۙ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىؕ﴿۳۵﴾ (پ۲۹، القیامۃ: ۳۴، ۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی۔

اے رب عَزَّوَجَلَّ! تو نے ہمیں بار بار یہ وعید سنائی۔ تیری عزت و جلال کی قسم! تیرے علاوہ ہم کسی ایسے کی وعید پر یقین نہیں رکھتے جو ہمیں نفع و نقصان نہیں دے سکتا، جو کھانے، پینے اور سونے میں ہمارے ساتھ شریک ہے حتّٰی کہ ہم سے کیا جانے والا وعدہ پورا ہو جائے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے رات کی تاریکی سے نفع اٹھایا اور تیری عبادت کی مگر تیرے غیر کو دل میں جگہ دی۔ اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ وہ کبھی توبہ نہ کریں گے تو ان کے بُرے اعمال کے سبب انہیں آگ میں ڈال دے۔

مراد پانے والے خوش نصیب:

﴿6596﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کلام میں کہا کرتے تھے کہ تم سب جانتے ہو تمہیں موت آنی ہے لیکن ابھی تک آئی نہیں ہے، تم روزمرہ کی زندگی میں موت کو اس وقت یاد کرتے ہو جب کسی کی میت کو بدن سکھا دینے والے گڑھے اور چٹان کے بہرے پتھروں (یعنی قبر) کی طرف لے جا رہے ہوتے ہو جبکہ وہ شخص اپنے گھر والوں پر مہربان اور اپنے خاندان میں سخاوت کرنے والا اور لوگوں کا سردار ہوتا ہے، اس کے اہل وعیال اس کے لئے روئی کا بچھونا تک نہ لگائیں گے، قبر کے کیڑے مکوڑے اس کے جسم سے چمٹ جائیں گے، اس وقت نیک اعمال اس کے کام آئیں گے۔ یا اس غریب شخص کو دیکھ کر موت کو یاد کرتے ہو جو دنیا کے لئے غمزدہ ہے اور اس کے لئے خوب کوششیں کرتا اور اپنے بدن کو تھکاتا ہے اور مقصد کے حصول سے پہلے ہی موت اسے آدبوچتی ہے۔ یا اس وقت موت کو یاد کرتے ہو جب دودھ پیتے بچے، درد میں مبتلا مریض یا برائیوں میں مبتلا رہنے والے کو موت کا تیر آ لگتا ہے۔ کیا واعظین کا کلام عبادت گزاروں کے لئے نصیحت نہیں؟ میں کبھی یہ کہتا ہوں کہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَجَلَّ جَلَالُہٗ نے تمہیں اتنی مہلت دی گویا آزاد چھوڑا ہوا ہے پھر جب اس کے حلم وقدرت کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں کہ اللہ سُبْحَانَہٗ نے ہمیں موت کے وقت سے اس دن تک کی ڈھیل دی ہے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اور دل تھر تھرا جائیں گے:

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَ اَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں اور ان کے دلوں میں کچھ سکت (طاقت) نہ ہوگی۔

اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تو نے خوف دلا کر مخلوق پر اپنی حجت قائم کر دی، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ اَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں مہلت دے۔

پھر فرمانے لگے: ارے او ظالم! تجھے جو مہلت ملی ہے اس کے پورا ہونے سے پہلے اسے غنیمت جان اور اس کے ختم ہونے سے پہلے نفع اُٹھا لے، انسان کا آخری وقت وہ ہے کہ اسے موت آنے کا اندازہ ہو جائے گا۔ اس

وقت افسوس کرنا بے کار ہو گا، انسان تو موت کا ہدف ہے۔ وہ جب تیر مارتی ہے تو غلطی نہیں کرتی اور جس کو مارنے کا قصد کرتی ہے اس کے علاوہ کو نہیں لگتا۔ سن لو! سب سے بڑی بھلائی آخرت کی ہے جو ہمیشہ رہے گی، کبھی ختم نہ ہو گی، وہ باقی ہے کبھی فنا نہ ہو گی اور مسلسل رہے گی منقطع نہ ہو گی اور جن بندوں پر کرم نوازی ہو گی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پڑوس میں مَن پسند اور آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی چیزوں میں اپنی زندگی بسر کریں گے۔ عمدہ مقامات پر ایک دوسرے کو دیکھیں گے اور ملاقات کر کے دنیاوی زندگی کے متعلق گفتگو کریں گے۔ ان لوگوں کو مبارک ہو! مبارکباد اس لئے کہ انہوں نے اپنے مقصد کو پالیا اور انہیں ان کی مراد مل گئی کیونکہ وہ اس بادشاہ کی طرف راغب رہے جو کریم اور بڑی فضیلت والا ہے۔

﴿6597﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوا، آپ کے اِرد گرد لوگ جمع تھے، جب میت کو قبر میں رکھا گیا تو آپ رونے لگے اور مردے کو مخاطب کر کے کہا: تم دنیا کا سفر مکمل کر چکے، اگر تم نے اپنی قبر کے لئے نیکیوں کا سہارا حاصل کیا تو تمہیں مبارک ہو۔

سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبیر، حضرتِ سیِّدُنا طاؤس، حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو زُبیر، حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ، حضرتِ سیِّدُنا نافع، اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا ذر، حضرتِ سیِّدُنا شَعبی اور حضرتِ سیِّدُنا شَقیق ابو وائل رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی و دیگر تابعین عظام سے احادیث لی ہیں۔

﴿6598﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے استفسار فرمایا: ”اے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام! جتنی دفعہ تم ہماری زیارت کو آتے ہو اس سے زیادہ آنے سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟“ اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَۚ ترجمۂ کنز الایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم

لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَ مَا خَلْفَنَا (پ۱۶، مریم: ۶۴)

فرشتے نہیں اُترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے۔[1]

وقوفِ عرفہ کا وقت:

﴿6599﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے (نویں شب کی) فجر طلوع ہونے سے پہلے عرفہ کا قیام[2] پالیا اس نے حج پالیا۔[3]

﴿6600-01﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشہد سے فارغ ہوئے اور ہماری جانب رخِ انور کر کے فرمایا: جسے تشہد کے بعد کوئی حدث لاحق ہو اس کی نماز ہو گئی[4]۔

پانچ خصوصی فضیلتیں:

﴿6602﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: (۱)... ہر نبی اپنی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اور مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا (۲)... رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی حالانکہ مجھ سے پہلے کبھی کسی کی اس سے مدد نہ کی گئی (۳)... میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئیں (۴)... میرے لئے ساری زمین جائے نماز اور قابلِ تیمّم بنادی گئی اور (۵)... مجھے منصب

1... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، ۲/ ۳۸۴، حدیث: ۳۲۱۸

2... قیام عرفہ حج کا رکن اعلیٰ ہے جسے یہ مل گیا اسے حج مل گیا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۴۰)

3... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ البقرۃ، ۴/ ۴۵۶، حدیث: ۲۹۸۶ عن عبد الرحمن بن یعمر
معجم کبیر، ۱۱/ ۱۶۲، حدیث: ۱۱۴۹۶

4... آخری قعدہ میں بیٹھ چکا تھا کہ اس کا وضو جاتا رہا تو اس کا فرض ادا ہو گیا (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۴۰)۔ البتہ نماز واجبُ الْاِعادہ ہو گی کہ "خُرُوجِ بِصُنْعِہٖ: یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا، مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا، تو نماز واجبُ الْاِعادہ ہوئی۔"

شفاعت عطا کیا گیا۔[1]

مجالس ذکر کی فضیلت:

﴿6603﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے، حضرت سیِّدُنا عبد الله بن رواحہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه وعظ ونصیحت کررہے تھے، جب انہوں نے حضورِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو خاموش ہو گئے، آپ نے ارشاد فرمایا: ”نصیحت جاری رکھو۔“ انہوں نے عرض کی: ”یارسولَ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔“ تو ارشاد فرمایا: بے شک تم لوگ انہی میں سے ہو جن کے بارے میں الله عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا کہ میں خود کو ان سے مانوس رکھوں، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

(پ۱۵، الکھف:۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار (زینت) چاہو گے اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

پھر فرمایا: جب بھی اہلِ زمین الله عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں اتنی ہی تعداد میں فرشتے بھی ان کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں۔ اہلِ زمین اگر الله عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتے ہیں تو ملائکہ بھی اس کی حمد کرتے ہیں، اگر وہ الله عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کرتے ہیں تو یہ بھی اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، اگر وہ الله عَزَّوَجَلَّ کی بزرگی بیان کرتے ہیں تو یہ بھی اس کی بزرگی بیان کرتے ہیں، اگر وہ الله عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو فرشتے ان کی دعا پر اٰمین کہتے ہیں، پھر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے پاس لوٹ جاتے ہیں۔ الله عَزَّوَجَلَّ ان سے پوچھتا ہے: تم کہاں گئے تھے؟ حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! زمین والے تیری عبادت کر

---

[1]...مسلم، کتاب المساجد، ص۲۶۵، حدیث: ۵۲۱، بتغیر قلیل

رہے تھے انہوں نے تیرا ذکر کیا تو ہم بھی تیرا ذکر کرنے لگے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وہ کیا کہہ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری حمد کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں ہی عبادت اور حمد کا حقیقی حقدار ہوں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی بیان کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میری حمد میرے سوا کسی کو لائق نہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری بزرگی بیان کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: آسمانوں اور زمینوں میں میری ہی کبریائی ہے اور میں ہی غالب حکمت والا ہوں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں فلاں بندہ بھی تھا؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ان لوگوں کا ہم نشین بھی بد بخت نہیں رہتا۔[1]

ذِکْرُ اللہ کی محفل سجانے والے:

﴿6604﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گزرے وہ صحابۂ کرام کو وعظ و نصیحت کر رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سن لو! بے شک تم وہی لوگ ہو جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی جان کو ان سے مانوس رکھوں۔ پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

(پ۱۵، الکھف: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار (زینت) چاہو گے اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

پھر فرمایا: جب اہلِ زمین اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں تو اتنی ہی تعداد میں فرشتے بھی ان کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کرتے ہیں تو فرشتے بھی پاکی بیان کرتے ہیں، اگر وہ

---

[1]... معجم صغیر، ۲/ ۱۰۹، حدیث: ۱۰۷۰

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتے ہیں تو فرشتے بھی حمد کرتے ہیں اور اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑائی بیان کرتے ہیں تو فرشتے بھی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ پھر فرشتے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندے تیری پاکی بیان کر رہے تھے تو ہم نے بھی تیری پاکی بیان کی، انہوں نے تیری بڑائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری بڑائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد کی تو ہم نے بھی تیری حمد کی۔ تو ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ وہ عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں بندہ بڑا بدکار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین بدبخت نہیں رہتا۔[1]

﴿6605﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: محافلِ ذکر پر سکینہ نازل ہوتا ہے، ملائکہ انہیں گھیر لیتے ہیں، رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ عرش پر ان کا ذکر فرماتا ہے۔[2]

نوجوانوں کی ہلاکت کی خواہش نہ کرو:

﴿6606﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اپنے نوجوانوں کی ہلاکت کی خواہش نہ کرو اگرچہ ان میں عذاب کے حقدار ہوں کیونکہ ان کی دو حالتیں ہونگی (۱)... وہ توبہ کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی توبہ قبول فرمالے (۲)... آفات انہیں سہارا بنادیں اس طرح کہ اگر آفت دشمن کی صورت میں ہو تو وہ ان سے مقابلہ کریں گے، اگر آگ کی صورت میں ہو تو وہ اسے بجھائیں گے اور اگر سیلاب کی صورت میں ہو تو وہ بند باندھیں گے۔[3]

﴿6607﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسافر کی موت شہادت ہے۔[4]

1... معجم صغیر، ۲/ ۱۰۹، حدیث: ۱۰۷۰ بتغیر

2... تاریخ بغداد، ۳/ ۳۴۴، الرقم: ۱۴۶۲، ابو عبد اللہ محمد بن عمرو ابن عمرویہ

3... فردوس الاخبار، ۵/ ۱۸، حدیث: ۷۳۱۵

4... شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ۷/ ۱۷۳، حدیث: ۹۸۹۲

ظالم حکمران اور دنیادار علما:

﴿6608﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور پر غم کے آثار دیکھے، آپ نے اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا اور فرمایا: ابھی ابھی میرے پاس جبرئیل امین نے آکر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا تو میں نے بھی ان کے جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا اور کہا: "جبرئیل! یہ کیا معاملہ ہے؟" عرض کی: "آپ کے جانے کے کچھ ہی عرصے بعد آپ کی امت فتنوں میں مبتلا ہو جائے گی۔" میں نے پوچھا: "کفر کے فتنے یا گمراہی کے؟" عرض کی: "عنقریب ہر طرح کے فتنے ہوں گے۔" میں نے پوچھا: "ایسا کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ میں ان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب چھوڑے جا رہا ہوں؟" جبرئیل امین نے عرض کی: "وہ کتابُ اللہ کو لے کر بھی فتنوں میں مبتلا ہوں گے اور یہ فتنہ حکمران اور علما کی جانب سے ہوگا، حکمران لوگوں کو حقوق سے محروم کریں گے یوں کہ وہ لوگوں کے حقوق میں کمی کریں گے اور انہیں ادا نہ کریں گے پس وہ باہم ایک دوسرے سے لڑیں گے اور فتنوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ علما حکمرانوں کی خواہشات کی پیروی کریں گے اور انہیں گمراہی کی طرف لے جائیں گے پھر وہ باز نہ آئیں گے۔" میں نے پوچھا: "فتنوں سے بچنے والے کیسے بچ پائیں گے؟" جبرئیل امین نے عرض کی: "کنارہ کشی اور صبر کے ذریعے، اگر ان کا حق انہیں دیا جائے تو لے لیں اور اگر نہ دیا جائے تو طلب نہ کریں۔"[1]

•••

بروزِ قیامت قربِ مصطفٰے

فرمانِ مصطفٰے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ علی النبی، ٢/ ٢٧، حدیث: ٤٨٤)

1...نوادر الاصول، الاصل الخامس والستون والمائۃ، الجزء الاول، ص ٦٥٧، حدیث: ٩١١

شامی تابعین کا ذکر

حضرتِ سیّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

یہاں سے شام کے رہنے والے تابعی بزرگوں کا ذکر ہوگا۔ جن میں سے ایک امت کے حکیم اورامت کی نمائندگی کرنے والے حضرتِ سیّدُنا ابو مسلم خولانی عبدالله بن ثوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں، کتاب کے ابتدائی حصے میں (تابعین کے طبقۂ اُولیٰ کا ذکر کرتے ہوئے دوسری جلد، صفحہ 196 پر) ان کے کچھ حالات واقوال آٹھ عبادت گزاروں کے ساتھ مذکور ہیں۔ ایک قول کے مطابق آپ غزوۂ حنین کے سال ایمان لائے۔ حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں مدینہ آئے اور حضرتِ سیّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور میں شام چلے گئے۔ یمن میں نبوت کے دعویدار اَسود عنسی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آگ میں ڈلوادیا تھا لیکن آگ نے آپ کو نقصان نہ پہنچایا گویا اس معاملے میں آپ حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح ہوگئے۔

حکیم الامت:

﴿6609﴾... حضرتِ سیّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرتِ سیّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس امت کے حکیم ہیں۔

﴿6610﴾... حضرتِ سیّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: علما زمین پر ایسے ہیں جیسے آسمان پر تارے کہ جب لوگوں پر ظاہر ہوں تو لوگ ان سے رہنمائی حاصل کریں اور اگر وہ چھپ جائیں تو لوگ بھٹک جائیں۔

چار اموال چار کاموں میں قبول نہیں:

﴿6611﴾... حضرتِ سیّدُنا عبدالملک بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا کہ چار قسم کے اموال چار کاموں میں خرچ کرنا ہرگز قبول نہیں: یتیم کا مال، دھوکے، خیانت اور چوری سے حاصل کیا ہوا مال حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ میں خرچ کرنا۔

پانی پر چلنا:

﴿6612﴾... حضرتِ سیّدُنا حُمید بن ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ

سِرُّہُ النُّوْرَانِی دریائے دِجلہ پر آئے، اس کی موجیں لکڑیوں کو بہا رہی تھیں۔ آپ پانی پر چلنے لگے پھر اپنے رُفقا کی جانب متوجہ ہو کر فرمانے لگے: تمہارا سامان گم ہوا ہے تو ہمیں بتاؤ تا کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے ملنے کی دعا کریں۔

﴿6613﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب روم کی سرزمین پر جنگ ہوئی تو رومی دریا پار کر کے بھاگے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے لوگوں سے فرمایا: بِسْمِ اللہ پڑھ کر دریا پر چلو۔ یہ کہہ کر آپ دریا پر چلنے لگے۔ آپ کو دیکھ کر لوگ بھی چلنے لگے۔ دریا کی گہرائی بہت زیادہ تھی اس کے باوجود اس کا پانی جانوروں کے گھٹنوں سے اوپر نہیں آیا۔ دریا عبور کرتے وقت آپ نے لوگوں سے پوچھا: تمہاری کوئی چیز گم تو نہیں ہوئی؟ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو میں اس کا ضامن ہوں گا۔ ایک شخص نے جان بوجھ کر اپنا تھیلا پانی میں ڈال دیا۔ جب لوگوں نے دریا پار کر لیا تو اس نے کہا: میرا تھیلا دریا میں گر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ وہاں چلو۔ جب وہ ان کے ساتھ گیا تو اسے تھیلا دریا میں بہتی ایک لکڑی پر ملا۔

آنکھیں لوٹ آئیں:

﴿6614﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے کیا ہوا وعدہ توڑا۔ آپ نے اس کے خلاف دعا کی جس سے وہ اندھی ہو گئی۔ وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی: ”ابو مسلم! میں نے ایسا ایسا کیا، اب دوبارہ نہیں کروں گی۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعا کی: ”اے پروردگار! اگر یہ سچی ہے تو اس کی آنکھیں لوٹا دے۔“ راوی کہتے ہیں کہ اسی وقت اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

علما کی اقسام:

﴿6615﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: علما تین طرح کے ہیں (۱)... ایک عالم وہ ہوتا ہے جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں (۲)... ایک وہ عالم ہوتا ہے جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے لیکن لوگ اس کی پیروی میں زندگی نہیں گزارتے اور (۳)... ایک عالم وہ ہوتا ہے کہ لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں لیکن وہ خود کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

سیِّدُنا ابومسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی حدیث

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل اور حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

رضائے الٰہی کی خاطر محبت کا انعام:

﴿6616﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں 30 سے زائد صحابۂ کرام کا حلقہ لگا پایا۔ میں نے ان میں گندمی رنگ، سُرمگیں آنکھوں اور چمکیلے دانتوں والا ایک نوجوان دیکھا۔ وہ گھٹنے کھڑے کیے بیٹھا ہوا تھا۔ دورانِ گفتگو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو جب کسی معاملے میں کوئی دشواری پیش آتی تو اس نوجوان سے سوال کرتے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ جواب ملا: ”مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔“ حلقہ ختم ہونے کے بعد ہم نے نمازِ مغرب ادا کی۔ نماز کے بعد ان میں سے کسی سے ملاقات نہ ہو سکی۔ پھر دوسرے دن میں مسجد آیا، میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ستون کی آڑ میں نماز پڑھتے دیکھا تو ان کی ایک جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ وہ سمجھ گئے کہ مجھے ان سے کچھ کام ہے۔ جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں ستون اور ان کے درمیان گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھ گیا اور عرض کی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میری آپ سے ایسی کوئی قرابت یا رشتہ داری نہیں ہے جس کی وجہ سے مجھے آپ سے کوئی امید ہو۔“ حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: ”پھر کس وجہ سے محبت کرتے ہو؟“ میں نے عرض کی: ”رضائے الٰہی کی خاطر۔“ آپ نے خوشی سے میری چادر اپنی طرف کھینچ کر فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو تمہیں مبارک ہو کیونکہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے اس دن نور کے منبروں پر عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔“

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آکر یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میری خاطر آپس میں محبت کرنے والے میری محبت کے مستحق ہوگئے، میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے میری محبت کے مستحق ہوگئے، میری خاطر آپس میں ملاقات کرنے والے میری محبت کے مستحق ہوگئے، میری خاطر ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والے میری محبت کے مستحق ہوگئے۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خَولانی عائذ اللہ بن عبد اللہ تبع تابعی بزرگ ہیں۔ آپ صاحبِ بصیرت اور بہت غور و فکر کرنے والے تھے۔

﴿6617﴾... ایک یمنی شخص کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کرتے تھے: اے پروردگار! مجھے ایسا بندہ بنادے کہ میری نگاہ جب دیکھے عبرت و نصیحت حاصل کرے، خاموشی میں غور و فکر کرتا رہوں اور زبان ذکر کرتی رہے۔

میلے کپڑوں میں ستھرا دل:

﴿6618﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضِرار بن مرّہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں خراسان میں حضرتِ سیِّدُنا ضحّاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے بوسیدہ پوستین پہنے ملا، آپ نے دیکھ کر فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ستھرے کپڑوں میں میلا دل ہونے سے بہتر ہے کہ میلے کپڑوں میں ستھرا دل ہو۔

جنت کی خوشبو سے بھی محروم:

﴿6619﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم دِمَشقی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: جس نے فنِ حدیث میں اس لئے مہارت حاصل کی کہ اس کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف راغب کرے وہ جنت کی بو تک نہ پائے گا۔

---

[1]... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/ ۲۴۶، حدیث: ۲۲۱۲۵

﴿6620﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: جو اپنے تمام غموں کو ترک کرکے آخرت کا غم اختیار کرلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دنیاوی غموں میں کافی ہو گا اور جو دنیا کے غم میں غرق رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ وہ کسی بھی وادی میں ہلاک ہو۔

﴿6621﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: مسجدیں باعزت لوگوں کی جلسہ گاہ ہیں۔

پاکیزہ کھانا:

﴿6622﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وعظ کرتے ہوئے فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا کون کھاتا تھا؟'' حاضرینِ مجلس نے سنا تو پوری طرح ان کی جانب متوجہ ہوگئے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا کھاتے تھے، لوگوں کا کھانا اپنے کھانے میں مِل جانے کے ڈر سے وہ جنگلی جانوروں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔''

﴿6623﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسّان بن عَطِیّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: دنیا کا فتنہ (سامری کے) بچھڑے کی طرح چھایا ہوا ہے جس کے فتنہ میں اکثر لوگ ہلاک ہوگئے سوائے ان کے جو پہلے سے جانتے تھے۔

مضامین قرآن:

﴿6624﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: قرآنِ کریم کی بعض آیات خوشخبری دینے، بعض ڈر سنانے اور بعض احکام بتانے والی ہیں جبکہ بعض آیات گزشتہ زمانہ کے واقعات اور ان کی خبریں دینے والی ہیں نیز بعض آیات بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والی ہیں۔

﴿6625﴾… حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: کسی شخص نے سنجیدگی اور وقار سے اچھا کوئی ہار نہیں پہنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس بندے کے فہم و فراست میں اضافہ فرماتا ہے اس کی ہدایت میں بھی اضافہ فرما دیتا ہے۔

غیر عالم کے وعظ سے بہتر:

﴿6626﴾… حضرتِ سیِّدُنا ابو عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: مسجد کے کسی گوشے میں آگ سلگنا میرے نزدیک اس بات سے بہتر ہے کہ غیر عالِم مسجد میں وعظ کرے۔

شہرت کے لئے حدیث حاصل کرنا:

﴿6627﴾… حضرتِ سیِّدُنا یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: جو احادیث کی تلاش اس لئے کرے تاکہ (شہرت پانے کے لئے) انہیں بیان کرے تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

﴿6628﴾… حضرتِ سیِّدُنا ابو اَخنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: مسجد کے کسی کونے میں آگ دیکھوں اور اسے بجھانے پر قادر نہ ہوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ مسجد میں کوئی بُرا کام ہوتا دیکھوں اور اسے مٹا نہ سکوں۔

﴿6629﴾… حضرتِ سیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: جس کے دل میں ذرّہ بھر بھلائی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا پردہ چاک نہیں فرمائے گا۔

﴿6630﴾… حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: اس اُمت سے خشوع و خضوع اُٹھا لیا جائے گا حتّٰی کہ تمہیں خشوع و خضوع والا کوئی نہ ملے گا۔

جب غصہ آئے تو۔۔۔!

﴿6631﴾… حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو زکریّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس

خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا کہ تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تجھے غصہ آئے تو مجھے یاد کرلیا کر، میں اپنے غضب کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک نہ کروں گا۔

﴿6632﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: جب تم اپنی خوشحالی پر اِتراتے ہو تو مسلمانوں کی نظروں سے گر جاتے ہو۔

﴿6633﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے کا بیان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اندھیروں میں مساجد کی طرف جانے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت بدلے میں کامل نور عطا فرمائے گا۔

ایمان چھن جانے کا اندیشہ:

﴿6634﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: جسے دنیا میں ایمان چھن جانے کا خوف نہ ہوگا اندیشہ ہے کہ مرتے وقت اس کا ایمان چھن جائے۔

سیِّدُنا ابو ادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت، حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء، حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر، حضرتِ سیِّدُنا عَوف بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعلبہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حوالہ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث بیان کی ہیں جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن عُبید، حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن یزید، حضرتِ سیِّدُنا یونس بن مَیسرہ، حضرتِ سیِّدُنا ولید بن عبد الرحمٰن جُرشی اور حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم بن دینار رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور دیگر نے روایتیں لی ہیں۔

قدرتِ باری تعالٰی:

﴿6635﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں ظلم سے منزہ اور پاک ہوں اور ظلم کرنا تمہارے لئے بھی حرام قرار دیا ہے لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے ہو، میں ہر خطا کو بخشنے والا ہوں، مجھے تمہاری خطاؤں کی پروا نہیں پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے ان کے جنہیں میں کھلاؤں پس

مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے ان کے جنہیں میں پہناؤں پس مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تمہارا ضرر اس حد تک نہیں پہنچ سکتا کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ ہی تمہارا نفع اس حد تک پہنچ سکتا ہے کہ مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے، پچھلے، جن وانس سب مل کر بھی کسی کے برے ہونے پر متفق ہو جائیں تو یہ بات بھی میری بادشاہت میں ذرہ برابر کمی نہیں کرے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے، پچھلے، جن وانس سب ایک جگہ جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کی مراد پوری کروں تو بھی میرے خزانوں میں دریا میں ڈبوئی گئی سوئی کی تری جتنی بھی کمی نہیں آئے گی۔ اے میرے بندو! تمہارے اعمال تم پر پیش کئے جائیں گے تو جو انہیں اچھا پائے وہ میری حمد کرے اور جو ایسا نہ پائے وہ خود کو ملامت کرے۔[1]

بیعتِ مصطفٰے:

﴿6636﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی (جس میں عورتوں سے بیعت لینے کا تذکرہ ہے):

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۱۲)

(پ۲۸، الممتحنۃ: ۱۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

---

1 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، ص ۱۳۹۳، حدیث: ۲۵۷۷

پھر ارشاد فرمایا: جو اس بیعت کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّۂ کرم پر ہے اور جو ان میں سے کچھ کر بیٹھا اس کی وجہ سے اسے دنیا میں سزا دی گئی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہے، جس نے ان میں سے کچھ کیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد ہے اگر چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے تو عذاب دے۔[1]

رب تعالیٰ کی طرف سے جنت کا وعدہ:

﴿6637﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں صحابۂ کرام کی محفل میں تھا، وہاں حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے۔ وتر کے معاملے میں بحث ہو رہی تھی، بعض واجب کہہ رہے تھے اور بعض سنت[2]۔ حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: میرے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے جبریل امین آئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو ان کو وضو اور رکوع و سجود کے ساتھ مقرّرہ وقت پر ادا کرے گا میں اس سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کے بدلے اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو مجھ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اس میں کچھ کمی کی ہو گی یا اس کی مثل کچھ فرمایا (راوی کو یہاں شک ہے) تو میرا اس سے کوئی وعدہ نہیں اگر میں چاہوں تو اسے سزا دوں اور چاہوں تو رحم فرماؤں۔[3]

﴿6638﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت بے عقل، زمانۂ فترت میں ہلاک ہونے والے اور بچپن میں فوت ہونے والے کو لایا جائے گا۔ بے عقل کہے گا: اے پروردگار! اگر تو مجھے دنیا میں عقل عطا فرماتا

---

1 ...مسلم، کتاب الحدود، باب الحدود کفارات لاھلھا، ص۹۳۹، حدیث: ۱۷۰۹

2 ...**احناف کے نزدیک:** وتر واجب ہے اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھا تو قضا واجب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۵۳) کہ حدیث پاک میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداود، کتاب الوتر، باب فیمن لم یوتر، ۲/ ۸۹، حدیث: ۱۴۱۹)

3 ...مسند طیالسی، احادیث عبادۃ بن صامت، ص۷۸، حدیث: ۵۷۳

تو ایسا کوئی شخص مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا جسے تو نے عقل عطا فرمائی۔ زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والا کہے گا: اے میرے رب! اگر تو مجھے اسلام کا زمانہ عطا فرماتا تو کوئی شخص مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا جسے تو نے اسلام کا زمانہ عطا فرمایا۔ بچپن میں مرنے والا کہے گا: اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو مجھے عمر عطا فرماتا تو کوئی مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا جسے تو نے عمر عطا فرمائی۔ رب سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فرمائے گا: اگر میں تمہیں کوئی حکم دوں تو اطاعت کرو گے ؟ وہ کہیں گے: اے پروردگار! تیری عزت وجلال کی قسم! ہم ضرور اطاعت کریں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جاؤ آگ میں داخل ہو جاؤ۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر وہ آگ میں داخل ہو جاتے تو آگ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتی۔ پھر ان کے سامنے ایسے شکاری جانور آجائیں گے جنہیں دیکھ کر وہ گمان کریں گے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر مخلوق کو ہلاک کر دیں گے، وہ جلدی سے واپس لوٹیں گے اور عرض کریں گے: ہم لوٹ آئے، تیری عزت وجلال کی قسم! ہم اس میں داخل ہونے ہی والے تھے، اچانک اس میں سے ایسے شکاری جانور نکلے کہ ہم نے گمان کیا یہ تیری ہر مخلوق کو ہلاک کر دیں گے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دوسری بار وہی حکم دے گا تو یہ لوگ وہی بات دہرائیں گے۔ پھر تیسری بار وہی حکم دے گا تو پھر یہ لوگ وہی بات دہرائیں گے۔ پھر رب سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فرمائے گا: میں تمہاری پیدائش سے پہلے جانتا تھا کہ تم کس حال پر ہو گے اور میں نے تمہیں اپنے علم کے مطابق ہی پیدا فرمایا اور میرے علم کے مطابق ہی تم پھرو گے۔ پھر انہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور آگ انہیں پکڑ لے گی[1]۔[2]

---

1 ...عُلَمائے اہلِ سنت ماتریدیہ کی اکثریت کے نزدیک اہل فترت کے مشرک جہنمی جبکہ توحید باری تعالیٰ کے قائل جنتی ہیں اور اہلِ فترت کے غافل لوگوں میں سے جس نے غور و فکر کی مہلت نہ پائی وہ بھی جنتی اور اگر پائی تو جہنمی لیکن اہلِ فترت کے جہنمی ہونے کا فیصلہ بروزِ قیامت بعدِ امتحان ہو گا۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۲۸/ ۴۴۹، ۴۵۰) کافروں کے گھر پیدا ہونے والا بچہ نا سمجھی کی عُمر میں مر گیا تو وہ اُخروی اَحکام میں مسلمان شمار ہو گا اور جنت میں جائے گا ہاں اگر سمجھ دار ہو کر کفر اختیار کرے گا تو کافر ہو جائے گا اور جہنم کا حقدار ہو گا، اگرچہ نابالغ ہو۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۶/ ۲۴، مراۃ المناجیح، ۶/ ۳۱۰) رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے: (۱) سویا ہوا شخص جب تک جاگ نہ جائے (۲) بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور (۳) پاگل جب تک ٹھیک نہ ہو جائے۔“ (ابوداود، کتاب الحدود، باب فی المجنون یسرق او یصیب حدا، ۴/ ۱۸۸، حدیث: ۴۴۰۳) حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نابالغ بچہ، سوتا ہوا آدمی اور دیوانہ مرفوعُ القلم ہیں ان پر شرعی اَحکام جاری نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۱۱۷)

2 ...معجم اوسط، ۶/ ۴۹، حدیث: ۷۹۵۵

رب تعالیٰ کے محبوب بندے:

﴿6639﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا، وہاں حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پایا: سلام کیا اور عرض کی: "خدا کی قسم! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔" انہوں نے فرمایا: "واقعی اللہ کی رضا کے لئے؟" میں نے عرض کی: "جی ہاں۔" پھر فرمایا: "کیا واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے؟" میں نے عرض کی: "جی ہاں۔" انہوں نے میری چادر کے دونوں کونے پکڑ کر مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور فرمانے لگے: تمہیں مبارک ہو! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: "میری محبت ان کے لئے ہے جو میری رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان کے لئے ہے جو میری رضا کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں، میری محبت ان کے لئے ہے جو میری رضا پانے کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں اور میری محبت ان کے لئے ہے جو میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔"[1]

چیر پھاڑ کرنے والے جانور کا گوشت:

﴿6640﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعلبہ خُشَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چیر پھاڑ کرنے والے درندے کھانے سے منع کرتے سنا ہے۔[2]

قیامت کی چھ نشانیاں:

﴿6641﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَوف بن مالک اَشجعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے، میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے اطمینان سے وضو کیا پھر ارشاد فرمایا: اے عوف! قیامت سے پہلے چھ نشانیوں کو شمار کرلو۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: (۱)... میرا دنیا سے چلا جانا۔ (حضرت عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں) میں نے شدتِ غم سے اداس ہو کر سر جھکا لیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1... موطا امام مالک، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، ۲/ ۴۳۹، حدیث: ۱۸۲۸

2... بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب اکل کل ذی ناب من السباع، ۳/ ۵۶۲، حدیث: ۵۵۳۰

ارشاد فرمایا: کہو ایک۔ میں نے کہا: ایک۔ پھر فرمایا: (۲)...دوسری نشانی بیت المقدس کی فتح (۳)...تیسری بکریوں کی وبائی بیماری کی طرح تم میں موت کا عام ہونا (۴)...چوتھی مال کی زیادتی حتّٰی کہ کسی شخص کو سو دینار دیا جائے گا تب بھی اس کی ناراضی ختم نہ ہوگی (۵)...ایک فتنے کا ظاہر ہونا جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہوگا کوئی اس سے بچ نہ پائے گا اور (٦)...تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح کا ہونا پھر وہ (عہد شکنی کرکے) جنگ کریں گے اور تمہارے مقابل اسّی لشکر ہوں گے، ہر لشکر بارہ ہزار کا ہوگا۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ صُنابِحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ عبدالرحمٰن بن عُسیلہ صُنابحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ ہر دم نیکیوں میں جلدی کیا کرتے تھے۔

گویا آسمانوں کی سیر کی ہو:

﴿6642-43﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمود بن ربیع اور حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُحیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے ان کے پاس حاضر تھے۔ اچانک حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ صُنابحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حاضر ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمانے لگے: ”جو ایسے شخص کی زیارت کا خواہشمند ہو جس نے گویا ساتوں آسمانوں کی سیر کا شرف پایا ہو، جنت و دوزخ والوں کو دیکھا ہو اور اس کے عجائبات دیکھ کر عمل بجالایا ہو وہ اس آنے والے (یعنی ابوعبداللہ صُنابحی) کی زیارت کرلے۔“

نصیحت آموز فرامین:

﴿6644﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَریر بن عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ صنابحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے: ”ہم گرمی سردی کے موسم دیکھتے دیکھتے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں (یعنی

---

1 ...سنن کبری للبیہقی، کتاب الجزیۃ، باب مہادنۃ الائمۃ بعد رسول...الخ، ۹/ ۳۷۴، حدیث: ۱۸۸۱۷

آخرت کے لئے کچھ عمل نہیں کرتے)۔“

﴿6645﴾... حضرتِ سیِّدُنا عقیل بن مُدرک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی بزرگ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد اللہ صُنابحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”دنیا فتنہ کی طرف بلاتی ہے اور شیطان گناہ کی طرف بلاتا ہے جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات ان دونوں میں مشغول ہونے سے بہتر ہے۔“

سیِّدُنا ابوعبد اللہ صُنابحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت اور حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

﴿6646﴾... حضرتِ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جسے پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دعا قبول فرمائے اور دنیا و آخرت کی پریشانیاں دور کرے تو وہ تنگ دست کی دیکھ بھال کرے یا اس کی مدد کرے اور جو چاہتا ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزِ قیامت اسے جہنم کی آگ سے بچا کر اپنے سایۂ رحمت میں جگہ عطا فرمائے تو وہ مسلمانوں پر سختی نہ کرے بلکہ ان سے نرمی سے پیش آئے۔“[1]

ہر نماز کے بعد کا وظیفہ:

﴿6647﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: ”اے مُعاذ! خدا کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں۔“ میں نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان! بخدا! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔“ ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک (وظیفہ کی) نصیحت کرتا ہوں، ہر نماز کے بعد اسے ضرور پڑھا کرو: ”اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی شُکْرِكَ وَ ذِکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر، ذکر اور بہتر طریقے سے تیری عبادت بجالانے پر میری مدد فرما۔“[2] جس نے بھی یہ حدیث روایت کی اس نے اس پر عمل کی نصیحت بھی کی۔

---

1 ...شعب الایمان، باب، باب فی ان یحب الرجل لاخیہ المسلم مایحب لنفسہ، ۷/ ۵۳۷، حدیث: ۱۱۲٦۰

2 ...ابو داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، ۲/ ۱۲۳، حدیث: ۱۵۲۲

الدعا للطبرانی، جامع ابواب القول فی ادبار الصلوات، ص۲۰۸، حدیث: ٦۵۴

﴿6648﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے سجدہ کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے، اس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند فرماتا ہے تو کثرت سے سجدے کرو۔"[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ کس کے حق میں؟

﴿6649﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائیں ہیں جو انہیں پابندی کے ساتھ ادا کرتا ہے اور ان کے کسی حق کو ہلکا جانتے ہوئے ضایع نہیں کرتا اس کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ ہے کہ اسے عذاب نہ دے گا اور جو انہیں ادا نہ کرے اس کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اس پر رحم فرمائے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔"[2]

حضرتِ سیِّدُنا اَیفَع بن عبد کَلاعی[3] رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه

حضرتِ سیِّدُنا اَیفَع بن عبد کلاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه تابعی بزرگ ہیں۔ آپ وعظ کے ذریعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے تھے۔

قیامت میں مومن اور کافر کا حال:

﴿51-6650﴾... حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن عَمرو رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایفع بن عبد کلاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو دورانِ وعظ فرماتے سنا: جہنم پر سات پُل ہیں اور پُل صراط ان کے اوپر ہے، روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ چوتھے پُل پر اپنی شان کے مطابق جلوہ گر ہوگا، پہلے پل پر لوگوں کو روکا جائے گا اور ان

[1]... ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة، باب ما جاء فی کثرة السجود، ۲/ ۱۸۲، حدیث: ۱۴۲۴ بتقدم وتأخر

[2]... ابو داود، کتاب الوتر، باب فیمن لم یوتر، ۲/ ۸۹، حدیث: ۱۴۲۰ بتغیر قلیل

[3]... آپ کا نام ایفع ابن ناکور کلاعی ہے۔ ذوالکلاع یمن کا مشہور قبیلہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۵۵)

سے "نماز" کے متعلق سوال کیا جائے گا، جن کی تقدیر میں ہلاکت لکھی ہوگی وہ ہلاکت میں جا پڑیں گے اور جن کی تقدیر میں کامیابی لکھی ہوگی وہ کامیاب ہو جائیں گے، پھر لوگ دوسرے پل پر پہنچیں گے تو ان سے "امانت" کے متعلق پوچھا جائے گا کہ لوٹادی تھی یا اس میں خیانت کی؟ جن کی تقدیر میں ہلاک ہونا لکھا ہوگا وہ ہلاک ہو جائیں گے اور جن کی تقدیر میں کامیابی لکھی ہوگی وہ کامیاب ہو جائیں گے، پھر تیسرے پل پر پہنچیں گے تو "قرابت" کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ قائم رکھی یا قطع تعلقی کی؟ جن کی تقدیر میں ہلاکت لکھی ہوگی وہ ہلاک ہو جائیں گے اور جن کی تقدیر میں کامیابی لکھی ہوگی وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ اس دن "قرابت" جہنم کے درمیان ہَوا میں مُعَلّق رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوگی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے مجھے قائم رکھا تو بھی اس سے تعلق قائم رکھ اور جس نے مجھے قطع کیا تو بھی اس سے قطع تعلقی فرما۔

حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن عَیّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو عیاش ہوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس روایت کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "لوگوں کا رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے اور چوتھے پُل پر اپنی شان کے مطابق اس کے جلوہ فرمانے" کی طرف اِن فرامین باری تعالیٰ سے اشارہ ملتا ہے:

﴿1﴾...

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ (پ۳۰، النبا:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جہنم تاک میں ہے۔

﴿2﴾...

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ (پ۳۰، الفجر:۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں۔

﴿3﴾...

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٦﴾ (پ۱۲، ھود:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی چلنے والا نہیں جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر ملتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو عَیّاش ہوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی شان کے مطابق بندوں کو پیشانی کے بالوں سے پکڑے گا اور مسلمانوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہوگا جس قدر باپ اپنے

بچے پر مہربان ہوتا ہے اور کافر سے کہا جائے گا: تجھے کس چیز نے دھوکے میں رکھا اپنے کرم والے رب سے ؟

دوزخیوں کا آخری کلام:

﴿6652﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایفع بن عبدِ کلاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیان کرتے سنا کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو رب تعالٰی فرمائے گا: ”اے جنتیو! تم زمین (یعنی دنیا و قبر) میں کتنا عرصہ رہے ؟“ جنتی عرض کریں گے: ”ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ”ایک دن یا دن کے کچھ حصے میں تم نے میری رحمت، رِضا اور جنت کی کیا خوب تجارت کی، اب اس میں ہمیشہ کے لئے رہو۔“ پھر دوزخیوں سے فرمائے گا: ”تم زمین (یعنی دنیا و قبر) میں کتنا عرصہ رہے ؟“ دوزخی کہیں گے: ”ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ”ایک دن یا اس کے کچھ حصے میں تم نے میری ناراضی، نافرمانی اور دوزخ کی کتنی بُری تجارت کی، اب رَہو اس میں ہمیشہ کے لئے۔“ دوزخی کہیں گے: ”اے ہمارے رب! ہمیں دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم تیری نافرمانی کریں تو ہم ظالم ہیں۔“ رب تعالٰی فرمائے گا: ”دوزخ میں دُھتکارے پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔“ یہ رب تعالٰی سے دوزخیوں کا آخری کلام ہو گا۔[1]

سیِّدُنا اَیفَع بن عبد کَلاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابوسفیان اور دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

﴿6653﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ یُّرِدِ اللہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْن یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔“[2]

---

1 ...تفسیر ابن ابی حاتم، پ۱۸، سورۃ المؤمنون، تحت الآیۃ: ۱۱۲، ۸/ ۲۵۱۱، حدیث: ۱۴۰۶۰
اسد الغابۃ، ۱/ ۲۴۰، الرقم: ۳۵۰، ایفع بن عبد الکلاعی

2 ...بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا...الخ، ۱/ ۴۲، حدیث: ۷۱

سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا تفسیری قول:

﴿6654﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَیفع بن عبد کلاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس عراق سے خراج[1] آیا تو آپ اپنے غلام کے ساتھ باہر تشریف لے آئے۔ اونٹ گنے تو وہ مقرّرہ تعداد سے زائد تھے۔ آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا تو غلام عرض گزار ہوا: ”امیر المؤمنین بخدا! یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”تم نے غلط سمجھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا (پ۱۱، یونس:۵۸) “ سے مراد اسلام کی ہدایت اور قرآن وسنت ہے لہٰذا اسی پر خوش ہونا چاہئے اور یہ چیزیں اِس مال و دولت سے بہتر ہیں جسے لوگ جمع کرنے میں لگے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ عاجزی کے پیکر تھے۔

﴿6655﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: ”تکبر کی سب سے بُری صورت کونسی ہے؟“ فرمایا: ”عبادت میں تکبر کرنا۔“

مسکراتے ہوئے جنت میں داخلہ:

﴿6656﴾... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”جن کی زبانیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے تر رہتی ہیں وہ مسکراتے ہوئے جنت میں جائیں گے۔“

---

[1]... خراج دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) خراج مقاسمہ کہ پیداوار کا کوئی حصہ آدھا یا تہائی یا چوتھائی وغیرہا مقرر ہو، جیسے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہودِ خیبر پر مقرر فرمایا تھا۔ اور (۲) خراج مؤظف کہ ایک مقدارِ معیّن لازم کر دی جائے خواہ روپے، مثلاً سالانہ دو روپے بیگھہ یا کچھ اور جیسے فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مقرر فرمایا تھا۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۱۵)

﴿6657﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”جس نے فقط کھانے پینے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت گمان کیا اس کی عقل کم ہے اور وہ عذاب سے قریب ہے۔“

﴿6658﴾... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابو عمیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”اگر کوئی بندہ اپنی پیدائش کے دن سے رب تعالیٰ کی اطاعت میں چہرے کے بَل گر جائے حتّٰی کہ بوڑھا ہو کر مر جائے تو بھی اس دن اپنی اس عبادت کو حقیر جانے گا اور امید کرے گا کہ کسی طرح اس کا اَجر و ثواب زیادہ ہو جائے۔“

عمدہ بستر گھر سے نکال دیا:

﴿6659﴾... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی پھوپھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ایک عمدہ بستر تحفہ میں پیش کیا۔ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھکاوٹ کا شکار تھیں اس لئے افطار کے بعد آرام فرمانے کا ارادہ کیا اور اپنے بھتیجے کو بستر بچھانے کا فرمایا پھر آرام فرمانے لگیں۔ نیند اس قدر پُرسکون آئی کہ صبح ہو گئی۔ (جب بیدار ہوئیں) تو بھتیجے سے فرمایا: ”غافل کر دینے والے اس بستر کو مجھ سے دور کر دو، میں اس پر آرام نہیں کرتی۔“

مالِ غنیمت کے حق دار:

﴿6660﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قُبرص سے حاصل شدہ مالِ غنیمت حمص کے ساحل سے طَرطوس کی طرف روانہ فرمایا اور اسے ایک کنیسہ (عیسائیوں اور یہودیوں کے عبادت خانہ) میں رکھوا دیا جسے ”کنیسۂ معاویہ“ کہا جاتا تھا۔ پھر لوگوں میں اعلان فرمایا: ”میں مالِ غنیمت تین حصوں میں تقسیم کروں گا ایک حصہ تمہارے لئے، ایک کشتی والوں کے لئے اور ایک قبطیوں کے لئے کیونکہ سمندری دشمنوں کے خلاف تمہاری طاقت یہی دونوں گروہ تھے۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں نے حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا“ اے

معاویہ! آپ ہمارا مالِ غنیمت کشتی والوں اور قبطیوں میں تقسیم کریں گے حالانکہ وہ ہمارے مزدور ہیں؟ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بات پر عمل کیا۔[1]

مُشک سے زیادہ پاکیزہ شخصیت:

﴿6661﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں ایک لشکر عرض گزار ہوا: "امیر المؤمنین! ہم نے انصاف پسند، حق گو اور منافقین پر سخت آپ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، آپ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر ہیں۔" حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "تم نے غلط کہا، بخدا! آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر شخص کو ہم نے دیکھا ہے۔" حضرتِ سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: "اے عوف! وہ کون ہیں؟" حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: "حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔" حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمانے لگے: "عوف نے سچ کہا اور تم لوگوں نے غلط کہا، بخدا! حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہیں اور (عاجزی کرتے ہوئے فرمایا) میں پالتو اونٹ سے زیادہ راستہ بھول جاتا ہوں۔"

﴿6662﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے ان کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: "انسان مکمل سمجھ دار نہیں ہوتا جب تک لوگوں کی صحبت نہ چھوڑ دے۔"

> حضرت سیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جو مُؤَذِّن کو "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ" کہتے سنے اور یہ دعا پڑھے: "مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے تو نہ کبھی اندھا ہو اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دُکھیں۔ (مقاصد الحسنۃ، ص۳۹۰، تحت الحدیث:۱۰۲۱)

---

[1]... "غنیمت اوس کو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطورِ قہر و غلبہ لیا جائے۔ غنیمت میں سے خُمس (پانچواں حصہ) نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں۔" (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۴۳۴ ملتقطاً)
مزید معلومات کے لئے بہار شریعت کے جلد3، حصہ9، صفحہ431 تا441 کا مطالعہ کیجئے۔

سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

آپ حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر، حضرتِ سیِّدُنا فاروق اعظم، حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت، حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء، حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر، حضرتِ سیِّدُنا نَواس بن سَمعان، حضرتِ سیِّدُنا عُرباض بن ساریہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعلبہ خُشنی، حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عیاض، حضرتِ سیِّدُنا ثوبان، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر بن خطاب، حضرتِ سیِّدُنا عقبہ بن عامر، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا انس اور دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

ایمان کے بعد سب سے بہتر:

﴿6663﴾... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ منبرِ رسول کی ایک جانب یا اس پر کھڑے ہو کر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یاد کرکے رونے لگے، پھر فرمایا: بے شک رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرت کے پہلے سال اسی جگہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا: "لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرو کیونکہ ایمان کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔"[1]

بے دینوں کی پیروی مت کرو:

﴿6664﴾... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں حمص کے رہنے والے دو شخص رضائے الٰہی کے لئے باہم محبت کرتے تھے۔ انہوں نے کسی یہودی سے دو چمڑوں پر کچھ لکھوایا اور چاہا کہ اس کے متعلق امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فتویٰ طلب کریں گے۔ اہلِ حمص کی طرف سے جب یہ خبر امیر المؤمنین کو پہنچی تو آپ نے ان دونوں کی طرف مکتوب روانہ کردیا۔ انہوں نے کہا: "امیر المؤمنین! ہم اہلِ کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں، ہم نے ان سے ایسا کلام سنا کہ ہمارے جسم کانپ اٹھے، اس پر عمل کریں یا نہیں؟" آپ نے فرمایا: "کیا تم نے اس میں سے کچھ لکھا ہے؟"

---

[1]... سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، مسالۃ المعافاۃ، ۶/ ۲۲۱، حدیث: ۱۰۷۲۰

انہوں نے نفی میں جواب دیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ بتاتا ہوں، میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات ظاہری سے قبل کہیں نکلا حتّٰی کہ مقامِ خیبر پہنچ گیا، وہاں میں نے ایک یہودی کو کچھ عجیب سا پڑھتے سنا تو اس سے کہا: ”جو تم کہہ رہے ہو کیا مجھے لکھ کر دے سکتے ہو؟“ اس نے کہا: ”ہاں ضرور۔“ میں چمڑا لے کر آیا اور اس نے لکھوانا شروع کر دیا حتّٰی کہ میں نے پاؤں پر رکھ کر دلچسپی سے لکھ لیا۔ پھر جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو عرض گزار ہوا: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری ملاقات ایک یہودی سے ہوئی، اسے میں نے ایسا کلام کرتے سنا جو آپ کے سوا کسی سے نہیں سنا۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم نے اسے لکھا ہے؟“ میں نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ ارشاد فرمایا: ”مجھے دو۔“ میں نے اسے معمولی سمجھا اور دے کر اس امید پر چلا گیا کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعض باتوں کو پسند فرمائیں گے۔ جب واپس آیا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا: ”بیٹھ جاؤ اور اسے پڑھو۔“ کچھ دیر پڑھنے کے بعد جب میں نے چہرۂ انور کی طرف دیکھا تو رنگ متغیر تھا، مجھ پر ایسا خوف طاری ہوا کہ آگے ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری جانب نگاہ فرمائی تو میں نے وہ تحریر آپ کو دے دی۔ پھر اپنے مبارک لعاب سے ایک ایک لفظ مٹاتے گئے اور فرماتے گئے: ”ان کی پیروی مت کرو، یہ سب نادانی کے سبب ہلاکت میں جا پڑے۔“ حتّٰی کہ آخری حرف تک مٹا دیا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”اگر مجھے معلوم ہوا کہ تم نے اس میں سے کچھ لکھا ہے تو تمہیں اس اُمت کے لئے عبرت بنا دوں گا۔“ انہوں نے عرض کی: ”بخدا! ہم اس میں سے کبھی کچھ نہیں لکھیں گے۔“ پھر اپنی آخری عمر میں ان دونوں نے وہ چمڑے نکالے اور گڑھا کھود کر دفنا دیئے۔

دوستی کا حق:

﴿6665﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم کسی سے محبت کرو تو اس سے جھگڑا نہ کرو، اس پر عیب نہ لگاؤ، اس کے ساتھ برائی نہ کرو اور اس سے سوال نہ کرو، ممکن ہے تمہاری ملاقات اس کے دشمن سے ہو جائے تو وہ تمہیں اس کے بارے میں جھوٹی خبر دے گا اور تمہارے اور اس کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔“[1]

---

[1] ...عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب النھی ان یسئل الرجل عن الرجل... الخ، ص۱۳۰، حدیث: ۲۰۰

﴿6666﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرو ایسی خواہش سے جو (دل پر) مہر لگ جانے کا سبب بنے اور جو بے موقع کی جائے اور جس خواہش کا (دینی) فائدہ نہ ہو۔“[1]

مسلمان کی دعا رد نہیں ہوتی:

﴿6667﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”روئے زمین پر موجود جو مسلمان بھی رب تعالٰی کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور اس کی دعا قبول فرماتا ہے اس طرح کہ اس کی مراد پوری کر دیتا ہے یا اس کی مثل کوئی برائی اس سے دور فرما دیتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔“ کسی نے عرض کی: ”تب تو ہم خوب دعائیں کریں گے۔“ ارشاد فرمایا: ”رب تعالٰی کی عطا بہت زیادہ ہے۔“[2]

دن بھر رب تعالٰی تجھے کافی ہے:

﴿6668﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر اور حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”اِبْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِیْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ یعنی اے ابن آدم! تو دن کی ابتدا میں میرے لئے چار رکعات پڑھ لے میں دن کے آخر تک تیرے لئے کافی ہوں گا۔“[3]

﴿6669﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعلبہ خُشَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنّات کی تین قسمیں ہیں: (۱)...پروں والے جو ہَوا میں اُڑتے ہیں (۲)... سانپ اور کتے کی شکل والے اور (۳)... وہ جو قیام بھی کرتے ہیں اور سفر بھی۔[4]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/ ۲۳۷، حدیث: ۲۲۰۸۲

2 ...ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، باب فی انتظار الفرج وغیر ذلک، ۵/ ۳۳۴، حدیث: ۳۵۸۴

3 ...ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الضحی، ۲/ ۱۹، حدیث: ۴۷۴

4 ...مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحقاف، باب الجن ثلاثۃ اصناف، ۳/ ۲۵۴، حدیث: ۳۷۵۴

40سال پہلے جنت میں داخلہ:

﴿6670﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد کی ایک جانب بیٹھا ہوا تھا اور مہاجر فقرا حلقہ بنائے بیٹھے تھے۔ اچانک حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے اور ان کے درمیان جلوہ فرما ہوگئے۔ میں بھی ان کی طرف بڑھ گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مہاجر فقرا کو چاہئے کہ ان کے چہرے خوشی سے کھل اُٹھیں کیونکہ فقرا جنت میں امیروں سے 40سال پہلے جائیں گے۔“[1] حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ اُن کے (چہروں کے) رنگ چمک اُٹھے حتّٰی کہ میں ان میں شامل ہونے کی آرزو کرنے لگا۔

علم، علما سے ہے:

﴿6671﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَوف بن مالک اَشجعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (حجرۂ مبارکہ سے) باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر ارشاد فرمایا: ”یہ وہ وقت ہوگا جب علم اُٹھا لیا جائے گا۔“ حضرت زیاد بن لَبید انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ”علم کیسے اٹھا لیا جائے گا حالانکہ ہمارے درمیان قرآن موجود ہے جو ہم اپنے بیوی بچوں کو سکھاتے ہیں اور ہماری اولاد اپنے بیوی بچوں کو سکھاتی ہے۔“ ارشاد فرمایا: ”اے ابنِ لبید! میں تو مدینے والوں میں تمہیں سب سے زیادہ سمجھدار گمان کرتا تھا، کیا یہود و نصارٰی کے پاس توریت و انجیل نہیں تھیں، کیا وہ گمراہ ہونے سے بچے؟“ حدیث کے راوی حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ایک بار (جلیل القدر صحابی) حضرت سیِّدُنا شَدّاد بن اوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے انہیں یہی حدیث مبارکہ سنائی، فرمانے لگے: ”عَوف بن مالک نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ علم کیسے اُٹھا لیا جائے گا؟“ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا: ”علما کی وفات کے ذریعے علم اُٹھا لیا جائے گا اور سب سے پہلے خشوع اُٹھایا جائے گا حتّٰی کہ تم کسی کو خشوع و خضوع والا نہ پاؤ گے۔“[2]

---

[1] ...دارمی، کتاب الرقاق، باب فی دخول الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء، ۲/ ۴۳۷، حدیث: ۲۸۴۴

[2] ...مسند بزار، مسند ابن عباس، ۱۲/ ۲۳، حدیث: ۵۳۹۴ بتغیر قلیل...معجم کبیر، ۱۸/ ۴۳، حدیث: ۷۵ بتغیر

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مُحَیرِیز رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تابعینِ کرام میں سے ایک حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ دِینِ عزیز پر ثابت قدم اور عاجزی پسند تھے۔

بزرگانِ دین کی احتیاط:

﴿6672-73﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دریک اور حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابوسلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑا خریدنے کپڑا فروش کے پاس گئے۔ دُکان دار آپ کو نہیں پہچانتا تھا البتہ اس کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا وہ جانتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک کپڑے کے متعلق پوچھا: ''اس کی کیا قیمت ہے؟'' دُکان دار نے کچھ قیمت بتائی تو پاس بیٹھے شخص نے اس سے کہا: ''حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر (خرید و فرخت کے معاملے میں) نرمی کرو۔'' یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں اپنے پیسوں سے کپڑے لینے آیا ہوں اپنے دین کے ذریعے نہیں۔'' یہ کہہ کر کھڑے ہوئے اور کپڑا خریدے بغیر واپس تشریف لے گئے۔

رعایت کرنے پر اظہارِ ناگواری:

﴿6674﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوزُرعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دُریک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''اے ابن محیریز! میں نے لوگوں سے ایسی بات سنی جو مجھے ناگوار گزری، لوگ کہہ رہے تھے کہ عبداللّٰہ بن محیریز لباس کے لئے سوال کرتے ہیں اور ایک شخص نے آپ کے اس معاملے کو بخل کا نام دیا۔''

راوی کہتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سوتی کپڑے پسند تھے، چنانچہ آپ نے اسی وقت دو کپڑے خریدے اور انہیں استعمال فرمانے لگے۔''

راوی مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی تاجر کے پاس کپڑے خریدنے گئے۔ وہاں بیٹھے ایک شخص نے تاجر سے کہا: ''یہ عبداللّٰہ بن محیریز ہیں۔'' یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ”ہم اپنے پیسوں سے کپڑے لینے آئے ہیں اپنے دین کے ذریعے نہیں۔“ اور کپڑا خریدے بغیر واپس چلے گئے۔

لوگوں کی گفتگو کے مطابق جواب دو:

﴿6675﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دُریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ”لوگوں کی گفتگو کے مطابق انہیں جواب دو۔“

مزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان کے لئے مصر میں تیار کردہ عمامہ، چادر اور قمیص خریدی۔ شام کے وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں زیب تن کرلیا اور بعد میں مجھ سے پوچھا: ”لوگوں نے کیا کہا؟“ میں نے کہا: ”تعریف کی۔“ تو مسکرانے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عموماً گندمی رنگ کا سوتی کپڑا پہنتے تھے۔

﴿6676﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”آپ کس طرح کا لباس استعمال فرماتے ہیں؟“ فرمایا: ”اَلْحَبَرَات (دھاری دار یمنی چادر) اور اَلْمُمَشَّق (گیرو سے رنگا ہوا کپڑا)۔“

ریشم پہننے سے کوڑھ ہو جانا بہتر ہے:

﴿6677﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابوسَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جسم میں کوڑھ ہو جانا میرے نزدیک ریشم کا لباس پہننے سے بہتر ہے۔“

اپنی تعریف سے رب تعالیٰ کی پناہ:

﴿6678﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعَمرو شَیبانی اور حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن ابوسَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر کے بُنے ہوئے کپڑے پہنے تو حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دُریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ لوگ آپ کو حقیر و بخیل سمجھیں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں اپنی یا کسی اور کی تعریف کرنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ”جب ان کے پاس کچھ رقم آئی تو انہوں نے دو

سفید مصری کپڑے خرید کر پہن لئے۔"

حاکم کی دولت قبول نہ فرمائی:

﴿6679﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو نُعَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے پاس گئے تو اس نے کہا: "اے ابنِ محیریز! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے بیٹے کی شادی کی ہے؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "ہاں۔" خلیفہ نے کہا: "حق مہر ہماری طرف سے ہو گا۔" آپ نے فرمایا: "مہرِ مُعَجَّل تو ادا کر دیا گیا ہے اور مہرِ مُؤَجَّل بیٹے کی طرف سے ہے۔" بلال بن ابوبُردہ خلیفہ کے ساتھ تخت پر بیٹھا تھا اس نے کہا: "اے ابنِ محیریز! خلیفہ کا تحفہ قبول کر لیں۔" پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

راوی فرماتے ہیں: میں بھی ساتھ آ گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمانے لگے: "بلال بن ابوبُردہ خلیفہ کا محافظ کب سے بن گیا۔"

اپنا ہی گھر چھوڑ دیا:

﴿6680﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوزُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ عبد الملک بن مروان نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر ایک باندی بھیجی تو آپ نے گھر میں آنا ہی چھوڑ دیا۔ کسی نے خلیفہ سے کہا: "حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا گھر چھوڑ دیا ہے۔" خلیفہ نے وجہ دریافت کی تو بتایا گیا: "باندی بھیجنے کی وجہ سے۔" پھر اس نے باندی واپس منگوا لی۔

﴿6681﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن حُباب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الواحد بن موسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یوں دعا کرتے سنا: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ ذِكْرًا خَامِلًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے ذکرِ خفی کا سوال کرتا ہوں۔"

شہرت ملنے پر رب تعالٰی کی ناراضی کا خوف:

﴿6682﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ

سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”لوگ میرے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہیں مجھے خوف ہے کہ اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہو کر مجھے اوندھے منہ نہ گرادے۔“

﴿6683﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عَمرو شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعریف کی جاتی تو فرماتے: تم کیا جانو، تمہیں کیا خبر۔

قیامت میں شرمندگی سے بچو:

﴿6684﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ رَبِّہٖ بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تم سب کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کی حمد کرتے پیش ہوگے جبکہ تم میں سے کسی نے اس کی تکذیب بھی کی ہوگی کیونکہ تم میں سے کسی کی انگلی میں سونا ہوتا ہے تو وہ اس کی نمائش کرتا ہے اور اگر انگلی میں کچھ خلل ہو تو اسے چھپائے رکھتا ہے۔“

تین نصیحتیں:

﴿6685﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد الملک کنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روم کے علاقے ”ساقہ“ میں کسی کی صحبت اختیار کی۔ جب وہاں سے واپسی کا ارادہ کیا تو ان سے کہا: ”کوئی نصیحت کیجئے۔“ انہوں نے کہا: ”خود کو ایسا بنالو کہ تم دوسروں کو پہچانو لیکن تمہاری کوئی پہچان نہ ہو، تم چلو لیکن تمہارے پیچھے کوئی نہ چلے اور تم سوال کرو لیکن تم سے کوئی سوال نہ کرے۔“

صحابیِ رسول کی نصیحتیں:

﴿6686﴾... حضرتِ سیِّدُنا داود بن مُہاجر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت نصیب ہوئی تو میں نے عرض کی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔“ انہوں نے فرمایا: ”تین باتیں یاد کرلو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ان سے فائدہ پہنچائے گا: (۱)...تم دوسروں کو پہچانو لیکن تمہاری کوئی پہچان نہ ہو (۲)...لوگوں کی بات سنو لیکن تم کلام نہ کرو اور (۳)...تم بیٹھو لیکن تمہارے ساتھ کوئی نہ بیٹھے۔“

نمازوں کی کثرت:

﴿6687﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عوف القاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ ہم مقامِ ''رُودِس (روم میں واقع ایک جزیرے)'' پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں میں نے پورے لشکر میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ کسی کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ جب لوگوں نے انہیں پہچان لیا اور وہ مشہور ہوگئے تو انہوں اس میں کچھ کمی کر دی۔

﴿6688﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن ہِشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ مجھے ولید بن عبد الملک نے صائفہ نامی علاقہ کا حاکم بنایا تو میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ''آپ دیکھ رہے ہیں کہ مجھے آزمائش میں ڈال دیا گیا ہے۔ میں آپ کی رائے ضروری سمجھتا ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر ضروری ہی ہے تو کچھ مدت کے لئے قبول کرلو۔''

جاننے اور نہ جاننے والا برابر نہیں:

﴿6689﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن مسلم کنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ زیادہ ہی سوالات کرلئے تو آپ نے فرمایا: ''اے ہشام! یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''حضور! علم رخصت ہو چکا۔'' انہوں نے فرمایا: ''جب تک قرآنِ کریم موجود ہے علم رخصت نہیں ہو سکتا، انسان کسی بارے میں سوال کرے حتّٰی کہ اس بارے میں جو اس پر واجب ہے اسے جان لے پھر بھی وہ اسے حاصل کرے تو کیا یہ اس شخص کی طرح ہو گا جو ایسی چیز کی طلب میں ہے جسے جانتا نہیں؟''

﴿6690﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو زُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ فرمایا: ''مُلکِ شام میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز اور حضرتِ سیِّدُنا ابو الابیض عنسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے علاوہ کسی نے حجاج بن یوسف کی برائیوں کو ظاہر نہیں کیا۔'' ولید بن عبد الملک نے یہ بات سنی تو کہا: ''اس سے باز رہو۔ یا کہا: میں تمہیں حجاج کے پاس لے کر جاؤں گا۔''

والد کا ادب:

﴿6691﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن طلق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو اپنے والد کے آگے چلے اس نے نافرمانی کی البتہ تکلیف دہ چیز ہٹانے کے لئے آگے ہو سکتا ہے اور جس نے اپنے والد کو نام یا کنیت سے پکارا اس نے بھی نافرمانی کی چاہئے کہ "ابو جان" کہہ کر پکارے۔

اہلِ زمین کے لئے امن کا باعث:

﴿6692﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیْز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کی خبر آئی۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیْز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "بخدا! میں حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیات کو زمین والوں کے لئے امن سمجھتا تھا۔"

جب حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیْز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: بخدا! میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیْز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیات کو زمین والوں کے لئے امن سمجھتا تھا۔

رزق میں برکت کا نسخہ:

﴿6693﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَطِیَّہ بن قَیْس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیْز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے خدمت گار سے فرمایا: "تمہارے پاس کتنا خرچہ باقی ہے؟" اس نے کچھ مقدار بیان کی تو فرمایا: "رزق میں برکت چاہتے ہو تو اس کا احترام کرو۔"

پہلے کے مسلمان:

﴿6694﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیْز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ رملہ کے مقام پر ایک جنازے میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا: لوگوں کی عادت تھی جب کوئی مسلمان انتقال کر جاتا تو وہ یوں کہاں کرتے تھے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَفَّانَا عَلَی الْاِسْلَام یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جو ہمیں دینِ اسلام پر موت دیتا ہے" پھر یہ سلسلہ ختم ہو گیا، پس آج میں نے کسی کو اس طرح کہتے نہیں سنا۔

﴿6695﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ ربِّہ بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجد میں صرف تین باتیں جائز ہیں: (۱)... نماز پڑھنا (۲)... ذکر کرنا اور (۳)... مستحق کا سوال کرنا اور اسے دینا[1]۔

﴿6696﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فلسطین آئے اور حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا تو ان کی بزرگی دیکھ کر خود کو ادنٰی تصور کرنے لگے۔

برائی پہنچے تو کیا کرے؟

﴿6697﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَبیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ”جب تمہیں بھلائی پہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرو اور جب برائی پہنچے تو سجدہ ریز ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سوال کرو کہ اپنے حبیب کی اُمت سے مصیبت دور فرما۔“

پُرفِتن دور:

﴿6698﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”عنقریب ایسا پُرفِتن دور آئے گا کہ انسان صبح کو مومن ہو گا اور شام میں کافر۔“ حضرتِ سیِّدُنا عباس بن نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”ایسا کیسے ہو گا؟“ فرمایا: ”نافرمانیوں کی کثرت اسے حق پہچاننے سے روک دے گی۔“

﴿6699﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باندی خریدنے کا ارادہ فرمایا۔ کسی نے پوچھ لیا: ”ہمیں بتایئے کیا آپ کو

---

[1] ... احناف کے نزدیک: ”مسجد میں اپنے لئے مانگنا جائز نہیں اور اسے دینے سے بھی علماء نے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ امام اسمٰعیل زاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو مسجد کے سائل کو ایک پیسہ دے اسے چاہئے کہ ستّر (70) پیسے اللہ تعالٰی کے نام پر اور دے کہ اس پیسہ کا کفارہ ہوں، اور کسی دوسرے کے لئے مانگنا یا مسجد خواہ کسی اور ضرورتِ دینی کے لئے چندہ کرنا جائز اور سنت سے ثابت ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ۱۶/ ۴۱۸)

اپنے لئے چاہیے؟" آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے اس بات کو ناپسند فرمایا اور کسی کو کچھ نہ بتایا۔

﴿6700﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَقِیَّہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اوزاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے ایک سوال کیا تو آپ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه پانی پیتے وقت یہ کہتے "وَاهًالِی یعنی پانی کتنی اچھی نعمت ہے کہ اسے پینے سے نہ سر میں درد ہوتا ہے نہ عقل میں فتور آتا ہے" اور "وَاهًالِی" یہ عربی کے علاوہ کسی اور زبان کا لفظ ہے۔

اس وقت ہمیں علم کی حاجت ہے:

﴿6701﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دُریک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: ہمارے نزدیک عمل علم سے افضل ہے لیکن اِس وقت ہمیں عمل سے زیادہ علم کی حاجت ہے۔

سنّت کی اہمیت:

﴿6702﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو شَیبانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: ایک ایک سنّت کر کے دین رخصت ہو جائے گا جیسا کہ ایک ایک بَل ختم ہونے سے رسی باقی نہیں رہتی۔

سات روز میں قرآن ختم:

﴿6703﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عبد الرحمٰن بن محیریز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میرے داداجان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سات روز میں ایک قرآنِ کریم ختم کیا کرتے تھے۔

راہِ خدا میں رات گزارنے کا اَجر:

﴿6704﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: جو شخص رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں گزارے اس کے لئے ہر انسان اور جاندار کے بدلے ایک ایک قیراط اَجر ہے۔

﴿6705﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلیفہ عبد الملک کے پاس ایک مکتوب لائے جس میں نصیحت لکھی ہوئی تھی۔ آپ نے نصیحت پڑھ کر سنائی تو خلیفہ نے وہ مکتوب اپنے پاس رکھ لیا۔

﴿6706﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوزُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کسی عورت سے بات کر رہا تھا۔ آپ نے ان سے بات کرنا چاہی مگر بات کئے بغیر یہ فرما کر وہاں سے گزر گئے: "اللہ عَزَّ وَجَلَّ جانتا ہے یہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔"

راوی کہتے ہیں: میری نظر میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ کسی کا علم نہیں۔

﴿6707﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی غزوہ میں شریک ہوتے تو جانوروں کو چارہ دینے میں رقم خرچ کرنے کو زیادہ پسند فرماتے۔

انوکھا اُمتی:

﴿6708﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دُرَیک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں دو باتیں ایسی ہیں جو میں نے اس اُمت کے کسی دوسرے شخص میں نہیں پائیں: (۱)...وہ لوگوں سے بہت مختلف ہیں اس معاملے میں کہ جب ان پر حق واضح ہو جائے تو اسے ضرور بیان کرتے ہیں چاہے کوئی ناراض ہو یا راضی (۲)...اس بات کا بہت زیادہ خیال کرتے ہیں کہ اپنی اچھی عادتیں نفس سے پوشیدہ رکھیں۔

خیر خواہئ مسلم:

﴿6709﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمرہ شَیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن دیلمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کے درمیان اپنے (مسلمان) بھائیوں کا زیادہ خیال کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی مجلس میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر ہوا آپ بھی وہاں موجود تھے۔ کسی نے کہا: "وہ بخیل ہیں۔" حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن دیلمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: "وہ وہاں سخاوت کرتے ہیں جہاں اللہ عَزَّ وَجَلَّ پسند فرماتا ہے اور جہاں تم پسند کرتے ہو وہاں خرچ نہیں کرتے۔"

سیِّدُنا عبداللہ بن مُحیریز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صحابۂ کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خدری، حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن ابوسُفیان، حضرتِ سیِّدُنا ابو محذورہ، حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عُبید، حضرتِ سیِّدُنا ابوجمعہ حبیب بن سِباع اور دیگر سے اور تابعین کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا مکحول، حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یحییٰ بن حبان اور حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دریک رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

جس نے آنا ہے وہ آکر رہے گا:

﴿6710﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے (غزوۂ بنی مصطلق میں مالِ غنیمت کے طور پر) کچھ قیدی پائے (جن میں لونڈیاں بھی آئیں) ہم نے ان سے عزل[1] کرنا چاہا تو اس کے متعلق سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "تم یہ کرتے رہوگے،

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 57** پر ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: عزل کے معنی ہیں علیحدگی، اصطلاح میں عزل کے معنی ہیں انزال کے وقت عورت سے علیحدہ ہوجانا اور باہر منی نکالنا، تاکہ حمل قائم نہ ہو۔ لونڈی میں تو بہرحال جائز ہے اور اپنی آزاد منکوحہ عورت میں بیوی کی اجازت سے جائز ہے بلا اجازت مکروہ۔

عزل اور فیملی پلاننگ کا حکم: آپریشن کے ذریعے بچہ دانی نکلوادینا ناجائز و حرام ہے کہ اس میں ایک عضو کو ضائع کردیا جاتا ہے اور یہ مُثلہ ہے اور مُثلہ حرام، (کیونکہ) سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے: "وَلَا تُمَثِّلُوْا یعنی اور نہ مثلہ کرو۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب الجھاد، باب وصیۃ الامام، ۳/ ۳۸۸، حدیث: ۲۸۵۷، دار المعرفۃ بیروت) بچہ دانی کا منہ رِنگ کے ذریعہ بند کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ اس عمل میں عورت کی شرم گاہ غیر کے سامنے کھولنا اور اس کا دکھانا ناجائز و حرام ہے، ہاں اگر عورت کا شوہر یہ کام انجام دے تو حرج نہیں یونہی مانع حمل ادویات اور غبارے کا استعمال کرنا جائز ہے کیونکہ یہ دونوں عزل (مرد کا اپنی منی عورت کی شرم گاہ سے باہر خارج کرنے) ہی کے حکم میں ہے اور یہ عورت کی اجازت سے جائز ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: "نَهٰى رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ یُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا" یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آزاد عورت کی اجازت کے بغیر اس سے عزل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، ۶/ ۳۵۱، دار الفکر بیروت) بعض فقہا نے عورت کی اجازت کے بغیر بھی عزل کی اجازت دی ہے۔ نیز یہ یاد رہے کہ جہاں جہاں منصوبہ بندی کی اجازت ہے وہاں اگر فقر کے خوف کی وجہ سے ہے تو ممنوع ہے۔

(دار الافتا اہلسنت کراچی پاکستان)

کرتے رہوگے، کرتے رہوگے مگر قیامت تک جس روح کو آنا ہے وہ آکر رہے گی۔"[1]

﴿6711-12-13﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت ہوئی، میں نے ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عزل کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ہم حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غزوۂ بنی مصطلق میں شریک تھے، ہم نے کچھ عربیوں کو قید کرلیا (ان میں لونڈیاں بھی تھیں) پس ہم پردیس میں (اپنی بیویوں سے دور) ہونے کی وجہ سے ان عورتوں کی طرف مائل ہوگئے اور ہم نے ان سے عزل کرنے کا ارادہ کرلیا۔ پھر ہم نے مشورہ کیا کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان موجود ہیں پہلے ان سے اس بارے میں معلوم کرلیا جائے۔ چنانچہ ہم نے اس کے متعلق حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "تم عزل نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں، قیامت تک جس روح کو آنا ہے وہ آکر رہے گی۔"[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے بھلائی:

﴿6714﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔[3]

امام سے آگے نہ بڑھو:

﴿6715﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولوں کی سردار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا کرتے تھے: "لوگو! رکوع و سجود میں مجھ سے آگے نہ بڑھو[4] تاکہ

---

1 ...مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، ص ۷۵۴، حدیث: ۱۴۳۸

2 ...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ بنی المصطلق، ۳/ ۲۰، حدیث: ۴۱۳۸

3 ...بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا... الخ، ۱/ ۴۲، حدیث: ۷۱

4 ...مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 207** پر رکوع و سجود میں امام سے آگے بڑھنے کے متعلق ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: "آگے بڑھنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ امام سے پہلے رکوع میں پہنچے اور امام کے رکوع میں آنے سے پہلے اٹھ جائے، اس صورت میں اس کا رکوع نہیں ہوا کیونکہ امام کے ساتھ شرکت نہ ہو سکی۔ دوسرے یہ کہ امام سے پہلے رکوع میں گیا مگر بعد میں امام بھی اسے مل گیا، یہ مکروہ ہے لیکن رکوع صحیح ہو گا...

میں تم سے پہلے رکوع میں جاؤں اور اٹھتے وقت تم مجھے پاسکو کیونکہ میں بوڑھا ہوچکا ہوں۔"[1]

﴿6716﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو محذورہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اذان کے اُنیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات[2] سکھائے۔[3]

تعلیم مصطفٰے:

﴿6717﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یتیم تھے، حضرتِ سیِّدُنا ابو محذورہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کفالت میں تھے اور شام جانے کا ارادہ تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو محذورہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: "میں شام جارہا ہوں غالباً لوگ مجھ سے آپ کے اذان والے واقعہ کے متعلق ضرور پوچھیں گے۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے واقعہ بیان کرنا شروع کیا: میں کچھ دوستوں کے ساتھ سفر پر نکلا۔ ہم راستے میں تھے کہ مؤذنِ رسول کی اذان کی آواز سنائی دی۔ ہم نے ان کی نقل کرتے ہوئے زور زور سے چیخنا شروع کردیا تاکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سن لیں۔ آپ نے ہمیں بلوایا تو ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے۔ ارشاد فرمایا: "تم میں سب سے بلند آواز کون ہے جس کی آواز میں نے سنی؟" میرے دوستوں نے میری طرف اشارہ کیا جو کہ حقیقت تھی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سب کو بھیج کر مجھے روک لیا اور ارشاد فرمایا: "اُٹھو اور اب اذان دو۔" میں اُٹھ گیا حالانکہ اس وقت مجھے آپ کی ذات اور آپ کا حکم ماننا سب سے زیادہ ناپسند تھا[4]۔ بہرحال میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کھڑا ہوگیا اور آپ

......کیونکہ امام کے ساتھ شرکت ہوگئی۔ "صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نماز کے مکروہات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۶۲۹)

[1]...ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یؤمر بہ المأموم من اتباع الامام، ۱/ ۲۵۲، حدیث: ۶۱۹...معجم کبیر، ۱۹/ ۳۶۶، حدیث: ۸۶۲

[2]... حنفیوں کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمے ہیں اور اقامت کے سترہ۔ یہ حدیث اقامت کے دو۲ دو۲ بار ہونے پر حنفیوں کی قوی دلیل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۰۲)

[3]...سنن ابن ماجہ، کتاب الاذان، باب الترجیع فی الاذان، ۱/ ۳۹۴، حدیث: ۷۰۹

[4]...چونکہ یہ واقعہ اسلام قبول کرنے سے پہلے کا ہے اس لئے ان کی یہ کیفیت تھی۔ بعد میں خود فرماتے ہیں: جب میں......

نے خود مجھے اذان سکھائی۔"[1]

دیگر کتب میں حدیث کے اور بھی الفاظ ہیں۔

چور کی سزا:

﴿6718﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بیعتِ رضوان میں شریک ہونے والے صحابی حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے چور کا ہاتھ (کاٹ کر) گلے میں لٹکانے کے متعلق پوچھا: "یہ سنت ہے؟" انہوں نے فرمایا: "رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک چور لایا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر آپ کے حکم پر اسے چور کے گلے میں لٹکا دیا گیا۔"[2]

جہاں کہیں ٹھہرو نماز پڑھ لیا کرو:

﴿6719﴾... حضرتِ سیِّدُنا فَضالہ بن عُبید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب دورانِ سفر کسی جگہ قیام فرماتے یا گھر میں داخل ہوتے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا فرماتے۔[3]

......نے اذان ختم کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے بلایا اور ایک تھیلی عطا کی جس میں چاندی تھی۔ پھر اپنا دستِ مبارک میری پیشانی پر رکھا پھر اسے چہرے پر پھیر کر سینے اور دل تک لائے پھر میری ناف کے پاس رکھ کر یہ دعا دی: "بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ یعنی اللہ تجھے بابرکت کرے اور اللہ تجھے برکت دے۔" میں نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے مکہ مکرمہ میں مؤذنی کی اجازت عطا فرما دیجئے۔" ارشاد فرمایا: "ہاں! میں نے تمہیں اجازت دی۔" پس رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے میرے دل میں جتنی بھی نفرت تھی سب محبت میں بدل گئی۔

(ابن ماجہ، کتاب الاذان والسنۃ فیھا، باب ترجیع فی الاذان، ۱/ ۳۹۳، حدیث: ۷۰۸)

1... ابن ماجہ، کتاب الاذان، باب الترجیع فی الاذان، ۱/ ۳۹۲، حدیث: ۷۰۸

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 308** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: تاکہ لوگ عبرت پکڑیں اور آئندہ کوئی چوری کی جرأت نہ کرے۔ دیگر اماموں کے ہاں لٹکانا سنت ہے، ہر چور کا ہاتھ کاٹ کر کٹا ہوا ہاتھ ہار کی طرح گلے میں پہنایا جائے، ہمارے امام صاحب (امام ابو حنیفہ) کے ہاں سنت نہیں بلکہ جائز ہے اگر حاکم مناسب سمجھے تو کرے کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہر چور کا ہاتھ گلے میں نہ ڈالا صرف اس کا ڈالا۔

3... معجم کبیر، ۱۸/ ۳۰۰، حدیث: ۷۷۰

﴿6720﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا: "روم میں (بطورِ مالِ غنیمت) جو اناج اور چارہ حاصل ہوا تھا کیا اسے کسی نے بیچ دیا تھا؟" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "لوگ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین سے پھیرنا چاہتے ہیں، خدا کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہوا حتّٰی کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دنیا سے ظاہری پردہ فرما گئے، دشمن کی زمین سے جسے بھی اناج یا چارہ حاصل ہو اور وہ اسے بیچ دے تو اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے مقرر کردہ خُمس اور بطورِ مالِ غنیمت مسلمانوں کا حصہ واجب ہوتا ہے۔[1]"

بعد والوں کے لئے خوش خبری:

﴿6721﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو جمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: "مجھے وہ حدیث سنایئے جو آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہو۔" انہوں نے فرمایا: ہاں! میں تمہیں ایک بہت پیاری حدیث مبارکہ سناتا ہوں۔ ایک مرتبہ ہم نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ناشتہ کیا، ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی تھے، انہوں نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم سے بہتر بھی کوئی ہے؟ ہم اسلام لائے اور آپ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے۔" ارشاد فرمایا: "ہاں! وہ لوگ جو تمہارے بعد ہوں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے جبکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا[2]۔"[3]

1... مالِ غنیمت کو بیچنا جائز نہیں اور بیچا تو چیز واپس لی جائے اور وہ چیز نہ ہو تو قیمت مالِ غنیمت میں داخل کرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۴۳۶)

2... یعنی تم کو اللہ تعالٰی نے صحابیت، دیدارِ جمالِ یار وغیرہ نعمتوں سے مشرف فرمایا ہے تو اون لوگوں کو اس نعمت سے مالا مال کرے گا کہ وہ مجھے بغیر دیکھے مجھ پر ایمان لائیں گے، مجھ پر جان و مال فدا کریں گے، دین کی بڑی خدمات انجام دیں گے، فتنوں میں گھرے ہوں گے مگر دین پر قائم رہیں گے، اس خاص نعمت میں وہ تم سے بڑھ جائیں گے۔ خیال رہے کہ یہ جزوی فضیلت ہے مطلقاً فضیلت صحابۂ کرام ہی کو حاصل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۵۹۵)

3... دارمی، کتاب الرقاق، باب فی فضل اٰخر ھذہ الامۃ، ۲/ ۳۹۸، حدیث: ۲۷۴۴

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکرِیّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تابعین کرام میں سے ایک حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ نے اپنے بچپن سے بڑھاپے تک کا وقت اس طرح گزارا کہ لوگوں کے درمیان اور تنہائی میں کوئی لمحہ ذکرُ اللہ سے غافل نہ رہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنے والے، ذہین، نیک اور متّقی تھے۔

20سال تک خاموشی کی مشق:

﴿6722﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ملکِ شام میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے افضل کوئی شخص نہیں۔ وہ فرماتے تھے: میں نے 20سال تک اپنی زبان کو اس مشق میں لگائے رکھا کہ وہ میرے حق میں سیدھی ہو جائے۔

﴿6723﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوجمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”میں 20سال تک خاموش رہنے کی مشق کرتا رہا مگر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔“

اَنوکھی محفل:

﴿6724﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوجمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی محفل میں کسی شخص کا ذکر نہیں کرتے اور فرمایا کرتے: ”اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو گے تو ہم تمہاری صحبت میں رہیں گے اور اگر لوگوں کا ذکر کرو گے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔“

مُردہ دلی کا باعث:

﴿6725﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسَباعُتبہ بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزَکرِیّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جس کی گفتگو زیادہ ہو اس کی خطا زیادہ ہوتی ہے اور جس سے خطا زیادہ ہو اس کی پرہیزگاری کم ہوتی ہے اور جس کی پرہیزگاری کم ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔“

﴿6726﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ

بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس اُمت میں ہر روز 15 افراد 25 مرتبہ استغفار کرتے ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمت کو عذاب نہیں فرماتا۔ اگر تم چاہو تو ان آیات کو پڑھ لو:

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا۔

(پ۲۷، الذّٰریٰت: ۳۵، ۳۶)

﴿6727﴾... حضرتِ سیِّدُنا صلت بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم کہتے ہیں: مجھے ایک عبادت گزار شخص نے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: "بخدا! ٹاٹ کا لباس پہننا، خاک کو غذا بنانا اور کتوں کے ساتھ کوڑے کرکٹ میں سونا نیک لوگوں کی صحبت اپنانے کو آسان بنا دیتا ہے۔"

بجلی چمکے تو یہ دعا پڑھو:

﴿6728﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آسمانی بجلی چمکتے وقت جو یہ دعا پڑھے "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے اور اسی کی حمد کی جاتی ہے" اسے گرنے والی کڑک دار بجلی نقصان نہ پہنچائے گی۔

﴿6729﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا اور حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کسی محفل میں تشریف فرما تھے اور گفتگو جاری تھی کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو تین ساعات اسے نہیں لکھا جاتا اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کر لیتا ہے تو ٹھیک ورنہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث بیان کرنے میں احتیاط:

﴿6730﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزَکَرِیّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں: (۱)... جس نے اپنے کسی عمل میں ریاکاری کی اس کا سارا عمل برباد ہو جاتا ہے۔ میں نے پوچھا: "سارا عمل کیوں برباد ہو جاتا ہے؟" فرمایا: ہمیں اسی طرح پہنچی ہے۔ (۲)... عنقریب ایسے پیشوا ظاہر ہونگے کہ اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے (یعنی انتشارِ اُمت کا

باعث بنوگے) اور اگر فرمانبرداری کروگے تو سرکش ہو جاؤ گے (یعنی ظالم ٹھہروگے)۔" میں نے ان دونوں کی تفصیل جاننی چاہی تو فرمایا: "مجھے نہیں معلوم۔"

سنت چھوٹ جانے کا خوف:

﴾6731﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے کہا: "حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے پتھروں کے ذریعے شرمگاہ ٹھیک طرح صاف نہیں ہوتی اور پانی سے پاکی حاصل کرنے میں ڈرتا ہوں کہیں سنت کے خلاف نہ ہو۔"

حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ جب میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ حدیث بیان کی: "استنجا تین صاف ستھرے پتھروں سے کیا جائے نہ کہ گوبر ولید سے اور پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے۔" تو انہوں نے کہا: "کاش! حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زندہ ہوتے تو یہ حدیث بیان کرکے میں اُن کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا۔"

بھائی کے سبب فکرِ معاش سے آزادی:

﴾6732﴿... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا مَیمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے درہم و دینار کو کبھی نہیں چھوا اور نہ ہی کبھی خرید و فروخت کی، البتہ زندگی میں ایک مرتبہ قیمت معلوم کی تھی کیونکہ مجھے ایک مجبوری پیش آگئی تھی اور اس وقت میں نے (دمشق شہر کے مشرقی) دروازے "جیرون" کے قریب کرنسی کی لین دین کرنے والے کے پاس دو موزے لٹکے دیکھے، میں نے پوچھا: "یہ کتنے کے ہیں؟" پھر کچھ یاد آجانے پر خاموش ہو گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش مزاج اور مسکرانے والے تھے۔" حضرتِ سیِّدُنا بَقِیَّہ بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: "یہ سب کیسے ممکن ہے؟" انہوں نے

جواب دیا: ”ان کے بھائی ان کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔“

جَلد روح قبض کئے جانے کا شوق:

﴿6733﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ”اگر مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں مزید 100 سال زندہ رہنے اور آج کے دن یا اِسی وقت روح قبض کئے جانے کے درمیان اختیار دیا جائے تو میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ، اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور نیک بندوں سے ملاقات کے شوق کی بنا پر آج کے دن یا اِسی وقت روح قبض کئے جانے کو ترجیح دوں گا۔“

تلاوتِ قرآنِ کریم کا شوق:

﴿6734﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابوجمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے اپنے گھر بلایا پھر قرآنِ کریم کے کچھ نسخے نکالے۔ میں نے پوچھا: ”ان سب کا آپ کیا کرتے ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”ان میں سے کوئی اضافی نہیں ہے، ایک میں پڑھتا ہوں، ایک میری زوجہ پڑھتی ہیں اور ایک میرا بیٹا پڑھتا ہے۔“

راوی فرماتے ہیں: ”میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کپڑے جب بھی دیکھے ایسا معلوم ہوا آج ہی دُھلے ہوں۔“

﴿6735﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابوجمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت میں بیٹھنے والے ”مشکان“ نامی شخص کا تذکرہ ہوا تو لوگوں نے کہا: ”وہ تو بادشاہ کے پاس بیٹھتا تھا۔“ آپ نے فرمایا: وہ دونوں بخش دیئے گئے۔ اس شخص کو بُرا بھلا نہ کہو، میں نے ان کو دیکھا ہے، وہ ہمارے ساتھ ”فَرادِیس“ میں سمندری سفر پر تھے، ہم پر ایسا سخت طوفان آیا کہ ہمیں اپنی جان کی فکر ہونے لگی، وہ اپنے گلے میں مصحف شریف لٹکائے میرے پاس آئے اور فرمایا: ”اے ابن ابوزکریا! میری خواہش ہے کہ یہ مجھے اور تمہیں قیامت کے دن کی طرف پہنچادے۔“

مشیّتِ الٰہی کا منکر:

﴿6736﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک شخص مشیّتِ الٰہی کے متعلق دریافت کرنے آیا۔ آپ نے اسے قرآن وسنت کے مطابق مسئلہ بتایا مگر اس نے قبول نہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”باز رہو، اگر تم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بات سنتے تو بھی قبول نہ کرتے۔ یا فرمایا: تم اس لائق ہی نہیں کہ اسے قبول کرو۔“

﴿6737﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابو جمیلہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عبد الملک نے مجھے اپنی صحبت میں رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تو میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ”تم آزاد ہو لہٰذا خود کو غلام نہ بناؤ۔“

خاموشی کی عادت بنانے کا طریقہ:

﴿6738﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسَبا عتبہ بن تمیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں ہر بات کرتے وقت اپنے سینے میں ابلیس کے گناہ کی چُبھن محسوس کرتا ہوں سوائے اس بات کے جو میں کتابُ اللہ کے متعلق کرتا ہوں کیونکہ میں اس میں کمی زیادتی نہیں کر سکتا اور میں نے جس قسم کی گفتگو کرنی چاہی حسبِ ارادہ سیکھ لی پھر خاموش رہنے کی کوشش کی تو اسے علم سیکھنے سے زیادہ دشوار پایا۔“

راوی فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق یہ بات معلوم ہوئی کہ انہوں نے خاموشی کی عادت ڈالنے کے لئے ایک پتھر کئی سال تک منہ میں رکھا۔[1]

---

[1]... شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو نیک بننے کے لئے مدنی انعامات کے رسالے کی صورت میں بہترین نسخہ عطا فرمایا ہے اسی میں ایک مدنی انعام خاموشی کی عادت بنانے سے متعلق ہے جسے دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں زبان کا قفلِ مدینہ کہا جاتا ہے۔ دن بھر کے محاسبہ کے لئے مدنی انعامات کے اس رسالے کو حاصل فرما کر اپنی اصلاح کی کوشش کیجئے۔ بزرگانِ دین کی یاد تازہ کرنے کے لئے قفلِ مدینہ کا پتھر بھی بآسانی دستیاب ہے خاموشی کی عادت بنانے کے لئے اس کے استعمال کی بھی کوشش فرمائیے۔

سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزَکرِیّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

آپ حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت، حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء، حضرتِ سیِّدَتُنا اُم درداء اور حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حیوہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

راہِ خدا میں سفر کی فضیلت:

﴿6739﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ فِیْ جَوْفِ اِمْرِءٍ مُّسْلِمٍ یعنی راہِ خدا کا غُبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہیں ہوسکتے۔"[1]

﴿6740﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم بروزِ قیامت اپنے اور اپنے والد کے ناموں سے پکارے جاؤ گے[2] لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔"[3]

وحیِ الٰہی کی شدت:

﴿6741﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَوَّاس بن سَمعان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اَمر کے متعلق حکم کا ارادہ فرماتا ہے تو

1... ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب الخروج في النفير، ۳/ ۳۴۶، حديث: ۲۷۷۴

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 417** پر اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: بعض روایات میں ہے کہ انسانوں کو ان کی ماں کے نام سے پکارا جائے گا۔ غالبًا اس میں حکمت یہ ہوگی کہ حرام لوگ رسوا نہ ہوں یا حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے اظہارِ شرافت کے لئے یا حضرت حسن و حسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی عظمت کے اظہار کے لئے کہ حضرت فاطمہ زہرا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کی طرف نسبت سے ان کو حضورِ اقدس (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے نسبت کا شرف حاصل ہو جاوے۔ (اشعہ) مگر ان روایات میں تعارض نہیں قیامت کے اوّل وقت ماؤں کے نام سے پکارا جاوے گا بعد میں باپوں کے نام سے یا سب کے سامنے ماں کے نام سے پکارا جاوے گا تنہائی میں باپ کی نسبت سے یا یہاں اباء سے مراد اُمہات ہے بہت دفعہ ماں باپ کو ایک دوسرے کے نام سے یاد کر دیتے ہیں۔

3... ابو داود، كتاب الادب، باب في تغيير الاسماء، ۴/ ۳۷۴، حديث: ۴۹۴۸

کلام فرماتا ہے اور جب رب تعالیٰ کلام فرماتا ہے تو آسمان کانپنے لگتا ہے یا فرمایا آسمان میں شدید گرج پیدا ہو جاتی ہے، جب آسمان والے یہ حکم سنتے ہیں تو گڑ گڑاتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں، جبریل امین سب سے پہلے سر اُٹھاتے ہیں پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ جو چاہتا ہے اُنہیں وحی فرماتا ہے، جبریل امین اسے دیگر ملائکہ تک پہنچاتے ہیں، وہ جس آسمان سے گزرتے ہیں اُس کے ملائکہ ان سے پوچھتے ہیں: "ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ نے کیا حکم فرمایا؟" جبریل امین فرماتے ہیں: "تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے حق فرمایا اور وہی بلند اور بڑائی والا ہے۔" ملائکہ بھی اسے دُہراتے ہیں۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین وآسمان میں جہاں کا حکم فرمایا ہوتا ہے جبریل امین وحی بیان کر دیتے ہیں۔[1]

ناحق خون کا نقصان:

﴿6742﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اُمت کے غمخوار، شَفِیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "مسلمان نیک اعمال میں رغبت رکھتا ہے مگر جب ناحق خون کر لیتا ہے تو یہ رغبت ختم ہو جاتی ہے۔"[2]

بخشش سے محروم شخص:

﴿6743﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سردارِ دوجہاں، مالکِ کون ومکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ممکن ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ سارے گناہ بخش دے سوائے اس شخص کے جو مشرک مرے یا جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر (ظلماً) قتل کرے۔"[3]

...

فرمانِ مصطفٰے: مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلُ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ یعنی کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی ادب الولد، ۳/ ۳۸۳، حدیث: ۱۹۵۹)

1... السنة لابن ابی عاصم، باب ذکر الکلام والصوت...الخ، ص ۱۱۶، حدیث: ۵۲۷

2... ابو داود، کتاب الفتن، باب فی تعظیم قتل المؤمن، ۴/ ۱۳۹، حدیث: ۴۲۷۰

3... ابو داود، کتاب الفتن، باب فی تعظیم قتل المؤمن، ۴/ ۱۳۹، حدیث: ۴۲۷۰

حضرتِ سیِّدُنا عَطیَّہ بن قیس مَذبوح[1] رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عطیہ بن قیس مذبوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ کا دل خوفِ خدا سے پُر اور روشن تھا۔

انعام یافتہ:

﴿6744﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہَیثَم بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا اَیفَع بن عبد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس محفل سجائے بیٹھے تھے۔ وہاں حضرتِ سیِّدُنا عطیَّہ مذبوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تشریف فرما تھے۔ نعمتوں کا تذکرہ ہونے لگا کہ کون زیادہ انعام یافتہ ہے۔ بعض لوگوں کا نام لیا گیا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا اَیفَع بن عبد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”عطیہ! آپ کیا کہتے ہیں؟“ انہوں نے فرمایا: ”زیادہ انعام یافتہ قبر میں موجود وہ شخص ہے جو عذاب سے محفوظ اور ثواب کا منتظر ہے۔“

انجام کی فکر:

﴿6745﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطیَّہ مذبوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پوتے حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ جب داداجان جاں کنی کے عالم میں تھے تو بیتاب نظر آئے۔ لوگوں نے پوچھا: ”کیا آپ موت کی وجہ سے فکر مند ہیں؟“ فرمایا: ”میں فکر مند کیوں نہ ہوں! یہ تو ایک گھڑی کی بات ہے لیکن معلوم نہیں کہ پھر مجھے کہاں لے جایا جائے گا۔“

سیِّدُنا عَطیَّہ مذبوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

آپ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء، حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ اور حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عبسہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

﴿6746﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے

---

[1]... متن میں اس مقام پر ”ابو عطیہ بن قیس مذبوح“ مذکور ہے جبکہ دیگر کُتُبِ اعلام میں ”عطیہ بن قیس مذبوح“ مذکور ہے اور درست بھی یہی ہے لہٰذا یہی لکھ دیا گیا ہے۔ (علمیہ)

مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْجِھَادُ عُمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَذُرْوَۃُ سَنَامِہٖ یعنی جہاد اسلام کاستون اور اس کے کوہان کی بلندی ہے۔“[1][2]

﴿6747﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اُخْبُرْ تَقْلَہٗ یعنی (لوگوں کی) پہچان پیدا کرلو ان سے دور ہی رہو گے۔“[3]

﴿6748﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عبسہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور رات کے آخری حصے میں دعا قبول ہوتی ہے۔“[4]

﴿6749﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آنکھ سُرین کے لئے بندھن (ڈوری) ہے پس جب آنکھ سوتی ہے تو بندھن کھل جاتا ہے (یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔“[5][6]

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: جہاد چونکہ دشوار ہے اور جہاد ہی سے دین کی زینت ورونق ہے جیسے کوہان سے اونٹ کی زینت اور کوہان تک پہنچنا کچھ مشکل بھی ہوتا ہے۔ جہاد بمعنی مشقت ہے لِسان، سِنان، اقلام سبھی سے ہوتا ہے، کافروں پر جہاد سہل ہے مگر اپنے نفس پر مشکل یہ کلمہ سب جہادوں کو شامل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،۱/ ۵۲)

2... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/ ۲۴۲، حدیث: ۲۲۱۰۸

3... مسند بزار، مسند ابی درداء، ۱۰/ ۴۰، حدیث: ۴۱۰۱

4... مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث عمرو بن عبسۃ، ۷/ ۱۱۵، حدیث: ۱۹۴۶۴

5... دار قطنی، کتاب الطھارۃ، باب فی ما روی فیمن نام قاعدا... الخ، ۱/ ۲۲۷، حدیث: ۵۷۸

6... نیند سے وضو ٹوٹنے کی دو شرطیں ہیں:۔ (۱) دونوں سُرین اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں۔ (۲) ایسی حالت پر سویا جو غافل ہو کر سونے میں رکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شرطیں جمع ہوں یعنی سرین بھی اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سویا ہو جو غافل ہو کر سونے میں رکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند وضو کو توڑ دیتی ہے، اگر ایک شرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو نہیں ٹوٹتا:۔ (۱) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سرین زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلائے ہوں۔ (کرسی، ریل اور بس کی سیٹ پر بیٹھنے کا بھی یہی حکم ہے) (۲) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سرین زمین پر ہوں اور پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر یا سر گھٹنوں پر رکھ لے...

حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن مَریح بن مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن مریح بن مسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ موت کو کثرت سے یاد کرنے کے سبب بے چین و بے قرار رہا کرتے تھے۔

﴿6750﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مریح بن مسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ”امید سے پہلے خوف ہونا چاہئے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت و دوزخ دونوں کو پیدا فرمایا ہے پس تم ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک دوزخ سے نہ گزر لو۔“

دنیا کی حیثیت:

﴿6751﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مریح بن مسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک دن گائے کے گوبر سے اپنے گھر کے سوراخوں کی مرمت کرتے دیکھا گیا۔

......(۳) چار زانو یعنی پالتی (چوکڑی) مار کر بیٹھے خواہ زمین یا تخت یا چارپائی وغیرہ پر ہو (۴) دوزانو سیدھا بیٹھا ہو (۵) گھوڑے یا خچر وغیرہ پر زین رکھ کر سوار ہو (۶) ننگی پیٹھ پر سوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہو یا راستہ ہموار ہو (۷) تکیہ سے ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھا ہو کہ سرین جمے ہوئے ہوں اگرچہ تکیہ ہٹانے سے یہ گر پڑے (۸) کھڑا ہو (۹) رکوع کی حالت میں ہو (۱۰) سنت کے مطابق جس طرح مرد سجدہ کرتا ہے اس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے جدا ہوں۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا علاوہ نماز، وضو نہیں ٹوٹے گا اور نماز بھی فاسد نہ ہوگی اگرچہ قصداً سوئے، البتہ جو رکن بالکل سوتے ہوئے ادا کیا اس کا اِعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) ضروری ہے اور جاگتے ہوئے شروع کیا پھر نیند آگئی تو جو حصہ جاگتے ادا کیا وہ ادا ہو گیا بقیہ ادا کرنا ہوگا۔ سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:۔ (۱) اُکڑوں یعنی پاؤں کے تلووں کے بل اس طرح بیٹھا ہو کہ دونوں گھٹنے کھڑے رہیں (۲) چت یعنی پیٹھ کے بل لیٹا ہو (۳) پٹ یعنی پیٹ کے بل لیٹا ہو (۴) دائیں یا بائیں کروٹ لیٹا ہو (۵) ایک کہنی پر ٹیک لگا کر سو جائے (۶) بیٹھ کر اس طرح سویا کہ ایک کروٹ جھکا ہو جس کی وجہ سے ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہوں (۷) ننگی پیٹھ پر سوار ہو اور جانور پستی کی جانب اتر رہا ہو (۸) پیٹ رانوں پر رکھ کر دوزانو اس طرح بیٹھے سویا کہ دونوں سرین جمے نہ رہیں (۹) چار زانو یعنی چوکڑی مار کر اس طرح بیٹھے کہ سر رانوں یا پنڈلیوں پر رکھا ہو (۱۰) جس طرح عورت سجدہ کرتی ہے اس طرح سجدہ کے انداز پر سویا کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں یا کلائیاں بچھی ہوئی ہوں۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا نماز کے علاوہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر اگر ان صورتوں میں قصداً سویا تو نماز فاسد ہوگئی اور بلا قصد سویا تو وضو ٹوٹ جائے گا مگر نماز باقی ہے۔ بعدِ وضو (مخصوص شرائط کے ساتھ) بقیہ نماز اسی جگہ سے پڑھ سکتا ہے، جہاں نیند آئی تھی۔ شرائط نہ معلوم ہوں تو نئے سرے سے پڑھ لے۔ (نماز کے احکام، ص ۳۴)

کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا: ''دنیا غلاظت کا ڈھیر ہے اسی لئے میں اس کی مرمت گوبر سے کر رہا ہوں۔''

﴿6752﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مکرم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مریح بن مسروق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر نوجوان شخص لذتِ دنیا اور اس کے کھیل کود کو چھوڑ دے اور جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں بسر کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے 72 صدیقین کے اَجر کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔''

سیِّدُنا مَریح بن مَسروق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں۔

﴿6753﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مجھے یمن کی جانب روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: ''اِیَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ یعنی عیش پسندی سے بچنا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے (نیک) بندے عیش و عشرت میں مشغول نہیں ہوتے۔''[1]

⊱•••✧•••⊰

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن اَسود عَنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن اسود عنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ باوقار شخصیت کے مالک تھے۔

﴿6754﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن اسود عنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرمایا کرتے تھے: ''میں کبھی لباسِ شہرت نہیں پہنوں گا اور نہ دن میں کبھی پیٹ بھر کر کھاؤں گا حتّٰی کہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے جا ملوں۔''

سیرتِ مصطفٰے کی جھلک:

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: جو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1] ...مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/ ۲۵۷، حدیث: ۲۲۱۶۶

کی سیرت کا مشاہدہ کرنا چاہے وہ عَمرو بن اسود کو دیکھ لے۔

﴿6755﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن اسود عنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بڑی برائی کے خوف سے اکثر پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے اور جب گھر سے مسجد کی جانب روانہ ہوتے تو تکبر وخود پسندی سے بچنے کے لئے (عاجزی کرتے ہوئے) اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے۔

سیِّدُنا عَمرو بن اَسود رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

آپ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت، حضرتِ سیِّدُنا عَرباض بن ساریہ، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حرام اور حضرتِ سیِّدُنا جُنادہ بن ابو اُمیّہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسند:

﴿6756﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مخلوق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو ایمان لا کر پھر کافر ہو جائے۔“[1]

جنتی گروہ:

﴿6757﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن اَسود عَنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حمص کے ساحل پر حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر ان کی بارگاہ میں حاضر ہوئے وہاں آپ کی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حرام بنت ملحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی تھیں۔ انہوں نے ہمیں حدیث مبارکہ بیان کی کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سمندری راستے جہاد کرنے والا میری اُمت کا پہلا گروہ جنتی ہے۔“ میں نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں بھی ان میں شامل ہوں گی؟“ ارشاد فرمایا: ”تم بھی ان میں شامل ہو۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”قیصر کے شہر (روم) پر حملہ کرنے والا پہلا گروہ مغفرت یافتہ ہے۔[2]“ میں نے

1... معجم کبیر، ۲۰/ ۱۱۴، حدیث: ۲۲۶

2... اس سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاوٰی فیض الرسول، جلد2، صفحہ 710 تا 712 کا مطالعہ کیجئے۔

پھر پوچھا: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ان میں شامل ہوں گی؟" ارشاد فرمایا: "نہیں۔"[1]

قیامت تک رزق دیا جاتا رہے گا:

﴿6758﴾... حضرتِ سیِّدُنا عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہاں، مالکِ کون ومکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب بندہ انتقال کرتا ہے تو اس کا ہر عمل اس کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اسلامی ملک کی سرحد کی حفاظت کرے پس بے شک اس کا عمل بڑھتا رہتا ہے اور اسے قیامت تک رزق دیا جاتا رہے گا۔"[2]

سب سے بڑا فتنہ:

﴿6759﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں نے تمہیں دجال کے متعلق خبریں دیں حتّٰی کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تم سمجھ نہ پائے۔ بے شک مسیح دجّال پست قد، ٹیڑھے پاؤں، گھونگریالے بال اور کانی آنکھ والا ہے وہ نہ تو اُبھری ہوئی ہے اور نہ دھنسی ہوئی ہے بہر حال اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہیں۔[3] اگر تمہیں شک ہو تو جان لو کہ تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ عیب سے پاک ہے اور تم اپنے رب کو جیتے جی نہیں دیکھ سکتے[4]۔"[5]

---

[1] ...بخاری، کتاب الجهاد، باب ما قیل فی قتال الروم، ۲/ ۲۸۸، حدیث: ۲۹۲۴

[2] ...معجم کبیر، ۱۸/ ۲۵۶، حدیث: ۶۴۱

[3] ...خیال رہے کہ انسان کی ابتدائے پیدائش سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں یہ ہی انسان کے لئے بڑی آفت ہے۔ اس کی آنکھ کے متعلق احادیث میں مختلف وضاحتیں کی گئیں ہیں جن میں مقصود ان کا عیب دار ہونا بیان کرنا ہے جیسا کہ مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 285** پر شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غرضکہ کوئی آنکھ بے عیب نہ ہوگی یا یہ مطلب ہے کہ کسی کو اس کی داہنی آنکھ کانی محسوس ہوگی کسی کو بائیں آنکھ یہ فرق احساس کا ہوگا نہ کہ واقعہ کا یہ بھی ایک قدرتی کرشمہ ہوگا وہ مردود سب کچھ کر دکھائے گا مگر اپنی آنکھ نہ درست کر سکے گا۔

[4] ...یعنی اگر تم کو اس کے کرشمے دیکھ کر دھوکا لگے کہ شاید یہ خدا ہو تو اوّلاً تو اس کا کھانا پینا سونا وغیرہ بندہ ہونے کی علامات ہیں ساتھ ہی کانے ہونے کا عیب خاص بندہ ہونے کی علامت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۱۴)

[5] ...ابو داود، کتاب الملاحم، باب ذکر خروج الدجال، ۴/ ۱۵۷، حدیث: ۴۳۲۰

مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث عبادۃ بن الصامت، ۸/ ۴۱۴، حدیث: ۲۲۸۲۸

حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن ھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو الولید عمیر بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ ظاہری اور پوشیدہ حالت میں خواہشات اور سستی کو ترک کرکے نیکیوں پر کمر بستہ رہا کرتے تھے۔

﴿6760﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمیر بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے کہا: ”آپ کی زبان مسلسل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے، دن رات میں کتنی بار تسبیح پڑھ لیتے ہیں؟“ فرمایا: ”ایک ہزار تسبیح مگر انگلیاں گنتی بھول جاتی ہیں۔“

فتنوں سے محفوظ بندہ:

﴿6761﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمیر بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فتنوں کا ذکر کیا پھر فرمایا: ”خوشخبری ہے اس مالدار کے لئے جو کسی پہاڑ میں گوشہ نشینی اختیار کرے، نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور مہمان نوازی کرتا ہو۔ لوگ اسے نہیں جانتے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پرہیزگاری کے سبب اسے جانتا ہے۔ یہ بندہ فتنوں سے محفوظ ہے۔“

سیِّدُنا عمیر بن ھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی احادیث

سرکار کے دوست:

﴿6762﴾... حضرتِ سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ آپ نے بہت سے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے ”اَحْلَاس“ نامی ایک فتنہ کا بھی ذکر فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا: ”فتنہ احلاس کیا چیز ہے؟“ ارشاد فرمایا: وہ لڑائی کا فتنہ ہے (جو ایک عرصہ رہے گا)۔ پھر مالداری کا فتنہ ہے جس کی ابتدا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے قدموں کے نیچے سے ہوگی (یعنی وہ نسب کی بدولت لوگوں پر حکومت کرے گا)۔ وہ گمان کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے مگر وہ مجھ سے نہیں کیونکہ میرے دوست پرہیزگار ہی ہیں۔[1] پھر لوگ ایک ایسے انسان کو چُن لیں گے جسے قوت حاصل نہ

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 216 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی وہ شخص اپنی ان حرکتوں کے باوجود اپنے کو ”سیِّد“ ہی کہے گا اور سمجھے گا کہ میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا...

ہو گی۔ پھر سخت سیاہ فتنہ ہو گا۔ یہ اُمت میں سے ہر ایک پر چھا جائے گا۔ پھر جب کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ اور پھیلے گا۔ اس وقت انسان صبح ایمان کی حالت میں کرے گا اور شام کو کافر ہو گا حتّٰی کہ لوگ دو خیموں کی طرف لوٹ جائیں گے ایک خیمہ ایمان کا ہو گا جس میں نفاق نہیں اور دوسرا خیمہ نفاق کا ہو گا جس میں ایمان نہیں۔ جب یہ سب ہو جائے تو اس دن یا اس کے اگلے دن دجّال کے خروج کا انتظار کرو۔[1]

﴿6763﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری اُمت کے بد ترین لوگ جہنم میں ایسے گریں گے جیسے سالن میں مکھی گرتی ہے۔"[2]

﴿6764﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمیر بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری اُمت میں ایک جماعت ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر قائم رہے گی مخالفین اور رُسوا کرنے والے انہیں نقصان نہ دے پائیں گے حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم آجائے گا۔ یہ جماعت لوگوں پر غالب ہو گی۔"[3]

جس نیت سے جائے گا وہی پائے گا:

﴿6765﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص مسجد میں جس نیت سے جائے گا وہی پائے گا۔"[4]

......پیارا ہوں کیونکہ ان کی اولاد سے ہوں۔ یہ واقعہ قریب قیامت ہو گا ابھی واقع نہیں ہوا، خوارج اس حدیث کو حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر چسپاں کرتے ہیں کہ حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی خلافت میں یہ فتنہ واقع ہو چکا مگر یہ اُن کی اہل بیت دشمنی ہے، ان سرکار کو اِس سے کوئی تعلق نہیں۔" مذکورہ حدیث کے آخر میں دجّال کے خروج کے انتظار کا ذکر ہے۔ اس کے تحت صفحہ 217 پر فرماتے ہیں: یعنی اس فتنہ سے متصل خروجِ دجال ہو گا اس لیے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ ابھی واقع نہیں ہوا قیامت کے قریب ہو گا۔ وہ کون سیّد ہو گا جو اس فتنہ کا موجِد ہو گا یہ رب جانے اور یہ واقعہ کب ہو گا اس کی تاریخ کا بھی پتہ نہیں۔

1 ...ابو داود، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها، ۴/ ۱۲۸، حدیث: ۴۲۴۲

2 ...مسند شامیین، معاویة عن عمیر بن هانی العنسی، ۳/ ۱۵۲، حدیث: ۱۹۷۶

3 ...بخاری، کتاب المناقب، باب: ۲۸، ۲/ ۵۱۲، حدیث: ۳۶۴۰، ۳۶۴۱

4 ...ابو داود، کتاب الصلاة، باب فی فضل القعود فی المسجد، ۱/ ۲۰۱، حدیث: ۴۷۲

قبولیت دعا کا وظیفہ:

﴿6766﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو رات جاگ کر بسر کرے اور یہ کلمات پڑھے: ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب خوبیاں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے، وہی تعریف کے لائق ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کی طاقت اسی کی عطا سے ہے۔“ پھر کہے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے تو اسے بخش دیا جائے گا یا ارشاد فرمایا کہ پھر دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہو گی۔ اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہو گی۔[1]

﴿6767﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو گواہی دے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول ہیں، حضرتِ عیسٰی بن مریم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے، رسول، اس کا ایک کلمہ جو مریم کی طرف بھیجے گئے اور اس کی طرف سے روح ہیں[2] تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے عمل کے مطابق اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔“[3]

1... بخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعار من الليل فصلى، ۱/ ۳۹۱، حدیث: ۱۱۵۴

2... عیسائی جنابِ مسیح (عَلَیْہِ السَّلَام) کو خدا کا بیٹا اور بی بی مریم (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کو رب کی بیوی کہتے تھے۔ یہودی جنابِ مسیح (عَلَیْہِ السَّلَام) کی نبوت کے بھی انکاری تھے اور پاک بتول مریم (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کو تہمت لگاتے تھے۔ اس ایک کلمہ میں دونوں کی نفیس تردید ہو گئی۔ زمانہ موجودہ کے قادیانی آپ کو یوسف نجار کا بیٹا کہتے ہیں اور حضرتِ مریم (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کا نکاح ان سے ثابت کرتے ہیں۔ اس میں ان کی بھی اعلیٰ تردید ہے کہ اگر جنابِ مسیح (عَلَیْہِ السَّلَام) باپ کے بیٹے ہوتے تو اسی طرف آپ کی نسبت ہوتی قرآن نے بھی انہیں عیسٰی بن مریم فرمایا حالانکہ فرماتا ہے: اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ (پ۲۱، الاحزاب: ۵)۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۹)

3... مسند بزار، مسند عبادة بن الصامت، ۷/ ۱۳۰، حدیث: ۲۶۸۲

حضرتِ سیِّدُنا عُبَیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو عَبْدُرَبّ عبیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ گوشہ نشین، دنیاوی مسائل سے دور رہنے والے اور نیکیوں میں سبقت کرنے والے تھے۔

مال سے بے رغبتی:

﴿6768﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب عبیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ دس ہزار یا دو لاکھ دینار صدقہ کئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: ”اگر نہر بَرَدٰ سونا اُگلنے لگے تو میں اس کی طرف بڑھنے میں لوگوں پر سبقت نہیں کروں گا لیکن اگر کہا جائے کہ اس لکڑی میں موت ہے تو کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے جاسکتا سوائے مجھ سے زیادہ قوت والے کے۔“

﴿6769﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب عبیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ فرمایا: اگر کہا جائے کہ اس لکڑی کو چھونے والا مر جائے گا تو میں اسے چھونے کے لئے کھڑا ہو جاؤں گا۔

ماں کا قبول اسلام:

﴿6770﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب عُبیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادت تھی کہ غلام باندی خرید کر آزاد کر دیتے۔ ایک بار انہوں نے ایک رومی بوڑھی عورت کو خرید کر آزاد کر دیا۔ بوڑھی عورت نے کہا: ”مجھے نہیں معلوم میں کہاں جاؤں؟“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اپنے گھر بھیج دیا۔ جب آپ عشا کے بعد مسجد سے گھر تشریف لائے تو اس بوڑھی عورت کو بلایا۔ اس نے کھانا کھایا۔ پھر آپ نے اسی کی زبان میں اس سے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ آپ کی ماں ہیں۔ آپ نے ان سے اسلام کے متعلق پوچھا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ ان کے ساتھ مسلسل بھلائی سے پیش آتے رہے[1]۔ جمعہ کے دن عصر کی نماز پڑھ کر گھر تشریف لائے تو خبر ملی کہ آپ کی ماں نے اسلام قبول

---

[1]... کافر والدین کی بھی خدمت اولاد پر ضروری ہے ہاں ان کے دینی معاملات میں مدد نہ کی جائے۔ جیسا کہ مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 517** پر ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: معلوم...

کرلیاہے۔ آپ سجدے میں گر گئے اور سورج غروب ہونے تک سجدے میں رہے۔

اجنبی کی نصیحت آموز گفتگو:

﴿6771﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدِ ربّ عُبَیدہ بن مہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر دِمَشق کے سب سے مالدار شخص تھے۔ تجارت کے سلسلے میں آذربائیجان کی طرف نکلے۔ راستے میں ایک چراگاہ اور نہر کے پاس رات گزاری۔ فرماتے ہیں: میں نے چراگاہ کے ایک کونے سے بکثرت حمد کی آواز سنی۔ وہاں گیاتو دیکھا کہ ایک شخص گڑھے کے اندر چٹائی میں لپٹا پڑا ہے۔ میں نے سلام کرکے پوچھا: ''اے بندۂ خدا! تم کون ہو؟'' اس نے کہا: ''میں مسلمان ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''تمہاری ایسی حالت کیوں ہے؟'' اس نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ملنے پر شکر ادا کر رہاہوں۔'' میں نے پوچھا: ''یہ کیسا شکر ہے تم تو چٹائی میں لپٹے ہو؟'' اس نے کہا: ''میں خداتعالیٰ کا شکر کیوں نہ کروں؟ اس نے مجھے مسلمان گھرانے میں پیدا فرماکر اچھی صورت سے نوازا، میرے تمام اعضاء تندرست بنائے، جن چیزوں کا دوسروں پر ظاہر کرنا مجھے ناگوار گزرتا اُنہیں پردے میں رکھااور اس سے بڑی نعمت کیا ہے کہ میں اس حال میں (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتے ہوئے) رات بسر کر رہا ہوں؟'' میں نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! میں چاہتاہوں تم میرے ساتھ میری رہائش تک چلو، میں یہیں نہر کے قریب ٹھہرا ہوں۔'' اس نے کہا: ''کیوں؟'' میں نے کہا: ''تاکہ تمہیں کچھ کھانا اور پہننے کے لئے کپڑے دے دوں۔'' اس نے کہا: ''مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں۔''

حضرتِ سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: غالباً اس نے یہ کہا کہ میرے لئے گھاس کھانا ابوعبدِ ربّ کی پیشکش سے بہتر ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدربّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں وہاں سے لوٹ گیا۔ اس وقت میں خود کو بہت کمتر محسوس کر رہا تھا اور مجھے اپنے آپ سے نفرت ہو رہی تھی کیونکہ دمشق میں کوئی مجھ سے زیادہ مال دار

......ہوا کہ کافر و مشرک ماں باپ کی بھی خدمت اولاد پر لازم ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ مشرک باپ کو بت خانہ لے نہ جائے مگر جب وہاں پہونچ چکا ہو تو وہاں سے گھر لے آئے کہ لے جانے میں بت پرستی پر مدد ہے اور لے آنے میں خدمت ہے۔

نہیں تھا اور میں مزید کا خواہاں تھا۔ پھر میں نے اپنی برائیوں سے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرلی۔ رات کسی طرح گزاری، چونکہ میرے ارادوں کی خبر میرے بھائیوں کو نہیں تھی لہٰذا اُنہوں نے حسبِ معمول سحری کے وقت چلنے کا ارادہ کیا۔ وہ میری سواری کے پاس آئے تو میں نے اس کا رُخ دمشق کی طرف موڑ دیا اور دل میں کہنے لگا: ''اگر میں پھر سے تجارت کے لئے نکل جاؤں تو میں سچی توبہ کرنے والا نہیں کہلاؤں گا۔'' لوگوں نے لوٹ آنے کے بارے میں مجھ سے پوچھا تو میں نے اُنہیں اس بارے میں بتادیا۔ وہ مجھے ملامت کرنے لگے مگر میں نے ان کی بات پر توجہ نہ دی۔

حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب عبیدہ بن مہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر واپس لوٹے تو جمع کردہ تمام سونا چاندی صدقہ کر دیا اور دیگر سامان تیار کر کے راہِ خدا میں دے دیا۔

بے مثال سخاوت:

حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر اپنے بعض دوستوں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ذکر فرمایا کہ میں کسی کپڑا فروش سے جبّہ خریدنے گیا تو قیمت کم کروانے لگا حتّٰی کہ اگر وہ سات بولتا تو میں اسے چھ دانق کہتا، جب بات زیادہ بڑھی تو دکاندار نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے دمشق کا نام لیا تو وہ کہنے لگا: آپ اس بوڑھے شخص کے ہمشکل ہیں جو کل میرے پاس آیا تھا۔ ان کا نام ابو عبدرب تھا۔ اس نے مجھ سے سات سات دانق کے 700 کپڑے خریدے۔ قیمت بالکل کم نہیں کروائی اور کپڑے اُٹھوانے کے لئے مجھ سے کہا تو میں نے اپنے مزدور پیش کر دیئے پھر انہوں نے تمام کپڑے مستحقین میں تقسیم کر دیئے حتّٰی کہ خالی ہاتھ گھر لوٹے۔

مزید فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدربّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا تمام سونا چاندی صدقہ کر دیا اور اپنی زمینی جائداد بھی بیچ کر صدقہ کر دی، سوائے ایک گھر کے جو کہ دمشق میں تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے: اگر تمہاری یہ نہر (بردٰی) سونا چاندی اُگلے اور ہر ایک کو اختیار ہو کہ جو چاہے اسے لے لے تو میں ہرگز اس کی طرف نہیں بڑھوں گا اور اگر کہا جائے کہ اس لکڑی کو چھونے والا مر جائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کے شوق کے سبب مجھے اسے چھونے میں خوشی ہوگی۔

آخری سہارا بھی صدقہ کر دیا:

حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر مزید فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد ربّ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ حوض پر وضو فرما رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو جواب دیتے ہوئے فرمایا: ”اے لمبے قد والے! جلدی نہ کرو۔“ میں انتظار کرنے لگا۔ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”مجھے تم سے ایک مشورہ چاہیے، میری مدد کرو۔“ میں نے عرض کی: جی فرمائیے۔ تو فرمانے لگے: ”میں نے اپنا تمام مال و جائداد صدقہ کر دیا، اب میرے پاس یہی ایک گھر باقی ہے، میں اسے بھی بیچنا چاہتا ہوں، تم کیا کہتے ہو؟“ میں نے عرض کی: ”بخدا! آپ نہیں جانتے کہ آپ کی زندگی مزید کتنی ہے، مجھے خوف ہے کہ آپ لوگوں کے محتاج ہو جائیں گے، اس مکان کی آمدنی ہی آپ کے لئے کافی ہے اور اس کا ایک حصہ آپ کے رہنے کے لئے کافی ہے جو آپ کو لوگوں کے دَر سے بے نیاز کر دے گا۔“ انہوں نے کہا: ”یہی تمہاری رائے ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ تو آپ نے کہا: وَاللہ! تم پر ایک مثال صادق آرہی ہے۔ میں نے عرض کی: کون سی؟ فرمایا: ”لَا یُخْطِئُکَ مِنْ طَوِیْلٍ حُمْقٌ اَوْ قُرْحَۃٌ فِی رِجْلِہٖ یعنی لمبا آدمی حماقت سے بچ نہیں سکتا یا اس کے پاؤں میں چھالا ہے۔“ پھر کہا: کیا تم مجھے محتاجی سے خوفزدہ کر رہے ہو؟

حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”بالآخر حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد ربّ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ مکان بھی اچھی قیمت میں بیچ دیا اور قیمت صدقہ کر دی۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو اس مال میں سے کفن خریدنے جتنی رقم ہی باقی تھی۔“

مزید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے پاس ایک شخص آیا جسے انہوں نے ہزار دینار دیئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”تم وہی ہو؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھلا کرے! کیا معاملہ ہے۔“ فرمایا: ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم چار ہزار کے مالک ہو گئے ہو یا فرمایا: 40 ہزار کے۔“ اس نے کہا: ”بے وقوف ہے وہ شخص جس کے پاس عقل اور مال نہ ہو۔“

> **مسئلہ:** لڑکیوں کے کان چھیدنا جائز ہے۔ بعض لوگ لڑکوں کے کان بھی چھیدواتے ہیں اور اس کے کان میں بالی پہناتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۹۶)

سیِّدُنا عبیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

عمل بھرے ہوئے برتن کی مثل ہے:

﴿6772﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب عُبَیدہ بن مہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جامع مسجدِ دمشق کے منبر پر فرماتے سنا کہ مدینے کے تاجدار، اُمت کے غم خوار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "دنیا میں آزمائش اور فتنے باقی بچے ہیں، عمل (بھرے ہوئے) برتن کی طرح ہے اگر اس کا ظاہر اچھا ہو گا تو باطن بھی اچھا ہو گا اور اگر ظاہر خراب ہو گا تو باطن بھی خراب ہو گا۔"(1)

﴿6773﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہ مغلوب کیا جاسکتا ہے نہ دھوکا دیا جاسکتا ہے اور وہ سب جانتا ہے اسے کسی خبر کی حاجت نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔"(2)

نیکوں کے قُرب کے سبب مغفرت:

﴿6774﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص گناہوں میں مشغول رہتا تھا، اس نے 97 ناحق قتل کیے تھے۔ وہ عیسائیوں کے عبادت خانہ کے راہب کے پاس آیا اور کہا: "اے راہب! جو گناہوں میں مشغول ہو حتّٰی کہ اس نے 97 ناحق قتل کیے ہوں تو اس کے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟" راہب نے کہا: "اس کے لئے توبہ کی کوئی صورت نہیں۔" اس نے اُسے بھی قتل کر دیا۔ پھر دوسرے راہب کے پاس آیا اور اس سے وہی کچھ پوچھا جو پہلے سے پوچھا تھا۔ اس نے بھی مایوس کر دیا تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا۔ تیسرے کے پاس آیا، اس نے وہی جواب دیا تو اُسے بھی قتل کر دیا۔ پھر کسی اور راہب کے پاس آیا اور اس سے کہا: "اے راہب! جو گناہوں میں مشغول ہو حتّٰی کہ اس نے 100 ناحق قتل کیے ہوں تو اس کے لئے توبہ کی کوئی صورت

1... مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث معاویۃ بن ابی سفیان، ۵/ ۱۸، حدیث: ۱۶۸۵۳

2... معجم کبیر، ۱۹/ ۳۶۹، حدیث: ۸۶۸

ہے ؟ ''اُس راہب نے کہا: ''خدا کی قسم ! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں فرماتا تو میں جھوٹا ہوں گا۔ فلاں جگہ جاؤ! وہاں ایک عبادت خانہ ہے، لوگ اس میں عبادت کرتے ہیں، تم ان کے ساتھ عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جاؤ۔ '' وہ توبہ کی غرض سے وہاں سے نکلا۔ آدھے راستے تک پہنچا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی طرف موت کا فرشتہ بھیجا جس نے اس کی روح قبض کرلی۔ رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ اُس نے اِن سے کہا: ''یہ جس عبادت خانہ سے قریب ہوگا اسی کا حق دار ہے۔'' جب زمین ناپی گئی تو وہ توبہ کرنے والوں کی زمین کے ایک اُنگل قریب تھا۔ پس اُسے بخش دیا گیا۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوفِ خدا میں آنسو بہانے والے اور غم زدہ رہنے والے تھے۔

خوفِ خدا:

﴿6775﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے پوچھا: ''کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو آنسو بہاتا ہی دیکھتا ہوں ؟ '' فرمایا: ''تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟ ''میں نے کہا: ''شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے جواب سے مجھے نفع دے۔'' فرمایا: ''اے میرے بھائی ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ڈرایا ہے کہ اگر نافرمانی کی تو جہنم میں ڈال دیا جاؤں گا۔ بخدا ! اگر مجھے صرف اس بات سے ڈرایا جاتا کہ حمّام میں قید کر دیا جاؤں گا تو میری آنکھیں آنسو نہ بہاتیں۔'' میں نے پوچھا: ''تنہائی میں بھی آپ کی یہی کیفیت ہوتی ہے ؟ '' پھر فرمایا: ''تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟ '' میں نے کہا: ''شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے جواب سے مجھے نفع دے۔'' ارشاد فرمایا: بخدا ! مجھ پر یہ کیفیت اس وقت بھی طاری ہوتی ہے جب

[1] ...معجم کبیر، ۱۹/ ۳۶۹، حدیث: ۸۶۷

میں اپنے گھر والوں کے پاس ہوتا ہوں، یہ کیفیت میرے اور میرے ارادوں کے درمیان حائل ہو جاتی ہے، جب میرے سامنے کھانا رکھا ہوتا ہے اس وقت یہ کیفیت میرے کھانے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ میری زوجہ روتے ہوئے کہتی ہے: "ہائے افسوس! ہمیشہ غمزدہ رہنے کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں مجھے آپ پر کچھ اختیار نہ رہا اور نہ کبھی میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔"

توبہ کا ایک طریقہ:

﴿6776﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو فروہ حاتم بن شُفَی ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: بنی اسرائیل کا کوئی شخص جب گریہ وزاری کرتا تو یوں عرض گزار ہوتا: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے نافرمانیوں کی سزا نہ دینا، میرے حق میں خفیہ تدبیر نہ فرمانا، تیری رِضا حاصل کرنے میں کوتاہی کرنے پر میری پکڑ نہ فرمانا، میرے گناہ بہت بڑے ہیں، میری مغفرت فرما، اچھے اعمال بجالانا میرے لئے آسان فرما اور انہیں قبول فرما، جو تو چاہتا ہے ہوتا ہے اور تو جو ارادہ فرماتا ہے اُسے پورا فرماتا ہے، اچھائی کرنے والا تجھ سے اور تیری مدد سے بے نیاز نہیں، برائی کرنے والا تجھ پر غلبہ نہیں پاسکتا، کسی کو اختیار نہیں کہ تیری قدرت سے نکل سکے تو میں کیسے نجات پاسکتا ہوں؟ تجھ سے پہلے کچھ بھی نہ تھا۔ اے انبیائے کرام کے رب! اے پرہیزگاروں کے رب! بزرگی کے رتبہ کو پیدا فرمانے والے، تجھے فنا نہیں، تو کبھی بھولتا نہیں، ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا، خود زندہ ہے، تجھے کبھی موت نہیں، کبھی سوتا نہیں، تیرے ہی ذریعے میں تجھے پہچانتا ہوں اور تیری ہی مدد سے تیری طرف ہدایت پاتا ہوں، تیری بیان کردہ صفات کے مطابق ہی میں تجھے جانتا ہوں، تو برکت والا اور بلند و بالا ہے۔

رزق میں تنگی کا سبب:

﴿6777﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! زمین پر (ناپ تول میں) جس قدر کمی جائے لوگوں کے رزق میں اسی قدر کمی کر دی جاتی ہے۔"

دنیوی منصب سے بچنے کی تدبیر:

﴿6778﴾... حضرتِ سیِّدُنا وَضِین بن عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ولید بن عبد الملک نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو حاکم بنانے کا ارادہ کیا۔ جب انہیں اس بات کی خبر پہنچی تو انہوں نے ''فَرْوَہ یعنی بال دار چمڑا'' پہننا شروع کر دیا جس کی وجہ سے ان کا لقب ''ابو فروہ'' مشہور ہو گیا، اپنی پیٹھ پر بال دار چمڑا ڈالتے، ہاتھ میں روٹی اور کچھ سالن لے کر بغیر چادر، بغیر ٹوپی اور بغیر موزے پہنے ننگے پاؤں باہر نکل جاتے اور بازار میں گھومتے رہتے، روٹی اور گوشت کھایا کرتے۔ جب ولید کو بتایا گیا کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کی یہ حالت ہو گئی ہے تو اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

سیِّدُنا یزید بن مَرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد نے حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء، حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

تحفہ کب قبول نہ کیا جائے؟

﴿6779﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تحائف اس وقت تک قبول کرو جب تک وہ تحائف ہیں، جب وہ دین کی آڑ میں رشوت بن جائیں تو نہ لو اور فقر و فاقہ تمہیں اس کے لینے پر مجبور نہ کرے۔ سن لو! اسلام کی چکی کا ایک دائرہ ہے، تم جہاں رہو کتاب (قرآن) کے دائرے میں رہو، خبردار! کتاب اور حاکم عنقریب جدا ہو جائیں گے پس تم کتاب کو نہ چھوڑنا، عنقریب تم پر ایسے حکمران مُسلَّط ہوں گے جو اپنی خواہش کے مطابق فیصلہ کریں گے تمہارے لئے نہیں، اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو تمہیں قتل کر دیں گے اور فرمانبرداری کرو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے۔'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان عرض گزار ہوئے: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسی صورتِ حال میں ہم کیا کریں؟'' ارشاد فرمایا: ''جو حضرتِ عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے حواریوں نے کیا، وہ آریوں سے چیر دیئے گئے، سولی پر لٹکا دیئے گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں مرجانا اس کی نافرمانی میں مرنے سے بہت بہتر ہے۔''[1]

1... معجم کبیر، ۲۰/ ۹۰، حدیث: ۱۷۲

اسلام کی پختگی:

﴿6780﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”اس اَمر (یعنی اسلام) کی پختگی، اس کی بنیاد اور قوت کس میں ہے؟“ تو حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کلام کو قسم کے ساتھ مؤکَّد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اِخلاص کے ساتھ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو، پانچ وقت کی نماز قائم کرو، اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، بیتُ اللّٰہ کا حج کرو اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔“(1)

رب عَزَّوَجَلَّ کا بندے پر حق:

﴿6781﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ”اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندے جب تیرے گھر کی زیارت کو آئیں تو ان کا تجھ پر کیا حق ہے کیونکہ ہر مہمان کا میزبان پر حق ہوتا ہے؟“ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”اے داؤد! بے شک ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں انہیں دنیا میں سزا نہ دوں گا اور آخرت میں بخش دوں گا۔“(2)

حضرتِ سیِّدُنا شُفَی بن ماتِع اَصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا شُفَی بن ماتِع اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تنہائی میں عبادت کیا کرتے تھے۔

﴿6782﴾... حضرتِ سیِّدُنا قَیس بن رافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شُفَی بن ماتع اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”اس اُمت پر ہر چیز کے خزانے کھول دیئے گئے حتّٰی کہ احادیث مبارکہ کے خزانے بھی کھول دیئے گئے۔“

---

1 ...تاریخ ابن عساکر، ۶۵/ ۳۷۳، حدیث: ۱۳۳۰۵، الرقم: ۸۳۴۰، ابو عثمان یزید بن مرثد الھمدانی

2 ...معجم اوسط، ۴/ ۲۹۷، حدیث: ۶۰۳۷

زیادہ غلطیوں کا سبب:

﴿6783﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُمَیم بن بَیْتان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شفی اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”جو زیادہ بولے گا زیادہ غلطیاں کرے گا۔“

گناہ چھوڑ دینا آسان ہے:

﴿6784﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شفی اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”گناہ چھوڑ دینا توبہ کے مقابلے میں آسان ہے۔“

﴿6785﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد شَجَرہ بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شفی اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”نماز میں ایک شخص کا کاندھا دوسرے سے ملا ہوتا ہے حالانکہ ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے اور ایک ہی گھر میں دو روزے دار شخص ہوتے ہیں حالانکہ ان میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے۔“

چار بد نصیب اشخاص:

﴿87-6786﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُفَی اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار شخص ایسے ہیں جو دوزخیوں کی تکلیف میں اضافہ کر دیں گے۔ وہ کھولتے پانی اور آگ کے درمیان ہلاکت وبربادی کی آوازیں لگاتے دوڑیں گے۔ دوزخی ایک دوسرے سے کہیں گے: ”یہ کون لوگ ہیں جنہوں نے ہماری تکلیف میں اضافہ کر دیا!“ ان چاروں میں سے ایک شخص کو انگاروں کے تابوت میں بند کر دیا جائے گا، دوسرا اپنی انتڑیوں کو گھسیٹتا ہو گا، تیسرے کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہو گا اور چوتھا اپنا گوشت کھا رہا ہو گا۔ پس تابوت والے کے بارے میں کہا جائے گا: ”اس بدبخت شخص کا کیا معاملہ ہے جس نے ہماری تکلیف میں اضافہ کر دیا؟“ فرشتہ بتائے گا: ”وہ بدنصیب اس حال میں مرا کہ اس کی گردن لوگوں کے قرض تلے دبی ہوئی تھی۔“ پھر اپنی انتڑیاں گھسیٹنے والے کے متعلق کہا جائے گا: ”اس بدبخت شخص کا کیا معاملہ ہے جس نے ہماری تکلیف میں اضافہ کر دیا؟“ تو وہ جواب دے گا: ”وہ پیشاب

سے بچنے کی پروا نہیں کرتا تھا اور نہ ہی اسے دھوتا تھا۔" پھر جس کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہا ہو گا اس کے بارے میں کہا جائے گا:"اس بدنصیب کا کیا معاملہ ہے جس نے ہماری تکلیف میں اضافہ کر دیا؟" وہ کہے گا:"وہ بدنصیب بُری باتوں کی طرف متوجہ رہتا اور ان سے لذت اُٹھاتا تھا جیسے جِماع کے متعلق گفتگو۔" پھر جو شخص اپنا گوشت کھا رہا ہو گا اس کے متعلق پوچھا جائے گا:"اس بدبخت کا کیا معاملہ ہے جس نے ہماری تکلیف میں مزید اضافہ کیا؟" تو فرشتہ جواب دے گا:"یہ بدبخت لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا۔"[1]

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:"اس کی گردن لوگوں کے قرض تلے دبی ہوئی تھی نہ اس نے خود اس کی ادائیگی کی نہ اس کی ادائیگی کے لئے مال چھوڑا۔ ایک کہے گا: وہ فحش اور بری باتیں کیا کرتا تھا۔ ایک کہے گا: وہ لوگوں کا گوشت کھاتا اور چغلی کرتا تھا۔"

سیِّدُنا شُفَی بن ماتع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا شُفَی بن ماتع اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا علم:

﴿6788﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان تشریف لائے، دستِ اَقدس میں دو کتابیں تھیں۔ اِستِفسار فرمایا:"کیا تم جانتے ہو ان کتابوں میں کیا ہے؟" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان عرض گزار ہوئے:"یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے بغیر بتائے نہیں جانتے۔" حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے داہنے ہاتھ کی کتاب کے بارے میں ارشاد فرمایا:"یہ کتاب ربُّ العالمین کی طرف سے ہے، اس میں جنتیوں، ان کے آباء واجداد اور قبیلوں کے نام ہیں، آخر میں اس کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے پس ان میں کمی ہو سکتی نہ زیادتی۔[2]" پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق

1... معجم کبیر، ۷/ ۳۱۰، حدیث: ۷۲۲۶

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کے تحت فرماتے ہیں: رب (عَزَّوَجَلَّ) نے اس میں تقدیرِ مبرم کی تفصیل فرمائی ہے اور مجھے (حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو) اس کا علم بخشا ہے، تقدیرِ معلق اور مشابہ معلق میں زیادتی...

ارشاد فرمایا: ”یہ کتاب ربُّ العالمین کی طرف سے ہے، اس میں دوزخیوں، ان کے آباء واجداد اور قبیلوں کے نام ہیں پھر آخر تک کا حساب لگادیا گیا پس ان میں کمی ہوسکتی نہ زیادتی۔“ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر یہ معاملہ انجام پاچکا ہے تو ہم عمل کیوں کرتے ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”سیدھے رہو اور قربِ الٰہی حاصل کرو (یعنی نیک اعمال اور دُرست عقائد پر قائم رہو) جنتی کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوتا ہے اگرچہ پہلے کچھ عمل کرے اور یقیناً دوزخی کا خاتمہ دوزخیوں کے عمل پر ہوتا ہے اگرچہ پہلے کچھ عمل کرے۔“ پھر دونوں کتابوں کو دست مبارک میں دبالیا اور ارشاد فرمایا: ”تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ بندوں کے متعلق فیصلہ فرماچکا ہے سیدھی جانب والا گروہ جنتی ہے اور اُلٹی جانب والا دوزخی ہے۔“[1]

﴿6789﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قَفْلَۃٌ کَغَزْوَۃٍ یعنی مجاہد کی واپسی جہاد کی طرح ہے۔“[2]

﴿6790﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہزاروں چیزیں سمجھی ہیں۔

ریاکار کا انجام:

﴿6791﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تین شخصوں کو لایا جائے گا: (۱)... شہید (۲)... سخی اور (۳)... قاری[3]۔[4]

...... کمی ممکن ہے۔ خیال رہے کہ لوحِ محفوظ میں محو و اثبات کی تحریر بھی ہے اور اُمُّ الکتاب میں صرف قضائے مبرم کی۔ لوحِ محفوظ تک ملائکہ کا علم پہنچتا ہے مگر میرے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا علم اُمُّ الکتاب تک ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۱۰۵)

تقدیر کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے بہارِ شریعت حصہ اول کا مطالعہ کیجئے۔

1 ... ترمذی، کتاب القدر، باب ما جاء ان اللہ کتب کتابا لاھل الجنۃ واھل النار، ۴/ ۵۵، حدیث: ۲۱۴۸

2 ... ابو داود، کتاب الجھاد، باب فی فضل القفل فی سبیل اللہ تعالٰی، ۳/ ۹، حدیث: ۲۴۸۷

3 ... نسائی، کتاب الجھاد، باب من قاتل لیقال فلان جریء، ص۵۰۹، حدیث: ۳۱۳۴

4 ... مکمل حدیث پاک یوں ہے: حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ پہلے جس کا فیصلہ قیامت میں ہو گا وہ شہید ہے۔ اسے لایا جائے گا۔ رب عَزَّوَجَلَّ اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کروائے گا پھر فرمائے گا: ”اس کے شکر میں تو نے کیا عمل کیا۔“ عرض کرے گا: ”تیری راہ میں جہاد کیا حتّٰی کہ شہید ہوگیا۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ”تو...

﴿6792﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُفَی اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص کے گرد لوگ جمع ہیں، وہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اور طویل حدیث مبارکہ بیان فرمارہے تھے۔

حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابومِقدام رَجاء بن حَیْوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ماہر فقیہ اور مہمان نواز تھے، اُمَرا و خُلَفا آپ سے مشورہ طلب کیا کرتے تھے۔

ملکِ شام کے بہترین شخص:

﴿6793﴾... حضرتِ سیِّدُنا مطر وَرَّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: میں نے ملکِ شام میں حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔

﴿6794﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوعون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اپنے پسندیدہ شخص کا تذکرہ کرتے تو حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ کرتے۔

﴿6795﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عَون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ تین اشخاص کی طرح میں نے کسی

...... جھوٹا ہے، تو اس لئے لڑا کہ تجھے بہادر کہا جائے وہ کہہ لیا گیا۔" پھر حکم ہو گا تو اسے منہ کے بل کھینچا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر جس نے علم سیکھا سکھایا اور قرآن پڑھا اسے لایا جائے گا اور اپنی نعمتوں کا اقرار کروایا جائے گا۔ وہ اقرار کرلے گا تو فرمائے گا: "تو نے شکر میں کیا عمل کیا۔" عرض کرے گا: "علم سیکھا سکھایا اور تیری راہ میں قرآن پڑھا۔" فرمائے گا: "تو جھوٹا ہے، تو نے اس لئے علم سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے، اس لئے قرآن پڑھا کہ قاری کہا جائے وہ کہہ لیا گیا۔" پھر حکم ہو گا تو اسے اوندھے منہ کھینچا جائے گا حتّٰی کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وسعت دی اور ہر طرح کا مال بخشا اسے لایا جائے گا۔ نعمتوں کا اقرار کروائے گا تو یہ کرلے گا۔ رب عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: "تو نے شکر میں کیا پیش کیا۔" عرض کرے گا: "میں نے ہر اس راہ میں تیرے لئے خرچ کیا جہاں خرچ کرنا تجھے پیارا ہے۔" فرمائے گا: "تو جھوٹا ہے، تو نے یہ سخاوت اس لئے کی تھی کہ تجھے سخی کہا جائے وہ کہہ لیا گیا۔" پھر حکم ہو گا تو اسے اوندھے منہ گھسیٹا جائے گا پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ (مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قاتل للریا... الخ، ص۱۰۵۵، حدیث: ۱۹۰۵)

کو نہیں پایا گویا کہ وہ لوگوں سے ملے اور شِیر و شکر ہو گئے:(۱)...عراق میں حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین (۲)...حجاز میں حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد اور (۳)...شام میں حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

ان جیسا نمازی نہیں دیکھا:

﴿6796﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبید بن سائب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد گرامی فرمایا کرتے تھے: "میں نے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھتے کسی کو نہیں پایا۔"

سیِّدُنا رجاء بن حیوہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی نصیحت:

﴿6797﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عدی بن عدی اور معن بن مُنذر کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "اپنے معاملات میں غور کرو جن کے ساتھ رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو پسند کرتے ہو انہیں اختیار کرو اور جن کے ساتھ اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو ناپسند کرتے ہوں انہیں چھوڑ دو۔"

عہدۂ قضا سے گڑھے میں دفن ہونا بہتر ہے:

﴿6798﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن روبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ کام تھا۔ ان کے متعلق معلوم کیا تو لوگوں نے کہا: "سلیمان بن عبد الملک کی طرف ہیں۔" جب میری اُن سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے: "آج خلیفہ نے ابن موہب کو عہدۂ قضا پر فائز کر دیا، اگر مجھے عہدۂ قضا سنبھالنے اور گڑھے میں دفن ہونے کے درمیان اختیار دیا جائے تو میں گڑھے میں دفن ہونا اختیار کروں گا۔" میں نے کہا: "لوگ کہتے ہیں کہ آپ ہی نے انہیں مشورہ دیا تھا؟" فرمایا: "لوگوں نے سچ کہا، میں نے لوگوں کی طرف نظر کی ان کی طرف نہ کی (یعنی لوگوں کے بارے میں سوچا)۔"

﴿6799﴾... سُلیمان بن عبدُ الملک کے غلام حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دو شخصوں کے بارے میں بُرا کہتے سنا، ان میں سے ایک

یزید بن مہلب ہے۔

انمول ارشاد:

﴿6800﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ذکوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں سلیمان بن عبد الملک کے ساتھ کھڑا تھا، مجھے اس کے ہاں قدرو منزلت حاصل تھی، اچانک ایک شخص آیا اور میرے اچھے کردار کا ذکر کرنے لگا پھر سلام کر کے کہنے لگا: اے رجاء! تم خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیے گئے ہو، اس کا قرب ہلاکت میں ڈال سکتا ہے۔ اے رجاء! تم نیکی کا حکم اور کمزور کی مدد کرتے رہنا۔ اے رجاء! یادرکھو جسے حاکم کے پاس مقام و مرتبہ حاصل ہو اور وہ کسی کمزور و مجبور انسان کی حاجت روائی کرے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ حساب کے لئے ثابت قدم ہو گا۔ اے رجاء! یادرکھو جو شخص مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے۔ اے رجاء! یادرکھو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل مسلمان کو خوش کرنا ہے۔ اتنا کہنے کے بعد وہ شخص غائب ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: آپ کا گمان تھا کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔

صحبت نہ اپنائی مگر نصیحت جاری رکھی:

﴿6801﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ یزید بن عبد الملک بیت المقدس آیا تو اس نے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے اپنی صحبت کا شرف عطا کیجئے۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے معذرت کرلی۔ حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن وَسّاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ سے عرض کی: "اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی صحبت سے فائدہ پہنچائے گا۔" آپ نے فرمایا: "جو حضرات تمہاری مراد ہیں وہ کوچ کر چکے ہیں۔" حضرتِ سیِّدُنا عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: "اس قوم میں ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی شخص قریب آنے کے بعد ان سے دور ہو جائے عموماً یہ دور ہونے نہیں دیتے۔" فرمایا: "میں امید کرتا ہوں کہ انہیں وہی کافی ہو جس کی طرف میں انہیں بلاتا ہوں۔"

﴿6802﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن ابو سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہشام بن عبد الملک کو خط لکھا: اے امیر المؤمنین! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ کے دل

میں غَیلان اور صالح (1) کے قتل کا ارادہ پیدا ہوا ہے؟ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر کہتا ہوں ان دونوں کو قتل کرنا دو ہزار (کافر) رومیوں اور ترکوں کو قتل کرنے سے بہتر ہے۔

مسلمانوں کے خیر خواہ:

﴾6803﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عَون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تین لوگوں سے زیادہ کسی کو مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں پایا: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قاسم (۲)... حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین اور (۳)... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

نوافل کی کثرت:

﴾6804﴿... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عَمرو شَیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عصر آخری وقت (2) میں پڑھا کرتے تھے نیز ظہر و عصر کے درمیان کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے۔

بھلائی کی بات نیکوں سے سننا پسند کرتے:

﴾6805﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عبلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس حاضر ہوتے پھر وہ وعظ و نصیحت فرماتے۔ ایک روز آپ موجود نہ تھے تو کسی مؤذن نے وعظ شروع کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اجنبی آواز سنی تو فرمایا: "یہ کون ہے؟" اس نے اپنے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: "خاموش ہو جا! بھلائی کی بات ہم نیک لوگوں سے ہی سننا پسند کرتے ہیں۔"

﴾6806﴿... حضرتِ سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

1... غیلان اور صالح یہ دونوں کفریہ عقائد رکھتے تھے۔ ان کے عقائد کے بارے میں تفصیل جاننے کے لئے اَلْمِلَل وَالنِّحَل، صفحہ 230 تا 233 کا مطالعہ کیجئے۔

2... احناف کے نزدیک: وقتِ عصر: ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل ہونے سے، آفتاب ڈوبنے تک ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱ / ۴۵۰، ماخوذاً)

عَلَیْہ نے فرمایا: ”حلم کا رُتبہ عقل سے بڑھ کر ہے کیونکہ حِلم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صفت ہے۔“

اَبدال مقرر کردیئے گئے:

﴿6807﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حَفْص عَمرو بن ابو سلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو فرماتے سنا: ”کسی نے خواب دیکھا کہ ایک ابدال(1) کا وصال ہو گیا تو حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس کی جگہ مقرر فرما دیا گیا۔“

﴿6808﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابو سلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن وَسّاج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ”اگر آپ میں دو عادتیں نہ ہوتیں تو آپ کامل مرد ہوتے۔“ آپ نے استفسار فرمایا: ”وہ کون سی ہیں؟“ حضرتِ سیِّدُنا عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: (۱) لوگ آپ کے پاس چل کر آتے ہیں آپ لوگوں کے پاس نہیں جاتے (۲) آپ نے جانوروں کی ران پر اپنا نام لکھ رکھا ہے حالانکہ قبیلے کا نام ہی کافی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تمہارا یہ کہنا کہ ”لوگ میرے پاس آتے ہیں میں نہیں جاتا“ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مجھ سے پہلے نماز سے فارغ ہو جاتے ہیں اور یہ کہنا کہ ”میں نے جانوروں کی ران پر اپنا نام لکھ رکھا ہے“ تو میری نظر میں جانوروں کی ران پر اپنا نام لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

حفاظتِ ایمان کی دعا دو:

﴿6809﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو جمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اَلوداع کرتے ہوئے کہا: ”اے ابو مقدام! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی حفاظت فرمائے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اے بھتیجے! جان کی حفاظت کی نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت کی دعا دو۔“

---

(1)... اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ”ابدال“ ہے: یہ ہر دور میں سات ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سات زمین کی حفاظت فرماتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے زمین کا ایک حصہ ہوتا ہے جہاں ان کی ولایت ہوتی ہے۔ یہ ساتوں بالترتیب ان سات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے قدم پر ہوتے ہیں: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم (۲)... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ (۳)... حضرتِ سیِّدُنا ہارون (۴)... حضرتِ سیِّدُنا ادریس (۵)... حضرتِ سیِّدُنا یوسف (۶)... حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ اور (۷)... حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِمُ السَّلَام۔ (جامع کرامات اولیاء، ۱/ ۶۹)

حسد اور خود پسندی سے حفاظت:

﴿6810﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جو بندہ موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے وہ حسد اور خود پسندی سے محفوظ رہتا ہے۔“

کیا ہی اچھا ہے وہ۔۔۔!

﴿6811﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعَجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”کیا ہی اچھا ہے وہ اسلام جو ایمان سے مزیَّن ہو، کیا ہی اچھا ہے وہ ایمان جو تقویٰ سے مزین ہو، کیا ہی اچھا ہے وہ تقویٰ جو علم سے مزین ہو، کیا ہی اچھا ہے وہ علم جو حلم سے مزین ہو اور کیا ہی اچھا ہے وہ حلم جو نرمی سے مزین ہو۔“

سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو، حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء، حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ، حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن غَنْم، حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن نُسَی، حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شعبہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا وَرَّاد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور عبدالملک بن مروان سے احادیث روایت کی ہیں۔

عالم اور جاہل کی پہچان:

﴿6812﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اُمت کے غمخوار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے، وہی انسان عالم ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرے اور انسان کے جاہل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنی رائے کو پسند کرے، لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں: مومن اور جاہل، مومن کو اذیت نہ پہنچاؤ اور جاہل سے میل جول نہ رکھو۔“[1]

1... معجم اوسط، ۶/ ۲۵۷، حدیث: ۸۶۹۸

علم اُٹھ جانے سے مراد:

﴾6813﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولوں کے سردار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”علم کے اُٹھالئے جانے سے مراد علما کا اٹھالیا جانا ہے۔“[1]

علم سیکھنے سے ہی آتا ہے:

﴾6814﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منوَّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور بُردباری قوتِ برداشت سے پیدا ہوتی ہے۔ جو شخص بھلائی حاصل کرنا چاہے اُسے بھلائی عطا کر دی جاتی ہے اور جو برائی سے بچنا چاہے اُسے بچالیا جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تمہارے لئے جنت ہے ہاں وہ شخص اعلیٰ درجات سے محروم رہے گا جو نجومیوں والا کام کرے، تیروں کے پانسے سے فال نکالے اور بدشگونی کے سبب سفر سے لوٹ جائے۔“[2]

شوقِ شہادت:

﴾6815-16-17﴿... حضرتِ سیِّدُنا اُبو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک غزوہ کا ارادہ فرمایا۔ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے۔ آپ نے یوں دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجاہدین کو سلامتی اور مالِ غنیمت عطا فرما۔“ چنانچہ ہم نے سلامتی کے ساتھ غزوہ میں شرکت کی اور ہمیں مالِ غنیمت حاصل ہوا۔ پھر ایک غزوہ کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کی: میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے۔ آپ نے پھر یہ دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجاہدین کو سلامتی اور مالِ غنیمت عطا فرما۔“ چنانچہ ہم نے سلامتی کے ساتھ غزوہ میں شرکت کی اور ہمیں مالِ غنیمت حاصل ہوا۔ پھر تیسری مرتبہ غزوہ کا ارادہ فرمایا تو خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو کر میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میں نے دو مرتبہ بارگاہِ عالی میں دعائے شہادت کی درخواست کی تو آپ نے یوں دعا کی: اے

1... دارمی، المقدمۃ، باب فی ذھاب العلم، ۱/ ۸۹، حدیث: ۲۴۰ عن ابی امامۃ

2... معجم اوسط، ۲/ ۱۰۳، حدیث: ۲۶۶۳

اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجاہدین کو سلامتی اور مالِ غنیمت عطا فرما۔ چنانچہ ہم نے غزوہ میں شرکت کی اور سلامتی کے ساتھ مالِ غنیمت حاصل کیا۔ پھر جب چوتھی مرتبہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! مجھے کسی ایسے عمل کی تلقین فرمائیے جس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نفع دے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ " ارشاد فرمایا: "روزے رکھو کیونکہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔ "

راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد سے حضرتِ سیِّدُنا ابوامامہ، ان کی زوجہ محترمہ اور خادم اکثر روزے رکھا کرتے تھے اگر دن میں ان کے گھر آگ یا دھواں دکھائی دیتا تو لوگ جان لیتے کہ ان کے گھر مہمان آیا ہوا ہے۔

ایک درجہ بلند اور ایک گناہ معاف:

حضرتِ سیِّدُنا ابوامامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مزید فرماتے ہیں کہ تھوڑے عرصہ بعد میں پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے مجھے ایک عمل کا حکم فرمایا تھا، امید ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب مجھے فائدہ دے گا، مجھے ایک اور ایسا عمل بتائیے جس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے فائدہ دے۔ " ارشاد فرمایا: "جان لو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر سجدے کے سبب تمہارا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔ "[1]

﴿6818﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْن یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ "[2]

﴿6819﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا: "کیا آپ لوگ کسی گناہ کو کفر، شرک یا نفاق سمجھتے تھے؟ " انہوں نے فرمایا: "اللہ کی پناہ! ہم تو گناہ کے مرتکب کو گنہگار مومن کہتے تھے۔ "

کمالِ ایمان میں رکاوٹ:

﴿6820﴾... حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت

1... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ۸/ ۲۶۹، حدیث: ۲۲۲۰۲

2... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا... الخ، ۱/ ۴۲، حدیث: ۷۱

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”انسان اس وقت تک کمالِ ایمان کو نہیں پہنچ سکتا جب تک جھوٹ اور مزاح اگرچہ بات سچ ہو چھوڑ نہ دے اور حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑا ترک نہ کر دے۔“[1]

فرض نماز کے بعد کا ایک وظیفہ:

﴿6821﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا وَرّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط لکھا: ”کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرض نماز کے بعد کچھ پڑھتے تھے؟“ انہوں نے جواب لکھا: بے شک نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرض نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے: ”لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے، وہ جو چاہے اس پر قادر ہے، اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ جو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی نہیں دے سکتا، تیری پکڑ کے وقت کسی مرتبے والے کو اس کا رُتبہ نفع نہیں دیتا۔“[2]

﴿6822﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو کیا اور موزوں کے اوپر نیچے مسح فرمایا[3]۔[4]

﴿6823﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ

---

1 ...مسند شامیین، رجاء عن عبد الرحمن بن غنم الاشعری، ۳/ ۲۱۵، حدیث: ۲۱۱۵

2 ...مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، ص۲۹۸، حدیث: ۵۹۳

3 ...موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کرنا سنت ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر دین رائے سے ہوتا تو موزوں کے نیچے مسح کرنا اوپر مسح کرنے سے بہتر ہوتا، میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا ہے کہ آپ موزوں کے اوپر مسح کرتے تھے۔ اس کے تحت مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: موزوں کے صرف ظاہر پر مسح ہوگا نہ کہ تلے پر جیسا کہ ہمارے امام صاحب (امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا قول ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۳۹)

4 ...مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث المغیرۃ بن شعبۃ، ۶/ ۳۴۰، حدیث: ۱۸۲۲۲

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قتل کا اعتراف کرنے والے کی کوئی بات عاقلہ پر لازم نہ کرو۔[1]

﴿6824﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر چیز کی ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا تکبیرِ اولیٰ ہے، پس اس پر پابندی کرو۔“[2]

حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمَشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

اہلِ شام کے امام حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔

قرآن درست پڑھنے والے:

﴿6825﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس کے علم نے اسے نفع نہیں پہنچایا اس کی جہالت نے اسے نقصان پہنچایا، قرآن پاک پڑھو وہ تمہیں برائیوں سے روکے گا اگر ایسا نہ ہو تو سمجھ لو تم نے ٹھیک طرح نہیں پڑھا۔

رب تعالیٰ سے جا ملنے کی تمنا:

﴿6826﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد ربّہ بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے مرضِ وصال میں ان کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو کسی نے ان سے کہا: ”ابوعبداللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو عافیت دے۔“ آپ نے فرمایا: ”جس کے عفو و درگزر کی امید کی جاتی ہے اس سے مل جانا ایسے کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے جس کے شر سے امان نہیں۔“

ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ انسانی شیاطین، ابلیس اور اس کے لشکر کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے۔

---

1 ...دارقطنی، کتاب الحدود والدیات وغیر ذلک، ۳/ ۲۱۱، حدیث: ۳۳۴۵

2 ...شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/ ۷۳، حدیث: ۲۹۰۷

موت کو پسند کرو:

﴿6827﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد ربّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: "اے ابو عبد اللہ! کیا آپ جنت کو پسند کرتے ہیں؟" آپ نے فرمایا: "جنت کسے پسند نہیں، تم موت کو پسند کرو کیونکہ موت کے بغیر جنت نہیں دیکھ پاؤ گے۔"

﴿6828﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو خط لکھا: "آپ اسلام کے ظاہری علم سے مشرف ہو چکے، اب محبت و قرب کے لحاظ سے اسلام کا باطنی علم حاصل کیجئے۔"

تکمیل علم کے لئے سوالات:

﴿6829﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں دِمَشق آیا تو علم کی کچھ باتیں زیادہ نہیں جانتا تھا، دمشق کے اہل علم حضرات نے میرے سوالوں کے جواب نہ دیئے حتّٰی کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

﴿6830﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو رزین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے تقدیر کے متعلق کثرت سے پوچھنے لگے تو میں نے سوچا میں بھی ان سے ایک سوال کر لوں۔ چنانچہ میں نے پوچھا: "ایک مقروض شخص جس کے پاس ایک باندی کے علاوہ کوئی اور مال نہ ہو، کیا وہ باندی سے عزل[1] کر سکتا ہے؟" ارشاد فرمایا: "نہیں، اسے عزل کی اجازت نہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس جان کا آنا لکھ دیا ہے وہ آکر رہے گی لہٰذا اس کا عزل کرنا درست نہیں۔

اچھی نیت پر ثواب کی امید:

﴿6831﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن حِزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو عرض کی: "اس سال حج پر جانے کے متعلق آپ کا کیا خیال

1... عزل سے متعلق تفصیلی حاشیہ ماقبل روایت: 6710 کے تحت ملاحظہ فرمایئے۔

ہے؟" فرمایا: "تمہیں کیا ہو گیا کہ بیماری میں مجھ سے ایسا سوال کرتے ہو؟" میں نے عرض کی: "نیت کرنے میں کیا حرج ہے؟ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ شفا عطا فرمائے تو تشریف لے جایئے گا اور اگر اس بیماری میں موت آجائے تو نیت کا ثواب لکھا جائے گا۔"

بابرکت پانی:

﴿6832﴾... حضرتِ سیِّدُنا برکت اَزدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو وضو کروانے کے بعد رومال پیش کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور اپنے دامن سے چہرہ پوچھتے ہوئے[1] فرمایا: "وضو کا پانی بابرکت ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ برکت میرے کپڑوں میں ہی رہے۔"

﴿6833﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ علما چار ہیں: (۱)...مدینہ منورہ میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسیّب (۲)...کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا عامر شَعبی (۳)...بصرہ میں حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور (۴)...شام میں حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

﴿6834﴾... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میرا اور حضرت امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا تیمم کے مسئلے پر مکالمہ ہوا، ان کا کہنا تھا کہ تیمم میں ہاتھوں کا مسح بغل تک کیا جائے گا[2]۔ میں نے ان سے دلیل مانگی تو انہوں نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی: "فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ[3]" اور کہا: "یہاں ہاتھ دھونے سے مراد مکمل ہاتھ ہے (یعنی بغل تک)۔" میں نے کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا (پ۶، المائدۃ:۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو مرد اور عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو۔" یہاں کتنا

1... سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بطورِ تنبیہ فرماتے ہیں: علماء میں مشہور ہے کہ اپنے دامَن آنچل سے بدن نہ پونچھنا چاہئے اور اسے بعض سلف سے نقل کرتے ہیں اور ردالمحتار میں فرمایا: دامن سے ہاتھ منہ پونچھنا بھول پیدا کرتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۱/ ۲۵۰) البتہ وضو کرتے ہی فوراً مسجد میں جانا ہو اور اعضائے وضو خشک کرنے کے لئے کوئی رومال وغیرہ نہ ہو تو دامن وغیرہ سے پونچھ لینے میں حرج نہیں کہ "وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے۔" (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۱۰۲۴)

2... احناف کے نزدیک: کہنیوں تک کیا جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۵۵، ماخوذاً)

3... ترجمۂ کنزالایمان: تو اپنے منہ دھوؤ اور ہاتھ۔ (پ۶، المائدۃ: ۶)

ہاتھ کاٹا جائے گا؟ اس دلیل کے ذریعے میں ان پر غالب آ گیا۔[1]

﴾6835﴿... حضرتِ سیِّدُنا معقل بن عُبَیْدُ اللہ جزری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس ایک شخص آیا اور یہ آیت مبارکہ تلاوت کرنے لگا:

عَلَیۡکُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ ۚ لَا یَضُرُّکُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَیۡتُمۡ ؕ (پ۶، المائدۃ: ۱۰۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔

آپ نے فرمایا: اے بھتیجے! اس سے مراد یہ ہے کہ جب واعظ ڈرائے اور لوگ نہ مانیں تو تم اپنی فکر کرو، گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا جبکہ تم راہ پر ہو۔ میرے بھتیجے! اب ہم وعظ شروع کرتے ہیں لوگ حاضر ہیں۔

علم کس سے حاصل کیا جائے؟

﴾6836﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: "علم اسی سے حاصل کرو جس کی شہادت مقبول ہو۔"

﴾6837﴿... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مجھے قتل ہو جانا عہدۂ قضا سنبھالنے سے زیادہ پسند ہے اور عہدۂ قضا میرے نزدیک بیت المال کی ذمہ داری سے بہتر ہے۔

﴾6838﴿... حضرتِ سیِّدُنا تمیم بن عطیّہ عنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو اکثر فارسی کا یہ لفظ "نَادَانَم" کہتے سنا یعنی میں نہیں جانتا۔

نرم دل شخص کے گناہ کم ہوں گے:

﴾6839﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو مہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "جس کا دل نرم ہو گا اس کے گناہ کم ہونگے۔"

راہِ جنت کا مسافر:

﴾6840﴿... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بن ثوبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی

---

[1]... احناف کے نزدیک: پہلی بار چوری کرنے پر چور کا دہنا ہاتھ گٹے سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغ دیا جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۴۲۰، ماخوذاً)

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”جو اللہ کے ولی سے محبت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے محبت فرماتا ہے اور جو علم سیکھنے کے لئے نکلے وہ واپسی تک جنت کی راہ میں ہوتا ہے۔“

پیر اور جمعرات کی فضیلت:

﴿6841﴾... حضرتِ سیِّدُنا بُرد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے اور فرماتے: حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت باسعادت پیر کے روز ہوئی، آپ نے اعلانِ نبوت پیر کے روز فرمایا، آپ کا وصال پیر کو ہوا اور پیر اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

ذکر الٰہی میں رات گزارنے کی فضیلت:

﴿6842﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد اللہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں گزاری وہ صبح اس حال میں کرے گا گویا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔

﴿6843﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے حدیث بیان فرمائی کہ جو یہ پڑھے ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہ“ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ جہاد سے بھاگا ہو۔

عذاب سے محفوظ آنکھیں:

﴿6844﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمَشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ دو آنکھوں کو عذاب نہیں پہنچے گا: (۱)...خوفِ خدا میں آنسو بہانے والی (۲)...مسلمانوں کی حفاظت میں جاگنے والی۔

﴿6845﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مؤمنین نرم دل اور نرم طبیعت ہوتے ہیں جیسے نکیل والا اونٹ کہ اگر چلایا جائے تو اطاعت کرے اور اگر پتھر پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔

سلامتی تنہائی اختیار کرنے میں ہے:

﴿6846﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”فضیلت اگرچہ جماعت میں ہے مگر سلامتی تنہائی میں ہے۔“

﴿6847﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: قیامت قائم ہونے سے پہلے لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ علما کو مردار گدھے سے زیادہ برا سمجھا جائے گا۔

فرائض کے بعد افضل عمل:

﴿6848﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد اللہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: فرائض کے بعد افضل عبادت بھوکا پیاسا رہنا ہے۔

بھلائیوں سے محرومی کا ایک سبب:

حضرتِ سیِّدُنا بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: منقول ہے کہ بھوکا پیاسا شخص نصیحت جلد قبول کرتا ہے، اس کا دل جلد نرم ہوجاتا ہے نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زیادہ کھانے سے بندہ بہت سی بھلائیوں سے محروم ہوجاتا ہے۔

ربّ تعالٰی کا پسندیدہ بندہ:

﴿6849﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوحبیب مَوصِلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمَشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام سے مسکرا کر ملاقات کی اور مصافحہ کیا تو حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: ”اے میری خالہ کے بیٹے! میں آپ کو یوں مسکراتے دیکھ رہا ہوں گویا آپ امن پا چکے؟“ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: ”اے میری خالہ کے بیٹے! میں آپ کی پیشانی پر شکن دیکھ رہا ہوں گویا آپ مایوس ہوگئے ہیں؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان

دونوں کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تم میں سے میرا زیادہ پسندیدہ بندہ وہ ہے جو زیادہ مسکرا کر ملے۔

رحمت الٰہی سے نا امید نہیں ہونا چاہئے:

﴿6850﴾... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں جس میں ہوں وہ ان پر قائم رہے اور تین چیزیں جس میں ہوں وہ ان سے چھٹکارا حاصل کرے۔ چار چیزیں یہ ہیں: شکر، ایمان، استغفار اور دعا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (۱، ۲)...مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ [1] (۳)...وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ [2] (۴)...مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ [3] اور تین چیزیں یہ ہیں: عہد شکنی، فریب اور سرکشی (زیادتی)۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿1﴾...

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ (پ۲۶، الفتح: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا۔

﴿2﴾...

وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ (پ۲۲، فاطر: ۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور بُرا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔

﴿3﴾...

اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ (پ۱۱، یونس: ۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے۔

ابلیس کو رحمت الٰہی کی امید:

﴿6851﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب بن مُدرِک حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمارے قبیلے میں حضرت فارعہ بنت مُستورِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نامی ایک عبادت گزار خاتون تھیں۔ ایک دفعہ انہوں نے شیطان کو ایک چبوترے پر دیکھا کہ سجدے میں گرا ہوا ہے اور آنسو اس کے رخساروں پر اس طرح بہہ رہے ہیں جیسے بچہ پیدائش کے وقت روتا ہے۔ انہوں نے پوچھا: ”اے

[1]...ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ۔ (پ۵، النسآء: ۱۴۷)

[2]...ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ انھیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔ (پ۹، الانفال: ۳۳)

[3]...ترجمۂ کنزالایمان: تمہاری کچھ قدر نہیں میرے رب کے یہاں اگر تم اُسے نہ پوجو۔ (پ۱۹، الفرقان: ۷۷)

ابلیس! اتنے لمبے سجدے سے تجھے کیا فائدہ؟" شیطان نے کہا: "اے نیک شخص کی نیک بیٹی! میں امید لگائے بیٹھا ہوں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی قسم پوری فرما چکا ہو گا تو مجھے دوزخ سے نکال دے گا۔"

حضرتِ سیِّدُنا ابو عُمر دُوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہتے ہیں: یہ ابلیس ہو کر رحمتِ الٰہی کی آس لگائے بیٹھا ہے تو ہم بندے ہو کر کیوں نہ لگائیں۔

﴿6852﴾... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۝۵ (پ۲۱، الاحزاب: ۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو گناہ انجانے میں کیا جائے وہ معاف ہے اور جو جان بوجھ کر کیا جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دے گا۔

سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اور ایک کسان کا مکالمہ:

﴿6853﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُ الرحمٰن دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن داوٗد عَلَیْہِمَا السَّلَام بالوں سے بنی ہوئی ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے اور ان کے اصحاب ان کے گرد بیٹھے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہَوا کو حکم دیا تو اس نے چٹائی کو اوپر اٹھالیا، جنات وانسان آپ کے سامنے چلنے لگے، پرندوں نے سایہ کر دیا۔ ایک کسان کھیت میں کام کر رہا تھا۔ اس نے دل میں کہا: "اگر حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام میرے سامنے ہوتے تو میں ان سے تین باتیں کرتا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ کسان کے پاس جایئے۔ آپ گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے پاس پہنچے اور فرمایا: "اے کسان! میں سلیمان ہوں، تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔" کسان عرض گزار ہوا: "آپ کو میرے دل کے ارادے کا علم کیسے ہوا؟" ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کا علم عطا فرمایا۔" کسان نے عرض کی: "میں نے اس علم پر یقین کیا۔ خدا کی قسم! جب میں نے آپ کو نعمتوں میں دیکھا تو خود سے کہنے لگا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی گزشتہ لذتیں اور نعمتیں ختم ہو جاتی ہیں جبکہ

میں جس مَشقت و تھکن میں کل تھا آج بھی ویسا ہی ہوں مگر گزشتہ لذت دوبارہ نہ آپ محسوس کرتے ہیں نہ میں گزری ہوئی تکلیف دوبارہ محسوس کرتا ہوں۔" حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے دوسری بات کی وضاحت چاہی تو اس نے کہا: "میں نے خود سے یہ کہا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام بھی اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہیں گے اور مجھے بھی مرجانا ہے۔" ارشاد فرمایا: "تم نے سچ کہا۔" کسان عرض گزار ہوا: "تیسری بات میں نے فقط خود کو خوش کرنے کے لئے کہی تھی کہ بروزِ قیامت آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے ان نعمتوں کے متعلق پوچھ جائے گا مجھ سے سوال نہیں ہوگا۔" یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام گھوڑے سے اُتر کر سجدے میں گر گئے اور روتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اے میرے رب! اگر تو جواد اور بخل سے پاک نہ ہوتا تو میں ضرور تجھ سے ان نعمتوں کے واپس لینے کا سوال کرتا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: "اے سلیمان! اپنا سر اٹھالو کیونکہ اپنے بندے سے راضی ہو کر جو نعمت اسے عطا کرتا ہوں اس کا حساب نہیں لوں گا۔"

کوّے کے بچے کی غذا:

﴿6854﴾... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یوں دعا کرتے تھے: "اے کوّے کے بچے کو گھونسلے میں رزق دینے والے۔" اس طرح دعا اس لئے کرتے تھے کیونکہ کوّے کا بچہ جب انڈے سے نکلتا ہے تو سفید ہوتا ہے، کوّا اسے دیکھ کر نفرت کرنے لگتا ہے، بچہ جب اپنا منہ کھولتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مکھیوں کو بھیج دیتا ہے جو اس کے منہ میں داخل ہو کر اس کی غذا بن جاتی ہیں، جب بچہ کالا ہو جاتا ہے تو مکھیاں اس کے پاس آنا بند ہو جاتی ہیں اور کوّا واپس آکر بچے کی غذا کا انتظام کرتا ہے۔

15 افراد اور 25 مرتبہ استغفار:

﴿6855﴾... حضرتِ سیِّدُنا صدقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: جس اُمت میں ہر روز 15 افراد 25 مرتبہ استغفار کرتے ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمت کو عذاب نہیں فرماتا۔

والدین کی خدمت کی برکت:

﴿6856﴾... حضرتِ سیِّدُنا منیر بن علاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: والدین کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا گناہوں کو مٹاتا ہے،[1] جب تک انسان اپنے کنبے کے بڑے شخص کے ماتحت رہتا ہے بھلائی پر قادر رہتا ہے۔

﴿6857﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بن ثَوبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو شخص کسی کی دل جوئی کرتے ہوئے فوت ہو اوہ شہید ہے۔

﴿6858﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ یزید بن عبد الملک بن مروان حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور ان کے رفقاء کے پاس آیا۔ جب ہم نے اسے دیکھا تو اس کے لئے جگہ کشادہ کرنا چاہی۔ آپ نے فرمایا: ”اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو، اسے جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھنے دو تاکہ عاجزی سیکھے۔“

﴿6859﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ (پ۳۰، الانشقاق: ۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: ضرور تم منزل بمنزل چڑھو گے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہر 20 سال بعد تم ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہو جاؤ گے۔

فکروں میں کمی کا طریقہ:

﴿6860﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن فرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو خوشبو لگائے اس کی عقل تیز ہوتی ہے اور جو صاف ستھرے کپڑے پہنے اس کی فکریں کم ہوتی ہیں۔

روزہ دار کی غذا:

﴿6861﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُمیّہ بن یزید قریشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول

[1]... نیک اعمال گناہِ صغیرہ کا کفارہ بنتے ہیں گناہِ کبیرہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خیال رہے کہ گناہِ کبیرہ جیسے کفر و شرک، زنا، چوری وغیرہ یوں ہی حقوق العباد بغیر توبہ و ادائے حقوق معاف نہیں ہوتے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۶۰)

دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: ”پاکیزہ شے روزے دار کی غذا ہے۔

﴿6862﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا، جب وہ رکوع اور سجدہ کرتا تو رونے لگتا، میں نے سوچا کہ یہ ریاکار ہے تو میں ایک سال تک رونے سے محروم رہا۔

﴿6863﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ ایک شخص آپ پر بہت مہربان تھا تو آپ نے فرمایا: ”خرابی ہے اس شخص کے لئے جس کا کوئی بھولا بھالا دوست نہیں۔“

﴿6864﴾... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کسی بے وقوف اور منافق سے معاہدہ نہ کرو، انہوں نے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کی پاسداری نہ کی جو تمہارے عہد سے بڑھ کر ہے۔

سیِّدُنا مکحول دِمَشقی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی احادیث

آپ نے متعدد صحابۂ کرام مثلاً حضرتِ سیِّدُنا انس، حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اَسقع، حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہِند داری، حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعلبہ خشنی، حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ بن یَمان، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو، حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب، حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء، حضرتِ سیِّدُنا شدّاد بن اَوس اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور دیگر سے احادیث روایت کی ہیں۔

منافقت، بے حیائی اور علم:

﴿6865﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا کب ترک کر دیا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: جب تم میں وہ باتیں ظاہر ہوں گی جو تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ظاہر ہوئی تھیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”تمہارے حکمران کا منافقت سے کام لینا، بُرے لوگوں میں بے حیائی کا عام ہونا اور علم کا تمہارے چھوٹے اور کمتر لوگوں میں منتقل ہو جانا۔“[1]

[1]... مسند شامیین، مکحول عن انس، ۴/ ۳۰۱، حدیث: ۳۳۶۸

جہنم سے نجات:

﴿6866﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اُمت کے غمخوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُكَ وَاُشْھِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ یعنی الٰہی! میں تجھے، تیرے حاملین عرش اور دیگر فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو اللہ ہے، تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔" جو صبح یا شام یہ کلمات ایک مرتبہ پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چوتھائی حصے کو جہنم سے آزاد کردے گا، جو دو مرتبہ پڑھے اس کے نصف حصے کو جہنم سے آزاد کردے گا، جو تین مرتبہ پڑھے اس کے چوتھائی حصے کو جہنم سے آزاد کردے گا اور اگر کسی نے چار مرتبہ پڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم سے نجات عطا فرمادے گا۔[1]

کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کا وبال:

﴿6867﴾... حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رحمت عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی نہ مناؤ ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عافیت عطا فرما کر تمہیں مبتلا کردے گا۔"[2]

کلمہ طیبہ کی تلقین:

﴿6868﴾... حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ آخر الزماں، مالک کون ومکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اپنے فوت ہونے والوں کو کلمۂ طیبہ کی تلقین کرو اور انہیں جنت کی بشارت دو کیونکہ بُردبار مرد وعورت بھی موت کے وقت حیران ہوتے ہیں۔ بے شک شیطان موت کے وقت انسان کے قریب ہوجاتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! نزع کے وقت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنا تلوار کے ہزار وار سے زیادہ سخت ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں

1... ابو داود، کتاب الادب، باب ما یقول اذا اصبح، ۴/ ۴۱۲، حدیث: ۵۰۶۹

2... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب: ۱۱۹، ۴/ ۲۲۷، حدیث: ۲۵۱۴

میری جان ہے! انسان کی جان اس وقت تک نہیں نکلتی جب تک ہر رگ پر تکلیف نہ پہنچے۔[1]

اولیاءُ اللہ کی شان:

﴿6869﴾... حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک بندے کو زندہ فرمائے گا جس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہ ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے فرمائے گا: تجھے دونوں باتوں میں سے کیا پسند ہے کہ تجھے تیرے اعمال کا بدلہ دوں یا اپنے احسان اور فضل کے ساتھ بدلہ دوں؟" بندہ کہے گا: "مولا! تو جانتا ہے کہ میں نے تیری نافرمانی نہیں کی۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: "میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے کسی ایک کے بدلے پکڑ لو۔" تو اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہے گی، ساری نیکیاں ایک نعمت گھیر لے گی۔ بندہ کہے گا: "مولا! اپنی رحمت اور فضل سے بدلہ عطا فرما۔" رب تعالیٰ فرمائے گا: "میری رحمت اور میرے فضل (سے بدلہ ملے گا)۔" اتنے میں ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: کیا تو میرے اولیا سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تو لوگوں سے دور رہتا تھا۔ فرمائے گا: کیا تو میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا؟ بندہ کہے گا: "مولا! میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جو میرے اولیا سے دوستی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے وہ میری رحمت سے محروم ہے۔[2]

﴿6870﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں مسکراتے ہوئے اشعار کہتے تھے اور آپ بھی مسکراتے۔[3]

دھوکا دہی کا وبال:

﴿6871﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حسن اخلاق کے پیکر، شافع محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان کسی مسلمان پر اعتماد کرے اور وہ اسے دھوکا دے تو

1... التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ للقرطبی، باب تلقین المیت: لا الہ الا اللہ، ص ۳۵

2... معجم کبیر، ۱۹/ ۵۹، حدیث: ۱۴۰

3... نسائی، کتاب السھو، باب قعود الامام فی مصلاہ بعد التسلیم، ص ۲۳۴، حدیث: ۱۳۵۵، عن جابر بن سمرۃ

دھوکے سے کمایا ہوا مال ناجائز کمائی ہے۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابو تَوبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے یوں مروی ہے: اعتماد کرنے والے کو دھوکا دینا حرام ہے۔[2]

﴿6872﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہند داری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے دکھاوا کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کے عمل کو ظاہر کر کے اسے عام رسوا کرے گا۔[3] [4]

﴿6873﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتّٰی کہ جس کی پانچ اولادیں ہوں گی وہ تمنا کرے گا کہ چار ہوتیں، جس کی چار ہوں گی وہ تین کی اور جس کی تین ہوں گی وہ دو کی اور جس کی دو ہوں گی وہ ایک کی اور ایک والا تمنا کرے گا کہ اس کی اولاد ہی نہ ہوتی۔[5]

قیامت کی نشانیاں:

﴿6874﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کی کچھ نشانیاں ہیں۔'' عرض کی گئی: ''وہ نشانیاں کیا ہیں؟'' ارشاد

---

1 ...سنن کبری للبیھقی، کتاب البیوع، باب ماورد فی غبن المسترسل، ۵/ ۵۷۱، حدیث: ۱۰۹۲۳

2 ...سنن کبری للبیھقی، کتاب البیوع، باب ماورد فی غبن المسترسل، ۵/ ۵۷۱، حدیث: ۱۰۹۲۳، عن جابر

3 ...دارمی، کتاب الرقاق، باب من رای رای اللہ بہ، ۲/ ۴۰۰، حدیث: ۲۷۴۸

4 ...مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 620** پر اسی مفہوم کی ایک روایت کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی کے بہت معانی ہیں، ایک یہ کہ جو شخص کسی مشہور شریف آدمی کی پگڑی اچھالے اس کا مقابلہ کرے تاکہ اس مقابلہ سے میری شہرت ہو، دوسرے یہ کہ جو کسی شخص کو دنیا میں جھوٹے طریقہ سے اچھالے تاکہ اس کے ذریعہ مجھے عزت و روزی ملے جیسے آج کل بعض جھوٹے پیروں کے مرید اس کی جھوٹی کرامتیں بیان کرتے پھرتے ہیں تاکہ ہم کو بھی اس کے ذریعہ عزت ملے کہ ہم اس کے بالکے (یعنی بچے وطفیلی) ہیں، تیسرے یہ کہ جو شخص دنیا میں نام و نمود چاہے نیکیاں کرے۔ مگر ناموری کے لیے یا جو شخص کسی کے ذریعہ سے اپنے کو مشہور و نامور کرے قیامت میں ایسے شخصوں کو عام رسوا کیا جاوے گا کہ فرشتہ اسے اونچی جگہ کھڑا کرکے اعلان کرے گا کہ لوگو یہ بڑا جھوٹا مکار فریبی تھا۔

5 ...الزھد للمعافی بن عمران، باب فی فضل قلۃ المال والولد، ص۱۸۸، حدیث: ۱۹

فرمایا: "مساجد میں فسّاق کی تعداد بڑھ جائے گی، بُرے لوگ اچھوں پر غالب ہوں گے۔" کسی اعرابی نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسے وقت کے لئے آپ کیا فرماتے ہیں؟" ارشاد فرمایا: "اپنے گھر کی چٹائی پر تنہائی اختیار کرو۔"[1]

﴿6875﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعلبہ خُشَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، مالکِ بحر وبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک تم میں سب سے پسندیدہ اور میرے قریب تر اچھے اخلاق والے ہیں اور تم سب میں مجھ سے دور برے اخلاق والے ہیں جو زیادہ بولتے، مذاق اور طعنہ زنی کرتے ہیں۔[2]

لمحہ بھر راہِ خدا میں گزارنے کی فضیلت:

﴿6876﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سردارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جہاد سے پہلے (فرض) حج کرنا 50 جہادوں میں شرکت سے افضل ہے اور حج کے بعد جہاد کرنا 50 حج کرنے سے افضل ہے اور لمحہ بھر راہِ خدا میں ٹھہرنا 50 حج سے افضل ہے۔"[3]

روزِ جمعہ کی فضیلت:

﴿6877﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ غیب دان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "دوزخ کی آگ روز بھڑکائی جاتی ہے اور اس کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں سوائے جمعہ کے، جمعہ کے دن دوزخ کی آگ بھڑکائی جاتی ہے نہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔"[4]

دو امن اور دو خوف:

﴿6878﴾... حضرتِ سیِّدُنا شداد بن اوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "بابُ الحجرات" کے متعلق گفتگو میں مصروف تھے کہ اچانک قبیلہ بنو عامر کا سردار ایک بوڑھے

---

1 ...موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب العزلة والانفراد، ۶/ ۵۴۲، حدیث: ۹۳ بتغیر

2 ...مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث ابی ثعلبة، ۶/ ۲۲۰، حدیث: ۱۷۷۴۷

3 ...مسند شامیین، مکحول عن عبد اللّٰہ بن عمر، ۴/ ۳۲۷، حدیث: ۳۴۵۷

4 ...مسند شامیین، مکحول عن عبد اللّٰہ بن عمر، ۴/ ۳۲۸، حدیث: ۳۴۵۹

شخص کے ساتھ حاضر ہوا۔ بوڑھا شخص لاٹھی کا سہارا لیا ہوا تھا۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں باادب کھڑے ہو کر اپنے دادا تک اپنا نسب بیان کیا پھر عرض گزار ہوا: ”اے عبد المطلب کے بیٹے! علم کس چیز سے بڑھتا ہے؟“ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سیکھنے سے۔“ پھر عرض کی: ”برائی کس طرح بڑھتی ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”بار بار کرنے سے۔“ اس نے عرض کی: ”گناہوں کے بعد نیکی فائدہ دیتی ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”ہاں! توبہ گناہ کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ جب بندہ فراخی میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبت کے وقت اس کی مدد فرماتا ہے۔“ بوڑھا عرض گزار ہوا: ”اے عبد المطلب کے بیٹے! یہ کیسے ہوتا ہے؟“ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”میرے عزت وجلال کی قسم! میں کبھی اپنے بندے کو دو امانوں میں جمع کروں گا نہ کبھی دو خوف اس پر طاری کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو قیامت کے دن مجھ سے خوف زدہ رہے گا پھر اس کا خوف برقرار رہے گا اور جو بندہ دنیا میں مجھ سے خوف زدہ رہا تو قیامت میں وہ بے خوف رہے گا، اس دن اسے جنت میں داخل کروں گا پھر اس کا امن ہمیشہ برقرار رہے گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ اسے ہلاک نہ کروں گا۔“[1]

زبان پر حکمت کے چشمے:

﴿6879﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص 40 دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اخلاص اختیار کرے اس کے دل سے زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹیں گے۔“[2]

﴿6880﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے اپنے مسلمان بھائی کو تسمہ برابر کوئی چیز دی گویا اس نے اسے راہِ خدا کے لئے سواری دی۔“[3]

---

1 ...تاریخ طبری، ذکر مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ۴۸۴، حدیث: ۸۴۱

2 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ما ذکر عن نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی الزھد، ۸/ ۱۳۱، حدیث: ۴۳

3 ...مسند شامیین، مکحول عن ابی الدرداء، ۴/ ۳۳۷، حدیث: ۳۴۸۹

جمعہ کے دن عمامہ باندھنے کی فضیلت:

﴿6881﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمت عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”روزِ جمعہ عمامہ باندھنے والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔“[1]

﴿6882﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نزع کے وقت سے پہلے تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے[2]۔“[3]

نماز خطاؤں کو مٹاتی ہے:

﴿6883﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر نماز دوسری نماز سے پہلے ہونے والی خطاؤں کو مٹا دیتی ہے۔“[4]

سرحدوں پر پہرہ دینے کی فضیلت:

﴿6884﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”ایک دن اور ایک رات سرحد پر پہرہ دینا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے، اگر وہ اسی حالت میں مر جائے تو جو عمل وہ کرتا تھا وہ لکھا جاتا رہے گا، قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا اور اسے رزق دیا جائے گا۔“[5]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ضمانت میں رہنے والا شخص:

﴿6885﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابومالک اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ ذیشان، رحمت عالمیان

1... مسند شامیین، مکحول عن ابی الدرداء، ۴/ ۳۳۶، حدیث: ۳۴۸۷

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 365 پر فرماتے ہیں: اس (نزع) کے وقت کفر سے توبہ قبول نہیں کیونکہ ایمان کے لئے ایمان بالغیب ضروری ہے، اب غیب مشاہدہ میں آگیا، اسی لئے ڈوبتے وقت فرعون کی توبہ قبول نہ ہوئی، مگر گناہوں سے توبہ اس وقت بھی قبول ہے، اگر توبہ کا خیال آجائے اور الفاظ توبہ بن پڑیں۔

3... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ... الخ، ۵/ ۳۱۷، حدیث: ۳۵۴۸

4... مسند امام احمد، مسند الانصار، ۹/ ۱۳۱، حدیث: ۲۳۵۶۲

5... مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الرباط فی سبیل اللہ، ص ۱۰۵۹، حدیث: ۱۹۱۳

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا، اس کے وعدے کی تصدیق اور اس کے رسولوں پر ایمان کے ساتھ اس کی راہ میں نکلنے پر آمادہ ہوا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ضامن ہے، اگر وہ لشکر میں طبعی موت مر جائے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرمائے گا یا وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ضمانت میں صبح کرے گا اگرچہ طویل عرصہ غائب رہے اور سلامتی کے ساتھ غنیمت و ثواب لے کر گھر واپس آجائے، اگرچہ گھوڑے یا اونٹ سے گرنے کے سبب مر جائے یا زہریلے جانور کے ڈسنے سے یا بستر پر طبعی موت مرے جیسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے۔[1]

شب براءت کی فضیلت:

﴿6886﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شعبان کی پندرھویں شب مخلوق کی طرف نظر کرم فرماتا ہے اور کافر یا کینہ پرور کے سوا ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے[2]۔[3]

زبانِ عمر پر حق جاری فرما دیا:

﴿6887﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس سے ایک نوجوان گزرا تو میں نے اس سے کہا: ”میرے لئے مغفرت کی دعا کرنا۔“ اس نے کہا: ”آپ کے لئے میں مغفرت کی دعا کروں حالانکہ آپ تو صحابیٔ رسول ہیں؟“ میں نے کہا: ”ہاں۔“ نوجوان نے کہا: ”نہیں! پہلے آپ مجھے معاملے سے آگاہ کیجئے۔“ میں نے کہا: ”تم حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گزرے تھے، انہوں نے تمہاری تعریف کی اور میں نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے عمر کی زبان پر حق جاری فرما دیا جو وہ بولتے ہیں۔“[4]

1... سنن کبری للبیهقی، کتاب السیر، باب فضل من مات فی سبیل اللّٰہ، ۹/ ۲۸۰، حدیث: ۱۸۵۳۷

2... بعض جگہ شب برات کے دن ایک دوسرے کو حلوے وغیرہ کے تحفے بھیجتے ہیں اپنے قصوروں کی آپس میں معافی چاہ لیتے ہیں، ان سب کی اصل یہ حدیث ہے کہ عداوت و کینہ والا اس رات کی رحمتوں سے محروم ہے اور یہ تحفہ کینے دفع کرنے کا ذریعہ ہے نیز یہ رات عبادتوں کی، اور خیرات ہدایا (تحفے) وغیرہ بھی عبادت ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/ ۲۹۵)

3... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۲/ ۱۶۱، حدیث: ۱۳۹۰

4... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/ ۶۷، حدیث: ۲۱۳۵۳

مسند شامیین، هشام بن الغاز عن مکحول، ۲/ ۳۸۲، حدیث: ۱۵۴۳

﴿6888﴾… اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نعلین کے بغیر اور نعلین پہنے ہوئے (دونوں طرح) نماز پڑھتے دیکھا[1] نیز آپ کو (نماز کے بعد) دائیں اور بائیں دونوں جانب رخ کر کے بیٹھے دیکھا[2]۔[3]

﴿6889﴾… حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قضائے حاجت کے لئے نکلے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے چل دیا اور فراغت کے بعد برتن آپ کو دے دیا۔ آپ نے اپنے مبارک ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالے، وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔[4]

﴿6890﴾… حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مالک دوجہان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قرآن میں جھگڑنا کفر ہے[5]۔“[6]

﴿6891﴾… حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب خراسان کے قریبی علاقے فتح ہوئے تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رونے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس حاضر ہوئے اور پوچھا: ”امیر المؤمنین! آپ رو رہے ہیں

1... اس پر حاشیہ ماقبل روایت: 6460 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ111 پر ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: (حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اکثر اوقات سلام پھیر کر دعا کے لیے داہنی جانب رخ فرماتے تھے اس لئے فقہاء فرماتے ہیں کہ امام دعا کے وقت ہر طرف پھر سکتا ہے مگر داہنی طرف پھرنا بہتر کیونکہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو داہنی جانب محبوب تھی۔

3... نسائی، کتاب السھو، باب الانصراف من الصلاۃ، ص ۲۳۴، حدیث: ۱۳۵۸

4... بخاری، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین، ۱/ ۹۲، حدیث: ۲۰۳

5... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 208 پر فرماتے ہیں: یعنی آیات قرآنیہ کے معانی میں ایسا جھگڑا کرنا جس سے لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں قریباً کفر ہے کیونکہ لوگوں کے کفر کا ذریعہ ہے یا متشابہات کی تاویلوں میں جھگڑنا کفرانِ نعمت ہے یا قرآنی آیات اور آیات کی متواتر قراءتوں میں یہ جھگڑا کرنا کہ یہ کلام الٰہی ہیں یا نہیں کفر ہے یا قرآن کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑنا کہ ہر ایک اپنی رائے اور ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے یہ کفر ہے۔

6... ابوداود، کتاب السنۃ، باب النھی عن الجدال فی القراٰن، ۴/ ۲۶۵، حدیث: ۴۶۰۳

حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اس طرح کی کئی فتوحات سے نوازا ہے۔" فرمایا: میں کیوں نہ روؤں، خدا کی قسم! میں چاہتاہوں کہ ہمارے اور ان کے درمیان آگ کا دریا ہو۔ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ جب خراسان کے پہلو سے اسلام کو ڈھانے کے لئے عباس کی اولاد کا لشکر آئے تو جو ان کے جھنڈے تلے جمع ہو قیامت کے دن وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا[1]۔[2]

گدھوں سے زیادہ بُرے لوگ:

﴿6892﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ غیب دان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"وہ آگ ضرور تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی جو آج برہوت نامی وادی میں ٹھنڈی پڑی ہے، لوگ پریشانی میں مبتلا ہو جائیں گے، اس میں دردناک عذاب ہے، وہ جان ومال کھا جائے گی، آٹھ دنوں میں دنیا بھر میں پھیل جائے گی، پرندوں اور بادلوں کی طرح اُڑے گی، رات دوپہر سے زیادہ گرم ہو گی، زمین وآسمان میں اس کی آواز گرجدار بجلی کی طرح گرجتی ہو گی، دن کے وقت لوگوں کے سروں کے چھت سے بھی زیادہ قریب ہو گی۔" میں نے عرض کی:"یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس دن وہ مسلمانوں کے لئے سلامتی والی ہو گی؟" ارشاد فرمایا:"اس دن مسلمان ہونگے کہاں؟ اس وقت تو گدھوں سے زیادہ برے لوگ ہوں گے، مرد وعورت جانوروں کی طرح ایک دوسرے سے ملیں گے، کوئی انہیں روکنے والا نہ ہو گا۔"[3]

...

فرمانِ مصطفٰے: جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ عرض کی گئی: اور دو ہوں تو۔ ارشاد فرمایا: اور دو ہوں تب بھی۔ عرض کی گئی: اگر ایک ہو تو۔ ارشاد فرمایا: اگر ایک ہو تو بھی۔
(معجم اوسط، ۴/ ۳۴۷، حدیث: ۶۱۹۹)

1... اس حدیث کو علما نے موضوع وباطل قرار دیا ہے لہٰذا اسے بیان نہ کیا جائے۔

2... مسند شامیین، زید بن واقد عن مکحول، ۲/ ۲۰۳، حدیث: ۱۱۹۰ "عقار" بدلہ "عقاب"

3... تاریخ ابن عساکر، ۶۳/ ۲۶۷، حدیث: ۱۳۱۳۱، الرقم: ۸۱۴۸، ابو زکریا یحیی بن سعید الانصاری

حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن میسرہ خَراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان عطاء بن میسرہ خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود کو موت کی تیاری پر ابھارتے، مہلت کے دھوکے میں پڑنے سے نفرت کرتے، ماہر فقیہ، باعمل واعظ، آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے اور دنیا سے جانے پر یقین رکھتے تھے۔

عُلَمائے تصوف فرماتے ہیں: ہدایت کے متعلق غوروفکر کرنے، قبر وحشر کے لئے تیار رہنے اور (آخرت بہتر بنانے والے) اسباب کی طرف سبقت کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

رات بھر قیام اور دن میں جہاد:

﴿6893﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے، آپ رات بھر نماز پڑھتے، جب رات کا تہائی یا آدھا حصہ گزر جاتا تو اپنے خیمے سے ہمیں آواز دیتے: ”اے عبد الرحمٰن بن یزید، اے یزید بن جابر، اے ہشام بن غاز، اے فلاں، اے فلاں اُٹھ جاؤ، وضو کرو اور نماز پڑھو بے شک ابھی راتوں میں نماز پڑھنا اور دن میں روزے رکھنا پیپ والی شراب (یعنی دوزخی شراب) پینے اور لوہے کی زنجیروں سے آسان ہے، جلدی کرو جلدی کرو، نجات کا راستہ لو۔“ یہ کہنے کے بعد آپ پھر نماز پڑھنے میں مشغول ہو جاتے۔

﴿6894﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے۔ آپ رات بھر نماز پڑھتے بس سحر کے وقت تھوڑا سوتے۔

سیِّدُنا عطاء خراسانی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی نصیحت:

﴿6895﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ایک دن گفتگو کے دوران فرمایا: میں تمہیں دنیا کے متعلق وصیت نہیں کروں گا، اس بارے میں تمہیں وصیت کر دی گئی ہے اور تم اس کی بے حد خواہش رکھتے ہو، میں تمہیں آخرت کے بارے میں وصیت کروں گا۔ آخرت سکھاتی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک آزاد نہیں جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دوزخ سے آزاد نہ

فرمادے اگرچہ کتنا ہی دولت مند و عزت دار ہو، اگرچہ فخر سے کہتا ہو کہ میں فلاں بن فلاں ہوں۔ جسے رب تعالیٰ دوزخ سے آزاد فرمادے وہی آزاد ہے اور جسے جہنم سے آزادی نہیں وہ سخت ہلاکت میں ہے۔ پس دارِ عمل ودارِ فانی (دنیا) میں دارِ ثواب وہمیشہ رہنے والے گھر (آخرت) کے لئے کوشش کرو۔ دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تھوڑا عمل کیا جاتا ہے اور آخرت کو آخرت اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ہر چیز مؤخر ہے نیز یہ ثواب کا گھر ہے اس میں عمل نہیں۔ جب بھی تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو یوں دعا کرو: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بخش دے۔" بے شک یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو بجالانا ہے اور گناہ سرزد ہو جانے پر یہ پڑھ لیا کرو: "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں رب العالمین کے لئے، وہ پاک ہے، نیکی کی قوت اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی توفیق سے ہے، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔" جب نامۂ اعمال کھولا جائے اور اس میں یہ کلمات ہوں گے تو ہر بندہ اپنی خطاؤں کی طرف متوجہ ہو گا اور ان کلمات کے سبب مغفرت کی امید رکھے گا اور اس طرح کی نیکیاں بندے کی برائیوں کو مٹا دیتی ہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَۚ﴿۱۱۴﴾ (پ۱۲، ھود: ۱۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والے کو۔

اور جو نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا امید ہے کہ نیکیوں کے سبب اس کی برائیوں کو مٹا دیا جائے اور جو گناہوں پر ڈٹا رہا، مغفرت طلب نہ کی اور اسی حالت میں دنیا سے چلا گیا تو اس سے حساب لیا جائے گا اور اس کے عمل کا پورا بدلہ دیا جائے گا سوائے اس شخص کے جسے عفو و کرم کرنے والا بخش دے، بے شک وہ لوگوں کے گناہوں کو بے حد بخشنے والا ہے اور اسے حساب لیتے دیر نہیں لگتی۔

دنیا میں اس طرح رہو کہ تمہیں اس سے جدا ہونا ہے تو خدا کی قسم! تم اس سے چھٹکارا پالو گے اور موت کو ایسے یاد کرو کہ تمہیں ضرور اس کا مزہ چکھنا ہے تو خدا کی قسم! تم اس سے غافل نہیں ہو گے اور آخرت کو یوں گمان کرو کہ تمہیں اس میں داخل ہونا ہے تو خدا کی قسم! تم ضرور اس میں داخل ہو جاؤ گے۔

یہ دنیا تمام لوگوں کا گھر ہے جو بھی سفر کے لئے نکلتا ہے وہ سامانِ سفر ساتھ لے کر پوری تیاری کے ساتھ نکلتا ہے، گرمی سے بچنے کے لئے سایہ حاصل کرتا ہے، پیاس بجھانے کے لئے ٹھنڈا پانی اور سردی سے بچنے کے لئے لحاف ساتھ رکھتا ہے پس جو اس تیاری کے ساتھ سفر پر نکلے گا خوشحال رہے گا اور جو بغیر تیاری کے سفر کرے گا وہ ندامت اٹھائے گا، دن میں سایہ پاسکے گا نہ پیاس کے وقت پانی جس سے پیاس بجھاسکے اور سردی کے وقت لحاف بھی پاس نہ ہو گا اس وقت اس سے زیادہ نادم کوئی نہ ہو گا۔ یقیناً دنیا کا یہ سفر ایک دن ختم ہو جائے گا کوئی ہمیشہ اس میں نہیں رہے گا۔ پس عقلمند وہ لوگ ہیں جو نا ختم ہونے والے سفر (آخرت) کی تیاری میں مصروف ہیں، دنیا میں اس طرح رہتے ہیں کہ پیاس بجھانے کے لئے پانی ساتھ رکھتے۔

پس جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ عطا فرمائے وہ کبھی بے سایہ نہ ہو گا اور جسے اس دن سایہ نصیب نہ ہو وہ کبھی سایہ نہ پاسکے گا۔ جو (آخرت) کی سیرابی میں مصروف رہے وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا کیونکہ جو اس دن پیاسا ہو گا وہ کبھی سیراب نہ ہو گا۔ جو (اخروی) پردہ پوشی کی تیاری میں مصروف رہے وہ کبھی برہنہ نہ ہو گا اور جو اس دن برہنہ ہو اس کی پردہ پوشی کبھی نہ ہو گی۔ کوئی شخص دو چیزوں سے چھٹکارا نہیں پاسکتا: (۱)...موت کی سختی (۲)...قیامت میں ربِّ قہّار کی بارگاہ میں حاضری۔ مخلوق کی نگہبانی کے متعلق وہ فیصلہ فرما چکا جو اس نے چاہا، اس کا کوئی شریک نہیں۔

اُمتِ محمدیہ کی فضیلت:

﴿6896﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس اُمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”ان کی عقلیں کم ہوں گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ان کے لئے کیا ہی اچھا ثواب ہے۔“ آپ کے حواریوں نے اس پر تعجب کرتے ہوئے عرض کی: ”اے رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! یہ کس سبب سے ہو گا؟“ فرمایا: ”ان کی زبانوں پر وہ کلمہ جاری ہو گیا جو ان سے پہلی اُمتوں پر دشوار تھا یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔“

حدیث بیان کرنے کا شوق:

﴿6897﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی

قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جب کسی کو نہ پاتے کہ حدیث بیان کریں تو فُقَرا و غربا کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں حدیث بیان کرتے۔

﴿6898﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہَزان یزید بن سَمُرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: "جس مجلس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حلال و حرام کردہ اشیاء کے متعلق گفتگو کی جائے وہ ذکر کی محفل ہے۔"

﴿6899﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: مولا! بنی اسرائیل پر جب مصیبت و شدت طاری ہوئی تو کیا وجہ تھی کہ وہ یوں کہتے تھے "اے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے رب۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: "ابراہیم نے کسی کو ترجیح نہ دی ہمیشہ میری طرف رجوع کیا، اسحاق نے اپنے دل میں میرے لئے اچھی بات سوچی اور یعقوب کو جب میں نے آزمائش میں مبتلا کیا تو اس نے میرے متعلق برا گمان نہ کیا حتّٰی کہ میں نے اس کی تکلیف دور کر دی۔

﴿6900﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی لغزشوں کو ہتھیلی پر محفوظ کر لیا کرتے تھے تاکہ انہیں نہ بھولیں پھر جب اپنی ہتھیلی کو دیکھتے تو اس پر اپنا ہاتھ مارتے۔

﴿6901﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آواز آئی: "اے داوٗد سر اُٹھاؤ۔" آپ اس کے لئے باہر تشریف لائے اور زمین پر لیٹ گئے۔ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور آپ کو زمین سے اس طرح اٹھایا جس طرح درخت سے گوند نکالی جاتی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ولید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا قیس بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سجدے میں جا کر اپنی پیشانی زمین پر رکھ دی تھی۔

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ لَہِیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام سجدے میں یہ تسبیح پڑھ رہے تھے: "سُبْحَانَکَ ھٰذَا شَرَابِیْ دُمُوْعِیْ وَھٰذَا طَعَامِیْ رَمَادٌ بَیْنَ یَدَیَّ یعنی تیری ذات پاک ہے، میرا مشروب میرے آنسو ہیں اور میرا کھانا سامنے موجود خاک ہے۔"

اِبْنِ ابونَجیح کی روایت میں ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں دعا کی: ''یَا رَبِّ اجْعَلْ خَطِیْئَتِیْ فِیْ کَفِّیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری خطاؤں کو میری ہتھیلی پر ظاہر فرمادے۔'' اس کے بعد جب بھی آپ کھانے پینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتے تو ہتھیلی دیکھ کر رونے لگتے اور جب پانی سے بھرا پیالہ پیش کیا جاتا، پینے کے لئے اسے اٹھاتے تو اس میں بھی اپنی لغزش نظر آجاتی پس پیالہ رکھ دیتے اور آپ کے آنسو جاری ہو جاتے۔

﴿6902﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: بزرگوں کے مقابلے میں جوانوں سے حاجات طلب کرنا زیادہ آسان ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے (اپنے بھائیوں سے) یہ ارشاد فرمایا:

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (پ۱۳، یوسف: ۹۲)

ترجمۂ کنز الایمان: آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے۔

جبکہ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے (ان سے) یہ ارشاد فرمایا:

سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ (پ۱۳، یوسف: ۹۸)

ترجمۂ کنز الایمان: جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا۔

کے بارے میں نہیں جانتے۔

لمحہ بھر کی ذلت سے زیادہ آسان:

﴿6903﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام یوں کہا کرتے تھے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! 100 مرتبہ موت کا مزہ چکھنا میرے لئے لمحہ بھر کی ذلت سے زیادہ آسان ہے۔'' اور فرماتے تھے: ''نفس موت سے خوش ہوتا ہے، جب کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو ان کا نفس موت سے خوش ہوتا ہے۔''

خوش قسمت مکڑیاں:

﴿6904﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ مکڑی نے دو مرتبہ بہت مبارک جال بُنا، ایک اُس وقت جب طالوت حضرت

سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو تلاش کررہا تھا اور دوسرا حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے غار کے منہ پر جال بنا۔

﴿6905﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فرماتے ہیں: ”قیامت کے دن لوگوں کے سامنے لیا جانے والا حساب ضرور سخت ہوگا۔“

باعث ندامت مجلس:

﴿6906﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسلّام خالد بن سلّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ توریت میں لکھا ہے: ”جس مجلس میں دینی بات نہ ہو وہ قیامت کے دن ندامت وحسرت کا باعث ہوگی۔“

﴿6907﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابوسلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: نیک شخص نئے کپڑے کے میلا ہونے سے بھی زیادہ جلدی عیب لگا دیا جاتا ہے۔

﴿6908﴾... حضرتِ سیِّدُنا قُدامہ بن ہَیْثَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے پوچھا: ”ایک شخص پر میرا قرض ہے اور وہ مجھے دینے سے انکار کرتا ہے حالانکہ وہ مجھ پر گواہ قائم کرنے سے بھی عاجز ہے تو کیا میں اس کے مال سے لے سکتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اگر وہ تمہاری لونڈی کے ساتھ زبردستی کرے تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ تم کیا کروگے (یعنی جب تم اِس صورت میں اپنا حق وصول کروگے تو قرض کی جگہ مقروض کے مال سے بھی اپنا حق وصول کرسکتے ہو)۔

زمین کا حصہ قیامت میں گواہ ہوگا:

﴿6909﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: بندہ زمین کے جس حصے پر سجدہ کرتا ہے کل بروزِ قیامت وہ حصہ اس کے لئے گواہی دے گا اور اس کی موت کے دن اس پر آنسو بہاتا ہے۔

﴿6910﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ورد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے مجھ سے فرمایا: عرفہ کی شب اگر تنہائی اختیار کرنا ممکن ہو تو اختیار کرو۔

﴿6911﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ

سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ بد مذہب و بدعتی کو توبہ کی مہلت نہیں دیتا۔“

حقوق مسلمین:

﴿6912﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فرماتے ہیں: تین دن بعد اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کر لیا کرو اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، کسی کام میں مشغول ہو تو اس کی مدد کرو اور وہ بھول جائے تو اسے نصیحت کرو۔ کہا جاتا تھا کہ ایک میل چل کر مریض کی عیادت کرو، دو میل چل کر لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ اور تین میل چل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی زیارت (اور اس سے ملاقات) کرو۔

﴿6913﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حدیث قرآن ہی کے موافق ہوتی ہے۔

﴿6914﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت تھی، اس کے بچے نے گندگی کی تو اس نے اسے روٹی کے ٹکڑے سے صاف کر کے اس ٹکڑے کو ایک جگہ رکھ دیا۔ ان کے قریب ایک نہر تھی جو بحکم الٰہی خشک پڑی تھی۔ وہ قحط کا شکار تھے۔ جب اس عورت کو بھوک لگی تو اس نے روٹی کے اسی ٹکرے کو اٹھا کر کھالیا۔ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے وہ نہر جاری کر دی گئی۔

شوہر کا ادب:

﴿6915﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ نے فرمایا: ”ہم عورتیں اپنے خاوندوں سے اسی طرح بات کرتی ہیں جس طرح لوگ اپنے حکمرانوں اور سرداروں کے سامنے گفتگو کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نیک بنائے اور تم پر آسانی فرمائے۔“

جہنم کا سب سے ہولناک دروازہ:

﴿6916﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ

النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: بے شک جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں جو سب سے زیادہ ہولناک اور گرم ہوگا اس کی بو وہ زناکار پائے گا جو علم کے باوجود بدکاری میں مبتلا ہو۔

﴿6917﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس حاضر ہوجاتے پھر وہ وعظ ونصیحت فرماتے۔ ایک روز آپ موجود نہ تھے تو کسی مؤذن نے وعظ شروع کردیا۔ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اجنبی آواز سنی تو فرمایا: "یہ کون ہے؟" اس نے اپنے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: "خاموش ہوجاؤ، بھلائی کی بات ہم نیک لوگوں سے ہی سننا پسند کرتے ہیں۔

برکت اُٹھ چکی ہے:

﴿6918﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: جب سے میں نے دیکھا کہ پانی کے چشمے چھوٹے چھوٹے ہوگئے ہیں تو میں نے جان لیا کہ برکت اُٹھ چکی ہے۔

﴿6919﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس فرمانِ باری تعالیٰ:

حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۠ (۶۴) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔

(پ۱۰، الانفال: ۶۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی اتباع کرنے والے تمام مؤمنین کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی ہے۔

بہترین عمل:

﴿6920﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: میرا بہترین عمل باطنی ہے (یعنی روزہ) جو میرے علم کو بڑھاتا ہے۔

﴿6921﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔ (پ۱۸، النور: ۳۱)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی آنکھ اور چہرہ۔[1]

شیطان کا سرمہ:

﴿6922﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا: شیطان کا ایک سرمہ ہے جسے وہ لوگوں کے لگاتا ہے تو اس سے بندے کو ذکر سے غافل کر دیتا ہے۔

﴿6923﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فرماتے ہیں: عالم کو چاہیے کہ اہلِ مجلس پر اپنی آواز کا رعب نہ جھاڑے کیونکہ علم کی مجالس ایک دوسرے کے لئے رغبت وسکون کا ذریعہ ہیں۔

صحابۂ کرام تین باتوں سے بچتے تھے:

﴿6924﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام تین باتوں سے بچا کرتے تھے: (۱)... قسامت[2] پر قسم نہ اٹھاتے (۲)... ان

---

[1]... صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَظہر (زیادہ ظاہر بات) یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ حرہ (آزاد عورت) کا تمام بدن عورت (چھپانے کی چیز) ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لیے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدر ضرورت جائز ہے۔

[2]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 258** پر قسامت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''قسامت کے لغوی معنے ہیں قسم کھانا یا قسم لینا مگر احناف کے نزدیک قسامت کے معنے شرعی یہ ہیں کہ کسی محلّہ میں کوئی مقتول پایا گیا قاتل کا پتہ نہیں چلتا تو مقتول کے ورثاء اس محلّہ کے پچاس آدمیوں سے قسم لیں ہر ایک یہ قسم کھائے کہ نہ ہم نے اسے قتل کیا ہے نہ ہم کو قاتل کا پتہ ہے، ان پچاس آدمیوں کے چننے میں مقتول کے ورثاء کو اختیار ہو گا کہ محلّہ میں سے جن سے چاہیں قسم لیں مگر آزاد عاقل بالغ مردوں سے قسم لیں، خیال رہے کہ قسامت کے بعد قصاص کسی پر واجب نہ ہو گا، بلکہ دیت واجب ہو گی خواہ مقتول کے وارث قتل عمد کا دعویٰ کریں یا قتل خطاء کا، نیز قسم صرف ملزمین پر ہو گی مقتول کے ورثاء پر نہ ہو گی۔

میں سے کسی کا تعلق حروری (یعنی خارجی) سے نہ تھا اور (۳)...کوئی تقدیر کو نہ جھٹلاتا تھا۔

پانچ باتوں کا ظہور:

﴾6925﴿... حضرتِ سیِّدُنا منصور بن غریب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ پانچ کاموں کی وجہ سے پانچ باتیں ظاہر ہوں گی: (۱)...جب سود عام ہو گا تو زمین دھنسائی جائے گی اور زلزلوں کا ظہور ہو گا (۲)...حکمران ظلم کریں گے تو بارش نہ برسے گی (۳)...زنا عام ہو جائے گا تو مرنے والوں کی تعداد بڑھ جائے گی (۴)...زکوۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے مویشی مرنے لگیں گے اور (۵)...اہلِ ذمہ پر ظلم کیا جائے گا تو ان کی حکومت قائم ہو جائے گی۔

﴾6926﴿... حضرتِ سیِّدُنا نجم عطار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطا خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا (پ۱۵، بنیٓ اسرآئیل: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تو ان سے منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے۔

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ والدین کے متعلق نازل نہیں ہوئی بلکہ اس وقت نازل ہوئی جب قبیلہ مُزَیْنہ کے کچھ لوگ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تاکہ جہاد کے لئے سواری طلب کریں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں۔" یہ سن کر وہ غمزدہ ہو کر یوں واپس گئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ مزید فرماتے ہیں: یہاں "رحمت" سے مرادِ مالِ فئے[1] ہے۔

اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ (پ۱۵، الکھف: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تم ان سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ایک قوم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے ساتھ ساتھ دیگر معبودوں کی بھی عبادت کرتی تھی ان میں سے چند نوجوان باطل معبودوں سے علیحدہ ہو کر خالصتاً معبودِ حقیقی کی عبادت کرنے لگے۔

[1]... لڑائی کے بعد جو ان (کفار) سے لیا جائے جیسے خراج اور جزیہ اس کو فئے کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۴۳۴)

روشن چہرے والے:

﴾6927﴿... حضرتِ سیِّدُنامُعافٰی بن عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُناعطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ مُّسۡفِرَۃٌ ﴿ۙ۳۸﴾ (پ۳۰،عبس:۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اطاعت وعبادت کرتے ہوئے طویل عرصہ راہِ خدا میں غبار آلود ہونے کی وجہ سے ان کے چہرے روشن ہوں گے۔

جنت کی کیاری میں:

﴾6928﴿... حضرتِ سیِّدُناعُمَربن ابوخلیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُناعطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، نماز سے فراغت کے بعد جب ہم لوٹنے لگے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”مغرب وعشا کا یہ درمیانی وقت دیکھ رہے ہو، لوگ اس وقت سے غافل ہیں جبکہ یہ نمازِ اَوّابین (توبہ کرنے والوں کی نماز) کا وقت ہے۔ جس نے اس دوران نماز کی حالت میں قرآنِ پاک کی تلاوت کی گویا وہ جنت کی کیاری میں ہے۔

سَیِّدُنا عَطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُناعطاء بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنااَنس بن مالک، حضرتِ سیِّدُناعبداللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُناعبداللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُناابوہریرہ، حضرتِ سیِّدُناابواُمامہ، حضرتِ سیِّدُناعُقبہ بن عامر، حضرتِ سیِّدُنامُعاذبن جبل، حضرتِ سیِّدُناابورَزین اور حضرتِ سیِّدُناکعب بن عُجْرَہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔

کِبار تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُناسعید بن مُسَیِّب، حضرتِ سیِّدُناابواِدریس خَولانی، حضرتِ سیِّدُناعبداللہ بن مُحَیْرِیز، حضرتِ سیِّدُناحسن بصری، حضرتِ سیِّدُنایحییٰ بن یَعْمَر، حضرتِ سیِّدُناعطاء بن ابورَباح، حضرتِ سیِّدُنانافع، حضرتِ سیِّدُناعکرِمہ، حضرتِ سیِّدُناابوعمران جَونی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور نُعَیم بن ابوہِند سے اَحادیث روایت کی ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن میسرہ خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت 50 ہجری اور وصال 135 ہجری ہے۔

تدفین کے بعد کی دعا:

﴿6929﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابی کی تدفین سے فراغت کے بعد کچھ دیر ان کی قبر پر ٹھہرے اور یہ کلمات پڑھے: ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبِہٖ وَافْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوْحِہٖ وَاقْبِلْہُ مِنْكَ بِقُبُوْلٍ حَسَنٍ وَثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسَائِلِ مَنْطِقَہٗ یعنی ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے اور تو بہترین مہمان نوازی فرمانے والا ہے، اس کی قبر کو کشادہ فرما، اس کی روح کے لئے آسمان کے دروازے کھول دے، اسے اچھی طرح قبول فرما اور سوالات کے وقت اسے ثابت قدم رکھ۔''(1)

﴿6930﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے گائے یا اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے مگر میں اس پر قادر نہیں۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس کی جگہ سات بکریاں ذبح کر لو۔''(2)

اسلام کی پانچ بنیادی چیزیں:

﴿6931﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دینِ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کو دوسری کے بغیر قبول نہیں فرماتا: (۱)...اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، جنت و دوزخ اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان لانا (۲)...پانچ نمازیں کہ یہ

---

1 ...مسند شامیین، عطاء الخراسانی عن انس بن مالک، ۳/ ۲۹۶، حدیث: ۲۳۱۲

2 ...مسند شامیین، عطاء الخراسانی عن انس بن مالک، ۳/ ۳۰۲، حدیث: ۲۳۲۹

دین کا ستون ہیں، نماز کے بغیر ایمان قبول نہیں (٣)...زکوٰۃ کہ یہ گناہوں کو دھوڈالتی ہے، زکوٰۃ ادا کئے بغیر ایمان اور نماز قبول نہیں (٤)...جس نے ان تینوں کو ادا کیا مگر رمضان کے روزے جان بوجھ کر چھوڑ دیئے تو اس کا ایمان، نماز اور زکوٰۃ قبول نہیں اور (٥)...جس نے ان چاروں کو ادا کیا مگر استطاعت کے باوجود حج نہ کیا، نہ مرتے وقت اس کی وصیت کی اور نہ ہی گھر والوں نے اس کی طرف سے حج کیا تو اس کا ایمان، نماز، زکوٰۃ اور روزے قبول نہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرض کردہ احکام میں حج بھی شامل ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرض کو ادا کرنے اور دوسرے کو ترک کرنے والے کے عمل کو قبول نہیں کرتا[1]۔[2]

فضیلتِ عثمانِ غنی:

﴿6932﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لِکُلِّ نَبِیٍّ خَلِیْلٌ فِیْ اُمَّتِہٖ وَ اِنَّ خَلِیْلِیْ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّان یعنی ہر نبی کا اس کی اُمت میں خلیل ہوتا ہے میرے خلیل عثمان بن عفان ہیں[3]۔''[4]

راہِ خدا میں نیزہ بازی کی فضیلت:

﴿6933﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنِ اعْتَقَلَ رُمْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللہِ عَقَلَہُ اللہُ مِنَ الذُّنُوْبِ یَوْمَ الْقِیَامَۃ یعنی جس نے راہِ خدا میں نیزہ بازی کی اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔''[5]

1... حافظ زینُ الدین ابنِ رجب حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: قبول نہ فرمانے سے مراد یہ ہے کہ رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل نہ ہوگی اور نہ ہی اس پر کامل ثواب ملے گا۔ (فتح الباری لابن رجب، ٤/ ٢١٥، تحت الحدیث: ٥٢٧)

2... کنز العمال، کتاب الایمان والاسلام من قسم الافعال، الباب الاول، الفصل الثانی، ١/ ١٥١، حدیث: ١٣٧٦

3... یہ اِس روایت کے منافی نہیں کہ ''اگر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا'' کیونکہ یہاں خلت سے مراد یا تو بھائی چارہ ہے یا پھر یہ مراد ہے کہ رب عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی کو خلیل بنانے کی مُمانَعت اَوَّلاً تھی پھر اجازت دے دی گئی۔ (فیض القدیر، ٥/ ٣٦٨، تحت الحدیث: ٧٣٣١)

4... تاریخ بغداد، ٦/ ٣١٩، الرقم: ٣٣٦٦، اسحاق بن نجیح الملطی

5... کنز العمال، کتاب الجهاد من قسم الاقوال، الباب الاول، ٤/ ١٣١، حدیث: ١٠٦٢٦

﴿6934﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے دل تنگی کی شکایت کی، مجھے یقین تھا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے تو میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے متنبہ کیا کہ اگر میں نے پیغامِ رسالت نہ پہنچایا تو مجھ پر عتاب کیا جائے گا (اس نے میری حفاظت کا ذمہ لیا تو میرا سینہ کُھل گیا)۔[1]

باہم محبت کرنے والوں میں فساد کا ایک سبب:

مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رضائے الٰہی کے لئے باہم محبت کرنے والے دو مسلمانوں کے درمیان فساد ان میں سے ایک کے گناہ کے سبب ہوتا ہے۔

﴿6935﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ غیب دان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کفر مشرق کی جانب ہے[2]۔“[3]

خلفائے راشدین کی محبت:

﴿6936﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر، عُمَر، عثمان اور علی کی محبت صرف مسلمان کے دل میں ہی جمع ہوتی ہے۔“[4]

چوتھے مسلمان:

﴿6937﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عبسہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: اے عَمْرو! آپ کو ”چوتھا مسلمان“ کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اعلانِ اسلام سے پہلے ہی میرے دل میں اسلام داخل فرما دیا تھا کہ میں جاہلیت کے کاموں اور بُتوں کو باطل

1... مسند شامیین، عطاء عن ابی ھریرۃ، ۳/ ۳۱۴، حدیث: ۲۳۷۶

2... مشرق سے مراد یا تو ملک فارس ہے یا مدینہ منورہ کا شرقی علاقہ جہاں سے دجال نکلے گا یا اس سے مراد نجد کا علاقہ ہے کہ وہاں سے فرقہ وہابیہ پیدا ہوا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۵۷۷)

3... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی الدجال لا یدخل المدینۃ، ۴/ ۱۰۶، حدیث: ۲۲۵۰

4... تاریخ ابن عساکر، ۳۹/ ۱۲۶، حدیث: ۷۹۲۶، الرقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان

سمجھتا تھا اور (حق کی آگاہی کے لئے) مختلف خبروں کے بارے میں معلومات کرتا رہتا اور قافلوں کے انتظار میں رہتا۔ ایک مرتبہ ایک قافلہ گزرا جو مکۂ مکرّمہ سے آرہا تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ مکہ میں قبیلہ قریش کا ایک شخص ہے جو خود کو کہتا ہے۔ چنانچہ میں مکۂ مکرّمہ آیا اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ پر کون ایمان لایا؟ ارشاد فرمایا: "ایک غلام اور ایک آزاد یعنی بلال حبشی اور ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔ میں نے عرض کی: مجھے بھی اسلام میں داخل کر لیجئے۔" یوں میں نے اسلام قبول کیا اور اسی سبب سے "چوتھا مسلمان" کہلایا۔ پھر میں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کی خدمت میں رہوں یا اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاؤں؟" ارشاد فرمایا: "گھر والوں کے پاس چلے جاؤ، جب ہمارے مدینہ منورہ ہجرت کی خبر ملے تب ہمارے پاس چلے آنا۔" جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ نے جواب دیا۔ پھر میں نے کچھ سوالات کئے جن میں سے ایک یہ تھا کہ کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: "جو زیادہ قیمتی اور مالکوں کے نزدیک مُعَزز ہو۔"[1]

جنت کی خوشخبری:

﴾6938﴿... حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسجد میں داخل ہونے سے پہلے اپنے موزے یا جوتے نیچے سے دیکھ لے (کہ کہیں نجاست نہ لگی ہو) تو فرشتے کہتے ہیں: "تم نے اچھا کیا اور تمہارے لئے پاکیزہ جنت ہے، سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔"[2]

﴾6939﴿... حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عُجْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَ زِیَادَۃٌ ؕ (پ۱۱، یونس: ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: "اَلْحُسْنٰی" سے مراد جنت اور "زِیَادَۃٌ" سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار ہے۔[3]

1... تاریخ ابن عساکر، ۴۶/ ۲۵۷، الرقم: ۵۳۷۰، عمرو بن عنبسة، بتغیر

2... تاریخ ابن عساکر، ۳۶/ ۳۹۳، حدیث: ۷۳۷۹، الرقم: ۴۱۶۷، عبد الغفار بن عبد الوھاب ابن عادل الشیبانی

3... تفسیر طبری، پ۱۱، سورۂ یونس، تحت الآیة: ۲۶، ۶/ ۵۵۱، حدیث: ۱۷۶۴۶، ۱۷۶۴۸

قرض سے خلاصی کی دعا:

﴿6940﴾... حضرتِ سیِّدُنامُعاذبن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اَکرم،شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے قرآنِ پاک کی آیتیں اور چند ایسی دعائیں سکھائیں جنہیں روئے زمین کا کوئی مصیبت زدہ،ضامن یامقروض مسلمان پڑھے تواللہ عَزَّوَجَلَّ اسے نجات عطافرمائے گااوراس کے لئے کشادگی پیدافرمائے گا۔ایک روز مجھے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے سے روک دیا گیا،میں نمازِ جمعہ میں شریک نہ ہو سکاتو آپ نے اِسْتِفْسار فرمایا:اے مُعاذ!نمازِ جمعہ سے تمہیں کس چیز نے روکا؟میں نے عرض کی:یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!مجھ پر یُوحَنّابن مارِیہ یہودی کاایک اوقیہ سونا قرض ہے،وہ میرے دروازے پر تاک میں بیٹھا تھا،مجھے ڈر ہوا کہ وہ مجھے آپ سے روک دے گااور میرے کام کے آڑے آئے گا۔[1] ارشاد فرمایا:کیاتم پسند کرتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں قرض سے چھٹکاراعطافرمادے؟میں نے عرض کی:جی ہاں۔ارشاد فرمایا:یہ کلمات پڑھو:

اَللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾[2] رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا تُعْطِیْ مِنْھُمَا مَا تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْھُمَا مَا تَشَاءُ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ

یعنی اے اللہ مُلک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے،ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے تورات کا حصہ دن میں ڈالے اور دن کا حصہ رات میں ڈالے اور مُردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مُردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔اے دنیاوآخرت میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!دنیاوآخرت میں سے تو جو چاہے دے اور جو چاہے روک لے،مجھے قرض سے نجات عطافرما۔

1... قرض خواہ کاخوف ہے اور یہ تنگ دست ہے تو اس صورت میں جماعت ترک کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت،حصہ ۳،۱/ ۵۸۴)

2... (پ۳،اٰل عمرٰن:۲۶، ۲۷)

اگر تم زمین بھر سونے کے مقروض بھی ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس سے بھی نجات عطا فرما دے گا۔[1]

70ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں:

﴿6941﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو رزین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے رضائے الٰہی کی خاطر مسلمان بھائی سے ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو 70 ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں: ''الٰہی! جس طرح اس نے تیرے لئے رشتہ جوڑا ہے تو بھی اِس سے اپنا رشتہ جوڑ۔'' تو اگر تم یہ کر سکو تو ضرور کرو۔[2]

ایک روایت میں ہے: اے ابو رزین! رضائے الٰہی کی خاطر اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرو کیونکہ جب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ 70 ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے۔ اگر بندہ صبح کے وقت ملاقات کو جاتا ہے تو فرشتے شام تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو جاتا ہے تو صبح تک دعا کرتے رہتے ہیں۔ پس اگر تم اس کی قدرت رکھتے ہو تو ضرور ایسا کرو۔

حج و عمرہ ایک ساتھ کرنا:

﴿43-6942﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں حج و عمرہ اکٹھے کرنے سے منع کرتے ہوئے[3] فرمایا: ''عمرہ الگ کرو بلکہ حج کے مہینوں کے علاوہ کرو، یہ عمل تمہارے حج اور عمرہ دونوں کو خوب کامل بنا دے گا۔'' پھر فرمایا: ''میں اس سے منع کر رہا ہوں حالانکہ میں نے خود رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج و عمرہ اکٹھے ادا کئے ہیں۔ منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کے کونوں سے آنے والا تھکاوٹ اور بکھرے بالوں کے ساتھ حج کے مہینوں میں عمرہ کرتا ہے، اسی تھکاوٹ اور بکھرے بالوں میں

1... مسند شامیین، عطاء عن معاذ بن جبل، ۳/ ۳۱۹، حدیث: ۲۳۹۸

2... شعب الایمان، کتاب فی مقاربة و موادة اهل الدین، فصل فی المصافحة... الخ، ۶/ ۴۹۲، حدیث: ۹۰۲۴

3... علامہ بدرُ الدین عَیْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ فرمان حجِ افراد کی ترغیب کے لئے تھا جو کہ کراہتِ تنزیہی پر محمول ہے بعد میں بلا کراہت حجِ تمتُّع کے جواز پر اجماع منعقد ہو گیا۔ (عمدة القاری، ۷/ ۹۵، تحت الحدیث: ۱۵۵۹)

عمرے کا تلبیہ کہتا پھر بیتُ اللہ کا طواف کرتا اور بعد میں احرام کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے، سلے ہوئے کپڑے پہنتا، خوشبو لگاتا اور اگر بیوی ساتھ ہو تو ہمبستری بھی کرتا ہے، جب تَرْوِیہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آتا ہے تو حج کے لئے تلبیہ پڑھتا ہوا مِنیٰ کی طرف روانہ ہو جاتا ہے، اس وقت تھکاوٹ ہوتی ہے نہ بال بکھرے ہوتے ہیں، تلبیہ بھی فقط ایک دن پڑھتا ہے حالانکہ حج عمرے سے افضل ہے اور اگر ہم لوگوں کو اسی طرح چھوڑ دیں تو مکہ والے دورانِ حج لوگوں کی طرف دوڑیں گے کیونکہ اہل مکہ کے پاس مال مویشی ہیں نہ اناج، ان کا ذریعہ معاش تو یہاں آنے والوں سے ہے۔

داڑھی کا خلال سنت ہے:

﴿6944﴾... حضرتِ سیّدُنا سعید بن مُسَیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وضو کے دوران داڑھی کا خلال کیا اور فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

﴿6945﴾... حضرتِ سیّدَتُنا خولہ بنتِ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مرد کی طرح عورت کو بھی اِحتِلام ہوتا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: "(ہاں) جب ایسا ہو تو غسل کرلو[1]۔"[2]

عرش کے سائے میں:

﴿6946﴾... حضرتِ سیّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا ابو ادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: میں حِمص کی ایک مسجد میں داخل ہوا اور ایک حلقے میں بیٹھ گیا جہاں لوگ حدیث

---

1 ...اِحتِلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے مَنی یا مَذی (وہ سفید رقیق "پتلا" پانی جو ملاعبت "دل لگی" کے وقت نکلتا ہے) ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غُسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ مَنی ہے نہ مَذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا وَدی (وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد نکلتا ہے) یا کچھ اور ہے تو اگرچہ اِحتِلام یاد ہو اور لذّتِ اِنزال خیال میں ہو غُسل واجب نہیں اور اگر مَنی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مَذی کا شک ہے تو اگر خواب میں اِحتِلام ہونا یاد نہیں تو غُسل نہیں ورنہ ہے۔ اگر اِحتِلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں غُسل واجب نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ٢، ١/ ٣٢١)

2 ...ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب ما جاء فی المراۃ تری فی المنام، ١/ ١٧١، حدیث: ١٢٢

رسول بیان کررہے تھے۔ ان میں ایک نوجوان بھی تھا، جب وہ کچھ بیان کرتا تو تمام لوگ خاموش ہو جاتے۔ میں نے اس نوجوان سے کہا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، مجھے کوئی حدیث سناؤ، خدا کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔" اس نے کہا: "میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے اُس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے عرش سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔" میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! تم کون ہو؟" اس نے کہا: میں مُعاذ بن جَبَل ہوں۔ [1]

دل کی بات جان لی:

﴿6947﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سَعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں قبیلے والوں کے ساتھ ایک وفد کی صورت میں بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے نکلا۔ (جب وہاں پہنچے تو چونکہ) میں سب سے چھوٹا تھا لہٰذا قبیلے والے مجھے سواریوں کے پاس چھوڑ کر خود دربارِ رسالت میں حاضر ہوگئے اور جب فارغ ہوئے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "تم میں سے کوئی باقی ہے؟" انہوں نے کہا: جی ہاں! ایک بچہ ہے جو سواریوں کی حفاظت پر مامور ہے۔ ارشاد فرمایا: "اسے بلاؤ کیونکہ اس کی حاجت تم سب سے بہتر ہے؟" قبیلے والے مجھے لے آئے، میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے بتائیے: کیا ہجرت کا سلسلہ ختم ہو چکا؟ ارشاد فرمایا: جب تک کافروں سے جہاد ہوتا رہے گا ہجرت باقی رہے گی۔

تین طرح کے پڑوسی:

﴿6948﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی تین طرح کے ہیں: (۱)...وہ پڑوسی جس کا صرف ایک حق ہے، یہ سب سے کم حق والا پڑوسی ہے۔ (۲)...وہ پڑوسی جس کے دو حق ہیں اور (۳)...وہ پڑوسی جس کے تین حق ہیں اور یہ

1... مسند امام احمد، مسند الانصار، اخبار عبادۃ بن الصامت، ۸/ ۴۲۱، حدیث: ۲۲۸۴۷

مسند شامیین، ابن جابر عن عطاء الخراسانی، ۱/ ۳۶۲، حدیث: ۶۲۵

حق کے اعتبار سے سب سے افضل ہے۔ صرف ایک حق والا پڑوسی وہ کافر ہے جس سے کوئی رشتہ نہ ہو البتہ پڑوسی ہونے کی وجہ سے اس کا ایک حق ہے۔ دو حق والا پڑوسی وہ مسلمان ہے جس سے کوئی رشتہ نہ ہو لیکن اس کا ایک حق اسلام کی وجہ سے ہے اور دوسرا پڑوس کی وجہ سے۔ تین حق والا پڑوسی مسلمان رشتہ دار ہے جس کا ایک حق اسلام کی وجہ سے، دوسرا پڑوس اور تیسرا رشتہ داری کی وجہ سے ہے۔ پڑوسی کا ادنیٰ حق یہ ہے کہ تم گھر کی ہانڈی میں سے تھوڑا اسے بھی بھیج دو۔[1]

انصاف اور خواہشات کی صورتیں:

﴿6949﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو تمیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عدل وانصاف کی صورتوں کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”انسان کا اپنی ذات سے انصاف کرنا، سلام عام کرنا، تنگدستی وخوشحالی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا حتّٰی کہ تجھے یہ پروانہ ہو کہ بُرا کہا جا رہا ہے یا تیری تعریف کی جارہی ہے۔“ اور میں نے خواہشات کی صورتوں کے متعلق سوال کیا تو ارشاد فرمایا: ”بخل کی اطاعت کرنا، نفسانی خواہش کی پیروی کرنا، انسان کا خود کو اچھا جاننا اور مصیبت کے وقت بے صبری اور خوشحالی میں شکر نہ کرنا۔“[2]

اسلام، ایمان اور احسان:

﴿6950﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”اسلام یہ ہے کہ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور بیتُ اللہ کا حج کرو۔“ اس نے عرض کی: جب میں یہ کام کروں گا تو مسلمان شمار کیا جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں۔“ پھر عرض کی: ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، موت کے بعد اُٹھائے جانے، جنت و دوزخ اور اچھی بُری تقدیر کو مانو۔“ عرض کی: جب میں ایسا کروں گا تو مومن شمار کیا جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں۔“ پھر اس نے

---

1 ...مسند شامیین، عطاء عن الحسن بن ابی الحسن البصری، ۳/ ۳۵۶، حدیث: ۲۴۵۸

2 ...معرفة الصحابة لابی نعیم، باب التاء، ۴/ ۴۴۲، حدیث: ۶۷۵۰، الرقم: ۳۱۳۵، ابو تمیمة الھجیمی

عرض کی: "احسان کیا ہے ؟" ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ کر سکو تو خیال کرو کہ وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔" عرض کی: جب میں ایسا کروں گا تو محسن شمار کیا جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: "ہاں۔" پھر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟ ارشاد فرمایا: یہ عُلومِ خمسہ میں سے ہے، اس کا حقیقی علم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہے، (1) پھر یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۠ (۳۴)

(پ۲۱، لقمٰن: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اُتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔(2)

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 27 پر فرماتے ہیں: پانچ چیزیں رب تعالٰی کے سوا کوئی نہیں جانتا قیامت کب ہوگی، بارش کب آوے گی، ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور میں کل کیا کروں گا اور میں کہاں مروں گا۔ اس میں سورۂ لقمان کی آخری آیت کی طرف اشارہ ہے۔ اس آیت وحدیث کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ نے کسی کو یہ علم دیئے بھی نہیں، کاتبِ تقدیر فرشتہ اور ملکُ الموت کو یہ علوم بخشے گئے ہمارے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بدر کی جنگ سے پہلے زمین پر خطوط کھینچ کر بتایا کہ کل یہاں فلاں فلاں کافر مارا جاویگا، بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ علوم خمسہ قیاس، تخمینہ، حساب سے معلوم نہیں ہوسکتے صرف وحیِ الٰہی سے ان کا پتہ لگ سکتا ہے۔

2... صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی "تفسیر خزائن العرفان" میں اس آیتِ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں: جس کو چاہے اپنے اولیا اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں خبردار کرے۔ اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیّت اللہ تبارک وتعالٰی کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جن میں ارشاد ہوا "عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا (۲۶) اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" (پ۲۹، الجن: ۲۶، ۲۷، ترجمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔) غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالٰی کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالٰی اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۂ جن میں دی ہے خلاصہ یہ کہ عِلمِ غیب اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالٰی کی تعلیم سے بطریقِ معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے، یہ اس اِختصاص کے مُنافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں، بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا ان اُمور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن ...

اور ارشاد فرمایا: البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی[1]، لوگ محلات میں فخر کریں گے اور محتاج لوگ جنہیں تن کا کپڑا نصیب نہ ہو گا سردار بنے پھریں گے۔"

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یَعْمَر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے (حضرتِ سیِّدُنا عبد الله بن عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے) عرض کی: یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: اہلِ عرب کے ادنیٰ لوگ ہوں گے۔

سوال کرنے والا چلا گیا تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اسے میرے پاس لاؤ۔" ہم ڈھونڈنے گئے مگر ہمیں نظر نہ آیا تو ارشاد فرمایا: "وہ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام تھے جو لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے۔"[2]

رضائے الٰہی کے لئے عمل کرنے کا انعام:

﴿6951﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرضِ وصال میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سینے سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کیسے ہیں؟ ارشاد فرمایا: بہت بہتر۔ پھر میں نے حضرت علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: آپ کافی دیر سے موجود ہیں تھکاوٹ ہو رہی ہو گی، مجھے اس سعادت سے مشرف ہونے کی اجازت دیجئے کہ حضور

...... و حدیث سے ثابت ہیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کو حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا) کو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دیں تھی اور ان سب کا جاننا قرآنِ کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنیٰ قطعاً یہی ہیں کہ بغیر الله تعالیٰ کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے یہ معنیٰ لینا کہ الله تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات و احادیث کے خلاف ہے۔ (خازن، بیضاوی، احمدی، روح البیان وغیرہ)

[1]... یعنی اولاد نافرمان ہو گی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسا کوئی لونڈی سے تو گویا ماں اپنے مالک کو جنے گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ١/ ٢٦)

[2]... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام... الخ، ص ٢٣، حدیث: ٩

مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث ابی عامر الاشعری، ٦/ ٨٨، حدیث: ١٧١٢٦، عن ابی عامر الاشعری

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھ سے ٹیک لگالیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! یہی اس کے زیادہ حق دار ہیں، اے حذیفہ! تم قریب آؤ۔ میں قریب ہوا تو ارشاد فرمایا: ''اے حذیفہ! جس کا روزہ یا صدقہ رضائے الٰہی کے لئے ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' میں نے عرض کی: اسے بیان کروں یا راز رکھوں۔ ارشاد فرمایا: بیان کرو۔ [1]

ترکِ جہاد پر ذِلَّت ورُسوائی:

﴿6952﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم بَیْعِ عِیْنَہ [2] کروگے، گائے کی دُمیں پکڑے کاشتکاری میں پڑ جاؤ گے اور جہاد چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ذِلَّت ورُسوائی مُسَلَّط فرما دے گا اور اس سے تمہیں نہیں

---

1 ...مسند شامیین، عطاء عن نعیم بن ابی ھند، ۳/ ۳۵۰، حدیث: ۲۴۴۹

2 ...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 779 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بَیْعِ عِیْنَہ کی صورت یہ ہے ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اس نے کہا: میں قرض نہیں دوں گا، یہ البتہ کر سکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں، اگر تم چاہو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کو بیع کر دینا (بیچ دینا) تمہیں دس روپے مل جائیں گے اور کام چل جائے گا اور اسی صورت سے بیع ہوئی۔ بائع (بیچنے والے) نے زیادہ نفع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کا یہ حیلہ نکالا کہ دس کی چیز بارہ میں بیع کر دی اس کا کام چل گیا اور خاطر خواہ اس کو نفع مل گیا۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تیسرے شخص کو اپنی بیع میں شامل کریں یعنی مُقْرِض (قرض دینے والے) نے قرض دار کے ہاتھ اس کو بارہ میں بیچا اور قبضہ دے دیا پھر قرض دار نے ثالث کے ہاتھ دس روپے میں بیچ کر قبضہ دے دیا اس نے مُقْرِض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور قبضہ دے دیا اور دس روپے ثَمن کے مُقْرِض سے وصول کر کے قرض دار کو دے دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قرض مانگنے والے کو دس روپے وصول ہوگئے مگر بارہ دینے پڑیں گے کیونکہ وہ چیز بارہ میں خریدی ہے۔

سیِّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ''بَیْعِ عِیْنَہ'' کے متعلق فرماتے ہیں: بَیْعِ عِیْنَہ کو ہمارے اَئِمَّۂ کرام نے کیا ٹھہرایا ہے، کیا ممنوع ہے، ناجائز، حرام، مکروہ تحریمی؟ حاشا ہرگز نہیں، یہ محض غلط و باطل ہے بلکہ (بَیْعِ عِیْنَہ) جائز، حلال، روا، درست۔ غایت درجہ اس میں اختلاف ہوا کہ خلافِ اولیٰ بھی ہے یا نہیں، ہمارے امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) بلا کراہت مانتے ہیں، امام ابو یوسف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) خود ثواب و مستحب جانتے ہیں، امام محمد (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد) احتیاط کے لئے صرف خلاف اولیٰ ٹھہراتے۔ (فتاوی رضویہ، ۱۷/ ۵۴۷)

حضرتِ سیِّدُنا امام ابن ہمام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حدیث میں ممانعت سے مراد خلافِ اولیٰ ہے۔ (فتح القدیر، ۷/ ۲۱۲)

نکالے گا حتّٰی کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ۔"[1]

﴿6953﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ شہزادیِ رسول، زوجۂ عثمانِ غنی حضرتِ سیِّدَتُنا رُقَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے وصال پر جب حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تعزیت[2] کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، بیٹیوں کو (انتقال کے بعد) دفن کرنا والدین کے لئے عزت وشرف کا باعث بننے والی خصلتوں میں سے ہے۔[3]

تین آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے:

﴿6954﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ تین آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے: (۱) ...وہ آنکھ جو خوفِ خدا سے روئے (۲)...وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کو نہ دیکھے اور (۳)...وہ آنکھ جو راہِ خدا میں پہرہ دے۔[4]

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چار پسندیدہ کام:

﴿6955﴾...اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چار کام سب سے زیادہ پسند تھے، دو کا تعلق بدنی مجاہدے سے ہے اور دو کا مالی مجاہدے سے، بدنی مجاہدے والے اعمال نماز اور روزہ ہیں جبکہ مالی مجاہدے والے اعمال جہاد اور صدقہ ہیں۔[5]

---

1 ...ابو داود، کتاب الاجارۃ، باب فی النھی عن العینۃ، ۳/ ۳۷۸، حدیث: ۳۴۶۲

2 ...تعزیت کا طریقہ: تعزیت میں یہ کہے، اللہ تعالٰی میّت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی: لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَاَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی. خدا ہی کا ہے جو اُس نے لیا دیا اور اُس کے نزدیک ہر چیز ایک میعاد مقرر کے ساتھ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۵۲)

نوٹ: تعزیت کے تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 852 تا 854" کا مطالعہ کیجئے۔

3 ...معجم کبیر، ۱۱/ ۳۹۰، حدیث: ۱۲۰۳۵

4 ...شرح السنۃ، کتاب الرقاق، باب الخوف من اللہ عزوجل، ۷/ ۳۷۰، حدیث: ۴۰۶۴، بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

5 ...مسند شامیین، عطاء عن ابی عمران الجونی، ۳/ ۳۵۹، حدیث: ۲۴۶۲

حضرت سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

حضرتِ سیِّدُنا خالد بن معدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بھی شامی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بدنی مجاہدہ کرنے والے، روشن دل اور عقلِ سلیم کے مالک ہیں۔ آپ کا دل محبّتِ الٰہی میں گرفتار اور عقل اُسی کے جلوؤں میں گم رہتی اور خود قربِ الٰہی پانے کے لئے مجاہدے میں مشغول رہتے۔

عُلَمائے تصوف فرماتے: خالقِ حقیقی کے مشاہدے کے لئے مجاہدہ کرنے کا نام **تَصَوُّف** ہے۔

40ہزار تسبیح:

﴿6956﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن معدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن تلاوتِ قرآن کے علاوہ ایک دن میں 40ہزار تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ وصال کے بعد جب انہیں غسل کے لئے تخت پر لٹایا گیا تو ان کی انگلیاں حرکت کر رہی تھیں گویا تسبیح پڑھ رہے ہیں۔

روزے کی حالت میں انتقال:

﴿6957﴾... حضرتِ سیِّدُنا حاتِم بن لَیث جَوہَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی اولاد میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا انتقال روزے کی حالت میں ہوا۔

نفس کو بھوکا رکھنے پر دیدارِ باری تعالٰی کی امید:

﴿6958﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ نفس کو بھوکا رکھو اور اسے عار دلاؤ ممکن ہے کہ تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا دیدار نصیب ہو جائے۔[1]

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد7، ص516** پر فرماتے ہیں: دیدارِ الٰہی کے متعلق چند مسائلِ اِعتقادیہ یاد رکھو: (۱)... دنیا میں بندے **اللہ** تعالٰی کو بصیرت یعنی نورِ قلبی سے دیکھتے ہیں اسے جانتے پہچانتے ہیں، آخرت میں اسے بَصارت یعنی نورِ نگاہ سے دیکھیں گے کہ وہاں بصارت میں بصیرت ہو گی (۲)... دنیا میں آنکھوں سے خدا تعالٰی کا دیدار ممکن ہے مگر واقع نہیں اس لیے موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے دیدار کی دعا کی، ناممکن کی دعا ناجائز ہے نبی ناجائز کام نہیں کرتے (۳)... حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے معراج میں **اللہ** تعالٰی کا دیدار انہیں آنکھوں سے کیا اور خُوب اچھی...

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم و صحابہ سے عشق:

﴿6959﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عَبْدَہ بنتِ خالد بن مَعدان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اپنے والد ماجد کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ آپ بہت کم آرام فرماتے، بستر پر بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نام لے کر اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے: ”آپ لوگ ہی میرا سب کچھ ہیں، میرا دل آپ ہی کا مشتاق ہے اور میرا شوق بڑھ رہا ہے، مولیٰ! میری روح قبض فرمالے۔“ حتّٰی کہ آپ پر نیند غالب آجاتی۔

موت سے محبت:

﴿6960﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبداللہ بن زُبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن معدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ خشکی یا تری میں رہنے والا کوئی جانور میری موت کا فِدیہ بن جائے۔ اگر موت تک پہنچنا ممکن ہوتا تو وہی شخص مجھ پر سبقت کر پاتا جو طاقت میں مجھ سے زیادہ ہوتا۔

﴿6961﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَحْوَص بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اگر موت کسی مکان میں ہوتی تو سب سے پہلے میں اس کی طرف سبقت کرتا۔

......طرح کیا، اس مسئلہ میں اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہی ہے (۴)...جو شخص دعویٰ ولایت کرتے ہوئے کہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا ہے یا دیکھتا ہوں وہ کافر ہے کہ اپنے کو وہ نبیوں سے افضل کہتا ہے (۵)... قیامت میں ہر مؤمن و کافر کو رب کا دیدار ہو گا مؤمن کو رحمت کی شان میں اور کافر کو غضب و قہر کی شان میں (۶)... قیامت کے بعد صرف مؤمنوں کو جنت میں دیدار الٰہی ہوا کرے گا کفار کو دوزخ میں نہ ہو گا ”اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۳۰، المطففین: ۱۵، ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔)“ (۷)... حق یہ ہے کہ جنت میں ہر مؤمن کو دیدار الٰہی ہوا کرے گا مرد ہوں یا جنتی عورتیں۔ عورتوں کے متعلق اختلاف ہے مگر حق یہ ہی ہے کہ انہیں بھی دیدار ہو گا (۸)... دنیا میں خواب میں دیدارِ الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا ہے، ہمارے امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم) نے ایک سو بار رب کو خواب میں دیکھا، امام احمد ابن حنبل (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل) نے خواب میں دیکھا پوچھا الٰہی کون سی عبادت افضل ہے؟ فرمایا تلاوتِ قرآن، دوسری بار پھر دیکھا پوچھا الٰہی معنیٰ سمجھ کر تلاوت افضل ہے یا بغیر سمجھے بھی، فرمایا ہر طرح افضل ہے۔

مومن کی ادنیٰ اور کافر کی بہتر حالت:

﴿6962﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن معدان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میرے والد محترم فرماتے ہیں: مومن کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ وہ عمل کرتا رہے اور کافر کی بہتر حالت یہ ہے کہ وہ سویا رہے۔

﴿6963﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب تک تمہارے لئے نیکی کا دروازہ کھلا ہوا ہے اس کی طرف جلدی کرو کیونکہ معلوم نہیں کب وہ دروازہ بند کر دیا جائے۔

سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھنے کی فضیلت:

﴿6964﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ”سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ“ کہتا ہے اور خود پسندی اور ریاکاری میں گرفتار نہیں ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس تسبیح کو دو آنکھیں اور دو پَر عطا فرماتا ہے پھر وہ اُڑ جاتی ہے اور تسبیح کرنے والوں کے ساتھ تسبیح کرتی رہتی ہے۔

﴿6965﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بندہ جب ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ کہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اَجر و ثواب عطا فرماتا ہے اگرچہ وہ خوبصورت و نوجوان بیوی کے ساتھ ہمبستری کے لئے بستر پر ہو۔

انگور کے ہر دانے پر ذِکْرُ اللہ:

﴿6966﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب انگور کا خوشہ پیش کیا جاتا تو آپ ایک ایک دانہ تناوُل فرماتے اور ہر دانے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے۔

بہترین اور بدترین مال:

﴿6967﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”آنکھ مال ہے، جان مال ہے اور انسان کا بہترین مال وہ ہے جو اُسے نفع دے اور وہ اِس سے بھرپور فائدہ اٹھائے جبکہ بدترین مال وہ ہے جو تجھے نہ ملے اس کا حساب تجھ پر ہو مگر نفع کسی اور کے لئے۔“

مزید فرماتے ہیں: بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن تین وجہ سے تم پر سبقت لے گئے: (۱)... فقراُنہیں خوفزدہ

نہیں کرتا تھا(۲)... نمازی کے بارے میں شک نہیں کرتے تھے اور (۳)... جہاد میں بزدلی نہیں دکھاتے تھے۔

کھاتے ہوئے خاموش رہنے سے بہتر عمل:

﴿6968﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرمایا کرتے تھے: کھانا کھاتے ہوئے حمدِ الٰہی کرنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

دین کی کامل سمجھ:

﴿6969﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بندہ دین کی کامل سمجھ بوجھ اسی وقت حاصل کر سکتا ہے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں لوگوں کو اونٹوں کی مثل (بڑا) سمجھے اور خود کو سب سے حقیر جانے۔

"خَطَران" سے بچو:

﴿6970﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "خَطَران" سے بچو کہ انسان کے ہاتھ پورے جسم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ عرض کی گئی: "خَطَران" کیا ہے؟ فرمایا: اَکڑ کر چلتے ہوئے اپنے ہاتھ ہلانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے:

﴿6971﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے پسندیدہ بندے وہ ہیں جو میری خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، ان کے دل مَساجد میں لگے رہتے ہیں اور وقتِ سحر اِسْتِغْفار کرتے ہیں۔ جب میں زمین والوں پر عذاب نازل کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان ہی لوگوں کی وجہ سے اُن سے پھیر دیتا ہوں۔

﴿6972﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو کہیں گے: "کیا ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ نہ تھا کہ ہم جہنم سے گزریں گے؟" فرشتے کہیں گے: "ضرور وعدہ تھا مگر جب تم گزرے تو وہ ٹھنڈا تھا۔"

دل کی دو آنکھیں:

﴿74-6973﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہر شخص کی چار آنکھیں ہوتی

ہیں، دو آنکھیں چہرے پر ہوتی ہیں جن کے ذریعے دنیاوی معاملات دیکھتا ہے جبکہ دو آنکھیں دل میں ہوتی ہیں جن کے ذریعے اُخروی معاملات کے نظارے ہوتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کی دونوں آنکھیں کھول دیتا ہے جن کے ذریعے وہ ان چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جن کے پوشیدہ رکھنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ پس وہ اِن کے ذریعے اُن چیزوں کو دیکھتا ہے جن کا غیب سے اُس کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے تو وہ غیب کے ذریعے غیب پر ایمان لاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتا تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ (پ۲۶، محمد: ۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: یا بعضے دلوں پر اُن کے قفل لگے ہیں۔

شیطان کو خود سے دور کرنے کا وظیفہ:

﴿6975﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے جو اس کی پیٹھ پر سوار ہوتا ہے، اپنی گردن انسان کی گردن سے مِلائے، اپنا منہ اس کے دل پر لگائے ہوئے ہوتا ہے۔ ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ انسان جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالتا ہے۔

﴿6976﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عبد اللہ بنتِ خالد بن مَعدان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتی ہیں کہ میرے والدِ ماجد فرماتے ہیں: جو دعا کی قبولیت چاہے وہ سجدے کی حالت میں دعا کرے اور ہتھیلیاں آسمان کی جانب کرلے۔

﴿6977﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عبد اللہ بنتِ خالد بن مَعدان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد محترم فرماتے ہیں: دل مٹی سے بنایا گیا ہے، بے شک یہ سردیوں میں نرم پڑ جاتا ہے۔

﴿6978﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: "میں کسی دانا شخص کی بات قبول نہیں کرتا بلکہ اس کا ارادہ اور عمل قبول کرتا ہوں، اگر اس کا ارادہ اور عمل محبت و رضا کے لئے ہو تو اسے اپنی حمد اور تعظیم شمار کرتا ہوں اگرچہ وہ زبان سے کچھ نہ کہے۔"

ذکر میں مشغول رہنے والوں پر فضلِ الٰہی:

﴿6979﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَ

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے ذکر میں مشغول رہنے والوں کو میں ان لوگوں سے بہتر عطا کرتا ہوں جو مجھ سے سوال کرتے ہیں۔

حق کی مخالفت مذمّت کا باعث ہے:

﴿6980﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَحِیْر بن سَعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا: جو حق کی مخالفت کرکے تعریف کا خواہشمند ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس تعریف کو مذمّت کی صورت میں اس پر لوٹاتا ہے اور جو حق کی موافقت کرتے ہوئے ملامت برداشت کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس ملامت کو اس کی تعریف کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔

اپریل کی پہلی رات:

﴿6981﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نیسان (اپریل) کی پہلی رات کھیتوں پر تجلی فرما کر فرماتا ہے: ضرور تیرے آخر کو پہلے کے ساتھ ملایا جائے گا۔

آگ اور برف کے جسم والا فرشتہ:

﴿6982﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عبدہ بنتِ خالد بن مَعدان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد ماجد فرماتے ہیں: آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کا آدھا جسم آگ کا اور آدھا برف کا ہے۔ وہ کہتا ہے: ”سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ هٰذِهِ النَّارِ وَبَيْنَ هٰذَا الثَّلْجِ فَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری ذات پاک ہے، تو ہی تعریف کے لائق ہے، جس طرح تو نے اس آگ اور برف میں اُنسیت پیدا فرمائی اسی طرح مسلمانوں کے دلوں میں اُلفت پیدا فرما۔“ یہ فرشتہ یہی تسبیح پڑھتا رہتا ہے۔

﴿6983﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَحِیْر بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا: اَسلاف اسلامی ملک کی سرحد پر نگہبانی کو ہر چیز پر ترجیح دیتے تھے۔

”وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ“ کی تفسیر:

﴿6984﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (اس آیتِ طیبہ ”وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ پ۲۶، ق: ۳۵، ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔“ کی تفسیر میں) حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول

بیان فرماتے ہیں: مزید نعمت سے یہ بھی ہے کہ اہلِ جنت کے پاس سے ایک بادل گزرے گا اور اُن سے کہے گا: تم جو چاہو گے میں تم پر برساؤں گا۔ چنانچہ کسی شے کی تمنا کرنے سے پہلے ہی وہ اُن پر برسا دی جائے گی۔

حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ دکھایا تو میں بادل سے کہوں گا: ہم پر زیورات سے مُزَیَّن کنیزیں برسا۔

مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کا نیزہ:

﴿6985﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس ایک نیزہ ہے جس کی لمبائی مشرق سے مغرب تک ہے، جب دنیا میں کسی کی موت کا وقت آتا ہے تو یہ نیزہ اس کے سر پر مار کر فرماتے ہیں: اب تمہارے ذریعے مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا۔

شیطان کس بستر پر سوتا ہے؟

﴿6986﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عبد اللہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا عَبْدَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتی ہیں کہ ہمارے والد گرامی حضرتِ سیِّدُنا خالد بن معدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جس بستر پر کوئی انسان سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے (لہٰذا بستر لپیٹ دیا کرو)۔

میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا:

﴿6987﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے اِبْنِ آدم! اگر تو میرا ذکر آہستہ کرے گا تو میں بھی تیرا ذکر آہستہ کروں گا، اگر تو محفل میں میرا ذکر کرے گا تو میں اس سے بہتر محفل میں تیرا چرچا کروں گا، اگر تو غصے کے وقت مجھے یاد رکھے گا تو میں غضب کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ تجھے ہلاک نہیں کروں گا۔

سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی اَحادیث

حضرت خالد بن معدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے صحابۂ کرام میں سے حضرت مُعاذ بن جبل، حضرت عُبادہ بن صامت، حضرت ابو عُبَیْدَہ بن جرّاح، حضرت ابو ذر غفاری، حضرت مِقدام بن مَعدی کَرِب، حضرت ابو اُمامہ،

حضرت ابوہُرَیرہ، حضرت اِبنِ عُمَر، حضرت اِبنِ عَمرو، حضرت امیر مُعاوِیہ، حضرت عبد اللہ بن بُسر، حضرت ثَوبان، حضرت وَاثِلہ بن اسقع اور حضرت عُتبہ بن عُبَید سُلَمی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ کی زیادہ تر روایات تابعینِ عِظام میں حضرت جُبَیر بن نُفَیر، حضرت عبد الرحمٰن بن غَنْم، حضرت ابو بَحرِیَّہ، حضرت کَثِیر بن مُرَّہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عَمرو سُلَمی، حضرت عَمرو بن اَسود اور حضرت رَبیعہ جُرَشی رَحِمَہُمُ اللہ سے ہیں۔

اپنی حاجتیں چھپاؤ:

﴿6988﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی حَوَائِجِکُمْ بِالْکِتْمَانِ فَاِنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَۃٍ مَّحْسُوْد یعنی اپنی حاجتیں چھپا کر ان پر مدد چاہو[1] کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔[2]

---

[1]... حضرتِ سیِّدُنا علامہ محمد عبد الرؤف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کا معنٰی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اپنی حاجتیں لوگوں سے چھپاؤ اور انہیں پورا کرنے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرو۔ حاجتیں چھپانے کی علت حدیثِ پاک کے اگلے جز میں بیان کی گئی "کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے" یعنی اگر تم اپنی حاجتیں لوگوں پر ظاہر کرو گے تو وہ تم سے حسد کریں گے اور تمہاری برابری کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نعمت مکمل حاصل ہونے کے بعد بیان کی جائے تاکہ لوگ حسد سے محفوظ رہیں۔ (فیض القدیر، ۱/ ۶۳۰، تحت الحدیث: ۹۸۵)

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر محمد بن ابو اسحاق کَلَاباذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس کا ایک معنٰی یہ ہو سکتا ہے کہ اپنی حاجتیں چھپاؤ اور لوگوں میں ان کا چرچا نہ کرو کیونکہ اگر تم لوگوں میں بیان کرو گے تو اس کی وجہ سے بعض لوگ تم سے حسد کریں گے پھر تمہارے لئے اس نعمت کا پورا ہونا بھی ضروری نہیں ہوگا کیونکہ جب لوگ نعمت کی وجہ سے تم سے حسد کریں گے تو اسے پورا ہونے سے روک دیا جائے گا یا لوگ نعمت کی وجہ سے تم سے اس طرح حسد کریں گے کہ تم حاجت مند نہ ہونے کے باوجود اپنی حاجت ان پر ظاہر کرو گے تو وہ تمہاری تکلیف پر خوش ہوں گے۔ پس حاجت پوری ہونے اور کشادگی کی امید اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رکھو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حاجتیں پوری کرنے کو پسند فرماتا ہے جب تم اسی کی طرف جھکے رہو، اس کے فیصلے پر راضی رہو اور اپنی حاجتیں اور ضرورتیں چھپانے پر صبر کرو۔ حدیثِ پاک کا ایک معنٰی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی حاجتیں چھپانے کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان کے پورا ہونے پر مدد طلب کرو جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ" (پ۲، البقرۃ: ۱۵۳) "یعنی صبر اور نماز کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرو۔

(بحر الفوائد المشہور بمعانی الاخبار، ۱/ ۸۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

[2]... معجم کبیر، ۲۰/ ۹۴، حدیث: ۱۸۳

دولہا کو مُبارک باد دینا سُنَّت ہے:

﴿6989﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابی کے نکاح میں تشریف لے گئے اور یوں مبارک باد دی: ''عَلَی الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ وَالطَّائِرِ الْمَیْمُوْنِ وَالسِّعَۃِ فِی الرِّزْقِ بَارَکَ اللہُ لَکُمْ یعنی تمہیں خیر وبرکت، اچھی قسمت اور وُسعتِ رزق نصیب ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے۔'' پھر ارشاد فرمایا: دولہے کے پاس دف بجاؤ۔ تو ایک دف لا کر بجایا گیا۔[1] پھر پھل اور عمدہ قسم کی تازی کھجوروں کے تھال لا کر لوگوں کے سامنے رکھے گئے مگر انہوں نے کھانے سے ہاتھ روک لئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ لُوٹتے کیوں نہیں؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ نے ہمیں لُوٹ مار سے منع نہیں فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں لشکروں کی لوٹ مار سے منع کیا ہے شادی بیاہ میں نہیں۔ راوی فرماتے ہیں: آپ نے انہیں اجازت دی تو وہ لُوٹنے لگے۔[2]

سردیوں میں دل نرم پڑجاتے ہیں:

﴿6990﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انسانوں کے دل سردیوں میں نرم پڑجاتے ہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو مٹی سے پیدا فرمایا ہے اور مٹی سردیوں میں نرم پڑ جاتی ہے۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شُعْبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس حدیث کو مَرفُوع ذکر کرنے میں عَمْرو بن یحییٰ مُتَفَرِّد ہے جو کہ متروکُ الحدیث ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا قول ہے۔

﴿6991﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت

---

1 ...دف اور تاشہ، اعلانِ نکاح یا عید کی خوشی کے لیے بجانا جائز ہے مگر جھانج مطلقًا ناجائز۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۳۵۹)

2 ...معجم کبیر، ۲۰/ ۹۷، حدیث: ۱۹۱، الفۃ بدلہ البرکۃ

3 ...فردوس الاخبار، ۲/ ۱۵۵، حدیث: ۴۶۱۸

میں اپنی وَحشت و تنہائی کی شکایت کی تو حضور نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے کبوتر کا جوڑا رکھنے کا حکم فرمایا۔[1]

انسانی دل کی مثال:

﴿6992﴾... اَمِیْنُ الْاُمَّہ حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قَلْبُ ابْنِ اٰدَمَ مِثْلُ الْعُصْفُوْرِ یَتَقَلَّبُ فِی الْیَوْمِ سَبْعَ مَرَّات یعنی انسانی دل کی مثال اس چڑیا کی سی ہے جو دن میں سات مرتبہ جگہ بدلتی ہے۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ اَبُونُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات نہیں کی (یعنی یہ روایت مُرسلاً ہے)۔

کامیاب شخص:

﴿6993﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص اور (باطنی بیماریوں سے) محفوظ کرلیا، اپنی زبان کو سچا اور نفس کو تقدیرِ الٰہی پر راضی کرلیا، اپنی فطرت کو درست رکھا، اپنے کان کو سننے والا اور آنکھ کو دیکھنے والا بنالیا۔ بے شک کان وہی سنتے ہیں اور آنکھ اسی سے سکون پاتی ہے جس کا دل ارادہ کرتا ہے اور وہ شخص کامیاب ہوگیا جس کے دل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محافظ بنادیا۔[3]

بہتر کمائی:

﴿6994﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِقدام بن مَعْدِی کَرِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: نبیوں کے سردار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی انسان نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے بہتر کوئی

---

1 ...مسند شامیین، خالد عن عبادۃ بن الصامت، ۱/ ۲۳۹، حدیث: ۴۲۵

2 ...مستدرک حاکم، کتاب الرقاق، باب قلب ابن آدم مثل العصفور یتقلب، ۵/ ۴۳۷، حدیث: ۷۹۲۰

3 ...مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/ ۱۷، حدیث: ۲۱۳۶۸

کھانا نہیں کھایا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔[1]

اناج میں برکت:

﴿6995-96﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِقدام بن مَعْدِی کَرِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کِیْلُوْا طَعَامَکُمْ یُبَارَكْ لَکُمْ فِیْہِ یعنی اپنا اناج تول لیا کرو تمہیں اس میں برکت دی جائے گی۔[2]

کھانے کے بعد کی دعا:

﴿6997-98﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات کا کھانا تناوُل فرمالیتے تو یوں دعا فرماتے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے ہے کثیر، پاکیزہ، بابرکت اور نہ ختم ہونے والی حمد جو چھوڑی جائے نہ اُس سے بے نیازی ہو، اے ہمارے ربّ!۔[3]

اسلام کی علامات:

﴿6999﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راستے کی علامات کی طرح اسلام کی بھی کچھ علامات ہیں مثلاً: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنا، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیتُ اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، نیکی کا حکم دینا، بُرائی سے منع کرنا اور لوگوں کو سلام کرنا۔ اگر وہ تمہیں سلام کا جواب دیں تو فرشتے دونوں پر رحمت بھیجیں گے اور اگر جواب نہ دیں تو فرشتے تم پر رحمت بھیجیں گے اور اُن کے لئے عدمِ رحمت کی دعا کریں گے یا اُنہیں کچھ نہ کہیں گے۔ تمہارا اپنے گھر والوں کو سلام کرنا بھی اسلام کی علامات میں سے ہے۔ جس نے ان علامات میں سے کسی ایک کو چھوڑا اُس نے اسلام کا ایک حصہ چھوڑ دیا اور جس نے سب کو چھوڑ دیا اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔[4]

---

1 ...بخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، ۲/ ۱۱، حدیث: ۲۰۷۲

2 ...بخاری، کتاب البیوع، باب مایستحب من الکیل، ۲/ ۲۷، حدیث: ۲۱۲۸

3 ...بخاری، کتاب الاطعمة، باب مایقول اذا فرغ من طعامہ، ۳/ ۵۴۳، حدیث: ۵۴۵۸

4 ...مسند شامیین، خالد عن ابی ھریرة، ۱/ ۲۴۱، حدیث: ۴۲۹

بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنے کی فضیلت:

﴿7000﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَامَ الْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیْسَ وَالْجُمُعَةَ كَانَ لَهٗ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ یعنی جو بدھ، جمعرات اور جُمعہ کے دن روزہ رکھے تو یہ عمل اس کے لئے غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔[1]

بدمذہب کی تعظیم کی ممانعت:

﴿7001﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی جس نے بدعتی کی تعظیم کی یقیناً اس نے اسلام ڈھانے پر مدد دی۔[2]

﴿7002﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہفتہ کے دن فرض کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھو[3]۔ اگر تم میں سے کوئی انگور کی لکڑی یا درخت کی چھال کے سوا کچھ نہ پائے تو وہی چبالے[4]۔[5]

---

1 ... مسند شامیین، خالد عن عبد اللہ بن عمرو، ٢/ ١٧٥، حدیث: ١١٣٦

2 ... شعب الایمان، باب فی مباعدة الکفار... الخ، ٧/ ٦١، حدیث: ٩٤٦٤، عن ابراھیم بن میسرة

3 ... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 192 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی نفلی روزہ صرف ہفتہ کے دن نہ رکھو کیونکہ اس میں یہود سے مُشابہت ہے کہ وہ اگرچہ اس دن روزہ تو نہیں رکھتے مگر اس کی تعظیم بہت ہی کرتے ہیں، تمہارے اس روزے میں ان سے اِشْتِباہ ہوگا۔ جمہور عُلَماء کا قول یہ ہے کہ یہ مُمانَعت بھی تنزیہی ہے لہٰذا یہ حدیث ہفتہ کے دن کے روزے کی احادیث کے خلاف نہ ہوگی کہ وہ بیانِ جواز کے لیے ہیں اور یہ حدیث بیانِ اِسْتِحْباب کے لیے۔ اگر ہفتہ کے ساتھ اور دن کا بھی روزہ رکھ لیا جائے تو نہ مشابہت رہے گی نہ ممانعت۔ یہاں فرض سے مراد صرف شرعی فرض نہیں بلکہ بمعنٰی ضروری ہے لہٰذا رمضان، قضائے رمضان، نذر، کفارہ، عاشورے، گیارھویں، بارھویں وغیرہ مُتَبَرَّک تاریخوں کے روزے اس دن میں رکھنا بلا کراہت جائز ہیں۔

4 ... امام ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منسوخ ہے۔ (ابو داود، ٢/ ٤٧١، حدیث: ٢٤٢١)

5 ... ابو داود، کتاب الصوم، باب النھی ان یخص یوم السبت بصوم، ٢/ ٤٧١، حدیث: ٢٤٢١، عبد اللہ بن بسر عن اختہ

ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی صیام یوم السبت، ٢/ ٣٣٨، حدیث: ١٧٢٦

دین کی سمجھ:

﴿7003﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہ تو کوئی دھوکا دے سکتا ہے، نہ اس پر غالب آسکتا ہے اور نہ ہی کوئی ایسی بات کہہ سکتا ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو علم نہ ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور جسے دین کی سمجھ عطا نہ کی جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابونُعیم اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: دین کی سمجھ حاصل کرنے والی روایت حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کئی حضرات نے روایت کی ہے مگر اس اضافے کے ساتھ کہ ”جسے دین کی سمجھ عطا نہ کی جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی کوئی پروا نہیں“ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔

﴿7004﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُتبہ بن عبد سُلَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ دوجہاں کے تاجور، سلطانِ بحر وبَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بندہ اپنی پیدائش کے دن سے رب تعالٰی کی رضا حاصل کرنے کے لئے چہرے کے بَل گر جائے حتّٰی کہ اسے موت آجائے تو بھی قیامت کے دن وہ اپنی اس عبادت کو حقیر جانے گا۔[2]

جاہل عبادت گزار کی مثال:

﴿7005﴾... حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبی اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَیْرِ فِقْہٍ کَالْحِمَارِ فِی الطَّاحُوْنَۃ یعنی بے علم عبادت کرنے والا چکی کے گرد گھومنے والے گدھے کی طرح ہے۔[3]

﴿7006﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب

---

1. ...مسند شامیین، خالد عن معاویۃ، ۱/ ۲۴۰، حدیث: ۴۲۸
2. ...مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۲۰۳، حدیث: ۱۷۶۶۶
3. ...کامل لابن عدی، ۸/ ۲۵۶، الرقم: ۱۹۵۹، نعیم بن حماد

کسی چیز کو دیکھ کر مُتَعَجِّب ہوتے تو ارشاد فرماتے: میرا رب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے، میں اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔[1]

پہلی صف کی فضیلت:

﴿7007﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے رحمت فرمائی۔[2]

بدترین لوگ:

﴿7008﴾... حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم طواف میں مشغول تھے کہ میں نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بدترین لوگوں کے بارے میں ہماری راہنمائی فرمایئے؟ ارشاد فرمایا: ”بھلائی کے متعلق سوال کیا کرو بُرائی کے متعلق سوال نہ کیا کرو، بدترین لوگ بُرے عُلَما ہیں۔“[3]

سونا جاگنا سب عبادت:

﴿7009﴾... حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہاد دو قسم کا ہے: (۱)... جو مجاہد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا چاہے، امیرِ لشکر کی اطاعت کرے، اپنی پیاری چیز خرچ کرے، شریک مجاہدین کے ساتھ نرمی کرے اور فساد سے بچے تو اس کا سونا جاگنا سب ثواب ہے اور (۲)... جو غرور، دِکھاوے اور شہرت کے لئے لڑے، امیرِ لشکر کی نافرمانی کرے اور زمین پر فساد پھیلائے تو وہ پہلے جیسا بھی نہ لوٹے گا[4]۔[5]

1... الدعاء للطبرانی، باب الدعاء عند الکرب والشدائد، ۱/ ۳۱۴، حدیث: ۱۰۳۱

2... سنن کبری للنسائی، کتاب الامامۃ والجماعۃ، ذکر فضل الصف الاول علی الثانی، ۱/ ۲۸۹، حدیث: ۸۹۱

3... مسند بزار، مسند معاذ بن جبل، ۷/ ۹۳، حدیث: ۲۶۴۹

4... یعنی گنہگار ہو کر لوٹے گا کہ ان حرکتوں کے گناہ کا بوجھ سر پر ہو گا اور اس سفر وغیرہ کا ثواب کچھ بھی نہ ملے گا لہٰذا بجائے نیکی کمانے کے گناہ کما کر لائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۴۹)

5... ابو داود، کتاب الجھاد، باب فیمن یغزو ویلتمس الدنیا، ۳/ ۲۰، حدیث: ۲۵۱۵

جنتی بیوی کی پکار:

﴿7010﴾...حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے تو اس کی جنتی بیوی بڑی آنکھوں والی حور کہتی ہے: ”خدا تجھے غارت کرے! اسے تکلیف نہ دے کیونکہ یہ تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھے چھوڑ کر ہماری طرف آجائے گا۔“[1]

نصیحتِ مصطفٰے:

﴿7011﴾...حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن سارِیَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر اپنا چہرہ مُبارَک ہماری طرف کرکے نہایت عمدہ نصیحت فرمائی جسے سن کر آنسو جاری اور دل خوف زدہ ہوگئے۔ کسی نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لگتا ہے یہ اَلوداعی نصیحت ہے لہٰذا ہمیں کچھ وصیت فرمایئے۔“ ارشاد فرمایا: ”میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور امیر کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی ہو کیونکہ (میرے بعد) تم میں سے جو بھی اس دنیا میں رہے گا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا لہٰذا تم میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خُلفائے راشدین کی سنت مضبوطی سے پکڑ لو اور بدعتوں سے دور رہو کیونکہ ہر (بُری) بدعت گمراہی ہے۔[2]

دجال کی صورت:

﴿7012﴾...حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں دَجّال[3] کے متعلق بتاتا ہوں، مسیح دجال پست قد، ٹیڑھے پاؤں، گھونگھریالے بال والا اور اُلٹی آنکھ سے کانا ہے، وہ آنکھ اُبھری ہوئی ہے نہ دھنسی

❶...ترمذی، کتاب الرضاع، باب: ۱۹، ۲/ ۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۷

❷...ابو داود، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، ۴/ ۲۶۷، حدیث: ۴۶۰۷

❸...اس کے متعلق حاشیہ ماقبل روایت: 6759 کے تحت گزر چکا ہے۔

ہوئی۔ اگر تم پر اِشْتِباہ ہو تو جان لو کہ تمہارا ربّ کانا نہیں اور تم اپنے رب کو جیتے جی دیکھ نہیں سکتے۔ (1)

طاعون میں مرنے والا شہید ہے:

﴿7013﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن سارِیَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حُضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: شُہَدا اور اپنے بستر پر مرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں طاعون کے سبب فوت ہونے والوں کے متعلق جھگڑیں گے۔ شہدا کہیں گے: ”یہ ہمارے بھائی ہیں، یہ بھی ہماری طرح قتل ہوئے۔“ اور بستر پر وفات پانے والے کہیں گے: ”یہ ہمارے بھائی ہیں، یہ بھی ہماری طرح اپنے بستروں پر فوت ہوئے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے فرمائے گا: ”طاعون کے سبب مرنے والوں کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم شُہَدا کے زخموں کی طرح ہوں تو یہ ان ہی میں سے ہیں۔“ چنانچہ طاعون والوں کے زخم دیکھے جائیں گے تو وہ شُہَدا کے زخموں کے مشابہ ہوں گے لہٰذا انہیں شہدا کے ساتھ رکھا جائے گا۔ (2)

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بھی شامی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وعظ کے لئے تیار رہتے، آخرت کے حوالے سے فکر مند رہتے، حکمِ الٰہی کی بجاآوری میں سمجھ داری سے کام لیتے، خدمتِ خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور خوب فصیح و بلیغ وعظ و نصیحت فرماتے۔

کثرت سے عبادتِ الٰہی:

﴿7014﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوْزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد عبادت کے حوالے سے اتنے مشہور تھے کہ ایسا ہم نے ان کے علاوہ کسی کے بارے میں نہیں

(1)... ابو داود، اول کتاب الملاحم، باب ذکر خروج الدجال، ۴/ ۱۵۷، حدیث: ۴۳۲۰
سنن کبری للنسائی، کتاب النعوت، المعافاۃ والعقوبۃ، ۴/ ۴۱۹، حدیث: ۷۷۶۴

(2)... نسائی، کتاب الجھاد، مسالۃ الشھادۃ، ص ۵۱۵، حدیث: ۳۱۶۱

سنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صبح شام غسل کیا کرتے تھے۔

﴾7015﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد سے زیادہ عمدہ وعظ کرتے کسی کو نہیں سنا۔

سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا حُسنِ سلوک:

﴾7016﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: قُسْطَنْطِیْنِیَّہ میں حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کا بیٹا فوت ہو گیا۔ ایک شخص آیا اور ان کے بیٹے پر 20 دینار قرض کا دعوٰی کرنے لگا۔ آپ نے اس سے کہا: تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: کوئی تحریری ثبوت ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے کہا: تم قسم اُٹھا سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور اسے مطلوبہ دینار دے کر فرمایا: اگر تم سچے ہو تو میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے قرض ادا کیا اور اگر جھوٹے ہو تو یہ تم پر صدقہ ہے۔

مصر و شام میں شہرت:

﴾7017﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کا مصر و شام میں وہی مقام تھا جو حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بصرہ میں تھا۔

﴾7018﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: ہائے حسرت کہ مجھے کوئی غم نہیں۔

گناہ نقصان کا باعث ہے مگر کس کے لئے؟

﴾7019﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: گناہ جب پوشیدہ ہو تو صرف گنہگار کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہو جائے اور اس کا اِزالہ نہ کیا جائے تو دوسروں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

﴾7020﴿... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن محمد ثَقَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد دِمشق والوں کو واقعات بیان کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے: مسلمان تو آپس میں بھائی ہیں تو باہم بغض رکھنے والوں کے ایمان کا کیا حال ہے؟

نیکیاں یادرکھنا اور گناہ بھول جانا دھوکا ہے:

﴿7021﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اپنی نیکیوں کو یادرکھنا اور گناہوں کو بھول جانا دھوکا ہے۔

گناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ۔۔۔!

﴿7022﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: گناہ کے چھوٹے ہونے کی طرف نظر نہ کرو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کررہے ہو۔

﴿7023﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: بہت سے ہنستے مسکراتے لوگ خسارے میں ہیں اور بہت سے خسارے والوں کو خبر نہیں۔ خرابی ہے اس کے لئے جس کا ٹھکانا ”وَیل“ نامی دوزخ کا طبقہ ہے اور وہ کھاتے پیتے، ہنستے کھیلتے بے خبری میں زندگی گزار رہا ہے حالانکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے لکھی گئی تقدیر میں دوزخی لکھ دیا گیا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا عباس بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اے روح اور جسم! تم برباد ہوگئے، تمہیں تو رونا چاہئے اور رونے والیوں کو چاہئے کہ تم پر ہمیشہ روئیں۔

﴿7024﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: بہت سے ہنستے مسکراتے لوگ خسارے میں ہیں، وہ کھانے پینے اور ہنسنے میں مشغول ہیں حالانکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے لکھی گئی تقدیر میں جہنم کا ایندھن لکھ دیئے گئے ہیں۔

رب عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیاں:

﴿7025﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: بے شک تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ تمہیں عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا، لغزش کو معاف فرماتا، توبہ

قبول فرماتا، اپنی بارگاہ میں آنے والے پر خاص توجہ فرماتا اور پیٹھ پھیرنے والے پر شفقت و مہربانی فرماتا ہے۔

﴿7026﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ بھی پایا ہے جو نیک اعمال یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، بھلائی والے کام اور نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے پر اُبھارتے تھے جبکہ آج لوگ ریاکاری پر ابھارتے ہیں۔

گناہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے:

﴿7027﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: گناہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دنیا سے بے رغبتی دلاتا ہے جبکہ ہم اس میں رغبت رکھتے ہیں۔

﴿7028﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: مجھے ایسے لوگوں کی صحبت نصیب ہوئی ہے جو مَقاصد کے معاملے میں شدت کرتے، ایک دوسرے سے مِزاح بھی کرتے اور جب رات ہوتی عبادت میں مصروف ہو جاتے۔

﴿7029﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: جب اعمال کم ہو جائیں گے تو آزمائش بڑھ جائے گی۔

افضل ذکر:

﴿7030﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: ذکر کی دو قسمیں ہیں: (۱)...زبان سے ذکر کرنا، یہ بہت اچھا عمل ہے اور (۲)...اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا جب حلال و حرام کا مسئلہ پیش آئے، یہ ذکر افضل ہے۔

غَسّاق:

﴿7031﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: اگر "غَسّاق[1]" کا ایک ڈول زمین پر گرا دیا جائے تو زمین پر موجود ہر چیز فنا ہو جائے۔

---

[1]...غَسّاق بھی دوزخیوں کو پلایا جانے والا پانی ہے، یہ تمام دوزخیوں کی قے، خون، پیپ اور کچ لہو کا مجموعہ ہے جو نالیوں...

﴿7032﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو "غَسَّاق" کے متعلق فرماتے سنا: اگر اس کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے تو وہ ساری زمین میں بدبو پیدا کر دے۔

﴿34-7033﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: تم میں دنیا سے کنارہ کش رہنے والے درحقیقت اس میں رغبت رکھتے اور عبادت میں کوشش کرنے والے کوتاہی برتتے ہیں، تمہارے عُلَما میں جہالت پائی جاتی ہے اور جُہلا دھوکے کا شکار ہیں۔

﴿7035﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: تم سے ملاقات کرتے وقت جو بھائی تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تمہارا حصہ یاد دلائے وہ تمہارے اس بھائی سے بہتر ہے جو ملاقات کے وقت تمہارے ہاتھ میں دینار رکھے۔

مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے:

﴿7036﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد نے ایک مرتبہ فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے تو کیا میرے کسی معاملے میں تمہیں شک ہو سکتا ہے؟

بارش برسنے لگی:

﴿7037﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد لوگوں کے ساتھ بارش کی دعا کے لئے نکلے[1]، آپ نے فرمایا: لوگو! کیا تم برائی کا

......کے ذریعہ نیچے گرتا ہو گا اسے نیچے کے طبقے والے دوزخی پئیں گے، وہاں نیچے طبقے والے دوزخیوں کا عذاب بہت سخت ہو گا۔ خیال رہے غَسَّاق وغیرہ صرف کافر دوزخیوں کو پلایا جائے گا کیونکہ مسلمان کے منہ میں اللہ رسول کا نام حضور کا کلمہ پڑھا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۵۴۳، ملتقطا)

[1]... استسقاء کے معنی ہیں بارش یا سیرابی مانگنا۔ شریعت میں دعائے بارش کو استسقاء کہتے ہیں جو ضرورت کے وقت کی جائے۔ استسقاء کی تین صورتیں ہیں: صرف دعائے بارش کرنا، نوافل پڑھ کر دعا کرنا، باقاعدہ جنگل میں جا کر نماز باجماعت پڑھنا......

اقرار نہیں کرتے ؟لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے یوں دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!تو فرماتا ہے کہ نیکی والوں پر مُواخذہ نہیں، ہم سب تیری بارگاہ میں برائی کا اقرار کرتے ہیں، ہمیں بخش دے اور ہم پر بارش برسا۔ تو بارش برسنے لگی۔

﴾7038﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: لوگو! اُن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو جن کا اُس کے سوا کوئی مدد گار نہیں۔

﴾7039﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَحَد فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کو بخش دیتا ہے لیکن نامۂ اعمال سے اس وقت مٹائے گا جب بروزِ قیامت گناہ گار کو اس پر مطلع فرمادے گا اگرچہ اس نے توبہ کرلی ہو۔

اللہ بندے کے گمان کے مطابق فیصلہ فرماتا ہے:

﴾7040﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَحَد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ دو شخصوں کو جہنم سے نکالنے کا حکم فرمائے گا تو انہیں زنجیروں اور بیڑیوں کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ”تم نے اپنے ٹھکانے کو کیسا پایا؟“ وہ عرض کریں گے: بُرا ٹھکانا اور بُرا مقام۔ “ ارشاد فرمائے گا: ”یہ تمہارے کرتوتوں کا بدلہ ہے، میں تو ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا۔“ دوبارہ انہیں جہنم میں ڈالنے کا حکم فرمائے گا۔ ایک زنجیروں اور بیڑیوں سمیت جلدی جلدی جائے گا جبکہ دوسرے کو لے جایا جائے گا تو وہ مُڑ مُڑ کر دیکھے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان دونوں کو واپس لانے کا حکم فرمائے گا اور پہلے سے ارشاد فرمائے گا: ”تو اس قدر تیزی سے کیوں گیا حالانکہ تجھے جہنم کا مستحق قرار دیا گیا؟“ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تیری نافرمانی کا وبال دیکھ چکا، دوبارہ کبھی تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ “ دوسرے سے ارشاد فرمائے گا: ”تو مُڑ مُڑ کر کیوں دیکھ رہا تھا؟“ وہ عرض کرے گا: اے رب! میرا تیرے بارے میں یہ گمان نہیں تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تو کیا گمان تھا؟ عرض کرے گا: میرا

......بعد نماز خطبہ اور بعد خطبہ دعا مانگنا، چادر الٹی کرنا یہ تینوں طریقے حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم سے ثابت ہیں، یہ نماز تین دن تک پڑھی جائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۹۱)

گمان تھا کہ تُو جب کسی کو جہنم سے نکال دے تو اسے دوبارہ وہاں نہیں بھیجے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: بے شک میری ذات تیرے گمان کے مطابق ہے پھر ان دونوں کو جنت میں داخل کرنے کا حکم فرما دے گا۔

دردناک عذاب:

﴿7041﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: بروزِ قیامت جہنم سے کہا جائے گا: اے آگ! جلا، بھون، پکا، تکلیف دے مگر قتل نہ کر۔

﴿7042﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: کچھ لوگ عقل نہیں رکھتے اور کچھ یقین نہیں کرتے۔

فتنے سے بچنے کا طریقہ:

﴿7043﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ (پ۲۱، العنکبوت: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے بندو جو ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: میری زمین وسیع ہے، جب کہیں فتنہ برپا ہو تو کسی اور طرف ہجرت کر جاؤ۔

﴿7044﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ (پ۲۴، المؤمن: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: کہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یَوْمَ التَّلَاقِ“ زمین اور آسمان والوں کے ملنے کا دن ہے۔

کافروں کی ذِلَّت:

﴿7045-46﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لَوۡ تَرٰۤی اِذۡ فَزِعُوۡا فَلَا فَوۡتَ (پ۲۲، سبا:۵۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی طرح تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کفار گھبراتے ہوئے چکر لگائیں گے مگر انہیں بھاگنے اور پناہ کی کوئی جگہ نہ ملے گی۔

ایک موقع پر اس کی تفسیر میں یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ (پ۲۹، القیمۃ:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں۔

﴿7047﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد جب کسی آیت کی تفسیر بیان کرتے تو فرماتے: قائل یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا ہی عظمت والا ہے۔

بڑے نقصان والا:

﴿7048﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اگر تم کسی کو جھگڑالو، فسادی اور اپنی رائے پر خود پسندی کا شکار دیکھو تو (جان لو کہ) وہ بڑے نقصان میں ہے۔

تنہائی میں بھی گناہوں سے بچو:

﴿7049﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: لوگوں کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی اور تنہائی میں اس کے نافرمان نہ بنو۔

اگر نماز گناہ سے نہ بچائے تو۔۔۔!

﴿7050﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: ”اگر کسی کی نماز اسے گناہ سے نہیں روکتی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی بڑھ جانے کا سبب بنتی ہے۔“ بطورِ دلیل آپ نے یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت کی:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ (پ۲۱، العنکبوت: ۴۵) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

اسلام کبھی مٹ نہیں سکتا:

﴿7051﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اسلام کے مٹ جانے کی افواہ پھیلانے والو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی اسلام کو مٹنے نہیں دے گا۔

دل کا مُنْتَشِر ہونا کیا ہے؟

﴿7052﴾... حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یوں دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ تَفْرِقَةِ الْقَلْبِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! دل مُنْتَشِر ہونے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ کسی نے پوچھا: دل کا منتشر ہونا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس لالچ میں پڑ جانا کہ میرے لئے ہر وادی میں مال رکھ دیا جائے۔

سیِّدُنا بلال عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی دعا:

﴿7053﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو یوں دعا کرتے سنا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَیْغِ الْقُلُوْبِ وَمِنْ تَبِعَاتِ الذُّنُوْبِ وَمِنْ مُرْدِیَاتِ الْاَعْمَالِ وَ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں دلوں کے ٹیڑھا ہونے، گناہوں میں مبتلا ہونے، اعمال رَد کئے جانے اور فتنوں کے سبب گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اعمال قبول نہ ہونے کے تین اسباب:

﴿7054﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَقر بن رُسْتُم دِمَشْقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: تین چیزوں کی موجودگی میں اعمال قبول نہیں ہوتے: (۱)... شرک (۲)... کفر اور (۳)... رائے۔ کسی نے پوچھا: رائے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کتابُ اللہ اور سنّتِ رسول کو چھوڑ کر اپنی رائے اور عقل کے مطابق عمل کرنا۔

ایک گھر سے دوسرے گھر:

﴿7055﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو دورانِ وعظ فرماتے سنا: اے ہمیشہ اور باقی رہنے والو! تم فنا ہونے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے بلکہ ہمیشہ رہنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو بس تم ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف مُنْتَقِل کئے جاؤ گے۔

ایک روایت میں اتنا زائد ہے: جس طرح تم باپ کی پیٹھ سے ماں کے رِحْم میں منتقل کئے جاتے ہو پھر رحم سے دنیا میں، دنیا سے قبر میں پھر قبر سے محشر اور محشر سے ہمیشہ کے لئے جنت یا دوزخ کی طرف منتقل کئے جاؤ گے۔

مومن و منافق میں فرق:

﴿57-7056﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی اور حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا کہ کوئی بندہ (کامل) مومن جیسی کوئی بات کرتا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اور اس کے قول کو اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک اس کے عمل کو نہیں دیکھ لیتا، اگر اس کا قول و عمل مومن کے قول و عمل کے مطابق ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک اسے نہیں چھوڑتا جب تک اس کی پرہیزگاری کو نہ دیکھ لے، اگر اس کا قول، عمل اور پرہیزگاری مومن کے قول، عمل اور پرہیزگاری کے مثل ہو تو اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک یہ نہ دیکھ لے کہ اس کی نیت کیا ہے، پس اگر اس کی نیت دُرست ہوئی تو باقی سب کام بھی درست ہوں گے۔ بے شک مومن کے قول و عمل میں مُطابَقت ہوتی ہے جبکہ منافق کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے۔

دنیادار کی حالت:

﴿7058﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا کہ کسی بندۂ خدا سے پوچھا گیا: کیا تم موت کو پسند کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: نہیں۔ وجہ پوچھی گئی تو کہا: "میں مزید عمل کرنا چاہتا ہوں، ممکن ہے کہ آئندہ کچھ اچھے کام کروں۔" اس نے نہ تو موت کو پسند کیا اور نہ ہی نیک اعمال بجالایا، رضائے الٰہی والے اعمال کو مُؤخَّر کرنا اس کے نزدیک سب سے پسندیدہ کام بن گیا، اس نے یہ پسند ہی نہیں کیا کہ دنیا کا ساز و سامان اس سے کبھی دور ہو۔

باقی رہنے والی اور نفع بخش چیز میں غور کرو:

﴿7059﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضحاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اے دانش مندو! بے علم شخص کی اِقْتِدا نہ کرنا۔ اے عقل مندو! بے وقوفوں کی پیروی نہ کرنا۔ بصیرت والو! اندھوں کی اقتدا نہ کرنا۔ اے نکوکارو! مسکین اور جنہیں معرفت حاصل نہیں ان جیسے نہ بننا کہ انہیں تم سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل نہیں اور نہ ہی وہ قبولیت کے زیادہ قریب ہیں۔ غور وفکر کرنے والا ایسی بات میں غور کرے جو اس کے لئے باقی رہنے والی اور نفع بخش ہو۔

رحمت کی امید اور عذاب کا ڈر:

مزید فرماتے ہیں: تمہیں جس کے سپرد کیا گیا ہے تم اس کے حق کو ضائع کرتے ہو اور تمہارے لئے جس چیز کی ذمہ داری لی گئی ہے اسے طلب کرتے ہو، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مومن بندوں کی صفات نہیں ہیں۔ کیا عقل مند دنیا کے طالب ہوتے ہیں؟ تم اپنی پیدائش کے مقصد کو بھول گئے ہو۔ جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرکے تم رحمت کی امید رکھتے ہو اسی طرح اس کی نافرمانی کا اِرْتِکاب کرنے پر اس کے عذاب کا خوف بھی رکھو۔

رب عَزَّوَجَلَّ کی عطائیں:

﴿7060﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضحاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا کہ تمہارے گناہ کرتے رہنے کے باوجود تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چار نوازِشات جاری ہیں: (۱)... اس کا رزق تمہیں مسلسل مل رہا ہے (۲)... اس کی رحمت کسی پر پوشیدہ نہیں (۳)... وہ تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالے ہوئے ہے اور (۴)... وہ عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ اس کے باوجود تم اتنی آسانی سے اپنے معبودِ حقیقی کی بارگاہ میں جرأت کرتے ہو، آج تم بات کرتے پھرتے ہو، عنقریب اللہ عَزَّوَجَلَّ کلام فرمائے گا اور تم خاموش ہوگے۔ تمہارے اَعمال دُھواں بن کر اُڑ جائیں گے، تمہارے منہ اس سے کالے ہو جائیں گے۔ اس دن سے ڈرو جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف پھروگے، ہر ایک کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ظلم نہیں کیا جائے گا (یعنی نیکیاں گھٹائی جائیں گی نہ بدیاں بڑھائی جائیں گی)۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو!

اگر تمہارے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں تو تم مستقبل کے کاموں میں مصروف ہو جاؤ گے، اگر تم اپنے علم کے مطابق عمل کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقیقی بندے بن جاؤ گے۔

دنیا کی محبت بڑے شر میں مبتلا کر دے گی:

﴿7061﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضحّاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو دورانِ وعظ فرماتے سنا: اے بندگانِ خدا! اگر تم گناہوں سے محفوظ رہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کرو، عبادتِ الٰہی میں لگے رہو، اسے ادا کرنے میں خوب کوشش کرتے رہو لیکن دنیا کی محبت تمہیں ایک بڑے شر میں مبتلا کر دے گی مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اس سے بچا کر تمہیں بخش دے۔

وہ دھوکے میں نہ رہے:

مزید فرماتے ہیں: اے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے بندو! یاد رکھو کہ تم بہت کم مدت میں لمبی مدت کے لئے عمل کر رہے ہو، فنا ہونے والے گھر میں باقی رہنے والے گھر کے لئے عمل کر رہے ہو، تھکان اور غم کے گھر میں رہ کر دائمی گھر کے لئے تیاری کر رہے ہو، جس نے موت کی تیاری نہیں کی وہ دھوکے میں نہ رہے۔

تم کس گمان میں ہو؟

﴿7062﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضحاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اے بندگانِ خدا! کیا تمہیں کسی نے خبر دے دی ہے کہ تمہارے کچھ اعمال قبول کر لئے گئے ہیں؟ یا تمہارے بعض گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں؟ یا تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں اس کی طرف پھرنا نہیں؟ بخدا! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں دنیا میں جلد ثواب عطا فرما دے تو تم اس کے فرض کردہ تمام احکام کو چھوٹا سمجھو۔ کیا تم دنیا کو فانی سمجھنے کی وجہ سے عبادتِ الٰہی میں رغبت رکھتے ہو؟ اس جنت کی رغبت و حرص نہیں رکھتے جس کی صفت بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اُكُلُهَا دَآىٕمٌ وَّ ظِلُّهَاؕ-تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْاۖ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ(۳۵) (پ۱۳، الرعد: ۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اس کے میوے ہمیشہ اور اس کا سایہ ڈر والوں کا تو یہ انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ۔

عمل سے پہلے نیت پر غور کرو:

﴿7063﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضحّاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اے رحمٰن عَزَّ وَجَلَّ کے بندو! بعض اوقات بندہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فرض کردہ احکام میں سے صرف ایک پر عمل کرتا ہے، اس کے علاوہ بقیہ فرائض کو ضائع کر دیتا ہے، شیطان مسلسل اسے ان خواہشات اور دنیا کی زیب وزینت میں مبتلا رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانیوں میں لگ جاتا ہے۔ پس تم کوئی بھی عمل کرنے سے پہلے نیت پر غور کرو، اگر رضائے الٰہی کے لئے ہو تو کر گزرو اور اگر غَیْرُ اللہ کے لئے ہو تو خود کو مشقت میں نہ ڈالو کہ اس میں تمہارے لئے کوئی ثواب نہیں کیونکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالصتاً اس کی رضا کے لئے کیا جائے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗؕ (1) اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے بندو! ہر شخص خواہ نیک ہو یا بد اسے رب تعالیٰ سے کوئی نہ کوئی حاجت ضرور ہوتی ہے، تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا عہد، اس کا حکم اور وصیت ضائع کر رہے ہو تمہیں ڈرتے رہنا چاہئے تم یہ چاہتے ہو کہ ہر گھڑی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نعمتیں تم پر برستی رہیں لیکن خود کو اس کے حق کی ادائیگی کے لئے تیار نہیں کرتے۔ تم اپنے اور رب عَزَّ وَجَلَّ کے درمیان معاملے میں انصاف نہیں کر رہے۔ اے بندگانِ خدا! اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرو، اس کی نافرمانی سے بچو، اس کی خفیہ تدبیر سے خوف زدہ رہو، اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ خبر دار! (کیا) تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نعمتوں کا بدلہ چکا سکتے ہو تو خود کو مشقت میں نہ ڈالو، کیا تم احکامِ الٰہی کی بجا آوری دنیا کے حصول کے لئے کرتے ہو؟ پس جس کی یہ نیت ہو تو بخدا! وہ تھوڑی چیز پر راضی ہو گیا کیونکہ تم نے آسان کام پر دنیاوی عمل سے مدد چاہی اور اس میں اپنے رب کی رضا نہ چاہی، جو تمہارے لئے باقی رہنے والا تھا اسے پھینک دیا حالانکہ اس کا تھوڑا حصہ بھی تمہارے لئے کافی تھا۔

کفر و گمراہی اور محتاجی سے پناہ کی دعا:

﴿7064﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَحَد فرماتے ہیں: میرے والد ماجد نے حالتِ نزع میں مجھ سے فرمایا: اے بیٹے! اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ میں

---

(1)... ترجمۂ کنزالایمان: اُسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اُسے بلند کرتا ہے۔ (پ۲۲، فاطر: ۱۰)

نے اپنی زوجہ کو حکم دیا تو اس نے بچوں کو سفید لباس پہنا کر بھیج دیا، جب حاضر خدمت ہوگئے تو والد محترم نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھُمْ مِنَ الْکُفْرِ وَضَلَالَةِ الْعَمَلِ وَمِنَ السِّبَاءِ وَالْفَقْرِ اِلٰی بَنِیْ اٰدَمَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں انہیں کفر، عملی گمراہی، قیدی بننے اور مخلوق کی محتاجی سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کے والد گرامی بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور یہی دعا کی۔[1]

اسلاف کرام اور غلاموں کی آزادی:

﴿7065﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: اسلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام غلام آزاد کرتے وقت کہا کرتے تھے: اِنْطَلِقْ تَحْتَ کَنَفِ اللّٰہِ وَابْتَغِ الْخَیْرَ لِنَفْسِکَ فَاِنْ رَادَتْکَ رَادَةٌ مِّنَ الزَّمَانِ فَاِلَیَّ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت میں جاؤ، اپنے لئے خیر طلب کرو، اگر تمہیں زمانے کی کوئی مصیبت پہنچے تو میری طرف چلے آؤ۔

سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد نے اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا سعد بن تمیم سکونی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے احادیث روایت کی ہیں۔

سب سے بہتر کون؟

﴿7066﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَعد بن تمیم سکونی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں سب سے بہترین کون ہے؟ ارشاد فرمایا: سب سے بہترین میں اور میرے زمانے والے ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: پھر وہ جو ان سے قریب ہوں۔ عرض کی: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: پھر وہ جو ان سے قریب ہوں[2]۔ عرض کی: پھر

1... تاریخ ابن عساکر، ۲۰/ ۲۲۷، الرقم: ۲۴۱۲، ابو بلال سعد بن تمیم السکونی

2... یہاں پہلے قرن سے مراد صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) ہیں دوسرے سے مراد تابعین تیسرے سے مراد تبع تابعین ہیں خیال رہے کہ زمانہ صحابہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی ظہورِ نبوت سے ایک سو بیس (120) سال تک رہا یعنی قریباً ۱۰۰ا سو ہجری...

کون؟ ارشاد فرمایا: پھر ایسے لوگ ہوں گے جو قسم کھائیں گے حالانکہ ان سے قسم مانگی نہ جائے گی، گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی، امانت دی جائے گی لیکن ادا نہیں کی جائے گی۔[1]

خلیفہ پر عائد ذمہ داریاں:

﴿7067﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن تمیم سکونی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے بعد خلیفہ پر کیا ذمہ داریاں ہوں گی؟ ارشاد فرمایا: میری طرح فیصلوں میں انصاف کرنا، تقسیم کاری میں انصاف کرنا، رشتے داروں سے قطع تعلق نہ کرنا تو جس نے ان کے خلاف کیا وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔[2]

بروزِ قیامت سب سے پہلا سوال:

﴿7068﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری امت پر سب سے پہلے پانچ نمازیں فرض فرمائیں، میری امت کے اعمال میں سب سے پہلے پانچ نمازیں اٹھائی جائیں گی، سب سے پہلے پانچ نمازوں کے بارے میں ہی سوال کیا جائے گا۔[3]

عیب پوشی کی فضیلت:

﴿7069﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَتَرَ عَوْرَۃً فَکَاَنَّمَا اَحْیَا مَوْءُوْدَۃً یعنی جس نے کسی کے عیب کو چھپایا گویا اس نے زندہ دبائی ہوئی بچی کو زندہ کیا۔[4]

...... تک اور زمانہ تابعین ۱۰۰ھ سے ۱۷۰ھ ایک سو ستر تک اور زمانہ تبع تابعین ۱۷۰ھ سے ۲۲۰ھ دو سو بیس تک اس کے بعد مسلمانوں میں بڑے فتنے، تفرقہ بازیاں شروع ہوگئیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۳۹)

1 ...معجم کبیر، ۶/ ۴۴، حدیث: ۵۴۶۰

2 ...شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، فصل فی اوصاف الائمۃ، ۶/ ۱۰، حدیث: ۷۳۵۵

تاریخ ابن عساکر، ۳۵/ ۱۰۴، حدیث: ۷۱۱۳، الرقم: ۳۸۸۶، ابو ھشام عبد الرحمن بن عثمان

3 ...کنز العمال، کتاب الصلوۃ، الباب الاول، الفصل الاول، ۷/ ۱۱۲، حدیث: ۱۸۸۵۵

4 ...مسند شامیین، الوضین عن بلال بن سعد، ۱/ ۳۸۵، حدیث: ۶۶۹

حضرت سیّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ

حضرتِ سیّدُنا ابو یوسف یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پُر تاثیر فصیح وبلیغ وعظ ونصیحت فرمانے والے اور درست رائے ومشورہ دینے والے تھے۔

﴿7070﴾... حضرتِ سیّدُنا یحییٰ بن جابر طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے اور مسجد میں آکر بے مثال وعظ ونصیحت فرمائی پھر پوچھا: کیا تم میں کوئی مریض ہے جس کی ہم عیادت کر سکیں؟ ہم نے کہا: حضرتِ سیّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہیں۔ چنانچہ ہم سب ان کی عیادت کے لئے گئے، آپ بستر پر لیٹے ہوئے تھے، حضرتِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایسی وعظ ونصیحت فرمائی کہ مسجد میں کی جانے والی وعظ ونصیحت کو ہم بھول گئے، جسے سن کر حضرتِ سیّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: "واہ! بہت خوب! آپ نے تو وسیع وعریض سمندر کا جائزہ لیا اور اس سے بڑی نہر نکالی پھر اس پر بہت سے درخت لگائے، اگر آپ کے درخت پھل دار ہوئے تو آپ کھائیں گے اور کھلائیں گے اور اگر پھل دار نہ ہوئے تو ہر درخت کے پیچھے کلہاڑی ہوگی۔" پھر آپ نے حضرتِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: پھر کیا ہوگا؟ حضرتِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اس درخت کو کاٹ دیا جائے گا۔ پوچھا: پھر کیا ہوگا؟ کہا: پھر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ حضرتِ سیّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: یہی اس کا انجام ہے۔

حضرتِ سیّدُنا عُتْبَہ بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں: مقامِ واسط میں حضرتِ سیّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: میرے دل پر کبھی کسی کی نصیحت نے اتنا اثر نہیں کیا جتنا حضرتِ یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحت نے کیا۔

عُلَما کی شان:

﴿7071﴾... حضرتِ سیّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی خلیفہ ہشام کے پاس آئے تو حضرتِ سیّدُنا امام مَکْحُول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کے لئے گئے۔ ان سے پوچھا: یہاں کوئی ایسا شخص ہے جو ہمیں نیک اعمال پر اُبھارے؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضرتِ یزید بن

میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔ آپ ان کے پاس گئے اور کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! ہمیں نیکی پر اُبھاریئے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علما علم حاصل کرلیتے ہیں تو اس پر عمل کرتے ہیں، جب عمل کرتے ہیں تو مشغول ہو جاتے ہیں، مشغول ہو جاتے ہیں تو غائب ہو جاتے ہیں، غائب ہو جاتے ہیں تو انہیں تلاش کیا جاتا ہے، اگر تلاش کرلیا جائے تو کہیں اور چلے جاتے ہیں۔“ عرض کی: دوبارہ بیان کیجئے! آپ نے یہی الفاظ دہرا دیئے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی تشریف لے گئے اور جاتے وقت خلیفہ ہشام سے ملاقات بھی نہیں کی۔

علم کسے سکھایا جائے؟

﴿7072﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پوچھتا نہیں اس پر اپنا علم خرچ نہ کرو، جو موتی چنتا نہیں اس پر نچھاور نہ کرو اور جو تمہیں نقصان پہنچائے اس کے سامنے اپنی پونجی مت پھیلاؤ۔

اَسلاف کی دنیا سے نفرت:

﴿7073﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد تَنُوخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلافِ کرام دُنیا کو دَنیہ (یعنی گھٹیا) کہا کرتے تھے۔ اگر انہیں دنیا کا اس سے بھی بُرا نام ملتا تو وہی رکھ دیتے، اگر دنیا ان میں سے کسی کی طرف متوجہ ہوتی تو وہ کہتے: اے خنزیرنی! ہم سے دور ہو جا! ہمیں تیری کوئی حاجت نہیں! ہمیں اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل ہے۔

مسکین کا برتن اور بادشاہ کا تاج:

﴿7074﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُرَیح بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”لالچ“ مسکین کے برتن اور بادشاہ کے تاج کے درمیان ہوتی ہے۔

﴿7075﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: میں مویشی فروش بننا پسند نہیں کرتا، البتہ مویشی فروش بننا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں کچھ نہ کچھ اناج جمع کرکے اسے مسلمانوں کو مہنگا بیچنے کا انتظار کروں۔

رونے کے سات اسباب:

﴿7076﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رونے کے سات اسباب ہیں: (۱)... خوشی (۲)... غم (۳)... خوف (۴)... تکلیف (۵)... ریاکاری (۶)... شُکرِ نعمت اور (۷)... خوفِ خدا کہ جس کا ایک قطرہ پہاڑوں کے برابر آگ کو بھی بجھا دیتا ہے۔

بندۂ مومن کو تکلیف دینے سے بچو:

﴿7077﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومن کی آگ (یعنی بد دعا) سے بچو، کہیں وہ تمہیں جلا نہ ڈالے کیونکہ اگر وہ دن میں سات مرتبہ بھی لغزش کھائے تو اس کا ہاتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قدرت میں ہوتا ہے جب چاہتا ہے اسے اٹھا لیتا ہے۔

بے ضرر نعمت اور بے ضرر مصیبت:

﴿7078﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ نعمت نقصان دہ نہیں جس پر شکر گزاری ہو، وہ مصیبت ضرر نہیں پہنچاتی جس پر صبر ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری میں آزمائش کا سامنا اُس نعمت سے بہتر ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں ملے۔

﴿7079﴾... حضرتِ سیِّدُنا محفوظ بن عَلقمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر وہ مہر جس میں رضائے الٰہی کے لئے کمی نہ کی جائے وہ رحمت و برکت سے خالی ہوتا ہے۔

100 صدیقین کے عمل کی مثل ثواب:

﴿7080﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک فاسقہ وفاجرہ عورت ہزار فاسق وفاجر مردوں کے برابر ہے اور ایک نیک عورت کو 100 صِدِّیقِین کے عمل کی مثل ثواب دیا جاتا ہے۔

حمص کے حاکم کو نصیحت:

﴿7081﴾... حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ یزید بن حُصَین سَکونی جب

حِمص کے حاکم بنے تو انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف لکھا: اے ابو یوسف! مجھے تخت و سلطنت کی آزمائش میں ڈالا گیا ہے، آپ اس بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً لکھا: اے امیر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا، جلد بازی سے بچنا، تحمل مزاجی سے کام لینا اور سکون تو قید رہنے میں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ بادشاہ سے کیا کہا جاتا ہے؟ اس سے کہا جاتا ہے: اے مُسَلَّط ہونے والے! تجھ میں شیطانی اثر (مثلاً غرور و تکبر) نہ آنے پائے کیونکہ تو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور تجھے اسی میں لوٹنا ہے، جو تجھ سے پہلے تھا اس کا وارث تو بنا اور کل تیری جگہ کوئی اور وارث ہو گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ بندے:

﴿7082﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُہَیر بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ آسمانی کتابوں کے عالم حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ زمین میں خیر خواہی کا جذبہ رکھنے والے، اپنے قدموں پر چل کر لوگوں کے پاس جانے والے، سحر کے وقت اِسْتِغْفار کرنے والے بندے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اہلِ زمین کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان کی وجہ سے عذاب روک لیتا ہوں اور سب سے ناپسندیدہ بندہ وہ ہے جو مسلمانوں کی بُری باتوں کی پیروی کرے مگر اچھی باتوں کی پیروی نہ کرے۔

اِطاعَتِ الٰہی میں جوانی گزارنے کی فضیلت:

﴿7083﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عدی حَوصی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ (نوجوان عابد پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے) ارشاد فرماتا ہے: میری خاطر اپنی شہوت کو چھوڑنے اور میری رضا میں اپنی جوانی گزارنے والے نوجوان! تو میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔

رضائے الٰہی مقصود نہ ہو تو عمل مردود ہے:

﴿7084﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر طائی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک حکیم نے حکمت پر مشتمل 360 صحیفے لکھ کر لوگوں میں تقسیم کروائے (لیکن رضائے الٰہی مقصود نہ تھی)، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی کے ذریعے اس تک پیغام پہنچایا کہ تو نے زمین کو نفاق سے بھر دیا ہے، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے نفاق میں سے کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔

کوئی بھی کام بغیر مشورہ نہ کرو:

﴿7085﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: جس نے مشورہ کئے بغیر کوئی کام کیا تو اس نے باطل چیز کا ارادہ کیا۔

سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی غذا:

﴿7086﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام کی غذا ٹڈی اور درختوں کا اندرونی اور نرم و ملائم حصہ تھی، اس کے باوجود خود کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے: اے یحییٰ! تم سے بڑھ کر نعمت میں کون ہوگا! تمہاری غذا ٹڈی اور درختوں کا اندرونی اور نرم و ملائم حصہ ہے۔

نعمتوں کی قدر کرو:

﴿7087﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی قدر کرو، بخدا! جس قوم سے یہ روٹھی ہیں پھر لوٹ کر نہیں آئیں۔

کہیں تکبر پیدا نہ ہو جائے:

﴿7088﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد تنوخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ہر عالم خواہ کم علم رکھتا ہو یا زیادہ اس خوف سے عصا لے کر چلتا تھا کہ کہیں چلنے میں تکبر پیدا نہ ہو جائے۔

راہِ خدا میں عمدہ چیز صدقہ کرو:

﴿7089﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُرَیح بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عام لوگوں اور مسکینوں کو فربہ بکریاں کھلاتے جبکہ گھر والوں کے لئے کمزور ولاغر بکری ذبح کرتے، گھر والوں نے پوچھا: آپ عام لوگوں اور مسکینوں کے لئے موٹی بکری ذبح کرتے اور ہمیں کمزور ولاغر بکری کھلاتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میں رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے بھلائی کو اپنے حقیر مال کے ذریعے تلاش کروں تو میرا مال کتنا بُرا کہلائے گا۔

جیسا کروگے ویسا بھروگے:

﴿7090﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم جس قدر عاجزی وانکساری اختیار کروگے اسی قدر تمہارا رُتبہ بلند کیا جائے گا۔ تم جتنا کسی پر رحم کروگے اتنا تم پر رحم کیا جائے گا اور جس قدر تم لوگوں کی حاجات پوری کروگے اسی قدر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حاجات پوری فرمائے گا۔

محبوبِ خُدا اور مخلوق کا نورِ نظر بننے کا نسخہ:

﴿7091﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُرَیح بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام فرمایا کرتے تھے: اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے اور لوگوں کے نورِ نظر بننا چاہتے ہو تو جو تم پر ظُلم کرے اسے معاف کردو، جو تمہاری عیادت نہ کرے اس کی عیادت کرو، جو تمہیں بدلہ نہ دے اسے قرض دو اور جو تم پر احسان نہ کرے اس پر احسان کرو۔

کوئی تمہارے خلاف بھی دعا کر رہا ہے:

﴿7092﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن نجیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ اگر تم اپنے اوپر ظلم کرنے والے کے خلاف دعا کرتے رہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: کوئی تمہارے خلاف بھی دعا کر رہا ہے، چاہو تو میں دونوں کی دعا قبول کرلوں اور چاہو تو

دونوں کی دعا قیامت تک مؤخر کر کے تمہیں اپنی بارگاہ سے معافی دے دوں۔

سیّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی حواریوں کو نصیحت:

﴿7093﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حواریوں سے فرماتے: اگر تم راہِ خدا میں کبوتر کی طرح نادان ہو سکتے ہو تو ہو جاؤ۔"

کہا جاتا ہے کہ کبوتری سے زیادہ کوئی نادان نہیں تم بآسانی گھونسلے سے اس کے بچے اٹھا کر ذبح کر لیتے ہو لیکن وہ پھر بھی وہیں انڈے دیتی ہے۔

رضائے الٰہی کے لئے آرام ترک کرنا:

﴿7094﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے رب! تو نے مجھے مال واولاد کی صورت میں نعمتیں عطا فرمائیں، آج تک میں نے کسی پر ظلم نہیں کیا جس کی شکایت لے کر وہ میرے دروازے پر آیا ہو اور یہ بات تو جانتا ہے اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ جب میرے لئے بستر بچھایا جاتا ہے تو میں اسے چھوڑ کر اپنے آپ سے کہتا ہوں: "تو بستر پر سونے کے لئے پیدا نہیں ہوا۔" اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ سب میں صرف تیرا فضل پانے کے لئے کرتا ہوں۔

آزمائش پر حمدِ الٰہی:

﴿7095﴾... حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کو مال و دولت اور اہل وعیال کی جُدائی سے آزمایا تو اس وقت آپ کے پاس ذِکر اور حمدِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی عمدہ چیز باقی نہ رہی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام یوں حمدِ الٰہی بجالائے: "اے تمام جہانوں کے ربّ! میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے مجھ پر احسان فرمایا، مجھے مال و دولت عطا فرمایا اور اولاد سے نوازا جن کی محبت میرے دل کے ہر گوشے میں داخل ہو گئی تھی پھر یہ

سب تو نے مجھ سے لے کر میرے دل کو ان کی فکروں سے آزاد کر دیا۔ اب میرے اور تیرے درمیان کوئی چیز حائل نہیں۔ وہ کون ہے کہ جسے تو مال واولاد عطا کرے اور یہ اُسے تیری یاد سے غافل نہ کریں؟ تیرا جتنا مجھ پر احسان ہے اگر اسے میرا دشمن ابلیس جان جائے تو وہ مجھ پر حسد کرنے لگے۔" اس قول سے ابلیس کو سخت تکلیف پہنچی۔

سیِّدُنا ابن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چھ انمول فرامین:

﴿7096﴾...(۱)...جب کوئی شخص منہ پر تمہاری تعریف کرے تو اسے تسلیم نہ کرو بلکہ غصے کے ساتھ ناپسندیدگی کا اظہار کرو اور دعا کرو کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کچھ لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں اس پر میری پکڑ نہ فرما اور جو کچھ لوگ میرے بارے میں نہیں جانتے اس کی بخشش فرما۔(۲)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تم پر جو حق ہے پہلے اُسے پورا کرو اور جو تمہارے لئے مناسب نہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جاننے کی کوشش مت کرو۔(۳)...اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے دلوں میں اپنا خوف پیدا فرما، موت کا ذکر ہمارے دلوں میں راسخ فرما۔(۴)...اے لوگو! غور کرو کہ آج تم کہاں ہو اور کل کہاں ہوگے؟ آج تم گھروں میں باتیں کرتے ہو اور کل قبروں میں خاموش پڑے ہوگے، شکر گزار اور نیک لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔(۵)...اے غافلو! تم مردوں کو قبر میں اُتارتے ہو اور وہ کہتے جاتے ہیں: "ہلاکت ہو تمہاری، کل تم بھی ہماری طرح ہوگے۔"(۶)...اے نفس! تو نے دنیا میں جو دیکھا اور جو نہیں دیکھا وہ روحوں کی طرح ہے جو چلی جاتی ہے ہیں اور اپنا اثر نہیں چھوڑتیں یا کولھو کے بیل کی طرح ہے جو کہ ایک دائرہ کے گرد گھومتا رہتا ہے۔

گناہوں سے پاک صاف:

﴿7097﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی کو کوئی مرض لاحق ہوتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کی کوئی نیکی نہیں ہوتی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس کے گزشتہ گناہ یاد دلاتا ہے تو (خوفِ خدا سے) اُس کی آنکھوں سے مکھی کے سر کے برابر آنسو بہہ نکلتا ہے۔ اب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے زندہ رکھنا چاہتا ہے تو گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے اور اگر موت دینا چاہتا ہے تو اسی حالت میں اُسے وفات دے دیتا ہے۔

ایک غافل دنیا دار اور مال کا مکالمہ:

﴿7098﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُرَیح بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گزشتہ زمانے میں ایک شخص نے مختلف قسم کا بہت سامال جمع کیا اور اس کی اولاد بھی کافی ہوئی پھر اس نے ایک محل تعمیر کیا جس کے دو مضبوط دروازے بنائے اور اپنے غلاموں میں سے کچھ کو ان پر نگہبان مقرر کیا۔ ایک بار گھر والوں کو جمع کر کے اِن کے لئے کھانا بنوایا، گھر والے کھانا کھا رہے تھے اور یہ ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھے تخت پر بیٹھا تھا۔ گھر والے کھا پی کر فارغ ہوئے تو خود کو مخاطب کر کے کہنے لگا: "عیش کر تیرے لئے کافی کچھ مدتوں کے لئے جمع کر دیا گیا ہے۔" ابھی اس کی گفتگو جاری ہی تھی کہ حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام ایک آدمی کی شکل میں گلے میں مسکینوں جیسا کشکول ڈالے اور دو بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے دروازے کو اتنی زور سے دستک دی کہ وہ شخص گھبرا گیا۔ اس کے غلام حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف بڑھے اور پوچھا: تم کون ہو اور کیوں آئے ہو؟ مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اپنے آقا کو میرے پاس بلاؤ۔ غلاموں نے کہا: ہمارا آقا اور تمہارے پاس آئے؟ مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہاں! اسے میرے پاس بلاؤ۔ اتنے میں ان کے آقا نے پیغام بھیجا کہ یہ دروازے پر کون ہے؟ غلاموں نے شکل وصورت بیان کی تو اس نے کہا: تم نے اسے بھگا کیوں نہ دیا؟ سب نے کہا: ہم نے کوشش کی تھی۔ وہ شخص اپنی جگہ ہی پر تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے دوبارہ پہلے سے زیادہ زور سے دستک دی۔ غلام مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف لپکے اور کہا: تم پھر آگئے؟ فرمایا: ہاں! اپنے آقا کو بلاؤ اور اُسے کہو کہ موت کا فرشتہ آیا ہے۔ جب غلاموں نے یہ سنا تو ان پر رُعب طاری ہو گیا اور انہوں نے اپنے آقا کو مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کی باتیں جا کر بتائیں۔ اس نے کہا: تم ان سے نرمی سے بات کرو اور یہ پوچھو کیا میرے ساتھ کسی اور کو بھی موت دینی ہے؟ غلاموں نے حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جا کر اس کی خبر دی تو آپ آقا کے پاس چلے گئے اور اس سے فرمایا: اٹھ جا اور اپنے مال کے معاملے میں جو کرنا ہے کر لے کیونکہ میں یہاں سے تیری روح قبض کرنے کے بعد ہی جاؤں گا۔ اس نے مال و دولت کو سامنے رکھوایا اور دیکھ کر کہنے لگا: تجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو، تو نے مجھے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے

غافل رکھا اور مجھے خلوت نشین ہونے سے روکے رکھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال کو قوتِ گویائی عطا فرمائی تو اس نے کہا: مجھے کیوں بُرا بھلا کہتا ہے؟ تُو تو لوگوں کی نظروں میں حقیر و کمتر تھا میری وجہ سے تجھے لوگوں میں عزت ملی۔ تو بادشاہوں کے پاس آتا جاتا تھا جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے کسی کام کے لئے داخل ہونا چاہتے ہیں تو داخل نہیں ہو پاتے، کیا تو بادشاہوں کی بیٹیوں کو پیغامِ نکاح بھیج کر ان سے نکاح نہ کرتا تھا؟ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے پیغامِ نکاح بھیجتے ہیں تو کوئی ان سے نکاح نہیں کرتا، کیا تو نے مجھے ناجائز کاموں میں خرچ نہیں کیا؟ حالانکہ میں نافرمان نہیں تھا، اگر تو مجھے راہِ خدا میں خرچ کرتا تو میں تیری نافرمانی نہیں کرتا، آج مجھ سے زیادہ تُو ملامت کا حق دار ہے۔ اے انسان! میں اور تو مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں، کچھ انسان مال کو گناہوں میں خرچ کرتے ہیں اور کچھ نیکیوں میں۔ پھر سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی روح قبض کرلی۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: واقعہ تو ان دونوں کا ہے مگر اس میں ہر ایک کے لئے نصیحت ہے۔

﴿7099﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر میں پایا: جسم میں کس قدر زیادہ شہوت ہے اور یہ شہوت بھڑکی ہوئی آگ کی طرح ہے مگر پھر بھی پاکیزہ و بلند کردار لوگ اس سے بچ جاتے ہیں۔

غریب و مسکین عورت سے شادی:

﴿7100﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک غریب و مسکین، صاحبِ اولاد بد اخلاق عورت سے شادی کی اور اس کی اولاد کا خرچہ بھی اُٹھایا۔

سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ:

﴿7101﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: جس نے سائل کو خالی ہاتھ لوٹایا گویا اس نے اسے قتل کیا۔

قرض خواہ سے اچھے طریقے سے مطالبہ:

﴿7102﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جسے قرض دیا تھا اس کے پاس

مجھے بھیجا۔ میں اس سے ملا تو اس نے کہا: ابو یوسف کو بھیجو تاکہ وہ خود اپنا حق لیں۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مسجد سے بلایا تو آپ آکر گرجے کے ستون کے پاس بیٹھ گئے اور اپنے قرض خواہ سے کہا: مجھے میرا حق دو۔ قرض خواہ نے کہا: قاضی کو بلاؤ۔ آپ نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا: میں آپ کا فیصلہ قاضی سے کروانا چاہتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے میرا حق دو ورنہ چلے جاؤ۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے کہا: جناب! قاضی کو بلا لیجئے تاکہ آپ کو آپ کا حق مل جائے۔ فرمایا: اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ قاضی مجھ سے ایسی کوئی بات نہیں کرے گا جو مجھے ناپسند ہو حالانکہ فیصلہ ہونے کے بعد اس پر راضی ہونے کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرما چکا: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۶۵﴾ [1]۔

وصال سے قبل سب مال خیرات کر دیا:

﴿7103﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عباس بن ولید سے اپنے سرکاری وظیفے کو ختم کرکے ایک رجسٹر میں لکھ دینے کا مطالبہ کیا اور اپنی تمام ملکیت حتّٰی کہ رہائشی مکان بھی فروخت کرکے صدقہ کر دیا۔ پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری بارگاہ میں کوئی عذر پیش نہیں کر سکتا، میری روح جلد قبض فرمالے۔" حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: اس کے بعد وہ کچھ عرصہ ہی زندہ رہے پھر وصال فرما گئے۔

بلا عمل جنت میں داخل ہونے والے:

﴿7104﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عدی بَہرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: تم بغیر اطاعت کے جنت میں داخل ہونے کا انکار کرتے ہو، میں ضرور جنت کا ایک حصہ اپنی اس مخلوق سے بھروں گا جنہوں نے دن رات میں کبھی کوئی عمل نہیں کیا ہوگا اور وہ مؤمنین کی اولاد ہوگی۔

---

[1]... ترجمۂ کنز الایمان: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رُکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (پ۵، النساء: ۶۵)

﴿7105﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی قوم شراب نوشی میں مبتلا کر دی جاتی ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے نکل جاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر فضل و کرم نہیں فرماتا۔

سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء صُغریٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

﴿7106﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ یعنی میزانِ عمل میں حُسنِ اَخلاق سے بڑھ کر وزنی کوئی شے نہیں۔[1]

اُمَّتِ محمدیہ کی فضیلت:

﴿7107﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے عیسٰی! میں تمہارے بعد ایسی اُمَّت پیدا کرنے والا ہوں، جنہیں پسندیدہ چیز ملے گی تو میری حمد کریں گے اور شکر بجا لائیں گے اور اگر ناپسندیدہ چیز پہنچے گی تو طلبِ ثواب کی نیت سے صبر کریں گے حالانکہ ان میں حلم و علم نہ ہو گا۔ حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! حلم و علم کے بغیر ان میں یہ خوبی کیسے ہو گی؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: انہیں میں اپنے حلم و علم سے دوں گا[2]۔[3]

1... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ٣/ ٤٠٤، حدیث: ٢٠١٠

2... (یعنی) قدرتی طور پر انہیں صبر و شکر نصیب ہو گا اور انہیں عِلْمِ لَدُنّی کی طرح علم و عقل بھی لَدُنّی عطا فرمائی جائے گی۔ (مراۃ المناجیح، ٢/ ٥٢١، ملتقطاً)

3... مسند امام احمد، مسند القبائل، بقیۃ حدیث ابی الدرداء، ١٠/ ٤٣٠، حدیث: ٢٧٦١٥

حضرتِ سیِّدُنا اِبراھِیم بن اَبُو عَبْلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امانت داراور قاریِ قرآن تھے، علم و قراءت میں عام مقبولیت رکھتے تھے، انتہائی فصیح و بلیغ پُر تاثیر وعظ و نصیحت کرنے والے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔

﴿7108﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمْرَہ بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب (اُموی خلیفہ) ولید بن عبد الملک ہمارے ہاں آیا تو مجھے وعظ کا حکم دیا۔ میں نے وعظ کیا تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھ سے ملاقات کی اور کہا: اے ابراہیم! تم نے ایسی وعظ و نصیحت کی ہے جس نے دلوں پر اثر کیا۔

سات یا تین دن میں ختم قرآن:

﴿7109﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمْرَہ بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ مجھ سے ولید بن عبد الملک نے پوچھا: تم کتنے دنوں میں قرآنِ پاک ختم کرتے ہو؟ میں نے اُنہیں بتایا تو انہوں نے (اپنے بارے میں) کہا: امیر المؤمنین اپنی مصروفیت کے باوجود سات یا تین دن میں ختم کرلیتے ہیں۔

﴿7110﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن ابوسَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ عَمْرو بن ولید نے کسی شخص سے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق پوچھا۔ اس نے آپ کے حالات بتائے تو عَمْرو بن ولید نے کہا: میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعبلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ خوشگوار شخص کو نہیں جانتا۔

حکومتی عہدہ لینے سے انکار کردیا:

﴿7111﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہشام بن عبد الملک نے مجھے اپنے پاس بلوا کر کہا: اے ابراہیم! ہم تمہیں بچپن سے جانتے ہیں اور بڑی عُمَر میں تمہیں آزما بھی چکے ہیں، تمہاری سیرت و معاملات سے خوش بھی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اپنا مُقرَّب اور اپنے کاموں میں شریک بنالوں لہٰذا میں تمہیں مِصر کے خِراج پر مقرر کرتا ہوں۔ میں

نے کہا: اے خلیفہ! آپ کی رائے جو بھی ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جزا ہی کافی ہے۔ جہاں تک میری بات ہے تو میں خراج وصول کرنا جانتا ہوں نہ اس کی طاقت رکھتا ہوں۔ یہ سن کر وہ غصے میں آگیا حتّٰی کہ اس کا جسم کانپنے لگا اور چونکہ وہ بھینگا تھا تو مجھے اپنی بھینگی آنکھوں سے گھورنے لگا اور مجھ سے کہا: تمہیں یہ پیشکش مجبوری یا خوشی ہر صورت قبول کرنی ہو گی۔ میں خاموش ہو گیا یہاں تک کہ جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے کہا: اے خلیفہ! اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں؟ اس نے اجازت دی تو میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا (پ٢٢، الاحزاب: ٧٢)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو اُنھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا۔

تو جب ان کے انکار پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر غضب نہیں فرمایا تو پھر میرے انکار پر آپ کیوں ناراض ہو رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ زور سے ہنسا اور کہا: اے ابراہیم! تم نے بڑی سمجھداری سے انکار کیا، ہم تم سے خوش ہیں اور ہم نے تمہیں مُعافی دی۔

چاندی کے پیالے عُلَما میں تقسیم:

﴿7112﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمْرہ بن ربیعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ولید بن عبد الملک پر رحم فرمائے! اب ولید جیسا خلیفہ کہاں ملے گا؟ ولید بن عبد الملک نے دِمَشق کے گرجا کو توڑ کر مسجد بنوائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ولید بن عبد الملک پر رحم فرمائے! اب ولید جیسا خلیفہ کہاں ملے گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ولید بن عبدُ الملک پر رحم فرمائے! اس نے ہند اور اُنْدُلُس کو فتح کیا۔ ولید بن عبد الملک مجھے چاندی کے پیالے دیا کرتا تھا تاکہ میں انہیں مسجدِ اقصیٰ کے عُلَما میں تقسیم کروں۔

﴿7113﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمْرہ بن ربیعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ولید بن عبد الملک میرے پاس بَیْتُ الْمَقْدِس والوں کے لئے چاندی کے پیالے بھیجا کرتا اور میں اِنہیں تقسیم کرتا۔

﴿7114﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَقِیَّہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلہ رَحْمَةُ اللهِ

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے گھر والے بیمار ہوئے تو حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء (صُغریٰ) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا میرے لئے کھانا بناتی تھیں، جب گھر والے تندرست ہوگئے تو فرمایا: ہم تمہارے لئے اس لئے کھانا بناتے تھے کہ تمہارے گھر والے بیمار تھے، اب تندرست ہوچکے ہیں لہٰذا اب حاجت نہیں۔

سَیِّدُنا ابراھیم بن ابو عَبلہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی احادیث

حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن ابو عبلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا زمانہ پایا۔ حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سَیِّدُنا ابواُبَیّ عبد اللہ بن اُمِّ حَرام اَنصاری، حضرتِ سَیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع، حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر اور حضرتِ سَیِّدُنا ابو اُمامہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت، حضرتِ سَیِّدُنا عُتبہ بن غَزوان، حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

اعضائے وضو کو تین بار دھونا سنت ہے:

﴿7115﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: آپ کس طرح وضو کرتے ہیں؟ فرمایا: تم میرے وضو کے متعلق پوچھ رہے ہو یہ نہیں پوچھ رہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس طرح وضو فرماتے تھے؟ میں نے کہا: بتایئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اعضائے وضو تین بار دھوتے دیکھا اور فرمایا: میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اسی طرح وضو کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔[1]

کون سا نکاح بابرکت ہے؟

﴿7116﴾... حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو کسی عورت سے اس کی عزت کے سبب نکاح کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ذِلّت میں زیادتی کرے گا اور جو کسی عورت سے اس کی دولت کی وجہ سے نکاح کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو کسی عورت سے اس کے حسب ونسب کے باعث نکاح کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی کمینگی بڑھا

1... معجم صغیر، ۱/ ۳۲، حدیث: ۶۷

دے گا اور جو کسی عورت سے اس لئے نکاح کرے تا کہ نگاہ کی حفاظت اور پاک دامنی حاصل ہو یا صِلہ رحمی کر سکے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مرد کے لئے اُس عورت میں اور عورت کے لئے اس مرد میں برکت دے گا۔[1]

﴿7117﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبْلَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اُبَیّ عبد اللہ بن اُمِّ حَرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نئے کپڑے پہنے دیکھا۔

روٹی کی عزت کرو:

﴿7118﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُبَیّ عبد اللہ بن اُمِّ حَرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَکْرِمُوا الْخُبْزَ فَاِنَّ اللہَ سَخَّرَ لَہٗ بَرَکَاتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض یعنی روٹی کا اِحترام کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے آسمانوں و زمین کی برکتیں مُسَخَّر کیں۔[2]

سحری میں برکت ہے:

﴿7119﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یوں دعا کرتے سنا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت کی سحری میں برکت پیدا فرما۔“ اور فرمایا: ”سحری کھاؤ اگرچہ پانی کا ایک گھونٹ ہو، اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو، اگرچہ منقّٰی کے چند دانے ہوں کیونکہ فرشتے تمہارے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔“[3]

﴿7120﴾... حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گمان رکھتے ہوئے ہی مرے۔[4]

سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی تین مقبول دعائیں:

﴿7121﴾... حضرتِ سیِّدُنا رافع بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم

---

1 ...معجم اوسط، ۲/ ۱۸، حدیث: ۲۳۴۲

2 ...مسند شامیین، ابراھیم بن ابی عبلة عن ابی، ۱/ ۳۲، حدیث: ۱۵

3 ...مسند شامیین، ابراھیم بن ابی عبلة عن ابی، ۱/ ۳۲، حدیث: ۱۶

4 ...مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واھلها، باب الامر بحسن الظن باللہ تعالی، ص۱۵۳۸، حدیث: ۲۸۷۷

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم ارشاد فرمایا: زمین میں میرا گھر بناؤ۔ حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے مسجد کی تعمیر سے پہلے اپنا گھر بنایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے داوٗد! تم نے میرے گھر سے پہلے اپنے لئے گھر تعمیر کرلیا؟ آپ نے عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! تو نے ہی کہا ہے: جو بادشاہ بنا اُس نے خود کو ترجیح دی۔ اس کے بعد حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے مسجد کی تعمیر شروع کردی، جب دیواریں پوری ہوگئیں تو اس کا تہائی حصہ گر گیا۔ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں اس کے متعلق عرض کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: تم میرا گھر نہیں بناسکتے۔ عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! کیوں؟ ارشاد فرمایا: تمہارے ہاتھوں خون بہا ہے۔ عرض کی: کیا یہ سب تیری رضا و محبت کی خاطر نہیں تھا؟ ارشاد فرمایا: ضرور تھا لیکن وہ میرے بندے تھے اور میں اُن پر رحم کرتا ہوں۔ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام یہ سن کر غمگین ہوئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: غمگین مت ہو، میں عنقریب مسجد کی تعمیر تمہارے بیٹے سلیمان سے کرواؤں گا۔ چنانچہ جب حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے وصالِ ظاہری فرمایا تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے مسجد کی تعمیر شروع کردی۔ جب مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے قربانی کے طور پر بہت سے جانور ذبح کئے پھر بنی اسرائیل کو جمع کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: میری عبادت کے لئے گھر تعمیر کرنے پر تمہاری خوشی میں دیکھ رہا ہوں، لہٰذا تم جو مانگو گے تمہیں دیا جائے گا۔ عرض کی: میں تجھ سے تین چیزیں مانگتا ہوں: (۱)...ایسا فیصلہ جو تیرے فیصلے کے مطابق ہو (۲)...ایسی بادشاہت جو میرے بعد کسی کو نہ ملے اور (۳)...جو خالص نماز کی نیت سے اس مسجد میں آئے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجائے جیسا اس دن تھا جس دن پیدا ہوا تھا۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے دو چیزیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں عطا فرمادیں اور مجھے اُمید ہے کہ تیسری بھی عطا کردی گئی ہے[1]۔[2]

قیامت کی ایک نشانی:

﴿7122﴾... حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالک اَشْجَعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم

1...اس حدیث کی سند میں ایک راوی محمد بن ایوب بن سُوَید مُتَّہِمٌ بِالْوَضع ہے۔ سیِّدُنا امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی "مِیْزَانُ الْاِعْتِدَال" میں اس روایت کو محمد بن ایوب رملی کی موضوعات سے ذکر کرتے ہیں۔ (میزان الاعتدال، ۱/ ۴۵۷)

2...معجم کبیر، ۵/ ۲۴، حدیث: ۴۴۷۷

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (قربِ قیامت کا تذکرہ کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: یہ وہ وقت ہو گا جب لوگوں سے علم اٹھالیا جائے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا زِیاد بن لَبِیْد اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! علم کیسے اٹھالیا جائے گا؟ حالانکہ ہمارے درمیان قرآنِ کریم موجود ہے جسے ہم سیکھتے ہیں اور اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں اور ہماری اولاد اپنے بچوں کو سکھائے گی۔ ارشاد فرمایا: اے اِبنِ لَبِیْد! میں تو تمہیں مدینے کے سمجھدار لوگوں میں گمان کرتا تھا، کیا یہود و نصارٰی کے پاس توریت و انجیل نہیں تھیں؟ کیا وہ گمراہ ہونے سے بچے؟

حضرتِ سیِّدُنا جُبَیر بن نُفَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک بار میری ملاقات حضرتِ سیِّدُنا شداد بن اوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی، میں نے انہیں یہی حدیث سنائی تو فرمانے لگے: حضرت عوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ علم کیسے اٹھالیا جائے گا؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا: عُلَما کی وفات کے ذریعے علم اُٹھالیا جائے گا اور سب سے پہلے خشوع اُٹھایا جائے گا حتّٰی کہ تم کسی کو خشوع و خضوع والا نہ پاؤ گے۔[1]

شہرت لغزش کا مقام ہے:

﴿7123﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے گناہ میں پڑنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگرچہ وہ نیک ہو؟ ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ نیک ہو کیونکہ یہ لغزش کا مقام ہے مگر یہ کہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ محفوظ رکھے[2] اور اگر وہ بُرا ہو تو یہ اس کے لئے بُرا ہی ہے۔[3]

1... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث عوف بن مالک الاشجعی، ۹/ ۲۶۰، حدیث: ۲۴۰۴۵

تاریخ ابن عساکر، ۶۵/ ۲۲۰، حدیث: ۱۳۲۴۹، الرقم: ۸۲۸۸، ابو شجرۃ یزید بن شجرۃ الرھاوی

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 136** پر اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دنیاوی کمالات دولت، صحت، طاقت میں یوں ہی دینی کمالات علم، عبادت، ریاضت میں مشہور ہونا عوام کے لیے خطرناک ہی ہے کہ اس سے عمومًا دل میں غرور تکبر پیدا ہو جاتے ہیں اس سے گمنامی اچھی چیز ہے۔ بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ وہ شہرت سے متکبر نہیں ہوتے وہ سمجھتے ہیں کہ نیک نامی و بدنامی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے قبضہ میں ہے اور لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں، انہیں زندہ باد اور مردہ باد کے نعرے لگاتے دیر نہیں لگتی۔

3... شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل للہ، ۵/ ۳۶۷، حدیث: ۶۹۷۹

﴿7124﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ تشریف لائے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے زیادہ سیاہ وسفید بالوں والے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے تو آپ نے بالوں کو مہندی اور وَسمہ سے خضاب کیا۔[1]

تقدیر پر ایمان:

﴿7125﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے! تم ایمان کی حقیقت تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک یہ نہ جان لو کہ جو تمہیں پہنچا وہ تم سے رُکنے والا نہ تھا اور جو تمہیں نہیں ملا وہ تمہیں پہنچنے والا نہ تھا۔ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا[2] پھر اسے لکھنے کا حکم فرمایا۔ قلم نے عرض کی: کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا: "قیامت تک جو چیزیں ہوں گی سب کی تقدیریں لکھ۔" اے میرے بیٹے! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بھی فرماتے سنا: جو اس کے سوا کسی اور عقیدے پر مَرا اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔[3]

لقمۂ حرام کی نحوست:

﴿7126﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ باذنِ پروردگار دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی مدد کی تاکہ وہ اپنے باطل کے ذریعے حق کو دور کرے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِمّہ سے بَری ہے۔ جس نے سود کا ایک درہم کھایا وہ 33 بار زنا کرنے والے کی طرح ہے اور جس کا گوشت حرام سے پلا وہ جہنم کی آگ کا زیادہ حق دار ہے۔[4]

1... حضرت ابو بکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے پکا لال رنگ کا خضاب کیا جو مہندی اور تھوڑے وَسمہ سے حاصل ہوتا ہے اتنا وَسمہ شامل نہ کیا کہ سیاہ ہو جاوے کہ سیاہ خضاب مطلقًا (ہر طرح سے) ممنوع ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۵)

2... اولیّت اضافی ہے یعنی عرش، پانی، ہوا اور لوح محفوظ کی پیدائش کے بعد جو چیز سب سے پہلے پیدا ہوئی وہ قلم ہے۔ مرقاۃ میں اس جگہ ہے کہ سب سے پہلے نورِ محمدی پیدا ہوا، وہاں اولیّتِ حقیقیہ مراد ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۱۰۳)

3... ابو داود، کتاب السنة، باب الدلیل علی زیادة الایمان ونقصانه، ۴/ ۲۹۸، حدیث: ۴۷۰۰

4... معجم اوسط، ۲/ ۱۸۰، حدیث: ۲۹۴۴

اِستخارہ کی تعلیم:

﴿7127﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما بیان کرتے ہیں کہ ہم اِستخارے کا طریقہ اس طرح سیکھتے تھے جیسے ہم میں سے کوئی قرآن کی سورت سیکھتا تھا۔(اور دعائے استخارہ یوں کیا کرتے تھے:) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ مَا قَضَیْتَ عَلَیَّ مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَہٗ اِلٰی خَیْرٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے وسیلے سے تجھ سے قدرت مانگتا ہوں۔ بے شک تو قدرت والا ہے اور میں قدرت والا نہیں اور تو سب کچھ جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ الٰہی! تو نے میری تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے اسے اچھے انجام کی طرف پھیر دے۔

تیر اندازی چھوڑ دینا:

﴿7128﴾... حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد چھوڑ دی تو یہ اس کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ایک نعمت تھی جسے اس نے چھوڑ دیا[1]۔[2]

﴿7129﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مقدسہ:

اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ قف (پ۴، آل عمرآن: ۲۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو۔

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: پنج وقتہ نماز کے پابند رہو، تلوار کے ذریعے دشمنوں سے لڑتے وقت صبر میں آگے رہو اور راہِ خدا میں سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

1... ایسا شخص نعمت کی ناقدری اور ناشکری کا مرتکب ہونے کے سبب گناہ گار ہوگا۔(ماخوذ از مراۃ المناجیح،۵/ ۴۷۳)

2... ابو داود، کتاب الجھاد، باب فی الرمی، ۳/ ۱۹، حدیث: ۲۵۱۳، عن اعقبۃ بن عامر

زُہد و قناعت کی تعلیم:

﴿7130﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے جسمانی صحت اور قلبی سکون کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس دن بھر کی خوراک ہو تو گویا اس کے لئے ساری دنیا جمع کر دی گئی۔ (پھر حضرت سراقہ بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا:) اے اِبنِ جُعْشُم! دنیا سے تمہارے لئے یہی کافی ہے جو تمہاری بھوک مٹائے اور تمہارا ستر چھپائے۔ اگر تمہارا گھر تمہیں چھپائے تو روٹی کا ٹکڑا اور گھڑے کا پانی کافی ہے، اس کے علاوہ جو کچھ ہوگا اس کا حساب دینا ہے۔[1]

﴿7131﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تم نے اپنے زمانے میں جو اپنے کام بدلے ہیں جن سے تم بے خبر نہیں اگر وہ اچھے ہوں تب تو واہ واہ اور بُرے ہوں تو ہائے افسوس۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے۔[2]

نمازِ فجر پڑھنے والا امانِ الٰہی میں ہے:

﴿7132﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا جُنْدَب بَجَلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بصرہ تشریف لائے، کچھ دن قیام فرمایا، جب واپس جانے لگے تو میں 500 مردوں کے ساتھ انہیں رُخصت کرنے آیا۔ جب مقامِ "حِصْنُ الْمُکَاتَب" تک پہنچے تو لوگوں نے عرض کی: ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہو۔ فرمایا: ہاں! میں نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: "فجر کی نماز ادا کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امان میں ہوتا ہے لہٰذا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِمّہ نہ توڑو وہ تم سے اپنی اَمان کے بارے میں کچھ مُواخَذہ نہ فرمائے گا[3] اور ایسا ہرگز نہ ہو کہ تم میں سے کوئی جنت میں داخل ہونے کے قریب ہو اور اس کے اور جنت کے درمیان کسی مسلمان کا ظلماً

1... مسند شامیین، ابراھیم بن ابی عبلۃ عن ام الدرداء، ۱/ ۳۶، حدیث: ۲۲

2... مسند شامیین، ابراہیم بن ابی عبلہ عن ام درداء، ۱/ ۳۸، حدیث: ۲۶

3... مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، ص ۳۲۹، حدیث: ۶۵۷

مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۴۴۵، حدیث: ۵۹۰۵

بہایا گیا مٹھی بھر خون آڑے آجائے۔“[1]

حضرتِ سیِّدُنا جُندُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے اور میں کہتا ہوں: میرے علم کے مطابق قبر میں سب سے پہلے انسان کا پیٹ بدبودار ہوتا ہے لٰہذا تم اپنے پیٹ میں پاکیزہ چیز ہی داخل کرو۔

حضرتِ سیِّدُنا یونس بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قید کی حالت میں شہید کیا گیا۔

شہادت کی تمنا پوری ہوئی:

﴿7133﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہَیثَم بن عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا، آپ نابینا تھے، میں آپ کو یہ دعا کرتے سنتا: ”اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا الشَّھَادَۃَ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے شہادت نصیب فرما۔“ چنانچہ 132 ہجری میں جب (عباسی سپہ سالار) عبد اللہ بن علی نے دِمَشق پر غلبہ حاصل کیا تو آپ کو شہید کر دیا گیا۔

اساتذہ چلے گئے:

﴿7134﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میرے بھائی کہاں ہیں؟ میرے دوست کہاں ہیں؟ اساتذہ چلے گئے، شاگرد رہ گئے، دینے والے رُخصت ہو گئے، مانگنے والے بچ گئے۔

حکمت کیسے حاصل ہو؟

﴿7135﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن مَیْسَرہ

[1]... بخاری، کتاب الاحکام، باب من شاق شق اللہ علیہ، ۴/ ۴۵۶، حدیث: ۷۱۵۲، مفهومًا

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حکمت کہتی ہے کہ اے ابنِ آدم! تُو مجھے تلاش کرتا ہے حالانکہ تُو مجھے دو باتوں کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے: (۱)...خیر کی جو بات تجھے معلوم ہے اس پر عمل کر اور (۲)...بُرائی کی جو بات تجھے معلوم ہے اسے ترک کر۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شانِ رحیمی:

﴿7136﴾...حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوحِ محفوظ میں (ربّ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان) تحریر ہے: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں رحمٰن اور رحیم ہوں۔ میں معاف کرتا اور رحم کرتا ہوں اور میری رحمت میرے غضب پر حاوی اور میرا عفو و درگزر سزا پر سبقت رکھتا ہے۔ جو شریعت کے 330 راستوں میں سے کسی ایک راستے سے بھی آئے میں اُسے اپنی جنت میں داخلے کی اجازت دیتا ہوں۔

﴿7137﴾...حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بوقتِ وصال یہ شعر پڑھتے سنا:

ذَهَبَ الرِّجَالُ الصَّالِحُوْنَ وَاُخِّرَتْ نَتْنُ الرِّجَالِ لِذَا الزَّمَانُ الْمُنْتَن

ترجمہ: یعنی نیک لوگ چلے گئے اور بدبودار رہ گئے اسی وجہ سے زمانہ بدبودار ہو گیا۔

قبر والوں سے کلام:

﴿7138﴾...حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک مرتبہ جمعہ کے دن صبح سویرے دِمَشق کے قبرستان سے گزر رہے تھے کہ کسی کو یہ کہتے سنا: یہ یونُس بن مَیسرہ ہیں جو صبح سویرے آئے ہیں، تم لوگ حج کرتے ہو، ہر مہینے عُمرہ کرتے ہو، روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہو، تم عمل کرتے ہو مگر جانتے نہیں جبکہ ہم جانتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے۔ حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ متوجہ ہوئے اور سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا تو آپ نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہیں سلام کیا مگر تم نے جواب نہ دیا۔ قبر والوں نے کہا: ہم نے تمہاری باتیں سنیں البتہ سلام کا جواب نیکی ہے اور ہماری نیکیوں اور برائیوں کے درمیان اب آڑ ہے۔

سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام اور قارون کی ملاقات:

﴿7139﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلَیْہِ السَّلَام اور قارون کی ملاقات ہوئی۔ یہ وہی قارون ہے جسے زمین میں دھنسایا گیا تھا جبکہ حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو سمندر کی گہرائی میں داخل کیا گیا تھا۔ قارون نے حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: اے یونُس! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو پہلے قدم میں ہی تم اِسے پالوگے۔ آپ نے فرمایا: تم نے کیوں نہ کی؟ اس نے کہا: میں نے اپنے چچازاد کی بارگاہ میں توبہ کی تھی۔

شیطان کا مکر و فریب:

﴿7140﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: شیطان دنیا کے ساتھ ہے اور اس کا فریب مال کے ذریعے ہے۔ شیطان خواہشِ نفسانی کے وقت اسے مُزَیَّن اور شہوت کے وقت اس کی تکمیل کرتا ہے۔

سیِّدُنا یُونُس بن مَیسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں: حضرت امیر مُعاوِیہ، حضرت عبداللہ بن عَمْرو، حضرت واثِلہ بن اَسقع اور حضرت عبداللہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ عَنْہُم۔ تابعین کرام میں سے حضرت اُمِّ دَرْدَاء (صُغریٰ) اور حضرت ابوادریس خَولانی رَحِمَہُمُ اللہ سے روایات لی ہیں۔

بھلائی اور بُرائی:

﴿7141﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ بن سفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْخَیْرُ عَادَۃٌ وَّالشَّرُّ لَجَاجَۃٌ یعنی بھلائی فطری عمل ہے جبکہ بُرائی ہٹ دھرمی ہے۔ (1)

نورانی کُتْبہ:

﴿7142﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،

---

(1)... ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ۱/ ۱۴۴، حدیث: ۲۲۱

حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک کتبہ میرے تکیے کے نیچے سے نکلا میں اسے دیکھنے لگا، وہ ایک نور تھا جو ملک شام کی جانب بلند ہو رہا تھا۔ (1)

میت کے لئے دعا:

﴿7143﴾... حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسقع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو (میت کے لئے یوں) دعا کرتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ فَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور پناہ میں ہے تُو اسے عذابِ قبر اور عذابِ جہنَّم سے بچا، تو ہی وفا اور حق والا ہے۔ الٰہی! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ (2)

”کُلَّ یَوۡمٍ ہُوَ فِیۡ شَاۡنٍ“ کی تفسیر:

﴿7144﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مقدسہ:

کُلَّ یَوۡمٍ ہُوَ فِیۡ شَاۡنٍ ﴿۲۹﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: اُسے ہر دن ایک کام ہے۔

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان یہ ہے کہ گناہوں کو معاف فرماتا، مصیبتوں کو دور کرتا، کسی قوم کو بلندی عطا فرماتا اور کسی کو رُسوا کرتا ہے۔ (3)

﴿7145﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بتوں کی پوجا سے ممانعت کے بعد میرے رب نے مجھے سب سے پہلے جس چیز سے منع کرنے کا حکم فرمایا وہ شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑا کرنا ہے۔ (4)

1... مسند شامیین، سعید عن یونس بن میسرۃ بن حلبس، ۱/ ۱۷۹، حدیث: ۳۰۸

2... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الدعاء فی الصلاۃ علی الجنائزۃ، ۲/ ۲۱۸، حدیث: ۱۴۹۹

3... بخاری، کتاب التفسیر، باب سورۃ الرحمٰن، ۳/ ۳۴۳۰، قول مجاھد

4... معجم کبیر، ۲۰/ ۸۳، حدیث: ۱۵۷

فضائلِ قرآن بزبانِ مصطفٰے:

﴿7146﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن فتنوں اور ان کی سختی وشدت کا ذکر کیا تو حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اِن سے بچنے کا راستہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قرآنِ کریم جس میں تمہارے اگلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور یہ تمہارے درمیان قولِ فیصل ہے۔ جو ظالم اسے چھوڑ دے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے تباہ وبرباد کر دے گا اور جو ہدایت کے لئے (اسلام کے سوا) دوسری راہ اختیار کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے گمراہ کر دے گا۔ قرآن کریم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مضبوط رسی، حکمت والا ذکر اور سیدھی راہ ہے۔ یہی وہ کلام ہے کہ جب اسے جنات نے سنا تو پکار اٹھے:

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ (پ۲۹، الجن: ۱، ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے۔

قرآن ہی وہ کلام ہے جس سے دوسری زبانیں مُشْتَبَہ نہیں ہوتیں [1] اور یہی وہ کلام ہے جسے بار بار پڑھنے سے دل اُکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا۔[2]

مسلمان کی عیادت کی فضیلت:

﴿7147﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو کمر تک رحمتِ الٰہی میں ڈوبا ہوتا ہے اور جب مریض کے پاس ٹھیک طرح سے بیٹھ جاتا ہے تو اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔[3]

1... قرآن مجید کی عبارت دوسرے کلاموں سے ایسی ممتاز ہے کہ دوسرا عربی کلام خواہ کتنا ہی فصیح وبلیغ ہو اس سے خلط نہیں ہو سکتا۔ مخلوق کا کلام خالق کے کلام سے مشتبہ نہیں ہو سکتا یا اس جملہ کے معنٰی یہ ہیں کہ یہ کلام مسلمانوں کی زبان پر گراں نہیں پڑتا۔ آسانی سے پڑھ لیا جاتا ہے بلکہ حفظ کر لیا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۴۰)

2... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل القرآن، ۴/ ۴۱۴، حدیث: ۲۹۱۵...... معجم کبیر، ۲۰/ ۸۴، حدیث: ۱۶۰

3... مسند ابی یعلٰی، ثابت البنانی عن انس، ۳/ ۲۱۷، حدیث: ۳۴۱۶

حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز

ہمارے آقا و مولا حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بھی شامی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پاکباز، گناہوں سے بچنے والے، بہت فکر مند اور مُتَحَرِّک رہنے والے تھے۔

آپ کی خصوصیات:

حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اپنے وقت میں امتِ محمدیہ کے واحد و یکتا صاحب فضل ہستی تھے اور عدل وانصاف میں اُموی خاندان کی سب سے ممتاز شخصیت کے حامل تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پاک دامن، عبادت گزار، گناہوں سے باز رہنے اور خوف و وَرَع والے تھے۔ اُخْرَوی زندگی نے آپ کو فانی دنیا سے بے نیاز کر رکھا تھا اور عدل وانصاف قائم کرنے میں آپ ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروا نہیں کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رعایا کے لئے امن وامان کا باعث اور مخالفین کے لئے دلیل وبُرہان تھے۔ آپ کی گفتگو کا انداز عالمانہ اور سمجھانے کا انداز حکیمانہ تھا۔

عُلَمائے تصوف فرماتے ہیں: قربِ خداوندی کے حصول کے لئے آگے بڑھنے، بلند رُتبہ پانے کے لئے عُیُوب سے دور رہنے اور گھٹیا کو چھوڑ کر عُمدہ کی طرف بڑھنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

بنو اُمَیَّہ میں عمدہ کردار کے حامل:

﴿7148﴾... حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر سے حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہر قوم میں عمدہ کردار کا حامل ایک شخص ہوتا ہے بنو اُمیہ کے وہ شخص عُمَر بن عبد العزیز ہیں جو بروزِ قیامت ایک جماعت کی صورت میں اٹھائے جائیں گے۔

﴿7149﴾... حضرتِ سَیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اکثر یہ فرماتے سنتا: اے کاش! میں یہ جان لوں اولادِ عُمَر میں سے وہ کون سا شخص ہے جس کے چہرے پر ایک نشان ہوگا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

﴿7150﴾... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر اس اُمَّت کا (اس وقت) کوئی مہدی ہوتا تو وہ امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ہوتے۔

سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت:

﴿7151﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَباح بن عُبَیْدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ایک بوڑھے شخص کو اپنے ہاتھ کا سہارا دیئے نماز کے لئے نکلے۔ میں نے دل میں کہا: یہ بوڑھے میاں سخت مِزاج معلوم ہوتے ہیں۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پاس گیا اور عرض کی: اے امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھلا کرے! وہ بوڑھے میاں کون تھے جو آپ کے ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے تھے؟ فرمایا: اے رَباح! کیا تم نے انہیں دیکھ لیا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: مجھے تم نیک شخص معلوم ہوتے ہو وہ میرے بھائی حضرتِ سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے جو مجھے یہ بتانے آئے تھے کہ عنقریب اس اُمَّت کی باگ ڈور میرے سپرد کر دی جائے گی اور میں اس امت میں عادِلانہ و مُنْصِفانہ نظام نافذ کروں گا۔

عقیدت مند راہب:

﴿7152﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک جزیرے میں کسی راہب کے ہاں اس کے عبادت خانے میں ٹھہرے۔ اُس راہب کو وہاں رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر چکا تھا اور اُسے آسمانی کُتُب کا عالِم کہا جاتا تھا۔ راہب کو پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ کسی کے پاس گیا ہو مگر جب حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو دیکھا تو ان کے پاس آیا اور کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ راہب نے کہا: تمہارے والد کی وجہ سے۔ بے شک ہم نے عادِل حکمرانوں میں سے انہیں حُرمت والے مہینوں میں رجب کی جگہ پایا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب بن سُوَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: تین پے در پے مہینوں یعنی ذُوالْقَعْدَہ، ذُوالْحِجَّہ، مُحَرَّمُ الْحَرَام سے مراد حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُم ہیں جبکہ رجب ان مہینوں سے منفرد (الگ) ہے جس سے مراد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ہیں۔

بھیڑیئے اور بکریاں ایک ساتھ:

﴿7153﴾... جَسْر نامی قصّاب کا بیان ہے کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دورِ خلافت

میں دودھ دوہتا تھا۔ ایک بار میں کسی چرواہے کے پاس سے گزرا جس کے ریوڑ میں تقریباً 30 بھیڑیئے تھے چونکہ میں نے پہلے کبھی بھیڑیئے دیکھے نہیں تھے تو میں سمجھا کہ یہ کتے ہیں، میں نے چرواہے سے پوچھا: اتنے کتوں کا آپ کیا کریں گے ؟ چرواہے نے کہا: بیٹا! یہ کتے نہیں بلکہ بھیڑیئے ہیں۔ میں نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! بکری کے ریوڑ میں بھیڑیا ہو اور ریوڑ کو نقصان نہ پہنچائے یہ کیسے ممکن ہے ؟ چرواہے نے کہا: بیٹا! جب سر درست ہو تو پورا جسم نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ واقعہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دورِ خلافت کا ہے۔

﴿7154﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو جب خلیفہ بنایا گیا تو چرواہوں نے کہا: یہ نیک شخص کون ہے جو لوگوں پر مُقَرَّر ہوا ہے ؟ ان سے پوچھا گیا: تمہیں ان کے نیک ہونے کا علم کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا: یہ انصاف پسند حاکم جب سے لوگوں پر مقرر ہوا ہے بھیڑیوں نے ہماری بکریوں کا پیچھا چھوڑ دیا ہے۔

﴿7155﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن اَعْیَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دورِ خلافت میں کَرمان کے علاقے میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ چر رہی ہوتیں۔ ایک رات کسی بھیڑیئے نے بکری پر حملہ کر دیا تو میں نے کہا: میرے خیال میں اس نیک شخص کا وصال ہو گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ موسیٰ بن اعین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یا کسی اور نے بتایا کہ انہوں نے جب حساب لگایا تو یہ وہی رات تھی جس میں حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا وصال ہوا تھا۔

ایک خُراسانی کی بیعت:

﴿7156﴾... ولید بن ہِشام کا بیان ہے: ہمیں خبر ملی کہ خُراسان کے ایک شخص نے خواب میں کسی کو یہ کہتے سنا کہ ”جب مروان کے خاندان کا پیشانی پر زخم والا شخص خلیفہ بنے تو تم جا کر اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا کیونکہ وہ انصاف پسند خلیفہ ہو گا۔“ لہٰذا جب بھی کوئی خلیفہ بنتا میں اس کے بارے میں پوچھا کرتا حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ بن گئے تو وہ شخص تین بار میرے خواب میں آیا اور آخری مرتبہ

میرے خواب میں آیا تو مجھے ڈرا دھمکا کر کہا تو میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی طرف روانہ ہوا اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہاں کے رہنے والے ہو؟ تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے صرف اتنا کہا: میں خُراسان کا رہنے والا ہوں۔ پوچھا: جہاں تم رہتے ہو وہاں کا گورنر کون ہے؟ تمہارے وہاں دوست اور دشمن کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے نرمی سے پوچھا پھر میرے نہ بتانے پر انہوں نے مجھے چار ماہ اپنے ہاں روکے رکھا۔ میں نے آپ کے غلام حضرتِ سیِّدُنا مُزاحِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی تو اس نے کہا: امیر المؤمنین نے تمہارا فیصلہ لکھ دیا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے کچھ عرصے بعد مجھے بلا کر فرمایا: میں نے تمہارا فیصلہ کر دیا ہے کیونکہ ہم نے تمہارے بارے میں مکمل تحقیقات کروائی ہیں جو تم نے اپنے دوستوں اور دشمنوں کے متعلق چھپائی تھیں۔ آؤ! مجھ سے اطاعت و فرمانبرداری اور عدل وانصاف پر بیعت کرو اگر تم نے ان سب پر عمل چھوڑا تو بیعت ٹوٹ جائے گی۔ یہ سن کر میں نے بیعت کرلی۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟ میں نے کہا: نہیں، میں مال دار ہوں میں تو صرف بیعت کے لئے آیا تھا۔ پھر میں نے رخصت کی اجازت چاہی اور لوٹ آیا۔

خوفِ خدا:

﴿7157﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اَعْیَن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا خالد بن یزید بن مُعاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ بیتُ المقدس کے صحن میں تھا کہ اچانک ایک نوجوان نے آکر انہیں سلام کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے پوچھا: کیا ہم پر کوئی نگران ہے؟ میں نے فوراً کہا: ہاں تم دونوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے سنتا دیکھتا نگران مُقرَّر ہے۔ یہ سُن کر اس نوجوان کے آنسو بہہ پڑے وہ حضرتِ سیِّدُنا خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے ہاتھ چھڑا کر چلا گیا۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے پوچھا: یہ کون تھا؟ انہوں نے تعجب سے کہا: کیا تم اسے نہیں جانتے؟ یہ امیر المؤمنین کے بھائی عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز ہیں۔ اگر تمہاری عُمَر دراز ہوئی تو تم اسے ہدایت یافتہ امام دیکھو گے۔

خلافت سے پہلے خلیفہ ہونے کی خبر:

﴿7158﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ہند اَسلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن

مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے مقامِ عَرَفات میں فرمایا: (زیادہ محبوب) خُلَفا تین ہیں۔ میں نے پوچھا: کون کون؟ فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق اور عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم۔ میں نے کہا: دو کو تو میں جانتا ہوں مگر یہ تیسرے عُمَر کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اگر تمہاری عُمر دراز ہوئی تو انہیں دیکھو گے اور اگر انتقال کر گئے تو وہ تمہارے بعد ہوں گے۔

ہدایت یافتہ امام:

﴿7159﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن سے انگوری شیرہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ہدایت یافتہ امام یعنی حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اس کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

﴿7160﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے علاوہ کوئی مہدی ہوتا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ہوتے۔[1]

زاہد تو سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ ہیں:

﴿7161﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: لوگ مالک بن دینار کو زاہد کہتے ہیں۔ سنو! زاہد تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ہیں کہ جن کے پاس دنیا چل کر آئی مگر انہوں نے اسے ٹھکرا دیا۔

﴿7162﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یونُس بن ابو شبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز (خلافت سے قبل) طواف کر رہے تھے، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ان کے اِزار باندھنے کی جگہ پیٹ کی سَلْوَٹوں میں غائب تھی (یعنی کافی صحت مند تھے)، جب خلیفہ بنے تو (اتنے کمزور ہو گئے کہ) میں ان کی پسلیاں چھوئے بغیر گِن سکتا تھا۔

---

[1] ... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لَا مَھْدِیَ اِلَّا عِیْسٰی (یعنی حضرت عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے سوا مہدی کوئی نہیں) نہایت ہی ضعیف بلکہ موضوع حدیث (روایت) ہے اور اگر وہ حدیث ہے، صحیح بھی ہو تب بھی وہاں مہدی سے مراد ہدایت یافتہ معصوم (سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام) ہے نہ کہ امام مہدی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۲۷۴، ملتقطًا)

خلیفۂ راشد کی آمدنی:

﴿7163﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر نے مجھ سے پوچھا: خلیفہ بننے سے قبل تمہارے والد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی آمدنی کتنی تھی؟ میں نے کہا: 40 ہزار دینار۔ پوچھا: وصال کے وقت آمدنی کتنی تھی؟ میں نے کہا: 400 دینار اور اگر وہ مزید کچھ دن رہتے تو اس سے بھی کم ہو جاتی۔

﴿7164﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر نے مجھے بلوایا اور پوچھا: تمہارے والد کو جب خلافت کی ذمہ داری سونپی گئی تو ان کی آمدنی کتنی تھی؟ میں نے کہا: 50 ہزار دینار۔ پوچھا: وصال کے وقت کتنی تھی؟ میں نے کہا: کمی کرتے رہے حتّٰی کہ 200 دینار ہو گئی تھی، اگر مزید کچھ دن رہتے تو اور کم ہو جاتی[1]۔

زاہدانہ زندگی:

﴿7165﴾... مَسْلَمہ بن عبد الملک کہتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی عیادت کے لئے گیا تو انہیں میلی قمیص زیبِ تن کئے دیکھ کر (اپنی بہن) فاطمہ بنتِ عبد الملک سے کہا: اے فاطمہ! امیر المؤمنین کی قمیص دھو دو۔ بہن نے کہا: اِنْ شَاءَ اللہ میں دھو دوں گی۔ جب دوبارہ حاضر ہوا تو آپ اسی میلی قمیص میں تھے۔ میں نے فاطمہ سے کہا: کیا میں نے تمہیں امیر المؤمنین کی قمیص دھونے کا نہیں کہا تھا؟ لوگ ان کی عیادت کے لئے آتے ہیں۔ میری بہن نے جواب دیا: بخدا! ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور قمیص نہیں ہے (جسے پہن لیں)۔

﴿7166﴾... مَسْلَمہ بن عبد الملک کہتے ہیں: جس دن امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا انتقال ہوا اُس روز میں ان کے پاس گیا۔ میری بہن فاطمہ بنتِ عبد الملک ان کے سرہانے بیٹھی تھی، وہ مجھے دیکھ کر وہاں سے اٹھی اور ان کے پاؤں کے پاس بیٹھ گئی، میں ان کے سرہانے بیٹھ گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

---

[1]... ایک روایت میں 400 اور ایک میں 200 کا ذکر ہے اس میں تو اتفاق ہے کہ حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز آمدنی مین کمی کرتے رہے لیکن مقدار میں اختلاف ہے دونوں میں سے ایک درست ہے۔

عَلَیْہ میلی قمیص پہنے ہوئے تھے جس کا گریبان بھی پھٹ چکا تھا میں نے فاطمہ سے کہا: اگر تم ان کی قمیص تبدیل کر دو تو اچھا ہے۔ وہ خاموش رہی، میں نے دوبارہ کہا حتّٰی کہ جب غصے میں کہا تو فاطمہ کہنے لگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان کے پاس اس کے سوا کوئی اور قمیص نہیں ہے۔

﴿7167﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن ابوحفصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی عیادت کے لئے حاضر ہوا اس وقت آپ ایک قمیص پہنے ہوئے تھے جو میلی تھی اور اس کا گریبان بھی پھٹا ہوا تھا۔ مَسْلَمہ بن عبد الملک ان کے پاس آئے اور اپنی بہن اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ فاطمہ بنتِ عبد الملک سے کہنے لگے: میرے پاس ان کی کوئی قمیص لاؤ تاکہ ہم انہیں پہنائیں کیونکہ لوگ ان کے پاس عیادت کے لئے آرہے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: اے مسلمہ! انہیں چھوڑ دو، جو کپڑے تم دیکھ رہے ہو کوئی صبح یا شام امیر المؤمنین پر ان کے سوا دوسرے کپڑوں میں نہیں گزرتی۔

بغیر عوض قبر کی جگہ بھی قبول نہ کی:

﴿7168﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: خزانچی پر تہمت مت لگانا کیونکہ میں نے صرف 21 دینار چھوڑے ہیں جس میں دیرِ سَمْعان میں رہنے والے لوگوں کے گھروں کا کرایہ، زمین میں موجود ان کی کھیتی اور قبر کی قیمت شامل ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اس جگہ کو اپنے لئے استعمال نہیں کریں گے۔

﴿7169﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے غلام ابو اُمَیَّہ خَصِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھے دو دینار دیئے اور دیرِ سَمْعان والوں کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اگر تم مجھے میری قبر کی جگہ بیچتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں کسی اور سے رابطہ کروں۔ انہوں نے جواب دیا: اگر ہمیں اُن کا کسی اور سے رابطہ کرنا پسند ہوتا تو ہم یہ دینار قبول نہ کرتے۔

خلیفۂ وقت کی خوراک:

اسی غلام کا بیان ہے کہ ایک بار میں امیر المؤمنین کے ساتھ حمّام گیا انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنا جسم ملا اور

زائد بالوں کی صفائی کی۔ ایک بار میں امیر المؤمنین کی اہلیہ کے پاس گیا تو انہوں نے (روزانہ کی طرح) مجھے کھانے میں مسور کی دال دی۔ میں نے کہا: روز مسور کی دال کیوں؟ انہوں نے فرمایا: بیٹا! تمہارے آقا امیر المؤمنین کی بھی یہی خوراک ہے۔

انگور کھانے کی خواہش:

﴿7170﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اپنی زوجہ کے پاس آئے اور فرمایا اے فاطمہ! میں انگور خریدنا چاہتا ہوں کیا تمہارے پاس ایک درہم ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پوچھا: "نُمِیّہ"[1] ہے؟ کہا: نہیں۔ پھر کہنے لگیں: آپ امیر المؤمنین ہیں، کیا آپ ایک درہم یا نُمِیّہ کے بھی مالک نہیں ہیں کہ انگور خرید سکیں؟ فرمایا: ہمارا انگور نہ کھانا بروزِ قیامت جہنمی طوق پہننے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔

﴿7171﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن نافع قُرَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے پوچھا: کیا آپ مجھے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے بارے میں کچھ بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: جب سے وہ خلیفہ بنے مجھے نہیں یاد کہ انہوں نے کبھی جنابت یا اِحتِلام کی وجہ سے غسل کیا ہو حتّٰی کہ وصال فرما گئے۔

باندیوں کو اختیار دے دیا:

﴿7172﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے غلام حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن صَدَقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ مجھے امیر المؤمنین کے گھر کے ایک خاص فرد نے یہ بتایا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خلافت کی ذمہ داری سونپی گئی تو لوگوں نے گھر کے اندر سے بلند آواز سے رونے کی آوازیں سنیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنی باندیوں کو اختیار دیا ہے اور کہا ہے: "مجھے ایسا معاملہ سپرد کر دیا گیا ہے جس نے مجھے تم سے بے پروا کر دیا ہے لہٰذا جو آزاد ہونا چاہتی ہے میں اسے آزاد کرتا ہوں اور جو میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے وہ میرے ساتھ رہ

---

[1]... رانگ یا تانبے سے بنا ہوا قدیم سکہ جو درہم کے چھٹے حصہ کے برابر ہوتا ہے۔

سکتی ہے البتہ میں اس کے ہر حق سے بَری ہوں۔" اس لئے وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے نااُمید ہو کر رو رہی ہیں۔

اہلیہ کو اختیار دے دیا:

﴿7173﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: میں اور حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو زَکَرِیَّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دروازے کے پاس موجود تھے کہ ہم نے گھر سے رونے کی آواز سنی۔ ہم نے وجہ پوچھی تو پتا چلا کہ امیر المؤمنین نے اپنی اہلیہ کو ساتھ رہنے یا والد کے گھر چلے جانے کا اختیار دیا ہے اور کہا ہے: ذمہ داریوں نے مجھے عورتوں کی طرف سے بے پروا کر دیا ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے ان کی اہلیہ رونے لگیں اور اہلیہ کو روتا دیکھ کر باندیاں بھی رونے لگیں۔

رات بھر خوفِ خُدا سے گریہ وزاری:

﴿7174﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں: حضرت فاطمہ بنتِ عبدُالملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے کہا: اے مغیرہ! ایسے لوگ تو ہو سکتے ہیں جو امیر المؤمنین سے زیادہ نماز روزے والے ہوں لیکن میں نے ان سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ جب وہ گھر میں داخل ہوتے ہیں تو جائے نماز پر آجاتے ہیں اور نیند کے غَلَبہ تک روتے اور دعا کرتے رہتے ہیں اور جب بیدار ہوتے ہیں تو پھر روتے ہوئے دعا میں مشغول ہو جاتے، ساری رات یوں ہی گزار دیتے ہیں۔

﴿7175﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن ابو سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے چہرے سے زیادہ کسی کے چہرے پر خوفِ خدا یا خشوع و خضوع کے آثار نہیں دیکھے۔

جانور کے حق کا خیال:

﴿7176﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان ثَقَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا ایک غلام تھا جو خچر پر مزدوری کر کے روزانہ ایک درہم مزدوری لاتا تھا۔ ایک دن دو درہم لے کر آیا تو امیر المؤمنین نے پوچھا: یہ کہاں سے؟ اس نے کہا: آج منڈی اچھی تھی۔ آپ نے فرمایا: منڈی اچھی

نہیں تھی بلکہ تم نے خچر کو تھکا دیا ہے، چلو اب اسے تین دن آرام دو۔

کنیز سے حُسنِ سلوک:

﴿7177﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی اہلیہ کی ایک کنیز تھی جسے انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں پیش کر کے کہا: میں جانتی ہوں کہ یہ آپ کو پسند ہے لہٰذا میں اسے آپ کو تحفے میں دیتی ہوں، آپ اپنی ضرورت اس سے پوری کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے کنیز! بیٹھو، بخدا! تمہیں پانے سے زیادہ مجھے دنیا کی کوئی چیز پسند نہیں، تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ اور اپنے قیدی بننے کا واقعہ بھی بتاؤ۔ اس نے کہا: میرا تعلُّق بَرْبَرْ قبیلے سے ہے۔ میرے والد ایک جرم کرنے کے بعد عبدُ الملک بن مروان کی طرف سے افریقہ پر مقرر گورنر موسیٰ بن نُصَیر سے بھاگ گئے۔ موسیٰ بن نُصَیر نے مجھے گرفتار کر کے عبدُ الملک کو تحفۃً دے دیا، اس نے مجھے اپنی بیٹی فاطمہ کو تحفے میں دے دیا اور انہوں نے مجھے آپ کے حوالے کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: بخدا! قریب تھا کہ ہم رُسوا ہو جاتے۔ پھر آپ نے اس کنیز کو ضرورت کا سامان دے کر اس کے گھر والوں کے پاس بھیج دیا۔

بہترین میانہ روی اور بہترین معافی:

﴿7178﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن سُوَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ہمیں جمعہ پڑھایا پھر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے ایسی قمیص پہن رکھی تھی جس کے گریبان پر آگے اور پیچھے پیوند لگے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو بہت کچھ عطا کیا ہے، آپ اچھا لباس کیوں نہیں پہنتے؟ آپ نے کچھ دیر سر جھکائے رکھا پھر سر اٹھا کر فرمایا: بہترین مِیانہ روی مال داری کی حالت میں ہوتی ہے اور بہترین مُعافی وہ ہے جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوُجود ہو۔

خلیفۂ وقت کی بیٹی کا لباس:

﴿7179﴾... حضرتِ سیِّدُنا قُربان بن دَبیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خدمت میں حاضر تھا کہ قریب سے آپ کی امینہ نامی بچی گزری تو آپ نے اسے

اٰمین اٰمین کہہ کر پکارا مگر اس نے جواب نہ دیا تو آپ نے کسی کو بھیج کر اُسے بلوایا اور پوچھا: تم بلانے پر کیوں نہیں آئی؟ بیٹی نے جواب دیا: میں ایسا لباس پہنے ہوئے نہیں تھی کہ آپ کے پاس آتی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے مُزاحِم سے کہا: دیکھو! جس بستر کو ہم نے اُدھیڑا تھا اس میں سے ایک قمیص کا کپڑا کاٹ کر اِسے دے دو۔ حضرتِ سیِّدُنا مزاحم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ایک ٹکڑا کاٹ کر دے دیا۔ ایک شخص نے بچی کی پھوپھی اُمُّ الْبَنِیْن کے پاس جا کر کہا: آپ کے پاس بہت کچھ ہے جبکہ آپ کی بھتیجی کے پاس عمدہ لباس نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی بھتیجی کو کپڑوں کی ایک الماری بھیجی اور کہا: عُمر سے کچھ نہ مانگنا۔

قبر کی پکار:

﴿7180﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَیَّاش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز ایک جنازے کے ساتھ گئے تو لوگ آگے بڑھ گئے اور آپ پیچھے رہ گئے۔ لوگ جنازہ رکھ کر آپ کا انتظار کرنے لگے جب آپ پہنچے تو کسی نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ تو میت کے ولی ہیں، آپ جنازہ کو اور ہمیں چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے؟ فرمایا: ہاں! ابھی ایک قَبْر نے مجھے پکار کر کہا: اے عُمَر بن عبد العزیز! مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس سے کہا: مجھے ضَرور بتا۔ وہ کہنے لگی: میں اس کا کفن پھاڑ کر جِسْم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہوں، اس کا خون چوس کر گوشت کھا جاتی ہوں۔ کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا: ضَرور بتا۔ کہنے لگی: میں ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، کلائیوں کو بازوؤں سے، بازوؤں کو کاندھوں سے، سرینوں کو رانوں سے، رانوں کو گھٹنوں سے، گُھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جُدا کر دیتی ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه رونے لگے پھر فرمایا: سنو! اِس دنیا کی عُمْر بہت تھوڑی ہے جو گناہ گار اس دنیا میں عزت والا ہے آخِرت میں ذلیل ورسوا ہوگا، جو مال دار ہے آخرت میں فقیر ہوگا، اس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور زندہ مر جائے گا، لہٰذا دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ تم جانتے ہو یہ بہت جلد رُخصت ہونے والی ہے۔ دھوکے میں پڑنے والا وہی ہے جو اس سے دھوکا کھائے۔ کہاں گئے اس میں بسنے والے؟ جنھوں نے شہر آباد کئے، نہریں نکالیں اور درخت اُگائے

مگراس میں بہت تھوڑا عرصہ رہ پائے۔ انہیں صحت وتندرستی نے دھوکے میں ڈالا اور چستی نے مغرور بنایا تو گناہوں میں پڑ گئے۔ بخدا! اُس مال کے سبب ان پر حسرت کی جاتی ہے جو انہوں نے بڑی کنجوسی کے بعد حاصل کیا اور اس کے جمع کرنے کی وجہ سے ان سے حسد کیا جاتا ہے۔ سوچو! مٹی اور ریت نے ان کے جسموں کے ساتھ کیا کِیا؟ قبر کے کیڑوں نے ان کی ہڈیوں اور جوڑوں کا کیا حال کر دیا؟ یہ دُنیا میں خوشحالی اور چین میں رہتے، نرم وملائم بستروں پر سوتے، نوکر چاکر ان کی خدمت کرتے، گھر والے ان کی عزت اور پڑوسی ان کی حمایت کرتے تھے۔ اگر تم انہیں پکار سکو تو گزرتے ہوئے ضرور پکارنا اور اگر انہیں بلا سکو تو ضرور بلانا۔ ان مردوں کے لشکر کے پاس سے تم گزرو تو جن گھروں میں یہ عیش وعشرت سے رہا کرتے تھے ان کے اردگرد کو بھی دیکھو۔ ان کے مال داروں سے پوچھو: تمہارے پاس کتنا مال بچا ہے؟ ان کے فقیروں سے پوچھو: تمہارا فقر کتنا باقی ہے؟ ان سے ان کی زبانوں کے متعلق پوچھو جن سے وہ باتیں کیا کرتے تھے، ان کی آنکھوں کے بارے میں پوچھو جن سے بدنگاہی کیا کرتے تھے۔ ان سے پوچھو کہ پتلی جلد، خوبصورت چہرے، نرم ونازک بدن کے ساتھ کیڑوں نے کیا سلوک کیا؟ کیڑوں نے ان کے رنگ اُڑا دیئے، گوشت کھا گئے، چہرے خاک آلود کر دیئے، خوبصورتی کو ختم کر دیا، ریڑھ کی ہڈی توڑ کر جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور جوڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ ان سے پوچھو تمہارے خیمے اور عورتیں کہاں گئیں؟ خدمت گار کہاں گئے؟ غلام کہاں گئے؟ جمع پونجی اور خزانے کہاں گئے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہوں نے قبر کے لئے کچھ تیاری نہیں کی، کوئی سہارا بھی نہیں بنایا، نیکی کا پودا بھی نہیں لگایا، سکونِ قبر کے لئے کچھ نہیں بھیجا۔ کیا اب وہ تنہائی اور ویرانوں میں نہیں پڑے ہوئے؟ کیا اب ان کے لئے دن اور رات برابر نہیں؟ کیا اب وہ تاریکی میں نہیں ہیں؟ ہاں! اب ان کے اور ان کے عمل کے درمیان رُکاوٹ کر دی گئی اور عزیز واَقْرِبا سے ان کی جُدائی ہو گئی ہے۔ کتنے ہی خوشحال مَردوں اور عورتوں کی حالت بدل گئی، ان کے چہرے گل سڑ گئے، ان کے جسم گردنوں سے جدا ہو گئے، ان کے جوڑ الگ الگ ہو گئے، ان کی آنکھیں رُخساروں پر بہہ پڑیں، منہ خون اور پیپ سے بھر گئے، ان کے جسموں میں حشرات الارض (کیڑے مکوڑے) پھرنے لگے، اعضا بکھر کر جدا ہو گئے، بخدا! کچھ ہی عرصے میں ان کی ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں، باغات چھوٹ گئے، کشادگی کے بعد وہ تنگی میں جا پڑے، ان کی بیواؤں نے

دوسرے نکاح کر لئے، اَولاد گلیوں میں دربدر رہے، رشتہ داروں نے ان کے مکانات و میراث بانٹ لئے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان میں کچھ خوش نصیب وہ ہیں جن کی قبروں میں وُسعت، رونق اور تازگی ہے اور وہ قبروں میں مزے لوٹ رہے ہیں۔ اے کل قبر کے مکین ہونے والے شخص! تجھے دنیا کی کس چیز نے دھوکے میں رکھا؟ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ ہمیشہ رہے گا یا یہ دنیا تیرے لئے باقی رہے گی؟ تیرا وسیع گھر اور تیری جاری کردہ نہر کہاں گئی؟ تیرے پکے ہوئے پھل کہاں گئے؟ تیرے باریک کپڑے، خوشبو اور دھونی کہاں ہیں؟ تیرے گرمی سردی کے کپڑے کیا ہوئے؟ کیا تو نے مرنے والے کو نہیں دیکھا کہ جب اسے موت آتی ہے تو وہ خود پر سے گھبراہٹ دور نہیں کر سکتا، پسینے سے شرابور رہتا ہے، پیاس سے بِلْبِلاتا اور موت کی سختی و تکلیف سے پہلو بدلتا ہے۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے حکم آگیا ہے، تقدیر کا اٹل فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ اَمر آ چکا ہے جس سے تو نہیں بچ سکتا۔

(پھر اپنے آپ سے کہنے لگے) افسوس صد افسوس! اے باپ، بھائی اور بیٹے کی آنکھیں بند کر کے انہیں غسل دینے والے! اے میت کو کفن دینے اور اسے اٹھانے والے! اے قبر میں اکیلا چھوڑ کر لوٹ جانے والے! کاش! تو جان لیتا کہ تُو کھردُری زمین پر کس حال میں ہو گا؟ کاش! تو جان لیتا کہ تیرا کون سا گال پہلے سڑے گا؟ اے مہلکات میں پڑے رہنے والے! تو (عنقریب) مُردوں میں جا بسے گا۔ کاش! تجھے معلوم ہوتا کہ دنیا سے جاتے وقت ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام تجھ سے کس حال میں ملیں گے؟ اور میرے رب کا کیا پیغام لائیں گے۔ پھر یہ اشعار کہے:

تُسَرُّ بِمَا یَفْنٰی وَ تُشْغَلُ بِالصِّبَا   كَمَا غُرَّ بِاللَّذَّاتِ فِی النَّوْمِ حَالِمُ

نَهَارُكَ یَا مَغْرُوْرُ سَهْوٌ وَّ غَفْلَةٌ   وَ لَیْلُكَ نَوْمٌ وَالرَّدٰی لَكَ لَازِمُ

وَ تَعْمَلُ فِیْمَا سَوْفَ تَكْرَهُ غِبَّهٗ   كَذٰلِكَ فِی الدُّنْیَا تَعِیْشُ الْبَهَائِمُ

ترجمہ: (۱)... تم فانی چیزوں پر خوش اور کھیل تماشوں میں ایسے مصروف ہو جیسے سونے والے کو خواب کی لذت نے دھوکے میں رکھا۔

(۲)... اے دھوکے میں مبتلا شخص! تیرا دن بھول اور غفلت میں گزرتا جبکہ رات سونے میں گزرتی ہے پس تیری ہلاکت لازمی ہے۔

(۳)... تو اس چیز میں پڑا ہوا ہے جس کے ختم ہونے کو تو ناپسند جانتا ہے ایسی زندگی تو دنیا میں چوپائے بھی جیتے ہیں۔

یہ اشعار کہنے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز وہاں سے چلے آئے اور اس کے ایک ہفتے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

قبر میں مردے کا حال:

﴿7181﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تدفین کے بعد اپنے چھوٹے خچر پر سوار ہو کر ایک قبر کے پاس گئے اوراس کے پاس اپنی چھڑی گاڑ کر فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ الْقَبْر یعنی اے قبر والے تم پر سلامتی ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: مجھے پیچھے سے آواز آئی: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْز عَمَّ تَسْاَلُ یعنی اے عُمَر بن عبدُ العزیز! آپ پر سلامتی ہو، آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا: تیرے مکین کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: بدن تو میرے ہی پاس ہے لیکن روح بارگاہِ الٰہی میں بھیج دی گئی ہے، میں مزید اس کے حال سے واقف نہیں۔ میں نے کہا: میں تیرے مکین کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: میں اس کی آنکھیں نکال دیتی، پتلیاں نگل جاتی، کفن پھاڑ دیتی اور بدن کھا جاتی ہوں۔ اسی طرح اس نے مختلف چیزوں کا ذکر کیا اور نصیحت آموز اشعار بھی کہے۔

بوسیدہ نہ ہونے والا کفن:

﴿7182﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بنو مروان کے کسی فرد کے جنازے میں گئے اور نمازِ جنازہ کے بعد لوگوں کو رُکنے کا کہا تو وہ رُک گئے پھر آپ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی تو وہ قبروں کے درمیان سے چلتے ہوئے لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ لوگ کافی دیر آپ کا انتظار کرتے رہے حتّٰی کہ آپ کے واپس نہ آنے کا گمان ہونے لگا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واپس تشریف لائے تو آنکھیں سرخ اور رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ لوگوں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ نے بہت دیر لگا دی؟ فرمایا: میں اپنے عزیز واقربا یعنی آباء واجداد کی قبروں پر گیا تھا اور میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب نہ دیا، جب واپس مُڑا تو پیچھے سے قبر کی مٹی نے آواز دے کر کہا: اے عُمَر! مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ تمہارے قرابت داروں کا کیا حال ہوا؟ میں نے کہا: کیا حال ہوا؟ اس

نے کہا: میں نے ان کے کفن پھاڑ دیئے، بدن کھالئے اور آنکھیں نکال لیں۔ اس جیسی دیگر باتیں کہیں۔ جب میں واپس آنے لگا تو مٹی نے مجھے پیچھے سے پکار کر کہا: اے عُمَر! تم ایسے کفن کی تیاری کرو جو بوسیدہ نہ ہو۔ میں نے کہا: بوسیدہ نہ ہونے والا کفن کیا ہے؟ اس نے کہا: خوفِ خدا اور نیک اعمال۔

﴿7183﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک بار یہ اشعار کہے:

اَنَا مَیِّتٌ وَّ عَزَّ مَنْ لَّا یَمُوْتُ   قَدْ تَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ سَاَمُوْتُ

لَیْسَ مُلْکٌ یُّزِیْلُہُ الْمَوْتُ مُلْکًا   اِنَّمَا الْمُلْکُ مُلْکُ مَنْ لَّا یَمُوْتُ

ترجمہ: (۱)... مجھے موت آکر رہے گی اور جسے موت نہیں آتی وہ سب پر غالب ذات ہے، مجھے یقین ہے کہ میں عنقریب مر جاؤں گا۔ (۲)... بادشاہت وہ نہیں ہے جسے موت ختم کردے بادشاہت تو اس کی ہے جسے موت نہیں۔

دنیاوی لذت کو ختم کرنے والی:

﴿7184﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُفَضَّل بن یونُس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اس موت نے دنیا والوں کی زندگی بے کیف کردی اور وہ جو چین اور آسودگی کی زندگی بسر کر رہے تھے موت کے فرشتے نے آکر ان کا سارا چین و راحت ختم کر دیا۔ جو موت سے نہیں ڈرتا اس کے لئے ہلاکت و حسرت ہے اور جو خوشحالی میں بھی موت کو یاد کرتا ہے وہ اپنے لئے ایسی بھلائی جمع کر رہا ہے جسے وہ دنیا اور اہلِ دنیا کو چھوڑنے کے بعد پائے گا۔ یہ فرمانے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے حتّٰی کہ تشریف لے گئے۔

﴿7185﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے گھر کے کسی فرد کو مکتوب بھیجا: اگر تمہیں دن اور رات میں موت کو یاد کرنے کا شعور حاصل ہو جائے تو تمہیں ہر فانی چیز سے نفرت اور ہر باقی چیز سے محبت ہو جائے گی۔ وَالسَّلَام

موت کی یاد:

﴿87-7186﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَسماء بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَنْبَسہ بن

سعید بن عاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس آکر کہا: اے امیر المؤمنین! آپ سے پہلے خُلَفا ہمیں خصوصی وظائف دیا کرتے تھے مگر آپ نہیں دیتے اور میرے ساتھ گھر والے ہیں اور جائیداد بھی ہے تو کیا آپ مجھے یہ کہتے ہیں کہ میں اپنی جاگیر میں چلا جاؤں اور گھر والوں کی بہتری کے لئے کام کرنے لگ جاؤں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تم میں وہ شخص ہمیں زیادہ پسند ہے جو اپنی محنت کے سبب ہمیں بے نیاز کر دے۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابو عَنْبَسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے، ابھی دروازے تک ہی پہنچے تھے کہ آپ نے انہیں آواز دی وہ واپس آئے تو آپ نے کہا: ”موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ اگر تم تنگی میں ہوئے تو موت کی یاد زندگی کو تم پر وسیع کر دے گی اور اگر فراخی میں ہوئے تو موت کی یاد اسے تم پر تنگ کر دے گی۔“

موت کا نشانہ:

﴾7188﴿... حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم ایسے ہَدَف ہو جس پر موت کا نشانہ ہے، تمہیں ایک نعمت دی جاتی ہے تو ایک جُدا ہو جاتی ہے، وہ کون سا لُقمہ ہے جس میں اَٹکن نہیں اور کون سا گھونٹ ہے جس میں اُچُّھو نہ لگے۔ گزشتہ دن مقبول گواہ ہے جو تمہیں تکلیف دے کر اور تمہارے سامنے اپنی حکمت چھوڑ کر چلا گیا جبکہ آج کا دن رُخصت ہونے والے محبوب کی طرح ہے جو جلد روانہ ہو رہا ہے اور کل جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ وہ مطلوب کہاں بھاگ سکتا ہے جو ایسے طالب کے قابو میں ہو جو مطلوب سے زیادہ قوی اور طاقتور ہو۔ تم اس مسافر کی طرح ہو جو دوسرے گھر مُنْتَقِل ہونے کے لئے اپنی سواریوں کی گرہیں کھول رہا ہے۔ تم تو شاخیں ہو جڑیں جا چکی ہیں اور جڑوں کے جانے کے بعد شاخوں کو کیسی بقا؟

موت آکر رہے گی:

﴾90-7189﴿... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُبَیْر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ہمیں ملک شام کے مقامِ طین پر بَرسرِ منبر خطبہ دیا اور حمد و ثناء کے بعد تین باتیں کہیں: (۱)... اے لوگو! پوشیدہ حالت درست کرو تمہاری ظاہری حالت بھی درست ہو جائے گی (۲)... آخرت

کے لئے عمل کرو دنیا تمہیں کافی ہو جائے گی اور (۳)...جان لو! ایسا کوئی شخص نہیں جس کے آباءواَجداد میں سے کوئی ایسا ہو جسے موت نے اپنی آغوش میں نہ لیا ہو۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

نصیحت بھری تعزیت:

﴿7191﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ اللہ بن عُتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے بیٹے کی موت پر تعزیت نامے میں حمد وصلوٰۃ کے بعد لکھا: ہم دنیا میں رہنے والے آخرت کے باشندے ہیں، مرنے والے ہیں اور مرنے والوں ہی کی اولاد ہیں۔ کتنے تعجب کی بات ہے کہ مرنے والا مرنے والے کے بارے میں مرنے والے سے تعزیت کرتا ہے۔

﴿7192﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیتے ہوئے حمد وثنا کے بعد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق پیدا فرمائی اور انہیں موت دی پھر انہیں دوبارہ اٹھائے گا، کچھ لوگ جنت میں اور کچھ دوزخ میں جائیں گے۔ بخدا! اگر ہم اس کی تصدیق کریں تو (عمل نہ کرنے کے سبب) بیوقوف قرار پائیں گے اور اگر جھٹلائیں تو ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ کہہ کر آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

آخری خطبہ:

﴿7193﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُفَضَّل تَمِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے برسرِ منبر اپنے آخری خطبہ میں حمد وثنا کے بعد فرمایا: جو تمہارے ہاتھ میں ہے وہ مُردوں کا مال ہے اور جس طرح وفات شدہ لوگ مال چھوڑ گئے بقیہ بھی اسی طرح چھوڑ جائیں گے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم ہر روز صبح وشام کسی نہ کسی کا جنازہ بارگاہِ خداوندی میں لے جاتے ہو اور اُسے زمین کے گڑھے میں دفن کر دیتے ہو جہاں بچھونا ہوتا ہے نہ تکیہ۔ مال اور عزیز واقربا بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، مٹی اس کا ٹھکانا جبکہ اسے حساب وکتاب کا سامنا ہوتا ہے۔ جو کچھ اُس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اِس کی اُسے محتاجی ہوتی ہے اور جو چھوڑ گیا وہ اس کے کسی کام کا نہیں ہوتا۔ بخدا! میں یہ باتیں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں تم سب سے زیادہ اپنے نفس کو پہچانتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُفَضَّل تَمِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ کہہ

کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے کپڑے کا دامن آنکھوں پر رکھا اور رونے لگے پھر منبر سے اُتر آئے۔ اس کے بعد پھر وصال فرمانے تک آپ خطبہ کے لئے تشریف نہیں لائے۔

نصیحت بھرا مکتوب:

﴿7194﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو خط لکھا (جس کا مضمون کچھ یوں تھا): میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے، جتنا ہو سکے اپنے مال واسباب کے ساتھ آخرت کی طرف تیزی سے چلنے کی وصیت کرتا ہوں۔ بخدا! گویا تم نے شب و روز کی تبدیلی کے سبب موت اور مابعدِ موت کو دیکھ لیا ہے کہ کیسے یہ تبدیلی موت کی طرف لئے جارہی اور عُمر گھٹا رہی ہے۔ اس نے ہر چیز کو فنا اور ہر زمانے کو پُرانا کر دیا اور یہ زندہ لوگوں کے ساتھ بھی وہی کچھ کرنے والی ہے جو اس نے فوت شدہ لوگوں کے ساتھ کیا۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے بُرے اَعمال کی مُعافی طلب کرتے اور نصیحت کرنے میں کوتاہی ہو جانے پر اس کی ناراضی سے پناہ مانگتے ہیں۔

﴿7195﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے بیٹے عبدُ الملک کا انتقال ہوا تو آپ اُس کی تعریف کرنے لگے۔ مَسلَمہ بن عبدُ الملک نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اگر وہ زندہ ہوتے تو کیا آپ انہیں جانشین مقرر کرتے؟ فرمایا: نہیں۔ مَسلَمہ نے کہا: آپ ایسا کیوں نہیں کرتے حالانکہ آپ تو ان کی تعریف کر رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ اگر میں ایسا کروں تو میری آنکھوں میں اس کے لئے وہ چیز مُزَیَّن کر دی جائے جو والد کی آنکھ میں اولاد کے لئے کر دی جاتی ہے۔

آخرت کے عذاب کا ڈر:

﴿7196﴾... حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مروان حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دروازے پر جمع تھے، اسی دوران آپ کے بیٹے عبدُ الملک آئے اور اندر داخل ہونے لگے، بنو مروان نے ان سے کہا: آپ ہمارے لئے اجازت طلب کریں یا ہمارا پیغام امیر المؤمنین تک پہنچا دیں۔ آپ کے بیٹے نے کہا: بتائیے؟ انہوں نے کہا: پہلے کے خُلَفا ہمیں تحفے دیا کرتے اور ہمارے مرتبے کو پہچانتے تھے، تمہارے والد صاحب نے ہمیں ان سے محروم کر رکھا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے اندر جا کر اپنے والدِ ماجد کو بنو مروان کا پیغام دیا تو آپ نے فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ میرے والد نے یہ کہا ہے کہ ”اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے آخرت کے عذاب کا ڈر ہے۔“

﴿7197﴾... ایک اَزدی شخص نے حضرتِ سیِّدُنا غَسَّان بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کسی نے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور اُس کو اپنی ذات پر ترجیح دینے کی نصیحت کرتا ہوں کہ اس سے تمہاری مشقت کم ہو جائے گی اور اللہ تعالٰی کی اچھی مدد تمہارے شامل حال ہو گی۔

تقوٰی اختیار کرنے والے کم ہیں:

﴿7198﴾... حمزہ جَزری کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو خط لکھا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں جس کے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ قبول نہیں کرتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پرہیز گاروں پر رحم کرتا اور انہیں ثواب عطا فرماتا ہے۔ تقوٰی کی نصیحت کرنے والے تو بہت ہیں مگر اس پر عمل کرنے والے کم ہیں۔

گورنر کو نصیحت بھرا مکتوب:

﴿7199﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَدی بن عَدی کِنْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک گورنر کو خط لکھا: تم یہ سمجھو کہ گویا لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو چکے ہیں اب اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ان کے اعمال کی خبر دے رہا ہے تاکہ بُرائی کرنے والوں کو ان کے کئے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اس کے حکم میں کوئی ردوبدل نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اس کے اَمر میں جھگڑا کر سکتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندوں سے اپنے جس حق کی حفاظت کا وعدہ لیا اور اس کے بارے میں انہیں جو حکم دیا ہے اس سے کوئی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کر رہا ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ عزت و نعمت کے شکر پر اُبھار رہا ہوں کیونکہ شکر نعمتِ الٰہیہ کو بڑھاتا ہے اور ناشکری نعمت کو ختم کرتی ہے۔ موت کو کثرت سے یاد کرو جس کے بارے میں معلوم نہیں کہ کب آجائے اور جس سے چھٹکارا ممکن ہے نہ اس سے کوئی بچ سکتا ہے۔ قیامت اور اس کی ہولناکی کو بھی

کثرت سے یاد کرو پھر دنیا میں ملنے والی نعمت کے معاملے میں خوفزدہ رہو کیونکہ جسے دنیاوی نعمتوں کا خوف اور ڈر نہ ہو تو عنقریب یہ حالت اسے غفلت کا شکار کر دے گی۔ دنیا میں تمہیں جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس کے بارے میں اپنے عمل پر بار بار نظر کرو پھر عمل بجالاؤ کہ یہ بات تمہیں دنیا میں مشغول ہونے سے پھیر دے گی۔ جب تک تم علم کو جہل پر ترجیح نہ دواُسے حاصل نہیں کرسکتے اور باطل کو چھوڑے بغیر حق کو نہیں پاسکتے۔ ہم اپنے اور تمہارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھی مدد کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے ہماری اور تمہاری برائیوں کو اچھی طرح دور فرمائے۔

رات بھر قبر کے متعلق سوچتے رہے:

﴿7200﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو سریع شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے ہم نشیں سے فرمایا: اے ابو فلاں! میں رات بھر غور وفکر کرتا رہا۔ اس نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! کس چیز کے بارے میں؟ فرمایا: قبر اور اہل قبر کے بارے میں کیونکہ اگر تم مردے کو تین دن کے بعد قبر میں دیکھ لو تو طویل عرصہ اس کے ساتھ مانوس رہنے کے باوجود تمہیں اس کے قریب جانے سے وَحشت آنے لگے اور اگر تم اس کے گھر (یعنی قبر) کو دیکھو تو اس میں کیڑے مکوڑے پھر رہے ہیں، پیپ بہہ رہی ہے، کیڑے اس کے بدن کو کھا رہے ہیں اور بدبو آرہی ہے جبکہ صاف ستھرا اور خوشبودار کفن بوسیدہ ہوچکا ہے۔ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سسکیاں لے کر رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہوگئے۔ آپ کی یہ حالت دیکھ کر آپ کی اہلیہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے کہا: اے مُزَاحِم! اس ہم نشیں کو رُخصت کردو۔ جب سے امیر المؤمنین خلیفہ بنے ہیں موت کے خوف نے ان کی زندگی بے کیف کردی ہے، کاش! یہ خلیفہ نہ بنتے۔ وہ ہم نشیں رخصت ہوا تو حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا آئیں اور روتے ہوئے آپ کے چہرے پر پانی چھڑکنے لگیں، جب آپ کو ہوش آیا تو زوجہ کو روتے دیکھ کر پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی: امیر المؤمنین! آپ کی یہ حالت دیکھ کر مجھے وہ حالت یاد آگئی جب آپ مرنے کے بعد دنیا چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس چلے جائیں گے اور ہم سے جُدا ہو جائیں گے، اِس خیال نے مجھے رُلا دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے فاطمہ! تم نے بر محل بات کی۔ پھر آپ (بے ہوش ہوکر) گرنے لگے تو حضرتِ

سیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے تھام لیا اور عرض کی: امیر المؤمنین! آپ پر میرے ماں باپ قربان! ہم آپ کے بارے میں اپنے دل کی کیفیات کی پوری ترجمانی نہیں کرسکتے۔ آپ اسی بے ہوشی کی حالت میں رہے حتّٰی کہ نماز کا وقت ہو گیا، حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا آپ کے چہرے پر پانی چھڑکتے ہوئے پکار کر کہنے لگیں: اے امیر المؤمنین! نماز کا وقت ہو گیا تو آپ گھبرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔

سب گھر والے رونے لگے:

﴿7201﴾... مَسْلَمہ بن عبدُ الملک کے غلام عبدُ السلام کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز رونے لگے تو ان کی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بھی رونے لگیں، انہیں دیکھ کر گھر کے دیگر افراد بھی رونے لگے مگر انہیں معلوم نہ تھا کہ وہ کیوں رو رہے ہیں؟ آنسو تھمے تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے عرض کی: امیر المؤمنین! آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ آپ کیوں روئے؟ فرمایا: فاطمہ! مجھے لوگوں کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہونا یاد آگیا جس کے بعد کوئی جنت میں جائے گا اور کوئی دوزخ میں۔ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چیخ ماری اور بے ہوش گئے۔

آباءواجداد کی قبریں دیکھ کر رونے لگے:

﴿7202﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے ساتھ قبرستان گیا، آپ (اپنے آباءواجداد کی) قبریں دیکھ کر رونے لگے پھر مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے: اے ابو ایوب! یہ میرے باپ دادا کی قبریں ہیں، ایسا لگتا ہے کہ یہ کبھی دنیا والوں کے عیش وعشرت میں شریک ہی نہیں ہوئے۔ کیا تم انہیں بے بس نہیں دیکھتے؟ یہ عبرت ناک سزاؤں کا سامنا کرچکے، ان پر مصیبتیں اور سخت ہو گئیں، ان کے جسموں میں کیڑے مکوڑوں نے ڈیرے ڈال دیئے۔ پھر آپ روتے روتے بے ہوش ہو گئے، طبیعت سنبھلی تو مجھ سے فرمانے لگے: مجھے یہاں سے لے چلو بخدا! میں کسی ایک کو بھی نہیں جانتا جو ان قبر والوں سے زیادہ مزے میں ہو اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے محفوظ بھی ہو چکا ہو۔

دریاؤں نے رُخ بدل لیا:

﴿7203﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز ایک رات روتے ہوئے بیدار ہوئے تو ان سے پوچھا گیا: امیر المؤمنین! کیا ہوا؟ فرمایا: میں نے اپنے پاس ایک بوڑھے شخص کو کھڑا پایا، اس نے یہ اشعار کہے:

اِذَا مَا اَتَتْكَ الْاَرْبَعُوْنَ فَعِنْدَهَا فَاخْشَ الْاِلٰهَ وَكُنْ لِلْمَوْتِ حَذَّارَا

ترجمہ: جب تم 40 برس کے ہو جاؤ تو اس وقت بس خدا کا خوف کرتے اور موت سے ڈرتے رہو۔

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز وفات پاگئے تو دریاؤں نے بھی اپنا رخ بدل لیا۔

امیر المؤمنین کا حِلم:

﴿7204﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو کسی حکومتی عہدے پر مُقَرَّر کرنا چاہا اس کے انکار کرنے پر آپ نے اس سے فرمایا: میں نے تمہارے لئے اس عہدے کا عزم کر رکھا ہے۔ اس نے کہا: میں نے عہدہ نہ لینے کا عزم کر رکھا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: نافرمانی نہ کرو۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا (پ۲۲، الاحزاب: ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا۔

تو کیا یہ انکار ان کی طرف سے نافرمانی تھی؟ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے معاف فرما دیا۔

مساوات کا نظام:

﴿7205﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے عُمَر بن ولید کی طرف ایک مکتوب بھیجا جس میں یہ تحریر تھا: تمہارے والد نے تمہارے لئے پورا خُمس (مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ) مقرر کیا تھا، تمہیں تمہارے والد کا اتنا ہی حصہ ملے گا جتنا ایک عام مسلمان کو ملتا ہے نیز اس خُمس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ، رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا بھی حصہ ہے تو بروزِ قیامت تمہارے والد سے حق لینے والے کتنے ہوں گے اور وہ شخص کیسے

نجات پاسکے گا جس سے حق وصول کرنے والے بہت ہوں؟ تمہارا گانے باجے کے آلات ظاہر کرنا اسلام میں بدعت ہے۔ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ تمہارے پاس کسی ایسے شخص کو بھیجوں جو تمہارے کاندھوں سے لٹکنے والے (خلافِ سنت) بُرے بالوں کو کاٹ ڈالے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ہر روز اپنے ذاتی مال سے ایک درہم مسلمانوں کے غلے میں ملاتے پھر کھانا تناوُل فرماتے۔

سَلَف کی رائے کے مخالف رائے قبول نہیں:

﴿7206﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: کسی کی وہ رائے قبول کرو جو سَلَف کی رائے کے مُوافق ہو، اگر ان کے خلاف کوئی رائے ہو تو وہ قبول نہ کرو کیونکہ وہ تم سے زیادہ بہتر اور زیادہ علم رکھتے تھے۔

﴿7207﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا ابو عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حجاج بن یوسف کے اُن اَحکامات کو تبدیل کرنے کا حکم دیا جو عُلَمائے دین کے اَحکامات کے خلاف تھے۔

بنواُمَیَّہ کے خصوصی وظائف روک دیئے:

﴿7207﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے بنواُمَیَّہ کو دیئے جانے والے خصوصی وظائف کا سلسلہ روک دیا اور انہیں اپنے گھروں میں جانے کا حکم دیا تو حضرتِ عنبسہ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے اس بارے میں آواز اٹھائی اور کہا: اے امیر المؤمنین! ہم آپ کے رشتے دار ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے اور تمہارے مال میں ہرگز اضافہ نہ ہوگا اور سلطنت کے مال میں تمہارا اتنا ہی حق ہے جتنا مقام "بَرْکُ الْغِمَاد" کے کنارے پر رہنے والے عام آدمی کا ہے جسے اپنا حق لینے سے سفر کی دوری کے سوا کوئی چیز مانع نہیں۔ خدا کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر معاملات نہ سنبھلے حتّٰی کہ دیگر لوگ بھی تمہاری طرح سوچنے لگے تو ضرور ان پر عذابِ الٰہی آئے گا اور ایسا ہو بھی چکا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نماز کے بعد لوگوں کو وعظ کرنے والے شخص کے پاس بیٹھتے اور اس کی دعا میں شریک ہوتے۔

﴿7208﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمْرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی (ضَعِیْفُ الْعُمر) صاحبزادی اپنی خادمہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تشریف لائیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور ان کی طرف بڑھے پھر چادر پر سے ان کے ہاتھ کو پکڑا اور انہیں لا کر اپنی مَسْنَد پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ گئے اور ان کی ضرورتوں کو پورا فرمایا۔

چوری ڈکیتی والا شہر امن کا گہوارہ:

﴿7209﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے موصل شہر کا گورنر بنایا، میں وہاں گیا اور میں نے دیکھا کہ چوری ڈکیتی کی وارداتیں تمام شہروں سے زیادہ وہاں ہیں۔ میں نے امیر المؤمنین کو خط لکھ کر شہر کی حالت بتائی اور پوچھا: کیا میں لوگوں کو شک کی بنا پر گرفتار کروں اور الزام کی بنا پر سزا دوں یا گواہوں کی بنا پر یہ سب کروں اور لوگوں میں رائج طریقہ اختیار کروں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً لکھا کہ گواہوں کی بنا پر فیصلہ کرو اور سنت کے مطابق عمل کرو کیونکہ اگر حق ان کی اصلاح نہ کرے تو جان لینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھی ان کی اصلاح منظور نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کہتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین کی نصیحت پر عمل کیا چنانچہ جب موصل سے ذمہ داری پوری کر کے آنے لگا تو یہ ایک پُر امن شہر بن چکا تھا، چوری ڈکیتی نہ ہونے کے برابر تھی۔

گھر والوں کی محبوب ترین چیز:

﴿7210﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جَعْوَنہ بن حارِث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس آئے تو امیر المؤمنین نے ان سے کہا: جَعْوَنہ! میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں لہٰذا تو اس بات سے بچ کہ میں تجھ سے نفرت کروں۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے گھر والوں کو تمہاری کیا چیز محبوب ہے؟ عرض کی: جی ہاں! انہیں میری بہتری محبوب ہے۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ تمہاری سرداری کو پسند کرتے، تمہارے پیچھے کھاتے ہیں اور اس کا بوجھ تمہاری پیٹھ پر رکھتے ہیں لہٰذا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور انہیں پاکیزہ کھانا کھلاؤ۔

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ غسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی مزید بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایک رات امیر المؤمنین

کے ساتھ سفر کیا، آپ اپنے سر سے ٹانکوں والی سفید ٹوپی اُتار کر فرمانے لگے: تمہارے خیال میں یہ کتنے درہم کی ہوگی؟ ہم نے عرض کی: ایک درہم کی۔ فرمایا: خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں اسے (یعنی بیت المال میں سے اتنی مقدار بھی زائد لینا میں اپنے لئے) حلال نہیں سمجھتا۔

مسور کی دال دل کو نرم کرتی ہے:

﴿7211﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیمون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے مجھ سے فرمایا: میمون! مجھے کوئی حدیث سناؤ۔ میں نے حدیث سنائی تو آپ خوب روئے۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ اتنا روئیں گے تو اس سے نرم حدیث سناتا۔ آپ نے فرمایا: اے مَیمون! میں مسور کی دال کھاتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ یہ دل کو نرم کرتی، خوب آنسو بہاتی اور جسم میں عاجزی پیدا کرتی ہے۔ پھر انہوں نے مجھے پکارا تو میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! میمون بن مہران حاضر ہے۔ فرمانے لگے: اے میمون! میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں اسے یاد کرلو: غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے بچتے رہنا اگرچہ تمہارا نفس اسے قرآن سکھانے کے لئے کہے۔

خلیفۂ وقت کو نصیحت:

﴿7212﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ سُلَیمان بن عبدُ الملک حج کرنے گیا تو اس کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بھی تھے، جب یہ لوگ عُسفان کی گھاٹی پر پہنچے تو سلیمان نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا اور اس کے حجروں اور خیموں کو دیکھ کر خوش ہونے لگا اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے کہنے لگا: اے عُمَر! تمہیں یہ سب دیکھ کر کیسا لگ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے خلیفہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا دنیا کو کھا رہی ہے آپ سے اس کا سوال اور مُواخَذہ ہوگا۔ اسی دوران ایک کوّا سلیمان بن عبدُ الملک کے خیمے سے چونچ میں کوئی ٹکڑا لے کر اُڑا۔ سلیمان نے پوچھا: اے عُمَر! تمہارے خیال میں اس کوے نے کیا کہا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: شاید یہ کہا ہوگا کہ ٹکڑا کہاں سے آیا اور کیسے نکلا۔ سلیمان بن عبدُ الملک نے کہا: اے عُمَر! تم انوکھی بات کرتے ہو۔ آپ نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس سے بھی انوکھی بات بتاؤں؟ خلیفہ نے کہا: بتاؤ۔ آپ نے فرمایا: جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو پہچان کر اس

کی نافرمانی کرے، شیطان کو جان کر اس کی پیروی کرے اور دنیا اور دنیا والوں کے ساتھ اس کی ناپائیداری دیکھ لے پھر بھی دنیا پر مطمئن رہے۔ سلیمان بن عبد الملک نے کہا: اے عُمَر! تمہاری ان باتوں نے ہماری دنیا اجیرن کر دی ہے پھر خلیفہ نے اپنی سواری کو ایڑ لگائی اور آگے چلا آیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بھی آگے بڑھے حتّٰی کہ جب اُترے تو اپنی سواری کی لگام تھام لی، آپ کا سامان پیچھے رہ گیا تھا اور آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنا جو سامان آگے بھیجا تھا اس کی طرف دوڑ رہے ہیں تو آپ کے آنسو بہنے لگے۔ خلیفہ نے پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: قیامت کا دن بھی اسی طرح ہو گا کہ جس نے جو چیز آگے بھیجی ہو گی اس کی طرف بڑھے گا اور جس نے کچھ نہ بھیجا ہو گا وہ خالی ہاتھ ہی بڑھتا رہے گا۔

رشتہ داروں کو نصیحت:

﴿7213﴾... حَجاج بن عَنْبَسَہ بن سَعِید کہتے ہیں: ایک بار بنو مروان نے اکٹھے ہو کر مشورہ کیا کہ ہم امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس جا کر انہیں اپنی جانب مائل کرتے اور انہیں اپنی رشتہ داری کا احساس دلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ حاضر ہو گئے، ان میں سے ایک شخص نے کوئی مَزاحِیہ بات کی تو آپ نے اس کی طرف دیکھا، اتنے میں ایک اور شخص نے بھی کوئی مزاحیہ بات کہہ دی۔ یہ دیکھ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم گھٹیا اور رَنْجِش پیدا کرنے والی باتیں کرنے کے لئے جمع ہوئے ہو؟ جب تم گفتگو کے لئے جمع ہی ہوئے ہو تو قرآن مجید کے متعلق بات کرو، مزید بات کرنا چاہو تو سنّتِ رسول کی بات کرو اور اس سے بھی آگے بڑھو تو تمہیں چاہئے کہ حدیث کے معانی و مَطالِب میں غور کرو۔

اپنے خاندان کا مُحاسَبہ:

﴿7214﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُوَیْرِیہ بن اَسماء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے دربان سے کہا: آج میرے پاس بنو مروان کے علاوہ کوئی بھی نہ آئے۔ چنانچہ جب بنو مروان ان کے پاس جمع ہوئے تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: اے بنو مروان! تمہیں مال و دولت اور عزت و اکرام سے نوازا گیا ہے، میرا خیال ہے کہ اس امت کا آدھا یا تہائی مال تمہارے قبضے میں ہے۔ یہ سن کر بنو مروان خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا: جواب کیوں نہیں دیتے ہو؟ ان میں سے ایک شخص

نے کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم یہ مال واپس نہیں کریں گے حتّٰی کہ ہمارے جسموں سے سر جُدا کر دیئے جائیں، ہم اپنے آباء واجداد کی ناشکری اور اولاد کو محتاج نہیں کریں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: بخدا! اگر ایسا نہ ہوتا کہ تم اُنہیں کو میرے خلاف مددگار بنالو گے جن کے لئے میں یہ حق طلب کر رہا ہوں تو میں تمہیں ضرور رُسوا کر دیتا، تم یہاں سے نکل جاؤ۔

گزشتہ خُلَفا کے ظلم و جبر کی مَذَمَّت:

﴿7215﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے بنواُمَیَّہ کے گزشتہ خُلَفا کے عدل وانصاف اور ظلم و جبر کا ذکر کیا تو ہِشام بن عبدُالملک کہنے لگا: بخدا! ہم تو اپنے باپ داداؤں کی بُرائی کریں گے نہ اپنی قوم میں اپنی عزت گھٹائیں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس سے بڑھ کر بُرائی کون سی ہو گی جسے قرآن نے بُرا کہا ہے۔

جانور پر رحم:

﴿7216﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان ثَقَفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا ایک غلام تھا جو خچر پر مزدوری کر کے روزانہ ایک درہم مزدوری لاتا تھا۔ ایک دن وہ دو درہم لے کر آیا تو امیر المؤمنین نے پوچھا: یہ کہاں سے؟ اس نے کہا: آج منڈی اچھی تھی۔ آپ نے فرمایا: منڈی اچھی نہیں تھی بلکہ تم نے خچر کو تھکا دیا ہے، چلو اب اسے تین دن آرام دو۔

مظلوموں کے مددگار:

﴿7217﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَوفَل بن ابو فُرات رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بنواُمَیَّہ کے افراد فاطمہ بنتِ مروان کو لینے کے لئے محل کے دروازے پر جایا کرتے تھے، جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو آپ نے فرمایا: میرے علاوہ انہیں کوئی لینے نہیں جائے گا۔ چنانچہ آپ ان کی سواری کو اپنے خیمے کے دروازے تک لائے پھر انہیں وہاں اُتارا اور ان کے لئے دو تکیے لگائے اس طرح کہ ایک کو دوسرے پر رکھا پھر ان سے خوش طبعی کرنے لگے حالانکہ یہ آپ کے مزاج کے خلاف تھا، آپ نے کہا: پھوپھی جان! کیا آپ نے دروازے پر دربان نہیں دیکھے؟ انہوں نے جواب دیا: دیکھے ہیں اور یہ دربان تم سے بہتر لوگوں کے

پاس کئی مرتبہ دیکھ چکی ہوں۔ جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کا غصہ دیکھا جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا تو خود بھی خوش طبعی چھوڑ کر سنجیدہ ہوگئے اور ان سے کہنے لگے: پھوپھی جان! جب رسولُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا سے پردہ فرمایا تو لوگوں کو ایک بہتی نہر پر چھوڑا پھر اس نہر کا مُنتَظِم ایسا شخص ہوا جس نے اس میں کچھ کمی نہ کی پھر بعد میں آنے والے ایک شخص نے اپنی سیرابی کے لئے اس سے چھوٹی نہر نکالی پھر لوگ اپنی سیرابی کے لئے اس سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکالتے رہے حتّٰی کہ اس بڑی نہر کو ایسا خشک کرڈالا کہ اس میں ایک قطرہ بھی نہیں رہا، الله عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اس نے مجھے زندگی دی تو میں ان سب چھوٹی نہروں کو کھود کھود کر دوبارہ اس پہلی نہر کی طرف پھیر دوں گا۔ پھوپھی جان نے کہا: کیا ایسا کرنے پر لوگ تمہارے پاس سابقہ خُلَفا کو بُرا نہیں کہتے؟ آپ نے فرمایا: کون انہیں بُرا کہے گا؟ میں تو بس اتنا کرتا ہوں کہ کوئی شخص میرے سامنے اپنے اوپر ہونے والے ظلم کو بیان کرتا ہے تو میں ظلم کرنے والوں سے اسے اس کا حق دِلوا دیتا ہوں۔

دیہاتیوں کی زمین واپس دلادی:

﴿7218﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن موسٰی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ چند دیہاتیوں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز کے پاس بنو مروان کے کچھ لوگوں کے خلاف ایک ایسی زمین کے بارے میں مقدمہ کیا جسے انہوں نے آباد کیا تھا اور ولید بن عبدُ الملک نے وہ زمین غصب کرکے اپنے خاندان کے بعض افراد کو دے دی تھی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا: رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تمام شہر الله عَزَّوَجَلَّ کی ملکیت ہیں، تمام لوگ اسی کے بندے ہیں، جس نے کسی غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ملک ہے۔"[1] چنانچہ آپ نے وہ زمین دیہاتیوں کو واپس دلادی۔

﴿7219﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن مُعاوِیہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز کو اس ماہر کاریگر سے تشبیہ دیتا ہوں جو آلات یعنی مددگاروں کے بغیر کام کرلیتا ہے۔

بعد کے خلیفہ کو وصیت:

﴿7220﴾... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز

---

[1] ...دارقطنی، کتاب فی الاقضیة والاحکام، فی المرأة تقتل اذا ارتدت، ۴/ ۲۵۶، حدیث: ۴۴۶۰، عن عائشة رضی اللہ عنہا

نے اپنے بعد نامزد ہونے والے خلیفہ کو خط لکھا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یہ خط امیر المؤمنین عُمَر بن عبدُ العزیز کی جانب سے یزید بن عبدُ الملک کی طرف ہے:

سَلَامٌ عَلَیۡكَ! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اما بعد! بیماری کی تکلیف نے مجھے وفات کے قریب کر دیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ مجھ سے اُمورِ خلافت کے متعلق پوچھا جائے گا، دنیا اور آخرت کا مالک اس بارے میں میرا احتساب فرمائے گا اور میں اس سے اپنا کوئی عمل چھپا نہ سکوں گا کیونکہ وہ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیۡهِمۡ بِعِلۡمٍ وَّمَا كُنَّا غَآىِٕبِیۡنَ ۞ ترجمۂ کنزالایمان: تو ضرور ہم ان کو بتادیں گے اپنے علم سے اور ہم کچھ غائب نہ تھے۔ (پ۸، الاعراف:۷)

اگر وہ رحیم مجھ سے راضی ہوا تو میں کامیاب ہو جاؤں گا اور لمبی رُسوائی سے نجات پا جاؤں گا۔ ہائے افسوس! اگر وہ ناراض ہوا تو بُرے ٹھکانے کی وجہ سے میرے نفس کی خرابی ہے، میں خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے اپنی رحمت سے عذابِ جہنّم سے دور فرما، اپنی رضا اور جنت بطورِ انعام عطا فرما۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رعایا کے حقوق کے معاملے میں ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں کہ تم بھی میرے بعد کم عرصہ ہی دنیا میں رہو گے پھر لطیف وخبیر ذات سے جا ملو گے۔ وَالسَّلَام

﴿7221﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡعَزِیۡز نے مَرضِ وِصال میں یزید بن عبدُ الملک کی طرف سابقہ مضمون جیسا خط لکھا مزید اس میں یہ الفاظ بھی تھے: "میں خلافت کی وجہ سے اِنتہائی فکر مند ہوں، معلوم نہیں مجھے کن کن آزمائشوں کا سامنا ہو گا، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا تو یہ اسی درگزر فرمانے والی رحیم ذات کی شان ہے لیکن اگر اُس نے میرے گناہ پر میری پکڑ فرمائی تو ہائے افسوس! میرے اَنجام پر۔"

خیانت کرنے والوں کے قتل سے اِجتناب:

﴿7222﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مُرادنیہ رَحۡمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡعَزِیۡز نے (کوفہ کے گورنر) حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الحمید بن عبدُ الرحمٰن عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ الرَّحۡمٰن کی طرف خط لکھا

جس کا مضمون یہ تھا: ”تمہارا خط موصول ہوا، تم نے اپنی طرف کے بعض حکومتی افسران کی خیانت کا ذکر کیا ہے اور خیانت کا مال بھی ان کے پاس ہے اور اب تم مجھ سے اُن کے بارے میں کھلی چھوٹ چاہتے ہو۔ مجھے تم پر تعجب ہے کہ مخلوق کو سزا دینے کے مُعاملے میں مجھ سے مشورہ طلب کرتے ہو گویا میں تمہارے لئے ڈھال ہوں اور میری رضا تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے بچالے گی۔ میرا جوابی خط جب تمہیں موصول ہو تو تم ان لوگوں سے پوچھ گچھ کرنا اور جو کسی چیز کا اقرار کرلے اس سے وہ چیز لے لینا اور جو انکار کرے اسے حلف (قسم) لینے کے بعد چھوڑدینا۔ میری عمر کی قسم[1]! وہ خیانت کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوجائیں مجھے یہ منظور ہے مگر یہ منظور نہیں کہ میں ان کے قتل کا الزام لے کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوؤں۔ وَالسَّلَام

بیٹے کو نصیحت:

﴿7223﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے کاتب حضرتِ سیِّدُنا لیث بن ابورُقَیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو جس سال خلافت ملی اسی سال آپ نے مدینہ شریف میں موجود اپنے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: امابعد! میری ذات کے بعد میری وصیت و نصیحت کے سب سے زیادہ حق دار تم ہو اور میری طرف سے اس کی ذمہ داری لینے اور حفاظت کرنے کے زیادہ حق دار بھی تم ہی ہو۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے ہیں جس نے ہم پر اپنے لطف و کرم سے بہت احسان فرمایا کہ جس سے ہمارا اَمرِ خلافت اچھا اور تشہیر کرنے کا مُعاملہ مکمل ہوا اور وہی بڑھتی ہوئی نعمتوں کا پورا کرنے والا ہے۔ اس کا شکر ادا کرنے کی طاقت ہم اسی سے مانگتے ہیں اور تم اپنے والد اور خود پر کئے گئے فضلِ خداوندی کو یاد کرو پھر ان کاموں میں میری مدد کرو جو میری طاقت سے باہر ہیں اور ان کاموں میں بھی جن کے بارے میں تم سمجھتے ہو کہ اس خلافت کی وجہ سے میں اُنہیں نہیں کرسکتا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے عطا فرمائی ہے اور تمہیں بھی اس میں حصہ عطا فرمایا ہے۔ تم اپنا اور اپنی

---

[1]... ”لَعُمرِی“ (یعنی میری عُمر کی قسم) قسم شرعی نہیں، وہ تو صرف خدا کے نام کی ہوتی ہے، بلکہ قسم لغوی ہے جیسے رب تعالٰی فرماتا ہے: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ (پ۳۰، التین: ۱) انجیر اور زیتون کی قسم۔ لہٰذا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ غیر خدا کی قسم نہ کھاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۳۳۷)

جوانی وصحت کا خیال رکھنا اور اگر تم اس بات پر قدرت رکھتے ہو کہ تمہاری زبان اکثر و بیشتر حمد وثنا کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہے تو ایسا ضرور کرنا کیونکہ تمہارے لئے سب سے اچھی بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور ذکر ہے اور تمہارے لئے سب سے بہتر چیز جس کے ساتھ تم بُری بات کو دفع کرو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور ذکر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمت کے معاملے میں ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے تم اپنے باپ کی وہ تعریف بیان کرو جو اس میں نہ ہو۔ یاد رکھو! تمہارا باپ اپنے بھائیوں کے درمیان اپنے والد کے نزدیک ایسا تھا کہ اس پر بڑوں کو فضیلت دی جاتی تھی اور چھوٹوں کو اس سے زیادہ شفقت دی جاتی تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے والد کی جانب سے اچھا نسب عطا فرمایا جس پر میں راضی ہوں۔ تمہاری اور تمہارے دیگر بھائیوں کی پیدائش سے پہلے میں اپنے کثیر الاَولاد بھائیوں کو یقینی طور پر خود سے افضل جانتا تھا۔ میں جس گھر میں ہوں اس سے میں تمہیں نہیں نکالوں گا۔ پس جو جنت میں رغبت رکھتا اور جہنم سے بھاگتا تھا اسے آج بھی اسی حالت پر رہنا چاہیے۔ توبہ قبول ہے اور گناہوں کی مغفرت ممکن ہے اس سے پہلے کہ موت آجائے، عمل کا وقت ختم ہو جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جن واِنس کو اُس جگہ بدلہ دیدے جہاں فدیہ لیا جائے گا نہ عُذر قبول ہوگا بلکہ ایسی جگہ مخفی اُمور ظاہر ہو جائیں گے، سفارش باطل ہو جائے گی اور لوگ اپنے اعمال کا بدلہ لے کر الگ الگ راہ ہو کر اپنی منزلوں کی طرف چل پڑیں گے۔ جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی اس دن اس کے لئے خوشخبری ہے اور جس نے نافرمانی کی اس کے لئے ہلاکت ہے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مال کی آزمائش میں ڈالے تو میانہ روی اختیار کرنا، اس کے لئے عاجزی اختیار کرنا، مال میں اس کا حق ادا کرتے رہنا اور مال داری وخوشحالی میں وہ بات کہنا جو ایک نیک بندے نے کہی:

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۖ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ (پ۱۹، النمل: ۴۰)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔

بڑے بول اور خود پسندی سے بچتے رہنا اور اس خیال سے بھی بچنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں جو عطا کیا ہے وہ تمہاری عظمت وکرامت اور لوگوں پر فضیلت کے سبب عطا کیا ہے۔ اگر تم نے ایسا سوچا تو ناشکرے ٹھہرو گے اور (آخرت میں) محتاجوں میں شامل ہو جاؤ گے اور تمہارا شمار ان لوگوں میں ہوگا جنہوں نے مال کی وجہ سے

سرکشی کی اور دنیا ہی میں اپنی نعمتوں سے نفع اُٹھایا۔ دیکھو! میں تمہیں سمجھا رہا ہوں حالانکہ میں خود بہت غفلت کا شکار ہوں اور اپنے بہت سے مُعاملات میں کمزور ہوں لیکن آدمی اگر اپنی اِصلاح اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خود کو کامل بنانے میں لگ جائے اور اس انتظار میں اپنے بھائی کو وعظ ونصیحت کرنا چھوڑ دے تو ایسا کرنے سے لوگ نیکی سے دور ہو جائیں گے، نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کا دروازہ بند ہو جائے گا، لوگ حرام کو حلال سمجھنے لگیں گے اور زمین میں وعظ ونصیحت کرنے والے کم ہو جائیں گے۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۷﴾

(پ۲۵، الجاثیة: ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب اور اسی کے لیے آسمانوں اور زمین میں بڑائی ہے اور وہی عزّت وحکمت والا ہے۔

﴿7224﴾... حضرتِ سیِّدُنا تَوبہ عَنْبَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ صالح بن عبدُالرحمٰن نے مجھے سلیمان بن عبدُالملک کے پاس بھیجا۔ میں گیا تو وہاں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بھی موجود تھے، میں نے ان سے کہا: اگر صالح سے کوئی کام ہے تو بتائیے؟ انہوں نے فرمایا: اس سے کہنا کہ جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تمہارے لئے باقی ہے اسے مضبوطی سے تھام لو کیونکہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک باقی ہے وہ لوگوں کے نزدیک بھی باقی ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک باقی نہیں وہ لوگوں کے نزدیک بھی باقی نہیں۔

انوکھی نصیحت آموز گفتگو:

﴿7225﴾... مَسْلَمہ بن عبدُالملک کہتے ہیں: میں نمازِ فجر کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس ایک کمرے میں آیا جہاں آپ فجر کے بعد تنہا رہتے تھے اور وہاں کوئی آتا نہیں تھا۔ اچانک ایک کنیز صَیحانی کھجوروں سے بھرا تھال لئے آئی جو آپ کو بہت پسند تھیں۔ آپ نے اس میں سے ایک مٹھی کھجوریں اُٹھائیں اور مجھ سے فرمایا: مَسْلَمہ! اگر کوئی شخص اتنی مقدار میں کھجوریں کھائے پھر پانی پی لے کہ کھجور کھا کر پانی پینا مفید ہے تو کیا یہ رات تک اُس کے لئے کافی ہوں گی؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو انہوں نے کچھ اور اٹھائیں اور پوچھا: کیا اتنی کافی ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں، امیر المومنین! یہ مقدار اس شخص کے لئے کافی ہو گی اور اسے اس

بات کی پروانہیں ہوگی کہ اس نے اس کے علاوہ کچھ نہیں کھایا۔اس کے بعد آپ نے فرمایا: پھر ہم کیوں خود کو جہنَّم کی آگ میں ڈالتے ہیں؟ مسلمہ کہتے ہیں: جتنی نصیحت مجھے اس بات سے ملی اتنی کسی اور سے نہیں ملی۔

حَجاج کو بُرا بھلا کہنے سے روک دیا:

﴿7226﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَباح بن عُبَیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر تھا، اسی دوران حَجاج بن یوسف کا ذکر ہوا، میں نے اس کے بارے میں بدزبانی کی اور اُسے بُرا بھلا کہا تو آپ نے فرمایا: اے رَباح! اس بدزبانی کو چھوڑو کیونکہ میں نے سنا ہے کہ ایک آدمی پر کسی حق تلفی کے سبب ظُلم ہوتا ہے پھر وہ ظالِم کو بُرا بھلا کہتا اور اس کی عیب جوئی کرتا رہتا ہے اور اس کے ذریعے اپنا حق پورا کرلیتا ہے حتّٰی کہ پھر اس پر ظالِم کا حق ثابت ہو جاتا ہے۔

مسلمان سے حُسنِ ظن رکھو:

﴿7227﴾... حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: جب تک غالب گمان نہ ہو اپنے دوست سے حُسنِ ظن قائم رکھو۔

﴿7228﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن حَفْص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبْدُ العزیز بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میرے والدِ ماجد نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے کہا: بیٹا! جب تم کسی مسلمان سے کچھ سنو تو اسے اُس وقت تک برائی پر محمول نہ کرو جب تک اچھائی پر محمول کرنا ممکن ہو۔

﴿7229﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے ایک گورنر نے آپ کی طرف یہ لکھا کہ ”آپ نے بیتُ المال کو تنگ کر دیا ہے یا اس جیسی کوئی بات لکھی۔“ آپ نے (طنزاً) جواب میں لکھا: ”اچھا! بیتُ المال میں جو کچھ ہے لوگوں میں تقسیم کر دو اور (جب اس میں کچھ نہ بچے تو) اسے کُوڑے کَرکٹ سے بھر دو۔“

موت کی یاد سے متعلق نصیحت:

﴿7230﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حبیبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُ العزیز

عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِيْز نے اپنے ایک گورنر کو یہ لکھا: امابعد! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیا خوفِ خدا ہی کے ذریعے اس کی ناراضی سے بچے، اسی کے سبب انہیں ولایت کا تاج عطا ہوا، اسی کی برکت سے انہیں انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی رفاقت ملی، اسی کے سبب ان کے چہرے روشن ہوئے اور اسی کے ذریعے انہوں نے اپنے خالق کی معرفت حاصل کی۔ خوفِ خدا ہی دنیاوی فتنوں سے بچنے اور اُخروی مصیبتوں سے نکلنے کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ گزرے ہوئے لوگوں کی جن باتوں سے راضی ہوا بعد والوں سے بھی وہی قبول فرمائے گا، گزرے ہوئے لوگوں کے حالات و معاملات میں بعد والوں کے لئے عبرت ہے، خدا کا قانون سب کے لئے برابر اور ایک ہے۔ جلدی کرو اس سے پہلے کہ تمہاری سانسیں اکھڑنے لگیں اور تمہیں موت آجائے جیسے تم سے پہلے والوں کو آئی۔ تم نے لوگوں کو مرتے دیکھا، انہیں جُدا ہوتے دیکھا، تم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کس طرح موت توبہ کرنے والے کو توبہ کرنے، امید والے کو اس کی امید ملنے اور حکومت چاہنے والے کو حکومت ملنے سے پہلے ہی آجاتی ہے۔ واقعی! موت دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے اور آخرت کی رغبت دلانے میں بہت بڑی نصیحت ہے۔ ہم موت اور اس کے بعد کے شر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے، اس سے اچھی موت اور مرنے کے بعد بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ تم دنیاوی سامان کی طَلَب میں کسی ایسے قول و فعل کو ہرگز اختیار نہ کرنا جس کے بارے میں تمہیں خوف ہو کہ وہ تمہاری آخرت برباد اور تمہارے دین پر عیب لگادے گا اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کو تم سے ناراض کردے گا۔ اس بات پر یقین رکھنا کہ جتنا رزق تقدیر میں لکھا ہے مل کر رہے گا اور جتنی مدت دنیا میں رہنا ہے تم پوری کرو گے جس میں تمہاری طاقت و قوت کی وجہ سے زیادتی اور کمزوری کی وجہ سے کمی نہیں ہوگی۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں غریبی عطا کرے تب بھی سوال کرنے سے بچو اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے پر سر جھکالو اور اپنے لئے دنیاوی نعمتوں کے بجائے اسلام کی دولت کو غنیمت جانو جس میں کمزوری نہیں اور اسلام میں فانی دنیا کے سونے چاندی سے اِعراض ہے۔

یاد رکھو! رضائے الٰہی اور جنت کی تلاش میں رہنے والے شخص کو دنیا میں پہنچنے والی مصیبت و غربت نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور جہنم میں لے جانے والے کام کرنے والے کو ملنے والی دنیاوی نعمت اور سکون کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ جنتی لوگوں کو کسی بھی ناپسندیدہ چیز کا سامنا نہ ہوگا جسے وہ دنیا

میں سہتے تھے اور جہنمی لوگ وہ لذت نہ پا سکیں گے جس سے وہ دنیا میں لطف اندوز ہوتے تھے۔ دنیا کی ہر چیز گویا کالعدم ہے اور تم صبح وشام مُردے کو بارگاہِ خداوندی میں لے کر جاتے ہو جس کی مراد ختم اور زندگی کی مدت پوری ہو چکی ہوتی ہے پھر تم اسے زمین کے گڑھے میں دفن کر دیتے ہو جہاں بچھونا ہوتا ہے نہ تکیہ۔ اس کے دوست اَحباب اور دنیاوی سامان اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ مٹی اس کا ٹھکانا جبکہ حساب وکتاب کا اسے سامنا ہوتا ہے اور اپنے عمل کے بدلے وہ گروی ہوتا ہے۔ جو کچھ اُس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اِس کی اُسے محتاجی ہوتی ہے اور جو چھوڑ گیا وہ اس کے کسی کام کا نہیں ہوتا، لہٰذا تم موت آنے اور دنیا چھوڑنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تمہیں نصیحت کر رہا ہوں حالانکہ تم میں سب سے زیادہ گناہ گار میں ہوں۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گناہوں کی بخشش چاہتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

دربان کیسا ہو؟

﴿7231﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سلیمان بن عبدُالملک کو خارجیوں کے قتل سے منع کرتے اور انہیں قید کرنے کا مشورہ دیتے تھے حتّٰی کہ وہ توبہ کرلیں۔ ایک بار سلیمان بن عبدُالملک کے پاس کسی خارجی کو قتل کے لئے لایا گیا۔ سلیمان نے اسے دیکھتے ہی کہا: اسے میری نظر سے دور کر دو۔ اُس خارجی نے کہا: اے فاسق اِبنِ فاسق! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ذلیل ورُسوا کرے۔ سلیمان نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو بلوا کر خارجی سے کہا: تم نے کیا کہا؟ اس نے کہا: میں نے تجھے فاسق بن فاسق کہا۔ سلیمان نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کہا: اے ابو حَفْص! تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ آپ خاموش رہے تو سلیمان نے کہا: میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم کیا کہتے ہو؟ آپ نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ جس طرح اس نے آپ کو اور آپ کے والد کو بُرا بھلا کہا آپ بھی اسے کہہ لیں۔ سلیمان نے کہا: بس اتنا؟ اس کے بعد سلیمان نے اس کے قتل کا حکم جاری کیا تو اسے قتل کر دیا گیا پھر سلیمان چلا گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نکلنے لگے تو سلیمان کے دربان خالد بن رَیّان سے سامنا ہوا، اس نے کہا: اے ابو حَفْص خدا کی قسم! آپ کی رائے سن کر میں یہ توقُّع کر رہا تھا کہ خلیفہ مجھے آپ کے قتل کا حکم دے گا۔ آپ نے پوچھا: تو کیا تم اس حکم پر عمل

کرتے؟اس نے کہا: بخدا! میں ضرور عمل کرتا۔ پھر جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو خالد بن رَیّان نے آکر دربانی کے فرائض انجام دینا چاہے، اس سے قبل وہ عبدُ الملک اور ولید کا دربان رہ چکا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اسے دیکھا اور کہا: خالد تلوار نیچے رکھ دو۔ پھر اس کے خلاف یہ دعا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے خالد بن رَیّان کو تیری خاطر عہدے سے ہٹایا ہے تو اسے کبھی بھی عہدے پر فائز نہ فرمانا۔'' پھر دیگر دربانوں کو دیکھا اور حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مُہاجر اَنصاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی کو بلوا کر فرمایا: اے عَمرو! تم جانتے ہو کہ میرے اور تمہارے درمیان اسلام کے سوا اور کوئی رشتہ نہیں ہے تاہم میں نے تمہیں کثرت سے تلاوتِ قرآن کرتے اور تمہیں لوگوں سے چھپ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے اور تم نماز اچھے طریقے سے پڑھتے ہو لہٰذا یہ تلوار سنبھالو اور میرے دربان بن جاؤ۔

مظلوم کی دادرسی:

﴿7232﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز حِمْص کے بازار میں تھے، ایک شخص دو قِطری چادریں اوڑھے آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین! کیا آپ نے یہ اجازت دے رکھی ہے کہ کوئی بھی مظلوم آپ کے پاس آجائے؟ فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: میں مظلوم ہوں، میں بہت دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: تمہارے گھر والے کہاں ہیں؟ اس نے کہا: وہ عَدَن کے دور دراز علاقے میں ہیں۔ فرمایا: بخدا! تمہارے گھر والے عمر کے گھر سے بھی بہت دور ہیں۔ یہ کہہ کر آپ اسی جگہ اپنی سواری سے اترے اور اُس سے پوچھا: تم پر کیا ظلم ہوا؟ اس نے کہا: میری ایک جائیداد ہے جسے ایک غاصب نے چھین کر اس پر قبضہ جمالیا ہے۔ آپ نے فوراً (یمن کے گورنر) حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن محمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الصَّمَد کو خط لکھا اور حکم دیا کہ گواہوں کی روشنی میں اس کی بات سنی جائے اور حق ثابت ہو جانے پر جائیداد واپس دلوائی جائے اور خط پر مہر بھی لگادی۔ جب وہ شخص جانے لگا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: ٹھہرو! تم ہمارے پاس بہت دور سے آئے ہو، یہ بتاؤ سفر پر کتنا خرچہ آیا ہے؟ اور تمہارے کپڑے بھی پھٹ گئے ہیں۔ اس نے سب کا حساب لگایا جو تقریباً 11 دینار بنے۔ آپ نے اسے 11 دینار عطا کئے۔

حق کے حامی:

﴿7233﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سلیمان بن عبدُ الملک کے پاس رہتے تھے۔ایک دن آپ نے ایک عورت کے حق کے بارے میں سلیمان سے کہا: آپ اِس عورت کو اس کا حق کیوں نہیں دیتے۔

﴿7234﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبدُ الملک اَیْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سلیمان بن عبدُ الملک کے پاس آئے۔ سلیمان کا بیٹا ایوب بھی وہاں موجود تھا جو کہ اس وقت ولی عہد تھا اور سلیمان نے اسے اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔اسی دوران ایک شخص آیا اور خلیفہ کے خاندان کی کسی عورت کا حصّۂ وراثت طلب کرنے لگا۔ سلیمان بن عبدُ الملک نے کہا: میرا نہیں خیال کہ زمین وجائیداد میں عورتوں کا کوئی حق ہے۔یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! قرآن کا حکم کہاں گیا؟ سلیمان نے کہا: بیٹا! جاؤ عبدُ الملک بن مروان کی دستاویز لے کر آؤ جس میں اس نے اس بارے میں لکھا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے کہا: ایسا لگ رہا ہے گویا تم قرآنِ پاک منگوا رہے ہو۔ ایوب نے کہا: بخدا! خلیفہ کے پاس کوئی اس طرح کی بات کر ہی رہا ہوتا ہے اور اسے پتا بھی نہیں چلتا کہ اس کا سر تَن سے جُدا کر دیا جاتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے مخاطب کرکے فرمایا: جب خلافت تمہارے اور تم جیسے لوگوں کے ہاتھ میں ہو گی تو کسی شخص کے گردن کٹنے سے اتنا نقصان نہیں ہو گا جتنا تمہارے مَسْنَدِ خلافت پر بیٹھنے سے عام لوگوں کو ہو گا۔ سلیمان نے اپنے بیٹے سے کہا: خاموش! ابو حَفْص سے تم اس طرح بات کرتے ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے خلیفہ! بخدا! اگر یہ ہمارے ساتھ جَہالت کا برتاؤ کرے گا تو ہم بھی اسے برداشت نہیں کریں گے۔

﴿7235﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسماعیل بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم کہتے ہیں: بنو مروان کے بعض لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس مکتوب بھیجا جسے پڑھ کر آپ نے سخت ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: بخدا! اگر مجھے قتل کا اختیار ہوتا تو میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا کے لئے بنو مروان کو قتل کر دیتا۔ جب بنو مروان کو یہ خبر ملی تو وہ خاموش ہو گئے کیونکہ وہ آپ کی اِسْتِقامت سے واقف تھے کہ آپ جس

کام کا ارادہ کر لیتے ہیں اسے کر گزرتے ہیں۔

حکمت عملی سے کام:

﴿7236﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُوَیْرِیَہ بن اَسماء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے عرض کی: اس امرِ خلافت میں فوراً انصاف کے تقاضے پر عمل کرنے میں آپ کو کون سی چیز مانع ہے؟ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ اس کی وجہ سے مجھے اور آپ کو ہانڈیوں میں اُبالا جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں لوگوں کو دُشواری جھیلنے کا عادی بنا رہا ہوں، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے زندہ رکھا تو میں اسے کر گزروں گا اور اگر جلدی موت آگئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میری نیت سے باخبر ہے۔ اگر میں اچانک ان لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ کروں جو تم کہہ رہے ہو تو لوگ میرے خلاف تلوار اٹھالیں گے اور ایسے نفع میں کوئی خیر نہیں جو صرف تلوار سے حاصل ہو۔

امیر المؤمنین کی خلیفہ کے بیٹے سے خیر خواہی:

﴿7237﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن علی بن مُقَدَّم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن عبدُ الملک کے بیٹے نے حضرتِ سیِّدُنا مُزَاحِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: مجھے امیر المؤمنین سے کوئی کام ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا مزاحم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے لئے اجازت طلب کی، اجازت ملنے پر اُس نے اندر آکر کہا: امیر المؤمنین! آپ نے میری زمین وجائیداد کیوں ضبط کی ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ! میں کسی کی ایسی زمین ضبط کروں جس میں اس کا اسلامی حق ثابت ہو۔ یہ سُن کر اس نے آستین سے دستاویز نکال کر دکھائی۔ آپ نے اسے پڑھنے کے بعد فرمایا: یہ زمین کس کی تھی؟ اس نے کہا: حجاج بن یوسف فاسق کی۔ فرمایا: پھر تو وہ اس کا زیادہ حق دار تھا۔ اس نے کہا: یہ زمین بیتُ المال کے پیسوں کی تھی۔ فرمایا: پھر تو مسلمان اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے میری دستاویز واپس دیجئے؟ فرمایا: اگر تم خود اس کو نہ لاتے تو میں اس کو تم سے طلب نہ کرتا مگر اب جبکہ تم اسے لے آئے ہو تو میں تمہیں کوئی غلط کام نہیں کرنے دوں گا۔ یہ سن کر سلیمان کا بیٹا رونے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا مُزَاحِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: امیر المؤمنین! سلیمان کا یہ بیٹا سب کا پیارا اور ہر دل عزیز ہے، آپ اس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا: اے مُزَاحِم! تجھ پر افسوس ہے۔ کیا زمین

میری خواہش ہے جو میں اسے حیلے سے طلب کروں گا؟ بے شک میں سلیمان کے بیٹے کے لئے دل میں اتنی ہی محبت پاتا ہوں جتنی اپنی اولاد کے لئے۔

بااثر افراد کی سفارش ٹھکرادی:

﴿7238﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی اولاد میں سے کسی کا بیان ہے کہ ہشام بن عبدالملک نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس آکر کہا: امیر المؤمنین! میں آپ کے پاس اپنی قوم کا قاصِد بن کر آیا ہوں اور ان کے دل کی بات آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں، ان کا کہنا ہے کہ آپ اپنی حکومت میں نئے سرے سے ضرور کام کیجئے لیکن گزشتہ حکمرانوں کے فیصلوں کو برقرار رکھئے کیونکہ ان کا کیا اُنہی کے سر ہوگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بتاؤ، اگر مجھے ایک معاملہ کے حل کے لئے دو دستاویز دی جائیں ایک حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہو جبکہ دوسری عبدُالملِک کی تو میں کس کے مطابق فیصلہ کروں گا؟ اس نے کہا: پہلی والی دستاویز پر عمل کریں کہ میں اس کے برابر کسی کو نہیں سمجھتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں کتابُ اللہ کو سب سے مُقَدَّم پاتا ہوں اور میرے ماتحتوں میں سے جو بھی میرے یا مجھ سے اگلے خُلَفا کے بارے میں کوئی مُعاملہ میرے پاس لاتا ہے تو میں اُسے قرآنِ کریم پر پیش کرتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن خالد بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: امیر المؤمنین! آپ حکومت کے مُعاملے کو اپنی رائے کے مطابق حق وانصاف کے ساتھ چلاتے رہئے لیکن گزشتہ حکمرانوں کے اچھے بُرے کاموں کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے اور اتنا ہی آپ کے لئے کافی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے کہا: تمہیں اس خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کی طرف تمہیں مَر کر لوٹنا ہے! بتاؤ، اگر ایک شخص چھوٹے بڑے بچے چھوڑ کر مر جائے اور بڑے چھوٹوں کو دَبا کر ان کا مال کھاجائیں پھر چھوٹے تم سے مدد چاہیں تو تم کیا فیصلہ کروگے؟ اس نے کہا: میں ان کے حقوق پورے پورے دلاؤں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے گزشتہ کئی حکمرانوں کو طاقت اور حکمرانی کے سبب لوگوں کے حق مارتے دیکھا اور ان کے مُتَّبِعِیْن بھی اسی میں لگے رہے اور جب میں خلیفہ ہوا تو لوگوں نے مجھ سے دادرسی چاہی اور میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا کہ میں کمزوروں کو طاقتوروں اور لاچاروں کو باحَیثیّت لوگوں سے حقوق واپس دلاؤں۔ یہ سُن کر حضرتِ سیِّدُنا سعید بن خالد

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین کو توفیق دے۔

اِحیائے سُنَّت کا عزم:

﴿7239﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے کسی مُحَدِّث نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوئے، مَسْلَمہ بن عَبْدُ الملک بھی وہاں موجود تھا، عرض کی: مجھے اکیلے میں آپ سے کچھ کام ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے بیٹے سے کہا: کوئی راز کی بات ہے کہ تمہارے چچا مَسْلَمہ بھی موجود نہ رہیں؟ عرض کی: جی ہاں۔ یہ سُن کر مَسْلَمہ چلے گئے تو بیٹے نے آپ کے سامنے بیٹھ کر عرض کی: امیر المؤمنین! کل بروزِ قیامت آپ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو کیا جواب دیں گے جب وہ آپ سے پوچھے گا کہ اے عُمَر! تم نے ایک بدعت دیکھی مگر مٹانے کی کوشش نہیں کی یا ایک سنت دیکھی مگر اسے جاری نہیں کیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: اے بیٹے! اس بات پر تمہیں رعایا نے اُبھارا ہے یا تم خود کہہ رہے ہو؟ عرض کی: بخدا! یہ میری ذاتی رائے ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ جواب دہ ہیں لہٰذا آپ اس کا کیا جواب دیتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے اور تمہیں جزائے خیر عطا کرے، بخدا! مجھے امید ہے کہ تم نیکی کے مُعاملے میں میرے مددگار ہوگے۔ اے لختِ جگر! تمہاری قوم نے اس امرِ خلافت کو مضبوط و مُسْتَحْکَم بنانے کے لئے بے شمار ظلم و زیادتیاں کی ہیں اور جب میں ان سے جبراً قبضہ کی ہوئی جائیدادوں کی واپسی کے لئے جھگڑتا ہوں تو مجھے ایسی پھوٹ اور بگاڑ کا خدشہ لگا رہتا ہے جس سے خون خرابہ کی نوبت آجائے۔ بخدا! میرے نزدیک دنیا کا فنا ہو جانا میرے سبب کسی کا ایک قطرہ خون بہانے سے زیادہ آسان ہے۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارے والد کی زندگی میں وہ دن بھی آئے جس میں وہ بدعت کو مٹائے اور سنت کو زندہ کرے حتّٰی کہ ہمارے اور ہماری قوم کے مابین اللہ تعالیٰ حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور وہی بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

اَہلیہ کا زیور بیت المال میں:

﴿7240﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی اہلیہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عَبْدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے زیور میں ان کے والد کا دیا ہوا ایک نایاب قیمتی پتھر تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ان سے کہا: دو باتوں میں سے کسی ایک بات کو اختیار کر لو یا تو اپنا زیور بیتُ المال میں جمع کروا دو یا مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے ساتھ اس زیور کی موجودگی میں ایک مکان میں رہنا پسند نہیں۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! میں اس پر اور اس جیسے کئی زیورات پر آپ کو ترجیح دیتی ہوں۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زیور کو بیتُ المال میں رکھنے کا حکم دیا اور آپ کے وصال کے بعد جب یزید بن عبدُ المَلِک خلیفہ بنا تو اس نے (اپنی بہن) فاطمہ بنتِ عبدُ المَلِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو اُن کا زیور واپس لوٹانا چاہا مگر انہوں نے یہ کہہ کر لینے سے انکار فرما دیا کہ "مجھے اس کی خواہش نہیں اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو چیز میں امیر المؤمنین کی زندگی میں خوشی سے بیتُ المال میں جمع کراؤں اور ان کی وفات کے بعد واپس لے لوں؟ بخدا! ایسا نہیں ہو سکتا۔" یہ دیکھ کر یزید بن عبدُ المَلِک نے اسے اپنے اہل و عیال میں تقسیم کر دیا۔

محبّتِ رسول:

﴿7241﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن عبد اللہ بن یونُس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: میں نے اپنے ایک استاد صاحب کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس کسی مُحَرِّر کو لکھنے کے لئے لایا گیا، محرر خود تو مسلمان تھا مگر اس کا باپ عیسائی یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ امیر المؤمنین نے لانے والے سے کہا: تم مہاجرین کی اولاد میں سے کسی کو کیوں نہیں لائے۔ محرر نے کہا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والد کا کفر[1] تو آپ کے لئے مُضِر ثابت نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا: تو نے اِن کو مثال بنایا؟ اب تو تُو کبھی میرے سامنے نہیں لکھ سکتا۔

---

[1]... یہ قول بے ادب کاتب کا ہے جبکہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدین مومن ہیں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: "میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔" (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثانی، ص۲۸، حدیث: ۱۵) اس حدیث کو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **"فتاویٰ رضویہ" جلد30، صفحہ 270** پر نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: "تو ضرور ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آبائے کرام طاہرین و امہاتِ کرام طاہرات سب اہل ایمان و توحید ہوں کہ بنصِّ قرآنِ عظیم کسی کافر و کافرہ کے لیے کرم و طہارت سے حصہ نہیں۔" **صفحہ 299** پر موجود کلام کا خلاصہ یہ ہے: "کثیر اکابر عُلَما کا مذہب یہی کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدین کریمین مسلمان ہیں اور آخرت میں ان کی نجات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔"

سیرتِ فاروقی اپنانے کا عزم:

﴿7242-43﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عُقْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: "یہ خط اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے امیر المؤمنین عُمَر کی جانب سے سالِم بن عبد اللہ کی طرف ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خلافت کی ذِمّہ داری میرے کاندھوں پر ڈالی ہے اور میرے مشورے اور طلب کے بغیر ہی اُمورِ خلافت میرے سپرد کر دیئے گئے، بس تقدیرِ الٰہی سے مجھے خلافت کی ذمہ داری ملی ہے۔ میں اُمورِ خلافت میں اسی کریم ذات سے مدد طلب کرتا ہوں جس نے میرے کاندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے اور اُس سے یہ سُوال کرتا ہوں کہ وہ رعایا کو میری اطاعت وفرمانبرداری اور اچھی مُعاوَنَت کی توفیق بخشے اور مجھے اِن پر شفقت ونرمی اور عدل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ جب آپ کے پاس میری یہ تحریر پہنچے تو مجھے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خَطَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خطوط، ان کی سیرت اور مسلمانوں اور ذِمّیوں کے بارے میں ان کے کئے ہوئے فیصلوں کی تفصیل بھیج دیجئے اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے توفیق دی تو میں ان کی سیرت اور انداز کی پیروی کروں گا۔ وَالسَّلَام

حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کی طرف جوابی خط روانہ فرمایا جس کا مضمون یہ تھا: "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یہ خط سالِم بن عبد اللہ کی جانب سے امیر المؤمنین عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی طرف ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بے شک جب اس نے چاہا دنیا کو پیدا فرمادیا اور اس نے دنیا کی بہت قلیل مدت رکھی گویا اس کی ابتدا اور انتہا دن کی ایک ساعت ہے۔ مزید یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دنیا اور اس میں موجود تمام مخلوقات کی فنا کا فیصلہ بھی فرمادیا۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ ترجمۂ کنزالایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا

وَ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۸﴾ (پ۲۰، القصص:۸۸) حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

بلاشبہ دنیا والے دنیا کی کسی چیز پر ذاتی قدرت نہیں رکھتے حتّٰی کہ وہ اس دنیا کو چھوڑ دیں گے اور یہ ان کو چھوڑ دے گی اور یہ بات سمجھانے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم نازل فرمایا، انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کو مبعوث فرمایا، قرآنِ کریم میں جزاو سزا کو بیان فرمایا، مثالیں اور دیگر مفید باتیں بیان کیں اور اپنے دین کی وضاحت اس میں بیان فرمادی، اسی میں حلال و حرام کو بیان کیا اور بہترین انداز میں قوموں کے قصے اور واقعات بھی اس میں بیان فرمائے۔ اگلوں اور پچھلوں کے لئے اپنا ایک ہی دین مُقرَّر کیا اور اپنی کتابوں میں کوئی فرق رکھا نہ اپنے رسولوں میں کوئی اختلاف رکھا۔ کوئی ایسے معاملے کی وجہ سے بد بخت نہیں ہوتا جس کے سبب دوسرا خوش بخت ہو گیا اور نہ کوئی اُس معاملے کی وجہ سے خوش بخت ہوتا ہے جس کے سبب کوئی دوسرا بد بخت ہو گیا۔ اے عُمَر بن عبدُ العزیز! آج تم خود کو ایک عام انسان شمار کیوں نہیں کرو گے، تمہیں بھی اتنا ہی کھانا پینا اور لباس کافی ہے جتنا کہ ایک عام آدمی کو کافی ہے، تم اپنے زائد مال کو اپنے اور اُس رب کے درمیان ذخیرہ کرلو جس کا تم ہمیشہ شکر ادا کرتے ہو۔ تمہیں ایک بڑی ذمہ داری ملی ہے جس میں اللہ ربُّ العِزت کے سوا کوئی تمہارا مدد گار نہیں۔ وہی ہے جس نے تمہارے اور مخلوق کے درمیان وُسعت رکھی کہ اگر تم خود کو اور اپنے گھر والوں کو فائدہ پہنچاسکو تو پہنچالو اور اگر خود کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے سے بچا سکو تو بچالو اور برائی سے بچنے کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔ جو لوگ تم سے پہلے گزرے انہوں نے جو کرنا تھا وہ کر کے چلے گئے، انہوں نے طرح طرح سے حق کو مٹایا اور قِسم قِسم کے باطل کو پھیلایا پھر بعد میں پیدا ہونے والے لوگ اسی ماحول میں پلے بڑھے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہی دُرُست راہ ہے۔ انہوں نے لوگوں سے نرمی کا برتاؤ نہ رکھا بلکہ ان پر پریشانیوں کے دروازے کھولے رکھے۔ اگر آپ ان پر آسانیاں پیدا کرنے پر قادر ہو گئے ہیں تو جب بھی ان کے لئے کوئی آسانی کی راہ نکالیں گے اس کی وجہ سے آپ پر مصیبت کا ایک باب بند ہو جائے گا۔ کسی گورنر کو اُس کے منصب سے ہٹانے کے لئے تمہارا یہ قول رکاوٹ نہ بنے کہ میرے پاس ایسا کوئی نہیں جس کے کام سے میں مطمئن ہو سکوں کیونکہ جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کسی کو ہٹاؤ گے اور اسی کے لئے کام کرو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ایسے لوگ عطا فرمائے گا جو اس کی مدد

پر بھروسا کرنے والے ہوں گے۔ بے شک مددِ الٰہی بندے کی نیت کے مطابق ہوتی ہے، بندے کی نیت کامل ہوگی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد بھی کامل ہوگی اور اگر نیت میں کمی ہوگی تو اسی قدر مددِ الٰہی میں بھی کمی ہوگی۔ اگر تم بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں اس حال میں آنے کی طاقت رکھتے ہو کہ تمہارے خلاف کوئی ظلم کا دعویدار نہ ہو اور تم سے پہلے والے حکمران تمہارے پیروکاروں کی کمی کے باوجود تم پر رشک کرتے ہوں اور تم ان کے پیروکاروں کی کثرت کے باوُجود بھی ان پر رشک نہ کر رہے ہو تو ایسا ہی کرنا۔ بے شک بُرائی سے بچنے کی طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔ تم سے پہلے گزرے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے موت کو دیکھ لیا اور جس سے یہ راہِ فرار اختیار کرتے تھے اسی موت نے انہیں دبوچ لیا۔ ان کے پیٹ جو بھرتے ہی نہیں تھے پھٹ گئے، ان کی آنکھیں جو دُنیاوی لذتوں سے کبھی سیر نہ ہوتی تھیں بہہ نکلیں اور ان کی گردنیں جو نرم و گُداز بستروں پر تکیوں کی عادی تھیں مٹی میں مل گئیں۔ ان کے جسم مٹی کے ٹیلوں کے نیچے زمین کے اندر گل سڑ گئے، اگر انہیں بہت ساری خوشبوئیں لگا کر کسی غریب و مسکین کے قریب رکھ دیا جائے تو وہ بھی ان کی بدبو سے اذیت محسوس کرے اور اتنی خوشبوئیں مَلنے کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔

اے عُمَر! واقعی تمہیں اس امت کا بہت بڑا اور پُر خطر مُعاملہ در پیش ہے، جہاں تک اَہْلِ عراق کا تعلق ہے ان کا درجہ تمہارے یہاں اس شخص کی طرح ہونا چاہئے جس کے آپ محتاج ہوں نہ اس سے بے پروا۔ بے شک ان پر ظالِم حکمران مُسَلَّط رہے جنہوں نے مال بٹورا اور خون بہایا۔ تم جسے بھی اپنا نائب بناؤ گے کیا اسے اس بات کا اختیار دے دو گے کہ وہ لوگوں سے ظالمانہ ٹیکس وصول کرے، تَعَصُّب و ظلم سے کام لے، مسلمانوں کو مہنگا بیچنے کے لئے ذخیرہ اندوزی کرے اور ناحق خون بہائے؟

اے عُمَر! اس مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور یاد رکھنا کہ اگر اس معاملے میں جری ہوئے تو بروزِ قیامت تمہیں ذلیل ورُسوا کر کے لایا جائے گا اور اگر تم نے میری بات پر اچھی طرح عمل کیا تو تم اس سے روحانی وجسمانی راحت محسوس کرو گے۔

تم نے مجھے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خَطَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لکھے ہوئے خطوط، ان کی سیرت، مسلمانوں اور ذِمّیوں کے بارے میں ان کے کئے گئے فیصلوں کو بھیجنے کا کہا ہے۔ یاد رکھو! امیر المؤمنین حضرتِ

سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کام تمہارے زمانے سے بہت مختلف تھا، اگر تم ان کے نقشِ قدم پر چلو تو مجھے امید ہے کہ اللہ ربُّ العِزت تمہیں بھی خُلفا میں ان جیسا بلند رُتبہ عطا فرمائے گا۔ تم اس طرح کہو جیسے حضرت سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کا مقولہ ہے:

وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُؕ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ(۸۸) (پ۱۲، ھود: ۸۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ اس کا خِلاف کرنے لگوں میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔

وَالسَّلَام عَلَیْکُم۔

ایک روایت میں یہ ہے: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو خط لکھا کہ "مجھے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کچھ تحریریں بھیج دیجئے۔" چنانچہ آپ نے لکھا: "اے عُمَر! اُن بادشاہوں کو یاد کرو جن کی آنکھیں پھٹ چکی ہیں اور اسی طرح کی کچھ باتیں مختصراً لکھ بھیجیں۔"

گورنر کوفہ کو نصیحت بھرا خط:

﴿7244﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن سلیمان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے گورنرِ کوفہ حضرتِ سیِّدُنا عبْدُ الحمید عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کو یہ لکھا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یہ خط اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے امیر المؤمنین عُمَر کی جانب سے عبْدُ الحمید بن عبْدُ الرحمٰن کی طرف ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوفہ میں رہنے والوں کو اَحکامِ الٰہی کے سلسلے میں سخت زیادتی اور ظلم و ستم میں مبتلا کیا گیا اور نااہل گورنروں نے ان پر بہت سے بُرے طریقے جاری کئے۔ بے شک دین کی تقویت عَدل و اِحسان پر منحصر ہے اور تمہارے لئے اس سے بہتر اور اہم کوئی چیز نہیں ہو سکتی کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کو اپناؤ کہ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ یہ

میرا حکم ہے کہ تم ان کی زمینوں کو آباد کرو، نہ تو بنجر زمین کو آباد زمین پر اور نہ ہی آباد زمین کو بنجر پر ترجیح دو۔ میں نے تمہیں اس چیز کا حاکم بنایا ہے جس کا مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حاکم بنایا ہے۔

اہلِ خُناصِرہ کو نصیحت بھرا خطاب:

﴿7245﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن بکر بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خُناصِرہ کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تمہیں بے کار پیدا نہیں کیا گیا اور نہ تمہیں آزاد چھوڑا گیا۔ بے شک تمہارے حساب وکتاب کا ایک وقت مقرر ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ رحمتِ الٰہی ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے جو رحمت سے دور ہوا وہ ناکام و نامراد اور اس جنت سے محروم ہوا جس کے اِحاطے میں آسمان وزمین آجائیں۔ یادرکھو! کل بروزِ قیامت اَمان اسی کے لئے ہوگا جو خوفِ خدا رکھنے والا ہو گا، جس نے فانی کو باقی کے عوض، قلیل (دنیاوی ساز وسامان) کو کثیر (اُخروی نعمتوں) کے بدلے اور خوف کو امن کے بدلے بیچ دیا۔ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ تمہارے آباء واجداد دنیا سے جاچکے اور تمہاری جگہ بھی تمہاری اولاد آجائے گی اور یہ سلسلہ چلتا رہے گا حتّٰی کہ تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

خلیفۂ وقت کی عاجزی:

﴿7246﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُفَضَّل بن یُونُس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ نے صبح کیسی کی؟ فرمایا: اس حال میں کہ سُست، پیٹ بھرا، خطاؤں میں لت پت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امیدیں لگائے ہوئے ہوں۔

﴿7247﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنا ہاتھ پیٹ پر مارتے ہوئے فرمایا: میرا پیٹ ربّ تعالٰی کی عبادت میں سستی کرتا، گناہوں اور خطاؤں میں مشغول رہتا ہے، نیک اعمال کئے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نیکوکاروں کے درجات کی تمنا کرتا ہے۔

﴿49-7248﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: تم ہمیشگی کے لئے پیدا کئے گئے ہو بس تمہیں ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف

منتقل ہوتا ہے۔

غافل دل کی دعا قبول نہیں ہوتی:

﴿7250﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو کنکر ہاتھ میں لئے کھیلتے ہوئے یہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! حورِ عین سے میرا نکاح کر دے۔ آپ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہارے دعا کرنے کا انداز کتنا بُرا ہے، تم کنکر پھینک کر اِخلاص و للّٰہیت کے ساتھ دعا کیوں نہیں کرتے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے:

﴿7251﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جو نصیحت دل سے نکلے وہی فائدہ دیتی ہے۔

﴿7252﴾... حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قریش کے ایک مُعَمَّر شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اے چھپ کر گناہ کرنے والو! یاد رکھو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں ایک رسوا کرنے والا سوال ہونا ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۙ(۹۲) عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (۹۳) (پ۱۴، الحجر: ۹۳)

ترجمۂ کنز الایمان: تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے جو کچھ وہ کرتے تھے۔

خلیفہ سلیمان کو نصیحت:

﴿7253-54﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبدُ الملک اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اکٹھے حج کیا۔ خلیفہ جب طائف کی جانب روانہ ہونے لگا تو اسے شدید گرج و چمک کا سامنا کرنا پڑا یہ دیکھ کر وہ گھبرا گیا اور اس نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کہا: اے ابو حفص! تم دیکھ رہے ہو یہ کیا ہو رہا؟ آپ نے فرمایا: یہ تو رحمت برسنے کا وقت ہے سوچو اس وقت کیا حال ہو گا جب اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا عذاب نازل ہو گا۔

﴿7255﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اور خلیفہ سلیمان بن عبدُ الملک میدانِ عرفات میں تھے کہ اچانک زبردست گرج کے ساتھ بجلی چمکی جسے دیکھ سلیمان بن عبدُ الملک گھبرا گیا، اس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مسکراتے دیکھا تو کہا: اے عُمَر! تم مسکرا رہے ہو؟ کیا تم نے یہ آواز نہیں سنی؟ آپ نے فرمایا: اے خلیفہ! یہ رحمتِ الٰہی کے نزول کا وقت ہے جس سے آپ گھبرا گئے ہیں، ذرا سوچئے! اگر آپ پر اس کا عذاب نازل ہوا تو کیا حال ہو گا؟

﴿7256﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَفّان بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی روایت میں ہے کہ جب سلیمان بن عبدُ الملک نے گرج چمک سنی تو گھبرا کر سواری سے چمٹ گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: اے خلیفہ! یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت برسنے کا وقت ہے، ذرا سوچئے! اگر آپ پر اس کا عذاب نازل ہوا تو اس وقت آپ کا کیا حال ہو گا؟ سلیمان نے لوگوں کی طرف دیکھ کر پوچھا: یہ اتنے سارے لوگ کون ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے خلیفہ! یہ سب آپ کے خصم (مخالف) ہیں۔ سلیمان نے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں ان کی آزمائش میں مبتلا کرے۔

ہر فرد کا حق ادا کرنے کی خواہش:

﴿7257﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سلیمان بن عبدُ الملک کے جنازے سے واپس آئے تو غلام نے پوچھا: آقا! آپ غمگین لگ رہے ہیں؟ فرمایا: جس آزمائش کا مجھے سامنا ہے اس میں غمگین ہی ہونا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مشرق سے مغرب تک اُمَّتِ محمدیہ کے ہر فرد کا حق ادا کر دوں، انہیں مجھے خط لکھنے اور مجھ سے کچھ طلب کرنے کی بھی ضرورت پیش نہ آئے۔

﴿7258﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن عَرَبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس گیا تو آپ کو دونوں گھٹنے کھڑے کر کے ہاتھوں اور ٹھوڑی کو ان پر رکھے بیٹھے دیکھا گویا ایسا لگ رہا تھا کہ انہیں اس امت کی ناقابلِ برداشت تکلیف ہے۔

ایک فاقہ کش کی دادرسی:

﴿7259﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عُبَیْدَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے پہلی بار جو سب سے عجیب بات دیکھی گئی وہ یہ تھی کہ آپ ایک جنازے میں تشریف لائے تو ایک چادر لاکر آپ کے لئے بچھائی گئی جو گزشتہ خُلَفا کے لئے جنازوں کے موقع پر ان کے بیٹھنے کے لئے بچھائی جاتی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے پاؤں سے ہٹاکر نظر انداز کر دیا اور زمین پر بیٹھ گئے۔ لوگ کہنے لگے: حضرت! یہ کیا؟ اتنے میں ایک شخص آیا اور آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرنے لگا: میں بہت حاجت مند اور فاقہ کَش ہوں، کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے میری اس حالت کے بارے میں پوچھے گا۔ اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھوں میں ایک تلوار تھی جس سے سہارا لئے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے کہا: اپنی بات دھراؤ۔ اس نے اپنی بات دھرائی تو آپ اس قدر روئے کہ آنسو تلوار پر بہنے لگے پھر پوچھا: تمہارے اَہل وعیال کی تعداد کتنی ہے؟ اس نے کہا: ہم پانچ اَفراد ہیں، میں، میری بیوی اور تین بچے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے 10 دینار وظیفہ مُقَرر ہے البتہ ابھی ہم تمہیں 500 دینار دیتے ہیں جس میں 200 میری جیب سے اور 300 بیتُ المال سے ہیں، تم اس پر اِکتفا کرتے رہنا یہاں تک کہ تمہیں تمہارا وظیفہ ملے۔

ایک یا آدھے دن کی بُری صحبت:

﴾7260﴿... حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو گورنر بنایا، جب انہیں خبر ملی کہ یہ حجاج بن یوسُف کے دور میں بھی گورنر رہ چکا ہے تو اسے عہدے سے ہٹا دیا۔ وہ معزول گورنر آپ کی بارگاہ میں آیا اور یہ عُذر پیش کرنے لگا کہ میں نے حجاج کے دور میں بہت قلیل مدت گورنری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک یا آدھے دن کی بُری صحبت بھی تمہارے لئے بہت ہے۔

بے وقوفی اور ہلاکت:

﴾7261﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو عاصم عَبّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر تم آخرت پر ایمان رکھو تو (اُخروی عمل نہ کرنے کے سبب) بے وقوف کہلاؤ گے اور اگر جھٹلاؤ گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔

گفتگو بھی اعمال کا حصہ ہے:

﴾7262﴿... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جو یہ نہیں جانتا کہ اس کی گفتگو بھی اعمال کا حصہ ہے تو اس کے گناہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

﴿7263﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عبدُ اللہ بن عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میں نے جس حق بات کا ارادہ کیا لوگوں نے اس میں میرا ساتھ اس وقت تک نہ دیا جب تک کہ میں نے انہیں کوئی دنیاوی چیز نہ دی۔

کامیاب شخص:

﴿7264﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جو شخص جھگڑا، غصہ اور طَمَع سے محفوظ رہا وہ کامیاب رہا۔

﴿7265﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے (بصرہ کے گورنر) حضرتِ سیِّدُنا عدی بن اَرْطَاۃ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ خط لکھا: عُمان پر سعد بن مسعود کو حاکم مقرر کرنا تمہاری وہ غلطی ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے فیصلہ فرما چکا ہے اور تقدیر میں لکھ دیا ہے کہ تمہیں اس میں مبتلا کیا جائے گا۔

شاہِ روم کا رنج و غم:

﴿7266﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مَعْبَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے رومی قیدیوں کو مسلمان قیدیوں کے فدیہ میں آزادی دے کر روم بھیجا۔ میں (وہاں پہنچ کر) جب بھی شاہِ روم کے پاس جانا چاہتا کوئی نہ کوئی رومی رئیس اس کے پاس آجاتا، میں پھر واپس لوٹ آتا۔ ایک دن میں اس تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا، اندر داخل ہوا تو بادشاہ کو رنج و غم کی حالت میں زمین پر بیٹھے دیکھ کر پوچھا: بادشاہ کو کیا ہوا؟ کہا: تمہیں نہیں معلوم کہ کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: کیا ہوا ہے؟ کہا: ایک نیک شخص کی وفات ہو گئی ہے۔ میں نے پوچھا: کون؟ کہا: عُمَر بن عبدُ العزیز۔ پھر کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد اگر کوئی مُردے زندہ کرتا تو وہ عُمَر بن عبدُ العزیز ہوتے۔ مجھے اُس راہب کی حالت پر کوئی تعجب نہیں جس نے اپنے دروازے کو بند کر کے دنیا کو چھوڑ دیا اور عبادت میں مشغول ہو گیا

بلکہ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جس کے قدموں کے نیچے دنیا تھی اور اُس نے اسے پامال کر کے راہبانہ زندگی اختیار کی۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا تقویٰ:

﴿7267﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز کے پاس موجود تھا کہ آپ نے غلام کو گوشت کے ٹکڑے بھوننے کے لئے دیئے۔ وہ جلد ہی بھون کر لے آیا تو آپ نے پوچھا: تم نے اتنی جلدی کیسے بھون لئے؟ اس نے کہا: میں نے اسے باورچی خانے کی آگ میں بھونا ہے۔ وہ باورچی خانہ چونکہ بیتُ المال کا تھا جہاں مسلمانوں کے لئے صبح وشام کا کھانا بنتا تھا لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غلام سے فرمایا: بیٹا! یہ تم کھالو کیونکہ یہ تمہارا رزق ہے، میرا نہیں۔

اُونی جُبّہ اور طوق پہنے مناجات:

﴿7268﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن زید بن اَسلَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس ایک ٹوکری تھی جس میں آپ اُونی جُبّہ اور طوق رکھتے تھے اور آپ کے لئے گھر کے اندر ایک مخصوص کمرہ تھا جہاں آپ نماز پڑھا کرتے تھے، آپ کے علاوہ اس کمرے میں کوئی داخل نہیں ہوتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات کے آخری حصے میں ٹوکری سے جُبّہ نکال کر پہن لیتے اور طَوق گردن میں ڈال لیتے اور بارگاہ خداوندی میں مناجات وگریہ وزاری میں مشغول رہتے، طلوعِ فجر تک یہ سلسلہ جاری رہتا پھر جبہ اور طوق اسی ٹوکری میں رکھ دیتے۔

نصیحت آمیز خطبہ:

﴿7269﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایک صاحبزادے کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ہر سفر کے لئے زادِراہ ضروری ہے لہٰذا تم دنیا سے آخرت کی طرف سفر کے لئے تقویٰ کو زادِراہ بناؤ اور اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تیار کئے ہوئے ثواب و عذاب کو دیکھ چکا ہے کہ ثواب میں رغبت رکھو اور عذاب سے ڈرو اور ہرگز لمبی امیدیں نہ

باندھو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم شیطان کے فرمانبردار بن جاؤ گے۔ بخدا! جسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ شام کے بعد صبح یا صبح کے بعد شام کرے گا یا نہیں تو وہ لمبی امیدوں میں مبتلا نہیں ہو سکتا کیونکہ کبھی موت ان دو وقتوں کے درمیان بھی آجاتی ہے اور میں اور تم ایسے کئی لوگوں کو دیکھ چکے جو دنیا کے دھوکے میں مبتلا ہوئے۔ یاد رکھو! آنکھیں صرف اس شخص کی ٹھنڈی ہوں گی جسے عذابِ الٰہی سے بچ جانے پر یقین ہو گا اور وہی خوش ہو گا جو قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے گا۔ وہ شخص کیسے خوش ہو سکتا ہے جو ایک زخم کا علاج نہ کر سکا کہ دوسرا الگ گیا۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں ایسی بات سے کہ تمہیں اس کا حکم دوں جس سے خود کو نہ روک سکوں کہ یوں میرا سودا خسارے والا اور میرا دھوکا عیاں ہو جائے گا پھر میری محتاجی اس دن نمایاں ہو گی جس دن مالداری اور محتاجی دونوں ظاہر ہوں گے اور میزان رکھے جائیں گے۔ تم لوگ ایسے معاملے میں پھنس چکے ہو کہ اگر انہیں ستاروں کے جُھرمٹ میں رکھا جاتا تو وہ بکھر جاتے اور اگر پہاڑوں پر پیش کیا جاتا تو وہ پگھل جاتے اور اگر زمین پر پھیلایا جاتا تو وہ پھٹ جاتی۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جنت اور دوزخ کے علاوہ کوئی تیسری جگہ نہیں ہے اور تم ان دونوں میں سے کسی ایک کی جانب جاؤ گے۔

دنیا خوشی کم اور غم زیادہ دیتی ہے:

﴾7270﴿... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن محمد مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ الْعَزِیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیز نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کا فنا ہونا لکھ دیا ہے اور اس کے مکینوں کا یہاں سے روانہ ہونا مُقَدَّر فرما دیا ہے۔ کتنی ہی مضبوط آبادیاں تھوڑے عرصے میں برباد ہو جاتی ہیں اور کتنے ہی خوش حال لوگ یہاں سے کوچ کر جاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم کرے! دنیا سے جو بھی اچھا سامانِ سفر میسر آئے ساتھ لے لو اور زادِ راہ اکٹھا کر لو، بے شک بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ دنیا ایک سائے کی طرح ہے جو مسلسل پیچھے ہٹ رہا ہوتا ہے جبکہ انسان اُسے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک سمجھتے ہوئے اُس کے پیچھے بھاگتا ہے کہ اچانک تقدیرِ الٰہی سے موت کا پروانہ جاری ہوتا اور موت سامنے آکر کھڑی ہو جاتی ہے اور یوں اس کا عیش و عشرت اور ساز و سامان چھین کر اُس کے وُرثا کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ یاد رکھو! دنیا اتنی خوشی نہیں دیتی جتنا نقصان پہنچاتی ہے، بے شک وہ خوشی کم اور غم زیادہ دیتی ہے۔

بے خوف خلیفہ:

﴿7271﴾...حضرتِ سیِّدُنا اَرْطَاہ بن مُنْذِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ محافظ رکھ لیں اور کھانے پینے کے مُعاملے میں احتیاط برتیں کیونکہ گزشتہ خُلَفا بھی ایسا ہی کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے علم کے مطابق اگر میں قیامت کے علاوہ کسی اور چیز کا خوف رکھوں تو مجھے خوف سے امن نہ دے۔

﴿7272﴾...حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اگر تم مجھے حق سے پھرتے دیکھو تو میرا گریبان پکڑ کر جھنجوڑ دینا اور کہنا: عُمَر! یہ کیا کر رہے ہو۔

حاجیوں کے نام خط:

﴿7273﴾...حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حاجیوں کو خط لکھا: امابعد! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو گواہ بناتا ہوں اور اس محترم مہینے، محترم شہر اور یومِ حج کے موقع پر اس کے حضور برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ میں تم پر ظلم وزیادتی کرنے والوں کے ظلم وزیادتی سے بَری ہوں کہ میں اس کا حکم دوں یا اس پر راضی ہوں یا اس کا قصد کروں، البتہ یہ ممکن ہے کہ مجھ سے بھول ہو جائے یا بے ارادہ کوئی مُعاملہ مجھ سے پوشیدہ رہ جائے مگر مجھے امید ہے کہ جب میری کوشش اور خیر خواہی کو جان لیا جائے گا تو اس مُعاملے میں مجھ سے درگزر کرکے مُعاف کر دیا جائے گا۔ خبردار! میرے پیچھے کسی پر ظلم کی اجازت نہیں، میں ہر مظلوم سے ظلم دور کرنے کا ذریعہ ہوں۔ میرے گورنر اگر حق سے اِعراض کریں اور قرآن وسنت پر عمل نہ کریں تو تم پر ان کی اطاعت واجب نہیں اور میں نے ان کا معاملہ تمہیں سونپ دیا اور جب تک وہ حق کی طرف رجوع نہ کریں وہ قابلِ مَذمَّت ہیں۔ خبردار! دولت تمہارے مالداروں کے اردگرد نہ رہے، محصول میں فقرا پر کسی کو ترجیح نہ دی جائے۔ سنو! کوئی شخص ایسا کام کر دے جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دین کے کسی خاص یا عام معاملے کو بہتر فرمائے تو اسے اُس کی بھلائی کی نیت کے مطابق اور حسبِ مَشَقَّت 200 سے 300 دینار دیئے جائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے شخص پر رحم فرمائے جسے وہ سفر

شاق نہیں گزرتا جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بعد والوں کے لئے حق کو زندہ فرماتا ہے۔ اگر مجھے اس بات کی فکر نہ ہوتی کہ میں تمہیں مناسکِ حج سے غافل کروں گا تو میں تمہارے لئے اُن اُمور کا فرمان جاری کرتا جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے حق کو زندہ فرماتا اور تم سے باطل کو مٹاتا۔ اسی کے شایانِ شان ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی تعریف نہ کرو اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیتا تو میں بھی دیگر حکمرانوں کی طرح ہوتا۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

نعمت کے مقابلے میں شکرِ نعمت افضل ہے:

﴿7274﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ کسی گورنر نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خط لکھا: ”اے امیر المؤمنین! میں ایسے علاقے میں ہوں جہاں کثیر نعمتیں ہیں حتّٰی کہ میرے آنے سے پہلے جو لوگ یہاں موجود ہیں میں اُن پر مہربانی کرتے ہوئے دُگنا شکر ادا کرتا ہوں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب لکھا: میں تمہارے بارے میں یہی گمان رکھتا ہوں کہ تم اپنی حالت سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت رکھتے ہو۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے پر انعام فرماتا ہے اور وہ بندہ اس نعمت کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرتا ہے تو یہ شکرِ نعمت اس ملنے والی نعمت سے افضل ہوتا ہے اور تم اس بات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب سے جان سکتے ہو جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًاۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۱۹، النمل: ۱۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی۔

کون سی نعمت اس سے بڑھ کر ہے جو حضرتِ سیِّدُنا داود اور حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِمَا السَّلَام کو عطا کی گئی؟ اور ارشاد فرماتا ہے:

وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًاؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے اُن کی سواریاں گروہ گروہ جنّت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کُھلے ہوں

خٰلِدِیْنَ ﴿۷۳﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَ تَرَى الْمَلٰٓىِٕكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾

(پ۲۴، الزمر: ۷۳تا۷۵)

گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنّت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور لوگوں میں سچّا فیصلہ فرمادیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب۔

کون سی نعمت دخولِ جنت سے افضل ہو سکتی ہے؟

شہد کی قیمت بیت المال میں جمع کرادی:

﴿7275﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ڈاک خانے کا اِستعمال صرف مسلمانوں کی ضرورت والے کاموں میں کرتے تھے۔ آپ نے اپنے ایک گورنر کو خط لکھا: میرے لئے شہد خریدو مگر اس کے لئے وقف کی کوئی شے استعمال نہ کرنا۔ گورنر نے وہ شہد ڈاک خانے کی سواری کے ذریعے بھجوایا، جب شہد پہنچا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: گورنر نے یہ شہد کس پر بھجوایا ہے؟ لوگوں نے کہا: ڈاک کی سواری کے ذریعہ آیا ہے۔ آپ نے اسے بیچنے کا حکم دیا اور اس کی قیمت بیتُ المال میں جمع کرادی اور گورنر سے کہا: تم نے ہم پر اپنا شہد خراب کر دیا۔

﴿7276﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ابو صَلْت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس حکومتی کوئلے سے گرم کیا ہوا پانی لایا گیا تو آپ نے ناپسند جانا اور اس سے وُضو نہ فرمایا۔

حکومتی عملے کو تحائف سے منع فرمادیا:

﴿7277﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو سیب اور پھل بطورِ تحفہ بھیجے گئے لیکن آپ نے واپس لوٹا دیئے اور فرمایا: میرے علم میں

یہ بات ہر گز نہیں آنی چاہیئے کہ تم نے میرے عملے میں سے کسی کو بھی تحفہ دیا ہے۔ کسی نے پوچھا: کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تحفہ قبول نہ فرماتے تھے؟ فرمایا: ضرور قبول فرماتے تھے وہ ان کے لئے تحفہ تھا جب کہ ہمارے اور بعد والوں کے لئے رشوت ہے۔

سیب کھانے کی خواہش:

﴿7278﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو سیب کھانے کی خواہش ہوئی تو کہنے لگے: کاش! ہمارے پاس سیب ہوتا جو کہ عمدہ پھل ہے۔ یہ سن کر ان کے گھر کا ایک فرد نکلا اور ان کے لئے ایک سیب ہدیۃً بھیج دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سیب کو دیکھ کر لانے والے سے کہا: یہ کتنا اچھا ہے! اور اس کی خوشبو کتنی پیاری ہے! اے لڑکے! یہ واپس لے جاؤ اور بھیجنے والے کو میرا سلام دے کر کہنا: جیسے تم چاہتے تھے تمہارا ہدیہ مجھ تک پہنچ چکا۔ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! جس نے یہ ہدیہ بھیجا وہ آپ کے چچا کا بیٹا اور آپ کے گھر کا فرد ہے اور حُضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہدیہ کی چیز تناوُل فرماتے البتہ صَدَقہ تناوُل نہ فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حُضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیا جانے والا ہدیہ بلاشبہ ہدیہ تھا لیکن یہ ہمارے لئے رشوت ہے۔

حاجت روا خلیفہ:

﴿7279﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن بَکْر سَہْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: مجھے کسی نے خبر دی کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خُناصِرہ کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! جب بھی مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی کو کوئی حاجت ہے تو میں نے اس کی حاجت پوری کرنے کی بھرپور کوشش کی یونہی جب بھی تم میں سے کسی کو ایسی چیز کی ضرورت پڑی جو ہمارے پاس موجود تھی تو میں نے یہ آرزو کی کہ اس کی ابتدا مجھ سے اور میرے قریبی رشتہ داروں سے ہو حتّٰی کہ ہمارا اور عام لوگوں کا جینا ایک جیسا ہو جائے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں اس کے علاوہ کسی اور چیز یعنی عیش و عشرت کا ارادہ کرتا تو اپنی زبان کو جھکائے رکھتا اور عیش و عشرت کے اسباب مجھے خوب معلوم ہیں لیکن جو میں کر رہا ہوں وہی اللہ

عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ، قرآن کا حکم اور انصاف کا راستہ ہے جو اس معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا حکم دیتا اور اس کی نافرمانی سے منع کرتا ہے پھر آپ چادر کے دامن کو اپنے چہرے پر رکھ کر روتے رہے حتّٰی کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی اور آپ کے ارد گرد لوگ بھی رونے لگے پھر منبر سے اتر آئے، یہ وہ خطبہ تھا جس کے بعد آپ نے خطبہ نہیں دیا حتّٰی کہ آپ کا انتقال ہوگیا، آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو۔

نصیحت آموز آخری خطبہ:

﴿7280﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبدُالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے آخری خطبہ میں حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اے لوگو! تمہیں نہ بے کار پیدا کیا گیا ہے نہ آزاد چھوڑا گیا ہے، تمہارے لئے وعدے کا دن مُقرَّر ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے درمیان فیصلے کے لئے تمہیں جمع کرے گا اور وہی شخص نامراد اور بدبخت ہوگا جو رحمتِ الٰہی سے اور اس جنت سے محروم رہا جس کی چوڑائی میں سب زمین و آسمان آجائیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کل بروزِ قیامت امان اسی کے لئے ہوگی جس نے دنیا میں خوفِ خدا رکھا اور تقویٰ اختیار کیا اور وہی شخص امن میں ہوگا جس نے فانی کے بدلے باقی کو اور دنیا کے بدلے آخرت کو اختیار کیا اور امن کے بدلے خوف کو اپنایا۔ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ تمہارے پاس مُردوں کا مال ہے جو عنقریب تمہاری موت کے بعد تمہارے بعد والوں کا ہوجائے گا یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا حتّٰی کہ تم سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوجاؤ گے۔ تم صبح و شام کسی نہ کسی کا جنازہ لے کر جاتے ہو جس کا وقت اور زندگی کی مدت پوری ہوچکی ہوتی ہے پھر تم اسے زمین کے گھڑے میں دفن کردیتے ہو جہاں بچھونا ہوتا ہے نہ تکیہ۔ اس کے دوست اَحباب اور دنیاوی سامان اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ مٹی اس کا ٹھکانا جبکہ حساب و کتاب کا اسے سامنا ہوتا ہے اور اپنے عمل کے بدلے وہ گروی ہوتا ہے۔ جو کچھ اُس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اُسے اِس کی محتاجی ہوتی ہے اور جو چھوڑ گیا وہ اس کے کسی کام کا نہیں ہوتا، لہٰذا تم موت آنے اور دنیا چھوڑنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ بخدا! میں تمہیں نصیحت کررہا ہوں حالانکہ میں تم میں سب سے زیادہ گناہ گار ہوں۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گناہوں کی بخشش چاہتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

اے لوگو! جب بھی مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی کو کوئی حاجت ہے جو ہمارے پاس موجود ہے تو

میں آرزو کرتا کہ اس کی ابتدا مجھ سے اور میرے خاص لوگوں سے ہو حتّٰی کہ ہمارا اور عام لوگوں کا جینا ایک جیسا ہو جائے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں اس کے علاوہ کسی اور چیز یعنی عیش و عشرت کا ارادہ کرتا تو اپنی زبان کو جھکائے رکھتا اور عیش و عشرت کے اسباب مجھے خوب معلوم ہیں لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب بھیج دی اور انصاف کا راستہ بتا دیا جو اس مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا حکم دیتا اور اس کی نافرمانی سے منع کرتا ہے پھر آپ چادر کے دامن کو اپنے چہرے پر رکھ کر روتے رہے حتّٰی کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی اور آپ کے اردگرد موجود لوگ بھی رونے لگے۔

مخلوق کی اطاعت میں خدا کی نافرمانی جائز نہیں:

﴿7281﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان کے لائق حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا: بے شک اللہ تعالٰی اپنے نبی حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجے گا اور ان پر جو کتاب نازل فرمائی اس کے بعد کوئی کتاب نازل نہیں فرمائے گا۔ یاد رکھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو کچھ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمایا ہے وہ قیامت تک حق و سچ ہے۔ سن لو! میں بدعتی نہیں بلکہ سنت کا پیروکار ہوں اور میں تم سے بہتر نہیں ہوں لیکن مجھ پر تم سے بڑا بوجھ ہے۔ سنو! (خلیفہ کی) اطاعت و فرمانبرداری ہر مسلمان پر اس وقت تک واجب ہے جب تک وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا حکم نہ دے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا حکم کرے تو مخلوق کی اطاعت کے لئے خالق کی نافرمانی جائز نہیں۔ پھر تین بار خود کو مخاطب کر کے فرمایا: خبردار! کیا تم نے نہیں سنا۔

گناہوں پر ڈٹے رہنا ہلاکت ہے:

﴿7282﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجا بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیتے وقت فرمایا: اے لوگو! جو گناہ کر بیٹھے وہ بارگاہِ خداوندی میں تَوبہ و اِسْتِغْفار کرے اور اگر دوبارہ گناہ سرزد ہو جائے پھر توبہ واستغفار کرے اور اگر پھر گناہ ہو جائے تو پھر توبہ و اِسْتِغْفار کرے کیونکہ گناہ انسان کے گلے میں طوق بنا دیئے جاتے ہیں اور مکمل ہلاکت گناہوں پر ڈٹے رہنا ہے۔

﴿7283﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ابو ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کمزوری کے باوجود جمعہ کے دن نکلے اور جس طرح خطبہ دیتے تھے اسی طرح خطبہ دیتے ہوئے کہا: اے لوگو! تم میں سے جو بھی نیکی کرے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے اور جو گناہ کرے وہ بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرے۔ لوگوں پر وہ اعمال بجالانا ضروری ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ذِمّہ لازم اور فرض کئے ہیں۔

طلبِ رزق میں میانہ روی:

﴿7284﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن فَضْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور رزق کی طلب میں میانہ روی اختیار کرو کہ اگر تمہارا رزق پہاڑ کی چوٹی یا زمین کے اندر بھی ہو گا تو بھی تم تک پہنچ جائے گا۔

سب سے افضل عبادت:

﴿7285﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید بن جُدعان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو مقامِ خُناصِرہ میں خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا: سنو! فرائض کی ادائیگی اور حرام چیزوں سے بچنا سب سے افضل عبادت ہے۔

﴿7286﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَحدَل شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں: میرے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دوست تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے سنا:

وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـاؕ-وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَاؕ-وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِیْنَ(۴۷) (پ۱۷، الانبیآء: ۴۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔

اس کے بعد وہ (غشی کے سبب) ایک طرف جھک گئے اور گرنے کے قریب ہو گئے۔

پیوند دار قمیص:

﴿7287﴾... اَزْہَر نامی شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو مقامِ خُناصِرہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، آپ پیوند دار قمیص زیبِ تن کئے ہوئے تھے۔

ہر شے کا کفارہ:

﴿7288﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلاّم بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کا بیان ہے: میں نے اپنے کسی دوست کو یہ کہتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! خوفِ خدا اختیار کرو کیونکہ یہ ہر شے کا کفارہ ہے اور خوفِ خدا کا کوئی نعمَ البدل نہیں۔ اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، اس کے فرمانبرداروں کی پیروی کرو اور نافرمانوں کی پیروی سے اجتناب کرو۔

غریب، یتیم اور بیواؤں کا ہمدرد خلیفہ:

﴿7289﴾... زید نامی شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو عید کے دن سواری پر آتے دیکھا پھر آپ اور آپ کے ساتھی سواری سے نیچے اترے اور پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے سفید اُونی جُبّہ، یمنی شلوار اور سادہ موزے پہن رکھے تھے اور موٹا شامی عمامہ باندھا ہوا تھا۔ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ کے پاس چاندی سے مُلَمَّع کی ہوئی چھڑی رکھی گئی، آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی اور قرآن کریم کی کچھ آیات تلاوت کیں پھر فرمایا: اے لوگو! میں نے اس دل کو ایسا پایا جس کا بیان لفظوں میں نہیں ہو سکتا۔ میری زندگی کی قسم[1]! اور اپنی عُمر کی قسم پوری کرنا مجھ پر لازم ہے، میری خواہش یہ ہے کہ جتنے بھی مال دار لوگ ہیں وہ اپنے اضافی مال کی طرف نظر کریں اور اسے فقیروں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں پر بھی خرچ کریں۔ میں یہ کام اپنے اور اپنے گھر والوں سے شروع کرتا ہوں پھر اس کے بعد لوگ کریں، جب منبر سے اترنے لگے تو آخری بات یہ فرمائی کہ اگر سنت کو قائم کرنے اور بدعت کو مٹانے کا جذبہ نہ ہوتا تو میں گھڑی بھر بھی زندہ رہنے کی پروا نہ کرتا۔

1... اس پر حاشیہ ما قبل روایت: 7222 کے تحت گزر چکا ہے۔

میدانِ عرفات کا خطبہ:

﴿7290﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے میدانِ عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم بہت سارے وُفُود ہو، قُرب وجوار اور دور دراز سے یہاں آئے ہو۔ تمہاری سواریاں تھک چکی ہیں اور تمہارا توشہ ختم ہو گیا ہے، آج اس شخص کو سبقت کرنے والا شمار نہیں کیا جائے گا جس کا اونٹ یا گھوڑا سبقت کر جائے بلکہ آج وہ شخص سبقت لے جائے گا جس کی اللہ عَزَّوَجَلَّ مغفرت فرمائے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ کسی نے پوچھا: میں نمازِ مغرب کہاں ادا کروں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس وادی یا میدان میں مغرب کا وقت ہو جائے وہیں ادا کر لینا[1]۔

عرفہ کے دن لوگوں کے لئے دعا:

﴿7291﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے اپنے ایک اُستاد صاحب کو بیان کرتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے عَرَفہ کے دن منبر پر اپنے ہاتھ سے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان میں سے جو نکوکار ہیں ان کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور جو گناہ گار ہیں انہیں توبہ کی توفیق عطا فرما اور ان کے گزشتہ گناہوں کو اپنی رحمت کے صَدقے مٹا۔

﴿7292﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو یہ خطبہ دیتے سنا: کسی انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نعمت سے نوازتا پھر اس سے وہ نعمت واپس لے لیتا ہے اور اس کے بدلے اسے صبر عطا کرتا ہے تو وہ صبر اس کے حق میں اس نعمت سے اچھا ہوتا ہے جو اس سے لے لی گئی۔ پھر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

---

[1] ...**احناف کے نزدیک:** مغرب یا عشا عرفات میں پڑھنا مکروہ ہے۔ عرفات سے نکل کر مزدلفہ پہنچتے پہنچتے شفق ڈوب جائے گی مغرب کا وقت نکل جائے گا، لہٰذا مال واسباب اتارنے سے پہلے مغرب وعشا پڑھی جائے اور اگر وقت مغرب کا باقی بھی رہے جب بھی ابھی مغرب ہرگز نہ پڑھی جائے، نہ عرفات میں نہ راہ میں کہ اس دن یہاں نمازِ مغرب وقتِ مغرب میں پڑھنا گناہ ہے اور اگر پڑھ لی تو عشا کے وقت پھر پڑھنی ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۲۸، ۱۱۳۲، ملخصًا)

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ⑩ (پ۲۳، الزمر:۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

باطن سنوارو ظاہر بھی سنور جائے گا:

﴿7293﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَیْزار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ملک شام میں مٹی کے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنا باطن ٹھیک کر لو تمہارا ظاہر بھی درست ہو جائے گا اور آخرت کے کاموں میں لگ جاؤ تمہارے دُنیاوی مُعاملات بھی حل ہو جائیں گے۔

سب کے سب عذاب کے حق دار:

﴿7294﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ عام لوگوں کے گناہوں کے سبب خاص لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا لیکن جب عَلانیہ گناہ کیا جائے (اور قدرت کے باوجود کوئی منع نہ کرے) تو سب کے سب عذاب کے حق دار ہو جاتے ہیں۔

﴿7295﴾... حضرتِ سیِّدُنا حاجب بن خُلَیف بُرجُمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دورِ خلافت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا آپ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: بے شک رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم (اور حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی و حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے جو طریقہ جاری فرمایا وہی دین ہے، ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں، یہی ہماری اِنتہا ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اسے ہم مُؤَخَّر رکھتے ہیں۔

رحمتِ خداوندی کی طلب:

﴿7296﴾... حضرتِ سیِّدُنا غالِب قَطّان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے دعا مانگتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اگرچہ اس بات کا اہل نہیں ہوں کہ تیری رحمت کا مستحق بنوں مگر تیری رحمت تو مجھ تک پہنچ سکتی ہے اور تیری رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے اور میں بھی ایک شے ہوں تو اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے! مجھے بھی اپنی رحمت میں شامل فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے ایک قوم پیدا فرمائی جس نے تیرے اَحکام کی پیروی کی اور جن کاموں کے لئے تو نے انہیں پیدا کیا تھا وہ اس پر عمل پیرا رہی۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! تیری اطاعت سے قبل بھی وہ تیری رحمت میں تھے۔

خلیفہ بننے کے بعد پہلی بات:

﴿7297﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خلیفہ بنایا گیا تو پہلی بات جو برسرِ منبر میں نے آپ سے سنی وہ یہ تھی: اے لوگو! میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تنہائی یا لوگوں کے سامنے کبھی بھی خلافت کا سوال نہیں کیا اور تم میں سے جو مجھے ناپسند کرتا ہے اس کا مُعاملہ اسی کے حوالے ہے پھر ایک انصاری شخص نے کھڑے ہو کر آپ سے بیعت لی اور دیگر لوگ بھی بیعت لینے لگے۔

بے ہوشی میں قیامت کا منظر:

﴿7298﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازِم خُناصِری اَسَدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دورِ خلافت میں جُمُعَہ کے روز دِمَشق آیا، لوگ اُس وقت نمازِ جمعہ کے لئے جا رہے تھے، میں نے سوچا کہ اگر مطلوبہ مقام کی طرف سفر جاری رکھوں گا تو نماز چھوٹ جائے گی، لہٰذا میں پہلے نماز ادا کر لوں، یہ سوچ کر میں نماز کے لئے چلا اور مسجد کے دروازے کے پاس آ کر اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اسے باندھ کر مسجد میں داخل ہو گیا۔ امیر المؤمنین لکڑی کے منبر پر خطاب فرما رہے تھے، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا اور مجھے آواز دی: ”ابو حازم! میری طرف آؤ۔“ جب لوگوں نے انہیں مجھے آواز لگاتے دیکھا تو میرے لئے جگہ چھوڑ دی اور میں محراب کے قریب ہو گیا۔ امیر المؤمنین منبر سے نیچے اترے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر میری طرف مُتَوَجِّہ ہو کر پوچھا: ابو حازم! تم ہمارے شہر میں کب آئے؟ میں نے کہا: تھوڑی

دیر پہلے ہی پہنچا ہوں اور میرا اونٹ مسجد کے دروازے پر بندھا ہوا ہے۔ گفتگو کے دوران میں نے انہیں پہچان لیا اور پوچھا: آپ عُمَر بن عبدُ العزیز ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا: بخدا! جب آپ خُناصِرہ میں عبدُ الملک بن مروان کی طرف سے گورنر تھے تو اس وقت آپ کا چہرہ تروتازہ، لباس صاف ستھرا اور سواری عمدہ تھی۔ آپ کا کھانا انتہائی لذیذ اور آپ کے پہرے دار انتہائی سخت تھے، اب جبکہ آپ امیر المؤمنین ہیں تو کس چیز نے آپ کی حالت بدل ڈالی؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو حازِم! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں تم ہمیں وہ حدیث سناؤ جو تم نے خُناصِرہ میں سنائی تھی۔ میں نے کہا: ضرور۔ چنانچہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی حدیث سنائی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تمہارے سامنے ایک ایسی دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے صرف کمزور اور ناتواں لوگ ہی گزر سکیں گے۔"[1]

یہ سن کر امیر المؤمنین بلند آواز سے رونے لگے حتّٰی کہ ان کی ہچکیاں بلند ہو گئیں اور مجھ سے کہا: اے ابو حازم! کیا تم مجھے ایسی ملامت کرو گے کہ میں اس گھاٹی کے لئے خود کو کمزور کر لوں تاکہ اس کے سبب میں نجات پا سکوں کیونکہ میرا نہیں خیال کہ میں نجات پا سکوں گا۔ اتنا کہنے کے بعد پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہونے لگی اور آپ دوبارہ بلند آواز سے رونے لگے حتّٰی کہ ہچکیوں کی آواز آنے لگی پھر اچانک کھِلکھِلا کر ہنسنے لگے۔ لوگ یہ کیفیت دیکھ کر آپس میں گفتگو کرنے لگے تو میں نے کہا: خاموش ہو جاؤ اور اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو امیر المؤمنین کو ایک عظیم معاملہ پیش آیا ہے۔ پھر جب آپ کو بے ہوشی سے اِفاقہ ہوا تو لوگ آپ کی گفتگو سننے کے لئے بے تاب ہو گئے۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم نے آپ کو بڑی عجیب حالت میں دیکھا۔ آپ نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے میری حالت دیکھی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: جب میں تم سے گفتگو کرتے کرتے بے ہوش ہو گیا تو میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کو جمع فرمایا ہے اور یہ دیکھا کہ لوگوں کی 120 صفیں ہیں جن میں 80 صفیں اُمَّتِ محمدیہ کی اور باقی اُمّتوں کے مُوَحِّدِین کی 40 صفیں ہیں۔ اسی دوران کرسی رکھ دی گئی، میزان نَصب کر دیا گیا اور اَعمال نامے کھول دیئے گئے پھر کسی منادی نے نِدا دی: عبدُ اللہ بن ابو قحافہ (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کہاں ہیں؟ تو ایک بڑی عُمر

---

[1] ...مسند بزار، حدیث ابی درداء، ۱۰/ ۵۴، حدیث ۴۱۱۸

کے دراز قد شخص ظاہر ہوئے جو بالوں پر مہندی اور وَسْمہ کا خضاب کئے ہوئے تھے۔ فرشتوں نے انہیں سہارا دے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر کر دیا، ان سے آسان حساب لیا گیا پھر انہیں جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد پکارا گیا: عُمَر بن خطاب کہاں ہیں؟ تو ایک عُمْر رسیدہ اور دراز قد شخص جو مہندی کا خضاب کئے ہوئے تھے ظاہر ہوئے اور زانو کے بل کھڑے ہو گئے۔ فرشتوں نے انہیں سہارا دے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر کر دیا اور ان سے بھی آسان حساب و کتاب ہوا پھر انہیں بھی جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔ پھر ندا کی گئی: عثمان بن عَفّان کہاں ہیں؟ تو ایک ضَعِیْفُ العمر زرد رنگ کی داڑھی والے ظاہر ہوئے جنہیں فرشتوں نے سہارا دے کر بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا، ان سے بھی آسان حساب و کتاب ہوا اور انہیں بھی جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔ پھر ندا دی: علی بن ابو طالب کہاں ہے؟ ایک دراز قد اور فربہ جسم جن کے داڑھی اور سر کے بال سفید اور پنڈلیاں پتلی تھیں ظاہر ہوئے۔ فرشتوں نے انہیں بھی سہارہ دے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر کر دیا اور ان سے بھی آسان حساب و کتاب ہوا پھر انہیں بھی جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔ میں نے جب اس مُعاملے کو اپنے قریب آتا دیکھا تو اپنی فکر میں ڈوب گیا کیونکہ مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ جو شخص حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بعد آئے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمائے گا؟ اتنے میں مُنادی نے ندا دی: عُمَر بن عبد العزیز کہاں ہیں؟ میں تین دفعہ کھڑا ہوا مگر منہ کے بل گر گیا پھر دو فرشتے آئے اور مجھے پکڑ کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر کر دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے چھوٹی بڑی ہر چیز اور میرے تمام فیصلوں کے متعلق پُوچھ گچھ فرمائی حتّٰی کہ مجھے ایسا لگنے لگا کہ میں نجات نہیں پا سکوں گا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنا فضل فرمایا اور مجھے اپنی رحمت سے مُعاف فرما کر جنت میں جانے کا حکم دیا۔ میں اپنے ساتھ مُقَرَّر دو فرشتوں کے ہمراہ جا رہا تھا، میرا گزر راکھ پر پڑے ایک مُردار شخص پر ہوا۔ میں نے (ملائکہ سے) پوچھا: یہ مردار کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ خود اس کے قریب جا کر پوچھ لیجئے یہ آپ کو جواب دے گا۔ میں نے اپنے پاؤں سے اسے ٹھوکر مار کر پوچھا: تم کون ہو؟ وہ کہنے لگا: تم کون ہو؟ میں نے اپنا نام بتایا تو اس نے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: چاروں خُلَفائے راشدین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو دائیں جانب والوں کے ساتھ جنت میں جانے کا حکم دیا گیا اور حضرتِ

سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے بعد جو خُلَفا تھے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا یہ مجھے نہیں معلوم۔ اس نے پوچھا: تمہارا کیا بنا؟ میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر اپنا فضل فرمایا اور مجھے اپنی رحمت سے معاف فرما کر دائیں جانب والوں کے ساتھ جنت میں جانے کا حکم دیا۔

یہ سُن کر اس نے تین مرتبہ کہا: جیسا میں تھا میرا انجام بھی ویسا ہی ہوا۔ میں نے اپنا سوال دُہراتے ہوئے پوچھا: تم کون ہو؟ جواب ملا: میں حجاج بن یوسف ثَقَفِی ہوں۔ میں نے تین باراُس سے کہا: کیا تم حجاج ہی ہو؟ اور پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو میں نے اسے سخت عذاب دینے والا اور اپنے نافرمانوں سے سختی کے ساتھ بدلہ لینے والا پایا اور مجھے میرے ہر مقتول کے بدلے میں اسی طرح قتل کیا گیا اور اب اس مقام پر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اسی چیز کا انتظار کر رہا ہوں جس کا تمام کَلِمہ گو انتظار کر رہے ہیں اب پتا نہیں مجھے جنت میں جانے کا حکم ہوتا ہے یا جہنَّم میں جانے کا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے یہ خواب سننے کے بعد میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کر لیا کہ آئندہ اس اُمّت کے کسی بھی (مسلمان) شخص کو قطعی جہنمی نہیں کہوں گا۔

خلافت سے پہلے اور بعد کا حال:

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مقام خُناصِرہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ امیر المؤمنین تھے، آپ نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا لیکن میں آپ کو نہ پہچان سکا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو حازم! میرے قریب آؤ۔ جب میں آپ کے قریب آیا تو میں نے آپ کو پہچان لیا اور میں نے کہا: آپ ہی امیر المؤمنین ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کی: آپ ہی مدینہ مُنوَّرہ میں سلیمان بن عبدُ الملک کی طرف سے ہم پر گورنر تھے، اس وقت آپ کی سواری عمدہ، لباس صاف ستھرا، چہرہ روشن وچمک دار، کھانا انتہائی لذیذ، محل عالی شان تھا اور آپ بڑی گفتگو کرنے والے تھے، اب جبکہ آپ امیر المؤمنین ہیں تو یہ تبدیلی کیسی؟ فرمایا: مجھے وہ حدیث سناؤ

جو تم نے مدینہ منورہ میں مجھے سنائی تھی۔ میں نے عرض کی: جی ضرور۔ چنانچہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی حدیث سنائی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تمہارے سامنے ایک ایسی دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے صرف کمزور اور ناتواں لوگ ہی گزر سکیں گے۔"[1] یہ سن کر آپ دیر تک روتے رہے۔

ہر جمعہ ایک ہی خطبہ:

﴿7299﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن علاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو ہر جمعہ میں ایک ہی خطبہ پڑھتے سنا اور آپ ان سات کَلِمات سے خطبہ شروع فرماتے: "اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ غَوٰی"[2] اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت اور دیگر باتیں بیان کرتے اور خطبے کا اختتام ان آیات پر کرتے:

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ(۵۳) وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور

1... مسند بزار، حدیث ابی درداء، ۱۰/ ۵۴، حدیث ۴۱۱۸

2... ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، ہم اسی کی حمد کرتے، اسی سے مدد مانگتے، اسی سے مغفرت طلب کرتے، نفسانی شرارتوں اور بُرے اعمال سے اس کی پناہ لیتے ہیں۔ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ جس نے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا۔

تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۹﴾ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۶۰﴾ وَ یُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾

(پ۲۴، الزمر: ۵۳تا۶۳)

گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اُتاری گئی قبل اس کے کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہے کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بے شک میں ہنسی بنایا کرتا تھا یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا یا کہے جب عذاب دیکھے کسی طرح مجھے واپسی ملے کہ میں نیکیاں کروں ہاں کیوں نہیں بے شک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے انھیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا اور قیامت کے دن تم دیکھو گے اُنھیں جنھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا کہ اُن کے منہ کالے ہیں کیا مغرور کا ٹھکانا جہنّم میں نہیں اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو اُن کی نجات کی جگہ نہ انھیں عذاب چھوئے اور نہ اُنھیں غم ہو اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز کا مختار ہے اسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اور جنھوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان میں ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن علاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه مزید فرماتے ہیں: آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه یہ آیاتِ مبارکہ پڑھنا ترک نہ فرماتے اور میں آپ کے سامنے ہی بیٹھتا تھا۔

عید کا خطبہ:

﴿7300﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابو عاتِکہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے عیدُ الفطر کے خطبہ میں فرمایا: کیا تم جانتے ہو آج کے دن کس لئے جمع ہوئے؟ تم نے 30 دن روزے رکھے اور 30 راتیں (تراویح میں) قیام کیا، اب اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرنے نکلے ہو تا کہ وہ تمہارے اعمال قبول فرمائے۔

موت جیسا کوئی رنج و غم نہیں:

﴿7301﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو سبز کپڑوں میں لوگوں سے خطاب کرتے دیکھا، آپ نے موت کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ ایسی شدید ہے کہ کوئی چیز اتنی شدید نہیں اور اس جیسا کوئی رنج و غم نہیں۔

سپہ سالار کو نصیحت:

﴿7302﴾... ایک قریشی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اپنے ایک سپہ سالار کو یہ وصیت کی: تم پر لازم ہے کہ ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو کیونکہ یہ سب سے بہتر توشہ، سب سے عُمدہ تدبیر اور سب سے بڑی قُوت ہے۔ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے دشمن سے بچنے کا جس قَدَر اِہتمام کرتے ہو اس سے کہیں بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچنے کا اِہتِمام کرو کیونکہ میرے نزدیک گناہ دشمن کی سازِشوں سے زیادہ خوفناک ہیں۔ ہم دشمنوں کے گناہوں کے سبب ان سے عداوت رکھتے اور ان کے خلاف مدد کا سوال کرتے ہیں اور اگر ایسی بات نہ ہوتی تو ہم ان پر جرأت نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ہماری تعداد اور قوت ان جیسی نہیں۔ یاد رکھو! ہم نہ تو اپنے غصے کی وجہ سے ان پر فتحیاب ہوتے ہیں اور نہ ہی اپنی طاقت سے ان پر غلبہ پاتے ہیں۔ سنو! دشمن کے مقابلے میں گناہوں سے زیادہ ڈرنا اور ان کے مقابلے میں گناہوں پر زیادہ نظر رکھنا۔ یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے تم پر فِرِشتے مقرر ہیں جو تمہارے سفر و حَضَر کے معاملات کو جانتے ہیں لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کی اچھی صحبت کا حق ادا کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کر کے انہیں ایذا مت دو۔ تمہارا گمان ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں نکلے ہوئے ہو تو یہ نہ کہو کہ ”ہمارے دشمن ہم سے بدتر ہیں اور ہم خواہ کتنے ہی گناہ گار کیوں نہ ہوں وہ ہم پر مُسَلَّط نہیں ہو سکتے۔“ کیونکہ بہت سی قَومیں ایسی گزری ہیں جن کے گناہوں کی وجہ سے ان سے زیادہ بُرے لوگ ان پر مُسَلَّط کر دیئے گئے۔ نفس پر غَلَبہ پانے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اسی طرح مدد

مانگو جس طرح دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے لئے مدد مانگتے ہو۔ ہم بھی تمہارے اور اپنے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔ سفر جہاد میں اپنے ساتھیوں سے نرمی سے پیش آؤ، انہیں سفر میں ایسی مشقت میں نہ ڈالو کہ تھک جائیں اور نہ اتنا ٹھہراؤ کہ نرمی کا شکار ہو جائیں۔ سفر ایسا ہو کہ ان کی اور ان کے ہتھیار بند گھوڑوں کی طاقت وقوت میں کمی نہ آئے کیونکہ تم ایسے دشمن کی جانب رواں ہو کہ وہ اور اس کے ہتھیار بند گھوڑے مقیم اور تازہ دم ہیں۔ اگر تم نے اپنے جسم اور ہتھیار بند گھوڑوں کو آرام نہ دیا تو یہ عمل تمہارے دشمن کو ان کے مقیم اور تازہ دم ہونے کی وجہ سے طاقتور بنانے کے مُتَرادِف ہو گا اور مدد کرنے والی ذات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ ہر جُمُعہ کے دن ورات اپنے ساتھیوں کو آرام کے لئے ٹھہراؤ تاکہ ان کے جسم اور سواریاں راحت پائیں اور وہ اپنے اَسلحہ و سامان وغیرہ اتار کر رکھ سکیں۔ صُلح والی بستی سے ہٹ کر پڑاؤ ڈالنا اور خرید وفروخت یا کسی اور حاجت سے بھی تمہارا کوئی ساتھی ان بستیوں میں نہ جائے مگر جس پر تمہیں اعتماد ہو اور اس کی جان وایمان کا خطرہ نہ ہو۔ کوئی بھی صلح والی بستی میں ظلم نہ کرے اور نہ کسی گناہ کا اِرتکاب کرے۔ بستی کے کسی بھی شخص کو ناحق کسی مصیبت میں مت ڈالنا کیونکہ وہ حرمت والے ذِمّی ہیں اور تم ان سے کئے گئے معاہدے کو پورا کرنے کے اسی طرح پابند ہو جس طرح وہ عہدہ ذمہ کو پورا کرنے کے پابند ہیں لہٰذا تم حربیوں کے خلاف ذمیوں پر ظلم کرتے ہوئے مدد نہ چاہو۔ تم ایسے عربی جاسوس مقرر کرو جن کے اِخلاص پر تمہیں اعتماد ہو کیونکہ جھوٹے شخص کی خبر تمہیں فائدہ نہیں دے گی اگرچہ بعض مُعاملات میں وہ سچ بولتا ہو اور دھوکا دہی کرنے والا شخص تمہارے خلاف تو جاسوس ہو سکتا ہے مگر تمہارے حق میں جاسوس نہیں ہو سکتا۔

سزا کے معاملے میں احتیاط کی نصیحت:

﴿7303﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے کسی گورنر کو یہ خط لکھا: کسی کو اس کے ساتھیوں کی موجودگی میں یا اس پر غصے کی وجہ سے سزا نہ دو اور اپنے گھر والوں کو بقدرِ گناہ ہی سزا دو اگرچہ ایک ہی کوڑا کیوں نہ ہو۔

﴿7304﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے کسی گورنر کو لکھا: ”لشکر کی سب سے کمزور سواری پر سوار ہونا جس کی رفتار تیز نہ ہو۔“

بُرے لوگوں سے احتیاط کی نصیحت:

﴿7305﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے یمن میں مقرر اپنے گورنر حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کو خط لکھا کہ فُلاں قبیلے والے جو تم سے پہلے یہاں صاحب اِقتدار تھے ان پر نظر رکھو، انہیں خود سے دور رکھنا اور انہیں اپنے کسی کام میں شریک نہ کرنا کیونکہ وہ اپنے دور میں بہت بُرے لوگ تھے۔

﴿7306﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے اپنے کسی گورنر کو لکھا: جن لوگوں پر تمہیں حاکم بنایا گیا ہے ان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب میں تاخیر کے سبب اُس سے بے خوف نہ رہو کیونکہ سزا دینے میں جلدی وہ کرتا ہے جسے فنا ہونے کا خوف ہو۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

زلزلے کے بارے میں نصیحت:

﴿7307﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن بُرقان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ہمیں خط لکھا: ”زلزلہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں پر عتاب فرماتا ہے اور میں نے دیگر شہر والوں کو لکھا ہے کہ وہ فُلاں دن اور فلاں وقت شہر سے (اِستغفار کے لئے) نکلیں لہٰذا تم بھی شہر سے نکلو اور تم میں سے جو صَدَقہ کرنے کی اِستطاعت رکھتا ہے تو وہ کرے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىۙ(۱۴) وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ(۱۵) (پ۳۰، الاعلیٰ: ۱۴، ۱۵)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرو جیسا کہ ابو البشر حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَاٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ(۲۳) (پ۸، الاعراف: ۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بُرا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

اور جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:

وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ(۴۷) (پ۱۲،ھود:۴۷)
ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار (نقصان اُٹھانے والا) ہو جاؤں۔

اور جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ (پ۲۰، القصص:۱۶)
ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے۔

اور جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ﳓ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ(۸۷) (پ۱۷، الانبیآء:۸۷)
ترجمۂ کنزالایمان: کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔

عدل وانصاف سے شہر کی مرمّت:

﴿7308﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ کسی گورنر نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو لکھا: ہمارا شہر خستہ حال ہو چکا ہے، امیر المؤمنین اگر بہتر سمجھیں تو کچھ رقم مُہیا کر دیں تاکہ اس کی تعمیر و مَرمت ہو سکے۔ آپ نے جواباً لکھا: تم نے اپنے خط میں شہر کی خرابی کے حوالے سے جو بات کی ہے وہ میں سمجھ چکا اور جب تم میرا یہ خط پڑھو تو فوراً شہر کو عَدل واِنصاف سے قلعہ بند کرو اور اس کے راستوں کو ظُلم سے پاک کرو، یہی اس کی مرمّت ہے۔ وَالسَّلَام

نصیحت آموز جوابی مکتوب:

﴿7309﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خط لکھا جس میں سلام کے بعد فرمایا: خود کو ان لوگوں میں سے آخری تصور کیجئے جنہیں موت نے آلیا اور وہ مردہ شمار ہو چکے۔ آپ نے جواباً لکھا: آپ خود کو یوں خیال کیجئے گویا کہ آپ دنیا میں تھے ہی نہیں بلکہ ہمیشہ سے آخرت میں ہیں۔

﴿7310﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے گورنر بصرہ عَدِی بن اَرْطَاہ کو خط لکھا کہ تمہارا سیاہ عمامہ باندھنے، عُلَما کی صحبت اختیار کرنے اور

پشت پر شملہ لٹکانے نے مجھے دھوکا دیا کہ تم نے میرے سامنے خود کو نیک ظاہر کیا اور میں نے تمہارے بارے میں اچھا گمان کیا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری ان سب برائیوں کو ظاہر کر دیا جنہیں تم چھپاتے تھے۔ وَالسَّلَام

تمام لوگوں کے مسلمان ہونے کی خواہش:

﴿7311﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن حَنْظَلہ ضَبِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ گورنرِ بصرہ عدی بن اَرْطَاۃ نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو خط لکھا کہ لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں جس کے سبب مجھے مالِ خِراج میں کمی واقع ہونے کا اندیشہ ہے۔ آپ نے جواباً لکھا: میں تمہارا مقصد سمجھ چکا ہوں، بخدا! میری خواہش ہے کہ تمام لوگ مسلمان ہو جائیں حتّٰی کہ ہماری اور تمہاری حیثیت ایک کاشتکار کی سی رہ جائے کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائیں۔

بیٹے کو بیش قیمت نگینہ سے منع فرما دیا:

﴿7312﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو معلوم ہوا کہ ان کے بیٹے نے ہزار درہم کا نگینہ خرید کر اپنی انگوٹھی میں لگایا ہے تو آپ نے انہیں خط لکھ کر فرمایا: میرا تمہیں یہ تاکیدی حکم ہے کہ تم ہزار درہم میں خریدا گیا نگینہ بیچ کر اس کی رقم صدقہ کر دو اور ایک درہم کا نگینہ خرید کر اسے انگوٹھی میں لگاؤ اور اس پر یہ الفاظ نقش کراؤ: رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَأً عَرَفَ قَدْرَہٗ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنی حَیْثِیَّت جان لے۔ وَالسَّلَام

﴿7313﴾... حضرتِ سیِّدُنا کَرِیز بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اپنے فلسطینی گورنر حضرت عبدُ اللہ بن عوف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خط لکھا کہ (محکمۂ ٹیکس کی) اس عمارت کی طرف جاؤ جسے مَکَس کہا جاتا ہے اور اسے تہس نہس کر کے ملبہ سمندر میں بہا دو۔

﴿7314﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن موسٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے (گورنر بصرہ) عدی بن اَرْطَاۃ کو لکھا کہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر حاکمِ اسلام کا ظلم کرنا مسلمان کو تقویت نہیں دیتا اور مسلمان کے دین میں اس کی مدد تو یہ ہے کہ حاکم اس کے حق کے بارے میں ڈرے۔

رعایا کی بھوک کا خیال:

﴿7315﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَوْفَل بن ابوفُرات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کعبۃُ اللہ شریف کے خادمین نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خط لکھ کر کعبۃُ اللہ پر غلاف چڑھوانے کی درخواست کی جیسے پہلے والے خُلَفا کیا کرتے تھے تو آپ نے انہیں یہ جواب لکھا: میں چاہتا ہوں کہ اس میں لگنے والی رقم سے بھوکے لوگوں کا پیٹ بھروں کیونکہ وہ کعبۃُ اللہ سے زیادہ حق دار ہیں۔

حجاج کی روش اپنانے سے منع کر دیا:

﴿7316﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَوْفَل بن ابوفُرات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی طرف سے ایک جگہ کا حاکم مقرر تھا اور ذمیوں کے کَھلیانوں (غلے کے انباروں) پر مہر لگاتا تھا، میرے پاس امیر المؤمنین کا خط آیا جس میں لکھا تھا: ”خبردار! ایسا نہ کرو کیونکہ مجھے پتا چلا ہے کہ یہ حجاج کا طریقہ ہے اور میں اس کی پیروی کو پسند نہیں کرتا۔“

﴿7317﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن ابوسَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو آپ نے شہروں کی طرف خط لکھ کر نوحہ کرنے سے منع کیا اور لکھا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی روح قبض کرنا پسند تھا اور ہم اس کی پسند کی مُخالَفت سے پناہ مانگتے ہیں۔

سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی قدر و منزلت:

﴿7318﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک بن بَزِیْع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے گورنرِ بصرہ عدی بن اَرْطَاۃ کو خط لکھا کہ تم ہمیشہ خواہ سردی ہو یا گرمی طریقۂ سنت کے متعلق سوال کے لئے ایک مسلمان شخص کو میرے پاس بھیج کر مَشَقَّت میں ڈالتے ہو، گویا تم یہ کرکے میری تعظیم کرتے ہو۔ بخدا! تمہارے لئے حسن بصری کافی ہیں اور جب میرا یہ خط تمہیں ملے تو اس کے بعد تم میرے لئے، اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے انہی سے سوال کرنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ حسن بصری پر رحم فرمائے بے شک ان کا اسلام میں اعلیٰ مقام ہے اور تم یہ خط ان کے سامنے ہرگز نہ پڑھنا۔

حق کو لازم پکڑو:

﴿7319﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے کسی گورنر کو خط لکھا کہ حق کو لازم پکڑو، حق تمہیں اس دن اہْلِ حق کے مرتبہ پر فائز کر دے گا جس دن حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کسی پر ظلم بھی نہیں کیا جائے گا۔

﴿7320﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے ایک گورنر کو لکھا کہ اپنے ہاتھ کو مسلمانوں کے خون سے رنگنے، اپنے پیٹ کو مسلمانوں کے اموال کھانے اور اپنی زبان کو مسلمانوں کی عزت اچھالنے سے روکو۔ اگر تم نے ایسا کر لیا تو تم پر کوئی مُواخَذہ نہیں کہ مواخذہ صرف انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔

مسلمانوں کا خون بہانے سے احتراز:

﴿7321﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ صالح بن عبدُ الرحمٰن اور اس کے دوست کو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے عراق میں کسی کام کا نگران بنایا۔ ان دونوں نے آپ کو خط لکھ کر معروضہ پیش کیا کہ "لوگوں کی اصلاح فقط تلوار سے ہی ہو سکتی ہے۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں جواباً لکھا: اے بدباطن اور بدطِینَت انسانو! تم مجھے مسلمانوں کا خون بہانے کے لئے معروضہ پیش کر رہے ہو؟ لوگوں میں سے کسی کا بھی خون بہانے سے آسان میرے لئے یہ ہو گا کہ میں تم دونوں کا خون بہا دوں۔

درسِ قناعت:

﴿23-7322﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے (گورنرِ مدینہ) حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَمْرو بن حَزْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لکھا کہ تم نے سلیمان بن عبدُ الملک کو جو خط لکھا تھا وہ میں نے پڑھا اور سلیمان کے مرنے کے بعد اسے پڑھنے کی ذمہ داری میری ہی تھی۔ تم نے خط میں لکھا کہ تمہیں گزشتہ گورنروں کی طرح (روشنی کے اہتمام کے لئے) شَمْع کی مد میں رقم چاہئے اور تم نے سابقہ مشعلوں کے ختم ہونے کا بھی تذکرہ کیا۔ میری عُمر کی قسم[1]! میں تمہیں ایک طویل عرصہ تک دیکھتا

[1]... اس پر حاشیہ ما قبل روایت: 7222 کے تحت گزر چکا ہے۔

رہا ہوں کہ تم اپنے گھر سے مسجد نبوی تک تاریکی اور کیچڑ میں جاتے تھے، اس وقت تمہارے پاس روشنی کا کوئی اِنتظام نہیں ہوتا تھا۔ میری عُمُر کی قسم! آج تمہاری حالت اس دن سے کئی زیادہ بہتر ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُم

اپنا قلم باریک کرلو:

﴿7323﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن عُمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَمْرو بن حَزْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لکھا کہ تم نے سلیمان بن عَبْدُ الملِک کو جو خط لکھا تھا وہ میں نے پڑھا اور سلیمان کے مرنے کے بعد اسے پڑھنے کی ذمہ داری میری ہی تھی۔ تم نے خط میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ تمہیں مزید صفحات دیئے جائیں جیسا کہ تم سے پہلے گورنر کو دیئے جاتے تھے اور تم نے بیان کیا ہے کہ ”پہلے والے صفحات ختم ہوگئے کیونکہ تمہیں سابقہ گورنر کے مقابلے میں حصہ کم دیا گیا تھا۔“ اب تمہیں چاہیئے کہ اپنا قلم باریک کرلو اور سطریں قریب قریب لکھو اور تمام ضروریات ایک ہی جگہ تحریر کرو کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں مسلمانوں کا مال ان چیزوں میں خرچ کروں جس سے انہیں کوئی نفع نہ ہو۔ وَالسَّلَام

سادگی کا درس:

﴿7324﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُوَیْرِیَہ بن اَسماء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ گورنر مدینہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن محمد بن عَمْرو بن حَزْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو خط لکھا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! ہمارے انصاری حضرات بوڑھے ہوچکے ہیں مگر انہیں اِعزازی طور پر کچھ ملتا نہیں، اگر امیر المؤمنین مناسب سمجھیں تو کیا انہیں کچھ عطا کیا جائے؟ ایک اور خط میں سلام کے بعد لکھا تھا: مجھ سے پہلے جو مدینہ کے گورنر تھے انہیں شَمْع کی مد میں کچھ رقم ملا کرتی تھی، اگر امیر المؤمنین مناسب جانیں تو میرے لئے بھی کچھ رقم عنایت فرمادیں۔ تیسرے خط میں سلام کے بعد لکھا تھا: قبیلہ بنو عدی بن نَجّار جو کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ماموں زاد ہیں، ان کی مسجد منہدم ہوگئی ہے اگر آپ اجازت دیں تو کیا اس کی تعمیر کروائی جائے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تینوں خط کا جواب ایک ہی خط میں دیا: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ! تمہارا یہ خط کہ ”بوڑھے انصاری حضرات کو اعزازی طور پر کچھ ملتا نہیں اگر امیر المؤمنین مناسب سمجھیں تو انہیں کچھ عطا کیا جائے“ تو یاد رکھو کہ اصل اعزاز آخرت کا اعزاز ہے اور مجھے سمجھ نہیں آئی کہ تم نے یہ بات کیوں کی ہے؟ اور تم نے جو یہ لکھا کہ ”پچھلے گورنروں کو شمع کے لئے کچھ

رقم ملا کرتی تھی وہ تمہیں بھی دی جائے" اے ابنِ اُمِّ حَزم! میری عُمر کی قسم! تم ایک عرصہ تک تاریکی میں مسجدِ نَبَوی تک چل کر جاتے رہے اور تمہارے سامنے کوئی شمع لے کر نہیں چلتا تھا اور نہ اَنصار و مُہاجِرین کی اولاد تمہارے پیچھے دوڑے آتی تھی لہٰذا کل کی طرح آج بھی تمہیں اسی انداز پر راضی رہنا چاہئے۔ تمہارا یہ خط کہ "قبیلہ عدی بن نَجَّار کی مسجد منہدم ہوگئی ہے اور اس کی تعمیر کروانی ہے" تو سنو! میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ دنیا سے اس طرح جاؤں کہ میں نے نہ تو پتھر پر پتھر رکھا ہو اور نہ ہی اینٹ پر اینٹ۔ جب میرا جوابی خط تمہیں ملے تو ان کی مسجد مٹی کی کچی اینٹوں سے تعمیر کروا دینا اور سادہ سی عمارت بنا دینا۔" وَالسَّلَامُ عَلَیْکُم

ظلم کرنے والوں کی مَذَمَّت:

﴿7325﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے عُمَر بن ولید کو خط لکھا کہ مجھ سے بڑا ظالِم اور خائن وہ شخص ہے جس نے قبیلہ ثقیف کے غلام یزید بن ابو مسلم کو خُمس کے پانچویں حصے کا نگران بنایا جو مسلمانوں کے جان و مال کے بارے میں ناحق فیصلے کرتا تھا اور مجھ سے بڑا ظالِم اور جابر وہ شخص ہے جس نے عثمان بن حَیَّان کو حِجاز کا گورنر بنایا جو منبرِ رسول پر اَشعار گنگناتا تھا اور مجھ سے بڑا ظالِم و خائن وہ شخص ہے جس نے قُرَّہ بن شریک کو مِصر کا والی بنایا جو نِرا جاہل، بداَخلاق اور گنوار تھا جس نے مصر میں لَہو و لَعِب کے آلات کو رواج دیا۔

﴿7326﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! شام کی سرزمین کو ولید بن عَبْدُالملک نے، عراق کو حجاج بن یوسف نے، حجاز کو عثمان بن حَیَّان نے اور مصر کی سرزمین کو قُرَّہ بن شریک نے ظلم سے بھر دیا۔

﴿7327﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے تُرک بادشاہ اور اس کی قوم کے نام یوں لکھا: یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے امیر المؤمنین عُمَر کی طرف سے ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا پر سلام ہو۔

خوارج کو نصیحت:

﴿7328﴾... (مَوصِل کے قاضی) حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی کہ

کچھ خارجی شہر موصل کے کنارے اِکٹھے ہوئے ہیں تو میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو اس سے آگاہ کیا۔ آپ نے بذرِیعہ خط مجھے حکم فرمایا کہ اِن جھگڑالو لوگوں میں سے کچھ کو میرے پاس بھیج دو اور ان کے پاس کوئی چیز گروی رکھواؤ اور ان کی کوئی چیز گروی رکھ لو پھر ان کو ڈاک کی سواری کے ذریعے میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کی اور انہیں بھیج دیا۔ امیر المؤمنین نے ان کی ہر دلیل کا منہ توڑ جواب دیا تو انہوں نے کہا: جب تک آپ اپنے خاندان والوں کی تکفیر اور ان پر لعنت وملامت نہیں کریں گے اور ان سے براءت کا اظہار نہیں کریں گے اُس وقت تک ہم آپ کی اطاعت نہیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے لعنت کرنے کے لئے پیدا نہیں کیا، اگر میں اور تم زندہ رہے تو میں بہت جلد تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو روشن راستے پر لے آؤں گا۔ انہوں نے آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: تمہارے مذہب میں سچ کے سوا کسی اور چیز کی گنجائش نہیں ہے تو بتاؤ تم نے کب سے یہ مذہب اختیار کیا ہے؟ انہوں نے کئی سالوں کی تعداد بتائی تو آپ نے ان سے کہا: کیا تم نے کبھی فرعون پر لعنت کی اور اس سے براءت کا اظہار کیا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے لئے فرعون پر لعنت نہ بھیجنے کی گنجائش ہو مگر میرے لئے اپنے خاندان والوں کے متعلق اس کی گنجائش نہ ہو حالانکہ ان میں اچھے بُرے اور نیک وبد ہر قسم کے لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہاں تک بات ہمیں سمجھ میں آگئی۔ اس کے بعد امیر المؤمنین نے مجھے خط لکھ کر فرمایا: تم نے جو گروی چیز ان کے پاس رکھوائی تھی وہ لے لو اور ان کی جو چیزیں گروی رکھی تھیں وہ انہیں واپس دے دو۔ اگر یہ لوگ کسی مسلمان یا ذِمّی سے تعارُض کئے بغیر شہروں میں پھرتے رہیں تو ان کو اختیار ہے کہ جہاں چاہیں جائیں لیکن اگر انہوں نے کسی مسلمان یا ذِمّی کے جان ومال سے تعارض کیا تو ان کے مُعاملے میں خُدا کا فیصلہ چاہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کی طرف ایک خط یہ بھی لکھا: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بندۂ خدا امیر المؤمنین عُمَر کی جانب سے خارجی گروہ کے نام! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ اِنَّ

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ (پ۱۴، النحل: ۱۲۵) سے بہتر ہو بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔

میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ کام نہ کرو جو تمہارے بڑوں نے کیا کہ وہ اپنے گھر سے اِتراتے اور دِکھاوا کرتے نکلے اور وہ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ سے روکتے تھے حالانکہ ان کے سب کاموں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ گھیرے ہوئے ہے۔ کیا میرے کسی گناہ کی وجہ سے تم اپنے دین سے نکل کر خون بہاؤ گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کو پامال کروگے؟ اگر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کوئی گناہ ہو جاتا تو کیا ان کی رعایا دین سے خارج ہو جاتی؟ اگر تم انہیں گناہ گار سمجھتے ہو تو تمہارے آباؤ واجداد بھی ان کی جماعت میں تھے لیکن انہوں نے تو جھگڑا نہیں کیا پھر تمہیں مسلمانوں سے لڑنے کی کیا جلدی ہے حالانکہ تم صرف 40 سے کچھ زائد افراد ہو؟ خدا کی قسم! اگر تم میری جوان اولاد ہوتے اور جس حق کی طرف میں بلا رہا ہوں اس سے بغاوت کرتے تو میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اُخروی اجر کی خاطر موت کے گھاٹ اُتار دیتا۔ یہ میری طرف سے تمہیں نصیحت ہے اور اگر تم نے میری نصیحت قبول نہ کی تو کوئی بات نہیں کہ نصیحت کرنے والوں کے ساتھ یہ برتاؤ بہت پُرانا ہے۔“ چنانچہ انہوں نے آپ کی بات نہ مانی اور آمادۂ جنگ ہو گئے اور اپنے سر منڈا کر (خارجی سردار) یحیٰ بن یحیٰ سے جا ملے جو کہ جنگ کے لئے ان کا حلیف تھا۔ اسے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے یہ خط لکھا: بندۂ خدا امیر المؤمنین عُمَر کی جانب سے یحیٰ بن یحیٰ کے نام۔ میں تمہیں قرآنِ پاک کی آیت یاد دلاتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ (پ۲، البقرة: ۱۹۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور حد سے نہ بڑھو اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو۔

بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا حد سے بڑھنا ہے لہٰذا دورانِ جنگ تم انہیں ہر گز قتل نہ کرنا، قیدیوں کو بھی قتل نہ کرنا، جو جنگ سے بھاگ جائے اس کے درپے بھی نہ ہونا اور زخمیوں کو بھی قتل نہ کرنا۔ اِنْ شَاءَ اللہ تم ایسا ہی کروگے۔ وَالسَّلَامُ

گزشتہ لوگوں کی ہلاکت کا ایک سبب:

﴿7329﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: ہم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے حق دار کے حق کو روکا یہاں تک کہ اُن سے حق خریدنا پڑتا تھا اور وہ اس قدر ظلم کرتے تھے کہ ظلم سے بچنے کے لئے فِدیہ دینا پڑتا تھا۔

غربا کی خیر خواہی:

﴿7330﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے بیتُ المال کے خزانچیوں کو لکھا کہ جب تمہارے پاس کوئی غریب ایسا دینار لائے جو نہ چلے تو اسے بیتُ المال سے دوسرا دینار دے دو۔

﴿7331﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعُقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: شُبہ کی ہر صورت میں جہاں تک ہوسکے حدود قائم کرنے سے بچو کیونکہ حاکم کا معاف کرنے میں غلطی کرنا یہ اس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔

حلم کا بہترین نمونہ:

﴿7332﴾... حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عبدُالملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز قیلولہ (دن کی نیند یا آرام) کے لئے تشریف لے جارہے تھے کہ ایک شخص آیا جس کے ہاتھ میں کاغذ کا پُلندا (پیکٹ، بنڈل) تھا، لوگوں نے سوچا کہ وہ آپ کے پاس جانا چاہتا ہے اور اس نے سوچا کہ لوگ اسے آپ تک جانے نہ دیں گے۔ چنانچہ اس نے وہ کاغذ کا پلندا آپ کی جانب پھینک دیا۔ امیر المؤمنین جیسے ہی مُڑے تو وہ آپ کے چہرے پر لگا اور زخمی کر گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عبدُالملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے دھوپ میں آپ کے چہرے پر خون بہتے دیکھا لیکن اس کے باوجود آپ نے اس پُلندے میں لکھی تحریر پڑھی اور اس کی ضرورت پوری کرنے کا حکم فرمایا اور اسے کچھ نہ کہا۔

﴿7333﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے انگوٹھی پر "عُمَر بن عبدُالعزیز" لکھوا لیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے 15 راتیں قید میں رکھا پھر رہا کر دیا۔

﴿7334﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے ایک گورنر کو لکھا کہ مسلمان قیدیوں کو فدیہ دے کر آزاد کراؤ اگرچہ اس کے لئے سارا مال دینا پڑے۔

گورنر نہ بننے والے سے درگزر:

﴿7335﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو گورنر کا عہدہ دینا چاہا مگر اس نے انکار کر دیا، آپ نے اس سے کہا: میں نے اس کا تہیّہ کر لیا ہے۔ اس نے کہا: مگر میں نے گورنر نہ بننے کا تہیہ کیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے کہا: کیا تم میری نافرمانی کرو گے؟ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا (پ۲۲، الاحزاب:۷۲)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو اُنہوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کیا۔

تو کیا یہ انکار نافرمانی تھا؟ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے چھوڑ دیا۔

﴿7336﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے (گورنرِ بصرہ) عَدی بن اَرْطَاۃ کو لکھا کہ میری بیماری کی عیادت کے حوالے سے تمہارا خط موصول ہوا، میں اسے اپنے لئے ایک مہلت سمجھتا ہوں اور یہی بیماری مجھے موت تک لے جائے گی۔ وَالسَّلَام

خلیفہ کے بیٹے کے نام تعزیتی خط:

﴿7337﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابو عُیَیْنَہ مُهَلَّبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا وہ خط پڑھا ہے جسے انہوں نے (اپنے بعد نامزد خلیفہ) یزید بن عَبْدُ الملک کے نام لکھا تھا (جس کا مضمون کچھ یوں تھا): اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، سُلیمان بن عَبْدُ الملک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی روح بڑی اچھی حالت اور بڑے اچھے وقت میں قبض فرمائی۔ اس نے مجھے خلیفہ بنایا اور میرے لئے خود بیعت لی اور یزید بن عَبْدُ الملک کو ولی عہد مقرر کیا۔ اگر میں چاہتا تو اس منصب پر ہوتے ہوئے بہت ساری بیبیوں کا انتخاب کرتا اور خوب مال

ودولت جمع کرتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بہترین سامان دیئے تھے جو وہ کسی بندہ کو عطا فرماتا ہے لیکن میں سخت حساب اور نازک سوال سے ڈرتا ہوں مگر جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مدد کرے۔وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہ

سیِّدُنا محمد بن کعب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی نصیحت:

﴿7338﴾... قبیلہ بنوسُلیم کے ایک بزرگ شخص کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس حضرت ہِشام بن مَصاد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد تشریف فرماتھے،دونوں حضرات مَحْوِ گفتگو تھے کہ کسی بات کا تذکرہ ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَزِیْز رونے لگے۔اسی دوران آپ کے خادم مُزاحِم آکر کہنے لگے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کَعْب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَلِی دروازے پر کھڑے ہیں؟آپ نے فرمایا:انہیں اندر بھیج دو۔وہ اندر آئے تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اب تک آنسو نہیں پونچھے تھے۔حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے:امیر المؤمنین!آپ کیوں رورہے ہیں؟حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن مَصاد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد نے کہا:فلاں بات کی وجہ سے رورہے ہیں۔یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:امیر المؤمنین!یہ دنیا ایک بازار ہے جس سے وہ لوگ بھی چلے گئے جن کو اس نے نفع پہنچایا اور وہ بھی جنہیں اس نے نقصان پہنچایا۔کتنے ہی لوگوں کو اس دنیا نے دھوکے میں مبتلا رکھا جو کہ ہماری طرح اس میں زندگی بسر کررہے تھے حتّٰی کہ اچانک انہیں موت نے جکڑلیا اور وہ اس دنیا سے خود کو ملامت کرتے ہوئے رخصت ہوگئے۔وہ آخرت کے لئے جو چیز پسند کرتے تھے تیار نہ کرسکے اور آخرت میں جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس سے بچنے کا انتظام نہ کرسکے۔جو لوگ ان کی تعریف تک نہیں کرتے تھے انہوں نے ان کے اموال بانٹ لئے جبکہ وہ اس ذات کی بارگاہ میں چلے گئے جس کے سامنے وہ کوئی بہانہ نہیں بناسکتے۔

امیر المؤمنین!ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کے اعمال کو دیکھیں تاکہ اُن کے اعمال کی مخالفت کرتے ہوئے ہم ان کے نزدیک قابلِ رشک ہوجائیں اور اُن اعمال کی طرف بھی دیکھیں جن کے بارے میں ہم اُن کے متعلق خوف زدہ تھے تاکہ ان سے بچ سکیں۔

امیر المؤمنین!اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہئے اور دو چیزوں کو اپنے دل میں جگہ دیجئے:(۱)...جن اعمال کے ساتھ رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضری دینا پسند کرتے ہیں انہیں آگے بھیجئے اور (۲)...جن اعمال کے ساتھ

بارگاہِ الٰہی میں جانا پسند نہیں کرتے جہاں تک ممکن ہو ان اعمال کو تبدیل کر دیجئے اور جو سامان گزشتہ لوگوں کے لئے فائدے مند نہ تھا اس کا اس امید پر قصد نہ کیجئے کہ وہ آپ سے قبول کر لیا جائے گا۔

امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھیئے اور اپنا دروازہ کھلا رکھیئے نیز اپنے تک رسائی میں آسانی رکھئے، مظلوم کی مدد کیجئے اور ظالم کو دور کیجئے۔ جس میں تین چیزیں پائی جائیں اس کا ایمان اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل ہو جاتا ہے: (۱)...جب کسی سے راضی ہو تو اس کی رضا اسے ناحق کام کی طرف نہ لے جائے (۲)...جب کسی پر غصہ کرے تو اس کا غصہ اسے حق سے تجاوز نہ کرنے دے اور (۳)...جب کسی چیز پر قادر ہو تو وہ نہ لے جس کا وہ حق دار نہیں۔

عذاب کا آغاز:

﴿7339﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَلّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کھڑے ہوئے تو تیز ہوا چلنے لگی یہ دیکھ کر آپ کے چہرے کا رنگ مُتَغَیِّر ہو گیا۔ اسی دوران ایک شخص آکر کہنے لگا: امیر المؤمنین! آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا: ہائے افسوس! جتنی بھی قومیں ہلاک ہوئیں ان پر عذاب (کا آغاز) ہَوا سے ہُوا۔

﴿7340﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُتبہ بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم اور ایک شخص کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرمایا کرتے: بخدا! اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ تمہیں اور امرِ خلافت کو چھوڑ کر اپنے گھر والوں کے ساتھ رہنا میرے اور ربّ تعالیٰ کے مابین معاملے کو آسان کر دے گا تو میں یہ کر گزرتا لیکن مجھے اس معاملے کے آسان نہ ہونے ہی کا خوف ہے۔

خلیفہ کی انکساری:

﴿7341﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو ان کے بھائی آکر کہنے لگے: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو عُمَر بن عبدُ العزیز سمجھ کر بات کروں جسے آج آپ ناپسند کریں گے مگر کل (بروزِ قیامت) پسند کریں گے اور اگر چاہیں تو میں امیر المؤمنین سمجھ کر بات کروں جسے آج آپ پسند کریں گے لیکن کل ناپسند۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم مجھے عُمَر بن عبدُ العزیز سمجھ کر بات کرو جسے میں آج تو ناپسند کروں گا لیکن کل پسند کروں گا۔

رضائے الٰہی کیسے حاصل ہو؟

﴿7342﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبْلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے گھر ان کی نماز پڑھنے کی جگہ میں آیا، میں ان کا دینی خیر خواہ تھا اور وہ میری بات غور سے سنتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: ابراہیم! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: الٰہی! وہ کونسا عمل ہے جو تیرے عذاب سے بچائے؟ تیری رِضا دلائے؟ اور تیری ناراضی سے بچائے؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: زبان سے اِستغفار کرنا اور دل سے نادم ہونا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبْلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اعضاء سے گناہ چھوڑنا بھی فرمایا۔

اچھا عمل اور افضل عبادت:

﴿7343﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ العزیز بن رَوَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: ذکرِ خدا کے متعلق گفتگو کرنا اچھا عمل ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا افضل عبادت ہے۔

﴿7344﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام ابو عَمْرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب میں تم میں سے ہر ایک کو لشکر کا امیر بناؤں گا؟ ان کے بیٹے اِبنِ حارثیہ نے کہا: آپ ہمیں وہ کام کیوں دے رہے ہیں جسے خود نہیں کرنا چاہتے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم میرے بچھونے کو دیکھ رہے ہو جو بوسیدہ ہو چکا ہے، مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ تم اسے اپنے موزوں سے میلا کر و تو میں یہ کیسے گوارا کر سکتا ہوں کہ تم مجھ پر میرا دین میلا کر دو۔

سادہ غذا:

﴿7345﴾... حضرتِ سیِّدُنا نُعَیم بن سلامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ اُبلے ہوئے لہسن کو زیتون کے تیل اور نمک کے ساتھ تناول فرما رہے ہیں۔

تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا:

حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کو جب کوئی ناپسندیدہ معاملہ پیش آتا تو فرماتے: تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا، عنقریب اچھا ہو جائے گا۔

موت کا سبب:

﴿7346﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ محمد بن عبدُ الملک بن مروان نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنْتِ عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے پوچھا: جس مرض میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کا وصال ہوا، آپ کے خیال میں اس کے لاحق ہونے کا سبب کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں اس کا سبب ''خوفِ خدا'' تھا۔

بزرگوں کے اَقوال کی پیروی کرو:

﴿7347﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: سلف صالحین کی رائے کو مضبوطی سے تھامے رہو، ان کے خلاف پر عمل نہ کرو کیونکہ وہ تم سے بہتر اور تم سے زیادہ علم والے تھے۔

فاسق وفاجر کے جلاد سے مدد نہ لی:

﴿7348﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ جب ابو مسلم مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ آیا تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز نے اسے مقامِ دابِق سے واپس بھیج دیا اور فرمایا: مسلمان اپنے دشمن سے جنگ کرنے کے لئے اس جیسے لوگوں سے مدد نہیں لیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے جنگی اِمداد میں دو ہزار دینار دیئے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے بدلے اسے تین ہزار دینار لوٹائے پھر وہ مقامِ دابِق سے طَرابُلُس چلا گیا۔ آپ نے ایسا اس وجہ سے کیا کہ وہ حجاج بن یوسف کا جلاد تھا اور اس کا تعلق قبیلہ بنو ثقیف سے تھا۔

مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی:

﴿7349﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے مال سے روز کا ایک درہم مسلمانوں کو کھانا کھلانے کے لئے مقرر کر رکھا تھا اور خود بھی ان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ آپ ذِمّیوں کے پاس جاتے تو وہ آپ کو تازہ ترکاری، سبزیاں اور اپنے کھانوں میں استعمال ہونے والی ان جیسی دیگر اشیاء پیش کیا کرتے تو آپ ان کو اس سے بڑھ کر دیتے اور ان کے ساتھ کھاتے، اگر وہ آپ سے تحائف وغیرہ قبول نہ کرتے تو آپ بھی ان کی کوئی چیز نہ کھاتے۔ البتہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلمانوں سے کوئی چیز نہیں لیتے تھے۔

فکرِ آخرت:

﴿7350﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے دل میں ایک بات کھٹک رہی تھی، میں نے چاہا کہ ان سے کہہ دوں۔ چنانچہ میں نے ان سے عرض کی: مجھے کسی نے یہ بات بتائی ہے کہ جو لوگوں پر حاکم ہو مگر ان کی غربت و محتاجی پر توجہ نہ دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی محتاجی سے صرفِ نظر فرمائے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہو؟ پھر کافی دیر تک اپنا سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے۔ میں نے انہیں اس معاملے میں فکرمند پایا حالانکہ وہ لوگوں کی خبر گیری کیا کرتے تھے۔

گورنروں کو نماز کی تاکید:

﴿7351﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حکومتی عہدے داروں کو مکتوب بھیجا جس کا مضمون یہ تھا: نماز کے وقت دیگر مشغولیات سے دور رہو کیونکہ جو نماز کو ضائع کرتا ہے وہ دیگر اسلامی شعار کو اس سے بھی زیادہ ضائع کرتا ہوگا۔

﴿7352﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا ابو عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جو دل سے موت کو قریب جانتا ہے وہ اپنے پاس موجود اشیاء کو کافی خیال کرتا ہے۔

خوفِ خدا کا عالَم:

﴿7352﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس موت کا ذکر کیا جاتا تو آپ کے جوڑ کانپ اٹھتے۔

﴿7353﴾... حضرتِ سیِّدُنا قدّاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب موت کا تذکرہ ہوتا تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ذبح ہونے والے پرندے کی طرح کانپ رہے ہوتے اور اتنا روتے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔

نزعِ روح میں آسانی کیوں پسند نہیں؟

﴿7354-55﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اگر یہ خلافِ سنت نہ ہوتا تو میں قسم کھالیتا کہ دنیا کی کسی چیز پر اس وقت تک خوش نہیں ہوں گا حتّٰی کہ میں یہ نہ جان لوں کہ موت کے وقت میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے چہروں پر میرے بارے میں کیا تاثرات ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ نزع کے وقت مجھے آسانی ملے کیونکہ یہی وہ آخری چیز ہے جس کے سبب مومن کو اجر دیا جاتا ہے۔

موت کی سختی گناہوں کا کفارہ ہے:

﴿7356﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھ پر موت کی سختیاں آسان کر دی جائیں کیونکہ یہی وہ آخری چیز ہے جو مسلمان کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔

﴿7357﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ نے یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت کی:

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ (پ۳۰، التکاثر: ۱، ۲)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

پھر مجھ سے فرمایا: اے میمون! میرے نزدیک قبر ایک ملاقات کا نام ہے اور ملاقاتی کو اپنے گھر یعنی جنت یا دوزخ کی طرف ضرور لوٹنا ہے۔

خوشی اگلے جہاں میں ہے:

﴿7358﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عُمَیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک عجمی لونڈی خریدی، ایک مرتبہ اس لونڈی نے کہا: میں نے لوگوں کو تو خوش ہوتے دیکھا ہے لیکن انہیں نہیں دیکھا۔ آپ نے کسی سے پوچھا: وہ کیا کہہ رہی تھی؟ آپ کو بتایا گیا کہ وہ ایسا ایسا کہہ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اس پر افسوس ہے! اسے بتاؤ کہ خوشی آگے ہے (یعنی مرنے کے بعد ملنے والی نعمتیں)۔

﴿7359﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا: ابو حازم! مجھے کوئی نصیحت کرو۔ میں نے کہا: لیٹ جایئے پھر تصور کیجئے کہ موت آپ کے سر پر ہے اب دیکھئے کہ اس وقت آپ جو پسند کر رہے ہیں اسے فوراً اختیار کر لیجئے اور جو چیز ناپسند کریں اسے فوراً چھوڑ دیجئے۔

مختصر الفاظ میں بڑی نصیحت:

﴿7360﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے: "اما بعد! اے امیر المؤمنین! مرنے کے لئے طویل عرصہ زندہ رہنے کی کیا حیثیت ہے؟ ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کے لیے فنا ہونے والی زندگی سے حصہ لے لیجئے۔" وَالسَّلَام

جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ خط پڑھا تو رو کر فرمانے لگے: ابو سعید نے مختصر الفاظ میں بہت بڑی نصیحت کی ہے۔

غش کھا کر گر پڑے:

﴿7361﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عَبْدُ الحمید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس حضرت سابق بَربَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: اے سابق! مجھے مختصر اور جامع نصیحت کیجئے۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ نصیحت بلیغ بھی ہوگی۔ آپ نے فرمایا: کیجئے۔ تو انہوں نے یہ اشعار سنائے:

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَرْحَلْ بِزَادٍ مِّنَ التُّقٰی ۔۔۔ وَوَافَیْتَ بَعْدَ الْمَوْتِ مَنْ قَدْ تَزَوَّدَا

نَدِمْتَ عَلٰی اَنْ لَّا تَکُوْنَ شَرَکْتَہٗ ۔۔۔ وَ اَرْصَدْتَ قَبْلَ الْمَوْتِ مَا کَانَ اَرْصَدَا

ترجمہ: اگر آپ نے تقویٰ کو زادِ راہ نہیں بنایا اور مرنے کے بعد تقویٰ کو زادِ راہ بنانے والے شخص سے ملاقات ہوگی

تو اس جیسے عمل نہ کرنے پر آپ کو ندامت ہو گی لیکن جو کرنا تھا وہ تو آپ موت سے پہلے کر چکے۔

ان اشعار کو سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اتنا روئے کہ غَش کھا کر گر پڑے۔

موت کسی کی رعایت نہیں کرتی:

﴿7362﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس آیا، اس وقت ان کے پاس شاعر حضرت سابق بربری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی موجود تھے اور اشعار سنا رہے تھے، انہوں نے اپنے کلام کا اختتام ان اشعار پر کیا:

فَكَمْ مِنْ صَحِيْحٍ بَاتَ لِلْمَوْتِ اٰمِنًا اَتَتْهُ الْمَنَايَا بَغْتَةً بَعْدَ مَا هَجَعْ

فَلَمْ يَسْتَطِعْ اِذْ جَاءَهُ الْمَوْتُ بَغْتَةً فِرَارًا وَّلَا مِنْهُ بِقُوَّتِهِ امْتَنَعْ

فَاَصْبَحَ تَبْكِيْهِ النِّسَاءُ مُقَنَّعًا وَّلَا يُسْمِعُ الدَّاعِي وَاِنْ صَوْتَهُ رَفَعْ

وَقُرِّبَ مِنْ لَّحْدٍ فَصَارَ مَقِيْلَهُ وَفَارَقَ مَا قَدْ كَانَ بِالْاَمْسِ قَدْ جَمَعْ

فَلَا يَتْرُكُ الْمَوْتُ الْغَنِيَّ لِمَالِهِ وَلَا مُعْدِمًا فِي الْمَالِ ذَا حَاجَةٍ يَّدَعْ

ترجمہ:(١)...کتنے ہی تندرست موت سے بے خوفی کے عالَم میں رات گزار رہے تھے کہ سونے کے بعد موت نے انہیں آلیا۔ (٢)...اچانک موت آجانے پر وہ بھاگ سکے نہ ہی اپنی طاقت سے اسے روک پائے۔

(٣)...اس نے اس حال میں صبح کی کہ باپردہ عورتیں اس پر بَیْن کر رہی تھیں اور وہ کسی پکارنے والے کو سنا نہیں سکتا تھا اگرچہ اس کی آواز بلند ہی کیوں نہ ہو۔ (٤)...وہ قبر سے قریب ہوا اور قبر اس کا ٹھکانا بن گئی اور اس سے دور ہو گیا جو کل تک جمع کیا تھا۔ (٥)...موت کسی مال دار کو مال کی وجہ سے چھوڑتی ہے نہ ہی مال سے محروم محتاج کو۔

ان اشعار کو سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز روتے اور تڑپتے رہے حتّٰی کہ غش کھا کر گر گئے پھر ہم وہاں سے لوٹ آئے۔

باعمل عالِم کی صفات:

﴿7363﴾... حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کثرت سے یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

يُرٰى مُسْتَكِيْنًا وَّهُوَ لِلَّهْوِ مَاقِتٌ بِهٖ عَنْ حَدِيْثِ الْقَوْمِ مَا هُوَ شَاغِلُهٗ

وَاَزْعَجَهٗ عِلْمٌ عَنِ الْجَهْلِ كُلِّهٖ وَمَا عَالِمٌ شَيْئًا كَمَنْ هُوَ جَاهِلُهٗ

عَبُوْسٌ عَنِ الْجُهَّالِ حِيْنَ يَرَاهُمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنْهُمْ خَدِيْنٌ يُّهَازِلُهٗ

تَذَكَّرَ مَا يَبْقٰى مِنَ الْعَيْشِ اٰجِلًا فَاَشْغَلَهٗ عَنْ عَاجِلِ الْعَيْشِ اٰجِلُهٗ

ترجمہ:(١)...(عالِم باعمل)عاجزی وانکساری کرتا ہے، فضول کاموں سے دور رہتا ہے اور لوگوں کی باتوں سے صرفِ نظر کر کے اپنے کام سے کام رکھتا ہے۔(٢)...علم مکمل طور پر اسے جہالت سے مُتَنَفِّر کر چکا ہے اور عالم وجاہل برابر نہیں ہوتے۔(٣)...جاہلوں سے خشک رو رہتا ہے،ان میں کسی سے اس کا یارانہ نہیں کہ اس سے ہنسی مذاق کرے۔(٤)...کچھ عرصے بعد ملنے والی دائمی زندگی کو یاد کرتا ہے،موت کی یاد نے اسے جلد فنا ہونے والی زندگی سے غافل کر دیا ہے۔

دنیا سے خالی ہاتھ جانا ہے:

﴿7364﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

فَمَا تَزَوَّدَ مِمَّا كَانَ يَجْمَعُهٗ اِلَّا حَنُوْطًا غَدَاةَ الْبَيْنِ مَعَ خِرَقٍ

وَغَيْرَ نَفْحَةِ اَعْوَادٍ تُشَبُّ لَهٗ وَقَلَّ ذٰلِكَ مِنْ زَادٍ لِّمُنْطَلِقٍ

ترجمہ:(١)...صبح سویرے جب مردے کو لے جایا جا رہا ہوتا ہے تو اس کی جمع پونجی میں سے فقط چند کپڑے اور مُردوں کو لگائی جانے والی خوشبو ساتھ ہوتی ہے۔(٢)...نہ ہی مہکنے والی خوشبو مہیا ہوتی ہے کہ اسے دُھونی دی جائے اور قبر تک پہنچانے کے لئے تھوڑا سا سامان ساتھ ہوتا ہے۔

﴿7365﴾...حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس موت کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے یہ شعر پڑھا:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْمَوْتَ اَدْرَكَ مَنْ مَّضٰى فَلَمْ يَنْجُ مِنْهُ ذُوْ جَنَاحٍ وَّلَا ظُفُرْ

ترجمہ: کیا تم نے نہ دیکھا کہ پہلے والوں کو بھی موت نے آلیا پس موت سے کوئی پروں والا بچے گا نہ ناخن والا۔

پھر آپ نے سات دینار منگوائے اور انہیں صدقہ کر کے فرمایا: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اس لئے دیتے

ہیں تاکہ اس کی عطا کے حق دار بن جائیں۔

غافل کو نصیحت:

﴿7366-67﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمزہ زَیّات اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

نَهَارُكَ يَا مَغْرُوْرُ سَهْوٌ وَّغَفْلَةٌ ... وَلَيْلُكَ نَوْمٌ وَّالرَّدٰى لَكَ لَازِم

وَتَشْغَلُ فِيْمَا سَوفَ تَكْرَهُ غِبَّهُ ... كَذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا تَعِيْشُ الْبَهَائِم

ترجمہ: (۱)...اے دھوکے میں مبتلا ہونے والے! تیرا دن خطاؤں اور غفلتوں میں گزر رہا ہے اور رات سوتے ہوئے، تیری بربادی یقینی ہے۔

(۲)...جس میں تو مشغول ہے عنقریب اس کے انجام پر پچھتائے گا، چوپائے دنیا میں ایسی ہی زندگی جیتے ہیں۔

اس کے بعد قرآنِ کریم کی ان آیات کی تلاوت کرتے:

اَفَرَءَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ (پ۱۹، الشعرآء: ۲۰۵ تا ۲۰۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انھیں برتنے دیں پھر آئے اُن پر وہ جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں تو کیا کام آئے گا ان کے وہ جو برتتے تھے۔

﴿7368﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن غَزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ذکر کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

اَيَقْظَانُ اَنْتَ الْيَوْمَ اَمْ اَنْتَ نَائِمُ ... وَكَيْفَ يُطِيْقُ النَّوْمَ حَيْرَانُ هَائِم

فَلَوْ كُنْتَ يَقْظَانَ الْغَدَاةِ لَخَرَّقَتْ ... مَحَاجِرَ عَيْنَيْكَ الدُّمُوْعُ السَّوَاجِم

بَلْ اَصْبَحْتَ فِي النَّوْمِ الطَّوِيْلِ وَقَدْ دَنَتْ ... اِلَيْكَ اُمُوْرٌ مُّفْظِعَاتٌ عَظَائِم

نَهَارُكَ يَا مَغْرُوْرُ سَهْوٌ وَّغَفْلَةٌ ... وَلَيْلُكَ نَوْمٌ وَّالرَّدٰى لَكَ لَازِم

يَغُرُّكَ مَا يَبْلٰى وَتُشْغَلُ بِالْهَوٰى ... كَمَا غَرَّ بِاللَّذَّاتِ فِي النَّوْمِ حَالِم

وَتَشْغَلُ فِيْمَا سَوفَ تَكْرَهُ غِبَّهُ ... كَذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا تَعِيْشُ الْبَهَائِم

ترجمہ:(۱)... آج تُو جاگ رہا ہے یا سو رہا ہے ؟ اور حیران و سرگرداں شخص سو بھی کیسے سکتا ہے۔

(۲)...اور اگر تو صبح تک جاگنے والا ہوتا تو تیرے آنسوؤں کی برسات آنکھوں کی پُتلیاں پھاڑ دیتی۔

(۳)...بلکہ تو لمبی اور پر سکون نیند لے کر صبح کر رہا ہے اور بڑے اور بھیانک معاملات تیرے پاس آچکے ہیں۔

(۴)...اے دنیا کے دھوکے میں پڑنے والے! تیرا دن خطاؤں اور غفلتوں میں گزر رہا ہے اور رات سوتے ہوئے، تیری بربادی یقینی ہے۔(۵)... جیسے سونے والے کو خواب کی لذت نے دھوکے میں رکھا ایسے ہی فانی چیزوں نے تجھے دھوکے میں ڈال کر خواہشات میں گھیر رکھا ہے۔(۶)... جس میں تو مشغول ہے عنقریب اس کے انجام پر پچھتائے گا، چوپائے دنیا میں ایسی ہی زندگی جیتے ہیں۔

﴿7369﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے کسی رفیق نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا:

اِنَّمَا النَّاسُ ظَاعِنٌ وَّمُقِيْمُ فَالَّذِىْ بَانَ لِلْمُقِيْمِ عِظَهْ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعِيْشُ شَقِيًّا جِيْفَةَ اللَّيْلِ غَافِلَ الْيَقَظَهْ

فَاِذَا كَانَ ذَا حَيَاءٍ وَّدِيْنٍ رَاقَبَ الْمَوْتَ وَاتَّقَى الْحَفَظَهْ

ترجمہ:(۱)... بعض لوگ بعض کے مقابلے میں دنیا سے جلدی چلے جاتے ہیں تو اس چیز کی نصیحت کرو جو مقیم سے جدائی کا باعث بنتی ہے۔(۲)... بہت سے لوگ بد بختی کی زندگی جیتے ہیں رات کو بے جان ہوتے ہیں اور جاگتے ہیں تو غافل ہوتے ہیں۔(۳)...اگر وہ حیا اور دین والے ہوتے تو موت کو یاد رکھتے اور نگہبان فرشتوں سے ڈرتے۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے اوصاف پر مشتمل اشعار

﴿7370﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے ایک صاحبزادے کا بیان ہے: والد ماجد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کی قبر کی جگہ خرید لیں تو ہم نے وہ جگہ ایک راہب سے خرید لی۔ شاعر کہتا ہے:

اَقُوْلُ لَمَّا نَعَى النَّاعُوْنَ لِيْ عُمَرًا لَا يَبْعُدَنَّ قِوَامُ الْعَدْلِ وَالدِّيْنِ

قَدْ غَادَرَ الْقَوْمُ فِی اللَّحْدِ الَّذِیْ لَحَدُوْا　　بِدَیْرِ سَمْعَانَ قِسْطَاسَ الْمَوَازِیْنِ

ترجمہ: جب کسی نے مجھے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی وفات کی خبر دی تو میں نے کہا: عدل اور دین کا مددگار ہلاک نہ ہوگا۔ دِیرِ سَمْعان کے مقام پر لوگوں نے جو لحد بنائی تھی وہ اس میں عدل قائم کرنے والے کو چھوڑ آئے ہیں۔

﴿7371﴾... حضرتِ سیِّدُنا نافع بن ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ مدینہ کے کسی غلام نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

قَدْ غَیَّبَ الدَّافِنُوْنَ اللَّحْدَ اِذْ دَفَنُوْا　　بِدَیْرِ سَمْعَانَ جُرْثَانَ الْمَوَازِیْنِ

مَنْ لَّمْ یَکُنْ ھَمُّہٗ عَیْنًا یُفَجِّرُھَا　　وَلَا النَّخِیْلَ وَلَا رَکْضَ الْبَرَاذِیْنِ

ترجمہ: دفن کرنے والوں نے دِیرِ سَمْعان کے مقام پر لحد میں اس شخص کو چھپادیا جو بڑا عادل تھا۔ جسے تماشوں، کھجور کے باغات اور عجمی گھوڑوں کی دوڑ کا شوق نہ تھا۔

﴿7372﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ عائشہ نے عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی شان بیان کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

اَقُوْلُ لَمَّا نَعَی النَّاعُوْنَ لِیْ عُمَرَا　　لَا یَبْعُدَنَّ قِوَامُ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ

لَمْ تَلْھُہٗ عُمْرَہٗ عَیْنٌ یُّفَجِّرُھَا　　وَلَا النَّخِیْلُ وَلَا رَکْضُ الْبَرَاذِیْنِ

قَدْ غَیَّبَ الرَّامِسُوْنَ الْیَوْمَ اِذْ رَمَسُوْا　　بِدَیْرِ سَمْعَانَ قِسْطَاسَ الْمَوَازِیْنِ

ترجمہ: جب کسی نے مجھے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی وفات کی خبر دی تو میں نے کہا: راہِ حق اور دین کا مددگار ہلاک نہ ہوگا۔ انہوں نے اپنی زندگی میں تماشے، کھجور کے باغات اور عجمی گھوڑوں کی دوڑیں نہیں دیکھیں۔ آج لوگوں نے دِیرِ سَمْعان کے مقام پر اس شخص کو دفن کردیا جو بڑا عدل وانصاف کرنے والا تھا۔

قسم کی حفاظت:

﴿7373﴾... کثیر بن عبدُ الرحمٰن خُزاعی نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی شان میں یہ اشعار کہے:

هُوَ الْمَرْءُ لَا يُبْدِي اَسًى مِّنْ مُّصِيْبَةٍ وَّلَا فَرَحًا يَّوْمًا اِذَا النَّفْسُ سُرَّتْ

قَلِيْلُ الْاَلَايَا حَافِظٌ لِّيَمِيْنِهٖ فَاِنْ بَدَرَتْ مِنْهُ الْاَلِيَّةُ بَرَّتْ

ترجمہ: یہ وہ انسان ہے جو مصیبت کے وقت مایوسی اور دل کی خوشی کے وقت خوشی کا اظہار نہیں کرتا۔ قسمیں کم کھاتا ہے اور اپنی قسم کی حفاظت کرتا ہے، اِس نے جب بھی کسی بات پر قسم کھائی وہ پوری ہو کر رہی۔

وصال پر کہے جانے والے اشعار:

﴿7374﴾... مشہور شاعر جَریر نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی وفات پر یہ اشعار کہے:

تَنْعِي النُّعَاةُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَنَا يَا خَيْرَ مَنْ حَجَّ بَيْتَ اللهِ وَاعْتَمَرَا

حُمِّلْتَ اَمْرًا عَظِيْمًا فَاضْطَلَعْتَ بِهٖ وَسِرْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللهِ يَا عُمَرَا

اَلشَّمْسُ كَاسِفَةٌ لَّيْسَتْ بِطَالِعَةٍ تَبْكِي عَلَيْكَ نُجُوْمُ اللَّيْلِ وَالْقَمَرَا

ترجمہ: حج و عمرہ کرنے والوں میں سے سب سے بہتر شخص امیر المؤمنین کے وصال کی ہمیں خبر ملی۔ اے عُمَر! آپ کو جو بڑا معاملہ پیش آیا آپ نے اس پر صبر کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو اپنی رعایا میں جاری کیا۔ سورج کو گرہن لگ گیا وہ ظاہر نہیں ہو رہا اور رات کے چاند تارے آپ پر آنسو بہا رہے ہیں۔

﴿7375﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن صالح زُہری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمیں ایک قابلِ اعتماد شخص نے بتایا کہ حضرت مُحارِب بن دِثار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے جنازے میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کسی سے ایک صفحہ منگوایا اور کہا: لکھو، تو اس نے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم لکھی۔ آپ نے فرمایا: اِسے مٹا دو کیونکہ شعر کے لئے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم نہیں لکھی جاتی پھر آپ نے یہ اشعار کہے:

لَوْ اَعْظَمَ الْمَوْتُ خَلْقًا اَنْ يُّوَاقِعَهٗ لِعَدْلِهٖ لَمْ يُصِبْكَ الْمَوْتُ يَا عُمَرُ

كَمْ مِنْ شَرِيْعَةِ حَقٍّ قَدْ نَعَشْتَ لَهُمْ كَادَتْ تَمُوْتُ وَاُخْرٰى مِنْكَ تُنْتَظَرُ

يَا لَهْفَ نَفْسِيْ وَلَهْفَ الْوَاجِدِيْنَ مَعِيْ عَلَى الْعُدُوْلِ الَّتِيْ تَغْتَالُهَا الْحُفَرُ

ثَلَاثَةٌ مَّا رَاَتْ عَيْنَيَّ لَهُمْ شَبَهًا تَضُمُّ اَعْظُمَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ الْحُفَرُ

وَاَنْتَ تَتْبَعُهُمْ لَا زِلْتَ مُجْتَهِدًا سَقْيًا لَّهُمْ سُنَنٌ بِالْحَقِّ تَقْتَفِرُ

لَوْ كُنْتُ اَمْلِكُ وَالْاَقْدَارُ غَالِبَةٌ تَأْتِيْ رَوَاحًا وَّتِبْيَانًا وَّتَبْتَكِرُ

صَرَفْتُ عَنْ عُمَرَ الْخَيْرَاتِ مَصْرَعَهُ بِدَيْرِ سَمْعَانَ لٰكِنْ يَغْلِبُ الْقَدْرُ

ترجمہ: (۱)...اگر کسی کے عدل کی وجہ سے اس پر موت طاری نہ ہوتی تو اے عمر! آپ کو موت نہ آتی۔

(۲)...آپ نے حق کے بہت سے طریقوں کو زندہ کیا جو تقریباً مُردہ ہو چکے تھے ابھی تو آپ سے اور بھی بہت اُمیدیں تھیں۔(۳)...میں اور میرے ہمنوا اس انصاف پسند شخص پر غمزدہ ہیں جسے موت نے اچانک آلیا۔

(۴)...تین عَظِیْمُ الشّان ہستیوں کی مثل میری آنکھوں نے نہیں دیکھا جن کے مُبارک اَجسام مسجدِ نبوی کے اندر مزاروں میں آرام فرما ہیں۔

(۵)...آپ کسی پیاسے کی مانند ان حضرات کی اتباع میں کوشاں رہے اور ان کے طریقوں کو ٹھیک ٹھیک اپنایا اور حق کی راہیں آپ کی تلاش میں رہیں۔

(۶،۷)...اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں دیر سمعان پہنچنے والے حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی برکتوں، بھلائیوں کو روک لیتا مگر تقدیر غالب ہے اور تقدیریں غالب ہی رہتی ہیں جن کا نظارہ ہم صبح، دوپہر اور شام کرتے ہیں۔

﴿7376﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا انتقال ہوا تو فرزدق شاعر نے یہ اشعار کہے:

كَمْ مِنْ شَرِيْعَةِ حَقٍّ قَدْ شَرَعْتَ لَهُمْ كَانَتْ أُمِيْتَتْ وَأُخْرٰى مِنْكَ تُنْتَظَرُ

يَا لَهْفَ نَفْسِيْ وَلَهْفَ اللَّاهِفِيْنَ مَعِيْ عَلَى الْعُدُوْلِ الَّتِيْ تَغْتَالُهَا الْحُفَرُ

ترجمہ: آپ نے حق کے بہت سے طریقوں کو زندہ کیا جو تقریباً مردہ ہو چکے تھے ابھی تو آپ سے اور بھی بہت اُمیدیں تھیں۔ میں اور میرے ہمنوا اس انصاف پسند شخص پر غمزدہ ہیں جسے موت نے اچانک آلیا۔

کردار کے غازی:

﴿7377﴾...حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بنو اُمیہ کا جو بھی حکمران آیا اس نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بُرا بھلا کہا جبکہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے کبھی انہیں بُرا بھلا نہ کہا۔ ان کے بارے میں مشہور شاعر کُثَیِّر عَزّہ نے کہا:

وَلِیْتَ فَلَمْ تَشْتُمْ عَلِیًّا وَّلَمْ تَخِفْ　　بَرِیًّا وَّلَمْ تَتْبَعْ سَجِیَّۃَ مُجْرِم

وَقُلْتَ فَصَدَّقْتَ الَّذِیْ قُلْتَ بِالَّذِیْ　　فَعَلْتَ فَاَضْحٰی رَاضِیًا کُلُّ مُسْلِم

ترجمہ: آپ خلیفہ بنے لیکن آپ نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو کبھی بُرا بھلا نہیں کہا اور مخلوق سے خوف زدہ ہوئے نہ مجرمانہ عادتیں اپنائیں اور آپ نے جو کہا اس پر عمل کر کے سچ کر دکھایا اور ہر مسلمان آپ سے راضی ہو گیا۔

﴿7378﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللّٰہ بن عُمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹی حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس آکر کہنے لگیں: امیر المؤمنین! میں عبدُ اللّٰہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹی ہوں، میرے والدِ ماجد بدر میں حاضر ہوئے اور غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے۔ ان کی بات سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

تِلْکَ الْمَکَارِمُ لَا قَعْبَانِ مِنْ لَبَنٍ　　شِیْبَا بِمَاءٍ فَعَادَ بَعْدُ اَبْوَالًا

ترجمہ: یہ اعلیٰ ترین اوصاف ہیں، یہ پانی ملے ہوئے دودھ کے دو پیالے نہیں ہیں جو پیشاب بن کر لوٹ آئے۔

پھر فرمایا: جو کچھ لینا ہے بیان کیجئے پھر انہوں نے جو مانگا آپ نے انہیں وہ عطا فرما دیا۔

ایک جوڑے پر اِکتفا:

﴿7379﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک بار نمازِ جمعہ تاخیر سے پڑھائی۔ ہم نے ان سے پوچھا: امیر المؤمنین! آج آپ نے جمعہ کی نماز تاخیر سے کیوں پڑھائی؟ فرمایا: غلام کپڑے دھونے لے گیا تھا تو کپڑے اسی کے پاس رہ گئے تھے۔

راوی کہتے ہیں: اس جواب سے ہم نے اندازہ لگالیا کہ ان کے پاس اس کے علاوہ دوسرا کپڑا نہیں ہے پھر انہوں نے فرمایا: مجھے مدینے کے وہ دن یاد ہیں جب مجھے یہ خوف لاحق رہتا تھا کہ کہیں لباس کی یہ نعمت مجھ سے سَلب نہ ہو جائے اس کے بعد یہ شعر کہا:

قَضٰی مَا قَضٰی فِیْہَا مَضٰی ثُمَّ لَمْ تَکُنْ　　لَہٗ عَوْدَۃٌ اُخْرَی اللَّیَالِی الْغَوَابِر

ترجمہ: جو کچھ ماضی میں ہونا تھا ہو چکا اب آخری راتوں میں پلٹ کر آنے والا نہیں۔

آپ کا لباس:

﴿7380﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَادِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ العَزِیْز کی قمیص اور دیگر کپڑے ٹخنوں اور پنجوں کے درمیان تک ہوا کرتے تھے۔

﴿7481﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ ہونے کے باوجود حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ العَزِیْز کا لباس 12 درہم میں تیار کیا جاتا تھا جس میں قمیص، چادر، قَبا، پاجامہ، عمامہ اور ٹوپی شامل ہوتے۔

﴿7382﴾... حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن یعقوب کاہِلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ العَزِیْز پیوند لگا موٹا کپڑا پہنا کرتے تھے اور ان کا چراغ مٹی سے لیپے ہوئے تین بانسوں پر ہوا کرتا تھا۔

خلیفہ بننے سے پہلے اور بعد کی کیفیت:

﴿7383﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَباح بن ابوعُبَیْدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں تجارت کیا کرتا تھا، ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ العَزِیْز نے مجھ سے فرمایا: رَباح! میرے لئے اون اور ریشم کے بنے ہوئے دو جوڑے بنوا دو ایک اوپر پہننے کے لئے اور ایک نیچے۔ میں نے کسی کوتاہی کے بغیر وہ دونوں کپڑے بصرہ سے بنوائے اور ان کی خدمت میں پیش کر دیئے، انہوں نے غلام کو وہ کپڑے لے لینے کا حکم دیا۔ میں صبح کے وقت ان کے پاس آیا تو مجھ سے کہنے لگے: رَباح! اگر تمہارے بنائے ہوئے کپڑوں میں کھردرا پن نہ ہوتا تو کتنے اچھے ہوتے۔ لیکن جب آپ خلیفہ بنے تو مجھ سے فرمایا: رباح! میرے لئے ان ہَرَوِی جُبّوں میں روئی کا کام کر کے ایسے جبے بناؤ جن میں کچھ خَساست ہو۔ میں نے ان کے لئے تین ٹکڑے خریدے پھر انہیں کاٹ کر دو کُھردُرے جبے بنائے اور ان کے پاس لے آیا، آپ انہیں لے کر مجھ سے فرمانے لگے: رباح! اگر تمہارے بنائے ہوئے کپڑوں میں نرمی نہ ہوتی تو یہ کتنے اچھے ہوتے۔ یہ سن کر مجھے ان کی پہلی اور بعد والی باتیں یاد آ گئیں (کہ ان میں کتنا فرق ہے)۔

آپ کا تقویٰ:

﴿7384﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسلم اُموی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت شمع کی روشنی میں کاتب کچھ لکھ رہا تھا اور امیر المؤمنین مسلمانوں کے معاملات کا جائزہ لے رہے تھے، جب کاتب چلا گیا تو شمع بجھا دی گئی اور امیر المؤمنین کے پاس ایک چراغ لایا گیا، جب میں ان کے قریب ہوا تو ان کی قمیص پر دونوں کاندھوں کے بیچ ایک پیوند لگا ہوا دیکھا۔ پھر وہ میرے معاملے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

﴿7385﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَوف بن مُہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے بیٹھتے تو اس وقت شمع روشن کر دی جاتی اور جیسے ہی ان سے فارغ ہوتے شمع بجھا کر اپنا چراغ جلا لیتے۔

اُمت سے محبت:

﴿7386﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ مَنْ کَانَ فِیْ صَلَاحِہٖ صَلَاحٌ لِّاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْ مَنْ کَانَ فِیْ ھَلَاکِہٖ صَلَاحٌ لِّاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے سلامتی عطا فرما جس کی سلامتی میں امت محمدیہ کا بھلا ہو، اے میرے مولیٰ! اسے ہلاک کر دے جس کی ہلاکت سے امت محمدیہ کا بھلا ہو۔''

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو وقوفِ عرفہ میں دیکھنے والے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ وہ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے یوں دعا مانگ رہے تھے: ''اَللّٰھُمَّ زِدْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اِحْسَانًا وَّ رَاجِعْ مُسِیْئَھُمْ اِلَی التَّوْبَۃِ یعنی اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! امّتِ محمدیہ پر مزید احسان فرما اور ان میں موجود گنہگاروں کو توبہ کی توفیق عطا فرما۔'' پھر اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دعا کی: ''اَللّٰھُمَّ وَحُطَّ مِنْ وَّرَائِھِمْ بِرَحْمَتِکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی رحمت سے ان کے گناہوں کو معاف فرما دے۔''

تلاوتِ قرآن کا انداز:

﴿7387﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن سعید مُؤَذِّن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں اور حضرتِ

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز مقام سُوَیداء میں تھے، میں نے عشاء کی اذان دی تو آپ نماز پڑھ کر ایک کشادہ مکان میں تشریف لے گئے، تھوڑی دیر اندر رہنے کے بعد باہر تشریف لائے اور دو مختصر رکعتیں ادا کیں پھر اِحتِبا[1] کی حالت میں بیٹھ گئے اور سورۂ اَنفال کی تلاوت کرنے لگے اور اسے بار بار دُہراتے رہے، جب بھی کوئی خوف دلانے والی آیت پڑھتے تو گڑگڑانے لگتے اور جب بھی کوئی رحمت والی آیت پڑھتے تو دعا کرنے لگتے۔ یہ سلسلہ جاری رہا حتّٰی کہ میں نے فجر کی اذان دی۔

نیک لوگوں کے ساتھ مرنے کی تمنا:

﴿7388﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت عبدُ الاعلیٰ بن ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آکر کہنے لگے: امیر المؤمنین! جب تک آپ کی زندگی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو تندرست رکھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو نضر! تقدیر کا فیصلہ تو ہو چکا اب یوں کہو: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو پاکیزہ زندگی اور نیکوں کے ساتھ موت عطا فرمائے۔

خلافت سے پہلے اور خلافت کے بعد:

﴿7389﴾... علی بن بَذِیمہ کا بیان ہے: جب میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو مدینہ منورہ میں دیکھا اس وقت آپ سب سے عمدہ لباس پہنتے، سب سے اعلیٰ خوشبو لگاتے اور سب سے زیادہ اِترا کر چلتے تھے پھر (خلیفہ بننے کے بعد) میں نے انہیں راہبوں (دنیاوی نعمتوں سے کنارہ کش رہنے والے شخص) کی طرح چلتے دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا یہ معاملہ دیکھنے کے بعد اگر کوئی تم سے کہے کہ چال تو طبیعت میں شامل ہوتی ہے (یعنی بدل نہیں سکتی) تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔

﴿7390﴾... حضرتِ سیِّدُنا غیلان بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے کھیتی باڑی کی، شامیوں کا ایک لشکر وہاں سے گزرا تو انہوں نے میرا کھیت خراب کر دیا۔ اس کی عرضی سن کر آپ نے اس کے بدلے اسے

1... احتبا کی صورت یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کرکے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے اس قسم کا بیٹھنا تواضع اور انکسار میں شمار ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۳۲)

10ہزار درہم دے دیئے۔

سب سے بڑا احمق کون؟

﴿7391﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی مجلس میں بیٹھنے والوں سے فرمایا: مجھے یہ بتاؤ کہ لوگوں میں سب سے زیادہ احمق کون ہے؟ لوگوں نے کہا: وہ شخص جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے بیچ دے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بڑے احمق کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا: ضرور بتایئے۔ فرمایا: وہ شخص جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے بیچ دے۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی نصیحتیں:

﴿7392﴾... حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن عبدُ اللہ بن بَشّار سُلَمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! قیامت کا دن تمہیں ہر گز ہلاکت میں نہ ڈالے اور نہ تم پر طویل ہو پس جسے موت آگئی اس پر قیامت قائم ہو گئی، اب وہ نیکیوں میں اضافہ کر سکتا ہے نہ اپنے گناہوں کا اِزالہ کر سکتا ہے، خلافِ سنت کام کرنے میں کسی کے لئے سلامتی نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں، سن لو! تم خلیفہ کے ظلم سے بھاگنے والے شخص کو گناہ گار کہتے ہو۔ جان لو کہ گناہ گار کہلانے کا حق دار ظالِم خلیفہ ہے۔

جھگڑوں سے بچو:

﴿7393﴾... حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جھگڑوں اور بحث و مباحثہ سے بچو کیونکہ اس کے فتنے سے کوئی بھی نہیں بچ پاتا اور نہ اس کی اصل وجہ کوئی جان پاتا ہے۔

سب سے بڑا خبیث:

﴿7394﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن حسان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اگر بروزِ قیامت دنیا کی تمام قومیں خبیث لوگوں کا مقابلہ کریں، ہر قوم اپنے اپنے خبیث کو مقابلے میں لائے تو ہم حجاج بن یوسف کو پیش کر کے سب پر غالب آجائیں گے۔

﴿7395﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خط لکھا کہ یہود ونصاریٰ کو مسلمانوں کی مسجد میں داخل ہونے سے روکو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان پر عمل کرو:

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَاۚ (پ١٠، التوبۃ:٢٨)

ترجمۂ کنز الایمان: مشرک نرے (بالکل) ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں۔

خط میں یہ بھی لکھا کہ تیر اندازوں کا صبح وشام نشانے بازی کرنا مسجد کی تعمیر ہے اور یہ لکھا کہ جس نے جھگڑوں کے لئے اپنے دین کو نشانہ بنایا تو وہ زیادہ تر اسی کام میں مصروف رہے گا۔

احیائے سنت کا جذبہ:

﴿7396﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَون بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے (جب اپنے بیٹے کو دفنایا تو) ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے دیکھ کر فرمایا: سنو! جب گفتگو کرو تو بائیں ہاتھ سے اشارہ نہ کیا کرو بلکہ دائیں ہاتھ سے اشارہ کیا کرو۔ اس شخص نے کہا: میں نے آج تک ایسا نہیں دیکھا کہ کسی نے اپنے عزیز ترین کو دفن کیا اور اس (غم) کے باوجود وہ میرے بائیں کے بجائے دائیں ہاتھ کو اہمیت دینے کی نصیحت کر رہا ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی چیز واپس لے لے تو اس کی یاد میں نہیں پڑنا چاہیے۔

ناک کیوں بند کی؟

﴿7397﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَیَّان بن نافع بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن محمد سعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھے سُلیمان بن عبدُ الملک کے پاس کچھ تحفوں کے ساتھ بھیجا، وہ مقام دابق میں تھا، ہمارے پہنچنے سے قبل وہ مر چکا تھا اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خلیفہ بنایا دیا گیا تھا، ہم ان کے پاس گئے اور انہیں اسی طرح تحائف پیش کئے جس طرح سلیمان بن عبدُ الملک کو پیش کرتے

تھے، ان تحائف میں تقریباً پانچ چھ سو رطل عنبر اور بہت ساری مشک بھی شامل تھی۔ خدام نے وہ تحفے لے کر ان کی خدمت میں پیش کر دیئے، وہاں مشک کی خوشبو پھیل گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ناک پر آستین رکھ کر غلام سے کہا: اسے یہاں سے اٹھا لو کیونکہ اس خوشبو سے نفع اٹھایا جا رہا ہے۔ پھر فرمانے لگے: اے ابو ایوب! (یہ سلیمان بن عبدُ الملک کی کنیت ہے) اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، اگر آپ زندہ ہوتے تو اس میں ہمارا بڑا حصہ ہوتا۔ چنانچہ اس خوشبو کو وہاں سے اٹھا لیا گیا۔

﴿7398-99﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس یمن سے عنبر لایا گیا تو آپ نے ناک پر کپڑا رکھ لیا، مُزاحِم نے عرض کی: امیر المؤمنین! یہ تو فقط اس کی خوشبو ہے۔ آپ نے فرمایا: مُزاحم تم پر افسوس ہے! خوشبو کا نفع اسے سونگھنا ہی تو ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ ہاتھ ناک پر رکھے ہی رہے حتّٰی کہ عنبر کو وہاں سے اٹھا لیا گیا۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تبرکات:

﴿7400﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چارپائی، عصائے مُبارَک، پانی پینے کا پیالہ، بڑا پیالہ، کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تکیہ، کمبل اور چادر تھی۔ جب آپ کے پاس قریش کی کوئی جماعت آتی تو ان سے فرماتے: یہ اس بابرکت ذات کے تبرکات ہیں جن کے وسیلے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں عزت بخشی، تمہاری مدد کی، تمہیں مُستحکم کیا اور فلاں فلاں نعمتیں دیں۔

شعرا آپ کے دروازے پر:

﴿7401﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ بن بدر بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو حسبِ معمول حجاز اور عراق کے شُعرا نے ان کے دربار کا رُخ کیا اور بڑے بڑے شُعَرا مثلاً نُصَیب، جَرِیر، فَرَزدَق، اَحوص، کُثَیِّر اور حجاج قضاعی وغیرہ آئے اور مہینہ بھر قیام کیا لیکن انہیں محفل میں داخلے کی اجازت نہ ملی حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو ان شعرا کی کسی نصیحت یا بصیرت سے کچھ واسطہ نہیں تھا، آپ کے نزدیک اہلِ نصیحت و بصیرت، ہم نشیں اور وزیر و مشیر

عُلَماوفُقَہاء اور وہ لوگ تھے جنہیں متقی سمجھا جاتا تھا، یہ حضرات اَطراف سے بلائے جاتے تھے۔ ایک دن اِتّفاقاً جریر شاعر نے حضرتِ سیِّدُنا عَون بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آتے دیکھا، آپ بڑے متقی، پرہیز گار اور فقیہ عالِمِ دین تھے نیز گفتگو میں حَسَن بن ابُوالحسن کی طرح فصیح و بلیغ تھے، جریر نے دیکھا کہ آپ عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں پاجامہ ٹخنوں سے اوپر پہنے اور سر سے چپکی کان کی لو تک بڑھی ہوئی زلفوں پر عمامہ باندھے اور اس کا شِملہ آگے لٹکائے ہوئے آئے تو اس نے اپنی ناقدری کا اِظہار اِن اَشعار میں کیا:

يَا اَيُّهَا الْقَارِئُ الْمُرْخِيْ عِمَامَتَهُ ۔۔۔ هٰذَا زَمَانُكَ اِنِّيْ قَدْ مَضٰى زَمَنِيْ

اَبْلِغْ خَلِيْفَتَنَا اِنْ كُنْتَ لَاقِيَهِ ۔۔۔ اَنِّيْ لَدَى الْبَابِ كَالْمَشْدُوْدِ فِيْ قَرَنِيْ

ترجمہ: اے عمامے کا شملہ لٹکا کر رکھنے والے عالم! یہ تمہارا زمانہ ہے، میرا زمانہ گزر گیا۔ اگر ہمارے خلیفہ سے ملاقات ہو تو انہیں پیغام پہنچا دینا کہ میں دروازے پر بیڑیوں میں جکڑے شخص کی طرح پڑا ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: جریر ہوں۔ آپ نے فرمایا: میری عزت تم پر حلال نہیں ہے (یعنی میری ہَجْو کرکے مجھے رسوا نہ کرنا)۔ اس نے کہا: آپ میرا ذکر خلیفہ سے کیجئے گا۔ آپ نے فرمایا: اگر موقع ملا تو کردوں گا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس گئے، انہیں سلام کیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی پھر کچھ گفتگو اور نصیحت کے بعد کہا: جریر شاعر دروازے پر کھڑا ہے، آپ اس سے میری عزت بچا لیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اسے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ اس نے حاضر ہو کر عرض کی: امیر المؤمنین! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نصیحت آموز کلام پسند کرتے ہیں، پُر تفریح کلام پسند نہیں کرتے، آپ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اجازت دی تو اس نے یہ اشعار کہے:

لَجَّتْ اُمَامَةُ فِيْ لَوْمِيْ وَمَا عَلِمَتْ ۔۔۔ عَرْضَ الْيَمَامَةِ رَوْحَاتِيْ وَلَا بَكَرِيْ

مَا هَوَّمَ الْقَوْمُ مُذْ شَدُّوْا رِحَالَهُمْ ۔۔۔ اِلَّا غِشَاشًا لَدٰى اِعْضَادِهَا الْيُسَرِ

يَصْرُخْنَ صَرْخَ خَصِيِّ الْمَعْزَاءِ اِذْ ۔۔۔ وَقَدَتْ شَمْسُ النَّهَارِ وَعَادَ الظِّلُّ لِلْقَمَرِ

زُرْتُ الْخَلِيْفَةَ مِنْ اَرْضٍ عَلٰى قَدَرٍ ۔۔۔ كَمَا اَتٰى رَبَّهٗ مُوْسٰى عَلٰى قَدَرِ

اِنَّا لَنَرْجُوْ اِذَا مَا الْغَيْثُ اَخْلَفَنَا مِنَ الْخَلِيْفَةِ مَا نَرْجُوا مِنَ الْمَطَرِ

اَاَذْكُرُ الضُّرَّ وَالْبَلْوٰى الَّتِيْ نَزَلَتْ اَمْ تَكْتَفِيْ بِالَّذِيْ نُبِّئْتَ مِنْ خَبَرِ

مَا زِلْتُ بَعْدَكَ فِيْ دَارٍ تَقَحَّمُنِيْ وَضَاقَ بِالْحَيِّ اِصْعَادِيْ وَمُنْحَدِرِيْ

لَا يَنْفَعُ الْحَاضِرُ الْمَجْهُوْدُ بَادِيْنَا وَلَا يَعُوْدُ لَنَا بَادٍ عَلٰى حَضَرِ

كَمْ بِالْمَوَاسِمِ مِنْ شَعْثَاءَ اَرْمَلَةٍ وَّمَنْ يَتِيْمٍ ضَعِيْفِ الصَّوْتِ وَالنَّظَرِ

اَذْهَبْتَ خِلْقَتَهٗ حَتّٰى دَعَا وَدَعَتْ يَا رَبِّ بَارِكْ لِطُرِّ النَّاسِ فِيْ عُمَرِ

مِمَّنْ يَعُدُّكَ تَكْفِيْ فَقْدَ وَالِدِهٖ كَالْفَرْخِ فِي الْوَكْرِ لَمْ يَنْهَضْ وَلَمْ يَطِرِ

هٰذِيْ الْاَرَامِلُ قَدْ قَضَّيْتَ حَاجَتَهَا فَمَنْ لِّحَاجَةِ هٰذَا الْاَرْمَلِ الذَّكَرِ

ترجمہ:(۱)...اُمامہ مجھے طعنے دینے لگی اور مقامِ یمامہ کے میدان نے میری صبح وشام کی آمدورفت کو نہ جانا۔

(۲)...لوگوں نے جب سے کجاوے کسے ہیں انہیں فقط تھوڑی سی نیند آئی کیونکہ ان کے پاس دولت ہے۔

(۳)...انہوں نے آپ سے اس طرح رو رو کر فریادیں کیں جیسے خصی مینڈھے اس وقت کرتے ہیں جب دن کی روشنی آجاتی اور چاند کی روشنی لوٹ جاتی ہے۔

(۴)...میں نے اتنی دور سے آکر خلیفہ سے ملاقات کی جتنی دور سے موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس آئے تھے۔

(۵)...بادلوں کے ہوتے ہوئے ہمیں جتنی امید بارش کی ہوتی ہے وہی ہم خلیفہ سے رکھتے ہیں۔

(۶)...میں اپنے اوپر واقع ہونے والی تنگی اور مصیبت کا ذکر کروں یا وہ (مال) مجھے کافی ہے جس کی آپ خوشخبری دینے والے ہیں۔(۷)... آپ کے خلیفہ بننے کے بعد سے میں ایسے گھر میں رہا جس نے مجھے دُبلا کر دیا اور قبیلے کی وجہ سے میرا چڑھنا اور اترنا مشکل ہوگیا۔

(۸)...شہری ہمارے محنتی دیہاتی کو کوئی فائدہ پہنچاتا ہے نہ ہی شہر میں ہمارے پاس کوئی دیہاتی لوٹ کر آتا ہے۔

(۹)...حج کے موسم میں کتنی ہی بیوائیں ایسی آئیں جن کے بال غبار آلود ہیں اور وہ یتیم جن کی آواز اور بینائی کمزور ہوتی ہے۔

(۱۰)... آپ نے ان کی حالت کو بدل دیا حتّٰی کہ وہ عورتیں اور بچے دعا کرنے لگے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! لوگوں کے لئے عُمَر بن عبدُالعزیز کو بابرکت بنادے۔

(۱۱)...جو آپ کو اپنا ولی سمجھتا ہے اس کے والد کی عدم موجودگی میں آپ اس کی کفالت اس طرح فرماتے ہیں جیسے پرندہ اپنے اس بچے کی کفالت کرتا ہے جو اپنے گھونسلے میں کھڑا ہو سکتا ہے نہ اڑ سکتا ہے۔

(۱۲)...آپ نے ان بیواؤں کی حاجتوں کو تو پورا کر دیا لیکن جس کی بیوی مر چکی ہو اس کی ضرورت کون پورا کرے گا۔

اس کے اشعار سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمانے لگے: تم تو اپنی کوشش کا بیان کر رہے ہو۔ جریر نے کہا: جو چیز آپ اور مجھ سے پوشیدہ ہے وہ اس سے زیادہ سخت ہے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حجاز کے فُقَرا کے لئے غلہ، کپڑے اور نَقدی سمیت ایک قافلہ بھیجنے کا حکم دیا اور جَرِیر سے پوچھا: تم کس گروہ سے تعلق رکھتے ہو؟ مہاجرین سے یا اَنصار سے یا اُن کے اَعِزا واَقرِبا سے یا مُجاہِدین سے یا ان میں سے ہو جنہوں نے اس غنیمت پر مُزاحمت کی اور مسلمانوں کے دشمنوں پر حملہ کیا؟ اس نے کہا: میں ان میں سے کسی سے بھی نہیں ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تو میں مسلمانوں کے اس مال میں تمہارا کوئی حصہ نہیں سمجھتا۔ اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں میرا حق مقرر فرمایا ہے اگرچہ آپ نہ دیں۔ آپ نے فرمایا: تمہاری خرابی ہو! تمہارا کون سا حق ہے؟ اس نے کہا: میں مسافر ہوں۔ دُور دراز سے سفر کر کے آپ کے دروازے پر آکر ٹھہرا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اچھا! تب تو میں تمہیں اپنے مال سے دوں گا پھر اپنے وظیفے میں سے بچے ہوئے 20 درہم منگوائے اور اسے دے کر فرمایا: یہ میرے وظیفے میں سے بچنے والے درہم ہیں اور مسافر کو اپنے ہی مال سے دیا جا سکتا ہے، اگر اس سے زیادہ بچ جاتے تو وہ بھی دے دیتا۔ اسے لے لو اور چاہو تو اچھے لفظوں میں یاد کرو یا مذمت کرو۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! میں تو آپ کی مدح کروں گا۔ جب وہ دربارِ خلافت سے باہر نکلا تو دوسرے شعرا نے بے تابی سے پوچھا: ابو حَرزَہ! معاملہ کیسا رہا؟ جَرِیر نے جواب دیا: ''اپنا راستہ ناپو کیونکہ میں ایسے شخص کے پاس سے آرہا ہوں جو شُعَرا کو نہیں فقیروں کو دیتا ہے۔'' پھر یہ شعر کہا:

وَجَدْتُ رُقَى الشَّيْطَانِ لَا تَسْتَفِزُّهُ ۞ وَقَدْ كَانَ شَيْطَانِيْ مِنَ الْجِنِّ رَاقِيَا

ترجمہ: میں نے دیکھا کہ شیطان کا مَنتَر ان پر اثر نہیں کرتا حالانکہ میرا شیطان جن ان پر منتر پڑھ رہا تھا۔

﴿7402﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم کسی اور کی عقل پر نہیں جیتے کہ اس کے گمان کے مطابق زندگی گزاریں۔

منصبِ خلافت کی زینت:

﴾7403﴿... حضرتِ سیِّدُنا جعونہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: امیر المؤمنین! آپ سے پہلے کے خُلَفا کو خلافت نے زینت بخش دی تھی جبکہ آپ نے خلافت کو زینت بخش دی ہے، آپ شاعر کے اس قول کے مِصداق ہیں:

وَاِذَا الدُّرُّ زَانَ حُسْنَ وُجُوْہٍ كَانَ لِلدُّرِّ حُسْنُ وَجْهِكَ زَيْنَا

ترجمہ: موتی چہرے کے حسن کو زینت دیتا ہے جبکہ آپ کا مکھڑا موتی کے حسن کو زینت بخشتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (ناپسندیدگی کی وجہ سے) منہ پھیر لیا۔

غلام کی نصیحت:

﴾7404﴿... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کَعْب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو لکھا کہ آپ اپنے (انتہائی نیک اور عبادت گزار) غلام سالم کو فروخت کر دیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں اسے مدبر[2] بنا چکا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: میری ان سے ملاقات کروائیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملاقات کے لئے حاضر ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ان سے کہا: تم جانتے ہو کہ میں کیسی مصیبت میں گرفتار ہوں، بخدا! مجھے نجات نہ پانے کا خوف لاحق ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اگر واقعی ایسی بات ہے تو آپ نجات پا لیں گے ورنہ وہی ہو گا جس کا آپ کو خوف ہے۔ آپ نے فرمایا: سالم! مجھے کوئی نصیحت کرو۔ انہوں نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے ایک اجتہادی خطا ہوئی تھی جس کی وجہ سے انہیں جنت سے زمین پر بھیج دیا گیا اور آپ بے شمار خطائیں کر کے جنت

---

[2] ... مدبر وہ غلام جس کی نسبت مولیٰ (آقا) نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

میں داخلے کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔

﴿7405﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن زُرارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک قابلِ اعتماد شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے کسی کے سالم نامی غلام کو رضائے الٰہی کی خاطر بھائی بنایا تھا، خلیفہ بننے کے بعد ایک دن آپ نے اسے بُلوا کر کہا: مجھے نجات نہ پانے کا خوف لاحق ہے۔ اس نے کہا: اگر آپ خوفزدہ ہیں تو اچھی بات ہے لیکن مجھے آپ کے بے خوف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک بندے (یعنی حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام) کو ایک گھر (یعنی جنت) میں رکھا ان سے ایک اجتہادی خطا ہوئی تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس گھر سے زمین پر بھیج دیا جبکہ ہم بے شمار گناہ کرنے کے باوجود اس گھر میں رہنے کی امید کرتے ہیں۔

میت کے لواحقین کو نصیحت:

﴿7406﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا ایک دوست تھا، اس کے انتقال پر آپ کو اطلاع دی گئی تو آپ تعزیت کے لئے اس کے گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے، وہ میت کے پاس بلند آواز سے رو رہے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا: تمہارا یہ رفیق تمہیں رزق نہیں دیتا تھا اور جو تمہیں رزق دیتا ہے وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آسکتی، تمہارا یہ ساتھی تمہاری قبریں ٹھیک نہیں کرے گا بلکہ اس نے اپنی قبر میں جانا ہے، تم میں سے ہر ایک کی اپنی قبر ہے خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس کی تیاری کرنا ضروری ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کو پیدا کرتے ہی اس کی ویرانی اور اس میں رہنے والوں کے لئے فنا کا فیصلہ فرما چکا ہے، جس گھر میں خوشی آتی ہے وہاں غم بھی ضرور آتا ہے، ہر ملنے والے کو بچھڑنا ہے، باقی رہنے والی ذات صرف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ہے جو زمین اور اس میں موجود ہر شے کا مالک ہے، رونے والے کو چاہیے کہ خود پر روئے کیونکہ آج تمہارا ساتھی جہاں جا چکا ہے کل تم سب کو بھی وہیں جانا ہے۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا صبر:

﴿7407﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن سَبرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے بیٹے عبدُ الملک، آپ کے بھائی سہل بن عبدُ العزیز اور غلام مزاحم کا یکے بعد دیگرے کچھ ہی دنوں میں وصال ہو گیا تو ربیع بن سبرہ نے عرض کی: امیر المؤمنین! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اجرِ عظیم عطا

فرمائے! میں نے کبھی کسی کو اتنی مصیبت میں مبتلا نہیں پایا جتنی مصیبتیں اُوپر تلے آپ کو پہنچی ہیں۔ بخدا! میں نے نہ تو کبھی آپ کے بیٹے جیسا کوئی بیٹا دیکھا، نہ آپ کے بھائی جیسا کوئی بھائی دیکھا اور نہ ہی آپ کے غلام جیسا کوئی غلام دیکھا۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گردن جھکالی۔ میرے پاس ٹیک لگائے بیٹھے ایک شخص نے کہا: تم نے امیر المؤمنین کو مزید غمزدہ کر دیا۔ آپ نے اپنا سر اٹھا کر فرمایا: ربیع! تم نے ابھی کیا کہا تھا؟ میں نے وہ سب دُہرایا تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے ان کی موت کا فیصلہ کر دیا ہے! مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ واقعات رونما نہ ہوتے۔

بیٹے کی وفات پر حمدِ باری تعالیٰ:

﴿7408﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الحمید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: مجھے کسی نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کا ایک بیٹا بچپن میں فوت ہوا تو لوگ آپ کے پاس تعزیت کرنے آئے مگر آپ نے طویل خاموشی اختیار کر لی ایک شخص نے کہا: یہ حالت مایوسی کی وجہ سے ہے۔ یہ سن آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا: "تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے میرے گھر میں ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو داخل کیا اور وہ میرا ٹکڑا (یعنی بیٹا) لے گئے گویا وہ مجھے لے گئے۔"

بہتر زندگی اور نیک صحبت کی خواہش:

﴿7409﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر دعا دی: امیر المؤمنین! جب تک زندگی آپ کے حق میں بہتر ہو تب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو زندہ رکھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: موت کا وقت تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مقرر فرما چکا ہے البتہ تم یوں دعا دو: "اَحْيَاكَ اللّٰهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَّتَوَفَّاكَ مَعَ الْاَبْرَارِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں پاکیزہ زندگی عطا فرمائے اور نیک لوگوں کی معیت میں موت دے۔"

اسلام کو فائدہ پہنچانے کی خواہش:

﴿7410﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز سے کسی نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دینِ اسلام کے ذریعے اچھا بدلہ عطا فرمائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یوں دعا دو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسلام کو مجھ سے فائدہ پہنچائے۔

دورِ خلافت کی سب سے لذیذ چیز:

﴿7411﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن محمد بن حزم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھ سے فرمایا: میں نے اپنے دورِ خلافت میں اُس حق سے زیادہ لذیذ کوئی شے نہ پائی جو میری خواہش کے مطابق ہو۔

﴿7412﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھے 30 درہم دے کر فرمایا: اے مجاہد! یہ میرے مال کا صدقہ ہے۔

یکساں سلوک:

﴿7413﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے لوگوں کو عطیات میں دس دس درہم زائد دیئے، اس میں آقا و غلام سب برابر تھے۔

آپ کی تمنا:

﴿7414﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میرا نفس بہت سی تمنائیں کیا کرتا تھا، میں نے کسی تمنا کی پروا نہیں کی سوائے اس کے جو ان میں سب سے بڑی ہے (یعنی خلافت)، جب میرے نفس کی یہ خواہش اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو اسے آخرت (یعنی جنت) کی خواہش ہو گئی۔

﴿7415﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُوَیْرِیَہ بن اَسماء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میرا نفس بہت سی خواہشات کرتا ہے لیکن اسے دنیا کی کوئی چیز نہیں ملی سوائے اس کے جو ان میں سب سے بڑی ہے (یعنی خلافت)، جب مجھے خلافت مل گئی جس سے بڑی خواہش کوئی نہیں (تو میرے نفس کو اس سے بڑی چیز یعنی جنت کی آرزو ہو گئی)۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: جنت خلافت سے افضل ہے۔

﴿7416﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے غلام مُزاحِم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے عرض کی: میں نے آپ کے گھر والوں کے پاس کچی کھجوریں دیکھی ہیں۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: کیا یہ انہیں کافی نہیں ہیں حالانکہ میں نے انہیں اپنے مال کے ساتھ مالِ غنیمت بھی دیا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ مال انہیں کیسے کافی ہو سکتا ہے؟ جبکہ یہ اپنے اہْلِ خانہ پر خرچ کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، بیویوں کے نان نفقہ اور لباس ان کے ذمے ہیں۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے ان کے فاقے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا نفس خواہشات کا بڑا خُوگر تھا، مجھے یاد ہے کہ میں مدینے کے لڑکوں کے ساتھ رہتا تھا پھر مجھے عربی زبان اور شعر میں مہارت حاصل کرنے کی خواہش ہوئی تو میں نے اپنی خواہش پوری کرلی، اس کے بعد مجھے حکومت کی خواہش ہوئی تو مجھے مدینے کا گورنر بنا دیا گیا، اس دوران مجھے خوش لباس اور خوشگوار زندگی کی خواہش ہوئی، میرا نہیں خیال کہ میرے گھر والوں یا ان کے علاوہ کوئی اور میری مثل ہو۔ آخر کار میرے نفس کو آخرت سنوارنے اور عدل وانصاف کی فکر لاحق ہوئی اور اب مجھے امید ہے کہ جس آخرت کے معاملے کی فکر میرے نفس کو ہوئی ہے میں وہ بھی پالوں گا، میں اس کی مثل نہیں جو اپنی آخرت کو گھر والوں کی دنیا کی خاطر ہلاک کردے۔

مہمان سے خدمت لینا ملامت ہے:

﴿7417﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے ساتھ مَحْوِ گفتگو تھا، چراغ بجھنے لگا تو میں اسے درست کرنے کے لئے اٹھا، آپ نے مجھے بیٹھنے کا کہا اور خود اٹھ کر چراغ درست کیا اور واپس آکر بیٹھ گئے پھر فرمایا: میں جب بیٹھا تھا اس وقت بھی عُمَر بن عبدُالعزیز تھا اور جب کھڑا ہوا اس وقت بھی عُمَر بن عبدُالعزیز ہی رہا، مہمان سے خدمت لینے والا شخص تو ملامت کا مستحق ہے۔

﴿7418﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میں نے تمہارے والد سے زیادہ کامل عقل والا انسان نہیں دیکھا، ایک رات میں ان کے ساتھ مَحْوِ گفتگو تھا چراغ بجھنے لگا تو میں اسے درست کرنے کے لئے اٹھا، آپ نے مجھے بیٹھنے کا کہا اور خود اٹھ کر چراغ درست کیا اور واپس آکر بیٹھ گئے پھر فرمایا:

میں جب بیٹھا تھا اس وقت بھی عُمَر بن عَبْدُ العزیز تھا اور جب کھڑا ہوا اس وقت بھی عُمَر بن عَبْدُ العزیز ہی رہا، مہمان سے خدمت لینے والا شخص تو ملامت کا مستحق ہے۔

خلیفۂ وقت کی صوفیانہ زندگی:

﴿7419﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے ایک بوڑھے محافظ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز جس وقت خلیفہ بنے اس وقت میں نے آپ کو حسین رنگت والا، عمدہ لباس والا اور خُوب رُو دیکھا، کچھ عرصے بعد جب میں آپ کی خدمت پر معمور ہوا تو آپ کی رنگت جل کر سیاہ ہو چکی تھی اور کھال ہڈیوں سے جا ملی تھی حتّٰی کہ آپ کی کھال اور ہڈیوں کے درمیان گوشت باقی نہ بچا تھا اور آپ نے سفید ٹوپی پہن رکھی تھی جس پر روئی اکھٹی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اسے دھویا گیا ہے، وہ موٹی اور بوسیدہ چادر ڈالے ہوئے تھے جس کے بند نکلے ہوئے تھے اور انہوں نے موٹا کپڑا پہنا ہوا تھا جو زمین پر لگا ہوا تھا اور اس کے نیچے جانور کے بالوں سے بنی ہوئی قطرانی عبا پہن رکھی تھی۔ آپ نے مجھے مقامِ رقّہ میں صدقہ کرنے کے لئے مال دیتے ہوئے فرمایا: اسے صرف چلتی ہوئی نہر پر ہی تقسیم کرنا۔ میں نے کہا: اگر میرے پاس ایسا شخص آئے جسے میں نہ جانتا ہوں تو؟ فرمایا: جو بھی تمہاری طرف ہاتھ بڑھائے اسے دے دینا۔

﴿7420﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کَعْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خلیفہ بنایا گیا تو میں مدینہ منورہ میں تھا، آپ نے مجھے پیغام بھیجا، جب میں خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا امیر المؤمنین نے مجھ سے پوچھا: اے اِبْنِ کَعْب! آپ مجھے جس طرح دیکھ رہے ہیں اس سے پہلے تو کبھی ایسے نہیں دیکھا۔ میں نے کہا: حیران ہوں۔ فرمایا: کیسی حیرانی؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کی رنگت، جسمانی کمزوری اور بکھرے بالوں نے مجھے حیرانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اُس وقت تمہاری کیا کیفیت ہو گی اگر تین دن گزرنے کے بعد تم مجھے قبر میں دیکھ لو، میری آنکھیں اُبل کر رُخساروں پر بہہ رہی ہوں گی اور میرے نتھنوں سے خون اور پیپ نکل رہا ہو گا۔ اگر ایسے میں مجھے دیکھ لو تو اور زیادہ شدت کے ساتھ مجھے پہچاننے سے انکار کرو گے۔

﴿7421﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن حَفْصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو مَسلَمہ بن عبدُ الملک نے ان کے پاس آکر پوچھا: آپ نے اپنے گھر والوں میں سے کس کے لئے وصیت فرمائی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل ہو جاؤں تو مجھے یاد دلانا۔ مَسلَمہ بن عبدُ الملک نے پھر پوچھا: آپ نے اپنے گھر والوں میں سے کس کے لئے وصیت فرمائی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا والی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جس نے قرآنِ کریم نازل کیا اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

اولاد کو وصیت:

﴿7422﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہاشم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو مَسلَمہ بن عَبدُ الْمَلِک نے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: امیر المؤمنین! آپ نے اپنی زندگی میں تو اپنی اولاد کے منہ تک یہ مال نہ پہنچنے دیا اور اب بھی انہیں خالی ہاتھ چھوڑے جا رہے ہیں، اگر ان کے بارے میں مجھے یا خاندان کے دیگر افراد کو وصیت کر جائیں تو مناسب ہو گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے بٹھا دو۔ پھر کہا: مَسلَمہ! تم نے جو یہ کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں اپنی اولاد کے منہ تک یہ مال نہ پہنچنے دیا، خدا گواہ ہے کہ میں نے اپنی اولاد کا حق کبھی نہیں روکا، ہاں! میں نے انہیں وہ چیزیں نہیں دیں جو ان کا حق نہیں ہے، رہا تمہارا یہ کہنا کہ "اگر ان کے بارے میں مجھے یا خاندان کے کسی فرد کو وصیت کر جائیں" تو ان کے لئے میرا والی اور مدد گار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جس نے قرآنِ کریم اُتارا اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔ میری اولاد میں دو ہی قسم کے آدمی ہو سکتے ہیں: نیک یا بد، اگر نیک ہے تو مجھے اس کی فِکر کرنے کی ضَرورت نہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی تنگی و پریشانی دور فرمائے گا اور اگر وہ بد ہے تو میں مال دے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی پر اس کی مدد کیوں کروں۔

پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹوں کو بلوایا جن کی تعداد 10 سے زائد تھی، آپ نے انہیں دیکھا تو آنسوؤں کی لڑی لگ گئی پھر فرمایا: ان جوانوں پر میری جان قربان جنہیں میں خالی ہاتھ چھوڑے جا رہا ہوں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں انہیں اچھی حالت پر چھوڑے جا رہا ہوں۔ بیٹو! تمہیں ایسا کوئی عربی یا ذمی نہیں ملے گا

جس کا تم پر حق ہو۔ میرے بیٹو! میں ایسے دوراہے پر کھڑا تھا کہ یا تو تم مال دار ہو جاتے اور میں جہنم کا ایندھن بن جاتا یا تم ہمیشہ کے لئے فَقیر و محتاج ہو جاتے اور میں جنت میں چلا جاتا، میں نے پہلے کے مقابلے میں دوسرا راستہ بہتر جانا۔ جاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا حافظ و نگہبان ہو۔

مالِ وراثت:

﴿7423﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن حَفْص مُعَیْطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے صاحبزادے عبد العزیز سے پوچھا: امیر المؤمنین نے آپ کے لئے کتنا مال چھوڑا؟ تو انہوں نے مُسکرا کر فرمایا: والد محترم کا خرچ ہمارے ایک خادم کے پاس ہوتا تھا اس نے مجھے بتایا کہ جب والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا وقتِ وفات آیا تو مجھ سے پوچھا: تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ میں نے کہا: 14 دینار۔ فرمایا: تم ان کے ذریعے میرے ایک گھر (دنیا) سے دوسرے گھر (قبر) جانے کا انتظام کر لینا۔ حضرتِ سیِّدُنا حفص معیطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مزید کہتے ہیں: میں نے ان کے صاحبزادے سے پوچھا: امیر المؤمنین نے آپ کے لئے زمینوں کی کتنی آمدنی چھوڑی؟ انہوں نے جواب دیا: زندگی بھر کی آمدنی 600 دینار چھوڑی ہمیں ان کے مال سے ان کی سالانہ آمدنی کے 300 دینار اور 300 دینار ہمارے بھائی عَبْدُ الملک کے مال سے وراثت میں ملے۔ ہم میں 12 مرد اور چھ خواتین ہیں ہم میں سے ہر ایک کو اس مال کا پندرواں حصہ ملا۔

مسلمانوں کا خیال:

﴿7424﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن نَوفَل بن فُرات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے جَعونہ بن حارث کو مقامِ مَلَطْیَہ کی جانب سپہ سالار بنا کر بھیجا، جعونہ بن حارث نے وہاں حملہ کر کے مال غنیمت حاصل کیا اور اس کی خبر دینے کے لئے اپنے بیٹے کو امیر المؤمنین کے پاس بھیجا، اس کے بیٹے نے امیر المؤمنین کو خبر دی تو آپ نے پوچھا: کیا کسی مسلمان کا نقصان ہوا ہے؟ عرض کی: نہیں البتہ ایک چھوٹے سے آدمی کا نقصان ہوا۔ امیر المؤمنین نے غضبناک ہو کر اسے دو مرتبہ کہا: چھوٹا آدمی! پھر فرمایا: تم ایک مسلمان کو نقصان پہنچا کر میرے پاس گئے اور بکریاں لے آئے، میں جب تک زندہ رہوں گا تم باپ بیٹے کو کبھی کوئی عہدہ نہیں دوں گا۔

﴿7425﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عُمر بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جو حاکم نہ بنا اس نے گناہ نہ کیا۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی عُمر مُبارک:

﴿7426﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ 40 سالہ شخص پر اپنی حُجّت تمام کر دیتا ہے۔ 40 سالہ شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل تمام ہو گئی۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال بھی 40 سال کی عُمر میں ہوا۔

تعظیم رسول:

﴿7427-28﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے پتا چلا ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے سامنے روضۂ رسول میں تدفین کے لئے خالی چوتھی جگہ کا ذکر ہوا تو لوگوں نے آپ کو اس جگہ دفن کرنے کی پیشکش کرتے ہوئے کہا: کاش! آپ مدینہ منورہ سے قریب ہوتے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دوزخ کے سوا ہر قسم کی تکلیف میں مبتلا کرے یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں خود کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں دفن ہونے کے لائق سمجھوں۔

قابلِ رشک موت:

﴿7429﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی زوجۂ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو مرضُ الموت میں اکثر یہ کہتے سنا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری موت لوگوں پر پوشیدہ رکھ، میری موت لوگوں پر پوشیدہ رکھ، اگرچہ یہ پوشیدگی ایک لمحہ کے لئے ہو۔ ایک دن میں نے ان سے کہا: امیر المؤمنین! میں جاگ رہی ہوں لیکن یہاں سے چلی جاتی ہوں تاکہ آپ آرام کر لیں۔ پھر میں ان کے برابر والے کمرے میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد میں نے آپ کو (یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت کرتے) سنا:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ ترجمۂ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم اُن کے لیے کرتے ہیں

لَا یُرِیۡدُوۡنَ عُلُوًّا فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۸۳﴾ (پ۲۰، القصص: ۸۳)

جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیز گاروں ہی کی ہے۔

آپ مسلسل یہ آیت دہراتے رہے پھر خاموش ہو گئے، کچھ دیر بعد میں نے ان کے خادم وَصیف سے کہا: اندر جا کر امیر المؤمنین کو دیکھو۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ ماری، میں فوراً اندر گئی تو دیکھا کہ وہ قبلہ رو ہو کر ایک ہاتھ سے آنکھ بند کئے اور دوسرے کو منہ پر رکھے ہوئے تھے (اور روح قفسِ عُنصری سے پرواز کر چکی تھی)۔

وقتِ وصال بارگاہِ الٰہی میں عرض:

﴿7430﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث بن ابو مرقیّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز مرضُ الموت میں مبتلا ہوئے تو فرمایا: مجھے اٹھا کر بٹھا دو۔ جب آپ کو لوگوں نے بٹھا دیا تو (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کرنے لگے: میں وہ بندہ ہوں جسے تو نے کسی بات کا حکم دیا تو اس نے کوتاہی کی اور کسی کام سے منع کیا تو اس نے نافرمانی کی لیکن میرا ایمان ہے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پھر سر اٹھایا اور تیز نظروں سے اوپر دیکھنے لگے، لوگوں نے پوچھا: آپ اتنے غور سے کیا دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا: میں ایسوں کو دیکھ رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن۔ پھر آپ کا انتقال ہو گیا۔

زمین کا نور:

﴿7431﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے جنازے میں حاضر ہوا پھر وہاں سے قِنَّسْرِین شہر گیا۔ وہاں میرا گزر ایک راہب کے پاس سے ہوا، وہ دو بیلوں یا گدھوں کو ہانک رہا تھا، اس نے مجھ سے پوچھا: جناب! میرا خیال ہے کہ آپ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے جنازے سے آرہے ہیں؟ میں نے اِثبات میں جواب دیا تو اس نے نظریں جھکا لیں اور دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ میں نے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ تم تو اُن کے دین والے بھی نہیں ہو۔ اس نے کہا: میں ان پر نہیں رو رہا بلکہ اس نور پر رو رہا ہوں جو زمین پر تھا اور اب بجھا دیا گیا۔

محفل کی شرائط:

﴿7432﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنی محفل کے شرکا سے فرمایا: جو ہماری صحبت میں رہنا چاہے تو وہ پانچ خصلتیں اپنا لے (۱)... اگر میں عدل وانصاف ٹھیک طرح نہ کرسکوں تو میری راہ نمائی کرے (۲)... بھلائی کے کاموں میں میری مدد کرے (۳)... جو اپنی حاجت مجھ تک پہنچا نہیں پاتے ان کی حاجت مجھ تک پہنچائے (۴)... میرے سامنے کسی کی غیبت نہ کرے اور (۵)... میری اور دیگر لوگوں کی رکھی ہوئی امانت لوٹائے۔ اگر کوئی ان باتوں پر عمل پیرا ہے تو وہ میری محفل میں بیٹھے ورنہ میرے پاس اٹھنے بیٹھنے کے سبب تنگی میں پڑ جائے گا۔

﴿7433﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہاشم رُمّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے خواب میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی اور دیکھا کہ بنوہاشم بارگاہِ رسالت میں اپنی حاجات کی شکایت کررہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: عُمَر بن عبدُالعزیز کہاں ہیں؟ (یعنی اپنی حاجات کے لئے ان سے رجوع کرو)۔

جہنم سے براءت نامہ:

﴿7434﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خواب میں جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا: "بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ یعنی عزت و حکمت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عُمَر بن عبدالعزیز کے لئے دردناک عذاب کے دن سے براءت ہے۔"

﴿7435﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن تمیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آزاد کردہ غلام معاذ کا بیان ہے کہ بنو تمیم کے ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ کھلے آسمان پر جلی حروف میں لکھا ہے: "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنَ اللہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ بَرَاءَۃٌ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ اِنِّیْ اَنَا اللہُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا، یہ عزت وحکمت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عُمَر بن عبدُالعزیز کے لئے دردناک عذاب سے براءت نامہ ہے بے شک میں ہی اللہ ہوں بخشنے والا مہربان۔"

﴿7436﴾... حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن ماہک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی قبر کی مٹی برابر کررہے تھے تو ہمارے سامنے آسمان سے ایک کاغذ آکر گرا جس میں تحریر تھا: "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَانٌ مِّنَ اللہِ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ مِنَ النَّارِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام

سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے عُمَر بن عبدُ العزیز کے لئے آگ سے امان ہے۔"

خلافت ملنے کا غیبی اشارہ:

﴿7437﴾... حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں مقام ابراہیم کے پیچھے سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بنی شیبہ کے دروازے سے اندر آیا اور کہنے لگا: اے لوگو! کتابُ اللہ سے فیصلہ کرنے والا تم پر حاکم بن چکا۔ میں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ اس نے اپنے ناخن کی طرف اشارہ کیا جب میں نے اسے دیکھا تو اس پر ع، م، ر لکھا تھا۔ کچھ دنوں بعد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بیعت کا پیغام آ گیا۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے قربت:

﴿39-7438﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُصَیف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا خِصاف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں خواب میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مُشَرَّف ہوا، آپ کے دائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور بائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جلوہ فرما تھے اور حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ میں نے پوچھا: اور یہ کون ہیں؟ فرمایا: دائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور بائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز تشریف لائے اور حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان بیٹھنے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھوڑا سرک گئے (تاکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کے درمیان فاصلہ نہ آئے) حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز دوسری جانب آ کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان بیٹھنے لگے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی سَرک کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہو گئے۔ چنانچہ مہربان و کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بُلا کر اپنی آغوش میں جگہ دی۔

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصیحت:

﴿7440﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میں خواب میں مصطفٰے جانِ رحمت

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عُمَر! میرے قریب آؤ۔ میں اتنا قریب ہوا کہ آپ سے مصافحہ کرلیتا۔ اتنے میں دو ادھیڑ عُمْر افراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارد گرد آکھڑے ہوئے۔ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب میری اُمت کا معاملہ تمہارے سپُرد کیا جائے تو اپنی حکومت کے دوران ایسا معاملہ کرنا جیسا ان دونوں نے اپنی خلافت میں کیا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ دونوں کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ ابو بکر و عمر ہیں۔

﴿7441﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے خادم بَشّار بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے کہا: میں خواب میں زیارتِ رسول سے مشرف ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر اور بائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو پایا اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ کہتے سنا: ربِّ کعبہ کی قسم! میں علی پر سبقت لے گیا اور حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کہنے لگے: ربِّ کعبہ کی قسم! مجھے بخش دیا گیا۔

گمراہی کی بنیاد:

﴿7442﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جب تم دیکھو کہ لوگ اپنے دینی معاملے پر عوام سے چھپ کر رازدارانہ گفتگو کر رہے ہیں تو جان لینا کہ وہ گمراہی کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

قصہ گو واعظین کو نصیحت:

﴿7443﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اپنی حکومت کے عہدے داروں کو مکتوب بھیجا جس کا مضمون یہ تھا: قِصّہ گو واعظین کو حکم دو کہ ان کے طویل کلام اور دعا کا اکثر حصہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک پر مشتمل ہو۔

چار نصیحتیں:

﴿7444﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: مجھے کسی نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا

عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے کسی حکومتی عہدے دار کو خط لکھا کہ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے، میانہ روی اختیار کرنے، سنَّتِ رسول کی پیروی کرنے اور سنت کے مقابلے میں نئے طریقے ایجاد کرنے والوں کے طریقوں کو ترک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ لوگ سنت پر عمل کرنے سے عاجز ہو چکے، جان لو کہ کوئی بھی شخص کسی بدعت (نئے طریقے) کو جاری کرتا ہے تو اس سے پہلے کوئی نہ کوئی ایسا طریقہ ضرور گزرا ہوتا ہے جو اس بدعت کی پہچان کرواتا ہے اور اس میں اس سے بچنے کی نصیحت ہوتی ہے تم پر سنَّتِ رسول کی اتباع لازم ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے تمہارے لئے اس میں بچاؤ ہے۔ یادرکھو! جس نے سنتوں کو رواج دیا وہ اس کی مخالف چیز یعنی خطا، لغزش، پیچیدگی اور حماقت کو جانتا تھا۔ سلف صالحین نے علم کے ذریعے ان چیزوں کو جان لیا اور بصیرتِ دینی کے ذریعے ان بدعتوں سے بچے رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے علاوہ دیگر باتوں کا بھی ذکر کیا مگر میں یاد نہیں رکھ سکا۔

﴿7445﴾... حضرتِ سیِّدُنا شِہاب بن خِراش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو مکتوب بھیجا، سلام کے بعد لکھا: سلف صالحین معاملات کو ہم سے بہتر سمجھتے تھے اگر بدعت میں کوئی فضیلت ہوتی تو وہ اسے رائج کرنے کے زیادہ حق دار تھے کیونکہ وہ سبقت کرنے والے ہیں اور اگر ہدایت وہی ہے جس پر تم ہو تو تم اس میں ان پر سبقت لے گئے اور اگر تم کہو کہ بدعتیں ان کے بعد پیدا ہوئی ہیں تو جان لو کہ انہیں جاری کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی راہ چھوڑ کر اور راہ اختیار کی اور ان سے منہ موڑ کے اپنی فکر میں رہے جبکہ اسلاف نے دین میں ایسی گفتگو کی جو کافی ہے اور دین کا جو وصف بیان کیا وہ باعثِ اطمینان ہے، جو کچھ ان کی بیان کردہ باتوں سے کم ہے وہ ناقص ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ جَسارت ہے، جن لوگوں نے کمی کی انہوں نے ظلم کیا، بعض نے اس میں زیادتی کی تو وہ غُلُو کا شکار ہوئے جبکہ اسلاف ان کے درمیان ہدایت کی سیدھی راہ پر تھے۔

﴿7446﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن رَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے کسی نے بتایا کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز لوگوں کے سامنے آئے تو سلام کئے بغیر بیٹھ گئے پھر انہیں یاد آیا کہ سلام نہیں کیا، لہٰذا کھڑے ہو کر سلام کیا پھر بیٹھے۔

منہ میں لگام:

﴿7447﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کو بُرا بھلا کہا، کسی نے عرض کی: آپ اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے کے منہ میں لگام ہوتی ہے۔

تورات میں تذکرہ:

﴿7448﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے تورات شریف میں پڑھا ہے کہ عُمَر بن عبدُ العزیز صدیق (سچے) ہیں۔

﴿7449﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ یکے بعد دیگرے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ذریعے بندوں کی نگہبانی فرماتا تھا اور اب اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ کام حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز سے لے رہا ہے۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا علمی مقام:

﴿51-7450﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عُلَمائے کرام حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کے سامنے شاگردوں کی طرح تھے۔

﴿7452﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کے پاس آئے تو ہم نے گمان کیا کہ (نفاذِ شریعت کے لئے) انہیں ہماری ضرورت ہو گی بعد میں ہمیں علم ہوا کہ علمی اعتبار سے ان کے سامنے ہماری حیثیت بچوں کی سی ہے۔

استاذُ العُلَما:

﴿7453﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کو علم سکھانے کے لئے آئے تھے لیکن کچھ ہی عرصے بعد ہم ان سے علم حاصل کرنے لگے۔

﴿7454﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز عُلَما کو پڑھایا کرتے تھے۔

نعمت اور علم کو کیسے محفوظ کریں؟

﴿7455﴾... مَرثَد ابُویَزِید کا بیان ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اے لوگو! نعمتوں کو شکر کے ذریعے اور علم کو لکھ کر محفوظ کر لو۔

﴿7456﴾... حضرتِ سَیِّدُنا نُعَیم بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میں فخر و غرور کے خوف سے بہت سی باتیں چھوڑ دیتا ہوں۔

خلیفہ کے شب و روز:

﴿7457﴾... حضرتِ سَیِّدُنا مَیْمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کہا: امیر المؤمنین! میں نے آپ کو جس حال میں پایا اس میں آپ زندہ کیسے ہیں؟ رات کے ابتدائی حصے میں لوگوں کی دادرسی کر رہے ہوتے ہیں، درمیانی حصے میں ہم نشینوں کے ساتھ ہوتے ہیں، رہا آخری حصہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ اس وقت آپ کہاں ہوتے ہیں۔ انہوں نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: میمون تم پر تعجب ہے! اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے لوگوں سے ملاقات کو تو ان کی عقلوں کو نتیجہ خیز بنانے والا پایا ہے۔

﴿7458﴾... حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز چادر اوڑھے بیٹھے تھے، مَسْلَمہ بن عَبْدُ الملک ان کے پاس آکر کہنے لگے: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ نے ہمارے مردہ دلوں کو زندہ کر دیا اور نیک لوگوں کے ذکر میں ہمیں بھی شامل کر دیا۔

وصال کے بعد استقبال:

﴿7459﴾... حضرتِ سَیِّدُنا لَیث بن سَعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: ایک شامی شخص شہید ہو گیا، وہ ہر جمعہ کی رات اپنے والد کے خواب میں آتا اور باتیں کر کے ان کا دل بہلاتا، ایک مرتبہ وہ نہ آیا، جب اگلی مرتبہ آیا تو اس کے والد نے کہا: بیٹا! تم نے مجھے غمگین کیا اور تمہارا نہ آنا مجھ پر گراں گُزرا۔ اس نے کہا: ابا جان! شہیدوں کو حکم ہوا تھا کہ عُمَر بن عَبْدُ العزیز کا اِستقبال کریں، ہم ان کے استقبال کے لئے گئے ہوئے تھے جس کی وجہ سے میں

حاضر نہ ہوسکا۔ راوی کا بیان ہے کہ اُسی دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا وصال ہوا تھا۔

سب سے بہترین انسان:

﴿7460﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز میرے آقا کے پاس ملاقات کے لئے آئے جب آپ جانے لگے تو آقا نے مجھ سے کہا: انہیں رُخصت کرو۔ جیسے ہی ہم باہر آئے تو اچانک ہماری نظر ایک مردہ سانپ پر پڑی، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے آگے بڑھ کر اسے دفن کر دیا۔ ہاتِفِ غیبی سے آواز آئی: یَا خَرْقَاء! یَا خَرْقَاء! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس سانپ کے بارے میں ارشاد فرماتے سنا کہ ”تم ایک بیابان زمین میں مروگے اور تمہیں روئے زمین پر اس وقت کا سب سے بہترین انسان دفن کرے گا۔“ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: اگر تم اپنا تعارف کرواسکتے ہو تو مجھے اپنا تعارف کرواؤ۔ آواز آئی: میں ان سات افراد میں سے ایک ہوں جنہوں نے اس وادی میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اس وقت آپ نے اس سانپ سے فرمایا تھا: ”تم ایک بیابان زمین میں مروگے اور اس دن تمہیں روئے زمین پر اس وقت کا سب سے بہترین انسان دفن کرے گا۔“ یہ بات سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز اس قدر روئے قریب تھا کہ آپ اپنی سواری سے گر جاتے۔ پھر مجھ سے فرمایا: راشد! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے دفن ہونے تک یہ بات کسی کو نہ بتانا۔

دنیا کی مذمّت:

﴿7461﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عبدُ اللہ بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص سے فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ کامیاب لوگوں کا سرمایا اور مؤمنوں کی جائے پناہ ہے، دنیا کے فتنے سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو بھی اپنے فتنے کا شکار کیا ہے، جو لوگ اس سے مطمئن ہوتے ہیں یہ انہیں دھوکے میں ڈال دیتی، اپنے اوپر اعتماد کرنے والوں کو سخت مصیبت میں مبتلا کرتی اور لالچی شخص کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی ہے، جو اسے باقی

رکھنا چاہے یہ اسے باقی نہیں چھوڑتی، اسے جمع کرنے والا اس سے نقصان کو دور نہیں کر سکتا، اس کے مناظر بہت حَسین ہیں، جو کچھ تم نے آگے بھیجا وہ ضائع نہیں ہو گا اور جو کچھ پیچھے چھوڑو گے وہ تمہیں مل نہیں سکتا۔

مومن کا ہتھیار:

﴿7462﴾...(الف) حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: راضی برضا رہنا بہت کم پایا جاتا ہے جبکہ صبر مومن کا ہتھیار ہے۔

حُبِّ جاہ سے نفرت:

﴿7462﴾...(ب) حضرتِ سیِّدُنا مُختار بن فُلْفُل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خلافت کے لئے سکے بنوائے گئے اور ان پر یہ کندہ کروایا گیا: اَمَرَ عُمَرُ بِالْوَفَاءِ وَالْعَدْلِ یعنی عُمَر بن عَبْدُ العزیز نے خیر خواہی اور عدل کا حکم دیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا: انہیں توڑ دو اور لکھو: اَمَرَ اللہُ بِالْوَفَاءِ وَالْعَدْلِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خیر خواہی اور عدل کا حکم دیا ہے۔

ہنسی مذاق سے بچو:

﴿7463﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھ سے پوچھا: اسماعیل! تمہاری عُمر کتنی ہے؟ میں نے جواب دیا: 60 سال اور کچھ مہینے۔ فرمایا: اے اسماعیل! ہنسی مزاق سے دور رہنا۔

خلافت کے بعد کسی سے کوئی تحفہ نہ لیا:

﴿7464﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی زوجہ فاطمہ بنتِ عَبْدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ان سے عرض کی کہ "مال کا ایک حصہ میرے لئے خاص کر دیں۔" آپ نے فرمایا: میں ایسا نہیں کر سکتا، تم میرے مال میں سے جو چاہو لے لو۔ زوجہ کہنے لگیں: پھر آپ لوگوں سے کیوں لیتے تھے؟ فرمایا: وہ میرے لئے تحفے ہوتے تھے اور گناہ تھا تو لوگوں پر تھا البتہ جب سے خلیفہ بنا ہوں کسی کا مال نہیں لیا کہ کہیں اس کا گناہ مجھ پر نہ ہو۔

آسمان 40 دن تک روئے گا:

﴿7465﴾... حضرتِ سیّدُنا خالد رَبْعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: تورات میں لکھا ہے کہ عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے وصال پر آسمان 40 دن تک روئے گا۔

کن لوگوں کو دوست بنایا جائے؟

﴿7466﴾... حضرتِ سیّدُنا محمد بن کَعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: مطلب پرست لوگوں کو دوست نہ بناؤ کیونکہ مطلب پورا ہوتے ہی ان کی محبت دم توڑ جاتی ہے، حق گو اور نیکوکاروں کو دوست بناؤ کیوں کہ نفس کے خلاف وہ تمہارے مددگار اور تمہاری ضرورتوں کو پورا کریں گے۔

﴿7467﴾... حضرتِ سیّدُنا مُغِیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ اللہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تَبَحُّرِ علمی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اگر وہ میرے دورِ خلافت میں ہوتے تو یہ منصب مجھ پر آسان ہوتا۔

موت سے محبت:

﴿7468﴾... حضرتِ سیّدُنا ولید بن ہِشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی سے میری ملاقات ہوئی تو اس نے مجھے بتایا کہ عنقریب عُمَر بن عبدُ العزیز اس امت کے خلیفہ بن جائیں گے اور عدل وانصاف قائم کریں گے۔ میں نے حضرت سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے ملاقات کے دوران یہودی کی بات بتادی۔ آپ کے خلیفہ بننے کے بعد اسی یہودی سے میری ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ عُمَر بن عبدُ العزیز اس امت کے خلیفہ بنیں گے اور عدل وانصاف قائم کریں گے؟ میں نے کہا: ہاں تم نے ایسا ہی کہا تھا۔ کچھ دنوں بعد دوبارہ اس سے میری ملاقات ہوئی تو کہنے لگا: امیر المؤمنین کو زہر دیا گیا ہے، انھیں اپنا علاج کروانا چاہیے۔ میں نے اس کا ذکر حضرت سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کیا تو آپ نے فرمایا: مجھے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا ہے جو کہ سب سے بہتر جگہ ہے، مجھے یہ اسی وقت معلوم ہو گیا تھا جب مجھے زہر دیا گیا تھا، اگر میری شفا کانوں کی لو چُھونے یا خوشبو سونگھنے میں ہوتی تب بھی میں یہ نہ کرتا۔

کبھی جھوٹ نہیں بولا:

﴿7469﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم سُکُونِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اور سُلیمان بن عبدُالملک کے غلاموں کے درمیان جھگڑا ہو گیا، سلیمان بن عبدُالملک نے اس بارے میں آپ سے گفتگو کی، دورانِ گفتگو سُلیمان نے آپ سے کہا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔ آپ نے فرمایا: مجھے جب سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ جھوٹ انسان کو عیب دار بنا دیتا ہے اس وقت سے میں نے جھوٹ نہیں بولا۔

آلِ فرعون کے مومن کی مثل:

﴿7470﴾... حضرتِ سیِّدُنا قَیس بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنو امیہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی مثال آل فرعون کے مومن جیسی ہے۔

﴿7471﴾... عُثمان بن عبدُالحمید بن لاحق کے والد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے ارد گرد کچھ لوگ جمع تھے، اسی دوران کسی شخص نے ایک سورت کی تلاوت کی تو ایک شخص نے کہا: پڑھنے والے نے غلطی کر دی۔ آپ نے اس سے فرمایا: جو کچھ تلاوت ہوا کیا اس کے معانی تمہیں غلطی نکالنے سے بے خبر نہیں کرتے؟ (یعنی کلامِ الٰہی کے معانی میں غور و فکر کرو)۔

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پیغام:

﴿7472﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں: بصرہ کے رہنے والے کسی شخص نے خواب دیکھا کہ کوئی اس سے کہہ رہا ہے: اس سال حج کے لئے جاؤ۔ بصری نے کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے پاس زادِ راہ نہیں ہے، میں حج پر کیسے جاؤں؟ کہنے والے نے کہا: تم اپنے مکان کی فلاں جگہ کھودو وہاں ایک زِرہ ہو گی، اسے بیچ کر حج پر جاؤ۔ بصری کا بیان ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں نے وہ جگہ کھود کر زرہ نکالی اور اسے بیچ کر حج پر چلا گیا، جب میں نے مناسکِ حج ادا کر لئے تو بَیْتُ اللہ کو الوداع کرنے کے لئے آیا، اس دوران مجھے نیند آگئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ہمراہ تشریف لائے اور مجھ سے ارشاد فرمایا: عُمَر بن

عَبْدُ العزیز کے پاس جاؤاورانہیں میرا سلام دینے کے بعد یہ پیغام دینا کہ ''ہمارے ہاں تمہارانام عُمَرَالْمَھْدِی (ہدایت یافتہ عُمَر)اور اَبُوالْیَتَامٰی (یتیموں کا والی) ہے لہٰذا قوم کے سرداروں اور ٹیکس وصول کرنے والوں پر اپنا ہاتھ سخت رکھنااوران دونوں(ابو بکر وعمر) کے راستے سے نہ ہٹناورنہ ہمارے راستے سے دور ہو جاؤ گے۔'' اس کے بعداس کی آنکھ کھل گئی اورروتے ہوئے کہنے لگا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنا قاصد بنایا ہے، اگرآپ کا پیغام سخت تاریک راہوں میں ملتاتب بھی میں اسے نہ چھوڑتا پہنچادیتایامر جاتا۔ لہٰذا وہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس ''مُلْکِ شام'' کی طرف روانہ ہوا، آپ اس وقت دیر سمعان میں موجود تھے، اس نے آپ کے دربان کے پاس جا کر کہا: امیر المؤمنین سے میرے لئے اجازت طلب کرو اور کہو کہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد ہوں، دربان نے اسے کم عقل سمجھ کر واپس کر دیا پھر وہ دوسرے دن آیا تو دربان نے اس سے پوچھا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد ہوں۔ دربان کہنے لگا: یہ دیوانہ ہے، اس کے پاس عقل نہیں ہے۔جب اس نے تیسرے روز آکر اجازت مانگی تو دربان نے کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے؟ اتنا کہہ کر وہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس گیااور عرض کی: امیر المؤمنین! ایک شخص آپ سے اجازت مانگنے کے لئے بہت اصرار کر رہا ہے، جب میں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو کہتا ہے: میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد ہوں۔ یہ سن کر امیر المؤمنین نے اسے آنے کی اجازت دے دی، پوچھا: تم کون ہو؟ عرض کی: میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد ہوں اوراپنا خواب بیان کرتے ہوئے کہنے لگا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس حال میں ملاقات کی کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کے دائیں بائیں موجود تھے، پھر پیغام پہنچایا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ان دونوں کے راستے سے نہ ہٹنا ورنہ ہمارے راستے سے دور ہو جاؤ گے۔ اس کی بات سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس شخص کو اتنا مال دے دو۔ اس شخص نے عرض کی: میں آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام پہنچانے کے عِوَض ہر گز کوئی چیز نہیں لوں گا چاہے آپ اپنی پوری سلطنت ہی کیوں نہ دینا چاہیں۔ یہ کہہ کر وہ شخص روانہ ہو گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مُہاجر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَادِر فرماتے ہیں: میں اس وقت امیر المؤمنین کے دروازے پر اس خیال سے سو گیا تھا کہ خُدا نخواستہ لوگوں میں کوئی شور شرابہ ہوا تو میں ان میں صلح کرا دوں گا ورنہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو خبر کر دوں گا۔ بہر حال اس رات میں امیر المؤمنین کی آہوں اور سسکیوں کی وجہ سے سو نہ سکا، میں نے ان سے پوچھا: امیر المؤمنین! آپ اتنے غمزدہ کیوں ہیں، کیا کوئی تکلیف پہنچی ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس بصری شخص کے خواب کی تصدیق فرمادی ہے، میں نے خواب میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے درمیان یہ فرماتے سنا: ”اے عُمر بن عبدُ العزیز! ہمارے ہاں تمہارا نام عُمَرُ الْمَھْدِی اور اَبُوالْیَتَامٰی ہے لہٰذا تم قوم کے سرداروں اور ٹیکس لینے والوں پر اپنا ہاتھ سخت رکھنا اور ان دونوں کے راستے سے جُدا نہ ہونا ورنہ ہمارے راستے سے دور ہو جاؤ گے۔“ پھر آپ سسکیوں کے ساتھ روتے ہوئے فرمانے لگے: میں ان دونوں حضرات کے طریقے پر کیسے چل سکوں گا۔

تین نصیحتیں:

﴾7473﴿... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دِینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان سے فرمایا: اُمَرا کے پاس نہ جانا اگرچہ تم یہ کہو کہ میں انہیں بھلائی کا حکم دوں گا، اجنبی عورت کے ساتھ خَلْوت اختیار نہ کرنا اگرچہ تم یہ کہو کہ میں اسے قرآن کی تعلیم دوں گا اور جس نے اپنے والدین سے تعلق ختم کر دیا اس کے ساتھ ہرگز تعلقات قائم نہ کرنا کیونکہ جو اپنے باپ کا نہ ہو سکا وہ تمہارا بھی نہیں ہو سکتا۔

ظالم کے طریقے پر مت چلو:

﴾7474﴿... حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن دینار حِمْصی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے عدی بن اَرْطَاۃ کو مکتوب بھیجا جس میں تحریر تھا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم حجاج کی روش پر چلتے ہو، اب اس کی روش پر نہ چلنا کیونکہ وہ نمازیں قضا کرتا، جن پر زکوٰۃ نہ بنتی ان سے بھی زکوٰۃ لیتا اور اس کے علاوہ کئی احکامِ شرع کی خلاف ورزی کرتا تھا۔

حجاج بن یوسف پر رشک:

﴿7475﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ غسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن حجاج کی چند چیزوں کے علاوہ کسی بھی چیز پر رشک نہیں آتا، مجھے اس کی قرآن سے محبت، قرآن پڑھنے والوں میں اس کی سخاوت اور اس کے اُس قول پر رشک آتا ہے جو اس نے مرتے وقت کہا: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میری مغفرت فرمادے کیونکہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔

بڑی حیرانگی کی بات ہے:

﴿7476﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ غسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں ہِشام بن عبدُ الملک کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا: اے امیر المؤمنین! عبدُ الملک بن مروان نے میرے دادا کو جاگیر دی تھی جسے ولید اور سُلیمان نے برقرار رکھا، جب عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو انہوں نے واپس لے لی۔ ہشام نے کہا: اپنی بات دہراؤ۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! عبدُ الملک بن مروان نے میرے دادا کو جاگیر دی تھی جسے خلیفہ ولید اور سلیمان نے برقرار رکھا، جب عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو انہوں نے واپس لے لی۔ ہشام نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم پر بڑی حیرانگی ہو رہی ہے، جنہوں نے تمہارے دادا کو جاگیر دی اور اسے برقرار رکھا ان کا تذکرہ تم دعائیہ کلمات کے بغیر کر رہے ہو اور جس نے واپس لے لی اس کا تذکرہ دعائیہ کلمات کے ساتھ کر رہے ہو۔ ہمارا ابھی وہی فیصلہ ہے جو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے کیا تھا۔

علم کی بقا

حضرت سیِّدُنا عابس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علم کی بقا تکرار کرنے میں ہے (یعنی اگر تکرار نہ کی جائے تو جو کچھ یاد کیا وہ بھول جاتا ہے)۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/ ۱۱۸، رقم: ۱۶۴۲)

قَدرِیّہ فرقے کے عقائد کا رد

﴿7477﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف ابُوالْفَضْل قُرَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو مکتوب بھیجا جس میں ایسی باتیں درج تھیں جس کا انہیں ہرگز حق نہیں پہنچتا تھا مثلاً قرآن مجید کی تردید اور اس تقدیر کا انکار جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے عِلْمِ اَزَلی سے مقدر فرمائی جس کی نہ تو کوئی اِنتہا ہے اور نہ ہی کوئی چیز اس علم سے نکل سکتی ہے، انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین اور اس اُمَّت میں جاری وساری سنَّتِ رسول کے خلاف زبانِ طعن استعمال کی۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ان کی گستاخیوں کا ایک مفصل جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا:

اَمَّا بعد! تم نے عِلْمِ الٰہی کی تردید اور اس سے خُرُوج کے بارے میں وہ باتیں لکھی ہیں جنہیں آج تک چھپاتے رہے ہو حتّٰی کہ تقدیر کو جھٹلانے لگے ہو، حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمَّت پر اسی خوف کا اظہار فرمایا تھا، تم جانتے ہو کہ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ **"سنت کو تھامے رہنے میں نجات ہے"** اور عنقریب علم بہت تیزی سے اُٹھا لیا جائے گا۔

دلیل قائم ہو جانے کے بعد عذر کی گنجائش نہیں:

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "کوئی شخص گمراہی کو ہدایت سمجھ کر اس پر عمل پیرا رہا یا ہدایت کو گمراہی سمجھ کر چھوڑ تا رہا تو اس پر دلیل قائم ہو جانے کے بعد بارگاہِ خداوندی میں اس کے لئے عُذر کی کوئی گنجائش نہیں۔" جان لو! تمام مُعاملات واضح اور ان پر دلیلیں قائم ہو چکی ہیں اور اب عُذر کی گنجائش ختم ہو چکی ہے لہٰذا جس نے احادیثِ رسول اور کلامِ الٰہی سے روگردانی کی اس کی ہدایت کے اسباب ختم ہو جائیں گے اور وہ شخص ایسی کوئی راہ نہیں پائے گا جس کے ذریعے ہلاکت سے بچ سکے۔

قدریہ کا عقیدہ:

تم نے میرے حوالے سے یہ لکھا کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کے اَعمال اور ان کے ٹھکانوں (جنت یا دوزخ) سے باخبر ہے۔" تو تم نے اس عقیدے کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ "عِلْمِ الٰہی میں کوئی بات پہلے سے نہیں ہوتی

بلکہ جب بندہ عمل کرلیتا ہے تب اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کا علم ہوتا ہے۔" (مَعَاذَاللہ)

اس باطل عقیدے کارد:

تمہاری یہ بات کیسے دُرُست ہو سکتی ہے جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآىِٕدُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۲۵، الدخان: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم کچھ دنوں کو عذاب کھول دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے۔

یعنی پھر سے کفر کریں گے اور خالقِ کائنات نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ (پ۷، الانعام: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کئے گئے تھے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

قدریہ کا جہالت پر مبنی عقیدہ:

تم نے اپنی جہالت کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان:

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (پ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔

سے یہ سمجھا کہ تمہیں اختیار ہے ہدایت یا گمراہی میں سے جو چاہو کرو۔

اس باطل عقیدے کارد:

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ (پ۳۰، التکویر: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب۔

اس سے پتا چلا کہ ان کی چاہت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چاہت پر موقوف ہے اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ چاہے تو وہ خود سے کوئی بھی فرمانبرداری والا کام یا بات نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندوں کو اپنے اختیار کا مالک نہیں بنایا اور جو چیز اس نے اپنے رسولوں کو نہیں دی بھلا وہ عام لوگوں کو کیسے دے سکتا ہے؟ رسول تو تمام لوگوں کی ہدایت پر حریص تھے مگر ہدایت اسی نے پائی جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہدایت دی اور ابلیس ہر انسان کی گمراہی کا

لالچی ہے مگر گمراہ وہی ہوا جو عِلْمِ الٰہی میں پہلے ہی سے گمراہ تھا[1]۔

قدریہ کا جاہلانہ عقیدہ:

تم اپنی جہالت کے سبب یہ عقیدہ رکھتے ہو کہ ”عِلْمِ الٰہی ایسا نہیں ہے کہ بندوں کو نافرمانی والے کاموں پر مجبور کر دے اور فرمانبرداری والے کاموں کو ترک کرنے سے روک دے۔“ (مَعَاذَاللہ)

اس باطل عقیدے کا رد:

یہ صرف تمہارا خیال ہے کیونکہ جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بندے عنقریب اس کی نافرمانی کریں گے اسی طرح یہ بھی معلوم ہے کہ عنقریب وہ اس سے باز آجائیں گے۔ تم نے تو عِلْمِ الٰہی کو لَغْو قرار دے دیا ہے کہ تم کہتے ہو ”اگر بندہ چاہے تو اس کی اطاعت والے کام کرے اگرچہ عِلْمِ الٰہی میں ہو کہ اطاعت نہیں کرے گا اور اگر بندہ چاہے تو اس کی نافرمانی کو ترک کر دے اگرچہ عِلْمِ الٰہی میں ہو کہ وہ نافرمانی کو ترک نہیں کرے گا“ گویا تمہارے مطابق یہ عقیدہ ہوا کہ جب تم اس کے علم کے مُوافق عمل کرو تو وہ اس کا علم بن جاتا ہے اور جب تم اس کے موافق عمل نہ کرو تو وہ جَہْل بن جاتا ہے اور اگر تم چاہو تو اپنے دل میں ایسا علم پیدا کر لو جو عِلْمِ الٰہی میں نہ ہو اور اس کے ذریعے تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم کو خود سے الگ کر لو۔ یہی وہ چیز ہے جسے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے توحید کے منافی قرار دیتے ہوئے فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تَقسیم واختیار سے الگ کر کے اپنے فضل ورحمت کو بے کار نہیں بنایا اور نہ اس نے رسولوں کو اُس چیز کے باطل کرنے کے لئے مبعوث فرمایا جو اس کے علم میں پہلے سے ہے۔“ تم عِلْمِ الٰہی کے معاملے میں ایک بات کو مانتے ہو اور دوسری کا انکار کرتے ہو جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

---

[1] ...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 1، صفحہ 18 پر صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثل پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس وحرکت نہیں پیدا کیا، بلکہ اس کو ایک نوعِ اختیار (ایک طرح کا اختیار) دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے، بُرے، نفع، نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیے ہیں، کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی بنا پر اس پر مؤاخذہ ہے۔ اپنے آپ کو مجبور یا بالکل مختار سمجھنا، دونوں گمراہی ہیں۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ (پ۳، البقرۃ: ۲۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔

پتا چلا کہ علمِ الٰہی تمام مخلوق کو شامل ہے، ہر ایک اس کے سامنے ہے، کوئی چیز ایسی نہیں جو آڑ بن کر کسی کو اس کے علم میں آنے سے روک دے یا تبدیل کر دے۔ بے شک وہ علم وحکمت والا ہے۔

قدریہ کا عقیدہ:

"اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تب بھی کوئی عمل فرض نہیں کر سکتا۔" (مَعَاذَ اللہ)

اس باطل عقیدے کا رد:

تمہارا یہ قول اس بات کو بدل رہا ہے جس کی خبر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں دی:

وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ٦٣)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اُن کے کام اُن کاموں سے جدا ہیں جنھیں وہ کر رہے ہیں۔

حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ (پ۱۲، ھود: ۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جنہیں ہم دنیا برتنے دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے اَعمال کرنے سے پہلے ان کے عامل ہونے کی خبر دی اور انہیں پیدا کرنے سے پہلے بتا دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں عذاب دے گا۔

قدریہ کا عقیدہ:

"اگر بندے چاہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں ان کے لئے جو عذاب ہے اس سے ربّ تعالیٰ کی اس رحمت کی طرف نکل سکتے ہیں جو علمِ الٰہی میں ان کے لئے مقدر نہیں۔" (مَعَاذَ اللہ)

اس باطل عقیدے کا رد:

جس نے یہ عقیدہ رکھا تو اس نے کتابُ اللہ کی تردید کر کے اس سے دشمنی کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی رسولوں

عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ناموں اور اعمال کا ذکر اپنے عِلْمِ اَزَلی کے مطابق مُقَرَّر فرمایا تو ان کے باپ داداؤں میں سے کوئی بھی ان ناموں کو بدل نہ سکا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں ان رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی جو فضیلت مُقَرَّر تھی اسے ابلیس بھی تبدیل نہ کرسکا۔ پس خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۳، ص: ۴۵، ۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت اور علم والوں کو بے شک ہم نے انھیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے۔

پس اللہ عَزَّوَجَلَّ غالب قدرت والا ہے اور کسی کو اس نے یہ قدرت نہیں دی کہ اس کے علم میں موجود کسی بھی چیز کو باطل کرے جیسا کہ اس کا ذکر وہ اپنی وحی میں یوں کرتا ہے کہ ''اس کے آگے یا پیچھے سے باطل نہیں آسکتا'' اور اس بات کی بھی قدرت نہیں دی کہ کوئی اس کی مخلوق میں سے کسی کو اس کا شریک بنادے، یا کوئی اس کی رحمت میں اسے داخل کرے جس کو اس نے اپنی رحمت سے نکال دیا یا اس کو نکال دے جسے اس نے اپنی رحمت میں داخل کیا ہے۔

ہر بات عِلْمِ الٰہی میں اَزَل سے ہے:

جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس وقت علم ہوتا ہے جب کوئی کام ہوجاتا ہے۔'' تو اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب سے زیادہ بے علم قرار دیا حالانکہ اللہ وَحْدَہٗ ہمیشہ سے ہر چیز کو اس کی تخلیق سے پہلے اور تخلیق کے بعد جانتا ہے اور ہر چیز پر گواہ ہے، اعمال کے آغاز سے اختتام تک اس کے علم میں کسی طرح کی کمی بیشی نہیں ہوتی اللہ عَزَّوَجَلَّ ظلم کی جڑ کاٹنے میں ذرائع کا محتاج نہیں۔ ابلیس خود کو ہدایت دینے پر قادر ہے نہ اپنے اختیار سے کسی کو گمراہ کرسکتا ہے۔ مخلوق کے بارے میں عِلْمِ الٰہی کو باطل اور اس کی عبادت کو بے کار ٹھہرانے کے مُعاملے میں تم نے تہمتوں کا سہارا لیا جبکہ قرآن کریم تمہاری بدعتوں کو توڑنے اور تمہاری تہمتوں کو دور کرنے کے لئے موجود ہے۔

تم بخوبی جانتے ہو کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجا تو اس وقت لوگ شرک میں مبتلا تھے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کی ہدایت کا ارادہ فرمایا اس میں گمراہی نہ رہی اور جس

کے لئے ہدایت کا ارادہ نہ فرمایا اسے کفر میں بھٹکتا چھوڑ دیا تو اس کی گمراہی ہدایت کے مقابلے میں اس کے زیادہ قریب ہو گئی۔

قدریہ کے عقائد:

تمہارا عقیدہ ہے کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے دلوں میں اطاعت اور مَعْصِیَت کو رکھ دیا ہے اب تم اپنے اختیار سے اس کی فرمانبرداری کرتے اور اپنے اختیار سے اس کی نافرمانی سے بچتے ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات سے فارغُ البال ہے کہ اپنی رحمت سے کسی کو خاص کرے یا کسی کو اپنی نافرمانی سے روکے۔“ (مَعَاذَ الله)

تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ ”نرمی، آسانی اور نعمتیں ہی تقدیر میں شامل ہیں جبکہ تم اعمال اس سے خارج مانتے ہو اور اس چیز کا بھی انکار کرتے ہو کہ پہلے ہی سے کسی کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہدایت یا گمراہی مقدر فرما دی ہے، اِذنِ خداوندی کے بغیر خود ہی ہدایت پانے اور اس کی طاقت واجازت کے بغیر خود کو گمراہی سے بچانے کی بات کرتے ہو۔“ (معاذ الله)

ان عقائد کا رد:

یاد رکھو! جس نے یہ عقیدہ رکھا وہ حد سے بڑھ گیا کیونکہ اگر کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم وقدرت میں پہلے سے نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملکیت میں اس کا شریک ماننا لازم آئے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی اور بھی مخلوق میں اپنی مرضی کو نافذ کرتا ہے حالانکہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے:

حَبَّبَ اِلَیۡكُمُ الۡاِیۡمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیۡ قُلُوۡبِكُمۡ (پ٢٦، الحجرات:٧)

ترجمۂ کنز الایمان: (اللہ نے) تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اُسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا۔

جبکہ وہ اس سے پہلے ایمان کو ناپسند کیا کرتے تھے۔ مزید ارشاد فرمایا:

وَ كَرَّهَ اِلَیۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَ الۡفُسُوۡقَ وَ الۡعِصۡیَانَ ؕ (پ٢٦، الحجرات:٧)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کفر اور حکم عُدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی۔

حالانکہ وہ اس سے پہلے کفر، حکم عُدولی اور نافرمانی کو پسند کرتے تھے البتہ وہ ان میں سے کسی بھی چیز کو خود سے اختیار کرنے پر قدرت نہیں رکھتے تھے۔ نیز نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود اور ان کے صحابہ

کی مغفرت کو پہلے ہی سے ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (پ٢٦، الفتح:٢٩)

ترجمۂ کنز الایمان: کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

اور ارشاد فرمایا:

لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ (پ٢٦، الفتح:٢)

ترجمۂ کنز الایمان: تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہلے سے علم نہ ہوتا تو وہ ان کے عمل کرنے سے پہلے ان کی مغفرت نہ فرماتا، ان کی پیدائش سے پہلے انہیں فضیلت عطا نہ فرماتا اور ایمان لانے سے پہلے انہیں اپنی رضا کا پروانہ عطا نہ فرماتا پھر دیکھو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے عمل کرنے سے پہلے ہی ان کے مومن اور عمل کرنے والے ہونے کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ (پ٢٦، الفتح:٢٩)

ترجمۂ کنز الایمان: تو انھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل ورضا چاہتے۔

تم یہ کہتے ہو کہ بندے اس بات کے مالک ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے جن اعمال کے کرنے کی خبر دی ہے وہ اسے رد کر دیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان کے باوجود وہ کفر پر قائم رہیں گے گویا تم نے بندوں کے لئے یہ مان لیا کہ جو انہوں نے کفر وغیرہ چاہا وہ ہو کر رہے گا اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی وحی میں چاہا وہ نہ ہو گا۔ یاد رکھو! تم غلط کہتے ہو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُجّت پوری ہے جیسا کہ اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے:

لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۶۸﴾ (پ١٠، الانفال:٦٨)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔

اس سے پتا چلا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم نازل ہونے سے پہلے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بدر کے قیدیوں سے جو مال لیا تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس عمل کو پہلے ہی معاف لکھ دیا تھا۔

تم یہ کہتے ہو: اگر وہ چاہتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے اپنے علم میں جو معافی مقرر کر دی تھی وہ اس عِلْمِ الٰہی سے یوں نکل سکتے تھے کہ کافروں سے مال نہ لیتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بے علم ہو جاتا۔ تو جس نے ایسا گمان کیا وہ حد سے بڑھنے والا اور جھوٹا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسے بہت سے انسانوں کا ذکر فرمایا ہے جو ابھی اپنے آباء کی پشتوں یا ماؤں کے پیٹوں میں تھے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ (پ۲۸، الجمعة: ۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے۔

مزید ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پ۲۸، الحشر: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

پس ان کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور ان کے لئے مغفرت کی دعا ان پر سبقت کر گئی حالانکہ بعد میں آنے والے ابھی دعا گو ہوئے تھے نہ ان سے پہلے ایمان لائے تھے، مَعْرِفَتِ خداوندی رکھنے والے جانتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی ارادہ ایسا نہیں جسے پورا ہونے سے پہلے کسی غیر کی چاہت بدل دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک قوم کی ہدایت کا ارادہ فرمایا تو اسے کوئی بھی گمراہ نہ کر سکا جبکہ ابلیس نے ایک جماعت کو گمراہ کرنا چاہا لیکن انہوں نے ہدایت پائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کو حکم دیا:

اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚۖ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى ﴿۴۴﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۴۳، ۴۴)

ترجمۂ کنز الایمان: دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک اُس نے سر اٹھایا تو اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔

جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں پہلے ہی سے تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام فرعون کے لئے دشمنی اور غم کا باعث ہیں جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ

ترجمۂ کنز الایمان: اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں

مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۞ (پ۲۰، القصص:۶) کو وہی دکھادیں جس کا انھیں ان کی طرف سے خطرہ ہے۔

اور تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ ”اگر فرعون چاہتا تو حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا حامی و مددگار بن جاتا۔“ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ (پ۲۰، القصص:۸) ترجمۂ کنزالایمان: کہ وہ ان کا دشمن اور ان پر غم ہو۔

تمہارا یہ بھی کہنا ہے کہ ”اگر فرعون چاہتا تو غرق ہونے سے بچ جاتا“ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۞ (پ۲۵، الدخان:۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ لشکر ڈبویا جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے گزشتہ لوگوں کے متعلق جو وحی فرمائی ہے یہ سب اس میں باری تعالیٰ کے پاس ثابت و قائم ہے جیسا کہ اس نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش سے پہلے ہی اپنے عِلْمِ اَزَلی سے فرمایا:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ (پ۱، البقرۃ:۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

پھر جس آزمائش میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مبتلا ہونا تھا اس میں مبتلا ہو کر زمین پر اُتار دیئے گئے۔ یوں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عِلْمِ اَزَلی میں تھا کہ عنقریب ابلیس کی مَذمَّت کی جائے گی اور دھکے کھائے گا، اسے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے آگے سجدہ کرنے کی آزمائش میں ڈالا گیا تو وہ انکار کر کے ایسا ہی ہو گیا جیسا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے توبہ کے کلمات سیکھ لئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر رحم فرمایا اور ابلیس لعنت کے درپے ہو کر گمراہ ہو گیا پھر حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو زمین پر بھیج دیا گیا جس کے لئے انہیں پیدا کیا گیا تھا، ان پر رحم کیا گیا اور ان کی توبہ بھی مقبول ہوئی جبکہ ابلیس کو اس کے تکبر کی وجہ سے مَذمَّت، دھتکار اور غضب کے ساتھ زمین پر پھینک دیا گیا۔

تمہارا عقیدہ ہے کہ ”ابلیس اور اس کے جِنّات ساتھی اس بات کا اختیار رکھتے ہیں کہ وہ عِلْمِ الٰہی کی تردید کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسم سے نکل جائیں جو اس نے یوں ارشاد فرمائی:

فَالْحَقُّ ۫ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۞ۚ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۞ (پ۲۳، صٓ: ۸۴، ۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بے شک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان میں سے جتنے تیری پیروی کریں گے سب سے۔

تمہارے عقیدے سے لازم آیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم ان کے ارادے کے بعد ہی نافذ ہو ورنہ نہیں۔“

اے قَدْرِیّو! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم کی تردید کر کے خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے درپے کیوں ہو؟ اس نے تمہیں تمہاری پیدائش تک کا علم نہیں دیا تو تمہاری جہالت اُس کے علم کو کیسے گھیر سکتی ہے؟ جو کچھ ہونا ہے عِلْمِ الٰہی اس سے عاجز نہیں اور اس کے علم سے کوئی چیز خارج نہیں کہ کوئی اسے رد کر سکے، اگر تم ہر لمحہ ایک سے دوسرا کام کرتے رہو تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تمہارے ہر کام کا علم ہے۔ فرشتے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق سے پہلے یہ بات جانتے تھے کہ انسان زمین میں فساد اور خون ریزی کریں گے فرشتوں کو عِلْمِ غیب حاصل نہیں تھا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان کے فساد اور خون ریزی کا علم تھا اور انہوں نے یہ اٹکل سے نہیں کہا تھا بلکہ علم وحکمت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں سکھا دیا تھا تو اس کے سبب انہوں نے انسان کے بارے میں یہی گمان کیا اور اسے ظاہر بھی کر دیا۔

تم اس بات کا انکار کرتے ہو کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی جماعت کو راستے سے ہٹنے سے پہلے ہی ہٹا سکتا ہے اور گمراہ ہونے سے پہلے ہی انہیں گمراہ کر سکتا ہے“ حالانکہ یہ تو ایسی بات ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان رکھنے والا اس میں کوئی شک نہیں کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بندوں کی پیدائش سے بھی پہلے معلوم ہے کہ ان میں سے کون مومن ہوگا اور کون کافر، کون نیک ہوگا اور کون بد۔ کوئی شخص اس بات کی طاقت کیسے رکھ سکتا ہے کہ وہ عِلْمِ الٰہی میں مومن ہو مگر خود کافر یا عِلْمِ الٰہی میں کافر ہو مگر خود مومن ہو؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ (پ۸، الانعام: ۱۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کیا وہ کہ مُردہ تھا تو ہم نے اُسے زندہ کیا اور اس کے لیے ایک نور کر دیا جس سے لوگوں میں چلتا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو اندھیروں میں ہے ان سے نکلنے والا نہیں۔

پس انسان ایسی گمراہی (کفر) میں تھا جس سے وہ اِذنِ الٰہی کے بغیر کبھی نہیں نکل سکتا تھا۔

قومِ موسیٰ اور تقدیر:

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم نے ہدایت ملنے کے بعد ایک بے جان دَھڑ کا بچھڑا بنا لیا جس کی وجہ سے وہ گمراہ ہوئے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں معاف فرمایا تاکہ وہ لوگ شکر ادا کریں پھر حضرتِ سیِّدُنا

موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم میں سے ایک جماعت راہِ حق و انصاف پر چلنے لگی اور ویسی ہو گئی جیسا اس کے لئے تقدیرِ الٰہی میں پہلے سے مقدر تھا۔

قومِ ثمود، قومِ صالح اور تقدیر:

جب قومِ ثمود ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہو گئی تو انہیں نہ مُعافی ملی، نہ ان پر رحم کیا گیا، عِلْمِ الٰہی کے مطابق انہیں ایک چیخ سنائی دی تو وہ اسی وقت فنا ہو گئے پھر دیگر لوگوں کے ساتھ بھی وہی ہوا جو تقدیر میں تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا صالح عَلَیْہِ السَّلَام ان کے رسول ہوئے، اونٹنی ان کی قوم کے لئے آزمائش بنی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں کفر کی حالت میں موت دی کیونکہ انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں۔

شیطان اور تقدیر:

شیطان پہلے فرشتوں کی طرح تسبیح وعبادت میں مشغول تھا، اسے آزمائش میں ڈالا گیا تو اس نے نافرمانی کی، پس اسے مردود قرار دے دیا گیا۔

سیدنا آدم و یوسف عَلَیْہِمَا السَّلَام اور تقدیر:

حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لغزش ہوئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر رحم فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام لغزش کا ارادہ کرتے مگر وہ بُھلا دیئے گئے اور حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام لغزش کا ارادہ کرتے مگر وہ بچا لئے گئے۔ تو بتاؤ! اس وقت قدرت واِختیار کہاں تھا؟ کیا ان کے قدرت واختیار نے یہ فائدہ دیا کہ ان واقعات میں سے جسے ہونا تھا وہ نہ ہوتا یا جسے نہ ہونا تھا وہ ہو جاتا؟ اس سے تم پر حُجّت واضح ہو گئی اور جو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کہتے ہو وہ اس سے پاک، بہت بلند اور بہت قدرت والا ہے۔

قدریہ کا حق سے انکار اور اس کا جواب:

تم اس بات کا انکار کرتے ہو کہ ”کسی کی قسمت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہدایت یا گمراہی غالب آسکتی ہے[1]۔“ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ تمہارے خیالات سے بھی باخبر ہے اور اعمال میں تمہیں اختیار دیا ہے

---

1 ...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 1، صفحہ 11 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: ...

اگر تم ایمان کو پسند کر لو تو جنتی ہو جاؤ گے۔ پھر یہ کہ اہلِ سنت وجماعت نے قرآنِ کریم کی تصدیق میں جو حدیثِ رسول پیش کی تم نے اپنی جہالت سے (اس کا انکار کر کے) اسے اپنے لئے گناہ بنالیا اور تمہارا یہ عمل ایک اور بڑے گناہ (حدیث کی تکذیب وطعن) کو جنم دے رہا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ "ہم جو کرتے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، کیا یہ پہلے سے طے ہے یا ہم خود اس کا آغاز کرتے ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ سب کچھ پہلے سے مُقَرَّر کر دیا گیا ہے۔" اے قَدَرِیّو! تم نے اس کی تکذیب کر کے حدیث پر طعن کیا حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سکھانا ان کے علم میں ہے پھر تم یہ بھی کہتے ہو "اگر ہم میں اس کے علم سے نکلنے کی طاقت نہ ہو تو یہ جَبْر ہے۔" اور جبر تمہارے نزدیک ظلم ہے تو اس طرح تم نے مخلوق کے متعلق علمِ الٰہی کے نفاذ کو ظلم قرار دے دیا جبکہ حدیثِ پاک میں آیا ہے کہ "جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا فرمایا تو ان کی تمام اولاد کو اپنے سامنے پھیلایا پھر جنتیوں کو لکھ لیا حالانکہ انہوں نے اعمال نہیں کئے تھے اور دوزخیوں کو بھی لکھ لیا جبکہ انہوں نے بھی کوئی عمل نہیں کیا تھا۔" حضرتِ سیِّدُنا سہل بن حُنَیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جنگِ صفین کے موقع پر فرمایا: اے لوگو! تمہاری جو رائے دین کے خلاف ہو اسے غلط قرار دو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر ہم ابُوجَنْدَل کے دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کو رد کرنے پر قادر ہوتے تو کر دیتے، خدا کی قسم! ہم نے اپنے کاندھوں پر تلواریں اس لئے اٹھائی ہوئی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر وہ معاملہ آسان کر دے جسے ہم تمہارے اس (یعنی جنگِ صفین کے) معاملے سے پہلے جانتے ہیں۔

خیر وشر کے بارے میں قدریہ کا عقیدہ:

تم اپنی جہالت کے سبب دعوتِ حق کا اظہار باطل تاویلات سے اس طرح کرتے ہو کہ لوگوں کو علمِ الٰہی کی تردید کی دعوت دیتے ہو اور کہتے ہو کہ "نیکی کا خالق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور بدی کے خالق ہم خود ہیں۔" (مَعَاذَ اللہ)

......ہر بھلائی، بُرائی اس (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) نے اپنے علمِ اَزَلی کے موافق مقدر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو یہ نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے، بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا۔ زید کے ذمہ بُرائی لکھی اس لیے کہ زید بُرائی کرنے والا تھا، اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اس کے لیے بھلائی لکھتا تو اس کے علم یا اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ:

تم جنہیں اپنا پیشوا سمجھتے ہو حالانکہ وہ اہلسنت ہیں ان کا تو عقیدہ یہ ہے کہ ”نیکی کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہونا اس کے عِلْمِ اَزَلی میں ہے اور بُرائی کا ہماری جانب سے ہونا بھی اس کے عِلْمِ اَزَلی میں ہے“ جبکہ تم کہتے ہو: ایسا نہیں ہے بلکہ نیکیوں کا صدور بھی ہم سے ہی ہوتا ہے جیسے بدی کا صدور ہم سے ہوتا ہے۔ یہ تمہاری طرف سے کتابُ اللہ کی تردید اور دین میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ جب قَدَرِیّہ کا یہ قول ظاہر ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ”یہ اس اُمَّت کا پہلا شرک ہے۔ بخدا! ان کے گندے خیالات ختم نہیں ہونگے حتّٰی کہ یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خیر کا خالق ہونے سے بھی خارج ماننے لگیں گے جیسے انہوں نے اسے شر کا خالق ہونے سے خارج مانا ہے۔“

قدریوں کا عقیدہ:

تم اپنی جہالت کے سبب یہ گمان کرتے ہو کہ ”جو عِلْمِ الٰہی میں گمراہ ہو پھر وہ ہدایت پا گیا تو وہ اس ہدایت کا پہلے سے ہی مالک تھا حتّٰی کہ اس کا ہدایت یافتہ ہونا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں نہیں تھا اور جس کا سینہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسلام کے لئے کھولا تو وہ اُس کے کھولنے سے پہلے ہی اپنا سینہ کھولنے کا اختیار رکھتا تھا اور اگر وہ مومن تھا پھر کفر کیا تو اس نے اپنی مرضی سے کیا اور وہ اس کا مالک تھا اور اس کا کفر اپنانے کا ارادہ اس کے ایمان کے بارے میں مَشِیَّتِ خداوندی سے زیادہ قائم ہونے والا ہے۔“ (اَلْعِیاذُ بِاللہ)

اس عقیدے کا رد:

میں (عُمَر بن عبدُ العزیز) گواہی دیتا ہوں کہ بندہ جو بھی نیکی کرتا ہے وہ اپنی مدد آپ نہیں کرتا اور جو بھی بُرائی کرتا ہے تو اس پر بھی اس کے پاس کوئی حُجّت نہیں ہوتی۔ فضل تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام لوگوں کو ہدایت دینا چاہے تو ضرور اس کا حکم گمراہوں پر بھی نافذ ہو گا حتّٰی کہ وہ ہدایت پا جائیں گے۔

مَشِیَّتِ خداوندی کے بارے میں قدریہ کا عقیدہ:

تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ ”اس نے اپنی مشیت سے نیکی اور گناہ کرنے کا اختیار تمہارے سپرد کر دیا ہے،

اس نے تمہارے اعمال کے معاملے میں تمہارے متعلق اپنے عِلْمِ اَزَلی کو غیر اہم جانا اور اس نے اپنی مشیت کو تمہاری مشیت کے تابع کر دیا ہے۔" (مَعَاذَاللہ)

اس عقیدے کا رد:

افسوس ہے تم پر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بنی اسرائیل کی مرضی ان پر نہیں چلی جب انہوں نے کتابُ اللہ (یعنی تورات) کے اَحکام ماننے سے انکار کیا جس کا انہیں مضبوطی سے تھامنے کا حکم تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہاڑ کو اٹھا کر سائبان کی طرح ان پر معلق کر دیا تو کیا تم نے ان گمراہ لوگوں میں سے کسی کی مرضی چلتی دیکھی؟ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی ہدایت کا ارادہ فرمایا حتّٰی کہ انہیں ارضِ مُقدَّسہ میں اسلام کے لئے تلوار کے ساتھ داخل فرما دیا حالانکہ وہ اس بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقدیر پر راضی نہ تھے۔

کیا حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کی مرضی اس وقت چلی جب انہوں نے ایمان لانے سے انکار کیا حتّٰی کہ عذاب ان پر سائبان بن گیا جسے دیکھ کر وہ ایمان لے آئے اور ان کا ایمان قبول کر لیا گیا اور ان کے علاوہ کا ایمان رد کر دیا اور ان سے قبول نہ فرمایا جیسا کہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَاؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖۚ

(پ۲۴، المؤمن: ۸۴، ۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا بولے ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جو اس کے شریک کرتے تھے اُن سے منکر ہوئے تو ان کے ایمان نے انھیں کام نہ دیا جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں گزر چکا۔

اس سے مراد وہ عِلْمِ الٰہی ہے جو اس کے بندوں کے حق میں پہلے سے طے شدہ ہے۔ اور ارشاد فرمایا:

وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ (پ۲۴، المؤمن: ۸۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے۔

اور یہ ان کا ٹھکانا تھا جو عِلْمِ الٰہی میں تھا کہ وہ انبیا پر ایمان لائے بغیر ہلاک ہو جائیں گے بلکہ ہدایت و گمراہی، کفر و ایمان اور خیر و شر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت و اختیار میں ہے وہ جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے چھوڑ دے کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں۔ اسی لئے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:

وَ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔

اور یہ بھی عرض کی:

رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۪ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ربّ ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والے اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار۔

یعنی ایمان اور اسلام تیرے دستِ قدرت میں ہے اور جو بتوں کی پوجا کرے اس کی پوجا بھی تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔ اے قَدَرِیو! تم نے تو اس کا انکار کیا اور مشیّتِ الٰہی کے بجائے خود کو اس کا مالک مان لیا۔

موت کے بارے میں باطل عقیدے کا رد:

تمہارا عقیدہ ہے کہ "قتل ہو جانا موت کے وقت سے پہلے مر جانا ہے۔" جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں اسے موت کا نام دیا ہے پس حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَ سَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَ یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ﴿۱۵﴾ (پ۱۶، مریم: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو قتل کیا گیا تھا اور آیت میں اسے موت کہا گیا ہے۔ وہ شخص جو کافروں سے قتال کر کے شہادت کی موت پائے یا قتلِ عمد کے سبب مر جائے یا قتلِ خطا سے مر جائے وہ ایسا ہی ہے جو کسی مرض کی وجہ سے مر جائے یا ناگہانی طور پر مر جائے۔ یہ تمام صورتیں موت ہی ہیں کہ ایک مُقَرَّرہ مدت پوری ہو گئی، رزق تمام ہو گیا، آخری نشانِ قدم تک رسائی ہوئی اور بندہ (دنیا میں) اپنے ٹھکانے کو پہنچا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًاؕ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی جان بے حکمِ خدا مر ہی نہیں سکتی سب کا وقت لکھا رکھا ہے۔

جب تک دنیا میں کسی کی عُمْر کا ایک لمحہ باقی ہے وہ مکمل نہ ہو جائے، جہاں قدم کا لگنا لکھا ہے وہ لگ نہ

جائے، رزق کا ذرہ برابر دانا جب تک پورا نہ مل جائے اور جہاں موت آنی ہے جب تک وہاں پہنچ نہ جائے اس وقت تک کسی کو موت نہیں آسکتی۔ اس کی تائید اس فرمانِ باری تعالیٰ سے ہوتی ہے:

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَؕ (پ۳، ال عمرٰن: ۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: فرمادو کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے۔

اس آیتِ مُبارَکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کافروں اور مشرکوں کو دنیا میں قتل اور آخرت میں دوزخ کے عذاب کی خبر دی حالانکہ اس وقت وہ مکہ میں زندہ تھے جبکہ تم کہتے ہو" جن دو عذابوں کے نازل ہونے کی خبر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دی تھی اس میں وہ عِلْمِ الٰہی کو جھٹلانے کا اختیار رکھتے ہیں۔" فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

ثَانِیَ عِطْفِهٖ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ لَهٗ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ (پ۱۷، الحج: ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دے اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے۔

یعنی بدر کے دن قتل ہونا۔

وَّ نُذِیْقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝۹ (پ۱۷، الحج: ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور قیامت کے دن ہم اُسے آگ کا عذاب چکھائیں گے۔

قدریہ فرقے کو دعوتِ فکر:

قَدَرِیّو! اس معاملے پر غور کرلو جس میں تمہاری رائے نے تمہیں مبتلا کردیا اور اسے بھی دیکھ لو کہ اگر اس نے تم پر رحم نہ کیا تو اس کے عِلْمِ ازلی کے مطابق تمہارے لئے اس میں بد بختی لکھ دی گئی ہے۔ پھر حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان سنو: اسلام کی بنیاد تین اعمال پر ہے پہلا عمل جہاد ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے قیامت تک جاری رہے گا اس میں مسلمانوں کی ایک جماعت شریک ہوگی جو دجال کے ساتھ قتال کرے گی کسی ظالِم کا ظلم اور عادِل کا عدل انہیں اپنے مقصد سے نہ ہٹا سکے گا، دوسرا عمل یہ ہے کہ مسلمانوں کی تکفیر نہ کرو، نہ ان پر شرک کا حکم لگاؤ اور تیسرا عمل یہ ہے کہ ہر اچھی بُری تقدیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہے۔

تم نے اسلام سے جہاد کا ستون توڑ ڈالا، اپنی بدعت کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا، تم نے اس امت پر کفر کے

فتوے لگا کر اپنی شہادت توڑ دی اور اپنی بدعت کے سبب ان سے الگ ہو گئے، تم نے ہر قسم کی تقدیر کا انکار کیا، موت کے مُقرَّرہ وقت کا انکار کیا، اعمال اور رزق کے منکر ہوئے تو اب تمہارے ہاتھوں میں ایسا کوئی وصف نہیں بچا جس پر اسلام کی بنیاد ہے تم تو اسے توڑ کر اس سے خارج ہو گئے۔

سیِّدُنا عبدُالمَلِک بن عُمَر بن عبدُالعَزِیز رحمۃُ اللہِ عَلَیہِمَا

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہوشیار، بہت مُحتاط، حق کو نافذ کرنے اور باطل کو مٹانے والے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: خطروں سے ہوشیار اور باطل سے دور رہنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

کوئی لمحہ نفاذِ حق سے خالی نہ ہو:

﴿7478﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَیّار ابُوالحکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کہا کرتے تھے: ابا جان! آپ حق قائم کیجئے اگرچہ دن کا ایک لمحہ باقی ہو۔

بیٹا ہو تو ایسا:

﴿7479﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یعلیٰ محاربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ ایک شامی بزرگ کا بیان ہے: ہمارے خیال میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو عبادت کا ذوق و شوق اپنے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھ کر حاصل ہوا۔

﴿7480﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن حبیب مُحارِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ گرامی کے دورِ خلافت میں طاعون کے مرض میں مبتلا ہو کر وفات پا گئے

تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اپنے والد سب سے زیادہ عزیز ہیں لیکن مجھے ان کی خلافت سے زیادہ ان کی موت محبوب ہے۔

﴿7481﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ کنگھی کئے، پاجامہ، چادر اور جوتیاں پہنے ان کے پاس آئیں، آپ نے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا: عِدت گزار، عِدت گزار (یعنی انہیں طلاق دے دی)[1]۔

عدل وانصاف کی زبردست حمایت:

﴿7482﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی: ابا جان! آپ جو عدل کرنا چاہتے ہیں اسے کر گزرنے سے آپ کو کس نے روکا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ اس کی وجہ سے مجھے اور آپ کو ہانڈیوں میں اُبالا جائے۔ فرمایا: بیٹا! میں لوگوں کو دشواریاں جھیلنے کا عادی بنا رہا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ عدل کا معاملہ زندہ کر دوں اور میں اس عمل پر کاربند رہوں گا حتّٰی کہ میں اس کے ساتھ ساتھ ان کے دل سے دنیاوی لالچ بھی نکال دوں گا پھر لوگ دنیا سے نفرت کرنے لگیں گے اور آخرت کے لئے زندگی گزاریں گے۔

بھلائی پر مددگار:

﴿7483﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن حَسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے غلام مُزاحِم سے کہا: تمہارے خیال کے مطابق ہمیں مسلمانوں کا کتنا مال ملا ہوگا؟ عرض کی: اے امیر المؤمنین! کیا آپ جانتے ہیں کہ (اگر مال لوٹا دیا تو) آپ کے گھر والوں کے لئے کیا بچے گا؟ فرمایا: ہاں، ان کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کافی ہے۔ حضرت سیِّدُنا مُزاحِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں وہاں سے نکلا تو امیر المؤمنین کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات

---

[1]... حضرت سیِّدُنا عبدُالملک بن عُمَر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے دنیا سے بے رغبتی کی وجہ اپنے اجتہاد سے ایسا کیا، عورت کے لئے مستحب ہے کہ بن سنور کر شوہر کے سامنے حاضر ہو۔ ہر کس و ناقص کو ان کے اس عمل کی پیروی کرنے کی اجازت نہیں۔

ہوئی میں نے ان سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ امیر المؤمنین نے کیا فرمایا ہے؟ پوچھا: کیا فرمایا ہے؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین نے مجھ سے پوچھا: تمہارے خیال کے مطابق ہمیں مسلمانوں کا کتنا مال ملا ہوگا؟ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! کیا آپ جانتے ہیں کہ (اگر مال لوٹا دیا تو) آپ کے گھر والوں کے لئے کیا بچے گا؟ فرمایا: ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی انہیں کافی ہے۔ صاحبزادے نے فرمایا: اے مزاحم! تم کتنے بُرے وزیر ہو۔ یہ کہہ کر خود امیر المؤمنین کے پاس ملاقات کے لئے گئے تو دربان سے فرمایا: جاؤ میرے لئے اجازت طلب کرو۔ اس نے کہا: آپ کے والد محترم کو دن رات میں صرف یہی وقت آرام کا ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ملنا ضروری ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اندر سے ان کی گفتگو سن کر فرمایا: دروازے پر کون ہے؟ دربان نے عرض کی: آپ کے صاحب زادے عبدُالملک ہیں۔ فرمایا: انہیں آنے دو۔ جب آپ اندر آئے تو انہوں نے فرمایا: اس وقت کیسے آنا ہوا؟ عرض کی: ایک بات کرنے کے لئے آیا ہوں، مُزاحِم نے مجھے ایسی ایسی بات بتائی ہے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: ہاں، میں نے ایسا کہا ہے، تمہاری کیا رائے ہے؟ کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے فوراً لوٹا دیجئے۔ فرمایا: نماز کے لئے جاؤں گا تو منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو ان کا مال واپس کر دوں گا۔ بیٹے نے عرض کی: کیا آپ کو امید ہے کہ آپ نماز کے وقت تک زندہ رہیں گے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: ابھی کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اسی وقت باہر تشریف لائے اور یہ ندا کروادی "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَہ" اور خود منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں کو ان کا مال واپس لوٹا دیا۔

﴿7484﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر تھے، جب ہم مُنْتَشِر ہو گئے تو آپ نے "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَہ" کی ندا لگوا کر دوبارہ لوگوں کو مسجد میں اِکھٹّا کیا، میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ امیر المؤمنین منبر پر موجود تھے، آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا: بنو امیہ کے اُمَرا نے ہمیں تحائف دیئے جن کا لینا ہمارے لئے مناسب نہیں تھا اور نہ ان کے لئے دینا مناسب تھا، مجھے یقین تھا کہ اس مُعامَلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا مجھے پوچھنے والا کوئی نہیں، لیکن میں آج سے اپنے اور اپنے گھر والوں سے وہ مال لوٹانے کا آغاز کر رہا ہوں۔ پھر اپنے غلام سے فرمایا: مزاحم! ان کے سامنے ان تحائف کی تحریریں پڑھو تو وہ ایک کے بعد ایک تحریر

پڑھتے جاتے (اس کے مطابق لوگوں کو ان کا مال دیا جاتا رہا) اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سے وہ تحریریں لے کر اپنے ہاتھ میں موجود قینچی سے کاٹتے جاتے حتّٰی کہ ظہر کی اذان شروع ہو گئی۔

والد کو نصیحت:

﴿7485﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: اگر آپ نے حق کو زندہ اور باطل کو مردہ نہ کیا تو بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر کیا جواب دیں گے؟ فرمایا: بیٹا! ذرا اطمینان سے میری بات سنو، تمہارے آباء واجداد نے لوگوں کو حق سے دھوکے میں رکھا حتّٰی کہ اُمورِ خلافت میرے سپرد ہو گئے، ان کا شر آگے بڑھ چکا تھا اور بھلائی پیچھے رہ گئی تھی، لیکن کیا میری اچھائی کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ میں ہر روز ایک حق کو زندہ کروں اور ایک باطل کو مٹا دوں حتّٰی کہ اسی حالت میں مجھے موت آجائے؟

بہترین مشیر:

﴿7486﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھے، حضرتِ سیِّدُنا مکحول اور حضرتِ سیِّدُنا ابُو قِلابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو اپنے پاس بلا کر پوچھا: لوگوں سے ظُلْمًا لئے گئے مال کے بارے میں آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا مکحول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت نرم بات کہی جسے امیر المؤمنین نے ناپسند کیا اور فرمایا: میرے خیال سے آپ یہ عمل پھر سے دُہرانا چاہتے ہیں۔ پھر میری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو میں نے کہا: امیر المؤمنین! اپنے صاحب زادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُلوا کر یہ معاملہ ان کے سامنے رکھ دیجئے کیونکہ آپ کو ان کے سوا کوئی رائے نہیں دے سکتا، لہٰذا آپ نے ایک درباری سے فرمایا: عبدُ الملک کو بُلا لاؤ۔ جب وہ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: لوگوں سے ظُلْمًا لئے گئے مال کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگ اپنا حق لینے آئے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ اَموال کہاں ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: میری رائے ہے کہ آپ وہ مال لوگوں کو لوٹا دیں اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ بھی غصب کرنے والوں میں شامل ہوں گے۔

اولاد ہو تو ایسی:

﴿7487﴾... مدینہ وشام میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے کاتب کے فرائض سر انجام دینے والے حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد محترم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس آکر کہنے لگے: لوگوں کا حق لوٹانے کے متعلق آپ نے مزاحم سے جو بات چیت کی تھی اس کا کیا ہوا؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: میں اسے ضرور پورا کروں گا پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے میری اولاد کو دینی معاملات میں میرا مددگار بنایا پھر فرمایا: بیٹا! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں ظہر کی نماز کے لئے جاؤں گا تو لوگوں کے سامنے منبر پر کھڑے ہو کر وہ تمام مال لوٹا دوں گا۔ بیٹے نے عرض کی: امیر المؤمنین! ظہر کی نماز تک آپ کی زندگی کی ضمانت کون دے گا اور اگر آپ زندہ بھی رہے تو کون اس بات کی ضمانت دے گا کہ ظہر تک آپ کی نیت سلامت رہے گی؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: لوگ قیلولہ کرنے کے لئے جا چکے ہیں۔ صاحب زادے نے عرض کی: آپ منادی کو کہہ دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز کے لئے جمع ہونے کی ندا لگائے تاکہ لوگ مسجد میں جمع ہو جائیں۔ چنانچہ منادی نے امیر المؤمنین کے حکم پر ندا کی تو لوگ جمع ہو گئے، آپ کے پاس ایک ٹوکری یا ایک برتن لایا گیا جس میں کاغذات تھے (جن پر لوگوں کے نام مع حقوق درج تھے)، امیر المؤمنین کے پاس قینچی تھی (آپ ہر فرد کو بلا کر اس کا حق دیتے) پھر قینچی سے اس کاغذ کو کاٹ دیتے حتّٰی کہ ظہر کی اذان ہونے لگی۔

ایک ہی گھر کے تین بہترین افراد:

﴿7488﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: میں نے کسی گھر میں ایسے تین اَفراد نہیں دیکھے جو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز، ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک اور اُن کے غُلام مُزاحِم عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ سے بہتر ہوں۔

بیٹے کی تدفین اور والد کے جذبات:

﴿7489﴾... زِیاد بن ابُو حَسّان کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تدفین کے وقت میں وہاں موجود تھا۔ لوگوں نے تدفین کے عمل سے

فراغت پاکر زیتون کی ایک لکڑی قبر کے سرہانے اور دوسری پاؤں کی جانب لگادی، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز اس طرح قبلہ رخ کھڑے ہو گئے کہ قبر آپ کے سامنے تھی، لوگ بھی آپ کے اردگرد کھڑے ہو گئے پھر فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ عَزَّ وَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، تم اپنے باپ کے فرمانبردار تھے، بخدا! جب سے تم پیدا ہوئے میں تم سے خوش رہا، خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں تم سے اتنا زیادہ خوش اور تمہارے سبب بارگاہِ الٰہی سے اپنے حصے کا اس قدر امیدوار تمہیں اس جگہ رکھنے سے پہلے کبھی نہیں تھا جس جگہ تمہیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پہنچایا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے، تمہارے اَعمال کی بہترین جزا عطا فرمائے اور جو بھی حاضر و غائب شخص تمہارے لئے دعائے خیر کرے اس پر بھی رحم فرمائے۔ ہم اس کے فیصلے پر راضی ہیں اور مُعاملہ اسی کے سپرد ہے، تمام تعریفیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا۔ پھر آپ وہاں سے تشریف لے گئے۔

والد کی آنکھوں کی ٹھنڈک:

﴿7490﴾... علی بن حُصَین کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز پر پے در پے مصیبتیں آئیں، پہلے ان کے بھائی کا انتقال ہوا پھر ان کے سب سے عزیز غلام مزاحم فوت ہو گئے پھر آپ کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا، آپ نے بیٹے کے وصال پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: میں نے اسے (پیدائش کے بعد) جب ایک کپڑے میں لپیٹ کر دودھ پلانے والی عورتوں کے حوالے کیا اس وقت سے آج تک مجھے اس سے خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک ملی اور آج اسے اس حال میں دیکھ کر آنکھیں جتنی ٹھنڈی ہوئی ہیں پہلے کبھی نہیں ہوئیں۔

امیرُ المؤمنین کا عبرت آموز خط:

﴿7491﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَزم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمیں کسی نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اپنے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الحمید بن عبدُ الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو ایک مکتوب روانہ کیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا: امابعد! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام بابرکت اور اس کا ذکر سب سے بلند ہے، جب سے اس نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا تو ان کے لئے

موت اور اپنی طرف لوٹنا لکھ دیا، اس نے اپنی نازل کردہ سچی کتاب کی حفاظت اپنے عِلمِ اَزَلی سے کی، فرشتوں کو اس کی حقانیت پر گواہ بنایا اس میں ارشاد فرمایا: بے شک زمین اور اِس پر موجود ہر شے کا مالک وہی ہے اور اسی کی طرف مخلوق کو پھرنا ہے، پھر اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا:

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لئے دنیا میں ہمیشگی نہ بنائی تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

موت لوگوں کے لئے دنیا میں ایک راستہ ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی بھی نیک یا بد کی قسمت میں ہمیشہ کا رہنا نہیں لکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا والوں میں اپنے فرمانبرداروں کو بھانے والا ثواب دے کر اور بلاؤں کی صورت میں اپنے نافرمانوں سے انتقام لے کر خوش نہیں ہوتا، دنیا والوں کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ ہر شے یہیں رہ جائے گی، دنیا اپنے آغاز سے انجام تک اسی طرح رہے گی تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جانچے کہ اس کے بندوں میں کس کا عمل زیادہ اچھا ہے، تو جو دنیا سے اس حال میں گیا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرماں بردار اور پسندیدہ یعنی انبیائے کرام اور ہدایت یافتہ ائمہ کی پیروی کرتا رہا جن کی اقتدا کا حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی کے ذریعے دیا تو اس صورت میں فضلِ خداوندی سے ہمیشہ کے لئے اس کا ٹھکانا جنت ہے جس میں اسے کوئی تکلیف ہوگی نہ تھکن اور جو دنیا سے اس حال میں گیا کہ وہ نافرمانی یا نافرمان لوگوں کی پیروی کرتا رہا تو اسے لمبے عرصے تک جہنم کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ خود کو اس مقام پر لے گیا جسے برداشت کرنے کی اس میں طاقت نہیں، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی رحمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ساری زندگی اپنی فرمانبرداری والے کام کرنے اور قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جب ہم اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے نبی اور اُن ائمہ کی بارگاہ میں جائیں جن کی پیروی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے تو اس وقت ہم اس کے چُنے ہوئے پسندیدہ بندوں میں سے ہوں، میں اس کی رحمت کا واسطہ دے کر اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں دنیا میں بُرے کاموں اور قیامت کے دن عذاب سے محفوظ فرمائے،

امیر المؤمنین کا بیٹا عبدُالملک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر اور اس کے باپ پر بہت احسان فرمایا، اس نے جب تک چاہا اسے زندگی دی اور جب چاہا اس کی روح قبض فرمالی، میرے گمان کے مطابق یہ موت کو پسند کرتا تھا اور اس مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھی امید رکھتا تھا، میں اس بات سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں وہ چیز پسند کروں جو میرے رب عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مجھ پر آزمائش ہو یا مجھ پر اس کا احسان ونعمت ہو کسی حال میں بھی مخالفت درست نہیں اور بارگاہ خداوندی میں مجھے جو کہنا تھا وہ کہہ چکا، تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس سے ثواب اور اس کے سچے وعدے یعنی مغفرت کی میں امید رکھتا ہوں، ہم اس کے مال ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اس کے بعد ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ دنیا اور آخرت میں تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔

میں نے چاہا کہ تمہیں خط کے ذریعے اطلاع دے دوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے سے آگاہ کر دوں، مجھے نہیں معلوم کہ تمہیں اطلاع دینے سے پہلے کوئی اس پر رویا ہے یا نہیں، ابھی تک لوگ میرے پاس نہیں آئے نہ میں نے کسی قریب یا دور والے کو بلایا، میرے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کافی ہے اور اِنْ شَاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ میں تمہیں اس موقع پر نہ آنے کی وجہ سے ملامت نہیں کروں گا۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُم

﴿7492﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم فرماتے ہیں: ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو سخت غصہ آیا، آپ کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی وہاں موجود تھے، جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو بیٹے نے عرض کی: امیر المؤمنین! آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت سی نعمتیں، عظیم منصب اور حکومت و خلافت عطا فرمائی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو اس قدر غصے میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: تم یہ کیسے کہہ رہے ہو؟ صاحبزادے نے اپنی بات دُہرائی تو آپ نے فرمایا: عبدُ الملک! کیا تمہیں غصہ نہیں آتا؟ عرض کی: اگر میں غصے کو پی نہ لوں تو پھر میرے بڑے پیٹ کا کیا فائدہ؟ راوی کا بیان ہے کہ ان کا پیٹ بڑا تھا۔

امیر المؤمنین کو نصیحت:

﴿7493﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ ابو عَبلَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْزلوگوں کے درمیان فیصلے کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے، جب دوپہر کا وقت ہوا تو آپ کو اکتاہٹ، تھکاوٹ اور بے چینی ہونے لگی، آپ نے لوگوں سے فرمایا: میرے آنے تک بیٹھے رہنا۔ یہ کہہ کر آپ کچھ دیر کے لئے آرام کرنے چلے گئے، آپ کے جاتے ہی آپ کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آئے اور لوگوں سے امیر المؤمنین کے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے کہا: وہ اندر جا چکے ہیں۔ لہٰذا آپ اجازت لے کر اندر داخل ہوئے اور عرض کی: امیر المؤمنین! آپ یہاں کیوں آگئے؟ فرمایا: تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ بیٹے نے عرض کی: کیا آپ موت کے آنے سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ آپ کی رعایا دروازے پر کھڑی آپ کا انتظار کر رہی ہے اور آپ ان سے چھپے بیٹھے ہیں، یہ سن کر امیر المؤمنین فورًا اُٹھے اور لوگوں کے پاس چلے گئے۔

ایک اَعرابی کی تعزیت:

﴿7494﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مالک عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو لوگ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے تعزیت کرنے آئے، بنو کلاب کے ایک اَعرابی نے ان سے تعزیت کرتے ہوئے کہا:

تَعَزَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّہٗ لِمَا قَدْ تَرٰی یُغْذَی الصَّغِیْرُ وَیُوْلَدُ

هَلِ ابْنُكَ اِلَّا مِنْ سُلَالَةِ اٰدَمٍ لِكُلٍّ عَلٰی حَوْضِ الْمَنِيَّةِ مَوْرِدُ

ترجمہ: تم امیر المؤمنین سے اس لئے تعزیت کرتے ہو کہ تم نے چھوٹے بچے کو پرورش پاتے اور پیدا ہوتے دیکھا ہے۔ امیر المؤمنین آپ کا بیٹا سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ہے اور ہر اولادِ آدم کو موت کے حوض سے پانی پینا ہے۔

یہ اشعار سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: جیسی تعزیت اس اَعرابی نے کی ایسی کسی نے نہیں کی۔

حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی شخص کا اپنی اور لوگوں کی اصلاح کے لئے علم کا ایک باب یاد کرنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/ ۳۸۷، رقم: ۲٦٦٦)

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز بن مَروان بن حَکَم بن ابو العاص بن اُمَیَّہ بن عبدِ شَمْس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُتَعَدَّد صحابہ وکِبار تابعین عِظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ابو سلمہ مَخْزُومی، حضرتِ سیِّدُنا سائِب بن یزید، حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن عبد اللہ بن سلام اور حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ بنْتِ حکیم رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

جبکہ تابعین اور تبع تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عبدُ الرحمٰن بن حارث بن ہِشام، حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبدُ اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا ابو سلمہ بن عبدُ الرحمٰن بن عوف، حضرتِ سیِّدُنا عامر بن سَعد بن ابی وقاص، حضرتِ سیِّدُنا خارِجہ بن زید بن ثابت، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ اللہ بن عُتْبَہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو بردہ بن موسٰی اشعری، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عبدُ اللہ بن قارِظ، حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن سَبْرہ جُہَنی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مسلم بن شِہاب زُہری اور ان کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام وتابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اولاد سے احادیث لی ہیں۔ جہاں تک ہماری رسائی ہوئی ہم نے اس کتاب کے علاوہ ایک اور جگہ آپ کی مَسانید ومرویات کو جمع کیا ہے ان میں سے چند یہاں بیان کرتے ہیں۔

ہر شخص نگران ہے:

﴿7495﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے عبدُ الملک بن مَروان کو لکھا کہ تم حاکم ہو تم سے تمہاری رعایا کے بارے میں باز پُرس ہو گی، حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ یعنی تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[1]

بارگاہِ الٰہی کا پسندیدہ جوان:

﴿7496﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،

1... بخاری، کتاب النکاح، باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا، ۳/ ۴۶۴، حدیث: ۵۲۰۰، عن ابن عمر

حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الشَّابَ الَّذِیْ یُفْنِیْ شَبَابَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نوجوان کو پسند فرماتا ہے جس نے اپنی جوانی اطاعتِ الٰہی میں گزاری۔[1]

مصیبت کے وقت کیا کہیں؟

﴿7497﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن جعفر بن ابو طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری والدہ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے چند ایسے کلمات سکھائے جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں سکھائے تھے کہ مصیبت کے وقت یہ کہو: اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا یعنی صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی میرا ربّ ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

﴿7498﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ابو سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک کپڑا پہنے نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے اس کے دونوں اطراف اپنے دائیں اور بائیں شانوں (مبارک کاندھوں) پر ڈالے ہوئے تھے۔[2]

﴿7499﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک دن حضرتِ سیِّدُنا سائِب بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: کیا آپ نے کسی صحابی کو دیکھا ہے کہ وہ (صرف ایک) چادر اوڑھ کر گھر سے باہر نکلے ہوں؟ فرمایا: ہاں دیکھا ہے اور اگر آج کے دور میں کوئی اس طرح کرے تو اسے مجنون کہا جائے گا[3]۔

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سائِب بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صحابی ہیں، آپ حضرتِ سیِّدُنا نَمِر بن قاسِط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھانجے ہیں، ہجرت کے سال پیدا ہوئے، حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیر کر آپ کے لئے دعا فرمائی تھی۔

﴿7500﴾... حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی کبھی آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کلام کیا کرتے تھے۔

1... مقاصد الحسنة، حرف الھمزة، ص ۱۳۰، حدیث: ۲۴۱

2... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد ملتحفابہ، ۱/ ۱۴۳، حدیث: ۳۵۴

3... ہمارے عُرف چونکہ اسے معیوب سمجھا تا ہے لہٰذا عرف کا لحاظ کرتے ہوئے ایسا لباس پہن کر گھر سے نہ نکلا جائے۔

﴿7501﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر قرض دار مفلس ہو جائے اور کوئی شخص بِعَیْنِہٖ اپنا مال اس کے پاس پائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے (یعنی وہ چیز دوسرے قرض داروں کو نہیں دی جائے گی) [1]۔[2]

غَیْرُ اللہ سے مدد کا جواز:

﴿7502﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْكَ عُمَرَ اَوْ اَبِیْ جَھْلٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! عُمَر اور ابوجہل میں سے جو تجھے پسند ہو اس کے ذریعے اسلام کو قوّت عطا فرما۔[3]

خسارے کے لمحات:

﴿7503﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کا جو لمحہ ذِکْرُ اللہ کے بغیر گزرا بروز قیامت وہ اس کے لئے خَسارہ ہو گا۔[4]

سب سے بڑھ کر سخی:

﴿7504﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام (ماہِ رمضان میں) حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرآنِ عظیم کا دور کرتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے۔[5]

1... حضرتِ سیِّدُنا امام ابو جعفر طحاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں اس سے مراد امانت اور عاریت کے طور پر رکھی گئی چیزیں جو رکھوانے والے کی ملک ہوتی ہیں، مالک اسے بِعَیْنِہٖ پائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے، فروخت کی گئی چیزیں مراد نہیں کیونکہ ان سے بیچنے والے کی ملک زائل ہو جاتی ہے۔

2...مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/ ۵۸۲، حدیث: ١٠٦٠١

3...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص... الخ، ۵/ ۳۸۳، حدیث: ۳۷۰۱

4...معجم اوسط، ٦/ ١٤٨، حدیث: ٨٣١٦

5...بخاری، کتاب بدء الوحی، باب: ۵، ۱/ ۹، حدیث: ٦

دنیا وآخرت کا بہترین کھانا:

﴿7505﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کَعْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَفْضَلُ طَعَامِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اللَّحْمُ یعنی دنیا وآخرت کا سب سے بہترین کھانا گوشت ہے۔[1]

عجوہ کھجور کی فضیلت:

﴿7506﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن اَبی وقّاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کے وقت مدینے کی سات عجوہ کھجوریں کھائیں اسے شام تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔[2]

﴿7507﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مُبارکہ کی تلاوت فرمائی:

فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا یُوْثِقُ وَ ثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ (پ۳۰، الفجر: ۲۵، ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اس دن اس کا سا عذاب کوئی نہیں کرتا اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا۔

آگ کی پکی چیز کھانے پر وضو:

﴿7508﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّار یعنی جسے آگ پکائے اس سے وضو کرو[3]۔[4]

توحید پر قائم رہنے کا انعام:

﴿7509﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... الضعفاء، الجزء الثالث، ص۹۷۸، الرقم: ۱۲۶۶، عمرو بن بکر السکسکی

2... مسند امام احمد، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، ۱/ ۳۵۶، حدیث: ۱۴۴۲

3... (اس حدیث کا) مطلب یہ ہے کہ آگ کی پکی چیز کھا کر ہاتھ دھونا اور کلی کرنا بہتر ہے۔ پھل فروٹ کھانے کے بعد اس کی ضرورت نہیں، ایک بار حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے گوشت کھا کر ہاتھ دھوئے، کلی کی اور فرمایا آگ کی پکی چیز کا وضو یہ ہے، کھانا کھا کر ہاتھ دھونا مستحب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۴۶، ملتقطاً)

4... مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء مما مست النار، ص۱۹۱، حدیث: ۳۵۲

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوق کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا لوگ جن معبودوں کو پوجتے تھے انہیں اپنے معبودوں سمیت جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اب صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک ماننے والے رہ جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: تم کس کے انتظار میں ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا انتظار کر رہے ہیں جس کی عبادت ہم بن دیکھے کیا کرتے تھے۔ پوچھا جائے گا: کیا تم اسے پہچان لوگے؟ وہ کہیں گے: اگر اس نے چاہا تو وہ خود ہمیں اپنی پہچان کرا دے گا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر تجلی فرمائے گا تو وہ سجدے میں گر جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: اے اہلِ توحید! اپنے سروں کو اٹھاؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے جنت واجب کر دی ہے اور تم میں سے ہر ایک کے بدلے کسی یہودی یا نصرانی کو آگ میں ڈال دیا ہے۔[1]

مُتعہ منع ہے:

﴿7510﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَبْرہ جُہَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فتحِ مکہ کے سال متعہ سے منع فرما دیا تھا۔[2]

اسلام کا خلق:

﴿7511﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سیِّدِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَاِنَّ خُلُقَ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ یعنی بے شک ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔[3]

مولا علی رضی اللہ عنہ سے محبت:

﴿7511﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عُمَر بن مُوَرِّق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں مُلکِ شام میں تھا، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز لوگوں کو عطیات دے رہے تھے، میں بھی لینے کے لئے گیا، آپ نے جب مجھے دیکھا تو پوچھا: تمہارا تعلّق کہاں سے ہے؟ میں نے کہا: قریش سے۔ پوچھا:

1 ...معجم اوسط، ٢/ ٢١، حدیث: ٢٣٥٩

2 ...مسلم، کتاب النکاح، باب نکاح المتعۃ...الخ، ص٧٢٨، حدیث: ١٤٠٦

3 ...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحیاء، ٤/ ٤٦٠، حدیث: ٤١٨١

کس قبیلے سے؟ میں نے کہا: بنو ہاشم سے۔ پوچھا: کون سے بنو ہاشم؟ میں خاموش رہا، دوبارہ پوچھا تو میں نے کہا: علی کا غلام ہوں۔ پوچھا: کون علی؟ میں خاموش رہا، آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا غلام ہوں، مجھے مُتَعَدَّد لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنی جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔[1] پھر اپنے غلام مزاحم سے فرمایا: ان جیسے لوگوں کو کتنا دیتے ہو؟ عرض کی: 100 یا 200 درہم۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: انہیں 50 دینار دے دو۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیان کردہ روایت کے مطابق انہوں نے 60 دینار حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی غلامی کی وجہ سے دیئے اور فرمایا: اپنے شہر چلے جاؤ عنقریب تمہیں تمہارے حصہ مل جائے گا جتنا تم جیسے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا کَعبُ الاَحْبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق کعب بن ماتِعُ الاَحْبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آسمانی صحائف و کتابوں کے بہترین عالِم، راز کی باتوں کو ظاہر کرنے والے اور ان باتوں پر موجود شہادتوں اور تائید کرنے والے آثار کی طرف اشارہ کرنے والے ہیں۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: بُروں سے دوری اور نیکوں سے دوستی کا نام تَصَوُّف ہے۔

حساب و کتاب سے بے خوف:

﴿7512﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن قَوذَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاَحْبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: متقی مومن اور نیک غلام حساب سے محفوظ رہیں گے اور ان کے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالٰی نے انہیں کس طرح ان کے شہروں میں محفوظ رکھا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے مومن بندے کو پسند

[1]... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳

فرماتا ہے تو دنیا کو اس سے دور کر دیتا ہے تاکہ اس کے جنتی درجات بلند فرمائے اور جب کسی نافرمان بندے پر ناراض ہوتا ہے تو اس کے لئے دنیا کشادہ کر دیتا ہے تاکہ اسے جہنم کے سب سے نچلے مقام میں پہنچا دے۔

مال داروں کے سردار:

فقر پر راضی رہتے ہوئے صبر کرنے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: خوش ہو جاؤ اور غم نہ کرو کیونکہ تمہارے لئے جو کچھ میرے پاس ہے اگر اس کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت میرے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی ہوتی تو میں نافرمانوں کو دنیا سے کچھ بھی نہ دیتا۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فقیر بندے اس کی بارگاہ میں محتاجی کی شکایت کرتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: "خوش ہو جاؤ اور غم نہ کرو کہ تم مال داروں کے سردار ہو اور قیامت کے دن ان سے پہلے جنت میں جاؤ گے۔" حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام راحت کی بَنِسْبَت فقر اور مصائب میں زیادہ خوش ہوا کرتے تھے حالانکہ ان پر آزمائشیں دُگنی ہوتی تھیں حتّٰی کہ کسی کا انتقال جوؤں سے ہو جاتا تھا اور جب وہ خود کو راحت میں دیکھتے تو یہ گمان کرتے تھے کہ شاید ان سے کوئی نافرمانی ہو گئی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناپسندیدہ لوگ:

جس نے دنیادار اور مال دار کے لئے عاجزی اختیار کی اس نے اپنے دین کو کمزور کیا اور اس سے فضیلت چاہی جو خود فضیلت والا نہیں ہے حالانکہ اسے دنیا سے اتنا ہی ملے گا جتنا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے مُقَدَّر فرما دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب مال اِکھٹّا کرنے والے، بھلائی میں خرچ نہ کرنے والے ہر متکبر اور موٹے عالم کو ناپسند فرماتا ہے۔

اگر آسمانی سلطنت کے طالب ہو تو۔۔۔!

حضرتِ سَیِّدُنا مُوسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: تمہارے لباس راہبوں جیسے جبکہ دل سرکشوں اور بھوکے بھیڑیوں جیسے ہیں، اگر تم آسمان کی سلطنت تک پہنچنا چاہتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اپنے دلوں (یعنی نفسانی خواہشات) کو مار ڈالو۔

مال میں کمی اور زیادتی کا سبب:

﴿7513﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن بُرَیْدَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحبار

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بندے کو جب کوئی مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو اس پر آزمائشیں بڑھتی جاتی ہیں، جو صدقہ ادا نہیں کرتا اس کا مال کم ہو جاتا ہے اور جو ادا کرتا ہے اس کا مال بڑھ جاتا ہے اور جو شخص چوری کرتا ہے اس کا رزق روک لیا جاتا ہے۔

موت کی سختی:

﴿7514﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: ہمیں موت کے بارے میں بتاؤ۔ تو آپ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! موت ایک ایسی کانٹے دار ٹہنی کی مانند ہے کہ جسے کسی آدمی کے پیٹ میں داخل کیا جائے اور ہر کانٹا ایک ایک رگ میں پیوست ہو جائے پھر کوئی طاقتور شخص اس ٹہنی کو اپنی پوری طاقت سے کھینچے تو اس ٹہنی کی زد میں آنے والی ہر چیز کٹ جائے اور جو زَد میں نہ آئے وہ بچ جائے۔

﴿7515﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جو دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچان کر زبان سے اس کی حمد کرتا ہے تو ابھی کلمات منہ میں ہی ہوتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے برکت عطا فرما دیتا ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھلائی جلد عطا فرماتا ہے اور فضل کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

خوفِ خدا میں رونے کی فضیلت:

﴿7516﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس شخص کی آنکھوں سے خوفِ خدا کے سبب سَیْلِ اَشک رَواں ہو جائیں اور اس کے قطرے زمین پر گریں تو جہنم کی آگ اسے کبھی نہیں چھوئے گی حتّٰی کہ بارش کے قطرے آسمان سے زمین پر گریں اور پھر واپس آسمان کی طرف لوٹ جائیں (اور یہ ناممکن ہے)۔

﴿7517﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: خوفِ خدا میں رونے کے سبب آنسوؤں کا رخساروں پر بہنا مجھے اپنے وزن کے برابر سونا خیرات کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿7518﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے اتنا روؤں کہ میرے آنسو نکل کر رخساروں پر بہنے لگیں یہ مجھے سونے کا پہاڑ خیرات کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رحمت الٰہی پر امید:

﴿7519﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زِیاد اَلْہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ بیمار تھے، کسی نے پوچھا: اے ابو اسحاق! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ فرمایا: میرے جسم کو اس کے گناہوں کی سزا دی جا رہی ہے، اگر اس حال میں روح قبض ہو گئی تو رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی طرف جائے گا اور اگر اس نے شفا عطا فرمائی تو میرا جسم ایسا ہو جائے گا جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

﴿7520﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حارِث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: زمین پر کسی بندے کی تعریف اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک آسمانوں میں نہ ہو جائے۔

کاش! میں مینڈھا ہوتا:

﴿7521﴾... حضرتِ سیِّدُنا شَہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: کاش! میں اپنے گھر والوں کا مینڈھا ہوتا وہ مجھے پکڑ کر ذبح کرتے پھر خود بھی کھاتے اور مہمانوں کو بھی کھلاتے۔

اپنے گھروں کو ذکرِ الٰہی سے منور کرو:

﴿7522﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اپنے گھروں کو ذکرِ الٰہی سے منور کرو اور اپنے گھروں میں بھی کچھ (نفل) نماز پڑھا کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں کعب کی جان ہے! ایسوں کا نام زبان زَدِ عام ہوتا ہے اور آسمان والوں میں ان کی شہرت اس طرح ہوتی ہے کہ فلاں بن فلاں اپنے گھر کو خدا کے ذکر سے آباد کرتا ہے۔

مومن کا گمشدہ خزانہ:

﴾24-7523﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو سَلَمہ صَنْعانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: کم بولنا حکمت ہے، خاموشی اختیار کرو کیونکہ یہ اچھی خصلت ہے اور اس سے بوجھ اور گناہ کم ہوتے ہیں، بُردباری کے دروازے کو سنوارو اور اس کا دروازہ خاموشی اور صبر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ ہنسنے والے اور چغلخور کو پسند نہیں فرماتا اور وہ اس حکمران کو پسند کرتا ہے جو چرواہے کی طرح ہو (یعنی رعایا کا محافظ ہو) اور اپنی رعایا سے غافل نہ ہو۔ جان لو کہ حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے لہٰذا علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ اسے اٹھالیا جائے اور اس کا اٹھ جانا یہ ہے کہ عُلَما دنیا سے رُخصت ہو جائیں گے۔

نیک حکمران کا رعایا پر اثر:

﴾7525﴿... حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حکمران نیک ہو تو لوگ بھی نیک ہو جاتے ہیں اور حکمران بُرا ہو تو لوگ بھی بگڑ جاتے ہیں۔

﴾7526﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن دَیلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ امانت کی پاسداری نہ رہے گی، رحمت اٹھالی جائے گی، مانگنے کی کثرت ہوگی اور جو اس زمانے میں مانگے گا اسے بَرَکت نہیں دی جائے گی۔

پل صراط سے گزرنے کی کیفیت:

﴾7527﴿... حضرتِ سیِّدُنا غُنَیم بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّاۚ﴿۷۱﴾ (پ۱۶، مریم: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ دوزخ پر لوگوں کا گزر کس طرح ہو گا؟ پھر خود ہی فرمانے لگے: جہنم لوگوں پر ایسے ظاہر ہو گا گویا چربی کی تہ جمی ہے، جب نیک و بد کے قدم اس پر جم جائیں گے تو ایک منادی ندا دے گا:

اے جہنم! اپنے اصحاب پکڑ لے اور میرے اصحاب کو چھوڑ دے پھر جہنم میں جانے والے اس میں گرنے لگیں گے وہ انہیں اس طرح پہچان لے گا جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کو پہچانتا ہے، مومن اسے اس طرح پار کر لیں گے کہ ان کے کپڑوں پر کوئی نشان نہیں ہو گا۔

خوف اور امید پر مشتمل بیان:

﴿7528﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُرَیح بن عُبَید حَضْرَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: ہمیں خوف دلاؤ۔ آپ نے بیان کیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو پیدا ہونے سے لے کر اب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قیام کئے ہوئے ہیں، انہوں نے کبھی اپنی پیٹھ نہیں جھکائی، کچھ ایسے ہیں جو رکوع میں ہیں انہوں نے اب تک پیٹھ نہیں اٹھائی اور کچھ ایسے ہیں جو سجدوں میں ہیں انہوں نے کبھی اپنے سروں کو نہیں اٹھایا حتّٰی کہ جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو وہ سب کہیں گے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے پاکی ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے، ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔ پھر فرمایا: بخدا! اگر کسی نے 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے برابر عمل کیا ہو گا تو وہ اس دن کی سختی کو دیکھ کر اپنے عمل کو تھوڑا سمجھے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر جہنمیوں کے پیپ کا ایک ڈول مشرق میں ڈال دیا جائے تو مغرب میں رہنے والوں کا بھیجا اُبل پڑے گا۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جہنم ایک دفعہ ایسا چنگھاڑے گا کہ مُقرَّب فرشتوں سمیت تمام مخلوق زانو کے بل گر کر کہے گی: رَبِّ نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے، مجھے بخش دے۔ حتّٰی کہ ہمارے نبی (حضرتِ سیِّدُنا موسٰی)، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم اور حضرتِ سیِّدُنا اسحاق عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام [1] کا بھی یہی حال ہو گا۔ یہ سن کر لوگ اتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کی یہ حالت دیکھی تو حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: ہمیں خوش کرو! حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار

---

[1] ... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار یہود کے عالم تھے چونکہ یہ پہلے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی رسالت پر ایمان لائے بعد میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے یہاں اسی لئے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے ''نَبِیُّنَا'' کہا۔ (علمیہ)

نے کہا: خوش ہو جایئے! کیونکہ رضائے الٰہی کے حصول کی 314 راہیں ہیں جو کلمہ شہادت کی گواہی کے ساتھ ان میں سے کسی بھی راہ کو اختیار کرلے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام رحمتیں جان لو تو عمل کے مُعاملے میں سُست ہو جاؤ گے۔ بخدا! اگر کوئی جنتی عورت (حور) آسمانِ دنیا سے رات کی تاریکی میں جھانکے تو اس کی روشنی سے ساری زمین مُنَوَّر ہو جائے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر جنتیوں کا کوئی لباس دنیا میں ظاہر کیا جائے تو جو اسے دیکھے بے ہوش ہو جائے اور نگاہیں اسے دیکھنے کی تاب نہ لاسکیں۔

جہنم کی دہشت:

﴿7529-30﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبدُاللہ بن شِخِّیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے مجھے بتایا کہ میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر تھا، انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے کعب! ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلاؤ۔ میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! کیا آپ کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حکمت بھری باتیں نہیں ہیں؟ فرمایا: بالکل ہیں لیکن تم ہمیں خوف دلاؤ۔ چنانچہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ایک فرد جتنا عمل کرتے رہئے کیونکہ اگر آپ قیامت کے دن 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جتنے بھی اعمال لے کر آئیں تو قیامت کے اَحوال دیکھ کر انہیں حقیر جانیں گے۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ دیر کے لئے سر جھکا لیا، جب افاقہ ہوا تو فرمایا: اے کعب! مزید کچھ بتاؤ۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر بیل کی ناک جتنا جہنم کا منہ مشرق میں کھول دیا جائے تو اس کی گرمی سے مغرب میں رہنے والے کا بھیجا اُبل کر بہہ جائے۔ یہ سن کر امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر کچھ دیر کے لئے سر جھکا لیا، جب افاقہ ہوا تو فرمایا: اے کعب! اور بتاؤ۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! جہنم ایک دفعہ ایسا چنگھاڑے گا کہ مُقَرَّب فرشتوں سمیت ہر نبی مرسَل زانو کے بل جھکے عرض کرے گا: رَبِّ نَفْسِی! نَفْسِی! یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے، مجھے بخش دے۔ حتّٰی کہ رب عَزَّوَجَلَّ کے خلیل حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کریں گے: "نَفْسِی نَفْسِی لَا اَسْاَلُكَ الْیَوْمَ اِلَّا نَفْسِی یعنی مجھے بخش دے، مجھے بخش دے، آج میں تجھ سے فقط اپنی جان کا سوال کرتا ہوں۔" یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر کچھ دیر کے

لئے سر جھکا لیا تو میں نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ نے قرآنِ کریم میں یہ باتیں نہیں پائیں؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کس مقام پر؟ میں نے کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس آیتِ طیبہ میں ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ (پ۱۴، النحل: ۱۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی آئے گی اور ہر جان کو اس کا کیا پورا بھر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش ہو گئے۔

جہنم پر مامور فرشتے:

﴿7531﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَوَّام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جہنم پر مامور ہر فرشتے کا کاندھا ایک سال کی مُسافت جتنا چوڑا ہے اور ہر ایک کے پاس دو منہ والا لوہے کا ہتھوڑا ہے جب وہ اس سے کسی کو ماریں گے تو وہ سات لاکھ سال جہنم کی گہرائی میں گرتا چلا جائے گا۔

تکبر کرنے والوں کا انجام:

﴿7532﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مُصْعَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: مُتکبِّرین بروزِ قیامت انسانی شکل میں چیونٹیوں کی مانند جمع کئے جائیں گے، ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہو گی، انہیں جہنم کی گہرائی میں پھینک کر جہنمیوں کا خون، قے اور پیپ پلایا جائے گا۔

﴿7533﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مَروان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے سمندر کو پھاڑا! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تورات میں یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو جمع فرمائے گا۔ اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے پچھلی روایت کی مثل بیان فرمایا۔

آیتِ مبارکہ کی تفسیر:

﴿7534﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَیۡرَ الۡاَرۡضِ وَالسَّمٰوٰتُ (پ۱۳، ابراھیم:۴۸) ترجمۂ کنزالایمان: جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان۔

تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آسمان تبدیل ہو کر جنت بن جائیں گے اور زمین ایسے بدلے گی کہ سمندر کی جگہ آگ ہو گی۔

عذابِ جہنم سے مامون:

﴿7535﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے تورات شریف میں یہ لکھا پایا کہ ”جس کی آنکھ سے خوفِ خدا کے سبب مکھی کے برابر آنسو نکلا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم کے عذاب سے امن عطا فرمائے گا۔“

زمہریر کیا ہے؟

﴿7536﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: حضرتِ کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ”جہنم میں زَمْہَرِیْر نامی ایک اتنی ٹھنڈی وادی ہے کہ اس کی ٹھنڈ کی وجہ سے جہنمیوں کی ہڈیوں سے گوشت جھڑنے لگے گا حتّٰی کہ وہ جہنم کی گرمی مانگیں گے۔“

اچھے اور بُرے لوگوں کے پیشواؤں کا حال:

﴿7537﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: بھلائی کے کاموں میں لوگوں کی سربراہی کرنے والے کو بروزِ قیامت بُلا کر کہا جائے گا: اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو اپنے اعمال کے بارے میں جواب دو۔ پھر اسے بارگاہِ الٰہی میں پیش کر دیا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بلا حجاب ملاقات فرمائے گا اور اسے جنت کا مُژدہ سنایا جائے پھر وہ اپنا اور نیکی کے کاموں میں ساتھ دینے والوں کا مقام و مرتبہ دیکھے گا، اسے کہا جائے گا: یہ فلاں کا ٹھکانا ہے اور یہ فلاں کا ٹھکانا ہے۔ پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے تیار کردہ اپنا انعام و اکرام دیکھے گا اور اپنا مقام سب رُفَقا سے افضل پائے گا پھر اسے جنتی لباس پہنایا جائے گا، اس کی تاج پوشی کی جائے گی اور جنت کی خوشبو لگائی جائے گی، اس کا چہرہ چاند کی

طرح روشن ہو گا۔ حضرت سیِّدُنا ہَمَّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے خیال سے انہوں نے چودھویں کا چاند کہا تھا۔ بہر حال جب وہ آگے بڑھے گا تو اس دیکھنے والا ہر گروہ کہے گا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے ہم میں شامل فرمادے۔ وہ آگے بڑھتا رہے گا حتّٰی کہ نیکی کے کاموں میں مُعاوَنَت کرنے والے ساتھیوں سے آکر کہے گا: اے فلاں! تمہیں مُبارَک ہو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے جنت میں یہ یہ اِنعامات تیار کر رکھے ہیں اور اے فلاں! تمہارے لئے بھی یہ یہ اِنعامات ہیں۔ وہ انہیں یہ خبریں دے رہا ہو گا اور ان کے چہرے بھی اس کی طرح نور سے چمکنے لگیں گے۔ اہْلِ محشر ان کے چہروں کی نورانیت دیکھ کر پہچان لیں گے اور کہیں گے: یہ سب جنتی ہیں۔

پھر بُرائی کے کاموں میں سربراہی کرنے والے شخص کو بلا کر کہا جائے گا: اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو اپنے اعمال کا حساب دے اور اسے بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے دیدار سے محروم رکھے گا اور اس شخص کے لئے جہنم کا حکم ہو گا، وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے مقامات کو دیکھے گا، اسے بتایا جائے گا کہ یہ فلاں کا مقام ہے اور وہ فلاں کا۔ پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تیار کردہ ذِلَّت والے عذابات کو دیکھے گا اور اپنے مقام کو سب ساتھیوں سے بُرا پائے گا، اس کا چہرہ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہو جائیں گی اور اس کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھ دی جائے گی، جب وہ آگے بڑھے گا تو جو جماعت اسے دیکھے گی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگے گی، پھر بُرے کاموں میں ساتھ دینے والوں کے پاس آئے گا اور انہیں جہنمی ٹھکانوں کے بارے میں بتا رہا ہو گا حتّٰی کہ ان کے چہرے بھی اسی شخص کی طرح سیاہ ہو جائیں گے۔ اہْلِ محشر ان کے چہروں کی سیاہی دیکھ کر ان کا انجام جان لیں گے اور کہیں گے: یہ سب جہنمی ہیں۔

جہنمی تنور:

﴿7538﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جہنم میں بہت سے تنور ہیں، جن کی تنگی تمہارے نیزوں کے نچلے حصے میں لگے لوہے کی مانند ہے، وہ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب تنگ ہوں گے۔

بخدا! معاملہ بہت سخت ہے:

﴿7539﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن حاطِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں

کہ ہم مسجد میں حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی پَند و نصیحت سن رہے تھے، اسی دوران امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے اور ایک طرف بیٹھ کر فرمایا: اے کعب! ہمیں خوف دلاؤ۔ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب جہنم کو لایا جائے گا تو وہ سانسیں لے رہا ہوگا حتّٰی کہ جب وہ قریب آجائے گا تو اتنی شدّت سے چنگھاڑے گا کہ ہر نبی، صدیق اور شہید اپنے گھٹنوں کے بل گرے عرض کرے گا: ''اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! آج میں تجھ سے فقط اپنی بخشش کا سوال کرتا ہوں۔'' امیر المؤمنین! اگر آپ 70 نبیوں کے برابر اعمال کرلیں تب بھی یہی گمان رکھیں کہ شاید میری نجات نہ ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مُعاملہ بہت سخت ہے۔

﴿7540﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن ہِلال رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوئے، رات دن سفر کرتے رہے حتّٰی کہ نیند نے انہیں نِڈھال کردیا۔ انہوں نے آپ سے مسلسل سفر کی مَشَقَّت بیان کی تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ابھی تو تم نے اتنا فاصلہ بھی طے نہیں کیا جتنی جگہ میں ایک جہنمی بیٹھے گا۔

آنسو لگام بن جائیں گے:

﴿7541﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن دِرہم اَزْدِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو ایک شخص نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار ریت کے ٹیلے سے گزرے تو رُک کر فرمانے لگے: جتنے پانی سے یہ ٹیلا تَرْبَتَر ہوجائے قیامت کے دن لوگ اس سے بھی زیادہ آنسو بہائیں گے، پھر روئیں گے حتّٰی کہ آنسو ان کی لگام بن جائیں گے۔

اطاعتِ الٰہی عذاب سے آسان ہے:

﴿7542﴾... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ میں کعب کی جان ہے! اگر تم مشرق میں ہو اور جہنم مغرب میں پھر اسے وہیں پر کھول دیا جائے تو اس کی گرمی کی شدت سے تمہارا بھیجا نتھنوں سے باہر آجائے گا۔ اے لوگو! کیا تم اسے قبول کرو گے؟ کیا تم جہنم کی آگ برداشت کرسکتے ہو؟ اے لوگو! اطاعتِ خداوندی تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان ہے لہٰذا اُس کی اطاعت کرو۔

جہنم کے چار پُل:

﴿7543﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جہنم میں چار پُل ہیں، پہلے پل پر قطعِ رحمی کرنے والے بیٹھے ہوں گے، دوسرے پر مقروض ہوں گے حتّٰی کہ اپنا قرض ادا کر دیں، تیسرے پر خیانت کرنے والے ہوں گے اور چوتھے پر تکبر کرنے والے ہوں گے۔ رحمتِ الٰہی کہے گی: اے پروردگار! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما۔

﴿7544﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ (پ۲۹، المدثر: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: اس پر اُنّیس داروغہ ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ان میں سے ہر فرشتے کے ہاتھ میں دومنہ والا لوہے کا ہتھوڑا ہوگا جب وہ اس سے کسی جہنمی کو مارے گا تو وہ 70 ہزار سال کی مسافت جہنم کی گہرائی میں چلا جائے گا۔

﴿7545﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ (پ۳۰، البلد: ۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے تأمُّل گھاٹی میں نہ کودا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اَلْعَقَبَة“ جہنم میں سترواں درجہ ہے۔

اُمَّتی اُمَّتی:

﴿7546﴾... حضرتِ سیِّدُنا زَاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو یہ بیان کرتے سنا کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، فرشتے اُتر کر صفیں بنالیں گے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اے جبریل! جہنم کو لے آؤ۔ وہ جہنم کو اس طرح لائیں گے کہ اسے 70 ہزار لگاموں سے کھینچا جارہا ہوگا اور ابھی وہ مخلوق سے 100 برس کی مسافت پر ہوگا تو ایسا چنگھاڑے گا جس سے تمام لوگوں کے دل دَہَل جائیں گے، پھر جب دوبارہ چنگھاڑے گا تو کوئی مُقَرَّب فرشتہ اور نبی مُرسَل ایسا نہ ہوگا جو گھٹنوں کے بل نہ ہو جائے، پھر جب تیسری مرتبہ چنگھاڑے گا تو لوگوں کے دل حلق میں آجائیں گے اور وہ بدحواس ہو جائیں گے، ہر شخص خوف کے مارے اپنے اَعمال کے وسیلے سے پناہ مانگے گا حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: میری دوستی کا واسطہ

میں تجھ سے صرف اپنی جان کا سوال کرتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض گزار ہوں گے: میں اپنی مناجات کے وسیلے سے صرف اپنی جان کا سوال کرتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: تو نے مجھے جو فضیلت عطا فرمائی اس کے وسیلے سے میں اپنے لئے ہی سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے اپنی ماں مریم کے لئے بھی سوال نہیں کرتا۔

جبکہ ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرض کریں گے: اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ! یعنی میری امت، میری امت! آج میں تجھ سے اپنی جان کا سوال نہیں کرتا، میں تو بس اپنی اُمَّت کا سوال کرتا ہوں۔ ربِّ جلیل عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: آپ کی اُمَّت کے اولیا پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! آپ کی امت کے معاملے میں آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کروں گا۔ پھر فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہو کر انتظار کریں گے کہ انہیں کیا حکم دیا جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اے فرشتو! اُمَّتِ محمدیہ کے ان لوگوں کو آگ میں ڈال دو جو گناہِ کبیرہ پر ڈٹے رہے، میں ان سے بہت ناراض ہوں کیونکہ انہوں نے دنیا میں میرے اَحکام کی پروا نہیں کی، میرے حق کو ہلکا جانا، میری عزت کی بے حرمتی کی، لوگوں کا خوف کیا جبکہ میرا خوف نہ رکھا حالانکہ میں نے انہیں اپنے فضل سے دیگر امتوں پر عزت عطا فرمائی، نہ انہوں نے میرے فضل کو پہچانا نہ میری نعمت کی قدر کی۔ اس وقت عذاب کے فرشتے مَردوں کو داڑھیوں اور عورتوں کو چوٹیوں سے پکڑ کر جہنم کی طرف لے جائیں گے، اس اُمَّت کے سوا جو بھی شخص جہنم میں ڈالا جائے گا اس کا چہرہ سیاہ، پاؤں میں بیڑیاں اور گردن میں طوق ہو گا، جبکہ اس اُمَّت کے گناہ گار جہنم میں اپنے چہرے سلامت لے کر جائیں گے، جب یہ داروغۂ جہنم حضرتِ سیِّدُنا مالک عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچیں گے تو وہ ان سے پوچھیں گے: اے بدنصیبو! تم کس کی اُمَّت ہو؟ میرے پاس اب تک تم سے اچھے چہرے والا کوئی نہیں آیا۔ وہ کہیں گے: ہم قرآن والی اُمَّت ہیں۔ وہ کہیں گے: اے بدنصیبو! کیا قرآن حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل نہیں ہوا؟

محشر میں ”یا رسولَ اللہ المدد“ کے نعرے:

یہ لوگ چیخ کر روتے ہوئے پکاریں گے: وَامُحَمَّدَاہ! یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مدد کیجئے۔

اپنے ان امتیوں کی شفاعت کیجئے جنہیں جہنم میں جانے کا حکم دیا جا چکا ہے۔ اتنے میں جھڑکنے والی کرخت آواز آئے گی: اے مالک! تمہیں کس نے کہا کہ ان بد نصیبوں سے گفتگو کر کے عذاب میں داخل کرنے سے رکو۔ اے مالک! ان کے چہروں کو سیاہ نہ کرنا کیونکہ یہ دنیا میں سجدے کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انہیں طوق نہ پہنانا کیونکہ دنیا میں غسلِ جنابت کیا کرتے تھے۔ اے مالک! ان کے پاؤں میں بیڑیاں نہ ڈالنا کیونکہ یہ لوگ میرے گھر کا طواف کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انہیں تارکول کا لباس نہ پہنانا کیونکہ انہوں نے احرام کے لئے دنیا میں اپنے کپڑے اتارے تھے اور آگ سے کہہ دو کہ ان کی زبانوں کو نہ جلائے کیونکہ یہ دنیا میں تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے۔ اے مالک! آگ سے کہہ دو کہ انہیں ان کے اعمال کے مطابق ہی سزا دے۔ آگ ان کے اعمال اور سزا کی مقدار کو اس طرح جانتی ہو گی جس طرح ایک ماں اپنے بچے کو پہچانتی ہے۔

چنانچہ آگ کچھ لوگوں کے ٹخنوں تک پہنچے گی، کچھ کے گھٹنوں تک، کچھ کے ناف تک اور کچھ کے سینوں تک۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ان کے گناہوں، نافرمانیوں اوران پر ڈٹے رہنے کی سزا دے چکے گا تو ان کے اور مشرکین کے درمیان بند دروازہ کھول دیا جائے گا تو وہ خود کو جہنم کے سب سے اوپر والے طبقے میں پائیں گے، اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک ہو گی نہ کچھ پینے کو ملے گا، وہ روتے ہوئے پکاریں گے: **وَامُحَمَّدَاہ!** (یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مدد فرمایئے!) اپنی امت کے بد نصیبوں پر رحم فرمایئے اور ان کی شفاعت کیجئے کہ آگ نے ان کے گوشت، خون اور ہڈیوں کو کھالیا ہے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکاریں گے: اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اے ہمارے بادشاہ! اس پر رحم فرما جس نے دنیا میں تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا اگرچہ گناہ ونافرمانی کی اور تیری حدیں توڑیں۔ اس وقت مشرکین ان سے کہیں گے: اب تمہیں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا بھی نہیں بچا سکتا۔

ان کی اس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ غضب فرمائے گا اور حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دے گا: اے جبریل! جاؤ اور اُمَّتِ محمدیہ کو آگ سے نکال دو۔ چنانچہ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام انہیں وہاں سے گروہ در گروہ نکال لیں گے، ان کی کھالیں جل چکی ہوں گی تو جبریل عَلَیْہِ السَّلَام انہیں جنت کے دروازے پر بہنے والی نہر میں غوطہ دیں گے اسے نہر حیات کہا جاتا ہے۔ جب وہ اس میں کچھ دیر ٹھہر کر نکلیں گے تو پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو

جائیں گے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں داخلِ جنت کرنے کا حکم فرمائے گا، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہو گا: یہ اُمَّتِ محمدیہ کے وہ جہنمی ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رحمت سے آزاد فرمایا ہے۔ وہ اسی نشانی سے اہلِ جنت میں پہچانے جائیں گے پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعا کریں گے کہ وہ اس علامت کو مٹا دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مٹا دے گا، اس کے بعد جنتیوں میں اس علامت سے نہیں پہچانے جائیں گے۔

﴿7547﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنے والا ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جہنم کا ذکر کیا جاتا تو آپ جہنم کے خوف سے بہت آہیں بھرا کرتے تھے۔

جہنمی آگ کی شدت:

﴿7548﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس یہ آیتِ طیبہ تلاوت کی:

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ (پ۵، النسآء: ۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں۔

تو آپ نے فرمایا: دوبارہ تلاوت کرو، حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بھی وہاں موجود تھے، انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر معلوم ہے، میں نے یہ اسلام لانے سے پہلے پڑھی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے کعب! ہمیں بھی وہ تفسیر بتاؤ، اگر تم نے وہی تفسیر سنائی جو ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے تو ہم تمہاری تصدیق کریں گے ورنہ ہم اس پر نظر بھی نہیں کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اسلام لانے سے پہلے اس کی تفسیر یہ پڑھی تھی کہ جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی تو ہم ان کی کھالیں بدل دیں گے اور ایسا ایک لمحے میں 120 مرتبہ ہو گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم نے بھی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسا ہی سنا ہے۔

جہنمی زنجیر کا وزن:

﴿7549﴾... حضرتِ سیّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ (پ۲۹، الحاقۃ: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستّر ہاتھ ہے اسے پرودو۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر پوری دنیا کا لوہا بھی اس زنجیر کی ایک کڑی کے ساتھ وزن کیا جائے تب بھی اس کے وزن کو نہ پہنچے۔

﴿7550﴾... حضرتِ سیّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جہنم کا حکم ہوگا تو ایک لاکھ یا اس سے زائد فرشتے اس کی طرف لپکیں گے۔

سُلگایا ہوا سمندر:

﴿7551﴾... حضرتِ سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے [اس آیتِ مبارکہ: وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ (پ۲۷، الطور: ۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور سلگائے ہوئے سمندر (کی قسم) کی تفسیر] میں فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت سمندر کو سلگا کر جہنم کی آگ بنادے گا۔

خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی روح کیسے قبض ہوئی؟

﴿7552﴾... حضرتِ سیّدُنا عبدُاللہ بن رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس روح قبض کرنے کے لئے آئے تو آپ گھر میں موجود نہ تھے، اسی دوران تشریف لے آئے اور ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے گھر میں دیکھ کر پوچھا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں ملکُ الموت ہوں۔ فرمایا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو، ملکُ الموت کی ایک معروف نشانی ہے۔ چنانچہ ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا چہرہ اپنی گدی کی جانب گھمادیا اور حضرتِ سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام یہ منظر دیکھ کر بے ہوش ہوگئے، جب ہوش آیا تو حضرتِ سیّدُنا ملکُ الموت، حضرتِ سیّدُنا ابراہیم، حضرتِ سیّدَتُنا سارہ اور حضرتِ سیّدُنا اسحاق عَلَیْہِمُ السَّلَام سب رونے لگے۔

مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: اے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے اس شخص کی روح قبض کرنے کے لئے بھیجا ہے جس کے بعد اہلِ زمین کے لئے کوئی خیر نہ ہو گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بندے کے حال کو تم سے بہتر جانتا ہوں، لہٰذا تم جاؤ اور ان کی روح قبض کر لو۔ چنانچہ آپ بیمار حالت میں جھکتے ہوئے آئے تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام انہیں باغ میں لے گئے، وہاں آپ انگور کھانے لگے تو سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: آپ کی عُمر کتنی ہے؟ جواب دیا: ابراہیم کی عُمر کے مقابلے میں اتنی اتنی ہو گی۔ اسی دوران حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو موت کی شدید تمنا ہوئی تو مَلَکُ الموت نے انہیں ایک پھول سونگھایا جس سے ان کی روح قبض ہو گئی۔

عقل کی دانائی، حکمت کا نور اور علم کا سرچشمہ:

﴿7553﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: (تلاوتِ) قرآن کو خود پر لازم کر لو کیونکہ یہ عقل کی دانائی، حکمت کا نور اور علم کا سرچشمہ ہے اور یہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کئے گئے عہد کو سب سے زیادہ بیان کرنے والی کتاب ہے۔

خود پسندی ہلاکت ہے:

﴿7554﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن قُوذَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی خدمت میں احادیث کی چاہت رکھنے والا ایک شخص حاضر ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، مجلس میں کم مرتبہ والی جگہ پر راضی رہو اور کسی کو ایذا نہ دو کیونکہ اگر تم خود پسندی کرتے ہوئے اپنے علم سے زمین و آسمان کو بھر دو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں پستی اور کمی پیدا فرما دے گا۔ اس شخص نے عرض کی: اے ابو اسحاق! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، ایسا کرنے سے تو لوگ میری تکذیب کریں گے اور مجھے تکلیف پہنچائیں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بھی تکذیب کی گئی اور انہیں ایذائیں دی گئیں، انہوں نے صبر کیا لہٰذا تم بھی صبر کرو ورنہ خود پسندی تمہارے لئے ہلاکت ہے۔

انمول فرامین:

﴿7555﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں:

...اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جس نے قرآنِ کریم کی تصدیق کی، اس کے احکام پر عمل کیا اور میری رضا کے لئے اس کی تعلیم دی تو میں اسے قیامت کے دن انبیا کا خلیفہ بنا کر ان کی رفاقت عطا کروں گا۔

...کچھ لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوئے جن میں سے بعض بے رغبت ہو کر الگ ہو گئے اور طعنہ دے کر کہنے لگے: ''انہوں نے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔'' پس اس قول کی وجہ سے ان میں خود پسندی آگئی۔ خبردار! تم خود پسندی سے بچتے رہنا کیونکہ یہ ہلاکت و بربادی ہے۔

...جو آخرت میں عزت کا مقام چاہتا ہے اسے چاہئے کہ کثرت سے غور و فکر کرے عالم بن جائے گا، ایک دن کے کھانے پر راضی رہے غنی بن جائے گا اور اپنی خطاؤں کو یاد کر کے کثرت سے روئے اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنم کو اُس سے دور کر دے گا۔

...اچھے طریقے اور عمل صالح کے ساتھ علم حاصل کرنا نبوت کا ایک حصہ ہے۔

... مسلمان عالمِ دِین، ابلیس اور اس کے لشکر پر ایک ہزار مسلمان عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے مسلمانوں کو حرام سے بچاتا ہے۔

... عنقریب تم جاہلوں کو آپس میں علم پر فخر کرتے دیکھو گے اور وہ علم کے متعلق ایک دوسرے سے یوں جھگڑیں گے جس طرح عورتیں مردوں پر جھگڑتی ہیں۔

... حضرتِ سیِّدُنا مُوسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تیرا کون سا بندہ سب سے بڑا عالم ہے؟ ارشاد ہوا: جو علم سے کبھی سیر نہ ہو۔

...طالبِ علم کی صبح و شام راہِ خدا میں ہوتی ہے۔

... علم حاصل کرو اور اس میں عاجزی اختیار کرو کیونکہ ملائکہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تواضع کرتے ہیں۔

نظرِ رحمت سے محروم:

﴿7556﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ضرور کچھ لوگ قرآن کو گانے والیوں اور اونٹوں کے حُدی خوانوں[1] سے زیادہ اچھی

1... حدی یا حدا وہ گانا ہے جس سے اونٹ کو مستی دلا کر چلایا جاوے اونٹ گانے کا عاشق ہے جیسے سانپ خوش آواز کا، ...

آواز میں پڑھیں گے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ بروز قیامت ان پر نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا اور کچھ لوگ خود کو سیاہی سے رنگیں گے بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر بھی نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

﴿7557﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن قُوذَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: کون ہے جو قرآنِ پاک کو اپنی آواز سے زینت دے۔

اچھی آواز سے قرآن پڑھنے کا انعام:

﴿7558﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے دنیا میں اچھی آواز کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُسے موتیوں یا زبرجد کا خیمہ عطا فرمائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں اتنی اچھی آواز عطا فرمائے گا کہ اہلِ جنت اُسے سننے کے لئے اس کی ملاقات کو آئیں گے۔

سبقت لے جانے والے:

حضرتِ سیِّدُنا ابو علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ (پ۲۷، الواقعۃ:۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: سبقت لے جانے والے وہ ہیں جو قرآن کی تلاوت اور اس کے اَحکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے کی فضیلت:

﴿7559﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہے تو زمین وآسمان میں جو کچھ ہے وہ اس سے بھر جاتا ہے۔

......جب اونٹ تھک جاتا ہے تو خوش آوازی سے اسے گانا سنایا جاتا ہے جس سے مست ہو کر خوب تیز دوڑتا ہے اس گانے کو حُدِی اور گانے والے کو حاد کہتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۴۲)

جادو سے حفاظت کا نسخہ:

﴿7560﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن اُمَیَّہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اگر میں صبح شام یہ کلمات نہ پڑھتا تو یہودی مجھے بھونکنے والا کتا یا رینکنے والا گدھا بنا دیتے: ”اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَحِزْبِہٖ یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں کہ جن سے کوئی نیک وبد تجاوُز نہیں کر سکتا ہر اُس مخلوق کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا، پھیلایا اور ٹھیک کیا اور شیطان اور اس کے لشکر سے بھی اس ذات کی پناہ میں آتا ہوں جو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر جب اس کا حکم ہو۔“

اجتماعی دعا کی فضیلت:

﴿7561﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد مَکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب 40 (مسلمان) بندے بارگاہِ الٰہی میں اپنے ہاتھوں کو دراز کرتے ہوئے سوال کرتے ہیں اور ان کا سوال ظُلم و قَطعِ رحمی کا نہیں ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے سوال کو پورا فرما دیتا ہے۔

والدین کی نافرمانی سے بچو:

﴿7562﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابو ہِلال رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب کوئی شخص اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جلد عذاب میں گرفتار فرماتا ہے اور جب کوئی شخص اپنے والدین سے نیک سُلوک کرنے والا ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عُمْر میں اِضافہ فرما دیتا ہے تاکہ وہ نیکی اور بھلائی اور زیادہ کرے۔

تورات کی ابتدا وانتہا:

﴿7563﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الله بن رَباح رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: تورات کی ابتدا سورۂ انعام کی ابتدا ہے اور اس کا خاتمہ سورۂ ہود کا خاتمہ ہے۔

﴿7564﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: تورات کا اختتام اس آیت پر ہوتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۱۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

اگر ہوا روک لی جائے تو...!

﴿7565﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہوا کو تین دن تک روک دے تو زمین و آسمان میں موجود ہر چیز بدبودار ہو جائے۔

عاجزی کرنے کا انعام:

﴿7566-67﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَوَّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: دو شخص مسجد کے دروازے پر آئے جن میں سے ایک مسجد میں داخل ہو گیا جبکہ دوسرا باہر کھڑے ہو کر کہنے لگا: مجھ جیسا گناہ گار شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی پر وحی فرمائی کہ "میں نے فلاں شخص کو عاجزی کرنے کی وجہ سے صِدِّیق بنا دیا ہے۔"

گناہ اور نیکی:

﴿7568﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قَبِیْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ کوئی گناہ بھلایا نہیں جاتا، حقیقی بادشاہ کو موت نہیں اور کوئی نیکی پُرانی نہیں ہوتی۔

خون ریزی، وبا اور قحط کی وجہ:

﴿7569﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ملاقات ہوئی تو عرض کی: اے ابنِ عباس! جب

دیکھو کہ تلواریں میان سے باہر آگئیں اور خون بہا دیئے گئے ہیں تو جان لینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ضائع کر دیا گیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ایک دوسرے کے ذریعے سزا دی ہے اور جب دیکھو کہ وبا پھیل گئی ہے تو سمجھ لینا کہ زنا عام ہو چکا ہے اور جب دیکھو کہ بارش روک لی گئی ہے تو جان لینا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی رُک چکی ہے اور لوگوں نے اپنا مال راہِ خدا میں دینا چھوڑ دیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی اپنا فضل روک لیا ہے۔

جنتی بچھونے:

﴿7570﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ (پ۲۷، الواقعة: ۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور بلند بچھونوں میں۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ان جنتی بچھونوں کی بلندی 40 سال کی مُسافت ہے۔

جنت کو حکم ربانی:

﴿7571﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب بھی جنت کی طرف نظر فرماتا ہے تو اس سے ارشاد فرماتا ہے کہ اہلِ جنت کے لئے خوشبودار ہو جا تو اس کی خوشبو پہلے سے دُگنی ہو جاتی ہے (یہ سلسلہ یونہی رہے گا) حتّٰی کہ اہلِ جنت اس میں داخل ہو جائیں۔

﴿7572﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر روز جنَّتِ عدن کی طرف نظر کر کے ارشاد فرماتا ہے: اپنے اہل کے لئے خوشبودار ہو جا تو اس کی خوشبو بڑھ جاتی ہے (یہ سلسلہ یونہی رہے گا) حتّٰی کہ اس کے اہل اس میں داخل ہو جائیں۔

70 ہزار محل والا گھر:

﴿7573﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن ابوجعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسا گھر بنایا ہے جس میں موتی جڑے ہوئے ہیں، اس میں 70 ہزار محل

ہیں، ہر محل میں 70 ہزار گھر ہیں، ہر گھر میں 70 ہزار کمرے ہیں جن میں انبیا، صِدِّیقین، شُہدا، عادل حکمران اور اپنے نفس کا مُحاسَبہ کرنے والے رہیں گے۔

70ہزار سونے کے پیالے:

﴿7574﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جنتیوں کو 70 ہزار سونے کے پیالے پیش کئے جائیں گے جن میں طرح طرح کے کھانے ہوں گے اور ہر کھانا دوسرے سے مختلف ہو گا۔

ایک ہزار غلام:

حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنتیوں کے لئے ایک ہزار غلام ہوں گے ہر غلام دوسرے سے مختلف خدمت کرے گا۔

رضائے الٰہی کی خاطر محبت کا انعام:

﴿7575﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَوَّاب بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جنت میں سرخ یاقوت کا ایک سُتُون ہے جس کے اوپر 70 ہزار کمرے ہیں وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی خاطر محبت کرنے والوں کی منزلیں ہیں جن کی پیشانیوں پر لکھا ہو گا کہ یہ رضائے الٰہی کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔ ان میں سے کوئی جب اہْلِ جنت کو اوپر سے دیکھے گا تو وہ اہْلِ جنت پر اس طرح روشنی کرے گا جیسے دنیا میں سورج زمین والوں پر روشنی کرتا ہے۔ اسے دیکھ کر اہْلِ جنت کہیں گے: یہ شخص اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں میں سے ہے۔

چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا چہرہ:

﴿7576﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن قُوذَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے سُتُون پر ہوں گے اور اس سُتُون کے اوپر 70 ہزار گھر ہوں گے جہاں سے وہ جنتیوں کو دیکھیں گے، ان کی پیشانیوں

پر لکھا ہو گا کہ یہ رضائے الٰہی کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔ ان میں سے جب کوئی جنتیوں کو دیکھے گا تو اس کا حُسن جنتیوں کے لئے ایسے روشنی فراہم کرے گا جیسے سورج دنیا والوں کے لئے کرتا ہے۔ اسے دیکھ کر اہلِ جنت کہیں گے: یہ شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں میں سے ہے۔ جنتی اس کے چہرے کو چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا دیکھیں گے۔

جنّت الفردوس کے اہل:

﴿7577﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَوَّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والے جنَّتُ الفردوس میں ہوں گے۔

سب سے نچلے درجے کے جنتی کا کھانا:

﴿7578﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: سب سے نچلے درجے کے جنتی کا کھانا 70 ہزار پیالوں میں لایا جائے گا اور ہر پیالے کا کھانا دوسرے سے مختلف ہو گا۔ وہ آخری پیالے میں بھی وہی لذت پائے گا جیسی پہلے والے میں تھی اور اس میں کوئی خرابی نہ ہو گی۔

شہداء کی ارواح کا مسکن:

﴿7579﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے جنَّتُ المأوٰی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے بتایا کہ جنَّتُ المأوٰی وہ ہے جس میں سبز پرندے ہیں جن (کے پوٹوں) میں شُہدا کی ارواح رہتی ہیں۔

رات میں دو رکعت ادا کرنے کی فضیلت:

﴿7580﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُوَرِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جاریہ بن قُدامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیتُ المقدس آئے تو حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تشریف لائے انہوں نے آپ کا خیر مقدم کیا اور پوچھا: یہاں کیسے آنا ہوا؟ آپ نے فرمایا: میں اس مسجد میں نماز پڑھنے اور حضرت کعب

الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے ملنے کی غرض سے آیا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: وہ آپ کے ساتھ ہی بیٹھے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے پوچھا: کیا آپ یہاں صرف نماز پڑھنے آئے ہیں؟ حضرتِ سیِّدُنا جاریہ بن قُدامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہاں۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: جو بندہ رات کو اُٹھ کر وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو اور جو بیتُ المقدس صرف نماز پڑھنے کے لئے آئے اور اس کی نیت تجارت اور خرید و فروخت کی نہ ہو تو وہ واپس اس حالت میں لوٹتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے اور عمرہ بیتُ المقدس کی دو مرتبہ تعظیم بجالانے سے افضل ہے اور حج دو عمروں سے افضل ہے۔

﴿7581﴾... حضرتِ سیِّدُنا بکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے تورات میں یہ لکھا دیکھا کہ ”اگر میرا مومن بندہ غمگین نہ ہوتا تو میں کافر کے سر پر لوہے کی دو پٹیاں باندھ دیتا اور وہ کبھی بیمار نہ ہوتا۔“

رضائے الٰہی کے لئے بھوکا پیاسا رہنے کی فضیلت:

﴿7582﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ضَمْرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے ایسے لوگوں کی تعریف پڑھی ہے جو اس اُمَّت میں رَہبانیَّت کے مرتبے پر فائز ہوں گے۔ ان کے دل نورانی ہوں گے، ان کی زبانوں سے حکمت کا نور جاری ہو گا اور فرشتے ان کا مُجاہَدہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان کی محبت دیکھ کر تعجب کریں گے۔ کسی نے پوچھا: اے ابو اسحاق! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو رضائے الٰہی کے لئے اپنے نفس کو بھوکا پیاسا رکھتے ہیں۔ قیامت کے دن انہیں ندا دی جائے گی کہ بھوک پیاس برداشت کرنے والے کھڑے ہو جائیں تو یہ صفوں میں سے اٹھیں گے پھر ان کے لئے دستر خوان لایا جائے گا جس پر ایسی نعمتیں ہوں گی جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا ہو گا، یہ اس پر بیٹھ جائیں گے جبکہ لوگ حساب و کتاب میں مشغول ہوں گے۔

روزِ جمعہ نیکی کا اَجر بڑھ جاتا ہے:

﴿7583﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہلال بن یَساف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو جن اور اِنس کے علاوہ ہر مخلوق اس سے ڈرتی ہے اور اس دن نیکی کا اجر اور گناہ کی سزا بڑھا دی جاتی ہے۔

﴿7584﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن قُوذَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن ناغہ کرتے اور اگر روزے والا دن جمعہ کو ہوتا تو کثرت سے صدقہ بھی کرتے اور فرماتے: اس دن کا روزہ رکھنا قیامت کے طویل دن کی طرح 50 ہزار سال کے روزے رکھنے کے برابر ہے اور اسی طرح دیگر اعمال کا اجر بھی اس دن بڑھا دیا جاتا ہے۔

روزِ جمعہ کی فضیلت:

﴿7585﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مُجاہِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی خدمت میں عرض کی: ہمیں جمعہ کے دن کے بارے میں بتائیے کہ (تورات میں) آپ نے اس کے بارے میں کیا لکھا پایا؟ فرمایا: ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اس سے ڈرتے ہیں۔

مَعْرِفَتِ الٰہی سے محروم عقلیں:

﴿7586﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَسَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے ارشاد فرماتا ہے: اپنی اولاد کو خواہشات پر عمل کرنے سے منع کرو کیونکہ جن کے دل دنیاوی خواہشات میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی عقلیں میری معرفت سے محروم ہوتی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے روحُ القدس! یہ بتاؤ میں کیا کہوں؟ عرض کی: آپ کہئے: ”اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مُؤْنَةَ الدُّنْیَا وَاَھْوَالَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ الَّتِی قَدَّرْتَ عَلَیَّ الْخُرُوْجَ مِنْھَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! دنیا کے بوجھ اور آخرت کی ہولناکیوں سے میرے لئے کافی ہو جا اور مجھے اس جنت میں داخلہ نصیب فرما جس سے تو نے مجھے زمین پر بھیجنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔“ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ دعا کی تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: قبول ہو گئی۔ پھر عرض کی: اے آدم عَلَیْہِ السَّلَام! کہئے۔ فرمایا: اے روحُ القدس! کیا کہوں؟ عرض کی: کہئے: ”اَللّٰھُمَّ اَلْبِسْنِی الْعَافِیَةَ

کہ تُھَنِّیْنِی الْمَعِیْشَۃَ یعنی اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے عافیت کا لباس پہنا تا کہ مجھ پر اسبابِ زندگی آسان ہو جائیں۔" آپ نے یہ دعا کی تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: قبول ہو گئی۔ پھر عرض کی: اے آدم عَلَیْہِ السَّلَام! کہیے۔ فرمایا: اے روحُ القُدُس! کیا کہوں؟ عرض کی یہ کہیے: اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْمَغْفِرَۃِ حَتّٰی لَا تَضُرَّنَا الذُّنُوْب یعنی اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے ایسی مغفرت لکھ دے کہ لغزشیں ہمیں نقصان نہ دیں۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب یہ کہا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: مغفرت لکھ دی گئی۔

تمام زمینوں اور آسمانوں کی بنیاد:

﴿7587﴾... گورنر بصرہ حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ اہلِ کتاب کے نیک شخص حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام زمینوں اور آسمانوں کی بنیاد سورۂ اخلاص پر رکھی ہے۔

تورات کی ابتدائی آیات:

﴿7588﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عدی بن خِیار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ایک شخص کو یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت کرتے سنا:

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ (پ۸، الانعام: ۱۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے ربّ نے حرام کیا۔

تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں کعب کی جان ہے! بے شک یہ آخرِ سورت تک تورات میں سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات ہیں۔

﴿7589﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُ الرحمٰن عَقِیْل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے چار درہم کا کپڑا پہنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

تنہائی میں عبادت کی فضیلت:

﴿7590﴾... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے ایک رات بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسے عبادت کی کہ اسے کوئی جاننے والا نہ

دیکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اپنی رات سے نکل جاتا ہے۔

توبہ اور تسبیح کرنے والوں کی نماز:

﴿7591﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اے بیٹے! اگر تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ عبادت کے لئے کمربستہ تسبیح کرنے والے (فرشتے) تم پر رشک کریں تو چاشت کی نماز کی پابندی کرو کیونکہ یہ توبہ کرنے والوں اور تسبیح کرنے والوں کی نماز ہے۔

فجر تا طلوعِ آفتاب ذکر الٰہی کی فضیلت:

﴿7592﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کسی سے نقل کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ایک شخص مسجد کے دروازے پر چت کَبرے گھوڑے پر سامان لاد کر اسے راہِ خدا میں دیدے اور خوش دلی کے ساتھ مال تقسیم کردے اور دوسرا شخص نماز فجر کے بعد مسجد میں سورج نکلنے تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے تو ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنے والے نے زیادہ اجر پایا۔

﴿7593﴾... حضرتِ سیِّدُنا بشیر عَدَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: "اس امت کے بہتر لوگ اولین لوگ ہیں۔ بے شک ان میں سے کوئی شخص سجدہ ریز ہوتا ہے تو اس کی شان کے کیا کہنے اس کے سر اٹھانے سے پہلے اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو بخش دیا جاتا ہے۔"

پنج وقتہ نماز کی فضیلت:

﴿7594﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وَرد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! پنج وقتہ نماز ایسی نیکی ہے جس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی میل کچیل کو بہالے جاتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو۔

(پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۶)

پنج وقتہ نماز ادا کرنے والوں کے بارے میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا نام "عابدین" رکھا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝۷۸ (پ۱۵، بنی اسرآئیل:۷۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

نمازِ فجر کی قراءت کے بارے میں ہے۔

اَعمال کو پوشیدہ رکھنے کی فضیلت:

﴿7595﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ فرشتوں کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے دعائے مغفرت کرے، اس کی حفاظت کرے اور غموں سے بے نیاز ہو جائے تو اسے چاہئے کہ جتنا ہو سکے گھر میں چھپ کر نماز پڑھے۔ ان کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے گھروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: مسجدیں زمین پر متقی لوگوں کی رہائش گاہیں ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فرشتوں کے سامنے اُن لوگوں پر فخر فرماتا ہے جو اپنی نماز، روزہ اور خیرات کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔

نفل اور فرض کا اجر:

﴿7596﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اگر تم جان لو کہ دو رکعت نفل نماز کا ثواب کتنا ہے تو اسے مضبوط پہاڑوں سے بھی بڑا سمجھو اور فرض نماز کا اجر تم جتنا بیان کر سکتے ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

﴿7597﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرض نماز کا سلام پھیرا تو ایک شخص نے آکر آپ سے بات کرنا چاہی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ دو رکعت اور پڑھیں پھر فرمایا: میں نے پہلے تم سے صرف اس لئے بات نہیں کی کہ ایسی دو نمازیں جن کے درمیان کوئی لغو بات نہ ہو تو وہ عِلِّیِّیْن میں لکھی جاتی ہیں۔

تورات میں اُمَّتِ محمدیہ کی فضیلت:

﴿7598﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرحمٰن مَعافِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ایک یہودی عالم کو روتے دیکھا تو فرمایا: کیوں رو رہے ہو؟ اس نے کہا: کچھ یاد آگیا تھا۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، اگر میں یہ بتا دوں کہ تم کیوں رو رہے ہو تو کیا میری تصدیق کرو گے؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو کہا: ''اے میرے مولا! میں نے تورات میں ایک ایسی امت کا ذکر پایا ہے جو سب امتوں سے بہتر ہوگی، لوگوں کو بھلائی کا حکم دے گی اور بُرائی سے منع کرے گی، وہ پہلے اور بعد والی تمام کتابوں پر ایمان لائے گی، گمراہوں سے قِتال کرے گی حتّٰی کہ کانے دجال کو بھی قتل کرے گی۔'' یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اسے میری اُمَّت بنا دے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔'' یہ سن کر یہودی عالم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو کہا: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں نے ایک ایسی امت کا ذکر پایا جس کے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت حمد کریں گے، سورج کا خیال رکھیں گے[1] اور منصبِ حکومت وامامت پر فائز ہوں گے، جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم اس کام کو کریں گے۔'' یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اسے میری اُمَّت بنا دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔ یہ سن کر یہودی عالم

1... یعنی نماز اور روزوں کی وجہ سے ہمیشہ سورج کے طلوع غروب استوا کا حساب رکھیں گے اور اس کی جنتریاں چھاپا کریں گے۔ اسلامی نمازیں افطار سحری تو سورج سے ہیں مگر خود روزے عیدیں حج وغیرہ چاند سے اس لئے مسلمان دونوں کا حساب رکھتے ہیں اور کوئی قوم یہ دونوں کام نہیں کرتی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۵)

نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تورات میں ایسی اُمَّت کا ذکر پایا جو کفارات اور صدقات کھائیں گے[1]، ان کی دعائیں قبول ہوں گی اور ان کے حق میں دعائیں قبول کی جائیں گی، ان کی سفارش قبول ہو گی اور ان کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: الٰہی! تو انہیں میری امت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے۔ یہ سن کر یہودی عالم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تورات میں ایسی امت کا ذکر پایا ہے جو بلندی پر چڑھیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کبریائی بیان کریں گے اور جب کسی وادی میں اُتریں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کریں گے، ان کے لئے پوری زمین پاک ہو گی اور وہ جہاں بھی ہوں ساری زمین ان کے لئے قابل نماز ہو گی، وہ جنابت سے پاکی حاصل کریں گے، جہاں پانی نہ پائیں گے وہاں مٹی سے پاکی حاصل کرنا ان کے لئے ایسا ہو گا جیسے پانی سے اور بروزِ قیامت وضو کے اثر سے ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو انہیں میری اُمَّت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔ یہ سن کر یہودی عالم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہیں خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات

1... یہاں راوی نے دورانِ کلام یہ بھی کہا کہ پچھلی امتوں میں صدقات کو آگ جلا ڈالتی تھی البتہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے دور میں یہ تھا کہ آپ بنی اسرائیل کے صدقات جمع کر کے ان سے غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کروا دیا کرتے تھے اگر کچھ بچ جاتا تو اسے گہرے کنویں میں دفن کروا دیتے تاکہ کوئی اس میں سے کچھ لے نہ سکے۔

میں دیکھا تو عرض کی: ''اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں نے ایسی امت کا ذکر پایا ہے کہ جب وہ کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور جب وہ نیکی کر لیں گے تو ان کی نیکی کو10 سے 700 گنا تک بڑھا دیا جائے گا اور اگر کسی گناہ کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گناہ کا اِرتکاب کر بیٹھیں گے تو اُن کے لئے صرف وہی گناہ لکھا جائے گا۔'' یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے موسٰی! وہ اَحمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے۔'' یہ سن کر یہودی عالِم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے ایک اُمَّتِ مرحومہ کا ذکر پایا جو کمزور ہونے کے باوجود کتابُ اللہ کے وارث ہوں گے اور تو نے انہیں چن لیا ہے، ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہو گا، کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہو گا اور کوئی نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہو گا، میں نے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں پایا جس پر رحم نہ کیا گیا ہو۔'' یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے۔'' یہ سن کر یہودی عالِم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کے مَصاحِف ان کے سینوں میں ہوں گے، وہ اہْلِ جنت کا سا مختلف رنگوں کا لباس پہنیں گے اور فرشتوں کی طرح صفیں بنا کر نماز پڑھیں گے، مساجد میں ان کی آوازیں شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوں گی اور جہنم میں ان میں سے وہی شخص داخل ہو گا جو نیکیوں سے اس طرح خالی ہو جیسے پتھر درخت کے پتوں سے خالی ہوتا ہے۔'' یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبٰی

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔'' یہ سن کر یہودی عالم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ جب حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اس فضیلت سے تعجب ہونے لگا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سیِّدُ الانبیاصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمَّت کو عطا فرمائی تو کہنے لگے: ''کاش! میں حضرت سیِّدُنا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے ہوتا۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی رضا کے لئے تین آیات نازل فرمائیں:

﴿1،2﴾...

یٰمُوْسٰۤى اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ﳲ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ(۱۴۴) وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَاؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ(۱۴۵)

(پ۹، الاعراف: ۱۴۴، ۱۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چُن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر۔

﴿3﴾...

وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ(۱۵۹) (پ۹، الاعراف: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے انصاف کرتا۔

یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام پوری طرح راضی ہوگئے۔

توراۃ میں اُمَّتِ محمدیہ کے اوصاف:

﴿7599﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابو ہلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: ہمیں اُمَّتِ محمدیہ کے اوصاف کے بارے میں بتائیے تو آپ نے بیان کیا: میں نے کتابُ اللہ میں ایسے لوگوں کا ذکر پایا ہے جو بہت حمد کرنے والے ہوں گے، ہر خیر و شر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کریں گے، ہر بلندی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کبریائی

بیان کریں گے اور ہر نشیب میں تسبیح و تحمید بجالائیں گے، ان کی اذان آسمان کی فضا میں گونجے گی، نماز میں ان کی آواز ایسی ہو گی جیسی چٹان پر شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ، وہ نماز میں فرشتوں کی طرح صفیں بنائیں گے، میدان جہاد میں نماز کی طرح صف بنا کر کھڑے ہوں گے، جب راہِ خدا میں جہاد کریں گے تو فرشتے مضبوط نیزے لئے ان کے آگے پیچھے ہوں گے، جب جہاد کے لئے صف میں آئیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ان پر سایہ فگن ہو گی (ساتھ ہی حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے گِدھوں کے اپنے گھونسلے پر سایہ کرنے کے انداز کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا) یہ لوگ کبھی بھی اپنے لشکر سے پیچھے نہیں ہٹیں گے حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ان کے پاس حاضر ہو جائیں گے۔

تورات میں نعتِ نبی:

﴾7600﴿... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے بھتیجے کا بیان ہے کہ میرے چچا حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ہم نے تورات کی ایک سطر میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت یوں موجود پائی: حضرت احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں اور ان کے اُمَّتی بہت حمد کرنے والے ہیں جو ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کریں گے اور ہر بلندی پر تکبیر کہیں گے، سورج کا خیال رکھیں گے، نمازوں کو اُن کے اوقات میں ادا کریں گے اگرچہ خَس و خاشاک کے ڈھیر پر کیوں نہ ہوں، ان کے تہبند نصف پنڈلیوں تک ہوں گے، اپنے اعضاء کا وضو کریں گے، (رات میں) آسمان کی فضا میں ان کی آواز شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہو گی[1] اور ہم نے دوسری سطر میں یہ لکھا پایا: حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پسندیدہ بندے ہیں، وہ سخت مزاج، سخت دل، بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہیں، وہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیں گے بلکہ مُعاف کر دیں گے اور بخش دیں گے، ان کی ولادت مکہ میں، ان کی

---

❶... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ36 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہاں اس سے مراد آخری رات کی نماز ہے یعنی تہجد، وہ لوگ تہجد کی نماز میں قرأت قرآنیہ آہستہ کیا کریں گے مگر پھر بھی ان کے سینوں سے رونے کی گڑ گڑاہٹ ایسی محسوس ہو گی جیسے شہد کی مکھیوں کی بنبناہٹ، یا اس سے مراد ہے آہستہ آہستہ درد والی آواز سے تلاوتِ قرآن اور تسبیح و تہلیل ہے، اللہ تعالیٰ یہ علامت ہم گنہگاروں کو بھی نصیب فرمائے۔ آمین

ہجرت مدینہ طیبہ میں اور ان کا ملک شام میں ہو گا۔[1]

﴿7601﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر تورات میں یوں مذکور ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے مُتَوَکِّل بندے اور پسندیدہ ہیں، وہ سخت مزاج اور سخت دل نہیں ہیں، نہ بازاروں میں شور مچانے والے ہیں۔ وہ بُرائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے بلکہ مُعاف کر دیں گے اور بخش دیں گے، ان کی ولادت مکہ مکرمہ میں، ہجرت مدینہ طیبہ میں اور ملک شام میں ہو گا۔“

اُمَّتِ محمدیہ پر فضلِ خداوندی:

﴿7602﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خلیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: یہودی عُلَما مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں کہ میں اُس اُمت میں شامل ہوا ہوں جن میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پہلے باہم امتیاز رکھا پھر ان سب کو جنت میں یکجا فرمائے گا۔ یہ کہہ کر آپ نے ان آیاتِ مقدسہ کی تلاوت کی:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُؕ(۳۲) جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا (پ۲۲، فاطر: ۳۲، ۳۳)

ترجمۂ کنز الایمان: پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چُنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اُن میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے۔

---

[1]... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 34 پر اس کے تحت ارشاد ارشاد فرماتے ہیں: یعنی ان کے بعد ان کی خلافت مدینہ یا عراق میں رہے گی مگر ان کی سلطنت شام میں ہو گی۔ چنانچہ اسلام کے پہلے سلطان حضرت امیر معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا دار الخلافہ دمشق بنا یعنی ملک شام کا ایک شہر، یہاں ملک سے مراد ملک نبوت نہیں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ملک نبوت تو سارا جہاں ہے ”لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا“ (مرقات) اور اگر ملکِ نبوت مراد ہو تو چونکہ شام میں ہمیشہ جہادوں کا زور رہا ہے اس لیے اسے خُصُوصیت سے بیان کیا۔

تورات میں فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ذکر:

﴿7603﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ہم آپ کو (تورات میں) شہید اور عادل حکمران پاتے ہیں اور یہ بھی پاتے ہیں کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروانہیں کرتے۔ یہ سن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: حقیقت بھی یہی ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی کی ملامت کی پروانہیں کرتا اور میں اپنے حق میں اس بات کا گواہ ہوں۔

﴿7604﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: سب سے پہلے جو جنت کے دروازے کی زنجیر پکڑیں گے اور جن کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا وہ حضرتِ سیِّدُنا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے سامنے تورات کی ایک آیت پڑھی: ”ہم آخر میں آنے والے ہیں اور جنت میں پہلے داخل ہوں گے۔“

انوکھی جستجو:

﴿7605﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُدرِک بن عبدُ اللہ کَلاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس اُمَّت کے بہتر لوگ اگلوں اور پچھلوں کے لئے بھی بہتر ہیں۔ بے شک ان میں سے کوئی شخص سجدہ ریز ہوتا ہے تو اس کے سر اٹھانے سے پہلے اس کی فضیلت کے سبب اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار مغفرت یافتہ لوگوں میں شامل ہونے کی امید پر پچھلی صفوں کی جستجو کرتے تھے۔

﴿7606﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس امت کو دیئے جانے والے اِنعامات اور رزق کی مثال بنی اسرائیل کو مَن و سَلْوٰی دینے کی طرح ہے۔

بھوک اور کم کھانے کی فضیلت:

﴿7607﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ

عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: میں نے تورات کی تختیوں میں ایسی قوم کا ذکر پایا ہے جن کے دلوں میں مضبوط پہاڑوں جتنا نور ہوگا، ان کے نور کی وجہ سے پہاڑ اور سنگ ریزے ان کے آگے جھکنے کے لئے تیار ہوں گے۔ پھر آپ نے بارگاہِ الٰہی میں اِلتجا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے میری اُمَّت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں نے انہیں حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا امتی اور ائمۂ ہُدٰی بنایا ہے۔ آپ نے عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! یہ کس عمل کے سبب اس مرتبہ کو پہنچے ہیں؟ مجھے بتا تاکہ میں بھی بنی اسرائیل کو اس کا حکم دوں تو وہ بھی ان کی طرح عمل کریں اور میں بھی ان کو ملنے والی نعمتیں پالوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اُمَّتوں کے لئے اس فضیلت کو نہ پاسکیں گے جو میں نے اُمَّتِ محمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔ اے موسٰی! وہ اس مرتبہ کو اس لئے پہنچیں گے کہ وہ میرے اِنعام واِکرام کے شوق میں اس کھانے کو چھوڑ دیں گے جو میں نے ان کے لئے حلال کیا ہوگا اور اپنی دنیاوی زندگی روٹی کے چند ٹکڑوں اور پھٹے پرانے کپڑوں میں گزار دیں گے، وہ دنیا سے بیزار ہوں گے اور دنیا ان سے مایوس ہوگی۔ وہ شدید بھوک وپیاس برداشت کرنے کی وجہ سے میرے سب سے زیادہ قریب اور پسندیدہ ہوں گے۔ اے موسٰی! جس عمل کے ذریعے کوئی شخص میرا قرب پاتا ہے ان میں سب سے افضل عمل اپنے جگر کو بھوکا و پیاسا رکھنا ہے۔ اے موسٰی! میری رضا کی خاطر بھوکے رہنے والوں کی جزا جنت ہے۔ اے موسٰی! صبر کرو اور مجھ پر تَوَکُّل کرو کہ یہ میرے نزدیک سب سے اشرف واعلٰی عمل ہے۔ اے موسٰی! جو میرے خوف سے دنیا میں بھوکا، پیاسا رہا اسے آخرت میں پیٹ بھر کر کھلایا، پلایا جائے گا۔ اے موسٰی! بنی اسرائیل سے فرمادو کہ اپنے جسم کی چربی اور گوشت کو کم کھانے کے ذریعے کم کریں کیونکہ مجھے کم کھانے والے سب سے زیادہ پسند ہیں۔ اے موسٰی! خوشخبری ہے اس کے لئے جو میرے مقرب بندوں کی صحبت اختیار کرے اور وہ اسے اپنی صحبت سے نوازیں اور جو میرے خوف سے بے لباس اور بھوکے رہنے والے لوگوں سے بُغض رکھے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص ہے۔

والدین واقربا سے حُسنِ سلوک کا فائدہ:

﴿7608﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا بن ابُو مَروان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے سمندر کو پھاڑا! تورات شریف میں مذکور ہے: اے ابنِ آدم! اپنے رب سے ڈر، والدین کے ساتھ نیک سلوک کر اور رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آ، میں تیری عُمر کو بڑھادوں گا، تیرے کاموں میں آسانی اور تیری مشکلات کو دور کردوں گا۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

﴿7609﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمْرہ سلولی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت: بِسْمِ اللّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ[1] پڑھتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے: "تجھے ہدایت وکفایت دی گئی اور تیری حفاظت ہوگئی۔"[2] جب وہ یہ کہہ کر گھر سے نکلتا ہے تو شیطان اس کے سامنے آتا ہے اور اپنے چیلوں سے کہتا ہے: تمہارا اس پر کوئی قابو نہیں کیونکہ اسے ہدایت مل گئی، اس کی حفاظت ہوگئی اور اسے کفایت دی گئی لہٰذا تم اس کے سوا کسی اور کو تلاش کرو۔ پس شیاطین اسے بہکانے سے باز رہتے ہیں۔

تورات میں مُوافقتِ فاروقی:

﴿7610﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابُوہلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گزرے تو اس وقت آپ ایک شخص کو چابک سے مار رہے تھے۔ یہ دیکھ کر انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! نرمی

1... یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں کہ نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت اسی کی توفیق سے ہے اور میں نے اسی پر بھروسا کیا۔

2... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 48** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس دعا کے پڑھنے پر غیبی فرشتہ اس سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ تونے بِسْمِ اللّٰہ کی برکت سے ہدایت پائی اور تَوَکُّل عَلَی اللّٰہ کے وسیلہ سے کفایت اور لاحول کے واسطہ سے حفاظت، تین چیزوں پر تین نعمتیں ملیں۔ خیال رہے کہ اگرچہ ہم فرشتہ کا یہ کلام سنتے نہیں مگر جب حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی معرفت ہم تک یہ کلام پہنچ گیا تو اس کا کہنا عَبَث نہ ہوا لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ جب ہم اس پر فرشتہ کا یہ کلام سنتے نہیں تو اس کا کہنا بیکار ہے، نیز فرشتہ کے اس کلام کا عملی طور پر ظہور بھی ہوجاتا ہے کہ اس بندے کو یہ تینوں نعمتیں مل جاتی ہیں۔

اختیار کیجئے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تورات شریف میں لکھا ہے کہ آسمانی بادشاہ کی طرف سے زمینی بادشاہ کے لئے ہلاکت ہے اور آسمانی حاکم کی طرف سے زمینی حاکم کے لئے ہلاکت ہے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اِلَّا مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهٗ یعنی سوائے اس کے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔'' عرض: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب تورات میں ان دونوں آیات کے درمیان ''اِلَّا مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهٗ'' ہی ہے۔

''سُبْحٰنَ اللہ'' کہنے کی برکت:

﴿7611﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک دن حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے سامنے ایک شخص کو کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ اس شخص کو کوڑا لگا تو اس نے ''سُبْحٰنَ اللہ'' کہا، امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جلاد کو حکم دیا: اسے چھوڑ دو۔ یہ دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار مسکرانے لگے۔ امیر المؤمنین نے پوچھا: کیوں مسکرا رہے ہیں؟ عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک ''سُبْحٰنَ اللہ'' کہنا عذاب میں تخفیف کرتا ہے۔

70 ہزار صبح ہیں 70 ہزار شام:

﴿7612﴾... حضرتِ سیِّدُنا نُبَیْہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: روزانہ طُلُوعِ فجر کے وقت 70 ہزار فرشتے آکر روضۂ رسول کو گھیر لیتے ہیں، اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور 70 ہزار اور آجاتے ہیں وہ بھی اسی طرح کرتے ہیں اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا حتّٰی کہ جب زمین پھٹے گی تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 70 ہزار فرشتوں کی جُھرمَٹ میں روضۂ انور سے باہر تشریف لائیں گے اور وہ فرشتے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم بجالائیں گے۔

روزِ قیامت ابلیس کو بھی بخشش کی طمع:

﴿7613﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ

اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: اے کعب! ہمیں خوف دلانے والی باتیں سنایئے تو آپ نے تین مرتبہ یہ کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اُمّتِ مرحومہ میں سے ہیں پھر کہا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ قیامت کے دن آئیں اور جہنم کی ہولناکیوں کو دیکھ لیں پھر چاہے آپ کے اَعمال 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اعمال جیسے ہوں تب بھی آپ کو یہ گمان ہوگا کہ آپ کی بخشش نہ ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اس دن جہنم اس شدت سے چنگھاڑے گا کہ ہر مُقَرَّب فرشتہ اور نبی اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہو کر کہنے لگے گا: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! آج کے دن میں تیری بارگاہ میں صرف اپنی بخشش کا سوال کرتا ہوں حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے اپنی دوستی کا واسطہ دیتا ہوں۔ یہ سن کر امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بلند آواز سے رونے لگے تو حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس دن اتنی رحمت، بخشش اور نرمی فرمائے گا کہ اگر آپ کے اعمال 40 ظالم و سرکش لوگوں والے ہوں تب بھی آپ گمان کریں گے کہ آپ نجات پا جائیں گے، اس دن ابلیس بھی اس کی رحمت کو دیکھ کر اس لالچ میں اپنی گردن اونچی کرے گا کہ شاید اس کی بھی بخشش ہو جائے۔

جسم کے بالوں کے برابر گناہوں کی بخشش:

﴿7614﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عَجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ایک شخص کو دیکھا تو پوچھا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اس نے جواب دیا: میں عراق کا رہنے والا ہوں۔ آپ نے اہلِ عراق کی دینی حالت کے بارے میں پوچھا تو اس نے اس حوالے سے اچھی خبر نہ دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تعجب کے طور پر "سُبْحٰنَ اللہ" کہا اور پوچھا: کیا وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: ہاں پڑھتے ہیں لیکن نماز انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی کیونکہ اس کے باوجود وہ فلاں فلاں لایعنی کاموں اور فلاں فلاں برائیوں کا شکار ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا ہم کسی کے سر اور جسم کے بالوں کو شمار کر سکتے ہیں؟ اس نے کہا: انہیں کون شمار کر سکتا ہے؟ فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ شمار کر سکتا ہے جو ایک سجدہ کے بدلے ان کی تعداد کے برابر

گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ پھر اس سے فرمایا: اٹھ جاؤ تم بہت زیادہ مبالغہ آرائی سے کام لینے والے ہو۔

انسانوں کا خیر خواہ پرندہ:

﴿7615﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے ساتھ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو سب سے زیادہ عجیب و غریب بات کے بارے میں نہ بتاؤں جسے میں نے سابقہ انبیا کی کتب میں پڑھا ہے۔ ایک اُلّو نے حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دے کر اُس سے پوچھا: مجھے یہ بتاؤ کہ تم دانہ کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے اس کے سبب اجتہادی خطا ہوئی۔ پوچھا: پانی کیوں نہیں پیتے؟ عرض کی: یَانَبِیَّ اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کو پانی میں غرق کیا تھا اس لئے میں پانی نہیں پیتا۔ پوچھا: آبادی چھوڑ کر ویرانے میں کیوں رہتے ہو؟ عرض کی: ویرانہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی میراث ہے اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی میراث میں رہتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَاۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًاؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ۝۵۸

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیئے جو اپنے عیش پر اِترا گئے تھے تو یہ ہیں اُن کے مکان کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر کم اور ہمیں وارث ہیں۔

(پ۲۰، القصص: ۵۸)

تو ساری دنیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی میراث ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: جب تم کسی ویرانے پر ہوتے ہو تو کیا کہتے ہو؟ عرض کی: میں کہتا ہوں: دنیا سے لُطف اندوز ہونے اور اس میں عیش کی زندگی گزارنے والے کہاں ہیں؟ پوچھا: جب تم گھروں پر سے گزرتے ہو تو پکار کر کیا کہتے ہو؟ عرض کی: میں کہتا ہوں، اِبنِ آدم کے لئے ہلاکت ہو اُسے نیند کیسے آجاتی ہے حالانکہ مَصائِب اس کے سامنے ہیں۔ پوچھا: تم دن میں کیوں نہیں نکلتے؟ عرض کی: انسانوں کے گناہوں کے سبب میں دن میں نہیں نکلتا۔ پوچھا: تم چیختے ہوئے کیا کہتے ہو؟

عرض کی: میں کہتا ہوں، اے غافلو! توشہ لو اور سفرِ آخرت کے لئے تیار ہو جاؤ اور پاک ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ جو نور کا خالق ہے۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اُلّو انسان پر بہت مہربان و شفیق ہے اور پرندوں میں اُلّو سے زیادہ انسانوں کا خیر خواہ اور ہمدرد کوئی نہیں اور جاہلوں کے دلوں میں اُلّو سے زیادہ مبغوض کوئی پرندہ نہیں۔

بڑا ہو یا چھوٹا مجھ سے بہتر ہے

حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُ اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اگر شیطان سے تمہارا آمنا سامنا ہو اور وہ کہے کہ تجھے فلاں مسلمان پر فضیلت حاصل ہے تو غور کرو اگر وہ عُمر میں تم سے بڑا ہو تو کہو: یہ ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے میں مجھ سے سبقت لے گیا، لہٰذا یہ مجھ سے بہتر ہے۔ اگر چھوٹا ہو تو کہو: میرے گناہ اور خطائیں زیادہ ہیں اور میں سزا کا حق دار ہوں، لہٰذا یہ مجھ سے بہتر ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جسے بھی تم دیکھو گے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اسے خود سے بہتر سمجھو گے۔

مزید فرماتے ہیں: اگر دیکھو کہ مسلمان تمہاری تعظیم کرتے، ادب و احترام سے پیش آتے اور اچھا سلوک کرتے ہیں تو کہو: یہ ایسی فضیلت ہے جو ان کے حصہ میں آئی۔ اگر انہیں جفا کرتے اور متنفر ہوتے دیکھو تو کہو: یہ کسی گناہ کی وجہ سے ہے جو مجھ سے صادر ہوا۔

(حلیۃ الاولیاء، ۲/ ۲۵۷، رقم: ۲۱۴۴)

بیماری، دوا اور شفا

حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے شاگردوں سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ بیماری، دوا اور شفا کیا ہے؟ شاگردوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: بیماری گناہ، دوا استغفار اور شفا یہ ہے کہ گناہ سے ایسی پکی سچی توبہ کرو کہ پھر اس کی طرف نہ لوٹو۔

(الزھد للامام احمد، زھد محمد بن سرین، ص ۳۳۹، رقم: ۱۹۸۳)

تَصَوُّف کی تعریفات

اِمام حافظ ابو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کی عادتِ کریمہ ہے کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے **تصوُّف** کی ایک تعریف بیان کرتے ہیں **پانچویں جلد** میں بیان کردہ تمام تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کر دیا گیا ہے

نمبر شمار	تعریف	صفحہ نمبر
01	خوفِ خدا زیادہ ہونا اور نرمی میں سبقت کرنا	7
02	تنہائی میں اخلاص اور خیر خواہی کے لئے حُسنِ اخلاق اپنانا	19
03	عجز و انکساری اپنانا اور توکل و قناعت اختیار کرنا	39
04	حق کی حمایت اور مخلوق سے خوش طبعی کرنا	61
05	دنیا سے کنارہ کش ہونا اور تنہائی اختیار کرنا	101
06	ہدایت کے متعلق غور و فکر کرنا، قبر و حشر کے لئے تیار رہنا اور (آخرت بہتر بنانے والے)	249
07	اسباب کی طرف سبقت کرنا	
08	خالقِ حقیقی کے مشاہدے کے لئے مجاہدہ کرنا	273
09	خطروں سے ہوشیار اور باطل سے دور رہنا	473
10	بُروں سے دور رہنا اور نیکوں سے دوستی رکھنا	487

علم سے محروم رہنے والے

حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ دو قسم کے لوگ علم سے محروم رہتے ہیں: (۱)... حصولِ علم میں حیا کرنے والا اور (۲)... متکبر۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/ ۲۵۱، رقم: ۲۱۲۰)

مُبَلِّغِین کے لئے فہرست

منافق کی علامات

حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار باتیں ایسی ہیں کہ یہ جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اگرچہ نماز پڑھے، روزہ رکھے اور خود کو مسلمان سمجھے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت پائی جائے تو اس میں نفاق کا ایک شعبہ موجود ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے: (۱)...من اذاحدث کذب، جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲)...واذاوعد اخلف، وعدہ کرے تو پورا نہ کرے (۳)...واذااؤتمن خان، امانت دی جائے تو خیانت کرے اور (۴)...واذاخاصم فجر، جھگڑا کرے تو گالی دے۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، ۱/ ۲۴، حدیث: ۳۴......مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص۵۱، حدیث: ۱۱۰)

تفصیلی فہرست

مآخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابو عبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر ۱۴۲۰ھ
تفسیر ابن ابی حاتم	امام حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	مکتبۃ نزار مصطفٰی الباز ریاض
تفسیر الطبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
السنن الکبرٰی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
السنن الکبرٰی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
سنن الدارقطنی	امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان
الموطا	امام مالک بن انس اصبحی حمیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
المسند	امام ابو یعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
فضائل الصحابۃ	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	جامعۃ ام القری ۱۴۰۳ھ
الزہد	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ

المصنف	حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ھندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
نوادر الاصول	ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
شرح السنہ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
تاریخ طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار ابن کثیر ۱۴۲۸ھ
الزھد	معافی بن عمران	
اللآلئ المصنوعۃ	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
الموضوعات	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الفکر ۱۴۲۱ھ
تاریخ بغداد	احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
معرفۃ الصحابہ	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ
شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
کتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
الموسوعۃ	حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
تاریخ مدینہ دمشق	حافظ ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد بن عبد الھادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
کتاب الضعفاء	ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسی عقیلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۲ھ	دار الصمیعی ریاض ۱۴۲۰ھ
مشکوۃ المصابیح	علامہ شیخ ولی الدین ابوعبد اللہ بن محمد الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
التذکرۃ	علامہ ابوعبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار السلام قاھرہ ۱۴۲۹ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ کراچی پاکستان
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

مجلس المدینۃ العلمیہ کی طرف سے پیش کردہ 331 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01... حقوقُ العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)
02... کنزالایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)
03... ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ہِلَال) (کل صفحات:63)
04... بیاضِ پاک حُجَّۃُ الْاِسْلَام (کل صفحات:37)
05... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات:31)
06... اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ (کل صفحات:46)
07... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان) (کل صفحات:74)
08... حدائقِ بخشش (کل صفحات:446)
09... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَ الْوَبَاء بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)
10... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِم) (کل صفحات:199)
11... فضائلِ دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاء مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)
12... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْد) (کل صفحات:55)
13... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)
14... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)
15... الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)
16... شریعت وطریقت (مَقَالِ عُرَفَا بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَا) (کل صفحات:57)
17... تفسیر صراط الجنان جلد:1 (کل صفحات:524)
18... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْہَارُ الْحَقِّ الْجَلِی) (کل صفحات:100)
19... تفسیر صراط الجنان جلد:2 (کل صفحات:495)
20... ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃ) (کل صفحات:60)
21... تفسیر صراط الجنان جلد:3 (کل صفحات:573)
22... معرفۃ القراٰن علی کنز العرفان (پہلا پارہ) (کل صفحات:80)
23... تفسیر صراط الجنان جلد:4 (کل صفحات:592)
24... معرفۃ القراٰن علی کنز العرفان (دوسرا پارہ) (کل صفحات:84)
25... تفسیر صراط الجنان جلد:5 (کل صفحات:617)
26... معرفۃ القراٰن علی کنز العرفان (تیسرا پارہ) (کل صفحات:88)
27... اعتقاد الاحباب (دس عقیدے) (کل صفحات:200)

عربی کُتُب:

28... جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں) (کل صفحات:4000)
29... اَلزَّمْزَمَۃُ الْقُمْرِیَّۃ (کل صفحات:93)
30... اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات:458)
31... اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِی (کل صفحات:46)
32... کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِم (کل صفحات:74)
33... اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ (کل صفحات:60)
34... اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)
35... تَمْہِیْدُ الْاِیْمَان (کل صفحات:77)
36... اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

﴿شعبہ تراجم کُتب﴾

01... سایۂ عرش کس کس کو ملے گا۔۔۔؟ (تَمْہِیْدُ الْفَرْش فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات:88)
02... مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاھِرُ فِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِر) (کل صفحات:112)

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

05...مراح الارواح مع حاشية ضياء الاصباح (کل صفحات:241)
06...کافیہ مع شرح ناجیہ (کل صفحات:252)
07...شرح العقائد مع حاشية جمع الفرائد (کل صفحات:384)
08...نصاب اصولِ حدیث (کل صفحات:95)
09...الاربعين النووية في الأحاديث النبوية (کل صفحات:155)
10...المحادثة العربية (کل صفحات:101)
11...نور الایضاح مع حاشية النور والضياء (کل صفحات:392)
12...خاصیات ابواب الصرف (کل صفحات:141)
13...عصيدة الشهدة شرح قصيدة البردة (کل صفحات:317)
14...خلفائے راشدین (کل صفحات:341)
15...اتقان الفراسة شرح ديوان الحماسة (کل صفحات:325)
16...نصاب الصرف (کل صفحات:343)
17...مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية (کل صفحات:119)
18...نصاب المنطق (کل صفحات:168)
19...الفرح الكامل على شرح مئة عامل (کل صفحات:158)
20...شرح مائة عامل (کل صفحات:44)
21...اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:299)
22...تعریفاتِ نحویة (کل صفحات:45)
23...فیض الادب (مکمل حصہ اوّل، دوم) (کل صفحات:228)
24...نصاب التجوید (کل صفحات:79)
25...دروس البلاغة مع شموس البراعة (کل صفحات:241)
26...انوار الحدیث (کل صفحات:466)
27...عناية النحو في شرح هداية النحو (کل صفحات:280)
28...نصاب الادب (کل صفحات:184)
29...صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات:55)
30...الحق المبین (کل صفحات:128)
31...نحو میر مع حاشیۃ نحو منیر (کل صفحات:203)
32...نصاب النحو (کل صفحات:288)
33...خلاصۃ النحو (حصہ اول) (کل صفحات:107)
34...خلاصۃ النحو (حصہ دوم) (کل صفحات:108)
35...تیسیر مصطلح الحدیث (کل صفحات:188)
36...شرح الفقه الاكبر (کل صفحات:213)
37...شرح الجامي مع حاشية الفرح النامي (کل صفحات:419)
38...کتاب العقائد (کل صفحات:64)
39...فیضانِ سورۂ نور (کل صفحات:128)
40...قصیدہ بردہ سے روحانی علاج (کل صفحات:64)

﴿شعبہ تخریج﴾

01...صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کا عشقِ رسول (کل صفحات:274)
02...19 دُرُود و سلام (کل صفحات:16)
03...فیضان یٰس شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات:20)
04...اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
05...بہارِ شریعت جلد اول (حصہ 1 تا 6) (کل صفحات:1360)
06...منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)
07...جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات:470)
08...کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)
09...بہارِ شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات:1304)
10...اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
11...بہارِ شریعت جلد سوم (حصہ 14 تا 20) (کل صفحات:1332)
12...اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
13...اُمہات المؤمنین رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُنّ (کل صفحات:59)
14...آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
15...عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)
16...سوانح کربلا (کل صفحات:192)
17...بہارِ شریعت (سولھواں حصہ) (کل صفحات:312)
18...آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

﴿شعبہ اصلاحی کُتب﴾

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

﴿شعبہ اولیا و علما﴾

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزاریئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ میں اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-579-793-8
0101508
مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

جلد 6

اللہ والوں کی باتیں

مؤلف: امام ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی المتوفی ۴۳۰ھ

پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ
شعبہ تراجم کتب

تابعین کے اَقوال واَحوال اور زُہد و تقویٰ کا بیان

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء

(جلد:6)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

امام اَبُو نُعَیْم اَحمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ ھ)

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ

(شعبہ تراجِمِ کُتُب)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:6)

ترجمہ بنام : **اللہ والوں کی باتیں**

مُصنِّف : اِمام اَبُونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

مُتَرجِمِین : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجِمِ کُتُب)

پہلی بار: : ربیع الاول ۱۴۳۹ھ، دسمبر 2017ء   تعداد:5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۰ جمادی الاول ۱۴۳۸ھ   حوالہ نمبر: ۲۱۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:6)" کے ترجمہ بنام "**اللہ والوں کی باتیں**" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تَفتیشِ کُتُب ورَسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

20 – 02 – 2017

اِجمالی فہرست

مریض کی عِیادت کرنے کا ثواب

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر 75 ہزار ملائکہ کے ذریعہ سایہ فرماتا ہے، وہ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ فارغ ہونے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے اور جس نے مریض کی عیادت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر 75 ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔“

(معجم اوسط، ۳/ ۲۲۲، حدیث: ۴۳۹۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”ہمیں اولیا سے محبت ہے“ کے 17 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”17 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ٦/١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (١) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(٢) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(١) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (٢) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالعہ کروں گا۔ (٣) حتَّی الْوَسع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (٤) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (٥) جہاں جہاں ”**اللہ**“ کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** (٦) جہاں جہاں ”**سرکار**“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**، (٧) جہاں جہاں کسی ”**صحابی**“ کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ** اور (٨) جہاں جہاں کسی ”**بزرگ**“ کا نام آئے گا وہاں **رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ** پڑھوں گا۔ (٩) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا۔ (١٠) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے فاتحہ پڑھ کر اس کے مؤلِّف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (١١) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (١٢) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (١٣) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (١٤) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (١٥) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (١٦) اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (موطا امام مالک، ٢/٤٠٧، حدیث: ١٧٣١) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دے کر اور اس کتاب کا مطالَعہ کر کے اس کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (١٧) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

المدینۃ العلمیہ

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبہ تراجِم کُتُب (۳) شعبہ درسی کُتُب

(۴) شعبہ اِصلاحی کُتُب (۵) شعبہ تفتیش کُتُب (۶) شعبہ تخریج[1]

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامی سنّت، ماحی بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

---

[1] ...تادمِ تحریر (ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ) شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیر اہلسنّت مَدَّظِلُّہٗ (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا وعُلَما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶) عربی تراجم۔ (**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ**)

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

کسی بھی عمارت کی تعمیر کے لئے اچھے خام مال کے ساتھ ساتھ ماہر معمار کی ضرورت ہوتی ہے ایسے ہی انسانی شخصیت کی تعمیر کے لئے حُسنِ اخلاق، زہد و تقویٰ، صدق و وفا، پاکیزگی و طہارت، خوف و خشیت، عبادت و ریاضت، سخاوت و قناعت، عدالت و دیانت، معرفت وللّٰہیت، سچائی، صبر، شکر، توکل وغیرہ ایسی اخلاقی خوبیوں کے ساتھ ساتھ اولیائے کرام جیسے ماہر معماروں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر بدلتے دور میں نفس و شیطان نت نئے حیلوں، وسوسوں، فتنوں اور خواہشات کے ذریعے بندوں کو بے دینی و سرکشی اور گمراہی و معصیت کے اندھیروں میں دھکیلتے رہتے ہیں ایسے میں اولیائے کرام اپنی پاکیزہ سیرت کی شمعیں جلا کر اُن اندھیروں کو دور کر کے بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کرتے اور ان کے لئے بلندیِ کردار کی راہیں ہموار کرتے ہیں اور ان نفوس قدسیہ کی صحبت عام انسانوں کو روشنی کا مینار بنا دیتی ہے۔ اسی لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا:

وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ (پ۱۵، الکھف: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے۔

اور ارشاد فرمایا:

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: سچوں کے ساتھ ہو۔

اوران حضرات کی صحبت کے متعلق حدیث قدسی ہے: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰى بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ یعنی وہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں ہوتا۔[1]

اللہ والوں کی صحبت ومعیت دو طرح سے ملتی ہے: ایک حسی وجسمانی طور پر دوسری معنوی وروحانی لحاظ سے۔ حسی وجسمانی صحبت یہ ہے کہ اللہ والوں کی خدمت میں حاضری دی جائے اور معنوی وروحانی صحبت یہ ہے کہ ان کے احوال، واقعات، کمالات، فرامین وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے، اللہ والوں کی پاکیزہ سیرت وہ مقدس نصاب ہے جسے پڑھ کر تعلیماتِ نبوی کا ذوق تازہ اور نورِ ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور بندوں کو ان محبوبان

[1]... بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ۴ / ۲۲۰، حدیث: ۶۴۰۸

بارگاہ کا چرچہ کرنے کی سعادت ملتی ہے۔

انہی فوائد ومنافع اور برکتوں کے حصول کے پیشِ نظر اسلام میں اولیائے کرام وصالحین عظام کی سیرت نگاری کو مستقل باب کی حیثیت حاصل ہے، ہر زمانے کے مسلمان قلم کار اور سیرت نگار آنے والی نسلوں کے لئے صالحین کے تذکرے قلمبند کر کے ان کی اصلاح کا سامان کرتے رہے، انہیں مولفین میں سے ایک حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی بھی ہیں جنہوں نے اُمّت مسلمہ کو "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء" کا عظیم الشان تحفہ عطا فرمایا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! المدینۃ العلمیہ کے شعبہ تراجم کتب (عربی سے اُردو) سے اس کتاب کی ابتدائی پانچ جلدیں "**اللہ والوں کی باتیں**" کے نام سے زیورِ ترجمہ سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ اس وقت کتاب کی چھٹی جلد کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ جِلد 63 بزرگوں کے تذکرے پر مشتمل ہے جن میں 30 شامی تابعین، 31 عبادت گزاروں اور 2 تبع تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام شامل ہیں۔ اس جلد پر ترجمہ، تقابل، نظرِ ثانی، پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ کے کام میں شعبہ کے تمام ہی اسلامی بھائی شریک رہے بالخصوص 4 اسلامی بھائیوں نے بھرپور کوشش فرمائی: (۱)... **ابو علی محمد گل فراز عطاری مدنی** (۲)... **محمد امجد خان تنولی عطاری مدنی** (۳)... **کاشف اقبال عطاری مدنی** (۴)... **محمد خرم ناصر عطاری مدنی** سَلَّمَہُمُ الْغَنِی۔ اس کتاب کی شرعی تفتیش دار الافتا اہلسنت کے نائب مفتی حافظ **محمد حسّان رضا عطاری مَدَنی** سَلَّمَہُ الْغَنِی نے فرمائی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیانِ عِظام اور عُلَمائے کرام کی خدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور **ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کے لئے مَدَنی اِنعامات** پر عمل کرنے کی توفیق اور **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقّی عطا فرمائے!

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِم کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ)

بقیہ تذکرہ: **حضرت سیّدنا کعب الاحبار علیہ رحمۃ اللہ الغفار**

دو آیتوں کی وسعت:

﴿7616﴾... حضرت سیّدنا کعب الاحبار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں: **مصطفٰے جانِ رحمت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہونے والے قرآن کریم میں دو آیتیں ایسی ہیں جو توریت وانجیل کی تمام تعلیمات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ کیا تم یہ آیات نہیں پاتے؟

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ٪﴿۸﴾ (پ۳۰، الزلزال: ۷، ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

حاضرین نے جواب دیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: بے شک ان دو آیتوں نے توریت وانجیل کے مضامین کا احاطہ کر رکھا ہے۔

اجر و ثواب اور عذاب کا مدار:

حضرت سیّدنا کعب الاحبار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں: اگر تم دیکھنا چاہو کہ کسی بندے کی موت کے بعد **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کے لئے کیا ہے تو اس کی وراثت کو دیکھ لو، اگر اس نے وراثت میں سچائی واچھائی چھوڑی ہے تو اس کے لئے **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے ہاں اس وراثت سے بڑھ کر اجر وثواب ہے اور اگر اس نے وراثت میں بُرائی چھوڑی ہے تو اس کے لئے اس وراثت سے بڑھ کر عذاب ہے۔ انسان کے ساتھ خیر وشر جُڑا ہوا ہے۔ بندہ جہاں بھی رہے اپنے ساتھی کے ساتھ ہو گا۔ پس اگر وہ صالحین سے محبت رکھے گا تو **اللہ** عزَّوَجَلَّ اسے صالحین کے ساتھ ملا دے گا اور اگر شریروں اور نافرمانوں سے محبت رکھے گا تو اسے انہیں کے ساتھ ملا دے گا۔ تم ساری امتوں پر **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے گواہ ہو اور تمہارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تم پر گواہ بنائے گئے ہیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ کَذٰلِکَ جَعَلۡنٰکُمۡ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوۡنُوۡا شُہَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَیۡکُمۡ شَہِیۡدًا ؕ (پ۲، البقرۃ: ۱۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

بیت المقدس کی عظمت وشان:

﴿7617﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توریت شریف میں بیتُ المقدس کو یوں مخاطب فرمایا: تُو میرا چھوٹا عرش ہے، تیرے ہی پاس سے زمین کو پھیلایا[1] اور آسمان کی طرف بلندی کا آغاز کیا، پہاڑوں کی چوٹیوں سے بہنے والے میٹھے چشمے تیرے ہی نیچے سے بہتے ہیں، جو تیرے اندر فوت ہوا گویا آسمان میں فوت ہوا اور جس نے تیرے اِردگرد وفات پائی گویا تیرے اندر وفات پائی، میں ہر دن اور رات آسمان سے تیری جانب ایک آگ بھیجتا ہوں جو بندوں کے ہاتھ پاؤں (سے صادر ہونے والے گناہوں) کے آثار ونشانات کو کھا جاتی ہے، میں عرش کے نیچے سے پانی بھیج کر تجھے غسل دیتا ہوں حتّٰی کہ تو سورج کی طرح صاف وشفاف ہو جاتا ہے، تجھ پر بادلوں کا ایسا سائبان بناتا ہوں جس کی موٹائی بارہ میل کی مَسافت کے برابر ہوتی ہے، تجھ پر اپنے دستِ قدرت سے بنایا گیا ایک گنبد رکھوں گا، تجھ میں قیامت تک روحُ الامین عَلَیْہِ السَّلَام اور اپنے فرشتے اُتارتا رہوں گا جو تجھ میں تسبیح کریں گے اور وہ تیرے گنبد کی روشنی کو دور سے ہی دیکھ کر پکارتے ہیں: سعادت مند ہے وہ چہرہ جس نے تیرے اندر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سجدہ کیا۔

مرغ اپنی بانگ میں کیا کہتا ہے؟

﴿7618﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مرغ کی شکل پر ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے، اس کے قدم زمین کے نچلے حصے میں اور سر عرش کے نیچے ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف خاص تجلّی فرما کر ارشاد فرماتا ہے: ”ہے کوئی سائل کہ اسے عطا کیا جائے؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی مغفِرت کا طالِب کہ اُس کی طلب پوری کی جائے؟“ یہ سن کر وہ فرشتہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وتسبیح بیان کرتا ہے پھر اپنی آواز کو اس قدر بلند کرتا ہے کہ اس کے سبب عرش کے اردگرد والے

1... اس حوالے سے معروف یہ ہے کہ مکۂ مکرمہ سے زمین کو پھیلایا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۹۶) اس کے تحت علامہ فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: مکۂ مکرمہ کو اُمُّ القُریٰ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ تمام شہروں کی بنیاد ہے اور اسی سے زمین کو پھیلایا گیا ہے۔ (تفسیر الرازی، پ۴ اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ: ۹۶، ۳/ ۲۹۶)

لرز جاتے ہیں اور سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و تسبیح کرنے لگتے ہیں۔ پھر بالترتیب دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں اور اِس آسمانِ دنیا والوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ زمین والوں میں اس بات کا علم سب سے پہلے مرغوں کو ہوتا ہے پس سب سے پہلے مرغ کی آواز بلند ہوتی ہے، وہ پہلی بانگ میں کہتا ہے: اے عبادت گزارو! اُٹھو۔ دوسری میں کہتا ہے: اے تسبیح کرنے والو! اُٹھو۔ تیسری میں کہتا ہے: اے فرمانبردارو! اُٹھو۔ چوتھی میں کہتا ہے: اے نمازیو! اُٹھو۔ پانچویں میں کہتا ہے: اے ذکر کرنے والو! اُٹھو۔ پھر جب صبح ہو جاتی ہے تو اپنے پروں کو جھٹک کر کہتا ہے: اے غافلو! اُٹھ جاؤ۔ پس جو شخص صبح ہونے سے پہلے دس آیات کی تلاوت کرتا ہے وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، جو 20 آیات کی تلاوت کرتا ہے وہ ذکر کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے، جو 50 آیات کی تلاوت کرتا ہے اُسے نمازیوں میں لکھا جاتا ہے، جو 100 آیات کی تلاوت کرتا ہے اُسے فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے اور جو 150 آیات کی تلاوت کرتا ہے اسے ایک قِنطار اجر دیا جاتا ہے۔ ایک قِنطار 100 رطل کا اور ایک رطل 72 مثقال کا اور ایک مثقال 24 قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہوتا ہے (یعنی 150 آیات تلاوت کرنے والے کو ایک لاکھ 72 ہزار آٹھ سو احد پہاڑوں کے برابر اجر دیا جاتا ہے)۔

عرش کے نیچے تذکرہ:

﴿7619﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ''ذِکْرُ اللہ'' شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی شکل میں عرش کے نیچے پہنچ کر ذکر کرنے والے کا تذکرہ کرتا ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں مقام و مرتبے کی پہچان:

﴿7620﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کسی بندے کا مقام و مرتبہ جاننا چاہو تو دیکھو کہ پیٹھ پیچھے اس کی کیا تعریفیں ہوتی ہیں۔

دنیا دار کی مِنَّت سماجت نہ کرو:

﴿7621﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! جب مال و دولت کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو: کسی لغزش پر عتاب جلدی

ہو گیا۔اور جب فقر کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو: صالحین کی علامت کو خوش آمدید۔اے موسٰی! میرا قرب پانے کے لئے تمہارا سب سے بہتر عمل میری تقدیر پر راضی رہنا ہے اور تمہاری نیکیوں کو سب سے زیادہ برباد کرنے والا عمل تکبر ہے۔جب کوئی دنیادار تم سے منہ پھیر لے تو اس کے سامنے گڑگڑانے اور مِنَّت سَماجت کرنے سے بچو اور ان کی دنیا کے لئے اپنا دین قربان مت کرنا ورنہ میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند کر دوں گا، فقرا سے قریب رہو اور ان کی ہم نشینی کو لازم کرلو، دنیا کی محبت میں ہر گز مبتلا نہ ہونا کیونکہ میری بارگاہ میں حاضری کے وقت کسی کبیرہ گناہ سے بھی بڑھ کر تمہیں نقصان پہنچانے والا عمل دنیا کی محبت ہے۔اے موسٰی بن عمران! نادم و شرمندہ گناہ گاروں سے فرما دو کہ تمہارے لئے خوشخبری ہے اور غفلت میں پڑے خود پسندوں سے فرما دو کہ تمہارے لئے خسارہ ہے۔

بھلائی سیکھنے سکھانے کی فضیلت:

﴿7622﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسٰی! بھلائی کی بات سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو منور کروں گا تاکہ انہیں اپنی قبروں میں وحشت محسوس نہ ہو۔

عقل کی فضیلت:

﴿7623﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: تم کسی شخص کو دیکھو گے کہ وہ مختلف نیکیوں میں اضافے کا خواہش مند رہتا، بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا اور شب بیداری و گرمی کے روزوں کی مَشَقَّت برداشت کرتا ہے مگر ان سب کے باوجود شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کی قدر و قیمت مرے ہوئے گدھے جتنی بھی نہ ہو۔عرض کی گئی: اے ابو اسحاق! یہ کس وجہ سے؟ فرمایا: کم عقلی اور بُری خواہش کی وجہ سے۔اور تم کسی شخص کو دیکھو گے کہ رات کو سوتا ہے، دن کو روزہ نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی نیکی اور اچھے کاموں سے مشہور ہوتا ہے مگر شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک وہ مُقَرَّبین میں سے ہوتا ہے۔عرض کی گئی: وہ کس لئے؟ فرمایا: اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے عقل کی دولت سے نوازا ہوتا ہے۔بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر فرض کر دیا ہے کہ "وہ اس کی معرفت حاصل کریں، اس کی اطاعت بجالائیں اور اس کی عبادت کریں۔" اور

اس کے بندوں میں عقل والے ہی اس کی معرفت حاصل کرتے اور اطاعت و عبادت بجالاتے ہیں اور جاہل وہ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بے خبر ہیں تو انہوں نے اس کی معرفت حاصل کی نہ ہی اس کی اطاعت و عبادت بجالائے۔

سفید موتیوں کا شہر:

﴿7624﴾... سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جنّتِ عدن میں سفید موتیوں کا ایک شہر ہے جو آنکھوں کو خیرہ کردے، کسی نَبیِ مُرسل اور مُقَرَّب فرشتے نے بھی اسے نہیں دیکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ باہمت رسولوں، شُہَدا اور مجاہدین کے لئے تیار فرمایا ہے کیونکہ یہ ہستیاں عقل، حِلْم وبُردباری اور سمجھ بوجھ میں دوسروں سے اَفضل ہیں۔

عقل کی سواری کو اختیار کرو:

﴿7625﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹا! گونگا عاقل بن جانا مگر بہت بولنے والا جاہل نہ بننا، تمہاری رال سینے پر ٹپک رہی ہو اور تم اپنی زبان کو فضول باتوں سے بچائے ہوئے ہو تو یہ تمہارے لئے عمدہ اور اس بات سے بہتر ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر فضول و بے فائدہ باتیں کرو۔ ہر عمل کی دلیل ہوتی ہے، عقل کی دلیل غور و فکر ہے اور غور و فکر کی دلیل خاموش رہنا ہے۔ ہر چیز کی سواری ہوتی ہے، عقل کی سواری تواضع ہے، تمہاری جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ تم عقل کی سواری کو اختیار نہ کرو اور تمہاری عقل مندی کے لئے یہی کافی ہے کہ لوگ تمہارے شر سے محفوظ رہیں۔

سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ الرَّحمَہ کا قبولِ اِسلام:

﴿7626﴾... ایک فقیہ عالِمِ دین بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے اَوَّلاً امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے دعوتِ اسلام قبول نہ کی مگر پھر آپ ہی کے دورِ خلافت میں اسلام قبول کرلیا تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک روز کسی صحابیِ رسول کے پاس سے گزرے جو یہ آیت مبارکہ تلاوت کررہے تھے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ

ترجمۂ کنزالایمان: اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب کی تصدیق فرماتا قبل اس کے

وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ (پ۵، النسآء:۴۷)

کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونہوں کو تو انہیں پھیر دیں ان کی پیٹھ کی طرف یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر اور خدا کا حکم ہو کر رہے۔

اسے سن کر آپ نے اسلام قبول کرلیا اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر غزوۂ روم کے لئے اجازت طلب کی، آپ نے اجازت دے دی۔ دورانِ سفر آپ ایک راہب کے پاس پہنچے جس نے خود کو40 سال سے ایک عبادت خانے میں قید کررکھا تھا، آپ نے اسے آواز دی تو اُس نے عبادت خانہ سے آپ کی طرف جھانک کر پوچھا: تم کون ہو؟ آپ نے کہا: (یہود کا) عالم کعبُ الاحبار ہوں۔ راہب نے کہا: میں نے آپ کے بارے میں سن رکھا ہے، فرمایئے کیسے آنا ہوا؟ آپ نے فرمایا: میں تمہاری حالت کے متعلق دریافت کرنے آیا ہوں، میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے اس عبادت خانے میں خود کو صرف توریت کی اس آیت کی وجہ سے قید کررکھا ہے: ”اِنَّ اَصْحَابَ رُءُوْسِ الصَّوَامِعِ الْبِيْضِ هُمْ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی بے شک سفید عبادت خانوں والے، یہی لوگ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہترین بندے ہوں گے۔“ اس نے کہا: جی ہاں! یہی وجہ ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے توریت کی یہ آیت پڑھی ہے: ”اِنَّهُمُ الشُّعْثُ الْغُبْرُ الَّذِيْنَ اَوْلَادُهُمْ يَتَامٰى لِغَيْبَةِ اٰبَائِهِمْ وَلَيْسُوْا يَتَامٰى وَنِسَاؤُهُمْ اَيَامٰى لِغَيْبَةِ اَزْوَاجِهِمْ وَلَسْنَ بِاَيَامٰى اَزْوِدَتُهُمْ عَلٰى عَوَاتِقِهِمْ تَحِلُّهُمْ اَرْضٌ وَّتَضَعُهُمْ اُخْرٰى يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هُمْ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ یعنی بکھرے بال اور گردآلود جسم والے لوگ جن کے موجود نہ ہونے کے سبب ان کی اولاد یتیم ہے حالانکہ وہ یتیم نہیں اور جن کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے ان کی بیویاں بیوہ ہیں حالانکہ وہ بیوہ نہیں، ان لوگوں کا زادِ راہ ان کے کاندھوں پر ہوتا ہے، یہ لوگ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے کبھی ایک زمین تو کبھی دوسری زمین میں ہوتے ہیں، یہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہترین بندے ہیں۔“ راہب نے کہا: ہاں! میں نے پڑھی ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: بے شک تمہاری پیش کردہ آیت ان عبادت خانوں کے بارے میں نہیں بلکہ حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُن امتیوں کے خیموں کے بارے میں ہے جو راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور جس عبادت خانہ میں تم نے خود کو قید کررکھا ہے یہ وہ نہیں ہے۔ یہ سن کر راہب عبادت خانے سے

باہر نکلا اور حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفّار کے ساتھ حق کی گواہی دیتے ہوئے اسلام قبول کر لیا پھر ان کے ساتھ غزوۂ روم میں شرکت کی اور بعد میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں بھی حاضر ہوئے۔ آپ نے ان دونوں کے قبول اسلام پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ پس رَہبانیت بنی اسرائیل کی ایجاد کردہ ہے۔[1]

﴿7627﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفّار فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ آیتِ مقدسہ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب کی تصدیق فرماتا قبل اس کے کہ ہم بگاڑ دیں کچھ مونہوں کو تو انہیں پھیر دیں ان کی پیٹھ کی

[1]... صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی رہبانیت کے بارے میں فرماتے ہیں: پہاڑوں اور غاروں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہلِ دنیا سے مُخالَطت (میل جول) ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھا لینا، تارک ہو جانا، نکاح نہ کرنا، نہایت موٹے کپڑے پہننا، ادنیٰ غذا نہایت کم مقدار میں کھانا (رہبانیت ہے)۔

(خزائن العرفان، پ۲۷، الحدید: تحت الآیۃ: ۲۷)

رَہبانیت ان کی اپنی ایجاد کردہ تھی۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: وَرَهْبَانِیَّةَ ﰳابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَاۚ (پ۲۷، الحدید: ۲۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اُسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا۔ صدر الافاضل رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بلکہ (انہوں نے) اس (رہبانیت) کو ضائع کر دیا اور تثلیث و الحاد میں مبتلا ہوئے اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے دِین سے کفر کر کے اپنے بادشاہوں کے دِین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دِینِ مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانۂ پاک حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پایا تو حضور پر بھی ایمان لائے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دِین میں کسی بات کا نکالنا، اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے، اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہئے ایسی بدعت کو بدعَتِ حسنہ کہتے ہیں البتہ دِین میں بُری بات نکالنا بدعَتِ سیِّئہ کہلاتا ہے، وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعَتِ سیِّئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلافِ سنّت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنّت اٹھ جائے۔ اس سے ہزارہا مسائل کا فیصلہ ہو جاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امورِ خیر کو بدعت بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دِین کی تقویّت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآنِ مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ: ۲۷)

رہبانیت کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **866 صفحات** پر مشتمل کتاب "**اصلاحِ اعمال**" **جلد اول صفحہ 672 تا 677** کا مطالعہ کیجئے۔

كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ (پ۵، النسآء:۴۷) طرف یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتہ والوں پر اور خدا کا حکم ہو کر رہے۔

پڑھی تو میں نے اس خوف سے اسلام قبول کر لیا کہ کہیں میرا چہرہ میری گدی کی طرف نہ پھیر دیا جائے۔

چند صفاتِ باری تعالیٰ:

﴿7628﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: بے شک میں ہی ہوں اللہ اپنے بندوں پر غالب اور میرا عرش تمام مخلوقات سے اوپر ہے، میں اپنی شان کے لائق عرش پر زمین و آسمان میں اپنے بندوں کے معاملے کی تدبیر کرتا ہوں، میرے اور بندوں کے درمیان اگرچہ پردہ ہے مگر میرا علم انہیں گھیرے ہوئے ہے، میری ہی طرف تمام مخلوق کو پھرنا ہے پھر انہیں وہ ثواب دوں گا جو میں نے ان سے چھپا رکھا ہے، ان میں سے جسے چاہوں گا بخش دوں گا اور جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔

زمین مچھلی کی پشت پر:

﴿7629﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا خضر بن عامیل عَلَیْہِ السَّلَام اپنے چند اصحاب سمیت کشتی میں سوار ہوئے حتّٰی کہ چین کے سمندر "بحر صرکند" تک پہنچ گئے، آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: مجھے سمندر میں اتار دو۔ انہوں نے حکم پر عمل کیا، آپ کچھ دن اور رات اندر ہی رہے پھر اوپر تشریف لائے۔ ساتھیوں نے پوچھا: اے خضر! آپ نے کیا دیکھا؟ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کا اکرام فرمایا اور سمندر کی گہرائی میں بھی آپ کی حفاظت فرمائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک فرشتہ ملا، اس نے مجھے کہا: اے راستہ بھول جانے والے! کہاں کا ارادہ ہے اور کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: سمندر کی گہرائی دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: اللہ کے نبی حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں ایک شخص اس سمندر میں گرا تھا، 300 سال گزرنے کے باوجود وہ اب تک اس کی گہرائی کے تیسرے حصے کو بھی نہیں پہنچا۔ میں نے اس سے کہا: مجھے سمندر کے مدوجزر یعنی اُتار چڑھاؤ کے بارے میں بتاؤ۔ فرشتے نے کہا: جس مچھلی کی پشت پر زمین ہے جب وہ سانس کھینچتی ہے تو پانی اس کے نتھنوں میں چلا جاتا ہے یہی جزر یعنی سمندر کا اُترنا ہے اور جب وہ دوبارہ سانس باہر نکالتی ہے تو پانی اس کے نتھنوں سے نکل جاتا ہے اور یہ مد یعنی سمندر کا چڑھنا ہے۔ میں نے کہا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جواباً کہا: اُسی مچھلی

کے پاس سے، مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس مچھلی کو سزا دینے کے لئے بھیجا تھا کیونکہ سمندر کی دیگر مچھلیوں نے بارگاہِ الٰہی میں شکایت کی تھی کہ اس بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلیاں بہت زیادہ کھانا شروع کر دی ہیں۔ میں نے کہا: مجھے یہ بتاؤ کہ زمین کس چیز پر ٹھہری ہوئی ہے۔ فرشتے نے کہا: ساتوں زمینیں ایک چٹان پر واقع ہیں، چٹان ایک فرشتے کی ہتھیلی پر ہے، فرشتہ پانی میں موجود ایک مچھلی کی دُم پر بیٹھا ہے، پانی ہوا پر ہے اور وہ بے بارش ہوا فضا میں ہے اور زمین کے اطراف عرش سے جڑے ہوئے ہیں۔[1]

شیطان، مچھلی اور چوپایا:

﴿7630﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس مچھلی کی پُشت پر ساری زمین ہے شیطان نے اس کے پیٹ میں داخل ہو کر اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ ''اے لویثا! تجھے خبر بھی ہے کہ تیری پیٹھ پر کسی قدر مخلوقات، درخت، چوپائے، لوگ اور پہاڑ ہیں؟ اگر تو انہیں جھاڑ دے تو سب کو اپنی پیٹھ سے نیچے گرا سکتی ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لویثا مچھلی نے ایسا کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی طرف ایک چوپائے کو بھیجا جو اس کے نتھنوں میں داخل ہو کر دماغ تک پہنچ گیا۔ پس مچھلی نے اس سے نجات کے لئے بارگاہِ الٰہی میں اِلتجا کی تو چوپایہ باہر نکل آیا۔ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ مچھلی اس چوپائے کو دیکھ رہی ہے اور چوپایہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر اس نے دوبارہ اس بات کا ذرا سا بھی ارادہ کیا تو چوپایہ پہلے کی طرح اس کے نتھنوں سے داخل ہو کر دماغ تک پہنچ جائے گا۔[2]

''صندیائیل'' فرشتہ:

﴿7631﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا نام ''صندیائیل'' ہے۔ تمام سمندر اس کے انگوٹھے کے گڑھے میں ہیں۔[3]

1... اس روایت کی سند پر کلام ہے۔

2... اس روایت کی سند پر کلام ہے۔

3... اس روایت میں ایک راوی ''مجاشع بن عمرو'' ہے جسے امام یحییٰ بن معین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ''احد الکذابین''، امام عقیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے ''حدیثہ منکر'' اور امام بخاری نے ''منکر مجہول'' کہا ہے۔ (لسان المیزان ۵/ ۲۰۱، ۲۰۲)

تین بزرگوں کی تین مقبول دعائیں:

﴿7632﴾... حضرت سَیِّدُنا کعبُ الاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے تین عبادت گزار ایک صحرا میں جمع ہوئے، ان میں سے ہر ایک کے پاس اَسمائے الٰہیہ میں سے ایک اسم تھا، ایک نے کہا: مجھ سے مانگو، تم جو چاہو گے میں تمہارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی دعا کروں گا۔ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لئے اسی جگہ ایک بڑا چشمہ اور سرسبز وشاداب باغات ظاہر فرمادے۔ اس نے دعا کی تو ایک بڑا چشمہ اور سرسبز وشاداب باغات ظاہر ہوگئے۔ پھر دوسرے نے کہا: مجھ سے مانگو، تم جو چاہو گے میں تمہارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی دعا کروں گا۔ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں جنت کے پھلوں میں سے کچھ کھلائے۔ اس نے دعا کی تو ان پر کھجوریں اتاری گئیں، انہوں نے اُس میں سے کھایا، کھجوروں کو پلٹا جاتا تو ان میں نئی قسم نظر آتی پھر وہ اٹھالی گئیں۔ تیسرے نے کہا: مجھ سے مانگو، تم جو چاہو گے میں تمہارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی دعا کروں گا۔ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو کہ وہ ہم پر دسترخوان نازل فرمائے جو اس نے حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل فرمایا تھا۔ اس نے دعا کی تو دسترخوان نازل ہوگیا، انہوں نے اپنی ضرورت اس سے پوری کی پھر وہ اٹھالیا گیا۔ اب وہ کہنے لگے: ہماری دعائیں قبول ہوئیں اور جو ہم نے مانگا وہ عطا کر دیا گیا، آؤ اب ہم میں سے ہر شخص اپنا سب سے بڑا گناہ بیان کرے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا: ہم بنی اسرائیل میں سے اگر کسی شخص کا پیشاب جسم کے کسی حصے پر لگ جاتا تو وہ اُس حصے کو کاٹ دیتا تھا، ایک بار میرے جسم پر پیشاب لگ گیا تو میں نے اس حصے میں سے کچھ کاٹ دیا اور کچھ چھوڑ دیا، یہی میرا سب سے بڑا گناہ تھا۔ دوسرے نے کہا: میں اور میرا ایک دوست کہیں سے گزر رہے تھے کہ ہمارے درمیان ایک درخت آگیا پس میں آگے بڑھ کر اچانک اس کے سامنے ہوا تو وہ مجھ سے ڈر گیا۔ میرے دوست نے کہا: میرے اور تیرے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ فیصلہ فرمائے گا۔ یہی میرا سب سے بڑا گناہ تھا۔ تیسرے نے کہا: ایک مرتبہ میری ماں نے مجھے ہوا کے رُخ پر کھڑا ہونے سے منع کیا مگر میں نہ مانا تو وہ ناراض ہو کر مجھے کنکریوں سے مارنے لگی، میں چھڑی لے کر آیا تاکہ والدہ کے سامنے بیٹھ جاؤں اور وہ مجھے اس سے مار کر راضی ہو جائے۔ ماں نے جب میرے پاس چھڑی دیکھی تو ڈر کر بھاگی اور ایک درخت سے ٹکرائی جس سے ان کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ یہی میرا سب سے بڑا گناہ تھا۔

نافرمانی کا وبال اور فرمانبرداری کا انعام:

﴿7633﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اولاد آباؤ اجداد کا قرض چکاتی ہے، بے شک میں نافرمانی کرنے والے شخص کی پے درپے تین نسلوں تک پکڑ فرماتا ہوں اور فرمانبرداری کرنے والے شخص کی لگاتار 10 نسلوں تک حفاظت فرماتا ہوں۔

﴿7634﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ایک سفید انسانی کھوپڑی کے پاس سے گزرے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں اس کھوپڑی کی حقیقت جاننا چاہتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: اپنا رُخ دوسری طرف پھیرو۔ آپ نے ایسا ہی کیا، پھر جب مُڑ کر دیکھا تو وہاں سبزی کی گٹھڑی پر ایک بوڑھا شخص ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اس نے آپ سے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! مجھے اٹھایئے تاکہ میں بازار تک جاسکوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے بتا کہ تیرا معاملہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا: میں نے اس کھیت سے یہ سبزی کاٹی تھی اور اسی نہر میں اسے دھویا مگر پھر مجھے نیند آگئی۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو خیال گزرا کہ وہ اس حالت میں کب سے ہے تو آپ نے اس سے اس کی قوم کے بارے میں اِسْتِفْسار فرمایا، معلوم ہوا کہ اس کے اور آپ کے زمانے میں 500 سال کا عرصہ حائل ہے۔

سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا کھوپڑی سے مُکالمہ:

﴿7635﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ایک بار جمعہ کی شام عصر کے وقت وادیِ قیامہ یعنی وادیِ صخرہ سے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک سفید بوسیدہ کھوپڑی پر نظر پڑی، یہ کھوپڑی والا شخص 94 سال پہلے مرچکا تھا، آپ تعجب کرتے ہوئے وہیں ٹھہر گئے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اس کھوپڑی کو اجازت دے تاکہ یہ زندہ شخص کی طرح مجھ سے بات کرسکے اور مجھے بتائے کہ یہ کس عذاب میں گرفتار ہے؟ اسے مرے ہوئے کتنا عرصہ بیت چکا؟ یہ کیا کیا دیکھ چکا ہے؟ اسے موت کس طرح آئی؟ اور یہ کس کی پوجا کرتا تھا؟ چنانچہ آسمان سے آواز آئی: اے رُوْحُ اللہ! آپ اس کھوپڑی سے جو کچھ پوچھیں گے، یہ آپ کو بتائے گی۔ چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام دو رکعت نماز پڑھ کر اس کے قریب ہوئے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر ”بِسْمِ اللہِ وَبِاللہ“ کہا تو اس کھوپڑی نے کہا: آپ نے بہترین نام پکارا اور ذِکرِ الٰہی سے مدد طلب

کی۔ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے بوسیدہ کھوپڑی! تو وہ عرض گزار ہوئی: لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ! آپ کے ذہن میں جو بھی آئے مجھ سے پوچھئے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِسْتِفْسار فرمایا: تجھے مرے ہوئے کتنا عرصہ ہو چکا ہے؟ اس نے کہا: نہ تو کوئی جان ایامِ زندگی شمار کر سکتی ہے اور نہ ہی کوئی روح سالوں کو گن سکتی ہے۔ اس وقت آسمان سے آواز آئی: اسے مرے ہوئے 94 سال ہو چکے ہیں۔ آپ نے استفسار فرمایا: تجھے موت کس طرح آئی؟ اس نے کہا: میں ایک دن بیٹھا تھا کہ اچانک آسمان سے تیر جیسی کوئی شے میری طرف آئی اور شعلے کی مانند میرے پیٹ میں گھس گئی، اس وقت میری مثال اس شخص جیسی تھی جو حمام میں داخل ہوا اور اُسے حمام کی تپش پہنچی تو وہ اپنی جان پر ہلاکت کے خوف سے بھاگنے کا راستہ تلاش کرنے لگا۔ پھر میرے پاس ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے مُعاوِن فرشتے آ پہنچے، ان فرشتوں کے چہرے انتہائی ڈراؤنے، دانت لمبے اور شعلے برساتی نیلی نیلی آنکھیں تھیں اور ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے گُرز تھے، انہوں نے مجھے گرز مارے پھر میری روح نکال کر میرے جسم سے علیٰحدہ کر دی پھر ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے روح کو جہنم کے انگاروں میں سے ایک انگارے پر ڈال دیا پھر معاون فرشتے اسے جہنم سے لائے گئے ایک ٹاٹ میں لپیٹ کر آسمان کی طرف لے گئے مگر وہاں مقرر فرشتوں نے انہیں آسمانوں میں داخل ہونے سے روک دیا اور میری روح کے لئے آسمان کے دروازے بند کر دیئے۔ پھر میں نے ایک نِدا سنی کہ ”اس خطاکار روح کو اس کے ٹھکانے کی طرف لوٹا دو۔“

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تجھے قبر کی تاریکی اور تنگی زیادہ سخت محسوس ہوئی یا جہنم کا عذاب؟ کھوپڑی نے کہا: اے رُوحُ اللہ! جسم سے روح نکلنے کے بعد آنکھوں میں کوئی نور باقی نہ رہا جو تاریکی اور روشنی کو پہچانتا اور دل میں کوئی شعور نہ رہا جو تنگی اور فراخی کو سمجھتا، البتہ میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ جب میرے جسم میں روح لوٹا دی گئی اور میں قبر میں پہنچ گیا تو میری قبر میں انتہائی ڈراؤنی شکل والے دو بڑے فرشتے داخل ہوئے، ان کے پاس لوہے کے گُرز تھے، انہوں نے مجھے بٹھا کر ایک ضرب ماری تو مجھے لگا کہ ساتوں آسمان زمین پر گر پڑے ہیں پھر انہوں نے مجھے ایک تختی دے کر کہا: تجھ سے سَرزَد ہونے والا ہر عمل اس میں لکھ۔ میں نے لکھنا شروع کیا، جب لکھ چکا تو انہوں نے میرے لئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دیا پس ایک آگ نے آ کر میری قبر کو بھر دیا پھر بھیڑیوں کی مانند بڑے بڑے سانپ میری طرف بڑھے جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی

مثل تھیں، انہوں نے میرا گوشت نوچ ڈالا اور میری ہڈیاں ریزہ ریزہ کر دیں پھر میرے پاس ایک فرشتہ اپنے ہاتھ میں ایسا گُرز لے کر آیا جس کے اوپری حصے میں خطرناک اَژدھے تھے اور نچلے حصے میں کالے خچروں کی مثل سیاہ بچھو، ان گرزوں کے 360 منہ تھے اور ہر منہ پر 360 قسم کی آگ تھی جب انہوں نے وہ گرز مجھے مارا تو آگ میرے جسم میں سرایت کر گئی اور اژدھے اور بچھو میری جانب بڑھنے لگے۔ اتنے میں ایک آواز آئی کہ اس خطاکار روح کو میرے پاس لاؤ تو مجھے ایسے فرشتوں نے پکڑ لیا جن کی شکل و صورت بیان سے باہر ہے، صرف یہ بتایا جا سکتا ہے کہ ان کے دانت مرغ کے پنجوں کی طرح، آنکھیں بجلی کی مانند اور انگلیاں سینگوں جیسی تھیں، وہ مجھے ایک فرشتے کے پاس لے کر آئے جو کرسی پر بیٹھا تھا، اس نے کہا: اس گناہ گار روح کو جہنم میں اس کے ٹھکانے پر پہنچا دو۔ تو فرشتے مجھے جہنم کی طرف لے کر چل دیئے۔

جب وہ مجھے لے کر جہنم کے پہلے دروازے پر پہنچے تو مجھے تنگ راستے اور تیز ہوا کا سامنا ہوا اور زوردار گرج والی آوازیں سنائی دیں۔ وہاں ایسی آگ تھی جو اس دنیاوی آگ جیسی نہ تھی بلکہ وہ انتہائی سیاہ تھی اور اس کی تپش دنیاوی آگ سے 60 گنا بڑھ کر تھی۔ پھر مجھے دوسرے دروازے پر لایا گیا تو وہاں موجود آگ پچھلی آگ کو کھا رہی تھی اور اس کی تپش پچھلی سے 60 گنا زیادہ تھی۔ پھر مجھے تیسرے دروازے میں داخل کیا گیا تو وہاں کی آگ تپش میں دوسری سے 60 گنا زیادہ تھی اور وہ دوسری آگ اور پتھروں کو کھا رہی تھی۔

ناحق یتیموں کا مال کھانے کا انجام:

پھر مجھے چوتھے دروازے سے داخل کیا گیا تو وہاں والی آگ تیسری آگ کو کھا رہی تھی اور وہ تیسری سے 60 گنا زیادہ سخت تھی۔ پھر ایک درخت دیکھا جس سے آگ کے نوکیلے سیاہ پتھر گر رہے تھے اور یہ پتھر ایک گروہ کو کِھلا کر عذاب دیا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ جواب ملا: یہ ناحق یتیموں کا مال کھاتے تھے۔

سود خور کا انجام:

پھر مجھے پانچویں دروازے پر لایا گیا، وہاں میں نے سخت تاریکی اور ایسی آگ دیکھی جس کی تپش پچھلی تمام آگوں سے 60 گنا بڑھ کر تھی پھر ایک درخت دیکھا جس پر شیاطین کے سروں کی مانند بڑے بڑے شگوفے تھے اور

ان میں 100،100 گز لمبے کیڑے تھے جو کچھ لوگوں کو بطورِ عذاب کھلائے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا: شَجَرَۃُ الزَّقُّوْم یعنی یہ زَقُّوم کا درخت ہے۔ میں نے پوچھا: اور یہ لوگ کون ہیں؟ بتایا گیا: یہ سود خور ہیں۔

زنا کا عذاب:

پھر مجھے چھٹے دروازے پر لایا گیا وہاں والی آگ پیچھے دیکھی گئی تمام آگوں سے تپش و تاریکی میں 60 گنا زیادہ تھی اور وہاں ایک کنواں دیکھا جس کی گہرائی نہیں جانی جا سکتی۔ وہاں موجود لوگوں کے منہ سے ایسی پیپ بہہ رہی تھی کہ اگر اس کا ایک قطرہ زمین پر گر جائے تو تمام زمین والوں کو بدبودار کر دے اور وہاں ایسی سخت ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں جن کی ٹھنڈک آگ کی تپش پر بھی غالب ہو رہی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: زمہریر۔ میں نے پوچھا: یہ سخت تر عذاب کس کے لئے ہے؟ انہوں نے کہا: زانیوں کے لئے۔ پھر مجھے ایسے شخص کے پاس لایا گیا جو کرسی پر بیٹھا تھا اور اس کے ارد گرد فرشتے کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں آگ کے گُرز تھے۔ اس نے پوچھا: یہ کس کی پوجا کرتا تھا؟ فرشتوں نے کہا: یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھوڑ کر بچھڑے کی پوجا کیا کرتا تھا۔ یہ سن کر اس نے حکم دیا: اسے اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دو۔

حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے کھوپڑی سے پوچھا: تم کس طرح سے بچھڑے کی پوجا کیا کرتے تھے؟ اس نے جواب دیا: ہم اسے سجدہ کرتے تھے، چنے کھلاتے اور خالص شہد پلاتے تھے۔ آپ نے استفسار فرمایا: تمہارے نبی کون تھے؟ اس نے کہا: حضرت اِلیاس عَلَیْہِ السَّلَام۔

جمعرات اور جمعہ کے دن عذاب میں تخفیف:

کھوپڑی نے مزید بتایا کہ پھر مجھے ساتویں دروازے سے داخل کیا گیا، وہاں میں نے آگ کے 300 خیمے دیکھے، ہر خیمہ آگ کے 300 محلات پر مشتمل تھا، ہر محل میں آگ کے 300 مکان تھے، ہر مکان میں آگ کے 300 کمرے تھے اور ہر کمرے میں عذاب کی 300 قسمیں تھیں۔ اُس میں بچھو اور زہریلے سانپ تھے۔ پھر مجھے طوق ڈال کر میرے ساتھیوں کے ساتھ ان کمروں میں پھینک دیا گیا۔ اب آگ ہمیں جلاتی ہے، زہریلے سانپ ہمارے پیٹوں کو کھاتے ہیں، دوسرے سانپ ہمیں ڈستے ہیں اور فرشتے گُرزوں سے مارتے ہیں۔ مجھے عذاب میں 94 سال گزر گئے مگر پلک جھپکنے کی مقدار بھی میرے عذاب میں کمی نہیں کی جاتی۔ ہاں! جمعرات اور جمعہ کے

دن اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے تخفیف فرماتا ہے تو ہم عذاب کی اس کمی سے جمعرات اور جمعہ کو پہچانتے ہیں۔

مُردہ زندہ ہو گیا:

ابھی میں اسی حال میں تھا کہ مجھے آواز آئی: فرشتو! اس خبیث روح کو وادیِ قیامہ میں پڑی اس کی کھوپڑی کی طرف نکال دو کیونکہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اس کی سفارش وشفاعت کریں گے۔ پس مجھے نکال دیا گیا، اے رُوْحُ اللہ! اے کَلِمَۃُ اللہ! اب میں آپ کی خدمت میں التجا کرتا ہوں کہ بارگاہِ الٰہی میں میری سفارش کہ وہ مجھے معاف فرمادے اور میرے حق میں آپ کی شفاعت قبول فرمائے۔ چنانچہ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا کی: اے میرے معبود! اے میرے خالق! اس خطاکار جان کو میری خاطر زندہ فرمادے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے زندہ فرمادیا۔ پھر وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ ہی رہا یہاں تک کہ آپ آسمان پر اٹھالئے گئے۔ اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس شخص کو وفات دے دی۔

بے برکتی کا زمانہ:

﴿7636﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ رحمت اور امانت اٹھالی جائے گی اور عنقریب سوال (یعنی مانگنے) کی کثرت ہو گی اور مانگی گئی شے میں کسی کو برکت نہ دی جائے گی۔

﴿7637﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے درہم و دینار بنائے اور فرمایا: ان دونوں کے بغیر زندگی اچھی نہیں ہو سکتی۔

﴿7638﴾... سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نیسان (اپریل) کی پہلی رات زمین کی طرف تجلی فرماتا ہے اور کھیتیوں کی جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے: تمہاری ابتدا تمہاری انتہا سے ضرور ملائی جاتی رہے گی۔

﴿7639﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: عرب کے پانیوں میں سے جس پہلے پانی سے دجّال کا گزر ہو گا اس کی ایک جانب سنام نامی پہاڑ ہے جس کے دامن میں بصرہ شہر واقع ہے۔

سیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر مبارک:

﴿7640﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا اسماعیل ذَبِیْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام

کی قبر مبارک مقام ابرہیم، حجرِ اسود اور زم زم کے درمیان ہے۔

﴿7641﴾... حضرت سیِّدُنا کعب اُلاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: دنیا کی عُمر چھ ہزار سال ہے۔[1]

﴿7642﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: توریت شریف کی سب سے پہلے 10 آیتیں نازل ہوئیں اور وہی سورۂ انعام کی آخری 10 آیات ہیں۔

سیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی صفات:

﴿7643﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ”ہم (توریت شریف میں) آپ کو شہید اور عادل امام پاتے ہیں اور یہ کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔“ آپ نے فرمایا: جب بات یہ ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرتا تو مجھے شہادت کہاں سے ملے گی؟

﴿7644﴾... حضرت سیِّدُنا کعب اُلاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جو شخص آخرت میں عزت و مرتبے کا خواہش مند ہے وہ کثرت سے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں) غور و فکر کرے، عالم بن جائے گا۔

طالب علم کا مقام و مرتبہ:

﴿7645﴾... حضرت سیِّدُنا کعب اُلاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جو شخص علم کی جستجو میں نکلتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ زمین و آسمان کو اس کے رزق کا ضامن کر دیتا ہے۔

﴿7646﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسٰی! بھلائی کی بات سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کو قبروں میں نور عطا فرماؤں گا تاکہ انہیں وہاں وحشت نہ ہو۔

بد ہضمی سے حفاظت کا وظیفہ:

﴿7647﴾... حضرت سیِّدُنا کعب اُلاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اگر تم عذاب کی کسی قسم کو یاد کرو گے تو

---

[1] ...پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا کی عمر سات ہزار سال بیان فرمائی ہے۔ (انظر: معجم کبیر، ۸/ ۳۰۲، حدیث: ۸۱۶۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس کے عِوض 10 نیکیاں عطا فرمائے گا، تمہارے 10 گناہ مٹادے گا اور تمہارے 10 درجے بلند فرمائے گا اور اگر تم جنت کی کسی نعمت کو یاد کرو گے تو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اسی کی مثل عطا فرمائے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: جسے کھانے یا پینے کی کسی شے سے بدہضمی کا ڈر ہو تو وہ یہ آیت پڑھ لیا کرے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ (پ۳، اٰل عمران: ۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بدہضمی نہیں ہوگی۔

﴿7648﴾... نوفل بن مُسابق نے حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے پوچھا کہ آپ کتابُ اللہ میں والد کی نافرمانی کے بارے میں کیا پاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: سنو! جب والد اولاد پر کوئی قسم کھائے تو اولاد اس کی قسم پوری نہ کرے، جب کچھ مانگے تو اُسے نہ دے، جب اولاد کو کچھ رکھنے کو دے تو واپس نہ لوٹائے اور والد اُس سے پہنچنے والی تکلیف کی شکایت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کرے۔ یہ سب نافرمانی میں داخل ہے۔

جنتیوں کی 12 صفیں:

﴿7649﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا کہ کیا آپ کو جنتیوں کی تعداد معلوم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پھر پوچھا: کیا یہ جانتے ہیں کہ جنتیوں کی صفیں کتنی ہوں گی؟ فرمایا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا یہ علم ہے کہ ہر دو صفوں کے درمیان فاصلہ کتنا ہوگا۔ جواب دیا: نہیں۔ پھر حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: جنتیوں کی بارہ صفیں ہوں گی جن میں سے آٹھ صفیں اُمَّتِ محمدیہ کی ہوں گی[1] اور ہر دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔

1... یہاں 12 اور 8 صفوں کا ذکر ہے جبکہ حدیث مرفوع میں 120 اور 80 صفوں کا ذکر آیا ہے چنانچہ سیِّدُنا بریدہ اسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کی 120 صفیں ہوں گی ان میں سے 80 صفیں اس اُمَّت کی جبکہ 40 دیگر امتوں کی ہوں گی۔ (ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی کم صف اھل الجنۃ، ۴/ ۲۴۴، حدیث: ۲۵۵۵)

مومن دو نیکیوں کے درمیان ہوتا ہے:

﴿7650﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مہینوں میں رمضانُ المبارک کو، شہروں میں مکۂ مکرّمہ کو، دنوں میں جمعۃُ المبارک کو، راتوں میں لیلۃُ القدر کو اور وقتوں میں نماز کے اوقات کو چُن لیا ہے۔ مومن دو نیکیوں کے درمیان رہتا ہے، ایک وہ جسے کر چکا ہوتا ہے اور دوسری وہ جس کا منتظر رہتا ہے (یعنی نماز)۔

محبوب ترین ساعتیں:

﴿7651﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شہروں کو منتخب فرمایا تو اس کے نزدیک سب سے محبوب حُرمت والا شہر مکہ مکرمہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمانے کو منتخب فرمایا تو اس کے نزدیک سب سے پسندیدہ زمانہ حرمت والے مہینوں کا زمانہ ہے اور سب سے پسندیدہ مہینہ ذُوالحجہ ہے اور ذُوالحجہ میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہلا عشرہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنوں کو چُنا تو اس کے نزدیک سب سے پیارا جمعہ کا دن ہے، راتوں کو چُنا تو اُسے سب سے پیاری شب قدر ہے اور دن اور رات کی ساعتوں (یعنی گھڑیوں) کو منتخب فرمایا تو اس کے نزدیک محبوب ترین ساعتیں فرض نمازوں کے اوقات ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کلام کو منتخب فرمایا تو اُسے سب سے بڑھ کر محبوب کلام یہ تسبیح ہے: لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰه۔

﴿7652﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رات دن کی کچھ ساعتوں کو منتخب فرمایا اور ان میں نمازوں کو رکھا۔ اس نے زمانے میں سے چار حرمت والے مہینوں کو، مہینوں میں سے ماہِ رمضان کو، دنوں میں سے جمعہ کو، راتوں میں سے شب قدر کو اور زمین میں سے مساجد کی جگہوں کو منتخب فرمایا۔

﴿7653﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ایک حج دو عُمروں سے افضل ہے اور ایک عُمرہ بیتُ المقدس جانے سے افضل ہے اور ضرور لوگوں کو بیتُ المقدس سے کعبہ کی طرف پھیرا جائے گا کیونکہ وہاں مقامِ ابراہیم اور میزابِ رحمت ہے۔

مسجد میں کس نیت سے آنا چاہیے؟

﴿7654﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جو مومن بندہ مسجد میں صبح وشام اس لئے

جاتا ہے کہ وہ خیر (بھلائی کی باتیں) سیکھے گا اور سکھائے گا یا ذِکْرُ اللہ کرے گا یا کروائے گا کتابُ اللہ میں اس کی مثال راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں جیسی ہے۔

حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ جو شخص صبح وشام مسجد میں لوگوں کی خبروں اور قصے کہانیوں کے لئے آتا ہے کتابُ اللہ میں اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کسی شے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے مگر وہ اس کی نہیں ہوتی۔ وہ بھلائی سیکھنے والوں کو دیکھتا ہے مگر ان میں سے نہیں ہوتا اور ذکر کرنے والوں کو دیکھتا ہے مگر ان میں سے نہیں ہوتا۔

﴿56-7655﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جو شخص نماز پڑھنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے اور خیر سیکھنے یا سکھانے کے لئے مسجد آتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور جو مسجد میں خبروں اور قصے کہانیوں کے لئے آتا وہ اس شخص کی طرح ہے جیسے کوئی ایسی شے خوش کرے جو اس کی نہ ہو۔ وہ نیکوں کو دیکھتا ہے مگر ان میں سے نہیں ہوتا اور ذکر کرنے والوں دیکھتا ہے مگر ان میں سے نہیں ہوتا۔

ماہِ رمضان کے فضائل:

﴿7657﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب وحی فرمائی کہ اے موسٰی بن عمران! میں نے رمضان کے مہینے میں اپنے بندوں پر روزے فرض کئے ہیں۔[1]

اے موسٰی بن عمران! جو قیامت کے دن اپنے نامۂ اعمال میں 10 رمضان لے کر آئے گا وہ عاجزی وانکساری کرنے والوں میں شمار ہو گا، جو 20 رمضان لے کر آئے گا وہ نیکوکاروں میں سے ہو گا اور جو 30 رمضان لے کر آئے گا وہ میرے نزدیک شہیدوں سے افضل ہو گا۔

[1]... تفسیر کبیر واحدی میں ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام تک ہر امت پر روزے فرض رہے، (صاحبِ تفسیر کبیر نے فرمایا کہ عیسائیوں پر ماہِ رمضان کے روزے فرض تھے چونکہ قمری مہینے موسموں میں گھومتے رہتے ہیں اور گرمی کے روزوں میں انہیں تکلیف ہوتی تھی اس لئے انہوں نے شمسی مہینے سے موسم بہار کے روزے لازم کئے تاکہ گرمی سے بچیں رہیں اور بدلنے کے عوض بیس روزے بڑھا کر بجائے تیس کے پچاس بنا دیئے۔ ایسے ہی یہودیوں پر بھی رمضان ہی کے روزے فرض تھے جنہوں نے یہ چھوڑ کر ایک عاشورہ کا روزہ اختیار کیا۔ (تفسیر نعیمی، ۲/ ۱۹۴تا۱۹۵، ملتقطاً)

اے موسیٰ بن عمران! میں نے حاملین عرش کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ رمضان میں عبادت سے رک جائیں اور جب جب رمضان کے روزے دار دعا مانگیں تو وہ ان کی دعا پر اٰمین کہیں اور میں نے اپنے کرم سے خود پر لازم کیا ہے کہ میں رمضان کے روزے رکھنے والے کی دعا کورد نہیں کروں گا۔

اے موسیٰ بن عمران! میں رمضان کے مہینے میں آسمانوں، زمین، پہاڑوں، درختوں اور چوپائیوں کو الہام کرتا ہوں کہ وہ رمضان کے روزہ داروں کے لئے استغفار کریں۔

اے موسیٰ بن عمران! رمضان میں روزے رکھنے والے تین اَفراد تلاش کرو اور ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، ان کے ساتھ نماز پڑھو اور ان کے ساتھ کھاؤ پیو کیونکہ میرا انتقام اور عذاب ایسی جگہ نازل نہیں ہوتا جہاں رمضان کے روزے رکھنے والے تین افراد ہوں۔

اے موسیٰ بن عمران! کیا تم جانتے ہو کہ مخلوق میں میرا سب سے مُقرَّب بندہ کون ہے؟ سنو! ہر وہ مومن جو غصے کے وقت لَعن طَعن نہ کرے اور ہر وہ مسلمان جو والدین اور رشتے داروں کی قَطع تعلقی کے باوُجود ان سے بغض نہ رکھے۔ میں نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اپنے کرم سے خود پر لازم کرلیا کہ جو ماہِ رمضان میں پیاس برداشت کرے گا میں بروزِ قیامت اسے سیراب کروں گا۔

اے موسیٰ بن عمران! اگر تم بیمار ہو جاؤ تو روزے داروں کو حکم دو کہ وہ تمہیں ساتھ لے جائیں اور اگر تم سفر میں ہو تو واپس آجاؤ اور حیض ونفاس والیوں، بچوں اور روزے سے عاجز بوڑھوں سے کہو کہ میرے ساتھ وہاں چلو جہاں رمضان کے روزے دار ہیں کیونکہ اگر میں زمین وآسمان کو اجازت دوں تو وہ انہیں سلام کریں اور ان سے کلام کریں اور انہیں اس اجر وثواب کی بشارت دیں جو میں انہیں دوں گا اور میں آسمان وزمین سے کہتا ہوں کہ میرے جن بندوں نے رمضان میں میرے لئے روزے رکھے انہیں سنادو کہ تم اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں نے تمہارے لئے روزوں کا ثواب یہ رکھا ہے کہ تمہیں آگ سے آزاد کر دوں گا، تم سے آسان حساب لوں گا، تم جب تک دنیا میں رہو گے تمہارے رزق میں وسعت وفراخی دوں گا، تمہارے خرچ کا بہترین بدلہ دوں گا، تمہاری لغزشوں کو معاف کروں گا، اقتدار والوں کے سامنے تمہیں رسوا نہیں کروں گا۔ میری عزت کی قسم! رمضان کے روزے اور ان فضائل کو جمع کر لینے کے سبب آج کے بعد تم

اپنی آخرت سے متعلق مجھ سے کچھ بھی مانگو گے میں تمہیں عطا کروں اور اگر تم اپنی دنیا سے متعلق سوال کرو گے تو اس میں تمہاری بھلائی پر نظر فرماؤں گا۔

اے موسیٰ بن عمران! مومنوں سے فرمادو کہ جب مجھ سے دعا مانگیں تو جلدی مچائیں نہ ہی مجھے بخیل سمجھیں، کیا نہیں جانتے کہ میں بخل کو ناپسند رکھتا ہوں تو پھر خود کیونکر بخیل بنوں گا۔

اے موسیٰ بن عمران! رمضان میں سحری کرتے وقت دنیا و آخرت کی جس شے کا مجھ سے سوال کرو گے عطا کروں گا کیونکہ میں اس وقت مانگنے والے کو خالی نہیں لوٹاتا۔ مجھ سے بڑی شے کا سوال کرنے میں میری طرف سے بخل کا اندیشہ نہ کرو، نہ چھوٹی شے کا سوال کرنے میں حیا کرو، حتّٰی کہ بوقتِ دھلائی کپڑے کوٹنے والا ڈنڈا اور اپنی بکری کا چارہ بھی مجھ سے مانگو۔

اے موسیٰ بن عمران! کیا تم جانتے نہیں کہ رائی کا دانہ اور اس سے بڑی چیزوں کو میں نے پیدا کیا اور میں نے جو کچھ بھی بنایا ہے میں جانتا ہوں کہ مخلوق کو عنقریب اس کی ضرورت پڑے گی۔ پس جس نے اس یقین کے ساتھ مجھ سے کچھ مانگا کہ میں دینے اور نہ دینے پر قادر ہوں تو میں اس کی مانگ بھی پوری کروں گا اور اس کی مغفرت بھی فرمادوں گا اور اگر میں اُسے دوں تب بھی اور نہ دوں تب بھی وہ میرا شکر ادا کرتا ہے تو میں اُسے (جنت میں) ”دَارُالْحَامِدِیْن“ میں ٹھہراؤں گا اور ایسا بندہ جس نے مجھ سے کسی شے کا سوال نہ کیا پھر میں نے اُسے عطا کر دیا مگر اُس نے میرا شکر ادا نہ کیا تو اس پر حساب کے وقت سختی کی جائے گی۔ پھر اگر میں اُسے دوبارہ دوں اور وہ پھر شکر ادا نہ کرے تو میں اسے حساب کے وقت عذاب دوں گا۔

اُمّتِ محمدیہ پر نوازشاتِ الٰہی:

﴿7658﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توریت شریف میں حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب وحی فرمائی: اے موسیٰ! حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمّت سال میں ایک مہینہ روزے رکھے گی اور وہ ماہِ رمضان ہے۔ میں انہیں اس ماہ کے ہر دن کے روزے کا بدلہ یہ عطا کروں گا کہ وہ ہر دن جہنم سے 100 سال کی مسافت دور کر دیئے جائیں گے۔ انہیں ہر نفلی عبادت کا اجر فرض کے

برابر دوں گا۔ میں اُس امت کے لئے اس مہینے میں ایک ایسی رات رکھوں گا کہ اس میں جس نے ایک مرتبہ بھی سچے دل سے مغفرت طلب کی اور اسی رات یا اس مہینے میں انتقال کر گیا تو اسے 30 شہیدوں کا اجر عطا فرماؤں گا۔

زکوٰۃ و حج کی فضیلت:

اے موسیٰ! حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی امت میرے حرمت والے شہر میں حج کرے گی، پس وہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح حج کریں گے اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت کو ادا کریں گے تو انہیں وہ دوں گا جو میں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو عطا فرمایا اور انہیں منتخب کرلوں گا جیسے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو منتخب فرمایا۔ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (نفلی صدقہ) اور ان کی امت زکوٰۃ دے گی تو میں اس کے عوض ان کی عُمروں میں اضافہ فرمادوں گا اور آخرت میں انہیں بخشش اور جنت میں ہمیشگی عطا فرماؤں گا۔

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جیسی جزا:

اے موسیٰ! میں بہت زیادہ عطا کرنے والا ہوں، اپنی عبادت کرنے والے کو آسان عمل بتاتا ہوں مگر اسے جزا بہت زیادہ دیتا ہوں۔ اے موسیٰ! میں کیا ہی اچھا مولا ہوں، میں پہلے انہیں بطور عطا دیتا ہوں پھر قرضِ حَسَن کے طور پر ان سے مطالبہ کرتا ہوں اور جیسا میں کرتا ہوں دنیاوی آقا اپنے غلاموں کے ساتھ ایسا نہیں کرسکتے۔ اے موسیٰ! میری عطاؤں کو کوئی بیان نہیں کرسکتا۔ اے موسیٰ! میری رحمت حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی اُمّت کے لئے ہے۔ اے موسیٰ! ان کی امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو ہر بلندی پر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' کی گواہی دیں گے۔ میرے پاس ان کے لئے حضراتِ انبیائے کرام جیسی جزا ہے، ان پر میری رحمت برستی رہے گی اور میرا غضب ان سے دور رہے گا، میں قبر میں ان پر کیڑے مکوڑے اور ڈرانے کے لئے مُنکر و نکیر کو ان پر مُسَلَّط نہیں کروں گا۔ اے موسیٰ! میری خاص رحمت امت محمدیہ کے لئے ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے معبود! مجھ پر اِنعام فرما۔

حُسنِ اخلاق کی فضیلت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مزید ارشاد فرمایا: ان میں سے اگر کوئی تنہائی میں بھی اپنے دل اور زبان سے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ''

کہے گا میں اس سے توبہ کو نہیں چھپاؤں گا یعنی اُسے توبہ کی توفیق عطا فرماؤں گا۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سجدے میں گر گئے اور عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بھی اس امت میں سے بنادے۔ تو ان سے فرمایا گیا: اے موسٰی! تم ان کا زمانہ نہیں پاؤ گے، اگر تم چاہتے ہو کہ میں بروزِ قیامت تمہیں قرب عطا کروں تو منگتے اور یتیم کو مت جھڑکنا۔ اے موسٰی! اگر تمہیں پسند ہو کہ تم اپنی زندگی میں مجھ سے جو بھی مانگو میں قیامت میں تمہیں وہ عطا کروں تو تم پر حُسنِ اخلاق لازم ہے۔

مسکین کو کھانا کھلانے کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: جو تیری رضا و خوشنودی کے لئے مسکین کو کھانا کھلائے اس کی جزا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں ایک منادی کو حکم دوں گا کہ وہ مخلوق میں اعلان کر دے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فلاں بن فلاں کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

﴿7659﴾... سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے لَیْلَۃُ الْقَدْر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: میں نے کتابُ اللہ میں اسے "حَطُوْط" (یعنی گناہوں کو اتارنے والی) پایا ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

بیٹے کو نصیحت:

﴿7660﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! نماز قائم کر کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین میں اس کی مثال خیمے کے بانس کی طرح ہے اور خیمے کی رَسّیاں، میخیں اور سایہ اسی وقت نفع بخش ثابت ہوتے ہیں جب بانس سیدھا کھڑا رہے، اگر بانس ٹیڑھا ہو جائے یا خراب ہو جائے تو خیمے کی رَسّیاں، میخیں اور سایہ فائدہ نہیں دیتے۔

بیٹا! اچھے طور طریقے کی مثال دیوار میں بنے اس طاق کی مانند ہے جس کے دونوں طرف لکڑی ٹھوک دی گئی ہوں اور اس لکڑی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے طاق کو مضبوط کر رکھا ہے۔ جب کوئی شے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سجدہ کرتی ہے تو اس کی نظر کرم میں رہتی ہے، پھر جب وہ کہے: اے میرے رب! اے میرے رب! تو وہ اس کی پکار سنتا اور اُسے قبولیت کا شرف عطا فرماتا ہے۔

بیٹا! جو تیری مُصَاحَبَت اختیار کرے تو اس کا غلام بن جا وہ تیرا غلام ہو جائے گا اور لوگوں سے اپنا چہرہ مت

پھیرورنہ وہ تجھ سے بغض رکھیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بھی بڑھ کر غضب فرمانے والا ہے۔

بیٹا! تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے جو زائد مال تجھے عطافرمایا ہے اس میں سے صدقہ کرو وہ اپنے فضل سے تجھے اور عطافرمائے گا اور تجھ سے اپنا غضب روک لے گا۔ فقیر پڑوسی، مسکین، غلام، قیدی اور خوف زدہ شخص پر رحم کر اور یتیم کو اپنے قریب کر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر۔ بے شک جب تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں پر رحم کرے گا تو وہ تجھ پر رحم فرمائے گا۔

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی صحبت و قُربت:

﴿7661﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: بیوہ اور مسکین کی کفالت کرنے والے کے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بروزِ قیامت حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی صحبت و قربت میں رکھ کر عزت عطافرمائے گا۔

﴿7662﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ہم (آسمانی کتاب میں) یہ پاتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں مخلوق کو پیدا کرنے والا ہوں، میں عظیم بادشاہ ہوں، روزِ جزا میں بدلہ دینے والا ہوں، بادشاہوں کا مالک ہوں، ان کے دل بھی میرے قبضے میں ہیں لہٰذا بادشاہوں کے تذکرے میں لگ کر میری یاد، مجھ سے دعا اور میری بارگاہ میں رجوع لانے سے غافل نہ ہونا۔ اگر تم نے اس پر عمل کیا تو میں انہیں تم پر مہربان بنادوں گا اور انہیں تمہارے لئے رحمت کردوں گا اگر تم نے اس بات کو نہ مانا تو انہیں تمہارے لئے سزا و عذاب بنادوں گا۔ یہ بیان کرکے حضرت سیِّدُنا کعبُ الاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرو وہ تم پر رحمت فرمائے گا اور جلد توبہ کرلو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ (پ۲۱، الروم: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: چمکی خرابی خشکی اور تری میں اُن برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ اُنھیں ان کے بعض کوتکوں (برے کاموں) کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں۔

نیز ارشاد فرماتا ہے:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ

لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید: ۱۶) اُن کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔

کیاتم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مومنوں کے علاوہ کسی کو عتاب فرما رہا ہے۔

قرآن کو اچھی آواز سے زینت دو:

﴾7663﴿... حضرت سیّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے قرآنِ کریم کو اپنی آواز سے زینت دی اسے (جنت میں) ایسی میٹھی آواز عطا کی جائے گی کہ اہلِ جنت اس کی آواز سے اور اس کی زیارت سے ایک لاکھ سال تک بھی نہیں اُکتائیں گے اور ایسے لوگ موتیوں کے خیموں میں ہوں گے اور وہ اپنی بیویوں اور خُدّام کے ساتھ من چاہتی نعمتوں میں رہیں گے۔

﴾7664﴿... حضرت سیّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یوں دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ لَیِّنْ قَلْبِیْ بِالتَّوْبَۃِ وَلَا تَجْعَلْ قَلْبِیْ قَاسِیًا کَالْحَجَرِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے دل کو توبہ کے ذریعے نرم رکھ اور میرے دل کو پتھر کی طرح سخت نہ کرنا۔

14 افراد کے سبب عذاب سے نجات:

﴾7665﴿... حضرت سیّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد زمین پر ہمیشہ 14 افراد ایسے رہے ہیں جن کے طفیل اللہ عَزَّوَجَلَّ عذاب کو دور فرماتا ہے۔

﴾7666﴿... حضرت سیّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ زمین کی جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے: میں تیرے ایک حصے کو اپنے قدمِ قدرت سے مُشَرَّف کروں گا۔ تو پہاڑ اس کی طرف بلند ہو گئے جبکہ چٹانیں جھک کر زمین کے برابر ہو گئیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا جھکنا قبول فرمایا اور ان پر اپنا قدمِ قدرت رکھ کر ارشاد فرمایا: یہ میرا مقام اور میری مخلوق کے حشر کی جگہ ہے اور یہ میری جنت اور یہ میری دوزخ ہے[1] اور یہ میرے میزان کی جگہ ہے اور میں ہی روزِ جزا میں بدلہ دینے والا ہوں۔

شرک کا ذائقہ چکھنے والا دل:

﴾7667﴿... حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت سیّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

[1]... غالباً اس سے یہ مراد ہے کہ اس زمین پر کیے جانے والے کام جنت یا دوزخ میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ (علمیہ)

اللہِ الْغَفَّار سے پوچھا: عِلْمِ نجوم کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ نے کہا: اس میں کوئی بھلائی نہیں کیونکہ اس میں پڑنے والا ہمیشہ کچھ نہ کچھ بُرائی دیکھتا ہے۔ (پھر بدشگونی کے سبب سفر سے نہ رکنے والے کے متعلق فرمایا) اگر وہ شخص سفر پر جائے تو یہ پڑھ لے: ''اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا رَبَّ غَيْرُكَ۔'' تو حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس دعا میں یہ اضافہ کیا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ'' حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ان کے اضافے کے بارے میں فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بے شک یہ کلمات توکُّل کا سرچشمہ اور جنت میں بندے کا خزانہ ہیں، اگر کوئی شخص یہ کلمات کہے اور سفر پر چلا جائے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی اور اگر وہ بدشگونی کے سبب سفر ترک کر دے تو اس کا دل شرک کا ذائقہ چکھے گا۔[1]

آٹھ نوروں والے شُہدا:

﴿7668﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: مشرکین کے ہاتھوں قتل ہونے والے کے لئے دو نور ہیں اور حروریہ (خارجی) فرقے کے ہاتھوں قتل ہونے والے کے لئے آٹھ نور ہیں۔

﴿7669﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: شہید کے لئے دو نور ہیں اور جسے خوارج قتل کریں اس کے لئے آٹھ نور ہیں۔ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں آپ کے خلاف بھی لوگوں نے بغاوت و خروج کیا تھا۔

بہترین اور بدترین عمل:

﴿7670﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن شَقِیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: بہترین عمل ''سُبْحَةُ الْحَدِیْث'' ہے اور بدترین عمل ''تَحْذِیْف'' ہے۔ میں نے عرض کی اے ابوعبد الرحمٰن! ''سُبْحَةُ الْحَدِیْث'' کیا ہے؟ فرمایا: بندہ تسبیح کر رہا ہو اور لوگ باتوں میں مشغول ہوں۔ میں

1... حضرت سیِّدُنا علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: بدشگونی لینے کو شرک قرار دیا گیا ہے کیونکہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ بدشگونی کے تقاضے پر عمل کرنے سے ان کو نفع حاصل ہوتا ہے ان سے ضرر اور پریشانی دور ہوتی ہے اور جب انہوں نے اس کے تقاضے پر عمل کیا تو گویا انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک کیا اور اسے شرک خفی کہا جاتا ہے (جو کہ گناہ ہے) اور اگر کسی نے یہ عقیدہ رکھا کہ فائدہ دلانے اور مصیبت میں مبتلا کرنے والی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ذات ہے جو ایک مستقل طاقت ہے تو اس نے شرک جلی کا ارتکاب کیا ہے (جو کہ کفر ہے)۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطب والرقی، باب الفال والطیرۃ، ۸/ ۳۴۹، تحت الحدیث: ۴۵۸۴)

نے عرض کی: ''تَحذِیف'' کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: بندے خیر و بھلائی میں ہوں مگر جب پوچھا جائے تو (شکوہ کرتے ہوئے) کہیں: ہم تکلیف میں ہیں۔

﴿7671﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جمعہ کے دن صدقے کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔

﴿7672﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر اس کا عذاب جانتا تو اس کے لئے زمین میں دھنس جانا نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہوتا۔

رحمت کی پکار:

﴿7673﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جہنم کے اوپر چار پُل ہیں، پہلے پر قطع رحمی کرنے والوں کو روکا جائے گا، دوسرے پر مقروضوں کو روکا جائے گا یہاں تک کہ ان کا قرض ادا ہو جائے، تیسرے پر دھوکے بازوں کو روکا جائے گا اور چوتھے پر اپنی شان کے مطابق اللہ جبار و قہار ہو گا جبکہ ''رحمت'' یہ پکار رہی ہو گی: ''رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے میرے پروردگار! سلامتی فرما، سلامتی فرما۔

فرماں بردار کی عمر میں اضافہ:

﴿7674﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر بندہ والدین کا نافرمان ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جلدی موت دے دیتا ہے اور اگر فرماں بردار ہوتا ہے تو اس کی عمر میں اضافہ فرماتا ہے تاکہ وہ نیکی اور بھلائی میں اضافہ کر سکے۔ میں نے کتابُ اللہ میں پڑھا ہے کہ اگر والد (یا والدہ) اولاد کو بلائے اور وہ جواب نہ دے تو اس نے ان کی نافرمانی کی، اگر اولاد نے والد کو اپنے خلاف بد عا کرنے پر مجبور کیا تو اس نے ان کی نافرمانی کی، اگر والد اسے کسی معاملے میں امین بنائے اور وہ خیانت کرے تو اس نے نافرمانی کی اور اگر وہ والد سے ایسی شے کا سوال کرے جس پر وہ قادر نہ ہو تو اس نے نافرمانی کی۔

''مُثَلِّث'' کون ہے؟

﴿7675﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب سے بڑا خطاکار مُثَلِّث ہو گا۔ لوگوں نے پوچھا: ''مُثَلِّث'' کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کی شکایت سلطانِ وقت سے کر کے

خود کو، اپنے بھائی کو اور اپنے حاکم کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

﴿7676﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حکمران اور قرآن باہم جھگڑیں گے تو حکمران قرآنِ کریم کے آسان اَحکام کو پامال کرے گا پس وہ احکام کو چھوڑتا رہے گا حتّٰی کہ یہ احکام بھی اُسے چھوڑ دیں گے۔

بناوٹی عمل کی ناپائیداری:

﴿7677﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: زبردستی خوش اخلاق بننے والا 40 دن تک بناوٹ کر سکتا ہے پھر وہ اپنے اصلی اخلاق کی طرف لوٹ آتا ہے۔

﴿7678﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ہر روز (قومِ لوط کی) ”سَدُّوم“ نامی بستی میں جاکر فرماتے تھے: ”سَدُّوم والو! تم ہلاک ہوئے یعنی تمہارے لئے تباہی کا ایک دن آنے والا ہے۔“ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ایک کمرہ تھا جس میں آپ عبادت کیا کرتے تھے۔

﴿7679﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: عنقریب ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جس میں خون، اَموال اور شرم گاہیں حلال ٹھہرالی جائیں گی پھر فتنۂ دجّال برپا ہوگا۔

﴿7680﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عراق جانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ان سے عرض کی: امیر المؤمنین! آپ وہاں نہ جائیے کیونکہ وہاں جادو کے 10 میں سے نو حصے، بدکردار جنات اور لاعلاج مرض ہیں۔[1]

﴿7681﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر آڑ بن کر کھڑے ہیں (تاکہ لوگوں کو اس میں داخل ہونے سے روکیں)، پس اگر آپ کو شہید کر دیا گیا تو دروازہ کھل جائے گا۔

1... حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ”لاعلاج مرض“ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ”دین میں کمینگی۔“

(حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، ۶/ ۳۴۸، رقم: ۸۸۶۸)

﴿7682﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: عنقریب عراق کو چمڑا رگڑنے کی مانند رگڑ دیا جائے گا اور مینگنی کی طرح ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

یاجوج ماجوج کا خروج و انجام:

﴿7683﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: یاجوج وماجوج اپنی کدالوں سے روز دیوار (سدِّ سکندری) کو توڑتے ہیں، جب اسے توڑ کر ختم کرنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ باقی کو کل آ کر توڑیں گے۔ اگلے دن جب دیوار کے پاس آتے ہیں تو وہ پہلے کی طرح ہو چکی ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں سے کسی کی زبان پر یہ جاری کر دیا جائے گا: ''اِنْ شَآءَ اللّٰہ کل آکر پوری توڑ لیں گے۔'' اگلے دن جب آئیں گے تو انہیں اتنی دیوار ٹوٹی ہوئی ملے گی جتنی پچھلے دن توڑ کر گئے تھے پس اُسے پورا توڑ کر باہر نکل آئیں گے۔ ان کا پہلا گروہ بُحَیْرَۂ طَبَرِیَّہ (جس کا طول 10 میل ہو گا) پر سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائے گا۔ دوسرا گروہ گزرے گا تو اس کی ساری گیلی مٹی چاٹ جائے گا اور تیسرا گروہ آئے گا تو حیرت سے کہے گا: یہاں کبھی پانی تھا! پھر وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اور کہیں گے: ہم نے زمین والوں پر غلبہ پالیا اور آسمان والوں پر فتح حاصل کر لی۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر ''نَغَف'' نامی کیڑے بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں چمٹ کر انہیں ہلاک کر دیں گے اور ساری زمین ان کی بدبو سے بھر جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قسم کے پرندے بھیجے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ 40 روز تک بارش برسائے گا تو زمین ایسے پھل اُگائے گی کہ ایک انار سے ''سَکَن'' سیر ہو جائے گا۔ عرض کی گئی: ''سَکَن'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: پورا گھرانہ۔ پھر مسلمان سنیں گے کہ چھوٹی پنڈلیوں والا ایک حبشی بَیْتُ اللّٰہ کو ڈھانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔[1] چنانچہ مسلمان معلومات کے لئے سات آٹھ افراد پر مشتمل ایک گروہ اس کی طرف روانہ کریں گے مگر وہ گروہ نہ تو اس حبشی تک پہنچ سکے گا اور نہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس لوٹ سکے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دائیں جانب سے ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس

1... مشہور یہ ہے کہ خانہ کعبہ کے نیچے بہت بادشاہوں کا خزانہ مدفون ہے، وہ شخص اس خزانہ کے لیے خانہ کعبہ ڈھائے گا۔ یہ واقعہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کے بعد ہو گا جب قرآنِ مجید کے ورق سادہ رہ جائیں گے اور دنیا میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا یعنی قیامت سے بالکل متصل۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۲۴۵)

سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی اگرچہ وہ چٹان میں ہو اور بے کار لوگ باقی بچیں گے جو گمان کریں گے کہ وہ درست راہ پر ہیں مگر وہ درست راہ پر نہ ہوں گے۔ پھر حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے گھوڑی سے بچہ جنوانے کا تذکرہ کیا اور آخر میں فرمایا: جس نے اس کے بعد خلافِ مزاج کسی شے کا ذِمّہ لیا وہ ہی ذمہ دار ہے۔

یاجوج ماجوج کی تین اقسام:

﴿7684﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاُحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: یاجوج ماجوج تین اقسام پر پیدا کئے گئے ہیں: ایک وہ جو بطخ کی مانند گھٹے ہوئے جسم والے ہیں۔ دوسرے وہ جن کی لمبائی اور چوڑائی چار چار ہاتھ ہے اور تیسرے وہ جو اپنے ایک کان کو بستر بنا لیتے اور دوسرے کو لحاف کی طرح اوڑھ لیتے ہیں اور یہ پیدائش کے وقت بچہ کے ساتھ نکلنے والی جھلیاں کھاتے ہیں۔

﴿7685﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاُحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اژدھا سانپ ہی ہوتا ہے، جب یہ اہلِ زمین کو ایذا دیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے خشکی سے اٹھا کر سمندر میں پھینک دیتا ہے۔ پھر اگر سمندری جانور بھی اس سے خوف زدہ ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی (فرشتے) کو بھیجتا ہے جو اُسے سمندر سے اٹھا کر خشکی پر یاجوج ماجوج تک پہنچا دیتا ہے، پس اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس اژدھے کو ان کا رزق بنا دیتا ہے۔

فراخی وخوشحالی کے 10 سال:

﴿7686﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاُحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: لوگ یاجوج ماجوج کے بعد 10 سال تک آسائش وخوشحالی میں رہیں گے۔ فراخی کا یہ عالَم ہو گا کہ ایک انار یا انگوروں کے ایک خوشے (گچھے) کو دو آدمی مل کر اٹھائیں گے۔ وہ 10 سال یوں ہی گزاریں گے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی۔ اس کے بعد باقی بچ جانے والے لوگ گدھوں کی طرح ایک دوسرے سے جماع کریں گے۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم یعنی قیامت آ جائے گی۔

﴿7687﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاُحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: زمین اپنے بسنے والوں پر ضرور سخت ودشوار ہو گی حتّٰی کہ بار برداری کے سخت گھوڑے کی پیٹھ سے بھی زیادہ سخت ہو جائے گی۔ پھر وہ تمہیں لے کر ایک جانب

تھوڑا جھکے گی تو تم گمان کرو گے کہ "یہ اُلٹنے والی ہے۔" پس بہت سے لوگ (ڈر کر) اپنے غلام آزاد کر دیں گے۔ پھر زمین ایک عرصے تک پُر سکون ہو جائے گی تو غلام آزاد کرنے والے غلام آزاد کرنے پر افسوس کریں گے۔ مگر زمین ایک بار پھر تمہیں لے کر ایک جانب جھک جائے گی تو اس وقت لوگوں میں سے ایک کہنے والا کہے گا: اے ہمارے رب! ہم آزاد کرتے ہیں، ہم آزاد کرتے ہیں۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تم جھوٹے ہو بلکہ میں آزاد کرتا ہوں۔

سب سے افضل متولی:

﴿7688﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا اسماعیل ذَبِیحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کی نسل میں 12 متولی رکھے ہیں جن میں سب افضل و بہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق اور حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں۔

زمین کا پیٹ پُشت سے بہتر:

﴿7689﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس اُمَّت کے آغاز میں نبوت اور رحمت ہے پھر خلافت اور رحمت ہے اور پھر بادشاہت اور رحمت۔ اس کے بعد حکومت اور تکبر ہو گا۔ پھر اگر ایسا ہی ہوا تو اُس وقت (انسان کے لئے) زمین کا پیٹ (یعنی قبر) اس کی پشت سے بہتر ہو گا۔

﴿7690﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیث اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو بُلا کر پوچھا: اے کعب! تم توریت شریف میں میرے کیا اوصاف پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: لوہے کی طرح سخت خلیفہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔ پھر وہ خلیفہ ہو گا جسے اُس کی رعایا ظلماً قتل کر دے گی پھر اس کے بعد فتنے برپا ہو جائیں گے۔

﴿7691﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: حقیقی طور پر میں ہی علم و فضل والا ہوں اور میں ہر مرض کا علاج کرتا ہوں۔

رحمت کی آس:

﴿7692﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہ

الْغَفَّار کی بیماری میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے عرض کی گئی: ابو اسحاق! آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ فرمایا: گناہوں میں جکڑا ہوا جسم ہے، اسی حال میں روح قبض ہوگئی تو رحیم و کریم رب تعالیٰ کے سپرد ہے، اگر اُس نے معاف فرما دیا تو جسم کو ایسا کر دے گا جس پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔

﴿7693﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام رات اور دن کے آغاز پر تین تین بار یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ خَلِّصْنِی الْیَوْمَ مِنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِی سَھْمًا فِی کُلِّ حَسَنَۃٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج مجھے آسمان سے زمین پر اُترنے والی ہر مصیبت سے بچا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے آسمان سے زمین پر اترنے والی ہر بھلائی سے حصہ عطا فرما۔

خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا غم:

﴿7694﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے یہ بات غم میں مبتلا کرتی ہے کہ میں زمین پر اپنے سوا کسی کو تیری عبادت کرتے نہیں دیکھتا۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کچھ فرشتوں کو بھیجا جو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ کے ساتھ ہی رہتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ حاکم:

﴿7695﴾... سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: کم بولنا حکمت ہے تو تم پر خاموشی لازم ہے کیونکہ یہ اچھی پرہیزگاری، ہلکے بوجھ اور گناہوں میں کمی کا باعث ہے۔ حکیم و دانا کے دروازے پر رُکے رہو اور اس کا دروازہ صبر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بلاوجہ ہنسنے والوں اور فضول چلنے والوں کو ناپسند فرماتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس حاکم کو پسند فرماتا ہے جو ریوڑ سے غافل نہ ہونے والے چرواہے کی طرح اپنی رعایا سے غافل نہیں ہوتا۔ یاد رکھو! حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے اور اس سے پہلے کہ علم اُٹھا لیا جائے تم پر علم حاصل کرنا لازم ہے اور علم کا اُٹھنا یہ ہے کہ علم والے دنیا سے چلے جائیں۔

﴿7696﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو جس آگ میں ڈالا گیا اس نے صرف اس رسی کو جلایا جس سے آپ کو باندھا گیا تھا۔

اختیاراتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام:

﴿7697﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمایا کہ ”راتوں رات بنی اسرائیل کو مصر لے جاؤ“ تو انہیں یہ بھی حکم دیا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا جسم اقدس بھی اپنے ساتھ لے جائیں۔ اس وقت حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی قبر کی جگہ معلوم نہ تھی۔ بنی اسرائیل کی ”سِراج“ نامی ایک بڑی بی وہاں رہتی تھی، جب بھی اس کی موت کا وقت آتا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عمر بڑھا دیتا یہاں تک کہ اُس نے اس راستے میں حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس نے بارگاہِ مُوسوی میں عرض کی: میں حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر کا پتا اس شرط پر بتاؤں گی کہ آپ مجھے تین چیز عطا فرمادیں۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: وہ کیا ہیں؟ اس نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ وہ میری جوانی لوٹا دے جیسا کہ میں پہلے تھی۔ آپ نے فرمایا: تیری عرض قبول ہے۔ اس نے عرض کی: دوسرا یہ کہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیئے۔ آپ نے فرمایا: یہ بھی منظور ہے۔ اس نے عرض کی: تیسرا یہ کہ بروزِ محشر آپ کے درجے میں آپ کے ساتھ رہوں (یعنی جنت میں آپ کا پڑوس چاہئے)؟ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام رونے لگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ ”جنت میرے قبضے میں ہے، یہ جو مانگ رہی ہے اِس کی بات قبول کرلو۔“ پس آپ نے فرمایا: تیری یہ بات بھی منظور ہے۔ اس پر بڑی بی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر مبارک اسی جزیرہ میں ہے مگر پانی نے اسے چھپا رکھا ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دو پیالے لئے اور دونوں پر ”اسم اعظم“ لکھ کر جزیرے کی دونوں جانب ایک ایک ڈال دیا تو پانی وہاں سے ہٹ گیا۔ بڑی بی نے اشارہ کر کے کہا: ان کی قبر شریف اس جگہ پر ہے۔ تو نوجوان اس جانب دوڑے، انہوں نے حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے جسم اقدس کو سنگ مَرمَر کے تابوت میں پایا پس انہوں نے تابوت کو اٹھالیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔

حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: قارون ٹکٹکی باندھے پیالوں کو دیکھتا رہا لہٰذا اس نے وہ پیالے اٹھالئے۔ پھر وہ جس خزانے والی جگہ سے گزرتا پیالے اس پر رکھ دیتا جس سے زمین شَق ہو جاتی اور وہ اس سے خزانہ نکالیتا۔ اسی بارے میں یہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْؕ ترجمۂ کنز الایمان: (قارون) بولا یہ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو میرے پاس ہے۔ (پ۲۰، القصص:۷۸)

اس علم سے مراد یہی دو پیالے ہیں حالانکہ اِس سے پہلے وہ کچھ نہ جانتا تھا۔

بڑے مہمان نواز:

﴿7698﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام بڑے مہمان نواز تھے اور مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ شَفْقَت ومہربانی سے پیش آیا کرتے تھے۔ ایک بار مہمانوں کا سلسلہ رُک گیا تو آپ بے چین ہو گئے اور مہمان کی تلاش میں سڑک کی طرف تشریف لے گئے اور ایک جگہ بیٹھ کر انتظار کرنے لگے۔ اتنے میں حضرت سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام ایک مرد کی صورت میں آپ کے پاس سے گزرے، انہوں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دے کر پوچھا: آپ کون ہیں؟ مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: میں مسافر ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تم جیسے ہی کسی شخص کی تلاش میں یہاں بیٹھا تھا۔ پھر آپ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: آیئے! میرے ساتھ چلیئے۔ لہٰذا انہیں اپنے گھر لے آئے۔ جب حضرت سیِّدُنا اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام نے مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا تو پہچان گئے اور رونے لگے، انہیں روتے دیکھ کر حضرت سیِّدَتُنا سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی رونے لگیں، جب حضرت سیِّدُنا ابرہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی زوجہ کو روتے دیکھا تو آپ بھی رونے لگے اور آپ کو روتے دیکھ کر حضرت سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام بھی رونے لگے اور واپس چلے گئے۔ جب ان کی کیفیت بحال ہوئی تو حضرت سیِّدُنا ابرہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ناراض ہوتے ہوئے فرمایا: تم میرے مہمان کے سامنے روئے تو وہ چلا گیا۔ حضرت سیِّدُنا اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ابا جان! آپ مجھے ملامت نہ کیجئے کیونکہ میں نے آپ کے ساتھ حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ کے وصال کا وقت آ گیا ہے لہٰذا آپ گھر والوں کو وصیت فرما دیجئے۔

سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا وصال:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ایک خاص کمرہ تھا جس میں آپ عبادت کیا کرتے تھے۔ جب باہر تشریف لے جاتے تو کمرے کو بند فرما دیتے اور آپ کے علاوہ اس میں کوئی داخل نہ ہوتا۔ ایک مرتبہ جب آپ نے آکر اپنا

عبادت والا کمرہ کھولا تو اندر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا: تمہیں اندر کس نے آنے دیا اور کس کی اجازت سے داخل ہوئے ہو؟ اس نے کہا: کمرے کے مالک کی اجازت سے داخل ہوا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: کمرے کا مالک اس کا زیادہ حق دار ہے۔ پھر کمرے کے ایک کونے میں حسبِ معمول نماز و دُعا میں مشغول ہو گئے پھر وہ شخص جو حقیقت میں حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام تھے، آسمان کی طرف بلند ہو گئے۔ بارگاہِ الٰہی میں ان سے پوچھا گیا: تم نے کیا دیکھا؟ عرض کی: اے میرے مالک! میں تیرے ایسے بندے کے پاس سے آیا ہوں جس کے بعد زمین میں اس سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ پھر پوچھا گیا: تم نے اس میں کیا دیکھا؟ عرض کی: اس نے تیرے ہر بندے کے دین اور زندگی کے لئے دعائے خیر کی ہے۔

کچھ عرصہ بعد ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابرہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے عبادت والے کمرے میں داخل ہوئے تو پھر کسی شخص کو بیٹھے دیکھا۔ پوچھا: تم کون ہو؟ جواب دیا: مَلَکُ الموت۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اگر تم سچے ہو تو مجھے کوئی نشانی دکھاؤ تاکہ میں تمہیں پہچان لوں کہ تم واقعی مَلَکُ الموت ہو۔ انہوں نے عرض کی: اے ابراہیم! آپ اپنا چہرہ دوسری طرف کیجئے۔ پھر کہا: اب دیکھئے۔ پس حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو اپنی وہ صورت دکھائی جس میں مؤمنوں کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ان کے چہرے پر ایسا نور اور خوبصورتی دیکھی جس کی حقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے۔ حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر عرض کی: آپ اپنا چہرہ دوسری طرف کیجئے۔ پھر کہا: اب دیکھئے۔ اس بار اپنی وہ صورت دکھائی جس میں کفار و فُجّار کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ یہ دیکھ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بہت زیادہ گھبرائے حتّٰی کہ زمین سے چمٹ گئے، قریب تھا کہ آپ کی روحِ مبارک پرواز کر جاتی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں پہچان لیا ہے تو اب وہ کام پورا کرو جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ الٰہی کی طرف پرواز کر گئے۔ ان سے فرمایا گیا: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نرمی اختیار کرو۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام ایک انتہائی بوڑھے شخص کی صورت میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت آپ اپنے انگوروں کے ایک باغ میں تھے۔ آپ نے جب اتنے بوڑھے شخص کو دیکھا تو اس پر رحم آ گیا۔ چنانچہ آپ ٹوکری اُٹھا کر باغ کے اندر گئے، ٹوکری انگوروں سے بھر

کر اُس بوڑھے کے سامنے لا کر رکھ دی اور ارشاد فرمایا: کھایئے۔ تو حضرت ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے انگور کھانا شروع کر دیئے اور ان کا رس داڑھی اور سینے پر گراتے جاتے اور یہ ظاہر کر رہے تھے کہ ''وہ کھا رہے ہیں (مگر کھا نہیں رہے تھے کیونکہ فرشتے کھانے پینے سے پاک ہیں)۔'' حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو بڑا تعجب ہوا تو آپ نے پوچھا: تم تو انتہائی بوڑھے ہو چکے ہو، تم کتنے سال کے ہو؟ حضرت ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کی عُمر کا حساب لگایا اور کہا: اتنے اتنے سال ہو چکے ہیں۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: میں بھی اتنے ہی سال کا ہوں مگر منتظر ہوں کہ کب تمہارے جیسا ہوتا ہوں۔ پھر آپ نے دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے پاس بلا لے۔

حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام دنیا چھوڑنے پر راضی ہوئے تو حضرت سیِّدُنا ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی۔

﴿7699﴾...[1]

سجدہ شیطان کو رُلاتا ہے:

﴿7700﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ابلیس، اس کے لشکروں اور چیلوں پر یہ بات سب سے زیادہ سخت اور ان کو زیادہ رُلانے والی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو سجدے میں دیکھیں اور وہ کہتے ہیں: یہ سجدہ کر کے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ہم سجدہ سے رُک کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔

سورۂ اخلاص اور سورۂ فاتحہ کا ثواب:

﴿7701﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے 10 مرتبہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' (پوری سورت) پڑھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا اور بے شک ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' کا ثواب تورات، انجیل اور قرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے اور جس نے چاشت کی دو رکعتوں میں ''اُمُّ القرآن'' (سورۂ فاتحہ) پڑھی اُس کے لئے ہر بال کے عوض ایک نیکی لکھی جائے گی۔

تلاوتِ قرآن کا بے انتہا ثواب:

﴿7702﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے ایک بار قرآنِ کریم ختم کیا اللہ

[1]... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

عَزَّوَجَلَّ حورِ عین میں سے ایک لاکھ حوروں کے ساتھ اس کا نکاح فرمائے گا۔ ان میں سے ہر حور کے ساتھ 10 کروڑ خادم اور 10 کروڑ کنیزیں ہوں گی اور جس نے قرآن کریم میں سے تھوڑی مقدار تلاوت کی اُسے اُسی کے مطابق نوازا جائے گا اور جس نے اسلامی سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے قرآنِ کریم کا ختم کیا تو اُس کے لئے 10 کروڑ تک بڑھا دے گا اور اس کے لئے اسی مقدار کے برابر جنت میں شہر، محلّات اور موتی و یاقوت کے کمرے بنائے گا اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آسان ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تلاوتِ قرآن اور ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں۔

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے کسی کو تلاوتِ قرآن کرتے سنا تو فرمایا: اچھا کلام کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہترین بندے ہیں اور گندہ و خبیث کلام کرنے والے بدترین بندے ہیں اور جس نے ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' (پوری سورت) پڑھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے جسم کو جہنم پر حرام فرما دیتا ہے۔

﴿7703﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۶) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بخدا! یہاں عبادت والوں سے پانچ وقت کے نمازی مراد ہیں، ان نمازوں کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ''عابدین'' کہا۔

﴿7704﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۶) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جس نے پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں اس نے اپنے ہاتھوں اور ان کی مثل کو عبادت سے بھر لیا۔

توریت شریف کی آخری آیت:

﴿7705﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الاُحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: توریت شریف کا اِختتام اس آیت مبارکہ پر ہوتا ہے (جو قرآنِ مجید میں بھی ہے):

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ

ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں اور کمزوری

الذُّلِّ وَ كَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ﴿۱۱۱﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل:۱۱۱) سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو۔

﴿7706﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: پیلو کے درخت سے کھا کر بے روزہ رہنا مجھے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے زیادہ پسند ہے۔ (1)

﴿7707﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر زمانے میں لوگوں کے دلوں کے موافق حکمران بھیجتا ہے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اصلاح کرنے والا حکمران بھیجتا ہے اور اگر ہلاکت وبَربادی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں خوش حال حکمران بھیجتا ہے۔

کاش! میں مینڈھا ہوتا:

﴿7708﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: کاش! میں پالتو مینڈھا ہوتا! میرے مالک مجھے پکڑ کر ذبح کر دیتے تو خود بھی کھاتے اور اپنے مہمانوں کو بھی کھلاتے۔

﴿7709﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور حاکم کی بات سن کر اِطاعت کی وہ نصف ایمان تک پہنچ گیا اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے بغض رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے منع کیا اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

﴿7710﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار ایک کنیسہ (یہود کے عبادت خانے) میں داخل ہوئے، اس کی خوبصورتی دیکھ کر فرمایا: کام اچھا کیا مگر قوم گمراہ ہو گئی، میں تو انہیں "فَلَق" کا اہل سمجھتا ہوں۔ عرض کی گئی: فلق کیا چیز ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک کمرہ ہے، جب اسے کھولا جائے گا تو اس کی گرمی کی شدت سے جہنمی چیخ اٹھیں گے۔

1... یہودی چونکہ ہفتے کے دن کی تعظیم کرتے ہیں اس لیے حضرت سیِّدُنا کعب رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کو ناپسند فرمایا تاکہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے اس دن کی تعظیم سمجھ میں نہ آئے اور یوں ہفتے کے دن روزہ نہ رکھ کر یہودیوں کی مخالفت ہو جائے اگرچہ یہودی ہفتے کے دن کی تعظیم روزہ رکھ کر نہیں کرتے کیونکہ یہ دن ان کی عید کا دن ہے لیکن وہ اس دن کی دیگر طریقوں سے تعظیم کرتے ہیں۔ مراٰۃ المناجیح میں ایک حدیث پاک کے تحت ہے: اس (یعنی ہفتے کے دن روزہ رکھنے) میں یہود سے مشابہت ہے کہ وہ اگرچہ اس دن روزہ تو نہیں رکھتے مگر اس کی تعظیم بہت ہی کرتے ہیں تمہارے اس (دن) روزے میں ان سے اشتباہ ہو گا۔ جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ یہ (یعنی ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی) ممانعت بھی تنزیہی ہے (مراٰۃ میں آگے چل کر ہے کہ) اگر ہفتہ کے ساتھ اور دن کا بھی روزہ رکھ لیا جائے تو نہ مشابہت رہے گی نہ ممانعت۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۱۹۲)

عمدہ نصیحت:

﴿7711﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرمایا کرتے تھے: عمل اس بندے کی طرح کر جو یہ سمجھتا ہو کہ بوڑھا ہو کر ہی مرے گا اور ڈر اُس شخص کی طرح جو یہ سمجھتا ہو کہ کل ہی مر جائے گا۔

﴿7712﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: بہت سے قیام کرنے والوں کا قیام قبول کر لیا جاتا ہے اور بہت سے سونے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ یہ یوں ہوتا ہے کہ دو شخص خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ پس ان میں سے ایک رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نماز و دعا قبول فرمالیتا ہے اس طرح کہ اس کی دعا میں سے کچھ بھی رد نہیں فرماتا پس وہ شخص اپنی رات کی دعا میں اپنے مسلمان بھائی کو یاد کر کے یوں دعا کرتا ہے: ''اے میرے رب! میرے فلاں بھائی کی مغفرت فرما دے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے حالانکہ وہ بندہ سو رہا ہوتا ہے۔

راہِ خدا میں ایک روزہ رکھنے کی فضیلت:

﴿7713﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک روزہ رکھنا جہنم سے 70 سال کی دوری پر کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا: جنت میں ''رَیَّان'' نامی ایک نہر ہے جو بروزِ قیامت روزے داروں کے لئے ہوگی اور اس سے صرف روزے دار ہی پئیں گے۔

﴿7714﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے والدین کی نافرمانی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر والدین تجھے حکم دیں اور تو ان کی اطاعت نہ کرے تو تُو نے ان کی نافرمانی کی اور اگر وہ تیرے لئے بد دعا کریں تو ان کی نافرمانی میں تُو حد سے گزر گیا۔

﴿7715﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اذان اور اقامت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس قدر فرشتے نماز پڑھتے ہیں جو آسمان کو بھر دیں اور جو صرف اقامت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اس کے ساتھ والے فرشتے ہی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے مکالمہ:

﴿7716﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توریت شریف میں حضرت

سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ! اگر دنیا میں میری حمد کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں آسمان سے ایک قطرہ برساتا نہ ہی زمین سے ایک دانا اُگاتا۔ اے موسیٰ! اگر زمین پر لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں دنیاوالوں پر جہنم کو مُسلَّط کر دیتا۔ اے موسیٰ! اگر مجھ سے دعا کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں لوگوں سے اپنی رحمت کو دور کردیتا۔ اے موسیٰ! اگر میری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں اپنی نافرمانی کرنے والے کو پلک جھپکنے کی بھی مہلت نہ دیتا۔ اے موسیٰ! تکبر سے بچتے رہنا کیونکہ اگر میرے پاس حاضری کے وقت میرا کوئی بھی بندہ رائی کے دانے برابر بھی تکبر کے ساتھ آیا تو میں اُسے جہنم میں ڈال دوں گا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ اے موسیٰ! غریبوں سے ملو تو ان سے ایسے ہی حال اَحوال پوچھو جیسے مالداروں سے پوچھتے ہو پس اگر تم ایسا نہ کرو تو میں نے تمہیں جو کچھ سکھایا ہے اُسے مٹی میں دفنا دو۔ اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں ہر حال میں تمہیں یاد رکھوں؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو پھر غریبوں اور ان کی ہم نشینی کو محبوب رکھو اور گناہ گاروں کو میرے عذاب سے ڈراؤ۔ اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں زندگی میں تمہارا دوست اور قبر میں تمہارا مُونِس رہوں؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: پھر کثرت سے میری کتاب کی تلاوت کرو۔ اے موسیٰ! کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں قیامت میں تمہاری کوئی پکڑ نہ فرماؤں؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو پھر صبح شام زبان کو میرے ذکر سے تر رکھو۔ اے موسیٰ! کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اپنی جنت مباح کر دوں؟ یا فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میری جنت، میرے فرشتوں اور تمام جِن واِنس سے محبت کرو؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو مجھے میرے بندوں کے نزدیک محبوب بناؤ۔

عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے تیرے بندوں کے نزدیک کیسے محبوب بناؤں؟ ارشاد فرمایا: میرے بندوں کو میری نعمتیں اور عطائیں اس طرح یاد دلاؤ کہ وہ ہر بھلائی کو میری ہی جانب سے یقین کریں۔ اے موسیٰ! میں تم سے فرماتا ہوں کہ جو بندہ میری بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوگا کہ وہ نعمت اور اس پر شکر کو میری ہی طرف سے سمجھتا ہو تو مجھے اُسے عذاب دینے میں حیا آتی ہے۔ اے موسیٰ! مشرک اور والدین کے نافرمان پر دوزخ کی آگ بھڑکائی اور دہکائی جائے گی۔

عرض کی: میرے معبود! نافرمانی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: نافرمانی وہ ہے جو میرے غضب کو لازم کر دے، یوں کہ

والدین لوگوں سے اولاد کا شکوہ کریں اور اُسے کوئی پروانہ ہو اور وہ خود جو چاہے کھائے مگر والدین کو نہ کھلائے۔ اے موسیٰ! نافرمانی کا ایک کلمہ تمام پہاڑوں کے برابر وزن رکھتا ہے۔

عرض کی: اے میرے معبود! وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے والدین کو "لَا لَبَّیْكَ" (یعنی میں نہیں سنتا) کہنا۔ اے موسیٰ! میری حفاظت، رحمت اور عفوو درگزر کا مستحق وہ شخص ہے کہ اگر والدین خوش ہوں تو یہ بھی خوش ہو، والدین غمگین ہوں تو یہ بھی غمگین ہو جائے اور اگر وہ روئیں تو یہ بھی روئے۔ اے موسیٰ! جس سے اُس کے والدین راضی ہوئے میں بھی اس سے راضی ہوں اور اگر والدین اس کے لئے مغفرت کی دعا کردیں تو میں اس کا ہر گناہ معاف کردوں گا اور کچھ پروانہ کروں گا۔ اے موسیٰ! کیا تم بروزِ قیامت پیاس سے امان چاہتے ہو؟ عرض کی: ہاں، میرے پروردگار! ارشاد فرمایا: مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہو۔ اے موسیٰ! لغزش سے بچتے رہو اور جو تمہارے مال اور تمہاری عزت میں تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو اور جو تمہیں پکارے اسے جواب دو تو پھر میں بھی تمہارے لئے ایسا ہی ہو جاؤں گا۔ اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ قیامت کے دن تمہارے لئے تمام مخلوق کی نیکیوں کی مثل نیکیاں ہوں؟

عرض کی: ہاں، اے میرے رب! ارشاد فرمایا: تو بیماروں کی عیادت کرو اور فقرا کے لباس کا خیال رکھو۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہر مہینے میں سات دن فقرا اور مریضوں کے پاس جانا شروع کردیا، آپ ان کے لباس کا خیال کرتے اور مریضوں کی عیادت کرتے۔ جب آپ نے ایسا کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں نے تمام مخلوق کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہارے لئے بلندیِ درجات کی دعا کریں اور فرشتوں کو قیامت میں حکم دوں گا کہ جب تم قبر سے باہر آؤ تو وہ تم پر سلام بھیجیں۔

شانِ محمدی:

اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اس سے زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تمہارا کلام تمہاری زبان سے، تمہارے دل کے خیالات تمہارے دل سے، تمہاری روح تمہارے بدن سے اور تمہاری بصارت کا نور تمہاری آنکھوں سے قریب ہے؟ عرض کی: ہاں، اے میرے ربّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تو پھر محمد مصطفٰے، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرو۔ اے موسیٰ! تمام بنی اسرائیل کو یہ پیغام پہنچا دو

کہ جو بھی مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُنکر تھا تو میں میدانِ محشر میں اس پر عذاب کے فرشتے مُسلَّط کر دوں گا اور میں اپنے اور اس کے درمیان ایک حجاب حائل کر دوں گا کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے گا، کوئی کتاب اس کی رہنمائی کرے گی نہ کوئی شفاعت اسے پہنچے گی اور نہ ہی کوئی فرشتہ اُس پر رحم کرے گا بلکہ فرشتے اسے گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیں گے۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو یہ بات پہنچا دو کہ جو بھی احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے گا وہ میرے نزدیک مُعزز ترین بندہ ہے۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو یہ بات پہنچا دو کہ جس نے محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی کتاب کی تصدیق کی میں روزِ محشر اس پر نظرِ رحمت فرماؤں گا۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو یہ بھی پہنچا دو کہ جس نے محمد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لائی ہوئی تعلیمات میں سے ایک حرف کا بھی انکار کیا میں اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دوں گا۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو یہ پیغام دے دو کہ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رحمت، برکت اور نور ہیں اور جس نے ان کی تصدیق کی خواہ انہیں دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو تو میں اُس کی زندگی میں اُسے دوست رکھوں گا، قبر میں اُسے وحشت زدہ نہ کروں گا، قیامت میں اُسے رُسوا نہ کروں گا، میدانِ محشر میں اس کے حساب میں سختی نہ کروں گا اور وہ پل صراط پر ثابت قدم رہے گا۔ اے موسیٰ! مجھے مخلوق میں وہ شخص سب سے پیارا ہے جو احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ جھٹلائے اور ان سے بُغض نہ رکھے۔ اے موسیٰ! میں نے زمین و آسمان اور دنیا و آخرت کو پیدا کرنے سے پہلے ہی خود سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ جس نے سچے دل سے یہ گواہی دی کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔“ تو میں اس کی موت سے 20 ساعتیں پہلے اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دوں گا اور مَلَکُ الموت کو یہ حکم کروں گا کہ اس کی روح قبض کرتے وقت اس کے ساتھ ماں باپ اور اس کے دوستوں سے زیادہ نرم ہو جائے اور منکر نکیر کو حکم دوں گا کہ جب موت کے بعد اس کے پاس جائیں اور سوالاتِ قبر کریں تو اُسے ہرگز نہ ڈرائیں۔ میں اسے اَمن دوں گا، میری رحمت اس کے ساتھ رہے گی تو میں اُس کے لئے قبر کی تاریکی کو روشنی سے اور قبر کی وحشت کو اُنسیت سے تبدیل کر دوں گا اور وہ قیامت میں مجھ سے کچھ بھی مانگے گا میں اُسے عطا کروں گا۔ اے موسیٰ! میری حمد کرو کیونکہ میں نے محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کے سبب خاص تم پر اپنے ساتھ ہم کلامی کا احسان فرمایا۔ میری عزت کی قسم!

اگر تم احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لاتے تو میرے جوارِ رحمت میں نہ آتے اور میرے قُرب میں نہ ٹھہرتے۔ اے موسیٰ! تمام پیغمبر عَلَیْہِمُ السَّلَام محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے، ان کی تصدیق کی اور ان کے مُشتاق ہوئے اور اسی طرح تمہارے بعد آنے والے پیغمبر بھی کریں گے۔ اے موسیٰ! اگر کوئی پیغمبر احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لائے، نہ ان کی تصدیق کرے اور نہ ہی ان کا مشتاق ہو تو اس کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی، میں حکمت کی ذمہ داری اس سے روک دوں اور اس کی قبر میں رہنمائی کرنے والا نور داخل نہ کروں گا اور اس کا نام دفترِ نبوت سے مٹا دوں گا۔

پیارے مصطفٰے اور اُمَّتِ مصطفٰے سے محبت کا انعام:

اے موسیٰ! محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسی محبت رکھو جیسی اپنے آپ سے رکھتے ہو اور ان کی امت کے لئے اسی طرح بھلائی پسند کرو جیسا کہ اپنی امت کے لئے پسند کرتے ہو۔ اگر ایسا کرو گے تو میں تمہارے اور تمہاری اُمَّت کے لئے ان کی شفاعت میں حصہ رکھ دوں گا۔ اے موسیٰ! مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے اِسْتِغْفار کرو بروزِ قیامت تم جو مانگو گے عطا کیا جائے گا، بے شک احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی امت مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے ضرور استغفار کریں گے۔

نمازِ فجر ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسیٰ! محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی اُمَّت طلوعِ فجر و طلوعِ شمس کے درمیان (یعنی بوقتِ فجر) دو رکعت ادا کرے گی تو جو کوئی یہ دو رکعتیں ادا کرے گا میں اس کے اس دن اور اس رات کے گناہ معاف فرما دوں گا اور وہ میرے ذِمَّۂ کرم میں ہو گا اور اے موسیٰ! میں حق کے ساتھ تم سے فرماتا ہوں کہ جو شخص موت کے وقت میرے ذِمَّۂ کرم میں ہو اس پر کوئی بوجھ (گناہ) نہ ہو گا۔

نمازِ ظہر ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسیٰ! بیچ آسمان سے جوتے کے تسمہ برابر جب سورج کو زوال ہو گا تو احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی امت چار رکعات ادا کرے گی۔ پہلی رکعت پر اُن کی مغفرت کر دی جائے گی، دوسری رکعت ادا

کرنے پر میں ان کے نامۂ اعمال وزنی کروں گا، تیسری پر اپنے فرشتوں کو حکم دوں گا کہ ان کے لئے استغفار کریں اور چوتھی رکعت کے بدلے ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور میں حورعین سے ان کا نکاح فرماؤں گا جبکہ حورعین ان کی مشتاق ہوں گی۔

نمازِ عصر ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسٰی! محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی اُمَّت شام کے وقت چار رکعت ادا کرے گی تو زمین وآسمان کا ہر فرشتہ اُس امت کے لئے استغفار کرے گا اور جس کے لئے میرے فرشتے استغفار کریں گے میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔

نمازِ مغرب ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسٰی! احمد مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی امت دن کی روشنی غائب ہونے پر تین رکعتیں ادا کرے گی تو ''دن'' اُس اُمَّت کے لئے بخشش طلب کرے گا اور رات انہیں اس حال میں ڈھانپے گی کہ ان کے لئے مغفرت کی طالب ہو گی، پس جس کے لئے مغفرت طلب کی گئی اور اس نے میری نافرمانی نہ کی ہو تو میں اُسے بخش دوں گا۔

نمازِ عشا ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسٰی! محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی امت رات آنے پر چار رکعت ادا کرے گی تو اُن کے سروں کی سیدھ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، پس وہ مجھ سے جو مانگیں گے میں انہیں عطا فرماؤں گا۔
اے موسٰی! احمد مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی امت میرے حکم کے مطابق پانی کے ذریعے پاکی حاصل کرے گی تو میں اُس پانی کے ہر قطرے کے بدلے اُس اُمت کو ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہو گی۔

ماہِ رمضان کے روزے رکھنے کی فضیلت:

اے موسٰی! حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی اُمَّت سال میں ایک مہینہ روزے رکھے گی اور وہ ماہِ رمضان ہے تو میں اُس امت کو یہ بدلہ عطا کروں گا کہ اُن کے ہر روزے کے عوض جہنم اُن سے ہزار سال

کی مسافت کے برابر دور ہو جائے گی اور میں انہیں اس ماہ میں ہر نفلی عبادت پر فرض ادا کرنے والے کا اجر دوں گا اوراس میں اُن کے لئے ایک ایسی رات (شب قدر) رکھوں گا کہ اس میں ایک مرتبہ سچے دل سے استغفار کرنے والا اگر اُسی رات یا اُس مہینے میں فوت ہو گیا تو اسے 30 شہیدوں کا ثواب عطا کروں گا۔

بَیْتُ اللہ کا حج کرنے کی فضیلت:

اے موسٰی! محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی اُمَّت میرے شہر حرام (میں بَیْتُ اللہ) کا حج کرے گی ،پس وہ امت حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح حج کرے گے اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت ادا کرے گی تو میں اُنہیں آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی شفاعت عطا فرماؤں گا اور انہیں چُن لوں گا جیسے ابرہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو چنا تھا۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت:

اے موسٰی! احمد مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت زکوٰۃ ادا کرے گی تو میں ان کی عُمُروں میں اضافہ کردوں گا اگر میں ان کے پہلے والے اعمال سے ناراض ہوں گا تو بعد والے اعمال سے راضی ہو جاؤں گا اور آخرت میں ان کو مغفرت اور دائمی جنت عطا کروں گا۔اے موسٰی! میں بے حد عطا کرنے والا ہوں۔

حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے مالک و مولیٰ! مجھ پر اور اِنعام فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں اپنے بندے سے تھوڑا عمل قبول کر کے اُسے کثیر ثواب عطا فرماتا ہوں۔اے موسٰی! میں کیا ہی اچھا مولا اور کیا ہی اچھا مدد گار ہوں، میں پہلے انہیں بطور عطا دیتا ہوں پھر قرضِ حسن کی صورت میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں اور جیسا میں اپنے بندوں کے ساتھ معاملہ فرماتا ہوں دنیاوی آقا اپنے غلاموں کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔اے موسٰی! میری عطاؤں کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔اے موسٰی! میری رحمتِ خاصہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کی امت کے لئے ہے۔

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! مزید انعام فرما۔ ارشاد فرمایا: اے موسٰی! ان کی اُمَّت میں ایسے لوگ ہوں گے جو ہر بلندی پر پہنچ کر ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کی گواہی دیں گے۔ میرے پاس ان کے لئے انبیا جیسی جزا ہے، ان پر میری رحمت برستی رہے گی اور میرا غضب ان سے دور رہے گا، میں ان کی قبر

میں کیڑے مکوڑے اورڈرانے کے لئے منکرونکیر کوان پر مُسلَّط نہیں کروں گا۔اے موسیٰ! میری خاص رحمت امت محمدیہ کے لئے ہے۔

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:اے میرے معبود! مجھ پر مزید انعام فرما۔اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:ان میں سے اگر کوئی تنہائی میں بھی اپنے دل اورزبان سے ''لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' کہے گاتومیں اس سے توبہ کو نہیں چھپاؤں گا یعنی اُسے توبہ کی توفیق عطافرماؤں گا۔یہ سن کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سجدے میں گر گئے اورعرض گزار ہوئے:اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بھی اس اُمَّت میں سے بنادے۔توان سے فرمایاگیا:اے موسیٰ!تم ان کازمانہ نہیں پاؤ گے۔

اس روایت میں اتنامزید ہے کہ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبارعَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کاخیال ہے:حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سیِّدَتُنا حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے (اپنی خطائے اجتہادی پر) ایک گھڑی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش طلب کی تواللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں بخش دیا۔حضرت سیِّدُنانوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تین مہینے تک مغفرت مانگی تواللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں معاف فرمادیا۔حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی طرف سے کہی گئی تین باتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِستغفار کیااور مسلسل 11 مہینے تک توبہ کرتے رہے تواللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔حضرت سیِّدُنایعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اورآپ کی اولادنے قبولیَّتِ توبہ کے ظہور کا مطالبہ کیاتو20 مہینے کے بعدتوبہ کی قبولیت ظاہر کی گئی۔حضرت سیِّدُناموسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اجتہادی خطاؤں پرایک سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش کاسوال کیاتوباری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:میں نے تمہیں معاف فرمادیا۔اس پر آپ نے عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ!جب تو نے مجھے معاف فرمادیا،مغفرت کے ذریعے میرے دل کو راحت اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی اورمیری سماعت کواپنے کلام کی لذت سے مشرف فرمادیاہے تواب بروزِ قیامت میرے فریق (غیر ارادی طور پر قتل ہونے والے فرعونی) سے میرا سامنا مت کروانا۔ارشاد فرمایا:اے موسیٰ!تم مجھ سے کسی جور (بے جا کرنے) کاسوال کروگے تو قیامت کے دن حضرت مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام آپ کولے کر میرے سامنے حاضر کریں گے۔چنانچہ مغفرت کی بشارت سننے کے باوجود حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سات راتیں بے ہوش رہے پھر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آکر عرض کی:اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)!کیامعافی کامُژدہ سن کر بھی آپ اپنی امید کو

مُنْقَطِع فرمائیں گے ؟ارشاد فرمایا: اے جبریل !کیامیرا فریق قیامت میں یہ نہ کہے گا:''اس نے مجھے قتل کیا۔''اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسْتِفْسار فرمائے گا: کیا تم نے اِسے قتل کیا تھا؟پس اگر میں نہ کہوں تو وہ ارشاد فرمائے گا:''کیا میں تم پر گواہ نہیں تھا؟''اوراگرہاں کہوں تووہ ارشاد فرمائے گا:تم نے اِسے کیوں قتل کیا؟''اتنا کہہ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک آہ بھر کے چیخ ماری پھرایک مہینے تک بے ہوش رہے۔جب افاقہ ہواتو آپ نے یہ کلام سنا:اے موسیٰ! جو میری ناراضی، میری دوزخ اور میرے حساب کی سختی سے بے خوف رہے گا میں اسے روزِ محشر ضرور ذِلَّت میں مبتلا کروں گا۔اے موسیٰ! کیا میں نے اپنی کتاب میں تم پر سلام نہیں فرمایا؟ کیامیرے تمام فرشتوں نے تم پر سلام نہیں بھیجا؟اے موسیٰ! میرے تمام فرشتوں اور تمام رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طرح توحید اور میرے لازم کردہ فرائض پر خوش دلی کے ساتھ قائم رہو۔جب تم سے اجتہادی خطا ہوئی اور تم نے مجھ سے معافی مانگ لی تواب میں قیامت کی گھڑیوں میں تم پر کوئی مُواخذہ نہیں فرماؤں گااور تم پر کسی بھی دشمن کو ہنسنے کا موقع نہیں دوں گا۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! قیامت کے دن میرا دشمن کون ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ابلیس اوراس کالشکر۔اے موسیٰ! میں سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کررحم کرنے والا ہوں۔اے موسیٰ! جو مجھ سے اس یقین کے ساتھ ملاکہ میں اُسے بخش دوں گااور اس پر رحم فرماؤں گاتواُس سے کبیرہ گناہ پر حساب نہ لوں گااور اپنی رحمت سے اس پر احسان کرتے ہوئے صغیرہ گناہ بخش دوں گا۔اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے فرمادو کہ وہ مجھ سے ڈریں کیونکہ جو مجھ سے ڈرتاہے میں اُسے دوست رکھتاہوں۔

نیکی کا حکم اور بُرائی سے منع کرنے کی فضیلت:

اے موسیٰ! جس نے نیکی کا حکم دیا، بُرائی سے منع کیااور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلایااُس کے لئے دنیا اور قبر میں میرا ساتھ ہے اور قیامت میں وہ میرے عرش کے سائے میں ہوگا۔اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے فرمادو کہ وہ میرے فرائض کی ادائیگی خشوع خضوع کے ساتھ کریں۔اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے فرمادو کہ جب میرے فرائض کا وقت ہوتو دنیا کی کوئی شے انہیں غافل نہ کرے۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے فرمادو کہ وہ مجھے بھول نہ بیٹھیں (کہ میری اطاعت ترک کردیں) کیونکہ جو میری بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہواکہ مجھے بھولاہواتھاتو میں اس کی روح جسم سے جداہونے سے پہلے اُسے آگ کے ایسے خوف میں مبتلاکروں گاکہ اگروہ

خوف اہلِ دنیا پر ڈال دوں تو وہ پلک جھپکنے سے پہلے مر جائیں۔ اے موسیٰ! میں تمہیں حق فرماتا ہوں کہ میری مخلوقات میں سب سے زیادہ مجھ سے جہنم ڈرتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: تیری ذات پاک ہے، مجھ پر مزید انعام فرما۔ ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں نے دوزخ کو پیدا کرکے اس میں یہ رعب ڈال دیا کہ میں تیرا رب ہوں اور میں جو چاہوں کر سکتا ہوں، پس وہ خوف اور رُعب سے بھر گیا۔ اے موسیٰ! دوزخ اور اس میں موجود تمام لشکر میرے تابع ہیں۔

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: تو پاک ہے مولا! مجھ پر اور انعام فرما۔ ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! جہنم کے شُعلوں اور اس پر مُقَرَّر فرشتوں کے عذاب سے ڈرو اور آسمانوں اور جنت کے بسنے والے اس میں داخل ہوں گے نہ اس کی بَھنک سنیں گے۔ اے موسیٰ! میرے فرشتوں کے دل ان کے سینوں میں (دوزخ کے خوف سے) پرندوں کے دلوں کی طرح دھڑکتے ہیں۔ اے موسیٰ! بے شک میں ہی ہوں اللہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھو۔ اے موسیٰ! میں نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے لوگوں پر تمہیں منتخب فرما لیا ہے تو اُسے لو جو میں نے تمہیں عطا فرمایا ہے اور شکر والوں میں رہو۔ اے موسیٰ! بے شک میں ہی ہوں اللہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کرو اور کسی کو میرا شریک نہ بنانا۔ اے موسیٰ! جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھائے میں اُسے پاک کرتا ہوں نہ اُس پر رحم کرتا ہوں۔ اے موسیٰ! جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو ایسے کرو جیسے اپنے اور گھر والوں کے لئے کرتے ہو۔ اے موسیٰ! بے شک جب بندہ مجھ سے ڈرتا ہے تو میں اُس کے نزدیک اُس کی ذات سے زیادہ پیارا ہوتا ہوں۔ اے موسیٰ! رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور تم جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ اے موسیٰ! میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر بجالاؤ کہ آخر میری طرف ہی لوٹنا ہے۔

﴿7717﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات کے وقت عرض کی: اے میرے رب! تو قریب ہے کہ میں تجھے آہستہ بُلاؤں یا دور ہے کہ تجھے بلند آواز سے پکاروں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں اُس کے پاس ہوتا ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے۔ عرض کی: اے میرے رب! میں بیتُ الخلاء جاتے اور اپنی زوجہ کے پاس آتے وقت تیرے ذکر کو مناسب خیال نہیں کرتا۔ ارشاد فرمایا: تم جس حال میں بھی ہو میرا ذکر کرو۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اگر تم قیامت کے دن

مجھ سے قریب تر رہنا چاہو تو مانگنے والے کو نہ جِھڑکو اور یتیم کو نہ دباؤ، کمزوروں کے ساتھ بیٹھو، مسکینوں پر رحم کرو، غریبوں سے محبت رکھو، مال کی کثرت پر خوشی نہ کرو کیونکہ مال کی کثرت دل کو سخت کر دیتی ہے۔ اے موسیٰ! اگر مال داری کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو: ''کسی لغزش کی سزا جلد مل رہی ہے۔'' اور اگر غربت کو اپنی جانب آتے دیکھو تو کہو: ''نیک لوگوں کے شِعار کو خوش آمدید۔'' اے موسیٰ! اگر تم چاہتے ہو کہ بروزِ قیامت ساتوں آسمان اور زمین کے تمام فرشتے تم پر سلام بھیجیں اور مصافحہ کریں تو ''سُبْحٰنَ اللہ'' اور ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' کی کثرت کرو۔ اے موسیٰ! رات کے اندھیرے میں مجھے توریت سناؤ میں اسے تمہارے لئے آخرت میں ذخیرہ کر دوں گا۔ اے موسیٰ! اگر تم پسند کرو کہ میں آسمان میں اور دنیا کے راستوں پر فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کروں تو مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر، کانٹا وغیرہ) ہٹا دیا کرو۔ اے موسیٰ! میرے لئے عاجزی کرو میں تمہیں بلندی عطا کروں گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ اخلاق:

اے موسیٰ! اگر تم چاہو کہ دنیا میں تم جو بھی دعا مانگو میں قبول کرلوں اور قیامت میں کچھ بھی مانگو تو میں فرمادوں کہ ''ہاں! ٹھیک ہے'' تو تم پر حُسنِ اخلاق لازم ہے۔ اے موسیٰ! لوگوں میں چھوٹے بچے کی طرح گھل مل جاؤ۔ اے موسیٰ! نرم مزاج رہو کیونکہ مجھے مخلوق میں وہ شخص سب سے زیادہ ناپسند ہے جس کے نفس میں غرور و تکبر، زبان میں سختی و شدت اور دل میں بے حسی و بے رحمی ہو اور میرے پسندیدہ ترین اخلاق رحم، لطف و کرم، مہربانی اور نرم دلی ہیں۔ اے موسیٰ! خوش زبانی اور خوش کلامی کو خود پر لازم کرلو۔

رحمتِ الٰہی سے دور:

اے موسیٰ! بندے کے بُرا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جب اسے کہا جائے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔'' تو اسے گناہ کی ضد اَور چڑھ جائے اور جو ایسا کرتا ہے اُس پر میری اور میرے فرشتوں کی لعنت ہے اور جس پر میری اور فرشتوں کی لعنت ہو تو اس کے لئے ہلاکت ہے۔ پس جب میری لعنت والے کے لئے ہلاکت ہے تو پھر کون میری لعنت کا سامنا کرے گا۔ اے موسیٰ! جب میں کسی پر لعنت کرتا ہوں تو اُس پر کوئی بھی رَحم نہیں کرتا اور میں اسے اپنی اُس عظیم رحمت سے نکال دیتا ہوں جس میں داخل ہونے والا جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور اُس پر کوئی کیونکر رحم کرے گا جو میری رحمت کے دائرے سے نکل گیا جبکہ میں ہی سب رَحم والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہوں۔

رَحم کرو تم پر رَحم کیا جائے گا:

اے موسٰی! میری مخلوق پر رحم کرو میں تم پر رحم کروں گا۔اے موسٰی! میں رحیم ہوں اور رحم کرنے والوں کو دوست رکھتا ہوں، تو خوشخبری ہے رحم کرنے والوں کے لئے، خوشخبری ہے رحم کرنے والوں کے لئے اور خوشخبری ہے رحم کرنے والوں کے لئے۔اے موسٰی! جو رحم کرے گا میں اس پر رحم کروں گا اور جس پر میں رحم کروں گا اسے جنت میں داخل فرماؤں گا۔اے موسٰی! اگر تمہیں پسند ہے کہ میں روزِ محشر تمہارے کانوں میں خوش کن شے بھر دوں تو چھوٹوں پر رحم کرو جیسے اپنی اولاد پر کرتے ہو، کمزوروں پر مہربانی کرو اور طاقتوروں کی مدد کرو اور بڑوں پر ویسے ہی رحم کرو جیسے چھوٹوں پر کرتے ہو، عافیت والوں پر رحم کرو جیسے مصیبت زدہ پر کرتے ہو، بے علموں پر رحم کرو جیسے علم والوں پر کرتے ہو اور طاقتوروں پر بھی رحم کرو جیسے کمزوروں پر کرتے ہو۔ ہر ایک اپنے حال پر ہے۔

بھلائی سیکھو اور اس پر عمل کرو:

اے موسٰی! بھلائی سیکھو اور اس پر عمل کرو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ کیونکہ میں بھلائی سکھانے اور سیکھنے والوں کی قبروں کو روشن فرماتا ہوں تاکہ انہیں قبروں میں وحشت نہ ہو۔اے موسٰی! اپنے علم سے نفع اُٹھانے کے لئے رات کی ساعتوں میں میری خاطر شب بیداری کرو اور دن کی گھڑیوں میں اس علم پر قائم رہو تو میں تم سے آخرت کی سختی اور دنیا کی بلا و مصیبت دور کر دوں گا۔اے موسٰی! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے کہا کرو کیونکہ اگر مجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سنانے والی آوازیں نہ ہوتیں تو میں دنیا والوں پر جہنم کو مُسَلَّط کر دیتا۔اے موسٰی! تم پر میری حمد کی کثرت لازم ہے کیونکہ اگر میرے بندوں میں میری حمد کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں زمین والوں کو ضرور عذاب دیتا۔

ربّ عَزَّوَجَلَّ اور موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا مکالمہ:

...حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! سچے دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے کا کیا اجر ہے؟

...اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اس کا اجر یہ ہے کہ میں اس سے راضی ہو جاؤں گا اور وہ جنت میں میرے جوارِ رحمت میں ہو گا اور میں اُسے اپنا دیدار عطا فرماؤں گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کی جزا کیا ہے جو گواہی دے کہ میں تیرا رسول اور تیرا کلیم

(تجھ سے ہم کلام ہونے والا) ہوں؟

...ارشاد فرمایا: اس کے دنیا سے رخصت ہوتے وقت مَلَکُ الموت اسے خوشخبری سنائیں گے اور اُس کے لئے موت کو آسان کر دیں گے۔ اے موسیٰ! نماز کی کثرت کرو کیونکہ نمازی مجھ سے باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

...عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کی کیا جزا ہے جو تیری بارگاہ میں نماز کے لئے کھڑا ہو جائے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں اپنے فرشتوں کے سامنے اُس کے رکوع و سجود پر فخر و مُباہات فرماتا ہوں اور جس پر میں اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہوں اُسے عذاب نہیں دیتا۔ اے موسیٰ! مَساکین کو کھانا کھلاؤ۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مسکین کو کھانا کھلانے والے کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میں اس کے ساتھ ایسی رحمت سے پیش آؤں گا جس کے متعلق مخلوق نے سنا نہیں ہو گا اور اسے جہنم سے آزاد کر دوں گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کا اجر کیا ہے جس نے کسی یتیم کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ مستغنی (بے پروا) ہو جائے یا اُس نے کسی بیوہ کی کفالت کی؟

...ارشاد فرمایا: میں اسے اپنی جنت میں بساؤں گا اور اسے اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دوں گا جس دن میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔

...عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! جو کسی غمگین سے تعزیت کرے اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میں اسے لباسِ تقویٰ پہناؤں گا اور رِدائے ایمان اُڑھاؤں گا۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کسی جنازے میں شرکت کرے اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میرے فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوں گے اور میں روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت بھیجوں گا۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اُس کی کیا جزا ہے جو کسی مریض کی عیادت کرے؟

...ارشاد فرمایا: اس کے لئے میرے فرشتے مغفرت کی دعا کریں گے اور وہ میری رحمت کے دریا میں غوطہ لگائے گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! جو تیرے خوف سے روئے اس کی کیا جزا ہے؟

…ارشاد فرمایا: میں اسے بڑی گھبراہٹ سے امن دوں گا اور اس کے چہرے کو آگ کی تَپِش سے بچاؤں گا۔

…عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے وضو اور غسل جنابت کے متعلق تیرے حکم پر عمل کیا اس کی کیا جزا ہے؟

…ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اس کے لئے (دھوئے گئے) ہر بال کے عوض روزِ قیامت ایک نور اور ایک درجہ ہو گا اور ہر نئے وضو و غسل کے بدلے ہر بار مغفرت کی بشارت ہے۔

…عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! اس کی جزا کیا ہے جس نے والدین کے ساتھ نیک بَرتاؤ کیا؟

…ارشاد فرمایا: میں اسے اپنی جنت میں ٹھہراؤں گا اور اسے اتنا ثواب دوں گا کہ وہ راضی ہو جائے گا۔

…عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! تو پھر اس کا بدلہ کیا ہے جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی؟

…ارشاد فرمایا: اس کے پلٹنے کی جگہ جہنم ہے اور وہ اُسے کافی ہے۔

صلہ رحمی کا انعام:

…عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! صلہ رحمی کرنے والے کی کیا جزا ہے؟

…ارشاد فرمایا: میں اس کی عُمر میں اضافہ کر دوں گا، اس کے مال میں برکت دوں گا، اس کے گھر کو شاد و آباد رکھوں گا، اس پر موت کی سختیاں آسان کر دوں گا اور قیامت کے دن جنت کے تمام دروازے اسے پکاریں گے کہ آؤ! ہماری طرف آؤ۔

…عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اَذِیَّت پہنچانے سے باز رہنے والے، بھلائی کرنے والے اور پڑوسی کی عزت کرنے والے کی جزا کیا ہے؟

…ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! قیامت کے دن جہنم اُسے پکار کر کہے گا: مجھے تجھ پر کوئی اختیار نہیں۔ اے موسیٰ! جو یہ چاہتا ہے کہ جہنم اُسے نہ جلائے تو وہ لوگوں کے پاس ایسی شے لائے جس کا اپنے پاس لایا جانا پسند کرتا ہے۔

…عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! جو لوگوں کی طرف سے اَذِیّت پر صبر کرے اس کی کیا جزا ہے؟

…ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں اُس سے قیامت کی ہولناکیاں دور کر دوں گا۔

…عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کا اجر کیا ہے جو اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے؟

…ارشاد فرمایا: میں اسے اپنی حفاظت میں رکھوں گا اور اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔

... عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! جو تیرے احکام کا اتباع کرے اس کی کیا جزا ہے؟

... ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! جس دن قدم پھسلیں گے وہ اس دن پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔

... عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! جو تیری طرف سے پہنچنے والی مصیبت پر صبر کرے اس کا کیا اجر ہے؟

... ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اسے ہر سانس پر تین سو جنتی درجے ملیں گے اور ہر درجہ دُنْیَاوَمَافِیْهَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہو گا۔

... عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! صبر کرنے والوں میں تجھے سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟

... ارشاد فرمایا: گناہوں پر صبر کرنے (یعنی گناہوں سے رُکنے) والا مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے پھر میرے فرائض پر صبر (یعنی ان کی پابندی) کرنے والا اور اس کے بعد مصیبت و پریشانی پر صبر کرنے والا۔

ہر سانس کے عوض 700 درجے:

... عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو تیری حرام کردہ چیزوں سے صبر کرے (یعنی باز رہے) اس کی کیا جزا ہے؟

... ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اس کی ہر خواہش کے بدلے جو وہ ترک کرے گا جنت میں اسے 700 خواہشات عطا کی جائیں گی اور ہر سانس کے عوض جنت میں 700 درجات ملیں گے اور ہر درجہ دُنْیَاوَمَافِیْهَا سے بہتر ہو گا۔

... عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اس کی جزا کیا ہے جو تیرے فرائض پر صبر کرے؟

... ارشاد فرمایا: اس کے ہر سانس پر جنت میں 600 درجے دیئے جائیں گے اور ہر درجہ دُنْیَاوَمَافِیْهَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہو گا۔

رات دن عبادت میں کوشاں رہنے کی فضیلت:

... عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کی جزا کیا ہے جو دن کی روشنی اور رات کے اندھیرے میں تیری اطاعت و فرمانبرداری میں کوشاں رہے؟

... ارشاد فرمایا: جس نے دن کی روشنی میں میری اطاعت کے لئے کوشش کی تو دن اور سورج کی روشنی جس جس شے پر پڑے گی میں ان کی تعداد کے برابر اُسے دَرَجات وحَسَنات عطا کروں گا اور جس نے رات کی تاریکی میں میری اطاعت کی کوشش کی تو میں قیامت کے دن اُسے دائمی نور سے ڈھانپ دوں گا اور دنیا میں اس کے دل

کو ایسے نور سے بھر دوں گا جس سے وہ ہدایت پر قائم رہے گا، آسمان میں اس کے لئے ایک نور رکھوں گا جس سے وہ پہچانا جائے گا اور قیامت کے دن اس کا حشر یوں فرماؤں گا کہ (پل صراط پر) اس (کے ایمان وطاعت) کا نور اس کے آگے اور اس کے دائیں بائیں دوڑتا ہو گا اور رات کی تاریکی اور چاند تاروں کی روشنی جس جس شے پر پڑے گی میں ان کی تعداد کے برابر اُسے دَرَجات وحَسَنات عطا فرماؤں گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کی کیا جزا ہے جو اپنے ملازموں، غلاموں، باندیوں اور جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان سے وہ کام نہ لے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں اس کی نیکیاں قبول فرماؤں گا، اس کے گناہوں سے درگزر کروں گا اور بروزِ قیامت اس پر حساب آسان کر دوں گا۔

...عرض کی: پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اُس کے لئے کیا ہے جو جان بوجھ کر کوئی گناہ کرے پھر توبہ کر لے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ اُس شخص جیسا ہے جس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اور اُس کے لئے کیا ہے جو غلطی سے کوئی گناہ کر بیٹھے پھر توبہ کر لے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں جیسا ہے اور اس کا مقام وٹھکانا وہی ہے جو فرشتوں کا ہے۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! یہ اُن جیسا کیسے ہے؟

...ارشاد فرمایا: اس لئے کہ وہ بغیر کسی گناہ کے مجھ سے مغفرت چاہتا ہے اور میرے فرشتے بھی بغیر کسی گناہ کے مجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! یہ کیونکر ہوتا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اس لئے کہ میں نے اپنی مخلوق کی غلطی اور بھول کو معاف کر رکھا ہے۔

نوافل سے قرب حاصل کرنے والے کی جزا:

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! نوافل کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرنے والے کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! اس کی جزا میری محبت ہے، میں اُسے اپنی مخلوق کا محبوب بنا دیتا ہوں، میں اُس کی

آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اسے بخش دیتا ہوں اور اگر مجھ سے دعا مانگے تو قبول فرماتا ہوں اور جو شخص اُس سے محبت رکھتا ہے میں اسے پسند کرتا ہوں اور جو اُس سے بغض رکھتا ہے اُسے ناپسند کرتا ہوں اور جو اس سے تعلق توڑتا ہے میں اُس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! جو شخص گناہ پر ڈٹا رہے اور توبہ نہ کرے اس کے لئے کیا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں قبول نہیں فرماتا، اگر اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہوں تو اس پر رحم نہیں فرماتا اور اُسے قیامت کے دن فائدے سے محروم لوگوں کے ساتھ رکھوں گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کی کیا سزا ہے جو سود کھائے اور توبہ نہ کرے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! میں اسے جہنم کے کانٹے دار کڑوے درخت زَقُّوم سے کھلاؤں گا۔

...عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! امانت ادا کرنے والے کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! اس کے لئے قیامت میں اَمان ہے اور اُسے جنت سے نہیں روکا جائے گا۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! قیامت کے دن زانیوں کی کیا سزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! اہلِ محشر ان کی چیخ وپکار سے گھبرا جائیں گے اور وہ ان کی (شرم گاہوں کی) بدبو سے اذیت پائیں گے۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کی سزا کیا ہے جو تیری نافرمانیوں سے باز نہ آئے؟

...ارشاد فرمایا: اس کا نامۂ اعمال اس کے الٹے ہاتھ میں اور پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو شخص تیرے فرمانبردار بندوں سے محبت کرتا ہے اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسٰی! جو میرے فرمانبردار بندوں سے محبت رکھے گا میں اسے جہنم پر حرام فرمادوں گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! جو شخص دعا مانگنے، گڑگڑانے اور عاجزی وانکساری کرنے میں کوتاہی نہ کرے اس کی جزا کیا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میں دنیا میں اس سے مصیبتوں کو دور رکھوں گا اور آخرت میں سختیوں سے بچاؤں گا۔

...عرض کی: اے پرورد گار عَزَّوَجَلَّ! جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا اس کی کیا سزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میں اس کے گناہوں کو معاف نہیں کروں گا، قیامت میں اس کی کسی بھی حاجت کے بارے میں اس پر نظرِ رحمت نہیں فرماؤں گا اور اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام کر دوں گا۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو شخص کسی کافر کو اسلام کی دعوت دے اس کی جزا کیا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں اسے بروزِ قیامت شفاعت کا اذن عطا فرماؤں گا۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کی جزا کیا ہے جو کسی مسلمان کو تیری اطاعت کی طرف بلائے اور تیری نافرمانی سے منع کرے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! ایسا شخص قیامت کے دن مُرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ ہو گا۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور وقت پر نماز ادا کرے اس طرح کہ کوئی شے اسے نماز سے غافل نہ کرے اس کا کیا اجر ہے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں اپنی جنت اس کے لئے حلال کر دوں گا، وہ جو مانگے گا اسے عطا کروں گا، اس کے مال میں اضافہ کر دوں گا اور زمین کو اس کے رزق کا ضامن بنا دوں گا۔

...عرض کی: اے پرورد گار عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کی کیا جزا ہے جو طالبِ ثواب ہو کر تیری رضا کے لئے روزہ رکھے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اُسے ایسی جگہ ٹھہراؤں گا جہاں وہ کچھ بھی بُرائی نہ دیکھے گا۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس کے لئے کیا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اس کا بدلہ اس شخص کے بدلے کی مانند ہے جس نے روزہ رکھا ہی نہیں۔

...عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! جس نے تیرے حکم کے مطابق زکوٰۃ ادا کی اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: میں اسے ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی جتنی ہو گی۔

...عرض کی: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کا اَجر کیا ہے جو تجھ سے اس حال میں ملے کہ دنیا میں اس کا آخری کلام "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کی گواہی ہو؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں اسے اس قدر دوں گا کہ دل اُس کا مُتَحَمِّل نہیں ہو سکتا اور اسے سن کر یاد

نہیں رکھا جا سکتا وہ خود ہی اس تک پہنچ جائے گا۔

...عرض کی: اے پرورد گار عَزَّوَجَلَّ! اس شخص کی سزا کیا ہے جو شک کے ساتھ "لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ" کی گواہی دے؟

...ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں اسے ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دوں گا اور اپنی رحمت میں اس کا حصہ نہیں رکھوں گا اور اسے حضرات انبیا، صِدِّیقِین، شُہَدا اور فرشتوں کی شفاعت نصیب نہیں ہو گی۔

...عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو تیری رضا کے لئے اِعْتِکاف کرے اس کی کیا جزا ہے؟

...ارشاد فرمایا: اس کے لئے مغفرت ہے۔

حضرت سَیِّدُنا کعب الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: پھر حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دیر تک خاموش رہے اور کچھ عرض نہ کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! تمہارے دل میں جو ہے کہہ دو۔ عرض کی: الٰہی! میں جو کہنا چاہتا ہوں تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ہاں! میں جانتا ہوں کہ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اے پرورد گار! تیری بارگاہ میں وہی شخص ہلاک ہو گا جو گناہ پر اِصرار کرتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ہاں! یہی عرض کرنا چاہتا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ بن عمران! میری عزت کی قسم! میری بارگاہ میں وہی ہلاک ہو گا جو گناہ پر اصرار کرتا ہے۔

ہر حال میں ذکرِ الٰہی:

﴿7718﴾... حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! کیا تو میرے قریب ہے کہ میں تجھ سے مُناجات کروں یا دور ہے کہ میں تجھے پکاروں؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے موسیٰ! جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم بعض اوقات ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ اس وقت تیرا ذکر کرنے سے تجھے پاک و مُنَزَّہ سمجھتے ہیں جیسے حالت جنابت اور قضائے حاجت کے وقت۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میرا ذکر ہر حال میں کرو۔[1]

1... قضائے حاجت کے وقت چھینک، سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے، اگر چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے، دل میں کہہ لے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/۴۰۹)

ہر نبی کے اہل بیت شفاعت کریں گے:

﴿7719﴾...عَطِیَّہ عَوْفی کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا کعب ُالْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے کھڑے ہو کر حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: میں آپ کے ہاتھ کو اپنے لئے ذخیرہ بناتا ہوں تاکہ یہ بروزِ قیامت میری شفاعت کروائے۔ حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِسْتِفْسار فرمایا: کیا مجھے کسی کی شفاعت کا حق حاصل ہو گا؟ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے کہا: ہاں ضرور بلکہ کسی بھی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے اہل بیت میں سے جو بھی ایمان لائے گا وہ بروزِ قیامت شفاعت کرے گا۔

خون ریزی، وبا اور قحط کی وجہ:

﴿7720﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کہا: ”جب دیکھو کہ تلواریں میان سے باہر آگئیں اور خون بہادیئے گئے ہیں تو جان لینا کہ زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ضائع کر دیا گیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ایک دوسرے کے ذریعے سزا دی ہے اور جب دیکھو کہ بارش روک لی گئی ہے تو جان لینا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی رُک چکی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے اپنی نعمت روک لی اور جب دیکھو کہ وبا پھیل چکی ہے تو سمجھ لینا کہ زِنا عام ہو چکا ہے۔

فلق کیا ہے؟

﴿7721﴾... سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کسی گرجا میں داخل ہوئے تو اس کی خوبصورتی سے بہت مُتَعَجِّب ہوئے چنانچہ کہنے لگے: اچھا کام اور گمراہ لوگ، میں ان کے لئے ”فَلَق“ پر راضی ہوں۔ کسی نے پوچھا: فلق کیا چیز ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک گھر ہے، جب اسے کھولا جائے گا تو اس کی گرمی کی شدت سے جہنمی چیخ اُٹھیں گے۔

﴿7722﴾... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا: کیا آپ خواب میں کچھ دیکھتے ہیں؟ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے شدید ناراضی کا اظہار کیا تو انہوں نے عرض کی: بے شک میں نے (توریت میں) ایک شخص کے بارے میں پڑھا ہے کہ وہ امت محمدیہ کے مستقبل کے حالات خواب میں دیکھے گا۔

رات کو نماز پڑھنے والوں کی شان:

﴿7723﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: رات کے وقت اپنے گھروں میں نماز پڑھنے والوں کو فرشتے آسمان سے ایسے دیکھ رہے ہوتے ہیں جس طرح تم آسمان کے تاروں کو دیکھ رہے ہوتے ہو۔

﴿7724﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: راہِ خدا میں لڑنے والے، جہاد میں حملے کے وقت آگے آگے رہنے والے اور شکست کے وقت اپنے لوگوں کی حفاظت کرنے والے، اپنی نماز، روزے، صدقات اور ہر نیک عمل جس کا چھپانا مناسب ہو اسے چھپانے والے ایسے افراد ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔

نعمت کی ناشکری پر وعید:

﴿7725﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو دنیا میں جو نعمت عطا کرے پھر وہ بندہ اس پر شکر کرے اور عاجزی کا اظہار کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دنیا میں بھی اس سے نفع عطا فرماتا ہے اور جنت میں اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور جو بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر شکر ادا نہ کرے اور نہ ہی عاجزی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے سے اس کا دنیاوی نفع بھی روک لیتا ہے اور اس کے لئے جہنم کا ایک طبقہ کھول دیتا ہے۔ اب اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔

نیکی باقی رہتی ہے:

﴿7726﴾... امام شَعْبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حُطَیئَہ شاعر اور حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس حاضر تھے۔ حُطَیئَہ نے یہ شعر کہا:

مَنْ یَّفْعَلِ الْخَیْرَ لَا یَعْدَمْ جَوَائِزَہٗ   لَا یَذْھَبُ الْعُرْفُ بَیْنَ اللہِ وَالنَّاسِ

ترجمہ: جو بھلائی کرتا ہے اُس کے اجر وانعامات ختم نہیں ہوتے اور نیکی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے درمیان نہیں مٹتی۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: خدا کی قسم! توریت میں یہی بات لکھی ہے کہ بھلائی والے کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے نزدیک نہیں مٹتے۔

﴾7727﴿... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے موت کو پہچان لیا اس پر دنیا کے غم اور مصیبتیں آسان ہو گئیں۔

﴾7728﴿... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: مجھے موت کے بارے میں بتایئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: امیر المؤمنین! وہ کثیر کانٹوں والے درخت کی مانند ہے جو کہ انسان کے پیٹ میں پیوَست ہے اور کوئی بھی ایسی رَگ اور جوڑ نہیں جس میں کانٹا نہ ہو اور ایک مضبوط بازوؤں والا شخص اسے کھینچ رہا ہے۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے آنسو جاری ہو گئے۔

جنت میں رونے والا:

﴾7729﴿... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جنت میں ایک شخص رو رہا ہو گا، جب اس سے پوچھا جائے گا کہ جنت میں داخل ہونے کے باوجود تم کیوں رو رہے ہو؟ تو کہے گا: اس لئے رو رہا ہوں کہ مجھے راہِ خدا میں صرف ایک بار قتل کیا گیا، اب میری خواہش ہے کہ دوبارہ دنیا میں بھیجا جاؤں اور تین بار قتل کیا جاؤں۔

﴾7730﴿... حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: مُردہ جب تک قبر میں رہتا ہے موت کی تکلیف اُس سے جُدا نہیں ہوتی، یہ مومن کو پیش آنے والی سب سے سخت اور کافر کو پہنچنے والی سب سے آسان تکلیف ہے۔

موت کی دوا:

﴾7731﴿... ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے پوچھا کہ کون سا مرض ہے جس کی دوا نہیں؟ ارشاد فرمایا: موت۔ حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے صاحبزادے نے کہا: میرے والد صاحب نے فرمایا ہے کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا موت کی دوا ہے۔"

شہر قُسْطَنْطِیْنِیَّہ کی بربادی:

﴾7732﴿... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: شہر قُسْطَنْطِیْنِیَّہ نے بیت المقدس شہر کی ویرانی پر خوشی منائی، غرور و تکبر اور فخر کا اظہار کیا، جب اسے مُتَکَبِّر اور سَرکَش کہا گیا تو کہنے لگا: اگر عرش الٰہی پانی پر ہے تو میں بھی پانی پر بنایا گیا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے قیامت سے قبل عذاب کا وعدہ کرتے ہوئے

فرمایا: میں ضرور تیری زیب وزینت، تیرے ریشم اور تیری رونق ختم کر دوں گا، تجھے اس حالت میں چھوڑ دوں گا کہ تیرے ہاں مرغا بانگ نہیں دے پائے گا، تیری دیواروں کے پاس کوئی کھڑا تک نہ ہو گا، تجھے آباد کرنے کے لئے صرف لومڑیوں کو چھوڑوں گا، نباتات کے بجائے تجھ میں پتھر ہوں گے اور خَشخَاش کے پودے، تیرے اور آسمان کے درمیان کچھ بھی نہ ہو گا(یعنی بارش نہ ہو گی)، تجھ پر آسمان سے تین آگیں برساؤں گا:(۱)...تار کول (لُک کا تیل) کی آگ (۲)...قطران[1] کی آگ اور (۳)... تیل کی آگ۔ میں تجھے تباہ وبرباد کر دوں گا اور آسمان تک مجھے تیری چیخ وپکار پہنچے گی، تجھ میں شرک بڑھ جائے گا اور وہ دوشیزائیں تیرے ہاں نہ رہیں گی جن کا حسن سورج کی روشنی کو ماند کر دے۔ حضرت سَیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: تم میں سے جسے بھی یہ خبر پہنچے وہ اس بات سے عاجز نہ ہو کہ اپنے ملک سے بیت بِلاط (قسطنطنیہ کے ایک قصبہ) کی طرف چلا جائے، تم وہاں عنقریب تانبے کے گھوڑے اور گائے کو دیکھو گے جن کے سر پر پانی چلتا ہو گا، اس شہر کے خزانے ڈھالوں میں بانٹے جا رہے ہوں گے اور انہیں کلہاڑیوں سے کاٹا جا رہا ہو گا تم اسی حالت میں ہو گے کہ تم پر وہ آگ آ پہنچے گی جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس شہر سے وعدہ لیا تھا پھر تم سے جتنا ہو سکے گا تم اس شہر کے خزانے اٹھا لو گے اور اسے مقام ”فَرقَدونہ“ میں تقسیم کرو گے۔ پھر ایک آنے والا یہ خبر دے گا کہ دجّال نکل آیا، یہ سن کر تم سب کو چھوڑ چھاڑ کر شام کی جانب چل پڑو گے، جب تم شام پہنچو گے تو اس خبر کو بے بنیاد بلکہ نرا جھوٹ پاؤ گے جبکہ دجّال اس کے سات سال بعد خروج کرے گا، چھ سال وہ ٹھہرا رہے گا،[2] ساتویں سال میں وہ سمندر کے ساحل کی طرف نکلے گا اور اس کے ساتھ ایک سانپ لٹکا ہو گا۔

1... مثل تار کول ایک سیاہ مادہ جو صنوبر کے درخت سے نکلتا ہے۔

2... حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت نہ قائم ہو گی حتّٰی کہ روم اعماق یا دابق میں اتریں گے، مدینہ سے ایک لشکر ان کی طرف نکلے گا جو اس دن تمام زمین والوں سے بہترین ہو گا، جب یہ لوگ صف آراء ہوں گے تو روم کہیں گے کہ ہمارے درمیان اور ان کے درمیان جو ہم میں سے قید کر لیے گئے ہٹ جاؤ ہم ان سے جنگ کریں گے۔ تو مسلمان کہیں گے اللہ کی قسم ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان علیحدگی نہ کریں گے چنانچہ مسلمان ان سے جنگ کریں گے تہائی بھاگ جائیں گے اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہ کرے گا اور تہائی قتل ہو جائیں گے وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہید ہیں اور تہائی فتح کریں گے یہ کبھی فتنہ میں مبتلا نہ ہوں گے پھر یہ قسطنطنیہ فتح کریں گے جب کہ یہ غنیمتیں آپس میں تقسیم کرتے ہوں گے اپنی تلواریں زیتون کے درختوں سے لٹکا چکے ہوں گے ان میں شیطان چیخے گا کہ مسیح دجال تمہارے گھروں میں تمہارے پیچھے پہنچ گیا یہ لوگ نکل کھڑے ہوں گے یہ خبر غلط ہو گی پھر جب یہ لوگ شام میں آئیں گے تو دجال ظاہر ہو گا جبکہ یہ جنگ کی .....

حضرت سیِّدُنا امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وعظ و نصیحت سے متعلق حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی بہت سی روایات رہ گئی ہیں جن میں عقل والوں کے لئے عبرت ہی عبرت ہے، ہم جو کچھ ذکر کر چکے اسی پر اِکتفا کرتے ہیں اور بہت کچھ جو لکھا ہے اُس سے اعراض کرتے ہیں نیز ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتے ہیں کہ جو کچھ ہمیں بیان کیا گیا اور جو ہم نے لکھا انہیں ہمارے لئے فائدے کا سبب بنا دے۔

سیِّدُنا کعبُ الاَحبار عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے اکابر صحابہ مثلاً امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم، حضرت سیِّدُنا صُہیب بن سِنان رومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے احادیث روایت کیں اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت سے ایک سال پہلے وصال فرمایا۔

سب سے بڑا خطرہ:

﴿7733﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے پیشواؤں کا ہے[1]۔“[2] حضرت سیدنا کعبُ الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کہتے ہیں (یہ سن کر) میں نے کہا: خدا کی قسم! میں بھی اس امت پر ان گمراہ کرنے والے پیشوا کے علاوہ کسی سے خوف محسوس نہیں کرتا۔

......تیاری کر رہے ہوں گے صفیں سیدھی کرتے ہوں گے کہ نماز قائم ہوگی تو حضرت عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام نازل ہوں گے وہ ان کی امامت کریں گے پھر جب اللہ کا دشمن انہیں دیکھے گا تو گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اگر آپ اسے چھوڑ دیتے تو وہ گھل جاتا حتّٰی کہ ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ اسے آپ کے ہاتھ سے ہلاک کرے گا تو آپ لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے میں دکھائیں گے۔ (مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب فی فتح قسطسطینیۃ... الخ، ص۱۵۴۸، حدیث:۲۸۹۷)

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 203 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: علماء فرماتے ہیں کہ تلوار کے فتنے سے علمی فتنہ بڑا ہے، خونخوار ظالم ایک آدمی کی زندگی ختم کر دیتا ہے مگر فتنہ گر گمراہ عالم ہزارہا خاندانوں کی روحانی زندگی تباہ کر ڈالتا ہے اس لیے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خصوصیت سے ان پر خوف ظاہر فرمایا۔

2... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی الائمۃ المضلین، ۹۸/۴، حدیث: ۲۲۳۶

بستی میں داخل ہونے کی دعا:

﴿7734﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے دریا کو پھاڑا! حضرت سیِّدُنا صہیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھے بتایا ہے کہ حُضور اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو اس وقت یہ دعا پڑھتے: ''اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا اَذْرَیْنَ اِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَنْ فِیْھَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ساتوں آسمانوں اور جن پر ان کا سایہ ہے ان کے رب! ساتوں زمینوں اور جنہیں انہوں نے اٹھار کھا ہے ان کے رب! شیاطین اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ان کے رب! ہواؤں اور جنہیں وہ اڑائیں ان کے رب! ہم تجھ سے اس بستی اور اس میں رہنے والوں کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس بستی، اس میں رہنے والوں اور اس میں موجود چیزوں کے شر سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔[1]

نماز کے بعد کی ایک دعا:

﴿7735﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے دریا کو پھاڑا! حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّذِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا مَعَاشِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ جَدُّہٗ'' یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے دین کو جسے تو نے میرے معاملے کا محافظ بنایا ہے درست کر دے، میری دنیا کو جس میں تو نے میرا کسب و مَعاش رکھا ہے درست کر دے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری رضا کی تیری ناراضی سے اور تیرے عفو کی تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں۔ جو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی نہیں دے سکتا اور تیرے مقابل کسی رُتبے والے کو اس کا رُتبہ نفع نہیں دیتا۔

1... ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۹۰، ۵/۳۱۰، حدیث: ۳۵۳۴، مختصراً

سنن کبری للنسائی، کتاب السیر، الدعاء عند رؤیۃ القریۃ التی یرید دخولھا، ۵/۲۵۶، حدیث: ۸۸۲۶

حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار مزید فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا صُہیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے۔[1]

سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک دعا:

﴿7736﴾... حضرت سیِّدُنا صُہیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اِسْتَحْدَثْنَاہُ وَلَا بِرَبٍّ ابْتَدَعْنَاہُ وَلَا کَانَ لَنَا قَبْلَکَ مِنْ اِلٰہٍ نَلْجَأُ اِلَیْہِ وَنَذَرُکَ وَلَا اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِکُہُ فِیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ایسا معبود اور ربّ نہیں جسے ہم نے خود بنالیا اور تازہ گھڑ لیا ہو اور نہ تجھ سے پہلے ہمارا کوئی معبود تھا کہ اس کی پناہ لے لیں اور تجھے چھوڑ دیں اور ہماری تخلیق میں تیرا کوئی مددگار نہیں ہے کہ ہم اسے تیرا شریک ٹھہرائیں، تیری ذات بابرکت ہے اور تو بلند و بالا شان والا ہے۔''[2]

حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام بھی یہی دعا کیا کرتے تھے۔

انسان کی تعریف:

﴿7737﴾... حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے انسان کی تعریف سنی ہے؟ ذرا دیکھئے کہ کیا میری تعریف سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیان کردہ تعریف کے مطابق ہے؟ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: بیان کرو۔ میں نے کہا: انسان کی آنکھیں راہنما، کان محافظ، زبان ترجمان، ہاتھ لشکر کے دو بازو، پاؤں قاصد، جگر رحمت، پھیپھڑے سانس، تلی ہنسی، گردے ذہانت اور دل ان کا بادشاہ ہے کہ اگر یہ درست رہتا ہے تو (جسم کا) پورا لشکر درست رہتا ہے اور اگر یہ بگڑ تا ہے تو پورا لشکر بگڑ جاتا ہے۔ یہ سن کر اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انسان کی تعریف کے بارے میں ایسا ہی فرماتے سنا ہے۔[3]

1... نسائی، کتاب السھو، نوع أخر من الدعاء عند الانصراف من الصلاۃ، ص۲۳۱، حدیث: ۱۳۴۳

2... کتاب الدعاء، باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ فی سائر نھارہ، ص۴۲۷، حدیث: ۱۴۵۰

3... مسند الشامیین، مسند ارطاۃ بن المنذر، ۱/۴۱۹، حدیث: ۷۳۸

صور پھونکنے پر مامور فرشتہ:

﴿7738﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن حارث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر تھا اور حضرت سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی وہاں موجود تھے کہ انہوں نے حضرت سیِّدُنا اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر کیا تو اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے کعب! مجھے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں کچھ بتائیے؟ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: آپ کو تو ان کا علم ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ہاں لیکن تم بھی کچھ بتاؤ۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: ان کے چار پَر ہیں۔ دو فضا میں ہیں، تیسرے سے خود کو ڈھانپے ہوئے اور چوتھا ان کے کاندھے پر ہے اور عرش بھی ان کے کاندھے پر ہے نیز ان کے کان پر قلم ہے۔ جب بھی وحی نازل ہوتی ہے تو قلم لکھ لیتا ہے پھر فرشتے اسے پڑھ لیتے ہیں۔ صور پھونکنے پر مامور فرشتہ اپنے ایک گھٹنے کو بچھائے اور دوسرا کھڑا کئے، پیٹھ جھکائے صور منہ میں رکھے ہوئے ہے اور حضرت سیِّدُنا اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھے جا رہا ہے۔ اسے حکم ہے کہ جیسے ہی وہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو دونوں پر ملاتے ہوئے دیکھے صور پھونک دے۔[1] یہ سن کر اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔[2]

حضرت سَیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی

خوبیوں اور بلند مرتبے کی رغبت رکھنے والے، آسمانی کتابوں کے عالِم، اچھائیوں کی دعوت دینے اور برائیوں سے منع کرنے والے حضرت سیِّدُنا نوف بن ابو فضالہ بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بھی شامی تابعی ہیں۔

1... حضرت سیِّدُنا امام قُرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس روایت کو ذکر کر کے فرماتے ہیں: امام تِرمذی اور دیگر محدثین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی روایت کردہ اَحادیث سے پتا چلتا ہے کہ صاحب صور صرف حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور وہی اکیلے صور پھونکیں گے اور ابنِ ماجہ کی ایک روایت کے مطابق حضرت اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ صور پھونکنے میں ایک اور فرشتہ بھی شریک ہوگا۔

(التذکرۃ، باب ذکر النفخ الثانی للبعث فی الصور... الخ، ص ۱۷۶)

2... معجم اوسط، ۶/۴۲۵، حدیث: ۹۲۸۳

منقول ہے کہ ”بلند مقام کے حصول کی طرف راہ نمائی کرنے اور اس میں رُکاوٹ بننے والے اُمور کی طرف اشارہ کرنے کا نام تصوف ہے۔“

اُمّتِ محمدیہ پہ کرم:

﴿7739﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عمرو بِکالی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وعظ و نصیحت شروع فرماتے وقت کہتے: کیا تم اُس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد نہیں کروگے جو تمہاری غیر موجودگی میں بھی حاضر ہے، اس نے تمہارے حصے کو قبول کیا اور بنی اسرائیل کے وفد کو دیا جانے والا حصہ تمہیں عطا فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ اس لئے فرماتے تھے کہ جب حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بنی اسرائیل کے وفد کے ہمراہ (کوہِ طور کی جانب) نکلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے فرمایا: ”بِلاشُبہ میں نے تین مقامات یعنی قبر، حمّام اور بیتُ الخلاء کے علاوہ تمہارے لئے تمام زمین کو قابلِ نماز بنا دیا ہے کہ تم جہاں بھی نماز پڑھو گے قبول کرلی جائے گی اور جو ان تین مقام میں سے کسی میں نماز پڑھے گا میں اس کی نماز قبول نہیں کروں گا۔“ بنی اسرائیل کے وفد نے کہا: ہم گرجا گھروں کے علاوہ کہیں نماز پڑھنا نہیں چاہتے۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ”میں نے تمہارے لئے مٹی کو پاک کرنے والی بنا دیا ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو اس سے طہارت حاصل کرلو۔“ بنی اسرائیل کے وفد نے کہا: ہم فقط پانی ہی سے طہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ”میں نے تمہارے لئے یہ مقرر کر دیا ہے کہ تم میں سے جو بھی اکیلے نماز پڑھے میں اسے قبول فرمالوں۔“ بنی اسرائیل کے وفد نے کہا: ہم فقط باجماعت نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔

بنی اسرائیل کا تحفہ اُمّتِ مُحمّدیہ کو مل گیا:

﴿7740﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بنی اسرائیل کے وفد کے ہمراہ (کوہِ طور کی جانب) نکلے تو ربّ تعالیٰ نے انہیں خطاب کرکے ارشاد فرمایا: ”بِلاشُبہ میں بیتُ الخلاء، حمّام اور قبرستان کے علاوہ زمین کو تمہارے لئے پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ بنا رہا ہوں کہ جہاں بھی وقتِ نماز آجائے تم نماز پڑھ لو اور میں تمہارے دلوں میں سکینہ رکھ رہا ہوں اور تم پر تورات نازل کر رہا ہوں کہ تمہارے مرد، عورت اور بچے سب اسے زبانی یاد کرکے پڑھ

سکیں۔‘‘بنی اسرائیل کے وفد نے کہا: ہم گرجا گھروں کے علاوہ کہیں نماز پڑھنا نہیں چاہتے اور نہ ہم اپنے دلوں میں سکینہ اٹھانے کی اِستطاعت رکھتے ہیں، ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ سکینہ کو ایک تابوت میں رکھ دیا جائے تاکہ وہ بوجھ اُسی پر ہو اور ہم تورات کو بغیر دیکھے پڑھنا نہیں چاہتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ٘ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ﹰ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۵۶تا۱۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں اُن پر حرام کرے گا اور اُن پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اُتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامراد ہوئے تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں و زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جِلائے اور مارے (زندگی اور موت دے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! مجھے ان کا نبی بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان کا نبی ان ہی میں سے ہوگا۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب! میرا زمانہ موَخَّر کردے حتّٰی کہ مجھے ان میں شامل فرمادے۔ ارشاد فرمایا: تم ان کا زمانہ ہرگز نہیں پاؤ گے۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب! میں تیرے پاس بنی اسرائیل کا وفد لے کر آیا ہوں تو نے ہمارے

وفد کا تحفہ ہمارے سوا دوسروں کو عطا فرما دیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے انصاف کرتا۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی یہ فرمایا کرتے تھے: اس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرو جو تمہاری غیر موجودگی میں بھی حاضر ہے، اس نے تمہارے حصے کو قبول کیا اور بنی اسرائیل کے وفد کو دیا جانے والا حصہ تمہیں عطا فرمایا۔

﴾7741﴿... حضرت سیِّدُنا نُسَیر بن ذُعلوق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کو اس فرمانِ باری تعالیٰ: ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ (پ۲۹، الحاقۃ: ۳۲)[1] کی تفسیر بیان کرتے سنا کہ ”ذِراع 70 باع کو کہتے ہیں اور باع تمہارے اس مقام اور مکہ کی درمیانی مَسافت جتنا فاصلہ ہے۔“ آپ نے یہ بات شہر کوفہ میں ارشاد فرمائی۔

دین کے عوض دنیا حاصل کرنے والے:

﴾7742﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی آسمانی کتب کا مطالعہ فرمایا کرتے تھے، (ایک بار) انہوں نے فرمایا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ ایک کتاب میں اس امت میں ایسا گروہ پایا جو دین کے عوض دنیا حاصل کرنے کی چال چلیں گے، ان کی زبان شہد سے زیادہ میٹھی مگر دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے، بھیڑ کی کھال کا لباس پہنیں گے مگر ان کے دل بھیڑیئے کی طرح ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: کیا وہ مجھ پر جرأت کرنا اور مجھے دھوکا دینا چاہتے ہیں؟ مجھے اپنی ذات کی قسم! میں ضرور ان پر ایسا فتنہ مسلط کروں گا جو بُردبار شخص کو بھی پریشان کر چھوڑے گا۔ امام قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے ان کے متعلق قرآن پاک میں غور کیا تو پتا چلا کہ وہ منافقین ہیں۔ (کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (پ۲، البقرۃ: ۲۰۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بعض آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے۔

---

[1] ...ترجمۂ کنزالایمان: پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پرودو۔

(اور فرماتا ہے:)

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّعۡبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرۡفٍ ۚ ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں۔ (پ۱۷، الحج:۱۱)

کوہِ طور پر تجلی فرمانے کی وجہ:

﴾7743﴿... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہاڑوں کی جانب الہام فرمایا کہ میں تم میں سے کسی پہاڑ پر تجلی فرمانے والا ہوں تو کوہِ طور کے علاوہ تمام پہاڑ تکبر سے بلند ہوگئے اور کوہِ طور نے عاجزی کرتے ہوئے کہا: میں تو اسی پر راضی ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے حصہ مقرر فرمایا۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جبلِ طور ہی پر تجلی فرمائی۔

تین ہزار فرشتوں کی امامت:

﴾7744﴿... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے میرے ربّ! زمین میں میرے سوا کوئی بھی تیری عبادت کرنے والا نہیں ہے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین ہزار فرشتے نازل فرمادیئے پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے تین دن ان کی امامت فرمائی۔

﴾7745﴿... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو (کوہِ طور پر) ندا دی گئی تو پوچھا: کون ہے جو مجھے پکار رہا ہے؟ ارشاد ہوا: میں ہی ہوں تمہارا عظمتوں اور بلندی والا ربّ۔

﴾7746﴿... سیِّدُنا نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام جادوگروں پر غلبہ پانے کے بعد 40 سال آلِ فرعون میں ٹھہرے رہے جس میں فرعونیوں نے ٹڈی، جوئیں اور مینڈک کے عذابات دیکھے۔

حضرت سیِّدُنا مُنجاب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی روایت میں 20 سال ٹھہرنے کا ذکر ہے۔

قیامت تک کے لئے آزمائش:

﴾7747﴿... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اس اُمَّت کی مثال اس حاملہ عورت جیسی ہے کہ جس سے بچہ جنتے وقت بچے کے سر برآمد ہونے کی امید کی جائے اور اس امت پر جب مصیبت آپڑے گی تو اس

کے لئے قیامت سے پہلے کوئی کشادگی نہ ہو گی۔

دنیا کے دو پر:

﴿7748﴾... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: دنیا کی مثال پرندے جیسی ہے کہ جب اس کے دونوں پر کاٹ دیئے جائیں تو وہ گر جاتا ہے۔ دنیا کے دو پر مصر اور بصرہ ہیں، جب یہ دونوں بازو ویران ہو جائیں گے تو دنیا ختم ہو جائے گی۔

﴿7749﴾...[1]

سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا پالنے میں کلام کرنا:

﴿7750﴾... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدَتُنا مریم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا لوگوں سے الگ تھلگ رہنے والی عبادت گزار لڑکی تھیں اور اپنے خالو حضرت سیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کی زیر کفالت اور انہی کے گھر میں رہتی تھیں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب ان کے پاس آتے تو سلام کرتے، حضرت سیِّدَتُنا مریم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے پاس گرمیوں میں سردیوں کے پھل اور سردیوں میں گرمیوں کے پھل ہوتے تھے، ایک بار حضرت سیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ایک پھل انہیں پیش کیا تو حضرت سیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:

قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَاؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةًۚ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۳۷، ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد۔

حضرت سیِّدَتُنا مریم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ایک دن گھر میں بیٹھی تھیں کہ اچانک ایک شخص پردے ہٹا کر آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے اسے دیکھا تو کہا:

اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ﴿۱۸﴾ (پ۱۶، مریم: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے۔

---

[1]... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

جب آپ نے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا تو حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام خوفزدہ ہو گئے اور کہا:

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖۗ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ﴿۲۱﴾ (پ۱۶، مریم: ۱۹ تا ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں بولی میرے لڑکا کہاں سے ہو گا مجھے تو نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا نہ میں بدکار ہوں کہا یونہی ہے تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لیے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ کام ٹھہر چکا ہے۔

پھر حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کے گریبان میں دم کیا تو آپ حاملہ ہو گئیں حتّٰی کہ جب آپ کا حمل ظاہر ہوا تو آپ کو دیگر حاملہ عورتوں کی طرح دَرد اُٹھا۔ درد اٹھتے وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کاشانۂ نبوت (بیت المقدس کی مشرقی جانب) میں تھیں۔ آپ نے شرم محسوس کی اور اپنی قوم سے نکل کر مشرق کی جانب چلی گئیں۔ آپ کی قوم آپ کی تلاش میں نکل پڑی اور انہوں نے آپ کے بارے میں لوگوں سے پوچھا مگر کسی نے کچھ نہ بتایا۔ دردِزِہ آپ کو کھجور کے درخت کے پاس لے آیا جس سے ٹیک لگا کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کہنے لگیں:

یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا ﴿۲۳﴾ (پ۱۶، مریم: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔

تو حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے وادی کے کنارے سے نِدا دی جسے قرآن نے یوں فرمایا:

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا ﴿۲۴﴾ وَ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِیْ وَ اشْرَبِیْ وَ قَرِّیْ عَیْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِیْۤ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ۚ ﴿۲۶﴾ (پ۱۶، مریم: ۲۴ تا ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اسے اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔

جب حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ کہا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا حوصلہ بڑھا اور آپ خوش ہو گئیں پھر آپ نے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ناف کاٹی اور انہیں کپڑے میں لپیٹ کر اٹھالیا۔ آپ کی قوم کے لوگ آپ کو تلاش کرتے کرتے گائے کے چرواہے سے ملے اور پوچھا: اے چرواہے! کیا تو نے ایسی ایسی لڑکی دیکھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں البتہ گزشتہ رات میں نے اپنی گائیوں میں عجیب چیز دیکھی جو پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ انہوں نے پوچھا: تم نے کیا دیکھا؟ چرواہے نے کہا: میں نے دیکھا کہ تمام گائیوں نے اس وادی کی طرف سجدہ کرتے ہوئے رات گزاری۔ چنانچہ آپ کی قوم اسی وادی کی جانب نکل پڑی جس کے متعلق چرواہے نے بتایا۔ پھر جب انہوں نے حضرت سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ایک بچے کو دودھ پلاتے دیکھا تو کہنے لگے:

یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْــٴًـا فَرِیًّا ﴿۲۷﴾ یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا ﴿۲۸﴾ (پ۱۶، مریم: ۲۷، ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے مریم بے شک تو نے بہت بڑی بات کی اے ہارون کی بہن تیرا باپ بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار۔

یہ سن کر حضرت سیِّدَتُنا مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے بچہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اس سے بات کر لو تو ان کی قوم کے لوگ تعجب کرنے لگے۔

قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ﴿۲۹﴾ (پ۱۶، مریم: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے۔

مَہد یعنی پالنا سے مراد حضرت سیِّدَتُنا مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی گود ہے۔ بہر حال جب انہوں نے یہ بات کہی تو حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر یوں کلام فرمایا:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ﳴ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ؗ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ

ترجمۂ کنزالایمان: بچّہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا

وَیَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ (پ۱۶،مریم:۳۰تا۳۳) ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔

یہ سن کر لوگ آپ کے متعلق اختلاف کرنے لگے۔

سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا کی نصیحت:

﴿7751﴾... حضرت سیِّدُنا سُلیم بن عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہَا نے حضرت سیِّدُنا نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اور مسجد میں وعظ کرنے والے شخص کی جانب یہ پیغام دے کر بھیجا کہ ان سے کہو: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا اور تمہارا لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا اپنے لئے بھی وعظ و نصیحت ہو۔

موبق کی وضاحت:

﴿7752﴾... حضرت سیِّدُنا عامر اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَجَعَلۡنَا بَیۡنَہُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾ (پ۱۵،الکھف:۵۲) ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان کر دیں گے۔

کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا: ایمان والوں اور گمراہوں کے درمیان ایک وادی کا نام موبِق ہے۔

”بَخۡس“ اور ”ثَمَن“ کی تفسیر:

﴿7753﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَشَرَوۡہُ بِثَمَنٍۭ بَخۡسٍ دَرَاہِمَ مَعۡدُوۡدَۃٍ ۚ (پ۱۲،یوسف:۲۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور بھائیوں نے اسے کھوٹے داموں گنتی کے روپوں پر بیچ ڈالا۔

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”بَخۡس“ ظلم کو کہتے ہیں جبکہ ”ثَمَن“ سے مراد 20 درہم ہیں۔

﴿7754﴾...[1]

﴿7755﴾... حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن

1... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی کہیں اِکھٹے ہوئے تو حضرت سیِّدُنا نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے کہا: میں نے تورات میں یہ پڑھا ہے کہ اگر تمام آسمان وزمین اوران میں موجود تمام اشیاء لوہے کی ایک تہہ بن جائیں اورایک شخص ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' کہہ دے تو یہ کلمہ لوہے کی اس تہہ کو پھاڑتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس پہنچ جائے گا۔

زُہد اختیار کرنے والوں کے لئے خوشخبری:

﴿7756-57﴾... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیکھا کہ آپ باہر نکلے اور ستاروں کی جانب دیکھنے لگے پھر فرمایا: اے نَوف! سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟ میں نے عرض کی: امیر المومنین! جاگ رہا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اے نوف! دنیا میں زُہد اختیار کرنے اور آخرت میں رغبت رکھنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین اوراس کی خاک کو بچھونا، اس کے پانی کو پاکیزہ (مشروب)، تلاوت قرآن اور دعا کو اپنی پہچان اور شِعار بنالیا اور دنیا سے حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح کنارہ کشی اختیار کرنے پر راضی ہوگئے۔

اے نوف! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب وحی فرمائی کہ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ پاکیزہ دلوں، جھکی نگاہوں اور گناہوں سے پاک وصاف ہاتھ لے کر میرے گھر میں داخل ہوں کیونکہ میں ان میں سے یا اپنی مخلوق میں سے کسی ایسے کی دعا قبول نہیں کروں گا جس نے کسی پر ظلم کیا ہو۔

اے نوف! تم شاعر، قوم کے سردار، سپاہی، (ظلماً) خراج اور ٹیکس وصول کرنے والے، ستار اور ڈھول بجانے والے نہ بننا کیونکہ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک مرتبہ رات کے وقت اُٹھ کر ارشاد فرمایا تھا: ''یہ وہ گھڑی ہے جس میں بندہ جو دعا مانگتا ہے قبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ (ظالم) سردار، سپاہی، (ظلماً) خراج اور ٹیکس وصول کرنے اور سِتار اور ڈھول بجانے والا نہ ہو۔''

مکھیوں کے برابر چیونٹیاں:

﴿7758﴾... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے کی چیونٹیاں مکھیوں کے برابر ہوتی تھیں۔

سیِّدُنا نَوف عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مرویات

آپ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو اور حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے احادیث روایت کیں۔

قربِ قیامت شام میں سکونت:

﴿7759﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا نَوف بکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ہمیں حدیث بیان کرو کیونکہ ہمیں حکمرانوں نے حدیث بیان کرنے سے روک دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے کہا: میں حدیث بیان نہیں کر سکتا جبکہ قریشی صحابیٔ رسول میرے پاس ہوں۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی[1] اور زمین کے بہترین لوگ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی جائے ہجرت (شام) کی طرف ہجرت کریں گے اور زمین میں بُرے لوگ رہ جائیں گے جنہیں ان کی سرزمین پھینک دے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے ناراض ہوگا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بندروں اور سؤروں کے ساتھ جمع کرے گا[2]۔[3]

رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن تو پڑھیں گے مگر یہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا۔ جب بھی ان کی ایک نسل ختم ہوگی دوسری پیدا ہوتی رہے گی حتّٰی کہ ان ہی کی بقیّہ سے دجّال نکلے گا۔[4]

1... اس فرمانِ عالی میں ہجرت بعد ہجرت سے مراد یا تو بار بار ہجرتیں ہیں یعنی اسلام میں آگے پیچھے ہجرتیں ہوتی ہی رہیں گی دیکھ لو آج بھی ہندوستان سے پاکستان کی طرف ہجرت کئی بار ہوئی یا پہلی ہجرت سے مراد ہے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت جو شروع اسلام میں ہو چکی اور دوسری ہجرت سے مراد وہ آخری ہجرت جب مسلمانوں کو دنیا میں کہیں پناہ نہ ملے گی اور وہ ہر جگہ سے نکلنے اور وطن چھوڑنے پر مجبور ہوں گے دوسرا اِحتمال قوی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،٨/٥٨١)

2... بندروں سے مراد کفار کے بچے ہیں اور سؤروں سے مراد بڑے کفار یا ان سے مراد یہ جانور ہی ہوں پہلے معنیٰ کو شارحین نے ترجیح دی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،٨/٥٨٢)

3... ابو داود، کتاب الجھاد، باب فی سکنی الشام، ٣/٧، حدیث: ٢٤٨٢

4... بخاری، کتاب التوحید، باب قراءۃ الفاجر والمنافق... الخ، ٤/٥٩٩، حدیث: ٧٥٦٢

مسند طیالسی، الافراد عن عبد اللہ بن عمرو، ٤/٤٨، حدیث: ٢٤٠٧

فرشتوں کے سامنے فخر:

﴿7760﴾... حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن نمازِ مغرب ادا کی تو ہم نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نمازِ مغرب ادا کی پھر جو (نمازِ عشا کے انتظار میں) بیٹھنے والے تھے وہ بیٹھ گئے اور جو جانے والے تھے چلے گئے۔ عشا کے وقت حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (اس تیزی سے) تشریف لائے کہ تیز تیز سانس لے رہے تھے اور ہاتھ سے 29 کا عدد بنا کر شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور کپڑے سمیٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! خوش ہو جاؤ کہ تمہارے رب نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے فرما رہا ہے: اے میرے فرشتو! میرے ان بندوں کو دیکھو جو ایک فرض ادا کر چکے اور دوسرے کے مُنتظِر ہیں۔[1]

حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور حضرت سیِّدُنا نَوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرت سیِّدُنا نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے تورات شریف سے یہی بیان کیا اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے سے مذکورہ بالا حدیث پاک بیان کی۔

حضرت سیِّدُنا جَیلان بن فَرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد جَیلان بن فَرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے مثال واعظ، زبردست قوتِ حافظہ کے مالک، تفصیل کے ساتھ واقعات بیان کرنے میں مشہور، آسمانی کتب کے یاد رکھنے والے، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَحوال و نصیحت کو بہترین انداز میں بیان کرنے اور اچھے انداز میں نصیحتیں کرنے والے اور بد اخلاقی سے دور رہنے والے تھے۔

1... ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعۃ، باب لزوم المساجد وانتظار الصلاۃ، ۱/۴۳۸، حدیث: ۸۰۱
مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۶۵۸، حدیث: ۶۹۶۴

منقول ہے کہ ”معاہدوں کی رعایت کرنے اور موجود شے پر قناعت کرنے کا نام تصوف ہے۔“

ٹال مٹول ابلیس کا لشکر ہے:

﴿7761﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد جیلان بن فروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ٹال مٹول کو ابلیس کے لشکروں میں سے ایک لشکر پایا جس نے کثیر خلق خدا کو ہلاکت میں ڈال دیا۔

﴿7762﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حکمت کی کتاب میں پڑھا ہے کہ جس شخص کا ضمیر اسے نصیحت کرتا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حفاظت فرماتا ہے اور جو لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے منصفانہ رویہ اپنائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب اس کی عزت بڑھاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری میں ذلیل ہونا گناہ کرکے عزت حاصل کرنے سے بہت بہتر ہے۔

ذکر الٰہی اور مناجات کیسے ہو؟

﴿7763﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب وحی فرمائی: ”اے موسٰی! جب تم میرا ذکر کرو تو یوں کرو کہ میرے ہیبت و جلال کی وجہ سے تمہارے اعضاء لرز جائیں، میرے ذکر کے وقت تم پر خُشوع اور اطمینان طاری ہو اور جب میرا ذکر کرو تو زبان کے ساتھ تمہارا دل بھی حاضر ہو، جب میری بارگاہ میں کھڑے ہو تو عاجز و ادنیٰ بندے کی طرح کھڑے ہو اور اپنے نفس کی مَذمَّت کرو کیونکہ یہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور سچی زبان اور ڈرتے دل کے ساتھ مجھ سے مُناجات کرو۔“

زمین آگ کی مانند:

﴿7764﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بروز قیامت زمین آگ کی مانند ہوگی (یعنی اس میں آگ کی سی تپش ہوگی) تم لوگوں نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس فرمانِ باری تعالیٰ سے یہی مراد ہے:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ-كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّاۚ(۷۱) ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات

الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ﴿۷۲﴾ (پ۱۶،مریم: ۷۱، ۷۲) ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔

﴿7765﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک کتاب میں یہ بات پڑھی کہ بروزِ قیامت پوری زمین آگ سے بھڑک اٹھے گی۔

بوڑھوں اور نوجوانوں کو نصیحت:

﴿7766﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام بوڑھوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے بوڑھوں کی جماعت! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کھیتی تیار ہو کر پک جائے تو اس کے کٹنے کا وقت آجاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں ضرور۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تو تم تیار ہو جاؤ کہ تمہارے کٹنے (یعنی مرنے) کا وقت قریب ہے۔ پھر جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام جوانوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے جوانوں کی جماعت! کیا تمہیں معلوم ہے کہ کبھی کھیتی کا مالک اسے پکنے سے پہلے ہی کاٹ دیتا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو تیار ہو جاؤ کیونکہ تم اپنے کٹنے (یعنی مرنے) کا وقت نہیں جانتے۔

﴿7767﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک وقت ایسا آئے گا کہ بالخصوص مسلمانوں پر مصیبتیں نازل ہوں گی جبکہ دیگر لوگ امن و آسائش میں ہوں گے حتّٰی کہ ایسی حالت دیکھ کر بعض لوگ یہودی اور نصرانی ہو جائیں گے۔

﴿7768﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! مجھ پر کوئی مُحکم آیت نازل فرما تاکہ میں اسے تیرے بندوں میں عام کروں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی بھیجی: "اے موسٰی! جاؤ اور جیسا تم چاہتے ہو کہ میرے بندے تمہارے ساتھ سلوک کریں ایسا ہی تم ان کے ساتھ کرو۔

شکر کیسے ادا ہو؟

﴿7769﴾... سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! میں تیرا شکر کس طرح ادا کروں؟ حالانکہ چھوٹی سے چھوٹی نعمت جو تو نے مجھے عطا کی، میرے

تمام اَعمال بھی اس کے برابر نہیں ہوسکتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: "اے موسیٰ! اب تم نے میرا شکر ادا کر دیا۔"

﴿7770﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! میں کس طرح تیرا شکر ادا کروں؟ حالانکہ میں شکر بجالانے تک بھی تیری ہی نعمت کے ذریعے پہنچتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی نازل فرمائی: اے داوٗد! کیا تم نہیں جانتے کہ تم پر جو نعمتیں ہیں وہ میری جانب سے ہیں؟ عرض کی: ہاں کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: تمہاری جانب سے شکر ادا کرنے کے لئے میں اتنی ہی بات سے راضی ہوں۔

غم زدہ کو دِلاسہ دینے کی فضیلت:

﴿7771﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! جو شخص تیری رضا کی خاطر کسی غمگین، مصیبت زدہ کو دلاسہ دے اس کی کیا جزا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: جب وہ فوت ہو گا تو فرشتے اسے گھیر لیں گے اور میں اس کی روح پر رحمت نازل کروں گا۔ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: جو تیری رضا کی خاطر یتیم اور بیوہ کا سہارا بنے اس کی کیا جزا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں اس کے چہرے کو آگ پر حرام کر دوں گا اور فَزَعِ اَکبر (قیامت) کے دن اُسے اَمان دوں گا۔

خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت:

﴿7772﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! جو تیرے خوف سے اس قدر روئے کہ اس کے آنسو چہرے پر بہنے لگے اس کی کیا جزا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں اس کے چہرے کو آگ پر حرام کر دوں گا اور فَزَعِ اَکبر (قیامت) کے دن اسے امان دوں گا۔

خطاکاروں کو بشارت:

﴿7773﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی جانب وحی بھیجی کہ "اے داوٗد! میرے صدیق بندوں کو خبر دار کر دو کہ وہ خود پر فخر نہ کریں اور اپنے اعمال پر بھروسا

نہ کریں کیونکہ اگر میں نے اپنے کسی بھی بندے کو حساب وکتاب کے لئے کھڑا کر دیا اور عدل کے مطابق فیصلہ کر دیا تو وہ میرے عذاب کا مستحق ہو جائے گا جبکہ میں اس پر ظلم کرنے والا بھی نہیں ہوں گا۔ تم خطاکاروں کو بشارت دے دو کہ کوئی گناہ میرے آگے اتنا بڑا نہیں ہو سکتا کہ میں اسے بخش نہ سکوں اور اس سے درگزر نہ کر سکوں۔“

بخشش کے سبب دنیا و آخرت کا سنورنا:

﴿7774﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک مُنادی کو لوگوں کو جمع کرنے کے لئے کہا۔ لوگ اس خیال سے نکلنے لگے کہ آج کوئی وعظ و نصیحت، اصلاح اور دعا ہو گی لیکن جب حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام تشریف فرما ہوئے تو فقط یہ دعا کی: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری مغفرت فرما۔“ اور تشریف لے گئے۔ بعد میں آنے والوں نے پہلے پہنچے والوں سے پوچھا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ انہوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے فقط ایک دعا کی اور تشریف لے گئے۔ بعد میں آنے والوں نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! ہم تو اس اُمید پر تھے کہ آج عبادت، دعا، وعظ و نصیحت اور اصلاح ہو گی مگر حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے تو فقط ایک دعا ہی مانگی اور تشریف لے گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ تمہاری قوم نے تمہاری دعا کو قلیل سمجھا، اب انھیں میری طرف سے یہ خبر پہنچا دو کہ میں جسے بخش دیتا ہوں اس کی دنیا و آخرت کو بھی سنوار دیتا ہوں۔

قابل رشک:

﴿7775﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا ارشاد ہے کہ میں نے مخلوق میں غور و فکر کیا تو جسے پیدا نہیں کیا گیا وہ میرے نزدیک پیدا ہونے والے سے زیادہ قابلِ رشک ہے۔

دنیا کے طالب نہ آخرت کے:

﴿7776﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا: میں تمہیں سچ بات بتاتا ہوں کہ تم دنیا کے طالب ہو نہ آخرت کے۔ حواریوں نے عرض کی: اے رسولِ خدا! اس بات کی وضاحت فرما دیجئے کیونکہ ہمارا تو یہی خیال ہے کہ ہم دونوں میں سے کسی ایک کے طالب ضرور

ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم دنیا کے طالب ہوتے تو اس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتے جس کے قبضۂ قدرت میں دنیا کے خزانے ہیں اور وہ تمہیں خزانے عطا فرما دیتا اور اگر تم آخرت کے طالب ہوتے تو اس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتے جو آخرت کا مالک ہے پس وہ تمہیں آخرت عطا فرما دیتا لیکن تم نہ تو دنیا کے طالب ہوئے اور نہ آخرت کے۔

تین انمول نصیحتیں:

﴿7777﴾ حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حواریوں کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو نہ کیا کرو کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں کیونکہ سخت دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دور ہوتے ہیں اور اس بات کا تمہیں علم نہیں۔ لوگوں کے گناہوں کی طرف مت دیکھا کرو جیسے تم ہی ربّ ہو بلکہ خود کو بندہ سمجھتے ہوئے اپنے گناہوں کو دیکھا کرو۔ لوگ دو طرح کے ہیں: (۱)... مصیبت زدہ اور (۲)... امن و عافیت والے۔ پس مصیبت زدہ اپنے مصائب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رحم طلب کریں اور عافیت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کریں۔

دعا سے عذاب ٹل گیا:

﴿7778﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم پر آثارِ عذاب نمودار ہوئے اور ان کے سروں پر رات کی تاریکی کی طرح سیاہ بدلیاں چھانے لگیں تو آپ کی قوم کے سمجھدار لوگ اپنے ایک باقی بچ جانے والے بوڑھے عالِم صاحب کے پاس گئے اور عرض کی: جو ہم پر نازل ہونے والا ہے وہ آپ کے سامنے ہے لہٰذا آپ ہمیں کوئی دعا تعلیم فرمایئے تاکہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں اور وہ اس دعا کے سبب جلد ہم سے عذاب دور فرما دے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پڑھو: ''یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ وَیَا حَیُّ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَیَا حَیُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے اس وقت بھی زندہ رہنے والے! جب کوئی زندہ نہ تھا، اے وہ زندہ ذات! جو مردوں کو زندہ کرتی ہے اور اے زندہ ذات! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' جب انہوں نے یہ پڑھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے عذاب دور فرما دیا۔

آخری زمانے کی ایک بُری قوم:

﴿7779﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں

میری جان ہے، ضرور آخری زمانے میں ایک ایسی قوم ہوگی جن کی زبانیں میٹھی، دل خشک اور بنجر، عمریں کم اور اخلاق بُرے ہوں گے، ان کے مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے بدفعلی کریں گی اور یہ قسم قسم کی جھوٹی باتیں سیکھیں گے۔ جب ایسا ہو جائے تو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کا انتظار کرنا۔

بھیڑیوں جیسے دل:

﴿7780﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایسے زمانے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جس میں بڑی عمر والے امید رکھیں گے، بچے مَر رہے ہوں گے اور آزاد لوگ غلامی کی زندگی بسر کریں گے۔ ایسے زمانے میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو امید رکھیں گے اور خوف نہیں کھائیں گے اور دعا کریں گے مگر ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔ اس وقت ایسے بھی لوگ ہوں گے جن کے دل بھیڑیوں کی طرح ہوں گے اور وہ کسی پر رحم نہیں کھائیں گے۔

گناہوں کے باعث ظالم حکمرانوں کا تسلط:

﴿7781﴾... سیِّدُنا ابو جَلْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں پر گناہوں کے سبب ظالم حکمران مقرر ہوتے ہیں۔

سیِّدُنا ابو جَلْد جَیلان بن فَروہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ابو جَلْد جیلان بن فروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا مَعقِل بن یَسار اور دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کیں۔

آخری زمانے کے بگڑے ہوئے لوگ:

﴿7782﴾... حضرت سیِّدُنا مَعقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک اس اُمّت کے سینوں میں قرآن مجید اس طرح پُرانا نہ ہو جائے جس طرح لباس پُرانا ہو جاتا ہے اور انہیں قرآن مجید کے علاوہ دیگر چیزیں اچھی لگنے لگیں۔ اس وقت ان کا ہر کام نفسانی خواہشات کے پیشِ نظر ہوگا اور ان میں خوفِ خدا نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ اگر ان سے حقوق اللہ میں کوتاہی ہوگی تو ان کا نفس (جھوٹی) اُمیدیں دلائے گا اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کی

طرف ان کا ہاتھ بڑھے گا تو ان کا نفس ان سے کہے گا: مجھے امید ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ درگزر فرمائے گا۔ یہ لوگ بھیڑیئے جیسے دل پر بھیڑ کے لباس پہنیں گے اور مُداہِن ان کے نزدیک اچھے ہوں گے۔ کسی نے پوچھا: مُداہن کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو نیکی کی دعوت دیں نہ برائی سے منع کریں۔[1]

حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑھاپے سے عبرت حاصل کرنے والے اور موت کی تیاری کرنے والے تھے۔

سلطان کے پاس نہ گئے:

﴿7783﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد المجید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عمامہ شریف باندھا اور سلطان کی طرف جانے کا ارادہ کیا پھر عمامہ شریف کھول کر فرمانے لگے: کیا اس بڑھاپے میں سلطان کے پاس جاؤں؟

توبہ کرنے والے مومن کی مثال:

﴿7784﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک پرندہ جس کے پروں میں موتی و یاقوت جُڑے تھے اور وہ سب پرندوں سے بڑھ کر حسین تھا آکر ان کے سامنے لوٹ پوٹ ہونے لگا جس سے اُس کی کھال اُتر گئی اور وہ انتہائی بدصورت سرخ گنجا معلوم ہونے لگا پھر وہ ایک نالے کے پاس آیا اور اس کی کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہونے لگا جس کی وجہ سے سیاہ اور مزید بدصورت ہو گیا اس کے بعد وہ بہتے پانی کے قریب آیا اور اس میں نہایا پھر اپنی کھال کی طرف لوٹا اور اسے پہن لیا تو اس کا حُسن وجمال لوٹ آیا۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ پرندہ

1 ...معجم الصحابۃ للبغوی، عبد اللہ بن یسار المزنی، ۴/۳۰۵، حدیث: ۱۷۶۰

مسند حارث، کتاب الفتن، باب فیمن لا یامر بمعروف ولا ینھی عن منکر، ۲/۷۶۷، حدیث: ۷۶۸

تمہاری طرف نشانی بنا کر بھیجا گیا ہے کہ مومن کی مثال اس پرندے کی طرح ہے جب وہ گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے تو اس سے اس کا حُسن و جمال چلا جاتا ہے پھر جب وہ توبہ کرتا ہے تو اس کا حُسن و جمال لوٹ آتا ہے۔

یہ روایت حضرت سیِّدُنا حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے مروی ہے جبکہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے مروی یہی روایت کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ حضرت سیِّدُنا شہر بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے واسطے سے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بھی ہے۔

پہنچی وہیں خاک جہاں کا خمیر تھا:

﴿7785﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ملک الموت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دوست تھے۔ ایک دن آپ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے چچازاد بھائی بھی ان کے پاس تھے۔ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام انہیں غور سے دیکھنے لگے پھر چلے گئے تو چچازاد نے پوچھا: یہ کون تھے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔ کہا: انہوں نے مجھے اس طرح دیکھا ہے کہ مجھے ڈر لگنے لگا ہے لہٰذا آپ ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہند کی سرزمین پر پہنچا دے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ہوا کو حکم دیا تو اس نے اسے ہند پہنچا دیا۔ جب ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ آئے تو حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے کہا: میرے چچازاد بھائی نے بتایا کہ تم نے اسے غور سے دیکھ کر ڈرا دیا ہے، چنانچہ اس نے مجھے کہا: ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِند پہنچا دے۔ میں نے ہوا کو حکم دیا تو اس نے اسے ہند پہنچا دیا۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: مجھے حکم ملا تھا کہ اس کی روح ہند میں قبض کروں اور اب میں اس کی روح قبض کر چکا ہوں۔

جنت میں طٰہٰ اور یٰس کی تلاوت:

﴿7786﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہل جنت سے سورۂ طٰہٰ اور یٰس کے علاوہ دیگر قرآن کی تلاوت اٹھالی جائے گی۔

﴿7787﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے اور

جنت کا ہر درخت اسی سے ہے، اس کی شاخیں جنتی دیواروں کے پیچھے سے دکھائی دیتی ہیں۔

﴿7788﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: کہا گیا ہے کہ جب کھانے میں چار چیزیں جمع ہو جائیں تو اس کی شان ہر طرح سے کامل ہو جاتی ہے۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں: (۱)...جب اس کی بنیاد حلال ہو (۲)...اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیا گیا ہو (۳)... زیادہ لوگوں نے کھایا ہو اور (۴)... کھانے سے فراغت کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا گیا ہو۔

دنیا مَلَکُ المَوت عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے ہے:

﴿7789﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مَلَکُ المَوت عَلَیْہِ السَّلَام بیٹھے ہوئے ہیں اور ساری دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے سامنے ہے اور وہ لوح (تختی) جس میں انسانوں کی عُمریں درج ہیں وہ ان کے ہاتھوں میں ہے، مُعاوِن فرشتے سامنے کھڑے ہیں، حضرت سیِّدُنا مَلَکُ المَوت عَلَیْہِ السَّلَام نظر جمائے اس تختی کو دیکھ رہے ہیں جیسے ہی کسی بندے کا وقت پورا ہوتا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی روح قبض کر لو۔

﴿7790﴾... حضرت سیِّدُنا حَفْص بن حُمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ (پ۲۷، الطور: ۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور سلگائے ہوئے سمندر کی (قسم)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: سمندر تنور کی طرح ہو جائیں گے۔

ساتوں سمندر انگوٹھے کے گڑھے میں:

﴿7791﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا نام "صدیق" ہے۔ دنیا کے ساتوں سمندر اس کے انگوٹھے کے گڑھے میں ہیں۔

قیامت کا منظر:

﴿7792﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو زمین کھینچ کر چمڑے کی طرح دَراز ہو جائے گی پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ زمین سے انسانوں اور جنوں کو جمع فرمائے گا جو زمین پر

اپنی صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں گے پھر آسمان والے اُتریں گے جن کی تعداد زمین والوں کے برابر ہو گی اور ان کے ساتھ اتنے ہی جن وانس کی تعداد کے برابر مزید اتریں گے پھر یہ سب صفیں بنالیں گے حتّٰی کہ جب یہ اہل زمین کے قریب ہو جائیں گے تو ان کے نورانی چہروں کے سبب زمین روشن ہو جائے گی اور اہل زمین سجدے میں گر جائیں گے پھر اپنی صفوں میں آکر کھڑے ہو جائیں گے اس کے بعد ساتوں آسمانوں سے ان سب کی تعداد سے دُگنی مخلوق اُترے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ (پ۲۹، الحاقة:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔

فرشتے اسے کندھوں پر اپنے ہاتھوں کے ذریعے عزت اور حسن وجمال کے ساتھ اٹھائے ہوئے ہوں گے حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرسی پر اپنی شان کے لائق جلوہ گر ہو گا اور ارشاد فرمائے گا:

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ (پ۲۴، المؤمن:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: آج کس کی بادشاہی ہے۔

کوئی جواب نہ دے گا پھر خود ہی فرمائے گا:

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ (پ۲۴، المؤمن:۱۶، ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ایک اللہ سب پر غالب کی آج ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے گی آج کسی پر زیادتی نہیں بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

بلاحساب و کتاب جنت میں جانے والے:

﴿7793﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشَب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہو گا تو زمین کھنچ کر چمڑے کی طرح دراز ہو جائے گی اور اس کی وسعت میں اتنا اتنا اضافہ ہو جائے گا۔ انسانوں اور جنوں میں سے تمام مخلوق کو ایک چٹیل میدان میں جمع کر دیا جائے گا۔ پھر ماقبل پوری حدیث ذکر کی اور یہ بھی بیان فرمایا: پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: ”عنقریب تم اہل فضل کو جان لوگے۔“ حکم ہو گا: وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جو ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے والے ہیں۔ یہ سن کر ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے والے اُٹھیں گے اور جنت

کی طرف چل دیں گے۔ پھر دوبارہ پکارنے والا پکارے گا: ”عنقریب تم اہل فضل کو جان لوگے۔“ پھر حکم ہوگا کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے متعلق قرآن مجید میں ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوۡبُهُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ ترجمۂ کنزالایمان: اُن کی کروٹیں جُدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے۔ (پ۲۱، السجدۃ: ۱۶)

پس وہ تہجد گزار اُٹھ کھڑے ہوں گے اور جلدی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے۔ پھر پکارنے والا پکارے گا: ”عنقریب تم اہلِ فضل کو جان لوگے۔“ حکم ہوگا کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے متعلق قرآن مجید میں ہے:

لَا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ترجمۂ کنزالایمان: جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد سے۔ (پ۱۸، النور: ۳۷)

پس وہ لوگ اُٹھیں گے اور جنت کی طرف چل دیں گے۔

﴿7794﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی جب لوگوں سے کوئی بات کرتا ہے تو وہ اس کے دل سے نکل کر لوگوں کے دلوں تک پہنچ جاتی ہے۔

بُری نیت سے علم حاصل کرنے کی ممانعت:

﴿7795﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹا! علم اس لئے حاصل مت کرنا کہ اس کے ذریعے علما کے ساتھ مقابلہ کرو، بیوقوفوں سے جھگڑتے پھرو اور محفلوں میں خود کو نمایاں کرنے لگو نیز علم سے بے رغبت ہو کر جہالت کی طرف راغب ہوتے ہوئے علم کو ترک مت کرنا۔ جب تم ایسی محفل دیکھو جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا جا رہا ہے تو اس میں بیٹھ جاؤ کیونکہ اگر تم عالم ہو گے تو تمہارا علم تمہیں نفع دے گا اور اگر تم جاہل ہو گے تو وہ تمہیں علم سکھائیں گے، ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحمت نازل فرمائے اور اس میں سے تمہیں بھی کچھ نصیب ہو جائے اور جب تم ایسی محفل دیکھو جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہیں کیا جا رہا تو اس میں مت بیٹھو کیونکہ اگر تم عالِم ہو گے تو تمہارا علم تمہیں نفع نہ دے گا اور اگر تم جاہل ہو گے تو وہ تمہاری جہالت میں مزید اضافہ کر دیں گے نیز ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر غضب فرمائے تو تم بھی اس غضب میں ان کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

ہابیل کے قتل پر اشعار:

﴿7796﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے (قابیل) نے اپنے بھائی (سیِّدُنا ہابیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو قتل کر دیا تو حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ اشعار کہے:

تَغَیَّرَتِ الْبِلَادُ وَمَنْ عَلَیْهَا فَوَجْهُ الْاَرْضِ مُغْبَرٌّ قَبِیْحٌ

تَغَیَّرَ کُلُّ ذِیْ طَعْمٍ وَلَوْنٍ وَقَلَّ بَشَاشَۃُ الْوَجْهِ الْمَلِیْحِ

ترجمہ: شہر اور اس میں رہنے والے بدل گئے اور روئے زمین غبار آلود اور بدصورت ہو گئی۔ ہر ذائقہ اور رنگ بدل گیا اور خوبصورت چہرے کی مسرت کم ہو گئی۔

صغیرہ گناہ بھی جہنم میں ڈال سکتے ہیں:

﴿7797﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں ایک شخص آیا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے خواب میں ایک طویلُ القامت شخص دیکھا جس کا سر آسمانوں کو چھونے کے قریب تھا، اُس نے مجھ سے کہا: کیا تم مجھ سے کشتی کرو گے؟ میں نے اس کی بات مان لی اور اس سے کُشتی کرکے اسے پچھاڑ دیا پھر میرے سامنے ایسا شخص آیا کہ پھونک ماروں تو اُڑ جائے، اس نے مجھ سے کہا: مجھ سے کشتی کرو گے؟ میں نے کہا: میں نے اس شخص کو کشتی میں پچھاڑا ہے جس کا سر (طویلُ القامت ہونے کے باعث) دکھائی نہیں دے رہا تھا پھر تو کیا چیز ہے؟ میں تجھ سے نہیں لڑتا۔ اُس نے مجھے پکڑا اور مجھے اٹھا کر آگ میں ڈال دیا۔ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ لمبا اور عظیم شخص جو تجھ سے ڈر گیا اور اس کے خلاف تیری مدد کی گئی وہ تیرے کبیرہ گناہ ہیں جبکہ چھوٹا شخص تیرے صغیرہ گناہ ہیں لہٰذا تو اس بات سے بچ کہ صغیرہ گناہ تجھے جہنم میں ڈال دیں۔

حقیقی بندۂ مؤمن:

﴿7798﴾... حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے: اے جبرئیل! میرا بندہ (عبادت کی) جو حلاوت اپنے دل میں محسوس کرتا ہے اُسے ختم کر دو۔ تو بندۂ مومن غمگین ہو کر اپنی سابقہ حالت کو تلاش کرنے لگتا ہے،

اُسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا اس پر اس سے بڑی مصیبت کبھی نہیں اُتری۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حالت پر نظر رحمت فرماتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے: اے جبرئیل! میرے بندے کے قلب پر وہ چیز لوٹا دو جو تم نے ختم کردی تھی، میں نے اپنے بندے کو آزمالیا اور اسے سچا پایا، میں بہت جلد اپنی طرف سے اس میں اضافہ کروں گا اور اگر بندہ جھوٹا ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں نہ اس کی کوئی قدر ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی پروا کی جاتی ہے۔

غَسّاق نامی جہنم کی وادی:

﴿7799﴾... حضرت سیِّدُنا شہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: دوزخ میں غَسّاق نامی ایک وادی ہے جس میں 330 گھاٹیاں ہیں۔ ہر گھاٹی میں 330 محل ہیں۔ ہر محل میں 330 کمرے ہیں اور ہر کمرے میں چار گوشے ہیں۔ ہر گوشے میں اژدہے ہیں اور ہر اژدہے کے سر پر 330 بچھو ہیں اور ہر بچھو کے 330 زہریلے ڈنک ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بچھو بھی تمام جہنمیوں کو ڈنک مارے تو سب کو اس کا زہر کافی ہو۔ ہم اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں۔

سیِّدُنا شَہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرت سیِّدُنا ابن عباس، حضرت سیِّدُنا ابن عمر، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کیں۔

باندی کا اپنے مالک کو جننا:

﴿7800﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم ننگے بدن، ننگے پیر رہنے والوں اور بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے[1] اور باندی کا اپنے مالک اور مالکن کو جننا بھی قیامت کی نشانی ہے[2]۔[3]

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 26** پر اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی دنیا میں ایسا انقلاب آوے گا کہ ذلیل لوگ عزت والے بن جائیں گے اور عزیز لوگ ذلیل ہو جائیں گے جیسا آج دیکھا جارہا ہے۔ سکندر ذوالقرنین نے حکم دیا تھا کہ کوئی پیشہ ور اپنا موروثی پیشہ نہیں چھوڑ سکتا تاکہ عالَم کا نظام نہ بگڑ جائے۔ (اشعۃ اللمعات) معلوم ہوا کہ کمینوں کا اپنا پیشہ چھوڑ کر اونچا بن جانا علامت قیامت ہے۔ اور اس سے نظام عالم کی تباہی ہے۔

2... یعنی اولاد نافرمان ہو گی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسا کوئی لونڈی سے تو گویا ماں اپنے مالک کو جنے گی، اس کی اور بھی تفسیریں ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۲۶)

3... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام... الخ، ص۲۱ تا ۲۳، حدیث: ۸، ۹۔ مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۳۵۱، حدیث: ۹۱۳۹

اوجِ ثُریّا سے بھی علم لینے والے:

﴿7801﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اگر علم ثُرَیّا ستارے کے پاس بھی ہوتا تو اہلِ فارس کے کچھ لوگ اسے ضرور حاصل کر لیتے[1]۔"[2]

دُبّاء اور نقیر:

﴿7802﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُبّاء اور نَقیر کے برتنوں میں نبیذ[3] پینے سے منع فرمایا[4] تو اس پر ایک مسلمان شخص نے کھڑے ہو کر کہا: کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس کوئی اور برتن نہیں۔ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر نبیذ تمہیں خوشگوار محسوس ہو تو پی لیا کرو اور اگر گندی لگے تو چھوڑ دو، تم میں سے ہر شخص اپنا حساب دے گا اور میری ذمہ داری اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم پہنچانا ہے۔[5]

اہلِ جنت کے سردار، قائدین اور نمائندے:

﴿7803﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ انبیا اور مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام اہلِ

1... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۱۷۵، حدیث: ۳۲۷۲

مسند احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/۱۵۴، حدیث: ۷۹۵۵

2... حضرت سیِّدُنا امام جلال الدین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس حدیث سے مراد حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ (الخیرات الحسان، ص ۲۳، ۲۴)

3... نبیذ: وہ مشروب جس میں کھجوریں ڈالی جائیں جس سے پانی میٹھا ہو جائے مگر اعضاء کو سست کرنے والا اور نشہ آور نہ ہو۔ وگرنہ اس کا پینا حرام ہے۔ (الفتاوی الخانیة، ۱/ ۹)

4... یہ شراب کے برتنوں کا ذکر ہے، اہلِ عرب شراب کے بڑے عادی تھے، پختہ کدّو جو لمبا ہوتا ہے اسے کُھکّھل کر لیا جاتا تھا، اس سے جگ کا کام لیا جاتا اور وہ اسے دُبّاء کہتے تھے۔ موٹے درخت کی جڑ کھکھل کر کے زمین میں گاڑ دیتے اس میں زیادہ شراب رکھتے، اسے "نَقیر" کہتے۔ جب اسلام میں شراب حرام کی گئی تو شراب بنانے، رکھنے، پینے کے برتنوں کا استعمال بھی حرام کر دیا گیا اور فرمایا گیا کہ ان برتنوں میں دودھ، پانی، نبیذ اور کوئی مشروب بھی نہ پیو، نہ رکھو تاکہ یہ برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آئے اور لوگ پھر سے شراب نہ پینے لگیں، بعد میں برتنوں کی ممانعت کی حدیث منسوخ ہو گئی۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۸۳ ملتقطاً)

5... مسند احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/۲۷۲، حدیث: ۸۶۶۴۔ الضعفاء للعقیلی، رقم ۱۰۰۱، عبد الحمید، ۳/ ۷۹۹

جنت کے سردار، شُہدا اہلِ جنت کے قائدین اور حاملینِ قرآن (یعنی قرآن کی تلاوت اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے) اہلِ جنت کے عُرفاء (یعنی غیر قراء جنتیوں کے نمائندے) ہوں گے۔[1]

﴿7804﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت سب سے بُرے مقام والا وہ ہو گا جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر برباد کر ڈالی۔[2]

حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کفن:

﴿7805﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں دو سفید کپڑے اور ایک مقام حِبَرہ کی چادر تھی[3]۔[4]

قومِ نوح اور عاد پر سخت عذاب:

﴿7806﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمان سے پانی کا ایک چُلّو بھی نازل فرمایا تو ایک مقررہ وزن کے ساتھ اور ایک مٹھی ہوا بھی بھیجی تو ایک مقررہ مقدار کے ساتھ البتہ قومِ نوح اور قومِ عاد پر عذاب والے دن معاملہ یکسر مختلف تھا کیونکہ طوفانِ نوح والے دن پانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اپنے اوپر مامور فرشتوں پر اس قدر غالب آگیا کہ ان کے لئے اس پر قابو پانے کی کوئی راہ نہ رہی پھر حُضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾ (پ۲۹، الحاقة:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جب پانی نے سر اٹھایا تھا ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کیا۔

اور قومِ عاد کی تباہی کے وقت ہوا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اپنے اوپر مامور فرشتوں پر اس قدر غالب آگئی کہ

1... دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی ختم القرآن، ۲/۵۶۱، حدیث: ۳۴۸۴۔ طبقات المحدثین لابی الشیخ، ۳/۵۹۵، حدیث: ۷۴۱

2... مسند طیالسی، شھر بن حوشب عن ابی ھریرۃ، ص۳۱۶، حدیث: ۲۳۹۸، "شر" بدلہ "اسوا"

3... یمن کے تیار کردہ کپڑوں میں سے ایک قسم کے سوتی کپڑے کا نام حبرہ ہے ح کے کسرہ سے، یہ بہترین قسم کا کپڑا ہوتا ہے، سادہ سفید بھی ہوتا ہے اور سبز و سرخ دھاری والا بھی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۹۱)

4... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۲۰۴، حدیث: ۱۴۶۹

طبقات ابن سعد، ذکر من قال کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۲/۲۱۷

ان کے لئے اس پر کوئی راہ نہ رہی پھر حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

بِرِیۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِیَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَیۡهِمۡ سَبۡعَ لَیَالٍ (پ٢٩، الحاقة: ٦، ٧) ترجمۂ کنزالایمان: (ہلاک کئے گئے) نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگادی سات راتیں۔[1]

عظمتِ خُداوندی کی ایک مثال:

﴿7807﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک بار صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: تم کس لئے جمع ہوئے ہو؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے اور اس کی عظمت میں غوروفکر کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس کی عظمت کے بارے میں کچھ نہ بتاؤں؟ سب نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: حاملینِ عرش میں سے ایک فرشتے کا نام اِسرافیل ہے۔ عرش کے کناروں میں سے ایک کنارہ اس کے کندھوں پر ہے، اس کے قدم زمین کی نچلی سطح پر ہیں اور اس کا سَر ساتویں آسمان سے اوپر ہے اور تمہارے ربّ کی اس جیسی اور بھی مخلوق ہے۔[2]

قریشی عورتوں کی دو اچھی صفات:

﴿7808﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی قوم کی سَوْدَہ[3] نامی ایک خاتون کو پیغامِ نکاح بھیجا جن کے فوت شدہ شوہر سے پانچ چھ بچے تھے۔ (انہوں نے معذرت کی تو) حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: مجھ سے نکاح کرنے سے تمہیں کون سی چیز روک رہی ہے؟ عرض کی: یانَبِیَّ اللہ بخدا! مجھے آپ سے کوئی چیز نہیں روکتی بلکہ آپ تو ساری مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ بس مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ بچے صبح شام آپ کے سرہانے روتے رہیں۔

1... العظمة، ذکر الریاح، ص ٢٧٢، حدیث: ٨٠٦ بتغیر قلیل

2... العظمة، ذکر حملة العرش وعظم خلقهم، ص ١٧٠، حدیث: ٤٧٩

3... حضرت سیِّدُنا امام عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ اُمّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا سودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نہیں ہیں بلکہ کوئی اور ہیں۔ (عمدة القاری، ١٤/٣٧٨، تحت الحدیث: ٥٣٦٥)

حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کے علاوہ تو کوئی بات نہیں۔ عرض کی: جی نہیں۔ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رَحم فرمائے، اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں قریش کی وہ عورتیں سب سے بہترین ہیں جو بچوں پر بچپن میں بہت مہربان اور ان کے پاس جو شوہر کا مال ہے اس کی بہترین محافظ ہیں۔[1]

﴿7809﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوحہ والی ہو[2]۔[3]

ہجرت کے بعد ہجرت:

﴿7810﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حُضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہو گی اور لوگ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی جائے ہجرت (شام) کی طرف ہجرت کریں گے اور زمین میں بُرے لوگ رہ جائیں گے جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گا اور انہیں ان کی سرزمین پھینک دے گی اور آگ انہیں بندروں اور سؤروں کے ساتھ جمع کرے گی۔ وہ آگ ان کے ساتھ وہیں رات گزارے گی اور جہاں قیلولہ کریں گے وہ بھی وہیں قیلولہ کرے گی جو پیچھے رہ جائے گا اسے اپنی لپیٹ میں لے لی گی۔[4]

1... بخاری، کتاب النفقات، باب حفظ المراۃ زوجہا فی ذات یدہ والنفقۃ، ۳/۵۱۶، حدیث: ۵۳۶۵
مسند احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/۶۸۳، حدیث: ۲۹۲۶

2... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 515** پر اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اگر میت کے ساتھ رونے پیٹنے والی ہو وہاں نہ جائے جیسا کہ بعض جگہ رواج ہے کہ میت کے ساتھ قبرستان تک روتی پیٹتی عورتیں جاتی ہیں اور اگر یہ عورتیں میت سے دور ہوں تو عالِم شیخ اور بزرگانِ دین تو اس میں شرکت نہ کریں عوام کرسکتے ہیں، جیسے کہ دعوتِ ولیمہ میں اگر دستر خوان پر ناچ گانا ہے تو وہاں کوئی نہ جائے اور اگر وہاں سے دُور ہے تو مشائخ کرام و علماء عظام نہ جائیں تاکہ صاحب خانہ اس سے توبہ کرے عوام جاسکتے ہیں، لہذا یہ حدیث اس فقہی مسئلہ کے خلاف نہیں کہ نوحہ گر کی وجہ سے میت کے کفن دفن میں شرکت کو نہ چھوڑو کیونکہ وہ حکم عوام کے لیے اور یہ حدیث خواص کے لیے۔

3... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب فی النہی عن النیاحۃ، ۲/۲۵۸، حدیث: ۱۵۸۳

4... کتاب الفتن، فی النار التی تحشر الی الشام، الجزء السابع، ۲/۶۳۲، حدیث: ۱۷۶۷

خالق کی شان سب سے عظیم ہے:

﴿7811﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سَلَام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں غور و فکر کر رہے تھے۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: کس چیز میں غور و فکر کر رہے ہو؟ سب نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت کے بارے میں غور و فکر کر رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں غور و فکر نہ کرو بلکہ اس کی مخلوق کے بارے میں غور و فکر کرو کہ ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں جبکہ اس کا سر ساتویں آسمان سے بھی اوپر ہے۔ اس کے قدم اور گھٹنوں کے درمیان چھ سو سال کا فاصلہ ہے جبکہ ٹخنوں اور تلووں کے درمیان بھی چھ سو سال کا فاصلہ ہے اور خالق کی شان تو مخلوق سے بہت عظیم تر ہے۔[1]

جہنم سے آزادی:

﴿7812﴾... حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حُضور سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کر دے۔[2]

آگ کے کنگن:

﴿7813﴾... حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بیعت کے لئے سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئی اور جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”اے اسماء! انہیں اُتار کر پھینک دو! کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتی ہو کہ (اگر تم نے ان کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو بروز قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے گا۔“ میں نے کنگن اُتار کر ڈال دیئے[3] اور

1... العظمۃ، باب الامر بالتفکر فی... الخ، ص ۲۲، حدیث: ۲۱، نحوہ

2... معجم کبیر، ۲۴/ ۱۷۵، ۱۷۶، حدیث: ۴۴۲، ۴۴۳

3... آپ نے یہ کنگن صدقے کی نیت سے ڈالے تھے جیسا کہ مراٰۃ المناجیح میں بحوالہ ابوداود ونسائی اسی مفہوم کی ایک حدیث ...

میں نہیں جانتی کہ انہیں کس نے اٹھایا؟[1]

حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وعظ کرنے، عذابِ الٰہی سے ڈرانے، نصیحت کرنے اور خوشخبری دینے والے تھے۔

﴿7814﴾... حضرت سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک جہنم ہر روز دو مرتبہ چنگھاڑتا ہے جسے جن اور انسان کے علاوہ ہر مخلوق سنتی ہے اور ان ہی دونوں پر حساب اور عذاب کا معاملہ ہے۔

جہنمی تحفہ:

﴿7815﴾... حضرت سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کو جہنم کے پاس لا کر کہا جائے گا: ٹھہرو تاکہ ہم تمہیں تحفہ دیں پھر اس کے پاس نہایت زہریلے سانپوں کے زہر کا پیالہ لایا جائے گا۔ جب وہ پیالہ اس کے منہ کے قریب ہوگا تو گوشت اور ہڈیوں کو الگ الگ کر دے گا۔

طالب بخشش کی مغفرت:

﴿17-7816﴾... حضرت سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جو گناہوں میں مبتلا رہتا تھا۔ ایک دن اکیلے سفر پر نکلا تو اپنے گزشتہ گناہوں پر غور و فکر کرتے ہوئے ربِّ کریم کی بارگاہ میں عرض کرنے لگا: "اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے بخشش کا طلبگار ہوں۔" اسی حالت میں اسے موت آگئی اور اسے بخش دیا گیا۔

......میں ہے: ایک عورت اپنی لڑکی کو لے کر حاضر بارگاہ نبوی ہوئی جس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے تو فرمایا کہ کیا ان کی زکوۃ دیتی ہو عرض کیا نہیں فرمایا کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ کل تم کو دوزخ میں آگ کے کنگن پہنائے جائیں تو اس نے فوراً کنگن اتار کر حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف پھینک دیئے اور بولی یہ اللہ رسول کے لیے صدقہ ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۹)

[1]...مسند احمد، حدیث اسماء ابنۃ یزید، ۱۰/ ۴۳۴، حدیث: ۲۷۶۳۴

بختی اونٹوں کی مثل جنتی پرندے:

﴿7818﴾... حضرت سیِّدُنا حسّان بن ابواَشْرَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ”طُوبٰی“ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: طُوبٰی ایک جنتی درخت ہے۔ جنت میں کوئی محل والا ایسا نہیں ہو گا جس میں اس کی شاخوں میں سے کسی کا سایہ اس تک نہ پہنچتا ہو۔ اس درخت میں قسم قسم کے پھل ہیں اور اس پر بختی اونٹوں کی مثل پرندے بیٹھے ہوں گے۔ جب بھی کسی جنتی کو پرندے کھانے کی خواہش ہو گی اور وہ اسے بلائے گا تو وہ پرندہ فوراً اس کے دستر خوان پر آجائے گا اور وہ جنتی اس کی ایک طرف سے خشک کیا ہوا گوشت اور دوسری طرف سے بھنا ہوا گوشت کھائے گا۔ جب وہ کھا چکا ہو گا تو وہ پہلے کی طرح پرندہ بن کر اڑ جائے گا۔

﴿7819﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک جنت میں سونے، چاندی، یاقوت اور زَبَرجَد کے محل ہیں۔ اس کے پہاڑ مشک کے اور اس کی مٹی مشک وزعفران کی ہے۔

ایک روٹی صدقہ کرنے کے سبب بخشش:

﴿7820-21﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک راہب نے کسی عبادت خانہ میں 60 سال عبادت کی۔ ایک دن اس نے بارش برستی دیکھی تو زمین کے منظر نے اسے خوب لطف اندوز کیا۔ اس نے سوچا کہ میں باہر نکل کر مَناظِر قدرت دیکھتا ہوں۔ چنانچہ وہ اپنی عبادت گاہ سے ایک روٹی لے کر نکل پڑا۔ راستے میں ایک عورت اس کے سامنے آئی اور خود کو اس پر ظاہر کیا۔ راہب اسے دیکھ کر اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکا اور اس کے ساتھ بدکاری کر بیٹھا پھر اسے موت آگئی۔ مرنے سے پہلے اس کے پاس ایک سائل آیا تو اس نے روٹی اس سائل کو دے دی۔ جب اس کی 60 سالہ عبادت کا دیگر گناہوں سے مقابلہ کیا گیا تو اس کا گناہ بڑھ گیا پھر صدقہ کی ہوئی روٹی اس کے نیک اعمال میں شامل کی گئی تو نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا اور یوں اسے بخش دیا گیا۔

﴿7822﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میرا مومن بندہ کسی آزمائش و فتنہ میں مبتلا ہو جائے گا تو میں کافر کو لوہے کی طرح اس قدر سخت بنا دیتا کہ اسے کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچتی حتّٰی کہ وہ مَر کر مجھ سے آملتا۔

سیِّدُنا مُغِیث بن سُمَی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

سب سے افضل کون؟

﴿7823﴾... حضرت سیِّدُنا مغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف سے قاضی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ ارشاد فرمایا: مَخْمُوْمُ الْقَلْب مومن اور سچی زبان والا۔ عرض کی گئی: مَخْمُوْمُ الْقَلْب سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا، ہر قسم کے گناہ، سرکشی، دھوکا دہی اور حسد سے بچنے والا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان صفات کو کون اپنا سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا سے نفرت اور آخرت سے محبت کرے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: ہم اپنے درمیان صرف حضرت سیِّدُنا رافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان صفات کا حامل پاتے ہیں۔ پھر عرض کی: کون ان صفات کو پانے میں کامیاب ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھے اَخلاق والا مسلمان۔[1]

﴿7824﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک روز میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے برابر میں فجر کی نماز پڑھی۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہمیں فجر کی نماز اجالے میں پڑھاتے تھے اس روز انہوں نے فجر اول وقت (یعنی تاریکی) میں پڑھائی۔[2] (نماز پڑھ کر)

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الورع والتقوی، ۴/۴۷۵، حدیث: ۴۲۱۶

نوادر الاصول، الاصل السادس والاربعون والمائۃ، ۱/۵۷۸، تحت الحدیث: ۸۱۹

2... احناف کے نزدیک: اسفار یعنی خوب اجالے میں فجر کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/۴۵۱) احناف کی مؤید ترمذی شریف کی یہ حدیث پاک ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "فجر کی نماز اجالے میں پڑھو اس میں عظیم ثواب ہے۔" (ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی الاسفار بالفجر، ۱/۲۰۴، حدیث: ۱۵۴)

میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض: یہ کیسی نماز ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہی نماز ہے جو ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقْتِدا میں پڑھتے تھے اور اسی طرح امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اقتدا میں پڑھتے رہے لیکن جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا گیا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُجالے میں نمازِ فجر پڑھانی شروع کر دی۔[1]

حضرت سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو بکر حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعمالِ صالحہ کی جانب جلدی کرنے والے، بُری باتوں کی مَذمَّت کرنے والے اور اچھی دعاؤں کی ترغیب دلانے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اصل میں بصرہ کے رہنے والے تھے پھر شام کی طرف منتقل ہو گئے۔

کثرت سے نیک اعمال کرنے والے:

﴿7825﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ نیک اعمال کرتے کسی اور کو نہیں دیکھا۔

﴿7826﴾... حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب نمازِ عصر ادا فرما لیتے تو مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے حتّٰی کہ سورج غروب ہو جاتا۔

﴿7827﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو رات کو طویل قیام کرتا ہے بروزِ قیامت اس کے لئے طویل قیام آسان ہو جائے گا۔

﴿7828﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی

[1]... ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الفجر، ۱/۳۷۲، حدیث: ۶۷۱۔ مسند ابی یعلی، مسند عبد اللہ بن عمر، ۵/۱۵۶، حدیث: ۵۷۲۱

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بکریاں تھیں۔ایک مرتبہ انہوں نے بکریوں کے پاس کسی کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو بکریاں چرانا چھوڑ دیا۔میں نے حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: انہوں نے کیا سنا؟ فرمایا: ایک دن اس کا ہے اور ایک دن اس کے پڑوسی کا ہوگا۔

زمین وآسمان کا فرق:

﴿7829﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک جماعت مل کر نماز ادا کرتی ہے حالانکہ ان کے درمیان زمین وآسمان جتنا فرق ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان میں ایک شخص خشوع خضوع کے ساتھ نماز میں مشغول ہوتا ہے جبکہ دوسرا اپنی نماز سے غافل ہوتا ہے۔

''قدمِ رحمٰن'' کا مطلب:

﴿7830﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سجدہ کرنے والا قدمِ رحمٰن پر سجدہ کرتا ہے۔حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''قدمِ رحمٰن'' کا مطلب قُربِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہے جیسا کہ نبی کریم رؤوف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان میں ہے: ''اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ یعنی بندہ ربّ تعالیٰ کے سب سے قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔''[1] اور اس فرمان: ''مَا تَصَدَّقَ مُتَصَدِّقٌ بِطَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا طَیِّبًا اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ فقط حلال وپاکیزہ صدقہ قبول فرماتا ہے اور جب صدقہ کرنے والا حلال وپاکیزہ چیز صدقہ کرتا ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں پہنچ جاتا ہے۔''[2]

کامل ایمان:

﴿7831﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قرآن کریم میں ہے کہ ایمان عمل ہی سے کامل ہوتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود، ص۲۵۰، حدیث: ۴۸۲

2... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ... الخ، ص۵۰۶، حدیث: ۱۰۱۴، نحوہ

سنن کبریٰ للنسائی، کتاب النعوت، باب المعافاۃ والعقوبۃ، ۴/۴۱۸، حدیث: ۷۷۵۹

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۚ﴿۲﴾ (پ۹، الانفال: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔

اور باعمل ایمان والوں کو کامل مومن فرمایا گیا، چنانچہ ارشاد ہوا:

الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں۔

(پ۹، الانفال: ۳، ۴)

﴿7832﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنہیں تم اہل خیر گمان کرتے ہو آج ان میں بھی بھلائی کم ہو گئی ہے۔

﴿7833﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی شخص کا اپنے گھر والوں کے پاس نماز پڑھنا پوشیدہ عمل ہے۔

﴿7834﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس بندے سے بڑھ کر ربّ تعالٰی کا دشمن کوئی نہیں جو ذِکْرُ اللہ اور اس کے کرنے والے کو ناپسند کرے۔

﴿36-7835﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سلف صالحین عورتوں کے تذکرے اور مساجد میں فحش گوئی سے اجتناب کرتے تھے۔

﴿7837﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تین طرح کے کھانوں کا حساب نہیں ہو گا: (۱)... سحری (۲)... افطاری اور (۳)... دعوت کا کھانا۔

غیلان قدری اور سیِّدُنا ابن عَطِیَّہ:

﴿7838﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غیلان قَدَری بڑا قادِرُ الکلام شخص تھا۔ یہ ہشام بن عبد الملک کے دورِ خلافت میں ہمارے پاس آیا اور باتیں کرنے لگا اور جب اپنی باتوں سے فارغ ہوا تو

حضرت حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہنے لگا: تم نے جو باتیں مجھ سے سنیں اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے غیلان! اگرچہ میری زبان تجھے جواب دینے سے عاجز ہے مگر میرا دل تیری باتوں کا رد کر رہا ہے۔

﴿7839﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غیلان قَدَرِی سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تجھے ایسی زبان دی گئی ہے کہ ایسی ہمیں نہیں دی گئی لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ تُو جو لے کر آیا ہے وہ باطل ہے۔

بدعت کا نقصان:

﴿7840﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی بدعت کو ایجاد کرنے سے دین سے دوری ہی بڑھتی ہے اور کسی سنت کو چھوڑنے سے نفسانی خواہش کی پیروی ہی بڑھتی ہے۔

﴿7841-42﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اُمَّت اپنے دین میں بدعت ایجاد کر لیتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ انھیں اُسی قدر سنت سے محروم کر دیتا ہے اور قیامت تک انھیں اس سے محروم رکھتا ہے۔

﴿7843﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پوشیدہ دعا اعلانیہ دعا سے 70 گنا افضل ہے۔

اپنے حق میں راہب کی دعا پر اٰمین:

﴿7844﴾... حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک راہب سے ملاقات کی تو وہ راہب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے دعا کرنے لگا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اٰمین کہنے لگے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ نے اس کی دعا پر اٰمین کیوں کہی؟ فرمایا: اس اُمید پر کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے حق میں اس کی دعا قبول فرمائے گا اور اس کے اپنے حق میں اس کی دعا قبول نہیں فرمائے گا۔[1]

صبح و شام کی دعا:

﴿7845﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو حضرت حسان بن عطیہ

1... یہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقام تھا، عام آدمی کو اس کی اجازت نہیں کہ راہب سے دعا کرائے۔ (علمیہ)

یا عَبدہ بن ابو لُبابہ عَلَیۡہِمَا الرَّحۡمَہ فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جو اپنی نعمت اور فضل سے دن کو لے گیا اور رات کو آرام دہ بنا کر لے آیا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں شکر گزار بندوں میں سے بنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے آج کے روز عافیت میں رکھا، کتنے ہی آزمائش میں پڑنے والے ایسے ہیں جو میری زندگی میں گزر گئے ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میری بقیہ عمر اور آخرت میں عافیت میں رکھنا اور مجھے آگ کے عذاب سے بچانا۔ جب صبح ہوتی تو بھی ایسا ہی فرماتے البتہ یہ بھی کہتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جو دن کو بصیرت والا بنا کر لایا ہے۔

اختتامِ مجلس پر اِستغفار کرنے کی برکت:

﴿7846﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: فضول مجلس میں بیٹھنے والے لوگ جب اپنی مجلس کا اختتام استغفار پر کریں تو ان کی پوری مجلس استغفار والی لکھی جاتی ہے۔

سیِّدُنا ابن عطیہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی دعا:

﴿7847﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ الشَّیۡطَانِ وَمِنۡ شَرِّ مَا تَجۡرِیۡ بِهِ الۡاَقۡلَامُ وَاَعُوۡذُبِكَ اَنۡ تَجۡعَلَنِیۡ عِبۡرَةً لِغَیۡرِیۡ وَاَعُوۡذُبِكَ اَنۡ تَجۡعَلَ غَیۡرِیۡ اَسۡعَدَ بِمَا اٰتَیۡتَنِیۡ مِنِّیۡ وَاَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اَتَقَوَّتَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ مَعۡصِیَتِكَ عِنۡدَ ضُرٍّ یَنۡزِلُ بِیۡ وَاَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اَتَزَیَّنَ لِلنَّاسِ بِشَیۡءٍ یُّشِیۡنُنِیۡ عِنۡدَكَ وَاَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اَقُوۡلَ قَوۡلًا لَا اَبۡتَغِیۡ بِهٖ غَیۡرَ وَجۡهِكَ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ فَاِنَّكَ بِیۡ عَالِمٌ وَلَا تُعَذِّبۡنِیۡ فَاِنَّكَ عَلَیَّ قَادِرٌ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں شیطان کے شر اور اس شر سے جس پر قلم چلیں تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے مخلوق کے لئے نشانِ عبرت بنادے اور جو تو نے مجھے دیا ہے اس میں (مجھے محروم کرکے) میرے غیر کو سعادت مند بنادے۔ میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر نازل ہونے والی مصیبت کے وقت میں تیری نافرمانی سے کوئی قوت حاصل کروں۔ میں لوگوں کے لئے ایسی چیز سے مُزَیَّن ہونے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے تیری بارگاہ میں عیب دار بنادے اور میں ایسی بات کرنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس سے تیری رضا مقصود نہ ہو۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے بے شک تو میرے بارے میں خوب جانتا ہے اور مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قادر ہے۔

﴿7848﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بندہ کسی وادی سے گزرتے ہوئے جہاں اسے کوئی نہ دیکھے ہاتھ اٹھا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضور رغبت سے دعا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وادی کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے اب چاہے وہ اس وادی کو عظیم خیال کرے یا حقیر۔

پانچ چیزوں کے سبب تکمیل ایمان:

﴿7849﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پانچ چیزیں جس میں ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس میں ایمان کو کامل کر دیا ہے: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کے لئے خیر خواہی۔ (۲)...اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے محبت۔ (۳)...جو اپنے جی سے لوگوں سے راضی رہے اور ان سے تکلیف دہ چیز کو دور کرے۔ (۴)...جو ذی رحم سے صلہ رحمی کرے اور (۵)... جس کے لئے علانیہ اور پوشیدہ ذکر برابر ہو۔

حاملین عرش کیا کہتے ہیں؟

﴿7850﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی تعداد آٹھ ہے جو دلکش و نرم آواز میں ایک دوسرے کو جواب دیتے ہیں۔ ان میں سے چار کہتے ہیں: ”سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ جاننے کے باوجود بُردباری اختیار فرماتا ہے۔“ دوسرے چار کہتے ہیں: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ قدرت کے باوجود تو درگزر فرماتا ہے۔[1]

حاملین عرش کی لمبائی:

﴿7856﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عرش اُٹھانے والے فرشتوں کے قدم سب سے نچلی زمین پر اور ان کے سر ساتویں آسمان سے بھی اوپر ہیں، ان کے سینگوں کی لمبائی ان کے قد برابر ہے اور ان کے سینگوں کے اوپر عرش ہے۔

[1]... حدیث شریف میں ہے کہ حاملینِ عرش آج کل چار ہیں روزِ قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا (یوں) آٹھ ہو جائیں گے۔ (خزائن العرفان، پ۲۹، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۷۔ الحبائک فی اخبار الملائک، ص۵۷)

﴿7857﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ گُناہ کرتا ہے تو فرشتہ اسے لکھنے سے تین گھڑیوں تک رُکا رہتا ہے پھر بھی اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو لکھ لیتا ہے اور اگر توبہ کرلے تو نہیں لکھتا۔

﴿7858﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جمعہ کے دن سفر پر نکلتا ہے تو (کراماً کاتبین کی طرف سے) اس کے لئے بددعا کی جاتی ہے کہ اسے سفر میں کوئی ساتھی ملے نہ اس کی حاجت روائی کی جائے۔(1)

شانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿7859﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا: آپ کو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح بننے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ فرمایا: کیا تم مجھے اس ہستی جیسا بننے کا کہہ رہے ہو جن کی خلافت میں شیاطین کو ان کی وفات تک باندھ دیا گیا تھا۔

مسواک کرکے نماز پڑھنے کی فضیلت:

﴿7860﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسواک کرکے دو رکعت پڑھنا بغیر مسواک کئے ستر رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے۔

﴿7860﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ روایت پہنچی کہ بروز قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اے بنی آدم! میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا خاموش رہا اب تم خاموش رہو۔ آج تمہارے اعمال تم پر پڑھے جائیں گے تو جو نیکی پاؤ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرو اور جو بدی پاؤ اس پر خود کو ملامت کرو۔ یہ

---

(1)... احناف کے نزدیک جمعہ کے دن زوال (یعنی جمعہ کا وقت شروع ہو جانے) کے بعد سفر کرنا ممنوع ہے اور سفر کرنے والا اس وعید کا حق دار ٹھہرے گا۔ بہارِ شریعت میں ہے: جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادیٔ شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۷۷۶) ایک مقام پر ہے: جدھر سفر کو جائے جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن ہو اور صبح کا وقت مبارک ہے اور اہلِ جمعہ کو روزِ جمعہ قبلِ جمعہ سفر اچھا نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۵۳)

تمہارے اعمال ہی ہیں جن کا بدلہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا۔

﴿7861﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ عورتوں کی ہی وجہ سے بُرائی میں مبتلا ہوتے ہیں۔

﴿7862﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوْزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِہٖۤ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ ؕ (پ۲۲، فاطر:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب میں ہے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہر دن اور رات کا گزرنا عمر کا کم ہونا ہے۔

معاشرے میں خوف وہراس کی وجہ:

﴿7863﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جب تم مانگنے والے (حاجت مند) کی بات ان سنی کر دو گے، لمبے بال رکھو گے اور فخر کرتے ہوئے چلو گے تو میری ذات کی قسم! میں تمہارے بعض کو بعض سے خوف زدہ کر دوں گا۔

گدھے کو بُرا بھلا کہنا گناہ میں لکھ دیا گیا:

﴿7864﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص گدھے پر سوار تھا کہ اچانک اس سے گر پڑا اور گدھے کو برا بھلا کہنے لگا۔ دائیں جانب والے فرشتے نے کہا: یہ نیکی تو نہیں ہے کہ میں اسے لکھوں جبکہ بائیں جانب والے نے کہا: یہ گناہ بھی نہیں ہے کہ میں لکھوں۔ تو بائیں جانب والے فرشتے کو الہام ہوا کہ جو دائیں جانب والا فرشتہ نہ لکھے اسے تم لکھو چنانچہ اس شخص کی بات کو گناہوں میں لکھ دیا گیا۔

آٹھ قسم کے افراد پر ربّ تعالیٰ کا غضب:

﴿7865﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بروزِ قیامت آٹھ قسم کے افراد پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ غضب فرمائے گا اور یہ اس کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں گے اور انہیں دیگر مخلوق سے جدا فرما دے گا۔ وہ افراد

یہ ہیں:(۱)...سَقَّارُوْن یعنی قتل کرنے والے[1](۲)...تکبر کرنے والے یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بُلانے پر سُستی کا مظاہرہ کرنے والے(۳)...شیطان وشیطانی کاموں کی طرف بلانے پر جلدی کرنے والے(۴)...اپنی قسموں کے ذریعے اشیاء کے حقدار بننے والے اگرچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس کا حقدار نہ بنایا ہو(۵)...اپنے سینوں میں اپنے دینی بھائیوں کے لئے بغض رکھنے والے لیکن ملتے وقت ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے والے(۶)...چُغلی کھانے والے(۷)...دوستوں میں جُدائی ڈالنے والے اور(۸)...نیک لوگوں کے لئے گناہ میں مبتلا ہونے کی تمنا کرنے والے۔

مسلمانوں کی پہرہ داری کی فضیلت:

﴿7866﴾... حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے ایک رات مسلمانوں کی پہرہ داری کی تو صبح ہوتے ہی اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

فتنۂ دَجَّال سے کتنے بچیں گے؟

﴿7867﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دجال کے فتنے سے فقط 12 ہزار مرد اور سات ہزار عورتیں بچ سکیں گے۔

جنت سے جدائی پر 70 سال تک گریہ:

﴿7868﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام جنت کی جدائی پر 70 سال تک روتے رہے، اپنی لغزش پر بھی 70 سال تک روتے رہے، اپنے بیٹے (ہابیل) کے قتل پر 40 سال تک روتے رہے اور اپنی عمر مبارک کے سو سال مکہ مکرمہ میں بسر کئے۔ حضرت علی بن سہیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: مکہ مکرمہ میں 60 سال تک رہے۔

---

[1]... ابن عساکر، التوبیخ والتنبیہ لابی الشیخ، کنز العمال، الجامع الصغیر اور جمع الجوامع میں یوں ہے: اَلسَّقَّارُوْنَ وَھُمُ الْکَذَّابُوْنَ یعنی سقارون وہ جھوٹے ہیں۔ (ابن عساکر، رقم ۴۶۶، ابراھیم بن عمرو الصنعانی، ۷/ ۸۶، حدیث: ۱۶۲۲)

سیِّدُنا حسّان بن عَطِیّہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک اور حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مُتَّصِل سَنَد سے احادیث روایت کیں جبکہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود، حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری، حضرت سیِّدُنا حُذیفہ، حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء، حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو، حضرت سیِّدُنا حَمزہ بن عَمرو اَسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے مُرسَل احادیث روایت کیں نیز حضرت سیِّدُنا سَعید بن مُسَیِّب، حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو عائشہ، حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر، حضرت سیِّدُنا نافع، حضرت سیِّدُنا ابو اَشْعَث صَنْعانی، حضرت سیِّدُنا ابو کَبشہ سَلولی، حضرت سیِّدُنا ابو مُنیب جُرَشی اور حضرت سیِّدُنا ابو عُبَیْدُ اللہ مُسلم بن مِشْکَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے بھی احادیث روایت کیں۔

دجّال کے 70 ہزار پیروکار:

﴿7869﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: اصفہان کے یہود میں سے 70 ہزار افراد دجال کی پیروی کرلیں گے جن پر طَیلسان ہوگا[1]۔[2]

اس روایت کا حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوع ہونا مشہور ہے۔

ایک جامع دعا:

﴿7870﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اور (اپنے غلام سے) فرمایا: دسترخوان لاؤ اس سے تھوڑا سا جی بہلالیں۔ عرض کی گئی: اے ابو یَعْلٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ نے یہ کیسی بات کردی؟ لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

1 ... طَیلَسان وہ خاص رومال ہے جس سے سر اور کندھا ڈھکا جاتا ہے یا کوئی اور خاص لباس۔ طیلسان پہننے سے ممانعت بھی آئی ہے اور حُضور اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اس کا پہننا بھی ثابت ہے، جب تک یہ یہود کا نشانِ خاص رہا ممنوع رہا، جب اس کا رواج عام ہوگیا تب حضور نے پہنا۔ تمام لباسوں کا یہ ہی حال کہ جو کفار کی علامت ہوں ان سے بچے اور جب علامت نہ رہیں، مُشترک بن جاویں تو جائز ہیں (مرقات)۔ (مراۃ المناجیح، ۷/ ۳۰۰ ملتقطاً)

2 ... مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب فی بقیۃ من احادیث الدجال، ص ۱۵۷۸، حدیث: ۲۹۴۴

عَنْہ نے فرمایا: میں جب سے اسلام لایا ہوں کبھی کوئی فضول بات نہیں کی صرف یہ کلمہ زبان سے نکل گیا ہے تم اسے چھوڑو اور اس بات کو یاد کرلو جو میں تم سے کہنے لگا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میں نے حُضور اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”جب لوگ سونا چاندی جمع کرنے لگیں تو تم ان کلمات کو پڑھ کر ذخیرہ کرلو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الۡاَمۡرِ وَالۡعَزِیۡمَۃَ عَلَی الرُّشۡدِ وَاَسۡئَلُکَ شُکۡرَ نِعۡمَتِکَ وَاَسۡئَلُکَ حُسۡنَ عِبَادَتِکَ وَاَسۡئَلُکَ قَلۡبًا سَلِیۡمًا وَاَسۡئَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا وَاَسۡئَلُکَ مِنۡ خَیۡرِ مَا تَعۡلَمُ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّ مَا تَعۡلَمُ وَاَسۡتَغۡفِرُکَ لِمَا تَعۡلَمُ اِنَّکَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے دین میں استقامت، ہدایت پر مضبوطی، شکرِ نعمت، حسنِ عبادت، قلبِ سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں[1] اور تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور ان تمام گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے، بے شک تو سب غیبوں کا بہت جاننے والا ہے۔[2]

جھوٹی حدیث بیان کرنے کی ممانعت:

﴿7871﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے لوگوں تک پہنچادو اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے حکایات بیان کرو کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے[3]۔[1]

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 115 پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی دل ایسا عطا فرما جو بُرے عقائد، حسد، کینہ اور بری صفات سے سلامت ہو اور زبان پر ہمیشہ سچی بات آئے۔

2... ترمذی، کتاب الدعوات، ۲۳: باب منه، ۵/ ۲۵۹، حدیث: ۳۴۱۸

مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث شداد بن اوس، ۶/ ۷۶، حدیث: ۱۷۱۱۳

3... ایک ہی آیت بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جسے کوئی مسئلہ یا حدیث یا قرآن شریف کی آیت یاد ہو وہ دوسرے کو پہنچادے، تبلیغ صرف علماء پر فرض نہیں، ہر مسلمان بقدرِ علم مُبَلِّغ ہے۔ بنی اسرائیل سے قصے، خبریں، مثالیں سن کر لوگوں سے بیان کرسکتے ہیں جب کہ وہ اسلام کے خلاف نہ ہوں۔ خیال رہے کہ بنی اسرائیل سے خبریں لینے کی اجازت ہے توریت واِنجیل کے احکام لینے کی ممانعت کیونکہ ان کتابوں کے اَحکام مَنسوخ ہوچکے ہیں نہ کہ خبریں۔ جھوٹی حدیثیں گھڑنے والا دوزخی...

﴿7872﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”گناہوں کے چھوٹے ہونے کو مت دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم جرأت کس پر کر رہے ہو۔“(2)

صاف ستھرا رہنے کی ترغیب:

﴿7873﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو میلے کُچیلے کپڑوں میں دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے یہ کپڑے صاف کر لے۔ یونہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو بِکھرے بالوں والا دیکھ کر ارشا فرمایا: کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے اپنے بالوں کو سنوار لے۔(3)

نماز میں چار چیزوں سے پناہ:

﴿7874﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (آخری) تشہد سے فارغ ہو (اور درود ابراہیمی پڑھ چکے) تو چار چیزوں سے پناہ مانگے: (۱)...دوزخ اور (۲)... عذاب قبر سے (۳)...زندگی اور موت کے فتنوں سے اور (۴)...دَجَّال کے فتنہ سے۔(4)

﴿7875﴾... حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین دن اسلامی سرحد پر پہرہ داری کرو پھر عاملین یا لوگوں سے کہہ دو

......ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حدیث گھڑنا گناہ کبیرہ بلکہ کبھی کفر بھی ہے کیونکہ اس میں جھوٹ بھی ہے اور دین میں فتنہ پھیلانا بھی۔ خیال رہے کہ حدیث موضوع (گھڑی ہوئی) اور ہے، حدیث ضعیف کچھ اور۔ حدیث ضعیف فضائلِ اعمال میں معتبر ہے، حدیث موضوع کہیں معتبر نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۸۵ ملتقطا)

1... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۲/ ۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

2... الکامل لابن عدی، رقم ۱۶۵۳: محمد بن اسحاق بن ابراھیم ۷/ ۳۶۴، عن عبد اللہ بن عمرو

3... ابو داود، کتاب اللباس، باب فی غسل الثوب وفی الخلقان، ۴/ ۷۲، حدیث: ۴۰۶۲

4... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما یقال فی التشھد والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۹

کہ وہ میرے پاس آئیں۔[1]

﴿7876﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مُحسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی چیز پر قسم کھائے اور فوراً ''اِنْ شَآءَ اللہ'' کہہ دے پھر قسم کے خلاف کرے تو اس پر کفارہ نہیں۔[2]

حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو عُرْوَہ قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ اَصلاً کوفی تھے مگر بعد میں شام میں سُکونت اختیار کرلی۔ آپ فضولیات سے اجتناب کرنے والے اور دنیاوی فِکروں سے دور رہنے والے تھے۔

ایک ہی قسم کا کھانا تناول کرنا:

﴿7877﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عُرْوَہ قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے دسترخوان پر کبھی بھی دو قسم کے کھانے نہیں رکھے گئے۔ کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں نے اپنا دروازہ بند کیا ہو اور اس کے پیچھے کوئی دنیاوی فکر ہو۔

﴿7878﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عُرْوَہ قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دروازے کو دنیاوی فِکر کے گزرنے سے بند ہی رکھا۔

﴿7789﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جابر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ جب حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ولیمے کی دعوت دی جاتی تو آپ ایک ہی قسم کا کھانا کھاتے۔

﴿7880﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1 ...الکامل لابن عدی، رقم ٢٠٦٨، یوسف بن السفر کاتب الاوزاعی شامی ٨/ ٥٠١،

2 ...ترمذی، کتاب النذور والایمان، باب ما جاء فی الاستثناء فی الیمین، ٣/ ١٨٣، حدیث: ١٥٣٦۔ معجم اوسط، ٢/ ٢٢١، حدیث: ٣٠٧٥

نفلی جہاد کے لئے ہمارے یہاں تشریف لاتے اور جب تک اجازت نہ لے لیتے واپس نہ جاتے اور یہی معنٰی اس آیتِ مبارکہ سے مراد لیتے:

وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُؕ (پ۱۸، النور: ۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک اُن سے اجازت نہ لے لیں۔

مسلمان کی قبر پر چلنے کو ناپسند جاننا:

﴿7881-82﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں گرم انگارے پر چلوں حتّٰی کہ وہ بجھ جائے یا میں تیز دھار نیزے پر اپنا پاؤں رکھوں حتّٰی کہ نیزہ میرے پاؤں کے آر پار ہو جائے یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر جان بوجھ کر چلوں۔

”اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ“ کی تفسیر:

﴿7883﴾... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس آیت مبارکہ:

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ (پ۱۶، مریم: ۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جنھوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے۔

کی تفسیر میں فرماتے سنا: مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ نمازیں قضا کرکے پڑھتے ہیں کیونکہ اگر وہ سِرے سے نماز چھوڑ دیں تو کافروں جیسے عمل کرنے والے ہو جائیں گے۔

سب سے اچھا بدلہ دینے والا:

﴿7884﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے: جو میرے لئے عمل کرتا ہے میں اسے سب سے اچھا بدلہ دینے والا ہوں اور جو کسی عمل میں کسی کو میرا شریک ٹھہرائے گا وہ میرے شریک کے لئے ہی ہوگا۔

﴿7885﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ شُعَیثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (نزع کے وقت) اپنی اُمِّ ولد لونڈی سے فرمانے لگے: اے فلانی! میں تو موت کی تمنا کرتا رہا ہوں اب وہ وقت آپہنچا ہے تو میں اسے ناپسند کیوں کروں؟

اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنے سے مراد:

﴿7886﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی:

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﱇ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

تو آپ کے پاس بیٹھے ایک شخص نے اس کی تفسیر یہ بیان کی کہ "جو شخص پورے لشکر پر تنہا حملہ کرے گویا وہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنے والا ہے۔" اس پر آپ نے فرمایا: اگر تنہا ایک شخص 20 ہزار کے لشکر پر حملہ کرے تو یہ ہلاکت میں پڑنا نہیں بلکہ راہِ خدا میں خرچ نہ کرنا اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا ہے۔

تنہا کا 10 ہزار پر حملہ کرنا:

﴿7887﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس آیت:

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﱇ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

کی تفسیر میں فرماتے سنا: تنہا شخص 10 ہزار کے لشکر پر حملہ کرے ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔

بلا اجازت اسلامی سرحد چھوڑنے پر وعید:

﴿7888﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: راہِ خدا میں کوئی اسلامی سرحد کی پہرہ داری پر مقرر ہو پھر وہ جلد بازی کرتے ہوئے امیر سے اجازت لئے بغیر چلا جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی حتّٰی کہ وہ واپس لوٹ جائے اور جس شے پر اس کا گزر ہوتا ہے وہ اس پر لعنت کرتی ہے۔

بڑے نقصان والا:

﴿7889﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم کسی کو جھگڑالو، فسادی اور رائے پر خود پسندی کا شکار دیکھو تو جان لو کہ وہ بڑے نقصان میں ہے۔

﴿7890﴾... سیِّدُنا ابن مُخَیمِرہ عَلَیْہِ الرَّحمَہ پرندوں کے انڈے دینے کے وقت شکار کو ناپسندیدہ اور مکروہ جانتے تھے۔

مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت:

﴿7891﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص مسجد کی جانب ایک قدم چلے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے، ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور اس کے بعد آنے والے ہر شخص کے بدلے اس کے لئے ایک قیراط اجر لکھا جاتا ہے۔

﴿7892﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حجاج بن یوسف نے اسلام کی کڑیاں اور بنیادیں ایک ایک کر کے توڑ دیں۔

دلوں کا اُلٹا ہونا:

﴿7893﴾... ابو عبید حاجب نے حضرت سیِّدُنا ابن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے تقدیر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عنقریب دل اچھی باتوں کو بُرا خیال کریں گے جب ایسا ہو گا تو دل اُلٹے ہو جائیں گے اور ان پر مُہر لگ جائے گی۔ اگر میں نے تمہاری یا تمہارے ساتھیوں کی اطاعت کی تو میرا دل بھی ایسا ہو جائے گا۔

﴿95-7894﴾... حضرت سیِّدُنا حکیم لقمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا! پیٹ بھر کر کھانے سے بچنا کیونکہ یہ رات میں خیانت اور دن کے وقت ذِلّت یا مذمّت کا باعث ہے۔

﴿7896﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے دل میں ایک بات کھٹک رہی تھی تو میں نے چاہا کہ اُن سے کہہ دوں چنانچہ میں نے ان سے کہا: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ”جو لوگوں پر حاکم ہو مگر ان کی حاجت و محتاجی پر توجہ نہ دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی محتاجی سے صرفِ نظر فرمائے گا۔“ تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہو؟ پھر کافی دیر تک سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے، میں نے انہیں اس

معاملے میں فکر مند پایا حالانکہ وہ لوگوں کی خبر گیری کیا کرتے تھے۔

﴾98-7897﴿... حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس گیا، آپ نے مجھے 70 دینار دیئے، خچر پر سوار کیا اور میرے لئے 50 (درہم یا دینار) مقرر کر دیئے، میں نے کہا: آپ نے تو مجھے تجارت سے بے نیاز کر دیا ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: ”امیر المؤمنین! آپ کے تحفے آپ کو مبارک ہوں۔“ حضرت سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گویا آپ ایسی صورت حال میں حدیث بیان کرنے کو ناپسند جانتے تھے۔

سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت سیِّدُنا قاضی شُرَیح، حضرت سیِّدُنا رَوّاد، حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن شُرَحْبِیل، حضرت سیِّدُنا علقمہ بن قیس، حضرت سیِّدُنا ابوبُردہ رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور حضرت سیِّدُنا ابودَرداء اور حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث روایت کیں۔

بیماری میں تندرستی والے اعمال کا بھی ثواب:

﴾7899﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرا بندہ جب تک میری طرف سے بھیجی گئی آزمائش میں گرفتار ہے اِس کے اُن نیک اعمال کو بھی لکھو جسے یہ رات دن تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا۔[1]

موزوں پر مسح کی مُدّت:

﴾7900﴿... حضرت سیِّدُنا قاضی شُرَیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس جاؤ اور اُن سے اس بارے میں پوچھو۔ حضرت سیِّدُنا قاضی شُرَیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے پوچھا تو انہوں

[1]... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/۶۳۸، حدیث: ۶۸۸۷

نے فرمایا: رسولُ الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین رات کی اجازت دی ہے۔[1]

نماز کے بعد کی مسنون دعا:

﴿7901﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے: ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ یعنی الله عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے، وہ جو چاہے اس پر قادر ہے، اے الله عَزَّوَجَلَّ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی نہیں دے سکتا اور تیرے مقابل کسی رُتبے والے کو اس کا رتبہ نفع نہیں دیتا۔[2]

صدقہ فطر اور عاشورا کا روزہ:

﴿7901﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا عَمرو بن شُرَحْبِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا قیس بن سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ہم زکوٰۃ فرض ہونے سے قبل صدقہ فطر دیا کرتے تھے اور رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ ہمیں زکوٰۃ اور رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد صدقہ فطر اور عاشورا کے روزے کا حکم دیا گیا نہ منع کیا گیا لہٰذا ہم اس پر اب بھی عمل کرتے ہیں[3]۔[1]

1...مسلم، کتاب الطہارۃ، باب التوقیت فی المسح علی الخفین، ص ۱۶۰، حدیث: ۲۷۶

مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۲۴۰، حدیث: ۹۰۶

2...مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ، ص ۲۹۸، حدیث: ۵۹۳

ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۳/ ۲۲۸، حدیث: ۲۰۰۴

3...احناف کے نزدیک: صدقہ فطر واجب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۳۵) احناف کی مؤید ترمذی شریف کی یہ حدیث پاک ہے کہ ”حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے کوچوں میں اعلان کردے کہ صدقہ فطر واجب ہے۔“ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی صدقۃ الفطر، ۲/ ۱۵۱، حدیث: ۶۷۴) عاشورا کے روزے کے متعلق مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 180 پر فرماتے ہیں: خیال رہے کہ قریش عاشورہ کا روزہ...

حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تَشَہُّد سکھانا:

﴿7902﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا علقمہ بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تَشَہُّد سکھایا پھر ہاتھ چھوڑ دیا۔[2]

﴿7902﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک پیالے کے اندر مٹی کے گھڑے میں بنی جوش مارتی نبیذ لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے اس دیوار پر بہا دو کہ اسے تو وہی شخص پی سکتا ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت پر ایمان نہ ہو۔[3]

﴿7903﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے فرمانے لگے: میں اب اِس اُمَّت کے کاموں میں سے صرف یہ پاتا ہوں کہ وہ نماز پڑھ لیتے ہیں۔[4]

﴿7904﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو دردِ سر لاحق ہو یا کانٹا چُبھنے کے سبب تکلیف ہو یا اس کے علاوہ کوئی

......رکھتے تھے اور ہجرت سے پہلے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بھی یہی عمل تھا ہجرت کے بعد اسلام میں اس دن کا روزہ فرض ہوا، پھر رمضان کی فرضیت سے اس روزے کی فرضیت تو منسوخ ہوگئی مگر سُنِّیَّت اور اِستِحباب اب بھی باقی ہے۔

1...نسائی، کتاب الزکاۃ، باب فرض صدقۃ الفطر قبل نزول الزکاۃ، ص۴۱۱، حدیث: ۲۵۰۳

مسند بزار، مسند قیس بن سعد بن عبادۃ، ۹/۱۹۸، حدیث: ۳۷۴۵

2...ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب التشھد، ۱/۳۶۴، حدیث: ۹۷۰۔ مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۶۵، حدیث: ۴۳۰۵

3...ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب نبیذ الجر، ۴/۷۵، حدیث: ۳۴۰۹۔ مسند ابی یعلی، حدیث ابی موسی الاشعری، ۶/۲۱۵، حدیث: ۷۲۲۳

4...حضرت ابو درداء (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) بڑے عبادت گزار، تارکُ الدنیا، روزہ دار، شب بیدار صحابی تھے، آپ چاہتے یہ تھے کہ سارے مسلمان مجھ جیسے عابد و زاہد ہوں، جس شہر میں آپ تھے وہاں کے باشندے اس درجے کے زاہد نہ تھے، اس کی آپ شکایت کر رہے ہیں کہ یہ لوگ نہ راتوں کو جاگتے ہیں نہ اشراق وغیرہ کی پابندی کرتے ہیں ہاں جماعت کے پابند ہیں تو اس میں بھی کمی کرنے لگے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۷۹ ملخصًا)

اور اَذِیَّت پہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اس کے عِوَض میں اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔[1]

حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابومُہاجِر رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

حضرت سَیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ بن ابومہاجر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حق بات بولنے والے اور اس پر قائم رہنے والے عالم دین تھے۔

سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کا خوفِ خدا:

﴿7905﴾... حضرت سَیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ بن ابومُہاجِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر زیادہ رونے کی وجہ سے ناراضی کا اظہار کیا جاتا تو آپ فرماتے: مجھے چھوڑ دو کہ رونے والے دن سے پہلے رولوں، ہڈیوں اور چہروں کے جُھلَسنے سے پہلے رولوں اور اس سے پہلے رولوں کہ مجھ پر سخت کرّے (نہایت قوی اور زور آور جن کی طبیعتوں میں رحم نہیں) فرشتے مُقرَّر کرنے کا حکم دیا جائے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

سچائی کی وصیت:

﴿7905﴾... حضرت سَیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب میرے والد ماجد کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور اُن سے کہا: اے میرے بیٹو! تقوٰی اپناؤ، قرآن پاک کو لازم پکڑو اور سچائی کو اختیار کرو حتّٰی کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو قتل کر بیٹھے پھر اُس سے پوچھا جائے تو وہ قتل کا اِعتراف کرلے۔ بخدا! جب سے میں نے قرآنِ پاک پڑھا ہے میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ اے میرے بیٹو! تم تمام مسلمانوں کے لئے اپنا سینہ صاف رکھو۔ بخدا! میں اپنے گھر سے نکلتا ہوں تو جو بھی مسلمان مجھے ملتا ہے میں اس کے لئے وہی چاہتا ہوں جو اپنے لئے چاہتا ہوں اور تم جانتے ہو کہ میں اپنے لئے بھلائی ہی چاہتا ہوں۔

[1] ...مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ... الخ، ص۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲، نحوہ عن عائشۃ

مسند الشامیین، مسند زید بن واقد الدمشقی، ۲/ ۲۲۰، حدیث: ۱۲۲۳

سیِّدُنا اسماعیل بن عبید اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو صالح اَشعری اور حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے اَحادیث روایت کیں۔

جہنم کی آگ کا بدل:

﴿7907﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بُخار میں مبتلا ایک مریض کی عیادت کی، میں بھی حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: تمہیں مُبارک ہو کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: بخار میری آگ ہے۔[1] دنیا میں اپنے مومن بندے پر اسے مُسَلَّط کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن جہنم کی آگ کا بدلہ ہو جائے۔[2]

روزی بندے کو ڈھونڈتی ہے:

﴿7908﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مکّہ مُکرّمہ، سردارِ مدینہ مُنوّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزی بندے کو ایسے ڈھونڈتی ہے جیسے اُسے اس کی موت ڈھونڈتی ہے۔[3]

آگ کی کمان:

﴿7909﴾... حضرت سیِّدُنا اِسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: عبد الملک بن مروان میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اسماعیل! میرے بیٹے کو تعلیم دو، میں تمہیں اس کا مُعاوضہ دوں گا۔ میں نے کہا: یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھے یہ بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو قرآنِ پاک پڑھایا تو اس نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تحفے میں ایک کمان بھیجی۔

1... مُفسّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 430** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: رحمت و مہربانی کی آگ، اسی لیے اس آگ کو اپنی طرف منسوب فرمایا اور اس کے لیے مؤمن کو خاص کیا، جو آگ گناہ جلادے وہ رحمت ہی ہے، عشق و محبت کی، خوفِ خدا کی آگ بھی آگ ہے جو ماسوے اللہ کو پھونک دیتی ہے۔

2... ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الحمی، ۱۰۵/۴، حدیث: ۳۴۷۰

3... السنۃ، باب: ۵۱، ص ۶۲، حدیث: ۲۷۱

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آگ کی کمان تمہارے گلے میں لٹکائے تو اُسے لے لو۔“[1]

آگ کی تلوار:

حضرت سَیِّدُنا حسن بن سفیان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں ہِشام بن عَمَّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دوسری سند سے اسی سے ملتی جلتی روایت بیان فرمائی کہ حضرت سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک یمنی کو قرآن پاک پڑھایا تو آپ نے اس کے پاس ایک کمان دیکھ کر کہا: یہ مجھے بیچ دو۔ اس نے کہا: میں بیچوں گا نہیں بلکہ یہ آپ کے لئے تحفہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تُم چاہتے ہو کہ تمہارے گلے میں آگ کی تلوار لٹکائی جائے تو اسے لے لو[2]۔“[3]

یہ سن کر عبد الملک بن مروان کہنے لگا: میں تمہیں قرآن پڑھانے پر معاوضہ نہیں دوں گا بلکہ عربی سکھانے پر مُعاوضہ دوں گا۔

حضرت سیِّدُنا سُلیمان بن موسٰی اَشْدَق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

حضرت سَیِّدُنا سلیمان بن موسٰی اَشْدَق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت سچے اور ماہر فقیہ تھے۔

﴿7910﴾... حضرت سَیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مکحول شامی اور حضرت سلیمان

[1]... ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الاجر علی تعلیم القرآن، ۳/۱۷، حدیث: ۲۱۵۸ عن ابی بن کعب
مسند الشامیین، مسند عبد الرحمن بن ثابت، ۱/۱۶۷، حدیث: ۲۷۹

[2]... آپ ثواب کی نیت سے قرآن پاک کی تعلیم دیا کرتے تھے، اس کا عوض لینے کے حق دار نہ تھے، اس یمنی نے تعلیمِ قرآن کے عوض ہدیہ دیا تھا اسی لئے وہ لینا آپ کے لئے جائز نہ تھا۔ (الاتقان فی علوم القرآن، ۱/ ۳۲۳)

[3]... ابن عساکر، رقم ۷۴۰، اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی المهاجر، ۸/۴۳۸، حدیث: ۲۲۷۱

بن موسٰی عَلَیۡہِمَا الرَّحۡمَہ ہمارے ہاں آئے۔ خدا کی قسم! سُلیمان بن موسٰی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو امام مکحول شامی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے زیادہ حدیثیں یاد تھیں۔

علمی سوالات کرنے والے:

﴿7911﴾... حضرت سیِّدُنا امام ابنِ جریج رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے شام سے تشریف لانے والوں میں سے حضرت سُلیمان بن موسٰی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی طرح علمی سوالات کرنے والا کسی کو نہیں پایا۔

﴿7912﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسٰی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: تین قسم کے افراد تین قسم کے لوگوں سے بدلہ نہیں لیتے: (۱)...بُردبار جاہل سے (۲)...نیک فاسق و فاجر سے اور (۳)...شریف انسان کمینے سے۔

غالب سے مغلوب بہتر:

﴿7913﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسٰی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے کوئی تم پر غلبہ حاصل کرے یہ اِس سے بہتر ہے کہ تم اُس پر غلبہ حاصل کرو۔

﴿7914﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسٰی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اسلام میں تمہارا بھائی وہ ہے کہ اگر تم اس سے کسی دینی معاملے میں مشورہ کرو تو علم والا پاؤ اور اگر کسی دنیاوی معاملے میں مشورہ کرو تو رائے والا پاؤ، اب تم ایسے بھائی کو نہیں پاتے اور نہ ہی اس کا کوئی جانشین پاتے ہو۔

﴿7915﴾... حضرت سیِّدُنا بُرد بن سِنان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسٰی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو ہمیشہ قبلہ رو بیٹھے ہی دیکھا۔

مردِ کامل:

﴿7916﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡعَزِیۡز بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسٰی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: جب تم کسی شخص میں حجاز کا علم، عراق کی سخاوت اور شام کی اِستقامت پاؤ تو سمجھ جاؤ کہ وہ مرد کامل ہے۔

سیِّدُنا سُلیمان اَشْدَق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امام زُہری اور دیگر تابعین کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

بغیر اجازت سرپرست نکاح کرنا:

﴿7917﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو عورت بغیر اجازتِ ولی اپنا نکاح کرلے تو اس کا نکاح باطل ہے[1] لیکن اگر مرد نے اس سے صحبت کرلی تو اسے مہر ملے گا[2] پھر اگر اولیا (سرپرست) اختلاف کریں تو اس عورت کا ولی بادشاہ ہوگا کہ جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی بادشاہ ہوتا ہے[3]۔[4]

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمارے ہاں نابالغ لڑکے یا لڑکی کے نکاح میں ولی شرط ہے، بالغ کے لیے نہیں۔ یہ حدیث ضعیف و مُضْطَرِب ہے چنانچہ اس حدیث عائشہ صدیقہ کا امام زُہری (عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) نے انکار فرمایا دیکھو طحاوی، ابنِ جریج (عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ شہاب (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے اس حدیث کے متعلق پوچھا انہوں نے اس سے انکار کیا۔ (مرقاۃ) امام احمد (عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) نے بھی اس حدیث کی صحت کا انکار کیا۔ (اشعہ) اگر صحیح مان بھی لی جائے تو عورت سے مراد لونڈی یا دیوانی عورت مراد ہے یا وہ صورت مراد ہے کہ عورت غیر کُفو میں بغیر اجازت ولی نکاح کرے کہ یہ نکاح درست نہیں۔ بہر حال مذہب حنفی اس بارے میں بہت قوی ہے، جب آزاد عورت اپنے مال کی مُختار ہے تو اپنے نفس کی بھی مختار ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۷، ۲۸ ملتقطاً)

2... یعنی ایسے نکاح کا حکم یہ ہے کہ اگر خاوند اس سے صحبت کرلے پھر قاضی ان دونوں کی علیحدگی کا حکم دے تو اسے مُقَرَّر شدہ مہر یا مہر مِثل ملے گا۔ معلوم ہوا کہ یہاں باطل سے مراد فاسد ہے کہ نکاح فاسد کا یہ ہی حکم ہے کہ حاکم تفریق کرادے گا مگر صحبت ہوچکنے کی صورت میں عورت کو مہر ملے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۸)

3... یعنی اگر کسی عورت کے نکاح میں ایک درجہ کے اولیاء مختلف ہوں کہ کوئی ولی کہیں نکاح کرنا چاہے دوسرا ولی کہیں اور، جیسے عورت کے چند بھائی یا چند چچا ولی ہوں اور یہ اختلاف واقع ہو تو پھر حاکم وقت سلطان یا سلطان کا مقرر کردہ حاکم ولی ہوگا وہ جہاں چاہے نکاح کرے کیونکہ اولیاء کا اختلاف ان کو کالعدم بنادیتا ہے اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہوتا ہے، اس کا ولی بھی سلطان ہوگا۔ (مراٰۃ المناجیح، جلد ۵/ ۲۸)

4... ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء لانکاح الابولی، ۲/ ۳۵۲، حدیث: ۱۱۰۴

راہِ خدا میں غبار آلود ہونے کی فضیلت:

﴿7918﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں غُبار آلود ہونا بروزِ قیامت چہروں کے روشن ہونے کا باعث ہوگا۔[1]

حضرت سیِّدُنا ابوبکر غسّانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

اللہ والے اور عبادت میں مصروف رہنے والے حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم غَسّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی بزرگ ہیں۔

کثرت سے عبادت کرنے والے:

﴿7919﴾... حضرت سیِّدُنا بَقِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اَحادیث سننے کے لئے ان کے علاقے میں گئے۔ اُس علاقے میں زیتون کے درخت کثرت سے تھے، جب ہم وہاں پہنچے تو وہاں کے ایک کسان نے آکر پوچھا: کس سے مِلنا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے۔ پوچھا: شیخ سے۔ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اس بستی میں زیتون کا کوئی بھی درخت ایسا نہیں ہے جس کے پاس حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رات کے وقت نماز نہ پڑھی ہو۔

﴿7920﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی سَکُونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہرے پر زیادہ رونے کے سبب دو لکیریں بن گئی تھیں۔

کثرت سے روزے رکھنے والے:

﴿7921﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن عبدُ ربِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں علی بن حسن کے ہمراہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کی۔ آپ قریبُ الْمَرگ (اور روزے

---

[1] ... مسند الشامیین، مسند عبد الرحمن بن ثابت، ۱/۱۸۸، حدیث: ۳۲۸

کی حالت میں) تھے۔میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے ایک گھونٹ پانی پی لیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہاتھ کے اشارے سے منع فرمایا پھر جب شام ہوئی تو آپ نے پوچھا کیا افطار کا وقت ہو گیا۔ میں نے عرض کی: ہاں پھر میں نے پانی کا ایک قطرہ ان کے منہ میں ڈالا اور ان کی آنکھیں بند کیں تو آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی نے بغیر روزے کے نہیں دیکھا۔

﴿7922﴾... حضرت سَیِّدُنا بَقِیَّہ بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر بن ابو مریم اور حضرت سَیِّدُنا صفوان بن عمرو عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ کے پاس لے آیا تو آپ نے ان سے اَحادیث سنیں۔ پھر جب نکلے تو مجھ سے فرمانے لگے: اے ابو محمد! اپنے شیخ (ابو بکر بن ابو مریم) کو لازم پکڑو۔

سَیِّدُنا ابو بکر غَسَّانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر غَسَّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت سَیِّدُنا سعید بن سُوَید، حضرت سَیِّدُنا حبیب بن عُبَید، حضرت سَیِّدُنا حکیم بن عُمَیر، حضرت سَیِّدُنا مُہاجِر بن حبیب، حضرت سَیِّدُنا ضمرہ بن حبیب اور حضرت سَیِّدُنا عَطِیَّہ بن قیس رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

﴿7923﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مونچھیں تراشتے ہوئے دیکھا۔[1]

شام کے محلات روشن ہونا:

﴿7924﴾... حضرت سَیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: بے شک میں اس وقت بھی اُمُّ الکتاب (لوح محفوظ) میں اللہ کا بندہ اور آخری نبی لکھا ہوا تھا جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام مٹی اور گارے میں تھے۔ میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں کہ میں اپنے والد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی وہ بشارت ہوں

---

[1] ... الکامل لابن عدی، رقم۲۲۷۷، ابن ابی مریم الغسانی ۲/۲۱۳۔ مسند الشامیین، مسند صفوان بن عمرو، ۲/۶۱، حدیث: ۹۲۲

جو انہوں نے اپنی قوم کو دی۔ میں اپنی ماں کا وہ نظارہ[1] ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے ان کے لئے شام کے محلات روشن ہو گئے اور اسی طرح کے نظارے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کی ماؤں نے بھی (انبیا کی پیدائش کے وقت) دیکھے۔[2]

قبر کی مردے سے گفتگو:

﴿7925﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو حَجاج ثُمالی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب مردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے: تیری خرابی ہو کیا تو نہیں جانتا تھا میں فتنے کا گھر ہوں، تاریکی کا گھر ہوں، تنہائی کا گھر ہوں اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، جب تو میرے پاس سے گزرتا تھا تو کس چیز نے تجھے میرے متعلق دھوکے میں رکھا؟ اگر مُردہ مسلمان ہو تو قبر میں ایک جواب دینے والا قبر سے کہتا ہے: اگر یہ بندہ نیکی کا حکم کرنے والا اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو تو پھر تیرا کیا خیال ہے؟ قبر کہتی ہے: تب تو میں اس شخص کے لئے سرسبز و شاداب ہو جاؤں گی۔ چنانچہ اس کے جسم کو نورانی کر دیا جاتا ہے اور اس کی روح بارگاہِ الٰہی کی طرف بلند ہو جاتی ہے۔[3]

﴿7926﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ یُحِبُّ کُلَّ قَلْبٍ حَزِیْنٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔[4]

ریشم کی مُمانعت:

﴿7927﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہے وہ ریشم سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔[5]

1... یہاں رؤیاء سے مراد خواب نہیں بلکہ نظارہ ہے کیونکہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے خواب تو ولادت سے پہلے دیکھا تھا، ولادت شریف کے وقت یہ نور اور نور سے ملک شام کے محلات و قصور بیداری میں آنکھوں سے دیکھے تھے۔ (مراۃ المناجیح، ۸/ ۲۱)

2... مسند احمد، حدیث العرباض بن ساریۃ، ۶/ ۸۷، حدیث: ۱۷۱۶۳۔ معجم کبیر، ۱۸/ ۲۵۲، حدیث: ۶۳۰

3... نوادر الاصول، الاصل السادس والعشرون والمائۃ، ۱/ ۵۱۱، حدیث: ۷۳۷۔ مسند الشامیین، مسند محمد بن عبد اللہ، ۲/ ۳۶۰، حدیث: ۱۴۹۹

4... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الھم والحزن، ۳/ ۲۶۳، حدیث: ۲

5... مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ۸/ ۳۰۶، حدیث: ۲۲۳۶۵

شریر ترین لوگ:

﴿7928﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو طرح طرح کے کھانے کھائیں گے، مختلف قسم کے مشروبات پییں گے، رنگ برنگے لباس پہنیں گے اور باچھیں کھول کر باتیں کریں گے یہی میری اُمَّت کے شریر ترین لوگ ہوں گے۔(1)

﴿7929﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک ماہ کے اُدھار پر سو دینار کے بدلے ایک کنیز خریدی تو میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: "تم لوگ اُسامہ پر تعجب نہیں کر رہے کہ اس نے ایک ماہ کا ادھار کیا؟ یقیناً اسامہ نے لمبی امید باندھی ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں نے جب بھی پلک جھپکی تو میرا گمان یہی رہا کہ پلکوں کے ملنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ میری روح قبض فرمالے گا اور میں نے جب بھی نگاہ اُٹھائی تو میرا گمان یہی رہا کہ نگاہ نیچی کرنے سے پہلے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ میری روح قبض کرلے گا اور جب کوئی لقمہ اُٹھایا تو میرا گمان یہی رہا کہ نگلنے سے پہلے ہی موت آنے کی وجہ سے لقمہ حلق میں پھنس کر رہ جائے گا۔" پھر ارشاد فرمایا: اے ابنِ آدم! اگر تم عقل رکھتے ہو تو خود کو مُردوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! بے شک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور آکر رہے گی اور تم اسے روکنے کی طاقت نہیں رکھتے۔(2)

نرمی کی فضیلت

❁...حدیث مبارک: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر معاملے میں نرمی کو ہی پسند فرماتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/ ۱۹۸، حدیث: ۳۶۸۹)

---

(1)... معجم اوسط، ۲/ ۲۰، حدیث: ۲۳۵۱

(2)... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، ۳/ ۳۰۴، حدیث: ۶۔ مسند الشامیین، مسند محمد بن عبد اللہ، ۲/ ۳۶۵، حدیث: ۱۵۰۵

حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ اور حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا

حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ اور حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا دونوں شامی بزرگ ہیں۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کے ساتھی، عبادت گزار، اَحادیث روایت کرنے والے اور باعمل تھے۔

احسان کس کے ساتھ کیا جائے؟

﴿7930﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت زیاد بن صَخْر لَخْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا: جب تم کسی پر احسان کرنا چاہو تو دیندار اور خاندانی لوگوں پر کرو۔

ہر روز ہزار سجدے:

﴿7931﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے (یعنی پانچ سو رکعات نماز پڑھتے)۔

﴿7932﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ مقامِ صائفہ سے واپس آرہے تھے تو میری حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو راشد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے کہا: اے ابو نُصیر! میں دین کو کمائی کا ذریعہ دیکھ رہا ہوں۔

﴿7933﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بیتُ المقدس میں ناقوس بجنے سے قبل ہی حضرت خُلید بن سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑے پہن کر بیتُ المقدس کی چٹان پر نماز کے لئے آجاتے۔ اسی طرح حضرت مالک بن عبد اللہ خَثْعَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی شہر میں ناقوس بجنے سے قبل ہی کپڑے پہن کر نماز کے لئے آجاتے۔

سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا نافع، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیریز اور حضرت سیِّدُنا عبادہ بن نُسَی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

﴿7934﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے تو ابلیس کو پیدا ہی نہ کرتا۔[1]

﴿7935﴾... حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حِلم یعنی بُردباری، عقل مندی سے بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک نام حلیم ہے۔

﴿7936﴾... سیِّدُنا رَجاء بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اِس زمانے کا قصد لالچی شخص ہی کرتا ہے۔

﴿7937﴾... حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن ابو زینب رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: توریت میں یہ لکھا ہے کہ "تم کسی انسان پر بھروسا مت کرو کیونکہ وہ ہمیشہ نہیں رہے گا بلکہ تم اس زندہ ذات پر بھروسا کرو جسے موت نہیں آئے گی اور یہ بھی لکھا ہے کہ "جب حضرت موسٰی کَلِیْمُ الله عَلَیْہِ السَّلَام بھی اس دنیا سے تشریف لے جائیں گے تو اور کون ہے جسے موت نہیں آئے گی۔"

سیِّدُنا رَجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امام زُہری، حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسٰی اور حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن شُعیب رَحِمَہُمُ اللهُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

خفیہ نکاح کی ممانعت:

﴿7938﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خفیہ نکاح سے منع فرمایا۔[2]

❀...یَا حَفِیْظُ جو 16 بار ہر روز پڑھے اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ ہر طرح بہادر رہے۔(مدنی پنج سورہ، ص۲۵۱)

1...مسند الشامیین، مسند علی بن ابی حملۃ، ۲/۲۳۳، حدیث:۱۲۴۶

2...معجم اوسط، ۵/۱۴۷، حدیث:۶۸۷۴

ثَور بن یزید

ثور بن یزید کا تعلق بھی شام سے ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈراتے رہتے تھے اور اسی سے ان کی شُہرت بھی ہوگئی تو انہیں ناطح (یعنی ٹکر مارنے والے) کا لقب دیا گیا۔

﴿7939﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابی رَوَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب کہا کرتے: تمہارے پاس ثَور (بیل) آگیا ہے لٰہذا خود کو اس کے سینگ سے بچاؤ۔

﴿7940﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: ثور بن یزید کا دل اس کی آنکھوں کے سامنے ہے (یعنی ظاہر و باطن ایک جیسا ہے)۔

آسمانوں میں عظیم:

﴿7941﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمان ہے: جس نے علم حاصل کیا، اس پر عمل پیرا رہا اور اسے سکھایا تو آسمانوں کی بادشاہی میں اسے عظیم پکارا جاتا ہے۔

﴿7942﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: جس نے علم سیکھا، اس پر عمل کیا اور اسے سکھایا تو آسمانوں کی بادشاہی میں اسے عظیم کہا جاتا ہے۔

﴿7943﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ جو دل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے وہ رضائے الٰہی کے لئے مَشَقَّت بھی پسند کرتا ہے۔

عِلمِ یقین تک کیسے پہنچا جائے؟

﴿7944﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ ایک آسمانی کتاب میں لکھا ہے: اگر تم عِلمِ یقین کے مرتبے تک پہنچنا چاہتے ہو تو ہر وقت دنیاوی خواہشات کو مغلوب کرنے کو پسند کرو۔

﴿7945﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے: (اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے) اُن لوگوں سے کہہ دو جو بھلائی کے لئے بھوک و پیاس برداشت کرتے ہیں وہ میرے قربِ خاص میں ہوں گے۔

﴿7946﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بِشر شامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اطاعت گزار انعام یافتہ ہے، گناہ گار قابلِ رَحم ہے، خوف رکھنے والا ڈرنے والا ہے اور ڈرنے والا غمگین ہے جبکہ غم بروز قیامت طویل خوشی

کی طرف لے کر جائے گا۔ ہر آدمی کسی نہ کسی کام کا پختہ عزم کرتا ہے بعض عزم اچھے ہوتے ہیں اور بعض بُرے۔

ربّ تعالیٰ سے گفتگو:

﴿7947﴾... ثور بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے حواریوں کی جماعت! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خوب گفتگو کرو اور لوگوں سے کم گفتگو کرو۔ حواریوں نے عرض کی: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گفتگو کیسے کریں؟ ارشاد فرمایا: خلوت نشین ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مناجات اور دعا کرو۔

﴿7948﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں: میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ لوگوں کے باہمی فساد میں صلح کروانے والے مخلوق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خصوصی بندے ہیں۔

﴿7949﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں: میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ زنا اور چوری کرنے والے جب نیک لوگوں کے اجر و ثواب کو سنتے ہیں تو وہ تھکاوٹ و محنت، بدن کو مَشَقَّت میں ڈالے اور نفسانی خواہشات کی مخالفت کے بغیر ان کے اَجر و ثواب میں شریک ہونے کی طمع کرتے ہیں اور تورات میں ہے کہ ایسا ہو نہیں سکتا۔

نیک لوگوں کو شیر نہیں کھاتا:

﴿7950﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ شیر صرف حرام کے مُرتَکِب کو کھاتا ہے۔

﴿7951﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں: انجیل میں لکھا ہے کہ اگر عمارت میں پتھر غلط جگہ لگایا جائے تو اس کی بناوٹ خراب ہو جاتی ہے۔

لواطت کی نحوست:

﴿7952﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں: میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ جب کوئی شخص لَواطت کر بیٹھے تو تمام سمندر کا پانی بھی اس پر اُنڈیل دیا جائے تو (جب تک توبہ نہ کرے) وہ پاک نہیں ہو سکتا۔

﴿7953﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ثور بن یزید کو سجدہ سے اُٹھنے سے پہلے مقامِ سجدہ کو چومتے دیکھا۔

﴿7954﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں: میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ مومن دل سے روتا ہے جبکہ

منافق دکھاوے کا روتا ہے۔

﴿7955﴾... ثَور بن یزید کہتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم یقین ایسے حاصل کرو جیسے قرآن کا علم حاصل کرتے ہو حتّٰی کہ تمہیں اس کی پہچان ہو جائے اور میں بھی اسے سیکھتا ہوں۔[1]

کثرت سے دعا کرنے کی فضیلت:

﴿7956﴾... ثَور بن یزید سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کوئی سائل کسی دروازے پر کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الٰہی بھی اس کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے تو جو رحمتِ الٰہی کو قبول کرنا چاہے وہ کرلے اور جو قبول کرنا نہ چاہے وہ نہ کرے۔ جس نے کسی مسکین کو رحمت کی نظر سے دیکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی جانب نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جس نے نماز کو طویل کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے روز جب لوگ اُس کے حضور کھڑے ہوں گے تو اس کے ساتھ نرمی فرمائے گا اور جو کثرت سے دعا مانگتا ہے، فرشتے اس کے بارے میں کہتے ہیں: یہ جانی پہچانی آواز ہے، اس کی دعا مقبول اور اس کی مراد پوری ہے۔

ثَور بن یزید کی مرویات

ثَور بن یزید نے حضرت سیِّدُنا خالد بن مَعدان، حضرت سیِّدُنا خالد بن مُہاجِر، حضرت سیِّدُنا امام مکحول شامی، حضرت سیِّدُنا قاسم بن عبد الرحمٰن، حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد مُقری، حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن جُبیر بن نُفیر، حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن حارث ذِماری، حضرت سیِّدُنا ابو مُنیب جُرَشی، حضرت سیِّدُنا حبیب بن عُبَید اور حضرت سیِّدُنا یزید بن شُرَیح رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے اَحادیث روایت کیں جبکہ حِجازی علما میں حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیّب، حضرت سیِّدُنا عَطا، حضرت سیِّدُنا نافع اور حضرت سیِّدُنا ابو زُبیر رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

اپنی حاجتیں چھپاؤ:

﴿7957﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب

[1]... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الیقین، ۱/ ۲۲، حدیث: ۷

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی اِنْجَاحِ حَوَائِجِکُمْ بِالْکِتْمَانِ فَاِنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَةٍ مَّحْسُوْد یعنی اپنی حاجتیں پوری ہونے کے لئے چُھپا کر ان پر مدد چاہو[1] کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔[2]

خوفِ خدا کی تجارت:

﴿7958﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اے لوگو! خوفِ خدا کو تجارت بنالو یہ تمہیں سرمایہ اور تجارت کے بغیر رزق عطا کرے گا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ(۲) وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُؕ (پ۲۸، الطلاق: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔[3]

دولہا کو مُبارک باد دینا:

﴿7959﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابی کے نکاح میں تشریف لے گئے اور یوں مبارک باد دی: ”عَلَی الْخَیْرِ وَالْبَرَکَةِ وَالطَّائِرِ الْمَیْمُوْنِ وَالسَّعَةِ فِی الرِّزْقِ بَارَکَ اللّٰهُ لَکُمْ یعنی تمہیں خیر وبرکت، اچھی قسمت اور وُسعتِ رزق نصیب ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے۔“ پھر ارشاد فرمایا: دولہے کے پاس دَف بجاؤ۔ تو ایک

1... حضرتِ سیِّدُنا علامہ محمد عبد الرؤف مَناوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اپنی حاجتیں لوگوں سے چُھپاؤ اور انہیں پورا کرنے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرو۔ حاجتیں چھپانے کی علت حدیثِ پاک کے اگلے جز میں بیان کی گئی ”کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے“ یعنی اگر تم اپنی حاجتیں لوگوں پر ظاہر کرو گے تو وہ تم سے حسد کریں گے اور تمہاری برابری کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نعمت مکمل حاصل ہونے کے بعد بیان کی جائے تاکہ لوگ حسد سے محفوظ رہیں۔ (فیض القدیر، ۱/ ۶۳۰، تحت الحدیث: ۹۸۵)

2... معجم کبیر، ۲۰/ ۹۴، حدیث: ۱۸۳

3... معجم کبیر، ۲۰/ ۹۷، حدیث: ۱۹۰

دف لاکر بجایا گیا۔[1] پھر پھل اور عمدہ قسم کی تازی کھجوروں کے تھال لاکر لوگوں کے سامنے رکھے گئے مگر انہوں نے کھانے سے ہاتھ روک لئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ لُوٹتے کیوں نہیں؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ نے ہمیں لُوٹ مار سے منع نہیں فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں لشکروں کی لوٹ مار سے منع کیا ہے شادی بیاہ کی نہیں۔ یہ سن کر سب لوٹنے لگے اور آپ نے بھی اس میں حصہ لیا۔[2]

بدعتی کی تعظیم کی مُمانعت:

﴿7960﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بدعتی کی تعظیم کرنے گیا یقیناً اس نے اسلام ڈھانے پر مدد دی[3]۔[4]

کھانے کے بعد کی دعا:

﴿7961﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے سے جب رات کا کھانا اٹھالیا جاتا تو یوں دعا فرماتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے ہے کثیر، پاکیزہ، بابرکت اور نہ ختم ہونے والی حمد جسے نہ چھوڑا جائے اور نہ اُس سے بے نیازی ہو، اے ہمارے ربّ!۔[5]

1... دَف اور تاشہ، اعلانِ نکاح یا عید کی خوشی کے لیے بجانا جائز ہے مگر جھانج مطلقًا ناجائز۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۵۹) عید کے دن اور شادیوں میں دف بجانا جائز ہے جبکہ سادے دف ہوں، اس میں جھانج نہ ہوں اور قواعد موسیقی پر نہ بجائے جائیں یعنی محض ڈھپ ڈھپ کی بے سری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۵۱۰)

2... معجم کبیر، ۲۰/ ۹۷، حدیث: ۱۹۱، الفۃ بدلہ البرکۃ

3... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 179** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں بدعت سے مراد دینی بدعت ہے اور صاحب بدعت بے دین شخص اور توقیر سے اس کی بلا ضرورت تعظیم مراد ہے۔ ضروریات کی معافی ہے یعنی بے دینوں کی تعظیم اسلام کو ویران کرنا ہے کہ ہماری تعظیم سے عوام کے دل میں ان کی عقیدت پیدا ہو گی جس سے وہ ان کا شکار ہو جائیں گے جیسے مسلمانوں کی تعظیم ثواب ہے، ایسے ہی بے دین کی توہین ثواب کہ وہ دشمن ایمان ہے۔

4... معجم کبیر، ۲۰/ ۹۶، حدیث: ۱۸۸

5... معجم کبیر، ۸/ ۹۳، حدیث: ۷۴۶۹۔ بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ما یقول اذا فرغ من طعامہ، ۳/ ۵۴۳، حدیث: ۵۴۵۸

﴿7962﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ برتن ہیں جن میں اسے سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو نرم اور صاف ستھرے ہیں اور یہ برتن صالحین کے قُلوب ہیں۔[1]

شراب کا نام بدل کر پینے والے:

﴿7963﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتّٰی کہ میری اُمّت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے[2]۔[3]

کامل حج کا ثواب:

﴿7964﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھلائی سیکھنے یا سکھانے کے لئے مسجد کی طرف جائے اسے کامل حج کا ثواب ملے گا۔[4]

ہر کام پر نماز کو ترجیح دینے کی فضیلت:

﴿7965﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحْر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز نکلنے کا خوف کرتے ہوئے ہر کام سے پہلے نماز پڑھ لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت واجب فرما دیتا ہے اور جو شخص نماز چھوڑ کر اس پر کسی اَور کام کو ترجیح دے تو وہ سال بھر

1... الزهد لاحمد، زهد سلمان الفارسی، ص ۱۷۵، حدیث: ۸۳۰۔ الزهد لاحمد، زهد عبید بن عمیر، ص ۳۸۰، رقم: ۲۲۶۴

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 84** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ غیبی خبر ہے جو ہو بہو درست ہوئی یعنی آخری زمانہ میں لوگ شراب کے نام بدل دیں گے اور اسے حلال سمجھ کر پئیں گے حالانکہ وہ نشہ والی ہوگی مثلاً انگور کا پانی یا کھجور کا عرق کہیں گے یا اسے وِسکی کہہ کر پئیں گے۔ معلوم ہوا کہ نام کا اعتبار نہیں نشہ کا اعتبار ہے۔ آج بعض لوگ شراب کو بَرانڈی یا وِسکی کہہ کر پیتے ہیں حالانکہ حرام ہوتی ہے۔ شراب کا نام قَہوَہ بھی ہے مگر مُروَّجہ قہوہ یعنی بے دودھ کی چائے بالکل حلال ہے کہ اس میں نشہ نہیں لہٰذا حلال ہے، غرضیکہ نام کا اعتبار نہیں کام کا اعتبار ہے۔

3... ابن ماجه، کتاب الاشربة، باب الخمر یسمونها بغیر اسمها، ۴/ ۶۶، حدیث: ۳۳۸۴

4... معجم کبیر، ۸/ ۹۴، حدیث: ۷۴۷۳

بھی کسی عمل سے اُس نقصان کی تلافی نہیں کر سکتا۔[1]

﴿7966﴾... حضرت سیِّدُنا ابو زُہیر انماری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہ بخش دے، میرے شیطان کو دور فرمادے، میرا رہن چُھڑا دے[2]، میرے میزان کو بھاری کر دے اور مجھے اعلیٰ مجلس میں داخل فرما[3]۔[4]

دنیا پر خاک پڑے:

﴿7967﴾... امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُحسنِ کائنات، فخر موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابنِ آدم! تیرے پاس اتنا ہے جو تیرے لئے کافی ہے پھر بھی تو مزید کی طلب میں ہے جو تجھے سرکشی میں مُبتلا کر دے۔ اے ابنِ آدم! تو قلیل پر قناعت کرتا ہے نہ کثیر سے شکم سیر ہوتا ہے۔ اے ابن آدم! جب تو اس حالت میں صبح کرے کہ تیرا جسم تندرست، دل بے خوف اور تیرے پاس ایک دن کی خوراک بھی موجود ہو تو اب دنیا پر خاک پڑے۔[5]

دو خوف اور دو امن:

﴿7968﴾... حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ

1... حدیث ابی الفضل الزهری، الجزء السابع، ۲/۶۲۱، حدیث: ۶۷۶، نحوه عن ابی هریرة

2... میرے گناہ سے مراد یا تو میری اُمّت کے گناہ ہیں یا خطائیں مراد ہیں یا یہ لفظ ہماری تعلیم کے لیے ورنہ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) گناہوں سے معصوم ہیں۔ شیطان سے مراد انسانی شیطان ہیں یا قرینِ شیطان ہے، ربّ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی کہ آپ کا قرین شیطان مؤمن ہو گیا۔ رہن گروی چیز کو کہتے ہیں یہاں مراد اپنی ذات ہے کیونکہ انسان کی ذات اپنے اعمال میں گروی ہے ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: كُلُّ امْرِیٍۭٔ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾ (ترجمہ کنزالایمان: سب آدمی اپنے کئے میں گرفتار ہیں۔ پ۲۷، الطور: ۲۱) یعنی مجھے نیک اعمال کی توفیق دے کر میرے نفس کو گروی ہونے سے چھوڑا دے۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۲۵)

3... اَعلیٰ مجلس سے مراد قُربِ الٰہی غیر شناختی ہے ورنہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام خَلق سے اعلیٰ ہیں، ان سے اعلیٰ مجلس والا کون ہو گا؟ اور حضور کی مجلس والے صحابہ تمام مجلس والوں سے افضل ہیں۔ اس جملہ کے اَور بھی معنٰے کیے گئے ہیں مگر یہ معنٰے زیادہ مناسب ہیں یا یہ دعا ہماری تعلیم کے لیے ہے تو ندیٰ سے مراد مجلس والے ہیں یعنی خداوند مجھے ملائکہ، انبیاء، اولیاء کا مجلس والا بنا۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۲۵)

4... ابوداود، کتاب الادب، باب ما یقول عند النوم، ۴/ ۴۰۶، حدیث: ۵۰۵۴۔ کتاب الدعاء، باب القول عند اخذ المضاجع، ص ۱۰۵، حدیث: ۲۶۴

5... معجم اوسط، ۶/ ۳۱۰، حدیث: ۸۸۷۵

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا لہٰذا جو بندہ دنیا میں مجھ سے بے خوف اور پُرامن ہو گا بروزِ قیامت اسے خوف میں مبتلا کروں گا اور جو دنیا میں میرا خوف رکھتا ہو گا بروز قیامت اسے امن عطا فرماؤں گا۔[1]

فتنوں کے وقت ایمان شام میں ہو گا:

﴿7969﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں سو رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے سر کے نیچے سے ایک کتبہ جُدا ہوتے دیکھا، مجھے گمان ہوا کہ اسے کہیں لے جایا جا رہا ہے، جب میں نے نظر دوڑائی تو وہ شام کی طرف چلا گیا۔ سنو! جب فتنے رونما ہوں گے تو ایمان شام میں ہو گا۔[2]

بڑی خیانت:

﴿7970﴾... حضرت سَیِّدُنا نَوَّاس بن سَمْعان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کرے جس میں وہ تجھے سچا سمجھتا ہو اور تو اس میں جھوٹا ہو۔[3]

﴿7971﴾... حضرت سَیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ممکن ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب گناہ بخش دے سوائے اس کے کہ جو کفر کی حالت میں مرے یا جو جان بوجھ کر مومن کو قتل کرے[4]۔[5]

1... مسند الشامیین، مسند ثور بن یزید، ۱/۲۶۶، حدیث: ۴۶۲ بتغیر قلیل

2... مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی الدرداء، ۸/۱۷۱، حدیث: ۲۱۷۹۲

3... ابو داود، کتاب الادب، باب فی المعارض، ۴/۳۸۱، حدیث: ۴۹۷۱

4... ابو داود، کتاب الفتن والملاحم، باب فی تعظیم قتل المؤمن، ۴/۱۳۹، حدیث: ۴۲۷۰ عن ابی درداء

5... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 226** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: قتل مؤمن سے مراد ظلماً قتل ہے عمداً قتل کی قید اس لیے لگائی کہ خطاء اور شبہ عَمَد قتل کا یہ حکم نہیں اسی لیے ان دونوں قتلوں میں قصاص نہیں۔ اس حدیث کی بنا پر بعض لوگوں نے گناہ کبیرہ کرنے والے کو کافر مانا ہے اور بعض نے کہا کہ وہ کافر تو نہیں ...

﴿7972﴾... حضرت سیِّدُنا مِقْدام بن مَعْدِی کَرِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرے تو وہ اس کو بتادے۔[1]

منہ پر تعریف کی ممانعت:

﴿7973﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمہارا کسی مسلمان کے منہ پر تعریف کرنا اس کے گلے پر تیز دھار اُسترا چلانے کے مترادف ہے۔ کسی شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے منہ پر ان کی تعریف کی تو آپ نے کہا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: "منہ پر تعریف کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈال دو[2]۔"[3] پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مٹی اُٹھا کر تعریف کرنے والے کے منہ پر ڈال دی۔ اور تین مرتبہ کہا: تمہارے منہ پر یہ خاک۔

...... مگر مؤمن بھی نہیں بلکہ فاسق ہے یعنی نہ مؤمن نہ کافر، بعض نے فرمایا کہ وہ ہے تو مؤمن مگر دوزخ میں ہمیشہ رہے گا، مگر مذہب اہلِ سنت یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کرنے والا مؤمن ہی ہے اور اس کی نجات ضروری ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی کسی مسلمان کو ناحق قتل کرے قتل کو حلال جان کر یا اس لیے قتل کرے کہ وہ مؤمن کیوں ہو وہ دوزخی دائمی ہے لائق بخشش نہیں کہ اب یہ قاتل کافر ہو گیا اور کافر کی بخشش نہیں، یا یہ فرمان ڈرانے دھمکانے کے لیے ہے کہ یہ جرم اسی لائق تھا کہ اس کا مُرتکب ہمیشہ دوزخ میں رہتا اور اس کا گناہ بخشا نہ جاتا اگر یہ توجیہیں نہ کی جائیں تو یہ حدیث بہت آیات و احادیث کے خلاف ہوگی۔ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں میری شفاعت میری امت کے گناہ کبیرہ والوں کے لیے بھی ہوگی، ربّ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ شرک نہ بخشے گا اس کے سوا جسے چاہے گا بخش دے گا۔

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی اعلام الحب، ۴/۱۷۵، حدیث: ۲۳۹۹

2... یہاں مداحین سے مراد وہ جھولی چک ہیں جو خوشامد کے لیے لوگوں کے منہ پر تعریفیں کرتے ہیں بلکہ اس سے اپنے پیٹ پالتے ہیں، جھوٹی تعریفیں کر کے سامنے والے کو خوش کرتے ہیں جو کسی نیک شخص کی سچی تعریف کرے جس سے اس کو اور زیادہ نیکی کی رغبت ہو وہ اس میں داخل نہیں اس لیے مداحین صیغہ مبالغہ ارشاد ہوا یعنی تعریفیں کرنے کا عادی اس کا پیشہ ور۔ بعض شارحین نے حدیث کو بالکل ظاہری معنی پر رکھا کہ واقعی ان پر مٹی ڈال دو تاکہ آئندہ وہ اس کام کی جرأت نہ کریں دو چار جگہ منہ پر خاک پڑ جانے سے اس عمل سے توبہ کرلیں۔ بعض نے فرمایا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اس پر خاک ڈالو ادھر توبہ نہ کرو یہ نہ سمجھو کہ واقعی تم بڑے اچھے آدمی ہو یا یہ مطلب ہے کہ اسے کچھ دے دو تھوڑا مال بھی گویا خاک ہے تاکہ وہ تمہاری ہجو نہ کرے کہ ایسے لوگ کچھ نہ ملنے پر گالیاں دیتے ہیں یا یہ مطلب ہے کہ انہیں بہت تھوڑا مال دو جو خاک برابر ہو زیادہ مال نہ دو اور بھی بہت معنی کیے گئے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۵۶)

3... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/ ۴۰۷، حدیث: ۵۶۸۸۔ مسند الشامیین، مسند ثور بن یزید، ۱/ ۲۷۴، حدیث: ۴۷۹

گناہ گرانے والا عمل:

﴿7974﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُنیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک نوجوان کو طویل قیام کرتے دیکھا تو لوگوں سے پوچھا: کیا تم میں سے کوئی اسے جانتا ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں اسے جانتا ہوں۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر میں اسے جانتا تو اسے ضرور کثرت سے رکوع و سجود کرنے کا حکم دیتا کیونکہ میں نے حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: ”جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ کاندھوں پر رکھ دیئے جاتے ہیں پھر جب بھی وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ گر جاتے ہیں۔“[1]

حضرت سیِّدُنا حُدَیر بن کُرَیب رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو زَاہِرِیَّہ حُدیر بن کُریب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گناہ گاروں کو سخت عذاب سے ڈرایا کرتے تھے۔

﴿7975﴾... حضرت سیِّدُنا ابو زَاہِرِیَّہ حُدیر بن کُریب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کسی آسمانی کتاب کے بارے میں یہ بات پہنچی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میں آخری زمانے میں علم کو پھیلا دوں گا حتّٰی کہ مرد و عورت، آزاد و غلام اور چھوٹے بڑے سب اسے حاصل کر لیں گے تو اس احسان کے بعد اس کے بارے میں ان پر میرا جو حق ہے میں اس میں ان کی گرفت کروں گا۔

﴿7976﴾... حضرت سیِّدُنا ابو زَاہِرِیَّہ حُدیر بن کُریب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص کھانا کھاتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کرتا وہ ایسا ہے جیسے اُس نے کھانا چوری کر کے کھایا ہے۔

عذاب نازل نہ ہونے کا سبب:

﴿7977﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ

[1] ... تعظیم قدر الصلاۃ، باب فی تعظیم ... الخ، الجزء الاول، ص ٣١٦، حدیث: ٢٩٣

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر روز ایک مُنادی اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو! (گناہوں اور نافرمانیوں سے) باز آجاؤ، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زبردست غلبہ اور قوت حاصل ہے اور تمہارے لئے خون اور زخم ہے۔ اگر خوف خدا رکھنے والے لوگ، دودھ پینے والے بچے اور چرنے والے جانور نہ ہوتے تو تم پر زبردست عذاب نازل کرکے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا۔[1]

سیِّدُنا حُدَیر بن کُرَیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا حدیر بن کریب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء اور حضرت سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مُرسَل احادیث روایت کیں جبکہ آپ کی اکثر روایات حضرت سیِّدُنا جُبیر بن نُفَیر اور حضرت سیِّدُنا کثیر بن مُرَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہیں۔

ذخیرہ اندوزی پر وعیدِ شدید:

﴿7978﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے 40 دن تک غلّہ روکا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بری اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے بری۔[2] جس گھر میں ایک مسلمان بھی بھوک کی حالت میں رات گزارے تو ان سب گھر والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔[3]

پوری دنیا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے ہے:

﴿7979﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے سامنے دنیا کا پردہ اُٹھا دیا ہے اور میں اسے اور جو کچھ

1... معجم اوسط، ۵/۲۰۵، حدیث: ۷۰۸۵۔ تنبیہ الغافلین، باب ما جاء فی الذنوب، ص۲۰۱، حدیث: ۵۲۹، نحوہ

2... غلہ روکنا منع ہے اور سخت گناہ ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے زمانہ میں غلہ خرید لے اور اُسے بیع نہ کرے بلکہ روک رکھے کہ لوگ جب خوب پریشان ہوں گے تو خوب گراں کرکے بیع کروں گا اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ فصل میں غلہ خریدتا ہے اور رکھ چھوڑتا ہے کچھ دنوں کے بعد جب گراں ہو جاتا ہے بیچتا ہے یہ نہ احتکار ہے نہ اس کی ممانعت۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ۲/۷۲۵)

3... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۲۷۰، حدیث: ۴۸۸۰۔ معجم اوسط، ۶/۱۷۹، حدیث: ۸۴۲۶

اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، اس روشنی کے سبب جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی کے لیے روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے لیے روشن کی تھی۔[1]

بدکار اور نکوکار عورت کا موازنہ:

﴿7980﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کے گناہ کے برابر ہوتی ہے اور نیک عورت کی نیکی 70 صِدِّیقین کے عمل کے برابر ہوتی ہے۔[2]

ابلیس کا تیر:

﴿7981﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت پر اچانک پڑنے والی پہلی نظر معاف ہے پھر دوبارہ اس کی طرف نَظَر کرنا جان بوجھ کر ہے اور تیسری بار نظر کرنا ہلاکت و بربادی ہے۔[3] کسی مسلمان کا عورت کے حُسن و جمال کی طرف نَظَر کرنا ابلیس کے زہر میں بجھے تیروں میں سے ایک تیر ہے اور جو شخص خوفِ خدا اور ثواب کی خاطر بدنگاہی سے بچے گا اسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ (اپنے دل میں) پائے گا۔[4]

فتنہ سے دور رہنے کا حکم:

﴿7982﴾... حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فتنہ جب آتا ہے تو مشتبہ ہوتا ہے اور جب منہ موڑتا ہے تو صاف ہوجاتا ہے۔ ابتدا میں سرگوشی کی طرح ہوتا ہے مگر اس کا اختتام دردناک ہوتا ہے۔ جب یہ بھڑک اٹھے تو اسے مت پھیلاؤ اور جب پھیل جائے تو اس کا سامنا مت کرو۔ بے شک فتنہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی زمین میں پھیل کر اپنی لگام ڈھیلی چھوڑ

1... الفتن لنعیم بن حماد، ما کان من رسول اللّٰہ... الخ، ۱/۲۷، حدیث: ۲

2... اعتلال القلوب للخرائطی، ذکر من فتنۃ النساء، ۱/۱۱۹، حدیث: ۲۲۶، بتقدم و تاخر

3... مسند فردوس، ۲/ ۳۷۵، حدیث: ۱۲۶۷

4... اعتلال القلوب للخرائطی، باب غض البصر عن المحارم، ۱/۱۳۷، حدیث: ۲۷۳، ۲۷۴، نحوہ

دیتا ہے لہٰذا کسی کے لئے بھی حلال نہیں کہ وہ اس کی لگام پکڑے اور ہلاکت ہے اس کے لئے جو اس کی لگام پکڑے۔ یہ بات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (1)

حضرت سیِّدُنا حبیب بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا حبیب بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

علم حاصل کرنے کی ترغیب:

﴿7983﴾... حضرت سیِّدُنا حبیب بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: علم سیکھو، اسے سمجھو اور اس سے نفع حاصل کرو۔ علم اس لئے حاصل مت کرو کہ اس کے ذریعے آرائش اختیار کرو کیونکہ قریب ہے کہ تمہاری زندگی طویل ہو تو تم دیکھو گے کہ علم کے ذریعے اسی طرح آرائش اختیار کی جارہی ہوگی جس طرح کوئی اپنے لباس کے ذریعے آرائش و زیبائش اختیار کرتا ہے۔

﴿7984﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابی مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا حبیب بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا: حضرت سیِّدُنا دُلَیْجَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب چلتے تو ان کے قدم کثرت عبادت کے سبب ڈگمگانے لگتے۔ ان سے کہا گیا: آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا: شوق۔ ان سے کہا گیا کہ خوش ہو جائیے! امیر نے مسلمانوں کے لئے ان کی چراگاہ کو مُباح کردیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا دُلَیْجَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرے شوق سے یہ شوق مراد نہیں بلکہ اس کی طرف شوق ہے جو اس پر ابھارتا ہے۔

سیِّدُنا حَبیب بن عُبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا حَبیب بن عُبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل، حضرت سیِّدُنا عمرو بن عَبَسَہ، حضرت سیِّدُنا ابو امامہ، حضرت سیِّدُنا ابو درداء، حضرت سیِّدُنا مقدام، حضرت سیِّدُنا عرباض اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کیں۔

1... الفتن لنعیم بن حماد، العصمة من الفتن... الخ، ۱/۱۴۱، حدیث: ۳۴۷

ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن:

﴿7985﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن ہوں گی۔[1] پوچھا گیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: ایسا بعضوں سے رغبت رکھنے اور بعضوں سے خوف رکھنے کی وجہ سے ہوگا[2]۔[3]

﴿7986﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُحسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جس کے پاس سونا چاندی نہ ہوگا اس کی زندگی بے لُطف ہوگی۔[4]

بینائی چلی جانے پر عظیم اجر:

﴿7987﴾... حضرت سیِّدُنا عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَروَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "جب میں اپنے بندے سے اس کی محبوب شے (آنکھیں) لے لوں تو میں اس کے لئے جنت کے علاوہ کوئی اجر پسند نہیں کرتا جبکہ وہ ان دونوں پر میری حمد کرے۔[5]

﴿7988﴾...[6]

1... یعنی قریب قیامت ایسے لوگ ہوں گے جو اپنی نیکیاں علانیہ پسند کریں گے تاکہ لوگ ان کی واہ واہ کریں، تنہائی میں یا تو اعمال کریں گے ہی نہیں یا کریں گے تو معمولی طریقہ سے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۴۰)

2... یعنی ان لوگوں کے دلوں میں اللہ کا خوف اللہ سے امید نہ ہوگی یا کم ہوگی، لوگوں کا خوف لوگوں سے اُمید ان پر غالب ہوگی۔ اس فرمان عالی میں علماء، عابدین، زاہدین، سخی، مُجاہد وغیرہ سب ہی داخل ہیں، ہر عمل اخلاص سے قبول ہوتا ہے۔ یہاں اشعۃ اللمعات میں ہے کہ اس میں وہ بھی داخل ہیں جو لوگوں سے ظاہری محبت کریں وہ بھی غرض کے لیے جب غرض نکل جاوے دوستی بھی ختم ہو جاوے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۴۰)

3... مسند احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/ ۲۴۴، حدیث: ۲۲۱۱۶

4... معجم کبیر، ۲۰/ ۲۷۸، حدیث: ۶۵۹ عن مقدام بن معدیکرب

5... معجم کبیر، ۱۸/ ۲۵۴، حدیث: ۶۳۴۔ ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الصبر وثواب... الخ، ۴/ ۲۵۶، حدیث: ۲۹۲۰

6... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

بد اخلاقی نُحوست ہے:

﴿7989﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بد اخلاقی نُحوست ہے۔[1]

حضرت سیِّدُنا ضَمُرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

﴿7990﴾... حضرت سیِّدُنا اَرطاۃ بن مُنذِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ضَمُرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو میں یہ سمجھتا کہ ان سے زیادہ دنیا سے بے رغبت کوئی نہیں اور جب کوئی دنیاوی کام کرتے تو میں یہ سمجھتا کہ ان سے زیادہ دنیا میں رغبت رکھنے والا کوئی نہیں۔

﴿7991﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دو موقعوں پر ہنسے: (۱)... بندر کو دیکھ کر اور (۲)... قبر کو دیکھ کر۔

﴿7992﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سوالاتِ قبر کے لئے تین فرشتے ہیں: (۱)... اَنکر (۲)... ناکور اور (۳)... ان دونوں کے سردار رُومان۔[2]

پھوپھی کو بعد وصال خواب میں دیکھنا:

﴿7993﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی پھوپھی جان کو (بعد وصال) خواب میں دیکھا تو پوچھا: پھوپھی جان! کیسی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بھتیجے! بخدا! میں خیریت سے ہوں۔ مجھے میرے

1... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۳۶۹، حدیث: ۲۴۶۰۱

2... حضرتِ سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی کی ایک مرفوع روایت میں ہے کہ وہ چار ہیں: منکر، نکیر، ناکور اور ان سب کے سردار رومان۔ حضرتِ سیِّدُنا علامہ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہتے ہیں: اس حدیث کے مرفوع ہونے کی کوئی اصل نہیں ہے اور ضمرہ تابعی ہیں اور اس روایت کا ان پر موقوف ہونا زیادہ ثابت ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن حجر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ کیا مردے کے پاس کوئی رومان نام کا فرشتہ بھی آتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سند تو آئی ہے لیکن اس کی سند کمزور ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص۲۲۷، ۲۲۸) تاہم مشہور یہ ہے کہ قبر میں دو فرشتے منکر اور نکیر آتے ہیں۔

ہر ہر عمل کا پورا پورا بدلہ دیا گیا حتّٰی کہ اس مَخلوط کھانے کا ثواب بھی دیا گیا جو میں نے کھایا۔

﴿7994﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امورِ خانہ داری (گھر کے کام کاج) اپنی لختِ جگر حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سپرد فرمائے اور گھر سے باہر کے کام حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ذمہ لگائے۔[1]

حقیقی بندۂ خدا:

﴿7995﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ کسی شخص کا روزہ نماز تمہیں تعجب میں نہ ڈالے بلکہ تم اس کے تقوٰی وپرہیز گاری کو دیکھو، اگر عبادت کی توفیق کے ساتھ ساتھ وہ مُتّقی بھی ہے تب ہی وہ صحیح معنوں میں بندۂ خدا ہے۔

سیِّدُنا ضَمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

﴿7996﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو درداء، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر، حضرت سیِّدُنا شدَّاد بن اوس، حضرت سیِّدُنا نُعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کیں۔

﴿7997﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں تمہاری وفات کے وقت تہائی مال میں تصرف کا اختیار عطا فرما دیا[2]۔[3]

شراب کے مشکیزے چاک:

﴿7998﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضور اکرم، شاہِ بنی

1... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب اقضیة رسول اللہ، ۷/۸، حدیث: ۲۸

2... وصیت ثُلث (تہائی) مال سے زیادہ کی جائز نہیں مگر یہ کہ وارث اگر بالغ ہیں اور نابالغ یا مجنون نہیں، اور وہ موصی (وصیت کرنے والے) کی موت کے بعد ثُلث مال سے زائد کی وصیت جائز کر دیں تو صحیح ہے۔ موصی کی زندگی میں اگر وارثوں نے اجازت دی تو اس کا اعتبار نہیں۔ موصی کی موت کے بعد اجازت معتبر ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۹، ۳/ ۹۳۸)

نوٹ: وصیت سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب "بہار شریعت، حصہ 19، جلد3، صفحہ 930 تا 1017" کا مطالعہ کیجئے۔

3... مسند احمد، حدیث ابی الدرداء، ۱۰/ ۴۱۶، حدیث: ۲۷۵۵۲

آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے چُھری لانے کا حکم فرمایا تو میں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے تیز کرنے کے لئے بھیج دیا اور جب چُھری تیز کرکے لائی گئی تو مجھے دے کر ارشاد فرمایا: یہ چھری صبح میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا پھر حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ہمراہ مدینہ منورہ کے بازاروں کی جانب روانہ ہوئے، وہاں شام سے درآمد کئے گئے شراب کے مشکیزے لٹک رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے ہاتھ سے چھری لی اور وہاں موجود تمام مشکیزوں کو چاک کر ڈالا۔ اس کے بعد وہ چھری مجھے عطا فرما دی اور ساتھ موجود صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو میرے ساتھ جانے اور تعاون کرنے کا حکم فرمایا اور مجھ سے فرمایا: تمام بازار جا کر ایسا ہی کرو۔ چنانچہ میں نے بازاروں میں شراب کا کوئی مشکیزہ ایسا نہ چھوڑا جسے چاک نہ کر دیا ہو[1]۔[2]

﴿7999﴾... حضرت سَیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے انگور کے دو خوشے دے کر گھر بھیجا، ایک میرے لئے اور ایک میری والدہ ماجدہ حضرت عَمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے۔ (کچھ دن بعد) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میری والدہ ماجدہ سے ملاقات ہوئی تو پوچھا: نعمان تمہارے پاس انگور کا خوشہ لایا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ نے مجھے کان سے پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے بات نہ ماننے والے!۔[3]

حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تقویٰ:

﴿8000﴾... حضرت سَیِّدُنا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہَمشیرہ اُمِّ عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں افطار کے وقت دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ لے جانے والے کو میرے پاس بھیج کر پوچھا کہ یہ دودھ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ میں نے اسے پیغام

1... مشکیزے چاک کرنے کا حکم شراب بیچنے والوں کو سزا دینے کے لئے تھا ورنہ انہیں پاک کرکے نفع اٹھایا جا سکتا تھا۔

(فتح الباری، کتاب المظالم، باب ھل تکسر الدنان... الخ، ۶/ ۱۰۳، تحت الحدیث: ۲۴۷۹)

2... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۴۹۲، حدیث: ۶۱۷۳

3... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب اکل الثمار، ۴/ ۵۷، حدیث: ۳۳۶۸، نحوہ۔ مسند الشامیین، مسند محمد بن عبد اللہ، ۲/ ۳۵۵، حدیث: ۱۴۸۷

دے کر بھیجا کہ یہ میری ہی بکری کا دودھ ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے دوبارہ بھیج کر پوچھا کہ یہ بکری تمہارے پاس کہاں سے آئی ؟میں نے پیغام بھجوایا کہ یہ میں نے اپنے مال سے خریدی ہے۔(تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نوش فرمالیا) پھر جب میں اگلے روز بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئی تو عرض گزار ہوئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے بڑے دن اور شدید گرمی کی وجہ سے آپ کا احساس کرتے ہوئے گاڑھا دودھ بھیجا مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ لانے والے کو میرے پاس واپس بھیجا۔ ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے کے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو یہی حکم دیا گیا کہ تم صرف حلال کھانا اور نیک اعمال ہی کرنا۔[1]

حضرت سیِّدُنا رَبیعہ جُرَشی رَضِیَ اللہُ عَنْہ

آپ بھی شام سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کو ابنِ عَمرو سے موسوم کیا گیا اور صحابہ میں بھی شمار کیا گیا۔[2]

﴿8001﴾... حضرت سیِّدُنا بُشیر بن کعب عَدَوی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں حضرت سیِّدُنا ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ بروزِ قیامت لوگ ایک میدان میں جمع کئے جائیں گے اور ایک مُنادی اعلان کرے گا: عنقریب اہلِ محشر جان جائیں گے کہ عزت وبزرگی کِن کے لئے ہے پھر اعلان ہوگا کہ وہ لوگ کہاں ہیں؟ (جن کے بارے میں ربّ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:)

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

(پ۲۱، السجدۃ: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے ربّ کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

تو یہ سن کر بہت کم لوگ کھڑے ہوں گے پھر جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا وہ مُنادی پُکارتا رہے گا پھر کھڑے

[1]... الزھد لاحمد، زھد عبید بن عمیر، ص ۳۹۶، حدیث: ۲۳۵۷

[2]... مُفسّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 161 پر فرماتے ہیں: آپ کا نام ربیعہ ابنِ عَمرو ہے۔ یمن کے علاقہ میں مقام جرش کے رہنے والے ہیں، امیر معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے زمانہ میں ناسک کے مفتی رہے ہیں، ان کی صحابیت میں اختلاف ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ آپ صحابی ہیں۔

ہو کر دوبارہ اعلان کرے گا: عنقریب جمع ہونے والے جان جائیں گے کہ عزت وبزرگی کن کے لئے ہے۔ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں (جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے):

لَا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ترجمۂ کنز الایمان: جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد سے۔ (پ۱۸، النور: ۳۷)

اس بار پہلے کھڑے ہونے والوں سے زیادہ تعداد میں لوگ کھڑے ہوں گے۔ پھر جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا وہ منادی ٹھہرا رہے گا پھر کھڑے ہو کر دوبارہ اعلان کرے گا: عنقریب جمع ہونے والے جان جائیں گے کہ عزت وبُزرگی کِن کے لئے ہے۔ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جو ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتے ہیں چنانچہ اس تیسری بار کھڑے ہونے والوں کی تعداد پہلے دو کے مقابلے میں زیادہ ہو گی۔

خیر قریب اور شر دور:

﴿8002﴾... حضرت سیِّدُنا ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خیر کو تم سے اتنا قریب رکھا ہے جتنا تمہارے جوتے کا تَسمہ جوتے سے قریب ہوتا ہے اور شر کو تم سے تمہاری حدِّ نگاہ تک دور رکھا ہے۔

سیِّدُنا رَبیعہ جُرَشی رَضِیَ اللہ عَنْہ سے مروی حدیث

چار چیزوں سے مثال:

﴿8003﴾... حضرت سیِّدُنا ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک فرشتہ حاضر ہو کر کہتا ہے کہ آپ کی آنکھ تو سوتی رہے گی لیکن آپ کے کان سنتے رہیں گے اور آپ کا دل سمجھتا رہے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مجھے نیند آجاتی ہے لیکن میرے کان سن رہے ہوتے ہیں اور دل سمجھ رہا ہوتا ہے چنانچہ مجھ سے کہا جاتا ہے: ایک آقا نے گھر بنایا، اس میں اس نے دستر خوان سجایا اور ایک دعوت دینے والے کو بھیجا تو جو شخص اس دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرلے گا وہ اس گھر میں آئے گا اور اس دستر خوان سے کھائے گا اور آقا اُس سے راضی ہو گا اور جو شخص اس دعوت دینے والے کی دعوت قبول نہیں کرے گا وہ اس گھر میں داخل نہیں ہو گا اور اس دستر خوان سے نہیں کھائے گا اور آقا بھی اُس سے ناراض ہو گا۔

آقا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے، حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دعوت دینے والے ہیں، گھر اسلام اور دستر خوان جنت ہے۔[1]

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو زُرعہ یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شامی تابعی بزرگ ہیں۔

﴾8004﴿... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توریت میں لکھا ہے کہ جو بھلائی کرتا ہے اُس کے اجر وانعامات ختم نہیں ہوتے اور بھلائی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے نزدیک نہیں مٹتی۔

مسافروں سے بھلائی کا حکم:

﴾8005﴿... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توریت میں بنی اسرائیل کو دوسرے شہروں سے آنے والے مسافروں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کی گئی تھی۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی:

﴾8006﴿... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: توریت میں لکھا ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اور جس پیالے سے تم دوسرے کو پلاؤ گے تو وہ خود بھی تمہیں پینا پڑے گا بلکہ زیادتی کے ساتھ پینا پڑے گا کیونکہ ابتدا کرنے والے کو زیادہ ملتا ہے۔

﴾8007﴿... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: آسمانی کتابوں میں بیتُ المقدس کی مثال سونے کے اس گلاس سے دی گئی ہے جو بچھوؤں سے بھرا ہو۔

سیِّدُنا یحییٰ شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ابو زُرعہ یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عبد اللہ حَضرمی، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیرِیز، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن فیروز دیلمی، حضرت سیِّدُنا ابو سَلَّام دِمَشقی اور حضرت سیِّدُنا ابو مریم رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام وغیرہ سے اَحادیث روایت کیں۔

[1]... دارمی، المقدمۃ، باب صفۃ النبی فی الکتب قبل مبعثہ، ۱/۱۸، حدیث: ۱۱

دین اسلام بڑھتا رہے گا:

﴿8008﴾... حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شام کو میرے سامنے اور یمن کو پُشت کی جانب رکھا پھر مجھ سے فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! جو چیز تمہارے سامنے ہے اسے میں نے تمہارے لئے غنیمت اور رِزق بنا دیا ہے اور جو پُشت کے پیچھے ہے اسے میں نے مدد گار بنا دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کو بڑھاتا (یا فرمایا:) عزت دیتا رہے گا اور شرک اور مشرکین کو گھٹاتا رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار دریائے مشرق اور دریائے مغرب کے درمیان سفر کرے گا اس کو (سلطان کے) ظلم کے علاوہ کسی چیز کا خوف نہ ہوگا اور یہ دین ہر اس جگہ پہنچ کر رہے گا جہاں رات آتی ہے۔[1]

پوری دنیا میں اسلامی حکومت:

﴿8009﴾... حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا جس کا زیادہ تر حصہ دَجّال، اس کے نکلنے، اس کے فتنے اور اس کی مُدَّت کے متعلق تھا اور دورانِ خطبہ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام میری اُمَّت میں انصاف کرنے والے امام اور عدل کرنے والے حاکم کی صورت میں نزول کریں گے، وہ صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو ہلاک کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، صدقہ ترک کر دیں گے نہ بکری پر زکوۃ لی جائے گی اور نہ اونٹ پر (کیونکہ کوئی شرعی فقیر نہیں ہوگا)۔ لوگوں کے دلوں سے آپس کے بُغض و کینہ دور ہو جائیں گے، ہر قسم کے زہریلے جانور کا زہر ختم ہو جائے گا حتّٰی کہ اگر کوئی بچہ سانپ کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا تو اسے کوئی ضَرَر نہیں پہنچے گا اور کوئی بچی شیر کے پاس جائے گی تو شیر اُسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بھیڑیا بکریوں میں اس طرح ہوگا جیسے اس کا رکھوالا کتا ہو، زمین عدل و انصاف سے اس طرح بھر جائے گی جیسے پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ اسلام پھیل جائے گا، کفار کی سلطنت چلی جائے گی اور پوری دنیا میں اسلامی سلطنت ہو گی۔ زمین چاندی کے دستر خوان کی طرح ہو گی اور حضرت آدم

1...معجم کبیر، ۱۴۵/۸، حدیث: ۷۶۴۲ بتغیر قلیل۔ ابن عساکر، باب تبشیر المصطفی علیہ الصلاۃ والسلام... الخ، ۳۹۲/۱، حدیث: ۳۹۷ بتغیر قلیل

عَلَیْہِ السَّلَام کے عہد کی طرح پیداوار دے گی۔ انگور کا خوشہ ایک جماعت مل کر کھائے گی تو سیر ہو جائے گی، ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھر جائے گا۔ بیل مہنگے ہوں گے اور گھوڑے چند دِرہموں میں ملیں گے[1]۔[2]

بُرے حکمران اور عہدے دار:

﴿8010﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: ''اِقراد'' سے بچو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ''اِقراد'' کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی حکمران یا عہدے دار ہو پھر اس کے پاس بیوہ، یتیم اور مسکین لوگ آئیں تو انہیں یوں کہہ دیا جائے: بیٹھ جاؤ ہم تمہاری ضروریات میں غور کرتے ہیں پھر انہیں ایک طرف چھوڑ دیا جائے نہ ان کی حاجت پوری کی جائے اور نہ ان کے لئے کوئی حکم دیا جائے یوں وہ خالی ہاتھ لوٹ جائیں اور کوئی عزت والا یا مالدار آئے تو اسے اپنے پاس بٹھائے اور کہے: آپ کی کیا حاجت ہے؟ پھر جب وہ اپنی حاجت بتائے تو جلدی سے اس کی حاجت پوری کرنے کا حکم جاری کرے۔[3]

حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابوسَودہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابوعوَّام عثمان بن ابوسَودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی ہیں۔

﴿8011﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوعوام عثمان بن ابوسودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس فرمانِ باری تعالیٰ:

1... ابنِ ماجہ کی روایت میں مزید یہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! گھوڑے کیوں سستے ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چونکہ جنگ وغیرہ کوئی نہ ہوگی اس لئے گھوڑے کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔ عرض کی گئی: بیل مہنگے کیوں ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: تمام زمین پر کھیتی باڑی ہونے کی وجہ سے۔

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال... الخ، ۴/۴۰۴، حدیث: ۴۰۷۷)

2... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال... الخ، ۴/۴۰۴، حدیث: ۴۰۷۷

3... مسند الشامیین، مسند یحیی بن ابی عمرو، ۲/۳۳، حدیث: ۸۶۶

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے وہی مقرب بارگاہ ہیں۔ (پ۲۷، الواقعۃ: ۱۰، ۱۱)

کی تفسیر میں فرماتے سنا کہ سبقت لے جانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسجد میں سب سے پہلے جاتے ہیں اور راہِ خدا میں پہلے نکلتے ہیں۔

تدفین کے بعد دعا مانگنا:

﴿8012﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو سودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ وتابعین جب میت کی تدفین سے فارغ ہو کر قبرستان سے جانے لگتے تو یوں دعا کرتے: ”اَللّٰھُمَّ مَنْ قَدَّمْتَہُ مِنَّا فَقَدِّمْہُ اِلٰی مُقَدَّمِ صِدْقٍ وَمَنْ اَخَّرْتَہُ مِنَّا فَاَخِّرْہُ اِلٰی مُؤَخَّرِ صِدْقٍ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ یعنی اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! تو ہم میں سے جسے آگے بھیجے (یعنی وفات دے) تو اسے صدق کے مقام میں آگے بھیج (یعنی جنت میں) اور جسے تو پیچھے (یعنی زندہ) رکھے تو اسے آخر تک صدق (یعنی اسلام) پر ہی رکھ۔ الٰہی! ہمیں ایمان کے ثواب سے محروم نہ کرنا اور ایمان کے بعد ہمیں کسی گمراہی میں نہ ڈالنا۔“

﴿8013﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو سودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ملک شام سے جب کوئی قافلہ زیتون لے کر آتا تو حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان سے جاکر ملتے اور تیل استعمال فرماتے۔ ایک مرتبہ ایک قافلہ آیا تو آپ نے ان سے لے کر تیل لگایا، حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں دیکھا تو گردن سے پکڑ کر ارشاد فرمایا: خشکی کے بعد تم تیل لگانے لگ گئے پھر تم اپنے لباس کو دیکھ کر خود کو خوبصورت خیال کرتے ہو؟ جب تک میں تمہارے بال نہ کاٹ دوں تم مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔

﴿8014﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو سودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: کہا گیا ہے کہ گھر سے نکلتے اور گھر میں داخل ہوتے وقت اَوَّابین کی دو دو رکعتیں ہیں۔

﴿8015﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو سودہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجد کی اس دیوار پر (جہاں سے جہنم کو دیکھا گیا) اپنا سینہ رکھے روتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: اے ابو ولید آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: یہ وہی جگہ ہے جس کے متعلق ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر دی کہ انہوں نے یہاں جہنم کو دیکھا۔[1]

حضرت سیِّدُنا ابو یزید غوثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ابو یزید غوثی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

افضل موت:

﴿8016﴾... حضرت سیِّدُنا ابو زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: کون سی موت افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں شہید ہونا۔ پوچھا گیا: پھر کون سی؟ ارشاد فرمایا: اسلامی سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانا۔ پوچھا گیا: پھر کون سی؟ ارشاد فرمایا: حج و عمرہ کرتے ہوئے مر جانا اور اگر ہو سکے تو دیہاتی یا تاجر ہو کر مت مرنا۔[2]

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن میسرہ حضرمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

آگ اور برف کے جسم والا فرشتہ:

﴿8017﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَیْسَرہ حَضْرَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے روبیل نامی ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا آدھا بدن برف اور آدھا آگ کا ہے۔ وہ یہ دعا مانگتا رہتا ہے: ”اَللّٰھُمَّ کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ ھٰذَا النَّارِ وَبَیْنَ ھٰذَا الثَّلْجِ فَلَا الثَّلْجُ یُطْفِئُ النَّارَ وَلَا النَّارُ یُطْفِئُ الثَّلْجَ فَاَلِّفْ بَیْنَ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس طرح تو نے اس آگ اور برف میں اُنسیت پیدا فرمائی کہ نہ برف آگ کو بجھاتی ہے اور نہ آگ برف کو پگھلاتی ہے اسی طرح تو اپنے مؤمن بندوں کے دلوں میں بھی اُلفت پیدا فرما۔“

1... مسند الشامیین، ابن ثوبان عن زیاد بن ابی سودة، ۱/۱۴۳، حدیث: ۲۲۹

2... کنز العمال، کتاب الجهاد، الباب الخامس، ۴/ ۱۷۳، حدیث: ۱۱۱۲۲

سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن میسرہ حَضْرَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا عرباض بن سارِیَہ، حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن عَبَسَہ اور حضرت سَیِّدُنا ابو اُمامہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کیں۔

﴿8018﴾... حضرت سَیِّدُنا عِرباض بن سارِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میری عظمت کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اس دن میرے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن میرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔[1]

بدترین لوگ:

﴿8019﴾... حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن عَبَسَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب سورج بلند ہوتا ہے تو بے وقوف انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا میں مصروف ہو جاتی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن عَبَسَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے وقوف انسانوں کے بارے میں پوچھا تو ارشاد فرمایا: وہ کفار ہیں جو کہ مخلوق میں سب سے بدترین لوگ ہیں۔[2]

حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن قیس کِندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن قیس کِندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

﴿8020﴾... حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نہیں چاہتا کہ میری عمر گزر جائے اور میرا جسم آزمائش میں نہ پڑے۔ جو بندہ دنیا کو اس کے مقام پر رکھتا ہے وہ اس بات پر راضی ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسے ذِلّت سے قدموں تلے روندا جائے۔ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے نفس کو ذلت میں ڈالتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے عزت دے گا۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اجسام میں سب سے ناپسندیدہ جسم آرام و آسائش میں پلنے والا ہے۔

1 ...مسند احمد، مسند الشامیین، ٦/٨٢، حدیث: ١٧١٥٨

2 ...عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقول اذا استقلت الشمس، ص٦٧، حدیث: ١٥٠ نحوہ

سیّدنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن قیس کِندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو، حضرت سیِّدُنا واثِلہ اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسْر مازِنی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کیں۔

﴿8021﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ دو دیہاتی حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ایک نے عرض کی:یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بہترین شخص کون ہے؟نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:خوشخبری ہو اُسے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں۔دوسرے نے عرض کی:یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!سب سے بہترین عمل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:یہ کہ تم دنیا کو اس حال میں چھوڑو کہ تمہاری زبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے تر ہو۔[1]

حضرت سیّدنا محمد بن زِیاد اَلْھانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا محمد بن زیاد اَلْھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

﴿8022﴾... حضرت سیِّدُنا بَقِیَّہ بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن زیاد اَلْھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے مجھے ایک دینار دے کر فرمایا:اس سے زیتون کا تیل خرید لاؤ اور قیمت کم مت کروانا کیونکہ میں نے ایسے بُزرگوں کا زمانہ پایا ہے جو کچھ خریدتے تو قیمت کم نہ کرواتے تھے۔

شوقِ ملاقات:

﴿8023﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن زیاد اَلْھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں:چند اولیا و علما ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور موت کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ان میں سے ایک نے کہا:اگر حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام آجائیں اور فرمائیں کہ تم میں سے جو بھی سب سے پہلے فلاں ستون کو ہاتھ لگادے وہ فوت ہو جائے گا۔تو مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کا شوق ہونے کی وجہ سے میں تم سب پر سبقت حاصل کرلوں گا۔

1... الاحاد والمثانی، عبد اللہ بن بسر ابو صفوان، ۳/۵۱، حدیث:۱۳۵٦

حضرت سیِّدُنا محمد بن زِیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرت سیِّدُنا محمد بن زِیاد اَلْہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو امامہ، حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر اور حضرت سیِّدُنا ابو عُتبہ خولانی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وغیرہ سے احادیث روایت کیں۔

سلام عام کرنا:

﴿8024﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن زِیاد اَلْہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا اور آپ گھر کی جانب جا رہے تھے۔ آپ جس مسلمان یا عیسائی[1] یا چھوٹے بڑے کے پاس سے گزرتے تو اسے سلام کرتے پھر جب گھر کے دروازے پر پہنچے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بھتیجے! ہمیں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام عام کرنے کا حکم فرمایا ہے۔[2]

حضرت سیِّدُنا عَبْدَہ بن ابو لُبَابہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا عبدہ بن ابو لبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

﴿8025﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبَابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں میں ریا سے سب سے قریب وہ ہے جو اس سے سب زیادہ بے خوف ہے۔

﴿8026﴾... حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبَابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت قرآن پاک ختم کرے تو فرشتے شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور جو رات کے وقت ختم کرے تو فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

1... سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عیسائی کو سلام میں پہل کرنا یہ سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے ہے جبکہ حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کفار کو سلام میں پہل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (شعب الایمان، ۶/ ۴۲۵، حدیث: ۸۷۵۲) کفار کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف عَلَیْکُم کہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۶۱)

2... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب افشاء السلام، ۴/ ۲۰۰، حدیث: ۳۶۹۳۔ عمل الیوم واللیلۃ، باب کیف افشاء السلام، ص ۹۸، حدیث: ۲۱۷

جنگ سے کنارہ کشی:

﴿8027﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور بنو اُمَیَّہ کے درمیان نو سال تک جنگ رہی لیکن حضرت سیِّدُنا قاضی شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی سے خبر لی نہ کسی کو دی (یعنی اس طرف دھیان ہی نہیں دیا)۔

جنتی بیوی کی خاصیت:

﴿8028﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنتی شخص جب اپنی بیوی کے پاس سے جائے گا پھر جب دوبارہ اس کے پاس آئے گا تو اس کی رغبت میں 70 گنا اضافہ ہو چکا ہو گا اور پھر اس رغبت میں دُگنا اضافہ ہوتا رہے گا۔

﴿8029﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا قاضی شُریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب (شادی کے بعد) اپنی بیوی کے پاس گئے تو اس کے لئے برکت کی دعا کی اور فرمایا: "میں نماز پڑھوں گا تم بھی ساتھ پڑھ لو۔" (پھر آپ نماز میں مشغول ہو گئے) جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اہلیہ سمجھ گئی کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں تو وہ کھڑی ہوئی اور آپ کے پہلو میں آکر بیٹھ گئی اور کہنے لگی: میری قوم میں میرے اور بھی ہم کفو تھے اور آپ کی قوم میں بھی آپ کی ہم کفو لڑکیاں تھیں لیکن اب جبکہ تقدیر نے ہمیں ملا دیا ہے تو آپ جو چاہیں مجھے حکم فرمائیں۔ پھر کہنے لگی: شاید آپ کو میری والدہ کا آج کل میرے پاس آنا ناگوار گزرتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں! ایسی ہی بات ہے۔ آپ کی اہلیہ نے اپنی والدہ کو پیغام بھیجا کہ وہ دو سال تک میرے پاس نہ آئیں۔ چنانچہ وہ دو سال کے بعد تشریف لائیں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں پہچان لیا اور کہا: یہ تمہاری بیٹی جو تمہارے بیٹے کی بیوی ہے تمہارے سپرد ہے۔[1]

﴿8030﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابو لُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک دنیا کی آگ بھی دوزخ کی آگ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتی ہے۔

1... یہ واقعہ بڑا تفصیلی ہے، امام ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کو بڑے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے جیسا کہ بعض کتابوں میں اس واقعے کا تفصیلاً ذکر ہے۔

﴿8031﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیطان کہتا ہے: انسان جتنا بھی زور لگالے دو چیزوں میں مجھے ہرگز مات نہیں دے سکتا وہ مال و دولت ہیں کہ جن کے متعلق پوچھا جائے گا: کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟

﴿8032﴾... حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورج اس وقت تک طلوع نہیں ہوتا جب تک اسے ایک دو ضرب نہ لگا دی جائے حتّٰی کہ وہ پھیل جاتا ہے اور کہتا ہے: (میں اس لئے طلوع نہیں ہونا چاہتا کہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بجائے میری عبادت کی جائے۔

یاجوج ماجوج کی تعداد:

﴿8033﴾... سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ سیِّدُنا عَبدہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے یاجوج ماجوج کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ہمارے ایک شخص کے مقابلے میں ان کی تعداد ایک ہزار ہوگی۔

زَبَرجَد، یاقوت اور موتی کے پھل:

﴿8034﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک ایسا درخت ہوگا جس کے پھل زَبَرجَد، یاقوت اور موتی کے ہوں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے ایسی آواز پیدا ہوگی کہ اس سے زیادہ مَسحُور کُن آواز کسی نے سنی ہی نہ ہوگی۔

مسجد کا ادب:

﴿8035﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں دنیاوی بات نہ کرتے تھے۔

﴿8036﴾... حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابوسلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عَبدہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں اپنے زمانے والوں کے بارے میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے سوال کریں نہ میں ان سے کوئی سوال کروں کیونکہ یہ لوگ مسائل کی کثرت پر اس طرح فخر کرتے ہیں جس طرح مالدار لوگ مال کی کثرت پر ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں۔

﴿8037﴾... حضرت سیِّدُنا رَجاء بن ابوسلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا

عَبدہ بن ابولُبابہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مسئلہ پوچھا اور کہا: آپ کی کیارائے ہے؟ آپ نے فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرے زمانے والے مجھ سے کوئی مسئلہ پوچھیں نہ میں ان سے کوئی مسئلہ پوچھوں کیونکہ لوگ مسئلہ پوچھتے وقت یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں: آپ کی کیارائے ہے؟ آپ کی کیارائے ہے؟

افضل شخصیت:

﴿8038﴾... سَیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ ملک عراق سے ہمارے ہاں سَیِّدُنا عَبدہ بن ابولُبابہ اور حضرت سَیِّدُنا حسن بن حُر عَلَیْہِمَا الرَّحمَہ سے افضل کوئی بزرگ تشریف نہیں لائے۔ یہ دونوں تجارت میں باہم شریک تھے اور دونوں ہی آزاد کردہ غلام تھے ایک بنو اسد کے آزاد کردہ تھے جبکہ دوسرے بنو غاضِرہ کے۔

کمزوری کی حالت میں طواف:

﴿8039﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عبدہ بن ابو لُبابہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمزوری کی حالت میں بیتُ اللہ کا طواف کررہے تھے تو میں نے عرض کی: اگر آپ اپنی جان پر نرمی کریں تو کیا حرج ہے؟ فرمایا: مومن تو مَشَقَّت ہی جھیلتا ہے۔

﴿8040﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مؤمن پر 40روز بھی نہیں گزرتے کہ اسے کوئی نہ کوئی خوف والی بات پہنچ جاتی ہے۔

﴿8041﴾... حضرت سَیِّدُنا مُطْعِم بن مِقدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا عَبدہ بن ابولُبابہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: سلف فرمایا کرتے: فجر کی دو رکعتیں جس میں زمانے کی رغبت ہے اور تھوڑی دیر کی فرض نماز دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

سَیِّدُنا عَبدَہ بن ابولُبَابہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سَیِّدُنا عبدہ بن ابولُبابہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ملاقات کی اور ان سے احادیث سنیں یونہی آپ نے حضرت سَیِّدُنا زِر بن حُبَیْش، حضرت سَیِّدُنا عَمرو بن مَیمون، حضرت سَیِّدُنا رَوَّاد ثقفی، حضرت سَیِّدُنا امام مجاہد اور حضرت سَیِّدُنا ابو سَلَمہ رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے بھی احادیث روایت کیں۔

دنیا میں مسافر کی طرح رہو:

﴿8042﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے پکڑ کر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ایسے کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور دنیا میں ایسے رہو گویا تم مسافر یا راہ گیر ہو۔[1]

﴿8043-44﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے کچھ بندوں کو لوگوں کے فائدے کے لئے نعمتوں سے خاص کیا ہے۔ یہ نعمتیں ان کے پاس اس وقت تک رہتی ہیں جب تک وہ انہیں لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور جب وہ خرچ کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ نعمتیں ان سے زائل کر کے کسی اور کو عطا فرما دیتا ہے۔[2]

تقدیر پر راضی رہو:

﴿8045﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تم میں سے کوئی کسی سے زیادہ کسب والا نہیں کہ بے شک! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مصیبت اور موت کا وقت لکھ دیا ہے اور رزق اور عمل کو تقسیم کر دیا ہے، اب لوگ اس معاملے میں یونہی اپنے انجام تک پہنچیں گے۔[3]

ذُوالحجہ کے پہلے عشرے کی بہار:

﴿8046﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: کسی بھی دن کا نیک عمل ذوالحجہ کے پہلے عشرے سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک محبوب نہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

1... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۴۹۰، حدیث: ۶۱۶۴

2... معجم اوسط، ۴/۴۶، حدیث: ۵۱۶۲

3... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب القناعۃ والتعفف، ۲/۲۷۵، حدیث: ۱۱۸

اور نہ راہِ خدا میں جہاد؟ ارشاد فرمایا: اور نہ راہِ خدا میں جہاد مگر وہ کہ اپنے جان و مال لے کر نکلے پھر واپس نہ لوٹے یہاں تک کہ اس کی جان چلی جائے[1]۔[2]

ظلم پر وعید:

﴿8047﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وحی فرمائی کہ اے رسولوں کے بھائی! اے ڈر سنانے والوں کے بھائی! اپنی قوم کو اس بات سے ڈراؤ کہ وہ میرے گھر میں کسی پر ظلم کر کے داخل نہ ہوں کیونکہ جب کوئی ایسی حالت میں میری بارگاہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو میری لعنت اس پر برس رہی ہوتی ہے یہاں تک کہ ظلماً چھینی ہوئی چیز مظلوم کو واپس کر دے۔ پس میں مظلوم کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور وہ میرے خاص دوستوں اور اولیا میں سے ہو جاتا ہے اور وہ جنت میں انبیا، شہدا اور صالحین کے ساتھ میرے قُرب میں ہو گا۔[3]

حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد مَقرائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

﴿8048-49﴾... حریز بن عثمان کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد مَقرائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: نعمت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پاکیزہ نفس۔ پوچھا گیا: غنا (مالداری) کیا ہے؟ فرمایا: تندرستی۔

﴿8050﴾... حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد مَقرائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم سے 40 روز کا وعدہ کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام

1... خیال رہے کہ دن تو بقر عید کے اول عشرہ کے افضل ہیں اور راتیں رمضان کے آخری عشرہ کی افضل۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۳۷۱)

2... ابن ماجه، كتاب الصيام، باب صيام العشر، ۲/۳۳۸، حديث: ۱۷۲۷، عن ابن عباس

مسند احمد، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص، ۲/۶۹۰، حديث: ۷۱۰۱

3... تفسير الثعلبي، پ۱، البقرة، تحت الآية: ۱۲۴ تا ۱۲۹، ۱/۲۷۲، حديث: ۱۰۷

سے فرمایا: اے موسٰی! تمہاری قوم بچھڑے کے متعلق فتنہ میں مبتلا ہوگئی ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رب! وہ کیسے فتنہ میں مبتلا ہوسکتے ہیں حالانکہ تو نے انہیں فرعون سے نجات دی، انہیں سمندر میں غرق ہونے سے بچایا اور ان پر انعامات فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! تمہاری قوم تمہارے آنے کے بعد ایک بچھڑا بنا بیٹھی، بے جان کا دھڑ جو گائے کی طرح آواز کرتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے پرودگار! اس میں روح کس نے ڈالی؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں نے۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یارب! گویا تو نے اسی کو ان کی گمراہیت کا سبب بنادیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی، اے انبیا کے سرتاج، اے اَبُوالْحُکَمَاء! میں نے ان کے دلوں میں اس بچھڑے کی محبت پائی تو پھر ان کے لئے اسے آسان کردیا۔

سیِّدُنا راشد بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

سیِّدُنا راشد بن سَعد مَقرائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص، حضرت سیِّدُنا امیر مُعاویہ بن ابوسفیان، حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا ثوبان، حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ باہلی، حضرت سیِّدُنا عون بن مالک اور حضرت سیِّدُنا مِقدام بن مَعدِی کَرِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے احادیث روایت کیں۔

﴿8051﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے ہرگز میری امت کے بارے میں ایسا عاجز نہیں کرے گا کہ میری امت[1] (میدان محشر) میں آدھے دن تک رہے۔ حضرت ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آدھے دن سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: پانچ سو سال۔[2]

پوشیدہ معاملات کے پیچھے پڑنے کی ممانعت:

﴿8052﴾... حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم لوگوں کے پوشیدہ معاملات کے پیچھے پڑو گے تو ان میں خرابی

1... علامہ عبد الرؤف مَناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہاں امت سے مراد اغنیا ہیں۔ (فیض القدیر، ۳/۲۰، تحت الحدیث: ۲۶۳۲)

2... مسند الشامیین، مسند محمد بن عبد اللہ، ۲/۳۳۷، حدیث: ۱۴۴۹

پیدا کردو گے یا انھیں خرابی کے نزدیک پہنچادو گے۔“[1]

حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: یہ ایسا کلمہ ہے جسے حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سننے کی سعادت حاصل کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انھیں اس سے بہت فائدہ پہنچایا۔

حکمرانی خطرات سے پُر ہے:

﴿8053﴾... حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص 10 افراد کا حاکم ہو اکل بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے، اس کا عدل وانصاف اسے آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اسے ہلاک کر دے گا۔[2]

﴿8054﴾... حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جنازے کے لئے گئے تو آپ نے چند لوگوں کو سوار دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا تمہیں حیا نہیں آرہی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرشتے پیدل ہیں اور تم گھوڑوں کی پشتوں پر۔[3]

﴿8055﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُحسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے دیکھتا ہے۔[4]

﴿8056﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم رؤف رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا آسمان کے نیچے جن خداؤں کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سب سے بڑی وہ نفسانی خواہش ہے جس کی پیروی کی جائے۔[5]

1... ابو داود، کتاب الادب، باب فی النھی عن التجسس، ۴/۳۵۶، حدیث: ۴۸۸۸

2... مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرۃ، ۵/۴۹۳، حدیث: ۶۵۳۹۔ مسند الشامیین، مسند صفوان بن عمرو، ۲/۹۹، حدیث: ۹۸۶، نحوہ

3... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراھیۃ الرکوب خلف الجنازۃ، ۲/۳۰۹، حدیث: ۱۰۱۴

4... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الحجر، ۵/۸۸، حدیث: ۳۱۳۸ عن ابی سعید خدری

5... السنۃ، ذکر الاھواء المذمومۃ... الخ، ص۸، حدیث: ۳

کھانے کے بعد کی دعا:

﴿8057﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے سکھایا کہ کھانے کے بعد یوں کہا کروں: ''اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَنَا وَاَسْقَیْتَنَا فَاَشْبَعْتَنَا وَاَرْوَیْتَنَا فَلَكَ الْحَمْدُ غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے ہمیں کھلایا، ہمیں پلایا، ہمارا پیٹ بھرا اور ہمیں سیراب کیا، تیرے ہی لئے نہ ختم ہونے والی حمد ہے جو چھوڑی نہ جائے اور کوئی کبھی بھی تیری حمد بجالانے سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ [1]

❖ • • • • ❖ • • • • ❖

حضرت سیِّدُنا ھانی بن کُلثوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا ہانی بن کُلثوم بن شَریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت کم گو اور کم احادیث روایت کرنے والے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو عہدہ قضا دینا چاہا تو آپ نے معذرت کرتے ہوئے انکار کر دیا۔

﴿8058﴾... حضرت سیِّدُنا ہانی بن کلثوم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومن فقیر کی مثال طبیب کے پاس موجود اس مریض کی طرح ہے جس کے مرض سے طبیب واقف ہو۔ مریض کا نفس ایسی چیزوں کی خواہش کر رہا ہوتا ہے جسے کھانا اس کی ہلاکت کا سبب ہوتا ہے یونہی اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے۔

سیِّدُنا ھانی بن کلثوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا محمود بن ربیع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حدیث روایت کی۔

قتلِ ناحق کی نحوست:

﴿60-8059﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم

[1] ...معجم کبیر، ۸/۱۰۳، حدیث: ۷۵۰۰

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ بَلَّحَ یعنی مومن آدمی جلدی کرنے والا نیک رہتا ہے[1] جب تک کہ حرام خون نہ کرے پھر جب حرام خون کرلیتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے[2]۔“[3]

حضرت سیِّدُنا عُرْوَہ بن رُوَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا عُرْوَہ بن رُوَیْم لَخْمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعی بزرگ ہیں۔

امت کے بہترین اور بدترین افراد:

﴿8061﴾... حضرت سیِّدُنا عُرْوَہ بن رُوَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو گواہی دیتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں اور جب وہ نیکی کریں تو خوش ہوں، کوئی بُرائی سرزد ہوجائے تو اِسْتِغفار کریں اور میری اُمّت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو نعمت میں پلتے ہیں اور اسی پر ان کے اجسام نشو نما پاتے ہیں۔ ان کی خواہش محض انواع و اقسام کے کھانے اور مختلف قسم کے لباس ہیں، وہ زیادہ بولنے والے منہ پھٹ ہوتے ہیں۔[4]

---

[1]... صَالِحًا لفظ مُعْنِقًا کی تفسیر ہے یا تفصیل یعنی بندہ مؤمن کو نیک اعمال میں جلدی کرنے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ خیال رہے کہ توفیق خیر ملنا رب تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۲۲۵)

[2]... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 225** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی قتل ناحق کی نحوست سے انسان توفیق خیر سے محروم رہ جاتا ہے۔ بَلَّحَ بلوحًا کے معنیٰ ہیں تھک جانا، محروم رہ جانا، حیران ہوجانا یہ حیرانی دنیا میں تو اس طرح ہوگی کہ اس کے دل کو اطمینان، نیکیوں کی توفیق میسر نہ ہوگی اور خدشہ ہے کہ جواباتِ قبر میں حیرانی رہ جائے اور ہوسکتا ہے کہ قیامت کے حساب میں حیران و سرگرداں رہے، غرضکہ خون ناحق دنیا و آخرت کا وبال ہے۔ خیال رہے کہ ظلمًا قتل کرنا، قتل کرانا، قتل میں مدد دینا، بعدِ قتل قاتل کی حمایت کرنا سب ہی اس سزا کے مستحق ہیں۔

[3]... ابو داود، کتاب الفتن والملاحم، باب فی تعظیم قتل المؤمن، ۴/۱۳۹، حدیث: ۴۲۷۰

مسند الشامیین، مسند خالد بن دھقان، ۲/۲۹۶، حدیث: ۱۳۱۰

[4]... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصیام فی السفر، ۲/۳۷۳، حدیث: ۴۴۹۳

الزھد لوکیع، باب من قال: یا لیتنی لم اخلق، الجزء الاول، ص۴۰۱، حدیث: ۱۶۸

چہرے پر نِقاب:

﴿8062﴾... حضرت سیِّدُنا عُرْوَہ بن رُوَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے وصال کا وقت قریب آیا تو ان کی زوجہ محترمہ نے عرض کی: میں 40 برسوں سے آپ کے ساتھ ہوں، آپ مجھے ایک نظر اپنے چہرے کی زیارت تو کرا دیں۔

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو عرش نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرہ مبارک کو نور سے ڈھانپ دیا تھا، اس لئے آپ کے منہ پر نقاب ہوتا تھا اور جب بھی آپ اپنے مبارک چہرے سے اسے ہٹاتے تو آنکھیں چندھیا جاتیں۔ چنانچہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی زوجہ محترمہ کے لئے چہرے سے نقاب اٹھایا تو ان کی آنکھیں چُندھیا گئیں۔ انہوں نے عرض کی: آپ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کیجئے کہ وہ جنت میں بھی مجھے آپ کی زوجہ بنائے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اگر تم یہی چاہتی ہو تو میرے بعد کسی سے نکاح نہ کرنا اور اپنی محنت کی کمائی کھانا۔

حضرت سیِّدُنا عُرْوَہ بن رُوَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی زوجہ محترمہ آپ کے وصال کے بعد نقاب لگائے رکھتی تھیں اور گزر اوقات کے لئے درانتی سے بچ جانے والے خوشے چُنتی تھیں، کھیت میں کام کرنے والے مزدور جب انہیں دیکھتے تو جان بوجھ کر ان کے لئے کچھ خوشے گرا دیتے تھے، جب انہیں یہ محسوس ہوتا تو اسے چھوڑ دیتی تھیں۔

نورانی چہرہ:

﴿8063﴾... حضرت سیِّدُنا عُرْوَہ بن رُوَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی زوجہ محترمہ سیِّدَتُنا صُفْراء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی: آپ پر میرے ماں باپ قربان! جب سے آپ نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ہمکلامی کا شرف پایا اس وقت سے میں آپ کی جانب سے گویا بیوہ ہو چکی ہوں۔

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ہمکلام ہونے کے بعد عورتوں کے پاس نہ آتے تھے اور اپنے چہرۂ مبارک پر کپڑا یا نقاب ڈالے رہتے، اگر کوئی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے کو دیکھ لیتا تو اس کا انتقال ہو جاتا۔ چنانچہ جب آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کے لئے چہرے سے نِقاب

اٹھایا تو سورج کی مثل شعاعوں نے انہیں ڈھانپ لیا۔ پس زوجۂ محترمہ نے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدے میں گر گئیں پھر آپ سے عرض کی: آپ بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے کہ وہ مجھے جنت میں بھی آپ کی زوجہ بنائے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے ایسا ہی ہے بشرطیکہ تم میرے بعد کسی سے نکاح نہ کرنا کیونکہ عورت جنت میں اپنے آخری شوہر کے ساتھ ہو گی۔ انہوں نے عرض کی: مجھے کوئی وصیت کیجئے؟ ارشاد فرمایا: لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔

عیسائی پادری اور شانِ اُمّتِ محمدی:

﴿8064﴾... حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا خالد بن یزید قُرشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: مجھے جزیرہ کے علاقے میں ایک کام سے جانا تھا اس لئے میں نے وہاں کے لئے ایک خُفیہ راستہ اختیار کیا۔ ایک بستی سے گزرتے ہوئے میں ایک ایسی جگہ پہنچا جہاں نصرانی سرداروں اور راہبوں کا مَجْمَع لگا ہوا تھا، (آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ذہین، خوش کلام اور عقلمند انسان تھے فرماتے ہیں کہ) میں نے ان سے پوچھا: "تم لوگ یہاں کیوں جمع ہو؟" وہ بولے: "ہمارے شیخ راہب ہیں، ہم سال میں ایک مرتبہ یہاں آکر ان سے ملاقات کرتے ہیں، اپنے دینی معاملات ان کے سامنے رکھتے ہیں اور ہر معاملے میں ان کی رائے حتمی سمجھتے ہیں۔"

حضرت سیِّدُنا خالد بن یزید قُرشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں لوگوں کی باتوں میں دلچسپی لیتا تھا لہٰذا میں نے سوچا کہ اگر میں اس شیخ کے قریب ہو جاؤں تو شاید اس سے کوئی نفع مند بات سننے کو ملے یہ سوچ کر میں اس کے قریب ہو گیا، اس نے مجھے دیکھ کر کہا: "تم ان میں سے تو نہیں لگ رہے؟" میں نے کہا: "ہاں، میں ان میں سے نہیں ہوں۔" اس نے کہا: "کیا تمہارا تعلق اُمّتِ احمد سے ہے؟" میں نے کہا: "ہاں۔" اس نے کہا: "اُمّتِ محمدیہ کے عالم ہو یا جاہل؟" میں نے کہا: "نہ عالم ہوں نہ جاہل۔" اس نے کہا: "کیا تمہاری کتاب کے مطابق تمہارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ جنتی کھائیں گے پئیں گے لیکن بول و بَراز نہیں کریں گے؟" میں نے کہا: "ہاں، یہ ہمارا عقیدہ ہے اور یہی حق ہے۔" اس نے کہا: "تو دنیا میں اس کی مثال کیا ہے؟" میں نے کہا: "وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا رزق صبح شام اسے ملتا ہے اس کے باوجود وہ بول و براز نہیں کرتا۔" اس پر وہ بگڑ کر بولا: "کیا تم نے یہ نہ کہا تھا کہ تم اُمّتِ محمدیہ کے عالم نہیں ہو؟" میں نے کہا: "کیوں نہیں، نہ میں عالم ہوں نہ جاہل۔"

پھر اس نے کہا: "کیا تمہارا یہ عقیدہ نہیں کہ تم کھاتے پیتے رہو گے پھر بھی جنت سے کچھ کم نہ ہو گا؟" میں نے

کہا: ”ہمارا یہی عقیدہ ہے اور یہی حق ہے۔“ اس نے کہا: ”تو دنیا میں اس کی مثال کیا ہے؟“ میں نے کہا: ”وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علم وحکمت سے نوازا اور اپنی کتاب کا علم عطا کیا اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق جمع ہو کر اس سے علم حاصل کرے تو بھی اس کے علم سے کچھ کم نہ ہو گا۔“ اس پر وہ غصے سے کہنے لگا: ”کیا تم نے یہ نہ کہا تھا کہ تم اُمّتِ محمدیہ کے عالم نہیں ہو؟“ میں نے کہا: ”کیوں نہیں، نہ میں عالِم ہوں نہ جاہل۔“

پھر اس نے کہا: ”کیا تم اپنی نماز میں ”اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ“ نہیں کہتے؟“ میں نے کہا: ”بالکل کہتے ہیں۔“ تو وہ مجھے چھوڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہنے لگا: ”کسی اُمَّت کو نیکیوں میں اتنی وُسعت نہیں ملی جتنی اس اُمَّت کو ملی، ان میں سے جب کوئی ”اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ“ کہتا ہے تو اللہ تعالٰی آسمانوں اور زمین میں رہنے والے ہر نیک بندے کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔“ پھر اس نے مجھ سے کہا: ”کیا تم مومن مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار نہیں کرتے؟“ میں نے کہا: ”کیوں نہیں، بالکل کرتے ہیں۔“ تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ”ان میں سے جب کوئی مومن مردوں اور عورتوں کے لئے اِسْتِغْفَار کرتا ہے تو آسمانوں میں رہنے والے تمام فرشتے اور زمین میں بسنے والے تمام مومن چاہے وہ حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے دور کے ہوں یا قیامت تک آنے والے کسی بھی دور کے، اللہ تعالٰی اپنے ہر مومن بندے کے لئے 10 نیکیاں لکھ دیتا ہے۔“

پھر اس نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: ”دنیا میں اس کی مثال کیا ہے؟“ میں نے کہا: ”اس کی مثال وہ شخص ہے جو لوگوں کی بڑی یا چھوٹی جماعت کے پاس سے گزر کر انہیں سلام کرے اور وہ لوگ اسے سلام کا جواب دیں یا یہ اُنہیں دعا دے اور وہ اِسے۔“ یہ سن کر اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور وہ کہنے لگا: ”کیا تم نے یہ نہ کہا تھا کہ تم اُمّت محمدیہ کے عالم نہیں ہو؟“ میں نے کہا: ”ہاں، نہ میں عالِم ہوں نہ جاہل۔“ تو اس نے کہا: ”میں نے اُمَّت محمدیہ میں تم سے بڑا عالم نہیں دیکھا، تمہیں مجھ سے کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ لو۔“ میں نے کہا: ”میں اس سے کیا سوال کروں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اولاد کا عقیدہ رکھتا ہو۔“ یہ سن کر اس نے اپنا جُبّہ چاک کر دیا حتّٰی کہ پیٹ دکھائی دینے لگا پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر کہا: ”اللہ تعالٰی اس عقیدے والے کو نہ بخشے اس سے بچنے کے لئے ہی تو ہم نے خانقاہوں کا رُخ کیا ہے۔“

پھر اس نے مجھ سے کہا: ”میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا تم مجھے بتاؤ گے ؟“ میں نے کہا: ”ہاں۔“ تو اس نے کہا: ”یہ بتاؤ، کیا تم میں کوئی انتہائی بوڑھا شخص اس حال کو پہنچا کہ اس کے سامنے کوئی نوجوان یا بچہ کھڑا ہو کر اسے گالیاں دینے اور مارنے لگے لیکن اس حرکت پر کسی کو غیرت نہ آئے؟“ میں نے کہا: ”ہاں۔“ اس نے کہا: ”ایسا اس وقت ہوتا ہے جب تمہارا دین کمزور ہو، تم اپنی دنیا سے محبت کرنے لگو اور تم میں دنیا سے محبت کرنے والے اسے ترجیح دینے لگیں۔“

آپ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: ”تمہاری عمر کیا ہے ؟“ میں نے کہا: ”میں 60 سال کا ہوں اور تمہارے شیخ کی عمر کتنی ہے ؟“ تو اس نے کہا: ”70 سال۔“ مجلس کا ایک شخص کہنے لگا: ”اے ابو ہُشَیم! آپ کے علاوہ امت محمدیہ کا کوئی اور فرد ہمارے شیخ سے ملاقات کرتا تو ہمیں اچھا نہ لگتا۔

متقی لوگوں میں نام:

﴿8065﴾... سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جو فجر کی دو سنتیں پڑھ کر باجماعت نماز ادا کرے تو اس دن اس کی نماز نیک لوگوں کی نماز میں درج ہو جاتی ہے اور اس دن اسے متقی لوگوں کے وفد میں لکھا جاتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس روایت کو حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رویم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے متصل سَنَد کے ساتھ مرفوعاً بھی ذکر کیا ہے۔

ابن آدم میں شیطان کی جگہ:

﴿8066﴾... حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ”اے میرے پروردگار! مجھے ابنِ آدم میں شیطان کی جگہ دکھا دے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے وہ جگہ ظاہر فرمائی تو انہوں نے دیکھا کہ شیطان کا سر سانپ کے سر جیسا ہے اور وہ دل پر اپنا سر رکھے ہوئے ہے، جب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب بندہ ذکر نہ کرے تو وہ وسوسے ڈالتا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہوا:

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ (پ۳۰، الناس: ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔

اُمت کے بہترین لوگ:

﴿8067﴾... حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس اُمّت کے بہترین لوگ اول اور آخر والے ہیں، اول میں تو اللہ کا رسول موجود ہے جبکہ آخر والوں میں عیسٰی بن مریم (عَلَیْہِ السَّلَام) ہیں البتہ درمیان میں ٹیڑھے اور کج گروہ لوگ ہیں جن کا تم سے اور تمہارا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔“[1]

سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن رُوَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، حضرت سیِّدُنا جابر، حضرت سیِّدُنا انس، حضرت سیِّدُنا ابو ثعلبہ، حضرت سیِّدُنا ابو کَبْشہ اَنماری، حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن غَنْم اور حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن قاسم رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وغیرہ سے احادیث روایت کیں۔

کھجور کی فضیلت:

﴿8068﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حُضُور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کھجور کا احترام کرو کیونکہ یہ تمہارے والد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بچی ہوئی مٹی سے پیدا کی گئی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی درخت معزز نہیں جس کے سائے میں مریم بنت عمران نے اپنے بیٹے کو جنم دیا تھا پس تم اپنی حاملہ عورتوں کو تازہ کھجوریں کھلاؤ اگر یہ میسر نہ ہوں تو چھوارے۔“[2]

پانچ ہلاک کرنے والے اعمال:

﴿8069﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب میرے اُمّتی پانچ کام کرنے لگیں تو ان پر ہلاکت مُسلّط کر دی جائے گی: (۱)... جب ان میں لعن طعن ہونے لگے (۲)... شرابیں پینے لگیں (۳)... ریشم پہنیں (۴)... گانے والی عورتیں رکھنے

1... نوادر الاصول، الاصل الرابع والعشرون والمائة، ۱/۴۹۴، ۴۹۵، حدیث: ۷۰۳، ۷۰۷، عن ابی درداء

2... مسند ابی یعلٰی، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۲۱۹، حدیث: ۴۵۱، بتقدم وتاخر

لگیں اور (۵)... مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے بدکاری کرنے لگیں۔"[1]

اسلام کی روشنی:

﴿8070﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ثَعلبہ خُشَنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک غزوہ سے لوٹے تو مسجد تشریف لے گئے اور دو رکعت ادا فرمائیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات پسند تھی کہ جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لائیں تو مسجد میں جاکر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر پہلے خاتونِ جنت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر تشریف لے گئے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستِقبال کیا، چہرۂ انور اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور رونے لگیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: "کیوں روتی ہو؟" عرض کی: "میں دیکھ رہی ہوں کہ چہرۂ مبارک کا رنگ بدلا ہوا ہے۔" ارشاد فرمایا: "اے فاطمہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے والد کو ایسے دین کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ زمین پر کوئی گھر اور خیمہ ایسا نہیں جہاں رات پہنچتی ہے مگر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دین اسلام کو اس میں ضرور داخل فرمائے گا اس کے ذریعے یا تو انہیں عزت بخشے گا یا ذلیل ورُسوا کرے گا۔"[2]

﴿8071﴾... حضرت سَیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمت عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تم اس بات کا یقین رکھو کہ تم جہاں بھی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ساتھ ہے۔"[3]

گناہ لکھنے میں توقف:

﴿8072﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بائیں طرف والا فرشتہ گناہ کرنے والے بندۂ مومن سے چھ ساعتوں تک اپنا قلم اُٹھائے رکھتا ہے پس اگر وہ مسلمان نادِم ہوکر اس گناہ سے توبہ کرلے تو اس کا گناہ نہیں لکھتا اگر توبہ نہ

1... معجم اوسط، ۱/۳۰۵، حدیث: ۱۰۸۶، نحوہ، مسند الشامیین، ۱/۲۹۷، حدیث: ۵۱۹

2... مستدرک، کتاب المناسک، الدعاء اذاقدم من سفر، ۲/۱۵۵، حدیث: ۱۸۴۰

3... معجم اوسط، ۶/۲۸۷، حدیث: ۸۷۹۶۔ مسند الشامیین، ۱/۳۰۵، حدیث: ۵۳۵

کرے تو ایک گناہ لکھ لیتا ہے۔“[1]

حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز

حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بھی شامی تابعین میں سے ہیں۔

سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا:

﴿8073﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام دعا میں یہ بھی کہا کرتے تھے: ”سُبْحَانَ مُسْتَخْرِجِ الشُّکْرِ بِالْعَطَاءِ وَمُسْتَخْرِجِ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ یعنی پاک ہے وہ ذات جو عطا کے ساتھ شکر کی توفیق دیتا ہے اور دعا کے سبب مصیبت کو دور فرماتا ہے۔“

﴿8074﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: کسی کا یہ کہنا سب سے بڑا گناہ ہے کہ ”اللہ جانتا ہے میں سچا ہوں۔“ حالانکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کا جھوٹا ہونا جانتا ہے۔[2]

سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی پسند:

﴿8075﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا بیان ہے کہ مجھے کسی نے بتایا: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو ”مسکین“ کہلایا جانا سب سے زیادہ پسند تھا۔

﴿8076﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے ہی مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ سے عرض کی: میرا ارادہ کچھ نہیں بلکہ ارادہ تو تیرا ہی ہے اور میری چاہت کچھ نہیں بلکہ تیری ہی مشیت ہے۔

1... معجم کبیر، ۸/ ۱۸۵، حدیث: ۷۷۶۵

2... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کے صفحہ 581 پر ہے: کسی بھی جھوٹی بات پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو گواہ بنانا یا جھوٹی بات پر جان بوجھ کر یہ کہنا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ جانتا ہے یہ کلمۂ کفر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جو شخص کہے: ”اللہ جانتا ہے کہ یہ کام میں نے کیا ہے حالانکہ وہ کام اس نے نہیں کیا ہے“ تو اس نے کفر کیا۔ (منح الروض، ص ۵۱۱)

﴿8077﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: ''اَلدُّنْیَا غَنِیْمَۃُ الْاٰخِرَۃِ یعنی دنیا آخرت کی غنیمت ہے۔''

لمبی عمر کی دعا پر ناراضی:

﴿8078﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُسْہِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی عمر دراز فرمائے۔'' تو آپ نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے جوارِ رحمت میں مجھے جلدی بُلالے۔''

سیِّدُنا یُوشع عَلَیْہِ السَّلَام کو نبوت ملنا:

﴿8079﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام احکامِ الٰہی کی بیعت کے لئے بنی اسرائیل کے درمیان آتے تو حضرت سیِّدُنا یوشع عَلَیْہِ السَّلَام کا سہارا لئے ہوتے پھر جب بیعت ہو جاتی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے بیٹھ جاتے اور حضرت سیِّدُنا یوشع عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے سِرہانے کھڑے رہتے پھر جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر وِصال سے ایک سال قبل وحی کا سلسلہ رُک گیا اور حضرت سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا یوشع عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی لائے تو لوگ بیعت کے لئے نکلے، اس بار حضرت سیِّدُنا یوشع عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا سہارا لئے آگے ہوئے اور لوگوں سے بیعت لی پھر جب بیعت ہو گئی تو آپ لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے لگے اور حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے سرہانے کھڑے رہے۔ پس حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: الٰہی! میں ان تمام کمزوریوں کو نہیں جھیل سکتا پس تو مجھے اپنے پاس بُلالے۔[1]

جماعت چھوٹنے پر رونا:

﴿8080﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مبارک صُوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو دیکھا کہ جب آپ کی جماعت چھوٹی تو آپ اپنی داڑھی پکڑ کر روئے۔

❶... بارگاہِ الٰہی میں معزز و مکرم ہونے کے باعث حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی گئی جب تک کہ آپ کے دل میں موت کی محبت نہیں ڈال دی گئی جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ (ابن عساکر، رقم ۱۰۲۱۳، یوشع بن نون، ۶۴/۲۶۷)

﴿8081﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ”اے میرے بیٹے! میں نے علم میں توجہ کی تو میرے غم بڑھ گئے، حکمت میں توجہ کی تو میری اکثر عمر گزر گئی، میں نے دیکھا کہ ہر صحت کے ساتھ بیماری ہے، ہر جوانی کے ساتھ بڑھاپا ہے اور ہر زندگی کے ساتھ موت ہے نیز اگرچہ میری اور کسی بیوقوف کی قبر بظاہر ایک جیسی ہو لیکن بروزِ قیامت اپنے عمل کے سبب میں اس سے زیادہ فضیلت والا ہوں گا۔“

بقدرِ کفایت رزق:

﴿8082﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کسی نے پوچھا: ”بقدرِ کفایت رزق کیا ہے؟“ فرمایا: ”ایک دن کھانا اور ایک دن بھوکا رہنا۔“

﴿8083﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: ”اَلْبَرْدُ عَدُوُّ الدِّیْن یعنی سُستی و کاہلی دین کی دشمن ہے۔“

سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے بڑے بڑے تابعین کی جماعت سے احادیث روایت کیں جن میں حضرت سیِّدُنا امام نافع، حضرت سیِّدُنا امام زُہری، حضرت سیِّدُنا زید بن اَسلم، حضرت سیِّدُنا ابو زُبیر، حضرت سیِّدُنا امام مکحول، حضرت سیِّدُنا ربیعہ بن یزید، حضرت سیِّدُنا یونُس بن مَیْسَرہ بن حَلْبَس، حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن بن سلمہ جُمَحِی، حضرت سیِّدُنا زیاد بن ابو سَودہ، حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو سَودہ اور حضرت سیِّدُنا یزید بن ابو مالک رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور دیگر شامل ہیں۔

یوم عاشور کا روزہ:

﴿8084﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ میں عاشورہ کے روز بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمانۂ جاہلیت کے لوگ آج کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے پس تم میں سے جو اس دن روزہ رکھنا پسند کرے وہ روزہ رکھ لے اور جو نہ پسند کرے وہ نہ رکھے۔[1]

1... مسند الشامیین، ۱/ ۱۶۰، حدیث: ۲۶۴

﴿8085﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْن یعنی مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔“[1]

آخرت میں دیدارِ الٰہی:

﴿8086﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھیں گے؟“ ارشاد فرمایا: ”کیا تم اس دن سورج کو دیکھتے ہو جب وہ بادلوں میں نہ ہو؟“ ہم نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ ارشاد فرمایا: ”اور اس رات چاند کو دیکھتے ہو جب وہ بادلوں میں نہ ہوں؟“ ہم نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ ارشاد فرمایا: پس عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے حتّٰی کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ ارشاد فرمائے گا: ”اے میرے بندے! کیا تجھے فلاں فلاں گناہ کا علم ہے؟“ تو بندہ عرض کرے گا: ”اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! کیا تو نے میری مغفرت نہ کی؟“ تو وہ ارشاد فرمائے گا: ”میری مغفرت کے سبب ہی تو اس مقام تک پہنچا ہے۔“[2]

﴿8087﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو پیچھے رہ جانے کے خوف سے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے تو یہ جوا نہیں ہے[3]۔“[4]

﴿8088﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اُحْثُوا فِی وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَاب یعنی تعریف کرنے والوں کے منہ پر خاک ڈال دو۔“[5]

1... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب لایلدغ المؤمن من جحر مرتین، ص۱۵۹۸، حدیث: ۲۹۹۸

2... سنن کبرٰی للنسائی، کتاب النعوت، المعافاة والعقوبة، ۴/۴۱۹، حدیث: ۷۷۶۳۔ معجم اوسط، ۱/۴۶۰، حدیث: ۱۶۹۳

3... ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب السبق والرهان، ۳/۳۹۹، حدیث: ۲۸۷۶

4... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 475** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: گھوڑ دوڑ میں دونوں فریقوں کا مالی شرط لگانا ہار جیت مُقَرَّر کرنا جُوا اور حرام ہے لیکن جب تیسرا آدمی ان میں اپنا گھوڑا شامل کر دے جو مال نہ دے اور اسے اپنے اس گھوڑے کے جیتنے کا یقین بھی نہ ہو شک میں ہو کہ نہ معلوم جیتے یا ہارے تو وہ دونوں فریق مالی ہار جیت طے کر سکتے ہیں اور وہ عمل جوا نہ رہے گا۔ اس تیسرے گھوڑے کو شریعت میں محلل کہتے ہیں یعنی اس عمل یا اس مال کو حلال کرنے والا۔

5... مسند الشامیین، ۱/۱۶۵، حدیث: ۲۷۵

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کفن مبارک:

﴿8089﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین یمنی چادروں میں کفن دیا گیا۔(1)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سخت مجاہدہ:

﴿8090﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشاء کے بعد ملا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اپنے ساتھ عبادت میں رات گزارنے کی اجازت مَرحمت فرمایئے۔ پھر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ کنویں پر آیا، آپ کی چادر لے کر آپ پر پردہ کیا اور پیٹھ کر لی حتّٰی کہ آپ نے غسل کر لیا پھر آپ نے میری چادر لے کر مجھ پر پردہ کیا حتّٰی کہ میں نے بھی غسل کر لیا پھر آپ مسجد آئے، قبلہ رو ہو کر مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنے کے بعد سورۂ بقرہ شروع کی، دورانِ تلاوت رحمت والی ہر آیت پر رحمت کا سوال کرتے اور عذاب والی ہر آیت پر اللہ کی پناہ چاہتے اور مثال بیان کرنے والی ہر آیت پر غور و فکر کرتے اسی طرح آپ نے سورت مکمل کی پھر تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں گئے تو میں نے سنا آپ رکوع میں ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم'' پڑھ رہے ہیں اور بار بار اپنے ہونٹ ہلا رہے ہیں تو میں یہ گمان کرنے لگا کہ آپ ''وَبِحَمْدِہٖ'' بھی پڑھ رہے ہیں پھر جتنا قیام میں ٹھہرے رہے تقریباً اتنی ہی دیر رکوع میں رہے اور اس کے بعد اپنا سر اٹھایا پھر سجدہ کیا تو میں نے سنا آپ سجدہ میں ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' پڑھ رہے ہیں اور بار بار اپنے ہونٹ ہلا رہے ہیں تو میں یہ گمان کرنے لگا کہ آپ ''وَبِحَمْدِہٖ'' بھی پڑھ رہے ہیں پھر سجدہ میں بھی تقریباً اتنی دیر ٹھہرے رہے جتنی دیر قیام میں رہے پھر دونوں سجدوں سے فراغت کے بعد چُستی کے ساتھ اُٹھ کر سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی پھر سورۂ اٰل عمران شروع کی دورانِ تلاوت رحمت والی ہر آیت پر رحمت کا سوال کرتے اور عذاب والی ہر آیت پر اللہ کی پناہ چاہتے اور مثال بیان کرنے والی ہر آیت پر غور و فکر کرتے اسی طرح آپ نے سورت مکمل کی پھر پہلی رکعت کی مثل رکوع و سجود کئے اس کے بعد فجر کی اذان ہونے

1... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/ ۱۲۷، حدیث: ۲۶۳۳۶

لگی۔ حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے زیادہ مَشَقَّت والی عبادت کبھی نہ کی۔[1]

ناحق فیصلہ کرنے کی مذمت:

﴿8091﴾... حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ و حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ قوم پاک نہیں ہو سکتی جس میں حق کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا جاتا کہ کمزور شخص بھی طاقتور سے اپنا حق بلا جھجک وصول کرلے۔[2]

فلاح کو پہنچنے والا:

﴿8092﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ فلاح کو پہنچا جس نے اسلام قبول کیا، اس کا رزق بقدرِ کفایت تھا اور اس نے اس پر صبر کیا۔[3]

صحابیِ رسول کا خوف:

﴿8093﴾... حضرت سیِّدُنا زِیاد بن ابو سَوْدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر روتے ہوئے دکھائی دیئے تو ان سے پوچھا گیا: اے ابو الولید! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اسی جگہ[4] کے بارے میں خبر دی تھی کہ آپ نے جہنم کو یہاں سے دیکھا ہے۔[5]

1... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل، ص۳۹۱، حدیث: ۷۷۲

نسائی، کتاب الافتتاح، باب تعوذ القاریء اذا مر بآیۃ عذاب، ص۱۷۴، حدیث: ۱۰۰۵، ۱۰۰۶

بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، کتاب الصلاۃ، باب قیام اللیل، ۱/ ۳۴۶، حدیث: ۲۴۱

2... مسند الشامیین، ۱/ ۱۹۰، حدیث: ۳۳۲

3... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف و القناعۃ، ص۵۲۴، حدیث: ۱۰۵۴۔ مسند الشامیین، ۱/ ۱۸۹، حدیث: ۳۳۰

4... (معراج کی رات) بیت المقدس جاتے ہوئے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ اس جگہ جہنم کو ملاحظہ فرمایا تھا۔

(تفسیر ابن رجب حنبلی، ۲/ ۵۴۱، المکتبۃ الشاملۃ)

5... ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ، باب صفۃ النار و اھلھا، ۹/ ۲۷۶، حدیث: ۷۴۲۱

بانسری کی آواز سننے سے بچنا:

﴾8094﴿... حضرت سیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ راستے میں تھا، آپ نے چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر راستے سے لوٹ گئے اور فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔[1]

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعین میں سے ہیں۔

﴾8095﴿... حضرت سیِّدُنا ضَمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۶﴾ (پ۲۹، الدھر: ۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔

کی تفسیر میں فرمایا: جنتیوں کے ساتھ سونے کی چَھڑیاں ہوں گی، وہ اپنی چھڑیوں کے ذریعے چشمے بہائیں گے۔ حضرت سیِّدُنا ابو عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ جدھر مُڑیں گے وہ نہر بھی مُڑ جائے گی۔

﴾8096﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: "کپڑوں کی عمدگی کا تعلق دل میں موجود خود پسندی سے ہے۔"

اصل زندگی:

﴾8097﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سر کے تمام بال منڈوا دیتے۔ ان سے پوچھا گیا: ابو عبد اللہ! ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو فرمایا: "اصل زندگی

[1] ...ابو داود، کتاب الادب، باب کراھیۃ الغناء والزمر، ۴/ ۳۶۷، حدیث: ۴۹۲۴

موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الورع، باب الورع فی السمع، ۱/ ۲۰۷، حدیث: ۷۹

تو آخرت کی زندگی ہے۔“

﴿8098﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو وحی فرمائی: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے لوگوں میں سے تمہیں اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے کیوں منتخب کیا؟ عرض کی: اے میرے پروردگار! نہیں جانتا۔ ارشاد فرمایا: کیونکہ میری بارگاہ میں تم جیسی تواضع کبھی کسی نے نہیں کی۔

دنیا سے بے رغبتی:

﴿8099﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کے مرنے کے بعد جب سُلیمان گورنر بنا تو اس نے لوگوں میں جاگیریں تقسیم کیں، لوگ جوش و خروش سے جاگیریں لینے لگے۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے صاحبزادے نے عرض کی: ”لوگوں کی طرح اگر ہم بھی کچھ جائداد وغیرہ لے لیں تو کتنا اچھا ہو۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”خاموش! مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرے جسم کے سامنے مٹی کی ایک ٹوکری رکھی ہوئی ہو۔“

﴿8100﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسلم بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار جب گھر میں نماز شروع کرتے تو اہل خانہ سے فرماتے: تم گفتگو کرتے رہو میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔

40 حج کرنے والے بزرگ:

﴿8101﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شَوذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں 106 ہجری میں مکۂ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے جنازے میں شریک ہوا تو لوگ کہہ رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن پر رحم فرمائے! انہوں نے 40 حج کئے تھے۔

﴿8102﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُطرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ تعالٰی کے فرمان:

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ (پ۳، اٰل عمران: ۵۵)

ترجمۂ کنز الایمان: (اے عیسٰی) میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھالوں گا۔

کی تفسیر میں فرمایا: میں تمہاری دنیاوی عمر پوری کروں گا اور (پہلی دفعہ میں) عمر کا پورا کرنا موت نہیں ہو گا۔

افضل نعمت:

﴿8103﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ اکٹھے ہو کر یہ گفتگو کرنے لگے کہ کون سی نعمت سب سے زیادہ افضل ہے؟ ایک شخص نے کہا: وہ نعمت جس کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک شخص کے عیوب دوسرے سے چھپائے رکھتا ہے۔ اس پر لوگ کہنے لگے: سب سے زیادہ رَاجح یہی قول ہے۔

نیک شخصیت:

﴿8104﴾... حضرت سیِّدُنا کثیر بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا مجھے فرشتے یاد آ گئے۔

سیِّدُنا عبد اللہ بن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی جلیل القدر تابعین سے احادیث روایت کیں جن میں حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری، حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین، حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سیِّدُنا ابو رَجاء عُطارِدی، حضرت سیِّدُنا اَبُو التَّیَّاح، حضرت سیِّدُنا ابو نَضْرہ، حضرت سیِّدُنا قَتادہ، حضرت سیِّدُنا تَوبہ عَنبری، حضرت سیِّدُنا مطر وَرَّاق، حضرت سیِّدُنا ابو ہارون عَبدی، حضرت سیِّدُنا علی بن زید بن جُدعان اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اور ایک جماعت شامل ہے۔

نا اہل کو حدیث سنانے کا نقصان:

﴿8105﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شَوذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حجاج بن یوسف نے حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلوا کر پوچھا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سب سے بڑی سزا کون سی دی؟ تو آپ نے اسے حدیثِ پاک سنائی کہ "رسول خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹے، آنکھیں پھوڑیں اور داغے بغیر ہی تیز دھوپ میں چھوڑ دیا، انہیں کھانے پینے کو کچھ نہ دیا حتّٰی کہ مر گئے۔" جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے

حجاج بن یوسف کو یہ حدیثِ پاک سنائی تو وہ کہنے لگا: کہاں ہیں وہ لوگ جو ہمیں بُرا بھلا کہتے ہیں! جبکہ نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ سزا دے چکے ہیں۔[1]

جب یہ بات حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تک پہنچی تو انہوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھولے بھالے ہیں کہ بھڑکے ہوئے شیطان کے پاس جا کر اسے یہ حدیثِ پاک سُنا رہے ہیں۔

قاتل کو معاف کر دیا:

﴿8106﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص لایا گیا جس نے کسی کو قتل کیا تھا، پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے مقتول کے وارث کے سپرد کر دیا اور ارشاد فرمایا: اسے معاف کر دو۔ اس نے کہا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نہیں۔ ارشاد فرمایا: تو دِیَت لے لو۔ اس نے کہا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: جاؤ! اسے قتل کر دو تاکہ تم بھی اسی کی مثل ہو جاؤ۔ اس شخص کو باندھا گیا تو کسی نے اس سے کہا: تم پر افسوس! کہ تمہارے لئے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جاؤ! اسے قتل کر دو تاکہ تم بھی اسی کی مثل ہو جاؤ۔“ پس اس نے قاتل کو چھوڑ دیا تو وہ اپنے بندھی ہوئی رَسّی کھینچتے ہوئے اپنے گھر کو جاتا دکھائی دیا۔[2]

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کسی کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿8107﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کرو اور جو تم سے خیانت کرے اس سے خیانت نہ کرنا۔[3]

---

1 ...مسند الشامیین، ۲/۲۴۴، حدیث: ۱۲۷۲ - مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل... عقوبات اھل اللقاح، ۲/۲۲۳، حدیث: ۱۹۳۳

2 ...ابن ماجه، کتاب الدیات، باب العفو عن القاتل، ۳/۲۹۸، حدیث: ۲۶۹۱

3 ...ابو داود، کتاب الاجارۃ، باب فی الرجل یأخذ حقه من تحت یدہ، ۳/۴۰۵، حدیث: ۳۵۳۵، عن ابی ھریرۃ

جوتا پہننے اور اُتارنے کی سنت:

﴾8108﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُسْرٰی یعنی جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں جانب سے ابتدا کرے اور جب اُتارے تو بائیں جانب سے اِبتدا کرے۔''(1)

خوفِ خدا کی جزا:

﴾8109﴿... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم سے پچھلی اُمتوں میں سے ایک شخص کو بے شمار مال واولاد سے نوازا تھا، اس نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے پوچھا: ''میرے بیٹو! تم نے مجھے کیسا باپ پایا؟'' انہوں نے جواب دیا: ''ہم نے آپ کو بہترین والد پایا۔'' تو اس نے کہا: ''خدا کی قسم! میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کبھی کوئی نیکی جمع نہیں کروائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادر ہے وہ مجھے عذاب دے گا، دیکھو! جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو پیس لینا اور جس دن ہوا تیز ہو (میری راکھ) اس میں اڑا دینا۔'' اس پر اس شخص نے بیٹوں سے عہد لے لیا۔ چنانچہ اس کے مرنے کے بعد انہوں نے ایسا ہی کیا۔ انتقال کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے فرمایا: زندہ ہو جا۔ تو وہ انسانی صورت میں کھڑا ہو گیا، ارشاد فرمایا: ''تجھے ایسا کرنے پر کس نے آمادہ کیا؟'' عرض کی: ''اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیری سزا کے خوف نے۔'' پس اس ذات کی قسم جس کے قَبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے یوں چھٹکارا دے دیا کہ اس کی مغفرت فرمادی۔(2)

سیاہ کتا شیطان ہے:

﴾8110﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''گدھا، عورت اور کالا کتا نماز توڑ دیتے ہیں۔''(3) حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن صامت رَضِیَ اللہُ

1... ابن ماجه، کتاب اللباس، باب لبس النعال وخلعها، ۴/۱۶۶، حدیث: ۳۶۱۶

2... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۱۳۹، حدیث: ۱۱۶۶۴ - مسند الشامیین، ۲/۲۶۱، حدیث: ۱۳۰۳

3... یعنی اگر نمازی کے سامنے سے ان میں سے کوئی گزرے تو خیال بٹے گا اور نماز کا خشوع خضوع جاتا رہے گا، یہاں نماز ٹوٹنے ...

تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: کالے کتے اور سرخ وزرد کتے میں کیا فرق ہے؟ تو فرمایا: تم نے مجھ سے ویسا ہی سوال کیا ہے جیسا میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کالا کتا شیطان ہے۔''[1]

غیب کی خبر:

﴿8111﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ یہ دعا فرمائی: ''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَفِیْ مُدِّنَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے صاع اور ہمارے مد (صاع اور مُد دونوں پیمانے ہیں) میں برکت عطا فرما۔'' تو ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! ہمارے عراق کے لئے بھی برکت کی دعا فرمایئے۔ تو ارشاد فرمایا: ''بِھَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ یعنی وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا[2]۔''[3]

فتنوں کی سرزمین:

﴿8112﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے ہمارے مدینے میں برکت دے، ہمارے لئے ہمارے مکہ میں برکت دے، ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے، ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے، ہمارے لئے ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے لئے ہمارے مُد میں برکت دے تو ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے عراق کے لئے بھی برکت کے لئے دعا فرمایئے۔ تو آپ نے اس سے اعراض کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''فِیْھَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ یعنی وہاں

......سے مراد نماز کا باطل ہونا نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ نمازی کے آگے گزرنے کا وبال دونوں پر پڑتا ہے، گزرنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے اور نمازی کا دل حاضر نہیں رہتا، ان تین کے ذکر کی حکمت اللہ اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی جانتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۶)

1 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب قدر ما یستر المصلی، ص ۲۶۱، حدیث: ۵۱۰

2 ...مراد یہاں نجد کا علاقہ ہے جیسا کہ بخاری، ترمذی اور مسند امام احمد وغیرہ کی احادیث میں ہے۔

(انظر: بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی الفتنۃ من قبل المشرق، ۴/ ۴۴۰، حدیث: ۷۰۹۴)

3 ...مسند الشامیین، ۲/ ۲۴۶، حدیث: ۱۲۷۶

زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا۔“[1]

فضیلتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

﴿8113﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں دونوں جہاں کے سردار، آقائے نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ جیش عسرت (غزوہ تبوک) میں تھا کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کے پاس ہزار دینار لائے اور انہیں سامنے پھیلایا پھر واپس جانے لگے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ان دیناروں کو پلٹتے ہوئے فرمانے لگے: ”مَا یَضُرُّ عُثْمَانَ مَافَعَلَ بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ یعنی آج کے بعد عثمان کو کوئی فعل نقصان نہ دے گا۔“[2]

خیانت کی نحوست:

﴿8114﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسول پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب غنیمت تقسیم کرنے کا ارادہ فرماتے تو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حکم دیتے اور وہ تین مرتبہ اعلان کیا کرتے کہ ”مالِ غنیمت حاضر کیا جائے۔“ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مال غنیمت تقسیم فرمایا بعد میں ایک شخص بالوں کی لگام لے کر آیا اور عرض کرنے لگا: ”مجھے یہ غنیمت ملی ہے۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم نے بلال کو تین دفعہ صدا لگاتے نہ سنا تھا؟“ عرض کی: ”جی ہاں۔“ تو ارشاد فرمایا: ”اسے لانے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟“ وہ عذر کرنے لگا تو ارشاد فرمایا: ”میں اسے تم سے ہرگز قبول نہیں کروں گا اب تم اسے قیامت کے دن ہی میرے پاس لاؤ گے۔[3]“[4]

---

1 ...مسند الشامیین، ۲/۲۴۶، حدیث: ۱۲۷۶

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان، ۵/۳۹۲، حدیث: ۳۷۲۱

3 ...یعنی اب تم اسے اپنے پاس ہی رکھو تم ہی استعمال کرو۔ یہ فرمان عالی اظہارِ ناراضی کے لیے ہے انہیں مالک بنا دینے کے لیے نہیں اور وہ صاحب اس فرمان عالی سے اس چیز کے مالک نہیں ہو گئے اور انہیں اس کا استعمال جائز نہ ہو گیا۔ کیونکہ اس لگام میں تمام مجاہدین کا حصہ تھا اور وہ سب حضرات متفرق ہو گئے نہ معلوم یہ کس کے حصہ میں آتی، اب ہم کس سے معافی دلوا دیں۔ خیال رہے کہ یہ سب کچھ بھی اظہارِ ناراضی کے لیے ہے۔ اس کا مقصد یہ نہیں کہ اس جُرم کی توبہ ہی نہیں ہو سکتی توبہ تو کُفر سے بھی ہو جاتی ہے۔ خیال رہے کہ فُقہاء فرماتے ہیں کہ اگر غاصب کو توبہ کی توفیق ملے مگر مال مَغْصُوبہ کا مالک نامعلوم ہو یا غائب ہو چکا ہو تو اس کے نام پر یہ چیز خیرات کر دی جائے لیکن اگر خیرات کر دینے کے بعد پھر مالک آجائے تو اس کی قیمت ادا کرنی ہو گی۔ یہ فقہی مسئلہ اس حدیث کے خلاف نہیں کہ یہاں مقصود ہے اظہار غضب اور ہم جیسوں کو غصب سے ڈرانا۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۵۸۸)

4 ...ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی الغلول اذا کان یسیرا... الخ، ۳/۹۲، حدیث: ۲۷۱۲

﴿8115﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں گھڑے کی نبیذ پینے سے منع فرمایا ہے[1]۔[2]

مسلمان کو ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت:

﴿8116﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ بے شک تم میں سے کسی پر فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے جب وہ اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرے اگرچہ اس کا حقیقی بھائی ہو[3]۔[4]

﴿8117﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو شخصوں کو ننگی تلوار لیتے دیتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو اس پر جو یہ کام کرے۔[5]

﴿8118﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْجِدَالُ فِی الْقُرْاٰنِ کُفْرٌ یعنی قرآن میں جھگڑنا کفر ہے[6]۔''[7]

1... یہ حدیث منسوخ ہے۔(مراٰۃ المناجیح،۶/ ۸۵)

2... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن الانتباذ... الخ، ص۱۱۰۳، حدیث:۱۹۹۶

3... لوہے سے مراد قتل کا ہر ہتھیار ہے تلوار چُھری، آج کل پستول بندوق وغیرہ۔(مراٰۃ المناجیح،۵/ ۲۵۳)

4... مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب النھی عن الاشارۃ بالسلاح الی مسلم، ص۱۴۱۰، حدیث: ۲۶۱۶

5... مسند الشامیین، ۲/ ۲۶۳، حدیث: ۱۳۰۶

6... یعنی آیات قرآنیہ کے معانی میں ایسا جھگڑا کرنا جس سے لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں قریباً کفر ہے، کیونکہ لوگوں کے کفر کا ذریعہ ہے یا متشابہات کی تاویلوں میں جھگڑنا کفرانِ نعمت ہے، یا قرآنی آیات اور آیات کی متواتر قرأتوں میں یہ جھگڑا کرنا کہ یہ کلام الٰہی ہیں یا نہیں کفر ہے۔ یا قرآن کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑنا کہ ہر ایک اپنی رائے اور ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے یہ کفر ہے۔ بہر حال حدیث بالکل واضح ہے اور اسے مفسرین اور مجتہدین کے اختلاف سے کوئی تعلق نہیں وہ جھگڑا نہیں بلکہ تحقیق ہے۔(مراٰۃ المناجیح،۱/ ۲۰۸)

7... ابو داود، کتاب السنۃ، باب النھی عن الجدال فی القرآن، ۴/ ۲۶۵، حدیث: ۴۶۰۳۔ مسند الشامیین، ۲/ ۲۶۳، حدیث: ۱۳۰۵

حضرت سیِّدُنا ابو عَمْرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

انہیں شامی تابعین میں سے ایک بڑا نام، فیصلہ کرنے میں مشہور، جلیل القدر امام، بہادری میں آگے رہنے والے حضرت سیِّدُنا ابو عَمْرو عبد الرحمٰن بن عَمْرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، وہ اپنے زمانے میں یکتا اور اپنے وقت کے امام تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں رکھتے اور اتنی حق گوئی والے تھے کہ بڑے بڑوں کے دَبدَبے کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔

خلیفہ وقت کو خط:

﴿8119﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید ثَعْلبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم اور حضرت سیِّدُنا محمد نَفْسِ زَکِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے خلیفہ ابو جعفر منصور کے خلاف خروج کیا تو سرحدی لوگوں نے ان کے خلاف خلیفہ کی مدد کرنا چاہی مگر پھر پیچھے ہٹ گئے، بعد میں روم کے بادشاہ نے ہزاروں سرحدی مسلمانوں کو قیدی بنالیا اور ان کا فدیہ لینا چاہا مگر خلیفہ ابو جعفر فدیہ دینے پر تیار نہ ہوا تو حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلیفہ ابو جعفر کی طرف خط لکھا:

اَمَّا بعد! اللہ تعالٰی نے اس امت کی باگ دوڑ تمہارے حوالے کی ہے تاکہ تم ان میں انصاف قائم کرو اور نرمی و شفقت کرنے میں حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُشابہت اختیار کرو، اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ اس امت کے لوگوں کو امیر المؤمنین کے لئے پُرسکون رکھے اور امیر المؤمنین کو اپنی رحمت عطا فرمائے۔ سال کے شروع میں مشرکین نے حملہ کرکے سرحدی مسلمانوں پر غلبہ حاصل کیا، ان کی حرمتوں کو پامال کیا، انہیں ان کے گھروں سے نکال کر غلام اور قیدی بنایا اور ایسا بندوں کے گناہوں کی وجہ سے ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت سے گناہوں سے تو درگزر فرمایا ہے، بندوں کے گناہوں کے سبب ہی انہیں اپنے گھروں سے دور کرکے غلام اور قیدی بنایا جاتا ہے۔ پھر ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے نہ انہیں کوئی چُھڑانے والا اور یہ ننگے سر اور ننگے پیر ہوتے ہیں۔ یہ سب قیدی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے ہیں کہ وہ اپنی مخلوق اور ان سے اِعراض برتنا دیکھ رہا ہے لہٰذا اے امیر المؤمنین! آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور انہیں خلاصی دلا کر حکمِ الٰہی کی پیروی کیجئے اور خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُجَّت سے بچایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں اپنے نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا:

وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ (پ۵، النسآء: ۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے۔

بخدا اے امیر المؤمنین! آج ان کے پاس خاص اپنے اَموال کے علاوہ کوئی وَقف شدہ مال ہے نہ ایسا ذمہ جس کا خراج ادا کریں۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نماز میں اپنے پیچھے بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس وجہ سے نماز میں تخفیف کرتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں آزمائش میں نہ پڑے۔''[1] اے امیر المؤمنین! پھر آپ کیسے انہیں دشمنوں کے ہاتھوں میں چھوڑ سکتے ہیں جو انہیں ذلیل کرتے ہوں اور ان کی عورتوں سے وہ کام کرتے ہوں جو ہمارے لئے نکاح کے بغیر جائز نہیں۔ آپ نگہبان ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر بھی نگہبان ہے جو آپ سے اُس دن حساب لے گا جس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـاؕ وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَاؕ وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِیْنَ (۴۷) (پ۱۷، الانبیاء: ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔

جب یہ خط خلیفہ ابو جعفر کے پاس پہنچا تو اس نے فِدیہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

خلیفۂ وقت کو نصیحتیں:

﴿8120﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مصعب قَرْقَسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں ساحل سمندر پر تھا کہ خلیفہ ابو جعفر منصور نے مجھے بلایا، میں جب اس کے پاس پہنچا تو میں نے خلافت کے آداب کے مطابق اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور مجھے بیٹھنے کو کہا پھر مجھ سے کہنے لگا: اے اَوزاعی! ہمارے پاس آنے میں تمہیں دیر کیوں ہوئی؟ میں نے کہا: اے خلیفہ! آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ اس نے کہا: میں آپ سے کچھ سیکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا: اے خلیفہ! دیکھ لو جو میں تم سے بیان کروں اس سے غافل نہ ہونا۔ اس نے کہا: میں اس سے کیسے غفلت کر سکتا ہوں حالانکہ میں نے خود اس

[1] ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، باب من کان یخفف الصلاۃ لبکاء الصبی یسمعہ، ۱/۵۰۷، حدیث: ۳،۱

کے بارے میں آپ سے سوال کیا ہے، اس بارے میں آپ کی طرف متوجہ ہوا اور اسی لئے آپ کو بلایا ہے۔ میں نے اس سے کہا: مجھے خوف ہے کہ اسے سن کر تم اس پر عمل نہیں کروگے۔ یہ سُن کر اس کا دربان ربیع مجھ پر چلایا اور اپنا ہاتھ تلوار کی طرف بڑھایا تو ابو جعفر منصور نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا: یہ ثواب کی مجلس ہے سزا کی نہیں۔ یہ سن کر میرا جی خوش ہو گیا اور میں بے تکلف ہو کر گفتگو کرنے لگا۔ چنانچہ میں نے کہا: اے خلیفہ! مجھے حضرت سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عَطِیَّہ بن بُسر مازنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس بندے کے پاس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے دین کے سلسلے میں کوئی نصیحت آئے تو وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک نعمت ہے جو اس کی طرف لائی گئی ہے اگر شکر کے ساتھ اسے قبول کرلے تو ٹھیک ورنہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف اس کے خلاف حُجّت بن جاتی ہے تاکہ وہ اس کے گناہ پر اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ناراضی میں زیادتی کا باعث ہو۔“[1]

اے خلیفہ! مجھے حضرت سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عَطِیَّہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَیُّمَا وَالٍ بَاتَ غَاشًّا لِّرَعِیَّتِہٖ حَرَّمَ اللہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ یعنی جو حاکم اس حال میں مرا کہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکا کرنے والا ہو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔“[2]

اے خلیفہ! جو حق کو ناپسند کرتا ہے وہ گویا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند کرتا ہے۔ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ واضح حق ہے اور اسی ذات نے جب اُمورِ سلطنت تمہارے سپرد کئے تو تمہارے لئے رعایا کے دلوں کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تمہاری قرابت کے باعث نرم کر دیا اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں پر مہربان اور رَحم فرمانے والے اور اپنے ہاتھ سے ان کی غمخواری کرنے والے تھے، لوگ بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کرتے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بھی آپ محمود تھے، لہٰذا تمہیں بھی یہی لائق ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر رعایا کے حقوق بجالاؤ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ان میں انصاف قائم کرنے والے اور ان کے عُیوب کی پردہ پوشی کرنے والے بن جاؤ، ان پر دروازے بند نہ کرو اور نہ ہی اپنے اور ان کے درمیان کوئی آڑ قائم کرو، ان کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر خوش ہو جاؤ اور اگر انہیں کوئی بُرائی پہنچے تو پریشان ہو جاؤ۔

---

1 ...شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۲۹، حدیث: ۷۴۱۰

2 ...مسلم، کتاب الایمان، باب استحقاق الوالی... الخ، ص ۱۴۲، حدیث: ۸۵، بتغیر قلیل۔ شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۳۰، حدیث: ۷۴۱۱

اے خلیفہ! خلافت سے پہلے تم پر صرف اپنے نفس کی ذمہ داری تھی اور اب تمام رعایا کی ذمہ داری تم پر ہے خواہ وہ کالے ہوں یا گورے، مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہر ایک کا تمہارے انصاف میں حصہ ہے تو اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب ان میں سے گروہ در گروہ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک تمہارے خلاف کسی مصیبت کے پہنچنے یا ظلم ڈھانے کی شکایت کرتا ہو گا۔

اے خلیفہ! حضرت سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے دستِ مبارک میں ایک ٹہنی ہوا کرتی جس سے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مسواک فرمایا کرتے تھے اور اس سے منافقین کو ڈرایا کرتے تو ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْهِ السَّلَام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! یہ ٹہنی کیسی؟ جس سے آپ کی امت کے دل ٹوٹ گئے اور رُعب سے بھر گئے۔“[1] تو پھر اس شخص کا کیا حال ہو گا جس نے لوگوں کے پردے چاک کئے، ان کے خون بہائے، ان کے گھروں کو ویران کیا، انہیں ان کے شہروں سے نکالا اور ان پر اپنا خوف مُسلَّط کیا۔

اے خلیفہ! حضرت سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی طرف سے غیر ارادی طور پر ایک اعرابی کو خراش پہنچی تو حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْهِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو جبّار اور مُتکبِّر بنا کر نہیں بھیجا ہے۔“ تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اعرابی کو بلایا اور اسے فرمایا: ”مجھ سے قصاص لو۔“ اعرابی نے عرض کی: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، میں معافی چاہتا ہوں ایسا کبھی نہیں کر سکتا اگرچہ آپ میری جان لے لیں۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے دعائے خیر فرمائی۔[2]

اے خلیفہ! اپنے نفس کے فائدے کے لئے نفس کو مَشقَّت میں ڈالو اور اس کے لئے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے امان حاصل کر لو اور اس جنت کی رغبت کرو جس کی چوڑائی آسمانوں و زمین کے برابر ہے جس کے بارے میں حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جنت میں تم میں سے کسی کی کمان برابر جگہ دنیا و مافیہا

---

1 ...شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۲۹، حدیث: ۷۴۱۱، ۷۴۱۲

2 ...مستدرک، کتاب الرقاق، باب دعا النبی اعرابیا الی القصاص من نفسہ، ۵/ ۴۷۱، حدیث: ۸۰۱۳

شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۲۹، حدیث: ۷۴۱۳

(یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہے۔"[1]

اے خلیفہ! اگر تمہارے اگلوں کے لئے ملک باقی رہتا تو تم تک نہ پہنچتا اور اسی طرح تمہارے لئے بھی باقی نہیں رہے گا جیسے دوسروں کے لئے نہیں رہا۔

اے خلیفہ! جانتے ہو آپ کے جدِّ امجد (حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) نے اس آیتِ مقدسہ:

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا (پ۱۵، الکہف:۴۹)

ترجمۂ کنزالایمان: ہماری اس نَوِشْتہ (تحریر) کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو۔

کی تفسیر میں کیا فرمایا ہے؟ وہ فرماتے ہیں: "صغیرہ سے مراد مُسکرانا اور کبیرہ سے مراد ہنسنا ہے۔" پھر ان اعمال کا کیا حال ہوگا جو ہاتھوں اور زبان سے سَرزَد ہوئے۔

اے خلیفہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ خلیفۂ دوم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اگر فُرات کے کنارے کوئی بکری کا بچہ بھی بھوکا پیاسا مر گیا تو مجھے خوف ہے کہ اس کے بارے میں مجھ سے پوچھا جائے گا۔" تو جو تمہاری رعایا میں سے ہوتے ہوئے تمہارے عدل وانصاف سے محروم رہا اس کے بارے میں تم سے کیونکر پُوچھ گچھ نہ ہوگی۔

اے خلیفہ! تمہارے جدِّ اَمجد (حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) نے اس آیتِ طیبہ:

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى (پ۲۳، ص:۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا۔

کی جو تفسیر کی ہے جانتے ہو؟ وہ فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ زبور شریف میں ارشاد فرماتا ہے: اے داؤد! جب تمہارے سامنے دو فریق (مُدَّعِی اور مُدَّعَاعَلَیْہ) پیش ہوں اور ان میں سے ایک کی طرف تمہارا میلان ہو تو اپنے دل میں ہرگز یہ تمنا نہ کرنا کہ حق اسے ملے اور یہ دوسرے پر کامیابی پائے ورنہ میں دفترِ نبوت سے تمہارا نام ختم کر دوں گا پھر نہ تم میرے خلیفہ ہوگے اور نہ ہی تمہارے لئے کوئی بزرگی ہوگی۔ اے داؤد! میں نے اپنے رسولوں کو اپنے بندوں کی طرف نگہبان بنا کر بھیجا ہے جیسے اونٹوں کے نگہبان ہوتے ہیں کیونکہ وہ نگہبانی کے طریقوں کو جانتے ہیں، ایک تدبیر

[1] ...بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الحور العین... الخ، ۲/ ۲۵۲، حدیث: ۲۷۹۶

کے ساتھ ان سے نرمی برتتے ہیں، ٹوٹے ہوئے کو جوڑتے اور کمزور ولاغر کو دانہ پانی دیتے ہیں۔

اے خلیفہ! تم ایسی آزمائش میں ڈالے گئے ہو کہ اگر آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر ڈالی جاتی تو وہ اسے اٹھانے سے انکار کر دیتے اور اس سے ڈرتے۔

اے خلیفہ! مروی ہے کہ خلیفہ دوم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انصار میں سے ایک شخص کو صدقہ پر عامل مُقَرَّر فرمایا پھر کچھ دن بعد انہیں وہیں پر مقیم دیکھ کر ان سے پوچھا: تمہیں اپنے کام کی طرف نکلنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے لئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مِثل اَجر ہے؟ عرض کی: ایسی بات نہیں ہے۔ فرمایا: تو کیوں نہیں گئے؟ عرض کی: مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص لوگوں کے معاملات میں سے کسی معاملہ پر والی بنا تو قیامت کے دن اسے لایا جائے گا اور اسے جہنم کے پُل پر کھڑا کیا جائے گا وہ پُل اسے ایسا جھٹکا دے گا کہ اس کا ہر ہر عضو اپنی جگہ سے جُدا ہو جائے گا اس کے بعد اسے پہلی حالت پر لایا جائے گا تاکہ اس سے حساب لیا جائے، اگر وہ نیک ہوا تو اپنی نیکی کے باعث نجات حاصل کر لے گا اور اگر بد ہوا تو بدی کے باعث وہ پُل ٹوٹ جائے گا اور وہ جہنم میں 70 سال کی مَسافَت کی گہرائی میں جا گرے گا۔[1] امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے پوچھا: تم نے یہ کس سے سنا ہے؟ اس نے عرض کی: حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری اور حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان دونوں کو بُلا کر ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! ہم نے یہ بات سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہائے عمر! جب حکومت میں یہ کچھ ہے تو کون اس کی ذمہ داری اُٹھائے گا۔ حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اس کی ذمہ داری وہ لے گا جس کی ناک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کاٹ دے اور اس کا چہرہ خاک آلود کر دے۔

یہ سن کر ابو جعفر منصور نے رومال لے کر اپنے چہرے پر رکھا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا حتّٰی کہ مجھے بھی رُلا دیا۔ پھر میں نے کہا: اے خلیفہ! آپ کے جدِّ امجد حضرت سیِّدُنا عباس بن عبد المطّلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مکہ یا طائف کی حکومت کا سوال کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

[1] ...شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۳۲، حدیث: ۷۴۱۶

ان سے ارشاد فرمایا: ”اے عباس! اے نبی کے چچا! نفس کو (عبادتِ الٰہی سے) زندہ کئے رکھنا اس حکومت سے بہتر ہے جس کی تم حفاظت نہ کر سکو۔“[1] یہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنے چچا کے لئے نصیحت اور شفقت ہے کیونکہ آپ (بے اذنِ الٰہی) انہیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی طرف یہ وحی فرمائی:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

(پ۱۹، الشعرآء: ۲۱۴)

تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عباس! اے نبی کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے تمہیں نہیں بچا سکتا میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہیں[2]۔[3]

خلیفۂ دوم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”پختہ عقل اور درست تدبیر والا ہی لوگوں کے امور کو چلا سکتا ہے کہ جس کا نہ کوئی عیب ظاہر ہو اور نہ وہ کسی سے کینہ رکھے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا لحاظ نہ کرتا ہو۔“

1... شعب الایمان، باب فی طاعة اولی الامر، ۶/ ۳۲، حدیث: ۷۴۱۷

2... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ حدیث اوّلِ تبلیغ (تبلیغ کی ابتدا) کی ہے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ایمان کا حکم دے رہے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ اے فاطمہ! ایمان لاؤ اگر یہ ایمان قبول نہ کیا تو یہ سب نسب کام نہ آوے گا۔ اور جو شخص حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب میں تو ہو مگر مومن نہ ہو وہ سیّد نہیں کیونکہ وہ مسلمان ہی نہیں ربّ تعالیٰ (حضرت سیّدُنا) نوح عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے: اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ (پ۱۲، ھود: ۴۶) اے نوح! یہ کنعان تمہارا گھر والا نہیں کیونکہ وہ بدکار ہے۔ کوئی مرزائی، رافضی، چکڑالوی، وہابی سیّد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سیّد ہونے کے لئے ایمان ضروری ہے اور وہ ایمان سے بے بہرہ ہے۔ کفر کی وجہ سے سارے نسبتی رشتہ ٹوٹ جاتے ہیں۔ اسی لئے کافر نہ مومنہ سے نکاح کر سکے اور نہ مومن کی میراث پائے اور نہ مؤمنوں کے قبرستان میں دفن ہو۔ جب کافر اولاد کو مومن باپ کی مالی میراث نہیں مل سکتی تو کافر کو نسبی شرافت و عزت کیسے مل سکتی ہے۔ ابو لہب بنی ہاشم سے ہے مگر اس کی کوئی شرافت نہیں لہٰذا صرف مومن ”سادات کرام“ انہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نسب شریف سے ضرور فائدہ پہنچے گا۔ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نسبت سے سارے مسلمان فائدہ اٹھائیں گے کہ جہنمی جنتی ہو جائیں گے اور گنہگار مُعافی پائیں گے۔ جب نسبت کام آرہی ہے تو نسب کیوں نہ کام آوے گا۔ (الکلام المقبول فی طہارة نسب الرسول مشمولہ رسائل نعیمیہ، ص ۱۶، ۱۷، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

3... بخاری، کتاب الوصایا، باب ھل یدخل النساء والولد فی الاقارب، ۲/ ۲۳۸، الحدیث: ۲۷۵۳، بتغیر قلیل

شعب الایمان، باب فی طاعة اولی الامر، ۶/ ۳۲، ۳۳، الحدیث: ۷۴۱۷

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہی ارشاد ہے کہ ”حاکم چار قسم کے ہیں: (۱)...وہ طاقتور حاکم جو اپنے آپ کو بھی منع کرے اور ماتحتوں کو بھی منع کرے، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دستِ قدرت رحمت کے ساتھ پھیلا ہوا ہوتا ہے۔(۲)...وہ کمزور حاکم جو خود کو تو منع کرے لیکن اس کی کمزوری کی وجہ سے اس کے ماتحت عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں یہ ہلاکت کے کنارے پر ہے مگر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم فرمائے۔(۳)...وہ حاکم جو اپنے ماتحتوں کو تو منع کرے لیکن خود عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرے، یہ حُطَمَہ (یعنی رعایا کے ساتھ ظلم کرنے والا حاکم) ہے جس کے بارے میں حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بدترین حاکم حُطَمَہ ہے۔“[1] یہ اکیلا ہلاک ہوتا ہے۔(۴)...وہ حاکم جو خود بھی اور اس کی رعایا بھی عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرے، یہ دونوں ہلاکت میں ہیں۔[2]

اے خلیفہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں آپ کے پاس ایسے وقت حاضر ہوا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے (آگ پھونکنے والی) پھونکنیوں کو آگ پر رکھ دیا گیا ہے تاکہ قیامت کے لئے آگ کو بھڑکایا جائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے جبرائیل! مجھے آگ کے بارے میں بتاؤ۔ انہوں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بھڑکانے کا حکم فرمایا تو ایک ہزار سال تک اسے بھڑکایا گیا حتّٰی کہ سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا تو یہ زرد ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا تو یہ سیاہ ہوگئی، اب یہ سیاہ تاریک ہے اس کے انگارے روشن نہیں ہوتے اور نہ اس کے شعلے بجھتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر جہنمیوں کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا زمین والوں کے لئے ظاہر ہو جائے تو تمام کے تمام لوگ مر جائیں اور اگر جہنم کے پانی میں سے ایک ڈول زمین کے پانیوں میں ملا دیا جائے تو جو بھی اسے چکھے مر جائے اور وہ زنجیر جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے اگر اس کی ایک کڑی زمین کے تمام پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو وہ پگھل جائیں اور اسے نہ اٹھا سکیں اور اگر کسی شخص کو جہنم میں داخل کر کے نکالا جائے تو اس کی بدبو، بدصورتی اور ہیبت سے زمین والے مر جائیں۔

1... مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل...الخ، ص۱۰۱۸، حدیث: ۱۸۳۰

2... یہ اس صورت میں ہے جبکہ عیش و عشرت نافرمانی پر مشتمل ہو۔ (از علمیہ)

یہ سن کر حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رونے لگے اور آپ کے رونے کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی رونے لگے پھر حضرت سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ رو رہے ہیں حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں اور اے جبرئیل! تم کیوں روئے حالانکہ تم تو رُوحُ الْاَمِیْن ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحی پر امین ہو؟ عرض کی: مجھے خوف ہے کہیں میں بھی اُس آزمائش میں نہ ڈال دیا جاؤں جس میں ہاروت وماروت کو ڈالا گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک جو میرا مقام ومرتبہ ہے اِس پر بَھروسا کرنے سے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر نے روکا ہوا ہے۔ پھر آپ دونوں روتے رہے حتّٰی کہ آسمان سے ندا دی گئی: اے جبرئیل! اور اے محمد! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم دونوں کو اپنی معصیت اور اس پر ہونے والے عذاب سے امان دے دی ہے اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فضیلت تمام انبیا پر ایسے ہے جیسے آسمان کے تمام ملائکہ پر جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کی۔

اے خلیفہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ خلیفۂ دوم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب میرے پاس دو فریق (مُدَّعی ومُدَّعا عَلَیْہ) آئیں اور ان میں سے ایک حق سے اعراض کرنے والا ہو اگر تُو مجھے اس کی طرف مائل پائے خواہ قریب میں ایسا معاملہ ہو یا دور میں تو مجھے پلک جھپکنے کی مقدار بھی مہلت نہ دینا۔"

اے خلیفہ! سب سے زیادہ سخت کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق بجا لانا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والی چیز تقوٰی ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے ذریعے عزت طلب کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے درجات کو بلند فرماتا اور اسے عزت عطا فرماتا ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے ذریعے عزت طلب کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلت دیتا اور پست کرتا ہے۔ یہ میری طرف سے تمہیں نصیحت ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

پھر میں اٹھنے لگا تو خلیفہ ابو جعفر منصور نے مجھ سے پوچھا: کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: اگر خلیفہ اجازت دیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گھر اور وطن کی طرف جاؤں گا۔ اس نے کہا: میری طرف سے تمہیں اجازت ہے اور تمہارے نصیحت کرنے پر تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں نے اس نصیحت کو قبول کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بھلائی کی توفیق دینے والا اور اس پر مددگار ہے، میں اسی سے مدد مانگتا اور اسی پر بھروسا کرتا ہوں وہ مجھے کافی ہے اور وہ کیا ہی

اچھا کارساز ہے۔ آپ مجھے اپنی اس طرح کی نصیحتوں سے محروم نہ رکھئے گا کیونکہ آپ کی بات قبول کی جاتی ہے اور نصیحت کرنے میں آپ پر تہمت نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں ایسا ہی کروں گا۔

(اس حکایت کے راوی) حضرت سیِّدُنا محمد بن مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خلیفہ ابوجعفر منصور نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیا تاکہ سفر میں کام آسکے لیکن حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے قبول نہ کیا اور فرمایا: مجھے اس کی کچھ ضرورت نہیں، میں دنیوی مال ومتاع کے بدلے اپنی نصیحت کو فروخت نہیں کروں گا۔ خلیفہ ابوجعفر منصور کو آپ کی عادت کا علم ہو گیا اس لئے وہ آپ پر مال قبول نہ کرنے کی وجہ سے ناراض نہ ہوا۔[1]

بھائی کو نصیحت:

﴿8121﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن ابو غَنِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنے بھائی کو خط لکھا: اما بعد! تمہیں ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہے، جان لو! ہر دن و رات تمہیں (موت کی طرف) ہانکا جا رہا ہے پس تم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حضور کھڑے ہونے سے خوفزدہ رہو اور تمہاری زندگی کے آخری لمحات اسی خوف کے ساتھ ہوں۔ وَالسَّلَام

حکم بن غیلان کو نصیحت:

﴿8122﴾... حضرت سیِّدُنا ہِقْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حَکَم بن غَیلان قَیْسی کو خط لکھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر اور تم پر رحم فرمائے، میں دل سے یہ چاہتا ہوں کہ تم بحث ومباحثہ سے باز آجاؤ اگرچہ تم اس کا علم رکھتے ہو، اپنی اُخروی زندگی کے لئے دن کے دونوں کناروں میں سے حصہ لے لو، دوسروں کو خود پر ترجیح دینے سے کبھی خالی نہ رہو، جو تمہیں مُتَّہَم کرے اس کی آزمائش میں نہ پڑو، اس کا معاملہ اس کے ظاہر پر رکھو اور اگر وہ تم سے اختلاف کو چُھپائے تو عافیت پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجا لاؤ، اگر وہ تمہارے سامنے کوئی بدعت لائے تو اس کی بدعت سے کنارہ کش ہو جاؤ، وہ جھگڑا چھوڑ دو جو دل میں فساد اور کینہ پیدا کر کے دل کو سخت کرے اور قول وفعل میں تقوٰی کو کمزور کرے اور اس شخص کی طرح نہ ہونا جو جنگلوں اور صحراؤں میں رہنے والے کا امتحان لیتا ہے کہ بعید نہیں وہ اس کے سبب کسی کو متہم کرے اور تمہاری طبیعت میں

[1] ...شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، ۶/ ۲۹ تا ۳۴، حدیث: ۷۴۰۹ تا ۷۴۲۱

وقار اور عاجزی ہو اور اس سے تمہاری نیت رضائے الٰہی کی ہو، تم بھی اس طرح مَشَقَّت اٹھاؤ جس طرح تم سے پہلے صالحین مشقت اٹھایا کرتے تھے کہ وہ قیامت کی سختی کو سب سے بڑا جانتے تھے اسی لئے ان کے گالوں پر خوف سے آنسو بہتے رہتے اور پیاس کی شدت کے باوجود خوف کی وجہ سے وہ خود کو پانی کے چشموں سے دور رکھتے، خود مشقت اٹھاتے اور لوگوں کو راحت پہنچاتے، ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمہیں علم نافع اور خشوع عطا فرمائے اور اس کے سبب ہمیں بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے بے شک وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

سپہ سالار کے سامنے حق گوئی:

﴿8123﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن یوسف فِریابی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہمارے سروں پر سپاہی کوڑے لئے کھڑے تھے کہ ایسی حالت میں عباسی سپہ سالار عبداللہ بن علی نے مجھ سے سوال کیا: کیا رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمارے لئے خلافت کی وصیت نہ کی تھی جس کی وجہ سے امیر المؤمنین مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے صفین کے مقام پر قتال کیا تھا؟ میں نے کہا: اگر رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے خلافت کی وصیت ہوتی تو امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم دو حَکَم نہ بناتے، یہ سن کر اس نے اپنا سر جھکا لیا۔

سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے اقوال:

﴿8124-25﴾... حضرت سَیِّدُنا ولید بن مزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے: حضرت سَیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بیان کیا کہ حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "اے میرے بیٹے! خوف خدا کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ ہر شے پر غالب ہے۔" اور مجھے کسی نے یہ بتایا: حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: "اے سرکش لوگو! اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب جبّار عَزَّوَجَلَّ کو دیکھو گے اور اس کے فیصلے کا انتظار کرو گے۔ اے سرکش لوگو! اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب لوگوں کے درمیان فیصلوں کے لئے میزان رکھا جائے گا۔" اور حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: "جس نے برا کام کیا اس کی ابتدا اس نے

اپنے نفس سے کی۔" اور یہ بھی ارشاد فرمایا: "ہر اندھے کا دل اندھا نہیں ہوتا۔" اور ارشاد فرمایا: "علما کا تفریح کرنا جاہلوں کی حکمت سے بہتر ہے۔"

اخلاص سے عاری وعظ اور ذکر سے خالی لمحہ:

﴿8126﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا: جو شخص قوم کو وعظ و نصیحت کرتا ہے اور اس سے اس کا مقصود رضائے الٰہی نہیں ہوتا تو وہ وعظ دلوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے پانی چکنے پتھر کے اوپر سے گزر جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: دنیا میں گزری ہوئی ہر ساعت بندے پر بروزِ قیامت دن دن اور لمحہ لمحہ کرکے پیش کی جائے گی اور جو ساعت ذِکْرُ اللہ کے بغیر گزری ہوگی اس پر بندے کا دل حسرتوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہوا جا رہا ہوگا تو اس وقت کیا حال ہوگا جب اس پر ایک کے بعد ایک گھڑی اور ایک کے بعد ایک دن اور ایک کے بعد ایک رات گزرے گی۔

مومن اور منافق میں فرق:

﴿8127﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "مومن بولتا کم اور عمل زیادہ کرتا ہے اور منافق بولتا زیادہ ہے اور عمل کم کرتا ہے۔"

﴿8128﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ذکر کیا کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ آسمان میں ایک فرشتہ ایسا ہے جو ہر روز ندا دیتا ہے: کاش! مخلوق پیدا نہ ہوتی اور جب یہ پیدا کئے گئے ہیں تو کاش! یہ اپنا مقصدِ تخلیق جانتے اور کسی مجلس میں بیٹھ کر اس بات کا ذکر کرتے کہ انہیں کیا کرنا چاہئے۔

صحابہ و تابعین کے پانچ معمولات:

﴿8129﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ پانچ چیزیں صحابۂ کرام و تابعینِ عظام کے معمولات سے ہیں: (۱)...جماعت کو لازم پکڑنا (۲)...اتباعِ سنت (۳)... مسجد کی تعمیر (۴)... تلاوتِ قرآن اور (۵)...جہاد فِیْ سَبِیْلِ اللہ۔

بارگاہِ ربُّ العزت میں حاضری:

﴾8130﴿... حضرت سیِّدُنا عمرو بن ابو سَلَمہ تِنِّیْسِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا دو فرشتوں نے مجھے اوپر لے جا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑا کر دیا، اس نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا تو میرا بندہ عبد الرحمٰن ہے جو بھلائی کا حکم دیتا اور بُرائی سے منع کرتا ہے؟ میں نے عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ، تیری عزت کی قسم! تو زیادہ جاننے والا ہے۔ پھر ان فرشتوں نے مجھے اتار کر میرے مکان کی طرف لوٹا دیا۔

﴾8131﴿... حضرت سیِّدُنا یوسُف بن موسٰی قَطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے خواب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زیارت کی، اس نے مجھ سے ارشاد فرمایا: عبد الرحمٰن! کیا تو ہی ہے جو بھلائی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے؟ میں نے عرض کی: تیرے ہی فضل سے کرتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اسلام پر ہی موت دینا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اور سنت پر بھی۔

ہنسنے سے بھی اجتناب:

﴾8132﴿... حضرت سیِّدُنا موسٰی بن اَعْیَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: اے ابو سعید! ہم خوش طبعی کرتے اور ہنستے تھے اور اب جبکہ ہماری حالت بدل گئی ہے اور لوگ ہماری پیروی کرنے لگے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے لئے مسکرانے کی بھی گنجائش ہو۔

تعجب خیز نصیحت:

﴾8133﴿... حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے اسے تھوڑا بھی کافی ہوتا ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ اس کا بولنا بھی اس کے عمل میں شامل ہے تو وہ کم بولتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا ابو حَفْص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو فرماتے سنا: حضرت امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اس سے زیادہ تعجب والی بات نہ کہی۔

﴾8134﴿... حضرت سیِّدُنا بشیر بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھا کہ آپ نگاہوں کو اتنا جھکائے رکھتے گویا نابینا ہیں۔

حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بیٹے محمد بن اوزاعی کا بیان ہے کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا: اگر ہم لوگوں کی طرف سے ملنے والی ہر چیز قبول کر لیتے تو ضرور ان کے لئے نرم گوشہ ہو جاتے۔

رشوت سے اجتناب:

﴿8135﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ ایک نصرانی نے حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو شہد کا گھڑا تحفۃً پیش کیا اور آپ سے کہنے لگا: اے ابو عمرو! بَعْلَبَکّ کے حکمران کی طرف میری سفارش کے لئے خط لکھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ گھڑا تمہیں واپس کر کے تمہارے لئے خط لکھ دیتا ہوں بصورتِ دیگر میں گھڑا لے لوں گا اور تمہارے لئے خط نہیں لکھوں گا۔ پھر آپ نے وہ گھڑا اسے واپس کیا اور اس کے لئے خط لکھا تو بَعْلَبَکّ کے حاکم نے اس کے مَحْصُول سے 30 دینار چھوڑ دیئے۔

﴿8136﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن محمد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نمازِ فجر کے بعد ذکرِ الٰہی سے پہلے کسی سے گفتگو نہ کرتے اس کے بعد اگر کوئی ان سے بات کرتا تو جواب دیتے۔

بزرگانِ دین کی راہ پر چلو:

﴿8137﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سنت پر ثابت قدم رہو اور تم بھی وہاں خاموشی اختیار کرو جہاں علمائے کرام نے خاموشی اختیار کی۔ وہی بات کہو جو وہ کہیں، ان باتوں سے باز رہو جس سے وہ باز رہے، سلف صالحین کی راہ پر چلو کیونکہ اس سے تمہیں وہی کشادگی ملے گی جو انہیں ملی۔ ایمان زبانی اقرار کے بغیر اور زبانی اقرار عمل کے بغیر درست نہیں۔ ایمان، قول اور عمل نیت کے ساتھ ہی سنت کی موافقت کرتے ہوئے درست ہوتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نے ایمان اور عمل کے مابین فرق نہ کیا، عمل کا تعلق ایمان سے اور ایمان کا تعلق عمل سے ہے۔ ایمان بھی جامع اسم ہے جس طرح دیگر ادیان کا نام جامع ہوتا ہے اور اس کی تصدیق عمل سے ہوتی ہے لہٰذا جو زبان کے ساتھ ایمان لائے، دل سے اس کا اقرار کرے اور عمل سے اس کی تصدیق کرے تو یہ نہ کھلنے والی مضبوط گرہ ہے اور جس نے اپنی زبان سے اقرار کیا دل سے نہ کیا اور نہ ہی عمل سے اس کی تصدیق کی تو اس کا ایمان مقبول نہیں اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والے لوگوں میں سے ہو گا۔

امام شیخ حافظ ابو نعیم اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گفتگو، وعظ و نصیحت اور رسائل بے شمار ہیں، وہ دین کے امام اور اسلام کی نشانی ہیں۔ ہم نے ان کے جو احوال ذکر کئے انہیں پر اکتفا کرتے ہیں۔

سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

صدقہ یا تحفہ دے کر واپس لینے والے کی مثال:

﴿8138﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”صدقہ دے کر واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو کھانے کے بعد قے کرے پھر اپنی قے کے پاس آکر اسے کھانے لگے۔“[1]

﴿8139﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رحمتِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ یعنی اپنا تحفہ واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو اپنی قے چاٹتا ہے۔“[2]

بُری موت سے بچنے کا نسخہ:

﴿8140﴾... حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں حضرت سیِّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ ۚۖ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ (پ۱۳، الرعد: ۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔

کی تفسیر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہاں، مجھے میرے والد نے اپنے جد امجد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں: میں نے اس آیت کے بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اے علی! میں اس آیت کے ساتھ تمہیں خوشخبری دیتا ہوں اور تم وہ خوشخبری میرے بعد میری امت کو سنانا کہ درست طریقے سے صدقہ

[1] ...مسلم، کتاب الھبات، باب تحریم الرجوع فی الصدقۃ...الخ، ص۸۷۶، حدیث: ۱۶۲۲

[2] ...مسلم، کتاب الھبات، باب تحریم الرجوع فی الصدقۃ...الخ، ص۸۷۷، حدیث: ۱۶۲۲

دینا، بھلائی کرنا، والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا اور صلہ رحمی کرنا یہ بد بختی کو نیک بختی سے بدلتا، عمر میں اضافہ کرتا اور بُری موت سے بچاتا ہے۔"[1]

قربِ قیامت تین پناہ گاہیں:

﴿8141﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ہشام کے دورِ حکومت میں مدینہ آیا اور پوچھا: یہاں کون کون سے علما ہیں؟ لوگوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنکدِر، حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی، حضرت سیِّدُنا محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس اور حضرت سیِّدُنا امام محمد باقر رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام یہاں کے علما ہیں۔ تو میں نے کہا: خدا کی قسم! میں سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاؤں گا۔ پھر میں نے مسجد میں جاکر انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے قریب کر لیا اور فرمایا: بھائی! تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا: شام سے۔ فرمایا: شام میں کس جگہ؟ میں نے کہا: دمشق۔ فرمایا: میرے والد اپنے جدِّ امجد (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: "(قربِ قیامت) لوگوں کے لئے تین پناہ گاہیں ہوں گی۔ جنگِ عظیم میں ان کی پناہ گاہ انطاکیہ کے نشیب میں واقع دمشق میں ہو گی اور دجال سے ان کی پناہ گاہ بیت المقدس ہو گی اور یاجوج ماجوج سے ان کی پناہ گاہ طورِ سینا ہو گی۔[2]

﴿8142﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھڑے ہو کر پانی پیا[3]۔[4]

حج کی نیکی:

﴿8143﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، محبوب ربِّ داور صَلَّی اللہُ

1... الامالی لابن الشجری، الحدیث الحادی والعشرون: فی صلة الرحم وما یتصل بذلک، ۲/۱۷۱، حدیث: ۲۰۱۷

2... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الجهاد، ما ذکر فی فضل الجهاد والحث علیه، ۴/۵۸۲، حدیث: ۱۴۳

3... کھڑے ہو کر پینا ضرورت کے موقعہ پر تھا یا زمزم یا وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا باقی پانی بیٹھ کر پئے یا کھڑے ہو کر پینا بیان جواز کے لیے تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۷۶)

4... شمائل ترمذی، باب ما جاء فی صفة شرب رسول الله صلی الله علیه وسلم، ص ۱۲۹، حدیث: ۲۰۵، ۲۰۶

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حج کی نیکی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”کھانا کھلانا اور اچھی گفتگو کرنا۔“[1]

اعمالِ صالحہ عذاب الٰہی کو روکتے ہیں:

﴿8144﴾... حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِذَا مَاتَ الْعَبْدُ کَانَتِ الصَّلَاۃُ عِنْدَ رَاْسِہٖ وَالصَّدَقَۃُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَالصِّیَامُ عِنْدَ صَدْرِہٖ یعنی جب کوئی بندہ مرجاتا ہے تو نماز اس کے سرہانے، صدقہ اس کی دائیں طرف اور روزہ اس کے سینے کے پاس ہوتا ہے۔“[2]

﴿8145﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی عَطِیَّہ دیا جائے اور وہ کچھ نہ پائے تو عطیہ دینے والے کی تعریف کردے کہ جس نے تعریف کردی اس نے شکریہ ادا کردیا اور جس نے تعریف کو بھی چھپایا اس نے ناشکری کی اور جو کسی باطل چیز سے زینت اختیار کرے وہ فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے[3]۔[4]

ایمان کی 60 سے زائد خصلتیں ہیں:

﴿8146﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے زائد خصلتیں ہیں جن میں سب سے بڑی خصلت اس بات کی گواہی دینا

---

1 ...مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل اطعام الطعام، ص ۳۷۴، حدیث: ۱۶۸

2 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الجنائز، فی نفس المؤمن کیف تخرج ونفس الکافر، ۳/۲۵۸، حدیث: ۴، نحوہ، عن ابی ہریرۃ

3 ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 356** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمان عالی اس عورت سے فرمایا گیا تھا جس نے عرض کیا تھا کہ میری سوکن ہے میں چاہتی ہوں کہ اسے جلانے کے لیے اعلیٰ لباس، عمدہ زیور پہنا کروں تاکہ وہ سمجھے کہ مجھے یہ سب کچھ میرے خاوند نے دیا ہے اور وہ مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے اس پر یہ ارشاد ہوا۔ فریب کے کپڑوں کی کئی صورتیں ہیں: غریب آدمی غرور و تکبر کے طور پر امیروں کے کپڑے پہنے، جاہل شخص ریا کے طور پر علماء وصوفیاء کا لباس پہنے، فاسق آدمی دھوکے دینے کے لیے متقیوں کا سا لباس رکھے تاکہ اس کی جھوٹی گواہی حکام مان لیا کریں، یہ سب کچھ دھوکے فریب کے لیے ہو، (مرقات) ایسا آدمی بہروپیا ہے اور اس کی یہ حرکت بری ہے، اگر اچھی نیت سے علماء کا لباس پہنے تو اچھا کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہے۔

4 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی المتشبع بما لم یعطہ، ۳/۴۱۷، حدیث: ۲۰۴۱

ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سب سے چھوٹی خصلت تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے۔[1]

نشے والی نبیذ کی مذمت:

﴿8147-48﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں مٹی کے گھڑے میں بنی جوش مارتی نبیذ پیش کی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے اس دیوار پر دے مارو کیونکہ اسے وہی پیتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔[2]

بعض اطاعت شعاروں اور عبادت گزاروں کا تذکرہ

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی توفیق اور آسانی سے زمانہ اور شہروں کی ترتیب کے مطابق صحابۂ کرام اور تابعین وتَبع تابعین عظام کے طبقات کا ذکر گزر چکا۔ فَلَہُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے حمد ہے اور اس کا احسان ہے۔

اب ہم بعض معزز اطاعت شعاروں اور عبادت گزاروں کے ذکر کا ارادہ رکھتے ہیں جو عبادت اور تیاری آخرت کے لئے انتہائی کوشش اور بے حد جلدی کرنے میں مشہور ہیں فانی دنیا کے دھوکے سے بچنے اور ہمیشہ رہنے والی آخرت کی طرف بڑھنے والے ہیں۔ جان لو کہ جن صحابۂ کرام و تابعین عظام کا ذکر کیا جا چکا ہے لوگوں میں ان کی مثال سونے اور جواہر کی کان ہے جن کا مقام و مرتبہ استنباط کرنے والے، دین میں غور و خوض کرنے والے، اکابر ائمہ اور خاص لوگ ہی جانتے ہیں کیونکہ وہ دین کے ستون اور بنیادیں ہیں۔ جس طبقے کا ذکر ہم شروع کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ معرفت کے کچھ پہلوؤں کے ساتھ مضبوط اور حسن اخلاق کے کچھ پہلوؤں کے سبب روشن ہیں جن کے ذریعے انہوں نے کامیابی اور خوف کی راہوں کو طے کیا، اور خود کو اچھائی اور احسان کی خوشبوؤں سے معطر کیا لہٰذا لوگوں میں ان کا مسلک خوشبودار پودوں کی طرح ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے کسی محبوب بندے اور عبادت ومجاہدے

1... مسلم، کتاب الایمان، باب شعب الایمان، ص۳۹، حدیث: ۳۵

2... ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب نبیذ الجر، ۴/ ۷۵، حدیث: ۳۴۰۹ عن ابی ھریرۃ

میں کوشاں رہنے والے کو بلند درجہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر اپنے کرم کے بادل سے موسلا دھار بارش برساتا ہے اور اس پر اپنے لطف وکرم کی خوشگوار ہوا چلاتا ہے پھر اپنے خاص بندوں کو ترجیح دیتے ہوئے کرامات سے نوازتا اور اپنی نشانیوں سے تائید فرماتا ہے، اپنی بارگاہ میں آنے والوں کو جوش دلاتا اور غفلت برتنے والوں کو تنبیہ کرتا ہے تاکہ حق کی راہیں ہر زمانے میں کھلی رہیں اور دلائل ونشانیاں متروک نہ ہوں۔ جن حضرات کا تذکرہ کیا جائے گا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ اَولیا اور اَصفیا ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجاتا ہے اور ان کی پیروی کرنے والے ان کی صحبت اور محبت کے سبب سعادت مند ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم ان اکابر میں سے ہر ایک کے احوال اور ظاہری اقوال کو بیان کرتے ہیں۔ یہاں ہم زمانے اور شہروں کی ترتیب سے عُدُول کریں گے لہٰذا جو روایتِ حدیث میں مشہور ہیں تو ہم ان کی ایک یا ایک سے زائد حدیثیں ذکر کریں گے اور جو روایتِ حدیث میں معروف نہیں ان کے ذکر میں ہم فقط حکایت پر اکتفا کریں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے اچھا مددگار ہے اور ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی انہی عبادت گزار بزرگوں میں سے ہیں، آپ کی جائے سکونت بصرہ ہے، آپ صاحب کرامت اور مُسْتَجَابُ الدَّعا ہیں، آپ کا دنیا سے منہ موڑ کر آخرت کی طرف متوجہ ہونے کا سبب یہ تھا کہ ایک مرتبہ آپ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مجلس میں آئے تو ان کی نصیحت نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل پر اثر کیا لہٰذا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا اور اس کی ضمانت پر اکتفا کرتے ہوئے اپنا سارا مال ومتاع صدقہ کر دیا اور اپنی جان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خرید لیا اور چار مرتبہ میں 40 ہزار صدقہ کئے، دس ہزار صبح صدقہ کئے اور عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی جان اس کے بدلے تجھ سے خریدتا ہوں۔ اس کے بعد 10 ہزار اور دے کر عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! یہ مجھے صدقہ کی توفیق دینے کا شکرانہ ہے پھر مزید دس ہزار خرچ کئے اور عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے میرا پہلا اور دوسرا صدقہ قبول نہ کیا تو اسے قبول فرمالے پھر دس ہزار اور صدقہ کئے اور عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے مجھ سے تیسرا صدقہ قبول کر لیا ہے تو یہ اس کا شکرانہ ہے۔

امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مجلس میں:

﴿8149﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے مشائخ کو فرماتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہر روز اپنی مجلس میں وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے جبکہ حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کی مجلس میں آکر وہاں بیٹھتے جہاں دنیادار اور تاجر آکر بیٹھتے، آپ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مجلس سے غافل رہتے اور ان کی کسی بات پر دھیان نہیں دیتے تھے ایک دن آپ نے ان کی باتیں سنیں تو کہا: ایں پیر ہَمِی دَر آید دَر آید چہ گُوید یعنی یہ بزرگ کیا کہتے ہیں؟ تو کسی نے کہا: اے ابو محمد، خدا کی قسم! حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے، آخرت کا شوق دلاتے اور دنیا سے بے رغبتی کا کہتے ہیں، یہ بات آپ کے دل کو لگی تو آپ نے فارسی میں کہا: ہمیں ان کے پاس لے چلو۔ جب آپ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں آئے تو ان کی مجلس والوں نے کہا: ابو سعید! آپ کے پاس ابو محمد حبیب آئے ہیں، آپ انہیں نصیحت کیجئے۔ آپ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور کہا: ایں ہَمِی گُوئی چہ گُوئی یعنی آپ کیا وعظ کرتے ہیں؟ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ ایک شخص نے کہا: یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ کیا وعظ فرما رہے ہیں؟ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے جنت کا تذکرہ کیا، جہنم کا خوف دلایا، بھلائی کی ترغیب دی اور بُرائی سے دور رہنے کی نصیحت کی اور آخرت کا شوق دلایا اور دنیا سے دوری کا درس دیا تو حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ایں گوئی یعنی کیا یہ بات ایسے ہی ہے؟ تو حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تمہارا ضامن ہوں۔ پھر آپ وہاں سے سے چلے گئے اور اپنا مال و متاع اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرتے رہے حتّٰی کہ کچھ بھی باقی نہ بچا پھر آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بھروسے پر قرض طلب کرنے لگے۔

غیب سے قرض کی ادائیگی:

﴿8150﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابو محمد

حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آکر اپنے قرضے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: جاؤ میری ضمانت پر قرضہ لے لو۔ لہٰذا اس نے آپ کی ضمانت پر ایک شخص سے پانچ سو درہم قرض لے لئے پھر قرض دینے والا آیا اور کہا: ابو محمد! دراہم قرض دینے کی وجہ سے مجھے پریشانی کا سامنا ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: ہاں، کل آکر اپنا قرضہ وصول کر لینا۔ پھر آپ وضو کر کے مسجد چلے گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کی۔ جب وہ شخص آیا تو آپ نے اس سے فرمایا: جاؤ، اگر مسجد میں کوئی چیز پاؤ تو اسے لے لو۔ وہ گیا تو مسجد میں ایک تھیلی پڑی ہوئی تھی جس میں پانچ سو درہم تھے پس وہ اسے لے کر چلا گیا، گھر جا کر دیکھا تو اس میں پانچ سو سے زیادہ درہم تھے یہ دیکھ کر وہ آپ کے پاس واپس آیا اور کہنے لگا: ابو محمد! یہ درہم زیادہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ یہ تمہارے ہیں یعنی اتنے اور ان سے زیادہ بھی۔

آفت زدہ لوگوں کی مدد:

﴿8151﴾... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے لوگوں کو قحط سالی میں مبتلا پایا تو آپ نے آٹا بیچنے والوں سے آٹا اور ستو ادھار خرید کر صدقہ کر دیئے، ان کے خالی تھیلے لے کر سی لئے اور انہیں اپنے بستر کے نیچے رکھ دیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی۔ چنانچہ جب وہ لوگ جن سے آپ نے سامان خریدا تھا اپنا حق وصول کرنے آئے تو آپ نے وہ تھیلے نکالے جو بھر چکے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا: ان کا وزن کرو۔ انہوں نے وزن کیا تو وہ ان کے حقوق کے برابر تھے۔

جنتی گھر کی ضمانت:

﴿8152﴾... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنا گھر بار بیچ کر خُراسان سے بصرہ آیا اور وہیں رہنے لگا۔ اس کے پاس 10 ہزار درہم تھے، جب وہ بصرہ آیا تو اس نے اپنی زوجہ کے ساتھ حج کے لئے مکۂ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا۔ تو اس نے پوچھا کہ یہ 10 ہزار درہم کس کے پاس امانت رکھے جائیں؟ کسی نے کہا: تم اپنی رقم ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس رکھ دو۔ چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا: حضور! میں اور میری اہلیہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میرے پاس 10 ہزار درہم ہیں میں اس سے بصرہ میں ایک گھر خریدنا چاہتا ہوں اگر آپ کو کوئی گھر ملے اور ہمارے لئے گھر خریدنے میں آسانی ہو تو خرید لیجئے گا۔ پھر وہ شخص اپنی زوجہ کے ہمراہ حج کے

لئے روانہ ہو گیا۔ بصرہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوئے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ اگر ہم ان 10 ہزار دراہم کا آٹا خرید کر صدقہ کر دیں تو کیسا رہے گا؟ لوگوں نے کہا: حضور! یہ رقم تو اس شخص نے آپ کے پاس اس لئے رکھوائی تھی کہ آپ کوئی مکان اس کے لئے خرید لیں۔ ارشاد فرمایا: میں یہ تمام رقم صدقہ کر کے اس شخص کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت میں گھر خریدوں گا، اگر وہ اس گھر پر راضی ہوا تو ٹھیک، ورنہ میں اس کی رقم واپس کر دوں گا۔ پھر آپ نے آٹا اور روٹیاں منگوا کر فُقَرا و مساکین میں تقسیم فرما دیں۔

جب وہ خُرَاسانی، حج کر کے واپس بصرہ آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی: اے ابو محمد! میں نے 10 ہزار درہم آپ کے پاس رکھوائے تھے کہ آپ میرے لیے مکان خرید لیں اگر آپ نے مکان نہیں خریدا تو میری رقم مجھے واپس کر دیں تاکہ میں خود کوئی مکان خرید لوں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تیرے لئے ایسا شاندار گھر خریدا ہے جس میں بہت عمدہ محل، درخت، میوے اور نہریں ہیں۔ یہ سن کر وہ خُرَاسانی اپنی زوجہ کے پاس گیا اور کہا: حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ہمارے لئے گھر خرید لیا ہے اور میرے خیال میں وہ کسی بادشاہ کا گھر ہے اور اس نے وہ گھر اور اس کے اندر کی چیزیں بڑی شاندار بنائی ہیں۔ پھر اس نے دو یا تین دن بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ابو محمد! گھر کہاں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے تیرے لئے اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے جنت میں گھر خریدا ہے جس میں محلات، نہریں اور خادمین ہیں۔ یہ سن کر وہ اپنی زوجہ کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ہمارے لئے ہمارے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے جنت میں ایک گھر خرید لیا ہے۔ اس کی زوجہ نے کہا: میں امید رکھتی ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے عہد کو پورا فرمائے گا لیکن کیا معلوم کہ ہم ان سے پہلے ہی سفر آخرت کو روانہ ہو جائیں، تم ایسا کرو ان سے ایک رُقعہ لکھوا لو کہ وہ ہمیں جنت میں ایک گھر دلوانے کے ضامن ہیں۔ چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا: اے ابو محمد! آپ نے جو گھر ہمارے لئے خریدا ہے وہ ہمیں قبول ہے، آپ ہمارے لئے رقعہ لکھ دیں کہ آپ جنت میں گھر دِلوانے کے ضامن ہیں۔ تو آپ نے اس طرح رقعہ لکھا:

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یہ ضمانت نامہ ہے اس بات کا کہ ابو محمد حبیب نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے فلاں خُرَاسانی شخص کے لئے 10 ہزار درہم کے عوض جنت میں ایک ایسا گھر خریدا ہے جس میں محلات، نہریں، درخت،

خادمین اور خادمائیں ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے کہ فلاں شخص کو ایسی صفات سے متصف گھر دے کر حبیب عجمی کو اس کے عہد سے بری کر دے۔"

خُراسانی وہ رقعہ لے کر اپنی زوجہ کے پاس آیا اور اسے وہ رقعہ دے دیا۔ وہ خراسانی تقریباً چالیس دن ہی زندہ رہا ہوگا کہ اس کی موت کا وقت آن پہنچا۔ اس نے اپنی زوجہ کو وصیت کی "جب لوگ مجھے غسل دے کر کفن پہنا دیں تو ان سے یہ رقعہ میرے کفن میں رکھوا دینا۔" حسبِ وصیت رقعہ اس کے کفن میں رکھ دیا گیا۔ دفن کے بعد لوگوں کو اس کی قبر پر ایک پرچہ ملا جس میں سیاہی سے یہ لکھا تھا:

"یہ ابو محمد حبیب کے لئے اس گھر کا براءت نامہ ہے جسے اس نے فلاں شخص کے لئے خریدا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خُراسانی کو ایسا گھر دے دیا ہے جس کا حبیب عجمی نے عہد کیا تھا۔"

لوگ یہ پرچہ لے کر حضرتِ سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ وہ رقعہ پڑھ کر اسے چومنے اور رونے لگے پھر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے اور فرمایا: "یہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے میرے لئے براءت نامہ ہے۔"

پاؤں کی تکلیف دور ہو گئی:

﴿8153﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حَرب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس تھے کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کی: میرے پاؤں میں تکلیف ہے تو آپ نے اسے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ جب لوگ چلے گئے تو آپ کھڑے ہوئے اور اس کی گردن میں مُصحف رکھا اور کہا: "یاخُدا حبیب رُسوا مَباش یعنی اے خدا! حبیب رُسوا نہ ہو، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے عافیت عطا فرما حتّٰی کہ واپس جائے تو اسے یہ بھی علم نہ ہو کہ اس کے کون سے پاؤں میں تکلیف تھی۔" اس کے بعد اس شخص نے خود کو ٹھیک محسوس کیا تو ہم نے اس سے پوچھا: تمہارے کون سے پاؤں میں تکلیف تھی؟ اس نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔

﴿8154﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: ہمارے پاس ایک مانگنے والا آیا اور عمرہ (یعنی آپ کی زوجہ محترمہ) آٹا گُوندھ کر پڑوس سے آگ لینے گئی تھیں تاکہ روٹی پکائیں۔ میں نے سائل سے کہا: یہ آٹا لے لو تو اس نے وہ آٹا لے لیا۔ جب عمرہ آگ لے کر آئیں تو پوچھنے

لگیں: آٹا کہاں گیا؟ میں نے کہا: اسے روٹی پکانے کے لئے لے گئے ہیں۔ بہُت پوچھا تو میں نے خیرات کر دینے کا واقِعہ بتایا۔ وہ بولیں: سُبْحٰنَ اللہ! مگر ہمیں بھی تو کچھ کھانے کیلئے درکار ہے۔ اِتنے میں ایک شخص ایک بڑی لگن میں بھر کر گوشت اور روٹی لے آیا۔ تو میں نے عمرہ سے کہا: دیکھو تمہیں کس قدر جلد لوٹا دیا گیا، گویا روٹی بھی پکادی اور گوشت کا سالن مزید بھیج دیا۔

﴿8155﴾... جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ایک شخص ہم سے ملاقات کے لئے آیا، ہم نے مچھلی پکائی ہوئی تھی جسے ہم کھانا چاہتے تھے وہ شخص دیر تک بیٹھا رہا، جب وہ چلا گیا تو میں نے عمرہ سے کہا: مچھلی لے آؤ تاکہ ہم اسے کھالیں۔ جب وہ لے کر آئیں تو وہ تازہ خون بن چکی تھی پس ہم نے اسے باغ میں ڈال دیا۔

شیطان کی چالبازیاں:

﴿8156﴾... جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: خدا کی قسم! شیطان علما کے ساتھ اس طرح کھیلتا ہے جیسے بچہ اخروٹ کے ساتھ کھیلتا ہے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن مجھے بُلائے: اے حبیب!۔ تو میں کہوں گا: لَبَّیْکَ۔ پھر فرمائے: کیا تو میرے پاس کسی دن کی ایک نماز یا کسی دن کا روزہ یا کوئی ایک رکعت یا کوئی تسبیح ایسی لایا ہے جس میں تو ابلیس سے یوں بچ گیا ہو کہ وہ اس عمل کو خراب کرنے والا کوئی عیب نہ لگا سکا ہو؟ تو میں "ہاں" نہ کر سکوں گا۔ اور ایک مرتبہ فرمایا: فارغ ہر گز نہ بیٹھو کیونکہ موت تمہیں آنے ہی والی ہے۔

﴿8157﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں کسی میدان میں اپنے رب کے حضور کھڑا ہوں اور مجھ پر ایک ہی سایہ ہو یہ مجھے تم لوگوں کے اس باغ سے زیادہ محبوب ہے۔

سعادت مندی:

﴿8158﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بندے کے لئے یہ سعادت کی بات ہے کہ جب وہ مرے تو اس کے ساتھ اس کے گناہ بھی مر جائیں۔

آپ کی کرامت:

﴿8159﴾... حضرت سیِّدُنا حماد اور حضرت سیِّدُنا ابو عوانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی: ”اے ابو محمد! نان نیست مارا یعنی ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔“ آپ نے اس سے فرمایا: تمہارے اہل و عیال کتنے ہیں؟ اس نے کہا: اتنے افراد ہیں۔ آپ وضو کرنے گئے پھر نماز پڑھنے آئے، تواضع اور اطمینان کے ساتھ نماز پڑھی، نماز کے بعد یوں دعا کی: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! لوگ مجھ سے حسنِ ظن رکھتے ہیں، کیونکہ تو نے میرے عیبوں پر پردہ رکھا ہے پس تو ان کے گمان کو نہ بدلنا پھر اپنی کھجور والی چٹائی اٹھائی تو اس کے نیچے پچاس درہم پڑے تھے، آپ نے وہ اس عورت کو دے دیئے پھر فرمایا: حماد! جب تک میں زندہ ہوں یہ بات چھپائے رکھنا۔

غیبی مدد:

﴿8160﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تاجروں سے سامان لے کر صدقہ کر دیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے سامان لے لیا لیکن انہیں دینے کے لئے آپ کے پاس کچھ نہ تھا تو آپ نے کہا: یاربّ عَزَّوَجَلَّ!۔ گویا آپ نے یہ کہا: ان کے نزدیک میری وجاہت کم ہو رہی ہے۔ پھر آپ کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں زمین سے لے کر چھت تک درہموں سے بھرے اونی تھیلے رکھے ہوئے تھے، انہیں دیکھ کر کہنے لگے: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں اتنا نہیں چاہتا تھا۔ پھر آپ نے اپنی حاجت کے مطابق لیا اور باقی چھوڑ دیا۔

صدقہ کی ترغیب:

﴿8161﴾... جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی مجلس سے حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آتے تو وہ ہمیں صدقہ کی ترغیب دیتے، جب صدقہ دیا جاتا تو آپ اُٹھتے اور اپنے کمرے میں نصب شدہ سینگ پر اسے لٹکا دیتے پھر فرماتے:

هَا قَدْ تَغَذَّيْتُ وَطَابَتْ نَفْسِي

فَلَيْسَ فِي الْحَيِّ غُلَامٌ مِثْلِي

إِلَّا غُلَامٌ قَدْ تَغَذَّى قَبْلِي

ترجمہ: جب میں کھانا کھاتا ہوں اور میرا دل خوش ہو جاتا ہے تو بستی میں میری مثل کوئی غلام نہیں ہوتا سوائے اس غلام کے جو مجھ سے پہلے کھا چکا ہو۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ہر عیب سے پاک اور بڑا مہربان ہے، تو نے اچھا پیدا کیا، ہدایت کو مقدر کیا، دے کر غنی کیا، قناعت و عافیت عطا فرمائی، معاف کر کے عطا کیا پس تیرے ہر عطیے پر تیری حمد ہے، ایسی حمد جو کثرت والی، عیب سے پاک اور برکت والی ہے، ایسی حمد جس کا سلسلہ ابتداءً منقطع ہوا نہ ہی اس کا اختتام ہوا، ایسی حمد جس کا منتہیٰ تو ہے اور جنت اس کی جزا ہے، تو سب سے بڑا اکریم، جواد، نعمتیں دینے والا، نیکیوں سے محبت کرنے والا اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دوست ہے، کوئی سائل تجھے پریشان نہیں کرتا، کوئی عطیہ تیرے خزانے سے کمی نہیں کرتا، کوئی زبان تیری مدح نہیں کر سکتی، میرا سر تیری کریم ذات کے لئے جھکتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ سجدے میں چلے گئے آپ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا پھر وہاں موجود مسکینوں میں صدقہ تقسیم کیا۔

ایک دن بصرہ اگلی شام عرفات:

﴿8162﴾... حضرت سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی یوم تَرْوِیہ (یعنی ۸ ذوالحجہ) کو بصرہ میں دیکھے گئے اور عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحجہ) کی شام میدانِ عرفات میں نظر آئے۔

﴿8163﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس گیا تو آپ نے کہا: ابو محمد! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمارے لئے دعا کیجئے گا۔ تو حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ان سے کہا: "ابو محمد! اَلْبِشْکَارُ لَا یَتَقَدَّمُ الْبَیْشْکَار یعنی کاشت کاری بغیر محنت کے نہیں بڑھ سکتی۔

﴿8164﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قُرَّہ محمد بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: اس شخص کے لئے کوئی چین وراحت نہیں جس کی آنکھوں کو تجھ سے ٹھنڈک نہ پہنچے، اس کی کوئی خوشی نہیں جو تجھ سے خوش نہ ہو، تیری عزت کی قسم! تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

کثرتِ گریہ:

﴿8165﴾... جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتہائی نرم دل اور بہت

زیادہ رونے والے تھے، ایک رات آپ کثرت سے روئے تو آپ کی زوجہ عمرہ نے فارسی میں کہا: ابو محمد آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے انہیں فارسی میں جواب دیا: مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں اس راہ پر چلنا چاہتا ہوں جس پر پہلے نہیں چلا۔

سیِّدُنا حبیب عجمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی سے مروی روایت

منقول ہے کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا سے احادیث روایت کی ہیں حالانکہ یہ کہنے والے کا وہم ہے کیونکہ جس حبیب نامی شخصیت نے ان سے احادیث روایت کی ہیں وہ حبیب مُعَلِّم ہیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے فَرَزۡدَق شاعر کے حوالے سے ایک حکایت مروی ہے۔ چنانچہ،

﴿8166﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد حبیب عجمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: فَرَزۡدَق کا بیان ہے کہ میں ملکِ شام میں حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے ملا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم فرزدق ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ پوچھا: کیا تم شاعر ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو عنقریب تم ایسے لوگوں سے ملو گے جو کہیں گے کہ تیری کوئی توبہ نہیں تو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی اُمید مت توڑنا۔

حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ

(مرض کی) قید سے رہائی پانے والے، شکار (یعنی نفس و شیطان) کے لئے جال بچھانے والے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بھی انہی عبادت گزار بزرگوں میں سے ہیں جو عابد و زاہد، واعظ، انتہائی محتاط اور سبقت کرنے والوں کو راہ دکھانے والے ہیں۔

بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت:

﴿8167﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کو فالج کا مرض لاحق ہوا تو انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ انہیں وضو کے وقت فالج سے رہائی دی جائے تو جب آپ وضو کا ارادہ کرتے تو چل کر جاتے اور جب واپس چارپائی کی طرف لوٹتے تو فالج ان پر لوٹ آتا تھا۔

روٹی اور نمک کو لازم کرلو:

﴿8168﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے میرے بھائیو! روٹی اور نمک کو لازم کرلو کیونکہ یہ گردے کی چربی کو پگھلائے گا اور یقین کو بڑھائے گا۔

علم الیقین کا حصول:

﴿8169﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں ایک راہب کی خانقاہ سے گزرا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ٹھہرو۔ پھر میں نے اس راہب سے گفتگو کرنے کے لئے کہا: اے راہب!۔ تو وہ اپنی خانقاہ کے دروازے کا پردہ اٹھا کر کہنے لگا: اے عبد الواحد بن زید! اگر تم علم الیقین حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اور شَہوات کے مابین لوہے کی دیوار کھڑی کر دو۔ یہ کہہ کر اس نے پردہ گرا دیا۔

﴿8170﴾... حضرت سیِّدُنا احمد ھُجَیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے کہا: اے ابو عبیدہ! آپ ان دو افراد کے بارے میں کیا کہتے ہیں جن میں سے ایک عبادت کے لئے زندگی پسند کرتا ہے جبکہ دوسرا شوق و محبت میں مرنا پسند کرتا ہے ان میں سے کون سا افضل ہے؟ فرمایا: افضل وہ ہے جو مرنا پسند کرتا ہے۔ کسی نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ کوئی تیسری منزل بھی ہے؟ فرمایا: میں اسے نہیں جانتا۔ پوچھا: تیسری کیوں نہیں۔ فرمایا: اس لئے کہ زندگی چاہنے والا عبادت کی وجہ سے اور موت کی چاہت رکھنے والا آخرت کے شوق کی وجہ سے یہ پسند نہیں کرتا بلکہ زندگی والے کو اپنی زندگی اور مرنے والے کو اپنی موت اس وجہ سے پسند ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے زندہ رکھا تو زندگی پسند اور موت دے دی تو موت پسند۔

﴿8171﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: رضا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا سب سے بڑا دروازہ، دنیا کی جنت اور عبادت گزاروں کی راحت ہے۔

ہر حال میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے راضی:

﴿8172﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن عمّارہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں، حضرت فَرقد سَبَخِی، حضرت محمد بن واسع اور حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم ملک فارس میں اپنے ایک بھائی سے ملاقات کے لئے گئے جب ہم برفانی علاقے سے گزر گئے تو ہم نے پہاڑ کے دامن میں ایک روشنی دیکھی۔ ہم اپنی سواریوں سے اترے اور اس روشنی کی طرف چل دیئے دیکھا تو وہاں ایک کوڑھ میں مبتلا شخص تھا جس سے خون اور پیپ ٹپک رہا تھا، ہم میں سے کسی نے اس سے کہا: بھائی! اگر آپ اس شہر میں جاکر دوا لیتے اور اپنی اس مصیبت کا علاج کرواتے تو بہتر تھا۔ یہ سن کر اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کہا: الٰہی! تو نے ان لوگوں کو بھیج دیا ہے کہ یہ مجھے تجھ سے ناراض کریں، بزرگی اور رضا تیرے ہی لئے ہے کہ میں تیری مخالفت کبھی نہ کروں گا۔

نصیحت بھری ندا:

﴿8173﴾... حضرت سیِّدُنا ابو علی اَزْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں، حضرت محمد بن واسع اور حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیت المقدس کی طرف گئے، جب ہم رَصَافہ اور حِمْص کے درمیان تھے تو ہم نے ریتیلی جگہ سے کسی کو یہ کہتے سنا: اے محفوظ، اے چھپے ہوئے شخص! جس پردے میں تو ہے اسی میں سمجھ دار ہو جا، اگر سمجھدار نہ ہوسکے تو دنیا سے دور رہ اور اگر دنیا سے دور رہنا تجھے اچھا نہ لگے تو اسے کانٹا سمجھ پھر غور کر کہ تو اپنا پاؤں کہاں رکھ رہا ہے؟

بارگاہِ خداوندی میں التجا:

﴿8174﴾... حضرت سیِّدُنا قاری مُضَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بارگاہِ خداوندی میں یہ عرض کرتے سنا: تیری عزت کی قسم! میں تیری محبت کی وجہ سے تیری ملاقات کے سوا کوئی خوشی نہیں پاتا، میرے دل کو ٹھنڈک تیرے عزت والے گھر میں تیرے جلال کو دیکھنے سے ملے گی، تو اے وہ ذات! جس نے سچوں کو عزت والے گھر میں ٹھہرایا اور اہل باطل کو ندامت والی منزلوں کا وارث بنایا، مجھے اور میرے پاس آنے والوں کو تیرے سب سے بلند مرتبہ ولیوں میں سے کر دے نیز مجھ پر اور میرے بھائیوں پر کرم کرتے ہوئے اس دن ہمارے درجات اور قُربت میں اضافہ فرما جب تو سچوں کو ان کے سچ کے صلے میں وہ باغات عطا فرمائے گا جس کے خوشے جھکے ہوئے ہوں گے اور اس کے پھل ان لوگوں پر لٹک رہے ہوں گے۔

﴿8175﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے اپنے پیٹ کو قابو میں رکھا وہ اپنے دین میں اور اچھے اخلاق پر قوی ہوا اور جو اپنے دین میں پیٹ کی وجہ سے ہونے والے اپنے دینی نقصان سے واقف نہیں تو ایسا شخص عبادت گزاروں کے گروہ میں اندھا ہے۔

دنیا کی بھلائی:

﴿8176﴾... حضرت سیِّدُنا مِسْمَع بن عاصِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ ان کے ایک بھائی کی عیادت کرنے گیا تو آپ نے اس سے فرمایا: تمہیں کس چیز کی خواہش ہے؟ اس نے کہا: جنت کی۔ فرمایا: جب تمہاری یہی خواہش تھی تو دنیا سے غمزدہ کیوں ہو؟ اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ذکر کی مجلسوں اور لوگوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی تعداد کے متعلق گفتگو چھوٹ جانے پر غمزدہ ہوں۔ فرمایا: خدا کی قسم! یہی دنیا کی بھلائی ہے اور اسی سے آخرت کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

دل سے جو بات نکلے اثر کرتی ہے:

﴿8177﴾... حضرت سیِّدُنا حُصَین بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: دو دلوں کے درمیان راستہ کھلا ہے اس میں گزرنے والے کو کوئی شے نہیں روک سکتی، چنانچہ واعظ کے دل سے نکلنے والی نصیحت سننے والے کے دل میں ایسے ہی جاگُزیں ہوتی ہے جیسے واعظ کے دل سے نکلی تھی جسے کوئی شے تبدیل نہیں کرتی۔

جنت کا مختصر فاصلہ:

﴿8178﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کثرتِ گناہ کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: اپنے اور گناہوں کے مابین سمندر جیسی دوری رکھو۔ ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا: ہر راستے کا ایک مختصر فاصلہ بھی ہوتا ہے اور جنت کے راستے کا مختصر فاصلہ جہاد ہے۔

﴿8179﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کئی مرتبہ یہ فرماتے سنا: مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہیں ہوگی کہ بصرہ کا تمام مال اور

پھل دو فُلُس (یعنی دو پیسے) کے عوض میرے ہو جائیں۔

جنتی حور:

﴿8180﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا: میں ایک رات اپنے اوراد و وظائف پڑھے بغیر سو گیا تو میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک کنیز کے ساتھ ہوں، میں نے اس سے زیادہ حسین چہرہ نہیں دیکھا، وہ سبز ریشم کا لباس پہنے ہوئے تھی اور اس کے دونوں پاؤں میں نعلین تھیں اور وہ اپنے تسموں کے کناروں سمیت پاکی بیان کر رہی تھی پس اس کے نعلین تسبیح کر رہے تھے اور تسمے پاکی بیان کر رہے تھے اور وہ کہہ رہی تھی: اے ابن زید! مجھے پانے کے لئے کوشش کرو کیونکہ میں تمہاری جستجو میں ہوں، پھر وہ پُر سوز آواز میں یہ اشعار پڑھنے لگی:

مَنْ يَّشْتَرِيْنِىْ وَمَنْ يَّكُنْ سَكَنِى   يَأْمَنُ فِى رِبْحِهٖ مِنَ الْغَبْنِ

ترجمہ: مجھے خریدنے اور میرے ساتھ رہنے والا اپنے نفع میں دھوکے سے محفوظ رہے گا۔

تو میں نے کہا: اے کنیز! تیری قیمت کیا ہے؟ تو وہ یہ اشعار کہنے لگی:

تَوَدُّدِ اللهَ مَعَ مَحَبَّتِهٖ   وَطُوْلِ شُكْرٍ يُشَابُ بِالْحُزْنِ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت اور طویل شکر کے ساتھ جس میں غم ملا ہو اس کی چاہت طلب کرو۔

تو میں نے اس سے کہا: اے کنیز! تو کس کی مِلک ہے؟ تو اس نے کہا:

لِمَالِكٍ لَا يَرُدُّ لِىْ ثَمَنًا   مِنْ خَاطِبٍ قَدْ اَتَاهُ بِالثَّمَنِ

ترجمہ: اس مالک کی جو میرے عوض ثمن لے کر آنے والے عاقد کا ثمن رد نہیں فرماتا۔

پھر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے یہ عہد کر لیا کہ میں رات کو سونا چھوڑ دوں گا۔

جنتی رفیق:

﴿8181﴾... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تین رات سوال کرتا رہا کہ مجھے میرا جنتی رفیق دکھائے تو مجھے

ایک آواز آئی کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے عبد الواحد! جنت میں تمہاری رفیق میمونہ سَوداء ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ کہاں ہیں؟ تو کہا: کوفہ کے اندر بنو فلاں کے قبیلے میں۔ پھر میں نے کوفہ جا کر اس کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا وہ ایک دیوانی ہے جو ہمارے ساتھ رہتی اور ہماری بکریاں چراتی ہے۔ میں نے کہا: میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: منڈی چلے جاؤ۔ جب میں وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ عصا کا سُترہ بنائے کھڑی نماز میں مصروف ہے، اس کے جسم پر اون کا ایک جُبّہ ہے جس پر لکھا ہوا تھا: یہ خریدی اور بیچی نہیں جا سکتی۔ ایک عجیب بات دیکھی کہ بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ تھیں کوئی بھیڑیا بکریوں کو کھاتا تھا نہ ہی بکریاں بھیڑیوں سے خوف زدہ تھیں۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو اپنی نماز مختصر کر دی پھر مجھ سے کہنے لگی: اے ابن زید! واپس چلے جاؤ ملنے کا وعدہ یہاں کا نہیں بلکہ جنت کا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کو کس نے بتایا کہ میں ابن زید ہوں؟ اس نے کہا: کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ”روحیں (عالم ارواح میں) جمع شدہ لشکر ہیں جن کے مابین وہاں آشنائی ہو گئی ان کے درمیان یہاں اُلفت ہو گی اور جو وہاں ایک دوسرے سے ناواقف رہیں وہ یہاں بھی ناواقف رہیں گے۔“ تو میں نے اس سے کہا: مجھے نصیحت کیجئے۔ کہا: تعجب ہے کہ واعظ کو نصیحت کی جائے۔ پھر کہنے لگی: اے ابنِ زید! اگر تم میزان عمل کے گناہ اپنے اعضا پر رکھو تو یہ تمہیں ان رازوں کی خبر دیں گے جو اعضا میں پوشیدہ ہیں، اے ابنِ زید! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے دنیا میں کوئی چیز دے پھر وہ دوبارہ اس کی طلب میں رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی خَلوت کی محبت اس سے سَلب فرما لیتا ہے اور قُربت کو دوری سے اور اُنسِیَّت کو وَحشت سے بدل دیتا ہے۔ پھر وہ یہ اشعار کہنے لگی:

يَا وَاعِظًا قَامَ لِاحْتِسَابٍ يَزْجُرُ قَوْمًا عَنِ الذُّنُوْبِ

تَنْهَى وَاَنْتَ السَّقِيْمُ حَقًّا هٰذَا مِنَ الْمُنْكَرِ الْعَجِيْبِ

لَوْ كُنْتَ اَصْلَحْتَ قَبْلَ هٰذَا غَيَّكَ اَوْ تُبْتَ مِنْ قَرِيْبِ

كَانَ لِمَا قُلْتَ يَا حَبِيْبِي مَوْقِعُ صِدْقٍ مِنَ الْقُلُوْبِ

تَنْهَى عَنِ الْغَيِّ وَالتَّمَادِي وَاَنْتَ فِي النَّهْيِ كَالْمُرِيْبِ

ترجمہ: اے وہ واعظ جو حساب کے لئے کھڑا ہے اور لوگوں کو گناہوں سے باز رکھنے کے لئے زجر و توبیخ کر رہا ہے۔ یہ

انتہائی عجیب بات ہے کہ تو بُرائی سے روکے جبکہ حقیقتاً تو خود بھی اس کا مریض ہو۔ اگر تو اپنی اس گمراہی سے پہلے ہی اپنی اصلاح کرلیتا یا اس سے کچھ پہلے توبہ کرلیتا تو اے میرے دوست! تیری ہر بات دلوں میں سچ کر دکھانے کے مقام پر جاگزیں ہوتی۔ تو گمراہی اور حد سے بڑھنے سے منع کرتا ہے حالانکہ تو اس روکنے میں شک کرنے والے کی طرح ہے۔

میں نے اس سے کہا: میں دیکھ رہا ہوں کہ بھیڑیے بکریوں کے ساتھ ہیں، بکریاں ان سے خوفزدہ ہیں نہ ہی یہ بکریوں کو کھا رہے ہیں آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ کہا: چلے جاؤ! میں نے اپنے آقا سے صلح کرلی تو اس نے بھیڑیوں اور بکریوں میں صلح کروادی ہے۔

مجلسِ وعظ میں کثرتِ گریہ:

﴿8182﴾... حضرت سیِّدُنا حارث بن عُبَید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی مجلس وعظ میں میرے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، ان کے زیادہ رونے کی وجہ سے میں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار کی کئی نصیحتیں سمجھ نہیں پاتا تھا۔

خوب عبادت و مجاہدہ:

﴿8183﴾... حضرت سیِّدُنا حاتم بن سلیمان طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے میں حاضر تھا جب انہیں دفن کیا گیا تو حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے ابو بشر! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ اس جیسے دن سے خوف کیا کرتے تھے، اے ابو بشر! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ موت سے ڈرا کرتے تھے۔ خدا کی قسم! اگر مجھ میں استطاعت ہوئی تو میں آپ کے وصال کے بعد اب خوب عمل کروں گا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ خوب عبادت و مجاہدہ کرنے لگے۔

وعظ کا اثر:

﴿8184﴾... حضرت سیِّدُنا حُصَین بن قاسم وزّان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں وعظ فرما رہے تھے کہ اس دوران مسجد کے کونے سے ایک شخص نے اونچی آواز میں کہا: اے ابو عبیدہ! بس کیجئے آپ نے میرے دل کے پردے کو کھول دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا اور بیان جاری رکھا، وہ شخص کہتا رہا: اے ابو عبیدہ! بس کیجئے آپ نے میرے دل کے پردے کو کھول دیا ہے۔ لیکن آپ نے بیان نہیں روکا حتّٰی کہ اس پر نزع کا عالم طاری ہو گیا پھر اس کی روح نکل گئی اور وہ مر گیا۔ خدا کی قسم! میں اس دن اس کے جنازے میں حاضر تھا میں نے بصرہ میں اس سے پہلے لوگوں کو اتنا روتے کبھی نہ دیکھا تھا۔

﴿8185﴾... حضرت سیِّدُنا حُصَین وَزَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک بیٹا بڑا عبادت گزار تھا عبادت کے ساتھ ساتھ وہ آپ کے تمام کام اور ضروریات کو پورا کیا کرتا تھا، جب اس کا انتقال ہوا تو حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتہائی غمگین ہو گئے، ایک دن آپ اس کا ذکر کرتے ہوئے آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے: اس کے مرنے کے بعد میری زندگی بے کیف ہو گئی ہے۔ پھر آپ نے اس بات سے رجوع کرتے ہوئے فرمایا: دنیاوی زندگی تو بے کیف ہی ہے۔

اچھی صحبت کی نصیحت:

﴿8186﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ذَکوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دیندار لوگوں میں بیٹھا کرو اگر ان کی صحبت میسر نہ ہو تو اہلِ مُرُوَّت کی مجلس اختیار کرو کیونکہ وہ اپنی مجلسوں میں فحش گوئی نہیں کرتے۔

خوف و رجا کی انتہا:

﴿8187﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت زِیاد نُمَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: خوف کی انتہا کیا ہے؟ فرمایا: بُرائیوں کے مقام پر ہوتے ہوئے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اکرام کرنا (یعنی گناہ نہ کرنا)۔ پوچھا: رَجا (امید) کی انتہا کیا ہے؟ فرمایا: تمام حالتوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید لگائے رکھنا۔

حکایت: کھانا نہ کھایا

﴿8188﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم عَبَّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی، حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید، حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام اور حضرت سیِّدُنا سَلَمہ اَسْواری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم ہمارے ہاں

ساحل پر اُترے تو میں نے ان کے لئے ایک رات کھانا تیار کیا اور انہیں کھانے پر بُلایا، جب وہ لوگ آئے تو میں نے ان کے آگے کھانا رکھا، اتنے میں ایک شخص کی آواز آئی جو ساحلِ سمندر سے باآوازِ بلند یہ شعر کہتے ہوئے گزر رہا تھا:

وَتُلْهِيكَ عَنْ دَارِ الْخُلُودِ مَطَاعِمٌ ــــ وَلَذَّةُ نَفْسٍ غَيُّهَا غَيْرُ نَافِعِ

ترجمہ: کھانوں نے تمہیں ابدی گھر سے غافل کر رکھا ہے اور لذّتِ نفس کی گمراہی نفع مند نہیں۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عُتْبہ غلام عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ السَّلَام نے ایک چیخ ماری اور غش کھا کے گر پڑے اور لوگ رونے لگے اور ہم نے کھانا اٹھالیا، خدا کی قسم! انہوں نے اس میں سے ایک لقمہ بھی نہیں کھایا۔

﴿8189﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن مُعاذ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه کو فرماتے سنا: اے میرے بھائیو! کیا تم جہنم کی آگ سے ڈرتے ہوئے نہیں روتے؟ سنو! جو نارِ جہنم سے ڈر کر روتا ہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے جہنم سے پناہ عطا فرماتا ہے، اے میرے بھائیو! کیا تم روزِ قیامت پیاس کی شدّت پر نہیں روتے؟ اے میرے بھائیو! کیا تم نہیں روتے؟ ہاں کیوں نہیں۔ پس تم دنیا کی زندگی میں ٹھنڈا پانی پی کر رویا کرو شاید اللہ عَزَّ وَجَلَّ تمہیں جنت کے درجوں میں گذشتہ لوگوں اور ساتھیوں میں سے بہترین افراد یعنی انبیا، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ٹھنڈا پانی پلائے اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ پھر آپ رونا شروع ہوگئے حتّٰی کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔

پورے شہر کو کفایت کرنے والا غم:

﴿8190﴾... حضرت سیِّدُنا حُصَین بن قاسم وَزّان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان نے فرمایا: اگر حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه کا شدید غم اہلِ بصرہ پر تقسیم کر دیا جائے تو یہ ان سب کو کافی ہو جائے۔ جب رات کی تاریکی آتی تو میں آپ کو (عبادت کے لئے) اس دُبلے گھوڑے جیسا مُستعِد و چُست پاتا جس کی دوڑ پر بازی لگائی جاتی ہو پھر آپ اپنے بالاخانہ میں جاتے تو ایسے ہوتے گویا کوئی آپ سے مخاطب ہو۔

شب بیداری کے لئے غیبی مدد:

﴿8191﴾... حضرت سیِّدُنا اسود رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَةُ اللهِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میری پنڈلی میں تکلیف ہوئی اور میں نماز میں اس ٹانگ پر وزن ڈالا کرتا تھا چنانچہ معمول کے مطابق میں رات کو اس پر کھڑا ہوا تو درد کی وجہ سے مشقت میں پڑ گیا لہٰذا میں بیٹھ گیا پھر اپنی چادر سر کے نیچے رکھ کر سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنیز جس کا حُسن تمام دنیا والوں سے زیادہ تھا وہ بناؤ سنگھار کی ہوئی کنیزوں کے درمیان نازو انداز کے ساتھ چلتی ہوئی میرے پاس آ کھڑی ہوئی اور دوسری کنیزیں اس کے پیچھے کھڑی ہو گئیں پھر اس نے چند کنیزوں سے کہا: انہیں اوپر اٹھاؤ مگر دیکھو بیدار نہ ہونے پائیں۔ انہوں نے میرے پاس آ کر مجھے زمین سے اوپر اٹھالیا، میں انہیں خواب میں دیکھتا رہا پھر جو کنیزیں اس کے ساتھ تھیں ان سے کہا: ان کے لئے بستر لگاؤ اور اسے دُرست کر کے نرم کر دو اور ان کے لئے تکیہ لگا دو۔ پھر انہوں نے میرے نیچے سات بچھونے بچھائے ان جیسے بچھونے میں نے عمر بھر نہیں دیکھے تھے پھر انہوں نے میرے سر کے نیچے انتہائی حسین سبز تکیے لگائے اور جو کنیزیں مجھے اٹھائے ہوئے تھیں ان سے کہا: انہیں کچھ دیر کے لئے بستروں پر لٹا دو اور دیکھو بیدار نہ ہونے پائیں پھر انہوں نے مجھے ان بستروں پر لٹا دیا اور میں اس کنیز کو اور میرے بارے میں دیئے جانے والے اس کے احکامات کو دیکھ رہا تھا پھر اس کنیز نے کہا: انہیں پھولوں سے ڈھانپ دو۔ پھر چنبیلی کے پھول لائے گئے اور ان سے گدّوں کو ڈھانپ دیا گیا پھر وہ میرے قریب آئی اور میری درد والی جگہ پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا: ”قُمْ شَفَاكَ اللّٰهُ اِلٰى صَلَاتِكَ غَيْرَ مَضْرُوْرٍ یعنی بغیر تکلیف نماز کے لئے اٹھ جاؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں شفا عطا فرمائی ہے۔“ آپ فرماتے ہیں کہ پھر میں جاگ اُٹھا، خدا کی قسم! مجھے ایسا لگا جیسے میری رسی کھول کر مجھے آزاد کر دیا گیا ہے پھر اس رات کے بعد نہ مجھے اس تکلیف کی شکایت ہوئی اور نہ ہی اس قول کی مٹھاس کبھی میرے دل سے گئی جو اس کنیز نے کہا: ”قُمْ شَفَاكَ اللّٰهُ اِلٰى صَلَاتِكَ غَيْرَ مَضْرُوْرٍ یعنی بغیر تکلیف نماز کے لئے اٹھ جاؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں شفا عطا فرمائی ہے۔“

عبادتوں میں حائل ہونے والی رُکاوٹ:

﴿8192﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عاصم عَبَّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم ایک جنگ کے موقع پر بڑے لشکر میں تھے کہ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، میرے ساتھی سو گئے اور میں معمول کے مطابق قرآن پاک سے ایک حصہ پڑھنے کھڑا ہو گیا، مجھ پر نیند کا غلبہ ہونے لگا اور میں نے

نیند کا مقابلہ کرتے کرتے اپنا معمول مکمل کر لیا، فراغت کے بعد جب میں اپنے بستر پر لیٹا تو دل میں کہا: اگر میں بھی اپنے ساتھیوں کی طرح سو جاتا تو میرے جسم کو زیادہ راحت ملتی اور صبح کو قرآن سے اپنا حصہ پڑھ لیتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات اپنے دل میں سوچی تھی، خدا کی قسم! میں نے نہ اپنے ہونٹ ہلائے تھے اور نہ ہی لوگوں میں سے کسی نے میرے بات سنی تھی پھر میں سویا تو میں نے خواب میں ایک حسین نوجوان کو اپنے پاس کھڑے دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک سفید پرچہ تھا جو چاندی کی طرح تھا۔ میں نے کہا: اے نوجوان! یہ پرچہ کیسا ہے جو مجھے تمہارے ہاتھ میں دکھائی دے رہا ہے؟ اس نے وہ پرچہ مجھے دے دیا میں نے دیکھا تو اس میں لکھا تھا:

یَنَامُ مَنْ شَاءَ عَلٰی غَفْلَۃٍ وَالنَّوْمُ کَالْمَوْتِ فَلَا تَتَّکِلِ

تَنْقَطِعُ الْاَعْمَالُ فِیْهِ کَمَا تَنْقَطِعُ الدُّنْیَا عَنِ الْمُنْتَقِلِ

ترجمہ: جو چاہے غافل ہو کر سوتا رہے اور نیند موت کی طرح ہے لہٰذا تم بے پروانہ ہونا۔ اس میں اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے جیسے دنیا کا تعلق میت سے ٹوٹ جاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ وہ نوجوان غائب ہو گیا پھر میں نے اسے نہیں دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا ابو عاصم عبادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بات کو اکثر بیان کر کے رو دیتے اور فرماتے: ”نیند نے نمازیوں اور نماز میں ان کی لذت کے مابین جُدائی ڈال دی اور روزے داروں اور روزوں میں ان کی لذت کے مابین تفریق کر دی۔“ یوں ہی مزید نیکی والی دیگر باتوں کا ذکر کرتے۔

﴿8193﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: قبولیت اخلاص کے ساتھ ملی ہوئی ہے ان کے مابین کوئی جُدائی نہیں۔

انتہائی سخت وعدہ:

﴿8194﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: عمل کرنے والوں کا پیٹ بھرنے سے کیا تعلق؟ عمل کرنے والے کے لئے تھوڑا کھانا کافی ہے جس سے اس کی زندگی قائم رہے۔

اور ایک دن فرمایا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایک ایسا وعدہ کیا ہے کہ میں اس کے نزدیک اپنے وعدے پر ہمیشہ قائم نہ رہ سکوں۔ میں نے پوچھا: ابو عبیدہ! وہ کون سا وعدہ ہے؟ فرمایا: اے حسین! چھوڑو۔ میں نے کہا: کیا آپ کو امید

نہیں کہ آپ کا مجھے خبر دینا راہنمائی کرنے سے بہتر ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ میں نے کہا: پھر مجھے بتادیجئے۔ فرمایا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے کبھی بھی دن میں کھاتا ہوا نہیں دیکھے گا حتّٰی کہ میں اس سے ملاقات کروں گا۔

حضرت سیِّدُنا حصین بن قاسم وزّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مرض شدید ہوا تو آپ کے بھائیوں نے انتہائی کوشش کی کہ آپ (دن کو) کچھ کھالیں مگر آپ نے انکار کر دیا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔

﴿8195﴾... حضرت سیِّدُنا قاری مُضَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ رِضا کے علاوہ کوئی بھی عمل صبر سے مقدم نہیں اور نہ ہی میرے علم کے مطابق رضا سے اَرفع و اعلیٰ کسی عمل کا درجہ ہے اور رضا محبت کی بنیاد ہے۔

علم پر عمل کرنے کی برکت:

﴿8196﴾... حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ اپنے علم پر عمل کرنے والے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی باتیں کھول دیتا ہے جو وہ نہیں جانتا۔

40سال عشا کے وضو سے فجر کی نماز:

﴿8197﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ خُزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 40 سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

﴿8198﴾... حضرت سیِّدُنا مِسْمَع بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت پر صبر کرنے کی نیت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس پر صبر اور اس کی طاقت عطا فرماتا ہے اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں سے بچنے کی نیت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر اس کی مدد فرماتا اور اسے گناہوں سے بچاتا ہے۔“ اور مجھ سے فرمایا: اے سیّار! تمہارا کیا خیال ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کے لئے اپنی خواہش سے صبر کرو پھر تمہارا صبر تمہیں ناکام و نامراد کر دے گا؟ جس نے اپنے آقا کے بارے میں یہ گمان کیا اس نے بدگمانی کی۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے حتّٰی کہ مجھے آپ پر غشی طاری ہونے کا

خوف ہونے لگا پھر فرمایا: میر اباپ تجھ پر قربان، اے وہ ذات! جو صبح وشام گناہ گاروں پر بھی نعمتوں کی کشادگی عطا کرتی ہے تجھ سے محبت کرنے والے تیری رحمت سے کیسے ناامید ہوسکتے ہیں؟

50سالہ عیب دار معاملہ:

﴿8199﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ تیاحِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الوحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتایا گیا کہ یہاں بصرہ میں ایک شخص ہے جو 50 سال سے نمازیں پڑھ رہا ہے اور روزے رکھ رہا ہے تو آپ اس شخص سے ملنے گئے اور اس سے پوچھا: کیا تم نے اُس ذات (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) پر قناعت کی؟ اس نے کہا: نہیں۔ کیا تم اس سے راضی ہوئے ہو؟ کہا: نہیں۔ پوچھا: کیا اس سے اُنْس ہوا ہے؟ کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا: اس کی طرف سے تمہارا حصہ صرف نماز روزے کی کثرت ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے تم سے حیا نہ آتی تو میں تمہیں بتادیتا کہ تمہارا معاملہ پچاس سال سے عیب دار ہے۔

﴿8200﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے روایت کرتے ہیں کہ بھول اور امید بنی آدم کے لئے دو بڑی نعمتیں ہیں۔

سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا اسلم کوفی اور حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ سے احادیث روایت کیں۔

شہد ملا پانی نوش نہ کیا:

﴿8201﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن اَرْقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پانی طلب فرمایا تو انہیں شہد ملا پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے جب پانی کا برتن ہاتھ میں لیا تو آبدیدہ ہو گئے اور برتن واپس کر کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اتنا روئے کہ حاضرین بھی رونے لگے اور گمان کرنے لگے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش نہیں ہوں گے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش ہو گئے اور جب چہرا صاف کیا تو لوگوں نے متوجہ ہو کر رونے کی وجہ پوچھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پھر سے اسی طرح رونے لگے حتّٰی کہ لوگ مایوس ہو گئے کہ وہ آج کے دن آپ سے اس بارے میں پوچھ سکیں گے پھر آپ نے جب اپنا چہرا صاف کیا تو لوگوں نے متوجہ ہو کر رونے کی وجہ

پوچھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پھر سے اسی طرح رونے لگے یہاں تک کہ لوگ رونے کا سبب جاننے سے مایوس ہوگئے۔ پھر جب آپ خاموش ہوئے تو لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوکر عرض کرنے لگے: اے ابو بکر! ہم تو سمجھے کہ آج آپ سے یہ پوچھے بغیر ہی جانا پڑے گا کہ آپ کس وجہ سے روئے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو دور کرتے ہوئے فرمارہے تھے: ”مجھ سے دور ہو جا، مجھ سے دور ہو جا۔“ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کس چیز کو خود سے دور فرمارہے ہیں حالانکہ مجھے کوئی چیز نظر نہیں آرہی؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے ابو بکر! یہ دنیا ہے اس نے اپنی گردن اور سر میری طرف بڑھایا تو میں نے اس سے کہا: مجھ سے دور ہو جا، مجھ سے دور ہو جا۔“ دنیا نے کہا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو مجھ سے بچ گئے لیکن آپ کے بعد والے مجھ سے نہ بچ سکیں گے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے گمان ہوا کہ دنیا نے مجھ پر غلبہ پالیا ہے اور میرے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان حائل ہوگئی ہے۔ بس اسی بات نے مجھے رُلا دیا۔[1]

اپنے دین کو قوی کرو:

﴿8202﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے دین کو عزت دی اس نے خود کو عزت دی، جس نے خود کو عزت دی اس نے اپنے دین کو ذلیل کیا اور دین ذلیل نہیں ہوتا، جو خود کو طاقتور بناتا ہے تو اس کا دین کمزور ہو جاتا ہے اور جو اپنے دین کو قوی کرتا ہے تو دین اور اس کا نفس بھی اس کے لئے قوی ہو جاتا ہے۔[2]

اولیا کے فضائل:

﴿8203﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”جب میرا کوئی بندہ مجھ سے لو لگالیتا ہے تو میں اس کی نعمت اور

1... مسند بزار، مسند ابی بکر الصدیق، ۱/۱۹۶، حدیث: ۴۴۔ موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/۲۳، حدیث: ۱۱

2... الزھد لاحمد، زھد طاوس، ص ۳۷۴، رقم: ۲۲۲۳ عن مجاھد، مختصرا

لذت اپنے ذکر میں کر دیتا ہوں اور جب میں اس کی نعمت اور لذت اپنے ذکر میں کر دیتا ہوں تو وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے محبت کرتا اور میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اپنے اور اس کے درمیان پردے کو اٹھا دیتا ہوں اور میں ہر وقت اس کے مشاہدے میں ہوتا ہوں اور جب لوگ بھول جاتے ہیں تو وہ نہیں بھولتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا کلام انبیا کے کلام کی مثل ہے، یہی حقیقی بہادر ہیں اور جب میں زمین والوں کو عذاب و سزا دینے کا ارادہ فرماتا ہوں تو انہی لوگوں کی وجہ سے زمین والوں سے عذاب و سزا کو پھیر دیتا ہوں۔[1]

حضرت سیِّدُنا صالح بن بَشیر مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے خوبصورت آواز والے قاری اور لوگوں کو ڈرانے والے واعظ حضرت سیِّدُنا ابو بِشْر صالح بن بشیر مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قراءت کرنے والے، رنجیدہ رہنے والے، خوفزدہ رہنے والے، غمزدہ رہنے والے، اچھے لوگوں کو متحرک کرنے والے اور بُرے لوگوں سے دور رہنے والے تھے۔

﴿8204﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس قوم پر تعجب ہے جنہیں زاد راہ تیار کر کے سفر کرنے کا حکم دیا گیا اور ان کے اگلوں کو پچھلوں کے لئے روکا گیا اور پچھلے ہیں کہ کھیل کود میں مصروف ہیں۔

ایک مخنث کی توبہ:

﴿8205﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس میں تھے اور آپ وعظ فرما رہے تھے، دورانِ وعظ اپنے سامنے بیٹھے ایک نوجوان سے فرمانے لگے: اے میرے بیٹے! کوئی آیت پڑھو۔ تو اس نوجوان نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ؕ﴿۱۸﴾

(پ۲۴، المومن:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔

1... البحر المدید، پ۱۷، الانبیآء، تحت الآیۃ: ۷۳، ۴/ ۳۷۰

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس نوجوان کو آگے تلاوت کرنے سے روک دیا اور فرمایا: کیسے کوئی ظالم کا دوست یا سفارشی ہو سکتا ہے؟ کہ وہ تو رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی پکڑ میں ہو گا۔ خدا کی قسم! بے شک تم سرکشی کرنے والے گنہگاروں کو دیکھو گے کہ انہیں طَوق اور زنجیروں میں جکڑ کر جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہو گا اور وہ ننگے پاؤں اور بے لباس ہوں گے، ان کے چہرے سیاہ، آنکھیں نیلی اور بدن بوجھل ہوں گے۔ وہ پکار رہے ہوں گے: ہائے ہلاکت! ہائے بربادی! ہمیں کیوں جکڑا گیا ہے، ہمیں کہاں لے جایا جا رہا ہے اور ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟ فرشتے انہیں آگ کے کوڑوں سے ہانکیں گے، کبھی انہیں منہ اور کبھی گھٹنوں کے بل گھسیٹا جائے گا اور کبھی سخت تکلیف کے ساتھ جکڑ کر ہانکا جائے گا۔ جب رو رو کر ان کے آنسو خشک ہو جائیں گے تو خون کے آنسو رونا شروع کر دیں گے اور ان کے دل دَہَل جائیں گے اور وہ حیران و پریشان ہوں گے۔ بخدا! اگر تم انہیں دیکھ لو تو ایسا منظر دیکھو گے کہ جسے دیکھ کر تم اپنی نگاہ جما سکو گے نہ اپنے دل کو سنبھال سکو گے اور اس ہولناک منظر کو دیکھ کر تم اپنے قدموں پر کھڑے نہ رہ سکو گے۔

یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سسکیاں بھرنے لگے اور چیختے ہوئے فرمایا: ہائے افسوس! وہ کیسا بُرا منظر ہو گا، ہائے افسوس! وہ کیسا بُرا پلٹنا ہو گا!۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور ان کو روتا دیکھ کر لوگ بھی رونے لگے۔ اتنے میں ایک مخنث کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے ابو بشر! کیا یہ سارا منظر بروزِ قیامت ہو گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: ہاں! خدا کی قسم! اے میرے بھتیجے! اس سے بھی بڑا ایک منظر ہو گا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے جب انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو یہ جہنم میں ایک عرصہ تک چیختے رہیں گے پھر ان کی آوازیں آنا بند ہو جائیں گی فقط قریب المرگ شخص کی طرح آہ آہ کی آوازیں ہوں گی۔ یہ سن کر اس مخنث نے ایک چیخ ماری اور کہنے لگا: افسوس! میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزار دی، ہائے افسوس! میں اپنے پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں سستی کرتا رہا، آہ! میں نے اپنی زندگی فانی دنیا میں ضائع کر دی۔ پھر وہ مخنث روتے ہوئے قبلہ رخ ہو کر یوں دعا کرنے لگا: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں آج اپنے گناہوں سے ایسی توبہ کرنے کے لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں جس میں ریا کا شائبہ نہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے عمل قبول اور مجھ سے جو بُرائیاں سرزد ہوئی ہیں انہیں معاف فرما، میری غلطی سے درگزر کر، مجھ سمیت تمام حاضرین پر رحم فرما اور ہم سب پر اپنے جود و کرم سے فضل

فرما۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! میں نے گناہوں کی گٹھڑی تیرے سامنے رکھ دی ہے اور صدقِ دل سے اپنے تمام اعضاء کے ساتھ تیری بارگاہ میں رجوع کرتا ہوں، اگر تو میری توبہ قبول نہیں کرے گا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ پھر وہ مخنث غش کھا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ حاضرین کے سامنے اسے اٹھایا گیا تو اس کا انتقال ہو چکا تھا، لوگ اسے دیکھ کر رونے اور اس کے لئے دعا کرنے لگے۔ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اکثر اس کا ذکر اپنی مجلس میں کیا کرتے اور اس کے لئے دعا فرماتے اور کہتے: اے قرآن سن کر انتقال کر جانے والے! اے وعظ و نصیحت سن کر جان دینے والے! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

کسی شخص نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس مخنث نے جواب دیا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس کی برکت سے بخش دیا اور اپنی وسیع رحمت میں داخل فرمایا جو ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔

مخنث کی بخشش ہو گئی:

حضرت سیِّدُنا حسن بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس میں تھے کہ آپ دعا مانگ رہے تھے۔ اسی دوران وہاں سے ایک مخنث گزرا تو رُک کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعا سننے لگا اور اسی طرح دعا مانگنے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا مانگ رہے تھے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے دل کی سختی، آنکھوں کی خشکی اور گناہوں کو معاف فرما۔ مخنث نے یہ سنا تو اس کا انتقال ہو گیا بعد میں اسے کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ مخنث نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ جواب دیا: حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی دعا کے سبب کہ حاضرین میں مجھ سے زیادہ معصیت کے سبب عہد توڑنے والا کوئی نہیں تھا مگر حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی دعا قبول ہوئی اور مجھے بخش دیا گیا۔

یہ کوئی قصہ گو نہیں ہے:

﴿8206﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان

ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مسجد میں بیٹھا تھا اور حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کلام فرمارہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی رو رہے ہیں اور فرمارہے ہیں: یہ کوئی قصہ گو نہیں بلکہ یہ تو قوم کو ڈرانے والے ہیں۔

آزمودہ تریاق:

﴿8207﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جب وعظ فرماتے تو کہتے: مشک کے منبع اور مجرب دوا کی طرف آؤ یعنی قرآن پاک سنو پھر قرآن پاک کی آیات تلاوت کرتے اور دعا کرتے جاتے اور روتے رہتے حتّٰی کہ وعظ ختم فرمادیتے۔

خوفِ خدا کے سبب کثرتِ گریہ:

﴿8208﴾... حضرت سیِّدُنا عفَّان بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مجلس میں حاضر ہوتے تو آپ بیان فرمارہے ہوتے۔ آپ اپنے وعظ میں جب کوئی واقعہ سنانے لگتے تو غم اور کثرت سے رونے کے سبب اس عورت کی طرح گھبرائے ہوئے لگتے جس کا بچہ گم ہوگیا ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بہت ڈرا کرتے اور کثرت سے گریہ وزاری کرتے۔

﴿8209﴾... حضرت سیِّدُنا عبْدُ اللہ بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم دوسروں کو دیکھ کر اپنے کاموں کے انجام کی طرف نہیں دیکھتے، کیا تمہاری سوچ وفکر متحرک نہیں ہوتی کہ ان کے ٹھکانے دیکھ کر تمہیں تنبیہ ہو۔ کیوں نہیں بخدا! تمہارے لئے یہ بات ظاہر ہوگئی ہے لیکن غفلت کے باعث تمہارے علم نے تمہیں شبہ میں ڈال رکھا ہے اور غیر کو دیکھنے کے مقابلے میں تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ یہ دیکھو تم نے اپنے نفس کے ساتھ کیا کیا۔ پھر آپ رونے لگے اور لوگ بھی رونے لگے۔

رونے کے اسباب:

﴿8210﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن اسحاق حضرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا

صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے ہوئے سنا: رونے کے کچھ اسباب ہیں ان میں سے ایک گناہوں میں غور وفکر کرنا بھی ہے بشرطیکہ دل اسے قبول کرلیں ورنہ تم انہیں میزان اور اس وقت کی ہولناکیوں اور تکلیفوں پر پیش کرو دل اب بھی قبول نہ کریں تو آگ میں الٹنا پلٹنا ان پر پیش کرو۔ پھر رونے لگے اور بے ہوش ہوگئے اور لوگ یہ سن کر دھاڑیں مار کر رونے لگے۔

مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری:

﴿8211﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن میمون رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا: جو اس دنیا کو جانتا ہے وہ کیسے اس سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرسکتا ہے۔ پھر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور فرمایا: اے پیچھے رہ جانے والو اور باقی بچ جانے والو! مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کرلو کہ مرنے کا معاملہ قریب ہے۔

بہتر زادِ راہ:

﴿8212﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن اسحاق حضرمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے دورانِ وعظ یہ شعر کہا:

وَ غَائِبُ الْمَوْتِ لَا تَرْجُوْنَ رَجْعَتَهُ　　　اِذَا ذَوُوْا غَيْبَةٍ مِنْ سَفْرَةٍ رَجَعُوْا

ترجمہ: اور مرنے والے کے لوٹنے کی امید نہ رکھو جبکہ سفر پر جانے والے لوٹ آتے ہیں۔

پھر آپ رونے لگے اور فرمایا: خدا کی قسم! بہت لمبا سفر ہے اس کے لئے زادِ راہ تیار کرلو۔ پھر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (پ۲، البقرۃ: ۱۹۷) ترجمۂ کنزالایمان: کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔

پھر فرمایا: جان لو کہ تم بھی پہلے والوں کی طرح آرزوؤں میں پڑے ہوئے ہو اب تو مرنے کی تیاری کرلو اور موت کو اس کے آنے سے پہلے جان لو۔ پھر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے۔

﴿8213﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مجھے خواب میں ایک پرچہ دیا گیا جس میں

لکھا تھا: جس چیز کے انجام سے تمہیں خوف ہو تو اپنے نفس کو اس سے بچنے پر آمادہ کرو۔

قبولیتِ دعا والے کلمات:

﴿8214﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ خواب میں مجھے کسی کہنے والے نے کہا: اگر تو پسند کرے کہ تیری دعا قبول ہو تو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرو: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الْمُبَارَكِ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُقَدَّسِ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نام ''اَلْمَخْزُوْن اَلْمَكْنُوْن اَلْمُبَارَك اَلطُّهْر اَلطَّاهِر اَلْمُطَهَّر اَلْمُقَدَّس'' کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو اس کے قبول ہونے کو جان لیا۔

﴿8215﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اپنی دعا میں اس طرح کہا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَوْفًا غَیْرَ نَاهِضٍ وَلَا قَاطِعٍ خَوْفًا حَاجِزًا عَنْ مَعْصِیَتِكَ مُقَوِّیًا عَلٰى طَاعَتِكَ وَاَسْئَلُكَ صَبْرًا عَلٰى طَاعَتِكَ وَصَبْرًا عَنْ مَعْصِیَتِكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں جس میں اخلاص اور امیدوں کو ختم کرنا نہ ہو بلکہ ایسا خوف ہو جو تیری نافرمانی سے روکے اور تیری اطاعت پر طاقت دے اور میں تیری اطاعت پر اور تیری نافرمانی سے بچنے پر صبر کا سوال کرتا ہوں۔''

وعظ کی ابتدا میں ہی گریہ:

﴿8216﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن جریر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے چچا حضرت سیِّدُنا عَبَّاد بن جریر اور دیگر مشایخ نے بتایا کہ ہم حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ آپ جیسے ہی ابتدا میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه'' کہتے تو لوگوں کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔

یہ تو مخلوق کی مخلوق پر ناراضی ہے:

﴿8217﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں مَرْزُبانی کے گھر میں اس کے اُجڑ جانے کے بعد کھڑا ہوا تو میری نگاہوں کے سامنے 10 سے کچھ زائد آیات آئیں:

فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا — ترجمۂ کنزالایمان: تو یہ ہیں اُن کے مکان کہ ان کے بعد ان

قَلِيْلًاؕ (پ٢٠، القصص:٥٨) میں سکونت نہ ہوئی مگر کم۔

اور یہ آیت:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍۙ(۲۵) (پ٢٥، الدخان:٢٥) ترجمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے۔

اور اسی طرح کی دیگر آیات، ابھی میں ان آیات کو پڑھ رہا تھا کہ اچانک گھر کے ایک کونے سے کالا سانپ نکل کر میرے سامنے آگیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! یہ تو مخلوق کی مخلوق پر ناراضی کا حال ہے تو خالق کا مخلوق پر ناراضی کا کیا حال ہو گا؟ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: پھر وہ سانپ چلا گیا تو میں اس کے پیچھے گیا لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آیا۔

بہترین کلام والے:

﴿8218﴾... حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ غَسَّان غلابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا کلام دل کے ٹکڑے کرتا تھا اور میں نے ان سے بڑھ کر کسی شخص کو غمگین نہیں دیکھا اور ان کے کلام سے اچھا کسی کا کلام نہیں سنا۔

سات خائفین:

﴿8219﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے پاس حضرت سیِّدُنا ابنِ سمّاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب تشریف لائے اور فرمایا: اپنے یہاں کے عبادت گزاروں کے کچھ عجائبات دکھاؤ۔ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ساتھ لے کر محلہ میں کسی شخص کی جھونپڑی پر گیا اور ہم نے اس سے داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر ہم اندر داخل ہوئے تو دیکھا ایک شخص ٹوکری بنا رہا تھا تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُؕ يُسْحَبُوْنَۙ(۷۱) فِی الْحَمِیْمِ ۙ۬ ثُمَّ فِی النَّارِ يُسْجَرُوْنَۚ(۷۲) (پ٢٤، المؤمن:٧١، ٧٢)

ترجمۂ کنزالایمان: جب اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں دہکائے جائیں گے۔

آیت سن کر وہ سسکیاں لینے لگا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ ہم اس شخص کو اس کے حال پر چھوڑ کر وہاں سے نکل آئے۔ پھر ہم ایک اور شخص کے پاس گئے اور اس سے داخل ہونے کی اجازت مانگی ؟ اس شخص نے کہا: اگر تم ہمیں ہمارے رب سے غافل نہیں کرو گے تو داخل ہو جاؤ۔ ہم داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص مصلّے پر بیٹھا ہے، میں نے اس کے سامنے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

آیت سن کر وہ سسکیاں لے کر رونے لگا اور اس کے نتھنے سے خون جاری ہو گیا پھر وہ اپنے خون میں تڑپنے لگا حتّٰی کہ وہ بے ہوش ہو گیا، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ کر وہاں سے نکل آئے۔ میں نے حضرت سیِّدُنا ابن سماک عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَهَّاب کو اسی طرح چھ لوگوں سے ملوایا اور ہر ایک کو ہم اس کے حال پر چھوڑ کر نکل آئے۔ پھر ہم ساتویں شخص کے پاس گئے اور داخل ہونے کی اجازت مانگی ؟ جھونپڑی سے ایک عورت نے کہا کہ داخل ہو جاؤ۔ ہم اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک انتہائی ضعیف العمر شخص مصلے پر بیٹھا ہے۔ ہم نے اسے سلام کیا لیکن اسے ہمارے سلام کا پتا نہ چلا۔ میں نے بلند آواز سے کہا: بے شک کل قیامت کے دن تمام مخلوق کو ایک مقام پر کھڑا ہونا ہے۔ اس نے کہا: کس کے سامنے ؟ پھر وہ منہ کھولے حیران کھڑا رہا، اس کی آنکھیں کھلی رہ گئیں، پھر وہ کمزور آواز میں چیخا حتّٰی کہ اس کی آواز بند ہو گئی۔ اس کی بیوی نے کہا: اب تم یہاں سے چلے جاؤ کہ اس وقت تم ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ بعد میں جب میں نے لوگوں سے ان ساتوں حضرات کے متعلق پوچھا تو پتا چلا کہ تین تو ہوش میں آ گئے اور تین وفات پا گئے جبکہ ساتواں شخص جو بوڑھا تھا وہ تین دن تک حیران و مبہوت رہا کہ اسے فرض نمازوں کی بھی خبر نہ ہوئی،[1] تین دن بعد اسے ہوش آیا۔

[1]... حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی **بہارِ شریعت، حصہ 4، جلد 1، صفحہ 723** پر فرماتے ہیں: جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں، اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔

مرنے کے بعد کون اٹھائے گا؟

﴿8220﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں ایک دن شدید گرمی میں قبرستان گیا اور قبروں کی طرف دیکھا سناٹا چھایا ہوا ہے گویا وہ ایک خاموش قوم ہو۔ میں نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! تمہاری روحوں اور جسموں کو ایک دوسرے سے جدا ہونے کے بعد کون جمع کرے گا؟ تمہیں طویل عرصہ بوسیدہ رہنے کے بعد کون زندہ کرے گا اور اٹھائے گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ان قبروں میں سے کسی پکارنے والے نے پکارا: اے صالح! اور یہ آیت تلاوت کی:

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ (پ۲۱، الروم: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا جبھی تم نکل پڑو گے۔

یہ سن کر میں نیچے گر گیا اور خدا کی قسم! اس آواز کے سبب میں خوفزدہ ہو گیا۔

﴿8221﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میری اہلیہ کو فالج ہوا تو میں نے قرآن پاک سے کچھ پڑھ کر اسے دم کیا چنانچہ اسے اِفاقہ ہو گیا۔ غالباً میں نے یہ بات حضرت قطان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے کہا: مجھے اس بات پر کوئی تعجب نہیں، خدا کی قسم! اگر آپ مجھے یہ بتاتے کہ میں نے ایک مردہ پر قرآن سے کچھ پڑھ کر دم کیا اور وہ زندہ ہو گیا تو مجھے تب بھی اس پر تعجب نہ ہوتا۔

گھر کی پکار:

﴿8222﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سائب عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے ان سے پوچھا: اے ابو بِشْر! آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے گھر سے نکلا تو مختلف جگہوں سے گھومتا ہوا تمہارے پاس آیا، میں جب فلاں کے گھر کے پاس سے گزرا تو اس گھر نے مجھے آواز دی: اے صالح! تو مجھ سے نصیحت حاصل کر لے کہ مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہے اور وہ انتقال کر گئے۔ پھر جب میں فلاں کے گھر کے پاس پہنچا تو اس گھر

نے مجھے آواز دی: اے صالح! تو مجھ سے نصیحت حاصل کر لے کہ مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہے اور وہ سب انتقال کر گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابو سائب عبدی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کہتے ہیں: اسی طرح آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه ایک ایک گھر گنواتے رہے حتّٰی کہ ہمارے گھر تک پہنچ گئے۔

دنیا عبادت گزاروں کے لئے بھلی ہے:

﴿8223﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا زیاد نُمَیری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نے بتایا کہ میرے خواب میں کوئی آیا اور مجھ سے کہا: اے زیاد! تو تہجد پڑھنے اور رات میں قیام کرنے کی عادت بنا، خدا کی قسم! یہ تیرے لئے اس نیند سے بہتر ہے جو تیرے بدن کو سست اور تیرے دل کو شکستہ کر دے۔ میں خوف کے مارے بیدار ہو گیا پھر مجھ پر بخدا! نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا۔ پھر وہی یا کوئی اور میرے خواب میں آیا اور کہا: اے زیاد! اٹھ جا، دنیا میں عبادت گزاروں کے سوا کسی کے لئے خیر نہیں۔ حضرت سیِّدُنا زیاد نُمَیری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کہتے ہیں: یہ سن کر میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔

تین چیزوں میں مٹھاس تلاش کرو:

﴿8224﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَلِی حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نے فرمایا: مٹھاس کو تین چیزوں میں تلاش کرو: (۱)... نماز (۲)... تلاوت قرآن اور (۳)... ذِکْرُ اللّٰه۔ اگر تم اسے پالو تو اس پر قائم رہو اور خوش ہو جاؤ اور اگر پانہ سکو تو جان لو کہ تم پر دروازہ بند ہے۔

ہر کام میں بھلائی ساتھ ہوگی:

﴿8225﴾... حضرت سیِّدُنا عمار بن عثمان حَلَبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَلِی کو یوں فرماتے سنا: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے اور تمہارے ربّ کے درمیان جو معاملات ہیں وہ تمہاری چاہت کے مطابق ہوں تو تمہارے اور مخلوق کے درمیان جو معاملات ہیں وہ ربّ کی چاہت کے مطابق کرو پھر کوئی نیکی تم سے گم نہ ہو گی اور ہر کام میں بھلائی تمہارے ساتھ ہو گی۔

﴿8226﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی یوں دعا کیا کرتے تھے: ’’اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا صَبْرًا عَلٰی طَاعَتِكَ وَارْزُقْنَا صَبْرًا عِنْدَ عَزَائِمِ الْاُمُوْرِ یعنی اے اللہ! ہمیں اپنی فرماں برداری پر صبر عطا فرما اور شدید معاملات کے وقت صبر کی توفیق دے۔‘‘

﴿8227﴾... حضرت سَیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے ہم سے فرمایا: اگر صبر میٹھا ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کا حکم نہ دیتا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کرنے کا حکم دیا ہے کہ یہ کڑوا ہے۔

نمازِ جنازہ پڑھنے کی برکت:

﴿8228﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: کچھ لوگ سفر پر نکلے تو ایک نوجوان بھی ان میں شامل ہو گیا، راستے میں اس نوجوان کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے اس کے کپڑے اتارے تاکہ اس کو غسل دیں تو اس کے قدموں پر نور سے لکھا ہوا تھا: اسے اچھے طریقے سے غسل دو کیونکہ اس نے ایک جنازہ پڑھا تھا اس لئے اس کی بخشش کر دی گئی ہے۔

موت سے نصیحت:

﴿8229﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ ایک شخص سے تعزیت کے لئے گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شخص سے فرمایا: اگر تیری مصیبت تیرے دل کو کوئی نصیحت نہ کرے تو بیٹے کے مرنے کی مصیبت دل کی مصیبت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں لہٰذا تجھے اِس پر رونا چاہیے۔

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی:

﴿8230﴾... حضرت سَیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَقِیْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾　ترجمۂ کنز الایمان: اور لوگ کہیں گے کہ ہے کوئی جھاڑ

وَ الۡتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ (پ۲۹، القیامۃ:۲۷تا۲۹) پھونک کرے اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔

پھر (خود سے) فرمایا: خدا کی قسم! تیری یہ دونوں پنڈلیاں اس وقت لپٹیں گی۔ [1]

﴿8231﴾... سیِّدُنا فُرَیخ رَقاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیٹا تلاوت کر رہا تھا کہ آپ نے اس سے فرمایا: غموں کو اُبھارنے والی اور بڑے گناہوں کی یاد دلانے والی آیات سناؤ۔

راحت و دائمی خوشی ملی:

﴿8232﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطا سلیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو میں بہت زیادہ غمگین ہوا۔ میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے ابو محمد! کیا آپ مرنے والوں میں سے نہیں ہیں؟ جواب دیا: کیوں نہیں۔ میں نے پوچھا: موت کے بعد کیا معاملہ پیش آیا؟ جواب دیا: خدا کی قسم! مجھے بہت ساری بھلائی ملی اور میرا رب بخشنے والا اور قدر کرنے والا ہے۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! آپ تو فانی دنیا میں طویل غم میں مبتلا تھے۔ حضرت سیِّدُنا عطا سلیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرائے اور فرمایا: اے ابو بشر! خدا کی قسم! مجھے بدلے میں طویل راحت اور دائمی خوشی ملی ہے۔ میں نے پوچھا: آپ کون سے درجات میں ہیں؟ جواب دیا: مجھے ان لوگوں کا ساتھ ملا جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فضل کیا یعنی انبیا، صدیق، شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

بادشاہوں کا بادشاہ:

﴿8233﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں نے حکمت والی کتاب میں پڑھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں اور بادشاہوں کے دل میرے دست قدرت میں ہیں۔ جو میری فرماں برداری کرتے ہیں میں ان پر رحمت کرتا ہوں اور جو میری نافرمانی کرتے ہیں میں انہیں سزا دیتا ہوں، لہٰذا تم خود کو بادشاہوں کو گالی دینے میں مشغول نہ کرو

1... یعنی موت کی کرب و سختی سے پاؤں باہم لپٹ جائیں گے یا یہ معنٰی ہیں کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹے جائیں گے۔ (خزائن العرفان، پ۲۹، القیامۃ، تحت الآیۃ:۲۹)

بلکہ میری طرف رجوع کرو میں بادشاہوں کو تم پر مہربان کردوں گا۔

قرآن جاننے والے:

﴿8234﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خِداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی قرآن کی فضیلت کے بارے میں مروی حدیث پیش کی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرآن کے جاننے والے ہیں ہوسکتا ہے کہ انہوں نے یہ حدیث سنی ہو لیکن میں نے یہ حدیث نہیں سنی۔

سیِّدُنا صالح مری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا ثابت، حضرت سیِّدُنا قتادہ، حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُ اللہ مُزَنی، حضرت سیِّدُنا منصور بن زاذان، حضرت سیِّدُنا جعفر بن زید، حضرت سیِّدُنا یزید رَقاشی، حضرت سیِّدُنا میمون بن سیاہ، حضرت سیِّدُنا اَبان بن ابو عَیَّاش، حضرت سیِّدُنا محمد بن زِیاد، حضرت سیِّدُنا ہشام بن حَسَّان، حضرت سیِّدُنا جُرَیْری، حضرت سیِّدُنا قیس بن سعد اور حضرت سیِّدُنا خُلید بن حَسَّان رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

حکمت مرتبہ بڑھاتی ہے:

﴿8235﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک حکمت ذی مرتبہ کے مرتبے کو بڑھاتی اور غلام کو اتنی بلندی عطا کرتی ہے کہ اسے بادشاہوں کی جگہ بٹھا دیتی ہے۔“[1]

چار خصلتیں:

﴿8236﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: چار خصلتیں ہیں: ان میں سے ایک تیرے اور

1... المجروحین، رقم ۴۸۸، صالح بن بشیر المری، ۱/ ۴۷۲

میرے درمیان ہے، ایک تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے، ایک میرے لئے ہے اور ایک تیرے لئے ہے۔ جو خاص میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ تو میری عبادت کرے اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائے، جو تیرے لئے مجھ پر ہے وہ یہ کہ تو جو اچھا عمل کرے گا میں اس کی جزا دوں گا، جو تیرے اور میرے درمیان ہے وہ یہ کہ تو مجھ سے دعا کرے اور میں اسے قبول کروں اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ کہ تو بندوں کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[1]

اللہ والے:

﴿8237﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ نبوت، تاجدار رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں کو آباد کرنے والے اللہ والے ہیں۔[2]

نمازی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امان میں ہے:

﴿8238﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حُضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص صبح کی نماز پڑھ لے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امان میں ہے لہٰذا اس بات سے بچو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے اپنی امان کے بارے میں مواخذہ کرے۔[3]

افضل عمل:

﴿8239﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کونسا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: تجھ پر اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ لازم ہے۔ اس شخص نے عرض کی: اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: قرآن پڑھنے والا اول سے پڑھنا شروع کرے اور آخر تک پہنچے اور پھر اول سے آخر تک پڑھے، جب بھی ختم کرے تو نئے سرے سے شروع کرے۔[4]

1... مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/۳، حدیث: ۲۷۴۹

2... مسند طیالسی، ثابت البنانی عن انس بن مالک، ص ۲۷۲، حدیث: ۲۰۴۱

3... مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/۳۹۸، حدیث: ۴۰۹۳

4... ترمذی، کتاب القراءات، باب: ۱۱، ۴/۴۳۷، حدیث: ۲۹۵۷

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تلبیہ:

﴿8240﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُاللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَلْبِیَہ کے بارے میں پوچھا؟ میں بھی اس وقت وہاں موجود تھا۔ آپ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضور نبی رحمت، شافع امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں تَلْبِیَہ پڑھتے تھے: لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ [1]۔ [2]

فلاں خوش بخت ہوا:

﴿8241-42﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا حتّٰی کہ ترازو کے دونوں پلڑوں کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا اور اس پر ایک فرشتہ مُقَرَّر کر دیا جائے گا، اگر اس کا (نیکیوں والا) پلڑا بھاری ہو گیا تو فرشتہ اتنی زور سے پکار کر کہے گا جسے پوری مخلوق سنے گی کہ فلاں خوش بخت ہوا اب کبھی بد بخت نہ ہو گا اور اگر وہ پلڑا ہلکا ہوا تو فرشتہ اتنی ہی اونچی آواز سے پکارے گا جسے پوری مخلوق سنے گی: فلاں بد بخت ہوا اب کبھی خوش بخت نہ ہو گا۔ [3]

زمین کی آپس میں گفتگو:

﴿8243﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح و شام زمین کا ایک حصہ دوسرے کو پکارتا ہے: اے پڑوسی! کیا آج تجھ پر کسی مرد صالح کا گزر ہوا جس نے تجھ پر نماز پڑھی ہو یا ذِکْرُ اللہ کیا ہو؟ اگر وہ حصہ ہاں کہتا ہے تو پکارنے والا حصہ اسے اس کی فضیلت گمان کرتا ہے۔ [4]

1... میں حاضر ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں، (ہاں) میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام خوبیاں، نعمتیں اور بادشاہی تیرے لئے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔

2... مسلم، کتاب الحج، باب التلبیۃ وصفتھا ووقتھا، ص ۶۰۴، حدیث: ۱۱۸۴۔ مسند ابی یعلی، مسند عبد اللہ بن عمر، ۵/ ۱۳۵، حدیث: ۵۶۶۶

3... مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/ ۳۳۰، حدیث: ۶۹۴۲

4... معجم اوسط، ۱/ ۱۷۱، حدیث: ۵۶۲

چار چیزیں بد بختی ہیں:

﴾8244﴿... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور شافِعِ محشر، ساقیِ کوثر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں بد بختی سے ہیں: (۱)... نہ رونا (۲)... دل کی سختی (۳)... حرص اور (۴)... لمبی امید۔[1]

﴾8245﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ بندۂ مومن عام لوگوں کے لئے دعا کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: خاص اپنے لئے دُعا مانگ میں قبول کروں گا باقی لوگوں سے میں ناراض ہوں۔[2]

ادنٰی درجے کا جنتی:

﴾8246﴿... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اہلِ جنت میں سب سے نچلے درجے میں وہ شخص ہو گا جس کے سر کے پاس 10 ہزار خادم کھڑے ہوں گے۔ ہر خادم کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے جن میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہو گا اور ہر پیالے میں مختلف رنگ کا کھانا ہو گا۔ وہ آخری پیالے سے بھی اسی طرح کھائے گا جس طرح پہلے سے کھائے گا اور آخری پیالے میں بھی اسی طرح لذّت و خوشبو پائے گا جس طرح پہلے میں تھی، پھر اس کھانے کے سبب خوشبو دار پسینہ اور ڈکار آئے گا۔ جنتی (جنت میں) نہ پیشاب کریں گے، نہ پاخانہ کی حاجت ہو گی اور نہ ہی ان کی ناک میں رینٹھ پیدا ہو گی۔“[3]

جنت کا سوال:

﴾8247﴿... حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطا سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی جنت کا سوال نہیں کرتے تھے تو میں نے ان سے کہا: حضرت سیِّدُنا اَبان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے حضرت سیِّدُنا

1... الکامل لابن عدی، رقم ۷۳۳، سلیمان بن عمرو، ۴/۲۲۵ مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/۸۷، حدیث: ۶۴۴۲

2... مسند فردوس، ۵/۴۴۵، حدیث: ۸۶۹۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت

3... الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص ۵۳۶، حدیث: ۱۵۳۰

اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے کے رجسٹر میں دیکھو جس نے مجھ سے جنت مانگی ہے اسے جنت دے دو اور جس نے مجھ سے جہنم سے پناہ مانگی ہے اسے پناہ دے دو۔“[1] حضرت سَیِّدُنا عطا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے کہا: میرے لئے یہی کافی ہے کہ مجھے جہنم سے پناہ دی جائے۔

اپنا مرتبہ معلوم کرنے کا طریقہ:

﴿8248﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو یہ پسند کرے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنا مرتبہ معلوم ہو جائے تو دیکھے اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کیا اعمال کئے ہیں۔[2]

گناہوں پر غمگین ہونے کے سبب بخشش:

﴿8249﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ کوئی گناہ کرتا ہے پھر گناہ یاد کر کے غم زدہ ہو جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اس کے غمگین ہونے کو دیکھتا ہے تو کفارے سے پہلے ہی بغیر نماز روزہ کے اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔[3]

﴿8250﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے حکام تم میں بہترین ہوں اور تمہارے مالدار تم میں سے سخی ہوں اور تمہارے کام تمہارے آپس کی مُشاورت سے ہوں تو تمہارے لئے زمین کی پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہے اور جب تمہارے حکام تم میں سے بدترین ہوں اور تمہارے مالدار تم میں سے کنجوس ہوں اور تمہارے کام تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لئے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔[4]

---

1 ...مسند فردوس، ٢/٣٦٣، حدیث: ٨١٤١

2 ...مسند بزار، مسند ابی هريرة، ٣٠٧/١٧، حديث: ١٠٠٦٢ـ الزهد لابن المبارك، باب التواضع، ص٢٩١، حديث: ٨٤٩، عن سمرة بن جندب

3 ...معجم اوسط، ٥٨١/١، حديث: ٢١٣٩ـ موسوعة ابن ابي الدنيا، كتاب الهم والحزن، ٢٨١/٣، حديث: ١١١

4 ...ترمذی، كتاب الفتن، باب: ٧٨، ١١٨/٤، حديث: ٢٢٧٣

مسجد مومن کا گھر ہے:

﴿8251﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عثمان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو لکھا: اے میرے بھائی! تجھ پر مسجد میں رہنا لازم ہے کہ میں نے حُضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: "مسجد ہر مومن کا گھر ہے۔"[1]

قبولیت کی گھڑی:

﴿8252﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور شافِعِ مَحشر، محبوب ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندۂ مومن اس گھڑی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عطا فرما دیتا ہے[2]۔[3]

حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے ایک صاحب بصیرت واعظ، لوگوں کو راہِ حق پر گامزن کر کے آخرت کی تیاری پر اُبھارنے والے حضرت سیِّدُنا ابو بکر عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بھی ہیں۔ آپ اپنے معاملے میں احتیاط کرنے والے اور تُہمت کی جگہوں سے ہوشیار رہنے والے تھے۔

1... مسند بزار، مسند سلمان الفارسی، ۶/ ۵۰۵، حدیث: ۲۵۴۶

2... سیِّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن جمعہ کی قبولیت والی گھڑی کے متعلق فرماتے ہیں: ساعتِ جمعہ کے بارے میں اگرچہ اَقوالِ علماء چالیس سے مُتَجاوِز ہوئے (یعنی بڑھ گئے) مگر قوی وراجح ومُختار اکابر مُحقِّقین وجماعاتِ کثیرہ ائمہ دین دو قول ہیں (یعنی وہ قول جسے اکابر محققین علماء اور کثیر ائمہ کرام رَحِمَہُمُ اللہ نے اختیار فرمایا دو ہیں): ایک (پہلا قول) ساعتِ اَخیرہ روزِ جمعہ غروبِ آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے اس وقت سے فرضِ جمعہ کے سلام تک ساعتِ مَوعُودَہ ہے (یعنی یہ وہ ساعت ہے جس میں دعا کی قبولیت کا وعدہ ہے)۔ (فضائل دعا، ص ۱۱۶ تا ۱۱۷ ملتقطاً)

(دو خطبوں کے درمیان) دعا صرف دل سے کریں زبان سے تلفظ کی اصلا اجازت نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۸/ ۳۰۱)

3... مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة، ص ۴۲۴، حدیث: ۸۵۲

﴿8253﴾... ایک شخص کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرمایا کرتے: کیا کوئی ایسا آزاد شریف شخص نہیں جو زندگی کے تھوڑے دنوں پر صبر کرنے والا ہو؟

ایمان کا ذائقہ:

﴿8254﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: اے زندگی کے تھوڑے دنوں پر صبر کرنے والے کریم شخص! تمہارے دلوں پر حرام ہے کہ ایمان کا ذائقہ پائیں حتّٰی کہ دنیا میں زہد اختیار کر لیں۔

﴿8255﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تجھے کہاں تلاش کروں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: مجھے ٹوٹے دل والے لوگوں کے پاس تلاش کرو کہ میری رحمت ہر روز دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ کے بقدر ان کے قریب ہوتی ہے، اگر نہ ہو تو وہ گر جائیں گے۔

بہتر کون؟

﴿8256﴾... حضرت سیِّدُنا زُہَیر سَلُولی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ہارون بن رَباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب اور ان جیسے دیگر مشائخ کے ساتھ حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کی مجلس میں حاضر ہوا جبکہ وہ بیان فرما رہے تھے۔ ان کی مجلس میں دو نوجوان لڑکے بھی بیٹھے تھے، انہوں نے رونا شروع کر دیا جبکہ مشائخ نہ روئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: ان بزرگوں سے تو یہ لڑکے بہتر ہیں۔ جب مجلس ختم ہو گئی تو لڑکے باہر نکلے اور ایک دوسرے سے باتیں اور ہنسی مذاق کرنے لگے جبکہ وہ مشائخ اس حال میں باہر آئے جس حال میں وہ تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

صالح دل اور کثرتِ تلاوت:

﴿8257﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میرے والد ماجد نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کیا ہوا تھا کہ وہ رات میں کبھی نہ سوئیں گے مگر یہ کہ نیند غالب آجائے۔ میرے والد فرماتے ہیں: میں ایک لمبے عرصے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں مشغول ہوں اگر رکوع، سجود اور تلاوتِ قرآن نہ ہوتے تو میں

دنیا کی زندگی میں سانس لینا بھی گوارا نہ کرتا۔ آپ نے اپنے معاملات میں مَشَقَّت کو جاری رکھا حتّٰی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صاحبزادی مزید بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا تو ان سے پوچھا: اے ابا جان! جب سے آپ ہم سے جُدا ہوئے ہیں اب تو کوئی عہد نہ رہا۔ آپ نے فرمایا: اے بیٹی! جو زندگی سے جُدا ہو کر تنگ و تاریک قبر میں آگیا ہے اس سے کیسے عہد کی بات کرتی ہو۔ میں نے پوچھا: ابا جان! ہم سے جُدا ہو کر آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: اے بیٹی! میں بہت اچھے حال میں ہوں، ہمارے لئے گھر بنائے گئے، بستر بچھائے گئے اور ہم صبح و شام جنت کا کھانا کھاتے ہیں۔ میں نے پوچھا: آپ اس مقام پر کیسے پہنچے؟ آپ نے جواب دیا: صالح دل اور قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت کرنے کے سبب۔

﴿8258﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو رجاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے 100 دینار صدقہ کرنے سے 100 مرتبہ اللہ اَکْبَر کہنا زیادہ پسند ہے۔

فقیہ کون؟

﴿8259﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ایک مسئلے میں گفتگو کی اور کہا: ”میں نے ایک فقیہ سے بھی پوچھا تھا۔“ تو آپ نے فرمایا: کمال ہے! تو نے کبھی فقیہ کو دیکھا بھی ہے؟ فقیہ تو وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبت ہو، دینی معاملات میں کامل بصیرت رکھتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرنے کا پابند ہو۔

اہل و عیال کے خرچ میں تنگی نہ کرو:

﴿8260﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر رزق کی تنگی کرتا ہے تو اس کا یہ عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں انتہائی خبیث ہے۔

﴿8261﴾... سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جعفر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: (اِلٰہی!) نیکوکاروں کے منہ سے تیرا ذکر بڑا ہی میٹھا ہے اور مومنین کے دلوں میں تیری بڑی عظمت ہے۔

سیِّدُنا عمران قصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عمران قصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر نے حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات بھی کی اور ان سے احادیث روایت بھی کیں۔اس کے علاوہ آپ نے حضرت سیِّدُنا عطا بن ابو رباح، حضرت سیِّدُنا رجاء عُطارِدِی، حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین اور ان کے بھائی حضرت سیِّدُنا اَنس، حضرت سیِّدُنا قیس بن سعد، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن دینار، حضرت سیِّدُنا امام نافع، حضرت سیِّدُنا ابو غالِب، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو قُلُوص اور حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو نَجِیح رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت سیِّدُنا امام سفیان ثَوری اور حضرت سیِّدُنا امام شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا شامل ہیں۔

﴿8262﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (نماز میں) آہستہ آواز میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھا کرتے تھے۔[1]

بارگاہِ رسالت میں اعمال کی پیشی:

﴿8263﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری اُمَّت کے اعمال ہر جمعہ کے دن مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ زانیوں پر شدید غضب فرماتا ہے۔[2]

عِلْمِ نافع کی دعا:

﴿8264﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کیا کرتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ اِیۡمَانًا دَائِمًا وَّھَدۡیًا قَیِّمًا وَّعِلۡمًا نَافِعًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں

1... معجم کبیر، ۱/۲۵۵، حدیث: ۷۳۹

2... تفسیر الثعلبی، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۲، ۷/۶۵

تجھ سے دائمی ایمان، درست راستے اور نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں۔"[1]

﴾8265﴿... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی رحمت، مالک جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں 10 سال رہا۔ آپ نے مجھے جب بھی کسی کام کے لئے بھیجا اور وہ کام ٹھیک نہ ہوا تو (مجھے کبھی ڈانٹا نہیں) فقط اتنا فرمایا: اگر ہونا ہوتا تو ہو جاتا یا فرمایا: اگر مُقَدَّر میں ہوتا تو ہو جاتا۔[2]

سواری پر نفل نماز:

﴾8266﴿... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سواری پر اسی رخ میں نفل نماز پڑھتے دیکھا جس رخ پر سواری جارہی تھی[3]۔[4]

جنت عطا فرمادی:

﴾8267﴿... حضرت سیِّدُنا عطا بن ابو رباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ سیاہ عورت، اس نے حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے مِرگی کے دورے پڑتے ہیں اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو صبر کر تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتا ہوں کہ تجھے شفا عطا کرے۔ عورت نے عرض کی: نہیں میں صبر کروں گی، آپ دعا فرما دیجئے کہ میں بے پردہ نہ ہوں یا عرض کی: مجھ سے پردہ زائل نہ ہو۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے دعا فرمادی۔[5]

1... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الایمان والرؤیا، باب: ۶، ۷/ ۲۱۸، حدیث: ۱۳ موقوفاً عن ابی درداء

2... الضعفاء للعقیلی، رقم ۱۳۱۸: عمران القصیر، ۳/ ۱۰۱۹

3... احناف کے نزدیک: سواری پر نفل نماز بیرونِ شہر (یعنی وہ جگہ جہاں سے مسافر پر قَصر واجب ہوتا ہے وہاں) پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبالِ قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس رخ کو جا رہی ہو ادھر ہی منھ ہو اور اگر ادھر منھ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منھ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری جدھر جا رہی ہے اس طرف ہو اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے اور سجدے کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۷۱)

4... مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب جواز صلاة النافلة... الخ، ص ۳۵۴، حدیث: ۷۰۲، نحوہ۔ معجم اوسط، ۶/ ۱۳۷، حدیث: ۸۲۷۸

5... مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فیما یصیبه... الخ، ص ۱۳۹۲، حدیث: ۲۵۷۶

حج تمتع:

﴿8268﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: قرآن پاک میں حج تَمَتُّع[1] کے متعلق آیت نازل ہوئی[2] اور ہم نے اسے حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ادا کیا[3]، ایسی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے حج تَمَتُّع کو مَنْسُوخ کیا ہو اور نہ ہی حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے کبھی منع فرمایا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظاہری پردہ فرما گئے۔[4]

صدقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ:

﴿8269﴾... حضرت سیِّدُنا عمران قَصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابورجاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے سو دینار صدقہ کرنے سے سو مرتبہ اللہ اَکْبَر کہنا زیادہ پسند ہے۔[5]

﴿8270﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنی نماز پڑھنے کی جگہ باوضو بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لئے یوں دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔[6]

1... تَمَتُّع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینے میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ نہ کیا صرف چار پھیرے کیے پھر حج کا احرام باندھا۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/۱۱۵۷)

2... (پ۲، البقرۃ: ۱۹۶)

3... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج قران کیا تھا نہ کہ تمتع یا افراد جیسا کہ **مراۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 104** پر ہے: بعض راویوں نے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے صرف عمرہ کی روایت کی ہے بعض نے صرف حج کی، بعض نے حج و عمرہ دونوں کی، حضرت اُمُّ المؤمنین (سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے یہاں صرف حج کی روایت کی، وجہ یہ ہے کہ حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قران کیا تھا لہٰذا آپ تلبیہ میں کبھی صرف حج کا نام لیتے تھے کبھی صرف عمرہ کا اور کبھی حج و عمرہ دونوں کا جیسا کہ قارن کو اختیار ہے، ہر راوی نے جو سنا اسی کی روایت کی لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔

4... مسلم، کتاب الحج، باب جواز التمتع، ص۶۴۳، حدیث: ۱۲۲۶

5... الزھد لاحمد، زھد ابی الدرداء، ص۱۶۲، حدیث: ۷۳۳

6... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ... الخ، ص۳۳۳، حدیث: ۶۴۹- الزھد لاحمد، ص۵۱، حدیث: ۱۱۲

تعارف سے محبت بڑھتی ہے:

﴿8271﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن نَعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی شخص کسی سے بھائی چارہ قائم کرے تو اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام پوچھ لے کہ اس سے دوستی مضبوط ہوتی ہے۔“[1]

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رات میں یوں دعا کرتے:

﴿8272﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات میں تہجُّد پڑھنے اٹھتے تو اللہُ اَکْبَر کہتے پھر فرماتے: ”اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالشَّفَاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ رَبِّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے اللہ! تیرے لئے حمد ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے، تیرے لئے حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، تیرے لئے حمد ہے تو ہی آسمانوں، زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کا ربّ ہے، تو حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، شفاعت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسا کیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیرے بھروسے پر میں (کفار سے) لڑتا ہوں اور تجھ سے فیصلہ چاہتا ہوں، تو ہمارا ربّ ہے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے، اے میرے رب! میرے چھپے کھلے اگلے پچھلے بخش دے[2]، تو میرا مولیٰ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“[3]

---

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی اعلام الحب، ۴/۱۷۶، حدیث: ۲۴۰۰

2 ...نہایت جامع اِستغفار ہے جس میں ہر قسم کی غلطیوں گناہوں کا ذکر آگیا، یہ سب کچھ ہماری تعلیم کے لیے ہے ورنہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تک گناہوں کی رسائی نہیں وہ گناہ کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے بلکہ گنہگاروں کی دستگیری کرنے کے لیے تشریف لائے۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۲۴۸)

3 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ، ص۳۸۹، حدیث: ۷۶۹، بدون: والشفاعۃ حق

معجم کبیر، ۱۱/۴۲، حدیث: ۱۱۰۱۲، بدون: والشفاعۃ حق

ذِکْرُ اللہ کرنے والوں کی مثال:

﴿8273﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور شافعِ محشر، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: غافلوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والا ایسا ہے جیسے جنگ سے بھاگنے والوں میں جہاد کرنے والا، غافلوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والا اندھیرے گھر میں چراغ کی مثل ہے، غافلوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والا سوکھے درخت میں ہری شاخ کی مثل ہے، غافلوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں اس کا ٹھکانا بتا دیتا ہے، غافلوں میں ذِکْرُ اللہ کرنے والے کی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام فصیح اور تمام عجمیوں کی تعداد کے برابر مغفرت فرماتا ہے، اولادِ آدم فصیح ہے اور جانور عجمی ہیں۔[1]

تقدیر کے بارے میں کلام نہ کرو:

﴿8274﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کے بارے میں کلام نہ کرو کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا راز ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا راز افشا نہ کرو۔[2]

سب سے بُرے مقتول:

﴿8275﴾... حضرت سیِّدُنا ابو غالب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خوارج کے سروں کو (لٹکے ہوئے) دیکھا تو فرمایا: آسمان کے نیچے قتل ہونے والے سب سے بُرے مقتول۔ میں نے عرض کی: آپ یہ بات اپنی رائے سے فرما رہے ہیں یا آپ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جو بات میں بیان کر رہا ہوں یہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ نہیں، تین مرتبہ نہیں حتّٰی کہ سات مرتبہ شمار کرتے ہوئے فرمایا: نہ سنی ہوتی تو اسے بیان نہ کرتا۔[3]

---

1 ...الترغیب فی فضائل الاعمال، باب مختصر من فضل الذکر للہ، ص۶۰، حدیث: ۱۶۷

2 ...المجروحین، رقم ۱۱۵۷، الھیثم بن جماز ۲/۴۴۰۔ الکامل لابن عدی، رقم ۲۰۱۸، الھیثم بن جماز، ۸/۳۹۷

3 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ آل عمران، ۵/۷، حدیث: ۳۰۱۱

﴿8276﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سننے کے بعد سے آج تک کسی کو نہ سنائی اس خوف سے کہ لوگ اسی پر بھروسا کرلیں گے، میں نے حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "جو صدق دل سے یہ یقین کرلے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ربّ ہے اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نبی ہوں۔" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دست مبارک سے اپنی کھال اور سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گوشت کو جہنم پر حرام فرمادے گا۔"[1]

توبہ کا دروازہ:

﴿8277﴾... سیِّدُنا صَفْوَان بن عَسَّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: توبہ کے دروازے کی چوڑائی 70 سال کی مَسافت ہے یا فرمایا: 40 سال کی مَسافت ہے، یہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔"[2]

حضرت سیِّدُنا غالب قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

ان عبادت گزاروں میں سے بیدار رہ کر عبادت کرنے والے حضرت سیِّدُنا غالب بن خُطَّاف قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بھی ہیں۔ آپ اپنے ربّ کی خوب عبادت کرنے والے اور مخلوق کو نصیحت کرنے والے تھے۔

سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی دعا:

﴿8278﴾... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا غالب قَطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! دنیا کے گھر میں ہمارے پردیسی ہونے پر رحم فرما، موت کے وقت ہم پر رحم فرما، قبر کی وحشتوں میں ہمیں اُنسیَّت دے، ہمارے پھیلے ہوئے ہاتھوں، کُھلے ہوئے منہ اور اُترے ہوئے چہروں پر رحم فرما اور جب تیرے سامنے کھڑے ہوں تو ہم پر رحم فرمانا۔

1... التوحید لابن خزیمة، باب ذکر البیان ان النار... الخ، ۲/۸۲۲، حدیث: ۷۲

2... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبة... الخ، ۵/۳۱۵، حدیث: ۳۵۴۶

الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص ۳۸۷، حدیث: ۱۰۹۲

باجماعت نماز نہ پڑھنے پر تنبیہ:

﴿8279﴾... سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ میرے پاس میراث کی تقسیم کے لئے آئے تو میں نے ان کے مابین میراث کی تقسیم میں سارا دن لگا دیا حتّٰی کہ مجھے شام ہوگئی، میں بہت تھک چکا تھا لہٰذا اپنے بستر کے پاس آیا اور نماز کی جگہ پر لیٹ گیا تو مجھے نیند آگئی۔ موذن نے مجھے نماز کے لئے بلایا تو میری زوجہ نے مجھ سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! کیا تم نہیں دیکھتے کہ موذن تمہیں بلا کر گیا ہے؟ میں نے کہا: تیری ہلاکت ہو! مجھے چھوڑ دے تو نہیں جانتی کہ آج مجھ پر کیا گزری ہے۔ موذن مجھے بار بار بلاتا رہا اور میری زوجہ بھی ہر بار مجھے اس پر ابھارتی رہی اور میں اسے یہ کہتا رہا: مجھے چھوڑ دو حتّٰی کہ نصف رات گزر گئی۔ پھر میں کھڑا ہوا اور نماز پڑھی مگر پتا نہ چلا کتنی رکعتیں پڑھی، یونہی ہوتا رہا حتّٰی کہ میں نے فرض نماز کا 24 مرتبہ اعادہ کیا پھر میں لیٹا اور سو گیا۔ میں نے خواب دیکھا کہ میں اپنے گھر سے دکان کی طرف جا رہا ہوں اور راستے میں مجھے چار دینار ملے جن کے ساتھ ایک تین خانوں والی تھیلی تھی، میں نے وہ دینار ان خانوں میں سے ایک میں ڈال دیئے۔ میں نے کچھ دیر وہاں انتظار کیا کہ اچانک ایک شخص ان دیناروں کو تلاش کرتا گزرا جو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم کرے جو چار دیناروں کے بارے میں بتائے۔ میں نے اس سے دیناروں کو پوشیدہ رکھا۔ پھر میں نے اسے بلایا: اے دیناروں والے! تیرے دینار یہ رہے، میں نے تھیلی کھولی کہ اس کے دینار اسے دے دوں دیکھا تو تھیلی پھٹی ہوئی تھی اور دینار کہیں گر گئے تھے۔ میں نے کہا: اے دینار والے! تیرے دینار تو کہیں گر گئے ہیں تو مجھ سے ان کی قیمت لے لے۔ اس شخص نے میرے کپڑے کا کنارہ پکڑا اور بولا: مجھے تو میرے ہی دینار چاہیے۔ وہ میرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے تھا کہ میں بیدار ہو گیا۔ صبح میں حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا اور انہیں خواب بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا: تم عشاء کی جماعت کے وقت میں سو گئے تھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کرو اور دوبارہ ایسا مت کرنا۔

نماز باجماعت کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا غالب قطّان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ پھر ایسے معاملے میں مبتلا ہوا تو دوبارہ اپنی جائے نماز پر ٹیک لگا کر سو گیا۔ موذن نے اذان دی اور مجھے بلایا ہر بار میری زوجہ نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم کرے نماز کے لئے اٹھ جاؤ۔ میں اس وقت تک سویا رہا جب تک پہلی مرتبہ سویا رہا تھا، پھر میں کھڑا ہوا

اور میں نے نماز پڑھی جس طرح پہلی مرتبہ میں پڑھی تھی پھر میں دوبارہ سو گیا اور میں نے خواب دیکھا کہ میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ سیاہی مائل تیز چلنے والے خچر پر سوار ہیں اور ہم سے آگے کچھ لوگ اونٹوں پر رکھے کجاوں میں بچھے بستروں پر سو رہے تھے اور حُدی خواں حُدی گا رہے تھے اور اونٹ بڑے آرام سے چل رہے تھے۔ میں اور میرے ساتھیوں نے کوشش کی کہ انہیں پالیں حتّٰی کہ ہم نے اپنی پوری کوشش کرلی، پھر ہم نے آواز لگائی: اے حُدی خوانو! کیا بات ہے کہ ہمارے تیز رفتار خچر ہیں اور تمہارے اونٹ آرام سے چل رہے ہیں اور ہم پوری کوشش کے باوجود تم تک نہیں پہنچ پا رہے؟ ان حُدی خوانوں نے جواب دیا: ہم لوگوں نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تھی اور تم لوگوں نے تنہا پڑھی ہے لہٰذا تم ہمیں ہرگز نہ پاسکو گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں صبح حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا اور انہیں اپنا خواب بیان کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ ایسے ہی ہے جیسا تم نے دیکھا ہے۔

خواب میں تنبیہ:

﴿8280﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں اپنے کام سے واپس آیا تو بہت تھک چکا تھا لہٰذا نیند کے غلبہ کی وجہ سے سو گیا۔ جب عشا کا وقت ہوا تو میری زوجہ نے کہا: نماز کا وقت ہو گیا۔ میں نے کہا: مجھے چھوڑ دو۔ میں اسی طرح سویا رہا پھر میں اٹھا اور وضو کر کے نماز پڑھی اور کہا: جماعت اگرچہ مجھ سے فوت ہو گئی ہے لیکن نماز قضا نہیں ہوئی کہ رات کے ایک حصہ کے اندر میں نے اسے پڑھ لیا ہے پھر میں دوبارہ سو گیا اور میں نے خواب دیکھا کہ میں گھاس پر بیٹھا ہوں اور ایک شخص دیناروں کو تلاش کرتے ہوئے آواز لگا رہا ہے کہ پورے چار دینار تھے، وہ دینار میرے پاس تھے جنہیں وہ ڈھونڈ رہا تھا۔ میں نے کچھ دیر بعد دینار نکال کر اسے دیئے لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا اور بولا: اگر تم دینار اس وقت دیتے جب میں تلاش کر رہا تھا تو تم سے لے لیتا۔ میں حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور ان سے اپنا خواب ذکر کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ نماز تھی جس کے وقت میں تم سو گئے تھے۔

﴿8281﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ ایک رات میں عشاء کی جماعت کے وقت

سو گیا، میں نے خواب دیکھا کہ میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ سیاہ مائل سفید خچر پر سوار ہیں اور ہمارے آگے کچھ لوگ کجاوں میں سوار ہیں، حُدی خواں حُدی گا رہے تھے اور اونٹ بڑے آرام سے چل رہے تھے۔ ہم ان تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگے لیکن انہیں دیکھتے رہے مگر ان تک نہ پہنچ سکے۔ یہ خواب دیکھ کر میں حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور انہیں اپنا خواب سنایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: کل تم نے نماز جماعت سے پڑھی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کجاوں میں سوار لوگ جماعت سے نماز پڑھنے والے تھے اور تم لوگ جو سیاہ مائل خچر پر سوار تھے ان کی فضیلت پانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن تم ان کی فضیلت نہیں پا سکتے۔

﴿8282﴾... حضرت سیِّدُنا غالب بن قَطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا اونٹ ایک قِطار میں چل رہے ہیں جن کے کَجاوں میں لوگ سو رہے ہیں اور کچھ لوگ سیاہ مائل سفید خچروں کو دوڑا رہے ہیں جبکہ اونٹوں کی قطار اپنی رفتار سے چل رہی ہے مگر پھر بھی رات کا اکثر حصہ گزر جانے کے باوجود خچر سوار ان تک نہ پہنچ سکے۔ میں نے کہا: میں نے تو ایسی رات کبھی نہ دیکھی کہ یہ سواریاں دوڑا رہے ہیں لیکن پھر بھی ان تک نہیں پہنچ پا رہے۔ ایک شخص نے یہ سنا تو کہا: تم جانتے ہو یہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تھی پھر سو گئے اور تم لوگ نوافل پڑھ کر ان تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہو تم ان تک نہ پہنچ سکو گے۔

﴿8283﴾... حضرت سیِّدُنا ایوب بن عمران رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے بتایا: ایک مرتبہ مجھ سے عشا کی جماعت فوت ہو گئی تو میں نے اس نماز کو 25 مرتبہ پڑھا تا کہ جماعت کی فضیلت پا سکوں، پھر میں سو گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک عمدہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوں اور اسے دوڑا رہا ہوں جبکہ کچھ لوگ کَجاوں میں ہیں اور میں ان تک پہنچ نہیں پا رہا، تو کہا گیا: ان لوگوں نے نماز جماعت سے پڑھی تھی جبکہ تم نے اکیلے پڑھی تھی۔

بڑے ثواب والے کام:

﴿8284﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو سِکَّۃُ الْمَوَالِی (بصرہ کے ایک علاقہ) میں دیکھا کہ میرے اور ان کے درمیان ایک چھوٹی

نہر حائل تھی اور ان کے ہاتھ میں پھول تھا جسے وہ ہاتھوں میں مسل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: مجھے ایسے آسان کام کے بارے میں بتائیں جس کا ثواب بڑا ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں! نصیحت پکڑنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان، ان دونوں کے ساتھ لوٹ جا۔

سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا:

﴿8285﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی تکلیف بڑھ گئی، قید طویل، کپڑے پُرانے، بال غُبار آلود ہوگئے اور لوگوں نے آپ سے بے وفائی برتی تو اس تکلیف کے وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اپنوں اور دشمنوں کی جانب سے جو مجھے پہنچا اسی کی فریاد کرتا ہوں کہ اپنوں نے مجھے بیچ دیا اور پیسے لے لئے جبکہ دشمنوں نے مجھے قید میں ڈال دیا، اے اللہ! مجھے کشادگی اور رہائی عطا فرما۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا قبول فرمائی۔

روتے ہوئے داخل جہنم:

﴿8286﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُ اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو ہنستے ہوئے گناہ کرے گا وہ روتا ہوا جہنم میں داخل ہوگا۔

﴿8287﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: آپ کے ساتھ بیٹھنے والوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ جمعہ کے دن یوں نہ کہو: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا یعنی اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔'' اس لئے کہ مسجد میں سپاہی اور لوطی بھی ہوتے ہیں اور ایسے ہی دیگر گناہ گاروں کا ذکر کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے بندے! دعا میں خوب کوشش کر اور سب کی خیر خواہی چاہ اس لئے کہ تو سفارشی ہے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے تیری چاہت کے مطابق عطا کر دیا تو اچھا ہے اور اگر عطا نہ کیا تو تجھے خیر خواہی کرنے کی فضیلت تو ملے گی۔

سیِّدُنا غالب قطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری اور حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُ اللہ مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا وغیرہ اکابرین اور ائمہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں جن کی امامت اور ثِقاہت پر اتفاق ہے۔

سخت گرمی میں نماز:

﴾8288﴿... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے تھے، جب ہم میں سے کوئی شخص زمین پر اپنا چہرہ نہ رکھ سکتا تو وہ اپنا کپڑا اچھا کر اس پر سجدہ کرتا۔[1]

﴾8289﴿... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے سجدہ اپنے کپڑوں پر کرتے۔[2]

نماز میں تخفیف:

﴾8290﴿... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے نماز میں تخفیف کی۔ میں نے کہا: اے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابیو! کیا معاملہ ہے کہ میں تم لوگوں کو نماز تخفیف کے ساتھ پڑھتے دیکھ رہا ہوں؟ حضرت سیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک ہمیں وسوسے جلد گھیر لیتے ہیں لیکن تم عراق والے ہو تم اتنی لمبی نماز پڑھتے ہو کہ اس میں ہی کھو جاتے ہو۔[3]

شرک معاف نہیں ہوتا:

﴾8291﴿... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب کوئی مومن کو قتل کرنے والا مر جاتا تو ہم اس کے بارے میں کہتے کہ یہ جہنم میں ہے اور جب کوئی کبیرہ گناہ کرنے والا مر جاتا تو اس کے بارے میں کہتے کہ یہ جہنم میں ہے حتّٰی کہ یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے

1... بخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب بسط الثوب فی الصلاۃ للسجود، ۱/۴۰۷، حدیث: ۱۲۰۸

2... بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت الظھر عند الزوال، ۱/ ۲۰۰، حدیث: ۵۴۲

3... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب تخفیف الامام، ۲/ ۲۴۲، حدیث: ۳۷۴۰، عن ابی رجاء
معجم الصحابۃ لابی القاسم البغوی، باب الزای، زبیر بن العوام، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۷۹۶، عن ابی رجاء

لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ (پ۵، النسآء:۴۸) ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

پھر ہم ان کے لئے ایسا نہ کہتے تھے بلکہ ہم ان کے بارے میں اُمید اور خوف رکھتے۔[1]

بلاحساب جنت میں جانے والے:

﴿8292﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کے دن بندے حساب دینے کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ اس طرح آئیں گے کہ ان کی تلواریں ان کی گردنوں پر ہوں گی اور ان سے خون کے قطرے ٹپکتے ہوں گے اور وہ جنت کے دروازے پر ہجوم کریں گے۔ پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا: یہ شہدا ہیں، یہ زندہ تھے اور انہیں رزق دیا جاتا تھا۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے اور جنت میں داخل ہو جائیں۔ پھر دوسری مرتبہ پکارے گا: وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے اور جنت میں داخل ہو جائیں۔ پوچھا جائے گا: وہ کون ہیں جن کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے؟ کہا جائے گا: لوگوں سے درگزر کرنے والے۔ پھر تیسری مرتبہ پکارے گا: وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے اور جنت میں داخل ہو جائیں۔ تو ہزاروں لوگ کھڑے ہوں گے اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔[2]

﴿8293﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ساقی کوثر، مالک جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی مانگنے کے لئے اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے لوٹانے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہاتھ میں بھلائی رکھ دیتا ہے۔[3]

جنت میں داخل کرنے والی آیت:

﴿8294﴾... حضرت سیِّدُنا غالب قَطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کوفہ گیا تو حضرت سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب ٹھہرا، میں رات دیر تک حضرت سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آواز سنتا

1 ...معجم اوسط، ۲/۲۰۱، حدیث: ۳۰۲۱۔ مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب فی المذنبین من اهل التوحید، ۱۰/۳۱۶، حدیث: ۱۷۴۸۳

2 ...معجم اوسط، ۱/۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸

3 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الدعاء، ۱۰/۵۳، حدیث: ۱۹۸۱۸، نحوہ

وہ جب بھی یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ (پ۳، اٰل عمرٰن:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

تو پھر کہتے: میں بھی وہی گواہی دیتا ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دی اور فرشتوں نے اور عالموں نے دی اور میں اس گواہی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس امانت رکھتا ہوں اس وقت کے لئے جب میری روح نکلے، مجھے قبر میں رکھا جائے اور میں اپنے ربّ سے ملوں۔ میں نے اپنے دل میں کہا: ضرور انہوں نے اس بارے میں کچھ سنا ہے، میں ان کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اے ابو محمد! میں نے رات آپ کو یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے سنا:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ (پ۳، اٰل عمرٰن:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

پھر آپ نے ایسا ایسا کہا۔ میں نے ان کا سارا کلام انہیں بتایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: کیا تم نے مجھ سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ایک سال تک تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ میں نے ان کے گھر کے دروازے پر اس دن کی تاریخ لکھ دی جب سال گزر گیا تو میں نے ان سے عرض کی: اے ابو محمد! سال گزر گیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے حضرت سیِّدُنا ابو وائل شقیق بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس آیت کو پڑھنے والا قیامت کے دن لایا جائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: میرے اس بندے کا میرے پاس عہد ہے اور میں زیادہ حق دار ہوں کہ عہد کو پورا کروں، اسے جنت میں داخل کر دو۔[1]

---

1 ...معجم کبیر، ۱۰/۱۹۹، حدیث: ۱۰۴۵۳

حضرت سیّدُنا سلّام بن ابو مُطِیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے بلند مرتبہ شکر گزار، حاضر رہنے اور بغور سننے والے حضرت سیّدُنا سلّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بھی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شکر کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو بلند مرتبہ عطا فرمایا، آپ نیک مجلسوں میں حاضر ہوتے اور غور سے باتیں سنتے۔

منقول ہے کہ "زیادہ کی جستجو اور موجود میں دِھیان دینے کا نام تصوف ہے۔"

پرسکون حالت میں نماز:

﴿8295﴾... حضرت سیّدُنا ہُدبہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا سلّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسا لگتا گویا نیچے پڑی کوئی شے ہے جو حرکت نہیں کرتی۔

﴿8296﴾... حضرت سیّدُنا سلّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی دنیاوی نعمتوں کے مقابلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی دینی نعمتوں پر زیادہ شکر کرنے والا بن جاؤ۔

تین طرح کے زاہد:

﴿8297﴾... حضرت سیّدُنا سلّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ زاہد تین ہیں: (۱)... اپنے قول وعمل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے خالص کرنے اور اس سے کسی دنیاوی شے کا ارادہ نہ کرنے والا (۲)... وہ کام چھوڑ دینے والا جن میں نفع نہ ہو اور نفع بخش عمل کرنے والا اور (۳)... حلال کھانے والا کہ اس میں زہد اختیار کرے اور یہ نفلی ہے جو زُہد کا ادنیٰ درجہ ہے۔

﴿8298﴾... حضرت سیّدُنا سلّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: جب تو خود پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو دیکھے گا تو وہ اس سے زیادہ ہوں گی جو تو دیکھے گا، خدا کی قسم! اگر تو خود پر دروازہ بند کرلے تو کوئی آکر تیرا دروازہ بجائے گا اور تجھ سے سوال کرے گا تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اپنی نعمتوں کی پہچان کرادے۔

کراہنے والے کو نصیحت:

﴿8299﴾... حضرت سیّدُنا سلّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ میں ایک مریض کی عیادت

کرنے گیا تو وہ کراہنے لگا۔ میں نے اس سے کہا: راستے میں پڑے لوگوں کو یاد کر اور ان لوگوں کو یاد کر جن کا کوئی ٹھکانا ہے نہ کوئی خدمت کرنے والا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں پھر اس کے پاس گیا تو میں نے اس کے کراہنے کی آواز نہ سنی بلکہ وہ یہ کہہ رہا تھا: راستے میں پڑے لوگوں کو یاد کر اور ان لوگوں کو یاد کر جن کا کوئی ٹھکانا ہے نہ کوئی خدمت گار۔

گزرے زمانے پر ندامت:

﴿8300﴾... حضرت سیِّدُنا سلّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: میں ایک رات حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے پاس گیا، وہ بغیر چراغ جلائے ہاتھوں میں پکڑی روٹی کھا رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا: اے ابو یحییٰ! کیا آپ کے پاس چراغ نہیں ہے؟ کیا ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس میں آپ روٹی رکھ سکیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو، خدا کی قسم! میں اپنے گزرے زمانے پر نادم ہوں۔

جہنمیوں کی خواہش:

﴿8301﴾... حضرت سیِّدُنا سلّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی پانی کا پیالہ لئے ہوئے آئے تاکہ اس سے اِفطار کریں پھر جب پیالہ منہ کے قریب کیا تو رونے لگے اور فرمایا: مجھے جہنمیوں کی خواہش یاد آگئی جب وہ کہیں گے:

اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ (پ۸، الاعراف: ۵۰) ترجمۂ کنزالایمان: کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو۔

اور انہیں جو جواب دیا جائے گا وہ یاد آگیا کہ

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾ (پ۸، الاعراف: ۵۰) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ نے ان دونوں (پانی اور کھانے) کو کافروں پر حرام کیا ہے۔

سب سے بڑے عالم:

﴿8302﴾... حضرت سیِّدُنا سلّام مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑھ کر دینی معاملات جاننے والا میں نے کوئی نہ دیکھا۔

نیک اعمال عذاب سے بچاتے ہیں:

﴿8303﴾... حضرت سیِّدُنا سلاّم بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: جب مومن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے نیک اعمال اسے گھیر لیتے ہیں، اب عذاب کا فرشتہ آتا ہے تو ایک نیک عمل اس سے کہتا ہے: اس سے دور ہو جاؤ! اگر میں تنہا بھی ہوتا تب بھی تم اس تک نہ پہنچ پاتے۔

﴿8304﴾... سیِّدُنا سلاّم بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: میرا خیال ہے جس طرح نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اسی طرح تعریف میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

﴿8305﴾... حضرت سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی عقل مند لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔

سیِّدُنا سَلّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی اور حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے ملاقات کی ہے اور آپ نے حضرت سیِّدُنا قتادہ، حضرت سیِّدُنا شعیب بن حَبْحاب، حضرت سیِّدُنا مَعْمَر رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور ان بزرگوں کے ساتھیوں سے روایات لیں اور کوفہ والوں میں سے حضرت سیِّدُنا سعید بن مسروق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور جابر جُعفی سے احادیث روایت کیں۔

آپ سے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا وغیرہ ہم عصر علما نے احادیث روایت کیں۔

عزت، تقویٰ ہے:

﴿8306 تا 8309﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی یعنی شرافت مال ہے اور عزت تقویٰ ہے۔"(1)

﴿8310﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی

(1)... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الحجرات، ۵/ ۱۸۰، حدیث: ۳۲۸۲

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ یعنی جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔“[1]

حق دار کون؟

﴿8311﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب دو ولی کسی عورت کا نکاح کریں تو وہ نکاح دونوں میں سے پہلے کا ہو گا[2] اور جب کوئی شخص دو لوگوں سے بیع کرے تو مبیع دونوں میں سے پہلے کی ہو گی[3]۔[4]

عقیقہ ساتویں دن ہو:

﴿8312﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ساقی کوثر، مالک جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ[5] کے بدلے گِروی ہے،[6] ساتویں دن اس کی جانب سے

1... معجم کبیر، ۷/۲۱۹، حدیث: ۶۹۱۴۔ ابن ماجہ، کتاب الادب، باب المستشار المؤتمن، ۴/۲۲۳، حدیث: ۳۷۴۵، عن ابی ھریرۃ

2... جس عورت بالغہ یا نابالغہ کا نکاح ایک درجہ والے دو والی جیسے دو بھائی یا دو چچا بے خبری میں یا باخبر ہوتے ہوئے دو شخصوں سے کر دیں تو ان میں سے پہلا نکاح درست ہے دوسرا باطل اگرچہ دوسرے خاوند نے صحبت بھی کر لی ہو اس پر فتویٰ ہے۔ یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ دونوں نکاح آگے پیچھے ہوئے ہوں لیکن اگر اتفاقاً بیک وقت ہو گئے تو ہمارے ہاں بھی دونوں باطل ہیں اس مسئلہ کی بہت شقیں ہیں جو کتب فقہ میں مذکور ہیں اگر بالغہ کا نکاح اس کی بغیر اجازت دو ولیوں نے کیا تو جسے بالغہ درست رکھے وہی درست ہے اگر دونوں کو درست رکھے تو جس کی اجازت پہلے دی وہ درست ہے اور اگر ایک ساتھ دونوں کی اجازت دی تو دونوں باطل ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۱ ملتقطاً)

3... اس کی بھی دو صورتیں ہیں: اگر کسی نے ایک چیز آگے پیچھے دو کے ہاتھ فروخت کی تو پہلی بیع درست ہے، دوسری باطل اور اگر ایک ساتھ دو کے ہاتھ بیچی اور دونوں گاہکوں نے بیک وقت قبول کی تو دونوں بیع درست ہیں اور وہ چیز دونوں کی مشترک ہو گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۱)

4... ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی الولیین یزوجان، ۲/۳۵۸، حدیث: ۱۱۱۲۔ معجم کبیر، ۷/۲۰۳، حدیث: ۶۸۴۳

5... بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اُس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۵۵)

6... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 22 صفحات پر مشتمل رسالہ ”عقیقے کے بارے میں سوال جواب“ کے صفحہ 4 پر ہے: اَشِعَّةُ اللَّمعات میں ہے، امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بچے کا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اس کو والدین کے حق میں شفاعت کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔“ (اَشِعَّةُ اللَّمعات ج۳، ص۵۱۲) صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مذکورہ حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”گروی“ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس سے پورا ...

عقیقہ کیا جائے، اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔[1]

تہبند کہاں تک ہو؟

﴿8313﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تہبند کی جگہ نصف پنڈلی تک ہے اور ٹخنوں پر تہبند ڈالنے کا کوئی حق نہیں[2]۔[3]

جنازے میں سو افراد کی شرکت پر مغفرت:

﴿8314﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے جنازے میں سو لوگ آئیں اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔[4]

مومن نہ کہو بلکہ مسلمان کہو:

﴿8315﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غنیمت تقسیم فرمائی تو کچھ لوگوں کو عطا کیا اور کچھ لوگوں کو نہ دیا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے فلاں کو عطا فرمایا اور فلاں کو عطا نہیں فرمایا حالانکہ وہ مومن ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن نہ کہو بلکہ مسلمان کہو۔[5] حضرت سیِّدُنا امام ابنِ شہاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ حدیث بیان کر کے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

...... نفع حاصل نہ ہوگا جب تک عَقیقہ نہ کیا جائے اور بعض (محدثین) نے کہا بچے کی سلامتی اور اس کی نَشْو و نما (پھلنا پھولنا) اور اس میں اچھے اوصاف (یعنی عمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (بہار شریعت، ۳/۳۵۴)

1...ابن ماجه، کتاب الذبائح، باب العقیقة، ۳/۵۵۰، حدیث: ۳۱۶۵

2...یہ حکم مرد کے لیے ہے کہ اسے ٹخنوں کے نیچے پاجامہ یا تہبند رکھنا بَطریقِ تکبُّر حرام ہے اور بے پرواہی سے خلافِ اولیٰ لہٰذا ٹخنوں کے اوپر رکھے، عورتوں کا تہبند یا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے چاہیئے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۱۰۹ ملتقطاً)

3...ابن ماجه، کتاب اللباس، باب موضع الازار این هو؟، ۴/۱۴۸، حدیث: ۳۵۷۲ عن حذیفة

4...معجم کبیر، ۱/۱۹۰، حدیث: ۵۰۳، عن ابن عمر، نحوہ

5...نسائی، کتاب الایمان وشرائعه، باب تاویل قوله عزوجل: قالت الاعراب... الخ، ص ۸۰۰، حدیث: ۵۰۰۳

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّاؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا (پ۲۶، الحجرات: ۱۴) ترجمۂ کنز الایمان: گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے۔

﴿8316﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ پسند ہے کہ اس کے عطا کردہ فرائض پر عمل کیا جائے اسی طرح اسے یہ بھی پسند ہے کہ اس کی دی گئی رخصتوں پر عمل کیا جائے۔[1]

میت کو غسل دینے کی فضیلت:

﴿8317﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس معاملے میں امانت کو ادا کیا[2] تو اس کے گناہ اور خطائیں ایسے ختم ہو جائیں گی جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو، لوگوں میں جو سب سے زیادہ قریبی ولی ہو وہ غسل دے اور اگر ایسا کوئی بھی نہ ہو تو وہ شخص غسل دے جو امانت دار اور پرہیزگار ہو۔[3]

حضرت سیِّدُنا رِیاح بن عَمْرو قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے خوف وخَشِیَّت سے رونے والے، دعا میں گڑگڑانے والے حضرت سیِّدُنا ابو مُہاصِر رِیاح بن عَمْرو قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی ہیں۔

فضول بات پر اپنے نفس کو سزا:

﴿8318﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن ضَیْغَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا

---

1 ...ابن حبان، کتاب الصوم، باب صوم المسافر، ۵/ ۲۳۱، حدیث: ۳۵۶۰

2 ...یعنی میت کے راز کو افشانہ کیا کہ بعض اوقات میت کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے یا اس کی شکل تبدیل ہو جاتی ہے یا اس نوعیت کی کوئی دوسری بُری چیز تو اسے ظاہر نہ کیا جائے اور اگر کسی میت کے چہرے پر نور یا مسکراہٹ ظاہر ہو تو اس کا ذکر کرنا مستحب ہے خصوصاً جبکہ میت صالحین میں سے ہو۔ (المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح، ثواب تغسیل الموتی... الخ، ص ۲۳۶، تحت الحدیث: ۴۷۳)

3 ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۴۳۲، حدیث: ۲۴۹۳۵

رِیاح قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہمارے پاس عصر کے بعد آئے اور میرے والد کے بارے میں پوچھا: ہم نے کہا: وہ سو رہے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا وہ عصر کے بعد سو رہے ہیں؟ اس وقت؟ کیا یہ وقت سونے کا ہے؟ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک شخص کو ان کے پیچھے بھیجا کہ ان سے کہے کہ وہ آپ کے لئے انہیں جگا دیں گے۔ وہ شخص مغرب کے بعد واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا: کیا تم نے انہیں پیغام دے دیا تھا؟ کہا: وہ اپنے آپ میں اتنے مگن تھے کہ میری بات پر توجہ نہ دی، میں نے جب انہیں دیکھا تو وہ قبرستان میں داخل ہو رہے تھے اور اپنے نفس کو ملامت کرتے کہہ رہے تھے: تو نے یہ کیوں کہا کہ یہ نیند کا وقت ہے؟ بندہ جب چاہے سوئے، تجھے فضول سوال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کرتا ہوں اور اسے کبھی نہیں توڑوں گا کہ میں تجھے پورا ایک سال سونے نہیں دوں گا۔ جب میں نے یہ بات سُنی تو انہیں چھوڑ کر واپس آ گیا۔

عابدین سبقت لے گئے:

﴾8319﴿... ایک عابدہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ریاح بن عمرو قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو ایک رات مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑے دیکھا تو میں بھی جا کر ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی حتّٰی کہ میں تھک گئی، پھر میں لیٹ گئی اور وہ کھڑے رہے اور میں ان کی طرف دیکھتی رہی پھر میں نے غمزدہ آواز میں کہا: ہائے افسوس! میں اکیلی رہ گئی اور عابدین مجھ پر سبقت لے گئے۔ اچانک حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھٹا ہوا سانس لیا اور بے ہوش ہو کر منہ کے بل زمین پر تشریف لے آئے اور ان کا منہ ریت سے بھر گیا۔ ان کی یہ حالت ساری رات قائم رہی حتّٰی کہ صبح ہوئی تو انہیں ہوش آیا۔

آؤ گزرے لمحات پر روتے ہیں:

﴾8320﴿... حضرت سیِّدُنا حارث بن سَعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: اے ابو محمد! آؤ ہم گزرے ہوئے لمحات اور موجودہ حال پر روتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ چلتے ہوئے قبرستان گیا۔ جب ان کی نظر قبروں پر پڑی تو چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ خدا کی قسم! میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سر کے پاس بیٹھا روتا رہا پھر جب آپ کو ہوش آیا تو

مجھ سے پوچھا: تم کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کی: آپ کا حال دیکھ کر۔ آپ نے فرمایا: اپنے نفس کے لئے رو۔ پھر آپ ہائے نفس! ہائے نفس! کہنے لگے اور آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ خدا کی قسم! مجھے ان کی حالت پر رحم آنے لگا اور میں ان کے پاس ہی رکا رہا حتّٰی کہ ان کو ہوش آگیا پھر آپ یہ کہتے ہوئے کھڑے ہوگئے: یوں تو یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے، یوں تو یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے۔ یہ کہہ کر ایک طرف کو چل دیئے، میں ان کے پیچھے چل پڑا، انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہ کی حتّٰی کہ اپنے گھر تک پہنچ گئے اور اندر داخل ہوکر دروازہ بند کرلیا۔ میں بھی اپنے گھر لوٹ آیا۔ اس کے کچھ عرصے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوگیا۔

سیِّدَتُنا رابعہ اور رِیاح قیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا:

﴿8321﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح بن عَمْرو قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں بنو سعد میں حضرت سیِّدُنا اَبْرَد بن ضِرار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے رِیاح! کیا تمہارے دن و رات لمبے ہوگئے ہیں؟ میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ انہوں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے شوق میں۔ میں خاموش ہوگیا اور کوئی جواب نہ دیا حتّٰی کہ میں حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بَصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے پاس آیا اور ان سے کہا: کپڑے سے آڑ اور خوب پردہ کرلو کہ آج مجھ سے حضرت سیِّدُنا اَبْرَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بات پوچھی جس کے جواب میں میں کچھ نہ کہہ سکا۔ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے پوچھا: انہوں نے کیا پوچھا تھا؟ میں نے کہا: انہوں نے مجھے سے پوچھا کہ کیا تمہارے رات اور دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کے شوق میں لمبے ہوگئے ہیں؟ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے کہا: آپ نے کیا جواب دیا؟ میں نے کہا: میں نے ہاں بھی نہیں کہا کہ جھوٹ نہ ہوجائے اور نہ بھی نہیں کہا کہ نفس سرکش نہ ہوجائے گا۔ حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے پردے کے پیچھے سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی قمیص پھٹنے کی آواز سنی اور وہ کہہ رہیں تھیں: لیکن میں ہاں کہتی۔

فکرِ آخرت:

﴿8322﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عَون مُعاذ ضَریر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں قبرستان کے قریب تھا کہ میرے پاس سے مغرب کے بعد حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیْسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی گزرے، اس وقت وہاں کوئی موجود

نہ تھا۔ میں نے انہیں دیکھا کہ رونے کے سبب ان کی ہچکی بندھی ہوئی تھی اور وہ کہہ رہے تھے: میری زندگی کے کتنے دن اور رات کم ہوگئے اور میں اس بات سے غافل رہا کہ میرے بارے میں کیا ارادہ کیا گیا ہے، ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے، ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی طرح کہتے رہے حتّٰی کہ میری نظروں سے اَوجھل ہوگئے۔

﴿8323﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میری 40 سے کچھ زائد خطائیں ہیں اور میں نے ہر خطا کے لئے ایک ایک لاکھ مرتبہ اِسْتِغْفار کیا ہے۔

کم کھانا:

﴿8324﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن محمد تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا رِیاح قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: دنیا میں میرے پیٹ کو میری عقل پر حاوی ہونے کا کوئی راستہ نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتے تھے بس اتنا ہی کھاتے تھے جو زندگی کو باقی رکھے۔

﴿8325﴾... حضرت سیِّدُنا عبد المؤمن صائِغ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنے گھر میں حضرت سیِّدُنا ریاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعوت کی اور ہم عَبَّادان (بصرہ کے قریب ایک علاقہ کا نام) میں رہتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سحر کے وقت آئے، میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے کھانا پیش کیا تو آپ نے تھوڑا سا کھایا۔ میں نے عرض کی: اور کھائیں میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک زور دار چیخ ماری جس سے میں خوفزدہ ہوگیا اور فرمایا: میں دنیا میں پیٹ بھر کر کیسے کھا سکتا ہوں جبکہ گناہ گاروں کی خوراک تھوہر کا پیڑ[1] ہوگا۔ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے سے کھانا اٹھا لیا اور عرض کی: آپ کا مقام کچھ اور ہے اور ہمارا کچھ اور۔

دنیا کی محبت کا نقصان:

﴿8326﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جیسے آنکھیں سورج کی شُعاعیں نہیں دیکھ

1... تھوہر ایک خبیث، نہایت کڑوا درخت ہے جو اہلِ جہنّم کی خوراک ہوگا۔ (خزائن العرفان، پ۲۵، سورۃ الدخان، تحت الآیۃ: ۴۳)

سکتیں اسی طرح دنیا سے محبت رکھنے والے دل کبھی نورِ حکمت نہیں دیکھ سکتے۔

﴿8327﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح قیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: بندہ اس وقت تک صِدِّیْقِیْن کا مرتبہ نہیں پاسکتا جب تک وہ اپنی زوجہ کو ایسے نہ چھوڑ دے گویا وہ بیوہ ہو اور کتوں کی جگہ کو اپنا ٹھکانا بنائے۔

﴿8328﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے جسم مبارک سے جب کوئی کیڑا گِر جاتا تو اُسے اُٹھا کر اسی جگہ رکھ دیتے اور فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے جو تمہیں رزق دیا گیا ہے اسے کھاؤ۔[1]

بچوں کی محبت:

﴿8329﴾... ابو معمر عبدُ اللہ بن عَمرو بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے ایک بچے کو بوسہ دیتے اور اپنے ساتھ چمٹاتے دیکھا تو فرمایا: کیا آپ اس بچے سے محبت کرتے ہیں؟ حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ کا دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کی محبت کے لئے بھی فارغ ہوگا۔ حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے، جب ہوش آیا تو اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرتے ہوئے فرمانے لگے: یہ بلند شان والے کی طرف سے مہربانی ہے جو اس نے بندوں کے دلوں میں بچوں کی محبت ڈالی ہے۔

1... بعض علماء فرماتے ہیں کہ ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے زخموں پر جراثیم نہ تھے اور نہ انہوں نے آپ کا گوشت کھایا کوئی اور بیماری تھی کیونکہ پیغمبر کا جسم کیڑا نہیں کھا سکتا۔ جنہوں نے یہ واقعہ درست مانا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم بعد وفات ہے، زندگی میں امتحانًا یہ ہو سکتا ہے جیسے تلوار، جادو اور ڈنک ان پر اثر کر دیتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۳۲۳)

حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے جسم پر ایسے کیڑے پڑنا تفسیروں میں منقول تو ہے مگر یہ واقعہ تمام مفسروں نے نقل نہیں کیا۔ بعض تفسروں میں یہ واقعات لکھ کر اس واقعہ کی صحت کے متعلق یہ بھی لکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بھی واقعہ کے بارے میں شبہ تھا۔ انبیائے کرام کو اللہ تعالیٰ کسی ایسے مرض میں مبتلا نہیں فرماتا جس سے لوگوں کو نفرت ہو اس لئے جب تک کسی صحیح حدیث سے واقعہ ثابت نہ ہو اس کا بیان کرنا ٹھیک نہیں۔ (وقار الفتاوی، ۱/ ۷۱)

﴿8330﴾... حضرت سَیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عُتبہ غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے مجھ سے فرمایا: اے ریاح! جو ہمارے ساتھ نہیں ہے وہ ہمارے خلاف ہے۔

روزانہ ہزار رکعتیں پڑھنے والا نوجوان:

﴿8331﴾... حضرت سَیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں سلیمان نامی ایک شخص تھا جو دن رات میں ایک ہزار رکعتیں پڑھتا کھڑے کھڑے تھک جاتا تو بیٹھ کر پڑھنے لگتا۔ جب عصر کی نماز پڑھ لیتا تو قبلہ رو ہو کر اِحْتِبا[1] کرکے بیٹھ جاتا اور کہتا: مخلوق پر تعجب ہے کہ وہ کیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور سے مانوس ہے، مخلوق پر تعجب ہے کہ ان کے دل کیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کو چھوڑ کر دوسرے کاموں میں لگے ہیں۔

گردن میں لوہے کا طوق:

﴿8332﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن مِسْعَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے لوہے کا ایک طوق بنا رکھا تھا، جب رات کی تاریکی چھا جاتی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طوق اپنی گردن میں ڈال لیتے اور رونا گڑگڑانا شروع کر دیتے حتّٰی کہ صبح ہو جاتی۔

﴿8333﴾... حضرت سَیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ثور بن یزید نے کہا: میں نے آسمانی کتاب میں پڑھا کہ حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے حواریو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ اور لوگوں سے کم کلام کرو۔ حواریوں نے عرض کی: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیسے زیادہ کلام کریں؟ ارشاد فرمایا: تنہائی میں اپنی مناجات اور دعا کے ذریعے۔

﴿8334﴾... حضرت سَیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا حَسّان بن ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم! میں نے کبھی حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو اپنی مجلس میں دنیا کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا البتہ کبھی کبھی یہ فرماتے: کیا تمہیں معلوم ہے کہ کوئی سفر پر جانے والا ہے؟ اگر کوئی جانے والا ہوتا تو آپ اُس کے ہاتھ اپنے بھائی سعید کے نام خط روانہ کرتے۔

[1]... اِحْتِبا کی صورت یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کرکے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے اس قسم کا بیٹھنا تواضع اور انکسار میں شمار ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۳۲)

70 بدری صحابہ سے ملاقات:

﴿8335﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: میں نے 70 بدری صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی، ان کے پیچھے نماز پڑھی اور ان کی پیروی کی۔

نمک سے روٹی:

﴿8336﴾... حضرت سیِّدُنا داوٗد بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مَصِّیصَہ (نامی شہر) میں نمک کے ساتھ روٹی کھاتے دیکھا تو پوچھا: آپ مَصِّیصَہ کی سرسبز زمین میں نمک سے روٹی کھا رہے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں! تاکہ ہم آخرت میں بُھنا ہوا گوشت اور دعوت کھا سکیں۔

سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شہادت:

حضرت سیِّدُنا داوٗد بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک لشکر کے ساتھ حُباب کی جانب پیدل چلے، جب قبرستان کے قریب ایک گھاٹی کے پاس پہنچے تو اچانک ایک شخص گھوڑے پر سوار نظر آیا جو اپنے ساتھ ایک اور گھوڑے کو ہانک رہا تھا اور پکار رہا تھا: اے ثَور، اے ثَور!۔ حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: کیا تو ایک ثَور کی جگہ دوسرے ثَور کو دے سکتا ہے؟ اس شخص نے وہ گھوڑا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دے دیا جس پر آپ سوار ہوئے تو وہ بدکنے لگا پھر جب دشمن سے سامنا ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شہید ہو گئے اور گھوڑا دینے والا شخص کسی کو نظر نہ آیا اور نہ ہی پتا چلا کہ وہ کہاں سے آیا تھا۔

سیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مرویات

حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُنا حَسّان بن ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کے بھائی حضرت سیِّدُنا عُوَین بن عمرو قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے بھی احادیث مروی ہیں، چنانچہ ان کے بھائی سے مروی غریب حدیث[1] میں ہے کہ

[1]... وہ حدیث جس کی سَنَد کے کسی بھی طبقہ میں ایک راوی رہ جائے، اب یہ عام ہے چاہے یہ تفرُّد ایک طبقے میں پایا جائے یا ایک سے زائد یا جمیع طبقاتِ سَنَد میں۔ (نصاب اصول حدیث، ص ۳۵)

﴿8337﴾... حضرت سیِّدُنا بُریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غمگین آواز میں قرآن کی تلاوت کرو کیونکہ یہ اسی طرح نازل ہوا ہے۔(1)

اہل و عیال کے لئے کسب کی فضیلت:

﴿8338﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے کہ گھاٹی سے ایک نوجوان نکلا جب ہم نے اسے دیکھا تو دیکھتے ہی رہ گئے، ہم نے کہا: کاش! یہ شخص اپنی جوانی، چُستی اور طاقت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہماری باتیں سنی تو ارشاد فرمایا: شہید ہونا ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ نہیں بلکہ جو والدین کے لئے کسب کی کوشش کرتا ہو وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے، جو اپنے گھر والوں کے لئے کَسب کی کوشش کرتا ہو وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور جو مال بڑھانے کے لئے کَسب کی کوشش کرتا ہو وہ شیطان کی راہ میں ہے۔(2)

کفار مسلمانوں کا فدیہ بنیں گے:

﴿8339﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر قوم کے لئے ان کے معبودوں کی شبیہ بنائے گا جن کی وہ عبادت کرتے تھے چنانچہ وہ اُن کے پیچھے چلے جائیں گے، مُوَحِّدِین باقی رہ جائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے فرمائے گا: جس طرح باقی لوگ چلے گئے تم کیوں نہ گئے؟ وہ عرض کریں گے: ہمارا ایک ربّ ہے جس کی ہم عبادت کرتے رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پوچھے گا: تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ عرض کریں گے: نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: پھر تم اس کی عبادت کیسے کرتے تھے جبکہ تم نے اسے دیکھا بھی نہیں؟ عرض کریں گے: ہم پر اس نے کتاب نازل کی اور ہماری طرف رسول بھیجے تو ہم اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اگر اپنے ربّ کو دیکھو گے تو پہچان لو گے؟ عرض کریں گے: اگر ہمارا رب چاہے گا تو اپنی مَعْرِفَت عطا

1... ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب فى حسن الصوت بالقران، ۲/ ۱۲۹، حديث: ۱۳۳۷، عن سعد بن ابى وقاص، نحوه
معجم اوسط، ۲/ ۱۲۶، حديث: ۲۹۰۲

2... معجم اوسط، ۳/ ۱۶۹، حديث: ۴۲۱۴

فرمادے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے لئے تجلّی فرمائے گا تو مُوَحِّدِیْن سب کے سب سجدہ میں گر جائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان میں سے ہر ایک کے بدلے میں کفار کو فدیہ بنائے گا اور انہیں جنت میں داخل فرمادے گا۔[1]

حضرت سیِّدُنا حَوشب بن مُسْلِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزار بزرگوں میں سب سے سبقت لے جانے والے، مُقَدَّم رہنے والے، عبادت گزاروں میں عارف اور دنیا سے کنارہ کش رہنے والے حضرت سیِّدُنا ابوبِشْر حَوشَب بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔

سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بازی لے گئے:

﴿8340﴾... جعفر بن سُلیمان کا بیان ہے کہ ایک شام ہم حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے پاس حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی: میں نے خواب دیکھا کہ کوئی پکارنے والا پکار رہا ہے: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں چلو۔ میں نے دیکھا کہ سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جانے کے لئے تیار ہوئے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار قبلہ رو ہوئے اور روتے رہے یہاں تک کہ عصر کی نماز بھی اسی حال میں پڑھی اور بقیَّہ نمازوں میں بھی یہی کیفیت رہی پھر فرمایا: حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بازی لے گئے، حضرت سیِّدُنا حوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بازی لے گئے۔

﴿8341﴾... حضرت سیِّدُنا حَوشَب بن مُسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بے شک یہ حق لوگوں کی جِہد وسعی کا نام ہے جو ان کے اور ان کی شہوتوں کے مابین حائل ہے۔ خدا کی قسم! اس پر صبر وہی کرتا ہے جو اس کی فضیلت کو جانتا ہے اور آخرت کی امید رکھتا ہے۔

مال جمع کرنا کیسا؟

﴿8342﴾... حضرت سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: اے ابو سعید! ایک شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال دیا، وہ اس مال سے حج کرتا ہے، صلہ رحمی

[1]... معجم اوسط، ۲/ ۲۱، حدیث: ۲۳۵۹، عن ابی موسی بتغیر قلیل

کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو کیا وہ آسودہ حالی اختیار کر سکتا ہے؟ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: نہیں، اگر اسے دنیا مل ہی گئی ہے تو بقدرِ ضرورت اپنے پاس رکھے اور باقی تنگی اور محتاجی کے دن (آخرت) کے لئے آگے بھیج دے۔ حُضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اکابر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور ان سے تربیت یافتہ تابعین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام دنیاوی جائداد اور مال واسباب کو رکھنا ناپسند فرماتے تھے تاکہ اس کی طرف مائل نہ ہو جائیں اور ان کی پیٹھوں پر وزن نہ بڑھ جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو جو رزق عطا فرماتا تھا وہ اس میں سے بقدر کفایت لیتے اور باقی تنگی اور محتاجی کے دن کے لئے آگے بھیج دیتے تھے۔ دینی اور دُنیاوی معاملات کے بعد پھر بھی کوئی حاجت ہوتی تو وہ ان کے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان ہی رہتی۔

حُبِّ دنیا کے سبب بُت پرستی:

﴿8343﴾... سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم! بنی اسرائیل نے محبت دنیا کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت چھوڑ کر بت پرستی شروع کی۔

﴿8344﴾... حضرت سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: جب جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے اس وقت بھی ان کے دلوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف ہو گی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلاف کوئی دلیل یا کوئی بات نہ ہو گی۔

﴿8345﴾... حضرت سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے: اے ابنِ آدم! اگر تو قرآن پاک کی تلاوت کرتا اور اس پر ایمان رکھتا ہے تو دنیا میں تیرے غم اور خوف میں اضافہ ہونا چاہئے اور تجھے کثرت سے رونا چاہئے۔

﴿8346﴾... حضرت سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس زمانے میں جو شخص اپنی بیوی کی تابعداری کرے گا وہ منہ کے بل جہنم میں گرے گا۔

﴿8347﴾... حضرت سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: مالداروں سے ملنا جُلنا رزق میں تنگی کا سبب ہے۔

﴿8348﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حَوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا:

اے ابو بِشر! اگر آپ اپنے ربّ سے مجھ سے پہلے ملے تو اگر ہو سکے مجھے اپنے انجام کے بارے میں ضرور بتانا۔ حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا طاعون کے زمانے میں حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے پہلے انتقال ہوا۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں انہیں دیکھا تو کہا: اے ابو بِشر! کیا آپ نے ملنے کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیوں نہیں، میں اب بڑے آرام میں ہوں۔ میں نے پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عفو وکرم کے سبب نجات ملی ہے۔ میں نے پوچھا: حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ عِلِّیِّین میں ہیں، نہ ہم انہیں دیکھ سکتے ہیں نہ وہ ہمیں۔ میں نے کہا: آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ذکر کی مجالس اختیار کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حُسنِ ظن رکھو، تمہاری بھلائی کے لئے یہی دو کافی ہیں۔

سیِّدُنا حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

خرچ کرو اور روک کر نہ رکھو:

﴿8349﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیچھے سے میرے عمامے کا کنارہ پکڑ کر کھینچا اور ارشاد فرمایا: اے عمران! خرچ کرو اور روک کر نہ رکھو ورنہ تجھ پر مَقصد مشکل ہو جائے گا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سخاوت پسند فرماتا ہے اگرچہ چند کھجوریں ہوں اور بہادری کو پسند فرماتا ہے اگرچہ سانپ کو قتل کرنا ہو اور شُبُہات کے جمع ہو جانے کے وقت عقلِ کامل کو پسند فرماتا ہے۔[1]

مشرق و مغرب کی حکومت:

﴿8350﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری اُمّت پر مشرق و مغرب کی سرزمین فتح ہو گی، سنو! اس

1... الزھد الکبیر، باب الورع والتقوی، ص ۳۴۶، حدیث: ۹۵۴
نوادر الاصول، الاصل الثامن عشر والمائۃ، ۱/۴۷۷، حدیث: ۶۸۵، عن الزبیر بن العوام، نحوہ

کے حکمران جہنم میں ہیں سوائے ان کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریں اور امانت کی ادائیگی کریں۔[1]

تین نصیحتیں:

﴿8351﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی: (۱)... سونے سے قبل وتر پڑھنے (۲)... ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنے اور (۳)... جمعہ کے دن غسل کرنے کی۔[2]

حضرت سیِّدُنا سعید بن اِیاس جُرَیْرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے معبود حقیقی پر یقین رکھنے اور عہد پر قائم رہنے والے حضرت سیِّدُنا ابو مسعود سعید بن اِیاس جُرَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ہیں۔

نعمتوں کو شمار کرنا شکر ہے:

﴿8352﴾... حضرت سیِّدُنا سَلَّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جُرَیْری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بصرہ والوں کے مشائخ میں سے تھے۔ حج کر کے ہمارے ہاں آئے تو فرمانے لگے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں سفر میں فلاں فلاں آزمائش میں مبتلا فرمایا۔ پھر فرمایا: مقولہ ہے کہ نعمتوں کو شمار کرنا بھی شکر میں سے ہے۔[3]

بُزرگوں کا انداز:

﴿8353﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ بزرگانِ دین اپنے دن کے پہلے حصے کو اپنی ضروریات پورا کرنے اور گُزر بسر کی دُرستی میں گزارتے اور آخری حصے کو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے اور نماز پڑھنے میں گزارتے۔

1... الزھد لاحمد، اخبار الحسن بن ابی الحسن البصری، ص ۲۸۵، حدیث: ۱۵۷۶

2... نسائی، کتاب الصیام، صوم ثلاثۃ ایام من الشھر، ص ۳۹۴، حدیث: ۲۴۰۲

3... بزرگانِ دین آزمائشوں کو بھی نعمت شمار کرتے تھے کیونکہ ان کی وجہ سے بندہ آخروی نعمتوں کا مستحق ہوتا ہے۔ (علمیہ)

﴿8354﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عوانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی عشر ذوالحجہ میں ہمارے پاس آتے اور فرماتے: یہ مشغولیت کے دن ہیں اور ابن آدم اکتانے کے قریب ہے۔

چار نصیحت آموز باتیں:

﴿8355﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو سَلِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا غُنَیم بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں ابتدائے اسلام میں چار باتوں کی نصیحت کی جاتی تھی: (۱)... فراغت میں مشغولیت کے دنوں کے لئے عمل کرنا (۲)... تندرستی میں بیماری کے دنوں کے لئے عمل کرنا (۳)... جوانی میں بڑھاپے کی حالت کے لئے عمل کرنا اور (۴)... زندگی میں موت کی تیاری کرنا۔

﴿8356﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو "اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔" کہتے سنا تو فرمایا: کاش! تو کوئی گناہ نہ کرے۔

اپنے مخالف کے لئے دعا:

﴿8357﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عامر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جلا وطن کیا گیا تو ان کے ہم نشیں ساتھ چلے جب ظَہر مربد کے مقام تک پہنچے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں دعا کرتا ہوں تم لوگ آمین کہو۔ لوگوں نے عرض کی: ہم بھی بڑی دیر سے آپ سے اسی بات کے طلب گار تھے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے میری چغلی کی، جس نے مجھ پر جھوٹ بولا، جس نے مجھے میرے شہر سے نکالا اور جس نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان جُدائی ڈالی، اے اللہ! اس کے مال واولاد میں اضافہ فرما اور اسے جسمانی صحت اور لمبی عمر عطا فرما۔

مؤمنین کا اخلاق:

﴿8358﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: اے ابو سعید! ایک شخص گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا

ہے پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، آخر کب تک توبہ کرتا رہے گا؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ یہ مومنین کا اخلاق ہے۔

﴿8359﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُریری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْهِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: تم یہ گمان کرتے ہو کہ مجھ سے کسی شے کے بارے میں سوال نہیں کرو گے حالانکہ جب تم "مَا شَآءَ الله یعنی جو اللہ چاہے" کہتے ہو تو گویا تم نے مجھ سے ہر شے کا سوال کر لیا۔

یہ تمہارا جنازہ ہے:

﴿8360﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُریری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی اپنے کسی شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے کسی جنازے میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پوچھ رہا ہے: یہ جنازہ کس کا ہے؟ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: یہ تمہارا جنازہ ہے، یہ تمہارا جنازہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔

نعمت اس کے حق دار کو مل گئی:

﴿8361﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُریری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ ایک سال حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو کسی غزوہ میں جانے سے روک دیا گیا۔ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے ایک شخص کو کچھ درہم دیئے اور حکم فرمایا کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دینا اور ایک تھیلی دی اور فرمایا: کسی ایسے شخص کو تلاش کرنا جو لوگوں سے الگ رہتا ہو اور اس کی حالت خراب ہو تو یہ تھیلی اس کے ہاتھ پر رکھ دینا۔ وہ شخص گیا اور آپ نے جیسا حکم دیا تھا ویسا کیا اور کسی ایسے شخص کو تلاش کرنے لگا جس کے بارے میں حکم ملا تھا، اچانک ایک شخص نظر آیا جو لوگوں سے الگ رہتا تھا اور اس کی حالت بھی خراب تھی تو اس نے تھیلی اس شخص کے ہاتھ پر رکھ دی۔ اس نے تھیلی کی طرف نہ دیکھا بلکہ آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر بولا: اے مولیٰ! تو خود سے ڈرنے والوں کو نہیں بھولتا تو ایسا کر دے کہ ڈرنے والے تجھے بھی نہ بھولیں۔ وہ شخص حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کی طرف لوٹ آیا اور معاملے کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا: نعمت اس کے حق دار کو مل گئی۔

ظالم کو مُہلت نہ ملی:

﴿8362﴾... حضرت سَیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنا کہ ایک بادشاہ نے اپنی سلطنت میں گشت کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے پہننے کے لئے لباس منگوایا، لباس لائے گئے لیکن اسے کوئی پسند نہ آیا۔ بادشاہ نے کہا: میرے لئے فلاں فلاں لباس لاؤ حتّٰی کہ بہت سے کپڑوں کی اقسام گِنوائیں، چنانچہ وہ لباس لائے گئے آخر کار ایک لباس اسے پسند آیا اور اسے پہن لیا۔ پھر بادشاہ نے کہا: میرے لئے فلاں سواری کا جانور لایا جائے۔ جانور لایا گیا لیکن بادشاہ کو پسند نہ آیا۔ پھر بادشاہ نے کہا: فلاں جانور لاؤ۔ وہ لایا گیا لیکن بادشاہ کو پسند نہ آیا۔ آخر کار ایک جانور بادشاہ کو پسند آیا اور اس پر سوار ہو گیا۔ جب بادشاہ سوار ہو گیا، ابلیس نے اس کے نتھنے میں پھونک ماری تو بادشاہ غرور و تکبر میں مبتلا ہو گیا۔ بادشاہ اور اس کے ساتھ بہت سے گُھڑ سوار چلنے لگے، بادشاہ گردن اٹھائے ہوئے تھا اور غرور و تکبر کی وجہ سے لوگوں کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ راستے میں ایک ضعیف و ناتواں شخص بوسیدہ کپڑوں میں نظر آیا، اس نے سلام کیا لیکن بادشاہ نے نہ تو جواب دیا نہ ہی اس کی طرف دیکھا۔ اس شخص نے کہا: مجھے تجھ سے ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے اس کی بات سُنی اَن سُنی کر دی۔ اس شخص نے آگے بڑھ کر جانور کی لگام پکڑ لی۔ بادشاہ نے کہا: لگام چھوڑ! تو نے ایسی حرکت کی ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے ایسی جُراءَت نہیں کی۔ اس شخص نے کہا: مجھے تجھ سے بہت ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے کہا: میں جب اُتروں تو مجھ سے آکر مل لینا۔ اس شخص نے کہا: نہیں ابھی کام ہے اور مضبوطی سے جانور کی لگام پکڑ لی۔ بادشاہ نے جب دیکھا کہ اس نے لگام مضبوطی سے پکڑی ہے تو بولا: بتا کیا کام ہے؟ اس شخص نے کہا: یہ ایک راز ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اسے صرف تم ہی جانو۔ چنانچہ بادشاہ نے اپنا سر اس کے قریب کیا تو وہ شخص بولا: میں ملک الموت ہوں۔ یہ سنتا تھا کہ بادشاہ خاموش ہو گیا، اس کا رنگ بدل گیا پھر لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہنے لگا: ابھی مجھے چھوڑ دو، میں جس کام کے لئے نکلا ہوں اسے پورا کر لوں اور اپنے دورے سے واپس لوٹ آؤں پھر آپ اپنا کام پورا کر لینا۔ حضرت سَیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: خدا کی قسم! اب تو اپنی زمین کبھی نہ دیکھ سکے گا اور نہ ہی اپنے دورے سے کبھی واپس لوٹ سکے گا۔ بادشاہ نے کہا: اچھا مجھے میرے

گھر ہی جانے دو تاکہ میں ان کی اگر کوئی حاجت ہو تو اسے پورا کر سکوں۔ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: خدا کی قسم! اب تو کبھی اپنے گھر والوں کو نہیں دیکھ سکے گا اور نہ ہی کبھی ان کی حاجت پوری کر سکے گا۔ پھر حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے بادشاہ کی روح اسی جگہ قبض کر لی اور وہ لکڑی کی طرح زمین پر جا گرا۔

سجدے کی حالت میں انتقال:

حضرت سیِّدُنا جُرَیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں اسی طرح مجھے یہ بات بھی پہنچی کہ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام ایک نیک شخص سے اسی حال میں ملے اور اسے سلام کیا۔ نیک شخص نے سلام کا جواب دیا۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے تم سے ضروری کام ہے۔ نیک شخص نے کہا: بتاؤ! کیا کام ہے؟ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ میرے اور تمہارے درمیان ایک راز ہے۔ نیک شخص نے اپنا سر قریب کیا تاکہ وہ راز بتا سکے۔ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں موت کا فرشتہ ہوں۔ نیک شخص نے کہا: خوش آمدید اس کے لئے جس کی جُدائی بہت طویل ہو گئی تھی، خدا کی قسم! زمین پر مجھ سے دور رہنے والا کوئی شخص ایسا نہیں جس کی ملاقات میرے نزدیک آپ کی ملاقات سے زیادہ محبوب ہو۔ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اپنی حاجت پوری کر لے جس کے لئے تو نکلا تھا۔ نیک شخص نے کہا: اب مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی شے مجھے محبوب نہیں۔ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: وہ عمل اختیار کر لو جس میں مَیں تمہاری روح قبض کروں۔ نیک شخص نے کہا: کیا آپ کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے؟ حضرت سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ نیک شخص نے کہا: جی بہتر، پھر وہ شخص کھڑا ہوا، وضو کیا پھر رکوع اور سجدہ کیا۔ جب ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے دیکھا کہ وہ سجدہ میں ہے تو اسی حالت میں اس کی روح قبض فرما لی۔

﴿8363﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی بیٹھک کے دروازے پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کا ایک شخص بھی بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص وہاں سے گزرا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں گستاخی کی تو پاس موجود اسرائیلی غصے میں آ گیا۔ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: غصہ نہ کرو، میں اس کی وجہ جانتا ہوں، ضرور مجھ سے کوئی لغزش ہوئی

ہے جو میرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مابین ہے، اسی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے مجھ پر مُسَلَّط فرمایا۔ تم مجھے کچھ دیر تنہا چھوڑ دو کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس لغزش کی معافی مانگوں حتّٰی کہ وہ شخص خود واپس لوٹ آئے اور میرے قدموں کو بوسہ دے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام اندر چلے گئے، وضو فرمایا، دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس لغزش کی معافی مانگی جو ان سے ہوئی پھر واپس مجلس میں لوٹ آئے۔ وہ شخص نادم ہو کر حاضر ہوا اور قدموں میں گر کر پاؤں کو بوسہ دیتے ہوئے عرض گزار ہوا: یا نَبِیَّ اللہ! مجھے معاف فرمادیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: چلے جاؤ، میں جانتا ہوں کہ تم کہاں سے بھیجے گئے ہو۔

سحر کے وقت عرش کا جھومنا:

﴿8364﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی کہ حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: کون سی رات افضل ہے؟ حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ سحر کے وقت عرش جھومتا ہے۔

سیِّدُنا سعید جُرَیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کثیر تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرت سیِّدُنا ابو طفیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کا شرف پایا۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مبارک حلیہ:

﴿8365﴾... حضرت سیِّدُنا سعید جُرَیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو طُفیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور ہم طواف کعبہ کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس وقت میرے سوا زمین پر ایسا کوئی شخص موجود نہیں جو یہ کہے کہ اس نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مبارک حلیہ بیان کر سکتے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جی ہاں! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میانہ قد، گورے رنگ اور نمکین حسن والے تھے[1]۔[2]

---

[1]... مسلم، کتاب الفضائل، باب کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابیض ملیح الوجہ، ص۱۲۷۵، حدیث: ۲۳۴۰

[2]... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 51 پر اس کی شرح میں ...☜

مہمان نوازی تین دن ہے:

﴿8366﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے اور اس سے زائد صدقہ ہے۔[1]

لقطہ کا حکم:

﴿8367﴾... حضرت سیِّدُنا جارُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یا کسی شخص نے (راوی کو شک ہے) عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں لقطہ[2] ملا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ” اس کے مالک کو تلاش کرو، نہ اسے چھپاؤ اور نہ غائب کرو، اگر مالک مل جائے تو چیز اس کے حوالے کر دو ورنہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے[3]۔[4]

دعا کس طرح مانگی جائے؟

﴿8368﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ

...... فرماتے ہیں: حسن دو قسم کا ہوتا ہے: ملیح اور صبیح۔ ملیح جس کا ترجمہ ہے نمکین حسن اگرچہ صباحت بھی حسن ہے مگر ملاحت حسن کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اس میں فرق بیان سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی چھانٹ عاشق کی نگاہ کرتی ہے اس کے بیان سے زبان قاصر ہے۔ (اشعۃ) اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا۔ شعر

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو　　　نمکین حسن والا ہمارا نبی

یوں سمجھو کہ سفید رنگ صبیح ہے اور سفیدی میں سرخی کی جھلک ہو اور اس میں کشش ہو کہ دل ادھر کھچے اور دیدہ اس کے دیدار سے سیر نہ ہو وہ ملیح ہے یعنی نمکین حسن ہے حضور ایسے ہی حسین تھے۔

1 ...بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف... الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۵، عن شریح الکعبی
مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۱۷، حدیث: ۱۱۰۴۵

2 ...لُقطہ اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۷۳)

3 ...یعنی اگر تلاش کرنے پر بھی مالک نہ ملے تو سمجھ لے کہ یہ روزی مجھے رب نے دی ہے۔ غریب ہو تو استعمال کرے امیر ہو تو خیرات کر دے۔ (مراۃ المناجیح، ۴/۳۶۶)

4 ...دارمی، کتاب البیوع، باب فی الضالۃ، ۲/۳۴۵، حدیث: ۲۶۰۲

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو یوں دعا مانگ رہا تھا: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصَّبْرَ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔“ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: ”تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مصیبت مانگ رہا ہے، اس سے عافیت کا سوال کر۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک اور شخص کے پاس تشریف لائے جو یوں دعا مانگ رہا تھا: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ نِعْمَتِکَ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے کامل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔“ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! کیا تو جانتا ہے کامل نعمت کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اس دعا سے بھلائی کا ارادہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کامل نعمت جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک اور شخص کے پاس تشریف لائے جو یہ کہہ رہا تھا: ”یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی اے عظمت اور بزرگی والے۔“ آپ نے ارشاد فرمایا: تیری دعا قبول ہو گی اب مانگ۔[1]

﴿8369﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت عدن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اس کی ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی بنائی، اس کا گارا مُشک، اس کی مٹی زَعفران اور اس کی کنکریاں موتی کی بنائیں پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت سے فرمایا: مجھ سے کلام کر۔ جنت بولی: مراد کو پہنچے ایمان والے۔ تو فرشتوں نے کہا: اے بادشاہوں کی جگہ تیرے لئے خوش خبری ہے۔[2]

جنت کے دریا:

﴿8370﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن حَیدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں پانی، شرابِ طَہور، شہد اور دودھ کے دریا ہیں پھر ان سے آگے نہریں نکلتی ہیں۔[3]

﴿8371﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن حیدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنّتی دروازوں میں سے ہر دروازے کے دونوں کواڑوں کے مابین 70 سال کی مَسافت ہے۔[4]

1... ترمذی، کتاب الدعوات، باب:۹۳، ۵/۳۱۲، حدیث: ۳۵۳۸

2... معجم اوسط، ۳/۷، حدیث: ۳۷۰۱

3... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة انھار الجنة، ۴/۲۵۷، حدیث: ۲۵۸۰

4... ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ، باب وصف الجنة و اھلھا، ۹/۲۴۱، حدیث: ۷۳۴۵

جنتی نہریں:

﴿8372﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "شاید تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جنت کی نہریں زمین کی کھائیوں میں چلتی ہیں، خدا کی قسم! ایسا نہیں ہے بلکہ وہ سطح زمین پر چلتی ہیں، ان کے کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں اور ان کی مٹی اَذْفَر کستوری ہے۔" میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَذْفَر کیا چیز ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ خوشبو جس میں مِلاوٹ نہ ہو۔[1]

﴿8373﴾... حضرت سیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ ذِیشان، مالکِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے دکھائی دیتا ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان لوگوں کے لئے تیار فرمائے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں محبت رکھتے، ملاقات کرتے اور ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔"[2]

بیٹھنے کے لئے چادر عطا فرمادی:

﴿8374﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جریر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے گھر میں تشریف فرما تھے جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا چنانچہ حضرت جریر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دروازے پر کھڑے ہوگئے۔ حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (انہیں دیکھ کر) دائیں بائیں دیکھا لیکن کوئی جگہ نظر نہ آئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک چادر لپیٹ کر ان کی طرف پھینکی اور فرمایا: اے جریر! اس پر بیٹھ جاؤ۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چادر لی، اسے اپنے ساتھ چمٹایا اور بوسہ دیا پھر حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو واپس لوٹا دی اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی عزت بڑھائے جیسے آپ

1... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، ۶/۳۳۴، حدیث: ۶۸

2... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ غرف الجنۃ... الخ، ۴/۲۳۶، حدیث: ۲۵۳۵۔ معجم اوسط، ۲/۱۶۶، حدیث: ۲۹۰۳

نے مجھے عزت بخشی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب کسی قوم کا معزز شخص تمہارے پاس آئے تو اس کی عزت کرو۔“[1]

حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے لے لی:

﴿8375﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ مِعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگہبانی کی جاتی رہی حتّٰی کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ (پ۶، المائدۃ: ۶۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خیمے سے باہر تشریف لائے اور (نگہبانی پر مقرر اصحاب سے) فرمایا: تم واپس چلے جاؤ، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں سے میری حفاظت فرمائے گا۔[2]

﴿8376﴾... حضرت سیِّدُنا بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو اتنا ہی دنیاوی مال کافی ہے جتنا مسافر کا زادِ راہ ہوتا ہے۔[3]

فضل بن عیسیٰ رَقَاشی

ان میں سے نصیحت کرنے والے واعظ، بدنامی کی عار سے دور، عطا کرنے کو پیشِ نظر رکھنے والے اور محنت سے نہ رُکنے والے فضل بن عیسیٰ رَقاشی بھی ہیں۔

نصیحت سے بھرپور مکتوب:

﴿8377﴾... حضرت سیِّدُنا محبوب بن عبد اللہ نُمَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ

1... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ، ۴/ ۲۰۸، حدیث: ۳۷۱۲، عن ابن عمر۔ معجم اوسط، ۴/ ۷۵، حدیث: ۵۲۶۱

2... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المائدۃ، ۵/ ۳۵، حدیث: ۳۰۵۷

3... الزھد لابن ابی عاصم، ماذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لیکن بلاغ... الخ، ص۶۵، حدیث: ۱۷۰

سنن کبریٰ للنسائی، کتاب الزینۃ، اتخاذ الخادم والمرکب، ۵/ ۵۰۷، حدیث: ۹۸۱۲

بن ابو مُغیرہ قُرشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ فضل رقاشی نے مجھے خط لکھا: اما بعد! بے شک یہ گھر جس میں ہم رہتے ہیں مَصائب سے گھرا ہوا ہے اور فنا ہونا اس کا مُقدَّر ہے، اس کی ہر چیز فنا ہونے والی اور زوال پذیر ہے، اہل دنیا خوشحالی اور مُسرت میں ہوتے ہیں کہ یہ دنیا انہیں مَشَقَّت اور سخت حالات میں پھنسا دیتی ہے، اس کے حالات و طبقات بدلتے رہتے ہیں، اس کے مصائب میں لوگوں کو مبتلا کیا جاتا ہے اور اس کی خوشحالی سے لوگوں کو آزمایا جاتا ہے، اس کی عیش قابل مَذمَّت ہے، اس کی خوشی کو دوام نہیں اور اس کے عیش کو دَوام مل بھی کیسے سکتا ہے جبکہ آفات اسے بدل ڈالتی ہوں، تکلیفیں بار بار آتی ہوں، مصیبتیں تکلیف دیتی ہوں اور جس کے رہنے والوں کو موت لُقمہ بناتی ہو۔ اس کے باسی اس کے تیروں کے نشانوں پر ہیں جہاں اَموات ان کی منتظر ہیں، یہ انہیں تیر کا نشانہ بنا کر موت کے منہ میں چھوڑ دیتی ہے۔ ان مَراحل سے ضرور گزرنا ہوگا اور اس کی ہولناکیوں کا مشاہدہ کرنا ہوگا، یہ معاملہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے ہی سے مُقدَّر کر دیا اور اسے پورا کرنے کا فیصلہ فرما دیا، اس سے نہ بچ سکتے ہیں اور نہ ہی بھاگ سکتے ہیں۔ خبردار! کتنا برا ہے یہ گھر جس کا سایہ ختم ہونے والا اور جس کے اہل فنا ہونے والے ہیں، وہ تو اس میں صرف مُسافر کی طرح پڑاؤ ڈالے ہیں جو کوچ کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اچانک گردشِ ایام نے پلٹا کھایا اور ان کے لئے کوچ کا اعلان ہو گیا۔ اب وہ ایسی اُجاڑ جگہ پر ہیں جس کی عمارتیں گر گئیں اور نشانات مِٹ چکے ہیں، ان کے گھر وحشت ناک قبروں میں تبدیل ہو گئے، ویرانہ ان کا مَسکن بن گیا جس کی عمارت مٹی کی ہے، ان کے ٹھکانے قریب ہیں مگر یہ ایک دوسرے سے وحشت زدہ، اجنبی اور پَراگندہ حال ہیں، آبادی سے مانوس نہیں ہوتے، بھائیوں سے ملتے نہیں، پڑوسیوں سے ملاقات نہیں کرتے باوجود یہ کہ ان کے گھر قریب ہیں پھر بھی ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ میں نے ایک جگہ رہنے والے ایسے پڑوسی کبھی نہیں دیکھے جو قریب قریب رہنے کے باوجود ایک دوسرے سے ملتے نہ ہوں۔ اور ان سے یہ کیسے ہو! جبکہ بوسیدگی نے ان کے موٹے جسموں کو پیس ڈالا اور مٹی، پتھر انہیں کھا گئے، زندگی کے بعد ان کے ٹکڑے ہو گئے، ان کے اَحباب ان کے سبب تکلیف میں مبتلا ہوئے، وہ ایسے گئے کہ اب کبھی لوٹنا نہیں، ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہونا ہے جیسا ان کے ساتھ ہوا، ہماری بھی ایسی ہی خوابگاہ ہوگی اور ہمیں بھی ایسی جگہ میں رکھ دیا جائے گا جہاں ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ مواخذہ کیا جائے گا اس وقت ڈرنا کوئی فائدہ نہ دے گا۔ وَالسَّلَام

سیِّدُنا محبوب نُمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہتے ہیں کہ میں نے سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ نے انہیں کیا جواب دیا؟ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: میں اس کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔

قبروں سے کلام:

﴿8378﴾... حضرت سیِّدُنا عُتبہ بن ہارون رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں فضل رَقاشی کے ساتھ تھا کہ ہم ایک قبرستان کے قریب سے گزرے تو انہوں نے کہا: اے وَحشت زدہ گھرو! تمہاری ویرانی ہی تمہاری فنا کو بیان کررہی ہے اور مٹی سے تمہاری عمارت بنائی گئی ہے۔ اے قبر والو! تمہارا اٹھنا قریب ہے مگر تمہارے رہائشی اجنبیوں کی طرح ہیں اور مصروف ہیں بھائیوں کی طرح ملتے ہیں نہ پڑوسیوں کی طرح ملاقات کرتے ہیں۔

مردہ دل اور غافل آنکھ:

﴿8379﴾... فضل رقاشی کہتے ہیں: لذّت حاصل کرنے والوں کو جو لذّت اور بے قَراری قرآن کی خوبصورت آواز سے ملتی ہے وہ کسی اور شے سے نہیں ملتی۔ وہ دل جو تلاوت قرآن کی خوبصورت آواز سے بے قرار نہ ہو وہ مردہ ہے اور جو آنکھ خوبصورت آواز سُن کر آنسو نہ بہائے وہ غافل ہے۔

﴿8380﴾... فضل رقاشی کہتے ہیں: جب آدمی کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ رُک جاؤ۔ فرشتہ جواب دیتا ہے: ابھی نہیں، ہوسکتا ہے کہ یہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کہہ لے تو میں اسے لکھ لوں۔

﴿8381﴾... فضل رقاشی کہتے ہیں: جب غم چھپایا جائے تو ہلکا ہو جاتا ہے اور جب ہلکا ہو جائے تو ختم ہو جاتا ہے۔

فضل بن عیسیٰ رقاشی کی مرویات

فضل رَقاشی سے کثیر احادیث مروی ہیں اور ان کی اکثر روایات حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہیں جن میں یہ متفرد ہیں۔ ان ہی روایات میں سے چند یہ ہیں:

باربار دعا مانگنے کا فائدہ:

﴿8382﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بندہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی حالت میں دعا کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔ بندہ پھر دعا کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔ (بندہ پھر دعا کرتا ہے) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرا بندہ میرے سوا کسی اور سے مانگنا نہیں چاہتا اور میں اس بات سے حیا فرماتا ہوں کہ میرا بندہ مجھ سے مانگے اور میں اس کی طرف توجہ نہ کروں، تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اس کی دعا کو قبول کر لیا ہے۔[1]

کاش! کوئی دعا قبول نہ کی جاتی:

﴿8383﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو بلائے گا اور فرمائے گا: میں نے کہا تھا:

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰) ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

تو کیا تو نے مجھ سے دعا کی؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: کیا تجھے وہ دن یاد ہے کہ تجھ پر فلاں ناپسندیدہ معاملہ آپڑا اور تو نے مجھ سے دعا کی تو میں نے دنیا میں ہی قبول کر لی؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تو نے مجھ سے فلاں فلاں دعا کی لیکن میں نے انہیں قبول نہ کیا اور ان دعاؤں کو تیرے لئے جنت میں ذخیرہ کر دیا۔ اس وقت بندہ تمنا کرے گا: کاش! دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ کی جاتی۔[2]

جنتیوں کو دیدارِ الٰہی:

﴿8384﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے کہ ان کے سامنے ایک نور چمکے گا جو جنت کے نور پر غالب آ جائے گا، وہ اپنے سروں کو اٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر خاص توجہ کرتے ہوئے فرمائے گا: اے جنت والو! تم پر سلامتی ہو۔ یہی بات قرآن پاک میں ہے:

سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ (پ۲۳، یٰس: ۵۸) ترجمۂ کنزالایمان: ان پر سلام ہو گا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: مجھ سے مانگو۔ جنتی عرض کریں گے: اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتے

1... کتاب الدعاء، باب ما جاء فی فضل لزوم الدعاء، ص۲۸، حدیث: ۲۱

2... مستدرک، کتاب الدعاء... الخ، یدعو اللہ بالمؤمن یوم القیامۃ، ۲/ ۱۶۴، حدیث: ۱۸۶۲، نحوہ

ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: یہ میری رضا ہی ہے کہ تمہیں اپنے گھر میں داخل کیا اور تمہیں عزت دی، اب وقت ہے مجھ سے کچھ مانگ لو۔ جنتی عرض کریں گے: ہم تجھ سے تیرے دیدار کا سوال کرتے ہیں۔ تو ان کے لئے سرخ یاقوت کے عمدہ اونٹ لائے جائیں گے جن کی لگامیں سبز زبرجد کی ہوں گی اور ان پر جنتیوں کو سوار کیا جائے گا۔ ان اونٹوں کا قدم وہاں پڑے گا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہوگی حتّٰی کہ جنتیوں کو لے کر جنت عدن میں پہنچ جائیں گے جو جنت کا درمیان ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت کے درختوں پر موجود پرندوں کو حکم فرمائے گا کہ بڑی آنکھوں والی حوروں کے ساتھ گائیں، حوریں ایسی آواز میں گائیں گی جس کی مثل مخلوق نے پہلے کبھی نہ سنی ہوگی۔ وہ گائیں گی: ہم چین والیاں ہیں ہمیں تکلیف نہ آئے گی، ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہمیں موت نہ آئے گی، ہم عزت والوں کے لئے عزت والی بیویاں ہیں، ہم ان سے خوش اور وہ ہم سے خوش۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ خالص مشک کے ٹیلے کو حکم دے گا وہ ان پر خوشبو بکھیرے گا اور فرشتے کہیں گے:

سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ (پ۱۳، الرعد: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلا تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

پھر ان پر مُثِیرہ نامی خوشبو دار ہوا چلے گی۔ پھر فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! یہ لوگ حاضر ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اطاعت گزاروں اور سچ بولنے والوں کو خوش آمدید! آجاؤ، سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلا تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔ پھر ان کے لئے حجاب ہٹا دیا جائے گا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو دیکھیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی طرف نظر فرمائے گا، پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے نفع اٹھائیں گے حتّٰی کہ ایک دوسرے کو بھی نہ دیکھ سکیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تحفے لئے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ چنانچہ وہ تحائف کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹیں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ﴿۳۲﴾ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔

کا یہی مفہوم ہے۔[1]

1... ابن ماجه، کتاب السنة، باب فیما انکرت الجهمیة، ۱/۱۱۹، حدیث: ۱۸۴۔ تفسیر طبری، پ۲۶، ق، ۱۱/۴۳۰، حدیث: ۳۱۹۳۸

البعث والنشور للبیهقی، باب قول الله: وللذین احسنوا الحسنی وزیادة، ص ۲۶۲، حدیث: ۴۴۸

ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی کلام الحور العین، ۴/۲۵۴، حدیث: ۲۵۷۳

حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو شوارِب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی حدیث میں ہے: جنتی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف دیکھتے رہیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی طرف نظرِ رحمت فرماتا رہے گا اور جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف دیکھتے رہیں گے اس وقت تک جنتی نعمتوں کی طرف توجہ نہ کریں گے حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے حجاب فرمالے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نور اور برکت ان پر اور ان کے گھروں میں باقی رہے گی۔[1]

اے فلاں! کیا تم نے پیا؟

﴿8385﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ساقیِ کوثر، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ حوض اور مقام کے درمیان میرے امتی آپس میں مزاحمت کر رہے ہیں۔ ایک شخص دوسرے سے ملتا ہے اور پوچھتا ہے: اے فلاں! کیا تم نے حوض سے پیا؟ وہ کہتا ہے: ہاں۔ ایک اور شخص دوسرے سے ملتا ہے اور پوچھتا ہے: اے فلاں! کیا تم نے پیا؟ وہ جواب دیتا ہے: خدا کی قسم! نہیں پیا، میرا چہرا پھیر دیا گیا اور میں پینے پر قادر نہ ہو سکا۔[2]

یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ کہنے کی برکت:

﴿8386﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا ربّ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن مجھے مخاطب کرے گا: اے جبرائیل! کیا بات ہے کہ میں فلاں بن فلاں کو جہنمیوں کی صفوں میں دیکھ رہا ہوں؟ میں عرض کروں گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اس کے پاس کوئی نیکی نہ پائی گئی جس کی بھلائی اسے پہنچتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اے جبرائیل! میں نے اسے دنیا میں یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ کہتے سنا تھا، تو اس کے پاس جا اور پوچھ اس کا یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ کہنے سے کیا ارادہ تھا؟ میں اس کے پاس جاؤں گا اور اس بارے میں پوچھوں گا۔ وہ شخص کہے گا: کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا بھی کوئی حَنَّان یا مَنَّان ہے؟ تو میں اسے ہاتھ سے پکڑوں گا اور جہنمیوں کی صفوں سے نکال کر جنتیوں کی صفوں میں داخل کر دوں گا۔[3]

1... معجم ابن المقرئ، ص۵۸، حدیث: ۲۵۸

2... کنز العمال، کتاب القیامۃ، الباب الاول، الحوض، ۱۴/۱۸۵، حدیث: ۳۹۱۷۷

3... نوادر الاصول، الاصل الخامس والسبعون، ۱/۳۳۰، حدیث: ۴۶۲

﴾8387﴿... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک عار اور ذلت ابنِ آدم کو ضرور پہنچے گی جب وہ قیامت کے دن اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سامنے کھڑا ہو گا تو تمنا کرے گا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سامنے سے ہٹ جائے حالانکہ وہ جانتا ہو گا کہ وہ جہنم کی طرف پلٹے گا۔[1]

رحمٰن کا کلام:

﴾8388﴿... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے کوہِ طور پر کلام کیا تو اس کلام کے علاوہ کیا جس دن انہیں پکارا تھا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! یہ تیرا کلام ہے جو تو مجھ سے کر رہا ہے؟ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں تجھ سے دس ہزار زبانوں کی قوت سے کلام کر رہا ہوں اور تمام زبانوں کی قُوَّت میرے پاس ہے۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کوہِ طور سے بنی اسرائیل کی طرف لوٹے تو وہ لوگ بولے: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نبی! ہمیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے کلام کی کیفیت بیان کریں؟ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، کیا تم گرج کی آوازیں نہیں سنتے جو تمہیں واضح سنائی دیتی ہیں۔ بس اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا کلام اس کے قریب ہے لیکن بالکل اس کی مثل نہیں ہے۔[2]

حضرت سیِّدُنا کَهْمَس دعاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے پرہیز گار اور رونے والے حضرت سیِّدُنا ابوعبدُ اللہ کہمس بن حسن دعاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔

ایک خطا پر 40 سال سے گریہ:

﴾8389﴿... حضرت سیِّدُنا عُمَارہ بن زاذان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ

1... الزہد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص ۴۶۵، حدیث: ۱۳۲۰ـ مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/ ۱۸۷، حدیث: ۱۷۷۰

2... جزء من حدیث ابن شاھین، فضیلۃ للعباس بن عبد المطلب، ص ۳۶، حدیث: ۲۶

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو سَلَمہ! میں نے ایک گناہ کیا تھا اور اب اس پر 40 سال سے رو رہا ہوں۔ میں نے پوچھا: اے ابو عبدُ اللہ! وہ کونسا گناہ ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا ایک بھائی مجھ سے ملنے آیا تو میں نے اس کے لئے ایک دانق (درہم کے چھٹے حصے) کی مچھلی خریدی، جب اس نے کھانا کھالیا تو میں اپنے پڑوسی کی دیوار کی طرف گیا اور اس سے مٹی کا ڈھیلا لے کر مہمان کے ہاتھ دھلائے، اسی بات پر میں 40 سال سے رو رہا ہوں۔

﴿8390﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کَہمَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے راستے میں ایک دینار گر گیا۔ آپ اسے تلاش کرتے ہوئے واپس آئے تو وہ مل گیا، جب اسے اٹھایا تو فرمایا: بخدا! پتا نہیں یہ میرا ہی دینار ہے یا کسی اور کا (یہ کہہ کر اسے چھوڑ دیا)۔

دن اور رات میں ایک ہزار رکعتیں:

﴿8391﴾... حضرت سیِّدُنا کَہمَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن اور رات میں ایک ہزار رکعتیں پڑھتے، جب تھک جاتے تو اپنے نفس سے کہتے: اے تمام برائیوں کی پناہ گاہ! اٹھ خدا کی قسم! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں تجھ سے کبھی ایک پل کے لئے بھی راضی نہ ہوں گا۔

ماں کا خیال:

﴿8392﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کَہمَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر میں بچھو دیکھا تو اسے مارنے یا پکڑنے کا ارادہ کیا لیکن بچھو اپنے بل میں داخل ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے پکڑنے کے لئے اس کے بل میں ہاتھ ڈال دیا تو بچھو نے آپ کے ہاتھ پر کاٹنا شروع کر دیا۔ آپ سے کہا گیا: ایسا کرنے سے آپ کا کیا مقصد تھا؟ کیوں آپ نے بچھو کو پکڑنے کے لئے اس کے بل میں ہاتھ ڈالا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھے اس بات کا خوف تھا کہ وہ بل سے نکل کر میری ماں کو نہ ڈس لے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِنِّیْ اَحْمَدُ وَاَحْمَدُ کے الفاظ سے قسم کھایا کرتے تھے۔

﴿8393﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں حضرت سیِّدُنا کَہمَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے ایک گھڑ سوار گزرا، اس وقت آپ پانی کا مشکیزہ پکڑے ہوئے تھے۔ اس

گھوڑ سوار نے کہا: مجھے پانی پلائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے ربّ کی قسم! اگر تم ان (فتنہ پرور) لوگوں میں سے ہوتے تو تمہیں کبھی پانی نہ پلاتا۔

ماں سے حُسنِ سلوک کرنے والے:

﴿8394﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبیلہ بنو حنیفہ کے صالح مرد تھے، چونے کا کام کرتے اور اذان بھی دیتے تھے۔ آپ اپنی والدہ کی وفات تک ان کی خدمت میں مشغول رہے، پھر آپ مکہ چلے گئے اور وفات تک وہیں رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بازار جاتے اور اپنی والدہ کے لئے ایک دانق کی عمدہ کھجوریں خریدتے۔ کھجوروں والا نصف درہم وزن رکھ کر تولتا تھا۔ اس کے پڑوسی نے کھجور والے سے کہا: کیا تمہیں خدا کا خوف نہیں ہے کہ تم نصف درہم رکھ کر تولتے ہو۔ تو حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے ایک دانق کے بدلے اتنا زیادہ دینے والا نہیں دیکھا۔

﴿8395﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونے کا کام کرتے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو روزانہ دو دانق ملتے تھے، جب شام ہوتی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان پیسوں سے پھل خرید کر اپنی والدہ ماجدہ کے پاس لے آتے۔

درہموں کی تھیلی:

﴿8396﴾... بنو نُمَیر کے ایک شیخ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی والدہ کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوس میں شادی پر کچھ مخنث آئے اور بلند آواز سے گانا گانے لگے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہی فرماتے رہے: خدا کی قسم! تم لوگ اچھا نہیں کر رہے۔

سلیمان بن علی ہاشمی نے ان کی طرف درہم کی ایک تھیلی بھیجی کہ آپ خود گھر میں جھاڑو لگاتے اور والدہ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ درہم کی تھیلی لانے والے نے کہا: آپ اپنی والدہ کے لئے اس سے کوئی خادم خرید لیں کیونکہ آپ والدہ کی خدمت کے سبب مشغول رہتے ہیں۔ آپ نے انکار کر دیا جس پر وہ تھیلی آپ کے گھر میں ہی ڈال کر چلا گیا۔ آپ نے وہ تھیلی اٹھائی اور اس کے پیچھے گئے حتّٰی کہ تھیلی اسے دے آئے۔

ماں کے کہنے پر مجلس ترک کر دی:

﴿8397﴾... ایک قریشی شخص کا بیان ہے کہ عَمْرو بن عبید حضرت سیِّدُنا کَہمس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آتا، سلام کرتا پھر وہ اور اس کے ساتھی آپ کے پاس بیٹھ جاتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ نے آپ سے فرمایا: عمرو اور اس کے ساتھیوں کو میں دیکھ رہی ہوں یہ بُرے لوگ ہیں اور مجھے پسند نہیں لہٰذا تم اس کے ساتھ نہ بیٹھا کرو۔ پھر جب دوبارہ عَمْرو اور اس کے ساتھی آئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میری والدہ تجھے اور تیرے ساتھیوں کو ناپسند کرتی ہے لہٰذا میرے پاس نہ آیا کرو۔

دنیا سے بے رغبتی:

﴿8398﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا کَہمس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس عصر کے بعد آئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکہ میں سلیمان بن علی کے گھر تھے جسے اس نے 40 ہزار دینار میں خریدا تھا اور اتنے ہی اس پر لگا چکا تھا۔ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک سر اٹھا کر گھر کی چھت کو دیکھنے لگا اور بولا: اے ابوعبدالملک! کیا آپ کو اس سے خوشی ہوگی کہ یہ گھر آپ کا ہو اور آپ اس کی آمدنی میں سے کھائیں۔ حضرت سیِّدُنا کَہمس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ مجھے چار درہم میں بھی ملے تو میں اس پر خوش نہیں ہوں گا۔ حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو عصر کے بعد قسم کھائے اور وہ جھوٹا ہو۔

﴿8399﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا کَہمس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ تھے کہ آپ نے پانی پینا چاہا، پانی کا گھونٹ لیا تو وہ ٹھنڈا تھا لہٰذا پینے سے رک گئے اور فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! سن لو اس ٹھنڈے پانی پر تم سے حساب ہو گا۔

کھجور چھوڑ دی:

﴿8400﴾... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن ہلال عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کَہمس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مکہ میں مجھ سے فرمایا: میرا ایک پڑوسی تھا جو تر اور خشک کھجوریں میرے لئے باغوں سے خریدتا تھا، جس دن سے اس کا انتقال ہوا ہے میں نے کھجوریں چھوڑ دی ہیں۔

آٹے میں برکت:

﴿8401﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن کثیر صاحب بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک درہم کا آٹا خریدا اور اس سے کھاتے رہے، کافی عرصے بعد جب اس کو تولا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا رکھا تھا، پھر اس میں سے کم ہونا شروع ہو گیا حتّٰی کہ سارا ختم ہو گیا۔

﴿8402﴾... ابو عطا نامی رملہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نصف رات کو فرمایا کرتے: اے دل کے حبیب! کیا تو مجھے عذاب دے گا؟ حالانکہ تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

ٹھنڈے پانی کے استعمال پر رونا:

﴿8403﴾... حضرت سیِّدُنا موسیٰ راسبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بُدَیل، حضرت سیِّدُنا شُمَیط اور حضرت سیِّدُنا کہمس رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کسی کے گھر میں جمع ہوئے اور بولے: آؤ ہم آج ٹھنڈا پانی استعمال کرنے پر روتے ہیں۔

﴿8404﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا کہمس عابد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا تو آپ نے 12 سرخ خشک کھجوریں میرے سامنے رکھیں اور فرمایا: یہ تمہارے بھائی کی محنت ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی اچھا مدد گار ہے۔

سیِّدُنا کَہْمَس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا کہمس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جُمہور اور معروف تابعینِ عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کی ہیں ان میں سے چند احادیث یہ ہیں:

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک اعمال:

﴿8405﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن شقیق عُقَیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: کیا حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: نہیں، مگر جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پڑھتے تھے۔ میں نے

پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی تھی تب بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورتیں ملاتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُفَصَّل[1] سورتوں کو ملالیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رمضان کے علاوہ بھی کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: مجھے خبر نہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی مہینے میں بالکل روزے نہ رکھے ہوں، ہاں ہر مہینے کچھ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ظاہری پردہ فرمایا۔[2]

مدینہ میں دجال داخل نہ ہوگا:

﴿8406﴾... حضرت سیِّدُنا مِحْجَن بن اَدْرع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کام سے بھیجا پھر جب میں مدینہ کی ایک گلی سے نکل رہا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے ملے اور میرا ہاتھ تھام لیا، ہم چلنے لگے حتّٰی کہ احد پہاڑ پر چڑھ گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”بربادی ہو! اس شہر کے رہنے والے اسے چھوڑ دیں گے جیسے پکا ہوا پھل درخت کو چھوڑ دیتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کے پھل کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا: آزاد گھومنے والے پرندے اور درندے اور دَجّال اس شہر میں داخل نہ ہوسکے گا، وہ جب بھی مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا تو ہر راستے پر اسے ایک مقرر فرشتہ ملے گا۔“ پھر ہم مدینے کی طرف آئے حتّٰی کہ مسجد کے دروازے پر پہنچ گئے، وہاں ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اسے سچا جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ فلاں ہے اور یہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ نماز پڑھنے والا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے یہ بات نہ سنانا (یعنی منہ پر تعریف نہ کرنا) ورنہ وہ ہلاک ہوجائے گا، اسے سنا کر ہلاک نہ کردینا۔[3]

1... سورۂ حجرات سے سورۂ والناس تک مفصل کہلاتا ہے۔(مراۃ المناجیح، ۲/ ۶۸)

2... ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب تعاھد المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۴/ ۱۰۱، حدیث: ۲۵۱۸

مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۵۲۶، حدیث: ۲۵۴۴۰

3... مسند احمد، مسند البصریین، ۷/ ۲۹۷، حدیث: ۲۰۳۶۸۔ معجم کبیر، ۲۰/ ۲۹۷، حدیث: ۷۰۶

نکاح میں لڑکی کی رضامندی:

﴿8407﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ ایک عورت میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملنے آئی لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں تشریف فرما نہ تھے، وہ آپ کا انتظار کرنے لگی۔ جب آپ تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس عورت کی کوئی حاجت ہے۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ عورت نے عرض کی: میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھائی کے بیٹے سے کردیا ہے تاکہ میرے سبب اس کی قدرومنزلت بڑھ جائے لیکن مجھ سے اجازت نہیں لی، کیا مجھے اپنے بارے میں کوئی اختیار ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس عورت نے عرض کی: میں اپنے والد کے فیصلے کو رد کرنا نہیں چاہتی لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ عورتیں اپنے بارے میں جان لیں کہ انہیں کوئی اختیار ہے یا نہیں۔[1]

راہِ خدا میں ایک رات پہرا دینے کی فضیلت:

﴿8408﴾...حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے اور آج تک تمہیں اس لئے نہیں سنائی کیونکہ میں چاہتا تھا کہ تم لوگ میرے پاس ہی رہو (مجھے چھوڑ کر چلے نہ جاؤ)۔ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”راہِ خدا میں ایک رات پہرا دینا ان ہزار راتوں سے بہتر ہے جن میں رات کو کھڑے ہو کر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عبادت کی جائے اور دن میں روزہ رکھا جائے۔“[2]

قرآن میں جھگڑنا:

﴿8409﴾...حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1...نسائی، کتاب النکاح، البکر یزوجھا ابوھا، ص ۵۳۳، حدیث: ۳۲۶۶

2...ابن ماجه، کتاب الجھاد، باب فضل الحرس والتکبیر فی سبیل اللہ، ۳/ ۳۴۴، حدیث: ۲۷۷۰، عن انس بن مالک

مسند احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/ ۱۴۲، حدیث: ۴۶۳

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں جھگڑنا کفر ہے[1]۔[2]

حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے بہت زیادہ خوف رکھنے والے اور قلب سلیم کے حامل حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ہیں جنہیں خوف اور گڑگڑانے نے کمزور اور دبلا کر دیا تھا۔ معرفت ان کی امان اور خوفِ خدا ان کی لگام تھا۔

خوشی کے مارے جان نکل جائے:

﴿8410 تا 8417﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر جو کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پڑوسی ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی آگ اختیار کرنے کو پسند کرتے تھے، ایک ٹھنڈی صبح میں حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے سامنے آگ جلا رہا تھا کہ میں نے پوچھا: آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں کہ ایک بھڑکتی آگ ہو اور پھر کہا جائے: جو اس میں داخل ہو وہ کامیاب ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کوئی اس میں داخل ہو گا؟ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے پوچھا: کیا آپ اس وقت خوش ہوں گے کہ آپ کو حکم دیا جائے کہ خود کو اس آگ میں ڈال دو تو تم سے حساب نہ لیا جائے گا۔[3]

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! ضرور خوش ہوں گا، میرا گمان ہے کہ آگ میں پہنچنے سے پہلے خوشی کے مارے میری جان نکل جائے گی۔

1... ابو داود، کتاب السنة، باب النهی عن الجدال فی القرآن، ۴/۲۶۵، حدیث: ۴۶۰۳

معجم اوسط، ۲/۵۲، حدیث: ۲۴۷۸

2... اس سے متعلق حاشیہ صفحہ نمبر 190 پر روایت نمبر 8118 کے تحت گزر چکا ہے۔

3... یہاں 8 روایات میں تقریباً ایک ہی مفہوم بیان کیا گیا ہے ہم نے ان روایات کو یکجا کر دیا ہے۔ (از علمیہ)

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں یہ پسند کروں گا کہ مجھے اس آگ میں جلایا جائے، پھر جلایا جائے، پھر جلایا جائے اور مرنے کے بعد مجھے اٹھایا نہ جائے۔

حضرت سیِّدُنا سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوف کے سبب اپاہج ہوگئے تھے۔

کاش! مجھے میری ماں نے نہ جنا ہوتا:

﴿8418﴾... حضرت سیِّدُنا نُعیم بن مُوَرِّع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑے عبادت گزار شخص تھے۔ جب ہم آپ کے گھر میں داخل ہوئے تو آپ جبہ پہنے ہوئے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: ہائے عطاء کے لیے ہلاکت، اے عطاء! کاش تجھے تیری ماں نے نہ جنا ہوتا۔ آپ اسی طرح کہتے رہے حتّٰی کہ سورج زرد ہوگیا۔ ہمیں اپنے گھروں کا دُور ہونا یاد آیا تو ہم وہاں سے کھڑے ہوگئے اور انہیں اسی حالت میں چھوڑ آئے۔ آپ اس طرح دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! دنیا میں میری غربت پر، موت کے وقت میری حالت پر، قبر میں میری تنہائی پر اور آخرت میں تیرے سامنے میرے کھڑے ہونے پر رحم فرما۔

40سال تک باہر نہ نکلے:

﴿8419﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بَکَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی صحبت اس وقت چھوڑی جب میں ثَغْر چلا گیا۔ مزید کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی 40 سال تک اپنے بستر پر رہے، خوف کی وجہ سے نہ اٹھ پاتے اور نہ ہی گھر سے نکل پاتے اور اپنے بستر پر ہی وضو فرماتے تھے۔ مزید کہتے ہیں کہ 40 سال کیا چیز ہیں؟ وہ تو اپنے سر اور جسم کے بالوں کے برابر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرنے والے تھے۔

ایسا خوف جو نافرمانی سے روکے:

﴿8420﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن محمد قرشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا

صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور ان کے خوفِ خدا کا ذکر کرتے سنا۔ پھر حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس طرح دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتے ہیں جو مشقت میں ڈالنے والا، امیدوں کو توڑنے والا اور تھکا دینے والا نہ ہو بلکہ ایسا خوف ہو جو تیری اطاعت کے کاموں پر قوّت دے اور نافرمانی کے کاموں سے روکے۔

جنت کا سوال نہ کرتے:

﴿8421﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ خوفزدہ رہتے تھے اور کبھی جنت کا سوال نہ کرتے تھے۔ جب کبھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جنت کا ذکر کیا جاتا تو فرماتے: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

خوف کے سبب قرآن بھول جاتے:

﴿8422﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مرزوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے) تو خوف کے سبب قرآن پاک بھول جاتے۔

﴿8423﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر سائح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرمایا کرتے: میرے لئے اِن احادیث میں رخصت تلاش کرو، امید ہے کہ جن غموں میں مَیں مبتلا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے ان میں راحت و سکون دے۔

بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا سوچ کر کانپنا:

﴿8424﴾... حضرت سیِّدُنا نُعیم بن مُوَرِّع عَنبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب وضو کر کے فارغ ہوتے تو لرزنے اور کانپنے لگتے اور بہت زیادہ روتے۔ اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں بہت بڑے معاملے کی طرف بڑھنے لگا ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے کھڑا ہونے لگا ہوں۔

جلتا تنور دیکھ کر بے ہوش ہونا:

﴿8425﴾... حضرت سیِّدُنا علاء بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے گھر میں داخل ہوا اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر بے ہوشی طاری تھی۔ میں نے ان کی زوجہ اُمِّ جعفر سے پوچھا کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حال میں کیوں ہیں؟ کہا: ہماری پڑوسن نے تنور جلایا، انہوں نے جلتا تنور دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کثرت گریہ:

﴿8426﴾... حضرت سیِّدَتُنا عُفَیرہ عابدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا جو عبادت میں کثرت سے رونے کے سبب نابینا ہو گئیں تھیں، فرماتی ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب روتے تو تین دن اور تین راتیں روتے رہتے تھے۔ مزید فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا ابراہیم محلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بتایا: میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر گیا تو میں نے انہیں گھر میں نہ پایا، اچانک مجھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک کمرے کے کونے میں بیٹھے نظر آئے اور آپ کے آس پاس کی جگہ گیلی ہو رہی تھی۔ میں نے گمان کیا کہ آپ نے یہاں وضو کیا ہو گا اور یہ اسی کا اثر ہے۔ تو مجھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر میں رہنے والی ایک بوڑھی عورت نے بتایا: یہ زمین آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آنسوؤں کی وجہ سے گیلی ہے۔

تحفہ واپس کرنے کی وجہ:

﴿8427﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے آپ پر تنگی کرتے تھے حتّٰی کہ کمزور ہو گئے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنے آپ پر تنگی کی ہے اور میں آپ کو ایک چیز بھیجوں گا، تحفہ واپس نہ کیجئے گا۔ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: آپ جیسا چاہتے ہیں کر لیں۔ میں نے جو عمدہ قسم کا ستّو دستیاب ہو سکا وہ اور گھی خریدا اور ان دونوں کو ملا کر آپ کے لئے شربت بنایا اور اسے میٹھا کیا اور اسے اپنے بیٹے کے ہاتھ آپ کے پاس بھیج دیا اور ساتھ میں ایک پیالہ پانی کا بھیجا اور اپنے بیٹے سے کہا: جب تک حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اسے پی نہ لیں وہاں سے نہ اٹھنا۔

میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے پی لیا ہے۔ جب دوسرا دن آیا تو میں نے ویسا ہی شربت اپنے بیٹے کے ہاتھ بھیجا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے نہیں پیا۔ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آیا اور آپ کو ملامت کرتے ہوئے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! میرا تحفہ آپ نے واپس لوٹا دیا، حالانکہ یہ آپ کے لیے نماز اور ذِکْرُ اللہ پر معاون ہے اور تقوِیَّت دیتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب میرا غصہ دیکھا تو فرمایا: اے ابو بشر! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں بُرائی نہ پہنچائے! جب تم نے پہلی بار بھیجا تھا تو میں نے پی لیا تھا اور جب تم نے دوسری مرتبہ بھیجا تو میں نے خود کو اس کے پینے پر مائل کیا لیکن میں پینے پر قادر نہ ہو سکا، میں جب بھی اسے پینے کا ارادہ کرتا تو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان یاد آجاتا:

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ (پ١٣، ابراھیم: ١٧)

ترجمۂ کنزالایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی۔

حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں یہ سن کر رو پڑا اور اپنے دل میں کہا: میں کسی اور وادی میں ہوں اور آپ کسی اور وادی کے باسی ہیں۔

جہنم یاد کرکے ستّو نہ پیا:

﴿8428﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے کہا: آپ کمزور ہوگئے ہیں، ہم آپ کے لئے ستو بنا دیتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے ستو بنایا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس میں سے تھوڑا سا پیا پھر کچھ دن بعد نہ پیا۔ میں نے کہا: ہم نے آپ کے لئے ستو بنانے کی تکلیف اٹھائی؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو بشر! جب مجھے جہنم کی یاد آجاتی ہے تو مجھ سے نہیں پیا جاتا۔

ستو کا شربت واپس کر دیا:

﴿8429﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آیا اور کہا: اے شیخ! آپ کو شیطان نے دھوکا دیا ہے، اگر آپ روزانہ ستو کا شربت پی لیا کریں تو

یہ آپ کو نماز اور وضو پر تقویت دے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے تین درہم دیئے اور فرمایا: اے ابو صالح! تم مجھے روزانہ ستو کا شربت پلانے کی ذمہ داری لے لو۔ میں نے کچھ مقدار میں ستو خریدے اور اس میں باریک پیسی ہوئی شکر، گھی اور پانی ملایا اور ان کے دیئے ہوئے درہم بستر کے نیچے رکھ دیئے۔ میں نے اپنے بیٹے کے ہاتھ ستو کا شربت بھیجا تو میرا بیٹا کافی دیر بعد واپس آیا۔ میں نے پوچھا: تمہیں اتنی دیر کیوں ہوئی؟ اس نے جواب دیا: ابا جان! بڑی مشکل سے انہوں نے شربت پیا۔ میں خاموش ہو گیا، اگلے دن پھر اسی وقت میں نے اپنے بیٹے کو ستو کی قیمت بھی ساتھ دے کر بھیجا۔ میرا بیٹا بہت دیر تک نہیں آیا، پھر جب وہ آیا تو میں نے پوچھا: اے میرے بیٹے! اتنی دیر کیوں لگا دی؟ اس نے جواب دیا: ابا جان! انہوں نے اس میں سے کچھ پیا اور کچھ چھوڑ دیا اور وہ مجھے پلایا تو میں نے پی لیا۔ میں نے کہا: آدھا پینا کچھ نہ پینے سے بہتر ہے۔ اگلے دن اسی وقت میں نے اسی کی مثل شربت بنا کر بھیجا۔ میرا بیٹا جلد ہی واپس آگیا تو میں نے پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ بولا: انہوں نے فرمایا: اسے اپنے والد کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ میں اسے پی نہیں سکتا۔ میں کھڑا ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آگیا اور کہا: اے شیخ! شیطان نے تمہیں دھوکا دیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے صالح! خدا کی قسم! مجھے جب جہنم کی یاد آتی ہے تو مجھ سے کچھ بھی کھایا پیا نہیں جاتا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! آپ کسی اور وادی میں ہیں اور ہم کسی اور وادی میں، آئندہ میں کبھی آپ کو ملامت نہیں کروں گا۔

خوف کی شدت:

﴿8430﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یزید ہَدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جمعہ پڑھ کر لوٹ رہا تھا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی اور حضرت سیِّدُنا عمر بن درہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو آتے ہوئے دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے حتّٰی کہ ان کی بینائی کمزور ہو گئی تھی اور حضرت سیِّدُنا عمر بن درہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اس قدر نماز پڑھتے حتّٰی کہ تھک کر چور ہو جاتے۔ حضرت سیِّدُنا عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ہم کب تک کھیل کود میں پڑے رہیں گے حالانکہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام ہماری طلب میں ہیں اور وہ رکنے والے نہیں۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زور سے چیخ

ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے اور انہیں سر پر گہرا زخم آ گیا۔ لوگ وہاں اکٹھے ہو گئے اور حضرت سیِّدُنا عمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ کے سر کے پاس بیٹھ گئے۔ مغرب کے وقت تک ان کی یہ حالت رہی پھر انہیں اِفاقہ ہوا تو انہیں اٹھایا گیا۔

دنیا مومن کی سواری ہے:

﴿8431﴾... حضرت سیِّدُنا سُعیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا: تم کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے عرض کی: آپ کے بھائی حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس سے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: انہوں نے کیا فرمایا؟ میں نے عرض کی: انہوں نے فرمایا: دنیا مومن کے لئے اپنے ربّ کی طرف جانے والی سواری ہے جس پر وہ اپنے رب کی طرف سفر کرتا ہے لہٰذا اپنی سواریوں کی اصلاح کرو یہ تمہیں تمہارے رب تک پہنچائیں گی۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

چار مرتبہ بے ہوشی:

﴿8432﴾... حضرت سیِّدُنا عَلاء بن محمد بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوا، نماز جنازہ پڑھنے تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر چار مرتبہ بے ہوشی طاری ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بے ہوش ہونے کے بعد اِفاقہ ہوتا لیکن جیسے ہی آپ کی نظر قبرستان پر پڑتی تو پھر بے ہوش ہو کر گر پڑتے۔

﴿8433﴾... حضرت سیِّدُنا خُلَیْد بن دَعلج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس بیٹھے تھے کہ کسی نے آپ سے کہا: عبدُ اللہ بن علی نے دمشق کے چار سو لوگوں کو آنِ واحد میں قتل کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک آہ بھری اور گر پڑے دیکھا تو آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔

30 سال پہلے ہی دنیا سے بے رغبتی:

﴿8434﴾... سیِّدُنا ابو عبیدہ سرار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی موت سے 30 سال پہلے دنیا سے بے رغبت ہو گئے تھے۔ میں نے آپ کو ہمیشہ آنسو بہاتے دیکھا اور جب بھی آپ کو دیکھتا

ایسے لگتا جیسے آپ اس عورت کی طرح ہیں جس کا بچہ گم ہو گیا ہو، گویا آپ کا دنیا والوں سے تعلق ہی نہیں۔

کل عطاء قبر میں ہو گا:

﴿8435﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو روزانہ عصر کے بعد یوں فرماتے سنا: کل عطاء قبر میں ہو گا، کل عطاء قبر میں ہو گا۔

﴿8436﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی خاموش رہا کرتے تھے اور جب کلام کرتے تو فرماتے: عطاء کل اس وقت قبر میں ہو گا۔

40سال آسمان کی طرف نہ دیکھا:

﴿8437﴾... حضرت سیِّدَتُنا عُفَیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے 40 سال تک آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اور نہ ہنسے۔ ایک مرتبہ آسمان کی طرف سر اٹھالیا تو خوف زدہ ہو کر گر پڑے اور ان کی آنت اُتر آئی۔

دن رات رونے والے:

﴿8438﴾... حضرت سیِّدُنا عَلاء بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو اس حال میں دیکھا جیسے پُرانی مُشک ہوں، میں جب بھی آپ کو دیکھتا تو ایسا لگتا گویا کہ آپ ایسے مرد ہیں جس کا دنیا والوں سے تعلق ہی نہیں، میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر میں داخل ہوا تو آپ کی زوجہ نے کہا: کیا تم عطاء کو نہیں دیکھتے؟ وہ دن رات روتے رہتے ہیں اور چپ نہیں ہوتے۔

﴿8439﴾... حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں شدید آندھی چلی اور تاریکی چھا گئی اور لوگ مسجدوں کی طرف بھاگنے لگے۔ میں نے سوچا کہ میں کہاں جاؤں؟ تو میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس چلا گیا۔ اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمرے میں اپنے سر پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے اور یوں دعا کر رہے تھے: الٰہی! میں نہیں چاہتا کہ تو مجھے اتنا عرصہ زندہ رکھے کہ قیامت کی نشانیاں دکھائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی جگہ کھڑے یونہی دعا کرتے رہے حتّٰی کہ صبح ہو گئی۔

سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عاجزی:

﴾8440﴿... حضرت سیِّدُنا مرجا بن وادِع راسبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ جب آندھی چلتی یا گرج چمک ہوتی تو حضرت سیِّدُنا عَطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے: یہ مصیبت میری وجہ سے تم لوگوں پر آئی ہے اگر عطاء مر جائے تو لوگ سکون محسوس کریں۔ ہم حضرت سیِّدُنا عَطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے گھر آئے اور باتوں کے دوران ہم نے ان سے کہا: غلہ مہنگا ہو گیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم لوگوں پر غلہ مہنگا ہونے کی مصیبت میری وجہ سے آئی ہے، اگر میں مر جاؤں تو لوگ خوشی محسوس کریں۔

جنتیوں کا باہم فخر کرنا:

﴾8441﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن صالح ضَبِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عَطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے کہا: اے ابو یحییٰ! ہمیں شوق دلائیں۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: جنت میں کچھ حوریں ایسی ہیں کہ جن پر اہل جنت ان کے حسن کی وجہ سے باہم فخر کریں گے۔ اگر اہل جنت پر موت کا نہ آنا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مقرر نہ کر دیا ہوتا تو ضرور تمام جنتی ان کے حسن کی وجہ سے مر جاتے۔ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے اس قول کی وجہ سے 40 سال تک (ان حوروں کے حصول کے شوق میں) غمزدہ رہے۔

﴾8442﴿... حضرت سیِّدُنا ابو یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا حبیب عجمی، حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اور فلاں شخص کا وصال ہو گیا ہے کاش! میرا بھی انتقال ہو جاتا تو مجھے عذاب کم جھیلنا پڑتا۔

نفس پر سختی:

﴾8443﴿... حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ کِندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے گرمیوں کے دنوں میں روزہ رکھا اور پانی میں داخل ہو گئے تو ان کی پیاس کی شدت ختم ہو گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمانے لگے: اے نفس! میں نے تیرے لئے راحت کو طلب کیا لہٰذا آج کے بعد تو کبھی پانی میں داخل نہ ہو سکے گا۔

حضرت سیِّدُنا معاوِیہ کِندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حجام سے اپنی گردن پر پچھنا لگوایا، قریب سے ایک بچہ آگ لئے گزرا۔ ہوا کے سبب آگ بھڑکنے لگی جب آپ نے آگ کے بھڑکنے کی آواز سنی تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اسی بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر آپ کے گھر لایا گیا۔

خوفِ خدا:

﴿8444﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات میں گناہوں کے خوف کے سبب اپنے جسم کو ٹٹولتے تھے کہ کہیں مَسْخ نہ کر دیا گیا ہوں۔ جب نیند سے بیدار ہوتے تو کہتے: تیری ہلاکت ہو اے عطاء! تیری ہلاکت ہو۔

﴿8445﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بارے میں (بطورِ عاجزی) یوں فرمایا کرتے تھے: میں ابو مسلم سے ساٹھ گناہ زیادہ بُرا ہوں۔

دوسروں کو خود سے بہتر سمجھنا:

﴿8446﴾... حضرت سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوسی سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وضو کے لئے پانی کون دیتا تھا؟ اس نے جواب دیا: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر میں مُخَنَّث رہتے تھے وہ آپ کو پانی دیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سے گِھن نہ کرتے تھے؟ اس شخص نے کہا: وہ ان کو خود سے زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔

40سال سے نفس کو سزا:

﴿8447﴾... سیِّدُنا عبد الخالق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ ایک دن کسی شخص نے حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا: یہ آپ نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے؟ آپ نے خود کو مار ڈالا ہے آخر آپ کرنا کیا چاہتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: (اپنے نفس پر اس لئے شدت کرتا ہوں کہ) 40سال پہلے میں نے اپنے کسی پڑوسی کا کبوتر اپنے لئے شکار کر لیا تھا۔ بے شک میں اس کی قیمت بھی صدقہ کر چکا ہوں کیونکہ معلوم نہیں تھا کہ اس کا مالک کون ہے۔

رات بھر قبرستان میں:

﴿8448﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الخالق بن عبدُ اللہ عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ جب رات ہو جاتی تو حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبرستان کی طرف نکل جاتے اور قبر والوں کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے: اے قبر والو! تم لوگ مر گئے۔ ہائے موت! پھر روتے اور فرماتے: اے قبر والو! تم لوگوں نے اس کا مشاہدہ کر لیا جو تم نے اعمال کئے۔ ہائے عمل! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی طرح کہتے رہتے حتّٰی کہ صبح ہو جاتی۔

اگر موت کی سختی جان لو تو...!

﴿8449﴾... سیِّدُنا مَرجا بن وادِع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں موت کی بہت زیادہ تمنا کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میرے خواب میں مجھ سے کسی نے کہا: اے عطاء! کیا تم موت کی تمنا کرتے ہو؟ میں نے کہا: وہ کہاں ہے؟ اس نے اپنے چہرے پر ناگواری ظاہر کی پھر بولا: اگر تم موت کی شدت اور تکلیف کو جان لو یہاں تک کہ اس کی معرفت تمہارے دل پر قرار پکڑ لے تو تمہاری زندگی سے نیند اُڑ جائے اور تمہاری عقل زائل ہو جائے حتّٰی کہ تم لوگوں کے درمیان پاگلوں کی طرح پھرو۔ پھر حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنہیں ان کی زندگی نے نفع دیا اور ان کی طویل عمر نے ان کے عمل کو بڑھایا۔ خدا کی قسم! میں خود کو ان لوگوں میں گمان نہیں کرتا، یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے۔

﴿8450﴾... حضرت سیِّدُنا مَخلد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔ موسمی پھل آتے تو آپ کو ان کے بھاؤ کا پتا چلتا نہ ہی ان کے بارے میں معلوم ہوتا۔

آخر کار موت ہے:

﴿8451﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابوبِشر! میں موت کو چاہتا ہوں لیکن اس میں اپنے لئے راحت خیال نہیں کرتا البتہ میں یہ جانتا ہوں موت بندے اور اس کے عمل کے درمیان حائل ہو جاتی ہے تو مرنے والا نافرمانی کے کام کرنے سے راحت پا جاتا ہے اور اس پر روک لگا دی جاتی ہے جبکہ زندہ رہنے والا ہر دن اپنے بارے میں خوف زدہ رہتا ہے اور آخر کار موت ہے۔

کاش ! میں راکھ ہو جاؤں:

﴿8452﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو آپ رونے لگے اور جواباً فرمایا: خدا کی قسم! اے ابو بشر! میں چاہتا ہوں کہ میں راکھ ہو جاؤں اور اس میں سے تھوڑی مقدار بھی دنیا اور آخرت میں کبھی جمع نہ کی جائے۔ حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: خدا کی قسم! حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بھی رُلا دیا اور میں جانتا ہوں کہ اس بات سے ان کا ارادہ قیامت کے دن مشکلات سے نجات حاصل کرنے کا ہے۔

سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دعا:

﴿8453﴾... حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی یوں دعا کیا کرتے تھے: اے میرے رب! دنیا میں میری غربت، قبر میں میری تنہائی اور کل (بروزِ قیامت) طویل عرصہ تیرے سامنے کھڑے ہونے کے وقت مجھ پر رحم فرما۔

وقتِ نزع بھی خوف:

﴿8454﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے گھر گئے آپ اس وقت حالتِ نزع میں تھے۔ میں گہرے سانس لے رہا تھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: آپ کی اس حالت کی وجہ سے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ قیامت تک میری جان میرے گلے میں اٹکی رہے اس خوف سے کہ کہیں جہنم میں نہ بھیج دیا جاؤں۔

﴿8455﴾... حضرت سیِّدُنا ابو فاطمہ مسکین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ شہوت اور نفسانی خواہشات علم، عقل اور بیان پر غالب آجاتی ہیں۔

﴿8456﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں کچھ لوگوں نے بتایا کہ جب لوگ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کرتے: ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا کرتے: الٰہی! ہم سے ناراض نہ ہونا، اگر کبھی ناراض ہو جائے تو ہمیں معاف فرما دینا۔

اپنی تعریف پسند نہ کرنا:

﴿8457﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے سے لوٹے اور حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے گھر داخل ہوگئے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں دیکھا تو ہماری کثرت دیکھ کر گویا آپ کو یہ خوف ہوا کہیں آپ کے نفس میں بڑائی نہ آجائے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم سے ناراض نہ ہونا۔ پھر فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا جعفر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کسی مجلس کے پاس سے گزرا تو وہاں بیٹھ گیا۔ لوگوں نے اس شخص کے بارے میں خیر کی باتیں کہنا شروع کر دیں، جب وہ بہت زیادہ بڑھے تو وہ شخص کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ لوگ مجھے نہیں جانتے لیکن تو مجھے جانتا ہے۔

جب گرج کی آواز سنتے۔۔۔!

﴿8458﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جب گرج کی آواز سنتے تو کھڑے ہوتے پھر بیٹھ جاتے اور اپنا پیٹ پکڑ لیتے گویا کہ دردِ زِہ میں مبتلا عورت ہوں اور فرماتے: لگتا ہے کہ سردیاں آنے سے پہلے ہی میں انتقال کر جاؤں گا۔

﴿8459﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا جعفر بن زید عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سنا کہ ایک شخص کسی قوم کے پاس سے گزرا تو لوگ اس کی تعریف کرنے اور اسے اس کی تعریف سنانے لگے، جب وہ بہت زیادہ بڑھے تو وہ شخص ٹھہر گیا اور بولا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگرچہ یہ لوگ مجھے نہیں جانتے لیکن تو مجھے جانتا ہے۔

قبر سے مشک کی خوشبو:

﴿8460﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن غالب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کو دیکھا کہ وہ ابنِ اَشعث کے پاس آئے جو کہ جوانا کے علاقے میں لوہے کے منبر پر

موجود تھا اور اس کے ساتھی سفید کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اس کے پاس موجود تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ منبر پر چڑھ گئے اور کہا: ہم تم سے کس بات پر بیعت کریں؟ ابنِ اَشعث نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت پر۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ (شہادت کے بعد) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ملاقات:

﴿8461﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا آپ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ملے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ جا کر ملا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لیکن انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابنِ عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہمراہی کے بغیر کئی مرتبہ ملاقات کی ہے۔

﴿8462﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کے پاس حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی کوئی حدیث ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ۔ پھر آپ نے مجھے ایک شیخ کے پاس بھیج دیا اور حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی کسی روایت کا اعتراف نہ کیا۔

سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کے زمانہ کو پایا لیکن ان سے کوئی حدیث روایت نہ کی اور آپ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن غالب حُدّانی، حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار اور حضرت سیِّدُنا جعفر بن زید عَبدی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے ملاقات کی اور ان کے واقعات اور روایات کو نقل کیا۔

جہنم سے آزادی ہی کافی ہے:

﴿8463﴾... سیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال نہیں کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا: مجھے سیِّدُنا اَبان بن ابو عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا

انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: فرشتو! میرے بندے کا اعمال نامہ دیکھو، جسے تم دیکھو کہ اس نے جنت مانگی ہے تو میں نے اسے جنت عطا کی اور جسے دیکھو کہ اس نے جہنم سے پناہ مانگی ہے تو میں نے اسے جہنم سے نجات دی۔“[1] حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میرے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے جہنم سے نجات دے دے۔

حضرت سیِّدُنا عُتبہ بن ابان غُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے بہادر و سخی، تاریکی سے دور، شہادت اور کلام کی حفاظت کرنے والے حضرت سیِّدُنا عُتبہ بن اَبان غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام بھی ہیں۔ جن کے لئے پردے کو کھولا گیا، نرم فرش کو صاف کیا گیا اور ان سے تخفیف برتی گئی۔

غلام کہنے کی وجہ:

﴿8464﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم ثَقَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کسی شخص نے میری موجودگی میں پوچھا: اے ابو مُہاجر! حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کو غلام کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: وہ مردوں میں سے نصف (یعنی غلام) تھے، لیکن ہم انہیں غلام اس لئے کہتے ہیں کہ وہ عبادت کے معاملے میں گروی غلام تھے۔

﴿8465﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کا نام عُتبہ بن اَبان بن صَمْعہ ہے۔ آپ اپنے والد ماجد سے پہلے وصال فرما گئے تھے۔

سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے غم کے مشابہ:

﴿8466﴾... حضرت سیِّدُنا حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: تم حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کے غم کو کس کے غم کے ساتھ تشبیہ

[1] ...مسند فردوس، ۲/۴۶۳، حدیث: ۸۱۴۱

دیتے ہو؟ میں نے جواب دیا: حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے غم کے ساتھ۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم نے غلط نہیں کہا۔

حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دعا:

﴿8467﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیْسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام نے میرے پاس رات گزاری، میں نے سنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حالت سجدہ میں یوں دعا کر رہے تھے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! عتبہ کا حشر پرندوں کے پوٹوں اور درندوں کے پیٹوں میں کرنا۔

حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شہادت:

﴿8468﴾... حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام، حضرت سیِّدُنا یحییٰ واسطی اور حضرت مُشْمَرِخ ضَبِّی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے ساتھ (جہاد کے لئے) نکلا، ہم نے مَصِّیصہ کے قلعہ میں قیام کیا۔ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک فرشتہ اترا ہے جس کے پاس تین جنتی کفن تھے، فرشتے نے ایک کفن حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو، ایک یحیی کو اور ایک کفن کسی اور شخص کو پہنایا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے ان سب کو بلایا تاکہ ان کو اپنا خواب سناؤں۔ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے کہا: اے ابو محمد! خواب کا ذکر مت کرو۔ کچھ ماہ کے بعد میں ایک رات چارپائی پر سویا ہوا تھا کہ کسی نے مجھے حرکت دی، میں نے آنکھیں کھولیں دیکھا تو حضرت سیِّدُ عُتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ میں نے کہا: کیا کام ہے؟ فرمایا: بیٹھو اور مجھے وہ خواب سناؤ۔ میں اٹھا اور آپ کو خواب سنا دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کچھ کہا جسے میں سمجھا نہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واپس چلے گئے اور میں دوبارہ سو گیا۔ جب میں بیدار ہوا تو تنور والے نے تنور روشن کر لیا تھا۔ میں نے اپنے جانور کی زین کسی اور باہر آیا تو حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دروازے کے پاس بیٹھے تھے اور ان کے ہاتھ میں گھوڑے کی لگام تھی۔ (ہم وہاں سے چل پڑے) جب حلب پہنچے تو حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے لئے ایسا گھوڑا خریدو جسے دیکھ کر مشرکین غصے میں آجائیں۔ ہم (حلب) کے دروازے پر کھڑے رہے حتّٰی کہ والی حلب دروازہ کھول کر باہر آیا، حضرت

مشمرخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیدل تھے۔ اسی دوران ایک شخص دروازے پر اپنے ساتھ گھوڑا لئے کھڑا تھا اور پکار رہا تھا: اے ثور!۔ میں اس کے قریب ہوا اور کہا: کیا تم ثور کی جگہ کسی اور کو نہیں دے سکتے؟ اس نے کہا: ہاں دے سکتا ہوں۔ تو حضرت مشمرخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھوڑا لیا اور اس پر سوار ہو گئے۔ ہم وہاں سے چلے حتّٰی کہ اَذْنَہ کے مقام پر پہنچے، وہاں ہمیں دشمنوں کے آثار نظر آئے۔ والی نے مجھ سے کہا: کون ہے جو ہمیں دشمنوں کی خبر دے؟ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں لاؤں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ دشمنوں کے نشانات دیکھتے چل پڑے۔ اچانک دشمنوں نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا، صرف ایک شخص بچ کر ہم تک پہنچ سکا باقیوں کو دشمنوں نے شہید کر دیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو میں پہلا شخص تھا جس نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جسم دیکھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شہید کر کے سولی دی گئی تھی اور آپ کے سینے پر چھ یا سات نیزوں کے زخم تھے جبکہ آپ کا ہاتھ اپنی شرم گاہ پر تھا۔ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دفن کیا۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مقام:

حضرت سیِّدُنا مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: میں نے خواب میں ایک نوجوان کو دیکھا جو حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک سال بعد شہید ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے شہدا کے ساتھ ملا دیا جنہیں رزق دیا جاتا ہے۔ میں نے اس سے کہا: مجھے حضرت سیِّدُ عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں بتاؤ جنہیں تم جانتے ہو۔ اس نے پوچھا: جو حُباب کے علاقہ میں شہید ہوئے تھے؟ میں نے کہا: ہاں وہی۔ اس نے جواب دیا: وہ آسمان والوں میں مشہور ہیں۔

پہلے شہادت پانے والے:

﴿8469﴾... حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ عُتبہ غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام ہمارے پاس آئے، ہم نے ان سے پوچھا: آپ کس لئے آئے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں جنگ میں شرکت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میں نے کہا: آپ جیسا شخص بھی جہاد کرے گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مَصِّیْصَہ جنگ میں آیا ہوں اور شہید ہو گیا ہوں۔

ایک دن گھڑ سواروں کی جماعت میں (جہاد) کا اعلان کیا گیا تو لوگ جمع ہونے لگے۔ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کسی کام سے واپس لوٹ رہے تھے جیسے ہی بابِ جہاد سے داخل ہوئے تو ایک شخص ملا اور بولا: میں بیمار ہوں کیا آپ میرا گھوڑا اور ہتھیار لے کر جہاد کر سکتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جی ہاں۔ تو وہ شخص گھوڑے سے اتر آیا اور ہتھیار اور گھوڑا آپ کو دے دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کے ساتھ چل پڑے اور جب رومیوں سے مقابلہ ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شہید ہونے والے پہلے شخص تھے۔

﴿8470﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر احمد بن سَہل بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا علی بن بَکَّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کی شہادت کے وقت موجود تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں لیکن وہ حُباب کے علاقے میں شہید ہوئے تھے۔

گناہ کی یاد نے پسینہ پسینہ کر دیا:

﴿8471﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حسن بن یَسَع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سردیوں کے دنوں میں شدید سردی میں حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام سے قصائیوں کے مذبح خانے میں ملے۔ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پسینے سے شرابور تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: عُتبہ!۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً کہا: جی۔ کہا: کیا مسئلہ ہے آخر اتنی سردی میں تمہیں پسینہ کیوں آرہا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ٹھیک ہوں، کوئی مسئلہ نہیں۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: مجھے ضرور بتاؤ کہ کیا بات ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ٹھیک ہوں، کوئی مسئلہ نہیں۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: تمہارے اور میرے درمیان جو محبت اور بھائی چارہ ہے اسی حق سے مجھے بتا دو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھے اپنا ایک گناہ یاد آگیا جو میں نے اس جگہ میں کیا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کو میری یہ حالت نظر آرہی ہے۔

آندھی چلنے پر خوف زدہ ہونا:

﴿8472﴾... حضرت سیِّدُنا عبد القاہر بن عبد الرحیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں

سرخ آندھی چلی تو لوگ خوفزدہ ہوگئے، حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رونا شروع کر دیا اور فرمانے لگے: ہائے! میں تجھ پر جرأت کرتا ہوں اور چند قیراط (پیسوں) کی کھجوریں خرید تا ہوں۔

﴿8473﴾... حضرت سیِّدُنا ابو دِعامہ زَہرانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے گھر میں چراغ کا فتیلہ بٹ رہے تھے اور ان کے اصحاب بھی ساتھ موجود تھے کہ سخت آندھی چل پڑی۔ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا جبکہ آپ کو آندھی کے بارے میں خبر نہیں تھی، میں نے عرض کی: اے عُتبہ! کیا آپ کو نہیں پتا کہ آج آسمان میں کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فتیلہ پھینک دیا اور کھڑے ہوگئے اور فرمانے لگے: "اے عتبہ! تو اپنے رب پر جرأت کرتا اور چند قیراط کی کھجوریں خرید تا ہے۔" اس دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک قیراط (درہم کے چھٹے حصے) کی کھجوریں خریدی تھیں۔

خواہش پوری نہ کی:

﴿8474﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیْسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کے ساتھ تھا کہ آپ نے چند قیراط کی کھجوریں خریدیں، جب مغرب کا وقت ہوا تو سخت آندھی چل پڑی۔ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: الٰہی! ایک سال سے مجھے کھجوریں کھانے کی خواہش تھی لیکن میں نے نہیں کھائیں، اب میں نے اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے کھجوریں لی ہیں مجھے لگتا ہے کہ تو اس پر میری پکڑ کرنا چاہتا ہے لہٰذا میں انہیں نہیں کھاتا۔ پھر آپ نے انہیں صدقہ کر دیا۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی غذا:

﴿8475﴾... حضرت سیِّدُنا بکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام آٹا لیتے اور اس میں پانی ملا کر اسے گوندتے اور پھر اسے دھوپ میں رکھ کر خشک کر لیتے۔ رات آتی تو اس میں سے ایک لقمہ کھالیتے اور اُس مٹکے سے پانی کا پیالہ بھر کر پیتے جو دھوپ میں رکھا ہوتا۔ آپ کی باندی نے عرض کی: آپ آٹا مجھے دے دیا کریں میں روٹی بنا دیا کروں گی اور آپ کے لئے پانی ٹھنڈا کر دیا کروں گی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: اے فلاں کی ماں! میں نے اپنے آپ سے بھوک کی شدت کو ختم کر دیا ہے۔

﴿8476﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن فَرَج عابد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آٹا گوندکر دھوپ میں خشک کرلیتے پھر اسے کھاتے اور فرماتے: روٹی کا ایک ٹکڑا اور نمک ہی کھاؤں تاکہ آخرت میں بھنا ہوا گوشت اور پاکیزہ کھانا ملے۔

ایک ٹکڑے سے سحری:

﴿8477﴾... حضرت سَیِّدُنا سَلَمہ فَرَّاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام بصرہ کے عبادت گزار اور روٹی کے ایک ٹکڑے پر گزارہ کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نفس کی قوت کے لئے روٹی کے 60 ٹکڑے بنا کر رکھ لیتے اور ایک ٹکڑے سے افطاری اور ایک سے سحری کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لگاتار روزے رکھا کرتے اور ساحلوں اور ویرانوں میں رہا کرتے تھے۔

ایک پیسہ کل سرمایہ:

﴿8478﴾... سَیِّدُنا ابو عمر بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کُل سرمایہ ایک پیسہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس سے کھجور کے پتے خریدتے اور ان سے ٹوکری بنا کر تین پیسے کی بیچ دیتے پھر ایک پیسہ صدقہ کردیتے، ایک پیسہ رکھ لیتے اور ایک پیسے سے افطاری کے لئے کچھ خرید لیتے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال سے اس وقت ایک دانق (درہم کا چھٹا حصہ) تین بڑے پیسوں کے برابر تھا۔

میرے لئے یہی کافی ہے:

﴿8479﴾... بنو راسِب کے ایک عابد حضرت سَیِّدُنا محمد بن مَسْتُور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عُتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام ہمارے ہاں آئے۔ شام ہوئی تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ایک درہم کا گوشت خریدو اور حضرت سَیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے سِکْبَاج (گوشت اور سرکہ ملا کر تیار کیا جانے والا ایک سالن) تیار کرو تاکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات کا کھانا کھائیں۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لی تو ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وہاں نہ پایا۔ میں نے ساتھیوں سے کہا: انہیں تلاش کرو۔ جب آپ کو تلاش کیا گیا تو آپ ایک گھر میں ملے، آپ کے پاس ستو کا آٹا تھا جسے آپ نے ایک پرانے کپڑے کے ٹکڑے میں رکھا اور اس پر پانی ڈال کر کھانے

لگے اور آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ میں نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! آپ کے بھائیوں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے (اور آپ یہ کھا رہے ہیں)۔ آپ نے فرمایا: میرے لئے یہی کافی ہے۔

نفس کو گوشت نہ کھلایا:

﴿8480﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبدُ اللہ احمد بن عطاء یَربوعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام نے اپنے نفس سے گوشت کے معاملے میں جھگڑا کیا اور اس سے کہا: کچھ عرصہ کے لئے مجھ سے دور ہو جا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نفس برابر سات سال تک آپ سے جھگڑتا رہا حتّٰی کہ ساتویں سال آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ڈیڑھ دانق لئے اور حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اصحاب میں سے اپنے ایک نان بائی دوست کے پاس گئے اور کہا: اے میرے بھائی! میرا نفس سات سال سے گوشت کے لئے مجھ سے جھگڑ رہا ہے اور میں اپنے نفس سے حیا کرتا ہوں کہ کب تک اسے ٹالتا رہوں؟ تم اس ڈیڑھ دانق کے بدلے میرے لئے روٹیاں اور گوشت کا ایک ٹکڑا لے آؤ۔ جب وہ کھانا لایا تو اسی دوران ایک بچہ آگیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: تم فلاں کے بیٹے ہو نا اور تمہارے والد بھی فوت ہو چکے ہیں؟ لڑکے نے جواب دیا: ہاں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: دنیا میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ ہے کہ میری خواہش (یعنی کھانا) اس یتیم کے پیٹ میں جائے۔ یہ کہہ کر وہ کھانا اسے دے دیا پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ﴿۸﴾ (پ۲۹، الدھر:۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (قیدی) کو۔

ٹوکری بنانے کا پیشہ:

﴿8481﴾... حضرت سیِّدُنا مَخلد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے ساتھ حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے فرمایا: مجھے وہ شخص اچھا نہیں لگتا جس کے ہاتھ میں کوئی

ہنر نہ ہو۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ہم نے کبھی آپ کو کوئی کام کرتے نہیں دیکھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیوں نہیں! میرا کل سرمایہ ایک طَسُّوج (درہم کا چوبیسواں حصہ) ہے میں اس سے کھجور کے پتے خریدتا ہوں اور اس سے ٹوکری بناتا ہوں اور تین طَسُّوج کی بیچ دیتا ہوں۔ ایک طسوج اپنے پاس رکھ لیتا ہوں اور ایک قیراط سے اپنے لئے کھانا خریدلیتا ہوں۔

دو فلس یا ایک درہم زادِ راہ:

﴿8482﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے غالباً ایک عَنَزی شخص نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واسط میں اپنے دوست کے پاس گئے تو آپ کا زادِ راہ دو فلس (تہائی درہم) تھا۔

﴿8483﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خِداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بہت سے ساتھیوں سے سنا کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک دوست واسط میں تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بصرہ سے ایک درہم کا زادِ راہ لے کر نکلتے حتّٰی کہ اپنے دوست کے پاس واسط پہنچ جاتے۔

ایک لقمہ بھی نہ کھایا:

﴿8484﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم عَبَّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا صالح مُرِّی، حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید، حضرت سیِّدُنا عتبہ غُلام اور حضرت سیِّدُنا سَلَمہ اَسْواری عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ ہمارے ہاں ساحل پر اُترے تو میں نے ان کے لئے ایک رات کھانا تیار کیا اور انہیں کھانے پر بُلایا، وہ لوگ آئے جب میں نے ان کے آگے کھانا رکھا تو اتنے میں ایک شخص کی آواز آئی جو ساحلِ سمندر سے باآواز بلند یہ شعر کہتے ہوئے گزر رہا تھا:

وَتُلْهِيْكَ عَنْ دَارِ الْخُلُوْدِ مَطَاعِمٌ　　　وَلَذَّةُ نَفْسٍ غَيُّهَا غَيْرُ نَافِعِ

ترجمہ: کھانوں نے تمہیں ابدی گھر سے غافل کررکھا ہے اور لذّتِ نفس کی گمراہی نفع مند نہیں۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عتبہ غُلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک چیخ ماری اور غش کھا کے گر پڑے اور لوگ رونے لگے اور ہم نے کھانا اٹھالیا، خدا کی قسم! انہوں نے اس میں سے ایک لقمہ بھی نہیں کھایا۔

اہل جنت کا دستر خوان یاد کر کے رونا:

﴿8485﴾... حضرت سیِّدُنا سَجف بن منظور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللّٰہِ الْوَاحِد نے کھانا تیار کیا اور اپنے دوستوں کو کھانے کے لئے بلایا، حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان میں شامل تھے۔ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ باقی لوگ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے جبکہ آپ لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے وہاں کھڑے ہو گئے۔ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف دیکھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں، وہ شخص خاموش رہا اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا پھر جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو کر الگ ہو گئے تو اس شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد کو حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں جو دیکھا تھا بتا دیا۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: میرے والد آپ پر قربان! آپ کیوں رو رہے تھے جبکہ دیگر لوگ کھانا کھا رہے تھے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اہل جنت کا دستر خوان اور ان کے قریب کھڑے خدام یاد آگئے تھے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے ایک سسکی لی اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

کبھی شکم سیر نہ ہوئے:

حضرت سیِّدُنا سِجُف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا حُصین بن قاسم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا: میں نے اس دن کے بعد سے کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے کسی کو اپنے گھر کھانے پر بلایا ہو، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھانا بھوک سے کم کھاتے اور پانی خواہش سے کم پیتے اور کبھی ہنسنے میں دانت ظاہر نہ کئے حتّٰی کہ وصال فرما گئے۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا لباس:

حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی خود سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عہد کر لیا تھا کہ وہ بھوک سے کم کھائیں گے، خواہش سے کم پئیں گے اور دن و رات میں تھوڑی دیر کے لئے سوئیں گے۔ آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا: اے عتبہ! آپ رات میں نہیں سوتے لہٰذا دن میں ان وقتوں میں سو جایا کریں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس طرح تھوڑی دیر سونے کا آپ کا عہد بھی پورا رہے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو عبدُ اللہ! میں ایسی صورت میں تو اپنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مابین حیلہ تلاش کرنے والا ہوں گا، میں دن میں سوؤں

گانہ رات میں مگر یہ کہ نیند مجھ پر غالب آجائے۔ حضرت سیِّدُنا سَحِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جب انہیں دیکھتا تو وہ مجھے انتہائی غمگین دکھائی دیتے اور وہ نیند کے غلبہ کے وقت ہی سوتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑوں کے نیچے بالوں کالباس پہنتے تھے اور جب جمعہ کا دن آتا تو بالوں کالباس اتار دیتے اور اچھالباس پہن لیتے۔

﴿8486﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یوسف بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسا لباس پہنتے تھے؟ کہا: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاکستری رنگ کی دو چادریں پہنتے جن میں ایک باندھ لیتے اور دوسری اوڑھ لیتے تھے، جب انہیں کوئی دیکھتا تو کسان سمجھتا۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبیلہ عُوذ کے شرفاء میں سے تھے اور عربی تھے۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تقویٰ:

﴿8487﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: قریب ہے کہ تم مجھے نہ دیکھو۔ میں نے عرض کی: کس جرم سے؟ کس گناہ کے سبب؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: قریب ہے کہ زمین مجھے نگل لے۔ میں نے عرض کی: کس جرم کی وجہ سے؟ فرمایا: میں نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ اس نے مجھ سے کہا: عُتبہ! تم دو چادروں میں ہو؟ تم ایسی نعمت میں ہو؟ تو میں نے کہا: اگر میں نے ان دو چادروں میں سے ایک تمہیں نہ دی تو میرا گمان ہے کہ زمین مجھے نگل لے گی۔

﴿8488﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح قَیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے رِیاح! جب بھی میرا نفس مجھے کلام کرنے کا کہتا ہے میں کلام کرتا ہوں تو کتنا بُرا ہوں میں۔ اے رِیاح! اس نفس نے ایسی جگہ (یعنی میدان محشر میں) کھڑا ہونا ہے جہاں یہ فضولیات سے طویل خاموشی پر رشک کرے گا۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عاجزی:

﴿8489﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن زُہیر مَروزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے۔ مَلّاح نے کشتی میں سے کسی کو سیدھا بٹھانے کا ارادہ کیا تو

اسے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر کوئی حقیر نظر نہ آیا۔ اس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پہلو پر ہاتھ مارا اور کہا: سیدھے ہو کر بیٹھو۔ اس پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بطور عاجزی فرمایا: خدا کا شکر ہے کہ اِس نے مجھ سے بڑھ کر کسی اور کو حقیر نہ جانا۔

حکایت: سیِّدُنا عتبہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ اور امیر بصرہ

﴿8490﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُجَبَّر بن قَحذم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ امیر بصرہ سلیمان بن علی نے اپنے ساتھیوں میں کسی سے کہا: تمہاری ہلاکت ہو! کہاں ہے عتبہ کہ اس کے سبب بصرہ کے لوگ فتنے میں پڑے ہیں؟ سلیمان اپنے لشکر کے ساتھ نکلا حتّٰی کہ قبرستان میں پہنچ گیا اور حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سر جھکائے ہاتھ میں لکڑی لئے زمین کرید رہے تھے اور سلیمان کے قریب کھڑے ہونے سے بے خبر تھے۔ سلیمان نے سلام کیا۔ آپ نے جواب دیتے ہوئے کہا: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ سلیمان نے پوچھا: اے عتبہ! آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: میں دو حالتوں کے درمیان ہوں۔ سلیمان نے پوچھا: وہ کون سی حالتیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے اچھی حالت میں پیش ہوں گا یا بُری حالت میں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سر جھکا لیا اور زمین کریدنا شروع کر دی۔ سلیمان بن علی نے کہا: میرا خیال ہے کہ عُتبہ اپنے نفس کی حفاظت میں لگے ہیں اور انہیں اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ ہم کس حال میں صبح وشام کرتے ہیں۔ پھر سلیمان نے کہا: اے عتبہ! میں تمہیں دو ہزار درہم دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے امیر! میں انہیں اس شرط پر قبول کرتا ہوں کہ آپ اس کے ساتھ میری ایک حاجت بھی پوری کریں۔ سلیمان نے خوش ہوتے ہوئے کہا: ہاں بتاؤ! تمہاری کیا حاجت ہے؟ فرمایا: مجھے ان دراہم سے معاف ہی رکھئے۔ سلیمان نے کہا: ٹھیک ہے میں نے تمہاری حاجت پوری کی۔ پھر سلیمان حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے روتے ہوئے واپس لوٹ آیا اور یوں کہہ رہا تھا: عتبہ نے ہمیں عاجز کر دیا ہے۔

امیر بصرہ کے گزرنے کا علم نہ ہوا:

﴿8491﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حفص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے

ایک قریبی سے راستے میں گفتگو کر رہے تھے جبکہ وہ ان کی بات پر دھیان نہیں دے رہا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس سے کہا: کیا تم مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے؟ اُس نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بصرہ کا امیر اپنے ساتھیوں کے ساتھ گزرا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

اپنے آپ میں مشغول:

﴿8492﴾...ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو عبیدہ! کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو راستے میں چل رہا ہو اور اپنی حالت میں بہت زیادہ مشغول ہونے کے سبب لوگوں سے بے خبر ہو؟ آپ نے فرمایا: میں صرف ایسے ایک ہی شخص کو جانتا ہوں جو ابھی یہاں آنے والا ہے۔ کچھ دیر گزری تھی کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ داخل ہوئے، آپ بازار کے راستے سے گزر کر آئے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے پوچھا: اے عتبہ! راستے میں کسے دیکھا اور کس سے ملاقات ہوئی؟ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے راستے میں کسی کو نہیں دیکھا۔

گرمی کا احساس نہ کرتے:

﴿8493﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جمعہ کے دن مسجد تشریف لاتے جبکہ لوگ سایہ دار جگہیں پکڑ چکے ہوتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کنکریوں والی جگہ ہی کھڑے ہو جاتے اور دھوپ سے بچنے کے لئے کوئی آڑ نہ لیتے پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی جگہ قیام اور طویل سجدہ فرماتے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گرمی کا احساس نہیں ہوتا تھا۔

ربّ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر پر رونا:

﴿8494﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُہاجِر رِیاح قَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ کیا گیا ہوتا تو میں ضرور موت کی تمنا کرتا۔ میں نے کہا: آپ موت کی تمنا کیوں کرتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس میں میرے لئے دو اچھی خصلتیں ہیں۔ میں نے

پوچھا: وہ کیا ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: (ایک تو) گناہ گاروں کی صحبت سے راحت مل جائے گی اور (دوسرا) نیکوں کی صحبت ملنے کی امید ہو گی۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور فرمایا: میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے بخشش مانگتا ہوں اس بات کی جس سے میں امن میں نہیں ہوں کہ وہ مجھے اور شیطان کو ایک ہی لوہے کی زنجیر میں باندھ دے اور پھر مجھے اس کے ساتھ ہی جہنم میں ڈال دے۔ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔

چند پیسوں کے قرض پر رونا:

﴿8495﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن خالد وَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے کسی ساتھی سے سنا کہ حضرت سَیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام پر بے ہوشی طاری ہوئی پھر جب انہیں اِفاقہ ہوا تو یوں فرمانے لگے: الٰہی! اس شخص پر رحم فرما جو تجھ پر جراءت کرتا ہے اور قرض لے کر کھاتا ہے۔ لوگوں نے جب آپ کے قرض کو دیکھا تو آپ پر دو فُلُس (تہائی درہم) قرض تھا۔

غور و فکر کرنے والے:

﴿8496﴾... حضرت سَیِّدُنا جعفر بن محمد واسطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات میں تین بار چیختے۔ عشاء کی نماز کے بعد گھٹنوں کے درمیان سر رکھ دیتے اور غور و فکر کرتے رہتے، جب رات کا پہلا پہر گزر جاتا تو زور سے چیخ مارتے پھر گھٹنوں پر سر رکھ کر غور و فکر کرتے رہتے حتّٰی کہ رات کا دوسرا پہر بھی گزر جاتا پھر زور سے چیخ مارتے اور گھٹنوں پر سر رکھ کر غور و فکر میں مشغول ہو جاتے جب سحر کا وقت ہوتا تو پھر زور سے چیخ مارتے۔ حضرت سَیِّدُنا احمد بن عبد الحواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے مجھ سے کہا: میں نے یہ بات کسی بصری شخص سے کی تو اس نے کہا: تم ان کی چیخ کے بارے میں غور نہ کرو بلکہ دونوں چیخوں کے مابین جو معاملہ ہے اس کے بارے میں غور کرو۔

رات بھر ایک ہی تکرار:

﴿8497﴾... حضرت سَیِّدُنا سلیم نُحَیف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت سَیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھتا رہا کہ وہ پوری رات صرف یہی کہتے رہے: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اگر تو مجھے عذاب دے تب بھی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور اگر تو مجھ پر رحم فرمائے تب بھی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ یہی کلمات کہتے اور روتے رہے حتّٰی کہ فجر کا وقت ہو گیا۔

﴿8498﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن فہد مدینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک طویل رات میں نماز پڑھی پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اپنا سر اٹھایا اور عرض کی: اے میرے مالک! تو مجھے عذاب دے میں تب بھی تجھ سے محبت کرتا ہوں اور اگر تو مجھے بخش دے میں تب بھی تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونے کا خوف:

﴿8499﴾... حضرت سیِّدُنا عَنْبَسہ خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھار مجھ سے ملنے آتے اور رات میرے پاس گزارتے۔ ایک مرتبہ آپ نے میرے پاس رات گزاری اور سحر کے وقت بہت زیادہ روئے پھر جب صبح ہوئی تو میں نے کہا: رات آپ کے رونے کے سبب میرا دل خوفزدہ ہو گیا، اے میرے بھائی! آخر کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: اے عَنْبَسہ! خدا کی قسم! مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے پیش ہونے کا دن یاد آ گیا تھا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گرنے لگے تو میں نے آپ کو اپنی گود میں لے لیا اور آپ کی آنکھوں کو دیکھا تو دونوں آنکھیں بہت زیادہ سرخ ہو رہیں تھیں، پھر یہ سرخی مزید بڑھ گئی اور آپ پر کمزوری چھانے لگی تو میں نے آواز دی: عتبہ، عتبہ!۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے ہلکی سی آواز میں جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے پیش ہونے کی یاد نے محبت کرنے والوں کے جوڑ کاٹ دیئے۔ آپ اس بات کو دہراتے رہے پھر گھٹی ہوئی آواز کے ساتھ رونے لگے جیسے موت کا غرغرہ ہو اور عرض کرنے لگے: اے میرے مولیٰ! کیا تو خود سے محبت کرنے والے کو عذاب دے گا حالانکہ تو زندہ اور کریم ہے۔ خدا کی قسم! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ بات دہراتے رہے حتّٰی کہ مجھے بھی رلا دیا۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شب بیداری:

﴿8500﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عیسٰی طُفَاوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا ابو عبدُ اللہ شَحَّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا: حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس رات گزارتے اور پوری رات تنہا ایک کمرے میں ہوتے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابو عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت کس طرح کرتے تھے؟ فرمایا: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبلہ رو ہو کر بیٹھ جاتے اور غور و فکر کرتے اور روتے رہتے حتّٰی کہ صبح ہو جاتی۔ مزید فرمایا

کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھار رات کو میرے پاس آتے اور فرماتے: مجھے افطاری کے لئے پانی کا گھونٹ یا کچھ کھجوریں دو تمہارے لئے بھی میری مثل اجر ہو گا۔

﴿8501﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مَخلد بن حسین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا عتبہ اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ واسطی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا ذکر کرتے سنا کہ یہ ایسے ہیں گویا کہ ان کی پرورش انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے کی ہے۔

سردی اور گرمی کا احساس نہیں:

﴿8502﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحیم بن یحییٰ دَیبُلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا عثمان بن عُمارہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں محبت گھر کر جائے اسے سردی اور گرمی کا احساس نہیں ہوتا۔ حضرت سیِّدُنا عبد الرحیم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جس کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت رچ بس جائے وہ اس میں ہی مشغول ہو جاتا ہے پھر اسے گرمی سردی، کھٹے میٹھے اور ٹھنڈے گرم کا پتا نہیں چلتا۔

قربِ الٰہی:

﴿8503﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن ابو جعفر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتا ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تکریم کرتا ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تکریم کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنا قرب عطا کرتا ہے اور جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا قرب عطا کرتا ہے اس کے لئے خوشخبری ہے، خوشخبری ہے، خوشخبری ہے، خوشخبری ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہی جملہ کہتے رہے حتّٰی کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

﴿8504﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں کبھی کبھار حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طویل غم کے سبب فکر مند ہو کر جاگتا رہتا اور جب ان سے بات کرتا کہ وہ اپنے نفس پر نرمی کریں تو وہ رونے لگ جاتے اور فرماتے: میں اپنی کوتاہیوں پر روتا ہوں۔

خوشی قلیل اور غم طویل:

﴾8505﴿... حضرت سیِّدُنا ابو محمد طیب بن اسماعیل قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے عَبَّادان کے علاقے میں کچھ لوگوں کو حضرت سیِّدُنا عُتبہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ کرتے سنا کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی بیماری میں کہا گیا: آپ اس مرض کی دوا کیوں نہیں لیتے؟ آپ نے فرمایا: میری بیماری ہی میری دوا ہے۔ مزید فرمایا: انسان دنیا کی خوشیوں اور اس کی تکلیفوں کے سبب کیسے ٹھیک رہ سکتا ہے کہ یہ خوشی بھی دیتی ہے اور تکلیف بھی۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن جنید رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: دنیا اس قدر خوشی نہیں دیتی جس قدر تکلیف دیتی ہے کیونکہ اس کی خوشی کم اور غم بڑا طویل ہے۔

﴾8506﴿... حضرت سیِّدُنا ابو حفص بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پڑوسی تھا۔ اس نے ایک رات حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: پاک ہے عظمت والی ذات جو آسمانوں کی مالک ہے بے شک مُحِب قید میں ہے۔ میرے دوست نے کہا: اے عتبہ! آپ نے سچ کہا۔ یہ سن کر ان پر غشی طاری ہوگئی۔

غیبی کھانا:

﴾8507﴿... حضرت سیِّدُنا تَوبہ عَنبری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے صاحبزادے کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! غمزدہ آواز، رونے والی آنکھ اور بغیر مشقت کا رزق عطا کرکے مجھ پر احسان فرما۔ جب آپ قراءت کرتے تو روتے اور لوگوں کو بھی رُلاتے، آپ کی آنکھوں سے ہمیشہ آنسو جاری رہتے اور جب گھر آتے تو کھانا پاتے مگر نہیں معلوم کہ وہ کھانا کہاں سے آتا۔

﴾8508﴿... حضرت سیِّدُنا سُنید بن داود رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مخلد بن حسین رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم اور حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی صحبت میں رہے۔ ان سے پوچھا گیا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم اور حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا میں سے کون افضل ہے؟ کہا: میری آنکھوں نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر کسی کو افضل نہ دیکھا۔

پرندے اتباع کرتے:

﴿8509﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت کی ہے، لوگ کہتے کہ پرندے آپ کی بات مانتے ہیں۔

﴿8510﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے کسی ساتھی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خوبصورت پرندے کو بلایا اور فرمایا: یہاں آؤ کہ تم امن میں ہو۔ وہ پرندہ آیا اور آپ کے ہاتھ پر بیٹھ گیا پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا اور اس معاملے کو دیکھنے والے اپنے ساتھی سے فرمایا: یہ بات کسی کو نہ بتانا۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت:

﴿8511﴾... حضرت سیِّدُنا مہدی بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں کسی قبرستان کی طرف گیا تو وہاں حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام موجود تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم آئے ہو؟ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی تھی کہ وہ تمہیں میرے پاس لے آئے۔ یہ سن کر میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ ہمیں تازہ کھجوریں کھلائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعا کی تو وہاں تازہ کھجوروں سے بھری ہوئی ٹوکری موجود تھی۔

کُھدی ہوئی قبر اور طوق:

﴿8512﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الخالق عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک گھر تھا جس میں آپ عبادت کیا کرتے تھے۔ جب آپ شام کی طرف جانے لگے تو اس گھر کو تالا لگا دیا اور فرمایا: اسے اس وقت تک نہ کھولنا جب تک میری موت کی خبر تم تک نہ پہنچ جائے۔ جب ہمیں پتا چلا کہ آپ شہید ہوگئے ہیں تو ہم نے اس گھر کو کھولا تو وہاں ایک کھدی ہوئی قبر اور لوہے کا طوق تھا۔

﴿8513﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شُمَیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے والد ماجد کے پاس آیا کرتے اور ساری نمازیں ہمارے ساتھ پڑھتے۔ جب میرے والد عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے والد کے پاس آتے پھر جب جانے لگتے تو کہتے: اے ابو عُبَیْدُ اللہ! آپ کو نہ دیکھنے کے سبب مجھ پر رات طویل ہو جاتی ہے۔ میرے والد فرماتے: اے میرے بچے! واپس چلا جا،

بے شک مجھے تم پر رات کا خوف ہے (یعنی رات زیادہ دیر سے جانا اچھا نہیں)۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تحفہ:

﴿8514﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسُف بن عطِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی کا تحفہ قبول کرتے تھے؟ کہا: ہاں! حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کا تحفہ قبول کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تحفہ کیسا ہوتا تھا؟ کہا: یہ ایک فلسطینی مٹکا تھا جس میں زیتون اور اچار ہوتا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اپنی چادر کے نیچے ہاتھ میں لٹکایا ہوتا۔

﴿8515﴾... حضرت سیِّدُنا رِیاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے رِیاح! جو ہمارے ساتھ نہیں ہے وہ ہمارے خلاف ہے۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مغفرت:

﴿8516﴾... حضرت سیِّدُنا عُتبہ غُلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوست حضرت قُدامہ بن ایوب عَتَکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے ابوعبدُ اللہ! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اے قُدامہ! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے اس دعا کی برکت سے جنت میں داخل کر دیا جو تمہارے گھر میں لکھی ہوئی ہے۔ صبح ہوئی میں اپنے گھر گیا دیکھا تو گھر کی دیوار پر حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر موجود تھی جس میں لکھا تھا: "یَا هَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ وَرَاحِمَ الْمُذْنِبِیْنَ وَمُقِیْلَ عَثَرَاتِ الْعَاثِرِیْنَ ارْحَمْ عَبْدَكَ ذَا الْخَطَرِ الْعَظِیْمِ وَالْمُسْلِمِیْنَ كُلَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ وَاجْعَلْنَا مَعَ الْاَحْیَاءِ الْمَرْزُوْقِیْنَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی اے بھٹکے ہوؤں کو ہدایت دینے والے! اے گناہ گاروں پر رحم کرنے والے! اے لغزش کرنے والوں کی لغزش کو معاف کرنے والے! اپنے اس بندے پر بھی رحم فرما جو بہت بڑی مصیبت میں پھنس چکا ہے اور تمام مسلمانوں پر رحم فرما اور ہمیں ان لوگوں یعنی انبیائے کرام، صدیقین، شُہَدا اور صالحین کا ساتھ نصیب کر جو زندہ ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں اور ان پر تو نے انعام فرمایا ہے، اے تمام جہانوں کے پالنے والے! اس دعا کو قبول فرما۔

سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا جنت میں حوض:

﴿8517﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں ایک عورت ہمیشہ روزہ رکھا کرتی تھی۔ اس کا بیان ہے کہ میں جب افطار کرتی تو یوں دعا کرتی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوض سے سیراب فرما۔ ایک مرتبہ میرے خواب میں کوئی آیا اور کہا: جب تو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوض سے سیراب ہونے کی دعا مانگتی ہے تو ساتھ میں یہ دعا بھی مانگ کہ حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوض سے بھی سیراب فرما، اس لئے کہ ان کا بھی جنت میں ایک حوض ہے۔ وہ عورت حضرت سیِّدُنا عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پڑوسن تھی۔

﴿8518﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حاتم رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام علی بن مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ایک جملہ سنا تو مجھے بڑا تعجب ہوا۔ انہوں نے فرمایا: ابان بن ثعلب حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام کے والد ہیں۔[1]

حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

ان بزرگوں میں سے عبادت گزار عالم، غم زدہ رہنے والے، قلب سلیم کے مالک حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی ہیں جنہوں نے تنہائی اختیار کی، ذکر واذکار میں مشغول اور فتنوں اور خطروں سے محفوظ رہے۔

وقت پر نماز پڑھنے کے پابند:

﴿8519﴾... حضرت سیِّدُنا عباس بن ولید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عصر کے بعد حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہماری طرف آئے تو آپ کا چہرہ مُتَغَیَّر تھا۔ میں نے عرض کی: اے ابو محمد! شاید ہم نے آپ کی مصروفیت میں خلل ڈالا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

1... حضرت سیِّدُنا علی بن مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اسماء الرجال کے بہت بڑے امام ہیں اور یہاں ان سے چوک ہوئی ہے اس لئے امام الجرح والتعدیل حضرت سیِّدُنا ابو حاتم رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عتبہ غلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام کے والد کا نام حضرت سیِّدُنا ابان بن صمعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہے۔ از علمیہ

عَلَیْہ نے ہلکی سے آواز میں فرمایا: میں تم سے کچھ چھپاؤں گا نہیں میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا تم لوگوں نے مجھے اس سے روک دیا۔ پھر فرمایا: میں تم سے ملاقات کر کے تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نماز کو وقت پر پڑھنا پسند فرماتے تھے اور تاخیر نہ کرتے تھے۔

﴿8520﴾... حضرت سیِّدُنا امام عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے مجھ سے فرمایا: فارغ اوقات میں علم حاصل کرو۔

لوگوں سے دور رہنے والے:

﴿8521﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں، حضرت سیِّدُنا ابو خصیب عبدُ اللہ بن ثعلبہ اور حضرت سیِّدُنا بِشر بن سَری نے حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے ملنے کا وعدہ کیا تو ہم آپ کے پاس گئے، جب وہاں پہنچے تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے آنے کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے استخارہ کیا تھا اور میرے دل میں اس بات کا غلبہ ہوا کہ تم لوگ نہ آیا کرو۔

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ کسی کام سے میرے پاس آئے تو میں نے عرض کی: آپ مجھے پیغام بھیج دیتے تاکہ میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں! کام میرا تھا۔ میں نے آپ کو سواری پیش کی تاکہ اس پر سوار ہو کر واپس جائیں تو آپ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ خود کو ایسی عادت ڈالوں۔

حکومتی حوض سے پانی نہ پیتے:

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ امیر عیسیٰ بن جعفر عباسی نے ایک حوض بنایا تھا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کا پانی نہیں پیتے بلکہ اپنی باندی کو نہر پر بھیجتے وہ وہاں سے مٹکا بھر لاتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں مالدار ہوتا تو ہوشیار نہ ہوتا اور پانی لانے والے کو گدھے پر سوار کر کے بھیجتا تاکہ میرے لئے پانی لائے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی بات سے رجوع کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے معافی چاہی اور فرمایا: بے شک میں خیر میں ہوں، میں بھلائی میں ہوں۔ حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر ناحق جگہ جھونپڑا بنانے والے شخص سے خرید و فروخت ناپسند کرتے تھے۔

بھائی چارہ دین سے ہے:

﴿8522﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حمزہ عُمارہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: کیا کوئی شخص کسی شخص کے گھر والوں کو سلام بھیج سکتا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: ہاں! بھیج سکتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر جیسا شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا آپ جب بھی ہمارے پاس آتے تو ہمارے گھر والوں کو بھی سلام بھیجتے۔ بے شک اخوت وبھائی چارے کی حفاظت دین سے ہے اور حُسنِ اخلاق دین سے ہے۔[1]

فاسق کو کھانے کی دعوت دینا:

حضرت سیِّدُنا ابو حمزہ عُمارہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والا یا فاسق شخص ایسے لوگوں کو سلام کرے جو کھانا کھارہے ہوں تو کیا کھانا کھانے والے اسے کھانے کی دعوت دے سکتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ہاں دے سکتے ہیں کہ حضرت بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے مجھ سے فرمایا: میں ایسے کو بھی اپنے کھانے کی دعوت دیتا ہوں جسے کھلانے کے بجائے مجھے کتے کو کھلانا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مزید فرماتے ہیں: بندے کو بُرے اخلاق سے ایسے ہی بچنا چاہئے جیسے وہ حرام سے بچتا ہے۔

اپنا احتساب:

﴿8523﴾... حضرت سیِّدُنا عباس بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر اپنی داڑھی پکڑ کر فرمایا کرتے: کیا تو 70 سال کی عمر کے بعد سرداری کا خواہش مند ہے؟ اور آپ نے فرمایا: ہر شے کے لئے کوئی ٹھکانے والا ہوتا ہے لہٰذا تُو اپنے نفس کے لئے ٹھکانے والا بن جا۔ ہر شے کی حفاظت ہوتی ہے لہٰذا اپنے نفس کی حفاظت کر اور اس پر اتنا بوجھ نہ ڈال جو اس پر غالب آجائے۔

1... نامحرم کو سلام بھیجنے کی اجازت نہیں گھر کے مردوں کو سلام بھیج سکتا ہے۔ سیِّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے غائبانہ نامحرم کو سلام بھجوانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی ٹھیک نہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۵۱)

جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجائے:

﴿8524﴾... حضرت سیِّدُنا غسان بن فضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر ان لوگوں میں سے تھے جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجاتا اوران کے چہرے کو دیکھ آخرت کی یاد آجاتی۔ آپ خندہ پیشانی سے ملنے والے تھے بناوٹی عبادت گزار نہ تھے اور بڑے ذہین فقیہ تھے۔

حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا: جس سال سیِّدُنا بِشر بن منصور اور سیِّدُنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے حج کیا میرا گمان ہے اُس سال حاجیوں کی مغفرت ہوگئی ہوگی۔

حضرت سیِّدُنا غَسَّان بن فضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ شقیق عصفری نے حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر سے کہا: کیا ایک لاکھ درہم ملنے پر خوش ہوں گے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ان آنکھوں سے آنسو بہنا مجھے ان دراہم سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت سیِّدُنا غَسَّان بن فضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر عربی تھے اور آپ اپنے بیٹے کو ٹوکریاں بنانا سکھاتے تھے۔

کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی:

حضرت سیِّدُنا اُسید بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کبھی بھی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی اور ہماری مسجد میں جب بھی کوئی سائل آتا اور کوئی اسے نہ دیتا تو آپ اسے کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے اور مجھے اپنی کتابوں کے بارے میں وصیت فرمائی کہ میں انہیں ٹھنڈا کردوں یا دفن کردوں۔

دوستوں سے حُسنِ سلوک:

حضرت سیِّدُنا غَسَّان بن فضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بُشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کو دیکھا کہ جب وہ اپنے دوستوں میں سے کسی کو دیکھتے تو اس کے ساتھ کھڑے ہوجاتے حتّٰی کہ اس کے جانور کی لگام تھام لیتے اور میرے ساتھ کئی مرتبہ ایسا ہی کیا۔

حضرت سیِّدُنا غَسَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا بُشر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتایا: میں نے دیکھا ہے کہ جو فقہا اور قصہ گو حضرات کے پاس جاتا ہے وہ قصہ گو کے پاس نہ جانے والے سے زیادہ نرم دل ہوتا ہے۔

﴿8525﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہمّام عبد الخالق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم بناؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کل قیامت کے دن تمہارے ساتھ کیا ہو گا؟ اگر قیامت کے دن تمہاری رسوائی ہوئی اور تمہاری لوگوں سے جان پہچان کم ہوئی تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

خود پسندی سے دور:

﴿8526﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن منصور بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے طویل نماز پڑھی تو دیکھا کہ ایک شخص آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے خیالات کو بھانپ لیا اور اُس سے فرمایا: تم نے میرا جو عمل دیکھا ہے اس پر تعجب نہ کرو کیونکہ ابلیس نے بھی ایک طویل مدت تک ملائکہ کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی تھی۔

اپنی چاہت والی مجلس چھوڑنے کی تلقین:

﴿8527﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر سے کہا: ہم خیر وبرکت کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بہت اچھی مجلس ہے۔ میں نے کہا: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میرے پاس کوئی آکر نہیں بیٹھتا تو اس وجہ سے گویا میں غمگین ہو جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے پاس کوئی آکر بیٹھے تو ایسی مجلس کو چھوڑ دو۔

﴿8528﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے فرمایا: میں کسی کے پاس بیٹھا یا کوئی میرے پاس بیٹھا، میں کسی کے پاس کھڑا ہوا یا کوئی میرے پاس کھڑا ہوا تو میں نے یہ جان لیا کہ میں اس کے پاس یا وہ میرے پاس نہ بیٹھتا تو میرے لئے بہتر تھا۔

﴿8529﴾... حضرت سیِّدُنا ایوب بن عبدُ اللہ انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کے پاس بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب سے میں سکھانے بیٹھا ہوں تب سے کثیر بھلائی یا (فرمایا:) کثیر چیزیں مجھ سے فوت ہو گئی ہیں۔

﴿8530﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے فرمایا: میں کسی دنیاوی معاملے کو یاد کرتا ہوں تو میرا نفس آخرت کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اور مجھے اپنا خوف ہوتا ہے۔

اُخروی معاملے میں آسانی:

﴿8531﴾... حضرت سیِّدُنا بِشْر بن مُفَضَّل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے ابو محمد! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ فرمایا: میں نے معاملے کو اس سے زیادہ آسان پایا جتنی میں اپنے نفس پر سختی کیا کرتا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھی امید کا صلہ:

﴿8532﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کا وقت وصال قریب آیا تو ان سے کہا گیا: اپنے قرض کے بارے میں وصیت کر دیں۔ آپ نے فرمایا: میں جب اپنے گناہوں کے بارے میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے اچھی امید رکھتا ہوں تو اپنے قرض کے بارے میں اس سے اچھی امید کیوں نہ رکھوں؟ جب آپ کا وصال ہو گیا تو آپ کے ایک دوست نے آپ کا قرض ادا کر دیا۔

﴿8533﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا بِشْر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر سے کہا: مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: مُردوں کا لشکر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

سیِّدُنا بِشْر بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کی روایات کثیر ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ائمہ اور اکابرین سے احادیث روایت کیں۔

دین خیر خواہی ہے:

﴿8534﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک دین خیر خواہی ہے، بے شک دین خیر خواہی ہے، بے شک دین خیر خواہی ہے۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس کے لئے خیر خواہی ہے؟ ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے، اس کے رسول کے لئے، اس کی کتاب کے لئے[1]، مسلمانوں

1... امام محی الدین یحییٰ بن شرف نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے خیر خواہی سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان...

کے اماموں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے (1)۔“(2)

کھانے کے بعد کی دعا:

﴿8535﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حُضور نبی رحمت، شفیع اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دعوت دی تو ہم بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہو لئے کھانا کھا لینے کے بعد آپ نے ہاتھ دھوئے اور یوں دعا مانگی: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ رَبِّیْ وَلَا مُکَافِیٍٔ وَلَا مَکْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَکَسٰی مِنَ الْعُرْیِ وَھَدٰی مِنَ الضَّلَالَۃِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَہٖ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی سب تعریفیں اس خدا عَزَّوَجَلَّ کے لئے جو کھلاتا ہے اور خود کھانے سے پاک ہے، اس کا ہم پر احسان ہے کہ ہمیں ہدایت دی، کھانے کو دیا، پینے کو دیا اور اچھی نعمت سے نوازا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو چھوڑی نہیں جاسکتیں نہ ختم ہو سکتی ہیں، نہ ان میں ناشکری ہو اور نہ ہی ان سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے میرے رب!۔ تمام تعریفوں کا حقدار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جس نے کھانا کھلایا، پانی پلایا، برہنہ بدن پر کپڑا پہنایا، گمراہی سے نکال کر ہدایت دی، اندھے پن سے ہٹا کر بصارت عطا فرمائی اور اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔“(3)

......لانا، شرک سے بچنا، اس کی اطاعت کرنا وغیرہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب کی خیر خواہی سے مراد اس بات پر ایمان لانا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے اور یہ مخلوق کے کلام کے مشابہ بالکل نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول کی خیر خواہی سے مراد ان کی رسالت کی تصدیق کرنا اور ان کے لائے ہوئے احکام پر ایمان لانا۔ (شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحۃ، ۱/ ۳۸ ملتقطاً)

1... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 558** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اماموں سے مراد یا تو اسلامی بادشاہ اسلامی حکام ہیں یا علماء دین مجتہدین کاملین اولیاء واصلین ہیں۔ ان کی نصیحت یہ ہے کہ انکے ہر جائز حکم کی بقدر طاقت تعمیل کرنا، لوگوں کو ان کی اطاعت جائزہ کی طرف رغبت دینا، آئمہ مجتہدین کی تقلید کرنا، ان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، (مرقات) علماء کا ادب کرنا۔ عام مسلمانوں کی نصیحت یہ ہے کہ بقدر طاقت ان کی خدمت کرنا، ان سے دینی و دنیا مصیبتیں دور کرنا، ان سے محبت کرنا، ان میں علم دین پھیلانا، اعمال نیک کی رغبت دینا، جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا۔

2... نسائی، کتاب البیعۃ، النصیحۃ للامام، ص ۶۸۴، حدیث: ۴۲۰۵

3... سنن کبرٰی للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، مایقول اذا غسل یدیہ، ۶/ ۸۲، حدیث: ۱۰۱۳۳

حجرِ اسود کی گواہی:

﴿8536﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، مالکِ کوثر وجنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن حجر اسود کو اس طرح لائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہو گی جس سے وہ بولے گا اور جس نے حق کے ساتھ اس کا استلام[1] کیا ہو گا اُس کے لئے گواہی دے گا۔[2]

جس دروازے سے چاہے داخل ہو:

﴿8537﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (بروزِ قیامت) ایمان کے ساتھ تین باتیں لے کر آئے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور جس حورِ عین سے چاہے نکاح کرے: (۱)... جو پوشیدہ قرض ادا کرے[3] (۲)... جو ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھے اور (۳)... جو اپنے قاتل کو معاف کر دے[4]۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر کوئی ایک پر عمل کرے تو؟ ارشاد فرمایا: ایک پر عمل کرنے والا بھی۔[5]

1... حجر کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چُھو کر چوم لینے یا اشارہ کرکے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔
(بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۹۶)

2... ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی الحجر الاسود، ۲/ ۲۸۶، حدیث: ۹۶۳

3... پوشیدہ قرض سے مراد یہ ہے کہ کسی مستحق کو اس قرض کی ادائیگی کر دینا جس کے بارے میں اسے علم نہ ہو جیسے کسی شخص کا انتقال ہوا اور اس کا کسی پر قرض تھا بعد انتقال مقروض نے وہ قرض آکر اس کے وارث کو دے دیا حالانکہ وارث کو اس کے بارے میں علم نہ تھا۔ (ماخوذ از اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۶۶۲)

4... مقتول کے معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ قاتل کسی کو جان لیوا ضرب لگائے اور وہ مرنے سے پہلے اسے معاف کر دے۔
(ماخوذ از اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۶۶۲)

5... کتاب الدعاء، باب القول فی ادبار الصلوات، ص ۲۱۴، حدیث: ۶۷۳

حضرت سیّدُنا عبد العزیز بن سلمان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن

ان عبادت گزار بزرگوں میں سے انتہائی غمگین رہنے اور پیاس برداشت کرنے والے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بھی ہیں۔ آپ خوف ورجا کے پیکر تھے۔

مجلس سے جنازے اٹھتے:

﴿8538﴾... حضرت سیِّدُنا ابو طارق تَبَّان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن جب قیامت اور موت کا تذکرہ کرتے تو اس عورت کی طرح چیختے جس کا بچہ مر گیا ہو اور مسجد میں خائفین کی بھی چیخیں بلند ہو جاتیں، بسا اوقات آپ کی مجلس سے ایک یا دو جنازے بھی اٹھتے۔

جہنم کو یاد کر کے رونا:

﴿8539﴾... حضرت سیِّدُنا مِسۡمَع بن عاصم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں، حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان، حضرت سیِّدُنا کِلاب بن جُرَی اور حضرت سیِّدُنا سلمان اَعۡرَج رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے کسی ساحل پر رات گزاری تو حضرت سیِّدُنا کِلاب رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ رونے لگے حتّٰی کہ مجھے خوف لاحق ہوا کہ ان کی موت واقع ہو جائے گی پھر ان کے رونے کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡعَزِیۡز بھی رونے لگے پھر حضرت سیِّدُنا سلمان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بھی ان دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے لگے۔ خدا کی قسم! میں بھی ان کے رونے کی وجہ سے رونے لگا لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کیوں روئے تھے۔ پھر بعد میں مَیں نے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡعَزِیۡز سے پوچھا: اے ابو محمد! اُس رات آپ کس وجہ سے روئے تھے؟ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: خدا کی قسم! جب میں نے سمندر کی موجیں دیکھیں اور ان کا شور سنا تو مجھے جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی جس کے سبب میں رونے لگا۔ پھر میں نے باری باری حضرت سیِّدُنا کلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمَا سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ حضرت سیِّدُنا مِسۡمَع رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں میں ایک میں ہی بُرا تھا کہ میرا رونا ان کے رونے اور ان کی حالت پر رحم آنے کی وجہ سے تھا۔

﴿8540﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد العزیز بن سلمان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد ماجد

کو فرماتے ہوئے سنتا: میں ایسے شخص پر تعجب کرتا ہوں جو موت کو جانتا ہے تو پھر کیسے اس کی آنکھیں دنیا سے ٹھنڈی ہوتی ہیں یا کیسے وہ دنیا سے خوش ہوتا ہے؟ کیوں اس کا دل دنیا میں پھٹتا نہیں؟ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہائے افسوس! ہائے افسوس کہنے لگتے حتّٰی کہ بے ہوش ہو کر گر پڑتے۔

شب بیداری کرنے والوں کا انعام:

﴿8541﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عیسیٰ سعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں اور عجائبات دیکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُطَھَّر سعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جو کہ 60 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت میں روتے رہے، انہوں نے مجھ سے فرمایا: میں نے دیکھا کہ ایک نہر کے کنارے پر ہوں اور اس میں خالص مشک بہہ رہی ہے اور اس کے دونوں اطراف موتیوں کے درخت ہیں جن کی شاخیں سونے کی ہیں اور قریب ہی کچھ لڑکیاں یوں کہہ رہی ہیں: پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح ہر زبان پر جاری ہے، پاک ہے وہ ذات جو اپنے علم و قدرت سے ہر جگہ موجود ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہر زمانے میں ہمیشہ رہنے والی ہے، پاک ہے وہ ذات۔ میں نے اُن سے پوچھا: تم کون ہو؟ ان لڑکیوں نے جواب دیا: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے پوچھا: تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ ان لڑکیوں نے یوں جواب دیا:

ذَرَانَا اِلٰهُ النَّاسِ رَبُّ مُحَمَّدٍ لِقَوْمٍ عَلَى الْاَطْرَافِ بِاللَّيْلِ قُوَّمُ

يُنَاجُوْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰهَهُمْ وَتَسْرِيْ هُمُوْمُ الْقَوْمِ وَالنَّاسُ نُوَّمُ

ترجمہ: ہمیں لوگوں کے معبود، حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رب عَزَّوَجَلَّ نے ایسے بندوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کے حصوں میں اس کے لئے قیام (عبادت) کرتے اور تمام جہانوں کے پالنے والے سے اپنے غموں کی فریاد کرتے ہیں، ان لوگوں کے غم دور ہو رہے ہیں جبکہ غافل لوگ سو رہے ہیں۔

میں نے کہا: واہ واہ! وہ کون لوگ ہیں جن کی آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے سبب ٹھنڈی فرمائے گا؟ ان لڑکیوں نے پوچھا: کیا آپ انہیں نہیں جانتے؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! میں انہیں نہیں جانتا۔ ان لڑکیوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو راتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔

موت کی یاد نے دل کاٹ دیئے:

﴿8542﴾... حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف سَفَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی بصرہ کی مسجد میں یوں اعلان کر رہا ہے: موت کی یاد نے خوف خدا والوں کے دل کاٹ کر رکھ دیئے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم انہیں بے قرار ہی پاؤ گے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

جنات ساتھ میں نمازِ تہجد پڑھتے:

﴿8543﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد العزیز بن سلمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز جب نمازِ تہجد کے لئے بیدار ہوتے تو میں گھر میں شور وغل اور کثیر پانی بہنے کی آوازیں سنتا۔ میرا گمان ہے کہ جن نمازِ تہجد کے لئے بیدار ہو کر میرے والد کے ساتھ تہجد پڑھا کرتے تھے۔

کون سی لذت باقی ہے؟

﴿8544﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد العزیز راسبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جنہیں حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا عبادت گزاروں کا سردار کہا کرتی تھیں، ان سے پوچھا گیا: وہ کون سی لذت ہے جو ابھی تک باقی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: تہہ خانے میں خلوت نشین ہونا۔

﴿8545﴾... حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک بوڑھے نے گفتگو کرنے کی اجازت مانگی اور بڑھاپے کی وجہ سے عصا پر ٹیک لگا کر کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اے ابو حمزہ! میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ میں جن لوگوں کے مابین رہتا ہوں وہ ان لوگوں کی طرح نہیں جن میں آپ رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے میرے بھائی! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے اور نیکیاں کرتے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان عبادت گزاروں میں ایک مَشَقَّت برداشت کرنے والے، شدت کے ساتھ رونے والے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ثعلبہ حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بھی ہیں، انہیں قرب و محبت الٰہی نے دیوانہ بنا دیا تھا۔

﴿8546﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوسی ابو عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رویا کرتے حتّٰی کہ آپ کے گالوں پر نشان پڑ جاتے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے:

لِكُلِّ اُنَاسٍ مَقْبَرٌ بِفَنَائِهِمْ فَهُمْ يَنْقُصُوْنَ وَالْقُبُوْرُ تَزِيْدُ

فَهُمْ جِيْرَةُ الْاَحْيَاءِ اَمَّا مَزَارُهُمْ فَدَانٍ وَاَمَّا الْمُلْتَقٰى فَبَعِيْدُ

ترجمہ: ہر شخص کے لیے اس کے صحن میں ہی قبرستان ہے لوگ کم ہوتے جا رہے ہیں اور قبریں بڑھتی جا رہی ہیں، مرنے والے زندوں کے پڑوسی ہیں ان کی آرام گاہیں تو قریب ہیں مگر ملنے کی جگہ بہت دور ہے۔

رحمتِ الٰہی پہ قربان:

﴿8547﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تو شام کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فرشتوں کے ذریعے تیری حفاظت فرماتا ہے، جب تو صبح کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کی نافرمانی والے کاموں میں پڑ جاتا ہے، پھر جب شام کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت کرنے والے فرشتوں کو پھر تیری طرف لوٹا دیتا ہے، تیری طرف سے کوئی بھی کام اسے ایسا کرنے سے نہیں روک سکتا۔

﴿8548﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: اے ابو محمد! ہائے غم پر غم۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: کیا آپ کے متعلق علم الٰہی میں کبھی غمگین ہونا بھی آیا ہے؟ آپ نے کہا: آہ! تم میری بات چھوڑو، میں تو کبھی خوش ہی نہیں ہوا۔

﴿8549﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا اکرم دیکھ کر ایسا لگتا ہے گویا تیری اطاعت ہی کی جاتی ہے نافرمانی کی ہی نہیں جاتی حالانکہ تیری نافرمانی بھی کی جاتی ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ تو اس کی پرواہی نہیں کرتا، بھلا کس زمانے میں تیری زمین میں رہنے والوں نے تیری نافرمانی نہیں کی مگر تیری قسم! پھر بھی تو ان پر بھلائی ہی فرماتا رہا۔

﴿8550﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ثعلبہ حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہو سکتا ہے تم ہنس رہے ہو جبکہ تمہارا کفن دھوبی کے پاس سے آچکا ہو۔

حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب

ان عبادت گزاروں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بھی ہیں، آپ انتہائی دانشمند، شہوات وخواہشات کو چھوڑنے والے اور عبادات کو گلے لگانے والے تھے۔

جنت کا حریص:

﴿8551﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے داماد حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب کو غسل دے رہے تھے، آپ نے دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مغیرہ کو جنت میں داخل فرما، میں نے ان کو جنت کا حریص ہی پایا ہے۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم! حضرت سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے نزدیک اپنے صاحب یعنی حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے کم نہیں تھے۔

رات بھر ایک ہی دُعا:

﴿8552﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے داماد حضرت سیِّدُنا ابو صالح مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب کا بیان ہے کہ میں نے سوچا حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا وصال ہو جائے گا اور میں ان کے گھر میں ہو کر بھی ان کے عمل کی خبر نہیں جان سکوں گا چنانچہ ایک مرتبہ میں نے ان کے ساتھ ہی نماز عشا ادا کی اور پھر ان کے گھر آکر چادر اوڑھ کر لیٹ گیا (تاکہ آپ کی رات کی عبادت دیکھ سکوں)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے، روٹی کھائی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، پھر اپنی داڑھی پکڑ کر عرض کرنے لگے: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب تو اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے تو بوڑھے مالک کو آگ پر حرام کر دینا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ یہی کلمات دُہراتے رہے حتّٰی کہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے میں سو گیا۔ (پھر رات میں کسی وقت) بیدار ہوا تو دیکھا کہ آپ اسی حالت میں ہیں کبھی ایک پاؤں آگے کرتے اور کبھی دوسرا اور یہی کلمات دُہرا رہے ہیں کہ "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

جب تو اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے تو بوڑھے مالک کو آگ پر حرام کر دینا۔'' خدا کی قسم! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فجر تک یہی کلمات دُہراتے رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: ''بخدا! اگر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے مجھے دیکھ لیا تو ہمیشہ ان کا دل مجھ سے ناراض رہے گا، چنانچہ میں انہیں اسی حالت میں چھوڑ کر گھر چلا آیا۔

بھلائی کا بدلہ بھلائی ہے:

﴿8553﴾... حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن غالب حدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جب دشمنوں سے مقابلے کے لئے نکلے تو فرمایا: میں دنیا کی کس چیز پر غمگین ہوں خدا کی قسم! دنیا میں تو گھر کے لیے شہتیر بھی نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اے میرے آقا! اگر مجھے اپنا چہرہ تیرے حضور کر کے شب بیداری کرنے، تیرے لئے اپنی پیشانی جھکانے اور رات کے اندھیروں میں اعضا اور جوڑوں کو حرکت دینے سے محبت، ثواب کی اُمید اور تیری جنت میں داخلے کی خاطر نہ ہوتی تو میں ضرور دنیا اور اہل دنیا سے جُدائی کی تمنا کرتا۔ پھر آپ نے اپنی تلوار کی میان توڑی اور آگے بڑھ کر لڑنے لگے یہاں تک کہ شہید ہو گئے، جب آپ کو اٹھایا گیا تو کچھ سانسیں باقی تھی اور لشکر سے تھوڑی ہی دور پہنچ کر آپ شہید ہو گئے۔ جب آپ کو دفن کیا گیا تو آپ کی قبر سے مشک کی خوشبو آنے لگی، آپ کے ایک بھائی نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے ابو فراس! آپ کے ساتھ کیسا سُلُوک کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: اچھا سلوک کیا گیا۔ بھائی نے پوچھا: آپ کو کہاں لے جایا گیا؟ فرمایا: جنت میں۔ پوچھا: کس سبب سے؟ فرمانے لگے: یقین کامل، تہجد کی پابندی اور سخت گرمیوں کے روزوں میں پیاس کی بدولت۔ بھائی نے پوچھا: آپ کی قبر سے خوشبو کیسی آتی ہے؟ فرمایا: یہ تلاوتِ قرآن اور نفلی روزوں کی خوشبو ہے۔ بھائی نے کہا: مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: اپنے لئے بھلائی کماؤ اور اپنے دن رات بیکار نہ کرو کہ میں نے نیکوکاروں کو دیکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں: بھلائی کا بدلہ بھلائی ہے۔

﴿8554﴾... صعدی بن ابو حجر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گئے اور پوچھا: آپ کس حال میں ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نعمتوں میں گِھرے ہوئے اور شکر میں کوتاہی کرنے والے ہیں، ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہونے کے باوجود ہم سے محبت فرماتا ہے اور ہم اس کے محتاج ہونے کے باوجود اس سے غافل رہتے ہیں۔

بُری صحبت دین کا نقصان کرتی ہے:

﴿8555﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے اپنے داماد حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَبِیْب سے فرمایا: اے مغیرہ! تمہارے دوست اور تمہارے ساتھ بیٹھنے والوں کو میں تمہارے دین کے لئے مفید نہیں سمجھتا لہٰذا ان کی صحبت سے بچا کرو۔

زندگی جسمانی خواہش کے لیے نہیں:

﴿8556﴾... حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَبِیْب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے پیٹ میں کچھ تکلیف ہوئی تو ان سے عرض کی گئی: ''آپ کو شوربہ دے دیا جائے تاکہ پیٹ کا مرض دور ہو جائے۔'' آپ نے فرمایا: تم مجھے اپنی طب سے دور رکھو۔ (پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ میں اپنی شرمگاہ یا اپنے پیٹ کے لئے زندہ رہنا نہیں چاہتا۔

﴿8557﴾... حضرت سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ جو کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی بیٹی تھیں ان کا انتقال ہوا تو حضرت سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے پاس آئے اور کہا: ابو یحییٰ! آپ کی بیٹی کی میراث سے آپ کا جو حصہ بنتا ہے وہ لے لیجئے۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: مغیرہ! جاؤ وہ بھی تمہارا ہوا۔

سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے سسر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے روایت کرتے ہیں۔

بے عمل خطبا اور قینچیاں:

﴿59-8558﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، اچانک میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض

کی: یہ آپ کی اُمَّت کے خطبا ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے تھے اور خود کو بھولے ہوئے تھے حالانکہ یہ کتابُ اللہ کو پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔[1]

بصرہ کی فضیلت:

﴿8560﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے داماد حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے عرض کی: اے ابو یحییٰ! کیا آپ ہمارے ساتھ سمندر کے کسی جزیرے پر چلیں گے تاکہ ہم وہاں رہیں حتّٰی کہ یہاں لوگوں کا معاملہ تھم جائے؟ آپ نے فرمایا: میں ایسا کبھی نہیں کروں گا، مجھے حضرت سیِّدُنا احنف بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت بیان کی کہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: میں ایسی زمین کے بارے میں جانتا ہوں جسے بصرہ کہا جاتا ہے، وہاں والوں کی سمت قبلہ سب سے زیادہ درست ہوگی، وہاں مسجدیں اور اذان دینے والے زیادہ ہوں گے اور دیگر شہروں کے مقابلے میں بصرہ سے بلائیں زیادہ دور کی جائیں گی۔[2]

حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان عبادت گزاروں میں ایک حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، آپ کا شمار ائمہ میں ہوتا ہے اور آپ عبادت میں بہت کوشش کرنے والے، بہت زیادہ نیک اعمال کرنے والے اور تھوڑی غذا پر قناعت کرنے والے تھے۔

مزید عمل کی گنجائش نہیں:

﴿8561﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ اگر حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا جاتا کہ آپ کل انتقال کر جائیں گے تو آپ اس بات پر قادر نہ تھے کہ اپنے عمل میں

1... ابن حبان، کتاب الاسراء، ذکر وصف الخطباء... الخ، ۱/ ۱۳۵، حدیث: ۵۳، بتغیر قلیل

2... اس کی تخریج نہیں ملی۔

کچھ اضافہ کر سکیں (یعنی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس قدر عمل کرتے تھے کہ مزید اضافہ کی گنجائش ہی نہ تھی)۔

﴿8562﴾... حضرت سیِّدُنا عفان بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ عبادت کرنے والوں کو بھی دیکھا ہے لیکن بھلائی، تلاوتِ قرآن اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے عمل کرنے میں حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ اِستقامت کسی میں نہیں دیکھی۔

دن بھر کا جدول:

﴿8563﴾... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تو میں تم سے سچ کہوں گا، وہ اپنے معاملات میں مشغول رہتے تھے حدیث بیان کرتے یا تلاوت کرتے یا تسبیح کرتے یا نماز پڑھتے رہتے تھے، انہوں نے اپنے دن کو ان ہی اعمال پر تقسیم کر رکھا تھا۔

خلوصِ نیت سے حصولِ علم:

﴿8564﴾... حضرت سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک زمانہ تھا کہ ہم کسی کے پاس بھی علم حاصل کرنے جاتے تو حضرت حَمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ کسی کی نیت خالص نہ ہوتی اور آج ہم کہتے ہیں کہ حضرت حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ ہم میں سے ایسا کوئی نہیں جس نے خلوصِ نیت سے علم حاصل کیا ہو۔

﴿8565﴾... حضرت سیِّدُنا یونُس بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال مسجد میں نماز کی حالت میں ہوا۔

تھوڑے پر قناعت:

﴿8566﴾... حضرت سیِّدُنا سوار بن عبدُ اللہ بن سوار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چادریں بیچا کرتے تھے، آپ صبح سویرے بازار جاتے اور جب ایک دو رَتی کما لیتے تو اپنی ٹوکری باندھتے اور دکان بند کر کے واپس آجاتے۔

﴿8567﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سوار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بازار جاتا تھا، آپ جب کپڑے پر ایک یا دو رتی نفع کما لیتے تو اپنی ٹوکری باندھ لیتے

اور پھر کوئی چیز نہ بیچتے، میں گمان کرتا کہ آپ کی ضرورت اتنی ہی ہو گی کیونکہ جب آپ اپنی ضرورت کے مطابق حاصل کر لیتے تھے تو اس پر ذرہ بھی اضافہ نہیں کرتے تھے۔

﴿8568﴾... حضرت سیِّدُنا حاتم بن عُبَیْدُاللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بازار جاتے اور ایک کپڑے پر دو دانق نفع کما لیتے تو واپس لوٹ آتے تھے اور اتنا سا کمانے کے بعد اگر آپ کو دو دینار کی پیشکش بھی کی جاتی تو اس پر کان نہ دھرتے۔

والدین سے زیادہ مہربان:

﴿8569﴾... حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: مجھے میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی تیمارداری کی تو حضرت سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا: اے ابو سلمہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ جیسے کی مغفرت فرما دے گا؟ حضرت سیِّدُنا حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میرے حساب کا معاملہ اللہ عَزَّوَجَلَّ یا میرے والدین کریں تو میں اپنے والدین کے مقابلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حساب کرنے کو اختیار کروں گا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر میرے والدین سے زیادہ مہربان ہے۔

﴿8570﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص سے فرمایا: اگر بادشاہ تمہیں اس لیے بھی بلائے کہ تم اسے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (یعنی سورۂ اِخلاص)" سناؤ تب بھی اس کے پاس نہ جانا۔

علم کا احترام:

﴿8571﴾... حضرت سیِّدُنا حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سُلطان نے بلوایا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ لال داڑھی لے کر ان حکمرانوں کے پاس جاؤں؟ خدا کی قسم! میں ایسا کبھی نہیں کروں گا۔

﴿8572﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے غیر خدا کے لئے حدیث طلب کی وہ دھوکا دیا گیا۔

﴿8573﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں کبھی بھی حدیث بیان نہ کرتا یہاں تک کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو دیکھا تو انہوں نے مجھے حکم فرمایا: حدیث

بیان کیا کرو، لوگ ضرور قبول کریں گے۔

﴿8574﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک شخص حضرت سیِّدُنا حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حدیث کا سَماع کرتا تھا، وہ شخص چین کے سفر پر گیا، جب واپس آیا تو حضرت سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے ہدیہ لایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شخص سے فرمایا: اگر میں تحفہ قبول کروں گا تو تجھے کبھی حدیث بیان نہیں کروں گا اور اگر تحفہ قبول نہیں کروں گا تو حدیث بیان کروں گا۔ اس شخص نے عرض کی: آپ تحفہ قبول نہ کریں اور مجھے حدیث بیان کیا کریں۔

اَعْلٰی عِلِّیِّیْن اُخروی مقام:

﴿8575﴾... حضرت سیِّدُنا اَبان بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ پوچھا گیا: حضرت سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟ جواب دیا: وہ تو اعلیٰ عِلِّیِّیْن میں ہیں۔

سیِّدُنا حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کثیر اور مشہور تابعین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے روایات لیں ہیں۔

﴿8576﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں کہیں کھجور دیکھتا ہوں تو اس خوف سے نہیں کھاتا کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو۔“[1]

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا:

﴿8577﴾... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے عمل سے جو بلند نہ کیا

[1]... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب تحریم الزکاۃ... الخ، ص٥٣٩، حدیث: ١٠٧١، نحوہ

مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک الانصاری، ص٢٦٧، حدیث: ١٩٩٩

جائے، ایسے دل سے جو خوف نہ کرتا ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔"[1]

جنتیوں کا پہلا کھانا:

﴿8578﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اہل جنت کو جو سب سے پہلے کھانا کھلایا جائے گا وہ مچھلی کی کلیجی کا کنارہ ہو گا۔"[2]

﴿8579﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں کو جمع کرنے والی سب سے پہلی شے آگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کرے گی[3]۔"[4]

﴿8580﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا: آپ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں، آپ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! جس مقصد کے لیے آئے ہو وہ بات کرو، شیطان تمہارے ساتھ ہرگز ٹھٹھا نہ کرے، میں محمد بن عبدُ اللہ ہوں۔"[5]

حضور عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر و قناعت:

﴿8581﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "راہِ خدا میں جس قدر مجھے ڈرایا گیا ہے اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا، جتنی مجھے تکلیفیں دی گئیں اتنی کسی کو نہیں دی گئیں، بعض اوقات مجھ پر ایسے حالات بھی آئے کہ ایک ایک مہینے تک میرے اور بلال کے لیے

1... مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک الانصاری، ص ۲۶۸، حدیث: ۲۰۰۷

2... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ وذریتہ، ۲/ ۴۱۲، حدیث: ۳۳۲۹

3... یہ آگ قریب قیامت عدن سے اُٹھے گی لوگ آگے آگے بھاگیں آگ پیچھے پیچھے ہو گی، رات کو ٹھہرا کرے گی تاکہ لوگ آرام کر سکیں، سب کو فلسطین یا شام میں پہنچا کر غائب ہو جائے گی۔ اول علامت سے مراد ہے قیامت سے بالکل متصل بڑی علامت پہلی یہ ہو گی۔ (مراۃ المناجیح، ۸/ ۱۶۷)

4... مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک الانصاری، ص ۲۷۳، حدیث: ۲۰۵۰

5... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ذکر اختلاف الاخبار فی قول القائل سیدنا وسیدی، ۶/ ۷۰، حدیث: ۱۰۰۷۷

اتنا بھی نہ ہوتا جسے آلِ محمد کھا سکیں سوائے اتنی چیز کے جو بلال کی بغل میں آجائے۔"[1]

جنتی بازار:

﴿8582﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی ہر جمعہ کو آیا کریں گے تو جانبِ شمال سے ایک ہوا چلے گی جس سے ان کے چہرے اور کپڑے بَھر جائیں گے اور ان کا حُسن و جَمال مزید بڑھ جائے گا، جب وہ اپنے اہل کی طرف لوٹ کر جائیں گے تو وہ کہیں گے: خدا کی قسم! ہمارے پاس سے جانے کے بعد تمہارا حُسن و جمال بہت زیادہ ہو گیا۔ وہ کہیں گے: خدا کی قسم! ہمارے جانے کے بعد تمہارا بھی حُسن و جمال بہت زیادہ ہو گیا ہے۔"[2]

حُسنِ یوسف:

﴿8583﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس گیا ہوں یقیناً انہیں نصف حُسن عطا کیا گیا ہے۔"[3]

﴿8584﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں معراج کی رات سرخ ٹیلے کے قریب حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"[4]

اچھی اُمید کے سبب نجات:

﴿8585﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آگ سے چار آدمی نکال کر بارگاہِ الٰہی میں پیش کئے جائیں گے، انہیں پھر

1... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۳۴، ۴/۲۱۳، حدیث: ۲۴۸۰

2... مسلم، کتاب الجنة... الخ، باب فی سوق الجنة... الخ، ص۱۵۱۹، حدیث: ۲۸۳۳

3... مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء... الخ، ص۹۷، حدیث: ۱۶۲، نحوہ

4... مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل موسٰی علیہ السلام، ص۱۲۹۳، حدیث: ۲۳۷۵

آگ کی طرف لے جانے کا حکم ہو گا تو ان میں سے ایک مُڑ مُڑ کر دیکھے گا اور عرض کرے گا: اے میرے ربّ! اے میرے ربّ! مجھے اُمید تھی کہ جب تو نے مجھے جہنم سے نکال لیا ہے تو اب دوبارہ نہ لوٹائے گا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم سے نجات دے دیگا[1]۔[2]

یہ حضرت سَیِّدُنا ابو عمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے جبکہ حضرت سَیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی روایت میں دو آدمیوں کا تذکرہ ہے۔

﴿8586﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جنتیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم! تو نے اپنا ٹھکانا کیسا پایا؟ وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! بہت اچھا ٹھکانا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: کوئی سوال کر، کوئی خواہش کر۔ وہ شخص عرض کرے گا: میں تو بس یہی سوال اور تمنا کرتا ہوں کہ تو مجھے واپس دنیا میں بھیج دے تاکہ میں تیرے راستے میں 10 مرتبہ قتل کیا جاؤں۔ یہ اس وجہ سے کہ اس نے شہادت کی فضیلت کو دیکھ لیا۔ پھر جہنمیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم! تو نے اپنا ٹھکانا کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے فرمائے گا: کیا تو اس عذاب سے بچنے کے لئے زمین بھر سونا دے گا؟ وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! ضرور دوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، تجھ سے اس سے بھی کم اور آسان کام کا کہا گیا تھا مگر تو نے نہ کیا۔ چنانچہ اسے جہنم کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔[3]

---

❶... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 453** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ ربّ تعالیٰ سے امید بھی بڑی عبادت ہے ایسی عبادت کہ مشکلیں حل کر دیتی ہے۔ امید ہی وہ عبادت ہے جو اس عالم میں بھی ہو گی اور کام آوے گی امید ہی وہ عبادت ہے جو ہم جیسے گنہگاروں کا سہارا ہے۔ شعر

خدایا مگر داں مرا نا امید ز طاعت نہ آور دم الا امید

اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان چار میں سے ایک شخص یہ عرض کرے گا باقی تین بھی اسی کی عرض سے بخش دیئے جائیں گے، رحمت والے کا ساتھ بھی رحمت سے حصہ دلا دیتا ہے، یا وہ چاروں باری باری سے یہ عرض کریں گے یہاں صرف ایک کا ذکر ہوا ہے۔

❷... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل... الخ، ص ۱۲۱، حدیث: ۱۹۲۔ مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۴۱، حدیث: ۱۳۳۱۲

❸... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۱۴، حدیث: ۱۳۱۶۱

سیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی فضیلت:

﴿8587﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حبّہ بدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب لَمۡ یَكُنِ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ (پ۳۰، سورۃ بیّنۃ: آیت ۱) نازل ہوئی تو حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا ربّ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ ان آیات کو اُبَی بن کعب (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) پر تلاوت فرمائیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب حضرت ابی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس بات کی خبر دی تو وہ عرض گزار ہوئے: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا واقعی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میرا ذکر ہوا تھا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں۔''[1]

﴿8588﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیتُ الخلاء سے باہر تشریف لائے اور کھانا تناول فرمانے لگے تو آپ سے عرض کی گئی: کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ ارشاد فرمایا: ''کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں۔''[2]

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عدلِ کریمانہ:

﴿8589﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن تین تین لوگوں کے لئے ایک ایک اونٹ تھا، حضرت سیِّدُنا علی اور حضرت سیِّدُنا ابو لُبابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سواری میں شریک تھے، جب حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چلنے کی باری آتی تو یہ دونوں حضرات عرض کرتے: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ سوار رہیں، آپ کے بدلے ہم چل لیں گے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے: ''تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں اور جس طرح تم اَجر وثواب کے طلب گار ہو میں بھی ہوں[3]۔''[4]

1... مسند احمد، مسند المکیین، حدیث ابی حبۃ البدری، ۵/۴۱۸، حدیث: ۱۶۰۰۱

2... مسلم، کتاب الحیض، باب جواز اکل المحدث... الخ، ص۱۹۸، حدیث: ۳۷۴

3... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۸۲، حدیث: ۳۹۰۱

4... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اس کے معنٰی کی وضاحت میں فرماتے ہیں: یعنی دنیا میں...

منافق کی علامات:

﴿8590﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ ابد قرار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تین عادتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں وہ منافق ہے اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور یہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے: (۱)... جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲)... جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (۳)... جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔“[1]

والدین کے لئے دعائے مغفرت کا فائدہ:

﴿8591﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں ایک بندے کا درجہ بلند فرمائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے لئے کس وجہ سے ہوا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تیری اولاد کے تیرے لیے استغفار کرنے کے سبب۔“[2]

حضور دلوں کا حال جانتے ہیں:

﴿8592﴾... حضرت سیِّدُنا وابصہ بن معبد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں اس ارادے سے حاضر ہوا کہ حضور نبی اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہر نیکی اور ہر گناہ کے بارے میں پوچھوں گا۔ چنانچہ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے لگا تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے کہا: ”اے وابصہ! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دور رہو۔“ میں نے کہا: مجھے چھوڑ دو اور قریب ہو لینے دو کیونکہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ لوگوں کی بَنِسبت میں زیادہ قریب ہو کر بیٹھوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

......تم دونوں ہم سے زیادہ طاقتور نہیں ہم چلنے پر تم سے زیادہ قوت رکھتے ہیں اور آخرت میں ہم ثواب الٰہی سے بے نیاز نہیں، یہ پیدل چلنا بڑے ثواب کا کام ہے لہٰذا ہم اپنی باری پر پیدل چلیں گے تم سوار ہو گے، یہ ہے حضور کا عدل و انصاف اپنے غلاموں کے ساتھ اور یہ ہے حضور کا انکسار اس فرمانِ عالی میں قیامت تک کے سرداروں بادشاہوں کو عدل کی تعلیم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۹۵)

[1] ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص ۵۰، حدیث: ۵۹۔ مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۶۳۹، حدیث: ۱۰۹۲۵

[2] ...ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۴/ ۱۸۵، حدیث: ۳۶۶۰۔ مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۵۸۴، حدیث: ۱۰۶۱۵

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے وابصہ! قریب آجاؤ۔'' چنانچہ میں اتنا قریب ہوا کہ میرے گھٹنے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مَس ہوگئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اے وابصہ! میں تمہیں بتاؤں کہ تم کس چیز کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو؟'' میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بتادیجئے۔ ارشاد فرمایا: ''تم نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُنگلیاں بندھ کر کے مٹھی بنائی اور میرے سینے پر مارتے ہوئے فرمایا: ''اے وابصہ! اپنے دل اور اپنے ضمیر سے پوچھو! نیکی وہ ہے جس پر دل مطمئن ہو اور طبیعت جمے اور گناہ وہ ہے جو طبیعت میں چبھے اور دل میں کھٹکے اگرچہ لوگ تمہیں فتوٰی دیں یا تم سے لیں۔''(1)

﴿8593﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلے ابلیس کو آگ کا حُلّہ پہنایا جائے گا، پھر وہ اس حُلّے کو اپنی اَبروں پر اور پھر اپنے پیچھے اپنی ذریت پر رکھے گا اور چیخ کر کہے گا: ہائے موت!۔ اس کے پیچھے اس کی ذریت پکارے گی: ہائے ہماری موت!۔ تو ان سے فرمایا جائے گا: آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔(2)

ایک ہی برتن سے غسل:

﴿8594﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ میں اور حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ہی پیتل کے برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے جلدی فرمایا کرتے تھے۔(3)

گناہوں کی نحوست:

﴿8595﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ مِعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت

1... مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث وابصۃ، ۶/ ۲۹۲، حدیث: ۱۸۰۲۸

2... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۰۸، حدیث: ۱۲۵۶۱

3... ابو داود، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء فی آنیۃ الصفر، ۱/ ۶۸، حدیث: ۹۸۔ مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۴۳۸، حدیث: ۲۴۹۲۹

مومن نہیں ہوتا اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اس کے بعد توبہ کرنے کا مرحلہ باقی ہے۔"[1]

﴿8596﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لوگ معدنیات کی کانوں کی طرح ہیں، جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ رکھیں۔"[2]

﴿8597﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو حضرت سَیِّدُنا اُسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چیخنے لگے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ کیا ہے؟ یہ ہمارا طریقہ نہیں اور نہ ہی چیخنے والے کا کوئی حصہ ہے، دل غمگین ہے، آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں مگر ہم ربّ کو ناراض نہیں کریں گے۔"[3]

برکت والا نکاح:

﴿8598﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو۔"[4]

ہمارے نقش قدم پر رہنا:

﴿8599﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمان بن مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: "کیا تم ان باتوں پر ایمان لاتے ہو جن پر ہم ایمان لائے؟" حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: کیوں نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تو پھر ہمارے ہی نقش قدم پر رہنا۔"[5]

1... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی... الخ، ص۴۹، حدیث: ۱۰۴ عن ابی هریرة

2... مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب خیار الناس، ص۱۳۶۷، حدیث: ۲۵۲۶

3... مستدرک، کتاب الجنائز، البکاء علی المیت، ۱/۷۱۸، حدیث: ۱۴۵۰

4... مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ۹/۳۶۵، حدیث: ۲۴۵۸۳

5... مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ۹/۴۰۸، حدیث: ۲۴۸۰۷

جنت میں بھی صحبت مصطفےٰ کی دعا:

﴿8600﴾... حضرت سیِّدُنا زِر بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ سورۂ نساء کی 100 آیتیں پڑھ چکے تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: ”سوال کرعطا کیا جائے گا۔“ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس طرح دعا مانگی: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد کفر نہ ہو، اس نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ہمیشہ رہنے والی جنت کے اعلیٰ درجے میں تیرے نبی کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔[1]

ذبحِ اضطراری:

﴿8601﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عشراء دارمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ذبح حلق یا سینے سے ہی ہوتا ہے؟[2] ارشاد فرمایا: اگر تم اس کی ران میں بھی نیزہ مارو تو کافی ہے[3]۔[4]

سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان بزرگوں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ابو اسماعیل حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جو سیدھے راستے کے امام، مضبوط بنیاد رکھنے والے، قابل تعریف طریقے پر کاربند، علوم میں اعلیٰ مرتبت، معتدل و محفوظ راستے سے اصول دین تک پہنچنے والے، نیکوکاروں کے آثار واعمال کو اپنانے والے، شرعی احکام اور فیصلوں میں بہت بڑے فائدے اور انفرادی واجتماعی زندگی میں بہترین نصیحتیں کرنے والے تھے۔

1... ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۳/۲۱۲، حدیث: ۱۹۶۷۔ مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۵۵، حدیث: ۴۲۵۵

2... سوال کا مقصد یہ ہے کہ کیا ذبح کی یہ ہی صورت ہے کہ گلے اور سینے کے درمیان ہو، اگر یہ ہی ذبح ہے تو جو جانور قبضہ میں نہ ہو اور مر رہا ہو اسے ذبح کیسے کیا جائے جیسے کنوئیں میں گری ہوئی بکری۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۶۴۸)

3... یہ اضطراری ذبح کا ذکر ہے جب جانور قبضہ میں نہ ہو اور اس کا ذبح کرنا ضروری ہو تو جہاں کہیں نیزہ بھالا مار دیا جائے اور خون بہہ جائے ذبح ہو جائے گا جیسے بھاگی ہوئی گائے، کنوئیں میں گرا ہوا جانور اور تیر سے مارا ہوا شکار۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۶۴۸)

4... ابو داود، کتاب الضحایا، باب ما جاء فی ذبیحۃ المتردیۃ، ۳/۱۳۷، حدیث: ۲۸۲۵

﴿8602﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو حضرت سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ سنت کا جاننے والا ہو۔

لوگوں میں چار امام:

﴿8603﴾... ابو قدامہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: میں جتنے بھی لوگوں سے ملا ہوں ان میں امام چار ہی تھے: (۱)... حضرت مالک بن انس (۲)... حضرت حماد بن زید (۳)... حضرت سُفیان بن سعید ثَوری رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور انہوں نے چوتھے کا بھی ذکر کیا تھا لیکن میں بھول گیا، اگر انہوں نے حضرت ابن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام نہیں لیا تو پھر میں نہیں جانتا کہ چوتھا کون ہے۔

﴿8604﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس دن حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا اس وقت مجھے پورے عالَم اسلام میں ان جیسا ہیبت و وقار والا کوئی نظر نہیں آیا۔

علم کو لکھ کر قید کر لو:

﴿8605﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

أَیُّھَا الطَّالِبُ عِلْمًا اِیْتِ حَمَّادَ بْنَ زَیْدِ

فَاطْلُبِ الْعِلْمَ بِحِلْمٍ ثُمَّ قَیِّدْہُ بِقَیْدِ

لَا کَثَوْرٍ وَکَجَھْمٍ وَکَعَمْرٍو بْنِ عُبَیْدِ

ترجمہ: اے علم کے طلب کرنے والے حماد بن زید کے پاس جا۔ ان سے صبر و تحمل کے ساتھ علم حاصل کر اور پھر اسے لکھ کر قید کر لے۔ ثور، جہم اور عمرو بن عبید کی طرح نہ ہونا۔

یہاں ثور سے مراد ثور بن یزید ہے۔

﴿8606-07﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرقہ جہمیہ کا تذکرہ کرتے فرمایا: یہ اپنی اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہیں کہ آسمان میں کچھ نہیں ہے۔

آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو بھی یہی فرماتے سنا ہے۔

بد مذہب لائق امامت نہیں:

﴾8608﴿... حضرت سیِّدُنا فطر بن حماد بن واقد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا: اے ابو اسماعیل! ہمارا امام قرآن کو مخلوق کہتا ہے، کیا میں اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہ اس کے پیچھے نماز پڑھو نہ اس کی عزت کرو۔

﴾8609﴿... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھے اور ہمارے ساتھ حضرت سیِّدُنا وہب بن جریر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تھے، ہم نے حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی قول ذکر کیا تو حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ! تم میں سے کسی شخص کا اپنی ہی غلاظت میں پیر پھسلتا ہے تو وہ اپنے ہم نشینوں سے بدعتیوں کی باتیں کرتا ہے یہاں تک کہ ان کی نظروں میں گر جاتا ہے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر کہا: تم جانتے ہو ابو حنیفہ کیا کرتے ہیں؟ وہ اِرجاء کی تعریف میں لگے رہے جب دل اس پر مطمئن نہ ہوا تو رائے کی تعریف کرنے لگے اور احادیث کو ایک دوسرے پر قیاس کرنا شروع کر دیا تاکہ انہیں باطل کر دیں حالانکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احایث کو قیاس نہیں کیا جاتا۔[1]

﴾8610﴿... حضرت سیِّدُنا ابو علی عُذری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی نے حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے انتقال کی خبر دی تو آپ نے کہا: تمام

---

1 ...اس روایت کی سند پر کلام ہے اور یہ اس لئے بھی درست نہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید تو خود امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے مداح تھے، چنانچہ حضرت ابو سلیمان جوزجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں حج کے لئے جانے لگا تو حضرت ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ کوفہ کے فقیہ نیک شخص ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی حج کریں گے، اگر تم ان سے ملو تو ان سے میرا سلام کہنا۔ حضرت ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مزید فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے محبت کرتا ہوں کیونکہ (میرے استاد) حضرت ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ان سے محبت کرتے ہیں۔ (اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص۷۹)

رہی ارجاء کی بات تو اس کے متعلق امام جلال الدین سیوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک جماعت نے امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف ارجاء کی نسبت کی ہے لیکن یہ درست نہیں۔ شارح مواقف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غسان مرجی کا لگایا ہوا بہتان اور افترا ہے۔ (الخیرات الحسان، ص۱۰۰)

تعریفیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے زمین کے پیٹ کو ان کی پناہ گاہ بنایا۔[1]

﴿8611﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عقل منداور صاحب بصیرت لوگوں میں سے تھے۔

﴿8612﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر تم یہ کہو کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے **افضل** ہیں تو گویا تم نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو خیانت کرنے والا کہا۔

مسلمانوں کے سردار:

﴿8613﴾... جس دن حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات ہوئی تو حضرت سیِّدُنا یزید بن زریع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: آج مسلمانوں کے سردار کا انتقال ہو گیا۔

﴿8614﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید، حضرت سیِّدُنا ابن عون اور حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام ایک گھر میں جمع ہوئے تو حضرت سیِّدُنا ثابت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے فرمایا: اے لوگو! وہ شخص کیسا ہے کہ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی دعا کو قبول فرمالے؟ حضرت سیِّدُنا ابن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ فی نفسہٖ اس کے لیے ایک آزمائش ہے۔ حضرت سیِّدُنا ثابت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے فرمایا: اس کی وجہ سے وہ خود پسندی میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کئے پر جو بھی بندہ خود پسندی میں مبتلا ہوتا ہے وہ استدراج (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل) میں ہے۔ حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: استدراج کی کیا علامت ہے؟ حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کسی بندے کا مرتبہ ہو، بندہ اس مرتبہ کی حفاظت کرے اور اس پر قائم رہتے ہوئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے تو ربّ تعالیٰ اُسے اس سے بلند رُتبہ عطا فرما دیتا ہے اور اگر وہ شکر کو ضائع کر دے تو اس کا شکر کو ضائع کرنا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

1... یہ روایت درست نہیں جیسا کہ ماقبل کلام گزر چکا ہے۔

کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے، پس جس بندے کو ڈھیل دی گئی ہے وہ اپنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان معاملے میں سُستی کا شکار ہے اس پر لازم ہے کہ اس ڈھیل اور چھوٹ کو پہچانے اور خود پسندی کو دور کرے۔ ایسے بندے کے دل میں جب شکر کا تھوڑا حصہ ڈالا جائے تو وہ شکر اسے اس بات پر اُبھارتا ہے کہ وہ جائزہ لے کہ یہ نعمت جو اسے ملی ہے کہاں سے آئی ہے جب وہ یہ جان لیتا ہے تو عاجزی وانکساری کرتا ہے جب وہ عاجزی کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اِستِدراج کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: "شکر کو ضائع کرنے والوں کے ساتھ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر ہے۔" چنانچہ تمام حضرات نے رونا شروع کر دیا پھر حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور عرض کی: اے ظاہر و پوشیدہ کو جاننے والے! اگر تو توفیق نہ دے تو ہمیں کوئی توفیق نہیں، اگر تو قوت نہ دے تو ہم میں کوئی قوت نہیں۔ حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے ابو بکر! آپ کی دعا کے صدقے ہی ہم اس قوت کا ذائقہ چکھتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے ساتھیوں میں مُسْتَجَابُ الدَّعْوات کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔

سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

آپ نے بصرہ اور اس کے علاوہ دیگر شہروں کے معزز تابعین کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے ملاقات کی ہے۔

سب سے زیادہ بہادر:

﴿8615﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینے والے کسی آواز سے خوفزدہ ہوگئے اور اس آواز کی جانب نکلے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار گلے میں تلوار لٹکائے واپس آتے ہوئے ملے اور آپ فرما رہے تھے: "ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے، ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔" پھر آپ نے ارشاد فرمایا: "ہم نے اسے (گھوڑے کو) دریا پایا۔" یا فرمایا: "اس کی رفتار تو دریا جیسی ہے۔"[1]

[1]... بخاری، کتاب الجهاد، باب الحمائل... الخ، ٢/٢٨٤، حدیث: ٢٩٠٨۔ ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب الخروج فی النفیر، ٣/٣٤٥، حدیث: ٢٧٧٢

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ وہ گھوڑا سُست رفتار تھا لیکن اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس پر سبقت نہ کر سکا۔ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آخری الفاظ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی وغیرہ کے ہیں۔

بستر پر آنے کی دعا:

﴿8616﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یوں دعا کرتے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مَنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مَاْوٰی یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور پناہ دی اور کتنے ہی ایسے ہیں جن کی کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا کوئی نہیں۔“[1]

﴿8617﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رَحم پر ایک فرشتہ مُقرَّر کر رکھا ہے جو کہتا ہے: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اب نُطفہ ہے، اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اب لوتھڑا ہے، اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اب گوشت کا ٹکڑا ہے۔ پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! یہ لڑکا ہو گا یا لڑکی، خوش بخت ہو گا یا بد بخت، اس کا رزق کتنا ہے اور اس کی موت کا وقت کیا ہے؟ پس یہ سب کچھ اس کی ماں کے پیٹ میں ہی لکھ دیا جاتا ہے۔“[2]

بابرکت پیالہ:

﴿8618﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (ایک پیالہ دکھاتے ہوئے) فرمایا: میں نے اس پیالے سے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر طرح کا مشروب پلایا، شہد، نبیذ[3]، دودھ اور پانی۔[4]

1... مسلم، کتاب الذکر... الخ، باب ما یقول عند النوم... الخ، ص ۱۴۵۵، حدیث: ۲۷۱۵

2... بخاری، کتاب الحیض، باب مخلقة وغیر مخلقة، ۱/۱۲۸، حدیث: ۳۱۸

3... نبیذ عموماً کھجور کے شربت (زُلال) کو کہتے ہیں کہ رات کو کشمش یا کھجوریں پانی میں بھگو دی جاتی ہیں صبح کو وہ پانی نتھار کر پیا جاتا ہے اسے نبیذ کہتے ہیں۔ یہ بہت ہی مقوی اور زود ہضم ہوتا ہے یہ حلال ہے بشر طیکہ خدشہ کو نہ پہنچے اگر بہت روز تک رکھا رہے تو جھاگ چھوڑ دیتا ہے اور نشہ آور ہے اب حرام ہو جاتا ہے کہ فرمایا گیا: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۸۱)

4... مسلم، کتاب الاشربة، باب اباحة النبیذ... الخ، ص ۱۱۱۲، حدیث: ۲۰۰۸

خود کشی کرنے والے کی مغفرت:

﴿8619﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا طفیل بن عَمْرو دَوْسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کو کسی مضبوط قلعہ اور حفاظت کے مقام کی ضرورت ہے؟ حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا طفیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس قبیلہ دوس میں ایک قلعہ تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انکار فرما دیا کیونکہ یہ سعادت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انصار کے لئے مقدر کر دی تھی۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت سیِّدُنا طفیل دوسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اپنی قوم کے ساتھ مدینہ شریف ہجرت کی، جب مدینہ پہنچے تو ان کی قوم کا ایک شخص بیمار ہو گیا، جب بیماری بہت زیادہ بڑھ گئی تو اس نے ایک چوڑے پھل کے نیزے سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے جس کی وجہ سے اس کے ہاتھوں سے خون بہنے لگا حتّٰی کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے انتقال کے بعد حضرت سیِّدُنا طفیل بن عَمْرو دَوْسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے خواب میں اچھی حالت میں دیکھا کہ وہ اچھی حالت میں ہے مگر اس نے اپنے ہاتھ کو لپیٹا ہوا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے پوچھا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس شخص نے جواب دیا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے بخش دیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: یہ تم نے اپنے ہاتھوں کو کیوں لپیٹا ہوا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: مجھ سے کہا گیا کہ ہم اسے درست نہیں کریں گے جسے تم نے خود بگاڑا ہے۔ حضرت سیِّدُنا طفیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنا خواب بیان کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں دعا کی: ”اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔“[1]

دن کی ابتدا اس طرح کرو:

﴿8620﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان قاتل نفسہ لا یکفر، ص ۷۲، حدیث: ۱۱۶

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اپنے بستر پر آتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ اور شیطان آتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے: بھلائی پر دن کا اختتام کر اور شیطان کہتا ہے: بُرائی پر اختتام کر۔ اگر بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے اور سو جاتا ہے تو فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا ہے۔ جب بندہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: بھلائی سے دن کی ابتدا کر اور شیطان کہتا ہے: بُرائی سے ابتدا کر۔ اگر بندہ یوں کہتا ہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ﴿یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَ لَىٕنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾﴾ [(1)] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ﴿یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۵﴾﴾ [(2)] تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے مجھے میری روح لوٹا دی اور میری نیند میں مجھے موت نہ دی، تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کرے اور اگر وہ ہٹ جائیں تو اُنھیں کون روکے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں کہ وہ روکے ہوئے ہے آسمان کو کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بے شک اللہ آدمیوں پر بڑی مہر (رحمت) والا مہربان ہے۔'' تو اب اگر وہ اپنی چارپائی سے گر کر مر بھی گیا تو جنت میں داخل ہو گا۔[(3)]

قاتل اور مقتول جہنمی ہیں:

﴿8621﴾... حضرت سیِّدُنا اَحنف بن قیس رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم بصرہ آئے تو میں نے اپنی تلوار کو اپنے گلے میں حمائل کیا اور ان کے پاس آیا تاکہ میں ان کی مدد کروں۔ مجھے راستے میں حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه ملے تو انہوں نے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم کی مدد کرنے۔ تو آپ نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''جب دو مسلمان تلواریں لے کر لڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔''[(4)]

1... پ۲۲، فاطر: ۴۱

2... پ۱۷، الحج: ۶۵

3... سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلة، ما یقول اذا انتبه من منامه، ۶/۲۱۳، حدیث: ۱۰۶۹۰

4... بخاری، کتاب الایمان، باب وان طائفتان... الخ، ۱/۲۳، حدیث: ۳۱

بے دینوں سے دین کی مدد:

﴿8622﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ اللہَ تَعَالٰی لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِاَقْوَامٍ لَا خَلَاقَ لَھُمْ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد ان لوگوں سے بھی لے لیتا ہے جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔“[1]

﴿8623﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ایک صاع غلّہ ادا کرو۔“ یعنی صدقہ فطر میں[2]۔[3]

﴿8624﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے اہل وعیال کے ساتھ مُزدلفہ سے رات میں ہی بھیج دیا۔[4]

﴿8625﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، حضور صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عذابِ قبر اور کانے (یعنی دجال) کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔[5]

حیا بھلائی ہے:

﴿8626﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ یعنی حیا ساری کی ساری بھلائی ہی ہے۔“[6]

1... سنن کبری للنسائی، کتاب السیر، الاستعانۃ بالفجار فی الحرب، ۵/ ۲۷۹، حدیث: ۸۸۸۵

2... صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے گیہوں یا اس کا آٹا یا ستّو نصف صاع، کھجور یا منقے یا جو یا اس کا آٹا یا ستّو ایک صاع۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۳۸)۔ نیز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل شیخ طریقت، امیر اہلسنّت کی مایہ ناز تصنیف فیضان سنت، جلد اوّل، صفحہ 1321 پر ہے: ایک سو ”پچھتّر روپے اَٹھنّی بھر“ (یعنی دو کلو سے 80 گرام کم) وَزن گیہوں یا اُس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت ایک صَدَقۂ فِطْر کی مقدار ہے۔

3... صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الزکاۃ، باب اخراج السلت صدقۃ الفطر... الخ، ۴/ ۸۸، حدیث: ۲۴۱۵، نحوہ

4... مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ من النساء... الخ، ص ۶۷۳، حدیث: ۱۲۹۳

مسند طیالسی، عبد اللہ بن ابی یزید عن عباس، ص ۳۶۰، حدیث: ۲۷۵۸

5... مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منہ فی الصلاۃ، ص ۲۹۷، حدیث: ۵۸۸، عن ابی ھریرہ

6... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان... الخ، ص ۴۰، حدیث: ۶۱

ایک حرف پر 10 نیکیاں:

﴿8627﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو کتابُ اللہ سے ایک حرف پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے 10 نیکیاں لکھتا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے اس پر 30 نیکیاں ہیں۔“[1]

بہترین مال:

﴿8628﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں بہترین مال بکری ہو گا جسے لے کر کوئی اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا۔“[2]

﴿8629﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں سمجھانے کے لئے ایک لکیر کھینچی اور ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا راستہ ہے۔“ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس لکیر کے دائیں بائیں متعدد لکیریں کھینچیں اور ارشاد فرمایا: ”یہ تمام راستے شیطان کے ہیں اور شیطان ان کی طرف بلاتا ہے، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ (پ۸، الانعام: ۱۵۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اَور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی۔

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے کے دائیں بائیں جو راستے ہیں۔[3]

﴿8630﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قطری[4]

---

1 ... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرا حرفا... الخ، ۴/۴۱۷، حدیث: ۲۹۱۹۔ معجم کبیر، ۹/۱۳۰، حدیث: ۸۶۴۷، ۸۶۴۸

2 ... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/۵۰۰، حدیث: ۳۶۰۰

3 ... سنن کبری للنسائی، کتاب التفسیر، سورۃ الانعام، ۶/۳۴۳، حدیث: ۱۱۱۷۴

4 ... قطری یمنی اعلیٰ درجہ کا کپڑا ہوتا ہے جو سوتی ہوتا ہے مائل بہ سرخی، حاشیہ پر اعلیٰ درجہ کا کام ہوتا ہے۔ قطر ایک بستی کا نام ہے یمن یا بحرین میں وہاں کا تیار کردہ ہوتا ہے جیسے ہمارے ہاں ڈھاکہ کی ململ۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۱۱۶)

کپڑا لپیٹے حضرت سیِّدُنا اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سہارا لیے ہوئے تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔[1]

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا صبر:

﴿8631﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہوازن میں جعرانہ کے مقام پر حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مالِ غنیمت) تقسیم فرمایا۔ میں نے ایک انصاری شخص کو تقسیم کاری کے حوالے سے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں نازیبا جملہ بولتے سنا تو مجھ سے برداشت نہ ہوا چنانچہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اس کی بات بیان کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ مبارکہ پر جلال کے آثار ظاہر ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: یہ دیکھ کر میں نے چاہا کاش! اپنا سارا اہل و مال قربان کر دیتا مگر حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس معاملے کی خبر نہ دیتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر مجھے تکلیف دی گئی ہے تو حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو مجھ سے زیادہ تکلیف دی گئی ہے اور انہوں نے اس پر صبر کیا۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''ایک قوم نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو اس قدر مارا کہ ان کا چہرا زخمی ہوگیا تو ان نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری قوم کو معاف فرما دے کیونکہ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں۔''[2]

سات اعضاء پر سجدہ:

﴿8632﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: '' مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء: ناک، پیشانی، دونوں ہتھیلیاں اور انگلیوں (یعنی قدموں) کے کنارے پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹوں[3]۔''[4]

1... شمائل ترمذی، باب ما جاء فی لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۵۵، حدیث: ۵۸
مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۵۲۲، حدیث: ۱۳۷۶۵

2... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب: ۵۶، ۲/ ۴۶۸، حدیث: ۳۴۷۷۔ مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۷۱، حدیث: ۴۳۳۱

3... اس روایت میں گھٹنوں کا ذکر نہیں ہے جبکہ بخاری باب السجود علی الانف اور دیگر کئی کتب احادیث میں گھٹنوں کے ذکر کے ساتھ روایت موجود ہے۔

4... بخاری، کتاب الاذان، باب السجود علی الانف، ۱/ ۲۸۵، حدیث: ۸۱۲

اُمُّ المؤمنین صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا حق مہر:

﴾8633﴿ ... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمتِ عالَم، شَفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آزاد فرمایا اور اسی آزادی کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حق مہر قرار دیا[1]۔[2]

غیر مملوکہ شے کی بیع منع ہے:

﴾8634﴿ ... حضرت سیِّدُنا حکیم بن حزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ مجھے حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شے کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس موجود نہ ہو۔ یا فرمایا: اس سامان کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس موجود نہ ہو۔[3]

بیع مخابرہ:

﴾8635﴿ ... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ہم بیع مخابرہ میں کوئی حرج نہ جانتے تھے حتّٰی کہ جب پہلا سال آیا تو حضرت سیِّدُنا رافع بن خدیج رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خیال کیا کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیع مخابرہ سے منع فرمایا ہے[4]۔[5]

1... یعنی بجز آزادی کے (یعنی آزادی کے علاوہ) اور کوئی مہر انہیں نہ دیا، یہ یا تو حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خصوصیات سے ہے کہ آپ پر ازواج کا نہ مہر واجب ہے نہ باری مقرر کرنا لازم۔ یا یہ مطلب ہے کہ مہر مُعَجَّل یعنی نکاح کا چڑھاوا کچھ نہ دیا یا یہ مطلب ہے کہ نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ فرمایا بعد میں مہر مثل دیا جیسا کہ اب بھی یہ ہی حکم ہے ورنہ عورت کا آزاد کرنا مہر نہیں بن سکتا مہر مال ہونا چاہیے، لہٰذا یہ حدیث نہ تو قرآن کریم کے خلاف ہے نہ مذہب ائمہ کے خلاف۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۷۳)

2... مسلم، کتاب النکاح، باب فضیلۃ اعتاقہ امتہ ثم یتزوجھا، ص ۷۴۳، حدیث: ۱۳۶۵

3... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراھیۃ بیع مالیس عندک، ۳/ ۱۶، حدیث: ۱۲۳۷

4... مسلم، کتاب البیوع، باب کراء الارض، ص ۸۳۳، حدیث: ۱۵۴۷

5... مخابرہ خیبر سے بنا یعنی خیبر والا معاملہ کرنا جو حضور انور نے خیبر کے یہود سے کہا کہ باغات حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اور کام کاج یہود کا، پیداوار نصف نصف، یا خیار سے بنا بمعنٰی نرم زمین، جس میں زمین ایک کی ہو اور اس کا نرم کرکے ...

دین میں ضائع ہونے والی پہلی شے:

﴿8636﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم اپنے دین میں سب سے پہلے جس چیز کو ضائع کروگے وہ نماز ہے۔"(1)

60 سال بعد کوئی عذر باقی نہیں رہتا:

﴿8637﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یا کسی اور صحابی سے روایت ذکر کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب اللہ عَزَّ وَجَلَّ کسی بندے کی عمر 60 سال تک پہنچا دے تو پھر اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے لئے کوئی عُذر باقی نہیں رکھتا۔"(2)

روزہ ڈھال ہے:

﴿8638﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مطرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو آپ نے دودھ اور کھانے کے لئے کچھ منگوایا تو میں نے عرض کی: میں

......جوتنا بونا دوسرے کے ذمے۔ مخابرہ اور مزارعہ قریباً ہم معنٰی ہیں یعنی زمین کاشت کے لیے کرایہ پر دینا، ان میں فرق یہ ہے کہ مخابرہ میں تخم کرایہ دار کا ہوتا ہے اور مزارعہ میں تخم مالک زمین کا، صرف کام کرایہ دار کا۔ مخابرہ یا مزارعہ کو امام ابو حنیفہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) منع فرماتے ہیں اس حدیث کی وجہ سے، صاحبین جائز کہتے ہیں واقعہ خیبر کی وجہ سے، صاحبین یہ حدیث منسوخ مانتے ہیں اور حدیث خیبر کو ناسخ، فتوٰی قول صاحبین پر ہے، ہاں زمین کے معین حصہ کی پیداوار مالک یا کرایہ دار کے لیے مقرر کرنا باقی کی دوسرے کے لیے یہ حرام ہے کہ خبر نہیں کس حصہ میں کتنی پیداوار ہو اور ہو یا نہ ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۶۶۲ ملتقطاً)

1... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام حذیفۃ، ۸/ ۲۰۲، رقم: ۱۱، عن حذیفہ بتغیر

معجم کبیر، ۹/ ۳۵۳، حدیث: ۹۷۵۴، عن عبد اللہ بن مسعود، بتغیر

2... بخاری، کتاب الرقاق، باب من بلغ ستین سنۃ... الخ، ۴/ ۲۲۴، حدیث: ۶۴۱۹، عن ابی ھریرۃ، نحوہ

معجم کبیر، ۶/ ۱۸۳، حدیث: ۵۹۳۳

روزے سے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”روزہ ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی کے پاس جنگ میں ڈھال ہوتی ہے۔“[1] پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے طائف پر امیر مقرر کر کے بھیجا تو مجھ سے آخری عہد یہ لیا: ”لوگوں کا خیال رکھنا کہ ان میں بیمار، کمزور، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہیں۔“[2]

میزبان پر بوجھ نہ بنو:

﴿8639﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمتِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مہمان کا حق مہمان نوازی کرنے والے پر تین دن ہے، جو اس سے زیادہ ہو گا صدقہ ہے، مہمان کو چاہئے کہ تین دن بعد ان کے پاس سے چلا جائے اور انہیں آزمائش میں نہ ڈالے۔“[3]

مصیبت سے حفاظت:

﴿8640﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَہٗ تَفْضِیْلًا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے تجھ پر اور اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے اس مصیبت کو ہمیشہ کے لیے پھیر دے گا۔“[4]

نبی کی صحبت احسانِ خداوندی ہے:

﴿8641﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ جس وقت امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو زخمی کیا گیا میں ان کے قریب تھا، میں نے ان کے جسم کو چھوا اور کہا: اس جسم کو آگ

1... نسائی، کتاب الصیام، ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب... الخ، ص ۳۷۱، حدیث: ۲۲۲۷، ۲۲۲۸

2... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب من ام قوما فلیخفف، ۱/ ۵۲۴، حدیث: ۹۸۷

3... ابوداود، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی الضیافة، ۳/ ۴۸۱، حدیث: ۳۷۴۹- مسند طیالسی، زیاد عن ابی هریرة، ص ۳۳۳، حدیث: ۲۵۶۰

4... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا رأی مبتلی، ۵/ ۲۷۲، ۲۷۳، حدیث: ۳۴۴۲، ۳۴۴۳

نہیں چھوئے گی۔ انہوں نے میری طرف ایک نظر اُٹھائی تو مجھے ان پر بہت محبت و شفقت آئی پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم کوئی ایسی بات جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہے اور آپ کی یہ صحبت بہت ہی اچھی تھی اور آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ سے اس حال میں جُدا ہوئے کہ وہ آپ سے راضی تھے، آپ مسلمانوں کے ساتھ رہے اور آپ کا مسلمانوں کے ساتھ رہنا بہت اچھا رہا اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا آپ ان سے جدا ہوں گے اور جب آپ ان سے جدا ہوں گے تو یہ مسلمان بھی آپ سے راضی ہوں گے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میری صحبت کا جو ذکر کیا تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احسانوں میں سے مجھ پر بہت بڑا احسان ہے اور تم لوگوں کے ساتھ میری صحبت کو جیسے گمان کر رہے ہو تو کاش! میرے پاس زمین بھر کوئی شے ہوتی تو میں اس صحبت کے بدلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی اسے فدیہ کے طور پر دے دیتا۔ [1]

صلح کرانے کے لئے پہلو دار بات کرنا:

﴿8642﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے پہلو دار بات کرنے والا جھوٹا نہیں ہے۔“ [2]

﴿8643﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی نیکی کی راہ دکھانے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔“ [3]

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تلبیہ:

﴿8644﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس طرح تلبیہ کہا کرتے تھے: ”لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ یعنی میں حاضر ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر

[1] ...بخاری، کتاب فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/ ۵۲۸، حدیث: ۳۶۹۲

[2] ...بخاری، کتاب الصلح، باب لیس الکاذب الذی یصلح بین الناس، ۲/ ۲۱۰، حدیث: ۲۶۹۲

[3] ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی... الخ، ص۱۰۵۰، حدیث: ۱۸۹۳، عن ابی مسعود انصاری

مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری، ۸/ ۳۱۹، حدیث: ۲۲۴۲۳

ہوں، بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے[1]۔“[2]

تنگدست کو مہلت دینے کی فضیلت:

﴾8645﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کا کسی شخص پر قرض تھا، جب وہ اس سے قرض کا تقاضا کرنے گئے تو وہ ان سے چھپ گیا، پھر جب وہ ملا تو میرے والد نے کہا: تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: میرے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں۔ میرے والد نے کہا: کیا تو خدا کی قسم کھاتا ہے کہ تیرے پاس کچھ نہیں؟ اس شخص نے کہا: خدا کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں۔ تو میرے والد نے وہ قرض والی تحریر منگوائی اور اسے پھاڑ ڈالا اور فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس دن اپنے (عرش کے) سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔“[3]

﴾8646﴿... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین مرتبہ پکارا تو آپ نے اسے ہر بار جواب میں لَبَّیْك، لَبَّیْك فرمایا۔[4]

جو درود پڑھنا بھولا وہ جنت کا راستہ بھولا:

﴾8647﴿... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ خَطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ یعنی جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔“[5]

1... بخاری شریف میں حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی تلبیہ میں ”وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ“ کے الفاظ بھی مذکور ہیں۔ (بخاری، کتاب الحج، باب التلبیۃ، ۱/ ۵۲۱، حدیث: ۱۵۴۹)

2... بخاری، کتاب الحج، باب التلبیۃ، ۱/ ۵۲۱، حدیث: ۱۵۵۰، عن عائشۃ

3... ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی انظار المعسر والرفق بہ، ۳/ ۵۲، حدیث: ۱۳۱۰
مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب حدیث جابر... الخ، ص ۱۶۰۲، حدیث: ۳۰۰۶

4... کتاب الدعاء، باب جواب من نادی رجلا باسمہ، ص ۵۴۲، حدیث: ۱۹۴۳

5... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۸

سیّدُنا زِیاد بن عبدُ اللہ نُمَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

ان بزرگوں میں سے ایک عبادت گزار، تہجد گزار، روزہ دار نیکی کی طرف جلدی کرنے والے اور موت کا انتظار کرنے والے حضرت سیِّدُنا زیاد بن عبد اللہ نمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ہیں۔

بھلائی عابدین کے لیے ہی ہے:

﴿8648﴾... حضرت سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا زیاد نمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بہت عرصہ پہلے مجھے بتایا تھا کہ میرے خواب میں کوئی آنے والا آیا اور مجھ سے کہا: اے زیاد! تو اپنی عادت تہجد پڑھنے اور رات میں قیام کرنے کی بنا، خدا کی قسم! یہ تیرے لئے اس نیند سے بہتر ہے جو تیرے بدن کو تھکا دیتی اور اس کے لیے تیرا دل ٹوٹنے لگتا ہے۔ میں گھبرا کر بیدار ہو گیا مگر بخدا! پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور وہی پہلے والا یا کوئی اور میرے خواب میں آیا اور کہا: اے زیاد! اُٹھ جا، دنیا میں عبادت گزاروں کے سوا کسی کے لئے خیر نہیں۔ یہ سنتے ہی میں گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

﴿8649﴾... حضرت سیِّدُنا عمارہ بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا زیاد نمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: اگر مجھے اپنی موت کے وقت کا علم ہوتا تو ضرور میں طویل رنج و غم کو اختیار کرتا حتّٰی کہ میری موت کا وقت آجاتا پھر کیا جبکہ میں جانتا نہیں کہ صبح یا شام کب میری موت کا وقت آجائے؟ یہ کہہ کر رونے کی وجہ سے ان کی آواز بھرا گئی اور اُٹھ کر چل دیئے۔

﴿8650﴾... سیِّدُنا عبد الواحد بن خطاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں تھے کہ قیامت کا تذکرہ چھڑ گیا تو سیِّدُنا زیاد نمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو انتقال کر گیا یقیناً اس کے لیے قیامت قائم ہو گئی۔

سیّدُنا زیاد نمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ذِکْرُ اللہ سے شیطان بھاگتا ہے:

﴿8651﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”شیطان ابن آدم کے دل سے اپنی سونڈ لگائے ہوئے ہے، جب بندہ ذِکْرُ اللہ کرتا ہے تو

شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذِکْرُ اللہ کرنا بھول جاتا ہے تو شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔“[1]

جنت کی کیاریاں:

﴿8652﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرنے لگو تو چر لیا کرو۔“ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! دنیا میں ہمارے لئے جنت کی کیاریاں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”ذکر کے حلقے۔“[2]

ذکر کے حلقے تلاش کرنے والے فرشتے:

﴿8653﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور شافع محشر، ساقی کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے سیاحت کرتے رہتے ہیں اور ذکر کے حلقے تلاش کرتے ہیں، جب وہ کسی ذکر کے حلقے کے پاس آتے ہیں تو اسے گھیر لیتے ہیں، پھر وہ فرشتے اپنے سردار کو بارگاہ ربُّ العزت میں یہ کہنے کے لئے بھیجتے ہیں: اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے بندوں میں سے بعض نیک بندوں کے پاس گئے تو وہ تیری نعمتوں کی تعظیم کر رہے تھے، تیری کتاب کی تلاوت کر رہے تھے، تیرے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھ رہے تھے اور اپنی دنیا اور آخرت کے لئے تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: انہیں میری رحمت سے ڈھانپ دو، وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں ہوتا۔“[3]

تین اچھی تین بری چیزیں:

﴿8654﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تین چیزیں گناہوں کو ختم کرنے والی ہیں، تین درجات بلند کرنے والی ہیں، تین نجات دینے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی ہیں۔ گناہوں کو ختم کرنے والی یہ ہیں: (۱)... ٹھنڈ میں وضو کرنا (۲)... ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا اور (۳)... جماعت کی طرف پیش قدمی کرنا۔ درجات بلند

1... موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب التوبة، ۳/۴۰۶، حدیث: ۹۲

2... ترمذی، کتب الدعوات، باب: ۸۲، ۵/۳۰۴، حدیث: ۳۵۲۱

3... مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/۱۱۶، حدیث: ۶۴۹۴

کرنے والی یہ ہیں: (۱)... کھانا کھلانا (۲)... سلام عام کرنا اور (۳)... رات میں نوافل پڑھنا جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ نجات دینے والی یہ ہیں: (۱)... غصہ اور خوشی دونوں حالتوں میں انصاف کرنا (۲)... فراخی وتنگ دستی میں میانہ روی اختیار کرنا اور (۳)... علانیہ اور پوشیدہ طور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا۔ ہلاک کرنے والی یہ ہیں: (۱)... بخل جس کی پیروی کی جائے (۲)... خواہشات جن کے پیچھے چلا جائے اور (۳)... خود پسندی۔"[1]

آسمان میں فرشتوں کی عبادت:

﴿8655﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "آسمان چرچرایا اور اس کا چرچرانا حق ہے کہ اس میں ایک قدم کی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے سجدے میں یا رکوع میں یا قیام کی حالت میں موجود نہ ہوں۔"[2]

رمضان کا اہتمام:

﴿8656﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب رَجب کا مہینہ آتا تو حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا فرماتے: "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان سے ملا دے۔"[3]

حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان

ان بزرگوں میں ایک حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی ہیں جو کہ موت کے منتظر، بیدار رہنے والے اور کثیر غموں والے تھے، آپ اکثر اپنے استاذ حضرت سیِّدُنا حسن بن ابو حسن یعنی حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی باتیں بیان کرتے ہیں جن کی صحبت میں آپ 10 سال تک رہے۔

1... مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/۱۱۴، حدیث: ۶۴۹۱

2... ترمذی، کتاب الزھد، باب فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لو تعلمون... الخ، ۴/۱۴۰، حدیث: ۲۳۱۹، عن ابی ذر
مسند بزار، مسند ابی موسی، ۸/۱۷۷، حدیث: ۳۲۰۸، عن حکیم بن حزام
مستدرک، کتاب الفتن والملاحم، ذکر نفخ الصور و انبات الاجساد، ۵/۷۵۴، حدیث: ۸۶۷۷، عن ابی ذر

3... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب فضائل شہر رمضان، ۱/۳۶۱، حدیث: ۱

دنیا سے بے رغبت لوگ:

﴿8657﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ پایا ہے جن کے گھروں میں کبھی کوئی کپڑا طے کر کے نہ رکھا گیا، نہ انہوں نے کبھی اپنے گھر والوں کو کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی زمین پر کبھی کوئی بستر بچھایا۔ ان میں سے کوئی کہتا: "کاش! میں جو لقمہ کھاتا ہوں وہ میرے پیٹ میں پکی اینٹ بن جائے (تاکہ مزید کھانے کی حاجت نہ رہے)۔" راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ہمیں بتایا کہ پکی اینٹ پانی میں 300 سال تک باقی رہتی ہے۔

﴿8658﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی کثیر مال و دولت کا وارث بن جاتا تو کہتا: خدا کی قسم! یہ تو بہت مَشَقَّت والی چیز ہے۔ پھر اپنے بھائی سے کہتا: اے میرے بھائی! میں جانتا ہوں کہ یہ وراثت کا مال میرے لئے حلال ہے لیکن میں خوف کرتا ہوں کہ یہ میرے دل اور عمل کو خراب کر دے گا لہٰذا یہ تو رکھ لے مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں، پھر وہ سارا مال اسے دے دیتا اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھتا حالانکہ وہ اس کا سخت ضرورت مند ہوتا۔

بھوک کے بغیر کھانا نہ کھاتے:

﴿8659﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ اگر وہ صبح کھانا کھا لیتے تو جب تک پیٹ بھرا رہتا وہ دوبارہ کھانا نہ کھاتے۔ مزید فرماتے ہیں: خدا کی قسم! بندہ اپنا کھانا کتے کو ڈال دے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ پیٹ بھرا ہونے کے باوجود کھانا کھائے۔

﴿8660﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ ان میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنے اہل کے پاس چھوڑ جاتا تو وہ 40 سال تک ان پر خرچ کرتا رہتا۔

رات عبادت میں گزارنے والے:

﴿8661﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے کبھی اپنے اہل کو کھانا پکانے کا حکم نہیں دیا، اگر انہیں کھانے کو کچھ دے دیا جاتا تو کھا لیتے ورنہ خاموش رہتے، اس بات کی کوئی پروانہ نہ کرتے کہ کھانا گرم ہے یا ٹھنڈا، انہوں نے کبھی زمین پر بستر نہیں بچھایا، اپنے ہاتھ کو تکیہ بناتے، رات میں تھوڑا سوتے اور پھر کھڑے ہو جاتے اور گردن جھکائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں قیام، رکوع اور سجود میں رات گزار دیتے۔

دنیا ایک خواب ہے:

﴿8662﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیا شروع سے لے کر آخر تک اس سوتے شخص کی طرح ہے جو نیند میں اپنی پسندیدہ شے دیکھے اور پھر بیدار ہو جائے (یعنی دنیا ایک خواب ہے)۔

﴿8663﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا گیا: اے ابو سعید! آپ اپنی قمیص کیوں نہیں دھوتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”موت کا معاملہ اس سے زیادہ جلدی کا ہے۔“

﴿8664﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ دنیا میں سے انہیں کچھ ملتا تو اس پر خوش نہ ہوتے اور دنیا کی کوئی چیز ان سے منہ پھیر لیتی تو اس پر اُداس بھی نہ ہوتے۔

دنیا و مافیہا سے بہتر عمل:

﴿8665﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”علم کا ایک باب سیکھنا میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

﴿8666﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو بھی مسلمان اپنے بستر پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہوئے جاتا ہے تو اس کا بستر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مسجد ہو جاتا ہے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ذاکرین میں لکھا جاتا ہے۔

﴿8667﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ”اگر مجھے جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کر کے اختیار دیا جائے کہ دونوں میں سے اپنے ٹھکانے کو جان لوں یا پھر مٹی ہو جاؤں تو میں ضرور مٹی ہو جانا اختیار کروں گا۔“

رات بھر کی عبادت سے بہتر عمل:

﴿8668﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ارشاد فرمایا: ”گھڑی بھر کا غور و فکر پوری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے۔“

﴿8669﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے لوگو! تم تھوڑی سی مدت میں ہو جس میں عمل محفوظ ہو رہا ہے، موت تمہارے پیچھے لگی ہے اور جہنم تمہارے سامنے ہے، خدا کی قسم! جو کچھ تم دیکھ رہے ہو سب فانی ہے، پس ہر دن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے کے منتظر رہو اور آدمی غور کرلے کہ وہ آگے کیا بھیج رہا ہے۔

کامل ایمان کب ہوتا ہے؟

﴿8670﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بندے کا قرآن پاک پر کامل ایمان اس وقت ہوتا ہے جب وہ غمزدہ، مرجھایا ہوا، بیمار، پگھلا ہوا اور تھکا ماندہ ہوتا ہے۔

﴿8671﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: (اے ابن آدم!) تو کب تک کہتا رہے گا: اے گھر والو! مجھے صبح کا کھانا دو، اے گھر والو! مجھے رات کا کھانا دو۔

﴿8672﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مومن صبح و شام غم کی حالت میں کرتا ہے اور اسے موت بھی غم کی حالت میں آتی ہے، اسے اتنا ہی کافی ہے جتنا بکری کے بچے کو کافی ہوتا ہے۔

پرہیزگار لوگ:

﴿8673﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو پایا اور ایسوں کی صحبت میں رہا کہ ان میں سے کوئی شام کرتا اور اس کے پاس اتنا کھانا ہوتا جو صرف اسے ہی کافی ہوتا اور اگر وہ چاہتا تو اسے کھا لیتا لیکن وہ کہتا: خدا کی قسم! میں یہ کھانا اس وقت تک اپنے پیٹ میں نہیں ڈالوں گا جب تک اس میں سے کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صدقہ نہ کر دوں۔ پھر وہ اس میں سے کچھ صدقہ کر دیتا۔

مزید فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا اور ان کی صحبت میں رہا جنہیں اس بات کی کوئی پروا نہیں تھی کہ دنیا کس پر طلوع ہو رہی ہے اور کس پر غروب، اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! ان لوگوں کے نزدیک دنیا اس خاک سے بھی زیادہ گھٹیا تھی جس پر وہ چلتے ہیں۔

﴿8674﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر فرمایا: جو شخص درہم (یعنی مالِ دنیا) کو عزت دیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل کر دیتا ہے۔

ناقص علم اور کمزور رائے:

﴿8675﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: خدا کی قسم! جس شخص کے لئے دنیا وسیع کر دی جائے اور پھر بھی وہ خوف نہ کرے کہ یہ اس کے بارے میں خفیہ تدبیر بھی ہو سکتی ہے تو اس کا علم ناقص اور رائے کمزور ہے اور جس بندۂ مومن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا روک لے اور پھر بھی وہ اپنے لئے اس کو بھلائی تصور نہ کرے تو اس کا بھی علم ناقص اور رائے کمزور ہے۔

امید سامنے اور موت پیچھے:

﴿8676﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب تک حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے سہو واقع نہ ہوا تھا تب تک موت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی آنکھوں کے سامنے اور امید پیٹھ پیچھے تھی اور جب سہو واقع ہوا تو امید آنکھوں کے سامنے اور موت پیٹھ پیچھے کر دی گئی۔

﴿8677﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام جنت میں دن کی چند گھڑیاں رہے اور وہ چند گھڑیاں دنیا کے 130 سال جتنی ہیں۔

تین چیزوں کی حسرت:

﴿8678﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: انسان جب دنیا سے جاتا ہے تو اسے تین چیزوں کی حسرت ہوتی ہے: (۱)... جو کچھ جمع کیا اس سے فائدہ نہ اٹھا سکا (۲)... اپنی خواہش پوری نہ کر سکا اور (۳)... اپنے لئے اچھا زادِ راہ آگے نہ بھیج سکا۔

بھوکوں کو بھول نہ جاؤں:

﴿8679﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں عرض کی گئی: آپ بھوکے رہتے ہیں حالانکہ دنیا کے خزانے آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: میں خوف کرتا ہوں کہ اگر میں نے پیٹ بھر کھایا تو بھوکوں کو بھول جاؤں گا۔

باوقار اور راہ نما مجلس:

﴿8680﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی مجلس سے زیادہ باوقار اور راہ نمائی کرنے والی مجلس نہیں دیکھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حدیث بیان کرتے ہوئے روتے تو چہرے پر شکنیں ڈالے بغیر آنسو آپ کی داڑھی پر بہتے۔

سیِّدُنا ہِشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مشہور و معروف علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا زمانہ پایا اور ان سے مسائل و احکام سیکھے، آپ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین، حضرت سیِّدُنا قتادہ، حضرت سیِّدُنا عِکرمہ اور حضرت سیِّدُنا ہشام بن عُروہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے احادیث کی سماعت کی۔

روزہ دار کا اجر:

﴿8681﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ایک نیکی 10 نیکیوں کے برابر ہے، (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:) روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا بھی میں ہی دوں گا کہ وہ اپنا کھانا اور پینا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے[1]۔"[2]

1... خیال رہے کہ منہ کی وہ بو جو دانتوں کے میل وغیرہ یا بیماری سے پیدا ہو گندہ دہنی کہلاتی ہے اور جو معدہ خالی ہونے کی وجہ سے پیدا ہو اسے خلوف کہتے ہیں، دانتوں کے میل کی بو تو مسواک و منجن سے جاسکتی ہے اور بیماری کی بو دواؤں سے مگر خلوف معدہ کی بو صرف کھانے سے جاسکتی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/ ۱۳۶)

2... نسائی، کتاب الصیام، فضل الصیام... الخ، ص ۳۷۰، حدیث: ۲۲۱۲

روزہ دار بھولے سے کھالے تو۔۔۔!

﴿8682﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو روزے کی حالت میں بھولے سے کھا، پی لے تو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“[1]

﴿8683﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دن کی نمازوں میں سے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی، آپ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا اور پھر آپ مسجد کے سامنے کی جانب رکھی ایک لکڑی کے قریب کھڑے ہوئے اور اس پر ہاتھ رکھ لیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی موجود تھے۔ راوی نے اس کے بعد ذوالیدین[2] والا قصہ بیان کیا[3]۔[4]

قبولیت دعا کا وقت:

﴿8684﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور شافعِ محشر، ساقی کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی نمازی مسلمان اسے پا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی طلب کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ضرور دیتا ہے وہ گھڑی مختصر ہے[5]۔“[6]

1... مسلم، کتاب الصیام، باب اکل الناسی... الخ، ص ۵۸۲، حدیث: ۱۱۵۵

2... ان کا نام عُمیر ابنِ عَمرو، کنیت ابو محمد، لقب خِرْباق اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عطا کردہ خطاب ذوالیدین تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۱۴۷)

3... ذوالیدین کا قصہ یہ ہے جیسا کہ ”مسلم شریف“ میں ہے: حضرت سیِّدُنا ذوالیدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ ارشاد فرمایا: نہ میں بھولا نہ نماز کم ہوئی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے باقی ماندہ رکعات پڑھیں اور بیٹھ کر سہو کے دو سجدے کئے۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب السھو... الخ، ص ۲۸۹ حدیث: ۵۷۳)

4... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب السھو فی الصلاۃ... الخ، ص ۲۸۹، حدیث: ۵۷۳

5... اس ساعت میں مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ کافر کی۔ نمازی متقی کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ فسّاق و فُجّار کی جو جمعہ تک نہ پڑھیں صرف دعاؤں پر ہی زور دیں، یُصَلِّی میں اسی جانب اشارہ ہے ورنہ نماز کی حالت میں دعا کیسے مانگی جائے گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۹۱۳)

6... مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ، ص ۴۲۴، حدیث: ۸۵۲

نماز کی طرف سکون سے چلو:

﴾8685﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب نماز کی اقامت کہی جائے تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون سے چلو اور جو مل جائے وہ پڑھو اور جو باقی رہ جائے وہ پوری کرو۔“[1]

﴾8686﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”(ظہر کی) نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو کہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہے۔“ یا فرمایا: ”جہنم کے طبقات کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔“[2]

اسمائے حُسنٰی یاد کرنے کی فضیلت:

﴾8687﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مکی مدنی سرکار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے 99 نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو ان ناموں کو یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وتر ہے[3] اور وتر کو پسند کرتا ہے[4]۔“[5]

﴾8688﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کرنے تشریف لے گئے، حضرت بلال نے آپ کو اکھٹی کی ہوئی کھجوریں پیش کیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اے بلال! یہ کیا ہے؟“ عرض کی: یارسولَ **اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

1... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار... الخ، ص۳۰۳، حدیث: ۶۰۲

2... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب استحباب الابراد بالظھر... الخ، ص۳۱۰، حدیث: ۶۱۵

مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۵۸۱، حدیث: ۱۰۵۹۷

3... عربی میں وتر فرد عدد کو کہتے ہیں جو تقسیم نہ ہو سکے اکیلا ہو، ربّ تعالیٰ عدد سے پاک ہے۔ اس کے وتر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ ذات و صفات اور افعال میں اکیلا ہے، نہ اس کا کوئی شریک ہے، نہ اس کے صفات افعال قابل تقسیم، اسی معنی سے اسے واحد اور احد کہتے ہیں لہٰذا احادیث پر اعتراض نہیں کہ وتر و شفع ہونا عدد کے حالات ہیں **اللہ** تعالیٰ عدد سے پاک ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۷۵)

4... وتر نماز کو پسند کرتا ہے کہ وتر ہونے میں اسے رب تعالیٰ سے نسبت ہے، لہٰذا اس پر ثواب دے گا یا اس شخص کو پسند کرتا ہے جو دنیا سے اکیلا ہو کر رب کا ہو رہے جب رب تمہارا ہے تو تم بھی رب کے ہو جاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۷۵)

5... مسلم، کتاب الذکر... الخ، باب فی اسماء اللہ... الخ، ص۱۴۳۹، حدیث: ۲۶۷۷

یہ کھجوریں ہیں جو میں نے اکٹھی کی ہیں۔ ارشاد فرمایا: ”کیا تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ تمہیں جہنم کی آگ سے ان کی گرمی پہنچے گی، بلال انہیں خرچ کرو اور عرش کے مالک عَزَّوَجَلَّ سے کمی کا خوف نہ رکھو۔“[1]

اپنا مرتبہ کیسے معلوم ہو؟

﴿8689﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ جاننا پسند ہو کہ اس کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کیا ہے تو وہ یہ جان لے کہ اس کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کیا ہے۔[2]

﴿8690﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اور پھر گناہ یاد کرکے غمزدہ ہو جاتا ہے، جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے غمگین ہونے کو دیکھتا ہے تو اس کا کوئی کفارہ ادا کرنے سے پہلے ہی بغیر نماز روزہ کے اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔[3]

جنتی کے مزے:

﴿8691﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا، وہاں خوش رہے گا کبھی غمزدہ نہ ہو گا، اس میں ہمیشہ رہے گا کبھی موت نہ آئے گی، اس کی جوانی فنا ہو گی نہ کبھی اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے۔[4]

﴿8692﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے اور بیمار ہو گئے تو حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں (صدقہ کے) اونٹوں اور ان کے چرواہے کی طرف جانے کا حکم دیا اور فرمایا: ”اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔“[5] چنانچہ وہ (دودھ اور پیشاب پی کر) تندرست

1... معجم کبیر، ۱/۳۴۲، حدیث: ۱۰۲۵

2... مسند بزار، مسند ابی هريرة، ۱۷/۳۰۷، حدیث: ۱۰۰۶۲

3... معجم اوسط، ۱/۵۸۱، حدیث: ۲۱۳۹، موسوعة ابن ابی الدنيا، كتاب الهم والحزن، ۳/۲۸۱، حدیث: ۱۱۱

4... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة الجنة ونعيمها، ۴/۲۳۶، حدیث: ۲۵۳۴

5... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چونکہ یہ لوگ مسافر بھی تھے غریب و مسکین بھی اس لیے ان کو صدقہ کے اونٹ کے دودھ پینے کی اجازت دے دی گئی اور چونکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بذریعہ وحی...

اور موٹے تازے ہو گئے، پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان لوگوں کو پکڑنے کے لئے صحابہ کو بھیجا، جب انہیں لایا گیا تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر، گرم سلائیوں سے ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا حتّٰی کہ وہ مر گئے[1]۔[2]

حضرت سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے اسی کی مثل ایک اور روایت ہے اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: پھر مُثْلَہ کرنے سے منع فرما دیا۔

دو چیزیں جوان رہتی ہیں:

﴿8693﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں: (۱)... مال کی حرص اور (۲)... لمبی عمر کی حرص۔''[3]

﴿8694﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مکی مدنی سرکار، حبیب پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب آدمی اپنی بیوی کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور پھر حق

......معلوم فرما لیا تھا کہ ان کی شفا اس دودھ و پیشاب میں ہے اس لیے انہیں پیشاب پینے کی اجازت دے دی گئی۔ (اور) یہ ارشاد عالی ایک اونٹ کے چرواہے کے متعلق ہوا تھا۔ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تو ان کی شفا بذریعہ وحی یقیناً معلوم فرمالی تھی ہم کو یہ یقین کیسے میسر ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۶۵، ملتقطاً)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **بہار شریعت**، **حصہ 16**، **جلد3**، **صفحہ 506** پر فرماتے ہیں: حرام چیزوں کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا ناجائز ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: ''جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی ہے۔'' (معجم کبیر، ۲۳/ ۳۲۶، حدیث: ۷۴۹)

1... خیال رہے کہ اب شریعت میں مثلہ کرنا یعنی ہاتھ پاؤں کاٹ دینا آنکھیں پھوڑ دینا ممنوع ہے، حضور کا یہ عمل یا تو مثلہ کی ممانعت سے پہلے تھا بعد میں مثلہ سے منع فرمایا یا اس لیے تھا کہ ان لوگوں نے حضور کے چرواہوں کے ساتھ یہ ہی سلوک کیا تھا تو قصاصاً حضور نے بھی ان سے یہ ہی سلوک فرمایا یا اس لیے تھا کہ انہوں نے بہت جرم کیے تھے مرتد ہو جانا، چراہوں کو مار ڈالنا، مال لوٹ لینا وغیرہ لہٰذا ان کو یہ سزا دی گئی، اگر مجرم کئی قسم کے جرم کرلے تو حاکم تمام قصاصوں کو جمع کر سکتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۶۶، ملتقطاً)

2... مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص۲۶۸، حدیث: ۲۰۰۲

3... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ الحرص علی الدنیا، ص۵۲۱، حدیث: ۱۰۴۷

زوجیت ادا کرے تو اس پر غسل واجب ہے[1]۔“[2]

چھپ کر باتیں سننے کا عذاب:

﴿8695﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی حالانکہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہیں تو اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔“[3]

﴿8696﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ پسند ہے کہ اس کے عطا کردہ فرائض پر عمل کیا جائے اسی طرح اسے یہ بھی پسند ہے کہ اس کی دی گئی رُخصتوں پر عمل کیا جائے۔[4]

﴿8697﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔[5]

﴿8698﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندے اور کفر کے مابین نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے[6]۔[7]

1... اس کی شرح وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا کہ جب ختنہ ختنہ میں غائب ہو جائے تو غسل واجب ہے، وہی یہاں مراد ہے یعنی جب مشتہات عورت سے صحبت کی جائے اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا۔ چار شانوں سے چار ہاتھ پاؤں مراد ہیں اور بیٹھنے کا ذکر اتفاقاً ہے، ورنہ جس صورت سے بھی صحبت ہو غسل واجب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۹۸)

2... بخاری، کتاب الغسل، باب اذا التقی الختانان، ۱/ ۱۱۸، حدیث: ۲۹۱

3... بخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمه، ۴/ ۴۲۲، حدیث: ۷۰۴۲

4... ابن حبان، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الطاعات وثوابها، ۱/ ۲۸۴، حدیث: ۳۵۵

5... ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی النهی عن الترجل الاغبا، ۳/ ۲۹۳، حدیث: ۱۷۶۲

6... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر... الخ، ص۵۷، حدیث: ۸۲

7... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 363 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: بندہ مؤمن اور کفر کے درمیان نماز کی دیوار حائل ہے جو اس تک کفر کو نہیں پہنچنے دیتی جب یہ آڑ ہٹ گئی تو کفر کا اس تک پہنچنا آسان ہو گیا، ممکن ہے کہ آئندہ یہ شخص کفر بھی کر بیٹھے۔ خیال رہے کہ بعض ائمہ ترکِ نماز کو کفر بھی کہتے ہیں،...

عِرقُ النساء(1) کا علاج:

﴿8699-8700﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عِرقُ النساء کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عربی دنبے کی چکی لے لو جو نہ زیادہ بڑی ہو اور نہ ہی زیادہ چھوٹی ہو، اس کے پتلے ٹکڑے کرلو اور اسے پگھلا لو اور تین حصوں میں تقسیم کرلو، پھر ہر صبح نہار منہ اس کا ایک حصہ پی لو۔“(2)

حضرت سیِّدُنا انس بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عِرقُ النساء کے 100 سے زائد مریضوں نے یہ نسخہ استعمال کیا تو وہ سب ٹھیک ہو گئے۔

ایامِ بیض کے روزے:

﴿8701﴾... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں ایام بیض یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے اور فرماتے: یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح ہے۔(3)

شوقِ شہادت اور عمل کا جذبہ:

﴿8702﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک غزوہ کا ارادہ فرمایا۔ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ

......بعض کے نزدیک بے نمازی لائق قتل ہے اگرچہ کافر نہیں ہوتا، ہمارے امام صاحب کے نزدیک بے نمازی کو مار پیٹ اور قید کیا جائے جب تک کہ وہ نمازی نہ بن جائے۔ ہمارے ہاں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے نمازی قریب کفر ہے یا اس کے کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے یا ترکِ نماز سے مراد نماز کا انکار ہے، یعنی نماز کا منکر کافر ہے۔

1...عِرقُ النّساء کی پہچان یہ ہے کہ اِس میں چڈھے (یعنی ران کے جوڑ) سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک شدید درد ہوتا ہے یہ مرض برسوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔ (فیضان سنت، ج۱، ص۱۰۴۳)

2...ابن ماجہ، کتاب الطب، باب دواء عرق النسا، ۴/۱۰۱، حدیث: ۳۴۶۳، نحوہ

مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ ال عمران، دواء وجع عرق النساء، ۳/۹، حدیث: ۳۲۰۷

3...ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ما جاء فی صیام... الخ، ۲/۳۲۹، حدیث: ۱۷۰۷

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے شہادت کی دعا فرمائیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجاہدین کو سلامتی اور مالِ غنیمت عطا فرما۔“ چنانچہ ہم سلامت رہے اور ہمیں مالِ غنیمت حاصل ہوا۔ میں پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں کہ جس کے سبب میں جنت میں پہنچ جاؤں۔ ارشاد فرمایا: ”روزہ رکھا کرو کہ اس کی مثل کوئی عمل نہیں۔“ جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا میں نے روزے رکھے۔ میں پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی اور عمل بھی ارشاد فرمادیجئے۔ ارشاد فرمایا: ”جان لو! تم جو بھی سجدہ کرتے ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے عوض تمہارا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک خطا مٹا دیتا ہے۔“[1]

﴿8703﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ مَصْبُوْرَۃٍ کَاذِبًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو لزومی قسم پر حلف اٹھائے[2] حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہو تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“[3]

کبھی پیٹ بھر گندم کی روٹی نہ کھائی:

﴿8704﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر میرے ماں باپ قربان! آپ دنیا سے ظاہری پردہ فرماگئے مگر کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہ کھائی۔[4]

1... مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ۸/ ۲۶۹، حدیث: ۲۲۲۰۲

2... حلف کے معنی ہیں یمین و قسم، صبر بمعنی روکنا، جو قسم مدعی کے دعویٰ کو روک دے، اسے جاری نہ ہونے دے وہ یمین صبر ہے یعنی دعوے کو روک دینے والی قسم۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۳۹۳)

3... ابو داود، کتاب الایمان، والنذور، باب التغلیظ فی الایمان الفاجرۃ، ۳/ ۲۹۷، حدیث: ۳۲۴۲

4... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص۱۵۸۹، حدیث: ۲۹۷۰، نحوہ۔ اخلاق النبی وادابہ لابی الشیخ، ذکر محبتہ... الخ، ص۱۵۶، حدیث: ۸۱۶

حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

ان بزرگوں میں سے ایک حضرت سیِّدُنا ہشام بن ابو عبداللہ دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، آپ دین کی حمایت وتائید میں مخلص، روایت کے معاملے میں بہت نرم، ذکرِ خدا سے محبت کرنے والے اور خوفِ خدا کو ساتھ رکھنے والے تھے۔

﴿8705﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم فقہا کے پاس حدیث سننے کے لئے آتے جاتے تھے لیکن جب طاعون کا زمانہ آیا تو ہم میں سے ہر ایک کے نزدیک دو رکعت پڑھنا حدیث طلب کرنے سے زیادہ پسندیدہ تھا۔

خوفِ آخرت:

﴿8706﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تم سے کسی کے بارے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے حدیث طلب کرتا ہے سوائے حضرت ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اگرچہ وہ کہتے ہیں کہ ”کاش! ہم اس علم حدیث سے ایسے چھوٹ جائیں کہ نہ ہمارے لئے کوئی انعام ہو نہ ہم پر کوئی الزام ہو۔“

﴿8707﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قطن عمرو بن ہیثم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

قبر کا اندھیرا:

﴿8708﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ صبح تک چراغ نہ بجھاتے تھے اور فرماتے تھے: میں جب اندھیرا دیکھتا ہوں تو مجھے قبر کا اندھیرا یاد آجاتا ہے۔

﴿8709﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ سنا کہ حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حدیث بیان کرتے تو فرماتے: اس حدیث کو کئی لوگوں نے بیان کیا لیکن ان کی زبان کو مٹی کھاچکی۔

﴿8710﴾... حضرت ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کاش! یہ حدیث پانی ہوتا تو میں تم لوگوں کو پلا دیتا۔

﴿8711﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نعیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں بصرہ آیا تو میں نے دو شخصوں سے افضل کسی کو نہ دیکھا، ایک حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی اور دوسرے حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا۔

﴿8712﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: عالِم پر تعجب ہے کہ وہ کیسے ہنس لیتا ہے۔

سیدنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی علما کو تنبیہ:

﴿8713﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک کتاب کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے فرامین پر مشتمل ہے چنانچہ میں نے اسے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: تم لوگ دنیا کے لئے کام کرتے ہو حالانکہ تم اس میں بغیر عمل کے رزق دیے جاتے ہو اور آخرت کے لئے عمل نہیں کرتے جبکہ وہاں بغیر عمل کے اجر نہیں دیا جاتا، اے بُرے علما! تمہاری ہلاکت ہو تم اجر لیتے ہو اور عمل ضائع کرتے ہو، قریب ہے کہ عمل کا مالک تم سے عمل طلب کرلے اور قریب ہے کہ تمہیں وسیع دنیا سے تنگ وتاریک قبر میں پہنچا دیا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جیسے تمہیں نماز روزے کا حکم دیتا ہے ویسے ہی گناہوں سے منع بھی فرماتا ہے، تو وہ شخص کیسے اہلِ علم ہوسکتا ہے جو اپنے رزق کو ناراض کرے اور اپنے ٹھکانے سے نفرت کرے جبکہ وہ جانتا ہے کہ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم وقدرت سے ہے۔ وہ شخص کیسے اہل علم ہوسکتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے پر اعتراض کرے اور اسے کوئی ناگوار بات پہنچے تو اس پر راضی نہ ہو۔ وہ شخص کیسے اہل علم ہوسکتا ہے جو اپنی دنیا کو اپنی آخرت پر ترجیح دے اور وہ دنیا میں بہت زیادہ رغبت رکھتا ہو۔ وہ شخص کیسے اہل علم ہوسکتا ہے جس کا راستہ آخرت کی طرف جاتا ہو اور وہ دنیا کی طرف بڑھ رہا ہو اور نقصان دینے والی باتیں اسے نفع دینے والی باتوں سے زیادہ محبوب ہوں۔

بے عمل علما:

﴿8714﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ علما! تمہاری مثال اس پودے کی طرح ہے جو دیکھنے میں تو بہت بھلا ہے لیکن اس کا کھانا زہر قاتل ہے، تمہارا کلام دوا ہے لیکن اس سے بیماری ختم نہیں ہوتی، تمہارے اعمال ایسی بیماری ہیں جو کوئی دوا قبول نہیں کرتے، حکمت تمہارے مونہوں سے نکلتی ہے اور تمہارے مونہوں اور کانوں کے درمیان صرف چار انگل کا ہی فاصلہ

ہے پھر بھی وہ تمہارے کانوں سے ہو کر دل میں نہیں اُترتی، اے گروہ علما! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے دنیا کو اس لئے بنایا کہ تم اس میں عمل کرو، اس لیے نہیں بنایا کہ تم اس میں سرکشی کرو، اے گروہ علما! وہ شخص عالم کیسے ہو سکتا ہے جو صرف لوگوں کو بتانے کے لیے علم حاصل کرتا ہے اس لیے نہیں کہ خود عمل کرے؟ علم تمہارے سروں سے اوپر ہے اور عمل تمہارے پاؤں کے نیچے، لہٰذا نہ تم عزت دار آزاد لوگ ہوئے نہ متقی و فرمانبردار غلام۔

سیّدنا ہشام دستوائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بصرہ کے مشہور و معروف علما حضرت سیِّدُنا قتادہ اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ، کوفہ کے حضرت سیِّدُنا حماد بن ابو سلمہ اور مکہ مکرمہ کے حضرت سیِّدُنا ابو زبیر رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے حدیث کا سماع کیا۔

قیامت کی نشانیاں:

﴿8715﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایک ایسی حدیث سنی ہے کہ میرے بعد کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو تمہیں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہے کہ میں نے یہ حدیث رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہوگی، شراب پی جائے گی، زنا عام ہوگا، مرد کم ہوں گے اور عورتیں اس قدر زیادہ کہ 50 عورتوں پر ایک مرد نگران ہوگا۔“[1]

﴿8716﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھا اور عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے خلاف دعائے ضرر فرمائی پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے ترک فرما دیا۔[2]

نماز اطمینان سے پڑھو:

﴿8717﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1 ...بخاری، کتاب المحاربین، باب اثم الزناة، ۴/۳۳۷، حدیث: ۶۸۰۸

2 ...نسائی، کتاب التطبیق، ترک القنوت، ص۱۸۶، حدیث: ۱۰۷۶

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رکوع اور سجود اطمینان سے ادا کرو اور کوئی بھی کتے کی طرح کلائیاں نہ بچھائے۔“(1)

﴿8718﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔(2)

مالکِ کون ومکاں کا اختیاری تقویٰ:

﴿8719﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں جَو کی روٹی اور باسی چربی لے کر حاضر ہوا، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زِرہ جَو کے بدلے گِروی رکھی تھی، اس وقت میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”آلِ محمد کی صبح وشام اس حال میں ہوئی ہے کہ ایک صاع جَو کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہیں حالانکہ اس وقت نو گھر تھے۔“(3)

﴿8720﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج وعمرہ کی ایک ساتھ تلبیہ کہی۔(4)

﴿8721﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر سردار سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا کہ اس نے رعایا کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا حتّٰی کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی باز پُرس ہوگی۔“(5)

﴿8722﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بستر لپیٹ دیتے، کمر کس لیتے (یعنی عبادت میں اضافے کے لئے تیار ہو جاتے)، ازواج سے دور ہو جاتے اور ساری رات عبادت کرتے۔(6)

---

1 ...نسائی، کتاب الافتتاح، الاعتدال فی الرکوع، ص۱۷۷، حدیث: ۱۰۲۵

2 ...نسائی، کتاب قطع السارق، القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت یده، ص۷۸۸، حدیث: ۴۹۲۱

3 ...بخاری، کتاب الرهن، باب فی الرهن فی الحضر، ۲/۱۴۷، حدیث: ۲۵۰۸، دون "یومئذ"

4 ...مسلم، کتاب الحج، باب فی الافراد... الخ، ص۶۴۷، حدیث: ۱۲۳۲

5 ...سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عشرة النساء، مسألة کل راع عما استرعی، ۵/۳۷۴، حدیث: ۹۱۷۴

6 ...معجم اوسط، ۴/۱۸۳، حدیث: ۵۶۵۳

ملائکہ رحمت اور جاندار کی تصاویر:

﴿8723﴾... حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم نے کھانا تیار کیا تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب گھر میں نظر ڈالی تو واپس تشریف لے گئے۔ حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ واپس کیوں چلے آئے؟ ارشاد فرمایا: ”میں نے تمہارے گھر میں ایک پردہ دیکھا جس پر تصویریں بنی ہوئی ہیں اور جس گھر میں تصویریں ہوں فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔“[1]

﴿8724﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں کہ جانِ دوجہاں، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تحفہ دے کر واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹ لے۔“[2]

انسان کا حقیقی مال:

﴿8725﴾... سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن شخیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت سورۂ تکاثر کی تلاوت کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”آدمی کہتا ہے: میرا مال، میرا مال۔ ارے آدمی! تیرا مال تو وہی ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔“[3]

وسوسے کس صورت میں معاف ہیں؟

﴿8726﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اُمَّت کے دلوں میں پیدا ہونے والے خیالات کو معاف فرما دیا ہے جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کریں یا زبان سے نہ کہیں۔“[4]

1... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب اذا رأی الضیف منکرا رجع، ۴/۵۲، حدیث: ۳۳۵۹، مختصر مسند ابی یعلٰی، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۲۵۴، حدیث: ۵۵۲

2... سنن کبری للنسائی، کتاب الھبۃ، ذکر اختلاف الفاظ... فی ھبتہ، ۴/۱۲۳، حدیث: ۶۵۲۶

3... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص ۱۵۸۲، حدیث: ۲۹۵۸

4... مسلم، کتاب الایمان، باب تجاوز اللہ... الخ، ص ۷۸، حدیث: ۱۲۷

فتنوں سے پناہ کی دعا:

﴿8727﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْمَسِیۡحِ الدَّجَّالِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرت سیِّدُنا امام مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: وَفِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ یعنی اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“[1]

﴿8728﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”خدا کی قسم! میں تم سب سے بڑھ کر حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نماز جیسی نماز پڑھتا ہوں۔“

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ظہر، عشا اور فجر کی آخری رکعت میں سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنے کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھتے اور مسلمانوں کے لئے دعا اور کفار پر لعنت کرتے[2]۔[3]

﴿8729﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے ایک دن یا دو دن قبل روزہ نہ رکھو سوائے اس شخص کے جو پہلے سے روزہ رکھتا ہو[4]۔[5]

1... بخاری، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، ۱/۴۶۴، حدیث: ۱۳۷۷

2... احناف کے نزدیک مذکورہ قنوت نازلہ منسوخ ہے۔ حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی جس میں عرب کے بعض قبائل کو دعائے ضرر دی پھر اسے ترک فرما دیا۔

(مسلم، کتاب المساجد وموضع الصلاۃ باب استحباب القنوت... الخ، ص ۳۴۱، حدیث: ۶۷۷)

3... بخاری، کتاب الاذان، باب: ۱۲۶، ۱/۲۷۹، حدیث: ۷۹۷، مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۳۷، حدیث: ۸۴۵۳

4... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۵۹۳، حدیث: ۱۰۶۶۷

5... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 972 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر تیسویں تاریخ ایسے دن ہوئی کہ اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا تو اُسے روزہ رکھنا افضل ہے، مثلاً کوئی شخص پیر یا جمعرات کا روزہ رکھا کرتا ہے اور تیسویں اسی دن پڑی تو رکھنا افضل ہے۔ یوہیں اگر چند روز پہلے سے رکھ رہا تھا تو اب یَوْمُ الشَّکّ میں کراہت ...

رمضان کے روزوں کی فضیلت:

﴿8730﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس نے ایمان واخلاص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔[1]

﴿8731﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جو شب قدر میں ایمان واخلاص کے ساتھ رات کو عبادت کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔[2]

گھروں کو قبرستان نہ بناؤ:

﴿8732﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری قبر کو عید نہ بنانا[3]، اس قوم پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی لعنت ہوئی جس نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ[4] بنالیا[5] اور ان کی طرف نمازیں پڑھیں اور تم لوگ اپنے گھروں میں (نفل)

...... نہیں۔ کراہت اُسی صورت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو ۲ دن پہلے روزہ رکھا جائے یعنی صرف تیس ۳۰ شعبان کو یا انیتس ۲۹ اور تیس ۳۰ کو۔ اگر نہ تو اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا نہ کئی روز پہلے سے روزے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں اور عوام نہ رکھیں، بلکہ عوام کے لیے یہ حکم ہے کہ ضحوہ کبریٰ تک روزہ کے مثل رہیں، اگر اس وقت تک چاند کا ثبوت ہو جائے تو رمضان کے روزے کی نیّت کرلیں ورنہ کھاپی لیں۔ خواص سے مراد یہاں علما ہی نہیں، بلکہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ یَوْمُ الشّک میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے، وہ خواص میں ہے ورنہ عوام میں۔

1...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح، ص ۳۸۲، حدیث: ۷۶۰

2...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح، ص ۳۸۲، حدیث: ۷۶۰

3...(یعنی) جیسے عید گاہ میں سال میں صرف دو بار جاتے ہیں ایسے میرے مزار پر نہ آؤ بلکہ اکثر حاضری دیا کرو یا جیسے عید کے دن کھیل کود کے لیے میلوں میں جاتے ہیں ایسے تم ہمارے روضہ پر بے ادبی سے نہ آیا کرو بلکہ باادب رہا کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۱۵۲)

4...اس طرح کہ ان قبروں کی عبادت کرنے لگے یا ان کی طرف نمازیں پڑھنے لگے، پہلا کام شرک ہے دوسرا حرام۔ خیال رہے کہ اگر اتفاقاً مسجد میں قبر ہو تو نمازی اور قبر کے درمیان پوری آڑ چاہیے، جیسے مسجد نبوی شریف میں روضۂ اطہر ہے جس کے چاروں طرف نمازیں ہوتی ہیں مگر قبر انور کی چوطرفہ دیواروں کی آڑیں ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۶۲)

5...ابو داود، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، ۲/ ۳۱۵، حدیث: ۲۰۴۲۔ نسائی، کتاب الجنائز، اتخاذ القبور مساجد، ص ۳۴۴، حدیث: ۲۰۴۳

نمازیں پڑھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ[1]۔"[2]

لعنت کے مستحق لوگ:

﴿8733﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجڑا بننے والے مردوں پر لعنت فرمائی جو کہتے ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گے اور گوشہ نشین عورتوں پر لعنت فرمائی جو کہتی ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گی اور اکیلے جنگل میں سفر کرنے والے پر لعنت فرمائی۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: گویا کہ یہ بات صحابۂ کرام پر بہت شاق گزری اور یہ بات اس سے بھی زیادہ شاق گزری جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اکیلے رات گزارنے والے پر لعنت فرمائی[3]۔[4]

نمازِ خسوف:

﴿8734﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شدید گرمیوں میں حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ میں سورج کو گہن لگا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھائی اور بہت طویل قیام فرمایا حتّٰی کہ لوگ گرنے لگے، پھر طویل رکوع کیا، پھر طویل قومہ کیا، پھر طویل رکوع کیا، پھر طویل قومہ کیا، پھر آپ نے دو سجدے کیے، پھر قیام فرمایا اور پہلی رکعت کی مثل ایک اور رکعت پڑھی یوں چار رکوع ہوگئے اور چار سجدے ہوگئے[5] اور آپ نماز کے دوران آگے ہوئے پھر پیچھے ہٹے، پھر نماز کے

1... یعنی گھروں میں مردے دفن نہ کرو باہر جنگل میں دفن کرو اپنے گھر میں دفن ہونا حضور کی خصوصیت ہے یا اپنے گھروں کو قبرستان کی طرح اللہ کے ذکر سے خالی مت رکھو بلکہ فرائض مسجدوں میں ادا کرو اور نوافل گھر میں۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۱۵۲)

2... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ النافلۃ... الخ، ص ۳۹۲، حدیث: ۷۷۷

3... حضرت علامہ ابن حجر ہیتمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمارے ائمہ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی تنہا سفر کو مکروہ قرار دیتے ہیں لہٰذا گناہ ہونے کے قول کو اس شخص پر محمول کرنا چاہیئے جو تنہا سفر کرنے یا کسی ایک کے ساتھ سفر کرنے کی صورت میں ہونے والے سخت نقصان سے آگاہ ہو جیسے راستے میں نقصان پہنچانے والے وحشی درندے وغیرہ کا سامنا ہونے کے بارے میں علم رکھتا ہو۔

(الزواجر، الکبیرۃ التاسعۃ والتسعون: سفر انسان وحدہ، ۱/ ۳۲۴)

4... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۱۳۹، حدیث: ۷۸۹۶

5... ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے۔ اس حدیث کی بنا پر امام شافعی نماز کسوف میں ہر رکعت میں دو رکوع مانتے ☜

بعد صحابہ کرام کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ”مجھ پر جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا، جنت میرے قریب ہوئی حتّٰی کہ میں اس میں سے کوئی خوشہ لینا چاہتا تو لے لیتا لیکن میں نے اس سے ہاتھ کو روک لیا۔ پھر مجھ پر جہنم پیش کیا گیا تو میں اس ڈر سے پیچھے ہٹا کہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے، میں نے اس میں ایک لمبی کالی عورت کو دیکھا جسے بلی کی وجہ سے عذاب دیا جارہا تھا کہ اس نے ایک بلی کو قید کر دیا، نہ اسے کھانا کھلایا، نہ اسے پانی پلایا اور نہ ہی آزاد کیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔ اور میں نے جہنم میں ابو ثمامہ عمرو بن لحی کو دیکھا کہ اپنی آنتوں کو جہنم میں گھسیٹ رہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سورج اور چاند کو کسی بڑی شخصیت کی موت کے سبب گہن لگتا ہے تو سن لو کہ سورج اور چاند اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں دکھاتا ہے تو جب تم انہیں گہن لگا دیکھو تو نماز پڑھو حتّٰی کہ گہن کھل جائے۔[1]

عمری کا حکمِ شرعی:

﴿8735﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

......ہیں، ہمارے امام صاحب کے ہاں ہر رکعت میں ایک رکوع ہوگا اور دو سجدے اس لیے کہ حاکم نے باسناد صحیح جو مسلم، بخاری کی شرط پر ہے حضرت ابو بکر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے روایت کی کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چاند سورج کے گرہن کے وقت دو رکعتیں پڑھیں جو عام نمازوں کی طرح تھیں، نیز حضرت عبْدُ اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز گرہن پڑھی، پھر کچھ خطبہ فرمایا جس کے آخری الفاظ یہ ہیں ”فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا صَلَاةً کَمَا صَلَّیْتُمُوْهَا مِنَ الْمَکْتُوْبَةِ یعنی جب تم گرہن دیکھو تو جیسے اور فرض نمازیں پڑھتے ہو اسی طرح اس وقت بھی نفل پڑھ لیا کرو۔“ حدیث قولی اور فعلی سے معلوم ہوا کہ گرہن کی نماز اور نمازوں کی طرح ہے، زیادہ رکوع والی احادیث سخت مُضْطَرَب ہیں۔ چنانچہ فی رکعت دو رکوع، تین رکوع، چار رکوع، پانچ رکوع احادیث میں آئے ہیں، لہٰذا ان میں سے کوئی حدیث قابلِ عمل نہیں، نیز زیادہ رکوع کی اکثر احادیث یا حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہیں یا حضرت عبْدُ اللہ ابن عباس سے، حضرت عائشہ صدیقہ بی بی ہیں اور حضرت ابن عباس بچے تھے یہ دونوں نماز میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بہت دور رہتے تھے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رکوع سجدے جیسے اگلی صف والوں پر ظاہر ہوں گے ویسے ان پر نہیں ہو سکتے اور مردوں کی روایت ایک رکوع کی ہے، لہٰذا تعارض کے وقت ان کی روایت قوی ہوگی، نیز چند رکوع والی حدیثیں قیاس شرعی کے بھی خلاف ہیں اور ایک رکوع والی حدیث قیاس کے مطابق اس لیے تعارض کے وقت ایک رکوع والی حدیث کو ترجیح ہوگی، اس بناء پر امام صاحب نے ان روایتوں پر عمل نہ کیا۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۳۷۹)

[1]... مسلم، کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ص ۴۵۰، حدیث: ۹۰۴

مسند طیالسی، ما اسند جابر بن عبد اللہ الانصاری، ص ۲۴۱، حدیث: ۱۷۵۴

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے گروہ انصار! اپنے مالوں کو روکے رکھو اور عُمرٰی[1] نہ کرو کہ جو شے زندگی بھر کے لئے کسی کو دی جائے وہ اس کی حیات میں بھی اسی کی ہے اور موت کے بعد بھی۔“[2]

کلالہ کی میراث:

﴿8736﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا تو حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری عیادت کرنے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”مجھے یقین ہے کہ تم اس بیماری میں نہیں مروگے، تمہاری بہنوں کا حصہ واضح ہو چکا ہے لہٰذا ان کے لیے دو تہائی کی وصیت کر دو۔“[3]

حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: یہ آیت مبارکہ میرے بارے میں نازل ہوئی:

فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی۔

(پ٦، النسآء: ١٧٦)

﴿8737﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی صماء[4] نہ کرے کہ ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے اور نہ ہی تم میں سے کوئی اُلٹے ہاتھ سے کھائے اور نہ ہی ایک جوتا پہن کر چلے اور ایک کپڑے میں حالت اِحْتِبَاء[5] میں نہ بیٹھے۔“[1]

1... عمریٰ جائز ہے۔ عمریٰ کے معنی یہ ہیں کہ مثلاً مکان عمر بھر کے لیے کسی کو دیدیا کہ جب وہ مر جائے تو واپس لے لے گا یہ واپسی کی شرط باطل ہے اب وہ مکان اُسی کا ہو گیا جس کو دیا جب تک وہ زندہ ہے اُس کا ہے اور مر جائے گا تو اُسی کے ورثہ لیں گے جس کو دیا گیا ہے۔ نہ دینے والا لے سکتا ہے نہ اس کے ورثہ۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/ ۹۹)

2... نسائی، کتاب العمری، ص ٦١١، حدیث: ٣٧٣٥، ٣٧٣٦

3... ابو داود، کتاب الفرائض، باب من کان لیس له ولد وله اخوات، ٣/ ١٦٥، حدیث: ٢٨٨٧، نحوه

مسند طیالسی، ما اسند جابر بن عبد اللہ الانصاری، ص ٢٤٠، حدیث: ١٧٤٢

4... اشتمال صماء کی دو تفسیریں ہیں: ایک یہ کہ انسان اپنے بدن پر از سر تا پا ایک کپڑا اس طرح مضبوط لپیٹ لے کہ ہاتھ پاؤں جکڑ جائیں کھلنا مشکل ہو جائے، یہ بھی ممنوع ہے۔ دوسری تفسیر وہ ہے جو یہاں مذکور ہے کہ جسم پر صرف ایک کپڑا ہو وہ بھی اس طرح اوڑھا جائے کہ آدھا بدن ننگا رہے کہ جب ایک کندھا کھلا ہے تو اس طرف کا سارا بدن کھلا رہے گا، چونکہ یہ ننگا پہناوا ہے اس لیے ممنوع ہے، طواف میں جو احتباء کرتے ہیں وہاں ستر نہیں کھلتا کیونکہ تہبند بھی بندھا ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٤/ ٢٧٠)

5... احتباء اُکڑوں بیٹھنے کو کہتے ہیں اس طرح کہ چوتڑ زمین پر لگے ہوں، دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور دونوں ہاتھ گھٹنوں کا حلقہ باندھے ہوں، اگر صرف ایک کپڑا اوڑھ کر احتباء کیا گیا ہو تو شرمگاہ برہنہ ہو جائے گی لہٰذا ممنوع ہے لیکن اگر تہبند بندھا ہو تو...

﴿8738﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ”گویا میں دیکھ رہی ہوں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حالت احرام میں ہیں اور ان کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے۔“(2)

﴿8739﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی سیدھی اور الٹی جانب سلام پھیرتے حتّٰی کہ آپ کا بائیں جانب کارُخسار مبارک نظر آجاتا۔(3)

حضور حقیقت حال جانتے ہیں:

﴿8740﴾... حضرت سیِّدُنا صفوان بن عَسَّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص آیا جب آپ کی اس پر نظر پڑی تو ارشاد فرمایا: ”خاندان کا بُرا بھائی۔“ یا فرمایا: ”بُرا شخص۔“ جب وہ شخص قریب ہوا تو آپ بھی اس کے قریب ہوگئے پھر وہ اُٹھا اور چلا گیا۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! جب آپ نے اسے دیکھا تھا تو ارشاد فرمایا تھا: ”خاندان کا بُرا بھائی۔“ یا فرمایا: ”بُرا شخص۔“ پھر آپ اس کے قریب بھی ہوگئے؟ ارشاد فرمایا: ”وہ شخص منافق تھا اور میں اس سے اس کا نفاق دور کر رہا تھا، مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں وہ کسی دوسرے کو خراب نہ کردے۔“(4)

﴿8741﴾... حضرت سیِّدُنا زر بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا صَفْوان بن عَسَّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک فرشتے طالب علم کی خوشی کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے عرض کی: کیا آپ نے محبت کے بارے میں کوئی بات سنی ہے؟ فرمایا: ایک سفر میں ہم حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی نے آپ کو اس طرح پکارا: اے محمد!۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے قریب بلالیا۔ اعرابی نے عرض کی: آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی قوم سے محبت

......چونکہ ستر نہیں کھلتا لہٰذا جائز ہے۔ وہ جو حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور کعبہ کے سایہ میں احتباء فرمائے بیٹھے تھے وہاں یہ دوسری صورت تھی لہٰذا یہ حدیث اس عمل شریف کے خلاف نہیں، دونوں حدیثیں حق ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۲۷۰)

1...مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النھی عن اشتمال الصماء... الخ، ص۱۱۶۲، حدیث: ۲۰۹۹

2...مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عن الاحرام، ص۶۰۸، حدیث: ۱۱۹۰

3...نسائی، کتاب السھو، کیف السلام علی الشمال، ص۲۲۷، ۲۲۸، حدیث: ۱۳۲۰، ۱۳۲۲

4...مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب مداراۃ من یتقی فحشہ، ص۱۳۹۷، حدیث: ۲۵۹۱، مختصر، عن عائشہ

مسند حارث، کتاب الادب، باب فی مداراۃ الناس، ۲/ ۷۹۲، حدیث: ۸۰۰

رکھے لیکن ان سے ملنے کی کوئی سبیل نہ ہو؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ” آدمی کا انجام اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔“ حضرت سیِّدُنا زِر بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی ہم یہ گفتگو کر ہی رہے تھے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں ایک اور حدیث بیان کی: ”مغرب کی جانب توبہ کا ایک دروازہ کھلا ہوا ہے اور وہ اس وقت تک بند نہیں ہو گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو اور یہ وہ دن ہو گا کہ کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔“ میں نے عرض کی: کیا آپ مجھے موزوں پر مسح کے حوالے سے کوئی حدیث بیان نہیں کریں گے؟ میں اس بارے میں اپنے دل میں شک محسوس کرتا ہوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو موزوں اور عمامہ پر مسح فرماتے دیکھا ہے[1]۔“[2]

﴿8742﴾... سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، شَفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارے پاس کوئی سالن ہے؟ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: جی ہاں! سرکہ موجود ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔“[3]

1... حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے چہارم سر کا مسح کیا۔ یہ حدیث امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قوی دلیل ہے کہ مسح سر میں چہارم حصہ فرض ہے، زیادتی سنت۔ امام مالک کے ہاں پورے سر کا مسح فرض۔ اور امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نزدیک ایک بال کا چھو لینا بھی کافی ہے۔ یہ حدیث ان دونوں بزرگوں کے خلاف ہے کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چہارم سر سے کم مسح کبھی نہ کیا، اگر ایک بال کا مسح کافی ہوتا تو بیان جواز کے لیے کبھی حضور اس پر عمل فرماتے، کم سے کم مسح کی حدیث یہی ہے۔ اور اگر پورے سر کا مسح فرض ہوتا تو آپ اس موقعہ پر چہارم سر پر کفایت نہ فرماتے۔ خیال رہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس موقعہ پر عمامہ شریف پکڑ لیا تھا تاکہ گر نہ جائے، دیکھنے والے سمجھے کہ آپ عمامہ کا بھی مسح کر رہے ہیں اس لئے ایسی روایت کر دی عمامہ پر مسح کرنا قرآن شریف کی خلاف ہے فرماتا ہے: ”وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ۔“ لہٰذا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چہارم سر کا مسح کیا اور باقی عمامہ کا، نیز اگر عمامہ کا مسح ہوتا تو سر کے مسح کا نائب ہوتا اور نائب اور اصل جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک پاؤں دھو لو اور ایک پاؤں کے موزے پر مسح کر لو یا آدھا وضو کر لو اور آدھا تیمم، نیز چمڑے اور موٹے سوتی موزوں پر مسح جائز ہے جب کہ بغیر باندھے پنڈلی پر ٹھہرے رہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۲۸۶)

2... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ... الخ، ۵/ ۳۱۵، حدیث: ۳۵۴۶

نسائی، کتاب الطھارۃ، باب التوقیت فی المسح... الخ، ص ۲۹، حدیث: ۱۲۶، ۱۲۷۔ مسند احمد، حدیث بلال، ۹/ ۲۳۹، حدیث: ۲۳۹۷۳

3... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب فضیلۃ الخل والتادم بہ، ص ۱۱۳۴، حدیث: ۲۰۵۲

ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الائتدام بالخل، ۴/ ۳۴، حدیث: ۳۳۱۸

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گواہی سے داخلِ جنت:

﴿8743﴾... حضرت سَیِّدُنا عرابہ جُہَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے، جب ہم مقامِ کَدید یا قُدَید پر پہنچے تو لوگوں نے اپنے گھر جانے کی اجازت مانگنا شروع کردی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اجازت دی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور کچھ نیکی والی بات کی پھر ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہیں درخت کا وہ حصہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول کے قریب ہے دوسرے حصے سے زیادہ ناپسند ہے۔ یہ سن کر وہاں موجود سب لوگ رونے لگے، ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اب جو شخص اجازت مانگے گا وہ بے وقوف ہی ہو گا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور کچھ نیکی والی بات کرکے ارشاد فرمایا: جو صدق دل سے توحید ورسالت کی گواہی دیتے ہوئے انتقال کر جائے اور پھر اسے جنت میں جانے سے روک دیا ہو تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کے حق میں گواہی دوں گا تو اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمَّت کے 70ہزار افراد کو بلا حساب وعذاب جنت میں داخل فرمائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ تم اور تمہاری نیک بیویاں اور اولاد جنت میں داخل نہ ہو جائے۔[1]

ختم قرآن کتنے دن میں ہو؟

﴿8744﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا: میں قرآن کتنے دن میں پڑھوں؟ ارشاد فرمایا: ”سات دن میں۔“ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں کمی کرواتا رہا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ایک دن اور ایک رات میں پڑھو اور اس سے زیادہ کمی نہ کرو۔“[2]

1... مسند طیالسی، رفاعۃ بن عرابۃ الجھنی، ص ۱۸۲، حدیث: ۱۲۹۱

مسند احمد، مسند المدنیین، حدیث رفاعۃ بن عرابۃ الجھنی، ۵/۴۷۹، ۴۸۰، حدیث: ۱۶۲۱۵، ۱۶۲۱۸

2... کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی القرآن، فصل فی آداب التلاوۃ، ۲/۱۴۰، حدیث: ۴۱۳۱

جعفر ضُبَعِی[1]

جعفر بن سلیمان ضبعی نے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی اور صالحین وزاہدین کے اقوال وحکایات کو نقل کیا۔

اس نے جن لوگوں کی صحبت اختیار کی ان میں سے چند بزرگ ہستیاں یہ ہیں: حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار، حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سیِّدُنا ابو عمران جَونی، حضرت سیِّدُنا ابو تَیَّاح، حضرت سیِّدُنا فَرقَد سَبْخِی اور حضرت سیِّدُنا شُمَیط بن عَجْلان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

﴿8745﴾... جعفر ضُبَعِی کا کہنا ہے کہ میں 10 سال تک حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار اور 10 سال تک حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما کے پاس آتا جاتا رہا اور میں نے 10 سال تک عشا کی نماز حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے ساتھ پڑھی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روز مغرب میں سورۂ زلزال اور سورۂ عادیات کی قرأت کیا کرتے تھے۔

﴿8746﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو دو مرتبہ یہ فرماتے سنا: جادوگرنی سے بچو، جادوگرنی سے بچو (یعنی دنیا سے) کیونکہ یہ علما کے دلوں کو دھوکا دیتی ہے۔

دل کی سختی بڑی سزا ہے:

﴿8747﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے دلوں اور جسموں میں کچھ سزائیں ہیں مثلاً: روزی میں تنگی اور عبادت میں سُستی اور بندے کے لیے دل کی سختی سے بڑی کوئی سزا نہیں ہے۔

﴿8748﴾... جعفر بن سلیمان ضبعی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: دل غمگین نہ ہو تو ویران ہو جاتا ہے جیسے گھر میں کوئی مکین نہ ہو تو گھر ویران ہو جاتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بھی فرمایا کہ ”اگر میرا دل کوڑا خانے پر بیٹھنے سے درست ہو تو میں کوڑا خانے پر جا بیٹھوں گا۔“

﴿8749﴾... (الف) جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: جو جھوٹی تعریف سے خوش ہوتا ہے شیطان اس کے دل میں گُھس کر قبضہ جما لیتا ہے۔

1... اس شخص کے عقیدے کے متعلق علما کا اختلاف ہے۔ (علمیہ)

بُرے حاکم سے بدلہ:

﴿8749﴾...(ب) جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ بروزِ قیامت بُرے حاکم کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اے بُرے حاکم! تو نے دودھ پیا، گوشت کھایا مگر گمشدہ کو تلاش کیا نہ ٹوٹے ہوئے کو جوڑا اور نہ حکمرانی کا حق ادا کیا آج میں تجھ سے ان سب کا بدلہ لوں گا۔

﴿8750﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا بیان ہے کہ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: عالِم جب اپنے علم پر عمل نہ کرے تو دلوں سے اس کی نصیحت ایسے نکل جاتی ہے جیسے صاف چکنے پتھر سے پانی کا قطرہ پھسل جاتا ہے۔

﴿8751﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا کہنا ہے کہ جب میں اپنے دل میں سختی محسوس کرتا تو حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہرے کو دیکھ لیتا۔ ان کا چہرہ اس ماں کے چہرے کی طرح تھا جس کا بچہ گم ہو گیا ہو۔

اِرادوں پر غور کرو:

﴿8752﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا کہنا ہے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: مؤمنوں کے سینے نیک اعمال کو جوش دیتے ہیں اور کافروں کے سینے گناہوں کو جوش دیتے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے اِرادوں کو دیکھ رہا ہے لہٰذا غور کرو کہ تمہارے ارادے کیا ہیں؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔

﴿8753﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا کہنا ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: جب نیکوکاروں کا تذکرہ ہوتا ہے تو میں خود کو جھڑکتا اور تُف کہتا ہوں۔

﴿8754﴾... جعفر ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ داری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی نے فرمایا: اے مالک! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو جاننے اور اس کی بات ماننے والوں نے دنیا والوں سے راحت وسکون قبول کرنے سے انکار کیا ہے اور انہیں یقین ہے کہ یہ دنیا کا راحت وسکون نہ ان کے لائق ہے نہ ان پر اچھا لگے گا۔ مزید فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو جاننے اور اس کی ماننے والے فرماتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی دل اور بدن کو راحت وسکون بخشتی ہے اور دنیا میں رغبت کرنا رنج وغم اور فکروں کو زیادہ کر دیتا ہے اور پیٹ بھر کر کھانا دل کو سخت اور بدن کو سُست کر دیتا ہے۔

اچھے حافظِ قرآن:

﴿8755﴾... جعفر ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار لوگوں میں سب سے مضبوط حافظ قرآن تھے اور ہمیں روز ایک پارہ سنایا کرتے تھے یہاں تک کہ ختم قرآن مجید ہو جاتا، اگر ان سے کوئی حرف رہ جاتا تو فرماتے: یہ میرے کسی گناہ کی وجہ سے ہوا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

﴿8756﴾... جعفر ضُبَعِی کا بیان ہے حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے: فلاں بن فلاں کی حلاوت ختم کر دو۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حلاوت نکال دیتے ہیں، پھر وہ شخص انتہائی کرب وغم میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے جبریل! میں نے اس کا امتحان لیا تو اسے سچا پایا اب میں اسے اپنی جناب سے اور زیادہ عطا کروں گا۔

مومن کے لیے خوشخبری:

﴿8757﴾... جعفر ضبعی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

پھر فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب قیامت کے دن مردوں اور عورتوں کے سروں سے زمین ہٹے گی تو مومن اپنے دونوں محافظ فرشتوں کو دیکھے گا جو اس کے سر پر کھڑے اسے کہہ رہے ہوں گے: اے اللہ کے دوست! آج کے دن نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں، اے اللہ کے دوست! تمہیں خوشخبری ہو آج تم ایسا معاملہ دیکھو گے جیسا تم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہو گا، اس معاملے سے تمہیں ہرگز گھبراہٹ نہیں ہو گی وہ تو تمہارے غیر (یعنی کفار وفجار) کے لیے ہے۔ حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی مزید فرماتے ہیں: قیامت کے دن بہت بڑی مصیبت لوگوں پر چھا جائے گی مگر وہ مومن کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک ہو گی اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دنیا میں ہدایت بخشی اور اس نے نیک اعمال کئے۔

﴿8758﴾... جعفر ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ایک عبادت گزار بندہ کہتا ہے: جب میں سو کر بیدار ہو جاؤں اور پھر سونے کی کوشش کروں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نہ سُلائے۔ جعفر ضُبَعِی کا کہنا ہے: ہمارا خیال ہے کہ وہ عبادت گزار شخص حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی تھے۔

تمہارے سامنے ایک سخت زمانہ ہے:

﴿8759﴾... جعفر ضُبَعِی کا بیان ہے کہ ہم جوانی میں حضرت سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس جایا کرتے تھے اور وہ ہمیں سکھاتے اور ہماری تربیت کرتے تھے، وہ فرماتے ہیں: تمہارے سامنے ایک سخت زمانہ ہے، اپنے ازار اپنے پیٹ کے درمیان میں باندھ لو، لقمے چھوٹے لو اور خوب چباؤ، پانی چوس کر پیئو جب تم میں سے کوئی کھائے تو اپنا ازار ڈھیلا نہ کرے کہ اس طرح آنتیں کشادہ ہو جائیں گی، جب کھانے بیٹھے تو سُرین کے بل بیٹھ کر اپنے گھٹنے اپنے پیٹ سے ملالے اور جب کھا کر فارغ ہو جائے تو بیٹھا نہ رہے بلکہ اِدھر اُدھر ٹہلے اور ہوشیار ہو جاؤ کیونکہ تمہارے سامنے بہت سخت زمانہ ہے۔

جعفر ضبعی کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضرت سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آیا اس وقت آپ کافی بوڑھے ہو چکے تھے، میں نے ان کے سامنے تُرش سرکہ رکھا ہوا دیکھا جس میں لقمہ لگاتے اور پھر تناول فرماتے۔ میں نے عرض کی: اے ابو یعقوب! آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا: تاکہ میری نکاح کی خواہش ختم ہو جائے۔

﴿8760﴾... جعفر ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا فرقد سبخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے وعظ میں فرمایا: دنیا کو دایہ اور آخرت کو ماں بنا لو کیا تم بچے کو نہیں دیکھتے کہ اپنی دایہ کے پاس روتا رہتا ہے اور جب سمجھدار و عقلمند ہو جاتا ہے تو دایہ کو چھوڑ کر اپنے والدین کے پاس چلا جاتا ہے، سنو! آخرت تمہاری ماں ہے۔

﴿8761﴾... جعفر ضُبَعِی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو تَیَّاح یزید بن حُمَید ضُبَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا: میں نے اپنے والد محترم اور بستی کے دوسرے بزرگوں کو دیکھا ہے کہ جب ان میں سے کوئی روزہ رکھتا ہے تو تیل لگاتا اور اچھا لباس پہنتا۔ ان میں ایسے بھی ہیں جو 20 سال تک عبادت کرتے رہے مگر ان کے پڑوسیوں کو خبر نہ ہوئی۔

﴿8762﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا بیان ہے میں نے حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کو فرماتے سنا: حضرت سیِّدُنا موسٰی بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کی تو اسے سُن کر ایک شخص نے اپنی قمیص

پھاڑ ڈالی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اس قمیص والے سے کہو: ''میرے لیے اس کے دل میں جو جذبات ہیں انہیں ظاہر کرنے کے لیے اپنی قمیص نہ پھاڑے۔

کافروں کا قید خانہ:

﴿8763﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا بیان ہے حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے آیت مبارکہ:

وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿۸﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: یہاں ''حَصِیْر'' کا معنیٰ ہے ''سِجْن'' اور ''مَحْبَس'' یعنی قید خانہ۔

﴿8764﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو عمران جونی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب بھی کسی شخص کی طرف نظر کرتا ہے تو اس پر رحم فرماتا ہے، اگر وہ دوزخیوں کی طرف نظر کرے تو ضرور ان پر بھی رحم فرمائے لیکن اس کا فیصلہ ہے کہ وہ ان کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

ربّ تعالیٰ کی رضا و ناراضی کی علامت:

﴿8765﴾... حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! تیری رضا کے مقابلے میں تیرے غضب کی نشانی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جب میں تمہارے نیکوں کو تم پر حاکم بناؤں تو وہ میری رضا کی نشانی ہے اور جب میں تمہارے بُروں کو تم پر حاکم بناؤں تو وہ میرے غضب و ناراضی کی علامت ہے۔

﴿8766﴾... حضرت سیِّدُنا شُمَیط بن عَجلان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس آیت مبارکہ میں اپنی ذات کے متعلق ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًاۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا

وَالْاَمْرُؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ(۵۴) (پ۸، الاعراف: ۵۴)

سب اُس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔

﴿8767﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا حوشب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے ابو سلمان! اگر تمہاری زندگی رہی تو ہو سکتا ہے تمہیں کوئی غمخوار نہ ملے جو تمہارا غم دور کرے اور اگر تمہاری زندگی رہی تو ہو سکتا ہے تمہیں کوئی راہنما بھی نہ ملے۔

﴿8768﴾... جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو فرماتے سنا: دنیا میں کوئی بھی چیز باجماعت نماز اور دوستوں کی ملاقات سے بڑھ کر لذیذ نہیں رہی۔

جعفر بن سلیمان ضُبَعِی کی مرویات

جعفر بن سلیمان ضُبَعِی نے حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سیِّدُنا جعد بن دینار، حضرت سیِّدُنا یزید رِشک رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام، ابو ہارون عَبدی، نضر بن مَعبد اور ابو طارق سَعدی وغیرہ سے احادیث روایت کیں۔

﴿8769﴾... حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ جناب سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نماز میں جب ماں کے ساتھ آئے کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو چھوٹی سورت کی قراءت کرتے[1]۔[2]

---

❶... حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم گھر میں رونے والے بچوں کی ماؤں کے لئے بھی نماز میں اختصار فرمایا کرتے تھے چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں اور اسے دراز کرنا چاہتا ہوں کہ بچے کی رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ اس کی ماں کو مشقت میں ڈالنا مجھے پسند نہیں۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب من احف الصلاۃ عند بکاء الصبی، ۱/ ۲۵۳، حدیث: ۷۰۷)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چونکہ حضور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے پیچھے عورتیں بھی نماز پڑھتی تھیں جو اپنے بچوں کو گھر سلا کر آتی تھیں، جب گھروں سے ان کے رونے کی آواز آتی تو سرکار ان کی ماؤں کے خیال سے نماز ہلکی کرتے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۰۳)

❷... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ فی تمام، ص ۲۴۵، حدیث: ۴۷۰

﴿8770﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک راستے سے گزر رہے تھے کہ وہاں سے ایک سیاہ فام عورت کا بھی گزر ہوا، ایک شخص نے اسے کہا: ذرا راستے کی ایک طرف ہو جاؤ۔ وہ بولی: راستہ! راستہ تو بہت بڑا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شخص سے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہ سرکش ہے[1]۔[2]

زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ:

﴿8771﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: عہدِ رسالت میں ایک شخص کا انتقال ہوا اور لوگوں نے اس کی تعریف کی تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر ایک اور شخص کا انتقال ہوا اور لوگوں نے اس کی بُرائی کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فلاں کی تعریف کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: "واجب ہو گئی۔" اور دوسرے شخص کے مرنے پر اس کی بُرائی کی گئی تو آپ نے فرمایا: "واجب ہو گئی۔" یہ کیا راز ہے؟ ارشاد فرمایا: (پہلے جنازے کی تم نے تعریف کی، اُس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور دوسرے کی تم نے برائی بیان کی، اُس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی،) تم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہو۔[3]

﴿8772﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شفیق و مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب انصار سے ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے تو ان کے بچوں کو سلام کرتے، ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور ان کے لیے دعا فرماتے۔[4]

﴿8773﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ...سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، التطریق، ۶/ ۱۴۳، حدیث: ۱۰۳۹۱، عن ابی بردۃ عن ابیہ
مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۱۶۷، حدیث: ۳۲۶۲

2 ...ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یارسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ مسکین عورت ہے، ارشاد فرمایا: تکبر اس کے دل میں ہے اگرچہ اس کا لباس مسکینوں والا ہے۔ (اختیار الأولی فی شرح حدیث اختصام الملا الاعلی لابن رجب حنبلی، ص ۱۱۰) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چونکہ غیب کا علم تھا اس لیے آپ نے جان لیا کہ اس کے دل میں تکبر ہے۔

3 ...بخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت، ۱/ ۴۶۰، حدیث: ۱۳۶۷

4 ...سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، التسلیم... الخ، ۶/ ۹۰، حدیث: ۱۰۱۶۱

وَسَلَّم کے ساتھ تھے کہ بارش شروع ہو گئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر نکلے اور کپڑا شریف ہٹا دیا یہاں تک کہ بارش آپ کے جسمِ اقدس پر برسنے لگی۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ ارشاد فرمایا: یہ (پانی) ابھی اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس سے آ رہا ہے[1]۔[2]

کفار کے لئے زیادہ تکلیف دہ:

﴿8774﴾... حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مکۂ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھتے ہوئے گزرے:

خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ ۔۔۔ اَلْیَوْمَ نَضْرِبُکُمْ عَلٰی تَاْوِیْلِہٖ

ضَرْبًا یُزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَقِیْلِہٖ ۔۔۔ وَیُذْھِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِہٖ

ترجمہ: اے کفار کی اولاد! نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راستہ چھوڑ دو آج ہم تمہیں قرآن کے حکم کے مطابق ایسی ماریں ماریں گے جو کھوپڑی کو اپنی جگہ سے دور کر دے گی اور دوست کو دوست سے جُدا کر دے گی۔

حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے ابن رواحہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حرم میں اور وہ بھی حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے شعر کہہ رہے ہو؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ اشعار کفار پر تلوار کی مار سے زیادہ تکلیف دہ ہیں۔[3]

رحمتِ الٰہی اور عذابِ الٰہی:

﴿8775﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص مرض الموت میں تھا، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی عیادت کے لئے گئے تو فرمایا: خود کو کیسا پاتے ہو؟ اس

1... مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء، ص ۴۴۶، حدیث: ۸۹۸

2... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سال کی پہلی بارش کے انتظار میں رہتے تھے اور اس وقت ازار کے علاوہ اپنا سارا لباس اتار دیتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، وکیع بن الجراح، ۸/۴۲۲، حدیث: ۱۲۷۶۴)

3... نسائی، کتاب المناسک، استقبال الحج، ص ۴۷۱، حدیث: ۲۸۹۰

نے عرض کی: رحمتِ الٰہی سے امید ہے اور عذابِ الٰہی سے خوفزدہ ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایسے موقع پر دو چیزیں بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتیں مگر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے وہ عطا فرماتا ہے جس کی اسے امید ہو اور اس سے امن عطا فرماتا ہے جس کا اسے ڈر ہو۔[1]

مردے کے عذاب کا ایک سبب:

﴿8776﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رافع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاسِع بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت سیِّدُنا صہیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رو رو کر کہنے لگے: ہائے میرے بھائی! ہائے میرے بھائی! امیر المؤمنین نے فرمایا: صہیب چپ ہو جاؤ۔ کیا تم نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ "زندہ کے رونے کی وجہ سے میت کو اس کی قبر میں عذاب دیا جاتا ہے[2]۔"[3]

بندوں پر ربّ عَزَّوَجَلَّ کی مہربانی:

﴿8777﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حُضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حدیثِ قدسی روایت کرتے ہیں کہ "بے شک تمہارا رب مہربان ہے، جو شخص نیکی کا ارادہ کرے مگر اسے کر نہ سکے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر وہ نیکی کر لے تو اس کے لیے اس جیسی 10 سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو گناہ کا ارادہ کرے مگر گناہ نہ کر سکے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر گناہ کر لے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے یا پھر اسے بھی مٹا دیا جاتا ہے اور عذاب میں وہی شخص مبتلا ہو گا جو دیدہ دلیری سے گناہ کرتا ہے۔"[4]

---

1 ...ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ۴/۴۹۶، حديث: ۴۲۶۱

2 ...جُمہور عُلَما کا قول یہ ہے کہ یہ وعید اس شخص کے لئے ہے جس نے یہ وصیت کی ہو کہ میرے مرنے کے بعد مجھ پر نوحہ کرنا۔ پس حسبِ وصیت اس کی میت پر نوحہ کیا گیا تو اس شخص کو بعدِ مرگ نوحہ کئے جانے پر عذاب ہو گا کیونکہ یہی شخص اس فعل کا سبب ہے اور یہ فعل اسی کی طرف منسوب ہو گا۔ بہرحال جس شخص نے ایسی کوئی وصیت نہ کی ہو اور اُس کے مرنے کے بعد اس کے اہلِ خانہ اُس کی میت پر نوحہ کریں تو اس صورت میں اس شخص کو عذاب نہیں ہو گا۔ (شرح مسلم للنووی، کتاب الجنائز، ۶/۲۲۸)

3 ...مسلم، كتاب الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء اهله عليه، ص ۴۶۱، حديث: ۹۲۷

4 ...سنن كبرى للنسائي، كتاب النعوت، الرحيم، ۴/۳۹۶، حديث: ۷۶۷۰

مسلم، كتاب الايمان، باب اذا هم العبد بحسنة... الخ، ص ۸۰، حديث: ۱۳۱

ندیاں پنج آبِ رحمت کی ہیں جاری:

﴿8778﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضور نبی اکرم، رَسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پیاس کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا پھر کچھ پانی منگوا کر اس پیالے میں ڈالا اور اس میں اپنی مبارک انگلیاں رکھ کر ارشاد فرمایا: ''سیراب ہو جاؤ۔'' میں نے پانی کو دیکھا، وہ آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح بہتا رہا یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو گئے۔[1]

سلام کا انداز اور نیکیاں:

﴿80-8779﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: 10 (نیکیاں)۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا: 30 (نیکیاں)۔[2]

﴿8781﴾...[3]

﴿8782﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنتیوں اور جہنمیوں کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کی: پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ ارشاد فرمایا: ہر شخص جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دیا گیا ہے۔[4]

شانِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم:

﴿8783﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ

---

1 ...دارمی، المقدمة، باب ما اکرم الله النبی صلی الله علیه وسلم... الخ، ١/٢٧، حدیث: ٢٨

2 ...ابو داود، کتاب الادب، باب کیف السلام، ٤/٤٤٩، حدیث: ٥١٩٥

3 ...اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

4 ...مسلم، کتاب القدر، باب کیفیة الخلق الادمی... الخ، ص ١٤٢٤، حدیث: ٢٦٤٩

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس پر حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو امیر مقرر فرمایا، وہاں حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک کنیز کے ساتھ جماع کیا تو لشکر والوں کو ناگوار گزرا اور چار صحابہ نے عہد کرلیا کہ جب واپس جائیں گے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کے ایسا کرنے کی خبر دیں گے۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب وہ سفر سے لوٹتے تو پہلے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر سلام عرض کرتے پھر گھروں کو جاتے۔ جب یہ لشکر واپس آیا تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا پھر ان چار میں سے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت علی نے ایسا ایسا کیا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے منہ پھیر لیا، پھر ان چار میں سے دوسرے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت علی نے ایسا ایسا کیا ہے۔ آپ نے اس سے بھی اِعراض فرمایا، یہاں تک کہ چوتھے نے بھی کھڑے ہو کر یہی عرض کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُر جلال چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تم لوگ علی سے کیا چاہتے ہو؟ پھر فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مؤمن کے ولی ہیں۔[1]

﴿8784﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم انصاری گروہ ہیں ہم منافقوں کو حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے بغض رکھنے کے سبب پہچان لیتے ہیں۔[2]

پانچ بہترین اصول:

﴿8785﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ دو جہاں، سرورِ ذیشاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کون ہے؟ جو مجھ سے چند باتیں لے لے اور ان پر عمل کرے یا اسے بتائے جو ان پر عمل کرے۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ہوں۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں گنیں، فرمایا: (۱)... حرام چیزوں سے بچو سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے (۲)... اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری قسمت میں جو لکھ دیا ہے اس پر راضی رہو سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۳۹۷، حدیث: ۳۷۳۲

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب: ۲۰، ۵/۴۰۰، حدیث: ۳۷۳۷

گے (۳)...جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی لوگوں کے لیے پسند کرو (کامل) مسلمان ہو جاؤ گے (۴)...اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو (کامل) مومن ہو جاؤ گے اور (۵)...زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔[1]

﴿8786﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہت زیادہ خون بہانے والے ہاتھ تمہیں حیرت و تعجب میں نہ ڈالیں بے شک اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کے ہاں اس کے لیے ایک قاتل ہے جو مرتا نہیں اور تمہیں اس آدمی پر تعجب نہ ہو جو حرام مال کماتا ہے کیونکہ اگر وہ اس مال سے خرچ یا صدقہ کرے گا تو اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اگر اپنے پاس رکھے گا تو اس میں برکت نہیں ہوگی اور اگر اس میں سے تھوڑا سا مال بھی پیچھے رہ گیا تو وہ اس کے لیے آگ کا توشہ ہوگا۔[2]

قریش کو گالی نہ دو:

﴿8787﴾... حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جناب محمد مصطفٰے، احمد مُجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قریش کو گالی نہ دو بے شک ان کا عالم زمین کو علم سے بھر دے گا، اے اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! بے شک تو نے قریش کے پہلے والوں کو سزا و تکلیف چکھائی ہے ان کے بعد والوں کو نعمتوں سے سرفراز فرما[3]۔[4]

مسخ ہونے والے لوگ:

﴿89-8788﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی غیب داں، رحمت عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس امت کے کچھ لوگ کھانے پینے اور موج مستی میں رات بسر کریں گے، جب صبح اٹھیں گے تو بندر اور خنزیر کی شکلوں میں مسخ کر دیئے گئے ہوں گے، وہ (یعنی اس اُمَّت کے بعض) زمین میں دھنسنے اور آسمان سے پتھر برسنے کا ضرور شکار ہوں گے، حتّٰی کہ جب لوگ صبح کو اٹھیں گے تو کہیں

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب من اتقی المحارم... الخ، ۴/ ۱۳۶، حدیث: ۲۳۱۲

2 ...مسند طیالسی، ما اسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ص ۴۰، حدیث: ۳۱۰

3 ...امام بیہقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمارے ائمہ کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ یہاں جس عالِم کا ذکر ہے اس سے مراد امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہیں۔ (معرفۃ السنن والآثار، مقدمۃ المؤلف، ۱/ ۱۲۳)

4 ...مسند طیالسی، ما اسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ص ۳۹، حدیث: ۳۰۹

گے: رات بنو فلاں کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور فلاں کے گھر پر رات کو پتھروں کی بارش ہوئی، بے شک آسمان سے ان پر پتھر برسیں گے جیسے قومِ لوط کے قبیلوں اور گھروں پر برسے تھے اور ضرور ان پر تیز آندھی آئے گی جیسی قومِ عاد کے قبیلوں اور گھروں پر آئی تھی اس کا سبب یہ ہوگا کہ یہ لوگ شراب پیتے، ریشم پہنتے، گانے والیوں کو بلاتے (یعنی مُجرے کرواتے)، سود کھاتے اور رشتہ داری کاٹتے ہوں گے۔'' اس حدیث میں ایک اور خصلت کا ذکر بھی تھا جو راوی جعفر ضُبَعِی کو یاد نہیں رہی۔[1]

یتیم کے مال کا استعمال:

﴿8790﴾... حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! میرے پاس ایک یتیم ہے اس کے مال سے کیسے تجارت کروں؟ ارشاد فرمایا: جیسے اپنے بیٹے کے مال سے کرتے ہو نہ تو اس کے مال کے ذریعے اپنا مال بچاؤ اور نہ اس کے مال کی مدد سے اپنا مال بڑھاؤ۔[2]

حضرت سیِّدُنا ابنِ بَرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان اللہ والوں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ربیع بن عبد الرحمٰن المعروف ابنِ بَرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جو دھوکے سے محفوظ رہنے والے، تکلیف واذیت سے بچنے والے اور نعمت وخوشی کا شوق رکھنے والے ہیں۔

صبر و شکر کی فضیلت:

﴿8791﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ربیع بن بَرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اے انسان! تو بدبودار مردار تھا جب تجھے زندگی کی روح پر سوار کیا گیا تو تُو خوشبودار ہوگیا، اگر تجھ سے روح نکال دی جائے تو تجھے پھینکی ہوئی لاش، بدبودار مردار اور گرے پڑے جسم کی صورت میں ہوگا جو اپنی خوشبو کے بعد بدبودار ہوگیا اور اس سے اُنس ومحبت کے بعد اب اس کے قرب سے بھی وحشت

1... مسند طیالسی، احادیث ابی امامۃ الباھلی، ص١٥٥، حدیث: ١١٣٧

2... ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقۃ، ٦/٢٢٠، حدیث: ٤٢٣٠

ہونے لگی، اے انسان! بھلا تجھ سے زیادہ نادان اور تجھ سے بڑھ کر تعجب خیز اور کوئی مخلوق بھی ہو سکتی ہے؟ جبکہ تو جانتا ہے کہ تیرا انجام ایسا ہے اور مٹی تیری آرامگاہ ہے اس کے باوجود تو اپنی طویل جہالت کی وجہ سے دنیا سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر رہا ہے، کیا تو نے ربّ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ (پ٢٢، سبا:١٩)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے انھیں کہانیاں کر دیا اور انھیں پوری پریشانی سے پراگندہ کر دیا بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے ہر بڑے شکر والے کے لیے۔

خدا کی قسم! تجھے اس لیے صبر وشکر پر اُبھارا جا رہا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنے دوستوں کے لیے صبر وشکر کا بہت بڑا ثواب ہے کیا تو نے رب عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (پ١٣، ابراھیم:٧)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ٢٣، الزمر:١٠)

ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

اے انسان! یہ دو مقام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بہت بڑے ثواب والے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے عطا فرمائے ہیں، اب اگر تو دن رات، صبح وشام دنیا سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہے اور جس چیز کی طرف تجھے تیرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ نے بلایا ہے اس سے منہ موڑ لے تو پھر دنیا میں تجھ سے بڑا غافل اور قیامت میں تجھ سے زیادہ حسرت زدہ بھلا کون ہو سکتا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کتنا ہی اچھا مولیٰ اور کتنا ہی اچھا مددگار ہے۔

مخلوق میں سے عقل مند لوگ:

﴿8792﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن بَرَّہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: مجھے مخلوق پر تعجب ہے کہ وہ اس حق سے کیسے غافل ہو گئی جسے مُرسلین عَلَیْهِمُ السَّلَام لے کر آئے حالانکہ مخلوق کی آنکھوں نے اسے دیکھا اور ان کے دل اس پر کامل ایمان لائے اس کے باوجود وہ اس سے غافل ہو کر نشے کی حالت میں کھیل کود میں پڑے ہیں۔ خدا کی

قسم! یہ غفلت بھی ان کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور نعمت ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً ایمان والوں کی عقلیں بہک جاتیں، حواس باختہ ہو جاتے، دل حلق میں آجاتے، روحیں پرواز کر جاتیں اور موت کی یاد ہوتے ہوئے وہ کبھی بھی زندگی میں خوش نہ رہتے یہاں تک کہ انہیں موت آجاتی، مخلوق میں سے وہی لوگ عقلمند ہیں جو اپنے بادشاہ کے حضور پیش ہونے سے پہلے رغبت وشوق کے ساتھ ایسے اعمال میں جلدی کر رہے ہیں جو ان کی طرف سے ان کے بادشاہ کو خوش کر دیں، خدا کی قسم! گویا میں ایسے لوگوں کو خوش دیکھ رہا ہوں جو حتَّی المقدور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہوئے، فرشتے ان کے گرد ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انہیں یہ خوشخبری سنا رہے ہیں کہ ''سلامتی ہو تم پر جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کئے کا۔''

زندوں کے درمیان اجنبی:

﴿8793﴾... حضرت سَیِّدُنا داوٗد بن مُحَبَّر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ہم جنازے کے لیے ایک میت کو تیار کر رہے تھے کہ ہمارے پاس سے حضرت سَیِّدُنا ربیع بن برہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گزر ہوا تو انہوں نے پوچھا: تمہارے درمیان یہ اجنبی کون ہے؟ ہم نے کہا: یہ اجنبی نہیں بلکہ قریبی دوست ہے۔ فرمایا: زندوں کے درمیان مردہ سے بڑھ کر بھی کوئی اجنبی ہو سکتا ہے۔ یہ سن کر تمام لوگ رو پڑے۔

﴿8794﴾... حضرت سَیِّدُنا ربیع بن بُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: متقین نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وعید کو اپنے سامنے رکھ لیا تو ان کے دلوں نے تحقیق وتصدیق کے ساتھ اس کی طرف دیکھا، خدا کی قسم! وہ دنیا میں بے کیف زندگی گزار رہے ہیں اور اس کے بعد نیک اعمال کے ثواب کے منتظر ہیں، ان کے دلوں کی نگاہیں جب اعمال کے ثواب کی طرف اُٹھتی ہیں تو دل اس ثواب کو حاصل کرنے کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں، خدا کی قسم! وہ دل دہلا دینے والی وعید اور سچے وعدے کے درمیان آخرت کو بڑے شوق سے دیکھ رہے ہیں، وہ وعید کے خوف میں رہتے ہیں یا پھر اُخروی نعمتوں کے شوق میں رہتے ہیں جن کا وعدہ کیا گیا ہے، وہ اسی حالت پر زندگی بسر کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ آجاتا ہے، پس وہ موت کی یاد میں مُرجھائے ہوئے ہیں اور ان کے لیے راحت وسکون مقرر کر دیا گیا ہے۔ اتنا کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے۔

﴿8795﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن عبد الرحمن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: امیدوں کی غفلت نے ہمیں موت کی تیاری سے محروم کر دیا، ہم دنیا میں ایسے حیران و پریشان ہیں کہ نیند سے بیدار ہوتے نہیں کہ ایک اور غفلت اس کے پیچھے آجاتی ہے، اے میرے بھائیو! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان رکھنے والے کسی ایسے مومن کو جانتے ہو جو اس قوم سے بڑھ کر ناواقف اور اس کے مقابلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سزا سے کم بچنے والا ہو جن پر شکست کے بعد دشمن پھر حملہ کر دے تو ان کے ہوش اُڑ جائیں اور اس عبرت انگیزی کو دیکھ کر ان کا صبر و تحمل ساتھ چھوڑ دے پھر وہ اس حال میں واپس پلٹیں کہ کچھ سمجھ پڑتی ہو نہ راستہ دکھائی دیتا ہو۔ کیا تم نے کسی عقل مند کو اپنے لئے اس حالت پر راضی ہوتے دیکھا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں خدا کی قسم! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے اس کی رضا تک ضرور پہنچ جاؤ گے یا پھر اس کی قابل برداشت آزمائشوں اور پے در پے ہونے والی نعمتوں کا انکار کر بیٹھو گے جنہیں تم جانتے ہو۔ اے انسان! اگر تو اس کے ساتھ بھلائی کرے گا تو وہ تیرے ساتھ بھلائی کرے گا اور اگر تو بُرا کرے گا تو اس کا عتاب خود تجھ پر ہی ہے۔ پس رجوع کر لے یقیناً راستہ واضح کر دیا گیا اور اس کے عذاب سے ڈرا دیا گیا لہٰذا رسولوں کے بعد لوگوں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کوئی حجت نہ رہی۔

وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۵۸﴾ (پ۶، النسآء: ۱۵۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اچھی معاشرت والے:

﴿8796﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو نوح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک ساحل پر کسی کو حضرت سیِّدُنا ربیع بن بَرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوئی تحریر سنا رہا تھا تو اس نے مجھ سے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں برکت دے، آپ کتنا عرصہ ان کے ساتھ رہے اور انہوں نے آپ کی پسند کے مطابق آپ کے ساتھ سلوک رکھا؟ میں نے کہا: اتنا زیادہ کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔ اس نے پوچھا: کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے اپنی پریشانی کا تذکرہ ان سے کیا ہو اور انہوں نے آپ کو نامراد کیا ہو؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! کبھی نہیں، انہوں نے تو مجھ سے بھلائی کی اور میری مدد کی۔ اس نے پوچھا: کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے ان سے کچھ مانگا ہو اور انہوں نے نہ دیا ہو؟ میں نے کہا: بھلا انہوں نے کبھی مجھے منع بھی کیا ہے، میں نے تو جب بھی ان سے کچھ مانگا انہوں نے مجھے دیا اور جب بھی مدد کی درخواست

کی تو انہوں نے میری مدد کی۔ پھر اس شخص نے کہا: جب کوئی آدمی تمہارے ساتھ اتنا اچھا سلوک کرے تو تمہارے نزدیک اس کا کیا بدلہ ہونا چاہیے ؟ میں نے کہا: میں تو ان احسانوں کا بدلہ دینے کی طاقت ہی نہیں رکھتا۔ پھر اس شخص نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم خود کو اس کی ان نعمتوں کے شکر میں لگادو جو تم پر ہو چکیں اور مزید ہو رہی ہیں اور ربّ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا بندے کے احسان کا بدلہ دینے سے زیادہ آسان ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ تو بندے سے اس پر بھی راضی ہو جاتا ہے کہ بندہ شکر کرتے ہوئے اس کی حمد بیان کر دے۔

ایک عابد کی مناجات:

﴿8797﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بَرَّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عابد کو سنا کہ وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا: گناہوں پر دِیدہ دِلیری کی وجہ سے ہمارے دل رو پڑے، پھر آنکھیں اپنے کرتوتوں پر غم کرتے ہوئے نم ہو گئیں، اے اپنی رحمت سے جسے چاہے ڈھانپنے والے! کاش مجھے معلوم ہو تا کہ کل میدانِ قیامت میں کون سارونے والا تیری بارگاہ میں سب رونے والوں پر غالب آئے گا۔ اے رحیم وکریم! اگر تو نے توبہ قبول نہیں کی تو یقیناً ہمارے لیے وہ وقت آپہنچا کہ ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے رہیں اور اگر تو نے ہم سے اپنا وجہ کریم پھیر لیا تو بے شک تو نے ان لوگوں سے اعراض کیا جنہوں نے تجھ سے منہ موڑ لیا تھا اور اگر تو نے ہم پر اپنا احسان فرمایا حالانکہ تو نے مہلت دے کر بھی ہم پر احسان فرمایا ہے تو یقیناً تو ہمیشہ سے گناہ گاروں پر احسان فرمانے والا ہے۔ اس عابد نے مزید کہا: ہم پر مضبوطی سے گناہوں کی گرہیں لگ گئیں اور ہم دنیا میں ایسے حیران وپریشان ہو گئے کہ ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھلا دیا۔

﴿8798﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ہیں جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اپنے پیٹوں کو حرام کھانوں سے خالی رکھا اور گناہ کی طرف نظر کرنے سے اپنی پلکوں کو جُھکائے رکھا، جب چاروں طرف سے تاریکیاں چھا گئیں تو وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اپنی آنکھوں کو کسی اور کام میں نہیں لائے اس امید پر کہ جب زمین انہیں اپنے اندر لے لے تو اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے دلوں کو منور فرما دے، وہ دنیا میں غمگین وافسردہ اور آخرت کی طرف نظریں جمائے ہوئے ہیں، جب ان کے دل کی نگاہیں پردہ غیب سے ملکوت تک پہنچیں تو انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ عظیم ثواب نظر آیا جس کی انہیں امید تھی، لہٰذا جس پر ان کی امیدیں

مشتمل تھیں دل کی آنکھوں سے اسے دیکھنے کے بعد وہ اور بھی زیادہ اس کی کوشش وجستجو میں لگ گئے، ان کے لیے دنیا میں کوئی راحت نہیں ہے ان کی آنکھیں کل ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے پاس دیکھ کر ٹھنڈی ہوں گی۔ اتنا کہنے کے بعد حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے حتّٰی کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔

نفسِ مطمئنہ سے مراد:

﴿8799﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن برہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ (پ۳۰، الفجر: ۲۷) ترجمۂ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان۔

پھر فرمایا: اس سے مراد مومن جان ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مطمئن اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کو پسند کرتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ملاقات کو پسند رکھتا ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتا، اس کی مغفرت فرماتا، اسے جنت میں داخل فرماتا اور اپنے نیک بندوں میں سے کر دیتا ہے۔

نوجوان کا خوفِ خدا:

﴿8800﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن بَرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانہ میں ایک نوجوان تھا جو عبادت کرتا اور اکثر مسجد میں رہتا، ایک لڑکی کو اس سے عشق ہوگیا تو وہ اس کے پاس آئی اور سرگوشی سے اسے کچھ کہا۔ اس نوجوان نے خود کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے میرے نفس! تو اس سے بات کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملنا چاہتا ہے کہ تو نے زنا کیا ہو پھر ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوگیا، اس کا چچا آیا اور اسے اُٹھا کر گھر لے گیا جب اس نوجوان کو ہوش آیا تو کہا: اے چچا! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملنا انہیں میرا سلام کہنا اور پوچھنا کہ جو اپنے ربّ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اس کی جزا کیا ہے؟ اتنا کہہ کر ایک اور چیخ ماری اور انتقال کر گیا۔ پھر جب اس کے چچا نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جا کر ساری بات بیان کی تو انہوں

نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: اس کی جزا دو جنتیں ہیں، اس کی جزا دو جنتیں ہیں۔

﴿8801﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن برہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لمبی زندگی کو وہی پسند کرے جس کے لیے اس کی عمر غنیمت اور نیک اعمال میں اضافے کا سبب ہو اور جس کی زندگی دھوکے میں گزری ہو اور اس پر خواہشات کا سایہ ہو تو اس کے لیے لمبی زندگی میں کوئی فائدہ نہیں۔

سیِّدُنا ربیع بن بَرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

﴿8802﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمت عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہاد یہی نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی تلوار سے لڑا جائے بلکہ جہاد یہ بھی ہے کہ جو اپنے والدین اور اپنی اولاد کی کفالت کرے تو وہ بھی جہاد میں ہے اور جو اپنی کفالت کرے تاکہ لوگوں کا محتاج نہ ہو تو وہ بھی جہاد میں ہے۔[1]

﴿8803﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم، رَسُوْلِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس سے اس کا مسلمان بھائی اِکْرَام کرے تو اسے چاہیے کہ اس کے اکرام کو قبول کرے کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اکرام ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اکرام کو رد نہیں کرنا چاہیے۔[2]

حضرت سیِّدُنا عَوْسَجَہ عُقَیْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

ان اللہ والوں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا عوسجہ عقیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی ہیں، آپ مشاہدات کرنے والے، مشقتیں جھیلنے والے، مشاہدے اور محبتِ الٰہی پر اُبھارنے والے اور گوشہ نشینی کی دعوت دینے والے تھے۔

﴿8804﴾... حضرت سیِّدُنا عَوْسَجہ عقیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ "میرا ایسا یقین رکھو جیسا تمہیں اپنے وجود کا یقین ہے، مجھے اپنی آخرت کے لیے ذخیرہ بناؤ، نوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرو میں تجھے قریب کرلوں گا، مجھ پر توکل کرو میں تمہیں

1... مسند فردوس، ۲/۲۱۰، حدیث: ۵۲۶۶

2... مکارم الاخلاق للخرائطی، باب ذکر حسن... الخ، ص ۱۵۴، حدیث: ۳۴۷

کافی ہوں گا، میرے غیر کی طرف مت پھرو ورنہ میں تمہیں رُسوا کر دوں گا، آزمائشوں پر صبر کرو اور میرے فیصلے پر راضی رہو، ایسے ہو جاؤ کہ میں تم سے خوش ہوں اور تمہارے بارے میں میری خوشی یہ ہے کہ میں تم سے کبھی اپنی نافرمانی نہ دیکھوں، مجھ سے قریب ہو جاؤ اور اپنی زبان کو میرے ذکر سے تر رکھو، اپنے سینے کو میری محبت سے لبریز رکھو، غفلت کے لمحوں سے ہوشیار رہو اور ذہانت کے ساتھ فیصلہ کرو، دنیا سے منہ موڑ کر میری رغبت رکھو، میرے ڈر و خوف سے اپنے دل کو مار ڈالو، رات کو عبادت کرو تاکہ میری خوشنودی حاصل ہو، میری بارگاہ سے سیرابی کے دن کے لیے دن کو روزہ رکھو، بھلائیوں میں اپنی پوری کوشش لگا دو، جہاں بھی جاؤ تمہیں نیکی کے ساتھ پہچانا جائے، میرے لیے میرے بندوں میں میری نصیحت کے ساتھ فیصلہ کرو، مخلوق میں میرا عدل وانصاف قائم کرو، یقیناً میں نے تم پر قلبی وساوس اور شیطانی امراض سے شفا دینے والی چیز اُتاری ہے، جو نگاہوں کو روشنی بخشتی اور تنگی و پریشانی کو دور کرتی ہے، کسی مُردہ پڑے شخص کی طرح مت ہونا حالانکہ تم زندہ سانس لے رہے ہو، اے عیسٰی ابنِ مریم! میں تم سے سچ کہتا ہوں: میری جو بھی مخلوق مجھ پر ایمان لائی وہ مجھ سے ڈری اور جو بھی مجھ سے ڈری اس نے میرے ثواب کی امید رکھی، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ وہ مخلوق جب تک میرے طریقے کو نہ بدلے وہ میرے عذاب سے محفوظ ہے، اے عیسٰی ابن مریم! اے کنواری بتول کے بیٹے! اپنی زندگی میں اپنے نفس پر اس شخص کی طرح آنسو بہاؤ جس کے سب گھر والے دنیا سے رخصت ہو گئے، دنیا اس کے ہاتھوں سے چلی گئی اور اس نے دنیا کی لذتوں کو دنیا داروں کے لیے چھوڑ دیا اور اب اس کی رغبت صرف اسی میں ہے جو اس کے خدا کے پاس ہے، جب نیکوکار بھی سو جائیں تو اس وقت بھی قیامت کے آنے والے معاملے اور ہولناکیوں کے ڈر سے جاگتے رہا کرو، جس وقت نہ گھر والے نفع دیں گے نہ اولاد اور نہ مال، جب سرکش لوگ ہنس رہے ہوں تو تم اپنی آنکھوں میں غم کی سلائی سے سُرمہ لگاؤ، اس شخص کے طرح روؤ جو اپنی شہ رگ سے قریب رہنے والے مہمان کو رخصت کرنے والا ہے اور اس سارے معاملے میں صبر کرتے رہو، خوشخبری ہے تمہارے لیے اگر تمہیں وہ کچھ مل جائے جس کا میں نے صبر کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے، اور روز بروز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رَختِ سفر باندھو اور جو تو کھا چکے اس کا ذائقہ اب کہاں باقی رہا؟ اور جو تمہیں نہیں ملے گا اس کی لذت کہاں سے آئے گی؟ حق بات تو یہ ہے کہ تمہارے لئے اتنا ہی ہے جتنی تم کوشش کرتے ہو، دن میں تمہیں دنیا کی خوشی بقدرِ ضرورت ہی کافی ہے اور دنیا

میں تمہیں معمولی غذا ہی کافی ہے، تم جانتے ہو کہ تمہیں کہاں لوٹنا ہے، جو کچھ تم نے پایا وہ تمہارے مقدر میں تھا تو تم کیسے (تقدیر سے) آزاد رہے؟ لہٰذا حساب کی تیاری کرو کہ تم سے سوال کیا جائے گا، اگر تم دیکھ لو کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے کیا انعامات تیار کئے ہیں تو ان کے حصول کے شوق میں تمہارا دل پگھل جائے اور جان نکل جائے۔"

حضرت سَیِّدُنا ابو محمد خُزَیْمَہ عابد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد

ان اللہ والوں میں ایک بزرگ حضرت سَیِّدُنا ابو محمد خُزَیْمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جو عبادت گزار تھے، گھٹیا سے منہ موڑنے والے اور بلندی کی طرف بڑھنے والے تھے۔

﴿8805﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو محمد خُزَیْمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو فرمایا: جتنی دنیا پر آپ راضی ہوئے ہیں میں نے اتنی سی دنیا پر راضی ہوتے کسی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: اے یعقوب! جو پوری دنیا کو آخرت کا عوض بنانے پر راضی ہو جائے یقیناً وہ تو مجھ سے بھی کم چیز پر راضی ہوا ہے۔

سَیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نصیحت:

﴿8806﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو محمد خزیمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: میں تجھے دنیا و آخرت میں بادشاہ بننے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس شخص نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا۔

﴿8807﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو محمد خزیمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں ایک شخص کسی زاہد کے پاس آیا تو زاہد نے اس سے پوچھا: کیوں آئے ہو؟ کہا: آپ کے زُہد کی شُہرت سن کر حاضر ہوا ہوں۔ زاہد نے کہا: کیا میں تمہیں اپنے سے بھی بڑا زاہد نہ بتاؤں؟ پوچھا: وہ کون؟ زاہد نے کہا: تم خود۔ وہ شخص حیران ہو کر بولا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ زاہد نے کہا: کیونکہ تم جنت اور اس میں تیار کی گئی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نعمتوں کا شوق رکھتے ہو جبکہ میں تو دنیا سے اس لیے بے رغبت ہوں کہ یہ فنا ہونے والی ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اس کی مذمت فرمائی ہے لہٰذا تم مجھ سے بڑے زاہد ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے:

﴿8808﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد خزیمہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی سے کوئی بھی دوست ملاقات کرنے آتا تو آپ اسے یہ دعا دیتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اور ہمیں اس شخص کے جیسا زُہد عطا فرمائے جس کے لیے تنہائی میں حرام کام اور دیگر گناہ کرنا آسان ہو مگر وہ یہ سوچ کر گناہ نہ کرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دیکھ رہا ہے۔

حضرت سیِّدُنا خلیفہ عَبْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی

ان اللہ والوں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی بھی ہیں جو عبادت اور غور و فکر سے لذت اُٹھانے والے اور آنسوؤں کے ذریعے مددِ الٰہی کے طلب گار تھے۔

﴿8809﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے بہت زیادہ عبادت کرنے والے حضرت سیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی کو کہتے ہوئے سنا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت صرف دیکھ کر ہی کی جاتی تو اس کی عبادت کرنے والا کوئی بھی نہ ہوتا لیکن ایمان والے اس بات میں غور و فکر کرتے ہیں جب رات آتی ہے تو چار سُو پھیل جاتی اور ہر چیز کو ڈھانپ لیتی ہے، جب دن آتا ہے تو رات ختم ہو جاتی ہے، آسمان و زمین کے درمیان مُسَخَّر بادلوں میں غور کرتے ہیں، یونہی سردی و گرمی میں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تخلیق میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے دل ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ہونے کا یقین کر لیتے ہیں اور گویا وہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو دیکھ کر عبادت کرتے ہیں۔

طویل شب بیداری:

﴿8810﴾... حضرت سیِّدُنا ہلال بن دارم بن قَیس دارمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی ہمارے پڑوسی تھے، جب لوگ سو جاتے تو آپ اُٹھ کھڑے ہوتے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری بارگاہ میں تیرے پاس موجود بھلائیاں تلاش کرنے کھڑا ہوا ہوں۔ اس کے بعد گھر کی چھت پر چلے جاتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے۔

ایک بڑھیا کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ گھر میں رہتی تھی اور میں انہیں سجدوں میں یہ دعا کرتے سنتی تھی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے تواضع کرنے والے کا رجوع اور رجوع و توبہ کرنے والے کی تواضع عطا فرما، اپنی مخلوق میں مجھے اپنی فرمانبرداری سے زینت دے، اپنی بارگاہ میں اپنی اچھی عبادت کے ذریعے مجھے خوبصورتی عطا فرما اور جب متقین تیرے پاس حاضر ہوں تو مجھے عزت عطا فرما، تو ہی بہترین مقصود، بہترین معبود، بہترین محمود اور بہترین مشکور ہے۔

سیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مناجات:

﴿8811﴾... حضرت سیِّدُنا ہلال بن دارِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا خلیفہ عبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ گھر میں رہنے والی ایک بڑھیا نے مجھے بتایا کہ حضرت جب رات میں دعا کرتے تو میں سنتی تھی، ایک مرتبہ یوں دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بہادر لوگ عبادت کے لیے کھڑے ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا، ہم تیری بارگاہ میں تیرے جود و کرم کے لیے دامن پھیلائے ہوئے ہیں، کتنے ہی بڑے بڑے گناہ گاروں کے گناہوں سے تو نے درگزر کیا اور کتنے ہی بڑے بڑے مصیبت زدوں کی مصیبت تو نے دور کی، کتنے ہی کثیر نقصان والوں کا نقصان تو نے پورا کیا، تیری عزت کی قسم! پوری طرح گناہوں میں لپٹنے کے بعد تیری بارگاہ میں ہم نے دستِ سوال اس لیے دراز کیا کہ ہم تیرے جود و کرم کو جانتے ہیں پس ہر بھلائی کی اُمید تجھ ہی سے ہے اور ہر توبہ تائب ہونے والے کو تجھ ہی سے توقع ہے۔

حضرت سیِّدُنا رَبیع بن صَبِیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان عبادت گزاروں میں سے میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جو پختہ عقل اور کامل عمل والے تھے۔

عبرت انگیز نصیحت:

﴿8812﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

الْوَلِی سے عرض کی کہ ہمیں نصیحت فرمایئے تو انہوں نے فرمایا: تم میں سے جو تندرست ہے اسے بیماری لگے گی جو اسے مصیبت زدہ کر دے گی، جوان کو بڑھاپا آئے گا جو اسے فنا کر دے گا اور بوڑھے کو موت آجائے گی جو اسے ہلاک کر دے گی، کیا انجام ویسے نہیں جیسے تم سن رہے ہو؟ کیا کل روح جسم سے جُدا نہیں ہو گی؟ کیا بندہ اپنے اہل اور مال سے دور نہیں ہو گا؟ کیا کل کفن میں نہیں لپٹا ہو گا؟ کیا کل قبر میں نہیں ہو گا؟ کیا جن کے لیے بندہ کوشش کرتا رہتا اور غمگین ہوتا تھا ان دلوں سے اس کی یاد مٹ نہیں جائے گی؟ اے انسان! جب تجھے موت آئے گی تو کسی آنے والے کا استقبال کر سکے گا نہ کسی کی ملاقات کو جا سکے گا، کسی قریبی سے بات کر سکے گا نہ کسی پیارے کو پہچانے گا، تجھے پکارا جائے گا مگر تو جواب نہیں دے سکے گا، تو سنے گا مگر سمجھے گا نہیں، بے شک تیرے حق میں شہر ویران ہو گئے، گابھن اونٹنیوں کا کوئی رکھوالا نہ رہا، بچے یتیم ہو گئے، تیری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں، روح پرواز کر گئی، تیرے دانت جھڑ گئے، گھٹنے کمزور ہو گئے اور تیری اولاد دوسروں کے رحم و کرم پر ہو گئی۔

﴿8813﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر انسان جان لے کہ موت میں اس کے لیے کتنی راحت اور کشادگی ہے تو پھر بھی موت کا آنا اس پر شاق گزرے اس لیے کہ وہ اپنے لیے موت کی سختی اور شدت کو جانتا ہے پھر ایسی صورت میں کیا ہو گا جبکہ وہ اس بات سے لاعلم ہے کہ موت میں اس کے لیے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں یا پھر ہمیشہ کا عذاب۔

مخلوق کو خوش کرنا ممکن نہیں:

﴿8814﴾... حضرت سیِّدُنا مبارک بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے عرض کی: یہاں کچھ لوگ آپ کی گفتگو میں غلطی کی تلاش میں رہتے ہیں تا کہ آپ کی غیبت و مذمت کرنے کا کوئی بہانہ ان کے ہاتھ آئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس بات سے غمگین مت ہونا کیونکہ میں نے اپنے نفس کو ہمیشہ جنت میں رہنے کا شوق دلایا تو وہ اس کا شوقین ہو گیا، پھر میں نے اسے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں رہنے کا لالچ دیا تو یہ اس کا بھی شوقین ہو گیا پھر میں نے نفس کو لوگوں سے سلامت رہنے کا لالچ دلایا مگر مجھے اس کے لیے کوئی راستہ

نظر نہیں آیا کیونکہ میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ سے راضی وخوش نہیں ہوتے تو میں سمجھ گیا کہ یہ اپنے جیسی مخلوق سے کبھی بھی راضی وخوش نہیں ہوسکتے۔

رونے پر تنبیہ:

﴿8815﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے وعظ فرمایا تو ایک شخص پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اللہ تعالیٰ تم سے ضرور پوچھے گا کہ اس طرح رونے سے تمہاری نیت کیا تھی؟

توکل کی تلاش میں سرگرداں:

﴿8816﴾... حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: عزت اور غنا توکل کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں جب کامیاب ہوتے ہیں تو انہیں قرار آجاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ اشعار کہے:

يَجُولُ الْغِنٰى وَالْعِزُّ فِىْ كُلِّ مَوْطِنٍ لِيَسْتَوْطِنَا قَلْبَ امْرِءٍ اِنْ تَوَكَّلَا

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ كَانَ مَوْلَاهُ حَسْبَهُ وَكَانَ لَهُ فِيَا يُحَاوِلُ مَعْقِلَا

اِذَا رَضِيَتْ نَفْسِىْ بِمَقْدُوْرِ حَظِّهَا تَعَالَتْ وَكَانَتْ أَفْضَلَ النَّاسِ مَنْزِلَا

ترجمہ: غنا اور عزت ہر جگہ گھومتے ہیں تاکہ اس شخص کے دل میں گھر کریں جو توکل کرتا ہے۔ جو توکل کرتا ہے اس کا مولیٰ اسے کافی ہوتا ہے اور اس کی کوششوں کے لیے پناہ گاہ ہوتا ہے۔ جب میرا نفس اپنے لیے مقدر حصے پر راضی ہو جائے گا تو وہ بلند ہو کر تمام لوگوں سے افضل مرتبہ پر فائز ہو جائے گا۔

افضل ونیک:

﴿8817﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلمانوں کے افضل ونیک لوگوں میں سے ایک تھے۔

حضرت سیِّدُنا غسان بن مُفَضَّل غَلَابِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سنا:

حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک دوست کے ساتھ مقام اَہواز میں تھے کہ ایک عورت نے انہیں دیکھا اور ان کے پاس جاکر دعوت گناہ دی۔ حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رونا شروع کر دیا تو آپ کے دوست نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: اس نے ہم دو بوڑھوں جیسے اور بھی بوڑھے دیکھے ہوں گے جب ہی یہ ہم دو بوڑھوں میں رغبت کر رہی ہے۔

سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین اور حضرت سیِّدُنا یزید رَقاشی رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام وغیرہ سے احادیث روایت کیں۔

رمضان میں آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عبادت:

﴿8818﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: ہم نے حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: اے ابو حمزہ! ہمیں شب قدر کے بارے میں کچھ بتائیے تو انہوں نے فرمایا: جب رمضان کا مہینا آتا تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کو عبادت بھی کرتے اور آرام بھی فرماتے، جب چوبیسواں دن آتا تو پھر آپ ایک لمحہ بھی نیند نہ فرماتے۔[1]

راہِ خدا میں تیر پھینکنے کی فضیلت:

﴿8819﴾... حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک تیر پھینکا اور وہ درست نشانے پر لگا تو اس پھینکنے والے کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور جو ایک غلام آزاد کرتا ہے وہ جہنم سے اس کے لیے فدیہ بن جاتا ہے۔[2]

﴿8820﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی اکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رمضان المبارک میں اپنے دانتوں سے پٹھا چبایا اور اس سے اپنی کمان کی تانت کو مضبوط کیا۔[3]

1... الضعفاء، رقم ۱۴۱۰، عنبسة بن جبیر، ۱۰۷۱/۳۔

2... نسائی، کتاب الجهاد، ثواب من رمی بسهم فی سبیل الله، ص ۵۱۱، حدیث: ۳۱۳۹، ۳۱۴۲، عن عمرو بن عبسه

3... غریب الحدیث للخطابی، ۲۰۰/۱

جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے:

﴾8821﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن وضو کرے تو خیر اور اچھا ہے اور جو غسل کرے تو غسل کرنا افضل ہے۔[1]

نمازی کیسا ہو؟

﴾8822﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جب تم اذان سنو تو اس کا جواب دو اور اطمینان اختیار کرو، اگر (صف) میں خالی جگہ ہو تو وہاں چلے جاؤ اور اگر ایسا نہ ہو تو اپنے مسلمان بھائی پر تنگی نہ کرو اور نماز کو آخری سمجھ کر پڑھو، جب قراءت کرو تو اتنی آواز سے جسے تمہارے کان سُن سکیں اور اپنے پڑوسی کو تکلیف مت دو۔[2]

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا:

﴾8823﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟[3] (یعنی ایک کپڑے میں بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔)

﴾8824﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب فتح خیبر ہوئی تو ہمارا گزر چند یہودیوں کے پاس سے ہوا جو اپنے جنگجو لوگوں کے لیے روٹی بنا رہے تھے، ہم نے انہیں روٹیوں سے دور بھگایا اور روٹیاں آپس میں تقسیم کرلیں، مجھے بھی ایک ٹکڑا ملا جس کا کچھ حصہ جلا ہوا تھا اور مجھے کسی نے یہ بات بتائی تھی کہ جو روٹی کھاتا ہے وہ موٹا ہو جاتا ہے چنانچہ میں نے وہ ٹکڑا کھالیا پھر اپنے دونوں پہلو دیکھنے لگا کہ کیا میں موٹا ہوا ہوں؟[4]

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما جاء فی الرخصۃ فی ذلک، ۲/ ۱۲، حدیث: ۱۰۹۱

2 ...معجم ابن الاعرابی، ۳/ ۸۹۳، حدیث: ۱۸۶۴

3 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی ثوب واحد وصفۃ لبسہ، ص ۲۶۳، حدیث: ۵۱۵

4 ...مستدرک، کتاب قسم الفیء، تنفیل الثلث بعد الخمس، ۲/ ۴۷۲، حدیث: ۲۶۴۸۔ غریب الحدیث للقاسم بن سلام، خبز، ۲/ ۲۸۳

شرعی و معاشرتی آداب:

﴿8825﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ سے نکاح نہ کیا جائے، کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے[1] کہ اس کے برتن کو اپنے لیے کر دے، وہ عورت نکاح کرلے جو اس کے مقدر میں ہو گا وہ اسے مل جائے گا، کوئی شخص اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت نہ لگائے اور نہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام دے۔[2]

نیت کا پھل:

﴿27-8826﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ساقی کوثر، شَفیعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی نیت آخرت چاہنے کی ہو گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو غنی کر دے گا اور اس کی شیرازہ بندی فرمائے گا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی، جس کی نیت طلبِ دنیا کی ہو گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان محتاجی کو رکھ دے گا، اس کا شیرازہ بکھیر دے گا اور اسے وہی ملے گا جو اس کے لیے مقدر ہو چکا۔[3]

﴿8828﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سلطانِ دوجہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک پُرانے کَجاوہ پر حج کیا جس پر موجود کمبل کی قیمت تین درہم تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ وہ حج ہے جس میں ریاکاری ہے نہ لوگوں کو سنانا۔[4]

کافروں کے بچوں کا ٹھکانا؟

﴿8829﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض

1... اگر کوئی بیوی والا شخص کسی عورت کو پیغام نکاح دے تو یہ عورت یہ مطالبہ نہ کرے کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دو تب نکاح کروں گی لہذا بہن سے مراد سوکن بننے والی عورت ہے کیونکہ اسلامی بہن ہے اس میں اخلاق کی تعلیم ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۵/۳۳)

2... مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم الجمع... الخ، ص۷۳۱، ۷۳۲، حدیث: ۱۴۰۸

3... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب: ۳۰، ۴/۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۳۔ معجم کبیر، ۵/۱۴۳، حدیث: ۴۸۹۱

4... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الحج علی الرحل، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۸۹۰

کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مشرکین کے بچے کہاں ہوں گے ان کے گناہ تو ہیں نہیں کہ جن پر پکڑ کر کے انہیں دوزخ میں ڈالا جائے اور نہ ہی ان کی نیکیاں ہیں جن کے بدلے وہ جنتی بادشاہوں میں سے ہو جائیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ جنتیوں کے خادم ہوں گے۔[1]

﴿8830﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُحسنِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عورت جب پانچ نمازیں پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔[2]

﴿8831﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔[3]

شیطان کا سُرمہ:

﴿8832﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شیطان کے پاس چاٹنے والی چیز، سرمہ اور ناک میں چڑھانے والی چیز بھی ہے، اس کی چاٹنے والی چیز جھوٹ، اس کا سرمہ ذکر الٰہی سے سُلانا اور اس کی ناک میں چڑھانے والی چیز غصہ ہے۔[4]

غیبت کی نحوست:

﴿8833﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ جب تک میں اجازت نہ دوں کوئی

---

1. ...مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص ۲۸۲، حدیث: ۲۱۱۱
2. ...مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۴/ ۶۲، حدیث: ۷۴۸۰۔ تنبیہ الغافلین للسمرقندی، باب حق الزوج علی زوجتہ، ص ۲۷۹، حدیث: ۷۸۰
3. ...مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص ۲۸۲، حدیث: ۲۱۰۶
4. ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب مکائد الشیطان، الباب الثانی، ۴/ ۵۵۰، حدیث: ۷۷
   مساوی ء الاخلاق، باب ما جاء فی الکذب... الخ، ص ۸۴، حدیث: ۱۵۹

بھی افطار نہ کرے، چنانچہ لوگوں نے روزہ رکھا جب شام ہوئی تو لوگ ایک ایک کر کے حاضر خدمت ہوتے اور عرض کرتے: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں پورا دن روزے سے رہا اب مجھے اجازت دیجئے کہ میں افطار کرلوں۔ آپ اسے اجازت عطا فرما دیتے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی اُمَّت کی دو لڑکیوں نے بھی پورا دن روزہ رکھا ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں آنے سے شرم وحیا کر رہی ہیں ان کے لیے بھی اجازت عطا فرما دیجئے کہ وہ بھی روزہ کھول لیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا رُخِ اَنور پھیر لیا، اس شخص نے دوبارہ عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے روزہ نہیں رکھا، وہ روزہ دار کیسے ہو سکتا ہے جو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتا رہے، جاؤ اور انہیں کہو کہ اگر وہ روزے سے تھیں تو قے کریں، چنانچہ ان دونوں نے قے کی تو دونوں کی قے میں گوشت کا ایک ایک لوتھڑا نکلا۔ اس شخص نے بارگاہِ رسالت میں واپس آکر ماجرا سنایا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ دونوں اسی حالت میں مَر جاتیں تو انہیں آگ کھاتی۔[1]

ظلم کی اقسام:

﴿8834﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ظلم تین طرح کا ہے ایک ظلم وہ ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ چھوڑے گا، ایک ظلم وہ ہے جو معاف کر دیا جائے گا اور ایک ظلم وہ ہے جو معاف نہیں کیا جائے گا، وہ ظلم جو معاف نہیں کیا جائے گا وہ شرک ہے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف نہیں فرمائے گا، وہ ظلم جو معاف کر دیا جائے گا وہ بندے کا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی حق تلفی کرنا ہے جو بندے اور اس کے ربّ کے درمیان ہے اور وہ ظلم جسے چھوڑا نہیں جائے گا (یعنی اس کا حساب لیا جائے گا) وہ بندوں کی حق تلفی ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے بعض کا بعض سے بدلہ لے گا۔[2]

﴿8835﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی غیب داں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ...مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص ۲۸۲، حدیث: ۲۱۰۷

2 ...مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص ۲۸۲، حدیث: ۲۱۰۹

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھو اور مل کر کھڑے رہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں شیطانوں کو تمہاری صفوں کے درمیان بکری کے بچوں کے طرح پھرتا دیکھتا ہوں۔[1]

قبولِ دعا میں جلد بازی نہ کرے:

﴿8836﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ دوجہاں، سرورِ ذِیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب تک جلد بازی نہ کرے بھلائی پر رہتا ہے۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی جلد بازی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ کہتا ہے میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بہت دعا کی مگر میری دعا قبول نہ ہوئی۔[2]

﴿8837﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کو بکری کے بچے کی طرح لایا جائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اے ابنِ آدم! میں سب سے بہترین حصہ دار ہوں اپنے عمل کو دیکھ جو عمل تو نے میرے لیے کیا تھا اس کا بدلہ میں تجھے دوں گا اور اپنے اس عمل کو بھی دیکھ جو تو نے میرے غیر کے لیے کیا تھا تیرے اس عمل کا بدلہ اسی کے پاس ہے جس کے لیے تو نے عمل کیا تھا۔[3]

﴿8838﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے جو انصار کی بُرائی کرتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محض اِلزام تراشی پر پکڑ نہیں فرماتے تھے اور نہ ایک کے خلاف دوسرے کی بات قبول کرتے تھے۔[4]

1... مسند طیالسی، ما اسند انس بن مالک، ص ۲۸۲، حدیث: ۲۱۰۸

2... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۲۰، حدیث: ۱۳۱۹۷

مسند حارث، کتاب الادعیۃ، باب کراھیۃ الاستعجال فی الدعاء، ۲/ ۹۶۴، حدیث: ۱۰۶۵

3... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۴۰۲، حدیث: ۴۱۰۷

4... الشفا، الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ، فصل واما عدلہ، ۲/ ۱۳۶ عن الحسن مرسلا

حضرت سیِّدُنا علی بن علی رَفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

ان عبادت گزاروں میں ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا علی بن علی رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی ہیں جنہیں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار عرب کا راہب (یعنی تارکُ الدنیا) کہا کرتے تھے اور حضرت سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: چلو ہم اپنے سردار اور اپنے سردار کے بیٹے حضرت علی رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے پاس چلتے ہیں۔

لوگوں کو ہلاک کرنے والی اشیاء:

﴿8839﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن علی رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: اس اُمَّت کے ابتدائی زمانے میں دو شخص آپس میں لوگوں کے معاملے میں گفتگو کر رہے تھے کہ ایک نے دوسرے سے کہا: تمہیں کیا لگتا ہے کہ فقط ایمان کو کافی گمان کر لینے کے بعد لوگوں کو کیا چیز ہلاک کر رہی ہے؟ دوسرے نے کہا: لوگوں کو کمزوری، گناہ اور شیطان ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔ پھر انہوں نے ایسی بہت سی چیزیں گنوانا شروع کر دیں جو آدمی کے دل کے موافق نہیں ہوتیں۔ دوسرے نے جب یہ سنا تو کہا: ہاں! ایمان کو کافی گمان کر لینے کے بعد اس چیز نے انہیں سُستی میں ڈال دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کو ظاہر رکھا اور آخرت کو غائب کر دیا، پس لوگوں نے ظاہر کو لے لیا اور غائب کو چھوڑ دیا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں عبد اللہ بن قیس کی جان ہے! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت کو ایک ساتھ ملا دیتا حتّٰی کہ لوگ دونوں کو دیکھ لیتے تو پھر لوگ کسی طرف پھرتے نہ کہیں اور مائل ہوتے۔

مَشَقَّت اُٹھانے والی مخلوق:

﴿8840﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن علی رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے اس آیت مبارکہ:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍؕ(۴) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

(پ۳۰، البلد: ۴)

کے بارے میں فرمایا: میں ایسی کسی مخلوق کو نہیں جانتا جو آخرت کے معاملے میں انسان سے زیادہ مشقت اُٹھانے والی ہو۔ ان کے بھائی حضرت سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے فرمایا: انسان دنیا کی تنگی اور آخرت کی ہولناکیوں کی مشقت جھیلتا ہے۔

سیِّدُنا علی بن علی رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابو مُتوَکِّل ناجی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وغیرہ سے احادیث روایت کیں۔

انسان، موت اور اُمید:

﴿8841﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سامنے ایک لکڑی گاڑی، ایک لکڑی اس کے ساتھ اور ایک اس کے آگے گاڑ دی پھر ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ قریب والی انسان ہے اس کے ساتھ والی موت ہے اور دور والی اُمید ہے انسان اُمید کی طرف بڑھتا ہے مگر اُمید کے بجائے موت اسے اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔[3]

دعا مانگنے کا فائدہ:

﴿43-8842﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ عالم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب دعا کرتا ہے اور وہ نہ قطع رحمی کی ہوتی ہے نہ کسی گناہ کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بدلے اسے تین خصلتوں میں سے ایک عطا فرماتا ہے: (۱)... وہ دعا جلد قبول کر لی جاتی ہے یا (۲)... اس کی آخرت کے لیے ذخیرہ کر دی جاتی ہے یا پھر (۳)... اس کی مثل اس سے کوئی بُرائی دور کر دی جاتی ہے۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: اگر بندہ زیادہ دعا کرے تو؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی زیادہ عطا فرمائے گا۔[4]

---

❶... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۳۷، حدیث: ۱۱۱۳۲

❷... ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، باب فی انتظار الفرج وغیر ذلک، ۵/ ۳۳۴، حدیث: ۳۵۸۴، عن عبادۃ الصامت

مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۳۷، حدیث: ۱۱۱۳۳

حضرت سیِّدُنا شیخ ابو نُعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بصرہ کے کئی بڑے بڑے بزرگوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ عبادت و گوشہ نشینی، دنیا سے کنارہ کشی اور آخرت کی تیاری کے حوالے سے انہیں یہ پسند تھا کہ نہ ان کا کلام نقل کیا جائے نہ ان کے اَحوال کتابوں میں درج کئے جائیں، ان بزرگوں میں سے بعض کا تذکرہ تو پیچھے گزر چکا اور بعض کا آگے آئے گا مثلاً: حضرت سیِّدُنا حسان بن عمران، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد اللہ بن ابو اسود اور حضرت سیِّدُنا معاویہ بن عبد الکریم رَحِمَهُمُ اللہ وغیرہ۔

50صدّیقین کا ثواب:

﴿8844﴾... حضرت سیِّدُنا حسان بن عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ایک مرتبہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ بغیر سیکھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے علم عطا فرمادے؟ ہدایت تلاش کئے بغیر اسے ہدایت عطا فرمادے؟ کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے نابینا پن کو ختم فرما کر اسے بینائی عطا فرمادے؟ سنو! جو دنیا کی رغبت اور دنیا کی لمبی امید رکھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی امید ورغبت کے برابر اس کے دل کو اندھا کر دے گا، جو دنیا سے کنارہ کش رہے گا اور دنیا میں اپنی امید چھوٹی رکھے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بغیر سیکھے علم اور ہدایت تلاش کئے بغیر ہدایت عطا فرمادے گا، خبردار! عنقریب تمہارے بعد کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کی بادشاہت قتل وغارت گری سے، مالداری فخر و تکبر اور بخل سے، محبت لوگوں کو دین سے دور کرنے اور خواہش کی پیروی کرنے سے ہی قائم رہے گی، سنو! تم میں سے جو بھی اس زمانے کو پائے تو عزت پر قادر ہونے کے باوجود فقر پر صبر کرے اور اس سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کی نیت رکھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے 50 صدیقین کا ثواب عطا فرمائے گا۔[1]

1... الزھد لابن ابی الدنیا، ص ۶۲، حدیث: ۱۰۵

حضرت سیِّدُنا ابراھیم بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان گوشہ نشین عبادت گزاروں میں سے ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد اللہ بن ابو اَسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو بھیجا گیا مکتوب انہی سے مروی ہے۔

خلیفۂ وقت کو نصیحت بھرا مکتوب:

﴿8845﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو مکتوب لکھا کہ اما بعد! دنیا روانہ ہونے کا گھر ہے ہمیشہ رہنے کا گھر نہیں ہے، حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو دنیا میں بطورِ آزمائش اُتارا گیا تھا، اے امیر المؤمنین! اس دنیا سے بچئے، اس کا زادِ راہ اس کو چھوڑ دینا ہے اور اس میں فقر اختیار کرنا اس کی مالداری ہے، یہ ہر لمحہ کسی نہ کسی کو ہلاک کرتی ہے، جو اسے عزت دیتا ہے یہ اسے ذلیل کر دیتی ہے اور جو اسے جمع کرتا ہے یہ اسے فقیر بنا دیتی ہے، دنیا ایک زہر کی طرح ہے جسے نہ جاننے والا کھا کر ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے، آپ دنیا میں اس زخمی مریض کی طرح رہیں جو اپنے زخم کا علاج کرنے کے لیے پرہیز کرتا اور دوا کی کڑواہٹ برداشت کرتا ہے تاکہ بیماری میں اضافہ نہ ہو، آپ اس دنیا سے بچیں یہ غدار، فریبی اور اپنی زیب وزینت سے لوگوں کو دھوکا دینے والی، فتنوں میں مبتلا کرنے والی اور امیدیں دلا کر ہلاک کرنے والی ہے، یہ اپنے چاہنے والوں کے لیے دُلہن کی طرح سج دھج کر آراستہ ہوتی ہے، جس کی طرف نگاہیں اُٹھتی ہیں، دل فریفتہ ہوتے ہیں، لوگ عاشق ہو جاتے ہیں اور یہ دلہن اپنے ہر شوہر کو قتل کر دیتی ہے، آنے والے گزرے ہوئے لوگوں سے عبرت حاصل کرتے ہیں نہ ہی بعد والے پہلے والوں سے نصیحت پکڑتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت رکھنے والے دنیا کے تذکرے کی طرف کان نہیں دھرتے، دنیا کا عاشق اسے پا کر دھوکا کھا جاتا اور سرکش بن کر اپنی آخرت کو فراموش کر بیٹھتا ہے، وہ اس میں اس قدر منہمک ہو جاتا ہے کہ اس کے قدم ڈگمگانے لگتے ہیں، حسرت وندامت بڑھ جاتی ہے اور موت کی دردناک سختیاں اور دنیا چھوٹنے کی حسرتیں اس پر جمع ہو جاتی ہیں، اس کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے، جو

کچھ اس نے چاہا تھا وہ اسے کہیں نظر نہیں آتا اور نہ ہی وہ خود کو تھکاوٹ سے آرام دے پاتا ہے اور زادِ راہ کے بغیر بستر والی زمین کی طرف کوچ کر جاتا ہے۔

اے امیر المؤمنین! دنیا سے بچیئے اور دنیا کی جو چیز زیادہ خوش کُن ہو اس سے زیادہ ڈریئے کیونکہ دنیادار جب دنیا کی خوشی پر مطمئن ہو جاتا ہے تو وہ خوشی اسے ناخوشی کی طرف لے جاتی ہے، اس میں خوش ہونے والا دھوکے میں ہے، اس سے نفع اٹھانے والا کل کو نقصان اٹھائے گا، اس کا راحت و سکون مصیبتوں کے ساتھ ہے، اس کی بقا حقیقت میں فنا ہے، اس کی خوشی میں غموں کی ملاوٹ ہے، اس سے جو جا چکا وہ واپس نہیں آسکتا اور آنے والے کل کیا ہوگا یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کا انتظار کیا جائے، اس کی امیدیں جھوٹی اور آرزوئیں باطل ہیں، اس کی صفائی و نکھار گدلی اور اس کی زندگی منحوس و بے فیض ہے اور انسان ہر وقت خطرے سے دوچار ہے، اگر انسان سمجھے تو نعمتوں کے چھن جانے اور بلاؤں کے نازل ہونے کے خطرے سے دوچار ہے۔ اگر بالفرض خالق کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے دنیا کے متعلق خبر نہ دی ہوتی اور اس کے لیے مثالیں نہ دی ہوتیں تب بھی دنیا سونے والے کو جگانے اور غافل کو تنبیہ کرنے کے لیے کافی تھی، تو پھر معاملے کی اہمیت کیسی ہو گی جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے زجر و توبیخ بھی فرمادی گئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں اور جب سے ربّ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائی۔ حُضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دنیا کے خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں مگر آپ نے قبول نہ فرمائیں اگر آپ قبول کر بھی لیتے تب بھی ربّ تعالیٰ کے خزانوں میں مچھر کے پَر برابر بھی کمی نہ آتی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا اس لیے کیا کہ آپ کو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی پسند نہ تھی اور یہ بھی پسند نہیں تھا کہ جس چیز کو ان کے خالق نے پسند نہیں کیا وہ اسے پسند کر لیں یا پھر اسے عزت دیں جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حقیر کیا ہے۔ ربّ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے امتحان کے لیے دنیا کو ان سے دور رکھا اور اپنے دشمنوں کے لیے اسے پھیلا دیا کہ وہ اس سے دھوکا کھاتے رہیں چنانچہ دنیا سے دھوکا کھانے والا خود کو معزز اور افضل سمجھنے لگا اور اس معاملے کو بھول گیا جب پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مبارک پیٹ پر پتھر باندھے تھے۔

اور یہ بھی منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: جب آپ مال

ودولت کو اپنی جانب آتا دیکھیں تو سمجھیں کہ یہ کسی غلطی کی جلد ملنے والی سزا ہے اور جب تنگدستی وفقر کو آتا دیکھیں تو کہیں کہ نیک لوگوں کی نشانی کو مرحبا۔

آپ کو پسند ہو تو میں حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی بات بھی بتاتا ہوں، وہ فرمایا کرتے تھے: میرا سالن بھوک، میرا شِعَار خوف، میرا لباس اون، سردیوں میں میری انگیٹھی سورج کی کرنیں اور میرا چراغ چاند ہے، میری سواری میرے دونوں پاؤں ہیں، میرا کھانا اور میرے پھل وہ ہیں جو زمین اُگاتی ہے، میں اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور میں اس حال میں صبح کرتا ہوں کہ میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور زمین پر مجھ سے بڑھ کر مالدار کوئی نہیں ہے۔[1]

حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن عبد الکریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان گوشہ نشین عبادت گزاروں میں سے ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بھی ہیں۔

زاہد کون؟

﴿8846﴾... حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس زُہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) کے بارے میں گفتگو ہونے لگی، بعض نے کہا: زہد لباس میں ہے۔ بعض نے کہا: زہد کھانے میں ہے۔ بعض نے کچھ اور کہا جبکہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: تم میں سے کسی نے درست نہیں کہا: زاہد وہ ہوتا ہے جو ہر ایک کو خود سے افضل سمجھتا ہے۔[2]

سیِّدُنا مُعاوِیہ بن عبد الکریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری، حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین، حضرت سیِّدُنا ابو رجا عُطارِدی، حضرت سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی، حضرت سیِّدُنا عطاء اور حضرت سیِّدُنا قیس بن سعد رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

چھ پہاڑوں کی اُڑان:

﴿8847﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (طور) پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اس کی عظمت وجلالت کی وجہ سے چھ پہاڑ وہاں سے اُڑے جن میں سے اُحد، وَرْقان اور رضوٰی مدینہ میں جبکہ ثور، ثَبِیر اور حراء مکہ مکرمہ میں جا گرے۔[1]

﴿8848﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندے نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایک بہت اچھا ادب حاصل کیا ہے کہ جب بندے کو کشادگی دی جائے تو کھلے دل سے خرچ کرتا ہے اور جب تنگ دستی میں مبتلا کیا جائے تو ہاتھ روک لیتا ہے۔[2]

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا قول ہے جو انہوں نے درج ذیل آیت مبارکہ کے تحت کہا:

لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۧ (پ۲۸، الطلاق: ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اُسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے کہ اللہ دشواری کے بعد آسانی فرما دے گا۔

تبع تابعین کا بیان

حضرت سیِّدُنا شیخ ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بصری عبادت گزاروں کا ذکر مکمل ہوا اور ہم نے صحابۂ کرام اور تابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہدایت کے اماموں، زہد و تقویٰ کے پہاڑوں اور روشنی کے مناروں کا ایک حصہ بیان کیا، اب ہم ان کا تذکرہ کریں گے جو صحابہ و تابعین کے بہترین طریقے پر گامزن رہے لہٰذا ہم اپنے

1 ...اخبار مکہ للفاکھی، ذکر جبل ثور وفضلہ، ۴/۸۱، حدیث: ۲۴۱۴۔ تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبۃ، ما جاء فی جبل احد، ۱/۷۹

2 ...الزھد لاحمد، اخبار الحسن بن ابی الحسن البصری، ص۲۷۸، رقم: ۱۵۲۴ عن الحسن مرسلاً

الجلیس الصالح الکافی والانیس الناصح الشافی، المجلس السابع والعشرون، معنی المندوحۃ والمستاثرین، ص۲۰۸

وقت کے اماموں اور زمانے کے محسنوں سے ابتدا کریں گے مثلاً: حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس، حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید، حضرت سیِّدُنا شُعبہ بن حجاج، حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام، حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد، حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ، حضرت سیِّدُنا داوٗد طائی، حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح، حضرت سیِّدُنا علی بن صالح، حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض اور ان جیسے دیگر حضرات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تاکہ زمین کے مختلف گوشوں کے سورج وچاند جیسے ائمہ عظام کے ناموں سے کتاب جامع ہو جائے، پھر ہم ان کی اقتدا و پیروی کرنے والے چمکتے تاروں جیسے بزرگوں کا بیان کریں گے جو لوگوں کی پیشوائی کے لئے خلوت کے پردوں سے ظاہر ہوئے اور خود کو زجر و توبیخ اور وعظ و نصیحت کے لیے مقرر کر دیا، وہ پیش آمدہ خرابیوں اور فتنوں سے پاک صاف رہے اور انعامات واحسانات کے ذریعے ان کی مدد کی گئی، ان کے رازوں کو محفوظ رکھا گیا، ان کی زندگیاں سلامتی سے گزریں، ان کے احوال کی تعریف کی گئی اور وہ شرعی حرمتوں کی رعایت اور عبادتِ الٰہی کی بجاآوری کرکے بلند مراتب پر فائز ہو گئے۔ غیروں سے ان کے باطن پاک ہیں اور نیکوکاروں میں ان کا چرچا ہوتا ہے، ان کے انوار مکمل ہو گئے، ان سے گندگیاں دور ہو گئیں، ان کے گناہ مٹ گئے اور ان کی نیکیاں ثابت رہیں، وہ سہارے اور سردار ہیں، وہ شہروں اور عبادت گزاروں کے ماتھے کا جھومر ہیں، لوگوں میں جس قدر ان کے احوال واقوال کا چرچا ہے ہم اس میں سے کچھ تھوڑے سے احوال اور اقوال نقل کریں گے۔

حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

ان بزرگوں میں سے ایک حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں جو امامُ الْحَرَمین تھے، شام و عراق اور حجاز مقدس میں مشہور و معروف تھے، مشرق و مغرب میں ان کا مذہب پھیلا، کامل عقل و بصیرت والے اور حدیث رسول کے وارث تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے احکام و اصولِ دین کا علم اس امت میں پھیلایا، فتنہ و آزمائش میں مبتلا کئے گئے مگر تقوٰی و پرہیزگاری پر ثابت قدم رہے۔

فتوے سے رجوع نہ کیا:

﴿8849﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن احمد بن راشد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو داوٗد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے

سنا کہ والیِ مدینہ جعفر بن سلیمان نے مکرہ (یعنی مجبور کئے گئے) کی طلاق کے مسئلے میں حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مارا۔ (ان کا فتوی یہ تھا کہ مجبور کئے گئے کی طلاق واقع نہیں ہوتی جبکہ خلیفہ وقت چاہتا تھا کہ یہ اعلان کریں کہ مجبور کی طلاق واقع ہو جاتی ہے) حضرت سیِّدُنا ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مارا گیا پھر آپ کا سر مونڈھ کر ایک اونٹ پر سوار کیا گیا اور کہا گیا کہ آپ اپنے فتوے کے خلاف اعلان کریں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سنو! جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ سن لے کہ میں مالک بن انس بن ابو عامر اَصبحی ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ مجبور کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔[1] جب یہ بات جعفر بن سلیمان تک پہنچی کہ وہ تو اپنا فتوٰی بیان کر رہے ہیں تو اس نے کہا: جاؤ اور ان کو اُونٹ سے اتار دو۔

﴿8850﴾... حضرت سیِّدُنا فضل بن زیاد قطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کس نے مارا تھا؟ انہوں نے فرمایا: بعض حکومتی عہدہ داروں نے مارا تھا مگر میں ان کو جانتا نہیں ہوں، حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکرہ (مجبور) کی طلاق کو نافذ نہیں مانتے تھے چنانچہ اسی وجہ سے انہیں مارا گیا۔

70 علما کی گواہی:

﴿8851﴾... حضرت سیِّدُنا مصعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے اس وقت تک فتوٰی نہیں دیا جب تک 70 علمائے کرام نے یہ گواہی نہ دے دی کہ میں فتوی دینے کا اہل ہوں۔

---

[1] ... احناف کے نزدیک: امام اعظم (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے ہاں مجبور کی طلاق ہو جاتی ہے، ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو امام محمد نے حضرت صفوان ابن عمر طائی سے روایت کی کہ مدینہ پاک میں ایک عورت اپنے خاوند سے سخت نفرت کرتی تھی ایک دن دوپہر کو خاوند سو رہا تھا، یہ چھری لے کر سر پر کھڑی ہو گئی اور بولی مجھے تین طلاقیں دو ورنہ ابھی ذبح کر دوں گی وہ بہت چیخا چلایا آخر کار تین طلاقیں دے دیں، پھر یہ مسئلہ بارگاہِ رسالت میں پیش ہوا تو حضور نے فرمایا "لَا قَیْلُوْلَۃَ فِی الطَّلَاقِ" امام شمنی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام عقیل نے بھی اپنی کتاب میں نقل کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مجبور کی طلاق ہو جاتی ہے رہی وہ حدیث کہ "رُفِعَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأُ وَالنِّسْیَانُ وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ یعنی میری امت سے خطاء بھول اور مجبوری کی چیزیں اٹھائی گئی۔" وہاں اخروی گناہ مراد ہے کہ ان چیزوں پر آخرت میں گناہ نہ ہو گا دنیاوی احکام جاری ہونا مراد نہیں، اگر کوئی کسی کو جبرًا قتل کر دے تو اسے قاتل مانا جائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵ / ۱۱۶، ۱۱۵)

فتویٰ دینے کی اہلیت:

﴿8852﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے اس وقت تک فتوٰی نہیں دیا جب تک اپنے سے بڑے علمائے کرام سے یہ نہ پوچھ لیا کہ کیا میں اس کا اہل ہوں؟ میں نے حضرت سیِّدُنا ربیعہ اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے فتوی دینے کا حکم دیا۔ حضرت سیِّدُنا خلف بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اے ابو عبد اللہ! اگر وہ حضرات آپ کو منع کر دیتے تو؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ مجھے منع کر دیتے تو میں بالکل فتوٰی نہ دیتا، کسی شخص کے لیے اپنے آپ کو کسی کام کا اہل سمجھنا اس وقت تک مناسب نہیں ہے جب تک وہ اپنے سے زیادہ علم والے سے نہ پوچھ لے۔

کرمِ مصطفٰے:

حضرت سیِّدُنا خلف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: میرے مصلے یا (فرمایا:) میری چٹائی کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ میں نے دیکھا تو وہاں ایک مکتوب رکھا تھا۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ اسے پڑھو، میں نے جب اسے پڑھا تو اس میں آپ کے ایک دوست کا خواب تحریر تھا جو اس نے آپ کے بارے میں دیکھا تھا، وہ خواب یہ تھا: ”میں نے دیکھا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی مسجد میں جلوہ فرما ہیں اور لوگ آپ کے پاس جمع ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے منبر کے نیچے تمہارے لیے علم چھپا رکھا ہے اور میں نے مالک بن انس کو حکم دیا ہے کہ وہ اس علم کو لوگوں میں پھیلائیں، اس کے بعد لوگ وہاں سے یہ کہتے ہوئے اُٹھے کہ جب یہ بات ہے تو پھر مالک بن انس اسی بات کو جاری کریں گے جس کا حکم انہیں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیا ہے۔“ یہ خواب سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور میں وہاں سے چلا آیا۔

بارگاہِ رسالت میں مقبولیت:

﴿8853﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک عبادت گزار دوست کا بیان ہے کہ میں نے

خواب میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے بعد ہم کس سے پوچھا کریں؟ ارشاد فرمایا: مالک بن انس سے۔

﴿8854﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف فرما ہیں، لوگ آپ کے گرد جمع ہیں اور حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے سامنے دَسْت بَسْتہ کھڑے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے مشک رکھی ہوئی ہے اور آپ اس میں سے مٹھیاں بَھر بَھر کے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دے رہے ہیں اور امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسے لوگوں میں تقسیم فرما رہے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ آپ علم پھیلائیں گے اور سنت کی پیروی کریں گے۔

ہر رات دیدارِ مصطفٰے:

﴿8855﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں مجھے دیدارِ مصطفٰے نہ ہوتا ہو۔

﴿8856﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن رُمح تُجِیْبِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے خواب میں مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے درمیان اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک اور حضرت سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا میں سے بڑا عالم کون ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مالک میرے علم کے وارث ہیں۔

حصولِ حدیث میں ادب:

﴿8857﴾... مدینہ منورہ کے قاضی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبد اللہ بن قریم انصاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ وہاں سے حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گزرے اور آگے بڑھ گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے وہاں حدیث

کیوں نہ سنی؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے وہاں بیٹھنے کی کوئی جگہ نظر نہیں آئی اور میں کھڑے ہو کر حضور پُرنور، صاحبِ یوم النشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث سننا پسند نہیں کرتا۔

حدیث رسول کی تعظیم:

﴿8858﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو اویس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حدیث شریف کا درس دینے کا ارادہ کرتے تو پہلے وضو کرتے، اپنی داڑھی میں کنگھی کرتے، انتہائی اطمینان و وقار اور ادب کے ساتھ اپنی مسند پر بیٹھتے پھر حدیث بیان کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس اہتمام کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں حدیثِ رسول کی تعظیم کرنے کو پسند رکھتا ہوں اور اطمینان و سکون کے ساتھ باوضو ہو کر ہی حدیث بیان کرتا ہوں۔

آپ راستے میں کھڑے کھڑے یا جلد بازی میں حدیثِ مبارکہ بیان کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ آپ نے خود فرمایا کہ "مجھے یہ پسند ہے کہ میں جو بھی حدیثِ رسول بیان کروں اسے اچھی طرح سمجھ لوں۔"

باوضو حدیث بیان کرنا:

﴿8859﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مصعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حدیثِ رسول کی تعظیم کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ باوضو ہو کر حدیث بیان کرتے تھے۔

﴿8860﴾... حضرت سیِّدُنا معن بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث مبارکہ میں "با" اور "تا" جیسی غلطی سے بھی بچتے تھے۔

درخشندہ ستارے:

﴿8861﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علما کے درمیان درخشندہ ستارے کی مثل ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: حضرت امام مالک اور حضرت سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما ایک دوسرے کے ہم نشین ہیں۔

﴿8862﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خطہ زمین پر حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر حدیثِ رسول کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں رہا۔

منظوم تعریفی کلمات:

﴿8863﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یونس مدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک مدنی دوست نے حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں یہ اشعار سنائے:

یَدَعُ الْجَوَابَ فَلَا یُرَاجَعُ ھَیْبَۃً وَالسَّائِلُوْنَ نَوَاکِسُ الْاَذْقَانِ

اَدَبُ الْوَقَارِ وَعِزُّ سُلْطَانِ التُّقٰی فَھُوَ الْمُطَاعُ وَلَیْسَ ذَا سُلْطَانِ

ترجمہ: (۱) ان کے جواب نہ دینے پر ہیبت کے سبب دوبارہ سوال نہیں کیا جاتا اور پوچھنے والے گردنیں جھکائے رکھتے ہیں۔ (۲) متقی بادشاہ کی طرح ان کا ادب واحترام، عزت اور اطاعت کی جاتی ہے حالانکہ وہ بادشاہ نہیں ہیں۔

﴿8864﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے ایک سال بعد میں مدینہ شریف گیا تو وہاں لوگ حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گرد جمع تھے۔

اہل مدینہ کے امام:

﴿8865﴾... حضرت سیِّدُنا قتیبہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیات میں مدینہ شریف گیا تو وہاں ایک غلہ فروش کے پاس جاکر پوچھا: تمہارے پاس شراب والا سرکہ ہے؟ اس نے تعجب سے کہا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حرم میں وہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد میں مدینہ شریف گیا اور لوگوں سے اس سرکہ کے بارے میں پوچھا تو اب کی بار انہوں نے انکار نہیں کیا۔

اہل سے حدیث لینے کی نصیحت:

﴿8866﴾... حضرت سیِّدُنا خالد بن خداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے جانے لگا تو میں نے عرض کی: اے ابوعبد اللہ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور حدیثِ مبارکہ اس سے لینا جو اس کا اہل ہو۔

﴿8867﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علم ایک نور ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہاں چاہتا ہے رکھتا ہے یہ بہت زیادہ روایتیں کرنے سے نہیں آتا۔

لاعلاج بیماری:

﴿8868﴾... حضرت مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ لاعلاج بیماری کونسی ہے؟ فرمایا: دین میں خرابی۔

﴿8869﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بروزِ قیامت جو سوالات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے ہوں گے وہ علما سے بھی کئے جائیں گے۔

﴿8870﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی کہ آپ طلب علم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: علم طلب کرنا بہت اچھا ہے مگر تم یہ دیکھو کہ صبح سے شام تک تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے لہٰذا پہلے اس کا اہتمام کرو۔

﴿8871﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا: تم کھیلنے والے نہیں ہو لہٰذا اپنے دین سے ہرگز مت کھیلنا۔

﴿8872﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص دعا میں "یَاسَیِّدِی" کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طرح دعا میں "یَا رَبَّنَا، یَا رَبَّنَا" کہے۔

حکمت کی کانیں:

﴿8873﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: حضرت محمد مصطفٰے، احمد مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت میں علما حکمت کی کانیں ہوں گے گویا وہ فقہ میں انبیا کی مانند ہیں۔ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں وہ علما اس اُمَّت کے ابتدائی زمانہ میں تھے (یعنی صحابۂ کرام و تابعین)۔

علم کی تذلیل:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: طالب علم کے لیے اطمینان و سکون، وقار اور خوفِ خدا کا ہونا ضروری ہے۔ جسے علم کی بھلائی نصیب ہو گئی اس کے لیے علم بہت اچھا ہے یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک تقسیم ہے لہٰذا اس کے ذریعے خود کو لوگوں سے بڑا مت جانو۔ آدمی کی بدبختی یہ ہے کہ وہ مسلسل غلطی کرتا رہے اور علم کی تذلیل و توہین یہ ہے کہ آدمی اس کے سامنے علمی بات کرے جو اس پر عمل کرنے والا نہ ہو۔

سیِّدُنا لقمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بیٹے کو نصیحتیں:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَکِیْم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! صحت سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں اور خوش دلی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، اے میرے بیٹے! لوگوں سے جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ اسے بہت دور سمجھتے ہیں حالانکہ وہ آخرت کی طرف بہت تیزی سے بڑھ رہے ہیں، جب سے تم پیدا ہوئے ہو کتنی زیادہ دنیا پیچھے چھوڑ چکے ہو کس قدر آخرت کی طرف بڑھ چکے ہو، بے شک وہ گھر جس کی طرف تم جا رہے ہو وہ اس گھر سے زیادہ قریب ہے جس سے تم جا رہے ہو۔

طویل مُدَّت تحصیل علم:

﴿8874﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک آدمی 30 سال تک ایک شخص کے پاس علم سیکھنے جاتا رہا ہے (یعنی امام مالک نے 30 سال حضرت سیِّدُنا ابنِ ہرمز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا سے علم حاصل کیا)۔

﴿8875﴾... حضرت سیِّدُنا نافع بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں 35 یا 40 سال تک صبح، دوپہر اور شام حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا، میں نے انہیں کبھی کسی کے سامنے کچھ پڑھتے ہوئے نہ سنا۔[1]

حضرت سیِّدُنا معن بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جو بھی حدیث حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے بیان کرتا ہوں میں نے وہ حدیث 30 یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ اُن سے سنی ہوتی ہے۔

﴿8876﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس شخص میں اپنے لیے خیر خواہی نہ ہو اس میں لوگوں کے لیے بھلائی و خیر خواہی کبھی نہیں ہوتی۔

لوگوں کی زبانوں کے پیچھے چلنے سے پناہ:

﴿8877﴾... حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک عرصے تک احادیث بیان کرتے رہے بعد میں خود بیان کرنا چھوڑ دیا اب آپ کی مرویات آپ کے سامنے پڑھی جاتی تھیں۔ (ماخوذ از کتاب المجروحین، ١/ ٤٤)

نے مجھ سے پوچھا: لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: جو دوست ہے وہ تعریف کرتا ہے اور جو دشمن ہے وہ بُرائی کرتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں جس کے دوست اور دشمن نہ ہوں لیکن ہم لوگوں کی زبانوں کے پیچھے چلنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتے ہیں۔

﴿8878﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں دینی معاملے میں صرف دو لوگوں کی پیروی کرتا ہوں، حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ان کے علم کی وجہ سے اور حضرت سیِّدُنا سلیمان بن قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ان کے ورع و تقوٰی کی وجہ سے۔

دین میں بڑا مقام:

﴿8879﴾... حضرت سیِّدُنا عبید اللہ بن عمر قواریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کی خبر آئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ابوعبد اللہ امام مالک پر رحم فرمائے، دین میں ان کا بہت بڑا مقام و مرتبہ تھا۔

وصال کی خبر سن کر غمگین ہونا:

﴿8880﴾... حضرت سیِّدُنا قَعْنَبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو وہ غمگین تھے، پتا چلا کہ انہیں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کی خبر پہنچی ہے جس پر وہ غمزدہ ہیں پھر حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: ان کے جیسا اب زمین پر کوئی نہیں رہا۔

﴿8881﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا تھا۔

﴿8882﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن عبد الرحمٰن بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا سے سنا کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے پاس ایسی احادیث بھی ہیں جنہیں میں نے کبھی بیان کیا نہ ہی مجھ سے کسی نے سنیں اور میں مرتے دم تک انہیں بیان بھی نہیں کروں گا۔

احادیث زُہری کے محافظ:

﴿8883﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: حضرت سیِّدُنا ابن عیینہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تو حضرت سیِّدُنا امام زُہری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وہ احادیث بھی ہیں جنہیں آپ بیان نہیں کرتے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں حضرت امام زہری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سنی ہوئی تمام احادیث بیان کردوں تو پھر میں انہیں ضائع کرنے والا ہوں گا۔

تفسیر بالرائے کا ناپسند جاننا:

﴿8884﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر قرآن پاک کی تفسیر کرنے والے پر مجھے غلبہ ہوتا تو میں اس کا سر پھاڑ دیتا۔[1]

﴿8885﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا احمد بن حنبل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب (موطا امام مالک) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جس نے اس پر عمل کیا اس نے بہت اچھا کیا۔

﴿8886﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی نے فرمایا: جب حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت سے کوئی حدیث آئے تو اسے اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔

شک والی روایت چھوڑ دیتے:

﴿8887﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب کسی حدیث میں شک ہوتا تو اسے بالکل چھوڑ دیتے۔

﴿8888﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی نے فرمایا: اگر حضرت سیِّدُنا امام مالک اور حضرت سفیان بن عُیَیْنہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نہ ہوتے تو حجاز مقدس سے علم رُخصت ہو جاتا۔

﴿8888﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحمَۃُ اللہِ

[1]... امام ذہبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہاں مراد تفسیر بالرائے ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، مالک الامام، ۷/ ۴۱۳)

تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث شریف اسی سے لیتے تھے جو اچھی طرح حدیث کا علم رکھنے والا ہو۔

﴿8889﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحتِ حدیث میں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔

حدیث لینے میں احتیاط:

﴿8890﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کی خوب کانٹ چھانٹ کرتے تھے اور ہر ایک سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔

حضرت سیِّدُنا علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان لوگوں کے لیے ضمانت ہیں جن سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: علم اسی سے حاصل کیا جائے جسے معلوم ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔

﴿8891﴾... حضرت سیِّدُنا اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ایسی احادیث بھی سنی ہیں جو ابھی تک بیان نہیں کیں۔ میں نے پوچھا: اے ابوعبد اللہ! ایسا کیوں ہے؟ فرمایا: ان پر عمل ممکن نہیں تھا چنانچہ میں نے انہیں چھوڑ دیا۔

﴿8892﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا عطاف بن خالد جیسے شخص سے بھی احادیث لکھی جاتی ہیں؟ میں نے اس مسجد میں کم وبیش 70 شیوخ کو پایا ہے مگر ان سے حدیث نہیں لکھی، حدیث مبارک تو حدیث کے اہل لوگوں سے لکھی جاتی ہے جن میں حدیث کا دور دورہ ہوتا ہے جیسے کہ حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر واور ان جیسے دیگر حضرات عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ۔

﴿8893﴾... حضرت سیِّدُنا حبیب بن زریق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ نے تَوْئَمَہ کے آزاد کردہ غلام صالح، حزان بن عثمان اور غُفْرَہ کے آزاد کردہ غلام عمر سے حدیث مبارکہ کیوں نہ لکھی؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اس مسجد میں 70 تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو پایا ہے مگر علم ان ہی لوگوں سے حاصل کیا ہے جو قابل اعتماد اور مامون تھے۔

﴿8894﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر میں حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرامین اپنی تختیوں پر لکھوانا چاہوں تو مجھے نہیں لگتا کہ میں انہیں پورا کر پاؤں گا۔

جواب دینے میں احتیاط:

﴿8895﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص چند دن تک حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہو کر ایک سوال کرتا رہا مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا بالآخر ایک مرتبہ آیا اور عرض کی: اے ابو عبد اللہ! اب میں یہاں سے جانے والا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کافی دیر تک اپنا سر جھکائے رکھا پھر سر اٹھا کر کہا: مَاشَآءَ اللّٰہ، اصل میں بات یہ ہے کہ میں صرف وہی گفتگو کرتا ہوں جس میں مجھے نیکی و بھلائی کا گمان ہو اور تمہارے اس سوال کا جواب میں اچھی طرح بیان کرنے پر قادر نہیں ہوں۔

﴿8896﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں اسے اچھی طرح بیان نہیں کر سکتا۔ اس شخص نے کہا: میں بہت دور فلاں جگہ کا رہنے والا ہوں اور آپ کے پاس صرف یہ مسئلہ پوچھنے ہی آیا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم اپنے علاقے میں پہنچو تو ان لوگوں کو بتا دینا کہ مالک بن انس نے کہا ہے میں اسے اچھی طرح بیان نہیں کر سکتا۔

﴿8897﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب بھی کوئی فتوٰی دیا تو میں نے آپ کو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے سنا:

اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ (پ۲۵، الجاثیۃ: ۳۲)

ترجمۂ کنز الایمان: ہمیں تو یونہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں یقین نہیں۔

مسائل بتانے میں محتاط:

﴿8898﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوست اور بصرہ کے بزرگ حضرت سیِّدُنا عمرو بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: اے ابو عبد اللہ! لوگ مختلف شہروں سے آپ کے پاس آتے ہیں، اپنی سواریوں کو تھکاتے اور اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور مقصد صرف

یہ ہوتا ہے کہ وہ آپ سے سوال کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو جو علم دیا آپ اس کے مطابق انہیں جواب دیں مگر آپ فرما دیتے ہیں کہ لَا اَدْرِیْ یعنی میں نہیں جانتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! شامی شام سے، عراقی عراق سے اور مصری مصر سے میرے پاس آتے ہیں اور وہ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ شاید اس بارے میں جو جواب میں دے چکا ہوں اس کے علاوہ کوئی جواب میرے لیے ظاہر ہو جائے تو میں انہیں وہ جواب کہاں سے دوں؟ حضرت سیِّدُنا عمرو بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے آپ کی یہ بات حضرت لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتائی۔

سنتوں کی پیروی اور خلفا کے طریقے پر چلنا:

﴿8899﴾... حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حضرت سیِّدُنا ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دین کے معاملے میں دیگر مضبوط وراسخ لوگوں کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا بیان ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں اور آپ کے بعد آپ کے خلفا کے طریقوں پر چلنا قرآن پاک کی پیروی، مکمل اطاعت الٰہی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین پر مضبوطی ہے مخلوق میں سے کسی کے لیے بھی ان کو بدلنا یا ان کی مخالفت کی طرف نظر کرنا جائز نہیں ہے، جو ان کے راستے پر چلا وہ درست راہ چلنے والا ہے، جس نے ان کے طریقوں سے مدد چاہی اس کی مدد کی جائے گی اور جس نے ان کے طریقوں کو چھوڑا وہ مسلمانوں کی راہ سے ہٹ گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اسی طرف پھیر دے گا جس طرف وہ پھرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم میں پھینک دے گا اور جہنم کتنا بُرا ٹھکانا ہے۔

﴿8900﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب بھی ہمارے پاس بہت جھگڑالو شخص (یعنی بحث ومباحثہ کرنے والا) آئے تو اس کے جھگڑے کی وجہ سے کیا ہم اسے چھوڑ دیں جو حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لے کر آئے؟ (یعنی ایسا نہیں ہو سکتا۔)

طالبِ علم کے لئے کیا ضروری ہے؟

﴿8901﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: طالب علم کے لیے وقار، دلی سکون، خوفِ خدا اور اپنے اسلاف کی پیروی ضروری ہے۔

﴿8902﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب اہلِ رائے میں سے کوئی آتا تو آپ فرماتے: میرے پاس اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے دین کے معاملے میں واضح دلیل ہے جبکہ تم شک کرنے والے ہو لہٰذا اپنے جیسے کسی شکّی کے پاس جاؤ اور اسی سے بحث و مباحثہ کرو۔

گستاخِ صحابہ کے لئے آپ کا فیصلہ:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: جو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کو بُرا کہے میرے نزدیک مالِ غنیمت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

﴿8903﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن ابو مزاحم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ ہوا تو میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ابو حنیفہ نے دین کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا اور جو دین کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے وہ نا اہل ہے۔[1]

---

❶... حضرت سیِّدُنا امام حافظ محب الدین ابنِ نجار بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس روایت کو ذکر کرکے فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی یہ روایت درست نہیں کہ آپ تو خود حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدّاح تھے جیسا کہ "تاریخ بغداد" میں ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کسی نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ نے امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: ہاں، اگر وہ تمہارے سامنے اس ستون کے بارے میں گفتگو کریں کہ یہ سونے کا ہے تو ضرور اس پر دلیل قائم کر دیں گے۔ (الرد علی الخطیب البغدادی، ۲۲/ ۷۰ ھامش "تاریخ بغداد")

حضرت سیِّدُنا امام محدث ابنِ دَراوَرْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے مسجد نبوی شریف میں دیکھا کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ عشا کے بعد دینی مسائل میں مذاکرہ کر رہے تھے اور ایک دوسرے کو خطا کار ٹھہرائے بغیر بحث ہوتی رہی حتّٰی کہ صبح ہو گئی تو دونوں بزرگوں نے وہیں فجر کی نماز ادا کی۔ (اخبار ابی حنیفۃ و اصحابہ، ص۸۱)

حضرت سیِّدُنا ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام ابو حنیفہ حضرت امام مالک عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ان کی بہت قدر کی پھر ان کے چلے جانے کے بعد ارشاد فرمایا: تم لوگ جانتے ہو یہ کون ہیں؟ حاضرین نے کہا: نہیں۔ فرمایا: یہ ابو حنیفہ نعمان ہیں اگر اس ستون کو سونے کا فرماتے تو ان کے کہنے کے مطابق سونے کا ثابت ہوتا اور فقہ ان کے لئے آسان کر دی گئی ہے۔ (اخبار ابی حنیفۃ و اصحابہ، ص۸۱، الخیرات الحسان، ص۴۴)

ایک روایت میں ہے کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: بخدا! میں نے ان کی مثل نہ دیکھا۔ (الخیرات الحسان، ص۴۴)

﴿8904﴾... حضرت سَیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے شہر میں ابو حنیفہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا تذکرہ کیا جاتا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تمہارے شہر میں رہائش کی حاجت نہیں ہے۔

قرآن کو مخلوق کہنے والے کو قتل کا حکم:

﴿8905﴾... قابلِ اعتماد اور مسلمانوں کے عبادت گزاروں میں سے ایک عبادت گزار حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن خلف بن ربیع طرسوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابو عبد اللہ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو قرآن پاک کو مخلوق کہتا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لوگوں سے فرمایا: یہ بے دین ہے اسے قتل کر دو۔ اس شخص نے کہا: حضور والا! میں تو کسی سے سنی ہوئی بات آپ سے بیان کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”مگر میں نے تو صرف تم سے سنا ہے اور تو کسی سے نہیں سنا۔“ مطلب یہ کہ آپ نے اس بات کو بہت زیادہ ناپسند جانا۔

قرآن مخلوق نہیں:

﴿8906﴾... حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: قرآن پاک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کلام ہے، یہ مخلوق نہیں ہے۔

﴿8907﴾... حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: قرآن پاک کلامِ الٰہی ہے اور کلامِ الٰہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی صفت ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کوئی بھی صفت مخلوق نہیں ہے۔

﴿8908﴾... حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص شرک کے سوا سارے کبیرہ گناہ کر ڈالے پھر ان بدعات اور خواہشات (یعنی قرآن پاک کو مخلوق کہنے وغیرہ) سے دور رہے تو بالآخر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

بدعتی کو مجلس سے نکال دیا:

﴿8909﴾... حضرت سَیِّدُنا جعفر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں شریک تھے کہ ایک شخص آیا اور ان سے کہا: اے ابو عبد اللہ! رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے عرش پر استوا فرمایا ہے اس کا استوا کیسا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس کے اس سوال پر بہت غصہ آیا، آپ

نے زمین کی طرف سر جھکا لیا اور اپنے ہاتھ میں موجود لکڑی سے زمین کُرید نے لگے یہاں تک کہ آپ کی پیشانی پر پسینہ آ گیا پھر اپنا سر اُٹھایا اور لکڑی کو پھینکتے ہوئے فرمایا: رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے عرش پر استوا فرمانے کی کیفیت عقل میں آنے والی نہیں، وہ استوا ہمارے علم سے بالاتر ہے اور اس پر ایمان واجب ہے اور تمہارا سوال بدعت ہے، میرے خیال میں تم بدعتی ہو۔ پھر آپ کے حکم پر اسے باہر نکال دیا گیا۔

آخرت میں دیدارِ الٰہی:

﴿8910﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس فرمان باری تعالیٰ:

وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ (پ۲۹، القیامۃ: ۲۲، ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

کے بارے میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اپنے ثواب کو دیکھیں گے۔ پھر فرمایا یہ لوگ جھوٹے ہیں کیا انہوں نے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا کفار کے بارے میں یہ فرمان نہیں پڑھا کہ

كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۳۰، المطففین: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔[1]

﴿8911﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لوگ بروزِ قیامت اپنی آنکھوں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کریں گے۔

تقدیر کے متعلق پوچھنے والے کو جواب:

﴿8912﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک شخص سے یہ کہتے سنا: تم نے کل مجھ سے تقدیر کے متعلق سوال کیا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

[1]... اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت میسر آئے گی کیونکہ محرومیِ دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی ہے اور جو چیز کفار کے حق میں وعید و تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو۔ حضرت امام مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔ (خزائن العرفان، پ۳۰، المطففین، تحت الآیۃ: ۱۵)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾ (پ۲۱، السجدۃ: ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر ہم چاہتے ہر جان کو اس کی ہدایت عطا فرماتے مگر میری بات قرار پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھر دوں گا ان جِنّوں اور آدمیوں سب سے۔

قدریہ کے متعلق رائے:

﴿8913﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قدریہ کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اگر وہ توبہ کریں تو ان کی توبہ مان لی جائے اور اگر توبہ نہ کریں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔

قدریہ سے شادی کرنا:

﴿8914﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے قدریہ مذہب والوں کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ (پ۲، البقرۃ: ۲۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو۔

﴿8915﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے جواب میں کہا: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ اس شخص نے کہا: آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ (پ۱۸، النور: ۶۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا اُن پر دردناک عذاب پڑے۔

اہل رائے سے بچو:

﴿8916﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اہل رائے سے بچو کیونکہ وہ سنت کے دشمن ہیں۔

﴿8917﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایمان قول اور عمل ہے جو گھٹتا بڑھتا ہے۔[1]

﴿8918﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو کسی بھی صحابی کی شان میں کمی کرے یا کسی صحابی کے لیے دل میں کینہ رکھے تو مسلمانوں کو ملنے والے مال غنیمت میں اس کا کچھ حق نہیں ہے، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان آیاتِ مبارکہ کی تلاوت کی:

مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِۙ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْؕ وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِۘ(۷) لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَۚ(۸) وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ

ترجمۂ کنزالایمان: جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے کہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہو جائے اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں اور جنھوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر

[1]... فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت سیِّدُنا شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: ایمان کے سلسلے میں کثیر اختلافات ہیں۔ ان میں بنیادی اختلاف دو ہیں: اعمال و اقوال ایمان کے جز ہیں یا نہیں؟ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے یا نہیں؟ امام مالک، امام شافعی، امام احمد و جمہور محدثین اعمال و اقوال کو ایمان کا جز مانتے ہیں اور امام اعظم اور جمہور متکلمین و محققین محدثین اعمال و اقوال کو ایمان کا جز نہیں مانتے۔ اسی کی فرع ایمان کے گھٹنے بڑھنے کا بھی مسئلہ ہے۔ فریق اول کے نزدیک اعمال و اقوال کی زیادتی سے ایمان بڑھتا ہے اور کمی سے گھٹتا ہے اور فریق ثانی کے نزدیک ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ صحیح اور راجح یہی ہے کہ اعمال و اقوال ایمان کے جز نہیں اور ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ (نزہۃ القاری، ۱/ ۲۹۱)

يُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ(۹) وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۠(۱۰) (پ۲۸، الحشر: ۷تا۱۰)

ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انھیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

لہٰذا جو کسی بھی صحابی کی شان میں گستاخی کرے یا پھر اس کے دل میں کسی صحابی کے لیے کینہ ہو تو مال غنیمت میں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

﴿8919﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی مجلس میں ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ (پ۲۶، الفتح: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے اور سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلیں۔

﴿8920﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: انتہائی تعجب کی بات ہے کہ جعفر اور ابو جعفر بھی حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

عبادت وریاضت میں بڑھ کر:

﴿8921﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابہ پہلی مرتبہ ملک شام آئے تو ایک راہب سے سامنا ہوا، راہب نے انہیں دیکھ کر کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام کے حواری جنہیں سولی دی گئی اور آروں سے چیرا گیا وہ بھی مجاہدے میں اس مقام تک نہیں پہنچے جس مقام تک حضرت محمد عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ پہنچے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: آپ ان صحابہ کے نام بتا سکتے ہیں؟ تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح، حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرت سیِّدُنا بلال اور حضرت سیِّدُنا سعد بن عُبادہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نام لیا۔

﴿8922﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب حضرت سیِّدُنا صالح بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی شام آئے تو انہوں نے لوگوں سے حضرت سیِّدُنا عمر بن العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی قبر کے بارے میں پوچھا مگر کسی کو کچھ معلوم نہ تھا بالآخر آپ کو کہا گیا کہ فلاں راہب کے پاس چلے جائیں تو وہ بتا سکتا ہے چنانچہ آپ نے راہب کے پاس جا کر اس سے پوچھا تو اس نے کہا: آپ صدّیق (یعنی بہت سچے) کی قبر کا پوچھ رہے ہیں؟ وہ فلاں کھیت میں ہے۔

دلوں کی سختی کا سبب:

﴿8923﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام فرمایا کرتے: ذِکْرُ اللہ کے علاوہ زیادہ گفتگو نہ کرو ورنہ دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہوتا ہے لیکن تمہیں خبر نہیں ہوتی، خود کو آقا سمجھتے ہوئے لوگوں کے گناہوں کو نہ دیکھو بلکہ خود کو غلام سمجھتے ہوئے ان میں نظر کرو کیونکہ لوگ دو طرح کے ہیں: (۱)... مصیبت زدہ اور (۲)... امن وعافیت والے۔ پس مصیبت زدہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رَحم طلب کریں اور عافیت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجا لائیں۔

﴿8924﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام فرمایا کرتے: اے بنی اسرائیل! خالص پانی، زمینی سبزی اور جو کی روٹی کو تھام لو اور خبر دار! گندم کی روٹی سے بچو کیونکہ تم اس کا شکر ہرگز ادا نہیں کر سکتے۔

بلند مقام پر فائز ہونے کا سبب:

﴿8925﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم سے پوچھا گیا: آپ اس مقام ومرتبہ تک کیسے پہنچے؟ انہوں نے فرمایا: سچ کہنے، امانت ادا کرنے اور بیکار باتوں کو چھوڑ دینے سے۔

﴿8926﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں سفید لباس والے قاریِ قرآن کو دیکھنا پسند کرتا ہوں۔

دنیا سے مایوسی مالداری ہے:

﴿8927﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس حضرت سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: لوگو! جان لو کہ (دنیا سے) مایوسی مالداری ہے کیونکہ جو شخص کسی چیز سے مایوس ہو جاتا ہے وہ اس سے بے پرواہو جاتا ہے۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی نصیحت:

﴿8928﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بے کار کاموں کے پیچھے مت پڑنا، دشمن سے اجتناب کرنا اور اپنے دوست سے بھی بچنا، لوگوں میں وہی شخص سردار ہوتا ہے جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرتا ہے، دوستی کے لئے صرف امانت دار شخص کا انتخاب کرنا کیونکہ امانت دار کے برابر قوم کا کوئی شخص نہیں ہوتا، فاسق وفاجر کی صحبت کبھی اختیار نہ کرنا کہ کہیں تم اس کے فسق وفجور کو اختیار نہ کر لو اور اپنا راز بھی اسے مت بتانا اور اپنے دینی مُعاملے میں اُن لوگوں سے مشورہ کرنا جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔

بخل اور فضول گوئی کی آفت:

﴿8929﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس عورتیں جمع تھیں کہ ان میں سے ایک عورت کہنے لگی: خدا کی قسم! میں ضرور جنت میں جاؤں گی کیونکہ میں مسلمان ہوں اور نہ میں نے کبھی زنا کیا ہے نہ کبھی چوری۔ پھر جب وہ رات کو سوئی تو خواب میں اسے کسی نے کہا: تونے قسم کھائی ہے کہ تو ضرور جنت میں جائے گی بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ تو اضافی مال میں بخل کرتی ہے اور فضول باتیں کرتی ہے۔ جب وہ صبح کو اٹھی تو حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنا خواب بیان کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: کل جن عورتوں کے سامنے تم نے بات کی تھی ان سب کو جمع کرو چنانچہ سب عورتوں کو بلوایا گیا تو سب جمع ہو گئیں پھر اس نے اپنا خواب سب کے سامنے بیان کیا۔

انگوٹھی کا نقش:

﴿8930﴾... حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی انگوٹھی پر "حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل" نقش تھا جب اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ

(پ۴، آل عمران: ۱۷۳، ۱۷۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز تو پلٹے اللہ کے احسان اور فضل سے کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی۔

سَیِّدُنا امام شافعی اور امام محمد عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ:

﴿8931﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے پوچھا: ہمارے اصحاب زیادہ علم والے ہیں یا آپ کے اصحاب؟ میں نے کہا: آپ آپس میں بڑائی والی بات چاہتے ہیں یا انصاف والی؟ انہوں نے فرمایا: انصاف والی۔ میں نے کہا: آپ کے نزدیک دلیل کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: قرآن پاک، حدیث، اجماع اور قیاس۔ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کے اصحاب قرآنِ پاک کا زیادہ علم رکھتے ہیں یا ہمارے؟ فرمایا: تمہارے۔ میں نے پوچھا:

آپ کے اصحاب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اقوال کو زیادہ جانتے ہیں یا ہمارے؟ انہوں نے فرمایا: تمہارے۔ میں نے کہا: اب قیاس کے علاوہ کچھ بچا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: جب یہ بات ہے تو پھر ہم آپ سے بڑھ کر قیاس کرنے والے ہیں کیونکہ قیاس اصول پر کیا جاتا ہے تب ہی قیاس کی پہچان ہوتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبد الحکم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: اپنے اصحاب کہنے سے حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی مراد حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔[1]

"موطا" کی عظمت:

﴿8932﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے فرمایا: قرآن پاک کے بعد سب سے صحیح کتاب حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی "موطا" ہے۔

﴿8933﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے بتایا کہ میں مسلسل تین سال اور کچھ ماہ تک حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت

1... یہ واقعہ "تاریخ بغداد" کے علاوہ دیگر ماخذ میں بھی مذکور ہے لیکن جملہ مصادر میں اس کا بیان راویوں اور الفاظ کے لحاظ سے مختلف ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعے کی صحت مشکوک ہے۔ اگر مان لیا جائے کہ یہ من گھڑت نہیں تو بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ واقعے کی اصل صورت بگاڑ کر اسے نقل کیا گیا ہے۔ چنانچہ امام قاضی ابوعاصم محمد بن احمد عامری اپنی کتاب "مبسوط" میں ذکر کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: امام مالک علم میں بڑے ہیں یا امام ابو حنیفہ؟ پوچھا: کس چیز میں؟ امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا: علم قرآن میں؟ فرمایا: امام ابو حنیفہ۔ پھر امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے پوچھا: اچھا! رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے کو کون زیادہ جانتے ہیں؟ فرمایا: امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ احادیث کے معانی کو زیادہ جانتے ہیں جبکہ امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ الفاظ احادیث کو خوب جانتے ہیں۔

(تانیب الخطیب، ص ۳۵۴)

امام شمس الدین ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس روایت کو ذکر کر کے فرماتے ہیں: انصاف والی بات یہ ہے کہ امام اعظم و امام مالک عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ دونوں ہی قرآن پاک کا خوب علم رکھتے ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان دونوں اماموں سے راضی ہو۔ (سیر اعلام النبلاء، ۷/۴۲۲)

حقیقت تو یہ ہے کہ امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تو امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد اور ان کی فضیلت کے معترف ہیں۔ (الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ، ص ۱۷۴) اور امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مداح ہیں۔ (انظر: الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ، ص ۱۳۵) پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس طرح گفتگو کریں۔ خلاصۂ بحث یہ ہے کہ امام ابو نعیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا روایت کردہ اور بعض مؤرخین سے نقل کردہ یہ واقعہ اپنے نقائص اور کمزوریوں کی بنا پر ناقابل تسلیم ہے۔

میں رہا اور میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے 700 سے زیادہ احادیث سنی ہیں۔ حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حدیث بیان کرتے تو ان کا گھر بھر جاتا یہاں تک کہ لوگوں کے لیے جگہ تنگ ہو جاتی اور جب ان کے علاوہ کسی اور کی سند سے حدیث بیان کرتے تو بہت تھوڑے لوگ آتے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: اپنے اصحاب کے ساتھ بُرائی کرنے والا میں نے تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، جب میں تمہیں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حدیث بیان کرتا ہوں تو پورا گھر بھر جاتا ہے اور جب تمہارے ہی اصحاب کی سند سے حدیث بیان کرتا ہوں تو بے دلی سے میرے پاس آتے ہو۔[1]

زمین کے بڑے عالِم:

﴿8934﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ادریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: میں مَکَّۂ مکرمہ میں اپنی پھوپھی کے گھر تھا کہ ایک صبح وہ مجھ سے کہنے لگیں: میں نے رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا: آپ نے کیا دیکھا ہے: کہنے لگیں: خواب میں مجھے کسی نے کہا کہ فلاں رات زمین کے سب سے بڑے عالِم کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے اندازہ لگایا تو وہ وہی رات تھی جس میں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تھا۔

﴿8935﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک حدیث بیان کی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے کس سے سنی ہے؟ اس نے منقطع سند بیان کی تو آپ نے فرمایا: حضرت عبد الرحمٰن بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاؤ وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت نوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے تمہیں یہ حدیث بیان کریں گے۔

علم سے پہلے ادب:

﴿8936﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قریش کے ایک نوجوان کو فرمایا: میرے بھتیجے علم سیکھنے سے پہلے ادب سیکھو۔

1... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات باآسان نہیں ملتی تھیں جبکہ کوفیوں کی مرویات باآسانی مل جاتی تھیں جبھی وہ لوگ دلچسپی کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ (ماخوذ از بلوغ الامانی، صلتہ بتدوین مذہب مالک... الخ، ص ١٦)

اچھی خلوت والے:

﴿8937﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بِنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح بلند مرتبہ ہوتے کسی کو نہیں دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ نفلی نماز روزہ والے نہیں تھے، ہاں ان کی خلوت بہت اچھی تھی۔

﴿8938﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جو کچھ سیکھا اسے اچھی طرح محفوظ کرلیا۔ ایک دن میں نے چاہا کہ آپ آج مسجد نبوی میں مجھ پر مہربانی وشفقت کریں لہٰذا میں نے ان سے عرض کی: اے ابو عبد اللہ! میں اپنے گھر والوں سے دور ہوں نہ جانے میرے بعد ان پر کیا بیتی ہو گی؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسکرا کر فرمایا: میں بھی ابھی اپنے گھر والوں سے دور ہوں جبکہ وہ سب گھر میں ہیں اور مجھے بھی نہیں معلوم کہ ان پر کیا گزر رہی ہو گی۔

جنتی پھل کے مشابہ:

﴿8939﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیلے سے بڑھ کر کوئی بھی چیز جنتی پھلوں کے مشابہ نہیں ہے، تم سردی گرمی میں جب بھی چاہو گے یہ تمہیں مل جائے گا، پھر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

اُكُلُهَا دَآىٕمٌ (پ۱۳، الرعد: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اس کے میوے ہمیشہ۔

﴿8940﴾... حضرت سیِّدُنا ابو خلید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ٹھہرا اور چار دن میں انہیں موطا پڑھ کر سنا دی۔ انہوں نے فرمایا: ایک شیخ نے 60 سال میں اسے جمع کیا اور تم نے چار دن میں پڑھ لی؟ تم لوگ کبھی فقیہ نہیں بن سکتے۔

﴿8941﴾... حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم کی بلندی کو کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اس کی خاطر فقر کی تکلیف برداشت نہ کرے اور اپنی ہر ضرورت پر اسے ترجیح نہ دے۔

مدینہ شریف بھٹی ہے:

﴿8942﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُسْہِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ کے پاس گھر ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ خلیفہ نے تین ہزار

دینار دیئے اور کہا: ان سے اپنے لیے گھر خرید لیجئے گا۔ پھر جب خلیفہ مدینہ منورہ سے جانے لگا تو حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ہمارے ساتھ چلیے میرا ارادہ ہے جس طرح امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو ایک ہی قرآن پاک پر جمع کیا ہے میں بھی لوگوں کو آپ کی موطا پر جمع کر دوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایسی کوئی صورت ممکن نہیں کیونکہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد آپ کے صحابۂ کرام مختلف شہروں میں چلے گئے تھے اور انہوں نے احادیث بیان کیں تھیں، لہٰذا ہر شہر والوں کے پاس علم ہے۔ رہی آپ کے ساتھ جانے کی بات تو میرے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ یعنی مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں''[1] اور ایک فرمان یہ بھی ہے کہ ''اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِیْ خَبَثَھَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ یعنی مدینہ اپنے میل کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کا زنگ دور کرتی ہے[2]۔''[3] اور یہ رہے آپ کے دیئے ہوئے دینار چاہیں تو لے لیں چاہیں تو چھوڑ دیں۔

﴿8943﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی روایتِ حدیث میں امام تھے اور حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قواعدِ اسلاف کے امام تھے اور حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دونوں میں امام تھے۔

سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی فراست:

﴿8944﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خلیفہ ہارون الرشید نے تین باتوں میں مجھ سے مشورہ کیا: (۱)... موطا کو کعبہ شریف میں لٹکا دیا جائے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے پر اُبھارا جائے۔ (۲)... پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا منبر شریف شہید کر کے اسے سونے، چاندی اور ہیروں سے بنایا جائے اور

1... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، ص ۷۱۰، حدیث: ۱۳۶۳

2... مُفسّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 216** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ زمین مدینہ کی تاثیر ہے کہ اس نے وہاں سے مشرکین و کفار کو یا تو مؤمن بنا دیا اور یا وہاں سے نکال دیا۔ چنانچہ اوس و خزرج تو مؤمن ہو گئے بنی قریظہ ہلاک اور بنی نضیر وہاں سے جلاوطن کر دیئے گئے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خبیث وہاں مر کر دفن بھی ہو جائے تو فرشتے وہاں سے اس کی نعش کسی دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں اور اگر کوئی وہاں کا عاشق دوسری جگہ دفن ہو جائے تو اس کی نعش مدینہ منورہ پہنچا دیتے ہیں، غرضیکہ زمین مدینہ بھی بھٹی ہے۔

3... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، ص ۷۱۶، ۷۱۷، حدیث: ۱۳۸۱، ۱۳۸۳

(۳)...امام نافع بن ابو نعیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مسجد نبوی کا امام مقرر کر دیا جائے۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین! جہاں تک موطا کو کعبہ شریف میں معلق کرنے کی بات ہے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ کا کئی فروعی مسائل میں اختلاف ہے اور وہ زمین کے گوشے گوشے میں پہنچے ہیں اور ہر ایک کا طریقہ درست ہے۔ جہاں تک منبرِ رسول کو توڑ کر اس کی جگہ ہیرے جواہرات اور سونے چاندی کا منبر بنانے کی بات ہے تو میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہے کہ آپ لوگوں کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اثر و تبرک سے محروم کر دیں اور جہاں تک نافع کو مسجد نبوی کا امام بنانے کی بات ہے تو وہ قرأت کے امام ہیں ہو سکتا ہے محراب میں کھڑے ہو کر وہ کوئی نادر قرأت پڑھ لیں اور پھر وہی یاد کر لی جائے۔ خلیفہ نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے توفیق یافتہ ہیں۔

سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

﴿8945﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُبَّاء اور مُزَفَّت[1] میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔[2]

﴿8946﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لہسن، کُرَّاث (ایک قسم کی تیز بو والی سبزی) اور پیاز نہ کھاتے کیونکہ فرشتے آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے اور آپ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے گفتگو کرتے تھے۔[3]

راہِ خدا میں سب سے زیادہ تکلیف اٹھانے والے:

﴿8947﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا، تاجدارِ انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا اُوْذِیَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُوْذِیتُ فِی اللہِ یعنی راہِ خدا میں جتنی تکلیف مجھے دی گئی ہے اتنی کسی کو نہیں دی گئی۔[4]

1... اہلِ عرب شراب کے بڑے عادی تھے، جب اسلام میں شراب حرام کی گئی تو شراب بنانے رکھنے پینے کے برتنوں کا استعمال بھی حرام کر دیا گیا تاکہ یہ برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آوے اور لوگ پھر سے شراب نہ پینے لگیں، بعد میں یہ حدیث منسوخ ہو گئی۔ پختہ کدو جو لمبا ہوتا ہے اسے کھکھل کر لیا جاتا تھا، اس سے جگ کی جگہ کام لیتے تھے کہ اسے دُبَّاء کہتے تھے۔ شراب پینے کا پیالہ جس میں تارکول لگا ہوتا اسے مُزَفَّت کہتے تھے یعنی زفت لگا ہوا روغنی پیالہ۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/٨٣ ملتقطا)

2... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن الانتباذ فی المزفت... الخ، ص ۱۱۰۱، حدیث: ۱۹۹۲، ۱۹۹۴

3... التمھید لما فی الموطا من المعانی والاسانید، باب المیم، محمد بن شھاب الزھری، ۳/۱۹۳، تحت الحدیث: ۱۵۰

4... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل سلمان وابی ذر والمقداد، ۱/۱۰۰، حدیث: ۱۵۱، نحوہ

﴿8948﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کم نیکیوں اور زیادہ گناہوں والے کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہر انسان خطاکار ہے، پس جس کی عادت میں عقلمندی اور یقین میں پختگی ہوگی اس کے گناہ اسے کوئی نقصان نہ دیں گے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہوگا؟ ارشاد فرمایا: کیونکہ وہ جب بھی گناہ کرے گا فوراً توبہ کرلے گا جو اس کے گناہ کو مٹا دے گی اور اس کے پاس فضل باقی رہ جائے گا جس کے سبب وہ جنت میں چلا جائے گا پس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری کرنے والے کے لیے عقل ایک آلہ ہے اور نافرمانی کرنے والے کے خلاف عقل دلیل و حجت ہے۔[1]

﴿8949﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے جب تک کہ قربانی نہ کرلے۔[2]

اہلِ جنت کے چراغ:

﴿8950﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عمر بن خطاب اہلِ جنت کا چراغ ہے۔[3]

﴿8951﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گوشت کے بدلے جانور کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے[4]۔[5]

---

1 ...الضعفاء للعقیلی، رقم ۱۸۷۲، میسرة بن عبد ربہ، ۴/۱۴۰۲، بتغیر قلیل

2 ...مسلم، کتاب الاضاحی، باب نھی من دخل... الخ، ص ۱۰۹۲، حدیث: ۱۹۷۷

3 ...الکامل لابن عدی، ۵/۳۱۵، رقم: ۱۰۰۳: عبد اللہ بن ابراھیم بن ابی عمرو الغفاری

4 ...دارقطنی، کتاب البیوع، باب الجعالة، ۴/۳۸، حدیث: ۳۰۵۶

5 ...مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اس حدیث میں اُدھار بیع مراد ہے یعنی جانور کو گوشت کے عوض نقد بیچنا تو حلال ہے ادھار بیچنا حرام کہ جانور موٹا پتلا ہوتا رہتا ہے اور گوشت کا ادھار میں تعین مشکل ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۵۶)
بہارِ شریعت میں ہے: گوشت کو جانور کے بدلے میں بیع کرسکتے ہیں کیونکہ گوشت وزنی ہے اور جانور عددی ہے وہ گوشت اُسی جنس کے جانور کا ہو مثلاً بکری کے گوشت کے عوض میں بکری خریدی یا دوسری جنس کا ہو مثلاً بکری کے گوشت کے بدلے میں گائے خریدی۔ یہ گوشت اُتنا ہی ہو جتنا اُس جانور میں گوشت ہے یا اُس سے کم یا زیادہ بہرحال جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱۱/۷۷۲)

﴿8952﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مالکِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے عطا کردہ مال میں بخل کرنے والے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ ایک ساتھ نہیں رکھے گا۔(1)

غصہ نہ کرنا:

﴿8953﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نصیحت کیجئے۔ ارشاد فرمایا: لَا تَغْضَبْ غصہ نہ کرنا۔(2)

﴿8954﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے تم ایک بھی سواری کے قابل نہ پاؤ۔(3)

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا جنتی محل:

﴿8955﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے سونے کا ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: قریش کے ایک آدمی کا ہے۔ میں سمجھا وہ میرا ہے، پھر میں نے پوچھا: وہ آدمی کون ہے؟ فرشتوں نے کہا: عمر بن خطاب۔ پھر میں اندر داخل ہونے لگا تو اے ابو حفص! مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رو پڑے اور عرض کی: میری یہ مجال، بھلا میں آپ پر بھی غیرت کرسکتا ہوں۔(4)

سب سے بُرے لوگ:

﴿8956﴾... حضرت سیِّدُنا عُروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آیا تو آپ

1...مسند فردوس، ۵/ ۱۳۲، حدیث: ۷۷۱۹

2...بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، ۴/ ۱۳۱، حدیث: ۶۱۱۶

3...بخاری، کتاب الرقاق، باب رفع الامانۃ، ۴/ ۲۴۶، حدیث: ۶۴۹۸، عن ابن عمر

4...بخاری، کتاب التعبیر، باب القصر فی المنام، ۴/ ۴۱۷، حدیث: ۷۰۲۴، بتغیر قلیل

نے فرمایا: اپنے قبیلہ کا بُرا شخص ہے۔ جب وہ اندر آچکا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ اسے تکیہ دو چنانچہ اسے تکیہ پیش کیا گیا، پھر جب وہ اُٹھ کر جاچکا تو سیّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: پہلے تو آپ نے یہ فرمایا کہ "اپنے قبیلہ کا برا شخص ہے۔" پھر آپ نے یہ بھی حکم دے دیا کہ "اسے تکیہ دو۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بُرے وہ لوگ ہیں جن کی عزت ان کے شر سے بچنے کے لیے کی جاتی ہے۔[1]

﴿8957﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حُدیبیہ کے دن سات افراد کی طرف سے اونٹ کی قربانی کی۔[2]

گھریلو آداب:

﴿8958﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین سے بھلائی کرو تمہاری اولاد تم سے بھلائی کرے گی اور پاک دامن رہو تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی۔[3]

﴿8959﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا، شہنشاہِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گناہوں میں کچھ گناہ ایسے بھی ہیں جنہیں نماز، روزہ اور حج و عمرہ نہیں مٹاسکتے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر انہیں کیا چیز مٹاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: رزق کی تلاش میں غمگین ہونا۔[4]

موت سببِ راحت ہے:

﴿8960﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِ اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ راحت پاگیا یا اس سے راحت ہو

1... بخاری، کتاب الادب، باب لم یکن... الخ، ۴/۱۰۸، حدیث: ۶۰۳۲

2... مسلم، کتاب الحج، باب الاشتراک فی الھدی... الخ، ص ۶۸۴، حدیث: ۱۳۱۸

3... مستدرک، کتاب البر والصلة، بروا اباءکم تبرکم ابناؤکم، ۵/۲۱۴، حدیث: ۷۳۴۱

4... معجم اوسط، ۱/۴۲، حدیث: ۱۰۲

گئی۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: بندہ مؤمن انتقال کر کے دنیا کے دُکھ درد اور تکالیف سے نجات پاکر رحمتِ الٰہی میں راحت پاتا ہے جبکہ کافر اور فاجر مرتا ہے تو لوگ، شہر، درخت اور چوپائے اس سے نجات پاکر راحت حاصل کرتے ہیں۔[1]

70انبیائے کرام کی جائے پیدائش:

﴿8961﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مشرق کی جانب اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب تم مِنٰی کے پاس دو پہاڑوں کے درمیان ہو تو یاد رکھنا وہاں سَرَرْ نامی ایک وادی ہے (جس میں ایک بڑا درخت ہے) اُس کے نیچے 70انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی ناف کاٹی گئی (یعنی وہ جگہ ان کی جائے پیدائش ہے)۔[2]

﴿63-8962﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو بکر ثقفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ عرفہ کی طرف جارہا تھا تو میں نے ان سے پوچھا: آپ حضرات اس دن جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہوتے تو کیا کرتے تھے؟ حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم میں سے کوئی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتا اور کوئی تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر) کہتا اور انہیں کوئی منع نہ کرتا تھا۔[3]

﴿8964﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، سردارِ مکہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نمازِ فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔[4]

﴿8965﴾... حضرت سیِّدَتُنا جُدَامَہ اَسَدِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رحمتِ عالَم، شَفِیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ تھا کہ زمانہ حمل میں بچے کو دودھ پلانے سے منع کردوں پھر مجھے یاد آیا کہ اہل روم وفارس ایسا کرتے ہیں تو انہیں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔[5]

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، ۴/۲۵۰، حدیث: ۶۵۱۲

2... سنن کبری للنسائی، کتاب الحج، ما ذکر فی منی، ۲/۴۱۷، حدیث: ۳۹۸۶

3... مسلم، کتاب الحج، باب التلبیۃ والتکبیر... الخ، ص۶۶۸، حدیث: ۱۲۸۵

ابن حبان، کتاب الحج، باب الخروج من مکۃ الی منی، ۶/۵۹، حدیث: ۳۸۳۶

4... مسلم، کتاب المسافرین وقصرھا، باب الاوقات التی نھی... الخ، ص۴۱۳، حدیث: ۸۲۵

5... مسلم، کتاب النکاح، باب جواز الغیلۃ... الخ، ص۷۵۷، حدیث: ۱۴۴۲

﴿8966﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فجر کی دو سنتیں اتنی مختصر پڑھتے تھے کہ مجھے شک ہو جاتا کہ آپ نے ان میں اُمُّ القرآن (یعنی سورہ فاتحہ) پڑھی بھی ہے یا نہیں۔[1]

بہتر گھر:

﴿8967﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جانِ جہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے گھروں میں بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس پر شفقت کی جاتی ہو۔[2]

مبارک لعاب کا معجزہ:

﴿8968﴾... حضرت سیِّدُنا قتادہ بن نعمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن میری آنکھیں زخمی ہو کر میرے رخساروں پر بہہ گئیں تو میں دونوں آنکھیں لیے اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، آپ نے انہیں ان کی جگہ پر رکھ کر اپنا لعاب مبارک لگایا تو دونوں روشن ہو گئیں۔[3]

ایک دوسری روایت میں "بدر" کے بجائے "اُحد" کا ذکر ہے۔

نظر برحق ہے:

﴿8969﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو اُمامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سہل بن حنیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نہر میں غسل کرنے گئے، اپنا جُبَّہ اُتارا تو حضرت سیِّدُنا عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ انہیں دیکھ رہے تھے، حضرت سہل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ گورے چٹے اور خوبصورت آدمی تھے، حضرت سیِّدُنا عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں دیکھا تو کہا: میں نے آج تک آپ جتنا حسین کسی کنواری لڑکی کو بھی نہیں دیکھا۔ بس اسی وقت حضرت سیِّدُنا سہل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شدید بخار ہو گیا، کسی نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض

1... مسلم، کتاب المسافرین وقصرھا، باب استحباب رکعتی... الخ، ص ٣٦٥، حدیث: ٧٢٤

2... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب حق الیتیم، ٤/١٩٣، حدیث: ٣٦٧٩، عن ابی ھریرۃ

3... مسند ابی یعلٰی، مسند قتادۃ بن النعمان، ٢/٧٦، حدیث: ١٥٤٦، نحوہ

کی کہ حضرت سہل کو بخار ہو گیا ہے اور ان میں آپ کے ساتھ سفر کرنے کی سکت نہیں ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود حضرت سہل کے پاس تشریف لے گئے تو آپ کو حضرت عامر والی ساری بات بتائی گئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ تم نے اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ نظر برحق ہے لہٰذا اس کے لیے وضو کرو۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وضو کیا تو حضرت سیِّدُنا سہل بالکل تندرست ہو گئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ سفر کیا۔[1]

﴿8970﴾... ابراہیم بن عبد الرحمٰن کی اُمِّ ولد نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: میرا دامن لمبا ہے اور میں گندگی کی جگہ میں چلتی ہوں؟ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جواب دیا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: اسے بعد والی زمین پاک کر دے گی[2]۔[3]

پسندیدہ باغ وقف کر دیا:

﴿8971﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مدینہ منورہ میں بہت زیادہ باغات تھے اور آپ کو سب سے زیادہ اپنا بَیْرُحَا باغ پسند تھا جو کہ مسجد کے سامنے تھا، سرورِ انبیا، محبوب کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس میں جایا کرتے اور اس کا صاف ستھرا پاکیزہ پانی نوش بھی فرماتے، جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ (پ۴، اٰل عمران: ۹۲)

ترجمۂ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

1... موطا امام مالک، کتاب العین، باب الوضوء من العین، ۲/۴۲۸، حدیث: ۱۷۹۴

2... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 330 پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ حدیث محدثین کے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ ابراہیم کی اُمِّ ولد مجہول ہیں۔ علماء امت کا اس پر اجماع ہے کہ ناپاک کپڑا بغیر دھوئے پاک نہیں ہو سکتا۔ چونکہ یہ حدیث صحت کو پہنچتی ہی نہیں، نیز اجماع اُمَّت بھی اس کے خلاف ہے۔ لہٰذا احادیث میں تاویل کی ضرورت نہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس حدیث میں سوکھی ناپاکی مراد ہو یعنی اگر کپڑے سے سوکھا گوبر وغیرہ لگ گیا تو آگے جا کر جُدا ہو جائے گا کپڑا پاک ہو جائے گا۔

3... ابو داود، کتاب الطہارۃ، باب فی الاذی یصیب الذیل، ۱/۱۷۰، حدیث: ۳۸۳

تو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے ”تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔“ اور میرا سب سے پیارا مال باغِ بیرحا ہے میں اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس اس کا ثواب اور ذخیرہ چاہتا ہوں، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اسے وہاں خرچ فرمائیں جہاں ربّ تعالٰی آپ کی رائے قائم فرمائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: خوب خوب، یہ تو بڑے نفع کا مال ہے جو تم نے کہا میں نے سن لیا میری رائے یہ ہے کہ تم اسے اپنے قرابت داروں میں وقف کر دو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے عزیزوں اور چچازادوں میں وہ باغ تقسیم کر دیا۔[1]

قیامت کی انوکھی تیاری:

﴿8972﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟ ارشاد فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔[2]

﴿8973﴾...[3]

﴿8974﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے ہوئے کسی کام کی کوشش کرے گا وہ اس سے دور ہو جائے گا جس کی اسے اُمید ہے اور اس کے قریب ہو جائے گا جس سے وہ بچنا چاہتا ہے۔[4]

1... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، ١/٤٩٣، حدیث: ١٤٦١

2... مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب المرء مع من احب، ص١٤١٨، حدیث: ٢٦٣٩

3... اس روایت کا عربی متن کتاب کے آخر میں دے دیا گیا ہے علمائے کرام وہاں سے رجوع کریں۔

4... الفوائد لتمام رازی، الجزء الثالث، ٢/٨٤، حدیث: ١٩٣

سحری میں برکت ہے:

﴿8975﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سحری کرو کہ سحری میں برکت ہے۔[1]

﴿8976﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ جب حضور پُرنور، صاحبِ یومُ النشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی کا وصال ہوا تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم غسل دے کر فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اطلاع کر دی، آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیتے ہوئے فرمایا: اسے اس کے کفن کے نیچے رکھ دو[2]۔[3]

بدن کے لیے تین مفید چیزیں:

﴿8977﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں جن سے بدن خوش ہوتا اور بڑھتا ہے: (۱)...خوشبو (۲)...نرم کپڑا اور (۳)... شہد پینا۔[4]

---

1 ... بخاری، کتاب الصوم، باب برکۃ السحور من غیر ایجاب، ۱/۶۳۳، حدیث: ۱۹۲۳

2 ... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 461** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: میرا تہبند شریف ان کے جسم سے ملا ہوا رکھو اور کفن اوپر۔ یہ تہبند کفن میں شمار نہ تھا بلکہ برکت اور قبر کی مشکلات حل کرنے کے لیے رکھا گیا۔ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ بزرگوں کے بال، ناخن، ان کے استعمال کے کپڑے تبرک ہیں جن سے دنیا، قبر و آخرت کی مشکلات حل ہوتی ہیں، قرآن شریف میں ہے کہ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قمیض کی برکت سے یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی نابینا آنکھیں روشن ہو گئیں۔ احادیث میں ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ، عمرو ابن عاص و دیگر صحابہ کرام نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ناخن، بال و تہبند شریف اپنے ساتھ قبر میں لے جانے کے لیے محفوظ رکھے۔ دوسرے یہ کہ بزرگوں کے تبرکات اور قرآنی آیت یا دعا کسی کپڑے یا کاغذ پر لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں دفن کرنا جائز بلکہ سنت ہے۔ تیسرے یہ کہ ان چیزوں کے متعلق یہ خیال نہ کیا جائے کہ جب میت پھولے پھٹے گی تو ان کی بے حرمتی ہو گی، دیکھو سورۂ فاتحہ لکھ کر دھو کر بیمار کو پلاتے ہیں، یونہی آبِ زمزم برکت کے لیے پیتے ہیں حالانکہ پانی پیٹ میں پہنچ کر کیا بنتا ہے سب کو معلوم ہے۔

3 ... بخاری، کتاب الجنائز، باب غسل المیت... الخ، ۱/۴۲۵، حدیث: ۱۲۵۳

4 ... المجروحین لابن حبان، باب الیاء، ۲/۴۹۴، رقم: ۱۲۴۲: یونس بن ھارون الاردنی

درختوں پر پھلوں کی بیع:

﴿8978﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھلوں کی تجارت سے منع فرمایا حتّٰی کہ وہ رنگ پکڑلیں۔ عرض کی گئی: رنگ پکڑنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: سرخ ہو جائیں۔ پھر ارشاد فرمایا: بتاؤ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ پھل روک لے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس کے عوض لے گا۔[1]

تمہارا گواہ کہاں ہے؟

﴿8979﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک انصاری مرد اور عورت کی شادی میں تشریف لے گئے تو ارشاد فرمایا: تمہارا گواہ کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارا گواہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دَف۔ چنانچہ دَف لایا گیا تو آپ نے حکم دیا: اسے اپنے ساتھی (دولھا) کے پاس بجاؤ۔[2] پھر کھانے کے تھال لاکر رکھے گئے، مگر لوگوں نے احترام نبوی میں کھانے کے لیے ہاتھ نہ بڑھائے، آپ نے فرمایا: یہ بُردباری بہت اچھی ہے مگر تم کھاتے کیوں نہیں؟ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا آپ نے ہمیں لوٹنے سے منع نہیں فرمایا تھا؟ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں جنگوں میں لوٹنے سے منع فرمایا تھا جبکہ یہ اور اس جیسی دعوتوں میں ایسا کرنے سے منع نہ کیا[3]۔[4]

1... بخاری، کتاب البیوع، باب اذا باع الثمار... الخ، ۲/۴۳، حدیث: ۲۱۹۸

2... بہارِ شریعت میں ہے: شادیوں میں دف بجانا جائز ہے جبکہ سادے دف ہوں، اس میں جھانج نہ ہوں اور قواعد موسیقی پر نہ بجائے جائیں یعنی محض ڈھپ ڈھپ کی بے سری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۴، ۳/۵۱۰)

3... معجم اوسط، ۱/۴۷، حدیث: ۱۱۸

4... بہارِ شریعت میں ہے: نکاح میں چھوہارے لٹائے جاتے ہیں ایک کے دامن میں گرے تھے اور دوسرے نے اُٹھالیے اس کی دو صورتیں ہیں جس کے دامن میں گرے تھے اگر اُس نے اسی غرض سے دامن پھیلائے تھے تو دوسرے کو لینا جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔ (مزید ہے کہ) شادیوں میں روپے پیسے لٹانے کے لیے جس کو دیے وہ خود لٹائے دوسرے کو لٹانے کے لیے نہیں دے سکتا اور کچھ بچا کر اپنے لیے رکھ لے یا گرا ہوا خود اُٹھالے یہ جائز نہیں۔ اور شکر چھوہارے لٹانے کو دیے تو بچا کر کچھ رکھ سکتا ہے اور دوسرے کو بھی لٹانے کے لیے دے سکتا ہے اور دوسرے نے لٹائے تو اب وہ بھی لوٹ سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ۲/۴۷۹، ۴۸۰)

﴿8980﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عشراء دارمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس جگہ سے ذبح کرنا چاہیے کھوپڑی سے یا حلق سے؟ ارشاد فرمایا: اگر تم اس کی ران میں بھی نیزہ ماردو تو کافی ہے[1]۔[2]

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا:

﴿8981﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور جانِ عالَم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود میں وفات پا رہے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، حضرت عبد الرحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ رو رہے ہیں حالانکہ آپ نے تو ہمیں رونے سے منع کیا ہوا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں اس طرح کے رونے سے منع نہیں کیا، اِنَّ ھٰذَا رَحْمَۃٌ، مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَم یہ تو رحمت (یعنی شفقت و محبت) ہے۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔[3]

دنیا میں جنتی باغ:

﴿8982﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان،

---

[1]... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ648 پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: سوال کا مقصد یہ ہے کہ کیا ذبح کی یہ ہی صورت ہے کہ گلے اور سینے کے درمیان ہو، اگر یہ ہی ذبح ہے تو جو جانور قبضہ میں نہ ہو اور مر رہا ہو اسے ذبح کیسے کیا جائے جیسے کنوئیں میں گری ہوئی بکری۔ یہ اضطراری ذبح کا ذکر ہے جب جانور قبضہ میں نہ ہو اور اس کا ذبح کرنا ضروری ہو تو جہاں کہیں نیزہ بھالا مار دیا جائے اور خون بہہ جائے ذبح ہو جائے گا جیسے بھاگی ہوئی گائے، کنوئیں میں گرا ہوا جانور اور تیر سے مارا ہوا شکار۔ یعنی کنوئیں میں گرا ہوا جانور جب اس کے نکالنے کی کوئی صورت نہ ہو اور اس کے مر جانے کا اندیشہ ہو تب اس طرح ذبح کر لیا جائے۔

[2]... ابو داود، کتاب الضحایا، باب ما جاء فی ذبیحۃ المتردیۃ، ۳/۱۳۷، حدیث: ۲۸۲۵

[3]... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الرخصۃ... الخ، ۲/۳۰۶، حدیث: ۱۰۰۷

مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب الصبر والبکاء والنیاحۃ، ۳/۳۶۳، حدیث: ۶۷۰۱

المجروحین لابن حبان، ۲/۶۶، رقم ۶۵۴، عمر بن ایوب المزنی، ۲/۶۶

رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[1]

﴿8983﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بکری کا بازو تناوُل فرمایا پھر بغیر وضو کئے نماز پڑھی۔[2]

اعمال میں نیت کا کردار:

﴿8984﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ جنابِ سَیِّدُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہوئی کہ اسے حاصل کرے یا عورت کی طرف ہوئی کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔[3]

رضائے رَبُّ الانام:

﴿8985﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جنتیوں سے ارشاد فرمائے گا: اے جنتیو! وہ عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ ہم حاضر ہیں۔ رب تعالٰی ارشاد فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ جنتی عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے تو ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں کسی کو نہیں دیا۔ ربّ تعالٰی ارشاد فرمائے گا: میں تمہیں اس سے بھی افضل دینے والا ہوں اور وہ یہ کہ میں تم سے راضی ہوں اور تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔[4]

﴿8986﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ صاحبِ عزت و وقار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم سیکھو اور علم کے لیے وقار سیکھو۔[5]

1... مسلم، کتاب الحج، باب ما بین القبر... الخ، ص۷۱۹، حدیث: ۱۳۹۰

2... مسلم، کتاب الحیض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، ص۱۹۱، حدیث: ۳۵۴

3... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی... الخ، ۱/۵، حدیث: ۱، عن عمر بن الخطاب

4... مسلم، کتاب الجنۃ... الخ، باب احلال الرضوان... الخ، ص۱۵۱۷، حدیث: ۲۸۲۹

5... الزهد لاحمد، زهد عمر بن الخطاب، ص۱۴۸، حدیث: ۳۰۔ معجم اوسط، ۴/۳۴۲، حدیث: ۶۱۸۴

عقلمندی، ورع اور شرافت:

﴿8987﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ آقائے دوجہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رضائے الٰہی کے لیے غور وفکر کرنے سے بڑھ کر کوئی عقلمندی نہیں، سب سے بڑھ کر ورع یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیاء سے بچا جائے اور حُسنِ اخلاق سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں۔[1]

﴿8988﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے۔ ارشاد فرمایا: تمہیں بکری ذبح کرنے پر رحم آتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی تم پر رحم فرمائے گا۔[2]

قبولیتِ دعا کا وقت:

﴿8989﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کُھل جاتے ہیں اور کوئی دعا رَد نہیں کی جاتی، نماز کے وقت اور جب جہاد کے لیے لشکر آگے بڑھ رہا ہو۔[3]

﴿8990﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیابان میں دعا کی جستجو کرو اور تین موقعوں پر دعا رد نہیں ہوتی: (۱)...اذان کے وقت (۲)...راہِ خدا میں صف بندی کے وقت اور (۳)...بارش برسنے کے وقت۔[4]

دوسرے کے گناہ اپنے سر:

﴿92-8991﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جس پر مال یا زمین کی صورت میں اس کے

---

1 ...ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الورع والتقوى، ۴/۴۷۶، حديث: ۴۲۱۸، عن ابی ذر
الترغيب والترهيب لقوام السنة، باب الخاء، باب فی فضل... الخ، ۲/۸۵، حديث: ۱۲۰۷

2 ...مسند احمد، مسند المكيين، حديث معاوية بن قرة، ۵/۳۰۴، حديث: ۱۵۵۹۲

3 ...كتاب الدعاء، فضل الدعاء بين الاذان والاقامة، ص۱۶۷، حديث: ۴۸۹۔ معجم كبير، ۶/۱۵۹، حديث: ۵۸۴۷

4 ...ابو داود، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء، ۳/۲۹، حديث: ۲۵۴۰

بھائی کا حق ہو اور وہ اس کے پاس جا کر معاف کروا لے قبل اس کے کہ اس سے حساب لیا جائے کیونکہ اس دن (یعنی قیامت میں) درہم و دینار نہیں ہوں گے پس اگر (اس نے معاف نہ کروایا) اور اس کے پاس نیکیاں ہوئیں تو اس کی نیکیوں میں سے حقدار کو بدلہ دیا جائے گا اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو حقدار کے گناہ لے کر اس کے اوپر ڈال دیئے جائیں گے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت رکھنے والوں کا انعام:

﴿8993﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: میری عظمت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں رکھوں گا آج کے دن میرے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں۔[2]

شانِ عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿8994﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے زمین پر چلنے والے کسی شخص کے بارے میں یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت سے ہے سوائے حضرت عبد اللہ بن سلام کے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہی ہیں جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ (پ۲۶، الاحقاف:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا۔[3]

﴿8995﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرورِ ذیشان، رحمتِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہاری نیند اور کھانے پینے کی لذت کو بھی تم سے روک دیتا ہے لہٰذا تم میں سے جب کوئی اپنا کام پورا کر لے تو جلدی سے اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ آئے۔[4]

1 ...بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب من کانت لہ مظلمۃ... الخ، ۲/۱۲۸، حدیث: ۲۴۴۹

2 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فی فضل الحب فی اللہ، ص۱۳۸۸، حدیث: ۲۵۶۶

3 ...بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب عبد اللہ بن سلام، ۲/۵۶۳، حدیث: ۳۸۱۲

4 ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب السفر قطعۃ... الخ، ص۱۰۶۳، حدیث: ۱۹۲۷

﴿8996﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی شخص کو یہ کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے، تو وہی ان میں سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔[1]

حضرت سَیِّدُنا اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: یا تو اس شخص نے لوگوں کو بے دین سمجھ کر اور خود کو ان سے بڑا جان کر یہ کہا یا پھر لوگوں میں دین سے دوری دیکھ کر اور نیک لوگوں کے دنیا سے چلے جانے پر غمگین ہوا اور یہ کہہ دیا۔ مجھے امید ہے اس صورت میں اس پر کوئی گناہ نہیں۔

مسلمان کی فسخ بیع کو قبول کرنے کا انعام:

﴿8997﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ شفیق و مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کی فسخ بیع قبول کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی غلطیاں معاف فرما دے گا[2]۔[3]

﴿8998﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدلہ نہیں دے سکتا مگر اس طرح کہ اسے غلام پائے تو خرید لے تاکہ آزاد کر دے[4]۔[5]

1... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب النھی من قول ھلک الناس، ص ۱۴۱۲، حدیث: ۲۶۲۳

2... یعنی اگر خرید و فروخت مکمل ہو چکنے کے بعد خریدار چیز واپس کرنا چاہے یا بائع وہ چیز واپس لینا چاہے تو اگرچہ انہیں یہ حق تو نہیں مگر فریق آخر کو چاہیے کہ اسے منظور کرے اور سامنے والے پر مہربانی کرے جس کے بدلہ میں پروردگار اس کی خطائیں اور غلطیاں معاف فرمائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۸۴)

3... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالۃ، ۳/ ۳۶، حدیث: ۲۱۹۹

4... ماں باپ و دیگر خاص قرابتدار خریدتے ہی آزاد ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بیٹا اپنے باپ کی کتنی ہی خدمت کرے مگر اس کا حق ادا نہیں کر سکتا، اس کا حق ادا کرنے کی صرف یہ صورت ہے کہ اگر بیٹا آزاد اور مالدار ہو باپ غلام ہو تو بیٹا اسے خرید لے تاکہ وہ باپ اس کی ملکیت میں آتے ہی آزاد ہو جائے، یہ مطلب نہیں کہ پہلے باپ کو خرید کر اس کا مالک بن جائے پھر اپنے طور پر اسے آزاد کرے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۱۸۷)

5... مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد، ص ۸۱۲، حدیث: ۱۵۱۰

عقل مند کہلوانے کا نسخہ:

《8999》... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، رَسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے ربّ کی فرمانبرداری کرو تمہیں عقلمند کہا جائے گا اور اپنے ربّ کی نافرمانی نہ کرو ورنہ تمہیں جاہل کہا جائے گا۔[1]

《9000》... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہو کیونکہ جس کا کلام فرشتوں کے کلام کے ساتھ مل گیا اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[2]

حیا اسلام کی فطرت ہے:

《9001》... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیکر شرم وحیا، صاحب جود وسخا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقٌ وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ یعنی ہر دین کی ایک فطرت وعادت ہوتی ہے اور اسلام کی فطرت حیا ہے۔[3]

《9002》... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: سفر وحضر میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھی پس سفر کی نماز تو وہی رہی البتہ حضر میں زیادہ کر دی گئی۔[4]

《9003》... حضرت سیِّدُنا زید بن خالد جہنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يَدْعُوْ اِلَى الصَّلَاةِ یعنی مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔[5]

---

1 ...مسند حارث، کتاب الادب، باب ما جاء فی العقل، ۲/۸۱۳، حدیث: ۸۸۱

2 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التسمیع والتحمید التأمین، ص۲۱۷، حدیث: ۴۰۹

3 ...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحیاء، ۴/۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱

4 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب صلاۃ المسافرین وقصرھا، ص۳۴۷، حدیث: ۶۸۵

5 ...ابو داود، کتاب الادب، باب ما جاء فی الدیک والبھائم، ۴/۴۲۲، حدیث: ۵۱۰۱

﴿9004﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ نبی رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری کی نذر مانے وہ اس کی فرمانبرداری کرے۔[1]

﴿9005﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زید مازِنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[2]

بہترین گواہ:

﴿9006﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن خالد جُہَنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں حُضور سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہترین گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ گواہ جو گواہی مانگنے سے پہلے ہی گواہی دے دے۔[3]

چاند دیکھ کر روزہ اور عید:

﴿9007﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے رسولِ خدا، شَفِیعِ روزِ جزا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مہینہ 29 دن کا بھی ہوتا ہے لٰہذا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے چھوڑو، اگر تم پر بادل چھا جائیں (یعنی آسمان پر بادل ہوں) تو (30 دن کی) مدت پوری کرو۔[4]

مزید ارشاد فرمایا: شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔[5]

مومن کم کھانے والا ہوتا ہے:

﴿9008﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے۔[6]

1...بخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، ۴/۳۰۲، حدیث: ۶۶۹۶

2...مسلم، کتاب الحج، باب ما بین القبر... الخ، ص۷۱۹، حدیث: ۱۳۹۰

3...مسلم، کتاب الاقضیة، باب بیان خیر الشهود، ص۹۴۶، حدیث: ۱۷۱۹

4...مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان... الخ، ص ۵۴۴، حدیث: ۱۰۸۰

5...مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر... الخ، ص ۵۹۲، حدیث: ۱۱۶۵

6...مسلم، کتاب الاشربة، باب المؤمن یأکل فی معی واحد... الخ، ص ۱۱۴۱، حدیث: ۲۰۶۱

﴿9009﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

یَّوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ﴿۶﴾ ترجمۂ کنز الایمان: جس دن سب لوگ ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

(پ۳۰، المطففین: ۶)

حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: (میدانِ محشر میں) لوگ کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ کوئی تو آدھے کان تک اپنے ہی پسینے میں کھڑا ہو گا۔[1]

﴿9010﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بیان فرماتے ہیں کہ غیبوں کی خبر دینے والے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مشرق کی جانب ارشارہ کیا اور فرمایا: سنو! فتنہ یہاں ہے، سنو! فتنہ یہاں ہے یہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[2]

﴿9011﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نمازِ مغرب دن کے وتر ہیں۔[3]

پسندیدہ بندہ اور پسندیدہ عمل:

﴿9012﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ بندہ کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: لوگوں کو سب سے زیادہ نفع دینے والا۔ عرض کی گئی: کونسا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: مومن کے دل میں خوشی داخل کرنا۔ پوچھا گیا: مومن کو خوش کرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: بھوک میں اس کا پیٹ بھرنا، اس کا غم وتکلیف دور کرنا اور اس کا قرض ادا کرنا اور جس نے اپنے بھائی کے کسی کام میں اس کا ساتھ دیا گویا اس نے ایک مہینے کے روزے رکھے اور اعتکاف کیا، جو کسی مظلوم کی مدد کرنے کو بڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے قدموں کو اس دن ثابت رکھے گا جس دن قدم پھسل رہے ہوں گے، جس نے اپنے غصے کو قابو میں رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پردہ پوشی

---

1. ...مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب فی صفة یوم القیامة... الخ، ص۱۵۳۱، حدیث: ۲۸۶۲
2. ...مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، باب الفتنة من المشرق... الخ، ص۱۵۵۳، حدیث: ۲۹۰۵
3. ...ترمذی، کتاب السفر، باب ما جاء فی التطوع فی السفر، ۲/۷۶، حدیث: ۵۵۲ موقوفاً عن ابن عمر

فرمائے گا اور بے شک بُرے اخلاق اعمال کو ایسے خراب کر دیتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔[1]

دو رُخے شخص کی مذمت:

﴿9013﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں بُرا وہ ہے جو دو چہروں والا ہے، ایک کے پاس ایک چہرہ لے کر اور دوسرے کے پاس دوسرا چہرہ لے کر آتا ہے۔[2]

بارگاہِ رسالت سے سلام کا جواب ملتا ہے:

﴿9014﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، رَسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مشرق و مغرب میں جو بھی مسلمان مجھ پر سلام بھیجتا ہے میں اور میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے فرشتے اسے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ کسی نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اہلِ مدینہ کا کیا حال ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک کریم شخص کے متعلق اپنے پڑوس اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا کیا گمان کیا جاتا ہے؟ یہ تو ایسی چیز ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے حکم دیا ہے۔[3]

﴿9015﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے[4]۔[5]

﴿9016﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم

1... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب قضاء الحوائج، باب فی فضل المعروف، ۴/۱۶۸، حدیث: ۳۶، نحوہ

2... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب خیار الناس، ص۱۳۶۷، حدیث: ۲۵۲۶

3... تخریج نہیں ملی۔

4... یہاں واجب تاکید کے لیے ہے شرعی واجب نہیں جس کے ترک پر گناہ ہو کیونکہ اس وقت لوگ محنت مزدوری کرتے تھے اور اون کا لباس پہنتے تھے، مسجد میں جگہ تنگ ہوتی تھی جس کی وجہ سے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن غسل لازمی کر لیا کرو تاکہ نماز میں ساتھ والوں کو پسینے کی بو کی وجہ سے تکلیف نہ پہنچے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۲/۲۳۶، تحت الحدیث: ۵۳۸)

5... بخاری، کتاب الجمعۃ، باب فضل الغسل یوم الجمعۃ... الخ، ۱/۳۰۴، حدیث: ۸۷۹، عن ابی سعید الخدری

موطا امام مالک بروایۃ یحیی اللیثی، کتاب الجمعۃ، باب العمل فی غسل یوم الجمعۃ، ۱/۱۰۹، حدیث: ۲۳۱

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج افراد کیا تھا[1]۔[2]

﴿9017﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ رسولِ خدا، تاجدارِ انبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پاک کو صحیح طریقے سے پڑھا اس کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ایک مقبول دعا ہے چاہے تو وہ دعا اسے جلد ہی دنیا میں عطا فرما دے چاہے تو آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ فرما دے۔[3]

یتیم کی کفالت کا انعام:

﴿9018﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، رَسُوْلِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شہادت اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کیا اس طرح کہ دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا اور ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا (جنت میں) ایسے ہوں گے۔[4]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر کام میں نرمی پسند فرماتا ہے:

﴿9019﴾... اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔[5]

﴿9020﴾... ایک دن خلیفہ مامون الرشید نے اپنے دربان کو کہا: اپنے تمام کاموں میں نرمی برتنا تم پر لازم ہے۔

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 104** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: بعض راویوں نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے صرف عمرہ کی روایت کی ہے بعض نے صرف حج کی، بعض نے حج و عمرہ دونوں کی، حضرت ام المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے یہاں صرف حج کی روایت کی، وجہ یہ ہے کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قران کیا تھا لہٰذا آپ تلبیہ میں کبھی صرف حج کا نام لیتے تھے کبھی صرف عمرہ کا اور کبھی حج و عمرہ دونوں کا جیسا کہ قارن کو اختیار ہے، ہر راوی نے جو سنا اسی کی روایت کی لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں لہٰذا اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے افراد کیا تھا جیسا کہ شوافع نے سمجھا اور نہ یہ امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) کے خلاف ہے۔

2... مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام... الخ، ص۶۲۷، حدیث: ۱۲۱۱

3... معجم اوسط، ۶۹/۵، حدیث: ۶۶۰۶، عن جابر بن عبد اللہ

4... ابو داود، کتاب الادب، باب فی من ضم الیتیم، ۴/۴۳۶، حدیث: ۵۱۵۰، عن سھل

5... مسلم، کتاب السلام، باب النھی عن ابتداء... الخ، ص۱۱۹۳، حدیث: ۲۱۶۵

پھر اس نے دربان کو مذکورہ حدیث مبارکہ سنائی۔

﴿9021﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو زرد خضاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت:

﴿9022﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ یعنی دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔[1]

نہرِ حیات:

﴿24-9023﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لو، پس لوگ دوزخ سے اس حال میں نکلیں گے کہ وہ بالکل سیاہ ہو چکے ہوں گے پھر انہیں نہرِ حیات میں ڈالا جائے گا تو (ان کے گوشت پوست) ایسے اُگیں گے جیسے بہتے پانی کے کنارے سبزہ اُگتا ہے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔[2]

باجماعت نماز کی فضیلت:

﴿9025﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجہ افضل ہے۔[3]

﴿9026﴾... سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ محسن کائنات، فخر موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اذان سنے اور جیسا مؤذن کہتا ہے ویسا ہی کہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔[4]

---

1. ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص ۱۵۸۲، حدیث: ۲۹۵۶
2. ...بخاری، کتاب الایمان، باب تفاضل اھل الایمان فی الاعمال، ۱/۱۹، حدیث: ۲۲
3. ...مسلم، کتاب المساجد... الخ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ... الخ، ص ۳۲۶، حدیث: ۶۵۰
4. ...جامع الاحادیث للسیوطی، ۷/۳۰۷، حدیث: ۲۲۶۱۷، نحوہ

نور کے صفحات میں اندراج:

﴿9027﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ملائکہ کو نور کے صفحات اور نور کے قلم دے کر بھیجتا ہے چنانچہ ملائکہ مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور نماز کھڑی ہونے تک ہر آنے والے کا نام لکھتے ہیں۔[1]

﴿9028﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظہر، عصر، مغرب، عشا (اور فجر) مِنٰی میں ادا فرماتے پھر اگلی صبح جب سورج طلوع ہو جاتا تو عَرَفہ تشریف لے جاتے۔[2]

نکاحِ شغار:

﴿9029﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے[3]۔[4]

﴿9030﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حمل کے حمل کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے[5]۔[6]

1... مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التھجیر یوم القیامة، ص۴۲۶، حدیث: ۸۵۰، نحوہ عن ابی ھریرة

2... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الخروج الی منی، ۳/ ۴۶۲، حدیث: ۳۰۰۴، ۳۰۰۵

3... شِغَار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہرِ مثل واجب ہو گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۷، ۲/ ۶۶)

4... مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح الشغار و بطلانہ، ص۷۳۶، حدیث: ۱۴۱۵

5... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 271** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اس جملہ شریف کے دو معنٰی ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ حمل بیع یعنی کہ میری اونٹنی گیابھن (گابھن) ہے اس کے پیٹ کی بچی جب جوان ہو کر بچی دے گی اس کی بیع میں آج کرتا ہوں یہ بیع باطل ہے کہ معدوم چیز کی بیع ہے، نہ معلوم اونٹنی کے پیٹ میں مادہ ہے یا نر، دوسری یہ کہ کسی تجارت میں حمل کے حمل کی پیدائش سے ادائے قیمت یا ادائے سامان کی مدت مقرر کی جائے کہ اس کی قیمت میں جب دوں گا جب اس اونٹنی کے پیٹ کی بچی بچہ دے گی، یہ بیع فاسد ہے کہ وقت ادا مجہول ہے۔

6... بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الغرر و حبل الحبلة، ۲/ ۳۰، حدیث: ۲۱۴۳

نجاشی کے جنازے پر چار تکبیریں:

﴿9031﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (نمازِ جنازہ میں) نجاشی پر چار تکبیریں کہیں۔[1]

﴿9032﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی چیز لائق وصیت ہو اسے یہ مناسب نہیں کہ دو راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔[2]

حیا ایمان سے ہے:

﴿9033﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم وحیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے فرمایا: اسے چھوڑ دو کہ حیا ایمان سے ہے۔[3]

﴿9034﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ محسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری امت سے خطا، بھول اور اس چیز کو معاف کر دیا ہے جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو۔[4]

﴿9035﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس کی طرف رجوع کرو جو شک میں نہ ڈالے، بے شک جس بھی چیز کو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر چھوڑو گے اس سے ہرگز محروم نہیں ہو گے۔[5]

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الصلاۃ علی النجاشی، ۲/۲۳۷، حدیث: ۱۵۳۸

2 ...مسلم، کتاب الوصیۃ، ص۸۸۲، حدیث: ۱۶۲۷

3 ...بخاری، کتاب الایمان، باب الحیاء من الایمان، ۱/۱۹، حدیث: ۲۴

4 ...ابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب طلاق المکروہ والناسی، ۲/۵۱۳، حدیث: ۲۰۴۵، عن ابن عباس

5 ...تاریخ بغداد، رقم ۱۲۲۱، محمد بن عبد... ابو بکر السغدی التمیمی، ۳/۱۹۱

﴿9036﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شے حرام ہے اور ہر نشہ آور شے شراب ہے۔[1]

مومن دنیا کی کمی سے نہیں گھبراتا:

﴿9037﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! بے شک دنیا مومن کا قید خانہ ہے، قبر اس کی امان گاہ ہے اور جنت اس کا ٹھکانا ہے، اے ابوذر! بے شک دنیا کافر کی جنت ہے، قبر اس کے لیے عذاب اور دوزخ اس کا ٹھکانا ہے، اے ابوذر! مومن دنیا کی کمی سے نہیں گھبراتا اور نہ اہل دنیا اور دنیا کی عزت کی پروا کرتا ہے۔[2]

مسلمان کی حاجت پوری کرنے کی فضیلت:

﴿9038﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ اکبر، شَفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا میں قیامت کے دن اس کے میزان کے پاس کھڑا رہوں گا اگر نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا تو ٹھیک ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔[3]

اُمَّتِ محمدیہ کا افضل اور شریر:

﴿9039﴾... حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اپنی امت کے سب سے افضل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: جس کی عمر طویل ہو، عمل اچھا ہو، اس سے بھلائی کی امید ہو اور اس کی شر سے امن ہو۔ کیا میں تمہیں اپنی امت کے سب سے شریر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: جس کی عمر

1... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر... الخ، ص۱۱۰۹، حدیث: ۲۰۰۳

2... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص۱۵۸۲، حدیث: ۲۹۵۶ بدون: یااباذر، عن ابی ھریرۃ۔ مسند فردوس، ۲/ ۴۸۵، حدیث: ۸۳۴۴، ۸۳۴۵

3... التذکرۃ للقرطبی، ابواب المیزان، ص۲۹۹

طویل، عمل بُرا ہو، اس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے بے خوفی نہ ہو۔[1]

﴿9040﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی چیز کی قسم کھالے پھر اپنی قسم کا خلاف کرنے میں بہتری نظر آئے تو وہ بہتری والا کام کرلے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے معافی مانگے[2]۔[3]

دنیا میں جنتی باغ:

﴿9041﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مکّہ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منوّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنتی باغوں کے پاس سے گزرو تو کچھ چن لیا کرو۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنتی باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے۔[4]

مُردے کہاں دفنائیں؟

﴿9042﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ محسنِ کائنات، فخر موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ میت کو برے پڑوسی سے ایسے ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے زندہ کو بُرے پڑوسی سے ہوتی ہے۔[5]

﴿9043﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین سفید سُحُولی کپڑوں میں کفن دیا گیا، جس میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھا۔[6]

﴿9044﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے

---

1. ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی طول العمر للمؤمن، ۱۴۸/۴، حدیث: ۲۳۳۷، عن ابی بکرة
ترمذی، کتاب الفتن، باب: ۷۶، ۱۱۲/۴، حدیث: ۲۲۷۰، عن ابی ھریرة
2. ...یعنی کفارہ ادا کرنے کے بعد جیسا کہ دیگر کئی احادیث میں صراحت ہے کہ کفارہ ادا کرے۔ (علمیہ)
3. ...مسلم، کتاب الایمان والنذور، باب ندب من حلف یمینا... الخ، ص۸۹۸، حدیث: ۱۶۵۰، نحوہ
4. ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۸۲، ۳۰۴/۵، حدیث: ۳۵۲۱، عن انس
5. ...مسند فردوس، ۶۸/۱، حدیث: ۳۳۷
6. ...مسلم، کتاب الجنائز، باب فی کفن المیت، ص۴۶۹، حدیث: ۹۴۱

والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: کون سی گردن (آزاد کرنا) افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: زیادہ قیمتی اور اپنے مالک کے نزدیک بہت نفیس۔[1]

انصار کی فضیلت:

﴿9045﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھروں کا نہ بتاؤں؟ بنو نَجّار پھر بنو عبدُ الْاَشْہَل پھر بنو حارِث بن خزرج پھر بنو ساعِدہ اور پھر انصار کے سارے گھرانوں میں خیر ہے۔[2]

لذتوں کو ختم کرنے والی:

﴿9046﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ یعنی لذتوں کو ختم کرنے والی کو زیادہ یاد کیا کرو۔ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! لذتوں کو ختم کرنے والی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: موت۔[3]

﴿9047﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمارے اسلام لانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمیں (ہنسنے پر) عتاب فرمانے کے درمیان چار سال[4] کا عرصہ ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس آیتِ مبارکہ کے ذریعے ہمیں عتاب فرمایا:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ اُن کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لیے۔

﴿9048﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دباغت کئے جانے کے بعد مردار کی کھال استعمال کرنے کی رخصت دی ہے۔ یا یہ

---

1 ...بخاری، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل، ۲/ ۱۵۰، حدیث: ۲۵۱۸، عن ابی ذر

2 ...بخاری، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۳/ ۴۹۶، حدیث: ۵۳۰۰

3 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی ذکر الموت، ۴/ ۱۳۸، حدیث: ۲۳۱۴، عن ابی ھریرہ
تنبیہ الغافلین، باب الزجر عن الضحک، ص ۱۰۴، حدیث: ۲۴۰

4 ...حلیۃ الاولیاء میں اس مقام پر چار ماہ کا ذکر ہے جبکہ کتب تفاسیر واحادیث میں چار سال مذکور ہے، لہٰذا ہم نے یہی لکھ دیا ہے۔ (علمیہ)

فرمایا کہ "وہ پاک ہو جاتی ہے۔"[1]

﴿9049﴾... حضرت سیِّدُنا عمرو بن رشید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُذام میں مبتلا لوگوں کی طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کیوں نہیں مانگتے۔[2]

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

ان بزرگوں میں ایک حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی ہیں۔ آپ قضائے الٰہی پر راضی رہنے والے اور روشن ورع و تقویٰ والے تھے۔ آپ کے اقوال خالص اور تفردات بہت بلند تھے، آپ کی امامت تسلیم شدہ اور سرپرستی مضبوط و مستحکم تھی، علم آپ کا دوست اور زُہد آپ کا غم خوار تھا۔

منقول ہے کہ "معرفت میں کمال اور خوفِ خداوندی میں بلند مقام تک پہنچنے کا نام تصوف ہے۔"

﴿9050﴾... حضرت سیِّدُنا عبید اللہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: میں نے لوگوں میں سے چار حضرات کو امام پایا ہے: حضرت سیِّدُنا مالک بن انس، حضرت سیِّدُنا حماد بن زید اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ پھر آپ نے چوتھے کا ذکر کیا مگر میں ان کا نام بھول گیا شاید حضرت سیِّدُنا ابن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام لیا ہو ورنہ ان کے علاوہ تو میں کسی کو نہیں جانتا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث:

﴿9051﴾... حضرت سیِّدُنا امام شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث میں امیر المؤمنین ہیں۔

﴿9052﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا وصال ہوا تو میں بصرہ میں ہی تھا۔ حضرت کے انتقال والی رات کی اگلی صبح میں حضرت یزید بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: رات خواب میں مجھے کسی نے کہا کہ امیر المؤمنین کا انتقال ہو چکا

1 ...مسند طیالسی، احادیث النساء، ص ٢١٩، حدیث: ١٥٦٨

2 ...مسند بزار، مسند انس بن مالک، ١٣/ ١٩٠، حدیث: ٦٦٤٣، عن انس

ہے۔ میں نے اس کہنے والے سے پوچھا: کیا آج رات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا ہے؟ اس نے کہا: ہاں آج رات ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ اسی رات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا وصال ہوا تھا اور ہمیں اس کے بارے میں کوئی خبر نہ تھی۔

﴿9053﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اکابر) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد لوگوں کے صرف تین امام ہیں: حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے زمانے میں، حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے زمانے میں اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے زمانے میں۔

اُمَّتِ محمدیہ کے عالم اور عابد:

﴿9054﴾... حضرت سیِّدُنا مُثَنّٰی بن صَبّاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ اس امت کے عالِم اور عابد ہیں۔

﴿9055﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبید طَنافِسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو مفتی ہونے کی حیثیت سے ہی یاد رکھتا ہوں، میں 70 سال سے دیکھ رہا ہوں کہ ہم مدرسے میں ہوتے اور جب بھی کوئی مرد و عورت آتے تو وہ ہم سے حضرت سفیان ثوری کا ہی پوچھتے تاکہ اُن سے فتویٰ دریافت کریں اور وہ انہیں جواب ارشاد فرمائیں۔

لوگوں کے امام:

﴿9056﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہمارے نزدیک لوگوں کے امام تھے۔

﴿9057﴾... سیِّدُنا مبارک بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام عاصم بن ابو نَجُود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا کہ آپ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس فتویٰ پوچھنے آئے تو کہا: اے سفیان! جب ہم چھوٹے تھے تو تب بھی آپ کے پاس آتے تھے اور اب بڑے ہو کر بھی آپ ہی کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

﴿9058﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا زمانہ پانے والوں کو عتاب کیا جائے گا، یوں کہ ان سے کہا جائے گا:

تمہارے درمیان حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کوئی نہ تھا (پھر بھی تم نے ان کی قدر نہ کی)۔

سب سے بڑے فقیہ:

﴿9059﴾... حضرت سیِّدُنا زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سب سے بڑے فقیہ تھے۔

﴿9060﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے علم میں زمین پر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے بڑا عالم کوئی نہیں۔

﴿9061﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے افضل کوئی نہیں دیکھا اور خود حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے بھی اپنے جیسا نہیں دیکھا ہو گا۔

قرآن و سنت پر قائم رہنے والے:

﴿9062﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر مجھ سے کہا جائے کہ کسی ایک شخص کو اختیار کرو جو قرآن و سنت دونوں پر قائم ہو تو میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو اختیار کروں گا۔

﴿9063﴾... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: لوگوں نے اپنے دلوں کو امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت کے جام پلا رکھے ہیں اور وہ اس میں اس حد تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ وہ کسی کو ان سے بڑا عالِم نہیں مانتے جیسے شیعہ حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی محبت میں حد سے بڑھ گئے۔ حالانکہ خدا کی قسم! حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑے عالِم ہیں۔[1]

1... یہ روایت درست نہیں اس روایت کی سند میں ایک راوی محمد بن زنبور ہے جس پر کلام ہے۔ چنانچہ امام ابو احمد حاکم کبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روایت میں مضبوط نہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ خزیمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے ترک کیا ہے۔ امام ابن حبان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "کتاب الثقات" میں فرمایا: یہ کبھی خطا بھی کرتا ہے۔ (تھذیب التھذیب، ۷/ ۱۵۶)

حقیقت یہ ہے کہ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مداح ہیں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا سعید بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے ہوئے سنا: امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فقیہ تھے، فقہ میں معروف، تقوٰی و پرہیزگاری میں مشہور اور اپنے پاس رہنے والوں پر احسان کرنے میں شہرت رکھتے تھے۔ علم سکھانے میں شب و روز مصروف رہنے والے، طویل خاموشی اختیار ...

﴿9064﴾... حضرت سیِّدُنا امام شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک شخص نے پوچھا: اے ابو بِسْطام! سعید بن مسروق کون ہیں؟ فرمایا: فقیہ سفیان ثوری کے والد ہیں۔

سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ الرَّحْمَہ جیسا کوئی نہ دیکھا:

﴿9065﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن محمد شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جیسے کوئی نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: خود حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے بھی اپنے جیسا نہیں دیکھا ہوگا۔

﴿9066﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو دیکھا جو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے واسطے سے احادیث بیان کر رہا تھا چنانچہ میری نظر میں اس کی قدر بڑھ گئی۔

﴿9067﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شخص کو دیکھتا جس نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی صحبت اختیار کی ہو تو وہ میری نظر میں عظیم ہو جاتا۔

﴿9068﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے ملاقات کرو تو صرف ان کی رائے کے بارے میں پوچھا کرو۔

﴿9069﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مجالس بہت پسند ہیں میں جب بھی انہیں دیکھنا چاہتا تو کبھی ورع و تقویٰ کی حالت میں، کبھی نماز پڑھتے ہوئے اور کبھی فقہی مسئلے میں غور کرتے ہوئے دیکھتا جبکہ میں ایک اور مجلس میں شریک ہوتا ہوں تو میرے علم میں نہیں کہ انہوں نے اپنی مجلس میں کبھی حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھا ہو یہاں تک کہ وہ اپنے بحث و مباحثہ کی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔

......کرنے والے، کم گو اور سلطان کے مال سے دور بھاگنے والے تھے۔ جب کسی مسئلے میں کوئی صحیح حدیث ملتی تو اس کی پیروی کرتے خواہ وہ صحابہ و تابعین سے کیوں نہ ہو ورنہ قیاس کرتے اور کیا ہی اچھا قیاس کرتے۔ (تاریخ بغداد، ۱۳/ ۳۴۰)

حضرت سیِّدُنا امام یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑے عالم ہیں یا حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی۔ فرمایا: امام ابو حنیفہ۔ (تاریخ بغداد، ۱۳/ ۳۴۲)

﴿9070﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے بڑھ کر کسی کو اپنے علم پر عمل کرتے نہیں دیکھا۔

تاریخی واقعات سے واقفیت:

﴿9071﴾... حضرت سَیِّدُنا ایوب بن سوید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے جب بھی حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو ان کے پاس ماضی میں اس کی کوئی نہ کوئی مثال یا اپنے سے پہلے کسی عالم دین کا واقعہ موجود پایا۔

﴿9072﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ کعبہ شریف میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے ابو حنیفہ! کیا میں آپ کو حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں تعجب خیز بات نہ بتاؤں، میں نے انہیں صفا پر تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تمہارا برا ہو! جاؤ اور ان کی پیروی کرو، ان کے پاس اس بارے میں علم ہے جب ہی وہ صفا پر تلبیہ کہہ رہے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: یہ جواب سن کر اسے تعجب ہوا تو میں نے کہا: کیا تم نے حضرت سَیِّدُنا مسروق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت نہیں سنی کہ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صفا پر تلبیہ کہا ہے۔

﴿9073﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو اُسامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حجت ہیں۔

﴿9074﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن داود خُرَیْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے افضل محدث کوئی نہیں دیکھا۔

بڑے زاہد و متقی:

﴿9075﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے بڑا عالم، ان سے زیادہ متقی، ان سے بڑا فقیہ اور ان سے بڑھ کر دنیا سے بے رغبت کسی کو نہیں دیکھا۔

﴿9076﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

الْمَنَّان کے واسطے سے حضرت سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جو احادیث لکھی ہیں وہ مجھے ان روایات سے زیادہ پیاری ہیں جو میں نے بلاواسطہ حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنی ہیں۔

بے مثل و بے نظیر:

﴿9077﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو تمہیں یہ کہے کہ اس کی آنکھ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جیسا کوئی دیکھا ہے تو اس کی تصدیق نہ کرو۔

﴿9078﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ عقل مند اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑا عالِم کوئی نہیں دیکھا۔

﴿9079﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت یا حضرت اسماعیل زاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے سامنے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ ہوا تو وہ فرمانے لگے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ابو عبد اللہ سفیان ثوری پر رحم فرمائے! اے فقہا کی زینت! اے علما کے سردار! اے آنکھوں کی ٹھنڈک! آنکھیں آپ کی جُدائی پر ایسے آنسو بہاتی ہیں جیسے خون کے رشتہ داروں پر رویا جاتا ہے۔ پھر فرمایا: مسلمانوں کو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال پر بہت زیادہ صدمہ پہنچا تھا اور ہمیں اپنے زمانے میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی جُدائی کا بے حد صدمہ ہوا۔

مسلمانوں پر احسان:

﴿9080﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الکبیر بن مُعافی بن عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صورت میں مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے۔

﴿9081﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد سے لوگوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان اور حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بات طرف داری کی نہیں ہے اگر طرف داری کی بات ہوتی تو ہم حضرت شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مقدم رکھتے کیونکہ حضرت شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سے پہلے کے ہیں، حضرت سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کتابُ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جبکہ

حضرت شعبہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسا نہیں کرتے، ہم نے دونوں حضرات کا اختلاف بھی دیکھا مگر معاملہ ویسا ہی ہوتا تھا جیسا حضرت سفیان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے تھے۔

﴿9082﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمَجِیْد حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے برابر کسی کو نہیں مانتے تھے۔

زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حجت:

﴿9083﴾... حضرت سَیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ زمین کو ایسی شخصیت سے خالی نہیں چھوڑتا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے بندوں پر حجت ہوتی ہے، ربّ عَزَّوَجَلَّ (بروزِ قیامت اسے بطورِ حجت پیش کرکے) فرمائے گا: تمہیں اس کے جیسا ہونے سے کیا چیز روکتی ہے؟ میرے خیال میں حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی ان ہی لوگوں میں سے ہیں جو حجت ہوتے ہیں۔

نوجوانی میں شہرت:

﴿9084﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو مُثَنّٰی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے مَرْو میں لوگوں کو کہتے سنا کہ ثوری آئے ہیں۔ میں بھی ان کو دیکھنے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک نوجوان لڑکا ہے جس کی داڑھی ابھی نکل رہی ہے۔

﴿9085﴾... حضرت سَیِّدُنا ایوب سَخْتِیَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: کوفہ سے ہمارے پاس حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی سے افضل کوئی نہیں آیا۔

رجالِ حدیث کا خوب علم رکھنے والے:

﴿9086﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمَجِیْد نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری، حضرت سَیِّدُنا شعبہ، حضرت سَیِّدُنا امام مالک اور حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان ان میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ مزید فرمایا کہ "حضرت سَیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان حضرت سَیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ رِجالِ حدیث کا علم رکھتے تھے۔"

﴿9087﴾... حضرت سَیِّدُنا عثمان بن زائدہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

الْمَنَّان جیسا کبھی کوئی نہیں دیکھا، میں انہی کی پیروی کرتا ہوں اور ان کی جدائی پر روتا ہوں۔

طلب حدیث سے قبل 20 سال عبادت:

﴿9088﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: بندہ اس وقت تک حدیث کا طلب گار نہ بنے جب تک پہلے 20 سال عبادت نہ کرلے۔

﴿9089﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب کوئی بندہ حدیث شریف لکھنا چاہے تو پہلے 20 سال تک ادب سیکھے اور عبادت کرے۔

﴿9090﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھ سے اس بات کی ضمانت لی کہ بندہ اس وقت تک حدیث کا طالب نہ بنے جب تک پہلے 20 سال عبادت نہ کرلے۔

﴿9091﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اپنے ذریعے علم کو زینت بخشو علم کے ذریعے خود کو زینت مت دو۔

بُرے اعمال بیماری ہیں:

﴿9092﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: بُرے اعمال بیماری ہیں اور علما اس کی دوا ہیں، جب علما ہی خراب ہو جائیں گے تو پھر بیماری کا علاج کون کرے گا؟

﴿9093﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم دین کا طبیب ہے اور درہم دین کی بیماری ہے، جب طبیب ہی بیماری کو اپنی طرف کھینچے گا تو پھر دوسرے کا علاج کیسے کرے گا؟

﴿9094﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب تک خوفِ خدا کی شدت نہ ہو عبادت کی طاقت اور عبادت پر مضبوطی کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔

علم افضل کیوں ہے؟

﴿9095﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم اس لیے حاصل کیا جاتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ڈر وخوف اور تقوٰی حاصل ہو اسی وجہ سے علم کو فضیلت دی گئی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ بھی

بقیہ تمام چیزوں کے طرح کوئی اہمیت نہ رکھتا۔

﴾9096﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم دیگر چیزوں پر اس لیے فضیلت رکھتا کیونکہ اس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرا جاتا ہے۔

اچھا ادب:

﴾9097﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: اچھا ادب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

﴾9098﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم سیکھو اور اس پر صبر وبرداشت سے کام لو اور اس کے ساتھ ہنسی کو مت ملاؤ ورنہ دل پتھر ہو جائیں گے۔

علم کے درجات:

﴾9099﴿... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ پہلے علم کا حصول ہے پھر اسے یاد کرنا پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اسے پھیلانا ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمانے لگے: جو باتیں انہوں نے فرمائی ہیں وہ مجھے سناؤ۔

﴾9100﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم کا سب سے پہلا درجہ خاموشی، دوسرا توجہ سے سننا اور یاد کرنا، تیسرا اس پر عمل کرنا اور چوتھا اسے پھیلانا اور اس کی تعلیم دینا ہے۔

﴾9101﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: جو پوچھنے سے پہلے ہی حدیث بیان کر دے وہ ذلیل ہو جائے گا۔

﴾9102﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: فرائض کے بعد علم حاصل کرنے سے افضل عمل اور کوئی نہیں ہے۔

ہمیشہ علم سیکھنے کی تمنا:

﴾9103﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ہم ہمیشہ علم سیکھتے رہیں گے یہاں تک کہ ہمیں سکھانے والا کوئی نہ ملے۔

﴿9104﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حدیث شریف سونے چاندی سے زیادہ ہے مگر اسے حاصل نہیں کیا جاتا اور حدیث کی آزمائش بھی سونے چاندی کے فتنے سے زیادہ شدید ہے۔

﴿9105﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: حدیث کی آزمائش سونے چاندی کے فتنے سے زیادہ شدید ہے۔

﴿9106﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جس کا علم زیادہ ہوتا ہے اسے دکھ و غم بھی زیادہ ہوتا ہے۔

﴿9107﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر میں عالم نہ ہوتا تو مجھے غم سب سے کم ہوتا۔

﴿9-9108﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں حدیث کے معاملے سے ایسے نکل جاؤں کہ نہ میرے لیے کوئی انعام ہو نہ مجھ پر کوئی الزام ہو۔

﴿9110﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کے پاس تھے اور وہ ہمیں حدیث شریف بیان فرما رہے تھے پھر یک دم کھڑے ہو گئے اور فرمایا: دن گزرتا جا رہا ہے۔

﴿9111﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جو شرماتا ہے اس کا عمل کم ہو جاتا ہے۔

﴿9112﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان کو کبھی بھی علم یا طالب علم کو برا کہتے نہیں سنا۔ ان سے لوگ کہتے کہ آپ کے پاس آنے والوں کی نیت علم سیکھنے کی نہیں ہے تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: ان کا علم طلب کرنا ہی نیت ہے۔

روپوشی کی حالت میں وفات:

﴿9113﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن یونس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی وفات روپوشی کے دوران ہوئی، آپ نے اپنی قمیص کو تھیلا بنا رکھا تھا جو کتابوں سے بھرا ہوا تھا۔

﴿9114﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: یہ حدیث دانی موت کی تیاری میں سے نہیں ہے۔

﴿9115﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم حدیث حاصل کرنا موت کی تیاری میں

سے نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی بیماری ہے جس میں انسان مشغول رہتا ہے۔[1]

﴿9116﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر علم میں شیطان کا حصہ نہ ہوتا تو تم ہرگز اس کے لیے جمع نہ ہوتے۔

احادیث زیادہ حاصل کرو:

﴿9117﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: احادیث زیادہ حاصل کرو کیونکہ یہ ہتھیار ہیں۔

﴿9118﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن دلیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: ہم جب بھی حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ

[1]... امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی "تذکرۃ الحفاظ" میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا یہ فرمان نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: خدا کی قسم! آپ نے سچ بات کہی کیونکہ طلبِ حدیث حدیث کے علاوہ چیز ہے جو عُرف میں اصل حدیث کی تحصیل سے زائد اُمور کا نام ہے اور ان اُمور میں سے کثیر علم تک لے جاتے ہیں جبکہ اکثر وہ اُمور ہوتے ہیں جن میں مُحدِّث انتہائی دلچسپی لیتا ہے اور ان میں اس کی نفسانی اَغراض ہوتی ہیں، وہ رضائے الٰہی کے لیے کیے جانے والے اعمال نہیں ہوتے مثلاً نادِر نسخوں کو حاصل کرنا، عالی سندوں کی طلب میں رہنا، زیادہ شیوخ بنانا، اپنے اَلقابات اور تعریف پر خوش ہونا، روایتِ حدیث کے لیے طویل عمر کی تمنا کرنا، منفرد ہونا وغیرہ تو جب طلبِ حدیث میں یہ آفات ہیں تو تجھے ان آفات سے نجات کب ملے گی، کب تجھے اِخلاص حاصل ہوگا۔ (آگے چل کر فرماتے ہیں:) حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہی کا فرمان ہے: اگر نیت دُرست ہو تو طلبِ حدیث سے افضل کوئی عمل نہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ، ۱/۱۵۲، جزء ۱)

امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنی کتاب "تاریخ الاسلام" میں اس قول کے تحت لکھتے ہیں: طلبِ حدیث طلبِ علم سے زائد مقدار کا نام ہے اور یہ عُرف میں ایسے اُمور کا لقب ہے جن کا علم میں عمل دخل کم ہوتا ہے، جب حدیثِ نبوی کے علم سے شمار ہونے والے فنون کا یہ عالم ہے تو جدل، عقلیات اور یونانی منطق کا علم حاصل کرنے سے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ آہ، واحسرتا ایسے لوگوں کی قلت پر جو دین اسلام کی کماحقّہ معرفت رکھتے ہیں، ہائے حسرت کہ یہ مخصوص قلیل لوگ بھی ختم ہوتے جارہے ہیں، جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جیسا شخص علمِ حدیث کو بقدر ضرورت حاصل کرکے اس سے بچنے کی تمنا کر رہا ہے تو ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟ واغوثاہ۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، ۱۰/۲۳۳، دار الکتاب العربی، بیروت)

نیز اپنی کتاب "سیر اعلام النبلاء" میں فرماتے ہیں: خاص حدیث سے محبت کرنا اور اس پر رضائے الٰہی کے لیے عمل کرنا مطلوب شریعت اور توشۂ آخرت سے ہے لیکن اس کی روایت اور اس کی عالی سندوں سے محبت کرنا اور اس کی فہم و معرفت پر اِترانا قابل مذمّت اور خطرناک ہے اور یہی وہ چیز ہے جس سے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اور اہل مُراقبہ بزرگوں نے خوف کیا کیونکہ طلبِ حدیث میں کثیر ایسے اُمور ہیں جو مُحدِّث پر وبال ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، ۷/۱۹۴)

رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس جاتے تو اپنے پرانے کپڑوں میں جاتے۔

فقیروں کے لئے عزت والی مجلس:

﴿9119﴾... حضرت سیِّدُنا قبیصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی مجلس میں امیروں کو سب سے زیادہ ذلیل اور فقیروں کو سب سے زیادہ عزت والا دیکھا ہے۔

﴿21-9120﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان علم حدیث حاصل کرنے والوں کو فرمایا کرتے تھے: اے کمزور لوگو! آجاؤ۔

﴿9122﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے ایک بوڑھے شخص نے حدیث مبارک پوچھی تو آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، وہ بوڑھا شخص بیٹھ کر رونے لگا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے پاس گئے اور فرمایا: جو کچھ میں نے 40 سال میں حاصل کیا ہے وہ تم ایک ہی دن میں حاصل کرنا چاہتے ہو؟

﴿9123﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مکہ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی تو میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: امت جب سے میری محتاج ہوئی ہے بیکار ہو گئی ہے۔

﴿9124﴾... حضرت سیِّدُنا ابو منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھ سے فرمایا: جب تم علم کی انتہا کو پہنچ جاؤ گے تو علم کا کیا کرو گے، سنو! تمہاری تمنا ہو گی کہ جس طرح میں اس میں داخل ہوا تھا اسی طرح اس سے نکل جاؤں۔

﴿9125﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جب کسی بوڑھے شخص سے ملتے تو اس سے پوچھتے: کیا تم نے کوئی علم کی بات سنی ہے؟ اگر وہ کہتا: نہیں۔ تو آپ کہتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ نہ دے۔

﴿9126﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: آدمی کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو علم حاصل کرنے پر مجبور کرے کیونکہ اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔

علم حدیث عزت ہی عزت ہے:

﴿9127﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: یہ علم حدیث عزت ہی عزت ہے، جو اس

کے ذریعے دنیا چاہے گا تو دنیا ملے گی اور جو آخرت چاہے گا تو آخرت ملے گی۔

﴿9128﴾... حضرت سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: لوگوں کے لیے حدیث سے بڑھ کر نفع مند کچھ بھی نہیں۔

﴿9129﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: مجھے کسی چیز کا خوف نہیں کہ وہ مجھے دوزخ میں داخل کروادے گی سوائے علم حدیث کے۔

﴿9130﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب میں قرآن پاک پڑھتا ہوں تو دل چاہتا ہے یہیں ٹھہر جاؤں اور اس کے علاوہ کسی چیز کی طرف نہ بڑھوں۔

طالبانِ حدیث اور سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ الرَّحْمَہ:

﴿9131﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر حدیث کے طالب میرے پاس نہ آتے تو میں خود ان کے گھروں میں ان کے پاس جاتا۔

﴿9132﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی اخلاصِ نیت کے ساتھ علم حدیث طلب کرنا چاہتا ہے تو میں ضرور اس کے گھر جا کر اسے حدیث سناؤں۔

﴿9133﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن حُباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: مذکورہ بات میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کئی مرتبہ سنی ہے۔

﴿9134﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: میں نے خواب میں حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھا تو پوچھا: آپ نے کس چیز کو سب سے افضل پایا ہے؟ فرمایا: علم حدیث کو۔

علم حدیث اور نیت:

﴿9135﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: حدیث شریف سیکھنے سے بڑھ کر افضل عمل کوئی نہیں بشرطیکہ نیت درست ہو۔

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی سے پوچھا: نیت کیا چیز ہے؟ فرمایا: تم علم حدیث سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور آخرت کا ارادہ کرو۔

شارحِ حدیث:

﴿9136﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی صحبت میں رہتے تھے اور ہم نے ان سے حدیث کا علم حاصل کرنے والوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے حدیث کی وضاحت وشرح سننا چاہتے ہیں۔

﴿9137﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کے مجمع میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: افسوس ہے! آپ تو اہل اسناد میں سے ہیں۔

﴿9138﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم تو ہمارے نزدیک پختہ علم والے سے رخصت کا ملنا ہے ورنہ سختی کرنا تو ہر انسان کو پسند ہے۔

عاجزی کے پیکر:

﴿9139﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عیسٰی حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی رملہ یا بیت المقدس آئے تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے انہیں پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس تشریف لائیے اور ہمیں حدیثیں بیان کیجئے۔ کسی نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے کہا: اے ابو اسحاق! آپ جیسا شخص انہیں یہ پیغام دے رہا ہے؟ فرمایا: ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کی عاجزی وانکساری کیسی ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی آئے اور احادیث بیان کیں۔

﴿9140﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں جو دو رکعتیں پڑھتا ہوں مجھے علم حدیث سے زیادہ ان سے امید ہے۔

﴿9141﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: آپ نے کس عمل کو افضل پایا ہے؟ فرمایا: تلاوت قرآن کو۔ میں نے پوچھا: اور حدیث کو؟ تو انہوں نے اپنا منہ پھیر لیا اور گردن جھکا دی۔

صحابہ کے آثار وواقعات سیکھو:

﴿43-9142﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے آثار وواقعات

سیکھو اور جو اپنی رائے سے کوئی بات کہے تو کہو کہ میری رائے بھی تمہاری رائے کی طرح ہے۔

﴿9144﴾... حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم تو صحابۂ کرام کے آثار و واقعات میں ہے۔

﴿9145﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں نے علم حاصل کیا مگر میری کوئی نیت نہ تھی پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے نیت عطا فرمادی۔

﴿9146﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا: میں 10 لوگوں سے ایک ہی حدیث بیان نہیں کرتا۔ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے ان سے 20 ہزار حدیثیں لکھی ہیں اور مجھے حضرت اشجعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بتایا ہے کہ انہوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے 30 ہزار حدیثیں لکھی ہیں۔

﴿9147﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو ایسا عمل کرتے دیکھو جس میں علما کا اختلاف ہو اور اس کا عمل تمہارے علم کے خلاف ہو تو تم اسے منع نہ کرو۔

بہترین حافظہ:

﴿9148-49﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میرے کانوں میں جب بھی کوئی آواز پڑی وہ مجھے یاد ہو گئی، ایک مرتبہ میں ایک جولاہے کے پاس سے گزرا تو وہ کچھ گا رہا تھا میں نے فوراً اپنے کان بند کر دیئے کہ کہیں اس کے بول مجھے یاد نہ ہو جائیں۔

﴿9150﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے اپنے دل کو کبھی کوئی امانت نہیں دی تا کہ وہ مجھ سے خیانت نہ کرے۔

دنیا و آخرت کی بزرگی:

﴿9151﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے ایک عربی شخص سے فرمایا: تمہارا بُرا ہو علم حاصل کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے نکل کر تمہارے غیروں کے پاس چلا جائے، علم حاصل کرو کیونکہ یہ دنیا و آخرت میں عزت و بزرگی ہے۔

﴿9152﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان نے فرمایا: علم حاصل کرو اور جب علم حاصل کر چکو تو اس کا منہ بند کر دو اور علم کے ساتھ ہنسی اور کھیل کو دمت ملاؤ ورنہ دل علم کو قبول نہیں کریں گے۔

عالم کی مثال طبیب کی طرح ہے:

﴿9153﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: عالم کی مثال طبیب کی طرح ہے کہ وہ بیماری کے مطابق ہی دوا دیتا ہے۔

﴿9154﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عاصم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ مجھے حضرت ایوب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر سب سے زیادہ خوف علم حدیث کا ہے۔ خود حضرت ابو عاصم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن پر سب سے زیادہ خوف علم حدیث کا ہے۔

﴿9155﴾... حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مجھے تعجب ہوتا ہے کہ علم حدیث والا آسودہ حال کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ آفات بھی اس کی طرف تیزی سے بڑھتی ہیں اور وہ لوگوں کی زبانوں کا نشانہ بھی بنتا ہے۔

نااہل کو علم حدیث نہ سکھاتے:

﴿9156﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نَبَطی (غیر عرب) اور گھٹیا لوگوں کو حدیث شریف نہیں سناتے تھے، جب کوئی آپ کے اس فعل کو ناپسند کرتے ہوئے آپ سے اس بارے میں بات کرتا تو آپ فرماتے: علم اہل عرب سے لیا گیا ہے جب یہ نَبَطی یا گھٹیا لوگوں کے پاس جائے گا تو وہ علم کو بدل دیں گے۔

﴿9157﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم طلب کرنے والے دن کو ہم فضیلت میں شمار نہیں کرتے کیونکہ تمام چیزیں کم ہو رہی ہیں اور وہ بڑھتا جا رہا ہے، میں چاہتا ہوں میرے علم کا معاملہ برابر برابر ہو جائے، نہ میرے لیے کوئی انعام ہو نہ مجھ پر کوئی الزام ہو۔

علم کے لیے اخلاص ضروری ہے:

﴿9158﴾... ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے عرض کی: جو علم آپ کے پاس ہے اگر آپ اسے پھیلائیں تو مجھے امید ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے اپنے کچھ بندوں کو نفع پہنچائے گا اور آپ کو اس

پر اجر ملے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: خدا کی قسم! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے اس علم کا طلبگار ہے تو میں خود چل کر اس کے گھر جاؤں اور یہ امید کرتے ہوئے اسے حدیثیں سناؤں کہ ان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے نفع عطا فرمائے گا۔

﴿9159﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھ سے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ ایسا تو نہیں کہ حدیث طلب کرنا نیک اعمال میں سے نہ ہو کیونکہ ہر نیک عمل میں کمی ہوتی جا رہی اور یہ عمل بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

حکمرانی سے بہتر:

﴿9160﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن عَسْقَلان میں حدیث شریف بیان کرتے تو بعض اوقات تحدیثِ نعمت کے طور پر ابتدا میں ہی لوگوں سے فرماتے: (علم کا) چشمہ پھوٹنے لگا ہے، چشمہ پھوٹنے لگا ہے اور کبھی کسی ایک ہی شخص کو حدیث بیان کرتے وقت فرماتے: تمہارے لیے یہ عسقلان اور صُور کی حکمرانی سے بہتر ہے۔

﴿9161﴾... حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ایک شخص کو حدیث شریف لکھواتے ہوئے فرما رہے تھے: یہ تمہارے لیے "رَے" کے علاقے کی حکمرانی سے بہتر ہے۔

﴿9162﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو یمن کے علاقے صنعاء میں ایک بچے کو حدیث لکھواتے دیکھا ہے۔

طلبِ علم تو خوف و خشیت الٰہی کا نام ہے:

﴿9163﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: علم کی طلب یہ نہیں ہے کہ فلاں نے فلاں سے روایت کیا بلکہ طلبِ علم تو خوف و خشیت الٰہی کا نام ہے۔

﴿9164﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: منقول ہے کہ دنیا کے حریص ہرگز مت ہونا تمہارا حافظہ مضبوط ہو جائے گا۔

روایت بالمعنٰی:

﴿9165﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک دوست نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے عرض کی: ہمیں ایسے حدیث بیان کیجئے جیسے آپ نے سنی ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں بالکل ویسے نہیں بیان کر سکتا، میں معنٰی بیان کر سکتا ہوں۔

﴿9166﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں تمہیں ایسے حدیث بیان کر رہا ہوں جیسے میں نے سنی ہے تو میری اس بات کا اعتبار مت کرنا۔

﴿9167﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میرے خیال میں اگر کوئی شخص جھوٹ بولنے کا ارادہ کرے تو وہ اس کے چہرے سے ہی پتا چل جاتا ہے۔

علم کی برکت جلدی حاصل کرلو:

﴿9168﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ابوزرقاء رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر مختلف نسخوں کا آپس میں دور کر رہے تھے کہ اتنے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے جوانو! اس علم کی برکت جلدی حاصل کرلو کیونکہ تم اس بات کو نہیں جانتے کہ ہو سکتا ہے تمہیں اس علم سے جو امید ہے تم وہاں تک نہ پہنچ سکو لہٰذا تمہیں چاہئے کہ ایک دوسرے کو فائدہ دو۔

﴿9169﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب میں نے علم حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے دعا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے روزگار کے لیے ضروری ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ علم مٹتا جارہا ہے تو میں نے خود کو طلبِ علم کے لیے فارغ کرنے کا ارادہ کرلیا اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کفایت اور علم میں مصروفیت کی دعا کی اس کے بعد سے آج تک وہی ہوا جو میں چاہتا تھا۔

﴿9170﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے غَیْرُ اللہ کی خاطر اس علم کا ارادہ کیا تو اُس کا انجام دیکھ رہا ہوں۔

﴿9171﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کے پاس ہوتے تو ایسا محسوس کرتے گویا آپ کو حساب کتاب کے لیے کھڑا کیا گیا ہے۔ ہمارے

اندر آپ سے بات کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی چنانچہ ہم حدیث کا ذکر کرنے لگتے تو آپ کی ڈر و خوف والی حالت ختم ہو جاتی اور پھر آپ ہمیں حدیث بیان کرتے۔

قابل رشک اعمال:

﴿9172﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو چارپائی پر چادر اوڑھ کر بیٹھے دیکھا تو کہا: اے سفیان! مجھے آپ کی کثرتِ حدیث پر رشک نہیں آتا بلکہ مجھے آپ کے ان نیک اعمال پر رشک آتا ہے جو آپ نے آگے بھیجے۔

﴿9173﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا وصال ہوا تو بادشاہ وقت کے خوف کی وجہ سے ہم رات ہی میں انہیں وہاں سے لے کر نکل پڑے پس ہم نے رات کو دن سے الگ نہ سمجھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیٹ کا مرض تھا اور میں نے اس بیماری میں آپ کو فرماتے سنا کہ ”روپوشی چلی گئی روپوشی چلی گئی۔“

سینے پر آیت مبارکہ:

﴿9174﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھا تو ان کے سینے پر دو جگہ یہ آیت مبارکہ لکھی ہوئی تھی:

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۚ (پ۱، البقرۃ:۱۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان: عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا۔

﴿9175﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو غسل دیا تو مجھے آپ کے جسم پر یہ آیت مبارکہ لکھی ہوئی نظر آئی:

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۚ (پ۱، البقرۃ:۱۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان: عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا۔

وفات پر اشعار:

﴿9176﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے دفن کے اگلے دن حضرت جریر بن حازم اور حضرت حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا میرے پاس آئے اور کہا: ہمیں حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی قبر پر لے چلیے۔ چنانچہ ہم چلے تو راستے میں حضرت جریر بن حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ شعر کہا:

مَنْ كَانَ يَبْكِيْ عَلٰى حَيٍّ لِمَنْزِلَةٍ   بَكَى الْغَدَاةَ عَلَى الثَّوْرِيِّ سُفْيَانَا

ترجمہ: جو کسی زندہ پر اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے روئے گا وہ کل کو حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی پر بھی روئے گا۔

اتنے کہنے کے بعد حضرت جریر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش ہو گئے تو میں سمجھا شاید وہ اور اشعار تیار کر رہے ہیں مگر وہ خاموش رہے تو حضرت عبد اللہ بن صَبَّاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ شعر کہا:

اَبْكِيْ عَلَيْهِ وَقَدْ وَلّٰى وَسُؤْدَدُهٗ   وَفَضْلُهٗ نَاضِرٌ كَالْغُصْنِ رَيَّانَا

ترجمہ: میں ان پر رو رہا ہوں یقیناً وہ چلے گئے ہیں مگر ان کی عظمت اور ان کا فضل تازہ ٹہنی کی طرح تر و تازہ ہے۔

﴿9177﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا وصال ہوا تو ان کا جنازہ اور کفن دفن بھی رات میں ہی ہو گیا، ہم ان کے جنازے میں شریک نہ ہو سکے البتہ اگلے دن ہم ان کی قبر پر گئے تو ہمارے ساتھ حضرت جریر بن حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تھے، آپ نے قبر کے پاس کھڑے ہو کر پہلے دعا مانگی پھر شعر کہا۔ (اس سے آگے وہی ہے جو پچھلی روایت میں بیان ہوا)۔

سفیان ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے اشعار:

﴿79-9178﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی یہ اشعار کہا کرتے تھے:

اَظَرِيْفُ اِنَّ الْعَيْشَ كَدَرٌ صَفْوُهٗ   ذِكْرُ الْمَنِيَّةِ وَالْقُبُوْرِ الْهُوَّلِ

دُنْيَا تَدَاوَلَهَا الْعِبَادُ ذَمِيْمَةٌ   شِيْبَتْ بَاكْرَهٖ مِنْ نَقِيْعِ الْحَنْظَلِ

وَبَنَاتِ دَهْرٍ لَا تَزَالُ مُعَلَّهٗ   وَلَهَا فَجَائِعُ مِثْلُ وَقْعِ الْجَنْدَلِ

ترجمہ: اے ہوشیار شخص! زندگی گدلی ہے اس کی صفائی موت اور قبر کی ہولناکی کو یاد کرنا ہے۔ لوگوں نے سوچ بچار کے بعد دنیا کو قابل مذمت ٹھہرایا ہے جو اندرائن کے پھل کی طرح اوپر سے خوبصورت اور اندر سے انتہائی کڑوی ہے۔ زمانے کے حوادثات ہمیشہ سے اس کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور اس کی مصیبتیں پتھروں پر بہتے تیز پانی کی طرح ہیں۔

﴿9180﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے یہ اشعار بھی کہے:

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَرْحَلْ بِزَادٍ مِنَ التُّقٰی وَلَاقَیْتَ بَعْدَ الْمَوْتِ مَنْ قَدْ تَزَوَّدَا

نَدِمْتَ عَلٰی اَنْ لَا تَکُوْنَ کَمِثْلِہٖ وَاَنَّکَ لَمْ تَرْصُدْ کَمَا کَانَ اَرْصَدَا

ترجمہ: جب تو دنیا سے تقویٰ کا توشہ لے کر نہیں جائے گا اور موت کے بعد ایسے شخص سے ملے گا جس نے تقویٰ کو اپنا توشہ بنایا تھا تو تجھے شرمندگی ہوگی کہ تو اس کے جیسا کیوں نہ ہوا اور تو نے ویسی تیاری کیوں نہ کی جیسی اس نے کی۔

﴿9181﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے ایک موقع پر یہ شعر کہا:

یَسُرُّ الْفَتٰی مَا کَانَ قَدَّمَ مِنْ تُقًی اِذَا عَرَفَ الدَّاءَ الَّذِیْ هُوَ قَاتِلُهٗ

ترجمہ: جب آدمی اپنی جان لیوا بیماری کو پہچان جاتا ہے تو اسے آگے بھیجے ہوئے تقویٰ سے خوشی ہوتی ہے۔

﴿9182﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی یہ اشعار بھی کہا کرتے تھے:

سَیَکْفِیْكَ عَمَّا اُغْلِقَ الْبَابُ دُوْنَهٗ وَضَنَّ بِهِ الْاَقْوَامُ مِلْحٌ وَجَرْدَقُ

وَتُشْرَبُ مِنْ مَاءِ فُرَاتٍ وَتَغْتَدِیْ تُعَارِضُ اَصْحَابَ الثَّرِیْدِ الْمُلَبَّقِ

تَجَشّٰی اِذَا مَا هُمْ تَجَشَّوْا کَاَنَّمَا ظَلَلْتَ بِاَنْوَاعِ الْخَبِیْصِ تَفَتَّقُ

ترجمہ: جس چیز کو دینے سے دروازے بند کئے گئے اور لوگوں نے اس میں انتہائی کنجوسی کی عنقریب تمہیں اس سے کمتر چیز یعنی نمک اور موٹی روٹی کفایت کرے گی۔ ابھی تمہیں نہر فرات کا پانی پلایا جائے گا اور کل تم نرم ثرید کھانے والوں کے مقابل ہو گے۔ اُس وقت تم ڈکار لو گے جب یہ لوگ ڈکار نہ لے سکیں گے گویا تم کئی قسم کے حلوے اور مٹھائیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہو گے۔

تین دن کا فاقہ:

﴿9183﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا تھا اور آپ کو شدید بھوک لگی ہوئی تھی کہ آپ کا گزر ایک گھر کے پاس سے ہوا جس میں شادی ہو رہی تھی، نفس نے کہا کہ اندر چلے جاؤ مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محفوظ رکھا اور آپ اپنی بیٹی کے گھر چلے گئے، اس نے آپ کو روٹی کا ایک ٹکڑا دیا تو آپ نے وہ کھا کر پانی پیا اور ڈکار لی، پھر وہی اشعار پڑھے جو ماقبل روایت میں مذکور ہیں۔

﴿9184﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی یہ اشعار بھی کہا کرتے تھے:

إِنْ كُنْتَ تَرْجُو اللهَ فَاقْنَعْ بِهِ　　فَعِنْدَهُ الْفَضْلُ الْكَثِيرُ الْبَشِيرُ

مَنْ ذَا الَّذِي تَلْزَمُهُ فَاقَةٌ　　وَذُخْرُهُ اللهُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

ترجمہ: اگر تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے امید رکھتا ہے تو اسی پر قناعت کر، اس کے پاس خوش کرنے والا بہت زیادہ فضل ہے۔ کون ہے جسے فاقوں نے گھیر لیا اور اس کا ذخیرہ سب سے بلند و بڑا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہو۔

﴿9185﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ایک مرتبہ ابنِ حِطّان کے یہ اشعار کہہ رہے تھے:

أَرَى أَشْقِيَاءَ النَّاسِ لَا يَسْأَمُونَهَا　　عَلَى أَنَّهُمْ فِيهَا عُرَاةٌ وَجُوَّعُ

أُرَاهَا وَإِنْ كَانَتْ قَلِيلًا كَأَنَّهَا　　سَحَابَةُ صَيْفٍ عَنْ قَلِيلٍ تَقَشَّعُ

ترجمہ: میں بدبخت لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دنیا سے اس بات پر نہیں اکتاتے کہ وہ اس میں بھوکے ننگے ہیں۔ دنیا اگرچہ تھوڑی ہے مگر میں اسے دیکھتا ہوں کہ گویا وہ گرمی کے پھٹے ہوئے بادل ہیں۔

﴿9186﴾... حضرت سیِّدُنا سالم خَوّاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کہا: ابو عبد اللہ! آپ میں ایک بڑی تعجب خیز بات ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: میرے بھتیجے! مجھ میں ایسی کونسی بات ہے جس سے تجھے تعجب ہوا؟ اس نے کہا: آپ ایک شہر سے دوسرے شہر سفر کرتے رہتے ہیں حالانکہ انسانوں کا بلکہ جانوروں کا بھی کوئی ایک ٹھکانا ہوتا ہے جہاں وہ ٹھہرتے ہیں مگر آپ کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: حضرت مغیرہ بن مِقْسَم ضَبِّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے آدمی تھے؟ اس نے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے امید تو یہی ہے کہ وہ نیک آدمی تھے۔ آپ نے پوچھا: حضرت ابراہیم نَخَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کیسے آدمی تھے؟ اس نے کہا: واہ واہ! ان کی تو کیا بات ہے۔ آپ نے پوچھا: حضرت علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسے آدمی تھے؟ اس نے کہا: ان کے بارے میں تو پوچھیں مت (یعنی بہت عظیم الشان تھے)۔ آپ نے پوچھا: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کیسے آدمی تھے؟ اس نے کہا: بہت سچے، کھرے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: مجھے مغیرہ بن مِقْسَم نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے بتایا کہ "جنتیوں کے قبوں میں ایک نور داخل ہو گا اور ایسا لگے گا کہ وہ نور لوگوں

کی بینائی ہی اُچک لے، وہ نور جنتی حور کے دانت کا ہوگا جو اپنے شوہر کے سامنے مسکرائی ہوگی۔'' لہٰذا تمہاری باتوں کی وجہ سے میں اتنی بڑی بھلائی کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ اشعار کہے:

مَا ضَرَّ مَنْ کَانَتِ الْفِرْدَوْسُ مَسْکَنُہُ ۔۔۔ مَاذَا تَجَرَّعَ مِنْ بُؤْسٍ وَاِقْتَارِ

تَرَاہُ یَمْشِیْ کَئِیْبًا خَائِفًا وَجِلًا ۔۔۔ اِلَی الْمَسَاجِدِ یَمْشِیْ بَیْنَ اَطْمَارِ

ترجمہ: جنت الفردوس جس کا ٹھکانا ہو اسے اس بات کی پروا نہیں ہوتی کہ وہ غریبی اور تنگدستی کے گھونٹ پی رہا ہے۔ تم اسے دیکھو گے کہ وہ شکستہ حال، ڈرتا کانپتا پھٹے پرانے کپڑے پہنے مسجد جارہا ہوگا۔

پھر اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

یَا نَفْسُ مَا لَکِ مِنْ صَبْرٍ عَلَی النَّارِ ۔۔۔ قَدْ حَانَ اَنْ تُقْبِلِیْ مِنْ بَعْدِ اِدْبَارِ

ترجمہ: اے نفس! تو آگ برداشت نہیں کرسکتا، عنقریب واپسی پر تجھے اس کا سامنا ہوگا۔

جنتی حور کی مسکراہٹ کا نور:

﴿9187﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ایک نور پھیلے گا یہاں تک کہ وہ جنتیوں کے سروں سے بلند ہو جائے گا، وہ نور جنتی حور کے اگلے دانتوں کا ہوگا جو اپنے شوہر کے لیے مسکرائی ہوگی۔''(1)

حضرت سیِّدُنا محمد بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک بجلی سی چمکے گی تو فرشتے بتائیں گے کہ جنتی حور اپنے شوہر کے لیے مسکرائی ہے۔

﴿9188﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی فرمائش پر حضرت سیِّدُنا سری بن حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے یہ اشعار سنائے:

اَجَاعَتْھُمُ الدُّنْیَا فَجَاعُوْا وَلَمْ یَزَلْ ۔۔۔ کَذٰلِکَ ذُو التَّقْوٰی عَنِ الْعَیْشِ مُلْجَمَا

اَخُوْ طَیِّئٍ دَاوُدُ مِنْھُمْ وَمِسْعَرٌ ۔۔۔ وَمِنْھُمْ وُھَیْبٌ وَالْغَرِیْبُ ابْنُ اَدْھَمَا

وَحَسْبُکَ مِنْھُمْ بِالْفُضَیْلِ، وَبِابْنِہٖ ۔۔۔ وَیُوْسُفَ اِذْ لَمْ یَاْلُ اَنْ یَتَسَلَّمَا

1... تاریخ بغداد، رقم ۴۳۵۴، ابو احمد حبیب بن نصر المھلبی، ۸/ ۲۴۷

وَفِي ابْنِ سَعِيْدٍ قُدْوَةُ الْبِرِّ وَالنُّهٰى　　وَفِي وَارِثِ الْفَارُوْقِ صِدْقًا وَمَقْدَمَا

أُولٰئِكَ أَصْحَابِي وَأَهْلُ مَوَدَّتِي　　فَصَلَّى عَلَيْهِمْ ذُو الْجَلَالِ وَسَلَّمَا

ترجمہ: انہیں دنیا نے بھوکا رکھا تو وہ بھوکے رہے اور متقی لوگ زندگی کو یونہی لگام ڈالے رہتے ہیں۔ میرے بھائی داؤد طائی، مسعر، وہیب اور مسافرت میں رہنے والے ابراہیم بن ادہم رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام یہ سب انہی میں سے ہیں۔ ان میں سے تمہیں فضیل، ان کے بیٹے اور یوسف (بن اسباط) اس معاملے میں کافی ہیں کہ انہوں نے سلامتی کے لئے کوئی کوتاہی نہ کی۔ اور ابن سعید (سفیان ثوری) کی زندگی میں بھلائی و عقلمندی اور وارثِ فاروق (عمر بن عبد العزیز) کی حیات میں صدق و پیشوائی کی راہنمائی ہے۔ یہ سب میرے دوست اور اہل محبت ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحمت و سلامتی نازل فرمائے۔ اٰمین

﴿9189﴾... حضرت سیِّدُنا سری بن حیّان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی سے بہت محبت کرتے تھے، آپ نے ان کے لیے یہ اشعار کہے:

فَمَا ضَرَّ ذَا التَّقْوٰى تَضَاؤُلُ نِسْبَةٍ　　وَمَا زَالَ ذُو التَّقْوٰى أَعَزَّ وَأَكْرَمَا

وَمَا زَالَتِ التَّقْوٰى تُرِيْكَ عَلَى الْفَتٰى　　إِذَا مَحَّضَ التَّقْوٰى مِنَ الْعِزِّ مِيْسَمَا

ترجمہ: نسبت کا کمتر ہونا متقی کو کوئی نقصان نہیں دیتا اور متقی شخص کا عزت و احترام بڑھتا ہی رہتا ہے اور جب تقویٰ برتری سے خالی ہو تو وہ ہمیشہ مرد پر ایک نشانی بن کر نظر آئے گا۔

کثرت سے عبادت کرنے والے:

﴿9190﴾... حضرت سیِّدُنا غیاث بن واقد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی نے بہت زیادہ طواف کیا پھر بہت لمبی نماز پڑھی اور پھر لیٹ گئے، میں نے کہا: ان کا آرام یہی ہے۔ پھر تھوڑی دیر میں صبح ہو گئی اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اٹھ کر اس پہاڑ کی طرف چل پڑے جس پر آپ ٹھہرتے تھے، چلتے ہوئے آپ کے پیر کے انگوٹھے پر پتھر لگا اور اس سے خون نکل آیا تو آپ وہیں لیٹ گئے اور فرمایا: اُف! یہ دنیا کتنی گدلی ہے؟ تعجب ہے اس پر جو اسے پسند کرے۔

﴿9191﴾... حضرت سیِّدُنا غیاث بن داود رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه جو کہ اِصْطَخْر کے رہنے والے تھے اور حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان کے ساتھیوں میں سے تھے وہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان کے وصال

کے بعد ایک شخص نے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے:

لَقَدْ مَاتَ سُفْيَانُ حَمِيدًا مُبَرَّزًا عَلَى كُلِّ قَارٍ هَجَنَتْهُ الْمَطَامِعُ

جُعِلْتُمْ فِدَاءً لِلَّذِي صَانَ دِينَهُ وَفِرْيَهُ حَتَّى حَوَتْهُ الْمَضَاجِعُ

ترجمہ: یقیناً حضرت سیِّدُنا سفیان علیہ رحمۃ الحنّان نے اس حال میں وصال فرمایا کہ ان کی تعریف کی جاتی اور وہ ہر اُس عبادت گزار پر فوقیت لے گئے جسے خواہشات نے بے وقعت بنا دیا۔ تم سب اُن پر فدا جنہوں نے اپنے دین اور اپنی عزت کی حفاظت کی یہاں تک کہ انہیں قبر نے اپنے اندر سمو لیا۔

بادشاہوں کی دنیا سے بے پروا ہو جاؤ:

﴿9192﴾... سیِّدُنا زکریا بن عدی علیہ رحمۃ اللہ الوَلی **فرماتے ہیں:** حضرت سیِّدُنا سفیان علیہ رحمۃ الحنّان نے یہ اشعار کہے:

اَرَى رِجَالًا بِدُوْنِ الدِّيْنِ قَدْ قَنَعُوْا وَلَيْسَ فِيْ عَيْشِهِمْ يَرْضَوْنَ بِالدُّوْنِ

فَاسْتَغْنِ بِالدِّيْنِ عَنْ دُنْيَا الْمُلُوْكِ كَمَا اسْتَغْنَى الْمُلُوْكُ بِدُنْيَاهُمْ عَنِ الدِّيْنِ

ترجمہ: میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں نے دین کے علاوہ پر اکتفا کر لیا اور وہ اپنی زندگی میں اس کے علاوہ پر راضی نہیں ہوتے۔ پس تم دین لے کر بادشاہوں کی دنیا سے بے پروا ہو جاؤ جیسے وہ اپنی دنیا لے کر دین سے بے پروا ہو گئے۔

﴿94-9193﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان **ثوری** علیہ رحمۃ اللہ الوَلی **نے فرمایا:**

اِنِّيْ وَجَدْتُ فَلَا تَظُنُّوْا غَيْرَهُ أَنَّ التَّنَسُّكَ عِنْدَ هٰذَا الدِّرْهَمِ

اَبْلِ الرِّجَالَ اِذَا اَرَدْتَ اِخَاءَهُمْ وَتَوَسَّمَنَّ اُمُوْرَهُمْ وَتَفَقَّدِ

فَاِذَا وَجَدْتَ اَخَا الْاَمَانَةِ وَالتُّقٰى فَبِهِ الْيَدَيْنِ قَرِيْرَ عَيْنٍ فَاشْدُدِ

وَدَعِ التَّخَشُّعَ وَالتَّذَلُّلَ تَبْتَغِيْ قُرْبَ امْرِءٍ اِنْ تَدْنُ مِنْهُ يَبْعُدِ

ترجمہ: میں نے اس درہم کے پاس زُہد پایا ہے لہٰذا اسے زہد کا غیر مت سمجھنا۔ جب تم لوگوں سے بھائی چارہ چاہو تو اُن سے تعلق قائم رکھو اور ان کے معاملات کو پہچانو اور ان کا جائزہ لو۔ جب تمہیں امانت دار و متقی شخص مل جائے تو اس آنکھوں کی ٹھنڈک کو دونوں ہاتھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لو اور اگر تم کسی شخص کا قرب چاہو اور وہ تمہارے قریب ہونے پر دور بھاگے تو تم اُس کے لیے گڑگڑانا اور عاجزی کرنا چھوڑ دو۔

نصیحتوں بھرا مکتوب:

﴿9195﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے بھتیجے حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے حضرت سیِّدُنا عَبَّاد بن عَبَّاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک مکتوب لکھا: امابعد! آپ ایسے زمانے میں ہیں جس سے صحابۂ کرام پناہ مانگا کرتے تھے حالانکہ ان کے پاس وہ علم تھا جو ہمارے پاس نہیں، وہ بہترین زمانے میں تھے جبکہ ہم اس میں نہیں ہیں، اب ہمارا کیا حال ہو گا جبکہ ہمارے پاس علم بھی کم، صبر بھی کم اور نیکی پر مدد کرنے والے بھی کم ہیں، لوگوں میں خرابی اور دنیا میں گدلا پن آچکا ہے، آپ پہلے لوگوں کے راستے کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور گمنام رہنا کیونکہ یہ گمنامی ہی کا زمانہ ہے، آپ پر ضروری ہے کہ لوگوں سے ملنا جلنا کم رکھیں اور گوشہ نشینی اختیار کریں، کیونکہ پہلے لوگ ایک دوسرے کو نفع پہنچانے کے لیے ملا کرتے تھے مگر اب وہ بات نہیں رہی، ہمارے خیال میں لوگوں کو چھوڑ دینے میں ہی بہتری و کامیابی ہے، حکمرانوں سے کبھی قریب مت ہونا کہیں ایسا نہ ہو ان کے کسی ظلم میں شریک ہو جاؤ، دھوکا کھانے سے بھی بچنا یوں کہ تمہیں کہا جائے کسی کی سفارش کر دو یا مظلوم کی مدد کر دو یا پھر کسی ناانصافی کو دور کر دو کیونکہ یہ شیطانی دھوکا ہے، اس کو فاسق اہل علم نے سیڑھی بنایا ہوا ہے، منقول ہے کہ جاہل عابد اور گناہ گار عالم کے فتنہ سے بچو کیونکہ یہ ہر کسی کے لئے فتنہ ہے۔ جب تمہیں کوئی مسئلہ اور فتویٰ معلوم ہو تو اسے غنیمت جاننا اور علما سے اس کے متعلق مقابلہ مت کرنا، اس شخص کی طرح مت ہونا جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی بات پر عمل کیا جائے، اس کی بات پھیلے یا اس کی بات کو سنا جائے کیونکہ جب اُس کے لئے ایسا کچھ نہیں ہوتا تب اُس کی حقیقت پتا چلتی ہے۔ کبھی ریاست کی چاہت مت کرنا کیونکہ آدمی کے لیے ریاست سونے چاندی سے زیادہ محبوب ہوتی ہے، یہ ایک پوشیدہ دروازہ ہے جسے باریک بین اصحابِ بصیرت علما ہی دیکھ سکتے ہیں، اپنے نفس کو مفقود کر دو اور خالص نیت کے ساتھ عمل کرو اور جان لو کہ لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جس میں آدمی مرنے کی خواہش کرے گا۔ وَالسَّلَام

حج کا خرچ 16 دینار:

﴿9196﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے خلیفہ مہدی سے پوچھا: آپ نے حج پر کتنا خرچہ کیا؟ اس

نے کہا: اتنا زیادہ کہ مجھے معلوم ہی نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مگر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو معلوم تھا، انہوں نے حج پر صرف 16 دینار خرچ کئے تو انہیں یہ بھی بہت زیادہ لگے۔

حکمرانِ وقت سے نہ ڈرنا:

﴿9197﴾... خلیفہ مہدی مکہ مکرمہ آیا اس وقت حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی مکہ میں ہی تھے، خلیفہ نے آپ کو بلوایا تو وہاں موجود ایک وزیر آپ پر الزام تراشی کرنے لگا، آپ نے خلیفہ سے فرمایا: اس سے ہوشیار رہنا (یہ جھوٹا ہے)۔ پھر فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج کیا تو صرف 16 دینار خرچ کئے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلیفہ کو حضرت ایمن بن نابل مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی روایت کردہ حدیث شریف سنائی مگر ان کا نام لینے کے بجائے ان کی کنیت ابو عمران ذکر فرمائی۔ جب ان سے عرض کی گئی: آپ نے ان کا نام "ایمن" کیوں نہیں لیا تو فرمایا: اگر ان کا نام لیتا تو ممکن تھا کہ خلیفہ انہیں بلاتا اور خوفزدہ کرتا۔

﴿9198﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں خلیفہ مہدی کے پاس گیا تو میں نے اس کی حج کی تیاری دیکھ کر کہا: یہ کیا ہے؟ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج کیا تو صرف 16 دینار خرچ کئے۔

حکمرانِ وقت کے سامنے حق گوئی:

﴿9199﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں خلیفہ مہدی کے پاس گیا تو میں نے اس سے کہا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے حج میں صرف 12 دینار خرچ کئے تھے اور تم اتنا زیادہ خرچ کرنے پر تلے ہو۔ اس کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا: آپ چاہتے ہیں میں آپ کے جیسا ہو جاؤں؟ میں نے کہا: اگر میرے جیسے نہیں ہو سکتے تو جس حال میں ہو اس میں کچھ کمی تو کر سکتے ہو۔ اس نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ کی جو بھی تحریر میرے پاس آئی میں نے اس پر عمل کیا۔ میں نے کہا: میں نے تو تمہیں کبھی کوئی تحریر بھیجی نہیں۔

﴿9200﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ خلیفہ مہدی نے مجھ سے کہا: اے ابو عبد اللہ!

آپ ہمارے ساتھ رہیں تاکہ ہم آپ سے حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر و حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی سیرت سیکھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر یہ لوگ تمہارے ہم نشیں ہیں تو پھر نہیں۔ اس نے کہا: آپ ہمیں اپنی حاجتیں لکھ بھیجتے ہیں اور ہم انہیں پورا کرتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تمہاری طرف کبھی کوئی تحریر نہیں بھیجی۔

آپ نے اس سے مزید فرمایا: اگر تم ساگ روٹی پر گزارہ کرو گے تو ان کی سیرت سے دور نہیں ہو گے۔

10ہزار درہم قبول نہ کئے:

﴿9201﴾... خلیفہ ہارون رشید نے اپنی بیوی زبیدہ سے کہا: میں تمہارے اوپر دوسری شادی کر رہا ہوں۔ زبیدہ نے کہا: میرے ہوتے ہوئے آپ کو دوسری شادی کرنا جائز نہیں ہے۔ اس نے کہا: کیوں جائز نہیں؟ زبیدہ نے کہا: جس سے چاہیں معلوم کر لیں۔ ہارون رشید نے کہا: حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے معلوم کرنے پر تم راضی ہو؟ زبیدہ نے کہا: ہاں۔ چنانچہ خلیفہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور کہا: زبیدہ کا کہنا ہے کہ میں اس کے ہوتے ہوئے دوسری شادی نہیں کر سکتا حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ (پ۴، النسآء: ۳)

ترجمۂ کنز الایمان: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔

اتنی آیت پڑھ کر خلیفہ خاموش ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آیت پوری پڑھو آگے یہ بھی تو ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (پ۴، النسآء: ۳)

ترجمۂ کنز الایمان: پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔

اے خلیفہ! تم برابر نہیں رکھ سکتے۔ یہ فیصلہ سن کر خلیفہ ہارون رشید نے 10 ہزار درہم آپ کی خدمت میں پیش کئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لینے سے انکار کر دیا۔

پانچ عادل حکمران:

﴿9202﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: عدل وانصاف کرنے والے پانچ ہی حکمران

تھے: حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم، حضرت سیِّدُنا عثمان غنی، حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی اور حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان، جس نے ان کے علاوہ کسی کا کہا اس نے زیادتی کی۔

﴿9203﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ثابت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی کو مکہ مکرمہ کے راستے میں دیکھا تو آپ کی جوتی سمیت آپ کے جسم پر موجود ہر چیز کی قیمت کا اندازہ کیا تو وہ ایک درہم اور چار دانق کی نکلی۔

حضرت سیِّدُنا محمد بن علی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو مجلس میں آگے آگے بیٹھے نہیں دیکھا، آپ دیوار کے ساتھ ہو کر اپنے گھٹنے سمیٹ کر بیٹھا کرتے تھے۔

﴿9204﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی سے پوچھا کہ کیا میں یہود و نصاری سے مصافحہ کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں پاؤں کے ساتھ کر سکتے ہو (مطلب یہ ہے کہ ان سے مصافحہ نہیں کر سکتے)۔

﴿9205﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی سے پوچھا: جب میں ناقوس کی آواز سنوں تو کیا پڑھوں؟ فرمایا: جب تم گدھے کے رینکنے کی آواز سنتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ (یعنی وہی پڑھو)۔

بادشاہ کو بھلائی کا حکم کون دے؟

﴿9206﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: بادشاہ کو بھلائی کا حکم وہی کرے جو یہ علم رکھتا ہو کہ کس چیز کا حکم دینا ہے اور کس چیز سے منع کرنا ہے اور کسی بھی چیز کا حکم دینے میں نرمی اور انصاف سے کام لے۔

﴿9207﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی سے کہا: ابو عبد اللہ! لوگ تو (گھوڑوں) پر آگے چلے گئے اور ہم زخمی پیٹھ والے گدھوں پر سوار ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: اگر یہ سواریاں راستے پر ہوں تو کتنی اچھی ہیں۔

﴿9208﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی بیان فرماتے ہیں کہ ایک عقلمند شخص نے کہا: لوگ ہم سے سبقت کرتے ہوئے آگے نکل گئے اور ہم زخمی پیٹھ والے گدھوں پر پیچھے رہ گئے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان

ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس آدمی سے فرمایا: ”اگر تم راستے پر رہے تو تمہارا معاملہ ٹھیک ہو گا۔“

پختہ ارادے پر مواخذہ:

﴿9209﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے پوچھا: کیا ارادے پر بھی مواخذہ ہو گا؟ فرمایا: اگر ارادہ پختہ ہوا تو ہو گا۔

﴿9210﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کعبہ شریف کے گرد بنی ہوئی عمارتوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ان کی طرف مت دیکھو یہ اسی لیے بنائی گئی تاکہ انہیں دیکھا جائے۔

اس گھر کی طرف مت دیکھو:

﴿9211﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن متوکل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ میرا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو مضبوط اور خوبصورت گھر بنا رہا تھا، حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھے فرمایا: اس گھر کی طرف مت دیکھو۔ میں نے عرض کی: اے ابو عبد اللہ! آخر کیوں؟ فرمایا: ایسے گھر اسی لیے بنائے جاتے ہیں تاکہ انہیں دیکھا جائے اگر ہر گزرنے والا انہیں دیکھنا چھوڑ دے تو پھر ایسے گھر بنائے ہی نہ جائیں۔

﴿9212﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: صرف اسی کی دعوت قبول کرو جس کے بارے میں تم یہ سمجھو کہ اس کے کھانے سے تمہارے دل ٹھیک رہیں گے۔

ایک بوڑھے کاتب کو نصیحت:

﴿9213﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی محمد نے مجھے بتایا: ایک بوڑھا کوفی جو کہ کاتب تھا، حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس سے گزرا تو آپ نے فرمایا: اے بوڑھے انسان! فلاں حاکم بنا تو تم اس کے لیے لکھتے رہے پھر وہ معزول ہوا اور دوسرا حاکم بنا تو تم اس کے لیے لکھتے رہے پھر وہ معزول ہوا اور ایک اور حاکم بنا تو تم اس کے لیے لکھتے رہے یاد رکھو! قیامت کے دن تمہارا حال ان حکمرانوں سے بھی برا ہو گا، پہلے حاکم کو بلا کر پوچھ گچھ ہو گی تو اس کے ساتھ تمہیں بھی بلایا جائے گا کہ تم نے اس

کے لیے کیا کیا لکھا، پھر وہ چلا جائے گا اور تم وہیں کھڑے ہو گے کہ دوسرے کو بلا کر پوچھا جائے گا اور تم سے بھی پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کے لیے کیا کیا لکھا پھر وہ بھی چلا جائے گا اور تم وہیں کھڑے رہو گے یہاں تک کہ تیسرا خلیفہ آئے گا اس سے اس کے اعمال کے بارے میں باز پرس ہو گی اور تم سے بھی پوچھا جائے کہ تم نے اس کے لیے کیا کیا لکھا پس قیامت کے دن تمہارا حال ان سے بھی بُرا ہو گا۔ اس بوڑھے نے کہا: اے ابو عبد اللہ! پھر اپنے اہل و عیال کا کیا کروں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس کی سنو اس کے کہنے کا مطلب ہے کہ "جب یہ ربّ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو اس کے عیال کو روزی دی جائے گی اور جب فرمانبرداری کرے گا تو اس کا عیال ہلاک ہو جائے گا۔" پھر آپ نے فرمایا: عیالدار شخص کی پیروی نہ کرو کیونکہ کسی بھی صاحب عیال کو جب عتاب کیا جائے گا تو اس کا عذر یہی ہو گا کہ میرے بیوی بچے تھے۔

دنیا سے محبت کرنے والے کا حشر:

﴿9214﴾... حضرت سیِّدُنا بشیر بن ابو سری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سُلَیم عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ کے ساتھ مقامِ حِجْر یا پھر حطیم میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا ابنِ منکدر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ایک روایت سنائی کہ "اگر بندہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام فرائض و واجبات ادا کئے ہوں مگر وہ دنیا سے محبت کرنے والا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ندا کرنے والے کو حکم دے گا کہ تمام مخلوق کے سامنے یہ ندا کرے: سنو! یہ فلاں بن فلاں ہے اس نے اس چیز کو پسند کیا ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ناپسند رکھا۔"

تجارت میں شرکت:

﴿9215﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: حکمرانوں کے پاس جانے والے اکثر لوگ اپنے عیال اور ضروریات کی وجہ سے ان کے پاس جاتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دوست کے ساتھ تجارت میں شراکت دار تھے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے: اس زمانے سے بڑھ کر کسی زمانے میں مال جمع کرنا بہتر نہیں۔

﴿9216﴾... حضرت عیسٰی بن یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں میری حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے

ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے فرمایا: کسی عیال دار سے دھوکا مت کھانا، اکثر عیال دار ملاوٹ کرتے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابوعبد اللہ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی ملکیت میں دو سو دینار کا سامانِ تجارت ہے جس سے آپ کے لیے تجارت کی جاتی ہے پھر میں وہاں سے بندر گاہ چلا گیا اور جب میری واپسی ہوئی تو میں حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کے پاس بھی گیا، انہوں نے مجھے کہا: تمہیں معلوم ہے میری آنکھوں کی ٹھنڈک کا انتقال ہو چکا ہے لہٰذا مجھے راحت مل گئی ہے۔ آپ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام سعید تھا آپ اسی کے انتقال کی خبر دے رہے تھے۔

﴿9217﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: عیالدار سے کبھی اُکتانا نہ کبھی دھوکا کھانا۔

مال چھوڑ کر مرنا محتاجی سے بہتر:

﴿9218﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: لوگوں کا محتاج ہونے سے بڑھ کر مجھے یہ پسند ہے کہ میں 10 ہزار درہم وراثت میں چھوڑ جاؤں جن پر میرا حساب لیا جائے۔

﴿9219﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: گزشتہ زمانہ میں مال ناپسندیدہ تھا مگر آج وہ مومن کی ڈھال ہے۔

سیِّدُنا سفیان ثوری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور درہم و دینار:

﴿9220﴾... ایک شخص حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبد اللہ! آپ بھی اپنے پاس دینار رکھتے ہیں؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: چپ ہو جا۔ اگر یہ دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہمیں اپنے ہاتھوں کا رومال بنا لیتے۔

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مزید فرمایا: جس کے پاس درہم و دینار ہوں وہ انہیں اور زیادہ کرے کیونکہ یہ ایسا زمانہ ہے کہ جب بندہ محتاج ہوتا ہے تو سب سے پہلے اپنا دین خرچ کرتا ہے۔

ایک شخص نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی: میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ایسے شخص کے ساتھ سفر مت کرنا جو تم پر احسان کرے کیونکہ اگر تم خرچ کرنے میں اس کی برابری کرو گے تو تمہیں نقصان ہو گا اور اگر اس نے تم سے زیادہ خرچ کیا تو وہ تمہیں حقیر سمجھے گا۔

حلال کماؤ اور عیال پر خرچ کرو:

﴿9221﴾... حضرت سیِّدُنا سَلَّام بن سُلَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ بہادروں والا کام کرو حلال کماؤ اور اپنے عیال پر خرچ کرو۔

آپ کو جب کسی کی تجارت پسند آتی تو فرماتے: بہت اچھا آدمی ہے بشرطیکہ اسے جلد صلہ مل جائے۔

﴿9222﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: کسی عیال دار سے دھوکا نہ کھانا۔

کسب کی ترغیب:

﴿9223﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں بصرہ گیا تو وہاں حضرت یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں جا بیٹھا۔ میں نے وہاں لوگوں کو ایسے بیٹھے دیکھا گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں تو میں نے کہا: اے قراء کے گروہ! سروں کو اٹھاؤ، راستہ بالکل واضح ہے، کام کاج کرو اور لوگوں کے سہارے پر مت جیو۔ یہ سن کر حضرت یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سر اٹھایا اور سب کو کہا: اٹھ جاؤ اور میرے پاس اس وقت تک کوئی بھی نہ آئے جب تک وہ خود اپنی روزی نہ کمالے۔ چنانچہ سب لوگ چلے گئے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کے بعد میں نے ان کے پاس لوگوں کو نہیں دیکھا۔

﴿9224﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اے قراء کے گروہ! اپنے سروں کو اٹھاؤ، جتنا خشوع و خضوع دلوں میں ہے تم اس سے زیادہ عاجزی مت دکھاؤ، راستہ واضح ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، میانہ روی کے ساتھ کسبِ مَعاش کرو اور مسلمانوں پر بوجھ مت بنو۔

تین باتوں کی نصیحت:

﴿9225﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھے فرمایا: اے ابو صالح! مجھ سے تین باتیں یاد کر لو: (۱)...اگر تمہیں کھانے سے صرف پیٹ بھرنے کی حاجت ہو تو اس کے لئے سوال مت کرو (۲)...اگر تمہیں نمک کی حاجت ہو تو سوال مت کرو اور یہ جان لو کہ جو روٹی تم نے کھائی ہے نمک ملا کر اس کا آٹا گوندھ دیا گیا ہے اور (۳)... تمہیں پانی کی حاجت ہو تو

اپنے ہاتھوں کا استعمال کرو یہ پانی کے برتن کا کام دیں گے۔

﴿9226﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: حلال فضول خرچی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

خواب میں وصال کی خبر:

﴿9227﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا وصال ہوا تو میں بصرہ میں تھا، آپ کے وصال والی رات کی اگلی صبح میں حضرت یزید بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملا تو انہوں نے مجھے کہا: مجھے خواب میں کسی نے کہا کہ امیر المؤمنین کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا انتقال ہوا ہے؟ کہا: ہاں وہ رات کو وصال فرما گئے۔ حضرت یزید بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس خواب سے پہلے ہمیں ان کے انتقال کا علم نہیں تھا۔

﴿9228﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بِشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عیسیٰ زاہد اَصْبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی میرے پاس آئے اور کہا: میں نے خواب میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: سفیان کی کتاب "الجامع" کو اپنے اوپر لازم کر لو۔

بارگاہِ رسالت سے تصدیق:

﴿9229﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَکِیْم بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار ہوا تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ کی امت میں سفیان ثوری نامی ایک شخص ہے اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے عرض کی: انہوں نے آپ کے حوالے سے ہمیں بتایا ہے کہ آپ نے شب معراج آسمان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

﴿9230﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار ہوا تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی امت میں سفیان ثوری نامی ایک شخص ہے اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج

نہیں۔ میں نے عرض کی: انہوں نے ابوہارون سے اور ابوہارون نے ابوسعید سے ہمیں حدیث معراج بیان کی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ثوری نے سچ کہا، ابوہارون نے سچ کہا اور ابوسعید نے سچ کہا۔

﴿9231﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا تو آپ کے سامنے کئی لوگوں کا نام لیا مگر مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے آپ انہیں ناپسند فرما رہے ہوں بالآخر میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے کس کے ساتھ ہونے کا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: سفیان ثوری کو لازم پکڑ لو۔

خواب میں نصیحت:

﴿9232﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو دیکھا تو عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم رکھو۔

﴿9233﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو دیکھا تو عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: لوگوں سے میل جول کم رکھو۔ میں نے عرض کی: مزید فرمایئے۔ فرمایا: عنقریب آؤ گے تو جان لو گے۔

﴿9234﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَعْیَن بَجَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی سرخ اور زرد تھی۔ میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: میں سَفَرَہ کے ساتھ ہوں۔ میں نے پوچھا: سفرہ کیا ہے؟ فرمایا: نیک اور پاکیزہ لوگ۔

بخشش ہو گئی:

﴿9235﴾... حضرت سیِّدُنا زائدہ بن ابو رُقاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اس نے مجھے جنت میں داخل کیا اور مجھ پر کشادگی فرمائی۔ پھر اپنی آستین کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے: میں نے لوگوں کی دنیا سے اس ٹکڑے جتنا ہی لیا ہے اور جو کچھ ہمیں ملا ہے دنیادار اس سے محروم ہیں۔

﴿9236-37﴾... حضرت سیِّدُنا بُدیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: مجھے معاف کر دیا یہاں تک کہ میرے طلبِ حدیث کو بھی۔

﴿9238﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اے ابوعبد اللہ! آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: میری بخشش فرما دی۔ میں نے پوچھا: اے ابوعبد اللہ! آپ حضرت سیِّدُنا محمد عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ سے ملے ہیں؟ کہا: ہاں ملا ہوں۔

﴿9239﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو دیکھا تو پوچھا: آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملا ہوں۔

جنت میں اڑان:

﴿9240﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں خواب میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اُڑ کر ایک درخت سے دوسرے درخت پر جا رہے ہیں اور یہ آیتِ مبارکہ پڑھ رہے ہیں:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًاؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ(۸۳) (پ۲۰، القصص: ۸۳)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ آخرت کا گھر ہم اُن کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

﴿9241﴾... حضرت سیِّدُنا حَفْص بن نُفَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: آپ کو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا کچھ علم ہے کہ وہ کہاں ہیں؟ کیونکہ وہ بھلائی اور بھلائی کرنے والوں کو بہت پسند کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرائے اور فرمایا: بھلائی نے انہیں بھلائی کرنے والوں کے درجات تک پہنچا دیا ہے۔

انبیا، صدیقین اور صالحین کا ساتھ:

﴿9242﴾... حضرت سَیِّدُنا صَخر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا: کیا آپ کی وفات نہیں ہو گئی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں۔ میں نے کہا: آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اس نے میرے سارے گناہ معاف فرما دیئے۔ میں نے پوچھا: حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہاں ہیں؟ فرمایا: واہ واہ ان کی تو کیا بات ہے وہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انعام فرمایا یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اور یہ لوگ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

زبانِ نبوت سے تعریف:

﴿9243﴾... حضرت سَیِّدُنا سیف بن ہارون بُرجُمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں خود کو ایسی جگہ دیکھا جو دنیا میں سے نہیں تھی، اچانک ایک شخص نظر آیا، اتنا خوبصورت شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: میں یوسف بن یعقوب (عَلَیْہِمَا السَّلَام) ہوں۔ میں نے عرض کی: میں آپ جیسے شخص سے ملنا چاہتا تھا تاکہ کچھ پوچھ سکوں۔ فرمایا: پوچھو۔ میں نے پوچھا: رافضی کون ہیں؟ فرمایا: یہودی۔ میں نے پوچھا: اَباضِیہ کون ہیں؟ فرمایا: یہودی۔ میں نے عرض کی: ہمارے ہاں کچھ لوگ ہیں جن کی ہم صحبت اختیار کرتے ہیں وہ کیسے ہیں؟ پوچھا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: حضرت سفیان ثوری اور ان کے ساتھی۔ فرمایا: وہ اسی راستے پر بھیجے گئے ہیں جس راستے پر ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ہم گروہِ انبیا کو مبعوث فرمایا ہے۔

﴿9244﴾... حضرت سَیِّدُنا مُصعَب بن مِقدام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں۔ یہی بات ان کے نیک ہونے کے لیے کافی ہے۔ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے ہیں: اچھا راستہ ہے۔

﴿9245﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن سَمَّاك عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خواب میں زمین وآسمان کے درمیان ایک تخت پر دیکھا تو پوچھا: اے ابوعبداللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا: آپ کی کوئی ایسی بات جو اسے ناپسند آئی ہو؟ فرمایا: ہاں انگلیوں سے اشارہ کرنا۔ حضرت سیِّدُنا ابو العباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی لوگوں کا اشارہ کرکے یہ کہنا کہ دیکھو یہ سفیان ثوری ہیں۔

﴿9246﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو خواب میں دیکھا تو کہا: اے سفیان! کیا آپ کو قدریوں کے درمیان دفن کیا گیا ہے؟ چنانچہ مجھے غور کرنے پر پتا چلا کہ وہ بنو حنیفہ کی مسجد شَبَّہ کے پاس فرقہ قَدَرِیَّہ کے ایک گروہ کے بیچ مدفون ہیں۔

مال کو مال کہنے کی وجہ:

﴿9247﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: مال کو مال اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ دلوں کو مائل کرتا ہے۔

﴿9248﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مکہ مکرمہ میں فرمایا: لوگوں کی رضامندی کی ایسی انتہا ہے جس تک نہیں پہنچا جاسکتا اور طلبِ دنیا کی بھی ایک انتہا ہے مگر اس تک بھی رسائی نہیں ہوسکتی۔

زُہد کیا ہے؟

﴿9249﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: دنیا میں چھوٹی امید والا ہونا زہد ہے، موٹی غذا کھانے اور چوغا پہننے کا نام زہد نہیں۔

﴿9250-52﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: بدمزہ کھانا کھانا اور کھردرا لباس پہننا دنیا سے بے رغبتی نہیں بلکہ دنیا سے بے رغبتی تو امیدوں کا چھوٹا ہونا ہے۔

﴿9253﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو اور سو جا۔

﴿9254﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اپنے بھائی کو لکھا: جاہ و منزلت کی محبت سے بچنا

کیونکہ اس سے منہ موڑنا دنیا سے منہ موڑنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

﴿9255﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جب موت کا تذکرہ کرتے تو کئی دن تک آپ سے علمی استفادہ نہ کیا جاسکتا، جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے: میں نہیں جانتا، میں نہیں جانتا۔

﴿9256﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب تم کسی عالم کو بادشاہ کے دروازے کی پناہ لیتے دیکھو تو سمجھ جاؤ وہ چور ہے اور جب کسی عالم کو کسی امیر کے در کی پناہ لئے دیکھو تو سمجھ جاؤ وہ ریاکار ہے۔

﴿9257﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی سے اپنی نظر رحمت پھیر دیتا ہے تو اسے بادشاہوں کے در پر پھینک دیتا ہے۔

بادشاہوں سے دوری:

﴿9258﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب بادشاہ تمہیں بلائیں کہ آکر سورۂ اخلاص ہی سنا دو تو پھر بھی ان کے پاس مت جانا۔

﴿9259﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں اپنی بینائی جانے پر راضی ہو جاؤں یا ان بادشاہوں سے اپنی آنکھوں کو خیرہ کروں تو میں بینائی چلے جانے کو اختیار کروں گا۔

﴿9260﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک سپاہی گزرا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسے اور پھر ہمیں دیکھنے لگے اور فرمایا: جب کوئی بیمار، معذور یا خستہ حال شخص تمہارے سامنے سے گزرتا ہے تو تم اسے دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت مانگتے ہو حالانکہ ایسے لوگوں کو ان بلاؤں پر اجر دیا جاتا ہے اور جب اس سپاہی جیسے لوگ تمہارے سامنے سے گزرتے ہیں تو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال نہیں کرتے۔

مالدار کا زُہد:

﴿9261﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے پوچھا گیا: کیا مالدار بھی زاہد (دنیا سے بے رغبت) ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں، جب مصیبت پر صبر کرے اور نعمت پر شکر کرے۔

﴿9262﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: امیروں کا فقیروں کے پاس ذلیل ہونا کتنا اچھا ہے اور فقیروں کا امیروں کے سامنے ذلیل ہونا کتنا برا ہے۔

ہر بُرائی کی جڑ:

﴿9263﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے اور مال اس میں بہت بڑی بیماری ہے۔ عرض کی گئی: یا رُوْحَ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! اس کی بیماری کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا نہ کرنا۔ عرض کی گئی: اگر حق ادا کر دیا جائے تو؟ فرمایا: پھر بھی بندہ فخر و تکبر سے بچ نہیں سکتا۔ عرض کی گئی: اگر فخر و تکبر سے بھی بچا رہے تو؟ فرمایا: مال کی طلب اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کر دے گی۔

کھانا کھلانے کی نیت خراب نہ ہو جائے:

﴿9264﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن طہمان اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ طائف گئے تو ان کے پاس ایک توشہ دان بھی تھا، ان حضرات نے کھانا کھانے کے لیے توشہ دان اپنے سامنے رکھا تو قریب میں چند دیہاتی نظر آئے، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن طہمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں پکار کر کہا: بھائیو! یہاں آجاؤ۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے پکارا: بھائیو! مت آنا۔ پھر آپ نے حضرت ابراہیم سے کہا: اس میں سے جو بھی کھانا ہمیں پسند ہے وہ لیں اور جا کر انہیں دے دیں اگر وہ کھا کر سیر ہو گئے تو انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سیر کیا اور اگر سیر نہ ہوئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سب سے بہتر جانتا ہے۔ میں نے ایسا اس لیے کیا کیونکہ مجھے خوف تھا کہ اگر انہوں نے یہاں آکر ہمارا سارا کھانا کھا لیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری کھانا کھلانے کی نیت خراب ہو جائے اور ہمارا اجر ضائع ہو جائے۔

﴿9265﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ مسجد حرام میں تھا کہ آپ نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کعبہ کے ربّ کی قسم! گوشہ نشینی جائز ہو گئی ہے۔

﴿9266﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: ہم عیالدار آدمی کی عبادت کو کسی گنتی میں نہیں لاتے۔

گمنامی کی خواہش:

﴿9267﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں میں ایسی جگہ ہوں جہاں پہچانا جاؤں نہ رسوا کیا جاؤں۔

﴿9268﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں اپنی چپل اٹھاؤں اور ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں مجھے کوئی نہ پہچانتا ہو پھر سر اٹھایا اور فرمایا: نہ ہی مجھے رسوا کیا جائے۔

﴿9269﴾... حضرت سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم رکھو تمہاری برائی کم ہوگی۔

تین چیزیں صبر ہیں:

﴿9270﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: تین چیزیں صبر ہیں: (۱)...اپنی مصیبت کو بیان مت کرو (۲)...اپنے درد کو بیان مت کرو اور (۳)...اپنی صفائی مت دو۔

﴿9271﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو ثابت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد حرام میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو اہل مکہ کے (ایک پیمانہ) مُد کی مقدار ستو کا شربت پیش کیا گیا جس میں ایک تہائی شکر اور دو تہائی ستو تھے، آپ نے اسے نوش فرما کر اپنا ازار کچھ ڈھیلا کیا اور پھر اسے مضبوطی سے باندھتے ہوئے فرمایا: "ستو نے حبشی (نفس) کو سیراب کر دیا۔" اس کے بعد آپ نے نفس کو یوں تھکایا کہ رات کی ابتدا سے لے کر صبح تک عبادت کرتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: اہل مکہ کا مد حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مد کے مقابلے میں چار گناہ بڑا تھا۔

﴿9272﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے کھا لیا، پھر کھجور اور پنیر پیش کیے گئے تو وہ بھی کھا لیے پھر زوالِ شمس سے لے کر عصر تک نماز پڑھتے رہے۔ پھر فرمایا: حبشی (یعنی نفس) کے ساتھ بھلا کرو اور اسے تھکا دو۔

﴿9273﴾... حضرت سیِّدُنا ابو منصور وَاسِطِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مقام واسط میں مجھ سے ملاقات کی تو میں نے انہیں ثرید پیش کیا جو انہوں نے کھالیا پھر میں بھنا ہوا کھانا لایا تو وہ بھی تناول فرمالیا پھر میں نے انہیں تازہ کھجوریں پیش کیں تو انہوں نے وہ بھی کھالیں، اس کے بعد انگور دیئے وہ بھی کھالیے، پھر انار پیش کیا تو وہ بھی تناول فرمالیا، جب مجھے دیکھا کہ میں انہیں حیرت سے دیکھ رہا ہوں تو فرمایا: اے ابو منصور! یہ تو ایک دفعہ کا کھانا ہے جب میں کھاتا ہوں تو سیر ہو جاتا ہوں۔[1]

دنیا سے بے رغبتی کا فائدہ:

﴿9274﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب بندہ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل میں حکمت بھر دیتا ہے پھر اس حکمت کو اس کی زبان پر جاری فرماتا ہے اور اسے دنیا کے عیوب، اس کی بیماریاں اور ان بیماریوں کا علاج بھی دکھا دیتا ہے۔

﴿9275﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن توبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مجھے فرمایا: جب رات آتی ہے تو میں خوش ہو جاتا ہوں اس وجہ سے نہیں کہ میں آرام کروں گا بلکہ اس وجہ سے کہ لوگ مجھے نہیں دیکھ سکیں گے یوں مجھے راحت مل جائے گی۔

﴿9276﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب تمہیں اپنے نفس کی پہچان ہو جائے گی تو پھر تمہیں اپنے بارے میں کی جانے والی باتیں کوئی نقصان نہیں دیں گی۔

ہر دشمنی کی جڑ:

﴿9277﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: کمینے لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے کو ہم نے ہر دشمنی کی جڑ پایا ہے۔

﴿9278﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: جب کسی کو امام بننے کا حریص وخواہشمند دیکھو تو اسے پیچھے کر دو۔

---

[1]... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیٹ بھر کر کھانے میں عبادت کی نیت ہوتی تھی، چنانچہ جب آپ رات کو پیٹ بھر کر کھاتے تو شب بیداری فرماتے اور دن میں سیر ہو کر کھاتے تو اس کے بعد نمازیں پڑھتے اور ذکر و اذکار کرتے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ احیاء العلوم جلد 3، صفحہ 293 میں مذکور ہے۔

﴿9279﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر میں نماز میں ہوں اور میرے سامنے سے کوئی مسکین گزرے تو میں اُسے چھوڑ دوں گا اور اچھے لباس میں ملبوس کوئی چہل قدمی کرتا گزرے تو اُسے گزرنے نہیں دوں گا۔

﴿9280﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: لَا تَتَكَلَّمْ بِلِسَانِكَ مَا تَكْسِرُ بِهِ اَسْنَانَكَ یعنی اپنی زبان سے ایسی بات نہ نکالو جو تمہارے دانت تڑوادے۔

﴿9281﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جو بھوکا ہوا اور اس نے کھانا نہ مانگا یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے مر گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔[1]

﴿9282﴾... حضرت سیِّدُنا ابو شہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا پھر کھڑا ہوا اور نماز پڑھنے لگا ابھی ایک رکعت پڑھی تھی کہ حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو شہاب! تمہارا کوئی اجر نہیں ہے، تم اس حال میں نماز پڑھ رہے ہو کہ لوگ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔

تین باتوں کا عہد:

﴿9283﴾... حضرت سیِّدُنا ابو وَہب محمد بن مُزاحم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے تین باتیں خود پر لازم کر رکھی تھیں: (۱)... کوئی ان کی خدمت نہیں کرے گا (۲)... ان کے لیے کپڑا نہیں بچھایا جائے گا اور (۳)... وہ کبھی اینٹ پر اینٹ نہیں رکھیں گے (یعنی گھر نہیں بنائیں گے)۔

﴿9284﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: یہ عُمومیت کا نہیں بلکہ خصوصیت کا زمانہ ہے بندہ خاص اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو اور عام لوگوں کو چھوڑ دے۔

﴿9285﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: مجھے اپنی موت سے بڑھ کر کسی کی موت پسند نہیں اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں مر جاتا۔

---

[1]... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت، حصہ 16، جلد3، صفحہ 373 پر ہے: بعض صورت میں کھانا فرض ہے کہ کھانے پر ثواب ہے اور نہ کھانے میں عذاب۔ اگر بھوک کا اتنا غلبہ ہو کہ جانتا ہو کہ نہ کھانے سے مر جائے گا تو اتنا کھالینا جس سے جان بچ جائے فرض ہے اور اس صورت میں اگر نہیں کھایا یہاں تک کہ مر گیا تو گنہگار ہوا۔

بھائی کو نصیحتوں بھرا خط:

﴿9286﴾... حضرت سیِّدُنا ابوحماد مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بھائی کو ایک خط لکھا تھا جو پند و نصائح اور دینی باتوں پر مشتمل تھا۔ چنانچہ اس میں لکھا تھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے ہمیں اور تمہیں دوزخ سے بچائے، میں تمہیں اور خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں، میں تمہیں علم کے بعد جہالت، بصیرت و بصارت کے بعد ہلاکت اور راستہ واضح ہو جانے کے بعد اسے چھوڑ دینے سے ڈراتا ہوں اور اس بات سے بھی ڈراتا ہوں کہ دنیا داروں کے دنیا کمانے، دنیا کی لالچ کرنے اور دنیا جمع کرنے سے دھوکا مت کھانا کیونکہ ہولناکی شدید ہے، خطرہ بہت بڑا ہے اور آخرت کا معاملہ قریب ہے جو ہو چکا سو ہو چکا اب خود بھی فارغ ہو جاؤ اور اپنے دل کو بھی فارغ کر لو، پھر نیکیوں میں خوب کوشش کرو، جلدی کرو جلدی کرو گناہوں سے بھاگو اور آخرت کی طرف سفر کرو اس سے قبل کہ تمہیں اٹھا کر لے جایا جائے، اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے فرشتوں کا استقبال کرو، اپنی کمر کس لو قبل اس کے کہ موت آئے اور تمہارے اور تمہاری چاہت کے درمیان حائل ہو جائے، میں تمہیں وہ نصیحت کر رہا ہوں جو میں نے خود کو کی ہے۔ توفیق دینے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے اور توفیق کی چابی تو دعا، عاجزی وانکساری اور اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی ہے، ان رات و دن میں جو تمہارا حق ہے اسے ضائع مت کرنا، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں اور ہمیں ہمارے نفسوں کے حوالے نہ کرے اور ہم سے وہ کام لے جو اس نے اپنے اولیا اور دوستوں سے لیا ہے، ہاں! اس چیز سے بچنا جو تمہارے عمل کو برباد کر دے اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ عمل کو برباد کرنے والی چیز ریاکاری ہے اگر یہ نہ بھی ہو تو خود پسندی عمل کو برباد کر دیتی ہے وہ اس طرح کہ تم خود کو اپنے بھائی سے افضل سمجھنے لگو گے حالانکہ ہو سکتا ہے جو نیک عمل اس نے کئے ہوں ان تک تم پہنچے بھی نہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیاء سے تم سے بڑھ کر پرہیز کرنے والا اور تم سے زیادہ صاف ستھرے عمل والا ہو، اگر تم میں خود پسندی بھی نہیں ہے تو پھر لوگوں کی تعریف کے طلبگار مت ہونا اور لوگوں کی تعریف یہ ہے کہ تم ان کی طرف سے اپنے عمل پر عزت افزائی چاہو، ان کے سینوں میں اپنے لیے عزت و بزرگی اور قدر و منزلت چاہو یا پھر کئی معاملات میں تمہیں ان سے حاجت ہو کہ وہ پوری کر دیں، تم اپنے عمل سے صرف آخرت کا ارادہ کرو اس کے سوا

کوئی ارادہ نہ کرو، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی رغبت پیدا کرنے کے لیے موت کی یاد کافی ہے اور خوفِ خدا کا کم ہونا لمبی امیدوں اور گناہوں پر دلیر بنا دیتا ہے اور جو علم تو رکھتا ہو مگر عمل نہ کرتا ہو تو اس کی سزا کے لیے بروزِ قیامت حسرت وندامت ہی کافی ہو گی۔

سب سے بڑھ کر خوف خدا رکھنے والے:

﴿9287﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے بڑھ کر خوفِ خدا رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿9288﴾... حضرت ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حجت ہیں۔

﴿9289﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں نے عمارت تعمیر کرنے کے لیے کبھی ایک درہم بھی خرچ نہیں کیا۔

﴿9290﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا کہ دورِ اسلاف میں کہا جاتا تھا: اے حاملین قرآن! قرآن پاک کے نفع کی جلدی مت کرو اور اگر خواہش پوری کرنا ہی چاہو تو تھوڑی کرو۔

﴿9291﴾... سیِّدُنا عبد اللہ بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو بے شمار مرتبہ یہ دعا مانگتے سنا کہ "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سلامت رکھ ہمیں سلامت رکھ، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس دنیا سے ہمیں سلامتی کے ساتھ جنت تک لے جا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دنیا و آخرت میں عافیت عطا فرما۔"

﴿9292﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو دعا دی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ مقدر ہو چکی ہے تم میرے لیے درستی کی دعا کرو۔

چوپایوں کو اگر موت کا علم ہوتا...!

﴿9293﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جس طرح تمہیں موت کا علم ہے اگر اس طرح چوپائیوں کو بھی ہوتا تو تمہیں کوئی بھی موٹا تازہ جانور کھانے کو نہ ملتا۔

﴾9294﴿... حضرت سیِّدُنا ابو عِصام بن یزید عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی اس طرح غور وفکر میں مشغول ہو جاتے کہ دیکھنے والا آپ کو مجنون سمجھتا۔

﴾9295﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے ابو جعفر منصور کے دور میں عرض کی گئی: اگر آپ کچھ دعائیں کر لیں تو کتنا اچھا ہو۔ فرمایا: گناہوں کو چھوڑنا ہی دعا ہے۔

﴾9296﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: مومن کی حفاظت اس کی قبر ہی کر سکتی ہے۔

کس کی دعوت قبول نہ کریں؟

﴾9297﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: جو تمہیں دعوت دے اور تمہیں خوف ہو کہ وہ تمہارے دل یا دین کو خراب کر دے گا تو اس کی دعوت قبول نہ کرو۔

﴾9298﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی جب کھانا کھا لیتے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی کَفَانَا الْمَئُوْنَۃَ وَاَوْسَعَ عَلَیْنَا فِی الرِّزْقِ یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے غذا کے معاملے میں ہماری کفایت فرمائی اور رزق کو ہم پر کشادہ فرما دیا۔

﴾9299﴿... حضرت سیِّدُنا فضیل بن عِیاض عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں پانی پینے کا ارادہ کروں پھر ایک شخص مجھ سے پہلے اٹھ کر جائے اور وہ پانی مجھے پلا دے تو گویا اس نے میری پسلی توڑ دی کیونکہ میں اس کی اس خدمت کا بدلہ دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔

مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوک شریف

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: "رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی لگاتار دو دن تک سیر ہو کر جَو کی روٹی نہیں کھائی حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری فرما گئے۔" (ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی معیشۃ النبی و اھلہ، ۴/ ۱۵۹، حدیث: ۲۳۶۴)

تَصَوُّف کی تعریفات

اِمام حافظ ابو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کی عادتِ کریمہ ہے کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تصوُّف کی ایک تعریف بیان کرتے ہیں

چھٹی جلد میں بیان کردہ تمام تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کر دیا گیا ہے

نمبر شمار	تعریف	صفحہ نمبر
01	بلند مقام کے حصول کی طرف راہ نمائی کرنے اور اس میں رُکاوٹ بننے والے اُمور کی طرف اشارہ کرنے کا نام تصوف ہے۔	73
02	معاہدوں کی رعایت کرنے اور موجود شے پر قناعت کرنے کا نام تصوف ہے۔	84
03	زیادہ کی جستجو اور موجود میں دِھیان دینے کا نام تصوف ہے۔	264
04	معرفت میں کمال اور خوف خداوندی میں بلند مقام تک پہنچنے کا نام تصوف ہے۔	494

قرض بہت ہی بڑا بوجھ ہے

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں نماز پڑھانے کے لئے جنازہ لایا گیا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اس مرنے والے پر کوئی قرض تو نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہاں، اس پر قرض ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اس نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے کہ جس سے یہ قرض ادا کیا جا سکے؟ عرض کی گئی: نہیں۔ تو حضور جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھوں گا)۔ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے یہ دیکھ کر عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میں اس کے قرض کو ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آگے بڑھے اور نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا: اے علی! اللہ تعالٰی تجھے جزائے خیر دے۔ اور تیری جاں بخشی ہو جیسے تو نے اپنے اس مسلمان بھائی کے قرض کی ذمہ داری لے کر اس کی جان چھڑائی۔ کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرے مگر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کو رہائی بخشے گا۔

(سنن کبرٰی للبیہقی، کتاب الضمان، باب وجوب الحق بالضمان، ۶/ ۱۲۱، حدیث: ۱۱۳۹۸)

مُبلِّغِین کے لئے فہرست

﴾12﴿... فضائل ومناقب کا بیان

...حدیثِ پاک: جو شخص اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (جنّت کا) ضامن ہے۔ (معجم اوسط، ۳/ ۴۶، حدیث: ۳۸۲۲)

تفصیلی فہرست

حدیثِ پاک: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالٰی اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔

(مسلم، کتاب المساقاة، باب فضل انظار المعسر، ص۸۴۵، حدیث۱۵۶۳)

متروکہ عربی عبارات

﴿7699﴾...حدثنا أبو أحمد محمد بن أحمد ثنا أحمد بن موسى العدوى ثنا إسماعيل ابن سعيد الكسائى ثنا عبد العزيز محمد الدراوردى عن محمد بن عبد الله ابن أخى الزهرى عن عمه ابن شهاب عن أبى بكر بن عبد الرحمن بن الحارث عن جزء بن جابر الخثعمى أنه سمع كعبا يقول كلم الله موسى بالألسنة كلها قبل لسانه فقال له موسى يا رب هذا كلامك فقال الله لو كلمتك بكلامى لم تكن شيئا قال موسى يا رب هل من خلقك شىء يشبه كلامك قال لا وأقرب خلقى شبها بكلامى أشد ما يسمع من الصواعق .

﴿7749﴾...حدثنا أبو بكر بن مالك ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل ثنا محمد عبيد ابن حساب ثنا جعفر بن سليمان ثنا أبو عمران الجونى عن نوف قال قال عزير فيما يناجى ربه عز وجل تخلق خلقا فتضل وتهدى من تشاء قال فقيل يا عزير أعرض عن هذا التعرضن عن هذا أو لأمحونك من النبوة إنى لا أسأل عما أفعل وهم يسألون .

﴿7754﴾...أخبرنا أبو أحمد محمد بن أحمد بن إبراهيم فى كتابه ثنا محمد بن أيوب ثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد بن سلمة عن أبى عمران الجونى عن نوف أن نبيا أو صديقا ذبح عجلا بين يدى أمه فتخيل فبنا هو ذات يوم تحت شجرة وفيها وكر طائر وفيه فرخ فوقع الفرخ وفغرفاه وجعل يصى فرحمه فأعاده فى وكره فأعاد الله اليه قوته .

﴿7988﴾...حدثنا سليمان بن أحمد ثنا أبو زرعة الدمشقى ثنا أبو مسهر ثنا يحيى ابن حمزة عن ثور بن يزيد عن حبيب بن عبيد عن عتبة بن عبد السلمى قال كنت جالسا مع رسول الله صلى الله عليه و سلم فجاء أعرابى فقال يا رسول الله أسمعك تذكر شجرة فى الجنة لا أعلم فى الدنيا أكثر شوكا منها يعنى الطلح فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم يجعل مكان كل شوكة مثل خصوة التيس الملبود يعنى الخصى فيها سبعون لونا من الطعام لا يشبه لون لون الآخر رواه عبد الله بن المبارك عن يحيى بن حمزة مثله .

﴿8781﴾...حدثنا محمد بن إسحاق بن أيوب ثنا أحمد بن زنجويه ثنا محمد بن المتوكل ثنا عبد الرزاق ثنا جعفر بن سليمان عن عوف عن أبى عثمان النهدى عن عمران بن حصين قال توفى رسول الله صلى الله عليه و سلم وهو يبغض ثلاث قبائل بنى حنيفة وبنى مخزوم وبنى أمية غريب من حديث جعفر عن عوف عن أبى عون تفرد به عبد الرازق و رواه هشام بن حسان عن الحسن عن عمران بن حصين .

﴿8973﴾...حدثنا على بن حميد الواسطى ثنا أسلم بن سهل ثنا محمد بن صالح بن مهران ثنا عبد الله بن محمد بن عمارة القداحى ثم السعدى قال سمعت هذا من مالك بن أنس سماعا يحدثنا به عن إسحاق بن عبد الله بن أبى طلحة عن أنس قال بعثتنى أم سليم إلى رسول الله صلى الله عليه و سلم بطير مشوى ومعه أرغفة من شعير فأتيته به فوضعته بين يديه فقال يا أنس ادع لنا من يأكل معنا من هذا الطير اللهم آتنا بخير خلقك فخرجت فلم تكن لى همة إلا رجل من أهلى آتيه فأدعوه فاذا أنا بعلى بن أبى طالب فدخلت فقال أما وجدت أحدا قلت لا قال انظر فنظرت فلم أجد أحدا إلا عليا ففعلت ذلك ثلاث مرات ثم خرجت فرجعت فقلت هذا على بن أبى طالب يا رسول الله فقال ائذن له اللهم وال اللهم وال وجعل يقول ذلك بيده وأشار بيده اليمنى يحركها غريب من حديث مالك وإسحاق رواه الجم الغفير عن أنس وحديث مالك لم نكتبه الا من حديث القداحى تفرد به .

ماٰخذومراجع

قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	❁...❁...❁
نام کتاب	**مصنف/مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ۔	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
تفسیرالرازی	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
تفسیر الثعلبی	امام ابواسحاق احمد المعروف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
تفسیر ابن رجب	امام عبد الرحمٰن بن شہاب الدین ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۹۵ھ	دار العاصمۃ ریاض ۱۴۲۲ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ۔	مکتبہ اسلامیہ لاہور پاکستان
الاتقان فی علوم القراٰن	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار المصطفٰی دمشق ۱۴۲۹ھ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
شرح معانی الآثار	امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامۃ طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
السنۃ	امام حافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار ابن حزم ۱۴۲۴ھ
سنن کبرٰی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
الموطا	امام مالک بن انس اصبحی حمیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المستدرک	امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت

المسند	امام ابویعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	امام حافظ حارث بن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
معرفۃ السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
غریب الحدیث للخطابی	ابو سلیمان حمد بن محمد بن ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۸ھ	دار الفکر ۱۴۰۳ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
الترغیب فی فضائل الاعمال	امام ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان ابن شاھین رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	دار ابن الجوزی ۱۴۱۵ھ
جزء من حدیث ابن شاھین	امام ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان ابن شاھین رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	اضواء السلف ریاض ۱۴۱۸ھ
البعث والنشور	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مرکز الخدمات والابحاث الثقافیۃ
المعجم	امام حافظ ابوبکر محمد بن ابراھیم اصبہانی ابن المقریٔ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
معجم ابن الاعرابی	امام ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد ابن بشر رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن الجوزی ۱۴۱۸ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الزھد	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزھد	امام ابوعبد الرحمٰن عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
المصنف	حافظ عبداللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ھمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ھندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مسند فردوس	حافظ شیرویہ بن شھردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
نوادر الاصول	ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
سنن دارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ

کتاب الفتن	حافظ ابوعبد اللہ نعیم بن حماد مروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۸ھ	مکتبۃ التوحید القاھرۃ ۱۴۱۲ھ
فتح الباری	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۵ھ
اختیار الأولی	امام زین الدین عبد الرحمن بن احمد ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۹۵ھ	مکتبہ دار الاقصیٰ کویت ۱۴۰۶ھ
نزھۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۰ھ	برکاتی پبلشرز کھارادر کراچی
اتحاف السادۃ المتقین	علامہ سید محمد مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۹ء
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
الشفا	قاضی ابو الفضل عیاض یحصبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا
التمھید	یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البرقرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
حدیث ابی الفضل الزھری	ابو محمد حسن بن علی جوھری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	اضواء السلف ریاض ۱۴۱۸ھ
معجم الصحابہ	ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۷ھ	دار البیان کویت
الزھد	امام وکیع بن جراح رؤاسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۹۷ھ	مکتبۃ الدار ۱۴۰۴ھ
الزھد الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ ۱۴۱۷ھ
الزھد	امام احمد بن ابوبکر بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۸ھ
الامالی	یحیی بن حسین بن اسماعیل حسنی شجری جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۹۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
بلوغ الامانی	امام حافظ شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن احمد ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	المکتبۃ الاسلامی بیروت ۱۴۱۲ھ
الاحاد والمثانی	امام احمد بن ابوبکر بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار الرایۃ ۱۴۱۱ھ
الترغیب والترھیب	امام قوام السنہ حافظ ابو القاسم اسماعیل بن محمد اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۳۵ھ	دار الحدیث قاھرۃ ۱۴۱۴ھ
مشکل الاثار للطحاوی	ابو جعفر احمد بن محمد بن سلمہ مصری حنفی متوفّٰی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۵ھ
شمائل ترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار احیاء التراث العربی
العظمۃ	ابو محمد عبد اللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۴ھ
الموسوعۃ	حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
الفوائد	امام ابو القاسم تمام بن محمد رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۴ھ	مکتبۃ الرشد ۱۴۱۲ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
شرح صحیح مسلم	امام محیی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ

کتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مکارم الاخلاق	حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
تاریخ مدینہ دمشق	حافظ ابوالقاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
لسان المیزان	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفّٰی ۸۵۴ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۶ھ
سیر اعلام النبلاء	امام حافظ شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن احمد ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الفکر ۱۴۱۷ھ
تانیب الخطیب	محمد زاہد بن حسن کوثری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۷۱ھ	۱۴۱۰ھ
کتاب الضعفاء	امام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۲ھ	دار الصمیعی ریاض ۱۴۲۰ھ
تہذیب التہذیب	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا ہند
طبقات المحدثین	امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	مؤسسۃ الرسالۃ
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المجروحین	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الصمیعی ریاض ۱۴۲۰ھ
تاریخ بغداد	حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
تذکرۃ الحفاظ	امام حافظ شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن احمد ذہبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
تاریخ الاسلام	شمس الدین محمد بن احمد عثمان ذہبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۰۷ھ
الخیرات الحسان	ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
اخبار مکۃ	علامہ ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق فاکہی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی بعد ۲۷۲ھ	دار خضر بیروت ۱۴۱۹ھ
تاریخ المدینۃ المنورۃ	ابوزید عمر بن شبہ نمیری بصری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی بعد ۲۶۲ھ	دار الفکر ۱۴۱۰ھ
اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ	قاضی ابوعبد اللہ حسین بن علی صیمری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۶ھ	عالم الکتب ۱۴۰۵ھ
التذکرۃ	علامہ ابوعبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار السلام قاہرہ ۱۴۲۹ھ
الزواجر	ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
منح الروض	علامہ علی بن سلطان محمد قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار البشائر الاسلامیہ ۱۴۱۹ھ
تعظیم قدر الصلاۃ	امام محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۴ھ	مکتبۃ الدار ۱۴۰۶ھ
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۰ھ
اعتلال القلوب	محمد بن جعفر بن خرائطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	نزار مصطفٰی الباز ۱۴۲۰ھ

عمل الیوم واللیلة	امام ابوبکر احمد بن محمد دینوری ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۴ھ	دار ارقم بیروت ۱۴۱۸ھ
البحر المدید	امام علامہ ابوالعباس احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۲۴ھ	المکتبة التوفیقیة
التوحید	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	مکتبة الرشد ۱۴۱۴ھ
المتجر الرابح	حافظ ابو محمد شرف الدین عبد المؤمن بن شرف دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۰۵ھ	دار خضر ۱۴۲۲ھ
الجلیس الصالح	ابوالفرج معافی بن زکریا بن یحیی المعروف ابن طرار جریری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۹۰ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۲۶ھ
الانتقاء فی فضائل الثلاثة	امام حافظ ابوعمر یوسف بن عبد البر اندلسی	پروگریسو بکس
فتاوی خانیہ	علامہ قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۲ھ	پشاور پاکستان
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ۔	مکتبۃ المدینہ
فتاوی فیض الرسول	فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۲ھ۔	شبیر برادرز لاہور
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ۔	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
وقار الفتاوٰی	مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ	ناشر بزم وقار الدین
ملفوظات اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ۔	مکتبۃ المدینہ
فیضان سنت	علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ

دوسروں کو بدگُمانی سے بچائیے

حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں (معتکف) تھے۔ اور آپ کے پاس ازواج مطہرات موجود تھیں وہ اپنے کمروں کو چلی گئیں تو آپ نے حضرت سیِّدتنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے فرمایا: ٹھہرو میں بھی (تھوڑی دور تک) تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ چلے تو دو اَنصاری صحابہ ملے جو آپ کو دیکھ کر آگے بڑھ گئے۔ آپ نے ان دونوں کو بُلا کر اِرشاد فرمایا: "یہ (میری زوجہ) صفیہ بنت حیی ہے۔" انہوں نے عرض کی: "سُبحانَ اللہ! یا رسولَ اللہ (یعنی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم آپ سے بدگُمانی کریں؟)۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "شیطان، انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو میں نے خوف محسوس کیا کہ کہیں وہ تمہارے دِل میں کوئی وَسوَسہ نہ ڈال دے۔"

(بخاری، کتاب الاعتکاف، باب زیارۃ المرأۃ...الخ، ۱/ ۶۹۹، حدیث: ۲۰۳۸)

مجلس المدینۃ العلمیہ اور دیگر مجالس کی طرف سے پیش کردہ 452 کُتُب و رسائل

﴿شعبہ فیضانِ قراٰن﴾

01... تفسیر صراط الجنان جلد:1 (کل صفحات:524)

02... تفسیر صراط الجنان جلد:2 (کل صفحات:495)

03... تفسیر صراط الجنان جلد:3 (کل صفحات:573)

04... تفسیر صراط الجنان جلد:4 (کل صفحات:592)

05... تفسیر صراط الجنان جلد:5 (کل صفحات:617)

06... تفسیر صراط الجنان جلد:6 (کل صفحات:717)

07... تفسیر صراط الجنان جلد:7 (کل صفحات:619)

08... تفسیر صراط الجنان جلد:8 (کل صفحات:674)

09... تفسیر صراط الجنان جلد:9 (کل صفحات:619)

10... تفسیر صراط الجنان جلد:10 (کل صفحات:899)

11... معرفۃ القراٰن جلد:1 (پارہ 1 تا 5، کل صفحات:404)

12... معرفۃ القراٰن جلد:2 (پارہ 6 تا 10، کل صفحات:376)

13... معرفۃ القراٰن جلد:3 (پارہ 11 تا 15، کل صفحات:407)

14... معرفۃ القراٰن جلد:3 (پارہ 11 تا 15، کل صفحات:407)

﴿شعبہ فیضانِ حدیث﴾

01... فیضان ریاض الصالحین جلد:1 (کل صفحات:656)

02... فیضان ریاض الصالحین جلد:2 (کل صفحات:688)

﴿شعبہ کُتُب اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)

02... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)

03... فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاء مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)

04... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات:55)

05... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

06... حدائق بخشش (کل صفحات:446)

07... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات:41)

08... اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة (کل صفحات:46)

09... الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)

10... فیضانِ خطبات رضویہ (کل صفحات:24)

11... شریعت و طریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء) (کل صفحات:57)

12... بیاض پاک حُجَّةُ الْاِسْلَام (کل صفحات:37)

13... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)

14... اعتقاد الاحباب (دس عقیدے) (کل صفحات:200)

15... ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة) (کل صفحات:60)

16... کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)

17... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)

18... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

19... ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)

20... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات:31)

عربی کُتُب:

21... جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں) (کل صفحات:4000)

22... اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة (کل صفحات:93)

23... اَجْلَى الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

﴿شعبہ تراجم کُتب﴾

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

﴿شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ﴾

﴿شعبہ تخریج﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

﴿شعبہ اصلاحی کُتُب﴾

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

﴿شعبہ اولیا و علما﴾

﴿شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی﴾

مجلس المدینۃ العلمیہ کی معاونت سے دیگر مجالس کی کُتُب

﴿مجلسِ افتاء﴾

01...ویلنٹائن ڈے (قرآن وحدیث کی روشنی میں) (کل صفحات:34)
02تا09... فتاویٰ اہلسنّت (آٹھ حصے)
10... فتاویٰ اہلسنّت احکام روزہ واعتکاف (کل صفحات:34)
11...عقیدۂ آخرت (کل صفحات:41)
12...مالِ وراثت میں خیانت مت کیجئے (کل صفحات:42)
13... فتاویٰ اہلسنّت احکامِ زکوٰۃ (کل صفحات:612)
14...بنیادی عقائد ومعمولات اہلسنت (کل صفحات:135)
15... کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام (کل صفحات:34)

﴿مرکزی مجلسِ شُوریٰ﴾

01... اجتماعی سنتِ اعتکاف کا جدول (کل صفحات:195)
02...کامل مرید (کل صفحات:48)
03... مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (کل صفحات:73)
04...وقفِ مدینہ (کل صفحات:86)
05... گستاخِ رسول کا عملی بائیکاٹ (کل صفحات:52)
06...12 مدنی کام (کل صفحات:72)
07...اللہ والوں کا اندازِ تجارت (کل صفحات:68)
08... عشقِ رسول (کل صفحات:54)
09... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (کل صفحات:56)
10... مقصدِ حیات (کل صفحات:60)
11... صحابی کی انفرادی کوشش (کل صفحات:124)
12...جنت کا راستہ (کل صفحات:56)
13... یہ وقت بھی گزر جائے گا (کل صفحات:39)
14... فیضانِ مرشد (کل صفحات:46)
15...رسائل دعوت اسلامی (کل صفحات:422)
16... موت کا تصور (کل صفحات:44)
17...شوہر کو کیسا ہونا چاہیے؟ (کل صفحات:47)
18...بیٹی کی پرورش (کل صفحات:72)
19... پیر پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:59)
20... موت کا تصور (کل صفحات:44)
21...علما پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:34)
22...پیارے مرشد (کل صفحات:48)
23... تنظیمی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:50)
24... علم وعلما کی شان (کل صفحات:51)
25...ایک زمانہ ایسا آئے گا (کل صفحات:51)
26...جامع شرائط پیر (کل صفحات:87)
27...ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ (کل صفحات:116)
28...صدائے مدینہ (کل صفحات:32)
29... گناہوں کی نحوست (کل صفحات:112)
30... سیرتِ ابو درداء (کل صفحات:75)
31...ایک آنکھ والا آدمی (کل صفحات:48)
32... صدقے کا انعام (کل صفحات:60)
33...سود اور اس کا علاج (کل صفحات:92)
34... غیرت مند شوہر (کل صفحات:47)
35...احساسِ ذمہ داری (کل صفحات:50)
36...برائیوں کی ماں (کل صفحات:112)
37...چوک درس (کل صفحات:36)

جلد 7

اللہ والوں کی باتیں

مؤلف: امام ابونُعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی المتوفی ۴۳۰ھ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ
شعبہ تراجم کتب

مکتبۃ المدینہ

اللہ

صلّوا علی الحبیب!

صلّی اللّٰہُ علیٰ محمد

"مالِ حلال بھی صرف اُتنا ہی جمع کرو جس کا قیامت کے روز حساب دے سکو!!!"

محمد الیاس قادری

المدینۃ البقیع

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**فکرِ مدینہ**“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-611-4

0126134

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

اللہ والوں کی باتیں

مؤلف: امام ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی وفات ۴۳۰ھ

جلد 7

پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ تراجم کتب

تابعین کے اَقوال واَحوال اور زُہد و تقویٰ کا بیان

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاءِ

(جلد:7)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

امام اَبُو نُعَیم اَحمد بن عبدُ اللّٰہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی (وفات ۴۳۰ھ)

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ تراجِم کُتُب)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:7)

ترجمہ بنام : **اللہ والوں کی باتیں**

مُصَنِّف : امام اَبُو نُعَیْم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (وفات ۴۳۰ھ)

مُتَرجِمِین : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجمِ کُتب)

پہلی بار : جمادی الآخرہ ۱۴۳۹ھ، مارچ 2018ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۵ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۳۸ھ حوالہ نمبر: ۲۱۴

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:7)“ کے ترجمہ بنام ”اللہ والوں کی باتیں“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کُتب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

05 – 03 – 2017

WWW.dawateislami.net,E.mail:ilmia@dawateislami.net

اِجمالی فہرست

اللہ، رسول اور اہلبیت کی محبت میں ترتیب

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَحِبُّوا اللہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ بِهٖ مِنْ نِعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللہِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور محبّتِ الٰہی کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

(ترمذی، ۵/ ۴۳۴، حدیث: ۳۸۱۴۔ مستدرک حاکم، ۴/ ۱۳۱، حدیث: ۴۷۷۰)
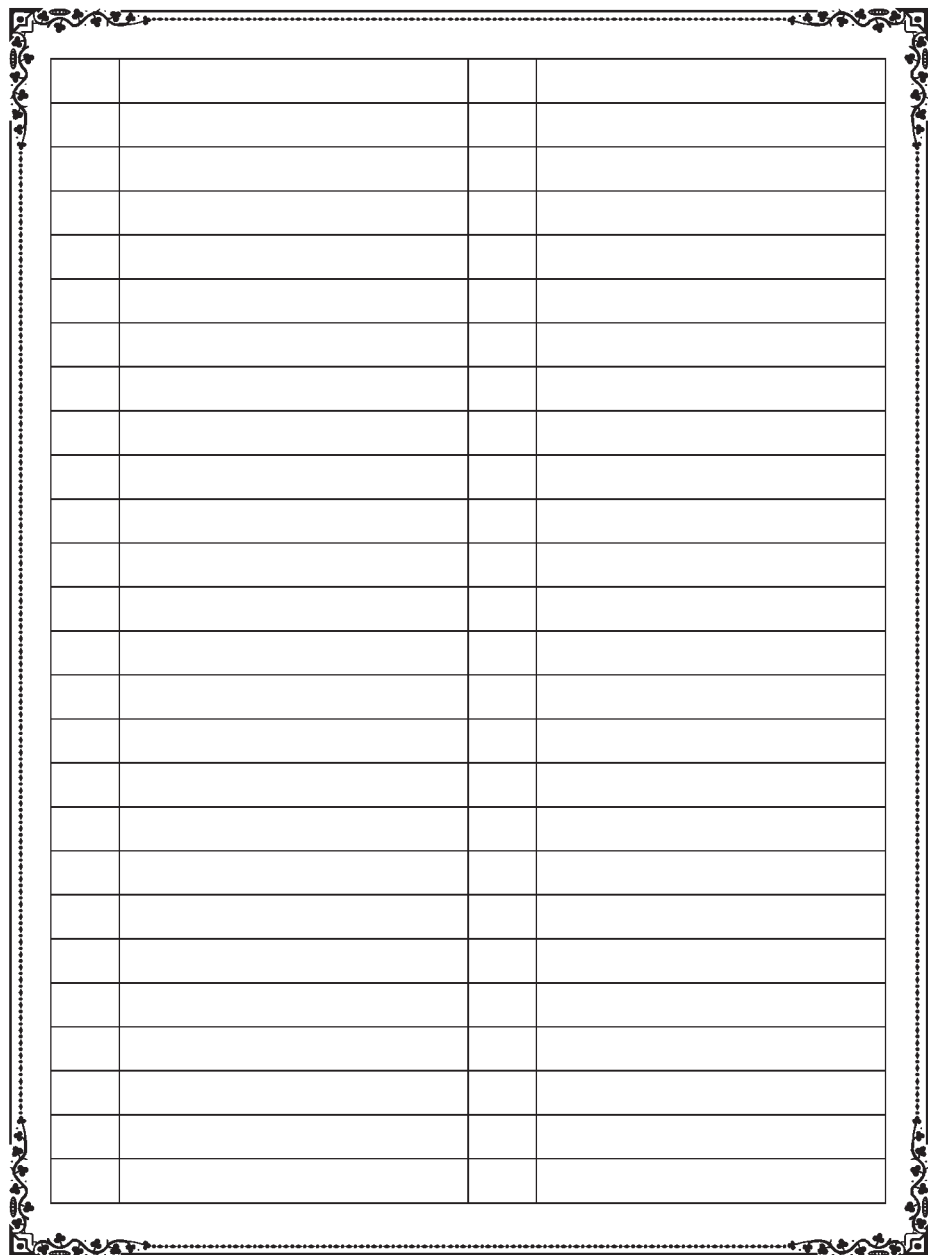
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

”صحبتِ اولیا کی برکات“ کے 16 حُروف کی نسبت سے کتاب پڑھنے کی ”16 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تعوُّذ و تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں ”**اللّٰہ**“ کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** (۶) جہاں جہاں ”**سرکار**“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**، (۷) جہاں جہاں کسی ”**صحابی**“ کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ** اور (۸) جہاں جہاں کسی ”**بزرگ**“ کا نام آئے گا وہاں **رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ** پڑھوں گا۔ (۹) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا۔ (۱۰) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے فاتحہ پڑھ کر اس کے مُؤلِّف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (۱۱) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنۡدَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۱۲) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۳) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۴) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۵) اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوۡا تَحَابُّوۡا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (موطا امام مالک، ۲/ ۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دے کر اور اس کتاب کا مطالَعہ کر کے اس کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۶) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبہ تراجمِ کُتُب (۳) شعبہ درسی کُتُب

(۴) شعبہ اِصلاحی کُتُب (۵) شعبہ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبہ تخریج[1]

''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرت علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

---

[1] ... تادمِ تحریر (جُمادی الاُخریٰ ۱۴۳۹ھ) شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیرِ اہلسنّت مَدَّظِلُّہ (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا و عُلَما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶) عربی تراجم۔ (**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ**)

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

بلاشُبہ اسلام ہی دینِ فطرت، مذہبِ حق اور تمام بنی نوع انسان کا اصل رہبر وراہ نما ہے جبکہ مخصوص نظر و فکر اور مذہب سے تعلق رکھتے ہوئے باطل پر ہونے کے باوجود اپنی رائے کی دُرُستی اور مذہبی وفکری برتری کا مختلف طریقوں سے اظہار کرنا باطل پرستوں کا شیوہ ہے جنہوں نے مادی ترقی کے اس دور میں جدید ذرائع اَبلاغ سے مسلمانوں پر فکری یلغار کر کے کھوٹے کو کھرا اور کھرے کو کھوٹا بتا کر بُرائی کو اچھائی کے لبادے میں فروخت کیا نتیجتاً حق شناسی سے کورے، اپنی تباہی وبربادی سے بے پروا مسلمان ان کے دام فریب میں ایسے مبتلا ہوئے کہ ان کی فکری غلامی کے طوق کو گلے کا ہار اور نقالی کو باعثِ افتخار سمجھنے لگے، ایسوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: "تم قَدَم بقَدَم اپنے سے اگلوں کی پیروی کروگے حتّٰی کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم بھی اِس میں داخل ہوگے۔" عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا اس سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں؟ فرمایا: "تو اور کون۔"[1]

یہود ونصاریٰ سے مشابہت مسلمانانِ عالَم کی اپنے شاندار وباعظمت ماضی سے بے خبری اور احساسِ کمتری کی عکاسی کرتی ہے، یوں تو دشمنانِ اسلام عالمی سطح پر شخصی آزادی، حقوق نسواں اور انسانی حقوق وغیرہ کے خوش کن نعروں کی آڑ میں اپنی فکری برتری مسلّط کرنے میں بظاہر کامیاب نظر آتے ہیں مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کہ اہل حق کی غَلَط روِش نے باطل کو پنپنے کا موقع دیا ہے، ایک وہ وقت تھا جب دنیا مسلمان کے کردار کے گُن گاتی، ہر جگہ ہیبت مسلم کا سکہ بیٹھا ہوتا اور چار سو اس کی عظمت کے ڈنکے بجتے تھے۔ مگر افسوس! آج مسلمان کے کردار سے دنیا بدظن ہے، آج کا مسلمان خود کو مغلوب وکمتر سمجھ کر اغیار سے مرعوب ہوگیا، اس زَبُوں حالی میں پیش پیش جہاں کفار کی سازشیں ہیں وہیں مسلمانوں کا اپنے ان بزرگوں کی سیرت وکردار سے بے اعتنائی برتنا بھی ہے جو عبادت وریاضت، تقویٰ وطہارت اور خوف وخشیت کا پیکر، خلقِ خدا کی خیرخواہی وحقوق کی ادائیگی، ہر ایک کی ملامت سے بے خوفی، غیرتِ ایمانی، اچھائی کا حکم دینے، بُرائی سے منع کرنے، دین کی خاطر ہر قربانی دینے اور جرأت وبہادری کے سچے جذبوں سے سرشار تھے، جنہوں نے اسلامی تعلیمات کو اپنا زیور

[1]... بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب، باب قول النبی: لتتبعن سنن من کان قبلکم، ٤/ ٥١٣، حدیث: ٧٣٢٠

بنا کر دنیا کے سامنے اسلام کی حسین صورت پیش کی، جن کے کارناموں نے سارے عالَم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ یہی وہ ہستیاں ہیں جن کے نادر ونایاب اَقوال کے موتی اوراعلیٰ سیرت وکردار کے نمونے آج بھی مسلمانوں کو ان کا کھویا ہوا وہ مقام دلاسکتے ہیں جس کے لیے وہ اغیار کی روشن خیالیوں کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں، ان کے فکری اِضْطراب کا قرار اور قلبی اُلجھنوں کا سُلجھاؤ سلف صالحین کی سیرت وکردار میں پنہاں ہے اور مُسلِم اُمَّہ کی رہنمائی کے لیے اَسلافِ اُمَّت کی روشن سیرتوں کو یکجا کر کے آنے والی نسل پر اِحسان کرنے والوں میں ایک نام حافظ ابونعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کا بھی ہے جنہوں نے اَسلاف کی پاکیزہ سیرتوں اور کارناموں پر مشتمل مشہورِ زمانہ نادر ونایاب کتاب ''حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء'' لکھ کر مُسلِم اُمَّہ پر اِحسان کیا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے شعبہ تراجِم کُتُب (عربی سے اُردو) سے اس کتاب کی ابتدائی چھ جلدیں **''اللہ والوں کی باتیں''** کے نام سے زیورِ ترجمہ سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ اس وقت کتاب کی ساتویں جلد کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ جلد 9 بزرگوں بالخصوص اپنے زمانے میں عِلْمِ حدیث کے ان شہسواروں کے مُحَیِّرُ الْعُقُول تذکروں پر مشتمل ہے جنہوں نے خدمتِ حدیث کی خاطر دنیاوی آسائشوں کو ٹھکرا کر اِنتہائی دیدہ دلیری سے بڑی بڑی آزمائشوں کا سامنا کیا۔ اس پر ترجمہ، تقابل، نظرثانی، پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ کے کام میں شعبہ کے تمام ہی اسلامی بھائی شریک رہے بالخصوص تین اسلامی بھائیوں نے بھرپور کوشش فرمائی: (۱)...**ابوواصف محمد آصف اقبال عطاری مدنی** (۲)...**محمد امجد خان تنولی عطاری مدنی** (۳)...**محمد خُرم عطاری مدنی** سَلَّمَہُمُ الْغَنِی۔ اس کتاب کی شرعی تفتیش دارُالافتا اہلسنت کے مُتَخَصِّص اسلامی بھائی **محمد کفیل عطاری مدنی** سَلَّمَہُ الْغَنِی نے فرمائی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنی دنیا وآخرت سنوارنے کے لئے ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیانِ عِظام اور عُلَمائے کرام کی خدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور **ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کرنے کے لئے **مَدَنی اِنعامات** پر عمل کرنے کی توفیق اور **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقّی عطا فرمائے!

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِم کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ)

بقیہ: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

تقویٰ میں اِمام:

﴿9300﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ورع و تقویٰ کی جو بعض چیزیں اختیار کر رکھی تھیں اُن سے ان کے متعلق عرض کی گئی کہ ان میں آپ کا امام کون ہے ؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی۔

﴿9301﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جیسا کوئی دیکھا نہ انہیں کسی کی مانند سمجھتا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دنیا آئی مگر آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔

﴿9302﴾... حضرت سیِّدُنا مُتُّ بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ایک کپڑا تحفے میں دیا تو آپ نے مجھے وہ کپڑا واپس کر دیا، میں نے ان سے کہا: ابو عبداللہ! میں آپ سے حدیث شریف کی سماعت کرنے والوں میں سے نہیں ہوں جو آپ مجھے یہ واپس کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں جانتا ہوں کہ تم ان میں سے نہیں ہو لیکن تمہارا بھائی تو مجھ سے حدیث کی سماعت کرتا ہے اس لئے ڈرتا ہوں کہ دیگر طلبا کے مقابلے میں تمہارے بھائی کے لئے میرا دل زیادہ نرم نہ ہو جائے۔“

گھر آئی دولت واپس کر دی:

﴿9303﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بھائی حضرت سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید ذکر کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس درہم سے بھری ایک یا دو تھیلیاں لے کر آیا، اس کے والد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوست تھے اور آپ ان کے پاس بہت جایا کرتے تھے، الغرض آنے والے نے عرض کی: ابو عبداللہ! کیا آپ کے دل میں میرے والد کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات ہے ؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے والد پر رحم فرمائے! وہ تو ایسے ایسے تھے۔ پس آپ نے اس کے والد کی تعریف کی، اس نے عرض کی: ابو عبداللہ! آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ مال میرے پاس کیسے آیا ہے، میں

چاہتاہوں کہ آپ ان دراہم کو لے لیجئے اور اسے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے وہ درہم لے لیے اور جب وہ شخص اٹھ کر وہاں سے نکلنے لگا تو آپ نے وہ تھیلی مجھے دیتے ہوئے فرمایا: مبارک! یہ اسے دے دو اور اس شخص سے فرمایا: اے میرے دوست کے بیٹے! میں چاہتاہوں کہ یہ مال تم لے لو۔ اس نے عرض کی: ابوعبداللہ! کیا آپ کو اس کے بارے میں کوئی شک ہے؟ فرمایا: نہیں، لیکن میں یہ چاہتاہوں کہ یہ تم لے لو۔ آپ نے اسے کئی مرتبہ کہا تو وہ اسے لے کر چلا گیا۔ جب وہ چلا گیا تو میں خود کو روک نہ سکا اور اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے کہا: تم پر افسوس ہے! یہ تمہارا دل ہے یا پتھر؟ غور کیجئے کیا آپ کے بچے نہیں ہیں؟ کیا آپ کو مجھ پر رحم نہیں آتا، کیا اپنے بھائیوں پر ترس نہیں آتا اور کیا ہمارے اور اپنے بچوں پر رحم نہیں آتا؟ اس کے علاوہ میں نے انہیں اور بھی بہت کچھ کہا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ**!!! اے مبارک! مطلب یہ کہ تم اس مال کو مزے سے کھاؤ اور اس کی باز پرس مجھ سے ہو۔

﴿9304﴾... حضرت محمد بن یوسف فِرْیابی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم دیکھو کہ میں اپنی آج والی حالت پر قائم نہیں ہوں تو سمجھ لو کہ مجھے کسی کیے کی سزا ملی ہے۔

10ہزار درہم کا انعام:

﴿9305﴾... حضرت سیِّدُنا ابو احمد زُبیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی ذکر کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ مسجدِ خَیف میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ منادی یہ ندا دے رہا تھا کہ ''جو اپنے ساتھ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو لے کر آئے گا اسے 10 ہزار درہم دیئے جائیں گے۔''

﴿9306﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن جَعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خلیفہ ہارون رشید کے منادی کو یہ اعلان کرتے سنا: جو ہمیں حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بارے میں اطلاع دے گا اسے ایک ہزار درہم دیئے جائیں گے۔

سفیان ثَوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ اور یمنی گورنر:

﴿9307﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

فرماتے ہیں کہ مجھے خلیفہ مہدی کے زمانے میں دربارِ شاہی میں طلب کیا گیا تو میں بھاگ کر یمن آگیا اور کبھی کسی محلے میں جاتا تو کبھی کسی محلے میں اور ان کی مسجدوں میں پناہ لیتا، ایک مرتبہ کسی محلے میں چوری ہوگئی تو محلے والوں نے مجھ پر الزام لگا دیا اور مجھے معن بن زائدہ کے پاس لے گئے، اسے میری گرفتاری کے احکامات مل چکے تھے، کسی نے اس سے کہا کہ اس شخص نے ہمارے ہاں چوری کی ہے۔ معن بن زائدہ نے کہا: تم نے ان کا سامان کیوں چرایا ہے؟ میں نے کہا: میں نے کچھ نہیں چُرایا۔ پھر مَعْن بن زائدہ نے اُن لوگوں سے کہا: تم لوگ ہٹ جاؤ اور مجھے ان سے کچھ پوچھنے دو۔ پھر اس نے میرے قریب آکر پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: عبد اللہ بن عبد الرحمٰن۔ اس نے کہا: اے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن! میں تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے اپنا اصل نسب بیان کرو۔ میں نے کہا: میں سفیان بن سعید بن مسروق ہوں۔ اس نے کہا: ثَوری؟ میں نے کہا: ہاں، ثوری۔ اس نے کہا: کیا تم خلیفہ کو مطلوب ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کچھ دیر اپنا سر جھکائے رکھا پھر کہا: جو چاہو کرو اور جہاں جانا چاہو چلے جاؤ۔ خدا کی قسم! اگر تم میرے پاؤں کے نیچے بھی چھپے ہوگے تو میں پاؤں نہیں اٹھاؤں گا۔

﴿9308﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے بیان کیا کہ میں نے کان لگا کر چپکے سے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو یہ کہتے سنا: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے عیبوں کو ہمیشہ چھپائے رکھ، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے عیبوں کو ہمیشہ چھپائے رکھ۔

یادِ آخرت کا انوکھا طریقہ:

﴿9309﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا پیچھا کرتا رہتا تھا، وہ ہمیشہ دیکھتا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے گریبان سے ایک رقعہ نکال کر اُسے دیکھتے ہیں، پس وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس رقعے میں کیا ہے، ایک مرتبہ وہ رُقعہ اس کے ہاتھ لگ گیا، جب دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا: "اے سفیان! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے کو یاد رکھو۔"

﴿9310﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے کبھی اپنے نفس کے علاج سے زیادہ دشوار علاج کسی شے کا نہیں کیا، کبھی وہ میرے خلاف ہوتا ہے اور کبھی موافق۔

بادشاہ اور علما کے لئے نصیحت:

﴿9311﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کچھ اہلِ علم اللہ والے ہیں اور کچھ شیطان والے اور دو قسم کے افراد ایسے ہیں کہ اگر یہ ٹھیک ہو جائیں تو سارے لوگ ٹھیک ہو جائیں اور وہ بادشاہ اور علما ہیں۔

﴿9312﴾... حضرت سیِّدُنا احمد زُبیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ایک بھائی نے آپ کو خط لکھا کہ مجھے مختصر لفظوں میں نصیحت کیجئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں لکھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور آپ کو ہر آفت و برائی سے محفوظ رکھے، اے میرے بھائی! دنیا کا غم کبھی ختم نہیں ہوتا، اس کی خوشی ہمیشہ باقی نہیں رہتی اور اس کی فکر کبھی ختم نہیں ہوتی، لہٰذا اپنے لئے عمل کرو تاکہ نجات حاصل ہو اور سستی نہ کرو کہ تم ہلاک ہو جاؤ۔

نئی کو پرانی سے بیچ دیا:

﴿9313﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی یہ شعر مثال کے طور پر پیش فرمایا کرتے تھے:

بِدَارِسٍ خَلَقٍ يَا بِئْسَ مَا اتَّجَرُوْا ۔۔۔ بَاعُوْا جَدِيْدًا جَمِيْلًا بَاقِيًا اَبَدًا

ترجمہ: انہوں نے نئی خوبصورت اور ہمیشہ باقی رہنے والی (آخرت) کو پُرانی اور مٹنے والی (دنیا) کے بدلے بیچ دیا، ان کی تجارت کتنی بُری ہے۔

دنیا کی ناپائیداری پر اشعار:

﴿9314﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن بِشر عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو اَسود بن یعفور نَہشَلی کے یہ اشعار پڑھتے سنا:

مَاذَا تُؤَمِّلُ بَعْدَ اٰلِ مُحَرِّقٍ؟ ۔۔۔ تَرَكُوْا مَنَازِلَهُمْ وَبَعْدَ اِيَادِ

اَهْلِ الْخَوَرْنَقِ وَالسَّدِيْرِ وَبَارِقٍ ۔۔۔ وَالْقَصْرِ ذِي الشُّرُفَاتِ مِنْ سِنْدَادِ

كَانُوْا بِاَنْقِرَةٍ يَفِيْضُ عَلَيْهِمْ ۔۔۔ مَاءُ الْفُرَاتِ يَجِيْءُ مِنْ اَطْوَادِ

جَرَتِ الرِّيَاحُ عَلٰى رُسُوْمِ دِيَارِهِمْ ... فَكَاَنَّمَا كَانُوْا عَلٰى مِيْعَادِ

فَاِذَا النَّعِيْمُ وَكُلُّ مَا يُلْهٰى بِهٖ ... يَوْمًا يَصِيْرُ اِلٰى بِلًى وَنَّفَادِ

ترجمہ: (۱)... آلِ محرق اپنے گھر چھوڑ گئے اور ایاد گزر گئے اس کے بعد اب تمہیں کس چیز کی امید ہے؟ (۲)... خورنق، سدیر، بارق اور سنداد کے مقام پر کنگروں والے محلات کے مکین۔ (۳)... انقرہ کے اِن رہنے والوں تک فرات کا پانی پہاڑوں سے گرتا ہوا پہنچتا تھا (۴)... اور اب ان کے گھروں کے نشانات پر ہوائیں چل رہی ہیں گویا وہ ایک خاص مدت کے لئے یہاں تھے۔ (۵)... پس نعمتیں اور غفلت کا ہر سامان ایک دن اچانک خاتمے اور فنا کی طرف لوٹ جائے گا۔

شر کیا ہے؟

﴿9315﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن مُسْتَمْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی گئی: کون سی چیز شر ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ معاف فرمائے، وہ علما ہیں جب بگڑ جائیں۔

سب سے بڑے عالم:

﴿9316﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ معن بن زائدہ کے سامنے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا ذکر ہوا تو اس نے کہا: وہ ہمارے درمیان سب سے بڑے عالم ہیں۔

جسم کا حصہ بننے کی تمنا:

﴿9317﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: میں نے کوفہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سوا ایسا کوئی نہ دیکھا جس کی کھال کا حصہ بننا مجھے پسند ہو۔

﴿9318﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر مجھے پکڑے جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ایسے لوگوں میں رہائش اختیار کرتا جو مجھے جانتے نہ ہوں۔

دلی سکون پانے کی جگہ:

﴿9319﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: "میں مکہ و مدینہ میں غریب، بے سہارا اور عبادت گزار لوگوں کے درمیان رہ کر دلی سکون پاتا ہوں۔"

حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: میری ملاقات حضرت سیِّدُنا ابو حبیب بَدَوِی علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ہوئی، انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''سفیان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تمہیں کسی شے سے محروم رکھنا بھی عطا ہے اور وہ کسی بخل یا شے کے نہ ہونے کے سبب تمہیں محروم نہیں رکھتا بلکہ تمہاری جانچ اور امتحان کے لئے ایسا کرتا ہے۔'' پھر فرمایا: ''سفیان! اپنی ذات کو پیشِ نظر رکھنے میں اُنسیت اور بھلا دینے میں غفلت ہے۔''

دونوں جہاں میں انعام:

﴿9320﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن عثمان دمشقی علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبادت گزار شخص حضرت یمان بن معاویہ اسود رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو دیکھا ہے؟ انہوں نے مسکرا کر کہا: میں نے تو ان سے بھی بڑی شخصیت کی زیارت کی ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی۔ پھر کہنے لگے کہ میں نے اپنے بھائی سفیان ثوری علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے یہ بات سنی ہے کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ شان نہیں کہ دنیا میں بندے پر انعام فرمائے اور آخرت میں اسے رسوا کرے اور نعمت عطا کرنے والے پر یہ حق ہے کہ وہ جسے نعمت دے پوری دے۔''

﴿9321﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے پر اُس حاجت میں ضرور انعام فرماتا ہے جس میں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کثرت سے گڑگڑاتا ہے۔

﴿9322﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: پوشیدہ رہنے میں عافیت ہے۔

ناشکری باعثِ ہلاکت ہے:

﴿9323﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن داود رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان علَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے قرآنِ کریم کی اس آیت مبارکہ

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۸۲)

ترجمۂ کنز الایمان: جلد ہم انھیں آہستہ آہستہ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہو گی۔

کی تفسیر میں فرمایا: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ہم ان پر اپنی نعمتیں تمام کریں گے اور شکر کی توفیق نہیں دیں گے۔

کم کھانے کا فائدہ:

﴿9324﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھے خط لکھا جس میں تحریر تھا: اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا جسم ٹھیک رہے اور تمہاری نیند کم ہو تو کھانا کم کر دو۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی خوراک:

﴿9325﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن خُرَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو مکۂ مکرمہ میں نصف دانق (درہم کے بارہویں حصے) کا گوشت خریدتے ہوئے دیکھا۔

حضرت سیِّدُنا امام اَصْمَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی صبح اور شام ایک ایک روٹی کھایا کرتے تھے، اگر کوئی سائل آپ کے پاس آجاتا تو نصف روٹی اُسے دے دیا کرتے تھے اور اگر اس کے بعد کوئی اور سائل آتا تو فرماتے: اَللہُ یُوَسِّعُکُمْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں کشادگی عطا فرمائے۔

﴿9326﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لقمہ چباتے وقت اغنیا کے مقابلے میں صبر سے کام لو کیونکہ جب لقمہ حلق سے نیچے اُتر جاتا ہے تو اس کی نرمی و سختی کا پتا نہیں چلتا۔

زہد سے بھرپور نصیحت:

﴿9327﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُہَلْہَل سعید بن صدقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے قبرستان لے گئے، ہم عام گزرگاہ سے ہٹ کر ایک طرف کو ہوئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روتے ہوئے مجھ سے فرمانے لگے: اے ابو مہلہل! اگر تمہیں اس بات کی استطاعت ہے کہ اپنی زندگی میں کسی سے میل جول نہ رکھو تو ایسا ہی کرو، اپنے سامانِ ضرورت کی درستی کی فکر میں لگے رہو، حکمرانوں کے پاس جانے سے بچو، تمہیں ان سے جو حاجت ہو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو، تمہیں پیش آنے والی ہر بات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لازم پکڑو، تمام لوگوں سے بے نیاز رہو اور اپنی حاجتیں اس کے سامنے رکھو جس کی بارگاہ میں حاجتوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ خدا کی قسم! میں آج کوفہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس سے میں نے 10 درہم قرض کی فریاد کی ہو اور اُس نے مجھے قرض دے کر لکھ لیا ہو، پھر لوگوں سے آتے جاتے کہا ہو کہ

میرے پاس سفیان آئے، انہوں نے مجھ سے قرض مانگا اور میں نے انہیں قرض دیا۔

﴿9328﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کوفہ میں ایسا کوئی نہیں جس سے مجھے 10 درہم قرض ملنے کی امید ہو لیکن اگر کوئی مجھے قرضہ دے بھی دے گا تو وہ مجھے بدنام کر دے گا۔

﴿9329﴾... حضرت سیِّدُنا عطا بن مسلم خَفّاف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: لوگوں سے اور مجھ سے محتاط رہو، اگر میں ایک انار کے معاملے میں کسی کی مخالفت کروں یوں کہ وہ اسے تُرش بتائے اور میں اسے میٹھا کہوں یا وہ اسے میٹھا بتائے اور میں اسے تُرش کہوں تو مجھے خوف ہے کہ وہ میرا خون جلائے گا۔

دنیاوی دوستی کا نقصان:

﴿9330﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کسی کو بھی دوست بنالو پھر اُسے ناراض کر دو اور پھر کسی کو اُس کے پاس بھیج کر اپنے بارے میں اُس کی رائے معلوم کر کے دیکھ لو (کہ وہ تمہاری کیسی مخالفت کرتا ہے)۔

﴿9331﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مَرزُوق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مشورہ طلب کیا: آپ کے خیال میں مجھے کہاں قیام کرنا چاہئے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مَرِّظَهران (یعنی وادیِ فاطمہ) میں جہاں تمہیں کوئی نہ پہچانے۔

خلف بن ابراہیم بُرزانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جان پہچان کم رکھو تمہاری غیبت کم ہوگی۔

﴿9332﴾... حسن بن رُشَید کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: جو تم سے واقف نہ ہو اسے اپنے بارے میں نہ بتانا اور جو تمہیں جانتا ہو اس کے بارے میں جاننے کی کوشش نہ کرنا۔

تعلقات کم رکھنے والا فائدے میں ہے:

﴿9333﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک شخص سے

فرمایا: تمہیں جان پہچان والوں سے تکلیف پہنچتی ہے یا انجانے لوگوں سے ؟ اس نے کہا: جان پہچان والوں سے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایسوں سے جو چیز کم ملتی ہے وہ خیر ہے۔

﴿9334﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: میں تو لوگوں کو ”سفیان ثوری“، ”سفیان ثوری“ کہتے دیکھتا ہوں جبکہ آپ رات کو سوتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: خاموش! اس معاملے کی اصل تقوٰی ہے۔

یقین کیا ہے؟

﴿9335﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: یقین یہ ہے کہ تم کسی بھی مصیبت میں اپنے مولیٰ پر بدگمانی نہ کرو۔

ایک ولیہ کی گفتگو:

﴿9336﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں حضرت بنتِ اُمِّ حسان اَسدِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کی پیشانی پر بکری کے گھٹنے جیسا سجدے کا نشان تھا، آپ کے سر پر اوڑھنی نہیں تھی، میں نے ان سے کہا: آپ حضرت عبد اللہ بن شہاب بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کیوں نہیں گئیں کہ انہیں ایک رُقعہ دے دیتیں تو شاید وہ آپ کو اپنے مال کی زکوٰۃ دے دیتے جس سے آپ کی یہ حالت کچھ بدل جاتی جو میں دیکھ رہا ہوں؟ یہ سن کر انہوں نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور اسے اپنے سر پر رکھ لیا پھر کہنے لگیں: سفیان! میرے دل میں آپ کے لئے بڑا احترام تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ احترام میرے دل سے نکال دیا، اے سفیان! آپ مجھے اُس سے دنیا مانگنے کا کہہ رہے ہیں جو اس کا مالک نہیں، خدا کی عزت وجلال کی قسم! مجھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھی دنیا کا سوال کرنے میں حیا آتی ہے حالانکہ وہی اس کا مالک ہے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب رات ہوگئی تو وہ اپنے ایک خاص کمرے میں چلی گئیں اور دروازہ بند کر لیا اور یہ ندا کرنے لگیں: ”اے میرے معبود! ہر محب اپنے محبوب کے ساتھ خلوت میں چلا گیا اور اے میرے محبوب! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، جہنم ہی وہ قید خانہ ہے جس میں تو اپنے نافرمان کو قید کرے گا اور آگ ہی وہ عذاب ہے جس میں تو اُسے مبتلا کرے گا۔“

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ پھر میں تین دن بعد ان کے پاس آیا تو ان کے چہرے پر بھوک کے آثار موجود تھے، میں نے ان سے کہا: اے بنت اُمِّ حسان! آپ کو حضرت سیِّدُنا موسٰی و حضرت سیِّدُنا خضر عَلَیْہِمَا السَّلَام سے زیادہ عطا نہیں فرمایا گیا، یہ نُفُوسِ قُدسیہ جب گاؤں والوں کے پاس آئے تھے تو انہوں نے بھی کھانا طلب فرمایا تھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: سفیان! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو۔ میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے شکر کا اعتراف کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: شکر کی معرفت کا شکر بھی تم پر لازم ہو گیا اور ان دو شکروں کی معرفت کی وجہ سے ایک تیسرا شکر لازم ہو جائے گا اور شکر کا یہ سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ میں نے کہا: بخدا! میں کم علم ہوں اور میری زبان خطاکار ہے، میں اس کے شکر کا حق ادا ہی نہیں کر سکتا جب بھی میں اس کی کسی نعمت کا اعتراف کروں گا تو مجھ پر نعمت کی معرفت کا شکر لازم ہو گا اور ان دو شکروں کی معرفت کے سبب ایک اور شکر لازم آئے گا۔ یہ کہہ کر میں مُڑ گیا اور جانے ہی والا تھا کہ انہوں نے فرمایا: سفیان! انسان کے جاہل ہونے کو اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر ناز کرے اور اس کے عالم ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا خوف رکھے۔ جان لو کہ دل ہلاکت سے ہرگز نہیں بچ سکتے حتّٰی کہ تمام غم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی خاطر ایک ہو جائیں۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”خدا کی قسم! اُس وقت مجھے اپنی ذات بہت چھوٹی محسوس ہوئی۔“

﴿9337﴾... حضرت سیِّدُنا ابوحذیفہ عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ“ کی تفسیر کیا ہے؟ پھر خود ہی اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: بندہ کہتا ہے: (اے اللہ!) جس کو بھی نیکی کی توفیق ملی تو نے ہی عطا فرمائی اور جو گناہ سے بچا اُسے تو نے ہی بچایا۔

مالِ حرام کی نحوست:

﴿9338﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرت اِیاس بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی عبادت گاہ میں آئے اور ان سے پوچھا: ابوعبداللہ! کیا آپ کو یہ روایت پہنچی ہے کہ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ“ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں اور ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ“ اور ”اَللہُ اَکْبَرُ“ کہنے سے بھی دس دس نیکیاں ملتی ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں یہ روایت اسی طرح پہنچی ہے۔ انہوں نے پوچھا: آپ اس

شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے ناحق 30 درہم حاصل کئے اور کہا: میں بیٹھ کر "سُبْحٰنَ الله"، "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" اور "اَللهُ اَکْبَرُ" پڑھتا رہوں گا حتّٰی کہ اس گناہ کے برابر نیکیاں کرلوں گا؟ تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: وہ پہلے ان دراہم کو لوٹائے کیونکہ انہیں لوٹائے بغیر اس کا ذکر قبول نہیں کیا جائے گا۔

﴿9339﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں کہ یہ "دَنِیَّۃ یعنی گھٹیا" ہے اور مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مالدار کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

﴿9340﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: پہلے کے لوگوں میں ایسے بھی تھے کہ اگر انہیں حلال کی بھی دعوت دی جاتی تو وہ یہ کہہ کر انکار کر دیتے تھے کہ ہمیں اِس سے اپنی جانوں پر خوف ہے۔

سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی نصیحتیں:

﴿9341﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حماد مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بھائی! عمل کے لئے علم حاصل کرو، علما سے مقابلہ کرنے، ناسمجھوں پر رُعب جھاڑنے، مالداروں کا مال کھانے اور غریبوں سے خدمت لینے کے لئے علم حاصل نہ کرو کہ تمہارے لئے فائدہ مند وہی علم ہے جس پر تم نے عمل کیا اور نقصان دہ وہ ہے جو تم نے ضائع کر دیا۔ وَاللهُ اَعْلَم (یعنی اور اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے) ہمیں یہ بات پہنچی ہے: جو بھلائی کا طالب ہوتا ہے وہ ہمارے زمانے میں اجنبی ہو کر رہ جاتا ہے، تم گھبراؤ نہیں بلکہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی راہ پر گامزن رہو، اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ، حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور نیک مؤمنین تمہارے مددگار ہوں گے۔ دوسروں کے عیوب کا تذکرہ کرنے کے بجائے اپنے عیوب کو یاد رکھو اور تمہاری زندگی کا وہ حصہ جو فکرِ آخرت سے خالی گزرا اس پر غم کرو، تم نے اپنی پیٹھ پر جو گناہوں کا بوجھ لادا ہوا ہے اس پر آنسو بہاؤ شاید تمہیں ان سے چھٹکارا مل جائے۔ نیکی اور نیکوں سے نہ اکتاؤ اور نہ ہی ان سے دوری اختیار کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے دوسروں سے بہتر ہیں اور جاہلوں اور ان کی برائی سے بیزار رہو اور ان سے دوری برتو کیونکہ ان کی صحبت اختیار کرنے والا ہرگز نجات نہ پاسکے گا مگر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ بچائے۔ اگر تم نیک لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہو تو نیکوں والے اعمال بجالاؤ اور دنیا سے جو کچھ ملے اسی پر اکتفا کرو، اسے نہ بھولو جو تمہیں نہیں بھولتا اور اس سے غافل نہ ہو جسے تم پر مقرر کیا گیا

ہے، وہ تمہاری ہر بات کو شمار کرتا اور تمہارے عمل لکھ لیتا ہے، ظاہر و پوشیدہ ہر حالت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھو کیونکہ وہ تم پر نگہبان ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جو ہر وقت تمہارے ساتھ ہے اس سے حیا کرو کہ وہ تمہاری شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ اپنے نفس کی محتاجی اور اس کے کم مرتبے کو پہچانو کیونکہ تم ادنیٰ اور اپنے رب کے محتاج ہو، اپنے نفس پر آنسو بہاؤ اور اس پر رحم کرو کیونکہ اگر تم اس پر رحم نہیں کروگے تو اس پر رحم نہیں کیا جائے گا، اپنے نفس کو دھوکا نہ دو اور نہ ہی اسے رُسوائی پر پیش کرو اور اس سے اپنا حصہ لو کیونکہ تمہارے پاس آج کا دن ہے کل کا نہیں اور دنیا میں ایسے رہو گویا تم مر چکے ہو اور غافل و جاہل لوگوں کی طرح غافل نہ بنو اور اپنے نفس پر کثرت سے آنسو بہاؤ، اگر تم سمجھدار ہوئے تو ہنسنے کی کوئی صورت نہ پاؤ گے مجھے یہ بات پہنچائی گئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں کچھ لوگوں کو ہنسنے اور نہ رونے کے سبب عار دلاتے ہوئے فرمایا:

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ (پ۲۷، النجم: ۵۹تا۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھیل میں پڑے ہو۔

اور قرآنِ مجید میں کچھ لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۱۰۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے۔

ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ حدیث پہنچی ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں ڈال دیتا ہے پس جو راضی رہا اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناراضی ہے۔"[1]

اور ہمیں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ حدیث بھی پہنچی ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی ہی نعمتیں ایک ساکن (یعنی ٹھہری ہوئی) رگ میں پوشیدہ ہوتی ہیں۔"[2]

﴿9342﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: رونے کے 10 حصے ہیں جس میں سے نو غَیْرُ اللہ کے لئے اور ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے پس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے رونا سال میں ایک بار بھی ہو تو وہ کثیر ہے۔

﴿9343﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں

---

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب الصبر علی البلاء، ۴/۱۷۸، حدیث: ۲۴۰۴

2 ...الزھد لابی داود، باب من خبر ابی الدرداء، ص ۲۱۶، حدیث: ۲۵۰

(احوال میں خرابی کے پیشِ نظر) کسی عاقل ودانشور کی آنکھ ٹھنڈی نہ ہوگی۔

﴿9344﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: عورتوں کی رانیں پسند کرنے والا فلاح نہیں پاتا۔

علم و عمل ساتھ ساتھ:

﴿9345﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے کسی نے سوال کیا: اے ابو عبد اللہ! آپ کو طلبِ علم زیادہ محبوب ہے یا عمل؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علم عمل کے لئے ہی حاصل کیا جاتا ہے تو عمل کی وجہ سے علم حاصل کرنا چھوڑو نہ علم حاصل کرنے کی وجہ سے عمل ترک کرو۔

عمل پر اِترانے کا وبال:

﴿9346﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ایک عابد کا گزر ایک راہب کے پاس سے ہوا تو عابد نے راہب سے پوچھا: تمہاری عبادت کا جوش کیسا ہے؟ راہب نے کہا: جنت و دوزخ کو حق جاننے والے کو چاہیئے کہ ہر وقت نماز پڑھتا رہے۔ عابد نے کہا: میں اتنا روؤں گا کہ میرے آنسوؤں سے گھاس اُگ آئے گی۔ راہب نے کہا: ہنسنے اور پُر سکون زندگی گزارنے والا اس شخص سے بہتر ہے جو روتا ہے اور اپنے عمل پر ناز کرتا ہے کیونکہ اترانے والے کی نماز اس کے سر سے تجاوز نہیں کرتی۔

سلبِ ایمان کا خوف:

﴿9347﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا وصال میرے پاس ہوا جب آپ کو موت کی شدت محسوس ہوئی تو آپ رونے لگے، ایک شخص نے کہا: ابو عبد اللہ! کیا آپ کو اپنے گناہ زیادہ نظر آرہے ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمین سے تھوڑی سی مٹی اٹھا کر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے گناہ میرے نزدیک اس مٹی سے بھی زیادہ حقیر ہیں، مجھے تو یہ خوف ہے کہ کہیں موت سے پہلے میرا ایمان سلب نہ ہو جائے۔

﴿9348﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا

سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: ”اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اسے آزاد کر دیتا۔“ اور ایک موقع پر یہ بھی فرماتے سنا: ”دنیا میں کسی جان کا نکلنا مجھے اپنی جان نکلنے سے زیادہ محبوب نہیں۔“

کار آمد نصیحتیں:

﴿9349﴾... حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو عثمان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: تمہیں چاہئے کہ ضروریاتِ زندگی کے لئے درمیانی راہ اختیار کرو اور سرکش لوگوں کی مشابہت اختیار کرنے سے بچو، کھانے، پینے، لباس اور سواری سے وہ چیزیں اختیار کرو جو گھٹیا نہ ہوں نیز متقی، امانت دار اور خوفِ خدا رکھنے والوں سے مشورہ لیا کرو۔

﴿9350﴾... حضرت سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: جس نے کسی ظالم سے گھوڑا، مال یا ہتھیار لیا اور اس سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کیا تو ہر قدم اٹھاتے اور رکھتے وقت اس پر لعنت برستی ہے حتّٰی کہ وہ واپس لوٹ جائے۔

﴿9351﴾... حضرت سیِّدُنا فضل بن مُہَلْہَل رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: سلامتی کس چیز میں ہے؟ میں نے کہا: اس میں کہ تمہیں کوئی نہ جانے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایسا ممکن نہیں البتہ سلامتی اس میں ہے کہ تمہیں اپنی شُہرت محبوب نہ ہو۔

دیانت داری:

﴿9352﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بصرہ آئے، خلیفۂ وقت کو آپ کی تلاش تھی۔ اس لئے آپ نے ایک باغ میں جا کر اس باغ کی حفاظت کی شرط پر پناہ حاصل کی، وہاں پیداوار سے عشر وصول کرنے والا آیا اور اس نے آپ سے پوچھا: اے ضَعِیْفُ الْعُمُر! آپ کون ہیں؟ تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ اس نے کہا: یہ بتائیے کہ بصرہ کی کھجوریں زیادہ میٹھی ہوتی ہیں یا کوفہ کی؟ آپ نے فرمایا: بصرہ کی کھجوریں میں نے نہیں چکھیں البتہ کوفہ میں سابریہ قبیلے کی کھجوریں میٹھی ہیں۔ اس نے کہا: کوئی بوڑھا تم سے بڑا جھوٹا نہ ہوگا، درندے اور نیک و بد لوگ تو جب چاہتے ہیں کھجور کھالیتے ہیں اور تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم نے اسے چکھا بھی نہیں؟ پھر وہ گورنر کے

پاس چلا گیا اور اسے حیران کرنے کے لئے یہ بات بتائی تو اس نے کہا: تیری ماں تجھے روئے! اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو وہ سفیان ثوری ہیں، ان کی طرف جا اور خلیفہ مہدی کا قرب حاصل کرنے کے لئے اُنہیں پکڑ لے۔ یہ سن کر وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پکڑنے کے لئے واپس لوٹا لیکن وہ آپ کو نہیں پا سکا۔

﴿9353﴾... حضرت سیِّدُنا شجاع بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ جایا کرتا تھا، آتے جاتے کہیں بھی ان کی زبان نے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کی۔

﴿9354﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ذاتِ خداوندی کے معاملے میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے زیادہ متغیر ہونے والا چہرہ کسی کا نہ دیکھا۔

﴿9355﴾... حضرت سیِّدُنا قُدَید بن نَصر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا حلقہ دیکھا تو وہاں جا کر بیٹھ گیا۔ حلقے میں سے کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ابو عبد اللہ! یہ ابن نَصر بن سَیَّار ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے تمہارے والد نصر کو دیکھا ہے۔ میں نے عرض کی: کہاں دیکھا؟ فرمایا: خراسان میں دیکھا تھا، ایک شخص کے پاس میری کوئی چیز تھی لہٰذا میں نے قوم حمّالین کے پاس مزدوری کی یہاں تک کہ میں نے اپنا حق پا لیا۔ پھر مجھ سے فرمایا: اگر اشرافیہ کو دنیا میں زہد اختیار کرنا اس لئے مناسب نہیں لگتا کہ یہ ان کا مرتبہ کم کر دے گا اور کم مرتبہ لوگوں کو ان پر فضیلت والا بنا دے گا تب تو زہد اختیار کرنا ان پر لازم ہے۔

﴿9356﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: ابو عبد اللہ! آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ میں کیسا ہوں، خدا کی قسم! میں پریشان ہوں، (پھر دعا کی:) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس اُمّت کے لئے ہدایت کا معاملہ پختہ فرما جس میں وہ تیرے ولی کی عزت کرے اور تیرے دشمن کی تذلیل کرے، اس میں بھلائی کا حکم کیا جائے اور برائی سے منع کیا جائے۔ پھر حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے آہِ سرد بھرتے ہوئے فرمایا: ہم نے کتنے ہی مومن بندوں کو دینی غصہ کے سبب مرتے دیکھا ہے۔

امیرِ مکہ کو تنبیہ:

﴿9357﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَعْیُن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں (حج کے موقع پر) حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرت سیِّدُنا اسحاق بن قاسم اور حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے ساتھ تھا، نمازِ مغرب کے بعد ہمارے پاس امیرِ مکہ عبدُ الصمد بن علی آئے، اس وقت حضرت سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی وضو فرما رہے تھے میں ان پر پانی ڈال رہا تھا اور وہ آہستہ آہستہ وضو کر رہے تھے، فرمانے لگے: مجھے اس طرح وضو کرتا نہ دیکھو کہ ایسا وسوسوں کی کاٹ کے لئے کرتا ہوں۔ اسی دوران عبد الصمد نے آکر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلام کیا تو آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: عبد الصمد بن علی۔ آپ نے فرمایا: تم کیسے شخص ہو، اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو اور جب تکبیر کہا کرو تو (بذریعہ مُکَبِّر) لوگوں تک آواز پہنچانے کا بھی انتظام کرو۔

خوفِ خدا کا عالَم:

﴿9358﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن عَثَّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کوفہ میں بیمار ہو گئے تو ان کا قارورہ (یعنی پیشاب) کوفہ کے طبیب کے پاس بھیجا گیا، جب اس نے دیکھا تو کہنے لگا: تمہاری خرابی! یہ کس کا قارورہ ہے؟ لانے والے نے کہا: کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ تم اس میں کیا دیکھ رہے ہو؟ اس نے کہا: میں ایسے شخص کا قارورہ دیکھ رہا ہوں کہ خوف نے اس کا جگر اور غم نے اس کا معدہ جلا دیا ہے۔

﴿9359﴾... حضرت یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ذکر کرتے ہیں کہ جبل بنو فزارہ کے پاس میری ملاقات حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: جانتے ہو۔ میں تمہارے پاس کہاں سے آرہا ہوں؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں پنساریوں (یعنی دوا فروشوں) کے مکان سے انہیں نبیذ میں نشہ لانے والے دانے بیچنے سے منع کر کے آرہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں ایسی چیز دیکھوں جس کے بارے میں حکم کرنا اور اس سے روکنا مجھ پر واجب ہو اور میں نہ کروں (تو شدتِ غم کی وجہ سے) میرے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔

﴿9360﴾... حضرت سیِّدُنا یعلیٰ بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں دعوت میں جاتا ہوں، مجھے نبیذ پسند نہیں لیکن لوگوں کو دکھانے کے لئے نبیذ پی لیتا ہوں۔

﴿9361﴾... قاری یحیٰ بن حفص کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے قرآنِ مجید کی اس آیتِ طیبہ:

لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (پ۱۸، النور: ۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان: جنھیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد (سے)۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس کا معنٰی یہ ہے کہ وہ خرید و فروخت کرتے تھے لیکن فرض نمازوں کی جماعت ترک نہیں کرتے۔

دارُ الخلافہ میں عبادت کی مثال:

﴿9362﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بغداد میں عبادت کرنے والا بیتُ الخلاء میں عبادت کرنے والے کی طرح ہے (کہ دار الخلافہ اور انتہائی حسین ہونے کی وجہ سے وہاں عبادت میں یکسوئی حاصل نہ ہوگی)۔

﴿9363﴾... حضرت سیِّدُنا مُحارِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی پہلی صف میں کسی بچے کو دیکھتے تو اس سے فرماتے: کیا تم بالغ ہو؟ اگر وہ کہتا: نہیں۔ تو فرماتے: پچھلی صف میں چلے جاؤ۔

قاضیِ وقت کے قاصد کو جواب نہ دیا:

﴿9364﴾... حضرت سیِّدُنا حسین بن احمد سجادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سیِّدُنا شریک بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس کسی شخص کے بارے میں معلومات کے لئے بھیجا، جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھے اور میری ہیئت کو دیکھا (کہ پیشانی پر سجدے کا بڑا نشان ہے) تو فرمایا: اگر تمہارا یہ نشان شریک کے لئے ہے تو تمہارا حصہ یہ ہے کہ میں تم سے کلام نہ کروں اور اگر یہ نشان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے تو تمہارا حصہ یہ ہے کہ تم شریک ہی سے کلام کرو۔ یہ کہہ کر آپ اندر چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔

﴿9365﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دونوں محافظ فرشتے نیکیوں اور برائیوں کی بُو اس وقت پاتے ہیں جب دل پختہ ارادہ کرلیتا ہے۔

﴿9366﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا تو ملائکہ اپنے صحیفے لپیٹ لیں گے اور قلم رکھ دیں گے۔

شیطان کی کمر توڑنے والا عمل:

﴿9367﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: شیطان کی کمر توڑنے کے لئے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے سے زیادہ بڑی کوئی چیز نہیں اور ثواب میں اضافہ کرنے والے کلاموں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جیسا کوئی کلام نہیں۔

﴿9368﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے مکۂ مکرمہ میں حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے سوال کیا کہ دنیا میں زہد کیا ہے؟ فرمایا: مرتبے کا گھٹ جانا۔

گمان کی دو قسمیں:

﴿9369﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: گمان دو طرح کا ہے، ایک وہ جس میں گناہ ہے اور دوسرا وہ جس میں گناہ نہیں، گناہ والا تو یہ ہے کہ زبان پر آجائے اور جو زبان پر نہ آئے اس میں گناہ نہیں۔

﴿9370﴾... حضرت سَیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس تھا کہ ان کے پاس امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے انتقال کی خبر آئی، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہا اور فرمایا: وہ اسلام کی کڑیوں کو توڑ رہا تھا۔[1]

---

[1]... یہ روایت درست نہیں اس روایت میں دو راویوں پر کلام ہے ایک راوی "ابو صالح محبوب بن موسٰی فراء" ہیں جن کے بارے میں امام ابو داود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں ثقہ ہیں لیکن کتاب دیکھے بغیر جو واقعات بیان کریں ان کی طرف التفات نہ کیا جائے۔ (تھذیب التھذیب، ۸/۲۲) دوسرے راوی "ہاشم بن مرثد" ہیں جن کے بارے میں امام الجرح والتعدیل ابن حبان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "لَیْسَ بِشَیْءٍ یعنی ان کی کوئی حیثیت نہیں۔" (میزان الاعتدال، ۴/۲۶۶) حق تو یہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مداح تھے اور ان کے علمی مقام و مرتبہ کے قائل تھے چنانچہ امام قاضی ابوعبد اللہ حسین بن علی صمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی متوفی ۴۳۶ھ اپنی کتاب "اَخْبَارُ اَبِیْ حَنِیْفَه وَ اَصْحَابِه" میں فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بھائی عُمر بن سعید کا وصال ہوا تو ہم تعزیت کے لئے امام سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی مجلس تعزیت کرنے والوں سے بھری ہوئی تھی۔ اسی وقت حضرت امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ایک جماعت کے ہمراہ تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ جس وقت حضرت سفیان...

نابینا حافظ صاحب کو نصیحت:

﴿9371﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُالرحمٰن بن مُصعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس میں ایک نابینا حاضر ہوا کرتا تھا جب رمضان کا مہینہ آتا تو وہ ایک آبادی میں جا کر لوگوں کو تراویح پڑھاتا اور لوگ اسے کپڑوں اور مال سے نوازتے۔ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: قیامت کے دن اہلِ قرآن کو ان کی قراءت کا اجر و ثواب دیا جائے گا اور اس طرح کے شخص سے کہا جائے گا کہ ”تو اپنا اجر دنیا ہی میں لے چکا۔“ یہ سن کر اس نابینا نے عرض کی: ابو عبد اللہ! آپ میرے لئے یہ فرما رہے ہیں حالانکہ میں آپ کا ہم نشیں ہوں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ مجھ سے قیامت کے دن یہ کہا جائے کہ ”یہ تمہارا ہم نشیں تھا تم نے اسے نصیحت کیوں نہ کی؟“

﴿9372﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حَرب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سوال کیا: آپ کپڑا رنگنے والے اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اگر وہ ایک درہم کمائے اور اس سے اپنی اور اپنے گھر والوں کی کفالت تو کرلے لیکن نماز باجماعت ادا نہ کرسکے اور اگر چار دانق (درہم کا

......ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے انہیں دیکھا تو مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے، ان سے معانقہ کیا، اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد جب میں نے ان کے اس فعل پر اعتراض کیا تو فرمایا: تم کیوں اعتراض کرتے ہو اس شخص (یعنی امام ابو حنیفہ) کا ایک علمی مقام ہے اگر میں ان کے علم کے لئے کھڑا نہ ہوتا تو ان کی عمر کا خیال کر کے کھڑا ہو جاتا اور اگر عمر کا خیال نہ کرتا تو ان کی فقہ کے لئے کھڑا ہو جاتا اور اگر فقہ کا خیال نہ کرتا تو ان کے تقویٰ و پرہیز گاری کے لئے کھڑا ہو جاتا۔ حضرت ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ان کے اس جواب سے لاجواب ہو کر رہ گیا۔ (اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص ۸۰) امام ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے پاس ایک شخص آیا تو آپ نے اس سے پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ کہا: امام ابو حنیفہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے پاس سے۔ فرمایا: تم روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ کے پاس سے آئے ہو۔ امام ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے سرہانے امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب الرہن دیکھی گئی تو کسی نے کہا: کیا آپ ان کی کتابیں دیکھتے ہیں؟ فرمایا: کاش میرے پاس ان کی سب کتابیں ہوتیں جنہیں میں دیکھا کرتا۔ امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ سے زیادہ امام صاحب کے متبع سفیان ثوری ہیں۔ ایک دن امام سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت ابنِ مبارک سے امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: وہ ایسے علم پر سوار ہیں جو نیزے کی نوک سے زیادہ تیز ہے اور بخدا! وہ علم کو بہت حاصل کرنے والے، محارم سے دور رہنے والے اور اپنے شہر والوں کا بہت اتباع کرنے والے ہیں سوائے صحیح حدیث کے دوسری قسم کی حدیث لینا حلال نہیں جانتے، حدیث کے ناسخ و منسوخ کو خوب پہچانتے اور ثقات سے احادیث لیتے ہیں۔ (الخیرات الحسان، الفصل الثالث عشر، ص ۴۵، ملتقطاً)

ایک تہائی حصہ) کمائے تو باجماعت نماز ادا کر سکتا ہے لیکن اس میں اپنی اور اہل و عیال کی کفالت نہیں کر پاتا، اس کے لئے ان دونوں میں سے کیا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک درہم کمائے اور اکیلا نماز پڑھے[1]۔

﴿9373﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں ایک شخص سے ملوں جو مجھے ناپسند ہو اور وہ مجھ سے میرا حال پوچھے تو میرا دل اس کے لئے نرم ہو جاتا ہے تو ان کے لئے میں کیسے نرم دل نہ ہوؤں گا جن کے ساتھ میں نے کھایا اور ان کے بچھونوں پر آرام کیا ہو۔

گناہ کی نحوست:

﴿9374﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک مرتبہ فرمایا: میں ایک گناہ کے سبب پانچ مہینے رات کے قیام سے محروم رہا۔

فکرِ آخرت میں تڑپنا:

﴿9375﴾... حضرت سیِّدُنا ابو زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھا، آپ نے بَیْتُ اللہ کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو تڑپنے لگے اور آپ پر غشی طاری ہو گئی، کچھ حبشیوں نے آبِ زمزم نکالا اور اسے لے کر آپ کے پاس آئے اور آپ پر ڈالا حتّٰی کہ آپ کو افاقہ ہوا۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے کیا تو

---

[1] ...احناف کے نزدیک: یہ یعنی اہل و عیال کی کفالت مطلقاً ترکِ جماعت کے لئے عذر نہیں، کچھ اور اعذار ہیں جن کی وجہ سے ترکِ جماعت کی اجازت ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ 583" پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: (۱)... مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲)... اپاہج (۳)... جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (۴)... جس پر فالج گرا ہو (۵)... اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے (۶)... اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (۷)... سخت بارش اور (۸)... شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۹)... سخت سردی (۱۰)... سخت تاریکی (۱۱)... آندھی (۱۲)... مال یا کھانے کے تلف (ضائع) ہونے کا اندیشہ (۱۳)... قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (۱۴)... ظالم کا خوف (۱۵)... پاخانہ (۱۶)... پیشاب (۱۷)... ریاح کی حاجت شدید ہے (۱۸)... کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو (۱۹)... قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (۲۰)... مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترکِ جماعت کے لئے عذر ہیں۔ (درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۲/ ۳۴۷ تا ۳۴۹)

انہوں نے فرمایا: انہیں آسمان کی طرف دیکھنے نے نہیں بلکہ فکرِ آخرت نے تڑپایا ہے۔

نماز میں رونا:

﴿9376﴾... حضرت سیِّدُنا مُزاحم بن زُفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ہمیں نمازِ مغرب پڑھائی، جب آپ قراءت کرتے ہوئے:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴿۴﴾ (پ۱، الفاتحہ: ۴) ترجمۂ کنزالایمان: ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔

تک پہنچے تو رونے لگے حتّٰی کہ قراءت رُک گئی پھر آپ نے ابتدا سے سورۂ فاتحہ کا اعادہ کیا۔[1]

﴿9377﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر یقین دل میں ایسا قرار پکڑ لے جیسا ہونا چاہئے تو دل جنت کے شوق کی وجہ سے خوش ہو جائے گا یا جہنم کے خوف سے غمگین۔

دین کی سلامتی والی جگہ:

﴿9378﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب تمہیں کسی سستے علاقے کا علم ہو تو وہاں چلے جاؤ کیونکہ وہ تمہارے دین کے لئے زیادہ سلامتی والا اور تمہارے لئے تہمت کو زیادہ کم کرنے والا ہے۔

﴿9379﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ تورات میں لکھا ہے: جب گھر میں گندم موجود ہو تو عبادت میں مشغول رہو اور اگر نہ ہو تو اس کی طلب کرو۔

﴿9380﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فریابی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب تم عبادت کا ارادہ کرو تو گندم جمع کر لو۔

﴿9381﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سوال کیا: ابو عبد اللہ! عبادت کہاں عمدہ ہوتی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جہاں روٹیوں کا بڑا تھیلا ایک درہم کا ملتا ہو تاکہ کوئی کسی دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے نہ دیکھے۔

---

[1]... فرض کی پچھلی (آخری) رکعتوں میں (سورۂ) فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا پھر اعادہ کیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ چہارم، ۱/ ۷۱۱) جبکہ بھول کر اعادہ کیا ہو اور اگر قصداً اعادہ کیا تو نماز واجبُ الاعادہ ہو گی۔ (دارالافتاء اہلسنت)

بیدار رہنے کا طریقہ:

﴿9382﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو چاہے کھالو لیکن پینا کچھ نہیں کیونکہ جب تک تم کچھ پیو گے نہیں تمہیں نیند نہیں آئے گی۔

موت کی آرزو:

﴿9383﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جب غمگین ہوئے تو حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاکر کہنے لگے: ابوامیہ! کیا تم نے کسی کو موت کی تمنا کرتے دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے تو نہیں دیکھا۔ آپ نے کہا: میں تو مرجانا چاہتا ہوں۔

﴿9384﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہمارے قبیلے بنو ثور کا ایک شخص صبح کے وقت یہ صدا لگاتا تھا: اے اللہ! نیک مسلمان بھائی دنیا سے چلے گئے، زمانہ سخت ہوگیا، اے اللہ! مجھے ذلت ورسوائی کے بغیر جلد موت عطا فرما۔

نیکوں کی مجلس:

﴿9385﴾... حضرت سیِّدُنا ابن زَخْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا آپس میں گفتگو فرمارہے تھے، دورانِ گفتگو ان دونوں پر رقت طاری ہوگئی، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے مجھے موت آجائے۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن مغول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لیکن میں یہ نہیں چاہتا، موت کے فرشتے دیکھنے سے ڈرو، موت کے فرشتے دیکھنے سے ڈرو۔ پھر رونا شروع ہوگئے اور اپنے پاؤں زمین سے رگڑنے لگے۔

﴿9386﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ اپنے علم کے مطابق عمل کرنے والا کوئی عالم نہیں دیکھا۔

علم و تقوٰی والے نہ رہے:

﴿9387﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو تمہارے ساتھ نہیں وہ تمہارا مخالف ہے۔ اور یہ بھی فرمایا: میں جس کی خواہش کے آڑے آتا ہوں وہ مجھ پر بھڑک جاتا ہے، علم وتقویٰ والے لوگ دنیا سے رُخصت ہو چکے ہیں۔

﴿9388﴾... حضرت سیِّدُنا ابو احمد زُبیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ایک بھائی نے انہیں خط لکھا کہ ”مجھے اچھی اور مختصر نصیحت کیجئے۔“ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں لکھا: ”بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور آپ کو ہر برائی سے محفوظ رکھے، میرے بھائی! دنیا کا غم کبھی ختم نہیں ہوتا، اس کی خوشی ہمیشہ باقی نہیں رہتی اور اس کی فکر کبھی ختم نہیں ہوتی، لہٰذا اپنے لئے عمل کرو تاکہ نجات حاصل ہو اور سستی نہ کرنا ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ وَالسَّلَامُ

قرآن مجید سے لگاؤ:

﴿9389﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن عقبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن روزانہ قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھتے تھے جس دن نظر نہ ڈال پاتے تو قرآن مجید کو لے کر سینے پر رکھ لیا کرتے تھے۔

آلِ محمد کون؟

﴿9390﴾... عبدالحمید بن عبدالرحمٰن حِمَّانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے سوال کیا: آلِ محمد کون ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اُمّتِ محمدیہ۔

﴿9391﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: پوشیدہ رہنے میں عافیت ہے۔

﴿9392﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر مجھے کسی بال بچوں والے شخص کے بارے میں بتایا جائے کہ وہ کافر ہو گیا تو میں اِسے بعید نہیں سمجھوں گا۔

﴿9393﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: صاحبِ بصیرت شخص کی نگاہ میں دنیا کا اکثر حصہ بدترین ہے۔

مقروض گوشت نہ کھائے:

﴿9394﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ القَوِی سے پوچھا گیا: کیا مقروض شخص گوشت کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

﴿9395﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: جس بھی شخص کو دنیا سے کچھ دیا گیا اس سے یہ کہا گیا کہ "اسے لے اور اس کے برابر غم بھی لے۔"

خوف خدا کی پہچان:

﴿9396﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن خلف رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے اپنی مجلس میں بیٹھنے والے ایک شخص سے فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسے ہی ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم بے وقوف ہو اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسے ڈرتے جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے تو اس کے فرائض کو ادا کرتے۔

﴿9397﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے اپنا کچھ خوف کم فرمادے۔

﴿9398﴾... حضرت سیِّدُنا قُتَیبہ بن سعید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نہ ہوتے تو پرہیز گاری کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔

دنیا اور آخرت سے حصہ:

﴿9399﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن حارث عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَارِث کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے بکر نامی ایک عبادت گزار سے فرمایا: اے بکر! دنیا سے اپنے جسم کے لئے اور آخرت سے اپنے دل کے لئے حصہ لو۔ حضرت سیِّدُنا ابو نصر بشر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "تمہارے جسم کے لئے دنیاوی حصہ" سے مراد یہ ہے کہ جو دنیا میں تمہارے لئے ضروری ہو اور "تمہارے دل کے لئے اُخروی حصہ" سے مراد یہ ہے کہ اپنے دل کو فکرِ آخرت میں مشغول رکھو۔

دین کی سلامتی کا نسخہ:

﴿9400﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: زہد اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کے راز تم پر

ظاہر فرمادے گا، پرہیزگاری اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے حساب میں نرمی فرمائے گا، مشکوک کام چھوڑ کر وہ کام کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالیں اور شک کو یقین سے زائل کرو اس سے تمہارا دین سلامت رہے گا۔

﴿9401﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم آخرت میں رغبت کی وجہ سے دنیا کو نہیں چھوڑ سکتے تو اس اندیشے سے چھوڑ دو کہ یہ بے کار زمین اور بیمار اونٹوں کا اصطبل ہے جس میں تم جیسے لوگوں کی کثرت ہے۔

﴿9402﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم دنیا کی قدر جاننا چاہو تو دنیادار کو دیکھو۔

﴿9403﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: تمہارے لئے دنیا کی خیر وہ ہے جس کے ساتھ دنیا میں تمہاری آزمائش نہ ہو اگر کسی چیز کے ساتھ تمہیں آزمایا جائے تو تمہارے لئے اس کی خیر وہ ہے جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے۔

خوف کی کیفیت:

﴿5-9404﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو بھی حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھتا اسے ایسا لگتا گویا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کشتی میں ہیں اور آپ کو ڈوبنے کا خوف ہے۔ آپ کثرت سے یہ ورد کیا کرتے تھے: ”یَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔“

﴿9406﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: ہمارے زمانے کے علما حریص ہیں ان میں تقوٰی نہیں ہے۔

﴿9407﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق بن ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کیا حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی میں کوئی معصیت والی بات تھی؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں البتہ ایک مرتبہ انہوں نے یہ سند بیان کی ”مَنْصُوْر عَنْ اِبْرَاهِیْم عَنْ عَلْقَمَة عَنْ عَبْدِ الله“ پھر (بطورِ فخر) فرمایا: غلام! اس سند سے کوئی حدیث بیان کرو۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی پسندیدہ سند:

﴿9408﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق بن ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سفیان

ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنے مُصاحِبِین کو ایک سند یوں سنائی: "حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَۃَ" اس کے بعد فرمایا: یہ سند مُحَدِّثِین کے لئے باعثِ شَرَف ہے۔

﴿9409﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: قراءت زہد کے ساتھ ہی درست ہے، زندوں پر انہی باتوں کی وجہ سے رشک کرو جن کی وجہ سے مُردوں پر رشک کرتے ہو، لوگوں سے ان کے اعمال کے مطابق محبت کرو، وہ فرمانبرداری کریں تو اُن کے ساتھ نرمی و عاجزی کرو اور گناہ کریں تو اُن پر سختی کرو۔

پتھر کا بچھونا:

﴿9410﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن سعد رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ مسجدِ حرام میں تھا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کنکریوں کا ڈھیر بنا کر اس سے ٹیک لگائی پھر فرمایا: اے ابراہیم! یہ بادشاہوں کے تختوں سے بہتر ہے۔

﴿9411﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے ایک درہم بھی کبھی عمارت بنانے میں خرچ نہیں کیا۔

﴿9412﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب بھی دنیا سے ہمارے پاس کچھ آیا تو ہم نے یہی چاہا کہ اس پر راضی کوئی شخص مل جائے تو یہ اُسے دے دیں۔

﴿9413﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب کوئی شخص مجھے پانی کا گھونٹ پلاتا ہے تو اس کے ذریعے وہ میری پسلی چورہ چورہ کر دیتا ہے (کہ میں اس کے اس احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتا)۔

﴿9414﴾... حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: انسان کے دین کی حفاظت اس کی قبر ہی کرتی ہے۔

دو کھانوں کو یکجا کرنا:

﴿9415﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبد اللہ بن اسود عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس ان کے گھر میں موجود تھے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ہنڈیا لائے جس میں گوشت اور شوربا تھا پھر اسے ایک رکابی میں انڈیلا اور اس پر گھی ڈالا۔ میں نے عرض کی: ابو عبد اللہ! کیا دو مختلف چیزوں کا جمع کرنا مکروہ نہیں؟ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تنگ دست کے حق میں ناپسندیدہ ہے۔

بھائی کو نصیحت آموز مکتوب:

﴿9416-17﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سِنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو خط لکھ کر اپنی بینائی زائل ہونے کی شکایت کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں جواباً یہ لکھا: امابعد! اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھی طرح رہو اور ایسے ہو جاؤ کہ تمہاری حالت سے موت کی یاد آجائے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے یہ جواب لکھا: بھائی! میں تمہارا خط سمجھ گیا اس میں تم نے اپنے ربّ تعالیٰ سے شکایت کا تذکرہ کیا ہے، موت کو یاد رکھو کہ اس سے بینائی زائل ہونے کی مصیبت تم پر آسان ہو جائے گی۔ وَالسَّلَام

اژدھے کے منہ میں ہاتھ:

﴿9418﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: تمہارا اژدھے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا اس بات سے بہتر ہے کہ تم اس نعمت والے کی طرف ہاتھ بڑھاؤ جو اپنا فقر ختم کر چکا ہے۔

﴿9419﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مکہ میں کچھ عباسی اُمرا کو دیکھا تو فرمایا: جن گناہوں کے سبب یہ لوگ ہم پر مسلط ہیں یقیناً وہ کبیرہ گناہ ہیں۔

تحریر ملامت کا سبب ہے:

﴿9420﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کتاب ملامت تک پہنچاتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا حافظ ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میری کتاب میں یہی الفاظ ہیں۔ البتہ میں نے کسی سے یوں بھی سنا ہے کہ "کتاب تنہائی سے ملا دیتی ہے۔"

﴿9421﴾... حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ ہم عید کے دن حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ہمراہ نکلے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آج کے دن ہمارا پہلا کام نگاہیں جھکانا ہے۔

دنیا سے مومن کے نکلنے کی مثال:

﴿9422﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں دنیا سے آخرت کی طرف کوچ کرنے

والے مومن کی مثال اس بچے سے دیتا ہوں جو رحمِ مادر کی گھٹن سے نکل کر دنیا کی راحت پاتا ہے۔

﴿9423﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: شہرت سے بچو، میں جس بزرگ کے بھی پاس گیا اس نے مجھے شہرت سے روکا اور کسی نے یہ مشورہ دیا: تمہیں اپنے سے زیادہ مشہور کو تلاش کرنا چاہیے۔

کلیجا پھٹ گیا:

﴿9424﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بھانجے حضرت سیِّدُنا علی بن حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک راہب کے پاس حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا قارورہ (یعنی پیشاب) لے کر گیا، وہ راہب اپنی خانقاہ سے باہر نہیں نکلتا تھا، میں نے اسے قارورہ دکھایا تو وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا: یہ مسلمان کا قارورہ نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا: کیوں نہیں، خدا کی قسم! یہ بڑے ہی پکّے مسلمان کا قارورہ ہے۔ اس نے کہا: میں بھی تمہارے ساتھ اس کے پاس چلتا ہوں۔ میں نے آکر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: وہ خود یہاں آگیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اسے اندر لے آؤ۔ میں اسے اندر لے آیا، اس نے آپ کے پیٹ کو چھوا اور نبض دیکھی پھر وہ وہاں سے نکل گیا، میں نے اس سے پوچھا: تم نے کیا دیکھا؟ اس نے کہا: میرا نہیں خیال کہ کوئی مسلمان ان جیسا ہو گا، یہ وہ شخص ہے جس کا کلیجہ غم سے پھٹ چکا ہے۔

فکرِ آخرت:

﴿9425﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: شدید فکرِ آخرت کے سبب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پیشاب میں خون آتا تھا۔

﴿9426﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مغموم و فکر مند رہنے کی وجہ سے میرے پیشاب میں خون آتا ہے۔

مختلف نصیحتوں کا گلدستہ:

﴿9427﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حماد مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن سلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بھائی! خواہش پرستوں کے خواہشات میں بدمست رہنے اور نعمتوں میں لوٹ پوٹ ہونے کی وجہ سے ان پر رشک نہ کرنا کیونکہ ان کے آگے ایک ایسا دن آنے والا ہے جس میں قدم ڈگمگا جائیں گے، جسموں پر لرزہ طاری ہو جائے گا، رنگ متغیر ہو جائیں گے، طویل عرصے کھڑا رہنا پڑے گا، حساب سخت ہو گا اور دل پھٹ کر حلق میں آجائیں گے تو کیسی ندامت ہو گی جب ان شہوتوں کی وجہ سے انہیں مصیبت پہنچے گی، اپنا مال ان کاموں میں خرچ کرو جو تمہارے لئے فائدہ مند ہوں ان کاموں میں خرچ نہ کرنا جو تمہارے لئے نقصان کا باعث ہوں کیونکہ جس نے اپنا مال آگے بھیجا اور اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ادا کیا تو اس کا مال اس کے لئے مفید اور افضل ترین ہے اور جس نے اپنے پیچھے مال چھوڑا اور اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ادا نہ کیا تو بروزِ قیامت وہ مال اس کے لئے وبال ہو گا، حلال کماؤ اور حلال کمانے والے کے ساتھ بیٹھو، جس کی کمائی حلال ہو اس کا کھانا کھاؤ اور حلال کمانے والے سے ہی مشورہ طلب کرو کیونکہ تقویٰ دین کی اصل اور آخرت کے معاملے کی کامیابی ہے۔

اے میرے بھائی! جان لیجئے کہ حرام سے وہی بچتا ہے جو اپنے گوشت اور خون پر رحم کرنے والا ہے کیونکہ تمہارا دین تمہارا گوشت اور خون ہے لہٰذا حرام سے بچتے رہو اور حرام کمانے والے کے پاس نہ بیٹھو، نہ اس کے ساتھ کھانا کھاؤ، کسی کو حرام کا راستہ دکھاؤ نہ کسی کو حرام کا اشارہ دو کہ وہ اُسے حاصل کر لے اور نہ ہی کسی کو حرام کا وارث بناؤ اور ہر نیک و بد کو اس سے بچنے کی نصیحت کرو۔ الغرض اگر تم نے ان افعال میں سے کچھ بھی کیا تو تم حرام کے حصول میں مددگار ٹھہرو گے اور مدد کرنے والا حصہ دار ہوتا ہے۔

تم ظلم کرنے، ظالم کے مددگار بننے، اس کی صحبت اختیار کرنے، اس کی وکالت کرنے یا اس کی خوشنودی کے لئے مسکرانے یا اس سے کوئی چیز حاصل کرنے سے بچتے رہنا بصورتِ دیگر تم اس کے مددگار ہو گے اور مدد کرنے والا بھی شریک ہوتا ہے، متقی و پرہیزگار لوگوں کی مخالفت ہرگز نہ کرنا، خطاکاروں سے دوستی نہ کرنا، گناہ گاروں کے ساتھ مت بیٹھنا، ہر حرام سے اور حرام کام کرنے والوں سے بچتے رہنا اور خواہش پرستوں سے دُور رہنا کیونکہ خواہشات کی ابتدا اور انتہا دونوں باطل ہیں۔

ہر گناہ کی توبہ ہے جبکہ گناہ ترک کر دینا توبہ کرنے سے زیادہ آسان ہے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہ گاروں

کو بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے، توبہ کرنے والوں کے لئے رحیم ہے، حلم والا محبت والا ہے اور اس کی ڈھیل دیکھ کر گناہوں پر دلیر نہ ہونا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے انبیاعَلَیْہِمُ السَّلَام کے لئے بھی کسی گناہ، حرام کھانے اور ظلم سے راضی نہیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ؕ﴿۵۱﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔

پھر ایمان والوں سے ارشاد فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو۔

پھر اس بات کا مطلق حکم دیا:

يَاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اے میرے بھائی! غور کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے انبیاعَلَیْہِمُ السَّلَام، مؤمنین اور مشرکین کسی کے لئے بھی حرام کھانے پر راضی نہیں، گناہ صغیرہ کو ہلکا نہ جاننا، بلکہ تم یہ دیکھ لو کہ تم نافرمانی کس کی کر رہے ہو؟ اس ربِّ عظیم کی نافرمانی کر رہے ہو جو صغیرہ گناہ پر پکڑ فرمالیتا ہے اور کبیرہ سے درگزر فرمادیتا ہے۔ سب سے بڑا عقلمند وہ ہے جو کسی گناہ کے سبب جنت میں داخل ہو جائے اس طرح کہ گناہ سرزد ہونے کے بعد اس نے ہمیشہ اسے یاد رکھا پھر ہمیشہ اس گناہ کی وجہ سے اپنی جان پر خوف محسوس کرتا رہا یہاں تک کہ دنیا سے چلا گیا اور جنت میں داخل ہو گیا اور سب سے بڑا احمق وہ ہے جو کسی نیکی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو جائے یوں کہ نیکی کرنے کے بعد اس نے اسے ہمیشہ یاد رکھا اور ہمیشہ اس کا چرچا کرتا رہا اور اس کے ثواب کی امید رکھی مگر اپنے گناہوں کو ہلکا جانا حتّٰی کہ دنیا سے چلا گیا اور جہنم میں داخل ہو گیا۔

اے میرے بھائی! عقل مندی اختیار کرو اور تم اپنی لغزشوں اور سابقہ کوتاہیوں سے خوفزدہ رہو، تم نہیں

جانتے کہ تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ اس بارے میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمائے گا؟ اور تم اس سے بھی بے خبر ہو کہ آئندہ زندگی میں تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ بے شک حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی جان پر خوف کرتے ہوئے اپنے رب تعالیٰ سے یہ دعا کی:

وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔

حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ عرض کی:

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ (پ۱۳، یوسف: ۱۰۱)

ترجمۂ کنز الایمان: مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے مِلا جو تیرے قُربِ خاص کے لائق ہیں۔

حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں عرض کی:

رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ (پ۲۰، القصص: ۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا۔

اور حضرت سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں عرض کی:

مَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ (پ۹، الاعراف: ۸۹)

ترجمۂ کنز الایمان: ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا رب ہے۔

یہ نُفُوسِ قُدسِیہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام ہیں جو اپنی جانوں پر خوفزدہ رہے اور مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

بیت المقدس اور عسقلان کا سفر:

﴾9428﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیتُ المقدس آئے اور تین دن قیام فرمایا، بابِ رحمت اور حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی محراب کے پاس نماز ادا کی اور عسقلان میں 40 روز قیام فرمایا، عسقلان سے مدینہ منورہ جاتے وقت میں بھی ان کے ہمراہ تھا، آپ راستے میں اپنے خرچے کے پیسے نکالتے تو ان کے ساتھ ہم بھی پیسے نکالتے پھر آپ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہ پیسے ایک شخص کو دے دیتے تھے تاکہ وہ ہم پر خرچ کرے اور جب ہم اپنا دستر خوان لگاتے تو جس کی جو طلب ہوتی آپ اُسے وہ عطا فرماتے حتّٰی کہ کچھ نہ بچتا تھا، پس ہم میں سے بعض افراد جب انہیں ایسا کرتے دیکھتے تو اپنی روٹی اٹھاتے اور ایک طرف جا کر کھانے لگتے۔

﴿9429﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہماری رائے میں انسان کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ کسی غار میں رہے۔

خفیہ تدبیر:

﴿9430﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لوگ ہمارے نزدیک مومن مسلمان ہوتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ہاں کیا ہیں؟

﴿9431﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگ نکاح، طلاق اور دیگر احکام کے معاملے میں ہمارے نزدیک مومن ہیں لیکن عند اللہ وہ کیا ہیں یہ ہم نہیں جانتے، ہم تو گناہ گار لوگ ہیں۔

بدمذہبی سے نفرت:

﴿9432﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کسی نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: ایک شخص تقدیر کا منکر ہے، کیا میں اُس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہوں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اسے امام نہ بناؤ۔ اس نے کہا: گاؤں میں بس وہی امام ہے اس کے سوا اور کوئی امام نہیں ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باآوازِ بلند فرمایا: اسے امام نہیں بناؤ، نہیں بناؤ۔

﴿9433﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی (کیونکہ بدعتی اسے اچھا سمجھتا ہے)۔

﴿9434﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ابلیس کو گناہ سے زیادہ بدعت پسند ہے کیونکہ گناہ سے توبہ کرلی جاتی ہے جبکہ بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی۔

﴿9435﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے کسی بدمذہب کی بات توجہ سے سُنی وہ اللہ تعالٰی کی امان سے نکل گیا۔

﴿9436﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی ارشاد فرماتے ہیں: جب کسی مرے ہوئے شخص کا تذکرہ ہو تو (اُس کے بارے میں) عام لوگوں کی باتوں کو اہمیت نہ دو بلکہ علم و عقل والے لوگوں کی باتوں کو اہمیت دو۔

بد مذہبی کے بہترین معالج:

﴿9437﴾... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن حسان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی (بدعقیدگی کے) بڑے اچھے معالج تھے، جب بصرہ جاتے تو حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے فضائل بیان کرتے اور جب کوفہ جاتے تو حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل بیان کرتے۔

﴿9438﴾... حضرت سیِّدُنا عطا بن مسلم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے مجھ سے فرمایا: جب تم ''شام'' میں ہو تو حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے مناقب بیان کیا کرو اور جب کوفہ میں ہو تو حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مناقب بیان کیا کرو۔

بغضِ صحابہ سے پاک سینہ:

﴿9439﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حَرْب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عاصم بن محمد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے لوگوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کا ذکر کیا اور ان کی خوبیاں بیان کرنے لگے، حتّٰی کہ انہوں نے 15 خوبیاں شمار کیں تو حضرت سیِّدُنا عاصم بن محمد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم بیان کر چکے؟ اب سنو! میں ان کی ایک ایسی فضیلت کو جانتا ہوں جو ان تمام خوبیوں سے افضل ہے اور وہ حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے لئے ان کے سینے کا بغض سے پاک ہونا ہے۔

دین و عقل میں کمزور شخص:

﴿9440﴾... حضرت سیِّدُنا حمزہ ثَقَفِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی سے کہا: میں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے افضل نہیں سمجھتا لیکن جو محبت میں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اپنے دل میں پاتا ہوں وہ ان دو حضرات کے لئے نہیں پاتا۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: تم دین

و عقل میں کمزور شخص ہو۔

﴿9441﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الوہاب حَلَبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے بیتُ اللہ کے طواف کے دوران حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو حضرت سیِّدُنا ابوبکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے محبت تو کرتا ہے لیکن وہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے جیسی محبت کرتا ہے ویسی ان دونوں سے نہیں کرتا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص بیمار ہے اسے دوا کی حاجت ہے۔

﴿9442﴾... کثیر حج کرنے والے بزرگ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: کیا میں اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہوں جس کا عقیدہ ہو کہ ایمان فقط اِقْرَارٌ بِاللِّسان کا نام ہے عمل کا نہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی عزت ہے۔[1]

﴿9443﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: محبتِ علی میں حد سے تجاوز کرنے والوں نے ہمیں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے فضائل بیان کرنے سے روک دیا ہے۔

صحابہ کو عیب لگانے والا:

﴿9444﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا ابوبکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر فضیلت دی اس نے مہاجرین و انصار صحابۂ کرام کو عیب لگایا اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس وجہ سے اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہو۔

---

[1]... آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ فرمان فرقۂ مُرجِیہ کے بارے میں ہے، شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے کلام کا خلاصہ ہے کہ فرقۂ مُرجِیہ والے عمل کو مرتبے کے اعتبار سے نیت اور عقیدے سے مؤخَّر قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیت اور عقیدہ کافی ہے اگرچہ عمل نہ ہو نیز وہ عمل کو شرط قرار دیئے بغیر لوگوں کو اجر و ثواب کی امید دلاتے ہیں جبکہ ان کے برعکس اہلسنت و جماعت عمل کو اس لحاظ سے مؤخَّر قرار دیتے ہیں کہ عمل کو حقیقتِ ایمان میں داخل نہیں مانتے اور کبیرہ گناہوں کے مُرتکِب کے لئے عمل کے بغیر رحمت اور مغفرت کی امید رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بندۂ مومن (گناہِ کبیرہ کا مُرتکِب ہونے کے باوجود) ایمان سے خارج نہیں ہوتا اور کبیرہ گناہوں کا اِرتکاب کرنے والے ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے، اللہ تعالٰی جسے چاہے گا بخش دے گا۔ (ماخوذ از تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف (مترجم بنام: تعارف فقہ و تصوف)، ص ۲۷۲)

حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دو گروہ ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں مُرجِیہ اور قَدرِیَہ۔ (ترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء فی القدریۃ، ۴/ ۵۹، حدیث: ۲۱۵۶)

﴿9445﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا ابو بکر و عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر فضیلت دی اس نے ان دونوں، حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی اور دیگر صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو عیب لگایا۔

﴿9446﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا ابو بکر، حضرت سیِّدُنا عمر اور حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر فضیلت دی اس نے مہاجرین و انصار کو عیب لگایا۔

انفرادی واجتماعی معاملات:

﴿9447﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہم اجتماعی معاملات میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قول پر عمل کریں گے اور انفرادی معاملات میں ان کے صاحبزادے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے قول پر عمل کریں گے۔

جَہمیّہ اور قدریّہ کافر ہیں:

﴿9448﴾... حضرت سیِّدُنا عمار بن عبد الجبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جہمیہ وقدریہ کافر ہیں۔ تو میں نے ان سے عرض کی: آپ کی اپنی رائے کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: میری رائے وہی ہے جو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ہے۔

بدمذہب کے پیچھے نماز کی ممانعت:

﴿9449﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سوال کیا: میرے دروازے کے سامنے مسجد ہے جس کا امام بدمذہب ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ اس نے کہا: کبھی رات میں بارش بھی ہوتی ہے اور میں بوڑھا آدمی ہوں؟ فرمایا: تب بھی اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔

تین چیزوں سے دور رہو:

﴿9450﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کسی نے نصیحت کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا: خواہشات، جھگڑے اور حاکم سے دور رہنا۔

﴿9451﴾... حضرت سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! لوگ ہمیشہ اسلام کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے اس سے فرمایا: جب تم صبح بازار جاؤ تو کسی معمولی مال بردار کو دیکھنا اور اس سے اس بارے میں پوچھنا وہ تمہیں اس بارے میں جو بتائے وہی اسلام ہے۔

بتوں کا پجاری اور سعادت مندی:

﴿9452﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو پسند نہ کرے تو اُس سے ناراض ہو جاتا ہے اور کسی کو پسند کرے تو اُس سے راضی ہو جاتا ہے اور ایک شخص بتوں کی پوجا کرتا ہے حالانکہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سعادت مند ہوتا ہے (یعنی وہ موت سے پہلے ایمان لے آتا ہے)۔

﴿9453﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب ہم کوئی سختی والی بات سنتے ہیں تو ڈر جاتے ہیں اور جب نرمی والی بات سنتے ہیں تو اہلِ قبلہ کے لئے اس کی امید کرتے ہیں، مُردوں پر کوئی حکم لگاتے ہیں نہ زندوں کا محاسبہ کرتے ہیں اور ہمیں جس بات کا علم نہیں ہوتا اسے اُس کے جاننے والے علما کے حوالے کر دیتے ہیں اور ان کی رائے کے مقابلے میں اپنی رائے کو کم تر جانتے ہیں۔

﴿9454﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہر گمراہی مُزَیَّن ہوتی ہے اپنا عقیدہ اس پر ظاہر نہ کرنا جو اسے ناپسند کرتا ہے۔

﴿9455﴾... حضرت سیِّدُنا شہاب بن خراش حوشبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: کیا آپ مومن ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اِنْ شَآءَ اللہ۔[1]

1... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 578" پر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری......

میں نے کہا: ایسے نہ کہیے۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے نہ سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (نوح عَلَیْهِ السَّلَام کا قول بیان) فرمایا:

وَ مَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ (پ۱۹، الشعرآء: ۱۱۲تا۱۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: مجھے کیا خبر اُن کے کام کیا ہیں اُن کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے اگر تمہیں حس (شعور) ہو اور میں مسلمانوں کو دُور کرنے والا نہیں۔

میں نے کہا: میری اور آپ کی مثال طبیب اور دواساز کی سی ہے، میں طبیب ہوں جبکہ آپ دواساز ہیں۔

فرقہ مرجیہ اور سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ الرَّحْمَه:

﴿9456﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: فرقہ مُرجیہ تین باتوں میں ہمارے مخالف ہیں: ہم کہتے ہیں کہ (۱)... ایمان قول و عمل کا مجموعہ ہے۔ جبکہ وہ کہتے ہیں: ایمان قول کا نام ہے عمل کا نہیں۔[1] (۲)... ہم کہتے ہیں کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے۔[2] جبکہ وہ کہتے ہیں: ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں ہے۔ (۳)... ہم کہتے ہیں کہ ہم کلمۂ طیبہ

......رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں کہ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس نے اپنے ایمان میں شک کیا اور کہا: ”میں مومن ہوں اِنْ شَآءَ اللہ“ اگر اپنے ایمان میں شک کی وجہ سے اس طرح کہا تو کفر ہے اور اگر اس وجہ سے کہا کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہو گا یا کفر پر تو کفر نہیں۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب السیر، باب الباب التاسع فی احکام المرتدین، ۲/ ۲۵۷)

(حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا) اس کلمہ (اِنْ شَآءَ اللہ) سے مقصود ہر حال میں یادِ الٰہی اور ہر معاملہ مشیت خداوندی کے سپرد کرنا ہے جیسے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے پیارے نبی حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو تعلیم فرمائی: وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ٚ (پ۱۵، الکھف: ۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر گز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کر دوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ (احیاء العلوم، ۱/ ۱۶۸)

1... اس پر حاشیہ روایت نمبر: 9442 کے تحت گزر چکا ہے۔

2... فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت سیِّدُنا شریف الحق امجدی عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: ایمان کے سلسلے میں کثیر اختلافات ہیں۔ ان میں بنیادی اختلاف دو ہیں: اعمال و اقوال ایمان کے جز ہیں یا نہیں؟ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے یا نہیں؟ امام مالک، امام شافعی، امام احمد و جمہور مُحدِّثین اعمال و اقوال کو ایمان کا جز مانتے ہیں اور امام اعظم اور جمہور متکلمین و محققین محدثین اعمال و اقوال کو ایمان کا جز نہیں مانتے۔ اسی کی فرع ایمان کے گھٹنے بڑھنے کا بھی مسئلہ ہے۔ فریق اول کے نزدیک اعمال و اقوال کی زیادتی سے ایمان بڑھتا ہے اور کمی سے گھٹتا ہے۔ اور فریق ثانی کے نزدیک ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ صحیح اور راجح یہی ہے کہ اعمال و اقوال ایمان کے جز نہیں اور ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ (نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری، ۱/ ۲۹۱)

خیال رہے کہ دین یا ایمان کی مقدار میں زیادتی کمی نہیں ہوتی یعنی کوئی آدھا یا چوتھائی مسلمان نہیں ہوتا سارے......

کے اقرار کے سبب مومن ہیں (حقیقتِ حال اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے)۔ جبکہ وہ کہتے ہیں: ہم عند اللہ مومن ہیں۔ [1]

﴿9457﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: قرآن مجید سے دور فرقۂ مُرجیہ سے زیادہ کوئی نہیں۔

﴿9458﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے: عبد العزیز بن ابو روّاد کا انتقال ہوا میں ان کے جنازے میں موجود تھا، جب جنازے کو (حرم کے ایک دروازے) باب صفا کے پاس رکھا، لوگوں نے صفیں بنالیں، اتنے میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تشریف لائے تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا: سفیان ثوری آگئے، سفیان ثوری آگئے۔ حتّٰی کہ آپ صفوں کو چیرتے ہوئے جانے لگے اور لوگ آپ کو دیکھتے رہے آپ جنازہ چھوڑ کر آگے نکل گئے اور نماز جنازہ نہ پڑھی کیونکہ عبد العزیز بن ابو روّاد پر مُرجی ہونے کا الزام تھا۔

﴿9459﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: سامان اٹھانے والوں، گھر میں رہنے والی عورتوں اور مدرسے میں پڑھنے والے بچوں والا عقیدہ رکھنا تم پر لازم ہے یعنی اقرار اور عمل کا مجموعہ ایمان ہے۔

قرآن کو مخلوق ماننا کفر ہے:

﴿9460﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: "جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ" (یعنی قرآنِ کریم) کو مخلوق سمجھا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر کیا۔

تعریف کے باوجود بُرا انسان:

﴿9461﴾... یحییٰ بن مُتَوَکِّل کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس کے تمام پڑوسی اس کی تعریف کرتے ہوں وہ بُرا انسان ہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: وہ انہیں گناہوں میں مبتلا دیکھ کر اُن پر غیرت نہیں کھاتا اور ان سے مسکرا کر ملتا ہے۔

تلاوتِ قرآن اور زہد:

﴿9462﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: قراءت زہد کے ساتھ ہی درست ہے، زندہ

......پورے مؤمن ہوتے ہیں ہاں کیفیت میں فرق ہوتا ہے بعض مومن بعض کامل مومن بعض اکمل یعنی کامل تر مومن۔

(مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۶۳)

[1] ...اس مقام کی تفصیل و وضاحت کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ احیاء العلوم مترجم، جلد 1، صفحہ 384 تا 394 کا مطالعہ فرمالیجئے۔

لوگوں کی انہی باتوں میں رشک کرو جن کے سبب مُردوں پر رشک کرتے ہو، لوگوں سے ان کے اعمال کے مطابق محبت کرو، وہ فرمانبرداری کریں تو اُن کے ساتھ نرمی وعاجزی کرو اور گناہ کریں تو اُن پر سختی کرو۔

﴿9463﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: تلاوت قرآن میں حسن وخوبی اس وقت آتی ہے جب اس میں زہد بھی شامل ہو جائے۔

﴿9464﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس کا باطن اس کے ظاہر سے اچھا ہو تو یہ فضل ہے اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے بُرا ہو تو یہ ظلم ہے۔

﴿9465﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب بندہ چھپ کر کوئی عمل کرے تو شیطان اسے بہکاتا رہتا ہے حتّٰی کہ غالب آجاتا ہے اور اس کا وہ عمل علانیہ کیا جانے والا لکھ دیا جاتا ہے پھر شیطان اسے بہکاتا رہتا ہے تو بندہ آرزو کرتا ہے کہ اس عمل پر اس کی تعریف کی جائے تو اب وہ عمل علانیہ سے مٹا کر ریا میں لکھ دیا جاتا ہے۔

﴿9466﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَنَّان اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا زائدہ بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انہیں دیکھتے ہی ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگے، کسی نے آپ سے پوچھا: ان کا کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا: قاضی شریک (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) مال تقسیم کرنے پر مامور ہوئے تو انہوں نے اسے وکیل بنا دیا۔ پھر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ان سے فرمایا: شریک کو اپنی میل وگندگی کے لئے تیرے سوا کوئی اور نہیں ملا؟

صحابہ کی افضلیت کے بارے میں موقف:

﴿9467﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن حُباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب فرماتے ہیں: پہلے اپنے کوفی اصحاب کی طرح حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی رائے بھی یہی تھی کہ وہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے افضل کہتے تھے پھر جب آپ بصرہ گئے تو اس عقیدے سے رجوع کر کے حضرت سیِّدُنا ابو بکر وعمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پر فضیلت دینے لگے لیکن حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

پر فضیلت دینے لگے۔ (1)

حق مولا علی كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے ساتھ ہے:

﴿9468﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے جس سے بھی جنگ کی آپ اُس سے زیادہ حق پر تھے۔

﴿9469﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے یہ کہا کہ "حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کے مقابلے میں خلافت کے زیادہ حق دار تھے" تو اس نے حضرت سیِّدُنا ابو بکر، حضرت سیِّدُنا عمر، حضرت سیِّدُنا علی اور مہاجرین وانصار صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کو غلط قرار دیا اور مجھے نہیں معلوم کہ اس کا عمل آسمان کی طرف بلند ہوتا بھی ہے یا نہیں۔

﴿9470﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن غیاث رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی سے پوچھا: ابو عبد اللہ! لوگ مہدی کے خلاف بہت باتیں کر رہے ہیں، آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه نے فرمایا: اگر وہ تمہارے دروازے سے گزرے تو تم اس سے کچھ

1... "شرح عقائد نسفیہ" میں ہے کہ (حضرت سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کے بعد) حضرت سیِّدُنا عثمان ذُوالنُّورَین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سب سے افضل ہیں اس لئے کہ حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی حضرت سیِّدَتُنا رقیہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کا نکاح آپ کے ساتھ کیا تھا، جب اُن کا وصال ہوا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنی دوسری شہزادی حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کو آپ کے نکاح میں دے دیا، پھر جب ان کا بھی وصال ہو گیا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی تم سے کر دیتا۔ حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں اور رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مخلص صحابہ میں سب سے افضل حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم ہیں اور ہم نے اپنے اسلاف کو اسی عقیدے پر پایا اور ظاہر ہے کہ اگر اس پر کوئی دلیل نہ ہوتی تو وہ یہ حکم ہرگز نہ لگاتے۔ (شرح عقائد نسفیہ، ص ٣١٩)

جہاں تک حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کا معاملہ ہے تو ان کا رجوع ثابت ہے جیسا کہ امام ذہبی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی اپنی کتاب "اَلْمُنْتَقٰی مِنْ مِنْهَاجِ الْاِعْتِدَال" میں رقم طراز ہیں: کوفی علما کا ایک گروہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم کو حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه پر فضیلت دیتا تھا، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کا بھی ایک قول یہی تھا۔ مگر منقول ہے کہ انہوں نے اس قول سے رجوع کر لیا، جب حضرت سیِّدُنا ابو ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی نے آپ سے ملاقات کی اور فرمایا: "جس نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم کو حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه پر فضیلت دی اس نے مہاجرین وانصار صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کو عیب لگایا۔" (المنتقی من منہاج الاعتدال، ص ٨١)

نہ کہنا حتّٰی کہ لوگ اس پر متفق ہو جائیں۔

تمام صحابہ سے یکساں محبت کرو:

﴿9471﴾... حضرت سیِّدُنا رواد بن جراح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا عطا بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: تم آج حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کیسی محبت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: شدید۔ پوچھا: حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے کیسی محبت رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: شدید۔ پوچھا: حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے لئے کیسی محبت رکھتے ہو؟ انہوں نے اس کے جواب میں کھینچ کر شدت کے ساتھ کہا: شدید۔ اس پر حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے عطا! یہ شدت تمہیں داغ دار کرنا چاہتی ہے۔

﴿9472﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو نبیذ نہ پیے[1]، بکری کے بچے کا گوشت نہ کھائے اور موزوں پر مسح نہ کرے تو اپنے دین کی خاطر اس شخص کو بُرا جانو۔

﴿9473﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا علی و حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ

---

[1]... نبیذ یعنی کھجور یا منقے کو پانی میں بھگویا جائے وہ پانی نشہ پیدا ہونے سے پہلے پیا جائے یہ جائز ہے احادیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔ (بہار شریعت، ۳/ ۶۷۳) اور فتاوٰی قاضی خان میں ہے: نبیذ اس مشروب کو کہتے ہیں جس میں کھجوریں ڈالی جائیں تو پانی میٹھا ہو جائے مگر (اعضا کو) سست کرنے والا اور نشہ آور نہ ہو، نشہ آور ہو تو اس کا پینا حرام ہے۔ (فتاوٰی خانیۃ، ۱/ ۹) حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے متعلق جو نبیذ پینے کی روایات ہیں وہ اس پر محمول ہیں کہ آپ پہلے نبیذ پیا کرتے تھے مگر بعد میں پینا چھوڑ دی یا یہ مراد ہے کہ آپ ایسی نبیذ پیا کرتے تھے جو نشہ آور نہ ہو جیسا کہ درج ذیل روایات سے واضح ہے: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مجھ سے اس شرط کے ساتھ جدا ہوئے کہ وہ اب نبیذ نہیں پئیں گے۔ (مسند امام احمد، ۳/ ۶۰۷، حدیث: ۱۰۷۴۹) ایک روایت یہ ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا عمار بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آکر دوا اور نبیذ پیا کرتے تھے پس جب آپ آخری مرتبہ آئے اور نبیذ پیش کی گئی تو آپ نے اسے پینے سے انکار کر دیا۔ (مسند ابن جعد، ۱/ ۲۸۱، حدیث: ۱۸۷۸)

اور دوسری صورت کے متعلق بھی آپ سے ایک روایت منقول ہے، چنانچہ، حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے نبیذ کی سبیل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر وہ نشہ دینے والی ہو تو نہ پیو۔ (حلیۃ الاولیاء، ۷/ ۳۴، رقم: ۹۴۷۵)

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی محبت معزز لوگوں کے دلوں میں ہی جمع ہوتی ہے۔

آئمہ پانچ ہیں:

﴿9474﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: آئمہ پانچ ہیں: (۱)...حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق (۲)...حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم (۳)...حضرت سیِّدُنا عثمان غنی (۴)...حضرت سیِّدُنا مولیٰ علی اور (۵)...حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

﴿9475﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے نبیذ کی سبیل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ نشہ دینے والی ہو تو نہ پیو۔

سنت کی موافقت:

﴿9476﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: قول عمل کے ساتھ ہی درست ہے اور قول و عمل دونوں نیت کے ساتھ ہی درست ہیں اور قول، عمل اور نیت سنت کی موافقت کے ساتھ ہی درست ہوتے ہیں۔

﴿9477﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: عمل اور نیت کے بغیر قول مقبول نہیں۔

﴿9478﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ایمان لباس کی طرح ہے اگر چاہو تو پہن لو اور چاہو تو اُتار دو۔

﴿9479﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اونچی آواز میں فرمایا: جو ”اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْ شَاءَ اللہُ یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو میں مومن ہوں“ کہنے کو ناپسند جانے وہ میرے نزدیک مرجی ہے۔[1]

---

[1] ...عقائد کے باب میں یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ مرجیہ ”انا مؤمن ان شاءاللہ“ کہنے کو ناپسند جانتے ہیں کیونکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مرجیہ خود کو عند اللہ مومن کہتے ہیں۔ (شرح السنۃ، ۱/ ۷۹، تحت الحدیث: ۱۹) ان کے رد میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ فرمایا ہے اور امام ابو معین نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ”بحر الکلام“ میں فرمایا: اہلسنت وجماعت کہتے ہیں کہ جب بندہ ایمان لے آیا تو اسے شک کئے بغیر ”اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا یعنی میں یقیناً مومن ہوں۔“ کہنا چاہئے۔ (بحر الکلام، ص ۱۵۳) اور امام اعظم ”اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْ شَاءَ اللہُ یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو میں مومن ہوں“ کہنے کو اس لئے نامناسب خیال کرتے ہیں کہ اس سے ایمان پر شک کا وہم ہوتا ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 381 ...☜

﴿9480﴾...اِصْطَخْرقلعے کے رہائشی حضرت سیِّدُنا غیاث بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دو، مرجی نہ ہو جانا اور یاد رکھو کہ تمہیں جو کچھ پہنچا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہے اور قدری نہ ہو جانا اور فرمایا: مرجیہ نے (اعمال کو غیر ضروری قرار دے کر) اس دین کو سابری کپڑے سے بھی زیادہ باریک (انتہائی کمزور) کر دیا ہے۔

﴿9481﴾...حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: نماز اور زکوٰۃ ایمان سے ہیں اور ایمان بڑھتا ہے[1] لوگ ہمارے نزدیک مومن مسلمان ہیں (خاتمے کا حال تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانے) لیکن ایمان ایک جیسا نہیں ہوتا، حضرت سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام تم سے افضل ایمان والے ہیں۔

﴿9482﴾...حضرت سیِّدُنا ابو داوٗد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: کیا آپ قدری ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں قدری ہوں تو بہت بُرا شخص ہوں اور اگر نہیں ہوں تو میں نے تمہیں معاف کیا۔ جب ثور بن یزید (قدری) مکہ آیا تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کا ہاتھ پکڑ کر دُکان میں لے گئے اور اس سے گفتگو کرنے لگے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اُون کا لباس پہنے ایک شخص سے کہا: تمہارا یہ لباس بدعت ہے۔ تو اس نے کہا: تمہارا ثور بن یزید کا ہاتھ پکڑ کر دُکان میں لے جانا بھی بدعت ہے۔

﴿9483﴾...حضرت سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرے ذریعے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ کہلوایا کہ ”عَمرو بن عُبَید کی صحبت اختیار نہ کرو۔“ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے یہ کہا تو انہوں نے فرمایا: ”میں اس کے

......صفحات پر مشتمل کتاب ”شرح عقائد نسفیہ“ کے صفحہ 289 پر ہے: ”اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْ شَاءَ اللہُ یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو میں مومن ہوں“ کہنا مناسب نہیں کیونکہ اگر یہ شک کی وجہ سے کہا تو قطعی طور پر کفر ہے لیکن اگر ادب اور معاملات کو مشیت خداوندی کے سپرد کرنے یا موجودہ وزمانۂ حال والی حالت میں شک کیے بغیر عاقبت وانجام کے بارے میں شک کرنے یاذِکْرُ اللہ سے برکت حاصل کرنے یا تزکیہ نفس سے براءت کا اظہار اور اپنے حال پر حیرانی کی وجہ سے کہا تو نہ کہنا بہتر ہے اسی لئے نامناسب کہا ہے ناجائز نہ کہا کیونکہ اگر یہ شک کی وجہ سے نہ کہا ہو تو عدمِ جواز کی کوئی صورت نہیں اور یہ ناجائز کیسے ہو سکتا ہے جبکہ بزرگانِ دین حتّٰی کہ صحابۂ کرام وتابعین نے بھی یہ الفاظ کہے ہیں۔

[1]...اس مقام کی تفصیل ووضاحت کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ احیاء العلوم مترجم، جلد 1، صفحہ 384 تا 394 کا مطالعہ فرمالیجئے۔

پاس ایسی باتیں پاتا ہوں جو اوروں کے پاس نہیں پاتا۔" جب میں نے حضرت سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: "انہیں باتوں کی وجہ سے میں ان پر خوفزدہ ہوں۔"

﴿9484﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے قول و فعل کی درستی عطا فرماتا ہے اور اُسے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

﴿9485﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے کسی بد مذہب کی بات توجہ سے سنی اور اسے اس کا بد مذہب ہونا معلوم تھا تو وہ اللہ تعالٰی کی امان سے نکال کر نفس کے سپرد کر دیا گیا۔

بدعت سے بچانے کا نسخہ:

﴿9486﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو بدعت والی بات سنے وہ اپنے ساتھیوں کو نہ بتائے یوں وہ بدعت کو ان کے دلوں میں ڈال نہیں سکے گا۔

﴿9487﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جس سے حجت کی اس پر غالب آئے۔

ایمان اور اسلام ایک ہیں:

﴿9488﴾... ایوب بن سوید سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اسلام اور ایمان ایک ہی ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی:

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۶﴾ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۳۵، ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا۔

﴿9489﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: یوسف! جب تمہیں مشرق میں کسی صاحبِ سنَّت (یعنی بدعت سے بچ کر سنّت پر چلنے والے) کا پتا چلے تو اسے سلام بھیجو اور جب مغرب میں کسی صاحبِ سنَّت کا پتا چلے تو اسے بھی سلام بھیجو کہ (فی الوقت) اہلسنت وجماعت کم ہو گئے ہیں۔

﴿9490﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو صفیہ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: جب میں کسی شخص کو رضائے الٰہی کے لئے بھائی بناؤں، پھر وہ کوئی بدعت ایجاد کرے اور میں اُس سے کنارہ کشی نہ کروں تو میرا اسے بھائی بنانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر نہ ہوگا۔

﴿9491﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کسی سے محبت کرو پھر وہ اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کرے اور اِس پر تم اُسے بُرا نہ جانو تو تمہاری اس سے محبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر نہیں ہے۔

زندگی تین چیزوں کا مجموعہ ہے:

﴿9492﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالواحد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: زندگی اختیار، آزمائش اور سزا کا مجموعہ ہے۔ میں نے اس بات کی تعریف کی بلکہ ان کی تائید کرتے ہوئے کہا: اختیار کے لائق یہ ہے کہ اس سے راضی رہو، آزمائش کے لائق یہ ہے کہ اس پر صبر کرو اور سزا کے لائق یہ ہے کہ اس سے بچنے کا سامان کرو۔

دنیا و آخرت کی خرید و فروخت:

﴿9493﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: جان لو کہ سنت کی دو قسمیں ہیں (۱)...وہ سنت جس پر عمل ہدایت اور اُسے چھوڑنا گمراہی ہے اور (۲)...وہ سنت جس پر عمل ہدایت اور اس کا ترک گمراہی نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نفل قبول نہیں کرتا حتّٰی کہ فرض بھی ادا کیا جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق رات میں ہے جسے وہ دن میں کرنے پر قبول نہیں فرماتا اور ایک حق دن میں ہے جسے وہ رات میں قبول نہیں فرماتا۔ وہ قیامت کے دن بندے سے فرائض کا حساب لے گا، اگر فرائض پورے ہوں گے تو اُس کے فرائض و نوافل دونوں قبول کر لئے جائیں گے اور اگر بندے نے فرائض ادا کرنے کے بجائے ضائع کر دیئے تو نوافل کو فرائض سے ملا دیا جائے گا، اب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو معاف فرمادے گا اور چاہے گا تو عذاب دے گا۔ سب سے زیادہ اہم فرض حرام اور لوگوں کا مال دبانے سے باز رہنا ہے، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں

اِلٰۤی اَهۡلِهَاۙ (پ۵،النسآء:۵۸) جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

اور فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمۡ بِهٖؕ (پ۵،النسآء:۵۸) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰیۡ (پ۲،البقرۃ:۱۹۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور توشہ (سفر کا خرچ) ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے۔

یہاں آیتِ مبارکہ میں تقویٰ (پرہیز کرنے) سے مراد لوگوں کے اموال دبانے سے باز رہنا ہے یعنی یوں نہ کرو کہ لوگوں کے مال دبا کر انہیں نیک اعمال میں خرچ کرو۔

اے میرے بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھو، سچ بولو، نیت خالص رکھو، مختلف نیک اعمال بجالاؤ جن میں کھوٹ ہو نہ دھوکا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں دیکھ رہا ہے اگرچہ تم اسے نہیں دیکھ رہے، تم جہاں بھی رہو وہ تمہارے ساتھ ہے، تمہارا کوئی معاملہ اس سے پوشیدہ نہیں، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو دھوکا دینے کی کوشش نہ کرنا کہ وہ تمہیں سزا دے کیونکہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے غافل کر کے مارتا ہے اور اس کا ایمان لے لیتا ہے اور اسے شعور بھی نہیں ہوتا۔ کسی مسلمان کے ساتھ بُری چال نہ چلنا کہ بُری چال خود اپنے اوپر ہی پڑتی ہے اور کسی مسلمان کے ساتھ زیادتی نہ کرنا کیونکہ ارشادِ ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغۡیُكُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِكُمۡۙ (پ۱۱،یونس:۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے۔

کسی مسلمان کو فریب نہ دینا کیونکہ ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی حدیث پہنچی ہے کہ "جس نے کسی مسلمان کو فریب دیا وہ مسلمانوں سے الگ ہوگیا۔[1]" کسی مسلمان کو دھوکا ہرگز نہ دینا کہ یہ عمل تمہارے دل کا نفاق ہے۔ حسد اور غیبت ہرگز نہ کرو کہ تمہاری نیکیاں ضائع ہوجائیں گی، ایک فقیہ غیبت کی وجہ سے ایسے

[1] ...مسند حارث، کتاب الصلاۃ، باب فی خطبۃ قد کذبھا... الخ، ۱/۳۱۳، حدیث: ۲۰۵، مفهوماً

وضو کیا کرتے تھے جیسے حدث (وضو توڑنے والی چیزوں) کی وجہ سے کرتے تھے۔ اپنی خلوت و تنہائی کو اچھا کرلو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری جلوت کو اچھا فرمادے گا، اپنے اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان معاملہ درست رکھو وہ تمہارے اور لوگوں کے مابین معاملات درست رکھے گا۔ اپنی آخرت کے لئے عمل کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں تمہارے دنیاوی معاملات میں کافی ہو جائے گا، اپنی دنیا کو آخرت کے عوض فروخت کردو دونوں کا نفع پاؤ گے اور اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے نہ بیچو ورنہ دونوں کا نقصان اٹھاؤ گے۔

﴿9494﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن حارث عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَارِث نے فرمایا: میں جس کا پیروکار ہوں بلکہ جس کی تمام باتوں کا پیروکار ہوں وہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی کتاب ''جامع سفیان'' ہے۔

﴿9495﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مسلم طائفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب تم کسی عراقی کو دیکھو تو اس کے شر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو اور جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال کرو۔

﴿9496﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کبھی کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھا بلکہ بہت سی ملاقاتوں میں انہوں نے مجھ سے سوال کیا۔

﴿9497﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عون اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا وصال ہوا تو لوگ ہلاکت میں پڑ گئے۔

جاہل عابد اور فاسق عالم کا فتنہ:

﴿9498﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ جاہل عابد اور فاسق عالِم کے فتنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو کہ جاہل عابد اور گناہ گار عالم کے فتنہ سے بچو کیونکہ یہ ہر کسی کے لئے فتنہ ہے۔

﴿9499﴾... مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم مجھ سے کیونکر محبت نہ کرو گے کہ تم میرے چچازاد ہو نہ پڑوسی۔

شکم سیری اور زیادہ ہنسنے کا نقصان:

﴿9500﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''شکم سیری سے بچو کہ یہ دل سخت کرتی ہے،

غصہ پی جایا کرو اور زیادہ نہ ہنسو کہ یہ دلوں کو مردہ کرتا ہے۔"

وقت کی قدر:

﴿9501﴾... حماد بن عیسٰی جُھَنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو مکہ میں دیکھا، آپ نے کوئی چیز کھائی پھر اپنا ہاتھ ریت میں ڈال کر رگڑ لیا، میں نے کہا: ابو عبد اللہ! آپ اسے دھو ہی لیتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: زندگی کچھ ہی دنوں کی تو ہے (یعنی دھونے میں لگنے والا وقت بچا کر نیکیوں میں صرف کرنا چاہیے)۔

﴿9502﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب میں لوگوں کو کسی کے گرد جمع دیکھتا تھا تو اس پر رشک کرتا تھا اور جب میرے ساتھ یہ معاملہ ہوا تو میں یہ آرزو کرنے لگا کہ میں ان سے اس برابری پر چھوٹ جاؤں، نہ مجھے نفع ہو نہ ہی نقصان۔

﴿9503﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں کسی کی دنیا سے محبت کو اس کے دنیا داروں کو سلام کرنے سے جان لیتا ہوں۔

﴿9504﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: لوگ کا گمان تھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نمازِ عصر میں تاخیر کرتے ہیں جبکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے ہاں ان مساجد کی تلاش میں رہتے تھے جہاں نماز جلد ہوتی اور نبیذ پلائی جاتی ہو اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیماری کے لئے دوا تجویز کی اور پوچھا: کیا ہم آپ کے لئے نبیذ لائیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ میرے لئے شہد اور پانی لاؤ۔

﴿9505﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت مَجمَع تَیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مجھے پھٹا ہوا تہبند پہنے دیکھا تو پاس بلایا اور چار درہم دیتے ہوئے کہا: یہ لو اور اس سے نیا تہبند خرید لو۔

﴿9506﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سہم حکم کلبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس کھڑے ہو کر انہیں پکارا: اے ابو عبد اللہ۔ تو آپ نے اپنا سر میری طرف اٹھایا اور (سامنے موجود اوراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: یہ بستی والوں کے مسائل ہیں۔

﴿9507﴾... عبدُ الغفار بن حسن کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ”کتاب العجائب“ سے کوئی بات پوچھی جاتی تو آپ (اس کے مصنف) مقاتل بن سفیان کی طرف جانے کا اشارہ کر دیتے تھے۔

﴿9508﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جب کسی کو ململ کی ٹوپی پہنے دیکھتے تو اس سے بات نہیں کرتے تھے۔

رونے کی انوکھی وجہ:

﴿9509﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید خُنَیْس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا ہمارے ساتھ حضرت سعید بن سائب طائفی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی) بھی تھے، دورانِ گفتگو وہ رونے لگے اور اتنا روئے کہ مجھے اُن پر ترس آنے لگا۔ میں نے پوچھا: سعید! کیوں روتے ہو حالانکہ تم نے مجھے جنتیوں کا ذکر کرتے سنا ہے؟ وہ کہنے لگے: سفیان! اگر آپ بھلائیوں کا ذکر کریں اور مجھے اُن سے روگرداں دیکھیں تو کیا مجھے اِس پر رونا نہیں چاہیے؟ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ایسے شخص کو تو رونا ہی چاہئے۔

مخلص طالب علم کی قدر و منزلت:

﴿9510﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: اگر آپ اپنے علم کو پھیلائیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے اپنے بعض بندوں کو نفع پہنچائے گا اور آپ اس عمل پر اجر پائیں گے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر مجھے ایسے طالب علم کا پتا چلے جو اِس علم کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اجر و ثواب چاہتا ہو تو میں اپنا وہ علم اُس کے گھر جا کر اُسے دے آؤں گا جس سے مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے اسے نفع پہنچائے گا۔

دل محبتِ دنیا سے بھر جائیں گے:

﴿9511﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں لوگوں کے دل دنیا کی محبت سے بھر جائیں گے پھر اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف داخل نہیں ہو گا۔“ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اِسے یوں سمجھ لو کہ تم کسی تھیلے میں کچھ ڈالو یہاں تک کہ

وہ بھر جائے پھر تم اس میں کچھ اور ڈالنا چاہو تو تمہیں اس میں کوئی خالی جگہ نہ ملے۔

﴿9512﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید خُنَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جب مسجد حرام میں لوگوں کو حدیث بیان کر کے فارغ ہوتے تواُن سے فرماتے:اب تم طبیب یعنی حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاؤ۔

کتابیں دفن کرنے کی وصیت:

﴿9513﴾... حضرت سیِّدُنا اَصْمَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے وصیت فرمائی کہ ان کی کتابوں کو دفن کر دیا جائے کیونکہ وہ اُن رِوایات پر نادِم تھے جو انہوں نے ضعیف راویوں سے لی تھیں اور ارشاد فرمایا: مجھے اس کام پر حدیث کی شدید خواہش نے ابھارا تھا۔

﴿9514﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: رحمتِ الٰہی کی اُمید رکھنے والا فاسق اُس عبادت گزار سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زیادہ قریب ہے جو انعاماتِ باری تعالٰی کے حصول کا ذریعہ صرف اپنے عمل کو سمجھتا ہے۔

حکام سے بے خوفی اور بے اعتنائی:

﴿9515﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نعمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مکۂ مکرمہ میں بیمار ہوگئے، حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ان کے ساتھ تھے، ان کے پاس امیر مکہ عبد الصمد بن علی آیا تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنا منہ دیوار کی طرف پھیر لیا، حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے امیر مکہ سے کہا: ابوعبداللہ گزشتہ رات جاگتے رہے ہیں شاید وہ سونا چاہتے ہیں۔ تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں سو نہیں رہا، میں سو نہیں رہا۔ یہ سن کر امیر مکہ اٹھ کر چلا گیا، حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: تم عنقریب قتل کر دیئے جاؤ گے اور تمہارے ساتھ رہنا کسی کے لئے بھی روا نہیں۔

﴿9516﴾... حضرت سیِّدُنا مُفَضَّل بن مُہَلْہَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ہمراہ حج کے لئے نکلا، جب ہم مکۂ مکرمہ پہنچے تو وہاں حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آئے اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اور میں ایک گھر میں اکٹھے

ہو گئے، حج کے موقع پر امیر مکہ عبد الصمد بن علی ہاشمی بھی موجود تھا، کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ہم نے پوچھا: کون ہے؟ اس نے کہا: امیر۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اُٹھ کر کمرے میں چلے گئے جبکہ امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کھڑے ہو کر اس سے ملاقات کی۔ عبد الصمد بن علی نے کہا: اے شیخ! آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: ابو عَمرو اوزاعی۔ عبد الصمد بن علی نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو سلامت رکھے! آپ کے خطوط ہمارے پاس آتے تھے اور ہم آپ کی ضروریات پوری کر دیا کرتے تھے، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا کیا حال ہے؟ اس پر میں نے کہا: وہ کمرے میں چلے گئے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ان کے پاس جا کر کہا: یہ شخص فقط آپ کے لئے آیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے غصہ کے ساتھ باہر آکر فرمایا: سَلَامٌ عَلَیْکُم! تم کیسے ہو؟ عبد الصمد نے ان سے کہا: میں آپ سے مروی مناسک حج لکھنے کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اس سے کہا: میں اس سے بڑھ کر نفع بخش بات پر تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ اس نے کہا: وہ کیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اپنا عہدہ چھوڑ دو۔“ اس نے کہا: میں خلیفہ ابو جعفر کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہوں؟ آپ نے اس سے فرمایا: اگر تم اپنی مراد اور مقصود اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بنا لو تو وہ ابو جعفر سے تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ اُس کے جانے کے بعد حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کہا: ابو عبد اللہ! یہ لوگ تم سے اپنی عزت و عظمت منوائے بغیر راضی نہ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: اے ابو عَمرو! ہم انہیں مار تو نہیں سکتے مگر کم از کم ایسی اذیت تو دے سکتے ہیں جو آپ نے دیکھی۔ حضرت سیِّدُنا مُفَضَّل کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہاں سے چلتے ہیں کیونکہ مجھے اِس امیر شہر سے خوف ہے کہ وہ کسی ایسے کو بھیج دے جو ہماری گردنوں میں پھندے ڈال دے جبکہ ہمارے ان حضرت (سفیان ثوری) کو کوئی پرواہی نہیں۔

عہدہ چھوڑنا مشکل ترین کام:

﴿9517﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے کسی بھی شے کو چھوڑنا عہدہ و سربراہی چھوڑنے سے زیادہ آسان دیکھا ہے۔ تم دیکھو گے کہ کوئی شخص کھانا، پانی، مال اور کپڑے تو چھوڑ سکتا ہے مگر جب اس سے عہدہ و سربراہی کے معاملے میں جھگڑا کیا جائے تو وہ اس کا دفاع کرے گا اور دشمنی پر اُتر آئے گا۔

ظالم کا چہرہ بھی نہ دیکھو:

﴿9518﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: ظالم کا چہرہ دیکھنا بھی خطا ہے اور گمراہ گر پیشواؤں کو دیکھنا پڑے تو انہیں دل میں بُرا جانو ورنہ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں۔

﴿9519﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: امیروں کے گھروں کو نہ دیکھو اور جب وہ سواریوں پر کہیں سے گزریں تو انہیں بھی مت دیکھو۔

﴿9520﴾... حضرت سیِّدُنا عصام بن یزید جبر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کو خلیفہ کا حکم سنایا اور یہ کہ آپ حکام کو مطلوب ہیں تو ارشاد فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں حُکّام کے رسوا کرنے سے ڈرتا ہوں؟ نہیں، بلکہ میں تو ان کو عزت دینے سے خوف زدہ ہوں۔

مال داروں کے لئے جھکنا پسند نہیں:

﴿9521﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سُلَیم طائفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں: امیر مکہ محمد بن ابراہیم ہاشمی نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے پاس دو سو دینار بھیجے تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، میں نے کہا: ابو عبد اللہ! گویا آپ ان پیسوں کو حلال نہیں سمجھتے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیوں نہیں، میرے باپ دادا تحائف لیتے رہے ہیں مگر مجھے مالداروں کے لئے جھکنا پسند نہیں۔

﴿9522﴾... سیِّدُنا ابو شہاب عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَہّاب بیان کرتے ہیں: میں ایک رات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے ساتھ تھا، آپ نے دور سے آگ دیکھی تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: کسی سپاہی کی آگ ہے۔ آپ نے فرمایا: ہمیں کسی اور راستے سے لے چلو، ہم ایسوں کی آگ (یا فرمایا:) روشنی سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے۔

عہدۂ قضا قبول نہ کیا:

﴿9523﴾... حضرت سیِّدُنا عطا بن مسلم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عُبَید بن جنّاد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الجَوَاد کو بتایا کہ جب مہدی خلیفہ بنا تو اس نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کو بلوایا جب آپ آئے تو خلیفہ نے اپنی انگوٹھی اُتار کر آپ کی طرف اچھالتے ہوئے کہا: ابو عبد اللہ! یہ میری انگوٹھی ہے تو آپ اس اُمت میں

قرآن و سنت کے مطابق فیصلے کیجئے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنے ہاتھ میں وہ انگوٹھی لے کر فرمایا: امیر المؤمنین! کچھ کہنے کی اجازت دیجئے۔ حضرت عُبَید نے حضرت عطا بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے پوچھا: کیا حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے "یا امیر المؤمنین" کہا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ پھر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: جان کی امان پاؤں تو کچھ کہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تک میں خود تمہارے پاس نہ آؤں کسی کو مجھے بلوانے مت بھیجا کرو اور جب تک میں خود تم سے نہ مانگوں مجھے کچھ مت دیا کرو۔ یہ سن کر خلیفہ غصے میں آگیا اور ان کے قتل کا ارادہ کیا تو اس کے کاتب نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ نے انہیں امان نہیں دی تھی؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ جب آپ وہاں سے نکلے تو آپ کے ساتھی آپ کو گھیر کر پوچھنے لگے: ابو عبد اللہ! جب خلیفہ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ "اس اُمت کے معاملے میں قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔" تو کس چیز نے آپ کو اس سے روکا؟ راوی کہتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں کم عقل جانا اور وہاں سے نکل کر بصرہ چلے گئے۔

﴿9524﴾... حضرت سیِّدُنا داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ تھا، ہم ایک سپاہی کے پاس سے گزرے جو سو رہا تھا جبکہ نماز کا وقت بھی ہو چکا تھا، میں اسے جگانے کے لئے آگے بڑھا تو آپ نے مجھے پکار کر کہا: رُک جاؤ۔ میں نے کہا: ابو عبد اللہ! وہ نماز پڑھ لے گا۔ آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم نہ کرے، جب تک یہ سو نہ جائے لوگ سکون نہیں پاتے۔[1]

﴿9525﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر ان حکمرانوں میں سے کوئی تم سے رہنمائی طلب کرے تو اس کی رہنمائی مت کرو۔

﴿9526﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی سے مروی ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری

1 ... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سپاہی کو جگانے سے شاید اس لئے منع کیا کہ خلیفہ کے سپاہی عوام و خواص پر بہت ظلم و ستم ڈھاتے تھے اور رعایا کو ان کے سونے کے وقت ہی آرام ملتا تھا ورنہ حکم یہی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھے بغیر سو رہا ہو تو اُسے جگا دینا چاہیے۔ چنانچہ بہار شریعت، حصہ 4، جلد 1، صفحہ 701 پر مذکور ہے: کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بُھولے ہوئے کو یاد دلا دے۔ (رد المحتار، ۲/۲۰/۳) (ورنہ گنہگار ہوگا یاد رہے! جگانا یا یاد دلانا اس وقت واجب ہوگا جبکہ ظنِّ غالب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجب نہیں۔ (نماز کے احکام، ص ۲۳۲)

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب مجھے پکڑ کر خلیفہ مہدی کے دربار میں لے جایا گیا تو میں نے دل میں کہا: اے نفس! میں پھنس چکا ہوں اب تو مجھے سنبھال کر رکھنا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو میری ایک جانب (خلیفہ مہدی کا وزیر) ابو عُبَیْدُاللہ بیٹھا تھا، اس نے مجھ سے کہا: کیا تم سفیان ثوری نہیں ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ اس نے کہا: کبھی کبھار تمہارے خطوط ہمارے پاس آتے ہیں۔ میں نے کہا: میں نے تمہیں کبھی کوئی خط نہیں لکھا۔ اس پر وہ خود سے کہنے لگا: پھر انہیں کیا چیز یہاں لائی؟

﴿9527﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر کوئی شخص حکمرانوں سے سواری اور زین یا لگام عاریتاً (یعنی عارضی طور پر استعمال کے لئے) مانگتا ہے تو اس کا دل ان کے لئے بدل جاتا ہے۔

سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی بددعا:

﴿9528﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر جب مکۂ مکرمہ جانے کے لئے نکلا تو لکڑی کا کام کرنے والوں کو حکم دے کر بھیجا کہ اگر تم سفیان ثوری کو دیکھو تو انہیں سولی دے دینا لہٰذا اُن بڑھیّوں نے وہاں آکر ایک شہتیر نصب کر دیا اور حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے لئے منادی کرا دی گئی۔ اس وقت آپ اپنا سر حضرت سَیِّدُنا فضیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب کی گود میں جبکہ پاؤں حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گود میں رکھے آرام فرما تھے، لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ابو عبد اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور ہم پر دشمنوں کو ہنسنے کا موقع نہ دیجئے۔ یہ سن کر آپ کعبے کے پردوں کی طرف بڑھ گئے اور ان میں داخل ہو گئے پھر وہ پردے پکڑ کر فرمانے لگے: **"اگر ابو جعفر مکہ مکرمہ میں داخل ہو جائے تو میں اس سے بری ہوں۔"** راوی کہتے ہیں کہ ابو جعفر مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی مر گیا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ خبر دی گئی تو آپ نے کچھ نہ کہا۔

﴿9529﴾... حضرت سَیِّدُنا وُہَیب مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرمایا کرتے تھے: یہ عراقی (یعنی حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی) کیا کرتا ہے کہ اُمرا سے بے رُخی برتتا اور فقرا کو قریب کرتا ہے؟ یہ کیا کرتا ہے!

خلیفہ کے منہ پر مذمت:

﴿9530﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر نے حضرت سَیِّدُنا

سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا گریبان پکڑا اور اپنا چہرہ کعبے کی سمت گھما کر کہنے لگا: ربّ تعالیٰ گواہ ہے! تمہیں اس گھر کے رب کی قسم! بتاؤ تم مجھے کیسا انسان سمجھتے ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اس گھر کے رب کی قسم! میں تجھے بُرا انسان سمجھتا ہوں۔“ یہ کہہ کر آپ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

﴿9531﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک بار فرمایا: ابو جعفر مجھ سے کیا چاہے گا؟ خدا کی قسم! اگر میں اس کے سامنے کھڑا ہوا تو اس سے ضرور کہوں گا: اس جگہ سے اٹھ جا کیونکہ کوئی اور تجھ سے زیادہ اس جگہ کا مستحق ہے۔

﴿9532﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی گئی: آپ حکمرانوں کے پاس جایا کریں۔ آپ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ سے یہ سوال فرمائے کہ میں نے وہاں کیا کہا؟ عرض کی گئی: آپ کہیں اور احتیاط کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم کہتے ہو کہ سمندر میں تیراکی کروں اور میرے کپڑے گیلے نہ ہوں؟

حضرت سیِّدُنا حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ فرمایا تھا: ”میں حکمرانوں کی مار سے نہیں ڈرتا بلکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ اپنی دنیا مجھ پر اُنڈیل نہ دیں اور پھر میں ان کی بُرائی کو برائی نہ سمجھوں۔“

﴿9533﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ہم مسجد الحرام میں تھے پس لوگوں نے خلیفہ کی بیعت کرنا شروع کر دی۔ اس وقت حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نئے تہبند اور نئی چادر میں ملبوس تھے تو آپ ایک مسکین کے پاس آئے جو دو بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھا، آپ نے اُس سے فرمایا: کیا تم میرے نئے کپڑے لے کر مجھے یہ پُرانے کپڑے دے سکتے ہو؟ اُس نے موقع غنیمت جانا اور کہا: ہاں۔ پس آپ نے نئے کپڑے اُسے دیئے اور پُرانے لے کر پہن لئے پھر مسجد کی طرف آ گئے، حفاظت پر مامور حارسین (پہرے داروں) نے آپ کو پکڑ لیا اور مسجد سے باہر نکال کر بولے: اے گندے انسان! تمہارا یہاں کیا کام؟

خلیفہ کو اعتدال کا درس:

﴿9534﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فریابی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے منیٰ میں ابو جعفر کے پاس لایا گیا تو میں نے اس سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، تم آج جو اِس مقام پر ٹھہرے ہوئے ہو اور یہاں تک پہنچے ہو یہ مہاجرین وانصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تلواروں کی بدولت ہے اور آج انہی کے بچے بھوک سے مر رہے ہیں، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی حج کیا مگر اس میں صرف 15 دینار خرچ کیے تھے اور وہ (عالیشان خیموں کے بجائے) کسی درخت کے نیچے قیام کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر خلیفہ نے مجھ سے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری طرح ہو جاؤں؟ میں نے کہا: میری طرح نہ بنو بلکہ میری اور اپنی موجودہ حالت کے درمیان والے بن جاؤ۔ اس نے مجھ سے کہا: یہاں سے چلے جاؤ۔

خلیفہ مہدی کے تاثرات:

﴿9535﴾... حضرت سیِّدُنا عصام بن یزید جبر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی نے مجھے خلیفہ مہدی، اس کے وزیر ابو عبد اللہ اور یعقوب بن داؤد کے پاس مکتوب دے کر روانہ کیا، مجھے خلیفہ کے پاس لے جایا گیا تو میں نے اپنی گفتگو کی پھر خلیفہ نے کہا: اگر ابو عبد اللہ! ہمارے پاس آجاتے تو ہم اپنے ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیتے، ایک چادر اوڑھتے اور دوسری سے تہبند باندھ لیتے پھر بازار جا کر لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے اور بُرائی سے منع کرتے لیکن جب ابو عبد اللہ (حضرت سفیان ثوری) جیسے لوگ ہمارے پاس نہ رہے تو ہمارے پاس تمہارے وہ علما آئے جو تمہارے ہی علما تھے، انہوں نے مجھے نیکی کا حکم دیا، بُرائی سے منع کیا اور نصیحتیں کیں اور وہ روئے بھی مگر وَاللہ! ان کا رونا میری خاطر تھا تو میں بھی ان کے لئے جھوٹ موٹ رویا۔ پھر یہ کہ ان میں سے جو بھی آیا اُس نے اپنی آستین سے ایک رُقعہ نکال کر مجھے دیا جس میں ایسا مضمون تھا کہ ''میرے لئے یہ کر دو، میرے لئے وہ کر دو'' تو میں نے ان کی حاجتیں پوری کر دیں مگر میں اُن کے ایسا کرنے پر اُن سے سخت ناراض و نالاں بھی ہوا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی نے خلیفہ مہدی کو فقط امان طلب کرنے کے لئے خط لکھا تھا کیونکہ اُن کی روپوشی کافی طویل ہو گئی تھی۔ چنانچہ خلیفہ نے آپ کو امان دے دی تو میں یہ پروانہ لے کر ان کے پاس بصرہ پہنچ گیا۔ امان نامے میں خلیفہ نے یہ بھی کہا تھا: آپ اپنے گھر والوں کے پاس چلے جائیں کیونکہ آپ کو روپوش ہوئے بہت عرصہ بیت چکا ہے، ان کے پاس کچھ عرصہ رہیں پھر مجھ سے کوفہ آ کر ملیں، میں آپ

کا منتظر رہوں گا۔ مگر اس کے بعد آپ بصرہ ہی میں بیمار ہو کر وصال فرما گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے۔ (امین)

خلیفہ سے بھاگنے کی وجہ:

﴿9536﴾... حضرت سیِّدُنا عصام بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے جب مجھے خلیفہ مہدی کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا تو میں نے ان سے عرض کی: میں پہاڑوں کا رہنے والا ایک نوجوان ہوں کہیں میں آپ کا کوئی راز فاش کر کے آپ کی رسوائی کا سبب نہ بن جاؤں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: تم میرے پاس آنے والوں کو دیکھتے ہو، اگر میں ان میں سے کسی کو یہ کام کہوں گا تو وہ یہ سمجھے گا کہ "میں حکمرانوں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں" جبکہ مجھے تم پر بھروسا ہے تم جو جانتے ہو وہ کہہ دینا اور جو نہیں جانتے وہ نہ کہنا۔ جب میں خلیفہ سے مل کر واپس حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آیا تو اُن سے عرض کی: آپ کس وجہ سے اس شخص سے بھاگتے ہیں حالانکہ وہ تو کہتا ہے: اگر حضرت سفیان میرے پاس آجاتے تو میں ان کے ساتھ بازار جا کر لوگوں کو نیکی کا حکم کرتا اور انہیں برائی سے رُوکتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے سُست وڈھیلا کہا اور فرمایا: اس لئے بھاگتا ہوں تاکہ وہ جو جانتا ہے اس پر عمل کرے پس اگر وہ اپنے علم پر عمل کرے گا تو پھر ہمیں اس کے پاس جا کر اُسے وہ بتانے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا جو وہ نہیں جانتا۔

خط لکھنے میں اسلاف کی پیروی:

﴿9537﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے خلیفہ مہدی کو خط لکھواتے ہوئے فرمایا: لکھو "یہ خط سفیان بن سعید کی جانب سے محمد بن عبد اللہ کے لئے ہے" میں نے عرض کی: اگر میں نے یہ لکھا تو وہ اسے نہیں پڑھے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تو پھر جیسے چاہو لکھ دو۔ میں نے لکھ دیا۔ پھر فرمایا: لکھو "فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْكَ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی وَهُوَ لِلْحَمْدِ اَهْلٌ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی میں تیرے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بڑی برکت والا اور بلند ہے، وہی تمام تعریفوں کا مستحق اور ہر شے پر قادر ہے۔" میں نے عرض کی: اس طرح خط کی ابتدا کون کرتا تھا؟ آپ نے فرمایا: مجھے حضرت منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبْلَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ لکھا کرتے تھے۔

﴿9538﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: نامردوں کے حاکم بننے میں اس اُمّت کی ہلاکت ہے۔

لومڑی کی 72 چالیں:

﴿9539﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لومڑی کہتی ہے کہ ”میں نے کتے سے بچنے کے لئے 72 چالیں سیکھی ہیں مگر اس سے بہتر چال کوئی نہیں دیکھی کہ میں کتے کو نہ دیکھوں اور وہ مجھے نہ دیکھے۔“

﴿9540﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میرے خیال میں حاکمِ وقت کے لئے لومڑی کی کہاوت ہی کافی ہے کیونکہ وہ کہتی ہے: ”مجھے کتے کے لئے 70 سے زائد چالیں معلوم ہیں لیکن اس سے بہتر چال کوئی نہیں دیکھی کہ میں اسے دیکھوں نہ وہ مجھے۔“ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حاکمِ وقت کے لئے بھی اس سے بہتر کچھ نہیں کہ وہ تجھے دیکھے نہ تو اسے۔

خلیفہ کو نصیحت:

﴿9541﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مسعود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے مِنٰی میں خلیفہ مہدی کے پاس لے جایا گیا تو جب میں نے اس کو حکومت وامارت کی وجہ سے سلام کیا تو اس نے کہا: اے شخص! ہم نے تمہیں تلاش کیا مگر تم نے ہمیں عاجز کر دیا، شکر اُس خدا تعالٰی کا جو تمہیں لے آیا تو اب ہمیں اپنی حاجت بیان کرو۔ میں نے کہا: تم نے زمین کو ظلم وستم سے بھر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور اس معاملے میں تم سے عبرت پکڑنی چاہیے۔ خلیفہ نے اپنا سر جھکالیا پھر سر اٹھا کر کہا: اگر میں ظلم کو ختم نہ کر سکوں تو کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: منصبِ خلافت کسی اور کے لئے خالی کر دو۔ اس نے دوبارہ اپنا سر جھکالیا پھر بولا: اپنی حاجت بیان کرو۔ میں نے کہا: مہاجرین وانصار کی اولاد اور بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے محتاجی کے دروازے پر کھڑے ہیں، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔ خلیفہ نے ایک بار پھر اپنا سر جھکالیا تو اُس کے وزیر ابوعُبَیْدُ اللہ نے کہا: اے آدمی! تم ہم سے اپنی حاجت بیان کرو۔ میں نے کہا: میں اور کیا بیان کر رہا ہوں؟ اور سنو! مجھ سے حضرت اسماعیل بن ابو خالد نے بیان کیا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج کیا تو اپنے خزانچی سے پوچھا: میرے حج پر کتنا مال خرچ ہوا؟ اس نے عرض کی: 10 دینار سے کچھ زیادہ۔ جبکہ میں یہاں (خلیفہ مہدی کی) ایسی شاہ خرچیاں دیکھ رہا ہوں کہ پہاڑ بھی ان کی سکت نہیں رکھتے۔

بہتر راہ کی اُمید:

﴿9542﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے خلیفہ مہدی کو عصام بن یزید جبر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ اس مضمون کا خط بھیجا: ”تو نے مجھے دُور کیا، مجھے شہر بدر کیا اور مجھے خوفزدہ کیا۔ میرے اور تیرے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ فیصلہ فرمائے گا اور پُر امید ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خط کا جواب آنے سے پہلے میرے لئے بہتر راہ نکال دے گا۔“ راوی کہتے ہیں: جب خط کا جواب آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وصال فرما چکے تھے۔

﴿9543﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: وَاللہ! میری حکمرانوں کے پاس نہ جانے کی وجہ یہ نہیں کہ میں انہیں ناقابل اطاعت سمجھتا ہوں بلکہ اس لئے کہ مجھے پاکیزہ کھانا پسند ہے اور مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے (ناجائز کھلا کر) خراب کر دیں گے۔

﴿9544﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ان لوگوں پر تعجب ہے جو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا مسعر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے مابین پس وپیش کا شکار ہیں (کہ کون دنیا سے زیادہ بے رغبت ہے؟)، کوتوال نے حضرت سیِّدُنا مسعر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیغام بھیجا کہ اس مال میں آپ کا بھی کچھ حصہ ہے تو انہوں نے تین فرسخ کا سفر کر کے اسے حاصل کیا جبکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی پر دنیا پیش کی جاتی ہے تو آپ اس سے بھاگتے ہیں۔

عہدیداروں سے بیزاری کا عالَم:

﴿9545﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھا۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیمار ہوئے تو محمد بن ابراہیم آپ کی عیادت کو آئے، جب آپ کو بتایا گیا کہ امیرِ مکہ محمد بن ابراہیم آئے ہیں تو آپ اُٹھ کر بیتُ الخلا چلے گئے اور وہاں اتنی دیر لگادی کہ مجھے شرم محسوس ہونے لگی۔ پھر بیت الخلاء سے نکل کر آئے تو کہا: سَلَامٌ عَلَیْکُمْ، کَیْفَ اَنْتُمْ؟ یعنی تم لوگوں پر سلامتی ہو، تمہارے مزاج کیسے ہیں؟ محمد بن ابراہیم بیٹھے ہی ہوئے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنا کہہ کر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا اور ان

سے بات نہیں کی یہاں تک کہ وہ اُٹھ کر چلے گئے، اگلے دن انہوں نے آپ کو سلام کے ساتھ یہ پیغام بھیجا: ”آپ کیسے انسان ہیں؟ اگر مجھے پتا ہوتا کہ مکہ میں آپ کو مَیں سب سے زیادہ ناپسند ہوں تو کیا میں آپ کے پاس آتا؟“

﴿9546﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سامنے خلیفہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اگر یہ لوگ سونا کھائیں تو ہم کنکریاں کھالیں گے۔

ظالم کی مذمت:

﴿9547﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ظالم کی طرف دیکھنا بھی خطا ہے۔

﴿9548﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے ظالم کے لئے لمبی عُمر کی دعا کی اس نے پسند کیا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی جائے۔“

﴿9549﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں کسی کی دنیا سے محبت کو اس کے دنیا داروں کو سلام کرنے سے جان لیتا ہوں۔

﴿9550﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیاداروں کی تعظیم کرنے والے عالِم میں کوئی بھلائی نہیں۔

کس کی صحبت میں بیٹھیں؟

﴿9551﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: گناہ گاروں کو ناپسند کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرو اور ان سے دوری اختیار کر کے اس کی رِضا طلب کرو۔ لوگوں نے عرض کی: پھر ہم کس کی صحبت میں بیٹھیں؟ ارشاد فرمایا: جسے دیکھ کر تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے، جس کا عمل تمہیں آخرت کی رغبت دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے عمل میں اضافے کا باعث ہو۔

﴿9552﴾... معْن بن زائدہ کے غلام عبد اللہ بن فَرَج کا بیان ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو طلب کیا گیا تو وہ یمن آگئے، میں نے معن بن زائدہ کو آپ کی آمد سے آگاہ کیا تو اس نے آپ کو امان دی اور ایک ہزار دینار دینے کا حکم دیا مگر آپ نے دینار قبول نہ فرمائے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حج کے موسم میں

اپنا جُبَّہ میرے پاس رکھوا دیا جسے آپ نماز کے لئے پہنتے تھے پھر آپ سے میری ملاقات صرف میدانِ عرفات میں ہوئی، وہاں مجھ سے فرمایا: عبد اللہ! جُبَّہ کہاں ہے؟ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس موجود ہے۔ فرمایا: مجھے دے دو۔ میں نے وہ جُبَّہ لا کر انہیں دے دیا۔ پھر آپ حج ادا کر کے بصرہ چلے گئے اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اور حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے ایک سبزی فروش پڑوسی کے پاس ٹھہرے۔ مجھے اس سبزی والے نے بتایا: جس رات آپ کا وصال ہوا اس رات آپ بار بار اٹھ کر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور یہ عمل آپ نے 50 مرتبہ کیا پھر رات کے آخری پہر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا۔

عہدہ قضا سے بیزاری:

﴿9553﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ابو خِداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ان کے قاضیِ کوفہ بن جانے کے بعد ملاقات کی اور کہا: ابو عبد اللہ! اسلام، فقہ اور خیر و بھلائی پانے کے بعد عہد قضا کو جا پہنچے اور قاضی بن بیٹھے، آخر کیوں؟ انہوں نے کہا: ابو عبد اللہ! لوگوں کو ایک قاضی چاہیے تھا۔ اس پر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: لوگوں کو (قاضی کی صورت میں) ایک سپاہی چاہیے تھا۔

لوگوں سے تعلقات کے بارے میں نصیحت:

﴿9554﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حمّاد مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: عمل اور دل کو بگاڑنے والی چیزوں سے بچو، دل میں بگاڑ پیدا کرنے والی چیز تمہارا دنیاداروں، حریصوں اور اُن شیاطین کے بھائیوں کے پاس بیٹھنا ہے جو اپنا مال اللہ تعالٰی کی اطاعت و فرمانبرداری کے علاوہ میں خرچ کرتے ہیں۔ دین کو خراب کرنے والی باتوں سے بچو، تمہارے دین کو خراب کرنے والی بات بہت زیادہ بولنے اور منافقانہ گفتگو کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا ہے۔ اسبابِ زندگی تباہ و برباد کرنے والی چیزوں سے بچو، حرص و خواہشات کے پیروکار تمہارے اسبابِ زندگی کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔

ظالموں کے ساتھ بیٹھنے سے بچو، صرف بندۂ مومن کی صحبت اختیار کرو، تمہارا کھانا صرف پرہیزگار شخص

کھائے، فاسق کی صحبت اختیار کرو نہ اس کے ساتھ بیٹھو اور نہ ہی اس کے ساتھ بیٹھنے والے کے ساتھ بیٹھو، اس کے ساتھ کھاؤ نہ ہی اس کے ساتھ کھانے والوں کے ساتھ کھاؤ اور نہ ہی اسے پسند کرنے والے کو پسند کرو، اس سے اپنا راز بیان کرو نہ اس کے لئے مسکراؤ اور نہ ہی اسے اپنی مجلس میں جگہ دو۔ پس اگر تم نے ان میں سے کوئی بھی کام کیا تو تم نے اسلام کی رسی کاٹ دی۔

بادشاہ، اس کے درباریوں اور ان کی خواہشات پر چلنے والوں کے در پر جانے سے بچو کیونکہ ان کا فتنہ دَجّال کے فتنے کی طرح ہے، اگر ان میں سے کوئی تمہارے پاس آئے تو اس کو تُرش روی سے دیکھو اور ان کی طرف سے کسی تکلیف کی پرواہ نہ کرو، ورنہ وہ خود کو حق پر جانیں گے اور یوں تم ان کے مددگار قرار پاؤ گے، کیونکہ یہ لوگ جس سے ملتے ہیں اسے میلا و گندہ کر دیتے ہیں۔ تم مالٹے کی مثل ہو جاؤ جس کی خوشبو اچھی اور ذائقہ عمدہ ہوتا ہے۔ دنیاداروں سے ان کی دنیا کے معاملے میں جھگڑا نہ کرنا تم لوگوں کے نزدیک پسندیدہ ہو جاؤ گے۔ گناہ سے بچو ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے مستحق ٹھہرو گے۔

یاد رکھو! حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مُعزَّز ترین انسان تھے، اُس نے اُن کے جسم کے لئے جمع شدہ مٹی کو اپنے دستِ قدرت سے گوندھا، اُس میں اپنی طرف کی خاص مُعزَّز روح پھونکی، فرشتوں سے سجدہ کروا کے عزت بخشی اور انہیں اپنی جنت میں ٹھہرایا مگر پھر ایک لغزش کے سبب جنت سے الگ فرما دیا۔ اے میرے بھائی! جان لو کہ اللہ تعالیٰ کسی کو گناہوں کے ہوتے ہوئے جنت میں داخل نہیں کرے گا اور یہ بھی دیکھو کہ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیفہ تھے، صرف ایک لغزش کی وجہ سے اُن پر کیا کچھ آزمائش آئی اور اگر ہم سے اس جیسی لغزش ہو جاتی تو کہتے: یہ کوئی خطا نہیں ہے۔ (غور کرو! جب ان نفوسِ قدسیہ کی لغزش کا یہ معاملہ ہوا تو پھر گناہوں پر کس قدر گرفت ہو سکتی ہے) تو اے میرے بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، گناہوں اور گناہ کرنے والوں سے بچ کر رہو کیونکہ گناہ گار لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے سزا کے حقدار ہوتے ہیں۔

اپنی جان و مال کے ساتھ اپنے بھائیوں کے لئے قربانی دو اور انہیں ظاہر و باطن میں دھوکا نہ دینا، جاہلوں اور ان کے ساتھ بیٹھنے اور فاسقوں اور ان کی صحبت میں رہنے سے مُتَنَفِّر رہو کیونکہ ان کے ساتھ رہنے والا نجات نہیں پائے گا مگر وہ جسے اللہ تعالیٰ بچالے۔ جب تم لوگوں کے ساتھ ہو تو تم پر مسکراہٹ اور خندہ پیشانی کی

کثرت لازم ہے اور جب تنہائی میں ہو تو تم پر حزن وملال اور رونے کی کثرت لازم ہے۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتا ہے کہ بروزِ قیامت بندۂ مومن اپنے اعمال نامے میں سب سے بڑی نیکی حزن وملال کو پائے گا۔ نفاق والی انکساری اور ایسی عاجزی سے بچو جو چہرے پر ہو مگر دل میں نہ ہو۔

مصارفِ حج میں زیادتی پر خلیفہ کو سرزنش:

﴿9555﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن نُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی مجھے صفاومروہ کے درمیان ملے، میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کیا اور اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوگئے، کیا دیکھا کہ والیِ مکہ عبدالصمد بن علی آپ کے گھر کے دروازے پر بیٹھے آپ کا انتظار کر رہے تھے، جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہا: میرے علم میں حکمرانوں کو چکما دینے والا تم سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ اس پر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: میں ایسے کام میں مشغول تھا جو مجھ پر تمہارے پاس آنے سے زیادہ لازم تھا۔ بے شک آپ ہمہ وقت نماز کی تیاری میں رہتے تھے، یہ اسی طرف اشارہ تھا۔ عبدالصمد کہنے لگے: کچھ لوگوں نے میرے پاس آکر خبر دی ہے کہ انہوں نے ذُوالحِجَّۃِ الحرام کا چاند دیکھا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تو پھر تم کسی کو حکم دو کہ پہاڑ پر چڑھ کر لوگوں میں اس کا اعلان کر دے۔ اُس وقت آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا پھر آپ نے والیِ مکہ عبدالصمد کو دروازے پر بیٹھا چھوڑ دیا اور میرے پاس ایک توشہ دان لے آئے جس میں روٹی اور پنیر کے بچے کچے ٹکڑے تھے، ہم نے مل کر کھانا شروع کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر خلیفہ مہدی کے پاس لے گیا جو مِنٰی میں موجود تھا، جب آپ نے خلیفہ کو دیکھا تو اونچی آواز کے ساتھ خلیفہ پر برس پڑے: یہ خیمے کیسے ہیں؟ یہ پنڈالیں کس لئے؟ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج کیا تو پوچھا: "ہم نے اپنے اس حج میں کتنا مال خرچ کیا؟" عرض کی گئی: "اتنے اتنے دینار۔" آپ نے تھوڑی سی رقم (10 سے کچھ زائد دینار) کا ذکر کیا۔

امام ابن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے: یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم سے اسراف ہوگیا۔

بھائی کی سفارش نہیں کی:

﴿9556﴾... حضرت سیِّدُنا نضر بن ابو زُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: شہر مُوصِل میں حضرت سیِّدُنا

مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے مجھ سے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس جاؤ اور اُنہیں بتاؤ کہ میرے اخراجات ختم ہوگئے اور میرے کپڑے پھٹ چکے ہیں، ان سے کہنا کہ والیِ مَوْصِل کو میرے بارے میں خط لکھیں شاید وہ مجھے کچھ دے کر حُسنِ سلوک کرے اور اُسے پہن کر میری حالت اچھی ہو جائے۔ چنانچہ میں کوفہ گیا اور حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو ان کے بھائی کا پیغام دیا جسے سن کر آپ گھر میں گئے اور ایک صراحی لے کر باہر آئے جس میں روٹی کے سوکھے ٹکڑے تھے آپ نے انہیں زمین پر پھیلا کر فرمایا: اگر مُبارک اتنی مقدار پر راضی رہتے تو موصل میں نہ ہوتے، ہمارے پاس اُن کے لئے کوئی خط نہیں۔

﴿9557﴾... حضرت سَیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے انہیں خط میں لکھا: اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھی طرح رہو اور ایسے ہو جاؤ کہ تمہاری حالت سے موت کی یاد آجائے۔ وَالسَّلام

﴿9558﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر یا کسی اور سے منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنے ایک بھائی کو ملامت کی جو حکمرانوں سے کوئی عہدہ لینا چاہتے تھے۔ ڈانٹ ڈپٹ پر انہوں نے کہا: ابوعبداللہ! مجھ پر اہل وعیال کا بوجھ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تمہارا اپنے گلے میں کشکول ڈال کر دروازے دروازے بھیک مانگنا ان حکمرانوں سے کوئی عہدہ قبول کرنے سے بہتر ہے۔

بُرے لوگوں کے طریقوں سے بچو:

﴿9559﴾... حضرت سَیِّدُنا وَہب بن اسماعیل اَسَدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس تھے کہ سیاہ ٹوپی پہنے ایک شخص نے آکر کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے دیکھ کر منہ پھیر لیا، اس نے پھر سوال کیا، آپ نے پھر اسے دیکھا اور منہ پھیر لیا۔ اب اس نے کہا: اے ابوعبداللہ! لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں تو آپ انہیں جواب دیتے ہیں جبکہ میں سوال کرتا ہوں تو آپ مجھے دیکھ کر منہ پھیر لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اس سوال سے کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: سنت معلوم کرنے کا۔ ارشاد فرمایا: یہ جو تمہارے سر پر ٹوپی ہے یہ کون سی سنت؟ اس طریقے کو تو (عباسی سپہ سالار) ابومسلم خُراسانی نامی ایک بُرے شخص نے ایجاد کیا ہے، تم اس کے طریقے پر ہرگز مت چلو۔ راوی فرماتے ہیں: اس شخص نے

ٹوپی اتار کر رکھ لی، تھوڑی دیر ٹھہرا رہا پھر اُٹھ کر چلا گیا۔

﴿9560﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے سخت ناگوار گزرتا ہے جب میں اِن حکمرانوں کو نماز پڑھتے دیکھتا ہوں (کہ ایک طرف ان کے کرتوت اور دوسری طرف نماز)۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک شخص کے سر پر سیاہ ٹوپی دیکھی، اُس نے آپ سے حج کے بارے میں بات کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تیرا اس ٹوپی کو اُتار دینا ایک حج کے برابر ہے۔

شاہی حکم نامے سے بیزاری:

﴿9561﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن سابق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ جب شریک بن عبد اللہ کو قاضی بنایا گیا تو میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس بیٹھا تھا آپ نے فرمایا: کتنے ہی مرد بگڑ گئے لیکن جب حضرت سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو امیر داوٗد بن علی عباسی نے پکڑا تو اُنہیں اتنی دیر کھڑا رکھا کہ آپ کے پاؤں سُوج گئے پھر بعد میں اس نے آپ کے لئے شاہی حکم نامہ بھیجا جسے آپ نے گھر کے روشن دان میں ڈال دیا اور مرتے دم تک اُسے باہر نہیں نکالا۔

ساری رات مذاکرہ:

﴿9562﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا پوری رات کھڑے کھڑے مذاکرہ (باہمی گفتگو) کرتے رہے۔ کسی نے اُن سے پوچھا: ابو نصر! یہ حضرات کس بارے میں گفتگو کرتے رہے؟ فرمایا: مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں۔

﴿9563﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو کئی مرتبہ سر پر کپڑا لپیٹے لونڈی غلام کے جنازے میں تیزی سے جاتے دیکھا ہے۔

﴿9564﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر کسی عبادت گزار کے پڑوسی اس سے راضی ہوں تو جان لو کہ وہ چاپلوس ہے۔

موت کی سختی:

﴿9565﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مرنے والے کے اہل خانہ کو چاہئے کہ وہ مرنے والے کو کلمۂ شہادت کی تلقین کریں کیونکہ حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام جب اس کی کمر کو چھوتے ہیں تو اس کی بولنے اور پہچاننے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، پھر وہ جان کنی کی تکلیف کا جام پیتا ہے، اگر اس وقت اُس کے ہاتھ میں تلوار ہو تو قدرت پانے پر باپ کو بھی قتل کر دے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کا خوف:

﴿9566﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء خَفَّاف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ملا تو انہیں روتا ہوا پایا، میں نے عرض کی: آپ کیوں روتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس خوف سے کہ کہیں میں لوحِ محفوظ میں شقی و بدبخت نہ لکھ دیا گیا ہوں۔

﴿9567﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ العزیز بن ابو حازم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی قاضی وقت کے پاس سے گزرے جو لوگوں کو ہنسانے والی گفتگو کر رہے تھے: آپ نے ان سے فرمایا: ”بزرگوار! کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک دن مقرر کر رکھا ہے جس میں باطل میں پڑے لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔“ اس کے بعد مرتے دم تک قاضی کے چہرے پر ہنسی نہ دیکھی گئی۔

﴿9568﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یوں دعا کرتے سنا: اے وہ ذات جس سے مانگا جائے تو خوش ہو اور نہ مانگا جائے تو ناراض ہو اور تیرے سوا ایسا کوئی نہیں۔

﴿9569﴾... سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی کہ سمندر ایک مشکیزے سے نکلتا ہے۔

قاری بننے سے پہلے جواں مردی اپناؤ:

﴿9570﴾... حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جواں مرد[1] ہونے سے پہلے قاری بننا اچھا نہیں۔

1... سیِّدُنا ابو القاسم عبدالکریم قُشَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”اصل جواں مردی یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ دوسروں کے کاموں میں کوشش کرتا رہے۔“ جواں مردی کی تفصیل جاننے کے لئے ”رسالہ قشیریہ“ (مترجم) صفحہ 406 تا 413 کا مطالعہ فرمالیجئے۔

﴿9571﴾... حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگوں میں وہ شخص بہترین ہے جو جواں مردی کے بعد قراءت (طلبِ علم) کی طرف متوجہ ہو جبکہ وہ شخص بدترین ہے جو قراءت کے بعد جواں مردی اختیار کرے۔

﴿9572﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے جواں مردی کے لئے کوشاں ہوشیار شخص سے کچھ خریدنا قاری بننے والے شخص سے کچھ خریدنے سے زیادہ پسند ہے۔

﴿9573﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: قاریوں کی صحبت سے بچو اور جواں مردوں کی صحبت اختیار کرو۔

﴿9574﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: وہ لوگ فاسق قاری ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس تک پہنچنے والوں کے درمیان رکاوٹ ہیں۔

تمہیں دیکھ کر موت یاد آئے:

﴿9575﴾... حضرت سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے انہیں خط بھیجا جس میں تحریر تھا: اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھی طرح رہو اور ایسے ہو جاؤ کہ تمہاری حالت سے موت کی یاد آجائے۔ وَالسَّلَام

﴿9576﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگ سو رہے ہیں جب مریں گے تو بیدار ہو جائیں گے۔

اچھی صحبت ایک گمشدہ خزانہ ہے:

﴿9577﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: ”مجھے ایسا شخص بتائیے جس کی صحبت اختیار کروں۔“ آپ نے فرمایا: یہ گمشدہ چیز ہے جو ملتی نہیں۔

﴿9578﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: شریر لوگوں سے خیر کی امید رکھنا تعجب کی بات ہے۔

﴿9579﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر مومن کے پاس پرندے کے گھونسلے جیسا آشیانہ، پانی، روٹی اور نمک ہو تو یہ بھی نعمتیں ہیں۔

معرفت کیسے ملی؟

﴿9580﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ الْقَوِی سے کسی نے پوچھا: آپ نے رب عَزَّوَجَلَّ کی معرفت کس شے سے حاصل کی؟ ارشاد فرمایا: (گناہوں کے) عزم کو بے اثر کر کے اور (ان کے) پختہ ارادے کو توڑ کر۔

آپ کے جنازے کی خاطر خلیفہ کا سفر کرنا:

﴿9581﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو منصبِ قضا دینا چاہا تو آپ نے اس سے بچنے کے لئے خلیفہ کے سامنے خود کو پاگل ظاہر کیا۔ بعد میں جب خلیفہ کو اس حقیقت کا پتا چلا تو اس نے آپ کو بلوا بھیجا مگر آپ گورنر سے بچ کر نکل گئے اور حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے گھر میں 10 سال سے زائد عرصہ گزارا۔ آپ کے وصال کے وقت لوگوں نے عرض کی: ہم آپ کے جسد اقدس کو کہاں لے کر جائیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے غسل اور کفن دے کر چارپائی پر رکھنا پھر اسے اپنے کاندھوں پر اٹھالینا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور آپ کا جنازہ جامع مسجد کے دروازے پر لاکر رکھ دیا۔ گورنر نے آکر آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور خوب کافور ملا۔ پھر خلیفہ کو لکھا: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے جسدِ اقدس کو چارپائی پر پایا، انہیں غسل و کفن دیا جاچکا تھا تو میں نے انہیں خوب اچھی طرح کافور لگادیا، اب آپ کے حکم کا منتظر ہوں۔ چنانچہ، آپ کے جنازہ میں شرکت کے لئے خلیفہ ایک ہزار کشتیوں کے ساتھ آیا۔ پھر کچھ دن بعد آپ کو دفنا دیا گیا۔

اپنا دینار چھوڑ دیا:

﴿9582﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن ہشام قُرشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مکہ مکرمہ میں سِکّے تبدیل کرنے والے کے پاس ایک دینار کے عوض کچھ دراہم خریدنے کے لئے آئے، آپ کے پاس ایک دینار اور بھی تھا جو آپ کے ہاتھ سے گر گیا، آپ نے اپنا دینار اٹھانا چاہا تو دیکھا کہ اس کے برابر ایک اور دینار پڑا ہوا ہے۔ سکے والے نے کہا: اپنا دینار اٹھالیجئے۔ آپ نے فرمایا: پتا نہیں میرا کون سا ہے۔ اُس نے کہا: جس میں کچھ کھوٹ ہے وہ لے لیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: شاید میرا دینار اچھا والا ہو۔ راوی کہتے ہیں: آپ وہ سکہ وہیں چھوڑ کر چلے گئے۔

ساری رات فکرِ آخرت:

﴿9583﴾...حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ مسجد میں تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: یوسف! مجھے وضو کے لئے لوٹا لا کر دو۔ میں نے حاضر کر دیا تو آپ نے اُسے دائیں ہاتھ میں پکڑا اور بایاں ہاتھ اپنے گال پر رکھ لیا۔ پھر مجھے نیند آگئی اور میں فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد جاگا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف دیکھا، برتن آپ کے ہاتھ میں اُسی طرح موجود تھا، میں نے عرض کی: ابوعبداللہ! فجر کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: جب تم نے مجھے لوٹا دیا اس وقت سے اب تک میں آخرت کے بارے میں غور و فکر کر رہا تھا۔

﴿9584﴾...حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: آنکھوں کا دیکھنا دنیا سے اور دل کا دیکھنا آخرت سے ہے۔ بے شک بندہ آنکھوں سے دیکھتا ہے تو اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتا اور اگر وہ دل سے دیکھتا ہے تو فائدہ حاصل کرتا ہے۔

﴿9585﴾...حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں کسی بھائی سے ملاقات کے بعد ایک مہینے تک اُس ملاقات کو بھول جاتا ہوں۔

پہلے نیت پھر اس کی پیروی:

﴿9586﴾...حضرت سیِّدُنا ابن ابوحواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا احمد بن شُبُّوْیَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا ابو صفوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: نیت کرنے سے بدن کبھی کمزور نہیں ہوتا۔ تو حضرت سیِّدُنا احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نیت کی انتہا تک پہنچنے سے بدن کمزور نہیں ہوتا لہٰذا پہلے نیت کرو پھر اس کی اتباع کرو۔

﴿9587﴾...حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: سب سے بُری خواہش یہ ہے کہ تم آخرت والے عمل سے دنیا طلب کرو۔

﴿9588﴾...حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب مُردہ چارپائی پر ہوتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے: لوگوں سے اپنی تعریف سنو۔

شکریہ ادا کرنے کا موقع:

﴿9589﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں کوفہ میں بنو احمر کے لئے دودھ دوہا کرتا تھا ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی میرے پاس آکر بیٹھ گئے، پہلے کچھ بات کی پھر فرمایا: یوسف! شکریہ اُسی کا ادا کرو جو شکر کے مقام و موقع سے واقف ہے۔ میں نے عرض کی: ابوعبد اللہ! شکر کا مقام و موقع کیا ہے؟ تو آپ نے مجھے بتایا: اگر میں تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کروں پھر اسے تم سے بھی زیادہ چھپاؤں اور تم سے بڑھ کر حیا کروں تو اِس موقع پر شکریہ ادا کرو، ورنہ نہیں۔

﴿9590﴾... ابو ہُدْبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو دیکھا کہ آپ نے اپنے کچھ بال کٹوائے تو حجام کو ایک روٹی دی۔

﴿9591﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حرب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے بیٹے نے مجھے بے یارو مددگار چھوڑ دیا اور کام کاج کرنا بھی چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے پوچھا: اب وہ کس کام میں لگ گیا ہے؟ اس نے عرض کی: حدیث میں۔ آپ نے فرمایا: اُس کی جدائی پر ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کر۔

﴿9592﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اجر صبر کے برابر ملتا ہے۔

اچھی اور بُری عاجزی:

﴿9593﴾... خالد بن یزید عمری نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا یہ قول بیان کیا: ”غریبوں کی مجالس میں امیروں کا عاجزی کرنا کتنا اچھا ہے اور امیروں کی مجالس میں غریبوں کا عاجزی کرنا کتنا بُرا ہے۔“ پھر کہا: اے قاریوں کے گروہ! دُنیا کو کھالو کیونکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا انتقال ہو چکا ہے۔

﴿9594﴾... حضرت سیِّدُنا عطا بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہم سے دورانِ گفتگو فرمانے لگے: دن اپنا کام کر رہا ہے۔ کسی نے ان سے پوچھا: کیا اس گفتگو میں اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں لذت ہے۔

کب مسئلہ نہ پوچھا جائے؟

﴿9595﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کچھ خرید رہے تھے کہ کسی نے ان سے مسئلہ پوچھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ابھی مجھے چھوڑ دو کیونکہ اس وقت میرا دل درہم کے ساتھ مشغول ہے۔

شہد لگی روٹی:

﴿9596﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیا کی مثال شہد لگی روٹی کی طرح ہے، اگر اس پر کوئی مکھی بیٹھتی ہے تو وہ روٹی اُسے پروں سے محروم کردیتی ہے اور اگر وہ خشک روٹی پر بیٹھے تو محفوظ رہتی ہے۔

﴿9597﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ سیِّدُنا قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو جھگڑ رہے تھے تو فرمانے لگے: یہ کیوں لڑتے ہیں؟ ان کے نزدیک دنیا بڑی شے ہوگئی۔

﴿9598﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: وہ شخص عالِم و سمجھ دار نہیں جو آفت وآزمائش کو نعمت اور آسودگی کو مصیبت نہ سمجھے۔

بڑی نعمت:

﴿9599﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وہ نعمت جو مجھ سے دنیا کو دور کردے اس نعمت سے بڑی ہے جو مجھے عطا کرے۔

راہب کی راہب کو نصیحت:

﴿9600﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک راہب دوسرے راہب کے پاس آیا اور اس سے کہا: عبادت کے لئے تمہارا جوش کیسا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: میں نہیں سمجھتا کہ جنت و جہنم کا ذکر سننے والے پر دن اور رات میں کوئی ایسی گھڑی گزرتی ہو جس میں وہ نماز نہ پڑھتا ہو۔ پھر اس نے پوچھا: تم موت کو کیسے یاد کرتے ہو؟ راہب نے جواب دیا: میں ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم رکھنے سے پہلے سمجھتا ہوں کہ

میں مرنے والا ہوں۔ اور اُس نے یہ بھی کہا: میں نماز پڑھتے ہوئے اس قدر روتا ہوں کہ میرے آنسوؤں سے گھاس اُگ جاتی ہے۔ پہلے راہب نے کہا: تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے اپنی خطا کا اعتراف ہو تو پھر تمہارا ہنسنا تمہارے رونے اور اپنے عمل پر اِترانے سے بہتر ہے کیونکہ اِترانے والے کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی۔ دوسرے نے کہا: مجھے نصیحت کیجئے۔ پہلا راہب کہنے لگا: دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اور دنیاداروں سے مت جھگڑو اور دنیا میں شہد کی مکھی کی طرح ہو جاؤ کہ اگر وہ کسی لکڑی پر بیٹھے تو اُسے توڑتی نہیں، کھائے تو ستھرا کھائے اور نکالے تو پاکیزہ نکالے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایسے مخلص ہو جاؤ جیسے کتا گھر والوں کے لئے ہوتا ہے کہ اسے ماریں یا بھگائیں مگر وہ ان کی حفاظت میں ہی لگا رہتا ہے۔

﴿9601﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت ابو خالد احمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ واقعہ بتایا کہ میں (بصرہ کے مضافات میں واقع قصبہ) عَبّادان میں تھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھے بُلوایا، میں آپ کی خدمت میں بصرہ حاضر ہوا، اُس وقت آپ کو دست کا مرض تھا، مجھ سے فرمایا: کیا اس مرض کا تمہارے پاس کوئی حل ہے؟ میں نے عرض کی: آپ تیمم کر لیجئے۔ یہ سن کر آپ نے اپنا کپڑا میرے منہ پر پھینکا۔ جب میں باہر نکلا تو سوچا کہ "حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مجھ سے کیوں مسئلہ پوچھنے لگے؟" یہ سوچ کر میں کوئی دوا بتانے کے لئے واپس پلٹا مگر اُس وقت تک آپ وصال فرما چکے تھے اور منہ پر مکئی کے ستو لگے ہوئے تھے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا ابو خالد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تین مرتبہ کہا: واہ! کتنا پیارا وہ منہ تھا۔

جہاں جتنا رہنا ہے اس کے لئے اتنا عمل کرو:

﴿9602﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عبد اللہ بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا کے لئے اتنا عمل کرو جتنا اس میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنا کرو جتنا اس میں رہنا ہے۔

ثواب بڑھانے والا بے مثل کلام:

﴿9603﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ثواب میں اضافہ کرنے والے کلاموں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جیسا کوئی کلام نہیں اور شیطان کی کمر

توڑنے کے لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے سے زیادہ بڑی کوئی چیز نہیں۔

﴿9604﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم نے دین و دنیا میں ہم خیال دوست سے زیادہ نفع بخش کوئی شے نہیں پائی۔

تدبیر پر راضی رہو:

﴿9605﴾... حضرت سیِّدُنا محمود دِمَشْقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے خود کو پیش آنے والی مصیبت کی شکایت کی تو آپ نے اس سے فرمایا: یہ مصیبت بتانے کے لئے تمہیں مجھ سے زیادہ حقیر کوئی نہ ملا؟ اس نے عرض کی: وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایسے کہ تجھے شکایت کے لئے میرے سوا کوئی اور نہیں ملا۔ اس نے عرض کی: میری نیت یہ تھی کہ آپ میرے لئے دعا فرما دیں گے۔ آپ نے اس سے فرمایا: تم تدبیر کرنے والے ہو یا تمہارے لئے تدبیر کی جاتی ہے؟ اس نے کہا: وہ ہوں جس کے لئے تدبیر کی جاتی ہے۔ فرمایا: تو پھر تمہارے لئے جو تدبیر کی جاتی ہے اس پر راضی رہو۔

اتنا طویل سجدہ!!!

﴿9606﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن فُضَیْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بیتُ اللہ کے سامنے سجدے میں دیکھا، سجدہ اتنا طویل تھا کہ میں نے اُن کے سر اٹھانے سے پہلے طواف کے سات پھیرے لگا لئے۔

﴿9607﴾... حضرت سیِّدُنا اِبنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نمازِ مغرب کے بعد حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو مسجدُ الحرام میں دیکھا، آپ نے نماز پڑھی پھر اتنا طویل سجدہ کیا کہ عشاء کی اذان شروع ہو گئی مگر آپ نے سر نہ اٹھایا۔

﴿9608﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ حدیث شریف کے معاملے میں برابر برابر چھوٹ جاؤں (ثواب ملے نہ پکڑ ہو)۔

ذکر اور شکر ایک ساتھ:

﴿9609﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد ذکر بھی ہے اور شکر

بھی، اس کے علاوہ کسی چیز میں ایک ساتھ ذکر اور شکر نہیں ہے۔

﴿9610﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: علم تو صرف احادیث کا جاننا ہے۔

دنیا سے بچانے والی صحبت:

﴿9611﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن غیاث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور ان کی مجلس کے سبب دنیا سے دوری پر صبر ملتا تھا۔

﴿9612﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم کسی قاری سے کوئی حاجت طلب کرنا چاہو تو پھر اسے دنیادار کے درجے پر رکھو۔

﴿9613﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: جب میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ملتا تھا تو میں کسی شخص سے گھبراتا نہیں تھا۔

تفسیر و مناسکِ حج کے عالم:

﴿9614﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھ سے تفسیر اور حج کے افعال وارکان کے بارے میں سوال کیا کرو کیونکہ میں ان دونوں کا عالم ہوں۔

﴿9615﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں بیمار ہو کر مرنا چاہتا تھا مگر آج چاہتا ہوں کہ کاش! اچانک مر جاتا۔

﴿9616﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم اَحْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جب موت کو یاد کرتے تو کئی دن تک آپ سے نفع حاصل نہیں ہو پاتا تھا، ایسے دنوں میں اگر آپ سے کچھ پوچھا جاتا تو فرماتے: لَا اَدْرِیْ لَا اَدْرِیْ یعنی میں نہیں جانتا، میں نہیں جانتا۔

﴿9616﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لوگوں کے علانیہ گناہوں کا اعتبار کرو اور ان کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ میں مت پڑو۔

بلبل کی ولی سے محبت:

﴿9617﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نعمان عارم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا ابو منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ الْغَفُوْر کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اس گھر میں رات بسر کی تھی، یہاں میرے بیٹے کا ایک بلبل بھی تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: اس پرندے کو قید کیوں کر رکھا ہے، اسے آزاد کر دینا مناسب ہے۔ میں نے کہا: یہ میرے بیٹے کا ہے وہ اِسے آپ کو ہبہ کر دے گا۔ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں اسے ایک دینار دوں گا۔ چنانچہ آپ نے اس بلبل کو آزاد کر دیا۔ پھر اس بلبل کا یہ معمول ہو گیا کہ دانا چُگ کر شام کو گھر آجایا کرتا اور گھر کے ایک کونے میں رہتا۔ جب حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا انتقال ہوا تو وہ آپ کے جنازے کے ساتھ گیا اور آپ کی قبر مبارک پر تڑپنے لگا، پھر کچھ راتوں تک اس نے آپ کی قبر پر آنا جانا رکھا، وہ کبھی قبر کے پاس رات گزارتا اور کبھی گھر لوٹ آتا۔ پھر ایک دن لوگوں نے اُس بلبل کو آپ کی قبر شریف کے پاس مردہ پایا تو اُسے بھی آپ کے ساتھ قبر میں یا آپ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو منصور سُلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے بقول اِس بات کے راوی حضرت عارم کا نام بشر بن منصور سَلِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے گھر سے نکل کر حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بصرہ میں انہی کے گھر میں پناہ لے رکھی تھی اور یہیں وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو (اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین)۔

﴿9618﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: آدمی کو جس درہم کے خرچ پر بہت زیادہ اجر ملتا ہے وہ درہم وہ ہے جو وہ حمام والے کو حمام خالی کرانے کے لئے دیتا ہے۔

تحفے کے بدلے تحفہ:

﴿9619﴾... حضرت سَیِّدُنا قَبِیْصَہ بن عُقْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو کوئی شے تحفہ دی تو آپ نے اُسے قبول کیا اور اپنے پاس رکھا ہوا چاولوں کا ایک بڑا پیالہ مجھے عطا فرما دیا۔

﴿9620﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو صفوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ عبدُ المجید کے بیٹے معاویہ اور عبدُ الوہاب ہمارے پاس آئے، یہ دونوں حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے اور اُنہیں تحائف دیا کرتے تھے۔ پھر ایک دن میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو گندم فروشوں کے درمیان دیکھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے اِن چچازاد بھائیوں نے میرے ساتھ حسن سلوک کیا

اور بڑی مہربانی کے ساتھ پیش آئے تھے، میں اپنی پونجی والے سے دو دینار لے کر آیا ہوں، چاہتا ہوں کہ ان سے گیہوں خرید کر ان دونوں کو ہدیہ پیش کروں۔ چنانچہ، آپ نے ان کے لئے گیہوں خریدی اور انہیں تحفہ میں بھیج دی۔

﴿9621﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو کسی کے برتن سے کھاتا ہے وہ اس کے لئے ضرور جھکتا ہے۔

چپل کی حفاظت پر انعام:

﴿9622﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی عصر کی اذان دینے کے لئے مینارے پر چڑھنے لگے تو اپنی چپل نیچے ہی چھوڑ گئے۔ جب اوپر پہنچ گئے تو دیکھا کہ ان کے چچازاد بھائی نے (بغرضِ حفاظت) اُن کی چپل اٹھا رکھی ہے، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اسے 10 درہم بھجوادیئے۔

نماز کا ذوق و شوق:

﴿9623﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عیسیٰ حواری بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کھڑے ہو کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ نیند سے آپ کی آنکھیں بند ہونے لگتیں تو بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے حتّٰی کہ تھک کر لیٹ جاتے اور پھر لیٹے لیٹے نماز پڑھتے۔

﴿9624﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نماز پڑھتے پھر نوجوانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: اگر تم آج نماز نہیں پڑھو گے تو کب پڑھو گے؟

﴿9625﴾... سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی غنودگی ختم کرنے کے لئے رات کو باہر نکل کر چکر لگاتے اور اپنی آنکھوں میں پانی کے چھپکے مارتے تھے۔

شب بیداریاں:

﴿9626﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی زندگی میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے زیادہ رِقَّت والا کوئی شخص نہیں ملا۔ میں کئی کئی راتیں آپ کو چھپ کر دیکھتا، آپ صرف رات کے ابتدائی حصے میں سوتے تھے پھر خوف سے تھر تھرانے لگتے اور ڈرتے ہوئے

پکارتے: "ہائے جہنم! آگ کے خوف نے مجھے نیند اور خواہشات سے دور کر دیا۔" ایسا لگتا گویا وہ گھر میں کسی شخص سے بات کر رہے ہوں۔ پھر اپنی ایک جانب رکھا پانی اٹھا کر وضو کرتے اور وضو کے بعد یوں مناجات کرتے:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَالِمٌ بِحَاجَتِیْ غَیْرُ مُعَلَّمٍ بِمَا اَطْلُبُ وَمَا اَطْلُبُ اِلَّا فَکَاکَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْجَزَعَ قَدْ اَرَّقَنِیْ مِنَ الْخَوْفِ فَلَمْ یُؤَمِّنِّیْ وَکُلُّ ھٰذَا مِنْ نِعْمَتِکَ السَّابِغَۃِ عَلَیَّ وَکَذٰلِکَ فَعَلْتَ بِاَوْلِیَائِکَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ اِلٰھِیْ قَدْ عَلِمْتَ اَنْ لَوْ کَانَ لِیْ عُذْرٌ فِی التَّخَلِّیْ مَا اَقَمْتُ مَعَ النَّاسِ طَرْفَۃَ عَیْنٍ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو میری حاجت کو جانتا ہے، تجھے اپنی طلب بتانی نہیں پڑتی اور میں تجھ سے فقط جہنم سے آزادی کا طالب ہوں۔ اے میرے پروردگار! خوف سے پیدا ہونے والی گھبراہٹ نے دبلا کر دیا ہے تو یہ مجھے چین نہیں لینے دیتی اور یہ سب مجھ پر تیری کامل نعمتوں میں سے ہے اور تو اپنے دوستوں اور فرمانبرداروں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرماتا ہے۔ اے میرے معبود! تجھے تو خبر ہے کہ اگر مجھے خلوت نشینی کے لئے کوئی عذر مل جائے تو میں پلک جھپکنے کی دیر بھی لوگوں کے ساتھ نہ رہوں۔"

پھر آپ نماز پڑھنا شروع کر دیتے مگر رونے کی زیادتی آپ کی قراءت میں اس قدر رکاوٹ بنتی کہ کثرتِ گریہ کے سبب میں آپ کی تلاوت سُن نہیں پاتا تھا۔ حضرت ابن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے یہ بھی فرمایا کہ "میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے حیا اور اُن کی ہیبت کے سبب انہیں ٹکٹکی باندھ کر دیکھ نہیں پاتا تھا۔"

﴿9627﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم حُنَیْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مجلس میں حاضر تھے، آپ ہر ایک سے اس کے رات کے معمولات پوچھ رہے تھے اور لوگ بتاتے جا رہے تھے یہاں تک کہ جب سب لوگوں سے پوچھ لیا تو اب حاضرین نے عرض کی: ابو عبداللّٰہ! آپ نے ہم سے پوچھا ہم نے بتا دیا، اب آپ بتائیے کہ آپ رات میں کیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: رات کے ابتدائی حصہ میں مجھے کچھ نیند آتی ہے تو میں سو جاتا ہوں پھر جب میں جاگ جاتا ہوں تو بخدا! میں دوبارہ نہیں سوتا۔

نماز میں مناجات کی نیت:

﴿9628﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے سوال کیا: نمازی اپنی نماز سے کیا نیت کرے؟ ارشاد فرمایا: وہ یہ نیت کرے کہ "اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مناجات کر رہا ہے۔"

﴿9629﴾... حضرت سیِّدُنا ابوزُبَید عَبثَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ایک رات یہ آیت تلاوت کی:

اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ (۲۶) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے۔ (پ۲۷، الطور:۲۶)

تلاوت کرتے ہی گھر سے بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ لوگ آپ تک پہنچ گئے، اُس وقت آپ نوجوان تھے، پھر آپ کے قبیلے والوں نے آپ کو گھیر لیا اور آپ سے عبادت میں کمی کی گزارش کرنے لگے۔

﴿9630﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم جَرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: کسی کی نماز اتنی ہی لکھی جاتی ہے جتنی وہ سمجھ کر ادا کرتا ہے۔

نیکیوں کی ترغیب و تحریص:

﴿9631﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا ابو حماد مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرت سیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کو نصیحت فرمارہے تھے: اے میرے بھائی! دیکھو، طلوعِ فجر سے طلوعِ شمس تک گزرے ہوئے دن کے بارے میں غور وفکر کرنا تمہارا معمول ہونا چاہئے، اُس میں جو کام اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی فرمانبرداری والا ہو اُس پر قائم رہو اور جو نافرمانی والا ہو اُس سے بچو اور دوبارہ اس کام میں ہاتھ نہ ڈالو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا دن پورا ہوگا یا نہیں۔ بے شک توبہ عام ہے مگر تمہارا گناہ ترک کردینا توبہ کرنے سے زیادہ آسان ہے اور سچی توبہ ایسی ندامت کو کہتے ہیں جس کے بعد گناہ نہ ہو۔ تم جہاں بھی ہو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرتے رہو، اگر تنہائی میں گناہ ہوجائے تو تنہائی میں توبہ کرو اور اگر علانیہ گناہ صادر ہو تو توبہ بھی علانیہ کرو نیز ایک گناہ پر دوسرے گناہ کو چڑھنے مت دو۔

جس قدر ہوسکے کثرت سے رویا کرو جبکہ ہنسنے میں نجات کی کوئی راہ نہیں ہے کیونکہ تمہیں بے کار پیدا نہیں کیا گیا۔ اپنے ذی رحم رشتہ داروں، قرابت والوں، پڑوسیوں اور مسلمان بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرو، مسکین، یتیم اور کمزور پر رحم کرو اور اگر صدقہ دینا چاہو یا کوئی بھلائی یا نیک کام کرنا چاہو تو اِس سے پہلے کہ شیطان تمہارے اور اُس کام کے بیچ میں رُکاوٹ بنے وہ کام اسی وقت کرڈالو۔ عمل کرو نیت کے ساتھ، کھاؤ تو نیت کے

ساتھ اور پیو تو نیت کے ساتھ اور اکیلے کھاؤ نہ ہی اکیلے سوؤ کہ شیطان اکیلے شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے زیادہ دور رہتا ہے اور اندھیرے میں نہ کھاؤ کیونکہ شیطان اندھیرے میں کھاتا ہے۔ لالچ سے بچو کیونکہ یہ تمہارے دین میں بگاڑ پیدا کرتا ہے اور کسی کو کچھ دینے کا وعدہ ہرگز نہ کرو کیونکہ پورا نہ کرنے کی صورت میں تم محبت کو نفرت میں بدل دو گے۔ کینہ پروری سے بچو کیونکہ اس بندے کی توبہ قبول نہیں ہوتی جس کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کا کینہ ہو۔ بغض سے بچو کیونکہ یہ قطع تعلقی کو جنم دیتا ہے۔

تم پر ہر مسلمان کو سلام کرنا لازم ہے یہ تمہارے دل سے بغض و کینہ نکال دے گا، مصافحہ لازم کرلو تم لوگوں میں محبوب ہو جاؤ گے۔ ہمیشہ باوضو رہو نگہبان فرشتے تم سے محبت رکھیں گے اور اِسی حال میں مر گئے تو شہید مرو گے۔ یتیم کو اپنے قریب کرو اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرو تمہاری عمر میں برکت ہوگی اور تم جنت میں اپنے نبی حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق ہو گے۔ چھوٹوں پر رحم کرو اور بڑوں کی عزت کرو صالحین میں شامل ہو جاؤ گے۔ متقی و صالح لوگوں کو اپنا کھانا کھلاؤ اگرچہ وہ مالدار ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور لوگوں کے دلوں میں تمہاری محبت ڈال دے گا۔ اگر نیا لباس پہنو تو پُرانا کسی لباس کے محتاج کو پیش کر دو اِس سے تمہارا نام بخیلوں کی فہرست سے مٹا دیا جائے گا، تمہاری نیکیوں میں اضافہ کیا جائے گا اور گناہوں میں کمی کر دی جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی خاطر محبت کرو اور اُسی کے لئے نفرت رکھو ورنہ تمہاری پہچان منافقوں والی ہوگی۔

آج نیت حاضر ہے:

﴿9631﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا مکی بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس گیا تو آپ کے سامنے روٹی اور مٹھی بھر کشمش رکھی تھی، مجھ سے فرمایا: مکی! کھانے کے لئے قریب آجاؤ۔ میں نے عرض کی: ابو عبداللہ! میں آپ کے کھانے کے دوران پہلے بھی کئی بار حاضر ہوا ہوں مگر پہلے آپ نے کبھی مجھے کھانے کا نہیں کہا۔ ارشاد فرمایا: **آج میری نیت حاضر ہے۔**

﴿9632﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے گھر گیا تو آپ بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض کر رہے تھے: اے ذاتِ لَمْ یَزَل! تیری پردہ پوشی اچھی ہے۔ اے ہمیشہ رہنے والی ذات! میں تجھ سے بہترین پردہ پوشی کا سوال کرتا ہوں۔

﴿9633﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے کبھی اپنے نفس کے علاج سے زیادہ دشوار علاج کسی شے کا نہیں کیا۔

حق مہر کی ادائیگی کی فکر:

﴿9634﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن اسحاق کِنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان فرماتے ہیں کہ میں (بصرہ کے مضافاتی علاقے) عَبّادان میں تھا اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بصرہ میں روپوش تھے۔ آپ نے مجھے بُلوایا تو میں آپ کی خدمت میں بصرہ حاضر ہو گیا جبکہ آپ مرض الموت میں تھے، آپ نے اپنے سرہانے کے نیچے ہاتھ ڈالا اور دراہم کی ایک تھیلی نکال کر مجھے دی، اُس وقت ایک عورت پردے کے پیچھے گفتگو کر رہی تھی۔ آپ نے اس کے متعلق فرمایا: میں نے اس عورت سے نکاح کیا تھا، اِس کے حق مہر میں سے ابھی 30 درہم کی ادائیگی باقی ہے، اگر یہ اپنا حق چھوڑ دے تو تھیلی میں موجود دراہم سے مجھے کفن دے دینا اور اگر یہ لے لے تو مجھے میرے کپڑوں میں ہی کفن دے دینا۔ پھر جب آپ کا وصال ہوا تو میں اُنہیں غسل دینے کے لئے غسل کی جگہ لے گیا، جب میں نے آپ کا ازار کھولا تو مجھے کاغذ کا ایک ٹکڑا ملا جس میں حدیث شریف کے مختلف حصے درج تھے۔

سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کی تشریف آوری:

﴿9635﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن حَکَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا وصال ہوا تو ایک بزرگ جن کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے تدفین کے وقت آئے اور آپ کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے: "اے سفیان! تم ان سے بے خوف ہو گئے جن کا تمہیں خوف تھا اور اپنے معبود برحق کی جانب پہنچ گئے اور خدا کی قسم! ہمیں یہ پسند نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی اور ہمارا حساب لے۔" پھر وہ بزرگ دکھائی نہیں دیئے تو لوگ انہیں حضرت سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سمجھنے لگے۔

تین دن مٹی پر گزر اوقات:

﴿9636﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن حُباب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا مکۂ مکرمہ میں خرچ ختم ہو گیا، آپ کی قوم کے ایک شخص نے آپ کے پاس آکر کہا: میرے

پاس آپ کے 10 درہم ہیں۔ پوچھا: کہاں سے؟ اس نے کہا: فلانی عورت کا سوت کاتنے کی اجرت۔ تو فرمایا: یہ مجھے دے دو کیونکہ میں تین دن سے مٹی پھانک رہا ہوں۔

﴿9637﴾... سیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ جب میں تمہیں حدیث سنانے بیٹھوں تو ویسا ہی کھڑا ہو جاؤں جیسا بیٹھا تھا کہ میری پکڑ ہو نہ مجھے نفع ملے۔

﴿9638﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ بھی فرمایا: میری خواہش ہے کہ حدیث شریف کے معاملے میں برابر برابر چھوٹ جاؤں کہ ثواب ملے نہ پکڑ ہو۔

حدیث شریف سے محبت:

﴿9639﴾... سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ اگر حدیث شریف کا معاملہ نہ ہوتا تو میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے زیادہ افضل کسی کو نہ سمجھتا۔ آپ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے بیچ میں کچھ نہ کچھ نماز پڑھتے رہتے پس جب وہ حدیث کے بارے میں لوگوں کی گفتگو سنتے تو نماز چھوڑ کر وہاں آجاتے تھے۔

﴿9640﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: آپ جب حدیث شریف شروع کرتے ہیں تو چاق و چوبند اور اجنبی لگتے ہیں اور حدیث کے علاوہ ایسے ہوتے ہیں گویا جسم میں جان نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ کلام ایک فتنہ ہے؟

﴿9641﴾... حضرت سیِّدُنا فضل بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے منبر پر احادیث شریفہ بیان کرنے والے امام کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: یہ اچھا طریقہ ہے۔

﴿9642﴾... حضرت سیِّدُنا مِہران رازی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھا کہ جب آپ اپنے کپڑے اتارتے تو انہیں لپیٹ دیتے اور فرماتے: منقول ہے کہ اگر کپڑوں کو لپیٹ دیا جائے تو اُن میں جان واپس لوٹ آتی ہے۔

عاجزی وانکساری:

﴿9643﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو مکہ مکرمہ میں دیکھا، اُس وقت آپ کے پاس بہت سارے محدثین جمع تھے تو ارشاد فرمانے لگے: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا

اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمت کو ضائع نہ کر دے کیونکہ انہیں مجھ جیسے کا محتاج کر دیا گیا۔

﴿9644﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: جب میں حدیث شریف بیان کرنے کے لئے بیٹھتا ہوں تو خود کو بھول جاتا ہوں۔

﴿9645﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن عاصم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اور حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ملاقات ہوئی، دونوں ایک دوسرے سے گفتگو کرنے اور رونے لگے۔ دورانِ گفتگو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے کہا: مجھے امید ہے کہ ہماری یہ مجلس ہماری گزشتہ مجلسوں سے زیادہ بابرکت ثابت ہوگی۔ حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: آپ کو یہ امید ہے مگر مجھے خوف ہے کہ کہیں ہماری یہ مجلس بہت بُری نہ ہو۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم کس طرح اپنی گفتگو بنا سنوار کر ایک دوسرے کے لئے عاجزی کر رہے تھے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی سسکیاں بلند ہوگئیں پھر کہا: آپ نے مجھے غفلت سے بیدار کر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی غفلت سے بیدار رکھے۔

کتابوں کی تدفین:

﴿9646﴾... حضرت سیِّدُنا اصمعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے وصیت فرمائی کہ ان کی کتابوں کو دفن کر دیا جائے کیونکہ وہ اُن روایات پر نادم تھے جو انہوں نے ضعیف راویوں سے لی تھیں اور ارشاد فرمایا: مجھے اس کام پر حدیث کی شدید خواہش نے اُبھارا تھا۔

﴿9647﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے اپنی کتابوں کو دفن کیا تو میں بھی اس کام پر ان کی مدد کر رہا تھا پس آپ نے اتنی اتنی کتابوں سے بھرا ہوا تھیلا جو میرے سینے تک بلند تھا دفن کیا، اس وقت میں نے عرض کی: دفینے میں خُمس کا حکم ہے۔ تو مجھ سے ارشاد فرمایا: جو چاہے لے لو۔ تو میں نے اس میں سے بعض وہ کتابیں چھانٹ لیں جن میں سے آپ مجھے حدیث بیان کیا کرتے تھے۔

بسترِ مرگ پر حدیث سے لگاؤ:

﴿9648﴾... مسجدِ بصرہ کے امام حضرت سیِّدُنا فَرقَد سَبَخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان

ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے مرض وصال میں لوگ ان کے پاس آئے، ایک شخص نے آپ کو ایک حدیث سنائی جو آپ کو بہت پسند آئی، آپ نے اپنا ہاتھ اپنے بستر کے نیچے مارا اور اپنی تختیاں نکال لیں اور اس حدیث شریف کو لکھ لیا۔ لوگوں نے عرض کی: آپ اس حالت میں ایسا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ اچھا عمل ہے اگر میں زندہ رہا تو میں اچھا سننے والا ہوں اور اگر مر گیا تو میں اچھا لکھنے والا ہوں۔

آتے ہی حدیث سنانے کا مطالبہ:

﴿9649﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ المؤمن بن عثمان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی حضرت حماد بن سلمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: مرحبا۔ آپ نے فرمایا: ابو العُشَراء دارمی کی اپنے والد سے روایت کردہ حدیث بیان کیجئے۔

﴿9650﴾... حضرت سیِّدُنا ہُشَیم بن بَشیر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے وصال کی خبر آئی تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے میری جانب متوجہ ہو کر یہ فرمانا شروع کر دیا: "کیا تم شیبانی کے فلاں مسئلہ سے واقف ہو؟ کیا تم شیبانی کے فلاں مسئلہ سے آگاہ ہو؟ اگر اس مسئلے کے بارے میں کچھ روایات بھی ہوں تو میں اُن کو نہیں لکھوں گا۔" پھر جب اُن کی موت کی خبر جھوٹی نکلی تو میں حضرت سیِّدُنا شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس چلا گیا۔ میں اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ نے مجھ سے اپنا منہ پھیر لیا اور مجھ سے کلام نہ کیا۔

﴿9651﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: علم کی جستجو کرنے والا علم سے زیادہ روٹی اور گوشت کا حاجت مند ہے۔

جہاد یا تلاوتِ قرآن:

﴿9652﴾... عبدُ الحمید حِمّانی کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی سے پوچھا گیا: جہاد میں شرکت کرنا زیادہ پسندیدہ ہے یا کسی کا قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا؟ آپ نے فرمایا: کسی کا تلاوتِ قرآنِ مجید کرنا۔

﴿9653﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: اگر آسمان مینہ نہ برسائے اور زمین کچھ نہ

اُگائے پھر بھی میں اپنے رزق کے لئے کسی چیز کا اہتمام (ذاتی طور پر) کروں تو میں خود کو کافر سمجھوں۔

فضول سوال فضول گوئی ہے:

﴿9654﴾... ابراہیم بن سلیمان زیات عبدی نے مکۂ مکرمہ میں یہ بیان کیا کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ بیٹھا تھا تو ایک شخص آپ کا لباس دیکھنے لگا پھر بولا: ابو عبد اللہ! یہ کیسا کپڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: سلف صالحین فضول گوئی کو ناپسند جانتے تھے۔

نصیحت کا حیرت انگیز اثر:

﴿9655﴾... ابراہیم بن سلیمان بن زیات کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر تھے، ایک عورت آئی اور اپنے بیٹے کی شکایت کر کے کہنے لگی: کیا میں اپنے بیٹے کو آپ کے پاس لے آؤں تاکہ آپ اسے نصیحت کریں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! لے آؤ۔ وہ اسے لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے اسے حسبِ توفیق نصیحت فرمائی۔ پھر وہ نوجوان چلا گیا، کچھ عرصے بعد وہ واپس آئی اور عرض گزار ہوئی: ابو عبد اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس نے کچھ باتیں بھی بتائیں جو وہ اپنے بیٹے کے لئے چاہتی تھی۔ کچھ عرصے بعد پھر آئی اور کہنے لگی: ابو عبد اللہ! میرا بیٹا رات کو سوتا نہیں اور دن میں روزے رکھتا ہے نیز کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! یہ بتاؤ اس کا سبب کیا ہے؟ کہنے لگی: وہ علم حدیث حاصل کرتا۔ آپ نے فرمایا: سمجھ لے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس چلا گیا۔

﴿9656﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کسی سے ایک دن میں ایک سے زیادہ حاجتوں کا سوال نہ کرنا۔

﴿9657﴾... حضرت سیِّدُنا عصام بن یزید جبر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حج کیا، خلیفہ مہدی بھی حج میں شریک تھا اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی روپوشی والی زندگی گزار رہے تھے۔ چنانچہ، ہم ایک گدھے پر سوار مِنٰی سے نکلے، میں گدھے کو ہانک رہا تھا، جب خلیفہ مہدی اپنے گھوڑوں کے ساتھ سامنے نظر آیا تو میں نے اپنے پیچھے سوار حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مِزاح کرتے ہوئے کہا: آواز لگا کر کہوں کہ "سفیان ثوری یہ رہے؟" آپ نے فرمایا: ارے او سست! خاموش ہو جا کہیں کوئی سن نہ لے۔

خالی قالین پر شیطان بیٹھتا ہے:

﴿9658﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عِصام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میرے والد کے غلام بہرام نے مجھے بتایا: ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی کسی جگہ دعوت کی، آپ وہاں تشریف لے گئے، میں اور تمہارے والد بھی ان کے ہمراہ تھے، ہم ایک ایسے گھر میں پہنچے جو فرنیچر، قالین اور پردوں سے سجایا گیا تھا۔ میں تو دروازے کے پاس بیٹھ گیا جبکہ تمہارے والد کسی کام سے باہر نکل گئے اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی گھر کے اندر ہی تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے شخص! کیا تم جانتے ہو کہ اس قالین پر کون بیٹھتا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو ارشاد فرمایا: جب اس پر کوئی انسان نہیں بیٹھتا تو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔

﴿9659﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب تم کوئی چیز خریدو اور اُس میں سے پڑوسی کو کچھ دینے کا ارادہ نہ ہو تو اسے چھپا کر لے جاؤ۔

﴿9660﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے بھوک کے باوجود سوال نہ کیا حتّٰی کہ مر گیا وہ جہنم میں داخل ہوا۔

﴿9661﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے شہروں کو وحشت ناک پایا تو میرا دل اُچاٹ ہو گیا اور میں ان کی وحشت میں اضافہ ہی دیکھ رہا ہوں۔

تعلق جوڑ کر خلوت نشیں:

﴿9662﴾... قاضی حضرت سیِّدُنا ہشام بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تعلُّق ختم کر کے جوڑتے نہیں ہیں اور کچھ لوگ تعلق توڑنے کے بعد جوڑ لیتے ہیں جبکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تعلق جوڑ کر خلوت نشیں ہو جایا کرتے تھے۔

طویل گفتگو سے اجتناب:

﴿9663﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آ کر یوں کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللہِ وَرَحْمَۃُ اللہِ

وَبَرَکَاتُہٗ! ابوعبداللہ! آپ کیسے ہیں؟ اور آپ کا کیا حال ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور آپ کو عافیت عطا فرمائے، ہم طویل گفتگو کرنے والے لوگ نہیں ہیں۔

﴿9664﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سب سے افضل ذکر نماز میں قرآنِ مجید کی تلاوت ہے پھر نماز کے علاوہ تلاوتِ قرآن کریم ہے پھر روزہ رکھنا اور اس کے بعد ذکرِ الٰہی افضل ہے۔

بیوقوف بننے والے کی نجات:

﴿9665﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں خود کو بے وقوف ظاہر کرنے والے کے سوا کوئی نجات نہیں پائے گا۔

﴿9666﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بیان فرمایا کہ جب حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس (حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی) خوش خبری لانے والا آیا تو آپ نے اس سے پوچھا: تم نے (حضرت) یوسف (عَلَیْہِ السَّلَام) کو کس دین پر چھوڑا تھا؟ آنے والے نے عرض کی: اسلام پر۔ ارشاد فرمایا: اب نعمت تمام ہو گئی۔

ہمشیرہ کا ہدیہ:

﴿9667﴾... حضرت سیِّدُنا ابو شہاب حَنَّاط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کعبے کے پچھلے حصے میں لیٹے ہوئے تھے، میں نے پاس بیٹھ کر سلام کیا مگر آپ نے میری مرضی کا جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے کہا: آپ کی ہمشیرہ نے میرے ہاتھ آپ کے لئے کچھ بھیجا ہے۔ یہ سن کر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ میں نے عرض کی: ابوعبداللہ! میں نے آپ کو سلام کیا تو جیسا میں چاہ رہا تھا آپ نے مجھے ویسا جواب نہ دیا مگر جب میں نے کہا کہ ہمشیرہ نے میرے ہاتھ کچھ بھیجا ہے تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیا مجھ سے چھپائے ہی رکھو گے؟ تین دن ہو گئے میں نے کچھ نہیں کھایا لہٰذا جب تم نے کہا کہ "آپ کی بہن نے آپ کے لئے کچھ بھیجا ہے۔" تو میں سمجھ گیا کہ یہ چیز بھیجی ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنے ہاتھ سے "سُوت" کا اشارہ کیا۔

بعد والوں کے لئے مشقت:

﴿9668﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

الْقَوِی نے اپنے بعد علما کو مشقت میں ڈال دیا، نہ ہم نے آپ جیسا کوئی دیکھا اور نہ ہی خود آپ نے اپنے جیسا کوئی دیکھا۔ آپ کے پاس دنیا (مال ودولت) آئی تو آپ نے اس سے منہ موڑ لیا۔

﴿9669﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جسے دنیا کی کشادگی دی جاتی ہے اُسے غفلت میں ڈالا جاتا ہے اور جسے دنیا سے محروم کیا جاتا ہے اُس کا امتحان لیا جاتا ہے۔

﴿9670﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اپنا پیسہ دیکھو کہ وہ کہاں سے آیا ہے؟ اور (صفِ اول میں ریا کا خوف ہو تو) نماز آخری صف میں ادا کیا کرو۔

انسان کی کمزوری:

﴿9671﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیْس مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ﴿۲۸﴾ (پ۵، النسآء: ۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور آدمی کمزور بنایا گیا۔

کے بارے میں پوچھا گیا کہ انسان کی کمزوری کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: عورت کسی مرد کے سامنے سے گزرتی ہے تو وہ خود کو اُسے دیکھنے سے روک نہیں پاتا اور نہ ہی اس سے نفع لے پاتا ہے اس سے بڑھ کر کمزوری کیا ہوگی؟

﴿9672﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ذئب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اِس مضمون کا خط لکھا:

"سفیان ثوری کی جانب سے محمد بن عبد الرحمٰن کی طرف، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں لوگوں سے محفوظ رکھے گا اور اگر لوگوں سے ڈرو گے تو وہ تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہرگز نہ بچا سکیں گے لہٰذا تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا لازم ہے۔"

﴿9673﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: باہمی رحمدلی اور شفقت ختم ہوگئی، ہمارے زمانے کے علما حریص ہیں ان میں تقویٰ نہیں ہے۔

شیر کا اطاعت کرنا:

﴿9674﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: ایک مرتبہ میں اور حضرت شَیْبان راعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی حج کے ارادے سے پیدل روانہ ہوئے۔ ابھی تھوڑا ہی راستہ طے کیا تھا کہ اچانک ایک شیر ہمارے سامنے آگیا۔ میں نے حضرت شیبان راعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی سے کہا: کیا آپ اِس درندے کو نہیں دیکھتے جو ہمارے سامنے آکھڑا ہوا ہے؟ تو انہوں نے مجھ سے کہا: ڈرو مت۔ پھر انہوں نے شیر کو آواز دے کر بلایا تو وہ کتے کی طرح دُم ہلاتا ہوا آگیا اور آپ نے اسے کان سے پکڑ لیا۔ میں نے کہا: کیا یہ شہرت نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: اے سفیان! آپ کو کون سی شہرت نظر آرہی ہے؟ اگر شہرت سے نفرت نہ ہوتی تو میں مکۂ مکرمہ تک اپنا سامان اس شیر کی پیٹھ پر ہی لاد کر لے جاتا۔

مظلوم کی فلاح کا دن:

﴿9675﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد الملک دقیقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حارث بن منصور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفُور نے فرمایا: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے پاس آکر ظلم کی شکایت کی تو آپ نے اُسے حدیث سنائی کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں ظلم کی شکایت کی تو حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن مظلوم فلاح پانے والے ہوں گے۔“[1] ”حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اپنی مجلس میں دو کلمات کبھی نہیں چھوڑتے تھے: ”یَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ عَفْوَكَ عَفْوَكَ اے میرے رب! سلامتی عطا فرما، معافی عطا فرما۔“ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حارث بن منصور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفُور سے پوچھا: کیا آپ نے یہ کلمات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی سے سنے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔

﴿9676﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: دنیا سے دوری لوگوں سے دوری کا نام ہے اور لوگوں سے دوری کا آغاز تمہارا اپنے نفس (کی خواہشات) سے دور ہونا ہے۔

رب تعالیٰ کی ناراضی کا خوف:

﴿9677﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عیسیٰ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے بعض احباب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی یمن کے راستے میں ایک مقام سے گزرے جہاں معن بن زائدہ رہتا تھا،

[1]... جامع الصغیر، ص ۱۳۰، حدیث: ۲۱۱۸

معن بن زائدہ نے کہہ رکھا تھا کہ ”اگر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی میرے پاس آئیں گے تو میں انہیں ایک لاکھ درہم دوں گا۔“ ہم نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی سے عرض کی: آپ کو اُس کے پاس جا کر سلام کر آنا چاہیے۔ تو آپ نے فرمایا: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مقام یا ایک بول اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر سکتا ہے لہٰذا مجھے پسند نہیں ہے کہ ایسی جگہ کھڑا ہوؤں یا ایسا بول بولوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مجھ سے ناراض کر دے۔

دل بدلنے والا کھانا:

﴿9678﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: میرے بعد حکمرانوں کا کھانا دجال کے کھانے جیسا ہو گا کہ اگر کوئی شخص اسے کھائے گا تو اس کا دل بدل جائے گا۔[1]

﴿9679﴾... حضرت سیِّدُنا یعلیٰ بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: اگر تمہارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہو جو تمہاری بات بادشاہ تک پہنچا دے گا تو کیا تم کوئی غلط بات کرتے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بے شک تمہارے ساتھ کوئی ایسا ہے جو بات پہنچاتا ہے (یعنی فرشتے تمہاری باتیں بارگاہِ الٰہی تک پہنچاتے ہیں)۔

﴿9680﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے مجھے خط لکھا: ”اپنے علم کو پھیلاؤ اور شہرت سے اجتناب کرو۔“

اپنے دین کی فکر کرو:

﴿9681﴾... حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: آخری زمانے میں عبادت گاہوں کو لازم پکڑ لینا بے شک تمہاری عبادت گاہیں تمہارے گھر ہیں۔

حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَدِیْع فرماتے ہیں: ایک بار حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کو بھنا ہوا گوشت کھاتے دیکھا گیا۔ اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں کھانے سے نہیں روکا، بس یہ دیکھ لیا

1... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الجوع، ۴/۱۱۹، حدیث: ۲۳۵

کرو کہ کہاں سے کھا رہے ہو؟ کہیں جاؤ تو دیکھ لو کہ کس کے پاس جا رہے ہو اور کچھ بولو تو غور کر لیا کرو کہ کیا اور کیسے بول رہے ہو اور میں تمہیں کھانے سے کیونکر منع کر سکتا ہوں جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا (پ۸، الاعراف:۳۱) ترجمۂ کنز الایمان: اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو۔

حکمرانوں سے دور رہو:

﴿9682﴾... حضرت سیِّدُنا ہلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک شخص کو (خلیفہ کا خطبہ سننے کی خاطر) منبر کے قریب دیکھ کر فرمایا: اے فلاں! تم نے منبر سے قریب بیٹھ کر میرے دل کو مشغول کر دیا، کیا تمہیں اس کا خوف نہیں کہ یہ کوئی عجیب بات کر دے تو تم پر اُس کا رد کرنا واجب ہو جائے؟ اس شخص نے کہا: کیا یہ منقول نہیں کہ خطیب سے قریب ہو کر غور سے سنو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حکم تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر و امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر اور دیگر ہدایت یافتہ خلفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے متعلق ہے، رہے آج کے خلفا تو اِن سے دور ہی رہو، ان کے کلام سنو نہ ہی ان کی طرف دیکھو۔

﴿9683﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کو ناپسند فرماتا ہے تو اُسے حکمرانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔

﴿9684﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیل اور حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا مسجدُ الحرام میں نمازِ مغرب کے بعد ملاقات کرتے اور نعمتوں کے بارے میں گفتگو کرتے یہاں تک کہ جُدا ہوتے وقت حضرت سیِّدُنا فُضَیل حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے فرماتے: کیا اُس رب تعالیٰ نے ہم پر ایسا انعام نہیں فرمایا۔

دل کی بیماری کا علاج:

﴿9685﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر محمد بن یزید اسلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کچھ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے اور حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی پاس ہی کھڑے تھے، انہوں نے آپ کے سامنے یہ آیت پڑھی:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت

فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پ۱۱، یونس:۵۸)

اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ان سے کہا: ابو علی! خدا کی قسم! ہم اُس وقت تک خوش ہی نہیں ہو سکتے جب تک قرآنِ مجید کی دوا لے کر دل کی بیماری کا علاج نہ کریں۔

لوگوں پر بوجھ نہ بنو:

﴿9686﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حماد مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بھائی: پاکیزہ روزی اور اپنے ہاتھ کی کمائی تم پر لازم ہے، لوگوں کے میل کچیل کھانے یا پہننے سے بچو کیونکہ جو لوگوں کا میل کچیل کھاتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اوپری منزل کا مالک ہو اور نچلی منزل اُس کی نہ ہو تو ایسا شخص ہر وقت خوفزدہ رہتا ہے کہ کہیں نیچے والی منزل نہ گر جائے اور اوپر والا حصہ منہدم ہو جائے۔ لہٰذا لوگوں کا میل کھانے والا جھک کر بات کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے عاجزی کرتا ہے کہ کہیں وہ اُس سے اپنا مال نہ روک لیں۔

اے میرے بھائی! اگر تم نے لوگوں سے کچھ لیا تو گویا تم نے اپنی زبان کاٹ دی، اب قیامت میں پیش آنے والے معاملے کے باوجود تم کچھ لوگوں کو عزت دو گے اور کچھ کو ذلیل کرو گے۔ پس جو تجھے اپنے مال سے کچھ دیتا ہے وہی اس کا میل ہے اور اس کے میل کا مطلب اس کا اپنے عمل کو گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ اگر تم نے لوگوں سے کچھ لیا اور پھر انہوں نے تمہیں بُرائی کی طرف بلایا تو تم ان کی بات مان لوگے۔ لوگوں کا میل لینے والا اُس شخص کی طرح ہے جو کسی چیز میں اوروں کے ساتھ شریک ہو اور اُسے اُن کے ساتھ حصہ داری کرنی پڑے۔

اے میرے بھائی! بھوکا رہ کر تھوڑی عبادت کرنا لوگوں کے میل سے اپنا پیٹ بھر کر زیادہ عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اگر تم میں سے کوئی رسی لے پھر لکڑیاں جمع کر کے انہیں اپنی پیٹھ پر لادے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس کھڑا ہو کر اس سے سوال کرے یا اس سے امید لگائے۔[1]" اور ہمیں یہ روایت بھی پہنچی

1... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ، ۱/۴۹۶، حدیث: ۱۴۷۰

ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم میں سے جو کام کرے گا ہم اس کی تعریف کریں گے اور جو کام نہیں کرے گا ہم اسے بُرا کہیں گے۔ اور فرمایا: اے گروہ علما! اپنے سروں کو بلند رکھو اور دل میں موجود عاجزی سے زیادہ عاجزی ظاہر نہ کرو، نیکیوں میں سبقت کرو اور لوگوں پر بوجھ نہ بنو، پس راستہ واضح ہے اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جو لوگوں کی کمائی پر زندگی گزارتا ہے وہ کسی اور کی زمین پر درخت لگانے والے کی مانند ہے۔

اے میرے بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو جو بھی لوگوں سے کوئی چیز لیتا ہے وہ لوگوں میں حقیر اور ذلیل ہو جاتا ہے حالانکہ اہلِ ایمان تو زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہیں، تم حرام کما کر اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری والے کاموں میں خرچ کرنے سے بچو کیونکہ اس کا ترک کرنا فرض ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لازم کیا ہے اور بے شک وہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے، کیا تم نے کسی کو دیکھا ہے جس کے کپڑوں پر پیشاب لگ جائے پھر وہ اسے پاک کرنے کے لئے پیشاب ہی سے دھوئے؟ تم کیا سمجھتے ہو کہ یہ اُسے پاک کر دے گا؟ ہر گز نہیں! کیونکہ گندگی کو پاک شے ہی صاف کرتی ہے یوں ہی بُرائی کو نیکی ہی مٹاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے اور حرام کسی بھی عمل میں قبول نہیں کیا جاتا یا ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی نے گناہ کیا پھر اسے کسی گناہ سے مٹایا ہو؟

جھوٹے کی حدیث قبول نہیں:

﴿9687﴾... عبد اللہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”جس نے جھوٹ بولا اس کی حدیث قابلِ قبول نہیں۔“ اور میں نے حضرت وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”یہ حدیث ایسا سامانِ تجارت ہے جس میں سچا آدمی ہی آگے بڑھتا ہے۔“

﴿9688﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں حدیث کو سات مختلف طریقوں سے لکھتا ہوں جبکہ معنیٰ ایک ہی رہتا ہے۔

﴿9689﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس کی عمر حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری عمر شریف کو پہنچ جائے اسے اپنے لئے کفن تیار کر لینا چاہئے۔

﴿9690﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بلوغت کی کم از کم مدت 14 سال اور زیادہ

سے زیادہ 18 سال ہے[1] پھر اگر حدود کا معاملہ ہو تو زیادہ مدت کو لیا جائے گا۔

﴿9691﴾... حضرت سیِّدُنا ضَمْرَہ بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی سے جب نبیذ کے بارے میں سوال کیا جاتا تو فرماتے: انجیر کھاؤ، انگور کھاؤ۔

مردہ زندوں سے بہتر:

﴿9692﴾... حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی سے یہ اشعار سنے:

غَلَبَ الْفَیْءُ عَلَی الْفَیْءِ فَمَا لِلْخَلْقِ مِنْ شَیْءٍ

فَاَصْبَحَ الْمَیِّتُ فِیْ قَبْرِہٖ اَحْسَنَ حَالًا مِنَ الْحَیِّ

ترجمہ: حکمران مال پر غالب آ گئے اور مخلوق کے لئے کچھ نہیں بچا، اس لئے مردہ اپنی قبر میں زندہ سے زیادہ اچھی حالت میں ہے۔

﴿9693﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: بندہ جب پکا فاسق ہو جاتا ہے تو اپنی آنکھوں پر قابو پالیتا ہے پھر جب چاہتا ہے تو ان سے رولیتا ہے۔

﴿9694﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ بات آدمی کی سعادت مندی سے ہے کہ اس کا بیٹا اس سے مشابہت رکھتا ہو۔

---

[1]... احناف کے نزدیک: لڑکے کو جب انزال ہو گیا وہ بالغ ہے وہ کسی طرح ہو سوتے میں ہو جس کو احتلام کہتے ہیں یا بیداری کی حالت میں ہو اور انزال نہ ہو تو جب تک اس کی عمر پندرہ سال کی نہ ہو بالغ نہیں جب پورے پندرہ سال کا ہو گیا تو اب بالغ ہے علامات بلوغ پائے جائیں یا نہ پائے جائیں، لڑکے کے بلوغ کے لیے کم سے کم جو مدت ہے وہ بارہ سال کی ہے یعنی اگر اس مدت سے قبل وہ اپنے کو بالغ بتائے اس کا قول معتبر نہ ہو گا۔ لڑکی کا بلوغ احتلام سے ہوتا ہے یا حمل سے یا حیض سے ان تینوں میں سے جو بات بھی پائی جائے تو وہ بالغ قرار پائے گی اور ان میں سے کوئی بات نہ پائی جائے تو جب تک پندرہ سال کی عمر نہ ہو جائے بالغ نہیں اور کم سے کم اس کا بلوغ نو سال میں ہو گا اس سے کم عمر ہے اور اپنے کو بالغہ کہتی ہو تو معتبر نہیں۔ لڑکے کی عمر بارہ سال یا لڑکی کی نو سال کی ہو اور وہ اپنے کو بالغ بتاتے ہیں اگر ظاہر حال ان کی تکذیب نہ کرتا ہو کہ ان کے ہم عمر بالغ ہوں تو ان کی بات مان لی جائے گی۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۲۰۳)

علم حدیث میں مہارت:

﴿9695﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: بارہا ایسا ہوتا کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں ہوتے تو گویا آپ روزِ جزا کا حساب دینے کے لئے کھڑے ہیں، ہمیں ان سے کچھ پوچھنے کی ہمت نہ ہوتی، لہٰذا ہم حدیث شریف کا ذکر شروع کر دیتے پس جب حدیث شریف کا معاملہ آتا تو آپ کی وہ خشوع والی کیفیت جاتی رہتی پھر تو بس حدیث ہی بیان ہوتی رہتی۔

﴿9696﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس بیٹھتا تو وہ احادیث بیان کرتے، میں دل میں کہتا: ”میں نے ان کا تمام علم سن لیا اب کچھ باقی نہیں بچا۔“ مگر پھر جب دوسری مجلس میں ان کے پاس حاضر ہوتا تو آپ پھر احادیث بیان کرتے، پس میں کہتا: ”میں نے اِن کے علم سے کچھ سنا ہی نہیں۔“

آبِ زم زم کے تین ذائقے:

﴿9697﴾... ہَرات کے ایک شیخ اور بڑے سچے بزرگ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ ہَرَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں سحر کے وقت زمزم شریف کے کنوئیں پر آیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ کنویں میں موجود ڈول سے آبِ زمزم نکال رہے ہیں، زمزم پینے کے بعد انہوں نے ڈول واپس کنویں میں ڈال دیا، میں نے اُسے لے کر باقی ماندہ پیا تو وہ بادام کا ستو تھا، میں نے بادام کا ایسا لذیذ ستو پہلے کبھی نہیں پیا۔ اگلی رات میں پہلے سے انتظار کرنے لگا، جب وہی وقت ہوا تو وہ بُزرگ اپنے چہرے پر کپڑا اڑالے زمزم پر آئے اور اُس میں موجود ڈول سے پانی نکال کر پیا اور ڈول واپس کنویں میں ڈال دیا، میں نے ڈول لے کر بچا ہوا پیا تو وہ شہد ملا پانی تھا، میں نے اس سے زیادہ مزیدار شہد کبھی نہیں پیا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ کپڑا ہٹا کر دیکھوں کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ لیکن وہ مجھے چھوڑ کر جا چکے تھے۔ تیسری رات آئی تو میں زمزم کے دروازے کے سامنے بیٹھ گیا، جب وہ وقت ہوا تو وہ بزرگ چہرے پر کپڑا اڑالے تشریف لے آئے اور میں نے اندر آ کر ان کے کپڑے کا ایک کونا پکڑ لیا، انہوں نے پانی پی کر جب ڈول چھوڑا تو میں نے عرض کی: اے بُزرگ! میں آپ کو اس خانہ کعبہ کے رب کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟ فرمانے لگے: کیا تم میرے مرنے تک اس بات کو پردے میں رکھو گے؟ میں نے عرض: جی ہاں۔ فرمایا: میں سفیان بن سعید ثوری ہوں۔

پھر میں نے انہیں جانے دیا اور ڈول سے ان کا بچا ہوا پیا تو وہ شکر ملا دودھ تھا، میں نے اس جیسا عمدہ دودھ پہلے کبھی نہ پیا تھا اور جب میں وہ مشروب پی لیتا تھا تو وہ مجھے کافی ہو جاتا تھا، پھر مجھے بھوک پیاس کا احساس نہیں ہوتا تھا۔

﴿9698﴾... سیِّدُنا عُبَید بن ہشام بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں زمزم کے کنویں پر آیا تو وہاں ایک بزرگ کو پایا، انہوں نے ڈول میں تین بار پانی بھر کر پیا پھر زمزم میں جھانک کر دیکھا، مجھے لگا کہ وہ دعا کر رہے ہیں پھر وہ چلے گئے۔ میں پانی پینے کے لئے ڈول کے پاس آیا تو اس میں دودھ دیکھا، میں نے ڈول کو وہیں چھوڑا اور ان بزرگ تک جا پہنچا، ان سے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سفیان بن سعید ہوں۔

دشمنانِ شیخین پر کتے کا مسلط ہونا:

﴿9699﴾... حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن خُنَیْس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: میرے مسجد کے راستے میں ایک کتا لوگوں کو کاٹا کرتا تھا، ایک دن میں نماز کے ارادے سے نکلا تو کتا راستے میں موجود تھا، میں اُس سے دور ہوا تو کُتا بولا: ابوعبد اللہ! آپ جایئے، مجھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا ابو بکر و حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گالی دینے والوں پر مسلط کیا ہے۔

دیدارِ الٰہی کی نعمت:

﴿9700﴾... سیِّدُنا قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

نَظَرْتُ اِلٰی رَبِّیْ کِفَاحًا فَقَالَ لِیْ　　　هَنِیْئًا رِضَائِیْ عَنْکَ یَا ابْنَ سَعِیْدِ

فَقَدْ کُنْتَ قَوَّامًا اِذَا اَقْبَلَ الدُّجٰی　　　بِعَبْرَۃِ مُشْتَاقٍ وَقَلْبِ عَمِیْدِ

فَدُوْنَکَ فَاخْتَرْ اَیَّ قَصْرٍ اَرَدْتَہٗ　　　وَزُرْنِیْ فَاِنِّیْ مِنْکَ غَیْرُ بَعِیْدِ

ترجمہ: (۱)... میں نے اپنے رب تعالیٰ کا کھلم کھلا دیدار کیا، اس نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ سعید! تجھے میری رضا و خوشنودی مبارک ہو۔ (۲)... تم طلبگار والے آنسو اور بیمارِ عشق والے دل کے ساتھ رات کے اندھیرے میں بہت زیادہ قیام کرتے تھے۔ (۳)... تم اپنے لئے جو محل چاہو لے لو اور میرا دیدار کرتے رہو کیونکہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔

نفل پر فرض کو ترجیح:

﴿9701﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عِصام جبر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی مکۂ مکرمہ میں مقیم تھے، میرے والد ماجد نے آپ سے اجازت چاہی کہ وہ حاجیوں کے ساتھ اپنے گھر جا رہے ہیں اور موسمِ حج میں واپس آجائیں گے۔ پھر جب حاجیوں کے قافلے روانہ ہوئے تو میرے والد صاحب کوفہ کے راستے سے نکلے تا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کے گھر سے ہوتے ہوئے جائیں۔ چنانچہ اُن کے گھر والوں سے ملاقات ہوئی، انہوں نے کافی سارے پیغامات دیئے، آپ کا بیٹا محمد جو کافی ہوشیار ہو چکا تھا اور 10 سال کا تھا۔ حضرت جبر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه جب وہاں سے روانہ ہونے لگے تو اُس بچے نے اُن سے کہا: میرے والد کو میرا اسلام کہئے گا اور پیغام دیجئے گا کہ ”گھر آجائیں، مجھے ان سے ملنے کی بہت تمنا ہے۔“

جب حضرت سیِّدُنا جبر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه مکہ مکرمہ پہنچے اور طواف سے فارغ ہو کر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کے پاس آئے تو وہ لوگوں کے مجمع میں حدیث بیان کر رہے تھے، جب ان کی نظر حضرت سیِّدُنا جبر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه پر پڑی تو خوش ہو گئے اور اُن سے باتیں پوچھنے لگے، اِسی دوران حضرت سیِّدُنا جبر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ان کے گھر والوں اور بیٹے کا پیغام پہنچایا تو وہ مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے، بَیْتُ الله کا طواف کیا، مقام ابراہیم پر نفل پڑھے اور بَیْتُ الله کو الوداع کہہ کر وادیٔ ابطح کی جانب چلے گئے جبکہ لوگ آپ کے پیچھے پیچھے تھے، آپ نے حضرت سیِّدُنا عصام جبر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے فرمایا: ”اے عصام! ان لوگوں کو مجھ سے دور کرو کیونکہ آج میں انہیں حدیث بیان نہیں کروں گا۔“ کافی تگ و دو کے بعد طالبانِ حدیث چلے گئے۔

جب تنہائی میسر آئی تو حضرت سیِّدُنا جبر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے عرض کی: کہاں جانا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اِنْ شَآءَ الله! اپنے گھر جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی: ایک دن بعد یومِ ترویہ ہے، اس کے بعد حجِ اکبر کا دن اور یومِ نحر ہے، آپ یہ سب چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں؟ پھر یہ کہ لوگ آپ سے علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جس نے اِس علم میں سے کسی ایک بات پر عمل کر لیا آپ کو بھی اجر ملتا رہے گا۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں اِس چیز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں مگر تم میرے پاس ایک ایسی ذمہ داری لائے ہو جس کا پورا کرنا مجھ پر واجب ہے اور اب تم مجھے نفلی کام کرنے اور فرض کو ضائع کرنے کا کہہ رہے ہو، اب میں اپنے بیٹے سے ملنے کے لئے بے چین ہوں۔ پس تم جب عرفات اور

حاضری والے مقدس مقامات پر جاؤ تو ہمارے لئے دعا کرنا اور واپسی پر ہماری طرف سے ہوتے ہوئے جانا۔ پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بغیر کسی زادِ راہ اور ہمسفر کے وہاں سے روانہ ہو گئے۔ حضرت سیِّدُنا جبر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: میں نے (مکہ آنے والے) ایک گروہ سے آپ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فلاں دن اچانک ہم سے ملے، انہوں نے عید کی نماز کوفہ میں ادا کی، اپنے بیٹے سے عیدہ گاہ ہی میں ملاقات کی اور اپنے گھر چلے گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو (اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین)۔

دن ہے یا رات:

﴿9702﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کا وصال ہوا تو خلیفہ کی وجہ سے ہم نے ان کی تدفین رات میں کرنا چاہی لہٰذا ہم انہیں لے کر نکلے تو (لوگوں کی کثرت کے باعث) پتا نہیں چلتا تھا کہ دن ہے یا رات۔

﴿9703﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی حُلْوانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن عُبَید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا: ”کیا حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کی کوئی زوجہ بھی تھیں؟“ تو انہوں نے فرمایا: ”ہاں، میں نے ان کے بیٹے کو دیکھا تھا جسے اس کی والدہ نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس بھیجا تھا تو وہ آکر آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اُس سے فرمایا: کاش! مجھے تیرے جنازے کے لئے بلایا گیا ہوتا۔“ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن عُبَید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا: ”کیا وہ بچے کی وفات تک زندہ رہے؟“ تو فرمایا: ”ہاں۔“

دوستیاں لگانے سے دوری:

﴿9704﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کہتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کے ساتھ مسجد میں بیٹھا تھا، آپ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کو دیکھ رہے ہو مجھے ان سے دوستیاں لگانا روپے میں سے چار آنے بھی خوش نہیں کرتا۔

﴿9705﴾... حضرت سیِّدُنا معدان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ سے مکہ مکرمہ جاتے وقت حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کا ہم رکاب تھا، جب کوفہ پیچھے رہ گیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: میں نے اپنے پیچھے کوئی ایسا نہیں چھوڑا جس پر مجھے اعتماد ہو اور نہ ہی میں کسی ایسے پر پیش قدمی کروں گا

جس پر دین میں مجھے اعتماد ہے۔

گوشت خور گھرانہ:

﴿9706﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عَمْرو بَجَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اِس حدیث شریف کے متعلق سوال ہوا: ''اِنَّ اللہَ یُبْغِضُ اَھْلَ الْبَیْتِ اللَّحِمِیِّیْنَ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ گوشت خور گھرانے کو پسند نہیں فرماتا۔''[1] تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو انسانوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) ہیں۔

موت میں شماتت نہیں:

﴿9707﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دروازے پر آکر آپ کے گھر والوں کو ایذا دیتا اور پریشان کیا کرتا تھا۔ کسی نے آپ کو خبر دی کہ وہ شخص مر گیا ہے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: موت میں شماتت نہیں (یعنی مرنے پر اظہارِ مسرت نہ کرو) سنو! کیا تم جانتے ہو کہ اُس نے کوئی مال حاصل کیا یا اس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوا یا اُسے کوئی عہدہ دیا گیا ہو۔

خفیہ تدبیر کا خوف:

﴿9708﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے اُس مقام میں جہاں وہ اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ تو وہ قریب ہوئے پھر تھر تھر کانپنے لگے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پھر فرمایا: اور قریب ہو جاؤ۔ وہ اور قریب ہوئے پھر تھر تھر کانپنے لگے، باری تعالٰی نے پھر فرمایا: مزید قریب ہو جاؤ۔ وہ مزید قریب ہو گئے پھر تھر تھر کانپنے لگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ کیا حالت ہے؟ کیا میں نے تمہیں مُعَزَّز نہ کیا؟ کیا میں نے تمہیں امان نہ دی؟ کیا میں نے تمہیں رسول نہ بنایا؟ اِس پر حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: بالکل ایسا ہی ہے لیکن میں تیری خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں۔

حقوق کی فکر:

﴿9709﴾... حضرت سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِید کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے بھائی حضرت سیِّدُنا

1... المجالسۃ وجواھر العلم، ۲/۸، حدیث: ۱۱۷۴

سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو تحفے میں حلوہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے شام تک روکے رکھا، میں نے آکر عرض کی: گھر والوں کو حلوے کی خواہش ہے۔ آپ نے فرمایا: میں یاد کر رہا ہوں کہ اس میں کتنے حقوق ہیں۔

﴿9710﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار عطا فرما کہ میں تجھے دیکھوں۔" تو فرشتوں نے کہا: اے کمزور عورتوں کے بیٹے! آپ نے بہت بڑی بات کر دی ہے۔

سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے تفسیری اقوال

﴿9711﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن زائدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے قرآنِ مجید میں بیان کردہ (حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے) قول:

لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۰) ترجمۂ کنزالایمان: کہ میرے دل کو قرار آجائے۔

کی تفسیر میں فرمایا: یعنی تیرا خلیل ہونے پر میرا دل مطمئن ہو جائے۔

﴿9712﴾... حضرت سیِّدُنا زافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِس فرمان:

لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (پ۱۴، النحل: ۹۹) ترجمۂ کنزالایمان: اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے۔

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: اِس طرح کہ شیطان انہیں کسی نہ بخشے جانے والے گناہ پر ابھار نہیں سکتا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ جسم و جسمانیت سے پاک ہے:

﴿9713﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗؕ (پ۲۰، القصص: ۸۸) ترجمۂ کنزالایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اُس کی ذات کے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہاں "وَجْهَهٗ" سے چہرہ مراد نہیں ہے۔

﴿9714﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانِ عالیشان:

لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ (پ۲۹، الملک: ۲) ترجمۂ کنزالایمان: کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: مراد دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا ہے۔

تقدیر غالب آگئی:

﴿9715﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَیۡنَا شِقۡوَتُنَا (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۶) ترجمۂ کنزالایمان: اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی۔

کے تحت فرمایا: یعنی تقدیر غالب آگئی۔

﴿9716﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

فَمَا لَہٗ مِنۡ قُوَّۃٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾ (پ۳۰، الطارق: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا نہ کوئی مددگار۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی خاندانی قوت ہوگی نہ کوئی اتحادی مددگار۔

صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان پر سلامتی کا نزول:

﴿9717﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعاصم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانِ ذیشان:

وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی ؕ (پ۱۹، النمل: ۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں پر۔

کے تحت فرمایا: یہاں مراد حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان ہیں۔

﴿9718﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانِ عالیشان:

وَ كَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ﴿۹۰﴾ (پ۱۷، الانبیآء:۹۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے حضور گڑ گڑاتے ہیں۔

کے تحت فرماتے ہیں: گڑ گڑانے سے مراد دل میں ہمیشہ رہنے والا خوف ہے۔

ربّ تعالٰی کی عطائیں:

﴿9719﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حمید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِس فرمانِ باری تعالٰی:

اِنَّ الْمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍۙ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيۡنَ مَاۤ اٰتٰٮهُمۡ رَبُّهُمۡؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُحۡسِنِيۡنَؕ ﴿۱۶﴾ (پ۲۶، الذّٰریٰت: ۱۵، ۱۶) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: عطائیں لینے سے فرائض کا ثواب لینا مراد ہے اور نیکوکار سے مراد ہے نفلی عبادت کرنے والے۔

جنتیوں کی شان وشوکت:

﴿9720﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَید بن سعید اَشجعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِس آیتِ طیبہ:

وَاِذَا رَاَيۡتَ ثَمَّ رَاَيۡتَ نَعِيۡمًا وَّمُلۡكًا كَبِيۡرًا ﴿۲۰﴾ (پ۲۹، الدھر: ۲۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔

کے تحت فرماتے ہیں: ایسی شان وشوکت والی سلطنت کہ فرشتے بھی اجازت لے کر آئیں گے۔

﴿9721﴾... حضرت سیِّدُنا اشجعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی قرآنِ کریم کی اِس آیتِ مبارکہ:

دَعۡوٰٮهُمۡ فِيۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ (پ۱۱، یونس: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب کوئی جنتی شخص کچھ مانگنا چاہے گا تو ”سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ“ کہے گا اور مطلوبہ شے

اس کے پاس پہنچ جائے گی۔

دائمی خوف والے دل:

﴿9722﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانِ ذیشان:

یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۹۰)

ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑ گڑاتے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: مطلب یہ کہ ہمارے انعام کی امید اور ہمارے عذاب کے خوف سے ہمیں پکارتے تھے اور اُن کے دل میں ہمیشہ رہنے والا خوف ہے۔

﴿9723﴾... حضرت سیِّدُنا مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اِس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ﳔ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی۔

کے تحت فرمایا: اِس میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلّی دی گئی ہے۔

بڑی گھبراہٹ:

﴿9724﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داود حضرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے قرآنِ کریم کی آیتِ مبارکہ:

لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۳)

ترجمۂ کنزالایمان: انھیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ۔

کی تفسیر میں فرمایا: جب آگ جہنمیوں کو ڈھانپ لے گی۔

چوری چھپے کی نگاہ:

﴿9725﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

یَعْلَمُ خَآىِٕنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ (پ۲۴، المؤمن:۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔

کے تحت فرمایا: کوئی شخص لوگوں کے درمیان بیٹھا ہو اور وہاں سے کوئی عورت گزرے تو وہ اُسے چوری چھپے دیکھتا ہے یوں کہ اگر لوگ اُسے عورت کو دیکھتا دیکھیں تو وہ نہیں دیکھتا اور اگر لوگ اُسے نہ دیکھیں تو وہ دیکھتا ہے، یہ ہے چوری چھپے کی نگاہ۔ اور "سینوں میں چھپے" سے مراد وہ شہوت ہے جو وہ اپنے دل میں پائے۔

﴿9726﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اِس آیتِ طیبہ:

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا (پ۱۵، بنی اسرآئیل:۷۷) ترجمۂ کنزالایمان: دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔

کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرما رہا ہے: آپ سے پہلے ہمارے بھیجے ہوئے رسولوں کو جس قوم نے بھی نکالا ہم نے اپنے دستور کے مطابق انہیں ہلاک کر دیا۔

﴿9727﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اِس فرمانِ والا تبار:

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ (پ۴، ال عمران:۱۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے لئے چاہے بڑا گناہ معاف فرما دے اور جس کے لئے چاہے چھوٹے گناہ پر عذاب دے۔

بُردباری سے کینے کا علاج:

﴿9728﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: زیادہ کھانے سے بچو کہ یہ دل کو سخت کرتا ہے، کینہ کو بُردباری سے دبا دو اور زیادہ نہ ہنسو کہ یہ دلوں کو ناگوار گزرتا ہے۔

﴿9729﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم نے ایسے بد معاش و شریر لوگ بھی دیکھے ہیں جو اپنی مروت کی حفاظت اس دور کے اہلِ علم سے زیادہ کرتے ہیں۔

﴿9730﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیا میں پہنچنے والی مصیبتوں میں لوگوں کا کیا نقصان ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جنت دے کر ہر مصیبت کی تلافی فرمادے گا۔

حُسنِ ادب کا کمال:

﴿9731﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: منقول ہے کہ حسنِ ادب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

﴿9732﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو دنیا سے محبت کرتا اور اس پر خوش ہوتا ہے اس کے دل سے آخرت کا خوف نکال دیا جاتا ہے۔

بہترین اور بدترین لوگ:

﴿9733﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: پہلے دین میں حکمرانوں کے نزدیک بہترین، مُعزَّز اور منظورِ نظر افراد وہ ہوتے تھے جو ان کے پاس جاکر انہیں نیکی کا حکم کرتے اور بُرائی سے منع کرتے تھے اور جو گھروں میں رہتے وہ ان کے نزدیک ایسے نہ تھے لہٰذا انہیں کوئی مرتبہ دیا جاتا نہ اُن کا تذکرہ ہوا کرتا۔ پھر ہمارا دور آیا کہ اب حکمرانوں کے پاس جاکر انہیں نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے والے بدترین لوگ ہوگئے اور جو اپنے گھروں میں پڑے رہیں اور یہ فریضہ ادا کرنے ان کے پاس نہ جائیں وہ بہترین لوگ ہوگئے۔

﴿9734﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ تھا، ہم سِری کھانے کے لئے بیٹھے تو ایک شخص نے کھانے پر پانی طلب کیا، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: سِری پر پانی پینا ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ آپ نے بھی پانی طلب کیا تو اُس شخص نے کہا: ابو عبد اللہ! کیا آپ نے ابھی یہ نہیں فرمایا کہ "سری پر پانی پینا ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔" اِس پر ارشاد فرمایا: جو جس شے سے بچتا ہے اسی میں جا پڑتا ہے۔

عازمِ حج کو خاص نصیحت:

﴿9735﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن محمد باہلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آکر کہا: میرا حج کا ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اِس سفر میں اپنے کسی عزیز دوست کی صحبت اختیار نہ کرنا کیونکہ اگر تم نفقہ (خرچ) میں اُس کے برابر ہوگے تو وہ تمہیں نقصان پہنچائے گا اور اگر اُس کا نفقہ تم سے زیادہ ہوگا تو وہ تمہیں ذلیل کرے گا۔

﴿9736﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کھانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: سفید یا پیلا حلوہ کھایا کرو چاہے تم حالتِ احرام میں ہو یا نہ ہو۔

خود کو خوش رکھو:

﴿9737﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اسلاف کرام تو گھی کی طرح نرم اور شہد کی طرح میٹھے تھے۔ ایک مرتبہ میں اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی شخص کی عیادت کے لئے گئے، آپ نے اس کے گھر والوں سے فرمایا: اس کے ساتھ نرمی کرو اور اچھی طرح دیکھ بھال کرو۔ پھر فرمانے لگے: ہمارے اسلاف خود کو خوش رکھنا پسند کرتے تھے۔ میں نے انہیں یہ بھی فرماتے سنا: مجھے ایسا شخص اچھا لگتا ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے کشادگی و وسعت عطا فرمائے تو وہ اپنے اوپر کشادگی کرے۔ ایک بار آپ کو یہ فرماتے سنا کہ اگر تمہیں کسی قاری (علم والے) سے کوئی کام ہو تو اسے کھانا کھلا دو۔

رزقِ حلال کے لئے سفر:

﴿9738﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اہل یمن کے پاس 40 روز قیام کیا پھر ہم آپ کے ہمراہ وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ ایک دن ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ اپنے عصا پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ اتنے میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حاضرِ خدمت ہوئے اور سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔ وہ کہنے لگے: ابو عبد اللہ! آپ کے یمن جانے پر لوگوں نے آپ کو بُرا بھلا کہا۔ آپ نے فرمایا: انہوں نے بے عیب کو عیب لگایا، رزقِ حلال کا حصول

ضروری تھا میں اِسی کے لئے گیا تھا۔

﴿9739﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا دانیال عَلَیْہِ السَّلَام کو درندوں کے ساتھ کنویں میں ڈالا گیا تو آپ بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوئے: اے میرے معبود! ہماری قوم کی شرمندگی وعیب والی باتوں کے سبب تو نے ہم پر اُس شخص (بخت نصر) کو مسلط کر دیا جو تجھے نہیں جانتا۔

کوثانی عابد کی نصیحت:

﴿9740﴾ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں کوفہ کے "کوثانی" نام کے عبادت گزار کو 20سال سے تلاش کر رہا تھا مگر ان تک پہنچ نہ سکا۔ ایک دن میں فرات کے کنارے سے گزرا تو وہاں چند لوگ مٹی سے کچھ بنانے میں مصروف تھے، ان میں سے ایک شخص باآوازِ بلند "اے کوثانی! اے کوثانی!" کہنے لگا تو میں نے بھی آواز لگائی: "اے کوثانی!" تو وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میں سفیان ثوری ہوں۔ وہ بولے: تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے کہا: مجھ سے کچھ بات کیجئے۔ انہوں نے کہا: سفیان! ہم ہر خیر کی امید اپنے رب تعالیٰ سے رکھتے ہیں اور ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کا ہمیں کسی شے سے منع کر دینا بھی ہمارے لئے "عطا" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پھر وہ چلے گئے۔

درہم ودینار سے نفرت رکھو:

﴿9741﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مجھے ایک نیک شخص نے بتایا کہ میں نے خواب میں سیاہ وسفید بالوں والی ایک بڑھیا دیکھی جو ہر قسم کے زیور سے آراستہ تھی۔ میں نے اُس سے کہا: تُو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا: میں تیرے شر سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اِس پر وہ بولی: اگر تم چاہتے ہو کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں میرے شر سے پناہ عطا فرمائے تو تم درہم ودینار سے بغض ونفرت رکھو۔

﴿9742﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس اُمّت کے لئے ہدایت کا معاملہ پختہ فرما جس میں تیرے دوست کو عزت دی جائے، تیرے دشمن کو ذلیل کیا جائے اور تیری فرمانبرداری اور رضا والے اعمال کئے جائیں۔" پھر آپ سانس لے کر فرماتے: کتنے ہی مومن بندے دینی غصہ کے سبب مر چکے۔

جہاد کے ساتھ دیگر فرائض:

﴿9743﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن داوٗد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، آپ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا ذکر کیا تو گویا اُن پر ایک طرح سے ترکِ جہاد کا عیب لگاتے ہوئے فرمایا: یہ عبد الرحمٰن بن عَمْرو اوزاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہیں جو اُن سے عمر میں زیادہ ہونے کے باوجود جہاد میں شریک ہوتے ہیں۔ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے عرض کی: اُن کے جہاد میں شریک نہ ہونے کی کیا وجہ تھی؟ آپ نے بتایا: وہ فرمایا کرتے تھے کہ ”اب جہاد میں شرکت کرنے والے دیگر فرائض کو ضائع کر دیتے ہیں۔“

﴿9744﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی حدیث شریف کا درس دیا کرتے تھے۔

لیڈری علم کے لئے نقصان دہ ہے:

﴿9745﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو شخص جلد سربراہ و لیڈر بن جاتا ہے وہ بہت سارا علم ضائع کرتا ہے اور جو سربراہ نہ بنے وہ علم پڑھتا اور پڑھاتا ہے یہاں تک کہ علم میں پختہ ہو جاتا ہے۔

﴿9746﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کو جہنم میں لے جانے کا حکم ہو گا تو کہا جائے گا: ”اس کے گھر والے اس کی نیکیاں کھا گئے۔“

آبا و اولاد سے حُسنِ سلوک:

﴿9747﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ میں مکۂ مکرمہ کے لئے روانہ ہوا تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بیٹے سعید نے مجھ سے کہا: میرے والد کو میرا سلام دیجئے گا اور ان سے کہئے گا کہ وہ گھر آجائیں۔ میں جب مکہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ملا تو آپ نے پوچھا: سعید کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: نیک بچے نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور پیغام دیا کہ آپ گھر آجائیں۔ یہ سنتے ہی آپ گھر جانے کے لئے تیار ہو گئے اور فرمایا: اگلے لوگوں کو نیکوکار اسی لئے کہا گیا کیونکہ انہوں نے اپنے آبا اور اولاد کے ساتھ بھلائی و نیک سلوک کیا تھا۔

دل مردہ، جسم زندہ:

﴿9748﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: منقول ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں دل مردہ اور جسم زندہ ہوں گے۔

﴿9749﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ خاموشی عالم کے لئے زینت اور جاہل کے لئے پردہ ہے۔

﴿9750﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں سے کچھ دور کرکے جو نعمت مجھ پر فرمائی وہ اُس نعمت سے افضل ہے جو اُس نے مجھے کچھ دے کر فرمائی۔

عقل کی نیند و بیداری:

﴿9751﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: منقول ہے کہ خاموشی عقل کی نیند اور گفتگو اس کی بیداری ہے اور کوئی نیند بیداری کے بغیر اور کوئی بیداری نیند کے بغیر نہیں ہوسکتی۔

﴿9752﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن غیاث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس میں دنیا سے دوری پر صبر آجاتا تھا۔

﴿9753﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن قادم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو کیونکہ دنیا کچھ ہی وقت کی ہے اور عقلمند بھی پکڑا جاتا ہے۔

﴿9754﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ہر جگہ سچ بولو، جھوٹ اور خیانت سے بچو اور جھوٹوں اور خائنوں کی صحبت سے دور رہو کیونکہ یہ سب گناہ کے کام ہیں۔

اے میرے بھائی! قول و فعل میں ریاکاری سے بچو کیونکہ یہ حقیقت میں شرک (خفی) ہے۔ خود پسندی سے بچو کیونکہ جس نیک عمل میں خود پسندی شامل ہو وہ قبول نہیں ہوتا۔ اپنا دین اسی سے سیکھو جو اپنے دین کی فکر کرتا ہو کیونکہ اپنے دین کی فکر نہ کرنے والے کی مثال اس طبیب جیسی ہے جسے کوئی بیماری ہو اور وہ اپنا علاج کرسکے نہ اپنے آپ سے ہمدردی کرسکے تو پھر وہ لوگوں کے مرض کا علاج اور اُن سے ہمدردی کیونکر کرسکے گا؟

پس ایسا شخص جسے اپنے دین کی فکر نہ ہو وہ تمہارے دین کی فکر کیسے کرے گا؟

اے میرے بھائی! بے شک تمہارا دین تمہارے گوشت اور خون کی طرح ہے، اپنی جان پر آنسو بہاؤ اور اس پر رحم کرو کہ اگر تم اس پر رحم نہ کرو گے تو اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ ایسے شخص کی صحبت میں بیٹھو جو تمہیں دنیا سے بے رغبت کرے اور آخرت کی رغبت دلائے اور ایسے دنیاداروں کے پاس مت بیٹھو جو دنیاوی باتوں میں غور وخوض کرتے رہتے ہیں کیونکہ یہ لوگ تمہارے دین اور دل کو بگاڑ دیں گے۔ موت کو کثرت سے یاد کرو اور اپنے گزشتہ گناہوں پر کثرت سے استغفار کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی آئندہ زندگی کے لئے سلامتی کا سوال کرو۔

اے میرے بھائی! تم اچھا ادب اور اچھے اخلاق اختیار کرو اور جماعت کی مخالفت ہر گز نہ کرنا کیونکہ بھلائی جماعت کے ساتھ رہنے میں ہے، مگر اُس کی مخالفت کرو جو دنیا میں منہمک ہے کیونکہ وہ ایک گھر آباد کرنے اور دوسرا برباد کرنے میں لگا ہوا ہے۔ جو بھی مومن بندہ تم سے اپنے دینی معاملے میں نصیحت کا طالب ہو اسے نصیحت کرو اور جو کوئی بھی تم سے رضائے الٰہی والے معاملے میں مشورہ مانگے تو نصیحت کی کوئی بات اس سے نہ چھپاؤ۔ کسی بھی مومن کے ساتھ خیانت نہ کرو کیونکہ جس نے کسی مومن کے ساتھ خیانت کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ خیانت کی۔ اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرو تو اس کے لئے اپنا جان ومال قربان کر دو۔ دشمنی، جھگڑے اور عداوت سے دور رہو ورنہ تم بڑے ظالم، دھوکے باز اور گنہگار ہو جاؤ گے۔ ہر جگہ صبر سے کام لو کیونکہ صبر نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور شدت وغصے سے بچو کیونکہ یہ دونوں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔

عالم سے بحث ومباحثہ اور حجت بازی ہر گز نہ کرنا ورنہ وہ تم سے ناراض ہو جائے گا، بے شک علما کا اختلاف رحمت اور ان سے علیحدگی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے۔ بے شک علما انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خزانچی اور ان کی وراثت (علم) کے مالک ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کے راز تم پر کھول دے گا۔ پرہیز گاری اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے حساب میں آسانی فرمائے گا۔ شک میں ڈالنے والی بہت سی چیزوں کو چھوڑ کر شک میں نہ ڈالنے والی چیزیں اختیار کرو تم سلامت رہو گے اور یقین کے ذریعے شک کو دور کر دو تمہارا دین سلامت رہے گا۔ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بن جاؤ گے اور فاسقوں کو ناپسند

جانو اس سے تم شیاطین کو بھگا دو گے۔

دنیا ملنے پر ہنسی اور خوشی کم کرو بارگاہِ الٰہی میں تمہاری قوت بڑھے گی، آخرت کے لئے عمل کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کے معاملے میں تمہیں کافی ہو جائے گا، اپنی خلوت کو اچھا کر لو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری جلوت کو اچھا کر دے گا، اپنی خطا پر آنسو بہا ؤ رَفیقِ اعلیٰ والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ غافل نہ ہونا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے غافل نہیں ہوتا اور اُس کے تم پر بہت سے حقوق اور اُس کی جانب سے کافی پابندیاں ہیں جنہیں ادا کرنا تم پر لازم ہے لہٰذا ان سے ہرگز غافل مت ہونا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے غافل نہیں اور روزِ محشر تمہیں ان کا حساب بھی دینا ہے۔ اگر کسی دنیاوی کام کا ارادہ ہو تو غور کر لو، اگر اسے اپنی آخرت کے موافق پاؤ تو کر گزرو ورنہ اس کام سے رُکے رہو یہاں تک کہ دیکھ لیا جائے کہ کسی نے وہ کام کیا تھا تو کس طرح؟ اور اُس نے اِس سے نجات کیسے حاصل کی؟ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرو اور اگر کسی اُخروی کام کا ارادہ ہو تو اِس سے پہلے کہ شیطان تمہارے اور اُس کام کے بیچ رُکاوٹ بنے تم جلد اُس کام کو انجام دے دو۔

زیادہ کھانے والے مت بننا ورنہ تم جتنا کھاؤ گے اتنا کام نہ کر سکو گے اور یہ ناپسندیدہ ہے اور نیت و بھوک کے بغیر بھی نہ کھاؤ اور اپنے پیٹ کو ہرگز نہ بھرنا ورنہ تم بے جان لاش کی طرح پڑے رہو گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہ کر سکو گے۔ رنج و غم کثرت سے کرو کیونکہ مومن اپنے نامۂ اعمال میں سب سے زیادہ رنج و غم کی ہی نیکیاں پائے گا۔ دوسروں کے مال میں لالچ سے بچو کیونکہ لالچ دین کو برباد کرنے والی شے ہے، خواہش سے بچو کہ یہ دل کو سخت کرتی ہے، دنیا کی حرص سے بچو کیونکہ یہ بروزِ قیامت لوگوں کو رسوا کرنے والی چیزوں میں سے ہے۔ دل اور جسم کو خطاؤں اور گناہوں سے، ہاتھوں کو ظلم سے، دل کو کینہ، دھوکا دہی اور خیانت سے اور پیٹ کو حرام سے پاک رکھنے والے بن جاؤ کیونکہ حرام سے پرورش پانے والا جسم جنت میں نہیں جائے گا۔ لوگوں سے اپنی نگاہوں کو باز رکھو، بلاضرورت چلو نہ بلاحکمت بات کرو اور اُس شے کی طرف ہاتھ مت بڑھاؤ جو تمہاری نہیں۔

اپنی باقی ماندہ عمر کے بارے میں خوف و غم رکھو، تم نہیں جانتے کہ آئندہ زندگی میں تمہارے دین کے معاملے میں کیا نئی چیز پیدا ہو جائے۔ خود کو کسی امانت کا نگہبان مت بناؤ، تم امانت کی نگہبانی کیسے کر سکتے ہو جبکہ (قرآنِ کریم میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں "ظَلُوۡمًا جَہُوۡلًا یعنی اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان۔ (پ۲۲، الاحزاب:۷۲)" فرمایا ہے اور تمہارے والد حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اس میں برقرار نہ رہ پائے اور امانت اٹھانے

والے دن کو پورا نہ کرپائے تھے کہ لغزش واقع ہوگئی[1]۔ غلطیاں کم کرو، عذر قبول کرو اور خطا کو معاف کردو پس ایسے ہو جاؤ جس سے خیر کی امید اور اس کے شر سے امان ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کسی بھی فرمانبردار بندے سے نفرت نہ کرو، ہر عام وخاص کے لئے رحمدل ہو جاؤ، رشتہ داروں سے قطع رحمی نہ کرو، جو رشتہ دار تم سے توڑے تم اُس سے جوڑو اور اُن سے صلہ رحمی کرو اگرچہ وہ تم سے قطع تعلقی کرے اور جو تم پر ظلم کرے تم اُسے معاف کردو، یوں تم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور شہدائے عظام کے رفیق بن جاؤ گے۔

بازار کم جایا کرو کیونکہ بازار والے کپڑے پہنے ہوئے بھیڑیے ہیں اور وہاں شریر جنات اور سرکش انسان ہوتے ہیں، جب تم بازار جاؤ تو تم پر نیکی کا حکم اور بُرائی سے منع کرنا لازم ہے اور وہاں تم برائی ہی دیکھو گے لہٰذا تم اُس سے کنارہ کشی کرو اور یہ دعا پڑھو: ”اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے، وہ زندگی اور موت دیتا ہے، ہر بھلائی اسی کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور نیکی کرنے کی طاقت اور بُرائی سے بچنے کی قوت بزرگ وبرتر اللہ تعالٰی ہی کی طرف سے ہے۔“ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ”یہ دعا پڑھنے والے کے لئے بازار میں موجود ہر عجمی اور عربی کے حساب سے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔“ اور تم بازار جاؤ تو وہاں بیٹھو نہیں بلکہ کھڑے کھڑے اپنا کام نمٹاؤ تمہارا دین سلامت رہے گا۔

درہم کو خود سے دور نہ ہونے دینا کہ یہ تمہارے دل کو مضبوط رکھتا ہے، میٹھے سے خود کو نہ روکنا کیونکہ یہ حلم میں اضافہ کرتا ہے، گوشت کھایا کرو مگر ہمیشہ نہیں اور نہ ہی 40 دن تک گوشت کا ناغہ کرنا ورنہ اِس سے تمہارے

1 ... اہلسنت وجماعت کے نزدیک انبیائے کرام کفر وشرک اور عمداً گناہِ کبیرہ اور ایسے ہی گناہِ صغیرہ سے ہمیشہ معصوم رہتے ہیں جو نبوّت کی شان کے خلاف ہیں۔ ہاں خطا یا بھول کر ایسا صغیرہ گناہ سرزد ہوسکتا ہے جس سے کہ شانِ نبوت میں فرق نہ آئے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے جو کچھ ہوا خطائے اجتہاد کی وجہ سے تھا مگر چونکہ نیکوں کی بھلائیاں بھی مقربین کے درجے کے لحاظ سے برائیاں ہوتی ہیں اس لئے ان خطاؤں کو بھی وہ حضرات گناہ فرمادیتے ہیں اور ہم جیسے گنہگاروں سے ان جیسی خطاؤں کی پرسش نہیں ہوتی لیکن ان کے بلند درجے کے لحاظ سے ان لغزشوں پر بھی عتاب آجاتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ (تفسیر نعیمی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۶، ۱/ ۲۶۲)

اخلاق خراب ہو جائیں گے، خوشبو کو منع مت کرو کہ یہ عقل میں اضافہ کرتی ہے، مسور کی دال کھایا کرو یہ دل کو نرم اور آنسوؤں کو جاری کرتی ہے، کُھر درا لباس پہنو ایمان کی حلاوت پاؤ گے، کم کھایا کرو شب بیداری پر قادر رہو گے، روزے رکھا کرو کہ تم پر گناہ کا دروازہ بند اور عبادت کا دروازہ کھل جائے گا، گفتگو کم کیا کرو تمہارا دل نرم ہو جائے گا، طویل خاموشی اختیار کرو پرہیز گاری پر قدرت پالو گے، دنیا کا لالچ مت کرنا اور نہ ہی حاسد بننا تمہاری ذہنی استعداد تیز ہو جائے گی، طعنہ زنی نہ کرو لوگوں کی زبانوں سے بچے رہو گے، رحم کرنے والے بنو لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ رزق پر راضی رہو غنی ہو جاؤ گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکل و بھروسا رکھو طاقتور ہو جاؤ گے، دنیاداروں سے ان کی دنیا کے معاملے میں جھگڑا نہ کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اہلِ زمین تم سے محبت کریں گے، تواضع کرنے والے بن جاؤ نیک اعمال کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دو گے، جسم اور دل کے سکون کے ساتھ عمل کرو تم پر سکون اُترے گا، سراپا معافی بن جاؤ اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے اور مہربان بنو ہر شے تم پر مہربانی کرے گی۔

اے میرے بھائی! اپنے دن رات اور لمحاتِ زندگی کو باطل گزرنے کے لئے مت چھوڑو، پیاس والے دن کے لئے اپنی سانسوں میں سے کچھ اپنے لئے آگے بھیجو کیونکہ قیامت کے دن رضائے الٰہی کے بغیر تمہیں سیرابی نہیں ملے گی اور تمہیں اُس کی رضا اطاعت و فرمانبرداری سے ہی حاصل ہوگی، کثرت سے نوافل ادا کیا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب پالو گے، سخاوت کیا کرو عیبوں پر پردہ رہے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر حساب اور قیامت کی ہولناکیاں آسان فرما دے گا، بھلائی والے کام کثرت سے کیا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ قبر میں تمہاری وحشت دور فرمائے گا، تمام حرام کاموں سے بچو ایمان کی حلاوت پاؤ گے، متقی اور پرہیز گار لوگوں کے ساتھ بیٹھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے دین کا معاملہ درست کر دے گا، اپنے دین کے معاملے میں خوفِ خدا رکھنے والوں سے مشورہ طلب کرو، نیکیوں میں جلدی کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے اور گناہوں کے درمیان آڑ پیدا فرما دے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کثرت سے کرو وہ تمہیں دنیا سے بے رغبت بنا دے گا، موت کو یاد کرتے رہو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر دنیا کا معاملہ آسان فرما دے گا، جنت کا شوق رکھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں فرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے گا، جہنم سے ڈرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر مصائب کو آسان فرما دے گا، اہلِ جنت سے محبت کرو قیامت کے دن تم ان کے ساتھ ہو گے، گناہ گاروں کو ناپسند جانو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں محبوب بنا لے گا، مومن زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہیں، کسی بھی مسلمان کو گالی ہرگز نہ دینا، کسی بھی نیکی

کو ہرگز معمولی مت سمجھنا اور دنیا والوں سے ان کی دنیا کے بارے میں نہیں جھگڑنا۔

دیکھو، میرے بھائی! تمہارا سب سے پہلا کام تنہائی اور لوگوں کے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا ہونا چاہیے اور اس شخص کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو جسے یہ یقین ہو کہ اُسے مرنا ہے، پھر اُٹھنا اور میدانِ محشر میں جمع ہونا ہے اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ تمہارے اعمال کا حساب ہو گا پھر دو میں سے ایک گھر ٹھکانا ہو گا یا تو نعمتوں سے معمور ہمیشہ والی جنت یا مختلف عذابوں سے بھرپور جہنم، جس میں ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں اور اس شخص کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید رکھو جو جانتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف بھی فرماتا ہے اور پکڑ بھی فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی توفیق دینے والا ہے جس کے سوا کوئی ربّ نہیں۔

سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا کلام، آپ کے احوال، الفاظ اور مواعظ و نصائح کثیر اور وسیع ہیں اور ہمارے بیان کردہ اقوال و احوال کے علاوہ جو آپ کا کلام ہے اُس میں بھی عمل کرنے والے توفیق یافتہ لوگوں کے لئے فوائد موجود ہیں اور آپ سے مروی احادیث و روایات اس قدر ہیں جن کا شمار ممکن نہیں، آپ کی بعض احادیث و روایات کو پہلے کے بزرگوں اور علما نے جمع کیا ہے، ہم بھی یہاں آپ سے مروی بعض احادیث و روایات کو بیان کرتے ہیں۔

﴿9755﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مدینے والے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راستے میں پڑی کسی کھجور کے پاس سے گزرتے تو ارشاد فرماتے: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہو گی تو میں اسے ضرور کھالیتا۔[1]

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عبادت و ریاضت:

﴿57-9756﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس قدر نماز پڑھتے کہ آپ کے پائے مبارک پر ورم آجاتا، آپ سے عرض کی جاتی: ”آپ ایسا کرتے

1... بخاری، کتاب فی اللقطۃ، باب اذا وجد تمرۃ فی الطریق، ۲/۱۲۱، حدیث: ۲۴۳۱

ہیں حالانکہ آپ تو بخشے بخشائے ہیں؟"تو ارشاد فرماتے: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟[1]

﴿9758-59﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شیطان اس سے تو مایوس ہو چکا کہ نمازی اسے پوجیں لیکن وہ ان سے اُن گناہوں پر خوش ہے جنہیں وہ حقیر و چھوٹا سمجھتے ہیں۔[2]

﴿9760﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے اپنی زوجہ سے جماع کیا اور اُس نے جلدی کی اور انزال نہ ہوا تو وہ غسل نہ کرے[3]۔[4]

رحمت غضب پر غالب رہے گی:

﴿9761﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے نیچے بلند ایک کتاب میں یہ تحریر فرمایا: یہ میرے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ "میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔"[5]

ضامن اور امین:

﴿9762﴾... سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: امام ضامن ہے اور مُؤَذِّن امین ہے، اے اللہ! اماموں کو ہدایت عطا فرما یا اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔[6]

---

1 ...مسند البزار، مسند انس بن مالک، الاعمش عن ابی صالح، ۱۶/ ۱۱۴، حدیث: ۹۱۹۴

2 ...مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب تحریش الشیطان...الخ، ص۱۵۱۱، حدیث: ۲۸۱۲، عن جابر، بتغیر قلیل

مسند امام احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/ ۲۹۸، حدیث: ۸۸۱۸

3 ...مسند البزار، مسند انس بن مالک، الاعمش عن ابی صالح، ۱۶/ ۱۱۵، حدیث: ۹۱۹۶

4 ...جمہور کا موقف یہ ہے کہ یہ حدیث شریف سنن ترمذی کی اِس حدیث پاک سے منسوخ ہے: "اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ جب دو شرم گاہیں ملیں تو غسل واجب ہے۔" (ترمذی، ۱/ ۱۶۲، حدیث: ۱۰۹) بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ متاخرین علمائے کرام کا اس کے منسوخ ہونے پر اجماع ہے۔ (حاشیة السندی علی ابن ماجه، ۱/ ۳۳۷، تحت الحدیث: ۶۰۶)

5 ...ابن حبان، کتاب التاریخ، باب بدء الخلق، ۸/ ۵، حدیث: ۶۱۱۰

6 ...ابو داود، کتاب الصلاة، باب مایجب علی المؤذن من تعاھد الوقت، ۱/ ۲۱۸، حدیث: ۵۱۷

﴿9763-64-65﴾... حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کے مابین سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔[1]

دو نمازوں کو جمع کرنا:

﴿9766﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمَّت پر رخصت کا ارادہ کرکے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو مدینہ منورہ میں جمع فرمایا۔[2]

حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر سے مروی یہ حدیث غریب ہے اس میں حضرت سَیِّدُنا ربیع بن یحییٰ اُشنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی متفرد ہیں۔ نمازوں کو جمع کرنے کے معاملے میں حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے متعدد وجوہات کی بنا پر اختلاف کیا گیا ہے۔

﴿9767﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ظہر و عصر کو جمع فرمایا حالانکہ نہ تو بارش تھی اور نہ ہی خوف کا معاملہ تھا۔ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کسی نے پوچھا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی امت کو حرج میں ڈالنا نہیں چاہتے تھے۔[3]

اس حدیث کے حوالے سے بھی حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اختلاف کیا گیا ہے۔

﴿9768﴾... حضرت سَیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے غزوۂ تبوک کے موقع پر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کرتے دیکھا ہے۔[4]

﴿9769﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بغیر کسی سفر و خوف کے مدینہ منورہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو ایک ساتھ ادا فرمایا۔[5]

---

1 ...مسلم، کتاب القسامۃ والمحاربین، باب المجازاۃ بالدماء... الخ، ص۹۲۰، حدیث:۱۶۷۸

2 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، باب من قال یجمع المسافر بین الصلاتین، ۲/۳۴۴، حدیث: ۵، عن ابن عباس، بتغیرٍ قلیل

3 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الجمع بین الصلاتین، ص۳۵۶، حدیث: ۷۰۵

4 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الجمع بین الصلاتین، ص۳۵۶، حدیث: ۷۰۶

5 ...سنن کبریٰ بیہقی، کتاب الصلاۃ، باب الجمع فی المطر بین الصلاتین، ۳/۲۳۷، حدیث: ۵۵۴۸، عن ابن عباس

﴾9770﴿... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کرتے دیکھا ہے[1]۔[2]

اس حدیث کو حضرت سفیان ثوری سے روایت کرنے میں حضرت عثمان بن عمرو رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی مُتفرِد ہیں۔

اس مسئلے میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی حجازیوں اور عراقیوں سے اور بھی بہت سی مختلف

---

1 ... جمع بَیْنَ الصَّلَاتَیْن (دو نمازوں کو جمع کرنے) سے متعلق اَحناف کا موقف: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَالتَّسْلِیْم کے ارشادات سے نمازِ فرض کا ایک خاص وقت جُداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین (ظہر و عصر) عرفہ وعشائین (مغرب وعشا) مُزدَلِفَہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفر اًحضراً (حالتِ سفر یا اقامت میں) ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآنِ عظیم واحادیثِ صحاحِ سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے جید صحابۂ کرام، تابعین عظام، ائمۂ دین واکابر تبع تابعین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا۔ تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بین الصلاتین یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا دو قسم (کا) ہے: جمع فعلی جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں جیسے ظہر اپنے آخری وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقتِ عصر آگیا اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی، ہوئیں تو دونوں اپنے اپنے وقت میں اور فعلاً وصورتاً مل گئیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہوگیا وہ پڑھ لی، ایسا ملانا بعذرِ مَرَض وضرورتِ سفر (یعنی عذر وسفر کی حالت میں) بلاشبہ جائز ہے ہمارے عُلَمائے کرام بھی اس کی رخصت دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارش، سفر یا کسی اور وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ پہلی کو آخر وقت تک مُؤَخَّر کر دے اور دوسری میں جلدی کر کے اول وقت میں ادا کرے، اس طرح دونوں کو جمع کرلے، تاہم ہوگی ہر نماز اپنے وقت میں۔ دوسری قسم جمع وقتی ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔ اس جمع کے یہ معنٰی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں: جمع تقدیم کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر یا مغرب پڑھ کر اس کے ساتھ ہی متصلاً بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلاً عصر یا عشاء پیشگی پڑھ لیں، اور جمع تاخیر کہ پہلی نماز مثلاً ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار قصداً اٹھا رکھیں کہ جب اس کا وقت نکل جائے گا پچھلی نماز مثلاً عصر یا عشاء کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصلاً خواہ منفصلاً اس وقت کی نماز ادا کریں گے، یہ دونوں صورتیں بحالَتِ اختیار صرف حُجاج کو صرف حج میں صرف عصر عرفہ ومغرب مُزدَلِفَہ میں جائز ہیں۔ ان کے سوا کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت جمع وقتی کی اصلاً اجازت نہیں اگر جمع تقدیم کرے گا (تو) نماز اخیر محض باطل ونا کارہ جائے گی جب اس کا وقت آئے گا فرض ہوگی نہ پڑھے گا ذمے پر رہے گی اور جمع تاخیر کرے گا تو گنہ گار ہوگا عمداً نماز قضا کر دینے والا ٹھہرے گا اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اُتر جائے گا۔ (فتاوی رضویہ "مخرجہ"، ۵/ ۱۶۰ تا ۱۶۳، ملتقطا)

2 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الجمع بین الصلاتین، ص ۳۵۶، ۳۵۷، حدیث: ۷۰۵

روایات ہیں مگر ہم بیان کردہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

بھوکے بھیڑیوں سے زیادہ نقصان دہ:

﴿9771-72﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے درمیان چھوڑ دیئے جائیں جن کے مالک ان سے غافل ہوں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا شہرت اور مال کی طلب مسلمان کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔[1]

﴿9773﴾... حضرت سیِّدُنا اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں پوری رات انہیں چیر پھاڑ کر کھاتے رہیں تب بھی وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا مال و دولت اور شہرت کی طلب انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔[2]

زبانِ کریم سے کبھی ”لا“ نہ سنا گیا:

﴿9774﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: کبھی ایسا نہ ہوا کہ مالکِ کون و مکان، والیٔ انس و جان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی نے کچھ مانگا ہو اور آپ نے ”نہ“ فرمایا ہو۔[3]

﴿9775﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نیند موت کی بہن ہے اور جنتی سوئیں گے نہیں۔[4]

خیر خواہی کا فائدہ:

﴿9776﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے دل میں خوشی داخل کرنا، اس کا پیٹ بھرنا اور اس کی

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب: ۴۳، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳، عن کعب الانصاری۔ معجم اوسط، ۱/ ۲۲۶، حدیث: ۷۷۲

2... معجم صغیر، ۲/ ۶۱، حدیث: ۹۴۲

3... مسلم، کتاب الفضائل، باب ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ص ۱۲۶۵، حدیث: ۲۳۱۱

4... معجم اوسط، ۱/ ۲۶۶، حدیث: ۹۱۹

تکلیف دور کرنا مغفرت کو واجب کرنے والی چیزیں ہیں۔[1]

﴿9777﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سُلْطَانُ الْاَذْکِیَا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب ملعون ہے سوائے اُس کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے۔[2]

﴿9778﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔[3]

﴿9779﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر آدمی اپنے رزق سے ایسے بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تب بھی رزق اسے پہنچ کر رہے گا جیسے موت اسے آکر رہتی ہے۔[4]

نظر لگنا برحق ہے:

﴿9780﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ دوعالَم، نبی مکرّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں پہنچا دیتی ہے۔[5]

﴿9781﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ غریبوں کے غمگسار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت مسلمان فقرا مالداروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ اُس دن کا نصف ہوگا۔[6]

﴿9782﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بندۂ مؤمن کے دین اور جان و مال پر بلائیں آتی ہی رہتی ہیں حتّٰی کہ جب

---

1 ...جمع الجوامع، ۳/۱۵۰، حدیث: ۷۹۳۶

2 ...شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۴۱، حدیث: ۱۰۵۱۲

3 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی فضل السحور، ۲/۱۶۷، حدیث: ۷۰۸، عن انس

4 ...تاریخ ابن عساکر، ۵/۴۳، رقم: ۱۸، احمد بن علی بن الحسن بن محمد

5 ...تاریخ بغداد، ۹/۲۴۴، رقم: ۴۸۱۸، شعیب بن ایوب بن رزیق

6 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان الفقراء المھاجرین... الخ، ۴/۱۵۸، حدیث: ۲۳۶۰

وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو اس پر ایک بھی گناہ نہیں ہوتا۔"[1]

بہترین اور بُری صفیں:

﴿9783﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی بہترین صف پہلی اور بُری آخری ہے جبکہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بُری پہلی ہے۔[2]

﴿9784﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مکی مَدَنی سرکار، دو عالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے نام اور کنیت کو جمع نہ کرو، میں ابو القاسم ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں[3]۔[4]

غلاموں کے حقوق:

﴿9785-86﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کھانا اور کپڑا غلام کا حق ہے اور اُس پر اس قدر کام کا بوجھ نہ ڈالا جائے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔[5]

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ۴/۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷، دون قولہ: دینہ

2... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف... الخ، ص ۲۳۲، حدیث: ۴۴۰

3... یعنی ابو القاسم محمد یا ابو القاسم احمد نام نہ رکھو، مگر یہ حکم پہلے تھا بعد میں اِس کی اجازت عطا فرمادی تھی۔ چنانچہ، مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت حضور کی حیات شریف میں تھی بعد وفات ہر طرح اجازت ہے خواہ حضور انور کا نام رکھے یا آپ کی کنیت یا دونوں جمع کردے کہ نام رکھے محمد، کنیت رکھے ابو القاسم، اس کے متعلق اور بہت سے قول ہیں یہ ہی قول قوی ہے جو ہم نے عرض کیا کہ یہ حکم حیات شریف میں تھا۔ (مرقات واشعہ) حضرت علی نے حضور کے بعد اپنے بیٹے کا نام محمد کنیت ابو القاسم رکھی جنہیں محمد ابن حنفیہ کہا جاتا ہے اور انہوں نے حضور سے پہلے پوچھا تھا کہ کیا میں آپ کے بعد اپنے کسی بیٹے کا نام محمد، کنیت ابو القاسم رکھ سکتا ہوں فرمایا تھا: ہاں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۴۰۶)

4... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۴۲۸، حدیث: ۹۶۰۴

5... مسلم، کتاب الایمان، باب اطعام المملوک... الخ، ص ۹۰۶، حدیث: ۱۶۶۲

﴿9787﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابلیس کا تخت سمندر کے اوپر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (جو لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں)، اس کے نزدیک اُن میں سب سے بڑے درجے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ فتنہ ڈالے۔[1]

﴿9788﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مریض کی عیادت کرنے گئے تو اسے تکیہ پر سجدہ کرتے دیکھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تکیہ لے کر پھینک دیا، اُس نے نماز کے لئے ایک لکڑی لے لی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُسے بھی اُٹھا کر پھینک دیا اور ارشاد فرمایا: اگر طاقت ہے تو سجدہ زمین پر کرو ورنہ اشارے سے پڑھو اور سجدوں میں رکوع سے زیادہ جھکو[2]۔[3]

﴿9789﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پیٹ کے بچے کا ذبح اس کی ماں کا ذبح ہے[4]۔[5]

سخاوت اور بخل کے درخت:

﴿9790﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ کبریا، صاحبِ جود و سخا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1... مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۸۶، حدیث: ۱۴۵۶۰

2... آج کل بعض نمازی حضرات کرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سر رکھ کر سجدہ کرتے ہیں، ایسوں کی خدمت میں مدنی مشورہ ہے کہ وہ اس کے شرعی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 34 صفحات پر مشتمل رسالہ "کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام" کا مکمل مطالعہ فرمالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نمازوں کی حفاظت کا سامان ہو گا۔

3... سنن کبری للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب الایماء بالرکوع والسجود، ۲/ ۴۳۴، حدیث: ۳۶۶۹

4... گائے یا بکری ذبح کی اور اس کے پیٹ میں بچہ نکلا اگر وہ زندہ ہے ذبح کر دیا جائے حلال ہو جائے گا اور مرا ہوا ہے تو حرام ہے اُس کی ماں کا ذبح کرنا اُس کے حلال ہونے کے لئے کافی نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۲۰ بحوالہ الدر المختار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۰۷) مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمارے امام اعظم قُدِّسَ سِرُّہٗ کے نزدیک اگر بچہ زندہ نکلا اور اُسے ذبح کر لیا گیا تو حلال ہے ورنہ حرام۔ امام صاحب فرماتے ہیں: اولا تو یہ حدیث صحیح نہیں، اگر صحیح ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ پیٹ کے بچہ کا اس کی ماں کی ذبح کی طرح ہے یعنی جیسے اس کی ماں کو حلقوم و رگوں کو کاٹ کر ذبح کیا جاتا ہے ایسے ہی اس کے بچہ کو ذبح کیا جائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۵۳ ملتقطا)

5... ابو داود، کتاب الضحایا، باب ما جاء فی زکاۃ الجنین، ۳/ ۱۳۸، حدیث: ۲۸۲۸

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سخاوت جنت میں ایک درخت ہے اور اس شاخیں دنیا میں ہیں تو جس نے اس کی کسی شاخ کو تھام لیا یہ اسے جنت میں کھینچ لے گی اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں تو جس نے اس کی کسی شاخ کو پکڑ لیا یہ اسے جہنم میں کھینچ لے گی۔[1]

﴿9791﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کو قتل کرنے کے لئے بھیجا تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! میں آپ کے اِس حکم میں مضبوط سکے کی طرح عمل کر گزروں یا پھر مشاہدہ کرنے والے کی طرح ہو جاؤں کہ وہ وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا (یعنی یا تفتیشِ احوال کرلوں)؟ ارشاد فرمایا: مشاہدہ کرنے والا جو دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھتا۔[2]

﴿93-9792﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہزادۂ رسول حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ ماجدہ کے چچا زاد بھائی کے بارے میں کوئی نازیبا خبر ملی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے تلوار دے کر فرمایا: جاؤ اور اسے قتل کر دو۔ میں اس تک پہنچا تو وہ کھجور کے درخت پر تھا، مجھے دیکھ کر معاملہ سمجھ گیا اور اس نے جھک کر اپنا کپڑا اٹھا دیا، دیکھا تو اُس کا عضوِ تناسُل کٹا ہوا تھا لہٰذا میں نے اُس کے قتل کا ارادہ ترک کر دیا اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر صورتِ حال عرض کی تو ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا مشاہدہ کرنے والا جو دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھتا۔[3]

دودھ پلانے اور چھڑانے والی:

﴿9794﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی غیب دان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم حکومت کی حرص کرو گے جبکہ یہ قیامت کے دن حسرت و شرمندگی ہوگی۔ دودھ پلانے والی (یعنی رعایا کو حقوق دینے والی حکومت) اچھی اور دودھ چُھڑانے والی (یعنی رعایا کو محروم کرنے والی حکومت) بُری ہے۔[4]

1... شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/ ۴۳۴، حدیث: ۱۰۸۷۵، جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ

2... مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۱۸۰، حدیث: ۶۲۸، بتغیر

3... مسند البزار، مسند علی بن ابی طالب، ۲/ ۲۳۷، حدیث: ۶۳۴. مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۱۸۰، حدیث: ۶۲۸

4... نسائی، کتاب آداب القضاۃ، باب النھی عن مسالۃ الامارۃ، ص ۸۵۲، حدیث: ۵۳۹۵

﴿9795-96﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اس میں یہ پروانہیں کرے گا کہ اس نے مال کہاں سے حاصل کیا، حلال سے یا حرام سے؟[1]

مسجد میں جنازہ نہ پڑھا جائے:

﴿9797﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کچھ (اجر) نہیں۔[2]

﴿9798﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ ٹیک لگائے ایک ٹانگ شریف دوسری پر رکھے ہوئے تھے۔[3]

پاکیزگی اور رضائے الٰہی کا ذریعہ:

﴿9799-9800﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسواک میں منہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہے۔[4]

﴿9801﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، شَفِیْعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دھوکے والی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے۔[5]

نمازِ فجر کا افضل وقت:

﴿9802﴾... حضرت سَیِّدُنا رافع بن خدیج رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نمازِ فجر اُجالے میں ادا کرو کیونکہ اس وقت اَجر زیادہ ہے۔[6]

---

1. ... بخاری، کتاب البیوع، باب قول اللہ تعالی یا ایھا الذین اٰمنوا... الخ، ٢/ ١٤، حدیث: ٢٠٨٣
2. ... ابو داود، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد، ٣/ ٢٧٨، حدیث: ٣١٩١
3. ... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب قول الاستلقاء فی المسجد، ١/ ١٧٩، حدیث: ٤٧٥، "متکئا" بدلہ "مستلقیا"
4. ... نسائی، کتاب الطھارۃ، باب الترغیب فی السواک، ص١٠، حدیث: ٥
5. ... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ٢/ ٥١٢، حدیث: ٦٣١٥
6. ... معجم کبیر، ٤/ ٢٥١، حدیث: ٤٢٩٣

﴿9803﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو والد ماجد حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کا ذکر حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے عورت سے رجوع کرنے کا حکم دو پھر وہ اسے پاکی یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔[1]

﴿9804﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: باہم قطع تعلقی نہ کرو، ایک دوسرے کی مخالفت نہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو، مومن سے قطع کلامی کی حد تین دن ہے، پھر اگر وہ ایک دوسرے سے بات کرلیں تو ٹھیک، ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے یہاں تک وہ کلام کرلیں۔[2]

میت کی حرمت:

﴿9805﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مردے کی ہڈی توڑنا گویا زندگی میں اس کی ہڈی توڑنا ہے۔[3]

﴿9806﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کنوئیں کا زائد پانی روکنے سے منع فرمایا ہے۔[4]

بیویوں کا ایک حق:

﴿9807﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب رسولِ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے نکاح فرمایا تو ان کے پاس تین دن قیام کیا اور فرمایا: تم اپنے شوہر کی نظروں سے اُتری نہیں ہو، تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن قیام کرلیتا ہوں اور اگر میں تمہارے پاس سات دن رہا تو دیگر

1... مسلم، کتاب الطلاق، باب تحریم الطلاق... الخ، ص۷۷۶، حدیث: ۱۴۷۱

2... الکامل لابن عدی، ۵/۲۵۹، رقم: ۹۷۹، عبد اللہ بن عبد العزیز

3... ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی الحفار یجد العظم، ۳/۲۸۵، حدیث: ۳۲۰۷

4... تاریخ بغداد، ۱۰/۳۴۸، رقم: ۵۴۹۴، عبید اللہ بن ثابت

ازواج کے پاس بھی سات سات دن قیام کروں گا۔[1]

نابالغ بچے کا حج:

﴿9808﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے پالکی سے اپنے بچے کو اوپر اٹھا کر بارگاہِ رسالت میں عرض کی: کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں اور تجھے بھی اس کا ثواب ملے گا۔[2]

﴿9809﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے میرے لئے وسیلہ (جنت کا اعلیٰ ترین درجہ) طلب کرے گا میں بروزِ قیامت اس کی شفاعت کروں گا۔[3]

حصولِ علم کے غلط مقاصد:

﴿9810﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے علما سے مقابلہ کرنے، جاہلوں سے جھگڑا کرنے یا لوگوں کا مال کھانے کے لئے علم حاصل کیا تو آگ اس کے زیادہ لائق ہے۔[4]

﴿9811﴾... حضرت سیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور میں نے اُس سے نکاح کر لیا (تاکہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے) اور اُس نے مجھے حکم دیا تھا نہ میں نے اُسے بتایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: نہیں (یعنی حلالے کی نیت سے نکاح نہ کیا جائے) کہ نکاح تو رغبت (وگھر بسانے) کے لئے ہوتا ہے پھر اگر عورت راضی ہو تو ٹھہری رہے اور اگر راضی نہ ہو تو طلاق لے لے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہد مبارک میں ہم

1. ...مسلم، کتاب الرضاع، باب قدر ما یستحقہ... الخ، ص۷۶۹، حدیث: ۱۴۶۰
2. ...مسلم، کتاب الحج، باب صحۃ الحج الصبی... الخ، ص۶۹۷، حدیث: ۱۳۳۶
3. ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب ما ذکر فیمن سأل الوسیلۃ، ۷/ ۹۶، حدیث: ۱
4. ...ابن ماجہ، المقدمۃ، باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ، ۱/ ۱۶۹، حدیث: ۲۶۰، بتغیرٍ، عن ابی ہریرۃ

اسے (یعنی حلالے کی نیت سے نکاح کرنے کو) زنا شمار کیا کرتے تھے[1]۔[2]

﴿9812﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طوافِ زیارت کو رات تک مُؤَخَّر فرمایا۔[3]

جھانکنے کی ممانعت:

﴿9813﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے کاشانۂ اقدس میں تشریف فرما تھے اور اپنی داڑھی شریف میں کنگھی کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر سوراخ سے اندر جھانکا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی جانب توجہ کی تو فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اندر دیکھ رہے ہو تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ اجازت لینے کا حکم آنکھ ہی کی وجہ سے ہے۔[4]

﴿9814﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کوئی "نذر" نہیں اور اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے۔[5]

﴿9815﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قربانی کے لئے سو اونٹ لے کر آئے، ان میں ابوجہل کا اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں سونے کا حلقہ تھا (یہ اونٹ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں حاصل ہوا تھا)۔[6]

1... "نکاح بِشَرْطِ التَّحْلِیْل (حلالہ کی شرط کے ساتھ نکاح) جس کے بارے میں حدیث میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقدِ نکاح یعنی ایجاب و قبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہ تحریمی ہے زوجِ اوّل و ثانی (پہلا شوہر جس نے طلاق دی اور دوسرا جس سے نکاح کیا) اور عورت تینوں گناہگار ہوں گے مگر عورت اِس نکاح سے بھی بشرائطِ حلالہ شوہرِ اوّل کے لیے حلال ہو جائیگی۔ اور شرط باطل ہے۔ اور شوہرِ ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں۔ اور اگر عقد میں شرط نہ ہو اگرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصلاً نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحقِ اجر ہے۔" (بہار شریعت، حصہ ۸، ۲/ ۱۸۰)

2... معجم اوسط، ۴/ ۳۶۱، حدیث ۶۲۴۶، بتغیر قلیل

3... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب زیارۃ البیت، ۳/ ۴۸۸، حدیث: ۳۰۵۹

4... ترمذی، کتاب الاستئذان، باب من اطلع فی دار قوم بغیر اذنھم، ۴/ ۳۲۵، حدیث: ۲۷۱۸، لحیتہ بدلہ رأسہ

5... مسند امام احمد، حدیث عمران بن حصین، ۷/ ۲۲۵، حدیث: ۲۰۰۰۵

6... ابن ماجہ، المناسک، باب حجۃ رسول اللہ، ۳/ ۵۰۳، حدیث: ۳۰۷۶

﴿9816﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ارقم بن ابو ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو صدقات پر عامل مقرر کیا تو انہوں نے حضرت ابو رافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنا معاون بنانا چاہا لہٰذا وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو رافع! صدقہ محمد اور آلِ محمد پر حرام ہے اور کسی قوم کا غلام انہیں میں سے ہوتا ہے۔[1]

دودھ کے رشتہ کی حرمت:

﴿9817﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ جو نسب سے حرام ہوتا ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔[2]

مجاہد کی شان:

﴿9818﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے فرشتے) بنی آدم کے تمام اعمال شمار کرلیتے ہیں مگر راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کی نیکیاں شمار نہیں کرسکتے کیونکہ جو فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا فرمائے ہیں وہ ایک ادنیٰ مجاہد کی نیکیاں شمار کرنے کے علم سے بھی عاجز ہیں۔[3]

حاجی کو زادِ راہ دینے کا ثواب:

﴿9819-20﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن خالد جُہَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے غازی یا حاجی کو زادِ راہ دیا یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال کی یا روزے دار کو افطار کروایا تو اس کے لئے اسی کی مثل اجر ہے اور اس کے اجر سے کوئی کمی نہیں

1... مسند امام احمد، حدیث ابی رافع، ۹/ ۲۲۸، حدیث: ۲۳۹۲۴

2... مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم الرضاعة من ماء الفحل، ص۷۶۹، ۷۷۰، حدیث: ۱۴۴۵، دون قوله: اوما علمت

3... جمع الجوامع، حرف الجیم، ۴/ ۱۷۷، حدیث: ۱۱۰۵۷

کی جائے گی۔[1]

﴿9821﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن خالد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے داتا، غریبوں کے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مومن کو ظلماً قتل کرے تو اُس کے وُرثا کو قِصاص کا اختیار ہے، تمام مومن اسی پر قائم رہیں تو جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے حلال نہیں ہے کہ قاتل کو پناہ دے یا اس کی مدد کرے پس جس نے اسے پناہ دی یا اس کی مدد کی تو اس پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ کوئی نفل۔[2]

﴿9822﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چپٹانے لگے۔

(پ۸، الاعراف: ۲۲)

کی تفسیر میں فرمایا: وہ انجیر کے درخت کے پتے تھے۔

نہروان کا قصہ:

﴿9823﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن قَیس ہَمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں نہروان کے دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ تھا، آپ نے فرمایا: ذوالثدیہ (پستان نما ہاتھ والے خارجیوں کے پیشوا) کو ڈھونڈو۔ لوگوں نے اسے ڈھونڈا مگر وہ نہ ملا تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگا، آپ نے پھر فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں نے جھوٹ کہا نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا، اُسے پھر تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں: اِس بار ہم نے اُسے پانی کے ایک نالے (یا کہا:) ایک چھوٹی نہر میں پالیا، جب اسے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لایا گیا تو آپ سجدۂ شکر بجالائے۔

﴿9824﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: گویا میں حضور نبی پاک، صاحبِ

1... سنن کبری للنسائی، کتاب الصیام، باب ثواب من فطر صائما، ۲/۲۵۶، حدیث: ۳۳۳۰

2... مصنف عبد الرزاق، کتاب العقول، باب عمد السلاح، ۹/۱۸۱، حدیث: ۱۷۵۰۳، مسند الشافعی، ومن کتاب جراح العمد، ص۱۹۸

لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالتِ احرام میں تھے[1]۔[2]

﴿9825﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دی تو اسے مصیبت زدہ کے برابر ثواب ملے گا۔[3]

500سال پہلے جنت میں:

﴿9826﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: غریبوں کے غمگسار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غریب مومن مالدار مومنوں سے آدھا دن پہلے جنت میں چلے جائیں گے اور یہ پانچ سو سال کی مدت ہے[4]۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم صبح کا کھانا کھالو تو کیا تمہارے پاس رات کا کھانا ہوتا ہے اور رات کا کھا کر صبح کے لئے کچھ ہوتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے نہیں ہو۔ پھر دوسرے شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے وہ سنا جو ہم نے اس شخص سے کہا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس ان پہنے ہوئے کپڑوں کے علاوہ ستر چھپانے کے لئے کوئی کپڑا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تم ان میں سے نہیں ہو۔ پھر ایک اور شخص عرض گزار ہوا: یا رسولَ اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے وہ باتیں سنیں جو تم سے پہلے میں نے ان دوسے فرمائی ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: جب تم قرض لینا چاہتے ہو تو کیا تمہیں قرض مل

1... احرام باندھتے وقت جو خوشبو حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم استعمال کرتے تھے وہ بعینہٖ آپ کی مانگ شریف میں بعدِ احرام بھی باقی رہتی تھی گویا میں تصوّر میں اب بھی اسے دیکھ رہی ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بحالتِ احرام خوشبو لگانا حرام ہے مگر احرام سے پہلے کی خوشبو کا بقا جائز ہے خواہ خوشبو کا جرم باقی رہے یا اثر، یہ ہی امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مذہب ہے اور یہ حدیث امام اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی دلیل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۰۲)

2... مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام، ص۶۰۸، حدیث: ۱۱۹۰

3... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۲/ ۳۳۸، حدیث: 1075

4... ابن ماجہ، الزھد، باب منزلۃ الفقراء، ۴/ ۴۳۲، حدیث: ۴۱۲۲

جاتا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تم ان میں سے نہیں۔ پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: تم سے پہلے ہم نے جو باتیں ان تینوں سے فرمائی ہیں کیا وہ تم نے سن لیں؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا تم اتنا کمانے پر قادر ہو جو تمہاری محتاجی دور کر دے؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تم ان میں سے نہیں۔ پھر پانچویں صاحب کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے وہ سنا جو میں نے ان سب سے فرمایا؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا تم صبح و شام اپنے رب تعالیٰ سے راضی ہوتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تم ان میں سے ہو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں وہ لوگ مؤمنوں کے سردار ہوں گے جو صبح کو کھائیں تو رات کا کھانا میسر نہ ہو اور رات کو کھائیں تو صبح کے لئے کچھ نہ ہو، اگر وہ قرض لینا چاہیں تو نہ ملے، جن کے پاس ستر چھپانے کے علاوہ کوئی اضافی کپڑا نہ ہو اور وہ اپنی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کے لئے کمانے پر قادر نہ ہوں مگر اس کے باوجود وہ صبح و شام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں۔ (انہی کے متعلق ارشادِ ربّانی ہے:)

فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًاؕ﴿۶۹﴾ (پ۵، النسآء: ۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔[1]

﴿9827﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواج کے پاس باری باری تشریف لے جاتے اور سب سے فراغت کے بعد ایک ہی غسل فرماتے۔[2]

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حیا:

﴿9828﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے کبھی بھی حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سَتْر نہیں دیکھا (کیونکہ کبھی ظاہر نہ فرمایا)۔[3]

---

1 ... کتاب صفة الجنة للمقدسی، ۱/۴۶، حدیث: ۱۶۸، شاملہ

2 ... الکامل لابن عدی، ۸/۴۸۸، رقم: ۲۰۶۶، یوسف بن اسباط

3 ... معجم اوسط، ۱/۵۹۷، حدیث: ۲۱۹۷

﴿9829﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آزاد کیا اور اس آزادی کو ان کا مہر بنادیا[1]۔[2]

﴿9830﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے[3]۔[4]

﴿9831﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: تقدیر لکھی جاچکی، قلم خشک ہوگیا اور جو امور پیش آنے ہیں وہ ایک کتاب میں پہلے سے لکھے ہوئے ہیں۔

جنت میں اُمّتِ محمدیہ کی تعداد:

﴿9832﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت طیبہ:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۰﴾ (پ۲۷، الواقعة: ۳۹، ۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ۔

نازل ہوئی تو سرکارِ دوعالَم، رَسُوْلِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اہلِ جنت کا چوتھائی حصہ ہو، تم اہلِ جنت کا تہائی حصہ ہو، تم اہلِ جنت کا نصف حصہ ہو، تم اہلِ جنت کا دو تہائی حصہ ہو۔[5]

1... یعنی بجز آزادی کے اور کوئی مہر انہیں نہ دیا، یہ یا تو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی خصوصیات سے ہے کہ آپ پر ازواج کا نہ مہر واجب ہے نہ باری مقرر کرنا لازم، ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَ تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ الایة" (پ۲۲، الاحزاب: ۵۱)۔ یا یہ مطلب ہے کہ مہر معجل یعنی نکاح کا چڑھاوا کچھ نہ دیا۔ یا یہ مطلب ہے کہ نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ فرمایا بعد میں مہر مثل دیا جیسا کہ اب بھی یہ ہی حکم ہے ورنہ عورت کا آزاد کرنا مہر نہیں بن سکتا، مہر مال ہونا چاہیے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: "اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ (پ۵، النساء: ۲۴)" لہٰذا یہ حدیث نہ تو قرآنِ کریم کے خلاف ہے نہ مذہبِ آئمہ کے خلاف۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۷۳)

2... بخاری، کتاب النکاح، باب من جعل عتق الامة، ۳/ ۴۲۷، حدیث: ۵۰۸۶

3... امام ابنِ حجر عسقلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: یعنی ایسی کمائی جو وہ بدکاری کے ذریعے کرے ورنہ جائز کاموں کی کمائی جائز ہے اور اس کی وضاحت دیگر روایات سے ہوتی جہاں یہ الفاظ بھی وارد ہیں: حَتّٰی یَعْلَمَ مِنْ اَیْنَ ھُوَ یعنی یہاں تک کہ پتا چل جائے کہ وہ کمائی کہاں سے ہے۔ (فتح الباری، ۵/ ۳۶۵)

4... معجم اوسط، ۶/ ۷۵، حدیث ۸۰۵۲

5... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/ ۳۴۴، حدیث: ۹۰۹۱

تفسیر قرطبی، پ۲۷، سورۃ الواقعة، تحت الایة: ۱۳، ۱۷/ ۱۴۷، دون قوله: ثلثا اھل الجنة

غیبی خبریں:

﴿9833﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، اُس وقت حضور نبی مکرم، شَفِیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 40افراد کے ہمراہ چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہیں فتح دی جائے گی، تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں غنیمتیں دی جائیں گی لہٰذا تم میں سے جو یہ پائے اسے چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے، بھلائی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے اور جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[1]

اپنی قوم کی ناحق مدد کرنے والے کی مثال:

﴿9834﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس کی مثال اس اونٹ جیسی ہے جو کنویں میں گر جائے اور اسے دُم پکڑ کر نکالا جائے۔[2]

﴿9835﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن شداد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”جس شے کو آگ نے چھوا اُسے کھانے کے بعد وضو کیا جائے۔“ مروان نے کہا: ہم کسی سے کیوں پوچھیں جبکہ ہمارے درمیان رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواج اور ہماری مائیں موجود ہیں؟ پھر مروان نے مجھے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس بھیجا، میں نے یہ بات ان سے پوچھی تو انہوں نے فرمایا: ”میرے پاس رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باوضو تشریف لائے، میں نے ہڈی والا بھنا ہوا یا بازو کا گوشت پیش کیا تو آپ نے اس میں سے کچھ کھایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا[3]۔“[4]

1... ترمذی، کتاب الفتن، باب: ۷۰، ۴/ ۱۱۳، حدیث: ۲۲۶۴، مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۶۱، حدیث: ۳۸۰۱

2... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۶۱، حدیث: ۳۸۰۱

3... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 253** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: نہ وضو شرعی نہ لغوی یعنی ہاتھ دھونا بلکہ ہاتھ پونچھے بھی نہیں تاکہ معلوم ہو کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا یا پونچھنا فرض یا واجب نہیں، سنت ہے جس کے کرنے پر ثواب، نہ کرنے پر گناہ نہیں۔

4... مصنف عبد الرزاق، کتاب الطہارۃ، باب من قال لایتوضا، ۱/ ۱۳۰، حدیث: ۶۴۴

غنیمتوں کے مالک:

﴿9836﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدر کے دن ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی کافر کو قتل کیا اس کے لئے اتنا اتنا مالِ غنیمت ہے اور جس نے کسی کافر کو قیدی بنایا اس کے لئے اتنا اتنا مال غنیمت ہے۔“ تو مسلمانوں نے 70 کافر قتل کئے اور 70 ہی قیدی بنائے۔ حضرت ابو یَسَر بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دو قیدیوں کو لے کر آئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ! آپ نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ”جس نے کسی کافر کو قتل کیا اس کے لئے اتنا اتنا مالِ غنیمت ہے اور جس نے کسی کافر کو قیدی بنایا اس کے لئے اتنا اتنا مالِ غنیمت ہے۔“ اور میں دو قیدی لے کر آیا ہوں۔ حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ! ہمیں ثواب سے بے رغبتی نے روکا نہ ہی دشمن کے ڈر نے بلکہ ہم یہاں اس لئے ٹھہرے کہ کہیں مشرکین آپ کو نقصان نہ پہنچائیں، اگر آپ نے ان لوگوں کو دیا تو یہاں ٹھہرنے والوں کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔ یوں ایک گروہ کچھ کہنے لگا اور دوسرا کچھ اور کہنے لگا۔ اس پر یہ آیتِ مقدسہ نازل ہوئی:

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِؕ-قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِۚ-فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪ (پ۹، الانفال: ۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ و رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل (صلح صفائی) رکھو۔

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہ آیت نازل ہونے پر لوگوں نے مالِ غنیمت رسولِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دیا۔ پھر یہ آیت طیبہ نازل ہوئی:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ (پ۱۰، الانفال: ۴۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول (کا ہے)۔[1]

﴿9837﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔[2]

1... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجهاد، باب ذکر الخمس وسهم ذی القربی، ۵/۱۶۲، حدیث: ۹۵۲۶

2... ابو داود، کتاب الخاتم، باب ما جاء في التختم في اليمين او اليسار، ۴/۱۲۳، حدیث: ۴۲۲۶، عن ابو سلمة

﴿9838﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جنت اوپر والے ساتویں آسمان میں ہے۔ پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾ (پ۳۰، المطففین: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نیکوں کی لکھت سب سے اونچے محل عِلِّیِّین میں ہے۔[1]

﴿9839﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تلبیہ پڑھتے ہوئے دو جمروں کے پاس رُکے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو گالی دینے والا لعنتی ہے:

﴿9840﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے۔[2]

﴿9841﴾... حضرت سیِّدُنا طلق بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: انہوں نے یا کسی اور نے رسولِ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مسئلہ پوچھا کہ کیا آلۂ تناسُل کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: وہ بھی تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔[3]

﴿9842﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرفہ کے دن زیادہ تر یہ دعا فرماتے: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے بادشاہی اور تمام تعریفیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔“[4]

﴿9843﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوف

1... البعث والنشور للبیہقی، باب ما جاء فی موضع الجنۃ وموضع النار، ص ۲۶۵، حدیث: ۴۵۵

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما ذکر فی الکف عن اصحاب النبی، ۷/ ۵۵۰، حدیث: ۱۶

3... مسند امام احمد، حدیث طلق بن علی، ۵/ ۴۹۳، حدیث: ۱۶۲۸۶

4... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/ ۶۶۲، حدیث: ۶۹۷۹

رَحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اذان سنے اس پر جمعہ واجب ہے۔[1]

بعض محمد نامی راویوں کا تذکرہ:

سَیِّدُنا امام ابو نُعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے "محمد" نام کے کئی حضرات سے مُسْنَد، مُرْسَل اور موقوف روایات کی ہیں، ہم یہاں اُن کی روایات ذکر کئے بغیر فقط ان کے اسمائے گرامی بیان کرنے پر اکتفا کریں گے، کوفہ سے تعلق رکھنے والے راوی یہ ہیں: ابو عاصم محمد بن ابو ایوب ثَقَفی، محمد بن اسماعیل بن راشد سُلَمی، ابو جابر محمد بن عُبَید کِندی، ابو سہل محمد بن سالم ہمدانی، محمد بن صُبَیح سَمَّاک، محمد بن عبدُ اللہ بَکَّاء، محمد بن ابان جُعفی۔ جو راوی کوفہ کے علاوہ ہیں وہ یہ ہیں: محمد بن سائب بن بَرَکہ مکی، ابو جعفر محمد بن مسلم بن مہران مُؤَذِّن، ابو رجا محمد بن سیف بصری، محمد بن واسع بن صُبَیح، محمد بن راشد مَکحولی، محمد بن عون خُراسانی رَحِمَہُمُ اللہ۔

﴿9844﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔

تو اس سے حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دلوں میں ایسی بات داخل ہوگئی جو پہلے کسی شے سے داخل نہ ہوئی تھی تو کریم آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ کہو: "سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا یعنی ہم نے سنا، اطاعت کی اور تسلیم کیا۔" پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے دلوں میں ایمان بھر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ۫ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا٘ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ(۲۸۵) لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ

ترجمۂ کنز الایمان: رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس

[1]... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب من تجب علیه الجمعة، ۱/ ۳۹۴، حدیث: ۱۰۵۶

وَ عَلَیۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۵، ۲۸۶) کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں۔

اہلِ ایمان کی اس دعا پر باری تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔ انہوں نے پھر دعا کی:

رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۶) ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (طاقت) نہ ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔[1]

اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام:

﴿9845﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور سیِّد عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، وہ ایک ایسی قبا پہنے ہوئے تھے جسے انہوں نے کانٹوں کے ذریعے اپنے سینے پر روکا ہوا تھا، اتنے میں حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے سلام پیش کیا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابو بکر صدیق نے ایسی قبا پہن رکھی ہے جسے انہوں نے کانٹوں سے اپنے سینے پر اٹکایا ہوا ہے؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل! انہوں نے فتح سے پہلے اپنا تمام مال مجھ پر خرچ کر دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام نے عرض کی: انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے سلام پہنچایئے اور فرمایئے: تمہارا رب تم سے پوچھتا ہے کہ اس فقر و غربت میں مجھ سے راضی ہو یا ناخوش؟ چنانچہ آپ نے حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! یہ حضرت جبریل ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارا رب پوچھتا ہے: کیا اس فقر میں تم مجھ سے راضی ہو یا ناخوش؟ تو آپ نے روتے ہوئے عرض کی: کیا میں اپنے رب تعالیٰ سے ناخوش ہو سکتا ہوں؟ میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔[2]

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان انہ سبحانہ وتعالی لم یکلف الا ما یطاق، ص۷۸، حدیث: ۱۲۶، بتغیر قلیل

2 ...تاریخ بغداد، ۲/۱۰۵، رقم: ۴۹۹، محمد بن بابشاذ

عام لوگوں کو شفاعت کا حکم:

﴿9846﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص سے فرمایا جائے گا: ”اُٹھ اور شفاعت کر۔“ تو وہ اپنے سارے قبیلے کی شفاعت کرے گا۔ ایک شخص سے کہا جائے گا: ”اٹھ اور شفاعت کر۔“ تو وہ اپنے سارے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔ یوں ہی ایک شخص سے کہا جائے گا: ” اٹھ اور شفاعت کر۔“ تو وہ اپنے عمل کے مطابق ایک یا دو افراد کی شفاعت کرے گا۔[1]

﴿9847﴾... حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم میدانِ عرفات سے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ نکل کر اس گھاٹی سے گزرے جہاں اُمرا قیام کرتے ہیں۔ وہاں آپ نے درمیانی وضو کیا تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نماز ادا کر لیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: نماز آگے پڑھیں گے۔ پھر جب مُزدَلِفَہ پہنچے تو اقامت کے بعد نمازِ مغرب پڑھائی (پھر لوگوں نے اپنی سواریاں بٹھائیں) ابھی آخری لوگوں نے کجاوے نہ اُتارے تھے کہ اقامت ہوگئی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عشاء کی نماز پڑھائی۔[2]

دو آیتوں کی تفسیرِ نبوی:

﴿9848﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِس فرمان:

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ(۹۷) (پ۴، اٰل عمران: ۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

کی تفسیر میں حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یعنی وہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن کا منکر ہو۔[3]

﴿9849﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ

1... الاحادیث المختارۃ، ۱۳/ ۱۳۳، حدیث: ۲۱۵، آدم بن علی العجلی

2... بخاری، کتاب الوضوء، باب اسباغ الوضوء، ۱/ ۷۲، حدیث: ۱۳۹، بتغیر

3... تفسیر الطبری، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۷، ۳/ ۳۶۹، حدیث: ۷۵۱۵

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِس آیت طیبہ:

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا (پ۴،اٰل عمران:۹۷) ترجمۂ کنزالایمان: جو اس تک چل سکے۔

کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: "چل سکنے" سے مراد توشہ اور سواری ہے۔[1]

﴿9850﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم، شَفِیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جنازہ کے پاس سے گزرے جس کی لوگوں نے تعریف کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: "واجب ہوگئی۔" اور ایک دوسرے جنازہ کے پاس سے گزرے جس کی لوگوں نے برائی کی تو ارشاد فرمایا: "واجب ہوگئی۔" لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا واجب ہوگئی؟ ارشاد فرمایا: (جس کی تم نے تعریف کی اُس پر جنت اور جس کی برائی کی اُس پر جہنم واجب ہوگئی کیونکہ) تم ایک دوسرے پر گواہ ہو۔[2]

﴿9851﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میزان میں حُسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہوگا۔[3]

قرض کی واپسی پر دعا دیجئے:

﴿9852﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے 30 یا 40 ہزار درہم اُدھار طلب فرمائے پھر جب واپسی ہوئی تو رقم لوٹاتے ہوئے فرمایا: یہ لے لو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے، تیرے گھر والوں اور مال میں برکت عطا فرمائے، تیرا بدلہ پوری رقم کی ادائیگی اور تعریف ہے۔[4]

﴿9853﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذُوالْحُلَیْفَہ میں عصر کی دو رکعتیں (قصر) پڑھیں۔[5]

1... تفسیر الطبری، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الایۃ: ۹۷، ۳/ ۳۶۴، حدیث: ۷۴۸۲، ۷۴۸۳

2... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۴۹۵، حدیث: ۱۰۰۲۰

3... ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/ ۳۳۲، حدیث: ۴۷۹۹

4... ابن ماجہ، الصدقات، باب حسن القضاء، ۳/ ۱۴۹، حدیث: ۲۴۲۴

5... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ المسافرین وقصرھا، ص ۳۴۹، حدیث: ۶۹۰

درخت کی بارگاہِ رسالت میں حاضری:

﴿9854﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اُس وقت حضور جانِ عالَم، مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رنجیدہ بیٹھے تھے کیونکہ مکۂ مکرمہ کے کچھ لوگوں نے آپ کو پتھر مارے تھے۔ حضرت سیّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: آپ چاہیں تو کوئی نشانی دکھاؤں۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے گھاٹی کی دوسری جانب موجود ایک درخت کو دیکھ کر عرض کی: آپ اس درخت کو بلائیے۔ حضور نبی دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے بلایا تو وہ چلتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے اُس سے فرمایا: واپس چلا جا۔ تو وہ اپنی جگہ واپس لوٹ گیا۔[1]

درودِ ابراہیمی کی تعلیم:

﴿9855﴾... حضرت سیّدُنا کعب بن عُجْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت طیبہ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

نازل ہوئی تو ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم نے جان لیا، آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ یوں پڑھا کرو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر درود بھیجا بے شک تو حمد اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے

---

[1] ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴/۳۷۲، حدیث: ۴۰۲۸

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام پر برکت نازل فرمائی بے شک تو حمد اور بزرگی والا ہے۔[1]

حجرِ اسود سے محبت:

﴿9856﴾... حضرت سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس سے لپٹ گئے اور فرمایا: میں نے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہے کہ وہ تجھے بہت چاہتے تھے۔[2]

﴿9857﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔[3]

﴿9858﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا جیسے شرک کے ساتھ کوئی عمل نفع نہیں دیتا۔[4]

مسکین کون؟

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لئے دربدر پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس ضرورت پوری کرنے کے لئے کچھ نہ ہو، وہ لوگوں سے سوال کرنے میں شرمائے اور اُس کی حالت کا بھی پتا نہ چلے کہ اس پر صدقہ کیا جاسکے۔[5]

ہر دن صدقہ لازم ہے:

﴿9859﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الاَصفیا، شاہِ جود و سخا صَلَّی

1... معجم کبیر، ۱۹/۱۳۱، حدیث: ۲۸۷

2... مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقبیل الحجر، ص ۶۶۲، حدیث: ۱۲۷۱

3... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب المسح علی الناصیۃ، ص ۱۶۰، حدیث: ۲۷۵، عن بلال

4... جمع الجوامع، حرف اللام الف، ۹/۳۴، حدیث: ۲۶۹۹۴

5... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ: لا یسالون الناس الحافا، ۱/۴۹۸، حدیث: ۱۴۷۶، عن ابی ھریرۃ

مسلم، کتاب الزکاۃ، باب المسکین الذی لا یجد غنی، ص ۵۱۷، حدیث: ۱۰۳۹، عن ابی ھریرۃ

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر مسلمان پر روزانہ صدقہ کرنا لازم ہے۔“ ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون کر سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے، تمہارا مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، تمہارا کسی جنازے کی نماز پڑھنا صدقہ ہے، تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا صدقہ ہے اور تمہارا کسی کا ہاتھ بٹانا صدقہ ہے۔[1]

﴿9860﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی سختی کے سبب کافر منہ تک اپنے پسینے میں ڈوبا ہوگا حتّٰی کہ کہے گا: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس سے نجات دے، چاہے جہنم میں ڈال دے۔[2]

﴿9861﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ”قَالَ رَسُوْلُ اللہ یعنی رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا“ اتنا ہی کہا تھا کہ ان کا چہرہ متغیر ہو گیا، دوبارہ اتنا ہی کہا یا اس کے مثل کہہ سکے۔[3]

بھوک برداشت کرنے کا ثواب:

﴿9862﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے؟ ارشاد فرمایا: ابو ہریرہ! بھوک کی وجہ سے۔ فرماتے ہیں: یہ سن کر میں رونے لگا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رو مت کیونکہ بھوکا رہنے والے کو روزِ محشر کی سختی نہیں پہنچے گی جبکہ اُس نے دنیا میں ثواب کی توقع پر صبر کیا ہو۔[4]

﴿9863﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... تاریخ بغداد، ۹/۱۰۶، رقم: ۴۶۹۸، سعید بن نفیس

2... معجم اوسط، ۶/۳۱۲، حدیث ۸۸۸۱

3... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۳۳، حدیث: ۳۶۷۰، عن ابی عبد الرحمن

4... شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۱۴، حدیث: ۱۰۴۲۵، تاریخ بغداد، ۳/ ۳۷۳، رقم: ۱۵۰۳، محمد بن الفضل بن العباس

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُمرا کے تحائف دھوکا ہیں۔[1]

﴿9864﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ ذیشان، مالکِ کون ومکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ڈھال چرانے پر چور کے ہاتھ کٹوائے جس کی قیمت تین درہم تھی[2]۔[3]

کتوں کو مارنے کا حکم:

﴿9865﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا ہے[4]۔[5]

قاتل اور مُعاوِن کی سزا:

﴿9866﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص نے کسی کو قتل کیا اور دوسرے نے اُسے پکڑا ہوا تھا تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید میں ڈالا جائے گا۔[6]

﴿9867﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات

1... معجم اوسط، ۳/ ۴۰۹، حدیث: ۴۹۶۹

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ302** پر اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس میں اختلاف ہے کہ کتنے مال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نزدیک تین درہم کا مال چرانے پر ہاتھ کٹے گا ان کی دلیل یہ حدیث ہے، ہمارے امام اعظم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے نزدیک پورے دینار کی قیمت کا مال چرانے پر ہاتھ کٹے گا امام اعظم قُدِّسَ سِرُّہٗ کی دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت عبد اللہ ابن مسعود (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے مرفوعًا اور موقوفًا دونوں طرح مروی ہے کہ لَا یُقْطَعُ اِلَّا فِیْ دِیْنَارٍ یعنی چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا مگر ایک دینار میں، امام اعظم کے ہاں دینار دس درہم کا ہے لہٰذا دس درہم کی قیمت کے مال کی چوری پر چور کا ہاتھ کٹے گا۔

3... مسلم، کتاب الحدود، باب حد السرقۃ ونصابھا، ص۹۲۶، حدیث: ۱۶۸۶

4... اب حکم یہ ہے کہ بے ضرر کتوں کے قتل کا حکم منسوخ ہے خواہ کالے ہوں یا کچھ اور، اور ضرر والے خصوصًا دیوانے کتے کا قتل ضروری ہے اور بلا ضرورت کتا پالنا منع ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۵۸)

5... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب... الخ، ۲/ ۴۰۹، حدیث: ۳۳۲۳

6... دارقطنی، کتاب الحدود، ۳/ ۱۶۷، حدیث: ۳۲۴۳

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جنّتی جنت کے لئے اور جہنمی جہنم کے لئے ہیں۔" پھر لوگ چلے گئے اور وہ تقدیر کے معاملے میں اختلاف نہ رکھتے تھے۔[1]

بڑے کو ترجیح:

﴿9868﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم، شَفِیْعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں (خواب میں) پانی پلا رہا تھا اور ایک شخص میری دائیں جانب تھا جبکہ دوسرا میری بائیں طرف تھا جو مجھ سے زیادہ جوان لگ رہا تھا، میں جوان کو پانی دینے لگا تو مجھ سے کہا گیا: "بڑے کو دو۔"[2]

﴿9869﴾... حضرت سیِّدُنا لَقِیط بن صَبِرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو (سورۂ ال عمران کی آیت ۱۶۹ میں زبر کے ساتھ) "وَلَا تَحْسَبَنَّ" پڑھتے سنا ہے اور آپ نے "وَلَا تَحْسِبَنَّ" نہیں پڑھا۔[3]

﴿9870﴾... حضرت سیِّدُنا ثابت بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے کچھ قرض لیا، پھر جب واپس کیا تو فرمایا: قرض کا بدلہ تعریف اور پوری ادائیگی ہے۔[4]

﴿9871﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مُغَفَّل مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کتے حیوانات میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کا حکم دیتا پس تم ہر خالص کالے کتے کو قتل کر دو[5]۔[6]

1... مسند البزار، مسند ابن عباس، الشعبی عن ابن عباس، ۱۲/ ۱۸۳، حدیث: ۵۸۳۳

2... تخریج نہیں ملی۔

3... ابو داود، کتاب الحروف والقراءات، باب ۴، ۴/ ۴۴، حدیث: ۳۹۷۳

4... مسند امام احمد، حدیث عبد اللہ بن ابی ربیعۃ، ۵/ ۵۲۴، حدیث: ۱۶۴۱۰، بتغیر قلیل

5... یہاں (صاحبِ) مرقات نے فرمایا کہ حیوانات کا ذبح کرنا صرف دو وجہ سے جائز ہے یا نفع حاصل کرنے کے لیے یا ان کا نقصان دفع کرنے کے لیے، چونکہ خالص کالا کتا فائدہ کم دیتا ہے نقصان زیادہ اس لیے اس کے مار دینے کا حکم ہے یہ حکم بھی منسوخ ہے۔ اب صرف نقصان دہ کتا ہلاک کیا جائے کالا ہو یا اور رنگ کا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۵۸)

6... ترمذی، کتاب الاحکام والفوائد، باب ماجاء فی قتل الکلاب، ۳/ ۱۵۷، حدیث: ۱۴۹۱

راہِ خدا میں مرنے والا جنتی ہے:

﴿9872﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَعْفاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: (پہلی بات یہ کہ عورتوں کے حق مہر حد سے زیادہ نہ رکھو اور) دوسری بات یہ کہ تم اپنی جنگوں میں کہتے ہو "فلاں شخص شہید ہو گیا۔" اس کے بجائے تم ویسا کہا کرو جیسا رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قتل ہوا یا مر گیا وہ جنت میں ہے۔"(1)

﴿9873﴾... اسماعیل بن عبد الملک کا بیان ہے: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے جوتا اتار کر اسے خود صحیح کر لیا۔

شرک سے حفاظت کی دعا:

﴿9874﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں شرک پتھر پر رینگنے والی چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے۔ حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے نجات اور بچاؤ کا کیا راستہ ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں جنہیں پڑھ کر تم قلیل و کثیر اور چھوٹے بڑے ہر قسم کے شرک سے محفوظ رہ سکتے ہو؟ تم یہ پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جان بوجھ کر تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جو تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اُس سے معافی چاہتا ہوں۔(2)

﴿9875﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ذکر کرنے والے ذکر کرتے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ ہوتے اور وہ نماز پڑھتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن سب سے زیادہ نماز پڑھنے والے ہوتے۔(3)

1... نسائی، کتاب النکاح، باب القسط فی الاصدقۃ، ص ۵۴۴، حدیث: ۳۳۴۶، ملتقطاً

2... الاحادیث المختارۃ، ۱/۱۴۹، حدیث: ۶۲، قیس بن ابی حازم، بتغیر قلیل

3... تاریخ بغداد، ۱۰/۹۳، رقم: ۵۲۱۳، عبد اللہ بن محمد بن علی، بتغیرٍ قلیل

مٹی میں مال کا ضیاع:

﴿9876﴾... حضرت سیِّدُنا قیس بن ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس اُن کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، انہیں پیٹ پر سات جگہ داغا گیا تھا۔ اُس وقت ایک دیوار تعمیر ہو رہی تھی جسے دیکھ کر انہوں نے فرمایا: مسلمان کو اپنے ہر خرچ پر اجر دیا جاتا ہے سوائے اس مال کے جو وہ اس مٹی کی عمارت میں خرچ کرتا ہے۔[1]

﴿9877﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پہلے زمین کا دایاں (جنوبی) حصہ خراب ہو گا اور پھر بایاں (شمالی) حصہ خراب ہو گا۔[2]

دونوں ہاتھ خیر سے بھر گئے:

﴿9878﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں قرآنِ پاک سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا لہٰذا آپ مجھے ایسی شے سکھا دیجئے جو مجھے کافی ہو جائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ پڑھا کرو: "سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پاک ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے حمد ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، نیکی کرنے کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی قوت **اللہ** بلند و برتر ہی کی طرف سے ہے۔" پھر آپ نے اس کی دائیں مٹھی بند کر دی، اس شخص نے عرض کی: یا رسولَ **اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے، میرے لئے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ یہ پڑھا کرو: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَارْزُقْنِیْ یعنی اے **اللہ**! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، میری توبہ قبول فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔" راوی فرماتے ہیں: پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی

1... مسند امام احمد، حدیث خباب بن الارت، ۷/ ۴۵۳، حدیث: ۲۱۱۲۶

2... معجم اوسط، ۲/ ۳۵۳، حدیث: ۳۵۱۹، بتقدم و تاخر

دوسری مٹھی کو بھی بند کر دیا اور فرمایا: ان کلمات نے اس شخص کے دونوں ہاتھ خیر سے بھر دیئے۔[1]

﴿9879﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ھُبَیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک یتیم کا کچھ مال تھا تو انہوں نے اس کے عوض شراب خرید لی۔ پھر جب شراب کو حرام کر دیا گیا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: کیا میں اسے سرکہ بنا لوں؟ تو حضور نبی اکرم، شَفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں، تم اسے بہا دو۔[2]

کیا مردے سنتے ہیں؟

﴿9880﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک مردہ جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب لوگ اُسے پیٹھ دے کر پھرتے ہیں۔[3]

﴿9881﴾... زمانۂ جاہلیت کو پانے والے حضرت سیِّدُنا مالک بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنے باپ کو آپ کے بارے میں ایک بُری بات کہتے سنا لیکن اسے قتل نہیں کیا۔ تو یہ چیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر شاق نہ گزری۔[4]

امامت کون کروائے؟

﴿9882﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اُن میں قرآنِ کریم کا بڑا قاری ہو۔[5]

﴿9883﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً (پ۱۴، النحل: ۹۷) ترجمۂ کنزالایمان: تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جِلائیں گے۔

1... ابوداود، کتاب الصلاة، باب مایجزی الامی، ۱/۳۱۸، حدیث: ۸۳۲، مسند امام احمد، حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی، ۷/ ۱۰۵، حدیث: ۱۹۴۲۶

2... مسند ابی عوانة، کتاب تحریم الخمر، بیان النھی عن اتخاذ الخمر خلا، ۵/۱۰۷، حدیث: ۷۹۷۸

3... مستدرک حاکم، کتاب الجنائز، باب المیت یسمع خفق نعالھم، ۱/۷۱۵، حدیث: ۱۴۴۳

4... معرفة الصحابة، ۴/ ۲۱۴، حدیث: ۶۰۷۶، رقم: ۲۶۳۰: مالک بن عمیر

5... ابو داود، کتاب الصلاة، باب من احق بالامامة، ۱/۲۳۹، حدیث: ۵۸۲، عن ابی مسعود

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی اُسے دنیا میں پاکیزہ رزق عطا فرمائیں گے۔[1]

حج جلدی کرلو:

﴿9884﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مکۂ مکرمہ کی طرف سفر کے لئے جلدی کرو کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اسے کونسا مرض یا حاجت لاحق ہونے والی ہے۔[2]

﴿9885﴾... حضرت سیِّدُنا رِفاعہ بن رافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تاجر فاسق وفاجر اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جو پرہیزگار، نیک اور سچے ہیں۔[3]

اقامت کہنے کا حق دار:

﴿9886﴾... حضرت سیِّدُنا زِیاد بن حارِث صُدائی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حبیبِ خدا، پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اذان دی وہی اقامت کہنے کا زیادہ حقدار ہے۔[4]

﴿9887﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: ایک دن رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جو اب ہوا تو آج میں نے جو کیا وہ نہ کرتا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں بَیْتُ اللہ میں داخل ہوا ہوں اور مجھے خوف ہے کہ میرے بعد آنے والا یہ کہے: "میں نے حج تو کیا لیکن بَیْتُ اللہ میں داخل نہیں ہوا۔[5]" حالانکہ بَیْتُ اللہ میں داخل ہونا ہم پر فرض نہیں کیا گیا، ہم پر محض طواف فرض کیا گیا ہے۔

1... تفسیر الطبری، پ۱۴، سورۃ النحل، تحت الآیۃ: ۹۷، ۷/ ۶۴۱، رقم: ۲۱۸۹۶

2... سنن کبریٰ بیہقی، کتاب الحج، باب ما یستحب من تعجیل الحج، ۴/ ۵۵۵، حدیث: ۸۶۹۵

3... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار وتسمیۃ، ۳/ ۵، حدیث: ۱۲۱۴

4... فردوس الاخبار، ۲/ ۳۰۲، حدیث: ۶۲۸۶

5... مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۴۹۳، حدیث: ۲۵۲۵۲

﴿9888﴾... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق فرمایا: یہ ہدایت یافتہ و نیک چلن انسان ہے۔[1]

نمازِ استسقاء میں کیا انداز ہو؟

﴿9889﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ مجھے ایک حاکم نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس نمازِ استسقاء کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیجا، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے بیان کیا کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گڑگڑاتے، عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے نماز استسقاء کے لئے تشریف لے گئے تو خطبہ دیا جو تمہارے اس خطبے کی طرح نہ تھا پھر دعا کی اور عیدین کی نماز کی طرح دو رکعت پڑھائیں۔[2]

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت اسحاق بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی یا اس کے بعد؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔

ہر حال میں سنت کی پیروی:

﴿9890﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: جب سے میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حجرِ اسود کو چومتے دیکھا ہے تب سے آسانی ہو یا مشکل کسی حال میں حجرِ اسود کو چومنا ترک نہیں کرتا[3]۔[4]

1... مسند البزار، مسند طلحة، وما روى موسى بن طلحة، ۳/ ۱۵۹، حدیث: ۹۴۴

2... نسائی، کتاب الاستسقاء، باب جلوس الامام علی المنبر للاستسقاء، ص۲۶۱، ۲۶۴، حدیث: ۱۵۰۵، 1518

3... (حجر اسود کو چومتے ہوئے) اس بات کا خیال رکھیے کہ لوگوں کو آپ کے دھکے نہ لگیں کہ یہ قوت کے مظاہرہ کی نہیں، عاجزی اور مسکینی کے اظہار کی جگہ ہے۔ ہُجُوم کے سبب اگر بوسہ مُیَسَّر نہ آسکے تو نہ اوروں کو ایذا دیں نہ خود دبیں کچلیں بلکہ ہاتھ یا لکڑی سے حجر اسود کو چھو کر اُسے چوم لیجئے، یہ بھی نہ بن پڑے تو ہاتھوں کا اشارہ کرکے اپنے ہاتھوں کو چوم لیجئے، یہی کیا کم ہے کہ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک منہ رکھنے کی جگہ پر آپ کی نگاہیں پڑ رہی ہیں۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینے یا لکڑی یا ہاتھ سے چھو کر چومنے یا ہاتھوں کا اشارہ کرکے انھیں چوم لینے کو "اِسْتِلام" کہتے ہیں۔ (رفیق الحرمین، ص۹۶)

4... نسائی، کتاب مناسک الحج، باب ترک الاستلام الرکعتین الاخرین، ص۴۸۰، حدیث: ۲۹۵۰

﴿9891﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ دلوں کے چین، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرات حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا۔[1]

﴿9892﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: ایک شخص نے اپنی کنواری یا ثیبہ (طلاق یافتہ یا بیوہ) بیٹی کا نکاح کیا تو بیٹی نے اسے قبول نہ کیا، پھر حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اس کے نکاح کو رد فرما دیا۔[2]

﴿9893﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ" (سورۂ انشقاق) اور "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ" (سورۂ علق) میں سجدہ کیا۔[3]

﴿9894﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی مکرم، شفیعِ معظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک یہودی اور ایک یہودن کو بَلَاط (مسجد نبوی کے دروازے کے نزدیک ایک جگہ) کے پاس رجم کی سزا دی۔[4]

مسئلہ رضاعت کا بیان:

﴿9895﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ہاں تشریف لائے، اس وقت میرے پاس ایک صاحب موجود تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اپنے بھائیوں کے بارے میں غور کر لو (کہ کون تمہارا رضاعی بھائی ہے) کیونکہ رضاعت کا تعلّق دودھ پینے والی عمر سے ہے۔[5]

﴿9896﴾... حضرت سیِّدُنا حارث بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ایک ایسے شخص کو قتل کرنے اور اس کا مال ضبط کرنے بھیجا جس نے اپنے باپ

---

1 ... ابو داود، کتاب الضحایا، باب العقیقۃ، ۳/۱۴۳، حدیث: ۲۸۴۱

2 ... معجم کبیر، ۱۱/۲۸۱، حدیث: ۱۲۰۰۱، بتغیر

3 ... مسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوۃ، ص۲۹۱، حدیث: ۵۷۸

4 ... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۳۳۵، حدیث: ۵۲۷۶

5 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب الشھادۃ علی الانساب... الخ، ۲/۱۹۲، حدیث: ۲۶۴۷، بتغیر قلیل

کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا[1]۔[2]

مصیبت چھپانے کا ثواب:

﴿9897﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نیکی کے خزانے ہیں: (۱)...پوشیدہ صدقہ (۲)...شکوہ نہ کرنا اور (۳)...مصیبت کو چھپانا۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: میں جب کسی بندے کو مصیبت (بیماری وغیرہ) میں مبتلا کروں اور وہ صبر کرے اور اپنے ملنے والوں سے شکوہ نہ کرے تو میں پہلے سے بہتر گوشت اور بہتر خون عطا فرماتا ہوں پھر اگر اسے صحت عطا کروں تو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور اگر اُسے موت دوں تو اس کا ٹھکانا میری رحمت ہوتی ہے۔[3]

﴿9898﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہیں تشریف لے جارہے تھے آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: میرے آگے چلو اور میرے پیچھے ملائکہ کے لئے جگہ خالی کر دو۔[4]

خطبے میں ”اما بعد“ کہنا:

﴿9899﴾... حضرت سیِّدُنا سمرہ بن جندب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورج گہن کے وقت خطبہ دیا اور اُس میں ”اَمَّا بَعْدُ“ فرمایا۔[5]

1... پہلے یہ شخص مسلمان تھا بعد میں اس نکاح کو حلال سمجھ کر کافر و مرتد ہو گیا لہٰذا اسے قتل کرنے اور اس کا مال ضبط کرنے کا حکم صادر ہوا۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ جو مدعی اسلام حرام عورتوں سے نکاح جائز مانے وہ مرتد ہے اور جو حرام سمجھ کر یہ نکاح کرے وہ بدترین فاسق ہے اور جسے حرمت کی خبر ہی نہ ہو وہ نکاح کر لے اسے فوراً علیحدگی کا حکم دیا جائے دوسرے شخص (یعنی اس نکاح کو حرام سمجھنے والے) نے اگر صحبت بھی کر لی تو یہ صحبت محض زنا ہوگی اور بچہ کا نسب اس سے ثابت نہ ہوگا اور تیسرے شخص (یعنی اس نکاح کی حرمت سے بے خبر) نے اگر صحبت کر لی تو یہ وطی بالشبہ ہوگی بچہ صحیح النسب ہوگا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۹)

2... ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب من تزوج امراۃ ابیہ، ۳/ ۲۵۲، ۲۵۳، حدیث: ۲۶۰۷، ۲۶۰۸

3... مسند الشھاب، ۱/ ۶۲، حدیث: ۴۶

4... مسند الحارث، کتاب علامات النبوۃ، باب مشی الملائکۃ خلفہ، ۲/ ۸۷۹، حدیث: ۹۴۶

5... نسائی، کتاب الکسوف، باب کیف الخطبۃ فی الکسوف، ص ۲۶۰، حدیث: ۱۴۹۸

﴿9900﴾... حضرت سیِّدُنا قیس بن عاصم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر اسلام قبول کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بیری کے پتّوں والے پانی سے غسل کرنے کا حکم دیا۔[1]

غربت وتنگدستی کا اظہار پسند نہیں:

﴿9901﴾... حضرت سیِّدُنا زُہَیر بن ابو علقمہ ضبعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو بگڑی ہوئی شکل وصورت میں دیکھ کر فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ہر قسم کا مال ہے۔ ارشاد فرمایا: تو پھر مال کا اثر تجھ پر نظر آنا چاہئے کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو یہ پسند ہے کہ اس کے بندے پر مال کا اچھا اثر دکھائی دے اور اُسے غُربت وتنگدستی کا اظہار پسند نہیں۔[2]

﴿9902﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رِمْثَہ تیمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے والد سے فرمایا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: اس کے جرم کی وجہ سے تمہاری اور تمہارے جرم کے سبب اس کی پکڑ نہ ہوگی۔[3]

سفر میں سنت ونفل ادا کیجئے:

﴿9903﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کسی نے سفر میں نفل پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضر میں ظہر کی چار جبکہ سفر میں دو رکعات مقرر فرمائیں تو ہم حضر اور سفر میں فرض سے پہلے اور اس کے بعد نماز پڑھا کرتے تھے[4]۔[5]

1... نسائی، کتاب الطھارۃ، باب ذکر ما یوجب الغسل... الخ، ص۳۸، حدیث:۱۸۸

2... معجم کبیر، ۵/۲۷۳، حدیث:۵۳۰۸

3... مسند امام احمد، حدیث ابی رمثۃ، ۲/۶۹۸، حدیث:۷۱۲۹

4... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 499 صفحات پر مشتمل کتاب "**نماز کے احکام**" صفحہ 315 پر مرقوم ہے: سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی، خوف اور رَوارَوی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنتیں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں گی۔ (عالمگیری، ۱/۱۳۹)

5... سنن کبری بیہقی، کتاب الصلاۃ، باب تطوع المسافر، ۳/۲۲۵، حدیث:۵۵۰۶، بتغیر

پانچ چیزوں کی ممانعت:

﴿9904﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شَفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اسلام میں عَقْد، اِسْعَاد، شِغَار، جَلَب اور جَنَب کی کوئی گنجائش نہیں۔“ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: عَقْد [1] سے مراد حلف ہے، اِسْعَاد سے مراد نوحہ کرنا [2]، شِغَار (سے مراد نکاح شغار) [3]، جَلَب سے مراد گھوڑدوڑ میں کسی اور شخص کا گھوڑے کو تیز دوڑانے کے لئے ڈانٹنا اور مارنا اور جنب سے مراد گھڑدوڑ میں اضافی گھوڑا ساتھ رکھنا (تاکہ پہلا تھک جائے تو دوسرے پر سوار ہو جائے۔) [4] جوئے کے لحاظ سے اس کی ممانعت ہے۔ [5]

﴿9905﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے۔ [6]

---

❶... ایک روایت میں ”لَا عَقْرَ فِی الْاِسْلَام“ کے الفاظ آئے ہیں (مسند امام احمد، ۴/ ۳۹۲، حدیث: ۱۳۰۳۱) جس سے زمانۂ جاہلیت کے ایک عمل کی نفی کی گئی۔ لوگ اپنے مردوں کی قبروں پر اونٹ ذبح کر کے کہتے تھے: یہ قبر والا اپنی زندگی میں مہمانوں کے لئے اونٹ ذبح کیا کرتا تھا تو اب اس کی وفات کے بعد ہم ویسا ہی کام کر کے اُسے بدلہ دے رہے ہیں۔ (فیض القدیر، ۶/ ۵۶۲، حدیث: ۹۹۰۹)

❷... اس نوحے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کوئی عورت نوحہ کرنے والی عورتوں کے ساتھ شامل ہو کر ان کی نوحہ کرنے میں مدد کرے۔ منقول ہے کہ زمانہ جاہلیت کی عورتیں ایک سال تک نوحہ کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتی تھیں تو اس حدیث شریف میں ایسا کرنے سے منع فرما دیا گیا۔ (النہایۃ فی غریب الاثر، سین مع العین، ۲/ ۳۳۰)

❸... یہ نکاح زمانہ جاہلیت میں رائج تھا جس کی صورت یہ ہوتی کہ کوئی شخص دوسرے سے کہتا: ”تو اپنی بہن یا بیٹی یا جس عورت کا تو سرپرست ہے اس کا نکاح مجھ سے کر دے اس کے بدلے میں اپنی بہن یا بیٹی یا جو عورت میری سرپرستی میں ہے اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دوں گا۔“ اور ان کے مابین کوئی مہر مقرر نہیں ہوتا تھا بس ایک عورت دوسری عورت کا بدل ہو جاتی تھی۔

(شرح الزرقانی علی الموطأ، کتاب النکاح، باب جامع مالا یجوز من النکاح، ۳/ ۱۹۹، حدیث: ۱۱۵۹)

❹... یہ بات ”مسابقت“ سے تعلُّق رکھتی ہے۔ ”مسابقت کا مطلب یہ ہے کہ چند شخص آپس میں طے کریں کہ کون آگے بڑھ جاتا ہے جو سبقت لے جائے اس کو یہ دیا جائے گا یہ مسابقت صرف تیر اندازی میں ہو سکتی ہے یا گھوڑے، گدھے، خچر میں۔“

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۶۰۷)

نوٹ: مسابقت کی جائز و ناجائز صورتوں کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 605 تا 609 کا مطالعہ کیجئے۔

❺... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۹۲، حدیث: ۱۳۰۳۱، بتغیر

❻... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب القنوت، ۳/ ۳۷، حدیث: ۵۰۰۶

دورِ نبوت کی رمی کا منظر:

﴿9906﴾... حضرت سیِّدُنا قُدامہ بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صہبا اونٹنی پر سوار جَمرۂ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا ہے، اس وقت کسی کو مارا گیا نہ دھکا دیا گیا اور نہ ہی "ہٹ جاؤ، ہٹ جاؤ" کی آوازیں تھیں۔[1]

﴿9907﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا اختلاف آج کے لوگوں کے لئے رحمت ہے۔[2]

جہنم سے محفوظ آنکھیں:

﴿9908﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، شَفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو آنکھیں جہنم کی آگ نہ دیکھیں گی: (۱) وہ آنکھ جو تنہائی میں خوفِ خدا سے روئے اور (۲) وہ آنکھ جو راہِ خدا میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے۔[3]

﴿9909﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس ایک بڑی چادر اوڑھے تشریف لائے، اس وقت آپ کے جسم پر اور کوئی کپڑا نہیں تھا پھر آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔[4]

﴿9910﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم نَخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے میت کے ترکے سے اُس کے شوہر اور والدین کے حصے میں دیگر لوگوں سے اختلاف کیا اور فرمایا: ماں کو کل مال کا تہائی دیا جائے گا[5]۔[6]

1... نسائی، کتاب مناسک الحج، باب الرکوب الی الجمار واستظلال المحرم، ص۴۹۷، حدیث: ۳۰۵۸

2... طبقات ابن سعد، ۵/ ۱۴۴، رقم: ۷۴۳، القاسم بن محمد

3... مستدرک حاکم، کتاب الجہاد، باب ثلاثۃ اعین لاتمسہا النار، ۲/ ۴۰۳، عن ابی ھریرۃ، بتغیر قلیل

4... مسند البزار، حدیث عبادۃ بن الصامت، ۷/ ۱۵۱، حدیث: ۲۷۰۹، بتقدم وتاخر

5... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفرائض، باب فی امراۃ وابوین من کم ھی؟، ۷/ ۳۲۷، حدیث: ۹

6... حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب کسی عورت کے مرنے کے وقت اس کا شوہر اور ماں باپ...

حج کیسے ادا ہو؟

﴿9911﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یَعْمَر دُؤَلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اُس وقت حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میدانِ عرفات میں تھے، اس دوران نجد کے رہنے والے کچھ لوگ حاضر ہوئے، انہوں نے ایک شخص کو اپنا نمائندہ بنایا اس نے پکار کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حج کیسے ادا ہو؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا: "حج عرفہ کے دن ہوتا ہے جو مُزدَلِفہ (۱۰ ذُوالحجہ) کی رات نمازِ فجر سے پہلے عرفات آ گیا اس کا حج مکمل ہو گیا اور منٰی کے تین دن ہیں، جو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔" پھر آپ نے پہلے شخص کے پیچھے ایک اور شخص کو بھیجا اُس نے بھی یہی منادی شروع کر دی۔[1]

﴿9912﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سواری پر جدھر اُس کا رُخ ہوتا اسی طرف منہ کر کے نماز ادا فرمایا کرتے[2]۔[3]

......ہوں تو شوہر کو نصف ملے گا اور ماں کو باقی کا تہائی۔ (سنن دارمی، کتاب الفرائض، باب فی زوج وابوین... الخ، ۲/ ۴۴۳، حدیث: ۲۸۶۵)

مسئلہ: اگر شوہر یا بیوی کا انتقال ہو جائے اور دونوں میں سے کوئی ایک زندہ ہو اور اس کے ساتھ میت کے ماں باپ بھی ہوں تو اس صورت میں باپ تو ماں کے حصہ کو گھٹا دے گا کہ شوہر یا بیوی کے حصہ کے بعد جو بچے گا وہ اس کا تہائی (تیسرا حصہ) پائے گی۔ اس کو مثال سے یوں سمجھنا چاہیے۔

مثال ۱۔ مسئلہ ۶

باپ	ماں	شوہر
۲	۱	۳

اس کی توضیح یہ ہے کہ شوہر کو نصف ملا اور ماں کو شوہر کا حصہ نکالنے کے بعد جو بچا تھا اس میں سے تہائی ملا حالانکہ ماں کا حصہ کل مال کا تہائی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم ماں کو کل مال کا تہائی دیتے تو اس کا حصہ باپ کے برابر ہو جاتا جو درست نہیں، اس لئے باپ نے ماں کے حصہ کو گھٹا دیا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲۰، ۳/ ۱۱۱۷، ملتقطاً)

1... ابو داود، کتاب المناسک، باب من لم یدرک عرفۃ، ۲/ ۲۸۴، حدیث: ۱۹۴۹

2... احناف کے نزدیک: سواری پر نفل نماز بیرونِ شہر یعنی وہ جگہ جہاں سے مسافر پر قصر واجب ہوتا ہے وہاں پڑھنے کی اجازت ہے شہر میں نہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۷۱) فرض و واجب و سنت فجر بلا عذر سواری پر جائز نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۷۲)

3... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، ۱/ ۱۵۷، حدیث: ۴۰۰

کاشانۂ اَقدس کا ادب:

﴿9913﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک عورت کو شرفِ زوجیت سے نوازا تو مجھے لوگوں کو بلانے بھیجا، لوگ حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں کھانا کھلایا، پھر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں گھر سے باہر نکلا، چلتے چلتے آپ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دروازے تک پہنچے، پھر آپ واپس لوٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آگیا، دیکھا تو ابھی بھی دو افراد وہاں موجود تھے، اس پر یہ آیتِ طیبہ نازل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ۔[1]

﴿9914﴾... حضرت سَیِّدُنا وہب بن خَنْبَش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔[2]

سفارش پر اجر و ثواب:

﴿9915﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سوال کرتا تو سلطانِ دوجہان، شہنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے: سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے۔[3]

﴿9916﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم قربانی کا گوشت کھایا بھی کرتے اور سفر میں ساتھ بھی رکھا کرتے تھے۔[4]

1... ترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورۃ الاحزاب، ۵/۱۴۹، حدیث: ۳۲۳۰

2... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب العمرۃ فی رمضان، ۳/۴۵۷، حدیث: ۲۹۹۱

3... بخاری، کتاب الادب، باب ۳۷، ۴/۱۰۷، حدیث: ۶۰۲۸

4... مسند الشامیین، ۱/۲۱۰، حدیث: ۳۷۶

غلام کو مارنے کا کفارہ:

﴿9917﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نَبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے غلام کو ایسی حد لگائی (یعنی سزا دی) جس کا وہ مستحق نہیں تھا یا اسے طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔[1]

﴿9918﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ مُکَرَّم، نبی محترم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے دھنسنا، صورتوں کا بگڑنا اور پتھروں کا برسنا ہو گا۔[2]

﴿9919﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن یزید اپنے والد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ میٹھے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سورۂ بقرہ سیکھو کیونکہ اس کا پڑھنا برکت اور نہ پڑھنا حسرت ہے۔[3]

﴿9920﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (ایک غزوہ کے موقع پر) ارشاد فرمایا: کیا تمہیں کل صبح دشمن پر حملہ کرنا ہے؟ اگر ہاں تو روزہ نہ رکھو اور قوت حاصل کرو اور اگر صبح ان پر حملہ نہیں کرنا تو کل روزہ رکھو۔[4]

حیا کا زیادہ حق دار کون؟

﴿9921﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن حَیْدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اپنا سَتر (ناف سے گھٹنوں سمیت حصہ) کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی بیوی یا لونڈی کے علاوہ سب سے اپنے سِتر کی حفاظت کرو۔ پھر اگر لوگ مل کر بیٹھے ہوں اور اس بات پر قدرت ہو کہ تمہاری شرم گاہ کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کرو۔ میں نے عرض کی: اگر ہم میں سے کوئی ایسی تنہائی میں ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا اسے کوئی نہ دیکھے پھر کیا حکم ہے؟

1... مسلم، کتاب الایمان والنذر، باب صحبة الممالیک، ص۹۰۳، حدیث: ۱۶۵۷

2... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الخسوف، ۴/ ۳۹۰، حدیث: ۴۰۵۹

3... مسند امام احمد، حدیث بریدة الاسلمی، ۹/ ۱۵، حدیث: ۲۳۰۳۶، عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ

4... مسلم، کتاب الصیام، باب اجر المفطر فی السفر... الخ، ص۵۶۶، حدیث: ۱۱۲۰

ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔[1]

﴿9922﴾... حضرت سیِّدُنا عباد بن تمیم اپنے والد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیِّدُ الانبیاء، محبوب کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اہلِ عرب پر رونے والو! مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف ریا اور مخفی شہوت کا ہے۔[2]

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نبی کب بنایا گیا؟

﴿9923﴾... حضرت سیِّدُنا مَیْسَرَۃُ الْفَجْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو نبی کب بنایا گیا؟ تو لوگ کہنے لگے: یہ سوال رہنے دو۔ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے پوچھنے دو، میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام روح اور جسم کے درمیان میں تھے۔[3]

﴿9924﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خاکی رنگ والی بکری ذبح کرنا دو سیاہ بکریاں ذبح کرنے سے افضل ہے۔[4]

چٹائی اور قالین پر نماز:

﴿9925﴾... حضرت سیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا چٹائی پر نماز ادا کرتے اور اسی پر سجدہ بھی کرتے تھے۔

﴿9926﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک موٹے قالین پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

﴿9927﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1 ...ابو داود، کتاب الحمام، باب ماجاء فی التعری، ۴/۵۷، حدیث: ۴۰۱۷

2 ...شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل للہ، ۵/۳۳۲، حدیث: ۶۸۲۴

3 ...مسند امام احمد، حدیث میسرۃ الفجر، ۷/۳۵۰، حدیث: ۲۰۶۱۹، بدون بعض الفاظ

4 ...مسند الفردوس، باب الدال، ۱/۳۹۰، حدیث: ۲۸۹۰

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک نیزہ نصب کیا گیا تو آپ نے اس کے سامنے نماز ادا فرمائی جبکہ اس کے آگے گدھا تھا۔[1]

جب مومن کو موت پسند ہوگی:

﴿9928﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دجال پر بنو تمیم سے زیادہ سخت اور کوئی نہیں اور جب وہ نکلے گا تو مومن ہر شے سے بڑھ کر اپنی جان کا نکلنا پسند کرے گا۔[2]

﴿9929﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ قیس بنتِ محصن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ مُکَرَّم، نَبِیِّ مُحْتَرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کپڑے کو لگے حیض کے خون کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے بیری کے پتے ملے پانی سے دھوڈالو اور کسی لکڑی سے رگڑ دو۔[3]

اختتامِ مجلس کی دعا:

﴿9930﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ پورا بدلہ دیا جائے تو وہ مجلس کے اختتام پر یا کھڑے ہوتے وقت یہ پڑھا کرے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۸۰تا۱۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے۔[4]

﴿9931﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا پسند فرماتے تھے۔[5]

---

1 ...الکامل لابن عدی، ۲/ ۲۸۰، رقم: ۳۰۴، تمام بن نجیح

2 ...تاریخ بغداد، ۱۳/ ۱۱۱، رقم: ۷۰۹۵، مصعب بن المقدام

3 ...ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب ماجاء فی دم الحیض یصیب الثوب، ۱/ ۳۴۸، حدیث: ۶۲۸

4 ...تفسیر ابن ابی حاتم، پ۲۳، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۸۰تا ۱۸۲، ۱۰/ ۳۲۳۴، حدیث: ۱۸۳۲۴

5 ...ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم الاثنین والخمیس، ۲/ ۱۸۶، حدیث: ۷۴۵

نماز کی کنجی:

﴿9932﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: طہارت نماز کی کنجی ہے، (کھانا، پینا اور سلام وغیرہ امور کو نماز میں) حرام کرنے والی چیز تکبیر ہے اور حلال کرنے والا کام سلام پھیرنا ہے۔[1]

﴿9933﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے گھسیٹتا ہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔[2]

﴿9934﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب قیامت کا تذکرہ ہوتا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ انور سُرخ ہو جاتا اور غضب و جلال بڑھ جاتا۔[3]

﴿9935﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ تمہاری صورتوں اور جسموں کو نہیں بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔[4]

﴿9936﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یہ اعلان کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: سورۂ فاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ قراءت کے بغیر نماز درست نہیں۔[5]

بے مثال اخلاقِ کریمانہ:

﴿9937-38﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں 10 سال مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان

1... ابو داود، کتاب الطھارۃ، باب فرض الوضوء، ۱/۵۲، حدیث: ۶۱

2... مسلم، کتاب الایمان والنذر، باب تحریم جر الثوب... الخ، ص ۱۱۵۵، حدیث: ۲۰۸۵

3... نسائی، کتاب صلاۃ العیدین، باب کیف الخطبۃ، ص ۲۷۴، حدیث: ۱۵۷۵، بتغیر قلیل

4... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم المسلم... الخ، ص ۱۳۸۷، حدیث: ۲۵۶۴

5... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب من ترک القراءۃ فی صلاتہ، ۱/۳۱۳، حدیث: ۸۲۰

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں رہا، آپ نے کبھی مجھے کچھ بھول جانے یا کچھ نقصان ہوجانے پر ملامت نہیں فرمائی اور اگر آپ کے گھر والوں میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے: ”جانے دو، تقدیر کا لکھا ہو کر ہی رہتا ہے۔“[1]

حضرت سیِّدُنا امام ابو نُعَیم اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام ابو عبدُ اللہ سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے علم اور روایات کی وسعت میں نہ ختم ہونے والا سمندر اور نہ موڑا جاسکنے والا سیلاب تھے۔ یہاں ہم اختصار کے پیش نظر اُن کے شیوخ کے تذکرہ سے اعراض کرتے ہوئے ان کی روایت کردہ چند احادیثِ کریمہ کو بیان کریں گے۔

زمانۂ جاہلیت کے اعمال پر پکڑ:

﴿9939﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا دورِ جاہلیت میں کیے ہوئے اعمال پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو اسلام میں اچھا رہا اس کی زمانۂ جاہلیت کے بُرے اعمال پر پکڑ نہ ہوگی اور جو اسلام میں بُرا ثابت ہوا اُس کی زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دنوں کے بُرے اعمال پر پکڑ ہوگی۔“[2]

﴿9940﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت تم میں سے ہر ایک سے اس کے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی یوں ہی ہے۔[3]

تاجروں کو صدقہ کا حکم:

﴿9941﴾... حضرت سیِّدُنا قیس بن ابو غَرَزَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ طیبہ میں آٹا فروخت کیا کرتے تھے اور ہمیں ”سَمَاسِرَہ“ کہا جاتا تھا، ہمارے پاس شہنشاہِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۴٦۱، حدیث: ۱۳۴۱۷

2... مسلم، کتاب الایمان، باب ھل یواخذ باعمال الجاھلیۃ، ص ۷۴، حدیث: ۱۲۰

3... بخاری، کتاب الرقاق، باب الجنۃ اقرب... الخ، ۴/۲۴۳، حدیث: ٦۴۸۸

تشریف لائے اور ہمیں اس نام سے بہتر نام دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے گروہِ تُجّار! اِس خرید و فروخت میں بے ہودہ بات اور قَسم شامل ہو جاتی ہے لہٰذا اس کے ساتھ صدقہ ملالیا کرو۔“[1]

﴿9942﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اہلِ کتاب سے ایک عالِم حضور نبی مُکَرَّم، رسولِ محترم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر رکھے گا پھر ارشاد فرمائے گا: ”میں بادشاہ ہوں۔“[2] اس کی بات پر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنا مسکرائے کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں پھر آپ[3] نے یہ آیت تلاوت کی:

وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ﳓ وَ الْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (پ۲۴، الزمر: ۶۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا۔[4]

وعدے اور قسم پر پٹائی:

﴿9943﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ کون و مکان، نبی آخر

1... مسند امام احمد، حدیث قیس بن ابی غرزۃ، ۵/ ۴۵۶، حدیث: ۱۶۱۳۸

2... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 358 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس عالم نے غالبًا یہ مضمون توریت شریف یا کسی اور اپنی دینی کتاب سے بیان کیا ہو گا، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کی تردید نہ کی بلکہ تصدیق فرمائی لہٰذا درست ہے۔ ان چیزوں کو انگلیوں پر رکھنے سے مراد نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی تسخیر ہے یہ ہی بتانا مقصود ہے۔ اردو میں کہتے ہیں کہ تم تو مجھ کو اپنی انگلیوں پر گھماتے ہو یعنی مجھ پر پورے پورے قابض ہو، تمہارے اشاروں پر میں کام کرتا ہوں لہٰذا یہ بالکل واضح ہے اگرچہ آج بھی ہر چیز رب کے قبضہ میں ہے مگر اس دن اس کا ظہور ہو گا۔

3... ظاہر یہ ہے کہ یہ آیتِ کریمہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تلاوت کی اور ممکن ہے کہ حضرت ابن مسعود نے تلاوت کی ہو اس پوپ کی تصدیق کے لیے ”مَا قَدَرُوا اللّٰهَ“ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی شان نہ جانی کہ اس کی یہ قدرتیں جانتے ہوئے اس کے لیے اولاد یا شریک مانا ایسی قدرتوں والا اولاد و شریک سے پاک ہے کہ اولاد اور شریک اختیار کرنا مجبوری کی بنا پر ہوتا ہے فانی اور کمزور کو بقاء نسل اور دشمنوں کے مقابلہ کے لیے اولاد کی ضرورت ہوتی ہے، یوں ہی شریک وہ اختیار کرتا ہے جو اکیلا کچھ نہ کر سکے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۵۸)

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۶۴، حدیث: ۱۰۳۳۴

الزَّمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے والے ہیں پھر وہ جو اُن سے ملے ہوئے ہیں، پھر وہ جو اُن سے ملے ہوئے ہیں۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم ہی اُن کی گواہی ہو گی۔[1]

حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب ہم چھوٹے تھے تو ہمارے بڑے وعدہ کرنے اور قسم کھانے پر ہمیں مارا کرتے تھے۔

﴿9944﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (شریعت کے) دیگر فرائض کے بعد رزقِ حلال کمانا فرض ہے۔[2]

﴿9945﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا تو ضرور ایک دن یہ اُسے نجات دے گا اگرچہ اس سے پہلے اسے کچھ عذاب پہنچے۔[3]

تین نایاب چیزیں:

﴿9946﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں تین چیزوں سے زیادہ کوئی چیز نایاب نہیں ہو گی: (۱)... انسیت دینے والا دوست (۲)... حلال کا پیسہ اور (۳)... سنت جس پر عمل کیا جائے۔[4]

﴿9947﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی غیب دان، شہنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب 150 سال ہو جائیں گے تو تم میں سے کوئی کتے کے پِلّے کی پرورش و تربیت کر لے گا مگر اولاد کی پرورش و تربیت نہیں کرے گا۔[5]

1... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۵۱۶، حدیث: ۳۶۵۱

2... شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد... الخ، ۶/۴۲۰، حدیث: ۸۷۴۱

3... شعب الایمان، باب فی الایمان باللہ، ۱/۱۰۹، حدیث: ۹۷

4... معجم اوسط، ۱/۳۸، حدیث: ۸۸

5... معجم کبیر، ۱۰/۲۸۸، حدیث: ۱۰۶۸۵، عن صالح بن علی عنہ ابیہ، مفھوماً

نیکیاں برباد کرنے والا عمل:

﴿9948﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ”بے شک تم میرے فیصلے پر رضامندی سے بڑھ کر کسی اور شے سے میرا قرب نہیں پاسکتے اور تکبر سے بڑھ کر تمہارا کوئی عمل تمہاری نیکیوں کو برباد کرنے والا نہیں۔ اے موسٰی! (لوگوں سے فرمادو) دنیاداروں کے سامنے عاجزی نہ کرنا ورنہ میں تم سے ناراض ہوجاؤں گا اور ان کی دنیا کی خاطر دین کو ہلکا نہ کرنا ورنہ میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند کردوں گا۔ اے موسٰی! تم نادم گناہ گاروں سے فرمادو کہ تمہیں خوشخبری ہو اور عمل کرکے خود پسندی میں مبتلا ہونے والوں سے فرمادو کہ تم خسارے میں ہو۔[1]

﴿9949﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ اپنا جسم نہ لگائے کہ پھر اپنے شوہر سے اُس کی خوبیاں یوں بیان کرے کہ گویا وہ اُسے سامنے دیکھ رہا ہے۔[2]

﴿9950﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت میں لوگوں کے مابین سب سے پہلے قتل کا فیصلہ ہوگا۔[3]

راہِ خدا کا مجاہد کون؟

﴿9951﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: کوئی شخص بہادری کے لئے جہاد کرتا ہے تو کوئی شخص قومی غیرت کے لئے اور کوئی دکھاوے کی خاطر لڑتا ہے تو ان میں سے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مجاہد کون ہے؟ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سربلندی کے لئے لڑے وہی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مجاہد ہے۔[4]

1... مسند الفردوس، ۱/۸۷، حدیث: ۵۰۸

2... بخاری، کتاب النکاح، باب لاتباشر المراۃ المراۃ فتنعتھا لزوجھا، ۳/۴۷۴، حدیث: ۵۲۴۰

3... مسلم، کتاب القسامۃ والمحاربین، باب المجازاۃ بالدماء... الخ، ص ۹۲۰، حدیث: ۱۶۷۸

4... بخاری، کتاب التوحید، باب ولقد سبقت... الخ، ۴/۵۶۱، حدیث: ۷۴۵۸

﴿9952﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی کو لائق نہیں کہ وہ کہے: ”میں یونس بن متّٰی سے افضل ہوں[1]۔“[2]

سرگوشی کی ممانعت:

﴿9953﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ کریم ومہربان آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم تین ہو تو اپنے ساتھی کو چھوڑ کر دو افراد آپس میں سرگوشی نہ کرو کہ یہ عمل اسے غمگین کرے گا۔[3]

﴿9954﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو اور کسی کا تحفہ رَد کرو نہ مسلمانوں کو چوٹ پہنچاؤ۔[4]

﴿9955﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ طیبہ تلاوت فرمائی:

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ (پ۲۲، فاطر: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تاکہ ان کے ثواب اُنھیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اَور زیادہ عطا کرے۔

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 578** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی کوئی اپنے کو حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام سے افضل نہ کہے کیونکہ کوئی ولی خواہ کسی درجے کا ہو نبی کی گردِ قدم کو نہیں پہنچ سکتا، نبی کی شان تو بڑی ہے۔ تمام جہان کے اولیاء مل کر صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچتے اور اگر ”میں“ سے مراد حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں تو اس کے مطلب وہ ہی ہیں جو ابھی عرض کیے گئے۔ اور وہ یہ ہیں: یعنی مجھے دوسرے نبیوں پر ایسی بزرگی نہ دو جس سے دوسرے نبی کی توہین ہو جاوے یا جس سے لڑائی جھگڑے کی نوبت آئے یا نفس نبوت میں ترجیح نہ دو کہ کسی کو اصلی نبی مانو کسی کو ظلی، بروزی عارضی نبی لہٰذا یہ حدیث نہ تو اس آیت کے خلاف ہے کہ ”تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ“ (پ۳، البقرۃ: ۲۵۳) اور نہ اس حدیث کے خلاف کہ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَم۔ اپنی طرف سے گھڑ کر مسائل بیان نہ کرو، جو افضلیت قرآن یا حدیث سے ثابت ہو وہ بیان کرو لہٰذا حدیث واضح ہے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سیِّدُ الاولین والا آخرین ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۵۷۶)

2... بخاری، کتاب التفسیر، باب انا اوحینا الیک... الخ، ۳/ ۲۱۱، حدیث: ۴۶۰۳

3... مسلم، کتاب السلام، باب تحریم مناجاۃ الاثنین... الخ، ص۱۲۰۱، حدیث: ۲۱۸۴

4... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۶۹، حدیث: ۳۸۳۸

پھر اس کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: ان کا ثواب جنت ہے جس میں وہ داخل ہوں گے اور " اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے "یعنی انہیں ایسے لوگوں کی شفاعت کا اختیار دے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا اور یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اُن کے ساتھ بھلائی کی ہو گی۔[1]

مقروض سے درگزر کا انعام:

﴿9956﴾... حضرت سیِّدُنا ابو وائل انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص سے حساب لیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں تھی مگر یہ کہ وہ دنیا میں مال دار تھا اور لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے غلاموں سے کہتا تھا: تم جس مقروض کے پاس مال دیکھو اس سے قرض وصول کرنا اور جسے تنگدست دیکھو اس سے درگزر کرنا شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی مجھ سے درگزر فرمائے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "میں اس سے درگزر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔"[2]

﴿9957﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے وقت آپ کی زِرہ تین صاع جو کے بدلے رہن (گروی) رکھی ہوئی تھی۔[3]

کتے سے بھی زیادہ ذلیل انسان:

﴿9958﴾... حضرت سیدنا عابِس بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! عاجزی اختیار کرو کیونکہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا کرتا ہے اور اُس سے فرماتا ہے: "بلند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے بلندی عطا فرمائی۔" تو وہ اپنی نظر میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہ میں بڑا ہوتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے پستی میں ڈال دیتا ہے اور اُس سے فرماتا ہے: "دھتکارا رہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے پست کیا ہے۔" تو وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے جبکہ لوگوں کی نظر میں چھوٹا ہوتا ہے حتّٰی کہ وہ ایک کتے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔[4]

1... معجم کبیر، ۱۰/۲۰۱، حدیث: ۱۰۴۶۲

2... شعب الایمان، فصل فی انظار المعسر... الخ، ۷/۵۳۳، حدیث: ۱۱۲۴۲

3... بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب ماقیل فی درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۲/۲۸۶، حدیث: ۲۹۱۶

4... تاریخ بغداد، ۲/۱۰۹، رقم: ۵۰۴، محمد بن ثمامة

نجات رحمتِ الٰہی سے ہی ملے گی:

﴿9959﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو اُس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کو بھی؟ ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے فضل ورحمت سے ڈھانپ لے گا۔ حضرت سیِّدُنا قَبِیصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے: "اور آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اپنے سرِ اقدس پر رکھ لیا۔"[1] جبکہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِرْیابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی روایت میں ہے کہ (آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عاجزی وانکساری کرتے ہوئے تعلیم اُمَّت کے لئے ارشاد فرمایا:) "اگر ان (ہاتھوں) کے اعمال کے سبب اُس نے میری پکڑ فرمائی تو مجھے ہلاکت میں ڈال دے گا۔"[2] یہ کہہ کر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔

جہنم سے بچانے والے اعمال:

﴿9960﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کے صدقہ کے ذریعے، اگر وہ بھی نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعے (کہ یہ بھی صدقہ ہے)۔[3]

غم وپریشانی کے اسباب:

﴿9961﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرکے ہرگز کسی کو راضی نہ کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل پر ہرگز کسی سے حسد مت کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو تمہیں نہیں دیا اس پر کسی کو ملامت نہ کرنا کیونکہ کسی خواہش رکھنے والے کی خواہش تم تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رزق پہنچا سکتی ہے نہ ہی کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی

1... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ، ۱/۴۷۹، حدیث: ۷۶۶

2... معجم اوسط، ۲/ ۳، حدیث: ۲۲۹۴

3... بخاری، کتاب الادب، باب طیب الکلام، ۴/ ۱۰۶، حدیث: ۶۰۲۳

اُسے تم سے روک سکتی ہے۔بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے عدل وانصاف سے خوشی اور کشادگی کو رضا اور یقین میں رکھا ہے جبکہ غم اور پریشانی کو شک اور ناراضی میں رکھا ہے۔[1]

﴿9962﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دبّا اور مُزَفَّت سے منع فرمایا ہے[2]۔[3]

برباد کرنے والی تین عادات:

﴿9963﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ اَتْقِیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی بروزِ قیامت تین قسم کے لوگوں سے کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا:(۱)...احسان جتانے والا (۲)...تہبند لٹکانے والا اور (۳)...جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔[4]

﴿9964﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ دونوں عالَم کے سردار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں کیونکر خوشی مناؤں جبکہ صور پھونکنے پر مامور فرشتے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام نے صور ہاتھ میں پکڑ رکھا ہے، کان لگائے ہوئے ہیں اور اپنی پیشانی جھکائے انتظار کر رہے ہیں کہ انہیں کب صور پھونکنے کا حکم دیا جائے گا۔لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھا کرو "حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنی ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔"[5]

---

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۵، حدیث: ۱۰۵۱۴

2 ...یہ شراب کے برتن ہیں دُبّا کھکھل کیا ہوا پکا کدو جو جگ کی طرح استعمال کیا جاتا تھا، مزفت شراب پینے کا پیالہ۔چونکہ اس وقت شراب نئی نئی حرام ہوئی تھی، اگر یہ برتن استعمال ہوتے رہتے تو ممکن تھا کہ انہیں چھوٹی ہوئی شراب پھر یاد آجاتی، اس لئے ان کا استعمال بھی حرام کردیا گیا، پھر کچھ عرصہ بعد یہ حرمت منسوخ ہو گئی۔(ماخوذ از مراۃ المناجیح، ۱/ ۳۸)

3 ...مسلم، کتاب الاشربة، باب النهي عن الانتباذ...الخ، ص ۱۱۰۲، حدیث: ۱۹۹۵

4 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ التحریم اسبال...الخ، ص ۶۷، حدیث: ۱۰۶

5 ...مستدرک حاکم، کتاب الاھوال، باب ینتظر صاحب الصور متی یومر، ۵/ ۷۷۵، حدیث: ۸۷۲۱

مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ، باب النفخ فی الصور، ۲/ ۳۱۰، حدیث: ۵۵۲۷

سائل کو خالی نہ لوٹاتے:

﴿9965﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں کچھ عطا کیجئے۔ ”تو ارشاد فرمایا: تم مجھ سے سوال کرتے ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بخل سے منع فرماتا ہے۔[1]

﴿9966﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قومِ عاد پر بھیجی جانے والی ہوا میری اس انگوٹھی کے برابر تھی۔[2]

﴿9967﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبی محترم، رسولِ مکرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا، خواہش ہوتی تو کھالیتے اور ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔[3]

دوسروں کے حقوق ادا کرو:

﴿9968﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور تم ایسے معاملات دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تو آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم پر جو حقوق ہوں انہیں ادا کرو اور اپنے حقوق اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو۔[4]

عورت کے لیے جنت میں جانے کا نسخہ:

﴿9969﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک عورت کو اس کے بچوں کے ساتھ دیکھا کہ ایک بچے کو اس نے گود میں اُٹھا رکھا تھا اور باقی بچے اس کے اردگرد چل رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ عورتیں بچے جننے والی، انہیں

---

1 ...شعب الایمان، فصل فی المکافاۃ بالصنائع، ۶/۵۱۹، حدیث: ۹۱۲۸، بتغیر قلیل

2 ...تفسیر الطبری، سورۃ الاحقاف، تحت الآیۃ: ۲۵، ۱۱/۲۹۴، رقم: ۳۱۳۰۳، قول ابن عباس

3 ...بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما، ۳/۵۳۱، حدیث: ۵۴۰۹

4 ...سنن کبری بیہقی، کتاب قتال اهل البغی، باب الصبر علی اذی... الخ، ۸/۲۷۱، حدیث: ۱۶۶۱۵

گود میں اٹھانے والی اوران پر شفقت کرنے والی ہیں، اگر یہ شوہروں کی نافرمانی نہ کریں تو ان میں سے نمازی عورتیں جنت میں داخل ہو جائیں۔[1]

مقتول جب قاتل کو پکڑے گا:

﴿9970﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار، غیبوں پر خبر دار باذنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مقتول بیچ راستے میں بیٹھ جائے گا جب قاتل وہاں سے گزرے گا تو وہ اسے پکڑ لے گا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: ”اے میرے رب! اس نے میری نماز اور روزے کو مجھ سے جُدا کیا تھا۔“ پس قاتل اور قتل کا حکم دینے والے کو عذاب دیا جائے گا۔[2]

﴿9971﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، شَفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی سفر سے واپس ہوتے تو فرماتے: ”ہم لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کی حمد کرنے والے ہیں۔“[3]

میدانِ جہاد میں ثابت قدمی:

﴿9972﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ حُنَین کے دن ارشاد فرمایا: اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب (جیسے سردار) کا بیٹا ہوں۔[4]

﴿9973﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں ایک ریشمی پوشاک پیش کی گئی۔ حضرات صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اسے چھونے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس کی نرمی

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب فی المراۃ توذی زوجھا، ۲/۴۹۷، حدیث: ۲۰۱۳، بتغیر قلیل

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب فیمن قتل مسلما او امر بقتلہ، ۷/۵۸۶، حدیث: ۱۲۳۲۳

3 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا قدم من السفر، ۵/۲۷۶، حدیث: ۳۴۵۱

4 ...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب بغلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیضاء، ۲/۲۷۴، حدیث: ۲۸۷۴

پر حیرت کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے رومال اس سے زیادہ بہتر اور زیادہ نرم ہیں۔[1]

باری تعالیٰ کی عطائیں:

﴾9974﴿... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے دن میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ یہ فرما رہے تھے:

وَاللہِ لَوْلَا اللہُ مَا اهْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِذْ لَاقَیْنَا

اِنَّ الْاُوْلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا

ترجمہ: بخدا! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی اور ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ہم پر قلبی سکون نازل فرما اور دشمن سے مقابلے کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ بے شک ان کفار نے ہم پر بلاوجہ زیادتی کی، جب انہوں نے فساد کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کر دیا۔[2]

﴾9975﴿... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یا کسی اور سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو (ان کے اسلام لانے سے قبل غزوۂ بدر کے موقع پر) ایک انصاری شخص قیدی بنا کر لائے تو حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ وہ شخص نہیں ہے جس نے مجھے قیدی بنایا تھا، مجھے تو اس شخص نے قید کیا ہے جس کے سر کے بال اِس انصاری سے اتنے اتنے زیادہ جھڑے ہوئے تھے تو آپ نے انصاری سے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی مُعَزَّز فرشتے کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے۔''[3]

نماز میں اقتدا کا انداز:

﴾9976﴿... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضور نبی رحمت، شفیعِ

1... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، ۲/ ۵۶۰، حدیث: ۳۸۰۲

2... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الخندق، وھی الاحزاب، ۳/ ۵۲، حدیث: ۴۱۰۴

3... مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۲۴۹، حدیث: ۹۴۸، بتغیر قلیل

اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے نماز ادا کرتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ اُس وقت تک نہیں جھکاتا تھا جب تک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی پیشانی سجدہ میں نہ رکھ دیتے۔[1]

﴿9977﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن صُرَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی غیب دان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ احزاب کے دن ارشاد فرمایا: اب وہ ہم سے نہیں بلکہ ہم ان سے لڑیں گے۔[2]

شفا والی دو چیزیں:

﴿9978﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شفا والی دو چیزیں قرآنِ کریم اور شہد تم پر لازم ہیں۔[3]

﴿9979﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ انبیا، محبوب کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ نمازِ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے پیچھے کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود جا کر ایسے لوگوں کے گھر جلا دوں۔[4]

خوفِ خدا پر مغفرت کا انعام:

﴿9980﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک ایسا شخص جنت میں داخل ہو گیا جس نے کبھی کوئی عملِ خیر نہیں کیا تھا۔ اس نے اپنی موت کے وقت اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر مجھے پیس کر میرے ذرّوں کو دو حصے کر کے ایک حصہ صحرا میں اور دوسرا سمندر میں ڈال دینا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صحرا اور دریا کو حکم دیا تو ان دونوں نے اس کے منتشر ذرّوں کو جمع کر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے فرمایا: تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے اُبھارا؟ اس نے عرض کی: "تیرے خوف نے۔" تو اسی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی مغفرت فرمادی۔[5]

1 ...بخاری، کتاب الاذان، باب السجود علی سبعۃ اعظم، ۱/ ۲۸۵، حدیث: ۸۱۱

2 ...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، وھی الاحزاب، ۳/ ۵۴، حدیث: ۴۱۰۹، ۴۱۱۰

3 ...ابن ماجہ، کتاب الطب، باب العسل، ۴/ ۹۵، حدیث: ۳۴۵۲

4 ...مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الصلاۃ الجماعۃ، ص ۳۲۷، حدیث: ۶۵۲، بتغیر قلیل

5 ...مسند امام احمد، مسند ابی سعید، ۴/ ۲۸، حدیث: ۱۱۰۹۶

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے یہ بھی بیان فرمایا کہ وہ شخص کفن چور تھا۔[1]

﴿9981﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شَفیعِ اُمَم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا (قطع تعلقی سے) بری ہے۔[2]

بدسلوک کے ساتھ حُسنِ سلوک:

﴿9982﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن نضلہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کسی شخص کے ہاں جاؤں اور وہ مجھے مہمان بنائے نہ ہی مہمان نوازی کرے پھر وہ میرے یہاں آئے تو کیا اُس سے بدلا لوں؟ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم اس کی مہمان نوازی کرو۔[3]

﴿9983﴾... حضرت سیِّدُنا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ (یعنی سورۂ اخلاص) کا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے۔[4]

﴿9984﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (رمضان کے) آخری عشرے میں اپنے گھر والوں کو (عبادت کے لیے) جگایا کرتے تھے۔[5]

زبانِ رسالت سے خوش آمدید:

﴿9985﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے مروی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آنے کی اجازت چاہی تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”پاک اور پاکیزہ شخص کو خوش آمدید۔“[6]

---

1 ...مسند ابی یعلٰی، مسند ابی سعید، ١/٤٣٣، حدیث: ٩٩٨

2 ...شعب الایمان، باب فی مقاربة اهل الدین... الخ، ٦/٤٣٣، حدیث: ٨٧٨٦

3 ...معجم کبیر، ١٩/٢٧٦، حدیث: ٦٠٦

4 ...مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضل قراة قل هو الله احد، ص ٤٠٥، حدیث: ٨١١، عن ابی الدرداء

5 ...ترمذی، کتاب الصوم، باب: ٧٣، ٢/٢٠٩، حدیث: ٧٩٥

6 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عمار بن یاسر، ٥/٤٣٨، حدیث: ٣٨٢٣

﴿9986﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن جابر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ بیتُ المقدس میں تھا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اسے ضائع کردے جس کی خوراک اِس کے ذمہ ہو۔[1]

10 فیصد خرچ میں برابر کا ثواب:

﴿9987﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت سراپا اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے پاس سو اوقیہ تھے، میں نے ان میں سے 10 اوقیہ صدقہ کر دیئے۔ دوسرے شخص نے عرض کی: میرے پاس 10 اوقیہ تھے، میں نے ان میں سے ایک اوقیہ صدقہ کر دیا۔ ایک اور شخص عرض گزار ہوا: میرے پاس 10 دینار تھے، میں نے ان میں سے ایک دینار صدقہ کر دیا۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سب ثواب میں برابر ہو۔[2]

﴿9988﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گھوڑے کو راہِ خدا میں باندھے تو اس کا چارا اور اس کا بول و براز بھی بروزِ قیامت میزان میں رکھا جائے گا۔[3]

کھوٹ اور بیماری کا علاج:

﴿9989﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کی اس کے لئے 10 حج کا ثواب ہے اور جس نے اسے لکھ کر پیا تو اس کے پیٹ میں ہزار یقین اور ہزار رحمتیں داخل کی جائیں گی اور اس سے ہر طرح کا کھوٹ اور بیماری نکل جائے گی۔[4]

1... ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب فی صلۃ الرحم، ۲/۱۸۴، حدیث: ۱۶۹۲

2... مسند البزار، مما روی ابو اسحٰق ھمدانی عن حارث عن علی، ۳/۷۷، حدیث: ۸۴۱، بتغیر قلیل

3... مسند امام احمد، من حدیث اسماء ابنۃ یزید، ۱۰/ ۴۴۱، حدیث: ۲۷۶۶۴، عن اسماء بنت یزید

4... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ذکر سورۃ یٰسٓ، ۲/ ۴۸۰، حدیث: ۲۴۶۵، عن ابی ابکر الصدیق، بتغیر قلیل

﴿9990﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت جب تک افطار میں جلدی کرتی رہے گی خیر پر رہے گی۔[1]

حضرت سیِّدُنا اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ "اور ستارے ظاہر ہونے تک نمازِ مغرب میں تاخیر نہیں کرے گی۔"

محبتِ الٰہی کا نسخہ:

﴿9991﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عمل بتایئے کہ جب میں اُسے کروں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کا محبوب ہو جاؤں۔ محبوبِ خدا، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت فرمائے گا اور لوگوں کے مال سے بے رغبت ہو جاؤ لوگ تم سے محبت کریں گے۔[2]

﴿9992﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔[3]

﴿9993﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حبیبِ خدا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر بچے، بڑے، آزاد یا غلام کی طرف سے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور صدقۂ فطر دینے کا حکم دیا اور لوگوں نے دو مُد (سوا دو سیر) گندم کو اس کے قائم مقام کر لیا۔[4]

کسی کو اُس کی جگہ سے اٹھانا منع ہے:

﴿9994﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ "کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر کوئی دوسرا وہاں

1 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصیام، باب تعجیل الافطار، ۲/۴۳۱، حدیث: ۱۳

2 ...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ۴/۴۲۲، حدیث: ۴۱۰۲

3 ...ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی الصوم زکاۃ الجسد، ۲/۳۴۶، حدیث: ۱۷۴۵، عن ابی ھریرۃ

4 ...سنن دارمی، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ الفطر، ۱/۴۸۱، حدیث: ۱۶۶۲

بیٹھ جائے۔ "لیکن یہ ضرور ہے کہ تم دوسروں کو جگہ دو اور کشادگی پیدا کرو۔[1]

﴿9995﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ خلق کے رہبر، محبوب ربِّ داور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی باندیوں (عورتوں) کو مسجدوں سے نہ روکو[2]۔[3]

﴿9996﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قبر والوں پر روزانہ ان کے جنت اور جہنم کے ٹھکانے پیش کئے جاتے ہیں۔[4]

1... بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قیل لکم تفسحوا... الخ، ۴/۱۷۹، حدیث: ۶۲۷۰

2... شروع میں عورتوں کو مسجدوں میں آنے کی اجازت تھی مگر بعد میں حضراتِ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اتفاق سے اس سے ممانعت کر دی گئی، یہی قول حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ہے۔ چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: "جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان باتوں کو ملاحظہ فرماتے تو مسجد میں آنے سے انہیں ضرور منع فرما دیتے۔" (بخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العالم، ۱/ ۳۰۰، حدیث: ۸۶۹) اب تو عورتوں کی عریانیت اور ان کی آزادی بہت بڑھ چکی ہے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عورتوں کا حال دیکھ کر انہیں مسجد میں آنے سے منع فرما دیا حالانکہ اِس زمانہ میں اگر ایک عورت نیک ہے تو اُن کے زمانۂ مبارکہ میں ہزاروں عورتیں نیک تھیں اور اُن کے زمانہ میں اگر ایک عورت فاسقہ تھی تو اب ہزاروں عورتیں فاسقہ ہیں اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے کہ عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ کے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار مار کر عورتوں کو مسجد سے باہر نکالتے اور حضرتِ سیِّدُنا امام ابراہیم نخعی تابعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہیں جانے دیتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دیگر مُتَقَدِّمین نے اگرچہ بوڑھی عورتوں کی فجر، مغرب اور عشاء کی جماعتوں میں شرکت کو جائز ٹھہرایا تھا لیکن مُتَاَخِّرِین نے بوڑھی ہو یا جوان ہر عمر کی عورتوں کو سب نمازوں کی جماعت میں دن کی ہو یا رات کی شرکت سے منع فرما دیا اور ممانعت کی وجہ فتنہ کا خوف ہے جو حرام کا سبب ہے اور جو چیز حرام کا سبب ہوتی ہے وہ بھی حرام ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب فسادِ زمانہ کے سبب اب سے سیکڑوں برس پہلے مسجدوں میں حاضر ہونے اور جماعتوں میں شرکت کرنے سے عورتیں روک دی گئیں حالانکہ ان دونوں باتوں کی شریعت میں بہت سخت تاکید ہے تو اس زمانہ میں جب کہ فتنہ وفساد بہت بڑھ چکا ہے بھلا عورتوں کا بے پردگی کے ساتھ سڑکوں، پارکوں اور بازاروں میں گھومنا پھرنا اور نامحرموں کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے۔ (ماخوذ از فتاوٰی فیض الرسول، ۲/ ۶۳۶، ۶۳۵)

3... بخاری، کتاب الجمعة، باب: ۱۳، ۱/ ۳۱۰، حدیث: ۹۰۰

4... مسند الفردوس، ۲/ ۲۰۵، حدیث: ۵۲۰۴، عن ابن عباس

"ایک روایت میں یہ بھی ہے: "جب تک دنیا قائم ہے یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔"

ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی حیا اور خوفِ خدا:

﴿9997﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سلطانِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو مریض گمان کر کے آپ کی عیادت کیا کرتے تھے حالانکہ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف اور اُس سے حیا کے سوا کچھ لاحق نہ تھا۔[1]

﴿9998﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شَفِیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار (عید) کرو، اگر چاند بادلوں میں چھپ جائے تو 30 دن شمار کرو۔[2]

شوہر خرچ نہ دے تو۔۔۔!

﴿9999﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ حضرت ہند بنتِ عُتْبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ابو سفیان بہت کم خرچ کرنے والے شخص ہیں، اگر میں چپکے سے ان کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں تو کیا اس میں میرے لئے کوئی حرج ہے؟ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اتنا لے لیا کرو جو تمہیں اور تمہارے بچوں کو دستور کے مطابق کفایت کرے۔[3]

غلبہ نیند میں نماز کا حکم:

﴿10000﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو نماز کی حالت میں نیند آئے تو اُسے اپنے بستر پر سو جانا چاہئے کیونکہ نیند میں اُسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اپنے خلاف دعا کر رہا ہے یا اپنے حق میں دعا مانگ رہا ہے۔[4]

1... الفوائد لتمام، ۱/۱۲۷، حدیث: ۲۹۲، ۲۹۳

2... مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال، ص ۵۴۶، حدیث: ۱۰۸۱

3... بخاری، کتاب البیوع، باب من اجری امر الامصار... الخ، ۲/۴۶، حدیث: ۲۲۱۱

4... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یلتبس علیہ... الخ، ۲/۳۲۹، حدیث: ۴۲۳۳

﴿10001﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزے کی حالت میں اپنی بعض ازواج کا بوسہ لے لیا کرتے تھے[1]۔[2]

گھر والوں سے حُسنِ سلوک:

﴿10002﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) کے حق میں بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں۔[3]

﴿10003﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ قریش کہا کرتے تھے: ہم حرم کے رہنے والے ہیں لہٰذا ہم منٰی ہی سے واپس لوٹ جائیں گے جبکہ دیگر لوگ عرفات سے لوٹا کرتے تھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ طیبہ نازل فرمائی:

ثُمَّ اَفِیۡضُوۡا مِنۡ حَیۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۹)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں۔[4]

سر ڈھانپنے کے مواقع:

﴿10004﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بیتُ الخلاء جاتے تو اپنے سرِ اقدس کو ڈھانپ لیتے اور یوں ہی جب اپنی ازواج سے صحبت فرماتے تو مبارک سر کو ڈھانپ لیتے تھے۔[5]

1... احناف کے نزدیک: (روزے کی حالت میں) عورت کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا مکروہ ہے جب کہ یہ اندیشہ ہو کہ اِنزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہو گا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً (یعنی چاہے انزال و جماع کا ڈر ہو یا نہ ہو) مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/۹۷)

2... مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/۶۷، حدیث: ۲۶۰۱۲

3... ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۴۷۵، حدیث: ۳۹۲۱

4... مسند طیالسی، الجزء السادس، عروۃ بن زبیر عن عائشۃ، ص۲۰۷، حدیث: ۱۴۷۱

5... سنن کبری للبیھقی، کتاب الطھارۃ، باب تغطیۃ الراس عند... الخ، ۱/۱۵۵، حدیث: ۴۵۵

﴿10005﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بیان ہے کہ حضورِ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواج سے صحبت کے وقت مبارک سر کو ڈھانپ لیتے اور وضو کی جگہ میں داخل ہوتے وقت بھی سرِ اقدس کو ڈھانپ لیتے تھے۔[1]

شیطان کے لئے ہتھوڑا:

﴿10006﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ سرورِ دو عالَم، شَفِیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب دعا کرتے تو اپنے بائیں ہاتھ کو پھیلا کر اور انگشتِ شہادت سے اشارہ کر کے دعا کرتے اور ارشاد فرماتے: دعا میں شہادت والی انگلی سے اشارہ شیطان کے لئے ہتھوڑا ہے۔[2]

﴿10007﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ ملاتے اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرتے پھر اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیتے تھے۔[3]

اچھی آواز میں تلاوت کرو:

﴿10008﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ یعنی قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔“[4]

﴿10009﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کنجوسی نہ کرو ورنہ تمہارے ساتھ کنجوسی کی جائے گی اور خرچ کیا کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔[5]

---

1 ...سنن کبری للبیہقی، کتاب الطھارۃ، باب تغطیۃ الراس عند...الخ، ۱/۱۵۵، حدیث: ۴۵۵، دون قولہ: واذا دخل المتوضأ غطی راسہ

2 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۶۲، حدیث: ۶۰۰۷
مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب من کان یقول الدعاء...الخ، ۷/۱۱۱، حدیث: ۱۴

3 ...مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۴۹۵، حدیث: ۲۵۲۶۳، بتغییر قلیل

4 ...ابو داود، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ، ۲/۱۰۵، حدیث: ۱۴۶۸، عن براء بن عازب

5 ...مسند الحارث، کتاب زکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ، ۱/۳۹۱، حدیث: ۲۹۶، الکامل لابن عدی، ۸/۳۸، رقم: ۱۸۰۹، معان ابو صالح

﴿10010﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں ان سے آگے نکل گئی پھر جب میرا کچھ وزن بڑھ گیا اور میں نے ایک بار پھر آپ کے ساتھ دوڑ لگائی تو اس بار آپ مجھ سے آگے نکل گئے اور ارشاد فرمایا: عائشہ! یہ اُس پہلی دوڑ کا بدلہ ہے۔[1]

روزِ جمعہ اور ماہِ رمضان کی برکت:

﴿10011﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے مروی ہے کہ محسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر رمضان سلامتی کے ساتھ گزر جائے تو پورا سال سلامتی سے گزرتا ہے اور اگر جمعہ سلامتی کے ساتھ گزر جائے تو باقی دن بھی سلامتی سے گزرتے ہیں۔[2]

﴿10012﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا فرماتی ہیں کہ میں نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: اگر جمعہ سلامتی کے ساتھ گزر جائے تو سارے دن سلامتی سے گزرتے ہیں[3]۔ کوئی میدان، کوئی پہاڑ اور کوئی بھی شے ایسی نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ نہ مانگتی ہو۔

﴿10013﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے کہ رَحیم وکَریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِسۡتِفۡسار فرمایا: تم نے حجرِ اسود کو بوسہ کس طرح دیا؟ میں نے عرض کی: میں نے بوسہ لیا اور اسے چھوڑ دیا۔ ارشاد فرمایا: تم نے صحیح کیا۔[4]

بیٹیوں کی خواہش کا لحاظ رکھو:

﴿10014﴾... حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی بیٹی کے نکاح کا ارادہ کرتا ہے تو کسی بُرے اور

1... ابو داود، کتاب الجهاد، باب في السبق على الرجل، ۳/ ۴۲، حدیث: ۲۵۷۸

2... شعب الایمان، باب في الصیام، التماس ليلة القدر في الوتر... الخ، ۳/ ۳۴۰، حدیث: ۳۷۰۸

3... شعب الایمان، باب في الصیام، التماس ليلة القدر في الوتر... الخ، ۳/ ۳۴۰، حدیث: ۳۷۰۸

4... معجم کبیر، ۱/ ۱۲۷، حدیث: ۲۵۷

بدصورت انسان سے اُس کی شادی کروا دیتا ہے حالانکہ انہیں بھی ویسی خواہش ہوتی ہے جیسی تمہاری ہوتی ہے۔[1]

﴿10015﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم راستے میں مشرکین سے ملو تو انہیں سلام میں پہل نہ کرو[2]۔[3]

﴿10016﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ سرزمینِ عرب چراگاہوں اور نہروں والی نہ ہو جائے۔[4]

﴿10017﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ "دریائے فرات سونے کا پہاڑ ظاہر کرے گا، اس وقت لوگ باہم جنگ کریں گے تو ہر سو میں سے 99 کافر ہو کر قتل ہوں گے۔"[5]

سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا:

﴿10018﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص یہ کہے کہ تمام لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ خود اُن سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔[6]

﴿10019﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے: آسمان میں ندا کر دو کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔" اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کو ناپسند فرماتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ندا کرتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ فلاں بندے کو ناپسند فرماتا ہے تم بھی اسے ناپسند جانو۔"[7]

---

1. ...مسند الفردوس، باب الیاء، ۲/۴۸۹، حدیث: ۸۳۷۸
2. ...سارے کفار کا یہی حکم ہے ذمی ہوں یا حربی کہ ان کو مسلمان بلاضرورت سلام نہ کرے کہ سلام میں اظہارِ احترام ہے اور کفار کا احترام درست نہیں، مرتدین بدمذہبوں کا حکم بھی یہی ہے ضرورت کے احکام جداگانہ ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۱۸)
3. ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۶۱۷، حدیث: ۱۰۸۰۱
4. ...مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ... الخ، ص۵۰۵، حدیث: ۱۰۱۲
5. ...مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ حتی... الخ، ص۱۵۴۷، حدیث: ۲۸۹۴، بتغیر قلیل
6. ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب النھی من قول: ھلک الناس، ص۱۴۱۲، حدیث: ۲۶۲۳
7. ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب اذا احب اللہ عبداً، ص۱۴۱۷، حدیث: ۲۶۳۷، بتغیر قلیل

لوگوں کی مثال اونٹوں کی طرح ہے:

﴾10020﴿... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں کی مثال ان سو اونٹوں کی طرح ہے جن میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہیں پاؤ گے۔"[1]

﴾10021﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک دین خیر خواہی ہے، بے شک دین خیر خواہی ہے، بے شک دین خیر خواہی ہے۔" عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس کے لئے خیر خواہی ہے؟ ارشاد فرمایا: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے، اس کے رسول کے لئے، اس کی کتاب کے لئے[2]، مسلمانوں کے اماموں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے[3]۔"[4]

شکر گزار کی فضیلت:

﴾10022﴿... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّامِتِ یعنی کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر چُپ رہنے والے کی طرح ہے۔"[5]

---

1 ...ابن ماجه، كتاب الفتن، باب من ترجى له السلامة من الفتن، ۴/۳۵۱، حديث: ۳۹۹۰، عن ابن عمر

2 ...امام محی الدین یحییٰ بن شرف نَوَوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَلِی فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے خیر خواہی سے مراد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا، شرک سے بچنا، اس کی اطاعت کرنا وغیرہ، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کتاب کی خیر خواہی سے مراد اس بات پر ایمان لانا کہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے اور یہ مخلوق کے کلام کے مشابہ بالکل نہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول کی خیر خواہی سے مراد ان کی رسالت کی تصدیق کرنا اور ان کے لائے ہوئے احکام پر ایمان لانا ہے۔ (شرح مسلم للنووی، كتاب الايمان، باب بيان ان الدين النصيحة، ۱/۳۸ ملتقطاً)

3 ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 558** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اماموں سے مراد یا تو اسلامی بادشاہ اسلامی حکام ہیں یا علماء دین مجتہدین کاملین اولیاء واصلین ہیں۔ ان کی نصیحت یہ ہے کہ انکے ہر جائز حکم کی بقدرِ طاقت تعمیل کرنا، لوگوں کو ان کی اطاعت جائزہ کی طرف رغبت دینا، آئمہ مجتہدین کی تقلید کرنا، ان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، (مرقات) علماء کا ادب کرنا۔ عام مسلمانوں کی نصیحت یہ ہے کہ بقدرِ طاقت ان کی خدمت کرنا، ان سے دینی و دنیا مصیبتیں دور کرنا، ان سے محبت کرنا، ان میں علم دین پھیلانا، اعمال نیک کی رغبت دینا، جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا۔

4 ...نسائی، كتاب البيعة، النصيحة للامام، ص ۶۸۴، حديث: ۴۲۰۵

5 ...ترمذی، كتاب الصيام، باب فيمن قال: الطاعم الشاكر، ۲/۳۵۵، ۳۵۶، حديث: ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، "الصامت" بدله "الصابر"

﴿10023﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ غریبوں کے غمگسار، بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اُعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَجِفَّ عَرَقُهٗ یعنی مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کردو۔''[1]

قرآنِ کریم پر اجرت کی مذمت:

﴿10024﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ اَخَذَ عَلَی الْقُرْاٰنِ اَجْرًا فَذَاكَ حَظُّهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ یعنی جس نے قرآن مجید پر اجرت لی تو اس کا قرآنِ کریم سے یہی حصہ ہے[2]۔''[3]

---

1 ...ابن ماجه، کتاب الرهون، باب اجر الاجراء، ۳/۱۶۲، حدیث: ۲۴۴۳، عن ابن عمر

2 ...سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہے، لینے والے دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۵۳۷) یوں ہی سوئم وغیرہ کے موقع پر اُجرت پر قرآن پڑھوانا ناجائز ہے دینے والا لینے والا دونوں گنہگار۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/۱۴۶) البتہ تعلیم قرآن کریم پر اجرت لینا جائز ہے۔ چنانچہ، صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''تعلیمِ قرآن و فقہ اور اذان و امامت پر اجارہ جائز ہے کیونکہ ایسا نہ کیا جائے تو قرآن و فقہ کے پڑھانے والے طلبِ معیشت میں مشغول ہو کر اس کام کو چھوڑ دیں گے اور لوگ دِین کی باتوں سے ناواقف ہوتے جائیں گے۔'' (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/۱۴۶) صَدْرُ الشَّرِیْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: ''جس بندۂ خدا سے ہوسکے کہ ان امور کو محض خالصاً لوجہ اللہ (خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے) انجام دے اور اجرِ اُخروی (آخرت کے اجر) کا مستحق بنے تو اس سے بہتر کیا بات ہے پھر اگر لوگ اس کی خدمت کریں بلکہ یہ تصوّر کرتے ہوئے کہ دِین کی خدمت یہ کرتے ہیں ہم ان کی خدمت کر کے ثواب حاصل کریں تو دینے والا مستحقِ ثواب ہوگا اور اُس کو لینا جائز ہوگا کہ یہ اُجرت نہیں ہے بلکہ اعانت و امداد ہے۔'' (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/۱۴۶) مزید فرماتے ہیں: اجرت پر اطاعت و عبادت اور دینی خدمت کا ثواب نہیں ملتا کیونکہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عمل نہ ہو تو ثواب کی اُمید بیکار ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/۱۴۶) ہاں! اگر تعلیمِ قرآن اور امامت و مُؤَذِّنی پر اجرت لینا کسی کی مجبوری ہو تو اچھی نیت ہونے پر ثواب کی امید کی جاسکتی ہے جیسا کہ مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر نیت خیر ہو تو دینی خدمت پر تنخواہ لینے کی وجہ سے اس کا ثواب کم نہیں ہوتا، دیکھو ان عاملوں (زکوٰۃ و صدقات جمع کرنے والوں) کو پوری اجرت دی جاتی تھی مگر ساتھ میں یہ ثواب بھی تھا، چنانچہ مجاہد کو غنیمت بھی ملتی ہے اور ثواب بھی، حضرات خلفائے راشدین سوائے حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سب نے خلافت پر تنخواہیں لیں مگر ثواب کسی کا کم نہیں ہوا، ایسے ہی وہ علماء یا امام و مؤذن جو تنخواہ لے کر تعلیم، اذان، امام کے فرائض انجام دیتے ہیں اگر ان کی نیت خدمتِ دین ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ ثواب بھی ضرور پائیں گے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۱۸)

3 ...جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۴۷

﴿10025﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رَحِمَ اللّٰہُ عَیْنًا بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَرَحِمَ اللّٰہُ عَیْنًا سَہِرَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس آنکھ پر رحم فرمائے جو اس کے خوف سے روئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس آنکھ پر بھی رحم فرمائے جو راہِ خدا میں پہرے کے لئے جاگی۔[1]

حقِ مسلم ضائع کرنا ہلاکت ہے:

﴿10026﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شَفیعِ مُعظّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے اس کے لئے جو مسلمان کے ساتھ زیادتی کرتا اور اس کا حق کم کرتا ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔[2]

﴿10027﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، جنابِ صادق وامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج یا عمرہ کیا اور فسق کیا نہ فحش گوئی کی وہ (گناہوں سے) ایسا (پاک) ہو گیا جیسا اس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔[3]

بچھو سے حفاظت کا وظیفہ:

﴿10028﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا جس کی وجہ سے وہ پوری رات سو نہ سکا، بارگاہِ رسالت میں کسی نے عرض کی: فلاں شخص کو بچھو نے کاٹ لیا جس کی وجہ سے وہ پوری رات سو نہ سکا۔ تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شام کے وقت ”اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں“ کہہ لیتا تو اسے صبح تک بچھو کا ڈنک نقصان نہیں دیتا۔[4]

﴿10029﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت دن کے وقت میں آئے گی۔[5]

---

1 ...مسند الفردوس، ۱/۴۰۸، حدیث: ۳۰۳۶

2 ...شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/۴۸۸، حدیث: ۷۹۶

3 ...بخاری، کتاب المحصر، باب قول اللہ تعالی: ”فلا رفث“، ۱/۶۰۰، حدیث: ۱۸۱۹، دارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/۳۵۸، حدیث: ۲۶۸۸

4 ... معجم اوسط، ۵/۲۰۸، حدیث: ۷۰۹۳، عن انس

5 ...مسند الفردوس، ۲/۴۲۶، حدیث: ۷۶۹۷

بہترین اور بد ترین:

﴿10030﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سچوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلائے اور اُس کے بندوں کو اُس کی طرف راغب کرے اور فاسقوں میں سب سے بد تر وہ ہے جو زیادہ قسمیں کھائے اگرچہ سچا ہو اور اگر جھوٹا ہو تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔[1]

﴿10031﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی اس نے فجر پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر پالی[2]۔[3]

﴿10032﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ والیِ اُمَّت، سراپا رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کے ہاتھ میں چکنائی کی بُو ہو اور بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے اور اس کو کچھ تکلیف پہنچ جائے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔[4]

---

1 ...مسند الفردوس، ۱/ ۳۶۴، حدیث: ۲۶۹۵

2 ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کیونکہ اس نے نماز کا وقت پالیا اور اس کی یہ نماز ادا ہوگی نہ کہ قضاء۔ خیال رہے کہ اس بارے میں احادیث متعارض ہیں۔ اس حدیث سے تو معلوم ہوا کہ طلوع و غروب کے وقت نماز صحیح ہے مگر دوسری روایت میں آیا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان وقتوں میں نماز پڑھنے سے سخت منع فرمایا، لہٰذا قیاسِ شرعی کی ضرورت پڑی جو ان میں سے ایک حدیث کو ترجیح دے۔ قیاس نے حکم دیا کہ اس صورت میں عصر درست ہوگی اور فجر فاسد ہو جائے گی کیونکہ عصر میں آفتاب ڈوبنے سے پہلے وقت مکروہ بھی آتا ہے یعنی سورج کا پیلا پڑنا، لہٰذا یہ شروع بھی ناقص ہوئی اور ختم بھی ناقص، لیکن فجر میں آخر تک وقت کامل ہے اس صورت میں نماز شروع تو کامل ہوئی اور ختم ناقص، لہٰذا عصر میں اس حدیث پر عمل ہے اور فجر میں ممانعت کی حدیث پر۔ غرضکہ سورج نکلتے وقت کوئی نماز درست نہیں اور سورج ڈوبتے وقت اس دن کی عصر جائز ہے اگرچہ مکروہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۸۴، ملتقطاً)

3 ...مسلم، کتاب المساجد، باب من ادرک رکعۃ من... الخ، ص ۳۰۶، حدیث: ۶۰۸

4 ...ترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ البیتوتۃ... الخ، ۳/ ۳۴۰، حدیث: ۱۸۶۷

حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

انہی مقدس ہستیوں میں سے ایک مشہور امام، نمایاں شخصیت، جن کی خوبیوں کا چرچا ہے، عابد وزاہد، روایتوں کی جستجو اور ان میں شدت کرنے والے، روایت اور حدیث میں امیر المؤمنین، سابقہ وموجودہ محدثین کی زینت، روایات کی صحت پر زیادہ توجہ رکھنے والے، گناہوں کا بوجھ اٹھانے سے بری، بہت حجت اور تحقیق والے حضرت سیِّدُنا ابو بسطام شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں جو فقر کو گلے لگانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حفاظت پر بھروسا رکھنے والے تھے۔

منقول ہے کہ بقدرِ ضرورت پر اکتفا کرنے اور پاکدامنی سے مُزَیَّن ہونے کا نام تَصَوُّف ہے۔

کھال ہڈیوں پر سوکھ گئی:

﴿10033﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بحر بکراوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ عبادت گزار کوئی نہ دیکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کر کر کے ان کی کھال ان کی ہڈیوں پر سوکھ چکی تھی حتّٰی کہ ہڈی اور کھال کے بیچ گوشت نہیں تھا۔

﴿10034﴾... حضرت سیِّدُنا حمزہ بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گفتگو کرتے سنا ہے، اُن کی زبان میں کافی ثقل تھا اور عبادت کے سبب اُن کی کھال ہڈی پر خشک ہو چکی تھی۔ وہ فرماتے ہیں: اگر میں تمہیں ثقہ راویوں سے حدیث بیان کروں تو تین سے زیادہ سے نہیں کر پاؤں گا۔

روزوں کا اثر نظر نہ آتا:

﴿10035﴾... عمر بن ہارون کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بلاناغہ لگاتار روزے رکھتے مگر آپ پر ان کا کوئی اثر نظر نہ آتا تھا جبکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مہینے میں تین دن روزہ رکھتے اور آپ پر ان کا اثر دکھائی دیتا تھا۔

﴿10036﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قُتَیْبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حدیث شریف کے متعلق اصحابِ حدیث سے بارہا فرمایا: ”اے لوگو! یاد رکھو کہ تم نے جب بھی حدیثِ پاک

میں پیش قدمی کی تو قرآن کریم سے پیچھے رہ گئے۔" اور بسا اوقات اپنے سر پر ہاتھ مار کر فرماتے: "خَاک بِسَرِ شُعْبَہ یعنی شعبہ کے سر پر خاک۔"

﴿10037﴾... ابو قَطَن عَمْرو بن ہیثم کا بیان ہے کہ میں حضرت سَیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو طویل رکوع کرتے دیکھتا تو یہی سمجھتا کہ آپ بھول گئے ہیں اور دو سجدوں کے درمیان دیر تک بیٹھے دیکھتا تو گمان کرتا کہ آپ بھول گئے ہیں۔

﴿10038﴾... حضرت سَیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میرے پاس تھوڑا سا آٹا اور ایک لکڑی ہو تو مجھے کچھ پروا نہیں کہ دنیا کی کون سی چیز میرے پاس نہیں ہے۔

لوگوں کے لیے آراستہ مت ہو:

﴿10039﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو نوح قُراد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے ایک قمیص پہنے دیکھا تو فرمایا: یہ کتنے میں خریدی؟ میں نے کہا: آٹھ درہم میں۔ آپ نے فرمایا: "تم پر افسوس ہے! آٹھ درہم کی قمیص پہنتے ہوئے تمہیں خدا سے ڈر نہیں لگتا؟ چار درہم کی قمیص خرید کر چار درہم صدقہ نہیں کر سکتے تھے؟ یہ تمہارے لئے بہتر ہوتا۔" میں نے کہا: اے ابو بسطام! میں ایسے لوگوں کے ساتھ رہتا ہوں جن کے لئے ہمیں آراستہ ہونا پڑتا ہے۔ ارشاد فرمایا: آخر ہم ان کے لئے آراستہ ہوتے ہی کیوں ہیں؟

﴿10040﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں میں سب سے زیادہ نرم دل تھے، جب بھی کوئی سائل آپ کے پاس آتا تو اپنے گھر میں داخل ہوتے اور جو ہو سکتا اُسے عطا فرماتے۔

غریبوں کی دستگیری:

﴿10041﴾... حضرت سَیِّدُنا عَفَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیٹھتے وقت کئی مرتبہ یہ فرماتے سنا: "اگر مجھے تم سے حاجتیں نہ ہوتیں تو میں تمہارے ساتھ نہ بیٹھتا۔" اور اُن کی حاجتیں یہ تھیں کہ وہ اپنے غریب پڑوسیوں کے لئے سوال کیا کرتے تھے۔

﴿10042﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا شعبہ بن

حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ہوتا، پس اُس وقت کوئی مانگنے والا آجاتا اور آپ کے پاس اُسے دینے کو کچھ نہ ہوتا تو مجھ سے فرماتے: یحییٰ! کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں کہتا: ہاں، اور انہیں پیش کر دیتا۔ تو وہ لے کر سائل کو دے دیتے پھر جب اُس کا عوض مجھے لوٹاتے تو میں عرض کرتا: ابو بسطام! یہ کیا ہے؟ ارشاد فرماتے: یہ لے لو۔

سخی دل انسان:

﴿10043﴾... ابو قَطَن عمرو بن ہیثم کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کپڑے مٹی کی رنگت والے ہوا کرتے، وہ بہت زیادہ نماز پڑھتے، کثرت سے روزے رکھتے اور سخی دل انسان تھے۔

﴿10044﴾... حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن داوٗد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اپنی کھال کھجاتے تھے تو اس سے مٹی جھڑتی تھی۔

بے مثال سخاوت:

﴿10045﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد حجاج بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دراز گوش پر سوار جا رہے تھے، راستے میں حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملے اور انہوں نے آپ سے اپنی پریشانی بیان کی تو آپ نے ان سے فرمایا: ”خدا کی قسم! میری ملکیت میں صرف یہی ایک گدھا ہے۔“ پھر آپ گدھے سے اُترے اور گدھا ان کے حوالے کر دیا۔

﴿10046﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داوٗد طَیالِسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھا، اتنے میں حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روتے ہوئے آئے، آپ نے ان سے پوچھا: ابو سعید! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: میرا گدھا مر گیا جس کی وجہ سے میرا جمعہ نکل گیا اور دیگر ضروریات بھی پوری ہونے سے رہ گئیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے وہ گدھا کتنے میں خریدا تھا؟ عرض کی: تین دینار میں۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس تین دینار موجود ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس کے سوا میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ وہاں موجود ایک لڑکے سے فرمایا: وہ تھیلی یہاں لے آؤ۔ اُس میں تین دینار تھے، آپ نے وہ تھیلی ان کی طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا: اس سے گدھا خرید لو اور روؤ نہیں۔

تمام لوگوں کا کرایہ ادا کرتے:

﴿10047﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نَضر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کشتی میں بیٹھتے تو تمام لوگوں کی طرف سے کرایہ ادا کر دیتے تھے۔

﴿10048﴾... حضرت سیِّدُنا نضر بن شُمَیْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ مسکینوں پر رحم کرنے والا نہیں دیکھا، جب وہ کسی مسکین کو دیکھتے تو اسے دیکھتے رہتے یہاں تک کہ وہ آپ کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا۔

مجلسِ حدیث میں سائلوں کی خبر گیری:

﴿10049﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں اگر کوئی سائل کھڑا ہوتا تو آپ اُسے کچھ دے کر ہی حدیث بیان کرتے، ایک دن ایک سائل کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ کسی نے کہا: حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اسے ایک درہم دینے کا ذمہ لے لیا ہے۔

﴿10050-51﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن جبلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دراز گوش، اس کی زین اور لگام کی قیمت لگائی تو وہ 10 درہم سے کچھ زیادہ بنی۔

500 ایکڑ زمین چھوڑ دی:

﴿10052﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے بیان کیا کہ خلیفہ مہدی نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 30 ہزار درہم تحفے میں بھیجے تو انہوں نے وہ درہم تقسیم فرما دیئے اور یوں ہی خلیفہ نے آپ کو بصرہ میں پانچ سو ایکڑ زمین دی تو وہ بصرہ تشریف لائے مگر انہیں کسی شے سے خوشی نہیں ہوئی لہٰذا انہوں نے وہ زمین بھی چھوڑ دی۔

﴿10053﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غریب ہونے کے باوجود فرمایا کرتے تھے: کسی غریب سے حدیث نہ لکھو، وہ تو خود اپنے سسرال اور بھتیجے کے زیرِ کفالت ہوتا ہے۔

امیر المؤمنین فی الحدیث:

﴿10054﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرمایا کرتے تھے: حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔

﴿10055﴾... حضرت سیِّدُنا یعقوب بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کسی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سامنے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: یہ چھوٹے امیر المؤمنین ہیں۔

شوقِ حدیث کا عالَم:

﴿10056﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی بارگاہ میں 500 مرتبہ حاضر ہوا اور اُن سے صرف 100 حدیثیں سنیں یعنی ہر پانچ مجلسوں میں ایک حدیث۔

﴿10057﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کسی بھی شخص سے جتنی احادیثِ مبارکہ سنیں ہیں اس سے کہیں زیادہ اُن کے پاس چکر لگائے۔

بیانِ حدیث میں احتیاط:

﴿10058﴾... ابو الولید ضبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک حدیث کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: بخدا! میں تمہیں یہ حدیث بیان نہیں کروں گا کیونکہ میں نے یہ ایک ہی بار سنی ہے۔

﴿10059﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مکۂ مکرمہ کے راستے میں میری ملاقات حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی تو میں نے عرض کی: کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا اسود بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک حدیث لینے جا رہا ہوں۔

﴿10060﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارش والے دن ایک دُم کٹے گدھے پر سوار کہیں جا رہے تھے، میں ان سے ملا اور پوچھا: کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا اسود بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جا رہا ہوں، انہوں نے ہم سے فلاں سال میں کچھ احادیثِ طیبہ بیان کی تھیں، میں انہیں سال بھر یاد رکھنے کے لئے دیکھوں گا۔

راویانِ حدیث سے تصدیق:

﴾10061﴿... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا کہ حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی حدیث پاک ”کُنَّا نَتَنَاوَبُ الرَّعِیَّۃَ“ (یعنی ہم نے اونٹ چرانے کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں) آپ نے کس سے سنی؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عطاء سے۔ تو میں نے حضرت عبد اللہ بن عطاء کے پاس جاکر پوچھا: آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے فرمایا: حضرت زیاد بن مخراق سے۔ پھر میں نے اُن کے پاس حاضر ہو کر پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت شہر بن حوشب سے۔ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم

حدیث کی خاطر کئی شہروں کا سفر:

﴾10062﴿... نَصر بن حَمّاد بَجَلی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی جسے میں نے یوں بیان کیا کہ میں حضرت اسرائیل سے، وہ حضرت ابو اسحاق سے، وہ حضرت عبد اللہ بن عطاء رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”ہم نے اونٹ چرانے کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں، ایک مرتبہ میں وضو کر کے رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ حضرات صحابۂ کرام آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کے قریب ہوا اور آپ کو یہ فرماتے سنا: ”جو شخص وضو کر کے مسجد میں داخل ہو اور دو رکعت نماز ادا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا۔“ یہ سن کر میں نے کہا: واہ واہ! کیا بات۔ پھر پوری حدیث ذکر کی۔

راوی کا بیان ہے کہ حدیث سن کر حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے تھپڑ مار دیا، میں ایک کونے میں جاکر رونے لگا۔ پھر آپ فرمانے لگے: یہ کیوں رو رہا ہے؟ حضرت ابنِ ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اس لئے کہ آپ نے اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا۔ انہوں ارشاد فرمایا: دیکھو تو سہی! یہ حضرت اسرائیل از حضرت اسحاق والی سند سے کیا بیان کر رہا ہے؟ میں نے حضرت ابو اسحاق سے پوچھا: آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی تو انہوں نے کہا: مجھے حضرت عبد اللہ بن عطاء نے بیان کی اور وہ آگے حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا حضرت عبد اللہ بن عطاء نے حضرت

سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سُنی ہے؟ اس وقت حضرت مِسْعَر بن کِدام بھی وہاں موجود تھے، کہنے لگے: حضرت عبد اللہ بن عطاء مکۂ مکرمہ میں موجود ہیں۔ پس میں ان کے پاس مکۂ مکرمہ پہنچ گیا جبکہ میرا حج کا ارادہ نہیں تھا بلکہ حدیث شریف کا ارادہ تھا، میں نے حضرت عبد اللہ بن عطاء سے اس حدیث پاک کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: مجھے یہ حدیث حضرت سعد بن ابراہیم نے بیان کی تھی۔ وہاں حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ حضرت سعد مدینہ منورہ میں ہیں اور وہ اس سال حج کے لئے نہیں آئے۔ چنانچہ پھر میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور حضرت سعد سے اس حدیثِ پاک کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ حدیث شریف آپ لوگوں ہی کی طرف سے آئی ہے اور مجھ سے حضرت زیاد بن مخراق نے بیان کی ہے۔

حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یہ حدیث شریف کیسی ہے؟ پہلے یہ کوفی تھی پھر مکی ہوگئی، پھر مدنی ہوئی اور اب بصری ہوگئی، الغرض میں نے بصرہ آکر حضرت زیاد بن مخراق سے پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ حدیث آپ کے معیار کی نہیں۔ تو میں نے کہا: مگر آپ مجھے اس کے متعلق ضرور بتائیں۔ لہٰذا انہوں نے بتایا کہ مجھے یہ حدیث شریف حضرت شہر بن حوشب نے، انہیں حضرت سیِّدُنا ابو ریحانہ نے اور ان کو حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کی ہے۔ پس جب انہوں نے حضرت شہر بن حوشب کا ذکر کیا تو میں نے کہا: انہوں نے اس حدیث کی صحت خراب کر دی۔

نصر بن حماد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ حدیثِ پاک میرے لئے درجہ صحت کو پہنچتی تو یہ مجھے میرے گھر والوں، میرے مال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ پھر میں نے یہ حدیث حضرت مثنی بن معاذ سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: حضرت بشر بن مفضل نے مجھے یہ حدیث حضرت شعبہ بن حجاج کے اس قصہ کے ساتھ بیان کی اور اس میں حضرت محمد بن منکدر کا ذکر بھی کیا۔ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم

الفاظِ روایت کی اہمیت:

﴿10063﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس حدیث میں "حَدَّثَنَا" (یعنی فلاں نے ہم سے حدیث بیان کی) اور "اَخْبَرَنَا" (یعنی فلاں نے ہمیں خبر دی) کے الفاظ نہ ہوں تو وہ گھاس و ترکاری کی مانند ہے۔

﴿10064﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر حدیث میں ''حَدَّثَنِی'' (یعنی فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی) اور ''سَمِعْتُ'' (یعنی میں نے سنا) کے الفاظ ہوں تو وہ درست بدرست ہے اور اگر اس میں ''سَمِعْتُ'' اور ''اَخْبَرَنِی'' کے الفاظ نہ ہوں تو وہ گھاس وترکاری کی طرح ہے۔

﴿10065﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہر وہ کلام جس میں ''سَمِعْتُ'' کا لفظ نہ ہو تو وہ گھاس وترکاری کی مثل ہے۔

﴿10066﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے 20 سال تک حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت اختیار کی، میں ان کے پاس سے تین سے دس احادیث ہی لے کر لوٹتا تھا اور اکثر اتنی ہی احادیثِ مبارکہ سنتا تھا۔

توثیقِ روایت میں شدت:

﴿10067﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے اور ان سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے آپ سے وہ حدیث بیان کر دی، آپ نے ان سے کہا: کیا آپ نے یہ حدیث شریف خود سُنی ہے؟ انہوں نے کہا: ''میرے خیال میں سُنی ہے۔'' آپ نے ہاتھ سے اِس طرح اشارہ کیا کہ ''میں یہ روایت نہیں لیتا۔'' پھر جب آپ کھڑے ہو کر چلے گئے تو حضرت سیِّدُنا حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سنی ہے مگر انہوں نے مجھ پر سختی کی تو میں نے چاہا کہ میں بھی ان پر سختی کروں۔

﴿10068﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شَرْقِی بن قَطامی کی یہ روایت بیان کی کہ ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (مِنٰی کی) راتیں عقبہ سے آگے گزارتے تھے۔'' روایت سنا کر فرمایا: اگر میں شرقی بن قطامی کو حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر جھوٹ باندھنے والا نہ سمجھوں تو میرا گدھا اور میری اونٹنی مسکینوں پر صدقہ ہے۔

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ انطاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ بیماردل کی پانچ دوائیں ہیں: (۱) نیکوں کی صحبت (۲) تلاوتِ قرآن (۳) کم کھانا (۴) تہجد کی پابندی (۵) رات کے آخری حصہ میں گریہ وزاری۔ (المنبہات للعسقلانی، باب الخماسی، ص۲۰)

احادیث گھڑنے والوں پر مقدمات

اظہارِ حق کی خاطر بے قراری:

﴿10069﴾... حضرت سیِّدُنا خضر بن یَسَع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سخت گرمی میں کپڑا لپیٹ کر جاتے دیکھا گیا تو کسی نے عرض کی: اے ابو بسطام! کہاں جا رہے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضور نبی مکرم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جھوٹ باندھنے (یعنی حدیث گھڑنے) والے شخص کے خلاف مقدمہ دائر کرنے جا رہا ہوں۔

﴿10070﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھ سے ملے اس وقت اُن کے پاس مٹی کا ایک ڈھیلا بھی تھا، میں نے عرض کی: ابو بسطام! کہاں جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ابان بن ابو عیاش کی طرف جا رہا ہوں تاکہ اُسے قاضی کے روبرو پیش کروں کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ میں نے عرض کی: مجھے آپ پر اُن کے قبیلے عبد القیس کا خوف ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے گفتگو کی تو وہ واپس لوٹ گئے۔ اس کے بعد وہ مجھے پھر ملے اور فرمایا: اے ابو اسماعیل! میں نے اس معاملے میں بہت غور کیا مگر مجھے خاموش رہنے کی کوئی گنجائش نہیں ملی۔

﴿10071﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ابان بن ابو عیاش کے متعلق گفتگو کر کے اُس کے خلاف کاروائی نہ کرنے کی گزارش کی تو انہوں نے فرمایا: وہ ایسا ہے، وہ ویسا ہے۔ ہم نے عرض کی: ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ فرمایا: ٹھیک ہے۔ راوی فرماتے ہیں: ایک دن بارش ہو رہی تھی اور میں اپنے گھر میں تھا، کیا دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارش کے پانی میں چلے آ رہے ہیں، آتے ہی مجھے پکارا تو میں نے جواب دیا، انہوں نے فرمایا: بات یہ ہے کہ میں ابان پر مقدمہ کرنے جا رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: کیا آپ نے اُس کے خلاف کاروائی سے رُکنے کا ذمہ نہ لیا تھا؟ تو ارشاد فرمایا: مجھ سے صبر نہیں ہوتا، مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔ پھر وہ چلے گئے۔

﴿10072﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا وہ ہاتھ میں مہر لگانے والی مٹی لیے تیزی سے کہیں جا رہے تھے، میں نے پوچھا:

ابو بسطام! کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں فلاں کے خلاف مقدمہ کرنے جارہا ہوں کیونکہ اُس نے اس اس طرح سے ایک حدیث شریف بیان کی ہے۔ میں نے کہا: ایسی ہی حدیث مجھ سے حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے بھی بیان کی ہے۔ یہ سن کر آپ نے مٹی پھینکی اور واپس چلے گئے۔

﴾10073﴿... حضرت سیِّدُنا جُدّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تیزی سے جاتے ہوئے دیکھا تو پوچھا: اے ابو بسطام! کہاں جارہے ہیں؟ فرمایا: میں جعفر بن زُبَیْر پر مقدمہ دائر کرنے جارہا ہوں کیونکہ وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جھوٹ باندھتا ہے۔

جھوٹ بولنے پر احتساب:

﴾10074﴿... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ایک شخص کے پاس سے گزرا جو حدیث بیان کر رہا تھا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اس نے جھوٹ کہا، خدا کی قسم! اگر اس سے خاموش رہنا میرے لئے حلال ہوتا تو میں خاموش رہتا۔" یا اس جیسا کوئی اور جملہ کہا۔

﴾10075﴿... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے نزدیک بدکاری کرنا ابان بن ابو عیاش سے روایت کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

﴾10076﴿... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے نزدیک بدکاری کرنا اس سے زیادہ آسان ہے کہ میں کہوں: "قَالَ فُلَانٌ یعنی فلاں نے یہ کہا ہے" جبکہ میں نے اس سے سنا نہ ہو۔

روایتِ حدیث میں مُتَشَدِّد:

﴾10077﴿... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا آسمان یا اس محل سے گرنا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں کہوں: "حَکَم نے کسی چیز کے بارے میں یہ کہا ہے۔" جبکہ میں نے وہ بات ان سے سنی نہ ہو اور آپ نے یہ بھی فرمایا: میں روایتِ حدیث کے معاملے میں حروریہ (کی طرح متشدد) ہوں۔

﴾10078﴿... حضرت سیِّدُنا ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص سے روایت بیان کی پھر اس کا حال بیان کرکے فرمایا: میں اسے اپنی گردن سے نکال کر تمہاری

گردنوں میں ڈالتا ہوں۔

﴿10079﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی دینی وسعت میں رہتا ہے جب تک سند طلب نہ کرے۔

آپ نے یہ حدیث خود سنی یا نہیں؟

﴿10080﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس روایت کے علاوہ میں نے کبھی حق پوشی سے کام نہیں لیا۔ روایت یوں ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے (کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا): "اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کیا کرو۔" اس روایت میں حضرت شعبہ نے حضرت قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو روک کر یہ نہیں پوچھا کہ "آپ نے اُن سے یہ حدیث خود سنی یا نہیں؟" حدیث کے حُسن میں میرے سامنے خرابی آجانا مجھے ناپسند گزرا اور حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک حدیث شریف کے علاوہ میں نے جب بھی کوئی حدیث سنی بیان کرنے والے سے اوپر والے راوی کے متعلق یہ ضرور پوچھا کہ "آپ نے اُن سے یہ حدیث خود سنی ہے؟"

﴿10081﴾... شَبابہ بن سَوَّار کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خَصِیب بن جَحْدَر پر جَرح کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: میں نے اسے حمام میں بغیر ازار کے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث پر جَرح:

﴿10082﴾... حضرت سیِّدُنا مکی بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عمران بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آتے اور فرماتے: عمران! آؤ ہم رضائے الٰہی کے لئے کچھ دیر غیبت کریں اور راویانِ حدیث کی برائیاں کریں۔[1]

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 109** پر فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ذاتی معاملات میں کسی مسلمان کے عیب کھولنا سخت جرم ہے جس کا وبال بہت ہے مگر دینی معاملات میں خود مسلمان کے عیب کھولنا عبادت ہے۔ محدثین حدیث کے راویوں کے عیوب بیان کرجاتے ہیں غیبت یا عیب لگانے کے لیے نہیں بلکہ حدیث کا درجہ معین کرنے کے لیے کہ اس کے راویوں میں چونکہ فلاں عیب ہے لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے فضائلِ اعمال میں کام آئے گی، احکام میں کام نہ دے گی۔

روایات لینے میں احتیاط:

﴿10083﴾... حضرت سیِّدُنا ورقاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا: آپ نے حضرت سیِّدُنا ابو زُبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات کو کیوں چھوڑ دیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے انہیں ترازو پر وزن کرتے ہوئے دیکھا تو وہ ایک پلڑے کو جھکا رہے تھے لہٰذا میں نے انہیں چھوڑ دیا۔

﴿10084﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم سے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا معاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے حدیث بیان کی تو میں نے ان سے کہا: آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انہوں نے کہا: مجھے فلاں نے یہ حدیث بیان کی ہے، اے شعبہ! کیا آپ اس حدیث تک پہنچنے سے مطمئن ہیں؟

راویانِ حدیث پر گہری نظر:

﴿10085﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے دادا نے حارث اَعْوَر سے فقط چار حدیثیں سنی ہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا: انہوں نے خود ہی مجھے بتایا تھا۔

﴿10086﴾... ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق سے کہا: حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا ہے کہ آپ نے حضرت سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ اس پر حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

﴿10087﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے حضرت سیِّدُنا ابو وائل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فقط دو ہی حدیثیں سنی ہیں۔

﴿10088﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن حازِم کے بھانجے ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: آپ نے اپنے لئے کن معاملات کو زیادہ سخت پایا؟ آپ نے فرمایا: حدیث کے راویوں کے معاملات میں رخصت سے کام لینے کو۔

تدلیس سے بیزاری:

﴿10089﴾... حضرت سیِّدُنا عفان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک حرف کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: آسمان سے زمین پر گر جانا میرے لئے تدلیس کرنے سے زیادہ آسان ہے۔[1]

استاد سے محبت:

﴿10090﴾... حضرت سیِّدُنا مِنہال بن بَحْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میری اکثر روایتیں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عون، حضرت سیِّدُنا اسود بن شیبان اور حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے ہوتی ہیں، اگر میں ہر روز حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سواری کی رکاب تھامنے پر قادر ہوتا تو ضرور ایسا کرتا۔

﴿10091﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دیکھ لو کہ کس سے حدیث نقل کر رہے ہو؟ حضرتِ سیِّدُنا قُرَّہ بن خالد، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن مُغِیرہ، حضرتِ سیِّدُنا اسود بن شیبان اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے نقل کیا کرو، میری خواہش ہے کہ ہر دن حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سواری کی رکاب تھاما کروں۔

﴿10092﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے حدیث کے ذریعے کچھ طلب نہ کیا مجھے اس پر رشک آتا ہے۔

﴿10093﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ کسی حدیث میں میری مخالفت کون کر رہا ہے سوائے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کیونکہ آپ حدیث میں مشغول رہنے والے تھے، آپ ایک استاد کے پاس بار بار آکر حدیث کی تکرار کیا کرتے تھے۔ راوی

[1] ...وہ حدیث جس کو راوی اپنے شیخ سے سنے بغیر ایسے الفاظ سے شیخ کی طرف نسبت کرے جس سے سننے کا گمان ہو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ راوی نے حدیث اپنے شیخ کے علاوہ کسی اور سے سنی ہو لیکن روایت کرتے وقت ایسے الفاظ ذکر کرے جو شیخ سے سماع کا ایہام (وہم پیدا) کرتے ہوں جیسے: قَال، عَنْ اور اَنَّ وغیرہ۔ (نصابِ اصولِ حدیث، ص ۶۳)

کہتے ہیں: یا اسی مفہوم کا کلام فرمایا۔

باہمی تعظیم و تکریم:

﴿10094﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کرتے تو انہیں "سَیِّدُ الْمُحَدِّثِیْن یعنی محدثین کا سردار" کہتے اور حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کرتے تو انہیں "سَیِّدُ الْقُرَّاء یعنی علما کا سردار" فرماتے۔

حدیث سنانے میں احتیاط:

﴿10095﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھے تھے، ایک شخص نے ان سے حدیث سنانے کی درخواست کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے منع فرما دیا، میں نے پوچھا: آپ نے اسے حدیث کیوں بیان نہیں کی؟ فرمایا: یہ قصہ گو لوگ ہیں حدیث میں اضافی باتیں شامل کر دیتے ہیں۔

﴿10096﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایتِ حدیث میں "اَخْبَرَنِی۔ قَالَ: اَخْبَرَنِی" جیسے الفاظ پسند کیا کرتے تھے۔

﴿10097﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر لوگوں سے حیا نہ ہوتی تو میں ابان بن ابو عیاش کی نماز جنازہ نہ پڑھتا۔

﴿10098﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن بَکّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فجر کی نماز کے بعد کافی دیر تک خاموش بیٹھے رہے پھر میرے پاس آکر فرمانے لگے: کیا تم یہ سمجھ رہے تھے کہ میں تسبیح پڑھ رہا ہوں؟ بات یہ ہے کہ آج میرا درس "حدیثِ قتادہ" تھا تو دو حدیثیں میرے ذہن میں آئیں تو میں انہیں یاد کر رہا تھا یہاں تک کہ وہ مجھے یاد آ گئیں۔

حفظِ حدیث کا اہتمام:

﴿10099﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

کے پاس جا کر دو حدیثیں سنانے کی درخواست کرتا، میری گذارش قبول کرنے کے بعد وہ مجھ سے فرماتے: اور سناؤں؟ تو میں منع کر کے عرض کرتا: پہلے میں انہیں یاد کر کے پختہ کرلوں پھر سنائیے گا۔

علمِ حدیث کا شہسوار:

﴿10100﴾... حضرت سیّدنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس واسط سے شعبہ نامی ایک شخص آئے گا وہ حدیث کا شہسوار ہے جب وہ آئے تو اس سے علم حاصل کرنا۔ حضرت سیّدنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیّدنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آئے تو ہم نے ان سے علم حاصل کیا۔

﴿10101﴾... حضرت سیّدنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے جس سے بھی لفظ "حدثنا" سے حدیث سنی میں اس کا غلام ہوں۔

﴿10102﴾... حضرت سیّدنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیّدنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے شعر سنانے کا فرماتے تو میں کہتا: میں آپ کو شعر سناتا ہوں، آپ مجھے حدیث سنائیے۔

﴿10103﴾... حضرت سیّدنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر یہ شوقِ شاعری نہ ہوتا تو میں حضرت سیّدنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی روایات تمہیں سناتا۔

﴿10104﴾... حضرت سیّدنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں حضرت سیّدنا طلحہ بن مُصَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک سے زیادہ حدیث بیان کروں تو مجھے قید خانے لے جانا۔

﴿10105﴾... حضرت سیّدنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو تمہیں بتائے کہ میں نے علی بن بَذِیمہ سے دو حدیثوں سے زیادہ احادیث سنی ہیں تو اسے جھٹلا دینا۔

﴿10106﴾... حضرت سیّدنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیّدنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے حارث اَعْوَر سے فقط چار حدیثیں سنی ہیں۔

﴿10107﴾... حضرت سیّدنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یحیٰ بن جَزّار نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فقط تین حدیثیں سنی ہیں۔

﴿10108﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ابو مُھَزِّم تمیمی بصری کو حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی مجلس میں دیکھا، اس کا حال یہ تھا کہ اگر اسے کوئی ایک سکہ دے تو وہ اسے 90 حدیثیں سنا دے۔

﴿10109﴾... حضرت سیِّدُنا امیہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ حضرت سیِّدُنا محمد عرزمی اور حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے حدیث بیان کیوں نہیں کرتے حالانکہ وہ حدیث میں اچھے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: اسی وجہ سے تو میں ان سے روایت نہیں کرتا۔

﴿10110﴾... حضرت سیِّدُنا امیہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن ابو سلیمان عرزمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے حدیث بیان کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا: اُنہیں رہنے دو۔ میں نے کہا: آپ نے انہیں کیوں ترک کیا ہے، آپ حضرت سیِّدُنا محمد بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے تو حدیث بیان کرتے ہیں لیکن عبد الملک سے حدیث بیان نہیں کرتے حالانکہ وہ حدیث میں اچھے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان کے اچھے ہونے کی وجہ سے نہیں کرتا۔

﴿10111﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو حدیث میں بھول جاتا ہوں تو اسے یاد کرتے کرتے بیمار ہو جاتا ہوں۔

﴿10112﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مُعَزَّز لوگوں سے روایتیں لیا کرو کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولتے۔

﴿10113﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بہت خوب! اگر میں تمہیں ایک ثقہ راوی سے حدیث بیان کر دوں تو پھر تین سے بیان نہیں کرتا۔

﴿10114﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اور قیس بن ربیع مسجد میں بیٹھے تھے، وہ ابو حصین عثمان بن عاصم سے مروی احادیث بیان کرتے ہی جا رہے تھے حتّٰی کہ مجھے ایسا لگنے لگا کہ اب مسجد ہم پر گر پڑے گی۔

تفتیشِ حدیث کے ماہر:

﴿10115﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں کسی حدیث بیان کرنے والے کے پاس جاؤں جس کے پاس چار حدیثیں ہوں تو تین ایسی پکڑلوں گا جو اس نے نہیں سنی ہوں گی۔

﴿10116﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کتنے ہی حلوے مجھ سے رہ گئے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ بہت سی احادیث میں حاصل نہیں کر سکا۔

﴿10117﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حدیث کی طلب میں سواریوں پر رہنے والے فلاح نہیں پائیں گے۔

﴿10118﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم کی یہ مشغولیت تمہیں ذِکْرُ اللہ، نماز اور صلہ رحمی سے روکتی ہے تو کیا اب بھی باز نہیں آؤ گے۔

کاش! کسی حمام کا ملازم ہوتا:

﴿10119﴾... شَبابَہ بن سَوَّار کا بیان ہے: میں حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال والے دن ان سے ملنے گیا تو وہ رو رہے تھے، میں نے کہا: ابو بسطام! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ خوش ہو جائیے کیونکہ آپ کا تو اسلام میں بلند مقام ہے۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا: مجھے رہنے دو، کاش! میں کسی حمام کا ملازم ہوتا اور حدیث نہ جانتا۔

﴿10120﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حدیث سے بڑھ کر مجھے کسی چیز کا خوف نہیں کہ وہ مجھے جہنم میں داخل کر دے۔

﴿10121﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ہر علم والے کو اپنے علم کے سبب ہی کھاتا ہوا دیکھا ہے۔

غریبوں کا خیال:

﴿10122﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: اگر غریب نہ ہوتے تو میں حدیث بیان نہ کرتا، میں اس لئے حدیث بیان کرتا ہوں تاکہ انہیں کچھ دیا جائے۔

﴿10123﴾... حضرت سیِّدُنا عفّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر فرمایا کرتے تھے: اگر میری ضروریات نہ ہوتیں تو میں تمہیں حدیث بیان نہ کرتا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمزور عورتوں کے لئے سوال کیا کرتے تھے (یہی آپ کی ضروریات تھیں)۔

﴿10124﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اس امام کی مثل کوئی نہ دیکھا یہ مجھے قرآن سناتے ہیں میں اسے یاد نہیں کرتا۔ اور میں انہیں حدیث سناتا ہوں تو وہ اسے یاد نہیں کرتے۔

﴿10125﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داؤد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھے اور گھر کی چھت میں ایک تھیلا لٹکا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: کیا وہ تھیلا دیکھ رہے ہو؟ خدا کی قسم! میں نے اس میں عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِی لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم والی سند سے ایسی احادیث نقل کر رکھی ہیں کہ اگر میں تمہیں وہ بیان کروں تو تم جھوم اٹھو گے، خدا کی قسم! میں تمہیں وہ حدیثیں بیان نہیں کروں گا۔

﴿10126﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر روایتِ حدیث کے لئے اجازت دینا صحیح ہو تو سفر ختم ہو جائے گا۔

سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

یہاں ان احادیث کا ذکر ہو گا جو حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَئِمَّہ اور محمد نامی بڑے بڑے تابعین سے روایت کی ہیں، ان ہی میں سے حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔

سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی وراثت:

﴿10127﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے گھر تشریف لائے، اس وقت میں بیمار تھا اور مجھے ہوش نہیں تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا یا پھر لوگوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آگیا،

میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا وارث تو صرف ایک کلالہ[1] ہے۔ (میری میراث کس کو ملے گی؟) تو اس وقت یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

یَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ ؕ (پ۶، النسآء: ۱۷۶) ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتوٰی دیتا ہے۔[2]

﴿10128-29﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں اپنے والد پر چڑھے قرض کے سلسلے میں حاضر ہوا، میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں۔ ارشاد فرمایا: میں (تو) میں بھی ہوں۔ (گویا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے ناپسند کیا۔)[3]

حلال لو حرام چھوڑ دو:

﴿10130﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ساقیِ کوثر، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رزق میں تاخیر کا اندیشہ نہ کرو کیونکہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کرلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور تلاشِ رزق میں درمیانی راہ اختیار کرو حلال لو حرام چھوڑ دو۔“[4]

﴿10131﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ بیٹھنے سے

1... کلالہ: اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد۔ (خزائن العرفان، پ۶، النسآء: ۱۷۶) آیت میں جو مسائل بیان ہوئے ان کا خلاصہ و وضاحت یہ ہے: (1)... اگر کوئی شخص فوت ہو اور اس کے وُرثاء میں باپ اور اولاد نہ ہو تو سگی اور باپ شریک بہن کو وراثت سے مال کا آدھا حصہ ملے گا جبکہ صرف ایک ہو اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو دو تہائی حصہ ملے گا۔ (2)... اور اگر بہن فوت ہوئی اور وُرثاء میں نہ باپ ہو نہ اولاد تو بھائی اُس کے کُل مال کا وارث ہوگا۔ (3)... اگر فوت ہونے والے نے بہن بھائی دونوں چھوڑے تو بھائی کو بہن سے دگنا حصہ ملے گا۔ اہم تنبیہ: وراثت کے مسائل میں بہت وُسعت اور قُیُود ہوتی ہیں۔ آیت میں جو صورتیں موجود تھیں ان کو بیان کر دیا لیکن اگر وراثت کا کوئی مسئلہ درپیش ہو تو بغیر کسی ماہرِ میراث عالم کے خود حل نہ نکالیں۔ (صراط الجنان، ۲/ ۳۷۰)

2... بخاری، کتاب الوضوء، باب صب النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۱/ ۹۰، حدیث: ۱۹۴، بتغیر قلیل

3... بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قال من ذا فقال انا، ۴/ ۱۷۱، حدیث: ۶۲۵۰

4... شعب الایمان، باب التوکل باللہ عزوجل والتسلیم، ۲/ ۶۷، حدیث: ۱۱۸۶

پہلے دو رکعتیں پڑھ لے[1]۔[2]

﴿10132﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: جب فجر طلوع ہوتی تو تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دو رکعتیں اتنی مختصر ادا فرماتے کہ میں سوچتی کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں؟[3]

سفر میں روزہ:

﴿10133﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو ملاحظہ کیا جس پر سایہ کیا گیا تھا اور اس کے پاس لوگوں کا رش تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے بارے میں استفسار فرمایا تو لوگوں نے کہا: یہ روزہ دار ہے۔ ارشاد فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں[4]۔[5]

1... شارح بخاری حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ہمارا (یعنی احناف) اور امام مالک وغیرہ کا مذہب یہ ہے کہ اثنائے خطبہ نہ کسی کلام کی اجازت ہے نہ کسی نماز کی۔ ہمارے دلائل یہ ہیں۔ خواہر زادہ نے اپنی مبسوط میں حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کیا کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "امام جب خطبہ کے لئے نکلے تو نماز ہے نہ کلام۔" عمدۃ القاری میں اسی حدیث کی کتاب الاسرار کے حوالے سے ان الفاظ میں تخریج کی: "جب تم میں سے کوئی آئے اور امام منبر پر ہو تو نہ نماز کی اجازت ہے نہ کلام کی۔" ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا کہ حضرت عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) جب خطبے کے لئے نکلتے تو ہمیں چپ کرا دیتے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُم)، خطبے کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علی، ابنِ عباس، ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُم خطبے کے لئے امام کے نکلنے کے بعد نماز اور کلام سے منع فرماتے تھے۔ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "امام خطبہ دے رہا ہو تو نماز نہ پڑھو۔" ہمارے یہاں صحیح وراجح مفتٰی بہ، حضرت امام اعظم کا قول ہے کہ جب امام خطبے کے لئے اپنے حجرے سے نکلے یا اپنی جگہ سے اٹھے، اس وقت سے لے کر خطبہ ختم ہونے کے وقت تک نماز ذکر ہر قسم کا کلام ممنوع ہے بلکہ ہر وہ فعل ممنوع ہے جو خطبے کے سننے میں خلل انداز ہو مثلاً پنکھا جلنا، کچھ لکھنا۔ (نزہۃ القاری، ۲/۵۵۳ تا ۵۵۶ ملتقطاً)

2... صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الجمعۃ، باب الدلیل علی ان الجالس عند... الخ، ۳/۱۶۵، حدیث: ۱۸۳۱

3... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر... الخ، ص ۳۶۵، حدیث: ۷۲۴

4... یعنی ایسے سخت سفر میں ایسا بے سروسامانی کا روزہ بھلائی نہیں بلکہ بُرا ہے اور رب تعالیٰ کے اس فرمان کے خلاف ہے "یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَ لَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ (پ۲، البقرۃ: ۱۸۵)۔" (مراٰۃ المناجیح، ۳/۱۷۱)

5... بخاری، کتاب الصوم، باب البر الصوم فی السفر، ۱/۶۴۱، حدیث: ۱۹۴۶

﴿10134﴾... حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: مروان نے اپنی دادی حضرت سَیِّدَتُنا سبرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس اپنا قاصد بھیجا تو انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِذَا مَسَّ اَحَدُکُمْ ذَکَرَہٗ فَلْیَتَوَضَّأْ یعنی جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضو کرے[1]۔“[2]

﴿10135﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن زید انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بارش کے لئے دعا کرتے تو اپنی چادر کو پلٹ دیا کرتے۔[3]

قطع تعلقی کا وبال:

﴿10136﴾... حضرت سَیِّدُنا جُبیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ یعنی رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“[4]

مسواک کی فضیلت:

﴿10137﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَۃٌ لِلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِ یعنی مسواک منہ صاف کرنے والی (اور) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا سبب ہے۔“[5]

رشتے کی فریاد:

﴿10138﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب

1... یہاں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے۔ یہی حضرت مُصْعَب ابن سعد (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کا قول ہے، یعنی جو عضو خاص چھوئے مناسب ہے کہ ہاتھ دھوئے جیسے کھانے کے وضو میں تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۵۱)

2... ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء من مس ذکرہ، ۱/۲۷۷، حدیث: ۴۷۹

3... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب تحویل الرداء فی الاستسقاء، ۱/۳۴۶، حدیث: ۱۰۱۱

4... بخاری، کتاب الادب، باب اثم القاطع، ۴/۹۷، حدیث: ۵۹۸۴

5... نسائی، کتاب الطھارۃ، باب الترغیب فی السواک، ص ۱۰، حدیث: ۵

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ بروزِ قیامت رشتہ کی زبان ہوگی اور وہ عرش کے نیچے کھڑا ہو کر عرض کرے گا: ”اے میرے رب! مجھے کاٹا گیا، اے میرے رب! مجھ پر ظلم ہوا اور میرے ساتھ بُرا سلوک کیا گیا۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جواب ارشاد فرمائے گا: ”کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جس نے تجھے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے تجھے توڑا میں اسے توڑوں گا۔“[1]

﴿10139﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ مقدسہ میں ایک صاع غلہ یا ایک صاع جو یا ان جیسی کوئی اور چیز صدقۂ فطر میں دیتے تھے۔[2]

شراب سے نفرت کی ایک وجہ:

﴿10140﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شراب کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا، آپ نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں شراب پی اور نہ ہی زمانہ اسلام میں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو شراب کے نشے میں مدہوش گندگی میں اپنا ہاتھ ڈالتا اور اسے اپنے منہ کے قریب کرتا جب اس کی بدبو محسوس ہوتی تو دور کر دیتا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اسے معلوم نہیں کہ کیا کر رہا ہے بس جب گندگی کی بدبو پاتا ہے تو اسے دور کر دیتا ہے۔

﴿10141﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو۔“ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کہا: پھر ہم گرم پانی کا کیا کریں؟ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: جب حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی حدیثِ پاک بیان کی جائے تو اس کے مقابلے میں مثالیں نہیں دی جاتیں[3]۔[4]

﴿10142﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... مسند ابو داود الطیالسی، محمد بن کعب عن ابی ھریرۃ، ص۳۳۱، حدیث: ۲۵۴۳

2... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر صاعا من شعیر و باب الصدقۃ قبل العید، ۱/۵۰۸، حدیث: ۱۵۰۶، بتغیر قلیل

3... آگ کی پکی چیز کھانے کے بعد وضو سے مراد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ہے نہ کہ نماز کا وضو۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ۶/۴۶) کیونکہ احناف کے نزدیک اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

4... ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء مما غیرت النار، ۱/۲۸۰، حدیث: ۴۸۵

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے[1] ۔[2]

جہنم کی بھڑک:

﴿10143﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَطْفِئُوْھَا بِالْمَاءِ یعنی بخار جہنم کی بھڑک سے ہے لہٰذا اسے پانی سے بجھاؤ۔[3]

﴿10144﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت نجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔[4]

﴿10145﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام آیا، اس نے حضور نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہجرت پر بیعت کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ خیال نہ ہوا کہ وہ غلام ہے[5] پھر اس کا آقا اسے لینے آیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: اسے ہمارے ہاتھ بیچ دو چنانچہ اسے دو حبشی غلاموں کے عوض خرید لیا، اس کے بعد کسی سے بھی بیعت کرنے سے پہلے پوچھ لیتے کہ کیا وہ غلام ہے؟[6]

---

❶... بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن کو چھونا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اِنزال ہو جائے گا یا جماع میں مُبتلا ہو گا اور ہونٹ اور زَبان چُوسنا روزہ میں مُطلقًا (یعنی چاہے انزال و جماع کا ڈر ہو یا نہ ہو) مکروہ ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۹۷)

❷... بخاری، کتاب الصوم، باب المباشرۃ للصائم، ۱/ ۶۳۵، حدیث: ۱۹۲۷

❸... بخاری، کتاب الطب، باب الحمی من فیح جھنم، ۴/ ۲۷، حدیث: ۵۷۲۳

❹... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب موت النجاشی، ۲/ ۵۸۲، حدیث: ۳۸۷۹

❺... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 4، ص 253** پر اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حقیقتًا یہ بھاگا ہوا غلام تھا اس کا مقصود تھا مولیٰ سے نجات پانا مگر ظاہر یہ کیا کہ مؤمن ہوں مہاجر بن کر آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں، حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بھی اس کی تحقیق نہ فرمائی اور اس سے ہجرت پر بیعت لے لی۔ خیال رہے کہ اگرچہ **اللہ** تعالٰی نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ہر کھلے چھپے کی اطلاع دی ہے مگر علم کا ہر وقت حضور ضروری نہیں، حافظ کو سارا قرآن یاد ہوتا ہے مگر ہر لفظ ہر وقت سامنے نہیں رہتا لہٰذا اس سے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بے علمی ثابت کرنا حماقت ہے۔

❻... مسلم، کتاب المساقاۃ، باب جواز بیع الحیوان... الخ، ص ۸۶۶، حدیث: ۱۶۰۲

چار مقدس کلمات کی تعلیم:

﴿10146﴾... حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا جویریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آئے، وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھی مشغولِ دعا تھیں پھر آپ نصفِ نہار کے قریب دوبارہ تشریف لائے تو ان سے ارشاد فرمایا: کیا تم ابھی تک اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم پڑھا کرو؟ (پھر فرمایا:) تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ [1](۱)، تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہِ رِضَا نَفْسِہٖ (۲)، تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہِ زِنَةَ عَرْشِہٖ (۳) اور تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (۴) پڑھا کرو۔[2]

﴿10147﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: آپ کی ہر چیز کی شکایت کی گئی ہے حتّٰی کہ نماز کی بھی (کہ صحیح طریقے سے نماز نہیں پڑھاتے)۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں پہلی دو رکعتیں لمبی پڑھاتا ہوں اور آخری دو رکعتیں مختصر اور میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے کے مطابق نماز پڑھانے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں مجھے یہی گمان تھا۔

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ملنساری:

﴿49-10148﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے گھر والوں کے ساتھ گھل مل کر رہتے تھے حتّٰی کہ میرے چھوٹے بھائی سے مزاح کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی ابو عمیر! چھوٹی چڑیا کا کیا ہوا؟ جب نماز کا وقت ہوتا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ...(۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر (۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی اس کی رضا کے لئے (۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی اس کے عرش کے وزن کے برابر (۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

2 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح اول النہار وعند النوم، ص۱۴۵۹، حدیث: ۲۷۲۶

مسند امام احمد، حدیث جویریۃ، ۱۰/۳۹۹، حدیث: ۲۷۴۹۱

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ادا فرمانا چاہتے تو ہم آپ کے لیے بالوں سے بنا بچھونا بچھا دیتے اور آپ اس پر نماز ادا فرماتے۔[1]

﴿51-10150﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو مجالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بردہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شدّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد کا بیع سلم کے معاملے میں اختلاف ہوا تو انہوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بھیجا، میں نے ان سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دورِ اقدس میں گندم، جو، کھجور اور منقّوں کی بیع سلم ان لوگوں سے کیا کرتے تھے جن کے پاس یہ چیزیں موجود نہیں ہوتی تھیں۔[2]

اور ایک روایت میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ادوار کا بھی ذکر ہے۔

﴿10152﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لونڈیوں کی کمائی (یعنی ان کے زنا یا کسی اور حرام ذریعہ سے حاصل ہونے والی آمدنی) سے منع فرمایا ہے۔[3]

چھینک آنے پر دعا اور اس کا جواب:

﴿10153﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ دو عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال (یعنی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے) کہے اور اسے جواب دینے والا یَرْحَمُکُمُ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے) کہے پھر چھینکنے والا یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے کام بنا دے) کہے۔[4]

﴿10154﴾... حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیٹے (یعنی میت کے والد) کی موجودگی میں دادی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے لیکن حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے وارث قرار دیتے اور فرماتے

1... بخاری، کتاب الادب، باب الانبساط الی الناس، ۴/۱۳۴، حدیث: ۶۱۲۹، باب الکنیۃ للصبی قبل ان یولد، ۴/۱۵۵، حدیث: ۶۲۰۳

2... مسند ابو داود الطیالسی، عبد اللہ بن ابی اوفی، ص ۱۱۰، حدیث: ۸۱۵

3... بخاری، کتاب الاجارۃ، باب کسب البغی والاماء، ۲/۷۰، حدیث: ۲۲۸۳

4... مسند امام احمد، حدیث ابی ایوب الانصاری، ۹/۱۴۹، حدیث: ۲۳۶۴۸

تھے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس دادی کو حصہ دیا گیا اس وقت اس کا بیٹا زندہ تھا۔[1]

﴿10155﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”وَجَبَ الْخُرُوْجُ عَلٰی کُلِّ ذَاتِ نِطَاقٍ یعنی (نمازِ عید کے لئے) ہر کمر بند والی کے لئے نکلنا واجب ہے[2]۔“[3]

﴿10156﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو عیدین کی نماز بغیر اذان واقامت کے پڑھائی اور نماز عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔[4]

﴿10157﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن سعد بن ابی وقاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں عرفات میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس آیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔

جنت میں لے جانے والے اعمال:

﴿10158﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت

1... (حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس دادی کو وہ حصہ) بغیر توارث ویسے ہی عطا فرمایا جیسا کہ حکم قرآن ہے کہ اگر تقسیم میراث کے وقت بعض محروم قرابت دار موجود ہوں تو انہیں کو دے دو، فرمایا: وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ (ترجمۂ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو۔ (پ۴، النسآء:۸)) یا میت کا باپ کافر تھا یا غلام کہ میراث کا مستحق نہ تھا اور محروم وارث دوسرے کو محروم نہیں کرتا۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۳۷۸)

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 41 پر فرماتے ہیں: حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانہ میں تمام عورتوں کو عید گاہ کی حاضری کا حکم تھا تاکہ شرعی اَحکام سنیں اور نمازِ عید یا کم از کم مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو جائیں، مردوں سے علیحدہ بیٹھتی تھیں، سرکار خطبے کے بعد ان کی جماعت میں مخصوص وعظ ارشاد فرماتے تھے۔ عہدِ فاروقی سے عورتیں اسی حاضری سے روک دی گئیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۴۱) عورتوں پر نمازِ عید واجب ہے نہ ہی انہیں نمازِ عید یا دیگر نمازوں میں کسی نماز کے لئے مسجد آنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ”جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان باتوں کو ملاحظہ فرماتے تو مسجد میں آنے سے انہیں ضرور منع فرما دیتے۔“ (بخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العالم، ۱/ ۳۰۰، حدیث: ۸۶۹)

نوٹ: اس پر تفصیلی حاشیہ ”روایت نمبر 9995“ کے تحت ملاحظہ کیجئے۔

3... مسند امام احمد، حدیث اخت عبد اللہ بن رواحۃ، ۱۰/ ۲۸۸، حدیث: ۲۷۰۸۲

4... مسند امام احمد، حدیث جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۵۰، حدیث: ۱۴۳۷۶، بتغیر قلیل

میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ایسے کرو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔“(1)

﴾10159﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شاہِ اَتْقِیاء، رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ یعنی جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دی تو اس کے لئے مصیبت زدہ کے برابر ثواب ہے۔“(2)

﴾10160﴿... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ خلق کے رہبر، محبوبِ ربِ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کے ذریعے ہو۔“(3)

امام سے پہلے سر نہ اٹھاؤ:

﴾10161﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ بشیر و نذیر آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا سر پہلے اٹھالیتا ہے حالانکہ امام ابھی سجدے میں ہوتا ہے کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا سر گدھے کا سر کر دے؟ یا فرمایا: اس کی صورت گدھے کی صورت کر دے؟(4)

﴾10162﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَشْکُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ یعنی جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کرتا۔“(5)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دو پھول:

﴾10163﴿... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا

1... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ۱/۴۷۱، حدیث: ۱۳۹۶

2... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲/۲۶۹، حدیث: ۱۶۰۲

3... بخاری، کتاب الادب، باب طیب الکلام، ۴/۱۰۶، حدیث: ۶۰۲۳

4... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فیمن یرفع... الخ، ۱/۲۵۳، حدیث: ۶۲۳

5... ابو داود، کتاب الادب، باب فی شکر المعروف، ۴/۳۳۵، حدیث: ۴۸۱۱

عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس بیٹھا تھا کہ کسی نے حالتِ احرام میں مکھی مارنے والے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اے عراق والو! کیا تم مجھ سے مکھی مارنے والے مُحْرِم کا پوچھتے ہو حالانکہ تم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے کو شہید کیا ہے جن کے بارے میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: "ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یعنی یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔"[1]

نفلی روزوں کی فضیلت:

﴿10164﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ ارشاد فرمایا: اپنے اوپر روزے کو لازم کرلو کہ اس کے مقابل کوئی عمل نہیں۔ پھر میں نے دوسری مرتبہ حاضر ہو کر یہی عرض کی تو ارشاد فرمایا: اپنے اوپر روزے کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔[2]

﴿10165﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں ایک غزوہ میں سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، میں نے عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ ارشاد فرمایا: اپنے اوپر روزے کو لازم کرلو۔[3]

شیطانی عمل کی ممانعت:

﴿10165﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے نُشْرہ[4] کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: صحابۂ کرام نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ یہ شیطانی کام ہے۔[5]

1... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

2... نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف علی محمد بن ابی یعقوب، ص۳۷۱، حدیث: ۲۲۲۰

3... مسند امام احمد، حدیث ابی امامۃ، ۸/۲۷۱، حدیث: ۲۲۲۱۱

4... یہ ایک خاص منتر کا نام ہے جو مجنون (آسیب زدہ) کے شفاء کے لیے کہا جاتا ہے یہ جادو کی ایک قسم ہے۔ نشر بمعنی پھیلنا اس سے ہے انتشار، چونکہ یہ عمل جنات شیاطین کے پھیلنے کی بناء پر ہوتا ہے اس کو نشرہ کہا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۳۷)

5... مسند البزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۳/۲۲۴، حدیث: ۶۷۰۹

﴿10166﴾... حضرت سیِّدُنا کَعب اَحبارعَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند نہیں فرماتا موٹے شخص کو[1] اوراُن گھر والوں کو جو گوشت کھانے والے[2] ہوں۔

﴿10167﴾... حضرت سیِّدُنا ادریس اودی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے والد (راویِ حدیث حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر کیے بغیر) روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب حطیمِ کعبہ میں نماز پڑھتے تو حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (حفاظت کے لئے) تلوار لئے آپ کے سر پر کھڑے رہتے تھے۔[3]

﴿10168﴾... حضرت سیِّدُنا طلق بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو بارگاہِ رسالت میں سوال کرتے سنا کہ کوئی شخص حالتِ نماز میں اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو کیا وہ وضو کرے گا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ بھی جسم کا ایک ٹکڑا ہی ہے۔[4]

﴿10169﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن جابر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مقامِ واسط میں مجھ سے ملے اور شرم گاہ چھونے پر وضو والی حدیث سنانے کی فرمائش کی، میں نے انہیں حدیث بیان کی تو انہوں نے مجھ سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے بعد کسی کو یہ حدیث بیان نہ کریں۔ میں نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔

تین دن میں ختمِ قرآن:

﴿10170-71﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن

1... موٹاپا چونکہ غفلت اور زیادہ کھانے پر دلالت کرتا ہے اور یہ بات بُری ہے۔(احیاء العلوم، کتاب کسر الشھواتین، باب فضل الجوع وذم الشبع، ۳/۱۰۱) البتہ یہ بات ذہن میں رہے کہ قدرتی طور پر موٹا ہونا اور ہے اور زیادہ کھانے کے سبب موٹا ہونا اور یہاں موٹاپے سے کھانے کے سبب موٹا ہونا مراد ہے نہ کہ وہ جو قدرتی طور پر ہو۔

2... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس سے مراد غیبت کرنے والے ہیں۔(شعب الایمان، ۵/۳۳، حدیث: ۵۶۶۸) جبکہ امام ابن اثیر جزری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے مطابق اس سے مراد ”کثرت سے گوشت خوری کرنے والے“ ہیں۔ (جامع الاصول، ۷/۵۲۹، تحت الحدیث: ۵۵۱۹)

3... تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبۃ، ذکر حرس رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۳۰۰

4... معرفۃ السنن والآثار، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء من مس الذکر، ۱/۲۳۳، حدیث: ۲۰۷

مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک ہفتے میں پورا قرآن کریم پڑھا کرتے تھے اور رمضان شریف میں تین دن میں پڑھتے تھے۔

﴾10172﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کِیلُوا طَعَامَکُمْ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ یعنی غلہ تول کرلیا کرو تمہیں اس میں برکت دی جائے گی۔“[1]

دعوت قبول کیا کرو:

﴾10173﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے دعوت دی جائے اسے چاہئے کہ دعوت قبول کرے تو جس نے قبول نہ کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔[2]

﴾75-10174﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زمانہ میں اذان کے کلمات دو دو بار کہے جاتے اور تکبیر کے ایک ایک بار سوائے اس کے کہ جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃ کہتا تو دو مرتبہ کہتا[3]۔[4]

1... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب ما یرجی فی کیل الطعام من البرکۃ، ۳/۵۱، حدیث: ۲۲۳۱

2... مسلم، کتاب النکاح، باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ، ص۷۴۸، حدیث: ۱۴۲۹

ابو داود، کتاب الاطعمۃ، باب ماجاء فی اجابۃ الدعوۃ، ۳/۴۷۹، حدیث: ۳۷۴۱

3... احناف کے نزدیک: اقامت اذان ہی کے مثل ہے (لہٰذا اقامت کے الفاظ بھی دو دو بار کہے جائیں گے) مگر چند باتوں میں فرق ہے اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے جاتے ہیں اور اقامت کے کلمات کو جلد جلد کہیں، درمیان میں سکتہ نہ کریں، اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ بھی کہیں۔ (جنتی زیور، ص۲۶۶) مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ حدیث اگر صحیح ہو تو یا منسوخ ہے یا اس کی تاویل واجب۔ اگر تکبیر کے کلمات ایک ایک بار ہوتے تو صحابۂ کرام حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد یہ عمل چھوڑ نہ دیتے۔ بیہقی شریف میں ہے کہ حضرت علی مرتضٰی (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اقامت ایک ایک بار کہہ رہا ہے، آپ ناراض ہوئے اور فرمایا ”اِجْعَلْھَا مَثْنٰی مَثْنٰی لَا اُمَّ لَکَ“ یعنی تیری ماں مرے دو دو بار کہہ، اب دو ہی صورتیں ہیں: یا اس حدیث کو منسوخ مانو یا اس میں یہ تاویل کی جائے کہ یہ دائمی عمل نہ تھا بلکہ کبھی کسی عارضہ کی بناء پر ہوا تھا یا اذان اور اقامت کے لغوی معنٰی مراد لئے جائیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۰۲، ملتقطاً)

4... دارمی، کتاب الصلاۃ، باب الاذان مثنی مثنی والاقامۃ مرۃ، ۱/۲۹۰، حدیث: ۱۱۹۳

زمین پر بیٹھ کر کھانا:

﴿10176﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن شَبِیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا: کیا محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

امام شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملا تو ان سے پوچھا: کیا آپ نے سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

تہائی قرآن کے برابر ثواب:

﴿10177﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ دارین، رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس سے عاجز ہو کہ رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّم! تہائی قرآن کوئی کیسے پڑھ سکے گا؟ ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ پڑھ لیا کرو۔[1]

﴿10178-79﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر قادر ہو سکتے ہو کہ ہر رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! تہائی قرآن کوئی کیسے پڑھ سکے گا؟ ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ پڑھ لیا کرو۔[2]

﴿10180-81﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اُمّت کے غمخوار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ تہائی قرآن کے برابر ہے۔[3]

آگ سے بچو:

﴿10182تا88﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمارے سامنے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور ناپسندیدگی سے چہرہ مبارکہ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا:

1 ...مسند امام احمد، حدیث ابی الدرداء، ۱۰/۴۱۸، حدیث: ۲۷۵۶۵

2 ...سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یستحب للانسان ان یقرا کل لیلۃ، ۶/۱۷۲، حدیث: ۱۰۵۱۱

3 ...سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یستحب للانسان ان یقرا کل لیلۃ، ۶/۱۷۴، حدیث: ۱۰۵۲۳

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ یعنی دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے اگر وہ بھی نہ پاؤ تو اچھی بات کے ذریعے۔[1]

﴿10189﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار ہیں، لوگوں نے اس خوشی کی وجہ پوچھی تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملے گا تو وہ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے سننے دیکھنے والا نہیں بنایا؟ کیا میں نے تجھے مال و اولاد سے نہیں نوازا؟ بتا تُو نے آگے کیا بھیجا؟ یہ سن کر وہ اپنے آگے، پیچھے اور دائیں بائیں دیکھے گا مگر کچھ نہ پائے گا، پس وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہی آگ سے بچ سکے گا لہٰذا تم آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کے ذریعے اگر وہ بھی نہ پاؤ تو اچھی بات کے ذریعے۔[2]

صدقات کی ترغیبِ نبوی:

﴿10190﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ صبح سویرے ہم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ننگے پاؤں، پھٹے پُرانے کپڑے پہنے کچھ کمبل پوش لوگ آئے ان کا فاقہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا پس غریبوں کے غمگسار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ① (پ۴، النسآء:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اُس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

پھر فرمایا:

1... بخاری، کتاب الادب، باب طیب الکلام، ۴/۱۰۶، حدیث: ۶۰۲۳

2... ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الفاتحۃ الکتاب، ۴/۴۴۲، حدیث: ۲۹۶۳، بتغیر

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پ۲۸، الحشر: ۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

انسان اپنے دینار و درہم، اپنے کپڑے اور گندم و جو کے صاع میں سے خیرات کرے حتّٰی کہ فرمایا: کھجور کا ٹکڑا ہی سہی۔[1]

﴿10191﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی جہنم سے بچو اگرچہ نصف کھجور کے ذریعے۔[2]

دخولِ جنت کے لیے ایمان شرط:

﴿10192-95﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب خدا، شفیع روزِ جزا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے خوشخبری دیتے ہوئے کہا کہ میرا جو امتی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے بغیر مرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں نے عرض کی: اگرچہ زنا کرے، اگرچہ چوری کرے؟ ارشاد فرمایا: اگرچہ زنا کرے، اگرچہ چوری کرے۔[3]

﴿10196﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! لوگوں کو خوشخبری سنادو کہ جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا الله کہا وہ جنت میں داخل ہو گا۔[4]

روزہ دار کے منہ کی بو:

﴿10197-98﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں مشک

---

1 ...مسند ابو داود الطیالسی، احادیث جریر بن عبد اللہ، ص ۹۲، حدیث: ۶۷۰

2 ...بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اتقوا النار... الخ، ۱/ ۴۷۸، حدیث: ۱۴۱۷

3 ...بخاری، کتاب الاستئذان، باب من اجاب بلبیك وسعدیك، ۴/ ۱۷۹، حدیث: ۶۲۶۸

مسلم، کتاب الایمان، باب من مات لا یشرك باللہ شیئا... الخ، ص ۶۲، حدیث: ۹۴

4 ...مسند ابو داود الطیالسی، احادیث ابی ذر الغفاری، ص ۶۰، حدیث: ۴۴۴

کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔[1]

بحالتِ ایمان مرنے والا جنتی ہے:

﴿10199﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: جان لو کہ جو اس بات کی گواہی دیتے ہوئے مرے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہوں تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[2]

حضرت سیِّدُنا محمد بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ "دل سے تصدیق کرنے والا بھی ہو۔"

﴿10200﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک سواری پر حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے بیٹھے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو خوشخبری سنا دو کہ جو اس حال میں مرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا تو حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: مجھ خوف ہے کہ لوگ اس پر تکیہ کر لیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے)۔ ارشاد فرمایا: تو انہیں یہ خوشخبری نہ دینا۔[3]

﴿10201﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: جان لو کہ جو اس بات کی گواہی دیتے ہوئے انتقال کر جائے کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں" تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[4]

﴿10202﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گا۔[5]

﴿10203﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ...بخاری، کتاب الصوم، باب فضل الصوم، ۱/ ۶۲۴، حدیث: ۱۸۹۴

2 ...مسند ابو داود الطیالسی، ما روی عن قتادۃ، ص ۲۶۵، حدیث: ۱۹۶۵

3 ...معجم کبیر، ۲۰/ ۴۷، حدیث: ۷۸، دون قولہ: قال فلا

4 ...سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب من کان یشھد... الخ، ۶/ ۲۷۸، حدیث: ۱۰۹۷۱

5 ...سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب من کان یشھد... الخ، ۶/ ۲۷۸، حدیث: ۱۰۹۷۱

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس بات کی گواہی دیتے ہوئے مرا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں تو وہ داخِلِ جنت ہو گا۔[1]

﴿10204﴾... حضرت سَیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ بیکسوں کے مددگار آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس بات کی گواہی دیتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں اور یہ گواہی صدقِ دل سے دی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[2]

﴿10205﴾... حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ مُبَشِّرِ اعظم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو یہ یقین رکھتے ہوئے مرا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ داخِلِ جنت ہو گا۔[3]

﴿10206﴾... حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ رسولُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو بندہ بھی صدقِ دل سے اسے کہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم پر حرام فرما دیتا ہے۔[4]

اُمتِ مسلمہ کے امین:

﴿10207تا11﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ دارین، سرورِ کونین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ یعنی ہر اُمت کا ایک امین ہے اور اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن جرّاح (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه) ہیں۔“[5]

﴿10212﴾... حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: اہلِ نجران نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ہمارے پاس کسی امین شخص کو بھیج دیجئے۔ صادق و امین آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے پاس ضرور ایسا امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہے، جو واقعی امین ہے، جو واقعی امین ہے۔ پس صحابۂ کرام اس

1... مسند ابو داود الطیالسی، ما روی عن قتادۃ، ص ۲۶۵، حدیث: ۱۹۶۵

2... تاریخ کبیر للبخاری، باب الھاء، ھصان بن کاھل، ۸/ ۱۳۲، حدیث: ۱۲۲۳۷

3... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی ... الخ، ص ۳۴، حدیث: ۲۶

4... مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/ ۱۳۸، حدیث: ۴۴۷

5... بخاری، کتاب المغازی، باب قصۃ اھل نجران، ۳/ ۱۳۵، حدیث: ۴۳۸۲

سعادت کا انتظار کرنے لگے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو عُبَیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیج دیا۔[1]

قبول نہ ہونے والی نماز اور صدقہ:

﴿10213﴾... حضرت سیِّدُنا مُصعَب بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مرضِ وصال میں لوگ ان کی عیادت کو آئے اور ان کی تعریف کرنے لگے جبکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا خاموش رہے پھر فرمانے لگے: میں ان لوگوں کی طرح دھوکے میں نہیں رکھوں گا، میں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بغیر پاکی کے نماز اور خیانت کے مال سے صدقہ وخیرات قبول نہیں فرماتا۔[2]

﴿10214 تا 16﴾... حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن عمیر ہُذلی اور حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بغیر طہارت کے نماز اور خیانت والے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا۔[3]

﴿10217 تا 23﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ (یعنی سورۂ انشقاق) میں سجدہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے خلیل صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے، میں اس میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا حتّٰی کہ میں ان سے جا ملوں۔[4]

اَلتَّحِیّات کی تعلیم:

﴿10224﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہم ہر دو رکعت کے بعد کیا پڑھیں سوائے یہ کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح وتکبیر کہیں اور اپنے رب کی حمد بیان کریں، جبکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھلائی کو ابتدا تا انتہا مکمل جانتے تھے لہٰذا آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ہر دو رکعتوں کے بعد یہ

---

1 ...بخاری، کتاب المغازی، باب قصۃ اھل نجران، ۳/ ۱۳۴، حدیث: ۴۳۸۰، ۴۳۸۱، قولہ: امینا حق امین، دون ثلاث مرات

2 ...مسند ابو داود الطیالسی، مصعب بن سعد عن ابن عمر، ص ۲۵۵، حدیث: ۱۸۷۴

3 ...نسائی، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ من غلول، ص ۴۱۵، حدیث: ۲۵۲۱

4 ...مسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوۃ، ص ۲۹۲، حدیث: ۵۷۸

نسائی، کتاب الافتتاح، باب السجود فی ''اقرا باسم ربک''، ص ۱۶۸، حدیث: ۹۶۴

پڑھیں: ”اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ پھر تم میں سے جسے جو دعا پسند ہو وہ دعا کرے۔“[1]

خطبۂ نماز اور خُطبۂ حاجت:

﴿10225﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں خطبۂ حاجت اور خطبۂ نماز (یعنی تَشَہُّد) سکھایا کرتے تھے، (خطبۂ حاجت یہ ہے): ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (یا فرمایا:) اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّهْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی تمام تعریفیں اللہ کی ہیں ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، اُسی سے مدد مانگتے ہیں، اُسی سے معافی چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں سے رب کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر یہ تین آیات تلاوت کرے:

﴿1﴾...

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

(پ۴، اٰل عمران: ۱۰۲)

﴿2﴾...

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ﴿۱﴾ (پ۴، النسآء: ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اُس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

---

1 ... مسند ابو داود الطیالسی، ما اسند عبد اللہ بن مسعود، ص۳۹، حدیث: ۳۰۴

﴿3﴾...

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاۙ(۷۰) (پ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

پھر اپنی حاجت کا ذکر کرے۔"[1]

﴿27-10226﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہم ہر دو رکعت کے بعد کیا پڑھیں سوائے اس کے کہ ہم حمد، تسبیح اور تکبیر کہیں جبکہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ابتدا سے انتہا تک مکمل بھلائی عطا کر دی گئی تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم تَشَہُّد کے لئے بیٹھو تو کہو: "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔"[2]

﴿10228 تا 30﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ہم "اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ یعنی اللہ پر سلام ہو" کہا کرتے تھے تو حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ" نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تو خود سلام (یعنی سلامت رکھنے والا) ہے۔ پھر لوگوں کو یوں تَشَہُّد پڑھنے کا حکم دیا: "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔"[3]

سیِّدُنا ابنِ عُمَر کا تشہد میں اضافہ:

﴿10231﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس طرح تَشَہُّد روایت کرتے ہیں: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے یہاں بَرَكَاتُهٗ کا اضافہ کیا ہے۔

1 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۴۴، حدیث: ۳۷۲۰، ۳۷۲۱

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۴۹، حدیث: ۹۹۱۷

3 ...نسائی، کتاب التطبیق، باب کیف التشھد الاول، ص ۲۰۱، حدیث: ۱۱۶۵

(آگے یوں ہے:) اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔ پھر فرمایا: اس مقام پر میں نے وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کا اضافہ کیا ہے۔ (پھر یوں ہے:) وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه۔[1]

رات میں مسواک کرنا:

﴿10232-33﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ طَیِّب و طاہِر آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تہجد کے لئے رات میں اٹھتے تو مسواک کرتے۔[2]

وتر میں پڑھی جانے والی سورتیں:

﴿10234تا38﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابزی اور حضرت سیِّدُنا ابنِ ابی اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔[3]

وتر کی تین رکعتیں ہیں:

﴿10239﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سَرجِس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر کی تین رکعتیں پڑھا کرتے تھے جس کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، دوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ جبکہ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔[4]

﴿10240﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر میں سورۂ زلزال، سورۂ عادیات، سورۂ تکاثر، سورۂ لہب اور سورۂ اخلاص

1... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب التشھد، ۱/۳۶۵، حدیث: ۹۷۱

2... بخاری، کتاب التھجد، باب طول القیام فی صلاۃ اللیل، ۱/۳۸۶، حدیث: ۱۱۳۶

3... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فیما یقرا بہ فی الوتر، ۲/۱۰، حدیث: ۴۶۱، عن ابن عباس

4... دارقطنی، کتاب الوتر، باب مایقرا فی رکعات الوتر، ۲/۴۲، حدیث: ۱۶۶۰، عن عائشۃ

کی تلاوت کیا کرتے تھے۔[1]

نمازِ جمعہ و عیدین کی قراءت:

﴿10241تا45﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے دن نمازِ جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت کیا کرتے تھے اور روزِ جمعہ نمازِ فجر میں سورۂ سجدہ اور سورۂ دھر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔[2]

جمعہ کے دن فجر کی قراءت:

﴿10246-47﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود اور حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزِ جمعہ نمازِ فجر میں سورۂ سجدہ اور سورۂ دھر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔[3]

﴿10248﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور جب کبھی دو عیدیں (جمعہ و عید) جمع ہو جاتیں تب بھی ان دونوں سورتوں کی تلاوت کرتے۔[4]

﴿10249﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے کہا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جمعے کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت کرتے ہیں تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔[5]

1...مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۱۹۲، حدیث: ۶۷۸، بتقدم وتاخر ودون قولہ: و العادیات

2...مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرا فی یوم الجمعة، ص۴۳۵، حدیث: ۸۷۹

3...ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب القراة فی صلاة الفجر، ۱/۴۵۱، حدیث: ۸۲۴

4...ترمذی، کتاب العیدین، باب فی القراة فی العیدین، ۲/۶۲، حدیث: ۵۳۳

5...مسند ابن الجعد، الحکم عن ابی جعفر، ص۴۴، حدیث: ۱۵۸

شریعت میں اِختیارِ مصطفٰے:

﴿10250تا53﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بقر عید کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”آج کے دن کی ابتدا ہم جس چیز سے کریں گے وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس جاکر قربانی کریں جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا وہ فقط گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کرلیا اُسے قربانی سے کچھ تعلق نہیں۔“ یہ سن کر میرے ماموں ابو بُرْدَہ بن نِیَار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جو نماز سے پہلے جانور ذبح کرچکے تھے کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے جو میرے نزدیک سال بھر کی بکری سے زیادہ اچھا ہے۔“ نبی مُختار باذنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم اس کی قربانی کرلو اور تمہارے بعد یہ کسی کے لئے کافی نہیں ہوگا۔“[1]

سفر میں قصر ہے:

﴿10254تا58﴾... حضرت سیِّدُنا صَفوان بن مُحْرِز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے سفر میں نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: سفر کی دو رکعتیں ہیں تو جو سنت کی مخالفت کرتا ہے وہ ناشکری کرتا ہے۔[2]

﴿10259﴾... حضرت سیِّدُنا عَون اَزْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ملک فارس کے امیر حضرت سیِّدُنا عمر بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو خط لکھ کر سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب میں لکھا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے گھر سے کہیں روانہ ہوتے تو واپس آنے تک (قصر کی) دو رکعتیں ہی ادا فرماتے۔[3]

﴿10260﴾... حضرت سیِّدُنا حکیم بن حَذَّاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ

1... بخاری، کتاب العیدین، باب الخطبۃ بعد العید، ۱/۳۳۱، ۳۳۲، حدیث: ۹۶۵، ۹۶۸

2... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی السفر، ۲/۳۴۳، حدیث: ۴۲۹۲

3... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۲۹۷، حدیث: ۵۰۴۲

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے سفر میں نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: سفر میں دو رکعتیں ادا کرنا سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ ہے۔[1]

﴿10261﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ملکِ فارس کے امیر حضرت عمر بن عُبَیْدُ اللہ بن معمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو ایک مکتوب بھیجا جس میں انہوں نے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں تو جس نے سنت کی مخالفت کی اس نے ناشکری کی۔[2]

﴿10262﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام تشریف لائے، بیتُ اللہ کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر دو رکعتیں ادا کیں پھر کوہِ صفا پر تشریف لے گئے۔[3]

﴿10263﴾... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: سفر میں دو رکعتیں سنت ہیں۔

﴿10264﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر میں دو رکعتیں ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔[4]

﴿10265-66﴾... سَلَمہ بن کُہَیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے مُزدَلِفہ میں حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا انہوں نے عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر کر فرمایا: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ہمیں اس جگہ نماز پڑھائی تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور پھر فرمایا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔[5]

1... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۳۲۶، حدیث: ۵۲۱۳

2... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۲۹۷، حدیث: ۵۰۴۲

مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی السفر، ۲/۳۴۳، حدیث: ۴۲۹۲

3... بخاری، کتاب الحج، باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام، ۱/۵۴۴، حدیث: ۱۶۲۷

4... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۳۹۰، حدیث: ۵۵۹۴

5... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۳۷۹، حدیث: ۵۵۳۹

مسند ابو داود طیالسی، سعید بن جبیر عن ابن عمر، ص ۲۵۵، حدیث: ۱۸۷۰

﴿10267﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے مُزْدَلِفہ میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ہمراہ نماز ادا کی انہوں نے عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں تو حضرت خالد بن مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔[1]

قصر مکمل فرض نماز ہے:

﴿10268﴾... حضرت سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جمعہ کی نماز دو رکعتیں ہیں، عید الفطر کی نماز دو رکعتیں ہیں، فجر کی نماز دو رکعتیں ہیں اور سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق یہ بغیر کسی کمی کے مکمل ہیں۔[2]

﴿10269﴾... حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ذُوالْحُلَیْفَہ میں دو رکعت نماز (قصر) ادا کی۔[3]

﴿10270-71﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ذُوالْحُلَیْفَہ تشریف لائے تو وہاں دو رکعتیں ادا فرمائیں۔[4]

﴿10272﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر سے سفر پر روانہ ہوتے تو واپسی تک دو دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔[5]

﴿10273﴾... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن سلمہ بن ھُذَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا: جب مسجدِ حرام میں میری نمازِ باجماعت فوت ہو جائے تو میں کتنی

1... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۵۳۴، حدیث: ۶۴۰۹

2... نسائی، کتاب تقصیر الصلاۃ فی السفر، باب ۱، ص ۲۴۷، حدیث: ۱۴۳۷، ''الفجر'' بدلہ ''النحر''

3... مسند ابو داود طیالسی، الافراد، ص ۸، حدیث: ۳۵

4... دار قطنی، کتاب الحج، ۲/ ۲۷۹، حدیث: ۲۴۰۸

5... مسند ابو داود طیالسی، سعید بن شفی عن بن عباس، ص ۳۵۸، حدیث: ۲۷۳۷

رکعت ادا کروں؟ انہوں نے فرمایا: دو رکعتیں، یہ ابو القاسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمل ہے۔[1]

﴿10274﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکلے اور آپ کے ساتھ حج کیا، آپ واپس لوٹنے تک دو دو رکعتیں ادا فرماتے رہے۔ میں نے حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: آپ لوگوں نے مکۂ مکرمہ میں کتنے دن قیام کیا؟ فرمایا: دس دن۔[2]

﴿10275﴾... حضرت سَیِّدُنا حارثہ بن وہب خُزاعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے مِنٰی میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی حالانکہ لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور ہر طرح کا امن تھا۔[3]

﴿10276﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوپہر کے وقت ہمارے پاس مقامِ بطحاء میں تشریف لائے، وضو فرمایا اور ظہر دو رکعتیں اور عصر بھی دو رکعتیں پڑھائیں۔[4]

﴿10277﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ انہوں نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مقامِ بطحاء میں نماز پڑھی پس آپ نے اپنے سامنے برچھی گاڑ لی اور اس کی طرف رُخ کرکے دو رکعتیں ظہر کی اور دو رکعتیں عصر کی پڑھائیں۔[5]

ارکانِ حج کی تعلیم:

﴿10278تا81﴾... حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن مُضَرِّس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ (حالتِ احرام میں) مُزدَلِفہ آیا، میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: میں جبلِ طی سے آیا ہوں اور راستے میں جو بھی پہاڑ آیا میں نے اس پر وقوف کیا تو کیا میرا حج ہو گیا؟ ارشاد فرمایا: جس

---

1 ...سنن کبری للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب المسافر ینزل بشیء من مالہ... الخ، ۳/۲۱۹، حدیث: ۵۴۸۵

2 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب صلاۃ المسافرین وقصرھا، ص ۳۴۹، حدیث: ۶۹۳

3 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب المناسک، باب فی الصلاۃ بمنی کم ھی رکعتان ام اربع؟، ۴/۳۴۰، حدیث: ۳

4 ...بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۴۸۸، حدیث: ۳۵۵۳

5 ...معجم کبیر، ۲۲/۱۱۵، حدیث: ۲۹۳

نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھی اور ہمارے ساتھ اس جگہ وقوف کیا حتّٰی کہ ہمارے ساتھ لوٹا اور اس سے پہلے وہ عرفات میں رات یا دن میں وقوف کرچکا تھا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے اپنے گناہوں کا میل دور کر لیا۔[1]

تکبُّر سے کپڑا لٹکانے کی مذمت:

﴿10282-83﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔[2]

﴿10284﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم بن یَنَّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص کو اپنا تہ بند گھسیٹتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم کون ہو؟ اس نے اپنا نسب بیان کیا تو وہ بنو لیث سے تعلق رکھنے والا شخص تھا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے پہچان لیا اور فرمایا: اپنے تہبند کو اونچا کرو کیونکہ میں نے اپنے ان کانوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ ”جو محض تکبر کے ارادے سے اپنا تہبند گھسیٹے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔“[3]

﴿10285﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔[4]

﴿10286-87﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُحارِب بن دِثار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار مسجد میں اس جگہ پر تشریف لا رہے تھے جہاں بیٹھ کر فیصلے کئے جاتے ہیں تو میں ان سے ملا اور کپڑا لٹکانے والی حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔“[5] میں نے حضرت محارب بن دِثار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

1... صحیح ابن خزیمۃ، کتاب المناسک، باب ذکر وقت الوقوف بعرفۃ، ۴/۲۵۶، حدیث: ۲۸۲۰

2... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی: ”لو کنت متخذا خلیلا“، ۲/۵۲۰، حدیث: ۳۶۶۵

3... مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم جر الثوب خیلاء، ص۱۱۵۵، حدیث: ۲۰۸۵

4... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی: ”لو کنت متخذا خلیلا“، ۲/۵۲۰، حدیث: ۳۶۶۵

5... سنن کبری للنسائی، کتاب الزینۃ، باب ذکر الاختلاف علی شعبۃ فیہ، ۵/۴۹۲، ۴۹۳، حدیث: ۹۷۲۷، ۹۷۳۱

الْغَفَّار سے پوچھا: کیا انہوں نے تہبند کا نام لیا تھا؟ تو جواب دیا: انہوں نے تہبند یا کسی اور کپڑے کو خاص نہیں کیا۔

﴿10288﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ اُمَّت کے غمخوار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کپڑا لٹکانے والے کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔[1]

﴿10289﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔[2]

﴿10290﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مدینہ کا گورنر بنایا تو جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی شخص کو تہبند گھسیٹتا دیکھتے تو اس کے پاؤں پر مارتے پھر فرماتے: امیر آگئے، امیر آگئے، اس کے بعد فرماتے: حضرت سیِّدُنا ابو القاسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو اتراتے ہوئے اپنا تہبند گھسیٹے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔“[3]

تدفین کے بعد نمازِ جنازہ:

﴿92-10291﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان شَیْبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ مجھے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز ادا کرنے والے شخص نے یہ خبر دی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک الگ تھلگ قبر پر تشریف لائے اور اپنے پیچھے لوگوں کی صف بنائی اور اس قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی[4]۔[5]

1... مسند البزار، مسند ابن عباس، ۱۱/۳۰۹، حدیث: ۵۱۱۴

2... بخاری، کتاب اللباس، باب ما اسفل من الکعبین، ۴/۴۶، حدیث: ۵۷۸۷

3... مسند امام احمد، مسند ابی هريرة، ۳/۳۸۱، حدیث: ۹۳۱۶

4... صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میّت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں، جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میّت کے جسم و مرض کے اختلاف سے مختلف ہے، گرمی میں جلد پھٹے گا اور جاڑے میں بدیر تر یا شور زمین میں جلد خشک اور غیر شور میں بدیر فربہ جسم جلد لاغر دیر میں۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۰)

5... سنن کبری للبیہقی، کتاب الجنائز، باب الصلاة علی القبر بعد ما دفن، ۴/۷۶، حدیث: ۷۰۰۶

حضرت سیِّدُنا سلیمان شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی سے پوچھا: ابو عَمْرو! آپ کو کس نے خبر دی؟ فرمایا: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے۔

﴿10293﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی محتشم، شہنشاہِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تدفین کے بعد ایک عورت کی قبر پر نمازِ جنازہ ادا فرمائی[1]۔[2]

مسجد کی خدمت کا انعام:

﴿10294﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ دوعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد سے تنکے چننے والی ایک عورت کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔[3]

﴿10295﴾... حضرت سیِّدُنا عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک قبر پر نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔[4]

﴿10296﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا زچگی کے سبب انتقال ہوا تو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور میت کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔[5]

1... اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اعادہ کر سکتا ہے اور اگر مردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۸۳۸) مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: قبر پر نماز جائز ہے جب غالب یہ ہو کہ ابھی میت محفوظ ہو گی، گلی پھٹی نہ ہو گی (نیز) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سارے مسلمانوں کے ولی ہیں، ربّ فرماتا ہے: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (پ۲۱، الاحزاب: ۶) اگر ولی کے علاوہ اور لوگ نماز پڑھ لیں تو ولی کو دوبارہ جنازہ پڑھنے کا حق ہے، بعض لوگ ان احادیث کی بنا پر کہتے ہیں کہ نماز جنازہ کئی بار ہو سکتی ہے مگر یہ غلط ہے، ورنہ تا قیامت ہمیشہ زائرین حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روضہ پر پہنچ کر آپ کی نمازِ جنازہ پڑھا کرتے۔ ولی کے نماز پڑھ لینے کے بعد اور کسی کو جنازہ پڑھنے کا حق نہیں دیکھو، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دو روز تک مسلسل نمازیں ہوتی رہیں مگر جب صدیقِ اکبر نے جو خلیفۃُ المسلمین اور ولی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تھے آپ پر نماز پڑھ لی پھر کسی نے نہ پڑھی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۷۲، ۴۷۳، ملتقطاً)

2... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۶۱، حدیث: ۱۲۳۲۰

3... مسند عبد بن حمید، ص۱۷۷، ۴۸۹، رقم: ۹۷، عبد اللہ بن عامر

4... مسند البزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۳/۲۸۵، تحت الحدیث: ۶۸۵۷، عن انس

5... بخاری، کتاب الحیض، باب الصلاۃ علی النفساء وسنتھا، ۱/۱۳۲، حدیث: ۳۳۲

ہر بھلائی صدقہ ہے:

﴿10297تا99﴾... حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ، حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے چاہے غنی کے ساتھ کی جائے یا فقیر کے ساتھ۔(1)

بارگاہِ مصطفٰے میں مقامِ مرتضٰی:

﴿10300تا06﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ ایسا ہو جیسا حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے نزدیک حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا تھا سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(2)

حضرمی کی روایت میں ہے کہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: ''کیوں نہیں! میں راضی ہوں، میں راضی ہوں۔''(3)

﴿10307-08﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوہ تبوک کے موقع پر مجھ سے ارشاد فرمایا: میں اپنے پیچھے تمہیں اپنے گھر والوں میں چھوڑتا ہوں کہ تم میرے گھر میں میرے نائب ہو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے پیچھے آپ کا نائب نہیں بن سکتا۔ ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ

1... ابو داود، کتاب الادب، باب فی المعونۃ للمسلم، ۴/۳۷۳، حدیث: ۴۹۴۷، معجم کبیر، ۱۰/۹۰، حدیث: ۱۰۰۴۷
مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل اصطناع المعروف، ص ۳۵۴، حدیث: ۱۱۲

2... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص ۱۳۰۹، حدیث: ۲۴۰۴
سنن کبری للنسائی، کتاب الخصائص، ذکر منزلۃ علی بن ابی طالب، ۵/۱۲۲، حدیث: ۸۴۳۸
مسند البزار، ومما روی بکیر بن مسمار عن عامر عن ابیہ سعد، ۳/۳۲۴، حدیث: ۱۱۲۰

3... سنن کبری للنسائی، کتاب الخصائص، ذکر الاختلاف علی عبد اللہ بن شریک، ۵/۱۲۴، حدیث: ۸۴۴۶
سنن کبری للنسائی، کتاب الخصائص، ذکر منزلۃ علی بن ابی طالب، ۵/۱۲۲، حدیث: ۸۴۳۶

تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام سے تھی ہاں! مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[1]

﴿10309-10﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اپنا نائب مقرر کیا تو انہوں نے عرض کی: کیا آپ مجھے اپنے پیچھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لیے حضرت ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام تھے۔ مگر سنو! میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[2]

سیِّدُنا عمّار بن یاسِر کی خبرِ شہادت:

﴿10311تا16﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔[3]

﴿10317﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: اے سُمَیَّہ کے فرزند! افسوس کہ تم کو سخت تکلیف پہنچے گی اور تمہیں باغی گروہ شہید کرے گا۔[4]

﴿10318﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے بہتر شخص حضرت ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

﴿10319﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے ایک مصری شخص نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کی طرف تحائف بھیجے تو حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو

---

1 ...سنن کبری للنسائی، کتاب الخصائص، ذکر منزلۃ علی بن ابی طالب، ۵/ ۱۲۲، حدیث: ۸۴۳۸، معجم اوسط، ۳/ ۱۷۹، حدیث: ۴۲۴۸

2 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص ۱۳۰۹، حدیث: ۲۴۰۴

3 ...مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ حتی یمر... الخ، ص ۱۵۵۸، حدیث: ۲۹۱۶

4 ...مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ حتی یمر... الخ، ص ۱۵۵۸، حدیث: ۲۹۱۶

اوروں سے زیادہ دیا جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ ''عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔''[1]

﴿10320﴾... حضرت سیِّدُنا حنظلہ بن سُوید غَنَوِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور اہلِ شام کی طرف سے امان میں تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سر لایا گیا تو دو شخص آپس میں جھگڑنے لگے، ایک کہتا: میں نے اسے قتل کیا ہے اور دوسرا کہتا: میں نے قتل کیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: نہیں، آپس میں جھگڑا مت کرو کیونکہ میں نے رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ ''حضرت عمار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو باغی گروہ شہید کرے گا۔''[2]

اُمّت کے سب سے بہتر لوگ:

﴿22-10321﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اس اُمّت میں حضور سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور ان کے بعد حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں اگر میں تیسرے کا نام لینا چاہتا تو ضرور لے لیتا۔

﴿24-10323﴾... حضرت سیِّدُنا عبد خیر بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: کیا میں تمہیں اس اُمّت میں سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: ضرور بتایئے۔ فرمایا: وہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعد اس اُمّت کے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔

﴿10325﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو فرماتے سنا: اس اُمّت میں نبی اکرم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

1 ...مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعة حتی یمر... الخ، ص۱۵۵۸، حدیث: ۲۹۱۶، عن ام سلمة، بتغیر قلیل

2 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/ ۵۶۴، حدیث: ۶۵۴۹

بعد بہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور پھر حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔

﴿10326﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور ان کے بعد حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔

﴿10327-28﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اس اُمَّت میں سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور ان کے بعد سب سے بہتر حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اگر میں تیسرے کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

﴿10329-30﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق سبیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کوفہ کے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اس اُمَّت میں سب سے بہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور ان کے بعد حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اگر تم چاہو تو میں تمہیں تیسرے کے بارے میں بتاؤں؟" لوگوں نے راوی سے پوچھا: ابو اسحاق! سب سے بہتر یا سب سے افضل؟ تو ہجے کرتے ہوئے فرمایا: خ، ی، ر، خیر یعنی بہتر۔[1]

گستاخانِ شیخین پر غضبِ مرتضوی:

﴿10332﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے دورِ خلافت میں ان کے پاس جاکر عرض کی: امیر المؤمنین! میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو حضرت سیِّدُنا ابو بکر و حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا ایسا ذکر کر رہے تھے جو اسلام میں ان کے شایانِ شان نہیں ہے۔ یہ سنتے ہی آپ فوراً منبر پر تشریف لائے، آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے فرمانے لگے: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا! حضرت

1... یہاں موجود روایت ﴿10331﴾ کا ترجمہ نہیں کیا گیا عربی متن آخر میں ڈال دیا ہے اہلِ علم حضرات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ (از علمیہ)

سیِّدُنا ابو بکر و حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے خالص مومن ہی محبت کرتا ہے اور بد بخت و سرکش ہی ان سے بغض رکھتا ہے، ان کی محبت نیکی ہے اور ان سے بغض رکھنا بے دینی و گمراہی ہے، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان دو بھائیوں، وزیروں، صحابیوں، قریش کے سرداروں اور مسلمانوں کے روحانی باپوں کا بُرا چرچا کرتے ہیں، جو ان دونوں کو بُرا کہے میں اس سے بری (بیزار) ہوں اور اسے سزا دوں گا۔

عربی شعر کا سچا ترین مصرعہ:

﴿10333﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اہلِ عرب کا سب سے سچا مصرعہ یہ ہے: اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلُ یعنی سن لو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔[1]

حسنِ اخلاق کی عظیم ترین مثال:

﴿10334﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اگر مدینے کی کوئی باندی رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کام کے سلسلے میں کہیں بھی لے جانا چاہتی تو لے جا سکتی تھی۔[2]

﴿10335﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اگر مدینے کی کوئی لونڈی رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی کام سے لے جاتی تو اپنے کاموں میں آپ کو ساتھ لے کر گھومتی رہتی حتّٰی کہ جب فارغ ہو جاتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لے آتے۔[3]

باوضو مسجد جانے کی فضیلت:

﴿10336﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے جائے اور اس کے علاوہ اس کا

1... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ایام الجاھلیۃ، ۲/ ۵۷۰، حدیث: ۳۸۴۱

2... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب البراءۃ من الکبر و التواضع، ۴/ ۴۵۸، حدیث: ۴۱۷۷

3... اخلاق النبی و آدابہ، ص۱۸، حدیث: ۲۸

اور کوئی مقصد نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک خطا مٹاتا ہے۔[1]

﴾10337﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثقفی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی چیز کا حکم دیجئے جس کے بارے میں آپ کے بعد کسی سے نہ پوچھوں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی زبان کی حفاظت کرو)۔[2]

چار کبیرہ گناہ:

﴾10338﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گناہِ کبیرہ چار ہیں: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲)...ایسی جان کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام فرمایا ہے (۳)...والدین کی نافرمانی کرنا اور (۴)... جھوٹی قسم کھانا۔[3]

﴾10339﴿... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ جب آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رکوع سے سر اُٹھالیتے تو جب تک آپ کو سجدے میں نہ دیکھ لیتے ہم (سجدہ کے لئے) اپنی کمر نہیں جھکاتے تھے۔[4]

خودداری کی برکت:

﴾10340﴿... حضرت سیِّدُنا ہلال بن حُصَین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایک مکان میں ٹھہرا، میں اور وہ ایک مجلس میں تھے تو میں نے انہیں فرماتے سنا: حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دورِ اقدس میں ایک بار مجھے فاقے نے اتنا ستایا کہ میں نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا، میری زوجہ نے مجھ سے کہا: کاش! آپ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جاکر کچھ مانگ لیں کیونکہ فلاں شخص نے بھی ان سے مانگا تو انہوں نے عطا فرمادیا تھا۔ میں

1...ترمذی، کتاب السفر، باب ماذکر فی فضل المشی...الخ، ۲/ ۱۱۰، حدیث: ۶۰۳

2...سنن کبری للنسائی، کتاب التفسیر، سورۃ الدخان، ۶/ ۴۵۸، حدیث: ۱۱۴۸۹

3...بخاری، کتاب الایمان والنذر، باب الیمین الغموس، ۴/ ۲۹۵، حدیث: ۶۶۷۵، عن عبد اللہ بن عمرو

4...الفوائد لتمام، ۱/ ۱۲۶، حدیث: ۲۹۰

نے کہا: میں ان سے سوال نہیں کروں گا چاہے میرے پاس کچھ نہ ہو، پھر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس گیا تو آپ کو خطبہ دیتے پایا اس وقت آپ فرمارہے تھے: "جو قناعت کرنا چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دے گا، جو سوال سے بچنا چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بچائے گا، جو ہم سے مانگے گا ہم اسے عطا کریں گے یا اس کی غمخواری کریں گے اور قناعت کرنے والا ہمیں اس سے زیادہ پسند ہے جو ہم سے سوال کرتا ہے۔"[1] یہ سن کر میں واپس آگیا پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد میں نے کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا اور پھر دنیا کا مال اتنا آیا کہ انصار کا کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ مالدار نہیں تھا۔

﴿10341﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن سناؤ۔ میں نے عرض کی کہ میں آپ کو قرآن کیسے سنا سکتا ہوں، جبکہ یہ آپ پر ہی اُترا ہے۔ (آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں اپنے علاوہ کسی سے قرآنِ پاک سنوں۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورۂ نساء سے ابتدا کی اور آپ کے سامنے تلاوت کرتا رہا جب میں اس آیت تک پہنچا:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ (پ۵، النسآء: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔

تو میں نے دیکھا آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے۔)[2]

﴿10342﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے: "روحیں مخلوط لشکر ہیں تو ان میں سے جو جان پہچان رکھتی ہیں وہ محبت کرتی ہیں اور جو اجنبی رہ چکی ہیں وہ الگ رہتی ہیں۔[3]"[4]

1... تھذیب الآثار للطبری، مسند عمر بن الخطاب، السفر الاول، ۱/ ۱۰، حدیث: ۹

2... بخاری، کتاب التفسیر، باب فکیف اذا جئنا... الخ، ۳/ ۲۰۵، حدیث: ۴۵۸۲

3... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب الارواح جنود مجندۃ، ۲/ ۴۱۳، حدیث: ۳۳۳۶، عن عائشۃ

4... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 584** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی انسانی روحیں بدنوں میں آنے سے پہلے آپس میں مخلوط تھیں اس طرح کہ سعید روحیں ایک گروہ تھیں اور شقی روحیں دوسرا گروہ مگر سعید آپس میں مخلوط تھیں اور شقی آپس میں مخلوط۔ جب یہ روحیں بدنوں میں آئیں تو ہر روح کو اس روح سے الفت ہوگئی جس کے...

حج و عمرہ کا ثواب:

﴿10343﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حِج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے [1] اور عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ [2]

﴿10344﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر مبارک میں سرخ کمبل بچھایا گیا تھا [3]۔ [4]

جہنم سمٹ جائے گا:

﴿10345﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

......ساتھ پہلے خلط ملط رہ چکی ہے اگرچہ دنیا میں مختلف زمانوں مختلف زمینوں میں رہیں۔ جو روحیں وہاں عالَم اَرْوَاح میں الگ الگ تھیں کہ یہ روح ایک زمرہ کی تھی وہ روح دوسرے زمرہ کی وہ بدن میں آنے کے بعد اگرچہ ایک جگہ رہیں مگر ان میں الفت نہ ہو گی نفرت ہو گی:

ناریاں مَر ناریاں را طالب اَنْد   نُوریاں مَر نُوریاں را جاذب اَنْد

کَنْعان حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا بیٹا ہو کر الگ رہا، بلقیس یمن میں رہتے ہوئے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہونچ گئی، ابو جہل مکہ میں رہتے ہوئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے دور رہا، اویس قَرنی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی) دور رہتے ہوئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے قریب ہو رہے۔ بُعدِ دار اور قُربِ مزار کچھ نہیں۔

1... یعنی حِج مقبول کی جزاء تو یقیناً (یہی) ہے اس کے علاوہ دنیا میں غنا، دعا کی قبولیت بھی عطا ہو جائے تو رب کا کرم ہے حصر ایک جانب میں ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۸۸)

2... نسائی، کتاب مناسک الحج، باب الحج المبرور، ص ۴۳۲، حدیث: ۲۶۱۹

3... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 2، صفحہ 487** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ حضرت شقران (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) غلامِ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کہا: اب میں یہ کمبل کسے اوڑھے ہوئے دیکھوں گا، بے تابی میں قبرِ انور میں کود گئے اور بستر کی طرح اسے زمین پر بچھا دیا۔ سرخ سے مراد سرخ دھاری والا ہے نہ کہ خالی سرخ۔ خیال رہے کہ یہ عمل شریف تمام صحابہ کی موجودگی میں ہوا اور کسی نے اس پر انکار نہ کیا لہٰذا یہ فعل شریف بالکل جائز ہوا۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خصوصیات میں سے ہے کسی اور کے لیے قبر میں کچھ بچھانا جائز نہیں کیونکہ زمین نہ پیغمبر کا جسم کھا سکتی ہے اور نہ ان کا کفن و بستر لہٰذا اس میں مال کی بربادی نہیں، دیکھو سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام بعدِ وفات ایک سال یا چھ مہینہ عصا کے سہارے کھڑے رہے دیمک نے آپ کی لاٹھی کھائی قدم نہ کھایا اور آپ کا لباس نہ گلا نہ میلا ہوا۔

4... مسلم، کتاب الجنائز، باب جعل القطیفۃ فی القبر، ص ۴۸۱، حدیث: ۹۶۷

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم یہی کہتا رہے گا کہ کیا کوئی اور بھی ہے؟ حتّٰی کہ اللہ ربُّ العزت اپنی شان کے لائق اپنا بے مثل قدم اس میں رکھے گا وہ سمٹ جائے گی اور جنت میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک دوسری مخلوق پیدا فرما کر اسے جنت کی اضافی جگہ میں بسا دے گا۔[1]

نفاق کی نشانیاں:

﴿10346﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے اور اگر اُس میں ان میں سے ایک بات ہو تو اُس میں نفاق کی خصلت ہے حتّٰی کہ اُسے چھوڑ دے: (۱)...جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۲)...جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، (۳)...جب امانت دی جائے تو خیانت کرے اور (۴)... جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔[2]

رضائے الٰہی کے لیے محبت کی فضیلت:

﴿10347﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، رسول محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَجِدَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ فَلْیُحِبَّ الْعَبْدَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ یعنی جو حلاوتِ ایمان محسوس کرنا چاہے اسے چاہئے کہ بندوں سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرے۔"[3]

﴿10348﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمے کے بارے میں نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے جنتی خزانوں میں سے ہے؟ وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ہے۔[4]

شانِ غفاری کا ظہور:

﴿10349﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۸۴، حدیث: ۱۲۴۴۳، بتغیر قلیل

2 ...بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، ۱/۲۴، حدیث: ۳۳، ۳۴

3 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۳، ۵/۲۴۴، حدیث: ۳۳۸۵، عن ابی موسی اشعری

4 ...مسند ابو داود طیالسی، عمرو بن میمون عن ابی ہریرۃ، ص ۳۲۶، حدیث: ۲۴۹۴

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور ایسے لوگوں کو پیدا فرماتا جو گناہوں کا ارتکاب کرتے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی مغفرت فرمادیتا۔[1]

ذکر کرنے والوں پر رحمتیں:

﴿10350﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید و حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، راحتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے گھیر لیتے ہیں، اُن پر سکینہ اترتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مقرب ملائکہ میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔[2]

تین بد بخت:

﴿10351﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالٰی قیامت کے دن کلام فرمائے گا نہ اُن پر نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ خائب وخاسر لوگ کون ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بات دہرائی اور پھر ارشاد فرمایا: (۱)... تہبند لٹکانے والا (۲)... احسان جتانے والا اور (۳)... جھوٹی یا گناہ والی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔[3]

﴿10352﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنی نماز پڑھتے کہ قدمین شریفین پر ورم آجاتا، کسی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے؟ ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟[4]

1... مسند البزار، حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ٦/٤٢٠، حدیث: ٢٤٤٩، عن عبد اللہ بن عمرو

2... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، ص١٤٤٨، حدیث: ٢٧٠٠، بتقدم وتاخر

3... ابو داود، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار، ٤/٧٩، حدیث: ٤٠٨٧

4... بخاری، کتاب التفسیر، باب لیغفر اللہ... الخ، ٣/٣٢٨، حدیث: ٤٨٣٦، عن مغیرۃ

خواہشات کے غلاموں کا حال:

﴿10353﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو آسودہ حالوں کو عزت دیں گے عبادت گزاروں کو ہلکا جانیں گے، قرآنِ کریم میں سے جو ان کی خواہشات کے مُوافِق ہو گا اس پر عمل کریں گے اور جو خواہشات کے خلاف ہو گا اسے چھوڑ دیں گے پس اس وقت قرآنِ پاک کے بعض حصے کو مان لیں گے اور بعض کا انکار کر بیٹھیں گے، اس کی کوشش کریں گے جو بغیر کوشش کے مل جاتا ہے یعنی مُقَدَّر مقدار و مقرر مدت اور نصیب کا رزق اور اس چیز کی کوشش نہیں کریں گے جو کوشش ہی سے ملتی ہے یعنی بھرپور ثواب، مقبول کوشش اور ایسی تجارت جس میں گھاٹا نہیں۔[1]

صابر فُقَرا و مساکین کا انعام:

﴿10354﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سب قیامت میں جمع ہو گے تو کہا جائے گا: "اس امت کے فقرا و مساکین کہاں ہیں؟" یہ سن کر فقرا و مساکین کھڑے ہو جائیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کریں گے: "اے ہمارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو نے ہمیں آزمائشوں میں مبتلا کیا تو ہم نے صبر کیا اور تو نے مال و بادشاہی دوسروں کو عطا فرمائی۔" پس اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: "تم نے سچ کہا۔" اس کے بعد فُقَرا و مساکین ایک زمانہ پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ مالداروں اور بادشاہوں پر حساب و کتاب کی شدت باقی رہے گی۔ لوگوں نے عرض کی: اہلِ ایمان اس دن کہاں ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ان کے لئے نور کی کرسیاں لگائی جائیں گی، بادل ان پر سایہ کئے ہو گا اور وہ دن ایمان والوں پر دن کی ایک گھڑی سے بھی کم ہو گا۔[2]

﴿10355﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بروزِ قیامت جمع کئے جاؤ گے اس حال میں کہ آثارِ وضو سے تمہارے اعضائے وضو چمک رہے

1... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۳، حدیث: ۱۰۴۳۲

2... الزھد لابن المبارک، باب الصدقة، ص ۲۲٦، حدیث: ٦۴۳

ہوں گے تو اس کے سبب میں تمہیں پہچان لوں گا پس تم میں جس سے ہو سکے اپنی چمک زیادہ کرے۔[1]

چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وضو کرتے تو اپنی کہنیوں اور ٹخنوں کے اوپر تک پانی پہنچاتے اور فرماتے: میں چاہتا ہوں کہ میرے اَعضائے وضو کی چمک زیادہ ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مراد یہ تھی کہ چمک وہاں تک پہنچے گی جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا۔

بہترین سفارشی:

﴿10356﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، شفیعِ معظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن اپنی تلاوت کرنے والے کا بہترین سفارشی ہو گا۔ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! اس کا اکرام فرما۔ تو اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھر وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اس میں اضافہ فرما اور اس سے راضی ہو جا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔[2]

﴿10357﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کی تصدیق فرماتا ہے جب وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہے اور جب وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کہے تو اسے (جہنم کی) آگ نہ چھوئے گی۔[3]

مردار گدھے والی مجلس:

﴿10358﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ ایک مجلس میں جمع ہوں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیے بغیر جدا ہو جائیں تو مردار گدھے سے اٹھتے ہیں[4] اور یہ مجلس بروزِ قیامت ان کے لئے حسرت ہو گی۔[1]

---

1 ...بخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء والغر... الخ، ۱/۷۱، حدیث: ۱۳۶، بدون بعض الفاظ

2 ...مسند الفردوس، ۴/۲۶۲، حدیث: ۶۷۷۲

3 ...جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، ۲/۴۲۲، حدیث: ۶۸۱۷

4 ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 318 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی گویا یہ غافل لوگ مردار گدھا کھا کر اٹھے جو پلید بھی ہے اور حقیر بھی اور اپنی زندگی میں حماقت میں مشہور بھی ہے اور شیطان کا مظہر بھی کہ اس کے بولنے پر لَاحَوْل پڑھی جاتی ہے غرضکہ اللہ کے ذکر سے خالی مجلسیں مردار گدھے کی طرح ...

﴿10359﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ہے۔[2]

سب سے افضل نماز:

﴿10360﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت سیِّدُنا حُمران بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے فرمایا: تمہیں باجماعت نماز پڑھنے سے کیا چیز روکتی ہے؟ میں تو جمعہ کی فجر باجماعت ادا کر چکا ہوں، کیا تمہیں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان نہیں پہنچا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے افضل نماز جمعے کے دن فجر کی باجماعت نماز ہے۔"[3]

قبر کی حرمت:

﴿10361﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا انگارے پر پاؤں رکھنا قبر پر پاؤں رکھنے سے زیادہ بہتر ہے۔[4]

مہمانی کا حق:

﴿10362﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مہمانی کا حق تین دن ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے۔[5]

......ہیں اور ان میں شرکت کرنے والے اس مردار کے کھانے والے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مؤمن کی کوئی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہیں ہوتی وعدے پر اِنْ شَآءَ اللہ کہتا ہے چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، جمائی پر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ، غم کی خبر پر اِنَّا لِلّٰہ غرضکہ بات بات پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے، درود ہو اس دافع شر جن و انس پر، صلوٰۃ ہو اس غمخوار امت پر جس نے ہماری زندگی سنبھال دی اور ہماری مجلسیں اللہ کے ذکر سے آباد کر دیں۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

1 ...مسند امام احمد، مسند ابی هريرة، ۳/۵۹۷، حديث: ۱۰۶۸۵

2 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۳، ۵/۲۴۴، حدیث: ۳۳۸۵، عن ابی موسی اشعری

3 ...شعب الایمان، باب الصلوات، فضل الصلاة على النبی، ۳/۱۱۵، حدیث: ۳۰۴۵

4 ...مسند امام احمد، مسند ابی هريرة، ۳/۲۲۲، حدیث: ۱۰۸۳۴، بتغير

5 ...سنن کبری للبيهقی، کتاب الجزية، باب ما جاء فی الضيافة ثلاثة، ۹/۳۳۱، حديث: ۱۸۶۹۲

﴿10363﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ بے کسوں کے مددگار، شَفِیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے جنازے پر100 لوگ نماز پڑھ لیں اسے بخش دیا جاتا ہے۔(1)

حاجت پوری نہ ہونا بھی رحمت ہے:

﴿10364﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ دنیا کی حاجات میں سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سات آسمانوں کے اوپر اس کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرا یہ بندہ دنیا کی حاجت میں سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہے اگر میں اس کی حاجت پوری کر دوں تو اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دوں گا لیکن میں اسے اس کی حاجت سے دور رکھوں گا۔ پس صبح کو بندہ انگلیاں کاٹتے ہوئے کہتا ہے: کون میرے آگے آگیا؟ کس نے مجھے مصیبت میں ڈالا؟ حالانکہ یہ محض رحمت ہے جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس بندے پر مہربانی فرماتا ہے۔(2)

ایمان والا محبوبِ الٰہی ہے:

﴿10365﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ مُحْتَشَم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی دوسرے سے زیادہ کمانے والا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی سال دوسرے سال سے زیادہ بارش برسانے والا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ جہاں چاہتا ہے اسے پھیر دیتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مال و دولت محبوب کو بھی دیتا ہے اور دشمن کو بھی مگر ایمان صرف محبوب کو عطا فرماتا ہے۔(3)

اُمّت پر شفقت و کمال مہربانی:

﴿10366﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں بشر ہوں اور بشر کی طرح مجھے بھی غصہ آتا ہے

1...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی من صلی علیہ جماعۃ من المسلمین، ۲/ ۲۱۳، حدیث: ۱۴۸۸

2...قوت القلوب، شرح مقام التوکل ووصف احوال المتوکلین، ۲/ ۱۸ بنحوہ

3...الثقات لابن حبان، ۵/ ۳۳۰، رقم: ۲۴۲۱، علی بن حمید السلولی

پس اگر میں کسی غیر مستحق مسلمان کو لعنت[1] کروں تو اسے اس کے حق میں کفارہ اور رحمت بنادے۔[2]

﴿10367﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت چاہتا ہے وہ دیکھ کر قرآنِ پاک کی تلاوت کرے۔[3]

فرمانِ مصطفٰے: اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی اُس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں وہ رُکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ٦١٧، حدیث: ١٠٨٠٣)

❶... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 868 صفحات پر مشتمل کتاب "اصلاحِ اعمال" جلد 1 صفحہ 424 پر ہے: سوال: حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس شخص کے خلاف دعا یا سبّ و شتم یا لعنت کیسے کرسکتے ہیں جو ان کا مستحق نہ ہو؟ جواب: اس کا جواب وہی ہے جو علمائے رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے دیا، مختصر یہ ہے کہ اس کی دو وجہیں ہیں: (۱) پہلی وجہ یہ ہے کہ اس شخص کے لعنت کا مستحق نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اور امرِ باطن میں اس کا مستحق اور اہل نہیں تھا۔ لیکن ظاہر میں وہ اس (لعنت وغیرہ) کا مستحق تھا۔ لہٰذا حاکمِ شریعت ہونے کے اعتبار سے شہنشاہِ دوجہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اس شخص کے بارے میں لعنت کا استحقاق ظاہر ہوگیا جبکہ امرِ باطن میں وہ اس کا مستحق و اہل نہ تھا اور حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظاہر کے مطابق فیصلہ فرمانے پر مامور ہیں اور پوشیدہ معاملات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کسی کو بُرا بھلا کہنا یا اس کے خلاف دعا کرنا وغیرہ اس سے مقصود ملامت نہیں ہوتا تھا بلکہ اس کا تعلق اہلِ عرب کی عادت سے ہے کہ وہ اپنے کلام میں بغیر کسی نیت کے ایسے الفاظ ذکر کردیتے ہیں جیسا کہ فرمایا: "تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔" ایک جگہ ارشاد فرمایا: "تیری عمر دراز نہ ہو۔" اور حضرت سیِّدُنا معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ والی حدیث شریف میں یہ فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا پیٹ نہ بھرے۔"

اور اسی طرح دیگر الفاظ کہ اہلِ عرب ان سے حقیقتاً بددعا کا ارادہ نہیں کرتے تھے پس (ارادہ نہ ہونے کے باوجود) حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں ان میں سے کوئی بات درجۂ قبولیت کو نہ پہنچ جائے اس لئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ عرض کی کہ میرے ان الفاظ (یعنی کسی کے خلاف دعا وغیرہ) کو اس کے لئے رحمت، بخشش، قرب، پاکیزگی اور اجر کا ذریعہ بنادے اور حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس طرح کی بات کا صدور شاذ و نادر (یعنی کبھی کبھار) ہی ہوا کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو فحش بات کرتے نہ لعنت کرتے اور نہ ہی اپنی ذات کے لئے انتقام لیتے تھے۔"

❷... شرح مشکل الآثار، بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ من قولہ: ای المسلمین جلدتہ... الخ، ۱۵/ ۲۷۳، حدیث: ۶۰۰۹، عن ابی ھریرۃ

❸... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی قراءۃ القرآن من المصحف، ۲/ ۴۰۸، حدیث: ۲۲۱۹

حضرت سیِّدُنا مِسْعَربن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

بلند مراتب سے عظمت پانے والے، قابلِ احترام، صحابۂ کرام اور بزرگوں کے طریقے پر مضبوطی سے عمل پیرا، پوری زندگی پاک دامن مُعزَّز لوگوں کی صحبت سے فیض یاب ہونے والے، اپنی زبان کو لگام لگا کر اور تکلُّف منہ بند کر کے بری باتوں سے محفوظ رہنے والے، بہت میل ملاپ اور جھگڑے کو ترک کرنے کی بہترین نصیحتیں کرنے والے ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ابو سلمہ مِسْعَربن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ بڑی محبت کے ساتھ حق کی نصیحت کرنے والے اور اپنے رب کی عبادت میں دل وجان سے کوشاں رہنے والے تھے۔

اسلاف کی نظر میں مقام و مرتبہ:

﴿10368﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سچائی کا سرچشمہ تھے۔

﴿10369﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مَعْمَر قَطِیْعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ کے دیکھے ہوئے لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔ اور حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کس کو افضل پایا ہے تو آپ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن مرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو۔

﴿10370﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ فضیلت والا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿10371﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام بن عُروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے کوفہ میں حضرت سیِّدُنا مِسْعَربن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ افضل کوئی نہ دیکھا۔ اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ایسا کوئی نہیں ملا جسے میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر فضیلت دوں۔

﴿10372﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن عبد السلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: کیا آپ نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کی ہے؟ میں نے کہا: بالکل کی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یقیناً تم ان جیسی فضیلت والی شخصیت سے

کبھی نہیں ملے ہوں گے۔

سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی عقیدت:

﴿10373﴾... حضرت سیِّدُنا عباس بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر کرتے سنا۔ انہوں نے لوگوں سے فرمایا: مجھے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے متعلق لوگوں نے بتایا کہ آپ حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیت "ابوسلمہ" ذکر کرتے تھے اور نام لینے سے حیا فرماتے تھے کیونکہ آپ نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کبھی کوئی نہیں دیکھا۔

﴿10374﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میرے دور میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کوئی نہ تھا۔

وِصال مبارک پر آسمان والوں کی خوشیاں:

﴿10375﴾... حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن مِقْدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہاتھ تھامے ہوئے ہیں اور دونوں ایک جگہ آجا رہے ہیں (جیسے کسی کا انتظار ہو)، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا حضرت مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوگیا؟ ارشاد فرمایا: ہاں اور آسمان والے ان کی وجہ سے خوشیاں منا رہے ہیں۔

﴿10376-77﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام بن عُرْوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ عراق میں سے کوئی بھی حضرت سیِّدُنا ابوایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اور حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رُوَاسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے افضل ہمارے پاس کوئی نہیں آیا۔

علم وتقویٰ کے جامع:

﴿10378﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن ضَیْف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یعلٰی بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ابویوسف! آپ نے بہت سے بزرگوں سے ملاقات کی ہے آپ نے سب سے بہتر کسے

پایا؟ فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو۔ میں نے کہا: سُبْحَانَ اللہ! آپ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن سوقہ، حضرت سیِّدُنا موسٰی جُہَنی اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو سلیمان عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ سے بھی ملاقات کی ہے جبکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے تو ان سے علم حاصل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا یعلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھڑے تھے کہ آپ کے منہ سے سفیان نکلا تو آپ بیٹھ گئے پھر فرمایا: بیٹا! حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تقوٰی اور علم کے جامع تھے۔ میں نے کہا: ان کے بعد سب سے بہتر کسے پایا؟ تو حضرت سیِّدُنا یعلٰی بن عُبَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو۔

﴿10379﴾... حسن بن عُمارہ کا بیان ہے: اگر جنت میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے لوگ ہی داخل ہوئے تو یقیناً جنتی بہت تھوڑے ہوں گے۔

﴿10380﴾... حضرت سیِّدُنا معن بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے دن میں جب بھی حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا تو یہی کہا کہ وہ اب پہلے سے بھی زیادہ افضل ہیں۔

علما کی وفات:

﴿10381﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: جب حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو مجھے ایسا لگا گویا قندیلیں اور چراغ بجھا دیئے گئے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات علما کی وفات ہے۔

﴿10382﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ کوفہ کی سب سے بڑی مسجد کی قندیلیں بجھا دی گئیں پس حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا۔

﴿10383﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگ یہ گمان کیا کرتے تھے کہ اگر حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب کو پا لیتے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار بھی انہیں میں ہوتا۔

چار افضل نوجوان:

﴿85-10384﴾... حضرت سیِّدُنا وکیع بن جرّاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا

ابن ابو سُلیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: چار نوجوان ہم میں سب سے افضل تھے۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہریئے تاکہ میں انہیں لکھ لوں۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن قَیْس، حضرت سیِّدُنا مُغِیْرہ بن ایوب، حضرت سیِّدُنا خلف بن حوشب اور حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ۔

خوفِ آخرت:

﴿10386﴾... حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا (خوفِ خدا کے باعث ایسا لگتا تھا) گویا آپ جہنم کے کنارے پر کھڑے ہیں۔

﴿10387﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے ان کی پیشانی پر سجدے کا بہت بڑا نشان تھا۔

وصال کے وقت خوف کی کیفیت:

﴿10388﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن آدم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے وصال کے وقت ان کے پاس آئے، انہیں غمگین پاکر کہا: آپ غم کیوں کرتے ہیں؟ خدا کی قسم! میں تو چاہتا ہوں کہ ابھی مر جاؤں۔ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنی بات دہرائی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سفیان! اگر ایسا ہے تو پھر آپ کو اپنے عمل پر یقین ہو گا لیکن خدا کی قسم! مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ایسے بلند پہاڑ پر ہوں جس سے اترنے کا راستہ ہی مجھے معلوم نہیں۔ ان کی بات سن کر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی رونے لگے اور پھر کہا: آپ مجھ سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھتے ہیں۔

﴿10389﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عُبَیْدہ حَذَّاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کوفیوں کے نزدیک حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقام و مرتبہ ایسا ہی ہے جیسا بصریوں کے نزدیک حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہے۔

یقین جیسا شک:

﴿10390﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنی روایت میں شک ہے۔ آپ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شک دوسروں کے یقین جیسا ہے۔

﴿10391﴾... حضرت سیِّدُنا امام شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شک مجھے کسی اور کے یقین سے زیادہ محبوب ہے۔

لوگوں میں سب سے زیادہ ثقہ:

﴿10392﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن مدینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطّان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا ہِشام دَستوائی اور حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا میں سے کون زیادہ ثقہ ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں میں سب سے زیادہ ثقہ ہیں۔

﴿94-10393﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو (علمِ حدیث میں پختگی کی وجہ سے) مُصحَف کہا کرتے تھے۔

تدلیس سے اجتناب:

﴿10395﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کوفہ آیا تو میں نے یہاں ایسا کوئی نہ دیکھا جو تدلیس[1] نہ کرتا ہو ہاں! حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام اور حضرت سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اس سے بری تھے۔

﴿10396﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تدلیس پست ہمتی ہے۔

1... اصولِ حدیث کی اصطلاح میں تدلیس یہ ہے کہ جس سے روایت سنی راوی اس کا نام لینے کے بجائے اس کے اوپر والے شیخ سے ایسے لفظ کے ساتھ روایت کرے جو اس سے سننے کا وہم پیدا کرے اور وہ جھوٹ بھی نہ ہو جیسے وہ کہے: ”عن فلان یعنی فلاں سے روایت ہے اور قال فلان یعنی فلاں نے کہا۔“ (مقدمۃ الشیخ، ص١٦)

بوقتِ اختلاف رہنما:

﴿10397-98﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جب کسی مسئلے میں ہمارا اختلاف ہوجاتا تو اس کے بارے میں ہم حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا کرتے تھے۔

﴿10399﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن داود رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمارے ساتھی حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ادب و احترام ایسا ہی کیا کرتے تھے جیسا حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کیا کرتے تھے۔

ہر شخص حدیث سننے کا اہل نہیں:

﴿10400﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان سے عرض کی گئی: آپ فلاں کو حدیث سناتے ہیں ہمیں کیوں نہیں سناتے؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ میرے لیے آسان ہے کہ میں ایک کو حدیث سناؤں اور دوسرے کو چھوڑ دوں۔

﴿10401﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: علمِ حدیث میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیروی کی جاتی تھی، ایک مرتبہ لوگوں نے آپ سے کہا: آپ فلاں کو تو حدیث بیان کرتے ہیں مگر ہمیں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا: ایک کو حدیث سنانا اور دوسرے کو چھوڑ دینا میرے لیے آسان ہے اور ہر شخص حدیث کے لیے چاق وچوبند نہیں ہو سکتا۔

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ایک شخص نے مجھے آپ کے پاس سفارش کرنے کو کہا ہے کہ آپ اسے حدیث سنا دیا کریں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس سے کہنا کہ آجائے۔ میں نے عرض کی: کیا میں بھی اس کے ساتھ آجاؤں؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم تو ہمارے پاس ہی رات گزارو۔

کہیں ظلم وزیادتی نہ ہوجائے:

﴿10402﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ اپنے پاس آنے والے ان دو افراد کے ساتھ کیا معاملہ کروں جن میں سے ایک کی بات مجھ پر آسان و ہلکی ہو اور دوسرے کی بوجھ ہو۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہیں ظلم نہ ہو جائے اس ڈر سے وہ دونوں کے ساتھ یکساں سلوک فرماتے۔

سجدوں کی کثرت:

﴿10403﴾... خالد بن عَمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ان کی پیشانی پر بکری کے گھٹنے جیسا نشان تھا اور اگر وہ تمہاری طرف دیکھیں تو آنکھوں میں نقص کی وجہ سے تم سمجھو گے وہ دیوار کو دیکھ رہے ہیں۔

﴿10404﴾... حضرت سیِّدُنا مکی بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے، ان کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ تھے، آنکھ میں خرابی تھی اور جو آپ کے پاس بیٹھ کر حدیث لکھتا آپ اسے نظر انداز نہیں کرتے تھے۔

تعریف کرنے والے کو جواب:

﴿10405﴾... حضرت سیِّدُنا ابن کُنَاسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا: تم میری تعریف کیسے کر سکتے ہو؟ میں تو لوگوں کو مزدوری پر رکھتا اور حاکم کے تحفے قبول کرتا ہوں۔

علم وادب کی خوبی:

﴿10406﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم خاندانوں کی بزرگی ہے جو بندے کے نسب سے خرابی کو دور کرتا ہے اور جسے خاندان پست کرے ادب اُسے بلند کرتا ہے۔

﴿10407﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں خلیفہ ابو جعفر کے پاس گیا تو اس نے کہا: اگر تمام لوگ آپ کی طرح ہوتے تو میں باہر نکل کر ان کے ساتھ چلتا۔

﴿10408﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے خلیفہ ابو جعفر کے پاس جا کر

کہا: ہم تمہارے والد کی جگہ ہیں اور تم ہمارے بیٹے کی جگہ ہو۔ (یہ اشارہ ہے کہ اُمُّ الفضل ہلالیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا میری ماؤوں میں سے ہیں جو تمہارے باپ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی والدہ ہیں اس لئے ہمارا تمہارا رشتہ باپ بیٹے جیسا ہے) اس پر اس نے کہا: میری پسندیدہ ماں کی وجہ سے ہی آپ میرے مُقَرَّب ہیں اگر تمام لوگ آپ کی طرح ہوتے تو میں راستے پر ان کے ساتھ چلتا۔

منصب قبول نہ کیا:

﴿10409﴾... حضرت سیِّدُنا حکم بن ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خلیفہ ابو جعفر نے مجھے عہدہ دینے کے لئے بلایا تو میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر کی اصلاح فرمائے، میرے گھر والے یہ چاہیں کہ میں دو درہم کی کوئی چیز خرید لاؤں تو میں کہتا ہوں: مجھے پیسے دو میں تمہارے لئے خرید لاتا ہوں۔ تو وہ کہتے ہیں: نہیں، بخدا! ہم نہیں چاہتے کہ آپ کچھ خریدیں۔ جب میرے گھر والے مجھے دو درہم کی چیز خریدنے کی ذمہ داری دینے پر راضی نہیں تو امیر المؤمنین مجھے عہدہ کیوں دے رہیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی اصلاح فرمائے، ہم آپس میں رشتہ دار اور حقدار ہیں۔ شاعر نے کہا:

تُشَارِکُنَا قُرَیْشٌ فِیْ تُقَاهَا وَفِیْ اَحْسَابِهَا شِرْکَ الْعِنَانِ

بِمَا وَلَدَتْ نِسَاءُ بَنِیْ هِلَالٍ وَمَا وَلَدَتْ نِسَاءُ بَنِیْ اَبَانِ

ترجمہ: بنو ہلال اور بنو ابان کی عورتوں کی اولاد (یعنی حضرت سیِّدَتُنا صفیہ بنتِ حَزَن اور اُمُّ الفضل بنتِ حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور ان کی والدہ) کے سبب قریش طاقت اور خاندانی شرافت میں شرکتِ عنان کی طرح ہمارے شریک ہیں۔ (یعنی ہم لوگ برابر ہیں)۔

یہ سن کر اس نے کہا: خدا کی قسم! ہمیں عرب میں اس سے زیادہ پسندیدہ اور کوئی رشتہ نہیں۔ چنانچہ اُس نے آپ کو جانے دیا۔

﴿10410﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عُفَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ خلیفہ ابو جعفر نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلا بھیجا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے پاس آئے تو اس نے کہا: اے مسعر! ہمیں کچھ کاموں میں آپ کی مدد درکار ہے۔ آپ نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اپنے گھر والوں کے لیے ایک درہم کی چیز بھی دوسرے کی مدد سے خریدتا ہوں تو میں آپ کے کام میں آپ کی مدد کیسے کر سکتا ہوں اور میں آپ کے نزدیک

اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ آپ میری رشتہ داری کالحاظ رکھیں اور مجھ سے صلہ رحمی کریں، نابغہ بن جعدہ نے کہا:

تُشَارِكُنَا قُرَيْشٌ فِيْ تُقَاهَا وَفِيْ اَحْسَابِهَا شِرْكَ الْعَنَانِ

بِمَا وَلَدَتْ نِسَاءُ بَنِيْ هِلَالٍ وَمَا وَلَدَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اَبَانِ

ترجمہ: بنو ہلال اور بنو ابان کی عورتوں کی اولاد (یعنی حضرت سیِّدَتُنا صفیّہ بنتِ حَزْن اور اُمُّ الفضل بنتِ حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما اور ان کی والدہ) کے سبب قریش طاقت اور خاندانی شرافت میں شرکتِ عنان کی طرح ہمارے شریک ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر خلیفہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو چار ہزار درہم اور چادر دی اور ان کے ساتھ ہمیشہ بھلائی کرتا اور خیال رکھتا رہا۔

ہر رات نصف قرآن کی تلاوت:

﴿10411-12﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مسعر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما فرماتے ہیں: میرے والد صاحب نصف قرآن کی تلاوت کئے بغیر نہ سوتے تھے، جب اتنی تلاوت کر لیتے تو اپنی چادر تہہ کر کے اس پر (سر رکھ کر) تھوڑا سا آرام کرتے پھر اس شخص کی طرح اٹھ کھڑے ہوتے جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو اور وہ اسے تلاش کر رہا ہو اور آپ کو مسواک اور طہارت کی طلب ہوتی پھر کمرہ عبادت کا رخ کرتے اور فجر تک عبادت کرتے رہتے۔ آپ اپنی اس کیفیت کو چھپانے کی بہت کوشش کیا کرتے تھے۔

﴿10413﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اِلَّا وَقَدْ اُخِذَ عَلَيْهِ اِلَّا مِسْعَرٌ یعنی حضرت مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کا مواخذہ نہ ہوا ہو۔

لوگوں کے لیے طلبِ علم:

﴿10414﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو اپنی ذات کے لئے علمِ حدیث حاصل کرنا چاہے وہ تھوڑا حاصل کرے اور جو لوگوں کے لئے حاصل کرنا چاہے وہ زیادہ حاصل کرے کیونکہ لوگوں کا بوجھ بہت زیادہ ہے۔

﴿10415﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اپنے لئے علم حاصل کرنے والے کو علم کفایت کر جاتا ہے اور اگر تم لوگوں کے لئے علم حاصل کرتے ہو تو ہمیشہ مصروف ہی رہو گے۔

﴿10416﴾... حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو لوگوں کے لئے حدیث حاصل کرنا چاہے تو وہ خوب محنت کرے کیونکہ لوگوں کی تکلیف بہت شدید ہے اور جو اپنے لئے حاصل کرنا چاہے تو وہ اسے کفایت کر جائے گا۔ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو آپ کے پاس ہی موجود تھے کہنے لگے: اگر یہ حدیث ہوتی تو اِسے لکھا جانا چاہیے تھا۔

بہت بڑی ذمہ داری:

﴿10417﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کاش! حدیثیں میرے سر پر رکھی شیشیاں ہوتیں جو گر کر ٹوٹ جاتیں۔

﴿10418تا20﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو مجھ سے بغض رکھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے مُحدِّث بنا دے۔

﴿10421﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: طلبِ حدیث تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہے تو کیا تم باز آتے ہو۔

﴿10422﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس کا نفس اسے غمگین رکھتا ہے معاملہ اس پر واضح ہو جاتا ہے۔

بدمذہب سے بیزاری:

﴿10423﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ (حضرت سیِّدُنا محارب بن دِثار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا:) میں مکۂ مکرمہ کے سفر میں ابن حطان خارجی کے ساتھ تھا، میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی حتّٰی کہ ہم واپس آگئے۔

﴿10424﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں شک سے پاک حلال صرف اسے ہی جانتا ہوں کہ کوئی شخص نہرِ فرات پر آکر اپنے چلو سے پانی پئے یا تمہارا نیک دوست تمہیں کوئی تحفہ دے دے۔

﴿10425﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کو آپ کے عیب بتائے جائیں؟ فرمایا: نصیحت کرنے

والا بتائے تو پسند ہے، ملامت کرنے والے کا بتانا پسند نہیں۔

والدہ کا ادب:

﴾10426﴿... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ اَشْجَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ نے رات کے وقت ان سے پانی مانگا وہ پانی کا مشکیزہ لے کر حاضر ہوئے تو والدہ سو چکی تھیں چنانچہ وہیں مشکیزہ اٹھائے کھڑے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

ذِکْرُ اللہ کی برکت:

﴾10427﴿... حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا آپ کا وصال نہیں ہوگیا؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ میں نے پوچھا: آپ نے کون سے عمل کو سب سے زیادہ نفع مند پایا؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کو۔

﴾10428﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس فقط وعظ سننے کی غرض سے جایا کرتا تھا، جب مغرب کا وقت ہو جاتا تو میں ان سے کہتا: کاش! آپ مزید گفتگو فرماتے۔ تو آپ فرماتے: اگر تم مجھ سے کچھ نہ کہتے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہوتا، مجھے پسند نہیں کہ تم مجھے ذِکْرُ اللہ کے لئے کہو اور میں نہ کروں۔

﴾10429﴿... حضرت سیِّدُنا قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی ڈاڑھ کھینچ کر نکال لینا کسی حدیث کا پوچھنے سے زیادہ پسند تھا۔

ملاقات پر طواف کو ترجیح:

﴾10430﴿... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں مکۂ مکرمہ آیا تو وہاں حضرت امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تھے، میں شش وپنج میں پڑ گیا کہ ان سے ملاقات کروں یا طواف؟ پھر میں نے ان سے ملاقات کے بجائے طواف کو اختیار کر لیا۔

﴾10431﴿... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں (طلبِ حدیث کے لئے) مسجد سے آگے

نہیں گیا۔

غمگین آواز سننے کا شوق:

﴿10432﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا جی کرتا ہے کہ میں غم میں رونے والی کی آواز سنوں۔

﴿10433﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایمان قول و عمل کا مجموعہ ہے۔[1]

﴿10434﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایمان گھٹتا بڑھتا ہے۔[2]

﴿10435﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حروفِ ابجد کے ذریعے تقدیر کو جھٹلانا بے دینی ہے۔

جنت و دوزخ کی سفارش:

﴿10436﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جنت اور جہنم انسان کی دعا سنتے ہیں، جب بندہ کہتا ہے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں تو جنت کہتی ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے جنت عطا فرما۔ جب وہ کہتا ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں تو جہنم کہتا ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے پناہ عطا فرما۔ اگر وہ ان دونوں میں سے کسی کا ذکر نہ کرے تو فرشتے کہتے ہیں: لوگ دو عظیم چیزوں سے غافل ہو گئے۔

خودداری پانے کا نسخہ:

﴿10437﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: سرکہ و ترکاری پر راضی رہنے والے کو لوگ غلام نہیں بنا سکتے۔

﴿10438﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے حماد! اگر تم روٹی اور ترکاری پر صبر کرو تو یہ بہت سے لوگ مل کر بھی تمہیں

1... اس مسئلے سے متعلق رقم نمبر 9442 کے تحت حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

2... اس مسئلے سے متعلق رقم 9456 پر حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

غلام نہیں بنا سکتے۔

﴿10439﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو سر کہ و ترکاری پر صبر کرے اسے غلام نہیں بنایا جا سکتا۔

نصیحت آموز اشعار

کم کھانا:

﴿10440﴾... عبد العزیز بن ابان کا بیان ہے: میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا:

وَجَدْتُ الْجُوْعَ يَطْرُدُهٗ رَغِيْفٌ وَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ

وَقَلَّ الطُّعْمِ عَوْنٌ لِلْمُصَلِّيْ وَكُثْرُ الطُّعْمِ عَوْنٌ لِلسُّبَاتِ

ترجمہ: مجھے بھوک لگتی ہے تو اسے ایک روٹی اور نہرِ فرات کا چلو بھر پانی دور کر دیتا ہے، کم کھانا نمازی کے لئے مدد گار ہوتا ہے جبکہ زیادہ کھانا نیند کے لیے مدد گار ہوتا ہے۔

سکون و وقار والی مجلس:

﴿10441﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن اسحاق سراج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا محمد بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں یہ اشعار سنائے:

مَنْ كَانَ مُلْتَمِسًا جَلِيْسًا صَالِحًا فَلْيَاْتِ حَلْقَةَ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامِ

فِيْهَا السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَاَهْلُهَا اَهْلُ الْعَفَافِ وَعِلْيَّةُ الْاَقْوَامِ

ترجمہ: جو نیک ہم نشیں کا متلاشی ہو وہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں آجائے جس میں سکون و وقار ہے اور وہاں بیٹھنے والے نیک اور بلند درجہ لوگ ہوتے ہیں۔

﴿10442﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ شعر کہے:

لَنْ يَّلْبَثَ الْقُرَنَاءُ اَنْ يَّتَفَرَّقُوْا لَيْلٌ يَكُرُّ عَلَيْهِمِ وَنَهَارُ

ترجمہ: ساتھی ایک دوسرے سے جدا ہونے میں ہرگز توقف نہیں کرتے وہ رات اور دن ہیں جو پلٹ پلٹ کر ان پر آتے رہتے ہیں۔

ایک اعرابی کے اشعار:

﴿10443﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ وہ ایک دن جنگل کی طرف گئے تو وہاں ایک اعرابی دھوپ میں بیٹھا یہ اشعار کہہ رہا تھا:

جَاءَ الشِّتَاءُ وَلَيْسَ عِنْدِيْ دِرْهَمٌ   وَلَقَدْ يُخَصُّ بِمِثْلِ ذَاكَ الْمُسْلِمُ

قَدْ قَطَّعَ النَّاسُ الْجِبَابَ وَغَيْرَهَا   وَكَاَنَّنِيْ بِفِنَاءِ مَكَّةَ مُحْرِمُ

ترجمہ: سردی کا موسم آگیا اور میرے پاس ایک درہم بھی نہیں اور مسلمان اس جیسی چیز (یعنی مال) سے مفلس ہوتا ہے۔لوگوں نے جبے وغیرہ کاٹ کر الگ لیے ہیں جبکہ میں گویا کہ صحن مکہ میں حالتِ احرام میں ہوں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے اشعار سن کر اپنا جبہ اُتارا اور اسے دے دیا۔

درسِ قناعت:

﴿10444-45﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ یہ اشعار کہے:

اَقْبَلْ مِنَ الدَّهْرِ مَا اَتَاكَ بِهِ   وَاصْبِرْ لِرَيْبِ الزَّمَانِ اِنْ عَثَرَا

مَا لِامْرِئٍ فَوْقَ مَا يَجْرِي الْقَضَاءُ بِهِ   فَالْهَمُّ فَضْلٌ وَخَيْرُ النَّاسِ مَنْ صَبَرَا

يَا رُبَّ سَاعٍ لَهُ فِيْ سَعْيِهِ اَمَلٌ   يَفْنٰى وَلَمْ يَقْضِ مِنْ تَاْمِيْلِهِ وَطَرَا

مَا ذَاقَ طَعْمَ الْغِنٰى مَنْ لَا قُنُوْعَ لَهُ   وَلَنْ تَرٰى قَنِعًا مَا عَاشَ مُفْتَقِرَا

وَالْعُرْفُ مَنْ يَاْتِهِ تُحْمَدْ عَوَاقِبُهُ   مَا ضَاعَ عُرْفٌ وَاِنْ اَوْلَيْتَهُ حَجَرَا

ترجمہ:(۱)...زمانے میں جو کچھ درپیش ہو اس کا سامنا کر اور حوادثِ زمانہ کی وجہ سے ٹھوکر کھا چکا ہے تو صبر کر۔(۲)... کوئی شخص تقدیر سے ماورا نہیں پس رنج و غم تو فضل ہیں اور بہترین انسان وہی ہے جو صبر کرے۔(۳)...بہت سے کوشش کرنے والوں کی کوشش میں ختم ہونے والی امید ہوتی ہے لیکن وہ اپنی امید میں سے کوئی ضرورت پوری نہیں کرپاتے۔(۴)... قناعت نہ کرنے والا غنا کی لذت نہیں پاسکتا اور تم اسے قناعت والا ہرگز نہ پاؤ گے جس نے فقر کی زندگی نہیں گزاری۔(۵)...جو بھی بھلائی کرے اس کا انجام اچھا ہی ہوتا ہے، بھلائی ضائع نہیں ہوتی اگرچہ تم پتھر کے ساتھ کرو۔

غافلوں کو نصیحت:

﴿10446﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

نَهَارُكَ يَا مَغْرُوْرُ سَهْوٌ وَغَفْلَةٌ　　وَلَيْلُكَ نَوْمٌ وَالرَّدٰى لَكَ لَازِمٌ

وَتَتْعَبُ فِيْمَا سَوْفَ تَكْرَهُ غِبَّهُ　　كَذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا تَعِيْشُ الْبَهَائِمُ

ترجمہ:(۱)...اے دھوکے میں مبتلا شخص! تیرا دن خطاؤں اور غفلتوں میں گزر رہا ہے جبکہ رات سوتے ہوئے، تیری ہلاکت یقینی ہے۔(۲)...جس چیز میں تو مشغول ہے عنقریب اس کا انجام تجھے ناپسند ہو گا، چوپائے دنیا میں ایسی ہی زندگی جیتے ہیں۔

﴿10447﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

تَفْنَى اللَّذَاذَةُ مِمَّنْ نَالَ صَفْوَتَهَا　　مِنَ الْحَرَامِ وَيَبْقَى الْاِثْمُ وَالْعَارُ

تَبْقَى عَوَاقِبُ سُوْءٍ مِنْ مَغَبَّتِهَا　　لَا خَيْرَ فِيْ لَذَّةٍ مِنْ بَعْدِهَا النَّارُ

ترجمہ:(۱)...جس نے خالصتاً حرام سے لذت پائی اس کا مزہ ختم ہو جائے گا شرمندگی اور گناہ باقی رہ جائیں گے۔

(۲)...انجام کار حرام کی سزائیں باقی رہ جاتی ہیں، اس لذت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد جہنم ہو۔

جنازے میں اشعار:

﴿10448﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنازے میں اکثر یہ اشعار کہا کرتے تھے:

وَ تُحْدِثُ رَوْعَاتٌ لَدٰى كُلِّ فَزْعَةٍ　　وَنُسْرِعُ نِسْيَانًا وَلَمْ يَاْتِنَا اَمْنُ

فَاِنَّا وَلَا كُفْرَانَ لِلّٰهِ رَبِّنَا　　كَمَا الْبُدْنُ لَا تَدْرِيْ مَتٰى يَوْمُهَا الْبُدْنُ

ترجمہ:(۱)...ہر ہلاکت کے وقت گھبراہٹیں پیدا ہو جاتی ہیں پھر ہم بڑی جلدی بھول جاتے ہیں حالانکہ ہمارے پاس امان نہیں آئی ہوتی۔(۲)...ہماری مثال قربانی کے جانوروں کی سی ہے جنہیں اپنی قربانی کے دن کا پتا نہیں ہوتا پس ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری نہیں کرنا چاہئے جو ہمارا رب ہے۔

گھر تو قبر ہی ہے:

﴿10449﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ شعر کہا کرتے تھے:

وَمُشَيِّدٍ دَارًا لِيَسْكُنَ دَارَهُ سَكَنَ الْقُبُوْرَ وَدَارَهُ لَمْ يَسْكُنِ

ترجمہ: رہائش کے لئے مضبوط گھر تعمیر کرنے والے قبر میں چلے گئے اور اپنے گھر میں نہ رہ سکے۔

بیٹے کو نصیحت:

﴿10450-51﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کدام کو نصیحت کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

اِنِّیْ مَنَحْتُكَ يَا كِدَامُ نَصِيْحَتِیْ فَاسْمَعْ مَقَالَ اَبٍ عَلَيْكَ شَفِيْقٍ

اَمَّا الْمُزَاحَةُ وَالْمِرَاءُ فَدَعْهُمَا خُلُقَانِ لَا اَرْضَاهُمَا لِصَدِيْقٍ

اِنِّیْ بَلَوْتُهُمَا فَلَمْ اَحْمَدْهُمَا لِمُجَاوِرٍ جَارٍ وَلَا لِرَفِيْقٍ

وَالْجَهْلُ يُزْرِیْ بِالْفَتٰى فِیْ قَوْمِهٖ وَعُرُوْقُهٗ فِی النَّاسِ اَیُّ عُرُوْقٍ

ترجمہ: (۱)...اے کدام! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں، اپنے مہربان والد کی بات غور سے سنو۔(۲)...ہنسی مذاق اور جھگڑے سے باز رہنا ان عادتوں کو میں کسی دوست کے لئے اچھا نہیں جانتا۔ (۳)...میں نے ان عادتوں کو برتا ہے کسی پڑوسی یا ساتھی کی یہ عادتیں مجھے بالکل اچھی نہیں لگیں۔(۴)...جہالت نوجوان کو اس کی قوم میں رسوا کر دیتی ہے چاہے اس کی جڑیں لوگوں میں کتنی ہی مضبوط ہوں۔

﴿10452﴾... ابو ولید ضَبِّی کا بیان ہے کہ ایک انتہائی ضعیفُ العُمر دیہاتی خم دار لاٹھی کا سہارا لیے حضرت سیِّدُنا مِسعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا، اس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نماز کی حالت میں پایا، حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز لمبی ہوئی تو وہ تھک کر بیٹھ گیا، جب حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز سے فارغ ہوئے تو اس بوڑھے نے کہا: نماز کے ارکان بقدرِ کفایت ہی ادا کر لیا کریں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ بات کرو جو تمہیں نفع دے، تمہاری عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا: میری عمر 110 سال سے کچھ زائد ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس عمر کا کوئی حصہ تمہارے لیے نصیحت بھی بنا ہے، اپنے اوپر غور کر لو۔ اس پر اس نے یہ اشعار کہے:

اُحِبُّ اللَّوَاتِیْ فِیْ صِبَاهُنَّ غِرَّةٌ وَفِيْهِنَّ عَنْ اَزْوَاجِهِنَّ طِمَاحُ

مُسِنَّاتٌ حُبٌّ مُطَّهِرَاتٌ عَدَاوَةٍ تَرَاهُنَّ كَالْمَرْضٰى وَهُنَّ صِحَاحُ

ترجمہ: مجھے وہ عورتیں پسند ہیں جن کی آنکھوں میں چمک ہو اور اپنے خاوند سے دوری برتیں، محبت دل میں چھپائیں اور ناگواری کا اظہار کریں، وہ تمہیں مریض دکھائی دیں گی حالانکہ وہ تندرست ہوں گی۔

حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تمہارے لئے اسی کام میں فضیلت ہے؟ اس نے کہا: بخدا! تمہارے بھائی نے 40 دن سے تو کوئی حرکت نہیں کی مگر یہ کہ وہ ایک جھاگ پھینکتا سمندر ہے۔ اس کی بات سن کر حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرانے لگے اور فرمایا: اشعار اچھے بھی ہیں اور برے بھی اور یہی عرب کا دیوان ہیں۔

﴿10453﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

وَلَمْ اَرَ كَالدُّنْيَا بِهَا اغْتَرَّ اَهْلُهَا وَلَا كَالْيَقِيْنِ اسْتَوْحَشَ الدَّهْرَ صَاحِبُهُ

وَلَا كَالَّذِيْ يَخْشَى الْمَلِيْكُ عِبَادَهُ مِنَ الْمَوْتِ خَافَ الْبُؤْسَ اَوْ نَامَ هَارِبُهُ

ترجمہ: (۱)...اور میں نے دنیا جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس کے چاہنے والے اُس سے دھوکا کھاتے ہوں اور نہ ایسا یقین دیکھا کہ یقین والا زمانے سے وحشت زدہ ہو۔ (۲)...اور نہ ہی یہ دیکھا کہ بادشاہ غلاموں سے ڈرتا ہو، غربت سے ڈرنا یا اِس سے بچاؤ کرنے والے کا غافل ہونا بھی موت ہے۔

مریض مریض کی عیادت کیسے کرے؟

﴿10454﴾... ابو ولید ضَبِّی کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑھ رہے تھے، جب انہیں ہماری موجودگی کا احساس ہوا تو نماز مختصر کر کے ہماری جانب متوجہ ہوئے اور یہ شعر کہنے لگے:

اَلَا تِلْكَ غِرَّةٌ قَدْ اَعْرَضْتَ تَرْفَعُ دُوْنِيْ طَرْفًا غَضِيْضًا

تَقُوْلُ مَرِضْتُ فَمَا عُدْتَنَا وَكَيْفَ يَعُوْدُ مَرِيْضٌ مَرِيْضًا؟

ترجمہ: کیا وہ دھوکا نہیں ہے جو تم نے کیا؟ میرے سوا ہر ایک کو جھکے پپوٹے اٹھا کر بھی دیکھ لیا اور شکوہ کرتے ہو کہ میں بیمار ہوا تم نے میری عیادت نہ کی، مریض مریض کی عیادت کیسے کر سکتا ہے؟

﴾10455﴿... حضرت سیِّدُنا سعد بن صلت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک سپاہی کو کسی پر ظلم کرتے دیکھا تو گھر کی چھت پر گئے جا کر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے اللہ کے بندے! تو ظالم ہے۔ سپاہی نے کہا: اگر سچے ہو تو نیچے آؤ ذرا۔

خودداری:

﴾10456﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس آئے اور ایک شخص کے بارے میں کلام کرنے لگے جسے میں حدیث بیان کرتا تھا، میں نے کہا: ابو سلمہ! آپ کسی کو ہمارے پاس بھیج دیتے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حاجت تو ہمیں تھی (پھر کسی اور کو کیوں بھیجتے)۔

مزید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھا، آپ نے ایک شخص کو اعلیٰ قسم کا عمدہ لباس پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تم اصحابِ حدیث میں سے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جو حدیث طلب کرنے والا ہو اس کی یہ حالت نہیں ہوتی۔

حجام کی خدمت بلا عوض نہ لی:

﴾10457﴿... جُنَید حجام کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اوپری منزل سے میرے پاس آتے، ان کے پاس پانی سے بھری چھوٹی صراحی اور روٹی ہوتی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: اے جُنَید! اس روٹی کے بدلے میرے بال کاٹ دو، مونچھیں تراش دو، داڑھی کا خط بنادو، گُدّی صاف کردو اور پچھنے بھی لگادو۔ تو میں کہتا: ابو سلمہ! اس روٹی کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ فرماتے: کیوں نہیں، کیا تم میری بات مانتے ہو یا نہیں؟ میں کہتا: ٹھیک ہے، پھر میں روٹی لے لیتا اور آپ کے بال کترتا، مونچھیں تراشتا، گدّی صاف کرتا، داڑھی کا خط بناتا اور پچھنے بھی لگاتا۔ بعدِ فراغت آپ فرماتے: یہ صُراحی مجھ پر انڈیل دو پھر وہ اپنے پچھنے والی جگہ دھو کر چلے جاتے۔

﴾10458﴿... حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم اَحْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب ہم حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جنازہ لے کر چلے تو سرِ راہ میں نے خود پسندی میں مبتلا ہو کر کہا کہ لوگ میرے پاس آکر حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی احادیث کا سوال کیا کریں گے، جب قبر تک پہنچا تو حضرت سیِّدُنا

محمد بن بِشر عبدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس آکر بیٹھ گئے اور حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایسی سترہ مرویات بیان کیں جن میں سے سوائے ایک کے میں نے کوئی روایت نہیں سنی تھی، (اور وہ روایت یہ ہے:) حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال پر جنات نے نوحہ کیا تھا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ حدیث میرے رجسٹروں میں موجود تھی مگر مٹ چکی تھی لہٰذا میں نے اسے حدیثِ مسعر میں شامل نہ کیا پھر میں جنازے سے پیرو کار بن کے لوٹا گویا مرغ نے مجھے ٹھونگ ماردی ہے۔

سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑے بڑے تابعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایات لی ہیں جن میں وہ بھی شامل ہیں جن کا نام پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کے مُوافق ہے وہ حضرت سیِّدُنا ابو عون محمد بن عبد اللہ ثقفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہیں جنہوں نے حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ اور حضرت سیِّدُنا محمد بن حاطب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

فضیلتِ عثمان بزبانِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا:

﴿10459﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حاطب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تذکرہ ہوا تو حضرت سیِّدُنا امام حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ابھی میرے والد آئیں گے وہ تمہیں بتائیں گے۔ کچھ ہی دیر بعد حضرت سیِّدُنا علی اُلمرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم تشریف لائے اور ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان میں سے ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا:

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۠ ﴿۹۳﴾ (پ۷، المآئدۃ:۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

﴿10460﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شَدَّاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: شراب کم ہو یا زیادہ اصلاً حرام ہے اور ہر نشہ آور مشروب بھی۔

میدانِ جنگ میں فرشتے:

﴿10461﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ بدر کے دن مجھ سے اور امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے ایک کی دائیں جانب جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام اور دوسرے کی دائیں جانب میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام تھے اور ایک بہت بڑے فرشتے اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی جنگ میں شریک اور صف میں موجود تھے۔“[1]

والدین کا حق:

﴿10462﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سرکارِ مکہ مکرمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستفسار فرمایا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان کی خدمت میں رہو[2]۔“[3]

پورا رمضان باجماعت نماز کی فضیلت:

﴿10463﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے رَمَضَانُ المبارک کے شروع سے آخر تک باجماعت نمازیں ادا کیں

---

1 ...مسند البزار، وما روی ابو صالح الحنفی، عن علی بن ابی طالب، ۲/ ۳۰۳، حدیث: ۷۲۹

2 ...مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 340** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: غالب یہ ہے کہ اس کے ماں باپ کو اس کی خدمت کی حاجت تھی۔ وہ اکیلا بیٹا خدمت گار تھا اور جہاد اُس وقت فرضِ عین نہ تھا فرضِ کفایہ تھا، ایسی صورت میں ماں باپ کی خدمت جہاد پر مقدم ہے۔ اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو جہاد مقدم ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفلی جہاد کے لیے بغیر والدین کی اجازت کے نہیں جانا چاہیے۔ اگر جہاد فرض ہو تو بہتر ہے کہ ان سے اجازت لے لے لیکن اگر وہ اجازت نہ دیں تو بھی چلا جاوے۔ اگر وہ منع کریں گے تو وہ گنہگار ہوں گے یہ حکم مؤمن والدین کے لیے ہے۔ کافر ماں باپ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں خواہ جہاد فرض ہو یا نفل۔ خیال رہے کہ مسلمان ماں باپ کی اجازت کے بغیر کسی نفلی عبادت کے لیے نہ جاوے جیسے نفلی حج، نفلی عمرہ، زیارت وغیرہ حتی کہ اگر مسلمان ماں باپ اجازت نہ دیں نفلی روزہ بھی نہ رکھے۔

3 ...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الجہاد باذن الابوین، ۲/ ۳۱۰، حدیث: ۳۰۰۴، عن عبد اللہ بن عمرو، بتغیر

اس نے شب قدر سے اپنا حصہ پالیا۔“[1]

﴿10464﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ہانکتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے عرض کی: ”یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔“ ارشاد فرمایا: ”افسوس ہے تم پر! ارے سوار ہو جاؤ[2]۔“[3]

گوشت کا بہترین حصہ:

﴿66-10465﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہترین گوشت یا (فرمایا:) پاکیزہ گوشت پیٹھ کا گوشت ہے۔[4]

﴿10467﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھالیتا ہے کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا سر کتے کا سر کر دے؟

﴿10468﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ایک برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔[5]

﴿10469﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سفر میں مرنے والا شہید ہے۔[6]

غیب دان نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

﴿10470﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی غیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مُزْدَلِفَہ سے) انتہائی سکون و اطمینان کے ساتھ روانہ ہوئے اور لوگوں کو بھی سکون کا حکم دیا اور وادی مُحَسِّر میں

1... تاریخ بغداد، ۴/ ۳۱۲، رقم: ۲۰۴۹، احمد بن الحسن بن محمد، بتغیر قلیل

2... قربانی کے جانور پر مجبوراً وضرورۃً سوار ہونا جائز، بلاضرورت منع ہے۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۶۰)

3... بخاری، کتاب الادب، باب ماجاء فی قول الرجل: ویلک، ۴/ ۱۴۴، حدیث: ۶۱۵۹

4... ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب اطایب اللحم، ۴/ ۳۰، حدیث: ۳۳۰۸، شعب الایمان، اکل اللحم، ۵/ ۸۹، حدیث: ۵۸۹۱

5... مسلم، کتاب الاشربة، باب النھی عن الانتباذ فی المزفت... الخ، ص ۱۱۰۶، حدیث: ۱۹۹۹

6... الکامل لابن عدی، ۵/ ۳۶۵، رقم: ۱۰۲۵، عبد اللہ بن محمد بن المغیرة

سواری کو تیز کر دیا اور انہیں حکم دیا کہ چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے رمی کریں اور فرمایا: تم لوگ مناسک حج سیکھ لو شاید میں اس سال کے بعد حج نہ کروں۔[1]

سجدے کا سنت طریقہ:

﴿10471﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سجدے میں اپنے ہاتھ درندے کی طرح نہ بچھاؤ اور اپنی ہتھیلیوں پر ٹیک لگا کر اپنے بازو پہلوؤں سے جدا رکھو، کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارے ہر عضو نے سجدہ کر لیا۔[2]

﴿10472﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے: ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سی چیز میرے لئے قرآن جیسے ثواب کا ذریعہ ہے؟ ارشاد فرمایا: "سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر یعنی اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ سب سے بڑا ہے۔" اس شخص نے عرض کی: یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے (حمد و ثنا) ہے، میرے لئے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تم یوں کہا کرو: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ یعنی اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت اور عافیت نصیب فرما۔"[3]

بہترین بندے:

﴿10473﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہترین بندے وہ ہیں جو سورج اور نئے و پرانے چاند پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کے لیے نظر رکھتے ہیں۔[4]

﴿10474﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ دوعالَم، نُورِ مُجسَّم

1 ...نسائی، کتاب مناسک الحج، باب الرکوب الی الجمار واستظلال المحرم، ص۴۹۷، حدیث: ۳۰۵۹
سنن کبری للنسائی، کتاب الحج، باب الامر بالسکینة، ۲/ ۴۲۵، حدیث: ۴۰۱۶

2 ...صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب الاعتدال فی السجود والنھی... الخ، ۱/ ۳۲۵، حدیث: ۶۴۵

3 ...مسند امام احمد، بقیة حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی، ۷/ ۵۲، حدیث: ۱۹۱۵۹

4 ...سنن کبری للبیھقی، کتاب الصلاة، باب مراعاة ادلة المواقیت، ۱/ ۵۵۸، حدیث: ۱۷۸۱

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب سائے ڈھلنے لگیں اور ہوائیں چلنے لگیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی حاجتیں پیش کرو کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کا وقت ہے (جن کے متعلق ارشاد فرمایا:)

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔[1]

﴾10475﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی، پھر آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کا حقِ زوجیت ادا کیا اور پھر حالتِ احرام میں صبح کی۔[2]

غیر نافع علم کی مثال:

﴾10476﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس علم سے نفع نہ اٹھایا جائے وہ اس خزانے کی طرح ہے جسے راہِ خدا میں خرچ نہ کیا جائے۔[3]

جنت واجب کرنے والا عمل:

﴾10477﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کا جنازہ 100 مسلمان پڑھیں اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازے کی تعریف کی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (جنت) واجب ہو گئی، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہو۔[5]

﴾79-10478﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جو غلے کی تجارت کرتا

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الاذان و الاقامۃ، ۳/ ۱۲۳، حدیث: ۳۰۷۳، عن علی

2 ...معجم اوسط، ۱/ ۸۳، حدیث: ۲۳۷

3 ...تاریخ ابن عساکر، ۲۷/ ۶۸، رقم: ۳۱۸۰، حدیث: ۵۷۴۵عبد اللہ بن ابراھیم بن یوسف

4 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فیمن صلی علیہ جماعۃ من المسلمین، ۲/ ۲۱۳، حدیث: ۱۴۸۸، بتغیر

5 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۹۳، حدیث: ۱۳۰۳۸، بتغیر قلیل

ہو، اس کے علاوہ کوئی تجارت نہ کرے تو غلطی کرے گا یا ظلم کرے گا۔[1]

آخرت کے مقابلے میں دنیا:

﴿10480﴾... حضرت سیِّدُنا مُستَورِد بن شَدّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آخرت کے مقابلے میں دنیا ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ انگلی کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے؟[2]

سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ:

﴿10481﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جاکر عرض کی: ”امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے نہیں جانتے؟“ فرمایا: ”کیوں نہیں، تم اس وقت ایمان لائے جب لوگ کافر تھے، تم نے اس وقت اسلام قبول کیا جب لوگوں نے پیٹھ پھیر لی تھی اور تم نے اس وقت وفا کی جب لوگوں نے بے وفائی کی۔“ ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: ”خدا تم کو سلامت اور خوش رکھے تم اسلام لائے جب لوگ کافر تھے۔“[3]

﴿10482﴾... حضرت سیِّدُنا لَقیط بن صَبِرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نبی معظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم ناک میں پانی چڑھاؤ تو مبالغہ کرو مگر روزے میں ایسا نہیں کرنا۔[4]

﴿10483﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص سے فرمایا: اے فلاں! تم نے صبح کیسے کی؟ اس نے کہا: اَحْمَدُ اللّٰہَ یعنی میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں نے اسی لئے تمہارا حال پوچھا تھا۔

حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرات صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین آپس میں خیر خیریت معلوم کرتے رہتے تھے حالانکہ ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہوئے ہوتے تھے۔

1...شرح السنة، کتاب البیوع، باب الاحتکار، ۴/۳۳۳، تحت الحدیث: ۲۱۲۱

2...البعث والنشور للبیهقی، باب قول اللہ عزوجل: یوم یأت لاتکلم... الخ، ص ۳۳۴، حدیث: ۶۰۷

3...مسند البزار، وممّا روی عمرو بن شرحبیل عن عمر، ۱/۴۶۹، حدیث: ۳۳۶

4...مسند امام احمد، حدیث لقیط بن صبرة، ۵/۵۱۷، حدیث: ۱۶۳۸۰

بیمار کے لیے وظیفہ نبوی:

﴿10484﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیمار بیٹے ”صالح“ کے پاس آکر فرمایا کہ یہ کلمات پڑھو: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّکَ عَفُوٌّ غَفُوْرٌ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلم و بزرگی والا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، میری خطاؤں سے درگزر فرما، مجھے معاف فرما، بے شک تو معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ پھر فرمایا: مجھے میرے چچا حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے یہ کلمات سکھائے اور انہیں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کلمات سکھائے تھے۔

﴿10485﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ یعنی ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔[1]

کبھی عہدہ نہ مانگنا:

﴿10486﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عبد الرحمٰن! کبھی منصب طلب نہ کرنا۔[2]

﴿10487﴾... حضرت سیِّدُنا قُرَّہ بن اِیاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا فَسَدَ اَھْلُ الشَّامِ فَلَا خَیْرَ فِیْکُمْ یعنی جب اہلِ شام خراب ہو گئے تو تم میں کوئی خیر نہ ہوگی۔[3]

ہر ایک کو اپنے عمل کا حساب دینا ہے:

﴿10488﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رِمْثَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس گھر (بَیْتُ اللہ) کے سائے میں تشریف فرما تھے، اس وقت آپ

1... ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام، ۴/ ۶۹، حدیث: ۳۳۹۲

2... بخاری، کتاب الایمان و النذور، باب قول اللہ تعالی، ۴/ ۲۸۱، حدیث: ۶۶۲۲

3... مسند امام احمد، حدیث معاویۃ بن قرۃ، ۵/ ۳۰۵، حدیث: ۱۵۵۹۶

کی مبارک زلفیں کانوں کی لو کو چھو رہی تھیں، آپ نے دو سبز چادریں پہنی ہوئی تھیں، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ والد صاحب نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تمہارے جرم میں اس کی اور اس کے جرم میں تمہاری پکڑ نہ ہو گی۔ یہ فرمانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے والد کے ساتھ میری مشابہت دیکھی تو خوش ہو کر مسکرانے لگے۔[1]

﴿10489﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک قربانی کے اونٹ کے پاس سے گزرے تو اس کے مالک یا چلانے والے سے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ ارشاد فرمایا: افسوس ہے تم پر! ارے سوار ہو جاؤ[2]۔"[3]

اولیاءُ اللہ کی پہچان:

﴿10490﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: "اولیاءُ اللہ کون ہیں؟" ارشاد فرمایا: "وہ جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے۔"[4]

﴿10491﴾... بنو عذرہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ اس نے حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حج و عمرے کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔ حضرت سَیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا بُکَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حج و عمرہ کے لئے طواف و سعی دو دو مرتبہ کی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

---

1 ...ابو داود، کتاب الدیات، باب لا یؤاخذ احد... الخ، ۴/۲۲۳، حدیث: ۴۴۹۵، بتغیر

2 ... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تو مجبور ہو جائے تو ہدی پر معروف طریقے پر سوار ہو، جب تک دوسری سواری نہ ملے۔ (مسلم، کتاب الحج، باب جواز رکوب البدنۃ... الخ، ص۶۸۸، حدیث: ۱۳۲۴)۔ ہَدی کے جانور پر بلا ضرورت سوار نہیں ہو سکتا نہ اس پر سامان لاد سکتا ہے اگرچہ نفل ہو اور ضرورت کے وقت سوار ہوا یا سامان لادا اور اس کی وجہ سے اُس میں کچھ نقصان آیا تو اتنا محتاجوں پر تصدّق کرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۲۱۴)

3 ...بخاری، کتاب الوصایا، باب ھل ینتفع الواقف بوقفہ، ۲/۲۳۸، حدیث: ۲۷۵۴

4 ...مسند البزار، مسند ابن عباس، ۱۱/۲۵۱، حدیث: ۵۰۳۴، عن ابن عباس

امام نماز مختصر پڑھائے:

﴿10492﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ مختصر و مکمل نماز پڑھانے والے تھے۔[1]

﴿10493﴾... حضرت سیِّدُنا بَراء بن عَازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (نماز میں) رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں جانب کھڑے ہونے کو پسند کرتے تھے۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ دعا کرتے سنا: رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ یعنی اے میرے پروردگار! تو مجھے اس دن اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ اُٹھائے گا۔[2]

ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دائیں جانب والوں کو سلام کیا کرتے تھے۔

﴿10494﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مُغَفَّل مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ دارین، سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس دو قمیصیں ہوں تو ان میں سے ایک اپنے بھائی کو پہنا دے یا ایک صدقہ کردے۔[3]

﴿10495﴾... ابو حمزہ ثُمالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے پوچھا: کیا حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو یہ حدیث بیان کی ہے کہ ”رحمتِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ایک بار وضو کیا۔“ انہوں نے کہا: جی ہاں۔[4]

﴿10496﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک رات میں اپنی تمام ازواج سے صحبت کے بعد ایک ہی غسل فرماتے۔[5]

---

1 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ فی تمام، ص ۲۴۴، حدیث: ۴۶۹

2 ...مسند امام احمد، حدیث البراء بن عازب، ۶/۴۴۸، حدیث: ۱۸۷۳۶

3 ...مسند حارث، کتاب الزھد، باب الایثار، ۲/۹۸۹، حدیث: ۱۱۰۴، دون قولہ: اخاہ

4 ...یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں دو یا تین بار دھونے کا ذکر ہے کیونکہ ایک بار یا دو بار دھونا بیان جواز کے لیے ہے اور تین بار دھونا بیانِ استحباب کے لئے۔ یا پانی کم ہونے پر ایک دو بار اعضاء دھوئے اور پانی کافی ہونے پر تین بار۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۸۵)

5 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۳۷۰، حدیث: ۱۲۹۲۵

مل کر کھانے میں احتیاط:

﴿10497﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں: نَهٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَانِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَصْحَابَهٗ یعنی حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ساتھ دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے، جب تک ساتھ والوں سے اجازت نہ لے لے۔[1]

﴿10498﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں: میں غسل کے بعد اپنی زوجہ سے گرمی حاصل کرتا ہوں۔

تشہد کی تعلیم:

﴿10499﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلّم کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام کو یوں تشہد سکھایا: ”اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں اور ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول ہیں۔

گناہوں کا کفارہ:

﴿10500﴾... حضرت سیِّدُنا حُمران بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے وضو کا پانی رکھا کرتا تھا، میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو مسلمان کامل وضو کرے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر فرض کیا ہے پھر وہ پانچوں نمازیں پڑھے تو یہ نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔“[2]

﴿10501﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ

---

[1]... بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب القران فی التمر، ۳/ ۵۴۰، حدیث: ۵۴۴۶

[2]... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ، ص ۱۴۳، حدیث: ۲۳۱

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم (حج کے موقع پر) **مُزْدَلِفَه**[1] سے سورج طلوع ہونے سے پہلے روانہ ہو گئے تھے۔[2]

خوش نصیب مال دار:

﴿10502﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات باہر نکلا تو حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو دیکھا، میں چاند کی چاندنی میں آپ کے پیچھے چلنے لگا، آپ میری طرف مڑے اور پوچھا: کون ہو؟ میں نے عرض کی: ابو ذر۔ ارشاد فرمایا: بے شک زیادہ مال والے قیامت کے دن کم نیکیوں والے ہوں گے سوائے ان کے جنہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بھلائی سے نوازا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے دائیں بائیں اور آگے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اور وہ ایسے ایسے خرچ کرتے ہوں۔''[3]

توبہ مومن کو مُعَطَّر کرے گی:

﴿10503﴾... امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن توبہ کو حسین صورت اور عمدہ خوشبو میں لایا جائے گا، اس کی خوشبو صرف مسلمان ہی سونگھ پائے گا۔ کافر کہے گا: ہائے میری خرابی! تیرے پاس وہ آئے جو یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں عمدہ خوشبو آ رہی ہے جبکہ ہمیں نہیں آ رہی۔ توبہ ان کافروں کو مخاطب کر کے کہے گی: اگر تم دنیا میں مجھے قبول کر لیتے تو آج میں تمہیں معطر کر دیتی۔ کافر کہے گا: میں تجھے ابھی قبول کرتا ہوں۔ اس وقت آسمان سے فرشتہ ندا دے گا: اگر تم ساری دنیا، تمام سونا چاندی اور دنیا کی ہر چیز پیش کر دو تب بھی تمہاری توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ پھر توبہ ان سے دور ہو جائے گی اور فرشتے بھی ان سے دور ہو جائیں گے پھر ان کے پاس جہنم پر مامور فرشتے آئیں گے اور جس میں عمدہ خوشبو پائیں گے اسے چھوڑ دیں گے اور جس میں نہ پائیں گے اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔[4]

---

1 ...مُزْدَلِفَه ''مِنٰی'' سے عرفات کی طرف تقریباً 5 کلو میٹر پر واقع میدان ہے۔ (رفیق الحرمین، ص۶۶)

2 ...سنن کبری للبیھقی، کتاب الحج، باب الدفع من المزدلفة قبل طلوع الشمس، ۵/ ۲۰۳، حدیث: ۹۵۲۰

3 ...مسلم، کتاب الزکاة، باب الترغیب فی صدقة، ص ۴۹۷، حدیث: ۹۴

4 ...الموضوعات لابن جوزی، ۳/ ۱۱۹

والدین کی خدمت جہاد ہے:

﴿10504﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبیِّ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جہاد کی اجازت لینے آیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟“ اس نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ ارشاد فرمایا: ”تمہارا جہاد ان کی خدمت میں ہے۔“[1]

﴿10505﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ آقائے دوجہان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں[2] اور اگر تمہیں صبح کا اندیشہ ہو تو (دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر) ایک رکعت اور پڑھ لو (جو اس نماز کو طاق بنا دے گی)[3]۔“[4]

ایک دعائے نبوی:

﴿10506﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دعا میں یوں کہا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَانَا فِيْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا فضل عطا فرما، ہمیں اپنی عطا سے محروم نہ کرنا اور جو تو نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما، ہمیں دل کی تونگری اور جو تیرے پاس ہے اس کا شوق عطا فرما۔“[5]

﴿10507﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو رضائے الٰہی کی خاطر حج کے لیے نکلا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور جس کے لیے وہ دعا کرے اس کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔[6]

---

1 ...معجم اوسط، ۲/ ۸، حدیث: ۲۳۱۰، عن عبد اللہ بن عمر

2 ...یعنی بہتر یہ ہے کہ نمازِ تہجد دو دو رکعتیں پڑھے، چار چار یا زیادہ کی نیت نہ باندھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹)

3 ...اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک رکعت دو رکعتوں کے ساتھ پڑھے یہ ایک رکعت تمام نماز کو طاق بنا دے گی یہ مطلب نہیں کہ علیحدہ ایک رکعت پڑھے۔ یہاں وتر لغوی معنی میں ہے یعنی ساری تہجد کو وتر (طاق) بنانے والی وہ ایک رکعت ہے جو دو کے ساتھ ملا دی جائے یہ مطلب نہیں کہ وتر ایک ہی رکعت ہوتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹، ملتقطاً)

4 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل مثنی... الخ، ص ۳۷۷، حدیث: ۷۴۹

5 ...مسند الفردوس، ۱/ ۴۸۲، حدیث: ۱۹۷۲

6 ...بشارۃ المحبوب بتکفیر الذنوب، الحجاج اھل المغفرۃ والرحمۃ، ص ۴۵، حدیث: ۱۱۶

تبرک کا احترام:

﴿10508﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوپہر کے وقت وادی بطحا تشریف لے گئے، پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا۔ لوگ آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اسے اپنے اوپر ملنے لگے پھر آپ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔[1]

﴿10509﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ کے پیچھے حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت فضل بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ بیٹھے ہوئے تھے، میں نے صبح سے سواری کو درمیانی رفتار سے ہی چلتے دیکھا یہاں تک کہ مِنیٰ پہنچ گئے۔

نماز میں شک ہو تو کیا کیا جائے؟

﴿10510﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو درستی تلاش کرے پھر دو سجدے (سہو کے) کرے۔[2]

﴿10511﴾... حضرت سیِّدُنا قُطبہ بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے متعلق کوئی بات کہی تو حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فوت شدہ لوگوں کو بُرا کہنے سے منع فرمایا ہے تو پھر تم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے متعلق غلط بات کیوں کہتے ہو جبکہ وہ وصال فرما چکے ہیں۔[3]

شفاعت سے محرومی:

﴿10512﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم

1... بخاری، کتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨٨، حدیث: ١٨٧

2... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما جاء فیمن شك فی صلاتہ فتحری الصواب، ٢/٦٥، حدیث: ١٢١٢

3... مسند عبد اللہ بن المبارک، باب من الفتن، ص ١٥٦، حدیث: ٢٥٣

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب جنّتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْكَ وَسَلَّم)! شفاعت کر کے اپنے جس امتی کو چاہو جہنم سے نکال لو۔ پس اس دن میری شفاعت اس شخص پر حرام ہو گی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملا کہ اس نے میرے کسی صحابی کو گالی دی ہو۔[1]

پانچویں نہ بننا:

﴿10513﴾... حضرت سیِّدُنا ابوبَکْرَہ نُفَیْع بن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: اس حال میں صبح کرو کہ عالم ہو یا طالب علم ہو یا بات کو غور سے سننے والے ہو یا علم سے محبت کرنے والے ہو پانچویں نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔[2]

حضرت سیِّدُنا عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے فرمایا: آپ نے ہمیں جو پانچواں بتایا ہے وہ ہمارے علم میں نہیں۔ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پانچواں وہ ہے جو علم و علما سے بغض رکھے۔

نمازِ چاشت کی فضیلت:

﴿10514﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر مسجد میں بیٹھا رہے حتّٰی کہ سورج بلند ہو جائے پھر چاشت کی دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لئے پورے حج و عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

﴿10515﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں بیعت کے لئے حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ہر مسلمان کو نصیحت کرنے کا پابند کیا، لہٰذا میں تم سب کے لیے ناصح ہوں۔[3]

بُرائیوں سے حفاظت کی دعا:

﴿10516﴾... زِیاد بن عِلاقہ کے چچا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... تخریج نہیں ملی۔

2... معجم صغیر، جزء ۲، ص ۹، حدیث: ۷۸۶

3... مسند امام احمد، حدیث جریر بن عبد اللہ، ۷/ ۷۳، حدیث: ۱۹۲۷۸

دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَھْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے برے اخلاق، بُری خواہشات اور برے امراض سے محفوظ فرما۔[1]

﴿10517﴾... حضرت سیِّدُنا قُطبہ بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کی نماز میں یہ تلاوت کی:

وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ۙ(۱۰) (پ۲۶، قٓ: ۱۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا (پکا ہوا تازہ پھل)۔

﴿10518﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیرہ بن شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ اِذَا اَعْطَیْتَنِیْہِ فَاِنَّہٗ لَا نَازِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ یعنی الٰہی! پلک جھپکنے کی مقدار بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کرنا، جب تو مجھے کوئی بھلائی عطا فرمائے تو پھر اس عطا سے مجھے محروم نہ کرنا کیونکہ جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے پر دولت نفع نہ دے گی۔[2]

﴿10519﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن یزید انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی سے پوچھا جائے کہ کیا تم مومن ہو؟ تو وہ شک نہ کرے۔[3]

﴿10520﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ (پ۲، البقرۃ: ۱۷۷) ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے۔

پھر ارشاد فرمایا: مال خرچ کرو خواہ تندرست ہو اور زندگی کی امید ہو خواہ مال خرچ نہ کرنے والے ہو اور فقر و فاقے کا ڈر ہو۔

افضل نماز کون سی ہے؟

﴿10521-22﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: فَضْلُ صَلَاۃِ اللَّیْلِ عَلٰی صَلَاۃِ النَّھَارِ

1 ...معجم کبیر، ۱۹/۱۹، حدیث: ۳۶

2 ...المتفق والمفترق، ۳/۱۲۵۹، حدیث: ۱۱۴۶، رقم ۱۰۱۹، والعباس بن مرداس الاصبھانی

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فی الاسلام والایمان، ۱/۲۱۶، حدیث: ۱۷۲

کَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰی صَدَقَةِ الْعَلَانِیَةِ یعنی رات کی نماز کو دن کی نماز پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی پوشیدہ صدقے کو علانیہ صدقے پر ہے۔

خوفِ خدا کا حق:

﴿10523-24﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (پ۴، اٰل عمرٰن:۱۰۲) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس سے ڈرنے کا حق یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے نافرمانی نہ کی جائے، اسے یاد کیا جائے بُھلایا نہ جائے اور اس کا شکر کیا جائے ناشکری نہ کی جائے۔[1]

فضل و رحمت کا سوال:

﴿10525﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک مہمان آیا تو آپ نے کسی کو ازواجِ مطہرات کے پاس کھانا لینے بھیجا۔ اس نے کسی کے پاس کچھ نہ پایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تیرے سوا اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔“ اتنے میں بھنی ہوئی بکری بارگاہِ رسالت میں تحفۃً پیش کی گئی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے اور اس کی رحمت کا ابھی ہمیں انتظار ہے۔“

﴿10526﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: میں حضور نبی کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انتہائے سحر کے وقت اپنے پاس آرام کرتے پاتی تھی۔

﴿10527﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیلو کے پھل کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ان میں سے کالے کالے چُن جب میں بکریاں چراتا تھا تو اسے توڑتا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1]... مسند الفردوس، ۱/۳۴۱، حدیث: ۲۵۰۰

کیا آپ بکریاں چراتے تھے؟ ارشاد فرمایا: ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔[1]

﴿10528﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس سے گزرے تو ہم پیلو کے پھل توڑ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے کالے کالے چُن لو (پھر پچھلی روایت کے مثل ذکر کیا)۔[2]

﴿10529﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بُردہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے: ”میں نے جو بھی نماز پڑھی، اس امید پر پڑھی کہ وہ میرے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔“

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا خوفِ خدا:

﴿10530﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بُردہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو آپ کو سجدوں میں یہ دعا کرتے سنا: ”رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ یعنی اے میرے پرور دگار عَزَّوَجَلَّ! تیرے فضل و انعام سے میں مجرموں کا ہر گز مدد گار نہ بنوں۔ پھر فرمایا: میں نے جو بھی نماز پڑھی، اس امید پر پڑھی کہ وہ میرے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔

پھر حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حضرت سیِّدُنا ابو بردہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہنے لگے: میرے والد آپ کے والد پر غالب آگئے اس طرح کہ انہوں نے آپ کے والد صاحب سے فرمایا: ابو موسیٰ! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں کیے ہوئے عمل کے سبب برابری کے طور پر چھوٹ جاؤ اس طرح کہ نہ تمہیں ان اعمال کا کوئی فائدہ ہو نہ نقصان؟ حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: نہیں، میں نے تو قرآن پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: لیکن مجھے یہ پسند ہے کہ میرا عمل برابری کے طور پر مجھے چھٹکارا دلا دے، مجھے اس سے کوئی فائدہ ہو نہ نقصان۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا ابو بردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کہا: آپ کے والد میرے والد سے زیادہ سمجھدار ہیں۔

---

1 ...طبقات ابن سعد، ذکر رعیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنم بمکۃ، ۱/۱۰۱

2 ...طبقات ابن سعد، ذکر رعیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنم بمکۃ، ۱/۱۰۱

﴾10531﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ "تم ضرور جان جاؤ گے کہ افضل عبادت انکساری و تواضع ہے۔"

والد کو پانی پلانے کا اجر:

﴾10532﴿...(الف) حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبی رحمت، ساقی کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی چھوٹی عمر میں اپنے والد کو ایک مرتبہ پانی پلایا اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے آبِ کوثر سے 70 مرتبہ پلائے گا۔[1]

تسبیح چھوڑنے کا نقصان:

﴾10532﴿...(ب) حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی جانور کا شکار ہونا یا کسی درخت کا کاٹا جانا اس کے تسبیح چھوڑ دینے کی وجہ سے ہے۔[2]

﴾10533﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اپنے دلوں میں ایمان تازہ کرتے رہا کرو، جو حرام میں مبتلا ہو وہ حرام سے حلال کی طرف چلا جائے اور جو احسان کرنے والے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اس کا ثواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے اس پر دس دس رحمتیں نازل کرتے ہیں اور جو ایسی دعائیں مانگے جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو وہ قبول کرلی جائیں گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے پر جمعہ کے دن جمعہ فرض ہے سوائے عورت، غلام، بچے اور مسافر کے۔ جو کسی کھیل یا تجارت کی وجہ سے اس سے غافل رہا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی کوئی پروا نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔[3]

1... جمع الجوامع، ۷/۱۷۶، حدیث: ۲۲۱۱۰

2... مسند الفردوس، ۲/۳۳۹، حدیث: ۶۷۰۵، عن عمر بن الخطاب، بتغیر قلیل

3... تاریخ اصبهان، ۲/۲۳۲، رقم: ۱۵۴۲، محمد بن إسماعیل بن سلمة
جمع الجوامع، ۷/۲۵۸، حدیث: ۲۲۸۷۸

﴿10534﴾... حضرت سَیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز میں صفوں کو ایسے سیدھا فرماتے تھے جیسے نیزے یا تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔[1]

﴿10535﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وَاللّٰہِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَیْشًا یعنی بخدا! میں قریش سے ضرور جہاد کروں گا۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر کچھ دیر خاموشی اختیار کرنے کے بعد فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا۔[2]

کَعْبَۃُ اللہ میں نماز:

﴿10536﴾... حضرت سَیِّدُنا سماک حَنَفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس میں نماز پڑھو کیونکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں نماز پڑھی ہے عنقریب کوئی ایسا آدمی آئے گا جو تمہیں اس سے منع کرے گا تو تم اس کی بات نہ ماننا۔'' پھر میں نے حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس جا کر اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: تم پورے کعبے کو سامنے رکھنا اور اس کے کسی بھی حصے کو اپنے پیچھے نہ رکھنا (یعنی اندر نماز نہ پڑھنا)۔

﴿10537﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نمازِ خوف میں ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی پھر دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔

﴿10538﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قریب آچکی ہے اور لوگوں کی حرص دنیا پر بڑھتی چلی جارہی ہے جبکہ دنیا ان سے دور ہی ہوتی چلی جارہی ہے۔[3]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث النعمان بن بشیر، ۶/۳۷۸، حدیث: ۱۸۴۰۴

2 ...ابو داود، کتاب الایمان والنذر، باب الاستثناء فی الیمین بعد السکوت، ۳/۳۱۲، حدیث: ۳۲۸۵، عن عکرمۃ

3 ...الزھد لابن ابی عاصم، باب ما احب ان لی بر کعتی الفجر الدنیا، ص ۱۱۲، حدیث: ۲۷۹

امیر کی اطاعت کرو:

﴿10539﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ائمہ قریش سے ہوں گے، ان کے نیک لوگ نیک لوگوں کے امیر اور بُرے لوگ بُرے لوگوں کے امیر ہوں گے، ہر ایک کا حق ہے تو تم ہر حق دار کو اس کا حق دینا اور اگر تم پر کان اور ناک کٹا کوئی حبشی غلام بھی حاکم بنا دیا جائے تو اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا جب تک تمہیں اس کے اسلام اور گردن مارنے کے درمیان اختیار نہ مل جائے پس اگر تم میں سے کسی کو اس کے اسلام اور گردن مارنے کے درمیان اختیار ملے تو اسے چاہئے کہ اس کی گردن اڑا دے۔ اس کی ماں اس پر روئے! اسلام رخصت ہو جانے کے بعد اس کی دنیا ہے نہ آخرت۔"[1]

قرض اچھی طرح ادا کیجئے:

﴿10540﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔[2]

﴿10541﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی اور ہم حضور کے سامنے ٹڈی کھاتے تھے۔[3]

ادنیٰ مسلمان بھی ذِمّہ دے سکتا ہے:

﴿10542﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے کہ ایک ادنیٰ مسلمان بھی ذمہ دے سکتا ہے جو کسی مسلمان کی عہد شکنی کرے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کے فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔[4]

1... معجم اوسط، ۲/ ۳۵۳، حدیث: ۳۵۲۱

2... بخاری، کتاب الوکالۃ، باب وکالۃ الشاھد والغائب جائزۃ، ۲/ ۸۰، حدیث: ۲۳۰۵

3... ٹڈی حلال ہے حضور کے سامنے صحابۂ کرام نے کھائی ہے مگر حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود کبھی نہ کھائی بلکہ فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق ہے میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں، ہم نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ خشکی کے بے خون جانور سارے حرام سوا ٹڈی کے۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۶۶۳)

4... بخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، ۲/ ۳۷۰، حدیث: ۳۱۷۹

﴿10543﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم، شَفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صور کے بارے میں پوچھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔[1]

سب سے زیادہ نفع مند:

﴿10544﴾... حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانے کے بعد آدمی کے لیے سب سے بڑا نفع خوش اخلاق، محبت کرنے اور بچے جننے والی بیوی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر کے بعد آدمی کے لیے بڑا نقصان بد اخلاق اور زبان دراز بیوی ہے۔ کچھ عورتیں اس غنیمت کی طرح ہوتی ہیں جس میں سے کچھ نہ جائے (یعنی مرد ان سے پورا پورا نفع اٹھاتا ہے) اور کچھ عورتیں اس غلام کی طرح ہوتی ہیں جس سے فدیہ دیا جاتا ہے (یعنی مرد ان سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے)۔[2]

اہلِ عرب کی ہلاکت:

﴿10545﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چار مرتبہ فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! میں جانتا ہوں اہلِ عرب کب ہلاک ہوں گے، اس وقت جب ایسے شخص کو ان کا حاکم بنایا جائے جس نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت نہیں پائی اور نہ ہی دورِ جاہلیت کے کسی معاملے کا حل نکالا۔[3]

﴿10546﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا صَلَاۃَ لِمُلْتَفِتٍ یعنی ادھر ادھر دیکھنے والے کی کوئی نماز (کامل) نہیں۔[4]

﴿10547﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بَیْتُ اللہ پر لڑنے سے لشکر کبھی باز نہ آئیں گے یہاں تک کہ ان میں سے

1... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ۴۰، ۵/۱۶۵، حدیث: ۳۲۵۵

2... سنن کبری للبیهقی، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج بالودود الولود، ۷/۱۳۲، حدیث: ۱۳۴۷۹

3... شعب الایمان، باب فی التمسک بما علیه الجماعة، فصل فی فضل الجماعة، ۶/۶۹، حدیث: ۷۵۲۵

4... معجم صغیر، جزء ۱، ص ۶۴، حدیث: ۱۷۳ عبد اللہ بن سلام عن ابیه

ایک گروہ کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔[1]

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی:

﴿10548﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم، شَفِیْعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ دلیر، بہادر، سخی اور حسین و جمیل میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

نمازوں کے بعد کا ایک وِرد:

﴿10549﴾... حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا معاویہ بن ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو یہ مکتوب بھیجا کہ میں نے محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر نماز کے بعد یہ کہتے سنا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے مقابلے پر کسی دولت مند کو دولت نفع نہیں دیتی۔[2]

فضیلتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿10550﴾... حضرت سیِّدُنا نزّال بن سَبْرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خلیفہ بنایا گیا تو حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ہم نے زندوں میں سے بہترین شخص کو خلیفہ بنایا اور ہم نے کوئی خطا نہیں کی۔

﴿10551﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح چھا جانے والے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اور لوگ اس میں بڑی تیزی کے ساتھ دنیا سے جانے لگیں گے۔ کسی نے پوچھا: کیا تمام لوگ ہلاک

1 ...سنن کبری للنسائی، کتاب الحج، باب حرمۃ الحرم، ۲/ ۳۸۵، حدیث: ۳۸۶۱، "تلتہ" بدلہ "تنتھی"

2 ...بخاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلاۃ، ۱/ ۲۹۴، حدیث: ۸۴۴

ہو جائیں گے ؟ فرمایا: ان کے لیے قتل کافی ہو گا۔[1]

﴾10552﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بر سرِ منبر اپنے ہاتھ کو دائیں بائیں حرکت دیتے ہوئے فرمایا: عراق پر مامور ہمارا ذلیل عامل ہلاک ہو، عراق پر مامور ہمارا ذلیل عامل ہلاک ہو! جس نے مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں شراب اور خنزیروں کی قیمتوں کو شامل کیا حالانکہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما چکے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہود پر لعنت فرمائے ان پر چربی حرام کی گئی تو یہ اسے پگھلا کر بیچنے لگے۔[2]

نوجوان کو نصیحت:

﴾10553﴿... کُرْدَم بن یزید فَزاری کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے کہا: اے میرے بھتیجے! میں تمہیں عمل پر حریص نوجوان دیکھتا ہوں پس تم پاکدامنی کو لازم پکڑ لو عمل تم کو لازم پکڑ لے گا، کم کھاؤ عمل زیادہ کر سکو گے اور رشوت سے بچو کہ جھگڑے کے وقت تمہاری پیٹھ مضبوط رہے گی۔

عزت و شرف والی خصلت:

﴾10554﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیٹیوں کی موت (کے بعد تدفین کا عمل) عزت و شرف والے کاموں میں سے ہے۔[3]

کھجور کھا کے نمازِ عید کو جانا سنت ہے:

﴾10555﴿... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کھجوریں تناول فرمایا کرتے تھے۔[4]

﴾10556﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1. ...مسند امام احمد، مسند سعید بن زید، ۱/۴۰۱، حدیث: ۱۶۴۷
2. ...مسند حمیدی، احادیث عمر بن الخطاب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۵۵، حدیث: ۱۴
3. ...معجم اوسط، ۱/۶۱۶، حدیث: ۲۲۶۳
4. ...مستدرک، کتاب صلاۃ العیدین، ۱/۵۹۲، حدیث: ۱۱۲۸

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ ربی میں یوں عرض کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ یعنی اے میرے اللہ! تیرے لئے حمد ہے آسمان بھر کر زمین بھر کر اور اس کے سوا وہ چیز بھر کر جو تو چاہے۔[1]

﴿10557﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ جب سرکارِ مدینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے احرام باندھا تو میں نے آپ کو خوشبو لگائی طوافِ کعبہ سے قبل جب آپ نے احرام کھولا اس وقت بھی میں نے آپ کو خوشبو لگائی[2]۔[3]

﴿10558﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے دیکھا ہے۔[4]

﴿10559﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضور صاحِبُ التّاج والمعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فجر و عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔[5]

شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا:

﴿10560﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔[6]

1... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا رفع رأسہ من الرکوع، ص۲۴۷، حدیث: ۴۷۶

2... یعنی جب حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حج یا عمرہ کے احرام کا ارادہ فرماتے تو میں خوشبو تیار رکھتی، آپ غسل فرما کر بغیر سلے کپڑے پہن کر خوشبو ملتے، پھر نفل پڑھ کر تلبیہ کہتے۔ بقر عید کے دن حاجی جمرہ عقبہ کی رمی کر کے کچھ حلال ہو جاتا ہے، پھر طوافِ زیارت کر کے پورا حلال ہو جاتا ہے کہ اسے اپنی عورت سے صحبت بھی جائز ہو جاتی ہے، فرماتی ہیں کہ میں ناقص حل پر ہی خوشبو حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو لگا دیتی تھی، اس کے بعد آپ زیارت کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بحالتِ احرام خوشبو لگانا حرام ہے مگر احرام سے پہلے کی خوشبو کا بقا جائز ہے خواہ خوشبو کا جرم باقی رہے یا اثر۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۰۲، ملتقطا)

3... مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام، ص۶۰۷، حدیث: ۱۱۸۹

4... ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الاربع قبل العصر، ۱/ ۴۳۷، حدیث: ۴۲۹

5... ابو داود، کتاب التطوع، باب من رخص فیھما اذا ... الخ، ۲/ ۳۷، حدیث: ۱۲۷۵

6... مسلم، کتاب الرؤیا، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام، ص۱۲۴۴، حدیث: ۲۲۶۶، عن ابی ھریرۃ

سب سے زیادہ پیاری بات:

﴿10561﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جب تمہیں رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اسے سب سے زیادہ صحیح، سب سے زیادہ باقی رہنے والی اور سب سے پیاری بات سمجھو۔

سوتے وقت کی دعا:

﴿10562﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ رحمةٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: جب اپنے بستر پر جاؤ تو کہو: اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ یعنی الٰہی! میں تیری جانب متوجہ ہوا، تیرے سوا کوئی نجات کی جگہ نہیں، میں تیری اتاری کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔[1]

جنگ ایک دھوکا ہے:

﴿10563﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ یعنی جنگ دھوکا ہے۔[2]

﴿10564﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا، شفیعِ روزِ جزا صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پچھنے لگوایا کرتے تھے اور اجرت دینے میں کسی کی حق تلفی نہیں فرماتے تھے۔[3]

خَیْرُ الْبَرِیَّه:

﴿10565﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو یَا خَیْرَ الْبَرِیَّه (یعنی اے مخلوق میں سب سے بہتر انسان!) کہہ کر پکارا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

---

1 ...مسند ابن الجعد، من حدیث ابی اسحاق السبیعی عن ھبیرۃ بن یریم، ص۷۸، حدیث: ۴۳۳

2 ...بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الحرب خدعة، ۲/ ۳۱۸، حدیث: ۳۰۳۰

3 ...مسلم، کتاب السلام، باب لکل داء دواء واستحباب التداوی، ص۱۲۱۱، حدیث: ۱۵۷۷

نے ارشاد فرمایا: یہ میرے والد ابراہیم ہیں[1]۔[2]

﴿10566﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اسے بیچ دو اگرچہ 20 درہم میں۔[3]

دنیا میں جنت کا باغ:

﴿10567﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے منبر کے پائے جنت میں قائم ہیں اور میری قبر اور میرے منبر کا درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[4]

سورۂ ملک کی فضیلت:

﴿10568﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ تورات شریف میں لکھا ہے: جس نے ہر رات سورۂ ملک پڑھی تو اس کے مال میں اضافہ ہو گا اور وہ خوشحال ہو گا، یہ سورت روکنے والی ہے جو عذابِ قبر کو روکتی ہے، جب مردے کے سر کی جانب سے عذاب آنے لگتا ہے تو اس کا سر کہتا ہے: میری طرف سے ہٹ جا کہ یہ میرے ذریعے سورۂ ملک تلاوت کیا کرتا تھا، جب اس کے پیٹ کی جانب سے عذاب آنے لگتا ہے تو پیٹ کہتا ہے: میری طرف سے ہٹ جا کہ اس نے مجھ میں سورۂ ملک محفوظ کر رکھی ہے اور جب پاؤں کی

1... یعنی لفظ خَیْرُ الْبَرِیَّہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر سجتا ہے کہ وہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے خلیل بھی ہیں اور حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے والد بھی، کعبہ بنانے والے بھی، مکہ بسانے والے بھی، میری اصل بھی۔ حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا یہ فرمانِ عالی تواضُعًا ہیں ورنہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمیشہ کے لیے خَیْرُ الْبَرِیَّہ ہیں، حضرت خلیل اپنے زمانہ میں خَیْرُ الْبَرِیَّہ تھے لہٰذا یہ حدیث اِن اَحادیث کے خلاف نہیں "اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ (میں اولادِ آدم کا سردار ہو) اٰدَمُ وَمَنْ سِوَاہُ تَحْتَ لِوَائِی (آدم اور تمام بنی آدم بروزِ قیامت میرے لوائے حمد کے نیچے ہوں گے)" وغیرہ کہ اِن احادیث میں واقعہ کا ذکر ہے اور یہاں تواضُع و انکسار کا اِظہار جیسے کوئی بڑا آدمی اپنے سے ماتحت کا احترام کرے اور کرائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/ ٥٠٥)

2... مسند البزار، ابراھیم النخعی عن انس، ١٤/ ٥١، حدیث: ٧٤٩٠

3... ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب العبد یسرق، ٣/ ٢٤٣، حدیث: ٢٥٨٩

4... سنن کبری للنسائی، کتاب الحج، باب المنبر، ٢/ ٤٨٨، ٤٨٩، حدیث: ٤٢٨٧، ٤٢٩٠

جانب سے عذاب آنے لگتا ہے تو پاؤں کہتے ہیں: ہماری طرف سے ہٹ جاؤ کہ ہم پر کھڑے ہو کر سورۂ ملک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ یہ سورت تورات شریف میں بھی یونہی لکھی ہوئی ہے۔

﴿10569﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ گناہ کبیرہ وہ ہیں جن کا بیان سورۂ نساء کی ابتدا سے تیسویں آیت کے اختتام تک ہے۔

رحمتِ خداوندی:

﴿10570﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ابنِ آدم کی نیکی دس گنا ہے اور میں اسے بڑھاتا ہوں جبکہ گناہ ایک ہی ہے اور میں اسے مٹاتا ہوں اور جو زمین بھر خطاؤں کے ساتھ مجھ سے ملے گا میں اس سے اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملوں گا جب تک وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔[1]

ظالم حکمرانوں سے کیسا طرزِ عمل رکھیں؟

﴿10571﴾... حضرت سیِّدُنا کَعب بن عُجْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے ہم نو افراد تھے جن میں پانچ عربی اور چار عجمی تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد تم پر کچھ حاکم مقرر ہوں گے، جس نے ان کے پاس جا کر ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی وہ میرے حوض پر آئے گا اور جو ان کے پاس نہ گیا اور ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق نہ کی اور نہ ہی ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے تعلق ہے اور وہ میرے حوض پر آئے گا۔[2]

قبولیتِ دعا میں جلد بازی کی ممانعت:

﴿10572﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا

1... تاریخ ابن عساکر، ۱۲/۳۱۸، حدیث: ۲۹۶۹، رقم: ۱۲۴۰، حرب بن محمد بن علی بن حیان

2... نسائی، کتاب البیعۃ، باب ذکر الوعید لمن اعان امیر علی الظلم، ص ۶۸۶، حدیث: ۴۲۱۴

یوں کہہ کر جلد بازی نہ کرے کہ میں نے دعا کی تھی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی۔[1]

تکلیف میں بھی رحمت:

﴿10573﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ "میرا بندہ جب تک میری آزمائش کی زنجیر میں جکڑا ہوا ہے اس کے لئے ہر دن اور رات میں وہ عمل لکھو جو یہ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔"[2]

﴿10574﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نمازِ عشاء میں سورہ "وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ" کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

﴿10575﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وراثت میں درہم و دینار چھوڑے نہ کوئی لونڈی غلام۔

ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ "نہ کوئی بکری چھوڑی نہ اونٹ۔"

والدین کا رُتبہ:

﴿10576﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا، وہ اسلام لا چکا تھا، کہنے لگا: میں والدین کو روتا چھوڑ کر آرہا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِرْجِعْ اِلَیْہِمَا فَاَضْحِکْہُمَا کَمَا اَبْکَیْتَہُمَا ان کے پاس لوٹ جاؤ اور انہیں ویسے ہی ہنساؤ جیسے رُلایا ہے۔" اور آپ نے اسے بیعت نہ فرمایا۔[3]

جنت و دوزخ نگاہوں کے سامنے:

﴿10577﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ نبی رحمت، مالکِ کوثر و

---

1 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب بیان انہ یستجاب للداعی... الخ، ص ۱۴۶۳، حدیث: ۲۷۳۵

2 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/۶۳۸، حدیث: ۶۸۸۷

3 ...ابن حبان، کتاب البر والاحسان، ذکر ما یجب علی المرء من بر الوالدین... الخ، ۱/۳۲۶، حدیث: ۴۲۴

جنت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت لائی گئی اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس کا کوئی خوشہ لے لیتا اور میرے سامنے جہنم لایا گیا، میں نے اس میں لاٹھی والے کو دیکھا جو اپنی لاٹھی سے حاجیوں کی چوری کیا کرتا تھا وہ جہنم میں اپنی لاٹھی سے ٹیک لگائے ہوئے تھا (اگر پکڑا جاتا تو) وہ کہتا: یہ کپڑا میری لاٹھی میں اٹک گیا تھا اور میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا، جب وہ آگے بڑھتی تو وہی بلی اسے نوچتی ہے اور اگر پیچھے ہٹتی تو پیچھے سے نوچتی۔ اس عورت نے اس بلی کو قید سے آزاد کیا نہ ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے کے لئے چھوڑا حتّٰی کہ وہ بھوک سے مر گئی۔[1]

﴿10578﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ وَاسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ وَاَرِنِیْ فِیْہِ ثَارِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری خطائیں معاف فرما، مجھے خوف سے امن عطا فرما، میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور میرے ساتھ زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما اور اس میں مجھے میرا بدلہ دکھا۔[2]

سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُمَا کا جنتی مقام:

﴿10579﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نچلے درجے والے بلند درجے والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے وہ آسمان کی بلندی میں سرخ ستارے کو دیکھتے ہیں ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا) ان ہی بلند درجے والوں میں سے ہیں اور بہت ہی اچھے ہیں۔[3]

چہرے پر مارنے کی ممانعت:

﴿10580﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا اپنے بھائی سے جھگڑا ہو تو وہ چہرے پر مارنے سے بچے۔[4]

1... نسائی، کتاب الکسوف، باب القول فی السجود فی صلاۃ الکسوف، ص۲۵۸، حدیث: ۱۴۹۳، جمع الجوامع، ۳/ ۲۷، حدیث: ۷۰۷۶

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب ما کان یدعو بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؟، ۷/ ۶۳، حدیث: ۹

3... ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فضل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، ۱/ ۳۷، حدیث: ۹۶، تاریخ ابن عساکر، ۴۴/ ۱۸۶، حدیث: ۹۷۲۰

4... مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب النھی عن ضرب الوجہ، ص۱۴۰۸، حدیث: ۲۶۱۲، عن ابی ھریرۃ

﴿10581﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے علمِ دین سیکھنے میں صبح اور شام کی وہ جنتی ہے۔[1]

﴿10582﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، شاہِ اتقیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے جب کسی عورت سے نکاح کیا یا اپنی کسی بیٹی کا نکاح کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے کیا جو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس لے کر آئے۔[2]

زبانِ رُوحُ اللہ سے تفسیرِ بسم اللہ:

﴿10583﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ نے انہیں مکتب بھیجا تاکہ مُعَلِّم آپ کو تعلیم دے تو اس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: "بِسْمِ اللہ" لکھو۔ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: "بِسْمِ اللہ" کا کیا مطلب ہے؟ معلم نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: با سے مراد بہاءُ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جمال) ہے، سین سے مراد اس کی سناء (یعنی رفعت وبلندی) ہے اور میم سے مراد اس کا ملک (یعنی بادشاہت) ہے جبکہ لفظ "اللہ" سے سارے جھوٹے معبودوں کا بھی معبودِ حقیقی مراد ہے۔ الرحمٰن سے مراد دنیا وآخرت میں رحم کرنے والا ہے اور رحیم سے مراد آخرت میں رحم کرنے والا ہے۔

حروفِ ابجد میں الف سے مراد اٰلَاءُ اللہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں) ہیں، جیم سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جمال ہے، دال سے مراد دائم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ رہنے والا) ہے۔

حروف ھَوَّز میں ھا سے مراد ھَاوِیَہ (یعنی دوزخ کی آگ)، واؤ سے مراد وَیْلٌ لِّاَھْلِ النَّارِ (جہنمیوں کی خرابی) ہے اور زا سے مراد "زای" نامی جہنمی وادی ہے۔

حروف حُطِّی میں حا سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ حلیم ہے، طا سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر حق لے کر اس کے حقدار کو

---

[1] ...جامع صغیر، ص ۵۳۵، حدیث: ۸۸۷۲

[2] ...الکامل لابن عدی، ۱/ ۴۹۵، رقم: ۱۲۹، اسماعیل بن یحیی بن عبید اللہ التیمی

دینے والا ہے اور یا سے مراد اَہْلِ النَّار یعنی جہنمیوں کی دردناک آوازیں ہیں۔

حروف کَلَمُنْ میں کاف سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی ہے، لام سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ علیم ہے، میم سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ مَلِک (یعنی بادشاہ) ہے اور نون سے مراد "نُوْنُ الْبَحر" یعنی (اللہ علم و قدرت کا) سمندر ہے۔

حروف سَعفَص میں سین سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ سلامتی والا ہے، عین سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ عالِم ہے، فا سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ فرد (یعنی اکیلا) ہے اور صاد سے مراد ہے اَللّٰہُ الصَّمَدُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز) ہے۔

حروف قَرَشَت میں قاف سے مراد وہ پہاڑ ہے جو ساری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور اس سے آسمان سر سبز و شاداب ہیں، را سے مراد لوگوں کا اسے دیکھنا ہے اور شین سے مراد "شَیْءُ اللہ" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مشیت ہے اور تا سے مراد تَمَّتْ اَبَدًا (دنیا کا لازمی طور پر ختم ہونا) ہے۔[1]

انجانی نیکی کا صلہ:

﴿10584-85﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار، غیبوں پر خبردار باذنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا جو اپنے آپ پر بے جا خرچ کیا کرتا تھا حالانکہ وہ ایک مسلمان تھا، جب وہ کھانا کھالیتا تو اپنا بچا کچھا کھانا کوڑے دان میں پھینک دیا کرتا تھا، ایک عابد وہاں آتا تھا اگر اسے روٹی کا کوئی ٹکڑا ملتا تو اسے کھالیا کرتا تھا اور اگر کوئی گوشت لگی ہڈی مل جاتی تو اس کا گوشت اتار کے کھالیتا۔ جب اس بادشاہ کا انتقال ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اس کے گناہوں کے سبب جہنم میں ڈال دیا۔ ادھر وہ عابد جنگل کی طرف نکل گیا اور وہاں کی سبزی اور پانی پر گزر بسر کرنے لگا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی روح قبض فرمائی تو اس سے فرمایا: کیا تجھ پر کسی کا احسان ہے کہ میں اسے اس کا بدلہ دوں؟ اس نے کہا: نہیں میرے مولیٰ۔ ارشاد فرمایا: پھر تیرا گزر اوقات کیسے ہوا کرتا تھا۔ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے۔ اس نے کہا: میں ایک بادشاہ کے کوڑے دان کے پاس آتا پس اگر مجھے وہاں روٹی کا کوئی ٹکڑا یا کوئی ترکاری ملتی تو اسے کھالیتا اور اگر کوئی گوشت لگی ہڈی پاتا تو اس کا گوشت نوچ لیتا پھر تو نے اس بادشاہ کو موت دی تو میں جنگل کی طرف نکل پڑا اور وہاں پانی اور نباتات پر گزارا کرنے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے فرمایا: کیا تو اس بادشاہ

[1]... الکامل لابن عدی، ۱/۴۹۳، رقم: ۱۲۹، اسماعیل بن یحیی بن عبید اللہ التیمی، بتغیر قلیل

کو پہچان لے گا؟ پھر ربّ تعالیٰ نے حکم دیا تو اس بادشاہ کو دوزخ سے نکال لیا گیا، وہ ایک بجھتا ہوا انگارا بنا ہوا تھا، پھر عابد سے دوبارہ وہی سوال پوچھا گیا تو اس نے عرض کی: ہاں میرے مولیٰ! یہی وہ بادشاہ ہے جس کے کوڑادان سے میں کھایا کرتا تھا، پھر عابد سے کہا گیا: اس کا ہاتھ پکڑ اور جنت میں لے جا کیونکہ اس نے تیرے ساتھ انجانے میں نیکی کی ہے، اگر اس بادشاہ کو اپنی اس نیکی کا علم ہوتا تو میں اسے عذاب ہی نہ دیتا۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گمان رکھو:

﴿10586﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مریض کی عیادت کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کیسا گمان ہے؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اچھا گمان رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: جو چاہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ گمان رکھو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ فرماتا ہے۔[2]

عمل فرشتوں کا ثواب مومن کا:

﴿10587﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندے کی روح قبض فرماتا ہے تو دو فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: اے ہمارے ربّ! تو نے ہمیں اپنے مومن بندے پر مامور کیا کہ ہم اس کا عمل لکھتے رہیں اور اب تو نے اسے اپنے پاس بلا لیا ہے پس اب ہمیں آسمان پر رہنے کی اجازت عطا فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرا آسمان فرشتوں سے بھرا ہوا ہے وہ میری پاکی بیان کرتے رہتے ہیں۔ تو وہ عرض کرتے ہیں: تُو ہمیں زمین پر رہنے کی اجازت عطا فرما دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میری زمین میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے وہ میری پاکی بیان کرتے رہتے ہیں۔ ہاں تم میرے مومن بندے کی قبر پر کھڑے ہو کر قیامت تک میری تسبیح، تَہْلِیْل اور تکبیر کہتے رہو اور اسے میرے بندے کے لئے لکھ لو۔[3]

---

1 ...تاریخ ابن عساکر، ۶۰/۳۱۹، رقم: ۷۶۶۵، منصور بن عبد اللہ ابو القاسم الوراق، بتغیر

2 ...حدیث ابی الفضل الزہری، جزء: ۵، ۱/۴۶۶، حدیث: ۴۷۵

3 ...الکامل لابن عدی، ۶/۴۴۵، رقم: ۱۳۹۷، عیسی بن عبد اللہ بن الحکم، عن انس

انتہائی خاص رحمت:

﴿10588﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ عالَم، شَفِیعِ معظّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، یقیناً قیامت کے دن لوگ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت کی ایسی شان بھی دیکھیں گے کہ کسی مقرب فرشتے، نبی مرسل اور نیک بندے کے دل پر اس کا خیال بھی نہ گزرا ہو گا۔[1]

جہنم سے جنت میں جانے والے لوگ:

﴿10589﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

پھر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ بہت سے اہلِ قبلہ ایمان والوں کو حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کے سبب جہنم سے آزاد فرمائے گا پس یہی مقام محمود ہے پھر انہیں ''حَیَوَان'' نامی نہر پر لایا جائے گا اور انہیں اس میں ڈالا جائے گا تو اس سے وہ ایسے نشو نما پائیں گے جیسے چھوٹی ککڑی بڑھتی ہے پھر وہاں سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے تو وہ جہنمی کہلائیں گے پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گے کہ ان سے یہ نام دور کر دیا جائے تو ان سے وہ نام دور کر دیا جائے گا۔[2]

قصداً نماز چھوڑنے کا وبال:

﴿10590﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑی اس کا نام جہنم کے اس

1... تخریج نہیں ملی۔

2... شرح مسند ابی حنیفۃ، حدیث الشفاعۃ، ص ۲۹۴

دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ داخلِ جہنم ہوگا۔[1]

حاجت پوری کر دی جاتی ہے:

﴿10591﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ باجماعت نماز پڑھ کر اس کی بارگاہ میں کسی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ اس کے واپس ہونے سے پہلے اس کی حاجت پوری نہ کرے۔[2]

﴿10592﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت بِسْمِ اللہ پڑھتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: تیری ذمہ داری لے لی گئی۔[3]

﴿10593﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تمہیں صبح کا خوف ہو تو ایک رکعت اور ملا لو[4]۔[5]

محشر میں علما کا مقام و مرتبہ:

﴿10594﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر چاندی کے گنبد ہوں گے، ان میں موتی، یاقوت اور زمرد جڑے ہوں گے اور اس کی چادریں باریک اور موٹے ریشم کی ہوں گی، علمائے کرام کو بلا کر اُن پر بٹھایا جائے گا پھر رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا: "کہاں

1... جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/ ۱۲۹، حدیث: ۲۱۶۴۱

2... جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، ۲/ ۲۷۵، حدیث: ۵۶۱۹

3... جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، ۱/ ۳۰۲، حدیث: ۲۲۱۰، عن عون بن عبد اللہ مرسلا

4... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ نمازِ تہجد دو ۲ دو ۲ رکعتیں پڑھے، چار چار یا زیادہ کی نیت نہ باندھے یہ حدیث صاحبین اور امام شافعی کی دلیل ہے کہ رات کے نوافل دو دو کر کے پڑھنا افضل ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس کے معنٰی یہ ہیں کہ ایک رکعت دو رکعتوں کے ساتھ پڑھے (یہ ایک رکعت تمام نماز کو طاق بنا دے گی) یہ مطلب نہیں کہ علیحدہ ایک رکعت پڑھے ورنہ یہ حدیث تین رکعت والی احادیث کے خلاف ہو گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹)

5... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی... الخ، ص ۳۷۷، حدیث: ۷۴۹، ملتقطاً

ہیں وہ جو رضائے الٰہی کے لئے اُمتِ محمدیہ تک علم پہنچاتے تھے، اِن منبروں پر بیٹھو! آج تم پر کوئی خوف نہیں حتّٰی کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔"[1]

﴿10595﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، ان کے ساتھ ان کا بیٹا بھی تھا انہوں نے اپنے بیٹے کو بوسہ دیا تو حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بوسہ دینا نیکی ہے اور ایک نیکی دس کے برابر ہے۔[2]

بِسْمِ اللہ شریف پردہ ہے:

﴿10596﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے کپڑے اُتارنے لگے یا برہنہ ہونے لگے تو اسے چاہئے کہ بِسْمِ اللہ کہہ لے کیونکہ یہ شیطان اور اس کے درمیان پردہ ہے۔"[3] اور ارشاد فرمایا: "اپنے پیٹوں اور اپنی پیٹھوں کو نماز قائم کرنے کے لیے ہلکا رکھو۔"[4]

بن دیکھے ایمان لانے والوں کی شان:

﴿10597﴾... عَطِیَّہ بن سعد کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے کہا: کاش! میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی ہوتی۔ آپ نے اس سے فرمایا: تو پھر تم کیا کرتے؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لاتا، آپ کی پیشانی کا بوسہ لیتا اور آپ کی اطاعت کرتا۔ حضرت سیِّدُنا اِبنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس سے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ اس نے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! کیوں نہیں۔ فرمایا: میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: جس بندے کے دل میں میری محبت آئے اور وہ مجھ سے محبت کرنے لگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے جسم کو آگ پر حرام

1... تمھید الفرش، ذکر خصال التی وقعت لی، ص۸۱

2... الکامل لابن عدی، ۱/۴۹۵، رقم: ۱۲۹، إسماعیل بن یحیی بن عبید اللہ التیمی

3... مسند الفردوس، ۱/۴۴۷، حدیث: ۳۳۳۰، بتقدم وتاخر، عن انس

4... جامع صغیر، ص۲۳۹، حدیث: ۳۹۲۲

فرمادیتا ہے۔[1] پھر ارشاد فرمایا: میری دلی تمنا ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو حوضِ کوثر پر آتا دیکھوں پھر میں ان کا آبِ کوثر سے بھرے برتنوں کے ساتھ استقبال کروں اور انہیں جنت میں داخل ہونے سے پہلے میں اپنے حوض سے پلاؤں۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو بن دیکھے مجھ پر ایمان لائیں گے، میں نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ وہ تمہارے اور مجھ پر بن دیکھے ایمان لانے والوں کے ذریعے میری آنکھیں ٹھنڈی فرمائے۔[2]

شانِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ:

﴿10598﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمین وآسمانوں کی تخلیق سے دوہزار سال پہلے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ، عَلِیٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، علی، رسولُ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بھائی ہیں۔"[3]

﴿10599﴾... حضرت سیِّدُنا ابوجُحَیْفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَآ اٰکُلُ مُتَّکِئًا یعنی میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔[4]

خراب کھجوریں نہ دیں:

﴿10600﴾... حضرت سیِّدُنا ابوجحیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھجوریں تناول فرمارہے تھے، اس دوران جب کوئی خراب کھجور آتی تو اسے ہاتھ میں رکھ لیتے۔ ایک شخص نے عرض کی: یہ کھجوریں مجھے عطا فرمادیجئے جو آپ نے بچائی ہیں۔ ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے وہ چیز پسند نہیں کروں گا جسے میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔[5]

1... جامع صغیر، باب حرف المیم، ص۴۷۷، حدیث: ۷۷۹۸

2... جمع الجوامع، حرف اللام، ۶/ ۱۶۹، حدیث: ۱۸۱۹۵

3... معجم اوسط، ۴/ ۱۴۱، حدیث: ۵۴۹۸، بتغیر قلیل

4... بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل متکئا، ۳/ ۵۲۸، حدیث: ۵۳۹۸

5... طبقات لابن سعد، ذکر طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۳۰۰، عن علی بن الاقمر

شکم سیری کا نقصان:

﴿10601﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیْفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں روٹی کھا کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، مجھے ڈکار آئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابو جُحَیْفہ! ہمارے سامنے ڈکار کو کم کرو کیونکہ دنیا میں بہت زیادہ شکم سیر ہونے والا قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا ہوگا۔[1]

﴿10602﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا وہ رجزیہ اشعار پڑھنے والا ہے[2]۔

مجاہدِ اسلام کی اہلیہ کا مقام:

﴿10603﴾... حضرت سیِّدُنا بریدہ بن حصیب اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گھروں میں بیٹھے (یعنی جہاد سے پیچھے) رہ جانے والوں پر

1... مسند الفردوس، ۵/۳۵۶، حدیث: ۸۴۲۳

2... تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلافِ اولیٰ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۵۱) کہ حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو تین دن سے کم قرآن کریم ختم کرے وہ سمجھے گا نہیں۔" (ابوداود، کتاب شھر رمضان، باب تحزیب القران، ۲/ ۷۹، حدیث: ۱۳۹۴) مفسر شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص ہمیشہ تین دن سے کم میں ختمِ قرآن کیا کرے، وہ جلدی تلاوت کی وجہ سے نہ تو الفاظِ قرآن صحیح طور پر سمجھ سکے گا اور نہ اس کے ظاہری معنیٰ میں غور کر سکے گا۔ خیال رہے کہ یہ حکم عام مسلمانوں کے لیے ہے کہ وہ اگر بہت جلدی تلاوت کریں، تو زبان لپٹ جاتی ہے حرف صحیح ادا نہیں ہوتے خواص کا حکم اور ہے خود حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تہجد کی ایک ایک رکعت میں پانچ پانچ چھ چھ پارے پڑھ لیتے تھے۔ حضرت عثمان غنی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک رات میں ختمِ قرآن کیا ہے، (سیِّدُنا) داؤد عَلَیْہِ السَّلَام چند منٹ میں زبور ختم کر لیتے تھے، حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) گھوڑا کسنے سے پہلے ختمِ قرآن کر لیتے تھے۔ (صاحِبِ) مرقات نے فرمایا کہ شیخ موسیٰ سدوانی جو شیخ ابو مدین کے اصحاب میں سے تھے ایک دن ورات میں ستر ہزار ختم کر لیتے تھے ایک دفعہ انہوں نے کعبہ معظمہ میں سنگ اسود چوم کر دروازہ کعبہ پر پہنچ کر ختمِ قرآن فرمالیا اور لوگوں نے ایک ایک حرف سنا، لہٰذا اس حدیث کی بنا پر نہ تو مروجہ شبینوں کو حرام کہا جاسکتا ہے اور نہ امام اعظم ابو حنیفہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اور ان صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پر اعتراض کیا جاسکتا ہے جو ایک دن ورات میں پورا ختم کر لیتے تھے کہ یہ حکم عوام مسلمانوں کے لیے ہے جو اس قدر جلد قرآن شریف پڑھنے میں درست نہ پڑھ سکیں۔ ختمِ قرآن میں عام بزرگوں کے طریقے مختلف رہے ہیں، بعض ایک ماہ میں ایک ختم کرتے تھے، بعض ایک ہفتہ میں ایک ختم، بعض حضرات تین دن میں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۷۰، ملتقطا)

مجاہدین کی عورتیں حرمت میں ان کی ماؤں کی طرح ہیں، تو اگر پیچھے رہنے والا کوئی شخص کسی مجاہد کی بیوی کے پاس آئے پس اُس کے بارے میں مجاہد کے ساتھ خیانت کرے تو بروزِ قیامت اسے مجاہد کے سامنے کھڑا کر کے مجاہد سے کہا جائے گا: اس نے تیرے گھر والوں کے بارے میں تیرے ساتھ خیانت کی تھی لہٰذا تُو اس کے اعمال میں سے جو چاہے لے لے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اب تمہارا کیا خیال ہے؟[1]

سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی گریہ وزاری:

﴿10604﴾... حضرت سیِّدُنا بُرَیدہ بن حُصَیب اَسْلَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوع روایت ہے کہ اگر حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام اور تمام زمین والوں کے رونے کا موازنہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے رونے کے ساتھ ہو تو بھی یہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے رونے کے برابر نہ ہو گا۔[2]

﴿10605﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولِ خدا، شفیعِ روزِ جزا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مقام اَبطح پر نماز پڑھی، آپ کے سامنے نیزہ یا اس جیسی کوئی لکڑی کھڑی تھی اور اس کے آگے گزر گاہ تھی جہاں سے راہ گیر گزر رہے تھے۔

﴿10606﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں (فتح کی) خوشخبری لے کر آیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدے میں چلے گئے۔

ناموسِ مسلم کے دفاع کا انعام:

﴿10607﴾... حضرت سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اُمِّ درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک شخص کو اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: مجھے تم پر رشک آرہا ہے کیونکہ میں نے اپنے شوہر نامدار حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سنا ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چہرے کو آگ کی لپٹ سے محفوظ رکھے گا۔[3]

1... نسائی، کتاب الجهاد، باب حرمة نساء المجاهدين، ص٥١٩، ٥٢٠، حديث: ٣١٨٦، ٣١٨٧

2... معجم اوسط، ١/٥٤، حديث: ١٤٣

3... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الذب عن عرض المسلم، ٣/٣٧٤، حديث: ١٩٣٨

﴿10608﴾... ایک تمیمی شخص کے دادا کا بیان ہے کہ میرے والد نے میرے ذریعے حضور جانِ عالَم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کہلوایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً فرمایا: عَلَیْکَ وَعَلٰی اَبِیْکَ السَّلَام یعنی تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔[1]

﴿10609﴾... حضرت سَیِّدُنا کَعب بن عُجْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میرے بعد کچھ حاکم ہوں گے تو جس نے ان کے پاس جاکر ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ میرے حوض پر ہرگز نہیں آئے گا۔[2]

بوقتِ وصال خوف کی کیفیت:

﴿10610﴾... حضرت سَیِّدُنا طارق بن شِہاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ کچھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضرت سَیِّدُنا خباب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کرنے کے لئے آئے اور کہنے لگے: ابوعبد اللہ! آپ کو مبارک ہو کہ آپ حوضِ کوثر پر اپنے مسلمان بھائیوں سے ملیں گے۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رودیئے اور کہا: تم نے میرے سامنے کچھ لوگوں کا ذکر کیا ہے جنہیں تم نے میرا بھائی کہا ہے، وہ لوگ دنیا سے اس حال میں چلے گئے کہ اپنے کسی عمل کا بدلہ یہاں نہیں لیا، ان کے بعد ہم باقی رہ گئے ہیں اور ہم نے دنیا میں سے اتنا لے لیا کہ اب خوف ہے کہ کہیں یہی ہمارے ان اعمال کا بدلہ نہ ہو۔

ایمان کا کمزور ترین درجہ:

﴿10611﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص برا کام دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے (بُرا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔[3]

---

1 ...سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقول اذا قیل لہ ان فلانا... الخ، ۶/۱۰۱، حدیث: ۱۰۲۰۵

2 ...معجم کبیر، ۱۹/۱۴۱، حدیث: ۳۰۹

3 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر... الخ، ص ۴۴، حدیث: ۴۹

بے مثل نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

﴿10612﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ بی بی آمنہ کے لال، محبوبِ رب ذوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صومِ وصال (روزہ رکھ کر افطار کیے بغیر دوسرے دن پھر روزہ رکھنے) سے منع کیا تو عرض کی گئی: آپ تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں، میں اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔ [1]

﴿10613﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک (مقبول) دعا ہوتی ہے جو وہ اپنی امت کے لئے کرتا ہے میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے بچا رکھی ہے۔ [2]

سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا جنتی محل:

﴿10614﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، وہاں ایک سونے کا محل دیکھا تو پوچھا: یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ عُمَر بن خطاب کا۔ [3]

﴿10615﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے ایک شخص قربانی کا جانور لے کر گزرا، آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ [4] اس نے عرض کی: یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ ارشاد فرمایا: افسوس ہے تم پر! سوار ہو جاؤ۔ [5]

صفیں سیدھی رکھو:

﴿10616﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات

1... بخاری، کتاب الصوم، باب الوصال ومن قال لیس فی اللیل صیام، ۱/۶۴۵، حدیث: ۱۹۶۱
بخاری، کتاب التمنی، باب مایجوز من اللو، ۴/۴۸۸، حدیث: ۷۲۴۲، عن ابی ھریرۃ

2... بخاری، کتاب الدعوات، باب لکل نبی دعوۃ۔۔۔ الخ، ۴/۱۸۹، حدیث: ۶۳۰۴، ۶۳۰۵

3... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۱۵، حدیث: ۱۲۰۴۶

4... قربانی کے جانور پر مجبوراً و ضرورۃً سوار ہونا جائز، بلاضرورت منع ہے۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۶۰)

5... بخاری، کتاب الوصایا، باب ھل ینتفع الواقف بوقفہ، ۲/۲۳۸، حدیث: ۲۷۵۴

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاۃِ اِقَامَۃَ الصَّفِّ یعنی اپنی صفیں سیدھی کرو کہ نماز کی تکمیل میں سے صفیں سیدھی رکھنا بھی ہے۔[1]

﴿10617﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ (معراج کی رات) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک جانور (بُراق) لایا گیا، اس کا ایک قدم انتہائے نظر تک جاتا تھا، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے قریب ہوئے تو وہ اچھل کود کرنے لگا، حضرت سَیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ٹھہر جا، تجھ پر ایسا کوئی سوار نہیں ہوا جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ عزت والا ہو۔

ختمِ قرآن کے موقع پر دعا:

﴿10618﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرآنِ مجید ختم فرماتے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرکے دعا کیا کرتے تھے۔

﴿10619﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عِنْدَ کُلِّ خَتْمَۃٍ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ یعنی ہر ختمِ قرآن کے وقت ایک مقبول دعا ہے۔[2]

﴿10620﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہا کرے کہ میں نے دعا کی مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی۔[3]

یارِ غار کا عشق:

﴿10621﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غارِ ثور پہنچ کر اس میں داخل ہونے لگے تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان! مہربانی فرما کر

---

1 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۵۴۵، حدیث: ۱۳۹۰۱، ۱۳۹۰۲

2 ...مسند الفردوس، ۲/ ۷۱، حدیث: ۳۹۴۰

3 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۱۳۵، ۵/ ۳۴۸، حدیث: ۳۶۱۹، بتغیر، عن أبی ھریرۃ

مجھے داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمایئے کہیں اس غار میں کوئی مُوذِی جانور نہ ہو اور اگر ایسی کوئی چیز ہو بھی تو اس کی تکلیف مجھے ہو آپ کو نہ ہو۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ غار میں داخل ہو کر اپنے ہاتھ سے ٹٹولنے لگے جہاں کوئی سوراخ ملتا اپنا کپڑا اپھاڑ کر اس سے سوراخ بند کر دیتے حتّٰی کہ کپڑے کا کوئی ٹکڑا باقی نہ بچا اور ایک سوراخ بند ہونے سے رہ گیا اب کوئی کپڑا ہی نہیں تھا جس سے اس سوراخ کو بند کرتے لہٰذا اپنی ایڑی سے اس سوراخ کا منہ بند کر دیا اور پھر عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اندر تشریف لے آیئے۔ جب آپ اندر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: ابو بکر! تمہارا کپڑا کہاں ہے ؟ انہوں نے پوری بات بتائی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہاتھ اٹھائے اور ان کے لیے دعا کی۔ (1)

حرص اور امید:

﴿10622﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم ہلاک ہونے لگے اور انتہائی ضعیف ہو جائے پھر بھی اس کی دو چیزیں باقی رہتی ہیں: (۱)... حرص اور (۲)... اُمید۔ (2)

شفاعتِ مصطفٰے:

﴿10623﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم، شافع اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری امت کے گناہِ کبیرہ کرنے والوں کے لئے ہے۔ (3)

وسوسوں پر پکڑ نہیں:

﴿10624﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت کے دلوں میں جو وسوسے آتے ہیں اللہ تعالٰی ان سے درگزر فرماتا ہے جب تک وہ اس پر عمل یا اس کے بارے میں کلام نہ کرلیں۔ (4)

1... جامع الاحادیث، مسند انس بن مالک، ۱۹/ ۸۳، حدیث: ۱۳۶۳۴

2... الزھد لابن المبارک، باب النھی عن طول الأمل، ص۸۷، حدیث: ۲۵۶

3... ابو داود، کتاب السنة، باب فی الشفاعة، ۴/ ۳۱۱، حدیث: ۴۷۳۹

4... بخاری، کتاب العتق، باب الخطأ والنسیان فی العتاقة... الخ، ۲/ ۱۵۳، حدیث: ۲۵۲۸

﴿10625﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نفسانی خواہش معاف ہے جب تک اس پر عمل یا اس کے متعلق بات نہ کی جائے۔[1]

﴿10626﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سجدوں میں اعتدال کریں اور جلد بازی نہ کریں۔[2]

قیامت بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی:

﴿10627﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار، غیبوں پر خبردار باذنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دین پر چلنا دشوار ہو جائے گا اور لوگوں کے بخل ولالچ میں اضافہ ہوتا رہے گا اور قیامت بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی[3]۔[4]

﴿10629﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: علم کے محافظ بھی بنو (فقط روایت کرنے والے نہ بنو) کیونکہ کبھی اس کی حفاظت تو کی جاتی ہے لیکن آگے نہیں پہنچایا جاتا اور کبھی آگے تو پہنچایا جاتا ہے لیکن محفوظ نہیں رکھا جاتا۔

سب سے زیادہ وزنی عمل:

﴿10630﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَا وُضِعَ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ یعنی میزانِ عمل میں حسنِ اخلاق سے وزنی عمل کوئی نہیں۔“[5]

﴿10631﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ہادیٔ عالَم، رَسُولِ مُحْتَشَم

---

1 ...مسند الفردوس، ۲/۳۸۷، حدیث: ۷۲۵۲

2 ...معجم کبیر، ۷/۲۱۲، حدیث: ۶۸۸۳

3 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب شدۃ الزمان، ۴/۳۷۸، حدیث: ۴۰۳۹، عن انس بن مالک

4 ...یہاں موجود روایت ﴿10628﴾ کا ترجمہ نہیں کیا گیا عربی متن آخر میں ڈال دیا ہے اہلِ علم حضرات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ (از علمیہ)

5 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۰

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْھَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّۃ یعنی اچھا طریقہ اور اچھی سیرت نبوت کے 25 اجزاء میں سے ایک جز ہے۔“[1]

﴿10632﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے کہا: ہم جمعہ کے دن کو یومِ مزید کہتے ہیں، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اہل جنت پر تجلی فرماتا ہے اور اپنے فضل سے اُنہیں اور زیادہ عطا فرماتا ہے۔[2]

﴿10633﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تم مغرب کی نماز میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا (یعنی سورۂ شمس) اور اس جیسی سورتیں تلاوت کرو؟[3]

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ خلق کے رہبر، محبوبِ ربِّ داور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”خِیَارُکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً یعنی تم میں بہترین وہ ہیں جو اچھی طرح سے ادائیگی کرتے ہیں۔“[4]

﴿10634﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے کہ اس نے کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[5]

سب سے افضل کون؟

﴿10635﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مہاجرین و انصار رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے پر جمع تھے، ہمارے درمیان ایک دوسرے پر فضیلتوں کے حوالے سے بحث چھڑی تو آواز بلند ہونے لگی، چنانچہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے

1... ابو دواد، کتاب الادب، باب فی الوقار، ۴/۳۲۵، حدیث: ۴۷۷۶

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، باب فی فضل الجمعۃ ویومھا، ۲/۵۸، حدیث: ۱۰

3... سنن کبری للنسائی، کتاب التفسیر، باب سورۃ البروج، ۶/۵۱۲، حدیث: ۱۱۶۶۴

4... بخاری، کتاب الوکالۃ، باب وکالۃ الشاھد والغائب جائزۃ، ۲/۸۰، حدیث: ۲۳۰۵، عن ابی ھریرۃ

5... مسلم، کتاب الایمان، باب من مات لایشرک باللہ... الخ، ص ۶۱، حدیث: ۹۲

درمیان آوازیں کیوں بلند ہو رہی ہیں؟ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم باہمی فضائل سے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: کیا تم میں ابو بکر موجود ہیں؟ ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم ابو بکر پر کسی کو فضیلت مت دینا کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں تم سب سے افضل ہیں۔[1]

جھوٹی گواہی کا وبال:

﴾10636﴿... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ سرورِ دو عالَم، شَفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم ہلنے بھی نہ پائیں گے کہ اس پر جہنم واجب ہو چکا ہو گا۔[2]

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سادگی:

﴾10637﴿... حضرت سیِّدُنا شریح بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر آکر کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: تم لوگوں کی طرح کام کاج میں اپنے گھر والوں کی مدد کرتے، اپنے موزے پر پیوند لگاتے اور اپنی مبارک نعل خود ہی گانٹھ لیا کرتے تھے۔

﴾10638﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بطور مثال یہ شعر کہا کرتے تھے: وَیَاْتِیْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ یعنی تجھے ایسے واقعات سے پالا پڑے گا جن کے لئے تو نے توشہ نہیں لیا ہو گا۔

﴾10639﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ یعنی جس نے بیتُ اللہ کا حج کیا پس فحش کلامی اور فسق کی باتیں نہ کیں تو ایسے لوٹا جیسے اس کی ماں نے آج ہی اسے جنا ہے۔“[3]

1... تاریخ ابن عساکر، ۳۰/۲۱۲، رقم: ۳۳۹۸، عبد اللہ ویقال عتیق بن عثمان بن قحافۃ

2... معجم اوسط، ۶/۱۶۲، حدیث: ۸۳۶۷

3... بخاری، کتاب المحصر، باب قول اللہ عزوجل (ولا فسوق ولا جدال فی الحج)، ۱/۶۰۰، حدیث: ۱۸۲۰

گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

﴿10640﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنااُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر سے نکلتے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَذِلَّ اَوْ اُذَلَّ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ یعنی اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں لغزش کروں یا مجھے کوئی لغزش دے، ذلیل ہوں یا ذلیل کیا جاؤں، میں جہالت والا سلوک کروں یا میرے ساتھ جہالت والا سلوک کیا جائے۔"[1]

﴿10641﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مُبارکہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ﴿۵﴾ (پ۱، الفاتحہ:۵) کی تفسیر میں فرمایا: (صراطِ مستقیم سے مراد) اسلام ہے۔[2]

دم سے علاج:

﴿10642﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نظر لگنے کی صورت میں انہیں دم کروانے کا حکم دیا کرتے تھے۔

﴿10643﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو قربانی کا اونٹ لے کر جا رہا تھا، آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم پر افسوس ہے! اس پر سوار ہو جاؤ۔[3]

اذان کا جواب:

﴿10644﴾... حضرت سیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سنا کہ موذن جو الفاظ کہہ رہا ہے آپ بھی وہی ادا فرما رہے ہیں۔[4]

1... ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب مایدعو بہ الرجل اذا خرج من بیتہ، ۲۹۱/۴، حدیث: ۳۸۸۴
سنن کبری للنسائی، کتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الضلال، ۴۵۶/۴، حدیث: ۷۹۲۱

2... تاریخ اصبہان، ۶۵/۲، رقم: ۱۱۰۱، عبید اللہ بن محمود بن علی بن مالك

3... بخاری، کتاب الوصایا، باب ھل ینتفع الواقف بوقفہ، ۲۳۸/۲، حدیث: ۲۷۵۴

4... نسائی، کتاب الاذان، باب القول مثل ما یتشھد المؤذن، ص۱۱۷، حدیث: ۶۷۳

نشہ آور چیز کا حکم:

﴿10645﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ یعنی ہر نشہ آور چیز شراب ہے (یعنی حرام ہے)۔''(1)

﴿10646﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو نمازِ جمعہ کے لئے آئے اسے چاہئے کہ غسل کرے۔(2)

﴿10647﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن حُرَیث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محبوبِ ربِّ ذُو الجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نمازِ فجر میں فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ پڑھتے سنا۔(3)

﴿10648﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن حُرَیث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زینتِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نمازِ فجر میں وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ پڑھتے سنا۔(4)

﴿10649﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ عیدین کی نماز میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے نیزہ گاڑا جاتا تھا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے سامنے نماز پڑھاتے تھے۔

﴿10650﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ناحق کسی کو حد لگائی تو وہ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہے۔(5)

کون سا عمل سب سے افضل ہے؟

﴿10651﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ پاک، صاحبِ

---

1 ...مسلم، کتاب الاشربة، باب بیان ان کل مسکر خمر... الخ، ص۱۱۰۹، حدیث: ۲۰۰۳

2 ...بخاری، کتاب الجمعة، باب هل علی من لم یشهد الجمعة... الخ، ۱/۳۰۹، حدیث: ۸۹۴

3 ...سنن کبری للنسائی، کتاب التفسیر، باب سورة التکویر، ۶/۵۰۷، حدیث: ۱۱۶۵۰

4 ...مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصبح، ص۲۳۹، حدیث: ۴۵۶

5 ...سنن کبری للبیهقی، کتاب الاشربة والحد فیها، باب ما جاء فی التعزیر وانه لا یبلغ به اربعین، ۸/۵۶۷، حدیث: ۱۷۵۸۴

لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز اپنے وقت میں پڑھنا، والدین کی اطاعت کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنا۔[1]

﴿10652﴾... حضرت سیِّدُنا وبرہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ یمن کے لئے یَلَمْلَم کو، مدینہ والوں کے لئے ذُو الْحُلَیْفَہ کو، اہلِ شام کے لئے جُحْفَہ کو اور اہلِ نجد کے لئے قَرْن کو میقات[2] بنایا۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عراق کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس وقت کوفہ تھا نہ بصرہ۔

﴿10653﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہل نجد کے لئے قرنِ منازل کو، مدینہ والوں کے لیے ذُوالْحُلَیْفَہ کو، اہلِ شام کے لئے جحفہ کو اور یمن والوں کے لیے یَلَمْلَم کو میقات بنایا ہے۔[3]

﴿10654﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ہادیٔ عالَم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تَنَقَّهُ وَتَوَقَّهُ یعنی اپنے نفس کو ستھرا کرو اور آفات سے بچاؤ۔[4]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی قسم:

﴿10655﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی قسم کھاؤ اور پوری کرو اور قسم کو سچا کرو[5] بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے نام کی قسم کھائی جائے۔

---

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال، ص۵۸، حدیث: ۸۵

2 ...میقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا جانے والے آفاقی کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو، یہاں تک کہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے رہنے والے بھی اگر میقات کی حدود سے باہر (مثلاً طائف یا مدینہ منوّرہ) جائیں تو انہیں بھی اب بغیر احرام مکّہ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا آنا ناجائز ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۶۳)

3 ...ابو داود، کتاب المناسک، باب فی المواقیت، ۲/۱۹۹، حدیث: ۱۷۳۷، بتقدم وتاخر

4 ...معجم صغیر، جزء۱، ص۲۶۶، حدیث: ۷۵۵

5 ...مسند الفردوس، ۱/۱۰۱، حدیث: ۳۳۳

﴿10656﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج وعمرہ کا تلبیہ ایک ساتھ کہا۔

﴿10657﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غَیْرُاللہ کی قسم کھا کر اسے پورا کرنے سے بڑھ کر مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر اسے پورا نہ کروں۔[1]

بلند آواز سے تلاوت:

﴿10658﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ میں حضور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاوت سنا کرتی جبکہ میں اپنی چھت پر ہوتی تھی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے محبت:

﴿10659﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہو تو میں اس کے ایک گز نزدیک ہو جاتا ہوں اور جو مجھ سے ایک گز نزدیک ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باع[2] قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں[3] اور اگر کوئی بندہ زمین بھر گناہ کرے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے تو میں اس کی زمین بھر خطائیں بھی معاف کر دوں گا۔[4]

---

1 ...مسند الفردوس، ۵/۱۷۴، حدیث: ۷۸۷۱

2 ...جب انسان دونوں ہاتھ سیدھے کر کے پھیلائے تو داہنے ہاتھ کی انگلی سے بائیں ہاتھ کی انگلی تک کو باع کہتے ہیں یہ کلام تمثیلی طور پر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم اخلاص کے ساتھ تھوڑے عمل کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل کرو تو رب تعالٰی اپنے کرم سے بہت زیادہ رحمت کے ساتھ تم سے قریب ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۷)

3 ...یہ کلام بطورِ مثال سمجھانے کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ تمہاری طلب سے ہماری رحمت سبقت لے گئی ہے، اگر تم ایسے معمولی اعمال کرو جن سے بدیر ہم تک پہنچ سکو تو ہم تم کو اپنے کرم سے بہت جلد اپنے دامنِ رحمت میں لے لیں گے اگر ربّ تعالٰی سے قرب ہماری کوشش سے ہوتا تو قیامت تک ہم اس تک نہ پہنچ سکتے، اس تک رسائی اس کی رحمت سے ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۷)

4 ...بخاری، کتاب التوحید، باب ذکر النبی وروایتہ... الخ، ۴/ ۵۹۰، حدیث: ۷۵۳۶

مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الذکر... الخ، ص۱۴۴۳، حدیث: ۲۶۸۷

﴿10660﴾... حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قریش کے ایک شخص کو قید میں رکھ کر قتل کروایا پھر ارشاد فرمایا: آج کے بعد کسی قریشی کو قید میں رکھ کر قتل نہ کیا جائے سوائے عثمان کے قاتل کے اگر تم ایسا نہ کر سکو تو (اسے) بکری کی طرح ذبح کرنا۔[1]

ملفوظات سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿10661﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اپنے دوست کی حفاظت کرو، اپنے دشمن سے دور رہو اور اسی کو دوست بناؤ جو امانت دار ہو اور امانت دار وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا ہے، فاجر کی دوستی سے بچو کہ اس کے فسق وفجور میں پڑ جاؤ گے اور اپنے راز پر اسے مطلع نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں رسوا کر دے گا اور اپنے معاملے میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔

﴿10662﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ خانہ نے جب بھی دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو ان میں سے ایک کھانا کھجور ہی ہوتا تھا۔

﴿10663﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی نمازِ جمعہ چھوٹ جائے تو اسے چاہیے کہ نصف دینار صدقہ کرے[2]۔[3]

بعض شعر حکمت ہیں:

﴿10664﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً یعنی بعض شعر حکمت ہیں۔"[4]

﴿10665﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ

---

1 ...مسلم، کتاب الجهاد، باب لا یقتل قرشی صبرا بعد الفتح، ص ۹۸۴، حدیث: ۱۷۸۲، معجم اوسط، ۱/ ۴۴۹، حدیث: ۱۶۵۳

2 ...یہ دینار تصدّق کرنا شاید اس لیے ہو کہ قبولِ توبہ کے لیے مُعِین (یعنی مددگار) ہو ورنہ حقیقۃً تو توبہ کرنا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۵۸)

3 ...ابو داود، کتاب الصلوٰة، باب کفارة من ترکها، ۱/ ۳۹۳، حدیث: ۱۰۵۳

4 ...ابن ماجه، کتاب الادب، باب الشعر، ۴/ ۲۲۷، حدیث: ۳۷۵۵، عن ابی بن کعب

اور سورت اور دوسری دو میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ قراءت کے بغیر کوئی نماز نہیں۔

﴿10666﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر و رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ طَیِّب وطاہِر آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی جوتیاں مسجد کے دروازے پر ہی بغور دیکھ لیا کرو (تاکہ کوئی نجاست اندر نہ جائے)۔[1]

ذِکْرُ اللہ کی فضیلت:

﴿10667﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اگر ایک شخص مشرق سے نکلے اور دوسرا مغرب سے، ایک کے پاس سونا ہو اور وہ اسے نیک و جائز کاموں میں خرچ کرتا رہے اور دوسرا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا ذکر کرتا رہے حتّٰی کہ دونوں ایک دوسرے سے مل جائیں تو ذِکْرُ اللہ کرنے والا ان میں افضل ہوگا یا فرمایا: ان میں سے زیادہ اجر والا ہوگا۔

﴿10668﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے اگرچہ اس کا سگا بھائی ہو[2]۔

مسلمان کا قتل:

﴿10669﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر و رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللہِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ یعنی ایک مومن کے قتل کے مقابلے میں دنیا کا ختم ہو جانا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک زیادہ ہلکا ہے۔[3]

1... جامع صغیر، ص۲۰۱، حدیث: ۳۳۴۴، عن ابن عمر

2... صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بہار شریعت، جلد2، حصہ 11، صفحہ 724 پر نقل فرماتے ہیں: یعنی دیہاتی کوئی چیز فروخت کرنے کے لیے بازار میں آتا ہے مگر وہ ناواقف ہے سستی بیچ ڈالے گا شہری کہتا ہے تو مت بیچ، میں اچھے داموں بیچ دوں گا، یہ دلال بن کر بیچتا ہے اور حدیث کا مطلب بعض فقہا نے یہ بیان کیا ہے کہ جب اہلِ شہر قحط میں مبتلا ہوں ان کو خود غلہ کی حاجت ہو ایسی صورت میں شہر کا غلہ باہر والوں کے ہاتھ گراں کر کے بیع کرنا ممنوع ہے کہ اس سے اہلِ شہر کو ضرر پہنچے گا اور اگر یہاں والوں کو احتیاج نہ ہو تو بیچنے میں مضایقہ (حرج) نہیں۔

(ھدایۃ، کتاب البیوع، فصل فیمایکرہ، ۲/ ۵۴ـ فتح القدیر، کتاب البیع، باب بیع الفاسد، ۶/ ۱۰۷)

3... ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلماً، ۳/ ۲۶۱، حدیث: ۲۶۱۹، عن براء بن عازب

اہلِ عرب کی فضیلت:

﴿10670﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ غریبوں کے غمگسار، بیکسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے میں کھجور کے پودے لگا رہا تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری مدد کرنے لگے آپ نے میرا جو بھی پودا لگایا وہ اُگ گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے سلمان! مجھ سے بغض نہ کرنا۔“ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے کیسے بغض کرسکتا ہوں حالانکہ میں آپ کی بعثت سے پہلے ہی اسلام کی تلاش میں نکل چکا تھا؟ ارشاد فرمایا: تم نے عربوں سے بغض رکھا تو وہ مجھ سے ہی بغض کرنا ہے۔[1]

نجومیوں اور کاہنوں سے حال معلوم کرنے کا حکم

سوال: نجومیوں، کاہنوں سے قسمت کا حال معلوم کرنا کیسا؟ **جواب:** کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دیکھا کر تقدیر کا بُرا بھلا دریافت کرنا اگر بطورِ اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائے حق ہے تو کفرِ خالص ہے اور اگر بطورِ اِعتقاد وتَیَقُّن (یعنی بطورِ یقین) نہ ہو مگر میل ورغبت کے ساتھ ہو تو گناہِ کبیرہ ہے اور اگر بطورِ ہَزل واستہزاء (یعنی ہنسی مذاق کے طور پر) ہو تو عبث (یعنی بے کار) ومکروہ وحماقت ہے، ہاں! اگر بقصدِ تعجیز (یعنی اسے عاجز کرنے کے لئے) ہو تو حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۵۵)

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

سوال: ایک مومن کے دوسرے مومن پر کتنے حقوق ہیں؟ **جواب:** حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: (۱)...جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے (۲)...جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو (۳)...جب وہ دعوت دے تو قبول کرے (۴)...جب اس سے ملے تو سلام کرے (۵)...جب وہ چھینکے (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے) تو جواب دے اور (۶)...حاضر وغائب اس کی خیر خواہی کرے۔ (نسائی، کتاب الجنائز، باب النہی عن سب الاموات، ص ۳۲۸، حدیث: ۱۹۳۵)

---

[1]... ترمذی، کتاب المناقب، باب، مناقب فی فضل العرب، ۵/ ۴۸۷، حدیث: ۳۹۵۳، بدون بعض الفاظ

حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان تبع تابعین عظام میں سے ایک بزرگ امام وامین، پختہ عقل ومضبوط رائے والے، مسائل کا استنباط کرنے اور دلائلِ شرعیہ سے انہیں مضبوط کرنے والے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ ہلالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بھی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محقّق عالمِ دین، عابد وزاہد، آپ کا علم مشہور اور زُہد معمول تھا۔

﴾10671﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن عَمرو بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں یہ دو چیزیں جمع کرلیتا ہوں تو میرا معاملہ آسان ہوجاتا ہے (۱)...جب بھی مصیبت آئے صبر کروں اور (۲)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے پر راضی رہوں۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قول ہے: مجھے پروا نہیں کہ میں اپنی پسندیدہ حالت میں صبح کروں یا ناپسندیدہ حالت میں کیونکہ میں نہیں جانتا کہ بھلائی میری پسند میں ہے یا ناپسند میں۔

اصلاح والا علم:

﴾10672﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کہا کرتا تھا: اپنے اندر کی خرابی کو جان لینا ہی میری اصلاح کرنے والا علم ہے اور کسی کے برا ہونے کو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے اندر بگاڑ دیکھے اور اس کی اصلاح نہ کرے۔

30سال تک مجاہدہ:

﴾10673﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ ایک عالمِ دین نے فرمایا: میں دو چیزوں کا علاج 30سال سے کررہا ہوں: (۱)...لوگوں سے لالچ وطمع چھوڑنا اور (۲)...خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عمل کرنا۔

﴾10674﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو لوگوں کے سامنے ایسی چیز کے ساتھ خود نمائی کرے جو علمِ الٰہی کے مطابق اس میں نہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عیب دار بنادے گا۔

﴾10675﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میری رات بے وقوف کی رات کی طرح اور میرا دن جاہل کے دن کی مانند ہو تو پھر میں اپنے حاصل کیے ہوئے علم کا کیا کروں؟

﴿10676﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علم کے اہل وہی لوگ ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔

عقل بڑھنے پر رزق میں کمی:

﴿10677﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مَنْ زِیْدَ فِیْ عَقْلِہٖ نَقَصَ مِنْ رِزْقِہٖ یعنی جس کی عقل میں اضافہ ہوا اُس کا رزق کم ہو گیا۔

﴿10677﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان ہے: جس نے خود کو دوسرے سے بہتر سمجھا یقیناً اُس نے تکبُّر کیا اور ابلیس کو حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے سجدے سے روکنے والا اس کا تکبُّر ہی تھا۔

توبہ کی امید اور لعنت کا ڈر:

﴿10678﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس کا گناہ خواہش کی وجہ سے ہو اُس کے لئے توبہ کی امید رکھو کیونکہ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے خواہش کے سبب لغزش واقع ہوئی تو انہیں معاف کر دیا گیا اور اگر بندے کا گناہ تکبر کی وجہ سے ہو تو اس پر لعنت کا خوف رکھو کیونکہ ابلیس نے تکبر کے سبب نافرمانی کی تو وہ ملعون ہو گیا۔

زندہ کون اور مردہ کون؟

﴿10679﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' آخرت میں ایسا ہے جیسے دنیا میں پانی، ہر ایک کی زندگی کا مدار پانی پر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان نہ لائیں گے۔

(پ۱۷، الانبیآء: ۳۰)

پس ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' پانی کے مرتبے میں ہے کہ جس کے ساتھ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' نہیں وہ مردہ ہے اور جس کے ساتھ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' ہے وہ زندہ ہے۔

﴿10680﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

کی معرفت سے افضل کوئی نعمت نہیں دی کیونکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ان کے لئے آخرت میں ایسا ہے جیسے دنیا میں پانی۔

قرآنِ کریم سے محبت:

﴿10681﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اگر ہمارے دل پاک ہوتے تو کلامِ الٰہی سے کبھی سیر نہ ہوتے۔" اور آپ ہی کا فرمان ہے: مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی دن یارات ایسا آئے کہ میں قرآنِ کریم میں نظر نہ کروں۔

﴿10682﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی صبر کرنا اور موت کا انتظار کرنا ہے۔

60سال جو کی روٹی پر گزارا:

﴿10683﴾... حضرت سیِّدُنا حَرْمَلہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک کونے میں لائے اور اپنی آستین سے جو کی روٹی نکال کر مجھ سے فرمایا: اے حرملہ! لوگوں کی باتوں پہ کان نہ دھرو، 60سال سے میرا کھانا یہی ہے۔

﴿10684﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یوسف فَسَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے سامنے جو کی دو چھوٹی روٹیاں تھیں، مجھے دیکھا تو فرمایا: ابو یوسف! 40سال سے یہ دو ٹکیاں ہی میری خوراک ہیں۔

دنیا سے بے رغبتی صبر و شکر کا نام ہے:

﴿10685﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حَوَاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی ذکر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ابو محمد! دنیا سے بے رغبتی کس چیز کا نام ہے؟ ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کو نعمت دے تو وہ اس پر شکر ادا کرے اور جب کسی کو مصیبت و آزمائش میں مبتلا کرے تو وہ صبر کرے، یہی دنیا سے بے رغبتی ہے۔ میں نے عرض کی: ابو محمد! اگر کوئی نعمت پر شکر ادا کرے اور مصیبت کے وقت صبر بھی کرے مگر نعمت کو اپنے پاس روکے رکھے تو پھر وہ زاہد (یعنی دنیا سے بے رغبت) کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا: چپ ہو جاؤ!

جسے مصیبت صبر کرنے سے اور نعمت شکر کرنے سے نہ روکے تو وہ زاہد ہے۔

﴿10686﴾... سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمہارا ضروریاتِ زندگی کو طلب کرنا دنیا کی محبت نہیں ہے۔

﴿10687﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خود کو یوں خیال کرو گویا دنیا میں تھے ہی نہیں بلکہ ہمیشہ سے آخرت میں تھے اور گویا مرنے والوں میں تم سب سے آخری تھے اور اب مرچکے ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: بے شک انسان کی طرح دنیا کا بھی ایک وقت مقرر ہے جب اس کا وقت آجائے گا تو وہ بھی مر جائے گی۔

دنیا سے بے رغبتی کی عظیم مثال:

﴿10688﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام دن کا کھانا رات کے لئے اور رات کا کھانا دن کے لئے بچا کر نہیں رکھتے تھے اور فرمایا کرتے: ہر دن اور رات کے ساتھ اس کا رزق بھی ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا کوئی گھر نہ تھا جو ویران ہوتا۔ کسی نے آپ سے عرض کی: آپ نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ ارشاد فرمایا: کیا میں عورت سے نکاح کروں جس نے مر جانا ہے؟ اور کسی نے پوچھا: آپ گھر کیوں نہیں بناتے؟ ارشاد فرمایا: میں تو ایک مسافر ہوں۔

حکمت کو ضائع ہونے سے بچاؤ:

﴿10689﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: حکمت کے کچھ اہل ہوتے ہیں اگر تم کسی نا اہل کو حکمت کی بات بتاؤ گے تو وہ ضائع ہو جائے گی اور اہل کو حکمت کی بات نہ بتاؤ گے تب بھی ضائع ہو جائے گی، طبیب کی طرح ہو جاؤ کہ وہ دوا اُسی کو دیتا ہے جسے دینی چاہیے۔

میں بیماروں کا علاج کرتا ہوں:

﴿10690﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام ایک بستی میں داخل ہوئے تو حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بستی کے بُرے لوگوں کا پتا

معلوم کیا جبکہ حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بستی کے اچھے لوگوں کے متعلق پوچھا۔ حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: آپ برے لوگوں کے پاس کیوں ٹھہرنا چاہتے ہیں؟ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: میں طبیب ہوں، بیماروں کا علاج کرتا ہوں۔

سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نصیحتیں:

﴾10691﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں تمہیں اس لئے تعلیم دیتا ہوں کہ تم بھی تعلیم دو، اس لئے نہیں کہ تم خود پسندی میں مبتلا ہو جاؤ، اے زمین کے لئے نمک کی حیثیت رکھنے والو! تم خراب نہ ہونا کیونکہ جب کوئی چیز خراب ہوتی ہے تو اسے نمک ہی صحیح کرتا ہے اور نمک خراب ہو جائے تو اسے کوئی چیز صحیح نہیں کر سکتی اور تم جنہیں علم سکھاؤ ان سے وہی اجرت لینا جو میں نے تم سے لی ہے (یعنی اوروں کو تعلیم دینا)۔

﴾10692﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: کتابُ اللہ کے محافظ اور علم کے چشمے بن جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایک ایک دن کا ہی رزق طلب کرو اور تمہارے لیے رزق کی کثرت نہ ہونا نقصان دہ نہیں۔

حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں ”کتابُ اللہ“ کے بجائے ”علم کے محافظ بنو“ کے الفاظ ہیں۔

عالم کو کیسا ہونا چاہیے؟

﴾10693﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عالم وہ نہیں جو اچھائی اور بُرائی کو جانتا ہو بلکہ عالم وہ ہے جو اچھائی کو جان کر اس کی پیروی کرے اور بُرائی کو جان کر اس سے بچے۔

﴾10694﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم کا پہلا درجہ غور سے سننا پھر خاموشی اختیار کرنا، پھر اسے یاد رکھنا پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اسے پھیلانا ہے۔

﴾10695﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مسجد جایا کرتا تھا تو لوگوں کو

بغور دیکھتا اور اَدھیڑ عمر اور بوڑھے لوگوں کو دیکھ کر ان کے پاس بیٹھ جاتا تھا اور آج یہ بچے مجھے گھیرے ہوئے ہیں۔ پھر یہ اشعار کہے:

خَلَتِ الدِّيَارُ فَسُدْتُ غَيْرَ مُسَوَّدِ　　وَمِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِي بِالسُّؤْدَدِ

ترجمہ: شہر خالی ہوگئے تو میں بغیر بنائے سردار بن گیا اور صرف میرا سرداری کے لئے بچ جانا بد نصیبی کی بات ہے۔

عالِم "لَا اَدْرِی" کہنا نہ چھوڑے:

﴿10696﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن صباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اِذَا تَرَكَ الْعَالِمُ لَا اَدْرِیْ اُصِيْبَتْ مَقَاتِلُهٗ یعنی جب کوئی عالم "لَا اَدْرِی" (یعنی میں نہیں جانتا) کہنا چھوڑ دیتا ہے تو ہلاکتوں میں پڑ جاتا ہے۔"

﴿10697﴾... حضرت سیِّدُنا امام علی بن مَدِینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی ذکر کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا تو فرماتے: مجھے ٹھیک طور پر معلوم نہیں۔ سوال کرنے والا کہتا: پھر کس سے پوچھا جائے؟ آپ فرماتے: علمائے کرام سے پوچھو اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے توفیق کا سوال کرو۔

﴿10698﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سعد جُمَحِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آبِ زم زم پیش کیا گیا تو آپ نے پیا اور اپنی دائیں جانب بیٹھے شخص کو بھی پلایا پھر فرمایا: آبِ زم زم خوشبو کی طرح ہے اسے منع نہیں کرنا چاہیے۔

﴿10699﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ قلم و دوات جس کے گھر داخل ہو جائیں اس کے بیوی بچے مشقت میں پڑ جاتے ہیں۔

قرض سے زیادہ سخت:

﴿10700﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: غیبت قرض سے زیادہ سخت ہے، قرض تو لوٹا دیا جاتا ہے لیکن غیبت لوٹائی نہیں جا سکتی۔

﴿10701﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن

عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَلَدَيۡنَا مَزِيۡدٌ ۝۳۵ (پ۲۶، ق: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: اہلِ جنت کی نگاہیں ابھی ایک چیز میں ہی ہوں گی کہ ایک اور چیز ان کے سامنے آجائے گی جسے ''مَزِیۡد'' کہا جاتا ہے، جب یہ کھلے گی تو اتنے میں ایک اور چیز آجائے گی جس میں وہ پہلے مشغول نہ تھے چنانچہ وہ ان کے قریب ہو گی تو وہ پکار کر کہیں گے: تو کون ہے؟ وہ کہے گی: میں ان میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَلَدَيۡنَا مَزِيۡدٌ ۝۳۵ (پ۲۶، ق: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

﴿10702﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دوزخ کو بطورِ رحمت پیدا کیا گیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تاکہ وہ نافرمانی سے باز رہیں۔

دیہاتی کی مناجات:

﴿10703﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دیہاتی کو دیکھا کہ وہ آیا اور طوافِ کعبہ کرنے لگا تو میں بھی اس نیت سے اس کے پیچھے ہولیا کہ شاید یہ درست طریقے سے نہ کرے تو میں اسے سکھاؤں گا، میں نے دیکھا کہ وہ کعبہ شریف کے پردوں سے لپٹ گیا اور کہنے لگا: الٰہی! میں تیری طرف نکلا ہوں اور مجھے تو نے ہی نکالا ہے، میں تیری طرف آیا اور مجھے تو ہی لایا ہے، میں تیرے صحن میں جھکا ہوں اور مجھے تو نے ہی جھکایا ہے، الٰہی! بہت سی آوازیں مختلف زبانوں میں چیخ چیخ کر تجھ سے اپنی حاجات کا سوال کر رہی ہیں اور میری حاجت یہ ہے کہ بڑی مصیبت کے وقت جب دنیا والے مجھے بھلا دیں تو تُو مجھے یاد رکھنا۔

شاعر کی شرارت:

﴿10704﴾... حضرت سَیِّدُنا حسن بن علی بن راشد واسطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں حدیث بیان کیا کرتے تھے ایک دفعہ وہ اپنے گھر میں تھے اور ہم دروازے پر کھڑے تھے، ہم نے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی تو ہمیں اجازت نہیں ملی اتنے میں محمد بن مُناذِر شاعر آیا

اور ہمیں کہا: اندر کیوں نہیں گئے؟ ہم نے کہا کہ ہم نے اجازت مانگی تھی مگر نہیں ملی۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور یہ اشعار پڑھے:

بِعَمْرٍو وَبِالزُّهْرِيِّ وَالسَّلَفِ الْاُوْلٰی بِهِمْ ثَبَتَتْ رِجْلَاكَ عِنْدَ الْمَقَادِمِ

جَعَلْتَ طُوَالَ الدَّهْرِ يَوْمًا لِصَالِحٍ وَيَوْمًا لِخَاقَانٍ وَيَوْمًا لِحَاتِمِ

وَلِلْحَسَنِ التَّخْتَاخِ يَوْمًا وَدُوْنَهُمْ خَصَصْتَ حُسَيْنًا دُوْنَ اَهْلِ الْمَوَاسِمِ

نَظَرْتُ فَطَالَ الْفِكْرُ فِيْكَ فَلَمْ اَجِدْ تُدِيْرُ رَحًى اِلَّا لِاَخْذِ الدَّرَاهِمِ

ترجمہ:(۱)... عمرو، زہری اور اگلے بزرگوں کے پاس تمہارا قیام رہا(۲)... تمہارا کُل زمانہ یہی رہا کہ ایک دن صالح، ایک دن خاقان، ایک دن حاتم (۳)... اور ایک دن حسن تختاخ کے پاس گزر جائے اور ان کے علاوہ مشہور لوگوں کو چھوڑ کر تم نے حسین کی صحبت بھی اختیار کی (۴)... میں نے تمہارے بارے میں طویل غور و فکر کیا تو پتا چلا کہ تمہارا ادھر ادھر آنا جانا فقط دراہم کی خاطر تھا۔

حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان ہاتھ میں لاٹھی لیے باہر نکلے اور فرمایا: پکڑو اسے۔ مگر ابن مناذِر وہاں سے کھسک گیا اور ہم نے اندر جا کر حضرت سے احادیث لکھیں۔

نصیحت آموز شاعری:

﴿10705﴾... یحییٰ بن عثمان کا بیان ہے کہ ایک خُراسانی شخص حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور آپ کی طرف دو درہم پھینکتے ہوئے کہا: مجھے ان کے بدلے حدیث سنائیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد اسے مارنے کے ارادے سے اٹھے تو آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور خود سر جھکا کر رونا شروع کر دیا پھر یہ شعر کہا:

اِعْمَلْ بِقَوْلِيْ وَاِنْ قَصَّرْتُ فِيْ عَمَلِيْ يَنْفَعْكَ قَوْلِيْ وَلَا يَضُرُّكَ تَقْصِيْرِيْ

ترجمہ: میری بات پر عمل کر اگرچہ میرے عمل میں کوتاہی ہے، میری بات تجھے فائدہ دے گی اور میری کوتاہی تجھے کوئی نقصان نہیں دے گی۔

﴿10706﴾... حضرت سیِّدُنا حکیم بن ابجر مکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ اشعار کہتے سنا:

اِذَا مَا رَاَیْتَ الْمَرْءَ یَقْتَادُہُ الْھَوٰی فَقَدْ ثَکِلَتْہُ عِنْدَ ذَاکَ ثَوَاکِلُہٗ

وَقَدْ اَشْمَتَ الْاَعْدَاءَ جَھْلًا بِنَفْسِہٖ وَقَدْ وَجَدَتْ فِیْہِ مَقَالًا عَوَاذِلُہٗ

وَلَنْ یَنْزِعَ النَّفْسَ اللَّجُوْجَ عَنِ الْھَوٰی مِنَ النَّاسِ اِلَّا وَافِرُ الْعَقْلِ کَامِلُہٗ

ترجمہ: (۱)...جب تم ایسے شخص کو دیکھو جسے خواہشات اپنے پیچھے چلا رہی ہوں تو یقیناً اس کے پاس رونے والیوں کو رونا چاہیے (۲)...اس نے لاعلمی میں اپنے اوپر دشمنوں کو ہنسایا اور ملامت کرنے والوں کو اس کے بارے میں باتیں بنانے کا موقع مل گیا (۳)...سوال کے عادی نفس کو لوگوں میں سے کوئی بھی خواہش سے ہر گز نہیں روک سکتا سوائے بڑی اور کامل عقل والے کے۔

﴿10707﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہاں وزیر فَضْل بن رَبیع اور اس کی عقل و ہوشیاری کا تذکرہ ہوا تو حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ اشعار کہے:

کَمْ مِنْ قَوِیٍّ قَوِیٍّ فِیْ تَقَلُّبِہٖ مُھَذَّبِ الرَّاْیِ عَنْہُ الرِّزْقُ مُنْحَرِفُ

وَکَمْ ضَعِیْفٍ ضَعِیْفِ الْعَقْلِ مُخْتَلِطٍ کَاَنَّہٗ مِنْ خَلِیْجِ الْبَحْرِ یَغْتَرِفُ

ترجمہ: (۱)...بدلتے حالات میں بہت سے مضبوط اور اچھی رائے رکھنے والوں سے رزق دور ہو جاتا ہے اور (۲)...بہت سے کمزور عقل اور کشمکش میں رہنے والے ایسے ہوتے ہیں گویا وہ دریا سے نکالی نہر سے چلو بھر رہے ہیں۔

﴿10708﴾... سُنَید بن داود بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حضرت سیِّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اصحاب میں سے ایک شخص آئے تو آپ نے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے گھوم کر آئے تو آپ نے پھر منہ پھیر لیا اور یہ اشعار پڑھے:

وَمَا یَلْبَثُ الْاَقْوَامُ اَنْ یَتَفَرَّقُوْا اِذَا لَمْ یُؤَلِّفْ رُوْحُ شَکْلٍ اِلٰی شَکْلِ

اَبِنْ لِیْ وَکُنْ مِثْلِیْ اَوِ ابْتَغِ صَاحِبًا کَمِثْلِکَ اِنِّیْ اَبْتَغِیْ صَاحِبًا مِثْلِیْ

ترجمہ: (۱)...جب لوگوں کی ارواح ایک دوسرے سے مانوس نہ ہوں تو وہ لوگ جدا ہونے میں ذرا توقُّف نہیں کرتے۔ (۲)...اپنا مقصد بتاؤ اور مجھ جیسے ہو جاؤ یا پھر اپنے جیسا مصاحب تلاش کرو بے شک مجھے اپنے جیسے مصاحب کی تلاش ہے۔

﴿10709﴾... حضرت سیِّدُنا حَیّان بن نافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑھاپے میں اکثر یہ شعر پڑھا کرتے:

یُعَمَّرُ وَاحِدٌ فَیَغُرُّ قَوْمًا وَیُنْسٰی مَنْ یَمُوْتُ مِنَ الصِّغَارِ

ترجمہ: ایک شخص لمبی عمر پا کر لوگوں کو دھوکے میں ڈالتا ہے اور کم عمری میں مرنے والا بُھلا دیا جاتا ہے۔

مصائب کی ایک حکمت:

﴿10710﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تین چیزوں کے ذریعے انسان کی حیثیت کم نہ کرتا تو کوئی بھی چیز انسان کو قابو نہ کر سکتی وہ تین چیزیں لازمی طور پر انسان میں ہیں مگر پھر بھی بہت اچھلتا ہے: محتاجی، بیماری اور موت۔

﴿10711﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر علم نے تجھے فائدہ نہ دیا تو نقصان دے گا۔

﴿10712﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن ابو اسرائیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ابو محمد! لوگ دین و دنیا دونوں میں قحط کا شکار ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ ایسے قحط میں پڑے ہیں کہ نہ کوئی آسودہ ہے نہ کوئی جائے پناہ ہے۔

تین آیاتِ طیبہ کی تفسیر:

﴿10713﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا (پ۱۳، الرعد: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے۔

کی تفسیر میں فرمایا: مراد یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آسمان سے قرآنِ پاک نازل فرمایا تو لوگوں نے اپنی عقلوں کے مطابق اسے اٹھالیا۔

اور فرمانِ الٰہی:

كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ۬ؕ فَاَمَّا

ترجمۂ کنزالایمان: **اللہ** بتاتا ہے کہ حق اور باطل کی یہی مثال

اَلزَّبَدُ فَیَذْهَبُ جُفَآءً ۚ (پ۱۳، الرعد:۱۷) ہے تو جھاگ تو پھک کر دور ہو جاتا ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد بدعتیوں اور خواہش پرستوں کی باتیں ہیں۔ نیز اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے۔ (پ۱۳، الرعد:۱۷)

کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے حلال اور حرام مراد ہے۔

﴿10714﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: عقلمند اگر تھوڑی نصیحت سے فائدہ نہ اٹھائے تو زیادہ نصیحت سے بُرائی میں ہی اضافہ کرے گا۔

محبتِ قرآن محبتِ الٰہی ہے:

﴿10715﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم اس دین کی بلندی تک اس وقت نہیں پہنچ سکتے جب تک سب سے بڑھ کر اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے محبت کرنے والے نہ ہو جاؤ اور جو قرآنِ پاک سے محبت کرتا ہے وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے محبت کرتا ہے۔ تم سے جو کہا جاتا ہے اسے خوب سمجھ لو۔

﴿10716﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص یہی دعا کرتا رہتا تھا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ وَشُكْرَ الْعَافِیَۃِ یعنی اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ میں تجھ سے اچھے گمان اور عافیت کے شکر کا سوال کرتا ہوں۔

بد ترین جگہ:

﴿10717﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ جگہ بدترین ہے جہاں بندہ گناہ کرتا ہے اور توبہ کئے بغیر وہاں سے چلا جائے۔

﴿10718﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ علمائے کرام فرماتے ہیں: جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی تقدیر پر راضی نہیں ہوتا وہ اپنے لیے کی گئی اپنی تدبیر پر بھی راضی نہیں رہتا۔

مخلوق سے خیر خواہی کا درس:

﴿10718﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن

عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو عبد اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے اُس کی مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کرنا تم پر لازم ہے کیونکہ اس سے افضل عمل کوئی نہیں جسے لے کر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملو۔ تم ان کی خواہش پر خوش کیوں نہیں ہوتے، اگر آسمان سے کوئی پکارنے والا پکار کر کہے کہ تمام لوگ جنت میں جائیں گے اور میں (اِبنِ عُیَیْنَہ) اکیلا دوزخ میں ڈالا جاؤں گا تو میں اس پر بھی راضی ہوں۔

﴿10719﴾... حضرت سیِّدُنا ابوعبد اللہ رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ابوعبد اللہ! نعمت پر شکرِ خداوندی یہ ہے کہ تو اس کی حمد کرے اور اس نعمت سے نیکی پر مدد حاصل کرے تو جس نے نعمتِ الٰہی سے گناہ پر مدد لی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کیا۔

عزت مال سے بڑھ کر ہے:

﴿10720﴾... حضرت سیِّدُنا احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑا بننے کے کارخانہ میں آئے اور فرمایا: جو تم سے کہا جارہا ہے غور سے سنو، یہ بات تمہارے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے مال سے کچھ لے لے پھر اس کی موت کے بعد اس سے دامن چھڑانا چاہے تو اس کے وارثوں کو وہ چیز دے دے ہمارے خیال میں یہ اس کا کفارہ ہوجائے گا اور اگر تم میں سے کوئی کسی کی عزت خراب کردے پھر اس کی موت کے بعد اس کا بدلہ دینا چاہے تو اس کے وارثوں اور تمام زمین والوں کے پاس جائے اور سب اسے معاف کردیں تو پھر بھی معاف نہیں ہوگا، پس مومن کی عزت اس کے مال سے بڑھ کر ہے۔ جو تم سے کہا جاتا ہے اسے سمجھو۔

﴿10721﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر محمد بن یزید اسلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گرد کافی لوگ بیٹھے تھے کہ اتنے میں حضرت سیِّدُنا فُضَیْل بن عِیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب آپ کے سر پر آکر کھڑے ہوئے اور یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پ۱۱، یونس: ۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے فرمایا: اے ابو علی! خدا کی قسم! بندہ اس وقت تک خوش نہ ہو گا جب تک قرآن پاک کی دوا لے کر دل کے مرض پر نہ رکھ لے۔

﴿10722﴾... حضرت سیِّدُنا احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "اَلْاَوَّابُ الْحَفِیْظُ" (یعنی رجوع لانے والا نگہداشت والا۔ سورہ ق آیت:32) کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ ہے جو اپنی مجلس سے اس وقت تک نہیں اٹھتا جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ واستغفار نہ کر لے۔

مؤمنین کے لیے انبیا کی دعائیں:

﴿10723﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عمر بن راشد تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس جو کچھ تھا میں نے حصولِ علم میں خرچ کر دیا جب یہ بات حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تک پہنچی تو وہ میرے پاس آئے اور فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس سے جا چکا اس پر افسوس مت کرنا تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر تمہیں پہلے رزق دیا گیا تھا تو اب بھی ملے گا۔ پھر فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو تم تو بھلائی پر ہو، کیا تم جانتے ہو تمہارے لیے کس نے دعا کی ہے؟ میں نے کہا: کس نے؟ فرمایا: عرش اٹھانے والے فرشتوں نے۔ میں نے تعجب سے کہا: عرش اٹھانے والے فرشتوں نے۔۔۔؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اور حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی تمہارے لیے دعا کی ہے۔ میں حیرزت زدہ ہو کر کہنے لگا: حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی میرے لیے دعا کی ہے۔۔۔؟ انہوں نے کہا: ہاں اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی تمہارے لیے دعا کی ہے۔ میں نے حیرت سے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے میرے لیے دعا کی ہے۔۔۔؟ انہوں نے کہا: ہاں اور حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی تمہارے لیے دعا کی ہے۔ میں نے حیرت میں ڈوب کر کہا: کیا حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی میرے لیے دعا کی ہے۔۔۔؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا؟

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ (پ۲۴، المؤمن:۷)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔

میں نے پوچھا: میرے لیے حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے کہاں دعا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ (پ۲۹، نوح:۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو۔

میں نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے میرے لیے دعا کہاں کی ہے؟ فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۠ؑ (۴۱) (پ۱۳، ابراھیم:۴۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔

میں نے پوچھا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لیے کہاں دعا کی ہے؟ آپ نے اپنے سر کو جھٹکا پھر فرمایا: کیا تم نے ربّ تعالیٰ کا یہ فرمانِ مبارک نہیں سنا:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ (پ۲۶، محمد:۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سب سے زیادہ فرمانبردار، رحم دل اور اُمّت پر مہربان ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ انہیں کوئی حکم دے اور وہ نہ کریں۔

علما کی تین اقسام:

﴿10724﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک فقیہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ علماء تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو جاننے والا، دوسرا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے حکم کو جاننے والا اور تیسرا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم کو جاننے والا، جو صرف اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم کو جاننے والا ہے وہ طریقہ تو جانتا ہے مگر اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے نہیں ڈرتا، جو صرف اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو جاننے والا ہے وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرتا تو ہے مگر طریقہ نہیں جانتا اور تیسرا جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے حکم دونوں کو جاننے والا ہے یہ طریقے کو بھی جانتا ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے

ڈرتا بھی ہے اسے آسمانی بادشاہتوں میں عظیم کہا جاتا ہے۔

بدمذہب کے لیے رسوائی ہے:

﴿10725﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: زمین میں جو بھی بدمذہب ہو گا ذلت ورسوائی اسے گھیر لے گی اور یہ بات قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: قرآن مجید میں کہاں ہے؟ فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب انہیں ان کے رب کا غضب اور ذلت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں۔

(پ۹، الاعراف: ۱۵۲)

لوگوں نے کہا: ابو محمد! یہ تو بچھڑے والوں (بنی اسرائیل) کے ساتھ خاص ہے۔ فرمایا: ہرگز نہیں، تم اس کے بعد والا آیت کا حصہ پڑھو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بہتان ہاؤں (بہتان باندھنے والوں) کو۔

(پ۹، الاعراف: ۱۵۲)

لہٰذا یہ ذلت قیامت تک ہر بہتان باندھنے والے اور ہر بدمذہب کے لئے ہے۔

﴿10726﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اسے فقیہ نہیں سمجھتا جو لڑتا جھگڑتا یا بے جا مخالفت کرتا ہو، فقیہ تو حکمتِ الٰہی پھیلاتا ہے اگر قبول کرلی جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہے اور اگر قبول نہ کی جائے تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہے۔

حدیث کی عظمت:

﴿10727﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے حدیث طلب کی یقیناً اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بیعت کرلی۔

﴿10728﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص قبلہ رو ہو کر حدیث یاد کرے تو مجھے امید ہے کہ کھڑے ہونے سے پہلے ہی اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

حکمت کیسے آتی ہے؟

﴿10729﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابو خالد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حکمت تین چیزوں سے آتی ہے: (۱)... خاموش رہنے (۲)... غور سے سننے اور (۳)... محفوظ رکھنے سے اور تین خصلتوں کی وجہ سے حکمت کا پھل ملتا ہے: (۱)... ہمیشہ کے گھر (جنت) کی طرف رجوع کرنے (۲)... دھوکے کے گھر (دنیا) سے دور ہونے اور (۳)... موت سے پہلے موت کی تیاری کرنے سے۔

﴿10730﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک یہ علم جب بھی ایک برتن سے نکلتا ہے تو دوسرے میں چلا جاتا ہے۔

علما علم کے زیادہ محتاج ہیں:

﴿10731﴾... صاحبِ مغازی حضرت سیِّدُنا احمد بن محمد بن ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جمع ہوئے تو آپ نے پوچھا: علم کی زیادہ حاجت کسے ہوتی ہے؟ لوگ خاموش رہے، پھر عرض کی: ابو محمد! آپ ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: علم کی سب سے زیادہ حاجت علما کو ہوتی ہے، ان کا بے خبر و ناواقف ہونا سب سے زیادہ برا ہے کیونکہ لوگوں کی رسائی انہیں تک ہوتی ہے۔ اور ان ہی سے سوال کیا جاتا ہے۔

﴿10732﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم جانتے ہو علم کی مثال کیا ہے؟ علم کی مثال دار الکفر اور دار الاسلام کی طرح ہے، اگر مسلمان جہاد چھوڑ دیں تو کافر حملہ کر کے اسلام ختم کر دیں گے اور اگر لوگ علم چھوڑ دیں تو جاہل ہو جائیں گے۔

نصیحتوں بھرے مدنی پھول:

﴿10733﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عقلمند سے پوچھا گیا: صبر کیا ہے؟ جواب دیا: وہ جو مصیبت پہنچتے ہی پایا جائے اور حالت وہی رہے جیسی مصیبت نازل ہونے سے پہلے تھی۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سب سے افضل علم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے احکام

کا علم ہے ، بندہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حکم کو جان لیتا ہے تو مراد تک پہنچ جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حکم کو جاننے سے بڑھ کر بندوں کو کوئی نعمت نہیں ملی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حکم سے لاعلمی سے بڑھ کر کوئی سزا نہیں ملی۔ مزید فرماتے ہیں: جب تجھے خاموش رہنا پسند ہو تو گفتگو کر اور جب تجھے گفتگو کرنا پسند ہو تو خاموش رہ۔

مزید فرمایا: جھگڑا چھوڑ دو کہ اس میں بہتری بہت کم ہوتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ ”تمہارے لیے نیک دشمن بُرے دوست سے بہتر ہے۔ کیونکہ نیک دشمن کا ایمان اسے روکتا ہے کہ وہ تمہیں کوئی تکلیف یا ناپسندیدہ بات پہنچائے جبکہ برا دوست کچھ پروا نہیں کرتا کہ تمہیں کیا ہوتا ہے۔“ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ”جس نے قرآنِ پاک پڑھا اس سے نبوت و رسالت کی تبلیغ کے علاوہ ہر وہ سوال کیا جائے گا جو حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے ہو گا۔“

سلام کرنے کا مطلب:

﴿10734﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دانا شخص سے پوچھا گیا: آپ اور لوگوں سے بڑھ کر علم کے حریص کیوں ہیں؟ انہوں نے کہا: اس لیے تاکہ ہم علم کے ذریعے لوگوں کے ساتھ معاملہ کریں۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کا مطلب ہے، تو مجھ سے محفوظ رہ اور میں تجھ سے محفوظ رہوں۔ سامنے والا اسے جواب میں دعا دیتے ہوئے کہتا ہے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ، جب دو شخص ایک دوسرے کو اس طرح سلام کریں تو ان کے لیے مناسب نہیں کہ جدا ہونے کے بعد پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی غیبت وغیرہ کریں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مِسْعَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو پسند ہے کہ کوئی شخص آپ کے پاس آکر آپ کو آپ کے عیوب بتائے؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ نصیحت کرنے والا ہو گا تو مجھے پسند ہے اور اگر وہ مجھے تکلیف دینے اور ڈانٹنے کے ارادے سے ایسا کرے گا تو مجھے پسند نہیں۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم زندوں کی اسی چیز پر رشک کرو جس سے مردوں پر رشک کیا جاتا ہے اور مردے پر رشک صرف یہ ہوتا کہ جب کہا جاتا ہے: فلاں مر گیا اور پیچھے کچھ نہیں چھوڑا۔

﴿10735﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عالمِ دین جب نماز پڑھتے تو یہ

دعا کرتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس میں جو کوتاہی ہوئی ہے اسے معاف فرما۔

عقل مند کی نو صفات:

﴿10736﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عالِم صاحب نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی کرنے میں عقل سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور کوئی بھی شخص اس وقت تک عقلمند نہیں ہو سکتا جب تک اس میں یہ دس صفات نہ ہوں، پھر انہوں نے نو صفات بیان کیں: (۱)...وہ تکبر میں مبتلا نہ ہو (۲)...اس سے بھلائی کی امید ہو (۳)...اسے عزت سے بڑھ کر ذلت محبوب ہو (۴)...محتاجی مالداری سے زیادہ پسند ہو (۵)...دوسرے کی تھوڑی نیکی کو بھی زیادہ سمجھے (۶)... اپنی زیادہ نیکی کو بھی تھوڑا خیال کرے (۷)...دنیا میں اس کا حصہ صرف غذا ہی ہو (۸)...پوری عمر طالب علم دین رہے اور سب سے آخری صفت جس کے ذریعے وہ اپنی بزرگی کو بڑھائے گا اور اس کا نام بلند ہو گا یہ ہے کہ (۹)...جب بھی کوئی اس سے ملے تو خود کو اس سے کمتر ہی تصور کرے۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: نیک عمل وہ ہے جس پر تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کی تعریف پسند نہ ہو۔

عدل والے اور فضل والے:

﴿10737﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ اپنے ظاہر کو اچھا کر کے پیش کرے اور اس کا باطن بھی ظاہر کی طرح اچھا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے ہاں انصاف کرنے والوں میں لکھ دیتا ہے اور اگر وہ اپنے اور ربّ تعالٰی کے مابین کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے جسے لوگ نہیں جانتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے ہاں حد سے بڑھنے والوں میں سے لکھ دیتا ہے کیونکہ اس کا ظاہر اس کے باطن کے مخالف ہے، یونہی جب کوئی بندہ ظاہر کو اچھا بنا کر پیش کرے اور اس کا باطن اس کے ظاہر سے بھی اچھا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے ہاں فضل والوں میں لکھ دیتا ہے پھر اگر وہ کوئی ایسا گناہ کر بیٹھے جسے لوگ نہیں جانتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے فضل والوں سے ہٹا کر اہلِ عدل میں شامل فرما دیتا ہے مگر اسے حد سے بڑھنے والوں میں نہیں لکھتا کیونکہ اس کا گناہ اس کی ذات تک محدود ہوتا ہے، کوئی ایسا ہوتا ہے کہ لوگوں کے سامنے تجارت کرتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دلی حالت سے باخبر ہوتا ہے کہ یہ دنیا سے کنارہ کش ہے اور کوئی لوگوں کے سامنے دنیا سے بے رغبتی کا اظہار

کرتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو جانتا ہے کہ یہ دنیا کو پسند کرنے والا ہے۔

بندے کے لیے کون سی حالت افضل ہے؟

﴿10738﴾... حضرت سیِّدُنا عُمَر بن سَکَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھا، اتنے میں بغداد کا رہنے والا ایک شخص کھڑا ہوا اور ان سے پوچھا: اے ابو محمد! مجھے حضرت مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس قول کے بارے میں کچھ بتایئے کہ ''میں مصیبت میں مبتلا کیا جاؤں اور اس پر صبر کروں مجھے اس سے زیادہ یہ پسند ہے کہ میں ٹھیک ٹھاک رہوں اور شکر کروں۔'' کیا آپ کو یہ قول پسند ہے یا پھر ان کے بھائی حضرت ابو عَلاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ قول کہ ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جو بھی میرے لیے پسند کرے میں اس پر راضی ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: مجھے حضرت مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بات زیادہ پسند ہے۔ اس شخص نے کہا: وہ کیسے حالانکہ حضرت ابو لعلاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو رضائے الٰہی میں راضی تھے؟ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے قرآنِ پاک پڑھا ہے اس میں حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر ہے وہ صحت و سلامتی کے ساتھ تھے، ان کے بارے میں ربّ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ (پ۲۳، ص: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا۔

اور حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر بھی ہے جو آزمائش میں مبتلا کئے گئے تو ان کے بارے میں بھی ربّ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ (پ۲۳، ص: ۴۴) ترجمۂ کنزالایمان: کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا۔

دونوں کی ایک ہی صفت بیان ہوئی ہے جبکہ ایک صحت و سلامتی کے ساتھ تھے اور ایک آزمائش میں مبتلا کئے گئے، میں نے دیکھا کہ شکر صبر کے قائم مقام ہے اور جب دونوں آمنے سامنے ہو گئے تو مجھے صحت و سلامتی کے ساتھ شکر کرنا مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ پسند آیا۔

﴿10739﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا: فخر و تکبر کو چھوڑ دو اور لمبے عرصے تک قبر میں پڑے رہنے کو یاد کرو۔

نیکوں کے ساتھ رہنے کی دعا:

﴿10740﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب تک تم اپنے نیکوں کو پسند کرتے رہو گے بھلائی پر رہو گے اور جو تمہارے بارے میں سچی بات کہی جائے اسے پہچانو، ہلاکت ہے تمہارے لیے جب تمہارے درمیان عالِم کی حیثیت مردار بکری کی طرح ہو۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ہمارے نیکوں کے ساتھ رکھ اور ہمارے بروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما، ہم سب کو نیک بنادے اور ہمارا معاملہ بھی نیکوں کے ساتھ فرما اور جب تو نیکوں کو وفات دے دے تو ہمیں بھی ان کے بعد زندہ نہ رکھنا۔

اصل زندگی اور حقیقی بقا:

﴿10741﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلا جا پہنچا اور دوسرا تھکا ہارا ہانکا جا رہا ہے، بے پایاں انعامات اور چھن جانے کا سخت و زبردست وقت دونوں قریب آچکے ہیں لہٰذا جسے پیچھے چھوڑ جانا ہے اس کے بجائے جس کی طرف بڑھ رہے ہو اس کی اصلاح کرو، حق خالق عَزَّوَجَلَّ کے لیے اور شکر اسی انعام کرنے والے کے لیے ہے، اصل زندگی موت کے بعد اور حقیقی بقا قیامت کے بعد ہے۔

﴿10742﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عالِم تھا اور دوسرا عابد، عالم نے عابد سے کہا: آخر کیا بات ہے آپ میرے پاس نہیں آتے حالانکہ لوگ میرے پاس آتے ہیں اور وہ میرے علم کے محتاج ہیں؟ عابد نے کہا: مجھے تھوڑی بہت نیکی کرنی آتی ہے اور میں اسی پر عمل پیرا ہوں جب وہ میرے پاس سے ختم ہو جائے گی تو آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔

نو جہاد نفس کے ساتھ ہیں:

﴿10743﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دل میں چھپی دشمنی حسد ہوتی ہے اور حسد سے برائی ہی نکلتی ہے اور جو بچ جائے وہ بھی دشمنی ہی ہوتی ہے۔ کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس میں کچھ نہ کچھ حسد نہ ہو۔ کہا جاتا تھا: جہاد دس قسم کا ہے ایک جہاد دشمن کے ساتھ اور باقی نو تیرے اپنے نفس کے ساتھ۔

﴿10744﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اصحابِ حکمت کے ساتھ بیٹھا کرو کیونکہ ان کی مجلس غنیمت، ان کی صحبت سلامتی اور ان کی دوستی عزت ہے۔

﴿10745﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا:

وَتَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى ۖ (پ۶، المآئدۃ:۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ تم نیکی و پرہیز گاری کرو، اسی کی دعوت دو، اسی پر مدد کرو اور اسی کی طرف رہنمائی کرو۔

﴿10746﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: متقین کو متقین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ اس چیز سے بچتے ہیں جس سے بچا نہیں جاتا۔

﴿10747﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نیکوکار اس وقت پہچانے جاتے ہیں جب انہیں یہ پسند ہو کہ نہ پہچانے جائیں۔

﴿10748﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ کہا جانا کہ "تمہارے اندر برائی ہے۔" اور وہ تم میں نہ ہو یہ کہے جانے سے بہتر ہے کہ "تمہارے اندر بھلائی ہے۔" اگرچہ وہ تم میں موجود ہو۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اِنَّ الَّذِيۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡكِ عُصۡبَةٌ مِّنۡكُمۡ‌ؕ لَا تَحۡسَبُوۡهُ شَرًّا لَّكُمۡ‌ؕ بَلۡ هُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ‌ؕ (پ۱۸، النور:۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں ایک جماعت ہے اسے اپنے لیے بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

﴿10749﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن صباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ تمہیں اپنے پاس آتا دیکھ کر مجھے خود پر غصہ آتا ہے تو دل میں کہتا ہوں: یہ لوگ میرے پاس اس لیے آئے ہیں کہ یہ مجھے نیک سمجھتے ہیں۔

﴿10750﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی

نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

نماز کی عزت و توقیر:

﴿10751﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مصیبتوں کو چھپانا سب سے بڑی نیکی ہے۔ نیز فرمایا: برے غلام کی طرح نہ ہو کہ جب تک بلایا نہ جائے آتا ہی نہیں، اذان سے پہلے ہی نماز کے لیے آجایا کرو۔ آپ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کسی نے فرمایا ہے: اقامت سے پہلے نماز کے لیے آجانا نماز کی عزت و توقیر ہے۔

﴿10752﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ہر بندے کے خلاف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس دلیل ہے یا تو بندے کے گناہ کرنے کی یا پھر کسی نعمت کا شکر ادا کرنے میں کوتاہی کرنے کی۔

علم عمل سے پہلے ہے:

﴿10753﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علم کی فضیلت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے یہ فرمانِ باری تعالیٰ نہیں سنا:

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (پ۲۶، محمد: ۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔

دیکھو کہ پہلے علم سے ابتدا فرمائی پھر عمل کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ (پ۲۴، المؤمن: ۵۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو۔

اور وہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کی گواہی دینا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی کے سبب مغفرت فرمائے گا جس نے یہ کہا وہ بخش دیا گیا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ (پ۹، الانفال: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرمادیا جائے گا۔

اور فرمایا:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ (پ۹، الانفال: ۳۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک مانتے ہیں۔ مزید ارشاد فرمایا:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۟ۙ (پ۲۹، نوح:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔

اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی اسے ایک مانو اور علم عمل سے پہلے ہے، کیا یہ فرمانِ عالی نہیں دیکھتے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۟ سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ (پ۲۷، الحدید:۲۰، ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑھائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینہ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ۔

پھر یہ بھی ارشاد فرمایا:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ (پ۹، الانفال:۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے۔

پھر اس علم کے بعد عمل کا حکم فرمایا:

فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ (پ۲۸، التغابن:۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان سے احتیاط رکھو۔

یوں ہی ایک اور مقام پر علم کے بعد عمل کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ (پ۱۰، الانفال:۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے۔

﴿10754﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب نے فرمایا: عالِم کا ایک گناہ معاف ہونے سے پہلے جاہل کے 70 گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

10ہزار آوازیں:

﴿10755﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ جب بھی مجھے دو کام درپیش ہوئے جن میں سے ایک میں تیری رضا اور دوسرے میں میری خواہش تھی تو میں نے اپنی خواہش پر تیری رضا ہی کو ترجیح دی ہے۔ اتنے میں بادلوں میں سے 10 ہزار آوازیں آئیں: اے ایوب! ایسا تمہارے ساتھ کس نے کیا؟ تو حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے سر پر مٹی ڈالی پھر عرض کی: تو نے اے میرے ربّ! تو نے۔

قناعت ورضا والے:

﴿10756﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن عبد الملک نے حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: مجھے اپنی حاجت بتائیے۔ انہوں نے فرمایا: چلو ہٹو! میں اپنی حاجت اس کی بارگاہ میں پیش کرچکا ہوں جس کے سوا کہیں اور حاجتیں جمع نہیں ہوتیں، تو اس نے جو کچھ مجھے عطا کیا میں نے اس پر قناعت کی اور جو مجھ سے دور رکھا میں اس پر راضی رہا۔ مزید فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حاکمِ مدینہ کے پاس گئے تو اس نے کہا: کلام فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: اپنے دروازے پر آنے والے لوگوں میں غور کرو اگر تم نیک لوگوں کو قریب کروگے تو شریر لوگ دور ہوجائیں گے اور اگر شریروں کو قریب کروگے تو نیک دور ہوجائیں گے۔

﴿10757﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب کے آنسو خشک ہونے کو نہیں آرہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ جب دل خوش ہوتا ہے تو آنکھیں خشک ہوجاتی ہیں۔ اتنا کہنے کے بعد آپ نے ایک تکلیف دہ سانس بھری۔

احکام کون نافذ کرسکتا ہے؟

﴿10758﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو وہی قائم کرتا ہے جو نہ نرمی کرے نہ بناوٹ

ودکھلاوا کرے اور نہ خواہشات کے پیچھے چلے۔

﴿10759﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: ہائے اس بات پر غم کہ مجھے کوئی غم نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں وہ شخص آپ ہی ہیں۔

﴿10760﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: تم ہمیشہ کے لیے پیدا کئے گئے ہو بس ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل کئے جاؤ گے۔

دن تین ہی ہیں:

﴿10761﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ دن تین ہی ہیں ایک گزشتہ کل حکمت والا دن تھا جو چلا گیا اور اپنی حکمت تمہارے پاس چھوڑ گیا، دوسرا آج کا دن جو رخصت ہونے والا دوست ہے جو لمبا عرصہ چھپ کر تجھ سے محبت کرتا رہا حتّٰی کہ یہ خود تمہارے پاس آگیا، تم اس کے پاس نہیں گئے اور یہ بہت جلد تمہیں چھوڑ جائے گا اور تیسرا دن آنے والا کل ہے جس کے بارے میں تم نہیں جانتے کہ تم اسے پاسکو گے یا نہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم پر سچ بولنا لازم ہے اگر تم میں سے کوئی سچ کو اپنے لیے ہلاکت خیز گمان کرے تو بے شک وہی اس کے لیے سب سے بڑا نجات دہندہ ہے۔

﴿10762﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو بندہ 40 دن تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے خالص عمل کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو حکمت سے بھر دیتا ہے اور اسے اس کی زبان پر جاری فرما دیتا ہے اور اسے دنیا کے عیوب ان کی بیماریوں اور علاج کے ساتھ دکھا دیتا ہے۔ نیز فرماتے ہیں: تمہارے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ برے بادشاہ ہیں۔ اور وہ علم ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔

نعمت کیوں دی جاتی ہے؟

﴿10763﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: شکر گزار وہ ہے جو جانتا ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خاص طور پر یہ نعمت مجھے اس لیے دی ہے کہ وہ دیکھے کہ میں کتنا شکر اور کتنا صبر کرتا ہوں۔

﴿10764﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے پوچھا گیا کہ دنیا سے بے رغبتی کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس کے شکر پر حلال اور جس کے صبر پر حرام غالب نہ آئے۔

﴿10765﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پچھلے سالوں میں گزرے ہوئے بُرے لوگ تمہارے آج کے بھلے لوگوں سے بہتر تھے۔

﴿10766﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی سے کہا: اے شیخ! اہلِ عرب میں آپ کا کافی مقام و مرتبہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: قیامت کے دن یہ مقام و مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے مجھے کچھ کام نہ دے گا۔

شدید ترین حسرت والے:

﴿10767﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ قیامت کے دن تین طرح کے لوگوں کو شدید ترین حسرت ہو گی: (۱)...وہ شخص جس کا غلام قیامت کے دن اس سے اچھے عمل لے کر آئے گا۔ (۲)...وہ شخص جو دنیا میں مالدار تھا مگر اس نے اپنے مال سے صدقہ نہیں کیا تو مرنے کے بعد جو اس کا وارث بنا اس نے اُس مال سے صدقہ کیا اور (۳)...وہ شخص جس نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا مگر دوسرے نے اس سے سیکھا اور نفع اٹھایا۔

﴿10768﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طالبانِ حدیث کی کثرت دیکھی تو فرمایا: ایک تہائی بادشاہ کے پیچھے ہو لیں گے، ایک تہائی فلاح نہیں پائیں گے اور ایک تہائی مر جائیں گے۔

﴿10769﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو اپنے دوستوں کی مذمت کرتے سنا تو فرمایا: دوستوں کی آپس کی ایک صحبت کتے جیسی بھی ہوتی ہے اگر تم اس سے بچ سکتے ہو تو بچو۔

﴿10770﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: دوستوں سے بھلائی کرنا ان کی دشمنی سے بچنے کا قلعہ ہے۔

﴿10771﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے فرمایا: آدمی تقوٰی کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اپنے اور حرام کے درمیان حلال کو آڑ نہ بنا لے اور جب تک گناہ اور گناہ سے مشابہ کام کو نہ چھوڑ دے۔

﴿10772﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دعا قبول نہ ہونے کے مقابلے میں مجھے اس بات سے زیادہ ڈر لگتا ہے کہ کہیں دعا ہی سے منع نہ کر دیا جاؤں۔

گناہ غم میں مبتلا کرتا ہے:

﴿10773﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: بندہ گناہ کر لیتا ہے تو اس کی وجہ سے ہمیشہ غمگین رہتا ہے۔

﴿10774﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک شخص نیکی ہی کرتا رہے کبھی گناہ نہ کرے تو (نیکی پر اترانے کی وجہ سے) یہ نیکی گناہ سے زیادہ نقصان دہ ہو جاتی ہے اور کوئی شخص گناہ ہی کرتا رہے کبھی نیکی نہ کرے تو (گناہ پر خوف وندامت کی وجہ سے) یہ نیکی سے بھی زیادہ فائدہ مند ہو جاتا ہے۔

﴿10775﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے سفیان! جس زمانے میں لوگ تیرے محتاج ہوں گے یقیناً وہ برا زمانہ ہو گا۔

﴿10776﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 80 مرتبہ وقوفِ عرفہ کیا ہے (یعنی 80 حج کیے ہیں)۔

جان پہچان کم رکھو:

﴿10777﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ عابد و زاہد بزرگ حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے سفیان! لوگوں سے جان پہچان کم رکھو تاکہ کل قیامت میں جب تمہیں تمہارے برے اعمال کے ساتھ بلایا جائے تو تمہاری رسوائی کم ہو۔

﴿10778﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مُساوِر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کو فرماتے سنا: کم لوگوں والی مجلسیں ہی پاک ہوتی ہیں۔

﴿10779﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مِسْعَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک شخص نے سمندری سفر کیا تو اس کی کشتی ٹوٹ گئی تو وہ ایک جزیرے میں جا پہنچا اور وہاں

تین دن تک ایسے گزرے کہ نہ اسے کوئی نظر آیا نہ اس نے کچھ کھایا پیا پھر یہ شعر کہنے لگا:

اِذَا شَابَ الْغُرَابُ اَتَيْتُ اَهْلِيْ وَصَارَ الْقَارُ كَاللَّبَنِ الْحَلِيْبِ

ترجمہ: جب کوّا جوان ہو جائے گا اور تارکول تازہ دوھوئے ہوئے دودھ کی طرح ہو جائے گا تو میں اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں گا۔

غیب سے کسی نے جواب دیتے ہوئے یہ شعر کہا:

عَسَى الْكَرْبُ الَّذِيْ اَمْسَيْتَ فِيْهِ يَكُوْنُ وَرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِيْبُ

ترجمہ: امید ہے جس تکلیف میں تو نے کل بسر کی ہے اس کے بعد عنقریب کوئی فراخی وکشادگی ہو۔

اتنے میں اس نے دیکھا تو ایک کشتی آرہی تھی، اس نے کشتی والوں کو اشارہ کیا تو انہوں نے اسے سوار کر لیا۔ چنانچہ اسے بہت بھلائی نصیب ہوگئی۔

کس عورت سے نکاح کیا جائے؟

﴿10780﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا: اے ابو محمد! میں آپ سے اپنی بیوی کی شکایت کرنے آیا ہوں، میں اس کے نزدیک سب سے بڑھ کر ذلیل وحقیر ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تھوڑی دیر کے لیے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا: تم نے اپنی عزت میں اضافے کے لئے اس میں رغبت کی ہوگی؟ اس نے کہا: ابو محمد! بات تو یہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو عزت تلاش کرنے گیا وہ ذلت میں مبتلا ہوا، جو مال کی طرف بڑھا وہ محتاج ہوا اور جو دِین کی طرف بڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دین کے ساتھ ساتھ مال اور عزت بھی عطا فرما دیا۔ پھر اسے اپنا واقعہ سناتے ہوئے فرمایا: ہم چار بھائی تھے، محمد، عمران، ابراہیم اور میں، محمد سب سے بڑے، عمران سب سے چھوٹے اور میں درمیانہ تھا، محمد نے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو عمدہ خاندان کی طرف راغب ہوا یوں اس نے خود سے اعلیٰ خاندان والی سے شادی کر لی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ذلت میں مبتلا کر دیا، عمران مال کی طرف راغب ہوا تو خود سے زیادہ مالدار عورت سے شادی کر لی تو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فقر ومحتاجی میں مبتلا کر دیا، اس کے پاس جو کچھ تھا سسرال والوں نے لے لیا اور اسے کچھ بھی نہ دیا، میں ابھی باقی تھا۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن راشد رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے ان سے مشورہ کیا اور اپنے بھائیوں کا قصہ بھی ان کے گوش گزار کر دیا۔ انہوں نے مجھ سے حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن جعدہ اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حدیث بیان کی حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن جعدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی حدیثِ مبارک تو یہ ہے کہ حضور نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عورت سے چار باتوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے، اس کے دین، اس کے حسب (خاندانی شرافت)، اس کے مال اور اس کے جمال کی وجہ سے پس تم پر لازم ہے کہ دین دار سے شادی کرو مالدار ہو جاؤ گے۔“[1] جبکہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی حدیث یہ ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عورتوں میں سب سے زیادہ برکت والی وہ ہوتی ہے جس کا حق مہر کم ہو۔“[2] چنانچہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے لیے دین کو اور کم بوجھ والی کو اختیار کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دین کے ساتھ ساتھ مجھے عزت اور مال بھی عطا فرما دیا۔

﴿10781﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: قول و عمل ایمان ہے۔ پوچھا گیا: کیا ایمان گھٹتا بڑھتا بھی ہے؟ فرمایا: ہاں، پھر زمین سے ذرہ اٹھایا اور فرمایا: اتنا گھٹتا ہے کہ اس جتنا بھی نہیں رہتا پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا (پ۱۱، التوبۃ: ۱۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی۔

عاجزی وانکساری:

﴿10782﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مسجد جایا کرتا تو لوگوں کو غور سے دیکھتا جہاں مجھے بوڑھے یا بڑی عمر کے لوگ نظر آتے میں وہاں جا کر بیٹھ جاتا جبکہ آج مجھے اِن بچوں نے گھیر رکھا ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا:

خَلَتِ الدِّيَارُ فَسُدْتُ غَيْرَ مُسَوَّدِ ۔۔۔ وَمِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِيْ بِالسُّؤْدَدِ

ترجمہ: شہر خالی ہوگئے تو میں بغیر بنائے سردار بن گیا اور صرف میرا سرداری کے لئے بچ جانا بدنصیبی کی بات ہے۔

1 ...مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب نکاح ذات الدین، ص ۷۷۲، حدیث: ۱۴۶۶، عن ابی ہریرۃ

2 ...سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب برکۃ المرأۃ، ۵/۴۰۲، حدیث: ۹۲۷۴

﴿10783﴾... حضرت سیِّدُنا عباس تَرْقُفِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس آئے اور حدیث لینے والوں کو دیکھ کر فرمایا: کیا آپ لوگوں میں کوئی مصر سے آیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: وہاں لَیث بن سعد کا کیا حال ہے؟ بتایا گیا کہ ان کا وصال ہو چکا ہے۔ پھر پوچھا: کیا تم میں سے کوئی رملہ کا رہنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: وہاں ضَمْرہ بن ربیعہ رَملی کو کیا ہوا؟ بتایا گیا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ پھر پوچھا: کیا تم میں کوئی حِمص کا رہنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: بَقِیَّہ بن ولید کو کیا ہوا؟ جواب ملا کہ ان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ پھر پوچھا: کوئی اہلِ دمشق میں سے بھی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: تو ولید بن مسلم کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: وہ بھی وصال فرما چکے۔ پھر پوچھا: کوئی قیساریہ کا رہنے والا بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ فرمایا: محمد بن یوسف فِریابی کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: وہ بھی انتقال فرما چکے ہیں۔ یہ سن کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کافی دیر تک روتے رہے پھر یہ شعر کہا:

خَلَتِ الدِّیَارُ فَسُدْتُ غَیْرَ مُسَوَّدِ ۔۔۔ وَمِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِیْ بِالسُّؤْدَدِ

ترجمہ: شہر خالی ہو گئے تو میں بغیر بنائے سردار بن گیا اور صرف میرا سرداری کے لئے بچ جانا بدنصیبی کی بات ہے۔

﴿10784﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ (پ۱۴، النحل: ۹۰) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی (کا)۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عدل سے مراد انصاف اور احسان سے مراد فضل ہے۔ پوچھا گیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود کو مؤمن کس وجہ سے فرمایا ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عبادت کے سبب اس کے عذاب سے امن ہو گا۔

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا توکل و یقینِ کامل:

﴿10785﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن اَرْقَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: میں ہر مہینے بیتُ المال کو تقسیم کیا کروں گا، نہیں بلکہ ہر ہفتے بانٹ دیا کروں گا۔ حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: امیر المؤمنین! اگر آپ بیتُ المال سے کچھ بچا کر رکھیں تو ہو سکتا بعد میں کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جہاں اس کی ضرورت ہو گیا

معلوم مسلمانوں پر کوئی آفت آجائے تو کچھ تو پیچھے ہونا چاہیے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ بات شیطان نے تمہاری زبان پر ڈالی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کی حجت تلقین فرمائی ہے اور مجھے اس کے فتنے سے محفوظ رکھا ہے، ایسی باتیں میرے بعد والوں کے لیے یقیناً فتنہ ہوں گی، کیا میں آنے والے سال کے خوف سے موجودہ سال اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کروں؟ بلکہ میں ان کے لیے وہی تیاری کروں گا جیسی رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لیے فرمائی، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ﴿۲﴾ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ (پ۲۸، الطلاق: ۲، ۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللّٰہ سے ڈرے اللّٰہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

اخلاقی خوبیاں لانے والے:

﴿10786﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ کِتٰبًا فِیۡہِ ذِکۡرُکُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب اُتاری جس میں تمہاری ناموری ہے تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اخلاقی خوبیوں کے ساتھ قرآنِ پاک حضور خاتم الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اتارا، پس وہ انہیں خوبیوں سے بلند ہوتے ہیں اور انہیں کے سبب ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔ وہ خوبیاں یہ ہیں: پڑوسی سے اچھا برتاؤ، وعدہ پورا کرنا، سچ بولنا اور امانت ادا کرنا، تمہارے پاس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہاری اخلاقی خوبیوں کے ساتھ آئے ہیں جن کے ذریعے تم بلند اور عظیم ہوتے ہو تو دیکھو کیا وہ کوئی ایسی بُری خصلت لائے ہیں جسے تم بُرے اخلاق سے شمار کرتے اور عیب دار سمجھتے ہو؟ کیا انہوں نے بُرے کو بُرا اور اچھے کو اچھا نہ کہا؟ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: تمہارا دین قرآنی اَخلاق تم پر لازم کیے ہوئے ہے۔

ذکرِ مصطفٰے کی بلندی:

حضرت سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس آیتِ مبارکہ:

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ (پ۳۰، الم نشرح: ۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مراد یہ ہے کہ جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی کیا جائے گا، پھر آپ نے یہ پڑھا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم۔

﴿10787﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه مکہ شریف تشریف لائے تو وہاں آلِ منکدر کا ایک شخص فتویٰ دیا کرتا تھا، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے بھی وہاں فتویٰ دینا شروع کر دیا۔ ادھر ان منکدری نے کہا: معلوم کیا جائے کہ یہ کون ہے جو ہمارے شہر میں آکر فتویٰ دینے لگا ہے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے انہیں لکھا: مجھے حضرت سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار نے حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کے حوالے سے بیان کیا کہ توریت شریف میں لکھا ہے: "میرے جیسے کام کرنے والا میرا دشمن ہے۔" اس کے بعد منکدری آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو کچھ کہنے سے باز آ گئے۔

حکایت: پیٹ میں چھپنے والا سانپ

﴿10788﴾... مکہ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس کافی لوگ جمع تھے تو آپ نے ایک شخص سے کہا: لوگوں کو سانپ والا قصہ سناؤ۔ اس شخص نے بیان کیا کہ ایک آدمی شکار کرنے نکلا تو اس کی سواری کے اگلے پاؤں کی انگلیوں سے ایک سانپ نکل کر سامنے آ گیا اور اپنی دم پر کھڑے ہو کر کہنے لگا: مجھے بچاؤ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں بچائے گا۔ اس آدمی نے پوچھا: تو کون ہے؟ سانپ نے کہا: میں "لَا اِلٰهَ اِلَّا الله" کی گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔ آدمی نے پوچھا: میں تجھے کس سے بچاؤں؟ سانپ بولا: اس سے جو تمہاری پیٹھ پیچھے ہے اگر وہ مجھ تک پہنچ گیا تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ آدمی نے پوچھا: میں تجھے کہاں چھپاؤں؟ سانپ بولا: اپنے پیٹ میں۔ چنانچہ آدمی نے اپنا منہ کھولا تو سانپ اس کے پیٹ میں چلا گیا۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس کی گردن میں لوہا تھا، اس نے آتے ہی کہا: اے اللہ کے بندے! تیری سواری کے پیروں سے کوئی سانپ نکلا ہے؟ اس نے کہا: میں نے تو کچھ نہیں دیکھا۔ آنے والے نے کہا: یہ تم کتنی عجیب بات کہہ رہے ہو۔ اس آدمی نے پھر کہا: میں نے تو کچھ نہیں دیکھا۔ چنانچہ وہ آنے والا واپس چلا گیا تو سانپ باہر آ گیا اور اس آدمی سے پوچھا: تم نے اس آدمی کا جثہ اور کالا پن دیکھا ہے؟ آدمی بولا: نہیں۔ سانپ بولا: اب میری دو باتوں میں سے ایک تجھے

مانی پڑے گی یا تو میں تیرے دل میں چھید کر کے تجھے قتل کر دوں یا پھر تیرے کلیجے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں۔ اس آدمی نے کہا: یہ تو مجھے کیسا بدلا دے رہا ہے؟ سانپ بولا: جسے تو جانتا نہیں اس کے ساتھ بھلائی کیوں کی؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں نے تیرے جد امجد (حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام) کے ساتھ کیا کیا تھا؟ اسی دوران ایک شخص پہاڑ سے نیچے آیا، اس سے زیادہ خوبصورت کوئی شے نہیں تھی، اس کی خوشبو سے اچھی کوئی خوشبو نہیں تھی اور اس سے صاف ستھرا لباس بھی کبھی کسی کا نہیں دیکھا گیا۔ اس نے آکر اس آدمی سے پوچھا: تم ایسے خوفزدہ کیوں ہو؟ اس آدمی نے سانپ والی ساری بات اسے بتائی تو اس نے اسے کچھ دیا اور کہا: کھا جاؤ۔ اس آدمی نے جیسے ہی وہ چیز کھائی اس کے ہونٹ تھر تھرانے لگ گئے۔ اس خوبصورت آدمی نے ایک اور چیز دیتے ہوئے کہا: یہ بھی کھا جاؤ۔ اس آدمی نے وہ چیز کھائی تو اس کے ساتھ ایک ٹکڑا نکلا پھر اس نے خوبصورت آدمی سے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں بھلائی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

حکایت: حُسنِ سلوک ضائع نہیں ہوتا

﴿10789﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبد الحمید حِمَّانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی مجلس میں بیٹھا تھا اس وقت کم و بیش ایک ہزار افراد آپ کی مجلس میں موجود تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے دائیں جانب مجلس کے آخر میں ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو سانپ والا قصہ بتاؤ۔ اس شخص نے کہا: مجھے سہارا دو۔ چنانچہ ہم نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا تو اس کی پلکیں بھیگ گئیں، پھر اس نے کہا: خبر دار! غور سے سنو اور یاد کر لو میرے دادا نے میرے والد کو اور والد صاحب نے مجھے یہ بتایا کہ محمد بن حِمْیَر نامی ایک آدمی تھا جو کہ بہت نیک تھا، دن میں روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا تھا اور شکار کر کے گزر بسر کرتا تھا۔ ایک دن وہ شکار کے لیے نکلا تو اچانک اس کے سامنے سانپ آگیا اور کہنے لگا: اے محمد بن حمیر مجھے بچاؤ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں بچائے۔ محمد بن حمیر نے پوچھا: کس سے بچاؤں؟ سانپ نے کہا: میرے دشمن سے جو مجھے تلاش کر رہا ہے۔ اس نے پوچھا: تیرا دشمن کہاں ہے؟ سانپ بولا: میرے پیچھے ہے۔ اس نے پوچھا: تو کس اُمَّت سے ہے؟ سانپ بولا: اُمَّتِ محمد صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے ہوں ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد بن حمیر نے بتایا کہ میں نے کہا: میں اپنی چادر کھولتا ہوں تو اس میں آجا۔

سانپ بولا: میرا دشمن مجھے دیکھ لے گا۔ میں نے اپنے کپڑے اوپر اٹھائے اور کہا: میرے کپڑوں میں آجا۔ اس نے کہا: میرا دشمن مجھے دیکھ لے گا۔ میں نے پوچھا: پھر میں تیرے ساتھ کیا کر سکتا ہوں؟ سانپ بولا: اگر تم بھلائی کرنا چاہتے ہو تو میرے لیے اپنا منہ کھول دو تا کہ میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ میں نے کہا: مجھے ڈر لگ رہا ہے تم مجھے قتل کر دو گے۔ سانپ بولا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تمہیں قتل نہیں کروں گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتے، اس کے انبیا، عرش اٹھانے والے فرشتے اور آسمان پر رہنے والے میری اس بات پر گواہ ہیں کہ میں تجھے قتل نہیں کروں گا۔ میں نے اس کی قسم پر مطمئن ہو کر اپنا منہ کھول دیا تو وہ میرے منہ میں داخل ہو گیا۔ پھر میں آگے بڑھا تو مجھے ایک آدمی ملا اس کے پاس تیز تلوار تھی اس نے مجھ سے کہا: اے محمد! میں نے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا تم میرے دشمن سے ملے ہو؟ میں نے کہا: تمہارا دشمن کون ہے؟ اس نے کہا: ایک سانپ ہے۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! نہیں۔ پھر میں نے اس انکار پر اپنے رب کی بارگاہ میں سو سے زیادہ مرتبہ استغفار کیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ سانپ کہاں ہے؟ اس کو جواب دے کر میں آگے بڑھا تو سانپ نے میرے منہ سے اپنا سر باہر نکال کر کہا: ذرا دیکھنا کیا دشمن چلا گیا؟ میں نے مڑ کر دیکھا تو کوئی آدمی نہیں تھا، میں نے کہا: مجھے کوئی آدمی نظر نہیں آرہا اگر تم نکلنا چاہو تو نکل جاؤ۔ اس نے کہا: کچھ دیر انتظار کرو۔ میں نے صحرا میں نگاہیں دوڑائیں تو مجھے کوئی سایہ، کوئی واضح چیز اور انسان دکھائی نہ دیا، میں نے کہا: اگر تم نکلنا چاہو تو نکل جاؤ کیونکہ مجھے کوئی انسان دکھائی نہیں دے رہا۔ اس نے کہا: اے محمد! ابھی نکلتا ہوں تم دو میں سے ایک بات کو اختیار کر لو۔ میں نے کہا: وہ کیا؟ اس نے کہا: میں تمہارا جگر چاک کر کے تمہارے پیٹ میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں یا تمہیں پھاڑ کر بغیر روح کا جسم کر چھوڑ دوں؟ میں نے کہا: واہ سُبْحٰنَ اللہ! وہ وعدہ کہاں گیا جو تم نے مجھ سے کیا تھا؟ وہ عہد کہاں گیا جو تمہارا مجھ سے ہوا تھا؟ کہاں گئی وہ قسم جو تم نے میرے لئے کھائی تھی؟ تم نے کتنی جلدی اسے بُھلا دیا۔ اس نے کہا: اے محمد! تم نے اس دشمنی کو کیوں بھلا دیا جو میرے اور تمہارے باپ حضرت آدم (عَلَيْهِ السَّلَام) کے مابین تھی جب میں نے انہیں راہ بُھلا کر جنت سے علیحدہ کروایا تھا، پھر میں کیسے اچھا کام کر سکتا ہوں۔ میں نے کہا: کیا ضروری ہے کہ تم مجھے قتل ہی کرو؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! تمہیں قتل کرنا ضروری ہے۔ میں نے کہا: تو مجھے کچھ مہلت دے تاکہ میں اُس پہاڑ کے نیچے اپنے لئے کسی جگہ قبر کھود لوں۔ اس نے کہا: اپنا کام کر لو۔ پھر میں اپنی زندگی سے مایوس ہو

کر پہاڑ کی طرف چل پڑا، اسی دوران میں نے آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا اور کہا:

یَالَطِیۡفُ اُلۡطُفۡ بِلُطۡفِكَ الۡخَفِیِّ یَالَطِیۡفُ بِالۡقُدۡرَةِ الَّتِی اسۡتَوَیۡتَ بِهَا عَلٰی عَرۡشِكَ فَلَمۡ یَعۡلَمِ الۡعَرۡشُ اَیۡنَ مُسۡتَقَرُّكَ مِنۡهُ اِلَّا كَفَیۡتَنِیۡهَا یعنی اے لطیف! مجھ پر اپنا پوشیدہ لطف و کرم فرما، اے لطیف! میں تیری قدرت کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو عرش پر (اپنی شان کے مطابق) استو فرمائے ہوئے ہے اور عرش بھی نہیں جانتا کہ تیرا ٹھکانا کہاں ہے؟ پس اس سانپ سے میری حفاظت فرما۔ پھر میں چلنے لگا تو مجھے ایک نیک شخص ملا جس کا چہرہ روشن، جسم میل کچیل سے پاک اور خوشبو سے مہک رہا تھا، اس نے مجھے سلام کیا، میں نے سلام کا جواب دیا تو اس نے کہا: مجھے آپ کا رنگ بدلا ہوا کیوں دکھائی دے رہا ہے؟ میں نے کہا: اے میرے بھائی ایک دشمن کی وجہ سے جس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اس نے پوچھا: تمہارا دشمن کہاں ہے؟ میں نے کہا: میرے پیٹ میں۔ اس نے کہا: اپنا منہ کھولو، میں نے اپنا منہ کھولا تو اس نے میرے منہ میں زیتون کے پتے جیسی کوئی سبز چیز رکھ دی اور کہا: اسے چبا کر نگل لو۔ میں نے اسے چبا کر نگل لیا، تھوڑی ہی دیر میں میرے پیٹ میں مروڑ اٹھا اور میرے نیچے کے راستے سے سانپ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنے لگا، پھر میں اس شخص سے لپٹ گیا اور کہا: اے میرے بھائی! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں جس نے مجھ پر تمہارے ذریعے احسان فرمایا۔ یہ سن کر وہ مسکرایا اور کہا: کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں نے کہا: بخدا! نہیں پہچانتا۔ اس نے کہا: اے محمد بن حمیر! جب تمہارے اور اس سانپ کے مابین معاملہ ہوا اور پھر تم نے وہ دعا کی تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں باآوازِ بلند دعائیں کرنے لگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میری عزت و جلال، میرے جود و کرم اور میری بلند شان کی قسم! میں نے وہ سارا معاملہ دیکھا ہے جو سانپ نے میرے بندے کے ساتھ کیا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا کہ "جنت میں جا اور پتوں کا گُچھا لے کر میرے بندے محمد بن حُمَیر کے پاس پہنچ۔" مجھے نیکی کہا جاتا ہے اور میں چوتھے آسمان میں رہتا ہوں۔ اے ابن حمیر حُسنِ سلوک کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ بُری موت سے بچاتا ہے اور جس کے ساتھ حُسنِ سلوک کیا جائے اگرچہ وہ اسے ضائع کر سکتا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یہ ضائع نہیں ہوتا۔

خیر خواہی کی فضیلت:

﴿10790﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عبد اللہ رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر مخلوق کی خیر خواہی کو خود پر لازم کر لو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے وقت تمہارے پاس اس سے افضل عمل ہر گز نہ ہو گا۔ اگر آسمان سے کوئی فرشتہ آکر مجھے یہ خبر دے کہ تمام لوگ جنت میں جائیں گے اور جہنم میں صرف میں جاؤں گا تو میں اس پر بھی راضی ہو جاؤں گا۔

مسائل بتانے میں احتیاط:

﴿10791﴾... حضرت سیِّدُنا مروان بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا۔ اس نے کہا: ابو محمد! ایسا ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر ہونے والی بات ہو جائے اور مجھے معلوم نہ ہو تو کس پر عمل کیا جائے گا؟

﴿10792﴾... حضرت سیِّدُنا مروان بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پاس بیٹھے ایک ضعیفُ العمر شخص سے فرمایا: اے شیخ! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اپنے شہروں میں فتویٰ دیتے رہتے ہیں۔ اس نے کہا: جی ہاں ابو محمد! آپ نے ٹھیک کہا۔ فرمایا: خدا کی قسم! تم بہت نادان ہو۔

﴿10793﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھی پھر ایک شخص نے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: "مجھے نہیں معلوم۔" اور ایک مرتبہ ہم مسجدُ الحرام میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا: ابو محمد! ہم جہاد کے لئے روم جائیں تو کیا چکی ساتھ لے جاسکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ سوال شامی علمائے کرام سے کرو کیونکہ وہ اس بارے میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

ترتیبِ احکام اور مسلمانوں کا عمل:

﴿10794﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عثمان رَقِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: ابو محمد! ایمان کے گھٹنے بڑھنے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: جتنا اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے ایمان بڑھتا ہے اور گھٹتا اتنا ہے کہ اس میں سے تمہارے پاس کچھ نہ رہے[1] یہ فرماتے ہوئے آپ نے تین انگلیاں بند کر کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے حلقہ بنالیا۔ اس

[1]... اس کے متعلق حاشیہ روایت نمبر: 9456 کے تحت گزر چکا ہے۔

شخص نے عرض کی: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ایمان زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے؟ فرمایا: ان کا قول ایمان کے حدود واحکام نازل ہونے سے پہلے تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجا کہ لوگ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کا اقرار کریں جب انہوں نے اس کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنے خون اور مال کو محفوظ کر لیا سوائے اسلامی حق کے اور ان کا حساب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمے ہے پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے دلوں میں ایمان کو پختہ پایا تو اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم فرمایا کہ وہ ان لوگوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیں پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اس پر عمل کیا، اگر وہ ایسا نہ کرتے تو ان کا پہلے والا اقرار نفع نہ دیتا۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس پر دل سے ثابت قدم پایا تو مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو مدینہ طیبہ ہجرت کرنے کا حکم دیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا تو انہوں نے عمل کیا، اگر وہ نہ کرتے تو ان کا پہلے والا اقرار اور نماز نفع نہ دیتے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس پر دل سے عمل پیرا پایا تو اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں مکۂ مکرمہ واپس جا کر اپنے آباء واجداد اور بیٹوں سے اس وقت تک جہاد کرنے کا حکم دیں کہ وہ بھی ان کی طرح اقرار کریں اور ان جیسی گواہی دیں یہاں تک کہ کوئی شخص ایک سر لے کر آتا اور عرض کرتا کہ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ گمراہ سردار کا سر ہے۔ پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا تو انہوں نے عمل کیا، اگر وہ نہ کرتے تو ان کا پہلے والا اقرار، نماز اور ہجرت نفع نہ دیتے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس پر دل سے عامل پایا تو حکم دیا کہ وہ بطورِ عبادت بیتُ اللہ کا طواف کریں اور عاجزی کے طور پر اپنے سر منڈوائیں۔ چنانچہ انہوں نے عمل کیا، اگر وہ عمل نہ کرتے تو ان کا پہلے والا اقرار، نماز، ہجرت اور مکۂ مکرمہ لوٹنا انہیں نفع نہ دیتا۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ان کاموں پر دل سے ثابت قدم پایا تو رسولِ اکرم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیں چاہے وہ کم بنتی ہو یا زیادہ۔ پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے عمل کیا، اگر وہ نہ کرتے تو ان کا پہلے والا اقرارِ ایمان، نماز، ہجرت، مکۂ مکرمہ لوٹنا، بیتُ اللہ کا طواف اور سر منڈوانا، نفع نہ دیتا۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں پے در پے نازل ہونے ولے فرائض پر عمل کرتے اور ان کا ادب کرتے پایا تو نبی مکرم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا: ان سے فرمادیجئے کہ

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ ترجمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل

عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ (پ۶، المآئدۃ:۳) کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

اس کے بعد حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: جس نے ان میں سے کسی چیز کو سستی یا لاپروائی کی وجہ سے ترک کیا ہم اسے سزا دیں گے اور وہ ہمارے نزدیک ناقص ایمان والا ہو گا اور جس نے جان بوجھ کر انہیں ترک کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔[1] یہ سنت ہے جو بھی مسلمان تم سے سوال کرے اسے میری طرف سے یہ بات پہنچا دینا۔

دوستوں کے لیے نعمتِ دیدار:

﴿10795﴾... حضرت سیِّدُنا حُمَیدی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے کہا گیا کہ (فرقہ جہمیہ کا سردار) بِشْر مَرِّیسی کہتا ہے کہ بروزِ قیامت اللہ تعالٰی کا دیدار نہیں ہو گا۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیڑے کو ہلاک کرے کیا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

کَلَّاۤ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ﴿ؕ۱۵﴾ (پ۳۰، المطففین: ۱۵) ترجمۂ کنز الایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔

اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں اور دشمنوں دونوں سے حجاب فرما لے تو دوستوں کو دشمنوں پر کون سی فضیلت حاصل ہو گی؟

گمراہوں سے بچنے کی تلقین:

﴿10796﴾... ابو بکر عبد الرحمٰن بن عفان کا بیان ہے کہ جس سال لوگوں نے منیٰ میں بِشْر مَرِّیسی کی صحبت اختیار کی تو حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ غصہ کرتے ہوئے اپنی مجلس سے اٹھے اور حضرت سیِّدُنا

[1]... یہ امام سفیان بن عُیَیْنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اور بعض دیگر بزرگوں کا موقف ہے جبکہ ہمارے نزدیک قطعی فرائض میں سے کسی فرض کا انکار کرنے کے سبب کافر ہو گا اور ترک کے سبب اگرچہ جان بوجھ کر ترک کرے فاسق و گناہ گار ہو گا جیسا کہ سیِّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن فرماتے ہیں: نماز روزہ وحج زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا جتنے دنوں ادا نہ کرے گا اس کی قضا اس پر فرض رہے گی۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/۱۶۳)

اسحاق بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہاتھ پکڑ کر ان لوگوں کے پاس انہیں بُرا بھلا کہتے ہوئے آئے اور فرمایا: بزرگانِ دین قَدرِیوں اور مُعتزلیوں کے بارے میں کلام کر چکے ہیں اور ہمیں ایسوں سے بچنے کا حکم ہے ہماری رائے وہی ہے جو ہمارے ان علمائے کرام حضرت سَیِّدُنا عَمرو بن دینار، حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر، حضرت سَیِّدُنا ایوب بن موسٰی حضرت سَیِّدُنا امام اعمش، حضرت سَیِّدُنا منصور اور مِسْعَر رَحِمَہُمُ اللہ کی رائے ہے کہ یہ لوگ قرآنِ مجید کو فقط کلامِ الٰہی ہی جانتے مانتے تھے جس نے اس کے بَرخلاف کہا اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔ یہ بات دو مرتبہ دہرائی پھر فرمایا: قدریوں اور معتزلیوں کی بات نصارٰی کے کلام سے بہت مشابہت رکھتی ہے لہٰذا تم ان گمراہوں کے ساتھ مت بیٹھو۔

زُہد کیا ہے؟

﴿10797﴾... حضرت سَیِّدُنا مُسَیَّب بن واضح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: زُہد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا زہد ہے اور جن چیزوں کو اس نے حلال کیا ہے وہ تمہارے لیے جائز رکھی ہیں، بے شک انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے نکاح، سواری اور کھانے کو اختیار کیا لیکن جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں کسی چیز سے روکا تو وہ اس سے رُک گئے اور اسی وجہ سے وہ بہت بڑے زاہد تھے۔

لذت و سرور کس کام میں ہے؟

﴿10798﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: اب کوئی ایسی چیز بچی ہے جس سے آپ کو لذت و سرور ملے؟ فرمایا: ہاں مسلمان بھائیوں سے ملاقات کرنا اور ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا۔

﴿10799﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کوئی ایسا کام باقی بچا ہے جس میں لذت و سرور ہو؟ فرمایا: مسلمان بھائیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا۔

خیر خواہی کا جذبہ:

﴿10800﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا مُساوِر وَرّاق عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: میں نے جب بھی کسی سے کہا کہ ”میں تم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت کرتا ہوں“ تو پھر میں نے اسے دنیا کی کسی چیز سے منع نہیں کیا۔

﴿10801﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کے لئے رحمت کی دعا کی، کسی نے عرض کی: آپ فلاں کے لئے رحمت کی دعا کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس بات پر حیا آتی ہے کہ اسے میری طرف سے یہ بات پہنچے کہ میں اس کی رحمت کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے لئے عاجز سمجھتا ہوں۔

اصلاح کرنے والے کا شکریہ:

﴿10802﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حَکَم بَصْری عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص میری نماز کی اصلاح کرے تو میں اس پر اس کا شکر گزار ہوں گا۔

احادیث وروایات کی تشریحات:

﴿10803﴾... حضرت سیِّدُنا ابو توبہ ربیع بن نافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس حدیثِ مبارک کے بارے میں پوچھا گیا: ”یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَفْضَلُ عِبَادَتِهِمُ التَّلَاوُمُ وَیُقَالُ لَهُمُ النَّتْنٰی یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کے نزدیک سب سے افضل عبادت ملامت کرنا ہوگا اور انہیں گندہ کہا جائے گا۔“ تو آپ نے فرمایا: خبردار! کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں کافر فرمایا ہے بلکہ آپ نے انہیں محض گندہ اور اپنے نفس کو ملامت کرنے والا فرمایا ہے لہٰذا اگر وہ حق کی معرفت حاصل کریں تو یہ اُن پر ان کے بُرے اعمال مزین ہونے سے بہتر ہوگا لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے جو بُرائی کو جان لینے کے باوجود اس سے دور نہیں بھاگیں گے اسی لئے ان کا معاملہ ان جہنمیوں جیسا نہ ہوگا جو کہیں گے:

یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: ہائے خرابی ہماری بے شک ہم ظالم تھے۔

کیونکہ انہوں نے عذاب دیکھ کر ظلم کا اقرار کیا (جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:)

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ (پ۲۹، الملک:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اب اپنے گناہ کا اقرار کیا تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو۔

پتا چلا کہ اُن جہنمیوں کا ظلم شرک ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مزید فرمایا: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وہ گندہ ہے کیونکہ معصیت گندگی ہے۔

اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ایک فرمان کے بارے میں پوچھا گیا کہ ”اَلْفَقِیْہُ کُلُّ الْفَقِیْہِ مَنْ لَّمْ یُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَہُمْ فِیْ مَعَاصِی اللّٰہِ یعنی کامل فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ کرے اور نہ ہی انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی رُخصت دے۔“ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا کیونکہ رخصت کا تعلق مستقبل سے اور مایوسی کا تعلق ماضی سے ہی ہوتا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: دو چیزیں نجات دینے والی اور دو چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں۔ نجات دینے والی چیزیں نیت اور پرہیز گاری ہیں۔ نیت سے مراد تمہارا ارادہ مستقبل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری والے کاموں کا ہو جبکہ پرہیز گاری سے مراد تمہارا خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیاء سے بچانا ہے جبکہ ہلاکت میں ڈالنے والی چیزیں خود پسندی اور مایوسی ہیں۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس و ناامید ہونا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا ہے پھر آپ نے یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت کیں:

﴿1﴾...

فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ (پ۹، الاعراف:۹۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ کی خُفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے۔

﴿2﴾...

اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ (پ۶، المآئدۃ:۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی۔

﴿3﴾...

لَا یَایْــٴَـسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ (پ۱۳، یوسف:۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔

﴿4﴾...

وَ مَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ (پ۱۴، الحجر:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے۔

ورع اور اُس کی اقسام:

یوں ہی حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ ”پرہیزگاری سے زیادہ مشکل کوئی چیز نہیں۔“ اس قول کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: اس کا معنٰی یہ ہے کہ جاہل کے لئے اپنے نفع اور نقصان اور پھر ان کی طرف بڑھنے یا بچنے کا علم حاصل کرنا سب سے زیادہ مشکل ہے۔

اور ورع کی دو قسمیں ہیں: (۱)...خاموش رہنے والے کی ورع جسے سب لوگ جانتے ہیں جب اس سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے جسے وہ نہیں جانتا تو کہتا ہے: ”میں نہیں جانتا“ وہ صرف اسی کے بارے میں بات کرتا ہے جس کا علم ہو۔ اور (۲)...بولنے والے کی ورع یعنی اس کی ورع بولنے ہی سے ہو گی کیونکہ وہ علم رکھتا ہے لہٰذا وہ بُرائی کو ناپسند جاننے، بھلائی کا حکم دینے، اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا کہنے سے نہیں رُک سکے گا اور اسی ورع کا وعدہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ کتاب سے لیا تھا کہ ”وہ ضرور احکامِ الٰہی کو لوگوں سے بیان کریں اور اسے نہ چھپائیں۔“ ورع کی یہی قسم زیادہ مشکل اور افضل ہے، عام لوگ صرف خاموش رہنے والے کو ہی متقی سمجھتے ہیں جبکہ بولنا اور بولنے کی جرأت کرنا چاہے عالم کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو لوگ اسے ورع کی کمی سمجھتے ہیں۔

کافر مردے بھی سنتے ہیں:

﴿10804﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بدر کے دن مسلمانوں کو اپنے رشتہ داروں کی لاشیں کھلے میدان میں پڑے رہنے سے حیا آئی تو انہیں اکٹھا کیا اور کنویں میں ڈال دیا پھر حضور نبی کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں

تشریف لائے اور ان مقتولوں کے پاس کھڑے ہو کر ان سب کے یا ان میں سے بعض لوگوں کے نام پکارتے ہوئے فرمایا: اے فلاں، اے فلاں! کیا تھوڑی ہی دیر میں تم نے وہ نہ پالیا جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم سے وعدہ کیا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہ لوگ سنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، جیسے تم سنتے ہو۔[1]

﴿10805﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ شہر میں کیوں نہیں آتے؟ تو انہوں نے فرمایا: شہر میں نعمت پر حسد کرنے والے یا سزا پر خوش ہونے والے ہی باقی رہ گئے ہیں۔

﴿10806﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عورتوں کی خواہش نہ رکھتے تھے کیونکہ آپ کی تخلیق نُطفے سے نہ ہوئی تھی۔

بولنے والا عالم افضل ہے:

﴿10807﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی نے خبر دی کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پرہیز گاری کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: پرہیز گاری ایسا علم حاصل کرنے کا نام ہے جس سے پرہیز گاری کی حقیقت معلوم ہو جبکہ لوگوں کے نزدیک طویل خاموشی اور کم گوئی کا نام پرہیز گاری ہے حالانکہ ایسا نہیں، میرے نزدیک بولنے والا عالم خاموش رہنے والے جاہل سے افضل اور پرہیز گار ہے۔

عیاش لوگوں کا شربت:

﴿10808﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود بن سابور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر فرماتے ہیں: ایک شخص نے مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا اور بادام کا ستو پینے کے متعلق پوچھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ عیاش لوگوں یعنی اِبنِ فَروہ اور اس کے ساتھیوں کا شربت ہے۔

﴿10809﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک شخص کی تعریف کی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار

[1]... معجم کبیر، ۷/ ۱۶۵، حدیث: ۶۷۱۵، عن عبد اللہ بن سیدان، بتغیر

فرمایا: وہ موت کو کیسے یاد کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا: وہ موت کو یاد نہیں کرتا تھا۔ ارشاد فرمایا: پھر تو وہ ایسا نہیں ہے جیسا تم اس کے بارے میں کہہ رہے تھے۔[1]

نگاہِ نبوت کا اِعجاز:

﴿10810﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن باباہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”گویا میں تمہیں جہنم کے پاس ٹیلے پر گھٹنوں کے بل گرے دیکھ رہا ہوں۔“[2]

حضرت سیِّدُنا ابو معمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی مجھ سے ملتے یہ حدیث سنانے کا کہتے۔

سب سے افضل تین چیزیں:

﴿10811﴾... حضرت سیِّدُنا ابن ابو نَجِیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داود عَلَیْہِمَا السَّلَام نے فرمایا: ہمیں وہ نعمتیں ملیں جو لوگوں کو دی گئیں اور وہ بھی جو انہیں نہیں دی گئیں اور ہمیں وہ علم عطا ہوا جو لوگوں کو دیا گیا اور وہ بھی جو انہیں نہیں دیا گیا، ہم نے تین چیزوں سے افضل کچھ نہ پایا: (۱)...غصے اور رضا دونوں حالتوں میں حکمت والی بات کہنا (۲)...غربت اور مالداری دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا اور (۳)...تنہائی میں اور لوگوں کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا۔

بُرا انسان کون؟

﴿10812﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم سے پوچھا گیا: کون سا انسان بُرا ہے؟ فرمایا: جو یہ بھی پروانہ کرے کہ لوگ اسے برا سمجھیں گے۔

﴿10813﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر تمہارے دل پاک ہوتے تو قرآنِ مجید سے کبھی سیر نہ ہوتے اور مجھے کوئی بھی دن یارات قرآنِ مجید کی تلاوت کیے بغیر گزارنا پسند نہیں۔

1... الزھد للامام احمد، ص ۴۵، حدیث: ۹۰

2... الزھد لابن المبارک ویلیہ کتاب الرقائق، صفۃ النار، ص ۱۰۵، حدیث: ۳۶۰

﴿10814﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: علم سیکھو اور سیکھ کر اس پر مہر لگا دو اور اس میں ہنسی کو شامل نہ کرو ورنہ لوگوں کے دل اسے ناپسند کریں گے۔

(اس روایت کے راوی) حضرت سیِّدُنا ابو معمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: آپ کے حوالے سے یہ روایت مجھے حضرت جریر بن عبد الحمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کی ہے، آپ نے یہ روایت کس سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ روایت حضرت سیِّدُنا حسن بن حی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کی ہے۔

بیتُ المال کی سات حصوں میں تقسیم:

﴿10815﴾... حضرت سیِّدُنا کُلَیب بن شہاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بیتُ المال کا مال سات حصوں میں تقسیم کیا پھر ایک روٹی رہ گئی تو اس کے بھی سات ٹکڑے کر دیئے پھر اجناد کے امرا کو بلوا کر ان کے مابین قرعہ اندازی کر کے تقسیم کر دیا۔

حضرت سیِّدُنا سالم بن ابو جعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بیتُ المال میں ایک بکری نے مینگنیاں کیں تو آپ نے اسے بھی تقسیم فرما دیا۔

اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جب بیتُ المال کا مال تقسیم فرما لیتے تو اس میں پانی چھڑکتے اور پھر وہیں دو رکعت نماز ادا کرتے۔

سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی افضل عبادت:

﴿10816﴾... حضرت سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی افضل عبادت کون سی تھی؟ فرمایا: غور و فکر کرنا اور نصیحت حاصل کرنا۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مِسعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں علم دیا گیا ہے۔

﴿10817﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بندے کو اس بات سے بچنا چاہیے کہ لاعلمی میں کہیں مسلمانوں کے دلوں میں اس کے لیے نفرت نہ آجائے۔

گورنری سے معزولی کی خواہش:

﴿10818﴾... حضرت سَیِّدُنا سالِم بن ابو جَعْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا نعمان بن مُقَرِّن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کَسْکَر کا گورنر بنایا تو حضرت سَیِّدُنا نعمان بن مُقَرِّن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو خط لکھا: امیر المؤمنین! مجھے کسکر کی گورنری سے معزول کر کے مسلمانوں کے کسی لشکر میں بھیج دیجئے کیونکہ کسکر والوں کی مثال بنی اسرائیل کی فاحشہ عورت کی سی ہے جو دن میں دو مرتبہ خوشبو لگاتی اور بناؤ سنگھار کیا کرتی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُنا نعمان بن مُقَرِّن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے بعد ان کا ذکر کرتے تو فرماتے: ہائے! میرا دل نعمان پر غمزدہ ہے۔

﴿10819﴾... حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم نے (دنیا سے بے رغبتی میں) حضرت سَیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے ساتھ مشابہت رکھنے والا حضرت سَیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

افضل ترین بات:

﴿10820﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو توبہ ربیع بن نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ (پ۲۱، السجدة: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: یہاں "یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ" سے مراد فرض نماز ہے اور "وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾" سے مراد قرآن مجید ہے، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا؟

وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾ (پ۱۴، الحجر: ۸۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن۔

اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے دیرپا ہے۔

نیز پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَا مِنْ صَدَقَةٍ اَفْضَلُ مِنْ قَوْلٍ یعنی اچھی بات سے افضل کوئی صدقہ نہیں۔'' اور قرآن سے افضل کوئی بات نہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ'' سے افضل کوئی بات نہیں؟ اور شرک سے بڑی اور بری بات کوئی اور نہیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْؕ (پ۱۵، الکھف: ۵)

ترجمۂ کنز الایمان: کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّاۙ ﴿۹۰﴾ (پ۱۶، مریم: ۹۰)

ترجمۂ کنز الایمان: قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ (مسمار ہو) کر۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: سچے کی زبان پر جاری ہونے والی سب سے افضل بات ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ'' ہے۔

﴿10821﴾... حضرت سیِّدُنا ابوتوبہ ربیع بن نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس درودِ پاک: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰى اِبْرَاهِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد'' کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمَّتِ محمد کو عزت و شرف بخشتے ہوئے ان پر درود بھیجا جیسے اس نے حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر درود بھیجا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ (پ۲۲، الاحزاب: ۴۳)

ترجمۂ کنز الایمان: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے۔

اور حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا:

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ (پ۱۱، التوبة:۱۰۳) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔

اور سَکَنٌ سکینہ سے ہے پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمَّتِ محمدیہ پر درود نازل فرمایا جیسے حضرت سیِّدُنا ابراہیم، حضرت سیِّدُنا اسماعیل، حضرت سیِّدُنا اسحاق، حضرت سیِّدُنا یعقوب اوران کی اولاد عَلَیْہِمُ السَّلَام پر نازل کیا اور یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے مخصوص ہیں جبکہ اس اُمَّت پر درود کو عام فرمایا اور انہیں اس رحمت میں شامل فرمایا جس میں انہیں ان کے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے شامل رکھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس رحمت میں بھی داخل ہوئے آپ کی اُمَّت بھی اس میں داخل ہوئی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ (پ۲۲، الاحزاب:۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے۔

اور یہ فرمان ذکر کیا:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ یَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ﴿۴﴾ لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اُتارا تا کہ اُنھیں یقین پر یقین بڑھے اور اللہ ہی کی مِلک ہیں تمام لشکر آسمانوں اور زمین کے اور اللہ علم و حکمت والا ہے تا کہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ (پ٢٦، الفتح: ١تا ٥) لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں۔

ایک دانا کی نصیحت:

﴿10822﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: کچھ لوگ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ ایک عقلمند شخص ان کے پاس آیا اور سلام کرنے کے بعد کہا: ایسے لوگوں کی طرح گفتگو کیا کرو جو جانتے ہیں کہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کا کلام سنتا ہے اور فرشتے لکھتے ہیں۔

﴿10823﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: عبادت زہد کے بغیر درست نہیں اور زہد فقہ کے بغیر درست نہیں اور فقہ صبر کے بغیر درست نہیں۔

﴿10824﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: علمائے کرام نے فرمایا کہ جس نے خود کو پہچان لیا اسے تعریف دھوکا نہیں دیتی۔

آنسو نہ بہانا غم کو بڑھاتا ہے:

﴿10825﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار کا بیان ہے کہ میں نے ایک مجلس میں وعظ کیا جس میں حضرت سفیان بن عُیَیۡنَہ، حضرت فُضَیۡل بن عِیاض اور حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی موجود تھے۔ حضرت سفیان بن عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوئیں پھر خشک ہو گئیں حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے آنسو بہتے رہے جبکہ حضرت فُضَیۡل بن عِیاض رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ پھوٹ پھوٹ کر روتے رہے، جب حضرت فُضَیۡل بن عِیاض اور حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا چلے گئے تو میں نے حضرت سفیان بن عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے پوچھا: ابو محمد! آپ اس طرح کیوں نہ روئے جس طرح آپ کے دوست رو رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: آنسو نہ بہانا غم کو بڑھاتا ہے کیونکہ جب آنسو نکل جاتے ہیں تو دل کو چین آجاتا ہے۔

﴿10826﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا: مجھے بلند مرتبے کی چاہت نے ہلاک کر دیا۔ دوسرے شخص نے اس سے کہا: اگر تو خوفِ خدا رکھتا تو تجھے بلند مرتبہ مل جاتا۔

دین کی بلندی تک پہنچنے کی شرط:

﴿10827﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! تم اس دین کی بلندی

تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک سب سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والے نہ ہو جاؤ اور جس نے قرآنِ پاک سے محبت کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی، جو تم سے کہا جائے اسے خوب سمجھ لیا کرو۔

﴿10828﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: انسان گندا ڈھیلا اور بدبودار کیڑا ہے پھر یہ کس بات پر اتراتا ہے!۔

مسلمانوں کی بھلائی پر خوشی:

﴿10829﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کوفہ کا رہنے والا ایک شخص بہت بداخلاق تھا جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بُرے اخلاق سے نجات دی تو اس کے پڑوسی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے لونڈی آزاد کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: مکۂ مکرمہ میں ایک مرتبہ اتنی بارش ہوئی کہ مکانات مُنْہَدِم ہونے لگے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس سے نجات عطا فرمائی تو حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی لونڈی آزاد کر دی۔

﴿10830﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جسے قرآن عطا کیا گیا پھر اس نے قرآن سے چھوٹی نعمت کی طرف آنکھیں پھیلائیں تو اس نے قرآن کی مخالفت کی، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

وَ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ﳔ لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى (۱۳۱)

(پ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اسکی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی کہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے دیرپا ہے۔

یعنی قرآنِ پاک۔

سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے یا کوئی ابدال:

﴿10831﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں بَیْتُ اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ میں نے اچھی ہیئت والا ایک شخص دیکھا جو لوگوں میں نمایاں تھا، ہم میں سے ایک شخص نے دوسرے سے کہا: ایسا لگتا ہے کہ یہ شخص اہلِ علم میں سے ہے۔ لہٰذا ہم اس کے پیچھے پیچھے ہو لیے حتّٰی کہ اس نے طواف مکمل کیا اور مقام

ابراہیم پر جاکر دو رکعت نماز ادا کی، سلام پھیرنے کے بعد اس نے قبلے کی طرف منہ کرکے کچھ دعائیں کیں پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ ہم نے کہا: کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا: تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے کہ "میں بادشاہ ہوں اور تمہیں اس طرف بُلاتا ہوں کہ تم بھی بادشاہ بن جاؤ۔" اس کے بعد اس نے قبلے کی طرف منہ کر کے کچھ دعائیں کیں پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر کہا: جانتے ہو تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے کیا فرمایا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا: تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے کہ "میں زندہ ہوں جسے موت نہیں اور تمہیں ایسی زندگی کی طرف بُلاتا ہوں کہ تمہیں کبھی موت نہ آئے۔" اس کے بعد اس نے قبلے کی طرف منہ کر کے کچھ دعائیں کیں پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر کہا: جانتے ہو تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے کیا فرمایا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! ہمیں بیان کیجئے ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ کہا: تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے کہ "میں وہ ہوں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو وہ ہو جاتی ہے اور تمہیں اس حال کی طرف بُلاتا ہوں کہ جب تم کسی چیز کا ارادہ کرو تو وہ تمہارے لئے ہو جائے۔" حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر وہ چلا گیا اس کے بعد ہم نے اسے نہ دیکھا، پھر میری ملاقات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ہوئی تو انہیں یہ سارا ماجرا کہہ سنایا، انہوں نے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ وہ حضرت سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے یا ابدالوں میں سے کوئی بزرگ۔

﴿10832﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: مجھے ایسا شخص پسند ہے جس کی زندگی امیروں کی طرح اور موت فقیروں کی طرح ہو مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نافرمان مردہ ہے:

﴿10833﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: سب سے پہلے مرنے والا ابلیس ہے کیونکہ سب سے پہلے اِسی نے میری نافرمانی کی اور جو میری نافرمانی کرے میں اسے مردوں میں ہی شمار کرتا ہوں۔

ایک اعرابی کی پیاری دعا:

﴿10834﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں طواف کر رہا تھا اور میرے برابر

میں ایک اعرابی بھی طواف کر رہا تھا جو خاموش تھا، جب اس نے اپنا طواف مکمل کیا تو مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت نماز ادا کی پھر بَیْتُ اللہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کرنے لگا: اے میرے خدا! مجھ سے بڑھ کر غلطی و کوتاہی کرنے والا کون ہو سکتا ہے حالانکہ تو نے مجھے کمزور پیدا کیا ہے اور تجھ سے زیادہ عفو درگزر کرنے والا کون ہو سکتا ہے حالانکہ تو میرے بارے میں اَزَل سے جانتا ہے اور تیری تقدیر مجھ پر غالب ہے؟ میں نے تیرے حکم سے تیری اطاعت کی اور تو ہی میرا آخری سہارا ہے، میری نافرمانی تیرے علم میں ہے اور تیرے پاس حجت ہے، تو مجھ پر حجت رکھتا ہے جبکہ میرے پاس کوئی حجت نہیں، میں تیرا محتاج ہوں جبکہ تو مجھ سے بے پروا و غنی ہے اسی لئے میں تجھ سے اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ کلمات سن کر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ مجھے نہیں یاد کہ پہلے کبھی مجھے اتنی خوشی ہوئی ہو۔

﴿10835﴾... حضرت سیِّدُنا زید سُلَمِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب صحابۂ کرام میں کچھ غفلت یا سستی محسوس کرتے تو انہیں بلند آواز سے مخاطب کر کے فرماتے: "تمہیں موت ضرور آئے گی جو خوش بختی لائے گی یا بد بختی۔[1]"

پکی اینٹوں کا گھر:

﴿10836﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کسی نے بتایا کہ ایک شخص نے پکّی اینٹوں کا گھر بنایا ہے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس اُمّت میں کوئی فرعون جیسا ہو گا۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس سے آپ کی مراد (قرآنِ مجید میں مذکور) فرعون کا یہ قول ہے:

اِبْنِ لِیْ صَرْحًا (پ ۲۴، المؤمن: ۳۶) ترجمۂ کنزالایمان: میرے لئے اونچا محل بنا۔

اور یہ قول ہے:

فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیْنِ (پ ۲۰، القصص: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: تو اے ہامان میرے لیے گارا پکا۔

[1]... شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۵۶، حدیث: ۱۰۵۶۸

﴿10837﴾...حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ دجّال پکّی اینٹوں کی عمارتوں کے بارے میں پوچھتا ہے کہ ”کیا ان کا ظہور ہو گیا؟“

اضافی تعمیر پر سرزنش:

﴿10838﴾...حضرت سَیِّدُنا راشد بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خبر ملی کہ حمص میں حضرت سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (اپنے گھر میں) ایک سائبان بنایا ہے۔ امیر المؤمنین نے انہیں خط لکھا: ”امابعد! اے عُوَیْمر! کیا تمہیں دنیاوی آرائش اور جدّت سے بچنے کے لیے رومیوں کی بنائی ہوئی تعمیر کافی نہ تھی؟ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کو ویران کرنے کا حکم دیا ہے، جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو حمص چھوڑ کر دِمَشْق چلے جاؤ۔“ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خط کے ذریعے انہیں سرزنش کی تھی۔

﴿10839﴾...حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک دانا کا قول ہے کہ دن تین ہیں: (۱)...ایک گزشتہ کل جو کہ ادب سکھانے والا حکیم تھا وہ تمہارے لیے نصیحت اور عبرت چھوڑ گیا (۲)...دوسرا آج کا دن یہ مہمان ہے جو طویل عرصہ تم سے روپوش رہا اور عنقریب تمہارے پاس سے رخصت ہو جائے گا اور (۳)...تیسرا آنے والا کل جس کے بارے میں معلوم ہی نہیں کہ کون اسے پائے گا۔

تین نصیحتیں، تین فائدے:

﴿10840﴾...(الف) حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک شیخ نے حدیث بیان کی کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو تین نصیحتیں کرتے ہوئے فرمایا: (۱)...موت کو کثرت سے یاد کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس کے سوا ہر غم سے بے پروا کر دے گا (۲)...دعا کو لازم پکڑ لو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہاری دعا کب قبول ہو جائے اور (۳)...شکر کو لازم پکڑ لو کیونکہ شکر نعمت میں اضافہ کرتا ہے۔[1]

﴿10840﴾...(ب) حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بندوں کو صبر سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی، اسی کے سبب لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

1...موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب الشکر للہ، ۱/۵۲۰، حدیث: ۱۶۵

علم کی فضیلت:

﴿10841﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے علم کی فضیلت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا جس میں علم ہی سے ابتدا فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (پ۲۶، محمد:۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: توجان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔

پھر اس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عمل کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (پ۲۶، محمد:۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں (اور عورتوں) کے گناہوں کی معافی مانگو۔

اور وہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی گواہی دینا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بغیر مغفرت نہیں فرمائے گا اور جو اس کا اقرار کرے بخشا جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ (پ۹، الانفال:۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرمادیا جائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ (پ۹، الانفال:۳۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک مانتے ہیں اور فرمایا:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ۙ (پ۲۹، نوح:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔

وہ فرماتا ہے: ''اسے ایک مانو۔'' اور علم عمل سے پہلے ہے، دیکھو فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ ترجمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ

فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًاؕ وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ(۲۰) سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ (پ۲۷، الحدید: ۲۱،۲۰)

کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌۙ (پ۹، الانفال: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے۔

پھر ان کے متعلق بعد میں فرمایا:

فَاحْذَرُوْهُمْۚ (پ۲۸، التغابن: ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ان سے احتیاط رکھو۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ (پ۱۰، الانفال: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ (کا ہے)۔

اس کے بعد ہمیں اس پر عمل کا حکم دیا۔

بڑی نعمت کون سی ہے؟

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال ہوا کہ بڑی نعمت کون سی ہے وہ نعمت جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندے کو عطا کی یا وہ جو اس سے دور رکھی؟ فرمایا: وہ جو اس نے دور رکھی اور بندے کو اس میں مبتلا نہیں فرمایا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نعمت سے بے پروا کرنا نعمت دے کر غنی کرنے سے افضل ہے۔ یہ اس وقت ہے جب بندہ دونوں میں سے کسی کو ترجیح دے ورنہ اگر وہ صاحبِ بصیرت اور سر تسلیم خم کرنے والا ہو تو معاملہ برابر ہی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی حمد کی جائے چاہے وہ دے یا نہ دے اور یہی رضامندی ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے کو ہی محبوب رکھے۔

دنیا سے بے رغبتی یا محبت؟

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال ہوا کہ دنیا سے نفرت اور دنیا سے محبت کی نشانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دنیا

سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ بندہ اس میں زندہ رہنے اور اپنے پاس بے انتہا مال کی موجودگی کو محبوب رکھتا ہو، وہ بس اسی کی فکر میں لگا ہو دنیا کے خاتمے کا کوئی خیال نہ ہو اور دنیا سے بے رغبتی و نفرت کی علامت موت سے محبت ہے کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا؟

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۴﴾ (پ۱، البقرۃ: ۹۴)

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اگر پچھلا گھر اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لئے ہو نہ اوروں کے لئے تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر سچے ہو۔

پھر فرمایا:

وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَیٰوةٍ (پ۱، البقرۃ: ۹۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں۔

پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بتا دیا کہ یہی دنیا کی محبت ہے۔

ہر شے میں عبرت:

﴿10842﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: فکر نور ہے جسے تو اپنے دل میں داخل کرتا ہے۔ اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ یہ شعر بطورِ مثال کہا کرتے تھے:

اِذَا الْمَرْءُ كَانَتْ لَهُ فِكْرَةٌ فَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَهُ عِبْرَةٌ

ترجمہ: جب بندہ غور و فکر والا ہو جائے تو اس کے لئے ہر چیز میں عبرت ہوتی ہے۔

مزید فرمایا: غور و فکر رحمت کی چابی ہے کیا نہیں دیکھتے کہ بندہ غور و فکر کرتا ہے تو توبہ کر لیتا ہے؟

آدمی سرپرست کب بنتا ہے؟

﴿10843﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: آدمی گھر والوں کا سرپرست اس وقت ہوتا ہے جب اسے یہ پروانہ رہے کہ اس نے اپنی بھوک کی شدت کس چیز سے دور کی اور کون سا لباس پہن کر پُرانا کیا۔

﴿10844﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ حق کے راستوں پر چلو اور

اس راہ پر چلنے والوں کی کمی سے نہ گھبراؤ۔

دنیا کی حیثیت:

﴿10845﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر سخت پیاس کے وقت تو دنیا کو ایک گھونٹ کے بدلے بیچ سکتا ہے تو پھر دنیا چیز ہی کیا ہے؟ اور فرمایا: جنتی لوگ جنت میں صبر کے سبب ہی داخل ہوں گے۔ مزید فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا لوگوں کے سامنے اتراتی ہوئی آئی تو وہ اس پر جھپٹ پڑے۔

﴿10846﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آسودہ حال شخص کی کوئی نعمت ذِکْرُ اللہ جیسی نہیں۔ حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: "عبادت گزاروں کے منہ پر تیرا ذکر کتنا میٹھا ہے۔" حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی کی تعریف کی تو سننے والے نے کہا: خدا کی قسم! میرے علم میں نہیں کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور لوگوں سے حیا کرنے والا ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم نے فرمایا: زندہ لوگوں میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو غنی ہے۔ عرض کی گئی: کیا مالی طور پر غنی ہونا مراد ہے؟ فرمایا: نہیں، بلکہ وہ شخص جس کی لوگوں کو حاجت ہو تو نفع دے اور حاجت نہ ہو تب بھی نفع دے۔ پوچھا گیا: کون سا انسان بُرا ہے؟ فرمایا: جسے یہ بھی پروا نہ ہو کہ لوگ اسے برا سمجھتے ہیں۔

سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جمہور تابعین کرام سے روایتیں لیں اور مشہور اور منصب امامت پر فائز 86 تابعین عظام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جن میں سے چند یہ ہیں: حضرت سیِّدُنا عمرو بن دینار، حضرت سیِّدُنا امام زہری، حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن دینار، حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم، حضرت سیِّدُنا ابو حازم اور یحییٰ بن سعید انصاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کوفیوں میں سے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق، حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عُمَیر، حضرت سیِّدُنا امام شیبانی، حضرت سیِّدُنا امام اعمش، حضرت سیِّدُنا منصور، حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے

جبکہ بصریوں میں سے حضرت سیِّدُنا ایوب، حضرت سیِّدُنا سلیمان تیمی، حضرت سیِّدُنا داود بن ابو ہند، حضرت سیِّدُنا علی بن زید بن جدعان اور حضرت سیِّدُنا حمید طویل رَحِمَہُمُ اللہ تَعَالٰی سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

اور ائمہ حدیث میں سے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج، حضرت سیِّدُنا امام اعمش اور حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحِمَہُمُ اللہ تَعَالٰی آپ سے حدیث بیان کرتے ہیں۔

﴿10847﴾... حضرت سیِّدُنا حُمیدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 86 تابعین کرام سے ملاقات کی اور آپ فرمایا کرتے تھے: ”میں نے حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جیسا کوئی نہ دیکھا۔“

﴿10848﴾... حضرت سیِّدُنا علاء بن حَضْرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ رسالت، شہنشاہ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَمْکُثُ الْمُھَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِہٖ بِمَکَّۃَ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ یعنی (مکہ کے باہر سے آیا ہوا) کوئی مہاجر اپنا حج کرنے کے بعد مکہ معظمہ میں تین دن سے زیادہ نہ ٹھہرے۔“[1]

﴿10849﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جنازے کے آگے چلا کرتے تھے[2]۔

﴿10850﴾... حضرت سیِّدُنا جُبیر بن مُطْعِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔[3]

صحابیٔ رسول کی صحبت اور چند احادیث:

﴿10851﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 197 ہجری میں حضرت سیِّدُنا عاصم بن بَہْدَلَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے فرماتے

1... تاریخ بغداد، ۶/۲۶۶، رقم: ۳۲۹۹، اسماعیل بن ابراھیم بن معمر

2... جنازے کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ اور آگے ہو تو جنازے سے دور ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۲۳) جنازے کے ساتھ سواری پر جانا بھی جائز ہے اور پیدل بھی، سوار جنازے سے پیچھے ہی رہے، پیدل آگے پیچھے ہر طرف چل سکتا ہے مگر پیدل جانا اور پیچھے رہنا بہتر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۴۶۵)

3... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم وتحریم قطیعتھا، ص۱۳۸۴، حدیث: ۲۵۵۶

ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا زِر بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا صفوان بن عَسَّال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا: علم کی تلاش میں آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: فرشتے طالب علم کی جستجو سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پَر بچھاتے ہیں۔ میں نے کہا: پیشاب و پاخانے کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے دل میں شُبہ ہے، کیا آپ نے اس بارے میں مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ سنا ہے؟ حضرت سیِّدُنا صفوان بن عسال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہاں، حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ”جب ہم حالتِ سفر میں ہوں تو جنابت کے علاوہ تین دن تین راتیں پیشاب پاخانے اور نیند کی وجہ سے اپنے موزے نہ اُتاریں۔“ حضرت سیِّدُنا زِر بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا آپ نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا محبت کے بارے میں کوئی فرمان سنا ہے؟ تو حضرت سیِّدُنا صفوان بن عسال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہاں، ہم ایک سفر میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی نے بلند آواز میں پکارا: یا محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ نے اسی طرح باآوازِ بلند جواب دیا: میں یہاں ہوں۔ اس نے کہا: اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن وہ ان سے اب تک ملا نہیں؟ ارشاد فرمایا: ”اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی بروزِ قیامت آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔“ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمیں ایک اور حدیث سنانے لگے کہ ”مغرب کی طرف ایک دروازہ ہے جو توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی 40 سال کی مَسافت ہے وہ بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔“[1]

سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا جنتی محل:

﴿10852﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ دو جہاں کے مالک و مختار باذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، میں نے اس میں ایک محل یا (فرمایا:) گھر دیکھا، اس میں مجھے آوازیں سنائی دیں تو میں نے کہا: یہ کس کا ہے۔ کہا گیا: ایک قریشی شخص کا۔ تو میں یہ امید کرنے لگا کہ وہ میں ہی ہوں۔ کہا گیا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عمر

[1] ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ والاستغفار...الخ، ۵/ ۳۱۵، حدیث: ۳۵۴۶

بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: اے ابو حفص! اگر تمہاری غیرت کا خیال نہ ہوتا تو میں اس میں داخل ہو جاتا۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رونے لگے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بھلا آپ پر کیونکر غیرت ہو سکتی ہے!!![1]

شوقِ جنت میں جان قربان:

﴿10853﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن ایک شخص مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں لڑتا ہوا قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ ارشاد فرمایا: "جنت میں۔" یہ سن کر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی کھجوریں پھینک دیں اور کفار سے قتال کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔[2]

اللہ و رسول سے محبت:

﴿10854﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر قیامت کے بارے میں سوال کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کسی بڑے عمل کا ذکر نہ کیا بس یہ کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔[3]

جان و دل تم پر فدا:

﴿10855﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ترکش کے تمام تیر نکال کر حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے رکھ دیئے اور اپنے گھٹنوں کے بل جھک گئے اور یہ کہنے لگے: میرا چہرہ آپ کے چہرے کے لئے ڈھال ہو جائے اور میری جان آپ کی جان کے لیے قربان ہو جائے تو سرورِ انبیا، محبوب کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لشکر میں

---

1 ...مسند حمیدی، حدیث جابر بن عبد اللہ الانصاری، ۲/۳۲۶، حدیث: ۱۲۷۲

2 ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشهيد، ص ۱۰۵۲، حدیث: ۱۸۹۹

3 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/۵۲۷، حدیث: ۳۶۸۸

ابو طلحہ کی آواز ایک جماعت سے بہتر ہے۔[1]

سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا جنتی رومال:

﴿10856﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: دومہ کے حاکم اُکَیْدَر نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تحفۃً ایک جُبّہ بھیجا، لوگ اس کی خوبصورتی پر تعجب کرنے لگے تو سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں سعد کا رومال اس سے اچھا ہے (یا فرمایا:) اس سے زیادہ حسین ہے۔"[2]

﴿10857﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: (۱)...اس کے گھر والے (۲)...اس کا مال اور (۳)...اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں تو لوٹ آتی ہیں اور ایک چیز اس کے ساتھ رہ جاتی ہے گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں مگر اس کا عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔[3]

﴿10858﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے، ہمارے ہاں ابو عُمَیْر نامی بچہ تھا اس کے پاس ایک پرندہ تھا جسے نُغَیر کہا جاتا تھا، جب وہ پرندہ مر گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنے لگے: یَا اَبَا عُمَیْرِ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ؟ یعنی اے ابو عُمیر چڑیا کے بچے کا کیا ہوا؟[4]

ادنیٰ جنتی کا اعلیٰ مقام:

﴿10859﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن احمد بن نافع اور حضرت سیِّدُنا محمد بن یحییٰ ابو عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اس نے روایت بیان کی جس کی مثل تم نے

1...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۵۱۹، حدیث: ۱۳۷۴۷

2...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۲۳، حدیث: ۱۲۰۹۴

3...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص ۱۵۸۳، حدیث: ۲۹۶۰، بتقدم وتاخر

4...مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیک المولود، ص ۱۱۸۵، حدیث: ۲۱۵۰

نہیں دیکھا ہو گا۔ ہم نے عرض کی ابو محمد آپ کو کس نے روایت بیان کی؟ فرمایا: نیکو کاروں یعنی حضرت عبد الملک بن سعید بن ابجر اور حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا نے حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا مُغِیرہ بن شُعْبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے لوگوں کو حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ حدیث بیان کی: حضرت موسٰی عَلَیۡہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ”جنتیوں میں ادنیٰ درجے والا کون ہو گا؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا۔“ اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا: کیسے داخل ہو جاؤں؟ جنتی لوگ تو اپنے اپنے درجوں میں جاکر اپنے حصے پا چکے ہیں۔“ کہا جائے گا: ”کیا تو اس پر راضی ہے کہ تیرا حصہ کسی دنیاوی بادشاہ کی سلطنت کی مثل ہو؟ عرض کرے گا: ”ہاں میرے رب! میں راضی ہوں۔“ پھر اس سے کہا جائے گا: ”تیرے لئے اتنی سلطنت اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور اس کی مثل۔“ وہ کہے گا: ”اے پروردگار! میں راضی ہوں۔“ پھر کہا جائے گا: ”تیرے لئے یہ بھی ہے اور اس کی مثل 10 گنا اور بھی۔“ کہے گا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔ پھر کہا جائے گا: ”اس کے علاوہ تیرے لئے وہ بھی ہے جو تیرے نفس کی خواہش ہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پائیں۔“ حضرت موسٰی عَلَیۡہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سب سے بلند درجے والا جنتی کون ہو گا؟ ارشاد فرمایا: تمہاری یہی خواہش ہے، تو اب میں تمہیں ان کے بارے میں بتاتا ہوں، بے شک میں نے اپنے دستِ قدرت سے ان کی شان بڑھا کر اس پر مہر ثبت فرمائی ہے، اسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔ راوی فرماتے ہیں: اس کی تصدیق قرآنِ مجید کی اس آیتِ مبارکہ میں ہے:

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ ۚ (پ۲۱، السجدۃ: ۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔[1]

بھلائی بھلائی کو لاتی ہے:

﴿10860﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برسرِ منبر ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بعد تم پر سب سے زیادہ خوف اس کا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لیے زمین

[1] ...مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اہل الجنۃ منزلۃ، ص۱۱۸، حدیث: ۱۸۹

سے نکالے گا یعنی پیداوار اور دنیا کی چمک دمک۔ ایک آدمی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اچھائی بُرائی کے ساتھ آئے گی؟ آپ خاموش رہے حتّٰی کہ ہمیں آپ پر نُزولِ وحی کے آثار دکھائی دیئے، آپ کا سانس پھولنے لگا اور پسینے میں شرابور ہو گئے۔ اس کے بعد فرمایا: سائل کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں یہاں ہوں، میں تو صرف بھلائی چاہتا تھا۔ تو آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ”اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِالْخَیْرِ یعنی بھلائی بھلائی کو ہی لاتی ہے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) لیکن دنیا سرسبز و شاداب اور لذیذ ہے اور موسمِ بہار جو اُگاتا ہے وہ یا تو جانوروں کو پیٹ پھلا کر مار دیتا ہے یا پھر مرنے کے قریب کر دیتا ہے سوائے اس جانور کے جو سبزہ کھائے حتّٰی کہ اس کی دونوں کوکھیں بھر جائیں پھر وہ دھوپ میں چلا جائے اور پیشاب و پاخانہ کرکے لوٹ آئے اور پھر چرنے لگے لہٰذا جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ حاصل کرے اسے اس مال میں برکت دی جاتی ہے اور جو ناحق مال حاصل کرتا ہے اسے اس مال میں برکت نہیں دی جاتی، اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کھانے کے بعد بھی شکم سیر نہیں ہوتا۔“[1]

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے یہ حدیث سنانے کے لئے کہا کرتے تھے۔

برکت والا مال:

﴿10861﴾... حضرت سیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت سیِّدَتُنا خَولہ بنتِ قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا لذیذ اور سرسبز و شاداب ہے جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ حاصل کرے اسے اس مال میں برکت دی جاتی ہے، اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مال میں ناحق تصرُّف کرنے والے بہت سے لوگوں کے لئے اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ سے ملاقات والے دن جہنم کی آگ ہو گی۔

راوی کا بیان ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھی ”یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی قیامت کے دن“ کے الفاظ بھی کہتے تھے۔[2]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۱۶، حدیث: ۱۱۰۳۵

2 ...مسند حمیدی، احادیث خولۃ بنت قیس، ۱/۳۴۷، حدیث: ۳۵۶

صور پھونکنے والا فرشتہ حکم کا منتظر ہے:

﴿10862﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں حالانکہ صور پھونکنے والا فرشتہ منہ میں صور لئے پیشانی جھکائے کان لگائے انتظار میں ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ ”صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ پڑھو ”حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللہِ تَوَکَّلْنَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کارساز، ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا[1]۔“[2]

﴿10863﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”روزِ قیامت اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے بُرے نام والا وہ شخص ہوگا جس نے اپنا نام ”مَلِکُ الْاَمْلَاک (یعنی شہنشاہ)“ رکھا ہوگا۔“[3]

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عاجزی وانکساری:

﴿10864﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غلاموں کی دعوت قبول کیا کرتے، سواری پر اپنے پیچھے دوسروں کو سوار کرلیتے اور آپ کا کھانا زمین پر رکھا جاتا۔

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یا کسی دوسرے راوی نے یہ بھی بیان کیا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھانا تناول فرماکر انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔[4]

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 361 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ کلمات بڑے مبارک ہیں جب حضرت خَلِیْلُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) نمرود کی آگ میں جارہے تھے تو آپ کی زبان شریف پر یہ ہی کلمات تھے اور جب صحابۂ کرام کو خبر پہنچی کہ کفار ہمارے مقابلے کے لئے بڑی تعداد میں جمع ہوئے ہیں تو انہوں نے بھی یہی کلمات کہے یہ کلمات مصیبتوں تکلیفوں میں بہت ہی کام آتے ہیں (مرقات) ہر مصیبت میں یہ کلمات پڑھنے چاہئیں۔

2... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ماجاء فی شان الصور، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۲۴۳۹

3... ابو داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ۴/ ۳۷۸، حدیث: ۴۹۶۱

4... تاریخ ابن عساکر، باب ذکر تواضعہ لربہ، ۴/ ۷۹

جنت کا مژدہ:

﴿10865﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے وقت حاضر رہنے والے ایک شخص نے مجھے خبر دی کہ حضرت سَیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرے سامنے سے خیمے کا پردہ ہٹا دو تاکہ میں تمہیں وہ حدیث سنا سکوں جو میں نے حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی اور وہ میں نے تمہیں اس اندیشے سے نہیں سنائی تھی کہ کہیں تم عمل سے غافل نہ ہو جاؤ، میں نے حضور رحمتِ عالَم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جس نے اخلاص اور دلی یقین کے ساتھ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' کہا وہ جنت میں جائے گا اور اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔[1]

شرابی کو کوڑے لگائے:

﴿10866﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے ارشاد فرمایا: اسے کوڑے لگاؤ، اگر دوبارہ پیئے تو اسے کوڑے لگانا، اگر پھر پیئے تو اسے پھر کوڑے لگانا، پھر اگر یہ چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دینا۔ جب (چوتھی مرتبہ) اسے بارگاہِ رسالت میں لایا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے کوڑے لگوائے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: پس قتل کا حکم اُٹھ گیا اور رخصت ہو گئی۔[2]

مسجد کی تزیین و آرائش:

﴿10867﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ کون و مکاں، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے مسجدیں آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔''[3] حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن

1... مسند حمیدی، حدیث معاذ بن جبل، ۱/۳۶۲، حدیث: ۳۷۳

2... ابو داود، کتاب الحدود، باب اذا تتابع فی شرب الخمر، ۴/۲۱۹، حدیث: ۴۴۸۵، بتغیر

3... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 443** پر فرماتے ہیں: اس سے مراد ناجائز آراستگی ہے، جیسے فوٹوؤں اور تصویروں سے سجانا یا فخریہ آرائش مراد ہے جو **اللہ تعالٰی** کے لیے نہ ہو۔ بہر حال جائز زینت جو اخلاص کے ساتھ ہو باعثِ ثواب ہے۔

عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ ”تم بھی مسجدوں کی تزیین وآرائش کرو گے جیسے یہود ونصاریٰ کرتے ہیں۔“[1][2]

﴿10868﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو۔“ ایک اعرابی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کیا فرمار ہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”یہ بات تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے نہیں ہے[3]۔“[4]

﴿10869﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے ان سے حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے نہ سنا ہو کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قوم کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمادے گا۔“[5]

دعا سے پہلے عطا:

﴿10870﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی

1... ابو داود، کتاب الصلاة، باب فی بناء المسجد، ۱/۱۹۴، حدیث: ۴۴۸

2... یعنی جیسے عیسائی، یہودی اپنی عبادت گاہوں کو فوٹوؤں اور قد آدم آئینوں سے سجاتے ہیں، قیامت کے قریب مسلمان بھی مسجدوں کو ان سے آراستہ کریں گے، ورنہ مسجد کی زینت سنتِ صحابہ ہے۔ چنانچہ عمر فاروق نے مسجد نبوی شریف کو مزین کیا، پھر عثمان غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے اس کی دیواریں چونے گچ سے خوب نقشیں بنائیں، چھت میں ساگوان لکڑی لگائی، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے بیتُ المقدس میں اتنی روشنی کی تھی کہ اس میں عورتیں تین میل تک چرخہ کات لیتی تھیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۴۳)

3... علامہ ابن رجب حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: یہاں وتر سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مرادرات کی نماز ہے۔ (فتح الباری لابن رجب، ۹/۱۱۶، تحت الحدیث: ۹۹۱، مکتبۃ الغرباء الاثریہ ۱۴۱۷) - علامہ بدر الدین عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اس حدیث کا ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ یہ معاملہ وتر واجب ہونے سے پہلے کا ہے۔ (شرح ابو داود للعینی، ۵/۳۲۴، تحت الحدیث: ۱۳۸۷)۔

علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: ”اے قرآن والو!“ سے مراد ”اے قرآن پر ایمان رکھنے والو“ ہے کیونکہ قرآن والا ہونا عام ہے یہ قرآن پر ایمان رکھنے والے ہر شخص کو شامل ہے چاہے وہ تلاوت کرے یا نہ کرے، اگرچہ ان میں سے کامل ترین وہ ہے جس نے قرآن پڑھایا حفظ کیا اور اسے سیکھ کر اس پر عمل کیا یعنی قیام کی حالت میں اس کی تلاوت کی اور اس کے حدود واحکام کی پاسداری کی۔ حضرت سیِّدُنا تُورِبِشتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کیونکہ ان کی حالت یہ ہے کہ وہ رضائے الٰہی کے طلبگار رہتے ہیں اور اس کی محبت کو ترجیح دیتے ہیں۔ امام طیبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: شاید اہل قرآن کی تخصیص قرآن والے مقام میں اس لئے ہے کہ نزولِ قرآن کا سبب توحید کو پختہ کرنا ہی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاة، باب الوتر، ۳/۳۳۹، تحت الحدیث: ۱۲۶۶)

4... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة، باب ماجاء فی الوتر، ۲/۴۶، حدیث: ۱۱۷۰

5... ابن حبان، باب صفۃ النار واھلھا، ۹/۲۸۳، حدیث: ۷۴۴۰، بتغیر قلیل

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”جو میری یاد کی وجہ سے مجھ سے نہ مانگ سکے میں اسے مانگنے سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہوں۔“[1]

اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا (پ۲۰، القصص: ۴۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور نہ تم طور کے کنارے تھے جب ہم نے ندا فرمائی۔

کی تفسیر میں فرمایا: تمہیں یہ ندا دی گئی تھی کہ ”اے امتِ محمدیہ! ابھی تم نے دعا کی بھی نہ تھی کہ ہم نے قبول کر لی اور تمہارے مانگنے سے پہلے ہی ہم نے تمہیں عطا کر دیا۔“[2]

داخلِ جنت کرنے والا عمل:

﴿10871﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: کیا تمہیں کسی نے ایسا کوئی عمل سکھایا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: رکوع و سجود کی کثرت سے میری مدد کرو۔[3]

﴿10872﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ لوگ حضور نبی اکرم، شَفِیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے رہے یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئیں:

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ (پ۳۰، النّٰزعٰت: ۴۳، ۴۴)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے۔

حضرت سیِّدُنا حافظ ابو نُعَیم اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: میرے علم میں نہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ کسی نے حضرت سیِّدُنا امام زہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اسے روایت کیا ہو۔

1 ...مسند الفردوس، ۲/ ۱۳۸، حدیث: ۴۴۷۸

2 ...مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، باب دعاء ابن عمر فی رکوعہ، ۳/ ۱۷۷، حدیث: ۳۵۸۸، عن ابی ھریرۃ

3 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، باب الرکوع والسجود افضل ام القیام، ۲/ ۳۶۰، حدیث: ۸ بتغیر عن ابی مصعب الاسلمی

عاشقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ایک دن کے اعمال:

﴿10873﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ راحتُ العاشقین، خاتَمُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں صبح کی؟ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نے۔ پھر فرمایا: تم میں سے آج کس نے صدقہ کیا؟ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نے۔ پھر فرمایا: تم میں سے آج مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں ہو گے۔[1]

﴿10874﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن ہر تعلّق اور نسب منقطع ہو جائے گا سوائے میرے تعلق اور نسب کے۔"[2]

صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا نام:

﴿10875﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبد اللہ بن عثمان تھا پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں "عَتِیْقًا مِّنَ النَّار (یعنی آتشِ جہنم سے آزاد)" کا لقب عطا فرمایا۔[3]

﴿10876﴾... حضرت سیِّدُنا شریک بن نُمَلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مہمان بنا تو انہوں نے اونٹ کی ٹھنڈی سری کے ٹکڑوں سے میری ضیافت کی اور ہمیں زیتون کھلا کر فرمایا: یہی وہ بابرکت زیتون ہے جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا ہے۔

﴿10877﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، ص۱۳۰۱، حدیث: ۲۳۸۷، بدون بعض الفاظ

2... معجم اوسط، ۴/ ۱۷۰، حدیث: ۵۶۰۶

3... معجم کبیر، ۱/ ۵۳، حدیث: ۷

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گروی رکھنا مرہون چیز کو اس کے گروی رکھنے والے مالک سے نہیں روکتا اُس کے لئے اس مرہون کا نفع ہے اور اس ہی پر مرہون کا تاوان[1]۔[2]

حق آیا اور باطل مٹ گیا:

﴿10878﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکۂ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بَیْتُ اللہ کے ارد گرد 360 بت تھے، آپ اپنی چھڑی ان بتوں کو مارتے اور فرماتے: جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا، جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ یعنی حق آگیا اور باطل مٹ گیا اور باطل مٹنے ہی کی چیز تھی، حق آگیا اور باطل اب نہ نئے سرے سے کھڑا ہو گا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔[3]

شانِ صدیق اکبر:

﴿10879﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا یعنی اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو دوست بناتا[4]۔[5]

کمزور کی حق تلفی کا وبال:

﴿10880﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... یعنی گروی چیز کے منافع مالک کے ہوں گے اور اس کے تمام مصارف مالک ہی کے ہوں گے وہ رہن قرض خواہ کے پاس بطورِ امانت مقبوض (قبضہ میں) رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح،۴/ ۲۸۷)

2... مسند امام شافعی، ومن کتاب الرھن، ص۱۴۸

3... مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب ازالۃ الاصنام من حول الکعبۃ، ص ۹۸۴، حدیث: ۱۷۸۱

4... خلیل یا تو بنا ہے خُلت خ کے پیش سے بمعنیٰ دلی دوست جس کی محبت دل کی گہرائی میں اُتر جاوے، حضور کا ایسا محبوب صرف اللہ ہی ہے، یا بنا ہے خَلت خ کے فتحہ سے بمعنیٰ حاجت یعنی وہ دوست جس پر توکل کیا جاوے اور ضرورت کے وقت اس سے مشکل کشائی حاجت روائی کرائی جاوے، حضور انور کا ایسا کارساز حاجت روا محبوب سواء خدا کے کوئی نہیں ورنہ اصل محبت حضور کو جناب صدیق سے بہت ہی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،۸/ ۳۴۶)

5... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، ص ۱۲۹۹، حدیث: ۲۳۸۳

جب مدینہ منورہ تشریف لائے تومہاجرین کو یہاں گھر دیئے اور ابن مسعود کو بھی ایک حصہ دیا تو آپ کے صحابہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انہیں ہم سے الگ رکھیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو پھر مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھیجا کیوں ہے؟ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمّت کو پاک نہیں فرماتا جس میں کمزور کو حق نہ دیا جائے۔[1]

﴿10881﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنھا کا بیان ہے کہ تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے اس حال میں نکاح فرمایا کہ آپ حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

﴿10882﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے مُعلِّم کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت سیِّدُنا ابو بکر، حضرت سیِّدُنا عمر اور حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے پیچھے نماز پڑھی، سب قراَت کی ابتدا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ“ سے کیا کرتے تھے۔

قبیلہ اسلم و بنو غِفار کی فضیلت:

﴿10883﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبیلہ اسلم کو سلامت رکھا اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرمائی۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے۔[2]

﴿10884﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُری تقدیر، دشمنوں کے طعن و تشنیع، بدبختی کے پہنچنے اور سخت مصیبت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے تھے۔

﴿10885﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم ایسے زمانے میں ہو کہ تم میں سے جس نے اس چیز کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دیا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تو وہ ہلاک ہو جائے گا پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جو اس چیز میں سے دسویں حصے پر عمل کرے گا جس کا اسے حکم دیا گیا ہو گا تو وہ نجات پا جائے گا۔[3]

---

1 ...معجم اوسط، ۳/۴۰۳، حدیث: ۴۹۴۹

2 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب دعاء النبی لغفار واسلم، ص ۱۳۶۴، حدیث: ۲۵۱۶، عن ابی هريرة

3 ...الکامل لابن عدی، ۸/۲۵۳، رقم: ۱۹۵۹، نعیم بن حماد المروزی خزاعی

﴿10886﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ "جس نے جنابت کی حالت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں" یہ میں نہیں کہتا بلکہ ربِّ کعبہ کی قسم! یہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے[1]۔[2]

قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ:

﴿10887﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو بُت نہ بنانا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔[3]

﴿10888﴾ ... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دو مدّتوں میں سے کون سی مدّت کو پورا کیا؟ عرض کی: جو ان میں کامل و اکمل تھی[4]۔[5]

کم گو کی صحبت اختیار کرو:

﴿10889﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی بندے کو دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی کی نعمت دی گئی ہے

1... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ بات اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم احتلام کے بغیر حالتِ جنابت میں صبح کرتے تو روزے رکھتے۔ جب حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اُمُّ المؤمنین کی یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے اپنی بات سے رجوع کیا اور فرمایا: میں نے یہ بات براہِ راست حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہیں سنی تھی بلکہ حضرت فضل بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتائی تھی۔ (ماخوذ از مسلم، ص ۵۵۹، حدیث: ۱۱۰۹)

2... مسلم، کتاب الصیام، باب صحۃ الصوم... الخ، ص ۵۵۹، حدیث: ۱۱۰۹

3... مسند الفردوس، ۲/ ۴۱۴، حدیث: ۷۵۳۱

4... (مذکورہ بالا روایت میں دو مدّتوں سے مراد آٹھ اور دس سال ہیں یعنی) شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے جو موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے شرط لگائی تھی کہ تم آٹھ یا دس سال تک میرا کام کرو یہ شرط نکاح سے پہلی تھی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۱)

5... مسند حمیدی، احادیث ابن عباس، ۱/ ۲۶۲، حدیث: ۵۴۵

تو اس کے نزدیک ہو جاؤ کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔[1]

سب سے بڑی بیماری:

﴿10890﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: جد بن قیس اور ہم اسے بخیل سمجھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: بخل سے بڑی اور کون سی بیماری ہوگی، بلکہ تمہارے سردار عزت و شرف اور سخاوت والے عَمْرو بن جَمُوح ہیں۔[2]

﴿10891﴾... حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو کے دوران اپنی داڑھی کا خلال کیا۔[3]

﴿10892﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ دو جہاں، مالک کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[4]

کافر مسلم کا وارث نہیں:

﴿10893﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ پروردگار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ یعنی مسلمان کافر کا وارث نہیں اور کافر مسلمان کا وارث نہیں۔[5]

سب سے پہلے کسے پیدا کیا؟

﴿10894﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سر تاج، صاحبِ

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ۴/۴۲۲، حدیث: ۴۱۰۱، عن ابی خلاد

2 ...شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/۴۳۱، حدیث: ۱۰۸۵۹

3 ...معجم اوسط، ۲/۳۱، حدیث: ۲۳۹۵

4 ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل... الخ، ۱۰۱۶، حدیث: ۱۸۲۹

5 ...مسلم، کتاب الفرائض، باب الحقوا الفرائض... الخ، ص۸۷۱، حدیث: ۱۶۱۴، عن اسامۃ بن زید

معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا فرمایا۔[1] اس سے فرمایا: آگے آتو وہ آگے آگئی۔ فرمایا: پیچھے جاتو وہ پیچھے چلی گئی۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں نے تجھے سے زیادہ اچھی کوئی شے نہیں بنائی، میں تیرے ہی سبب پکڑوں گا، تیرے ہی سبب عطا کروں گا۔“[2] پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے اس کے دل کی طرف سے نصیحت کرنے والا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے لئے ایک نگہبان ہوتا ہے[3] اور جو خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے لئے جھکائے تو وہ ان سے زیادہ عزت وشرف والا ہوتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے عزت پانے کی کوشش کرتے ہیں۔[4] پھر فرمایا: ”میری اُمّت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں رہتے ہیں اور قسم قسم کے کھانے کھاتے، طرح طرح کے کپڑے پہنتے، فضول گوئی کرتے اور باچھیں کھول کھول کر باتیں کرتے ہیں[5] اور میری اُمّت کے بہترین افراد وہ ہیں جن سے بُرائی سرزد ہو جائے تو استغفار کرتے ہیں، جب نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب سفر کرتے ہیں تو نماز میں قصر کرتے اور روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔[6]

سوال: عرش کا طواف کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟ جواب: جو ملائکہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں کَرُّوبی (کر،رُو،بی) کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحبِ سِیادت ہیں۔ (خزائن العرفان، پ ۲۴، المؤمن، تحت الآیۃ: ۷)

---

1 ... حضرت سیِّدُنا علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ اولیّت اضافی ہے یعنی عرش، پانی ہوا اور لوحِ محفوظ کی پیدائش کے بعد جو چیز سب سے پہلے پیدا ہوئی وہ قلم (یا عقل) ہے جبکہ وہ روایت کہ سب سے پہلے نورِ محمدی پیدا ہوا، وہاں اولیّت حقیقیہ مراد ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۱/ ۲۹۰، ۲۸۹، تحت الحدیث: ۹۴) ”سیرۃِ حلبیہ“ میں ہے: ایک روایت میں ہے کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا“ جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ ”سب سے پہلے عقل کو پیدا فرمایا“ حضرت سیِّدُنا شیخ علی خواص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان دونوں سے مراد ایک ہی بات ہے کیونکہ حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقت کو کبھی عقلِ اول سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کبھی نور سے۔ (سیرۃ الحلبیۃ، باب بنیان قریش الکعبۃ شرفها اللہ، ۱/ ۲۱۴)

2 ... مسند الفردوس، ۱/ ۲۹، حدیث: ۴

3 ... مسند الفردوس، ۱/ ۲۹، حدیث: ۴

4 ... جامع صغیر، ص ۵۱۰، حدیث: ۸۳۷۴

5 ... الکامل لابن عدی، ۷/ ۴، رقم: ۱۴۶۶، عبد الحمید بن جعفر بن الحکم الانصاری، دون قولہ: ”الثرثارون“

6 ... معجم اوسط، ۵/ ۵۳، حدیث: ۶۵۵۸

حضرت سیِّدُنا لَیث بن سَعد رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ

ان عابد و زاہد بُزرگوں میں سے ایک بزرگ پوشیدہ سخاوت کرنے والے، پائے کے عالم اور زبردست سخی حضرت سیِّدُنا ابو حارث لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ عرصہ دراز تک احکام سکھاتے اور مال لٹاتے رہے۔

منقول ہے کہ سخاوت اور وفا کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿10895﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حفص عمرو بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد نے ایک مسئلے میں گفتگو کی تو ایک شخص نے کہا: اے ابو حارث! آپ کی کتاب میں اس کے برعکس ہے۔ آپ نے فرمایا: میری کتاب میں یا ہماری کتابوں میں؟ اور جو بات بھی ہماری نظر سے گزرتی ہے ہم اپنی سمجھ بوجھ اور گفتگو کے ذریعے اس کی اصلاح کر لیتے ہیں۔

﴿10896﴾... حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ احادیث و روایات کی پیروی کرنے والے ہیں۔

سوال سے بڑھ کر سخاوت:

﴿10897﴾... حضرت سیِّدُنا ابو صالح عبد اللہ بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر تھے، آپ نے ہمیں اندر داخل ہونے سے منع کیا تو ہم کہنے لگے: یہ ہمارے دوست جیسے نہیں ہیں۔ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہماری گفتگو سنی تو ہمیں اپنے پاس اندر بلا لیا اور پوچھا: تمہارے دوست کون ہیں؟ ہم نے کہا: لیث بن سعد۔ آپ نے فرمایا: تم مجھے اس ہستی سے تشبیہ دے رہے ہو جن کی طرف ہم نے خط لکھا کہ "ہمیں اپنے بچوں کے کپڑے رنگنے کے لئے تھوڑا سا زرد رنگ چاہئے" تو انہوں نے اتنا رنگ بھیجا کہ اس سے ہم نے اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ اپنے کپڑے اور اپنے پڑوسیوں کے کپڑے بھی رنگ لیے اور اتنا باقی بچا کہ اسے ہم نے ایک ہزار دینار میں فروخت کیا۔

﴿10898﴾... حضرت سیِّدُنا قُتَیْبَہ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ اسکندریہ سے اس طرح لوٹے کہ ان کے ساتھ تین کشتیاں تھیں، ایک میں آپ کا باورچی خانہ تھا، دوسری میں آپ کے اہل و عیال تھے اور تیسری کشتی میں آپ کے مہمان تھے۔

﴿10899﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک عورت پیالہ لے کر آئی اور عرض کرنے لگی: ابو حارث! میرے شوہر بیمار ہیں اور ان کے لئے شہد بتایا گیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ابو قسیمہ کے پاس جاکر کہو وہ تمہیں ایک مشکیزہ شہد دے دیں گے پس وہ اٹھ کر گئی ہی تھی کہ ابو قسیمہ آئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کان میں کچھ کہا، مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ سے کیا کہا پھر آپ نے ان کی طرف سر اٹھا کر کہا: جاؤ اور اسے مشکیزہ بھر شہد دو، اس نے اپنی حیثیت کے مطابق سوال کیا ہے اور ہم اسے اپنی حیثیت کے مطابق دیں گے۔ مشکیزہ فَرَق (ایک پیمانہ) جتنا ہوتا ہے اور فَرَق 120 رطل (تقریباً 47 کلو 239 گرام) کا ہوتا ہے۔

﴿10900-1﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آکر کہا: میرے بھائی کے لئے شہد کی تجویز دی گئی ہے لہٰذا آپ مجھے ایک پلیٹ شہد دے دیجئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے لڑکے! اس عورت کی پلیٹ شہد سے بھر دو اور ایک مشک شہد اور بھی دے دو۔ لڑکے نے کہا: اس عورت نے تو ایک پلیٹ شہد مانگا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے اپنی حیثیت کے مطابق مانگا ہے ہم اپنی حیثیت کے مطابق دیں گے اور یہی میری شان کے لائق ہے کیونکہ میں اصبہانی ہوں۔

وعظ کرنے والے پر نوازشات:

﴿10902﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا بیان ہے کہ جب شہر میں کوئی وعظ کرتا تو حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفتیش کیا کرتے تھے، ایک دن میں نے جامع مسجد میں وعظ کیا تو مسجد کے دروازے سے دو مرد اندر آئے اور شریکِ درس لوگوں کے پاس کھڑے ہو کر پوچھا: وعظ کس نے کیا؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا۔ انہوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابو حارث لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو بلایا ہے۔ میں نے کھڑے ہو کر کہا: ہائے خرابی! شہر میں مجھے ایسا معاملہ درپیش ہو گیا۔ پھر میں حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور سلام کیا، آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا مسجد میں آپ نے وعظ کیا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: بیٹھو اور جو وعظ آپ نے کیا تھا وہ میرے

سامنے دہراؤ۔ میں نے آپ کے سامنے وہی وعظ شروع کر دیا، آپ پر رقت طاری ہو گئی اور آپ رونے لگے جبکہ میری پریشانی ختم ہو گئی، پھر میں جنت و دوزخ کے بارے میں وعظ کرنے لگا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اتنا روئے کہ مجھے آپ پر رحم آگیا پھر آپ نے مجھے اپنے ہاتھ کے اشارے سے رُک جانے کو کہا اور پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: منصور۔ پوچھا: کس کے بیٹے ہو؟ میں نے کہا: عمار کا بیٹا ہوں۔ پوچھا: کیا تم ابو سَرِی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے موت نہ دی حتّٰی کہ میں نے تمہیں دیکھ لیا۔ پھر آواز لگائی: اے لونڈی!۔ وہ آپ کے سامنے آکھڑی ہوئی تو اس سے فرمایا: اس اس طرح کی جو تھیلی رکھی ہے وہ میرے پاس لے آؤ، وہ تھیلی لے آئی، اس میں ایک ہزار دینار تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے مجھ سے فرمایا: ابو سری! لیجئے یہ آپ کے لئے ہے، اس وعظ کی حفاظت کرنا کہیں اس کی وجہ سے حکمرانوں کے دروازوں پر کھڑے نہ ہو جانا، تمام جہانوں کے رب کی حمد کرنے کے بعد اب مخلوق میں سے کسی کی بھی مدح سرائی ہرگز نہ کرنا اور آپ کو ہر سال اتنا مال پیش کیا جائے گا۔ میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے انعام واکرام سے نوازا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے جو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس نہیں کرنا۔ یہ سن کر میں نے وہ مال لیا اور وہاں سے جانے لگا تو آپ نے فرمایا: میرے پاس آنے میں زیادہ عرصہ نہ لگانا۔ جب دوسرا جمعہ آیا تو میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس گیا، آپ نے مجھ سے فرمایا: کچھ بیان کیجئے۔ میں نے وہیں وعظ شروع کر دیا، جسے سن کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه خوب روئے، جب میں نے کھڑا ہونا چاہا تو آپ نے فرمایا: دیکھو تکیے کے اندر کیا ہے؟ جب دیکھا تو اس میں پانچ سو دینار تھے، میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، میں پچھلی مرتبہ میں ہی آپ کی خیر خواہی کو جان چکا ہوں۔ فرمایا: میں آپ کو جو دوں اس میں سے کچھ بھی مجھے واپس مت کرنا، یہ بتاؤ اب کب ملنے آؤ گے؟ میں نے کہا: آنے والے جمعے کو۔ فرمایا: تم نے تو گویا میرے جسم کا کوئی ٹکڑا چور چور کر دیا ہے۔ جب اگلا جمعہ آیا تو میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو الوداع کہنے آیا، آپ نے مجھ سے فرمایا: وہ سنایئے جس کے سبب میں تمہیں یاد رکھوں۔ میں نے وعظ کیا تو آپ زار و قطار رونے لگے پھر فرمایا: منصور! دیکھو تکیے میں کیا ہے؟ میں نے دیکھا تو وہاں تین سو دینار تھے، آپ نے فرمایا: ان سے حج کر لینا۔ پھر اپنی لونڈی کو آواز لگائی کہ منصور کے احرام کے لیے کپڑے لے آؤ۔ وہ ایک تہبند لائی جس میں چالیس کپڑے تھے، میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے

میرے لئے دو ہی کپڑے کافی ہیں تو انہوں نے کہا: آپ عزت دار آدمی ہیں، جو لوگ آپ کے ساتھ ہوں انہیں دے دیجئے گا۔ پھر جو لونڈی کپڑے اُٹھائے ہوئے تھی اس کے متعلق فرمایا: یہ لونڈی بھی آپ کی ہوئی۔

﴿10903﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا ان کے پاس ایک خادم کھڑا تھا آپ نے اسے اشارہ کیا تو وہ چلا گیا پھر آپ نے اپنا ہاتھ مصلے پر مارا اور اس کے نیچے سے ایک تھیلی نکالی جس میں ایک ہزار دینار تھے وہ تھیلی میری طرف بڑھادی اور فرمایا: اے ابو سری! اس کے بارے میں میرے بیٹے کو نہ بتانا کہیں اس کی نظروں میں آپ کی قدر کم نہ ہو جائے۔

کھانا کبھی اکیلے نہ کھایا:

﴿10904﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ میں 20 سال تک حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رہا، آپ صبح وشام کا کوئی بھی کھانا اکیلے نہ کھاتے بلکہ لوگوں کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھاتے تھے اور بیماری کی حالت کے علاوہ گوشت نہیں کھاتے تھے۔

﴿10905﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے کسی دوست نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملکِ فارِس (ایران) کے شہر اَصبہان کے رہنے والے تھے۔

﴿10906﴾... حضرت سیِّدُنا ابن زُغبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ہم اصبہان والے ہیں لہٰذا تم اصبہان والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنا۔

جو دے دیا اسے واپس نہ لیا:

﴿10907﴾... (الف) اسد بن موسٰی کا بیان ہے کہ عبدُ اللہ بن علی بنو امیہ کے لوگوں کو تلاش کرکے قتل کر دیا کرتا تھا، میں خسیس وگھٹیا حالت بنا کر شہر میں داخل ہوا اور حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا جب ان کی مجلس سے فارغ ہو کر واپس نکلتے ہوئے دہلیز تک پہنچا تو ان کے خادم نے پیچھے سے کہا: یہیں بیٹھ جاؤ میں آتا ہوں۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا جب وہ آیا تو میں اکیلا ہی بیٹھا تھا، اس نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں سو دینار تھے، اس نے کہا: یہ آپ کے لئے میرے مالک کی طرف سے ہیں، انہیں اپنی ضرورت میں خرچ کیجئے اور اپنی حالت درست کر لیجئے۔ میرے پاس ایک بٹوا تھا جس میں ہزار دینار تھے میں نے بٹوا نکال کر کہا: اس کے ہوتے ہوئے

مجھے آپ کے مال کی حاجت نہیں، بس حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میرے لئے اجازت لے لو، لہٰذا اس نے میرے لئے اجازت لی تو میں اندر گیا اور اپنے خاندان کے بارے میں بتایا اور ان کا مال واپس کرنے کا عذر بیان کیا اور گزشتہ احوال انہیں بتائے تو انہوں نے فرمایا: یہ خیر خواہی کے طور پر ہے صدقہ نہیں ہے۔ میں نے کہا: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میں غنی ہوں اور پھر بھی کسی دوسرے سے مال قبول کروں۔ انہوں نے فرمایا: اپنے ساتھ حدیث پڑھنے والے جن ساتھیوں کو آپ مستحق جانیں یہ انہیں دے دیناوہ مجھ سے کہتے ہی رہے حتّٰی کہ میں نے وہ لے کر لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔

﴿10907﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب میں ہارون رشید کے پاس آیا تو اس نے مجھ سے کہا: اے لیث! آپ کے شہر کی بہتری کیا ہے؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! دریائے نیل کا بہنا اور حاکمِ شہر کا درست ہونا، گندگی چشمے کی تہہ سے آتی ہے جب وہ صاف ہو جائے تو اس سے بہنے والی نہریں بھی صاف ہو جاتی ہیں۔ خلیفہ نے کہا: اے ابو حارث! آپ نے سچ فرمایا۔

کبھی زکوٰۃ فرض نہ ہوئی:

﴿10908﴾... حضرت سیِّدُنا ابن رُمیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سالانہ آمدنی 80 ہزار دینار تھی لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کبھی ان پر زکوۃ کا ایک درہم بھی فرض نہ ہوا (یعنی ایسا سخاوت کے سبب ہوتا)۔

﴿10909﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر سال 50 ہزار دینار کا غلہ حاصل کرتے تھے مگر جب سال گزرتا تو آپ پر قرض ہوتا۔

باپ بیٹا دونوں سخی:

﴿10910﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبد اللہ بن بُکَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تین اشخاص کو تین ہزار دینار دیئے۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ لَہِیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھر جل گیا تو انہیں ہزار دینار بھیجے، حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حج کیا اور آپ کی طرف ایک تھال میں کھجوریں بھیجیں تو آپ نے اس تھال کو ہزار دینار سے بھر کر واپس بھیجا اور حضرت سیِّدُنا قاضی منصوبن عمار

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو ہزار دینار دیئے اور فرمایا: اس کے بارے میں میرے بیٹے کو نہ بتانا کہیں اس کی نظروں میں آپ کی قدر کم نہ ہو جائے۔ یہ بات آپ کے بیٹے حضرت سیِّدُنا شعیب بن لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو پتا چلی تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو ایک کم ایک ہزار دینار دیئے اور فرمایا: میں نے ایک دینار اس لیے کم کیا تاکہ میں عطیہ دینے میں اپنے والد بزرگوار کے برابر نہ ہو جاؤں۔

﴿10911﴾... حضرت سیِّدُنا قُتَیْبَہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر سال 20 ہزار دینار کا غلہ حاصل کرتے تھے اس کے باوجود ان پر کبھی زکوٰۃ فرض نہ ہوئی اور آپ نے حضرت سیِّدُنا ابنِ لَہِیعَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہزار دینار دیئے، حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہزار دینار دیئے اور حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو ہزار دینار اور ساتھ میں تین ہزار دینار کی ایک لونڈی بھی دی۔

فہم و فراست سے مسئلۂ طلاق کا حل:

﴿10912﴾... خلیفہ ہارون رشید کے خادم لؤلؤ کا بیان ہے کہ ہارون رشید اور اس کی چچازاد زبیدہ کے درمیان کسی بات پر تکرار ہو گئی، ہارون رشید نے بے توجہی میں یہ کہہ دیا: "اگر میں جنتی نہ ہوں تو تجھے طلاق ہے۔" پھر اسے ندامت ہوئی اور اس قسم کی وجہ سے دونوں ہی غمزدہ ہو گئے اور آنے والی مصیبت کا سوچ کر دونوں ہی پریشان ہو گئے، ہارون رشید نے فقہائے کرام کو جمع کیا اور ان سے اس قسم کے بارے میں پوچھا لیکن اس سے بچ نکلنے کی کوئی راہ نہ ملی پھر اس نے تمام شہروں کے گورنروں کو یہ حکم لکھ بھیجا کہ وہ اپنے اپنے شہروں کے فقہائے کرام کو ہارون رشید کے پاس بھیجیں، جب فقہاء جمع ہو گئے تو خلیفہ نے ان کے لئے مجلس منعقد کی، وہ لوگ اس کے پاس آ گئے، میں خلیفہ کے سامنے ہی کھڑا رہا کہ اگر کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ مجھے حکم دے دیں، چنانچہ خلیفہ نے فقہاء سے اپنی قسم کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس سے خلاصی کی کوئی صورت ہے، میں نے خلیفہ کی بات کی ترجمانی کر کے فقہاء کے سامنے بیان کیا، فقہائے کرام اسے مختلف جوابات دیتے اس وقت ان فقہاء کے درمیان مصر سے بُلائے جانے والوں میں حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تھے جو مجلس کے آخر میں خاموش بیٹھے تھے، خلیفہ فرداً فرداً ہر فقیہ کو توجہ دے رہا تھا کہنے لگا: وہ شیخ رہ گئے جو مجلس کے آخر میں بیٹھے ہیں انہوں نے کوئی

بات نہیں کی۔ میں نے ان سے کہا: امیر المؤمنین آپ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ کلام کیوں نہیں کر رہے جیسے آپ کے ساتھی کلام کر رہے ہیں؟ فرمایا: امیر المؤمنین فقہائے کرام کی باتیں سن چکے ہیں اور ان میں کئی باتیں قابلِ قبول ہیں۔ ہارون رشید نے کہا: ان سے کہو کہ امیر المؤمنین کہہ رہے ہیں: اگر ہماری یہی خواہش ہوتی تو اپنے فقہاء سے ہی سن لیتے اور تمہیں تمہارے شہروں سے نہ بلواتے اور نہ ہی آپ کو اس مجلس میں لایا جاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر امیر المؤمنین اس معاملے میں میری بات سننا چاہیں تو اپنی مجلس کو خالی کر دیں۔ لہٰذا خلیفہ کی مجلس میں جو فقہاء اور دیگر لوگ تھے وہ چلے گئے۔ پھر خلیفہ نے کہا: آپ گفتگو کیجئے۔ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا امیر المؤمنین مجھے اپنے نزدیک کر سکتے ہیں؟ ہارون رشید نے کہا: اس خادم کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور اس کا ہونا آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا۔ آپ نے فرمایا: امیر المؤمنین! کیا میں ان شرائط پر گفتگو کر سکتا ہوں کہ مجھے جان کی امان ملے اور بے تکلُّف و بے خوف رہوں نیز امیر المؤمنین میری ہر بات مانیں؟ خلیفہ نے کہا: آپ کی باتیں پوری ہوں گی۔ آپ نے کہا: امیر المؤمنین! قرآنِ مجید منگوالیجئے۔ خلیفہ نے مجھے حکم دیا میں نے پیش کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین اسے لیں اور اس کے صفحات پلٹ کر سورۂ رحمٰن نکالیے ہارون رشید نے قرآنِ مجید لیا اور صفحات پلٹ کر سورۂ رحمٰن نکال لی پھر آپ نے کہا: امیر المؤمنین اسے پڑھیں تو ہارون رشید اسے پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

(پ۲۷، رحمٰن: ۴۶)

تو حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: امیر المؤمنین! یہیں رُک جائیں۔ وہ رُک گیا، آپ نے کہا: امیر المؤمنین کہیں: خدا کی قسم۔ یہ بات مجھے اور خلیفہ دونوں کو بہت سخت لگی تو خلیفہ ہارون رشید نے ان سے کہا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: اے امیر المؤمنین! میری بات ماننا تو طے ہو چکا تھا۔ یہ سن کر امیر المؤمنین نے اپنا سر جھکا لیا (اور زبیدہ خاتون مجلس کے قریب حجرے میں پردہ کے پیچھے بیٹھی گفتگو سن رہی تھیں) پھر ہارون رشید نے سر اُٹھا کر آپ کی طرف دیکھا اور کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: وہ کہ جس رحمٰن و رحیم کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہاں تک کہ قسم کے آخری الفاظ تک پہنچتے ہوئے فرمایا: امیر المؤمنین! کیا آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے

سے ڈرتے ہیں؟ کہا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا: امیر المؤمنین! پھر تو آپ کے لئے ایک نہیں بلکہ دو جنتیں ہیں جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔ اُسی وقت میں نے پردے کے پیچھے سے تالی اور فرحت و سرور کی آواز سنی اور ہارون رشید نے کہا: خدا کی قسم! بہت خوب، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکت عطا فرمائے۔ پھر خلیفہ نے حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے انعامات اور خلعتوں کا حکم دیا اور پھر کہا: شیخ! آپ جو چاہیں لے لیجئے اور جو چاہیں مانگ لیجئے آپ کی مانگ پوری کی جائے گی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین! کیا یہ خادم بھی دیا جائے گا جو آپ کے سرہانے کھڑا ہے؟ اس نے کہا: یہ خادم بھی۔ آپ نے فرمایا: امیر المؤمنین! آپ کی اور آپ کی چچازاد زبیدہ خاتون کی مصر میں موجود جاگیروں پر مجھے مقرر کر کے اسے میرے سپرد کر دیا جائے تاکہ میں اس کے معاملات کی دیکھ بھال کر سکوں؟ خلیفہ نے کہا: بلکہ ہم وہ آپ ہی کو دے دیتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اس میں سے کچھ نہیں لینا چاہتا بلکہ میں چاہتا ہوں کہ امیر المؤمنین کی جائیداد میرے پاس بطورِ امانت ہو تاکہ مجھ پر کوئی ظلم نہ کرے اور مجھے اس کی وجہ سے مُعزَّز گردانا جائے۔ خلیفہ نے کہا: یہ آپ کا ہوا پھر خلیفہ نے آپ کے لیے دستاویز لکھنے اوران باتوں کو رجسٹر میں درج کرنے کا حکم دیا اور امیر المؤمنین کے سامنے تمام انعامات، خلعتیں اور خادمین کو پیش کیا گیا اور زبیدہ خاتون نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس سے دگنا دیا جتنا خلیفہ نے دیا تھا پھر تمام مال آپ کے حوالے کر دیا گیا اور آپ نے مصر لوٹ جانے کی اجازت مانگی تو آپ کو اعزاز و اکرام کے ساتھ روانہ کیا گیا۔

سیِّدُنا لَیث بن سَعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَرویات

حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی بڑے بڑے تابعین کرام سے روایتیں لی ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا عطا بن ابو رباح، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُبَیدُ اللہ بن ابو مُلَیکہ اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے غلام حضرت سیِّدُنا نافع رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بھی شامل ہیں۔

منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پچاس سے زائد تابعین اور 150 تبع تابعین و دیگر نفوسِ قدسیہ سے ملاقات کی ہے۔ نیز آپ سے بڑے بڑے بزرگوں نے روایات لی ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا ہُشَیم بن بشیر، حضرت سیِّدُنا علی بن غُراب، حضرت سیِّدُنا حَیَّان بن علی عَنزی، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک اور مصریوں میں

سے حضرت سیِّدُنا ابنِ لَہِیعہ، حضرت سیِّدُنا ہشام بن سعد اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن وہب رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی شامل ہیں۔

﴿10913﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کشمش اور کھجور ملا کر اور خشک و تر کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔(1)

خاتونِ جنت کا مقام و مرتبہ:

﴿10914﴾... حضرت سیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ مختار، باذنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: بنو ہشام بن مغیرہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابو طالب سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگتے ہیں تو کوئی اجازت نہیں ہے، کوئی اجازت نہیں ہے، کوئی اجازت نہیں ہے کیونکہ میری بیٹی فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے بُری لگے وہ مجھے بُری لگتی ہے اور جو چیز اسے ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔(2)

﴿10915﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت حاطب بن ابو بَلْتَعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک غلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور ان کی شکایت کرتے ہوئے کہنے لگا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حاطب ضرور جہنم میں جائیں گے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جھوٹے ہو، وہ جہنم میں نہیں جائیں گے کیونکہ وہ غزوۂ بدر اور حُدَیْبِیَہ میں حاضر تھے۔(3)

فجر و عصر میں فرشتوں کی حاضری:

﴿10916﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک رات اور دن کے فرشتے باری باری تمہارے درمیان آتے ہیں اور فجر و عصر کی نمازوں میں جمع ہو جاتے ہیں پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے بلند ہو جاتے ہیں، ان سے کہا جاتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے پایا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان سے جُدا ہوئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔(4)

1...مسلم، کتاب الاشربة، باب کراهة انتباذ التمر والزبیب مخلوطین، ص۱۰۹۸، حدیث: ۱۹۸۶

2...ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة رضی اللہ تعالی عنها، ۵/۴۶۴، حدیث: ۳۸۹۳

3...مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل اهل بدر رضی اللہ عنهم، ص۱۳۵۶، حدیث: ۲۴۹۵

4...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة، ۲/۳۸۵، حدیث: ۳۲۲۳

﴿10917﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! میں روزانہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں 70 سے زیادہ مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں[1]۔[2]

﴿10918﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گھوڑے سے گرنے[3] کے سبب خراش آئی تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی[4]۔[5]

﴿10919﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: کیا ہم میں سے کوئی حالتِ جنابت میں سو سکتا ہے؟ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں، وہ نماز کا سا وضو کرلے۔[6]

قبلہ رو پیشاب کرنے کی ممانعت:

﴿10920﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن حارث زُبَیدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: ”لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ یعنی تم میں سے کوئی قبلہ رو ہو کر پیشاب نہ کرے۔“ اور انہوں نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو یہ حدیث بیان کی ہے۔[7]

﴿10921﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے تمام نبیوں کے

1... توبہ واستغفار روزے نماز کی طرح عبادت بھی ہے اسی لیے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر عامل تھے یا یہ عمل ہم گنہگاروں کی تعلیم کے لیے ہے ورنہ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معصوم ہیں گناہ آپ کے قریب بھی نہیں آتا۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ ہم لوگ گناہ کرکے توبہ کرتے ہیں اور وہ حضرات عبادت کرکے توبہ کرتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۵۳)

2... بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیوم واللیلۃ، ۴/ ۱۹۰، حدیث: ۶۳۰۷

3... شیخ (عبد الحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) نے فرمایا کہ یہاں حضور کا گھوڑے سے گر جانا اور کروٹ چھیل جانا بحکمِ بشریت ہے شیخ کا مطلب یہ کہ معراج میں برق رفتار براق پر سوار ہونا اور آسمانوں کی سیر کرنا بہ تقاضائے مَلَکِیَّت تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۰۸)

4... جو رکوع وسجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع وسجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو، اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہو گی جو رکوع وسجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع وسجود کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، ۱/ ۵۷۱)

5... بخاری، کتاب الاذان، باب ایجاب التکبیر و افتتاح الصلاۃ، ۱/ ۲۶۱، حدیث: ۷۳۳

6... مسند امام احمد، مسند عمر بن الخطاب، ۱/ ۱۰۰، حدیث: ۳۰۶

7... ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب النہی عن استقبال القبلۃ بالغائط والبول، ۱/ ۲۰۱، حدیث: ۳۱۷

سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو احرام کے لیے احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے لئے طوافِ زیارت سے پہلے خوشبو لگائی[1]۔[2]

سمندر کے جھاگ برابر گناہوں کی بخشش:

﴿10922﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ اور ایک مرتبہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" کہا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔[3]

﴿10923﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دوعالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گیہوں سے شراب بنتی ہے، جو سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، کشمش سے شراب بنتی ہے، شہد سے شراب بنتی ہے اور میں ہر نشہ آور سے منع کرتا ہوں[4]۔[5]

﴿10924﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے

1... مفسر شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 102** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: بقر عید کے دن حاجی جمرہ عُقبہ کی رمی کرکے کچھ حلال ہو جاتا ہے، پھر طوافِ زیارت کرکے پورا حلال ہو جاتا ہے کہ اسے اپنی عورت سے صحبت بھی جائز ہو جاتی ہے، (اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) فرماتی ہیں کہ میں ناقص حل پر ہی خوشبو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو لگادیتی تھی، اس کے بعد آپ (طوافِ) زیارت کرتے تھے۔

رفیقُ الحرمین، صفحہ 199 پر **بہارِ شریعت** کے حوالے سے ہے کہ (حلق یا تقصیر کے بعد) اب عورت سے صحبت کرنے، بشہوت اُسے ہاتھ لگانے، بوسہ لینے، شرم گاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ اِحرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہو گیا۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۴۴)

2... مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام، ص ۶۰۸، حدیث: ۱۱۸۹

3... سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب التسبیح والتکبیر... الخ، ۶/ ۴۲، حدیث: ۹۹۷۳

4... ان تمام شرابوں کو خمر فرمانا مجازاً ہے یعنی یہ شرابیں گویا خمر ہی ہیں کہ عقل بگاڑنے بے ہوش و نشہ کر دینے میں خمر کا کام کرتی ہے اور ان کے نشہ پر بھی خمر کے نشہ کے احکام جاری ہیں ورنہ خمر صرف شراب انگوری کو کہا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۳۲)

5... مسند امام احمد، حدیث النعمان بن بشیر، ۶/ ۳۸۵، حدیث: ۱۸۴۳۵

سرورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا سب سے بڑے گناہ ہیں اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سچی قسم کھائے اور اس میں مچھر کے پر برابر جھوٹ شامل کر دے تو وہ قسم قیامت تک کے لئے اس کے دل میں سیاہ نکتہ بن جاتی ہے۔[1]

﴿10925﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وضو کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ میں پانی لے کر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔

حضرت سیِّدُنا علی و حضرت سیِّدُنا حسن عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ

ان بزرگوں میں سے عبادت گزار اور فقیہ جُڑواں بھائی حضرت سیِّدُنا علی اور حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح بن حی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بھی ہیں، انہیں علم، عبادت، قناعت اور زہد کی دولت عطا کی گئی۔

رات کو عبادت میں تقسیم کرنے والا گھرانہ:

﴿10926﴾... حضرت سیِّدُنا وکیع بن جَرَّاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علی، حضرت سیِّدُنا حسن اور ان کی والدہ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم نے رات کے تین حصے کیے ہوئے تھے حضرت سیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تہائی رات تک عبادت کرتے پھر سو جاتے پھر حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تہائی رات تک عبادت کرتے اور سو جاتے پھر ان کی والدہ محترمہ تہائی رات تک عبادت کرتیں، جب ان کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا تو دونوں بھائیوں نے رات کو بانٹ لیا پھر وہ اس کے مطابق صبح تک عبادت کرتے پھر حضرت سیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پوری رات عبادت کرنے لگے۔

﴿10927﴾... حضرت سیِّدُنا عبد القُدُّوس بن بکر بن خُنَیْس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح کے بھائی حضرت سیِّدُنا علی تھے جو حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا پر فضیلت رکھتے تھے، وہ دونوں بھائی اور ان کی والدہ محترمہ قرآن کی تلاوت کرتے رہتے اور عبادت پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے، رات عبادت میں اور دن روزے میں گزارتے، جب ان کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ دونوں اپنے اور اپنی والدہ کے وقت

---

1 ... ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب سورۃ النساء، ۵/ ۱۸، حدیث: ۳۰۳۱۔ "بر" بدلہ "صبر"

سے بھی رات کی عبادت اور روزے پر ایک دوسرے کی مدد کرنے لگے، جب حضرت سیِّدُنا علی کا انتقال ہوا تو حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اپنے اور ان دونوں کے وقت میں بھی عبادت کرنے لگے، حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "حَیَّۃُ الْوَادِی یعنی رات کو نہ سونے والا" کہا جاتا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میں بتکلّف سونے کی کوشش کروں حالانکہ میں نیند کر چکا ہوں، پس اگر میں سو کر اُٹھنے کے بعد پھر سونے کے لئے جاؤں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میری آنکھوں کو نہ سلائے۔ آپ کسی سے کچھ بھی قبول نہیں کیا کرتے تھے، جب آپ کا بچہ مسجد میں آپ کے پاس آکر کہتا کہ "مجھے بھوک لگی ہے" تو آپ اسے کسی چیز سے بہلانے لگتے یہاں تک کہ خادم بازار جا کر وہ سوت فروخت کرتا جو آپ کی کنیز نے رات کو کاتا ہوتا پھر وہ روئی اور تھوڑے سے جَو خرید کر لاتا اور کنیز اسے پیس کر آٹا گوندتی پھر روٹی بناتی جسے بچے اور خادم کھالیتے جبکہ آپ اور آپ کے اہلِ خانہ کے افطار کے لئے رکھ دیا جاتا، آپ کا یہ معمول ہمیشہ رہا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آپ پر رحمت ہو۔

خوف و خشیت:

﴿10928﴾... سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: میں نے ایسا کوئی نہیں دیکھا جس کے چہرے پر سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ خوف و خشیت کا ظہور ہو، وہ رات کو قیام کرتے اور عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ (سورۂ نبا) کی تلاوت کرتے تو ان پر غشی طاری ہو جاتی اور اسے ختم بھی نہیں کر پاتے کہ فجر کا وقت ہو جاتا۔

خواہش کے باوجود مچھلی نہ کھائی:

﴿10929﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن ادریس مُقری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی، جب انہیں پیش کی گئی اور آپ نے اپنا ہاتھ مچھلی کے پیٹ تک بڑھایا تو آپ کا ہاتھ کانپنے لگا، چنانچہ آپ کے حکم پر اسے اُٹھا لیا گیا اور آپ نے اس میں سے کچھ نہیں کھایا، کسی نے آپ سے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: جب میں نے مچھلی کے پیٹ پر ہاتھ مارا تو مجھے یاد آگیا کہ انسان کی سب سے پہلے سڑنے والی چیز اس کا پیٹ ہے بس پھر مجھ میں مچھلی چکھنے کی طاقت نہ رہی۔

حقوق العباد کی فکر:

﴿10930﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ ایک باغ کے پاس آئے، مٹی کا ایک ڈھیلا لے کر اس سے تیمم کیا پھر باغ والوں کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کر ان سے فرمایا: میں نے تمہارے باغ سے مٹی کا ڈھیلا لے کر اس سے تیمم کیا ہے لہٰذا مجھے معاف کر دو۔

﴿10931﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عتبہ عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ہم حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک باندی فرخت کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: لوگوں کو بتا دینا کہ ہمارے ہاں اس کی کھنکھار سے ایک مرتبہ خون نکلا تھا۔

﴿10932﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن خلف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بازار میں داخل ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، آپ نے کسی کو کپڑے سیتے اور کسی کو رنگتے دیکھا تو رونے لگے پھر فرمایا: انہیں دیکھو یہ دنیاوی کاموں میں لگے ہوئے ہیں حتّٰی کہ انہیں موت آجائے گی۔

زبان اور ورع و تقویٰ:

﴿10933﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم نے ورع و تقویٰ کا جائزہ لیا تو زبان سے کم ورع و تقویٰ کسی چیز میں نہ پایا۔

﴿10934﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کبھی کبھی میں اس حال میں صبح کرتا ہوں کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہوتا تو ایسا لگتا ہے گویا ساری دنیا سمیٹ کر میری مٹھی میں رکھ دی گئی ہو۔

﴿10935﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نماز کے وقت جب بھی آپ کے پاس آتا آپ پر غشی طاری ہوتی اور آپ جب بھی قبرستان کو دیکھتے تو چیخ مار کر بیہوش ہو جایا کرتے تھے۔

جان لیوا زخم کا علم بھی نہ ہونے دیا:

﴿10936﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میرے بھائی حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے آسمان کی طرف نظر کی پھر یہ آیت پڑھی:

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ

ترجمۂ کنز الایمان: (تو اُسے ان کا) ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی

وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ﴿۶۹﴾ (پ۵، النسآء: ۶۹) اچھے ساتھی ہیں۔

پھر ان کی روح نکل گئی، جب ہم نے ان کے پہلو کی طرف دیکھا تو وہاں ایک سوراخ تھا جو پیٹ تک جا رہا تھا مگر گھر میں سے کسی کو بھی اس کا علم نہیں تھا۔

﴿10937﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا علی بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور لوگوں کو ایک نیکی کے بدلے دس گنا دیا جا رہا ہے، میں نے یہ بھی دیکھا کہ گویا ایک دن میں نے نصف درہم صدقہ کیا اور میرے ایک دن کے بارے میں لکھا ہے کہ ”نہ مجھے فائدہ ہے اور نہ ہی نقصان۔“

خوف کی شدت:

﴿10938﴾... حضرت سیِّدُنا حُمید رُواسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا علی اور حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے پاس تھا اور ایک شخص یہ تلاوت کر رہا تھا:

لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۳) ترجمۂ کنزالایمان: انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ۔

تو حضرت سیِّدُنا علی نے حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو دیکھا جن کی رنگت زرد اور سبز ہو رہی تھی، فرمایا: اے حسن! یہ تو پے در پے غم ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چیخ نکلنے لگی مگر انہوں نے اپنا کپڑا اکٹھا کر کے دانتوں میں دبایا حتّٰی کہ آپ پر سکون ہو گئے اور چیخ رک گئی مگر آپ کا منہ خشک ہو چکا تھا اور رنگت سبز و زرد ہو رہی تھی۔

﴿10939﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا گیا:

ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ (پ۷، المآئدۃ: ۱۱۶) ترجمۂ کنزالایمان: کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو اللہ کے سوا۔

تو آپ کا جوڑ جوڑ ملنے لگا۔

﴿10940﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنے بیٹے کو یہ آیت سنائی:

اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُؕ (پ۲۱، لقمٰن:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: برائی اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو اللہ اسے لے آئے گا۔

بیٹے نے اس میں غور و فکر کیا تو انتقال کر گیا۔

اچھے اور بُرے عمل کے اثرات:

﴿10941﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اچھا عمل بدن میں قوت، دل میں نور اور آنکھوں میں روشنی پیدا کرتا ہے جبکہ بُرا عمل بدن میں کمزوری، دل میں اندھیرا اور آنکھوں میں اندھا پن لاتا ہے۔

﴿10941﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دن اور رات ہر نئی چیز کو پُرانا کر رہے ہیں، ہر دور والی چیز کو نزدیک کر رہے ہیں اور ہر وعدے اور وعید کو اپنے ساتھ لا رہے ہیں، دن کہتا ہے: اے ابن آدم! مجھ سے فائدہ اُٹھا لے، تجھے نہیں معلوم شاید میرے بعد تجھے کوئی دن نصیب نہ ہو اور رات بھی آدمی سے اسی طرح کہتی ہے۔

﴿10942﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم فقیہ نہیں بن سکتے حتّٰی کہ تم ہر اس شخص سے بے پروانہ ہو جاؤ جس کے ہاتھ میں دنیا ہے۔

﴿10943﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شیطان بندے کے لئے خیر کے ننانوے دروازے کھولتا ہے اور اس کے ذریعے وہ بُرائی کے کسی ایک دروازے پر پہنچانا چاہتا ہے۔

﴿10944﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ (پ۲۹، الحاقۃ:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

کے بارے میں فرمایا: ہم نے سُنا ہے کہ وہ روزے ہیں۔

سیِّدُنا علی وسیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کی مرویات

حضرت سیِّدُنا علی وحضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے متعدد تابعین وتبع تابعین سے روایتیں لی ہیں اور ان دونوں میں کثرتِ حدیث اور زیادہ شہرت والے حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔

﴿10945﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے، اسے یاد رکھے حتّٰی کہ اسے اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے تک پہنچادے اور وہ زیادہ یاد رکھنے والا اسے اپنے سے بڑے فقیہ تک پہنچادے کیونکہ بہت سے فقہ اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے۔[1]

دُگنے اجر والے لوگ:

﴿10946﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجور، سلطان بحروبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کو دُگنا اجر دیا جائے گا:(۱)...جس کے پاس کوئی لونڈی تھی، اس نے اسے اچھا ادب سکھایا، اچھی تعلیم دی اور (اسے آزاد کرکے) اس سے نکاح کرلیا۔(۲)...اہلِ کتاب میں سے وہ شخص جو حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لایا اور (۳)...وہ غلام جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کیا۔[2]

﴿10947﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ولاء کی بیع اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے[3]۔[4]

﴿10948﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ قُبا کی زیارت کے لئے کبھی پیدل جاتے اور کبھی سواری پر۔[5]

1...ابوداود، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ۳/۴۵۰، حدیث: ۳۶۶۰۔سنن دارمی، کتاب المقدمة، باب الاقتداء بالعلماء، ۱/۸۶، حدیث: ۲۲۹

2...مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص۹۰، حدیث: ۱۵۴

3...ولاء ولی سے بنا بمعنی قرب، شریعت میں استحقاق میراث کو ولاء کہتے ہیں۔(مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۸۲)

4...بخاری، کتاب العتق، باب بیع الولاء وھبتہ، ۲/۱۵۵، حدیث: ۲۵۳۵

5...مسلم، کتاب الحج، باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاة فیہ وزیارتہ، ص۷۲۳، حدیث: ۱۳۹۹

اہلِ خانہ کی اصلاح:

﴿10949﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوڑا وہاں لٹکاؤ جہاں گھر والے اسے دیکھ سکیں۔[1]

﴿10949﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھر والوں سے لاٹھی دور نہ کرو اور انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈراتے رہو[2]۔[3]

﴿10950﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں رات میں جنبی ہو جاتا ہوں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وضو کر لیا کرو اور عضو دھو کر پھر سو جایا کرو۔[4]

مُہرِ نبوت:

﴿10951﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ میں نے خَاتَمُ النَّبِیّٖن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیٹھ پر کبوتری کے انڈے کی مثل مہر نبوت دیکھی ہے۔[5]

﴿10952﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصالِ ظاہری سے پہلے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی ہے۔[6]

﴿10953﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو اوفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، ان میں ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔[7]

1...معجم کبیر، ۲۸۴/۱۰، حدیث: ۱۰۶۶۹، عن ابن عباس

2...یعنی بیوی بچوں کے حالات پر نگاہ رکھو ان کی اصلاح کرتے رہو، چھوٹے بچوں کو تو مار سے اور بڑوں کی زبانی ڈانٹ ڈپٹ سے۔ قیامت میں تم سے ان کا بھی سوال ہو گا، رب فرماتا ہے: "قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پ۲۸، التحریم: ۶)۔" (مراۃ المناجیح، ۸۰/۱)

3...موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب العیال، باب تعلیم الرجل اھلہ، ۸/۷۷، حدیث: ۳۲۱، عن ابن عمر

4...بخاری، کتاب الغسل، باب الجنب یتوضا ثم ینام، ۱۱۸/۱، حدیث: ۲۹۰

5...معجم کبیر، ۲۴۱/۲، حدیث: ۲۰۰۹

6...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز النافلۃ قائما وقاعدا... الخ، ص ۳۷۰، حدیث: ۷۳۴

7...مسند امام احمد، حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی، ۴۷/۷، حدیث: ۱۹۱۳۴

﴿10954﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا عبْدُ اللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک نمازِ جنازہ پڑھائی تو اس پر چار تکبیریں کہیں۔[1]

﴿10954﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ خلق کے رہبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس غلام نے اپنے آقا یا اس کے گھر والوں کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو وہ زانی ہے[2]۔[3]

عورتوں کو مسجد نہ جانے کا حکم کیوں؟

﴿10955﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اگر میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ نئی نئی باتیں ملاحظہ فرماتے جو آپ کے بعد عورتوں نے کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرما دیتے، جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کر دی گئی تھیں۔[4]

﴿10956﴾... حضرت سیِّدُنا عبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ نے حالتِ سفر میں موزوں پر مسح کیا۔[5]

امام کے پیچھے تلاوت کی ممانعت:

﴿10957﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔[6]

﴿10958﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1...معجم صغیر، جزء ۱، ص ۹۷، حدیث: ۲۷۰

2...امام شافعی و احمد کے ہاں غلام کا نکاح بغیر مولیٰ کی اجازت کے منعقد ہی نہیں ہوتا لہٰذا اگر بعد میں مولیٰ اجازت بھی دے دے تب بھی درست نہیں مگر امام اعظم اور امام مالک کے ہاں نکاح مالک کی اجازت پر موقوف رہتا ہے، اگر جائز رکھے تو جائز ورنہ باطل جیسے نکاح فضولی کا حکم ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مالک کے انکار کے باوجود غلام نکاح کرے تو نکاح باطل ہے اور وطی حرام، یا مالک کی اجازت سے پہلے وطی درست نہیں جیسے تمام موقوف نکاحوں کا حکم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۹)

3...ابو داود، کتاب النکاح، باب فی نکاح العبد بغیر اذن سیدہ، ۲/ ۳۳۱، حدیث: ۲۰۷۸

4...مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب شھود النساء الجماعۃ، ۳/ ۵۷، حدیث: ۵۱۲۷

5...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الطھارۃ، باب فی المسح علی الخفین، ۱/ ۲۰۶، حدیث: ۲۱

6...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب اذا قرا الامام فانصتوا، ۱/ ۴۶۳، حدیث: ۸۵۰

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بالی والے دانے کو کھلے دانے کے عوض، درخت پر لگے پھلوں کو اسی قسم کے اتارے ہوئے پھلوں کے عوض اور درخت پر لگی کھجوروں کو چند سالوں کے ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا ہے۔[1]

﴿10959-60﴾ ... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کی نماز کے بعد نماز پڑھے وہ چار رکعات پڑھے۔[2]

مال مسلم کی حرمت:

﴿10961﴾ ... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔[3]

﴿10962﴾ ... حضرت سَیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میری ملاقات میرے ماموں جان حضرت سَیِّدُنا ابو بُردہ بن نیار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی ان کے پاس ایک جھنڈا تھا، میں نے کہا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شخص کی گردن مارنے کے لئے بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کر لیا۔[4]

﴿10963﴾ ... حضرت سَیِّدُنا عدی بن عمیر کِندی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے صاحبِ جُود وسخا، پیکر شرم وحیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے جو ہمارے کام پر عامل ہو پھر وہ ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی کم چیز چُھپالے تو یہ خیانت ہے جسے وہ قیامت کے دن لے کر آئے گا۔[5]

﴿10964﴾ ... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔[6]

---

1 ... المجالسة وجواهر العلم، الجزء السادس والعشرون، ٢٧٤/٣، حديث: ٣٦١٣

2 ... مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة الجمعة، ص ٤٣٦، حديث: ٨٨١

3 ... البحر الزخار، الاعمش عن ابي وائل عن عبد الله، ١١٧/٥، حديث: ١٦٩٩

4 ... ترمذی، كتاب الاحكام، باب فيمن تزوج بامرأة ابيه، ٧٨/٣، حديث: ١٣٦٦

5 ... مصنف ابن ابي شيبة، كتاب السير، باب ما ذكر في الغلول، ٧١١/٧، حديث: ٩

6 ... نسائی، كتاب الطهارة، باب ترك الوضوء بعد الغسل، ص ٤٨، حديث: ٢٥٢

﴿10965﴾... حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ بھول گئے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ تم بھول گئے اس کا حکم مجھے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے۔[1]

حضرت سیِّدُنا داود بن نُصَیر طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

عقلمند فقیہ، صاحبِ بصیرت محافظ ابو سلیمان داود بن نصیر طائی بھی انہی بُزرگانِ دین میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبرت کی نگاہ سے دیکھتے، سبقت حاصل کرتے ہوئے آگے نکل گئے، کثرت قیام کے سبب دُبلے ہو گئے، گہری فکر میں مبتلا رہے، خوف نے آپ کو لاغر کر دیا، بے چینی واضطراب نے آپ کو ہر چیز سے غافل کر دیا۔

منقول ہے: سبقت حاصل کرنے کے لئے تیز چلنے اور مالک حقیقی سے ملنے کے لئے دبلا ہو جانے کا نام تَصَوُّف ہے۔

موت کی فکر:

﴿10966﴾... حضرت سیِّدُنا عبیدُ اللہ بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملا اور آپ سے ایک حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو! کیونکہ مجھے جلدی ہے کہ کہیں میری جان نہ نکل جائے۔

حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن جب بھی آپ کا ذکر کرتے تو فرماتے: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے معاملے پر خوب نظر رکھی۔

﴿10967﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دین داری تو وہ ہے جس پر حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عمل پیرا رہے۔

﴿10968﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: عبادت گزار مجھ پر سبقت لے گئے، ہائے افسوس! میری امید ٹوٹ گئی۔

﴿10969﴾... حضرت سیِّدُنا ظفر بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود

[1]... معجم کبیر، ۲۰/۴۱۶، حدیث: ۱۰۰۱

طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ابو سلیمان! تیر اندازی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ میں اسے سیکھنا پسند کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تیر اندازی کرنا بلاشبہ اچھا عمل ہے لیکن وہ بھی تمہاری زندگی کے دن ہیں غور کرلینا کہ انہیں کس کام میں گزار رہے ہو۔

پہلے فقیہ پھر عالم پھر عابد:

﴿10970﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان لوگوں میں سے تھے جو فقیہ بنے پھر عالم بنے پھر عابد بن گئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امام الفقہاء حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے، ایک دن آپ نے ایک آدمی کو کاٹا تو حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے فرمایا: ابو سلیمان! آپ کے ہاتھ اور زبان لمبے ہو گئے ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آتے جاتے تھے لیکن گفتگو نہیں کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے جان لیا کہ آپ بقدرِ کفایت علم حاصل کر چکے ہیں تو اپنی کتابیں نہرِ فرات میں بہا دیں اور عبادت کی طرف متوجہ ہو کر خلوت نشیں ہو گئے، حضرت سیِّدُنا زائدہ بن قدامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے دوست تھے، ایک مرتبہ آپ کے پاس آئے اور کہا: ابو سلیمان!

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ﴿۲﴾ (پ۲۱، الروم: ۱، ۲) ترجمۂ کنزالایمان: رومی مغلوب ہوئے۔

حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے بارے میں پوچھنے پر جواب دیا کرتے تھے لیکن آپ نے فرمایا: ابو صلت! جواب کا وقت گزر گیا۔ یہ کہہ کر آپ اپنے گھر چلے گئے۔

داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عظمتوں کا اعتراف:

﴿10971﴾... مقامِ جزیرہ میں رہنے والے حضرت سیِّدُنا وکیع بن جرّاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چچازاد بھائی حضرت سیِّدُنا ابو سفیان عبد الرحیم بن مُطَرِّف رُواسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو حضرت سیِّدُنا ابو عباس محمد بن سماک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کا زہد بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”اے لوگو! دنیا والے تیزی سے دل کے غموں، نفسانی خواہشات اور بدن کو تھکا دینے میں جلدی کر رہے ہیں حالانکہ حساب سخت ہے، اہلِ رغبت کے لیے رغبتِ دنیا وآخرت میں فائدہ مند ہے اور زاہدین کے لیے زہد دنیا و آخرت میں راحت ہے، بے شک حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے دل سے اپنے آگے کے معاملے

کو دیکھا تو آپ کے دل کی بصیرت نے آنکھوں کی بصارت کو ڈھانپ دیا گویا جو تم دیکھتے ہو اسے وہ نہیں دیکھتے اور جسے وہ دیکھتے ہیں اسے تم نہیں دیکھتے، تم ان پر تعجب کرتے تھے اور وہ تم پر، جب انہوں نے دیکھا کہ تم دنیا کی محبت اور اس کے دھوکے میں ایسے ڈوبے ہو کہ تمہاری عقلیں دنیا پر فدا ہو گئیں، دنیا سے محبت کے سبب تمہارے دل مردہ ہو چکے، تم دل وجان سے اس پر فریفتہ ہو گئے اور تمہاری نظریں دنیا کی طرف پھیل گئیں تو وہ زاہد تم سے نامانوس ہو گیا۔ اگر تم انہیں دیکھتے تو جان لیتے کہ وہ دنیا والوں سے خوفزدہ ہیں کیونکہ وہ مُردوں کے درمیان زندہ تھے۔

پھر حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے داود! آپ کی شان بڑی نرالی ہے، آپ کی خوبی میں مزید اضافہ اس بات سے ہوا کہ آپ نے اپنے اہلِ زمانہ میں اپنے نفس پر خاموشی لازم کر لی حتّٰی کہ اپنے نفس کو عدل پر قائم کر دیا، آپ نے اس کی توہین کی تو اسے عزت دینے کی نیت سے، اسے ذلیل کیا تو اسے اعزاز اکرام دینے کے ارادے سے، اسے جھکایا تو اسے بلند کرنے کے ارادے سے، اسے تھکا دیا تاکہ اسے راحت نصیب ہو، اسے بھوکا رکھا تاکہ وہ سیر ہو جائے، اسے پیاسا رکھا تاکہ وہ خوب سیراب ہو جائے، اسے کھردرا لباس پہنایا تاکہ وہ نرم لباس پہن سکے، اسے معمولی کھانا کھلایا تاکہ عمدہ وپاکیزہ کھانے کھا سکے، آپ نے مرنے سے پہلے ہی اسے مار دیا، تدفین سے پہلے ہی اسے دفن کر دیا، اس کو عذاب ہونے سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا، اسے لوگوں سے چھپائے رکھا کہیں اسے شُہرت نہ مل جائے، آپ نے اِسے دنیا سے دور رکھ کر دنیا کو کوئی قدر واہمیت نہ دی اور آپ نے اُخروی بیویوں، اخروی لباس، موٹے وباریک ریشم کی خاطر اپنے نفس کو دنیوی بیویوں، کھانوں اور لباس سے دور رکھا۔

میرا یہی گمان ہے کہ آپ نے جس کی رغبت کی اور جسے طلب کیا اُسے پانے میں کامیاب ہو گئے، آپ کی پہچان چہرہ اور ظاہر کے بجائے آپ کا عمل اور باطن تھا، آپ نے اپنے دین میں فقاہت حاصل کی پھر لوگوں کو اس حال میں چھوڑ دیا کہ وہ فتوٰی دینے اور فقہ سیکھنے میں لگے ہیں، آپ نے احادیث کی سماعت کی اور لوگوں کو حدیثیں بیان کرتا اور روایات کرتا چھوڑ دیا، آپ بولنے سے گونگے ہو گئے اور لوگوں کو باتیں کرتا چھوڑ دیا، آپ نے نیک لوگوں سے حسد کیا نہ شریر لوگوں کو بُرا بھلا کہا، خلیفہ کا عطیہ قبول کیا نہ امیروں کا ہدیہ، حرص ولالچ نے آپ کو ذلت میں ڈالا نہ آپ نے لوگوں کے معاملات میں دلچسپی لی، بارگاہِ الٰہی میں خلوت نشین رہتے تو مانوس رہتے، لوگوں میں بیٹھتے تو گھبراہٹ کا شکار رہتے، جس سے آپ گھبراتے اس سے لوگ اُنسیت پاتے تھے اور جس سے

آپ اُنسیت پاتے اس سے لوگ گھبراتے تھے، آپ سفر میں رہنے والے مسافروں کی حد کو پار کر گئے اور اس حد سے بھی بڑھ گئے جو قید خانے میں قیدیوں کی ہوتی ہے۔

مسافر تو اپنا کھانا اور مٹھائی اٹھائے ہوتے جبکہ آپ کے پاس مہینہ بھر کے لیے ایک یا دو روٹیاں ہوتیں جنہیں آپ اپنے مٹکے میں ڈال دیا کرتے، جب روزہ افطار کرتے تو اس میں سے اپنی حاجت کے مطابق روٹی لے کر اسے اپنے وضو کے برتن میں ڈالتے پھر اس پر بقدرِ حاجت پانی ڈالتے اور نرم کرنے کے لئے اسے ملا لیتے تو یہ آپ کا سالن، آپ کا میٹھا اور آپ کی راحت کا کُل سامان ہوتا، تو کوئی ہے جس نے آپ کے صبر جیسا صبر اور آپ کے عزم جیسا عزم کرنے والی کسی ہستی کے بارے میں سنا ہو؟ میرا گمان یہی ہے کہ آپ اسلاف میں شامل اور بعد والوں پر فضیلت رکھنے والے ہیں، آپ نے عبادت گزاروں کو مشقت میں ڈال دیا ہے۔ اے داود! آپ بعد والوں میں زندہ رہے اور پہلے والوں سے جا ملے اور یقیناً آپ نے دنیا کے متوالوں کے دور میں رہتے ہوئے زاہدوں کے اعلیٰ ترین مقام و مرتبے کو حاصل کیا۔

اور قیدی تو لوگوں کے ساتھ قید ہوتا ہے اور ان سے اُنسیت حاصل کرتا ہے کیونکہ ایک قیدی کے ساتھ بہت سے اور قیدی بھی ہوتے ہیں لیکن آپ نے خود کو اپنے گھر میں تنہا قید رکھا جہاں آپ کا کوئی ہم نشین تھا نہ کوئی بات کرنے والا۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان دو معاملوں میں سے کونسا آپ پر زیادہ سخت تھا: (۱)...گھر میں خلوت نشینی جس میں کئی مہینے اور سال گزر گئے یا (۲)...آپ کا طرح طرح کے کھانوں اور مشروبات سے منہ موڑنا کہ نہ آپ نے ان سے کچھ کھایا اور نہ کسی چیز سے راحت حاصل کی، آپ کے دروازے پر کوئی پردہ نہ ہوتا، آپ کے نیچے کوئی بچھونا نہ ہوتا، آپ کے پاس کوئی ایسا مٹکا نہ تھا جس میں آپ کے لئے پانی ٹھنڈا ہوتا اور نہ ہی الگ سے کوئی ایسا پیالہ جس میں آپ کا ناشتہ یا رات کا کھانا ہوتا، پاکی حاصل کرنے کے لئے آپ کے پاس صراحی اور پانی پینے کے لئے ایک پیالہ تھا۔

اے داود! آپ کا ہر معاملہ حیرانی میں ڈالنے والا ہے، کیا آپ کو ٹھنڈے پانی، عمدہ کھانے اور نرم لباس کی خواہش نہیں ہوئی؟ ضرور ہوئی ہو گی لیکن آپ نے ان چیزوں میں زہد اختیار کیا کیونکہ آپ کے مدِ نظر وہ معاملہ تھا جس کی طرف آپ کو بلایا گیا اور جس میں آپ رغبت رکھتے تھے پس آپ نے جو خرچ کیا وہ کوئی چھوٹی شے نہیں اور آپ نے جو چھوڑا وہ کوئی معمولی و حقیر چیز نہیں اور اپنی امید یا طلب کے سلسلے میں آپ نے جو کیا وہ آسان نہ تھا، بہر حال آپ جلد ملنے والی راحت میں کامیاب ہو گئے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ دائمی زندگی میں بھی

کامیاب ہوں گے، آپ نے ہر حال میں اپنی خواہش کو مارا کہ کہیں اس کی محبت اور اس کا فتنہ آپ کو گھیر نہ لے، جب آپ وصال فرما چکے تو آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی موت کے سبب آپ کو مشہور کر دیا اور آپ کو آپ کے عمل کی چادر سے ڈھانپ دیا، جو عمل آپ نے چھپ کر کیا اور اس کا چرچا نہیں کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آج اسے ظاہر فرما دیا اور آپ کے نفع کو بڑھایا، آپ لوگوں سے وحشت زدہ رہے پس اگر آج آپ اپنے پیروکاروں کی کثرت دیکھتے تو جان لیتے کہ آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عزت و شرف سے نواز دیا ہے، آج آپ ہی اپنے قبیلے والوں کو بتائیے کہ آپ ان کی زبان میں گفتگو کرتے ہیں، آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ اس قبیلے کی فضیلت ظاہر کر رہا ہے کیونکہ آپ کا اس سے تعلق ہے، لہٰذا آپ کو اپنی نیکی کے سبب اس اچھی شُہرت اور کثیر پیروکاروں کے اس حسین اجتماع کی صورت میں راحت مل رہی ہے، بے شک آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ کسی اطاعت گزار کو ضائع نہیں کرتا نہ کسی عمل کرنے والے کو بھولتا ہے، وہ اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے والی اپنی مخلوق کو ان کے شکر سے بھی بڑھ کر بدلہ عطا فرماتا ہے، پاک ہے وہ ذات جو صلہ دیتی، جزا عطا فرماتی اور ثواب سے نوازتی ہے۔

عظیم شان کے مالک:

﴿10972﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن صباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابو عباس محمد بن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے میں فرمایا: آپ کی شان بڑی نرالی ہے، ہمارے تعجب میں اس بات سے اور بھی اضافہ ہو گیا کہ آپ نے اپنی تدفین سے پہلے ہی اپنے زمانے والوں سے اپنے نفس کو دفن کر دیا، آپ نے موت آنے سے پہلے ہی اسے مار دیا، آپ ایک یا دو روٹیوں کا قصد فرماتے اور اسے اپنے مٹکے میں ڈال دیا کرتے، جب رات کا وقت ہوتا تو وضو کے برتن کو اپنے قریب کرتے، مٹکے سے روٹی نکال کر اس پر پانی ڈالتے پھر اسے ملا لیتے تو یہی آپ کا سالن ہوتا اور یہی میٹھا بھی، آپ کو عمدہ کھانے کی خواہش ہوئی تو سادہ کھانا کھایا، نرم لباس کی خواہش ہوئی تو کُھردرا لباس پہنا، آپ نے جو چھوڑا اُسے بڑا نہیں سمجھا، لوگ جس چیز سے مانوس ہوتے آپ اس سے گھبراتے تھے اور جس سے لوگ گھبراتے آپ اس سے مانوس ہوتے تھے، آپ نے اپنے لئے فقہ حاصل کر کے لوگوں کو فقہ حاصل کرتا چھوڑ دیا اور اپنے لئے علم حاصل کر کے لوگوں کو علم حاصل کرتا چھوڑ دیا، تو کوئی ہے جس نے سنا ہو کہ آپ کے عزم کی طرح کسی کا عزم تھا یا پھر آپ کے عمل جیسا کسی کا عمل تھا؟ آپ نے

ساری زندگی اپنی خواہش کو مارا تاکہ وہ آپ کو فتنے میں مبتلا نہ کر دے، جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے رب تعالیٰ نے آپ کو مشہور کر دیا، آپ کو آپ کے عمل کی چادر سے ڈھانپ دیا اور آپ کے لئے لوگوں کو جمع فرما دیا، اگر آج آپ اپنے پیروکاروں کو دیکھتے تو جان لیتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عزت و شرف عطا فرمایا ہے، اگر قبیلہ طے والے اپنے منہ سے آپ کے سبب اپنی بڑائی بیان کریں تو یقیناً وہ اس کے حقدار ہیں کیونکہ ابو سلیمان! آپ ان ہی میں سے ہیں۔

کنگھی کرنے کی فرصت نہ ہوتی:

﴿10973﴾... حضرت سَیِّدُنا ولید بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک شخص نے پوچھا: ابو سلیمان! کیا آپ اپنی داڑھی میں کنگھی نہیں کرتے؟ فرمایا: مجھے اس کی فرصت نہیں۔

﴿10974﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو داود خُرَیبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: آپ اپنی داڑھی میں کنگھی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: اگر میں کنگھی میں مشغول ہو جاؤں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں فارغ ہوں۔

﴿10975﴾... حضرت سَیِّدُنا حفص بن عمر جُعْفِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے فرمایا: آپ اپنی داڑھی میں کنگھی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: دنیا سوگ کا گھر ہے۔

فضائل پر لوگوں کی گواہی:

﴿10976﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو بکر بن خلف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے بغداد میں سن 205 ہجری میں فرمایا: جب حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو لوگ آپ کے جنازے کے ساتھ گئے، جب آپ کی تدفین ہو گئی تو حضرت سَیِّدُنا ابو عباس ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے داود! آپ ساری رات جاگتے رہتے جبکہ لوگ سو رہے ہوتے تھے۔ تمام حاضرین نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ انہوں نے فرمایا: آپ اس وقت نفع اُٹھا رہے تھے جب لوگ نقصان اٹھا رہے تھے۔ سب لوگوں نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ انہوں نے فرمایا: آپ بُرائیوں سے دور رہے جب لوگ ان میں پڑے ہوئے تھے۔ تمام حاضرین نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ حتّٰی کہ انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تمام فضائل گنوائے، جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر نہشلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے کھڑے ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی حمد کی پھر فرمایا: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! لوگ جتنا جانتے تھے کہہ چکے، اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی رحمت سے ان کی مغفرت فرما اور انہیں ان کے عمل کے سپرد نہ فرما۔

تذکرۂ جہنم سے بیماری و موت:

﴿10977-78﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن عمر جعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کئی روز بیمار رہے، آپ کی بیماری کا سبب یہ تھا کہ آپ نے جہنم کے تذکرے پر مبنی ایک آیت پڑھی تورات میں اس کی تکرار کرنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے۔ لوگوں نے جب آپ کو دیکھا تو آپ وصال فرما چکے تھے اور آپ کا سر اینٹ پر تھا، آپ کے بھائی اور پڑوسی آپ کے گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے، ان کے ساتھ حضرت سیِّدُنا ابو عباس ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تھے، جب انہوں نے آپ کے سر کو دیکھا تو کہنے لگے: اے داود! آپ نے تو قاریوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، جب آپ کو قبر تک لے جایا گیا تو آپ کے جنازے میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی حتّٰی کہ پردہ نشین عورتیں بھی گھروں سے باہر نکل آئیں، حضرت سیِّدُنا ابو عباس ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے داود! آپ نے قید ہونے سے پہلے اپنے نفس کو قید کیا اور اپنے محاسبے سے قبل اپنے نفس کا محاسبہ کیا لہٰذا آج آپ وہ ثواب دیکھ رہے ہیں جس کی آپ کو امید تھی، اسی ثواب کے لئے آپ محنت و مشقت اور عمل کرتے رہے۔ پھر آپ کی قبر کے کنارے کھڑے حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! داود کو اس کے عمل کے سپرد نہ فرما۔ ان کے کلام پر لوگ متعجب ہو گئے۔

﴿10979﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عباس ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے دن ان کے پاس گیا تو وہ اپنے گھر میں مٹی پر لیٹے تھے اور سر کے نیچے اینٹ رکھی تھی، میں ان کا حال دیکھ کر رو پڑا، پھر مجھے وہ انعامات یاد آئے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیائے کرام کے لئے تیار کر رکھے ہیں، میں نے کہا: اے داود! آپ نے قید ہونے سے پہلے اپنے نفس کو قید کیا اور عذاب دیئے جانے سے قبل ہی اپنے نفس کو مبتلائے عذاب کیا لہٰذا آج آپ وہ ثواب دیکھیں گے جس کے لیے عمل کیا کرتے تھے۔

﴿10980﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عیسیٰ رابشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا لوگ تین راتوں سے یہاں آ رہے ہیں صرف اس خوف سے کہ کہیں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز جنازہ فوت نہ ہو

جائے، میں نے تمام لوگوں کو آپ کے لئے روتا دیکھا، مجھے وہ قیامت کا دن لگ رہا تھا۔

نزع کی شدت:

﴿10981﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داود طیالسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے جنازے میں حاضر تھا اور ان کے وصال کے وقت بھی ان کے پاس موجود تھا، میں نے نَزع کی سختی ان سے زیادہ کسی کی نہیں دیکھی، ہم رات کو آپ کے پاس آئے تو اندر جانے سے پہلے ہی آپ کے دم نکلنے کی آواز آرہی تھی، پھر ہم اگلی صبح آپ کے پاس آئے تو آپ ابھی حالت نزع میں ہی تھے، پھر ہم ان کا دم نکلنے تک وہیں ٹھہرے رہے۔

جنازے میں لوگوں کی کثرت:

﴿10982﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن بِشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے میں حاضر تھا، آپ کے وصال کی خبر وقفے وقفے سے دی جارہی تھی، ہمارے دل اسے قبول نہیں کر رہے تھے، آپ کو دو یا تین چارپائیوں پر رکھا گیا کیونکہ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے چارپائی ٹوٹ جاتی تو پھر چارپائی بدل دی جاتی، آپ کی نمازِ جنازہ کئی دفعہ پڑھی گئی، میں نے دیکھا کہ آپ کی چارپائی کو قبر پر رکھا جاتا پھر کچھ لوگ آکر اسے اُٹھا کر لے جاتے پھر واپس ان کی قبر کے مقام پر لے آتے۔

﴿10983﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داود طیالسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے وقت کوفہ آیا، میں نے آپ سے زیادہ سخت موت کے غرغرے کسی کے نہیں دیکھے، میں ان کی ایسی آواز سن رہا تھا جیسے بیل کی آواز نکلتی ہے۔

﴿10984﴾... حضرت سیِّدُنا یونس بن عُروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے میں لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے میری چپل ٹوٹی اور ضائع ہوگئی اور میرے کاندھوں سے چادر اتری اور وہ بھی گم ہوگئی۔

عمل کب کرے گا؟

﴿10985﴾... حضرت سیِّدُنا حَفْص بن حُمَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: جب کوئی جنگ کا ارادہ کرتا ہے تو کیا وہ اپنے لئے سامانِ جنگ جمع

نہیں کرتا؟ پھر اگر وہ اپنی عمر سامان جمع کرنے میں گزار دے تو جنگ کب کرے گا؟ بے شک علم عمل کا آلہ ہے لہٰذا اگر کوئی اپنی عمر حصولِ علم میں ہی گزار دے تو عمل کب کرے گا؟

سال بھر گفتگو میں حصہ نہ لیا:

﴿10986﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کو ان کے کسی ساتھی نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گوشہ نشین ہونے کا سبب یہ تھا کہ آپ حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے، ایک مرتبہ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ سے فرمایا: ابو سلیمان! ہم ہتھیار مُستحکَم کر چکے ہیں۔ آپ نے کہا: پھر کون سی چیز رہ گئی؟ فرمایا: اس پر عمل کرنا باقی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میرا نفس گوشہ نشینی اور اکیلے رہنے کے معاملے میں مجھ سے جھگڑنے لگا، میں نے اس سے کہا: جب تک تو شرکائے مجلس میں رہے کسی سوال کا جواب نہ دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ گوشہ نشینی اختیار کرنے سے پہلے آپ لوگوں میں ایک سال تک بیٹھتے رہے، آپ فرماتے ہیں: جب مجلس میں کوئی مسئلہ آتا تو مجھے جواب دینے کی خواہش پیاسے کو پانی کی خواہش سے بھی زیادہ ہوتی مگر میں اس کا جواب نہ دیتا، پھر میں نے ان سے علیحدہ ہو کر گوشہ نشینی اختیار کر لی۔

لوگوں سے دوری میں شدت:

﴿10987﴾... حضرت سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گوشہ نشینی میں انتہائی سخت تھے وہ اپنے نفس کا علاج خاموشی کے ذریعے کیا کرتے تھے جبکہ اس سے قبل آپ زیادہ گفتگو کرنے والے تھے اس کا علاج یہ تھا کہ آپ بولنا چھوڑ دیں، اس علاج نے آپ کو فکر آخرت میں مبتلا کیا اور اس فکر کی بدولت آپ نے اپنے نفس پر قابو پالیا، میں ایک دن نماز کے وقت آپ کے یہاں آیا اور آپ کا انتظار کرنے لگا جب آپ نماز کے لئے نکلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا، مسجد آپ کے قریب ہی تھی، آپ مسجد کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلے تو میں نے پوچھا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ پس آپ میرے ساتھ خالی گلیوں میں چلتے رہے حتّٰی کہ ہم مسجد کی طرف نکل آئے۔ میں نے کہا: آپ کے لئے قریبی راستہ تو وہاں سے ہے؟ تو آپ نے فرمایا: سعید! لوگوں سے ایسے بھاگو جیسے درندے سے بھاگتے ہو، جو بھی لوگوں میں گھل مل کر رہا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عہد بُھلا دیا۔

﴿10988﴾... حضرت سیِّدُنا لُوَین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نفس کو آزمانا چاہا کہ یہ گوشہ نشینی پر پختہ رہ سکے گا یا نہیں؟ چنانچہ آپ حضرت سیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی مجلس میں ایک سال اس طرح بیٹھے کہ کوئی کلام نہیں کیا پھر لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے۔

﴿10989﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: آپ دونوں ایک مرتبہ میرے پاس آچکے ہیں لہٰذا اب دوبارہ نہ آیئے گا۔

گوشہ نشینی کے ساتھ پابندیٔ جماعت:

﴿10990﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ربیع اَعْرَج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا، آپ اپنے گھر سے تب ہی نکلتے تھے جب مؤذن "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" کہتا، آپ گھر سے نکل کر نماز ادا کرتے اور جب امام سلام پھیرتا تو آپ اپنی چپل پہنتے اور اپنے گھر چلے جاتے، میرے ساتھ یہ معاملہ کافی عرصے رہا ایک دن میں نے انہیں پا لیا اور کہا: ابو سلیمان! ذرا ٹھہریے۔ وہ میرے لئے رُک گئے، میں نے کہا: ابو سلیمان! مجھے نصیحت کیجئے۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور اگر تمہارے والدین زندہ ہیں تو ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ یہ بات تین دفعہ کہی پھر چوتھی مرتبہ فرمایا: تمہارا بھلا ہو! دنیا سے روزہ رکھو اور اپنی موت کو اِفطار بنالو، لوگوں سے کنارہ کش رہو مگر ان کی جماعت نہ چھوڑو۔

﴿10991﴾... حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلام کرنے ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اندر آنے کی اجازت دے دی، میں کمرے کے دروازے پر ہی بیٹھ گیا اور کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ یہاں اکیلے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر بھی رحم فرمائے! کیا تنہائی اور گوشہ نشینی کے علاوہ بھی اب کسی چیز میں انسیت ہے؟ کوئی آپ کے لیے دکھاوا کرے یا آپ کسی کے لیے تکلُّف کرو تو پھر بھلائی کس میں ہے؟

﴿10992﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم رکھو۔ میں نے کہا: مزید نصیحت کیجئے۔ فرمایا:

دین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑی دنیا پر راضی رہو جیسے دنیا والے دین میں خرابی کے باوجود دنیا پر راضی ہو گئے۔ میں نے کہا: اور نصیحت کیجئے۔ فرمایا: دنیا کو اس دن کی طرح بنالو جس کا تم نے روزہ رکھا ہوا ہے اور پھر موت پر افطار کرو۔

وحشت دور کرنے والی وحشت:

﴿10993﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یحییٰ احمد بن ضرار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا، آپ بڑے رقبے والے کھنڈر مکان میں رہتے تھے جس میں فقط ایک ہی کمرہ تھا اور اس کا بھی دروازہ نہیں لگا ہوا تھا، کچھ لوگوں نے آپ سے کہا: آپ ویران گھر میں رہتے ہیں، کیا ہی بہتر ہو کہ آپ اس کمرے میں ایک دروازہ لگوالیں، آپ کو وحشت نہیں ہوتی؟ فرمایا: میرے اور دنیاوی وحشت کے درمیان قبر کی وحشت حائل ہو چکی ہے۔

تین کے لیے تین کافی:

﴿10994﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا سے یوں گھبراؤ جیسے درندوں سے گھبراتے ہو۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے: زہد کے لیے یقین، عبادت کے لیے علم اور مصروفیت کے لیے عبادت کافی ہے۔

﴿10995﴾... حضرت سیِّدُنا عمیر بن صدقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے دوست تھے اور ہم دونوں حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں بھی ساتھ بیٹھا کرتے تھے حتّٰی کہ آپ گوشہ نشیں ہو کر عبادت میں مصروف ہو گئے تو میں آپ کے پاس آیا اور کہا: ابو سلیمان! آپ نے تو ہم سے منہ موڑ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ابو محمد! تمہاری یہ مجلس اُخروی معاملے سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ پھر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور مجھے چھوڑ دیا۔

﴿10996﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حرب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کس کی ہم نشینی اختیار کی جائے اس کی جو تمہاری لغزش کو یاد رکھتا ہو؟ یا اس لڑکے کی جو تمہیں مشقت میں ڈال دے؟

﴿10997﴾... حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری گفتگو ہوئی، میں نے ان سے کہا: کیا ہی اچھا ہو کہ آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھا کریں۔ آپ نے فرمایا: تم دو

قسم کے لوگوں کے درمیان ہو گے: (۱)...بچوں کے جو تمہاری عزت نہیں کریں گے اور (۲)...بڑوں کے جو تمہیں تمہارے عیب گنوائیں گے۔

زاہدین کی نشانی:

﴿10998﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا میں زہد کا ارادہ رکھنے والوں کی نشانی ایسے شخص کی ہم نشینی کو چھوڑنا ہے جو ان جیسا ارادہ نہیں رکھتا۔

﴿10999﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن عمر جُعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک ہوشیار آدمی حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملنے آیا مگر آپ نے اسے ملاقات کا کوئی موقع ہاتھ نہ آنے دیا، آپ اپنے کپڑے میں لپٹے ہوئے نکلتے گویا خوفزدہ ہیں اور جیسے ہی امام سلام پھیرتا آپ تیزی سے روانہ ہو جاتے گویا بھاگ رہے ہیں حتّٰی کہ اپنے گھر میں داخل ہو جاتے۔

زاہد کون؟

﴿11000﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن منصور سَلُولی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، آپ مٹی پر تشریف فرما تھے، میں نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ دنیا سے بے رغبت شخص ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: زاہد تو وہ ہے جو قدرت کے باوجود دنیا ترک کر دے۔

﴿11001﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفہ آئے، آپ کوئی مسئلہ پوچھنا چاہتے تھے لہٰذا طالب علموں میں سے کسی شخص کے ذریعے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پہنچے جبکہ وہ طالبِ علموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ پس حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن سے مسئلہ پوچھنے لگے مگر آپ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا، جب انہوں نے کئی مرتبہ وہ مسئلہ دُہرایا اور آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا تو وہ اُٹھ کر چلے گئے اور آپ وہیں بیٹھے رہے۔ کسی نے عرض کی: آپ کے چچازاد آپ سے مسئلہ پوچھنے آئے تھے مگر آپ نے انہیں جواب ہی نہیں دیا؟ جب آپ سے بہت زیادہ پوچھا گیا تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب صُور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

﴿11002﴾... اسماعیل بن احمد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چچازاد بھائیوں کو احادیث بیان کر رہے تھے کہ اُن میں سے ایک نے آپ سے کوئی بات کی مگر آپ نے اُس سے بات نہ کی، اُس نے بات بڑھائی مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ غصہ میں آگیا اور آپ کو بہت باتیں سنائیں، پھر چلا گیا تو حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۱)

ترجمۂ کنز الایمان: تو جب صُور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

﴿11003﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: لوگوں سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

ایک رات داود طائی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے ساتھ:

﴿11004﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ اَعْرَج یا کسی اور بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور آپ کے ہمراہ نمازِ مغرب ادا کی، آپ نوافل مسجد میں ادا نہیں کرتے تھے لہٰذا میں آپ کے پیچھے چلنے لگا، آپ نے مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھا، میں نے کہا: کیا میں آج رات آپ کا مہمان بن سکتا ہوں؟ آپ اپنے کمرے میں چلے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ اندر آگیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جتنا چاہا آپ نے نماز پڑھی پھر دو خشک روٹیاں نکالیں اور مجھ سے فرمایا: قریب آؤ اور کھاؤ، مجھے اس بات پر رحم آیا کہ میں ان کے ساتھ کھانا کھاؤں، کھانا کھانے کے بعد آپ مشکیزے کے پاس آئے جو گرم موسم کے باوجود کمرے میں رکھا ہوا تھا آپ اس سے پانی پینے لگے۔ میں نے کہا: ابو سلیمان! بہتر ہوتا اگر آپ کسی کو کہہ دیتے جو آپ کے لئے اس پانی کو ٹھنڈا کر دیتا؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ موسمِ گرما میں جس کے لیے پانی ٹھنڈا کیا جائے اور موسمِ سرما میں گرم کیا جائے ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے؟ میں نے کہا: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: دنیا سے روزہ رکھو اور آخرت میں اس سے افطار کرنا۔ میں نے کہا: مزید نصیحت کیجئے۔ فرمایا: کراماً کاتبین ہی تم سے بات کریں (یعنی خلوت اختیار کرو)۔ میں نے کہا: اور نصیحت کیجئے۔ فرمایا: اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو۔ میں نے کہا: مزید نصیحت کیجئے۔ فرمایا: لوگوں سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو مگر ان کی جماعت سے الگ نہیں ہونا۔ اس کے بعد میں چلا آیا۔

ہر دن سامانِ آخرت تیار کرو:

﴿11005﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن اِشکاب صَفَّار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفّار کا بیان ہے: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر کے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں نے ایک دن حضرت سے کہا: ابو سلیمان! آپ اپنے اور میرے درمیان رشتے سے واقف ہیں لہٰذا مجھے نصیحت کیجئے۔ یہ سن کر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے پھر مجھ سے فرمایا: اے میرے بھائی! دن اور رات تو سفر کی منزلیں ہیں، جو لوگوں کے پاس ایک ایک کرکے آتی رہیں گی حتّٰی کہ لوگوں کے آخری سفر پر ان کا اختتام ہو جائے گا لہٰذا اگر ہر دن اپنی آخرت کے لیے زادِ راہ آگے بھیج سکو تو ایسا کرو کیونکہ سفر چاہے جیسا بھی ہو عنقریب منقطع ہو جائے گا جبکہ موت اس سے بھی پہلے آنے والی ہے پس تم اپنے سفر کے لئے زادِ راہ لو اور جو عمل کرنا ہے کرلو، گویا موت تمہیں اچانک آنے والی ہے، یہ نصیحت میں کر رہا ہوں حالانکہ مجھ سے زیادہ اس نصیحت کو ضائع کرنے والا اور کوئی نہیں۔ یہ فرما کر آپ چلے گئے۔

متقین کی صحبت کا فائدہ:

﴿11006﴾... صالح بن موسٰی کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: متقی لوگوں کی صحبت اختیار کرو کیونکہ یہ تم پر دنیا والوں سے کم بوجھ ڈالیں گے اور دنیا والوں سے زیادہ مدد کریں گے۔

﴿11007﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہا کرتے تھے: بے شک خوف کی کچھ علامتیں ہیں جو خوف والوں میں دکھائی دیتی ہیں اور اُس کے کچھ مقامات ہیں جنہیں محبت والے جانتے ہیں اور کچھ بے قراریاں ہیں جن کی بدولت شوق والے کامیاب ہوتے ہیں اور کہاں ہیں وہ لوگ؟ وہی لوگ کامیاب ہیں۔ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے فرمایا: جب تم ٹھنڈا پانی پیو گے، لذت سے بھرپور عمدہ کھانا کھاؤ گے اور گھنے سائے میں چلو گے تو موت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضری کو کب محبوب رکھو گے؟ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی رو پڑے۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے معاشی معاملات:

﴿11008﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن عمر جُعْفِی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا اپنی والدہ کے ترکہ سے چار سو درہم کے وارث ہوئے تو30 سال تک اسے کھا کر گزارہ کرتے رہے جب وہ ختم ہو گئے تو مکان کی چھت توڑ توڑ کر بیچنے لگے یہاں تک کہ لکڑیاں، چٹائیاں اور اینٹیں بھی بیچ ڈالیں حتّٰی کہ آدھی چھت باقی رہ گئی اور آپ کے گھر کی دیواریں ان معمولی عرزمی اینٹوں کی تھیں جن سے کوڑے خانے بنائے جاتے تھے اور گھر کا دروازہ درمیانے درجے سے بھی اتنا چھوٹا تھا کہ اگر کوئی لڑکا چھلانگ لگائے اندر پہنچ جائے، ایک مرتبہ آپ کے ایک دوست نے آکر کہا: ابو سلیمان! اگر آپ یہ اینٹیں مجھے دے دیں تو میں آپ کے لئے انہیں بیچ دوں؟ شاید ہم آپ کے لئے اس میں کچھ زیادہ منافع حاصل کریں جس سے آپ کو بھی فائدہ ہو۔ وہ اصرار کرتا رہا حتّٰی کہ آپ نے اینٹیں اسے دے دیں پھر اس معاملے میں غور کیا تو اگلے روز عشا کی نماز میں اس سے ملے اور فرمایا: مجھ وہ واپس لوٹا دیجئے۔ اس نے کہا: میرے بھائی! آخر کیوں؟ فرمایا: مجھے ان میں نجاست شامل ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے وہ اینٹیں لے لیں۔

﴿11009﴾... حضرت سیِّدُنا حَفْص بن غِیاث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ کے پاس اپنے غلام کی قیمت میں سے کتنی رقم باقی بچی ہے؟ آپ نے کہا: اتنے اتنے دینار۔ اس واقعہ کے ایک راوی حضرت ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے خیال سے وہ بارہ یا تیرہ دینار تھے۔ حضرت سیِّدُنا حفص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: وہ رقم دے دیجئے، ہم آپ کے لئے اسے ایسے کام میں لگا دیں گے جس سے آپ کو نفع ملتا رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو عافیت میں رکھے، بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا، اس مال کو آپ نہ لیجئے کیونکہ آپ اسے اپنے گھر میں رکھ کر مجھ پر خرچ کرتے رہیں گے۔

﴿11010﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء بن مسلم حَلَبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 20 سال 300 درہم پر گزارہ کیا، اس رقم کو وہ اپنی ذات پر خرچ کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ ان کے بھتیجے نے ان کے پاس آکر کہا: چچا! کیا آپ کو تجارت ناپسند ہے؟ فرمایا: ایسا نہیں ہے۔ اس نے کہا: مجھے کچھ رقم دیجئے میں اس سے تجارت کروں گا۔ آپ نے اسے 60 درہم دے دیئے، وہ ایک مہینے کے بعد آپ کے پاس 120 درہم لایا اور کہنے لگا: یہ اس کا منافع ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم پورا مہینہ درہم کا نفع درہم سے حاصل کرتے رہے؟ تمہارے پاس تو مال سے بھرا گھر ہونا چاہئے تم نے مجھے دھوکے میں ڈالنا چاہا۔ یہ کہہ کر آپ نے وہ دراہم

پھینک دیئے اور فرمایا: مجھے میرا اصل مال واپس کر دو۔

گھر کی مرمت نہ کرواتے:

﴾11011﴿... حضرت سیِّدُنا عثمان بن زُفَر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے چچازاد نے مجھے بتایا کہ آپ کو اپنے والد سے وراثت میں 20 دینار ملے جو آپ نے 20 سال میں کھائے، ہر سال ایک دینار خرچ کرتے، اسی سے کھانا کھاتے اور اسی سے صدقہ کرتے اور ایک گھر وراثت میں ملا، آپ اس میں کوئی تعمیر نہیں کرواتے تھے جب بھی کوئی گوشہ ٹوٹ پھوٹ جاتا آپ اسے چھوڑ کر دوسرے گوشے میں منتقل ہو جاتے حتّٰی کہ جس کونے میں آپ رہ رہے تھے اس کے سوا سارا گھر ٹوٹ پھوٹ گیا۔

﴾11012﴿... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو اپنی والدہ سے وراثت میں گھر اور کچھ دینار ملے، آپ گھر کے کمروں میں منتقل ہوتے رہے جب بھی کوئی کمرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتا آپ دوسرے کمرے میں منتقل ہو جاتے اور اس کی تعمیر نہیں کرواتے۔ یہاں تک کہ گھر کے سب ہی کمروں میں رہے اور اپنے والد کی جانب سے بھی کچھ دیناروں کے وارث ہوئے تو انہی میں سے خرچ کرتے رہے حتّٰی کہ آخری دینار سے آپ کو کفن دیا گیا۔

20 سالوں کے لیے 20 دینار:

﴾11013﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن زکریا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو ان کے کسی ساتھی نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو اپنی لونڈی کی وراثت میں 20 دینار ملے جو 20 سال کے لیے آپ کو کافی ہو گئے حتّٰی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔

﴾11014﴿... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَمْرو رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بیان ہے کہ حضرت محمد بن عامر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے مجھ سے تجارت چھوڑ دینے کے متعلق مشورہ کیا تو میں نے اور حضرت محمد بن نعمان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے انہیں اپنی ذات کے لئے اسے جاری رکھنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے ہمارا دیا ہوا مشورہ بغداد میں اپنے بھائی کو لکھ کر بھیجا، اس نے جواب میں لکھا: تمہارے دونوں ساتھیوں نے تمہیں نصیحت نہیں کی، حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنا مال واسباب بیچ دیا تو کسی نے ان سے کہا: آپ اسے تجارت میں لگا دیتے تو آپ کو اس سے کچھ نہ کچھ نفع ملتا۔ آپ نے

فرمایا: نہیں، وہ مال یا مجھ سے آگے نکل جائے گا یا میں اس سے آگے نکل جاؤں گا۔ لہٰذا وہ اپنے مال کو ایک ایک دینار کر کے خرچ کرتے رہے، جب ان کا انتقال ہوا تو صرف ایک دینار بچا ہوا تھا جس سے آپ کے کفن کا انتظام کیا گیا۔

مختصر ساز وسامان:

﴿11015﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن صالح بن مسلم عِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرضِ وفات میں ان کے پاس آیا، ان کے گھر میں فقط یہ چیزیں تھیں: ایک تارکول ملا ہوا مٹکا جس میں خشک روٹی ہوتی تھی، ایک لوٹا اور مٹی پر پڑی ایک بڑی شاہنجانی اینٹ تھی جسے آپ تکیہ بناتے تھے، اسی سے ٹیک لگاتے اور اسی پر گال رکھتے، آپ کے گھر میں کوئی چٹائی نہ تھی نہ چھوٹی نہ بڑی۔

نحیف و کمزور ہونا:

﴿11016﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پشت میں ریڑھ کی ہڈی کو اس اخروٹ والے تھیلے سے تشبیہ دیتا ہوں جس سے اخروٹ ظاہر ہو رہے ہوں (کمزوری کے سبب) آپ کی ریڑھ کی ہڈی بھی اسی طرح اُبھری ہوئی تھی۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا جود و کرم:

﴿11017﴾... حضرت سیِّدُنا قَبِیصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک ساتھی نے ہمیں بتایا کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاندان کی ایک عورت نے گھی سے ثرید بنا کر افطار کے وقت ایک لونڈی کے ساتھ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف بھیجا، آپ کے اہلِ خانہ اور اس عورت کے درمیان رضاعی رشتہ تھا۔ وہ لونڈی ایک بڑے پیالے میں اسے لے کر آئی اور حجرے میں اسے آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے اس میں سے کھانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ دروازے پر ایک سائل آکر کھڑا ہوا، آپ اُٹھے اور وہ پیالہ اس سائل کو دیا اور اس کے ساتھ ہی دروازے پر بیٹھ گئے، جب وہ کھا کر فارغ ہو گیا تو آپ اندر آئے، پیالے کو دھویا پھر اپنے سامنے موجود چھوہارے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس لونڈی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے اسے رات کے کھانے کے لئے رکھا تھا۔ آپ نے وہ چھوہارے پیالے میں ڈالے اور پیالہ میری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا: اپنی مالکن کو میرا سلام کہنا۔ اس لونڈی کا بیان ہے کہ جو ہم لائے وہ آپ نے سائل کو

دے دیا اور جس سے آپ افطار کرنا چاہتے تھے وہ ہمیں دے دیا، شاید آپ نے بھوکے پیٹ ہی رات گزار دی۔ حضرت سیِّدُنا قَبِیصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں آپ کو دیکھا کرتا تھا آپ انتہائی کمزور ہو چکے تھے۔

کھانے پینے میں سادگی:

﴿11018﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روٹی تین حالتوں میں کھایا کرتے تھے، اولاً وہ روٹی تازہ گرم ہوتی پھر باسی ہو جاتی اور آخر میں ایسی خشک ہو جاتی تھی کہ آپ اسے اپنے مٹکے میں بھگویا کرتے، آپ کے پاس دو مٹکے تھے ایک پانی کا مٹکا اور دوسرا روٹی کا مٹکا، پانی کے مٹکے کو آپ نے زمین میں گاڑا ہوا تھا کہ کہیں اسے ہوا لگ کر وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے۔

64سال عورتوں سے صبر:

﴿11019﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 64 سال کنوارے رہے۔ کسی نے آپ سے کہا: آپ نے عورتوں سے کیسے صبر کیا؟ فرمایا: میں نے اپنی بلوغت کے وقت سے ایک سال تک ان کی خواہش کو برداشت کیا پھر ان کی خواہش میرے دل سے چلی گئی۔ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: ہماری رائے یہ ہے کہ جس نے اپنی بلوغت کے بعد ایک سال تک عورتوں سے یوں صبر کیا کہ حلال اور حرام کے اعتبار سے ان کی پہچان نہ رکھی اسے ان سے قربت کی خواہش نہیں رہتی۔

نفس کے زبردست محاسب:

﴿11020﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے 60 روٹیاں پکائی جاتی تھیں، جنہیں وہ ایک تھیلے میں ڈال کر لٹکا دیتے تھے، ہر رات پانی اور نمک کے ساتھ دو روٹیوں سے افطار کرتے تھے ایک رات آپ نے اپنی افطاری لی اور اس کی طرف دیکھنے لگے۔ آپ کی سیاہ فام لونڈی آپ کو دیکھ رہی تھی وہ اُٹھی اور ایک طَباق میں چند کھجوریں لے آئی، آپ نے اس سے افطار کیا پھر ساری رات عبادت کی اور صبح روزہ رکھا، جب افطار کا وقت آیا تو آپ نے اپنی روٹی، نمک اور پانی لیا۔ حضرت سیِّدُنا ولید بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ آپ کے پڑوسی نے مجھے بتایا کہ میں نے سنا کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: تو نے کل کھجور کھانے کی خواہش کی تو میں نے تجھے وہ کھلا

دی، آج رات بھی تونے کھجور کی تمنا کی ہے، سن لے! داود جب تک دنیا میں ہے کھجور چکھے گا بھی نہیں۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ نے اپنے وصال تک کبھی کھجور نہیں چکھی۔

اپنے وصال تک نمک نہیں چکھا:

﴿11021﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن بِشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا تو ان کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے گھر لے گئے، پھر ایک بڑے مٹکے کے پاس آئے، اس سے ایک خشک روٹی نکالی اور اسے پانی میں ڈبو دیا، پھر فرمایا: آیئے کھانا کھایئے۔ میں نے کہا: ”بَارَكَ اللهُ لَكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکت عطا فرمائے۔“ پھر آپ نے اسے کھایا تو میں نے کہا: ابو سلیمان! آپ کچھ نمک بھی لے لیتے۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: میرا نفس نمک کے لئے مجھ سے جھگڑ رہا ہے اور اب داود جب تک دنیا میں ہے نمک نہیں چکھے گا۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن بشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے وصال تک نمک نہیں چکھا۔

گاجر اور کھجور نہ کھانے کی قسم:

﴿11022﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا تو دروازہ بند تھا، میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ تونے گاجر کی خواہش کی تو میں نے تجھے کھلا دی، اب تجھے گاجر اور کھجور کی خواہش ہوگئی ہے، میں قسم کھاتا ہوں کہ تو اسے کبھی نہیں کھائے گا۔ چنانچہ میں نے ان سے اجازت لی اور سلام کر کے گھر میں داخل ہوا تو پتا چلا کہ وہ اپنے نفس پر عتاب کر رہے تھے۔

﴿11023﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن حَسَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر آیا، جیسے ہی اندر جانے لگا تو میں نے اندر سے ان کی آواز سنی وہ اپنے نفس سے مخاطب تھے مگر میں سمجھا ان کے پاس کوئی شخص ہے جس سے وہ گفتگو کر رہے ہیں لہٰذا میں کچھ دیر دروازے پر کھڑا رہا پھر میں نے اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا: آجاؤ۔ جب میں اندر آیا تو آپ نے فرمایا: میرے پاس آنے کے لئے اجازت کیوں لی؟ میں نے کہا: میں نے آپ کو گفتگو کرتے سنا تو سمجھا آپ کے پاس کوئی شخص ہے جس سے آپ جھگڑ رہے ہیں۔ فرمایا: نہیں بلکہ میں تو اپنے نفس سے جھگڑ رہا تھا، کل مجھے کھجور کھانے کی خواہش ہوئی تو

میں کھجور خریدنے نکلا جب میں کھجور لے آیا تو مجھے گاجر کی خواہش ہوئی چنانچہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وعدہ کیا کہ میں کھجور اور گاجر نہیں کھاؤں گا حتّٰی کہ اس سے جاملوں۔

کبھی کھجور نہیں کھاؤں گا:

﴿11024﴾... حضرت سیِّدُنا مُصعَب بن مِقدام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے درہم دے کر بھیجا کہ میں اس سے آپ کے لئے کھجوریں خرید لوں، پھر جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ میرے ساتھ آکر بیٹھ گئے اور فرمایا: تم نے کھجوریں کہاں سے خریدی تھیں؟ میں سمجھا آپ ان کا عیب بیان کریں گے، میں نے کہا: ابو سلیمان! ان میں کیا خرابی تھی؟ خدا کی قسم! میں نے آپ کے لیے سب سے اچھی کھجوریں خریدیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ مجھے اچھی لگیں لہٰذا میں نے قسم کھالی کہ آئندہ کبھی کھجور نہیں کھاؤں گا۔

روٹی گھول کر پینے کی حکمت:

﴿11025﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن رَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دایہ نے کہا: ابو سلیمان! کیا تمہیں روٹی کھانے کا جی نہیں کرتا؟ آپ نے کہا: روٹی کھانے کے بجائے گھول کر پینے سے 50 آیات پڑھنے کا وقت مل جاتا ہے۔

﴿11026﴾... حضرت سیِّدُنا عامر بن اسماعیل اَحْمَسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: مجھے کسی نے بتایا ہے کہ آپ یہ باسی روٹیاں سخت کر کے کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ! بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں آزما چکا ہوں کہ سخت کے بجائے نرم روٹی کھانے سے مجھے 200 آیات کی تلاوت کا وقت مل جاتا ہے۔ لیکن میرے لئے پکانے والا کوئی نہیں ہے اسی لئے میری روٹیاں اکثر باسی ہو جاتی ہیں۔

یتیموں سے خیر خواہی:

﴿11027﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی لونڈی نے آپ سے کہا: کیا میں آپ کے لئے چربی والا گوشت پکا دوں؟ آپ نے فرمایا: پکا دو۔ چنانچہ وہ پکا کر آپ کے پاس لائی تو آپ نے اس سے پوچھا: بنو فلاں کے یتیموں کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: وہ اپنی اسی حالت پر ہیں۔ فرمایا: یہ جا کر انہیں دے دو۔ لونڈی نے کہا: میں نے یہ کھانا آپ کو اس لئے دیا ہے کہ آپ یہ روٹی پانی میں

ڈبو کر نہ کھائیں۔ آپ نے فرمایا: اگر میں اسے کھاؤں گا تو یہ بیتُ الخلاء میں جائے گا اور اگر وہ یتیم کھائیں گے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ذخیرہ ہو گا۔

﴿11028﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن عمر جُعْفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا اور کہا: ابو سلیمان! آپ نے اپنے گھر کی ہر چیز حتّٰی کہ مٹی بھی فروخت کر دی ہے اور آدھی چھت کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں اگر آپ اس چھت کو ٹھیک کر لیں تو یہ آپ کو گرمی، بارش اور ٹھنڈ سے محفوظ رکھے گی۔ آپ نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف فرمائے! بزرگانِ دین فضول گفتگو کو ناپسند کرتے تھے، اے اللہ کے بندے! یہاں سے چلے جاؤ، تم نے میرے دل کو غافل کر دیا ہے، مجھے جلدی ہے کہ کہیں قلم خشک نہ ہو جائے اور نامۂ اعمال لپیٹ نہ لیا جائے۔ اس نے کہا: ابو سلیمان! مجھے پیاس لگی ہے۔ فرمایا: جاؤ پانی پیو۔ وہ گھر میں گھومنے لگا، اسے پانی نہیں ملا تو آپ کے پاس آکر کہنے لگا: ابو سلیمان! گھر میں کوئی گھڑا ہے نہ مٹکا۔ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف فرمائے! (پھر اشارہ کر کے فرمایا:) پانی وہاں ہے۔ وہ پانی تلاش کرنے لگا تو وہاں اس گملے کو مٹکا بنایا ہوا تھا جس میں مٹی بھری جاتی ہے، اور پیالے کی تہہ میں کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا، اس نے وہ کپڑا لے کر اس کے ذریعے پانی لیا، پانی اتنا گرم تھا گویا جوش مار رہا ہو، وہ اسے حلق سے نہ اتار سکا تو آپ کے پاس واپس آکر کہا: ابو سلیمان! یہ گرمی ایسی ہے کہ اس کی شدت کی وجہ سے لوگوں کی کھالیں اتر جائیں اور آپ کا مٹکا زمین میں دفن ہے اور پیالہ بھی ٹوٹا ہوا ہے۔ کاش! چھوٹا مٹکا اور صراحی ہوتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حیرہ شہر کا ٹھنڈا کنواں، کچا گھڑا، انگور کی بیل کا سجا ہوا سائبان، حسین لونڈیاں، دنیاوی ساز و سامان، درہم و دینار اور اضافی اشیا بھی ہوتیں؟ اگر میں دل کو مشغول کرنے والی ان چیزوں کو اختیار کرتا تو خود کو یہاں قید نہ کرتا میں نے اپنے نفس کو ان شہوات سے آزاد کر کے خود کو قید کر لیا ہے تاکہ میرا مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ مجھے دنیا کی قید سے نکال کر آخرت کی راحت کی طرف لے جائے۔ اس شخص نے کہا: ابو سلیمان! اس گرمی میں آپ کہاں سوتے ہیں، آپ کے پاس تو سونے کے قابل چھت ہی نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ وہ مجھے دنیا میں اپنے نفس کی راحت کے لئے ایک قدم بھی اُٹھاتا ہوا دیکھے حتّٰی کہ میرا مولیٰ تبارک وتعالیٰ دنیا اور دنیا والوں سے مجھے راحت دے دے۔ میں نے کہا: مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ فرمایا: دنیا سے روزہ رکھو اور اپنی موت پر افطار کرو حتّٰی کہ موت کے

وقت جب خازنِ جنت حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام تمہارے پاس جنتی مشروب لائیں گے تو تم اسے اپنے بستر پر پیو گے تو دنیا سے تروتازہ ہو کر جاؤ گے اور تمہیں حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے حوضوں میں سے کسی حوض کی محتاجی نہ رہے گی یہاں تک کہ تروتازہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی اور حضرت سیِّدُنا محمد بن نصر حارثی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اس کی اطاعت کرنے اور عبادت میں خود کو تھکا دینے والوں میں سے تھے، جب آپ کا وصال ہوا تو حضرت محمد بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نامی کوفہ کی عبادت گزار شخصیت جن کی فضیلت لوگوں میں مشہور ہے نے خواب میں کسی منادی کو یہ ندا کرتے سنا: سنو! داود طائی اور محمد بن نصر حارثی نے اپنی مراد پالی ہے۔

فضول نظری سے اجتناب:

﴿11029﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن کُلَیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: اگر آپ حکم کریں تو کمرے کی چھت میں مکڑی کے بُنے ہوئے جالے صاف کر دیئے جائیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں فضول دیکھنا ناپسندیدہ چیز ہے۔ پھر فرمایا: مجھے کسی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے گھر میں زندگی بسر کی اور کئی سال اسے دیکھا نہ اس کی طرف توجہ کی۔

﴿11030﴾... حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 13 دینار کے وارث ہوئے تو اس سے 20 سال تک کھایا، نہ کبھی عمدہ کھانا کھایا اور نہ ہی نرم لباس پہنا۔

﴿11031﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مُصعَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر پھٹا ہوا جبہ دیکھا گیا تو ایک شخص نے ان سے کہا: آپ اسے سی کیوں نہیں لیتے؟ فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فضول دیکھنے کی ممانعت ہے۔

﴿11032﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن محمد عابد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ دن بھر میں ایک روٹی کھاتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں اور دو بھی کھالیتا ہوں۔ میں نے کہا: کیا آپ کا پیٹ بھر جاتا ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔

﴿11033﴾... حضرت سیِّدُنا حَمَّاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ابو سلیمان!

آپ تھوڑی سی دنیا پر راضی ہو گئے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے بھی کم پر راضی ہوا ہے؟ وہ شخص جو آخرت کے بدلے پوری دنیا ملنے پر راضی ہو گیا۔ حضرت سیِّدُنا حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد نے آپ سے کہا: آپ میرے اور اپنے درمیان رشتہ اُخوت سے واقف ہیں، آپ مجھ سے اپنی کسی خواہش کا اظہار کیجئے تو مجھے خوشی ہو گی۔ آپ نے فرمایا: مجھے برنی کھجوروں کی خواہش ہے۔ انہوں نے برنی کھجور کی کئی ٹوکریاں لا کر آپ کے گھر کے ایک کونے میں رکھ دیں، آپ نے اس میں سے ایک کھجور بھی نہیں کھائی حتّٰی کہ ان میں کیڑے پڑ گئے۔

آپ کے ساتھ گھر میں آپ کی لونڈی رہتی تھی، ایک دن آپ نے اس سے کہا: میرا دودھ پینے کا جی کر رہا ہے، روٹی لو اور اس سے دوکاندار کے پاس جا کر دودھ خرید لو اور دوکاندار کو یہ نہ بتانا کہ کس نے منگوایا ہے۔ وہ گئی اور دودھ لے آئی، وہ لونڈی آپ کے لئے ہر پندرہ دن میں ایک مرتبہ روٹی پکایا کرتی تھی، آپ نے دودھ نَوش فرما لیا، بعد میں دوکاندار بھانپ گیا کہ یہ لونڈی حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے دودھ لیتی ہے لہٰذا اس نے آپ کے لئے بلا عوض دودھ دے دیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس لونڈی سے فرمایا: کیا دوکاندار کو معلوم ہو گیا کہ تم کس کے لئے دودھ لیتی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں نے کہہ دیا کہ ابو سُلیمان کے لئے لیتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: اسے اُٹھا لو۔ پھر آپ نے اسے نہیں پیا۔

ایک دن حضرت سیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے پاس آئے لیکن آپ نے دروازہ نہ کھولا تو وہ دروازے کے باہر بیٹھ گئے اور آپ اندر اور یہ باہر بیٹھے روتے رہے مگر دروازہ نہیں کھولا۔ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن بشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دروازہ کیوں نہیں کھولا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کے لئے دروازہ کھول دیا کرتے تھے تو پھر بہت زیادہ لوگ آپ کے پاس آتے اور آپ کو گھیر لیتے تھے چنانچہ آپ نے ان سب کو روک دیا، اب جو کوئی آتا تو آپ دروازے کے پیچھے سے ہی اس سے بات کرتے۔

آپ کی والدہ نے آپ سے کہا: اگر تمہیں کسی چیز کی خواہش ہو تو میں بنا دوں؟ آپ نے کہا: امی جان! بہت اچھا کر کے کچھ بنائیے، میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کی دعوت کروں۔ چنانچہ ان کی والدہ نے ان کے لیے

بہت اچھا کھانا بنایا اور وہ خود دروازے پر بیٹھ گئے، جو بھی مانگنے والا وہاں سے گزرتا اسے اندر بلا لیتے، پھر انہیں کھانا پیش کر دیا تو والدہ نے کہا: اگر تم اسے کھالیتے تو بہتر تھا۔ عرض کی: بھلا میرے سوا کس نے کھایا ہے؟ آپ نے بہت مجاہدہ کیا، والدہ کے انتقال کے بعد ان کا چھوڑا ہوا سارا مال تقسیم کر دیا حتّٰی کہ آپ کے پاس کچھ نہ بچا حالانکہ آپ کی والدہ کافی مال دار تھیں۔

﴿11034﴾... حضرت سیِّدُنا سُوَید بن عَمْرو کَلْبی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ساتھی آپ کے پاس دو ہزار درہم لے کر آیا اور کہا: ابو سلیمان! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے بن مانگے اور بغیر چاہت کے یہ چیز آپ تک پہنچائی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ان ہی لوگوں کے زیادہ لائق ہے جو اسے لیتے ہیں اس نے کہا: آپ اسے کیوں نہیں لیتے؟ آپ نے فرمایا: شاید اس کو نہ لینے میں ہی زیادہ نجات ہو۔

﴿11035﴾... حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام عَلَیْہِ رَحمۃُ الْمَنَّان ایک آدمی کے ہمراہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی خرابی صحت کا ذکر کیا تو حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: آپ پچھنے لگوا لیجئے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس حجام کو بھیج دو۔ وہ دونوں وہاں سے نکل کر میدانِ بِشر میں آئے اور حجام سے کہا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاؤ، ہم یہاں تمہارا انتظار کر رہے ہیں، حجام حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور آپ کو پچھنے لگا کر واپس چلا گیا، ان دونوں نے حجام سے پوچھا تو اس نے کہا: میں نے انہیں پچھنے لگائے تو وہ اُٹھے اور یہ دینار لا کر مجھے دے دیا۔ ان دونوں میں سے کسی نے کہا: ان کے پاس اس دینار کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی، آپ کے پاس یہ دینار آپ کی زرخرید لونڈی کی قیمت سے بچ گیا تھا۔

غیرت مندی کا زبردست مظاہرہ:

﴿11036﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن منصور عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ جنید حجام کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا، آپ کی زبان پر ایک چھالہ نکل آیا تھا، میں نے اسے پھاڑا اور تھوڑی سی دوا نکال کر ایک کپڑے میں ڈالی اور کہا: یہ دوا رات کو پھوڑے والی جگہ پر رکھ لینا۔ آپ نے فرمایا: وہ گدّا اُٹھاؤ۔ میں نے اسے اُٹھایا تو وہاں دینار رکھا تھا، آپ نے فرمایا: اسے لے لو۔ میں نے کہا: ابو سلیمان! اس دوا کی

قیمت اتنی نہیں بلکہ ایک دانق ہے۔ چنانچہ میں وہ دوا روشندان میں رکھ کر چلا گیا، پھر میں دو دن بعد واپس آیا تو دوا جوں کی توں رکھی تھی، میں نے کہا: سبحٰن اللہ، ابو سلیمان! آپ نے اس دوا سے اپنا علاج کیوں نہیں کیا؟ فرمایا: تم دینار نہیں لوگے تو میں بھی اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔

حضرت سیِّدُنا احمد بن سعید رِباطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''اگر تم دینار نہیں لوگے تو ہم بھی اس کا علاج نہیں کریں گے۔''

بلا عوض خدمت قبول نہ کی:

﴿11037﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یعقوب یوسف قَواریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جنید حجام نے کہا: میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پچھنے لگانے گیا انہوں نے مجھے دینار دیا اور کہا: اسے لے لو ورنہ پچھنے مت لگانا۔ یونہی میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے روٹی دی اور فرمایا: یہ لے لو ورنہ پچھنے مت لگانا۔

﴿11038﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ریّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ ایک حجام نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پچھنے لگائے تو آپ نے اسے ایک دینار دے دیا حالانکہ آپ کے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

بے مروت عابد نہیں ہوتا:

﴿11039﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا ابو سعید سُکَّری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو ایک دینار دیا، آپ سے کسی نے کہا: یہ اسراف ہے۔ آپ نے فرمایا: جس میں مروت نہیں اس کی کوئی عبادت نہیں۔

﴿11039﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ مجھے جنید حجام نے بتایا: میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی داڑھ نکالی تو آپ نے مجھے ایک درہم دیا، میں نے کہا: اس کی اجرت تو صرف دو دانق ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے رکھ لو۔

راحت کے لئے دھوپ لینا پسند نہیں:

﴿11040﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سرد دن میں حضرت سیِّدُنا داود

طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: آپ دھوپ میں آجائیں تو بہتر رہے گا۔ آپ نے فرمایا: میں دھوپ میں آنا تو چاہتا ہوں لیکن یہ ایسا قدم ہے جسے میں کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ چنانچہ آپ دھوپ میں نہیں آئے۔

﴿11041﴾... حضرت سیِّدُنا جَبْر بن مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہوئے تو ان سے کسی نے کہا: اگر آپ صبح کی ہوا میں نکلیں تو آپ کے دل کو راحت ملے گی۔ آپ نے فرمایا: مجھے اپنے ربّ سے حیا آتی ہے کہ میں اس طرف قدم بڑھاؤں جس میں میرے جسم کی راحت ہو۔

﴿11042﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہوئے، لوگ آپ کی عیادت کرنے آئے تو بولے: ابو سلیمان! اگر آپ گھر کے صحن میں آجائیں تو آپ کو زیادہ راحت ملے گی۔ آپ نے فرمایا: مجھے ایسا کوئی قدم اٹھانا پسند نہیں جو میری بدنی راحت کی طلب میں لکھا جائے۔

﴿11043﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن خُبَیْق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیْل بن عِیاض حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے پاس عیادت کرنے آئے تو آپ نے حضرت سیِّدُنا فُضَیْل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: مجھ سے کم ملا کرو کیونکہ میں لوگوں سے تعلقات ختم کر چکا ہوں۔

دنیا قید خانہ اور موت رہائی ہے:

﴿11044﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن فَرَج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ آپ حیرہ کے صحرا میں دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ کسی نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: ابھی قید سے چھوٹا ہوں۔ لوگوں نے غور کیا تو پتا چلا کہ آپ کے انتقال کا وقت وہی تھا۔

﴿11045﴾... حضرت سیِّدُنا حَفْص بن غِیاث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں شریک ہوئے، ہمارے ساتھ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تھے، جب ہم نے نمازِ جنازہ ادا کر لی تو میت کو قبر میں رکھنے کے لئے لایا گیا، کپڑا اُٹھایا گیا اور اس کا کفن ظاہر ہوا تو حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

﴿11046﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کو گناہوں کی ذلت سے نکال کر تقوٰی کی عزت تک لے جاتا ہے تو اسے مال کے بغیر غنی کرتا، خاندان کے بغیر عزت عطا فرماتا اور

انسیت دینے والے کے بغیر انسیت عطا فرماتا ہے۔

مردے منتظر ہیں:

﴿11047﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: مُردوں کا لشکر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

﴿11048﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہر نفس کو اس کی خواہش کی طرف پھیر دیا جاتا ہے تو کبھی بھلائی کی خواہش ہوتی ہے اور کبھی برائی کی۔

نکاح نہ کرنے کی وجہ:

﴿11049﴾... حضرت سیِّدُنا یعلیٰ بن عُبَید کے بھائی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نکاح کے معاملے میں ملامت کی گئی، ان سے کہا گیا: آپ نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا: میرا کمزور دل جو ایک فکر کو سنبھال نہ سکے اس پر دو فکریں کیسے جمع ہو سکتی ہیں؟

﴿11050﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن ضحاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دن اپنے دوست حضرت عقبہ بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: عقبہ! وہ شخص غم سے کیسے رہائی پا سکتا ہے جس کی مصیبتیں ہر وقت تازہ ہو رہی ہوں؟ یہ سنتے ہی حضرت سیِّدُنا عقبہ بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے ہوش ہو کر گر گئے۔

﴿11051﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الاعلیٰ بن زیاد اَسلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نہرِ فرات کے کنارے حیرانگی کی حالت میں کھڑے دیکھا تو پوچھا: ابو سلیمان! آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں کشتی کو دیکھ رہا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی اطاعت میں دریا میں کیسے چل رہی ہے۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی شب بیداری:

﴿11052﴾... نخع قبیلے سے تعلق رکھنے والے عبادت گزار بزرگ حضرت سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سعید بن علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا جن کا تعلق قبیلہ طے سے تھا فرماتی ہیں: ہمارے اور حضرت

سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے درمیان ایک چھوٹی سی دیوار تھی، میں اکثر رات میں آپ کی نہ تھمنے والی رونے کی آواز سنتی تھی اور کبھی کبھی رات کے درمیانی حصے میں آپ کو یہ کہتے ہوئے سنتی: ”اے میرے مولیٰ! تیری یاد نے میرے غم ختم کر دیئے، میری شب بیداری سے دوستی کروا دی اور تیرے دیدار کے شوق نے لذتوں و خواہشوں کو مجھ سے دور کر دیا ہے، اے کرم فرمانے والے محبوب و مطلوب! میں تیری قید میں ہوں۔“ جب صبح کے وقت آپ خوش الحانی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تو مجھے لگتا گویا اس گھڑی دنیا کی تمام نعمتیں آپ کی سُریلی آواز میں سما گئی ہیں۔ آپ گھر میں اکیلے رہنے کے باوجود چراغ روشن نہیں کرتے تھے۔

﴿11053﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حسنِ ظن پر ہی اعتماد کیا جاتا ہے جبکہ غفلت نے اجسام پر قبضہ کر رکھا ہے۔

﴿11054﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد العزیز تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ اس آیت کی قراءت کس طرح کرتے ہیں ”فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ“ یا ”تَرَی الْجَمْعٰنِ“؟ آپ نے فرمایا: ”اس کے علاوہ کوئی اور بات کرنا زیادہ فائدہ مند ہے۔“

تیری اوقات ایک درہم کے برابر بھی نہیں:

﴿11055﴾... حضرت سیِّدُنا بُشَین طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گلی سے گزرے تو آپ نے وہاں ترتیب سے رکھی پکی ہوئی تازہ کھجوریں دیکھیں تو آپ کا دل کھجور کی خواہش کرنے لگا لہٰذا آپ نے ایک کھجور فروش کے پاس جا کر کہا: مجھ ایک درہم کی کھجور دے دو۔ اس نے کہا: درہم کہاں ہے؟ آپ نے کہا: کل دے دوں گا۔ اس نے کہا: چلے جاؤ۔ آپ کے کسی جاننے والے نے آپ کو دیکھا تو کھجور فروش کے پاس گیا اور اسے آپ کے بارے میں بتایا اور 100 درہم سے بھری ایک تھیلی نکال کر کہا: جاؤ ان سے ملو اگر وہ تم سے ایک درہم کی کھجور لے لیں تو یہ سب تمہارے ہیں۔ چنانچہ کھجور فروش آپ کے پاس پہنچا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نفس سے فرما رہے تھے: تیری اوقات اس دنیا میں ایک درہم کے برابر بھی نہیں اور تو جنت میں جانا چاہتا ہے؟ اس کھجور والے نے بہت کوشش کی کہ آپ واپس آکر کھجوریں لے لیں مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انکار کر دیا۔

دنیا والے قبر والوں کی طرح ہیں:

﴿11056﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد صدقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم کوفہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے، تدفین کے وقت آپ ایک کونے میں بیٹھ گئے، دیگر لوگ بھی آپ کے پاس آکر بیٹھ گئے، آپ نے فرمایا: جو وعدۂ عذاب کا خوف رکھتا ہے اس کے لیے دور بھی نزدیک ہوتا ہے، جس کی امیدیں زیادہ ہوں اس کا عمل کمزور ہو جاتا ہے، پیش آنے والا ہر معاملہ قریب ہی ہے، اے میرے بھائی! یاد رکھو جو چیز تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کرے وہ تمہارے لئے منحوس ہے، جان لو! دنیا والے قبر والوں کی طرح ہیں کہ جو کچھ آگے کے لئے جمع کر کے رکھتے ہیں اس پر خوش ہوتے ہیں اور جو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اس پر افسوس کرتے ہیں۔ البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ جس چیز پر قبر والے افسوس کرتے ہیں دنیا والے اس کی خاطر باہم قتل و غارت گری کرتے، ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے اور اس کے لیے قاضیوں (ججوں) کے ہاں مقدمہ بازی کرتے ہیں۔

﴿11057﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن خلف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاندنی رات میں غور و فکر میں مشغول تھے، اِسی حالت میں اٹھے اور چھت پر چلنے لگے حتّٰی کہ پڑوسی کے گھر میں جا گرے حالانکہ آپ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ پڑوسی بنا کپڑوں ہی کے بستر سے اٹھ کھڑا ہوا اور آپ کو چور سمجھ کر تلوار تھام لی۔ جب اس نے آپ کو دیکھا تو واپس پلٹا، کپڑے پہنے، تلوار رکھی اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو آپ کے گھر پہنچا دیا۔ جب حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مجھے پتا ہی نہیں چلا۔ یا (فرمایا:) احساس نہیں ہوا۔

عظیم نصیحت:

﴿11058﴾... حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ نصیحت کی: اس بات کا خیال رکھنا کہ کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس جگہ نہ دیکھے جس سے تمہیں منع کیا ہے اور وہاں سے غیر حاضر نہ پائے جہاں کا تمہیں حکم دیا ہے اور اس سے حیا کرو کہ وہ تم سے قریب اور تم پر قدرت رکھنے والا ہے۔

حُکّام کی قربت کے خطرات:

﴿11059﴾... حضرت سیِّدُنا سِندَوَیہ قَتَّال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو حکمرانوں کے پاس جا کر انہیں بھلائی کا حکم دیتا اور بُرائی سے منع کرتا ہے؟ فرمایا: مجھے اس پر کوڑے کا خوف ہے۔ سائل نے کہا: وہ طاقتور ہے۔ فرمایا: مجھے اس پر تلوار کا خوف ہے۔ سائل نے کہا: وہ طاقتور ہے۔ فرمایا: مجھے اس پر خود پسندی کے پوشیدہ مرض کا خوف ہے۔

نماز میں یکسوئی:

﴿11060﴾... حضرت سیِّدُنا ابو خالد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں اور میرے والد کسی کام سے یا پھر بغرضِ سلام حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گئے، میں نے دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے، نماز والی جگہ کے اوپر سے چھجے کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر آپ کے قریب آگرا لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے بچنے کی کوشش کی نہ ہی آپ گھبرائے بلکہ اپنی نماز میں ہی متوجہ رہے۔

غیبی چراغ:

﴿11061﴾... احمد بن شُراعہ نامی شخص کا بیان ہے: میں رات کے وقت زمین میں پانی لگا رہا تھا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر کے پاس ایک چراغ دیکھا، میں اسے قریب سے دیکھنے گیا تو وہ اچانک غائب ہو گیا، میں دوبارہ پانی لگانے میں مصروف ہو گیا تو پھر چراغ نظر آیا، میں آگے بڑھا تو وہ غائب ہو گیا، تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر میں جا کر سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے: "قبر کے پاس پانی مت لگانا اور نہ ہی اس کے قریب جانا۔" پھر میں نے وہاں کا رُخ نہیں کیا اور بیمار پڑ گیا۔ سیف بن ہَناس طائی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ احمد بن شراعہ کو تپ دق کا مرض ہو گیا حتّٰی کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

﴿11062﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عَبلہ عبد العزیز بن محبوب بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا دواد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا تو عبادت خانے کے صحن میں ان کے لیے ایک پیالہ رکھا ہوا تھا، میں نے وہ اٹھا کر پی لیا، آپ نے مجھ سے فرمایا: بھتیجے! آئندہ بغیر اجازت ہر گز نہ پینا۔

ایک بار کسی شخص نے اپنا کھجور کا درخت کاٹا تو لوگ اس کا ایک خوشہ لے آئے، آپ نے پوچھا: یہ کیا! ۔ بتایا گیا کہ ایک شخص نے اپنا کھجور کا درخت کاٹا ہے۔ اس پر فرمایا: کھجوریں تیار ہونے کے باوجود کاٹ دیا!!!۔

تعریف پر ردِّ عمل:

﴿11063﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خبر ملی کہ کسی حاکم کے پاس آپ کا تذکرہ ہوا تو اس نے آپ کی تعریف کی ہے۔ آپ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان پردہ رکھا گیا ہے، اگر ہمارے اندر پائی جانے والی برائیوں سے تھوڑا بھی لوگوں کو معلوم ہو جائے تو کبھی بھی کوئی زبان ہمیں بھلائی کے ساتھ یاد نہ کرے۔

﴿11064﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: گناہوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے کیونکہ ہمیں لوگوں میں زیادہ بیٹھنے سے حیا آتی ہے۔

﴿11065﴾ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہمارے ان اعمال کا راستہ تو مایوسی ہے لیکن دل امیدِ رحمت کے مشتاق ہیں۔

﴿11066﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک غم کے اثرات ہوتے ہیں۔

غلطی آگے نہ بڑھائی جائے:

﴿11067﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرے سامنے تلاوت کی تو ایک قراءت میں غلطی واقع ہوئی، میں نے وہ قراءت حضرت قاسم بن مَعْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اسی طرح ذکر کی تو انہوں نے اسے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف منسوب کیا، پھر جب میں آپ سے ملا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: تم نے اس غلطی کو آگے بیان کیوں کیا؟

﴿11068﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن بِشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس شہر سے متصل گاؤں سے آئے تھے، ہم آپ کا مذاق اُڑایا کرتے تھے اور آپ اپنے وصال سے پہلے ہم پر برتری و فوقیت لے گئے۔

﴿11069﴾... حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: کون حاضر ہوگا؟ کون حاضر ہوگا؟ میں اس کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میں تمہاری

بات کا مطلب جاننے آیا ہوں۔ اس نے کہا: کیا تمہیں وہ شخص نظر نہیں آرہا جو کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کر رہا ہے اور انہیں اولیاء اللہ کے بلند مرتبوں کے بارے میں بتا رہا ہے؟ اس کے پاس جاؤ شاید تم اس کے لوٹنے سے پہلے اس سے مل کر اس کی گفتگو سن سکو۔ میں اس کے پاس آیا تو لوگ اس کے ارد گرد کھڑے تھے اور وہ یہ شعر کہہ رہا تھا:

مَا نَالَ عَبْدٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ مَنْزِلَةً اَعْلٰی مِنَ الشَّوْقِ اِنَّ الشَّوْقَ مَحْمُوْدُ

ترجمہ: کسی بندے نے شوق سے بڑا مرتبہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ سے حاصل نہیں کیا، بے شک شوق قابلِ ستائش ہے۔

پھر وہ خطاب کرنے والے سلام کر کے نیچے اُتر آئے، میں نے اپنے برابر والے سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: کیا تم انہیں نہیں جانتے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: یہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه ہیں۔ میں بڑا متعجب ہوا تو اس نے کہا: کیا تم اس پر متعجب ہو جو تم نے دیکھا ہے؟ خدا کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا اس سے بڑا مرتبہ اور اس سے زیادہ اجر ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: اصل اشتیاق کسی غائب ہی کا ہوتا ہے۔

شدّتِ غم:

﴿11070﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک چیونٹی حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے چہرے پر اوپر نیچے دائیں بائیں چکر لگا رہی تھی لیکن غم کی وجہ سے آپ کو اس کا احساس ہی نہیں تھا۔

﴿11071﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے کسی کو ایک درہم دے کر بھیجا اور فرمایا: ایک دانق سے یہ خرید لینا، ایک دانق سے یہ خرید لینا حتّٰی کہ پورے درہم سے چیزیں خریدنے کو کہا، جب وہ شخص جانے لگا تو آپ نے فرمایا: واپس آجاؤ اور ہمارا درہم ہمیں واپس کر دو، ہمیں دین میں لطف اندوزی مناسب نہیں۔

فضولیات سے احتیاط:

﴿11072﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن عَمْرو رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے پاس تھے کہ روشن دان سے دھوپ آنے لگی، حاضرین میں سے کسی نے کہا: اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ روشن دان بند کر دوں۔ آپ نے فرمایا: ہمارے اسلاف فضول نظری کو ناپسند کرتے تھے۔

یونہی ایک اور دن ہم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھے، وہاں ایک پوستین تھی جو پھٹ چکی تھی اور اس کے ریشے نکل رہے تھے، حاضرین میں سے کسی نے کہا: اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے سی دوں؟ آپ نے فرمایا: ہمارے اسلاف فضول گفتگو کو ناپسند کرتے تھے۔

ادب یاد دلانے والے کو دُعا:

﴿11073﴾... حضرت سیِّدُنا سعید طحان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ابو سلیمان! کیا آپ اپنی چپلیں اپنی دائیں جانب نہیں دیکھ رہے، مناسب ہوگا کہ آپ انہیں اپنے سامنے یا اپنی بائیں جانب رکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تمہاری فقاہت میں برکت عطا فرمائے۔

﴿11074﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن ادریس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عُبَیْدُ اللّٰہ بن عبدُ اللّٰہ کے یہ اشعار پڑھتے سنا:

اَلَا اَبْلِغَا عَنِّیْ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ ... وَلَا تَدَعَا اَنْ تُثْنِیَا بِاَبِیْ بَكْرِ

فَقَدْ جَعَلَتْ تُبْدُوْ شَوَاكِلُ مِنْكُمَا ... كَاَنَّكُمَا لِیْ مُوْقَرَانِ مِنَ الصَّخْرِ

فَلَا تَدَعَا اَنْ تَسْاَلَا وَتُسَلِّمَا ... فَمَا حُشِیَ الْاِنْسَانُ شَرًّا مِنَ الْكِبْرِ

وَمَسَّا تُرَابَ الْاَرْضِ مِنْهَا خُلِقْتُمَا ... فَفِیْهَا الْمَعَادُ وَالْمَصِیْرُ اِلَی الْحَشْرِ

وَلَوْ شِئْتُ اَدْلَی فِیْكُمَا غَیْرُ وَاحِدٍ ... عَلَانِیَةً اَوْ قَالَ عِنْدِیْ فِی السِّرِّ

فَاِنْ اَنَا لَمْ اٰمُرْهُ وَلَمْ اَنْهَ عَنْكُمَا ... ضَحِكْتُ لَهُ حَتّٰی یَلِجَّ وَیَسْتَشْرِیْ

ترجمہ: (۱)... حضرت عِراک بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق کو میرا پیغام پہنچا دینا اور حضرت ابو بکر بن سُلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی تعریف کیے بغیر نہ چھوڑنا۔ (۲)... تمہاری شاخیں نکل چکی ہیں، تم پتھریلی زمین میں میرے لئے پھلدار درخت کی طرح ہو۔ (۳)... لہٰذا طلب اور اطاعت کو نہ چھوڑنا کیونکہ انسان میں آنے والی کوئی بُرائی تکبُّر سے بڑی نہیں۔ (۴)... اور زمین کی مٹی چھوؤ اس سے تمہاری تخلیق ہوئی اور اسی میں لوٹنا اور محشر کی طرف جانا ہے۔ (۵)... اگر میں چاہتا تو میرے پاس کئی لوگ اعلانیہ یا پوشیدہ تمہاری بُرائیاں کرتے۔ (۶)... اگر میں نے انہیں حکم نہ دیا ہوتا اور تمہاری بُرائی سے نہ روکا ہوتا تو میں ان کے لئے مسکراتا حتّٰی کہ وہ جھگڑا و فساد کرتے اور اس پر اڑے رہتے۔

سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا داود بن نُصَیر طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تابعین کی ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَیر، حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد، حضرت سیِّدُنا امام اعمش، حضرت سیِّدُنا حُمَید طویل رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی شامل ہیں اور آپ کی اکثر روایات حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہیں نیز حضرت سیِّدُنا مِصْعَب بن مِقْدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سب سے زیادہ روایات آپ سے مروی ہیں۔

حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُلَیَّہ اور حضرت سیِّدُنا زافر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا آپ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کا وصال سنہ ۱۶۶ھ اور ایک قول کے مطابق سنہ ۱۶۵ھ میں ہوا۔

﴿11075﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ کوفہ کے کچھ لوگ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت حاضر ہوئے اور حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شکایت کرتے ہوئے بولے: خدا کی قسم! سعد بن ابی وقاص اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ آپ نے فرمایا: ابو اسحاق (یعنی حضرت سعد) کو میرے پاس بُلاؤ۔ جب وہ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: ان لوگوں کا گمان ہے کہ آپ انہیں اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے؟ حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں تو انہیں رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، پہلی دو رکعتوں میں قیام کو طویل کرتا ہوں اور آخری دو میں تخفیف کرتا ہوں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ابو اسحاق! میرا آپ کے بارے میں یہی خیال تھا۔

بلا ضرورت سوال کی مذمت:

﴿11076﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن عُقْبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حَجّاج بن یوسف نے کہا: آپ مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے؟ میں نے کہا: حضرت سیِّدُنا سَمُرہ بن جُندب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سوال ایک طرح کی خراش ہے کہ آدمی اس سے اپنا منہ نوچتا ہے، جو چاہے اسے اپنے منہ پر باقی رکھے اور جو چاہے نہ رکھے سوائے یہ کہ آدمی صاحبِ سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سوال کرے کہ اُس سے چارہ نہ ہو۔'' حجاج نے کہا: میں سلطنت والا ہوں لہٰذا آپ اپنی حاجت

بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ حجاج نے کہا: ہم نے اس کے لئے سو دینار مقرر کئے۔[1]

بہترین علاج:

﴿11077﴾... حضرت سیِّدُنا سمرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ بنو فزارہ کا ایک اعرابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حجامہ کرنے والا حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سینگ سے پچھنے لگانے کے لئے استرے سے زخم لگا رہا تھا، اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیا ہے؟ آپ نے اسے اپنی کھال کاٹنے کی اجازت کیوں دی ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ حجامہ ہے اور یہ لوگوں کے طریقۂ علاج میں سب سے بہتر ہے۔[2]

حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی یہ حدیث صحیح ہے، اسے حضرت سیِّدُنا امام شُعبہ، حضرت سیِّدُنا شیبان، حضرت سیِّدُنا زُہَیر، حضرت سیِّدُنا زائدہ، حضرت سیِّدُنا ابو عَوانہ اور حضرت سیِّدُنا جریر نے حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عُمَیر رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے اسی طرح روایت کیا۔ حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفہ کے بڑے تابعین میں سے ہیں، آپ نے 30 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، ان میں سے بعض سے حدیثیں سنیں اور بعض کی فقط زیارت سے فیض یاب ہوئے۔

﴿11078﴾... حضرت سیِّدُنا جَریر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُہُ اللہُ یعنی جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم نہیں فرماتا۔[3]

قابلِ رشک لوگ:

﴿11079﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو افراد کے سوا کسی پر رشک جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ مال دے کر نیک کاموں میں خرچ کرنے پر لگا دے، دوسرا وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ علم دے تو وہ اس کے مطابق عمل کرے اور لوگوں کو سکھائے۔[4]

1... موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب القناعۃ والتعفف، باب ذم المسالۃ... الخ، ۲/۲۴۴، حدیث: ۲۱

2... مسند امام احمد، حدیث سمرۃ بن جندب، ۷/۲۵۲، حدیث: ۲۰۱۱۷

3... مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان... الخ، ص۱۲۶۸، حدیث: ۲۳۱۹

4... معجم اوسط، ۱/۴۶۵، حدیث: ۱۷۱۲

یہ حدیث پاک صحیح ہے اور حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے ثابت ہے، اس حدیث کو آپ سے حضرت سیِّدُنا شعبہ، حضرت سیِّدُنا ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اور دیگر لوگوں نے روایت کیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے 12 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی، جن میں کچھ سے آپ نے حدیث کا سماع کیا اور کچھ کی فقط زیارت کی۔

اہلِ یمن کی فضیلت:

﴿11080﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس اہلِ یمن آئے وہ ملائم طبیعت اور نرم دل ہیں، پیارا ایمان یمن والوں کا ہے اور حکمت تو یمنی ہے البتہ بے رحمی اور سنگدلی شور مچانے والے ان اونٹ والوں میں ہے جو جانبِ مشرق واقع قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مُضَر سے تعلق رکھتے ہیں۔[1]

اُمّت کے لئے خاص دعا:

﴿11081﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی خصوصاً ایک مقبول دعا ہے اور میں نے اپنی وہ دعا اپنی اُمّت کی شفاعت کے لئے بچا رکھی ہے۔[2]

﴿11082﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نماز کو مختصر رکھا کرو کیونکہ تمہارے پیچھے کمزور، بوڑھے اور حاجت والے بھی ہوتے ہیں۔[3]

ممنوع سرگوشی:

﴿84-11083﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم تین افراد ہو تو اپنے ساتھی کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ

1... معجم اوسط، ۱/۴۶۹، حدیث: ۱۷۲۹

2... مسلم، کتاب الایمان، باب اختباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ الشفاعۃ لامتہ، ص۱۲۸، حدیث: ۱۹۸

3... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۶۱۲، حدیث: ۱۰۷۹۷

کریں کیونکہ یہ بات اسے غمگین کرے گی[1]۔[2]

سب سے زیادہ خسارہ پانے والے:

﴿11085﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَعْبَۃُ اللہ کے سائے میں تشریف فرما تھے اور ارشاد فرمارہے تھے: ربِّ کعبہ کی قسم! وہ سب سے زیادہ خسارہ پانے والے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ زیادہ مال والے ہیں (پھر دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:) سوائے ان کے جو اس طرح، اس طرح اور اس طرح مال خرچ کرتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو بھی ایسے اونٹ یا گائے یا بکریاں چھوڑ کر مرا جن کی اس نے زکوٰۃ نہ دی تھی تو یہ جانور قیامت کے دن پہلے سے زیادہ بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے اور اپنے مالک کو سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روند ڈالیں گے اور جب ایک گزرے گا تو پہلے والا پھر روندنے کے لئے آجائے گا اور لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک اسے یونہی عذاب ہوتا رہے گا۔[3]

تقدیر ہمیشہ غالب رہتی ہے:

﴿11086﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ صادق ومَصْدُوق نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا مادۂ پیدائش 40 دن یا 40 رات اپنی ماں کے پیٹ میں جمع رکھا جاتا ہے پھر اتنے ہی دن وہ جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے، پھر اتنے ہی وقت تک وہ گوشت کا لوتھڑا بن کر رہتا ہے پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے، پھر اسے چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ "وہ اس کا عمل، موت، رزق اور خوش بخت یا بد بخت ہونا لکھ دے۔" اور بے شک کوئی شخص جنتیوں

1... خیال رہے کہ یہ ممانعت وہاں ہے جہاں تیسرے کو اپنے متعلق یہ شبہ ہو سکتا ہو اگر یہ شبہ نہ ہو سکے تو بلا کراہت یہ عمل جائز ہے لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ فاطمہ زہرا حاضر ہوئیں حضور نے انہیں مرحبا کہا اور ان سے کچھ سرگوشی فرمائی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۵۷)

2... مسلم، کتاب السلام، باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ، ص ۱۲۰۱، حدیث: ۲۱۸۴

3... مسلم، کتاب الزکوۃ، باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکاۃ، ص ۴۹۵، حدیث: ۹۹۰

والے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر تقدیر غالب آجاتی ہے اور وہ جہنمیوں والے کام کرتے ہوئے جہنم میں چلا جاتا ہے اور کوئی شخص جہنمیوں والے کام کرتا ہے حتّٰی کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر تقدیر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں والے اعمال کرتا ہوا جنت میں چلا جاتا ہے۔[1]

افضل مسلمان:

﴿11087﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو لوگوں سے میل جول رکھے اور اُن کے تکلیف دینے پر صبر کرے وہ اُس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے میل جول رکھے نہ اُن کے تکلیف پہنچانے پر صبر کرے۔[2]

سجدے میں اعتدال:

﴿11088﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کرے اور کُتّے کی طرح اپنی کلائیاں نہ بچھائے۔[3]

اہلِ جنت کا کھانا پینا:

﴿11089﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو القاسم! کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ جنتی جنت میں کھائیں اور پئیں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جنتیوں میں سے ہر ایک کو 100 مردوں کے برابر کھانے، پینے اور جماع کی طاقت اور شہوت عطا کی جائے گی۔ وہ بولا: تو جو شخص کھاتا ہے اسے (پاخانہ اور پیشاب) کی حاجت بھی ہوتی ہے جبکہ جنت تو پاکیزہ جگہ ہے اس میں کوئی گندگی نہیں؟ ارشاد فرمایا: ان کی حاجت پسینہ ہو

---

1 ... بخاری، کتاب التوحید، باب قوله تعالٰی: ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین، ۴/۵۶۰، حدیث: ۷۴۵۴
مسلم، کتاب القدر، باب کیفیة خلق الآدمی... الخ، ص ۱۴۲۱، حدیث: ۲۶۴۳

2 ... سنن کبری للبیهقی، آداب القاضی، باب فضل المؤمن القوی الذی... الخ، ۱۰/۱۵۳، حدیث: ۲۰۱۷۴

3 ... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب الاعتدال فی السجود، ۱/۴۸۱، حدیث: ۸۹۱

گا جو ان (کی جلدوں) سے کستوری کی طرح مہکتا ہوا نکلے گا تو پیٹ خالی ہو جائے گا۔[1]

﴿11090﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حج و عمرہ کا تلبیہ ایک ساتھ کہتے ہوئے سنا ہے۔[2]

﴿11091﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لعاب شریف اپنے کپڑے میں ڈالا۔[3]

﴿11092﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے مگر دیکھ لیتے تھے اور آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے مگر دیکھ لیتے تھے۔ (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام بھی فرماتے اور نماز بھی ادا کرتے۔)[4]

کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کریمانہ زندگی:

﴿11093﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی اپنی زوجہ یا خادم کو نہیں مارا اور راہِ خدا میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نیز آپ نے اپنی ذات کو پہنچنے والی تکلیف کا کبھی بدلہ نہیں لیا البتہ! جب حُدُودُ اللہ کو پامال کیا جاتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے بدلہ لیتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب بھی دو چیزوں میں اختیار دیا جاتا تو ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو، اگر اس میں کوئی گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ آپ اس سے دور رہتے۔[5]

﴿11094﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ خلق کے رہبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خربوزہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔[6]

---

1 ...معجم اوسط، ۱/۴۶۷، حدیث: ۱۷۲۲، دون قولہ: والجنۃ طیبۃ لیس فیہا اذی

2 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۳۶۶، حدیث: ۱۲۸۹۷، بتغیرٍ قلیل

3 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب المصلی یتنخم، ۱/۵۳۹، حدیث: ۱۰۲۴

4 ...نسائی، کتاب قیام اللیل، باب ذکر صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل، ص ۲۸۴، حدیث: ۱۶۲۴

5 ...معجم اوسط، ۵/۳۷۳، حدیث: ۷۶۵۱

6 ...ابو داود، کتاب الاطعمۃ، باب فی الجمع بین لونین فی الاکل، ۳/۵۰۸، حدیث: ۳۸۳۶

زیارتِ قبور کی اجازت:

﴿11095﴾... حضرت سیّدُنا ابو بردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تمام نبیوں کے سرور، محبوب ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اپنی والدہ کی زیارتِ قبر کا اذن دے دیا گیا ہے۔[1]

﴿11096﴾... حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا ارْتَفَعَتِ النُّجُوْمُ ارْتَفَعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ كُلِّ بَلَدٍ یعنی جب ثریا ستارے طلوع ہوتے ہیں تو ہر شہر سے آفت اُٹھ جاتی ہے۔[2]

﴿11097﴾... حضرت سیّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حج و عمرہ کا تلبیہ کہتے سنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً مَعًا یعنی اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میں ایک ساتھ عمرہ اور حج کے لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔“[3]

﴿11098﴾... حضرت سیّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ساتھ حج و عمرہ کا تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔

حضرت سیّدُنا ابراھیم بن ادھم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم

ان بُزرگانِ دین میں سے ایک انتہائی محتاط و دور اندیش اور پختہ ارادے والے حضرت سیّدُنا ابو اسحاق ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بھی ہیں، آپ کو معرفتوں پر مدد ملی تو آپ نے انہیں پالیا، آپ کو اسرار و رموز کی راہوں پر ڈالا گیا تو آپ عبادت گزار بن گئے، آپ ہاتھ سے نکل جانے والی اور ہر اعلیٰ و گھٹیا شے سے بے نیاز تھے، حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت آپ کا راستہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسند

1 ...ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الرخصة فی زیارة القبور، ۲/۳۳۰، حدیث: ۱۰۵۶

2 ...طب النبوی لابی نعیم، باب توقی الحرکة... الخ، جزء اول، ص ۲۵۰، حدیث: ۱۴۰

3 ...ابن ماجه، کتاب المناسک، باب الاحرام، ۳/۴۲۰، حدیث: ۲۹۱۷، بتغیر قلیل

آپ کا مرجع تھا، آپ جوڑنے والے مبارک شخص کو پسند کرتے تھے اور فتنہ پرور جھگڑالو کو ناپسند کرتے تھے۔

منقول ہے کہ دوسروں کی عزت کرنے، خود کو خدا عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر دینے، ہر وقت نگاہ باری تعالٰی کی طرف رکھنے اور بندوں کے ساتھ نرمی رکھنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

باشاہی سے درویشی تک:

﴿11099-100﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خادم حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشَّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ابو اسحاق! آپ کے معاملے کی ابتدا کیسی تھی یہاں تک کہ آپ اس بلند مقام تک پہنچ گئے۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کوئی اور بات کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کا فرمان بجا ہے لیکن مجھے اس بارے میں بتایئے شاید کسی دن اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفع دے۔ میں نے آپ سے دوسری بار سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس! ذِکْرُ اللہ میں مشغول ہو جاؤ۔ میں نے آپ سے تیسری بار پوچھا اور کہا: ابو اسحاق، کاش! آپ بتا دیتے۔ آپ نے فرمایا: میرے والد کا تعلق بلخ سے تھا اور وہ خراسان کے بادشاہ اور بہت مال و دولت والے تھے، ہمیں شکار کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا اور میرے ساتھ میرا کتا بھی تھا، میں شکار کو تلاش کر رہا تھا کہ اسی دوران ایک خرگوش یا لومڑی نے چھلانگ ماری، میں نے اپنے گھوڑے کو حرکت دی تو مجھے اپنے پیچھے سے یہ آواز سنائی دی: "تجھے اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا اور نہ ہی تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔" یہ سن کر میں رُکا اور اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگا لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آیا، میں نے کہا: ابلیس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔ میں نے پھر اپنے گھوڑے کو حرکت دی تو اس سے زیادہ اونچی آواز سنی کہ "اے ابراہیم! تجھے اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا اور نہ ہی تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔" میں رُک گیا اور اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگا لیکن مجھے کوئی دکھائی نہیں دیا، میں نے کہا: ابلیس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔ پھر میں نے اپنے گھوڑے کو حرکت دی تو میری زین کے اُبھرے ہوئے کنارے سے آواز آئی: "اے ابراہیم! تجھے اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا اور نہ ہی تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔" میں رُکا اور کہا: میں باز آیا، میں باز آیا، میرے پاس تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے ڈرسنانے والا آیا ہے۔ خدا کی قسم! میرے رب کی حفاظت کی بدولت میں نے اس دن کے بعد اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کی۔ پھر میں واپس اپنے گھر آیا گھوڑے سے اترا اور پھر اپنے والد کے چرواہوں کے پاس گیا ان میں سے ایک سے جبّہ اور چادر لے کر اپنے کپڑے اسے دے دیئے اور عراق کا رُخ کیا اور مختلف راستوں سے ہوتا ہوا عراق پہنچ گیا وہاں چند روز کام کیا مگر مجھے کوئی خالص حلال چیز نہ ملی تو میں نے بعض مشائخ سے حلال کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: اگر تم حلال چاہتے ہو تو شام کے شہروں میں چلے جاؤ۔ لہٰذا میں نے شام کے شہروں کی راہ لی اور منصورہ نامی شہر چلا گیا اسے مِصِّیصَہ بھی کہا جاتا ہے، میں نے وہاں چند روز کام کیا لیکن وہاں بھی خالص حلال چیز نہ پائی تو میں نے بعض مشائخ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے فرمایا: اگر تم خالص حلال چاہتے ہو تو طَرسُوس چلے جاؤ۔ کیونکہ وہاں جائز اشیاء اور کثیر روزگار ہے، میں نے طَرسُوس کا رُخ کیا اور وہاں کچھ دن کام کیا۔ میں باغات کی دیکھ بھال کرتا اور کھیتی کاٹتا تھا۔

ایک دفعہ میں بابُ البَحر (جگہ کا نام) میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے اپنے باغ کی دیکھ بھال کرنے کی بات طے کی۔ چنانچہ میں کئی باغوں میں کام کرتا، ایک مرتبہ باغ کا نگران اپنے ساتھیوں سمیت آیا اور اپنی نشست پر آکر بیٹھتے ہی بلند آواز سے پکارا: او باغبان!۔ میں نے کہا: میں یہاں ہوں۔ اس نے کہا: جاؤ اور تمہاری نظر میں جو بڑے اور عمدہ انار ہوں وہ ہمارے لئے لے آؤ۔ میں گیا اور بڑے بڑے انار لے آیا، نگران نے ایک انار لے کر چیرا تو اسے کھٹا پایا تو مجھ سے کہنے لگا: باغبان! تم ہمارے باغ میں اتنے عرصے سے کام کر رہے ہو، ہمارے پھل اور انار کھاتے رہے ہو اس کے باوجود تمہیں کھٹے میٹھے کی پہچان نہیں ہے؟ میں نے کہا: بخدا! میں نے تمہارے پھلوں میں سے کچھ نہیں کھایا اور نہ ہی مجھے کھٹے میٹھے کی پہچان ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا: کیا تم اس کی گفتگو نہیں سن رہے؟ پھر مجھ سے کہنے لگا: کیا تو خود کو ابراہیم بن ادہم سمجھتا ہے؟ بس اتنا کہنے کے بعد وہ چلا گیا۔ دوسرے دن جب اس نے مسجد میں لوگوں کو میرا یہ واقعہ بتایا تو کچھ لوگوں نے مجھے پہچان لیا پھر وہ بہت سارے لوگوں کے ساتھ میری طرف آنے لگا تو انہیں دیکھ کر میں ایک درخت کے پیچھے چھپ گیا اور لوگ باغ میں داخل ہونے لگے میں اُس بھیڑ میں شامل ہو کر وہاں سے نکل گیا۔ یہ میرا ابتدائی معاملہ اور طَرسُوس سے نکل کر رِمال کے شہروں کی طرف آنے کا واقعہ تھا۔

حضرت سیِّدُنا یونس بن سُلَیمان بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے اس قصے میں مزید یہ بھی بیان کیا کہ ”جب حضرت

سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اپنے گھوڑے کو ایڑ لگانے لگے تو اچانک آپ نے اوپر سے ایک آواز سنی: اے ابراہیم! یہ کیا بے کار کام میں پڑے ہو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف لوٹنا نہیں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور محتاجی والے دن کے لئے زادِ راہ لو۔" یہ سن کر آپ گھوڑے سے اُترے اور دنیا چھوڑ کر آخرت کے لیے عمل میں مشغول ہو گئے۔

﴿11101﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم خراسان سے 60 نوجوانوں کے ہمراہ حصولِ علم کی خاطر نکلے میرے سوا ان میں سے کوئی بھی تعلیم مکمل نہ کر سکا۔

حلال روزی کا اہتمام:

﴿11102﴾... حضرت سیِّدُنا شقیق بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے ملکِ شام میں ملاقات کی تو ان سے کہا: اے ابراہیم! کیا آپ نے خُراسان کو چھوڑ دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے جینے کا مزا ملکِ شام میں ہی ملا ہے۔ میں اپنے دین کی خاطر ایک چوٹی سے دوسری چوٹی اور ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ فرار ہوتا رہتا ہوں، مجھے دیکھنے والوں میں سے کوئی مجھے دیوانہ کہتا ہے تو کوئی سامان اٹھانے والا قُلی کہتا ہے۔ پھر فرمایا: اے شقیق! ہمارے نزدیک حج یا جہاد کے سبب فضیلت پانے والا بلند مرتبہ نہیں بلکہ ہمارے نزدیک بلند رتبہ تو وہ شخص ہے جو یہ سمجھ بوجھ رکھتا ہے کہ جو دو روٹیاں وہ اپنے پیٹ میں داخل کرتا ہے وہ حلال کی ہیں یا نہیں؟ پھر فرمایا: اے شقیق! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فقرا پر کیسا انعام فرمایا ہے کہ بروزِ قیامت وہ ان سے زکوٰۃ، حج، جہاد اور صلہ رحمی کے بارے میں کوئی حساب نہیں لے گا، سوال تو ان بے چاروں یعنی مالداروں سے ہو گا۔

ایک رات ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے ساتھ:

﴿11103﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے خادم حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشّار خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ ایک رات ایسی گزاری کہ ہمارے پاس روزہ افطار کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی اور نہ ہم کوئی اور تدبیر کر سکتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مجھے پریشان و غمزدہ دیکھا تو فرمایا: اے ابراہیم بن بشار! اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی راحتوں اور نعمتوں

میں سے فقرا اور مساکین کو کیسا انعام دیا ہے، بروز قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ زکوٰۃ، حج، صدقہ، صلہ رحمی اور غمخواری کے بارے میں ان کا محاسبہ نہیں فرمائے گا بلکہ ان چیزوں کے بارے میں سوال اور محاسبہ تو ان بے چاروں سے ہو گا جو دنیا میں مالدار ہیں جبکہ آخرت میں فقیر ہوں گے، دنیا میں عزت دار ہیں جبکہ قیامت کے دن ذلیل وخوار ہوں گے، غم کرو نہ پریشان ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رزق کی ضمانت ہے عنقریب وہ تمہارے پاس آجائے گا، خدا کی قسم! بادشاہ اور مالدار تو ہم ہیں، ہم ہی تو ہیں جنہیں دنیا میں ہی بہت جلد راحت وسرور میسر ہے، جب ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں ہوں تو ہمیں کچھ پروا نہیں ہوتی کہ ہم کس حال میں صبح وشام کر رہے ہیں۔ پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے، میں بھی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک شخص ہمارے پاس آٹھ روٹیاں اور بہت ساری کھجوریں لے کر آیا اور ہمارے سامنے رکھ کر کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، اسے کھالیجئے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے سلام پھیرا اور فرمایا: اے غمزدہ! کھانا کھاؤ۔ اتنے میں ایک سائل آگیا اور کہنے لگا: مجھے کچھ کھلاؤ۔ آپ نے تین روٹیاں اور کچھ کھجوریں سائل کو دے دیں اور تین روٹیاں مجھے عطا فرمائیں جبکہ خود دو روٹیاں کھائیں اور فرمایا: غمخواری وبھلائی اہلِ ایمان کے اخلاق میں سے ہے۔

اصل راحت تو اللہ والوں کی ہے:

﴿11104﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار رطابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم، حضرت سیِّدُنا ابو یوسف غسولی اور حضرت سیِّدُنا ابوعبدُ اللہ سنجاری رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اسکندریہ جارہے تھے، جب ہم نہر اردن سے گزرے تو آرام کی خاطر بیٹھ گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خشک روٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہمارے سامنے رکھ دیئے، ہم نے وہ کھائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا، ہم میں سے ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو پانی پلانے کے لئے کھڑا ہوا مگر آپ اس سے پہلے نہر میں داخل ہوگئے حتّٰی کہ پانی آپ کے گھٹنوں تک پہنچ گیا پھر آپ نے بِسْمِ اللہ پڑھ کر پانی پیا اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا پھر آپ نے دوسری مرتبہ بھی بِسْمِ اللہ کہتے ہوئے پانی پیا اور پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر نہر سے باہر تشریف لائے اور پاؤں پھیلا کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ”اے ابو یوسف! اگر بادشاہ اور ان کے شہزادے ہماری نعمتوں اور لذتوں کو جان لیں تو وہ ہماری کم تھکاوٹ اور زندگی کے مزے دیکھ کر ہم سے اپنی تلواروں کے ساتھ

ساری زندگی لڑتے رہیں۔"

حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ میں نے عرض کی: ابو اسحاق! لوگ راحت و سکون اور نعمتوں کی چاہت میں سیدھے راستے سے ہٹ گئے ہیں۔ میری اس بات پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرا دیئے اور فرمایا: تم نے ایسی باتیں کہاں سے سیکھ لیں؟

جنت میں عمدہ مقام کے طالب:

﴿11105﴾... عباس بن فضل مَرعَشی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابورَوَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد سے میری ملاقات ہوئی تو ہم دونوں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے بارے میں گفتگو کرنے لگے، حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم پر رحم فرمائے! میں نے انہیں خراسان میں دیکھا کہ جب آپ سوار ہوتے تو سامنے بیس بیس خدمت گار موجود ہوتے تھے لیکن آپ نے وسط جنت کا عمدہ مقام طلب کیا۔

بُزرگوں کی دعا سے حسنِ ظن:

﴿11106﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن شَمَّاس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (میرے والد) حضرت سیِّدُنا ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اچھے انسان تھے، مکۂ مکرمہ میں ان کے ہاں ابراہیم کی (یعنی میری) ولادت ہوئی تو انہوں نے ایک کپڑے میں اسے اُٹھایا اور اس وقت کے عبادت گزاروں اور زاہدوں کو تلاش کر کے ان سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس بچے کے لئے دعا کیجئے۔ لگتا ہے کہ ابراہیم کے حق میں ان میں سے کسی کی دعا قبول ہو گئی ہے۔

﴿11107﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے مجھ سے فرمایا: میں ایک ساحل پر رہتا تھا، لوگ مجھ سے خدمت لیتے اور اپنے کاموں کے لئے بھیجا کرتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ بچے میرے پیچھے پڑ جاتے یہاں تک کہ میری پنڈلیوں پر پتھر مارتے، ایک مرتبہ میرے چند ساتھی آگئے تو انہوں نے مجھے گھیر لیا اور میری عزت کی، جب وہاں کے لوگوں نے انہیں میری عزت کرتے دیکھا تو وہ بھی میری عزت کرنے لگے، کاش! تم مجھے بچوں کے ہاتھوں پتھر کھاتا

دیکھتے، ان کا پتھر مارنا میرے ساتھیوں کے مجھے گھیر لینے سے زیادہ میٹھا لگتا تھا۔

تقوی سے شخصیت کی پہچان:

﴿11108﴾... حضرت سیِّدُنا رواد بن جراح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَکۡرَم غزّہ کے علاقے میں انگوروں کی باغبانی کیا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ باغ کا مالک اپنے دوستوں کے ساتھ آیا اور بولا: ہمارے کھانے کے لئے انگور لے آؤ۔ آپ نے اسے خافونی نامی انگور لا کر دیئے، تو وہ کھٹے نکلے۔ وہ بولا: کیا تم نے ان انگوروں میں سے کچھ کھایا ہے؟ آپ نے کہا: نہ میں نے ان میں سے کچھ کھایا ہے اور نہ ہی اوروں میں سے۔ وہ بولا: کیوں نہیں کھایا؟ آپ نے کہا: کیونکہ آپ نے مجھے کسی انگور کا مالک نہیں بنایا۔ وہ بولا: اچھا مجھے انار لا دو۔ آپ نے اسے انار لا کر دیا تو وہ بھی کھٹا نکلا، مالک بولا: کیا تم نے اس میں سے کچھ کھایا ہے؟ آپ نے کہا: نہ میں نے ان میں سے کچھ کھایا ہے اور نہ ہی اوروں میں سے، میں نے اسے خوب لال سرخ دیکھا تو سمجھا کہ یہ میٹھا ہوگا۔ مالک بولا: اگر تم ابراہیم بن ادہم ہو تو یہ بات غلط نہیں۔ جب آپ نے دیکھا کہ لوگ آپ کو پہچان چکے ہیں تو آپ اپنی اُجرت لئے بغیر ہی وہاں سے روانہ ہو گئے۔

کام میں ذمہ داری کا مظاہرہ:

﴿11109﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن سالم عَکّی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَکۡرَم کھیتی باڑی اور باغبانی کرتے تھے، آپ نے عسقلان میں ایک نصرانی کے باغ کی دیکھ بھال کا کام کیا اس باغ میں انواع واقسام کے درخت تھے، ایک مرتبہ نصرانی کی بیوی بولی: سُنیئے! اس شخص کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا، میرا گمان ہے کہ یہ وہی نیک شخص ہے جس کا لوگوں میں چرچا ہے۔ اس کے شوہر نے کہا: تو نے اسے کیسے پہچانا؟ وہ بولی: میں انہیں صبح کا کھانا دیتی ہوں تو رات کو بھی ان کے پاس موجود پاتی ہوں اور رات کا کھانا دوں تو صبح تک ان کے پاس موجود ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ انتہائی ذمہ داری سے کھیتی باڑی کرتے تھے۔

﴿11110﴾... حضرت سیِّدُنا فضیل بن سالم عَکّی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَکۡرَم کے ساتھ پہرہ دینے کی غرض سے عکّہ قبیلے کی دیوار پر چڑھا آپ دو کنگوروں کے

درمیان دیوار پر یوں بیٹھ گئے جیسے کوئی اپنی سواری پر بیٹھتا ہے پھر مجھے ڈانٹنے والے کے انداز میں لیٹنے کو کہا۔ میں لیٹ تو گیا مگر مجھے نیند نہیں آئی، پھر میں دھیرے دھیرے آگے بڑھنے لگا تاکہ آپ کے منہ سے نکلنے والے کلمات سن سکوں مگر مجھے آپ کے پیٹ سے شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناہٹ ہی سنائی دی۔ آپ جمعہ کی رات پہرہ نہیں دیا کرتے تھے، میں نے عرض کی: آپ جمعے کی رات پہرہ کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا: لوگ شبِ جمعہ کی فضیلت پانے میں رغبت رکھتے ہیں لہٰذا وہ اپنا پہرہ خود ہی دیتے ہیں پس جب وہ اپنا پہرہ خود دیتے ہیں تو ہم سو جاتے ہیں اور جب وہ سو رہے ہوتے ہیں تو ہم پہرہ دیتے ہیں۔

کام کاج میں لوگوں کی مدد:

﴿11111﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن بِشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم میرے پاس سے گزرے، میں سوکھی لکڑیوں کے ٹکڑے کر رہا تھا اور اس کام نے مجھے تھکا دیا تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا اس کام نے آپ کو تھکا دیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تو آپ یہ کام ہمیں کرنے کا حکم دیجئے؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا آپ ہمیں کلہاڑی دیں گے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے لکڑیاں اپنی گردن پر رکھیں اور کلہاڑی لے کر چلے گئے۔ میں اسی حال پر تھا کہ اچانک دروازہ کھلا کیا دیکھتا ہوں کہ لکڑیاں دروازے پر ٹکڑے ٹکڑے ہوئی پڑی ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کلہاڑی رکھی، دروازہ بند کیا اور روانہ ہو گئے۔

حضرت سیِّدُنا سہل بن بِشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو لوگوں کے گھروں کے سامنے کھڑے ہو کر باآوازِ بلند فرماتے: کیا کوئی غلہ پسوانا چاہتا ہے؟ تو کوئی عورت یا بوڑھا ٹوکری نکال کر رکھ دیتا، آپ اپنے دونوں پاؤں کے درمیان چکی رکھ لیتے اور اس وقت تک نہ سوتے جب تک وہ غلہ بلا اجرت پیس کر نہ دے دیتے، پھر اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ آتے۔

﴿11112﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بَکَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم زمین سے خوشے اُٹھانے کے بجائے کھیت کی کٹائی کرنا پسند کرتے تھا جبکہ حضرت سیِّدُنا سلیمان خواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زمین سے خوشے اٹھانے میں کوئی حرج نہیں جانتے اور اُٹھا لیا کرتے تھے، دونوں حضرات

تقریباً ہم عمر تھے، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم زیادہ فقیہ تھے اور عرب کے قبیلے بنو عجل سے تعلق رکھتے تھے اور اعلیٰ حسب والے تھے، آپ جب کوئی کام کر لیتے تو رجزیہ نظم پڑھتے اور فرماتے:

اِتَّخِذِ اللہَ صَاحِبًا وَدَعِ النَّاسَ جَانِبًا

ترجمہ: لوگوں کو ایک طرف کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو دوست بنا لو۔

آپ سردی کے موسم میں چمڑے کی عبا (جُبّہ) پہنتے جس کے نیچے کوئی قمیص نہ ہوتی تھی اس کے علاوہ موزے اور عمامہ بھی نہیں پہنتے تھے اور گرمیوں میں چار درہم مالیت والے دو کپڑے پہنتے جن میں سے ایک کو تہبند بنا لیتے اور دوسرا اوڑھ لیتے تھے، سفر و حضر ہر حال میں روزے سے ہوتے، رات کو نہ سوتے اور غور و فکر میں مشغول رہتے، جب کھیتی کی کٹائی سے فارغ ہوتے تو اپنے ساتھی کو بھیجتے وہ کھیت کے مالک سے حساب کتاب کرتا پھر وہ درہم لے کر آتا تو آپ اسے ہاتھ تک نہ لگاتے بلکہ اپنے ساتھیوں سے فرماتے: ”یہ درہم لے جاؤ اور جو دل چاہے کھاؤ۔“ اگر کھیت کی کٹائی کا کام نہ ہوتا تو باغات اور کھیتوں کی دیکھ بھال پر مزدوری کرتے تھے اور آپ بیٹھ کر ایک ہی ہاتھ سے دو مد گندم پیستے تھے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دو مُد سے مراد دو قفیز ہیں (مد اور قفیز دو پیمانوں کے نام ہیں)۔

رزقِ حلال کے لئے ہجرت:

﴿11113﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے عرض کی: آپ ملکِ شام میں کتنے عرصے سے قیام پزیر ہیں؟ آپ نے فرمایا: 24 سال سے، میں یہاں جہاد کے لئے آیا تھا نہ ہی سرحد کی حفاظت کے لیے۔ میں نے پوچھا: پھر آپ کس لئے آئے تھے؟ فرمایا: حلال روٹی سے پیٹ بھرنے کے لئے۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے ساتھ سفر کی روداد:

﴿11114﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بکار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے دوست نے بتایا کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ بیت المقدس سے روانہ ہوا، راستے میں ہمارا توشہ ختم ہو گیا تو ہم کانٹے دار درخت کیرب اور دوسرے درختوں کی شاخیں کھانے لگے

حتّٰی کہ ہمارے حلق کُھردرے ہوگئے اور ہم مشقت میں پڑ گئے تو میں نے کہا: ہم بستی میں جاتے ہیں ہوسکتا ہے ہمیں کوئی کام مل جائے گا، جب ہم بستی میں گئے تو وہاں ایک نہر دیکھی، آپ نے وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہوگئے جبکہ میں کام تلاش کرنے لگا، میں نے لوگوں سے چار درہم کی اُجرت پر گری ہوئی دیوار کی مرمت کی ذمہ داری لے لی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جا کر کہا: میں نے کام کی ہامی بھر لی ہے۔ چنانچہ وہ تو جوانوں کی طرح کام میں لگ گئے جبکہ میں بوڑھے شخص کی طرح کام کرنے لگا۔ وہ لوگ ہمارے لئے ناشتہ لے کر آئے، میں نے کھانے کے لیے جلدی سے ہاتھ دھوئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا دن طلوع ہوتے ہی یہ کھانا بھی تمہاری اجرت میں طے تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: صبر کرو یہاں تک کہ تم اپنی اُجرت لے کر اس سے کھانا خریدو۔ لہٰذا جب ہم کام سے فارغ ہوئے تو درہم لئے اور خرید کر کھانا کھایا پھر ہم وہاں سے آگے بڑھ گئے، راستے میں ہمیں بھوک لگی تو ہم حِمْص شہر کی ایک بستی میں آئے، وہاں چھوٹی نہر گزر رہی تھی، آپ نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ ہمارے ایک طرف ایک گھر تھا جس میں ایک کمرہ تھا، کمرے میں رہنے والا ہمیں دیکھ رہا تھا کہ جب سے ہم آئے ہیں کھانا نہیں کھایا ہے لہٰذا اس نے ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ بھیجا جس میں ثرید اور بھیگی ہوئی روٹیاں تھیں، وہ ہمارے سامنے رکھ دیا گیا، آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کس نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: گھر والے نے۔ فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: فلاں بن فلاں۔ پھر ہم دونوں نے کھانا کھایا اس کے بعد ہم انطاکیہ کی ایک وادی میں پہنچے، فصل کاٹنے کا وقت آچکا تھا لہٰذا ہم نے تقریباً 80 درہم کے عوض فصل کاٹی پھر میں نے سوچا کہ میں اس میں سے آدھی رقم (اپنا حصہ) لے کر واپس چلا جاتا ہوں کیونکہ مجھ میں ان کے ساتھ رہنے کی طاقت نہیں ہے لہٰذا میں نے کہا: میں بیت المقدس واپس جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے اب میرے ساتھ نہیں رہنا۔ یہ فرما کر آپ انطاکیہ میں داخل ہوئے اور ان درہموں سے دو بڑی چادریں خریدیں اور مجھ سے فرمایا: جب تم اس بستی میں جاؤ جہاں ہم نے کھانا کھایا تھا تو فلاں بن فلاں کے بارے میں معلوم کر کے اسے یہ چادریں دے دینا۔ یہ فرما کر آپ نے بقیہ درہم بھی میرے حوالے کر دیئے اور خود خالی ہاتھ ہوگئے۔ جب میں نے وہ چادریں اس شخص کے حوالے کیں تو اس نے پوچھا: یہ کس نے بھیجی ہیں؟ میں نے کہا: حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے۔ اس نے کہا: کون ابراہیم

بن ادہم؟ تو میں نے اسے بتایا کہ جن دو شخصوں کے لئے کھانا بھیجا گیا تھا ان میں سے ایک حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم تھے تو اس نے وہ چادریں لے لیں اور میں بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گیا، وہاں کچھ عرصہ رہ کر لوٹا اور اس شخص کے بارے میں معلوم کیا تو کسی نے مجھے بتایا: اس کا انتقال ہو چکا ہے اور اسے انہی دو چادروں میں کفن دیا گیا ہے۔

کمزور کسانوں سے تعاون:

﴿11115﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن سالم عَکِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کو دیکھا جب آپ فصل کاٹتے تو آپ کے ساتھ کام کرنے والے کمزور لوگ آپ سے مدد مانگتے، آپ ان کے حصے کی کٹائی کرتے پھر بھی اپنی جگہ میں ان سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ چنانچہ آپ کھیتی کاٹ لینے کے بعد اپنے ساتھیوں کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے اور خود کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے پھر جو کچھ کھیتی ساتھیوں کے سامنے بچی ہوتی اُسے کاٹنے لگ جاتے جبکہ ساتھی بیٹھے رہتے، پھر دو رکعت نماز ادا کر کے واپس اپنی جگہ آ کر فصل کاٹتے۔

توکل و غنا کی داستان:

﴿11116﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن محمد مُعَلِّم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم یہاں غار میں رہا کرتے تھے، ایک دن بازار گئے، بازار کی کشادہ جگہ میں خراسان کے ایک بوڑھے شخص کا ایک باغیچہ تھا جن کی کنیت ابو سلیمان تھی، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے ان سے پوچھا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: بیتُ المقدس۔ آپ نے فرمایا: ابو سلیمان! بخدا! میرا ارادہ بھی بیتُ المقدس جانے کا ہے۔ انہوں نے کہا: ابو اسحاق! کیا ہم ساتھ ہی چلیں؟ آپ نے فرمایا: جی ٹھیک ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے ساتھ اپنے گھر گئے اور ایک صراحی نکالی جس کا سرا بندھا ہوا تھا اور اس میں روٹیوں کے ٹکڑے تھے، انہوں نے وہ ٹکڑے اپنے تھیلے میں رکھے اور صراحی کو واپس رکھ کر دروازہ بند کیا اور ساتھ چلنے کو کہا۔ بیان کرتے ہیں: ہم چل پڑے اور بازار سے نکلنے ہی والے تھے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: ابو سلیمان! میں پچھنے لگوانا چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے پچھنے لگوائے، جب پچھنے لگانے والا فارغ ہو گیا تو آپ نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ

رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے فرمایا: کیا آپ کے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پوچھا: کیا ہے؟ تو انہوں نے ایک تھیلی نکالی جس میں اٹھارہ درہم تھے، آپ نے فرمایا: یہ پچھنے لگانے والے کو دے دو۔ میں نے کہا: ابو اسحاق! کیا یہ تمام درہم اِسے دے دوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرے کہنے کے مطابق سارے دے دو۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی عادت تھی کہ جو کہہ دیتے اس سے پھرتے نہیں تھے۔ چنانچہ میں نے وہ درہم دے دیئے اور ہم وہاں سے نکل گئے، جب ہم نے ایک یا دو میل کا فاصلہ طے کر لیا تو میں نے کہا: ابو اسحاق! وہ درہم ہم نے اس لیے اپنے پاس رکھے تھے کہ اپنے بچوں اور گھر والوں کے لئے بیتُ المقدس سے کچھ خرید کر لے جائیں گے مگر آپ کے کہنے پر ہم نے وہ سارے درہم پچھنے لگانے والے کو دے دیئے، میں آپ سے گھبرا گیا تھا، بخدا! ان دراہم کے علاوہ میرے پاس اور کوئی شے نہیں۔ مگر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا، میں نے ایک مرتبہ پھر دراہم کا ذکر کیا مگر آپ بدستور خاموش رہے اور جواب نہ دیا۔

ہمیں راستے کی ایک جانب بستی دکھائی دی تو آپ نے فرمایا: ابو سلیمان! میرے خیال میں اس بستی میں رات گزارنی چاہیے۔ مجھے یہ رائے پسند آئی لہٰذا ہم اس کی طرف چل پڑے جب ہم بستی میں داخل ہوئے تو سورج ڈوب چکا تھا اور مُؤَذِّن اذان دینے کے ارادے سے بیٹھا ہوا تھا، ہم اسے سلام کر کے مسجد میں داخل ہو گئے، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ کیا تم یہیں کے رہنے والے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ہمیں یہاں کی ایسی فصل کے بارے میں بتاؤ جسے ہم کاٹ سکیں۔ حالانکہ لوگ فصلوں کی کٹائی کر چکے تھے، بوڑھے مُؤَذِّن نے کہا: بستی والے کٹائی کر چکے ہیں اور میری معلومات کے مطابق ایک نصرانی کے دو بڑے کھیت ہی باقی رہتے ہیں۔ آپ نے اس سے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو نماز کے بعد تم ہمیں اس کے پاس لے جانا، تم دیکھ رہے ہو کہ ہم دونوں بوڑھے ہیں اور کٹائی کرتے ہیں اور اچھا کام کرتے ہیں۔ اس نے کہا: جو اللہ تعالٰی نے چاہا ہو گا۔ جب اس بوڑھے شخص نے نمازِ مغرب ادا کر لی اور ہم نے بھی اس کے ساتھ نماز پڑھ لی تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اس کے پاس گئے اور فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اچھا بدلہ دے! ہمیں اس نصرانی کے پاس لے چلو اور اس سے ہمارے بارے میں گفتگو کرو۔ اس نے کہا: سبحٰن اللہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں عافیت عطا فرمائے! ہمیں کچھ اور بھی نماز پڑھنے دو، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم

خاموش ہوگئے اور پھر دونوں نے کچھ نماز پڑھی، نماز کے بعد آپ نے دوبارہ اس کے پاس جاکر کہا: چلو۔ چنانچہ،

ہم اس کے ساتھ نصرانی کے گھر پہنچے، اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، نصرانی باہر آیا تو اس نے کہا: یہ دونوں بوڑھے مسافر ہیں اور فصل کی کٹائی بڑی اچھی کرتے ہیں۔ میں نے تمہارے کھیتوں کا ذکر ان سے کیا تھا، ان دونوں کھیتوں کے معاملے میں بستی والے تمہیں انکار کر چکے ہیں، مجھ امید ہے کہ یہ دونوں بوڑھے تمہاری مرضی کے مطابق فصل کاٹ دیں گے لہٰذا تم ان دونوں کو اپنے کھیت دکھا دو اور ان دونوں سے کام لے لو۔ اس نے کہا: جیسے تمہاری مرضی۔ پھر جب ہم اس نصرانی کے ساتھ اس کے کھیت کی طرف جانے لگے تو وہ ضعیف مُؤَذِّن اپنے گھر یا مسجد کو واپس ہونے لگا، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اس سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو تمہیں بھی اُجرت مل جائے گی۔ تو وہ بھی ہمارے ساتھ ہولیا، چاندنی رات تھی، نصرانی نے اپنے کھیت دکھائے تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اس سے کہا: ہم نے دیکھ لیا ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم تمہارا یہ کام اچھی طرح کریں گے، تم ہمیں اپنی مرضی کے مطابق اُجرت دے دینا۔ اس نے کہا: بولو! کیا لوگے؟ آپ نے فرمایا: ہم کچھ نہیں کہیں گے تم خود سوچ کر جو چاہے رکھ لو اور جو بھی اجرت دینی ہو وہ اس بوڑھے مُؤَذِّن صاحب کو دے دو وہ اس کے پاس رہے گی، اگر تم دیکھو کہ ہم نے تمہاری پسند کا کام کیا ہے تو تم مؤذن صاحب کو کہہ دینا یہ ہمیں ہمارا حق دے دیں گے اور اگر تمہیں کام پسند نہ آئے تو تمہیں اختیار ہو گا اور تمہارا حق تمہارے پاس ہو گا۔ نصرانی بولا: میں تمہیں ایک دینار دوں گا۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے کہا: ہمیں منظور ہے، تم وہ دینار بوڑھے مؤذن صاحب کو دے دو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم آج رات ہی تمہارے کام کا آغاز کر دیں گے۔ نصرانی نے دینار لاکر بوڑھے کو دے دیا اور ہم اس کے ساتھ مسجد آگئے، جب ہم عشاء کی نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے بوڑھے سے فرمایا: ہم تو بھول ہی گئے ہمارے پاس درانتیاں نہیں ہیں، اس نصرانی کے پاس یہ پیغام بھیج دو کہ وہ ہمیں دو درانتیاں دے دے۔ بوڑھے نے کہا: میرے پاس درانتیاں ہیں میں تمہیں دے دوں گا۔ پھر اس نے کسی کو اپنے گھر بھیجا وہ دو نئی درانتیاں لے آیا۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے مجھ سے فرمایا: کھیت کی طرف چلتے ہیں۔ ہم وہاں آئے

اور کھیت میں داخل ہوئے تو اس میں ایک جگہ کچھ پانی بھی تھا، آپ نے کھیت میں چار رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا: ابو سلیمان! مسلمانوں میں ہم دونوں کتنے بُرے ہوں گے کہ ہماری رات نصرانی کے کام میں گزر رہی ہو اور ہم یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے نماز نہ پڑھ سکیں؟ میرا نہیں خیال کہ یہاں کبھی کسی نے نماز پڑھی ہو گی، ابو سلیمان! تمہیں دو میں سے کون سی بات زیادہ پسند ہے: تم یہاں اس جگہ نماز پڑھو اور میں جا کر فصل کاٹتا ہوں یا تم جا کر فصل کاٹو اور میں اپنی طاقت کے مطابق نماز میں رہوں؟ مجھے ان کی بات اچھی لگی اور میں نے کہا: میں یہاں نماز پڑھتا ہوں آپ جا کر فصل کاٹیے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اپنے کپڑے اوپر چڑھا کر کمر سے باندھے اور درانتی لے کر چلے گئے، میں نے وہیں کچھ نماز پڑھی اور پھر سر رکھ کر سو گیا، رات کے آخری حصے میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم میرے پاس آئے اور مجھ سے فرمایا: ابو سلیمان! میں تمہیں سوتا ہوا دیکھ رہا ہوں اٹھو صبح ہو چکی ہے اور ابھی فجر طلوع ہو رہی ہے، میں نصرانی کا کام پورا کر چکا ہوں۔ میں نے کہا: کیا آپ نے دونوں کھیتوں کی تمام فصل کاٹ لی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہماری مدد فرمائی ہے۔ پھر ہم نے وہاں پانی سے وضو کیا اور کچھ دیر بیٹھ گئے حتّٰی کہ جب صبحِ صادق کا وقت ہوا تو ہم نے جا کر اس بوڑھے مُؤَذِّن کے ساتھ نماز ادا کی، جب اس نے سلام پھیر لیا تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اس کے پاس جا کر کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ۔ اس نے کہا: وَعَلَیْكَ السَّلَام۔

آپ نے فرمایا: ہم نصرانی کے کام سے فارغ ہو گئے ہیں اور ہم نے ساری فصل کاٹ دی ہے اور مناسب طریقے سے اس کے بنڈل بنا دیئے ہیں۔ اس نے کچھ دیر سر جھکانے کے بعد سر اُٹھایا اور کہا: شیخ! میرے خیال میں آپ نے نصرانی کو، خود کو اور اپنے ساتھی کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے کیونکہ یہ کام پانچ دن اور پانچ راتوں میں بھی مکمل نہیں ہو سکتا اور آپ کہہ رہے ہو کہ ہم نے یہ کام ایک رات میں ہی کر لیا ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ! جھوٹ بہت بُری شے ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں عافیت عطا فرمائے! اگر تم مناسب سمجھو تو ہمارے ساتھ اس نصرانی کے پاس چلو تا کہ وہ اپنے کھیتوں میں جائے۔ اگر وہ دیکھے کہ کام اسی طرح ٹھیک ہوا ہے جس کی وجہ سے ہمارا حق دینا تم پر لازم ہوتا ہے تو ہمارا حق دے دینا اور اگر اس میں خرابی ہو تو ہمیں ہمارا حق نہ دینا اور اگر ہم پر تاوان لازم ہو گا تو ہم تاوان بھی دیں گے۔

بوڑھے نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر ہمارے ساتھ چلو۔

ہم نصرانی کے پاس پہنچے، وہ اپنے گھر سے نکلا تو مؤذن نے کہا: یہ بوڑھے سمجھتے ہیں کہ یہ تمہارا کام مکمل کر چکے ہیں اور انہوں نے اچھی طرح فصل کی کٹائی کر دی ہے اور مناسب طریقے سے اس کے بنڈل بنا دیئے ہیں۔ یہ سن کر نصرانی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور اپنی مٹھی میں خاک لے کر اپنے سر پر ڈالنے لگا اُس نے ایک مٹھی مٹی لے کر سر پر ڈالی اور اپنی داڑھی نوچتے ہوئے اس بوڑھے کو ملامت کرتے ہوئے کہنے لگا: تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اس سے فرمایا: اے نصرانی! ایسے نہ کر، ہمارے ساتھ چل اور ملامت اور بُرا بھلا کہنے میں جلدی نہ کر، اگر تو اسے اپنی پسند کے مطابق پائے تو ہمارا حق دے ورنہ تجھے اپنے معاملے کا اختیار ہے۔ آپ کی گفتگو سن کر وہ اور زیادہ رونے اور اپنی داڑھی نوچنے لگا اور بیٹھ کر کہنے لگا: یہ تم کیا کہہ رہے ہو، تم نے مجھے اور میرے اہل وعیال کو برباد کر دیا۔ اِسی دوران اس بستی کا ایک شخص وہاں سے گزرا تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: اس شخص کو میری طرف سے ایک درہم دے کر تفتیش کروالو، یہ کھیت میں جا کر دیکھ آئے گا کیونکہ مجھے یہ کسان لگ رہا ہے، اگر یہ کٹائی میں خرابی یا اچھائی دیکھے گا تو تجھے آکر بتا دے گا۔ بوڑھے مُؤَذِّن نے کہا: میرے خیال میں تم نے مُنصِفانہ بات کی ہے ہمارے ساتھ چلو۔ یہ کہتے ہوئے اس نے نصرانی کو ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کیا، ہم سب گئے اور پہلے کھیت پر آئے تو دیکھا کہ فصل کو اچھی طرح کاٹا گیا اور بڑے ہی عمدہ بنڈل بنا کر ترتیب سے رکھا گیا ہے۔ پھر ہم دوسری طرف والے کھیت میں داخل ہوئے تو وہاں بھی یہی معاملہ تھا۔ بوڑھا مُؤَذِّن اور نصرانی دونوں حیران ہو گئے، نصرانی نے بوڑھے سے کہا: ان دونوں کو دینار دے دو اور میں انہیں ایک دینار اور دیتا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: کیا تمہیں کچھ بُرا لگا؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں تمہاری اضافی رقم کی حاجت نہیں، ہمیں ایک ہی دینار دو۔ اس نے آپ کو دینار دے دیا۔

حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے مجھ سے فرمایا: ابو سلیمان! یہ دینار رکھو اور جان لو کہ اب تم بیتُ المقدس میرے ساتھ نہیں جاؤ گے یا میں عَسقلان لوٹ جاتا ہوں اور تم بیتُ المقدس چلے جاؤ یا میں بیتُ المقدس جاتا ہوں اور تم عَسقلان لوٹ جاؤ۔ یہ

سن کر میں رونے لگا اور کہا: ابو اسحاق! مجھے آپ کے ساتھ ہی جانا ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں، تم میرے سامنے بار بار دراہم کا ذکر کرتے رہے، یہ دینار لو اور اپنے گھر جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت عطا فرمائے۔ میں دینار لے کر عسقلان لوٹ آیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیتُ المقدس کی طرف روانہ ہو گئے۔

پورا رمضان نہ سوئے:

﴿11117﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم رمضان کے مہینے میں دن کے وقت فصل کی کٹائی کرتے اور رات میں نمازیں ادا کرتے تھے، آپ نے 30 دن یوں گزارے کہ نہ رات کو سوئے نہ دن کو۔

ہر رات لیلۃُ القدر:

﴿11118﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یوسف یعقوب بن مُغیرہ غَسُولی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ہم رمضان کے مبارک مہینے میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ کھیتی کاٹنے میں مشغول تھے، کسی نے آپ سے کہا: ابو اسحاق! اگر آپ ہمیں شہر لے چلیں اور ہم آخری دس روزے وہاں رکھیں تو ہو سکتا ہے ہم لیلۃُ القدر پالیں؟ آپ نے فرمایا: یہیں رہو اور اچھی طرح کام کرو تمہارے لئے ہر رات لیلۃُ القدر ہے۔

دُگنا کام، آدھی اجرت:

﴿11119﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تَمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے پوچھا: آپ یہاں سرزمینِ شام میں کتنے عرصے سے ہیں؟ فرمایا: 24 سال سے ہوں، ایک مرتبہ مجھے کھیت کی کٹائی کرنے والے عربی جوانوں کی طرف بھیجا گیا، وہ اپنے خیمے لگائے بیٹھے تھے، مجھے کہنے لگے: نوجوان! آؤ، ہمارے ساتھ فصل کاٹو۔ میں ان کے ساتھ فصل کاٹنے لگ گیا، وہ لوگ مجھے کٹائی کی اجرت اتنی دیا کرتے جتنی وہ اپنے کسی ماہر شخص کو دیتے تھے، میں نے دل میں سوچا: یہ ٹھیک نہیں کہ یہ ماہر لوگ مجھے گنجائش دیں جبکہ میں اچھی طرح کٹائی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں ان سے الگ ہو جاتا حتّٰی کہ جب وہ اپنے بستروں پر جا کر سو جاتے تو میں درانتی لے کر فصل کی کٹائی کرتا اور صبح ہوتی تو میں مناسب کٹائی کر چکا ہوتا، میں انہیں

آپس میں سرگوشیاں کرتے ہوئے سنتا، وہ کہہ رہے ہوتے: کیا یہ کھیتی کل کھڑی نہ تھی؟ اسے کس نے کاٹ دیا؟ ان میں سے کچھ نے کہا: ہم نے اسے رات کے وقت فصل کاٹتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے انہیں یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ ہم اتنے کام کی طاقت نہیں رکھتے یہ تو دن، رات کٹائی کرتا ہے جبکہ اجرت ایک آدمی کے برابر ہی لیتا ہے۔

﴿11120﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے رفیق حضرت سیِّدُنا ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم غزہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ فصلوں کی کٹائی کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: ہارون! چلو اس جگہ سے دور چلتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک چھوٹا لشکر افریقہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ میں نے کہا: آپ کو اس لشکر سے کیا خوف ہے؟ فرمایا: انہوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ ہم سے قریب ہے اور ہم اس بات سے محفوظ نہیں رہ سکتے کہ ان میں سے کوئی ہمارے پاس آکر یہ پوچھے: "ہم فلاں جگہ کس طرح پہنچیں؟" کیا ہم اس کی رہنمائی کریں گے؟ ہمارے لئے بہتر یہی ہے کہ ہم دور رہیں، ہم انہیں دیکھیں نہ وہ ہمیں۔

ظالموں کو راستہ نہ بتایا:

﴿11121﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بکار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فِلَسْطِیْن میں اجرت پر کام کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ آبپاشی کر رہے تھے کہ ایک لشکر مصر کو جاتے ہوئے آپ کے پاس سے گزرا، آپ نے ڈول کی رسی کاٹ کر اسے کنویں میں ڈال دیا تاکہ ان لوگوں کو پانی نہ پلا سکیں، وہ لوگ آپ کے سر پر چوٹیں مارتے ہوئے راستے کے بارے میں پوچھتے رہے مگر آپ ان کے سامنے گونگے بن گئے تاکہ انہیں راستہ نہ بتانا پڑے۔ حضرت سیِّدُنا علی بن بکار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: یہ ورع و پرہیزگاری نہ میرے پاس ہے نہ تمہارے پاس۔

﴿11122﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یزید نامی ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس سے گزرا جبکہ آپ انگور کے باغ کی نگرانی کر رہے تھے، یزید بولا: ہمیں ان انگوروں میں سے کچھ دو۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کے مالک نے اجازت نہیں دی۔ یہ سن کر اس نے اپنے چابک کو پلٹا مارا اور آپ کے سفید بالوں سے پکڑ کر آپ کے سر کو جھنجھوڑنے لگا تو آپ نے اپنا سر جھکا کر

فرمایا: مارو اس سر پر جو لمبے عرصے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نافرمان ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص بے بس ہو گیا۔

شجاعت و بہادری:

﴿11123﴾... حضرت سیِّدُنا اشعث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا ابرہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کسی ساتھی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے جب دشمنوں کو دیکھا تو دریا میں کود گئے اور ان کی جانب تیرنے لگے، آپ کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا، جب دشمنوں نے یہ منظر دیکھا تو بھاگ کھڑے ہوئے۔

اعلیٰ درجے کی احتیاط:

﴿11124﴾... حضرت سیِّدُنا بقیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ایک ساتھی سے پوچھا: مجھے بتاؤ کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی صحبت میں رہتے وقت تم پر سب سے زیادہ سخت معاملہ کون سا گزرا؟ اس نے کہا: ایک دن ہم روزے کی حالت میں تھے مگر ہمارے پاس افطار کے لئے کوئی چیز نہیں تھی، میں نے ان سے عرض کی: ابو اسحاق! آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ ہم بابِ رُستن پر جائیں اور وہاں فصل کاٹنے والوں کے ساتھ مزدوری کریں؟ انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ لہٰذا ہم بابِ رُستن گئے تو ایک شخص نے آکر مجھے ایک درہم اُجرت پر مزدور رکھ لیا، میں نے اس سے کہا: میرے ساتھی کو بھی مزدوری پر رکھ لو۔ اس نے کہا: تمہارا ساتھی کمزور ہے، میں اسے مزدوری پر نہیں رکھنا چاہتا۔ میں اس سے اصرار کرتا رہا بالآخر اس نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو چار دانق مزدوری پر رکھ لیا، ہم روزے سے تھے، جب شام ہوئی تو میں اس شخص سے مزدوری لے کر بازار گیا اور اپنی ضرورت کی چیزیں خرید کر باقی رقم صدقہ کر دی۔ اُس وقت آپ نے فرمایا: ہم نے اپنی اجرت تو پوری لے لی، کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ ہم نے اپنا کام بھی مکمل کیا ہے یا نہیں؟ مجھے اس بات پر غصہ آگیا، جب آپ نے مجھے غصے میں دیکھا تو فرمایا: غصہ مت کرو، تم مجھے ضمانت دے دو کہ ہم نے اس کا کام پورا کیا ہے۔ جب میں نے یہ بات سنی تو آپ سے کھانا لے لیا اور وہ بھی صدقہ کر دیا۔ جب سے میں نے ان کی صحبت اختیار کی یہ بات مجھ پر سب سے زیادہ سخت گزری۔

کوئی تمہیں فقیر نہ سمجھے:

﴿11125﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ کے ساتھ شام کے ساحلی شہر صور میں آپ کی رہائش گاہ پر تھے، آپ فصل کی کٹائی کیا کرتے تھے، حضرت سیِّدُنا ابو الیاس سلیمان عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن دروازے پر اون کا جُبّہ پہنے بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَکۡرَم نے ان سے فرمایا: سلیمان! اندر چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ یہاں سے گزرنے والا تمہیں فقیر سمجھ کر کچھ نہ کچھ دے جائے۔

وطن کی محبت:

﴿11126﴾... حضرت سیِّدُنا بقیہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے مسلسل عبادت کی تو میں نے اپنے لئے سب سے سخت نفس کی وطن جانے کی خواہش کو پایا۔

﴿11127﴾... حضرت سیِّدُنا مَضاء بن عیسٰی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَکۡرَم نے فرمایا: میں نے وطن چھوڑنے سے زیادہ سخت تکلیف کسی شے کے چھوڑنے میں نہ پائی۔

گزشتہ وآئندہ پر افسوس نہیں:

﴿11128﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَکۡرَم فرماتے ہیں: میں نے اپنے نفس سے زیادہ سخت دنیا کا کوئی معاملہ نہیں جھیلا کبھی وہ میرے خلاف ہوتا ہے اور کبھی میرے حق میں اور خدا کی قسم! میں نے اپنی خواہشات کے خلاف اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد مانگی تو اس نے میری مدد فرمائی اور میں نے بارگاہِ الٰہی میں نفس کے بُرے غلبے سے بچاؤ کا سوال کیا تو اس نے میرا سوال پورا کر دیا، پس خدا کی قسم! دنیا کا جو کچھ آگے آنے والا ہے اور جو کچھ پیچھے گزر چکا مجھے کسی پر کچھ افسوس نہیں۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحۡمَہ کی عاجزی:

﴿11129﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَکۡرَم نے فرمایا: میں نے ایک معاملے کے سوا کبھی اپنے ساتھیوں اور دوسرے لوگوں پر بوجھ نہیں ڈالا۔ میں نے پوچھا: ابو اسحاق! وہ کون سا معاملہ تھا؟ آپ نے فرمایا: میں کٹائی کرنے والوں میں اپنی مزدوری اچھی طرح طے نہیں کر سکتا تھا لہٰذا وہ لوگ مجھے مزدوری پر رکھوا کر میرے لیے اجرت لیتے تھے، بس میری طرف سے ان پر یہی بوجھ تھا۔

مٹی کھا کر گزارہ کرنے والے:

﴿11130﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن حَرْب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه مکۂ مکرمہ آئے اور حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس ٹھہرے آپ کے پاس ہرنی کی کھال کا تھیلا تھا، آپ نے اسے کھونٹے پر لٹکایا اور طواف کے لئے چلے گئے، پھر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز کے گھر میں آئے تو پوچھا: یہ تھیلا کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کے بھائی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم کا۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: شاید اس میں ملکِ شام کا کوئی پھل ہو گا، آپ نے اسے اُتار کر کھولا تو وہ مٹی سے بھرا ہوا تھا، آپ نے وہ تھیلا باندھ کر واپس کھونٹے پر لٹکا دیا اور چلے گئے، پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم آئے اور حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَدِیْر نے انہیں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے عمل کے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: میں ایک مہینے سے یہی کھا رہا ہوں۔

﴿32-11131﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء بن مسلم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بیان ہے کہ مکۂ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم کا زادِ راہ گُم ہو گیا تو آپ نے پندرہ دن مٹی پھانک کر گزارہ کیا۔

﴿34-11133﴾... حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ اَسْوَد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم 20 دن تک مٹی کھاتے رہے پھر فرمایا: ابو معاویہ! اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ میری ٹوہ میں پڑیں گے تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات تک یا پھر اس وقت تک مٹی کھا کر گزارہ کرتا جب تک میرے لئے حلال اس طرح واضح نہ ہو جاتا کہ وہ کہاں ہے؟

﴿11135﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم نے مجھے بتایا کہ جب وہ قحط سالی میں مبتلا ہوئے تو چند دن تک ریت کو پانی میں بھگو کر کھاتے رہے۔

عظیمُ الشان خیر خواہی:

﴿11136﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن ابراہیم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم کے ساتھ تھا، آپ نے اپنا تمام زادِ راہ مجھ پر خرچ کر دیا، پھر میں بیمار ہو گیا تو

مجھے کسی چیز کی خواہش ہوئی تو آپ نے اپنا گدھا لے جا کر فروخت کر دیا اور میری پسند کی چیز خرید لائے، میں نے عرض کی: ابراہیم! گدھا کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: بھائی! میں نے اسے فروخت کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی: میرے بھائی! ہم کس پر سوار ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: میرے بھائی! میری گردن پر۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم انہیں اپنی گردن پر اُٹھا کر تین منزل تک لے کر گئے۔

حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: ان علمائے کرام میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے افضل کوئی نہیں کیونکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی ہیں۔

لوگوں کی مدد کا جذبہ:

﴿11137﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن فضل عَکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے والد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے قیساریہ میں باغبانی کی پیشگی اُجرت میں دینار حاصل کیا پھر آپ کو ایک عورت کی چیخ سنائی دی تو دریافت فرمایا: اس عورت کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ زچگی کے درد میں مبتلا ہے۔ آپ نے پوچھا: اس حالت میں اسے کن چیزوں کی حاجت ہے؟ وہ بولے: اس کے لئے آٹا، زیتون، گوشت اور شہد خریدا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا دینار اس طرح خرچ کیا کہ ایک ٹوکری خرید کر اسے آٹے سے بھرا پھر زیتون، گھی، شہد اور گوشت خریدا اور یہ تمام سامان اپنی گردن پر اُٹھا کر اس کے دروازے تک لائے اور اُس کے گھر والوں سے کہا: یہ لے لو۔ جب آپ نے اُن گھر والوں کو دیکھا تو اہلِ قیساریہ میں سب سے زیادہ محتاج اور سب سے زیادہ عبادت گزار پایا۔

ادھار لے کر مدد فرمائی:

﴿11138﴾... حضرت سیِّدُنا شقیق بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس تھے کہ ایک مزدور وہاں سے گزرا تو آپ نے فرمایا: کیا یہ فلاں نہیں ہے؟ کسی نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے ایک شخص سے کہا کہ اس کے پاس جا کر کہو: ابراہیم بن ادہم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم) نے پوچھا ہے کہ تم نے سلام کیوں نہیں کیا؟ اس شخص نے کہا: خدا کی قسم! ایسی کوئی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ میری بیوی نے بچہ جنا ہے اور میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے پس میں پاگل کی سی کیفیت میں گھر سے نکلا ہوں۔ اس شخص نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو جا کر ساری بات بتائی تو آپ نے فرمایا: اِنَّا لِلّٰہِ وَ

اِنَّا اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡن ہم اپنے ساتھی کے معاملے سے کیسے بے خبر رہ گئے اور اسے یہ پریشانی لاحق ہو گئی؟ پھر فرمایا: اے فلاں! جاکر باغ کے مالک سے دو دینار اُدھار لے لو اور بازار جاکر ایک دینار سے وہ چیزیں خریدو جن سے اس کے حالات بہتر ہو جائیں اور دوسرا دینار اسے دے دینا۔ راوی کہتے ہیں: میں بازار گیا، ایک دینار سے تمام اشیائے ضرورت خریدیں پھر انہیں لاد کر اس شخص کے گھر چلا گیا، جب اس کے دروازے پر دستک دی تو اس کی بیوی نے پوچھا: کون ہے؟ تو میں نے کہا: میں فلاں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: وہ موجود نہیں ہے۔ میں نے کہا: دروازہ کھولنے کی اجازت دو اور خود ایک طرف ہو جاؤ۔ پھر میں نے دروازہ کھولا اور اونٹ پر لدا تمام سامان گھر میں لے جاکر صحن میں رکھ دیا اور دینار اس عورت کو دے دیا۔ اس نے کہا: یہ سب کس نے دیا ہے؟ میں نے کہا: اپنے شوہر سے کہہ دینا کہ تمہارے بھائی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡاَکۡرَم نے دیا ہے اس عورت نے کہا: اے اللہ! حضرت ابراہیم بن ادہم کو آج کے دن کی خاص جزا عطا فرما۔

اپنی حقیقت چھپانے کا اہتمام:

﴿11139﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بکار عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡغَفَّار فرماتے ہیں کہ ہم مِصِّیصہ شہر کی جامع مسجد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہمارے درمیان حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡاَکۡرَم بھی موجود تھے اتنے میں خراسان سے ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا: تم میں سے ابراہیم بن ادہم کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ ہیں (یا شاید آپ نے خود فرمایا: میں ہوں۔) اس نے کہا: آپ کے بھائیوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ آپ نے جیسے ہی اپنے بھائیوں کا سنا تو کھڑے ہو گئے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ایک طرف کو لے گئے اور پوچھا: کیوں آئے ہو؟ اس نے کہا: انہوں نے مجھ غلام سمیت گھوڑا، خچر اور 10 ہزار درہم آپ کے لئے بھیجے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو آزاد ہو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب تمہارا ہے، جاؤ اور کسی کو مت بتانا۔ چنانچہ وہ شخص چلا گیا۔

حضرت سیِّدُنا علی بن بکار عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡاَکۡرَم جب غلّہ پیستے تو ایک پاؤں پھیلا کر اور دوسرا سمیٹ کر بیٹھتے اور پھیلائے ہوئے پاؤں کو نہ سمیٹتے اور نہ ہی سمیٹے ہوئے کو پھیلاتے تھے حتّٰی کہ دو مُد غلّہ پیس لیتے۔ دو مُد سے فارغ ہو کر سمیٹے ہوئے پاؤں کو پھیلاتے اور پھیلائے ہوئے کو سمیٹ لیتے اور پھر دو مُد غلّہ مزید پیستے۔

دنیا سے بے رغبتی:

﴿11140﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کھیت کی کٹائی کر رہے تھے آپ نے کچھ ہی فصل کاٹی تھی کہ دو شخص آپ کے پاس آکر کھڑے ہوئے، ان دونوں کے پاس کچھ سامان، نرم بستر اور زادِ راہ تھا، ان دونوں نے آپ کو سلام کیا اور پوچھا: کیا آپ ابراہیم بن ادہم ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ وہ بولے: ہم دونوں آپ کے والد کے غلام ہیں اور ہمارے پاس مال اور بستر ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم تم کیا کہہ رہے ہو اگر تم سچے ہو تو آزاد ہو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ تمہارا ہے، مجھے میرا کام کرنے دو۔

تحفے کے بدلے تحفہ:

﴿11141﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عسقلان میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ازہر نامی بھائی رہتے تھے، انہوں نے لوگوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا تو انہیں بتایا گیا کہ آپ ساحلِ سمندر پر واقع ایک پناہ گاہ میں ہیں اور بیمار ہیں، ازہر نے اونی چادر اپنی گردن پر ڈالی، پھر ساحل سمندر پر چلتے رہے یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے آپ کو بیماری کی حالت میں صرف ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے پایا تو کہا: ابو اسحاق! میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ چادر لے لیں اور آدھی اپنے نیچے بچھا لیں اور آدھی اپنے اوپر اوڑھ لیں۔ آپ نے فرمایا: میں یہ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا: اگر آپ ایسا کریں گے تو مجھے خوشی ہوگی کیونکہ آپ کی اس حالت نے مجھے غمگین کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم غمگین ہو گئے ہو؟ اچھا ٹھیک ہے اسے رکھ دو۔ ازہر کا بیان ہے کہ میں چادر رکھ کر اس ڈر سے چلا گیا کہ آپ اس کے بارے میں کوئی اور بات نہ کریں۔ کچھ دنوں بعد آپ آئے، آپ نے میری چادر کو اُٹھایا اور اس کے نیچے کوئی چیز رکھ کر چلے گئے، جب میں نے اپنی چادر اُٹھائی تو اس کے نیچے بالکل نئی چپلوں پر لپٹا ہوا روئی کا نیا عمامہ تھا پھر میں چل پڑا یہاں تک کہ شہر سے باہر آپ سے ملاقات ہو گئی، آپ نے فرمایا: میں نے لوگوں کا یہ معمول دیکھا ہے کہ وہ کچھ لیتے ہیں اور کچھ دیتے ہیں جو چیز تمہارے پاس ہے اسے لے کر واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ میں واپس آ گیا۔

﴿11142﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی محمد نے مجھے

بتایا کہ حضرت سیِّدُنا داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بغیر زین والے بار بردار عجمی گھوڑے پر رملہ شہر میں داخل ہوئے تو کسی نے کہا: آپ کی زین کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: ابراہیم بن ادہم کی سخاوت اسے لے گئی۔

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو انجیر اور انگور سے بھرا تھال تحفے میں دیا گیا تو بدلے میں آپ نے گھوڑے کی زین تھال میں رکھ دی اور ایک بار ٹوکری میں روٹیاں رکھ کر تحفہ دیا گیا تو بدلے میں آپ نے تیر رکھنے کا تھیلا اتار کر ٹوکری میں رکھ دیا۔

﴿11143﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن خلف عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سیِّدُنا رَوَّاد بن جَرَّاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا، میرے گھوڑے کی زین گم ہوگئی تو میں نے پوچھا: میری زین کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس تحفہ لایا گیا، اس کا بدلہ دینے کے لیے انہیں کوئی چیز نہیں ملی تو انہوں نے آپ کے گھوڑے کی زین لے کر اسے دے دی۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا رَوَّاد بن جَرَّاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس بات پر خوش ہوتے دیکھا اور آپ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میں اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم ایک لحاف میں ہیں اور آپ نے مجھے اس لحاف میں ڈھانپ لیا ہے۔ کچھ عرصے بعد میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا کہ یہ تہبند آپ پہن لیں۔ میں نے تہبند لے لیا اور مجھے اپنا خواب یاد آگیا۔

﴿11144﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں کہ میں نے مروان سے کہا: مجھے حضرت سیِّدُنا مضاء بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو بلند مرتبہ سچائی اور سخاوت کے ذریعے ہی ملا ہے۔ مروان نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بہت زبردست سخی تھے۔

جذبۂ ایثار و خدمتِ خلق:

﴿11145﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم

بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے ساتھی حضرت سیِّدُنا ابو ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد یا کسی اور سے سنا کہ جب تھیلے میں کچھ آٹا رہ جاتا تو آپ وہ تھیلا اپنے ساتھیوں کے لئے چھوڑ دیتے اور دیوار کے بنانے میں مشغول ہو جاتے۔ مزید فرماتے ہیں: مجھے اتنا معلوم ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے ساتھیوں نے کہا: آؤ! ہم برتن میں موجود ساری روٹیاں کھالیتے ہیں تاکہ جب ابراہیم بن ادہم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) آئیں اور انہیں کچھ نہ ملے تو اگلی رات جلدی آجائیں، یعنی روٹیاں ختم ہونے سے پہلے لوٹ آئیں گے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عشاء کے بعد دیر سے آیا کرتے تھے۔ لہٰذا ان لوگوں نے برتن میں موجود تمام روٹیاں کھائیں اور چراغ بجھا کر سو گئے جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے آکر خالی برتن دیکھا تو فرمایا: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن یہ لوگ بغیر کھائے سو گئے؟ چنانچہ آپ نے پتھر رگڑ کر چراغ روشن کیا اور آٹا گوندھ کر ان کے لئے ٹوکری بھر کر روٹیاں بنائیں پھر انہیں جگاتے ہوئے کہنے لگے: اُٹھ جاؤ، اُٹھ جاؤ! کیا تم رات کو سونے سے پہلے رات کے کھانے کا بندوبست نہیں کرتے تھے؟ ان لوگوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کہنے لگے: دیکھو ہم نے ان کے ساتھ کیا کرنے کا سوچا تھا اور انہوں نے کیا کر دکھایا؟

﴿11146﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ بسا اوقات حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیٹھ جاتے اور ہمیں کھلانے کے لیے صبح سے شام تک چلغوزے چھیلتے رہتے تھے۔ آپ اور آپ کا ایک ساتھی غلہ پیستے تھے اور چکی میں لگی لکڑی میں ایک گانٹھ تھی تو آپ اس گانٹھ والی جگہ پر ہاتھ رکھتے اور اپنے ساتھی کے لئے ہموار جگہ چھوڑ دیتے تھے، پیستے وقت اپنا ایک پاؤں پھیلا دیتے اور جب تک پیس نہ لیتے اس پاؤں کو نہ سمیٹتے۔

لذیذ کھانا نہ کھایا:

﴿11147﴾... حضرت سیِّدُنا جامع بن اعین فراء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی نے ستو اور کھجور سے بھرا تھیلا اور بھنا ہوا گوشت دے کر مجھے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی طرف بھیجا جو چراہ گاہ میں گھوڑے چرا رہے تھے۔ اور کہا: یہ ابراہیم بن ادہم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) کو دے دینا اور انہیں میرا سلام کہنا۔ لہٰذا میں نمازِ عصر کے بعد آپ کے پاس گیا اس وقت آپ جنگل میں تھے، میں نے وہاں اپنے گھوڑے کو دیکھا اور بیٹھ گیا، جب سورج زرد ہوا تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم باہر آئے، آپ کے

کاندھوں پر عبا تھی اور آپ صوف کا جُبّہ زیبِ تن کیے ہوئے تسبیح پڑھ رہے تھے، ساتھیوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم تشریف لا چکے ہیں۔ انہوں نے آپ کے لئے ایک مٹھی جَو اور عجوہ کھجور کو پکا کر ان سے تین ٹکیاں تیار کی ہوئی تھیں۔ میں نے کھڑے ہو کر سلام کیا اور اپنے بھائی کا سلام بھی پہنچایا تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: انہیں ان کے بھائی کا گھوڑا دکھاؤ کہ یہ خوش ہو جائیں۔ میں نے کہا: میں اسے دیکھ چکا ہوں۔ پھر میں نے ان کے سامنے تھیلا رکھتے ہوئے کہا: میرے بھائی نے آپ کے لئے یہ تحفہ بھیجا ہے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: یہ کب سے آئیں ہیں؟ انہوں نے کہا: عصر کے بعد۔ آپ نے فرمایا: تو تم نے اسے کھا کیوں نہیں لیا؟ پھر فرمایا: چادر بچھاؤ۔ چادر بچھ جانے کے بعد آپ نے تھیلا اس پر اُلٹ دیا اور فرمانے لگے: فلاں کو بُلاؤ، فلاں کو بُلاؤ۔ پھر ان سے فرمایا: کھاؤ۔ اور خود کھڑے ہو کر انہیں بار بار کھانے کو کہتے رہے۔ میں نے ان کے ساتھیوں سے کہا: میرے بھائی نے یہ تحفہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے کھانے کے لئے بھیجا تھا اور تم نے ان کے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ وہ بولے: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم ہلکے کوٹے ہوئے نمک کے ہمراہ فقط جَو کی تین ٹکیاں کھاتے ہیں پھر ہمیں نمازِ عشا پڑھا کر صبح تک رکوع و سجود اور فکرِ آخرت میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ ہمیں فجر کی نماز بھی عشا کے وضو سے پڑھاتے ہیں۔

خیر خواہی اور خودداری:

﴿11148﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے سمندری جہاد کیا تو آپ کو مالِ غنیمت سے اپنے حصے کے تین دینار ملے، آپ نے دینار لانے والے شخص سے کہا: انہیں اس چٹائی پر رکھ دو۔ اس نے رکھ دیئے تو مجھ سے فرمایا: یہ دینار لے جاؤ اور ابو محمد خیاط کو دے دو اور ان سے کہنا کہ میں نے آپ کو اپنے اوپر قرض کا تذکرہ کرتے سنا تھا ان دیناروں سے اپنا قرض ادا کر دو۔ میں وہ دینار لے کر گیا اور ان سے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے مجھے یہ دینار دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ ان سے اپنا قرض ادا کر دیں۔ حضرت سیِّدُنا محمد خیاط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ دینار انہیں واپس کر دینا کیونکہ مجھے ان سے ہمدردی ہے کہ ان کے کپڑوں میں پائی جانے والی جوئیں انہیں کھا گئی ہیں، کیا میں ایسے

دینار لے لوں جو میرے پاس باقی نہیں رہیں گے ؟ میں وہ دینار لے کر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا: انہوں نے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: انہیں چٹائی پر رکھ دو۔ آپ کے ساتھیوں میں سے ایک بوڑھے شخص نے کہا: ابو اسحاق! میں بال بچوں والا ہوں۔ یا کہا: مجھے ان کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا: وہاں سے اُٹھالو۔ لہٰذا وہ دینار اس بوڑھے نے لے لئے۔

﴿11149﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم مرعش جارہے تھے، میں بھی آپ کے ہمراہ تھا، میں نے اپنا زادِراہ ان کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے گمان نہیں تھا کہ تم میرے ساتھ یہ کروگے اگر یہ کام تمہارے علاوہ بھی کوئی کرتا تو تمہیں چاہئے تھا کہ تم مجھے اس سے روکتے۔ پھر آپ نے اپنا دراز آستین والا جبہ اور جسم پر موجود قمیص اُتاری پھر جُبّہ پہن کر قمیص مجھے دے دی اور فرمایا: یہ فلاں کو پہنچا دینا کیونکہ وہ ہم سے زیادہ حُسنِ سلوک کا حقدار ہے۔

رقم گم ہو جانے پر شکر:

﴿11150﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھی کا بیان ہے: ہم ایک پہاڑ کی طرف گئے تو ہمیں اُن لوگوں نے مزدوری پر رکھ لیا جو لکڑی کاٹ کر اُس سے پیالے اور تیر بناتے تھے۔ پس ہم سامان اُٹھاکر سُلَیْبِیّہ کے بازار لے آئے پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بستی میں چلے گئے اور میں نے سامان اُٹھایا اور اسے 30 دینار میں فروخت کر دیا، وہ دینار میری آستین سے کہیں گر گئے پھر عُبَیْدُ اللہ بن صالح کی زوجہ اسماء کا غلام مجھے ملا تو اس نے مجھے پہچان لیا اور بولا: یہاں کیا کر رہے ہیں؟ میں نے اسے پوری بات بتائی تو وہ گیا اور 200 دینار لے کر آیا اور کہنے لگا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کہاں ہیں؟ میں نے کہا: بستی میں۔ وہ بولا: ان کے پاس چلو۔ جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ کا سر سائے میں تھا اور پاؤں دھوپ میں۔ میں نے کہا: دینار گم ہو گئے ہیں۔ آپ نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانَا مِنْھَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں ان دیناروں سے عافیت عطا فرمائی۔ پھر غلام نے عرض کی: یہ 200 دینار اسماء خاتون نے آپ کے لئے بھیجے ہیں۔ آپ نے اسے ڈانٹا اور سر اٹھا کر فرمایا: خدا کی قسم! ان دیناروں کا کھو جانا مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے۔

طویل سفر کے باوجود پاؤں کو آرام نہ دیا:

﴿11151﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ ایک جنگ میں شرکت کی، میرے پاس دو گھوڑے تھے جبکہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم پیدل تھے، میں نے آپ کو سوار کرنا چاہا تو آپ نے انکار کر دیا، میں نے قسم کھائی تو آپ سوار ہو کر زین پر بیٹھ گئے پھر یہ کہتے ہوئے اُتر گئے کہ میں نے تمہاری قسم پوری کر دی ہے۔ پھر ہم اس لشکر میں 36 میل تک چلے اور آپ پیدل ہی چلتے رہے، جب ہم نے پڑاؤ ڈالا تو آپ سمندر پر گئے اور اپنے پاؤں بھگو کر آئے پھر چت لیٹے اور اپنے دونوں پاؤں اُٹھا کر دیوار سے ٹکا دیئے۔ یہ سخت ترین عمل تھا جو میں نے آپ کو کرتے دیکھا۔

برف باری میں نفس کو سزا:

﴿11152﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: ہمارے ایک دوست نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اور آپ کے ساتھی روم کی سرزمین میں تھے، وہاں برف باری ہوئی تو آپ کے ساتھی خیموں میں چلے گئے جبکہ آپ باہر ہی رہے، ساتھیوں نے آپ کو اندر بُلانا چاہا لیکن آپ نے انکار کر دیا، آپ نے اپنا سر اپنے اوپر موجود بالوں والے چمڑے میں کر لیا، جب بھی برف باری تیز ہوتی آپ اسے اُتار دیتے، جب صبح ہوئی اور سورج طلوع ہوا تو آپ کے ساتھی خیموں سے نکل آئے اور کہنے لگے: ابو اسحاق! یہ کیسی رات ہم پر گزری ہے؟ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دوبارہ ایسی رات میں مبتلا نہ فرمائے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: بھلا اس جیسی رات اب کہاں نصیب ہو سکتی ہے؟

ایک رات میں 50 بیگھہ زمین کی کٹائی:

﴿11153﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم، حضرت سیِّدُنا ابو عثمان مَرجی، حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط اور حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ مَرْعَشِی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے میرے پاس چند روز قیام کیا اور فرمایا: ہمارے لئے کوئی کھیت دیکھو جس کی ہم کٹائی کریں۔ میں جاگیر دار کے پاس گیا اور اُس سے اِن کے لئے 50 بیگھہ زمین کی کٹائی 50 درہم کے عوض قبول کی پھر میں ان سے ایک طرف ہٹ کر بیٹھ

گیا حتّٰی کہ سورج غروب ہو گیا، میں نے چاہا کہ ان کے ساتھ ہی رات گزاروں مگر انہوں نے مجھے منع کر دیا، میں انہیں کھیتوں میں چھوڑ کر لوٹ آیا، اگلی صبح جب میں ان کے پاس گیا تو تمام کھیت کی کٹائی ہو چکی تھی اور وہاں ایک بالی بھی کھڑی نہیں تھی، جاگیر دار آیا تو اس نے کہا: تم نے بہت اچھا کام کیا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے، کیا تم ایک اور کھیت کی کٹائی کرو گے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر ان بزرگوں نے مجھے 40 درہم دیئے اور خود 10 درہم رکھے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے کہ اگر انہوں نے ایک بالی بھی اپنے ہاتھ سے کاٹی ہو۔

شاہوں کو نہ ملا ہمیں مل گیا:

﴿11154﴾... حضرت سیِّدُنا سالم خواص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں بارش والے دن انطاکیہ میں ایک سڑک کے کنارے جا رہا تھا کہ وہاں مجھے ایک شخص سوتا ہوا نظر آیا، جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا، دیکھا تو وہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم تھے جو ایک چوغے میں تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے: ابو محمد! بادشاہوں نے ایک چیز طلب کی مگر وہ انہیں نہ ملی جبکہ ہم نے اسے مانگا تو پالیا اور وہ یہ (یعنی راحت) ہے جسے میری اس چادر کی حدود نے گھیر رکھا ہے۔

تارکِ دنیا کے ساتھ لوگوں کا برتاؤ:

﴿11155﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: ایک شخص میرے پاس کچھ دینار لا کر کہتا ہے: یہ لے لو۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے ان کی حاجت نہیں ہے۔ کوئی گھوڑے پر زین رکھ کر اسے لگام لگا کر میرے پاس لاتا ہے اور کہتا ہے: میں آپ کو اس پر سوار کرنا چاہتا ہوں۔ میں کہہ دیتا ہوں کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے اور کوئی شخص جسے میں جانتا ہوں کہ وہ قریشی یا عربی ہے وہ مجھ سے آکر کہتا ہے: مجھے اپنی خدمت کا موقع دیجئے۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ میں ان کی دنیا میں ان سے مقابلہ نہیں کرتا تو وہ مجھے غور سے دیکھنے لگے گویا میں زمین کا کوئی چوپایا ہوں یا ان کے پاس کوئی نشانی ہوں اور اگر میں ان سے کچھ لے لیتا تو وہ ضرور مجھے ناپسند جانتے اور میں ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو ان فضولیات کو چھوڑنے پر تعریف نہیں کرتے۔ پس اِن زمانے والوں کے نزدیک دنیا سے کچھ چھوڑنے والا ایسا ہو گیا ہے گویا اُس نے سب کچھ چھوڑ دیا۔

زہد سے بھرپور جہاد:

﴿11156﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن بکار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے ہمارے ساتھ دو جنگوں میں شرکت کی، ہر ایک دوسرے سے زیادہ سخت تھی۔ (۱)... جنگِ عباس اَنطاکی اور (۲)... جنگِ محکاف۔ لیکن دونوں جنگوں میں آپ نے اپنا حصہ لیا نہ مالِ غنیمت، آپ رومیوں کے مال سے کچھ نہ کھاتے تھے، ہم عمدہ چیزیں، شہد اور مرغیاں لاتے مگر آپ کچھ نہ کھاتے اور فرماتے: یہ حلال ہے لیکن میں اس سے دور رہتا ہوں، آپ اپنے زادِ راہ سے ہی کھاتے اور روزے سے رہتے تھے۔ آپ نے ایک غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کیا جس کی قیمت ایک دینار ہو گی، آپ نے اپنے گدھے کے بدلے وہ گھوڑا لیا تھا، اگر تم انہیں سونے یا چاندی کا گھوڑا بھی دیتے تو وہ ہرگز نہ لیتے بلکہ پانی کا گھونٹ بھی قبول نہ کرتے۔ یوں ہی آپ نے دو سمندری جنگیں لڑیں مگر نہ ہی اپنا حصہ لیا اور نہ ہی تنخواہ لی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: غازی کو اِسی صفت پر ہونا چاہیے۔ حضرت سَیِّدُنا علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے کہا: حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کا وصال موسمِ گرما میں دورانِ سفر پیٹ کی بیماری کے سبب ہوا۔

﴿11157﴾... حضرت سَیِّدُنا اشعث بن شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں گئے، ہمارے ساتھ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بھی تھے، ہمیں اور ہمارے جانوروں کو بھوک نے ستایا تو مِصِّیصہ والوں کو یہ خبر ملی، انہوں نے اشیائے خورد و نوش سے لدے خچر راستے پر بھیج دیئے، میں نے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو فرماتے سنا کہ ”کون ایسا تکلیف زدہ ہے جس نے لوگوں کو ہمارے حال کی اطلاع دی“ گویا آپ یہ چاہتے تھے کہ ہم مصیصہ میں داخل ہونے تک اسی حالت میں رہیں، جب لشکر داخل ہوا تو آپ جہاں سے آئے تھے وہیں چلے گئے اور مصیصہ نہیں گئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے مجھ سے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو تلاش کرو۔ میں نے انہیں تلاش کیا مگر وہ جا چکے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے مجھے کچھ زادِ راہ دے کر فرمایا: جاؤ یہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو دے دو۔ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے میری ملاقات انطاکیہ میں ہوئی، آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا: تم آ گئے؟ میں نے کہا: جی ہاں، ابو اسحاق نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ کہتے

ہوئے میں نے زادِ راہ ان کو دیا تو انہوں نے لے لیا، جب میں لوٹنے لگا تو انہوں نے مجھے ایک تہبند دیتے ہوئے فرمایا: یہ ابو اسحاق کو دے دینا۔ میں نے کہا: آپ نے مصیصہ میں قیام کیوں نہیں کیا؟ فرمایا: میں کس کے پاس ٹھہرتا؟ پھر آپ نے مصیصہ والوں کا ذکر کیا حتّٰی کہ حضرت سیِّدُنا شریک بن عبد اللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کیا تو فرمایا: اگر پانچ درہم راستے میں تقسیم کئے جائیں تو شریک آکر اس میں بھی آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔

کمزوروں اور فقرا سے اچھا سلوک کرو:

﴿11158﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: سخاوت، جود و کرم، بھائی چارہ اور باہمی محبت سب جا چکا ہے۔ جو شخص لوگوں کو اپنا مال اور کھانا پینا نہ دے سکے اسے چاہئے کہ اُن کے ساتھ خندہ پیشانی اور حسنِ اخلاق سے پیش آئے۔ کثرتِ مال کے سبب ایسے نہ ہو جانا کہ اپنے فقرا کے سامنے تکبر کرو، اپنے کمزوروں کی طرف مائل ہی نہ ہو اور اپنے مسکینوں کے ساتھ کشادگی نہ کرو۔

ایک مرتبہ فرمایا: حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: تین چیزوں کا پتا تین موقعوں پر ہی لگتا ہے: (۱)...بردباری کا غصے کے وقت (۲)...بہادری کا جنگ میں دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت اور (۳)...بھائی چارے کا ضرورت کے وقت۔

﴿11159﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عثمان صَیّاد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْجَوَاد کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دعوت دی، دعوت میں حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک اور حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بھی شریک تھے، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم تھوڑا تھوڑا کھانے لگے، جب سب لوگ چلے گئے تو دعوت دینے والا آپ کے گھر آیا، اس نے دیکھا کہ آپ بیٹھے ثرید کھا رہے ہیں، اس نے کہا: ابو اسحاق! آپ کھانا کم کیوں کھا رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: تم نے تو کھانا تیار کیا مگر وہاں تھوڑے ہاتھ زیادہ ہو گئے تھے۔

دعوت میں احتیاط و دانشمندی:

﴿11160﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بَکّار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ

اللہِ الْاَکْرَم نے مجھے، حضرت سیِّدُنا مخلد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور کچھ لوگوں کو کھانے کی دعوت دی، میں اسے ان کی دانشمندی سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ اچھا نہیں سمجھا کہ ہمیں دن کے وقت یا عشاء کے بعد بلائیں لہٰذا آپ نے ہمیں نمازِ مغرب کے بعد ہی بُلا لیا تاکہ ہم اپنی نماز سے غافل نہ ہوں، دعوت میں آپ نے ہمارے سامنے دو پیالے رکھے جن میں موٹی موٹی بوٹیاں تھیں۔ اس دوران آپ اور آپ کے ساتھی ہمارے پاس کھڑے ہو کر ہمیں پانی پلاتے رہے پھر آپ نے ہمارے سامنے تربوز رکھا۔

حضرت سیِّدُنا علی بن بَکَّار بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ دعوت بَکْر بن خُنَیْس کے گھر میں ہوئی، میں پوری دنیا مل جانے سے زیادہ اِس دعوت سے خوش ہوں اور مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس کھانے کی بدولت جنت میں داخل فرمائے گا۔

﴿11161﴾... شعیب بن واقد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اذنہ سے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کو کہلوایا: "ہم سے مل کر زادِ راہ ساتھ لے جاؤ۔"

دعوت میں کم کھایا:

﴿11162﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آتا اور انہیں سلام کر کے بیٹھ جاتا تھا لیکن آپ ہم سے گفتگو نہیں کرتے تھے، ایک دن مجھے اس بات کا ملال ہوا تو میں نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی سے عرض کی: ابو اسحاق! ہم حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس آتے ہیں مگر یہ ہم سے گفتگو نہیں کرتے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اِن کے دوست ہیں، آپ ہی انہیں کہہ دیجئے کہ میرے لیے کچھ کشادگی فرمائیں اور مجھ سے گفتگو کر لیا کریں۔ حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے مجھ سے فرمایا: کیا تم ان کے پاس جاتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: میں اور حضرت مَخْلَد (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) بھی ان کے پاس جاتے ہیں اور ان سے آداب اور اخلاق سیکھتے ہیں تم بھی ان کے پاس یہی سیکھنے جایا کرو۔ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس جا کر کہا: میں چاہتا ہوں کہ آج رات آپ اور ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی میرے پاس روزہ افطار کریں۔ جب میں نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کا ذکر کیا تو آپ مجھ سے

خوش ہوئے اور فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر میں نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کے پاس جا کر کہا: میں نے آج رات حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کو اپنے ہاں آپ کے ساتھ افطار کی دعوت دی ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد انہیں ہاتھ سے پکڑ کر میرے گھر لے آئیں۔ آپ نے حامی بھر لی۔ میں نے جا کر مزید 10 کے قریب دوستوں کو دعوت دے دی جن میں شعیب بن واقد بھی تھے۔ چنانچہ جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم اور حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا تشریف لے آئے تو میں نے ان کے سامنے ایک بڑا پیالہ رکھا جس میں ثرید اور تھوڑا تھوڑا گوشت لگی ہڈیاں تھیں، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم تھوڑا تھوڑا لے کر یہ ظاہر کرنے لگے گویا آپ کھانا کھا رہے ہیں، مجھے ان کا ایسا کرنا اچھا نہیں لگا، جب پیالہ اُٹھالیا گیا تو میں نے غلام سے کہا: وہ طباق لاؤ جس میں کشمش، انجیر اور چھوہارے ہیں۔ میں نے وہ تھال رکھا مزید کوئی کھانا پیش نہیں کیا، چنانچہ سب کھانا کھا کر چلے گئے تو چند دن بعد شعیب بن واقد نے مجھ سے کہا: کیا تمہیں اس پر تعجب نہیں ہوتا کہ جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم تنہا بُکَر بن خُنَیْس کے گھر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو وہ لوگ کھانا کھا چکے تھے، برتن میں بچا کچا سرکہ اور روغنِ زیتون تھا، آپ آگے بڑھ کر دوزانو بیٹھے اور برتن اُٹھا کر نوش فرما لیا تو میں نے کہا: آپ مجھے یہ بتائیے کہ ایک شخص نے آپ کو ثرید اور گوشت کی دعوت دی تو آپ نے تھوڑا کھایا اور اب یہاں آ کر سرکہ و زیتون کھا رہے ہیں؟

حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: چند دن بعد جب میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ بے تکلف اور مانوس ہو گیا تو میں نے کہا: مجھے اپنے بارے میں کچھ بتائیے کیونکہ شعیب بن واقد نے مجھے بتایا ہے: اس رات آپ میرے یہاں سے اپنے ساتھیوں کے پاس گئے، وہ کھانا کھا چکے تھے پھر آپ نے وہ برتن اٹھایا جس میں سرکہ اور روغنِ زیتون بچا ہوا تھا تو آپ نے اسی کو نوش فرما لیا جبکہ آپ نے میرے ہاں زیادہ نہیں کھایا؟ اس پر آپ نے فرمایا: تم اپنے بارے میں بتاؤ! جب تم نے اپنے ہاں لوگوں کو جمع کیا تھا تو کیا تم نے دو درہم کا تھوڑا سا گوشت نہیں خریدا تھا؟ اس وقت لوگوں کے لئے گوشت ختم ہو گیا تھا جبکہ اس دن 15 یا 20 رطل (5.905 کلو گرام یا 7.877 کلو گرام) گوشت کی قیمت ایک درہم تھی۔

حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت سیِّدُنا ابو الاحوص اور حضرت

سیِّدُنا عمار بن سیف ضبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو بتائی پھر میرے گھر پر ان دونوں کی دعوت کا وقت طے ہوا گوشت اور ثرید لایا گیا تو انہوں نے کھالیا پھر ایک بڑی کڑاہی لائی گئی جس میں گھی اور شکر ملے چاول تھے۔ جب حضرت سیِّدُنا ابوالاحوص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے دیکھا تو فرمایا: یہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کا ادب ہے۔

کھانے کے آداب:

﴿11163﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: آدمی کی کم ظرفی یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے قبل کھانے سے ہاتھ اُٹھالے۔

﴿11164﴾... حضرت سیِّدُنا ضَمْرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے صور شہر میں اپنے ساتھیوں کی دعوت کی اور خَلَّاد صَیْقَلی نامی شخص کو بھی بُلایا۔ اس نے کھانا کھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا، اس پر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: اس نے دو بُرے کام کیے: (۱)...بغیر اجازت کھڑا ہوا اور (۲)...اپنے ساتھیوں کو شرمندہ کیا۔

﴿11165﴾... حضرت سیِّدُنا مَضاء بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اپنے ساتھیوں پر روزے نماز کی وجہ سے نہیں بلکہ صدق وسخاوت کی وجہ سے بلند تھے۔

درسِ مُساوات:

﴿11166﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن قُدَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس گھر میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص اندر آیا اور بولا: ابراہیم! فِی اَمَانِ اللہ۔ آپ نے فرمایا: کہاں جارہے ہو؟ اس نے کہا: فلاں ساحل پر۔ آپ نے فرمایا: ابن قدید کا تھیلا لے لو اور اس میں اپنا سامان رکھ لو۔ میں نے کہا: ابو اسحاق! یہ میرے ساتھی کا تھیلا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم ایسے کی صحبت چاہو گے جو اِس شخص سے زیادہ اپنی چیز کا حق دار نہیں۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن قُدَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک دن میں آپ کے پاس گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کو تحفے میں مٹھائی دی گئی، گھر میں ہم کافی لوگ تھے۔ آپ نے فرمایا: اے ابن قدید! اسے چھوڑ دو، میں اس میں سے کچھ نہیں کھاؤں گا نہ تم کچھ کھانا، اسے ہمارے ساتھی کھالیں گے۔ چنانچہ ہمارے ساتھیوں نے

اسے کھایا اور ہم نے اسے چکھا بھی نہیں۔

فضول نظری سے اجتناب:

﴿11167﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم کے دوست حضرت سیِّدُنا ابویحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں کہ ہم ایک گھر میں ٹھہرے تو میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے گھر کی چھت کے متعلق سوال کیا: یہ کس چیز کی بنی ہے پتھر کی یا لکڑی کی؟ آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ پھر میں نے اس کنیز کے بارے میں پوچھا جو ہماری خدمت پر مامور تھی کہ وہ کالی ہے یا گوری؟ آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

کرامت: جانوروں کا اطاعت کرنا

﴿11168﴾... حضرت سیِّدُنا ابومحمد نَصر بن منصور مِصِّیْصِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم مِصِّیْصَہ آئے اور حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے گھر آکر انہیں بُلایا تو بتایا گیا کہ وہ باہر ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب وہ آئیں تو کہنا کہ آپ کے بھائی ابراہیم نے آپ کو بُلایا ہے، وہ فلاں چراگاہ میں اپنے گھوڑے کو چرانے گئے ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اس چراگاہ کی طرف چل پڑے، وہاں لوگ اپنے جانور چرا رہے تھے، آپ بھی اپنا گھوڑا چرانے لگے حتّٰی کہ شام ہوگئی، لوگوں نے کہا: اپنے گھوڑے کو ہمارے چوپائیوں کے ساتھ ملا دو کیونکہ یہاں درندے آتے ہیں۔ آپ نے انکار کیا اور ایک کونے میں ہوگئے۔ لوگوں نے اپنے گرد آگ جلالی، پھر وہ اپنے بدکے ہوئے گھوڑے کی لگام پکڑ کر آپ کے پاس لائے جسے دو بیڑیاں ڈالی ہوئی تھیں، وہ کہنے لگے: ہمارے جانوروں میں بچے جننے والی عجمی گھوڑیاں یا دیگر گھوڑیاں ہیں، آپ اسے عاریۃً اپنے پاس رکھ لیجئے۔ آپ نے فرمایا: ان بیڑیوں کا کیا کام؟ پھر آپ نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اس کی اگلی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہاتھ رکھا تو وہ سکون سے کھڑا ہو گیا، لوگ یہ دیکھ کر حیران ہوگئے کیونکہ یہ ناممکن تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا: جاؤ۔ وہ لوگ گھوڑے والے معاملے اور درندوں سے بے خوفی پر آپ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے جبکہ وہ لوگ دیکھتے رہے۔ رات کا کچھ حصہ گزرا تو ایک ایک کرکے تین شیر آپ کے پاس آئے، ان میں سے ایک شیر نے آگے بڑھ کر آپ کو سونگھا پھر آپ کے گرد چکر لگانے کے بعد ایک طرف جا کر بیٹھ گیا،

دوسرے اور تیسرے شیر نے بھی پہلے شیر کی طرح کیا لیکن حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم پوری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے۔ جب سحری کا وقت ہوا تو آپ نے شیروں سے فرمایا: یہاں کیوں آئے ہو؟ مجھے کھانا چاہتے ہو؟ جاؤ یہاں سے۔ شیر وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے، اگلے دن حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے ان لوگوں کے پاس آکر پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی شخص آیا تھا؟ وہ بولے: ہمارے پاس ایک دیوانہ آیا تھا پھر انہوں نے پورا واقعہ سنا کر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے ان سے فرمایا: جانتے ہو وہ کون ہیں؟ بولے: نہیں۔ فرمایا: وہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم ہیں۔ پھر وہ لوگ حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے ہمراہ آپ کے پاس گئے اور سب لوگوں نے آپ کو سلام کیا، پھر حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی انہیں اپنے ساتھ لے کر گھر کی طرف چل پڑے۔ ایک لگام فروش کے پاس سے گزرے تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اس سے لگام کے بارے میں پوچھ کر ایک درہم اور دو دانق (یعنی کل آٹھ دانق) میں سودا طے کیا اور حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے فرمایا: ہمیں یہ لگام چاہئے۔ آپ نے لگام والے سے فرمایا: یہ کتنے کی ہے؟ اس نے کہا: چار دانق کی۔ آپ نے اسے چار دانق دیئے اور لگام لے لی۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: چار دانق کس کے حساب میں ہیں؟

مال دار بھی فقیر:

﴿1169﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم دمشق میں ایک بلند جگہ بیٹھے تھے کہ ایک خچر سوار نے آپ کے پاس آکر کہا: ابو اسحاق! مجھے آپ سے ایک کام ہے، میں چاہتا ہوں آپ وہ کام کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ہو سکا تو کر دوں گا ورنہ اپنا عذر بیان کر دوں گا۔ اس نے کہا: ملکِ شام میں سردی شدید ہے میں آپ کے یہ دو کپڑے نئے کپڑوں سے بدلنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مالدار ہو تو مجھے تمہاری بات قبول ہے اور اگر تم فقیر ہو تو مجھے قبول نہیں۔ اس شخص نے کہا: بخدا! میں بڑا مالدار اور بہت خرچ کرنے والا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو میں صبح و شام تمہیں خچر پر سوار کیوں دیکھتا ہوں؟ اس نے کہا: مجھے کسی سے لینا کسی کو دینا ہوتا ہے اور کسی سے حساب برابر کرنا ہوتا ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: اُٹھ جاؤ! تم فقیر ہو تم اپنی محنت و کوشش سے زیادہ کے طلبگار ہو۔

دین کے عوض انجیر نہیں خریدتے:

﴿11170﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن حبیب زَیَّات رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عبدُ اللہ نامی شخص نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم ایک غلام کے پاس سے گزرے جس کے گریبان میں انجیریں لٹکی ہوئی تھیں، آپ نے اس سے فرمایا: اس میں سے ہمیں ایک دانق کی انجیر دے دو۔ اس نے انکار کر دیا تو آپ آگے بڑھ گئے ایک شخص نے انجیر والے کو دیکھا تو اس سے پوچھا: انہوں نے تم سے کیا کہا تھا؟ وہ بولا: انہوں نے کہا تھا کہ مجھے اس میں سے ایک دانق کی انجیر دے دو۔ اس شخص نے انجیر والے سے کہا: ان کے پاس جاؤ اور وہ جتنی انجیر چاہیں دے دو اور قیمت مجھ سے لے لینا۔ اس نے آپ سے مل کر کہا: چچا جان! ان میں سے جتنی انجیر لینا چاہتے ہیں لے لیں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے اس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: لَا نَبْتَاعُ التِّیْنَ بِالدِّیْنِ یعنی ہم دین کے عوض انجیر نہیں خریدتے۔

جو کہا وہ ہو گیا:

﴿11171﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم، حضرت سیِّدُنا حذیفہ مرعشی، حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور اسحاق بن نجیح کہیں جا رہے تھے، ایک شہر کے پاس سے گزرے تو سب نے اسحاق بن نجیح سے کہا: اس شہر سے ہمارے لئے کچھ سامان خرید لاؤ۔ انہوں نے جا کر کچھ سامان اور زرد رنگ کا نمک خریدا، جب آپ آئے اور سامان کے ساتھ زرد نمک رکھا تو ان حضرات نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اسحاق بن نجیح نے کہا: میں وہاں سے گزرا، اس کی خواہش ہوئی تو خرید لیا۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے ان سے فرمایا: تم اپنی خواہش نہیں چھوڑو گے حتّٰی کہ تم پر ایسی مصیبت آئے گی جس کی تمہیں طاقت نہ ہو گی۔ حضرت سیِّدُنا ابو عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بعد میں اسحاق بن نجیح کو حُرّان میں دیکھا وہ بھاری بھرکم اور انتہائی موٹی گردن والا ہو چکا تھا۔

چار چیزوں سے اجتناب:

﴿11172﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوست حضرت سیِّدُنا ابو ولید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اور ان کے ساتھی چار چیزوں سے بچتے تھے:

(۱)...پانی کی لذت سے (۲)...حمام سے (۳)...جوتے سے اور (۴)...وہ نمک میں مصالحے نہیں ڈالتے تھے۔

حکایت: پُراسرار ساتھی کا پُراسرار تھیلا

﴿11173﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حفص عمر بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس کے والد نے بتایا کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَکْرَم کے ہمراہ مکہ مکرمہ گیا، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَکْرَم جب مکہ مکرمہ جاتے تو عوامی راستہ اختیار نہیں کرتے تھے۔ ہم چار ساتھی تھے، ہم راستے سے ہٹ کر سفر کرتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے۔ ہم نے کرائے پر ایک گھر لیا اور اس میں ٹھہر گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَکْرَم نے فرمایا: ہم چار افراد ہیں، روزانہ ہم میں سے ایک شخص گھر کے کام کاج، سامان کی درستی، افطار اور دیگر ضروریات کے انتظام کا ذمہ دار ہو گا اور باقی تین افراد مسجد جائیں گے اور پھر اپنی حاجتوں کے لئے قُبا اور شہدا کے قبرستان جائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دن ہم گھر میں بیٹھے تھے کہ گندمی رنگت والا ایک شخص نئی قمیص، پاؤں میں موزے، سر پر عمامہ سجائے اور سامان کا تھیلا اٹھائے ہمارے پاس آیا اور سلام کر کے بولا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَکْرَم کہاں ہیں؟ ہم نے کہا: وہ اسی گھر میں رہتے ہیں، کسی کام سے گئے ہوئے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ شخص ہم سے کوئی بات کیے بغیر چلا گیا، کچھ دیر بعد حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَکْرَم واپس آئے تو وہ شخص بھی ان کے ساتھ تھا اور سامان کا تھیلا اس کی گردن پر تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہمارے گھر میں چند روز رہے گا۔

جب ہم صبح یا شام کا کھانا کھانے لگتے تو وہ شخص اپنا سامان لے کر ایک طرف ہو جاتا، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَکْرَم کسی بھی وقت اسے کھانے کی دعوت نہ دیتے اور نہ ہی یہ پوچھتے کہ ہمارے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟ تین دن بعد اس نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَکْرَم سے کہا: میں جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کس وقت جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: آج رات کو۔ پھر وہ باہر نکلا تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَکْرَم بھی اس کے ساتھ گئے۔ ہمارے ایک ساتھی نے کہا: اس شخص کا کوئی تو قصہ ہے جبھی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَکْرَم نہ اُسے کھانے کی دعوت دیتے اور نہ ہی وہ ہمارے ساتھ کھاتا، بس اس تھیلے کی طرف ہی متوجہ رہتا ہے، خدا کی قسم! میں اسے ضرور کھول کر دیکھوں گا کہ اس میں کیا چیز ہے؟ اس نے کھولا تو اس میں ہڈیاں تھیں، اس نے تھیلے کو واپس باندھ دیا، اس شخص نے آ کر تھیلا لیا اور اُس پر بندھی

رسی کو ناپسندیدگی سے دیکھا پھر ہمارے چہروں کا جائزہ لیتا ہوا چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد ہمارے ایک ساتھی نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے کہا: ابو اسحاق! یہ شخص جو ہمارے ساتھ تھا اس کا معاملہ بڑا ہی عجیب تھا: یہ ہمارے ساتھ کھانا کھاتا تھا نہ آپ اسے کھانے پر بُلاتے تھے، فلاں نے جا کر اس کے تھیلے میں دیکھا تو اس میں ہڈیاں تھیں۔ یہ سن کر آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور اِس حرکت پر اس شخص سے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ اس کے بعد کسی سفر میں تم میرے ساتھ رہ سکو گے، تم نے اس کے تھیلے میں کیوں دیکھا؟ وہ جنات میں سے ہے اور ہمارا دینی بھائی ہے۔ میں جس شہر میں جاتا ہوں یہ آکر میرے ساتھ رہتا ہے، مجھے انسیت پہنچاتا ہے اور میری مدد کر کے چلا جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے تھیلے میں دیکھنے والا شخص مدینہ شریف ہی میں فوت ہو گیا۔

ہر سال صحابی جن سے ملاقات:

﴾11174﴿... حضرت سیِّدُنا جَسْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ 150ھ ہجری میں حج پر گیا تو قمیص و چادر میں ملبوس کاندھے پر ڈنڈے کے ساتھ تھیلا لٹکائے ایک دراز قد ضعیفُ العمر صاحب نے آپ سے مل کر آپ کو سلام کیا پھر راستے کی ایک جانب ہو کر ہمارے ساتھ چلنے لگے، جب ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو انہوں نے بھی ہماری ایک جانب پڑاؤ ڈالا، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے ہم سے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ان سے کلام کرے نہ کچھ مانگے، نہ ان سے کسی چیز کے متعلق پوچھے اور نہ ہی یہ پوچھے کہ وہ کون ہیں؟ جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو ایک گھر میں گئے، وہ ضعیفُ العمر صاحب گھر کے آخری حصے میں واقع کمرے میں چلے گئے، انہوں نے اپنا عصا روشندان میں رکھا اور اپنا تھیلا اس پر لٹکا دیا، جب ہم اندر جاتے تو وہ باہر آجاتے اور جب ہم باہر نکلتے تو وہ اندر چلے جاتے۔ ایک مرتبہ میرے پیٹ میں تکلیف ہوئی تو میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ گیا، میں بیت الخلا میں تھا جو کھجور کی شاخوں سے ڈھکا ہوا تھا کہ اچانک وہ صاحب آگئے انہوں نے نظر گھما کر دیکھا تو انہیں کوئی نظر نہ آیا، پھر اپنا تھیلا لے کر اسے کھولا تو اس میں مینگنیاں تھیں وہ اس میں سے کھانے لگے[1]، میں نے کھنکھارا تو انہوں نے میری طرف دیکھا

1... جنات کے وفود آنے کی رات حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ...

اور اپنا تھیلا اور عصا لے کر چلے گئے۔ رات کو جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو ان کی قراءت کی آواز نہ آئی تو وہ سمجھے ہم میں سے کسی نے ان سے بات کی ہے۔ چنانچہ میں نے انہیں اصل بات بتائی تو انہوں نے فرمایا: یہ ان جنات میں سے تھے جو حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں وفد کی صورت میں آئے تھے اور وہ سات قاری تھے، تین کا تعلق نصیبین سے جبکہ چار کا نینویٰ سے تھا، جن کو تم نے دیکھا ہے ان کے سوا ان جنات میں سے کوئی نہیں رہا اور یہ مجھ سے ہر سال ملاقات کرتے اور میری واپسی تک میرے ساتھ ہی رہتے ہیں۔

تَصَوُّف کی تعریفات

اِمام حافظ ابونُعَیْم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کی عادتِ کریمہ ہے کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے **تصوُّف** کی ایک تعریف بیان کرتے ہیں

ساتویں جلد میں بیان کردہ تمام تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کر دیا گیا ہے

نمبر شمار	تعریف	صفحہ نمبر
01	بقدرِ ضرورت پر اکتفا کرنے اور پاکدامنی سے مزین ہونے کا نام تصوف ہے۔	189
02	سخاوت اور وفا کا نام تصوف ہے۔	394
03	سبقت حاصل کرنے کے لئے تیز چلنے اور مالک حقیقی سے ملنے کے لئے دبلا ہو جانے کا نام تصوُّف ہے۔	414
04	دوسروں کی عزت کرنے، خود کو خدا عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر دینے، ہر وقت نگاہ باری تعالیٰ کی طرف رکھنے اور بندوں کے ساتھ نرمی رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔	454

......سے ارشاد فرمایا: یہ علاقہ نصیبین کے جنات تھے، انہوں نے مجھ سے اپنے توشہ کا سوال کیا تو میں نے انہیں توشہ دے دیا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے انہیں کیا توشہ دیا؟ ارشاد فرمایا: میں نے ہر ہڈی، گوبر اور لید کو ان کا توشہ بنا دیا ہے، وہ جو بھی ہڈی پائیں گے پہلے کی طرح گوشت سے بھرپور ہو گی اور جو بھی گوبر پائیں گے اس میں وہ اناج پائیں گے جو اس پر اس وقت تھا جب اسے کھایا گیا تھا۔ پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع فرما دیا۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۸۱، حدیث: ۴۳۸۱)

مُبلِّغِین کے لئے فہرست

{7}... علم، عُلَما اور عمل کا بیان

متروکہ عربي عبارت

﴿10628﴾...حدثنا محمد بن الحسين اليقطيني ثنا ابو الطيب الرسغني ثنا سعيد بن زريق ثنا اسماعيل بن يحيى عن مسعر وحدثنا ابو احمد محمد بن احمد الحافظ ثنا ابو العباس ابراهيم بن محمد الفرائضي ثنا سعيد بن محمد بن زريق ثنا اسماعيل بن يحيى التيمي ثنا مسعر عن القاسم بن عبد الرحمن عن سعيد بن المسيب عن زيد بن ثابت قال نام رسول الله صلى الله عليه و سلم على حصير فاثر في جنبه فقالت له عائشة رضي الله تعالى عنها يا رسول الله هذا كسرى وقيصر في ملك عظيم وانت رسول الله لا شيء لك تنام على الحصير وتلبس الثوب الرديء فقال لها رسول الله صلى الله عليه و سلم يا عائشة لو شئت ان تسير معي الجبال ذهبا لسارت ولقد اتاني جبريل بمفاتيح خزائن الدنيا فلم اردها ارفعي الحصير فرفعته فاذا تحت كل زاوية منها قضيب من ذهب ما يحمله الرجل فقال انظري اليها يا عائشة ان الدنيا لا تعدل عند الله من الخير قدر جناح بعوضة ثم غارت القضبان غريب من حديث اسماعيل تفرد به اسماعيل بن يحيى.

﴿10331﴾...حدثنا محمد بن ابراهيم ثنا ابو عروبة الحراني ثنا اسماعيل بن احمد بن داود السليمي ثنا ابو قتادة ثنا شعبة عن عطاء بن السائب عن البختري قال خطب علي فقال الا ان خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر وعمر فقام رجل فقال وانت يا امير المؤمنين فقال نحن اهل بيت لا يوازينا احد. غريب من حديث شعبة عن عطاء تفرد به أبو قتادة.

تفصیلی فہرست

مأخذ و مراجع

قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	❖…❖…❖
نام کتاب	**مصنف/مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
تفسیر طبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابو عبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر ابن ابی حاتم	حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	مکتبۃ نزار مصطفی الباز ریاض
صراط الجنان	ابو الصالح مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
سنن کبریٰ	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
المسند	امام ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابو بکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	امام حافظ حارث بن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
المسند	ابو الحسن علی بن الجعد بن عبید الجوھری البغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	مؤسسۃ نادر ۱۴۱۰ھ
المسند	امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

المسند	امام جلیل ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۶ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسند الشھاب	حافظ ابوعبد اللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر قضاعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ
المسند	امام حافظ ابومحمد عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۹ھ	عالم الکتب بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوعبد الرحمن عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	مکتبۃ المعارف ریاض ۱۴۰۷ھ
المسند	امام ابوبکر عبد اللہ بن زبیر قریشی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۹ھ	دار السقاء دمشق ۱۹۹۶ء
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
البعث والنشور	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مرکز الخدمات والابحاث الثقافیۃ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
معرفۃ السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
المصنف	حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ھمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
مکارم الاخلاق	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین ابوعبد اللہ بن محمد الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
الموسوعۃ	ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
التاریخ الکبیر	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
الزھد	امام ابوعبد الرحمٰن عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزھد	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار المشکاۃ حلوان مصر ۱۴۱۴ھ
الزھد	امام احمد بن ابوبکر بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۸ھ
ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
السنن الکبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ

مسند فردوس	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
فتح الباری	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۵ھ
فتح الباری	حافظ زین الدین ابی الفرج ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۳۶ھ	مکتبۃ الغرباء الاثریۃ ۱۴۱۷ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
حدیث ابی الفضل الزہری	ابو محمد حسن بن علی جوہری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	اضواء السلف ریاض ۱۴۱۸ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
شرح صحیح مسلم	محیی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ
ابن عساکر	حافظ ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
تہذیب التہذیب	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
تاریخ بغداد	حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
تاریخ المدینۃ المنورۃ	ابو زید عمر بن شبہ نمیری بصری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی بعد ۲۶۲ھ	دار الفکر ۱۴۱۰ھ
الخیرات الحسان	ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
الرسالۃ القشیریۃ	ابو القاسم عبد الکریم ہوازن قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
احیاء العلوم	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
کتاب صفۃ الجنۃ	ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۴۳ھ	دار بلنسیۃ ریاض ۱۴۲۳ھ
الاحادیث المختارۃ	ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۴۳ھ	دار خضر بیروت ۱۴۲۱ھ
معرفۃ الصحابۃ	امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سنن الدار قطنی	امام ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان
اخلاق النبی وآدابہ	عبد اللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۸ھ
الثقات	امام حافظ ابو حاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
المتفق والمفترق	حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار القادری ۱۴۱۷ھ
تاریخ اصبہان	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۰ھ
شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
شرح مسند ابی حنیفۃ	علامۃ قاری علی بن سلطان حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

تمہید الفرش	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	مشکاۃ الاسلامیۃ
شرح سنن ابی داود	ابو محمد محمود بن احمد بن موسی بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۲۰ھ
المجالسۃ وجواہر العلم	علامۃ ابوبکر احمد بن مروان دینوری مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۳۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
البحر الزخار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق عتکی بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
طب النبوی	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۲۷ھ
سیرۃ الحلبیۃ	ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
شرح الطیبی	امام شرف الدین حسین بن محمد بن عبد اللہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
جامع الاصول	امام مجد الدین مبارک بن محمد ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
قوت القلوب	امام ابو طالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
شرح مشکل الآثار	ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۹ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۱۵ھ
المقدمۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	مکتبۃ المدینہ پاکستان
الموضوعات	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
بشارۃ المحبوب بتکفیر الذنوب	وجیہ الدین عبد الرحمن بن خلیل اوزاعی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۶۹ھ	المکتبۃ القرآن قاہرہ مصر
حاشیۃ السندی علی ابن ماجۃ	امام ابو حسن حنفی المعروف بسندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	امام مجد الدین مبارک بن محمد ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۱۱ء
شرح الزرقانی علی الموطا	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی مصری مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۲۲ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۷ھ
الفوائد	امام ابو القاسم تمام بن محمد رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۴ھ	مکتبۃ الرشد ۱۴۱۲ھ
میزان الاعتدال	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
بحر الکلام	امام میمون بن محمد نسفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۸ھ	مکتبۃ دار الفرفور ۱۴۲۱ھ
المنتقی من منہاج الاعتدال	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	الرئاسۃ العامۃ ۱۴۱۳ھ
شرح عقائد نسفیۃ	سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۹۳ھ	مکتبۃ المدینہ پاکستان
الدر المختار	علامۃ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	علامۃ سید محمد امین بن عمر ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
الفتاوی الہندیۃ	علامۃ شیخ نظام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاوی خانیہ	علامہ قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۲ھ	پشاور پاکستان
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان

نزہۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۰ھ	برکاتی پبلشرز کھارادر کراچی
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
فتاوی فیض الرسول	فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تعارف فقہ وتصوف	شرف اہل سنت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ	الممتاز پبلی کیشنز لاہور ۱۴۲۰ھ
رفیق الحرمین	شیخ طریقت امیر اہلسنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ

چھ انمول اقوال

حضرت سیِّدُنا یزید ابن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (۱)...جب کوئی شخص منہ پر تمہاری تعریف کرے تو اسے تسلیم نہ کرو بلکہ غصے کے ساتھ ناپسندیدگی کا اظہار کرو اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کرو کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کچھ لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں اس پر میری پکڑ نہ فرما اور جو کچھ لوگ میرے بارے میں نہیں جانتے اس کی بخشش فرمادے۔ (۲)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تم پر جو حق ہے پہلے اسے پورا کرو اور جو تمہارے لئے مناسب نہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جاننے کی کوشش مت کرو۔ (۳)...اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے دلوں میں اپنا خوف پیدا فرما، موت کا ذکر ہمارے دلوں میں راسخ فرما۔ (۴)...اے لوگو! غور کرو کہ آج تم کہاں ہو اور کل کہاں ہوگے؟ آج تم گھروں میں باتیں کرتے ہو اور کل قبروں میں خاموش پڑے ہوگے، شکر گزار اور نیک لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔ (۵)...اے غافلو! تم مُردوں کو قبروں میں اتارتے ہو اور وہ کہتے جاتے ہیں: ”ہلاکت ہو تمہاری، کل تم بھی ہماری طرح ہوگے۔“ (۶)...اے نفس! تو نے دنیا میں جو دیکھا اور جو نہیں دیکھا وہ روحوں کی طرح ہے جو چلی جاتی ہیں اور اپنا اثر نہیں چھوڑتیں یا کولھو کے بیل کی طرح ہے جو ایک دائرے کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳۲۰۔ یزید بن میسرۃ، ۵/ ۲۷۲، رقم: ۷۰۹۶)

مجلس المدینۃ العلمیہ اور دیگر مجالس کی طرف سے پیش کردہ 451 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ فیضانِ قراٰن﴾

01... تفسیر صراط الجنان جلد:1(کل صفحات:524)
02... تفسیر صراط الجنان جلد:2(کل صفحات:495)
03... تفسیر صراط الجنان جلد:3(کل صفحات:573)
04... تفسیر صراط الجنان جلد:4(کل صفحات:592)
05... تفسیر صراط الجنان جلد:5(کل صفحات:617)
06... تفسیر صراط الجنان جلد:6(کل صفحات:717)
07... تفسیر صراط الجنان جلد:7(کل صفحات:619)
08... تفسیر صراط الجنان جلد:8(کل صفحات:674)
09... تفسیر صراط الجنان جلد:9(کل صفحات:619)
10... تفسیر صراط الجنان جلد:10(کل صفحات:899)
11... معرفۃ القراٰن جلد:1(پارہ1تا5،کل صفحات:404)
12... معرفۃ القراٰن جلد:2(پارہ6تا10،کل صفحات:376)
13... معرفۃ القراٰن جلد:3(پارہ11تا15،کل صفحات:407)
14... معرفۃ القراٰن جلد:4(پارہ16تا20،کل صفحات:404)

﴿شعبہ فیضانِ حدیث﴾

01... فیضان ریاض الصالحین جلد:1(کل صفحات:656)
02... فیضان ریاض الصالحین جلد:2(کل صفحات:688)

﴿شعبہ کُتُب اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاء)(کل صفحات:40)
02... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِم)(کل صفحات:199)
03... فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاء مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاء)(کل صفحات:326)
04... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْد)(کل صفحات:55)
05... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق)(کل صفحات:125)
06... حدائق بخشش (کل صفحات:446)
07... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح)(کل صفحات:41)
08... اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ(کل صفحات:46)
09... الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے)(کل صفحات:561)
10... فیضانِ خطبات رضویہ (کل صفحات:24)
11... شریعت وطریقت (مَقَالُ عُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء)(کل صفحات:57)
12... بیاضِ پاک حُجَّۃُ الْاِسْلَام(کل صفحات:37)
13... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْہَارُ الْحَقِّ الْجَلِی)(کل صفحات:100)
14... اعتقاد الاحباب (دس عقیدے)(کل صفحات:200)
15... ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ)(اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃ)(کل صفحات:60)
16... کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)
17... حقوقُ العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد)(کل صفحات:47)
18... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان)(کل صفحات:74)
19... ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَال)(کل صفحات:63)
20... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد)(کل صفحات:31)

عربی کُتُب:

21... جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں)(کل صفحات:4000)
22... اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃ(کل صفحات:93)
23... اَجْلَی الْاِعْلَام(کل صفحات:70)

﴿شعبہ تراجم کُتب﴾

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

﴿شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ﴾

﴿شعبہ تخریج﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

﴿شعبہ اصلاحی کُتب﴾

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

﴿شعبہ اولیا و علما﴾

﴿شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی﴾

مجلس المدینۃ العلمیہ کی معاونت سے دیگر مجالس کی کُتُب

﴿مجلسِ افتاء﴾

﴿مرکزی مجلسِ شُورٰی﴾

راہِ عبادت میں حائل رکاوٹوں اور ان کے حل پر مشتمل بہترین تالیف

DAWAT-E-ISLAMI

تَنۡبِیۡهُ الۡغَافِلِیۡن مُخۡتَصَرُ مِنۡهَاجِ الۡعَابِدِیۡن

ترجمہ بنام

مختصر مِنہاجُ العَابِدین

مؤلف

استاذِ اعلیٰ حضرت علامہ سیّد احمد بن زَینی دحلان مکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

(متوفی ۱۳۰۴ھ)

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تراجم کتب)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-954-2
0126292

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net